آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسْدُ الغابة فی معرفة الصحابة

مُصنّف

عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی لکھنوی رحؒ

المیزان

قال اللہ تعالٰی فی القرآن المجید

أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ (الحجرات)

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ (المجادلہ)

ترجمہ شیخ الہند رحمہ اللہ

وُہ لوگ وُہی ہیں نیک راہ پر
اللہ اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

مصنف

عز الدین ابن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی لکھنوی رحؒ

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

غلام ربانی عزیز

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: ۷۲۱۲۷۶۲، ۷۱۲۲۹۸۱-۰۴۲

المیزان

عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ

سلسلہ مطبوعات - ۰۳۳

سن اشاعت ۲۰۰۶ء
محمد شاہد عادل نے
حاجی حنیف پرنٹرز سے چھپوا کر
المیزان اُردو بازار لاہور سے شائع کی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کچھ المیزان کے بارے میں

انسان کی تخلیق کے ساتھ ہی خدائے علیم وحکیم نے اسے جس بیش قیمت نعمت سے بہرہ ور فرما کر ملائکہ پر برتری اور تفوق عطا فرمایا' وہ نعمت ''علم'' ہے' چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ:

اِقْرَأْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ۝ (العلق: ۳-۵)

یعنی پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا' اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کا اس کو علم نہ تھا''۔

گویا علم اور انسان کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ علم ایک ایسی قندیل ہے جو گمراہی اور جہالت کی تاریکیوں میں گھرے ہوئے انسان کو حقیقت کا نور عطا کرتی ہے۔ علم ایک ایسی گراں قدر دولت ہے جس سے انسان کو نہ صرف معرفت نفس کا حصول ہوتا ہے بلکہ عرفان خداوندی کی کلید بھی یہی دولت ہے۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہر مسلمان مرد وعورت کے لیے حصول علم کو اولین ضرورت قرار دیا اور ماں کی گود سے آغوشِ لحد تک علم کی جستجو کی تاکید فرمائی۔ آپؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ ''حکمت مومن کی گم شدہ میراث ہے جہاں سے ملے اسے حاصل کیا جائے'' اور علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین کا دشوار گزار سفر ہی کیوں نہ طے کرنا پڑے'' مزید یہ کہ ''عالم کے قلم کی روشنائی کا مرتبہ آپؐ نے شہید کے خون سے بلند تر قرار دیا۔''

سب سے اوّلین انسان اور پیغمبر خدا جناب آدم علیہ السلام سے لے کر جناب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک جملہ انبیائے کرام اپنی اپنی امتوں کے لیے معلم ومزکی بھی تھے۔ آخر میں پوری نوع انسانی کے گل سرسبدؐ، سید البشر ختم نبوت کا تاج سراقدس پر سجا کر مبعوث ہوئے تو انہیں بھی ''ویعلمهم الكتاب والحكمة و يزكيهم'' کے تحت منصب نبوت کی دیگر ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ معلم اور مزکی کی شان رفعت سے بھی سرفراز فرمایا گیا۔ پیغمبر آخر واعظم ﷺ منصب نبوت کی ذمہ داری بطریق احسن نبھا کر رفیق الاعلیٰ کی بارگاہ عالیہ میں محو استراحت ہو گئے تو علم وحکمت اور علوم نبوت کی یہ امانت اپنے اصحاب کی مقدس جماعت کے سپرد فرما گئے۔

اصحاب رسولؐ کی بے مثال اور پاکیزہ جماعت نے اس بارِ امانت کو نہ صرف اپنے سینوں اور سفینوں میں محفوظ کیا بلکہ اس کی ترویج واشاعت اور اس کے ابلاغ میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ بلکہ اصحابِ رسول نے دین متین کو امت کے آئندہ طبقے تک پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ اس مقدس گروہ سے علوم کی یہ امانت تابعین کرام کو منتقل ہوئی اور انہوں نے بھی اس علمی وراثت کی ترویج و اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جب تابعین کرام یہ گراں قدر علمی ورثہ تبع تابعین کے سپرد فرما گئے تو تبع تابعین نے بھی اس فریضے سے سبکدوش ہونے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ یوں چراغ سے چراغ جلنے کا عمل جاری رہا اور آنحضورؐ کی بعثت سے لے کر

عصر حاضر تک کڑیوں سے کڑیاں ملتی گئیں اور زمانے کے بے رحم تھپیڑوں اور ظلم کی منہ زور آندھیوں (چنگیزی وتاتاری یلغاروں) کے باوجود علم وحکمت کے یہ دریا موجزن رہے اور رہتی دنیا تک علم وحکمت کے ان انوار سے جہالت کی یہ تاریک راتیں معرفت و عرفان کے سویروں میں تبدیل ہوتی رہیں گی۔

اسلام جب جزیرہ نمائے عرب سے نکل کر اقصائے عالم میں پھیلنا شروع ہوا تو جہاں جہاں بھی اس آفتاب عالم تاب کی کرنیں پہنچیں مسلمان اہل علم اور ارباب حکمت ودانش کی جماعت نے اس کی ترویج واشاعت کی ذمہ داری خوب خوب نبھائی۔ اسلام چونکہ عالمگیر اور آفاقی دین ہے اور سید المرسلین ﷺ کی ختم نبوت قیامت تک باقی رہنے والی ہے۔ اس لیے دین حق کی روشن اور پاکیزہ تعلیمات کی تصنیف وتالیف، تدوین وتحقیق اور نشر واشاعت بھی امت مسلمہ کے باشعور افراد کے ذمہ ہے۔ اور حق بات تو یہ ہے کہ مسلمان علماء نے اس فریضے سے عہدہ براء ہونے کا حق ادا کر دیا ہے۔ علم وفن کی سبھی شاخوں میں انہوں نے علمی کمالات کے ایسے ایسے یکتائے روزگار فن پارے (کتابوں کی صورت میں) امت کو دیے ہیں کہ دنیا کی دیگر قومیں اس میدان میں ان سے ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتیں۔

برصغیر پاک وہند میں اس علمی روایت کے سب سے بڑے سرخیل حضرتِ اقدس ''امام شاہ ولی اللہ'' ہیں۔ آپ نے اور آپ کے عالی مرتبت صاحبزادگان نے علوم نبوت کی اس شمع کو اس آب وتاب اور ایسی سج دھج سے روشن کیا کہ آپ کی ذات اور آپ کا خانوادہ اس وراثتِ علمی کا حقیقی وارث وامین قرار پایا۔ پھر انہی قدسی حضرات کی فراہم کردہ علمی اساسات پر اللہ کے کچھ روشن ضمیر اور پاک طینت بندوں نے ''دارالعلوم دیوبند'' کی بنیاد رکھی۔ دیوبند کسی مذہبی فرقہ یا گروہ کا نام نہیں بلکہ یہ ایک خالص علمی تحریک تھی جو اسلامی علوم اور اسلامی قدروں کے احیا اور بقاء کے لیے برپا کی گئی۔ دارالعلوم دیوبند کے قیام کی سعادت حضرت مولانا ''محمد قاسم نانوتوی'' اور ان کے رفقاء کو حاصل ہوئی جو دارالعلوم دیوبند کے بانی ہیں۔ باقی دینی مدارس اسی دارالعلوم دیوبند کا ایک عکس اور اس کی معنوی اولاد ہیں۔

اورنگ زیب عالم گیر کے عہد تک برصغیر میں مسلمانوں کا زوال اپنی انتہا کو پہنچ چکا تھا۔ اورنگ زیب کی شخصیت نے اپنے پختہ کردار کی قوت سے، اپنے عزم، ذہانت اور قربانیوں سے اس زوال کو طویل عرصے تک روکے رکھا۔ زوال اگرچہ مسلمانوں کا مقدر تو بن چکا تھا لیکن یہ اورنگ زیب ہی تھا جس نے کسی حد تک اس زوال وادبار کو روکنے کی کوشش کی اور اس کی سرعت کو سست رفتاری میں تبدیل کیا۔

اورنگ زیب عالمگیر کے بعد جب مسلمانوں میں ایک ہمہ گیر انتشار ----- تعلیمی انتشار بھی اور تمدنی انتشار بھی شروع ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے ایک عظیم الشان شخصیت کو توفیق عطا فرمائی جس کے دل میں اللہ کریم نے غالباً یہ ڈالا کہ مسلمانوں کو تعلیمی اعتبار سے بلند کرنے کے لیے اور مسلمانوں کی تعلیمی اور فکری یک جہتی کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ مسلمانوں کی پوری تعلیمی روایت کو از سر نو مجتمع اور منظم کر کے محفوظ کر لیا جائے۔

یہ زمانہ کسی بھی بھرپور یا ہمہ گیر تعلیمی اصلاح کا نہیں تھا، یہ زمانہ کسی تبدیلی و اصلاحی سرگرمی کے فوری آغاز کا نہیں تھا۔ یہ طویل المیعاد منصوبہ اپنے زمانے میں حضرت شاہ ولی اللہ نے شروع کیا۔ اس کے اثرات ایک طویل عرصہ کے بعد سامنے آنے والے تھے۔ اس منصوبہ کی کامیابی کے لیے ضروری تھا کہ اس کے ساتھ ساتھ ایک ایسا قلیل المیعاد منصوبہ بھی شروع کیا جائے جس کا مقصد یہ ہو کہ مسلمانوں کے ایک ہزار سالہ دور کے علوم وفنون کو از سر نو مدون کر کے ایک نیا نصاب تعلیم وضع کیا جائے اور اس امر کا اہتمام کیا جائے کہ جو علوم اب تک تیار ہو چکے ہوں وہ سبھی اس تعلیمی ورثے کے حامل بن جائیں جو برصغیر میں مختلف ذرائع سے آئے ہیں جس میں عرب سے آنے والا ورثہ بھی شامل ہے۔ جس میں علوم حدیث اور علوم نبوت کا ورثہ بھی شامل ہے، جس میں ایران سے آنے والی عقلیات کا ورثہ بھی شامل ہے اور سینٹرل ایشیا اور افغانستان سے آنے والی روایت بھی۔ ان ساری چیزوں کو مولانا نظام الدین سہالوی نے ایک ایسے جامع نصاب کی شکل میں تشکیل دیا جو دوسوا دو صدیوں سے اس پورے خطہ میں مقبول ہے۔ یہ بات بلاخوف تردید کہی جاسکتی ہے کہ ماضی قریب میں برصغیر میں جتنے بھی دینی قائدین اور اہل علم پیدا ہوئے ہیں ان میں سے 95 فیصد کا تعلق اسی نظام تعلیم سے رہا ہے۔ اس نصاب کی کچھ خصوصیات ہیں جو اسے دوسرے نظاموں سے منفرد بناتی ہیں، جو حالات کی پیداوار ہیں اور جن سے غالباً ان حالات میں اور اس ماحول میں صرف نظر نہیں کیا جاسکتا۔ اس نصاب کی نمایاں چیز اس کی جامعیت ہے۔ تقریباً 56 علوم اور تقریباً 120 بنیادی کتابیں اور متون اس نصاب میں شامل ہیں۔ کتابوں کے انتخاب میں ایک بات انہوں نے خاص طور پر پیش نظر رکھی اور وہ یہ کہ ہر فن کی انتہائی مشکل، انتہائی دقیق حتیٰ کہ چیستان قسم کی کتاب انہوں نے اس نصاب میں رکھی۔ اس مشکل پسندی سے مولانا نظام الدین کا مقصد یہ تھا کہ طلباء کو اتنی مشق کرائی جائے کہ جب وہ اس نصاب کو پڑھ کر فارغ ہوں تو مشکل سے مشکل اور ادق سے ادق کتاب سے استفادہ کرنا ان کے لیے مشکل نہ ہو، چنانچہ وہ اس مقصد میں کامیاب ٹھہرے۔ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ خود درسِ نظامی کے سند یافتہ اور تربیت یافتہ تھے۔ یہ ایک فطری بات ہے کہ فکری طور پر آدمی جس روایت کا تربیت یافتہ ہوتا ہے، اسی روایت کو اختیار کرنے اور آگے بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے اسی روایت کو دارالعلوم میں اختیار کیا۔ لیکن بعد میں جب زمانے کے تقاضے بدلنا شروع ہوئے تو انہیں محسوس ہوا کہ خالص درس نظامی کو جوں کا توں اپنانا ٹھیک نہیں، اس لیے اس میں تبدیلیاں لانے کا عمل شروع ہوا اور سب سے پہلی تبدیلی خود مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے کی اور یوں یہ تبدیل شدہ درس نظامی کا نصاب دارالعلوم دیوبند میں اختیار کیا گیا۔

دارالعلوم دیوبند سے ہزاروں اکابرین علماء وفضلاء تیار ہوئے اور اس شجر سایہ دار کی برکت سے برصغیر پاک وہند میں مدارس کا ایک وسیع نیٹ ورک قائم ہوا اور تادمِ ایں یہ سلسلہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

اس تعلیمی نظام کے لیے پڑھائی جانے والی کتب کی اشاعت وطباعت بھی وقت کی ایک ناگزیر ضرورت تھی اور یوں کئی ایک مطابع اور تصنیفی وتالیفی ادارے عالم وجود میں آئے۔ برصغیر پاک وہند میں ان اشاعتی اداروں کا کردار گراں قدر اہمیت رکھتا ہے۔ انہی اداروں کی ایک کڑی ہمارا یہ ادارہ **المیزان** بھی ہے جو اس جذبے کے ساتھ میدان میں اترا ہے کہ اس علمی روایت کا

استحکام شاندار طور پر برقرار رکھا جائے۔ المیزان کے پیش نظر امت مسلمہ کے علمائے حق اور ارباب تحقیق کی تالیف کردہ امہات الکتب کو عالمی معیار کے مطابق عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ' زیور طبع سے آراستہ کرنا ہے۔ اس ادارے سے علوم القرآن' علوم الحدیث' علم التفسیر' علم الفقہ' اسلامی تاریخ' اسلامی تہذیب وتمدن' اسلامی اخلاق وروایات' اسلامی معاشرت' سائنسی وتکنیکی علوم' تذکار وسوانح اور تقابل ادیان جیسے اہم موضوعات پر بیش قدر تالیفات اپنی صوری ومعنوی خوبیوں کے ساتھ اشاعت کی شکل میں سامنے آرہی ہیں۔ درس نظامی کی جملہ تصانیف بھی اس ادارے سے بڑی عمدگی کے ساتھ بلند معیار طباعت پر شائع ہو رہی ہیں۔

علامہ ابن اثیر کی تالیف ''اسد الغابہ'' کی اردو ترجمہ کے ساتھ اشاعت بھی اسی زریں سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ یہ اصحاب رسول کے حالات وواقعات پر ایک بنیادی تالیف ہے اور گویا ایک انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب میں حروف تہجی کی ترتیب سے اصحاب رسول کے حالات وکوائف درج کیے گئے ہیں۔

اس گراں قدر تالیف کے سات حصوں کا ترجمہ لکھنؤ انڈیا کے معروف عالم دین مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے۔ یہ ترجمہ اپنے اندر ایک علمی شان رکھتا ہے۔ مولانا لکھنوی کے وقت تک اسد الغابہ کے سات حصے دستیاب تھے جن کا ترجمہ کر کے انہوں نے یہ قیمتی امانت برصغیر کے اردو داں طبقے کے سپرد کر دی۔ اسد الغابہ کے سات حصوں کے بعد آخری حصوں کا ترجمہ گرامی قدر جناب پروفیسر غلام ربانی عزیزؒ کے قلم کا تحفہ ہے۔ لیکن یہ ترجمہ پرانے عربی نسخے سے کیا گیا تھا اور زبان بھی بہت پرانی تھی اب المیزان نے مختلف مستند علماء کرام مولانا محمد احمد' مولانا مفتی نور الاسلام حقانی اور حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز سے جدید عربی نسخے (جو کہ بیروت سے شائع ہوا ہے) کے مطابق مکمل کرایا ہے اور زبان کی بھی تسہیل کر دی گئی ہے اور ترتیب بھی جدید نسخے کے مطابق ہو گئی ہے۔ المیزان نے پوری کوشش کی ہے کہ اس اہم کتاب کو اس کے شایان شان شائع کیا جائے۔ ہم اس امر میں کہاں تک کامیاب رہے ہیں اس کا فیصلہ قارئین کرام کے ہاتھ میں ہے۔ تاہم علم کی یہ امانت اپنے محترم قارئین کے سپرد کرنے پر ہم ایک خوشگوار مسرت محسوس کر رہے ہیں۔

اللہ کریم کی بارگاہ عالیہ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہماری اس کاوش کو بھی اور دیگر اشاعتی امور کو بھی شرف قبولیت سے نوازے اور اپنی زندگی کے باقی ایام اسی مقدس مشن کی تکمیل میں صرف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین یارب العلمین)

محمد شاہد عادل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کچھ اس کتاب کے بارے میں

مقدمہ

طالب الہاشمی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

جس طرح سرور کائنات رحمت عالم خیر الخلائق خاتم الانبیاء والمرسلین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کی ذات گرامی تمام کمالات وصفات کی جامع اور انسانیت کی معراج ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سیرت وکردار کے اعتبار سے اتنے ارفع واعلیٰ مرتبے کے حامل ہیں کہ انبیاء ورسل علیہم السلام کے بعد ان سے بہتر کسی انسان پر آفتاب طلوع نہیں ہوا۔ یہ وہ نفوس قدسی تھے جنہوں نے خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال جہاں آرا سے اپنی آنکھیں روشن کیں اور صاحب خلق عظیم صلی اللہ علیہ وسلم پر صدق دل سے یہ کہتے ہوئے ایمان لائے:

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا. (آل عمران: ۱۱)

"اے پروردگار! بے شک ہم نے ایک پکارنے والے کی اس پکار کو سنا کہ اے لوگو! اپنے رب پر ایمان لاؤ ہم ایمان لے آئے (پکارنے والے کی دعوت قبول کر لی)"۔

شرف ایمان کے حصول کے بعد ان مقدس ہستیوں میں سے بیشتر نے منبع رشد وہدایت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست صحبت واستفاضہ کی سعادت حاصل کی اور پھر زہد واتقاء دیانت وامانت، علم وعمل، صدق وعدالت، صبر واستقامت، شجاعت وشہامت، جانبازی وسرفروشی، استغناء وقناعت، جود وسخا، فقر وعفاف، ایثار ومروت، حلم وتحمل، انکسار وتواضع، خوش خلقی وخدمت خلق اور اخلاص فی الدین کے ایسے نقوش صفحۂ تاریخ پر ثبت کیے کہ ان کی تابانی سے آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ اللہ کے یہ نیک بندے بلاشبہ خاصان خدا تھے، ان کے نفس گرم سے آج تک فوز وسعادت کے چراغ روشن ہیں۔

سیاست اور معیشت کے چہرے کو انہوں نے نکھارا۔ تہذیب و تمدن کی زلفوں کو انہوں نے سنوارا۔ جہالت کے اندھیروں اور کفر و شرک کی ظلمتوں میں انہوں نے ہدایت کی شمعیں فروزاں کیں۔ ان میں زندۂ جاوید ہو جانے والے بہت سے ایسے خوش بخت بھی تھے جنہوں نے نورِ ہدایت کو کفر و جہل کی پھونکوں سے بچانے کی خاطر اپنی سوختہ جانوں کی فصیل ابھار دی اور دینِ حق کی حرمت پر قربان ہو گئے۔ شمع رسالت کے ان پروانوں کی دلسوزی اور جانگدازی کی عجیب شان تھی۔ دینِ حنیف کی تبلیغ و اشاعت اور پرچم حق کی سربلندی کے لیے انہوں نے زندگی کے ہر میدان میں وہ بے مثل قربانیاں دیں کہ ان کا اجتماعی اور انفرادی کردار آنے والے قافلۂ انسانیت کے لیے مشعل راہ بن گیا۔ ان قدسی صفت انسانوں نے رضائے الٰہی کی خاطر جو مصائب و آلام برداشت کیے' ان کا حال پڑھ کر جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ صرف اور صرف اپنے دین کے لیے انہوں نے ماں باپ کو چھوڑا' اہل و عیال سے جدائی اختیار کی' قبیلے اور وطن عزیز کو خیر باد کہا' گھر بار لٹایا' فاقے سہے' ہر قسم کی جسمانی اذیتیں برداشت کیں یہاں تک کہ ضرورت پڑنے پر اپنی جانوں تک کا نذرانہ پیش کر دیا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہی نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیائے فانی سے رخصت ہو جانے کے بعد بھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اللہ کے پسندیدہ دین اسلام کی جس دردمندی اور خلوص کے ساتھ خدمت اور حفاظت کی' اس کا اعتراف کرنا ہمارے ایمان کا تقاضا ہے۔ یہ نفوس قدسی ملت اسلامیہ کے محسنین ہیں اور یہ امت ان کے احسانات کے بارگراں سے تا ابد سبکدوش نہیں ہو سکتی۔ اللہ کے ان پاکباز بندوں کی قرآن حکیم میں جگہ جگہ تعریف و تحسین کی گئی ہے اور کھلے لفظوں میں ان کو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ مثلاً سورۃ الانفال میں ارشاد ہوا:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْ م بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ط (الانفال: ۷۴-۷۵)

''جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑے اور جدوجہد کی اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی' وہی سچے مومن ہیں ان کے لیے خطاؤں سے درگزر ہے اور بہترین رزق ہے اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کر کے آ گئے اور تمہارے ساتھ مل کر جدوجہد کرنے لگے وہ بھی تم ہی میں شامل ہیں''۔

سورۂ توبہ میں فرمایا گیا ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ لا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّلَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط ذٰلِكَ

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ. (التوبة: ۱۰۰)

''وہ مہاجر و انصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوت ایمان پر لبیک کہنے میں سبقت کی' نیز وہ جو بعد میں راست بازی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے' اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی وہ عظیم الشان کامیابی ہے''۔

اسی طرح کئی اور مقامات پر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اوصاف و محاسن بیان کیے گئے ہیں' ان کو صبغۃ اللہ کے پاکیزہ نمونے قرار دیا گیا ہے اور ان سے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔

آسمان ہدایت کے ان درخشندہ ستاروں یعنی صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مشکبار سیرتوں کو منظر عام پر لانے کا فریضہ دوسری صدی ہجری ہی سے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل علم اور اہل قلم نے سنبھال رکھا ہے۔ ان میں محدثین کرام' فقہائے عظام' مؤرخین اور سیرت نگار ہر طبقے کے ارباب علم و دانش شامل ہیں۔ سیرت نگاری فی الحقیقت تاریخ نگاری ہی کی ایک شاخ ہے۔ اسلام میں تاریخ نگاری کی ابتدا کیسے ہوئی؟ اس کے بارے میں نامور محقق اور عالم دین علامہ غلام احمد حریری مرحوم (سابق پروفیسر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور) نے یوں دادِ تحقیق دی ہے:

''جہاں تک اسلام میں تاریخ نگاری کے سلسلۂ آغاز کا تعلق ہے اس کی ابتدائی نوعیت یہ تھی کہ صحابۂ کبارؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات و سرایا کی تفاصیل کو سینوں میں رکھنے کا بڑا اہتمام فرماتے تھے اور اپنی آل اولاد کو بھی ان واقعات کو یاد رکھنے کی تاکید کرتے رہتے۔ نیز حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ان کی اولاد کو خلفائے راشدین کے زمانے کی فتوحات کی جزئیات تک کو یاد رکھنے کا پورا دھیان تھا۔ پھر تابعین عظامؒ بھی صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چلے یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے فرمان سے حدیثیں مدون ہونے لگیں اور یہ سعادت جن اصحاب کے حصے میں آئی تو انہوں نے کذب و افترا کا سد باب ضروری سمجھا۔ لہٰذا انہوں نے راویوں کے احوال کی چھان بین شروع کی۔ ان کی ثقاہت و عدالت حفظ و ضبط اور اخلاق و کردار کی تحقیق و پڑتال میں لگ گئے چنانچہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ راویوں کے اسمائے گرامی' جائے ولادت' مقام وفات اور ان کے سارے ضروری کوائف کا مہتم بالشان ذخیرہ فراہم ہو گیا۔ اس کے بعد ان راویوں میں سے جن ارباب علم و فضل نے تاریخ میں تالیفات سپرد قلم کیں تو صرف ان کے حفظ و ضبط اور فضل و کمال کو جانچنے اور جاننے پر اکتفا کیا گیا (یعنی علم تاریخ میں علم حدیث کی نسبت راویوں کے بارے

میں معیار قدرے نرم کر دیا گیا) چنانچہ ان مؤلفین میں سے جو ثقاہت و عدالت سے متصف اور حفظ و ضبط کے خصائص سے بہرہ مند تھے' ان کی تالیفات مقبول و معروف ہوئیں اور ان کے مشمولات اہل نظر کے اعتماد کے مستحق قرار پائے مثلاً ابن الاثیرؒ' یاقوت رومیؒ' ذہبیؒ' ابن کثیرؒ' ابن حجر عسقلانیؒ' بدر الدین عینیؒ اور ابن خلدونؒ وغیرہ"۔ (مسلمان تاریخ نویس صفحہ ط از پروفیسر سعید اختر)

علامہ حریریؒ نے سطور بالا میں جن فاضل مؤلفین کے نام لیے ہیں ان میں ابن سعد' ابو حنیفہ دینوری' ابن عبد البرؒ۔ ابن مندہؒ اصفہانیؒ' ابو نعیم اصفہانی' خطیب بغدادی' ابن جوزیؒ' ابن خلکان' ابن عساکرؒ' ابن جریر طبریؒ' جلال الدین سیوطیؒ اور متعدد دوسرے مؤرخین اور اہل سیر کے ناموں کا بھی اضافہ کیا جا سکتا ہے ان میں سے بعض نے سیر الصحابہ کے موضوع پر مستقل کتابیں لکھیں اور بعض نے اپنی کتابوں میں ان نفوس قدسیہ کا ضمناً ذکر کیا ہے۔ اس موضوع پر لکھی جانے والی تمام تالیفات میں علامہ ابن اثیر الجزری کی معرکہ آراء تالیف "**اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہؓ**" کو امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ اس کتاب میں فاضل مؤلف نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے علاوہ سات ہزار پانچ سو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے تذکرے قلمبند کیے ہیں۔ اس کتاب کی تالیف میں انہوں نے بڑی تحقیق و تفحص سے کام لیا ہے اور اس کے مشمولات کا ماخذ امہات کتب حدیث کے علاوہ اپنے دور سے پہلے اسماء الرجال پر لکھی جانے والی کتابوں کو بنایا۔ اکثر اہل علم کے نزدیک اس کتاب کو صحت' جامعیت اور تعداد صحابہؓ کے اعتبار سے اس فن کی پہلی تمام کتابوں پر فوقیت حاصل ہے۔

علامہ ابن اثیر الجزری کا شمار ان عظیم ارباب سیر و تاریخ اور علماء حدیث میں ہوتا ہے جو علم و فضل اور تحقیق و ثقاہت کے اعتبار سے نہ صرف اپنے بعد آنے والے ارباب سیر و تاریخ کے نزدیک سند تسلیم کیے گئے بلکہ وہ اپنے معاصرین کے نزدیک بھی علم حدیث کے امام' تاریخی تالیفات کے حافظ اور ایک باکمال شخصیت قرار دیے گئے۔ ان کا پورا نام (مع کنیت) عز الدین ابو الحسن علی بن محمد المعروف ابن اثیر الجزری تھا۔ وہ ۴ جمادی الاولیٰ ۵۵۵ھ بمطابق ۲ مئی ۱۱۶۰ء کو جزیرہ ابن عمر (عراق) کے ایک دینی اور علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اس کے بعد اپنے والد اور دو بھائیوں کے ساتھ موصل گئے اور وہاں کے بڑے بڑے علماء سے حدیث اور دوسرے علوم دینی کی تعلیم پائی۔ پھر بغداد' شام اور بیت المقدس گئے اور وہاں کے علماء سے کسب فیض کیا۔ لوٹ کر موصل آئے اور وہیں مستقل اقامت اختیار کر لی۔ اس وقت وہ حدیث کے متبحر عالم بن چکے تھے اور قدیم و جدید تاریخ پر ان کو غیر معمولی عبور حاصل ہو چکا تھا۔ علامہ ابن اثیرؒ کی زندگی کا بیشتر حصہ موصل ہی میں گزرا۔ نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط یہ سارا زمانہ انہوں نے تصنیف و تالیف اور درس و تدریس میں گزارا۔ موصل میں ان کا گھر علماء و افاضل عصر کا مرکز بنا رہا۔ ہر جگہ کے علماء و

فضلاء ان کے ہاں آتے اور مہمان ہوتے۔ اسی شہر میں علامہ ابن اثیرؒ نے تقریباً ۷۵ سال کی مثالی زندگی گزارنے کے بعد شعبان ۶۳۰ ہجری (مئی ۱۲۳۳ء) میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

علامہ ابن اثیرؒ کی جلالت علمی کو بڑے بڑے علماء عصر نے خراج تحسین پیش کیا ہے: ابن خلکانؒ اور حافظ ذہبیؒ کے الفاظ میں وہ امام فی حفظ الحدیث اور حافظاً للتواریخ المقدمۃ والمتاخرۃ تھے۔ ابن العماد حنبلیؒ کے نزدیک وہ بے مثل امام، مورخ، ادیب اور نساب تھے۔ علامہ ابن کثیرؒ ان کو علماء کا سردار اور انتہائی قابل احترام شخصیت قرار دیتے ہیں۔ سبط ابن جوزیؒ نے ان کو اپنا معلم اور مرشد کہا ہے۔ ان آراء کو دیکھ کر تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ فی الواقع ایک یگانۂ روزگار شخصیت تھے۔ انہوں نے جو کتابیں اپنی یادگار چھوڑیں ان میں سے چار کتابوں نے بے پناہ شہرت و مقبولیت حاصل کی اور ان کے نام اور کام کو زندۂ جاوید کر دیا۔ ان کتابوں کے مختصر کوائف یہ ہیں:

ا۔ الکامل فی التاریخ:

یہ کتاب بڑی تقطیع کے بارہ اجزا (حصوں یا جلدوں) پر مشتمل ہے۔ اس میں ابتدائے عالم سے لے کر ۶۲۸ھ/ ۱۲۳۰ء تک کے حالات و کوائف بڑی تحقیق سے بیان کیے گئے ہیں۔ اگرچہ اس میں معدودے چند ایسی روایات بھی شامل ہوگئی ہیں جو تحقیق کی کسوٹی پر پوری نہیں اترتیں لیکن بحیثیت مجموعی یہ ایک اونچے درجے کی بے مثل تاریخ ہے۔ ابن خلکانؒ نے اس کو بجا طور پر ''من خیار التاریخ'' کہا ہے۔ مشہور مستشرق پروفیسر براؤن نے اسے تمام کتب تاریخ میں سب سے ممتاز قرار دیا ہے۔ اس کتاب نے یورپ اور ایشیاء میں ہر جگہ اپنی شہرت اور مقبولیت کے جھنڈے گاڑ دیے۔ ابن خلدونؒ نے بھی اپنی تاریخ میں جا بجا اس کے حوالے دیے ہیں۔ پاک و ہند کے ارباب علم نے اس کتاب کے اس حصے کو خصوصیت کے ساتھ قابل مطالعہ کہا ہے جو غوری اور غزنوی خاندانوں سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ لیڈن سے ۱۸۵۱ء میں طبع ہوئی۔ دوسری مرتبہ یہ لائپزگ سے ۱۸۷۶ء میں طبع ہوئی۔ اس کے بعد اس کا ایک ایڈیشن بولاق سے طبع ہوا۔ اس کا آخری ایڈیشن ۱۸۸۶ء میں قاہرہ سے منصۂ شہود پر آیا۔

۲۔ اللباب فی انساب العرب:

یہ کتاب نامور مورخ علامہ تاج الاسلام سمعانیؒ کی شہرۂ آفاق تالیف ''الانساب'' کا خلاصہ ہے۔ اصل کتاب آٹھ جلدوں میں تھی ابن اثیرؒ نے اس کا اختصار تین جلدوں میں کیا۔ ابن

خلکانؒ نے اس اختصار کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ابن اثیر نے کئی تسامحات دور کیے' کئی باتوں کا اضافہ کیا اور کئی ابہامات کی وضاحت کی۔ یہ کتاب بھی چھپ چکی ہے۔

۳۔ التاریخ الباہر یا تاریخ الدولۃ الاتابکیہ:

یہ کتاب شاہان موصل یا خانوادۂ اتابیگ کی تین سو سالہ تاریخ کے واقعات پر مشتمل ہے۔ ضمناً اس میں صلیبی جنگوں پر بھی بڑی وضاحت سے گفتگو کی گئی ہے۔ اس کے کئی اجزا کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے اور یہ ترجمہ ۱۸۲۹ء میں پیرس میں چھپ چکا ہے۔

۴۔ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہؓ

علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ کی اس عظیم الشان کتاب کا ذکر پیچھے بھی آ چکا ہے۔ علامہ موصوف کے بعض فاضل پیشرووں (حافظ ابن عبد البرؒ۔ ابن مندہؒ۔ ابو موسیٰؒ۔ ابو نعیم اصفہانیؒ اور بعض دوسروں) نے سیر الصحابہؓ کے موضوع پر جو کتابیں لکھیں' انہوں (ابن اثیرؒ) نے ان سے نہ صرف استفادہ کیا بلکہ ان کے بعض بیانات کی تنقیح بھی کی اور ان پر استدراک بھی کیا۔ علاوہ ازیں اپنی تحقیق سے حاصل کی ہوئی بہت سے معلومات کا اضافہ بھی کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ علامہ ابن اثیرؒ کی بے مثال کاوش' جستجو اور جانکاہی کی بدولت ہی ممکن ہو سکا کہ اتنی کثیر تعداد میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور صحابیات رضی اللہ عنھن کے سوانح حیات منظر عام پر آ گئے ورنہ ان میں سے بے شمار مقدس ہستیوں کے حالات کیا نام تک پردۂ خفا میں رہتے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کی تالیف علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ کا ایسا مہتم بالشان کارنامہ ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ علامہ موصوف کی دوسری کتابوں کی طرح یہ (اصل) کتاب بھی عربی زبان میں ہے۔ اس میں تمام صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور صحابیات رضی اللہ عنھن کے تذکرے حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق مرتب کیے گئے ہیں۔ اس کے سات حصوں کا اردو ترجمہ لکھنؤ (بھارت) کے نامور عالم دین مولانا محمد عبد الشکور فاروقی رحمۃ اللہ علیہ (سابق مدیر اخبار النجم لکھنؤ) نے کیا تھا جو ۱۳۲۲ھ ہجری (۱۹۰۴ء) میں لکھنؤ میں زیور طبع سے آراستہ ہوا۔ یہ اردو ایڈیشن جلد ہی ختم ہو گیا اور سالہا سال تک نایاب رہا۔ ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء میں مکتبہ نبویہ لاہور نے اسے دوبارہ طبع کیا اب کی بار یہ گیارہ حصوں پر مشتمل تھا۔ آخری چار حصوں کا اردو ترجمہ پروفیسر غلام ربانی عزیز نے کیا تھا (ان گیارہ حصوں کو پانچ مجلدات میں محدود کر

دیا گیا تھا) اس ایڈیشن کی کتابت، طباعت معیاری نہیں تھی اور اسمائے صحابہؓ کی فہرست میں بھی فاش غلطیاں کی گئی تھیں تاہم شائقین علم نے اس ایڈیشن کو بھی غنیمت سمجھا اور تھوڑے ہی عرصہ میں یہ نایاب ہو گیا۔ اب کافی عرصہ سے علمی اور دینی حلقے اس عظیم کتاب کے ایک ایسے اردو ایڈیشن کی ضرورت شدت سے محسوس کر رہے تھے جس کی کتابت وطباعت معیاری ہو لیکن ایسا ایڈیشن معرض وجود میں لانے کے لیے کثیر اخراجات، جانگسل محنت اور تگ ودو کی ضرورت تھی۔ ادارہ **المیزان** تحسین و ستائش کا مستحق ہے کہ اس نے یہ بارگراں اپنے کندھوں پر اٹھالیا اور یہ ایڈیشن تین خوبصورت جلدوں کی صورت میں پیش کر دیا۔ کمپیوٹرائزڈ کتابت طباعت کے علاوہ اس ایڈیشن کی قابل ذکر خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں اُس اضافی مواد کا ترجمہ بھی شامل کر دیا گیا ہے جو بیروت (لبنان) میں چھپنے والے اس کتاب کے تازہ ترین عربی ایڈیشن میں شامل ہے۔ اس طرح اس کی افادیت میں دو چند اضافہ ہو گیا ہے۔ اس ایڈیشن کی باقی خوبیوں کا اندازہ کتاب پڑھ کر ہی کیا جا سکتا ہے ؏

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

راقم الحروف کے نزدیک یہ ایڈیشن علمی اور دینی حلقوں (نیز اسلامیات اور تاریخ کے طلبہ وطالبات) کے لیے ایک گراں بہا تحفے کی حیثیت رکھتا ہے۔

امید ہے کہ ان حلقوں میں اس کی خاطر خواہ پزیرائی ہوگی۔

اس شاندار کتاب کے اردو ترجمہ کو اس کے شایان شان انداز میں شائع کرنے پر ادارہ **المیزان** مبارکباد کا مستحق ہے۔

احقر العباد

طالب الہاشمی غفرلہٗ

۲ ربیع الاول ۱۴۲۵ ہجری

۲۳ اپریل ۲۰۰۴ء

فہرست مضامین (جلد اول)

باب الہمزہ مع الثاء 114

باب الہمزہ مع الجیم ومع الحاء الخاء 114

باب الہمزۃ مع الدال ومع الذال 121

باب الہمزہ مع الراء 123

باب الہمزہ مع الزاء 128

باب الہمزہ والسین

باب الہمزۃ والہاء 219

باب الہمزۃ مع الواو 221

جلد اول ختم

فہرست مضامین (جلد دوم)

باب الجیم والزائے والسین 397

باب الجیم والشین المعجمہ 401

باب الجیم والعین المہملہ 400

باب الجیم والفاء 409

باب الجیم واللام 410

باب الجیم والمیم 413

باب الجیم والنون 416

دوسری جلد ختم

فہرست مضامین (جلد سوم)

باب الحاء والنون 614

حرف الراء۔ باب الراء مع الف

تیسری جلد ختم

فہرست مضامین (جلد چہارم)

باب الزاء والیاء

باب السین والواو 1006

چوتھی جلد ختم

فہرست مضامین (حصہ پنجم)

پانچواں حصہ ختم

فہرست مضامین (حصہ ششم)

چھٹا حصہ ختم

فہرست مضامین (حصہ ہفتم)

ساتواں حصہ ختم

فہرست مضامین (حصہ ہشتم)

باب میم وغین 237

باب میم، فاوقاف 243

باب میم وہا 260

باب میم وواؤ 264

باب میم ویا 265

حصہ ہشتم ختم

فہرست مضامین (حصہ نہم)

باب واو والف 361

باب یا و سین 418

حصہ نہم ختم

فہرست مضامین (دسواں حصہ)

ان صحابہ کے حالات زندگی جو اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور ہیں 433

باب الف 433

باب الخاء 484

باب الدال 495

باب الذال 498

باب الراء 504

باب الزاء

باب السین 522

دسواں حصہ ختم ہوا

فہرست مضامین (گیارھواں حصہ)

باب الخاء 803

باب الدال 819

باب الذال 821

باب الراء 821

باب السین 845

باب النون 942

باب الھاء 947

باب الیاء 955

صحابیات جو اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور تھیں 955

باب الباء 960

باب الثاء و جیم 961

باب الجیم 962

باب الحاء 964

باب الخاء 972

باب الدال وذال 975

باب الراء 976

گیارہواں حصہ ختم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ امام عالم حافظ ماہر (علوم) یکتائے (روزگار) یادگار سلف عزالدین علی بن محمد بن عبدالکریم جزری معروف بابن اثیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہر طرح کی تعریف اس اللہ کو جس نے ہمیں اس (کارخیر) کی ہدایت کی اور اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ کرتا تو ہم ہرگز ہدایت نہ پاتے اور ہر قسم کی تعریف اس اللہ کو جو پاک ہے اس بات سے کہ اس کی نظیر اور مثل ہو وہ بہت پاک ہے حوادث اس کی بارگاہ کے قریب (تک) نہیں جاتے اس نے دین اسلام کو پسند فرمایا اور اسی سے راضی ہے پس اس نے اس دین کے ساتھ محمد ؐ کو بھیجا اور انہیں برگزیدہ کیا اور ان کے لئے اصحاب بنائے پس ان میں سے ہر ایک کو آپ کی صحبت کے لئے اختیار کیا اور منتخب فرمایا اور انہیں ستاروں کے مثل بنایا کہ انسان ان میں سے جس کی پیروی کرے حق کی طرف ہدایت پا جائے اور اسی کا تابع ہو جائے پس اللہ ان پر اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر ایسی رحمت نازل کرے جو ان کے لئے اس کی رضامندی کو واجب کر دے۔

میں اللہ کی تمام نعمتوں پر اس کا شکر کرتا ہوں ایسا شکر جو اس کی نعمتوں کی زیادتی کو مقتضی ہو اور اس کے انعام میں ہمارا حصہ پورا کر دے۔ امابعد (واضح رہے کہ) کوئی علم علم شریعت سے زیادہ بزرگ نہیں کیونکہ اسی کے سبب سے دنیا و آخرت کی بزرگی حاصل ہوتی ہے پس جو شخص اس علم کے ساتھ آراستہ ہوا وہ بیشک بہت نفع دینے والی تجارت اور بلند و باعزت مرتبے پر پہنچ گیا اور جو اس سے خالی ہوا وہ یقیناً نقصان میں رہا۔ اور اس علم میں اصل اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے رسول اللہ ؐ کی سنت ہے مگر کتاب بزرگ تو متواتر ہے اس (کے کلام الٰہی ہونے) پر سب کا اجماع ہے اس کے نقل کرنے والوں کے حالات بیان کرنے کی حاجت نہیں باقی رہی سنت رسول اللہ ؐ تو البتہ وہ اپنے راویوں کے حالات اور ان کے اخبار کے شرح کی محتاج ہے اور سب سے پہلے اس کے روایت کرنے والے رسول اللہ ؐ کے اصحاب ہیں اور وہ اپنے زمانے میں نہ لکھے گئے اور نہ یاد کئے گئے جیسا کہ ان کے بعد والوں یعنی علمائے تابعین وغیرہم کے ساتھ اس وقت تک کیا گیا کیونکہ وہ دین کی مدد کی طرف اور کافروں کے جہاد کی طرف متوجہ تھے اس وقت یہی بڑی مہم تھی کیونکہ اسلام کمزور تھا اور اہل اسلام کم تھے پس ان میں سے کسی کو اس کا جہاد اور مجاہدۂ نفس اپنے عبادات میں اس کی معاش کی فکر اور کسی دوسرے کام میں مصروف ہونے سے روک دیتا تھا اور ان میں ایسے لوگ نہ تھے جو کتابت جانتے ہوں مگر تھوڑے آدمی اور اگر وہ اسی زمانے میں محفوظ کر لئے جاتے تو یقیناً وہ اس سے بہت زیادہ ہوتے جس قدر علمانے ذکر کیا ہے اور اسی وجہ سے ان میں سے بہت لوگوں میں علماء نے اختلاف کیا ہے پس ان میں سے بعض ایسے ہیں جن کو بعض علماء نے صحابہ میں شمار کیا ہے اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جن کو بعض نے صحابہ میں نہیں رکھا اور صحابہ کا جاننا اور ان کے کاموں کا اور ان کی حالتوں کا اور ان کے نسب کا اور ان کی روش کا معلوم کرنا دین میں ایک بڑا کام ہے اور جس کسی کے پاس قلب (سلیم) ہو یا وہ متوجہ ہو کے سنے اس پر مخفی نہیں ہے کہ وہ صحابہ جو دارالہجرت اور دارالایمان (یعنی مدینہ منورہ) میں رہے یعنی مہاجرین و انصار اور اسلام کی طرف سبقت کرنے والے اور وہ لوگ جنہوں نے نیکی میں ان کی پیروی کی جنہوں نے رسول اللہ ؐ کو دیکھا اور آپ کا کلام سنا اور آپ کے حالات مشاہدہ کئے اور ان کو اپنے بعد کے مردوں اور عورتوں آزاد اور لونڈی غلاموں کی طرف نقل کیا وہ یاد رکھنے اور محفوظ کرنے کے زیادہ سزاوار

ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا انہیں کے لئے (ہنگامہ محشر میں) امن ہے اور یہ لوگ ہدایت یافتہ ہیں بدلیل اس کے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی پاکی بیان فرمائی ہے اور ان کی تعریف کی ہے اور (نیز ان کا جاننا ضروری ہے) اس وجہ سے کہ وہ حدیثیں جن پر تفصیلی احکام اور حلال وحرام وغیرہ امور دین کے معلوم کرنے کا دارومدار ہے وہ نہیں ثابت ہوتیں مگر بعد اس کے کہ ان کی سندوں کے لوگ اور ان کے راویوں کا علم حاصل ہو اور سب سے پہلے راوی اور سب سے مقدم رسول اللہؐ کے اصحاب ہیں پس جب انسان ان سے ناواقف ہوگا تو ان کے سوا اور رایوں سے سخت ناواقف اور بہت ہی بے خبر ہوگا پس چاہئے کہ صحابہ اور غیر صحابہ تمام رایوں کا علم ان کے نسب اور ان کے حالات سے حاصل کیا جائے تا کہ جو حدیثیں ان میں سے پرہیز گار لوگوں نے روایت کی ہوں ان پر عمل درست ہو اور ان سے حجت قائم ہو کیونکہ مجہول کی روایت صحیح نہیں اور نہ اس کی روایت کی ہوئی حدیث پر عمل جائز ہے اور صحابہ بھی اس بات میں تمام رایوں کے شریک ہیں سوا جرح وتعدیل کے کہ وہ سب عُدول ہیں جرح کو ان تک رسائی نہیں اس لئے کہ اللہ عزوجل نے اور اس کے رسول نے ان کی پاکی بیان کی ہے اور ان کو عادل کہا ہے اور یہ بات مشہور ہے ہمیں اس کے بیان کی حاجت نہیں اور اس قسم کی بہت سی باتیں ہماری اس کتاب میں آئیں گی پس ہم یہاں ان کو طول نہیں دیتے اور صحابہ کے ناموں میں بہت سی کتابیں لوگوں نے جمع کی ہیں اور بعض لوگوں نے ان کے نام نسب مغازی وغیرہ کی کتابوں میں لکھے ہیں اور ان کے مقاصد اس میں مختلف ہیں مگر وہ لوگ کہ جن پر صحابہ کے ناموں کا جمع کرنا ختم ہو گیا ہے حافظ ابوعبداللہ ابن مندہ اصفہانی اور حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی اور امام ابوعمر بن عبدالبر قرطبی ہیں خدا ان سے راضی رہے اور انہیں بہت ثواب دے اور ان کی کوشش کو مشکور کرے اور ان کو بڑا اچھا بدلہ دے اور ان کا مآل کار عمدہ کرے کیونکہ انہوں نے بہت اچھا کام کیا اس چیز میں جو انہوں نے جمع کی اور اپنی کوشش انہوں نے پوری خرچ کی ہے اور اپنے بعد اپنا ذکر خیر باقی رکھا۔ پس اللہ انہیں بہت بڑا ثواب دے کیونکہ انہوں نے متفرق چیزیں جمع کر دیں پس جب میں نے ان کتابوں کو دیکھا تو میں نے ان میں سے ہر ایک کو دیکھا کہ وہ اپنی تحریر میں ایسے راستے پر چلا ہے جو دوسرے کے رستہ کے خلاف ہو اور ان میں سے بعض لوگوں نے ایسے نام ذکر کئے ہیں جو دوسرے نے نہیں ذکر کئے اور ان لوگوں کے بعد حافظ ابوموسیٰ محمد بن ابی بکر بن ابی عیسیٰ اصفہانی پیدا ہوئے تو انہوں نے اپنی کتاب میں وہ باتیں جو علی بن مندہ سے چھوٹ گئی تھیں جمع کیں پس ان کی تصنیف بہت بڑی ہوئی قریب دو ثلث کتاب ابن مندہ کے پس میں نے مناسب سمجھا کہ ان سب کتابوں کو یکجا کر دوں اور جو باتیں ان سے رہ گئی ہیں کہ جن کو ابوعلی غسانی نے ابوعمر بن عبدالبر پر استدراک کیا ہے اور نیز وہ باتیں جو دوسرے لوگوں نے ان پر استدراک کی ہیں اور علاوہ ان کے جو ذکر کیا ہے اس پر اضافہ کر دوں ہم ان کے ناموں کو شمار کر کے یہاں طول نہیں دیتے اور میں نے ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوموسیٰ کو دیکھا کہ ان کے پاس کچھ نام ہیں جو ابن عبدالبر کے پاس نہیں ہیں اور ابن عبدالبر کے پاس کچھ نام ایسے ہیں جو ان کے لوگوں کے پاس نہیں ہیں پس میں نے ارادہ کیا کہ ان کی چاروں کتابوں کو یکجا کر دوں مگر موانع روکتے تھے اور معذوریاں اس سے باز رکھتی تھیں اور اس وقت میں اپنے شہر میں اور اپنے وطن میں تھا اور میرے پاس میری کتابیں تھیں اور میری سماع کے اصول اور میرے منقول عنہ تھے جنہیں میں دیکھا کرتا تھا مگر بوجہ مکروہات اور مشاغل دنیا کے اس کا سامان نہ ہو سکا پھر اتفاق سے میں نے بلاد شامیہ کا سفر کیا بارادہ زیارت بیت المقدس کے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے ہمیشہ دارالاسلام رکھے پس جب میں وہاں پہنچا تو بہت سے اکابر محدثین اور وہ لوگ

جوحفظ اورضبط میں سرگرم تھے میرے پاس مجتمع ہوئے اور منجملہ ان باتوں کے جوانہوں نے کہیں یہ بھی کہا کہ ہم اکثر ان علماء کو جنہوں نے صحابہ کے نام جمع کئے ہیں دیکھتے ہیں کہ وہ نسب میں اور صحابی ہونے میں اور ان مشاہدین جن میں وہ صحابی شریک ہوا ہے اور اس کے علاوہ اور حالات میں اس صحابی کے اختلاف کرتے ہیں اور ہم نہیں جانتے کہ اس میں حق کیا ہے اور انہوں نے (بہت باتیں کہیں غرض کہ انہوں نے) میرا ارادہ اپنے لئے اسمائے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایک کتاب کے تالیف کرنے پر برانگیختہ کردیا کہ اس کتاب میں جو جو نام مجھے ملے ہیں جمع کردوں اور جس بات میں ان لوگوں نے اختلاف کیا ہے اس میں حق ظاہر کردوں اور اللہ جسے چاہتا ہے راہ راست کی طرف ہدایت کرتا ہے اور (یہ بھی انہوں نے درخواست کی کہ) جو کچھ علمائے سابقین نے ذکر کیا ہے وہ بھی اس میں ہو اور جو ان سے چھوٹ گیا وہ بھی اس میں ہو تو میں نے ان سے اپنی کتابوں اور اپنے اصول کے نہ ملنے کا عذر کیا اور یہ کہ میں ان کتابوں سے بہت دور ہوں اور میں نقل کو انہیں سے جائز سمجھتا ہوں مگر ان لوگوں نے خواہش میں اصرار کیا پس (میرا) عزم اول پھر ابھرا اور جو میں اپنے دل میں سوچا کرتا تھا وہ از سرنو تازہ ہوگیا اور میں اس کو جمع کرنے لگا اور اس کی طرف متوجہ ہونے لگا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے قول اور عمل میں صواب کی توفیق دے اور اس (کام) کو خاص اپنی ذات کریم کے لئے کرے اپنے احسان اور کرم سے اور اتفاق سے کچھ لوگوں نے موصل میں مجھ سے کچھ پڑھا تھا اور وہ شام چلے آئے تھے تو میں نے ان کی کتابوں سے کچھ مسند حدیثیں نقل کرلیں اس کے بعد فراغت پا کے میں اپنے وطن لوٹا اور میں نے چاہا کہ سندیں بڑھادوں اور جو احادیث اس کتاب میں ہیں ان کی سندوں کو ذکر کردوں مگر میں نے اس کو بہت باعث تکلیف سمجھا اس میں اس بات کی ضرورت تھی کہ جو کچھ میں نے جمع کیا ہے سب کو ردی کردوں پس مجھے سستی اور آرام طلبی نے اس بات پر آمادہ کیا کہ جن باتوں کی ضرورت ہو ان کو نقل کردوں کہ ترتیب میں خلل نہ آنے پائے اور اس قدر نہ بڑھ جائے کہ (طول سے) ملال پیدا ہو۔

اور میں کتاب کے ترتیب کی کیفیت بیان کرتا ہوں تاکہ جو شخص اسے دیکھے وہ ہمارے التزام کو اور اس کی کیفیت کو معلوم کرلے اور اللہ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے پس میں کہتا ہوں کہ میں نے انہیں کتابوں کو یکجا کردیا ہے جیسا کہ میں پہلے ذکر کرچکا ہوں اور میں نے (ہر کتاب کے) نام پر ایک علامت بنادی ہے ابن مندہ کی علامت صورت د ہے اور ابونعیم کی علامت صورت ع اور ابن عبدالبر کی علامت صورت ب اور ابوموسیٰ کی علامت صورت س پس اگر (کسی صحابی کا) نام ان سب لوگوں کے پاس ہے تو میں اس نام پر سب علامتیں بنادوں گا اور اگر وہ نام بعض ہی لوگوں کے پاس ہے تو میں اس نام پر انہیں کی علامت بنادوں گا اور ہر بیان کے آخر میں میں اس شخص کا نام بھی لکھ دوں گا جس نے اس نام کو لکھا ہے اور اگر میں کہوں کہ اس کو تینوں نے لکھا ہے تو میں ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوعمر ابن عبدالبر کو مراد لیتا ہوں (اور میں) اس وجہ سے (لکھ دیتا ہوں) کہ علامتیں کبھی کتابت سے رہ جاتی ہیں اور بھول جاتی ہیں اور میں جو یہ کہتا ہوں کہ اس کو فلاں اور فلاں نے لکھا ہے یا تینوں نے لکھا ہے اس سے یہ نہیں مراد لیتا کہ اس بیان میں جو کچھ میں نے تحریر کیا ہے وہ مضمون سب ان لوگوں نے لکھا ہے کیونکہ اگر میں ان تمام باتوں کو نقل کردیتا جو ان لوگوں نے لکھی ہیں تو کتاب بہت بڑھ جاتی اس لئے کہ ان لوگوں کا کلام کہیں تو مشترک ہوتا ہے اور کہیں ایک دوسرے کا کلام کئی کئی باتوں میں مخالف ہوتا ہے لہٰذا میں یہ مراد لیتا ہوں کہ انہوں نے اس نام کو لکھا ہے پھر میں صرف اسی پر اکتفا نہیں کرتا جو کہ ان لوگوں نے بیان کیا بلکہ وہ باتیں بھی بیان کرتا ہوں جو اس کے علاوہ اور اہل علم نے بیان کی ہیں اور جب میں کوئی نام ایسا لکھوں جس پر کسی کی علامت نہ ہو تو وہ

نام ان کی کتابوں میں نہیں ہے اور میں نے ابن مندہ اور ابونعیم کو دیکھا کہ انہوں نے حدیثیں بہت لکھی ہیں اور ان پر بحث کی ہے اور ان کی علتیں بیان کی ہیں اور صحابی کا نسب بہت نہیں لکھا اور نہ کچھ اس کے اخبار اور حالات اور وہ باتیں لکھی ہیں جس سے اس صحابی کی معرفت حاصل ہو اور میں نے ابوعمر کو دیکھا کہ وہ صحابی کے نسب کو اور اس کے حالات اور اس کے مناقب کو اور تمام ان باتوں کو جن سے اس کی معرفت حاصل ہو بہت لکھتے ہیں یہاں تک کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ صحابی فلاں شخص کے بھتیجے اور فلاں کے چچازاد بھائی ہیں اور فلاں واقعہ ان سے ہوا تھا اور یہی بات تعریف سے مطلوب ہے باقی رہ گیا حدیثوں کا اور ان کی علتوں کا بیان کرنا اور ان کی سندوں کا لکھنا تو یہ بات کتب حدیث کے زیادہ مناسب ہے مگر میں نے ہر ایک کے کلام سے جو عمدہ بات تھی اور اس کی ضرورت تھی بطور اختصار کے نقل کر لی ہے کوئی ایسا بیان جو ان کی کتابوں میں ہو ترک نہیں کیا بلکہ سب کو ذکر کر دیتا ہوں یہاں تک کہ میں اس غلطی کو بھی ذکر کر دیتا ہوں جو اس کے بیان کرنے والے نے لکھی ہے اور اگر مجھے معلوم ہوتا ہے تو جو بات صحیح ہوتی ہے اس کو بیان کر دیتا ہوں ہاں اگر کسی نے ایک ہی بیان کو بعینہ مکرر کر دیا ہے تو میں اسے ترک کر دیتا ہوں اور صرف ایک ہی مرتبہ لکھتا ہوں اور یہ کہہ دیتا ہوں کہ فلاں شخص نے اس بیان کو اپنی کتاب میں دو جگہ لکھا ہے۔

باقی رہی کتاب کی وضع اور ترتیب تو میں نے اس کو اب ت ث پر مرتب کیا ہے اور نام میں پہلے اور دوسرے اور تیسرے حرف تک کا اعتبار کیا ہے اور اسی طرح اخیر نام تک اور ایسا ہی باپ دادا کے نام میں اور ان کے بعد قبیلہ وغیرہ میں۔ مثال اس کی یہ ہے کہ میں ابان کو ابراہیم سے پہلے لکھوں گا کیونکہ ابان میں بے کے بعد الف ہے اور ابراہیم میں بے کے بعد رے ہے اور میں ابراہیم بن حارث کو ابراہیم بن خلاد سے پہلے لکھوں گا کیونکہ حارث میں حاء مہملہ ہے اور خلاد میں خاء معجمہ ہے اور میں ابان عبدی کو ابان محاربی سے پہلے لکھوں گا اور اسی طرح میں نے عبد والے ناموں میں کیا ہے کہ عبد کے بعد پہلے حرف کا اعتبار کرتا ہوں اور ایسا ہی کنیتوں میں بھی کہ میں اس نام میں جو بعد ابو کے ہوتا ہے ترتیب کا لحاظ رکھتا ہوں پس میں ابوداؤ کو ابورافع سے پہلے لکھوں گا اور اسی طرح موالی میں بھی کہ اسود مولی زید کو اسود مولی عمر سے پہلے لکھوں گا اور جب کسی صحابی کا ذکر کیا جائے اور اسے باپ کی طرف نسبت نہ دی جائے بلکہ قبیلہ کی طرف منسوب کیا جائے تو میں قبیلہ کو باپ کے درجے میں رکھتا ہوں۔ مثال اس کی یہ ہے کہ میں زید انصاری کو زید قریشی سے پہلے لکھوں گا اور میں نے تمام قبائل کے ناموں میں حرفوں کا اعتبار کیا ہے اور علما نے چند صحابہ کے نام ایسے ذکر کئے ہیں کہ انکو کسی چیز کی طرف منسوب نہیں کیا تو میں نے ایسے ناموں کو اس نام کے بیان کے اخیر میں لکھا ہے جس نام سے وہ یاد کئے گئے ہیں مثال اس کی یہ ہے کہ زید غیر منسوب کو میں تمام ان لوگوں کے آخر میں بیان کروں گا جن کا نام زید ہے اور جس نام میں کم حرف ہوتے ہیں اس کو میں اس نام پر مقدم کرتا ہوں جس میں بہت حروف ہوں مثال اس کی یہ ہے کہ میں حارث کو حارثہ سے پہلے لکھوں گا اور ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوموسی نے مردوں اور عورتوں کے آخر میں کچھ صحابہ اور صحابیات کو ذکر کیا ہے جن کے نام معلوم نہیں تو انہوں نے ان کو ان کے باپ کی طرف منسوب کر دیا ہے کہا ہے کہ ابن فلاں اور ان کے قبائل کی طرف منسوب کر دیا ہے اور ان کے بیٹوں کی طرف منسوب کر دیا ہے اور یوں کہا ہے کہ فلاں اپنے چچا سے اور فلاں اپنے دادا سے اور فلاں اپنے ماموں سے روایت کرتا ہے اور فلاں نے صحابہ میں سے کسی شخص سے روایت کی ہے پس میں نے پہلے ان کی ترتیب اس طرح دی کہ سب سے پہلے ابن فلاں کو ذکر کیا پھر ان کو جو اپنے اب یعنی باپ سے روایت کرتے ہیں کیونکہ بے کے بعد ابن میں نون ہے اور ابیہ میں بے کے بعد یے

ہے پھر میں نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جو اپنے جد یعنی دادا سے روایت کرتے ہیں پھر ان کا جو اپنے خال یعنی ماموں سے روایت کرتے ہیں پھر ان کا جو اپنے عم یعنی چچا سے روایت کرتے ہیں کیونکہ (جد میں جیم ہے اور) جیم خاء سے پہلے ہے اور جیم اور خاء عین سے پہلے ہیں (جو عم میں ہے) پھر ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جو اپنے قبیلہ کی طرف منسوب ہیں پھر ان کا جو کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں پھر ان لوگوں کی میں نے دوسری ترتیب دی کہ جو لوگ ابن فلاں سے روایت کرتے ہیں ان کو میں نے باپ کے نام پر ترتیب دیا ہے مثال اس کی یہ ہے کہ ابن الادرع کو میں ابن الاسقع پر مقدم کروں گا اور ان دونوں کو ابن ثعلبہ پر مقدم کروں گا اور جو لوگ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ان کو بیٹوں کے نام پر مرتب دیا ہے مثال اس کی یہ ہے کہ ابراہیم عن ابیہ کو اسود عن ابیہ سے پہلے لکھوں گا اور جو لوگ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں ان کو پوتوں کے نام پر میں نے ترتیب دیا ہے مثال اس کی یہ ہے کہ صلت کے دادا کو طلحہ کے دادا پر مقدم کروں گا اور جو لوگ اپنے ماموں سے روایت کرتے ہیں ان کو ان کے بھانجوں کے نام پر ترتیب دیا ہے مثال اس کی یہ ہے کہ براء کے ماموں کو حارث کے ماموں پر مقدم کروں گا اور جو لوگ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں ان کو بھتیجوں کے نام پر ترتیب دیا ہے۔ مثال اس کی یہ ہے کہ انس کے چچا کو جبر کے چچا پر مقدم کروں گا اور جو لوگ قبیلہ کی طرف منسوب ہیں اور ان کے نام نہیں معلوم ان کو میں نے قبیلہ کے نام پر مرتب کیا ہے پس میں ازدی کو خثعمی پر مقدم کروں گا اور ابن مندہ وغیرہ نے چند ایسے لوگوں کو ذکر کیا ہے جن کا کچھ حال معلوم نہیں سوا اس کے کہ وہ رسول اللہ ؐ کے صحابی ہیں پس میں نے ان کی ترتیب ان لوگوں کے نام پر رکھی ہے جو ان سے روایت کرتے ہیں مثال اس کی یہ ہے کہ انس بن مالک جو کسی ایک صحابی (غیر معلوم الاسم) سے روایت کرتے ہیں اس کو میں مقدم کروں گا ثابت بن سمط پر جو کسی ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں اور اگر مجھے ان مقامات میں صحابی کا نام معلوم ہوگا تو میں صحابی کا نام لکھ دوں گا تا کہ وہ اپنے مقام میں تلاش کر کے معلوم کر لیا جائے اور میں نے بعض محدثین کو دیکھا کہ جب وہ کوئی کتاب بہ ترتیب حروف (تہجی) تالیف کرتے ہیں تو ان ناموں کو جن کے شروع پر لا ہے مثلاً لاحق اور لاشر کے انکو حرف لام کے باب سے جدا کر کے دوسرے باب میں رکھتے ہیں اور قبل یے کے ان کو ذکر کرتے ہیں مگر میں نے حرف لام میں رکھا ہے لام مع الالف کے باب میں (ان کا ذکر کیا ہے) یہی صحیح اور انسب ہے اور اسی طرح میں عورتوں کے نام میں بھی کروں گا اور جب کوئی صحابی اپنے باپ کے سوا اور کسی کی طرف منسوب ہوتا ہے تو میں اس کو اسی نسبت کے ساتھ ذکر کروں گا جیسے شرحبیل بن حسنہ کو میں ان ناموں (کے ذیل) میں ذکر کروں گا جن کے باپ کے نام کے شروع میں ح ہیں پھر میں ان کے باپ کا نام بھی بیان کروں گا اور جیسے مثال شریک بن سحماء کی کہ سحماء ان کی والدہ ہیں ان کو میں ان لوگوں (کے ذیل) میں ذکر کروں گا جن کے باپ کے نام کے شروع میں سین ہے بعد اس کے میں ان کے باپ کا نام بھی ذکر کر دوں گا یہ میں نے محض اس لئے کیا کہ سمجھ میں جلد آ جائے اور نام تلاش کرنے میں آسانی ہو اور میں ناموں کو انہیں صورتیں پر ذکر کروں گا جس طرح وہ بولے جاتے ہیں نہ اس کے اصلی حروف پر جیسے احمر کہ میں اس کو ہمزہ میں ذکر کروں گا ح میں نہ ذکر کروں گا اور جیسے اسود کہ میں اس کو بھی ہمزہ میں ذکر کروں گا اور جیسے کہ عمار میں اس کو عم میں ذکر کروں گا اور اس کو عمم میں ذکر نہ کروں گا کیونکہ حرف مشدد دو حرف ہیں پہلا ان میں سے ساکن ہے یہ میں نے محض آسانی کے لئے کیا ہے۔

اور میں نسب (کے بیان کرنے) میں نام کو کنیت پر مقدم کروں گا جس صورت میں کہ نام اور کنیت دونوں ایک ہوں مثال اس کی

یہ ہے کہ میں عبداللہ بن ربیعہ کو عبداللہ بن ابی ربیعہ سے پہلے لکھوں گا اور میں (جب) ان ناموں کا ذکر کروں گا جو لکھنے میں ہم شکل ہیں تو عبارت میں بھی ان کو ضبط کروں گا تاکہ اشتباہ نہ پڑے کیونکہ اکثر لوگ اس میں غلطی کرتے ہیں اگرچہ وہ باب جس کے تحت میں وہ نام داخل ہے اس نام کی توضیح اور تشریح کر دیتا ہے مگر میں اس میں زیادہ آسانی اور وضاحت کر دیتا ہوں مثال اس کی یہ ہے کہ سلمہ انصار میں بکسر لام ہے اور یہ نسبت اس کے سلمٰی ہے جس کے سین اور لام مفتوح ہیں اور سلیم تو وہ ابن منصور ہیں قبیلہ قیس غیلان سے ہیں۔

اور بیان کے آخر میں ان غیر معروف الفاظ کی شرح بھی کردوں گا جو بعض صحابہ کی حدیث میں آئیں گے اور میں اس کتاب میں ایک فصل لکھوں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے تمام حوادث کو شامل ہوگی مثل ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ اور بیعت عقبہ کے اور تمام ان حوادث کے کہ جن میں کوئی ایک صحابی بھی شہید ہوا ہے کیونکہ ضرورت اس بات کو چاہتی ہے اس لئے کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں صحابی قبل اس کے مسلمان ہو گئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر میں تشریف لے جائیں یا آپ وہیں تھے اور فلاں شخص نے حبشہ کی طرف یا مدینہ کی طرف ہجرت کی اور فلاں شخص بدر میں شریک ہوا اور فلاں بیعت عقبہ میں یا بیعت الرضوان میں شریک ہوا اور فلاں صحابی فلاں لڑائی میں شہید ہوئے اس کو میں اسی طرح بیان کردوں گا کیونکہ سب لوگ اس کو نہیں جانتے اور اس میں زیادہ وضاحت ہے اور میں ایک فصل اور بھی ذکر کروں گا جس میں بغرض اختصار ان کتابوں کی سندیں ہوں گی جن سے میری روائتیں زیادہ تر ماخوذ ہیں تاکہ احادیث میں سندوں کی تکرار نہ کرنا پڑے۔ صحابہ کے بعض تذکرہ نویسوں نے چند ایسے لوگوں کو بھی ذکر کیا ہے۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے اور آپ کو نہیں دیکھا اور نہ ایک گھڑی آپ کی صحبت اٹھائی جیسے احنف بن قیس وغیرہم اور اس میں شک نہیں کہ احنف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص تھا اور اس نے آپ کو دیکھا نہیں اور اس بات کی دلیل کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص تھا اس کا آنا ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اہل بصرہ کے وفد کے ہمراہ اور وہ شخص ان کے سرداروں میں سے تھا اور یہ قصہ مشہور ہے مگر وہ نبیؐ کے پاس نہیں آیا اور نہ آپ کی صحبت اٹھائی پس میں نہیں جانتا کہ ان تذکرہ نویسوں نے اس کو اور اس کے جیسے دوسروں لوگوں کو کیوں ذکر کیا اگر اس وجہ سے ذکر کیا کہ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں موجود تھے اور مسلمان تھے تو چاہئے تھا کہ جس قدر لوگ آنحضرت کی حیات میں مسلمان ہو گئے اور ان کے نام انہیں ملے تھے سب کو ذکر کر دیتے کیونکہ سنہ ۹ھ اور سنہ ۱۰ ہجری میں بکثرت تمام عرب کے قاصد اپنی قوم کی اسلام کی خبر لے کے رسول اللہؐ کے پاس آئے تھے پس چاہئے تھا کہ ان سب لوگوں کو ذکر کر دیتے بقیاس ان لوگوں کے جن کو انہوں نے ذکر کیا ہے اور میں اس کتاب میں ایک فصل کے اندر تمام ان نسبوں کا ذکر کروں گا جو اس کتاب میں ہیں اور ان کو حروف تہجی پر ترتیب دوں گا اور میں صرف اسی قدر نسبوں کا ذکر کروں گا جو اس کتاب میں ہیں تاکہ طول نہ ہو جائے اور میں نے یہ اس وجہ سے کیا کہ بعض اہل علم و دانش نے جو اس کتاب کو دیکھا تو انہوں نے اس کی فرمائش کی لہٰذا میں نے (ایسا) کر دیا اور تاکہ یہ کتاب بھی تمام ان چیزوں کی جامع ہو جائے جن کی ناظر کو ضرورت پڑتی ہے اور وہ کسی دوسری کتاب کا محتاج نہ رہے اور میری اس کتاب میں اگر کوئی شخص خطا یا وہم دیکھے تو وہ سمجھ لے کہ اس کو میں نے اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ میں نے اس کو علما اور اہل حفظ و اتقان کے کلام سے نقل کیا ہے اور خطا بہت کم ہوگی بہ نسبت ان فوائد اور صواب کے جو اس کتاب میں ہیں اور میں اللہ سبحانہ سے قول

اور فعل میں صواب کی درخواست کرتا ہوں پس اللہ اس شخص پر رحم کرے جو اس کتاب کی غلطیوں کی اصلاح کردے اور میرے لئے مغفرت اور عفو گناہ کی اور اس بات کی دعا کرے کہ مجاورت اموات کے وقت یعنی مرجانے کے بعد ہماری بازگشت دارالسلام کی طرف اچھی طرح کرے والسلام۔

فصل

اس فصل میں ان بڑی بڑی کتابوں کی سندیں بیان کی جائیں گی جن سے میں نے احادیث وغیرہ اخذ کی ہیں اور ان کا ذکر اس کتاب میں بار بار ہوا ہے تاکہ اسناد (کے ذکر) سے (ہر مقام میں) طول نہ ہونے پائے اور میں اثنائے کتاب میں صرف مصنف کا نام اور اس کے بعد کا مضمون لکھوں گا پس چاہئے کہ یہی سند سمجھی جائے۔

ابواسحاق ثعلبی کی تفسیر قرآن مجید

ہم سے اس تفسیر کو احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی زرزاری شیخ صالح رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے رئیس مسعود بن حسن القاسم اصبہانی نے اور ابوعبداللہ حسن بن عباس رستمی نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے ہم سے احمد بن خلف شیرازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی نے تمام کتاب الکشف والبیان فی تفسیر القرآن سنائی۔ میں نے یہ کتاب ابواسحٰق احمد سے شروع سے سورہ نساء تک سنی ہے باقی رہی سورہ مائدہ سے آخر کتاب تک تو وہ کچھ تو مجھے سماعاً حاصل ہوئی ہے اور کچھ اجازتاً اور اجازہ اور سماع باہم مخلوط ہوگیا ہے لہٰذا میں اس میں یہ کہتا ہوں کہ ''اگر سماعاً نہیں ہے تو اجازتاً ہم سے اس کو بیان کیا ہے'' اور جب میں یہ کہوں کہ ہم سے احمد نے اپنی اس اسناد سے جو ثعلبی تک بیان کیا تو وہ یہی اسناد (جو اوپر بیان ہوئی)

واحدی کی تفسیر وسیط

ہمیں کتاب وسیط جو قرآن مجید کی تفسیر میں ہے ابومحمد عبداللہ بن علی بن سویدہ تکریتی نے سنائی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ محمد بن حسین بن فرخان سمنانی نے اور عبدالرحمٰن بن ابی الخیر بن سعید میہنی نے اجازت دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن منویہ واحدی نے سنائی اور نیز ابومحمد کہتے تھے کہ ہم سے ابوالفضل احمد بن الخیر بن سعید نے روایت کی ایک شخص ان کے سامنے پڑھ رہا تھا اور میں سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہم سے واحدی نے روایت کی۔ پس جب میں کہوں کہ ہم سے ابومحمد بن سویدہ نے روایت بیان کی تو وہ واحدی تک اسی سند سے ہے۔

صحیح محمد بن اسمٰعیل بخاری

ہمیں پوری جامع صحیح جو امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ کی تالیف ہے ابوعبداللہ محمد بن سرایا بن علی نے اور ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی العز واسطی نے اور ابوبکر مسمار بن عمر بن عویس نیار بغدادی نے اور ابوعبداللہ حسین بن ابی صالح بن فناخسرو دیلمی تکریتی نابینا نے سنائی یہ سب لوگ کہتے تھے کہ ہمیں ابوالوقت عبدالاول بن عیسٰی بن شعیب سجزی نے سنائی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن عبدالرحمٰن بن محمد داودی نے سنائی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبداللہ بن احمد حموی سرخسی نے سنائی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یوسف فربری نے سنائی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسمٰعیل نے سنائی۔ پس جب میں کہوں کہ مجھ سے ان لوگوں میں سے کسی نے یا

ان سب لوگوں نے اپنی اسناد سے بخاری سے یہ روایت بیان کی اور میں اس کی سند نبی ؐ تک ذکر کروں تو وہ اسی سند سے ہے (جو اوپر بیان ہوئی)

صحیح مسلم بن حجاج

ہم سے پوری صحیح جو ابوالحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری رضی اللہ عنہ کی تالیف ہے ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی ثقفی نے روایت کی ان کے سامنے ایک شخص پڑھ رہا تھا اور میں سن رہا تھا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا کے چچا ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد بن محمد ثقفی نے روایت کی ان کے سامنے ایک شخص پڑھ رہا تھا اور میں سن رہا تھا۔ اور ابوعبداللہ محمد بن فضل فراوی نے اجازۃً مجھ سے روایت بیان کی وہ کہتے تھے مجھے جعفر نے اجازت دی تھی اور فراوی کہتے تھے ہمیں ابوالحسین عبدالغافر بن محمد فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد محمد بن عیسیٰ بن عمرو یہ حلودی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن سفیان فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری نے خبر دی۔ پس جب میں کہوں کہ مجھ سے یحییٰ اور ابویاسر نے اپنی اسناد سے مسلم سے روایت بیان کی تو وہ اسی اسناد سے ہے۔

مالک بن انس کا موطا بروایت یحییٰ بن یحییٰ

ہم سے موطا کی روایت شیخ ابوالحرم مکی بن زیان بن شبہ مقری نحوی ماکسینی رحمہ اللہ نے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر یحییٰ بن سعدون بن تمام ازدی قرطبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فقیہ ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمد بن عتاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قاضی ابوالولید یونس بن عبداللہ بن مغیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعیسیٰ یحییٰ بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے باپ کے چچا عبداللہ بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ پس جب میں کہوں کہ ہمیں ابوالحرم نے اپنی اسناد سے بواسطہ یحییٰ بن یحییٰ کے مالک سے روایت بیان کی تو وہ اسی سند سے ہے۔

مالک کا موطا بروایت قعنبی

ہم سے اس موطا کی روایت ابوالمکارم فتیان بن احمد بن محمد بن سمینہ جوہری نے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ حسین بن محمد بن نصر بن خمیس فقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن عبدالقادر بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو عثمان بن محمد بن یوسف علاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعقوب اسحاق بن حسن بن میمون بن سعد حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قعنبی نے مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے خبر دی۔

احمد بن حنبل کا مسند

ہمیں اس مسند کی روایت ابویاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے پہنچائی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم ہبۃ اللہ نے محمد بن عبدالواحد بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حسن بن علی بن مذہب واعظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مالک قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد رضی اللہ عنہ نے تمام حدیثیں سنائی پس

جہاں میں یہ لکھوں کہ ہمیں ابویاسر نے یا عبدالوہاب نے اپنی اسناد سے عبداللہ سے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ مجھے میرے والد نے حدیث سنائی تو وہ اسی سند سے ہے۔

ابوداؤ دطیالسی کا مسند

ہمیں اس مسند کی روایت خطیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے پہنچائی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوسعید محمد بن محمد مطرز فقیہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم احمد بن عبداللہ بن اسحاق اصفہانی نے اور ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم جمال نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے کہ ہمیں ابومحمد عبداللہ بن جعفر بن فارس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن حبیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوداؤ دطیالسی رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ پس جب میں کہوں کہ ابوداؤ دطیالسی نے کہا ہے تو وہ اسی اسناد سے ہے۔

ترمذی کی جامع کبیر

ہمیں اس پوری کتاب کی روایت ابوالفداء اسمٰعیل بن علی بن عبید واعظ موصلی نے اور ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی بن سمین نے پہنچائی اور طہارت کے بابوں کو چھوڑ کے باقی کتاب کی روایت ہمیں فقیہ ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن مہران شافعی نے پہنچائی یہ تینوں شخص کہتے تھے کہ ہمیں ابوالفتح عبدالملک بن ابوالقاسم بن ابی سہل کروخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوعامر محمود بن قاسم بن محمد ازدی نے اور ابونصر عبدالعزیز بن محمد بن علی تریاقی نے اور ابوبکر عبدالصمد بن ابوالفضل فورجی نے خبر دی یہ سب لوگ کہتے تھے ہمیں ابومحمد بن ابوالجراح جراحی مروری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس محبوبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔

ابوداؤ دسجستانی کی سنن

ہمیں اس کتاب کی روایت ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن امین صوفی شیخ صالح معروف بابن سکینہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب محمد بن حسن ماوردی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن احمد تستری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر قاسم بن جعفر ہاشمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی محمد بن احمد لولوی نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی نے خبر دی۔ پس جب میں کہوں کہ ہمیں ابواحمد نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوداؤد سے روایت کی تو وہ اسی سند سے ہے۔

ابوعبدالرحمٰن نسائی کی سنن

ہمیں اس کتاب کی روایت ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نابینا رضی اللہ عنہ نے پہنچائی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن محمویہ یزدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبدالرحمٰن بن حسن دونی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر احمد بن حسین کسار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن محمد سنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی رضی اللہ عنہ نے خبر دی پس جب میں کہوں کہ ہمیں ابوالقاسم نے یا (یہ کہوں کہ) یعیش نے اپنی اسناد کے ساتھ عبدالرحمٰن تک یا (یہ کہوں کہ) احمد بن شعیب سے روایت کی تو وہ اسی سند سے ہے۔

ابو یعلیٰ موصلی کی مسند

ہمیں اس مسند کی روایت ابوالفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری فقیہ مخزومی معروف بالدینی نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں ابوالقاسم زاہر بن طاہر شحامی نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں ابوسعید محمد بن عبدالرحمٰن کنجرودی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی احمد بن علی بن مثنی موصلی رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔

مغازی ابن اسحاق

ہمیں اس کتاب کی روایت ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی نے پہنچائی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل محمد بن ناصر بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین احمد بن محمد بن نقور نے اجازۃً خبر دی ابوجعفر یہ بھی کہتے تھے کہ ہمیں ابوالحسن علی ابن عساکر بطائحی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر محمد بن حسین بن علی مرزوقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر محمد بن عبدالرحمٰن مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین رضوان بن احمد صیدلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر احمد بن عبدالجبار عطاردی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی پس جب میں اس کتاب میں ان اسناد سے لکھوں تو یہ معلوم اسناد ہوں گی۔

ابن ابی عاصم کی احاد ومثانی

ہمیں اس کی روایت ابوالفرج یحییٰ بن محمود ثقفی نے اجازۃً پہنچائی وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا کے چچا رئیس ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد بن محمد ثقفی نے پہنچائی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم عبدالرحمٰن اصبہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی علی احمد بن عبدالرحمٰن ذکوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عتاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم نے خبر دی جو اس کتاب کے مصنف تھے پس جس قدر اس کتاب میں ابن ابی عاصم سے مروی ہے وہ اسی اسناد سے ہے اور اگر کسی اور اسناد سے ہوگی تو میں اس کو ذکر کروں گا۔

محدثین موصل کے طبقات

ہمیں اس کتاب کی روایت ابومنصور بن مکارم بن احمد بن سعد مودب موصلی نے پہنچائی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات سعد بن محمد ادریس نے اور خطیب ابوالفضائل حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالفرج محمد ادریس بن محمد بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومنصور مظفر بن محمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوزکریا یزید بن محمد بن ایاس بن قاسم ازدی نے خبر دی جو مصنف کتاب تھے۔

معافی بن عمران کا مسند

ہمیں اس کتاب کی روایت بھی ابومنصور بن مکارم نے پہنچائی وہ کہتے تھے ہمیں اس کی روایت ابوالقاسم بن صفوان نے پہنچائی وہ کہتے تھے ہمیں خطیب ابوالحسن بن علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن عبیداللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجابر زید بن عبدالعزیز بن حیان نے خبر دی وہ کہتے

تھے ہمیں محمد بن عبداللہ بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی بن عمران ازدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی پس یہ وہ کتابیں ہیں جن سے (ہماری اس کتاب میں) بکثرت نقل ہوئی ہے اور ان کے علاوہ اور کتابیں جو ہیں میں ان کی سند پوری بیان کر دیا کروں گا کیونکہ وہ زیادہ مکرر نہ آئیں گی اور اللہ ہی توفیق کا کارساز ہے۔

فصل

اس فصل میں ہم اس شخص کو بیان کریں گے جس پر صحابیت کا اطلاق کیا جاتا ہے (یعنی یہ کہ صحابی کسے کہتے ہیں پس واضح رہے کہ صحابی کی تعریف میں محدثین نے اختلاف کیا ہے) امام ابوبکر احمد بن علی حافظ اپنی سند سے سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہم صحابہ میں اسی شخص کو شمار کرتے ہیں جو ایک سال یا دو سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہا ہو اور اس نے ایک جہاد یا دو جہاد آپؐ کے ساتھ کئے ہوں واقدی کہتے ہیں کہ ہم نے اہل علم کو دیکھا وہ کہتے تھے کہ جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور وہ بالغ ہو کے مسلمان ہوا اور دین کی بات کو سمجھ سکتا ہو اور اس نے اسے پسند کیا ہو تو وہ ہمارے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہے گو اس نے صرف ایک ہی گھڑی آپ کی صحبت اٹھائی ہو مگر آپ کے صحابہ کے کئی طبقے ہیں باعتبار فضائل و مناقب اور قدیم الاسلام ہونے کے اور احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وہ لوگ ہیں جنہوں نے ایک مہینہ یا ایک دن یا ایک گھڑی آپ کی صحبت اٹھائی یا آپ کو دیکھا۔ اور محمد بن اسمٰعیل بخاری کہتے ہیں کہ جو مسلمان نبی کی صحبت میں رہا یا اس نے آپ کو دیکھا وہ آپ کے صحابہ میں سے ہے اور قاضی ابوبکر محمد بن طیب کہتے ہیں کہ اہل لغت کا اس میں اختلاف نہیں ہے کہ صحابی مشتق ہے صحبت سے اور وہ صحبت کی کسی مخصوص مقدار سے مشتق نہیں ہے بلکہ اس کا استعمال ہر اس شخص پر ہوتا ہے جس نے صحبت اٹھائی خواہ کم یا زیادہ اور اسی طرح جس قدر اسم فعل سے مشتق ہوتے ہیں (ان سب کا اطلاق اس فعل کے موصوف پر ہوا کرتا ہے خواہ وہ صفت اسم میں کم ہو یا زیادہ) اس وجہ سے لوگ بولتے ہیں کہ میں فلاں شخص کی صحبت میں ایک سال تک یا ایک مہینے یا ایک دن یا ایک گھڑی رہا پس صحبت کا اطلاق قلیل صحبت اور کثیر صحبت سب پر ہوتا ہے قاضی موصوف کہتے ہیں مگر باوجود اس کے اس امت (مرحومہ) کی (یہ اصطلاح) قرار پا چکی ہے کہ وہ لوگ اس نام کو (یعنی صحابی کے لفظ کو) اسی شخص پر اطلاق کرتے ہیں جو کثیر الصحبت ہو اور اس کو اسی شخص کے حق میں جائز سمجھتے ہیں جو کثیر الصحبت ہو نہ اس پر جس نے ایک گھڑی بھر آپ کی ملاقات کی ہو یا آپ کے ساتھ ایک قدم چلا ہو یا آپ سے کوئی حدیث سنی ہو پس اسی وجہ سے ضروری ہوا کہ یہ نام اسی شخص کے لئے بولا جائے جس کی یہ حالت ہو مگر باوجود اس کے پرہیزگار اور امانت دار شخص کی روایت ایسے شخص سے مقبول ہوتی ہے اور اس پر عمل کیا جاتا ہے اگرچہ اس کی صحبت (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) زیادہ نہ ہو اور اس نے آپ سے صرف ایک ہی حدیث سنی ہو اور اگر اس راوی کا یہ کہنا کہ وہ صحابی ہے نہ مانا جائے گا تو اس کی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رد کرنا پڑے گی اور امام ابوحامد غزالی نے کہا ہے کہ صحابیت کا نام اسی پر اطلاق پاتا ہے جس نے حضرت کی صحبت اٹھائی ہو پھر باعتبار لغت کے اس نام کے اطلاق کرنے میں صرف ایک گھڑی کی صحبت بھی کافی ہے مگر عرف (اہل حدیث) اس نام کو اس شخص کے ساتھ خاص کرتا ہے جس کی صحبت زیادہ ہو میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ان لوگوں کی

اس [1] شرط (یعنی طول صحبت) کے موافق بھی بہت ہیں کیونکہ رسول اللہؐ جب جنگ حنین میں تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ بارہ ہزار آدمی تھے۔

سوا بچوں اور عورتوں کے اور قبیلہ ہوازن کے لوگ مسلمان ہو کے آپ کے پاس آئے تھے اور انہوں نے اپنی عورتوں کو اور بچوں کو قید سے رہا کرایا اور (جب آنحضرتؐ کی وفات ہوئی تو) تمام مکہ اور مدینہ آدمیوں سے بھرا ہوا تھا اور تمام قبائل عرب جو آپ کے پاس آئے مسلمان تھے پس ان تمام لوگوں کے لئے صحبت ثابت ہے اور بیشک جنگ تبوک میں آپ کے ہمراہ بہت مخلوق تھی کہ ایک دفتر بھی ان کا احاطہ نہیں کر سکتا اور ایسا ہی حجۃ الوداع میں اور ان سب لوگوں کا صحابی ہونا ثابت ہے حالانکہ صحابہ کے تذکرہ نویسوں نے صرف اسی قدر (یعنی تقریباً سات آٹھ ہزار) کو ذکر کیا ہے باوجودیکہ ان میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے لئے صحبت ثابت نہیں ہے اور ایک ہی شخص کو کئی کئی مقام پر ذکر دیتے ہیں مگر یہ لوگ معذور ہیں اس وجہ سے کہ جس صحابی نے روایت نہیں کی اور نہ اس کا ذکر کسی روایت میں آتا ہے اس کے معلوم ہونے کی کیا سبیل ہے۔ اب یہ وقت ان فصول مقدمہ سے ہماری فراغت کا ہے جو کتاب پر مقدم تھیں بعد ان کے ہم اصل مقصود کو شروع کرتے ہیں اور سب سے پہلے ہم اپنے سردار رسول اللہ کا ذکر کرتے ہیں ان کے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اور ان کے ذکر مبارک سے کتاب کو مشرف کرنے کے لئے اور اس وجہ سے کہ معرفت صحابی کے اس شخص کی معرفت پر موقوف ہے جس کا وہ صحابی ہے اگرچہ وہ اس سے زیادہ نامور ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے لقد ظھرت فما تخفی علی احد .الا علی احد لا یعرف القمر (بے شک آپ کی ذات مجمع صفات ظاہر ہے اور کسی پر مخفی نہیں ہے، مگر اس شخص پر جو ماہتاب (جیسی روشن چیز) کو نہ جانتا ہو۔) مگر اکثر لوگ آنحضرتؐ کو مجملا جانتے ہیں بغیر اس کے کہ کچھ آپ کے تفصیلی حالات ان کو معلوم ہوں اور ہم کچھ تھوڑے سے تفصیلی حالات آپ کے بطور اختصار کے بیان کرتے ہیں پس اب ہم کہتے ہیں اور اللہ ہی کی طرف سے توفیق (کی امید) ہے اور وہ ہماری (مدد کے) لئے کافی ہے اور وہ بڑا اچھا کارساز ہے۔

---

[1] صحابی کی تعریف میں مصنف نے جو اختلافات ذکر کئے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اختلافات ہیں اور مصنف نے اپنی طرز تحریر سے اس امر کی طرف بھی اشارہ کر دیا ہے کہ ان مختلف اقوال میں صرف قول اول پسندیدہ ہے یعنی صحابی وہ ہے جو بحالت اسلام رسول اللہؐ سے ملا ہو یہی حافظ ابن حجر نے شرح نخبہ میں اور محدثین نے اور کتابوں میں لکھا ہے شرح نخبہ کی عبارت یہ ہے من لقی النبیؐ مومنا بہ ومات علی الاسلام ترجمہ صحابی وہ ہے جو نبیؐ سے ملا ہو اس حال میں کہ وہ آپ پر ایمان رکھتا ہو اور اسلام پر مرا ہو۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

آپ کا نسب نامہ یہ ہے محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان (کنیت آپ کی) ابوالقاسم (اور آپ) سردار اولاد آدم (ہیں) اللہ آپ پر درود اور سلام بھیجے مگر بعد عدنان کے اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام تک آپ کے باپ دادا میں سخت اختلاف ہے شمار میں بھی اور ناموں میں بھی کہ وہ منضبط نہیں ہوسکتا اور نہ اس سے کوئی غرض حاصل ہوتی ہے لہٰذا ہم نے اسے چھوڑ دیا اور مضر اور ربیعہ یقیناً باتفاق جمیع اہل نسب حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں ہیں اور ان کے ماسوا میں لوگوں نے بہت اختلاف کیا ہے اور رسول اللہ ؐ کی والدہ آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قرشیہ زہریہ ہیں آمنہ اور عبداللہ دونوں کلاب میں جا کے مل جاتے ہیں (فرق صرف اس قدر ہے کہ کلاب عبداللہ کے پردادا کے دادا ہیں اور آمنہ کے پردادا کے باپ ہیں (عبداللہ اور آمنہ کا نکاح اس طرح پر ہوا کہ) عبدالمطلب اپنے بیٹے عبداللہ کو وہب بن عبد مناف کے پاس لے گئے پھر وہب نے اپنی بیٹی آمنہ کا نکاح عبداللہ کے ساتھ کر دیا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ آمنہ اپنے چچا وہب بن عبد مناف کے زیر تربیت تھیں عبدالمطلب ان کے پاس گئے اور ان سے ان کی بیٹی ہالہ بنت وہب کی درخواست اپنے لئے کی اور ان کی بھتیجی آمنہ بنت وہب کی اپنے بیٹے عبداللہ کے لئے کی اور دونوں کا نکاح ایک ہی مجلس میں ہوا پھر ہالہ سے عبدالمطلب کے ہاں حمزہ پیدا ہوئے۔ ہم سے عبید اللہ بن احمد بن علی بن جعفر نے اپنی اسناد سے بواسطہ یونس بن بکیر کے ابن اسحاق سے نقل کیا کہ وہ کہتے تھے حضرت آمنہ بنت وہب کہتی تھیں کہ جب ان کے شکم (مبارک) میں رسول اللہ ؐ تشریف لائے تو ان کے پاس کوئی آیا اور اس نے کہا کہ اس امت کے سردار تمہارے شکم میں آئے ہیں تم ان کا نام محمدؐ رکھنا پھر جب انہیں وضع حمل ہوا تو انہوں نے آنحضرت کے دادا عبدالمطلب کے پاس کہلا بھیجا کہ آج شب کو آپ کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے اسے (آ کے) دیکھئے چنانچہ جب عبدالمطلب ان کے پاس آئے تو جو جو (عجائب وغرائب کے قسم سے) انہوں نے دیکھا تھا عبدالمطلب سے بیان کیا اور آنحضرت کے والد عبداللہ کی جب وفات ہوئی اس وقت آپ اپنی والدہ ماجدہ کے شکم میں تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں جب ان کی وفات ہوئی اس وقت نبی ؐ اٹھارہ مہینے کے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ (اس وقت) سات مہینے کے تھے مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور حضرت عبداللہ کی وفات ان کے ماموں بنی عدی بن نجار کے ہاں مدینہ میں ہوئی تھی ان کے والد عبدالمطلب نے انہیں کھجوریں خریدنے کے لئے مدینہ بھیجا تھا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ عبداللہ کو تجارت کی غرض سے شام بھیجا تھا کہ واپسی پر مدینہ میں بیماری ہو گئے وہیں انہیں موت آ گئی اور ان کی عمر اس وقت پچیس برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی عمر اٹھارہ برس کی تھی اور (قبیلہ) بنی عدی (کے لوگوں) کو حضرت عبداللہ کا ماموں اس سبب سے کہتے ہیں کہ عبدالمطلب کی والدہ سلمیٰ بنت زید اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ (ان کا نام) سلمی بنت عمرو بن زید (تھا وہ) قبیلہ بنی عدی بن نجار سے تھیں اور (جب حضرت عبداللہ مکہ سے مدینہ جا چکے تو) عبدالمطلب نے اپنے بیٹے زبیر بن عبدالمطلب کو بھی ان کے بھائی عبداللہ کے پاس مدینہ بھیج دیا تھا وہ ان کی وفات کے وقت پہنچ گئے تھے اور حضرت عبداللہ دار النابغہ میں دفن کئے گئے تھے اور عبداللہ اور زبیر اور ابوطالب ان تینوں بھائیوں کے باپ ماں ایک تھے ماں ان کی فاطمہ بنت عمرو بن عائذ

بن عمران بن مخزوم تھیں اور نبیؐ نے اپنے والد سے ایک لونڈی ام ایمن (نام) اور پانچ اونٹ اور کچھ بکریاں اور ایک تلوار جو نسلاً بعد نسل چلی آتی تھی اور کچھ چاندی میراث میں پائی تھی ام ایمن آپ کی خدمت کیا کرتی تھیں احمد کہتے ہیں کہ ہم سے ابن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے مطلب بن عبداللہ بن قیس نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قیس بن مخرمہ سے نقل کیا وہ کہتے تھے میں اور رسول اللہؐ دونوں عام فیل میں پیدا ہوئے تھے ہم دونوں کی پیدائش ایک ہی سال کی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ:

رسول اللہؐ کی ولادت دوشنبے کے دن ۱۰ ربیع الاول کو ہوئی تھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ دوسری ربیع الاول کو بعض لوگ کہتے ہیں ۸ ربیع الاول کو سال فیل میں اور آپ کی ولادت نوشیرواں بن قباذ کی بادشاہت کے چالیسویں سال ہوئی تھی اور نوشیرواں کی بادشاہت کل سینتالیس برس آٹھ مہینے رہی اور جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کے دادا عبدالمطلب نے ساتویں دن آپ کا ختنہ کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ مختون اور ناف بدیدہ پیدا ہوئے تھے اور ہم نے آپ کے باپ دادا کا ذکر اور ان کے نام اور ان کے حالات تاریخ کامل میں پورے طور پر ذکر کئے ہیں لہٰذا ہم یہاں ان کے ذکر سے طول نہیں دیتے کیونکہ ہمیں اجمالی حالات کا ذکر منظور ہے نہ تفصیلی کا اور جب رسول اللہؐ پیدا ہوئے تو لوگوں نے آپ کے لئے دودھ پلانے والیاں تلاش کیں تو (قبیلہ) بنی سعد بن بکر بن ہوازن بن منصور کی ایک خاتون سے جن کا نام حلیمہ بنت ابی ذویب تھا ان کے باپ کا نام حارث تھا آپ کو دودھ پلوایا گیا حلیمہ کا ذکر ان کے بیان میں اور آنحضرتؐ کی رضاعی بہن شیما کے بیان میں تلاش کر لیا جائے ہم نے ان دونوں کو ذکر کیا ہے ابن اسحاق کہتے ہیں کہ حلیمہ کہتی تھیں کہ اللہ ہمیں برابر برکت دکھاتا رہا اور ہم اسے رسول اللہؐ کے سبب سے جانتے تھے یہاں تک کہ آپ دو برس کے ہوئے تو ہم آپ کو آپ کی والدہ کے پاس لے گئے اور ہمیں آپ کے دینے میں بہت بخل تھا بوجہ اس برکت کے جو ہم نے آپ کے سبب سے دیکھی تھی پس جب آپ کی والدہ آپ کو دیکھ چکیں تو ہم نے ان سے کہا کہ آپ اگر ہمیں اجازت دیں تو ہم اس سال اور ان کو اپنے یہاں لے جائیں ہمیں ان پر مکہ کی وبا کا اندیشہ ہے (ان دنوں مکہ میں وبا بکثرت تھی) چنانچہ آپ کی والدہ نے آپ کو ہمارے ہمراہ رخصت کر دیا پس دو مہینے یا تین مہینہ ہم اپنے گھر میں رہے تھے کہ ایک دن اس حال میں کہ آپ ہمارے گھروں کے پیچھے اپنے (رضاعی) بھائی کے ہمراہ تھے کہ وہ بھائی دوڑتا ہوا آیا اور اس نے کہا کہ میرے قریشی بھائی (محمدؐ) کے پاس دو مرد آئے اور ان دونوں نے ان کو لٹا کر ان کا شکم چاک کر دیا تو میں آپ کے رضاعی باپ یعنی شوہر کے ہمراہ آپ کی طرف دوڑتی ہوئی باہر نکلی ہم لوگوں نے آپ کو کھڑا ہوا پایا آپ کے چہرے کا رنگ متغیر تھا آپ کے رضاعی باپ نے آپ کو لپٹا لیا اور پوچھا کہ اے میرے بیٹے تمہارا کیا حال ہے حضرت نے فرمایا کہ دو مرد سفید پوش آئے اور انہوں نے میرا شکم چاک کر ڈالا اور اس میں سے کوئی چیز نکال ڈالی پھر میرے شکم کو ویسا ہی کر دیا۔ آپ کے رضاعی باپ نے مجھ سے تنہائی میں کہا کہ مجھے خوف ہے کہ کہیں ان پر کوئی آفت نہ آ جائے لہٰذا مناسب ہے کہ قبل اس کے کہ کوئی ایسی بات جس کا ہم خوف رکھتے ہیں ظاہر ہو ہم ان کو ان کے گھر پہنچا دیں حضرت حلیمہ کہتی ہیں کہ پھر ہم نے آپ کو سوار کیا اور مکہ کی طرف چلے جب ہم آپ کے گھر پہنچے تو آپ کی والدہ نے فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے واپس کیا تم دونوں تو اس بچے کے بڑے خواہش مند تھے ہم لوگوں نے کہا کہ اللہ نے ہمارا کام پورا کرا دیا اور ہم وہ حق ادا کر چکے جو ہم پر تھا اور اب ہمیں ان پر حوادث کا خوف ہے لہٰذا ہم واپس لے آئے حضرت آمنہ نے فرمایا کہ مجھ سے تم اپنا واقعہ سچ سچ بیان کرو چنانچہ ہم نے آپ کی کیفیت ان سے بیان کی۔ حضرت آمنہ نے فرمایا کیا تم اس بچے پر شیطان کا خوف کرتی ہو

(یہ) ہر گز نہیں (ہوسکتا) اللہ کی قسم جب یہ بچہ میرے شکم میں آیا تو میں نے یہ دیکھا کہ ایک نور مجھ سے نکلا جس کی وجہ سے (ملک) شام کے محل دکھائی دینے لگے اچھا تم اس بچے کو چھوڑ دو۔ حضرت حلیمہ سے پہلے چند روز ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے بھی آپ کو دودھ پلایا تھا اپنے اس بیٹے کے دودھ سے جس کا نام مسروح تھا اور وہ آپ سے پہلے آپ کے چچا حضرت حمزہ کو بھی دودھ پلا چکی تھی اور بعد آپ کے ابوسلمہ بن عبدالاسد کو دودھ پلایا اور جب رسول اللہ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ ثوبیہ کو کچھ تحفہ از قسم نقد و لباس بھیجا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ آپ کی واپسی خیبر کے وقت ۷ھ میں انتقال کر گئیں آپ نے ان کے بیٹے مسروح کا حال پوچھا لوگوں نے بیان کیا کہ وہ ثوبیہ سے بھی پہلے مر چکا ہے آپ نے پوچھا کیا اس نے کوئی عزیز چھوڑا ہے لوگوں نے بیان کیا کہ اس کا کوئی عزیز باقی نہیں رہا۔

آپ کی والدہ اور دادا کی وفات اور آپ کے چچا ابوطالب کا آپ کی کفالت کرنا

اور باسناد (سابق) ابن اسحاق سے منقول ہے انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ کی والدہ آمنہ بنت وہب رسول اللہ کو لے کے آپ کے ماموں یعنی بنی عدی بن نجار کے پاس مدینہ آئیں پھر لوٹتے وقت مقام ابواء میں انہوں نے وفات پائی اور رسول اللہ اس وقت چھ برس کے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی وفات مکے میں ہوئی اور شعب ابی دب میں مدفون ہوئیں مگر قول اول زیادہ صحیح ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں اور رسول اللہ اپنے دادا حضرت عبدالمطلب کے ہمراہ رہنے لگے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عباس بن عبداللہ بن معبد نے اپنے بعض لوگوں سے نقل کر کے بیان کیا کہ عبدالمطلب کے لئے کعبے کے سائے میں فرش بچھایا جاتا تھا کہ اس پر ان کے بیٹوں میں سے کوئی نہ بیٹھتا تھا محض ان کی تعظیم کی غرض سے اور رسول اللہ جب تشریف لاتے تو اسی پر بیٹھتے پس آپ کے چچا آپ کو ہٹانا چاہتے تو حضرت عبدالمطلب فرماتے کہ میرے بیٹے کو یہیں بیٹھا رہنے دو اور فرماتے کہ میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہے پھر عبدالمطلب کی بھی وفات ہوگئی اور نبی اس وقت آٹھ برس کے تھے اور وفات سے پہلے ان کی بینائی جاتی رہی تھی اور حضرت عبدالمطلب (دنیا میں) پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے وسمہ سے خضاب کیا اور جب ان کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور انہیں رسول اللہ کی پرورش کے لئے وصیت کی پس زبیر اور ابوطالب نے باہم قرعہ ڈالا کہ ان میں سے کون رسول اللہ کی کفالت کرے قرعہ ابوطالب کے نام نکلا لہٰذا ابوطالب نے حضرت کو اپنے پاس رکھ لیا اور بعض کا قول ہے کہ قرعہ میں ابوطالب کا نام نہیں نکلا بلکہ انہیں رسول اللہ نے زبیر پر ترجیح دی کیونکہ ابوطالب بہ نسبت زبیر کے آپ سے زیادہ محبت رکھتے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عبدالمطلب نے خاص ابوطالب کو آپ کے لئے وصیت کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابوطالب نے پہلے آپ کی کفالت نہیں کی بلکہ پہلے زبیر نے آپ کی کفالت کی یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہوگئی تو ان کے بعد ابوطالب نے آپ کی کفالت کی اور یہ غلط ہے اس لئے کہ زبیر عبدالمطلب کے بعد حلف فضول میں حاضر تھے اور رسول اللہ کی عمر اس وقت بیس سال سے کچھ اوپر تھی اور تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ زمانہ جاہلیت میں ایک قسم ہوئی تھی اس کا نام حلف فضول ہے۔ رسول اللہ اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ عبدالمطلب کی وفات کے بعد پانچ برس کے اندر اندر شام تشریف لے گئے تھے پس یہ واقعہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ابوطالب نے آپ کی کفالت کی تھی بعد اس کے ابوطالب شام گئے اور اپنے ہمراہ رسول اللہ کو لے گئے اور آپ کی عمر

اس وقت بارہ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نو برس مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے پھر اسی سفر شام میں بحیرا راہب نے آپ کو دیکھا اور نبوت کی علامتیں معلوم کیں اور یہ لوگ یعنی علمائے یہود و نصاریٰ قریش کے خاندان سے ایک نبی کے ظاہر ہونے کے امیدوار تھے پس بحیراء نے آپ کے چچا ابو طالب سے پوچھا یہ بچہ تمہارا کون ہے ابو طالب نے کہا کہ میرا بیٹا ہے بحیراء نے کہا اس بچے کے باپ کو زندہ ہونا نہ چاہئے ابو طالب نے کہا کہ اصل میں تو یہ میرا بھتیجا ہے بحیرا بے ساختہ کہہ اٹھا کہ میں اس بچے کو وہی نبی سمجھتا ہوں جس کی بشارت عیسیٰ (علیہ السلام) نے دی تھی کیونکہ ان کا زمانہ قریب آ گیا ہے لہٰذا تم اس بچے کی حفاظت کرو پھر بحیراء نے یہود شام کی عداوت نبی آخر الزمان کے ساتھ بیان کر کے آپ کو مکہ واپس کر دیا۔

بعد اس کے رسول اللہؐ اپنے چچاؤں کے ہمراہ جنگ فجار میں نخلہ والے دن شریک ہوئے اور نخلہ کا دن جنگ فجار کے تمام دنوں میں زیادہ سخت تھا اور فجار ایک جنگ (کا نام) ہے جو (قبیلہ) قریش اور (قبیلہ) قیس کے درمیان میں ہوئی تھی قبیلہ کنانہ قریش کی طرف تھا ہم نے تاریخ کامل میں اس جنگ کا ذکر کیا ہے اور یہ جنگ واقعات عرب میں بہت نامور ہے اور آنحضرتؐ (خود لڑتے نہ تھے بلکہ) لڑنے والوں کو تیر دیتے جاتے تھے اور ان کے اسباب کی حفاظت فرماتے تھے آپ کی عمر اس وقت بیس سال یا اس کے قریب تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ اس جنگ کے شمطہ [1] والے دن میں بھی شریک ہوئے تھے اور یہی دن اس جنگ کے دنوں میں زیادہ سخت تھا اور اس دن قریش اور کنانہ کو شکست ہو گئی تھی زہری کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ اس روز شریک نہیں ہوئے اور اگر آپ اس دن شریک ہوتے تو قریش کو شکست نہ ہوتی حالانکہ یہ کوئی بات نہیں ہے اس لئے کہ رسول اللہؐ کے صحابہ کو خود احد کے دن شکست ہو گئی تھی اور بہت سے لوگ شہید ہو گئے تھے۔

رسول اللہؐ کا حضرت خدیجہ سے نکاح کرنا اور آپ کی اولاد کا ذکر

مصنف [2] کہتا ہے کہ ہمیں یونس نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ حضرت خدیجہ بنت خویلد بڑی شریف اور مالدار خاتون تھیں تجارت میں مردوں سے کام لیتی تھی یا کسی چیز میں ان سے مضاربت [3] کر لیتی تھیں مضاربت میں کچھ حصہ مال کا ان لوگوں کے لئے معین کر دیا کرتی تھیں۔ پس جب انہیں رسول اللہؐ کے حالات، راست گفتاری اور نہایت امانت داری اور کریمانہ عادات کے متعلق معلوم ہوا تو انہوں نے آنحضرتؐ کو بلوا بھیجا اور آپؐ سے درخواست کی کہ آپ ان کے ایک غلام کے ساتھ جس کا نام میسرہ تھا ان کا مال لے کے (بغرض تجارت ملک) شام تشریف لے جائیں رسول اللہؐ نے ان کی یہ درخواست منظور فرمائی اور ان کا مال لے کے آپ (ملک) شام کی طرف تشریف لے چلے (اثنائے راہ میں) آپ کو ایک راہب نے جس کا نام نسطور تھا آپ کو دیکھا اس نے میسرہ سے بیان کیا کہ آپ اس امت کے نبی ہیں پھر رسول اللہؐ نے جو کچھ چاہا بیچا اور جو چاہا مول لیا بعد اس کے آپ لوٹ چلے پھر جب حضرت خدیجہ کے پاس ان کا مال لے کے مکہ پہنچ گئے اور خدیجہ نے اس مال کو بیچا تو وہ دگنا ہو گیا یا قریب

---

1. اس جنگ فجار کے ایک دن کا نام شمطہ ہے جس طرح اس کے ایک دوسرے دن کا نام نخلہ ہے۔
2. یہ عبارت حضرت مصنف کے کسی شاگرد نے بڑھا دی ہے یا خود مصنف نے لکھی ہے روایت کا یہ بھی دستور تھا کہ اپنے آپ کو غائب کے الفاظ سے تعبیر فرمایا کرتے تھے۔
3. مضاربت اس شرکت کا نام ہے جس میں ایک شریک کا صرف مال ہو دوسرے کی صرف محنت ہو اور نفع میں حسب معاہدہ دونوں حصہ دار ہوں۔

اس کے اور ان سے میسرہ نے راہب کا وہ قول بیان کیا پس انہوں نے رسول اللہؐ سے کہلوا بھیجا کہ مجھے آپ کی خادمہ بننے کی آرزو ہے بوجہ اس قرابت کے جو آپ کو مجھ سے ہے اور بوجہ آپ کی شرافت اور امانت اور حسن خلق اور راست گوئی کے اور یہ کہہ کے انہوں نے اپنے آپ کو رسول اللہؐ کی خدمت میں پیش کیا پس رسول اللہؐ نے انہیں پیغام نکاح کا دیا اور آپ نے ان سے بارہ اوقیہ[1] چاندی مہر مقرر کر کے نکاح کر لیا اور اوقیہ چالیس درہم ہوتا ہے اور ہم نے اس کا ذکر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ترجمے میں کیا ہے۔

آپ کی دختری اولاد سب انہیں حضرت خدیجہؓ سے تھی اور نرینہ اولاد میں بھی سوائے حضرت ابراہیم کے سب انہیں سے تھی۔ بیٹیاں (آپ کی یہ ہیں) حضرت زینب حضرت رقیہ حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن اور فرزند (آپ کے یہ ہیں) حضرت قاسم اور رسول اللہؐ کی کنیت (ابوالقاسم انہیں سے ہے اور حضرت طاہر اور حضرت طیب اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ (حضرت کے صاحبزادوں کے نام یہ ہیں) قاسم طاہر عبداللہ اور یہی عبداللہ طیب (کے نام سے بھی مشہور) ہیں کیونکہ یہ اسلام میں پیدا ہوئے تھے اور بعض کا بیان ہے کہ قاسم اور عبداللہ ہی کا نام طاہر اور طیب ہے حضرت قاسم کی وفات مکہ میں ہوئی آپ کی اولاد میں سب سے پہلے وفات انہی کی ہوئی ان کے بعد حضرت عبداللہ کی ہوئی یہ سب زبیر بن بکار نے بیان کیا ہے اور میں نے حضرت خدیجہ اور حضرت کی صاحبزادیوں کے بیان میں (رضی اللہ عنہن) اس سے زیادہ ذکر کیا ہے اور جب آپ نے حضرت خدیجہ سے نکاح کیا ہے اس وقت آپ کی عمر پچیس برس کی تھی اور حضرت خدیجہ کی عمر چالیس سال تھی اور بعض لوگوں نے اس کے خلاف بھی لکھا ہے۔

کعبہ کی تعمیر کا ذکر اور رسول اللہؐ کا حجر اسود کو رکھنا

ابن اسحاق کہتے ہیں (کہ اگلے زمانے میں) کعبہ کی عمارت میں بڑے بڑے پتھر تہہ بہتہ رکھے ہوئے تھے قد آدم سے کچھ بلند تھا پس قریش نے چاہا کہ اسے گرا دیں اور دیواروں کو بلند کریں اور اس کی چھت پلٹ دیں مگر کعبہ کے منہدم کرنے سے وہ ڈرتے تھے لہٰذا اتفاق سے قریش کے کچھ لوگوں نے کعبہ کا خزانہ چرایا تھا اور یہ خزانہ کعبہ کے اندر رہا کرتا تھا لہٰذا ان کے کفارے میں اور بھی ضروری ہوا کہ کعبہ کی عمارت درست کر دیں اور اسی اثناء میں کسی رومی تاجر کی کشتی جدہ میں دریا کنارہ آ گئی اور ٹوٹ گئی۔ ان لوگوں نے اس کشتی کی لکڑیاں لے لیں اور ان کو کعبہ کی چھت کے لئے تجویز کیا بعد اس کے تمام قریش کعبہ کے منہدم کرنے کے لئے جمع ہوئے اور یہ واقعہ جنگ فجار کے پندرہ برس بعد کا ہے اور رسول اللہؐ اس وقت پینتیس ۳۵ برس کے تھے پس جب سب لوگ اس کے منہدم کرنے پر متفق ہو گئے تو ابو وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم جو سعید بن مسیب بن حزن بن ابی وہب کے دادا تھے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ایک پتھر کعبہ سے اکھاڑا مگر وہ ان کے ہاتھ سے نکل کر پھر اپنے مقام پر چلا گیا تو انہوں نے کہا کہ اے گروہ قریش تم کعبہ کی تعمیر میں اپنا وہی مال لگانا جو پاک کمائی سے ہو اور اس میں مہر بغی (یعنی زنا کی کمائی کا روپیہ) نہ لگانا نہ سود کا اور نہ ظلم کا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ گفتگو ولید بن مغیرہ نے کی تھی۔ الغرض (بعد اس ارادہ کے) انہوں نے کعبہ کو منہدم کر دیا اور قریش نے کعبہ کی تعمیر میں حصے تقسیم کر لئے دروازہ تو بنی عبد مناف اور بنی زہرہ کے حصے میں آیا اور رکن اسود یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کا درمیانی مقام بنی مخزوم اور بنی تیم اور دوسرے قبائل قریش کے حصے میں آیا اور کعبہ کی چھت سہم اور جمح کے حصے میں آئی اور حجر اسود کا

---

[1] حضرت مصنف کے خلاف اور محققین نے ساڑھے بارہ اوقیے لکھا ہے جس کے ۹۱ تولہ ایک ماشہ رتی طلا ہوا ہم نے حلم الفقہ صفحہ ۷ میں اور ملا محمد معین فرنگی محلی نے کنز الحسنات

جانب بنی عبدالدار اور بنی اسد اور بنی عدی بن کعب کے حصے میں آیا پس ان لوگوں نے (اپنے اپنے حصے کی) تعمیر شروع کی یہاں تک کہ جب عمارت حجر اسود تک پہنچی تو ہر قبیلہ یہ چاہتا تھا کہ حجر اسود کو وہی اٹھائے یہاں تک کہ ان لوگوں نے باہم مخالفت کی اور لڑنے کو مستعد ہو گئے اس حالت میں چار پانچ روز تک رہے تو ابو امیہ مخزومی نے کہا کہ اے گروہ قریش تم اپنے درمیان میں اس شخص کو حکم بناؤ جو سب سے پہلے مسجد کے دروازے سے آئے جب وہ اس بات پر متفق ہو گئے اور اس پر راضی ہو گئے تو (اتفاق سے) رسول اللہؐ (سب سے پہلے) تشریف لائے لوگوں نے کہا یہ امین آ گئے ہم ان سے راضی ہیں (جو کچھ یہ فیصلہ کر دیں ہم سب کو منظور ہے) پس جب رسول اللہؐ ان کے پاس پہنچ گئے تو انہوں نے سب حال آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کوئی کپڑا لاؤ چنانچہ وہ ایک کپڑا آپ کے پاس لے آئے پھر رسول اللہؐ نے حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے اٹھا کے اس کپڑے میں رکھ دیا بعد اس کے فرمایا کہ مناسب ہے کہ ہر قبیلہ (کا آدمی) اس کپڑے کا ایک ایک گوشہ پکڑ لے بعد اس کے تم سب لوگ اس کو اٹھاؤ چنانچہ سب لوگوں نے اس کو اٹھایا یہاں تک کہ جب اس کے مقام پر پہنچے تو رسول اللہؐ نے اپنے ہاتھ سے اس کو (اٹھا کے) رکھ دیا بعد اس کے اس پر عمارت بنی زمانہ جاہلیت میں بھی یعنی قبل اس کے آپ پر وحی نازل ہو رسول اللہ کا لقب امین تھا اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ کعبہ کی تعمیر کا سبب یہ تھا کہ پانی کے بھاؤ نے نشیب کو بھر دیا تھا اور پانی کعبہ کے اندر آتا تھا اور اس کی دیواروں کو صدمہ پہنچتا تھا لہٰذا قریش نے اس کی تعمیر کی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ سب سے پہلے آنے والے کے حکم بنانے کا جس نے مشورہ دیا وہ ابو حذیفہ بن مغیرہ تھے اور یہ فضیلت تمام قریش پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی وقت ملی اور یہ بھی منجملہ ان کرامات کے تھا جو اللہ نے بعثت سے پہلے آپ کے لئے ظاہر کی تھیں۔

بعثت کا ذکر

لوگوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ چالیس برس کی عمر میں مبعوث ہوئے اور یہ (یہ وہ زمانہ تھا جب پرویز بن ہرفر بن کسریٰ ملک فارس کا بادشاہ مقرر ہوا) اور ابن مسیب کا قول ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ کو تینتالیس برس (کی عمر) میں نبی کیا تھا بعد اس کے دس برس آپ نے مکہ میں قیام کیا اور دس برس مدینہ میں اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ اللہ نے آپ کو چالیس برس کے سن میں نبی کیا بعد نبوت کے تیرہ برس آپ مکہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ مکہ میں تین برس تک آپ نے اپنا حال چھپایا چھپ چھپ کے (اللہ کی) عبادت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وانذر عشیر تک الاقربین۔

''اور اپنے قریب تر رشتہ داروں کو (عذاب الٰہی) سے ڈراؤ''۔

پس آپ نے ظاہری طور پر لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کیا ابو عمر (ابن عبدالبر مصنف کتاب استیعاب) نے بیان کیا ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ کو دوشنبہ کے دن ۸ ربیع الاول کو واقعہ فیل سے اکتالیسویں سال نبی کیا۔

ہمیں ابو جعفر عبداللہ بن احمد نے اپنی اسناد سے بواسطہ یونس کے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عبدالملک بن عبداللہ بن ابی سفیان بن جاریہ ثقفی نے بعض اہل علم جو بڑے حافظہ والے تھے سے نقل کر کے بیان کیا کہ جب اللہ نے رسول اللہؐ کو سرفراز کرنا چاہا اور آپ کی نبوت کی ابتداء کرنی چاہئے تو جس پتھر پر یا درخت پر آپ کا گذر ہوتا تھا وہ آپ کو سلام

کرتا تھا اور آپ اس کا سلام سنتے تھے پھر رسول اللہ اپنے پیچھے بھی دیکھتے تھے اور دائیں بائیں جانب بھی (کہ کون سلام کرتا ہے) مگر آپ سوا درخت کے اور ان پتھروں کے جو آپ کے آس پاس ہوتے تھے اور کسی کو نہ دیکھتے تھے وہی درخت اور پتھر یہ کہتے تھے السلام علیک یا رسول اللہ اور ہم سے بہت لوگوں نے اپنی اسناد سے محمد بن اسمعیل (یعنی امام بخاری کی کتاب صحیح بخاری) سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ وہ کہتی تھیں سب سے پہلے وحی جو رسول اللہ پر بھیجی گئی تھی اچھے خواب تھے جو آپ سوتے میں دیکھتے تھے ان خوابوں کی یہ حالت تھی کہ جو خواب آپ دیکھتے تھے وہ مثل سپیدہ صبح کے (صاف صاف) بحالت بیداری ظہور میں آجاتا تھا بعد اس کے آپ کی طبیعت میں خلوت پسندی پیدا کر دی گئی پس آپ غار حرا میں خلوت فرمایا کرتے تھے وہاں آپ تحنث فرمایا کرتے تھے تحنث کئی رات (لگاتار) عبادت کرنے کو کہتے ہیں یہاں تک کہ آپ کے پاس حق (یعنی پیغام نبوت) آ گیا اور آپ غار حرا میں تھے آپ کے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا پڑھیئے آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں حضرت فرماتے ہیں پھر اس نے مجھے لے کے زور سے لپٹایا یہاں تک کہ مجھے تکلیف ہوئی بعد اس کے مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھیئے میں نے کہا کہ میں نے پڑھا ہوا نہیں ہوں پھر اس نے مجھے لے کر لپٹایا بعد اسکے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ:

﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَo خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍo اِقْرَأْ وَ رَبُّکَ الْاَکْرَمُo﴾ [العلق: ۱-۳]

''اپنے پروردگار کے نام سے پڑھ۔ جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا پروردگار بڑا بزرگ ہے۔''

پس ان آیتوں کو لے کے رسول اللہ اپنے گھر لوٹے اس حالت میں کہ آپ کا دل ہل رہا تھا اور آپ حضرت خدیجہ کے پاس تشریف لے گئے بعد اس کے راوی نے حضرت خدیجہ کا ورقہ بن نوفل (مسیحی محقق) کے پاس جانے کا قصہ بیان کیا اور بسند صحیح حضرت جابر سے مروی ہے کہ سب سے پہلی آیت جو قرآن کی نازل ہوئی وہ یاایھا المدثر ہے۔

ہمیں ابوجعفر نے اپنی اسناد سے بواسطہ یونس کے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ پھر رسول اللہ پر جمعہ کے دن رمضان میں اللہ عزوجل کے اس قول سے نزول وحی شروع ہوا:

شھر رمضان الذی انزل فیه القران الی آخر الآیۃ۔ ''مہینہ رمضان کا جس میں قرآن نازل کیا گیا۔''

اور اللہ تعالیٰ نے (جو) فرمایا ہے:

وما انزلنا علی عبدنا یوم الفرقان یوم التقی الجماعان۔ ''اور جو کچھ ہم نے اپنے بندے پر فیصلے والے دن نازل کیا تھا جس دن کہ دو جماعتیں ملیں''۔

اس سے مراد بدر کے دن بروز جمعہ سترھویں رمضان کو رسول اللہ اور مشرکین کا اجتماع ہے اور یونس بشر بن ابی حفص کندی دمشقی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا مجھ سے مکحول نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے حضرت بلال سے فرمایا کہ تم سے دوشنبہ کے دن کا روزہ نہ چھوٹنے پائے اس لئے کہ میں دوشنبہ ہی کے دن پیدا ہوا ہوں اور دوشنبہ ہی کے دن مجھ پر (پہلی) وحی نازل ہوئی ہے اور دوشنبہ ہی کے دن میں نے ہجرت کی ہے بعد اس کے جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ کو وضو سکھلایا اور نماز کی دو رکعتیں تعلیم

کیں پھر آپ حضرت خدیجہؓ کے پاس آئے اور ان سے بیان فرمایا انہوں نے بھی وضو کیا اور آپ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی۔
بعض لوگوں کا بیان ہے کہ (اس وقت) نماز چاشت اور نماز عصر (فرض) تھی اس کے بعد آپ نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا اور ہم ابوبکر اور علی اور زید بن حارثہ کی نسبت بیان کر چکے ہیں کہ یہ سب سے پہلے اسلام [1] لائے اور کچھ لوگوں نے پوشیدہ طور پر آپ کا حکم مانا یہاں تک کہ یہ لوگ بہت ہو گئے اور ان کا حال کھل گیا اور سرداران قریش آپ کی گفتگو کو برا نہ سمجھتے تھے اور جب آپ کا گذر ان کی طرف ہوتا تھا تو کہتے تھے کہ محمدؐ کے ساتھ آسمان سے باتیں کی جاتی ہیں ان کی یہی کیفیت رہی یہاں تک کہ آپ نے ان کے معبودوں کے معائب ظاہر کئے اور آپ نے ان سے بیان فرمایا کہ ان کے باپ دادا کفر اور گمراہی پر مر گئے اور وہ دوزخ میں ہیں پس وہ لوگ آپ کے دشمن ہو گئے اور آپ سے بغض رکھنے لگے اور آپ کی ایذا رسانی کرنے لگے۔
اور آپ کے صحابہ جب نماز پڑھنا چاہتے تو جنگلوں میں نکل جاتے اور چھپ کے نماز پڑھتے اور جب قریش نے آپ سے عداوت ظاہر کی تو آپ کے چچا ابو طالب آپ کے پشت پناہ ہوئے اور انہوں نے آپ کی مدد کی اور آپ کی حفاظت کی بعد اس کے رسول اللہؐ کو جب کفار قریش کی طرف سے (زیادہ) اندیشہ ہوا تو آپ اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے ارقم بن ابی الارقم مخزومی کے گھر میں چھپ رہے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ اسلام لائے اس وقت سب لوگ باہر نکلے اور قریش نے کمزور مسلمانوں پر حملہ کیا اور انہیں تکلیف دینا شروع کی ہم نے یہ واقعات صحابہ کے تذکروں میں لکھے ہیں مثل بلال اور عمار اور صہیب وغیرہم۔ بعد اس کے مسلمانوں نے حبش کی طرف دو ہجرتیں کیں جیسا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے اور قریش نے رسول اللہؐ کو قتل کر دینا چاہا اور یہ کہ ابو طالب ان کے اور آپ کے درمیان میں دخل نہ دیں مگر ابو طالب نے ایسا نہ کیا لہٰذا کفار قریش نے ایک تحریر اس مضمون کی لکھی کہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب سے اور ان لوگوں سے جو ان کے ہمراہ اسلام لائے ہیں بالکل قطع تعلق کر لیں اور ان کے یہاں شادی بیاہ نہ کریں ان کے ہاتھ خرید فروخت نہ کریں ان سے کلام نہ کریں اور نہ ان کے پاس بیٹھیں جیسا کہ ہم انشاء اللہ بیان کریں گے۔

حضرت خدیجہ اور ابو طالب کی وفات اور رسول اللہؐ کا طائف جانا اور پھر لوٹنا

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ قریش میری ایذا رسانی سے ڈرتے رہے یہاں تک کہ میرے چچا ابو طالب مر گئے اور ابو طالب کی وفات سنہ ۱۰ھ شروع ذیقعدہ یا نصف شوال میں ہوئی اور ان کی عمر اس وقت کچھ اوپر اسی ۸۰ برس کی تھی پھر ان کے تین روز بعد خدیجہؓ کی وفات ہو گئی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایک مہینے کے بعد اور بعض کا بیان ہے کہ ان دونوں کی وفات میں ڈیڑھ مہینے کا فصل تھا اور بعض کا قول ہے کہ پچاس دن کا فصل تھا اور حضرت خدیجہؓ کو رسول اللہؐ نے حجون میں (جو مکہ کا قبرستان ہے) دفن کیا اس زمانے میں نماز جنازہ (مشروع) نہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ ابو طالب سے پہلے انتقال فرما چکیں تھیں اور اس وقت عمر ان کی

---

[1] علماء کا اختلاف ہے کہ سب سے پہلے کون اسلام لایا بعد اس کے کہ سب نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ وہ شخص انہیں تین میں منحصر ہے بعض محققین نے اس کا تصفیہ اس طرح کیا ہے کہ عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ اسلام لائیں اور آزاد مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر اور غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید اور لڑکوں میں سب سے پہلے حضرت علی حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلوی نے ازالۃ الخفاء میں لکھا ہے کہ اولیت اسلام باعث فضیلت زیادہ تر اس وجہ سے سمجھی گئی کہ جو شخص سب سے پہلے اسلام لائے گا وہ ایسے نازک وقت میں اوروں کے اسلام کا بھی باعث ہو گا یہ بات صرف حضرت ابوبکر صدیق کی اولیت اسلام سے حاصل ہوئی بہت لوگ ان کی ترغیب سے مسلمان ہوئے۔

۶۵ پینسٹھ برس کی تھی اوران کی صحبت رسول اللہؐ کے ساتھ بعد اس کے کہ آپ نے ان سے نکاح کیا ساڑھے چوبیس برس رہی۔
حضرت خدیجہ کی وفات ہجرت سے تین برس اور ساڑھے تین مہینے پہلے ہوئی اور بعض کا لوگوں کا بیان ہے کہ ہجرت سے ایک برس پہلے واللہ اعلم۔عروہ کہتے ہیں کہ حضرت خدیجہؓ کی وفات معراج کے بعد ہوئی بعد اس کے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کے ساتھ فرض نماز پڑھ لی۔

جب ابوطالب [۱] کا مرض بہت بڑھ گیا تو انہوں نے عبدالمطلب کے تمام بیٹوں کو طلب کیا اوران سے کہا کہ تم ہمیشہ فائدے میں رہو گے جب تک کہ تم محمدؐ کی بات سنتے رہو گے اوران کا حکم مانتے رہو گے لہٰذا تم ان کی پیروی کرو اوران کی تصدیق کرو تم ہدایت پر رہو گے۔ہم سے عبداللہ بن احمد نے اپنی اسناد سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا کہ پھر حضرت خدیجہ اور ابوطالب کا انتقال ایک ہی سال میں ہو گیا پس پے در پے رسول اللہؐ پر یہ مصائب پیش آئے اور حضرت خدیجہؓ اسلام کی خدمات کی انجام دہی میں آپ کی سچی وزیر تھیں آپ کو ان کی وجہ سے بہت اطمینان رہتا تھا اور جب تک ان کا انتقال نہیں ہو گیا رسول اللہؐ نے دوسرا نکاح نہیں کیا۔

جب حضرت خدیجہ اور ابوطالب کی وفات ہو گئی تو رسول اللہؐ بعثت سے دسویں سال ۳ شوال کو طائف تشریف لے گئے اور آپ کے ہمراہ آپ کے غلام زید بن حارثہ بھی لوگوں کو اسلام کی طرف بلاتے تھے لہٰذا انہیں (قبیلہ) ثقیف (کے لوگوں) نے بہت تکلیف پہنچائی اور حضرت زید نے ان سے بہت ناگوار باتیں سنیں اور ثقیف نے اپنے بے وقوفوں کو حضرت زید پر برانگیختہ کیا اور ہم نے یہ قصہ عداس وغیرہ (کے بیان) میں ذکر کیا ہے۔

جب آپ طائف سے لوٹے تو آپ نے مطعم بن عدی کے پاس آدمی بھیج کر ان سے امان طلب کی چنانچہ انہوں نے آپ کو امان دی پھر آپ کعبہ میں مطعم کے ہمراہ داخل ہوئے اور رسول اللہؐ مطعم کے اس احسان کو مانتے تھے اور طائف سے آپ کی واپسی ۲۳ ذیقعدہ کو ہوئی۔

معراج کا بیان

رسول اللہؐ کو ایک شب مسجد حرام (یعنی کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک [۲] سیر کرائی گئی۔
لوگوں نے اس مکان میں اختلاف کیا ہے جہاں سے آپ کو معراج ہوئی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ کعبہ سے اور بعض کا بیان ہے کہ (اس وقت) آپ اپنے گھر میں تھے اور بعض کا قول ہے کہ آپ ام ہانی (حضرت علی مرتضیٰؓ کی بہن) کے گھر میں تھے اور جو لوگ ان دونوں قولوں کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ تمام مکہ مسجد [۳] ہے اور لوگوں نے اس وقت میں بھی اختلاف کیا ہے

---

[۱] جب ابوطالب باوجودیکہ اس قدر آپ کی نصرت اور حمایت میں مصروف تھے اور دوسروں کو آپ کی پیروی کی ترغیب دیتے تھے مگر خود دولت ایمان سے بے بہرہ رہے وائے قسمت!

[۲] یہاں تک تو قرآن مجید سے ثابت ہے اور اس کے آگے آسمانوں وغیرہ پر جانا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ آنحضرتؐ ایک مرتبہ بحالت بیداری مع جسم کے معراج ہوئی اور روحانی معراج تو بارہا ہوئی۔

[۳] یعنی اللہ نے جو فرمایا ہے کہ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام اس میں مسجد حرام سے خاص کعبہ مراد نہیں بلکہ مسجد حرام تمام مکہ کی زمین کو کہتے ہیں۔۱۲

جس میں رسول اللہ ؐ کو معراج ہوئی۔ عمرو بن شعیب نے اپنے والد (شعیب) سے شعیب نے عمرو کے دادا سے روایت کی کہ آپ کو ساتویں ربیع الاول کی شب میں ہجرت سے ایک سال پہلے معراج ہوئی اور حضرت ابن عباس اور انس کا بھی یہی قول ہے کہ ہجرت سے ایک برس سے اور سدی کہتے ہیں کہ ہجرت سے چھ مہینے پہلے اور واقدی کا قول ہے کہ آپ کو ہجرت سے اٹھارہ مہینے پہلے سترہویں رمضان کو معراج ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ رجب [1] میں آپ کو معراج ہوئی۔

ہم سے ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی العز واسطی نے اور حسین بن صالح بن فناخسرو تکریتی وغیرہما نے بیان کیا یہ لوگ اپنی اس اسناد سے جو امام محمد بن اسمٰعیل بخاری سے انہیں حاصل ہے بیان کرتے تھے کہ امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں کہا ہے کہ ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتادہ نے بواسطہ حضرت انس بن مالک کے حضرت مالک بن صعصعہ سے روایت کی کہ نبیؐ نے ان سے اس شب کی کیفیت بیان کی جس میں آپ کو معراج ہوئی آپ نے فرمایا کہ میں حطیم میں تھا [2] اور کبھی وہ کہتے تھے کہ (حضرت نے فرمایا) میں حجرہ میں لیٹا ہوا تھا کہ یکا یک میرے پاس (اللہ کے یہاں سے) ایک آنے والا آیا اس نے (میرا سینہ) چاک کیا میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ یہاں سے یہاں تک چاک کیا۔ قتادہ راوی کہتے ہیں میں نے جارود سے پوچھا وہ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ یہاں سے یہاں تک کا کیا مطلب انہوں نے کہا حلقوم سے زیر ناف تک پھر اس نے میرا قلب نکالا پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا اور میرا قلب (پہلے) دھویا گیا پھر ایمان سے بھر دیا گیا پھر وہ میرے سینے میں رکھ دیا گیا پھر میرے پاس ایک (سواری کا) جانور لایا گیا جو خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا جارود نے حضرت انس سے پوچھا کہ اے ابوحمزہ یہ براق [3] تھا۔

حضرت انس نے کہا کہ ہاں وہ (ایسا تیز رو تھا کہ) اپنا ایک قدم اپنی منتہائے نظر پر رکھتا تھا پس میں اس پر سوار کیا گیا اور جبرئیل مجھے لے کے چلے یہاں تک کہ میں قریب والے آسمان پر پہنچا جبرئیل نے دروازہ کھلوایا پوچھا گیا کہ یہ کون ہے انہوں نے کہا جبرئیل پوچھا گیا کہ تمہارے ہمراہ کون ہے انہوں نے کہا محمد صلعم پوچھا گیا کہ وہ بلائے گئے تھے جبرئیل نے کہاں ہاں (یہ سن کے) اس (پوچھنے والے) نے کہا **مرحبا به فنعم المجی جاء** اور اس کے بعد حضرت انس نے آپ کا ساتویں آسمان تک اور سدرۃ المنتہیٰ تک جانے کا قصہ بیان کیا حضرت نے فرمایا پھر میرا گذر موسیٰ (پیغمبر علیہ السلام) کی طرف ہوا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے میں نے کہا کہ مجھے ہر روز پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا ہے موسیٰ نے کہا کہ آپ کی امت کے لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے ہیں میں آپ سے پہلے بنی اسرائیل کا تجربہ کر چکا ہوں لہٰذا آپ اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جایئے اور اس سے اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے چنانچہ میں لوٹ گیا تو اللہ نے مجھ سے دس نمازیں معاف کر دیں پھر میں موسیٰ کے پاس لوٹ کے آیا تو انہوں نے ویسا ہی کہا پھر میں لوٹ کے گیا تو اللہ نے مجھ سے دس اور معاف کر دیں پھر میں موسیٰ کے پاس لوٹ

---

[1] علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں بعض کا قول نقل کیا ہے کہ ستائیسویں رجب کو ہوئی علامہ عینی نے یہ بھی لکھا ہے کہ لوگوں کا اس میں اختلاف نہیں ہے کہ یہ معراج حضرت خدیجہ کی حیات میں ہوئی اور بلاشبہ حضرت خدیجہ نے بعد فرضیت کے آپ کے ہمراہ نماز پڑھی ۱۲۔

[2] حطیم کعبہ کی بیرونی دیوار مغربی حصہ میں حجرہ بھی حطیم کی اندرونی حصہ کو کہتے ہیں۔

[3] براق بضم با چونکہ اس کا رنگ چمکدار اور تیز رو ہے مثل برق یعنی بجلی کے ہوتی ہے اس لئے اس کا نام براق ہے ۱۲۔

کے آیا اوران سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ آپ کی امت اس کی (بھی) طاقت نہیں رکھتی پس برابر میں اپنے پروردگار اور موسیٰ کے درمیان میں آمدورفت کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ نے پانچ نمازیں رکھیں موسیٰ نے کہا کہ آپ کی امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی لہٰذا آپ اللہ سے تخفیف کی درخواست کیجئے حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں اپنے پروردگار سے تخفیف کی درخواست کرتے کرتے شرما گیا۔ لہٰذا اب میں نہ جاؤں گا پس جب میں آگے بڑھا تو ایک منادی نے آواز دی کہ میں نے اپنا فرض پورا کر دیا اور میں نے اپنے بندوں سے تخفیف کر دی۔

احمد بن یحییٰ بن جابر بلاذری کہتے ہیں کہ علمانے بیان کیا کہ (پہلے) رسول اللہ پر دو دو رکعتیں فرض کی گئی تھیں بعد اس کے مقیم کی نماز پوری چار رکعت کر دی گئی اور مسافر کی نماز اپنی حالت پر باقی رکھی گئی اور یہ (یعنی مقیم کے لئے پوری چار رکعت کا حکم) رسول اللہ کی ہجرت مدینہ سے ایک مہینہ پہلے ہوا۔

مدینہ کی طرف ہجرت کا بیان

جب انصار رسول اللہ سے بیعت کر چکے جیسا کہ ہم انشاء اللہ بیان کریں گے تو آپ نے اپنے صحابہ کو (ہجرت کا) حکم دے دیا اور انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور صرف آپ اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ باقی رہ گئے پس آپ اور حضرت ابوبکرؓ (کفار) قریش سے چھپ کر نکل آئے اور جبل ثور کے ایک غار (میں چھپنے) کا ارادہ کیا چنانچہ آپ اس میں تین دن رہے اور بعض کا قول ہے کہ اس سے زیادہ۔ بعد اس کے آپ دونوں مدینہ کی طرف چلے آپ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کا غلام عامر بن فہیرہ اور ان لوگوں کا رہبر عبداللہ بن اریقط تھا۔ (نبوت کے بعد) آپ کا قیام مکہ میں دس برس رہا اور بعض لوگ کہتے ہیں تیرہ برس اور بعض کا قول ہے کہ پندرہ برس اور زیادہ تر (لوگوں کا قول) تیرہ برس ہے اور بقول ابن اسحاق رسول اللہ کی تشریف آوری مدینہ میں بروز دوشنبہ بارہویں ربیع الاول کو ہوئی اور کلبی کا قول ہے کہ آپ پہلی ربیع الاول کو غار سے نکلے اور بارھویں ربیع الاول کو جمعہ کے دن مدینہ میں پہنچے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہجرت کے بعد کے واقعات

ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء اصبہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ادیب ابوالطیب طلحہ بن ابی منصور حسین بن ابی ذر صالحانی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا ابوذر محمد بن ابراہیم سبط صالحانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابوالشیخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی حاتم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضل بن شاذان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمرو زنیج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوزہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج بن ابی عثمان صواف نے ابوالزبیر سے انہوں نے حضرت جابر سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم نے اکیس غزوے بنفس نفیس کئے ان میں سے انیس غزووں میں میں شریک ہوا اور دو میں شریک نہ تھا۔ ہم سے عبیداللہ بن احمد بن علی نے بواسطہ اپنے اسناد کے یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ نے بنفس نفیس چھبیس غزوے کئے اور سب سے پہلا غزوہ جو آپ نے کیا وہ ودّان تھا اسی کا نام ابواء بھی ہے ابن اسحاق نے کہا ہے کہ آخری غزوہ جو رسول اللہ نے کیا ہے کہ اس کے بعد اللہ نے آپ کو (دنیا سے) اٹھا لیا غزوہ تبوک تھا اور اسی اسناد سے

ابن اسحاق سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ کے سریہ اور بعوث جب سے آپ مدینہ تشریف لائیں ہیں وفات کے وقت تک بعث اور سریہ ملا کر پینتیس تھے۔

اھ میں مدینہ آنے سے ایک مہینے بعد نماز (ظہر عصر عشا) میں چار رکعتیں کردی گئی اور اس سے پہلے (ان میں میں) دو دو رکعتیں تھی۔ اسی سال میں رسول اللہؐ نے نماز جمعہ پڑھی اور جب آپ قباء سے مدینہ چلے تو آپ نے اثنائے راہ میں قبیلہ بنی سالم کے یہاں جمعہ پڑھا اور یہ پہلا جمعہ تھا جو پڑھا گیا اور آپ نے اس وقت خطبہ بھی پڑھا اور یہ اسلام میں پہلا خطبہ تھا اور اسی سال میں رسول اللہؐ نے اپنی مسجد (مقدس) بنائی اور اپنی ازواج کے مکانات تعمیر فرمائے اور مسجد قباء کی تعمیر کی۔

۲ھ میں رمضان میں غزوۂ بدر عظمی ہوا اور اسی سال میں شعبان میں رمضان کا روزہ فرض کیا گیا اور رسول اللہؐ نے صدقہ فطر کا حکم دیا اور اسی سال میں شعبان ہی میں قبلہ بدل دیا گیا بجائے بیت المقدس کے کعبہ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ (تحویل قبلہ) رجب میں ہوئی اور اسی سال میں عید سے دو دن پہلے صدقہ فطر واجب کیا گیا اور اسی سال میں رسول اللہؐ نے مدینہ میں قربانی کی اور آپ لوگوں کو لے کے عید کی نماز پڑھنے گئے اور دو بکریاں اپنے ہاتھ سے ذبح فرمائیں اور بعض کا قول ہے کہ ایک بکری۔

سنہ ۳ھ میں شوال میں غزوہ احد ہوا اور اسی سال میں اور بعض کا قول ہے کہ ۴ھ ربیع الاول میں شراب حرام کی گئی۔

سنہ ۴ھ میں رسول اللہؐ نے غزوہ ذات الرقاع میں نماز خوف پڑھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اسی سال میں (مسافر کے لئے) نماز قصر کا حکم دیا گیا اور اسی سال میں رسول اللہؐ نے ایک یہودی اور یہودیہ کو سنگسار کیا اور قصہ اس کا مشہور ہے اور اسی سال میں تیمم کی آیت نازل ہوئی۔

۵ھ میں ذیقعدہ میں پردے کی آیت نازل ہوئی اور اسی سال میں مدینہ میں زلزلہ آیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل تم کو متنبہ کرتا ہے پس تم متنبہ ہو جاؤ اور اسی سال میں غزوۂ خندق ہوا۔

۶ھ میں غزوۂ بنی مصطلق میں افک [1] والوں نے کہا جو کچھ کہا اور اسی سال میں منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا تھا کہ **لئن رجعنا الی المدینة لیخرجن الاعز منها الاذل** ۔"اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو جو ہم میں زیادہ عزت والا ہے اور وہ زیادہ بے عزت والے کو مدینہ سے نکالے گا مراد اس کی یہ تھی کہ منافق مسلمانوں کو مدینہ سے نکالیں گے"۔

اور اسی سال میں آفتاب میں گرہن پڑا اور رسول اللہؐ نے نماز کسوف پڑھی اور یہی پہلی نماز کسوف ہے جو پڑھی گئی اور اسی سال میں ذیقعدہ میں رسول اللہؐ نے حدیبیہ کا عمرہ کیا اور درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی۔

اور اسی سال میں لوگوں پر قحط پڑا تو رسول اللہؐ نے پانی برسنے کی دعا کی چنانچہ پانی برسا اور لگاتار برسا پھر آپ سے ایک شخص نے کہا کہ یارسول اللہ (پانی کی کثرت سے) راستے بند ہو گئے مکانات گر گئے تو رسول اللہؐ نے فرمایا **اللھم حوالینا ولا علینا**۔ "اے اللہ! ہمارے آس پاس کے مقامات میں پانی برسا خاص ہمارے رہنے کے مقامات پر پانی نہ برسے"۔

چنانچہ ابر مدینہ سے ہٹ گیا اور اسی سال میں رسول اللہؐ نے اونٹوں کے درمیان میں مسابقت [2] کرائی تو ایک عرب کا اونٹ

---

[1] افک کے معنی بہتان حضرت عائشہ صدیقہ پر کچھ منافقوں نے تہمت لگائی اور وہ تہمت بہت آب و تاب سے بیان کی گئی کہ بعض مسلمانوں کو بھی یقین آ گیا پھر ان کی پاکدامنی کی قرآن عظیم نے شہادت دی یہی واقعہ تہمت افک سے مراد ہے ۱۲

[2] جس طرح گھوڑ دوڑ ہوتی ہے اسی طرح اونٹوں میں بھی ہوتا ہے اسی کو مسابقت کہتے ہیں۔

رسول اللہ کی اونٹنی قصوا (نامی) سے سبقت لے گیا اور اس سے پہلے کبھی کوئی اونٹ اس سے سبقت نہ لے گیا تھا۔
یہ بات مسلمانوں پر بہت شاق ہوئی تو رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ پر حق ہے کہ دنیا میں جس چیز کو بلند کرے اس کو پست بھی کرے اور اسی سنہ میں آپ نے گھوڑ دوڑ کرائی تو حضرت ابوبکر کا ایک گھوڑا سبقت لے گیا اور انہوں نے انعام لے لیا اور یہ سب سے پہلی گھوڑ دوڑ تھی جو اسلام میں ہوئی۔
ےھ میں رسول اللہ نے عمرہ حدیبیہ کی قضا کا عمرہ کیا کیونکہ (حدیبیہ والے سال میں) مشرکین نے آپ کو (عمرہ سے) روک لیا تھا پس اس عمرے میں رسول اللہ اور تمام مسلمانوں نے اضطباع [۱] کیا اور رمل [۲] کیا اور یہ سب سے پہلا اضطباع اور رمل تھا جو اسلام میں ہوا اسی سال میں جنگ خیبر ہوئی۔
اور اسی سال میں ایک (یہودی) عورت نے جس کا نام زینب تھا وہ سلام بن مشکم کی بی بی تھی رسول اللہ کو زہر دیا تھا ایک بکری (کے گوشت) میں زہر ملا کے ہدیۃً آپ کے پاس بھیجا تھا آپ نے اسے کھالیا تھا اسی سال میں رسول اللہ نے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی اور بادشاہ غسان (نام بنام) اور ہوذہ بن علی کی طرف سفارت بھیجی اور اسی سال میں رسول اللہ نے (اپنے لئے) مہر بنوائی اور جو خطوط بادشاہوں کو بھیجے ان پر وہ مہر کی اسی سال میں رسول اللہ نے پالے ہوئے گدھوں کے گوشت کو حرام فرمایا اور اسی سال میں خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے کو بھی حرام [۳] کر دیا۔
۸ھ میں رسول اللہ کا منبر بنایا گیا اور اس پر آپ نے خطبہ پڑھا اور اس سے پہلے آپ ایک ستون سے تکیہ لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے پس جب آپ اسے چھوڑ کے منبر پر تشریف لائے تو وہ ستون رونے لگا یہاں تک کہ لوگوں نے اس کے رونے کی آواز سنی پس آپ منبر سے اتر کے اس کے پاس گئے اور اس پر آپ نے اپنا ہاتھ رکھ دیا وہ چپ ہو گیا اور یہ پہلا منبر تھا جو اسلام میں بنایا گیا اسی سال میں رسول اللہ نے مکہ فتح کیا اور طائف کا محاصرہ کیا اور اس پر منجنیق [۴] نصب فرمایا اور یہ پہلا منجنیق تھا جو اسلام میں نصب کیا گیا۔
۹ھ میں رسول اللہ نے اپنی ازواج سے ایلا کیا یعنی قسم کھائی کہ ایک مہینہ تک ان کے پاس نہ جائیں گے اور یہ قصہ مشہور ہے

---

[۱] اضطباع چادر کا اس طرح اوڑھنا کہ اس کا ایک سرا اپنے شانہ سے اتار کر داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں شانے پر ڈال دے۔
[۲] رمل شانہ ہلا ہلا کر کچھ تیزی کے ساتھ قریب قریب قدم رکھ کر چلنا
[۳] تحقیق یہ ہے کہ متعہ کی تحلیل وتحریم کئی بار ہوئی پہلے جنگ خیبر میں جو ےھ ہجری کا واقعہ ہے پھر فتح مکہ میں جو سنہ ۸ ہجری کا واقعہ ہے پھر جنگ اوطاس میں کہ وہ بھی سنہ ۸ ہجری کا واقعہ ہے اور اس جنگ اوطاس میں تین دن کے بعد ہمیشہ کے لئے حرام کر دیا گیا۔ تمام اہل اسلام کا متعہ کی حرمت پر اجماع ہے کیا صحابہ کیا تابعین کیا فقہا کیا محدثین صحابہ میں صرف ابن عباس پہلے بحالت اضطرار متعہ کو جائز سمجھتے تھے مگر جب حضرت علی مرتضیٰ نے اس پر ان کو تہدید کی اور متعہ کی حرمت قطعی ابدی سے ان کو واقف کیا تو انہوں نے اپنے قول سے رجوع کیا ابن عباس کا رجوع کرنا حدیث وفقہ کی کتابوں میں مذکور ہے۔ (علم الفقہ جلد ششم صفحہ)
[۴] منجنیق فلاخن بزرگ صراح ایک رسی ہوتی ہے جس کے سرے پر کچھ باندھ کر اس میں پتھر وغیرہ رکھ کر کاشتکار لوگ چڑیوں سے کھیت کی حفاظت کرتے ہیں اس کو ہمارے یہاں لچھنا کہتے ہیں اسی وضع کا قدیم زمانہ میں لڑائی کا ایک اوزار ہوتا تھا جو قریب قریب توپ کا کام دیتا تھا بڑے بڑے پتھر اس میں رکھ کر پھینک لے جاتے تھے مکانات وغیرہ اس کے ذریعہ سے بآسانی گرا دیئے جاتے تھے ۱۲

اسی سال میں رسول اللہؐ نے مسجد ضرار کو جو مدینہ میں تھیں گروادیا یہ مسجد منافقون نے بنائی تھی اس کا ہدم (ہدم کے معنی گرانا) رسول اللہؐ کے تبوک سے واپس آنے کے بعد ہوا اور اسی سال میں رسول اللہؐ کے پاس ہر طرف سے وفود[1] آئے اور اسی وجہ سے اس سال کا نام عام الوفود رکھا گیا اور اسی سال شعبان میں رسول اللہؐ نے عویمر عجلانی کے اور ان کی بی بی کے درمیان میں عصر (کی نماز کے) بعد اپنی مسجد میں لعان[2] کرایا۔ اور وجہ اس کی یہ ہوئی کہ عویمر تبوک سے لوٹ کے آئے تو انہوں نے اپنی بی بی کو حاملہ پایا اور اسی سال شوال میں عبداللہ بن ابی بن سلول منافق مرگیا اور رسول اللہؐ نے اس کے جنازے کی نماز پڑھی اور اس کے بعد کسی منافق کی نماز نہیں پڑھی کیونکہ (اس کے بعد ہی) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی **ولا تصل علی احدمنهم مات ابدا**۔ "اور ان میں سے جو کوئی مرجائے اے نبی آپ اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھیئے"۔ اور اسی سال میں رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکر کو امیر حج بنایا انہوں نے لوگوں کے ہمراہ حج کیا۔

اور حضرت علیؓ بن ابی طالب کو حکم دیا کہ سورہ براءت مشرکوں کو سنادیں اور ان کا عہد انہیں واپس کردیں اور یہ (اعلان کردیں) کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی برہنہ[3] ہوکر کعبے کا طواف نہ کرے اور یہی آخری حج تھا جو مشرکین نے کیا۔

سنہ ۱۰ میں آیۃ **یایها الذین امنوا لیستأذنکم الذین ملکت ایمانکم والذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلاث مرات**۔ "چاہیے کہ تمہاری لونڈی غلام اور وہ بچے تمہارے جو بالغ نہیں ہوئے ہوں (تمہارے پاس آنے کے لئے) تین وقتوں میں تم سے اجازت طلب کریں (جب تم اجازت دو تو آئیں)"۔ نازل ہوئی اس (آیت کے نازل ہونے) سے پہلے وہ لوگ ایسا نہ کرتے تھے اور اسی سال میں رسول اللہؐ نے حجۃ الوداع کیا اور بعض[4] لوگ کہتے ہیں کہ آپؐ نے اسی حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا اور رسول اللہؐ نے ہجرت کے بعد سوا اس کے کوئی حج نہیں کیا۔

رسول اللہؐ کا حلیہ شریف اور آپ کے بعض اخلاق

ہمیں حسین بن تو حن بن ابویہ بن نعمان بن باوری نے اور احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالفضل محمد بن عبدالواحد بن محمد نیلی اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم احمد بن منصور خلیلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن احمد بن محمد خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید ہشیم بن کلیب شاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جمیع بن عمر بن عبدالرحمٰن عجلی نے بیان وہ کہتے تھے ہم

---

[1] وفود جمع ہے وفد کی۔ وفد کے معنی قاصد۔ یہ لوگ اپنی اپنی قوم کی طرف سے ان کے اسلام کی خبر دینے اور ضروریات دین کا علم حاصل کرنے آئے تھے۔

[2] جب مرد اپنی عورت کو تہمت لگائے اور کوئی گواہ نہ ہو تو یہ حکم ہے کہ ان دونوں سے خاص طریق پر قسم لے کر تفریق کرادیجائے اسی کو لعان کہتے ہیں زیادہ تفصیل کتب فقہ میں ہیں ۱۲۔

[3] مشرکین عرب برہنہ ہوکر کعبے کا طواف کرنا افضل سمجھتے تھے۔

[4] علماء نے اختلاف کیا ہے کہ آپ نے صرف حج کیا تھا یا قران کیا تھا یا تمتع۔ محققین اسی طرف ہیں کہ آپ نے قران کیا تھا جیسا کہ علم الفقہ کی پانچویں جلد میں ہم نے لکھا ہے۔

سے ابو ہالہ کے ایک بیٹے نے جو حضرت خدیجہؓ کا شوہر تھا اس کی کنیت ابو عبداللہ تھی ابن ابی ہالہ سے انہوں نے حضرت حسن بن علیؓ سے نقل کیا وہ کہتے تھے میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے رسول اللہ ﷺ کا حلیہ پوچھا اور میں یہ چاہتا تھا کہ کوئی بات آپ کے حلیہ میں ایسی بیان کریں جس سے مجھے تعلق ہو (یعنی وہ بات مجھ میں ہو) تو انہوں کہا کہ رسول اللہ ﷺ فخمًا مفخمًا [1] (یعنی حسین و جمیل اور رعب والے تھے چہرے میں جس قدر اعضا ہوتے ہیں سب کامل تھے ان میں نہ بھدا پن تھا اور نہ کمی چہرہ (مبارک آپ کا ایسا چمکتا تھا جیسے شب بدر میں ماہتاب قد آپ کا بہ نسبت میانہ قد کے دراز تھا اور مشذب سے پست تھا (مشذب کے معنی بہت دراز چیز جس میں عرض طول کے مناسب نہ ہو اور اصل میں مشذب چھوہارے کے درخت کو کہتے ہیں جب کہ اس پر سے اس کا پوست اتار لیا جائے کیونکہ بعد پوست اتر جانے کے وہ طول میں بہت زیادہ ہو جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ آپ کا طول آپ کے عرض کے مناسب تھا) آپ عظیم الہامۃ یعنی سر مبارک آپ کا بالکل گول تھا بال آپ کے رَجِل تھے یعنی گھنگریالے بالوں کے بین بین تھے کہ اگر آپ کا عقیصہ کھلتا تھا تو وہ جدا جدا ہو جاتا تھا ورنہ نہیں (یعنی اگر نہ کھلتا تھا تو بندھا ہوا رہتا تھا بہت پیچ دار بال نہ تھے کہ ان کی بندش دشوار ہوتی ہو عقیصہ بالوں کے مجموعے کو کہتے ہیں جو سر کے پیچھے ہوتا ہے (یعنی جوڑا) مطلب یہ ہے کہ آپ کے بال بعد اس کے کہ آپ ان کو یکجا کر کے جوڑا بنالیں جب کھلتے تھے تو (بآسانی) جدا جدا ہو جاتے تھے اور ہر بال اپنے مقام پر آجاتا تھا اور ابن قتیبہ نے کہا ہے کہ یہ بات (یعنی جوڑے کی بندش) اول اسلام میں تھی بعد اس کے آپ نے مانگ نکالنا شروع کر دیا تھا آپ کے بال آپ کے کانوں کی لو سے نیچے ہو جاتے تھے جب آپ ان کو بڑھا لیتے تھے ورنہ لو کے برابر) رنگ آپ کا ازہر تھا ازہر کے معنی روشن سپید چمکدار اور ایک دوسری حدیث میں (بجائے ازہر کے) سپید مائل بہ سرخی آیا ہے اور یہ کچھ اختلاف نہیں ہے، جس قدر جسم آپ کا کھلا ہوا دھوپ میں رہتا تھا وہ مائل بہ سرخی تھا اور جس قدر جسم آپ کا کھلا ہوا نہ رہتا تھا وہ سپید چمکدار تھا کشادہ پیشانی تھے ازج الحواجب فی غیر قرن تھے (یعنی آپ کی دونوں ابرو لانبی اور گھنی تھیں ملی ہوئی نہ تھیں یعنی درمیان میں ناک کے اوپر ایک نہیں ہوگی تھیں بلکہ آپ ابلج تھے ابلج کے معنی دونوں ابرووں کے درمیان میں سپیدی (یعنی آپ کی دونوں ابروں کے درمیان میں سپیدی تھی) حواجب کو جمع اس لئے لائے کہ دو اور دو سے زیادہ کا شمار جمع میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **کنا لحکمھم شاھدین** (ہم ان کے حکم کو ملاحظہ کر رہے تھے ہم ضمیر جمع ہے حالانکہ اس سے) مراد داؤد اور سلیمان ہیں اور اس کی مثالیں بہت ہیں دونوں ابرووں کے درمیان میں ایک رگ تھی کہ غصہ اسے ابھار دیتا تھا یعنی جب کبھی آپ کو غصہ آتا تھا تو وہ رگ خون سے بھر جاتی تھی اور ابھر آتی تھی اقنی العرنین تھے (عرنین کے معنی ناک اور قنا کے معنی ناک کی درازی اور نرمہ بینی کا پتلا ہونا (یعنی آپ کی ناک لانبی تھی اور نرمہ بینی سبک اور پتلا تھا) اس پر ہر وقت ایک نور رہتا تھا جو شخص غور سے نہ دیکھے وہ آپ کو اشم سمجھتا تھا (اشم وہ شخص جس کی ناک پتلی اور بلند ہو مطلب یہ کہ آپ کے ناک کی بلندی حد سے زیادہ نہ تھی ڈاڑھی آپ کی گھنی تھی سہل الخدین تھے یعنی آپ کے رخساروں میں پھولا پن اور بلندی نہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے رخسارے لانبے تھے ضلیع الفم تھے یعنی منہ کا دہانہ چوڑا نہ تھا عرب کے لوگ اس کو حسن سمجھتے تھے مفلج الاسنان تھے یعنی دانت آپ کے علیحدہ علیحدہ تھے (ایک کے اوپر ایک نہ تھا) دقیق المسربہ

---

[1] مصنف نے اس مقام پر یہ کیا ہے کہ پہلے پوری حدیث جس میں حلیہ شریف کا بیان ہے لکھ دی ہے اس کے بعد جو الفاظ غریبہ اس حدیث میں آئے ہیں ان کی تفسیر کی ہے ہم نے بخیال آسانی واختصار اس تفسیر کو ہر لفظ کے (اس قسم کے دو خطوں کے درمیان میں نقل کر دیا ہے)۔

تھے مسر۔ یہ وہ بال جو گردن سے ناف تک ہوتے ہیں (یعنی آپ کی گردن سے لے کے ناف تک ایک باریک خط تھا) آپ کی گردن چاندی کی طرح صاف تھی آپ معتدل الخلق تھے یعنی ہر چیز آپ کے بدن کی حسن اور کمال کے مناسب تھی آپ بادن تھے یعنی تمام اعضاء پر گوشت بھرا ہوا تھا متماسک تھے یعنی گوشت آپ کا ڈھیلا نہ تھا آپ کا پیٹ اور سینہ برابر تھا یعنی آپ کا پیٹ ابھرا ہوا نہ تھا آپ کے دونوں شانوں کے درمیان میں کچھ فصل تھا (یعنی سینہ آپ کا چوڑا تھا) کرادیس آپ کی بہت فربہ تھیں کرادیس ہڈیوں کے سروں کو کہتے ہیں جیسے گھٹنے اور کہنیاں وغیرہ جو بدن آپ کا لباس میں پوشیدہ رہتا تھا اور کبھی کبھی آپ اس کو کھولتے تھے وہ بہت روشن تھا آپ کے گردن اور ناف کے درمیان بالوں کا ایک خط سا چلا گیا تھا اس کے علاوہ پستانوں پر اور پیٹ پر بال نہ تھے ہاتھوں پر کہنیوں تک اور شانوں پر اور سینے کے اوپر والے حصہ میں بال تھے بہت کشادہ دست تھے کنایہ ہے سخی اور کریم ہونے سے ہتھیلیاں اور تلوے بھرے تھے ہاتھ پیر آپ کے لانبے تھے خمصان الاخمصین تھے اخمص تلوے کے بیچ والے حصے کو کہتے ہیں مطلب یہ کہ آپ کے تلوے کا درمیانی حصہ زمین سے اٹھا رہتا تھا مسیح القدمین تھے۔

یعنی آپ کے پیروں کی پشت چکنی تھی پانی ان پر نہ ٹھہرتا تھا جب آپ چلتے تھے تو قلعا چلتے تھے قلعا اگر بفتح قاف پڑھا جائے تو مصدر ہوگا اسم فاعل کے معنی میں یعنی آپ اپنے پیر کو زمین سے اٹھا کے چلتے تھے اور بعض اہل لغت نے بضم قاف کہا ہے اور ابوعبید ہروی کا بیان ہے کہ انہوں نے ازہری کے ہاتھ کا لکھا ہوا بفتح قاف و کسر لام دیکھا معنی ہر صورت میں وہی ہیں جو ہم نے بیان کئے اور (وہ یہ کہ جیسا بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیر زمین پر گھسلاتے ہوئے نہ چلتے تھے۔ چلتے وقت آپ قدم بڑھا بڑھا کے رکھتے تھے اور آہستہ آہستہ چلتے تھے (دوڑتے نہ تھے) تیز رو تھے اور باوجودیکہ ہڑ ہڑ کے چلتے تھے اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے تھے پھر بھی اوروں سے آگے نکل جاتے تھے۔

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ آپ آہستہ آہستہ چلتے تھے اور آپ کے صحابہ تیزی کے ساتھ چلتے تھے پھر بھی وہ آپ کو نہ پاتے تھے جب آپ چلتے تھے (تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ) گویا آپ بلندی سے نیچے اتر رہے ہیں اور جب آپ (کسی طرف) ملتفت ہوتے تھے پوری طرح ملتفت ہوجاتے تھے نیچی نظر رکھا کرتے تھے آپ کی نظر زمین پر زیادہ رہتی تھی بہ نسبت آپ کی نظر کے آسمان کی طرف اکثر آپ کا دیکھنا گوشۂ چشم سے ہوتا تھا۔ آپ اپنے صحابہ کو اپنے آگے چلایا کرتے تھے جو شخص آپ سے ملتا تھا پہلے آپ اسے سلام کرتے تھے۔

ابوسعید کہتے ہیں ہم سے محمد بن عیسیٰ (ترمذی) نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدۃ الضبی نے اور علی بن حجر نے اور ابو جعفر محمد بن حسین نے جو ابوحلیمہ کے بیٹے ہیں بیان کیا ان سب لوگوں کی روایت کا مضمون واحد تھا ان لوگوں نے کہا کہ ہم سے عیسیٰ بن یونس نے غفرہ کے مولی عمر بن عبداللہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن محمد نے جو حضرت علی بن ابی طالب کی اولاد میں سے یعنی ان کے پوتے تھے بیان کیا کہ حضرت علیؓ جب رسول اللہؐ کی صفت بیان کرتے تھے تو کہتے تھے کہ رسول اللہ نہ بہت لانبے تھے نہ بہت پستہ قد بلکہ باعتبار سب لوگوں کے آپ کا قد متوسط تھا بال آپ کے نہ زیادہ پیچدار تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ کچھ گھونگھر والے کچھ سیدھے تھے آپ نہ مطہم تھے نہ مکلثم (مطہم کے معنی بہت فربہ مکلثم کے معنی گول چہرہ والا اور بعض لوگ کہتے ہیں مکلثم اور سہل الخدین کا یہ مطلب ہے کہ آپ کا چہرہ نہ بہت لمبا تھا نہ بہت گول بلکہ بین بین تھا یہی زیادہ عمدہ ہوتا ہے آپ کا چہرہ

گول تھا سپید مائل بہ سرخی آنکھیں آپ کی بڑی بڑی اور پتلی سیاہ تھی ابروئیں آپ کی لانبی اور خوب گھنی تھیں سب ہڈیوں کے جوڑ اور خاص کر شانوں کے جوڑ بڑے بڑے تھے۔ آپ کے جسم پر بال نہ تھے صرف ایک باریک خط سا بالوں کا آپ کے سینہ پر ناف تک تھا آپ کی ہتھیلیاں اور تلوے بھرے ہوئے تھے جب آپ چلتے تھے پیر اٹھا کے چلتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپ بلندی سے پستی میں اتر رہے ہیں جب آپ کسی طرف ملتفت ہوتے تھے تو پوری طرح ملتفت ہو جاتے تھے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان میں مہر نبوت تھی آپ خاتم النبیین تھے آپ کا دل سب سے زیادہ جری تھا آپ سب سے زیادہ راست گفتار تھے اور سب سے زیادہ منکسر المزاج اور سب سے زیادہ خلیق تھے باوجود اس کے آپ کے رعب کی یہ کیفیت تھی کہ دفعۃً جو شخص آپ کو دیکھتا وہ ڈر جاتا اور جو آپ کو پہلے سے جانتا تھا اور آپ سے ملتا تھا وہ آپ کو دوست رکھتا تھا آپ کی تعریف کرنے والا کہتا ہے میں نے نہ آپ سے پہلے آپ کا مثل دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔

ہم کو یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوالطیب طلحہ بن ابی منصور ابی حسین بن صالحانی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا ابوذر محمد بن ابراہیم سبط صالحانی واعظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر ابوالشیخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عباس بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبید بن اسمٰعیل ہباری نے اپنی کتاب سے روایت کر کے بیان کیا اور نیز ابوالشیخ کہتے تھے کہ ہم سے اسحاق بن جمیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا یہ دونوں یعنی عبید بن اسماعیل اور سفیان بن وکیع کہتے تھے ہم سے جمیع بن عمر عجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے قبیلہ بنی تمیم کے ایک شخص نے جو ابوہالہ کی اولاد میں سے تھے حضرت خدیجہؓ کے شوہر ابن ابی ہالہ سے انہوں نے حضرت حسن بن علی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے اپنے ماموں (ہند بن ابی ہالہ) سے نبی ﷺ کے گھر میں تشریف لے جانے کی کیفیت پوچھی تو انہوں نے کہا کہ آپ کا اپنے لئے تشریف لے جانا ماذون تھا (یعنی آپ کو اس کی اجازت تھی) پس جب آپ اپنے مکان تشریف لے جاتے تو اپنے وقت کے تین حصے کر دیتے تھے ایک حصہ اللہ عزوجل (کے کاموں) کے لئے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لیے اور ایک حصہ اپنے لئے پھر آپ اپنا حصہ اپنے صحابہ کے درمیان میں تقسیم کر دیتے تھے اس وقت کو آپ عام لوگوں کے حوالے کر دیتے تھے بذریعہ خاص لوگوں کے (یعنی خاص لوگ آپ کے پاس جاتے تھے اور وہ آپ سے فائدہ اٹھاتے تھے پھر وہ اس فائدے کو عام لوگوں تک پہنچاتے تھے اسی لئے آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ تم میں سے اہل عقل و خرد ہوں وہ میرے قریب رہا کریں) یہ حصہ جو تمام لوگوں کے لئے وقف ہوتا تھا اس میں آپ کی یہ عادت تھی کہ بزرگوں کو بقدر ان کی بزرگی کے ترجیح دیا کرتے تھے پھر ان میں سے بعض لوگوں کو ایک حاجت ہوتی تھی بعض کو دو حاجتیں بعض کو بہت سی حاجتیں پس آپ ان کے کاموں میں مشغول ہو جاتے تھے اور نیز ایسے کاموں میں مشغول ہو جاتے تھے جو ان کی اور تمام امت کی اصلاح کریں از قسم مسائل اور ان باتوں کی تعلیم کے جو ان کو مفید ہوں اور آپ (اکثر) فرمایا کرتے تھے کہ حاضر کو چاہئے کہ غائب کو یہ خبر پہنچا دے اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے جو شخص خود اپنی حاجت مجھ تک نہ پہنچا سکتا ہو تم لوگ اس کی حاجت مجھ تک پہنچا دو کیونکہ جو شخص کسی بادشاہ تک ایسے شخص کی حاجت پہنچا دے جو خود اپنی حاجت اس بادشاہ تک نہ پہنچا سکتا ہو قیامت کے دن اللہ اس کو ثابت قدم رکھے گا آپ کے سامنے اسی قسم کے مسائل مذکور ہوتے تھے اور اس کے سوا اور کسی قسم کے مسائل کے ذکر کو آپ پسند نہ فرماتے تھے آپ کے صحابہ آپ کے پاس بھوکے (یعنی علم اور روایت کے خواہش مند ہو کے) آتے تھے اور کھاپی کے (اصل معنی تو اس کے یہی ہیں کہ کھانا کھاپی کے جاتے تھے مگر مفسرین نے

اس کو علم اور خیر کے حاصل کرنے پر حمل کیا ہے کیونکہ ذوق کبھی اس معنی میں بھی آتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فاذاقها الله لباس الجوع والخوف (اللہ نے اسے بھوک اور خوف کا لباس دیا) مطلب یہ ہے کہ صحابہ جب آپ کے پاس سے اٹھتے تھے تو علم اور خیر حاصل کر چکے ہوتے تھے) اور آپ کے پاس سے رہنما بن کے نکلتے تھے۔

(حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) پھر میں نے اپنے ماموں سے آنحضرت ؐ کے باہر تشریف لے جانے کی کیفیت پوچھی کہ آپ وہاں کیا کرتے تھے تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ؐ اپنی زبان نہ کھولتے تھے مگر اس بات میں جو آپ کے یا آپ کے صحابہ کے لئے مفید ہوتی اور اپنے صحابہ سے الفت کی باتیں کیا کرتے تھے (ان سے سخت کلامی اور کج خلقی کر کے) انہیں متنفر نہ کرتے تھے اور ہر قوم کے باعزت آدمی کی آپ عظمت کرتے تھے اور باعزت ہی آدمی کو اس کی قوم پر حاکم بناتے تھے اور آپ (کبھی کبھی) لوگوں سے (اپنی) حفاظت کرتے تھے اور ان سے اپنی نگہداشت فرماتے تھے نہ اس خیال سے کہ ان میں سے کسی کی شرارت یا کج خلقی سے آپ کنارہ کشی کریں (یعنی ہر قسم کے آدمی سے آپ بے تکلف ملتے تھے) اور اپنے صحابہ کی آپ خبر گیری فرماتے تھے اور لوگوں کے حالات پوچھا کرتے تھے جو بات اچھی ہوتی تھی اس کی تعریف کر دیتے تھے اور اس کی تائید کر دیتے تھے اور جو بات بری ہوتی تھی اس کی برائیاں بیان کر دیتے تھے اور اس کو کمزور کر دیتے تھے تمام کام آپ کے معتدل ہوتے تھے مختلف نہ ہوتے تھے آپ کبھی سستی نہ کرتے تھے اس خوف سے کہ پھر اور لوگ غافل ہو جائیں گے اور سستی کرنے لگیں گے۔ حق کہنے میں کبھی آپ کمی نہ کرتے تھے اور اس سے آگے نہ بڑھتے تھے جو لوگ سب سے اچھے ہوتے تھے وہ آپ کے قریب رہا کرتے تھے سب سے افضل آپ کے نزدیک وہ تھے جو مسلمانوں کی خیر خواہی سب سے زیادہ کرتے تھے اور سب سے زیادہ بلند مرتبہ آپ کے نزدیک وہ لوگ تھے جو مصائب کے برداشت اور دین کی حمایت سب سے عمدہ کرتے (حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) پھر میں نے اپنے ماموں سے آپ کے بیٹھنے کی کیفیت پوچھی تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ؐ بغیر ذکر اللہ عز وجل کے نہ بیٹھتے تھے اور نہ کھڑے ہوتے تھے۔ کبھی اپنے لئے کوئی مقام مخصوص نہ فرماتے تھے (کہ جب بیٹھیں تو وہیں بیٹھیں جیسا کہ امرا اور متکبرین کی عادت ہوتی ہے کہ اپنے بیٹھنے کی جگہ ممتاز رکھتے ہیں) اور اس سے اوروں کو بھی منع فرماتے تھے اور جب آپ کچھ لوگوں کے پاس جاتے تو جہاں جگہ ہوتی تھی وہیں بیٹھ جاتے اور اسی کا آپ حکم دیا کرتے تھے اور اپنے تمام ہمنشینوں سے اس کے موافق برتاؤ کرتے ایسا کہ آپ کے ہمنشینوں میں سے کوئی شخص یہ نہ سمجھتا تھا کہ اس سے زیادہ رسول اللہ ؐ کے ہاں کسی کی عزت ہے جو شخص آپ کے پاس بیٹھتا تھا یا کسی اپنی ضرورت سے آپ کی خدمت میں آتا تو آپ اس کے ساتھ رہتے یہاں تک کہ وہ خود لوٹ جاتا (آپ بمقتضائے خلق کبھی اپنی طرف سے اٹھنے میں سبقت نہ فرماتے تھے) اور جو شخص آپ سے کسی حاجت کا سوال کرتا تو وہ اس حاجت کو لے کے ہی جاتا یا کوئی عمدہ بات سن کے جاتا (یعنی اگر آپ کے پاس نہ ہوتا تو آپ بہت شیریں زباں سے اس پر اپنی معذوری ظاہر فرما دیتے) تمام لوگوں پر آپ کا خلق عام تھا آپ ان کے باپ ہو گئے تھے اور وہ سب آپ کے ہاں برابر حق رکھتے تھے۔ آپ کی مجلس حلم اور حیا اور صبر اور امانت اور سچائی کی مجلس ہوتی تھی اس میں آوازیں بلند نہ ہوتی تھیں نہ حرام باتیں مذکور ہوتی تھیں نہ وہاں [1] کی لغزشیں کہیں

---

[1] یعنی جو خطائیں اور لوگوں سے ہو جاتی تھیں ان کا چرچا وہاں سے باہر جا کے نہ کیا جاتا تھا اور جس سے وہ خطا صادر ہوئی ہوتی تھی اس کو عار نہ دلایا جاتا تھا بلکہ اس مجلس میں حضرت اس کی اصلاح فرما دیتے تھے۔

باہر بیان کی جاتی تھیں
سب لوگ بحالت اعتدال رہتے تھے باہم ایک دوسرے کو پرہیز گاری کی ترغیب دیتے تھے بہت تواضع سے رہتے تھے وہاں لوگ بڑوں کی تعظیم کرتے تھے اور چھوٹوں کو پیار کرتے تھے اور حاجت مند کو (اپنے اوپر) ترجیح دیتے تھے اور مسافر کی نگہداشت کرتے تھے۔

(حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) میں نے پوچھا کہ حضرت کا اپنے ہم نشینوں کے ساتھ برتاؤ میں کیا حالت تھی میرے اماموں نے کہا کہ رسول اللہ ؐ ہمیشہ کشادہ پیشانی رہتے تھے خوش خلق نرم دل تھے۔ بد خلق اور سخت گو نہ تھے بازاروں میں بلند آواز سے بات نہ کرتے تھے۔ فحش کلام نہ کرتے تھے کسی کا عیب نہ بیان کرتے تھے نہ کسی کی حد سے زیادہ تعریف کرتے تھے جو باتیں آپ کو مرغوب نہ ہوتی تھیں ان سے تغافل کرتے تھے نہ آپ سے کوئی مایوس ہوتا تھا اور نہ آپ (کے دیدار) سے کوئی سیر ہوتا تھا آپ نے اپنی ذات کو تین باتوں سے علیحدہ رکھا تھا۔ جھگڑے سے، بہت کلام کرنے سے اور ان باتوں سے جو فضول ہوں اور لوگوں کے متعلق تین قسم کی باتیں آپ نہ کرتے تھے کسی کی برائی نہ کرتے تھے کسی کو عار نہ دلاتے تھے اور وہی باتیں کرتے تھے جن کے ثواب کی امید ہوتی تھی جب آپ کلام کرتے تھے تو آپ کے صحابہ سر جھکا لیتے تھے (اور اس طرح بے حس وحرکت ہو کے آپ کے کلام کی طرف متوجہ ہوتے تھے کہ) گویا ان کے سروں پر پرندہ بیٹھا ہے (کہ سر ہلنے سے وہ اڑ جائے گا) اور جب آپ سکوت کرتے تھے تو وہ لوگ بولتے تھے اور بات کرنے میں آپ کے سامنے باہم نزاع نہ کرتے تھے جب کوئی شخص بات کرنے لگتا تو اور لوگ چپ ہو کے اس کی بات سنتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنی بات ختم کر دیتا ان سب کی بات آپ کے سامنے ان میں سے پہلے کی بات (سے موافق) ہوتی تھی (یعنی سب باہم طے کر کے اور کسی ایک بات پر اتفاق کر کے حضرت کے سامنے عرض کرتے تھے تا کہ حضرت کا وقت عزیز ضائع نہ ہو اور آپ کی طبع گرامی اختلافات کو دیکھ کر ملول نہ ہو یہ اکثری بات تھی نہ کلی) اور لوگ جس بات میں ہنستے تھے حضرت بھی اس بات میں ہنستے تھے اور جس بات میں اوروں کو تعجب آتا تھا آپ کو بھی تعجب آتا تھا (یعنی ہر بات میں آپ اپنے اصحاب کی موافقت کرتے تھے مسافر کی سخت کلامی اور اس کے (بے ادبی کے) سوالات پر آپ صبر کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے صحابہ ایسے لوگوں کو نکال دینا چاہتے تھے تو آپ فرماتے تھے کہ جب تم کسی صاحب حاجت کو دیکھو کہ وہ اپنی حاجت طلب کر رہا ہے تو اس کی مدد کرو (نہ یہ کہ اس سے سختی کرو) اور آپ اپنی تعریف اس شخص سے پسند فرماتے تھے جو ٹھیک تعریف کرے (مبالغہ بالکل نہ کرے) اور کبھی آپ کسی کی بات نہ کاٹتے تھے یہاں تک کہ وہ حد (شریعت) سے نکل جائے تو آپ اسے منع کر کے کاٹ دیتے تھے یا اٹھ جاتے تھے (حضرت حسن بن علی فرماتے ہیں) پھر میں نے اپنے ماموں سے پوچھا کہ رسول اللہ ؐ کے سکوت کی کیا حالت تھی انہوں نے کہا رسول اللہ ؐ کا سکوت چار وجہ سے ہوتا تھا یا تو بردباری کے سبب سے یا خوف کے سبب سے یا اندازہ کرنے کے سبب سے یا کسی فکر کے باعث سے آپ کا اندازہ کرنا صرف لوگوں کے حالات کے دیکھنے اور سننے میں ہوتا تھا اور آپ کی فکر اس کے متعلق ہوتی تھی کہ کون چیز باقی رہے گی اور کون فنا ہو جائے گی اور آپ کو خوف چار [1] باتوں

---

[1] ان چاروں باتوں میں خوف کی وجہ ظاہر ہے اچھی بات کے کرنے میں خوف اس امر کا ہوتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگوں پر وہ شاق ہو اور وہ آپ کی اقتدا نہ کرنے کے جرم میں مبتلا ہو جائیں بری بات کے ترک میں بھی یہی خوف ہوتا شاید لوگ اقتدا نہ کر سکیں اور تجویز چونکہ آپ اپنی رائے سے کرتے تھے لہٰذا اس میں یہ بھی خوف ہوتا ہوگا کہ کہیں خلاف مرضی الٰہی نہ ہو کیونکہ اجتہادی خطاؤں سے انبیا معصوم نہیں رکھے گئے۔ ۱۲

میں ہوتا تھا اچھی بات کے کرنے میں تاکہ لوگ اس پر عمل کریں اور بری بات کے چھوڑ دینے میں تاکہ لوگ اس سے باز آجائیں اور امت کی اصلاح کے متعلق امور کے تجویز میں اور ان امور کے رائج کرنے میں جو ان کے لئے دنیا و آخرت میں مفید ہوں

آنحضرت ؐ کے بعض اخلاق اور معجزات

رسول اللہ ؐ سب سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے نماز میں اس قدر طویل قیام فرماتے تھے کہ آپ کے دونوں پیروں میں (ورم آکے) شگاف پڑ گیا تھا اور آپ سب سے زیادہ پرہیزگار تھے اکثر اوقات آپ کو کوئی ایسی چیز نہ ملتی تھی جو آپ کھا لیتے آپ کا فرش چھوہارے کی چھال سے بھرا[1] ہوا تھا اور اکثر آپ کی چادر بالوں کی (بنی ہوئی ہوتی) تھی (یعنی آپ کمل اوڑھا کرتے تھے) اور آپ سب لوگوں سے زیادہ بردبار تھے (خطا کو) معاف کر دینا اور پردہ پوشی کرنا آپ پسند فرماتے تھے اور دوسروں کو بھی آپ اس کا حکم دیتے تھے اور آپ سب سے زیادہ سخی تھے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ؐ کے پاس (ایک دن) چھ اشرفیاں تھیں چار تو آپ نے خرچ کر ڈالیں اور دو باقی رہ گئیں ان کی وجہ سے آپ کو نیند نہ آتی تھیں نیند نہ آنے کا سبب میں نے پوچھا تو آپ نے یہی سبب بیان کیا حضرت عائشہؓ (کہتی ہیں میں) نے عرض کیا کہ جب صبح ہو جائے تو آپ انہیں ان کے مستحقین کو دے دیجئے گا آپ ؐ نے فرمایا کہ صبح (تک زندہ رہنے) کی کون مجھے سے ضمانت کر سکتا ہے پھر آپ ؐ ہی نے فرمایا کہ اس کی کوئی ضمانت نہیں کر سکتا۔

اور آپ سب سے زیادہ شجاع تھے حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب جنگ (کی آگ) خوب بھڑکتی تھی تو ہم رسول اللہ ؐ کے ساتھ پناہ لیتے تھے آپ ہم سب سے زیادہ دشمن کے قریب رہتے تھے اور باوجود اپنی شرافت اور بلند مرتبہ ہونے کے بہت ہی منکسر تھے ایک لونڈی مدینہ کی لونڈیوں میں سے آپ کا ہاتھ پکڑ لیتی تھی اور اپنے کام کے لئے جہاں چاہتی تھی آپ کو بے تکلف لے جاتی تھی اور آپ اس کے ہمراہ بے عذر چلے جاتے تھے پھر آپ اس کا ساتھ نہ چھوڑتے تھے یہاں تک کہ وہ خود ہی لوٹتی اور جب آپ کو کوئی شخص پکارتا تو آپ فرماتے کہ میں حاضر ہوں اور آپ اکثر ساکت رہتے تھے ہنسی آپ کی صرف تبسم (کے ساتھ) ہوتی تھی (قہقہہ سے کبھی آپ نہ ہنستے تھے) اور آپ کے صحابہ جب باتیں کرنے لگتے تھے تو آپ بھی ان کے ہمراہ (باتوں میں) مصروف ہو جاتے تھے وہ اگر دنیا [2] کا ذکر کرتے تو آپ بھی ان کے ساتھ دنیا کا ذکر کرنے لگتے تھے اور وہ اگر آخرت کا ذکر کرتے تو آپ بھی ان کے ہمراہ آخرت کا ذکر کرتے اور آپ فحش گو نہ تھے اور برائی کا جواب برائی کے ساتھ نہ دیتے تھے بلکہ آپ معاف کر دیتے تھے اور درگزر کرتے تھے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ؐ کو جب (کبھی اللہ کی طرف سے) دو باتوں میں اختیار دیا جاتا تھا تو جو بات ان میں آسان ہوتی تھی اسی کو آپ اختیار [3] فرماتے تھے بشرطیکہ وہ بات گناہ کی یا قطع رحم کی نہ ہوتی (یعنی اس سے کوئی اللہ کی یا مخلوق کی

---

[1] جس طرح ہمارے یہاں فرشوں میں نرمی کے لئے روئی بھر دیتے ہیں اس طرح چھوہارے کی چھال چمڑے کے اندر بھر دیتے تھے۔

[2] یعنی دنیاوی امور کے متعلق بھی آپ ان کی اصلاح و ترقی کی فکر رکھتے تھے اگرچہ دنیاوی ذکر بھی آپ کی زبان وحی ترجمان سے دینی حیثیت حاصل کر کے نکلتا تھا۔

[3] یہ محض امت کے خیال سے یہی مطلب ہے الدین یسر یعنی دین آسان ہے۔

حق تلفی نہ ہوتی ہو) اگر گناہ کی بات ہوتی تھی تو آپ اس سے بہت دور رہتے تھے اور کبھی آپ نے کسی عورت کو یا کسی خادم کو نہیں مارا اور نہ کسی اور کو مارا مگر جہاد میں اور حضرت انس کہتے ہیں کہ میں نے دس برس تک رسول اللہ ؐ کی خدمت کی مگر آپ نے نہ کبھی مجھے کوئی سخت کلمہ کہا نہ مجھے مارا نہ مجھے جھڑکا نہ کبھی آپ مجھ سے ترش رو نہ ہوئے اور جب کبھی آپ نے مجھے کسی بات کا حکم دیا اور میں نے اس کی تعمیل میں دیر کی تو آپ نے مجھ پر غصہ نہیں کیا اگر آپ کے گھر والوں میں سے کوئی غصہ ہوتا تو آپ فرماتے تھے کہ اس پر غصہ نہ کرو کیونکہ اگر قادر ہوتا تو (جلد تعمیل) کر دیتا۔

اور آپ سب سے زیادہ مہربان تھے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپ (اپنے) کپڑے سمیت کے جھاڑ و دے دیا کرتے تھے اور جوتی ٹانک لیا کرتے تھے اپنے خادم کی طرف سے جب وہ تھک جاتا تھا آٹا پیس دیا کرتے تھے صرف اسی قدر (آپ کے اخلاق کا بیان کر دینا یہاں) کافی ہے اور ہم نے بغرض اختصار ان کی سندیں چھوڑ دیں ہیں۔

اور آپ کے معجزات اس سے زیادہ ہیں کہ (تحریر یا تقریر میں) ان کا احاطہ کر لیا جائے منجملہ ان کے آپ کا خبر دینا قریش کے قافلے کی جس شب کو کہ آپ کو معراج ہوئی کہ وہ فلاں وقت میں آ جائے گا اور ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا۔

اور منجملہ ان کے یہ کہ آپ نے بدر میں کفار قریش کے قتل ہونے اور ان کے مقامات کی (کہ فلاں فلاں جگہ مقتول ہوگا فلاں فلاں جگہ) خبر دی اور ویسا ہی ہوا۔

اور جب آپ نے منبر بنوایا تو وہ ستون جس کے پاس آپ خطبہ پڑھا کرتے تھے با آواز رونے لگا یہاں تک کہ آپ نے اسے لپٹا لیا تو وہ چپ ہو گیا۔ اور منجملہ ان کے یہ کہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے کئی مرتبہ پانی نے جوش کیا اور آپ کو تھوڑے سے کھانے میں برکت دی گئی یہاں تک اس سے بہت لوگ کھا لیتے تھے اور ایسا آپ نے کئی مرتبہ کیا۔

اور ایک مرتبہ آپ نے ایک درخت کو اپنے پاس آنے کا حکم دیا چنانچہ وہ آ گیا اور آپ نے اسے پھر اپنی جگہ واپس جانے کا حکم دیا تو واپس چلا گیا اور (ایک مرتبہ) کنکریوں نے آپ کے ہاتھ میں تسبیح پڑھی۔

اور منجملہ ان کے وہ غیب کی باتیں ہیں جن کی آپ نے خبر دی اور وہ بعد آپ کے جیسا آپ نے فرمایا ظہور میں آئیں جیسا کہ آپ نے اپنے دین کے (تمام اطراف عالم میں) پھیلنے کی خبر دی اور فتح (ملک) شام اور (ملک) مصر اور بلاد فارس کی (آپ نے خبر دی) اور خلفا کے شمار کی (آپ نے خبر دی) اور یہ کہ بعد ان (خلفائے راشدین) کے بادشاہت ہو جائے گی۔ خلافت نبوت نہ رہے گی۔

اور آپ کے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ خلیفہ ہوں اور حضرت عثمانؓ کی بابت یہ فرمانا کہ یہ جنت میں داخل ہوں گے اس مصیبت کے بدلے میں جو انہیں پیش آئے گی (چنانچہ وہ مصیبت ان پر واقع ہوئی) اور حضرت عثمانؓ سے آپ کا یہ فرمانا کہ اللہ تمہیں ایک لباس (مراد لباس خلافت) پہنانے والا ہے پس اگر لوگ تم سے اس لباس کو اتارنا چاہیں تو ان کے کہنے سے تم وہ لباس نہ اتارنا۔

اور حضرت علیؓ سے آپ کا یہ فرمانا کہ (ایک دن) تمہارے اس پر یعنی تمہارے سر پر زخم لگایا جائے اور یہ یعنی تمہاری ڈاڑھی (خون سے) رنگین ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اور آپ کا اپنی صاحبزادی کے صاحبزادے حضرت حسنؓ کی نسبت فرمانا کہ اللہ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو بڑے

گروہوں میں صلح کرادے گا۔ (چنانچہ ان کی وجہ سے دو بڑے گروہوں میں یعنی اہل شام واہل حجاز کے درمیان میں صلح ہوگئی جبکہ انہوں نے حضرت معاویہ سے صلح کرلی)

اور آپ کا حضرت عمار کی نسبت فرمانا کہ تم کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

اور آپ کا علامتوں کو بیان کر کے مختار اور حجاج وغیرہ بیشمار امور کی طرف اشارہ کرنا۔

اور آپ کی ولادت کے وقت جو معجزات ظاہر ہوئے منجملہ ان کے واقعہ فیل ہے اور یہ ایک اتفاقی [1] بات ہے اور کسریٰ کے محل کا ہل جانا اور اہل کتاب کا آپ کے ظہور سے پہلے آپ کی نبوت کی خبر دینا اس کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جن کو ہم طول نہیں دیتے کیونکہ اسی قدر کافی ہیں (اور سب سے بڑا اور دائمی معجزہ آپ کا قرآن مجید ہے)

آپ کے لباس اور ہتھیاروں اور آپ کے جانوروں کا ذکر

رسول اللہ ؐ اپنی ہر چیز کا نام رکھ دیا کرتے تھے چنانچہ رسول اللہ ؐ کا ایک عمامہ تھا جس کا نام سحاب تھا اور آپ عمامہ کے نیچے منڈھی ہوئی [2] ٹوپیاں پہنا کرتے تھے اور آپ کے پاس ایک چادر تھی اس کا نام فتح تھا۔

آپ کے پاس کئی تلواریں تھیں منجملہ ان کے ایک تلوار وہ تھی جو آپ نے اپنے والد سے میراث میں پائی تھی اور منجملہ ان کے ذوالفقار اور مخذم اور رسوب اور قضیب (نام نامی تلواریں) تھیں اور آپ کے پاس کئی زرہ تھیں (جن کے نام یہ تھے) ذات الفضول' ذات الوشاح' تبراء' ذات الحواشی' حرنق اور آپ کے پاس دو ٹپکے تھے خوش رنگ چمڑے کے ان میں تین حلقہ چاندی کے تھے (عربی لفظ "مِنْطَقَة" کا ترجمہ ہے۔ عام زبان میں اس کو کمر بند کہا جا سکتا ہے۔ یہ "منطقہ" دو نہ تھے بلکہ ایک تھا۔ محمد احمد) اور آپ کے نیزہ کا نام مثویٰ تھا اور آپ کے حربے کا نام عنزہ تھا اور عنزہ اس چھوٹے نیزہ کو کہتے ہیں جو اس لاٹھی کے مشابہ ہوتا ہے جس کے نیچے لوہے کی نوک دار شام لگی ہو یہ حربہ عید میں آپ ہمراہ لے جایا کرتا تھا اور آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا تھا آپ اس کو سامنے کر کے نماز پڑھتے تھے اور آپ کے پاس ایک بڑا حربہ تھا جس کا نام بیضاء تھا اور آپ کے پاس ایک ڈنڈا تھا گز بھر کا لانبا اور آپ کے پاس ایک خمدار لاٹھی تھی جس کا نام عرجون تھا اور آپ کی کمان کا نام کتوم تھا اور آپ کے ترکش کا نام کافور تھا اور آپ کے تیر کا نام موتصلہ تھا اور آپ کی ڈھال کا نام زلوق تھا اور آپ کے خود کا نام ذوالسبوع تھا اور آپ کے پاس کئی گھوڑے تھے (ایک کا نام تھا) مرتجز اور یہ سپید تھا اسے آپ نے ایک اعرابی سے مول لیا تھا اور اسی پر سوار ہو کر آپ خزیمہ بن ثابت کے مقابلہ میں گئے تھے اور بعض کا قول ہے کہ وہ کوئی اور گھوڑا تھا واللہ اعلم اور (ایک کا نام تھا) ذوالعقال اور (ایک کا نام تھا) سَکْب اور یہ سیاہ رنگ کا تھا (اور ایک کا نام تھا) شحاء اور (ایک کا نام تھا) بحر اور یہ کُمَیْت تھا اور (ایک کا نام تھا) لحیف یہ ربیعہ بن ملاعب الاسنہ نے آپ کو ہدیہ میں دیا تھا اور (ایک کا نام تھا) لزاز اور یہ مقوقس (شاہ اسکندریہ) نے آپ کو ہدیۃً بھیجا تھا اور (ایک کا نام تھا) ظرب اور یہ فروہ جذامی نے آپ کو ہدیہ میں دیا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ فروہ نے آپ کو خچر ہدیہ دیا تھا اور آپ ؐ کے ایک گھوڑے کا نام سبحہ تھا۔ رسول اللہ ؐ نے ایک مرتبہ اس پر

---

[1] یعنی اس واقعہ کے وقوع پر سب مورخین کا اتفاق ہے اور چونکہ یہ واقعہ از قبیل خرق عادت ہے لہٰذا جس نبی کے وقت میں یا اس کے تعلق والے مقام میں یہ واقعہ ہو اسی کا معجزہ ہے۔

[2] یعنی اونچی دیوار کی ٹوپیاں آپ استعمال نہ فرماتے تھے۔ ایک حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ٹوپیاں گول ہوتی تھیں۔

گھوڑ دوڑ کی تو وہ آگے نکل گیا اس بات پر آپ خوش ہوئے۔ اور آپ کے پاس ایک خچر تھا اس کا نام دلدل تھا اس کو نبیؐ کے بعد حضرت علیؓ نے لے لیا تھا وہ اس پر سوار ہوا کرتے تھے ان کے بعد حضرت حسنؓ ان کے بعد حضرت حسینؓ ان کے بعد حضرت محمد بن حنفیہ نے اس کو لیا دلدل نے بڑی عمر پائی تھی اور نابینا ہو گیا تھا۔ ایک دن وہ (کسی کے) مطبخ میں چلا گیا تو کسی نے اس کو تیر [1] مار دیا اور وہ مر گیا

اور آپ کا ایک خچر اور تھا اس کا نام ایلیہ تھا اور وہ سیاہ رنگ کا تھا اور لمبا تھا اس لئے وہ آپ کو بہت اچھا معلوم ہوتا تھا (ایک مرتبہ) آنحضرتؐ سے حضرت علیؓ نے کہا کہ ایسا ہی خچر میں آپ کے لئے تیار کیے دیتا ہوں کیونکہ اس کا باپ گدھا ہے اور اس کی ماں گھوڑی ہے (انہیں دونوں کے جفت کر دینے سے ایسا خچر پیدا ہو سکتا ہے مطلب ان کا یہ تھا کہ حضرت جو اس قدر اس سے خوش ہیں تو یہ کوئی نایاب چیز نہیں ہے مگر رسول اللہؐ نے انہیں اس بات سے منع فرمایا کہ گدھے سے گھوڑی کو جفت کریں اور آپ کے پاس ایک گدھا تھا سبز رنگ کا اس کا نام عفیر تھا اور بعض لوگ کہتے کہ یعفور اور آپ کے پاس ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضباء تھا اور ایک دوسری اونٹنی تھی جس کا نام قصواء تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ دونوں نام ایک ہی اونٹنی کے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نہیں وہ دو اونٹنی تھی اور آپ کی ایک بکری تھی کہ جس کا نام غوثہ تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں غیثہ اور ایک بکری اور تھی جس کا نام یمن تھا اور آپ کے پاس دو پیالے تھے ان میں سے ایک کا نام ریان اور دوسرے کا نام مضبب تھا اور آپ کے پاس پتھر کی ایک لگن تھی جس کو مخضب کہتے ہیں اس سے وضو کیا کرتے تھے اور آپ کے پاس ایک طشت پیتل کا تھا اور آپ کے پاس ایک آبخورہ تھا جس کا نام صادر تھا اور آپ کے پاس ایک خیمہ تھا جس کا نام زکی تھا اور آپ کے پاس ایک آئینہ تھا جس کا نام مدلہ تھا اور ایک مقراض تھی جس کا نام جامع تھا اور آپ کے پاس ایک سونا شوحط (ایک پہاڑی درخت جس کی لکڑی کی کمانیں بنتی تھیں) کا تھا جس کا نام ممشوق تھا اور ایک جوتی تھی جس کا نام فراء تھا۔

یہ تمام نام ہیں یا صفات یا بغرض فال نیک نام رکھے گئے تھے (بہر حال ان کے معانی حسب ذیل ہیں قضیب جو تلواروں کے نام میں سے ایک نام ہے بروزن فعیل بمعنی فاعل یعنی جس پر پڑتی تھی اسے کاٹ دیتی تھی اور ذوالفقار تلوار کا نام اس سبب سے رکھا گیا کہ اس کی پشت پر چند نشان بہت خوبصورت تھے اور بتراء زرہ کا نام چھوٹے ہونے کے سبب سے رکھا گیا تھا اور ذات الفضول بھی زرہ کا نام اس کے لمبا ہونے کے سبب مرتجز (گھوڑے کا نام) بوجہ اس کی خوش آوازی کے رکھا گیا اور عقال ایک مرض ہے جو جانوروں کے پیر میں ہوا کرتا ہے اس کا قاف مشدد بھی پڑھا جاتا ہے اور مخفف بھی اور سکب (کی نسبت لوگوں کا اختلاف ہے کہ یہ کس گھوڑے کا نام تھا) بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ وہ گھوڑا تھا جس کو رسول اللہؐ نے فزاری سے خریدا تھا اور سب سے پہلا جہاد آپ کا اس گھوڑے پر جنگ احد تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ فزاری سے جو رسول اللہ نے مول لیا تھا دس اوقیہ کے عوض میں وہ مرتجز تھا اور سکب کے معنی تیز رو اور اسی طرح بحر (کے معنی بھی تیز رو) اور یہ ابوطلحہ انصاری کا گھوڑا تھا (انہوں نے ہدیۃً آپ کو دے دیا تھا) اور

---

[1] مجھے معلوم نہیں کہ کس نے مارا اور کیوں مارا بظاہر تو یہ فعل بہت برا معلوم ہوتا ہے جو مبارک سواری ایسے مقدس حضرات سے مشرف ہوئی ہو اس کو اس طرح مار ڈالنا عجب سنگدلی بلکہ بے ایمانی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے مگر قاتل کا نام اور اصل سبب معلوم ہو تو کچھ کہا جا سکتا ہے غالباً مروانیوں میں سے کسی نے ایسا کیا ہو اس زمانے میں انہیں کا غلبہ تھا واللہ اعلم۔

شحاء اگر صحیح ہے تو اس کے معنی تیز قدم اور لحیف بروزن فعیل بمعنی فاعل (یعنی لپیٹنے والا) وہ اپنی دم سے زمین کو مس کرتا ہوا چلتا تھا بوجہ اس کی درازی کے اور لزاز (مشتق ہے) لزسے اور اس کا نام لزاز بوجہ اس کے جفاکش اور محنتی ہونے کے رکھا گیا اور ظرب گھوڑے کا نام اس کے ظرب یعنی بلند زمین سے مشابہ ہونے کے سبب سے رکھا گیا اس تشبیہ سے اسے بوجہ اس کے کلاں قامت اور فربہ ہونے کے نامزد کیا گیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بوجہ اس کے ٹاپ کے سخت ہونے کے مثوی (اسم فاعل ہے) (ماخوذ) ثوی سے (یعنی مجرد اس کا ثوی ہے ورنہ مصدر اس کا اثواء ہے جس کے معنی) ٹھہرا دینا یعنی جسے وہ نیزہ مارا جاتا تھا وہ اپنی جگہ پر ٹھہر جاتا تھا یعنی مر جاتا تھا اور کتوم نام کمان کا اس وجہ سے رکھا گیا کہ اس کی آواز پست ہوتی تھی جب اس سے تیر پھینکا جاتا تھا اور کافور انگور کے شگوفہ کے غلاف اور چھوہارے کے شگوفہ کے غلاف کو کہتے ہیں ترکش کا نام کافور اس وجہ سے رکھا گیا کہ وہ تیروں کا غلاف تھا (یعنی تیر اس میں رہتے تھے) اور موتصل لغت قریش کی ہے وہ اس میں واو باقی رکھتے ہیں اور قریش کے علاوہ اور لوگ واو کو حذف کر دیتے ہیں اور متصل کہتے ہیں یعنی وہ تیر اپنے نشانے پر پہنچ جاتا تھا اور ذلوق (ڈھال کا نام اس وجہ سے رکھا گیا کہ) ہتھیار اس سے پھسل جاتا تھا اور دلدل کا نام دلدل بوجہ اسکی تیز روی کے رکھا گیا اور عفیر تصغیر ہے اعفر کی اور قاعدہ کے موافق تو اعیفر ہونا چاہئے تھا (عفیر کے معنی سپید) اور عضباء وہ اونٹنی جس کے کان پھٹے ہوئے ہوں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ اونٹنی جس کے کانوں میں سوراخ کئے گئے ہوں۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عضباء وہی اونٹنی ہے جس کو رسول اللہؐ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مول لیا تھا اور آپ نے اسی پر (سوار ہو کر) ہجرت کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ کوئی اور تھی اور قصواء اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کے کان کٹے ہوئے ہوں۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان دونوں اونٹنیوں میں یہ صفت نہ تھی بلکہ صرف نام رکھ دیا گیا تھا اور آبخورہ کا نام صادر اس وجہ سے رکھا گیا کہ آدمی اس سے سیراب ہو جاتا تھا۔

آپ کے چچاؤں اور پھوپھیوں ذکرؐ

نبیؐ کے دس چچا تھے اور پانچ پھوپھیاں آپ کے چچا ایک زبیر تھے اور (ایک) ابوطالب ان کا نام عبد مناف تھا اور (ایک چچا کا نام) عبدالکعبہ وہ بچپن میں انتقال کر گئے تھے اور (پھوپھی آپ کی) ام حکیم تھی (جن کا نام) بیضاء (تھا) رسول اللہؐ کے والد حضرت عبداللہ کے ساتھ توام (جڑواں) پیدا ہوئی تھیں۔ ان سے کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس نے نکاح کیا تھا اور ان سے عثمان اور عامر بن کریز کی والدہ اروی پیدا ہوئی تھی اور (ایک پھوپھی آپ کی) عاتکہ بنت عبدالمطلب تھیں جن سے ابوامیہ بن مغیرہ مخزومی نے نکاح کیا تھا اور ان سے ابوامیہ کے دونوں بیٹے زہیر اور عبداللہ پیدا ہوئے تھے اور یہ دونوں حضرت ام سلمہ زوجہ نبیؐ کے باپ کی طرف سے بھائی ہیں اور (ایک پھوپھی آپ کی برہ بنت عبدالمطلب ہیں ان سے عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ مخزومی نے نکاح کیا اور ان سے ابوسلمہ بن عبدالاسد پیدا ہوئے عبدالاسد کے بعد ان سے ابورہم بن عبدالعزیٰ جو بھائی ہیں حویطب بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود نے جو قبیلہ بنی عامر بن لوی میں سے تھے نکاح کیا اور ان سے ابوسبرہ پیدا ہوئے اور (ایک پھوپھی آپ کی) امیمہ بنت عبدالمطلب ہیں جن سے عمیر بن وہب بن عبد بن قصی نے نکاح کیا اور ان سے طلیب بن عمیر پیدا ہوئے اور ان تمام چچاؤں اور پھوپھیوں کی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن حائذ بن عمران بن مخزوم تھیں اور یہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے سگے بھائی (اور حضرتؐ کے سگے چچا) تھے اور (ایک چچا آپ کے) حمزہ بن عبدالمطلب تھے (جو اس لقب سے ملقب تھے) شیر خدا اور شیر

رسول اللہ ؐ اور (ایک چچا آپ کے) مقوم اور (ایک چچا آپ کے) حجل تھے اور حجل کا (اصلی) نام مغیرہ تھا اور (ایک پھوپھی آپ کی) صفیہ جن سے حارث بن حرب بن امیہ نے نکاح کیا اور حارث کے بعد عوام بن خویلد نے ان سے نکاح کیا تو ان سے زبیر اور سائب اور عبدالکعبہ پیدا ہوئے جو بچپن میں انتقال کر گئے اور ان سب کی والدہ ہالہ بنت اہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھیں اور وہ رسول اللہ ؐ کی والدہ حضرت آمنہ بنت وہب بن عبد مناف کی چچازاد بہن ہیں اور (ایک چچا آپ کے) عباس بن عبدالمطلب تھے ان کی والدہ نتیلہ بنت جناب بن کلیب بن مالک تھیں جو قبیلہ نمر بن قاسط میں سے تھیں اور ایک چچا آپ کے ضرار بن عبدالمطلب ہیں۔ اور وہ اسلام سے پہلے یکایک انتقال کر چکے تھے ماں ان کی بھی نتیلہ ہیں اور (ایک چچا آپ کے) حارث بن عبدالمطلب ہیں اور حضرت عبدالمطلب کی اولاد میں سب سے بڑے یہی تھے اور انہیں کے ساتھ حضرت عبدالمطلب کی کنیت تھی (یعنی ان کی کنیت ابوالحارث تھی) والدہ ان کی صفیہ بنت جندب بن حجیر بن زباب بن حبیب بن سوأۃ بن عمر بن صعصعہ تھیں اور (ایک چچا آپ کے) قثم بن عبدالمطلب ہیں جو بچپن ہی میں انتقال کر چکے والدہ ان کی بھی صفیہ ہیں اور (ایک چچا آپ کے) عبدالعزیٰ بن عبدالمطلب ہیں اور انہیں کی کنیت ابولہب تھی اور یہ بڑے سخی تھے یہ کنیت ان کی رکھی تھی بوجہ ان کی خوبصورتی کے (لہب آگ کے شعلہ کو کہتے ہیں یعنی ان کا رنگ نہایت روشن اور سرخ وسپید تھا) اور ان کی والدہ لبنیٰ بنت ہاجر بن عبد مناف بن ضاطر بن حبشیہ ابن سلول خزاعیہ تھیں اور (ایک چچا آپ کے) غیداق بن عبدالمطلب تھے ان کا (اصلی) نام نوفل ہے اور ان کی والدہ ممنعہ بنت عمرو بن مالک بن مؤمل بن سوید بن سعد بن مشنوء بن عبد بن حبتر تھیں جو قبیلہ خزاعہ کی ایک خاتون تھیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ قثم اور غیداق ایک ماں کے بیٹے تھے اور حارث کی ماں کے بیٹے نہ تھے۔ آپ کے چچاؤں میں سے سوا حضرت حمزہ اور عباس کے کوئی اسلام نہیں لایا اور آپ کی پھوپھی حضرت صفیہ تو بالاتفاق اسلام لائیں اور اروی اور عاتکہ کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے جیسا کہ ہم نے ان دونوں کے ناموں میں ذکر کیا ہے۔

آپ کی بی بیوں اور حرموں کا ذکرؐ

سب سے پہلی خاتون جن سے رسول اللہ ؐ نے نکاح کیا حضرت خدیجہؓ ہیں اور ان کی موجودگی میں آپ نے کسی سے نکاح نہیں کیا یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی۔ پھر آپ نے ان کے بعد حضرت سودہؓ بنت زمعہ سے نکاح کیا۔ امام زہری کہتے ہیں کہ آپ نے حضرت عائشہؓ کے نکاح سے پہلے مکہ میں ان سے نکاح کیا تھا اور مکہ ہی میں آپ نے ان سے خلوت فرمائی اور امام زہری کے علاوہ اور لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے پہلے حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا تھا ہاں خلوت آپ نے حضرت سودہؓ کے ساتھ حضرت عائشہؓ سے پہلے فرمائی کیونکہ حضرت عائشہؓ (اس وقت) صغیرۃ السن تھیں اور آپ نے حضرت عائشہؓ بنت ابی بکر (صدیق) سے مکہ میں نکاح کیا اور مدینہ میں سنہ ۲ ہجری میں ان کے ساتھ خلوت فرمائی اور آپ نے حضرت حفصہؓ بنت عمر بن خطاب سے شعبان سنہ ۳ ہجرت میں نکاح کیا اور حضرت زینبؓ بنت خزیمہ ہلالیہ (جن کا لقب بباعث غریب پروری کے) ام المساکین (تھا) سے سنہ ۳ ہجری میں نکاح کیا وہ آپ کی خدمت میں دو مہینے یا تین مہینے رہیں۔ آپ کی بی بیوں میں سے سوا ان کے اور سوا حضرت خدیجہؓ کے آپ سے پہلے کسی کا انتقال نہیں ہوا۔ آپ نے حضرت ام سلمہؓ بنت ابی امیہ سے شعبان سنہ ۴ھ میں نکاح کیا اور اس کے علاوہ بھی کہا گیا ہے اور آپ نے حضرت زینبؓ بنت جحش اسدیہ سے سنہ ۵ھ میں نکاح کیا اور آپ نے حضرت ام حبیبہؓ بنت ابی سفیان سے سنہ ۶ھ میں

نکاح کیا اور آپ نے ان سے خلوت ۷ ہجری میں کی اور آپ نے حضرت جویریہؓ بنت حارث سے سنہ ۶ھ میں نکاح کیا ۵ ہجری بھی کہا گیا ہے اور آپؐ نے حضرت میمونہ بنت حارث ہلالیہ سے ۷ ہجری میں نکاح کیا' اور حضرت صفیہ بنت حیی سے آپؐ نے ۷ ہجری میں نکاح کیا۔ اور ہم نے ان میں سے ہر ایک کو اس کے تذکرے میں پوری طرح ذکر کیا ہے۔ یہ وہ بیبیاں ہیں جن کے بارے میں کسی نے اختلاف نہیں کیا اور آپ ان میں سے نو کو چھوڑ گئے تھے اور یہ وہی بی بیاں ہیں جن کو اللہ سبحانہ اختیار[1] دیا تھا مگر انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا۔

اور وہ عورتیں جن سے رسول اللہؐ نے نکاح کیا اور ان سے صحبت نہیں فرمائی یا صرف آپ نے ان کی درخواست کی اور نکاح نہیں کیا یا بعد نکاح کے کسی نے آپ سے پناہ مانگی اور آپ نے اس کو طلاق دے دی ان عورتوں کے بارے میں اور ان کے طلاق دینے کے اسباب میں بہت سخت اختلاف ہے اور ان کے ذکر کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ منجملہ ان عورتوں کے عالیہ بنت ظبیان ہے اور اسماء بنت نعمان بن جون اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام امیمہ تھا اور وہ عورت جس نے پناہ مانگی تھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کا نام امیمہ تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں فاطمہ بنت ضحاک اور بعض لوگ کہتے ہیں ملیکہ اور منجملہ ان عورتوں کے غفاریہ ہیں حضرت نے ان میں سپید داغ دیکھا لہٰذا ان کو طلاق دے دی اور منجملہ ان عورتوں کے ام شریک ہیں کہ انہوں نے اپنی ذات نبیؐ کو ہبہ کی تھی (مگر حضرت نے منظور نہیں فرمایا) اور اسماء بنت صلت سلیمہ تھیں اور لیلیٰ بنت خطیم انصاریہ تھیں اور ان سب کا ذکر ان کے ناموں میں ہوا ہے۔

اور جو رہیں آپ کی حرم میں تو منجملہ ان کے حضرت ماریہ قبطیہ ہیں اور وہ آپ کے فرزند حضرت ابراہیم کی والدہ ہیں اور منجملہ ان کے ریحانہ بنت عمرؓ قرظیہ ہیں۔

آپ کی وفات اور آپ کی عمر کا ذکرؐ

ہم سے حسن بن توحن بن نعمان باوری یمنی نے اور احمد بن عثمان نے بیان کیا ان دونوں نے کہا کہ ہمیں محمد بن عبدالواحد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالقاسم احمد بن منصور خلیلی بلخی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن احمد خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید شاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعمار نے اور قتیبہ نے اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے بیان کیا یہ لوگ کہتے تھے کہ ہم سے سفیان بن عیینہ ہلالی نے زہری سے نقل کر کے

---

[1] اشارہ اس آیت کریمہ کی طرف ہے:
يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَوٰةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَ أُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا
(الاحزاب: ۲۸)
اے پیغمبر! اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیوی زندگی (کا عیش) اور اس کی بہار چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دے دوں اور اچھی طرح سے رخصت کر دوں۔
وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ وَ الدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيْمًا. (الاحزاب: ۲۹)
اور اگر تم اللہ اور اس کے پیغمبر اور عاقبت کے گھر (یعنی بہشت) کی طلبگار ہو تو تم میں جو نیکوکاری کرنے والیاں ہیں ان کے لیے اللہ نے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

بیان کیا وہ حضرت انس سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا سب سے آخری دیدار جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ملا (وہ اس طرح پر ہوا کہ) دوشنبے کے دن آپ کے حجرے کا پردہ ہٹایا گیا تو میں نے رسول اللہ ؐ کے چہرہ مبارک کو دیکھا کہ وہ ورق مصحف کے مثل (پیارا پیارا) تھا اور لوگ حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے (نماز پڑھ رہے) تھے تو آپ نے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ تم اپنی جگہ پر رہو اور ابوبکرؓ ان کی امامت کرتے رہے اور (بعد اس کے) آپ نے پردہ ڈال دیا اور اسی دن کے اخیر میں آپ نے وفات پائی۔

ابوعمر (حافظ ابن عبدالبر) نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مرض جس میں آپ نے وفات پائی چہار شنبہ کے دن ۲۹ صفر سنہ ۱۱ ہجری میں حضرت میمونہ کے گھر میں شروع ہوا پھر جب آپ کا مرض بڑھ گیا تو آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں اٹھ آئے اور دوشنبہ کے دن بوقت چاشت جس وقت کہ آپ مدینہ تشریف لائے تھے ۱۲ ربیع الاول کو وفات پالی (حساب کرنے سے معلوم ہوتا کہ دوشنبہ (پیر) ۱۲ ربیع الاول کو بنتا ہی نہیں۔ ۹ ذوالحجہ بروز جمعہ آپ نے مشہور خطبہ حجۃ الوداع دیا ہے۔ اور اس کے بعد صرف تین چاند بنتے ہیں جن کا ہر شخص با آسانی حساب کر سکتا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھئے سیرۃ النبیؐ از علامہ شبلیؒ جلد اول۔ محمد احمد) اور سہ شنبہ کے دن آفتاب ڈھل جانے کے بعد آپ مدفون ہوئے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ آپ شب چہار شنبہ کو مدفون ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن ہونے کا علم نہیں ہوا یہاں تک کہ ہم نے پھاوڑوں کے چلنے کی آواز نصف شب میں سنی شب چہار شنبہ کو اور (سب سے پہلے) آپ کی نماز حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے اور آپ کے اہل خانہ نے پڑھی بعد اس کے یہ لوگ ہٹ گئے اور مہاجرین آئے انہوں نے آپ کی نماز پڑھی بعد اس کے انصار آئے پھر صحابیہ عورتیں آئیں پھر غلام آئے سب لوگ یکے بعد دیگرے آپ کی نماز پڑھتے رہے کوئی ان کا امام نہ تھا اور آپ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور فضل بن عباس اور حضرت عباسؓ اور ان کے غلام صالح نے اور شقران نے اور اوس بن خولی انصاری نے غسل دیا اور ایک روایت میں ہے کہ اسامہ بن زید اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے (بھی) آپ کو غسل دیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ کے غسل کا کام کرتے تھے اور حضرت عباسؓ اور فضل اور قثم اور اسامہ اور صالح آپ (کے جسم اقدس) پر پانی ڈالتے جاتے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ ہم آپ کا جو عضو غسل دینے کے لئے اٹھانا چاہتے تھے وہ خود بخود اٹھ جاتا تھا اور ان لوگوں نے (غسل دیتے وقت) آپ کا لباس نہیں اتارا اور آپ کو تین سپید سحولی [1] کپڑوں میں کفن دیا گیا کفن میں کرتہ نہ تھا اور عمامہ نہ تھا اور آپ کی قبر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عباسؓ اور حضرت فضلؓ اور قثم اور شقران اور اسامہ اور اوس بن خولی اترے اور قثم کی ملازمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے اخیر میں ختم ہوئی (یعنی وہ سب کے بعد قبر سے باہر آئے) یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عباسؓ سے منقول ہے اور حضرت مغیرہ یہ دعویٰ کرتے تھے کہ انہوں نے اپنی انگشتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں ڈال دی تھی وہ اس کے لینے کے لئے قبر میں اترے لہٰذا ان کی ملازمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے آخر میں ختم ہوئی حالانکہ یہ صحیح [2] نہیں ہے وہ آپ کے دفن میں بھی شریک نہیں تھے چہ جائیکہ ان کی ملازمت سب سے اخیر میں ختم ہوئی ہو اور حضرت علیؓ سے مغیرہ کے اس قول کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے

---

[1] سحول ایک مقام ہے یمن میں یعنی وہ کپڑے وہاں کے بنے ہوئے تھے۔

[2] یعنی حضرت مغیرہ کا اس امر کا دعویٰ کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں

فرمایا کہ وہ جھوٹ [1] کہتے ہیں ہم سب سے اخیر میں قثم کی ملازمت آنحضرتؐ سے ختم ہوئی۔ لوگوں نے آپ کے لئے لحد[2] کھود دی تھی اور شقران نے رسول اللہؐ کے نیچے ایک چادر بچھادی تھی جس پر آپ بیٹھا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر (صدیق) نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نبی کو اللہ نے موت دی وہ وہیں مدفون ہوا جہاں اسکی موت آئی لہٰذا آپ کا بستر اٹھایا گیا اور اسی کے نیچے لوگوں نے قبر کھودی اور حضرت ابوطلحہ نے آپ کی قبر میں کچی اینٹیں رکھ دیں اور انہوں نے آپ کی قبر کو مسطح بنایا اور سب لوگوں نے (دفن کرنے کے بعد) قبر پر پانی چھڑک دیا حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ مدینے میں داخل ہوئے تو آپ کی تشریف آوری سے مدینہ کی ہر چیز روشن ہوگئی اور جب آپ کی وفات ہوئی تو ہر چیز تاریک ہوگئی اور آپ کی عمر ۶۳ ترسٹھ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۶۵ پنسٹھ برس اور بعض لوگ کہتے ہیں ۶۰ ساٹھ برس اور پہلا قول صحیح ہے۔

اسی قدر (آپ کا ذکر) کافی ہے اور اگر ہم پورے طور پر آپ کے حالات بیان کرنا چاہیں تو کئی مجلد بنیں اور اسی قدر یاد کرنے کے لئے کافی ہے لہٰذا ہم اس میں طول نہیں دیتے

حرف الہمزۃ۔ باب الہمزۃ مع الالف

ا۔ حضرت آبی اللحمؓ الغفاری

حضرت آبی اللحمؓ الغفاری۔ یہ قبیلہ غفار کے ہیں قدیم الصحبت ہیں یہ عمیر کے غلام ہیں اوپر سے (یعنی ان کے باپ دادا کے وقت سے یہ غلامی چلی آرہی ہے) ان کے نام میں لوگوں کا اختلاف ہے باوجود اس کے اس امر پر اتفاق کہ وہ قبیلہ غفار سے ہیں خلیفہ بن خیاط نے کہا ہے کہ انکا نام عبداللہ بن عبدالملک ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ آبی اللحم کا نام خلف بن مالک بن عبداللہ بن حارثہ بن غفار ہے ان کی اولاد میں سے حویرث بن عبداللہ بن آبی اللحم ہیں کلبی نے حویرث کو آبی اللحم کی اولاد میں قرار دیا اور ہثیم کہتے ہیں کہ ان کا نام خلف بن عبدالملک تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام حویرث بن عبداللہ بن مالک بن عبداللہ بن ثعلبہ بن غفار تھا۔

اور ان کو آبی اللحم اس وجہ سے کہتے ہیں کہ (آبی اللحم کے معنی ہیں گوشت سے انکار کرنے والا) اور وہ جو جانور بتوں کے نام پر ذبح کیا جاتا تھا اس کا گوشت نہ کھاتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ بالکل گوشت نہ کھاتے تھے۔ رسول اللہؐ کے ہمراہ خیبر میں شریک ہوئے تھے اور ان سے ان کے مولیٰ عمیر نے روایت کی ہے۔

ہم سے ابواسحاق ابراہیم بن محمد مہران نے اور اسمٰعیل بن عبیداللہ بن علی نے اور ابوجعفر عبیداللہ بن علی بن علی بغدادی نے بیان کیا یہ سب لوگ کہتے تھے کہ ہمیں ابوالفتح عبدالملک بن ابی القاسم بن ابی سہل کروخی نے اپنی اسناد سے امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں لیث نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے یزید بن عبداللہ سے انہوں نے عمیر مولیٰ آبی اللحم سے انہوں نے حضرت آبی اللحم سے نقل کر کے

---

[1] اگر یہ روایت صحیح مان لی جائے کہ حضرت علی مرتضیٰ نے مغیرہ کے اس قول کو جھوٹ کہا تو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ کو مغیرہ کا یہ قول صحیح سند سے پہنچا اور بالفرض یہ بھی تسلیم کر لیا جائے تو صحابہ کا سچا ہونا ہمارے بیان دلائل قطعیہ سے ثابت ہے جس وقت تک اس کے خلاف کوئی قطعی دلیل اسی درجہ کی نہ ملے ہم اپنا عقیدہ نہیں بدل سکتے اس کی پوری بحث مع اور نفیس مباحث کے ترجمہ اسد الغابہ کے مقدمہ میں ہم انشاء اللہ لکھیں گے۔

[2] لحد یعنی قبر کو کہتے ہیں۔

خبر دی کہ حضرت آبی اللحم نے نبی ؐ کو (مقام) احجارزیت میں استسقاء[1] کرتے ہوئے دیکھا اور آپ اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے دعا مانگ رہے تھے۔ حضرت آبی اللحم جنگ خیبر میں شہید ہوئے۔ ان کو تینوں (یعنی حافظ ابن مندہ اور حافظ ابونعیم اور امام ابن عبدالبر) نے لکھا ہے

۲۔ حضرت ابانؓ بن سعید

حضرت ابانؓ بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی اموی کے فرزند ہیں اور ان کی والدہ ہند بنت مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ صفیہ بنت مغیرہ جو حضرت خالد بن ولید بن مغیرہ کی پھوپھی تھی حضرت ابان اور رسول اللہ ؐ عبدمناف میں جا کے ملتے ہیں۔

یہ اپنے دونوں بھائیوں خالد اور عمرو کے بعد اسلام لائے اور جب وہ اسلام لائے تو انہوں نے کہا (ترجمہ اشعار) کاش [2] (مقام) ظریبہ میں (جو) مردہ (مدفون) ہے وہ دیکھتا۔ ان باتوں کو جو عمرو اور خالد دین میں افترا کر رہے ہیں ان دونوں نے عورتوں کی اطاعت کر لی اس لئے یہ دونوں ہمارے جگری دشمنوں کی مدد کرتے تھے۔

حضرت عمرو نے اس کا یہ جواب۔ (ترجمہ اشعار)

میرا بھائی جس کی میں آبروریزی نہیں کرتا اگرچہ وہ اپنی گفتگو سے باز نہیں آتا جب اس پر اس کے بعض معاملات مشتبہ [3] ہو جاتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ کاش (وہ) مردہ (جو) ظریبہ میں (مدفون ہے) زندہ ہو جاتا (مگر میں اس سے کہتا ہوں کہ) تو اس مردہ (کے ذکر) کو چھوڑ دے جو اپنی راہ چلا گیا اور اس زندہ کے پاس آ جو قابل اتباع ہے ابان کی مراد مردے سے ان کے والد ابواحیحہ سعید بن عاص بن امیہ ہیں جو ظریبہ میں مدفون ہوئے تھے۔ ظریبہ ایک پہاڑ ہے طائف میں۔

(حافظ) ابوعمر بن عبدالبر کہتے ہیں کہ حضرت ابان حدیبیہ اور خیبر کے درمیان میں اسلام لائے اور غزوہ حدیبیہ ۶ھ میں ہوا تھا اور غزوہ خیبر محرم ۷ھ میں (حافظ) ابونعیم کا بیان ہے کہ وہ خیبر سے پہلے اسلام لائے اور اس میں شریک ہوئے اور یہی صحیح ہے کیونکہ حضرت ابوہریرہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ؐ نے ابان بن سعید بن عاص کو ایک لشکر میں مدینہ سے بھیجا تھا تو ابان اور ان کے ساتھی فتح خیبر کے بعد رسول اللہ ؐ کے پاس لوٹ کے آئے اور رسول اللہ ؐ اس وقت خیبر ہی میں تھے اور ابن مندہ نے کہا کہ پہلے ابان کے بھائی عمرو اسلام لائے اور ابان بن سعید ان کے بعد اسلام لائے تھے پھر یہ دونوں ہجرت کر کے حبش گئے یہ ابن مندہ کا قول تھا حالانکہ یہ متناقض ہے اور یہ وہم ہے کیونکہ حبش کی طرف ہجرت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو سب سے پہلے اسلام لائے اور ابان (ان

---

[1] استسقاء پانی برسنے کی دعا مانگنا ۱۲

[2] یہ اشعار اس زمانے کے ہیں جس زمانہ میں حضرت ابانؓ دور از حال کافر تھے وہ اپنے نومسلم بھائیوں کی ان اشعار میں ہجو کرتے ہیں کہ کاش میرے (باپ جو مر چکے ہیں اور ظریبہ میں مدفون ہیں زندہ ہوتے اور) عمرو اور خالد کی افترا پردازیاں (یعنی کہ وہ ایک ہم جیسے بشر کو نبی کہتے ہیں اور بتوں کی پرستش وغیرہ کی ممانعت خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں دیکھتے (تو ان دونوں کو مزا بتاتے) ۱۲

[3] یعنی جب اسے کوئی بات معلوم نہیں ہوتی اس کی عقل وہاں تک رسائی نہیں کرتی مثلاً آنحضرت ؐ کا نبی ہونا اس کی فہم و فراست میں نہیں آتا تو وہ اپنے مردہ باپ کو پکارنے لگتا ہے حالانکہ اس زندہ رہبر یعنی حضرت محمد ؐ کی پیروی کرنا چاہئے ۱۲۔

سابقین میں نہیں ہیں اور انہوں نے) حبش کی طرف ہجرت نہیں کی۔
ابان رسول اللہؐ اور مسلمانوں کے سخت دشمن تھے ان کے اسلام کا یہ سبب ہوا کہ وہ (حسب عادت ایک مرتبہ) بغرض تجارت شام گئے تو ان کی ایک راہب (نصرانی درویش) سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے اس راہب سے رسول اللہؐ کی بابت پوچھا کہا کہ میں ایک قریشی آدمی ہوں ایک شخص ہم میں پیدا ہوا ہے وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں مجھے اللہ نے رسول کیا ہے جس طرح موسیٰ اور عیسیٰ کو کیا تھا راہب نے پوچھا کہ اس شخص کا نام کیا ہے انہوں نے کہا محمد (ﷺ) راہب نے کہا (کہ ایک نبی پیدا ہونے والے) ہیں میں ان کی علامات وصفات تم سے بیان کرتا ہوں چنانچہ اس نے وہ حالت بیان کی جو نبیؐ کی (تھی) اور آپ کا سن اور نسب بیان کیا ابان نے کہا کہ وہ ایسے ہی ہیں راہب نے کہا خدا کی قسم وہ عرب پر غالب آ جائیں گے پھر تمام دنیا پر غالب آ جائیں گے اور اس نے ابان سے کہا کہ اس مرد صالح سے میرا اسلام کہنا چنانچہ جب یہ مکہ لوٹ کے آئے تو انہوں نے نبیؐ کی کیفیت پوچھی اور آپ کے اور آپ کے صحابہ کی نسبت کوئی ناشائستہ کلمہ جیسے پہلے کہتے تھے نہیں کہا اور یہ واقعہ حدیبیہ سے پہلے کا ہے پھر رسول اللہؐ جب حدیبیہ تشریف لے گئے اور وہاں سے لوٹے تو یہ آپ کے ساتھ ہو گئے اور اسلام لے آئے اور ان کا اسلام اچھا ہوا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان ہی نے حضرت عثمانؓ (امیر المومنین) کو امن دیا تھا جب کہ انہیں نبیؐ نے حدیبیہ کے دن مکہ بھیجا تھا انہوں نے حضرت عثمانؓ کو اپنا گھوڑا سواری کے لئے دیا اور کہا کہ آپ بے خوف وخطر مکہ میں جہاں چاہیں جائیں۔
ہمیں ابو احمد بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن عیاش نے محمد بن الولید زبیدی سے نقل کر کے خبر دی کہ عبداللہ بن سعید بن عاص نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا کہ رسول اللہؐ نے ابان بن سعید بن عاص کو مدینہ سے نجد کی طرف ایک لشکر کا سردار بنا کر بھیجا چنانچہ (وہ گئے اور) وہ اور ان کے ساتھی رسول اللہؐ کے پاس خیبر میں لوٹ کے آئے بعد اس کے آپ خیبر کو فتح کر چکے تھے اور ان لوگوں کی سواریوں کی نکیل چھوہارے کی چھالوں کی تھیں ابان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہمیں بھی خیبر کی غنیمت میں حصہ دیجئے۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ان لوگوں کو نہ دیجئے (ان کا خیبر کی غنیمت میں کیا حق ہے) ابان نے (حضرت ابو ہریرہ سے) کہا کہ اے وبر[1] جو ابھی پہاڑ سے اتر کے آیا ہے تو یہ بات کہتا ہے۔
نبیؐ نے (ابان کو ٹال دیا اور) فرمایا کہ اے ابان بیٹھو مگر رسول اللہؐ نے انہیں (خیبر کی غنیمت میں) حصہ نہیں دیا۔ رسول اللہؐ نے انہیں بحرین کا حاکم مقرر کر دیا تھا جب کہ علاء بن حضرمی کو وہاں سے معزول کر دیا چنانچہ وہاں کے حاکم رہے یہاں تک کہ رسول اللہؐ کی وفات ہوگئی اس کے بعد وہ مدینہ لوٹ آئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے چاہا کہ انہیں پھر وہاں واپس کریں مگر انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہؐ کے بعد کسی کا کام نہیں کروں گا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کی طرف سے یمن کے بعض اضلاع کی حکومت قبول کر لی تھی واللہ اعلم۔ ان کے والد کی کنیت ابو احیحہ تھی ان کا ایک لڑکا تھا احیحہ جو جنگ فجار میں مقتول ہوا اور (ایک بیٹا ان کا) عاص جنگ بدر میں بحالت کفر مقتول ہوا اسے حضرت علی نے قتل کیا تھا اور (دوسرا بیٹا ان کا) عبیدہ بھی جنگ بدر میں بحالت کفر مقتول ہوا

[1] وبر ایک جانور کو کہتے ہیں جو قد قامت میں بلی کے مشابہ ہوتا ہے مطلب ان کا یہ تھا کہ تم ایک جنگلی پہاڑی آدمی ہو جو تم ان امور کو کیا سمجھ سکتے ہو اور ایسی باتوں میں تم کیوں مشورہ دیتے ہو۔

اسے حضرت زبیر نے قتل کیا تھا اور پانچ بیٹے ان کے اسلام لائے اور ان پانچوں نے رسول اللہ ؐ کی صحبت اٹھائی اور ان میں سے کسی کی اولاد نہیں سوائے عاص بن سعید کے صرف انہیں سے اولاد ہے اور انہیں عاص کی اولاد میں سے ہیں۔ سعید بن عاص بن سعید بن عاص بن امیہ جن کو حضرت معاویہؓ نے مدینہ کا عامل بنایا تھا اور عنقریب اس کا ذکر انشاء اللہ آئے گا اور یہ سعید والد ہیں عمرو اشدق کے جن کو عبدالملک بن مروان نے قتل کیا تھا اور ابان بھی انہیں لوگوں میں سے ایک شخص تھے جنہوں نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت میں توقف کیا تھا کہ دیکھیں بنی ہاشم کیا کر رہے ہیں پھر جب بنی ہاشم نے حضرت ابوبکرؓ سے بیعت کر لی تو انہوں نے بھی بیعت کر لی۔ ان کی وفات کے وقت میں اختلاف ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت ابان اور عمرو جو دونوں سعید کے بیٹے ہیں جنگ یرموک میں شہید ہوئے مگر کسی اور مورخ نے اس کی موافقت نہیں کی اور جنگ یرموک ملک شام میں پانچویں رجب سنہ ۱۵ ہجری کو حضرت عمرؓ کی خلافت میں ہوئی تھی اور موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ حضرت ابان جنگ اجنادین میں شہید ہوئے اور یہی قول ہے مصعب کا اور زبیر کا اور اکثر اہل نسب کا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ جنگ مرج الصفر میں دمشق کے پاس شہید ہوئے۔

واقعہ اجنادین جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳ ہجری میں حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں ان کی وفات سے کچھ پہلے ہوا تھا اور واقعہ مرج الصفر سنہ ۱۴ھ شروع خلافت حضرت عمرؓ میں ہوا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں پہلے واقعہ مرج الصفر ہوا تھا پھر جنگ یرموک ہوئی اس کے بعد اجنادین ہوئی اور اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ یہ اوقات باہم ایک دوسرے سے قریب ہیں اور زہری کہتے ہیں کہ ابان بن عاص نے حضرت عثمانؓ کا مصحف زید بن ثابت پر بحکم حضرت عثمانؓ [1] املا کیا تھا اور اسی کی تائید کرتا ہے ان لوگوں کا قول جو کہتے ہیں کہ ان کی وفات سنہ ۲۹ ہجری میں ہوئی۔

حضرت ابان کے حالات میں مروی ہے کہ (ایک روز) انہوں خطبہ پڑھا اس میں بیان کیا کہ رسول اللہ ؐ نے زمانہ جاہلیت کے تمام خون معاف کر دیئے ہیں۔ اس نام کو تینوں نے لکھا ہے۔

۳۔ حضرت ابانؓ العبدی

حضرت ابانؓ العبدی۔ (یعنی قبیلہ عبدالقیس کے) ان کا تذکرہ صرف ابن مندہ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ اپنی قوم کی طرف سے رسول اللہ ؐ کے پاس آئے تھے اور یہی محمد بن سعد واقدی سے مروی ہے حالانکہ یہ وہم ہے اور اس تذکرہ میں جو اس کے بعد ہے جواب کی بحث آئے گی۔

۴۔ حضرت ابانؓ المحاربی

حضرت ابانؓ المحاربی۔ یہ منجملہ ان لوگوں کے ہیں جو قبیلہ عبدالقیس کی طرف سے رسول اللہ ؐ کے پاس آئے تھے ان کو تینوں نے لکھا ہے حکم بن حیان محاربی نے حضرت ابان محاربی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں بھی منجملہ وفود کے تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغل کی سپیدی دیکھی جب آپ نے (تکبیر تحریمہ کے لئے) اپنے دونوں ہاتھ قبلہ کی طرف ان کا رخ کر کے اٹھائے تھے۔

---

[1] املا کے معنی یہ ہیں کہ ایک شخص پڑھے تا کہ اور لوگ لکھیں مطلب یہ ہوا کہ حضرت ابانؓ پڑھتے جاتے تھے اور حضرت زیدؓ لکھتے جاتے تھے۔

میں کہتا ہوں ابونعیم اور ابوعمر (ابن عبدالبر) نے ابان عبدی کو ذکر نہیں کیا اور ان کو صرف ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور یہ ان کا وہم ہے کیونکہ ابان عبدی اور ابان محاربی دونوں ایک ہیں: محارب قبیلہ عبدالقیس کی ایک شاخ ہے اور یہ شاخ جن کی طرف منسوب ہے وہ محارب بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصٰی بن عبدالقیس ہیں پس یہی ابان عبدی بھی ہیں اور محاربی بھی ہیں اور شاید ابن مندہ نے ان کو محاربی (لکھا ہوا) دیکھا تو انہوں نے ان کو محارب بن حصفہ بن قیس غیلان (کے خاندان) سے سمجھا اسی سبب سے انہوں نے دو ابان بنا دیئے حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔

۵۔ حضرت ابجرؓ المزنی

حضرت ابجرؓ المزنی (یعنی قبیلہ مزینہ کے) ان کو ابن مندہ نے اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔ ان کی بابت اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں یہ ابجر کے بیٹے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ خود انہیں کا نام ابجر تھا اور صحیح یہ ہے کہ ان کا نام غالب بن ابجر تھا۔

ہمیں خطیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی اسناد سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے شعبہ نے عبید بن حسن سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن معقل سے سنا وہ عبداللہ بن بشر سے وہ مزینہ کے کچھ لوگوں سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہمارے سردار ابجر یا ابن ابجر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مال میں صرف میرے گدھے باقی رہ گئے ہیں تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اپنے فربہ گدھے (ذبح کر کر کے) اپنے گھر والوں کو کھلا دو کیونکہ صرف وہی گدھے حرام ہیں جو غلیظ کھاتے ہوں۔ ایسا ہی ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور غندر نے اس کی مخالفت کی ہے ہمیں ابویاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن امام احمد بن حنبل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے شعبہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبید ابوالحسن سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن معقل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن بشر سے سنا کہ بعض اصحاب نبیؐ نے بیان کیا کہ قبیلہ مزینہ کے سردار ابجر نے نبیؐ سے دریافت کیا کہ میرے مال میں اب صرف میرے گدھے باقی رہ گئے ہیں کچھ نہیں جو اپنے گھر والوں کو کھلاؤں پھر آگے اس کے انہوں نے ویسا ہی بیان کیا اور اس حدیث کو ان دونوں کے علاوہ اور لوگوں نے روایت کیا ہے تو انہوں نے غالب بن ابجر بیان کیا ہے ان کا تذکرہ انشاء اللہ غالب کے لفظ میں عنقریب آئے گا۔ ان کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے۔

۶۔ سیدنا و ابن سیدنا ابراہیم (روحی فداہ) فرزند رسول اللہؐ

(سیدنا و ابن سیدنا) ابراہیم (روحی فداہ) فرزند رسول اللہؐ۔ ان کی والدہ حضرت ماریہ قبطیہ ہیں جنہیں مقوقس بادشاہ اسکندریہ نے رسول اللہؐ کے لئے ہدیۃً بھیجا تھا یہ اور ان کی بہن سیرین (دونوں ہدیہ میں آئی تھیں) سیرین کو رسول اللہؐ نے حسان بن ثابت کے حوالے کر دیا تھا ان سے عبدالرحمٰن بن حسان پیدا ہوئے پس یہ عبدالرحمٰن اور حضرت ابراہیم فرزند نبیؐ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔

حضرت ابراہیم کی ولادت ذی الحجہ سنہ ۸ ہجری میں ہوئی ان کی ولادت سے نبیؐ بہت خوش ہوئے تھے۔ یہ عالیہ[۱] میں پیدا ہوئے تھے ان کی قابلہ[۲] حضرت سلمٰی زوجہ ابورافع تھیں جو نبیؐ کی آزاد کی ہوئی لونڈی تھیں (اس خدمت کے صلے میں) آپ نے

۱۔ مدینہ کی آبادی کچھ تو بلندی پر تھی اسی کو عالیہ کہتے ہیں اور کچھ نشیب میں تھی۔

۲۔ ''قابلہ'' اس عورت کو کہتے ہیں جو بچہ جنانے کا کام کرتی ہو۔ (یعنی جو دایہ ہو)

انہیں ایک غلام دے دیا تھا اور حضرت ابراہیم کا عقیقہ [1] آپ نے ان کی پیدائش کے ساتویں دن کیا تھا اور ان کا نام (بھی ساتویں دن) رکھا تھا ان کے بالوں کے ہم وزن چاندی آپ نے خیرات کی تھی اور لوگوں نے ان کے بال دفن کر دیئے تھے زبیر نے (جو علم نسب کے بڑے عالم تھے) ایسا ہی کہا ہے۔

پھر حضرت ابراہیم کو دودھ پلانے کے لئے آپ نے ام سیف کے حوالہ کر دیا جو مدینہ کے لوہار کی بی بی تھیں جن کا نام ابوسیف تھا۔ ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی الحسن بن عبداللہ طبری مخزومی معروف بہ دینی نے اپنی اسناد سے ابویعلی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شیبان نے اور ہدبہ بن خالد نے بیان کیا تھا یہ دونوں کہتے تھے ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ثابت نے حضرت انسؓ سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ؐ نے (صبح کو اپنے صحابہ سے) فرمایا کہ آج شب کو میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے اس کا نام میں نے اپنے باپ ابراہیم (پیغمبر) علیہ السلام کے نام پر رکھا ہے پھر آپ نے حضرت ابراہیم کو ام سیف کے حوالہ کر دیا وہ مدینہ کے ایک لوہار کی بیوی تھی اور شیبان کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ؐ اپنے صاحبزادے کو دیکھنے چلے اور ابو سیف کے پاس پہنچے۔ میں بھی آپ کے ہمراہ تھا اور وہ اپنی بھٹی میں آگ دہکار ہے تھے ان کا مکان دھویں سے بھرا ہوا تھا لہٰذا میں رسول اللہ ؐ سے آگے آگے چلا گیا (اور میں نے حضرت کے تشریف آوری کی اطلاع کی) تو وہ اپنے کام سے رک گئے پھر رسول اللہ ؐ نے صاحبزادے کو بلوایا اور انہیں لپٹا لیا اور جو کچھ اللہ نے چاہا وہ آپ نے فرمایا حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر اس کے بعد میں ایک مرتبہ اور حضرت کے ساتھ ابوسیف کے یہاں گیا تو میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا کہ رسول اللہ ؐ کے آگے قبض روح کی حالت میں تھے ہدبہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ؐ کی آنکھ آنسو بہارہی تھی اور شیبان کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ کی دونوں آنکھیں آنسو بہارہی تھیں پھر رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ آنکھ سے آنسو بہ رہے ہیں اور دل رنجیدہ ہے مگر ہم زبان سے وہیں باتیں کہتے ہیں جن سے ہمارا پروردگار راضی ہے اور شیبان کی حدیث میں (یہ بھی) ہے کہ (رسول اللہ ؐ نے فرمایا) اے ابراہیم ہم تمہاری جدائی سے رنجیدہ ہیں اور زبیر نے کہا ہے کہ انصار میں باہم یہ جھگڑا ہوا تھا کہ حضرت ابراہیم کو دودھ کون پلائے وہ چاہتے تھے کہ حضرت ماریہ کو رسول اللہ کی خدمت کے لئے رہنے دیں (ان سے دودھ پلانے کا کام نہ لیں) بوجہ اس کے حضرت کو ان سے محبت تھی پھر ام بردہ نے جن کا نام خولہ بنت منذر بن زید بن لبید بن خداش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار تھا جو زوجہ تھیں براء بن اوس بن خالد بن جعد بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار کی تو انہوں نے رسول اللہ ؐ سے ان کے دودھ پلانے کے لئے کہا چنانچہ حضرت ابراہیم کو دودھ پلاتی تھیں اپنے ایک بیٹے کے دودھ سے دودھ پلانے کے لئے قبیلہ بنی مازن بن نجار میں لے جاتی تھیں اور پھر ان کو ان کی والدہ کے پاس (یعنی حضرت ماریہ) کے پاس واپس کر جاتی تھی اور رسول اللہ ؐ نے ام بردہ کو (اس کے صلے میں) کچھ کھجوروں کے درخت دیئے تھے۔

حضرت ابراہیم کی وفات جس وقت ہوئی وہ اٹھارہ مہینے کے تھے یہ قول واقدی کا ہے اور محمد بن مؤمل مخزومی کہتے ہیں کہ وہ اس وقت سولہ مہینے اور آٹھ دن کے تھے رسول اللہ ؐ نے ان کی نماز پڑھی اور فرمایا کہ ہم ان کو اپنے فرط [2] عثمان بن مظعون کے پاس دفن

---

[1] عقیقہ ساتوں روز کر دینا مسنون ہے اگر ساتوں روز کسی وجہ سے نوبت نہ آئے تو پھر جب چاہے کر دے۔

[2] فرط اس جماعت کو کہتے ہیں جو قافلے سے پہلے منزل پر پہنچ کر قافلے کی آسائش کا سامان کر رکھے حضرت عثمانؓ بن مظعون مہاجرین سے تھے جب ان کی وفات ہوئی تو حضرت نے ان کو دفن کر کے فرمایا کہ ہمارا جو عزیز مرے گا ہم ان ہی کے قریب دفن کریں گے۔

کریں گے اور یہ (کہ کے) آپ نے ان کو بقیع میں دفن کیا۔

حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے (ایک دن) عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ پکڑا اور ان کو باغ میں لے گئے تو حضرت ابراہیم اپنی والدہ کی گود میں نزع کی حالت میں تھے پھر آپ نے فرمایا کہا اے ابراہیم ہم تمہیں خدا کی کسی بات سے نہیں بچا سکتے بعد اس کے آپ کی دونوں آنکھیں بھر آئیں اور آپ نے فرمایا کہ اے ابراہیم اگر یہ سچی بات نہ ہوتی اور یہ سچا وعدہ نہ ہوتا کہ ہمارے پچھلے ہمارے اگلوں سے مل جائیں گے (یعنی جو پہلے مرا اور جو پیچھے مرا سب ایک دن مل جائیں گے) تو ہم اس سے بھی زیادہ تمہارا غم کرتے اور اے ابراہیم ہم تمہاری جدائی سے بہت رنجیدہ ہیں آنکھ رو رہی ہے اور دل رنجیدہ ہے مگر ہم زبان سے کوئی ایسی بات نہیں کہتے جس سے پروردگار ناخوش ہو۔

ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے اپنی اسناد سے ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عدی بن ثابت سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت براءؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب ابراہیم کی وفات ہوئی کہ ان کے لئے جنت میں ایک دودھ پلانے والی (مقرر کی گئی) ہے اور جب حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی تو اتفاق سے اسی دن آفتاب میں گرہن لگ گیا تو کچھ لوگوں نے کہا کہ آفتاب میں انہیں کی وفات کی وجہ سے گرہن لگا ہے لہٰذا رسول اللہؐ نے خطبہ[1] پڑھا اور فرمایا کہ آفتاب اور ماہتاب دونوں خدا کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں نہ کسی کی موت سے ان میں گرہن لگتا ہے نہ کسی کی زندگی سے لہٰذا جب تم ایسا دیکھو تو خدا کے ذکر کی طرف اور نماز کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

حضرت براء روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے حضرت ابراہیم کی نماز میں چار تکبیریں کہیں یہی قول جمہور[2] علماء کا ہے اور یہی صحیح ہے۔

ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی بن عبیداللہ امین نے اپنی اسناد سے ابوداؤد سجستانی تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ہناد بن سری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبید نے وائل بن داؤد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے البہی سے سنا وہ کہتے تھے جب حضرت ابراہیم فرزند نبیؐ کی وفات ہوئی تو رسول اللہؐ نے لوگوں کے بیٹھنے کے مقامات[3] میں ان کی نماز پڑھی اور اسی اسناد سے ابوداؤد سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن یعقوب طالقانی سے کہا کہ تم سے ابن مبارک نے یعقوب بن قعقاع سے انہوں نے عطاء سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ نبیؐ نے حضرت ابراہیم کے جنازے کی نماز پڑھی اور ابن اسحاق عبداللہ بن ابی بکر سے وہ عمرہ سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے حضرت ابراہیم کے جنازے کی نماز نہیں پڑھی ابوعمر (ابن عبدالبر) کہتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہے کہ واللہ اعلم کیونکہ اکثر علما نے بچوں کے جنازے کی نماز پڑھنے پر اجماع کیا ہے بشرطیکہ (کم از کم) وہ روئیں ہوں[4] اسی پر عمل جاری ہے سلف اور خلف کا۔

---

[1] یہ تھی خیر خواہی امت اور یہ تھی احکام الٰہی کی اطاعت ایسے نازک وقت میں بھی جب آپ کو معلوم ہوا کہ امت میں ایک غلط خیال پھیل رہا ہے فوراً اس کی صلاح کی فکر میں مصروف ہو گئے۔

[2] حنفیہ کے نزدیک بھی نماز جنازہ میں چار ہی تکبیریں ہیں ۱۲

[3] یعنی نماز جنازہ کے لئے جو مقام مخصوص کر دیا گیا تھا وہاں نہیں بلکہ جہاں لوگ بیٹھا کرتے تھے وہیں آپ نے ان کی نماز پڑھی۔

[4] مقصود یہ ہے کہ جو بچہ زندہ پیدا ہو کے مر جائے اس کی نماز ضرور پڑھی جائے گی اب زندہ پیدا ہونے کی علامت سے یہ رکھی گئی ہے کہ پیدا ہونے کے بعد روئے جس طرح سب بچے روتے ہیں بغیر روئے صرف ہاتھ پیر کی حرکت سے اس کی زندگی کا حکم نہ دیا جائے گا ۱۲۔

بیان کیا گیا ہے کہ فضل بن عباس نے حضرت ابراہیم کو غسل دیا وہ اور اسامہ بن زید ان کی قبر میں اترے اور رسول اللہ ؐ قبر کے کنارے بیٹھے رہے۔

زبیر کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کی قبر پر (بعد دفن کرنے کے) پانی چھڑکا گیا اور ان کی قبر پر (پہچان کے لئے) علامت بنائی گئی اور یہ سب سے پہلی قبر ہے جس پر پانی چھڑکا گیا۔

نبی ؐ سے مروی ہے کہ اگر ابراہیم زندہ رہتے تو میں ان کے ماموؤں کو آزاد کر دیتا اور تمام قبطیوں سے جزیہ معاف کر دیتا۔

حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ انہوں نے نے کہا اگر حضرت ابراہیم زندہ رہتے تو یقیناً وہ صدیق اور نبی ہوتے۔

ابوعمر (ابن عبدالبر) کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ کیسی بات ہے حضرت نوحؑ کے بیٹے بعض نبی نہیں ہوئے اور اگر یہ کلیہ ہوتا[1] کہ نبی کی اولاد بھی نبی ہو تو یقیناً ہر شخص نبی ہوتا کیونکہ سب حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

حضرت ابراہیم کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۔ حضرت ابراہیمؓ الاشہلی

حضرت ابراہیمؓ الاشہلی (کنیت ان کی) ابواسمٰعیل قبیلہ اشہل کے ہیں ان کی حدیث اسحاق فروی نے ابوغصن یعنی ثابت سے انہوں نے اسمٰعیل بن ابراہیم اشہلی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے کہا نبی ؐ بنی سلمہ کے یہاں تشریف لے گئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ وہم ہے (یعنی ابراہیم اشہلی کوئی صحابی نہیں ہیں) ان کا تذکرہ ابن مندہ نے اور ابونعیم نے لکھا ہے فروہ کی ''ر'' ساکن ہے اور سلمہ کا لام مکسور ہے۔

۸۔ حضرت ابراہیمؓ بن حارث

حضرت ابراہیمؓ بن حارث بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تیمی قریشی۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے اپنے والد کے ہمراہ ہجرت کی اور امام احمد بن حنبل سے منقول ہے کہ انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث کا ذکر کیا اور کہا کہ ان کے والد مہاجرین میں سے تھے ابن عیینہ نے محمد بن منکدر سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے کہا ہمیں رسول اللہ ؐ نے ایک لشکر میں بھیجا اور ہمیں رسول اللہ ؐ نے حکم دیا کہ ہر شام اور صبح کو ہم یہ پڑھا لیا کریں **افحسبتم انما خلقنا کم عبثا وانکم الینا لاترجعون** چنانچہ ہم اس کو پڑھتے رہے اور مال غنیمت لے کر واپس آئے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۔ حضرت ابراہیمؓ بن خلاد

حضرت ابراہیمؓ بن خلاد بن سوید۔ قبیلہ خزرج کے ہیں۔ یہ چھوٹی عمر میں نبی ؐ کے پاس لائے گئے تھے۔

محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے عبداللہ بن ابی لبید سے انہوں نے مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے انہوں نے ابراہیم بن

---

[1] بیشک یہ کلیہ تو نہیں ہے مگر یہ کیسے معلوم ہوا کہ حضرت انسؓ نے اس کلیہ کی بنا پر کہا تھا ممکن ہے کہ حضرت ابراہیم کے آثار حرکات وسکنات سے ایسا قیاس کیا ہو یا نبی صلعم سے کوئی ایسی بات سنی ہو جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہو۔ جس سے یہ شرط کا ہے۔

خلاد بن سوید اشہلی سے کہ انہوں نے کہا جبریل نبی ؐ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ اے محمد آپ بکثرت حج اور قربانی کیا کیجئے میں کہتا ہوں کہ حافظ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ خزرجی (یعنی قبیلہ خزرج کے) ہیں اور ابن مندہ نے اس حدیث کی اسناد میں ان کو اشہلی قرار دیا ہے حالانکہ یہ دونوں متناقض ہیں کیونکہ اشہل جب بولا جاتا ہے تو عبدالاشہل کی طرف منسوب ہوتا ہے جو اس کا ایک مشہور قبیلہ ہے وہ خزرج میں سے نہیں ہے ہاں اگر انہوں نے ان کی نسبت عبدالاشہل بن بن نجار کی طرف مراد لی ہو تو یہ درست ہے کیونکہ نجار خزرج کا ایک قبیلہ ہے مگر جب اشہلی بولا جاتا ہے تو اس سے پہلا ہی سمجھا جاتا ہے واللہ اعلم اور صحیح یہی ہے کہ وہ خزرجی ہیں اور ان کا نسب خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید کے بیان میں آئے گا۔ اس کو یاد رکھو۔

۱۰۔ حضرت ابراہیمؓ ابورافع

حضرت ابراہیمؓ ابورافع (ان کی کنیت) ابورافع ہے رسول اللہؐ کے غلام تھے۔

ابن معین کہتے ہیں کہ ان کا نام ابراہیم تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں ہرمز اور علی بن مدینی اور مصعب کہتے ہیں کہ ان کا نام اسلم تھا علی بن مدینی نے کہا کہ بعض کا بیان ہے کہ انکا نام ہرمز تھا اور بعض کا قول ہے کہ ان کا نام ثابت تھا اور یہ قبطی تھے پہلے حضرت عباس کے غلام تھے انہوں نے نبی ؐ کو ہبہ کر دیا تھا۔

یہ مکہ میں (قبل از ہجرت) ام فضل کے ساتھ اسلام لائے تھے اور ان لوگوں نے اپنا اسلام مخفی رکھا تھا جنگ احد اور خندق میں شریک ہوئے اور نبیؐ کے اسباب کی حفاظت کرتے رہے جب انہوں نے نبی ؐ کو حضرت عباس کے مسلمان ہو جانے کی خوشخبری سنائی تو نبیؐ نے انہیں آزاد کر دیا اور ان کے ساتھ اپنی آزاد کردہ لونڈی حضرت سلمیٰ کا نکاح کر دیا حضرت ابورافع فتح مصر میں بھی شریک تھے۔ ۳۵ھ میں وفات پائی یہ قول ابن ماکولا کا ہے اور بعض لوگوں نے اس کے خلاف بھی کہا ہے۔

ہمیں ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی ثقفی نے اجازۃً اپنی اسناد کے ساتھ ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم ضحاک بن مخلد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے عبدالرحمٰن بن ابی رافع سے انہوں نے اپنی پھوپھی سلمیٰ سے انہوں نے حضرت ابورافع سے روایت کی کہ (ایک شب کو) رسول اللہ ؐ اپنی سب بیویوں کے پاس تشریف لے گئے اور ہر ایک کے یہاں آپ نے علیحدہ علیحدہ غسل کیا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ؐ اگر آپ ایک ہی غسل (سب کے بعد) کرتے (تو کچھ حرج تھا) حضرت نے فرمایا کہ یہی زیادہ پسندیدہ اور زیادہ مرغوب ہے کہ ہر بار غسل کر لیا جائے۔

حضرت ابورافع کی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی خلافت میں اور یہی صحیح ہے ان کے بیٹے عبیداللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے میر منشی تھے۔

ان کا تذکرہ ابوعمر (ابن عبدالبر) نے اسلم کے نام میں کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی جگہ (یعنی ابراہیم کے نام میں) کیا ہے۔

۱۱۔ حضرت ابراہیمؓ بن عباد

حضرت ابراہیمؓ بن عباد بن نہیک بن اساف بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس

انصاری اوسی حارثی جنگ احد میں شریک ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے حارثہ ثاء مثلثہ کے ساتھ ہے اور انہیں کی طرف ان کی نسبت ہے۔

۱۲۔ حضرت ابراہیمؓ عذری

حضرت ابراہیمؓ عذری بن عبدالرحمٰن عذری۔ اس سے معان بن رفاعہ نے روایت کی ہے۔ اس روایت کو حسن بن عرفہ بن عیاش سے انہوں نے معان سے انہوں نے ابراہیم سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابہ میں سے ہیں مگر کسی اور نے ان کی موافقت نہیں کی۔

ابن مندہ نے کہا ہے کہ ہمیں محمد بن عبیداللہ بن ابی رجاء نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں موسی بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہم کو سلیمان بن داؤد زہرانی نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہم سے حماد بن زید نے تقیہ بن ولید سے انہوں نے معان بن رفاعہ سے انہوں نے حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ؐ نے فرمایا اس علم کو (یعنی علم دین کو) ہر زمانے کے عادل (یعنی پرہیزگار) لوگ حاصل کریں گے اور دغابازوں کی تحریف اور غلط کاروں کی انتساب اور جاہلوں کی تاویل کو شریعت سے دور کرتے رہیں گے اور ولید بن مسلمہ نے معان سے اسی کے مثل روایت کی ہے اور محمد بن سلیمان بن ابی کریمہ نے معان سے انہوں نے ابو عثمان ہندی سے انہوں نے اسامہ بن زید سے بھی اس حدیث کی روایت کی ہے اور تقیہ بن ولید نے بھی مسلمہ بن علی سے انہوں نے ابو محمد سلامی سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے مگر یہ سب حدیثیں مضطرب[۱] ہیں۔ ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے (ابو عمر نے نہیں کیا) عیاش میں یا ہے اور اس کے اخیر میں شین معجمہ ہے۔

۱۳۔ حضرت ابراہیمؓ زہری

حضرت ابراہیمؓ زہری بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری اور ہم ان کا (پورا) نسب ان کے والد کے تذکرہ میں لکھیں گے ان کی کنیت ابو اسحاق ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو محمد اور ان کی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط ہیں۔

محمد بن سعد واقدی نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے نبی ؐ کو دیکھا ہے۔ ابو نعیم کہتے ہیں اور اس بات کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ؐ کی حیات میں پیدا ہو چکے تھے وہ روایت ہے جو ابراہیم بن منذر سے منقول ہے کہ ابراہیم بن عبدالرحمٰن نے سنہ ۷۵ھ میں وفات پائی اور عمر ان کی اس وقت ۷۶ سال کی تھی اور یہ حضرت عمرؓ بن خطاب سے اور اپنے والد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے (ابو عمر نے نہیں لکھا) میں کہتا ہوں کہ میرے نزدیک ابو نعیم کے قول میں اعتراض ہے کیونکہ انہوں نے ابراہیم بن عبدالرحمٰن کے صحابی ہونے پر استدلال کیا ہے ابن منذر کے اس قول سے کہ انہوں نے ۷۵ھ میں وفات پائی اور ان کی عمر اس وقت (۷۶) برس کی تھی۔ اس روایت کے بموجب ان کی ولادت ہجرت سے ایک برس پہلے ثابت

---

[۱] مضطرب ان حدیثوں کو کہتے ہیں جن میں باہم اسناد میں یا متن میں اختلاف ہو مثلاً ایک سند میں کوئی راوی زیادہ ہو دوسری میں کم ہو یا مضمون کی کمی یا زیادتی ہو ۱۲۔

ہوتی ہے حالانکہ مفسرین نے اور سیر اور نسب اور اسمائے صحابہ کی کتابوں کے مصنفین نے ذکر کیا ہے کہ ام کلثوم بنت عقبہ جو (ان کی والدہ ہیں) مکہ ہی میں رہیں یہاں تک کہ نبیؐ نے کفار قریش سے سنہ ۷ھ میں مقام حدیبیہ پر صلح کی اس کے بعد یہ ہجرت کر کے آئیں تو ان کے دونوں بھائی ان کی تلاش میں آئے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی یاایھا النبی اذا جاء کم المومنات مھاجرات الایة (اس آیت میں حضرت کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ مسلمان عورتیں جو ہجرت کر کے آئیں ان کو پھر کافروں کے پاس واپس نہ کیجئے ۱۲) لہٰذا آپ نے ان کو ان کے دونوں بھائیوں کے حوالے نہیں کیا اور ان سے حضرت زید بن حارثہ نے نکاح کر لیا جب وہ غزوۂ موتہ واقع سنہ ۸ ہجری میں شہید ہو گئے تو ام کلثوم سے حضرت زبیر بن عوام نے نکاح کر لیا حضرت زبیر سے زینب پیدا ہوئیں بعد اس کے حضرت زبیر نے ان کو طلاق دی اس کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے نکاح کیا ان سے یہ ابراہیم اور حمید وغیرہ پیدا ہوئے پس اگر یہ نبیؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے ہوں گے تو آپ کی آخر عمر میں پیدا ہوئے ہوں گے کیونکہ حضرت زید جمادی الاولیٰ سنہ ۸ ہجری میں شہید ہوئے تھے پھر ان کے بعد حضرت زبیر نے ام کلثوم سے نکاح کیا تھا اور ان سے بھی اولاد پیدا ہوئی اور دو عدتیں بھی ان پر گزریں ایک حضرت زید کی وجہ سے۔ دوسری حضرت زبیر کے سبب سے ان واقعات کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے نکاح کیا اور ان سے یہ ابراہیم پیدا ہوئے پس یہ آنحضرتؐ کے اخیر زمانے میں پیدا ہوئے ہوں گے۔ واللہ اعلم

۱۴۔ حضرت ابراہیمؓ بن عبداللہ

حضرت ابراہیمؓ بن عبداللہ بن قیس۔ یہ ابراہیم حضرت ابوموسیٰ اشعری (جن کا نام عبداللہ بن قیس ہے) کے بیٹے اور ان کے نسب کا بیان انشاءاللہ تعالیٰ ان کے والد کے تذکرے میں آئے گا۔ یہ ابراہیم نبیؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور آپ ہی نے ان کا نام ابراہیم رکھا تھا اور ان کی تحنیک فرمائی تھی۔ (صحابہؓ کی عادت تھی کہ سب سے پہلے وہ اپنے بچے کو حضور نبوی میں لے جاتے تھے حضرت اس بچے کو گود میں لے کر چھوہارا وغیرہ خود چبا کر اس کے منہ میں ڈال دیتے تھے اسی کو تحنیک کہتے ہیں) ہمیں ابوعبداللہ محمد بن محمد بن سرایا بن علی بلدی نے اور ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی العز واسطی نے اور ابوبکر مسمار بن عمر بن عویس نیار بغدادی نے اور ابوعبداللہ حسین بن ابی صالح بن فناخسرو دیلمی تکریتی نے خبر دی یہ سب لوگ کہتے تھے ہمیں ابوالوقت نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن اسمٰعیل بخاری سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق بن نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسامہ نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کے زمانے میں میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا میں اسے نبیؐ کے پاس لے گیا آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک چھوہارے سے اس کی تحنیک فرمائی اور آپ نے برکت کی دعا دی اور مجھے دے دیا یہ ابراہیم حضرت ابوموسیٰ اشعری کی اولاد میں سے سب سے بڑے تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔ برید با کے ضمہ اور راء کے فتحہ کے ساتھ اور اس کے آخر میں دال مہملہ ہے۔

۱۵۔ حضرت ابراہیمؓ انصاری

حضرت ابراہیمؓ انصاری بن عبید بن رفاعہ انصاری زرقی ابوموسیٰ نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابوموسیٰ (ان ابراہیم کو صحابی نہیں

کہتے چنانچہ انہوں) نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے اور بواسطہ اپنی اسناد کے محمد بن منکدر سے انہوں نے ابراہیم بن سعید بن رفاعہ انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حضرت ابوسعید خدری نے کچھ کھانا تیار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کے صحابہ کی دعوت کی ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں روزہ سے ہوں رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ تمہارے بھائی (ابو سعید خدری) نے تمہارے لئے تکلیف اٹھائی اور کھانا تیار کیا لہٰذا تم (اس وقت چل کے) کھالو اور اس روزے کے عوض میں اور روزہ رکھ لینا ابوموسیٰ نے اس کے بعد بیان کیا ہے کہ یہ ابراہیم تابعی ہیں وہ اس حدیث کو حضرت ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں مگر اس سند میں انہوں نے حضرت ابوسعید کو چھوڑ دیا اور دوسری سند میں ابراہیم سے بواسطہ ابوسعید خدری کے مروی ہے کہ انہوں نے کھانا تیار کیا۔

۱۶۔ حضرت ابراہیمؓ ثقفی

حضرت ابراہیمؓ ثقفی طائفی ہیں۔ یزید بن ہرمز نے یحییٰ بن عطاء بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ نبیؐ نے فرمایا کہ دونوں جوتوں کو متوازی رکھو۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان سے ان کے بیٹے عطاء کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں اور ان کی حدیث کی اسناد بھی قوی نہیں ہیں۔ اور ان کی حدیث قابل دلیل نہیں ہے اور میرے نزدیک ان کو صحابہ میں ذکر کرنا درست نہیں ہے۔ اور ان کی حدیث میرے نزدیک مرسل ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۔ حضرت ابراہیمؓ بن قیس

حضرت ابراہیمؓ بن قیس بن معدی کرب کندی حضرت اشعث بن قیس کے بھائی نبیؐ کے پاس اپنی قوم کی طرف سے آئے تھے یہ ہشام کلبی کا قول ہے اور ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ سے ان کا تذکرہ چھوٹ گیا ہے۔

۱۸۔ حضرت ابراہیمؓ نجار

حضرت ابراہیمؓ نجار (بڑھئی) جنہوں نے رسول اللہ ؐ کے لئے منبر بنایا تھا۔ ابونضرہ نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ؐ ایک چھوہارے کے ستون سے تکیہ لگا کے خطبہ پڑھا کرتے تھے آپ سے عرض کیا گیا کہ (اب) لوگ بہت مسلمان ہو گئے ہیں اور اطراف وجوانب سے قاصد آپ کے پاس آتے ہیں پس کاش آپ کوئی ایسی چیز بنوا لیتے جس پر آپ بیٹھا کرتے تو آپ نے ایک شخص کو بلوایا اور پوچھا کیا تم منبر بنا سکتے ہو اس نے کہا جی ہاں تو آپ ؐ نے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے اس نے اپنا نام بتایا تو آپ نے فرمایا کہ تم اس کام کے نہیں ہو[1] پھر آپ نے دوسرے شخص کو بلوایا اور اس سے بھی ایسی ہی گفتگو کی پھر تیسرے شخص کو بلوایا اور اس سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے اس نے کہا ابراہیم آپ نے فرمایا کہ تم منبر بناؤ چنانچہ جب وہ بنا کے لائے اور رسول اللہ ؐ اس پر بیٹھے تو وہ ستون رونے لگا جس طرح اونٹنی آواز کرتی ہے پس آپ اتر کے اس پاس گئے اور اسے لپٹا لیا تو وہ چپ ہو گیا اور ایمن نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا منبر ایک عورت کے غلام نے بنایا تھا اور حضرت ابوسعیدؓ کی روایت میں ہے کہ منبر ایک رومی آدمی نے بنایا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا نام باقوم تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں باقول رومی (نے بنایا تھا)

---

[1] شاید حضرت کو بذریعہ وحی منبر بنانے والے کا نام معلوم ہو گیا ہو اس وجہ سے آپ نے نام سنکر فرمایا کہ تم اس کام کے نہیں ہو ۱۲

جو سعید بن عاص کا غلام تھا۔ ابراہیم نجار کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۔ حضرت ابراہیمؓ بن نعیم

حضرت ابراہیمؓ بن نعیم نحام عدوی ان کو ابوعبداللہ بن مندہ نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان سے حضرت جابرؓ نے روایت کی ہے بشرطیکہ وہ روایت صحیح ہو اور ابن مندہ نے اپنی اسناد کے ساتھ امام ابویوسف سے انہوں نے امام ابوحنیفہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ ابراہیم بن نحام کا ایک غلام تھا اس کو انہوں نے مدبر[1] کر دیا تھا پھر انہیں اس کی قیمت کی ضرورت پیش آئی تو انہوں نے اس کو آٹھ سو درہم میں بیچ ڈالا۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض وہم کرنے والے نے (مراد ان کی ابن مندہ) امام ابوحنیفہ سے انہوں نے عطا سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ ابراہیم ابن نحام کا ایک غلام تھا انہوں نے اس کو مدبر کیا تھا حالانکہ یہ وہم ہے اور یہ تصحیف ہے۔[2]

یہ غلام ابراہیم بن نعیم بن نحام کا تھا ابن مندہ نے اس کی تصحیف کر دی اور انہوں نے کہا کہ ابراہیم ابن نجام کا غلام تھا کیونکہ ثابت قدم لوگوں نے اس حدیث کو عطاء سے انہوں نے جابر سے روایت کیا ہے کہ نعیم بن عبداللہ بن نحام۔ اس کے روایت کرنے والے حسین معلم اور سلمہ بن کہیل وغیرہ ہیں اور منجملہ ان لوگوں کے جنہوں نے اس حدیث کی حضرت جابرؓ سے روایت کی عمرو بن دینار اور محمد بن منکدر اور ابوالزبیر ہیں مگر ان لوگوں میں سے کسی نے بھی ابراہیم بن نحام کا ذکر نہیں کیا۔ ان ابراہیم کا تذکرہ ابن مندہ اور نعیم نے کیا ہے میں کہتا ہوں کہ ابونعیم ہی کا قول صحیح ہے اور بخاری نے ابراہیم بن نعیم نحام نے کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ عدوی ہیں جنگ حرہ میں شہید ہوئے ابوبکر بن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی میں ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابراہیم بن نعیم نحام اور کہا ہے کہ یہ عدوی ہیں اور زبیر بن ابی بکر نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے اپنی صاحبزادی رقیہ کا ابراہیم نحام سے نکاح کر دیا تھا۔ واللہ اعلم

۲۰۔ حضرت ابرہہؓ

حضرت ابرہہؓ۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں عباد بن محمد بن محسن نے اپنی کتاب سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد مکفوف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد بن حیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے ولید بن ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن حبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عامر نے یعقوب قمی سے انہوں نے جعفر سے انہوں نے سعید سے الذین اتیناھم الکتاب من قبلہ ھم بہ یومنون (جن لوگوں کو ہم نے محمد سے پہلے کتاب دی ہے وہ محمد پر ایمان لاتے ہیں) کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت جعفرؓ کو ۷ سواروں کے ساتھ نجاشی کے پاس بھیجا تھا پھر جب ان لوگوں کو یہ خبر ملی کہ نبیؐ بدر میں کفار پر غالب ہو گئے تو وہ نجاشی کے پاس گئے پھر نجاشی کے اصحاب میں سے جو لوگ ایمان لے آئے تھے انہوں نے نجاشی سے کہا کہ ہمیں اجازت دیجئے تو ہم اس نبی کے پاس جائیں جن کا ذکر ہم اپنی آسمانی کتاب میں دیکھتے تھے نجاشی نے انہیں

---

[1] مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جس سے اس کا مالک کہہ دے کہ میرے بعد تو آزاد ہے ایسے غلام کا شریعت میں یہ حکم ہے کہ مالک کی زندگی بھر غلام رہتا ہے اور بعد مالک کے آزاد ہوتا ہے۔

[2] تصحیف کہتے ہیں حرفوں کے بدل جانے یا کسی لفظ کے چھوٹ جانے کو۔

اجازت دے دی اور آپ کے ہمراہ جنگ احد میں شریک ہوئے اور مقاتل وغیرہ سے منقول ہے کہ یہ چالیس آدمی تھے بتیس ۳۲ تو حضرت جعفرؓ طیار کے ہمراہ حبش سے آئے تھے اور آٹھ آدمی شام سے آئے تھے (۱) بحیرا (۲) ابرہہ (۳) اشرف (۴) تمام (۵) ادریس (۶) ایمن (۷) نافع (۸) تمیم یہ ابوموسی نے بیان کیا ہے۔ ابرہہ کا ذکر اور کسی نے نہیں کیا اور میرے نزدیک اس میں اعتراض ہے کیونکہ نبیؐ نے اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ بچپن میں بحیرا کو دیکھا تھا اور اس کا قصہ مشہور ہے ابن مندہ نے بھی ان کا تذکرہ کیا ہے پس اگر ابوموسیٰ نے کوئی اور بحیرا مراد لیا ہے تو ممکن ہے اور اگر انہوں نے وہی مراد لیا ہے تو ان کو ابن مندہ لکھ چکے ہیں پس کوئی وجہ ان پر استدراک[1] کرنے کی نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسی نے کیا ہے۔

۲۱۔ حضرت ابزیؓ خزاعی

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی خزاعی کے والد ہیں ان کا تذکرہ محمد بن اسماعیل نے وحدان میں کیا ہے اور ان کے لئے (نبیؐ کی) صحبت اور آپ کا دیدار ثابت نہیں ہے۔ ہاں ان کے بیٹے عبدالرحمٰن کے لئے صحبت اور رویت ثابت ہے اور ابن مندہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ہشام بن عبداللہ رازی سے انہوں نے بکیر بن معروف سے انہوں نے مقاتل بن حیان سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک دن لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد وثنا بیان فرمائی پھر آپ نے کچھ مسلمانوں کا ذکر کیا کہ وہ اپنے پڑسیوں کی تعلیم نہیں کرتے اور انہیں علم دین نہیں سکھاتے اور انہیں عقل مند نہیں بناتے اور انہیں عمدہ باتوں کا حکم نہیں دیتے اور بری باتوں سے انہیں منع نہیں کرتے اور ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں سے علم نہیں حاصل کرتے اور ان سے دین کی باتیں نہیں سیکھتے اور عقل نہیں حاصل کرتے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یا تو وہ لوگ اپنے پڑسیوں کو تعلیم کریں علم سکھائیں اور انہیں عقل مند بنائیں اور انہیں عمدہ باتوں کا حکم دیں اور انہیں بری باتوں سے روکیں اور وہ لوگ اپنے پڑسیوں سے علم حاصل کریں اور دین کی باتیں سیکھیں اور سمجھ حاصل کریں یا میں ان کے لئے دنیا ہی میں عذاب کی جلدی کروں گا پھر رسول اللہؐ منبر سے اتر آئے اور اپنے گھر میں تشریف لے گئے۔ اس حدیث کو اسحاق بن راہویہ نے اپنے مسند میں محمد بن ابی سہل سے انہوں نے بکر بن معروف سے انہوں نے مقاتل سے انہوں نے علقمہ بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے اور یہ محمد بن ابی سہل ابووہب محمد بن مزاحم ہیں وہی صرف اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔ یہاں تک ابن مندہ کا کلام تھا (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابزیٰ بھی صحابی ہیں)

مگر ابونعیم نے اس کو رد کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ بخاری نے ان کو کتاب الوحدان میں ذکر کیا ہے اور ان کی ایک حدیث ابوسلمہ سے انہوں نے ابن ابزیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے بخاری نے یہ حدیث ہشام سے انہوں نے بکیر بن معروف سے انہوں نے مقاتل سے انہوں ابوسلمہ ہشام کی روایت بیان کی ہے اور انہوں نے اس حدیث کو ابن ابزیٰ سے انہوں نبیؐ سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ نہیں کہا کہ ابن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ابونعیم نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے اس حدیث کو ابووہب محمد بن مزاحم سے انہوں نے بکیر سے انہوں نے مقاتل سے انہوں نے علقمہ بن عبدالرحمٰن سے

---

[1] چھوٹی ہوئی بات کا بیان کر دینا۔

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے رسول اللہ ؐ سے اسی مضمون کو نقل کیا ہے اور ابن مندہ نے بھی کہا ہے کہ اسحاق بن راہویہ نے بھی اس حدیث کو محمد بن ابی سہل سے جن کا نام محمد بن مزاحم ہے بکیر سے اسی مضمون کی روایت کی ہے حالانکہ اسحاق بن راہویہ نے اس حدیث کو صرف عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت کیا ہے بخلاف اس کے جو ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔ اور اس میں اسحاق کا تفرد ہے پھر ابونعیم نے کہا ہے کہ ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن ابی سہل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکیر بن معروف نے مقاتل بن حیان سے انہوں نے علقمہ بن سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ؐ نے خطبہ پڑھا پھر پوری حدیث بیان کی پس انہوں نے اس حدیث کو بواسطہ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے نبیؐ سے نقل کیا اور ابزیٰ کی نبیؐ سے نہ کوئی روایت صحیح ہے نہ ملاقات یہ کلام ابونعیم کا تھا۔

بیشک ابونعیم نے جو کچھ کہا بہت اچھا کہا اور بہت ٹھیک کہا اللہ کی رحمت ان پر ہو اور ابوعمر (ابن عبدالبر) نے بھی ابزیٰ کا ذکر نہیں کیا بلکہ صرف عبدالرحمٰن کا ذکر کیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک بھی ابزیٰ کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے واللہ اعلم عبدالرحمٰن کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوعمر نے کیا ہے۔

۲۲۔ حضرت ابیضؓ بن حمال

حضرت ابیضؓ بن حمال بن مرثد بن ذی لحیان عامر بن ذی العنبر بن معاذ بن شرحبیل بن معان بن مالک بن زید بن سدد بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن زید بن سدد بن زرعہ بن سبا اصغر بن کعب بن اذروح بن سدد اسی طرح ان کا نسب نسابہ ہمدانی نے بیان کیا ہے اور یہ ابیض مار بی سبائی ہیں۔

ہمیں ابراہیم بن محمد اور اسماعیل بن علی اور عبیداللہ ابوجعفر نے اپنی اسناد سے ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن یحییٰ بن قیس مار بی نے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے باپ نے ثمامہ بن شراحیل سے انہوں نے سمی بن قیس سے انہوں نے شمیر سے انہوں نے ابیض بن حمال سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ ؐ کے پاس گئے تھے اور آپ سے وہ شور پانی معافی میں مانگا جو مآرب (ایک مقام ہے یمن میں) میں پیدا ہوا تھا چنانچہ آپ نے انہیں معافی میں دے دیا پھر جب لوٹ کر چلے تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے انہیں کیا دے دیا آپ نے انہیں ایک چشمہ جاری دے دیا لہٰذا آپ نے وہ معافی ان سے لے لی [1] اور ان کی ایک حدیث یہ بھی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ؐ سے پوچھا تھا کہ پیلو کے کون کون سے درخت حمی [2] بنائے جا سکتے ہیں آپ نے فرمایا وہ درخت جہاں اونٹوں کی رسائی نہ ہو۔

ابوعمر (ابن عبدالبر) کہتے ہیں کہ واقدی نے ابن لہیعہ سے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ؐ نے ایک شخص کا نام بدل دیا تھا اس کا نام اسود تھا آپ نے اس کا نام ابیض رکھا پس میں نہیں جانتا کہ آیا یہ وہی ابیض ہیں یا کوئی اور۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] چونکہ اس معافی میں عامہ خلائق کی حق تلفی تھی اس وجہ سے حضرت ؐ نے واپس لے لی اگر وہ حضرت کی خود مملوک ہوتی تو کبھی واپس نہ لیتے۔

[2] حمی چراگاہ کو کہتے ہیں اس زمانے میں دستور تھا کہ امیر لوگ کچھ حصہ جنگل کا اپنے مواشی کے لئے خاص کر لیتے تھے اس کو حمی کہتے تھے وہاں دوسروں کے مویشی نہ چرنے پاتے تھے۔

میں کہتا ہوں کہ وہ ابیض جس کا نام نبی ؐ نے بدل کے رکھا تھا یہ نہیں ہے کیونکہ (یہ ابیض بن حمال ہیں اور) ابیض بن حمال سر زمین یمن سے مآرب میں آ کے رہے تھے اور وہ ابیض جن کا نام نبی ؐ نے بدل کے رکھا تھا مصر میں جا کے رہے تھے جیسا کہ ہم انشاء اللہ آئندہ بیان کریں گے اور ان دونوں کو بخاری نے دو ترجموں میں (علیحدہ علیحدہ) ذکر کیا ہے۔

۲۳۔ حضرت ابیضؓ

حضرت ابیضؓ۔ یہ وہ شخص ہیں جن کا نام اسود تھا نبی ؐ نے ان کا نام ابیض رکھا یہ مصر میں جا کے رہے تھے ابن لہیعہ نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ نبی ؐ کے اصحاب میں ایک شخص تھے جنکا نام اسود تھا نبی ؐ نے ان کا نام ابیض رکھا اس کو ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کیا ہے اور ایسا ہی ابن مندہ نے بھی کہا ہے اور میں نے ابو سعید بن یونس بن عبدالاعلیٰ سے سنا وہ کہتے تھے ان ابیض کا ذکر ان لوگوں میں ہے جو مصر میں جا کر کے رہے تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۲۴۔ حضرت ابیضؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت ابیضؓ بن عبدالرحمٰن۔ ابن شاہین کہتے ہیں ہم سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد نے بذریعہ اپنے راویوں کے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ کنیت ان کی ابوعزیز ہے اور نام ان کا ابیض بن عبدالرحمٰن بن نعمان بن حارث بن عوف بن کنانہ بن بارق ہے اور یہ نبی ؐ کے پاس گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۵۔ حضرت ابیضؓ بن ہنی

حضرت ابیضؓ بن ہنی بن معاویہ۔ انہوں نے نبی ؐ کو پایا ہے اور فتح مصر میں شریک ہوئے ہیں ان سے ان کے بیٹے ہبیرہ نے روایت کی ہے اس کو حافظ عبداللہ ابن مندہ نے اپنی تاریخ میں ابوسعید بن یونس سے نقل کیا ہے ابن کلبی نے جمہرہ میں ایسا ہی کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۔ حضرت ابیضؓ

حضرت ابیضؓ۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان بن محمد مروزی نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو انصار سے سمجھتا ہوں اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم سے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حرملہ بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے اور عمرو بن حارث نے بکر بن سوادہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ موسیٰ بن اشعث نے ان سے بیان کیا کہ ولید نے ان سے کہا کہ ہم اور ابیض جو نبی ؐ کے اصحاب میں سے ایک شخص تھے ایک آدمی کی عیادت کو گئے وہ کہتے ہیں ہم دونوں مسجد میں پہنچے تو ہم نے لوگوں کو نماز پڑھتے دیکھا میں نے کہا خدا کا شکر ہے جس نے اسلام کے ذریعے سے سرخ اور سپید (یعنی ہر قسم کے لوگوں) کو جمع کر دیا تو ابیض نے فرمایا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ہر مذہب کو تم سے کچھ نہ کچھ حصے ملے گا میں نے کہا کیا (اس کا یہ مطلب ہے کہ) لوگ اسلام سے نکل جائیں گے انہوں نے کہا (ہاں) وہ تمہارے جیسی نماز پڑھیں گے اور تمہاری مجلسوں میں بیٹھیں گے اور تمہاری جماعتوں میں تمہارے ہمراہ رہیں گے مگر ہر مذہب کو ان سے حصہ ملے گا (یعنی جس طرح وہ تمہارے سامنے تمہاری جیسی کہتے ہیں اسی طرح

دوسروں کے سامنے جاکے ان کی جیسی کہیں گے) ان کا تذکرہ ابوموسی نے کیا ہے۔

۲۷۔ حضرت ابی ؓ بن امیہ

حضرت ابی ؓ بن امیہ شاعر بن حرثان بن اشکر بن سربال الموت اور سربال الموت ان کا نام عبداللہ بن زہرہ بن ذنیبہ بن جندع بن لیث کنانی لیثی ہے یہ ابی اور ان کے بھائی کلاب دونوں اسلام لے آئے تھے اور نبی ؐ کی طرف ہجرت کی تھی اور اس وقت اس کے باپ امیہ نے ان کے فراق میں یہ شعر کہا ترجمہ شعر جب کبوتری وج ۱؎ (شہر طائف کبوتر وہاں زیادہ ہوتے ہیں) میں روتی ہے اپنے انڈوں (کے تلف ہو جانے) پر تو میں کلاب کو بلاتا ہوں اور (اخیر میں) ان کے والد بھی مسلمان ہو گئے تھے یہ کلبی نے ذکر کیا ہے۔

۲۸۔ حضرت ابی ؓ بن ثابت

حضرت ابی ؓ بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری خزرجی حضرت حسان بن ثابت اور حضرت اوس بن ثابت کے بھائی کنیت ان کی ابوشیخ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کے بیٹے کی کنیت ابوشیخ ہے واللہ اعلم ابن مندہ نے محمد بن یعقوب سے انہوں نے احمد بن عبدالجبار سے انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اوس بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ جو قبیلہ نبی عدی بن عمرو انصاری سے ہیں کنیت ان کی ابوشداد ہے بدر میں شریک ہوئے تھے اور احد میں شہید ہوئے یہ حضرت حسان بن ثابت انصاری کے بھائی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے ابی کا تذکرہ کا بھی اسی طرح کیا ہے حالانکہ ابن اسحاق تک سند صرف اوس کی پہنچتی ہے اور اس بات کی دلیل کہ وہ اوس ہیں (ابی نہیں ہیں) یہ ہے کہ کنیت ان کی ابوشداد بیان کی اور یہ کنیت اوس بن ثابت کی ہے ان کے بیٹے شداد تھے اسی لئے ان کی کنیت ابواشداد رکھی گئی اور عنقریب ان کا ذکر آئے گا ابونعیم کہتے ہیں کہ بعض وہمی لوگوں نے یعنی ابن مندہ نے ابی بن ثابت بن منذر کا ذکر کیا ہے اور نہ ان کی کوئی حدیث روایت کی نہ کچھ ذکر نہ نسب اور یہ کہہ دیا کہ یہ حضرت حسان اور اوس کے بھائی ہیں۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ تصحیف ہے اور انہوں نے اپنی سند ابن اسحاق تک پہنچائی کہ حضرت اوس بدر میں شریک ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابی بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار بدر میں اور احد میں شریک ہوئے اور جنگ بئر معونہ میں بماہ صفر ہجرت کے چھتیسویں مہینے شہید ہوئے یہ ابن شاہین کا قول ہے اور اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ ابن مندہ نے بھی ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے صرف یہ کہ ابن مندہ نے جنگ احد میں ان کا شہید ہونا بیان کیا ہے پس اگر ابوموسیٰ نے صرف اس وجہ سے کہ وہ خود ان کا شہید ہونا بئر معونہ میں سمجھتے ہیں اور ابن مندہ نے احد کے دن ان کا شہید ہونا بیان کیا اور ان کو کوئی اور سمجھا ہے تو یہ ان کا وہم ہے کیونکہ یہ وہی ہیں ہاں ابن مندہ سے ان کی نقل میں بواسطہ یونس کے ابن اسحاق سے نقل کرنے میں وہم ہو گیا واللہ اعلم اور ہم نے یونس کی سند سے ابن اسحاق سے جو روایت کی ہے اس میں یہ نہیں ہے کہ حضرت ابی احد میں شہید ہوئے وہ ان کے بھائی حضرت اوس ہیں جو احد میں

۱؎ مطلب یہ ہے کہ جس وقت کبوتری اپنے انڈوں کے فراق میں روتی ہے تو مجھے اپنے بیٹے کی مفارقت یاد آتی ہے اور میں اسے پکارنے لگتا ہوں۔

شہید ہوئے اور جس قدر وہ ہم ان کی کتاب میں ہیں نہ ان سب کو ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے اور نہ ابونعیم نے اور نہ جس قدر احوال صحابہ کے ان سے رہ گئے ہیں ان سب کو ابوموسیٰ نے بیان کر دیا ہے اس لیے یہ دوسرے ہیں۔

حرام: حاء اور راء کی زبر کے ساتھ ہے۔ معونہ: میم کی زبر عین کی پیش جس کے بعد واؤ ساکن اور نون پھر ھاء ہے۔

۲۹۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن شریق

حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن شریق۔ اور یہ مشہور ہیں اس نام سے اخنس بن شریق بن عمرو بن وہب بن علاج بن ابی سلمہ بن عبدالعزیٰ بن غیرۃ بن عوف بن ثقیف ثقفی کنیت ان کی ابوثعلبہ ہے۔

ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے اجازۃً ابواحمد کی کتاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یزید نے بواسطہ اپنے راویوں کے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے اخنس بن شریق کا نام ابی بن شریق بن عمرو بن وہب بن علاج ہے دراصل ان کا نام ابی تھا مگر جب انہوں نے جنگ بدر میں بنی زہرہ کو مکہ لوٹ جانے کا مشورہ دیا اور انہوں نے ان کے مشورے کو مان لیا اور لوٹ گئے تو یہ چرچا ہونے لگا کہ ابی بن شریق نے ان لوگوں کو لوٹا دیا لہٰذا ان کا نام اخنس رکھ دیا گیا اخنس کے معنی زیادہ لوٹانے والا یہ بنی زہرہ کے حلیف تھے [1] اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ دنوں) مولفۃ القلوب [2] کے ساتھ دیا تھا۔ ان کی وفات حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کی خلافت میں ہوئی۔ میں کہتا ہوں کہ اخنس بنی زہرہ کے حلیف اور ان میں ذی وجاہت تھے پھر جب قریش (کے کافر) جنگ بدر میں گئے اور بنی زہرہ کو ابوسفیان بن حرب کے متعلق یہ خبر ملی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بچ گئے اور قریش کا ارادہ جنگ بدر میں جانے کا ہے تو اخنس نے بنی زہرہ کو مکے لوٹ جانے کا مشورہ دیا اور ان سے کہا کہ اللہ نے تمہارے اس قافلے کو جو ابوسفیان کے ساتھ تھا بچا دیا اب تم کو اور کس بات کی ضرورت ہے لہٰذا وہ لوگ لوٹ گئے اور بدر میں ان کا کوئی مقتول نہیں ہوا اسی وقت سے ان کا لقب اخنس رکھا گیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۳۰۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن عجلان

حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن عجلان۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی روایت کی ہے اور یہ ابوامامہ صدی بن عجلان باہلی کے بھائی ہیں ابن شاہین نے بیان کیا ہے کہ میں نے عبداللہ بن سلیمان بن اشعث کو ایسا ہی کہتے سنا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۳۱۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن عمارۃ

حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن عمارۃ انصاری۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اپنے گھر میں دونوں قبلوں [3] کی طرف نماز پڑھی ہے۔ سعید بن عفیر نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن رزین سے انہوں نے محمد بن یزید سے انہوں نے ایوب بن قطن سے

---

[1] زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ چند لوگ باہم ایک دوسرے کی دوستی کی قسم کھا لیتے تھے ان لوگوں کو باہم حلیف کہتے تھے۔

[2] کچھ لوگ اس زمانے میں بخوف مسلمان ہو گئے تھے ان کے دل میں اسلام کی جڑ مضبوط نہ ہوئی تھی ان کو مولفۃ القلوب کہتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بغرض تالیف ان کو اکثر مال دے دیا کرتے تھے ۱۲۔

[3] یعنی بیت المقدس کی طرف اور بعد بیت المقدس کے منسوخ ہو جانے کے کعبہ کی طرف ۱۲

انہوں نے عبادہ بن نسی سے انہوں نے ابی بن عمارہ انصاری سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میرے گھر میں رسول اللہ ؐ نے نماز پڑھی تو میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ کیا میں موزوں پر مسح کروں آپ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کہ ایک دن تک آپ نے فرمایا ہاں میں نے کہا اور دو دن آپ نے فرمایا ہاں میں نے کہا تین دن تک آپ نے فرمایا ہاں جب تک [1] تمہارا جی چاہے۔ اس حدیث کو عمرو بن ربیع بن طارق نے یحییٰ بن ایوب سے روایت کیا ہے اور انہوں نے عبادہ بن نسی کو (درمیان سند میں) نہیں ذکر کیا۔ ابوعمر بن عبدالبر نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے اور بخاری نے تاریخ کبیر میں اس کو نہیں ذکر کیا کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ غلطی ہے یہ واقعہ ابوابی بن ام حرام کا ہے ابن عبلہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور انہوں نے ذکر کیا ہے کہ میں نے ان کو دیکھا ہے اور ان سے حدیث سنی ہے ابوابی بن ام حرام کا نام عبداللہ ہے انشاء اللہ وہ اپنے باب میں مذکور ہوگا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۔ حضرت ابی ؓ بن قشب

حضرت ابی ؓ بن قشب۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ (ان کا نام) ابی بن قشب ہے بشرطیکہ صحیح ہو اور انہوں نے ابن جریج کی اس حدیث کو ذکر کیا ہے جو بواسطہ عطاء کے حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ نبی ؐ (ایک مرتبہ) مسجد میں بعد تکبیر ہو جانے کے تشریف لائے اور (اس وقت) ابی بن قشب دو رکعت نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے ان کے شانے پر ہاتھ ٹھوکا اور فرمایا کہ اے ابن قشب کیا تم چار رکعت نماز پڑھتے ہو۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث میں بعض راویوں سے وہم ہو گیا ہے اور انہوں نے (حدیث میں) ابی کا نام لیا ہے حالانکہ (حدیث میں صرف) ابن قشب ہے۔

۳۳۔ حضرت ابی ؓ بن کعب بن عبدثور

حضرت ابی ؓ بن کعب بن عبدثور۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے اجازۃً ابواحمد کی کتاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں منذر بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن محمد نے علی بن محمد مدائنی سے انہوں نے اپنے راویوں کے ذریعہ سے نقل کیا کہ وہ لوگ کہتے تھے کہ قبیلہ خزاعہ کا ایک شخص اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ہمراہ آیا اور ان میں ابی بن کعب بن عبدثور بھی تھے ان لوگوں نے رسول اللہ ؐ سے بیعت کی اور مسلمان ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے اور یہ وفد [2] جن کا ذکر اس ترجمے میں ہے قبیلہ مزینہ کا ہے۔

۳۴۔ حضرت ابی ؓ بن کعب بن قیس

حضرت ابی ؓ بن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار جن کا نام تیم اللات ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج اکبر انصاری خزرجی معاوی ان کا نام نجار اس وجہ سے رکھا گیا کہ انہوں نے بسولے سے اپنا ختنہ کر لیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کے منہ پر بسولا مار دیا تھا اور اس کا منہ کٹ گیا تھا لہٰذا ان کو لوگ نجار

---

۱ اس حدیث پر عمل نہیں ہے کیونکہ صحیح احادیث میں مقیم کے لئے ایک شب و روز اور مسافر کے لئے تین شب و روز تک مسح کی اجازت ہے ۱۲

۲ وفد ان لوگوں کو کہتے ہیں جو کسی کی طرف سے قاصد بن کے کہیں جائیں یہ لوگ حضرت ؐ کے پاس اپنی قوم کی طرف سے آتے تھے اس لئے ان کو وفد کہا جاتا ہے ۱۲

(بڑھئی) کہنے لگے اور معاویہ [1] بن عمرو کی اولاد بنی حدیلہ کے نام سے مشہور ہے حدیلہ معاویہ کی ماں ہیں معاویہ کی اولاد سب ان ہی کی طرف منسوب ہے اور یہ حدیلہ مالک بن زید بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج کی بیٹی ہیں اور صہیلہ بنت اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار کی دادی ہیں یہ صہیلہ اور حضرت ابی کے والد عمرو بن مالک بن نجار میں جاکے مل جاتے ہیں اور یہ صہیلہ ابوطلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام انصاری ام سلیم کے شوہر کی پھوپھی ہیں۔

ان ابی بن کعب کی دو کنیتیں ہیں (ایک) ابوالمنذر یہ کنیت ان کی نبی ؐ نے رکھی تھی (دوسری) ابوالطفیل یہ کنیت ان کی حضرت عمرؓ بن خطاب نے رکھی تھی اس وجہ سے کہ ان کے بیٹے کا نام طفیل تھا۔ یہ بیعت عقبہ میں اور جنگ بدر میں شریک تھے حضرت عمرؓ (ان کی نسبت) فرمایا کرتے تھے کہ ابی تمام مسلمانوں کے سردار ہیں ان سے عبادہ بن صامت اور حضرت ابن عباسؓ اور عبداللہ بن خطاب اور ان کے بیٹے طفیل بن ابی نے روایت کی ہے۔

ہمیں ابراہیم بن محمد نے اور اسماعیل بن عبید نے اور ابوجعفر نے اپنی اسناد سے ترمذی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے محمد بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد حذاء (جوتی سینے والے) نے ابوقلابہ سے انہوں نے حضرت انس بن مالک سے نقل کر کے خبر دی کہ نبی ؐ نے (ایک مرتبہ) حضرت ابی بن کعب سے فرمایا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں (سورۂ) لم یکن الذین سناؤں ابی نے عرض کیا کہ کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے آپ نے فرمایا ہاں تو ابی (فرط مسرت سے) رونے لگے اور عبدالرحمٰن بن ابزی نے حضرت ابی سے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے ایسا ہی فرمایا عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نے حضرت ابی سے پوچھا کہ آپ کیا اس بات سے خوش ہوئے تو حضرت ابی نے جواب دیا کہ میں کیوں خوش نہ ہوتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل بفضل اللہ و رحمتہ بذلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون (اے نبی) کہہ دو کہ خدا کے فضل و رحمت سے (میں خوش ہوتا ہوں) اسی پر خوش ہونا چاہئے یہ اس چیز سے بہتر ہے جس کو لوگ جمع کرتے ہیں۔

ترمذی کہتے ہیں اسی سند کے ساتھ ہم سے ابن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حمید بن عبدالرحمٰن نے داؤد عطار سے انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حضرت انسؓ سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی ؐ نے فرمایا میری امت میں سب سے زیادہ مہربان میری امت پر ابوبکرؓ ہیں اور خدا کی دین کی بابت سب سے زیادہ سخت عمر ہیں اور حیا میں سب سے زیادہ کامل عثمانؓ ہیں اور حلال وحرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبل ہیں اور فرائض (میراث کے مسائل) کے سب سے زیادہ جاننے والے زید بن ثابت ہیں اور قرأت کے سب سے زیادہ ماہر ابی بن کعب ہیں اور ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اس امت کے امین ابوعبیدہ ہیں اس حدیث کو ابوقلابہ نے بھی حضرت انسؓ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے اور انہوں نے اس میں اتنا جملہ زیادہ روایت کیا ہے کہ سب سے عمدہ فیصلہ کرنے والے علیؓ ہیں۔

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ وہ بالالتزام ابی بن کعب کے ساتھ رہتے تھے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب کے مزاج میں کچھ سختی تھی تو میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھ سے نرمی کیا کیجئے خدا آپ پر رحم کرے۔

ہمیں ابومنصور بن یحییٰ معدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات محمد بن خمیس جہنی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر

---

[1] یہ وہ معاویہ نہیں ہیں جو ملک شام کے بادشاہ تھے وہ حضرت ابوسفیان کے بیٹے ہیں ۱۲

بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن المرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن علی بن مثنیٰ نے بیان وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ یعنی محمد بن عبدہ بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعلی حسن بن قزعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن حبیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید نے ثویر بن ابی فاختہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے طفیل سے انہوں نے اپنے والد یعنی حضرت ابی بن کعب سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انہوں نے نبی ؐ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا والزمھم کلمۃ التقویٰ (ترجمہ خدا نے انہیں تقویٰ کی بات لازم کر دی ہے) وہ کہتے تھے حضرت نے نے فرمایا کہ تقویٰ کی بات سے مراد لاالہ الا اللہ کی شہادت ہے۔

حسن بن صالح نے مطرف سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے روایت کی کہ رسول اللہ ؐ کے اصحاب میں سے (عہدہ) قضا کی زیادہ قابلیت رکھنے والے چھ آدمی تھے (۱) عمر اور (۲) علی اور (۳) عبداللہ (بن مسعود) اور (۴) ابی اور (۵) زید (بن ثابت) اور (۶) ابوموسی (اشعری)

ابوعمر (ابن عبدالبر) نے بیان کیا ہے کہ محمد بن سعد نے واقدی سے نقل کیا ہے کہ سب سے پہلے جس نے رسول اللہ صلعم کے لئے لکھا آپ کی مدینہ میں تشریف آوری کے وقت وہ ابی بن کعب ہیں اور اخیر زمانے میں جن لوگوں نے لکھا ان میں بھی سب سے پہلے یہی ہیں اور درمیان میں اور لوگوں نے بھی لکھا جب ابی بن کعب نہ ہوتے تو زید بن ثابت لکھتے اور قریش میں جس نے سب سے پہلے آپ کے لئے لکھا وہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح ہے بعد اس کے وہ مرتد ہو گیا تھا اور مکے لوٹ گیا تھا اسی کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا اوقال اوحی الی ولم یوح الیہ شیء (ترجمہ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹ افترا کرے یا یہ کہے کہ میرے اوپر وحی نازل کی گئی ہے حالانکہ اس پر کچھ بھی نازل نہیں کیا گیا) اور خطوط کے لکھنے کا کام عبداللہ بن ارقم زہری کے سپرد تھا اور آنحضرت ؐ کے عہد ناموں کی کتابت اور صلح ناموں کی جب آپ صلح کرتے تھے حضرت علیؓ بن ابی طالب کرتے تھے اور جن لوگوں نے رسول اللہ ؐ کے لئے کتابت کی تھی ان میں سے ابوبکرؓ صدیق ہیں اور عمرؓ بن خطاب اور عثمانؓ بن عفان اور زبیر بن عوام اور خالد اور ابان جو دونوں سعید بن عاص کے بیٹے ہیں اور حنظلہ اسیدی اور علاء بن حضرمی اور خالد بن ولید اور عبداللہ بن رواحہ اور محمد بن مسلمہ اور عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلول اور مغیرہ بن شعبہ اور عمرو بن عاص اور معاویہ بن ابی سفیان اور جہیم بن صلت اور معیقیب بن ابی فاطمہ اور شرحبیل بن حسنہ۔

ابونعیم نے کہا ہے کہ ابی کی وفات میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعض لوگ کہتے ہیں ۲۲ھ میں بعہد خلافت حضرت عمرؓ وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۳۰ھ میں بعہد خلافت حضرت عثمانؓ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہی صحیح ہے کیونکہ زر بن حبیش ان سے حضرت عثمانؓ کی خلافت میں ملے تھے۔ ابوعمر (ابن عبدالبر) نے کہا کہ انہوں نے ۱۹ھ میں وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سنہ ۲۰ھ میں اور بعض کہتے ہیں کہ ۲۲ھ میں اور بعض کہتے ہیں کہ ۳۲ھ میں بعہد خلافت حضرت عثمانؓ اور اکثر لوگ اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کی خلافت میں وفات پائی (یہاں تک ابن عبدالبر کا قول تھا مگر صحیح وہی ہے جو ابونعیم نے بیان کیا)۔

حضرت ابی کے سر اور ڈاڑھی کے بال سپید تھے اور وہ اپنے بالوں کی سپیدی کو بدلتے نہ تھے (یعنی خضاب نہ لگاتے تھے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۔ حضرت ابی ؓ بن مالک

حضرت ابی ؓ بن مالک حرشی اور بعض لوگ کہتے ہیں عامری یہ ابوعمر (ابن عبدالبر) کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم کہتے ہیں کہ قشیری عامری پس یہ سب لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ وہ عامر بن صعصعہ کے قبیلہ سے ہیں اب ان کے بعد اختلاف ہے کیونکہ (اگر ان کو حرشی کہا جائے تو یہ حریش کی اولاد سے ہوں گے اور اگر قشیری کہا جائے تو قشیر کی اولاد سے ہوں گے اور) حریش اور قشیر دونوں بھائی ہیں اور دونوں کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن مضر کے بیٹے ہیں۔

یہ ابی بصری ہیں ان کی ایک حدیث وہ ہے جو ہم سے ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے ابی بن مالک سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے ایک کو پایا پھر بھی وہ دوزخ میں گیا اس پر اللہ لعنت کرے اور اسی کے مثل غندور علی بن جعد نے اور عاصم بن علی نے شعبہ سے روایت کی ہے اور اس کو ابوداؤد نے بھی شعبہ سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے اپنی قوم کے کسی آدمی سے جس کا نام مالک یا ابومالک یا ابن مالک تھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو ثوری نے اور ہشیم نے علی بن زید سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے عمرو بن مالک سے روایت کیا ہے اور اس کو حماد نے علی بن زید سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے مالک قشیری سے روایت کیا ہے اور اس کو اشعث بن سوار نے زرارہ سے انہوں نے اپنی قوم کے کسی آدمی سے جس کا نام مالک یا ابو مالک یا عامر بن مالک تھا روایت کیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ یہ حدیث مالک بن عمرو قشیری کی ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ابی بن مالک کوئی نہیں ہے وہ عمرو بن مالک ہیں (جن کو لوگوں نے ابی بن مالک سمجھا ہے) مگر (امام) بخاری نے ان ابی بن مالک کو اپنی کتاب (تاریخ) کبیر میں ابی کے باب میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے ان کے بارے میں اختلاف بھی ذکر کیا ہے۔

بخاری کے علاوہ اور لوگ بھی ابی بن مالک کو صحیح کہتے ہیں واللہ اعلم۔ اور اس کی بحث عمرو بن مالک کے بیان میں آئے گی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۔ حضرت ابی ؓ بن معاذ

حضرت ابی ؓ بن معاذ بن انس بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری۔ یہ اپنے بھائی انس بن معاذ کے ہمراہ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور یہ دونوں بیر معونہ میں شہید ہوئے یہ کیفیت ابن شاہین نے واقدی سے نقل کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الہمزہ مع الثاء

۳۷۔ حضرت اثال بن نعمان

حضرت اثال بن نعمان حنفی [۱] ان کا تذکرہ عبدان بن محمد مروزی نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ہم سے محمد بن مرزوق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے غالب بن حلبس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حارث بن عبید ایادی نے اپنے والد سے انہوں نے اثال بن نعمان حنفی نے سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم اور فرات بن حیان نبی کے پاس گئے۔ ہم نے آپ کو سلام کیا آپ نے ہمارے سلام کا جواب دیا ہم اس وقت تک اسلام نہ لائے تھے۔ پھر آپ نے فرات بن حیان کو کچھ زمین بھی معافی میں دی تھی۔ فرات بن حیان کو حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر پہنچ چکا تھا ترجمہ شعر اگر ہم کہیں ادھر ادھر ڈھونڈنے سے فرات بن حیان کو پاجائیں تو وہ رہن ہلاک [۲] ہو جائیں

عبدان نے اس سے زیادہ ذکر نہیں کیا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۔ حضرت اثوب بن عتبہ

حضرت اثوب بن عتبہ۔ ان کو ابن قانع نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عمر بن ہارون نے احمد بن ابی الحسن کی کتاب کو ان سے پڑھ کر بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن احمد بن عمر مقری نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالباقی بن قانع نے نیز احمد کہتے تھے کہ ہمیں زہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابن قانع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن بحر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ملازم بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہارون بن بجید نے جابر سے انہوں نے حضرت اثوب بن عتبہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ نے فرمایا سپید مرغ میرا اور میرے ستر پڑوسیوں کا دوست ہے۔

امام احمد کہتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے اس کی اسناد صحیح نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

باب الہمزہ مع الجیم و مع الحاء الخاء

۳۹۔ حضرت اجمد

حضرت اجمد۔ جیم کے ساتھ۔ دار قطنی نے کہا ہے کہ احمد بن عجیان ہمدانی نبی کے پاس آئے تھے اور حضرت عمر بن خطاب کے زمانے میں فتح مصر میں شریک تھے اور ان کا مقام جیزہ مصر کے نام سے مشہور ہے۔ دار قطنی کہتے تھے مجھے اس کی خبر عبدالواحد بن محمد سلمی نے دی وہ کہتے تھے میں نے ابوسعید عبدالرحمٰن بن یونس بن عبدالاعلی صدفی کو کہتے ہوئے سنا مگر مجھے کوئی روایت حضرت اجمد

---

[۱] ایک قبیلہ ہے عرب میں اس کی طرف منسوب ہیں ۱۲

[۲] رہن ہلاک کے معنی وہ گم کی ہوئی چیز جو اپنے مالک کے قبضے میں نہ جائے مطلب یہ ہے کہ ہم ان کو قید کر لیں پھر کبھی نہ چھوڑیں ۱۲

کی نہیں ملی۔

۴۰۔ حضرت احبؓ

حضرت احبؓ۔ حاء مہملہ کے ساتھ۔ یہ مالک بن سعد اللہ کے بیٹے ہیں بعض لوگوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ یہ قول ابن دباغ کا ہے۔

۴۱۔ حضرت احزابؓ بن اسید

حضرت احزابؓ بن اسید (کنیت ان کی) ابورہم سمعی ظہری اور یہ سماعی (کے لقب سے بھی یاد کئے جاتے) ہیں۔ ان کا نسب سمع بن مالک بن زید بن سہل بن عمرو بن قیس بن معاویہ بن جشم بن عبد شمس ہے۔

ان کا ذکر محمد بن سعد کاتب واقدی نے ان صحابہ میں کیا ہے جو شام میں جا کے رہے تھے۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ یہ (صحابی نہیں ہیں) تابعی ہیں اور ابن ابی خیثمہ نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔

علی بن عیاش نے اور ہشام بن عمار نے معاویہ بن یحیٰی طرابلسی اور معاویہ بن سعید تجیبی سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے مرثد بن عبداللہ یزنی سے انہوں نے حضرت ابورہم سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بڑا چور وہ ہے جو امیر[۱] کی زبان چورائے اور سب سے بڑا خطا کار وہ ہے جو ناحق کسی مرد مسلمان کا مال مارلے اور منجملہ نیکیوں کے بیمار کی عیادت ہے اور پوری عیادت یہ ہے کہ تم اپنا دست شفقت اس مریض پر پھیرو اور اس سے پوچھو کہ وہ کیسا ہے اور سب سے بڑی سفارش یہ ہے کہ تم دو آدمیوں کے درمیان میں نکاح کی سفارش کرو یہاں تک کہ ان دونوں کے درمیان میں نکاح کرادو اور انبیاء کے لباس کا طریقہ یہ تھا کہ وہ پائجامہ سے پہلے کرتہ پہنتے تھے اور مقبولیت دعا کی علامتوں سے ایک یہ ہے کہ چھینک آجائے ابوسعد عبدالکریم بن ابی بکر سمعانی کہتے ہیں کہ ابورہم کا نام احزاب بن اسید ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام اسید سمعی ہے۔ یہ تابعی ہیں (صحابی نہیں) حضرت ابوایوب انصاری سے روایت کرتے ہیں انسے مکحول اور خالد بن معدان نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۔ حضرت احمدؓ بن حفص

حضرت احمدؓ بن حفص بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ کنیت ان کی ابوعمرو مخزومی یہ چچازاد بھائی ہیں خالد بن ولید کے اور ابوجہل بن ہشام کے اور خنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ کے جو حضرت عمرؓ بن خطاب کی والدہ ہیں۔ (اس رشتے سے یہ حضرت عمرؓ کے چچیرے ماموں ہوئے)

ابوعبدالرحمٰن نسائی نے ابراہیم بن یعقوب جوزجانی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ابوہشام مخزومی سے جو بنی مخزوم کے نسب کے بڑے عالم تھے ابوعمرو بن حفص کا نام پوچھا انہوں نے کہا کہ احمد اور ان کی والدہ درہ بنت خزاعی بن حارث بن حویرث ثقفی ہے۔ علی

---

[۱] امیر کی زبان چرانے کا یہ مطلب ہے کہ امیر کی طرف سے لوگوں کو جھوٹا پیغام دے ۱۲

بن رباح نے ناشرہ بن سمی یزنی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ بن خطاب کو جابیہ [1] والے دن خطبے میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ (اے مسلمانو) میں تم سے خالد بن ولید کی بابت عذر خواہی کرتا ہوں میں نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ یہ مال صرف مہاجرین کو دیں مگر انہوں نے جاہ اور شرف والے لوگوں کو اور باتونی [2] آدمیوں کو بھی دیا

لہٰذا میں نے انہیں معزول کر دیا اور ابو عبیدہ بن جراحؓ کو ان کی جگہ پر مقرر کیا پس ابو عمرو بن حفص کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا خدا کی قسم [3] اے عمر تم نے انصاف نہیں کیا تم نے ایک ایسے عامل کو موقوف کر دیا جسے رسول اللہ ﷺ نے عامل بنایا تھا اور تم نے ایک ایسی تلوار میان میں کر لی جو رسول اللہ ﷺ نے (کافر کشی کے لئے) میان سے نکالی تھی اور تم نے ایک ایسے جھنڈے کو جھکا دیا جسے رسول اللہ ﷺ نے بلند کیا تھا اور بے شک تم نے حق قرابت کا لحاظ نہ کیا اور تم نے اپنے چچا کے بیٹے پر حسد کیا حضرت عمرؓ نے (ان سخت و درشت الفاظ کے جواب میں نہایت نرمی سے) فرمایا کہ تم چونکہ خالد کے قریبی رشتہ دار ہو اور ابھی نو جوان ہو اس لئے تم کو اپنے چچا کے بیٹے کی حمایت میں غصہ آ گیا۔

۴۳۔ حضرت احمرؓ بن جزی

حضرت احمرؓ بن جزی بن شہاب بن جزء بن ثعلبہ بن زید بن مالک بن سنان ربعی سدوسی اس کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بخاری سے نقل کیا ہے اور ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ (ان کا نسب یوں ہے) احمر بن جزی بن معاویہ بن سلیمان حارث سدوسی کے مولیٰ۔ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ دارقطنی نے بیان کیا جزی میں جیم اور زے کو کسرہ ہے۔

میں کہتا ہوں ان سے صرف حسن بصری نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوالفضل منصور بن ابوالحسن مخزومی نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلیٰ احمد بن علی بن مثنیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد بن راشد نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے حسن بصری سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے رسول اللہ ﷺ کے صحابی احمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے بیٹھنے کے لئے اس قدر جگہ چھوڑ دیا کرتے تھے جس میں آپ کی دونوں کہنیاں دونوں پہلوؤں سے جدا رہیں (یعنی بفراغت بیٹھ سکیں) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۔ حضرت احمرؓ مولیٰ ام سلمہؓ

حضرت احمرؓ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کے غلام ہیں۔ جبارۃ بن مغلس نے شریک سے انہوں نے عمران نخلی سے انہوں نے

---

[1] جابیہ ایک شہر ہے ملک شام میں اضلاع دمشق سے۔

[2] یہ اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ حضرت خالد نے ایک شاعر کو کچھ روپیہ دے دیا تھا۔

[3] حضرت عمر کا حکم اور انکی بردباری اور للّٰہیت قابل آفرین ہے ورنہ کس کی مجال تھی کہ اتنے بڑے شہنشاہ کے سامنے ایسی سخت گفتگو کرتا ساتھ ہی اس کے حضرت ابو عمر کی حق گوئی بھی قابل تعریف ہے۔ اس مقام پر اگر کوئی نافہم یہ اعتراض کرے کہ حضرت ابو عمر نے قسم کھا کر حضرت عمرؓ کی ناانصافی وغیرہ کو بیان کیا ہے پس اگر حضرت عمرؓ میں یہ باتیں نہ تھیں تو حضرت ابو عمرو کا جھوٹا ہونا اور جھوٹی قسم کھانا لازم آئے گا تو جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ حضرت ابو عمرو نے جو کچھ کہا اپنی سمجھ کے موافق کہا اس وقت ان کی سمجھ میں حضرت عمر کا یہ فعل خلاف انصاف ہوگا۔ یہاں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرات خلفائے راشدین نے کس قدر اختیارات نکتہ چینی کے عام طور پر دے رکھے تھے ۱۲

احمد مولی ام سلمہ سے روایت کی وہ کہتے ہیں میں ایک جہاد میں نبیؐ کے ہمراہ تھا (اس سفر میں) ہم لوگوں کا گذر ایک وادی پر یا (یہ کہا کہ) ایک نہر پر ہوا تو میں لوگوں کو (اپنی پشت پر سوار کر کرکے) پار اتارنے لگا نبیؐ نے (مجھ سے) فرمایا کہ تم نے تو آج کشتی [1] کا کام دیا ہے یہ حدیث جبارہ کی روایت سے مشہور ہے اور دوسرے لوگوں نے شریک سے روایت کرکے اس کی مخالفت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۴۵۔ حضرت احمرؓ بن سلیم

حضرت احمرؓ بن سلیم اور بعض لوگ کہتے ہیں سلیم بن احمر انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے اور ان سے یزید بن شخیر نے روایت کی ہے اس کو ابن مندہ نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۴۶۔ حضرت احمرؓ بن سواء

حضرت احمرؓ بن سواء بن عدی بن مرہ بن حمران بن عوف بن عمرو بن حارث بن سدوس سدوسی ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان سے صرف ایاد بن لقیط روایت کرتے ہیں۔ ابن مندہ نے اپنی اسناد کے ساتھ حسن بن محمد بن علی ازدی سے روایت کی ہے انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے علاء بن منہال نے ایاد بن لقیط سے انہوں نے حضرت احمر بن سواد سدوسی سے نقل کرکے بیان کیا کہ ان کے پاس ایک بت تھا جس کی پرستش کیا کرتے تھے پھر اسے لے کے انہوں نے کنویں میں ڈال دیا بعد اس کے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے بیعت کرلی۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کی حدیث اس سند سے غریب ہے اور علاء بن منہال کوفی ہیں وہی ان کی حدیثوں کو جمع کرتے ہیں انہوں نے اس حدیث کو اسی سند سے لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۴۷۔ حضرت احمرؓ ابوعسیب

حضرت احمرؓ (ان کی کنیت) ابوعسیب نبیؐ کے غلام ہیں۔ ان سے عمران جونی اور حازم بن قاسم نے روایت کی ہے۔ ان کے نام میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ یزید بن ہارون نے ابونصیرہ مسلم بن عبید سے انہوں نے ابوعسیب مولی رسول اللہؐ سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جبریل میرے پاس بخار اور طاعون لے کے آئے تو میں نے بخار کو مدینہ میں روک لیا اور طاعون کو شام بھیج دیا اور وہ میری امت کے لئے رحمت ہے اور کافروں کے لئے عذاب ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۸۔ حضرت احمرؓ بن قطن

حضرت احمرؓ بن قطن ہمدانی۔ فتح مصر میں شریک تھے بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں اس کو امیر ابونصر بن ماکولا نے ابن یونس سے نقل کیا ہے۔

---

[1] یعنی جس طرح کشتی کے ذریعے سے لوگ دریا کے پار اتر جاتے ہیں اسی طرح تمہارے ذریعے سے لوگ پار پہنچ گئے۔

۴۹۔ حضرت احمرؓ بن معاویہ

حضرت احمرؓ بن معاویہ بن سلیم بن لأی بن حارث بن صریم بن حارث۔ اور حارث کا نام مقاعس بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم۔

کنیت ان کی ابو شعبل ہے۔ نبیؐ نے ان کے لئے اور ان کے بیٹے کے لئے ایک پروانہ امان کا لکھ دیا تھا اور یہ قبیلہ بنی تمیم کے وفد تھے ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں ان کا نام مرہ ہے ان کا شمار کوفیوں میں ہے ان کی حدیث ان کی اولاد کے پاس ہے اس کی روایت محمد بن عمر بن حفص بن سکن بن سواء بن شعبل بن احمر بن معاویہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ احمر نبیؐ کے پاس گئے اور وہ نبی تمیم کے وفد تھے تو نبیؐ نے ان کے اور ان کے بیٹے شعبل کے لئے پروانہ لکھ دیا تھا۔ ان کی کنیت ابوشعبل (زیادہ مشہور) ہے (آپ نے اس پروانے میں یہ لکھ دیا تھا کہ) یہ تحریر ہے احمر بن معاویہ کے لئے اور شعبل بن احمر کے لئے ان کے مکانات اور مالوں کی حفاظت کے بابت جو شخص ان کو تکلیف دے اللہ کا ذمہ اس سے بری ہے بشرطیکہ یہ سچے ہوں یہ تحریر حضرت علیؓ بن ابی طالب نے لکھی تھی اور اس پر رسول اللہؐ کی مہر تھی۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ محمد بن عمر نے ایسا ہی بیان کیا ہے مگر میں اس حدیث میں ارسال سمجھتا ہوں (یعنی کوئی راوی درمیان سے چھوٹ گیا ہے) اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اس کی کوئی سند سوا اس کے نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۵۰۔ حضرت احمریؓ

حضرت احمریؓ۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے۔ ان کا شمار مدینہ والوں میں ہے ان کی حدیث اسماعیل بن ابراہیم بن ابی حبیبہ نے عبداللہ بن ابی سفیان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت احمری سے نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے اپنی بی بی سے (زمانہ حج میں) عمرہ کرانے کا وعدہ کیا تھا مگر میں (اس زمانے میں) جہاد پر چلا گیا (اور اس اثنا میں حج کا زمانہ گذر گیا) تو مجھے اس کا بہت رنج ہوا اور میں نے یہ کیفیت نبیؐ سے عرض کی آپ نے فرمایا کہ تم اپنی بی بی سے کہہ دو کہ رمضان میں عمرہ ادا کرلیں کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر (ثواب رکھتا) ہے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے کیا ہے۔

۵۱۔ حضرت احنفؓ بن قیس

حضرت احنفؓ بن قیس۔ احنف ان کا لقب ہے حنف کے معنی وہ شخص جس کے پیر میں کجی ہو) ان کے پیر میں کچھ کجی تھی۔

ان کا نام ضحاک ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام صخر بن قیس بن معاویہ بن حصین بن عبادہ بن نزال بن مرہ بن عبید بن حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم ہے۔ کنیت ان کی ابوبحر، تمیمی سعدی۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہیں اور چونکہ نبیؐ نے انہیں دعا دی تھی اس وجہ سے لوگوں نے ان کا تذکرہ (صحابہ میں) کیا ہے ان کی والدہ قبیلہ باہلہ کی ایک خاتون ہیں۔ ہم سے ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حجاج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن سلمہ نے علی بن زید سے انہوں نے حسن (بصری) سے انہوں نے حضرت احنف بن قیس نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اس حالت میں کہ میں حضرت عثمان کے زمانہ خلافت میں کعبہ کا

طواف کر رہا تھا کہ قبیلہ بنی لیث کے ایک شخص نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور (مجھ سے) کہا کہ کیا میں تمہیں بشارت نہ دوں میں نے کہا ہاں (ضرور دو) اس شخص نے کہا کیا تم کو یاد ہے جب مجھے رسول اللہؐ نے تمہاری قوم کے پاس بھیجا تھا میں (جب ان لوگوں کے پاس پہنچا تو) اسلام کی خوبیاں ان سے بیان کرنے لگا اور انہیں اسلام کی ترغیب دینے لگا تو تم نے (مجھ سے) کہا تھا کہ بیشک تم اچھی بات کی ترغیب دیتے ہو اور اچھی بات کا حکم کرتے ہو اور بیشک وہ (یعنی نبیؐ) بھی اچھی بات کی ترغیب دیتے ہیں یہ خبر نبیؐ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ احنف کو بخش دے۔ احنف (یہ روح افزا بشارت سن کے بہت خوش ہوئے اور) اکثر کہا کرتے تھے کہ میرے نزدیک میرا کوئی عمل اس سے یعنی نبیؐ کی دعا سے زیادہ قابل امید نہیں ہے۔ حضرت احنف بڑے ذکی اور دانش منداور عقیل تھے بصرہ کے لوگوں کے ہمراہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے تھے حضرت عمرؓ نے ان کی عقل مندی اور دین داری اور نیک روی ملاحظہ فرما کر ایک سال تک ان کو روک لیا پھر ان کو (ایک روز) اپنے سامنے بلایا اور فرمایا کہ اے احنف تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں اپنے پاس روکا انہوں نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین (میں) نہیں جانتا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بیشک رسول اللہؐ نے ہمیں عقل مند منافقوں سے پرہیز کرنے کا حکم دیا ہے لہٰذا مجھے خوف ہوا کہ کہیں تم ان میں سے تو نہیں ہو پھر حضرت عمرؓ نے انہیں ایک خط لکھ دیا حاکم بصرہ کے نام اس میں انہیں یہ لکھ دیا کہ احنف اہل بصرہ کے سردار ہیں اس وقت سے ان کی عزت بڑھتی گئی۔

یہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کے درمیان میں جو جمل میں لڑائی ہوئی تھی اس سے کنارہ کشی کی اور جنگ صفین [1] میں حضرت علی مرتضیٰ کے ساتھ تھے۔ معصب بن زبیر جس وقت عراق کے حاکم ہوئے اس وقت تک زندہ رہے کوفہ میں سنہ ۶۷ ہجری میں وفات پائی۔ مصعب بن زبیر جو اپنے بھائی عبداللہ (بن زبیر) کی طرف سے حاکم عراق تھے ان کے جنازہ کے ہمراہ گئے۔ ابوالحسن مدائنی نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے ایک بیٹا چھوڑا تھا بحر نام اور انہیں کے ساتھ ان کی کنیت تھی (یعنی ابوالبحر) بحر کی جب وفات ہوئی تو ان کی کوئی نرینہ اولاد باقی نہ تھی۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] جنگ صفین اس لڑائی کا نام ہے جو حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت معاویہؓ میں ہوئی تھی۔ جنگ جمل اس لڑائی کا نام ہے جو حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کے درمیان میں ہوئی تھی ۱۲

۵۲۔ حضرت احوصؓ بن مسعود

حضرت احوصؓ بن مسعود انصاری۔ محیصہ اور حویصہ فرزندان مسعود انصاری کے بھائی ہیں ان کا نسب ان کے بھائیوں کے بیان میں آئے گا یہ احد میں اور تمام ان غزوات میں جو احد کے بعد ہوئے شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے عدوی سے نقل کیا ہے۔

۵۳۔ حضرت احیحہؓ بن امیہ

حضرت احیحہؓ بن امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح جمحی صفوان بن امیہ کے بھائی ہیں۔ مولفۃ القلوب میں سے تھے۔ یہ ابن عبدالبر کا قول ہے اور ابوموسیٰ نے جو ابن مندہ کے چھوڑے ہوئے ناموں کا ذکر کیا ہے اس میں بیان کیا ہے کہ عبدان نے کہا ہے کہ ہم کو ان کی روایت نہیں ملی صرف ان کا نام انہوں نے لکھ دیا ہے اور عبدان نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم سے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سلیمان جعفی یعنی ابوسعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اجلح نے اپنے والد سے انہوں نے بشیر

بن تیم وغیرہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مولفۃ القلوب کے ناموں میں ان کا بھی نام ہے۔

۵۴۔ حضرت اخرمؓ اسدی

حضرت اخرمؓ اسدی۔ خ کے ساتھ۔ یہ اسدی ہیں یعنی قبیلہ اسد بن خزیمہ سے ہیں۔ ان کو رسول اللہؐ کا سوار کہتے تھے۔ جس طرح حضرت ابوقتادہ کو کہتے تھے۔ حضرت اخرم ۶ ہجری میں نبیؐ کے زمانے میں شہید ہو گئے تھے جب کہ عبدالرحمٰن بن عینیہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر فزاری رسول اللہؐ کے مویشیوں پر شبخون مارا۔ ان کی شہادت کا واقعہ حضرت سلمہ بن اکوع نے ایک طویل حدیث میں نقل کیا ہے جو صحیحین میں منقول ہے۔ اخرم ان کا لقب ہے اور نام ان کا محرز بن نھلہ ہے عنقریب ان کا ذکر محرز کے نام میں پورے طور پر ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۵۵۔ حضرت اخرمؓ

حضرت اخرمؓ۔ ان کا نام اور قبیلہ معلوم نہیں مگر ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کو بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے۔ ان کی حدیث یحیٰی بن یمان عجلی نے قبیلہ تیم اللات کے ایک شخص سے انہوں نے عبداللہ بن اخرم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ذی قار[۱] کے دن فرمایا آج پہلا دن ہے جس میں عرب نے عجم[۲] سے اپنے حقوق لے لئے اور میری وجہ سے سب کو مدد ملی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے اور صرف اسی حدیث کو روایت کیا ہے۔

۵۶۔ حضرت اخرمؓ ہجیمی

حضرت اخرمؓ ہجیمی۔ ان کا شمار صحابہ میں یحیٰی بن یمان کی حدیث کے سبب سے ہے جو انہوں نے عبداللہ تیمی سے نقل کی ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔ ان کا نسب ان کے بیٹے عبداللہ بن اخرم کے بیان میں آئے گا۔

میں کہتا ہوں کہ میرے خیال میں یہ ہجیمی وہی اخرم ہیں جن کا بیان اس سے پہلے ہو چکا ہے کہ ان کا نام اور قبیلہ معلوم نہیں کیونکہ راوی ان دونوں سے دونوں تذکروں میں عبداللہ ہیں اور عبداللہ سے یحیٰی اور میں نے ان دونوں کا تذکرہ علیحدہ علیحدہ صرف امیر ابو نصر ابن ماکولا کے پیروی کر کے لکھا کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب میں ان کا تذکرہ اسی طرح یکے بعد دیگرے کیا ہے۔ بیشک انہوں نے دو شخص علیحدہ علیحدہ سمجھے ہیں۔

۵۷۔ حضرت اخنسؓ بن شریق

حضرت اخنسؓ بن شریق۔ ثقفی ان کا نسب ابی بن شریق کے بیان میں گذر چکا ہے یہ بنی زہرہ کے حلیف[۳] ہیں۔

---

[۱] ذی قار ایک خاص دن کا نام ہے ۱۲

[۲] یعنی عجم والے جو اہل عرب پر ظلم کر رہے تھے اور عرب کو معیل سمجھتے تھے وہ بات اب جاتی رہی۔

[۳] حلیف اس شخص کو کہتے ہیں جس سے قسم کی دوستی ہو اہل عرب میں باہم قسم کھا کے دوستی کے کے عہد کرنے کا دستور تھا ۱۲۔

۵۸۔ حضرت اخنس رضی اللہ عنہ بن خباب

حضرت اخنس رضی اللہ عنہ بن خباب سلمی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے معن بن یزید کے نام میں کیا ہے۔ ہم نے بھی معن کے بیان میں ان کا ذکر اس سے زیادہ کیا ہے۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جو جنگ بدر میں شریک تھے۔

باب الهمزة مع الدال ومع الذال

۵۹۔ حضرت ادرع رضی اللہ عنہ اسلمی

حضرت ادرع رضی اللہ عنہ اسلمی۔ نبی ﷺ کی پاسبانی میں رہتے تھے۔ ان سے صرف سعید بن ابی سعید مقبری نے فقط ایک حدیث روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے ایک شب کو میں رسول اللہ ﷺ کی پاسبانی کے لئے گیا تو کوئی شخص مر گیا تھا لوگوں نے کہا کہ یہ عبداللہ ذوالبجادین ہیں۔ مدینہ میں ان کی وفات ہوئی لوگ جب ان کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے اور ان کے جنازے کو اٹھایا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ان کے ساتھ نرمی کرو اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرے گا کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے صرف اسی سند سے مروی ہے۔

۶۰۔ حضرت ادرع رضی اللہ عنہ ضمری

حضرت ادرع رضی اللہ عنہ ضمری۔ کنیت ان کی ابوالجعد ہے اور یہ کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں۔ قاضی ابواحمد نے ان کا نام اسی طرح بتایا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ میں نے ان کا نام صرف علی بن سعید عسکری کی کتاب میں دیکھا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام عمرو ہے۔ چنانچہ ان کا ذکر عمرو کے بیان میں بھی انشاء اللہ ہوگا اور عبیدہ بن سفیان حضرمی سے روایت ہے انہوں نے ابوالجعد ضمری سے روایت کی اور (کہا ہے کہ) ابوالجعد ضمری صحابی تھے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تین جمعہ بغیر عذر کے ترک کر دے اللہ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔ یہ حدیث محمد بن عمر سے اور عبیدہ سے مشہور ہے اور اس حدیث کو صالح بن کیسان نے عبیدہ بن سفیان سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ عمرو بن امیہ ضمری سے یہ حدیث مروی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

۶۱۔ حضرت ادریس رضی اللہ عنہ

حضرت ادریس رضی اللہ عنہ۔ ان کا تذکرہ ابرہہ کے ساتھ گذر چکا ہے یہ ان لوگوں میں ہیں جو شام چلے گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۲۔ حضرت ادیم رضی اللہ عنہ تغلبی

حضرت ادیم رضی اللہ عنہ تغلبی۔ ان سے صبی بن معبد نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر طلحی نے عبید بن غنام سے انہوں نے علی بن حکیم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے منصور سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے صبی بن معبد سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں پہلے نصرانی تھا پھر مسلمان ہوا بعد اس کے میں نے حج کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے اپنی قوم کے ایک شخص سے جن کا نام ادیم تھا پوچھا

تو انہوں نے کہا کہ تم قران کرو یعنی حج و عمرہ کا احرام ایک ساتھ باندھو اور انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی ؐ نے بھی قران کیا تھا۔ اسی حدیث کو جریر نے منصور سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے صبی سے روایت کیا ہے مگر انہوں نے (ادیم کی جگہ) ہدیم بن عبداللہ کہا ہے۔ شریک نے بھی اس حدیث کو منصور سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے صبی سے روایت کیا اور انہوں نے (ادیم یا ہدیم) شک کے ساتھ نقل کیا ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کسی نے اس حدیث میں نبی ؐ کا ذکر نہیں کیا آپ کا ذکر صرف ابن ماکولا نے کیا ہے۔ ہدیم ہا اور دال مہملہ کے ساتھ ہے ابوموسی کہتے ہیں مشہور ہذیم ہے ہا اور ذال معجمہ کے ساتھ ہے اور ان کو ابونعیم نے اور جن لوگوں نے ابونعیم کی پیروی کی ہے ثعلبی ثائے مثلثہ اور عین مہملہ کے ساتھ لکھا ہے حالانکہ یہ تغلبی ہیں تائے مثناۃ اور غین معجمہ کے ساتھ کیونکہ قبیلہ بنی تغلب کے لوگ عیسائی تھے (اور یہ بھی عیسائی تھے) اور قبیلہ بنی ثعلبہ کے لوگ (عیسائی نہ تھے بلکہ) دین عرب پر تھے (یعنی مشرک تھے) ادیم میں ہمزہ کو پیش اور دال کے زبر ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ہمزے کو زبر اور دال کو زیر۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابو نعیم اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۶۳۔ حضرت اذینہؓ بن حارث

حضرت اذینہؓ بن حارث بن یعمر۔ ان کا نام شداخ بن عوف بن کعب بن مالک بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن خزیمہ کنانی لیثی ہے۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن ہے۔ یہ نسب ابن مندہ اور ابونعیم نے بخاری سے نقل کیا ہے اور ابن عبدالبر کہتے ہیں اذینہ عبدی ہیں جو کہ عبدالرحمٰن کے والد ہیں اور ان میں اختلاف ہے۔ اذینہ بن مسلم عبدی۔ عبدقیس سے بھی کہا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان ... اذینہ بن حارث بن یعمر ہے پھر ابن عبدالبر نے ان کا نسب کنانہ تک پہنچایا ہے جیسا کہ گذر چکا اور اس کے بعد انہوں نے کہا ہے کہ پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو قبیلہ شنّی سے بیان کیا ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں۔

ابوداؤد طیالسی نے اپنے مسند میں سلام ابوالاحوص سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اذینہ سے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے مگر اس قسم کا جانب خلاف اس سے بہتر ہو تو اسے چاہئے کہ اسی بات کو کرے جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دے۔ اس حدیث کو سوا ابوالاحوص یعنی سلام بن سلیم کے اور کسی نے ابواسحاق سے روایت نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جن لوگوں نے ان کو عبدی کہا ہے انہیں کا قول صحیح ہے۔ ان کو ابواحمد عسکری نے قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اذینہ عبدی جن کی کنیت ابوعبدالرحمٰن بن اذینہ ہے حجاج کی طرف سے بصرہ کے قاضی تھے اور یہ حجاج سلمہ بن حارث بن خالد بن عائذ بن سعد بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن بہشہ کے بیٹے ہیں۔

اذینہ حضرت عثمانؓ کے زمانے میں قبیلہ عبدالقیس کے سردار تھے۔ انہوں نے جنگ جمل کا زمانہ پایا تھا لہٰذا ان کا تذکرہ اس میں بھی ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ابوحاتم کہتے ہیں کہ جو حدیثیں انہوں نے روایت کی ہیں وہ مرسل ہیں (یعنی درمیان سے انہوں نے صحابی کا نام چھوڑ دیا ہے) فضل بن دکین نے کہا ہے کہ یہ تابعی ہیں کوفہ کے رہنے والے ہیں ابن دکین بھی کوفی ہیں اور وہ بہ نسبت اور لوگوں کے اپنے شہر کے رہنے والوں سے زیادہ واقف ہیں واللہ اعلم۔

اور شاید جو لوگ ان کو کنانی کہتے ہیں ان کو شبہ ہو گیا اس وجہ سے کہ انہوں نے دیکھا کہ ابن اذینہ شاعر کنانی کا تذکرہ مشہور ہے تو

ان لوگوں نے ان کو اس شاعر کا باپ سمجھا حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کے نسب کے بیان میں ان کو عنبری بھی لکھ دیا ہے نون اور بے اور رے کے ساتھ حالانکہ یہ سب سے زیادہ عجیب ہے ابھی تو وہ ان کو لیثی کہہ چکے تھے قبیلہ کنانہ سے اور اب عنبری کہنے لگے قبیلہ تمیم سے اور بلاشبہ ان لوگوں نے ان کی تصحیف کردی اور عبدی کو عنبری لکھ دیا ان کا تذکرہ بخاری نے بھی کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اذینہ عبدی حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں اور یہ نبی ؐ سے بھی مرسلاً (یعنی صحابی کو درمیان سے حذف کر کے) روایت کرتے ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الہمزہ مع الراء

۶۴۔حضرت اربدؓ بن حمیر

حضرت اربدؓ بن حمیر اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابن حمزہ۔وہب بن جریر نے اپنے والد سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ جن لوگوں نے نبی ؐ کے ساتھ ہجرت کی تھی ان میں اربد بن حمیر بھی تھے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے اربد بن حمزہ نقل کیا ہے اور ابن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ جن لوگوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور جنگ بدر میں شریک ہوئے ان میں اربد بن حمیر بھی ہیں حمیر کے حا کو پیش اور میم کو زبر اور یے کو تشدید ہے اور اخیر میں رے ہے۔یہ امیر ابو نصر بن ماکولا کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۶۵۔حضرت اربدؓ خادم رسول اللہؐ

حضرت اربدؓ۔رسول اللہؐ کے خادم ہیں۔ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے کہ اربد رسول اللہ ؐ کے خادم ہیں ان کا تذکرہ ابو عبداللہ بن مندہ نے (اپنی) تاریخ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث اصبغ بن زید نے سعید بن راشد سے انہوں نے (حضرت امام) زید بن علی (شہید) سے انہوں نے حضرت علیؓ (یعنی امام زین العابدین) سے انہوں نے اپنی دادی حضرت فاطمہ الزہرا سے روایت کی ہے اس حدیث میں کچھ ان کا ذکر ہے۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۶۔حضرت اربدؓ بن مخشی

حضرت اربدؓ بن مخشی اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام سوید بن مخشی ہے۔یہ صحابی ہیں قبیلہ طے کے۔ان کا ذکر ابو معشر وغیرہ نے ان لوگوں میں کیا ہے جو بدر میں شریک تھے۔ابو عمر نے ان کا تذکرہ سوید کے بیان میں کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابو احمد عسکری نے بھی کیا ہے۔

۶۷۔حضرت ارطاۃؓ طائی

حضرت ارطاۃؓ طائی۔قبیلہ طے کے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ارطاۃ کے والد تھے نبیؐ کے پاس (مقام) ذی الخلصہ کی فتح کی بشارت لے کے آئے تھے اس وقت آپ نے ان کا نام بشیر رکھا تھا۔قیس بن ربیع نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن

ابی حازم سے انہوں نے حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت کی کہ نبیؐ نے انہیں ذی ا[1] الخلصہ کے گرا دینے کے لئے بھیجا تھا (چنانچہ حسب ارشاد اس کو منہدم کر چکے) تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک قاصد بھیجا جن کا نام ارطاۃ تھا چنانچہ وہ آئے اور انہوں نے حضرت کو بشارت دی نبیؐ (اس بشارت کو سن کے) سجدے میں گر گئے اس حدیث کو محمد بن عبداللہ نے نمیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماعیل سے روایت کیا ہے اور انہوں نے انہیں ابو ارطاۃ کہا ہے اور اسماعیل کے اکثر شاگردوں نے کہا ہے کہ حضرت جریر نے ایک شخص کو بھیجا جن کا نام حصین بن ربیعہ طائی تھی اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے حصین کے بیان میں کیا ہے اور انشاء اللہ (ہماری کتاب میں بھی) ان کا تذکرہ حصین کے بیان میں آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

۶۸۔ حضرت ارطاۃؓ بن کعب

حضرت ارطاۃؓ بن کعب بن شراحیل بن کعب بن سلامان بن عامر بن حارثہ بن سعد بن مالک بن نخع بن عمرو بن علۃ بن جلد بن مالک بن ادد۔ یہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں ایک جھنڈا دیا اس جھنڈے کو لے کے یہ جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے اور شہید ہوئے پھر اس جھنڈے کو قیس بن کعب نے لیا وہ بھی شہید ہو گئے۔

یہ ارطاۃ اور حجاج بن ارطاۃ بن ثور بن ہبیرہ بن شراحیل۔ شراحیل میں جا کے مل جاتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے اوس بن جہیش کے بیان میں کیا ہے علیحدہ ان کا ذکر نہیں کیا۔

۶۹۔ حضرت ارطاۃؓ بن منذر

حضرت ارطاۃؓ بن منذر۔ ہمیں ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے کہ عبدان مروزی نے کہا ہے کہ (یہ) ارطاۃ بن منذر سکونی (ہیں) اور یہ صحابی ہیں اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسلمہ بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن علقمہ نے اپنے بھائی سے انہوں نے ابن عائذ سے انہوں نے ارطاۃ بن منذر سکونی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کے ہمراہ ننانوے ۹۹ مشرکوں کو قتل کیا ہے اور میں اس بات کو نہیں پسند کرتا کہ اتنے ہی مشرک اور قتل کر دوں اور کسی ایک مسلمان [2] کا راز فاش کر دوں (یعنی ایک مسلمان کے راز فاش کرنے میں جس قدر گناہ ہے اس کی تلافی مشرکوں کی اس کثیر تعداد کے قتل کرنے کا ثواب نہیں کر سکتا) عبدان نے کہا ہے کہ محمد بن علی بن رافع کہتے ہیں کہ صحیح یہ (ہے کہ ان کا نام) لقیط بن ارطاۃ سکونی ہے ارطاۃ بن منذر تو ہو ہی نہیں سکتا۔ ابو موسی کہتے ہیں کہ اس شخص کا کہنا ٹھیک ہے اور ابو موسی نے کہا ہے کہ اسی کی تائید کرتی ہے وہ حدیث جو ہم سے ابو غالب کشودی نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن زبدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معلا دمشقی نے اور حسین بن اسحاق تستری نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے کہ ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسلمہ بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن علقمہ نے اپنے بھائی

---

[1] ذوالخلصہ ایک شیوالہ تھا یمن میں اس میں ایک بت تھا جس کا نام خلصہ تھا مشرک اس کی پرستش کیا کرتے تھے اور اس شیوالہ کو وہ لوگ کعبہ یمانیہ کہتے تھے ۱۲ (خیر جاری شرح صحیح بخاری)

[2] مسلمانوں کو چاہیے کہ اس واقعہ سے سبق سیکھیں کہ مسلمانوں کی پردہ دری اور ان کی آبرو ریزی کس قدر گناہ ہے۔

یعنی محفوظ سے انہوں نے ابن عائذ سے نقل کر کے بیان کیا اور ابن عائذ کا نام عبدالرحمٰن بن لقیط بن ارطاۃ سکونی ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ ایک ہمارا پڑوسی شراب پیتا ہے اور بری باتیں کرتا ہے آپ اس کی کیفیت سلطان سے بیان کر دیجئے حضرت لقیط بن ارطاۃ نے جواب دیا کہ میں نے ننانوے کافروں کو قتل کیا ہے اور (اس کے بعد راوی نے) اسی کے مثل بیان کیا (یعنی اس کے آگے انہوں نے کہا کہ میں باوجود اس کے کسی مسلمان کی پردہ دری کو نہیں پسند کرتا) ابوموسیٰ نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ پہلی روایت (جس میں ان کا نام ارطاۃ ظاہر کیا گیا ہے) کی سند کس طرح واقع ہوئی ہے کیونکہ عبدان نے اس روایت کے بعد ہی ہشام بن عمار سے یہ دوسری روایت بھی نقل کی ہے جس میں انہوں نے ان کا نام لقیط بن ارطاۃ بیان کیا ہے شاید ان سے ایک جگہ غلطی ہوگئی ارطاۃ تابعین سے اور تبع تابعین سے روایت کرتے ہیں اور اسی روایت میں یہ بھی ہے کہ ارطاۃ شام کے معتبر لوگوں میں سے ہیں کسی صحابی سے بھی ان کی ملاقات نہیں ہوئی چہ جائیکہ نبی ﷺ کی ملاقات۔

۷۰۔ حضرت ارقم رضی اللہ عنہ بن ابی ارقم

حضرت ارقم رضی اللہ عنہ بن ابی ارقم۔ ابی الارقم کا نام عبد مناف بن اسد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ ان کی والدہ امیمہ بنت حارث ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام تماضر بنت جذیم ہے قبیلہ بنی سہم سے ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا نام صفیہ بنت حارث بن خالد بن عمیر بن غبشان خزاعیہ ہے۔ حضرت ارقم کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔

اسلام کی طرف سب سے پہلے سبقت کرنے والوں میں ہیں قدیم الاسلام ہیں بعض لوگ کہتے ہیں یہ بارہویں تھے (یعنی ان سے پہلے صرف گیارہ آدمی مسلمان ہوئے تھے) اور یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ جنگ بدر میں شریک تھے انہیں رسول اللہ ﷺ نے بدر کے مال غنیمت سے ایک تلوار دی تھی۔ انہیں رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ) صدقات کی تحصیل کرنے کے لئے بھی مقرر فرمایا تھا۔

یہ وہی شخص ہیں جن کے گھر میں (ہجرت سے پہلے) مکہ میں رسول اللہ ﷺ اور مسلمان چھپے تھے جب کہ مشرکوں کا خوف تھا (ان کا گھر کوہ صفا کے نیچے تھا) یہاں تک کہ پورے چالیس آدمی مسلمان ہوگئے ان چالیس کے آخری شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب تھے پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے چالیس کی تعداد پوری ہوئی تو آنحضرت ﷺ اور سب مسلمان) ان کے گھر سے باہر نکلے۔ ابوعمر (ابن عبدالبر) نے کہا ہے کہ ابن ابی خیثمہ نے ذکر کیا ہے کہ ابوالارقم یعنی حضرت ارقم کے والد بھی مسلمان ہوگئے تھے اور انہوں نے بنی مخزوم سے روایت کی حالانکہ یہ غلط ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ابوحاتم رازی نے اور ان کے بیٹے نے بھی ایک غلطی کی ہے ان دونوں نے ان ارقم کو عبداللہ بن ارقم کا والد قرار دیا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ عبداللہ بن ارقم زہری ہیں کیونکہ ان کا نسب یہ ہے عبداللہ بن ارقم بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرۃ (اور یہ ارقم زہری نہیں ہیں) عبداللہ بن ارقم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیت المال کے سردار تھے۔

یحییٰ بن عمران بن عثمان بن عفان بن ارقم ارقمی اپنے چچا عبداللہ بن عثمان سے اور ان کے گھر والوں سے وہ ان کے دادا عثمان بن ارقم سے وہ حضرت ارقم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ارقم نے (ایک مرتبہ) بیت المقدس جانے کا سامان کیا جب سامان سے فراغت پائی تو نبی ﷺ کے حضور میں رخصت ہونے کو آئے آپ نے فرمایا تم کیوں جاتے ہو کوئی ضرورت ہے کوئی تجارت ہے انہوں

نے عرض کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں نہ کوئی ضرورت ہے نہ تجارت بلکہ بیت المقدس میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں ایک نماز اور مسجدوں کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوا کعبہ کے عثمان بن ارقم کہتے ہیں پھر حضرت ارقم بیٹھ گئے (اور اپنا ارادہ فسخ کر دیا)

ہمیں ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عباد بن عباد مہلبی نے ہشام بن زیاد سے انہوں نے عثمان بن ارقم بن ابی الارقم مخزومی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا (اور وہ نبی ؐ کے اصحاب میں سے تھے) کہ جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کے اوپر سے پھاندتا ہوا جاتا ہے اور امام کے نکل آنے کے بعد دو آدمیوں کے درمیان میں تفریق کر دیتا ہے (یعنی ان کو ہٹا کے خود ان کے بیچ میں بیٹھ جاتا ہے) وہ مثل اس شخص کے ہے جو اپنی آنتوں کو آتش جہنم میں کھینچے گا۔

عثمان بن ارقم کہتے ہیں میرے والد حضرت ارقم کی وفات ۵۳ ہجری میں بعمر ۸۳ سال ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کی وفات ۵۵ھ میں ہوئی اور ان کی عمر اس سے کچھ اوپر تھی۔ حضرت ارقم نے وصیت کی تھی کہ ان کے جنازے کی نماز حضرت سعد بن ابی وقاص پڑھائیں اس وقت حضرت سعد (مقام) عقیق میں تھے مروان نے کہا کہ کیا رسول اللہ کا صحابی ایک غیر حاضر شخص کے انتظار میں دفن نہ کیا جائے گا اور (یہ کہہ کے) اس نے چاہا کہ ان کی نماز پڑھا دے مگر عبیداللہ بن ارقم نے مروان کی یہ بات نہیں مانی اور ان کے ساتھ تمام بنی مخزوم اٹھ کھڑے ہوئے اور ان میں باہم گفتگو ہوئی پھر حضرت سعد آ گئے اور انہیں نے ان کے جنازے کی نماز پڑھائی۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے کہ ان کی وفات بھی اسی روز ہوئی تھی جس روز ابو بکر صدیقؓ کی وفات ہوئی تھی مگر پہلا قول صحیح ہے۔ حضرت ارقم جنۃ البقیع میں مدفون ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۱۔ حضرت ارقمؓ بن جفینہ

حضرت ارقمؓ بن جفینہ تجیبی۔ قبیلہ بنی نصر بن معاویہ سے ہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے ان کا تذکرہ اور ان کی اولاد کا اہل مصر میں ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابن مندہ نے اس کو ابو سعید بن یونس سے روایت کیا ہے۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے۔ ان کی حدیث ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے عبداللہ بن ارقم بن جفینہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کے سامنے اپنا کوئی مقدمہ پیش کیا تھا۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ ان کو متقدمین میں سے کسی نے ذکر نہیں کیا بعض متاخرین نے یعنی ابن مندہ نے ان کا تذکرہ کیا ہے مگر ان کا کچھ حال انہوں نے نہیں بیان کیا اور اس کا حوالہ ابو سعد بن عبدالاعلی پر کر دیا ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ یہ فتح مصر میں شریک تھے۔ نہ ان کا نام معلوم ہے اور نہ کسی حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

۷۲۔ حضرت ارقمؓ نخعی

حضرت ارقمؓ نخعی۔ نام ان کا اوس بن جہیش بن یزید نخعی ہے۔

ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو علی حداد نے اجازۃً ابو احمد عطار کی کتاب سے نقل کر کے بیان کیا اور ہم سے عمر بن احمد بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن حسن بن مالک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے منذر قابوسی نے بیان کیا وہ

کہتے تھے ہم سے حسین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیٰی بن زکریا بن ابراہیم بن سوید نخعی نے حسن بن حکم نخعی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عابس نخعی سے انہوں نے قیس بن کعب سے روایت کر کے بیان کیا کہ قبیلہ نخع سے ان کے بھائی ارطاۃ بن کعب بن شراحیل اور ارقم جن کا نام اوس بن جہیش بن زید ہے نبی ؐ کی خدمت میں گئے تھے۔ یہ دونوں اپنے زمانہ میں بڑے حسین اور بہت ہی خوش وضع تھے حضرت نے ان دونوں کو اسلام کی ترغیب دی چنانچہ یہ دونوں مسلمان ہو گئے اور ان کے حسن وغیرہ سے آپ بہت خوش ہوئے آپ نے (ان سے) پوچھا کہ کیا تم نے اپنے پیچھے اپنا جیسا اور بھی کوئی چھوڑا ہے ان دونوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم اپنی قوم کے ستر ۷۰ آدمی ایسے چھوڑ آئے ہیں جو ہر بات میں ہمارے شریک ہیں پھر آپ نے ان دونوں کو دعائے خیر دی اور آپ نے حضرت ارطاۃ کو ایک تحریر لکھ دی اور دونوں کو ایک جھنڈا دیا حضرت ارطاۃ اس جھنڈے کو لے کے جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے اور وہ شہید ہو گئے پھر ان کے بھائی زید نے اس جھنڈے کو لیا وہ بھی شہید ہو گئے پھر ان کے بھائی قیس بن کعب نے اس جھنڈے کو لیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ اے اللہ قبیلہ نخع میں برکت دے اور ان لوگوں کے لئے آپ نے دعائے خیر کی تھی۔ ابن عابس کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے زرارہ سے انہوں نے قیس بن کعب سے نقل کر کے بیان کیا کہ حضرت ارقم نبی ؐ کے پاس گئے تھے اور اسلام لائے تھے آپ نے انہیں ایک تحریر لکھ دی تھی اور اس میں انہیں دعا بھی دی تھی ان کا تذکرہ ابوموسی نے ان لوگوں میں اسی طرح کیا ہے جن کا ذکر ابن مندہ سے چھوٹ گیا ہے۔ ان کا نسب ابن حبیب نے ابن کلبی سے نقل کیا ہے مگر انہوں نے حضرت ارقم کا نام اوس نہیں بتایا انہوں نے یہ کہا ہے کہ بکر یعنی ابن عوف بن نخع کے اولاد کے یہ نام تھے مالک اور شیطان اور مرسوع انہیں کے خاندان سے حضرت ارقم بھی ہیں ان کا نام جہیش بن یزید بن مالک بن عبداللہ بن نسی بن یاسر بن جشم بن مالک بن بکر ہے۔ یہ رسول اللہؐ کے حضور میں گئے تھے۔ اسی قول کی تائید کرتی ہے یہ بات کہ ابن مندہ نے جہیش بن اوس نخعی کو بھی ذکر کیا ہے اور عنقریب انشاء اللہ ان کا بھی بیان ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۷۳۔ حضرت ارمیؓ بن اصحمہ

حضرت ارمیؓ بن اصحمہ نجاشی [۱] بن بحر۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے محمد بن اسحاق بن یسار نے بیان کیا کہ نام ان کے والد کا نجاشی بن اصحمہ ہے اصحمہ کے معنی عربی میں بخشش نجاشی بادشاہ (حبش) کا لقب تھا جیسے کسری (شاہ فارس کا لقب تھا) وہ کہتے ہیں کہ امام ابوالقاسم اسماعیل یعنی ابن محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ نے جو ان کے شیخ تھے مغازی میں انہیں راویوں سے نقل کیا ہے کہ سنہ ۷ھ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہان روئے زمین کو خط لکھے اور ان کے پاس قاصد بھیجے آپ نے انہیں اللہ (کی اطاعت) کی طرف بلایا کسی نے کہا کہ بادشاہ کسی ایسی تحریر کو جس پر مہر نہ ہو نہیں پڑھتے تو آپ نے چاندی کی ایک مہر بنوائی جس میں محمد رسول اللہ کندہ تھا آپ نے وہ مہر تمام خطوط پر کر دی اور حضرت عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی اصحمہ بن بحر کے پاس بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس خط میں لکھا تھا کہ تم مسلمان ہو جاؤ میں تمہارے سامنے اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے یہ اوصاف ہیں [۲] الملک القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر اور میں اس بات کی

---

[۱] یہ حضرت نجاشی حبش کے بادشاہ تھے پہلے مذہب عیسوی رکھتے تھے پھر مشرف بہ اسلام ہوئے اور بہت اچھی حالت رہی ۱۲

[۲] ان الفاظ کا ترجمہ یہ ہے بادشاہ پاک سلامت رہنے والا خوف کرنے والا باعزت غالب دبدبہ بڑائی والا ۱۲

شہادت دیتا ہوں کہ عیسیٰ خدا کی [1] روح اور اس کے کلمہ ہیں جس کو خدا نے مریم بتول طیبہ حصینہ کے طرف بھیجا تھا اللہ نے انہیں اپنی روح سے پیدا کیا اور انہیں اسی طرح پیدا کیا جس طرح آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا تھا اور ان میں روح پھونکی تھی اور (اے بادشاہ) میں تجھے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ترغیب دیتا ہوں اور میں نے تیرے پاس اپنے چچا کے بیٹے جعفر کو اور ان کے ہمراہ اور مسلمانوں کو بھیجا ہے پس تو تکبر کو چھوڑ دے اور میری نصیحتیں مان لے اور سلام ہو اس شخص پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔
نجاشی (بادشاہ) نے اس خط کو پڑھا اور اس کا یہ جواب لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سلام ہو آپ پر اے خدا کے نبی اور اس کی رحمت وہ خدا جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت کی امابعد میرے پاس خط آپ کا پہنچا جس میں آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کی حالت بیان فرمائی ہے قسم ہے آسمان اور زمین کے پروردگار کی کہ جو کچھ حال عیسیٰ کا آپ نے ذکر فرمایا ہے اس سے ایک ثفروق [2] کے برابر بھی زیادہ نہیں ہے وہ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے فرمایا اور بے شک ہم نے اس پیغام کو سمجھ لیا جو آپ نے ہمیں بھیجا تھا اور ہم نے آپ کے چچا کے بیٹے اور ان کے ساتھیوں کو (اپنا) مقرب بنایا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے صادق و مصدوق رسول ہیں اور میں نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے چچا کے بیٹے سے بیعت کی اور میں ان کے ہاتھ پر محض اللہ کی خوشنودی کے لئے مسلمان ہو گیا جو سارے جہان کا پروردگار ہے اور میں نے آپ کی خدمت میں اپنے بیٹے ارمیٰ بن اصحم کو بھیجا ہے میں صرف اپنی ہی جان پر اختیار رکھتا ہوں یا رسول اللہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں حق ہے السلام علیک یا رسول اللہ۔
پھر ان کے بیٹے (حضرت ارمیٰ) ساٹھ آدمیوں کے ہمراہ حبش سے چلے دریا میں کشتی پر سوار ہوئے جب بیچ دریا میں کشتی پہنچی تو سب لوگ غرق ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الهمزه مع الزاء

۴۷۔ حضرت ازاذمرد رضی اللہ عنہ

حضرت ازاذمرد۔ بعد الف کے زاء ہے ہرمز فارسی کے بیٹے ہیں کسریٰ (شاہ فارس) کے مقربین میں سے تھے انہوں نے نبی کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہیں ان کی حدیث عکرمہ بن ابراہیم ازدی نے جریر بن یزید بن جریر بجلی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حضرت جریر بن عبداللہ سے انہوں نے ازاذمرد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں اس حال میں کہ ہم کسریٰ کے دروازے پر کھڑے ہوئے (اس کی) اجازت کے منتظر تھے اجازت ملنے میں دیر ہوئی اور گرمی سخت تھی اس سے بہت تکلیف ہوئی حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ کان ومالم یشاء لم یکن (ترجمہ۔ طاقت اور قدرت اللہ ہی کی مدد سے ہوتی ہے جو وہ چاہتا ہے ہوتا ہے اور جو وہ نہیں چاہتا نہیں ہوتا) پھر اس نے (ازاذمرد سے) پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ میں نے کیا کہا ازاذمرد نے کہا ہاں (میں جانتا ہوں) اللہ عزوجل اس کلمہ کہنے والے سے مصیبت کو دور کر دیتا ہے پھر

[1] یعنی خدا کی پیدا کی ہوئی روح اور کلمہ سے مراد اس کا حکم یعنی محض اس کے حکم سے پیدا ہوئے تھے بغیر توسط اسباب ظاہر کے ۱۲

[2] ثفروق چھوہارے کے اوپر کے چھلکے کو کہتے ہیں یعنی آپ کے فرمانے میں ذرا بھی فرق نہیں ۱۲

انہوں نے ایک طویل قصہ بیان کیا کہ ایک جن انکی بیوی کے پاس انہیں کی شکل بن کر آتا تھا وہ ایک مرتبہ ان کو آسمان کی طرف چڑھا لے گیا تا کہ وہاں کی باتیں چھپ کے سنے چنانچہ جب وہ آسمان دنیا پر پہنچے تو ایک آواز وہاں سے سنی لا حول ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ کان ومالم یشاء لم یکن پس یہ دونوں گر پڑے پھر ان کو وہ جن ان کے گھر پہنچا آیا اس کے بعد وہ جن پھر جب ان کی بی بی کے پاس آیا تو انہوں نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ کان ومالم یشاء لم یکن پس وہ جن جلنے لگا یہاں تک کہ خاک ہو گیا۔ اس حدیث کو سلیمان بن ابراہیم بن جریر نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے میں قادسیہ میں تھا مجھے ایک فارسی نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ پڑھتے سنا تو اس نے کہا کہ میں نے یہی کلام آسمان سے سنا ہے پھر انہوں نے یہی قصہ طول کے ساتھ بیان کیا ہے اور ازاذ مرد کا نام نہیں لیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۵۔ حضرت ازداذؓ

حضرت ازداذؓ۔ بعض لوگ کہتے ہیں (ان کا نام) یزداد بن عیسی ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں یہ اپنی روایت میں صحابی کو درمیان سے چھوڑ دیتے ہیں یہ خود صحابی نہیں ہیں بخاری کے سوا اور لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ زکریا بن اسحاق نے عیسی بن ازداذ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی ؐ بعد پیشاب کر چکنے کے اپنے جسم خاص [۱] کو تین مرتبہ بل دیتے تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۷۶۔ حضرت ازہرؓ بن حمیضہ

حضرت ازہرؓ بن حمیضہ۔ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۷۷۔ حضرت ازہرؓ بن عبدعوف

حضرت ازہرؓ بن عبدعوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قرشی زہری۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے چچا اور عبدالرحمٰن بن ازہر کے والد ہیں جن سے ابن شہاب روایت کرتے ہیں۔

ابوالطفیل حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے اور محمد بن حنفیہ نے سقایہ [۲] کی بابت اختلاف کیا تو طلحہ بن عبیداللہ نے اور عامر بن ربیعہ نے اور ازہر بن عبدعوف نے اس کی شہادت دی کہ سقایہ رسول اللہ ؐ نے فتح مکہ کے دن حضرت عباس کے سپرد کیا تھا۔ اور عبیداللہ بن عبداللہ نے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے قریش کے چار آدمیوں کو بھیجا تھا انہوں نے حرم [۳] کے نشانات قائم کئے وہ چار یہ تھے۔ مخرمہ بن نوفل اور ازہر بن عبدعوف اور سعید بن یربوع اور حویطب بن

---

۱ مقصود اس سے یہ ہوتا تھا کہ پیشاب کا کوئی قطرہ جسم کے خاص میں باقی نہ رہ جائے یہ حدیث صحت کو نہیں پہنچی واللہ اعلم ۱۲

۲ سقایہ کے معنی پانی پلانا یہاں مراد حاجیوں کو پانی پلانا آنحضرت ؐ نے یہ خدمت حضرت عباسؓ کے متعلق فرمائی تھی چنانچہ اب تک ان کے خاندان میں ہے ۱۲۔

۳ یعنی ہر طرف سے حرم کی حد بندی کر دی حرم کے حدود ہر جانب سے مختلف ہیں ۱۲

عبدالعزیٰ۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۸۔حضرت ازہرؓ بن قیس

حضرت ازہرؓ بن قیس۔کنیت ان کی ابوالولید۔ان سے حریز بن عثمان نے روایت کی ہے(کسی اور نے ان سے روایت نہیں کی یہ ابن عبدالبر کا قول ہے) کہ نبیؐ مغرب کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۷۹۔حضرت ازہرؓ بن منقر

حضرت ازہرؓ بن منقر۔بصرہ کے اعراب میں سے ہیں ان کی حدیث یہ ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبیؐ کو دیکھا ہے اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہے میں نے آپ کو سنا آپ الحمدللہ رب العالمین سے نماز شروع کرتے تھے اور (نماز ختم ہو جانے پر) دونوں طرف سلام پھیرتے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الہمزہ والسین

۸۰۔حضرت اسافؓ بن انمار

حضرت اسافؓ بن انمار اور اساف بن نہیک ان دونوں کا ذکر رافع بن خدیج کی مزارعت والی حدیث میں ہے جس کو ابواب بن عتبہ نے ابوالنجاشی سے انہوں نے رافع سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے میرے چچا ظہیر نے بیان کیا کہا کہ اے میرے بھتیجے رسول اللہؐ نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ہم اپنے کھیت کرایہ میں دیں اس حدیث کو قبیلہ بنی سلیم کے ایک شخص نے سنا جن کا نام اساف بن انمار تھا تو انہوں نے کہا۔شعر

لعل ضرارا ان تبید بنارھا   وتسمع بالریان تعوی ثعالبہ

شاید ضرار (نامی زمین) کے کنویں اب خشک ہو جائیں اور ریان (نامی مقام) میں تم سنو کہ لومڑیاں بولیں گی جب زمین کا کرایہ پر دینا موقوف ہو جائے گا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بوجہ زراعت نہ ہونے کے کنویں خشک ہو جائیں گے اور آبادی کے مقامات ایسے ویران ہو جائیں گے کہ وہاں لومڑیاں بولیں گی۔

ہمارے شاعر اساف بن نہیک نے یا نہیک بن اساف نے (اس کے جواب میں یہ شعر) کہا شعر

لعل ضرار ان تعیش بنارھا   وتسمع بالریان تبنی مشاربہ

امید ہے کہ ضرار کے کنویں باقی رہیں اور ریان میں پانی پینے کے گھاٹ بنائے جائیں یعنی جب ہم حدیث کے موافق عمل کریں گے تو اور ترقی و فلاح ہوگی نہ تنزل و بربادی۔

۸۱۔حضرت اساف بن نہیکؓ

حضرت اساف بن نہیکؓ یا نہیک بن اسافؓ۔ان کا تذکرہ اسی حدیث میں ہے جو اوپر بیان ہو چکی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۸۲۔ حضرت اسامہؓ بن اخدری

حضرت اسامہؓ بن اخدری شقری۔ شقرہ کا نام حارث بن تمیم بن مر ہے ایسا ہی ابن عبدالبر نے بیان کیا ہے۔ ہشام کلبی کہتے ہیں کہ شقرہ کا نام معاویہ بن حارث بن تمیم ہے ان کو شقرہ صرف ان کے ایک شعر کے سبب سے کہنے لگے شعر

وقد احمل الرمح الاصم کعوبه بہ من دماء الحی کا لشقرات

تیز نیزے نے اپنی نوکیں اس حالت میں اٹھائیں کہ قبیلہ کا خون ان پر مثل شقرات کے تھا۔ مقصود اپنی شجاعت اور دلیری کا بیان کرنا ہے کہ میں نے اتنے آدمی نیزے سے مارے کہ میرا نیزہ خون سے سرخ ہو گیا تھا۔

شقرات شقائق [1] النعمان کو کہتے ہیں نعمان نے ایک زمین محدود کر لی تھی اور اس میں انہوں نے شقرات بوئے تھے لہٰذا شقرات انہیں کی طرف منسوب ہیں۔

ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جعفر بن احمد بن حسین سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن احمد دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بشیر بن میمون نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حضرت اسامہ بن اخدری نے بیان کیا وہ کہتے تھے قبیلہ شقرہ کے کچھ لوگ نبیؐ کے پاس آئے ان میں ایک شخص فربہ تھا اس کا نام تھا اصرم اس نے ایک حبشی غلام مول لیا تھا اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ آپ اس کا نام رکھ دیجئے اور اس کے لئے دعا کیجئے آپ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے اس نے کہا اصرم آپ نے فرمایا (اصرم نہیں) بلکہ زرعہ آپ نے فرمایا تم اس غلام سے کیا کام لینا چاہتے ہو اس نے کہا میں اسے چرواہا بنانا چاہتا ہوں تو نبیؐ نے اپنی انگلیوں کو اٹھایا اور پھر ان کو بند کر لیا اور فرمایا کہ اس غلام کا نام عاصم ہے۔ حضرت اسامہ اخدری بصرہ میں جا کے رہے تھے سوا اس حدیث کے اور کوئی روایت ان سے نہیں ہے ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

۸۳۔ حضرت اسامہؓ بن خزیم

حضرت اسامہؓ بن خزیم۔ انہوں نے حضرت مرہ سے روایت کی ہے اور ان سے عبداللہ بن شقیق روایت کرتے ہیں۔ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہوا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۸۴۔ حضرت اسامہؓ بن زید

حضرت اسامہؓ بن زید بن حارثہ بن شراحیل بن کعب بن عبدالعزیٰ بن زید بن امرء القیس بن عامر بن نعمان بن عامر بن عبدود بن عوف بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ کلبی ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کے نسب میں ابن رفیدہ بن لوی بن کلب کو ذکر کیا ہے یہ غلطی ہے وہ ثور بن کلب ہیں اس میں کچھ شک نہیں ان کی والدہ ام ایمن ہیں جو رسول اللہؐ کی کھلائی تھیں (گود لینے والی) پس یہ اور ایمن علاتی بھائی ہیں۔ حضرت اسامہ کی کنیت ابومحمد اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو زید اور بعض کہتے ہیں ابویزید اور بعض کہتے ہیں ابوخارجہ اور یہ اپنے والدین کے وقت سے رسول اللہؐ کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام)

---

[1] شقائق النعمان گل لالہ کو کہتے ہیں۔

ہیں۔ یہ حب رسول اللہ کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ حضرت ابن عمر نے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے فرمایا اسامہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں فرمایا کہ منجملہ میرے محبوب لوگوں کے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ تمہارے نیکوکار لوگوں میں سے ہوں پس تم لوگ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا کرو۔

انہیں نبی ؐ نے اٹھارہ برس کی عمر میں عامل بنایا تھا۔

ہم سے منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مودب موصلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن احمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن عبداللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوجابر یزید بن عبدالعزیز بن حیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی بن عمران نے شریک سے انہوں نے ابن عباس انہوں نے ذریح سے انہوں نے بہی سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتی تھیں (ایک مرتبہ) اسامہ دروازے کی چوکھٹ پر گر پڑے اور ان کے چہرے میں خراش آ گیا تو مجھ سے رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ تم ان کا خون دور کر دو مجھے اس سے نفرت معلوم ہوئی لہٰذا رسول اللہ ؐ خود اسے چوس چوس [1] کے تھوکنے لگے اور فرمایا کہ مجھے اسامہ سے (اس قدر محبت ہے کہ) اگر اسامہ لڑکی ہوتا تو میں اسے (بہت عمدہ عمدہ کپڑے پہناتا اور اسے زیور پہناتا تاکہ وہ خوبصورت معلوم ہو۔

ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخطاب نصر بن احمد بن بطر قاری نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن رزقویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن محمد صفار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رمادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت اسامہ بن زید سے روایت کی کہ رسول اللہ ؐ (ایک مرتبہ) ایک گدھے پر سوار ہوئے اس کی پشت پر ایک چادر ڈال دی گئی تھی اور آپ نے اپنے پیچھے اسامہ کو سوار کر لیا اور آپ (اس وقت) حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے تشریف لیئے جاتے تھے۔ یہ قصہ جنگ بدر سے پہلے کا ہے۔ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صحابہ کے وظیفے مقرر کئے تو حضرت اسامہ بن زید کا وظیفہ پانچ ہزار مقرر کیا اور اپنے صاحبزادہ حضرت عبداللہ بن عمر کا دو ہزار حضرت ابن عمر نے کہا کہ آپ نے اسامہ کو مجھ پر ترجیح دی حالانکہ میں ان کاموں میں شریک ہوا ہوں جن میں اسامہ شریک نہیں ہوئے حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ اسامہ رسول خدا کو تجھ سے زیادہ محبوب تھے اور ان کے باپ رسول خدا کو تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھے۔

حضرت اسامہ نے حضرت علیؓ سے (ان کی خلافت کے وقت) بیعت نہیں کی نہ ان کے ساتھ ان کی کسی جنگ میں شریک ہوئے حضرت اسامہ نے ان سے کہا کہ (اے علی) اگر آپ اپنا ہاتھ کسی اژدہے کے منہ میں ڈال دیں تو میں بھی اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ کے ساتھ ڈال دوں گا مگر آپ سن چکے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ؐ نے کیا فرمایا تھا جب میں نے اس شخص کو قتل کیا جو لا الہ الا اللہ کہہ رہا تھا لہٰذا میں نے آپ کے ہمراہ لڑنے سے معذور ہوں (کیونکہ آپ کی لڑائی مسلمانوں کے ساتھ ہو رہی ہے) اور یہ واقعہ (جس کی طرف حضرت اسامہ نے اشارہ کیا) اس طرح پر ہے کہ ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی بن سمین بغدادی نے اپنی اسناد کے

---

[1] خون کے نکال ڈالنے سے زخم جلد اچھا ہو جاتا ہے اسی واسطے یہ تدبیر حضرت نے کی۔ غایت درجہ کی محبت اس حدیث سے ظاہر ہوتی ہے ۱۲

ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن اسامہ بن محمد بن اسامہ بن زید نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حضرت اسامہ بن زید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ایک جہاد میں ایک کافر کو پایا تھا اور انصار میں سے ایک شخص تھے ہم دونوں نے اس پر تلوار کھینچی اس نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ مگر ہم نے اسے نہیں چھوڑا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا پھر جب ہم رسول اللہ ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اے اسامہ لا الہ الا اللہ کا کیا جواب دو گے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس نے صرف جان بچانے کے لئے لا الہ الا اللہ کہہ دیا تھا آپ نے فرمایا اے اسامہ لا الہ الا اللہ کا کیا جواب دو گے پس قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا تھا کہ آپ برابر یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میرا گذشتہ اسلام کالعدم [1] ہو جاتا اور میں آج مسلمان ہوا ہوتا پھر میں نے کہا کہ میں اللہ سے عہد کرتا ہوں کہ اب کسی ایسے شخص کو جو لا الہ الا اللہ کہتا ہو قتل نہ کروں گا۔

محمد بن اسحاق نے صالح بن کیسان سے وہ عبید اللہ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت اسامہ بن زید کو نبی ؐ کی قبر کے پاس نماز پڑھتے دیکھا اسی اثنا میں مروان ایک جنازے کی نماز پڑھنے کے لئے بلایا گیا چنانچہ جب وہ اس کی نماز پڑھ کے لوٹے اور حضرت اسامہ حضرت کے مکان کے دروازے کے پاس نماز پڑھ رہے تھے تو ان سے مروان نے کہا کہ تم چاہتے ہو کہ تمہارا مرتبہ لوگوں کو ظاہر ہو خدا تمہارے ساتھ (برا معاملہ) کرے اور ایک بری بات انہیں کہی پھر وہ لوٹ کے چلا اتنے میں حضرت اسامہ فارغ ہو گئے اور انہوں نے کہا اے مروان تو نے مجھے ایذا دی اور تو بدگو اور فحش بکنے والا ہے اور میں نے رسول اللہ ؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدگو اور فحش بکنے والے سے ناخوش رہتا ہے۔ حضرت اسامہ کا رنگ سیاہ تھا اور ناک ان کی چپٹی تھی۔ حضرت معاویہ کے اخیر زمانے میں ۵۸ یا ۵۹ ہجری میں وفات پائی اور بعض لوگوں کہتے ہیں ۵۴ ہجری میں وفات پائی۔ ابوعمر (ابن عبدالبر) نے کہا ہے کہ یہی میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد مقام جرف میں وفات پائی اور ان کی نعش مدینہ منورہ میں لائی گئی۔ ان سے ابوعثمان نہدی نے اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ نبی ؐ نے حضرت اسامہ کو اس لشکر کا سردار بنایا تھا جسے آپ نے غزوہ موتہ کی طرف بھیجا تھا اپنے اس مرض میں جس میں آپ نے وفات پائی حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ نبی ؐ نے اس لشکر پر جسے آپ نے موتہ کی طرف بھیجا تھا ان کے والد حضرت زید بن حارثہ کو سردار بنایا تھا اور فرمایا تھا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب سردار لشکر بنیں اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ۔ ہاں اسامہ کو بھی آپ نے ایک لشکر کا سردار بنایا تھا اور اس لشکر کو حکم دیا تھا شام کی طرف جائے اس لشکر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے جب رسول اللہ ؐ کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے وصیت فرمائی کہ اسامہ کا لشکر روانہ ہو جائے چنانچہ آپ کی وفات کے بعد وہ لشکر روانہ ہوا یہ واقعہ غزوہ موتہ کا نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۸۵۔ حضرت اسامہؓ بن شریک

حضرت اسامہؓ بن شریک ثعلبی قبیلہ بنی ثعلبہ بن یربوع سے ہیں یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر کہتے ہیں کہ قبیلہ بنی ثعلبہ بن سعد

---

[1] یعنی یہ قتل مجھ سے حالت کفر میں صادر ہوا ہوتا حالت کفر کے گناہ بعد اسلام لانے کے معاف ہو جاتے ہیں ۱۲۔

سے ہیں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن بکر بن وائل سے ہیں ابن مندہ کہتے تھے کہ ذبیانی غطفانی ہیں قبیلہ بنی ثعلبہ بن بکر سے ہمیں ابوالفضل خطیب نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ اور مسعودی نے زیاد بن علاقہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت اسامہ بن شریک کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نبی ؐ کی خدمت میں گیا تو (میں نے دیکھا کہ) آپ کے صحابہ (اس طرح باادب سر جھکائے ہوئے ہیں کہ) گویا ان کے سروں پر پرند بیٹھے ہیں پھر آپ کے پاس ادھر ادھر سے اعراب (بدوی) آئے اور انہوں نے بے دھڑک آپ سے مسائل دریافت کرنا شروع کئے کہ یارسول اللہ فلاں بات کے کرنے میں ہمارے اوپر کچھ گناہ ہے رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ اے خدا کے بندو اللہ نے تنگی (شریعت سے) اٹھا دی ہے مگر جو شخص کوئی بڑے (گناہ کی) بات کرے تو اسی نے تنگی پیدا کی اور وہ ہلاک ہو گیا اور ایک روایت میں یوں وارد ہوا ہے کہ جو کوئی اپنے بھائی کی آبرو ریزی کرے اسی نے تنگی پیدا کی اور ان لوگوں نے آپ سے دوا کی بابت پوچھا تو آپ ؐ نے فرمایا اے خدا کے بندو دوا کرو اس لئے خدا نے ہر بیماری کے لئے دوا پیدا کی ہے سوا بڑھاپے کے اور آپ سے یہ بھی پوچھا گیا کہ سب سے عمدہ وصف کون سا ہے جو انسان کو ملتا ہے آپ نے فرمایا کہ خوش خلقی۔ اس حدیث کی روایت اعمش اور ثوری اور مسعر اور ابن عیینہ نے اور مالک بن مغول نے کی ہے یہ سب لوگ زیاد سے وہ حضرت اسامہ سے روایت کرتے ہیں اور وہب بن اسماعیل اسدی کوفی نے البتہ اس کے خلاف کیا ہے انہوں نے اس حدیث کو محمد بن قیس اسدی سے روایت کیا ہے اور انہوں نے زیاد سے انہوں نے قطبہ بن مالک سے روایت کی ہے مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کے قول میں اعتراض ہے کیونکہ اگر یہ غطفانی ہیں تو قبیلہ ثعلبہ بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان سے ہوں گے پھر ثعلبہ بن بکر بن وائل کے قبیلہ سے کیونکر ہوں گے کیونکہ وہ لوگ قبیلہ قیس غیلان سے ہیں جو قبیلہ مضر کی ایک شاخ ہے اور بکر بن وائل قبیلہ ربیعہ کی ایک شاخ ہے پس یہ دونوں قول باہم متناقض ہیں صحیح وہی ہے جو ابوعمر نے بیان کیا کیونکہ ان کی نسبت یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ قبیلہ ذبیان سے ہیں اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ قبیلہ بکر سے ہیں اور اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا اور ابونعیم کا یہ کہنا کہ قبیلہ ثعلبہ بن یربوع سے ہیں کچھ نہیں ہے۔ صحیح یہی ہے کہ یہ قبیلہ ثعلبہ بن سعد سے ہیں واللہ اعلم۔

۸۶۔ حضرت اسامہ ؓ بن عمیر

حضرت اسامہ ؓ بن عمیر بن عامر بن اقیشر۔ اقیشر کا نام عمیر بن عبداللہ بن حبیب بن یسار بن ناجیہ بن عمرو بن حارث بن کبیر بن ہند بن طابخہ بن لحیان بن ہذیل بن مدرکہ بن الیاس بن مضر ہذلی یہ کلبی نے بیان کیا ہے۔ یہ اسامہ ابوالملیح ہذلی کے والد ہیں۔ ہمیں ابویاسر نے اپنی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن امام احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتادہ نے ابوالملیح سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ حنین کے دن پانی بہت برس رہا تھا لہٰذا نبی ؐ نے ایک منادی کو حکم دیا کہ (اس نے یہ اعلان کیا کہ اے لوگو) اپنے فرودگاہوں میں نماز پڑھ لو اس حدیث کو ابن مندہ نے حسن بن علی بن عفان عامری سے انہوں نے ابواسامہ یعنی حماد بن اسامہ سے انہوں نے ولید بن عبدہ باہلی سے انہوں نے ابوالملیح سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ اور ابونعیم نے اس سند کو عبداللہ بن عمر بن ابان سے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے عامر بن عبدہ باہلی سے انہوں ابوالملیح سے انہوں نے اپنے والد سے

بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ اس حدیث میں بعض وہم کرنے والوں سے یعنی ابن مندہ سے وہم ہو گیا ہے کہ یہ حدیث ابو اسامہ کی ولید بن عبدہ سے مروی ہے۔

ہمیں یحییٰ بن محمود اصفہانی نے اجازۃً اپنی اسناد کے ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حمران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد حذا نے ابو تمیمہ سے انہوں نے ابو الملیح سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں (ایک مرتبہ) نبی ؐ کے ہمراہ (اونٹ پر) سوار تھا کہ یکا یک ہمارے اونٹ نے ٹھوکر لی میں نے کہا کہ شیطان ہلاک ہو جائے نبی ؐ نے فرمایا کہ یہ نہ کہو کہ شیطان ہلاک ہو جائے اس لئے کہ وہ (اس کے کہنے سے اور) بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ میرے اونٹ کے برابر ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میری قوت کے برابر کون ہے بلکہ بسم اللہ کہا کرو (اس کی وجہ سے) شیطان گھٹ جاتا ہے یہاں تک کہ مکھی کے برابر ہو جاتا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

کبیر: یاء کے ساتھ ہے اور اقیشر۔ ہمزہ کی پیش' قاف کی زبر کے ساتھ اس کے بعد یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں پھر شین نقطوں والی اور راء ہے۔

۸۷۔ حضرت اسامہؓ بن مالک

حضرت اسامہؓ بن مالک۔ کنیت ان کی ابو العشراء دارمی۔ حافظ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان بن محمد مروزی نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے اور انہیں اس بات میں وہم ہو گیا ہے کیونکہ ابو العشراء کا نام اسامہ بہت اختلاف کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ہاں ان کے والد صحابی ہیں یہ خود صحابی نہیں۔ عبدان اگرچہ قوت حافظ کے ساتھ موصوف تھے خطیب نے تاریخ بغداد میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی تعریف کی ہے اور طبرانی کے سوا بہت سے حفاظ نے ان سے روایتیں لکھی ہیں مگر کوئی شخص غلطی اور خطا سے نہیں بچا اور کون شخص بچنے کا دعویٰ کر سکتا ہے آنحضرت ؐ یہ فرماتے ہیں کہ میں ایک بشر ہوں (کبھی اجتہاد میں) مجھ سے غلطی ہو جاتی ہے اور (کبھی) صواب اور میں بھی بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو۔

عبدان نے اس تذکرہ میں ایک حدیث بھی ابو العشراء سے نقل کی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں عبدان نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ہم نے ان کی حدیثیں اور جو جو اختلافات ان حدیثوں میں ہیں سب ایک مستقل مقام میں لکھ دیئے ہیں۔

ہم نے ان کا نام اس مقام میں صرف اس لئے لکھ دیا کہ بے علم آدمی عبدان کی کتاب میں ان کا نام دیکھ کر یہ نہ گمان کرے کہ ان کا نام ہم سے چھوٹ گیا۔ ان کا ذکر ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

۸۸۔ حضرت اسحاقؓ غنوی

حضرت اسحاقؓ غنوی۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے موسیٰ بن اسماعیل نے خبر دی نیز ابو موسیٰ کہتے ہیں ہمیں اسماعیل بن فضل بن اخشید نے خبر دی اور روایت میں الفاظ بھی انہیں کے ہیں وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن مثنیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن محمد نے خبر دی (اس کے بعد) دونوں کہتے تھے کہ ہمیں بشار

بن عبدالملک مزنی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میری دادی ام حکیم بنت دینار مزینہ نے اپنی مولیٰ ام اسحاق غنویہ سے انہوں نے رسول اللہ ؐ سے نقل کر کے خبر دی کہ ام اسحاق نے بقصد مدینہ مکہ سے ہجرت کی وہ اور ان کے بھائی (دونوں چلے) یہاں تک کہ اثنائے راہ میں ان سے ان کے بھائی نے کہا کہ اے ام اسحاق تم بیٹھ جاؤ میں مکہ جا کے اپنا ناشتہ لے آؤں وہیں بھول آیا ہوں ام اسحاق نے کہا مجھے خوف ہوتا ہے کہ وہ فاسق (یعنی میرا شوہر) تمہیں قتل کر دے گا مگر ان کے بھائی (نے نہ مانا اور وہ) ان کو وہیں چھوڑ کے مکہ چلے گئے اتنے میں ایک سوار تین روز کے بعد مکہ سے آیا اور اس نے کہا کہ اے ام اسحاق تم یہاں کیوں بیٹھی ہو انہوں نے کہا میں اپنے بھائی اسحاق کا انتظار کر رہی ہوں اس سوار نے کہا کہ اسحاق تمہارا بھائی اب کہاں وہ جب مکہ سے نکلا تو اسے تمہارا شوہر مل گیا اور اس نے اسے قتل کر دیا ام اسحاق کہتی ہیں میں انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھتی ہوئی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی یہاں تک کہ مدینہ پہنچی اور رسول اللہ ؐ اپنی بی بی حفصہ بنت عمر کے یہاں تشریف رکھتے تھے بیٹھے ہوئے وضو کر رہے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ؐ میرا بھائی اسحاق قتل کر دیا گیا اور (اس وقت) میں آپ کی طرف بہت تیز نظر سے دیکھ رہی تھی اور آپ وضو کر رہے تھے پھر تھوڑی ہی دیر کے لئے میری نظر آپ کی طرف سے ہٹی تو آپ نے اپنے ہاتھ میں پانی لے کے میرے اوپر چھڑک دیا۔ (بشار بن عبدالملک راوی کہتے ہیں) میری دادی کہتی تھی کہ بعد رسول اللہ ؐ کی وفات کے ہمیں بڑی بڑی مصیبتیں پہنچتی تھی اور ہم دیکھتے تھے کہ ام اسحاق کی آنکھوں میں آنسوں بھرے ہوئے ہیں مگر ان کے چہرے [1] تک نہیں آتے تھے یہ حدیث بشار کی روایت سے مشہور ہے اس کو ابو اصم اور عبدالصمد بن عبدالوارث وغیرہ نے بشار سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۹۔ حضرت اسحاقؓ

حضرت اسحاقؓ۔ یہ ایک دوسرے اسحاق ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کو بھی عبدان نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے محمد بن حسین نے جن کا لقب بنان بغدادی تھا بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو بن جبلہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن خالد مخزومی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن عبدالرحمٰن نے اسحاق سے جو نبی ؐ کے صحابی تھے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی اللہ (ﷺ) نے کھجوروں کے کھولنے اور رطب کے چھیلنے سے منع فرمایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۰۔ حضرت اسدؓ۔ ابن اخی خدیجہ

حضرت اسدؓ۔ ابن اخی خدیجہ۔ حضرت (ام المومنین) خدیجہ کے بھائی کے بیٹے ہیں یہ ابوعمر کا بیان ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ اسد بن خویلد ہیں اس صورت میں وہ حضرت خدیجہ کے بھائی ہوں گے۔

ابن مندہ کہتے ہیں ان کی حدیث سماک نے بعض ان لوگوں سے روایت کی ہے جنہوں نے اسد بن خویلد سے سنا ہے ان کی حدیث یہ ہے کہ نبی ؐ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص ایسی چیز کو بیچے جو اس کے پاس نہ ہو۔ عقیلی نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی اسناد میں کچھ کلام ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] یعنی رسول اللہ ؐ کے پانی چھڑک دینے کی برکت سے پھر کبھی کسی مصیبت پر انہیں بے قراری نہیں ہوئی ۱۲۔

۹۱۔ حضرت اسدؓ بن حارثہ

حضرت اسدؓ بن حارثہ علیمی کلبی۔ قبیلہ بنی علیم بن جناب سے ہیں نبی ﷺ کے پاس یہ اوران کے بھائی قطن بن حارثہ اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ہمراہ آئے تھے اورانہوں نے آپ سے اپنی قوم کے لئے پانی برسنے کی دعا کی درخواست کی تھی۔ اپنی قوم کی طرف سے بولنے والے اوران کے وکیل یہی قطن بن حارثہ تھے انہوں نے ایک فصیح حدیث بیان کی ہے جس میں اجنبی لغات بہت ہیں اس حدیث کوابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کیا ہے۔ ابن عبدالبر نے بھی ان کا تذکرہ اسی طور پر کیا ہے جس طرح ہم نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

ہشام کلبی نے کہا ہے کہ حارثہ اور حصن دونوں قطن بن زائر بن حصین بن کعب بن علیم بن جناب کے بیٹے ہیں نبی ﷺ کے حضور میں آئے تھے۔ عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ حارثہ کے بیان میں آئے گا مگر کلبی نے اسد بن حارثہ کا ذکر نہیں کیا اور ابن عبدالبر نے ان کا تذکرہ بنا بر روایت صحیح حارثہ کے بیان میں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے کیا ہے۔ جناب: جیم نون اوراس کے آخر میں باء موحدۃ ہے۔ حارثہ: حاء مہملہ اور ثاء مثلثہ کے ساتھ ہے۔

۹۲۔ حضرت اسدؓ بن زرارہ

حضرت اسدؓ بن زرارہ انصاری۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ابوالفضل محمد بن طاہر ہمارے یہاں آئے اور انہوں نے ہمیں اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن علی فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد اسحاق بن محمد بن علی ہاشمی نے کوفہ میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن محمد احمسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن مزاحم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن زیاد احمر نے غالب بن مقلاص سے انہوں نے عبداللہ بن اسد بن زرارہ انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میں معراج میں آسمان پر اٹھایا گیا تو فرشتے مجھے ایک موتی کے محل کے پاس لے گئے جس میں سونے کی زمین تھی وہ محل چمک رہا تھا پھر اللہ نے مجھ پر وحی بھیجی یا یہ فرمایا کہ مجھے خبر دی کہ علی میں تین اوصاف ہیں وہ مسلمانوں کے سرداراور پرہیزگاروں کے پیشوا ہیں اور غر محجلین [1] کے پیشرو ہیں۔ حاکم ابو عبداللہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث متن اور اسناد دونوں کے لحاظ سے غریب ہے مجھے اسد بن زرارہ کی کوئی حدیث مسند سوا اس کے نہیں ملی۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ حاکم ابوعبداللہ سے اس روایت میں اور اس اعتراض میں وہم ہوگیا کیونکہ یہ دراصل) اسعد بن زرارہ انصاری ہیں۔ صحابہ میں کوئی شخص اسد نام کا نہیں ہے سوا اسد بن خالد کے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ حدیث ہم سے ابوسعد بن ابی عبداللہ نے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے ابویعلی طہرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق نے وہ محمد بن خالد مقری سے اسی طرح کی اسناد کے ساتھ بیان کی صرف فرق اس قدر تھا کہ انہوں نے غالب بن مقلاص کی جگہ پر ہلال بن مقلاص کہا اور (بجائے عبداللہ بن اسد بن زرارہ کے) عبداللہ بن اسعد بن زرارہ بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

---

[1] قیامت کے دن مومنوں کے اعضائے وضو برکت وضو سے چمکیں گے اسی لئے ان کو غر محجلون کا خطاب ملا ہے ۱۲

۹۳۔ حضرت اسدؓ بن سعیہ

حضرت اسدؓ بن سعیہ قرظی۔ بعض لوگ انہیں اسد کہتے ہیں اور بعض لوگ اسید ہمزہ کی زبر اور سین کی زیر کے ساتھ اور یہی صحیح ہے۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ اسید ہے ضمہ ہمزہ اور فتح سین کے ساتھ۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور اسد بن عبید یہ سب لوگ قبیلہ بنی ہدل کے ہیں نہ قبیلہ بنی قریظہ کے نہ بنی نضیر کے ان کا نسب بنی قریظہ و بنی نضیر سے اوپر ہے ہاں یہ ان کے چچازاد بھائی ہیں۔ یہ سب لوگ اسی شب کو اسلام لائے جس کی صبح کو قریظہ (کے قبیلے والے) حضرت سعد بن معاذ کے حکم سے قلعہ سے باہر آئے تھے لہٰذا ان کے جان اور ان کے مال محفوظ رہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے اور ابوعمر نے ان کو اسید میں لکھا ہے۔

۹۴۔ حضرت اسدؓ بن عبید

حضرت اسدؓ بن عبید۔ پہلے یہودی تھے۔ سعید بن جبیر نے اور عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب عبداللہ بن سلام اور ثعلبہ بن اسید اور اسد بن عبید اسلام لائے اور ان کے ہمراہ اور یہودی بھی مسلمان ہوئے یہ سب لوگ ایمان لائے اور انہوں نے آپ کی تصدیق کی اور آپ کی طرف مائل ہوئے تو یہود کے علماء نے اور نیز اور کافروں نے کہا کہ محمد پر ایمان وہی لوگ لائے ہیں اور ان کی پیروی انہیں لوگوں نے کی ہے جو ہم سب میں بدتر تھے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لیسوا سواء من اھل الکتاب امة قائمة الآیة (ترجمہ سب اہل کتاب یکساں نہیں ہیں ان میں سے کچھ لوگ حق پر قائم ہیں) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۵۔ حضرت اسدؓ بن کرز

حضرت اسدؓ بن کرز بن عامر بن عبداللہ بن عبدشمس بن غمغمہ بن جریر بن شق بن صعب بن یشکر بن رہم بن افرک بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن ارش بن عمرو بن غوث بن نبت بن مالک بن زید بن کہلان بن سبا بجلی قسری۔ خالد بن عبداللہ بن یزید بن اسد قسری امیر عراق کے دادا ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ انہوں نے نبی ؐ کی صحبت حاصل کی ہے اور ان کے بیٹے یزید بھی صحابی ہیں۔ ان سے مہاجر بن حبیب نے اور ضمرہ بن حبیب نے اور ان کے پوتے خالد بن عبداللہ نے روایت کی ہے۔ انہوں نے نبی ؐ کو ایک کمان ہدیہ میں دی تھی وہ کمان نبی ؐ نے قتادہ بن نعمان کو دے دی تھی۔ ہمیں ابویاسر نے اپنی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابومعمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہیثم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سیار نے خالد قسری سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ سے نقل کر کے خبر دی کہ نبی ؐ نے ان کے دادا یزید بن اسد سے فرمایا کہ جو بات تم اپنے لئے پسند کرو وہی سب کے لئے پسند کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اسد: یاء کی زیادتی اور ہمزہ کے ضمہ اور فتح کے ساتھ ہے۔ ان کا تذکرہ اپنے مقام پر ذکر کیا جائے گا۔ غمغمہ: دو معجمہ غینوں کے ساتھ ہے۔ افرک: فاء اور راء کے ساتھ اور آخر پر کاف ہے۔ نذیر: نون کے فتحہ اور ذال معجمہ کے کسرہ کے ساتھ اور آخر پر راء ہے اور قسر: قاف مفتوحہ اور سین ساکنہ کے ساتھ ہے اور ان کا نام مالک ہے۔

۹۶۔حضرت اسعدؓ بن حارثہ

حضرت اسعدؓ بن حارثہ بن لوذان انصاری ساعدی۔ابونعیم نے ان (کے نسب) کواسی طرح بیان کیا ہے اور میں ان کو بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج اکبر سمجھتا ہوں۔ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین علی بن طباطبا علوی نے اور ابوبکر محمد بن ابوالقاسم قرانی نے اور ابوغالب کوشیدی نے خبر دی یہ لوگ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ربذہ نے خبر دی نیز ابوموسی کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسحاق مسیبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن فلیح نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے نقل کر کے ان لوگوں کے نام بتائے جو انصار میں سے واقعہ جسر کے دن شہید ہوئے تھے پھر قبیلہ بنی ساعدہ میں سے اسعد بن حارثہ بن لوذان (کا نام لیا کہ یہ بھی اس واقعہ میں شہید ہوئے) اور واقعہ جسر حضرت عمرؓ بن خطاب کے زمانے میں ہوا تھا۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔ حارثہ: حاء مہملہ اور ثاء مثلثہ کے ساتھ ہے۔

۹۷۔حضرت اسعد الخیرؓ

حضرت اسعد الخیرؓ۔انہوں نے ملک شام میں سکونت اختیار کی تھی۔بخاری نے ان کا ذکر وحدان میں کیا ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ (اسعد الخیر نہیں ہیں بلکہ) ابوسعد الخیر ہیں۔اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کا نام احمد ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح مختصراً لکھا ہے۔

۹۸۔حضرت اسعدؓ بن زرارہ

حضرت اسعدؓ بن زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار۔نجار کا نام تیم اللہ ہے ان کو نجار اس وجہ سے کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک آدمی کو بسولے سے مارا تھا اور اسے لکڑی کی طرح چھیل دیا تھا اور بعض لوگوں نے اور کچھ بھی بیان کیا ہے۔ نجار بیٹے ہیں ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کے یہ اسعد انصاری خزرجی نجاری ہیں۔بعض لوگ ان کو اسعد الخیر بھی کہتے ہیں کنیت ان کی ابوامامہ ہے۔انصار میں سب سے پہلے یہی اسلام لائے تھے ان کے اسلام کا سبب جیسا کہ واقدی نے ذکر کیا یہ ہوا کہ اسعد بن زرارہ مکہ گئے ہوئے تھے وہ اور ذکوان بن عبد قیس دونوں کسی کام سے عتبہ بن ربیعہ کے پاس گئے وہاں انہوں نے رسول اللہ ؐ کا ذکر سنا پس یہ دونوں آپ کے پاس گئے آپ نے انہیں اسلام کی ترغیب دی اور انہیں قرآن پڑھ کے سنایا چنانچہ یہ دونوں مسلمان ہو گئے پھر عتبہ کے پاس نہیں گئے اور مدینہ لوٹ آئے اور یہی دونوں سب سے پہلے مدینہ میں اسلام لے کے آئے ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ اسعد بن زرارہ ان لوگوں کے ساتھ اسلام لائے تھے جنہوں نے اپنی اپنی قوم سے پہلے اسلام کی طرف عقبہ اولیٰ میں سبقت کی تھی اور یہ عقبی تھی عقبہ اولی اور عقبہ ثانیہ اور عقبہ ثالثہ میں شریک ہوئے تھے عقبہ اولی کی بیعت میں صرف چھ ۶ یا سات ۷ آدمی تھے اور عقبہ ثانیہ کی بیعت میں بارہ آدمی تھے اور عقبہ ثالثہ کی بیعت میں ستر آدمی تھے اور بعض لوگ کہتے چھ آدمیوں کی بیعت کو بیعت عقبہ نہیں کہتے وہ صرف دو ہی مرتبہ بیعت عقبہ کو قرار دیتے ہیں اور ابوامامہ سوا جابر بن عبداللہ کے اور تمام شرکائے بیعت سے چھوٹے تھے۔یہ

اسعد بنی نجار کے نقیب تھے ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بنی ساعدہ کے نقیب[1] تھے اور نقیب صرف بارہ آدمی تھے۔ (۱) سعد بن عبادہ (۲) اسعد بن زرارہ (۳) سعد بن ربیع (۴) سعد بن خیثمہ (۵) منذر بن عمرو (۶) عبداللہ بن رواحہ (۷) براء بن معرور (۸) ابوالہیثم بن تیہان (۹) اسید بن حضیر (۱۰) عبداللہ بن عمرو بن حرام (۱۱) عبادہ بن صامت (۱۲) رافع بن مالک۔

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابو امامہ سب سے پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے نبی ؐ سے شعب عقبہ میں بیعت کی تھی اور بعض لوگوں نے اس کے خلاف بھی بیان کیا ہے جیسا کہ اپنے مقام میں مذکور ہوگا۔

یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے مدینہ میں قبیلہ بنی بیاضہ کے سنگستان کے نشیب میں جس کو نقیع الخضمات بھی کہتے ہیں۔ جمعہ کی نماز پڑھی اور اس وقت چالیس آدمی تھے اسعد بن زرارہ کی وفات ہجرت کے پہلے سال شوال میں بدر سے پہلے ہوگئی تھی کیونکہ جنگ بدر رمضان ۲ ہجری میں ہوئی تھی۔ ان کی وفات اس مرض میں ہوئی تھی جس کو ذبحہ کہتے ہیں اور نبی ؐ نے انہیں اپنے ہاتھ سے داغ دیا تھا ان کی وفات جس وقت ہوئی اس وقت مسجد نبوی کی تعمیر ہو رہی تھی۔ پھر نبی ؐ نے فرمایا کہ یہود کیا بری گفتگو ہے کہتے ہیں کہ اس نے اپنے دوست کو موت سے کیوں نہ بچایا حالانکہ میں نہ اس کے لئے کسی بات کا اختیار رکھتا ہوں نہ اپنے لئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں ابن مندہ اور ابو نعیم کا یہ کہنا کہ اسعد بن زرارہ قبیلہ بنی ساعدہ کے نقیب تھے ان کا وہم ہے یہ قبیلہ بنی نجار کے نقیب تھے جب ان کی وفات ہوگئی تو بنی نجار کے لوگ نبی ؐ کے پاس آئے اور آپ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ؐ اسعد کی وفات ہوگئی اور وہ ہمارے نقیب تھے پس اب آپ ہمارے لئے کوئی اور نقیب مقرر کر دیجئے آپ نے فرمایا تم لوگ میرے ماموں ہو اور میں تمہارا نقیب ہوں یہ فضیلت خاص کر بنی نجار کو ملی۔ بنی ساعدہ کے نقیب حضرت سعد بن عبادہ تھے کیونکہ آپ ہر قبیلہ کا نقیب اسی قبیلہ سے مقرر کرتے تھے۔ بے شک ابو نعیم نے اس وہم میں ابن مندہ کی پیروی کر لی۔ واللہ اعلم

۹۹۔ حضرت اسعد ؓ بن سلامہ

حضرت اسعد ؓ بن سلامہ اشہلی انصاری۔ واقعہ جسر کے دن شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے کیا ہے اور ان دونوں نے اس اسناد کے ساتھ جو اسعد بن حارثہ کے بیان میں گذر چکی ابن شہاب سے نقل کیا ہے کہ یہ اسعد بھی جسر کے دن شہید ہوئے اور ہشام بن کلبی نے ان کو سعد بغیر الف کے لکھا ہے (اور ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے) ابن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعور بن عبدالاشہل اور کہا ہے کہ یہ جسر کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر نے حرف سین میں سعد کے بیان میں کیا ہے۔ یہ بھی ابن کلبی کے قول کی تائید کرتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۰۰۔ حضرت اسعد ؓ بن سہل

حضرت اسعد ؓ بن سہل بن حنیف۔ ان کا باقی نسب ان کے والد کے ذکر میں انشاء اللہ بیان کیا جائے گا۔ یہ نبی ؐ کی زندگی میں آپ کی وفات سے دو برس پہلے پیدا ہوئے تھے ان کے والد انہیں نبی ؐ کے حضور میں لائے آپ نے ان کی تحنیک فرمائی اور ان کے نانا اسعد بن زرارہ کے نام پر ان کا نام رکھا اور انہیں کی کنیت پر ان کی کنیت تجویز فرمائی (یعنی ابو امامہ)۔ پیشواؤں اور علما میں سے

---

[1] ذبحہ گلے کی ایک بیماری کا نام ہے کبھی کبھی اس بیماری سے خناق بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

ایک یہ بھی ہیں۔ان سے ان کے دونوں بیٹے محمد اور سہل اور زہری اور یحییٰ بن سعید انصاری اور سعد بن ابراہیم روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے نبیؐ سے ایک حدیث بھی روایت نہیں کی۔ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کی صحبت اٹھائی ہے اور آپ سے بیعت کی ہے آپ نے ان کے لئے برکت کی دعا کی تھی اور ان کی تحنیک فرمائی تھی مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔

سفیان بن عیینہ نے اور یونس نے اور معمر نے زہری سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت کی ہے کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو غسل کرتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ میں نے آپ کا جیسا (حسن) کبھی نہیں دیکھا کسی پردہ نشین عورت کا جسم بھی (ایسا حسین) نہیں دیکھا وہ کہتے ہیں کہ ان کو (نظر لگ گئی اور) صرع کا دورہ ہوگیا تو لوگ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ سہل کی خبر لیجئے اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۱۔حضرت اسعدؓ بن عبداللہ

حضرت اسعدؓ بن عبداللہ خزاعی۔ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم یعنی عبیداللہ بن حسن حداد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن عبدالغفار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حسین بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ حاکم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے جعفر بن لاھز بن قریط نے سلیمان بن کثیر خزاعی سے (یہ جعفر کے نانا ہیں) اپنے والد کثیر سے انہوں نے اپنے والد اسعد بن عبداللہ بن مالک بن افصیٰ خزاعی سے نقل کرکے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ سب دینوں سے زیادہ پسند اللہ کو دین ابراہیمی ہے جو نہایت سہل دین ہے اور جب تم میری امت کو دیکھو کہ وہ ظالم کو یہ نہ کہیں کہ تو ظالم ہے تو (سمجھ لو کہ) بے شک یہ دین ان سے رخصت ہوگیا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ اس اسناد میں میرے نزدیک اعتراض ہے کیونکہ سلیمان بن کثیر بنو عباس کے نقیبوں سے تھے انہیں ابومسلم خراسانی نے ۱۲۲ھ میں قتل کردیا تھا پس حاکم سے اور ان کے بیٹے جعفر سے ملاقات کیونکر ہوسکتی ہے تاکہ وہ ان سے روایت کریں۔

۱۰۲۔حضرت اسعدؓ بن عطیہ

حضرت اسعدؓ بن عطیہ بن عبید بن بجالہ بن عوف بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ذھل بن ذہیل بن ہنی بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعۃ قضاعی بلوی۔انہوں نے رسول اللہؐ سے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی ان کا ذکر (روایتوں میں) ہے مگر ان کی کوئی حدیث مروی نہیں ہے ابن مندہ نے ابوسعید بن یونس سے روایت کی ہے کہ وہ فتح مصر میں شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔ودم: دال مہملہ کے ساتھ ہے۔

۱۰۳۔حضرت اسعدؓ بن یربوع

حضرت اسعدؓ بن یربوع انصاری خزرجی ساعدی۔جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ابوعمر نے اسید بن یربوع کے بیان میں لکھا ہے کہ وہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔پس یہ اگر دونوں بھائی ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان دونوں میں سے ایک نام غلط ہے سیف بن عمر نے ان کا نام اسعد لکھا ہے۔واللہ اعلم۔

۱۰۴۔ حضرت اسعدؓ بن یزید

حضرت اسعدؓ بن یزید بن فاکہ بن یزید بن خلدہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج یہ ابو عمر اور ہشام کلبی کا قول ہے۔ کلبی نے اور موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے مگر ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ بدریوں میں نہیں کیا ابونعیم نے (ان کا نام اس طرح) بیان کیا ہے اسعد بن یزید انصاری اور بعض لوگ کہتے ہیں (اسعد) بن زید اور ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے قبیلہ بنی نجار کی شاخ بنی زریق سے جنگ بدر میں شریک ہوئے اسعد بن یزید بن فاکہ کا نام بھی مروی ہے ان کا تذکرہ ابونعیم نے اور ابو عمر نے اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابونعیم کے قول میں اعتراض ہے کیونکہ زریق نجار کی شاخ نہیں ہے کیونکہ نجار ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کی اولاد میں ہیں اور زریق وہ تو ابن عبد حارثہ بن جشم سے ہیں پس ان کے اور نجار کے درمیان میں علاقہ ولدیت کا نہیں ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام سعید بن زید بن فاکہ بتایا ہے اور بعض نے سعد بن یزید بن فاکہ اور سب اپنے اپنے مقام میں انشاء اللہ آئے گا۔

۱۰۵۔ حضرت اسعرؓ

حضرت اسعرؓ۔ اخیر میں راء ہے۔ بعض لوگ ان کو ابن اسعر کہتے ہیں اور بعض لوگ سعر کہتے ہیں۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ ابو مرارہ جہنی نے ابن اسعر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مکہ کے کسی جانب میں اپنی بکریوں کو چرا رہا تھا یکایک رسول اللہؐ تشریف لائے میں نے کہا مرحبا یا رسول اللہؐ آپ کیا چاہتے ہیں حضرت نے فرمایا تمہارے مال کا صدقہ (وصول کرنے آیا ہوں) اسعر کہتے ہیں میں ایک حاملہ بکری نہایت عمدہ لے آیا جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ اس میں ہمارا حق نہیں ہے ہمارا حق تو سال بھر یا چھ مہینے کی بکری میں ہے۔ ابن مندہ نے تو ان کا تذکرہ یہیں (یعنی اسعر کے بیان میں) کیا ہے مگر ابونعیم نے اور ابو عمر نے ان کا تذکرہ سعر کے بیان میں لکھا ہے۔

۱۰۶۔ حضرت اسفعؓ بکری

حضرت اسفعؓ بکری (یعنی قبیلہ بکر کے ہیں) ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ نے خبر دی۔ نیز ابوموسیٰ کہتے تھے ہمیں ابن طباطبا اور کوشیدی اور قرانی نے خبر دی یہ لوگ کہتے تھے ہمیں ابن ریذہ نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں طبرانی یعنی سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یزید قراطیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب بن ابی عباد مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مسلم بن خالد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن جریج نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عمر بن عطا نے جو ابن اسفع کے غلام تھے اور ایک سچے آدمی تھے حضرت اسفع بکری سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ نبیؐ جب ہجرت کر کے تشریف لائے تو آپ سے کسی شخص نے پوچھا کہ قرآن میں سب سے افضل تر کون سی آیت ہے؟ نبیؐ نے فرمایا اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم یہاں تک کہ آپ نے پوری آیت ختم کر دی۔ ان کا تذکرہ طبرانی اور ابونعیم نے اور ابوزکریا ابن مندہ نے اسی طرح کیا ہے اور ابوعبداللہ بن مندہ نے اپنی تاریخ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے اور ان کی حدیث بھی روایت کی ہے صرف فرق اس قدر ہے کہ انہوں نے (بجائے اس کے کہ حضرت جب ہجرت کر کے تشریف لائے یہ)

کہا ہے کہ مہاجرین کے ساتھ تشریف لائے۔ اور عبدان نے اس حدیث کو روح بن عبادہ سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے اسقع کے غلام سے انہوں نے ابن اسقع سے روایت کیا ہے اور انہوں نے بھی یہی کہا ہے کہ جب ہجرت کر کے تشریف لائے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے بھی کیا ہے۔ امیر ابونصر نے کہا ہے کہ اسقع فے کے ساتھ ہے اور وہ بکری ہیں ان کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں اور بعض لوگ ان کو ابن اسقع کہتے ہیں۔

۱۰۷۔ حضرت اسقع رضی اللہ عنہ بن شریح

حضرت اسقع رضی اللہ عنہ بن شریح بن صریم بن عمرو بن ریاح بن عوف بن عمیرہ بن ہون بن اعجب بن قدامہ بن حزم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ یہ طبری کا قول ہے اور ابن ماکولا نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے اور انہوں نے ریاح کے نام میں بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ اور کہا ہے ریاح راء کے کسرہ اور یا جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے۔

۱۰۸۔ اسقف نجران

اسقف نجران۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں میں نہیں جانتا یہ اسلام لائے تھے یا نہیں۔ صلہ بن زفر نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اسقف نجران نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا کہ میرے ساتھ کسی ایسے شخص کو بھیجئے جو اعلیٰ درجہ کا امین ہو نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایسے ہی شخص کو بھیجوں گا جو اعلیٰ درجہ کا امین ہو چنانچہ نبی ﷺ کے اصحاب منتظر ہوئے (کہ یہ فضیلت کس کو نصیب ہوتی ہے) نبی ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح سے کہا کہ تم ان کے ساتھ جاؤ۔ میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے جو اسقف نجران کو نام قرار دیا یہ نہایت عجیب بات ہے اسقف نام نہیں ہے بلکہ نصاریٰ کے (دینی) عہدوں میں ایک عہدہ ہے جیسے شماس اور قس اور مطران اور بترک اور اسقف نام ان کا ابوحارث بن علقمہ ہے۔ یہ قبیلہ بنی بکر بن وائل کے ایک شخص ہیں اسلام نہیں لائے۔ یہ ابن اسحاق کا بیان ہے۔

۱۰۹۔ حضرت اسلع رضی اللہ عنہ بن اسقع

حضرت اسلع رضی اللہ عنہ بن اسقع اعرابی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے تیمم کے بارے میں روایت کی ہے کہ ایک ضرب منہ پر مسح کرنے کے لئے چاہئے اور ایک ضرب دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک مسح کرنے کے لئے ابوعمر نے کہا ہے کہ مجھے سوا اس حدیث کے اور کوئی حدیث ان کی معلوم نہیں ان سے صرف ربیع بن بدر معروف بہ علیلہ بن بدر نے بذریعہ اپنے بھائی کے روایت کی ہے اور اس میں اعتراض ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۱۰۔ حضرت اسلع رضی اللہ عنہ بن شریک

حضرت اسلع رضی اللہ عنہ بن شریک بن عوف اعوجی تمیمی۔ رسول اللہ ﷺ کے خادم اور آپ کی سواری کے منتظم تھے (آخر عمر میں) بصرہ میں جا رہے تھے۔ ان سے رزیق مالکی مدلجی نے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔ اس میں کچھ اعتراض ہے۔ ان سے اور ابوموسیٰ سے مواخات تھی۔ علاء بن ابی سریہ نے ہثیم بن زریق مالکی سے انہوں اپنے والد سے انہوں نے اسلع بن شریک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ سردی کے زمانے میں رات کو مجھے احتلام ہوا اور مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ اگر میں ٹھنڈے پانی

سے نہاؤں گا تو مر جاؤں گا یا بیمار ہو جاؤں گا اور مجھے یہ بھی گوارا نہ ہوا کہ میں جنابت کی حالت میں حضرت کی سواری کس دوں لہٰذا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے احتلام ہو گیا ہے آپ نے فرمایا اے اسلع تیمم کر لو میں نے عرض کیا کہ کس طرح تو آپ نے فرمایا اپنا ہاتھ دو مرتبہ زمین پر مار ایک مرتبہ منہ کے مسح کرنے کے لئے اور ایک مرتبہ دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک مسح کرنے کے لئے۔ یہ ابو احمد عسکری کا قول ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۱۔ حضرت اسلمؓ بن اوس

حضرت اسلمؓ بن اوس بن بجرہ بن حارث بن غیان بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج بن حارثہ بن ثعلبہ انصاری خزرجی ساعدی۔ ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ یہ جنگ احد میں شریک تھے۔ ہشام کلبی نے لکھا ہے کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ کو بقیع میں دفن ہونے سے روکا تھا لہٰذا لوگوں نے انہیں حش کوکب [۱] میں دفن کیا حش چھوہارے کے درخت کو کہتے ہیں۔ امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ بجر: باء کے فتح اور جیم کے سکون کے ساتھ۔ غیان: غین معجمہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے۔

۱۱۲۔ حضرت اسلمؓ بن بجرہ

حضرت اسلمؓ بن بجرہ انصاری خزرجی۔ رسول اللہؐ نے (قبیلہ) قریظہ کے قیدی انہیں کے سپرد کئے تھے۔ اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ نے ابراہیم بن محمد بن اسلم بن بجرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول اللہؐ نے بنی قریظہ کے قیدیوں کی حفاظت کے لئے مقرر فرمایا تھا میں لڑکوں کو برہنہ کر کے دیکھتا تھا جس کے زیر ناف بال ہوتے تھے [۲] اسے میں قتل کر دیتا تھا۔ ابو عمر نے لکھا ہے کہ اس حدیث کی اسناد اسحاق بن ابی فروہ پر دائر ہے اور میرے نزدیک اسلم بن بجرہ کا یہ نسب صحیح نہیں اس حدیث کی صحت میں اعتراض ہے میں کہتا ہوں کہ اسحاق کے سوا اور لوگوں نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اس حدیث کو زبیر بن بکار نے عبداللہ بن عمرو فہری سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن محمد بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے انہوں نے اس کی سند میں محمد بن اسحاق کے بجائے محمد بن ابراہیم کو ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں نہیں جانتا کہ یہ اسلم اور وہ اسلم جن کا ذکر پیشتر ہوا ایک ہی ہیں یا دو ہیں اور اس تذکرہ میں شاید انہیں اسلم کی نسبت ان کے دادا کی طرف کر دی گئی ہو زیادہ خیال یہی ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہوں گے کیونکہ اہل عرب اکثر دادا کی طرف بھی منسوب کر دیتے ہیں ہم نے ان کا ذکر محض اس لئے کر دیا کہ کوئی شخص ان کا تذکرہ دیکھے تو انہیں ان کے اسلم کے علاوہ نہ سمجھے واللہ اعلم۔

۱۱۳۔ حضرت اسلمؓ بن جبیرہ

حضرت اسلمؓ بن جبیرہ بن حصین بن جبیرہ بن حصین بن نعمان بن سنان بن عبدالاشہل انصاری اوسی اشہلی یہ ابن کلبی کا قول

---

[۱] مدینہ سے باہر بقیع کے ساتھ ایک باغ میں۔ (النہایہ)

[۲] چونکہ شریعت کا حکم ہے کہ لڑائی میں نابالغ بچے اور عورتیں قتل نہ کی جائیں لہٰذا بلوغ معلوم کرنے کے لئے ایسا کیا جاتا تھا ۱۲۔

ہے اور بخاری نے اسلم بن حصین بن جبیرہ کہا ہے اور عنقریب ان کا ذکر بھی آئے گا میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں۔

۱۱۴۔ حضرت اسلمؓ حادی رسول اللہؐ

حضرت اسلمؓ۔ رسول اللہؐ کے حادی[1] پڑھنے والے تھے۔ یہ اسلم رافع کے ساتھی ہیں۔ ابن وہب نے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک شب کو ہم بیدار ہوئے اور (اس وقت ہم سفر میں) عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ہماری سواریاں کس دی ہیں اور اپنی سوار بھی کس لی ہے پس جب ہم لوگ بیدار ہوئے تو انہوں نے بطور رجز یہ دو شعر پڑھے۔

لایا خذ اللیل علیک بالهم — والبسن له القمیص واعتم

وکن شریک رافع و اسلم — واخدم القوم لکیما تخدم

رات کی وجہ سے تم کو خوف نہ ہونا چاہئے کرتہ پہن لو اور عمامہ باندھ لو اور رافع و اسلم کے شریک ہو جاؤ۔ لوگوں کی خدمت کرو تا کہ تم بھی مخدوم بنو۔

ہم سب لوگ ان کے پاس جلد جلدی گئے تو وہ اپنی سواری کو کس چکے تھے اور ہماری سواریاں بھی کس چکے تھے اور انہوں نے یہ نہیں چاہا کہ ہم لوگوں کو سوتے سے جگائیں۔

سعید بن عبدالرحمٰن مدنی کہتے ہیں کہ رافع اور اسلم دونوں نبیؐ کے حداء پڑھنے والے تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

۱۱۵۔ حضرت اسلمؓ حبشی

حضرت اسلمؓ حبشی۔ حبش کے رہنے والے اسود لقب۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اسلم حبشی اسود ایک یہودی کے چرواہے تھے اس کی بکریاں چرایا کرتے تھے ان کی کیفیت یہ ہے کہ ہم سے ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی بن سمین نے اپنی سند سے ابن اسحاق تک بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے اسحاق بن یسار نے بیان کیا کہ ایک چرواہا اسود رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوا اور آپ اس وقت خیبر کے قلعوں کا محاصرہ کئے ہوئے تھے اور اس چرواہے کے ہمراہ کچھ بکریاں ایک یہودی کی تھیں وہ ان کو اجرت پر چراتا تھا اس چرواہے نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے اسلام کی تعلیم دیجئے رسول اللہؐ نے اسے تعلیم دی وہ مسلمان ہو گیا اور رسول اللہؐ کسی شخص کو جو آپ سے اسلام کی خواہش کرتا تھا حقیر نہ سمجھتے تھے الغرض آپ نے اسے اسلام کی تعلیم دی اسود نے عرض کیا کہ میں ان بکریوں کے مالک کا مزدور ہوں اور یہ بکریاں میرے پاس امانت ہیں میں انہیں کیا کروں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ان کے منہ پر مار دو یہ اپنے مالک کے پاس لوٹ جائیں گی پس اسود کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ایک مٹھی مٹی لے کر ان کے منہ پر ماری اور کہا کہ (اے بکریو) اپنے مالک کے پاس لوٹ جاؤ اب میں خدا کی قسم تمہارے ساتھ نہ جاؤں گا پس وہ بکریاں لوٹ گئیں (ایسا معلوم ہوتا تھا) گویا کوئی ہانکنے والا انہیں ہانک رہا یہاں تک کہ وہ قلعہ میں داخل ہو گئیں پھر اسود قلعہ کی طرف بڑھے تا کہ مسلمانوں کے ساتھ ہو کر لڑیں کہ ایک پتھر ان کے لگ گیا اور وہ شہید ہو گئے اسود نے اب تک کوئی نماز نہیں پڑھی تھی پھر رسول اللہؐ کے پاس لائے

---

[1] شتربان عادۃ سفر میں کچھ اشعار پڑھتے ہیں ان کو حدا کہتے ہیں ۱۲

گئے اور آپ کے پیچھے رکھ دیئے گئے اور ایک چادر انہیں اڑھادی گئی جو اوہ اوڑھے ہوئے تھے رسول اللہ ؐ ان کی طرف دیکھنے لگے اور آپ کے ساتھ آپ کے کچھ اصحاب تھے پھر آپ نے جلدی سے منہ پھیر لیا لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے کیوں منہ پھیر لیا فرمایا کہ ان کے ہمراہ ایک حورعین ہے جو ان کی بیوی ہے۔

ابوموسیٰ نے اسود چرواہے کا تذکرہ ابوعبداللہ (بن مندہ) پر استدراک کر کے لکھا ہے (یعنی یہ بیان کیا ہے کہ ابن مندہ سے ان کا تذکرہ رہ گیا تھا) ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اسود کا تذکرہ عبدان نے کیا ہے اور اسلم کے نام میں پھر دوبارہ ان کا ذکر کیا ہے اسود ان کا لقب ہے اور اسلم ان کا نام ہے ابوموسیٰ نے عبدان کی سند میں محمد بن اسحاق تک پہنچائی ہے وہ اپنے والد اسحاق بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ اسود چرواہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ خیبر کے بعض قلعوں کا محاصرہ کئے ہوئے تھے اور اس کے آگے انہوں نے وہی قصہ نقل کیا ہے جو گذر چکا۔ مگر ابوموسیٰ کے ابن مندہ پر استدراک کرنے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ خیبر میں شہید ہوئے اگرچہ اس بات میں انہیں وہم ہو گیا ہے کہ انہوں نے اسود کی کنیت ابوسلمیٰ بیان کی ہے اور ان سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے چونکہ دیکھا کہ ابونعیم نے ابن مندہ کا وہم بیان کیا ہے اس سے انہوں نے یہ سمجھا کہ یہ پورا تذکرہ غلط ہے حالانکہ صرف بعض باتوں میں ان سے غلطی ہو گئی ہے باقی باتیں صحیح ہیں جیسا کہ ہم اس کے بعد کے تذکروں میں بیان کریں گے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۶۔ حضرت اسلمؓ راعی

حضرت اسلمؓ راعی۔ چرواہے جن کا لقب اسود ہے۔ ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ اسلم چرواہے جن کی کنیت ابوسلمیٰ ہے خیبر میں شہید ہوئے ان کی حدیث ابوسلام نے بواسطہ ابوسلمیٰ چرواہے کے نبی ؐ سے نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا پانچ چیزیں بہت مبارک ہیں ترازوئے اعمال میں ان کا وزن بہت بھاری ہے۔ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ ابوسلمیٰ رسول اللہ ؐ کے چرواہے تھے بعض وہم کرنے والوں نے گمان کیا ہے کہ ان کا نام اسلم ہے حالانکہ ان کا نام حریث ہے اور انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ خیبر میں شہید ہوئے حالانکہ یہ ایک دوسرا وہم ہے اور ابونعیم نے وہ حدیث بھی بیان کی ہے جو ابن مندہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ؐ فرمایا پانچ چیزیں بہت مبارک ہیں ترازوئے اعمال میں ان کا وزن بہت بھاری ہے (وہ پانچ چیزیں یہ ہیں) (۱) لا الہ الا اللہ اور (۲) اللہ اکبر اور (۳) سبحان اللہ اور (۴) الحمد للہ اور صالح اولاد جو کسی مرد مسلمان کی فوت ہو جائے اور وہ اس پر صبر کرے ابونعیم نے کہا ہے کہ خیبر میں جو ابوسلمیٰ شہید ہوئے ان سے ابوسلام نہیں روایت کرتے اور حَدَّثَنا نہیں کہتے پس اگر انہوں نے عن ابی سلمیٰ کہا ہے تو یہ حدیث مرسل ہو گی (یعنی درمیان سے کوئی راوی چھوٹ گیا) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۱۱۷۔ حضرت اسلمؓ بن حصین

حضرت اسلمؓ بن حصین بن جبیرہ بن نعمان بن سنان۔ بخاری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں بیان کی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔ ایک اسلم بن جبیرہ کا بیان اوپر ہو چکا ہے میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں۔

۱۱۸۔ حضرت اسلمؓ ابورافع

حضرت اسلمؓ ابورافع۔ کنیت ان کی ابورافع رسول اللہؐ کے غلام تھے کنیت ان کی زیادہ مشہور ہے ان کے نام میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے ابن مدینی نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام اسلم ہے اور ابن نمیر نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام ہرمز بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے ابراہیم۔ ابراہیم کے نام میں اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

یہ ایک قبطی غلام تھے حضرت عباسؓ کی ملک میں تھا انہوں نے نبیؐ کو ہبہ کر دیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سعید بن عاص کے غلام تھے سعید بن عاص کے بعد ان کے بیٹے ان کے وارث ہوئے ان کے آٹھ بیٹے تھے سبھوں نے ان کو آزاد کر دیا سوا خالد کے کہ انہوں نے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا تو ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ وہ بھی اپنا حصہ یا تو آزاد کر دیں یا آپ کے ہاتھ بیچ ڈالیں یا آپ کو ہبہ کر دیں مگر انہوں نے نہیں مانا چند روز کے بعد انہوں نے رسول اللہؐ کو ہبہ کر دیا آپ نے انہیں آزاد کر دیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سعید بن عاص کے صرف تین بیٹوں نے انہیں آزاد کیا تھا تو ابورافع رسول اللہؐ کے پاس آئے تا کہ جن لوگوں نے انہیں آزاد نہیں کیا ان سے کچھ سفارش کرائیں چنانچہ رسول اللہؐ نے ان لوگوں سے ان کے بارے میں کہا ان لوگوں نے آپ کو ہبہ کر دیا آپ نے انہیں آزاد کر دیا یہ اختلاف (صحیح نہیں ہے) صحیح یہ ہے کہ یہ نبیؐ کے چچا حضرت عباسؓ کے غلام تھے انہوں نے نبیؐ کو ہبہ کر دیا تھا اور آپ نے انہیں آزاد کیا اسی واسطے ابورافع کہا کرتے تھے کہ میں رسول خدا کا آزاد کردہ غلام ہوں۔ ان کی اولاد میں مدینہ کے اشراف لوگ تھے۔ رسول اللہؐ نے ان سے اپنی لونڈی سلمٰی کا نکاح کر دیا تھا ان سے عبید اللہ بن ابی رافع پیدا ہوئے۔

سلمٰی۔ حضرت ابراہیم فرزند رسول اللہؐ کی قابلہ تھیں آپ کے ساتھ جنگ خیبر میں شریک ہوئی تھیں۔ عبید اللہ حضرت علی بن ابی طالب کے عہد خلافت میں ان کے خزانچی اور منشی رہے۔

حضرت ابورافع جنگ احد اور خندق میں اور ان کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ بدر میں شریک نہیں ہوئے اس لئے کہ یہ اس زمانے میں مکہ میں تھے۔ ان کا واقعہ ابولہب کے ساتھ جب کہ اسے بدر کی خبر مکہ میں پہنچی مشہور ہے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹے عبید اللہ اور حسن نے اور عطاء بن یسار نے روایت کی ہے ان کی وفات کے وقت میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ سے پہلے ان کی وفات ہوگئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ان کا کچھ حال انشاء اللہ کنیت کے باب میں بھی آئے گا۔

۱۱۹۔ حضرت اسلمؓ بن سلیم

حضرت اسلمؓ بن سلیم خنسا بنت معاویہ بن سلیم صریمیۃ کے چچا ہیں۔ یہ تین بھائی تھے۔ حارث اور معاویہ اور اسلم یہ ابن مندہ کا بیان ہے ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے یہ گمان کیا ہے کہ ان کا نام اسلم ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں اور انہوں نے ان کی ایک حدیث عوف اعرابی سے روایت کی ہے وہ خنساء بنت معاویہ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے چچا سے روایت کرتی ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا۔ نبی جنتی ہیں اور شہید جنتی ہیں اور چھوٹے بچے جنتی ہیں اور زندہ [۱] در گور کی ہوئی لڑکی جنتی ہے اور بعض

---

[۱] عرب میں اسلام سے پہلے دختر کی ولادت بہت ناگوار تھی جہاں کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی وہ مارے شرم کے اپنی قوم کو منہ نہ دکھاتا تھا اس شرمندگی کے دفع کرنے کے لئے اکثر لڑکیاں زندہ گاڑ دی جاتی تھیں ۱۲۔

راویوں نے اس حدیث میں خنساء بنت معاویہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے میری پھوپھی نے یہ حدیث بیان کی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۰۔حضرت اسلمؓ مولیٰ عمر رضی اللہ عنہ

حضرت اسلمؓ عمر بن خطاب کے غلام ہیں۔یہ یمن کے قیدیوں میں سے تھے۔انہوں نے نبیؐ کے زمانہ کو پایا ہے۔محمد بن اسحٰق نے کہا ہے۔گیارہ ہجری کو جب حضرت ابوبکر نے حضرت عمر بن خطاب کو امیر الحج مقرر فرمایا تو یہ اسلم ان کے ساتھ تھے۔اور یہ بھی کہا ہے کہ اگرچہ انہوں نے نبیؐ کے زمانہ کو پایا تو ہے مگر آپؐ کو دیکھا نہیں اور یہ اسلم حبشہ کے رہنے والے تھے۔عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے والد نے اسلام قبول کیا تھا۔عبدالمنعم بن بشیر بن عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ کے ساتھ دو سفر کئے ہیں عبدالمنعم مجہول شخص ہیں۔ابوعبید قاسم بن سلام نے کہا ہے کہ اسلم نے ۸۰ ہجری میں وفات پائی ہے۔اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے ۱۱۴ سال کی عمر میں وفات پائی ہے اور ان کی نماز جنازہ مروان بن حکم نے پڑھائی مگر یہ قول پہلے کے خلاف ہے کیونکہ مروان نے ۶۴ ہجری میں وفات پائی ہے۔اور وہ اسے پہلے ہی مدینہ سے معزول ہو گیا تھا۔اسلم سے ان کے بیٹے زید، مسلم بن جندب اور ابن عمر کے غلام نافع نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۱۔حضرت اسلمؓ بن عمیرہ

حضرت اسلمؓ بن عمیرہ بن امیہ بن عامر بن جشم بن حارثہ انصاری حارثی۔جنگ احد میں شریک ہوئے تھے یہ قول طبرانی کا ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ عمیرہ: عین کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۱۲۲۔حضرت اسلمؓ

حضرت اسلمؓ۔یہ ایک اور ہیں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے انہوں نے کہا ہے کہ عبدان مروزی نے بیان کیا ہے کہ مجھے ان اسلم کا نہ کچھ حال معلوم ہے اور نہ ان کا نسب میں جانتا ہوں سوا اس حدیث کے (کہ اس میں البتہ ان کا تذکرہ ہے) اور ممکن ہے کہ اسلم سے مراد (اس حدیث میں) قبیلہ اسلم ہو اور یہی قرین قیاس ہے۔عبدان نے کہا ہے کہ ہمیں بندار نے اور ابوموسیٰ نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے کہ ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن منہال بن سلمہ خزاعی سے انہوں نے اپنے چچا سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے اسلم سے فرمایا کہ تم لوگ آج کے دن (یعنی عاشورا) کا روزہ رکھو ان لوگوں نے کہا کہ ہم تو کھا چکے ہیں آپ نے فرمایا اب جس قدر دن باقی ہے اس میں کچھ نہ کھاؤ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ یہ حدیث اسی سند سے محفوظ ہے اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے کہ اسلم سے مراد قبیلہ اسلم ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں ہے کہ ان لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ کھا چکے اور اسماء بن حارثہ وغیرہ کی روایت میں ہے کہ نبیؐ نے انہیں اسلم کے پاس بھیجا تا کہ انہیں عاشورا کے روزے کا حکم دیں۔میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا قول صحیح ہے۔تعجب ہے کہ عبدان پر ایسی کھلی ہوئی بات مشتبہ ہو گئی اور اگر ہم نے یہ شرط نہ کر لی ہوتی کہ کوئی تذکرہ ہم ترک نہ کریں گے تو یقیناً ہم اس تذکرہ کو اور اس کے مثل اور تذکروں کو ترک کر دیتے ہیں۔

۱۲۳۔ حضرت اسماءؓ بن حارثہ

حضرت اسماءؓ بن حارثہ بن ہند بن عبداللہ بن سعد بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن مالک بن افصی یہ ابوعمر کا قول ہے اور ان کے نسب میں اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں۔ ابن کلبی کہتے ہیں کہ (ان کا یہ نسب ہے) اسماء بن حارثہ بن سعید بن عبداللہ بن غیاث بن سعد بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن مالک اور مالک بن افصیٰ اسلم کے بھائی ہیں اور مالک کے دونوں بیٹے اکثر قبیلہ اسلم کی طرف منسوب کردیئے جاتے ہیں اور لوگ انہیں اسلمی کہتے ہیں اسماء کی کنیت ابوہند ہے ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ یہ اور ان کے بھائی ہند اہل صفہ[1] میں سے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں حارثہ کے دونوں بیٹوں اسماء اور ہند کو رسول اللہ ﷺ کا خادم سمجھا کرتا تھا بوجہ اس کے کہ یہ دونوں حضرت کے دروازے پر اکثر رہا کرتے تھے اور آپ کی خدمت بہت کیا کرتے تھے۔

یہ اسماء وہی شخص ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے عاشورا کے دن بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو عاشورا کے روزے کا حکم دو اسماء نے عرض کیا کہ اگر وہ لوگ کھا چکے ہوں آپ نے فرمایا تو (کہہ دینا) باقی دن کچھ نہ کھائیں پئیں۔ ان کی وفات ۶۶ھ میں بعمر ۸۰ سال بصرہ میں ہوئی یہ محمد بن سعد نے واقدی سے نقل کیا ہے محمد بن سعد کہتے ہیں میں نے واقدی کے علاوہ اور لوگوں سے سنا کہ ان کی وفات بصرہ میں حضرت معاویہ کے زمانہ خلافت اور زیاد کی حکومت میں ہوئی۔ اور زیاد کی وفات ۵۳ھ میں ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ حارثہ: حاء مہملہ اور ثاء مثلثہ کے ساتھ ہے اور غیاث غین معجمہ اور ثاء مثلثہ کے ساتھ ہے۔

۱۲۴۔ حضرت اسماءؓ بن ربان

حضرت اسماءؓ بن ربان بن معاویہ بن مالک بن سلی۔ سلی کا نام حاث بن رفاعہ بن عذرہ بن عدی بن شمیس بن طرود بن قدامہ بن جرم بن ربان ہے قبیلہ جرم کے ہیں۔

یہ وہ شخص ہیں جنہوں نے بنی عقیل کے مقابلہ پر عقیق (نامی وادی) کے بارے میں دعوی کیا تھا وہ عقیق جو قبیلہ بن عامر بن صعصعہ کے ہیں کی زمین میں ہے نہ وہ عقیق جو مدینہ میں ہے تو حضرت نے وہ وادی قبیلہ جرم کے لوگوں کو دلا دی۔ انہیں کے یہ دونوں شعر ہیں۔

و انی اخو جرم کما قد علمتم ۔۔۔ اذا اجتمعت عند النبی المجامع

فان انتم لم تقنعوا بقضائہ ۔۔۔ فانی بما قال النبی لقانع

لوگوں نے جب ان سے اس وادی کے بارے میں پھر جھگڑا کیا تو انہوں نے یہ شعر کہے تھے ترجمہ ان شعروں کا یہ ہے۔
میں قبیلہ جرم کا بھائی ہوں جیسا کہ تم جانتے ہو جب نبی کے پاس لوگ جمع ہوئے تھے پس اگر تم نبی کے فیصلہ پر راضی نہیں ہوتو نہ ہو اگر میں تو نبی کے فیصلہ پر قناعت کرتا ہوں۔

۱۲۵۔ حضرت اسماعیلؓ بن ابی حکیم

حضرت اسماعیلؓ بن ابی حکیم مزنی۔ قبیلہ بنی فضیل کے ایک شخص ہیں۔ عبداللہ بن سلمہ نے ابن شہاب سے انہوں نے اسماعیل

---

[1] مسجد نبوی میں ایک سائبان تھا اسی کو صفہ کہتے ہیں کچھ غرباء وہاں رہا کرتے تھے۔

بن ابی حکیم مزنی سے جو بنی فضیل کے ایک شخص ہیں روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل جب سورۂ لم یکن الذین کفروا پڑھتے ہوئے سنتا ہے تو فرماتا ہے کہ میرے بندے کو بشارت دے دو کہ قسم ہے اپنی عزت کی میں تجھے جنت میں جگہ دوں گا یہاں تک کہ تو خوش ہو جائے گا۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ محمد بن اسمٰعیل جعفی نے عبداللہ بن سلمہ سے اسی طرح روایت کیا ہے مگر میرے نزدیک یہ اسناد منقطع ہے اس لئے کہ کسی امام نے اسمٰعیل کا ذکر صحابہ میں نہیں کیا ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے اس کو بخاری نے افراد میں ذکر کیا ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے حضرت کو دیکھا ہو یا آپ کی صحبت اٹھائی ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۶۔ حضرت اسماعیلؓ

حضرت اسماعیلؓ۔ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں بصرہ میں آ کے رہے تھے۔ بشرطیکہ یہ روایت محفوظ ہو۔ ہمیں ابوالفرج یحیٰی بن محمود اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ابوعلی حسن بن احمد نے بیان کیا اس وقت میں موجود تھا وہ کہتے تھے ہم سے حافظ ابونعیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن جعفر بن اسحاق موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن مثنیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن عون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے ابوبکر بن عمارہ بن رویبہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے بصرہ کے رہنے والے ایک بوڑھے میرے والد کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ جو کچھ آپ نے رسول اللہؐ سے سنا ہو مجھ سے بیان کیجئے میرے والد نے کہا میں نے حضرت کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ شخص دوزخ میں نہ جائے گا جو طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے [1] پہلے (یعنی فجر اور عصر کی نماز) پڑھا کرتا ہو اس بوڑھے آدمی نے کہا کیا تم نے رسول اللہؐ سے سنا ہے میرے والد نے کہا ہاں میرے دونوں کانوں نے آپ سے سنا ہے اور میرے دل نے یاد کیا ہے اس بوڑھے نے کہا کہ جو کچھ تم نے بیان کیا میں نے بھی رسول اللہؐ سے اس کو سنا تھا مگر کسی اور نے اس حدیث میں میری موافقت نہیں کی۔ اس حدیث کو شعبہ نے اور ثوری نے اور زائدہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کیا ہے اور عبدالملک بن عمیر نے اس کو ابوبکر سے روایت کیا ہے اور ان میں سے کسی نے اس بصرہ والے آدمی کا نام نہیں بتایا اور اس حدیث کو یزید بن ہارون نے ابن ابی خالد سے روایت کیا ہے اس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ بصرہ کے رہنے والوں میں سے ایک شخص نے جن کا نام اسماعیل تھا یہ پوچھا مگر اور کسی نے یزید بن ہارون کی موافقت نہیں کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۷۔ حضرت اسماعیلؓ زیدی

حضرت اسماعیلؓ زیدی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور کہا ہے بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید محمد بن ابی عبداللہ معدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن عبداللہ بن حسین نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے احمد

---

[1] تخصیص نماز فجر و عصر کی اس وجہ سے ہے کہ ان دونوں وقتوں کی نماز بہ نسبت اور اوقات کے مشکل ہے فجر کا وقت خواب شیریں میں مشغول ہوتا ہے عصر کے وقت کاروباری آدمی اپنے کاروبار میں مصروف ہوتے ہیں لہٰذا جو شخص ان دو مشکل اوقات میں نماز کا پابند ہوگا وہ اور اوقات میں بدرجہ اولیٰ پابندی کرے گا۔

بن عمرو دیبقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن شبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ہارون بن یحییٰ بن ہارون نے جو حاطب بن ابی بلتعہ کی اولاد سے تھے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے زکریا بن اسماعیل زیدی نے جو زید بن ثابت کی اولاد سے تھے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا ایک دن صبح کو ہم چند صحابی رسول اللہ کے ہمراہ چلے یہاں تک کہ ایک چوراہے پر جا کے کھڑے ہو گئے اتنے میں ایک اعرابی ملا جو اونٹ کی ہڈیا کھینچے ہوئے لئے جا رہا تھا وہ رسول اللہ کے پاس آ کے کھڑا ہو گیا اور اس نے آپ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں آپ کا مزاج کیسا ہے حضرت نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے نبی پر درود پڑھنے کی فضیلت میں ایک حدیث بیان کی۔ ابوموسی نے کہا ہے کہ اسمٰعیل بن زید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں میں نہیں جانتا کہ انہوں نے نبی کو دیکھا ہو اور یہ حدیث ثوری سے بھی مروی ہے وہ عمرو بن دینار سے وہ نافع سے وہ حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ اسماعیل بن زید بن ثابت اپنے والد سے روایت کرتے ہیں خود تابعی ہیں اور ان کا درمیان سے راوی کو حذف کر دینا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے تابعین اکثر درمیان سے راویوں کو حذف کر کے روایت کرتے ہیں ان کے صحابی نہ ہونے کی تائید اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے کہ ان کے والد زید بن ثابت جنگ احد میں چھوٹے ہونے کے باعث سے شریک نہیں ہوئے یہ واقعہ سنہ ۳ھ کا ہے پس جس شخص کی عمر اتنی کم ہو اس کا بیٹا کیسے کہہ سکتا ہے کہ ہم رسول اللہ کے ہمراہ گئے تھے بلکہ یہ کوئی اور شخص کہہ رہا ہے اور حضرت ابن مسعود سے منقول ہے کہ جب حضرت زید نے مصحف لکھا تو انہوں نے کہا کہ میں مسلمان [1] ہو چکا تھا اور وہ ایک کافر کی پشت میں تھا یہ بھی بوقت وفات نبی حضرت زید کی کم سنی پر دلالت کرتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۸۔ حضرت اسمرؓ بن ساعد

حضرت اسمرؓ بن ساعد بن ہلواث مازنی۔ ایک مجہول شخص ہیں جو حدیث ان سے مروی ہے اس کی سند میں کلام ہے۔

روایت ہے کہ اسمر بن ساعد بن ہلواث نے کہا ہم اور ہمارے والد ساعد نبی کے حضور میں گئے میرے والد نے آپ سے عرض کیا کہ میرے والد یعنی ہلواث ایک بوڑھے آدمی ہیں انہوں نے آپ کی خبر سنی تو وہ آپ پر ایمان لائے مگر وہ آنے کی قوت نہیں رکھتے انہوں نے کچھ تھوڑا سا ہدیہ بھی آپ کے لئے بھیجا ہے آپ نے ہدیہ اُن سے لے لیا اور آپ نے ان کے لئے اور ان کے والد کے لئے دعا کی۔ یہ حدیث غریب ہے صرف اسی سند سے مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۹۔ حضرت اسمرؓ بن مضرس

حضرت اسمرؓ بن مضرس۔ قبیلے طے کے ہیں۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن علی امین نے اپنی اسناد سے ابوداؤد سجستانی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالحمید بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ام جنوب بنت نمیلہ نے اپنی والدہ سویدہ بنت جابر سے انہوں نے اپنی والدہ عقیلہ بنت اسمر بن مضرس سے انہوں نے اسمر بن مضرس سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نبی کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے بیعت کی تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص کوئی ایسی

[1] حضرات شیخین نے نیز حضرت عثمان نے اپنے عہد میں جمع قرآن کا کام حضرت زید کے سپرد کیا تھا اور حضرت ابن مسعود نے بھی اپنے طور پر قرآن جمع کیا تھا حضرت ابن مسعود اپنے قرآن پر ترجیح دیتے تھے کہتے تھے میں قدیم الاسلام ہوں جب میں مسلمان ہوا زید پیدا بھی نہ ہوئے تھے ۱۲۔

بات کرے جو کسی مسلمان نے نہ کی ہو تو وہ بات اسی کے لئے ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ اسمر عروہ بن مضرس کے بھائی ہیں۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ بصرہ کے اعراب میں سے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا۔

عقبہ: عین مہملہ کے فتحہ اور قاف کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ نمیلہ: نون کے ضمہ کے ساتھ ہے۔

۱۳۰۔ حضرت اسودؓ بن ابیض

حضرت اسودؓ بن ابیض۔ ان کا تذکرہ صرف ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔ انہوں نے عبدان سے روایت کی ہے وہ موسیٰ بن عقبہ سے وہ ابن شہاب سے وہ عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک انصاری سلمی سے اور ان کے گھر کے چند لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہ ان لوگوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن عتیک کو اور عبداللہ بن انیس کو اور مسعود بن سنان بن اسود کو اور ابو قتادہ بن ربعی بن بلدمہ کو جو قبیلہ نبی سلمہ کے تھے اور اسود بن خزاعی کو جو ان کے حلیف تھے اور اسود بن حرام کو جو نبی سواد کے حلیف تھے بھیجا اور عبداللہ بن عتیک کو ان پر سردار کیا یہ لوگ ابو رافع بن ابی حقیق کے پاس گئے (اور اسے جا کے قتل کر دیا) ابن شہاب کہتے ہیں کہ یہ لوگ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹ کے آئے تو آپ منبر پر تھے آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کے منہ مبارک ہیں ان لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کا منہ مبارک ہے پھر آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے اسے قتل کر دیا ان لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا مجھے تلوار دکھاؤ ابن شہاب کہتے ہیں انہوں نے تلوار کھینچ لی اور کہا کہ تلوار کی نوک میں یہ اس کا کھانا لگا ہوا ہے۔ عبدان کہتے ہیں حماد بن سلمہ نے اسود بن حرام کے بدلے اسود بن ابیض کا نام لیا ہے۔ ان تذکرہ ابو موسیٰ کے سوا اور کسی نے نہیں کیا۔ السلمی: سین کے فتحہ اور لام کے کسرہ کے ساتھ سلمہ کی طرف نسبت ہے۔ حرام: حاء اور راء کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۱۳۱۔ حضرت اسودؓ بن ابی اسود

حضرت اسودؓ بن ابی اسود نہدی۔ نبی ﷺ کو دیکھا تھا۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ یونس بن بکیر نے عنبسہ بن ازہر سے انہوں نے ابن ابی الاسود نہدی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ جب غار کی طرف تشریف لائے گئے تو آپ کے پیر کی انگلی زخمی ہو گئی تو آپ نے فرمایا

هـل انـت الا اصبـع دميـت وفـی سبيـل اللـه مـا لقيـت

تو ایک انگلی ہے جو خون آلود ہو گئی حالانکہ ابھی خدا کی راہ میں تو نے جنگ نہیں کی۔

ابن مندہ نے اس کو بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض وہم کرنے والوں نے یونس بن بکیر سے یہ واقعہ نقل کیا ہے اور حدیث بیان کی ہے مگر صحیح وہی ہے جو ثوری نے اور شعبہ نے اور ابن عیینہ نے اور ابو عوانہ نے اور اسرائیل نے اور حسن اور علی نے جو دونوں صالح کے بیٹے ہیں اسود بن قیس سے انہوں نے جندب بجلی سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے میں غار میں نبیؐ کے ہمراہ تھا کہ آپ کی انگلی سے خون نکلنے لگا تو آپ نے یہ شعر فرمایا۔ میں کہتا ہوں یہ بھی وہم ہے کیونکہ جندب بجلی غار میں نبیؐ کے ہمراہ نہ تھے بلکہ وہ اس وقت تک مسلمان بھی نہ ہوئے تھے اگر وہ یہ نہ کہتے کہ میں نبیؐ کے ہمراہ تھا تو پھر کچھ مشکل نہ تھی ہاں اگر انہوں نے کوئی دوسرا غار [1]

[1] دوسرا غار کیونکر مراد ہو سکتا ہے جبکہ شعر کا مفہوم اس کی واضح نفی کر رہا ہے۔ (محمد احمد)

مراد لیا ہو تو اس واقعہ کی صحت ممکن ہے مگر جب مطلق غار بولا جاتا ہے تو اس سے وہی غار مراد ہوتا ہے۔ جس میں نبیؐ بوقت ہجرت چھپے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۲۔ حضرت اسودؓ بن اصرم

حضرت اسودؓ بن اصرم محاربی۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان سے صرف سلیمان بن حبیب روایت کرتے ہیں۔ ہمیں ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن حسین بن حسنون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد احمد بن علی بن حسن بن محمد بن ابی عثمان دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوالقاسم حسن بن علی بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن عبدالرحیم عسقلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن ابی سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صدقہ بن عبداللہ نے عبیداللہ بن علی قرشی سے انہوں نے سلیمان بن حبیب محاربی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے اسود بن اصرم محاربی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے کہا کہ یارسول اللہؐ مجھے کچھ نصیحت کیجئے آپ نے فرمایا کیا تم اپنے ہاتھ پر قابو رکھتے ہو میں نے عرض کیا کہ اگر مجھے اپنے ہاتھ پر قابو نہ ہوگا تو پھر کس چیز پر قابو ہوگا حضرت نے فرمایا کہ تم اپنی زبان پر قابو رکھتے ہو میں نے عرض کیا کہ اگر اپنی زبان پر بھی مجھے قابو نہ ہوگا تو کس چیز پر قابو ہوگا آپ نے فرمایا تم اپنا ہاتھ نہ بڑھاؤ مگر اچھی چیز کی طرف اور زبان سے نہ کہو مگر اچھی بات۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۳۔ حضرت اسودؓ بن ابی بختری

حضرت اسودؓ بن ابی بختری۔ ابوالبختری کا نام عاص بن ہاشم بن حارث بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب قرشی اسدی ان کی والدہ عاتکہ بنت امیہ بن حارث بن اسد ہیں۔ یہ اسود فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور نبیؐ کی صحبت میں رہے ان کے والد ابوالبختری بدر کے دن بحالت کفر قتل کر دئے گئے مجذر بن زیاد بلوی نے ان کو قتل کیا تھا۔ ان کے بیٹے سعید بن اسود نہایت حسین تھے ان پر ایک عورت نے یہ شعر کہا تھا

الا لیتنی اشری وشاحی ودملجی بنظرۃ عین من سعید بن اسود

اے کاش میں اپنی حمائل اور اپنا بازو بند سعید بن اسود کی ایک نگاہ (ناز) کے عوض میں بیچ ڈالتی۔

سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب حضرت معاویہ نے بشر بن ابی ارطاۃ کو مدینہ بھیجا تا کہ شیعیان [۲] علی کو قتل کر دیں تو حضرت معاویہ نے انہیں یہ حکم دیا تھا کہ حضرت اسود سے مشورہ کر لیں چنانچہ جب بشر مسجد نبوی میں پہنچے اور دروازہ بند کر کے چاہا کہ ان لوگوں کو قتل کر دیں تو اسود بن ابی البختری نے انہیں اس سے منع کیا لوگوں نے حضرت علی اور معاویہ کے زمانے میں انہیں کے سبب سے صلح کی تھی۔ یہ بیان ابو عمر کا تھا۔

---

[۲] شیعان علی سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت علی کا ساتھ دیا تھا اور ان کے ساتھ ہو کے ان کے مخالفین سے لڑتے تھے جو اہل سنت کے عقائد رکھتے تھے گو یہ لفظ یعنی شیعہ اب زیادہ تر مخالفین اہلسنت پر اطلاق پاتا ہے مگر زمانہ قدیم میں اہلسنت ہی کے لئے یہ لفظ مستعمل ہوتا تھا اور باعتبار لغت کے یہ لفظ بالکل عام ہے جو شخص کسی کے گروہ میں ہو اس کو اس کا شیعہ کہتے ہیں اسی معنی کے لحاظ سے قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کو نوح علیہ السلام کا شیعہ فرمایا ہے ۱۲۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ اسود بختری بن خویلد کے بیٹے ہیں انہوں نے نبی ؐ سے (کچھ مال بھی) مانگا تھا بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ان دونوں نے ابوحازم کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ اسود بن بختری نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے کچھ مال زیادہ دیجئے تا کہ میں اپنی قوم کا محتاج نہ رہوں۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی روایت کیا ہے اور بختری بغیر لفظ اب کے بیان کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ بختری خویلد کے بیٹے ہیں۔ مگر صحیح وہی ہے جو ابوعمر نے بیان کیا قبیلہ بنی اسد میں اسود بن بختری بن خویلد میرے علم میں کوئی نہیں ہے اور اگر کوئی ہوا میں نہ جانتا ہوں تو یہ دو آدمی ہوں گے ورنہ ابوعمر ہی کا قول صحیح ہے اور اس کے صحیح ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابوعمر نے بیان کیا ہے زبیر نے (جو علم نسب کے بڑے ماہر تھے) خویلد کی اولاد میں ان کا تذکرہ نہیں کیا اور انہوں نے بھی اسود بن ابی البختری بیان کیا ہے جس طرح ہم نے بیان کیا ہے۔ پس اگر ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر اسود بن ابی البختری کا استدراک کیا ہے تو اگر اس میں ان کو وہم نہ ہو گیا ہوتا اور وہ ان کو کوئی دوسرا اسود نہ سمجھ لیتے تو کبھی استدراک نہ کرتے۔ ابن کلبی نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح ابوعمر نے بیان کیا ہے۔

البختری: باء موحدۃ اور خاء معجمہ کے ساتھ ہے۔ مجذر: میم کے ضمہ اور جیم اور ذال معجمہ اور اس کے آخر راء ہے۔ زیاد: ذال معجمہ کے کسرہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور اس کے آخر میں دال مہملہ ہے۔

۱۳۴۔ حضرت اسودؓ بن ثعلبہ

حضرت اسودؓ بن ثعلبہ۔ یربوعی۔ حجۃ الوداع میں نبی ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے جب آپ فرما رہے تھے کہ آگاہ ہو جاؤ جو شخص گناہ کرتا ہے وہ اپنی ہی جان پر (ظلم) کرتا ہے۔ محمد بن سعد نے ان کا تذکرہ ان صحابہ میں کیا ہے جو کوفہ میں آ کے رہے تھے ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر ان کا استدراک کیا ہے حالانکہ ان کا تذکرہ ابن مندہ کی کتاب میں موجود ہے معلوم نہیں پھر کیوں انہوں نے استدراک کیا۔

۱۳۵۔ حضرت اسودؓ بن حازم

حضرت اسود بن حازم بن صفوان بن عرار۔ بخارا میں آ کے رہے تھے۔ ابواحمد یعنی بجیر بن نضر نے ابوجمیل عباد بن ہشام شامی سے روایت کی ہے وہ مجکث میں جو بخارا کی ایک بستی ہے موذن تھے کہ انہوں نے کہا میں نے نبی صلعم کے صحابہ سے ایک شخص کو دیکھا جن کا نام اسود بن حازم بن صفوان بن عرار تھا میں آپ کی خدمت میں اپنے والد کے ہمراہ جایا کرتا تھا اس وقت میری عمر چھ ۶ یا سات ۷ سال کی تھی وہ فرماتے تھے کہ میں حدیبیہ میں رسول اللہ ؐ کے ہمراہ تھا اس وقت میری عمر تیس سال کی تھی ان سے پوچھا گیا کہ اب آپ کی عمر کس قدر ہے انہوں نے فرمایا ایک سو پچپن برس۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

بجیر: باء موحدۃ کے فتحہ اور حاء مہملہ کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۱۳۶۔ حضرت اسودؓ حبشی

حضرت اسودؓ حبشی۔ جنہوں نے نبیؐ سے صورتوں اور رنگوں کی بابت دریافت کیا تھا۔ ابوالقاسم طبرانی نے علی بن عبدالعزیز

سے انہوں نے محمد بن عمار موصلی سے انہوں نے عفیف بن سالم سے انہوں نے ایوب بن عتبہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حبش کا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کچھ پوچھنے کے لئے آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ پوچھ اور سمجھ اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں کو ہمارے اوپر صورت اور رنگ اور نبوت کے اعتبار سے فضیلت دی گئی ہے بھلا اگر میں بھی اس چیز پر ایمان لاؤں جس طرح آپ اس پر ایمان لائے ہیں اور میں بھی ویسے ہی کام کروں جیسے آپ کرتے ہیں تو کیا میں جنت میں آپ کے ہمراہ ہوں گا آپ نے فرمایا ہاں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم [1] اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسود کے (چہرہ کی) چمک جنت میں ہزار سال کی مسافت سے معلوم ہوگی اور راوی نے پوری حدیث بیان کی جس کے آخر میں یہ تھا کہ اسود رونے لگے اور (روتے روتے اسی وقت) مرگئے پھر انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دفن کیا اور خود آپ نے انہیں قبر میں رکھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۱۳۷۔ حضرت اسودؓ بن حرام

حضرت اسودؓ بن حرام۔ ان کا تذکرہ اسود بن ابیض کے بیان میں ہو چکا ہے وہاں دیکھا جائے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۱۳۸۔ حضرت اسودؓ بن خزاعی

حضرت اسودؓ بن خزاعی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں خزاعی بن اسود اسلمی۔ انصار کے قبیلہ بن سلمہ کے حلیف تھے جن لوگوں نے ابوحقیق کو قتل کیا تھا ان میں سے ایک یہ بھی تھے۔ ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد نے اپنی اسناد سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا مجھ سے زہری نے ان سے عبداللہ بن کعب بن مالک نے ابورافع یہودی کے قتل کے قصہ میں بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب قبیلہ اوس کے لوگوں نے کعب بن اشرف کو قتل کردیا قبیلہ خزرج کے لوگوں نے ایک اور شخص کا ذکر کیا جو رسول اللہ ﷺ کی دشمنی میں کعب بن اشرف کے مثل تھا یعنی ابورافع بن ابی حقیق کا جو خیبر کا رہنے والا تھا پس ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے قتل کی اجازت طلب کی آپ نے انہیں اجازت دے دی تو عبداللہ بن عتیک اور عبداللہ بن انیس اور مسعود بن سنان اور اسود بن خزاعی جو خود قبیلہ اسلم کے تھے اور ان لوگوں کے حلیف تھے اس کام کے لئے نکلے اور عطاء بن یسار نے حضرت ابورافع سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے جب خیبر کا محاصرہ کیا اور حضرت علیؓ کو ان سے لڑنے کا حکم دیا تو خیبر سے ایک شخص قبیلہ مذحج کا نکلا اور اس کے مقابلے کے لئے اسود بن خزاعی گئے اور انہوں نے اسے قتل کردیا اور اس کا سب سامان لے لیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

---

[1] حضرت اسود کے خلوص اور صفائی نیت کو ملاحظہ فرما کر آنحضرتؐ نے یہ بشارت عظمیٰ ان کے لئے بیان فرمائی چنانچہ اس کا اثر بھی علی الفور ظاہر ہو گیا یعنی اسی حالت ذوق شوق میں انہوں نے انتقال فرمایا اور جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دفن فرمایا ایسی خوش قسمتی پر رشک آتا ہے یہ تمنا بھی نہیں کر سکتے کہ کاش ان کی جگہ پر ہم ہوتے کیونکہ ہمارے لئے ایسی تمنا کرنا چھوٹا منہ اور بڑی بات ہے۔

۱۳۹۔ حضرت اسودؓ بن خطامہ

حضرت اسودؓ بن خطامہ کنانی۔ انہوں نے نبیؐ سے ملاقات کی ہے۔ زہیر بن خطامہ کے بھائی ہیں۔ ان کی حدیث اسمٰعیل بن نضر بن اسود بن خطامہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا زہیر بن خطامہ اپنے گھر سے چلے یہاں تک کہ جب رسول اللہؐ کی خدمت میں پہنچے تو اللہ ورسول پر ایمان لائے پھر انہوں نے اسود بن خطامہ کے اسلام کا قصہ پورا نقل کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح مختصر کیا ہے۔

۱۴۰۔ حضرت اسودؓ بن خلف

حضرت اسودؓ بن خلف بن عبد یغوث قرشی زہری۔ ان کو لوگ جمحی بھی کہتے ہیں ابوعمر نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ زہری ہیں۔ نبیؐ سے ملے تھے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن جریج نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے خبر دی کہ محمد بن اسود بن خلف نے ان سے بیان کیا کہ ان کے والد اسود نے نبی کو دیکھا کہ آپ قرن مصقلہ کے پاس لوگوں سے اسلام اور شہادت پر بیعت لے رہے تھے عثمان بن خثیم کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ شہادت کیا چیز ہے؟ تو محمد بن اسود بن خلف نے مجھ سے بیان کیا کہ اللہ پر ایمان لانے اور اس بات کی شہادت دینے پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں آپ بیعت لے رہے تھے۔ انہوں نے نبیؐ سے یہ حدیث بھی روایت کی ہے کہ اولاد آدمی کو بخیل اور نامرد بنا دیتی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں ابوعمر کا یہ کہنا کہ صحیح یہ ہے کہ وہ قبیلہ جمح سے ہیں محض اس وجہ سے ہے کہ ابوعمر نے چونکہ دیکھا کہ یہ خلف کے بیٹے ہیں تو انہوں نے یہ سمجھا کہ یہ قبیلہ جمح سے ہیں جیسے امیہ اور ابی بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ اس خلف کے باپ کا نام عبد یغوث نہیں ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے جوان کو صرف زہری لکھا اس میں بھی اعتراض ہے کیونکہ عبد مناف بن زہرہ کا صرف ایک بیٹا تھا وہب نام اور وہب کا بیٹا عبد یغوث اور عبد یغوث کا بیٹا تھا اسود اور یہ اسود مسخراپن کرنے والوں میں سے تھا اسلام نہیں لایا اسود صحابی جو قبیلہ زہرہ کے ہیں وہ عوف کے بیٹے ہیں اور عنقریب ان کا ذکر آئے گا۔ ان کے نسب میں خلف نام کا کوئی شخص نہیں ہے اور نہ عبد یغوث کسی کا نام ہے اور ان اسود کے نسب میں خلف تک سب کا اتفاق ہے اور شاید ان کے متعلق کوئی ایسی بات ہو جو ہم نے نہ دیکھی ہو۔ ابواحمد عسکری نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے کہ اسود بن خلف بن عبد یغوث بن وہب رسول اللہؐ کے ماموں تھے حضرت آمنہ والدہ رسول اللہؐ کے بھائی۔ انہوں نے آپ کی نبوت کا زمانہ نہیں پایا۔ ان کے بیٹے اسود نبیؐ اور مسلمانوں کے ساتھ مسخراپن کیا کرتے تھے وہ اپنے کفر پر قائم رہے انہوں نے کہا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ خلف بن عبد یغوث ان اسود صحابی کے بھائی ہیں۔ یہ بیان ہمارے بیان سے قریب ہے واللہ اعلم۔

۱۴۱۔ حضرت اسودؓ بن ربیعہ یشکری

حضرت اسودؓ بن ربیعہ بن اسود یشکری۔ ان کا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔ عبایہ نے یا ابن عبایہ نے جو قبیلہ بنی ثعلبہ کے

ہیں اسود بن ربیعہ بن اسود یشکری سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے جب مکہ کو فتح کیا تو خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ آگاہ رہو زمانہ [1] جاہلیت کے خون وغیرہ سب میرے قدم کے نیچے ہیں مگر سقایہ [2] اور سدانہ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۱۴۲۔ حضرت اسودؓ بن ربیعہ

حضرت اسودؓ بن ربیعہ۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے انہوں نے کہا ہے کہ سیف بن عمر نے ورقاء بن عبدالرحمٰن حنظلی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اسود بن ربیعہ جو قبیلہ ربیعہ بن مالک بن حنظلہ میں سے ایک شخص تھے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو انہوں نے جواب دیا کہ میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کی صحبت میں خدا کا تقرب حاصل کروں اس وقت ان کا نام اسود متروک ہو گیا اور ان کا نام مقترب (تقرب حاصل کرنے والا) رکھا گیا پس یہ نبی کی صحبت میں رہے اور حضرت علیؓ کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک ہوئے ابن شاہین نے بھی ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔ مگر میرے نزدیک ان دونوں تذکروں میں سے ایک وہم ہے۔ یہاں تک ابوموسیٰ کا کلام تھا۔

ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہیں اسود کو انہوں نے مقترب قرار دیا ہے اور اسود بن عبس کا بھی انہوں نے تذکرہ لکھا ہے اور انشاء اللہ عنقریب ان کا تذکرہ (اس کتاب میں بھی) ہوگا ابوموسیٰ نے وہاں ان کو مقترب لکھا ہے اور طبری نے لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے اسود بن ربیعہ کو جو قبیلہ بنی ربیعہ بن مالک کے تھے بصرہ کے لشکر پر عامل بنایا تھا وہ صحابی تھے اور مہاجر تھے انہوں نے نبیؐ سے عرض کیا تھا کہ میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ آپ کی صحبت سے اللہ کا تقرب حاصل کروں لہٰذا آپ نے ان کا نام مقترب رکھ دیا تھا۔

۱۴۳۔ حضرت اسودؓ بن زید

حضرت اسودؓ بن زید انصاری۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے پہلے انصار میں سے تھے پھر قبیلہ خزرج میں ہوئے پھر قبیلہ بنی سلمہ میں ہوئے (نسب ان کا یہ ہے) اسود بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن غنم یہ ابونعیم کا بیان ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ اسود بن زید قطبہ انہیں لوگ اسود بن رزم بن زید بن قطبہ بن غنم انصاری بھی کہتے ہیں قبیلہ بنی عبید بن عدی سے۔ ان کا تذکرہ موسیٰ بن عقبہ نے ان لوگوں میں کیا ہے جو جنگ بدر میں شریک تھے۔ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کر کے ابونعیم کی جیسی تقریر لکھی ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فاروق خطابی نے زیاد بن خلیل سے انہوں نے ابراہیم بن منذر سے انہوں نے فلیح سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے ایسا ہی نقل کیا جیسا کہ ابونعیم نے کہا اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ اسود زید بن ثعلبہ بن عبید بن غنم کے بیٹے ہیں ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ ابونعیم اور ابوعمر کے سوا اور لوگوں نے کہا ہے کہ یہ عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن

---

[1] یعنی قتل وغیرہ جو زمانہ جاہلیت میں واقع ہوئے تھے وہ سب میں نے معاف کیے ۱۲۔

[2] سقایہ حاجیوں کے پانی پلانے کو کہتے ہیں اور سدانہ خانہ کعبہ کی خدمت کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں کام میں نے بدستور باقی رکھے ہیں یہ دونوں خدمتیں زمانہ جاہلیت سے جس خاندان میں چلی آتی تھیں اب بھی اسی خاندان میں رہے گی ۱۲۔

سارده بن تزید بن جشم بن خزرج بن ثعلبہ کے بیٹے ہیں۔ پس ابونعیم اور ابوموسیٰ کے لکھنے کی بنا پر احتمال ہے کہ شاید ان دونوں نے عبید اور غنم کے درمیان سے عدی کو حذف کر دیا ہے اور علماء نسب کی یہ عادت ہے اور وہ اکثر ایسا کرتے رہتے ہیں۔ پس نسب یوں ہوگا۔ اسود بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ ابن کلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے ہاں ابوعمر کے لکھنے کے موافق البتہ اختلاف باقی رہے گا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ لکھا ہے۔

سلمۃ: لام کے کسرہ اور تاء جس کے اوپر دو نقطے ہیں کی زیادتی کے ساتھ ہوگا۔ جشم: جیم کے ضمہ اور شین معجمہ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۱۴۴۔ حضرت اسود رضی اللہ عنہ بن سریع

حضرت اسود رضی اللہ عنہ بن سریع بن حمیر بن عبادہ بن نزال بن مرہ بن عبیدہ بن مقاعس۔ مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی سعدی۔ اسود کی کنیت ابوعبداللہ ہے انہوں نے نبی ﷺ کے ہمراہ جہاد کیا ہے اور مرہ بن عبید۔ منقر بن عبید کے بھائی ہیں۔ اسود بن سریع اور احنف بن قیس دونوں عبادہ میں جا کے مل جاتے ہیں۔ یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے بصرہ کی جامع مسجد میں وعظ بیان کیا ان سے حسن بصری اور عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے روایت کی ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ حسن بصری اور عبدالرحمٰن کا سننا ان سے ثابت نہیں ہے۔ احنف بن قیس نے بھی ان سے روایت کی ہے ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن زید نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اسود بن سریع سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے اپنے پروردگار کی اور حضور کی کچھ تعریف کی ہے آپ نے فرمایا سناؤ جو کچھ تم نے اپنے پروردگار کی مدح کہا ہے یہ کہتے ہیں کہ میں اشعار پڑھنے لگا اتنے میں ایک شخص گندمی رنگ کا آیا اور اس نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ چپ رہو دو مرتبہ یا تین مرتبہ آپ نے ایسا ہی کیا یہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ کون شخص ہیں جن کی وجہ سے آپ نے مجھے چپ کر دیا حضرت نے فرمایا کہ یہ عمر بن خطاب ہیں یہ ایک ایسے شخص ہیں کہ فضول [1] باتوں کو پسند نہیں کرتے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۵۔ حضرت اسود رضی اللہ عنہ بن سفیان

حضرت اسود رضی اللہ عنہ بن سفیان بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ ہبار بن سفیان بن عبدالاسد کے بھائی ہیں اور ابوسلمہ کے بھتیجے ہیں ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کیا ہے مگر ابوموسیٰ نے ان کو اسود بن عبدالاسد لکھا ہے سفیان کا تذکرہ نہیں کیا اور کہا ہے کہ عبدان نے کہا ہے کہ ان کی کوئی روایت مشہور نہیں ہے صرف ابن عباس نے ان کا نام ذکر کیا ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے ابن کلبی نے اور زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ اسود بن عبدالاسد جنگ بدر میں بحالت کفر مقتول ہو گئے تھے اور زبیر نے سفیان بن عبدالاسد کا اور ان کے بیٹے اسود دونوں کا ذکر کیا ہے۔

---

[1] شاید ان اشعار مدحیہ میں کچھ شاعرانہ مبالغوں کی آمیزش ہوگی ورنہ سچی سچی تعریف خدا اور رسول کی فضول باتوں میں داخل نہیں ہو سکتی ۱۲۔

۱۴۶۔ حضرت اسودؓ بن سلمہ

حضرت اسودؓ بن سلمہ بن حجر بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ کندی۔ نبی کی خدمت میں اپنی قوم کی طرف سے حاضر ہوئے تھے اوران کے ہمراہ ان کے بیٹے بھی تھے حضرت نے انہیں دعا دی تھی۔ ابن کلبی نے ان کا تذکرہ ان لوگوں میں کیا ہے جو نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے۔

۱۴۷۔ حضرت اسودؓ والد عامر بن اسود

حضرت اسود عامر بن اسودؓ کے والد ہیں۔ ہشیم نے اور ابوعوانہ نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے عامر بن اسود سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے ساتھ مسجد خیف میں صبح کی نماز میں شریک تھے پھر جب حضرت نے نماز ختم کی تو آپ نے سب لوگوں کے پیچھے دو آدمیوں کو دیکھا جنھوں نے جماعت میں نماز پڑھی تھی وہ دونوں آدمی (حسب الحکم) آپ کے سامنے لائے گئے ان دونوں کے بدن پر لرزہ پڑا ہوا تھا حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں نے ہمارے ہمراہ نماز کیوں نہ پڑھی الی آخر الحدیث۔ شعبہ نے ہشیم اور ابوعوانہ کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے اسی مضمون کی روایت یعلیٰ بن عطاء سے انہوں نے جابر بن یزید بن اسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۴۸۔ حضرت اسودؓ بن عبدالاسد

حضرت اسودؓ بن عبدالاسد ان کا تذکرہ اسود بن سفیان کے بیان میں ہو چکا ہے۔

۱۴۹۔ حضرت اسودؓ بن عبداللہ

حضرت اسودؓ بن عبداللہ سدوسی یمامی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ (یہ) عبداللہ بن اسود (ہیں) نبیؐ کے حضور میں بشیر بن خصاصیہ کے ہمراہ وفد بن کے گئے تھے۔ صعق بن حزن نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا قبیلہ ربیعہ کے چار آدمیوں نے رسول اللہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ (۱) سدوس سے بشیر بن خصاصیہ نے اور (۲) یمامہ سے اسود بن عبداللہ (عامر بھی لکھا ہے) نے اور (۳) نمر بن قاسط سے عمرو بن تغلب نے اور (۴) بنی عجل سے فرات بن حیان نے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۰۔ حضرت اسودؓ بن عبس

حضرت اسودؓ بن عبس بن اسماء بن وہب بن رباح بن عوف بن ثقیف بن کعب بن ربیعہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم نبیؐ کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے اور (جب بڑے ہوئے اور حضرت کی خدمت میں گئے تو) کہا کہ میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ آپ سے تقرب حاصل کروں اسی وجہ سے ان کا نام متقرب رکھا گیا ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد عطار نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یزید نے ہشام کلبی کے راویوں سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے اس واقعہ کی خبر دی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور پیشتر بیان ہو چکا ہے کہ متقرب اسود بن ربیعہ کا نام ہے اور وہ سیف بن عمر کی روایت ہے جو اوپر بیان ہو چکی۔ واللہ اعلم۔

۱۵۱۔ حضرت اسودؓ بن عمران

حضرت اسودؓ بن عمران بکری۔ قبیلہ بکر بن وائل سے جو قبیلہ ربیعہ کی ایک شاخ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عمران بن اسود ہیں نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے۔ ان کی حدیث حکام بن سلیم کے پاس ہے وہ عمرہ بن ابی قیس سے وہ میسرہ نہدی سے وہ ابو مجلز سے وہ عمران بن اسود یا اسود بن عمران سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے حضور میں اپنی قوم کا قاصد بن کے گیا تھا جب کہ میری قوم کے لوگ اسلام میں داخل ہو گئے تھے اور انہوں نے (توحید ورسالت کا) اقرار کر لیا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ اس روایت کی سند میں کلام ہے۔

۱۵۲۔ حضرت اسودؓ بن عوف

حضرت اسودؓ بن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قرشی زہری۔ عبد الرحمٰن بن عوف بن عبد الحارث کے بھائی ان کی والدہ شفا بنت عوف بن عبد الحارث بن زہرہ ہیں۔ یہ صحابی ہیں قبل فتح مکہ کے انہوں نے ہجرت کی تھی یہ جابر بن اسود کے والد ہیں جو ابن زبیر کی طرف سے حاکم مدینہ تھے اور جابر یہ وہی ہیں جنہوں نے سعید بن مسیب کو ابن زبیر سے بیعت کر لینے پر درے مارے تھے یہ ابو عمر کا بیان ہے اور محمد بن سعد واقدی کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے اور مدینہ میں وفات پائی مدینہ میں ان کا ایک گھر بھی تھا۔

۱۵۳۔ حضرت اسودؓ بن عویم

حضرت اسودؓ بن عویم سدوسی۔ ان سے حبیب بن عامر بن مسلم سدوسی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے لونڈی اور آزاد عورت دونوں سے نکاح کرنے کی بابت سنا کہ آزاد عورت کے پاس دو دن رہے اور لونڈی کے پاس ایک دن۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۵۴۔ حضرت اسودؓ بن مالک

حضرت اسودؓ بن مالک اسدی یمامی۔ حدرجان بن مالک کے بھائی ہیں ان دونوں کا صحابی ہونا اور نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے جانا ثابت ہے۔ اسحاق بن ابراہیم رملی نے ہاشم بن محمد بن ہاشم جزء بن عبد الرحمٰن بن جزء بن حدرجان بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے کہا مجھ سے ابن جزء بن حدرجان نے اپنے والد سے نقل کیا کہ وہ کہتے تھے میں اور میرے بھائی اسود رسول اللہؐ کے حضور میں گئے ہم دونوں آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی۔ جزء اور اسود دونوں رسول اللہؐ کی خدمت میں اور آپ کی صحبت میں رہتے تھے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ تذکرہ صرف اسحاق رملی نے لکھا ہے۔

۱۵۵۔ حضرت اسودؓ بن نوفل

حضرت اسودؓ بن نوفل بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ قرشی اسدی حبش کے مہاجرین میں سے ہیں (ام المومنین) خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے ہیں اور ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ کے چچا زاد بھائی ہیں ان کی والدہ فریعہ بنت

عدی بن نوفل بن عبد مناف بن قصی ہیں۔ یہ اسود ابوالاسود یعنی محمد بن عبدالرحمٰن بن اسود بن نوفل کے جو یتیم عروہ بن زبیر، مالک بن انس کے شیخ تھے کے دادا ہیں۔ محمد بن اسحاق نے ان مہاجرین کے ذکر میں جنھوں نے نجاشی کی طرف ہجرت کی تھی اسود بن نوفل بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ کا نام بھی لیا ہے اور زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ نوفل مسلمانوں کے ساتھ بہت سختی کیا کرتے تھے اور یہی تھے جنہوں نے ابوبکر اور طلحہ کو محض مسلمان ہو جانے کے سبب سے مکہ کے ایک پہاڑ میں قید کر دیا تھا اسی وجہ سے حضرت ابوبکر و حضرت طلحہ کو قرینین کہتے تھے۔ نوفل بدر کے دن بحالت کفر قتل کر دیئے گئے تھے زبیر بن بکار نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ نوفل بن خویلد کے کوئی اولاد زندہ نہ تھی۔

۱۵۶۔ حضرت اسودؓ بن ہلال

حضرت اسودؓ بن ہلال محاربی کوفی (مقام) جماجم میں ۸۰ھ کو شہید کئے گئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کی غرض سے لکھا ہے۔

۱۵۷۔ حضرت اسودؓ بن وہب

حضرت اسودؓ بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ۔ بعض لوگ ان کو وہب بن اسود کہتے ہیں۔ صدقہ بن عبداللہ نے ابومعبد یعنی حفص بن غیلان سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے وہب بن اسود سے انہوں نے اپنے والد اسود بن وہب سے روایت کی ہے جو نبیؐ کے ماموں تھے کہ نبیؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو امید ہے کہ تم کو نفع دے گی انہوں نے عرض کیا کہ ہاں بتایئے آپ نے فرمایا سب سے بڑا اسود یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی آبرو پر ناحق دست درازی کرے اس حدیث کو ابوبکر اعین نے عمرو بن ابی سلمہ سے انہوں نے ابومعبد سے انہوں نے حکم ایلی سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے وہب بن اسود سے جو نبیؐ کے ماموں تھے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے اور قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ اسود بن وہب نے جو نبیؐ کے ماموں تھے نبیؐ کے پاس آنے کی اجازت مانگی نبیؐ نے فرمایا اے ماموں چلے آؤ چنانچہ جب وہ آئے تو آپ نے اپنی چادر ان کے لئے بچھا دی اور فرمایا کہ اس پر بیٹھ جاؤ انہوں نے کہا نہیں مجھے یہی جگہ کافی ہے آپ نے فرمایا اسی پر بیٹھو پھر آپ نے فرمایا کہ ماموں باپ کے برابر ہوتا ہے۔ اے ماموں جس کے ساتھ کچھ احسان کیا جائے اور وہ شکرگزاری نہ کرے تو اسے چاہئے کہ اس احسان کا ذکر کرے جب وہ اس احسان کا ذکر کرے گا تو اس کی شکرگذاری ہو جائے گی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۸۔ حضرت اسودؓ بن یزید

حضرت اسودؓ بن یزید بن قیس بن عبداللہ بن مالک بن علقمہ بن سلامان بن کہل بن بکر بن عوف بن نخع نخعی۔ انہوں نے بحالت اسلام نبیؐ کا زمانہ پایا ہے مگر آپ کو دیکھا نہیں ان سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ کی زندگی میں معاذ نے ایک شخص کے بارے میں جس نے ایک بیٹی اور بہن چھوڑی تھی یہ فیصلہ کیا کہ نصف بیٹی کو دیا جائے اور نصف بہن کو دیا جائے۔

یہ اسود حضرت ابن مسعود کے دوست ہیں اور عبدالرحمٰن بن یزید کے بھائی ہیں اور علقمہ بن قیس کے بھتیجے ہیں علقمہ سے عمر میں بڑے تھے اور ابراہیم بن یزید کے ماموں ہیں ان کی والدہ ملیکہ بنت یزید نخعی ہیں۔ حضرت عمر اور ابن مسعود اور حضرت عائشہ رضی

اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔کوفہ کے فقہا اور وہاں کے مشاہیر میں سے تھے ۷۵ھ میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۹۔حضرت اسودؓ

حضرت اسودؓ۔ان کا نام پہلے اسود تھا پھر نبیؐ نے ان کا نام ابیض رکھا۔بکر بن سوادہ نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کے اصحاب میں ایک شخص تھے جن کا نام اسود تھا نبیؐ نے ان کا نام ابیض رکھا۔ان کا تذکرہ ابیض کے نام میں ہو چکا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۶۰۔حضرت اسیدؓ بن ابی اسید

حضرت اسیدؓ۔اسید: ہمزہ کے فتحہ اور سین کے کسرہ کے ساتھ ہے اور یہ اسید ابواسید کے بیٹے ہیں۔پہلا تو ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ ہے مگر دوسرا ہمزہ کے ضمہ اور سین کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ابواسید کا نام مالک بن ربیعہ بن بدن ہے اور بعض لوگ بجائے بدن کے بدی کہتے ہیں مگر بدن زیادہ مشہور ہے اور وہ بیٹے ہیں عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج خزرجی ساعدی کے۔ان کا تذکرہ عبدان مروزی نے صحابہ میں کیا ہے اور اپنی اسناد سے عمر بن حکم سے انہوں نے اسید بن ابی اسید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے بنی جون کی ایک عورت سے نکاح کیا تھا مجھے اس کے لینے کے لئے بھیجا تھا چنانچہ میں نے اسے اجم (نامی قلعہ) کے میدان میں لا کے اتارا پھر میں رسول اللہ کی خدمت میں آیا اور میں نے کہا کہ یارسول اللہ میں آپ کی بیوی کو لے آیا ہوں وہ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہؐ وہاں تشریف لے گئے اور آپ نے اس کا بوسہ لینا چاہا تو اس نے کہا کہ آپ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں حضرت نے فرمایا کہ تو نے بہت بڑی پناہ مانگی (غرض یہ کلمہ آپ کو ناگوار گزرا) اور آپ نے اسے اس کے مکان پر واپس کر دیا یہی مشہور ہے۔

اس عورت کے نام میں جس نے پناہ مانگی تھی اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں امیمہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ملیکہ لیثیہ اور بعض لوگ کہتے ہیں عزہ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ فاطمہ بنت ضحاک۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۱۔حضرت اسیدؓ بن ابی اناس

حضرت اسیدؓ۔یہ اسید بیٹے ہیں ابواناس بن زنیم بن عمرو بن عبداللہ بن جابر بن محمیہ بن عبید بن عدی بن دئل بن بکر بن عبدمناۃ بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر کنانی دؤلی عدوی کے۔یہ ساریہ بن زنیم کے بھتیجے ہیں جن کو حضرت عمرؓ بن خطاب نے منبر پر آواز دی [1] تھی اور ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے کہ اسید کے سین کو کسرہ ہے یہ نام ہے اسید بن ابی اناس کا اور یہ اسید زنیم کے بیٹے ہیں اس بنا پر وہ ساریہ کے بھائی ہو جائیں گے۔

یہ اسید شاعر تھے نبیؐ نے ان کا خون معاف کر دیا تھا (سبب اس کا) حضرت ابن عباس نے بیان کیا ہے کہ بنی عدی بن دئل

---

[1] حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ خطبہ پڑھتے میں بطور مکاشفہ کے اپنے لشکر کو دیکھا کہ دشمن کی گھات میں آ گیا ہے تو اسی وقت وہ پکار اٹھے کہ اے ساریہ پہاڑ پر چڑھ جاؤ ۱۲۔

کے لوگ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے انہیں میں حارث بن وہب اور عویمر بن اخرم اور حبیب اور ربیعہ جو دونوں مسلمہ۔ کے بیٹے تھے موجود تھے اور ان کے ہمراہ ان کی قوم کی ایک جماعت تھی ان لوگوں نے حضرت سے یہ عرض کیا کہ نہ ہم آپ سے لڑیں گے اور نہ آپ کے ساتھ ہو کے قریش سے لڑیں گے اور ان لوگوں نے اسید بن ابی اناس سے اپنی بیزاری بیان کی اور کہا کہ وہ آپ کی بہت برائی بیان کیا کرتا ہے لہٰذا نبیؐ نے ان کا خون معاف کر دیا یہ خبر اسید کو پہنچی تو وہ طائف چلے گئے پھر فتح مکہ کے سال ساریہ بن زنیم طائف گئے اور انہوں نے اسید سے فتح مکہ کی خبر بیان کی اور انہیں لے کے نبیؐ کے حضور میں حاضر کر دیا اسید حضرت کے سامنے بیٹھ گئے اور اسلام لائے رسول اللہؐ نے انہیں امان دیا اور ان کے چہرہ اور سینے پر آپ نے اپنا ہاتھ پھیرا اسید نے یہ اشعر اس وقت موزوں کئے۔

وأنــت الـفتــى تهـدى معد الدينهـا	بـل الـلـه يهديهـا وقـال لـک اشهد
فـمـا حـمـلـت مـن ناقة فوق كو رها	ابــرواوفــى ذمة مــن مــحــمــد
واكسـى لبـردا لـخال قبل ابتذالـه	واعـطـى لـراس السـابـق الـمتجرد
تـعـلـم رسـول الـلـه انـک قـادر	عـلـى كـل حـى متهـميـن ومـنـجـد
تـعلـم بـان الـركـب ركـب عويمر	هـم الـكـاذبـون الـمـخلفو كل موعد
انبـوا رسـول الـلـه ان قـد هـجو تـه	فـلا رفـعـت سـوطـى الـى اذن يدى
سوى انـنـى قـد قـلـت ويـل ام فتية	اصيبـوا بـنـحـس لا بـطـلـق واسـعـد

(اے نبی) آپ ایسے جوان ہیں کہ عرب کو دین کی ہدایت کرتے ہیں بلکہ اللہ انہیں ہدایت کرتا ہے اور اس نے آپ سے فرمایا ہے کہ آپ گواہ رہیے۔ پس کسی اونٹنی نے اپنی پشت پر تجھ سے زیادہ نیکوکار اور وفائے عہد کرنے والا سوار نہیں کیا (یعنی عرب میں آپ کے مثل کوئی نہیں ہے) آپ حالات کی چادر کو قبل اس کے کہنہ ہونے کے پہنا دیتے ہیں (یعنی لوگوں کی بہت جلدی خبر گیری کرتے ہیں اور برہنہ شتربان کے سر کو بند کرتے ہیں (یعنی ہر ادنی سے ادنی کی حاجت روائی میں آپ سرگرم ہیں۔ اے رسول اللہ آپ کو واضح ہو کہ آپ ہر جاندار پر وضیع ہو یا شریف قدرت رکھتے ہیں آپ کو یہ بھی واضح ہو کہ قبیلہ عویمر کے لوگ بڑے جھوٹے اور وعدہ خلاف ہیں کیا ان لوگوں نے رسول اللہ کو یہ خبر دی ہے کہ میں نے ان کی ہجو کی ہے اگر میں نے ایسا کیا ہو تو میرا ہاتھ میرے کوڑے کو نہ اٹھائے یعنی بیکار ہو جائے صرف میں نے یہ کہا تھا کہ ان جوانوں کی خرابی ہو انہیں ایسی حکومت پہنچے جس کی برداشت نہ ہو سکے اور وہ سعد نہ ہو)

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہیں جب انہوں نے پہلا مصرعہ پڑھا وانت الفتى تهدى معد الدينها تو رسول اللہؐ نے فرمایا بل الله يهديها لہٰذا دوسرے مصرعے میں انہیں نے اسی کو نظم کر دیا بل الله يهد يها وقال لک اشهد ۔ امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ اسید بن ابی اناس بن زنیم بن محمیہ بن عبید بن عدی بن دیل۔ یہ شاعر تھے۔ علی بن ابی طالب کے پاس آئے تھے تو رسول اللہؐ نے ان کا خون معاف کر دیا۔ پھر یہ فتحہ مکہ والے سال آئے اور اسلام قبول کیا اور نبیؐ کی صحبت میں رہے۔ ابن ماکولا نے ان کا نسب چھوڑ دیا ہے اور صحیح وہی ہے جو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ مرزبانی نے ان کا تذکرہ ہمزہ کے ضمہ اور سین کے فتحہ کے ساتھ کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

۱۶۲۔ حضرت اسیدؓ بن جاریہ

حضرت اسیدؓ بن جاریہ۔ یہ بھی ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ یہ اسید جاریہ بن اسید بن عبداللہ بن غیرۃ بن عوف بن ثقیف کے بیٹے ہیں اور ثقیف۔ قسی بن منبہ بن بکر بن ہوازن ہیں۔ یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور حنین میں شریک ہوئے۔ ابوعمر نے کہا ہے یہ عمرو بن ابی سفیان بن اسید کے دادا ہیں۔ ان سے زہری نے حضرت اسحاق علیہ السلام کے ذبیح ہونے کی حدیث روایت کی ہے یہ بخاری کا قول ہے۔ اور بعض نے عمرو بن اسید بھی کہا ہے مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۱۶۳۔ حضرت اسیدؓ بن سعید قرظی

حضرت اسیدؓ بن سعید قرظی۔ اسلام لائے اور اپنا مال جمع کروایا۔ ان کا اسلام بہت اچھا تھا۔ ان کا تذکرہ طبری نے ابن حمید سے انہوں نے سلمہ سے انہوں نے ابو اسحٰق سے روایت کرتے ہوئے کیا ہے اور کہا ہے ثعلبہ بن سعید اسید بن سعید اور اسد بن عبید۔ یہ سب بنو ہدل سے ہیں اور یہ اس رات اسلام لائے جب بنوقریظہ نے حضرت سعدؓ کو حکم بنایا تھا۔ بخاری نے کہا ہے کہ اسید بن سعید اور ثعلبہ بن سعید نے رسول اللہؐ کی زندگی ہی میں وفات پائی تھی۔ اسید کے نام میں جو اختلاف ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۱۶۴۔ حضرت اسیدؓ بن صفوان

حضرت اسیدؓ بن صفوان۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان کو اہل حجاز میں شمار کیا گیا ہے۔ عبدالملک بن عمیر اکیلے ہی ان سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد بن سعید مؤدب نے اپنی اسناد سے ابوزکریا یزید بن ایاس ازدی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن عبداللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں علی بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں دلہم بن یزید موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے عوام بن حوشب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن ابراہیم ہاشمی نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے اسید بن صفوان سے جو نبیؐ کے صحابی تھے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور مدینہ رونے کی آواز سے گونج اٹھا اور لوگ ویسے ہی از خود رفتہ ہو گئے جیسے کہ نبیؐ کی وفات کے دن تھے تو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تیز قدم روتے ہوئے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے آئے اور کہنے لگے کہ آج خلافت نبوت ختم ہو گئی یہاں تک کہ اس گھر کے دروازے پر کھڑے ہو گئے جس میں حضرت ابوبکرؓ تھے پھر انہوں نے کہا کہ اے ابوبکر اللہ آپ پر رحم کرے آپ سب لوگوں سے پہلے اسلام لائے اور آپ کا ایمان سب سے زیادہ خالص تھا اور آپ کا یقین سب سے زیادہ تھا اور آپ سب سے زیادہ بے پرواہ تھے اور آپ سب سے زیادہ اسلام کے پشت پناہ تھے اور سب سے زیادہ رسول اللہؐ کے حق میں محتاط تھے اور سب سے زیادہ ان کے اصحاب کو امن دینے والے تھے اور سب سے زیادہ آپ نے رسول اللہ کا حق صحبت ادا کیا اور آپ کے مناقب سب سے افضل تھے اور اسلام کی خدمت میں آپ سب سے زیادہ اور مرتبہ میں سب سے بلند تھے اور بہ نسبت سب کے رسول اللہؐ کے قریب بیٹھا کرتے تھے اور عادت میں روش میں طریق میں اخلاق میں آپ کے مشابہ تھے اور آپ کی منزلت سب سے زیادہ تھی اور رسول اللہؐ کے نزدیک آپ سب سے زیادہ بزرگ تھے اور معتبر تھے خدا آپ کو اسلام کی طرف سے اور رسول اللہ کی طرف سے

عمدہ جزا دے آپ نے رسول اللہ کی ایسے وقت تصدیق کی جب لوگ ان کی تکذیب کرر ہے تھے اسی وجہ سے اللہ نے آپ کا نام اپنی کتاب میں صدیق رکھا ہے یہ حدیث اسی طول کے ساتھ انہوں نے بیان کی ہے۔اس حدیث کو ابوعمر ضریر نے عمران بن قطان یعنی ابوالعوام سے انہوں نے ابوحفص عمر بن ابراہیم عدوی سے اپنی سند کے ساتھ روایت کی ہے اور اس کو بعض مراوزۃ کے باشندوں نے عمر بن ابراہیم سے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے اسد بن صفوان سے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۵۔حضرت اسیدؓ بن عمرو

حضرت اسیدؓ بن عمرو بن محصن بن عمرو قبیلہ بنی عمرو بن مبذول سے تھے پھر بنی نجار سے ہوئے جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں بشر اور بعض کہتے ہیں بشیر اور بعض لوگ کہتے ہیں ثعلبہ۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے یہ بھی کہا ہے کہ اور لوگوں نے ان کا تذکرہ الف کے باب کے علاوہ اور باب میں کیا ہے لہٰذا جو شخص الف کے باب میں ان کی تلاش کرتا ہے وہ نہیں پاتا اور یہ بھی بعض لوگوں کو معلوم نہ ہوگا کہ ان کے نام میں اختلاف ہے۔

۱۶۶۔حضرت اسیدؓ بن کرز

حضرت اسیدؓ بن کرز قسری۔ان کا تذکرہ ابن منیع نے کیا ہے اور ان کا نسب اسد کے بیان میں ہو چکا یہ خالد بن عبداللہ قسری کے دادا ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام اسد ہے اور یہی صحیح ہے۔خالد بن عبداللہ بن یزید بن اسید نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا اسد بن کرز سے روایت کی ہے خالد بڑے سخی اور مدح پسند تھے مگر حضرت علیؓ کے برا کہنے میں مبالغہ کیا کرتے تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ بنی امیہ [1] کے خوف سے ایسا کرتے تھے اور بعض لوگوں نے اس کے اور وجوہ بھی بیان کئے ہیں ہشام بن عبدالملک کی طرف سے عراق کے حاکم تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۶۷۔حضرت اسیدؓ مزنی

حضرت اسیدؓ مزنی۔قبیلہ مزنیہ کے ہیں مگر ان کا کچھ حال معلوم نہیں۔ان کی حدیث یحییٰ بن سعید انصاری القطان نے عبداللہ بن ابی سلمہ سے انہوں نے اسید مزنی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں ایک دن نبیؐ کے حضور میں گیا تاکہ آپ سے کچھ مانگوں میں نے آپ کے پاس ایک شخص کو اور دیکھا وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ آپ سے کچھ سوال کرے تو آپ نے اس سے دو مرتبہ یا تین مرتبہ اعراض کیا بعد اس کے فرمایا کہ جس کے پاس بقدر ایک اوقیہ کے موجود ہو پھر وہ سوال کرے تو اس نے الحاف [2] کا سوال کیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۱۶۸۔حضرت اسیدؓ بن ثعلبہ

حضرت اسیدؓ۔یہ اسید ثعلبہ انصاری کے بیٹے ہیں جنگ بدر میں شریک تھے اور حضرت علیؓ بن ابی طالب کے ساتھ جنگ صفین

---

[1] بنی امیہ کے بعض سلاطین حضرت علی مرتضیٰ سے بغض رکھتے تھے بنو امیہ ان سے محبت رکھنے والوں کو تکلیف پہنچایا کرتے تھے ۱۲۔

[2] الحاف کہتے ہیں کسی سے پیچھے پڑ کے سوال کرنے کو اس قسم کے سوال نہ کرنے والوں کی تعریف قرآن عظیم میں آئی ہے ۱۲۔

میں بھی شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۱۶۹۔حضرت اسید ؓ بن ابی جدعاء

حضرت اسید ؓ بن ابی جدعاء۔ یہ اسید ابوالجدعاء کے بیٹے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ان سے عبداللہ بن شقیق نے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ابن ماکولا نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور ان سے ابن شقیق نے روایت کی ہے مشہور یہ ہے کہ وہ عبداللہ بن ابی الجدعاء ہیں۔

۱۷۰۔حضرت اسید ؓ بن حضیر

حضرت اسید ؓ بن حضیر بن سماک بن عتیک بن امرءالقیس بن زید بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی اشہلی ہیں۔کنیت ان کی ابویحییٰ ہے ان کے بیٹے کا نام یحییٰ تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کی کنیت ابوعیسیٰ ہے یہ کنیت آپ کی نبیؐ نے رکھی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کی کنیت ابوعتیک تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوحضیر اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعمر۔ان کے والد حضیر نے قبیلہ اوس کی طرف سے ان لڑائیوں میں جو خزرج کے ساتھ ہوئیں بڑی مردانگی کی۔ان کا ایک قلعہ تھا۔واقم۔جنگ بعاث کے دن بھی قبیلہ اوس کے سردار یہی تھے۔یہ اسید سعد بن معاذ سے پہلے مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مدینہ میں اسلام لائے تھے ان کا اسلام عقبہ اولیٰ کے بعد اور ثانیہ سے پہلے ہوا ہے۔ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی بڑی عزت کرتے تھے اور کسی کو ان پر ترجیح نہ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ ان کے پاس جھگڑے کی باتیں نہیں ہیں ان کی والدہ ام اسید بنت سکن ہیں۔عقبہ ثانیہ کی بیعت میں شریک ہوئے تھے اور بنی عبدالاشہل کے نقیب تھے ان کی شرکت بدر میں اختلاف ہے ابن اسحاق اور ابن کلبی کہتے ہیں کہ نہیں شریک ہوئے اور اور لوگ کہتے ہیں کہ شریک ہوئے اور احد میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے اور حضرت عمرؓ کے ہمراہ فتح بیت المقدس میں شریک تھے۔ان سے کعب بن مالک اور ابوسعید خدری اور انس بن مالک نے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے۔رسول اللہؐ نے ان کے اور زید بن حارثہ کے درمیان میں اخوت کرادی تھی یہ قرآن بہت خوش آوازی سے پڑھتے تھے اور بڑے کامل العقل لوگوں میں سے تھے اور اہل الرائے تھے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت میں انہوں نے بہت کارنمایاں کیا ہے ان سے حضرت انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے انصار سے فرمایا تھا کہ تم میرے بعد دیکھو گے کہ لوگ دوسروں کو تم پر ترجیح دیتے ہیں انصار نے عرض کیا کہ اس وقت کے لئے آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں حضرت نے فرمایا صبر کرنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے مل جاؤ۔ہمیں ابومحمد قاسم بن علی بن ہبۃ اللہ بن عساکر نے ابوالمظفر قشیری سے نقل کر کے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم عبدالکریم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم عبدالملک بن حسن ازہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عوانہ یعنی یعقوب بن اسحاق حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے باپ اور شعیب بن لیث نے لیث سے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے ابوبلال یعنی سعید سے انہوں نے یزید بن ہاد سے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے اسید بن حضیر سے روایت کی ہے اور وہ قرآن بہت خوش آوازی کے ساتھ پڑھتے تھے کہتے تھے کہ میں ایک شب کو سورۂ بقرہ پڑھ رہا تھا اور میرا ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا اور میرا لڑکا یحییٰ میرے پاس ہی لیٹا ہوا تھا وہ کم سن تھا پس یکایک گھوڑا بھڑکنے لگا یہ حال دیکھ کر میں کھڑا ہو گیا مجھے صرف اپنے بیٹے (کے کچل جانے) کا

خیال تھا پھر میں نے پڑھنا شروع کیا گھوڑا پھر بھڑ کنے لگا پھر میں اپنے بیٹے کے خیال سے اٹھ کھڑا ہوا پھر میں نے پڑھنا شروع کیا تو پھر گھوڑا ابھڑ کنے لگا میں نے اپنا سر اٹھا کے دیکھا تو ایک چیز مثل سائبان کے آسمان سے اتر رہی تھی اس میں چراغوں کے مثل کچھ چیزیں روشن تھیں مجھے خوف معلوم ہوا اور میں نے سکوت کر لیا صبح کو میں رسول اللہ کی خدمت میں گیا اور میں نے یہ واقعہ حضرت سے بیان کیا آپ نے فرمایا اے ابو یحییٰ پڑھتے جاؤ میں نے عرض کیا کہ میں تو پڑھ رہا تھا مگر گھوڑا ابھڑ کنے لگا۔ مجھے صرف اپنے بیٹے کا خیال تھا حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابو یحییٰ پڑھتے جاؤ میں نے عرض کیا کہ میں تو پڑھ رہا تھا مگر گھوڑا ابھڑ کنے لگا (اس سبب سے میں نے سکوت کر لیا) پھر حضرت نے فرمایا اے ابو یحییٰ پڑھتے جاؤ میں نے عرض کیا کہ میں تو پڑھ رہا تھا مگر میں نے سر اٹھا کے دیکھا تو ایک چیز مثل سائبان کے تھی اس میں چراغ روشن تھے اس سے مجھے خوف معلوم ہوا۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ فرشتے تھے تمہاری آواز سننے کے لئے آئے تھے اور اگر تم پڑھے جاتے تو صبح کو سب لوگ ان فرشتوں کو دیکھتے۔ ہمیں ابو منصور بن مکارم بن احمد مؤدب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خطیب ابو الحسن علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو طاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو الحسن علی بن عبید اللہ بن طوق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو جابر عبد العزیز بن حیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد اللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معافی بن عمران نے بیان کیا انہوں نے سلیمان بن ہلال سے انہوں نے سہیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ نبیؐ نے فرمایا ابو عبیدہ بن جراح کیا اچھے آدمی ہیں معاذ بن جبل کیا اچھے آدمی ہیں اسید بن حضیر کیا اچھے آدمی ہیں معاذ بن عمرو بن جموح کیا اچھے آدمی ہیں۔

اسید بن حضیر نے شعبان ۲۰ھ میں وفات پائی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کا جنازہ اٹھایا یہاں تک کہ انہیں بقیع میں دفن کیا اور ان کی نماز پڑھی حضرت عمرؓ سے یہ کچھ وصیت کر کے گئے تھے حضرت عمرؓ نے اس وصیت کے موافق ان کے قرض کو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ چار ہزار قرض ان پر ہے لہٰذا حضرت عمرؓ نے ان کے باغ کی فصل چار سال تک فروخت کر کے ان کا قرضہ ادا کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حضیر: حاء مہملہ کے ضمہ اور ضاد معجمہ کے فتحہ اور اس کے بعد یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور آخر پر راء ہے۔

۱۷۱۔ حضرت اسیدؓ۔ ابن اخی رافع

حضرت اسیدؓ۔ ابن اخی رافع۔ یہ رافع بن خدیج کے بھائی کے بیٹے ہیں ان سے عکرمہ نے اور مجاہد نے روایت کی ہے ابو مسعود نے حماد بن مسعدہ سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عکرمہ بن خالد سے روایت کی ہے کہ اسید نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنا چوری کیا ہوا مال کسی کے پاس دیکھے اور جس کے پاس وہ مال ہو وہ مشتبہ نہ ہو تو اس کو اختیار ہے چاہے قیمت دے کے اس مال کو لے اور چاہے تو چور کی جستجو کرے اسی کے موافق ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم نے فیصلہ کیا ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو نعیم نے ان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ بعض وہم کرنے والوں یعنی ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ایک حدیث بھی ان سے روایت کی ہے حالانکہ وہ اسید بن ظہیر ہیں اور یہی حدیث بعینہ ابن جریج سے مروی ہے وہ عکرمہ بن خالد مخزومی سے روایت کرتے ہیں کہ اسید بن ظہیر انصاری جو قبیلہ بنی حارثہ میں سے ایک شخص تھے یمامہ کے حاکم تھے مروان نے انہیں

لکھ کے بھیجا کہ حضرت معاویہ کا خط میرے پاس اس مضمون کا آیا ہے کہ جس شخص کی کوئی چیز چوری ہو جائے تو وہ اس چیز کا زیادہ حق دار ہے جہاں کہیں کہ اسے پائے (یعنی وہ اپنا مال جس کے پاس دیکھ لے اس سے لے سکتا ہے) تو انہوں نے مروان کو یہ جواب لکھا کہ رسول اللہؐ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اگر چور سے کسی دوسرے شخص نے جو مشتبہ نہ ہو اس مال کو خرید لیا ہو تو مالک کو اختیار دیا جائے گا چاہے تو اپنے مال کو قیمت دے کے مول لے اور چاہے تو چور کی تلاش کرے پھر اسی کے موافق ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ نے بھی فیصلہ کیا ہے مروان نے یہ مضمون حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا حضرت معاویہ نے مروان کو لکھا کہ نہ تم میرے حاکم ہو نہ اسید بلکہ میں نے تم کو اپنی طرف سے یہ حکم دیا ہے۔ مروان نے حضرت معاویہ کا یہ خط اسید کے پاس بھیج دیا اسید نے کہا کہ جب تک میں حاکم ہوں ہرگز معاویہ کے کہنے کے موافق فیصلہ نہ کروں گا [1] ابونعیم نے اس حدیث کو لکھ کر کہا کہ اس وہمی (یعنی ابن مندہ) نے ابومسعود کی یہ حدیث روایت کی ہے اور اسید کا نسب نہیں بیان کیا اور اس کو ایک تذکرہ علیحدہ بنا دیا ہے۔ ابومسعود نے اس حدیث کو کم روایت کرنے والوں کے مسند میں حماد سے اسید بن ظہیر کے تذکرہ میں ذکر کیا ہے اگرچہ انہوں نے اسید کا نسب نامہ نہیں بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور صحیح ابونعیم ہی کا بیان ہے۔

۱۷۲۔ حضرت اسیدؓ بن ساعدہ

حضرت اسیدؓ بن ساعدہ۔ یہ اسید ساعدہ بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث کے بیٹے ہیں۔ انصاری ہیں اوسی ہیں حارثی ہیں جنگ احد میں یہ اور ان کے بھائی ابوحثمہ اور ان کے بیٹے یزید بن اسید شریک ہوئے تھے۔ یہ اسید سہل بن ابی خثیمہ کے چچا ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۱۷۳۔ حضرت اسیدؓ بن سعید

حضرت اسیدؓ بن سعید۔ ان کے نام میں ہمزہ کو پیش ہے۔ سعیہ کے بیٹے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ہمزہ کو زبر ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام اسد ہے ان کا ذکر دونوں ناموں میں ہو چکا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ اسید کے ہمزہ کو پیش ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے ہمزہ کو زبر نقل کیا ہے دارقطنی نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۱۷۴۔ حضرت اسیدؓ بن ظہیر

حضرت اسیدؓ بن ظہیر۔ اور ظہیر رافع بن عدی بن زید بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے بیٹے ہیں۔ انصاری ہیں اوسی ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت ہے اور ان سے روایت بھی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے لکھا صرف فرق اس قدر ہے کہ ان دونوں نے کہا ہے عدی بن زید بن جشم زید کو اور عمرو کو انہوں نے درمیان سے نکال ڈالا ہے اور ابن کلبی نے اور ابوعمر نے اور ان کے سوا اور لوگوں نے ان کو بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ابن

---

[1] اس مقام سے صحابہ کی حق پرستی کا اندازہ ہو سکتا ہے جو بات وہ رسول اللہؐ سے سن لیتے تھے پھر اس کو کسی طرح ترک نہ کرتے تھے چاہے کچھ ہو جائے۔

مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ یہ رافع بن خدیج کے چچا ہیں حالانکہ ایسا نہیں بلکہ ان کے چچا کے بیٹے ہیں کیونکہ رافع بیٹے ہیں خدیج بن رافع بن عدی کے پس ظہیر ان کے چچا ہوئے۔ یہ انس بن ظہیر کے حقیقی بھائی ہیں اور عباد بن بشیر کے اخیافی [1] بھائی ہیں ماں ان کی فاطمہ بنت بشر بن عدی بن غنم بن عوف ہیں۔

ان اسید کی کنیت ابو ثابت ہے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے جنگ احد میں کم سن ہونے کے سبب سے شریک نہیں کئے گئے اور جنگ خندق میں شریک ہوئے۔ ہمیں اسماعیل بن عبداللہ اور ابوجعفر بن سمین نے اور ابراہیم بن محمد نے خبر دی ان لوگوں نے اپنی اسناد سے ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم سے ابوکریب نے اور ابن وکیع نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابواسامہ نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے ابن ابی الابرد سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اسید بن ظہیر سے سنا اور وہ نبیؐ کے صحابہ میں سے تھے نبیؐ سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا مسجد قبا میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے۔ ابن ابی الابرد کا نام زیاد ہے بنی خطمہ کے غلام تھے اور ابن مندہ نے عمیر بن عبدالمجید سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے اسید بن ظہیر سے روایت کی ہے کہ وہ جب رسول اللہؐ کے پاس سے لوٹ کے آئے تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کو وہم ہو گیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ رافع بن خدیج اسید سے روایت کرتے ہیں حالانکہ وہ رافع بن اسید ہیں اس کی روایت خالد بن حارث ہجیمی نے کی ہے جو بڑے ثابت قدم قوی الحافظہ لوگوں میں سے تھے انہوں نے کہا کہ رافع بن اسید بن ظہیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ اسید بن ظہیر کی وفات عبدالملک بن مروان کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ظہیر: ظاء معجمہ کے ضمہ اور ھاء کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ خدیج: خاء معجمہ کے فتحہ اور دال مہملہ کے کسرہ اور اس کے آخر پر جیم ہے۔

۱۷۵۔ حضرت اسیدؓ بن یربوع

حضرت اسیدؓ بن یربوع بن بدی بن عمرو بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج کے بیٹے ہیں۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں ساعدی ہیں۔ یہ اسید ابو اسید یعنی مالک بن ربیعہ ساعدی کے چچا کے بیٹے ہیں۔ جنگ احد میں شریک ہوئے تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

بدی: باء موحدہ کے ساتھ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے اور اس کے آخر پر یاء ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ باء موحدۃ اور آخر میں نون کے ساتھ ہے یعنی بدن۔ اور ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ ''بدی'' باء موحدۃ اور دال کی تشدید کے ساتھ ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ دال کے فتحہ اور کسرہ میں اختلاف ہے۔

۱۷۶۔ حضرت اسیرؓ بن جابر

حضرت اسیرؓ بن جابر۔ ان کا شمار بصرہ والوں میں ہے ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے عمران قطان نے قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے اسیر بن جابر سے روایت کی ہے کہ ایک ہوا رسول اللہؐ کے زمانہ میں چلی اس کو کسی نے لعنت کی تو رسول اللہؐ

---

[1] اخیافی ان بھائی بہنوں کو کہتے ہیں جن کی ماں ایک ہو اور باپ علیحدہ علیحدہ ہوں اور جن کے باپ ایک ہوں اور ماں علیحدہ علیحدہ ہوں ان کو علاتی کہتے ہیں اور جن کے ماں باپ ایک ہوں ان کو حقیقی کہتے ہیں ۱۲۔

نے فرمایا کہ اس کو لعنت نہ کرو کیونکہ یہ امور ہے اور جو کوئی ایسی چیز کو لعنت کرتا ہے وہ چیز لعنت کے قابل نہ ہو تو وہ لعنت اسی لعنت کرنے والے پر لوٹ آتی ہے۔ اس حدیث کو ابان نے قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے اور اسیر کی ایک حدیث وہ بھی ہے جو حمید بن عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا حیا کا نتیجہ ہمیشہ عمدہ ہوتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۱۷۷۔ حضرت اسیرؓ بن عروہ

حضرت اسیرؓ بن عروہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عمرو بن سواد بن ہشیم بن ظفر بن سواد انصاری ظفری اوسی۔ واقدی نے اپنی اسناد کے ساتھ محمود بن لبید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اسیر بن عروہ ایک بڑے گویا اور بلیغ آدمی تھے۔ جب انہوں نے وہ باتیں سنیں جو قتادہ بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد نے (ان کے جدامجد) ظفر کے حق میں نبیؐ کے اصحاب کی ایک جماعت کے سامنے کہی تھیں تو انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں کو جمع کیا اور رسول اللہؐ کے پاس آئے اور کہا کہ قتادہ نے اور ان کے چچا نے ہمارے خاندان کے کچھ لوگوں کو جو بڑے معزز اور نیک نام تھے بغیر کسی ثبوت اور گواہ کے برا کہتے ہیں یہ کہہ کے چلے گئے پھر قتادہ رسول اللہؐ کے پاس آئے تو انہیں رسول اللہؐ نے (اس حرکت پر) ڈانٹا تو قتادہ آپ کے پاس سے اٹھ گئے پس اللہ تعالیٰ نے انہیں لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی ہے: **انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ ولا تکن للخائنین خصیما**. (بے شک ہم نے (اے نبی) تم پر کتاب سچائی کے ساتھ نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کے درمیان میں اس چیز کے موافق حکم کرو جس کی تمہیں اللہ نے تعلیم دے ہے اور خیانت کرنے والوں کے طرفدار نہ بنو۔) ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے ان کو اسیر بن عمرو لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ اسیر بن عروہ ہیں اور ابوعمر نے ان کو صرف اسیر بن عروہ لکھا ہے یہ دونوں ایک ہی ہیں۔

۱۷۸۔ حضرت اسیرؓ بن عمرو درکی

حضرت اسیرؓ بن عمرو درکی۔ انہوں نے نبی کا زمانہ پایا ہے مگر آپ سے کوئی حدیث نہیں سنی علی بن مدینی نے کہا ہے کہ یہ اسیر بن عمرو ہی اسیر بن جابر ہیں یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابن مندہ نے اور ابونعیم نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے کہ محتاج کثیر العیال بے عقل ہو جاتا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ (ان کا نام) اسیر بن عمرو بن جابر ہے اور ان کو لوگ یسیر (یاء کے ساتھ) محاربی بھی کہتے ہیں اور بعض لوگ انہیں اسیر بن جابر اور یسیر بن جابر بھی کہتے ہیں یعنی دادا کی طرف منسوب کر دیتے ہیں بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قبیلہ کندہ کے ہیں۔ ان کی کنیت ابوخیار ہے یہ قول عباس نے ابن معین سے نقل کیا ہے اور علی بن مدینی نے کہا ہے کہ کوفے والے انہیں اسیر بن عمرو کہتے ہیں اور بصرہ والے انہیں اسیر بن جابر کہتے ہیں ان کا شمار عبداللہ بن مسعود کے بڑے شاگردوں میں ہے اور انہوں نے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ سے بھی روایت کی ہے اور ان سے کوفہ والوں میں سے زرارہ بن اوفی نے اور ابونضرہ نے اور ابن سیرین نے اور بصرہ والوں میں سے مسیب بن رافع نے اور ابواسحاق شیبانی نے روایت کی ہے ان کی ولادت رسول اللہؐ کے ہجرت کے وقت ہوئی اور ۸۵ ہجری میں وفات پائی اور جاہلیت کا زمانہ بھی پایا ہے یہ ابواسحاق شیبانی کا قول ہے اور حمید بن عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا حیا کا نتیجہ ہمیشہ تمہیں اچھا ملے گا اور عمرو بن قیس بن اسیر

نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا محتاج کثیر العیال بے عقل ہو جاتا ہے اور شہاب بن خراش نے اپنے والد سے انہوں نے اسیر بن عمرو سے موقوفاً روایت کی ہے اور انہوں نے نبی کو دیکھا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے ان کو اور اسیر بن جابر کو ایک کر دیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کو دو کر کے لکھا ہے واللہ اعلم۔

۱۷۹۔ حضرت اسیرؓ بن عمرو

حضرت اسیرؓ بن عمرو۔ یہ اسیر عمرو بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کے بیٹے ہیں کنیت ان کی ابو سلیط بن ابی خارجہ ہے انصاری ہیں خزرجی ہیں نجاری ہیں قبیلہ بنی عدی بن نجار سے ہیں جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے ان کے بیٹے عبداللہ نے ان سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے پالے ہوئے گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا اور اس وقت دیگیں چڑھی ہوئی تھی ان میں گدھے کا گوشت پک رہا تھا ہم لوگوں نے ان دیگوں کو الٹ دیا اور ان کا نام بعض لوگوں نے اسیرہ بھی نقل کیا ہے یہ ابن ماکولا اور ابو عمر نے بیان کیا ہے اور محمد بن اسحاق نے سلمہ سے روایت کر کے ان کا نام اسیرہ لکھا ہے اور یونس سے روایت کر کے ان کا نام انس لکھا ہے ہم انشاء اللہ انس کے بیان میں ان کا ذکر کریں گے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور انشاء اللہ کنیت کے باب میں بھی ان کا ذکر ہوگا۔

باب الھمزۃ مع الشین المعجمۃ

۱۸۰۔ حضرت اشجؓ عبدی

حضرت اشجؓ عبدی۔ قبیلہ عبدالقیس کے ہیں ان کا نام منذر بن حارث بن زیاد بن عصر بن عوف بن عمرو بن عوف بن جزیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان عبدی ہیں عصری ہیں یہ ابن کلبی نے بیان کیا ہے اور ان کے نسب میں اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں ان کا تذکرہ انشاء اللہ منذر بن عامر کے بیان میں بھی آئے گا۔ عبدالقیس کے وفد کے ساتھ نبیؐ کے پاس آئے تھے۔ ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری دینی مخزومی فقیہ شافعی نے اپنی اسناد کے ساتھ ابو یعلی یعنی احمد بن علی مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن صباح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں یونس بن عبید نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے قبیلہ عبدالقیس کے اشج سے روایت کی ہے کہ مجھ سے نبیؐ نے فرمایا کہ تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں کہ اللہ ان کو دوست رکھتا ہے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ دونوں خصلتیں کون سی ہیں حضرت نے فرمایا کہ بردباری اور عاقبت اندیشی یا یہ فرمایا کہ بردباری اور حیا یہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ دونوں باتیں مجھ میں اب پیدا ہوگئی ہیں یا پہلے ہی سے تھیں حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ سے ہیں اشج کہتے ہیں میں نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے ایسی دو خصلتوں کے ساتھ پیدا کیا جن کو وہ دوست رکھتا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۱۔ حضرت اشرسؓ بن غاضرہ

حضرت اشرسؓ بن غاضرہ۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ کتابوں میں ان کا ذکر بھی ہے اسحاق بن حارث قرشی سے روایت

ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عمیر بن جابر اور اشرس بن غاضرہ کندی کو دیکھا ہے یہ دونوں صحابی تھے مہندی اور نیل کا خضاب لگاتے تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

۱۸۲۔ حضرت اشرفؓ

حضرت اشرفؓ۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ان کا تذکرہ ابن یاسین نے ان صحابہ میں کیا ہے جو ہرات میں چلے آئے تھے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو زکریا یعنی ابن مندہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعید نصروی نے نیشاپور میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبداللہ محمد بن عباس بن احمد بن عصم نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابو اسحاق احمد بن محمد بن یاسین حافظ نے اس کی خبر دی۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۳۔ حضرت اشرفؓ

حضرت اشرفؓ۔یہ ایک دوسرے شخص ہیں ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ شام سے آئے تھے ہم نے ان کا تذکرہ ابرہہ کے نام میں لکھا ہے۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۴۔ حضرت اشعثؓ بن جودان

حضرت اشعثؓ بن جودان عبدی۔قبیلہ عبدالقیس کے ہیں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام عمیر بن جودان ہے اور یہی صحیح ہے۔ابو حمزہ نے عطاء بن سائب سے انہوں نے عمیر بن اشعث بن جودان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں عبدالقیس کے وفد کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے۔ابو حمزہ کے علاوہ اور لوگوں نے جو اس کو روایت کیا ہے تو انہوں نے اشعث بن عمیر بن جودان کہا ہے۔ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ صحیح اشعث بن عمیر عن ابیہ ہے بعض لوگوں نے اس کو ابن شقیق سے انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے عطاء سے روایت کر کے اس کو الٹ دیا ہے اور کہا ہے عمیر بن اشعث۔یہ غلط ہے۔جو کچھ ہم نے ابن مندہ سے نقل کیا ہے وہ ابو نعیم کے قول سے ملتا ہے۔پھر ابو نعیم کو ابن مندہ پر اعتراض کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

۱۸۵۔ حضرت اشعثؓ بن قیس

حضرت اشعثؓ بن قیس بن معدیکرب بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن حارث بن معاویہ بن ثور کندی۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ہشام کلبی نے ان کا ذکر اس طرح کیا ہے۔

اشعث ان کا نام معدب یکرب بن قیس ہے اور قیس کا نام اشج بن معدی کرب بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین بن حارث اصغر بن معاویہ بن حارث اکبر بن معاویہ بن ثور بن مرتع اور مرتع کا نام عمرو بن معاویہ بن ثور بن عفیر ہے ثور بن عفیر کو کندہ بھی کہتے ہیں کندہ ان کو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے باپ کو چھوڑ دیا تھا ان کا ذکر ابو عمر نے بھی اسی طرح کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ان کی کنیت ابو محمد ہے نبیؐ کے حضور میں ۱۰ھ میں قبیلہ کندہ کے وفد کے ہمراہ آئے تھے یہ لوگ کل ساٹھ سوار تھے سب اسلام لائے اشعث نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ حضور ہمارے قبیلہ میں سے ہیں حضرت نے فرمایا (نہیں) ہم نضر بن کنانہ کی

اولاد میں سے ہیں نہ ہم اپنی ماں کو گالی دیتے ہیں اور نہ ہم اپنے باپ سے علیحدہ ہوتے ہیں لہٰذا اشعث کہا کرتے تھے کہ اگر میرے پاس کوئی ایسا شخص آئے گا جو قریش کو نضر بن کنانہ کی اولاد سے خارج کہے گا تو میں اسے درہ ماروں گا۔ جب یہ مسلمان ہوئے تو انہوں نے ام فروہ سے جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بہن تھیں نکاح کا پیغام دیا اور وہ منظور کرلیا گیا اور یہ یمن لوٹ گئے۔ ہمیں خطیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی اسناد سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن طلحہ نے عبداللہ بن شریک عامری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن علی کندی سے انہوں نے اشعث بن قیس سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جو شخص آدمیوں کی زیادہ شکر گذاری کرے گا وہ خدا کی بھی زیادہ شکر گذاری کرے گا۔ یہ اشعث ان لوگوں میں سے تھے جو رسول اللہؐ کے بعد مرتد ہو گئے تھے جب حضرت ابوبکرؓ نے یمن کی طرف لشکر بھیجے تو لوگوں نے اشعث کو قید کرلیا اور یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے حاضر کئے گئے تو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا کہ مجھے اپنی لڑائی کے لئے مہلت دیجئے اور اپنی بہن کا نکاح مجھ سے کردیجئے پس حضرت ابوبکرؓ نے انہیں چھوڑ دیا اور ان سے اپنی بہن کا نکاح کردیا یہی محمد بن اشعث کی ماں تھیں جب انہوں نے نکاح کیا تو تلوار کھینچ کے اونٹوں کے بازار میں چلے گئے اور جس اونٹ یا اونٹنی کو دیکھا اس کے پیر کاٹنے شروع کردیئے لوگ چلا اٹھے کہ اشعث کافر ہو گیا پس جب یہ فارغ ہوئے تو انہوں نے تلوار رکھ دی اور کہا کہ خدا کی قسم میں کافر نہیں ہوا بلکہ حضرت ابوبکر نے اپنی بہن سے میرا نکاح کردیا ہے اگر ہم اپنے شہر میں ہوتے تو ہمارا ولیمہ اور کچھ ہوتا (مگر اب یہاں اس کے سوا کیا ممکن ہے) لہٰذا اے اہل مدینہ قربانی کرو اور کھاؤ اور اے اونٹوں کے مالک آؤ اور ان کی قیمت لو ایسا ولیمہ کبھی نہیں دیکھا گیا۔ اشعث شام میں جنگ یرموک میں شریک تھے وہیں ان کی ایک آنکھ پھوٹ گئی تھی عراق گئے اور وہاں جنگ قادسیہ اور مدائن اور جلولا اور نہاوند میں شریک ہوئے۔ کوفہ میں سکونت اختیار کرلی تھی وہیں ایک گھر بنالیا تھا جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ہمراہ تھے یہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے تحکیم میں حضرت علی مرتضیٰ کو اختیار کیا تھا اور دونوں حکموں سے دومۃ الجندل میں انہوں نے ملاقات کی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو آذربیجان کا عامل بنایا تھا۔ حضرت حسن بن علی نے ان کی بیٹی سے نکاح کیا تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اسی نے حضرت حسن کو زہر دیا تھا جس سے ان کی وفات ہوئی تھی۔

انہوں نے نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ ان سے قیس بن ابی حازم اور ابووائل وغیرہ نے روایت کی ہے ایک جنازہ کی نماز میں یہ بھی تھے اور جریر بن عبداللہ بجلی بھی تھے تو انہوں نے جریر کو امام بنایا اور کہا کہ یہ کبھی اسلام سے مرتد نہیں ہوئے اور میں ایک مرتبہ اسلام سے مرتد ہو گیا تھا۔ انہیں کے حق میں اللہ تعالیٰ کا قول نازل ہوا تھا **ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا الایہ** (بے شک وہ لوگ جو خدا کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض میں تھوڑے دام مول لیتے ہیں) وجہ اس کی یہ ہوئی کہ انہوں نے ایک کنویں کی بابت ایک شخص سے جھگڑا کیا تھا۔

ان کی وفات ۴۲ھ میں ہوئی حضرت حسن بن علی نے ان کی نماز پڑھائی۔ یہ ابن مندہ کا بیان ہے اور یہ وہم ہے کیونکہ سنہ ۴۲ ہجری میں حضرت حسن کوفہ میں نہ تھے حضرت معاویہ کو خلافت سپرد کرکے مدینہ چلے گئے تھے۔ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی کی وفات کے چالیس دن بعد ان کی وفات ہوئی اور حضرت حسن بن علی نے ان کی نماز پڑھائی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ۴۲ھ میں بعض لوگ کہتے ہیں ۴۰ھ میں ان کی وفات ہوئی اور حضرت حسن بن علی نے ان کی نماز پڑھائی اس قول میں ابوعمر پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۶۔ حضرت اشیمؓ ضبابی

حضرت اشیمؓ ضبابی۔ نبیؐ کی حیات میں مقتول ہو گئے تھے۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبید نے اور بہت سے لوگوں نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے اور کئی آدمیوں نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے نقل کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ دیت عاقلہ پر واجب ہوتی ہے اور عورت اپنے شوہر کی دیت میں میراث نہیں پاتی یہاں تک کہ انہیں ضحاک بن سفیان کلابی نے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے انہیں لکھ کے بھیجا تھا کہ اشیم ضبابی کی بی بی کو ان کے شوہر کی دیت میں میراث دو۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ہمیں ابوموسیٰ اصفہانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح اسماعیل بن فضل نے اور ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوطاہر محمد بن احمد بن محمد بن عبدالرحیم نے خبر وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر ابوشیخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلیٰ احمد بن علی بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن عمر بن ایاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مبارک نے مالک سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حضرت انس سے نقل کر کے خبر دی کہ حضرت اشیم دھوکے میں مقتول ہو گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الھمزۃ مع الصاد

۱۸۷۔ حضرت اصبغؓ بن غیاث

حضرت اصبغؓ بن غیاث یا عتاب۔ بعض راویوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے حماد بن بحر نے محمد بن میسر سے انہوں نے عمر بن سلیمان سے انہوں نے جابر سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے اصبغ بن غیاث یا عتاب سے (یہ شک حماد نے کیا ہے) روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اے (میری) امت تم میں دو باتیں ایسی ہیں جو تم سے پہلے کی امتوں میں نہ تھیں الی آخر الحدیث۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۱۸۸۔ حضرت اصحمہؓ نجاشی

حضرت اصحمہؓ نجاشی (جن کا لقب) نجاشی (ہے) بادشاہ حبش۔ نبیؐ کے زمانے میں اسلام لائے اور جو مسلمان ان کے ملک میں ہجرت کر کے گئے تھے ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا۔ نجاشی کے واقعات مسلمانوں کے ساتھ اور نیز کفار قریش کے ساتھ جنہوں نے نجاشی سے یہ درخواست کی تھی کہ مسلمانوں کو ان کے حوالہ کر دے مشہور ہیں۔ نجاشی نے فتح مکہ سے پہلے اپنے ہی ملک میں وفات پائی اور مدینہ میں نبیؐ نے ان کے جنازے کی نماز پڑھی اس نماز میں چار تکبیریں آپ نے کہیں اصحمہ ان کا نام ہے اور نجاشی ان کا اور تمام بادشاہان حبش کا لقب ہے جس طرح کسریٰ بادشاہ فارس کا اور قیصر بادشاہان روم کا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے یہ اور ان کے مثل اور وہ لوگ جنہوں نے نبیؐ کو نہیں دیکھا صحابہ میں ان کا ذکر لکھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے مگر ہم نے متقدمین کی پیروی کر کے لکھ دیا۔

۱۸۹۔ حضرت اصرم شقری

حضرت اصرم شقری۔ قبیلہ شقرہ سے ہیں جو بنی تمیم کی ایک شاخ ہے۔ شقرہ کا نام معاویہ بن تمیم بن مرہ ہے۔ ان کا نام شقرہ صرف ایک بیت کی وجہ سے رکھا گیا جو انہوں نے موزوں کیا تھا۔

وقد احمل الرمح الاصم کعوبہ به من دماء الحی کا لشقرات

تیز نیزے نے اپنی نوکیں اس حالت میں اٹھائیں کہ قبیلہ کا خون اس پر مثل گل لالہ کے لگا ہوا تھا۔

نبی کی خدمت میں گئے تھے حضرت نے ان کے لئے دعا فرمائی اور ان کا نام زرعہ رکھا۔ بشر بن مفضل نے بشیر بن میمون سے انہوں نے اپنے چچا اسامہ بن اخدری سے انہوں نے اصرم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبی کے حضور میں اسود نامی ایک غلام کے ساتھ گیا تھا حضرت نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے میں نے عرض کیا کہ اصرم حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ تمہارا نام زرعہ ہے حضرت نے فرمایا کہ اس غلام سے تم کیا کام لیتے ہوں میں نے عرض کیا کہ میں اس کو چرواہا بنانا چاہتا ہوں حضرت نے فرمایا تو اس کا نام [1] عاصم ہے نبی نے (ازراہ شفقت) ان کا ہاتھ بھی پکڑا تھا۔

۱۹۰۔ حضرت اصرم

ان کو لوگ اصیرم بھی کہتے ہیں ان کا نام عمرو بن ثابت بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس ہے انصاری ہیں اوسی ہیں اشہلی ہیں۔ جنگ احد میں شہید ہوئے اور نبی نے ان کے جنتی ہونے کی گواہی دی۔ ان کا تذکرہ انشاءاللہ عمرو کے بیان میں اس سے زیادہ ہوگا ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر لکھا ہے۔

۱۹۱۔ حضرت اصید بن سلمہ

حضرت اصید بن سلمہ سلمی۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا اور باپ نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی عبدالواحد بن احمد شیرازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین احمد بن محمد بن محمود براز نے تستر میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی خزاز کوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمران بن ابی لیلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن عبیداللہ بن ولید رصافی نے اپنے والد سے انہوں نے ابوجعفر محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی سے انہوں نے اپنے والد حسن سے انہوں نے اپنے والد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے ایک لشکر بھیجا تھا اس لشکر کے لوگ قبیلہ بنی سلیم کے ایک شخص اصید بن سلمہ کو گرفتار کر لائے جب انہیں رسول اللہ نے دیکھا تو حضرت کو ان پر رحم آیا اور حضرت نے انہیں اسلام کی ترغیب دی وہ مسلمان ہو گئے یہ خبر ان کے والد کو پہنچی وہ بوڑھے تھے تو انہوں نے ان کو ایک خط لکھ کر بھیجا۔ جس میں یہ اشعار تھے

---

[1] اوپر بھی یہ حدیث آ چکی ہے عاصم کے معنی حفاظت کرنے والا۔ چرواہے کے لئے چونکہ یہ وصف ضروری ہے تو اس لئے حضرت نے یہی نام تجویز فرمایا۔

من راكب نحو المدينة سالما | حتى يبلغ ما اقول الاصيدا
ان البنين شرارهم امثالهم | من عق والده وبر الابعدا
اتركت دين ابيك والشم العلى | اودوا وتابعت الغداة محمدا
فلای امر یا بنی عققتنی | وتركتنی شيخا كبيرا مفندا
اما النهار فدمع عيني ساكب | وابيت ليلى كالسليم مسهدا
فلعل ربا هداك لدينه | فاشكرا یا دیه عسى ان ترشدا
واكتب الى بما اصبت من الهدى | وبدينه لاتتركنی موحدا
واعلم بانک ان قطعت قرابتی | وعقتنی لم الف الا للعدی

کیا کوئی سوار ہے جو مدینہ کی طرف جائے تا کہ میرا پیغام اصید کو پہنچا دے کہ وہ بیٹے بہت برے ہوتے ہیں جو اپنے باپ کی نافرمانی کریں اور ایک دور کے رشتہ دار سے میل پیدا کریں اے بیٹے کیا تو نے اپنے باپ کے دین اور عمدہ طریقوں کو چھوڑ دیا وہ سب ہلاک ہو گئے اور کل سے تم نے محمد کی پیروی کر لی اے میرے بیٹے تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے۔ تو نے مجھے بڑھاپے اور کمزوری کی حالت میں چھوڑ دیا۔ آنسو دن بھر میری آنکھوں سے جاری رہتے ہیں۔ اور رات بھر مثل عقرب گزیدہ کے تڑپتا ہوں شاید پروردگار نے تجھے اپنے دین کی ہدایت کی ہو۔ تو تو اس کا شکر کر کہ تو نے ہدایت پائی اور جو کچھ ہدایت تجھے حاصل ہوئی ہے اس سے مجھے بھی اطلاع دے۔ اور ان کے دین سے مجھے بھی خبر دار کر مجھے تنہا نہ چھوڑ اور تو سمجھ لے کہ اگر تو میری قرابت کو قطع کر دے گا اور مجھے چھوڑ دے گا تو میں سفر اختیار کر لوں گا۔

جب (یہ خط حضرت اصید کے پاس پہنچا اور) انہوں نے اپنے والد کی تحریر پڑھی تو نبی ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ سے بیان کیا اور آپ سے اس کے جواب کی اجازت طلب کی آپ نے اجازت دے دی تو انہوں نے اپنے والد کو یہ لکھ کے بھیجا۔

ان الذی سمک السماء بقدرة | حتى علافی ملکه فتوحدا
بعث الذی لا مثله فیما مضى | یدعو لرحمة النبی محمدا
ضخم الدسيعة كالغزالة وجهه | قرناتازر بالمكارم وارتدى
فدعا العباد لدينه فتتابعوا | طوعا و کرهامقبلين على الهدى
وتخوفوا النار التی من اجلها | كان الشقى الخاسرا المتلددا
واعلم بانک میت ومحاسب | فالى متى هذى الضلالة والردى

بے شک جس نے قدرت سے آسمان کو بلند کیا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی بادشاہت میں یکتا ہے اس نے ایک ایسے شخص کو نبی بنا کر بھیجا ہے جن کا مثل اگلوں میں بھی کوئی نہیں ہے وہ خدا کی رحمت کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں یعنی نبی محمدؐ۔ بڑے عالی طبیعت ہیں صبح کی طرح ان کا چہرہ چمک رہا ہے۔ ایک بزرگ ہیں جو عمدہ اخلاق سے قوی اور آراستہ ہیں انہوں نے خدا کے بندوں کو دین کی طرف بلایا اور انہوں نے ان کی پیروی کی خواہ مخواہ سب ہدایت کی طرف آئے اور اس آگ سے ڈر گئے جس کے لئے بد بخت نقصان والے ادھر ادھر بھٹکتے پھرتے ہیں اے باپ تو یقین کر لے کہ تو مرے

گا اور تجھ سے حساب لیا جائے گا لہٰذا تو مجھے اس گمراہی اور ہلاکت سے باز رکھ۔

جب اصید کے والد نے بیٹے کے خط کو پڑھا تو یہ بھی نبیؐ کی طرف آئے اور اسلام کو قبول کر لیا۔

ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۲۔ حضرت اصیلؓ بن عبداللہ ہذلی

حضرت اصیلؓ بن عبداللہ ہذلی۔ قبیلہ ہذیلہ کے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ قبیلہ غفار کے ہیں۔ ابن شہاب زہری نے کہا ہے کہ اصیل غفاری جب آئے ہیں اس وقت تک نبی کی ازواج پر پردہ فرض نہ ہوا تھا لہٰذا یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے حضرت عائشہ نے ان سے پوچھا کہ اے اصیل تم نے مکہ کو کس حال میں چھوڑا انہوں نے کہا کہ میں نے مکہ کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ خدا کی قسم اس کے اطراف و جوانب تر و تازہ ہیں اور اس کے سنگستان سپید ہو رہے ہیں حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ٹھہرو تا کہ نبیؐ تشریف لے آئیں چنانچہ تھوڑی ہی دیر کے بعد نبی تشریف لائے اور آپ نے پوچھا کہ اے اصیل تم نے مکہ کو کس [1] حال میں چھوڑا انہوں نے عرض کیا کہ میں نے مکہ کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ اس کے اطراف و جوانب تر و تازہ ہیں اور اس کے سنگستان سپید ہیں اور اس کے اذخر میں خوشے نکل آئے ہیں اور ثمام میں پتے نکل آئے ہیں حضرت نے فرمایا کہ اے اصیل بس یہی چاہئے اب تم رنج نہ کرو اس حدیث کو محمد بن عبدالرحمٰن قرشی نے مدلج سے جو سلمی کے بیٹے ہیں روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا اصیل ہذلی رسول اللہؐ کے حضور میں مکہ سے آئے پھر آگے اسی طرح بیان کیا اور اس حدیث کو حسن نے ابان بن سعید بن عاص سے روایت کیا ہے کہ وہ نبیؐ کے پاس آئے تو ان سے حضرت نے پوچھا کہ اے ابان تم نے مکہ والوں کو کس حال میں چھوڑا انہوں نے کہا میں نے انہیں اچھے حال میں چھوڑا وہاں خوب پانی برسا ہے۔

باب الہمزۃ مع الضاد

۱۹۳۔ حضرت اضبطؓ بن حیی

حضرت اضبطؓ بن حیی بن زعل اکبر۔ ان کی حدیث عبدالمہیمن بن اضبط بن زعل اکبر نے اپنے والد اضبط سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

۱۹۴۔ حضرت اضبطؓ سلمی

حضرت اضبطؓ سلمی۔ ان کی کنیت ابو حارثہ ہے ان کی حدیث عبدالرحمٰن بن حارثہ بن اضبط نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا اضبط سلمی سے روایت کی ہے یہ نبیؐ کے صحابی تھے کہتے تھے میں نے نبیؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے دوزخ کو دیکھا تو

---

[1] مکہ میں اس زمانے میں حضرت کی دعا سے قحط عظیم پڑ گیا تھا لوگ تباہ حال ہو گئے تھے بعد اس کے آپ نے اس قحط کے دور ہونے کی دعا فرمائی اسی کے متعلق آپ نے اصیل سے دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا کہ اس کے اطراف و جوانب تر و تازہ ہیں یعنی پانی خوب برسا ہے سبزہ نکل آیا ہے پتھر دھل کے صاف ہو گئے ہیں اذخر اور ثمام دو مشہور گھاسیں ہیں مکہ میں پیدا ہوتی ہیں اور وہاں کے لوگ بہت کام ان سے لیتے ہیں۔

وہاں زیادہ تر عورتوں کو پایا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الہمزہ مع العین

۱۹۵۔ حضرت اعرسؓ بن عمرو

حضرت اعرسؓ بن عمرو یشکری۔ ان کا شمار بصرہ والوں میں ہے ان کی حدیث عبداللہ بن یزید بن اعرس نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کے پاس کچھ ہدیہ لے کر گیا آپ نے قبول فرمالیا اور ہمارے لئے چراگاہ میں برکت کی دعا مانگی اور اسی سند سے ان کی کئی حدیثیں مروی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۹۶۔ حضرت اعشیٰؓ مازنی

حضرت اعشیٰؓ مازنی۔ مازن بن عمرو بن تمیم کی اولاد میں سے ہیں۔ ان کا نام عبداللہ بن اعور ہے اور بعض لوگ اور کچھ بھی بیان کرتے ہیں۔ بصرہ میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی عبداللہ طبری نے اپنی اسناد سے ابویعلی یعنی احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مقدمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومعشر یوسف بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صدقہ بن طیسلہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے معن بن ثعلبہ مازنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے اعشیٰ مازنی نے بیان کیا کہ میں نبیؐ کی خدمت میں گیا اور میں نے آپ کے سامنے یہ اشعار پڑھے۔

یامالک الناس ودیان العرب	انی لقیت ذربة من الذرب
غدوت ابغیها الطعام فی رجب	فخلفتنی فی نزاع وهرب
اخلفت العهد ولطت بالذنب	وهن شرغالب لمن غلب

اے لوگوں کے مالک اور عرب کے حاکم مجھے ایک لڑنے والی عورت سے سابقہ پڑا میں اس کے لئے ماہ رجب میں غلہ خریدنے گیا میرے پیچھے وہ لڑنے اور بھاگنے میں مصروف ہوئی اس نے خلاف عہد کیا اور گناہ آلودہ ہوگئی اور یہ عورتیں ایک شر ہیں کہ جو دب جائے اس کو اور بھی دبالیتی ہیں۔

اعشیٰ کہتے تھے کہ نبیؐ (کو یہ مصرعہ پسند آیا اور آپ بار باراس کی تکرار) فرمانے لگے وهن شر غالب لمن غلب ان اشعار کا سبب یہ تھا کہ اعشیٰ کے پاس ایک عورت تھی اس کا نام معاذہ تھا اعشیٰ اپنے گھر والوں کے لئے مقام ہجر سے غلہ مول لینے گئے ان کے بعد ان کی بیوی لڑکر چلی گئی اور ایک شخص کے پاس جا کے پناہ گزیں ہوئی جس کا نام مطرف بن نہصل تھا اس نے اس عورت کو پناہ دی۔ جب اعشیٰ لوٹ کر آئے اور انہوں نے اس عورت کو اپنے گھر میں نہ پایا اور ان سے یہ بیان کیا گیا کہ وہ لڑکر چلی گئی ہے اور مطرف کے یہاں پناہ گزیں ہوئی ہے تو وہ مطرف کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ اے میرے چچا کے بیٹے تمہارے یہاں میری بی بی معاذہ ہے اسے میرے حوالہ کردو مطرف نے کہا وہ میرے پاس نہیں ہے اور اگر وہ میرے پاس ہوتی بھی تو میں تمہارے حوالہ نہ کرتا مطرف ان سے زیادہ زور آور تھے لہٰذا اعشیٰ نبیؐ کے پاس جا کے پناہ گزیں ہوئے اور یہ اشعار موزوں کئے اور اپنی عورت اور اس کی حرکات کی آپ سے شکایت کی اور بیان کیا کہ وہ مطرف بن نہصل کے پاس ہے تو نبیؐ نے مطرف کو ایک خط لکھ دیا کہ دیکھو اعشیٰ کی بی

بی معاذہ کو ان کے حوالے کر دو جب مطرف کے پاس نبی کا خط پہنچا اور انہیں پڑھ کے سنایا گیا تو انہوں نے معاذہ سے کہا کہ اے معاذہ یہ نبی کا خط تمہاری بابت آیا ہے اب میں تمہیں اعشٰی کے حوالہ کردوں گا معاذہ نے کہا تو اچھا تم میرے لئے اعشٰی سے قول لے لو اور نبی سے ذمہ داری کرالو کہ جو حرکت میں نے کی ہے اس پر اعشٰی مجھے تنبیہ نہ کریں مطرف نے عہد لے کر معاذہ کو اعشٰی کے حوالے کر دیا اس وقت اعشٰی نے یہ شعر پڑھے۔

لعمرک ماحبی معاذة بالذی ۔۔۔ یغیره الواشی ولا قدم العهد

ولاسوء ما جاءت به اذازلها ۔۔۔ غواة رجال اذاینا دونها بعدی

قسم تیری جان کی معاذہ سے مجھ ایسی محبت نہیں ہے جس کو کوئی چغل خوری یا بدعہدی بدل سکے۔ اور نہ وہ بری حرکت جو معاذہ سے ہوئی کیونکہ معاذہ کو چند فریب دینے والوں نے میرے بعد ورغلا کے بہکا دیا تھا۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور عبداللہ بن اعور کے نام میں ان کو بیان کیا ہے۔ مگر ابوعمر نے ان کو حرمازی مازنی لکھا ہے حالانکہ حرماز کے نسب میں تمیم تک مازن نام کا کوئی شخص نہیں ہے۔ ہاں ابوعمر نے اور ابن مندہ نے اور ابونعیم نے مازن بن عمرو بن تمیم کو بیان ہے اس صورت میں حرماز مازن کی ایک شاخ ہو جائے گی اور یہ حرماز بن مالک بن عمرو بن تمیم ہوں گے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حرماز حارث بن عمرو بن تمیم کے بیٹے ہیں اور یہ سب مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم کے بھائی ہیں۔ اور علمائے نسب کی عادت ہے کہ وہ چھوٹی شاخ کی اولاد کو اس کے بھائی کی طرف منسوب کر دیتے ہیں جب کہ وہ مشہور ہو جیسے نعیلہ بن ملیل کی اولاد ہے کہ یہ لوگ غفار بن ملیل کے بھائی ہیں ان کو بھی لوگ غفاری کہتے ہیں۔ انہیں میں سے حکم بن عمرو غفاری ہیں حالانکہ وہ قبیلہ غفار میں سے نہیں ہیں بلکہ بنی نعیلہ میں سے ہیں لوگوں نے کہا کہ یہ اس وجہ سے کہ غفار ایک بڑا قبیلہ ہے اور مشہور ہے اور جیسے مالک بن افصی کی اولاد کہ وہ اسلم بن افصی کے بھائی ہیں ان کی اولاد اکثر قبیلہ اسلم کی طرف منسوب کر دی جاتی ہے بوجہ مشہور ہونے قبیلہ اسلم کے۔ علاوہ اس کے ابوعمر وہ باتیں جانتے ہیں جو دوسرا انہیں جانتا کیونکہ وہ نسب کے عالم ہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۹۷۔ حضرت اعور بن بشامہ عنبری

حضرت اعور بن بشامہ عنبری۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ عبدان بن محمد نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے محمد بن محمد بن مرزوق بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سالم بن عدی بن سعید بن جاؤدہ بن شعثم نے بکر بن مرداس سے انہوں نے اعور بن بشامہ اور وردان بن مخرمہ اور ربیعہ بن رفیع عنبری سے نقل کر کے خبر دی کہ یہ لوگ نبی کے حضور میں حاضر ہوئے اور اس وقت آپ اپنے حجرے میں سو رہے تھے ہم نے آپ کا انتظار کیا اتنے میں عیینہ بن حصن فزاری قبیلہ عنبر کے کچھ قیدیوں کو لے کر آئے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ کیا وجہ ہے کہ ہمارے لوگ قید کر لئے گئے حالانکہ ہم مسلمان ہو کے آ گئے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ قسم کھاؤ کہ تم مسلمان ہو کر آ گئے ہو تو میں اور وردان قسم کھانے سے رکے اور ربیعہ نے کہا کہ یارسول اللہ میں قسم کھاتا ہوں کہ ہم آپ کے پاس اس وقت آئے ہیں جب کہ ہم نے اپنی مسجدیں قبلہ رو کرلیں اور اپنے مالوں کا عشر نکال لیا اور ہم مسلمان ہو کے آئے ہیں آپ نے فرمایا اچھا جاؤ خدا تمہیں معاف کرے اور ربیعہ سے فرمایا کہ تم پتلی گردن والے اور بڑے قسم کھانے والے ہو عبدان نے بیان کیا ہے کہ میں اور کچھ نہیں جانتا صرف یہ حدیث ہم نے اس شیخ سے روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ہشام کلبی نے اعور کا ذکر کیا ہے اوران کا نسب بیان کیا ہے اوران کا نام ناشب لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ اعور بیٹے ہیں بشامہ بن نھشلہ بن سنان بن جندب بن حارث بن جہمہ بن عدی بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم کے مگران کا صحابی ہونا نہیں بیان کیا کہا ہے کہ یہ شریف تھے رئیس تھے مگران کی عادت یہ ہے کہ شریف یا رئیس اس کو لکھتے ہیں جو نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا ہو یا آپ کی صحبت میں رہا ہو اور چونکہ ان کے نزدیک ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہوا اس لئے انہوں نے ان کے صحابی ہونے کی تصریح نہیں کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کی غرض سے لکھا ہے اور کہا ہے کہ (ان کا نام) وردان بن مخرمہ (ہے) اور یہ نام واو کے باب میں انشاء اللہ لکھا جائے گا۔ اوراس کو بھی جو ابن ماکولا نے ذکر کیا ہے۔ مخرم: میم کے ضمہ اور خاء معجمہ کے فتحہ اور راء مہملہ مشدد کے کسرہ اور آخر میں میم کے ساتھ ہے۔

۱۹۸۔ حضرت اعینؓ بن ضبیعہ

حضرت اعینؓ بن ضبیعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم دارمی ہیں پھر مجاشعی ہیں یہ اور فرزدق شاعر ناجیہ میں جاکے مل جاتے ہیں کیونکہ فرزدق کا نام ہمام بن غالب بن صعصعہ بن ناجیہ ہے اور یہ اور اقرع بن حابس بن عقال۔ عقال میں جاکے مل جاتے ہیں۔ یہی تھے جنہوں نے جنگ جمل میں اس اونٹ کے پیر کاٹے تھے جس پر عائشہ رضی اللہ عنہا سوار تھیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور جب حضرت معاویہ نے عبداللہ بن حضرمی کو بصرہ بھیجا تاکہ بصرہ پر قبضہ کرلیں اور یہ خبر حضرت علیؓ کو ہوئی تو انہوں نے اعین بن ضبیعہ کو ان سے لڑنے کے لئے بھیجا تاکہ وہ ان کو بصرہ سے نکال دیں مگر دفعۃً اعین قتل کردیے گئے یہ واقعہ ۳۸ھ کا ہے۔ ہم نے اس حادثہ کو تاریخ کامل میں بیان کیا ہے پھر علی رضی اللہ عنہ نے ان کے بعد حارثہ بن قدامہ تمیمی سعدی کو بھیجا تو انہوں نے ابن حضرمی کی جماعت کو متفرق کردیا اور جب گھر میں وہ چھپ کے بیٹھے تھے اس گھر کو جلا دیا اسی میں وہ جل گئے۔

باب الہمزۃ مع الغین

۱۹۹۔ حضرت اغرؓ غفاری

حضرت اغرؓ غفاری۔ ان کا نسب ابوعمر نے تو غفاری میں بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ اغر صحابہ میں ایک شخص تھے اور انہوں نے ان سے وہ حدیث روایت کی ہے جو شبیب بن روح نے اغر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبیؐ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو آپ نے سورہ روم پڑھی تھی اور ابونعیم کا بیان اغر بن یسار کے تذکرہ میں انشاء اللہ آئے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۰۔ حضرت اغرؓ مزنی

حضرت اغرؓ مزنی۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان سے عبداللہ بن عمر نے اور معاویہ بن قرہ مزنی نے روایت کی ہے۔ خالد بن ابی کریمہ نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے اغر مزنی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبیؐ کے حضور میں آیا اوراس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آج شب کو مجھے وتر پڑھنے کی نوبت نہیں آئی یہاں تک کہ صبح ہوگئی حضرت نے فرمایا کہ وتر تو رات ہی کو پڑھے جاتے ہیں

تین مرتبہ آپ نے یہی فرمایا۔ ہمیں ابوالفرج یحیٰی بن محمود بن سعد اصفہانی نے اپنی اسناد سے مسلم بن حجاج سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے یحیٰی بن یحیٰی اور قتیبہ بن سعید اور ابوالربیع عتکی نے حماد سے نقل کر کے بیان کیا یحیٰی کہتے تھے ہمیں حماد بن زید نے ثابت سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے اغر مزنی سے نقل کر کے خبر دی اور وہ صحابی تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے قلب پر کبھی حجاب آ جاتا ہے اور بے شک میں ہر روز سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۰۱۔ حضرت اغرؓ بن یسار

حضرت اغرؓ بن یسار جہنی۔ یہ صحابی ہیں۔ ان سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ وغیرہ نے روایت کی ہے ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان سے عمرو بن مرہ نے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے اغر سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میں ہر روز سو مرتبہ اللہ سے استغفار کیا کرتا ہوں۔ یہ ابن مندہ کی تقریر کا ماحصل ہے اور ابو عمر نے ان کو اور اغر مزنی کو ایک کر دیا ہے ان سے اہل بصرہ میں ابو بردہ وغیرہ نے روایت کی ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ سلیمان بن یسار نے بھی ان سے روایت کی ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ ابو عمر نے ان کو اور ان اغر کو کہ جن کا ذکر ان سے پہلے ہوا ایک کر دیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ اغر بن یسار مزنی اور بعض لوگ ان کو جہنی بھی کہتے ہیں ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے ابو بردہ وغیرہ نے روایت کی ہے اور انہوں نے ان سے وہ حدیث بھی روایت کی ہے جو ہم سے ابوالفضل یعنی عبداللہ بن احمد نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعد مطرز نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم یعنی احمد بن عبداللہ حافظ نے اور ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم جمال نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوداؤد طیالسی نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے اغر مزنی سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے نبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگوں اپنے پروردگار سے توبہ کرو میں ہر روز اس سے سو مرتبہ توبہ کیا کرتا ہوں۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ نافع نے حضرت ابن عمر سے انہوں نے اغر سے جو قبیلہ مزینہ کے ایک شخص تھے اور وہ رسول اللہؐ کے صحابی تھے روایت کی ہے کہ ان کے کچھ وسق کھجوریں قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے ایک شخص پر قرض تھے۔ پھر انہوں نے بیع سلم کے متعلق ایک حدیث نقل کی۔ بعد اس کے ابونعیم نے کہا ہے کہ اغر سے عبداللہ بن عمر اور معاویہ بن قرہ مزنی نے روایت کی ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے یعنی ابن مندہ نے ان کو ایک دوسرے تذکرہ میں بیان کیا ہے اور انہوں نے گمان کیا ہے کہ یہ کوئی اور ہیں حالانکہ یہ دونوں ایک ہی ہیں اور انہوں نے معاویہ بن قرہ کی حدیث اغر مزنی سے جو وتر کے بارے میں ہے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا بھی ذکر کیا ہے اور اسے ایک دوسرا تذکرہ بنا دیا ہے حالانکہ یہ وہی تذکرہ ہے جو اوپر گذر چکا۔ اور ابونعیم نے شبیب بن روح کی حدیث جو اغر مزنی سے منقول ہے وہ بھی روایت کی ہے کہ اغر مزنی صحابی تھے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فجر کی نماز میں سورہ روم پڑھی۔ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ تینوں حدیثیں ابو بردہ اور معاویہ بن قرہ اور شبیب بن روح سے مروی ہیں میں نے ان تینوں کو ایک ہی تذکرہ میں جمع کر دیا ہے اور بعض لوگوں نے ان کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا ہے اور ان کے تین تذکرے بنائے ہیں مگر میرے نزدیک یہ ایک ہی شخص ہیں یہاں تک ابونعیم کا قول تھا۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے اغر کے تین تذکرہ لکھے ہیں ایک مزنی اور دوسرے جہنی اور تیسرے وہ جن کا نسب نہیں بیان کیا اور

یہ وہی ہیں جن کو ابو عمر نے غفاری لکھا ہے اور ابو عمر نے اغر کے دو تذکرہ لکھے ہیں ایک غفاری جن کا نسب ابن مندہ نے نہیں بیان کیا اور یہ وہی ہیں جنہوں نے سورۂ روم کا پڑھنا روایت کیا ہے اور دوسرے مزنی انہیں کو ابو عمر نے جہنی بھی کہا ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ ان دونوں سے راوی ایک ہی شخص ہیں یعنی ابن عمر اور معاویہ بن قرہ۔ مگر ابو نعیم کا یہ کہنا کہ یہ تینوں تذکرے ایک ہیں نہایت بعید ہے کیونکہ جو شخص کئی تذکروں کو ایک کہتا ہے وہ یا تو نسب کے اتحاد کے سبب سے یا حدیث یا راوی کے ایک ہونے کی وجہ سے کیونکہ ان باتوں کا اتحاد اکثر ایک ہی شخص میں ہوتا ہے اور ان تینوں تذکروں میں یہ بات نہیں ہے کیونکہ غفاری نہ نسب میں کسی کے شریک ہیں نہ راوی میں اور نہ حدیث میں پس بلاشبہ غفاری کا تذکرہ صحیح ہے باقی رہے اور دوسوان میں البتہ راوی کے ایک ہونے سے شک ہوتا ہے کہ وہ دونوں ایک ہوں گے۔ ابو احمد عسکری نے اغر مزنی کا تذکرہ لکھا ہے اور اس میں یہ حدیث بھی لکھی ہے کہ حضرت نے فرمایا میں اللہ سے ستر مرتبہ ہر روز استغفار کیا کرتا ہوں اور کھجوروں کے قرض ہونے کے بھی حدیث انہوں نے لکھی ہے واللہ اعلم۔

۲۰۲۔ حضرت اغلب رضی اللہ عنہ راجز

حضرت اغلب رضی اللہ عنہ راجز عجلی۔ یہ اغلب جشم بن عمرو بن عبیدہ بن حارثہ بن دلف بن جشم بن قیس بن سعد بن عجل بن لجیم کے بیٹے ہیں ابن قتیبہ نے کہا ہے کہ انہوں نے اسلام کا زمانہ پایا ہے اور یہ اسلام لائے اور بہت اچھے مسلمان ہوئے انہوں نے ہجرت بھی کی تھی پھر بعد اس کے سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ عراق گئے پھر کوفہ میں سکونت اختیار کی اور جنگ نہاوند میں شہید ہوئے ان کی قبر وہیں ہے۔ ان کا تذکرہ اشیری نے کیا ہے۔

باب الهمزة مع الفاء

۲۰۳۔ حضرت افطس رضی اللہ عنہ

نہ ان کا نام ہے نہ قبیلہ۔ شام میں رہتے تھے۔ ابو نعیم نے کہا کہ متقدمین میں سے کسی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں نہیں کیا ان کو بعض متاخرین نے ابن ابی عبلہ کی حدیث کی وجہ سے ذکر کیا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے نبیؐ کے اصحاب میں ایک شخص کو دیکھا جن کو لوگ افطس کہتے تھے ایک ریشمی لباس پہنے ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ان کے تذکرہ میں ابو عمر نے بھی ابن مندہ کی موافقت کی ہے انہوں نے بھی ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور ابن ابی عاصم نے بھی احاد و مثانی میں ان کو اسی طرح ذکر کیا ہے ان دونوں نے کہا ہے کہ ابن ابی عبلہ نے ان سے روایت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ میں نے نبیؐ کے اصحاب میں ایک شخص کو دیکھا جو ریشمی لباس پہنے ہوئے تھے۔ پس معلوم ہوا کہ ابن مندہ ان کے ذکر میں متفرد نہیں ہیں واللہ اعلم۔

۲۰۴۔ حضرت افلح رضی اللہ عنہ بن ابی القعیس

حضرت افلح رضی اللہ عنہ بن ابی القعیس اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ افلح کی کنیت ابو القعیس ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ ابو القعیس کے بھائی ہیں ہمیں ابو المکارم فتیان بن احمد بن محمد بن سمینہ جوہری نے اپنی سند کے ساتھ قعنبی سے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر کے خبر دی کہ افلح جو ابو القعیس کے بھائی تھے حضرت عائشہؓ کے پاس آنے کے لئے اجازت مانگنے لگے اور وہ ان کے رضاعی چچا تھے پردہ فرض ہو چکا تھا لہٰذا حضرت عائشہ کہتی

ہیں کہ میں نے انہیں اجازت نہیں دی پھر جب رسول اللہ تشریف لائے تو میں نے یہ واقعہ آپ سے بیان کیا آپ نے مجھے حکم دیا کہ انہیں اجازت دے دوں۔ اس حدیث کو اسی طرح سفیان بن عیینہ نے اور یونس نے اور معمر نے زہری سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو ابن نمیر نے اور حماد بن زید نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے انہوں نے بھی کہا ہے کہ افلح ابوالقعیس کے بھائی تھے اور عطاء نے بھی عروہ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور عباد بن منصور نے قاسم بن محمد سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابوالقعیس نے بیان کیا ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جانے کی اجازت مانگنے گئے پھر انہوں نے اسی طرح حدیث بیان کی اور صحیح یہ ہے کہ یہ ابوالقعیس کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۵۔ حضرت افلح ؓ مولی رسول

حضرت افلح ؓ۔ رسول اللہؐ کے غلام ہیں۔ ابن مندہ نے کہا ہے میں ان کو وہی شخص سمجھتا ہوں جنہیں نبیؐ نے فرمایا تھا کہ تمہارا چہرہ خاک آلود ہو جائے اور ابونعیم نے ان کے متعلق حضرت ام سلمہ کی حدیث روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ نے ہمارے ایک غلام کو دیکھا جس کا نام افلح تھا وہ سجدے میں زمین پھونکتا تھا تو حضرت نے اس سے فرمایا کہ تیرا منہ خاک آلودہ ہو جائے اور حبیب مکی نے افلح سے جو رسول اللہؐ کے غلام تھے روایت کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھے اپنی امت پر اپنے بعد اس بات کا خوف ہے کہ وہ اپنی خواہش نفسانی کی [1] پیروی کرنے لگیں گے اور بعد علم کے غفلت اختیار کر لیں گے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۶۔ حضرت افلح ؓ مولی ام سلمہ

حضرت افلح ؓ۔ حضرت ام سلمہ کے غلام ہیں۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ حضرت ام سلمہ کی حدیث میں ان کا ذکر ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے میرے ایک غلام کو دیکھا جس کا نام افلح تھا جب وہ سجدہ کرتا تھا تو زمین میں پھونکتا تھا [2] تو حضرت نے فرمایا کہ تیرا چہرہ خاک آلودہ [3] ہو جائے ابونعیم نے ان افلح کو اور ان افلح کو جو ان سے پہلے مذکور ہوئے ایک کر دیا ہے اور کہا ہے کہ افلح رسول اللہؐ کے غلام تھے اور انہیں کو حضرت ام سلمہ کا غلام کہا جاتا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو علیحدہ علیحدہ کر کے دو کر دیا ہے اور پہلے کی نسبت کہا ہے کہ یہ وہی شخص ہے جن کی نسبت نبیؐ نے فرمایا تھا کہ تیرا منہ خاک آلودہ ہو جائے اور دوسرے کے متعلق بعینہ یہی حدیث نقل کی ہے تو گو انہوں نے خود ہی اقرار کر لیا کہ یہ دونوں ایک ہیں پھر معلوم نہیں کہ انہوں نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ کیوں لکھا اور ابوعمر نے صرف پہلے ہی کا ذکر کیا ہے۔ ہمیں اسماعیل بن عبداللہ نے اور ابوجعفر بن سمین نے اور ابراہیم بن محمد فقیہ نے اپنی سند سے ابوعیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن منیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عباد بن عوام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں میمون یعنی ابوحمزہ نے ابوصالح سے انہوں نے حضرت ام سلمہ سے نقل کر کے خبر دی کہ حضرت ام سلمہ کہتی تھیں رسول اللہؐ نے ہمارے ایک غلام کو جس کا نام افلح تھا دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتا تھا تو زمین کو پھونکتا تھا تو آپ نے

---

[1] اس حدیث کا ظہور اس زمانے میں بوجہ احسن ہو رہا ہے خواہش نفسانی کی پیروی بھی خوب ہو رہی ہے اور غفلت کی بھی کچھ انتہا نہیں رہی ۱۲۔

[2] چونکہ اس زمانے میں مساجد وغیرہ کی زمین پر گچ نہ ہوتی تھی لہذا سجدہ کے مقام پر کچھ سنگریزہ وغیرہ آ جاتے ہوں گے ان کے دور کرنے کے واسطے یہ پھونکتے ہوں گے ۱۲۔

[3] یہ کلمہ بددعا کا نہیں ہے بلکہ اکثر مقام تہدید میں اس کا استعمال ہوا کرتا ہے ۱۲۔

فرمایا اے افلح تیرا منہ خاک آلودہ ہو جائے پس یہ ابوعیسیٰ ترمذی ہیں جنہوں نے اس شخص کو جس کی نسبت نبیؐ نے فرمایا تھا کہ تیرا منہ خاک آلودہ ہو جائے۔ حضرت ام سلمہ کا غلام قرار دیا پس ابن مندہ کے لئے کوئی وجہ نہیں ہے کہ انہوں نے پہلے افلح کی نسبت کہہ دیا کہ میں ان کو وہی شخص سمجھتا ہوں جس کی نسبت رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ تیرا منہ خاک آلودہ ہو جائے۔ ترمذی نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے اس حدیث کو ابوحمزہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ نے کہا ہے ہمارا ایک غلام تھا جس کا نام رباح تھا اور ان کا ذکر انشاء اللہ ان کے مقام میں آئے گا۔

۲۰۷۔ حضرت افلحؓ ابو فکیہہ

حضرت افلحؓ۔ کنیت ان کی ابو فکیہہ۔ قبیلہ بنی عبدالدار کے غلام تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں صفوان بن امیہ کے غلام تھے بہت پہلے مکہ میں اسلام لے آئے تھے اور منجملہ ان لوگوں کے ہیں جن کو خدا کی راہ میں سخت تکلیف دی [1] جاتی تھی۔ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں اور انشاء اللہ کنیت کے باب میں ان کا ذکر ہوگا۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام یسار ہے۔ ان کا ذکر طبری نے کیا ہے۔

باب الہمزۃ مع القاف

۲۰۸۔ حضرت اقرعؓ بن حابس

حضرت اقرعؓ بن حابس بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم سب لوگوں نے ان کا نسب اسی طور پر بیان کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے حنظلہ کے بدلے جندلہ لکھا ہے اور یہ غلط ہے صحیح حنظلہ ہے۔ یہ نبیؐ کے حضور میں عطارد بن حاجب بن زرارہ اور زبرقان بن بدر اور قیس بن عاصم وغیرہ چند اشراف قبیلہ تمیم کے ساتھ بعد فتح مکہ کے حاضر ہوئے تھے اور اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری رسول اللہؐ کے ہمراہ فتح مکہ میں اور حنین میں شریک تھے اور جنگ طائف میں بھی حاضر تھے پھر جب قبیلہ تمیم کے لوگ آئے تو یہ بھی ان کے ساتھ آئے جب مدینہ پہنچے تو اقرع بن حابس نے جب پکارا کہ اے محمد کہ میری تعریف باعث زینت ہے اور میری مذمت باعث نقص ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ تمہیں ذلیل کرے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ صرف اقرع بن حابس نے نہیں بلکہ تمام لوگوں نے اسی طرح کہا تھا تو رسول اللہؐ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تم کو ذلیل کرے تم کیا چاہتے ہو ان لوگوں نے کہا کہ ہم قبیلہ تمیم کے لوگ ہیں اپنے شاعر اور اپنے خطیب کو لائے ہیں تاکہ آپ سے شعر میں اور فخر (یعنی فضائل حسب ونسب) میں مقابلہ کریں نبیؐ نے فرمایا کہ ہم شعر کے لئے نہیں بھیجے گئے نہ فخر کرنے کا ہمیں حکم ملا ہے مگر ہاں تم بیان کرو تو اقرع بن حابس نے ان میں سے ایک جوان سے کہا کہ اے فلاں اٹھ اور اپنے فضائل اور اپنی قوم کے فضائل بیان کر پس اس نے کہا کہ ہر طرح کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں اپنی مخلوقات میں

---

[1] مکہ میں جو لوگ ابتدائے رسالت میں اسلام لائے تھے انہیں کفار نہایت سخت سخت ایذائیں دیتے تھے جن کو سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کسی کو گرم ریت پر لٹا کر سینے پر گرم پتھر رکھ دیتے تھے کسی کے ساتھ یہاں تک نوبت پہنچ جاتی تھی کہ اس شرمگاہ میں نیزہ وغیرہ داخل کر دیتے تھے مگر یہ لوگ اسی استقلال کے ساتھ اسلام پر قائم رہتے تھے ۱۲۔

بہتر بنایا اور ہمیں مال دیے کہ ہم اس میں جو چاہیں کریں سو ہم تمام دنیا میں سب سے بہتر ہیں سب سے زیادہ ہیں باعتبار جمعیت کے اور سب سے بڑھے ہوئے ہیں ہتھیاروں میں جو شخص ہماری اس بات کا انکار کرے وہ ہماری اس بات سے بہتر کوئی بات بیان کرے یا ہمارے کاموں سے بڑھ کے کوئی کام دکھاوے تو رسول اللہؐ نے ثابت بن قیس بن شماس انصاری سے جو رسول اللہؐ کے خطیب تھے فرمایا کہ اٹھو اور اس کا جواب دو انہوں نے کہا کہ ہر طرح کی تعریف اللہ کے لئے ہے میں اس کی تعریف کرتا ہوں اور اس سے مدد مانگتا ہوں اور اس پر ایمان رکھتا ہوں اور اسی پر توکل کرتا ہوں اور میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے رسول ہیں انہوں نے اپنے چند اعزہ کو جو مہاجرین ہیں اپنے دین کی طرف بلایا ان کے چہرے سب سے اچھے اور ان کی عقلیں سب سے زیادہ انہوں نے نبی کی اطاعت کی اور اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں اپنے نبی کا انصار بنایا اور اپنے رسول کا وزیر کیا اور اپنے دین کے لئے باعث عزت بنایا پس ہم لوگوں سے لڑتے ہیں تاکہ وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت دیں جو شخص یہ کہہ دے گا وہ ہم سے اپنی جان اور اپنا مال بچالے گا اور جو اس کے کہنے سے انکار کرے گا ہم اس سے لڑیں گے اور خدا کی راہ میں اس کا ذلیل کرنا ہم پر بہت آسان ہوگا یہ میں کہتا ہوں اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے خدا سے استغفار کرتا ہوں زبرقان بن بدر نے ان میں سے ایک شخص سے کہا کہ اے فلاں اٹھ اور کچھ شعار پڑھ جن میں اپنی فضیلت اور اپنی تمام قوم کی فضیلت بیان کر اس نے یہ اشعار پڑھے۔

نحن الکرام فلاحی یعادلنا — نحن الرؤس وفینا یقسم الربع
ونطعم الناس عند المحل کلھم — من السدیف اذا لم یؤنس القزع
اذا اتینا فلایاتی لنا احد — انا کذلک عند الفخر نرتفع

ہم باعزت لوگ ہیں کوئی قبیلہ ہماری برابری نہیں کر سکتا۔ ہم لوگ سردار ہیں اور ہمیں میں سرائے کی تقسیم ہوتی ہے (مطلب یہ ہے کہ ہمارے یہاں سرائے ہیں جو مہمان نوازی پر دلالت کرتی ہیں) ہم لوگ قحط سالی کے وقت اونٹ کا کوہان کھلاتے ہیں جب کہ ابر بھی نہیں آتا (یعنی سخت خشک سالی ہوتی ہے) جب ہم نکلتے ہیں تو ہمارے سامنے کوئی نہیں آتا۔ فخر کے وقت ہم ایسے ہی بلند مرتبہ ہیں۔

تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ حسان بن ثابت کو میرے سامنے بلاؤ چنانچہ حسان حاضر ہوئے تو زبرقان نے کہا کہ اب یہ نوبت آ گئی کہ تم نے اس بوڑھے اونٹ کو بلایا پھر رسول اللہ نے حسان سے فرمایا کہ اٹھو اور اس کا جواب دو حسان نے زبرقان سے کہا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے مجھے سناؤ اس نے سنایا تو حسان نے کہا۔

نصرنا رسول اللہ والدین عنوۃ — علی رغم عات من معد حاضر
بضرب کایزاع المخاض مشاشہ — وطعن کافواہ اللقاح الصوادر
وسل احدا یوم استقلت شعابہ — بضرب لنامثل اللیوث الخوادر
السنانخوض الموت فی حومۃ الوغی — اذا طاب وردالموت بین العساکر
ونضرب ھام الدارعین وننتمی — الی حسب من جذم غسان قاھر
فاحیا ؤنامن خیر من وطی الحصیٰ — واموا تنا من خیر اھل المقابر

فلو لا حیاء اللہ قلنا تکرما　　علی الناس بالخیفین هل من منافر

ہم نے رسول اللہ کی اور دین کی زور کے ساتھ مدد کی عرب کے سرکش اور دلاور لوگوں کو زیر کر کے۔ ان کو ایسی مار ماری جیسے حاملہ اونٹنی اپنی نرم ہڈی چباتی ہے اور ایسے (گہرے) زخم لگائے جیسے پیاسی اونٹنیوں کے منہ پھیلے ہوتے ہیں احد پہاڑ سے پوچھو جب کہ اس کے درے بھرے ہوئے تھے ہماری مار ایسی تھی جیسی جنگل کے شیروں کی کیا ہم معرکہ جنگ میں موت کے اندر نہیں گھس پڑتے۔ جب کہ موت کا قاصد لشکر کے درمیان میں گشت لگاتا ہے ہم قبیلہ دارم کے لوگوں کا سر توڑ ڈالتے ہیں ہمارا نسب زبردست غسان سے جا کے ملتا ہے۔ ہمارے زندہ لوگ تمام زندوں سے بہتر ہیں اور ہمارے مردے تمام اہل قبور سے افضل ہیں اگر خدا سے ہم کو حیا نہ ہوتی تو ہم بطور برائی کے کسی بلند مقام پر چڑھ کر کہتے کہ کیا کوئی ہمیں بھگا سکتا ہے۔

پھر اقرع بن حابس کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اے محمد خدا کی قسم میں جس کام کے لئے آیا ہوں اس کے لئے یہ لوگ نہیں آئے میں نے ایک شعر کہا ہے آپ اس کو سن لیجیے حضرت نے فرمایا سناؤ تو انہوں نے کہا۔

اتیناک کما یعرف الناس فضلنا　　اذا خالفونا عند ذکر المکارم

وانا رؤس الناس من کل معشر　　وان لیس فی ارض الحجاز کدارم

ہم آپ کے پاس اس واسطے آئے ہیں کہ سب لوگ ہماری بزرگی سے واقف ہو جائیں جب وہ فضائل کے ذکر کرنے میں ہماری مخالفت کرتے ہیں ہم تمام لوگوں کے سردار ہیں اور ملک حجاز میں قبیلہ دارم کے برابر کوئی نہیں۔

تو رسول اللہ نے فرمایا کہ اے حسان اس کا جواب دو حسان نے کہا

بنی دارم لا تفخروا ان فخرکم　　یعودوبالا عند ذکر المکارم

هبلتم علینا تفخرون وانتم　　لنا خول من بین ظئر وخادم

اے قبیلہ دارم کے لوگوں فخر نہ کرو تمہارا فخر فضائل کے تذکرہ کے وقت تمہارے لئے وبال ہو جائے گا۔ (خدا کرے) تم بے اولاد ہو جاؤ ہمارے سامنے فخر کرتے ہو حالانکہ تم ہمارے غلام ہو کوئی دودھ پلانے والا ہے اور کوئی خدمت گار ہے؟

پھر رسول اللہ نے فرمایا کہ اے قبیلہ بنی دارم کے بھائی تجھے اس کی ضرورت نہ تھی تیری طرف سے وہ باتیں بیان کی جائیں جن کی نسبت تو جانتا ہے کہ لوگ ان کو بھول گئے ہیں۔ پس رسول اللہ کا یہ کہنا ان لوگوں پر حسان کے اشعار سے بھی زیادہ سخت گزرا بعد اس کے حسان نے یہ شعر کہے۔

وافضل ما نلتم من المجد والعلی　　ردافتنا من بعد ذکر المکارم

فان کنتم جئتم لحقن دمائکم　　واموالکم ان تقسموا فی المقاسم

فلاتجعلوا اللہ نذا واسلموا　　ولا تفخروا عند النبی بدارم

والا ورب البیت مالت اکفنا　　علی رؤسکم بالمرهفات الصوارم

سب سے زیادہ بزرگی جو تمہیں حاصل ہوگی وہ یہ ہے کہ ان فخریہ مضامین کے بعد اب تم ہمارے پیرو ہو جاؤ اگر تم لوگ اس واسطے آئے ہو کہ اپنی جانوں کو بچا لو اور اپنے مال کو تقسیم سے محفوظ رکھو تو خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور اسلام لے آؤ

اور نبی کے سامنے قبیلہ دارم پر فخر نہ کرو۔ ورنہ قسم رب کعبہ کی کہ ہمارے ہاتھ تیز تلواریں لے کر تمہارے سروں پر جھک پڑیں گے۔

پس اقرع بن حابس کھڑے ہوگئے اور انہوں نے (اپنے لوگوں سے) کہا کہ اے لوگوں یہ کیا بات ہے ہمارے خطیب نے گفتگو کی تو انہیں کا خطیب آواز میں بلند نکلا اور ہمارے شاعر نے کہا تو انہیں کا شاعر آواز میں بلند اور شعر میں اچھا رہا پھر وہ نبیؐ کے قریب آئے اور انہوں نے کہا کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس سے پیشتر جس قدر گناہ تم سے ہو چکے ہیں اب وہ تمہیں ضرر نہ کریں گے۔ بنی تمیم ہی کے وفد کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثر ھم لا یعقلون (ترجمہ (اے نبی) جو لوگ تمہیں حجروں کے پیچھے پکارتے ہیں ان میں کے اکثر لوگ یقیناً بے عقل ہیں۔) اس طویل حدیث کی روایت میں مع ان اشعار کے معلیٰ بن عبدالرحمٰن بن حکم واسطی متفرد ہیں۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ بن علی اور ابراہیم بن محمد بن مہران نے اور ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسی بن سورۃ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر اور سعید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا اقرع بن حابس نے رسول اللہ کو دیکھا کہ حضرت حسن کو (اور ابن ابی عمر کہتے تھے) یا حضرت حسین کو پیار کرتے دیکھا تو کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں مگر میں کسی کو پیار نہیں کرتا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا اور ہمیں یحیٰی بن محمود بن سعد اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن عقبہ نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن اقرع بن حابس سے نقل کر کے خبر دی کہ اقرع بن حابس نے رسول اللہ کو حجروں کے پیچھے سے آواز دی کہ اے محمد میری تعریف باعث زینت ہے اور میری مذمت باعث نقص ہے پھر انہوں نے کہا کہ اسی پر اللہ عزوجل نے وہ آیت نازل فرمائی جیسا کہ ابوسلمہ نے نبیؐ سے روایت کیا ہے۔

اقرع بن حابس خالد بن ولید کے ساتھ اہل عراق کی لڑائی میں شریک تھے اور فتح انبار میں بھی ان کے ہمراہ شریک تھے اور وہ خالد بن ولید کے آگے رہتے تھے۔ ابن درید نے کہا ہے کہ اقرع کا نام فراس تھا اور اقرع لقب تھا بوجہ اس کے کہ ان کے سر میں کچھ گنجا پن تھا۔ جاہلیت میں بھی عزت تھی اور اسلام میں بھی باعزت رہے اور عبداللہ بن عامر نے ان کو اس لشکر کا سردار بنایا تھا جس کو انہوں نے خراسان کی طرف بھیجا تھا جوزجان میں یہ اور تمام لشکر شہید ہو گیا۔

۲۰۹۔ حضرت اقرعؓ بن شفی

حضرت اقرعؓ بن شفی عکی۔ مقام رملہ میں آ کر رہے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی یہ ضمرہ بن ربیعہ کا قول ہے۔ ان کی حدیث مفضل بن ابی کریم بن لفاف نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا لفاف سے انہوں نے اقرع بن شفی عکی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ میری بیماری کی حالت میں میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ میں سمجھتا ہوں کہ میں مرجاؤں گا نبیؐ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں تم ابھی زندہ رہو گے اور ملک شام کی طرف ہجرت کرو گے اور وہیں مرو گے اور فلسطین میں ایک مقام ربوہ ہے وہاں مدفون ہو گے۔ اس حدیث کو ضمرہ بن ربیعہ نے قادم بن میسور قرشی سے

انہوں نے قبیلہ عک کے کچھ لوگوں سے انہوں نے اقرع سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۰۔حضرت اقرعؓ بن عبداللہ

حضرت اقرعؓ بن عبداللہ حمیری۔انہیں رسول اللہؐ نے ذی مران کی طرف اور یمن کے ایک گروہ کے پاس بھیجا تھا۔ابوعمر نے ان کا تذکرہ اسی طرح اختصار کے ساتھ لکھا ہے۔

۲۱۱۔حضرت اقرعؓ غفاری

حضرت اقرعؓ غفاری۔ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ان کی حدیث عاصم احول نے ابوحاجب سے انہوں نے اقرع غفاری سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے مرد وضو کرے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۲۔حضرت اقرمؓ بن زید

حضرت اقرمؓ بن زید۔آخر میں میم ہے۔یہ اقرم زید کے بیٹے ہیں۔کنیت ان کی ابوعبداللہ قبیلہ خزاعہ کے ہیں۔ان کی حدیث داؤد بن قیس نے عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم خزاعی سے انہوں نے اپنے والد عبیداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنے والد کے ہمراہ نمرہ کے جنگل میں تھا کچھ سوار ہماری طرف سے گزرے اور انہوں نے اپنے اونٹوں کو راستہ کے کنارے پر بٹھلایا میرے والد نے مجھ سے کہا کہ تم اپنے اسباب کے پاس بیٹھو تا کہ میں ان لوگوں کے پاس جاؤں اور ان سے کچھ پوچھوں وہ کہتے ہیں کہ پھر وہ گئے اور میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چلا گیا تو وہاں رسول اللہؐ کو دیکھا۔ہمیں ابوالقاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی اپنی اسناد کے ساتھ عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن حجر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد نے قیس سے انہوں نے عبیداللہ بن اقرم سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کے ہمراہ نماز پڑھی تو میں نے دیکھا کہ جب آپ سجدہ کرتے تو (ہاتھوں کو بغل سے اس قدر علیحدہ رکھتے تھے کہ) بغل کی سپیدی دکھائی دیتی تھی۔اس حدیث کو ولید بن مسلم نے اور ابن مہدی نے اور فضل بن دکین نے اور طیالسی نے اور قعنبی نے بھی روایت کیا ہے ان لوگوں نے بھی عبیداللہ سے روایت کی ہے اور وکیع نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور انہوں نے (بجائے عبیداللہ کے) عبداللہ بن عبداللہ کہا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا نام ارقم بیان کیا ہے اور یہ صحیح نہیں صحیح اقرم ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۳۔حضرت اقعسؓ بن سلمہ

حضرت اقعسؓ بن سلمہ۔اور بعض لوگ کہتے ہیں مسلمہ کے بیٹے ہیں۔حنفی سحیمی ہیں۔ان کا شمار اہل یمامہ میں ہے نبیؐ کے حضور میں یہ اور طلق بن علی اور سلم بن حنظل اور علی بن شیبان وفد بن کے آئے تھے یہ سب لوگ قبیلہ بنی سحیم بن مرہ بن دول بن حنیفہ بن لجیم بن صعب بن علی بن بکر بن وائل کے ہیں جو بنی حنیفہ کی ایک شاخ ہے ان کی حدیث منہال بن عبداللہ بن سبرہ بن ہوذہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اقعس بن سلمہ ہی اس پیالہ کو لائے تھے جسے نبیؐ نے مسجد قران میں

چھڑکنے کے لئے بھیجا تھا اس حدیث کو اور لوگوں نے بھی لکھا ہے اور انہوں نے (بجائے اقعس کے) اقیصر بن سلمہ لکھا ہے مگر یہ صحیح نہیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۴۔حضرت اقمرؓ ابوعلی

حضرت اقمرؓ ابوعلی۔کنیت ان کی ابوعلی اور ابوکلثوم۔وادعی کوفی۔ابن شاہین نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن حارث بن معاویہ بن عمرو بن ربیعہ بن عبداللہ بن وادعہ۔وداعہ ایک شاخ قبیلہ ہمدان کی ہے۔ابن شاہین نے کہا ہے کہ اگر یہ سلسلہ صحیح ہے تو فبہا ورنہ ان کی حدیث مرسل ہو گی ہمیں ابوموسیٰ محمد بن ابی بکر بن ابی عیسیٰ اصفہانی حافظ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے ابواحمد عبدالملک بن حسین کی کتاب سے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن احمد بن ہشام قاری نے دمشق میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسلمہ یعنی عبدالرحمٰن بن محمد الہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعظیم بن حبیب بن زغبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحنیفہ نے علی بن اقمر سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جو شخص طاعون سے مرے وہ شہید ہے اور جو عورت نفاس میں مرے وہ شہید ہے اور جو شخص بحالت سفر مرے وہ شہید ہے اور جو شخص لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ کی شہادت دیتا ہوا مرے وہ بھی شہید ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الہمزۃ مع الکاف

۲۱۵۔حضرت اکبرؓ حارثی

حضرت اکبرؓ حارثی۔ان کا نام اکبر تھا مگر رسول اللہؐ نے ان کا نام بشیر رکھا یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۲۱۶۔حضرت اکتلؓ بن شماخ

حضرت اکتلؓ بن شماخ بن یزید بن شداد بن صخر بن مالک بن لوی بن ثعلب بن سعد بن کنانہ بن حارث بن عوف بن وائل بن قیس بن عوف بن عبد مناۃ بن طابخہ عکلی۔ہشام کلبی نے ان کا نسب نامہ اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب جب اکتل کو دیکھتے تو فرماتے تھے کہ جو شخص صبیح فصیح کو دیکھنا چاہے تو اکتل کو دیکھے ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ اکتل جنگ جسر میں شریک تھے اور یہ مختار ثقفی کے والد ابوعبید کے ہمراہ قس میں تھے۔فرخان شاہ کو انہوں نے قید کیا اور اس کی گردن ماری۔جنگ قادسیہ میں بھی شریک ہوئے جنگ قادسیہ میں انہوں نے بڑے بڑے کارنمایاں کئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۱۷۔حضرت اکثمؓ بن جون

حضرت اکثمؓ بن جون۔اور بعض لوگ ان کو ابن ابی الجون کہتے ہیں نام ان کا عبدالعزی بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حرام بن حبشیہ بن کعب بن عمرو بن ربیعہ۔ربیعہ کا نام لحی بن حارثہ بن عمرو مزیقیا اور عمرو بن ابی ربیعہ جو خزاعہ کے والد ہیں انہیں کی طرف سب لوگ منسوب ہیں۔ہشام نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ابومعبد خزاعی

ہیں ام معبد کے شوہر اور یہی ہیں جن کی نسبت رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ میں نے دجال کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ سب سے زیادہ اس کے مشابہ اکثم بن عبدالعزی ہیں تو اکثم کھڑے ہو گئے اور انہوں نے عرض کیا کہ اس کی مشابہت مجھے کچھ مضر ہے؟ حضرت نے فرمایا نہیں تم مومن ہو وہ کافر ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا تھا کہ اے اکثم بن جون میں نے عمرو بن لحی کو دیکھا کہ وہ اپنی انتڑیاں آگ میں گھسیٹ رہا تھا میں نے تم سے زیادہ اس سے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا اکثم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس کی مشابہت میرے لئے کچھ مضر ہے حضرت نے فرمایا نہیں تم مومن ہو اور وہ کافر ہے وہ پہلا شخص ہے جس نے دین اسمٰعیل کو بدلا اور بت قائم کئے اور سائبہ [1] اور بحیرا اور وصیہ اور حامی بنائے۔

ابوعمر نے کہا ہے کہ وہ حدیث جس میں دجال کا ذکر ہے صحیح نہیں ہے صحیح وہی ہے جو عمرو بن لحی کے بارے میں منقول ہے۔ یہ اکثم سلیمان بن صرد رئیس التوابین کے چچا ہیں وہ سلیمان جو حضرت حسین بن علی کا انتقام لینے کے لئے نکلے تھے اور چشمہ وردہ کے پاس شہید ہو گئے تھے عنقریب ان کا ذکر آئے گا۔ اکثم کی ایک حدیث وہ ہے جو ضمرہ بن ربیعہ نے عبداللہ بن شوذب سے انہوں نے ابونہیک سے انہوں نے شبل بن خلید مزنی سے انہوں نے اکثم بن الجون سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ فلاں شخص لڑائی میں بہت جری ہے حضرت نے فرمایا وہ دوزخی ہے اکثم کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ وہ شخص باوجود کثرت عبادت واجتہاد وخوش خلقی کے دوزخی ہے تو ہم لوگوں کا کیا ٹھکانا ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ منافق ہے اس سبب سے دوزخی ہے اکثم کہتے ہیں کہ ہم لوگ لڑائی میں اس کو دیکھتے رہے جو سوار یا پیادہ کافروں کا اس کی طرف سے گزرتا تھا وہ اس کو قتل کر ڈالتا تھا یہاں تک کہ جب وہ زخمی ہوا تو ہم لوگ رسول اللہؐ کے حضور میں گئے اور ہم نے کہا کہ یارسول اللہ وہ شخص تو شہید ہو گیا حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخی ہے پھر جب زخم کی تکلیف اسے زیادہ ہوئی تو اس نے اپنی تلوار لے کر اپنے سینہ پر رکھ لی اور اس پر جھک پڑا یہاں تک کہ وہ تلوار اس کی پشت کی طرف سے نکل گئی تو میں نبیؐ کی خدمت میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے رسول ہیں حضرت نے فرمایا کہ کوئی شخص جنتیوں کے کام کرتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے اور کوئی شخص دوزخیوں کے کام کرتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے جان نکلتے وقت شقاوت یا سعادت ظاہر ہو جاتی ہے اور اسی پر اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

---

[1] زمانہ جاہلیت میں مویشی بتوں کے نام پر آزاد کرتے تھے اسی کو سائبہ کہتے ہیں بحیرا مویشی کے اس بچہ کو کہتے ہیں جس کو بتوں کے نام پر نذر کر کے کان پھاڑ دیتے ہیں وصیلہ اس بچے کو کہتے ہیں جب وہ شکم میں ہو اس وقت اس کا مالک یہ نذر کرے کہ اگر نر پیدا ہو تو بت کے نام پر ذبح کردوں گا اور مادہ ہو تو چھوڑ دوں گا اور اگر دونوں ہوئے تو میں دونوں کو خود رکھوں گا۔

بخاری میں حضرت سعید بن میتب سے بحیرا سائبہ وصیلہ اور حامی کی وضاحت اس طرح آئی ہے کہ۔

بحیر: وہ جانور جس کا دودھ بتوں کے نام کر دیا جائے۔

سائبہ: وہ جانور جو بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جائے۔

وصیلہ: وہ جانور جو مسلسل دو بار مادہ ہی جنے اس کو بتوں کے نام کر جاتا ہے۔

حامی: جو خاص شمار سے جفتی کر چکا ہو۔ اس کو بھی بتوں کے نام کر دیا جاتا ہے۔ (بحوالہ بیان القرآن۔ المائدہ: ۱۰۳۔ محمد احمد)

۲۱۸۔ حضرت اکثم ؓ بن صیفی عبدالعزی

حضرت اکثم ؓ بن صیفی بن عبدالعزی بن سعد بن ربیعہ بن اصرم بن کعب بن عمر کی اولاد میں ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے یہ نسب ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ جب اکثم کو رسول اللہ کی نبوت کی خبر ملی تو انہوں نے دو آدمی رسول اللہ کی خدمت میں بھیجے تاکہ وہ آپ کا نسب اور آپ کے احکام دریافت کریں حضرت نے ان دونوں کو اپنا نسب بتا دیا اور یہ آیت ان کے سامنے پڑھ دی ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون۔ (بے شک اللہ حکم دیتا ہے انصاف کرنے اور نیکی کرنے کا اور عزیزوں کو دینے کا اور منع کرتا ہے بے حیائی سے اور بری باتوں سے اور سرکشی سے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو) پس وہ دونوں اکثم کے پاس لوٹ کے آئے اور اکثم سے بیان کیا یہ آیت بھی اکثم کو سنا دی جب اکثم نے اس آیت کو سنا تو کہا کہ اے میری قوم کے لوگوں میں اس شخص کو دیکھتا ہوں کہ یہ عمدہ باتوں کا حکم کرتا ہے اور بری باتوں سے روکتا ہے لہٰذا تم لوگ اس کام میں سب سے پیش قدمی کرو پیچھے نہ رہو۔ پھر تھوڑے ہی دن کے بعد ان کی وفات ہو گئی تو انہوں نے اپنے گھر کے لوگوں کو وصیت کی کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی اور صلہ رحم کی وصیت کرتا ہوں۔

۲۱۹۔ حضرت اکثم ؓ بن صیفی

حضرت اکثم ؓ بن صیفی۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ان کا ذکر ہو چکا۔ عبدالملک بن عمیر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اکثم بن ابی الجون کو رسول اللہ ؐ کے نبوت کی خبر پہنچی تو انہوں نے ارادہ کیا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں مگر ان کی قوم نے انہیں نہ آنے دیا تب انہوں نے کہا کہ کوئی شخص ان کے پاس جائے جو ان کی خبر مجھے پہنچائے اور میری خبر ان کو پہنچائے لہٰذا دو آدمیوں کو انہوں نے بھیجا وہ دونوں نبی ؐ کے حضور میں گئے اور دونوں نے کہا کہ ہم اکثم کے قاصد ہیں یہ بہت طویل حدیث ہے۔ ان کا تذکرہ صرف ابن مندہ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ اکثم کے تین تذکرے ابن مندہ نے لکھے ہیں اور ابونعیم نے صرف پہلے دو تذکرے لکھے ہیں تیسرا تذکرہ نہیں لکھا اور ان دونوں تذکروں میں نسب ویسا ہی لکھا ہے جیسا ہم نے بیان کیا یہ ایک عجیب بات ہے اس لئے کہ ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے پہلے اور دوسرے تذکرہ میں نسب ایک ہی بیان کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ انہوں نے چونکہ پہلے تذکرے میں نسب کو حارثہ بن عمرو مزیقیا تک متصل دیکھا اور دوسرے تذکرے میں متصل نہیں پایا لہٰذا انہوں نے اس تذکرہ کو پہلے تذکرہ سے مغائر سمجھ لیا حالانکہ یہ وہی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اتنی بات اور بڑھا دی ہے کہ پہلے تذکرے میں اکثم سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ ؐ نے ان سے فرمایا کہ اے اکثم تم اپنے اغیار کے ساتھ معاشرت رکھو تاکہ تمہارے اخلاق اچھے ہو جائیں پھر ابن مندہ اور ابونعیم نے اکثم کو حنظلہ بن ربیع کاتب اسیدی کے نام میں بھی ذکر کیا ہے اور ان کو قبیلہ اسید بن عمرو بن تمیم سے قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اکثم بن صیفی کے بھتیجے ہیں پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اکثم بن صیفی اس تذکرہ میں تو خزاعی ہوں اور حنظلہ کے ترجمہ میں تمیمی ہو جائیں اور صحیح یہ ہے کہ یہ اکثم بیٹے ہیں صیفی بن ریاح بن حارث بن مخاشن بن معاویہ بن شریف بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم کے ان کا نسب نامہ بہت سے علماء نے اسی طرح لکھا ہے منجملہ اس کے ابن حبیب اور ابن کلبی اور ابونصر بن ماکولا

وغیرہ ہیں ان میں باہم اس بات میں اختلاف نہیں کہ یہ اکثم قبیلہ تمیم سے پھر بنی اسید سے ہیں اور اگر ابن مندہ اور ابونعیم ان اکثم تمیمی کا نسب اکثم بن ابی الجون کی طرح نہ بیان کرتے تو بہتر ہوتا۔ پھر ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے اکثم بن صیفی کے نسب میں بیان کیا ہے کہ یہ کعب بن عمرو یعنی خزاعہ کی اولاد میں ہیں پھر انہوں نے ان کو اہل حجاز میں قرار دیا کیونکہ انہوں نے ان کو خزاعی سمجھا ہے ورنہ اگر وہ ان کو تمیمی سمجھتے تو ان کو اہل حجاز میں نہ قرار دیتے اور ایسی بات اس شخص پر پوشیدہ نہیں رہ سکتی جو ابن مندہ اور ابونعیم سے کم درجہ کا ہو چہ جائیکہ یہ دونوں مگر سوار ہی گرتا اور تلوار ہی پھسلتی ہے۔

۲۲۰۔ اکیدر بن عبدالملک

اکیدر بن عبدالملک صاحب دومۃ الجندل۔ انہیں نبیؐ نے خط لکھا تھا آپ نے اکیدر کی طرف ایک لشکر بھی بہمراہی خالد بن ولید بھیجا تھا اور ان سے فرمایا تھا اکیدر کو قلعہ سے باہر پاؤ گے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے کہ یہ اکیدر مسلمان ہو گئے تھے اور انہوں نے نبیؐ کو ایک ریشمی حلہ بھیجا تھا حضرت نے وہ حلہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا تھا اور ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ خالد بن ولید کے ساتھ لشکر بھیجنا تو صحیح ہے مگر انہوں نے رسول اللہ کو ہدیہ بغرض صلح کرنے کے بھیجا تھا مسلمان نہیں ہوئے تھے علمائے سیر کا اس میں اختلاف نہیں ہے اور جس نے لکھا ہے کہ یہ مسلمان ہو گئے تھے اس نے خطا کی ہے۔ اکیدر نصرانی تھے جب ان سے نبیؐ نے صلح کر لی تو یہ پھر اپنے قلعہ لوٹ گئے تھے اور وہیں رہے پھر حضرت خالد نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب دومۃ الجندل کا محاصرہ کیا ہے تو ان کو گرفتار کر لیا اور انہیں بحالت شرک ونصرانیت قتل کر دیا۔ بلاذری نے لکھا ہے کہ اکیدر جب حضرت خالد کے ہمراہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو مسلمان ہو گئے پھر جب نبیؐ کی وفات ہوئی تو یہ مرتد ہو گئے اور اپنے پہلے طریقہ سے پھر گئے پھر حضرت خالد عراق سے شام گئے تو انہوں نے ان کو قتل کر دیا۔ اس قول کی بنا پر بھی ان کا تذکرہ صحابہ میں زیبا نہیں ورنہ چاہیے کہ رسول اللہؐ کی حیات میں جس قدر لوگ مسلمان تھے پھر مرتد ہو گئے سب کا ذکر کیا جائے۔

۲۲۱۔ حضرت اکیمہؓ لیثی

حضرت اکیمہؓ لیثی۔ بعض لوگ ان کو زہری بھی لکھتے ہیں ان کا تذکرہ حافظ ابوموسیٰ نے لکھا ہے ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر محمد بن ابی نصر تاجر نے خبر دی میں نے ان کے سامنے عبدالرحمٰن بن محمد حافظ کی کتاب سے دیکھ کر یہ روایت پڑھی تھی اس میں لکھا تھا کہ ہمیں ابوبکر احمد بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدان مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن مصعب مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن ابراہیم ہاشمی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن اسحاق بن سلیمان بن اکیمہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم آپ سے حدیث سنتے ہیں مگر اس کو بالفاظہ ادا کرنے پر ہمیں قدرت نہیں ہوتی حضرت نے فرمایا کچھ حرج نہیں اگر الفاظ کی کمی بیشی ہو جائے بشرطیکہ کسی حرام چیز کی حلت اور کسی حلال چیز کی حرمت نہ ہونے پائے اور معنی ادا ہو جائیں۔ ابونعیم کی کتاب میں ان کا ذکر سلیمان بن اکیمہ کے بیان میں ہے اور عامر بن اکیمہ کا ذکر بھی ایک حدیث میں کیا ہے۔

باب الہمزہ والمیم

۲۲۲۔ حضرت اماناہؓ بن قیس

حضرت اماناہؓ بن قیس بن حارث بن شیبان بن فاتک کندی قبیلہ بنی معاویہ اکرمین سے ہیں جو کندہ کی ایک شاخ ہے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے بہت بڑی عمر پائی تھی انہیں کی نسبت عوضہ شاعر کہتا ہے:

الا لیتنی عمرت یا ام خالد کعمر اماناہ بن قیس بن شیبان
لقد عاش حتی قیل لیس بمیت وافنی فئاما من کھول وشیبان

اے ام خالد کاش میں ایسی عمر پاتا! جیسی اماناہ بن قیس بن شیبان پائی وہ اتنے دنوں رہے کہ لوگ کہتے تھے اب کبھی نہ مرے گا اس کے سامنے بہت سے ادھیڑ اور بوڑھے مر گئے۔

ان کے ہمراہ ان کا بیٹا یزید بھی آیا تھا اور اسلام لایا تھا پھر مرتد ہو گیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں نجیر والے دن قتل کیا گیا۔

۲۲۳۔ حضرت امدؓ بن ابد

حضرت امدؓ بن ابد حضرمی۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید احمد بن نصر بن احمد بن عثمان واعظ نے لفظاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعلاء محمد بن عبدالجبار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن یحییٰ بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عبدالعزیز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبید قاسم بن سلام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبیدہ معمر بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے بھائی یزید بن مثنی نے سلمہ بن سعید سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم حضرت معاویہ کے پاس تھے تو انہوں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اس وقت میرے پاس کوئی ایسا شخص ہوتا جو زمانہ گذشتہ کے حالات ہم سے بیان کرتا تاکہ دیکھیں کہ وہ زمانہ ہمارے زمانے سے مشابہ ہے یا نہیں ان سے بیان کیا گیا ہے کہ حضرموت میں ایک شخص ہے، جس کی عمر تین سو ۳۰۰ سال کی ہے حضرت معاویہ نے اس کو بلوا بھیجا جب وہ آیا تو حضرت معاویہ نے اس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے اس نے کہا کہا امد بن ابد حضرت معاویہ نے پوچھا کہ تمہاری عمر کس قدر ہے؟

اس نے کہا ۳۰۰ تین سو برس حضرت معاویہ نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو پھر حضرت معاویہ اپنے ہم نشینوں کی طرف متوجہ ہوئے اور تھوڑی دیر ان سے باتیں کیں بعد اس کے پھر اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ اے شیخ ہم سے کوئی حدیث بیان کرو اس نے کہا کہ آپ جھوٹے کی حدیث سن کر کیا کریں گے حضرت معاویہ نے کہا خدا کی قسم میں نے تمہاری تکذیب نہیں کی نہ میں تمہارا جھوٹا ہونا جانتا ہوں بلکہ میں نے تمہاری عقل کا امتحان لینا چاہا تھا تو میں تمہیں عاقل سمجھتا ہوں لہٰذا اب ہم سے زمانہ گذشتہ کے حالات بیان کرو کہ آیا وہ زمانہ ایسا ہی تھا جیسا اب ہے اس شخص نے کہا ہاں وہ زمانہ ایسا قریب معلوم ہوتا ہے کہ گویا ایک رات گذری حضرت معاویہ نے کہا اچھا کوئی عجیب بات تم نے دیکھی ہو وہ بیان کرو اس نے کہا میں نے دیکھا کہ ایک بڑھیا ملک شام سے مکہ آتی تھی نہ اسے کھانا ساتھ رکھنے کی ضرورت ہوتی تھی نہ پانی پھل کھاتی تھی اور چشموں کا پانی پیتی تھی اور اب یہ حالت ہے جو تم دیکھ رہے

ہو کہ لوگ ناشتہ لے کر آتے جاتے ہیں حضرت معاویہ نے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے اس نے کہا کہ اللہ کی دولت پہلے بہت تھی پھر حضرت معاویہ نے اس سے عبدالمطلب اور امیہ بن عبد شمس کی حالت پوچھی بعد اس کے اس سے کہا کہ کیا تم نے محمد کو دیکھا ہے اس نے پوچھا کہ کون محمد حضرت معاویہ نے کہا کہ رسول اللہ تو اس شخص نے کہا کہ سبحان اللہ تم نے ان کی وہ صفت کیوں نہ بیان کی جس کے ساتھ اللہ سبحانہ نے انہیں شرف بخشا ہے تم نے رسول اللہ کیوں نہ کہا ہاں میں نے انہیں دیکھا ہے حضرت معاویہ نے کہا اچھا کچھ آپ کی صفت مجھ سے بیان کرو اس شخص نے کہا میں نے انہیں دیکھا ہے میرے ماں باپ ان پر فدا ہو جائیں میں نے ان کا مثل نہ ان سے پہلے کوئی دیکھا نہ ان کے بعد اور پھر انہوں نے حدیث ذکر کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۴۔ حضرت امرؤالقیسؓ بن اصبغ

حضرت امرؤالقیسؓ بن اصبغ کلبی۔ عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ کی اولاد میں سے ہیں انہیں رسول اللہؐ نے قبیلہ کلب پر عامل بنا کے بھیجا تھا جبکہ آپ نے اپنے عمال قبیلہ قضاعہ پر بھیجے تھے بعض لوگ ان میں سے مرتد ہو گئے تھے مگر امرؤالقیس اپنے دین پر قائم رہے۔ یہ امرؤالقیس میرے خیال میں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کے ماموں ہیں واللہ اعلم کیونکہ ابوسلمہ کی ماں تماضر بنت اصبغ بن ثعلبہ بن ضمام کلبی ہیں اصبغ اپنی قوم کے سربرآوردہ اور ان کے سردار تھے یہ کلام ابوعمر کا ہے ان کا تذکرہ صرف انہیں نے لکھا ہے۔

۲۲۵۔ حضرت امرؤالقیسؓ بن عابس

حضرت امرؤالقیسؓ بن عابس بن منذر بن امرؤالقیس بن سمط بن عمرو بن معاویہ بن حارث اکبر بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ بن حارث بن کندہ۔ قبیلہ کندہ کے ہیں نبیؐ کے پاس وفد بن کے آئے تھے اسلام لائے اور اسلام پر ثابت قدم رہے جو لوگ قبیلہ کندہ کے مرتد ہو گئے تھے ان میں یہ نہ تھے۔ یہ شاعر تھے کوفہ میں آ کے رہے تھے۔ یہی تھے جنہوں نے حضرمی سے رسول اللہ کے سامنے مخاصمت کی تھی اور رسول اللہؐ نے حضرمی سے فرمایا تھا کہ تم ثبوت پیش کر دو ورنہ امرؤالقیس سے قسم لے کر فیصلہ کر دیا جائے گا حضرمی نے کہا کہ یارسول اللہ اگر وہ قسم کھا لے گا تو میری زمین لے جائے گا۔ پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال مار لے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اسے غضبناک ہو گا امرؤالقیس نے کہا کہ یارسول اللہ جو شخص اپنا حق چھوڑ دے اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ میرا حق ہے تو اس کا کیا ثواب ہے آپ نے فرمایا کہ جنت۔ امرؤالقیس نے کہا تو یارسول اللہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی زمین اس کے لئے چھوڑ دی جس شخص نے ان سے مخاصمت کی تھی اس کا نام ربیعہ بن عیدان ہے عنقریب ان کا ذکر انشاء اللہ رے کے بیان میں ہو گا۔

عیدان: عین مہملہ کے فتحہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے سکون کے ساتھ اور اس کے آخر نون ہے۔ یہ عبدالغنی کا قول ہے اور بعض نے عبدان عین کے کسرہ اور باء موحدہ کے ساتھ بھی کہا ہے۔ امرؤالقیس کے اشعار میں سے چند شعرؒ

قف بالدیار وقوف حابس	وتان انک غیر آیس
لعبت بهن العاصفات	الرائحات من الروامس
ما ذا علیک من الوقوف	بهالک الطللین دارس

یــارب بــاکیة عــلــی	ومــنشــدلــی فــی الــمــجــالــس
اوقــائــل یــا فــارســا	مــا ذا رزئــت مــن الــفــوارس
لا تــعــجــبــوا ان تــســمــعــوا	هــلــک امــرو الــقــیــس بن عــابــس

دنیا میں اس طرح رہو جیسے کوئی قیدی رہتا ہے اور روؤ تم ناامید نہیں ہو۔ دنیا کے شہروں کو تیز ہواؤں نے اور برباد کرنے والی ہواؤں نے پراگندہ کر دیا۔ کیوں نہیں ٹھہرتے اس اجڑے ہوئے ویرانہ میں۔ میری بہت سی رونے والیاں ہیں جو مجلسوں میں میرا بیان کریں گی۔ یا یہ کہیں گی کہ اے شہسوار! تجھے اور شہسواروں سے کیا مصیبت پہنچی۔ کچھ تعجب نہ کرو اگر سنو کہ امرؤالقیسبن عابس مر گیا۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۶۔ حضرت امرؤالقیسؓ بن فاخر

حضرت امرؤالقیسؓ بن فاخر بن طماح بن شرحبیل خولانی۔ فتح مصر میں شریک تھے ان کا ذکر ابوسعید بن یونس نے لکھا ہے ان کی کوئی روایت نہیں معلوم انہوں نے ان کا صحابی ہونا بھی بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۲۲۷۔ حضرت امیہؓ بن اشکر

حضرت امیہؓ بن اشکر جندعی۔ انہوں نے بہت بڑھاپے کی عمر میں اسلام کا زمانہ پایا یہ علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ لوگوں نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے یہ امیہ بیٹے ہیں حرثان بن اشکر بن عبداللہ یعنی سربال الموت بن زہرہ بن زبینہ بن جندع بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن خزیمہ کے۔ کنانی ہیں لیثی ہیں جندعی ہیں۔ شاعر تھے ان کے دو بیٹے تھے کلاب اور ابی یہ دونوں ہجرت کر آئے تھے ان کے فراق میں امیہ نے چند اشعار کہے تھے جس میں کا ایک شعر یہ ہے۔

اذا بــکــت الــحــمــامة بطن وج	عــلــی بــیــضــا تــهــا ادعــوا کــلابــا

جب کبوتری مقام وج میں اپنے انڈوں (کے تلف ہو جانے) پر روتی ہے تو میں کلاب کو یاد کرتا ہوں۔

لہٰذا حضرت عمر بن خطاب نے ان دونوں کو واپس کر دیا تھا اور انہیں قسم دلا دی تھی کہ جب تک امیہ مر نہ جائیں اس وقت تک ان کو نہ چھوڑیں۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ ان کا قصہ مشہور ہے۔ اس واقعہ کو زہری اور ہشام بن عروہ نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۸۔ حضرت امیہؓ بن ثعلبہ

حضرت امیہؓ بن ثعلبہ۔ ان کی دو حدیثیں ابن المفرج کے مسند میں قاسم بن اصبغ کی روایت سے مذکور ہیں ان کا ذکر اشیری نے لکھا ہے۔

۲۲۹۔ حضرت امیہ بن خالدؓ

حضرت امیہ بن خالد بن عبداللہ بن اسید اموی۔ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے ان کا شمار تابعین میں ہے ابن ابی شیبہ نے اور قواریری نے اور ابن منیع نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ ان کی حدیث قیس بن ربیع نے مہلب بن ابی صفرہ سے انہوں نے امیہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ فقرائے مہاجرین کے ذریعہ سے دعائے فتح مانگا کرتے تھے۔ اس حدیث کو یونس بن ابی اسحاق نے اپنے والد سے انہوں نے امیہ سے روایت کیا ہے اور مہلب نے ایسا نہیں لکھا۔ ان کا نسب ابن مندہ نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے امیہ بن خالد نبیؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فقراء مہاجرین کے ذریعہ سے دعائے فتح مانگا کرتے تھے ابو عمر نے کہا ہے کہ میرے نزدیک ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس اموی ہیں یہ ثوری اور قیس بن ربیع کا بیان ہے۔

اور ابو نعیم نے بہت تصحیح کے ساتھ لکھا ہے کہ امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید بن ابی العیص ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے اور انہوں نے امیہ بن عبداللہ کی حدیث بھی ذکر کی ہے اور اس کو ایک دوسری سند سے امیہ بن عبداللہ سے روایت کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ صحیح یہ ہے کہ یہ امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید بن ابی العیص ہیں۔ عتاب بن اسید ان کے والد عبداللہ کے چچا تھے اور ان کے بھائی زیاد نے عبداللہ کو فارس کا حاکم کیا تھا اور اپنی جگہ پر اپنے بعد انہیں مقرر کیا تھا حضرت معاویہ نے بھی انہیں قائم رکھا اور امیہ بن عبداللہ کو عبدالملک نے خراسان کا حاکم بنایا تھا اور صحیح یہ ہے کہ یہ صحابی نہیں ہیں اور ان کی حدیث مرسل ہے تواریخ وسیر کے مصنفین نے امیہ کا اور ان کی حکومت خراسان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور ابو احمد عسکری نے عتاب بن اسید بن ابی العیص کا ذکر کیا ہے بعد اس کے کہا ہے کہ ان کے بھائی خالد بن اسید اور ان کے بیٹے امیہ بن خالد تھے۔ ایک مستقل عنوان سے امیہ بن خالد بن اسید کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے حدیث روایت کی ہے اور حضرت ابن عمر سے بھی انہوں نے روایت کی ہے اور انہیں سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہؐ غربائے مہاجرین کے ذریعہ سے دعائے فتح مانگا کرتے تھے زبیر بن ابی بکر نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے اور نسب بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ عبدالملک نے امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید کو خراسان کا حاکم بنایا تھا اور خالد اور امیہ اور عبدالرحمٰن جو عبداللہ بن خالد بن اسید کے بیٹے ہیں ان سب کی والدہ ام جحیر بنت عثمان بن شیبہ عبدریہ ہیں زبیر نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اسید کے دو بیٹے ہیں خالد اور عتاب زبیر نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ خالد بن اسید کی وفات مکہ میں ہوئی اور انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ بن خالد کو چھوڑا زیاد نے انہیں فارس کا حاکم بنایا تھا۔ باقی رہے عثمان بن خالد اور امیہ بن خالد تو غالباً جس شخص نے امیہ کو اس تذکرہ میں خالد بن عبداللہ کا بیٹا لکھا ہے اس سے یہ غلطی ہوگئی ہے کہ اس نے خالد کو جو عبداللہ بن اسید کے والد ہیں اس نسب سے ساقط کر دیا ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید جو اس تذکرہ میں مذکور ہیں انہیں کے متعلق وہم ہو گیا بعض لوگوں نے خالد کو عبداللہ پر مقدم کر دیا ہے حالانکہ صحیح عبداللہ بن خالد بن اسید ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۰۔ حضرت امیہؓ بن خویلد ضمری

حضرت امیہؓ بن خویلد ضمری۔ بعض لوگ ان کو امیہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔ عمرو بن امیہ حجازی کے والد ہیں یہ بھی صحابی ہیں

اوران کے بیٹے بھی صحابی ہیں ان کے بیٹے باپ سے زیادہ مشہور ہیں۔ان کی حدیث جعفر بن عمرو بن امیہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ان کو تنہا جاسوس بنا کے بھیجا تھا یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا نام امیہ بن عمرو ہے اور بعض لوگ ان کو ابن ابی امیہ ضمری بھی کہتے ہیں ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ان سے ان کے بیٹے عمرو نے روایت کی ہے وہ حدیث ابراہیم بن اسمٰعیل بن مجمع سے مروی ہے وہ جعفر بن عمرو بن امیہ سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے ان کو قریش کی طرف جاسوس بنا کے بھیجا تھا وہ کہتے تھے کہ میں اس پہاڑ پر گیا جہاں خبیب قید تھے میں اس پر چڑھ گیا اور میں نے خبیب کو کھول دیا خبیب زمین پر گر پڑے پھر میں تھوڑی دور جا کے لوٹا تو میں نے خبیب کو نہ دیکھا گویا کہ زمین ان کو نگل گئی پھر اس وقت تک خبیب کا کوئی ذکر نہیں سنا گیا اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور زہری نے اس کو جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول اللہؐ نے بھیجا تھا پھر انہوں نے یہی حدیث ذکر کی اور یہی صحیح ہے۔لوگوں نے ابوامیہ کے نام میں اختلاف کیا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے ہشام کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام امیہ بن خویلد بن عبداللہ بن اناس بن عبد بن ناشرہ بن کعب بن جدی بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ ہے کنانی ہیں ضمری ہیں ان کا صحابی ہونا انہوں نے ذکر نہیں کیا صرف یہ کہا ہے کہ یہ اپنے باپ عمرو سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہؐ کے صحابی تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۱۔حضرت امیہؓ بن ضفارہ

حضرت امیہؓ بن ضفارہ۔قبیلہ بنی نصیب سے ہیں۔رسول اللہؐ کے حضور میں رفاعہ بن زید جذامی کے ہمراہ قبیلہ جذام کے وفد میں آئے تھے۔یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے کیا ہے۔

۲۳۲۔حضرت امیہؓ بن سعد قرشی

حضرت امیہؓ بن سعد قرشی۔ان کا تذکرہ حافظ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کی غرض سے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ ان ستر آدمیوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہؐ سے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔یہ سلیمان بن کثیر کے دادا ہیں۔ان کا تذکرہ محمد بن حمدویہ نے تاریخ مرو میں ان صحابہ کے ذیل میں کیا ہے جو مرو میں آ کے فروکش ہوئے تھے ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ہمیں ابوزکریا نے اپنی کتاب میں سے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا امام نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی محمد بن احمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعصمہ محمد بن احمد بن عباد بن عصمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورجاء محمد بن حمدویہ سنجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ حجاجی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں خلف بن عامر نے فضل بن سہل سے انہوں نے نصر بن عطاء واسطی سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے امیہ قرشی سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب میرے قاصد تمہارے پاس پہنچیں تو اس قدر زرہیں یا اونٹ دے دینا میں نے عرض کیا کہ بطور عاریت کے حضرت نے فرمایا کہ ہاں ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ اسی طور پر کیا گیا ہے اور ایسی ہی روایت کی گئی ہے ہم سے یہ حدیث ابومنصور محمود بن اسمٰعیل صیرفی نے ۵۱۰ھ میں بیان کی تھی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر محمد بن عبداللہ بن شاذان ادیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر عبداللہ محمد قباب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم

سے ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضل بن سہیل نے سند سابق کے ساتھ عطاء سے روایت کر کے بیان کیا اور عطاء یعلی بن صفوان بن امیہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایسا ہی فرمایا۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو حبان بن ہلال نے ہمام سے اسی طرح روایت کیا ہے یہ حدیث صفوان بن امیہ سے محفوظ ہے اور بواسطہ امیہ بن صفوان کے ان کے والد سے مروی ہے یہاں تک ابوموسیٰ کا کلام تھا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث صفوان بن امیہ بن خلف جمحی سے منقول ہے اور ابوزکریا کا لکھنا اور ان کا امیہ بن سعد کہنا تو ابوموسیٰ شاید اس سے واقف نہیں ہوئے اور میں نہیں سمجھتا کہ یہ غیر معروف نسب انہوں نے کہاں سے بیان کیا۔ اس قسم کی باتوں کو تو نہ لکھنا ہی بہتر ہے ہمیں صرف اس خیال سے لکھنا پڑا کہ ناواقف لوگ دیکھیں گے تو سمجھیں گے کہ ہم نے اس تذکرہ کو چھوڑ دیا یا یہ کہ اس تذکرہ کا علم ہمیں نہیں ہوا۔ باقی رہا ابوزکریا کا یہ کہنا کہ یہ ان ستر لوگوں میں تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی (یہ بالکل غلط ہے کیونکہ) درخت کے نیچے بیعت تو بیعۃ الرضوان ہوئی تھی اور اس بیعت میں ستر آدمی نہ تھے وہ تو ہزار سے بھی زیادہ تھے ہاں اس زیادتی میں اختلاف ہے اور وہ ستر لوگ جنہوں نے بیعت کی تھی وہ بیعت العقبہ تھی اس بیعت میں انصار اور ان کے حلیفوں کے سوا کوئی نہ تھا۔ اس بیعت میں کوئی قریشی شریک نہ تھا سوا عباس عم نبیؐ کے سو وہ اس وقت کافر تھے۔

حبان بن ہلال: حاء مہملہ کے فتحہ اور باء موحدۃ اور اس کے آخر میں نون ہے۔

۲۳۳۔ حضرت امیہؓ بن عبداللہ بن عمرو

حضرت امیہؓ بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عبدالملک بن قدامہ جمحی سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے امیہ بن عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے جب مکہ فتح کیا تو خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ خدا نے تم لوگوں کو زمانہ جاہلیت کے تکبر اور باپ دادا پر فخر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک نیک پرہیزگار جو خدا کے سامنے باعزت ہوتے ہیں اور دوسرے بدکار بدبخت جو خدا کے سامنے بےعزت ہوتے ہیں۔ تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں اللہ نے فرمایا انا خلقناکم من ذکر وانثی جعلنا کم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم ان اللہ علیم خبیر (بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور ہم نے تمہارے لئے خاندان قبیلے قائم کئے تاکہ تم آپس میں معرفت پیدا کرو بیشک تم میں بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم سب میں زیادہ پرہیزگار ہو یقیناً اللہ دانا باخبر ہے) میں یہ بات کہتا ہوں اور خدا سے اپنے لئے اور تمہارے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث بواسطہ عبداللہ بن دینار کے عبداللہ بن عمر بن خطاب سے منقول ہے اور عبدالملک بن قدامہ سے۔ اور ابن دینار سے روایت مشہور ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس روایت میں کس طرح واقع ہے۔

۲۳۴۔ حضرت امیہؓ بن عبداللہ قرشی

حضرت امیہؓ بن عبداللہ قرشی۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ یہ امیہ عبداللہ بن خالد بن اسید کے بیٹے ہیں۔ ابن مندہ نے ان کو بیان کیا ہے مگر انہوں نے کہا ہے کہ امیہ بن خالد بن عبداللہ اور انہوں نے کہا ہے کہ جن صحابہ کا نام امیہ ہے ان کے ناموں میں بہت سے وہم

ہوئے ہیں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ہم امیہ بن خالد میں ان کو بیان کر چکے ہیں اور وہاں ہم نے ان کو اچھی طرح بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے ترک نہیں کیا کہ ابوموسیٰ ان پر استدراک کریں ہاں ابن مندہ سے اس میں وہم ہو گیا ہے مگر ابوموسیٰ نے ان کے اوہام کو بیان نہیں کیا پھر ابوموسیٰ نے کیوں ان کا ذکر کیا۔

۲۳۵۔حضرت امیہؓ بن ابی عبیدہ

حضرت امیہؓ بن ابی عبیدہ بن ہمام بن حارث بن بکر بن زید بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی حنظلی بنی نوفل بن عبد مناف کے حلیف ہیں ان کا نسب ابوعمر نے بیان کیا ہے۔یہ والد ہیں یعلی بن امیہ کے جن کو یعلی بن منیہ بھی کہتے ہیں منیہ ان کی ماں کا نام ہے ان کے والد امیہ بھی صحابی ہیں اور امیہ کے بیٹے یعلی بھی صحابی ہیں۔یعلی اپنے باپ سے زیادہ مشہور ہیں۔امیہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ ہجرت پر ہم سے بیعت لے لیجئے حضرت نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد اب ہجرت نہیں رہی ہاں جہاد اور نیت (نیکی کا ثواب اب بھی باقی) ہے۔ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اپنی اسناد سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالربیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فلیح بن سلیمان نے زہری سے انہوں نے عمرو بن عبدالرحمٰن بن یعلیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یعلی بن منیہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں اپنے والد امیہ کو رسول اللہؐ کے پاس فتح مکہ کے دن لے گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے والد سے ہجرت کے اوپر بیعت لیجئے رسول اللہ نے فرمایا کہ میں ان سے جہاد کے اوپر بیعت لیتا ہوں کیونکہ ہجرت تو باقی نہیں رہی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

منیہ:ام یعلی۔میم کے ضمہ اور نون کے سکون کے ساتھ اور اس کے بعد یا جس کے نیچے دو نقطے ہیں۔

۲۳۶۔حضرت امیہؓ بن علی

حضرت امیہؓ بن علی۔ابن مندہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبیؐ سے سنا ہے مگر یہ وہم ہے یحییٰ بن زیاد فراء نے ابن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے امیہ بن علی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ کو منبر پر یہ پڑھتے ہوئے سنا یا مال [1] یہ ابن مندہ نے لکھا ہے مگر صحیح وہی ہے جو ابن عیینہ کے اصحاب نے ابن عیینہ سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے صفوان بن یعلی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے یا مال پڑھا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۳۷۔حضرت امیہؓ جد عمرو بن عثمان

حضرت امیہؓ جد عمرو بن عثمان ثقفی مدنی ہیں۔ان کی حدیث یہ ہے کہ رسول اللہؐ نے (ایک مرتبہ) کیچڑ کی وجہ سے اپنی سواری پر اشارہ سے نماز پڑھی سجدہ آپ کا آپ کے رکوع سے زیادہ پست ہوتا تھا۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ان کا تذکرہ اسی طرح پر لکھا ہے مگر ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن موسیٰ

---

[1] ترخیم یعنی تخفیف ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے (ونادوا یا مالک) الزخرف:۷۷۔

نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شبابہ بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن رماح نے کثیر بن زیاد سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے یعلی بن مرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ سب لوگ نبیؐ کے ہمراہ تھے اتفاقاً ایک تنگ رہ گزر میں پہنچے اور نماز کا وقت آ گیا اوپر سے پانی برس رہا تھا اور نیچے کیچڑ تھی تو رسول اللہؐ نے اپنی سواری پر اذان دی اور اپنی سواری ہی پر آگے بڑھ گئے اور اشارہ سے نماز پڑھائی آپ اپنا سجدہ رکوع سے زیادہ پست کرتے تھے۔ پس ترمذی نے ان کا نام یعلی بن مرہ بتایا ہے اس بنا پر یہ حدیث یعلی کی ہوگی نہ امیہ کی۔

۲۳۸۔ حضرت امیہؓ بن لوذان

حضرت امیہؓ بن لوذان بن سالم بن مالک۔ قبیلہ بنی غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج سے ہیں انصاری ہیں خزرجی ہیں پھر قبیلہ بنی عوف بن خزرج میں داخل ہوئے۔ رسول اللہؐ کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک تھے۔ ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں ابن اسحاق نے کہا ہے کہ قبیلہ بنی غنم بن مالک سے امیہ بن لوذان بن سالم بن مالک رسول اللہؐ کے ساتھ جنگ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

اور ابونعیم نے اپنی سند کے ساتھ عروہ بن زبیر سے ان لوگوں کے ذیل میں جو انصار کے قبیلہ بنی قربوس بن غنم بن سالم سے جنگ بدر میں شریک تھے امیہ بن لوذان بن سالم بن ثابت بن ہزال بن عمرو بن قربوس بن غنم کا نام لیا ہے اور ابن اسحاق نے بھی بواسطہ سلمہ کے ابونعیم سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور جو کچھ ابن مندہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے وہ بواسطہ یونس بن بکیر کے ابن اسحاق سے منقول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۹۔ حضرت امیہؓ بن مخشی

حضرت امیہؓ بن مخشی خزاعی بصری۔ جن کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ یہ ابونعیم اور ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ خزاعی قبیلہ ازد سے ہیں۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن علی امین نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مؤمل بن فضل حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جابر بن صبیح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مثنی بن عبدالرحمٰن بن مخشی خزاعی نے اپنے چچا امیہ بن مخشی سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص کھانا کھا رہا تھا اس نے بسم اللہ نہ کہی تھی یہاں تک کہ جب ایک لقمہ رہ گیا اور اس کو اس نے اٹھایا تو کہا بسم اللہ اولہ و آخرہ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ شیطان اس کے ساتھ کھا رہا تھا یہاں تک کہ جب اس نے اللہ کا نام لیا تو اسے قے ہو گئی اس حدیث کو احمد بن حنبل نے ابن مدینی سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا ہے اس حدیث کے سوا اور کوئی حدیث ان کی مشہور نہیں ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الھمزۃ والنون

۲۴۰۔ حضرت انجشہؓ

حضرت انجشہؓ ایک حبشی غلام تھے ان کی آواز حداء[ا] میں بہت اچھی تھی حجۃ الوداع میں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی سواریوں کے لئے حداء پڑھی تو اونٹ بہت تیز چلنے لگے نبیؐ نے فرمایا کہ اے انجشہ آہستہ چلاؤ کمزور مخلوق یعنی عورتوں پر نرمی کرو۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جعفر بن احمد بن حسین سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن عمر بن احمد مروروذی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ماسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن عبداللہ بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حمید نے حضرت انس سے نقل کر کے خبر دی کہ ایک شخص اونٹوں کو ہانکا کرتے تھے ان کا نام انجشہ تھا ایک مرتبہ انہوں نے امہات المومنین کے اونٹوں کو ہانکا تو وہ بہت تیز چلنے لگے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے انجشہ کمزور مخلوق یعنی عورتوں پر نرمی کرو اور ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے اپنی اسناد سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ حماد بن سلمہ سے وہ ثابت سے وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ انجشہ عورتوں کے لئے حداء پڑھتے اور براء بن مالک مردوں کے لئے۔ انجشہ کی آواز بہت عمدہ تھی وہ حداء پڑھتے تھے تو اونٹ بہت تیز ہو جاتے تھے نبیؐ نے فرمایا کہ اے انجشہ آہستہ چلاؤ کمزور مخلوق کے ساتھ نرمی کرو۔

۲۴۱۔ حضرت انسؓ بن ارقم

حضرت انسؓ بن ارقم انصاری۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ عبدان کہتے ہیں کہ یہ انس جنگ احد واقع سنہ ۳ ہجری میں شہید ہوئے ان کی کوئی حدیث مذکور نہیں ہے مگر رسول اللہؐ نے ان کے شہید ہونے کی گواہی دی ہے اور عمار بن حسن سے مروی ہے وہ سلمہ بن فضل سے وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا جو مسلمان انصار کے قبیلہ خزرج اور بنی حارث بن خزرج میں سے جنگ احد میں شہید ہوئے ان میں سے انس بن ارقم بن زید ہیں یا یہ کہا کہ ابن یزید بن قیس بن نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۲۔ حضرت انسؓ بن ابی انس

حضرت انسؓ بن ابی انس قبیلہ بنی عدی بن نجار سے ہیں انصاری ہیں کنیت ان کی ابوسلیط ہے بدر میں نبیؐ کے ساتھ شریک تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام اسیر ہے یا انیس۔ ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی اسناد سے یونس بن بکیر سے خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے راوی ہیں کہ انہوں نے ان لوگوں کے ذیل میں جو انصار سے اور بنی عدی بن نجار سے جنگ بدر میں شریک تھے ابوسلیط کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام انس بتایا ہے سلمہ بن فضل نے بھی محمد بن اسحاق سے شرکائے بدر میں ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ

[ا] شتربانوں کی عادت ہے کہ کچھ اشعار خوش الحانی سے پڑھتے ہیں اونٹ اس آواز کو سن کر مستی میں آ جاتا ہے اور تیز چلنے لگتا ہے اسی گانے کو حداء کہتے ہیں۔

بنی عدی بن نجار میں ابوسلیط تھے ان کا نام اسیرہ بن عمرو ہے اور عمروابوخارجہ بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار کے والد تھے بعض لوگ ان کا نام انیس اور اسیرہ بتاتے ہیں۔ان کا ذکر اسیرہ کے بیان میں ہو چکا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۲۴۳۔حضرت انسؓ بن ام انس

حضرت انسؓ بن ام انس۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بغوی وغیرہ نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ہمیں ابوموسیٰ اصفہانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے اجازۃً ابواحمد کی کتاب سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے احمد بن محمد بن یحییٰ بن سعید قطان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عبدالملک بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن عمران بن ابی انس نے وہ اپنی دادی ام انس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ کی خدمت میں گئی اور میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو رفیق اعلیٰ کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے اور میں بھی آپ کے ساتھ ہوں اور میں نے یہ بھی عرض کیا کہ یارسول اللہؐ مجھے کوئی نیک کام تعلیم کیجئے جس کو میں کیا کروں۔حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھتی رہو کیونکہ یہ سب سے بڑا جہاد ہے اور برائی کو چھوڑ دو کیونکہ یہ سب سے بڑی ہجرت ہے ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح بغوی اور ابن شاہین نے اس حدیث کے ضمن میں انس کا تذکرہ کیا ہے حالانکہ اس حدیث میں انس کا تذکرہ بے معنی ہے۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ہم سے ابوغالب احمد بن عباس نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوبکر محمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں محمد بن عبداللہ حضرمی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالملک بن حسن احول مروان بن حکم کے مولیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے محمد بن اسماعیل انصاری نے یونس بن عمران بن ابی انس سے وہ اپنی دادی ام انس سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہؐ کے پاس آئی اور میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو رفیق اعلیٰ کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے اور میں بھی آپ کے ساتھ ہوں۔میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ مجھے ایسے نیک عمل کی تعلیم کیجئے کہ میں اس پر عمل کروں آپؐ نے فرمایا کہ تم نماز پڑھتی رہو کیونکہ یہ افضل جہاد ہے۔آخر حدیث تک۔طبرانی نے ام انس انصاریہ کے نام میں ان کو ذکر کیا اور کہا ہے کہ یہ انس بن مالک کی ماں نہیں ہیں۔اور طبرانی نے انس بن مالک کی ماں کے نام میں ان کو ذکر کیا ہے اور ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معلیٰ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق بن ابراہیم بن نسطاس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے مربع نے ام انس سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے کچھ وصیت فرمایئے آپ نے فرمایا کہ گناہوں کو چھوڑ دو۔ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہو گیا کہ اس حدیث میں انس کے ذکر کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔

۲۴۴۔حضرت انسؓ بن اوس اوسی

حضرت انسؓ بن اوس انصاری اوسی۔یہ بیٹے ہیں اوس بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر بن زعوراء ابن جشم بن حارث

بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے۔ یہ زعوراء عبدالاشہل کے بھائی ہیں۔ ابن کلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے یہ انس مالک بن اوس اور عمیر بن اوس اور حارث بن اوس کے بھائی ہیں۔ جنگ احد میں شریک ہوئے تھے اور جنگ خندق میں شہادت پائی۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ خالد بن ولید نے (جب وہ کافر تھے) ان کو ایک تیر مارا تھا اسی سے یہ شہید ہو گئے اور یہ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے مگر موسیٰ بن عقبہ کے علاوہ اور لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی شہادت جنگ احد میں ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۵۔ حضرت انسؓ بن اوس اشہلی

حضرت انسؓ بن اوس اشہلی انصاری۔ قبیلہ بنی عبدالاشہل سے ہیں جو بنی زعوراء کی ایک شاخ ہے حضرت عمرؓ بن خطاب کی خلافت میں جسر کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ صرف ابونعیم نے کیا ہے ابونعیم نے ان کو ان انس کے علاوہ بیان کیا ہے جو ان سے پہلے گذر چکے اور اپنی سند کے ساتھ موسیٰ بن عقبہ سے بھی روایت کی ہے انہوں نے زہری سے نقل کیا ہے کہ جو لوگ جسر کے دن انصار سے پھر بنی عبدالاشہل سے شہید ہوئے ان میں انس بن اوس بھی تھے۔ میں کہتا ہوں کہ کلبی نے انس بن اوس انصاری کا نسب بھی ایسا ہی بیان کیا ہے جن کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے اور کلبی نے انہیں بھی زعوراء بن جشم بن حارث کے قبیلہ سے قرار دیا ہے جو عبدالاشہل کے بھائی ہیں۔ ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھ کے لکھا ہے کہ یہ اشہلی ہیں زعوراء کی اولاد سے عبدالاشہل کا ایک بیٹا تھا اس کا نام زعوراء تھا اور ان کا ایک بھائی تھا اس کا نام بھی زعوراء تھا پس اگر یہ عبدالاشہل کے بیٹے کی اولاد میں ہیں تو یہ پہلے انس کے علاوہ ہوں گے اور اگر عبدالاشہل کے بھائی کی اولاد میں ہیں اور نسب صرف عبدالاشہل تک بیان کیا جاتا ہے تو یہ اور وہ ایک ہوں گے۔ اس میں غور کرنا چاہئے اور تحقیق کرنی چاہئے۔ ابن ہشام نے بنی عبدالاشہل کے قبیلہ سے جو لوگ غزوۂ خندق میں شریک ہوئے تھے ان میں سعد بن معاذ کا اور انس بن اوس بن عمرو کا نام بھی لیا ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ جنگ خندق میں صرف چھ مسلمان شہید ہوئے تھے جن میں تین یہ تھے سعد بن معاذ اور انس بن اوس بن عتیک پس ان دونوں نے ان کو قبیلہ عبدالاشہل سے قرار دیا ہے واللہ اعلم۔

۲۴۶۔ حضرت انسؓ بن حارث

حضرت انس بن حارث ان کا شمار اہل کوفہ میں ہیں۔ ان کی حدیث اشعث بن سحیم نے اپنے والد سے اور ان کے والد نے ان یعنی انس بن حارث سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ میرا بیٹا (یعنی حسین) سرزمین میں عراق میں شہید ہوگا پس جو شخص ان کو پائے وہ ان کی مدد کرے۔ چنانچہ یہ انس بھی حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے حالانکہ یہ تابعین میں سے ہیں۔ ابن مندہ کی ابوعمر نے اور ابواحمد عسکری نے بھی موافقت کی ہے ان دونوں نے بھی کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ابو احمد نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ انس ہزلہ کے بیٹے ہیں۔ اللہ اعلم۔

۲۴۷۔ حضرت انس ؓ بن حذیفہ

حضرت انس ؓ بن حذیفہ بحرانی۔ ان کی حدیث حکم بن عتیبہ نے ان سے مرسلاً روایت کی ہے مکحول نے انس بن حذیفہ حاکم البحرین سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ کو لکھ کے بھیجا کہ شراب کے بعد اب لوگوں نے کچھ ایسے مشروبات ایجاد کئے ہیں کہ وہ بھی نشہ پیدا کرتے ہیں جس طرح شراب نشہ پیدا کرتی ہے چھوہارے اور انگور سے بناتے ہیں دباء[1] اور نقیر اور مزفت اور حنتم میں بناتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو چیز نشہ پیدا کردے وہ حرام ہے اور مزفت (کا استعمال) حرام اور نقیر (کا بھی) حرام ہے اور حنتم کا بھی حرام ہے لہٰذا تم لوگ مشکوں میں رکھے کے پیو اور ان کی بندش مضبوط باندھ دیا کرو پھر لوگوں نے مشکوں میں نشی چیزیں رکھ رکھ کر پینا شروع کردیں یہ خبر نبیؐ کو پہنچی تو آپ لوگوں کے درمیان میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ یہ کام وہی لوگ کرتے ہیں جو دوزخی ہیں۔ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے اور ہر مفتر حرام ہے اور ہر مخدر حرام ہے اور جس چیز کی مقدار کثیر نشہ پیدا کرے اس کی مقدار قلیل بھی حرام ہے اور جو چیز قلب کو بے خود کرے وہ بھی حرام ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۸۔ حضرت انس ؓ بن رافع

حضرت انس ؓ بن رافع بن امرء القیس بن زید بن عبدالاشہل۔ کنیت ان کی ابوالحیسر نبیؐ کے حضور میں معہ چند نوجوانان بنی عبدالاشہل کے آئے تھے نبیؐ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو اسلام کی ترغیب دی۔ انہیں لوگوں میں ایاس بن معاذ بھی تھے۔ یہ لوگ مکہ میں اپنی قوم کے لئے قریش سے حلف لینے آئے تھے۔ یہ بیان ابن اسحاق نے حصین بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ سے انہوں نے محمود بن لبید سے نقل کیا ہے عنقریب ان کا ذکر ایاس بن معاذ کے بیان میں آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۹۔ حضرت انس ؓ بن زنیم

حضرت انس ؓ بن زنیم۔ ساریہ بن زنیم کے بھائی ہیں۔ ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ عبدان مروزی نے اور ابن شاہین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور ہم نے اسید بن ابی ایاس کے تذکرہ میں ان کو ذکر کیا ہے۔ ان کی حدیث حزام بن ہشام بن خالد کعبی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے جب قبیلہ خزاعہ کے سوار نبیؐ کی خدمت میں مدد مانگنے کے لئے آئے تو جب وہ اپنی گفتگو سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ یارسول اللہؐ انس بن زنیم دیلی نے آپ کی ہجو کی ہے لہٰذا رسول اللہؐ نے اس کا خون حلال کردیا پھر جب فتح مکہ کا دن آیا تو انس مسلمان ہو گئے اور رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور اس خبر کی کہ جو آپ کو پہنچی تھی معذرت کرنے لگے اور نوفل بن معاویہ دیلی نے ان کی سفارش کی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ سب سے زیادہ معاف کردینے کے سزاوار ہیں چنانچہ آپ نے معاف کردیا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ سے لکھا ہے۔ ہشام کلبی نے بھی ان کا نام اسی طرح بیان کیا ہے

---

[1] دباء کو کہتے ہیں اس کا جوف خالی کر کے اس میں شراب رکھتے تھے۔ نقیر درخت کی جڑ کو کہتے ہیں جس کا جوف خالی کر لیا جائے مزفت اس ظرف کو کہتے ہیں جس پر روغن زفت چڑھا ہو حنتم سبز گھڑی کو کہتے ہیں۔

اور کہا ہے کہ انس بن ابی ایاس بن زنیم انہوں نے ان کو ساریہ بن زنیم کا بھائی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہی ہیں جنہوں نے جنگ احد میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے قتل پر لوگوں کو ترغیب دی تھی (یہ شعر انس کا ہے)

فی کل مجمع غایۃ اخزاکم جرع ابر علی المذاکی القرح

''ہر مجمع میں تمہیں نہایت رسوا کیا ہے۔ اس بدخوار نے جو جوان گھوڑوں پر سوار ہوتا ہے (اشارہ ہے حضرت علی مرتضیٰ کی طرف''۔

۲۵۰۔ حضرت انسؓ بن صرمہ

حضرت انسؓ بن صرمہ۔ ابن مندہ نے صرمہ بن انس کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ بعض لوگ ان کو انس بن صرمہ بن انس کہتے ہیں اور بعض لوگ صرر بن انس کہتے ہیں، واللہ اعلم۔

۲۵۱۔ حضرت انسؓ بن ضبع

حضرت انسؓ بن ضبع بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ جنگ احد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۲۵۲۔ حضرت انسؓ بن ظہیر

حضرت انسؓ بن ظہیر انصاری حارثی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ اسید بن ظہیر کے بھائی ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ رافع بن خدیج کے چچا ہیں، اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض وہم کرنے والوں یعنی ابن مندہ نے ان کے نام میں غلطی کی ہے صحیح نام ان کا اسید بن ظہیر ہے۔ مگر ابوعمر کا قول ابن مندہ کے قول کی تصدیق کرتا ہے کہ ان کے نام میں غلطی نہیں ہوئی اور ابواحمد عسکری نے اسید بن ظہیر کو بیان کیا ہے پھر کہا ہے کہ ان کے بھائی انس بن ظہیر ہیں جو جنگ احد میں شریک ہوئے تھے یہ بھی ابن مندہ کے قول کی تصدیق کرتا ہے۔ بخاری نے بھی ابن مندہ کی طرح انس بن ظہیر کا ذکر کیا ہے واللہ اعلم۔ ان کی حدیث ابراہیم حزامی نے محمد بن طلحہ سے انہوں نے حسین بن ثابت بن انس بن ظہیر سے جو انس کے نواسے ہیں روایت کی ہے وہ اپنی بہن سعدی بنت ثابت سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا جب جنگ احد ہوئی تو رافع بن خدیج رسول اللہؐ کے سامنے حاضر ہوئے حضرت نے ان کو کم سن فرمایا کہ یہ ابھی بچے ہیں اور آپ نے ان کے واپس کرنے کا ارادہ فرمایا تو میرے چچا رافع بن ظہیر بن رافع نے آپ سے عرض کیا کہ یہ میرا بھتیجا بڑا تیر انداز ہے لہٰذا آپ نے انہیں اجازت (جنگ کی) دی۔ اس حدیث کو یوسف بن یعقوب صفار نے اور ابن کاسب نے بھی روایت کیا ہے مگر انہوں نے انس کا نام نہیں لیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۳۔ حضرت انسؓ بن عبداللہ

حضرت انسؓ بن عبداللہ بن ابی ذباب۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے ان کا تذکرہ اپنے دادا ابوعبداللہ پر استدراک کرنے کی غرض سے لکھا ہے اور علی بن سعید عسکری کا اس میں حوالہ دیا ہے۔ انہوں نے ان کا ذکر افراد میں کیا ہے اور شاید

انہوں نے ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب کو مراد لیا ہے وہ معروف شخص ہیں اور ان کا تذکرہ لوگوں نے لکھا ہے اگر وہ کوئی حدیث ان کی بیان کرتے تو معلوم ہو جاتا کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابن ابی عاصم نے ان انس کا تذکرہ ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب کے بعد کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ سمجھا ہے واللہ اعلم۔ ہمیں یحییٰ بن محمود یعنی ابوالفرج نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن کثیر نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے انس بن عبداللہ بن ابی ذباب سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ خدا کی بندیوں کو نہ مارو۔

حضرت عمرؓ متوجہ ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ عورتیں اپنے شوہروں سے بہت دلیر ہوگئی ہیں آپ نے فرمایا تو انہیں مارو انس کہتے ہیں پھر صبح کے وقت ستر عورتیں رسول اللہؐ کے پاس اپنے شوہروں کی شکایت لے کے آئیں تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ آج میرے یہاں ستر آدمی آئے ہیں جو لوگ اپنی بی بیوں کو مارتے ہیں انہیں تم اچھا نہ سمجھو۔ یہی حدیث ہے جس کو ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب کے تذکرے میں روایت کیا ہے پھر میں نہیں سمجھتا کہ ابن ابی عاصم نے ان دونوں کے درمیان میں کیوں فرق کر دیا انہوں نے خود بھی اس حدیث کو دونوں تذکروں میں روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۵۴۔ حضرت انسؓ بن فضالہ

حضرت انسؓ بن فضالہ۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ فضالہ بیٹے ہیں عدی بن حرام بن ہیثم بن ظفر انصاری ظفری کے۔ رسول اللہؐ نے ان کو اور ان کے بھائی مونس کو بھیجا تھا جب آپ کو قریش کے جنگ احد میں آنے کی خبر ملی چنانچہ یہ دونوں گئے اور مقام عقیق میں کفار قریش سے ملے پھر رسول اللہ کی خدمت میں آئے اور آپ سے سب کیفیت ان کی اور ان کی تعداد اور ان کے فروکش ہونے کا حال بیان کیا۔ یہ دونوں جنگ احد میں حضرت کے ساتھ شریک ہوئے۔ انس بن فضالہ کی اولاد میں یونس بن محمد ظفری ہیں جو مقام صفرا میں رہتے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی اسناد سے محمد بن انس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ ذبیان کے درے میں تشریف لے گئے اور ان دونوں نے یعقوب بن محمد زہری کی حدیث بھی ذکر کی ہے جو ادریس بن محمد بن یونس بن محمد بن انس بن فضالہ ظفری سے مروی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا یونس بن محمد نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ جب مدینہ میں تشریف لائے تو میں دو ہفتہ کا تھا مجھے لوگ آپ کے پاس لے گئے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا مانگی اور فرمایا کہ میرے نام پر اس کا نام رکھ دو میری کنیت پر اس کی کنیت نہ رکھنا۔ وہ کہتے تھے کہ حجۃ الوداع میں مجھے بھی لوگ حضرت کے ساتھ حج میں لے گئے تھے اس وقت میں دس برس کا تھا اور میرے بال بڑھے ہوئے تھے۔ ان کی عمر بہت ہوئی کہ ان کے سر اور داڑھی کے بال سپید ہو گئے تھے مگر رسول اللہؐ نے جس مقام پر ہاتھ پھیرا تھا وہ مقام سپید نہیں ہوا۔ ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض وہم کرنے والوں یعنی ابن مندہ نے انس بن فضالہ کے تذکرے میں اس حدیث کو بروایت یعقوب زہری روایت کیا ہے بعد اس کے کہ وہ اسی حدیث کو محمد بن انس بن فضالہ کے تذکرے میں لکھ چکے تھے۔ ابونعیم نے صحیح لکھا ہے بے شک ابن مندہ نے اس حدیث کو انس کے تذکرے میں بھی لکھا ہے اور پھر اسی حدیث کو محمد بن انس کے تذکرے میں بھی لکھا ہے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے لکھا ہے کہ انس بن فضالہ جنگ احد میں شہید ہوئے پھر ان کے بیٹے محمد نبیؐ کے

پاس لائے گئے تو آپ نے انہیں کچھ درخت کھجوروں کے اس شرط پر دیئے کہ وہ بیچے نہ جائیں اور نہ کسی کو ہبہ کئے جائیں۔

۲۵۵۔ حضرت انسؓ بن قتادہ انصاری

حضرت انسؓ بن قتادہ بن ربیعہ بن مطرف۔ یہ ان کا لقب ہے اور نام ان کا خالد بن حارث بن زید بن عبید بن زید مناۃ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی عبید بن زید بن مالک کی اولاد سے ہیں ان کا ذکر انیس بن قتادہ کے بیان میں بھی آئے گا موسیٰ بن عقبہ اور زہری نے کہا ہے کہ جنگ بدر میں قبیلہ انصار سے پھر بنی عبید بن زید سے انس بن قتادہ شریک ہوئے تھے اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام انیس بن قتادہ ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ جس شخص نے ان کا نام انس بتایا ہے وہ کچھ نہیں ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے انس اور انیس دونوں کے بیان میں لکھا ہے اور ابوعمر نے صرف انیس کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو انس بھی لکھا ہے اور اسی کو یونس بن بکیر وغیرہ نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۵۶۔ حضرت انسؓ بن قتادہ باہلی

حضرت انسؓ بن قتادہ باہلی۔ بعض لوگ ان کو انیس کہتے ہیں۔ انیس کے بیان میں انشاء اللہ ان کا پورا ذکر ہوگا ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو انیس کے بیان میں ذکر کیا ہے اور بعض لوگ ان کو انس کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے ابوموسیٰ پر واجب تھا کہ اس جگہ ابن مندہ پر استدراک کرتے کیونکہ ایسے ہی مواقع میں وہ استدراک کیا کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ اس نام میں کسی نے نہیں کیا۔

۲۵۷۔ حضرت انسؓ بن مالک قشیری

حضرت انسؓ بن مالک قشیری۔ کنیت ان کی ابوامیہ قشیری اور بعض لوگ کہتے ہیں کعبی ہیں۔ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ کعب قشیر کے بھائی تھے۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ بصرہ میں آ کے رہے تھے۔ ان سے ابوقلابہ نے روایت کی ہے۔ ان کا نسب ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انس بن مالک کعبی۔ کعب بیٹے ہیں ربیعہ بن عامر بن صعصعہ قشیری کے۔ کعب بھائی ہیں قشیر کے۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی امین صوفی نے اپنی سند سے ابوداؤد سجستانی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شیبان بن فروخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے۔ ہمیں ابوہلال راسبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن سوادہ قشیری نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی جو بنی عبداللہ بن کعب میں سے تھے جن کے بھائی قشیر تھے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ کے سواروں نے ہم پر غارت کی تو میں رسول اللہؐ کے پاس گیا آپ کھانا کھا رہے تھے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور ہمارے ساتھ کھاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں۔ حضرت نے فرمایا بیٹھ جاؤ تم سے نماز اور روزہ کی بابت کچھ بیان کروں اللہ عزوجل نے مسافر سے اور مرضعہ سے اور حاملہ سے کچھ نمازیں اور کچھ روزے معاف کر دیئے ہیں قسم اللہ کی آپ نے یا تو یہ دونوں باتیں بیان فرمائی تھیں یا ان میں سے ایک بات فرمائی تھی۔ وہ کہتے تھے کہ مجھے بڑا افسوس ہوا کہ میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ کیوں نہ کھایا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں نے کعب کو قشیر کا بھائی لکھا ہے (یہ غلط ہے) کعب قشیر کے والد ہیں کیونکہ قشیر بیٹے ہیں کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کے۔ پھر وہ

شروع ترجمہ میں یہ کیوں کہتے ہیں کہ کعب قشیر کے بھائی ہیں اس سند میں تو صرف یہ بیان ہوا ہے کہ یہ انس عبداللہ بن کعب کی اولاد میں ہیں اوران کے بھائی قشیر ہیں یہ صحیح ہے کیونکہ قشیر اور عبداللہ دونوں بھائی ہیں اور کعب قشیر کے والد ہیں پس ان کا یہ کہنا کہ قشیری کعبی ایسا ہے جیسے ان کا کہنا کہ عباسی ہاشمی اور جیسے ان کا یہ کہنا کہ سعدی تمیمی کیونکہ ہاشم عباس کے دادا ہیں اور تمیم سعد کے دادا ہیں۔ واللہ اعلم۔

۲۵۸۔ حضرت انسؓ بن مالک بن نضر

حضرت انسؓ بن مالک بن نضر بن ضمضم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ نجار کا نام تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج بن حارثہ ہے۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں نجاری ہیں قبیلہ بنی عدی بن نجار سے۔ رسول اللہؐ کے خادم ہیں اور اسی نام سے اپنے کو نامزد کرتے تھے اور اس پر فخر کیا کرتے تھے۔ یہ انس اور عبدالمطلب کی والدہ جو نبی کی پردادی تھیں جن کا نام سلمی بنت عمرو بن زید بن اسد بن خداش بن عامر ہے عامر بن غنم میں جا کے مل جاتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوحمزہ تھی یہ کنیت ان کی نبیؐ نے رکھی تھی حمزہ نام ایک ترکاری کا ہے یہ اس کو نہ کھاتے تھے۔ ان کی والدہ ام سلیم بنت ملحان ہیں ان کا نسب ان کے نام میں بیان ہوگا۔ حضرت انس زرد خضاب لگایا کرتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مہندی کا خضاب لگاتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ورس کا[1] اور اپنی دونوں کہنیوں میں خلوق[2] لگایا کرتے تھے اس سبب سے کہ ان کی کہنیوں میں کچھ سپیدی تھی۔

حضرت انس کے گیسو بڑھے ہوئے رہتے تھے ایک مرتبہ انہوں نے ارادہ کیا کہ ان کو کاٹ ڈالیں تو ان کی والدہ نے انہیں منع کیا اور کہا کہ ان بالوں کو نبیؐ پکڑا کرتے تھے۔ نبیؐ حضرت انس سے کبھی مذاق بھی کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا تھا کہ اے دو کان والے۔ محمد بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے حضرت انس بن مالک کے غلام سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انس سے پوچھا کیا آپ بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے حضرت انس نے کہا کہ تیری ماں نہ رہے میں بدر کو چھوڑ کے کہاں چلا جاتا۔ محمد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت انس بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ گئے تھے یہ اس زمانے میں بچے تھے حضرت کی خدمت کیا کرتے تھے۔ جب نبیؐ مدینہ میں ہجرت کر کے تشریف لائے اس وقت ان کی عمر نو برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں آٹھ برس کی اور زہری نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ جب نبیؐ مدینہ میں تشریف لائے تو میں دس برس کا تھا اور جب آپ کی وفات ہوئی تو میں بیس برس کا تھا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے دس برس رسول اللہ کی خدمت کی اور بعض لوگ کہتے ہیں آٹھ برس آپ کی خدمت کی اور بعض لوگ کہتے ہیں سات برس۔

ہمیں اسماعیل بن عبیداللہ اور ابوجعفر اور ابراہیم بن محمد نے اپنی اسناد سے ابوعیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوداؤد نے ابوخلدہ سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا میں نے ابوالعالیہ سے پوچھا کہ کیا انس نے نبیؐ سے حدیث سنی ہے انہوں نے کہا کہ انس نے دس برس حضرت کی خدمت کی اور نبیؐ نے انہیں دعا دی تھی اور اس

---

[1] ورس ایک قسم کی خوشبودار گھاس ہے ۱۲۔

[2] خلوق ایک قسم کا ابٹن (مرکب خوشبو ہے جو کہ زعفران وغیرہ قسم کی خوشبوؤں سے بنتی ہے) ہوتا ہے سپیدی کا عیب چھپانے کے لئے اس کو لگاتے ہیں۔

دعا کا یہ اثر تھا کہ ان کا ایک باغ تھا جو سال میں دو مرتبہ پھلتا تھا اور اس کے پھلوں میں مشک کی سی خوشبو آتی تھی۔ ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے انہوں نے حضرت انس بن مالک کو دیکھا ہے اور ہمیں ابوحفص عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد بغدادی وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن عبدالواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب محمد بن محمد بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن حنبل اور زہیر بن ابی زہیر نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلمہ بن وردان نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے حضرت انس بن مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ نبی منبر کے ایک زینہ پر چڑھے اور فرمایا کہ آمین۔ عرض کیا گیا کہ حضرت کس بات پر آمین کہہ رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور انہوں نے کہا کہ اس شخص کی ناک خاک میں رگڑ دی جائے جس کو رمضان کا مہینہ ملے اور اس کے گناہ نہ بخش دیے جائیں آپ بھی آمین کہیے (لہٰذا میں نے آمین کہی) اور ابن ابی ذئب نے اسحاق بن یزید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک کو دیکھا کہ ان کے گلے میں مہر دی ہوئی تھی یہ مہر حجاج نے بغرض توہین دی تھی۔

حجاج نے تمام صحابہ کی گردنوں پر مہر دے دی تھی اس کا سبب ہم نے سہل بن سعد ساعدی کے تذکرے میں بیان کیا ہے حضرت انس نے رسول اللہؐ سے بہت روایت کی ہے۔ ان سے ابن سیرین اور حمید طویل اور ثابت بنانی اور قتادہ اور حسن بصری اور زہری اور بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ ان کے پاس رسول اللہؐ کا ایک عصا تھا جب ان کا انتقال ہوا تو انہوں نے وصیت کی کہ وہ عصا بھی ان کے ہمراہ دفن کر دیا جائے چنانچہ وہ ان کے پہلو اور کرتہ کے درمیان میں رکھ دیا گیا ہمیں ابویاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حمید طویل نے حضرت انس بن مالک سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (میری والدہ) ام سلیم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے رسولؐ کے پاس لے گئیں اور کہا کہ یارسول اللہ یہ میرا بیٹا ہے اور یہ لکھنا بھی جانتا ہے (اسے آپ اپنی خدمت میں رکھئے) حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر میں آپ کی خدمت میں نو برس رہا جو کام میں نے کر دیا آپ نے کبھی مجھ سے نہیں فرمایا کہ تم نے برا کام کیا۔ انہیں رسول اللہؐ نے کثرت مال واولاد کی دعا دی تھی چنانچہ ان کی پشت سے اسی بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں جن میں سے ایک حفصہ تھی اور دوسری ام عمرو جب ان کی وفات ہوئی تو ان کے لڑکے اور لڑکوں کے لڑکے ایک سو بیس تھے اور بعض کہتے ہیں قریب سو کے۔ ان کی انگوٹھی [1] میں ایک بیٹھے ہوئے شیر کی تصویر تھی یہ اپنے دانتوں کو سونے کے تاروں سے باندھتے تھے اور بڑے قادر تیرانداز تھے اپنے بیٹوں کو بھی حکم دیتے تھے کہ میرے سامنے تیراندازی کرو کبھی خود بھی ان کے ساتھ تیراندازی کرتے تھے اور ان کا تیر اکثر نشانہ پر لگتا تھا۔

اس وجہ سے غالب آجاتے تھے خز کا لباس پہنتے تھے اور اسی کا عمامہ باندھتے تھے۔ ان کی وفات کے وقت میں اور ان کی عمر میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۹۱ھ میں وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۹۲ھ میں وفات پائی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ۹۰ھ میں بعض لوگ کہتے ہیں ان کی عمر ایک سو ترسٹھ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ایک سو دس برس کی اور بعض لوگ کہتے

[1] غالباً واقعہ اس سے پہلے کا ہوگا کہ تصویر کی حرمت شریعت میں وارد ہوئی۔

ہیں ایک سوسات برس اور بعض لوگ کہتے ہیں نوے سے کچھ اوپر حمید کہتے ہیں کہ حضرت انس کی جب وفات ہوئی تو ان کی عمر ننانوے برس کی تھی اور بعض لوگوں نے جو کہا ہے کہ ایک سو دس برس یا ایک سوسات برس میرے نزدیک اس میں اعتراض ہے کیونکہ ہجرت کے وقت زیادہ سے زیادہ ان کی عمر دس برس بتائی گئی ہے اور ان کی وفات زیادہ سے زیادہ ۹۳ھ میں بتائی جاتی ہے اس حساب سے ان کی عمر ایک سوتین برس ہوتی ہے اور جن لوگوں نے ہجرت کے وقت ان کی عمر سات یا آٹھ برس بتائی ہے ان کے نزدیک ان کی عمر بہت کم ہو جائے گی واللہ اعلم۔ بصرہ میں تمام صحابہ کے آخر میں ان کی وفات ہوئی۔ انہوں نے اپنے محل میں جو مقام طف میں تھا وفات پائی اور بصرہ سے دو فرسخ پر وہیں مدفون ہوئے ان کی نماز قطن بن مدرک نے پڑھائی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۹۔ حضرت انسؓ بن مدرک

حضرت انسؓ بن مدرک۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے ہمیں محمد بن ابی بکر بن ابی عیسیٰ اصفہانی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے اجازۃً ابواحمد عطار کی کتاب سے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں عمر بن احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم نے محمد بن یزید سے انہوں نے اپنے راویوں سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے انس بیٹے ہیں مدرک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن عتیک بن حارثہ بن عامر بن تیم اللہ بن مبشر بن اکلب بن ربیعہ بن عفرس بن خلف بن افتل کے۔ افتل کا نام خثعم بن انمار ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ خثعم بجیلہ کے اخیافی بھائی تھے ان کا نام خثعم ایک پہاڑ خثعم نامی کی وجہ سے رکھا گیا کہا جاتا ہے کہ یہ بوجھ اٹھا کے چلے تھے اور خثعم کے پاس اترے تھے۔ ان انس کی کنیت ابوسفیان ہے یہ شاعر تھے اور اپنی قوم کے سردار تھے مجھے ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ کلام ابوموسیٰ کا ہے انہوں نے خثعم کو پہاڑ کہا ہے مگر جو میں جانتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ لفظ جمل [1] ہے میم کے ساتھ یعنی خثعم اونٹ کا نام تھا بیان کیا جاتا ہے کہ اس اونٹ نے تمام قبیلہ خثعم کی اولاد کو اٹھا لیا تھا۔ ابن حبیب کہتے ہیں کہ یہ ابن کلبی کا قول ہے اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے کہا ہے کہ افتل بیٹے ہیں انمار کے جب ان کے لڑکوں نے باہم ایک دوسرے کے خلاف قسم کھائی تو انہوں نے ایک اونٹ ذبح کیا اور اس کے خون میں تخثم کیا یعنی اس کے خون کو اپنے بدن میں لگایا اسی وقت سے ان کو خثعم کہنے لگے۔ ابن کلبی نے انس کو اور ان کے اونٹ کو ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا اوپر مذکور ہوا اور انہوں نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوسفیان ہے اور یہ شاعر ہیں رئیس ہیں اور ان کا صحابی ہونا نہیں بیان کیا۔

حارثہ: حاء مہملہ کے ساتھ ہے۔ ابن حبیب نے کہا ہے کہ عرب کے نسبوں میں یہ لفظ حارثہ یعنی حاء کے ساتھ ہے مگر تمیم میں جاریہ بن سلیط ہے اور سلیم میں جاریہ بن عبد بن عبس ہے۔ اور انصار میں جاریہ بن عامر بن مجمع ہے۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۲۶۰۔ حضرت انسؓ بن ابی مرثد

حضرت انسؓ بن ابی مرثد غنوی انصاری۔ کنیت ان کی ابو یزید ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی لکھا ہے۔ مگر یہ انصاری نہیں

---

[1] عربی میں لفظ جمل جس کے معنی اونٹ ہیں کتابت کی غلطی سے کسی جگہ جبل جس کے معنی پہاڑ ہیں ہو گیا۔ (محمد احمد)

ہیں غنوی ہیں حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے اوران سے حلف کی دوستی تھی۔ابومرثد کا نام کناز بن حصین بن یربوع بن طریق بن خرشہ بن عبید بن سعد بن عوف بن کعب بن جلان بن غنم بن غنی بن اعصر بن سعد بن قیس بن غیلان بن مضر ہے اوراعصر کا نام منبہ ہے ان کا لقب دخان ہے لوگ کہتے ہیں کہ باہلہ اور غنی یہ دونوں دخان کے بیٹے تھے۔ان کو دخان اس سبب سے کہتے ہیں کہ زمانہ قدیم میں عرب کے کسی بادشاہ نے ان پر تاخت کی پھر وہ اپنے لشکر کو لے کے پہاڑ کے ایک کھوہ میں جا کے ٹھہرا تو قبیلہ بنی معد کے لوگ اس کے پیچھے پیچھے گئے اور منبہ نے ان کی طرف دھواں کرنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ مر گئے اوراسی سبب سے ان کو دخان کہتے ہیں اوراعصر ان کے ایک شعر کے سبب سے کہتے ہیں وہ شعر یہ ہے۔

قالت عمیرۃ مالرأسک بعد ما　　　فقد الشباب اتی بلون منکر

اعمیر' ان اباک غیر راسہ　　　مر اللیالی واختلاف الاعصر

(میری لڑکی) کہہ رہی ہے کہ تیرے سر کی کیا کیفیت ہے شباب کے جانے کے بعد کیا برا رنگ اس نے پیدا کیا ہے اے عمیرہ! تیرے باپ کے سر کو۔شب وروز کے گذرنے اور اختلاف زمانہ نے متغیر کر دیا ہے۔

یہ انس اوران کے والد دونوں صحابی ہیں ان دونوں کی عمر میں بیس برس کا اختلاف تھا۔ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سجستانی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوتوبہ ربیع بن نافع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن سلام نے یزید بن سلام سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے ابوسلام سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے سلولی یعنی ابو کبشہ نے بیان کیا ہے ان سے سہل بن حنظلیہ نے بیان کیا کہ صحابہ رسول اللہؐ کے ہمراہ حنین کے دن جا رہے تھے بہت دیر تک چلتے رہے یہاں تک کہ دوپہر ہو گئی اور نماز ظہر کا وقت آ گیا اتنے میں ایک شخص گھوڑے پر سوار رسول اللہؐ کے پاس آیا اوراس نے کہا کہ یارسول اللہ میں نے آگے جا کر فلاں پہاڑ پر چڑھ کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ قبیلہ ہوازن کے لوگ اپنے باپ دادا کے اونٹوں پر سوار اور تمام اپنے مال و متاع اور بکریاں لئے ہوئے مقام حنین میں آ گئے ہیں یہ سن کے رسول اللہؐ مسکرائے اور فرمایا کہ انشاءاللہ تعالیٰ یہ سب چیزیں کل مسلمانوں کو غنیمت میں ملیں گی۔بعداس کے آپ نے فرمایا کہ آج شب کو ہماری پاسبانی کون کرے گا انس بن ابی مرثد غنوی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں۔آپ نے فرمایا تو سوار ہو کے آ جاؤ چنانچہ وہ اپنے ایک گھوڑے پر سوار ہو کے نبیؐ کے پاس آئے ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس درہ کے سامنے چلے جاؤ یہاں تک کہ اس کے اوپر چڑھ جانا اور رات کی وجہ سے دھوکہ نہ کھانا جب صبح ہوئی تو رسول اللہؐ باہر تشریف لائے اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھی بعداس کے فرمایا تمہیں اپنے سوار کی کچھ حالت معلوم ہے صحابہ نے عرض کیا کہ ہمیں ان کی حالت کچھ بھی نہیں معلوم۔پھر نماز کی تکبیر کہی گئی اور رسول اللہؐ نماز پڑھنے لگے اوراس درے کی طرف دیکھتے جاتے تھے یہاں تک کہ جب رسول اللہؐ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ خوش ہو جاؤ تمہارا سوار آ گیا (صحابہ کہتے ہیں کہ) ہم لوگ اس درے کے درختوں کی طرف دیکھنے لگے تو دیکھا کہ وہ آ رہے ہیں یہاں تک کہ رسول اللہؐ کے پاس آ کے کھڑے ہو گئے اور کہا کہ میں اس درے کے اوپر جہاں مجھے رسول اللہؐ نے حکم دیا تھا چڑھ گیا تھا صبح کو میں نے دونوں دروں کو دیکھا میں نے کسی کو نہیں پایا۔رسول اللہؐ نے پوچھا کہ آج شب کو تم اپنی سواری سے اترے تھے یا نہیں انس نے کہا کہ نہیں لیکن نماز پڑھنے کے لئے یا قضائے حاجت کے واسطے پس رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ تم نے (جنت اپنے اوپر) واجب کر لی اب اس کے بعد اگر تم کوئی عبادت نہ کرو تو کچھ حرج نہیں اس حدیث کو احمد بن خلید حلبی نے اور ابوحاتم رازی نے ابوتوبہ سے اسی کے

مثل نقل کیا ہے۔ابوعمر نے ان کا تذکرہ انیس کے بیان میں کیا ہے اور انہوں نے ان کو مرثد بن ابی مرثد غنوی لکھا ہے اور کہا ہے کہ لوگ ان کو انس بھی کہتے ہیں مگر انیس ہی زیادہ مشہور ہے مگر حدیث مذکور ابوعمر کے اس قول کی تردید کرتی ہے اور اس کی بحث انشاء اللہ ہم انیس کے نام میں کریں گے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

سلام: تشدید کے ساتھ ہے اور جلان: جیم اور لام مشدد کے ساتھ اور اس کے آخر پر نون ہے اور عیلان: عین مہملہ کے ساتھ ہے۔

۲۶۱۔حضرت انسؓ بن معاذ بن انس

حضرت انسؓ بن معاذ بن انس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج انصاری خزرجی نجاری بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں انس اور بعض لوگ کہتے ہیں انیس۔محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ ان کا نام انس ہے اور واقدی نے بھی کہا ہے کہ ان کا نام انس بن معاذ ہے اور ان کا نسب بھی ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ جنگ بدر میں اور میں خندق میں شریک ہوئے اور حضرت عثمان کی خلافت میں وفات پائی۔یہ کلام ابوعمر کا تھا اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سند سے زہری سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا انس بن معاذ بن انس قبیلہ بنی عمرو بن مالک بن نجار سے ہیں۔ان کی کوئی اولاد نہیں رہی بدر میں شریک ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۲۔حضرت انسؓ بن معاذ جہنی

حضرت انسؓ بن معاذ جہنی انصاری۔ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ان کی حدیث سہل بن معاذ بن انس نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے۔ابن مندہ نے کہا ہے کہ ہمیں احمد بن حسن بن عتبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن عثمان بن صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے نعیم بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں رشدین بن سعد نے زبان بن فائد سے انہوں نے سہل بن معاذ بن انس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں سے رسول اللہؐ سے اللہ تعالیٰ کے قول والارض ذات الصدع (قسم ہے زمین کی جو پھٹنے والی ہے) کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ زمین خدا کے حکم سے مال اور گھاس ظاہر کرتی ہے اور نیز ایک دوسری حدیث عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان سے مروی ہے انہوں نے سہل بن معاذ بن انس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے رسول اللہؐ سے فی سبیل اللہ پاسبانی کے فضائل میں روایت کی ہے۔ابو نعیم نے اور ابوعمر نے ان انس کا ذکر نہیں کیا کیونکہ سہل بن معاذ بن انس کی سب حدیثیں ان کے باپ ہی سے مروی ہیں لہٰذا اگر ابو عبداللہ (یعنی ابن مندہ) اس کو بیان کر دیتے تو اچھا ہوتا۔ابونعیم اور ابوعمر کے خیال کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جو ابو الفضل منصور بن ابی الحسن طبری فقیہ شافعی نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلیٰ احمد بن علی تک ہم سے بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں محرز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رشدین بن سعد نے زبان بن فائد سے انہوں نے سہل بن معاذ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا جو شخص خدا کی راہ میں مسلمانوں کی پاسبانی کرے محض تبرعانہ کسی کے دباؤ سے وہ آگ کی صورت بھی نہ دیکھے گا مگر صرف قسم پوری کرنے کے لئے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وان منکم الا واردھا (تم میں سے کوئی نہیں ہے جو جہنم پر نہ اترے۔) اللہ تعالیٰ کے اس قول کے پورا کرنے کے لئے جہنم

کی پشت پر پل صراط قائم کیا جائے گا اور سب نبی ولی اس پر ہوں گیا ور ہمیں ابو یاسر عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں حسن نے ابن لہیعہ سے نقل کر کے خبر دی نیز وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رشدین بن سعد نے زبان بن فائد سے انہوں نے سہل بن معاذ بن انس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہ ؐ سے فی سبیل اللہ جہاد کرنے کی فضیلت میں حدیث نقل کر کے خبر دی پس یہ دونوں حدیثیں ابو نعیم اور ابو عمر کی تائید کرتی ہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۲۶۳۔حضرت انس ؓ بن نضر

حضرت انس ؓ بن نضر بن ضمضم۔ان کا نسب انس بن مالک کے بیان میں گذر چکا ہے۔یہ انس؛ انس بن مالک خادم نبی ؐ کے چچا ہیں۔جنگ احد میں شہید ہوئے۔ہمیں ابو عبداللہ محمد بن محمد بن سرایا بن علی بلدی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن زارہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زیاد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حمید طویل نے انس بن مالک سے انہوں نے اپنے چچا انس بن نضر سے نقل کر کے خبر دی کہ میرے چچا جنگ بدر میں حاضر نہ تھے تو انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ سب سے پہلا جہاد جو آپ نے کیا اس میں میں حاضر نہ تھا واللہ اب اگر اللہ تعالیٰ مجھے مشرکین کے ساتھ لڑنے کا کوئی موقع دکھائے گا تو دیکھئے گا کہ میں کیا کرتا ہوں چنانچہ جب جنگ احد ہوئی اور مسلمانوں کے قدم ہٹ گئے تو انس بن نضر نے کہا کہ یا اللہ میں تیرے سامنے عذر خواہی کرتا ہوں اس فعل سے جو مسلمانوں نے کیا اور تیرے سامنے بیزاری ظاہر کرتا ہوں اس حرکت سے جو مشرکوں نے کی۔بعد اس کے وہ آگے بڑھے تو سعد بن معاذ کو ملے انہوں نے کہا اے سعد یہ جنت ہے قسم ہے انس کے پروردگار کی کہ میں جنت کی خوشبو احد کے پیچھے سے محسوس کر رہا ہوں سعد بن معاذ کہتے ہیں مجھ میں اس کام کی قوت نہیں ہے جو انس نے کیا وہ خوب لڑے حضرت انس بن مالک کہتے تھے کہ ہم نے ان کے جسم پر ۸۰ سے کچھ اوپر زخم تلوار و نیزہ اور تیر کے دیکھے اور ہم نے دیکھا کہ بعد شہادت کے مشرکوں نے ان کے ساتھ مثلہ[1] کیا تھا یہاں تک کہ ان کی بہن ربیع بنت نضر نے ان کو صرف انگلیوں کے سبب سے پہچانا۔

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم یہی سمجھتے تھے کہ یہ آیت ان کے اور نیز ان جیسے اور لوگوں کے حق میں نازل ہوئی: مـن الـمـومـنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه الآية. (مسلمانوں میں بعض وہ ہیں جنہوں نے اس کام کو پورا کر دیا جس کا انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا)

محمد بن علی کہتے ہیں کہ ہمیں محمد بن اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فزاری نے حمید سے انہوں نے انس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ربیع نے جو انس بن مالک کی پھوپھی تھیں انصار کی ایک لڑکی کے دانت توڑ ڈالے اس کے اعزہ نے قصاص کی خواہش کی اور وہ نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے نبی ؐ نے قصاص کا حکم دے دیا انس بن نضر نے جو انس بن مالک کے چچا تھے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہرگز نہیں۔خدا کی قسم ربیع کے دانت نہ توڑے جائیں گے رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ خدا کی کتاب میں تو قصاص ہی کا حکم ہے اس کے بعد اس لڑکی کے اعزہ راضی ہو گئے اور انہوں نے دیت قبول کر لی پس

[1] کان ناک کاٹ ڈالنے کو مثلہ کہتے ہیں۔

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں بعض ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ اس کو پوری کرتا ہے۔
سلام: تخفیف یعنی بغیر تشدید کے ہے۔ ربیع: راء کے ضمہ اور باء موحدہ کے فتحہ اور تشدید یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے۔

۲۶۴۔ حضرت انسؓ بن ہزلہ

حضرت انسؓ بن ہزلہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عمرو بن انس روایت کرتے ہیں ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ انس بن ہزلہ کو لوگ انس بن حارث بھی کہتے ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت ہے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے ہمراہ یہ بھی شہید ہوئے تھے۔ انس بن حارث کا ذکر تو اوپر ہو چکا ہے مگر یہ میں نہیں جانتا کہ یہ دونوں ایک ہیں یا دو ہیں۔ ابو احمد ایک عالم فاضل شخص ہیں اگر انہیں یہ نہ معلوم ہوتا کہ یہ دونوں ایک ہیں تو وہ ایسا نہ کہتے اور خیال بھی یہی ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں کیونکہ انس بن حارث کے بیان میں بھی یہ مذکور ہو چکا ہے کہ وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شہید ہوئے اللہ اعلم۔

۲۶۵۔ حضرت انسہؓ

حضرت انسہؓ رسول اللہؐ کے غلام ہیں۔ غلاموں کی اولاد سے تھے کنیت ان کی ابو مسروح ہے اور بعض لوگ ابو مسرح کہتے ہیں۔ جب یہ بیٹھتے تھے تو نبیؐ سے اجازت لے کے بیٹھتے تھے (اس درجہ فرمانبردار تھے) آپ کے ساتھ جنگ بدر میں شریک ہوئے یہ عروہ اور زہری اور ابن اسحاق کا قول ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت میں انہوں نے وفات پائی۔ داود بن حصین عکرمہ سے وہ حضرت ابن عباس سے راوی ہیں کہ یہ جنگ بدر میں شہید ہوئے۔ واقدی نے لکھا ہے کہ یہ ہمارے نزدیک صحیح نہیں انہوں نے کہا ہے کہ میں نے اہل علم کو دیکھا ہے کہ وہ اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ یہ جنگ احد میں بھی شریک ہوئے تھے اور جنگ احد کے بعد بھی بہت دنوں تک زندہ رہے اور نبیؐ کے بعد حضرت ابوبکر کی خلافت میں انہوں نے وفات پائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۶۔ حضرت انیسؓ انصاری

حضرت انیسؓ انصاری۔ انس کی تصغیر ہے۔ یہ انیس انصاری ہیں شامی ہیں ان سے شہر بن حوشب نے روایت کی ہے۔ عباد بن راشد نے میمون بن سیاہ سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے انیس انصاری سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا میں قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ لوگوں کی شفاعت کروں گا جتنے پتھر اور مٹی زمین پر ہیں۔ ان انیس سے سوا شہر کے اور کوئی راوی نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کر کے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ میرے نزدیک انیس بیاضی ہیں واللہ اعلم۔

۲۶۷۔ حضرت انیسؓ بن جنادہ

حضرت انیسؓ بن جنادہ غفاری۔ حضرت ابوذر کے بھائی ہیں۔ ان کے نسب میں بہت اختلاف ہے جو ان کے بھائی ابوذر کے تذکرہ میں بیان کیا جائے گا۔ جب ابوذر کو نبیؐ کے ظہور کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے انہیں بھائی کو حضرت کے پاس بھیجا تھا چنانچہ یہ

حضرت کی خدمت میں آئے اور پھر لوٹ کو ابوذر کے پاس گئے اور ان سے سب حال بیان کیا۔ ہم اس قصہ کو ابوذر کے اسلام میں بیان کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۸۔ حضرت انیسؓ بن ضحاک

حضرت انیسؓ بن ضحاک اسلمی۔ یہ وہی ہیں جن کو نبیؐ نے قبیلہ اسلم کی عورت کے پاس بھیجا تھا کہ اگر وہ زنا کا اقرار کر لے تو اس کو سنگسار کر دیں۔

ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی ذیب نے اور زمعہ بن صالح نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے زید بن خالد اور ابوہریرہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ یہ دونوں کہتے تھے دو شخص رسول اللہؐ کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے ان میں سے ایک نے کہا کہ حضرت کتاب اللہ کے موافق ہمارے درمیان میں فیصلہ کر دیجئے اور اس نے سب حال اپنا بیان کیا تو اس معاملہ میں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے انیس اس شخص کی عورت کے پاس جاؤ اگر وہ زنا کا اقرار کر لے تو اسے سنگسار کر دینا چنانچہ انیس اس کے پاس گئے اور اس سے پوچھا اس نے اقرار کر لیا لہٰذا انہوں نے اس کو سنگسار کر دیا۔ اس حدیث کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ اس حدیث کو انیس سے عمرو بن سلیم نے بھی روایت کیا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عمرو بن مسلم نے۔ انیس نے نبیؐ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ آپ نے ابوذر سے فرمایا کہ سخت اور تنگ کپڑا پہنا کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

۲۶۹۔ حضرت انیسؓ بن عتیک

حضرت انیسؓ بن عتیک انصاری۔ بعض لوگ ان کو اوس کہتے ہیں۔ ہمیں ابوموسیٰ محمد بن عمر اصفہانی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب کوشیدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن زیدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو بن خالد حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابی نے خبر دی وہ کہتے ہمیں ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے نقل کر کے خبر دی کہ جسر مدائن کے دن جو لوگ انصار سے پھر بنی عبدالاشہل سے پھر بنی زعوراء سے شہید ہوئے ان میں انیس بن عتیک بن عامر بھی ہیں۔ محمد بن اسحاق نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور ان کا نام اوس بتایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

جسر مدائن کو بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کی اور فارس کی کسی لڑائی کا نام ہے حالانکہ ایسا نہیں یہ وہ جسر ہے جس میں ابوعبید ثقفی والد مختار قتل کئے گئے ہیں۔ اس دن کو قس ناطف بھی کہتے ہیں اور اس کو جسر ابی عبید بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ سردار لشکر تھے اور وہ بھی اس میں شہید ہوئے تھے۔

۲۷۰۔ حضرت انیسؓ ابوفاطمہ

حضرت انیسؓ۔ کنیت ان کی ابوفاطمہ ضمری۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام ایاس ہے ان کی حدیث کی اسناد میں اختلاف ہے ابن مندہ نے اپنی سند سے ابوطاہر احمد بن عمرو سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں ہمیں رشدین بن سعد نے زہرہ بن معبد سے انہوں نے عبداللہ بن انیس یعنی ابوفاطمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے

کہ آپ نے (ایک روز صحابہ سے) فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو چاہتا ہے کہ وہ ہمیشہ صحیح تندرست رہے کبھی بیمار نہ ہو صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم سب لوگ اس بات کو چاہتے ہیں آپ نے فرمایا کیا تم لوگ یہ چاہتے کہ موٹے گدھوں کی طرح بن جاؤ یہ نہیں چاہتے کہ آزمائش والے اور کفارے والے بنو۔ قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ کسی بندہ کے لئے کوئی درجہ جنت میں مقرر ہوتا ہے مگر وہ اپنے اعمال کی وجہ سے اس درجہ پر نہیں پہنچ سکتا لہٰذا اللہ تعالیٰ اس کو کسی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے تا کہ وہ اس درجہ پر پہنچ جائے۔ اس حدیث کو محمد بن ابی حمید نے ابی عقیل زرقی سے جن کا نام زہرہ بن معبد ہے اور انہوں نے ابن ابی فاطمہ سے انہوں نے نبیؐ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے اور حجاج بن ابی حجاج نے اس حدیث کو اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن انیس ابی فاطمہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے انہوں نے یہ نہیں ذکر کیا کہ عبداللہ اس حدیث کو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان کا ذکر ایاس بن ابی فاطمہ کے بیان میں انشاء اللہ آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۷۲۔ حضرت انیسؓ بن قتادہ باہلی

حضرت انیسؓ بن قتادہ باہلی۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے۔ ان سے اسیر بن جابر اور شہر بن حوشب نے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث عباد بن راشد کے پاس ہے وہ میمون بن سیاہ سے وہ شہر بن حوشب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا چند لوگ خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وارضاہ کو برا کہنے لگے اور ان کی برائی بیان کرنے لگے یہاں تک کہ آخر میں ایک شخص قبیلہ انصار کے یا اور کسی قبیلہ کے کھڑے ہوئے ان کا نام انیس تھا انہوں نے خدا کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد کہا کہ تم لوگوں نے آج حضرت علی کو بہت برا کہا اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ شفاعت کروں گا جتنے کہ پتھر اور مٹی کے ٹکڑے زمین پر ہیں اور میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ آنحضرتؐ سے بڑھ کر کوئی اپنے قرابت کالحاظ کرنے والا نہ تھا پس کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ آپ کی شفاعت تم تک پہنچ جائے گی اور آپ کے اہل بیت اس سے محروم رہیں گے۔ اس حدیث کے روایت کرنے میں میمون بن سیاہ تنہا ہیں وہ بصرہ کے رہنے والے اور معتبر ہیں وہی ان کی حدیثوں کے حافظ ہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ انیس صحابہ میں سے ایک شخص ہیں اور انصاری ہیں ان کا نسب انہوں نے نہیں بیان کیا۔ ان سے شہر بن حوشب نے روایت کی ہے ان کی حدیث یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا میں قیامت کے دن اس سے زیادہ شفاعت کروں گا جس قدر پتھر اور مٹی کے ڈھیلے زمین پر ہیں ابوعمر نے لکھا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ انیس بن قتادہ باہلی بصرہ کے رہنے والے ہیں ان سے ابونضرہ نے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں بنی ضبیعہ کی ایک جماعت کے ہمراہ رسول اللہؐ کی خدمت میں گیا بعض لوگ ان کو انس بھی کہتے ہیں مگر انیس زیادہ مشہور ہے۔ ابونعیم نے شفاعت والی حدیث انیس انصاری بیاضی کے تذکرہ میں روایت کی ہے اور ان کا تذکرہ انہوں نے مستقل طور پر لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔ ابن مندہ نے اس حدیث کو اسی اسناد کے ساتھ لکھا ہے مگر انہوں نے ان انیس کو باہلی لکھ دیا ہے۔ پس جب راوی بھی ایک ہی ہیں یعنی عباد بن راشد میمون بن سیاہ اور شہر بن حوشب سے اور حدیث بھی ایک ہی ہے یعنی شفاعت والی اور ابن مندہ اور ابونعیم دونوں کہتے ہیں کہ انصار میں سے یا ان کے علاوہ ایک شخص کھڑے ہو گئے پس اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ یہ دونوں ایک ہیں پھر میں

نہیں جانتا کہ ان دونوں نے ان کو باہلی کیسے لکھ دیا علاوہ اس کے ابونعیم اکثر ابن مندہ کی پیروی کیا کرتے ہیں رہ گیا ابن مندہ کا ابوموسیٰ پر استدراک کرنا اس کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کیونکہ اگرچہ انہوں نے ان کو انصاری نہیں لکھا مگر مطلب وہی ان کی عبارت سے بھی نکلتا ہے جو ابوموسیٰ نے باہلی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے صرف بات اتنی ہے کہ اگر وہ ان کو باہلی نہ لکھتے تو بہتر ہوتا کیونکہ حدیث میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو ان کے باہلی ہونے پر دلالت کرے حدیث میں صرف اسی قدر مضمون ہے جو ان کے انصاری ہونے پر دلالت کرتا ہے واللہ اعلم۔ ابوعمر نے انیس باہلی کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے جس طرح ہم نے بیان کیا اور وہ ایک دوسری حدیث اس تذکرہ میں لائے ہیں وہ یہ کہ انیس نے کہا میں رسول اللہؐ کی خدمت میں قبیلہ ضبیعہ کے کچھ لوگوں کے ہمراہ گیا تھا اور انہوں نے انیس انصاری کا بھی تذکرہ لکھا ہے اور ان کے تذکرہ میں شفاعت والی حدیث لائے ہیں لہٰذا ان پر طعن نہیں ہو سکتا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۲۔ حضرت انیسؓ بن قتادہ بن ربیعہ

حضرت انیسؓ بن قتادہ بن ربیعہ بن مطرف بن خالد بن حارث بن زید بن عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے اور جنگ احد میں شہید ہوئے۔ اخنس بن شریق نے ان کو قتل کیا تھا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے خنساء بنت خذام اسدیہ سے نکاح کیا تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا نام انس ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے مگر ہم نے ان کا ذکر ان کے بیان میں بھی کیا ہے۔ مجمع بن جاریہ نے روایت کی ہے کہ خنسا بنت خذام انیس بن قتادہ کے نکاح میں تھیں جب وہ احد کے دن شہید ہوئے تو خنسا کے والد نے خنسا کا نکاح قبیلہ مزنیہ کے ایک شخص سے کر دیا مگر خنساء اس سے خوش نہیں ہوئیں اور رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئیں۔ رسول اللہؐ نے ان کا نکاح فسخ کر دیا پھر ابولبابہ نے خنساء سے نکاح کیا اس نکاح سے سائب بن ابی لبابہ پیدا ہوئے ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔ ابوعمر نے خنساء کو اسدیہ لکھا ہے حالانکہ یہ انصاریہ ہیں۔

۲۷۳۔ حضرت انیسؓ بن مرثد

حضرت انیسؓ بن مرثد بن ابی مرثد غنوی۔ ان کو لوگ انس بھی کہتے ہیں مگر انیس ہی زیادہ مشہور ہے۔ یہ ابوعمر کا بیان ہے مگر ہم نے ان کا ذکر انس ہی کے بیان میں کیا ہے ہم نے ان کا نسب بھی وہاں بیان کیا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابویزید ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ انصاری ہیں بوجہ اس کے کہ ان کے گمان میں انصار سے اور ان کی حلف کی دوستی تھی مگر یہ صحیح نہیں ان سے اور حمزہ بن عبدالمطلب سے حلف کی دوستی تھی ان کا نسب غنی بن اعصر سے ہے یہ اور ان کے والد مرثد اور ان کے دادا ابومرثد سب صحابی ہیں ان کے والد رجیع کے دن رسول اللہؐ کی حیات میں شہید ہوئے اور ان کے دادا نے حضرت ابوبکرؓ صدیق کی خلافت میں وفات پائی اور یہ انیس نبیؐ کے ہمراہ فتح مکہ اور حنین میں شریک تھے اور جنگ حنین کے زمانہ میں مقام اوطاس میں یہ نبیؐ کی طرف سے جاسوس تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہی ہیں جن سے رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ اے انیس اس عورت کے پاس چلے جاؤ اگر وہ زنا کا اقرار کر لے تو اس کو سنگسار کر دینا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ان میں اور ان کے والد کی عمر میں صرف اکیس برس کا تفاوت تھا۔ حضرت انیس کی وفات ربیع الاول ۲۰ھ میں ہوئی حکم بن مسعود نے بواسطہ ان کے نبیؐ سے فتنہ کے متعلق ایک حدیث

روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نبیؐ نے قبیلہ اسلم کی عورت کے سنگسار کرنے کا جن کو حکم دیا تھا وہ انیس بن ضحاک ہیں اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ اسے نقل کرنے والے زیادہ ہیں اور اس وجہ سے کہ نبیؐ جب کوئی کام کسی قبیلہ کا کسی کے متعلق کرتے تھے تو ایسے ہی شخص کے متعلق کرتے تھے جو اس قبیلہ کا ہو کیونکہ اہل عرب کی طبیعتیں اس بات سے متنفر تھیں کہ غیر قبیلہ کا آدمی ان پر حاکم بنایا جائے لہٰذا آپ انہیں کی طبیعت کی موافقت کرتے تھے اور ان کو ابواحمد عسکری نے انصار میں شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ انیس بن ابی مرثد انصاری ان سے فتنہ کے متعلق بھی ایک حدیث روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا عنقریب ایک فتنہ ہوگا[1] اندھا، بہرا، گونگا، مگر یہ حدیث انصار سے منقول نہیں ہے۔

۲۷۴۔حضرت انیسؓ بن معاذ

حضرت انیسؓ بن معاذ بن انس بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری خزرجی بدری بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام انس ہے اور ان کے والد کو بعض لوگوں نے معاذ بن قیس کہا ہے۔ان کا تذکرہ صرف ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ عروہ بن زبیر نے ان انصار کے بیان میں جو بدر میں شریک تھے انیس بن معاذ بن قیس کا نام لیا ہے اور ابوبکر نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر میں قبیلہ بنی عمرو بن مالک بن نجار یعنی بنی حدیلہ سے انس بن معاذ بن انس بن قیس کا بھی نام لیا ہے۔ان کا نسب یہی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک نہیں کیا حالانکہ ان کی عادت اس قسم کے مقامات میں استدراک کرنے کی ہے۔

۲۷۵۔حضرت انیفؓ بن جشم

حضرت انیفؓ بن جشم۔ان کے نام کے آخر میں ف ہے۔یہ بیٹے ہیں جشم بن عوذ اللہ بن تاج بن اراشہ بن عامر بن عبیل بن قسمیل بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ کے۔انصار کے حلیف تھے بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔یہ محمد بن اسحاق کا بیان ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

فران: فاء اور راء مشددہ اور آخر پر نون ہے۔جشم: جیم معجمہ اور شین معجمہ کے ساتھ ہے۔عبیل: عین مہملہ اور باء موحدہ اور یا کے ساتھ اور آخر پر لام ہے۔

۲۷۶۔حضرت انیفؓ بن حبیب

حضرت انیفؓ بن حبیب۔طبری نے ان کا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو خیبر کے دن شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ خیبر میں سنہ ۷ھ میں شہید ہوئے۔ان کی کوئی حدیث نہیں روایت کی گئی۔

۲۷۷۔حضرت انیفؓ بن ملہ

حضرت انیفؓ بن ملہ یمامی۔حیان کے بھائی ہیں۔رسول اللہؐ کے پاس یہ اور ان کے بھائیؓ حیان جو ملہ کے بیٹے تھے اور رفاعہ اور بجہ جو زید کے بیٹے تھے یمامہ کے بارہ آدمیوں کے ہمراہ آئے تھے جب یہ لوٹ کے گئے تو انیف سے ان کی قوم نے

---

[1] یعنی وہ فتنہ کسی کے دفع کرنے سے دفع نہ ہوگا۔

پوچھا کہ تمہیں نبیؐ نے کیا حکم دیا ہے انہوں نے کہا کہ ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم بکری کو بائیں پہلو پر گرائیں اور اس کو قبلہ رو کر کے ذبح کریں اور اس کا خون بہا دیں اور اس کو کھالیں پھر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر کریں ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۷۸۔ حضرت انیفؓ بن وایلہ

حضرت انیفؓ بن وایلہ۔ واقدی نے اسی طرح لکھا ہے یعنی یائے تحتانی کے ساتھ اور ابن اسحاق نے واثلہ لکھا ہے خیبر کے دن شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

باب الھمزۃ والہاء

۲۷۹۔ حضرت اہبانؓ بن اخت ابی ذر

حضرت اہبانؓ بن اخت ابی ذر۔ ابو ذر کی بہن کے بیٹے ہیں۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ محمد بن اسماعیل نے بیان کیا ہے کہ یہ صیفی کے بیٹے ہیں مگر اور لوگوں نے اس کے خلاف لکھا ہے۔ ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن سعد واقدی سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے جو صحابہ بصرہ میں سکونت پذیر ہوئے تھے ان میں سے اہبان بن صیفی غفاری بھی ہیں کنیت ان کی ابو مسلم ہے انہوں نے وصیت کی تھی کہ ان کو کفن میں دو کپڑے دیئے جائیں مگر لوگوں نے تین کپڑے دیئے دفن کرنے کے بعد صبح کو دیکھا کہ وہ تیسرا کپڑا کھونٹی پر لٹکا ہوا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے اس تذکرہ میں محمد بن سعد واقدی کے موافق لکھا ہے اور کہا ہے کہ اہبان بن صیفی لہٰذا اس کا ذکر کرنا اہبان کے تذکرہ میں مناسب ہے اور ابو عمر نے یہ کچھ نہیں بیان کیا انہوں نے صرف اسی قدر بیان کیا ہے کہ اہبان بن اخت ابی ذر ان سے حمید بن عبدالرحمٰن حمیری بصری نے روایت کی ہے ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں یہ (اپنے ماموں) حضرت ابو ذر سے روایت کرتے ہیں اور اس میں کچھ اعتراض نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۸۰۔ حضرت اہبانؓ بن اوس

حضرت اہبانؓ بن اوس اسلمی ان کا لقب مکلم الذئب (یعنی بھیڑیئے سے کلام کرنے والے) مشہور ہے کنیت ان کی ابو عقبہ ہے کوفہ میں رہتے تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ مکلم الذئب (یہ نہیں ہیں بلکہ) اہبان بن عباد خزاعی ہیں ابن مندہ کہتے ہیں کہ یہ سلمہ بن اکوع کے چچا ہیں۔ ہمیں محمد بن محمد بن سرایا بلدی وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالوقت نے اپنی اسناد سے محمد بن اسماعیل تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابو عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے مجزاۃ بن زاہر سے انہوں نے اپنوں میں سے ایک شخص سے روایت کر کے خبر دی جن کا نام اہبان بن اوس تھا۔ اصحاب شجرہ[1] میں سے تھے اور ان کے دونوں گھٹنوں میں درد رہتا تھا جب وہ سجدہ کرتے تھے تو اپنے دونوں گھٹنوں کے نیچے تکیہ رکھ لیتے تھے۔

---

[1] اصحاب شجرہ ان صحابہ کو کہتے ہیں جنھوں نے مقام حدیبیہ میں درخت کے نیچے سرور انبیاءؐ سے بیعت کی تھی انہیں کو اصحاب بیعۃ الرضوان بھی کہتے ہیں (رضی اللہ عنہم وارضاہم)

انیس بن عمرو نے ان سے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں اپنی بکریاں چرا رہا تھا بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کیا میں نے اسے ڈانٹا تو بھیڑیا اپنی دم ہلانے لگا اور مجھ سے مخاطب ہو کر بولا کہ (خیر آج تو نے بچالیا) جس دن [1] لوگ اس طرف سے غافل ہوں گے اس دن کون بچائے گا؟ کیا تم میرا رزق جو خدا نے مجھے دیا تھا چھینے لیتے ہو یہ کہتے ہیں میں نے (تعجب سے) ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور کہا آج کا جیسا تعجب انگیز واقعہ میں نے کبھی نہیں دیکھا بھیڑیے نے کہا تم اس بات پر کیا تعجب کرتے ہو اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ رسول اللہ سامنے کے باغات میں موجود ہیں اور اس نے اپنے ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کیا ہے وہ لوگوں سے گزشتہ اور آئندہ کی خبریں بیان کرتے ہیں اور لوگوں کو خدا کی طرف اور اس کی عبادت کی طرف بلاتے ہیں۔

یہ سن کر اہبان رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا واقعہ آپ سے بیان کیا اور اسلام لائے۔ ابونعیم نے یہ حدیث اسی تذکرہ میں لکھی ہے اور ابن مندہ نے یہ حدیث اہبان بن عیاذ کے تذکرہ میں لکھی ہے اور ابوعمر نے انہیں کے تذکرہ میں کہا ہے کہ یہ اصحاب شجرہ میں سے تھے ان کو لوگ مکلم الذئب کہتے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ مکلم الذئب اہبان بن عیاذ سے ہیں (فقط) کسی نے ان کا نسب نہیں بیان کیا ہشام کلبی نے کہا ہے کہ یہ اہبان اکوع کے بیٹے تھے اکوع کا نام سنان بن عیاذ بن ربیعہ بن کعب بن امیہ بن یقظہ بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصی بن حارثہ اسلمی انہوں نے کہا ہے کہ محمد بن اشعث قائد کا اور ان کے تمام خاندان کا نسب اسی طرح بیان کیا جاتا ہے اور محمد بن اشعث انہیں کی اولاد میں ہیں کیونکہ محمد بن اشعث بیٹے ہیں عقبہ بن اہبان کے یہ نسب اس قول کے مخالف نہیں ہے جو اوپر بیان ہوا یعنی یہ کہ اہبان سلمہ بن اکوع کے چچا ہیں کیونکہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سلمہ بیٹے ہیں عمرو کے اور وہ بیٹے ہیں اکوع کے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۱۔ حضرت اہبانؓ بن صیفی

حضرت اہبانؓ بن صیفی غفاری۔ حرام بن غفار کی اولاد سے ہیں بصرہ میں رہتے تھے کنیت ان کی ابومسلم اور بعض لوگ ان کا نام وہبان کہتے ہیں واؤ کے بیان میں انشاء اللہ بیان ہوگا۔ ان سے ان کی بیٹی عدیسہ روایت کرتی ہیں۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے ہمیں مریح بن نعمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد یعنی ابن زید نے عبدالکریم بن حکم غفاری اور عبداللہ بن عبید سے انہوں نے عدیسہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے علی بن ابی طالب میرے پاس تشریف لائے اور دروازہ پر کھڑے ہو کر پوچھا کہ کیا یہاں ابومسلم ہیں؟ میں نے کہا کہ ہاں تو انہوں نے کہا کہ تم کو کیا چیز مانع ہے کہ تم اس کام میں کچھ حصہ نہیں لیتے اور کچھ ہاتھ نہیں بٹاتے میں نے کہا کہ ایک وصیت مجھے میرے خلیل اور آپ کے ابن عم نے کی تھی وہ وصیت مجھے اس بات سے مانع ہے مجھے حضرت نے وصیت فرمائی تھی کہ جب فتنہ کا زمانہ ہو تو تم لکڑی کی تلوار بنالینا چنانچہ میں نے لکڑی کی تلوار بنالی ہے وہ لٹکی ہوئی ہے۔

واقدی نے بیان کیا ہے کہ جو لوگ بصرہ میں آ کے فروکش ہوئے تھے ان میں اہبان بن صیفی غفاری بھی تھے انہوں نے وصیت کی تھی کہ صرف دو کپڑوں میں انہیں کفن دیا جائے مگر لوگوں نے انہیں تین کپڑوں میں کفنایا صبح کو وہ تیسرا کپڑا لوگوں نے کھونٹی پر دیکھا ابوعمر نے لکھا ہے کہ اس حدیث کو بصرہ کے پرہیزگار لوگوں کی ایک جماعت نے یعنی سلیمان بن تیمی اور ان کے بیٹے معتمر نے اور

---

[1] مراد اس سے قرب قیامت کا زمانہ ہے کہ اس وقت درندے آبادیوں میں پھریں گے اور مویشیوں کا کوئی حفاظت کرنے والا نہ ہوگا۔

یزید بن زریع نے اور محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ نے معلیٰ بن جابر بن مسلم سے انہوں نے عدیسہ بنت وہبان سے روایت کیا ہے اور ابن مندہ نے اس حدیث کو اہبان بن اخت ابی ذر کے تذکرہ میں لکھا ہے جیسا کہ پیشتر گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۲۔ حضرت اہبان ؓ بن عیاذ

حضرت اہبان ؓ بن عیاذ خزاعی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بھیڑئے سے کلام کرنے والے یہی ہیں۔ یہ اصحاب شجرہ میں سے ہیں ان سے یزید بن معاوی بکائی نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہی ہیں جن سے بھیڑیے نے کلام کیا تھا اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ ہر سال اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کیا کرتے تھے مگر صحیح یہ ہے کہ کہ بھیڑیے سے کلام کرنے والے اہبان بن اوس اسلمی ہیں۔ ابن مندہ نے ان اہبان بن عیاذ کا تذکرہ مستقل طور پر علیحدہ لکھا ہے۔ اور ابوعمر اور ابونعیم نے اہبان بن اوس کے تذکرہ میں ان کو بھی ذکر کر دیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بھیڑیے سے کلام کرنے والے اہبان بن عیاذ خزاعی ہیں واللہ اعلم۔

عیاذ: عین مہملہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور اس کے آخر پر ذال معجمہ ہے۔

۲۸۳۔ حضرت اہود ؓ بن عیاض

حضرت اہود ؓ بن عیاض ازدی یہ وہی ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کی خبر قبیلہ حمیر کو پہنچائی تھی اس وقت جو باتیں انہوں نے کی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس وقت مسلمان تھے ان کا تذکرہ ابن دباغ نے محمد بن اسحاق سے نقل کیا ہے۔

باب الھمزۃ مع الواو

۲۸۴۔ حضرت اوس ؓ بن ارقم

حضرت اوس ؓ بن ارقم بن زید بن قیس بن نعمان بن مالک بن اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی قبیلہ بنی حارث بن خزرج سے ہیں۔ زید بن ارقم کے بھائی ہیں۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی اسناد سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے شہداء احد کے ناموں میں قبیلہ بنی حارث بن خزرج سے زید بن ارقم کے بھائی کا نام بھی روایت کیا ہے کہ وہ اس میں شہید ہوئے انہوں نے کہا کہ اوس بن ارقم بن زید بن قیس بھی اسی جنگ میں شہید ہوئے تھے اور انہوں نے ان کا نسب بھی بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۵۔ حضرت اوس ؓ بن اعور

حضرت اوس ؓ بن اعور بن جوشن بن عمرو بن مسعود۔ ان کو بخاری نے ذکر کیا ہے اور ان کا ذکر ذو والے ناموں میں آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ یہ جوشن بن عمرو بن مسعود کے بیٹے ہیں مگر یہ نسب صحیح نہیں ہے ابوعمر نے ان کا تذکرہ ردیف ذال میں ذی الجوشن کے بیان میں کیا ہے۔ لقب ان کا ذوالجوشن ہے اور نام ان کا اوس ہے۔ یہ ایک قول کے موافق ہے اور اس کے علاوہ بھی کہا گیا ہے اور اس اختلاف کو ذال کے باب میں انشاء بیان کیا جائے گا۔ اور یہ اوس بن اعور بن عمرو بن معاویہ ہے اور معاویہ کا مشہور نام ضباب بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے یہ والد ہیں شمر بن ذی الجوشن

کے جس کا واقعہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مشہور ہے۔ انہوں نے کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی ان کا باقی حال ذی الجوشن کے بیان میں انشاءاللہ آئے گا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۶۔ حضرت اوسؓ بن انیس

حضرت اوسؓ بن انیس قرنی۔ اور بعض لوگ ان کو اویس بن عامر کہتے ہیں یہ بڑے مشہور زاہد ہیں اویس کے بیان میں انشاء اللہ ان کا تذکرہ ہوگا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۸۷۔ حضرت اوسؓ بن اوس ثقفی

حضرت اوسؓ بن اوس ثقفی۔ ابن مندہ نے لکھا ہے کہ بخاری نے ان کو تین شخص کر کے لکھا ہے اور ابن مندہ نے ابن معین سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اوس بن اوس اور اوس بن ابی اوس ایک شخص ہیں۔ عبدالرحمٰن بن یعلیٰ طائفی نے عثمان بن عبداللہ بن اوس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا اوس بن حذیفہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اس وفد میں تھا جو قبیلہ بنی مالک سے رسول اللہؐ کے پاس آیا تھا یعنی وفد ثقیف۔ بنومالک اور قبیلہ ثقیف کی ایک شاخ ہے وہ کہتے تھے کہ نبیؐ نے اس وفد کو اپنے ایک قبہ میں جو مسجد اقدس اور خانہ مقدس کے درمیان میں تھا اتارا تھا اور آپ ان کے پاس بعد نماز عشا کے جاکے باتیں کیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو شعبہ نے نعمان بن سالم سے انہوں نے اوس بن اوس ثقفی سے روایت کیا ہے کہ وہ اس وفد میں تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں اس حدیث کو شعبہ نے اوس بن اوس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ ابن مندہ کا کلام ختم ہوگیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے کیا ہے۔ اور ابوعمر نے (اس قدر اور زیادہ) لکھا ہے کہ بعض لوگ ان کو اوس بن ابی اوس بھی کہتے ہیں یہ والد ہیں عمرو بن اوس کے اور انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں منجملہ ان کے یہ حدیث ہے کہ جو شخص نہلائے اور نہائے وہ حدیث جو ابن مندہ نے اس کے بعد والے تذکرہ میں نقل کی ہے۔ ان کو ابن مندہ نے قبیلہ ثقیف کی طرف منسوب نہیں کیا اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ علیحدہ نہیں لکھا بلکہ ان کا تذکرہ اوس بن حذیفہ کے ذکر میں لکھ دیا ہے جیسا کہ انشاءاللہ ہم آئندہ ذکر کریں گے انہوں نے ان کا نام انس بن ابی انس لکھا ہے اور ابوانس کا نام حذیفہ ہے ابوعمر نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

۲۸۸۔ حضرت اوسؓ بن اوس

حضرت اوسؓ بن اوس اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام اوس بن ابی اوس ہے ان کا شمار اہل شام میں ہے ان سے ابوالاشعث صنعائی نے اور عبداللہ بن محیریز نے روایت کی ہے کہ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی صوفی نے اپنی اسناد سے ابوداؤد سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حاتم جرجانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مبارک نے اوزاعی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حسان بن عطیہ نے ابوالاشعث سے انہوں اوس بن اوس سے انہوں نے رسول اللہؐ سے نقل کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن نہلائے [1] اور نہائے پھر (جامع مسجد) سویرے جائے اور پیادہ پا جائے سوار ہو کر نہ جائے اور

[1] جمعہ کے دن اپنی بی بی سے خلوت کرنے کی فضیلت اس حدیث سے نکلتی ہے جیسا کہ اور احادیث میں بھی وارد ہوا ہے۔

امام کے قریب بیٹھے اور خطبہ سنے اور (اس درمیان میں کوئی لغو کام نہ کرے اس کو ہر قدم کے عوض میں ایک سال کا ثواب ملے گا ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی شب بیداری کا۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور اس حدیث کو احمد بن شعیب نے محمد بن خالد سے انہوں نے عمر بن عبدالواحد سے انہوں نے یحیٰی بن حارث سے انہوں نے ابوالاشعث سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ اوس بن اوس ثقفی سے مروی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ اوس اور وہ اوس جن کا ذکر پہلے ہوا دونوں ایک ہیں مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ اوس بن ابی اوس ہیں اور وہ حدیث روایت کی ہے جو ہم سے عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن داؤد تک بیان کی وہ شعبہ سے وہ نعمان بن سالم سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے ابن عمرو بن اوس کو اپنے دادا اوس بن ابی اوس سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا کہ آپ وضو کر رہے تھے آپ نے استیکاف تین بار کیا میں نے پوچھا کہ استیکاف کیا چیز ہے انہوں نے کہا (اس کا مطلب یہ ہے کہ) آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور نیز یعلی بن عطا سے مروی ہے کہ وہ اپنے والد سے وہ اوس بن ابی اوس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے نبیؐ کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور اپنے نعلین پر مسح فرمایا اور نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ ابونعیم نے ان اوس کو عمرو بن اوس ثقفی کا والد قرار دیا ہے اور ابوعمر کی مخالفت کی ہے۔ ابوعمر نے ان کو ثقفی قرار دیا ہے اور انہوں نے علاوہ ثقفی کے نہ اوس بن اوس کا تذکرہ کیا ہے نہ اوس بن ابی اوس کا ذکر لکھا ہے اور عنقریب ان دونوں تذکروں کی بابت اوس بن حذیفہ کے تذکرہ میں انشاء اللہ کلام کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۸۹۔ حضرت اوسؓ بن بشیر

حضرت اوسؓ بن بشیر۔ یمن کے لوگوں میں سے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں یہ جیشان کے رہنے والے ہیں یہ ابوعمر کا بیان ہے۔ ہمیں حافظ محمد بن عمر بن ابی عیسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے ہیں ہم سے ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے اجازۃً بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص عمر بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر محمد بن احمد ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعاصی کے چچا یعنی ابومحمد نے علی بن سعید سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ولید بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن صالح نے لیث بن سعد سے انہوں نے عامر بن یحیٰی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اوس بن بشیر سے روایت کی ہے کہ ایک شخص یمن کا رہنے والا جو قبیلہ بنی خنساء کا تھا۔ نبیؐ کے حضور میں آیا اور اس نے کہا کہ ہمارے یہاں ایک پینے کی چیز کا رواج ہے جس کو مزر کہتے ہیں چینا (ایک قسم کا غلہ) سے بنائی جاتی ہے نبیؐ نے فرمایا کیا اس میں نشہ ہے؟ آنے والے کہا جی ہاں تو آپ نے فرمایا کہ تم اس کو نہ پیو۔ اس نے تین بار اس کے متعلق سوال دہرایا۔ آپ نے ہر بار پوچھا کہ کیا اس میں نشہ ہے تو اس نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا تم اس کو نہ پیو۔ اس نے عرض کیا کہ لوگ صبر نہ کر سکیں گے آپ نے فرمایا کہ اگر صبر نہ کر سکیں گے تو ان کے سر توڑ دو۔ ان کو قبیلہ بنی خنساء سے کہنا غلط ہے۔ یہ جیشان کے ہیں جو یمن کا ایک قبیلہ ہے۔ یہ حدیث جابر بن عبداللہ سے اور دیلم جیشانی سے مروی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ پس ابوموسیٰ کی روایت کی بنا پر اوس اہل یمن سے نہیں ہیں ہاں وہ اس وقت موجود تھے جب یمنی نے نبیؐ سے اس مسئلہ کو پوچھا۔

۲۹۰۔ حضرت اوسؓ بن ثابت

حضرت اوسؓ بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج انصاری خزرجی۔ حضرت حسان بن ثابت شاعر کے بھائی ہیں بیعت عقبہ اور جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ اوس بن ثابت بن منذر بن حرام قبیلہ بنی عمرو بن مالک بن نجار سے ہیں اور اور لوگوں نے لکھا ہے کہ قبیلہ بنی عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار سے ہیں ابن مندہ نے سمجھا ہے کہ یہ اختلاف نسب میں ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ پہلے قول میں جو ان کو قبیلہ بنی عمرو بن زید مناۃ سے قرار دیا ہے وہ پہلے عمرو کا نسب ہے اور دوسرے قول میں جو بنی عمرو بن مالک بن نجار سے قرار دیا ہے وہ دوسرے عمرو کا حال (الٹ ہے) اور یہ پہلے عمرو کے دادا ہیں جس نے اس نسب کو دیکھا ہے جو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے وہ جانتا ہے کہ ان دونوں قولوں میں کچھ اختلاف نہیں ہے۔ عبداللہ بن محمد بن عمارہ انصاری نے بیان کیا ہے کہ یہ اوس جنگ احد میں شہید ہوئے۔ واقدی نے لکھا ہے کہ یہ جنگ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے اور حضرت عثمانؓ کی خلافت میں مدینہ میں وفات پائی۔ ابو عمر نے لکھا ہے کہ میرے نزدیک عبداللہ کا قول صحیح ہے واللہ اعلم اور ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ یہ جنگ بدر میں شریک تھے اور جنگ احد میں شہید ہوئے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کے اور ان کی بی بی کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی **للرجال نصیب مما ترک الوالدان ولا قربون** (مردوں کو بھی حصہ ہے اس مال میں جو ماں باپ اور اعزہ چھوڑ مریں۔ اس کے بعد اسی آیت میں یہ مضمون ہے کہ عورتوں کو بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور اعزہ چھوڑیں) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میں نے یہ قصہ خالد بن عرفطہ کے بیان میں لکھا ہے اور وہیں اس پر بحث کی ہے۔

۲۹۱۔ حضرت اوسؓ بن ثعلبہ

حضرت اوسؓ بن ثعلبہ تیمی۔ حاکم ابوعبداللہ نے ان کا تذکرہ ان صحابہ کے ذیل میں لکھا ہے جو نیشاپور چلے آئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۹۲۔ حضرت اوسؓ بن جبیر

حضرت اوسؓ بن جبیر انصاری۔ قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں خیبر کے دن قلعہ ناعم پر شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن شاہین نے کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے ان کا نام اوس بن حبیب لکھا ہے واللہ اعلم۔

۲۹۳۔ حضرت اوسؓ بن جہیش

حضرت اوسؓ بن جہیش بن یزید نخعی مشہور نام ان کا ارقم ہے قبیلہ نخع کے وفد کے ساتھ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے ارقم کے نام میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کا ذکر ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۹۴۔ حضرت اوسؓ ابو حاجب کلابی

حضرت اوسؓ۔ کنیت ان کی ابو حاجب کلابی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے ان سے ان کے بیٹے حاجب نے روایت کی ہے کہ یہ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی ابن ابی حاتم نے کہا کہ اوس کلابی ضحاک بن سفیان کلابی سے

روایت کرتے ہیں اور ان سے ان کے بیٹے حاجب روایت کرتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہے۔

۲۹۵۔حضرت اوسؓ بن حارثہ

حضرت اوسؓ بن حارثہ بن لام بن عمرو بن ثمامہ بن عمرو بن طریف طائی ان کا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی اسناد سے حمید بن منہب سے انہوں نے اپنے دادا اوس بن حارثہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں قبیلہ طے کے ستر سواروں کے ساتھ گیا اور میں نے آپ سے اسلام کے اوپر بیعت کی اور انہوں نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن دباغ نے لکھا ہے۔

۲۹۶۔حضرت اوسؓ بن حبیب

حضرت اوسؓ بن حبیب انصاری۔قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں خیبر میں شہید ہوئے اور بعض لوگ ان کو اوس بن جبیر بھی کہتے ہیں۔ابو عمر نے ان کا ذکر یہاں لکھا ہے اور (ہماری کتاب میں) ان کا تذکرہ اوس بن جبیر کے بیان میں گذر چکا ہے۔

۲۹۷۔حضرت اوسؓ بن حدثان

حضرت اوسؓ بن حدثان بن عوف بن ربیعہ بن سعد بن یربوع بن وابلہ بن دہمان بن نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن۔اس نسب کو ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے یہ وہی ہیں جن کو نبیؐ نے منیٰ [1] کے زمانے میں بھیجا تھا تاکہ اس امر کا اعلان کر دیں کہ جنت میں سوا مومن کے کوئی نہ جائے گا اور یہ منیٰ کا زمانہ کھانے پینے کا زمانہ ہے۔ ان سے ان کے بیٹے مالک بن اوس نے صدقہ فطر کے بارے میں روایت کی ہے۔ہم سے ابو الفرج یحییٰ بن محمود ثقفی نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابن ابی عاصم تک روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بکار عیشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بکر برسانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو بن صہبان نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے زہری نے مالک بن اوس بن حدثان سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ صدقہ فطر ایک صاع کھانا دو اور ہمارا کھانا اس زمانے میں گیہوں اور کھجوریں اور جو اور پنیر تھا۔اس حدیث کو ان سے سلمہ بن وردان نے بھی روایت کیا ہے ان کے بیٹے مالک بن اوس کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۸۔حضرت اوسؓ بن حذیفہ

حضرت اوسؓ بن حذیفہ بن ربیعہ بن ابی غیرۃ بن عوف ثقفی یہ اوس بن ابی اوس ہیں۔بخاری نے کہا ہے کہ اوس بن حذیفہ بیٹے ہیں ابو عمرو بن وہب بن عامر بن یسار بن مالک بن حطیط بن جشم ثقفی کے۔نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ان سے ان کے بیٹے نے اور عثمان بن عبداللہ نے اور عبدالملک بن مغیرہ نے روایت کی ہے۔محمد بن سعد واقدی نے بیان کیا ہے کہ جو صحابہ طائف میں آ کے رہے تھے ان میں اوس بن حذیفہ بھی تھے یہ ثقیف کے وفد میں تھے۔انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے یہ تمام

---

[1] منیٰ ایک مقام ہے حدود حرم میں مکہ معظمہ سے ایک فرسخ وہاں حاجی لوگ جا کے ٹھہرتے ہیں اسی زمانہ کو منیٰ کا زمانہ (زمانہ منی سے غالباً زمانہ حج مراد ہے۔محمد احمد) کہتے ہیں۔

بیان ابن مندہ کا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ اوس بن حذیفہ ثقفی ان کو لوگ اوس بن ابی اوس بھی کہتے ہیں ابواوس کا نام حذیفہ تھا اور خلیفہ بن خیاط نے کہا ہے کہ ان کا نام اوس بن اوس بھی ہے اور اوس بن ابی اوس بھی ہے ابواوس کا نام حذیفہ ہے۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ یہ اوس عثمان بن عبداللہ بن اوس کے دادا ہیں۔ اوس بن حذیفہ کی روایت کی ہوئی بہت سی حدیثیں ہیں منجملہ ان کے پیروں پر مسح کرنے کی حدیث ہے مگر اس کی سند میں ضعف ہے اور یہ قبیلہ بنی مالک کے اس وفد میں تھے جو رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوا تھا آپ نے ان لوگوں کو اس قبہ میں اتارا تھا جو مسجد مقدس اور آپ کے گھر کے درمیان میں تھا اور آپ بعد نماز عشا کے ان کے پاس جایا کرتے تھے اور ان سے باتیں کیا کرتے تھے ابن معین نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی اسناد اچھی ہے اور تحزیب قرآن کے بارے میں ان کی حدیث نبیؐ صحیح نہیں ہے یہ کلام ابوعمر کا تھا انہوں نے اوس بن حذیفہ ہی کو اوس بن ابی اوس قرار دیا ہے پھر میں نہیں جانتا کہ انہوں نے ان کو دو تذکروں میں کیوں لکھا جب کہ یہ دونوں ان کے نزدیک ایک ہیں مگر ابونعیم نے بیان کیا ہے جیسا شروع تذکرہ میں گزر چکا اور انہوں نے وہ حدیث بھی روایت کی ہے جو ہم سے ابوالفضل عبداللہ خطیب نے اپنی اسناد سے ابوداؤد طیالسی تک بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی نے عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی سے انہوں نے اپنے دادا اوس بن حذیفہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم قبیلہ ثقیف کے لوگ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو احلافی لوگ تو مغیرہ بن شعبہ کے یہاں اترے اور مالکی لوگوں کو آپ نے اپنے قبہ میں اتارا اور رسول اللہؐ بعد نماز عشاء کے ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے اور ہم سے باتیں کیا کرتے تھے زیادہ دیر تک کھڑے رہنے کے سبب سے آپ اپنے پیروں کو بدلتے تھے یعنی کبھی اس پیر کے بل کھڑے ہوتے تھے کبھی اس پیر کے بل پر۔ اکثر آپ ہم سے قریش کی شکایت کیا کرتے تھے فرماتے تھے کہ ہم مکہ میں ذلیل اور کمزور تھے پھر جب ہم مدینہ میں آئے تو ہم نے لوگوں سے انتقام لے لیا اب لڑائی کا ڈول کبھی ہمارے موافق ہوتا ہے اور کبھی ہمارے خلاف۔ ایک شب کو رسول اللہؐ جس وقت تشریف لایا کرتے تھے اس وقت نہیں تشریف لائے بلکہ اس کے بعد تشریف لائے تو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آج آپ کو اس وقت سے دیر ہو گئی جس وقت آپ تشریف لایا کرتے تھے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس وقت مجھے قرآن کا ورد جو میرا معمول ہے پڑھنا تھا لہٰذا میں نے چاہا کہ اس کو تمام کر کے آؤں۔ پھر ہم نے صبح کو رسول اللہؐ کے اصحاب سے قرآن کے ورد کی بابت پوچھا کہ آپ لوگ کس کس قدر پڑھتے ہیں انہوں نے کہا کہ تین دن میں بھی ختم کر دیتے ہیں اور کبھی پانچ دن میں بھی کبھی سات دن میں کبھی نو دن میں کبھی گیارہ دن میں کبھی تیرہ دن میں کبھی مفصل کی ایک ایک سورت پڑھ لیتے ہیں۔ ابونعیم نے لکھا ہے کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے عثمان بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا اوس بن حذیفہ سے روایت کیا ہے اس میں ان سے تین وہم ہو گئے ہیں ایک یہ کہ انہوں نے اس میں ان کے باپ کا واسطہ بڑھا دیا دوسرے یہ کہ حذیفہ نام کو حذافہ کر دیا۔ تیسرے یہ کہ انہوں نے تذکرہ قائم کیا تھا اوس بن عوف کا اور حدیث روایت کی اوس بن حذافہ سے۔ مقدمین نے ان اوس ثقفی کے بارے میں اختلاف کیا ہے ان میں بعض نے اوس بن حذیفہ کہا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام اوس بن ابی اوس ہے انہوں نے ان کے باپ کی کنیت بیان کی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام اوس بن اوس ہے۔ مگر اوس بن ابی اوس ثقفی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں اوس بن اوس تو ان سے شامیوں نے روایت کی ہے اور ان کا شمار انہیں لوگوں میں ہے ان سے ابواشعث صنعانی نے جو صنعاء دمشق کے رہنے والے ہیں اور ابواسماء رحبی نے اور عبادہ بن نسی نے اور ابن

محیرز نے اور مرثد بن عبداللہ یزنی نے اور عبدالملک بن مغیرہ طائفی نے روایت کی ہے۔ ان سے ابوالاشعث نے نہلانے اور نہانے کی حدیث روایت کی ہے۔ ابونعیم نے لکھا ہے کہ ۵۹ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ یہ ابونعیم کا بیان تھا۔ انہوں نے اوس بن ابی اوس ثقفی کو اور اوس بن حذیفہ کو ایک کر دیا ہے اور ان سے راوی ابوالاشعث کو قرار دیا ہے اور ان کو شامی لکھا ہے مگر محمد بن سعد نے بیان کیا کہ اوس بن حذیفہ ثقفی طائف میں رہتے تھے لہٰذا اس بنا پر وہ نہ ہوں گے وہ شام میں رہتے تھے اور ان سے شامیوں نے روایت کی ہے ابونعیم نے محمد بن سعد سے روایت کی ہے کہ جو شخص طائف میں رہتے تھے وہ اوس بن عوف ثقفی ہیں اور وہی اوس بن حذیفہ بھی ہیں اگرچہ دادا کی طرف منسوب کر دیئے گئے مگر ابن مندہ نے محمد بن سعد سے صرف اوس بن حذیفہ نقل کیا ہے اوس بن عوف کو نقل نہیں کیا ابونعیم کے پاس اس امر کی کوئی دلیل نہیں ہے جو وہ تینوں کو یعنی اوس بن حذیفہ کو اور اوس بن ابی اوس کو اور اوس بن عوف کو ایک سمجھتے ہیں۔ ابوعمر نے ان کو تین شخص قرار دیا ہے اور تینوں کا تذکرہ علیحدہ علیحدہ لکھا ہے کہ ۵۹ھ میں ان کی وفات ہوئی جیسا کہ ابونعیم نے اوس بن حذیفہ کے بیان میں لکھا ہے اس سے ابونعیم کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ وہ دونوں ایک ہیں اور بخاری نے بھی ان تینوں کو ایک کر دیا ہے اور کہا ہے کہ اوس بن حذیفہ ثقفی والد ہیں عمرو بن اوس کے اور بعض لوگ ان کو اوس بن ابی اوس بھی کہتے ہیں اور بعض لوگ ان کو اوس بن اوس بھی کہتے ہیں یہ انہیں کے الفاظ تھے اور ان سے ابن مندہ نے اوس بن اوس کے تذکرہ میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے ان تینوں کو ایک کر دیا ہے مگر ہم نے تاریخ بخاری سے وہی نقل کیا ہے جو ہم بیان کر چکے پھر معلوم نہیں کہ انہوں نے یہ مضمون بخاری سے کس طرح نقل کیا۔ امام احمد بن حنبل نے اوس بن ابی اوس کو اور اوس بن حذیفہ کو ایک کر دیا ہے اور اپنے سند میں لکھا ہے کہ اوس بن ابی اوس ثقفی وہی اوس بن حذیفہ ہیں ہم سے عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اوس بن ابی اوس ثقفی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ ایک قوم کے چشمہ پر پہنچے اور آپ نے وضو فرمایا واللہ اعلم۔

۲۹۹۔ حضرت اوسؓ بن حوشب

حضرت اوسؓ بن حوشب انصاری۔ ہمیں ابوعیسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے احمد بن علی بن محمد بن عبداللہ کی کتاب سے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر محمد بن عیسی عطار نے ۳۴۸ھ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد عبدان بن محمد بن عیسیٰ فقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد خلیلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں جریری نے ابوالسلیل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے ہمراہ ایک انصاری کے مکان میں بیٹھا ہوا تھا جن کا نام اوس بن حوشب تھا کہ آپ کے پاس ایک ظرف لایا گیا اور آپ کے ہاتھ میں رکھ دیا گیا آپ نے فرمایا کیا چیز ہے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دودھ اور شہد ہے حضرت نے اس کو اپنے ہاتھ سے رکھ دیا اور فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں ملا کر نہ ہم پیتے ہیں اور نہ ان کو حرام کہتے ہیں جو شخص اللہ کے لئے انکسار کرے گا اللہ اس کو بلند کر دے گا اور جو سرکشی کرے گا اللہ اس کو توڑ دے گا اور جو شخص اپنے معاش کی تدبیر عمدہ کرے گا اللہ اس کو رزق دے گا۔ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے بعض روایتوں میں ہے کہ یہ دودھ وشہد مکہ میں جس نے آپ کو دیا تھا وہ طلحہ بن عبیداللہ تھے پھر آپ نے فرمایا

جو کچھ فرمایا واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۰۔حضرت اوسؓ بن خالد

حضرت اوسؓ بن خالد بن عبید بن امیہ بن عامر بن خطمہ بن جشم بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ یہی ہیں جن کے حق میں حسان بن ثابت نے جنگ یرموک میں کہا تھا۔

واقبلت یوم الروع اوس بن خالد   یسمح دما کالرعف مختضب النحر

یعنی خوف والے دن اوس بن خالد کو دیکھا کہ وہ مرغ کے تاج کے مثل (سرخ) خون تھوک رہے تھے اور تمام سینہ ان کا رنگین تھا)۔

ان کا تذکرہ کلبی نے لکھا ہے۔

۳۰۱۔حضرت اوسؓ بن خذام

حضرت اوسؓ بن خذام یہ ان چھ آدمیوں میں سے ہیں جو غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے پھر انہوں نے (اس کی سزا میں) اپنے آپ کو رسول اللہ کی مسجد میں ایک ستون سے باندھ دیا پس ان کے اور نیز ان کے اور ساتھیوں کے حق یہ میں آیت نازل ہوئی واخرون اعترفوا بذنوبھم خلطوا عملا صالحا واخر سیئا (کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنے قصور کا اقرار کرلیا ہے انہوں نے نیک کاموں کے ساتھ برے کام کو مخلوط کر دیا ہے) ان چھ آدمیوں کے نام یہ ہیں (۱) اوس بن خزام (۲) ابولبابہ (۳) ثعلبہ بن ودیعہ (۴) کعب بن مالک (۵) مرارہ بن ربیع (۶) ہلال بن امیہ۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ صرف ابولبابہ نے اپنے آپ کو بنی قریظہ کی وجہ سے ستون سے باندھا تھا جس کا ذکر ابوالبابہ کے نام اور کنیت میں انشاء اللہ کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۲۔حضرت اوسؓ بن خولی

حضرت اوسؓ بن خولی بن عبداللہ بن حارث بن عبید بن مالک بن سالم حبلی بن غنم بن عوف بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی سالمی۔ کنیت ان کی ابولیلیٰ بدر میں اور احد میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک رہے۔لوگوں کا بیان ہے کہ یہ کاملین میں سے تھے۔رسول اللہؐ نے ان کے اور شجاع بن وہب اسدی کے درمیان میں مواخات کردی تھی۔ جب نبی کی وفات ہوئی تو اوس نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم آپ کو خدا کی قسم دلاتے ہیں کہ ہمیں بھی رسول اللہؐ کی خدمت میں شریک کر لیجئے چنانچہ حضرت علی نے انہیں اجازت دے دی اور یہ آنحضرتؐ کے غسل میں شریک ہوئے اور آپ کی قبر شریف میں بھی اترے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انصار دروازے پر جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ خدا کے لئے ہمیں حضرت کے پاس آنے دو ہم حضرت کے ماموں ہیں تو کہا گیا کہ تم اپنے کسی شخص پر اتفاق کرلو (اور اس شخص کو اندر بھیج دو) چنانچہ ان لوگوں نے اوس بن خولی پر اتفاق کرلیا اور وہ رسول اللہؐ کے غسل میں اور دفن میں شریک ہوئے۔ حضرت ابن عباس نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ کی قبر میں جو لوگ اترے تھے وہ فضل بن عباس اور ان کے بھائی قثم اور رسول اللہؐ کے غلام شقران اور اوس بن خولی۔ان اوس کی وفات مدینہ

میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۳۔حضرت اوسؓ بن ساعدہ

حضرت اوسؓ بن ساعدہ انصاری۔ہمیں محمد بن عمر بن ابی عیسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابو عبداللہ ہروی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ایوب بن حبیب رقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلیمان نے حلب میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن حیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید نے حکم سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے اوس بن ساعدہ انصاری رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت نے ان کے چہرہ پر کچھ آثار ناخوشی کے دیکھے تو فرمایا کہ اے ابن ساعدہ یہ کیا بات ہے میں تمہارے چہرہ میں آثار ناخوشی کے دیکھتا ہوں انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میری کچھ لڑکیاں ہیں اور میں ان کی موت کی دعا مانگتا ہوں حضرت نے فرمایا اے ابن ساعدہ ایسی دعا نہ کرو کیونکہ لڑکیوں میں برکت ہوتی ہے یہی لڑکیاں نعمت کے وقت شکر کرنے والی اور مصیبت کے وقت رونے والی ہیں اور ایک دوسری سند میں یہ عبارت بھی ہے کہ سختی کے وقت یہی تیمارداری کرنے والی ہیں۔ان کا ثقل یعنی بوجھ زمین پر ہوتا ہے اور ان کی روزی اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۴۔حضرت اوسؓ بن سعد

حضرت اوسؓ بن سعد کنیت ان کی ابوزید۔ان کا تذکرہ عبدان مروزی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ جب نبیؐ کی وفات ہوئی اس وقت یہ اٹھاون برس کے تھے۔یحییٰ بن بکیر نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ اوس بن سعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے شام کے حاکم تھے قبیلہ بنی امیہ بن زید میں سے تھے ان کی کنیت ابوزید تھی ۱۰ھ میں بعمر ۶۴ سال ان کی وفات ہوئی ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(اگر دس ہجری کو ان کی وفات ہے تو یہ حضرت عمر کی طرف سے شام کے حاکم کیونکر ہو سکتے ہیں۔قابل غور ہے۔محمد احمد)

۳۰۵۔حضرت اوسؓ بن سعید

حضرت اوسؓ بن سعید انصاری۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ابوالزبیر نے سعید بن اوس انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا عید کے دن فرشتے راستوں پر کھڑے ہو کر پکارتے ہیں کہ اے مسلمانو اپنے بزرگ پروردگار کے پاس جاؤ جو نیکی کے ساتھ احسان کرتا ہے اور اس پر بڑا ثواب دیتا ہے تمہیں رات کو عبادت کا حکم دیا گیا تھا چنانچہ تم نے کی اور تمہیں دن کو روزے کا حکم دیا گیا تھا چنانچہ تم نے روزہ رکھا اور اپنے پروردگار بزرگ و برتر کی تم نے اطاعت کی للہذا اب تم اپنے انعام لو پھر جب لوگ نماز پڑھ چکتے ہیں تو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ آگاہ ہو جاؤ تمہارے پروردگار بزرگ و برتر نے تمہیں بخش دیا پس اب ہدایت یافتہ ہو کر اپنے مکانوں کو لوٹ جاؤ یہ انعام کا دن ہے۔آسمان میں عید کے دن کا نام انعام کا دن ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۶۔ حضرت اوسؓ بن سمعان

حضرت اوسؓ بن سمعان۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ انصاری ہے۔ ان کا تذکرہ انس بن مالک کی حدیث میں ہے۔ سعید بن ابی مریم نے ابراہیم بن سوید سے انہوں نے ہلال بن زید بن یسار سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھے تمام لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت بنا کے بھیجا ہے اور مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں گانے بجانے کے آلات کو اور بتوں کو اور جاہلیت کے کاموں کو مٹادوں میرے پروردگار نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے کہ جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا میں قیامت کے دن اس پر شراب طہور حرام کردوں گا اور جو شخص اس کو دنیا میں ترک کردے گا اللہ اسے میں حظیرۃ القدس میں شراب پلائے گا اوس بن سمعان نے عرض کیا کہ قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ تورات میں یہ مضمون لکھا ہوا ہے کہ جو بندہ خدا کے بندوں میں سے شراب پیئے گا اللہ اس کو قیامت کے دن طینۃ الخبال پلائے گا لوگوں نے پوچھا کہ اے ابوعبداللہ طینۃ الخبال کیا چیز ہے انہوں نے کہا کہ دوزخیوں کی پیپ۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اس کے راوی صرف سعید بن ابی مریم ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۷۔ حضرت اوسؓ بن شرحبیل

حضرت اوسؓ بن شرحبیل۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام شرحبیل بن اوس ہے قبیلہ بنی مجمع کے ایک شخص ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان سے نمران یعنی ابوالحسن رجبی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی ظالم کے ساتھ جائے گا تاکہ اس کی مدد کرے اور وہ یہ جانتا ہوگا کہ یہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے [1] نکل گیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۸۔ حضرت اوسؓ بن صامت

حضرت اوسؓ بن صامت بن قیس بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم۔ غنم کا نام قوقل بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی عبادہ بن صامت کے بھائی ہیں بدر میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک رہے یہی ہیں جنہوں نے اپنی بی بی سے ظہار کیا [2] تھا پھر قبل کفارہ دینے کے ان سے ہم بستری کی تو رسول اللہؐ نے انہیں حکم دیا تھا کہ پندرہ صاع جو ساٹھ مسکینوں کو دیں۔ ہمیں عبدالوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن آدم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ادریس نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے معمر بن عبداللہ بن حنظلہ سے انہوں نے یوسف بن عبداللہ بن اسلام سے انہوں نے خویلہ بنت مالک بن ثعلبہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتی تھیں مجھ سے میرے شوہر اوس بن صامت نے ظہار کیا اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ ابن عباس کا بیان

---

[1] مقصود یہ ہے کہ یہ کام اسلام کے خلاف ہے یہ مطلب نہیں کہ وہ شخص درحقیقت کافر ہوگیا۔

[2] ظہار اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی بی بی کے کسی عضو کو ان عورتوں کے کسی عضو سے تشبیہ دے جن سے نکاح کرنا حرام ہے مثلاً کہے کہ تیرا پیٹ ایسا ہے جیسے میری ماں کا پیٹ ہے زمانہ جاہلیت میں اس کلمہ کے کہنے سے طلاق ہو جاتی تھی مگر اسلام نے اس رسم کو مٹادیا اور حکم دیا کہ اس کلمہ کے کہنے سے طلاق نہیں ہوتی ہاں یہ بیہودہ بات ہے جس کی سزا میں اسلام نے کفارہ مقرر کی۔

ہے کہ سب سے پہلا ظہار جو اسلام میں ہوا وہ اوس بن صامت کا تھا ان کے نکاح میں ان کے چچا کی بیٹی تھیں ان سے انہوں نے ظہار کیا تھا۔ یہ شاعر بھی تھے ایک شعر ان کا یہ ہے۔

انا ابن مزیقیا عمرو وجدی ابوہ عامر ماء السماء

اے اہل عرب! میں بیٹا ہوں عمرو مزیقیا کا اور میرے دادا عامر ہیں جو عمرو مزیقیا کے باپ ہیں۔

یہ اور شداد بن اوس انصاری بیت المقدس میں جا کے رہے تھے۔ ان کی وفات سرزمین فلسطین کے مقام رملہ میں ۳۴ھ میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۷۲ سال تھی۔ ان کے بھائی عبادہ کی وفات بھی رملہ میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں بیت المقدس میں۔ یہ ابواحمد عسکری کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۹۔ حضرت اوسؓ بن ضمعج

حضرت اوسؓ بن ضمعج حضرمی۔ اہل کوفہ میں ہیں۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا۔ صحابہ سے روایت کرتے ہیں ۳۷ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ اور اسماعیل بن عبیدہ اور ابو جعفر عبیداللہ بن احمد نے خبر دی وہ لوگ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح عبدالملک بن ابی القاسم نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورۃ (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے اسماعیل بن رجاء سے انہوں نے اوس بن ضمعج سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کسی شخص کے گھر میں جا کر کوئی امام نہ بنے نہ اس کی عزت کی جگہ پر بغیر اس کی اجازت کے بیٹھے یہ حدیث حسن ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۱۰۔ حضرت اوسؓ بن عابد

حضرت اوسؓ بن عابد۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ خیبر میں شہید ہوئے۔

۳۱۱۔ حضرت اوسؓ بن عبداللہ

حضرت اوسؓ بن عبداللہ بن حجر اسلمی۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام اوس بن حجر تھا اسلمی ہے۔ اور ابو اوس تمیم بن حجر اسلمی بھی بیان گیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابو تمیم ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام اوس بن حجر دو فتحوں یعنی حاء اور جیم کے فتحہ کے ساتھ ہے جس طرح ایک شاعر تمیمی جاہلی کا نام ہے۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ یہ رسول اللہؐ کے مدینہ میں تشریف آوری کے بعد اسلام لائے یہ اس وقت مقام عرج میں رہتے تھے۔ ایاس بن مالک بن اوس بن عبیداللہ نے اپنے والد مالک سے انہوں نے اپنے والد اوس بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ میری طرف سے گزرے اور آپ کے ہمراہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے مقام قحد اوات میں جو جحفہ اور ہرشیٰ کے درمیان میں ہے۔ آنحضرت اور ابوبکر دونوں ایک اونٹ پر سوار تھے مدینہ جا رہے تھے میں نے ان کو اپنے نر اونٹ پر سوار کر دیا اور ان کے ہمراہ اپنے ایک غلام کو جس کا نام مسعود تھا بھیج دیا اور کہا کہ جہاں تک تو راستہ جانتا ہے ان کو پہنچا دے وہ ان کے ساتھ راستہ بتاتا ہوا گیا یہاں تک کہ ان کو مدینہ پہنچا دیا بعد اس کے رسول اللہؐ نے مسعود کو اس کے مالک کی طرف واپس کیا اور اسے حکم دیا کہ اوس سے کہہ دینا کہ وہ اپنے اونٹوں کی گردنوں میں دو حلقوں کے نشان سے داغ دے دیں تاکہ

یہ ان کی پہچان رہے (چنانچہ انہوں نے داغ دے دیا) اور جب مشرک جنگ بدر میں آئے تو اوس نے اپنے غلام مسعود بن ہنیدہ کو عرج سے پیادہ پا بھیجا تا کہ وہ حضرت کو مشرکین کے آنے کی خبر کر دے۔ ان کا تذکرہ ابن ماکولا نے طبری سے نقل کیا ہے۔ اس حدیث میں اسی طرح ہے کہ رسول اللہؐ اور ابوبکر ایک اونٹ پر سوار تھے مگر صحیح یہ ہے کہ دو اونٹوں پر سوار تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۲۔ حضرت اوسؓ بن عرابہ

حضرت اوسؓ بن عرابہ انصاری۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ جنگ احد میں جب حضرت ابن عمر رسول اللہؐ کے سامنے پیش کیے گئے تو نبیؐ نے بوجہ کم سن ہونے کے ان کو واپس کر دیا اور انہیں کے ہمراہ زید بن ثابت کو اور اوس بن عرابہ کو اور رافع بن خدیج کو بھی واپس کر دیا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کو عرابہ بن اوس بن قیظی لکھا ہے اور کہا ہے کہ انہیں نبیؐ نے جنگ احد میں کم سن ہونے کے سبب سے واپس کر دیا تھا اور یہی صحیح ہے عرابہ کے بیان میں انشاء اللہ اس کا ذکر ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۳۔ حضرت اوسؓ بن عوف ثقفی

حضرت اوسؓ بن عوف ثقفی۔ طائف میں سکونت اختیار کی تھی اور وفد کے ساتھ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے ۵۹ھ میں وفات پائی۔ یہ محمد بن سعد کاتب واقدی کا قول ہے اسی کو ابن مندہ اور ابونعیم نے نقل کیا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ اوس بیٹے ہیں حذیفہ کے انہوں نے ان کو ان کے دادا کی طرف منسوب کر دیا ہے سابق میں اس پر بحث ہو چکی ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ اوس بن حذیفہ ثقفی قبیلہ ثقیف کے اسلام کی خبر لے کر عبد یالیل کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور خود بھی مسلمان ہو گئے اور قبیلہ ثقیف کے تمام لوگ مسلمان ہو گئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۴۔ حضرت اوسؓ بن عوف

حضرت اوسؓ بن عوف ثقفی ۵۹ھ میں وفات پائی ابن مندہ نے اس تذکرہ کو لکھا ہے حالانکہ یہ تذکرہ اور پہلا تذکرہ ایک ہے میں نہیں سمجھتا کہ انہوں نے کیوں ان کو دو جگہ لکھا۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو مشتبہ ہو اور کسی پر پوشیدہ رہ سکے بلاشبہ یہ سہو ہے اور اگر میں نے یہ التزام نہ کیا ہوتا کہ کوئی تذکرہ ان لوگوں کا لکھا ہوا ترک نہ کروں گا تو بیشک اس تذکرہ کو چھوڑ دیتا۔

۳۱۵۔ حضرت اوسؓ بن فاتک

حضرت اوسؓ بن فاتک۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن فائد اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن فاکہ۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کو شک کے ساتھ لکھا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن اسحاق کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کے اصحاب میں جو لوگ انصار سے پھر قبیلہ بنی اوس سے پھر بنی عمرو بن عوف سے خیبر میں شہید ہوئے ان میں اوس بن فائد بھی تھے۔ انہوں نے اپنے اساتذہ سے روایت کی ہے کہ اوس بن فاتک جو نبیؐ کے اصحاب میں تھے خیبر کے دن شہید ہوئے۔ ابوموسیٰ نے ایسا ہی کہا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ اوس بن فاکہ انصاری جو قبیلہ اوس میں سے تھے خیبر کے دن شہید ہوئے پس یہ دونوں ان کے باپ کے نام میں مختلف ہیں بعض لوگ فاکہ

کہتے ہیں بعض لوگ فاتک اور بعض لوگ فائد واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۱۶۔ حضرت اوس ؓ بن قیظی

حضرت اوس ؓ بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ انصاری حارثی۔ جنگ احد میں یہ اور ان کے دونوں بیٹے کنانہ اور عبداللہ شریک ہوئے تھے اور (ان کے تیسرے بیٹے) عرابہ بن اوس احد میں اپنے باپ اور بھائیوں کے ساتھ شریک نہیں ہوئے رسول اللہ ؐ نے ان کو کم سنی کی وجہ سے واپس کر دیا تھا۔ یہ کلام ابوعمر کا تھا۔ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر محمد بن احمد بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد بن حبان یعنی ابوالشیخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ محمد بن حسین طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عیسی دامغانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلمہ بن فضل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ثقہ نے زید بن اسلم سے نقل کر کے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) شاس بن قیس کا گزر رسول اللہ ؐ کے چند اصحاب پر ہوا جو قبیلہ اوس وخزرج کے تھے کسی مقام پر بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے شاس بن قیس ایک بوڑھا آدمی تھا اندھا ہو گیا تھا بہت بڑا کافر اور مسلمانوں سے سخت بغض رکھنے والا اور حسد کرنے والا تھا۔اسے مسلمانوں کا باہم اجتماع واتحاد اور اسلامی معاملات میں مشورہ کرنا بہت برا معلوم ہوا علاوہ اس کے زمانہ جاہلیت سے بھی اسے ان لوگوں سے عداوت تھی لہٰذا اس نے کہا کہ دیکھو اوس اور خزرج کے لوگ باہم اس شہر میں متفق ہیں اور جب یہ سب لوگ باہم متفق ہو جائیں گے تو ہمارا رہنا یہاں دشوار ہے پھر اس نے ایک یہودی جوان کو جو اس کے ہمراہ تھا حکم دیا کہ تو جا کے ان کے پاس بیٹھ اور انہیں بعاث کا واقعہ یاد دلا دے اور اس واقعہ کے چند اشعار ان کے سامنے پڑھ دے بعاث کا دن وہ دن تھا جس میں اوس وخزرج نے باہم جنگ کی تھی چنانچہ اس یہودی نے ایسا ہی کیا (اس واقعہ کے یاد آنے سے سب لوگوں کو جوش آ گیا) اور سب لوگ باہم گفتگو کرنے لگے اور جھگڑنے لگے اور ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے یہاں تک کہ دونوں قبیلوں کے دو آدمی اٹھے ایک اوس بن قیظی جو قبیلہ بنی حارثہ بن حارث بن اوس سے تھے اور دوسرے جبار بن صخر جو قبیلہ بنی سلمہ سے تھے ان دونوں نے باہم گفتگو کرنا شروع کی پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم چاہو تو خدا کی قسم ہم اس جنگ کو آج پھر دکھا سکتے ہیں اور دونوں فریق کو غصہ آ گیا اور کہنے لگے ہم ایسا ہی کریں گے ہتھیار لاؤ ہتھیار لاؤ اور مقام ظاہرہ میں چلو چنانچہ سب لوگ اس طرف گئے اور وہاں جا کر وہی باتیں ہونے لگیں جو زمانہ جاہلیت میں ہوتی تھی پس یہ خبر رسول اللہ کو پہنچی آپ وہاں تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے مسلمانوں خدا سے ڈرو خدا سے ڈرو کیا جاہلیت کی سی باتیں تم پھر کرنے لگے حالانکہ میں تم میں موجود ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہیں اسلام کی طرف ہدایت کر چکا اور اس نے تمہیں اسلام سے مشرف کیا اور امور جاہلیت کو تم سے جدا کر دیا اور تمہیں کفر سے نجات دی اور تم میں باہم الفت پیدا کر دی اب پھر تم اپنے کفر کی طرف لوٹے جاتے ہو یہ سنتے ہی لوگ سمجھ گئے کہ شیطان کا فریب اور ان کے دشمن کا مکر ہے فوراً انہوں نے ہتھیار اپنے ہاتھوں سے رکھ دیئے اور رونے لگے اور اوس وخزرج کے لوگ باہم ایک دوسرے سے بغل گیر ہوئے بعد اس کے رسول اللہ ؐ کے ہمراہ نہایت اطاعت شعاری کے ساتھ لوٹ آئے اور اللہ نے ان کے دشمن اور دشمن خدا شاس بن قیس کا مکر رائیگاں کر دیا پھر اللہ نے شاس بن قیس اور اس کی حرکت کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی قل یا اھل الکتاب لم تکفرون بایات اللہ واللہ شھید

علی ما تعلمون یا اهل الکتاب لم تصدون عن سبیل الله من آمن – الی آخر الایه– اے نبی کہہ دو کہ اے اہل کتاب تم خدا کی نشانیوں کا کیوں انکار کرتے ہو اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اے اہل کتاب تم مسلمانوں کو اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو) اور اوس بن قیظی اور جبار بن صخر اور ان لوگوں کے حق میں جو ان کے ہمراہ تھے جنہیں شاس بن قیس نے فریب دیا تھا یہ آیت نازل ہوئی یا ایها الذین آمنوا ان فریقا من الذین اوتوا الکتاب یردو کم بعد ایمانکم کافرین– الآیة الی قوله تعالیٰ عذاب عظیم– (اے مسلمانو بیشک کچھ لوگ اہل کتاب میں سے تم کو بعد مسلمان ہو جانے کے پھر کافر بنادیں گے) ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۱۷۔ حضرت اوسؓ ابو کبشہ

حضرت اوسؓ ابو کبشہ۔ کنیت ان کی ابو کبشہ۔ رسول اللہؐ کے غلام ہیں۔ بعض لوگ ان کا نام سلیمان کہتے ہیں قبلہ دوس کے ہیں ان کا ذکر ابن اسحاق نے شرکائے بدر میں کیا ہے صرف ابو نعیم نے ان کا ذکر اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۳۱۸۔ حضرت اوسؓ بن مالک اشجعی

حضرت اوسؓ بن مالک اشجعی۔ ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جس کو مکی بن ابراہیم نے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۳۱۹۔ حضرت اوسؓ بن مالک

حضرت اوسؓ بن مالک بن قیس بن محرث بن حارث کنیت ان کی ابو السائب ہے جنگ احد میں شریک ہوئے تھے جیسا کہ ابو حفص بن شاہین نے لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۲۰۔ حضرت اوسؓ بن مجحن

حضرت اوسؓ بن مجحن۔ کنیت ان کی ابو تمیم اسلمی۔ یہ اسلام لائے ہیں بعد اس کے کہ رسول اللہؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لاچکے ابن شاہین نے ایسا ہی ذکر کیا ہے مگر دراصل وہ اوس بن حجر ہیں جیسا کہ لوگوں نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے اور ابن شاہین نے بھی دوبارہ ان کا تذکرہ صحیح کر کے لکھا ہے۔ یہ بحث اوس بن عبد اللہ بن حجر کے تذکرہ میں گزر چکی ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۲۱۔ حضرت اوسؓ مرئی

حضرت اوسؓ مرئی۔ امرء القیس کی اولاد میں سے تھے۔ ان کی بیٹی ام جمیل بنت اوس مرئیہ کہتی ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول اللہؐ کی خدمت میں گئی اور میں زمانہ جاہلیت میں لونڈی بنائی گئی تھی میرے بال کچھ تو لمبے لٹکے ہوئے تھے اور جا بجا سے کچھ منڈے ہوئے تھے نبیؐ نے فرمایا کہ جاہلیت کی [1] وضع اس سے دور کر دو بعد اس کے اسے میرے پاس لاؤ چنانچہ میرے والد

[1] زمانہ جاہلیت میں لونڈیوں کے بال منڈوادیا کرتے تھے اسلام نے اس سے منع کر دیا اور عورتوں کے لئے سر کے بال منڈوانے کی ممانعت فرمادی جس طرح مردوں کو ڈاڑھی کے بالوں کا منڈوانا ممنوع ہے۔

مجھے لے گئے اور جاہلیت کی وضع مجھ سے دور کردی پھر مجھے رسول اللہؐ کے پاس لائے تو آپ نے مجھے دعا دی اور مجھے برکت دی اور اپنا ہاتھ میرے سر پر پھیرا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور عبدان بن محمد بن عیسی نے ابومحمد سے نقل کیا ہے۔

۳۲۲۔ حضرت اوسؓ بن معاذ

حضرت اوسؓ بن معاذ بن اوس انصاری بدری۔ بیر معونہ کے دن شہید ہوئے یہ محمد بن اسحاق کا قول ہے اور اس کو ابوالاسود نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۳۔ حضرت اوسؓ بن معلٰی

حضرت اوسؓ بن معلٰی بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناۃ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن خزرج یہ اور ان کے بھائی سب صحابی ہیں اور بعض ان میں سے جنگ بدر میں شریک ہوئے ان کے حالات اپنے مقامات میں انشاء اللہ تعالیٰ آئیں گے۔ ان کو کلبی نے ذکر کیا ہے۔

۳۲۴۔ حضرت اوسؓ بن معیر

حضرت اوسؓ بن معیر بن لوذان بن ربیعہ بن عریج بن سعد بن جمح کنیت ان کی ابومحذورہ قرشی ہیں جمحی ہیں۔ مکہ میں بعد فتح کے رسول اللہؐ کی طرف سے موذن تھے ان کی کنیت ہی زیادہ مشہور ہے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے تو وہی کہا ہے جو ہم نے بیان کیا اور یہی ابن منیع نے زبیر بن بکار سے نقل کیا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام سمرہ بیان کیا ہے جو آئندہ انشاء اللہ بیان ہوگا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اوس ابومحذورہ کے بھائی کا نام تھا اس میں اعتراض ہے پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے اور صحیح یہ ہے کہ ان کے بھائی کا نام انیس تھا جو بدر کے دن بحالت کفر قتل کئے گئے یہ قول زبیر اور ہشام کلبی وغیرہ کا ہے۔ ہشام نے زبیر کی طرح ابومحذورہ کا نام اوس بتایا ہے ان دونوں بھائیوں کے اولاد نہ تھی ابومحذورہ کے بعد مکہ میں ان کے بھائی جو سلامان بن ربیعہ بن سعد بن جمح کی اولاد سے تھے مؤذن ہوئے۔ ابن محیریز نے کہا ہے کہ میں نے ابومحذورہ کو جو رسول اللہؐ کے صحابی تھے دیکھا ہے ان کے سر پر بال بہت بڑے بڑے تھے میں نے کہا کہ اے چچا آپ اپنے بال کیوں نہیں کترواتے کہنے لگے کہ میں ان بالوں کو کبھی نہ کتراؤں گا جن کو رسول اللہؐ نے مس کیا ہے اور ان میں برکت کی دعا دی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۵۔ حضرت اوسؓ بن منذر

حضرت اوسؓ بن منذر۔ قبیلہ بنی عمرو بن مالک بن نجار سے ہیں۔ انصاری ہیں نجاری ہیں جنگ احد میں شہید ہوئے یہ ابن اسحاق اور عروہ بن زبیر کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۶۔ حضرت اوسؓ بن یزید

حضرت اوسؓ بن یزید بن اصرم انصاری۔ ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ بنی نجار میں سے جو لوگ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے ان میں اوس بن یزید بن اصرم بھی تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۷۔ حضرت اوسؓ

حضرت اوسؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان کا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے یعلی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے ہم نبیؐ کے زمانے میں ریا کو شرک اصغر سمجھتے تھے اس کو ابن دباغ اندلسی نے ذکر کیا ہے۔

۳۲۸۔ حضرت اوسطؓ بن عمرو بجلی

حضرت اوسطؓ بن عمرو بجلی۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا ہے مگر آپ کو دیکھا نہیں۔ ہمیں ابویاسر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن مہدی نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے سلیم بن عامر سے انہوں نے اوسط بجلی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں مدینہ میں نبیؐ کی وفات کے ایک سال بعد گیا تھا میں نے دیکھا کہ حضرت ابوبکرؓ خطبہ پڑھ رہے تھے انہوں نے خطبہ میں بیان کیا کہ رسول اللہؐ پہلے سال ہمارے درمیان میں کھڑے ہوئے الی آخر الحدیث۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۹۔ حضرت اوفیٰؓ بن عرفطہ

حضرت اوفیٰؓ بن عرفطہ۔ یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں ان کے والد غزوۂ طائف میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۳۰۔ حضرت اوفیٰؓ بن مولہ

حضرت اوفیٰؓ بن مولہ تمیمی عنبری قبیلہ بنی عنبر بن عمرو بن تمیم سے ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان کا شمار بصرہ والوں میں ہے۔ ان کی حدیث منقذ بن حجوان بن اوفی بن مولہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس گیا تو آپ نے مجھے کچھ بکریاں دیں اور آپ نے مجھ سے شرط کر لی کہ سب سے پہلے میں ان کا دودھ مسافر کو پلاؤں اور ساعدہ کو اور ہم میں سے ایک اور شخص کو ایک کنواں دیا جو ایک جنگل میں تھا اور ایاس بن قتادہ عنبری کو موضع جابیہ دیا جو یمامہ کے قریب تھا ہم سب لوگ ایک ساتھ آپ کے حضور میں گئے تھے آپ نے ہم سب کے لئے یہ معافیاں ایک چمڑے پر لکھوا دی تھیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۱۔ حضرت اویسؓ بن عامر

حضرت اویسؓ بن عامر بن جزء بن مالک بن عمرو بن مسعدۃ بن عمرو بن سعد بن عصوان بن قرن بن ردمان بن ناجیہ بن مراد مرادی جو بعد کو قبیلہ قرن میں داخل ہو گئے تھے۔ یہ بڑے مشہور زاہد ہیں۔ ابن کلبی نے ان کا نسب اسی طرح ذکر کیا ہے۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے وہاں کے اعلیٰ طبقہ کے تابعین میں سے تھے۔ ابونضرۃ نے اسیر بن جابر سے روایت کی ہے کہ ایک محدث کوفہ میں حدیث بیان کیا کرتے تھے جب وہ اپنی حدیث سے فارغ ہوتے تو سب لوگ چلے جاتے صرف چند لوگ باقی رہ جاتے تھے ان میں ایک شخص ایسے تھے جو اس قسم کی باتیں کرتے تھے کہ میں اس قسم کی باتیں کرتے

ہوئے کسی کو نہ سنتا تھا۔ مجھے ان سے محبت ہو گئی چند روز کے بعد میں نے ان کو نہ دیکھا تو میں نے اپنے دوستوں سے کہا کہ تم فلاں شخص کو جو ہمارے پاس بیٹھتے تھے ایسے اور ایسے تھے جانتے ہو حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہاں میں انہیں جانتا ہوں وہ اویس قرنی ہیں۔

میں نے پوچھا کہ تم ان کا مکان بھی جانتے ہو اس نے کہا ہاں چنانچہ میں اس کے ساتھ گیا یہاں تک کہ میں ان کے حجرہ میں پہنچا تو وہ باہر آئے میں نے ان سے کہا کہ اے میرے بھائی تم اب کیوں نہیں آتے انہوں نے کہا برہنہ ہونے کی وجہ سے لوگ ان سے مذاق کیا کرتے تھے اور ستاتے تھے میں نے کہا کہ تم یہ میری چادر لے لو اور اوڑھ لو انہوں نے کہا تم ایسا نہ کرو لوگ مجھے ستائیں گے مگر میں نے بہت اصرار کیا یہاں تک کہ انہوں نے اس کو اوڑھ لیا اور باہر چلے لوگوں نے (حسب عادت مذاق کرنا شروع کیا اور) کہا کہ دیکھو اس شخص کی چادر کس نے چھین لی پس انہوں نے وہ چادر اتار دی اور کہا کہ تم نے دیکھا؟ میں ان لوگوں کے پاس گیا اور کہا کہ تم اس شخص سے کیا چاہتے ہو تم اس کو ستاتے ہو آدمی کبھی برہنہ ہوتا ہے کبھی کپڑے پہنتا ہے (اس میں تمہارے مذاق کی کیا بات ہے) اور میں نے انہیں سخت سست کہا۔ پھر اتفاق سے اہل کوفہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ان میں ایک شخص وہ بھی تھا جو حضرت اویس سے مذاق کرتا تھا حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ یہاں کوئی قرنی بھی ہے تو وہ شخص سامنے گیا حضرت عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ یمن سے ایک شخص تمہارے پاس آئے گا جس کا نام اویس ہوگا اس کی صرف ایک ماں ہو گی اس کے جسم پر سپید داغ ہوگا وہ اللہ سے دعا کرے گا تو اللہ اس کو دور کر دے گا صرف بقدر دینار یا درہم کے باقی رہ جائے گا جو شخص تم میں سے اس سے ملے تو اس کو چاہیے کہ اس سے کہے کہ تمہارے لئے استغفار کرے چنانچہ وہ شخص جب وہاں سے لوٹ کر کوفہ آیا تو قبل اس کے کہ اپنے گھر جائے اویس کے پاس گیا اویس نے کہا کہ آج خلاف عادت تم یہاں کیسے آئے اس شخص نے کہا کہ حضرت عمرؓ ایسا ایسا فرماتے تھے لہٰذا تم میرے لئے استغفار کرو اویس نے کہا میں نہ کروں گا تاوقتیکہ تم مجھ سے دو باتوں کا عہد نہ کر لو ایک تو یہ کہ مجھ سے مذاق کبھی نہ کرنا دوسرے یہ کہ حضرت عمرؓ کا یہ قول کسی اور سے نہ بیان کرنا (اس شخص نے عہد کر لیا) بعد اس کے اویس نے اس کے لئے استغفار کیا۔ ہمیں ابوالفرج بن محمود بن سعد نے اپنی اسناد سے مسلم بن حجاج سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی اور محمد بن مثنی اور محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معاذ بن ہشام نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے قتادہ سے وہ زرارہ بن اوفی سے وہ اسیر بن جابر سے نقل کر کے بیان کرتے تھے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب جب یمن کی جماعتوں میں آتے تھے تو پوچھتے تھے کہ کیا تم میں اویس بن عامر ہیں یہاں تک کہ (ایک مرتبہ) اویس کے پاس گئے ان سے پوچھا کہ تمہیں اویس بن عامر ہو انہوں نے کہا ہاں۔ کہا کہ تم قبیلہ مراد سے ہو بعد اس کے قبیلہ قرن میں داخل ہوئے انہوں نے کہا ہاں حضرت عمرؓ نے کہا تمہارے سپید داغ تھا اب اچھا ہو گیا صرف بقدر ایک درہم کے باقی رہ گیا ہے انہوں نے کہا ہاں حضرت عمرؓ نے کہا تمہاری ماں ہیں انہوں نے کہا ہاں۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اویس بن عامر یمن کی جماعت کے ہمراہ تمہارے پاس آئیں گے وہ پہلے قبیلہ مراد سے ہوں گے پھر قبیلہ قرن میں داخل ہو جائیں گے ان کے سپید داغ ہوگا وہ اچھا ہو جائے گا صرف ایک درہم کے برابر رہ جائے گا۔ ایک ان کی ماں ہوں گی وہ

اپنی ماں کی بہت خدمت گزاری [1] کریں گے۔ (خدا نے نزدیک وہ ایسے پسندیدہ ہوں گے کہ) اگر وہ (کسی بات پر) اللہ کی قسم کھالیں گے تو اللہ ان کی بات پوری کرے گا لہٰذا اگر تم سے ہو سکے کہ تم اپنے لئے استغفار کراؤ تو کرانا [2] لہٰذا تم میرے لئے استغفار کرو انہوں نے حضرت عمرؓ کے لئے استغفار کیا۔

پھر حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کہ تم کہاں کا ارادہ رکھتے ہو انہوں نے کہا کہ کوفہ کا حضرت عمرؓ نے کہا کیا میں حاکم کوفہ کو تمہارے لئے کچھ لکھ دوں انہوں نے کہا نہیں مجھے کس مپرسی کی حالت میں رہنا زیادہ پسند ہے بعد اس کے یہ کوفہ واپس آ گئے۔ پھر سال آیندہ میں کوفہ کے کچھ شرفا حج کرنے گئے اور وہ حضرت عمرؓ سے ملے حضرت عمرؓ نے ان سے اویس کی حالت پوچھی انہوں نے کہا کہ ہم ان کو اس حال میں چھوڑ آئے ہیں کہ ان کے رہنے کا مکان بوسیدہ ہے اور ان کے پاس مال اسباب بہت کم ہے حضرت عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا تھا آپ (مجھ سے) فرماتے تھے کہ تیرے پاس اویس بن عامر اہل یمن کے کچھ لوگوں کے ہمراہ آئیں گے وہ پہلے قبیلہ مراد سے ہوں گے پھر قرن میں داخل ہو جائیں گے ان کے سپید داغ ہوگا اور وہ اچھا ہو جائے گا صرف بقدر ایک درہم کے باقی رہ جائے گا۔ ان کی ایک والدہ ہوں گی اور وہ ان کی بہت اطاعت کریں گے وہ ایسے ہوں گے کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ اس کو پوری کرے گا پس اگر تجھ سے ہو سکے کہ وہ تیرے لئے استغفار کریں تو کرانا یہ سن کے وہ لوگ اویس کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ تم میرے لئے استغفار کرو اویس نے کہا کہ تم ابھی سلف صالح کے پاس سے آئے ہو تم میرے لئے استغفار کرو حضرت اویس نے پوچھا کہ تم حضرت عمرؓ سے ملے تھے انہوں نے کہا ہاں پھر انہوں نے ان لوگوں کے لئے استغفار کیا اب لوگ ان (کے مرتبہ) کو پہچاننے لگے تو وہ روپوش ہو گئے اسیر کہتے ہیں میں نے انہیں ایک مرتبہ ایک چادر اوڑھنے کو دی تھی تو جب کوئی شخص انہیں دیکھتا تو کہتا کہ چادر اویس کے پاس کہاں سے آئی۔ ہشام کلبی نے بیان کیا ہے کہ اویس قرنی جنگ صفین میں حضرت علی کی طرف سے شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب الہمزۃ مع الیاء

۳۳۲۔ حضرت ایاد ابو السمحؓ

حضرت ایاد ابو السمحؓ نبیؐ کے غلام تھے۔ ان کی کنیت ہی مذکور ہے۔ جہاں تک میں جانتا ہوں ان سے سوا محل بن خلیفہ کے اور کسی نے روایت نہیں کی ہم ان کا تذکرہ کنیتوں کے باب میں لکھیں گے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۳۳۔ حضرت ایاسؓ بن اوس

حضرت ایاسؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو انصاری اشہلی ان کا نسب ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے مگر ابو عمر نے

---

[1] ماں کی اطاعت اس درجہ پر کرتے تھے کہ باوجودیکہ زمانہ مبارک حضرت سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا پایا تھا مگر محض اس خیال سے کہ ماں تنہا ہیں ان کی خدمت کون کرے گا حضور کے جمال جہاں آرا سے مشرف نہیں ہوئے۔ یہ ایک بہت بڑا کام تھا جو حضرت اویس نے کیا ورنہ کسی سے ایسا صبر باوجود غلبہ شوق کے ممکن نہیں۔

[2] اس سے یہ نہیں لازم آتا کہ ان کا مرتبہ صحابہ سے زیادہ تھا ہاں اتنا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑے عالی مرتب بزرگ تھے۔

کہا ہے کہ ایاس بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر بن زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو۔ عمرو کا مشہور نام نبیت بن مالک بن اوس ہے اور زعوراء بن جشم بھائی ہیں عبدالاشہل کے ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کو لوگ انصاری اشہلی کہتے تھے اور یہی صحیح ہے ابن کلبی اور ابن حبیب نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ عبدالاعلی اور بعض لوگوں نے کہا ہے عبدالاعلم اور صحیح عبدالاعلم ہے۔ یہ ایاس جنگ احد میں شہید ہوئے۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے بروایت یونس اور بکائی اور سلمہ بن فضل۔ اور ابن اسحاق نے ان کو قبیلہ بنی عبدالاشہل سے قرار دیا ہے اور خود اپنے ہی قول کے خلاف کیا ہے کیونکہ انہوں نے شہدائے احد کے ناموں میں لکھا ہے کہ قبیلہ بنی عبدالاشہل سے فلاں فلاں لوگ اس جنگ میں شہید ہوئے بعد اس کے لکھا ہے کہ راتج کے رہنے والوں میں سے (راتج مدینہ کے ایک قلعہ کا نام ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل راتج بنی عبدالاشہل کے علاوہ ہیں) ایاس بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر بن زعوراء بن جشم بن عبدالاشہل شہید ہوئے پس انہوں نے ایاس کو اہل راتج میں قرار دیا اور تمام لوگوں نے اہل راتج کو زعوراء بن جشم کی اولاد سے لکھا ہے جو عبدالاشہل بن جشم کے بھائی ہیں صرف ابن اسحاق نے ان کو اپنے پہلے کلام میں اہل راتج میں اور آخری کلام میں بنی عبدالاشہل سے قرار دیا ہے اور انہوں نے ان زعوراء بن جشم بن عبدالاشہل کو زعوراء بن عبدالاشہل قرار دیا ہے جو ان کے صلبی بیٹے ہیں ان دونوں کے درمیان میں نہ جشم ہیں نہ اور کوئی اگر ان دونوں کے درمیان میں کوئی اور ہوتا تو ہم کہتے کہ لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے جیسے اور اختلافات ہوئے یہ تناقض صریح ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ زعوراء کی اولاد سے ہیں جو عبدالاشہل کے بھتیجے ہیں۔ اور عروہ نے اور موسیٰ بن عقبہ نے لکھا ہے کہ یہ احد میں شہید ہوئے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ خندق میں شہید ہوئے اول ہی زیادہ صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۴۔ حضرت ایاس ؓ بن بکیر

حضرت ایاس ؓ بن بکیر بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس کنانی لیثی جو بنی عدی بن کعب بن لوی کے حلیف ہیں بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ؐ کے ہمراہ رہے سابقین اسلام سے ہیں یہ اس وقت اسلام لائے۔ جب رسول اللہ ؐ ارقم کے گھر میں تھے۔ یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں یہ ایاس وہی ہیں جو محمد بن ایاس بن بکیر کے والد ہیں۔ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ ایاس نے ۳۴ھ میں وفات پائی یہ چار بھائی تھے۔ (۱) ایاس (۲) عاقل (۳) عامر (۴) خالد۔ یہ سب بکیر کے بیٹے تھے سب جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان کے نام ان کے مقامات میں انشاء اللہ آئیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۵۔ حضرت ایاس ؓ بن ثعلبہ

حضرت ایاس ؓ بن ثعلبہ۔ کنیت ان کی ابوامامہ انصاری حارثی حارث بن خزرج کی اولاد میں ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بلوی ہیں یہ حلیف ہیں بنی حارثہ کے اور وہ ابوبردہ بن نیار کی بہن کے بیٹے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے اور محمود بن لبید نے اور عبداللہ بن کعب بن مالک نے روایت کی ہے۔ معبد بن کعب نے اپنے بھائی عبداللہ بن کعب سے انہوں نے ابوامامہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کھا کر مار لے اللہ اس پر جنت حرام کر دیتا ہے اور دوزخ اس پر واجب کر دیتا ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو آپ نے فرمایا ہاں اگرچہ تھوڑی سی لکڑی پیلو کی ہو اور ان سے ان کے

بیٹے عبداللہ اور محمود بن لبید نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا پراگندہ حالی ایمان کی نشانی ہے جب نبیؐ احد سے لوٹنے لگے تو ان کی وفات ہوگئی اور آنحضرت نے ان کی نماز پڑھی۔

میں کہتا ہوں کہ جس شخص نے ان سے روایت کی ہے وہ مرسل ہے کیونکہ عبداللہ بن کعب نے نبیؐ کا زمانہ نہیں پایا اور محمود بن لبید ایاس کی وفات کے بعد پیدا ہوئے ہیں موافق ان لوگوں کے قول کے جو کہتے ہیں کہ یہ احد میں شہید ہوئے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ ان کی وفات رسول اللہؐ کی واپسی احد کے وقت نہیں ہوئی بلکہ ان کی ماں کی وفات اس وقت ہوئی جب رسول اللہؐ بدر سے لوٹے اور وہ اس وقت بیمار تھیں جب رسول اللہ بدر جارہے تھے ایاس نے بھی حضرت کے ہمراہ جانے کا قصد کیا مگر رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ تم اپنی والدہ کے پاس رہو چنانچہ جب رسول اللہ لوٹے تو ان کی والدہ کی وفات ہو چکی تھی حضرت نے ان کی نماز پڑھی پس ان کی والدہ کی بیماری نے ان کو بدر میں نہیں شریک ہونے دیا اور نیز اس امر کی کہ یہ احد میں شہید نہیں ہوئے وہ روایت بھی تائید کرتی ہے جو مسلم نے اپنی صحیح میں اپنی سند سے عبداللہ بن کعب سے انہوں نے ابوامامہ بن ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کا حق مارلے گا الخ پس اگر یہ حدیث منقطع ہوتی تو عبداللہ نے ابوامامہ سے اس کو نہ سنا ہوتا اور امام مسلم بھی اس کو اپنی صحیح میں نہ درج کرتے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۶۔ حضرت ایاسؓ بن رباب

حضرت ایاسؓ بن رباب مزنی۔ معاویہ بن قرہ کے دادا ہیں۔ یوسف بن مبارک نے ابن ادریس سے انہوں نے خالد بن ابی کریمہ سے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ان کے والد کو جو معاویہ کے دادا تھے ایک شخص کے پاس بھیجا جس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی تھی انہوں نے اس کی گردن مار دی اور اس کے مال سے پانچواں حصہ لے لیا۔ ابن مندہ نے لکھا ہے کہ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور کہا ہے کہ یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے ابن ادریس کچھ لوگوں کے سامنے اس کو مع سند بیان کرتے تھے اور کچھ لوگوں کے سامنے اس کو مرسل کر دیتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہؒ نے لکھا ہے اور ابونعیم نے ایاس بن معاویہ مزنی کے تذکرہ میں اپنی سند سے عبداللہ بن وضاح سے انہوں نے عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے خالد سے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کو اس شخص کے پاس بھیجا جس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی تھی انہوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کے مال کا پانچواں حصہ لے لیا۔ پس ابونعیم نے بھی اس حدیث کو ایاس بن معاویہ بن قرہ کے تذکرہ میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض متاخرین نے یوسف بن مبارک سے انہوں نے ابن ادریس سے انہوں نے خالد سے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ان کے والد کو جو معاویہ کے دادا تھے اس شخص کے پاس بھیجا جس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی تھی تو انہوں نے اس حدیث کو ایاس بن رباب کے متعلق کر دیا جو معاویہ بن قرہ کے دادا تھے حالانکہ وہ ایاس بن ہلال بن رباب ہیں۔ معاویہ کا دادا ہونا اس حدیث میں کسی اور نے ذکر نہیں کیا۔ میں کہتا ہوں صحیح وہی ہے جو ابونعیم نے کہا ہے کہ ایاس بیٹے ہیں معاویہ بن قرہ بن ایاس بن ہلال بن رباب بن عبید بن سواہ بن ساریہ بن ذبیان بن محارب بن سلیم بن اوس بن عمرو بن اد کے جو اولاد میں ہیں عثمان اور اوس ابوعمرو کے اور یہ لوگ قبیلہ مزنیہ کے ہیں اپنی ماں مزنیہ بنت کلب بن وبرہ کی طرف منسوب ہیں۔

۳۳۷۔حضرت ایاسؓ بن سہل

حضرت ایاسؓ بن سہل جہنی۔ان کا شمار مدینہ کے انصار میں ہے۔ابن مندہ نے اپنی سند سے سعید بن سلمہ بن ابی حسام سے ...ہوں نے موسیٰ بن جبیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے اس شخص سے سنا جس نے مجھے ایاس بن سہل جہنی سے روایت ...کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) معاذ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کون سا ایمان افضل ہے حضرت نے فرمایا یہ کہ اللہ کے ...لئے محبت کرے اور اللہ کے لئے بغض رکھے اور اپنی زبان کو اللہ ہی کے ذکر میں رکھے ابونعیم نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کو یعنی ...س بن سہل کو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ جہاں تک میں خیال کرتا ہوں وہ تابعین میں ہیں اور معاذ سے ان کا روایت کرنا ان کے ...بعی ہونے پر دلالت کرتا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اس حدیث کو ابوحازم سے انہوں نے ایاس بن سہل انصاری ساعدی سے ...وایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم لکھا ہے۔

۳۳۸۔حضرت ایاسؓ بن شراحیل

حضرت ایاسؓ بن شراحیل بن قیس بن یزید ذائد۔ان کا نام امرء القیس بن بکر بن حارث بن معاویہ ہے نبیؐ کے حضور میں ...اضر ہوئے تھے ابوبکر بن مفوز اندلسی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے ان کا ذکر لکھا ہے۔

۳۳۹۔حضرت ایاسؓ بن عبدالاسد

حضرت ایاسؓ بن عبدالاسد۔بنی زہرہ کے حلیف ہیں۔ان کا ذکر صحابہ میں ہوتا ہے فتح مصر میں شریک تھے اور وہاں ایک گھر ...ی انہوں نے بنایا تھا ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۴۰۔حضرت ایاسؓ بن عبداللہ

حضرت ایاسؓ بن عبداللہ۔کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن فہری۔ان سے عبداللہ بن یسار یعنی ابو ہمام نے روایت کی ہے۔ہمیں ...طیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ حماد بن سلمہ سے وہ یعلی بن عطاء سے وہ ...بداللہ بن یسار یعنی ابو ہمام سے وہ ابوعبدالرحمٰن فہری سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم ایک مرتبہ گرمی کے زمانہ میں رسول اللہؐ ...کے ہمراہ تھے ایک درخت کے سایہ کے نیچے فروکش ہوئے پھر جب آفتاب ڈھل گیا تو میں رسول اللہؐ کے پاس آپ کے خیمہ میں ...گیا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کوچ کا وقت آ گیا اور انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ابراہیم بن منذر حزامی کہتے ہیں کہ ان کا ...م ایاس بن عبداللہ ہے۔حنین میں شریک ہوئے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے ایاس بن عبد لکھا ہے واللہ اعلم۔

۳۴۱۔حضرت ایاسؓ بن عبداللہ دوسی

حضرت ایاسؓ بن عبداللہ بن ابی ذباب دوسی اور بعض لوگ ان کو مزنی کہتے ہیں مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہے۔مکہ میں رہتے ...تھے ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ مدنی تھے صحابی ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ہمیں ...عبدالوہاب بن ابی منصور صوفی نے اپنی اسناد سے سلیمان بن اشعث سے انہوں نے ابن ابی خلف اور احمد بن عمرو بن سرح سے ...روایت کی کہ یہ دونوں کہتے تھے ہمیں سفیان نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے ایاس بن عبداللہ بن

ابی ذباب سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ عزوجل کی بندیوں کو مارا نہ کرو پس حضرت عمرؓ رسول اللہؐ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ عورتیں اپنے شوہروں پر دلیر ہو گئی ہیں پس آپ نے عورتوں کے مارنے کی اجازت دے دی پس رسول اللہؐ کے گھر میں بہت سی عورتیں اپنے شوہروں کی شکایت لے کے آئیں نبیؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ دیکھو میرے یہاں بہت سی عورتیں اپنے شوہروں کی شکایتیں لے کے آئیں وہ لوگ کچھ اچھے نہیں ہیں (جو اپنی عورتوں کو مارتے ہیں) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۲۔ حضرت ایاسؓ بن عبد

حضرت ایاسؓ بن عبد۔ کنیت ان کی ابوعوف مزنی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوالفرات کوفی۔ ان سے صرف ابوالمنہال عبدالرحمٰن بن مطعم نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل اور ابراہیم اور ابوجعفر نے اپنی اسناد سے محمد بن عیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن عبدالرحمٰن عطار نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابوالمنہال سے انہوں نے ایاس بن عبد مزنی سے روایت کر کے خبر دی کہ نبیؐ نے پانی کے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ علی بن مدینی نے کہا ہے کہ میں نے سفیان سے پوچھا کہ کیا ایاس بن عبد مزنی جن سے ابوالمنہال نے روایت کی ہے کوئی مشہور شخص ہیں انہوں نے کہا ہاں میں نے عبداللہ بن ولید بن عبداللہ بن معقل بن مقرن سے ان کی بابت پوچھا تھا تو انہوں نے کہا کہ وہ میرے نانا تھے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ حجازی ہیں ان سے ابوالمنہال عبدالرحمٰن بن مطعم نے روایت کی ہے اور ابوالمنہال نے یہی روایت ابن عباس اور براء سے بھی کی ہے اور ابوعمر کہا ہے کہ وہ ابوالمنہال جن کا نام سیار بن سلامہ ہے ان کی کوئی روایت کسی صحابی سے معلوم نہیں صرف ابوبرزہ اسلمی سے وہ روایت کرتے ہیں اور زیادہ تر روایتیں ان کی ابوالعالیہ ریاحی سے ہیں۔ تینوں نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے یعنی ایاس بن عبد۔ عبد کو اللہ تعالیٰ کے کسی نام کی طرف مضاف نہیں کیا اور ترمذی نے عبداللہ لکھا ہے اور سب نے ان سے پانی کے فروخت کرنے کی ممانعت روایت کی ہے۔

۳۴۳۔ حضرت ایاسؓ بن عدی

حضرت ایاسؓ بن عدی انصاری نجاری۔ قبیلہ بنی عمرو بن مالک بن نجار سے ہیں احد کے دن شہید ہوئے مگر ابن اسحاق نے (شہدائے احد میں) ان کا ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۴۴۔ حضرت ایاسؓ ابوفاطمہ

حضرت ایاسؓ ابوفاطمہ۔ کنیت ان کی ابوفاطمہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی فاطمہ اور ابوفاطمہ کا نام انیس ہے ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے احمد بن عصام سے انہوں نے ابوعامر عقدی سے انہوں نے محمد بن ابی حمید سے انہوں نے مسلم یعنی ابوعقیل سے جو زرقیوں کے غلام تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں عبداللہ بن ایاس بن ابی فاطمہ کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ اے ابوعقیل مجھ سے میرے والد بیان کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا جو شخص تم میں سے چاہتا ہو کہ ہمیشہ تندرست رہے کبھی بیمار نہ ہو پھر انہوں نے پوری حدیث ذکر کی اس حدیث کو ابن وہب نے ابن ابی حمید سے روایت کیا ہے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے

روایت کرتے تھے اور ابن ابی حمید سے مروی ہے وہ عبداللہ بن ابی ایاس سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے محمد بن ابی حمید کی نسبت یہ اختلاف کیا ہے کہ کبھی تو وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور کبھی اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ ایاس تابعین میں ہیں بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے اور ابو نعیم نے بھی وہ حدیث روایت کی ہے کہ ابن وہب' ابن ابی حمید سے وہ مسلم سے وہ عبداللہ بن ایاس بن ابی فاطمہ سے راوی ہیں وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے تھے ابونعیم نے کہا ہے کہ اس وہم کرنے والے (یعنی ابن مندہ) نے اس حدیث کو بواسطہ ابو عامر عقدی کے ابن ابی حمید سے روایت کیا ہے اور ابن ابی حمید' مسلم سے وہ عبداللہ بن ابی ایاس سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ان کے دادا کا ذکر صحابہ سے نکال دیا ہے۔ ان کا وہم اسحاق بن راہویہ کی روایت سے بھی ظاہر ہوتا ہے وہ ابو عامر سے وہ محمد بن ابی حمید سے وہ ابوعقیل سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں عبداللہ بن ایاس بن ابی فاطمہ کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ اس حال میں کہ رسول اللہ ؐ بیٹھے ہوئے تھے پھر انہوں نے مثل ابن وہب کے یہی بیان کیا ہے کہ ایاس بن ابی فاطمہ اپنے والد سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ جو اختلاف محمد بن ابی حمید کے بارے میں ابونعیم نے ذکر کیا ہے کہ وہ کبھی عن ابی کہتے ہیں کبھی عن ابیہ عن جدہ کہتے ہیں اس کو ابن مندہ نے بھی ذکر کیا ہے ابن مندہ نے صرف یہ کیا ہے کہ ابو عامر کی روایت بیان کر دی ہے جس کو احمد بن عصام نے روایت کیا ہے تاکہ بے علم لوگ اس روایت کو دیکھ کر یہ نہ سمجھیں کہ ایک صحابی کا تذکرہ چھوڑ دیا لہٰذا انہوں نے اس روایت کو لکھ کر اس اختلاف کو بھی بیان کر دیا اور ابن راہویہ کا ابو عامر سے عن ابیہ عن جدہ روایت کرنا ابن مندہ پر حجت نہیں ہوسکتا کہ کیونکہ ائمہ حدیث کی اکثر یہ حالت ہے کوئی شخص کسی راوی کو سند میں زیادہ کر کے روایت کرتا ہے اور کوئی اس کو گرا دیتا ہے ان کی کتابیں اس قسم کے تصرفات سے بھری ہوئی ہیں ہاں اب یہ اختلاف ابو عامر کی وجہ سے ہو جائے گا جیسے محمد بن ابی حمید کی وجہ سے ہوتا تھا۔ اگر خوف تطویل نہ ہوتا تو ہم اس کی مثالیں بیان کرتے اور شاید ابو عمر نے اس نام کو ذکر کرنا چھوڑ دیا ہے جو نہ ایاس میں بیان کیا اور نہ انیس میں یہ محض اسی اختلاف کے سبب سے ہے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۵۔ حضرت ایاس ؓ بن قتادہ

حضرت ایاس ؓ بن قتادہ عنبری یا غبری۔ ابوموسیٰ نے ان کو اسی طرح شک کے ساتھ بیان کیا ہے اور اوفی بن مولہ کی حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ؐ کے پاس گیا تو آپ نے مجھے بکریاں دیں اور مجھ سے شرط کر لی کہ سب سے پہلے میں ان کا دودھ مسافروں کو پلاؤں اور آپ نے ساعدہ کو جو ایک شخص ہم سے تھا ایک کنواں دیا جو جنگل میں تھا نام اس کا جعونیہ تھا اور آپ نے ایاس بن قتادہ عنبری کو موضع جابیہ دیا جو یمامہ کے قریب ہے ہم سب لوگ آپ کے پاس ایک ساتھ گئے تھے اور آپ نے ہم میں سے ہر ایک کے لئے یہ معافیاں چمڑے پر لکھ دی تھیں ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ نسب مختلف مقامات میں مختلف خط سے وارد ہوا ہے بعض میں عنبری ہے اور بعض میں غبری ہے اور بعض میں عنزی ہے اور مجھے اس کی تحقیق نہیں ہوئی اسی طرح ان مقامات کے نام بھی مختلف طور سے آئے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ صحیح عنبری ہے قبیلہ بنی عنبر سے اور اسی کی تائید کرتا ہے یہ کہ ابن اوفی بن مولہ تمیمی عنبری ہیں اور ساعدہ بھی عنبری ہیں یہ سب لوگ قبیلہ بنی عنبر سے ہیں دستور کے موافق ہر قبیلہ سے ایک جماعت بطور وفد کے آیا کرتی تھی پس اس جماعت میں غبر کا کوئی شخص نہ تھا۔ غبر ایک شاخ ہے یشکر کی اور یشکر ایک شاخ ہے قبیلہ ربیعہ کی اسی طرح عنزی اگر اس کا نون مفتوح یا ساکن پڑھا جائے تو وہ بھی قبیلہ ربیعہ کی ایک شاخ ہے اور صحیح یہی کہ یہ عنبری ہیں۔

۳۴۶۔ حضرت ایاسؓ بن مالک

حضرت ایاسؓ بن مالک بن اوس بن عبداللہ بن حجر اسلمی۔ ابن مندہ نے لکھا ہے کہ ابن اسحاق سراج نے صحابہ میں ان کا ذکر لکھا ہے حالانکہ یہ تابعی ہیں ان کے دادا اوس البتہ صحابی ہیں اور انہوں نے محمد بن اسحاق سراج سے انہوں نے محمد بن عباد بن موسیٰ عکلی سے انہوں نے اپنے بھائی موسیٰ بن عباد سے انہوں نے عبداللہ بن یسار سے انہوں نے ایاس بن مالک بن اوس اسلمی سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہؐ نے اور ابوبکرؓ نے ہجرت کی تو مقام جحفہ میں ہمارے اونٹوں کی طرف سے ہو کر گذرے اور انہوں نے پوری حدیث ذکر کی اس حدیث کو صخر بن مالک بن ایاس بن مالک بن اوس بن عبداللہ بن حجر نے اپنے والد اوس بن حجر سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ ان کی طرف سے ہو کے گذرے الخ اوس بن عبداللہ بن حجر کے بیان میں یہ حدیث گذر چکی ہے۔ ابونعیم نے ان ایاس کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ بعض وہم کرنے والوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ وہ تابعی ہیں ان کے دادا البتہ صحابی ہیں اور انہوں نے سراج کی حدیث جوان کی تاریخ میں ہے محمد عکلی سے انہوں نے اپنے بھائی موسی سے انہوں عبداللہ بن یسار سے انہوں نے ایاس بن مالک بن اوس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ نے ہجرت الخ ابونعیم نے کہا ہے کہ اس وہم کرنے والے نے اپنی غلطی سراج کی طرف منسوب کر دی حالانکہ سراج اس غلطی سے بری ہیں کیونکہ سراج نے اس حدیث کو ایاس بن مالک سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور ابونعیم نے صخر بن مالک کی حدیث اس بات کے ثابت کرنے کے لئے بیان کی ہے کہ اوس صحابی ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے بھی اس حدیث کو لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ تابعی ہیں پس اب ان پر کوئی اعتراض نہ رہا صرف انہوں نے یہ کیا ہے کہ اس کو سراج کی طرف منسوب کر دیا ہے حالانکہ تاریخ سراج میں اس کے خلاف ہے اور کوئی غلطی نہیں کیونکہ انہوں نے خود کہہ دیا ہے کہ وہ تابعی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۷۔ حضرت ایاسؓ بن معاذ

حضرت ایاسؓ بن معاذ انصاری اوسی اشہلی۔ ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ مجھ سے حصین بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ نے محمود بن لبید سے جو بنی عبدالاشہل کے بھائی تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے جب ابوالحلیسر یعنی انس بن رافع مکہ میں آئے اور ان کے ساتھ بنی عبدالاشہل کے چند جوان تھے ان میں ایاس بن معاذ بھی تھے یہ لوگ قریش سے اپنی قوم خزرج کے لئے حلف کی دوستی کرانے آئے تھے رسول اللہؐ نے جوان کے آنے کا حال سنا تو ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے پاس جا کے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اے لوگوں کیا تم اس بات کو پسند کرو گے جو اس کام سے بھی بہتر ہے جس کے لئے تم آئے ہو اور ان لوگوں نے پوچھا کہ وہ

کیا بات ہے حضرت نے فرمایا (وہ یہ بات ہے کہ) میں خدا کا پیغمبر ہوں مجھے اللہ نے اپنے بندوں کی طرف بھیجا ہے تاکہ میں انہیں اس بات کی ترغیب دوں کہ وہ خدا کی پرستش کریں اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور میرے اوپر خدا نے کتاب نازل فرمائی ہے بعد اس کے آپ نے ان سے اسلام کا ذکر کیا اور انہیں قرآن پڑھ کے سنایا تو ایاس بن معاذ نے کہا اور یہ اس زمانے میں نوجوان تھے کہ اے میری قوم کے لوگو خدا کی قسم یہ بات اس سے بہتر ہے جس کے لئے تم آئے ہو تو ابوالحلیسر نے (غصہ میں آکے) ایک مٹھی کنکری لے کر ایاس کے منہ پر ماری اور (آنحضرتؐ سے) کہا کہ ہمیں ان باتوں سے معاف رکھئے ہم دوسرے کام کے لئے آئے ہیں اس کے بعد وہ چپ ہو گیا اور رسول اللہؐ ان لوگوں کے پاس سے اٹھ آئے اور وہ لوگ مدینہ لوٹ گئے پھر اوس وخزرج کے درمیان میں واقعہ بعاث ہوا پھر ایاس بن معاذ تھوڑے ہی دن کے بعد انتقال کر گئے۔ محمود بن لبید کہتے تھے کہ ان کی قوم کے جو لوگ ان کے پاس بوقت موت موجود تھے وہ مجھ سے کہتے تھے کہ ان لوگوں نے برابر ان کو تہلیل اور تکبیر کہتے ہوئے اور اللہ کی حمد اور پاکی بیان کرتے ہوئے سنا یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا لہٰذا تمام لوگوں کو یقین تھا کہ وہ مسلمان مرے انہوں نے اسلام کی خوبی اسی مجلس میں بیان کی جس مجلس میں انہوں نے رسول اللہؐ سے ذکر سنا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

الحلیسر: حاء مہملہ کے فتحہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے سکون کے ساتھ اور سین مہملہ اور اس کے آخر پر راء۔ بعاث: باء موحدہ کے ضمہ اور عین مہملہ کے فتحہ کے ساتھ اور اس کے آخر پر ثاء مثلثہ ہے۔ اور اس کو غین معجمہ کے ساتھ بھی بیان کیا ہے مگر اسکی کوئی حقیقت نہیں۔

۳۴۸۔ حضرت ایاسؓ بن معاویہ

حضرت ایاسؓ بن معاویہ مزنی۔ یزید بن ہارون نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حارث سے انہوں نے ایاس بن معاویہ مزنی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا قیام شب (یعنی نماز تہجد) بہت ضروری ہے اگرچہ صرف اتنی دیر تک ہو جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ دوہا جاتا ہے یا جتنی دیر میں بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے۔ اور بعد نماز عشا کے جو نماز پڑھی جائے اس کا شمار قیام شب میں ہے انہوں نے خالد بن ابی کریمہ کی بھی حدیث معاویہ بن قرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے انہیں ایک شخص کے پاس بھیجا جس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی تھی انہوں نے اس کو قتل کر دیا اور اس کے مال کا پانچواں حصہ لے لیا۔ ابونعیم نے اس مقام پر ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے جس کو ہم ایاس بن رباب کے بیان میں لکھ چکے ہیں اب اس کے یہاں بیان کرنے کی حاجت نہیں اور ابوموسیٰ نے ایاس بن معاویہ کو ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور قیام شب کی حدیث ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ ان کا تذکرہ طبرانی نے اور ابونعیم نے صحابہ میں لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ میں ان ایاس کو معاویہ بن قرہ کا بیٹا سمجھتا ہوں اور وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں تابعین سے ہیں ان کے دادا قرۃ البتہ صحابی ہیں ان کے والد بھی صحابی نہیں ہیں۔

میں کہتا ہوں یہی صحیح ہے جو ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے یہ ایاس وہی ہیں جو بصرہ کے قاضی تھے ان کی ذکاوت کی بہت تعریف تھی ۱۲۱ہجری میں وفات پائی واللہ اعلم۔

۳۴۹۔ حضرت ایاسؓ بن ودقہ

حضرت ایاسؓ بن ودقہ انصاری۔ بنی سالم بن عوف بن خزرج سے ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے قبیلہ بنی سالم سے ایاس بن ودقہ کا نام بھی روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ میں نے ایک نسخہ میں جو ابونعیم سے منقول تھا ودقہ کو فاء کے ساتھ لکھا ہوا دیکھا نیز ابوموسیٰ نے کہا ہے مگر صحیح قاف ہے۔

میں کہتا ہوں میرے نزدیک صحیح فاء ہے واللہ اعلم۔

۳۵۰۔ حضرت ایفعؓ بن عبد کلاعی

حضرت ایفعؓ بن عبد کلاعی شامی۔ ان کو ابوبکر اسماعیلی نے اور عبدان بن محمد نے صحابہ میں ذکر کیا ہے عبدان نے کہا ہے کہ میں نے محمد بن مثنی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایفع کی وفات ۱۰۱ھ میں ہوئی اور ابوالفتح ازدی موصلی نے کہا ہے کہ ایفع بن عبد کلال صحابی ہیں ان سے صفوان بن عمرو نے روایت کی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ خود عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر یہ صحیح ہو تو اس نام کے دو شخص ہو جائیں گے۔ ہمیں ابوموسیٰ یعنی محمد بن عمر نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوزکریا نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبدالواحد محدث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن عامر علوی امام جامع مسجد بسطام نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد عامر بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابوعبداللہ صوفی احمد بن حسن نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں حکم بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے ایفع بن عبد کلاعی سے سنا وہ مقام حمص میں منبر پر کھڑے ہوئے کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت اور اہل دوزخ کو دوزخ میں داخل فرمائے گا تو کہے گا کہ اے اہل جنت تم دنیا میں کتنے برس رہے وہ کہیں گے کہ ہم ایک دن رہے یا ایک دن سے بھی کم اللہ فرمائے گا کہ تم نے ایک دن یا اس سے بھی کم میں بڑی عمدہ تجارت کی میری رضامندی اور جنت کو حاصل کیا اب تم جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہو پھر فرمائے گا کہ اے اہل دوزخ تم دنیا میں کتنے دن رہے وہ کہیں گے کہ ایک دن یا ایک دن سے بھی کم اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم نے ایک دن یا اس سے کم میں بہت بری تجارت کی میرے غضب اور ناخوشی کو حاصل کیا اب تم دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ رہو پھر وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں دوزخ سے نکال لے پھر اگر ہم دوبارہ ایسے کام کریں تو بیشک ہم ظالم ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسی میں ذلت اٹھاؤ اور مجھ سے کلام نہ کرو پس یہ ان لوگوں کا آخری کلام ہوگا اپنے پروردگار عزوجل سے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۱۔ حضرت ایماؓ بن رحضہ

حضرت ایماؓ بن رحضہ بن خربہ بن خلاف بن حارثہ بن غفار۔ یہ اپنے زمانہ میں قبیلہ غفار کے سردار اور ان کے سفیر تھے یہ مقام سقیا کی طرف موضع غیقہ میں رہتے تھے پھر حدیبیہ سے کچھ پہلے مدینہ چلے آئے تھے اور وہیں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے یہ اور ان کے بیٹے دونوں صحابی ہیں۔ ہمیں عبداللہ بن احمد نے اپنی سند سے ابوداؤ طیالسی تک

وی وہ سلیمان بن مغیرہ سے وہ حمید بن ہلال سے وہ عبداللہ بن صامت سے وہ ابی ذر سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا ہم اپنی قوم
ر کے ہمراہ باہر نکلے اور ہماری قوم کے لوگ ماہ حرام میں قتال وغیرہ جائز سمجھتے تھے پس میں اور میرے بھائی انیس اور میری ماں
ھے تھے۔ پھر انہوں نے اپنے اسلام کا حال بیان کیا اور اسی میں یہ بھی بیان کیا کہ جب ہم اپنی قوم غفار کے پاس لوٹ کے آئے تو
میں سے آدھے آدمی قبل اس کے مسلمان ہو گئے کہ رسول اللہؐ مدینہ میں تشریف لائیں۔ نماز میں ان لوگوں کے امام ایما بن
مہ بنتے تھے اور وہی اس قبیلہ کے سردار تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۔ حضرت ایمنؓ بن خریم

حضرت ایمنؓ بن خریم بن فاتک بن اخرم بن شداد بن عمرو بن فاتک بن قلیب بن عمرو بن اسد بن خزیمہ اسدی۔ ان کی
رہ صماء بنت ثعلبہ بن عمرو بن حصین بن مالک اسدیہ ہیں۔ یہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اس وقت وہ یفاع کے غلام تھے۔
ں نے اپنے والد اور چچا سے حدیث کی روایت کی ہے وہ دونوں بدری ہیں۔ ایک گروہ نے کہا ہے کہ ایمن بن خریم اپنے والد
ساتھ فتح مکہ کے دن اسلام لائے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ ان کے والد جنگ بدر میں شریک تھے۔ یہ اصل میں شام
رہنے والے تھے اور آخر میں کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے شعبی نے اور فاتک بن فضالہ نے اور ابواسحاق سبیعی نے
یت کی ہے۔ ہمیں اسماعیل بن عبید نے اور ابراہیم بن محمد نے اور عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی
وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مروان بن معاویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے زیاد
ری سے انہوں نے فاتک بن فضالہ سے انہوں نے ایمن بن خریم سے روایت کر کے خبر دی کہ نبیؐ نے فرمایا اے لوگو میں جھوٹی
اہی اور خدا کے ساتھ شرک کرنے کو برابر سمجھتا ہوں بعد اس کے یہ آیت پڑھی فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا
ل الزور. (بچو تم بتوں کی پرستش سے جو بالکل ناپاک ہیں اور بچو جھوٹی گواہی سے) اور ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی الحسن طبری
اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی کہ انہوں نے کہا کہ ہم سے رحمویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں صالح بن عمر نے مطرف
انہوں نے عامر شعبی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب مروان بن حکم نے ضحاک بن قیس سے جنگ کی ہے تو اس نے
ن بن خریم کے پاس کہلوا بھیجا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ ہو کے لڑیں انہوں نے یہ جواب دیا کہ میرے والد اور
ے چچا جنگ بدر میں شریک تھے انہوں نے مجھ سے عہد لے لیا ہے کہ کسی ایسے شخص سے نہ لڑنا جو لا الہ الا اللہ کہتا ہو پس اگر اے
وان تو مجھے دوزخ سے نجات کا کوئی پروانہ دلا دے تو میں تیرے ساتھ لڑوں گا مروان نے کہا یہاں سے دور ہو اور ان کی برائی
رنے لگا انہیں گالی دینے لگا پھر ایمن نے یہ اشعار پڑھے ؎

ولست مقاتلا رجلا یصلی — علی سلطان آخر من قریش
لہ سلطانہ وعلی اثمی — معاذ اللہ من سفہ و طیش
أأقتل مسلما من غیر جرم — فلست بنافعی ما عشت عیشی

میں ایسے شخص سے ہرگز نہ لڑوں گا جو نماز پڑھتا ہو۔ محض ایک قریشی شخص کی بادشاہت کے لئے۔ اسے تو بادشاہت ملے
اور مجھے گناہ ہو۔ ایسی بیوقوفی اور حماقت سے خدا کی پناہ۔ کیا میں ایک مسلمان کو بے جرم قتل کر دوں۔ تو اے مروان میری

زندگی میں مجھے کیا نفع دے گا۔

دارقطنی نے کہا ہے کہ ایمن نے نبیؐ سے روایت کی ہے مگر میں نے ان کی روایت ان کے باپ اور چچا ہی سے دیکھی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۳۔حضرت ایمنؓ بن عبید

حضرت ایمنؓ بن عبید بن عمرو بن بلال بن ابی الحرباء بن قیس بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج۔یہ بیٹے ہیں ام ایمن کے جو نبیؐ کی کھلائی (گود لینے والی) تھیں ان کا ذکر ان کے نام میں آئے گا۔یہ اسامہ بن زید بن حارثہ کے اخیافی بھائی ہیں یعنی ماں دونوں کی ایک ہیں جنگ حنین میں شہید ہوئے یہ ابن اسحاق کا قول ہے انہوں نے کہا کہ یہی ہیں جنھوں نے اپنے ان اشعار میں عباس کی طرف اشارہ کیا ہے۔

نصرنا رسول الله فی الدین سبعة وقد فرمن قد فرعنه فاقشعوا

وثامننا لاقی الحمام بنفسه بمامسه فی الدین لا یتوجع

ہم سات آدمیوں نے دین میں رسول اللہ کی مدد کی۔اور بعض لوگ جو بھاگے وہ بھاگ گئے۔اور آٹھویں شخص نے موت سے ملاقات کی۔جو کچھ تکلیفیں ان کو دین میں پہنچیں ان سے وہ دردمند نہیں ہوئے۔

یہ سات آدمی جن کا ذکر اس شعر میں ہے یہ تھے۔(۱) عباس (۲) علی (۳) فضل بن عباس (۴) ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب (۵) اسامہ بن زید یہ لوگ آپ کے اہل بیت میں سے تھے اور غیر لوگ یہ تھے۔(۶) ابوبکر۔(۷) عمر رضی اللہ عنہم اجمعین ان سے مجاہد نے اور عطاء نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ایک ڈھال سے کم قیمت کی چیز کے چرانے میں ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں دیا۔ایک ڈھال کی قیمت اس زمانے میں ایک دینار تھی۔یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ مجاہد اور عطاء نے ایمن سے ملاقات نہیں کی ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ ایمن کے متعلق رسول اللہؐ کی طہارت کی خدمت تھی ضرورت کے وقت وہ پانی وغیرہ آپ کو دیا کرتے تھے۔ایمن کا ایک بیٹا تھا جس کا نام حجاج ہے اس کا ایک واقعہ حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ ہوا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۴۔حضرت ایمنؓ بن یعلی

حضرت ایمنؓ بن یعلی کنیت ان کی ابو ثابت ثقفی۔علاء بن ہلال نے عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے زید بن ابی انیسہ سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ایمن بن یعلی یعنی ابو ثابت سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص ایک بالشت بھر زمین چرائے یا دبا لے وہ قیامت کے دن اس زمین کو نیچے کے طبقہ تک اپنی گردن پر لاد کے آئے گا۔عبیداللہ کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو اسمٰعیل سے سنا ہے۔اس حدیث کو عمرو بن زرارہ نے اور علی بن معبد نے اور چند لوگوں نے عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے شعبی سے انہوں ایمن سے انہوں نے یعلی بن مرہ ثقفی سے روایت کیا ہے اور یہی حدیث بیان کی ہے۔

میں کہتا ہوں اس حدیث میں اعتراض ہے کیونکہ یہ ایمن صحابی نہیں ہیں یہ تابعی ہیں کوفہ کے رہنے والے ہیں بنو ثعلبہ کے غلام

ہیں۔ بخاری نے کہا ہے کہ یہ ایمن ابو ثابت بنو ثعلبہ کے غلام ہیں۔ انہوں نے ابن عباس اور یعلی بن مرہ سے حدیث کی سماعت کی ہے۔ ان سے ابو یعفور نے اور انہیں کے جیسے اور لوگوں نے روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے اور حاکم یعنی ابو احمد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ابو یعفور نے ابو ثابت سے انہوں نے یعلی بن مرہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے ابو ثابت کو غلطی سے ابن ثابت کہہ دیا ہے اس قسم کی غلطیاں اکثر ہو جاتی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۵۔ حضرت ایمنؓ

حضرت ایمنؓ (ملک) شام سے نبیؐ کے پاس آئے تھے ہم نے ان کا ذکر ابرہہ کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

۳۵۶۔ حضرت ایوبؓ بن بشیر

حضرت ایوبؓ بن بشیر انصاری۔ عبدان اور شاہین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے محمد بن یحییٰ بن حبان نے ایوب بن بشیر انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ میں نے اپنی نماز کا تیسرا حصہ آپ کے لئے دعا کرنے اور آپ پر درود پڑھنے کے لئے خاص کر دیا ہے حضرت نے فرمایا ایسا کرنے میں کچھ حرج نہیں پھر وہ تھوڑی دیر چپ رہے بعد اس کے کہا کہ یا رسول اللہؐ بلکہ میں نے اپنی نماز کا نصف حصہ آپ کے لئے دعا کرنے اور آپ پر درود پڑھنے کے لئے خاص کر دیا ہے آپ نے فرمایا ایسا کرنے میں کچھ حرج نہیں پھر وہ تھوڑی دیر چپ رہے بعد اس کے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اپنی کل نماز آپ ہی کے درود پڑھنے اور دعا میں صرف کر دوں آپ نے فرمایا اب اللہ تعالیٰ تمام ان کاموں سے تمہاری کفایت کرے گا جو دنیا و آخرت کی مصیبت میں ڈالیں (نماز دعا کے معنی میں ہو سکتی ہے۔ محمد احمد)۔ اور یحییٰ بن حمزہ اور فرج بن فضالہ نے محمد بن ولید زبیدی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ایوب بن بشیر انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا سب سے پہلے افضل وہ صدقہ ہے جو کسی ایسے عزیز کو دیا جائے جو اس صدقہ دینے والے سے پہلو تہی کرتا ہو۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ ایوب بن بشیر انصاری کی کنیت ابو سلیمان معاوی ہے یہ عباد بن عبداللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے زہری نے روایت کی اس صورت میں یہ ایوب صحابی نہ ہوں گے۔ مگر ان پہلے ایوب کا صحابی ہونا ظاہر ہے لیکن اس حدیث کی نسبت بھی مروی ہے کہ ان کے سوا اور کسی نے نبیؐ سے ایسا کہا تھا۔

میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کو ابی بن کعب نے اور ابو ہریرہ نے بھی روایت کیا ہے اور اس حدیث کو محمد بن یحییٰ بن حبان نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے نبیؐ سے عرض کیا الخ۔ ہمیں ابو الفرج یحییٰ بن محمود بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عدنان محمد بن ابی بکر بن احمد بن مطہر لفتوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعید محمود بن عبداللہ بن احمد بن زکریا نے نیز ابو الفرج کہتے تھے کہ ہمیں ہمارے دادا کے چاچا ابو الفضل جعفر بن عبد الواحد بن محمد بن محمود ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر بن عبد الرحیم نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابو بکر محمد بن عبداللہ بن احمد بن شاذان اعرج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر عبداللہ بن محمد بن محمد بن فورک قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عمرو بن ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے سفیان سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے طفیل بن ابی بن کعب

سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے ایک شخص نے نبیؐ سے پوچھا کہ بتایئے اگر میں اپنی پوری نماز آپ پر درود پڑھنے کے لئے مخصوص کردوں (تو کیا ثواب ملے گا) آپ نے فرمایا اس وقت اللہ تیری تمام دنیاوی اور اخروی مشکلات کی کارسازی کرے گا۔

۳۵۷۔ حضرت ایوبؓ بن مکرز

حضرت ایوبؓ بن مکرز۔ ان کا تذکرہ بھی ابن شاہین نے لکھا ہے اور انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے محمد بن یزید سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ جن اصحاب رسول اللہؐ کا شمار کیا گیا ہے ان میں ایواب بن مکرز بھی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اخیر حرف ہمزہ میں لکھا ہے۔

حرف الباء۔ باب الباء والالف

۳۵۸۔ حضرت باقومؓ رومی

حضرت باقومؓ رومی۔ بعض لوگ انہیں باقول رومی کہتے ہیں سعید بن عاص کے غلام تھے۔ مدینہ کے بڑھئی تھے ان سے صالح مولیٰ توامہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کے لئے جھاؤ کی لکڑی کا منبر بنایا تھا اس میں تین درجے تھے ایک بیٹھنے کے لئے اور دو اور۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا کہ اس کی سند صحیح نہیں ہے۔

۳۵۹۔ حضرت باذانؓ فارسی

حضرت باذانؓ فارسی۔ یہ ان فارسیوں کی اولاد سے ہیں جن کو نوشیروان نے سیف بن ذی یزن کے ہمراہ یمن کی طرف حبشیوں سے لڑنے کے لئے بھیجا تھا اور وہ لوگ وہیں یمن میں رہ گئے تھے باذان صنعاء میں رہتے تھے اور نبیؐ کی حیات میں مسلمان ہو گئے تھے اسود عنسی کے قتل میں انہوں نے بڑا کارنمایاں کیا ہے ہم نے ان کا حال تاریخ کامل میں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہے۔

باب الباء والجیم

۳۶۰۔ حضرت بجادؓ بن سائب

حضرت بجادؓ بن سائب۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بجار بن سائب بن عویمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی مخزومی۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ان کے دو بھائی جابر اور عویمر بدر میں بحالت کفر مارے گئے ان دونوں کا ذکر موسیٰ بن عقبہ کی کتاب میں نہیں ہے۔ ان کے ایک بھائی عائذ بن سائب بدر میں بحالت کفر گرفتار ہو گئے تھے اور انہوں نے رسول اللہؐ کی صحبت اٹھائی تھی ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۶۔حضرت بجراہؓ بن عامر

حضرت بجراہؓ بن عامر۔ان کی حدیث یہ ہے کہ یہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کی خدمت میں گئے اور اسلام لائے اور ہم نے پ سے درخواست کی کہ نماز عشا ہم سے معاف کر دیں کیونکہ ہم اس وقت اپنے اونٹوں کے دوہنے میں مشغول رہتے تھے حضرت نے فرمایا تم انشاء اللہ اپنے اونٹوں کو بھی دودھ لوگے اور نماز بھی پڑھوگے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے س حدیث کو بجیرہ کے تذکرہ میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو بجرہ بھی کہتے ہیں ہم بھی انشاء اللہ بجیرہ کے بیان میں ذکر کریں گے۔

۳۶۲۔بجیر بن اوس

بجیر بن اوس بن حارثہ بن لام طائی۔عروہ بن مضرس طائی کے چچا ہیں۔ان کے اسلام میں کلام ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۶۳۔حضرت بجیرؓ بن بجرہ طائی

حضرت بجیرؓ بن بجرہ طائی۔ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کی کوئی روایت نبیؐ سے نہیں جانتا ہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں قتال مرتدین میں ان سے بہت بڑے بڑے کام ہوئے اور انہوں نے کچھ اشعار بھی کہے تھے جن کو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ابوالمعارک شماخ بن معارک بن مرہ بن صخرہ بن بجیر بن بجرہ طائی فیدی سے انہوں نے اپنے والد معارک سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے اپنے والد صخرہ سے انہوں نے اپنے والد بجیر بن بجرہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اس لشکر میں تھا جس کو رسول اللہؐ نے خالد بن ولید کے ہمراہ بھیجا تھا جب آپ نے اکیدر بادشاہ دومۃ الجندل کے پاس بھیجا رسول اللہؐ نے ہم سے فرمایا تھا کہ تم اکیدر کو اس حال میں پاؤ گے کہ وہ چاندنی رات میں گائے کا شکار کھیل رہا ہوگا یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اسی حالت میں اس کو پایا جیسا کہ رسول اللہؐ نے بیان فرمایا تھا پس ہم نے اسے گرفتار کر لیا اور اس کے بھائی کو قتل کر دیا وہ ہم سے لڑا تھا پھر جب ہم نبیؐ کے پاس پہنچے تو میں نے یہ اشعار آپ کے سامنے پڑھے:

تبارک سائق البقرات انی — رایت اللہ یھدی کل ھاد

فمن یک عائدا عن ذی تبوک — فانا قد امرنا بالجھاد

بابرکت ہے چلانے والا گایوں کا۔میں نے اللہ کو دیکھا کہ وہ ہدایت کرنے والوں کو خود ہدایت کرتا ہے۔(مطلب یہ ہے کہ آپ چونکہ لوگوں کی ہدایت کرتے ہیں لہٰذا اللہ آپ کو ہدایت کرتا ہے اور پوشیدہ باتیں آپ کو بتاتا ہے) اب مقام ذی تبوک سے کون لوٹ سکتا ہے اس لئے کہ ہمیں اب جہاد کا حکم مل گیا ہے۔

نبیؐ (ان اشعار کو سن کر خوش ہوئے اور آپ) نے ان سے فرمایا کہ اللہ تمہارے منہ کو شکستہ نہ کرے راوی کہتا ہے کہ ان کی عمر نوے برس کی ہوگئی تھی مگر ان کا کوئی دانت ہلا تک نہ تھا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۴۔حضرت بجیرؓ بن ابی بجیر

حضرت بجیرؓ بن ابی بجیر عبسی۔عبس بن بغیض بن ریث بن غطفان کی اولاد سے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قبیلہ جہینہ کے ہیں بنی دینار بن نجار کے حلیف تھے بدر اور احد میں شریک تھے مگر بنی دینار بن نجار کہتے ہیں کہ یہ لوگ ہمارے غلام تھے یہ قول ابو عمر کا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ زہری کہتے تھے کہ یہ بدر میں شریک تھے۔

۳۶۵۔حضرت بجیرؓ ثقفی

حضرت بجیرؓ ثقفی۔یہ ثقفی ہیں۔ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے اور انہوں نے نبیؐ سے روایت بھی کی ہے۔ان سے حفصہ بنت سیرین نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ اس کو ابوبکر شافعی نے روایت کیا ہے اور ان کا نام بجیر بتایا ہے اور اس کو اسماعیلی نے روایت کیا ہے اور انہوں نے ان کا نام بشیر بتایا ہے۔

۳۶۶۔حضرت بجیرؓ بن زہیر

حضرت بجیرؓ بن زہیر۔یہ زہیر بن ابی سلمہ کے بیٹے ہیں۔ابوسلمہ کا نام ربیعہ بن ریاح بن قرط بن حارث بن مازن بن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہذمہ بن لاطم بن عثمان بن مزینہ مزنی۔کعب بن زہیر کے بھائی ہیں اپنے بھائی کعب سے پہلے اسلام لائے تھے اور یہ دونوں بھائی بڑے عمدہ شاعر تھے اور ان کے والد بھی بڑے شعراء میں تھے۔حجاج بن ذی الرقیبہ بن عبدالرحمٰن بن کعب بن زہیر بن ابی سلمی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ کعب اور بجیرہ جو دونوں زہیر کے بیٹے تھے اپنے گھر سے نکلے یہاں تک کہ مقام ابرق عزاف میں پہنچے تو بجیر نے کعب سے کہا کہ تم ہماری بکریوں کو لئے ہوئے اس مقام پر ٹھہرو میں ذرا اس شخص یعنی نبیؐ کے پاس جاؤں سنوں کہ وہ کیا کہتا ہے راوی کہتا ہے کہ کعب وہیں ٹھہر گئے اور اور بجیر رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے۔حضرت نے ان پر اسلام پیش کیا اور وہ مسلمان ہو گئے یہ خبر کعب کو پہنچی تو انہوں نے کہا:

الا ابلغاعنی بجیرا رسالة علی ای شی ویب غیرک دلکا

آگاہ ہو جاؤ بجیر کو میری طرف سے یہ پیغام پہنچا دو کہ کس چیز نے تجھے غیر کے دین کی طرف راہ دکھائی۔

اس کے علاوہ اور اشعار بھی ہیں جو کعب بن زہیر کے تذکرہ میں آئیں گے یہ کعب رسول اللہؐ کے ہمراہ طائف میں شریک ہوئے پھر جب رسول اللہؐ طائف سے لوٹے تو بجیر نے کعب کو لکھا کہ اگر تجھے کچھ خوف ہو (تو خوف نہ کر) رسول اللہؐ کے پاس چلا آ کیونکہ وہ کسی ایسے شخص کو جو توبہ کر کے آ جائے قتل نہیں کرتے اور یہ اشعار بجیر نے ان کو لکھے:

من مبلغ کعبا فھل لک فی التی تلوم علیھا باطلاوھی اجزم
الی اللہ لا العزی ولا للات وحدہ فتنجو اذا کان النجاء وتسلم
لدی یوم لا ینجو ولیس بمفلت من النار الا طاھر القلب مسلم
فدین زھیر وھولاشی عندہ ودین ابی سلمیٰ علی محرم

کوئی ہے جو کعب کو یہ خبر پہنچا دے کہ کیا تجھے اس دین کی طرف کچھ رغبت ہے۔جس پر تو (مجھے) ملامت کرتا ہے حالانکہ

وہ دین نہایت مضبوط ہے۔ اللہ کی طرف رجوع کر نہ لات وعزیٰ کی طرف۔ تب تجھے بوقت نجات نجات ملے گی۔ اس وقت نہ تو بچے گا اور نہ کوئی شخص بچے گا سوا اس شخص کے جس کا قلب سلیم ہو اور وہ مسلمان ہو۔ پس زہیر کا دین جو اس (دین اسلام) کے سامنے لاشی ہے۔ اور نیز ابوسلمیٰ کا دین مجھ پر حرام ہے۔

انہیں بجیر نے غزوۂ طائف کے دن یہ اشعار کہے تھے:

کانت علالة یوم بطن حنینکم	وغزارة اوطاس ویوم الابرق
جمعت هوازن جمعها فتبددوا	کالطیر تنجو من قطام ازرق
لم یمنعوا منا مقام واحدا	الا جدار هم وبطن الخندق
ولقد تعرضنا لکیما یخر جوا	فتحصنوا منا بباب مغلق

جنگ حنین اور اوطاس اور ابرق کے دن تمہارے بڑے بڑے سردار تھے۔ ہوازن میں انہوں نے اپنی پوری جماعت فراہم کر لی تھی مثل اس پرندے کے جو ابلق باز سے نجات پاکے آئے ہوں۔ ہم سے وہ کسی مقام میں نہ بچ سکے۔ سوا اپنی دیواروں کے اور خندقوں کے۔ اور ہم سامنے آگئے تا کہ وہ باہر نکلیں۔ مگر انہوں نے قلعہ کے اندر جاکے دروازہ بند کر لیا۔ اس کے علاوہ اور اشعار بھی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۷۔ حضرت بجیرؓ بن عبداللہ

حضرت بجیرؓ بن عبداللہ بن مرہ بن عبداللہ بن صعب بن اسد۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے نبیؐ کی گٹھڑی (جس میں کپڑے رکھے جاتے ہیں) چرائی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۶۸۔ حضرت بجیرؓ بن عمران

حضرت بجیرؓ بن عمران خزاعی۔ یہی ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے دن یہ اشعار کہے تھے:

وقد انشاء الله السحاب بنصرنا	رکام سحاب الهیدب المتراکب
وهجر تنافی ارضنا عندنا بها	کتاب لنا من خیر ممل و کاتب
ومن اجلنا حلت بمکة حرمة	لندرک ثار ابا لسیوف القواضب

اللہ نے ہماری مدد کے لئے بادل پیدا کیا۔ ایسا بادل جو تہہ بہ تہہ مثل تودہ ریگ کے تھا۔ اور ہم نے اپنے ملک کی طرف ہجرت کی۔ وہاں ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو عمدہ لکھنے والے کی لکھی ہوئی ہے۔ (یعنی قرآن) ہماری وجہ سے مکہ میں لڑائی جائز ہوئی۔ تا کہ ہم چھپ جانے والے کو شمشیر بران سے ہلاک کریں۔

ان کا تذکرہ ابوعلی غسانی اور ابن مفوز نے کیا ہے۔

باب الباء والحاء

۳۶۹۔ حضرت بحاثؓ بن ثعلبہ

حضرت بحاثؓ بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ بن مالک بن عمرو بن بثیرہ بن مشنوء بن قشر بن تمیم بن عوذ مناہ بن تاج بن تیم بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ بلوی انصار کے حلیف ہیں۔ یہ اور مجذر بن زیاد عمرو بن عمارہ میں جا کے مل جاتے ہیں۔ ہشام نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے مگر ابوعمر نے ان کو مالک کی طرف منسوب کیا ہے بعد اس کے کہا ہے کہ یہ بلوی ہیں۔ بنی عوف بن خزرج کے حلیف ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ کلبی نے بیان کیا ہے کہ بحاث باء کے ساتھ ہے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نحاث نون کے ساتھ روایت کیا ہے ان کا تذکرہ نون کے باب میں آئے گا۔ رسول اللہؐ کے ہمراہ بدر میں شریک ہوئے تھے ابوعمر نے کہا ہے کہ میرے نزدیک ابن کلبی کا قول صحیح ہے۔ ان کے دو بھائی تھے عبداللہ اور یزید عبداللہ جنگ بدر میں شریک تھے اور یزید عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شریک تھے مگر بدر میں شریک نہیں ہوئے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور انہوں نے ان کا نام بحاث بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بتایا ہے قبیلہ بنی عوف بن خزرج سے ایک شاخ ہے قبیلہ بلحبلی کی اور بھائی ہیں عبداللہ بن ثعلبہ کے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ اصرم بن عمرو بن عمارہ کے بیٹے ہیں۔ بدر میں نبیؐ کے ہمراہ یہ اور ان کے بھائی عبداللہ شریک ہوئے تھے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نحاث نون کے ساتھ روایت کیا ہے ابوموسیٰ کا کلام ختم ہوگیا۔

میں کہتا ہوں کہ انہوں نے بلحبلی کہا ہے تو ان کا نام سالم بن غنم بن عوف بن خزرج ہے وہ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کے گروہ سے ہیں لہٰذا اگر انہوں نے یہ مراد لیا ہے کہ یہ اس قبیلہ کے نسب میں داخل ہے تو یہ غلط ہے اور اگر یہ مراد لیا ہے کہ یہ ان کے حلیف ہیں تو چاہیے تھا کہ اس کو بیان کر دیتے علاوہ اس کے انکا یہ کہنا کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ اصرم بن عمرو بن عمارہ کے بیٹے ہیں اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے ان کے پہلے نسب کو اس کے مغائر سمجھا ہے کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا یہ بیان ہے۔ واللہ اعلم۔

عمارہ: عین مہملہ کے فتحہ اور میم کی تشدید کے ساتھ ہے۔ بثیرہ: باء موحدہ کے فتحہ اور ثاء مثلثہ کے کسرہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے سکون کے ساتھ ہے اور آخر پر راء اور اس کے بعد ھاء ہے۔

مشنوء: میم کے فتحہ اور شین معجمہ کے سکون اور نون کے ضمہ کے ساتھ ہے اور پھر واو کے بعد ہمزہ ہے۔ قشر: قاف کے ضمہ اور شین معجمہ کے فتحہ اور راء کے ساتھ ہے۔

۳۷۰۔ حضرت بحرؓ بن ضبع

حضرت بحرؓ بن ضبع بن الله رعینی۔ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر میں شریک ہوئے تھے وہاں انہوں نے کچھ زمین بھی لی تھی ان کا خطہ رعین کے نام سے مشہور ہے۔ انکی اولاد میں ابوبکر یمین بن محمد بن بحر ہیں جو ۱۰۱ھ میں عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں دمیاط کے حاکم تھے۔ مروان بن جعفر بن خلیفہ بن بحر بھی ان کی اولاد میں ہیں جو بڑے فصیح شاعر تھے انہوں نے اپنے

دادا کی مدح میں یہ اشعار کہے تھے:

وجدی الذی عاطی الرسول یمینہ — وخبت الیہ من بعید رواحلہ

بدر لنا بیت اقامت اصولہ — علی المجدینی علوہ واسافلہ

میرے دادا وہ ہیں جنہوں نے (بیعت کے لئے) رسول اللہ کو اپنا داہنا ہاتھ دیا اور بہت دور سے ان کی سواری کے جانور رسول کے پاس آئے بدر میں ہمارا ایک گھر ہے جس کی بنیادیں درست ہیں اس کے اوپر اور نیچے تمام حصہ بزرگی پر بنا ہے۔

ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ سب بیان حفید یونس یعنی ابو سعید بن عبدالرحمٰن بن احمد بن یونس بن عبدالاعلیٰ کا ہے جو تاریخ مصر کے مصنف ہیں۔ ان کا نسب امیر ابو نصر بن ماکولا نے اس طرح بیان کیا ہے۔ بحر بن ضبع بن اتہ بن یحمد بن موہشل بن عقب بن لیشرح بن سعد بن بدر بن شرحبیل بن حجر بن زید بن مالک بن زید بن رعین۔ نبیؐ کے حضور میں یعفر بن عریب بن عبد کلال کے ہمراہ آئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

بحر: باء اور حاء مہملہ کے ضمہ کے ساتھ ہے۔ ضبع: ضاد اور باء موحدہ کے ضمہ کے ساتھ ہے۔

۳۷۱۔ حضرت بحیراؓ راہب

حضرت بحیراؓ راہب۔ انہوں نے نبیؐ کو قبل آپ کی نبوت کے دیکھا تھا اور آپ پر ایمان لائے تھے۔ ابن عباس نے روایت کی ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھارہ برس کی عمر سے نبیؐ کے ہمراہ رہتے تھے اس وقت نبیؐ کی عمر بیس برس کی تھی وہ دونوں تجارت کی غرض سے شام جا رہے تھے یہاں تک کہ ایک منزل میں قیام کیا تو وہاں ایک درخت بیری کا تھا نبیؐ اس کے سایہ میں بیٹھ گئے اور ابو بکر صدیق اس راہب کے پاس گئے جس کا نام بحیرا ہے اس سے کچھ پوچھنا چاہتے تھے راہب نے ان سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے جو بیری کے سایہ میں بیٹھے ہیں حضرت ابو بکر نے کہا کہ یہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں راہب نے کہا خدا کی قسم یہ نبی ہیں (ہمارے یہاں لکھا ہوا ہے کہ) اس درخت کے سایہ میں عیسیٰ بن مریم کے بعد سوا محمدؐ کے کوئی نہ بیٹھے گا اسی وقت سے حضرت ابو بکر کے دل میں یقین اور تصدیق آ گئی تھی چنانچہ جب آنحضرتؐ نبی ہوئے تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (فوراً) آپ کی پیروی کر لی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۲۔ حضرت بحیراؓ

حضرت بحیراؓ۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے مقاتل وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ چالیس آدمی نبیؐ کے حضور میں آئے تھے جن میں بتیس آدمی حبش کے تھے اور آٹھ آدمی شام کے (۱) بحیرا (۲) ابرہہ (۳) اشرف (۴) تمام (۵) ادریس (۶) ایمن (۷) نافع (۸) تمیم۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ ابن مندہ کے نزدیک یہ اور کوئی شخص ہیں ورنہ وہ ان کا تذکرہ بطور استدراک کے کیوں لکھتے کیونکہ بحیرا راہب کا تذکرہ ابن مندہ نے بھی لکھا ہے اور بحیرا راہب اس وقت تک غالباً زندہ بھی نہیں رہے۔

۳۷۳۔حضرت بجیرؓ انماری

حضرت بجیرؓ انماری۔بغیر الف کے۔یہ انماری ہیں۔ابن ماکولا نے لکھا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے اور ان کی روایت بھی نبیؐ سے ہے کنیت ان کی ابو سعید الخیر ہے ان کا ذکر انشاء اللہ کنیت کے باب میں آئے گا۔ابن سمیع نے ان کا تذکرہ طبقات میں کیا ہے۔ان سے قیس بن حجر کندی نے اور ابن لہیعہ اور بکر بن مضر نے روایت کی ہے۔

۳۷۴۔حضرت بجیرؓ بن ابی ربیعہ

حضرت بجیرؓ بن ابی ربیعہ۔ابو ربیعہ کے بیٹے ہیں۔ان کا نام عمرو بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔قرشی ہیں مخزومی ہیں ان کا نام بجیر تھا مگر نبیؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔عمر بن عبداللہ بن ابی ربیعہ شاعر مشہور کے والد ہیں اور خالد بن ولید اور ابو جہل بن ہشام کے چچازاد بھائی ہیں۔ابن مندہ نے ان کا تذکرہ بجیر کے نام میں لکھا ہے اور باقی تینوں نے ان کا تذکرہ عبداللہ بن ابی ربیعہ میں لکھا ہے۔

۳۷۵۔حضرت بحینہؓ

حضرت بحینہؓ۔حافظ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کی غرض سے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ عبدان نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے عبدان بن محمد سے انہوں نے عباس بن محمد سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے عبدالسلام بن حرب سے انہوں نے ابو خالد بن یزید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انہوں نے بحینہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ کا میری طرف سے گذر ہوا۔طلوع فجر کے بعد میں کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا کہ جس طرح ظہر سے پہلے (یعنی ٹھیک دوپہر کے وقت) اور بعد اس کے (یعنی غروب آفتاب کے وقت) نماز پڑھنا ممنوع ہے اسی طرح یہ نماز بھی نہ پڑھا کرو ان دونوں[1] کے درمیان میں فصل کر دیا کرو ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبدان نے اس کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور صحیح وہ ہے جو ہمیں معلوم ہے سری بن یحییٰ سے وہ ابو نعیم سے وہ عبدالسلام بن حرب سے وہ یزید بن عبدالرحمٰن سے وہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے وہ ابن بحینہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا الخ اسی طرح اس کو یحییٰ بن ابی کثیر نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے روایت کیا ہے اور انہوں نے ابن بحینہ کا نام لیا ہے۔ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ اپنے والد سے وہ عبدالرزاق سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے وہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے اسی مضمون کی حدیث روایت کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ بحینہ ان کی ماں کا نام ہے کبھی یہ اپنی ماں کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں کبھی اپنے والد کی طرف یہاں دونوں کی طرف منسوب کر دیئے گئے ہیں۔

میں کہتا ہوں صحیح وہی ہے جو ابو موسیٰ نے کہا اور وہی ظاہر اور مشہور ہے اور اس میں شک نہیں کہ عبدان کی کتاب سے ابن کا لفظ رہ گیا ہے اور انہوں نے سمجھا ہے کہ بحینہ کوئی مرد ہیں۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[1] معلوم ہوا کہ طلوع فجر کے بعد سوا دو رکعت سنت فجر اور دو رکعت فرض فجر کے کوئی نماز نہ پڑھنا چاہئے یہی مذہب حنفیہ کا ہے۔

باب الباء والدال

۳۷۶۔ حضرت بدرؓ بن عبداللہ خطمی

حضرت بدرؓ بن عبداللہ خطمی۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بریر ہے یہ دادا ہیں ملیح بن عبداللہ بن بدر کے۔ ملیح نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ باتیں پیغمبروں کی سنت ہیں (۱) حیا (۲) بردباری (۳) پچھنے لگانا (۴) مسواک کرنا (۵) عطر لگانا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے ان کو سعدی لکھا ہے اور ابونعیم نے ان کو خطمی لکھا ہے اور ابن مندہ کو وہم ہو گیا ہے انہوں نے ملیح بن عبداللہ کو سعدی لکھا ہوا دیکھا اور انہوں نے سمجھا کہ یہ بدر کے پوتے ہیں لہٰذا انہوں نے بدر کو سعدی لکھ دیا ملیح سعدی ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں اور ملیح بن عبداللہ بن بدر اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں مگر حق وہی ہے جو ابونعیم نے لکھا ہے ان دونوں کو امیر ابونصر بن ماکولا نے لکھا ہے۔

۳۷۷۔ حضرت بدرؓ بن عبداللہ مزنی

حضرت بدرؓ بن عبداللہ مزنی۔ ان سے بکر بن عبداللہ مزنی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں ایک پیشہ ور شخص ہوں میرے مال میں ترقی نہیں ہوتی حضرت نے فرمایا کہ اے بدر بن عبداللہ صبح کو تم یہ کہہ لیا کرو بسم اللہ علی نفسی بسم اللہ علی اهلی و [illegible] اللهم رضنی بما قضیت لی وعافنی فیما ابقیت حتی لا احب تعجیل ما اخرت ولا تاخیر ما عجلت (میں اپنی جان پر اور اپنے گھر والوں پر اور اپنے مال پر بسم اللہ پڑھتا ہوں اے اللہ جو کچھ تو نے میرے لئے مقدر کیا ہے اس پر مجھے راضی کر دے۔ اور جو کچھ تو میرے پاس باقی رکھے اس میں مجھے عافیت دے تا کہ جو کچھ تو دیر میں دینے والا ہے میں اسکی جلدی نہ چاہوں اور جو کچھ تو جلدی دینے والا ہے میں اس کی دیر نہ چاہوں) چنانچہ میں ان الفاظ کو کہہ لیا کرتا تھا اللہ نے میرے مال میں برکت دی اور میرا قرض ادا کرا دیا اور مجھے اور میرے گھر والوں کو مالدار کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۸۔ حضرت بدرؓ ابوعبداللہ

حضرت بدرؓ۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ۔ نبی ﷺ کے غلام تھے۔ ہمیں محمد بن ابی بکر بن ابی عیسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن فضل بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے اسے جعفر بن عبدالواجد کے سامنے پڑھا یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوطاہر بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد یعنی حافظ ابوالشیخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن اعین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق بن ابی اسرائیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جابر نے عبداللہ بن بدر سے انہوں نے اپنے والد سے جو رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے وصیت سے پہلے قرض کے ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ حقیقی بھائی وارث ہوتے ہیں نہ علاتی۔ اس حدیث کو اسحاق بن طباع نے روایت کیا ہے اور نیز اس کو ابن جراح نے محمد بن جابر سے انہوں نے عبداللہ بن بدر سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۷۹۔ حضرت بدیلؓ بن سلمہ

حضرت بدیلؓ بن سلمہ بن خلف بن عمرو بن احب بن مقباس بن حبتر بن عدی بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ۔ ربیعہ کا نام لحی بن حارثہ خزاعی سلولی۔ ان بدیل کی والدہ کا نام ام اصرم ہے جو بیٹی ہیں انجم بن دندنہ بن عمرو بن قین بن رزاح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ کی وہ بھی خزاعی ہیں اوران کی والدہ حیہ بنت ہاشم بن عبد مناف بن قصی ہیں۔ بدیل اپنی والدہ کے نسب سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا نسب ہشام بن کلبی نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ یہ بدیل اوران کی والدہ کعب بن عمرو میں جا کے مل جاتے ہیں۔ بدیل کی والدہ ابو مالک یعنی اسید بن عبداللہ بن انجم کی پھوپھی ہیں یہ بدیل اور عمرو بن حمق بن کاہن بن حبیب بن عمرو بن قین عمرو میں جا کے مل جاتے ہیں۔

یہ بدیل وہی ہیں جنہیں نبیؐ نے قبیلہ بنی کعب کی طرف بھیجا تھا اوران کے ہمراہ بشر بن سفیان کو بھیجا تھا تا کہ انہیں جہاد مکہ کے لئے طلب کریں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اوران کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور انہوں نے لکھا ہے کہ بدیل بن عبد مناف بن سلمہ بن خلف بن عمرو بن احب بن مقابس بن حنین اور باقی نسب انہوں نے ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا پھر آخر میں کہا ہے کہ یہ نام میں نے لکھ تو دیئے مگر مجھے ان کی تحقیق نہیں ہے۔ یہ بات ایسے امام سے بہت تعجب انگیز ہے کیونکہ ان ناموں کو ابن کلبی نے اور ابن عبدالبر نے اور امیر ابونصر نے ذکر کیا ہے (پھر تحقیق نہ ہونے کے کیا معنی) انہوں نے جو لکھا ہے مقابس یہ غلط ہے صحیح لفظ مقباس ہے اور حنین دونوں کے ساتھ جو انہوں نے لکھا ہے یہ بھی غلط ہے صحیح حبتر حاء مہملہ اور باء موحدہ اور تاء جس کے اوپر دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے اوراس کے آخر پر راء ہے۔ بدیل: باء کے ضمہ اور دال مہملہ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ اسید: ہمزہ کے فتحہ اور سین کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ حیہ: یاء کے ساتھ ہے جس کے نیچے دو نقطے ہیں۔ انجم میں جیم حاء مہملہ سے پہلے ہے۔

۳۸۰۔ حضرت بدیلؓ بن عمر انصاری

حضرت بدیلؓ بن عمر انصاری خطمی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ حلیس بن عمرو نے اپنی ماں فارعہ سے انہوں نے اپنے دادا بدیل بن عمرو خطمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے ایک منتر سانپ کے کاٹنے کا رسول اللہؐ کو سنایا تو آپ نے مجھے اس کی اجازت دے دی اوراس میں برکت کی دعا فرمائی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے سوا اس سند کے اور کسی سند سے مشہور نہیں ہے۔

۳۸۱۔ حضرت بدیلؓ بن کلثوم

حضرت بدیلؓ بن کلثوم خزاعی۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام عمرو بن کلثوم ہے جب قبیلہ خزاعہ سے قریش نے عہد کے بارے عذر کیا تو یہ نبیؐ کے پاس آئے اور آپ کے سامنے چند اشعار پڑھے (جن کا پہلا مصرعہ یہ ہے) لاھم انی ناشد محمد (ہمیں قریش کی بیوفائی کا) کچھ غم نہیں میں محمد (ﷺ) سے اس کی فریاد کرتا ہوں) ان کا تذکرہ صرف ابن مندہ نے لکھا ہے مگر یہ جو انہوں نے لکھا کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو عمرو بن کلثوم کہتے ہیں اس کو میں نہیں جانتا اور انہیں واجب تھا کہ ان کو عمرو بن کلثوم کے بیان میں

ذکر کرتے مگر انہوں نے ان کو نہیں ذکر کیا بلکہ عمرو بن سالم بن کلثوم کو ذکر کیا ہے شاید یہاں باپ کا نام ساقط کر دیا ہے۔

۳۸۲۔حضرت بدیلؓ بن ماریہ

حضرت بدیلؓ بن ماریہ۔ یہ عمر بن عاص سہمی کے غلام ہیں۔ان سے مطلب بن ابی وداعہ نے اور ابن عباس نے جام کا قصہ روایت کیا ہے جب انہوں نے اور تمیم داری نے اور عدی بن بداء نے سفر کیا تھا ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے مگر اورائمہ نے ان کو بزیل باء کے ضمہ اور زاء کے ساتھ لکھا ہے ہم بھی اس مقام پر انشاء اللہ لکھیں گے۔

۳۸۳۔حضرت بدیلؓ بن ورقاء

حضرت بدیلؓ بن ورقاء بن عمرو بن ربیعہ بن عبدالعزیٰ بن ربیعہ بن جزی بن عامر بن خزاعی ہیں۔ان کا نسب ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے۔

ان کا نسب ابن کلبی نے اس طرح لکھا ہے بدیل بن ورقاء بن عبدالعزی بن ربیعہ بن جزی بن عامر بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ اور وہ لحی خزاعی ہیں اور ابوعمر نے کہا ہے بدیل بن ورقاء بن عبدالعزی بن ربیعہ خزاعی۔ابن ماکولا نے ہشام کی طرح ان کا نسب جزی تک پہنچایا ہے جزی کے بعد ان کا نسب متفق علیہ ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ قدیم الاسلام ہیں اور ابوعمر نے لکھا ہے کہ یہ اور ان کے بیٹے عبداللہ اور حکیم بن حزام فتح مکہ کے دن مقام مرالظہر ان میں اسلام لائے تھے جیسا کہ ابن شہاب نے بیان کیا ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ فتح مکہ کے دن کفار قریش نے بدیل بن ورقاء اور ان کے غلام رافع کے مکان میں پناہ لی تھی بدیل اور ان کے بیٹے عبداللہ حنین میں اور طائف میں اور تبوک میں شریک تھے اور فتح کے دن مسلمانوں میں انکا مرتبہ سب سے زیادہ تھا انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے۔ہمیں یحیٰی بن محمود ثقفی نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن بشر بن عبداللہ بن سلمہ بن بدیل بن ورقاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے محمد بن عبدالرحمٰن سے وہ اپنے والد عبدالرحمٰن بن محمد سے وہ اپنے والد محمد بن بشیر سے وہ اپنے والد بشیر بن عبداللہ سے وہ اپنے والد عبداللہ سلمہ سے سے وہ اپنے والد سلمہ سے نقل کر کے بیان کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھے میرے والد بدیل بن ورقاء نے ایک خط دیا اور کہا کہ اے میرے بیٹے یہ رسول اللہؐ کا خط ہے تم اسے حفاظت سے رکھنا کیونکہ جب تک یہ خط تم لوگوں کے پاس رہے گا خیر اور بھلائی تمہارے ساتھ رہے گی۔(عبارت اس خط کی یہ تھی)

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى بديل بن ورقاء' و سروات بنى عمرو' فانى احمد اليكم الله الذى لا اله الا هو' اما بعد فانى لم اثم بالكم ولم اضع فى جنبكم' وإن اكرم اهل تهامة على انتم' واقربهم لى رحما ومن معكم من المطيبين' وانى قد اخذت لمن هاجر منكم مثل ما اخذت لنفسى' ولو هاجر بارضه غير ساكن مكة الامعتمرا اوحاجا' وانى لم اضع فيكم اذا سلمت' وانكم غير خائفين من قبلى ولا محصرين -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔محمد رسول اللہ کی طرف بدیل بن ورقاء اور سرداران قبیلہ بنی عمرو کی طرف۔میں تمہارے سامنے اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں امابعد واضح ہو کہ میں نے تمہارے دلوں کو ستایا نہیں اور تمہارے پڑوسی

ضائع نہیں کیے۔ تہامہ کے رہنے والوں میں تم اور تمہارے ساتھی مجھے بہت عزیز ہیں اور تم لوگ سب سے زیادہ میرے قریب ہو تم لوگ پاکیزہ لوگوں میں سے ہو جس شخص نے تم میں سے ہجرت کی ہے اس کا میں ویسا ہی حق رکھتا ہوں جیسا اپنا حق اگرچہ وہ پھر اپنے وطن کو واپس آ گیا مگر مکہ کا رہنے والا مکہ واپس نہ جائے مگر بغرض عمرہ کرنے یا حج کرنے کے میں تمہاری حق تلفی نہ کروں گا جب کہ میں نے تمہیں پناہ دی اور تم میری طرف سے کسی قسم کا خوف نہ کرو نہ یہ خیال کرو کہ تم قید کر لئے جاؤ گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ یہ خط علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا لکھا تھا۔ بدیل بن ورقاء کی وفات نبیؐ سے پہلے ہو گئی تھی۔ انہیں (ایک مرتبہ) نبیؐ نے حکم دیا تھا کہ حنین کے مال غنیمت کو اور عورتوں کو مقام جعرانہ میں آپ کے پہنچنے تک روک رکھیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۴۔ حضرت بدیلؓ

حضرت بدیلؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ شمار ان کا اہل مصر میں ہے۔ ان کی حدیث موسیٰ بن علی بن رباح نے اپنے والد سے انہوں نے بدیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبیؐ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۵۔ حضرت بدیلؓ

حضرت بدیلؓ۔ ان کا سب بھی نہیں بیان کیا گیا۔ صرف ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر ماہرین نے ان کا تذکرہ تابعین میں لکھا ہے ان سے مروی ہے کہ رسول اللہ کی آستین گٹے تک رہتی تھیں۔

باب الباء والذال

۳۸۶۔ حضرت بذیمہؓ

حضرت بذیمہؓ۔ علی (بن بذیمہ) کے والد ہیں۔ ان کا تذکرہ یحییٰ بن محمد بن صاعد نے ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے نبیؐ سے حدیثیں سنی ہیں اور انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے اشعث بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ولید بن ثعلبہ سے انہوں نے علی بن بذیمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے اس کے بعد اس حدیث کو بیان کیا۔ صرف ابن مندہ نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

بذیمہ: باء کے فتحہ اور ذال معجمہ کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بذیمہ کو بعض نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور یہ وہم ہے۔

باب الباء والراء

۳۸۷۔ حضرت برؓ بن عبداللہ

حضرت برؓ بن عبداللہ۔ کنیت ان کی ابو ہند ہے یہ داری ہیں۔ ان کا صحابی ہونا اور نبیؐ سے روایت کرنا ثابت ہے ان کا پورا بیان کنیت کے باب میں آئے گا۔ یہ امیر ابونصر کا قول تھا۔

۳۸۸۔ حضرت براءؓ بن اوس

حضرت براءؓ بن اوس بن خالد۔ نبیؐ کے ہمراہ آپ کے کسی غزوہ میں شریک ہوئے تھے اور اپنے ساتھ دو گھوڑے لے گئے تھے تو انہیں نبیؐ نے مال غنیمت سے پانچ حصے دیئے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول کا بیان ہے اور ابوعمر نے کہا ہے براء بن اوس بن خالد بن جعد بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن عدی بن نجار۔ یہ حضرت ابراہیم فرزند رسول اللہؐ کے رضاعی باپ تھے کیونکہ ان کی بی بی ام بردہ تھیں جنہوں نے ان کو دودھ پلایا تھا پس ظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ براء وہی ہیں اور شاید وہ کوئی اور ہوں واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۹۔ حضرت براءؓ بن عازب

حضرت براءؓ بن عازب بن حارث بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی ان کی کنیت ابوعمرو ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعمارہ ہے اور یہی صحیح ہے۔ انہیں رسول اللہؐ نے جنگ بدر سے بوجہ کم سن ہونے کے واپس کر دیا تھا۔ سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے احد تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں خندق۔ انہوں نے رسول اللہؐ کے ہمراہ چودہ جہاد کئے۔ یہی ہیں جنہوں نے ۲۴ھ میں ملک ری صلحاً فتح کیا یا بقول ابی عمرو شیبانی کے بزور شمشیر فتح کیا۔ اور ابوعبیدہ نے کہا ہے کہ ملک رے کو ۲۲ھ میں حضرت حذیفہ نے فتح کیا تھا اور مدائنی نے کہا ہے کہ کچھ حصہ اس کا حضرت ابوموسیٰ نے فتح کیا تھا اور کچھ حصہ اس کا قرضہ بن کعب نے فتح کیا۔ یہ براء جنگ تستر میں حضرت ابوموسیٰ کے ساتھ تھے۔ حضرت براء اور ان کے بھائی عبید بن عازب جنگ جمل وصفین ونہروان میں حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ رہے بالآخر کوفہ میں رہ گئے تھے اور وہیں گھر بنا لیا تھا اور حضرت مصعب بن زبیر کے زمانے میں وفات پائی۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں شریک بن عبداللہ نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ جنگ بدر میں مجھے اور ابن عمر کو رسول اللہؐ نے کمسن ہونے کے سبب سے نہیں لیا اور واپس کر دیا تھا اس سبب سے ہم اس جنگ میں شریک نہیں ہوئے۔ اس حدیث کو عمار بن زریق نے ابواسحاق سے نقل کیا ہے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوسجہ سے انہوں نے حضرت براء سے اسی کے مثل نقل کیا ہے اور اتنی روایت زیادہ کی ہے کہ ہم احد میں شریک ہوئے۔ عبدالرحمٰن بن عوسجہ کے ذکر کرنے میں عمار تنہا ہیں اور اس روایت کو شعبہ نے اور ثوری اور زہیر نے اور ابن نمیر نے اعمش سے انہوں نے ابن اسحاق سے انہوں نے براء سے نقل کیا ہے ہمیں عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہبۃ اللہ بن عبدالواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحاق یعنی ابراہیم

بن محمد بن یحییٰ مزکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسحاق سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومعمر یعنی اسمٰعیل بن ابراہیم ہزلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبثر نے برد سے جو یزید بن زیاد کے بھائی تھے اور انہوں نے میسب بن رافع سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے حضرت براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص کسی جنازے کی نماز پڑھے اسے ایک قراط ثواب ملے گا اور جو شخص جنازے کے ہمراہ رہے یہاں تک کہ وہ دفن کر لیا جائے تو اسے دو قیراط ثواب ملے گا ایک قراط اتنا بڑا ہوگا جیسے احد پہاڑ۔ حضرت براء اکثر فرمایا کرتے میں وہ شخص ہوں جسے نبیؐ نے حدیبیہ کے کنویں میں تیر دے کے بھیجا تھا اور وہ تیر پر پانی کی تری لے آئے تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ تیر لے کر جو شخص گئے تھے وہ ناجیہ بن جندب تھے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ رزیق میں راء حرف زاء سے پہلے ہے۔

۳۹۰۔ حضرت براءؓ بن قبیصہ

حضرت براءؓ بن قبیصہ۔ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ عبدان مروزی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نے (صحابہ کے) تذکرہ میں ان کا نام دیکھا مگر مجھے ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں۔ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کی غرض سے ان کا ذکر لکھا ہے مگر کوئی دلیل نہیں پیش کی اور جو دلیل انہوں نے پیش کی ہے اس سے ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں ہوتا اور میں سمجھتا ہوں کہ براء بن قبیصہ بن ابی عقیل بن مسعود بن عامر بن معتب ثقفی ہیں واللہ اعلم۔ قبیصہ کا صحابی ہونا بھی معلوم نہیں۔ معتب: میم کے ضمہ اور عین مہملہ کے فتحہ اور تاء جس کے اوپر دو نقطے ہیں کی تشدید کے ساتھ ہے۔

۳۹۱۔ حضرت براءؓ بن مالک

حضرت براءؓ بن مالک بن نضر انصاری۔ ان کا نسب بیشتر ان کے بھائی انس بن مالک کے بیان میں گذر چکا ہے۔ یہ حضرت انس بن مالک (خادم رسول اللہؐ) کے حقیقی بھائی ہیں۔ سوا بدر کے احد اور خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے بڑے بہادر اور دلیر تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اپنے اعمال کو) لکھا کرتے تھے کہ براء کو مسلمانوں کے کسی لشکر کا سردار نہ بنانا کیونکہ یہ بھی مسلمانوں کو [1] ہلاکت میں ڈالیں گے۔ جب جنگ یمامہ ہوئی اور قبیلہ بنی حنیفہ نے اس باغ پر سخت جنگ کی جس میں مسیلمہ تھا تو براء نے کہا اے مسلمانو مجھے تم اس باغ کے اندر ڈال دو چنانچہ لوگوں نے ان کو اٹھایا یہاں تک کہ باغ کی دیوار پر پہنچ گئے وہیں سے انہوں نے لڑنا شروع کیا اور خوب لڑے یہاں تک کہ اس باغ کا دروازہ مسلمانوں کے لئے کھول دیا۔

اور مسلمان باغ کے اندر پہنچ گئے اور اللہ نے مسیلمہ کو قتل کروا دیا۔ اس جنگ میں اسی ۸۰ سے کچھ اوپر زخم تیر اور تلوار کے حضرت براء کے جسم میں لگے تھے حضرت خالد بن ولید نے ایک مہینہ تک ان کا علاج کیا تب جا کے اچھے ہوئے ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی اور ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن ابی زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ثابت نے اور علی بن زید نے انس بن مالک سے نقل کر کے خبر دی کہ نبیؐ نے فرمایا اکثر پراگندہ موے غبار آلودہ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں کوئی اپنے یہاں جگہ نہیں دیتا (لیکن عنداللہ ان کا ایسا مرتبہ ہوتا ہے کہ) اگر وہ اللہ عزوجل کو کسی بات کی قسم دلائیں تو اللہ ان کی قسم کو پورا کرے براء بن مالک بھی

---

[1] مطلب یہ ہے کہ فرط شجاعت کے سبب سے یہ میدان جنگ سے ہٹنا پسند نہ کریں گے اور بے موقع اپنے لشکر کو لڑا کر کٹا دیں گے۔

انھیں لوگوں میں ہیں چنانچہ جب جنگ تستر ہوئی اور مسلمانوں کو تنگی کی حالت پیش آئی تو لوگوں نے ان سے کہا کہ اے براء اب تم اپنے پروردگار کو قسم دلاؤ پس انہوں نے کہا کہ اے میرے پروردگار میں تجھے قسم دلاتا ہوں کہ ان کافروں کے مال ہمیں دلا دے اور مجھے (درجہ شہادت پر فائز کر کے) اپنے نبی سے ملا دے یہ کہہ کے انہوں نے حملہ کیا اور مسلمانوں نے بھی ان کے ساتھ حملہ کیا پس اس بہادر شیر نے بڑے بڑے سرداران فارس کو قتل کیا اور ان کا سارا سامان لے لیا اہل فارس کو ہزیمت ہوگئی اور حضرت براء اس جنگ میں شہید ہو گئے بقول واقدی یہ ۲۰ھ کا واقعہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۱۹ھ کا واقعہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ۲۳ھ کا۔ ان کو ہرمزان نے قتل کیا تھا۔ حضرت براء بڑے خوش آواز تھے نبیؐ کے ہمراہ سفر میں مردوں کی سواری کے لئے یہ حداء پڑھتے تھے اور عورتوں کی سواری کے لئے حضرت انجشہ حضرت براء نے تستر میں بذات خود ایک سو جنگی آدمیوں کو قتل کیا علاوہ اس کے اور لوگوں کے قتل میں بھی شریک ہوئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۲۔ حضرت براءؓ بن معرور

حضرت براءؓ بن معرور بن صخر بن خنسا بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن سارودہ بن تزید بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی سلمی کنیت ان کی ابو بشر والدہ ان کی رباب بنت نعمان بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل ہیں جو حضرت سعد بن معاذ کی پھوپھی تھیں۔ یہ براء فقہائے صحابہ میں تھے بنی سلمہ کے نقیب تھے بقول بعض عقبہ اولی کی شب میں سب سے پہلے جس نے رسول اللہؐ سے بیعت کی وہ یہی تھے اور سب سے پہلے جس نے کعبہ کی طرف [1] منہ پھیرا وہ بھی یہی تھے انہوں نے [2] اپنے تہائی مال کی وصیت کی تھی۔ شروع اسلام میں رسول اللہؐ کے زمانے میں وفات ہوئی۔

کعب بن مالک نے (جو ان لوگوں میں تھے جنھوں نے رسول اللہؐ سے شب عقبہ میں بیعت کی) روایت کی ہے کہ ہم اپنی قوم کے مشرکین کے ہمراہ حج کے لئے نکلے اور ہم لوگ نماز پڑھا کرتے تھے اور دینی مسائل سے واقف تھے ہمارے ہمراہ براء بن معرور بھی تھے وہ ہم سب میں بڑے اور ہمارے سردار تھے براء نے ہم سے کہا کہ اے لوگو میرے دل میں یہ آتا ہے کہ کہ میں اس عمارت یعنی کعبہ کو (نماز میں) پس پشت نہ کروں اور اسی کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھوں کعب بن مالک کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے کہا واللہ ہمیں یہی خبر پہنچی ہے کہ ہمارے نبیؐ شام (یعنی بیت المقدس) ہی کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور ہم نہیں چاہتے کہ (کسی بات میں) ان کے خلاف کریں براء نے کہا ہے کہ میں تو کعبہ ہی کی طرف نماز پڑھوں گا ہم لوگوں نے کہا کہ ہم تو ایسا نہ کریں گے کعب بن مالک کہتے ہیں کہ جب نماز کا وقت آتا تو ہم لوگ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے اور براء کعبہ کی طرف نماز پڑھتے یہاں تک کہ ہم لوگ مکہ پہنچے تو براء نے مجھ سے کہا کہ اے میرے بھتیجے ہمیں رسول اللہؐ کے پاس لے چلو تاکہ میں آپ سے اس فعل کی نسبت دریافت کروں جو میں نے اپنے اس سفر میں کیا ہے کیونکہ خدا کی قسم میرے دل میں اس کی طرف سے تردد ہے چونکہ تم لوگ اس کے مخالف ہو کعب بن مالک کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہؐ سے پوچھنے کے لئے چلے ہم آپ کو پہچانتے نہ تھے اور نہ ہم نے اس سے پہلے آپ کو دیکھا تھا کعب بن مالک کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت کے پاس جا کے بیٹھ گئے براء بن معرور نے عرض کیا

[1] یعنی قبل از تحویل قبلہ انہوں نے کعبہ کی طرف نماز پڑھنا شروع کر دی تھی جیسا کہ آگے آئے گا۔

[2] معلوم ہوا کہ اس وقت تک میراث کی آیت نازل نہ ہوئی تھی اور وصیت کا حکم تھا۔

کہ یا نبی اللہ میں اپنے اس سفر میں جو چلا اور مجھے اللہ عزوجل نے اسلام کی ہدایت کر دی ہے تو میرے دل میں یہ آیا کہ میں اس عمارت کعبہ کی طرف (نماز میں) پشت نہ کروں لہٰذا میں نے کعبہ ہی کی طرف نماز پڑھی مگر میرے اصحاب اس بات میں میرے مخالف ہوئے یہاں تک کہ میرے دل میں ان کی بابت شک پڑ گیا پس اے رسول اللہ آپ اس میں کیا فرماتے ہیں؟

حضرت نے فرمایا کہ تم (جب شام کی طرف نماز پڑھتے تھے) ٹھیک قبلہ کی طرف تھے کاش تم چند روز اس پر صبر کرتے چنانچہ وہ پھر بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے لگے کعب بن مالک کہتے ہیں کہ پھر براء نے رسول اللہ کے قبلہ کی طرف رجوع کیا اور ہم لوگوں کے ہمراہ وہ شام کی طرف نماز پڑھنے لگے ان کے گھر والے بیان کرتے ہیں کہ نہیں وہ اپنے اخیر وقت تک کعبہ کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے لیکن یہ غلط ہے ہم ان کے حال سے زیادہ واقف ہیں کعب بن مالک کہتے ہیں پھر ہم حج کے لئے چلے گئے اور رسول اللہ سے وعدہ کر گئے کہ وسط ایام تشریق میں مقام عقبہ پر حاضر ہو جائیں گے چنانچہ جب ہم حج سے فارغ ہوئے تو شب کو شعب میں جمع ہو کے آپ کا انتظار کرنے لگے پس آپ تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ آپ کے چچا عباس بھی تھے کعب بن مالک کہتے ہیں کہ عباس نے گفتگو شروع کی ہم لوگوں نے عباس سے کہا کہ جو کچھ تم نے کہا وہ ہم نے سن لیا اب اے رسول اللہ آپ گفتگو فرمائیے اور اپنے لئے اور اپنے پروردگار عزوجل کے لئے ہم سے عہد لے لیجئے پھر رسول اللہ نے گفتگو شروع کی آپ نے قرآن کی تلاوت فرمائی اور اللہ عزوجل کی طرف بلایا اور اسلام کی ترغیب دی اور فرمایا کہ میں تم سے اس شرط پر بیعت لیتا ہوں کہ تم جن باتوں سے اپنے بال بچوں کی حفاظت کرتے ہو ان سے میری بھی حفاظت کرنا کعب بن مالک کہتے ہیں کہ براء بن معرور نے حضرت کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ قسم اس کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو بھیجا کہ ہم ضرور ضرور ان باتوں سے آپ کی بھی حفاظت کریں گے جن سے اپنے بال بچوں کی حفاظت کرتے ہیں لہٰذا اے رسول اللہ ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں اور خدا کی قسم ہم لوگ بڑی جمعیت و اتفاق والے ہیں یہ بات ہم میں باپ دادا کے وقت سے چلی آ رہی ہے براء رسول اللہ سے گفتگو کر ہی رہے تھے کہ درمیان میں ابوالہیثم بن تیہان جو بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے بولنے لگے پس براء پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ کے دست مبارک پر (اس وقت) بیعت کی ان کے بعد پھر اور لوگوں نے یکے بعد دیگرے بیعت شروع کی براء کی وفات ماہ صفر میں رسول اللہ کی تشریف آوری سے ایک ماہ پیشتر ہوئی پھر جب رسول اللہ ہجرت کر کے تشریف لائے تو معہ اپنے صحابہ کے ان کی قبر پر تشریف لے گئے اور قبر پر آپ نے تکبیر کہہ کے نماز پڑھی اس نماز میں آپ نے چار تکبیریں کہی۔ جب ان کی موت کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے وصیت کی کہ قبر میں قبلہ رو رکھ کر دفن کئے جائیں چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سلمہ: لام کے کسرہ کے ساتھ ہے مگر جب اس کی نسبت کی جائے تو پھر لام کو فتحہ ہوگا۔ تزید: تاء جس کے اوپر دو نقطے ہیں اور زاء کے ساتھ ہے۔ معرور: عین مہملہ کے ساتھ ہے۔ سارده: سین مہملہ اور راء اور دال مہملہ کے ساتھ ہے۔

۳۹۳۔ حضرت برح بن عسکر

حضرت برح بن عسکر بن وتار۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ نبی کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے یہ ابن یونس سے منقول ہے اور ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ برح بکسر باء معجمہ سکون راء و حاء مہملہ۔ بیٹے ہیں عسکر بن وتار بن کرع بن حضرمی بن نعمان بن مہری بن حیدان بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ کے۔ نبی کے حضور میں

حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے وہاں کچھ زمین انہیں بطور معافی [1] کے ملی تھی اور وہیں سکونت اختیار کر لی اہل مصر میں یہ مشہور ہیں ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ابن یونس کہتے تھے میں نے نسب قدیم کی بعض پرانی کتابوں میں ابن لہیعہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا ہے کہ برح عسکر کے بیٹے تھے اور انہوں نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا۔

ابن ماکولا نے کہا ہے کہ عسکر میں عین اور کاف دونوں کو ضمہ ہے۔

۳۹۴۔ حضرت برذع رض بن زید جزامی

حضرت برذع رض بن زید جذامی جو رفاعہ بن زید کے بھائی ہیں ملک شام کے مقام بیت جبرین میں فروکش تھے۔ ان کی حدیث محمد بن سلام بن زید بن رفاعہ بن زید رفاعی نے جو قبیلہ بنی ضبیب کے تھے اپنے والد سلام سے انہوں نے اپنے والد زید سے انہوں نے اپنے والد رفاعہ بن زید سے روایت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ میں اور میرے قوم کی ایک جماعت رسول اللہ ؐ کے پاس گئے ہم دس آدمی تھے پھر انہوں نے اپنی قوم کے پاس لوٹنے اور برذع اور سوید کے اسلام لانے کا حال بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۵۔ حضرت برذع رض بن زید بن نعمان

حضرت برذع رض بن زید بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر انصاری اوسی احد میں اور احد کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوئے قتادہ بن نعمان کے بھتیجے ہیں۔ یہ شاعر بھی تھے یہ ابن ماکولا کا قول ہے یہ وہ برذع نہیں ہے جن کا ذکر پہلے ہوا یہ انصاری ہیں اور وہ جذامی تھے یہ قدیم الاسلام ہیں اور وہ متاخر اسلام تھے۔

۳۹۶۔ حضرت برز رض بن قہطم

حضرت برز رض بن قہطم۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام بلز تھا بعض لوگ کہتے ہیں مالک بعض لوگ کہتے ہیں رزن بن قہطم۔ کنیت ان کی ابوالعشر اء دارمی ہے ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں آئے گا۔

۳۹۷۔ حضرت برتح رض بن عرفجہ

حضرت برتح رض بن عرفجہ یا عرفجہ بن برتح۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے لیث بن ابی سلیم سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے انہوں نے برتح بن عرفجہ یا عرفجہ بن برتح سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔ (یہ شک محاربی نے کیا ہے) کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا میرے بعد فتنے اور (بہت سے) فتنے ہوں گے اس حدیث کو اور لوگوں نے لیث سے اس سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور انہوں نے عرفجہ بن شرتح اور یہی صحیح ہے اور بعض لوگوں نے عرفجہ بن ضرتح اور یہ ابن مندہ نے کہا ہے ابونعیم نے اس حدیث کو ذکر کر کے کہا ہے کہ (عرفجہ بن برتح) وہم ہے بلکہ صحیح نام عرفجہ بن ضرتح یا ضرتح بن عرفجہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی ملک فتح ہو جاتا تو امام کی طرف مسلمانوں کو اور خاص کر فاتحین کو معافیاں ملتی ہیں۔

۳۹۸۔ حضرت بریدہؓ بن حصیب

حضرت بریدہؓ بن حصیب بن عبداللہ بن حارث بن اعرج بن سعد بن رزاح بن عدی بن سہم بن مازن بن حارث بن سلامان بن اسلم بن افصی بن حارثہ بن عمرو بن عامر اسلمی۔ کنیت انکی ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوسہل اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوالحصیب اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابوساسان مگر مشہور ابوعبداللہ ہے ہجرت کرتے وقت جب رسول اللہ ؐ کا گذر ان کی طرف ہوا تو یہ اور ان کے ساتھ والے جو قریب اسی ۸۰ گھرانے تھے اسلام لے آئے رسول اللہ ؐ نے عشا کی نماز انہیں کے یہاں پڑھی اور ان لوگوں نے آپ کی اقتدا کی یہ اپنی ہی قوم کے پاس مقیم رہے اور بعد احد کے رسول اللہ ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حدیبیہ میں اور بیعۃ الرضوان میں جو درخت کے نیچے ہوئی تھی شریک ہوئے مدینہ کے رہنے والے تھے مگر بعد اس کے بصرہ چلے گئے اور وہاں ایک گھر بنالیا تھا پھر وہاں سے جہاد کے لئے خراسان گئے پھر مرو میں قیام کیا یہاں تک کہ وہیں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے ان کی اولاد بھی وہیں رہی۔ ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن ابی طالب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ناجیہ خراسانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطیبہ عبداللہ بن مسلم نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے نبی ؐ نے فرمایا کہ میرے اصحاب میں سے جو شخص جس سرزمین میں مرے گا وہ وہاں کے لوگوں کے لئے قیامت کے دن پیشوا اور نور ہوگا اور عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ نبی ؐ نے ان سے اور حکم بن عمرو غفاری سے فرمایا کہ تم دونوں اہل مشرق کے لئے چشم (وچراغ) ہو چنانچہ یہ دونوں مرو (جو مدینہ سے مشرق کی جانب ہے) گئے اور وہیں دونوں نے وفات پائی۔ عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ نبی ؐ فال [1] لیتے تھے اور شگون بدنہ لیتے تھے مثلاً جب بریدہ اپنے گھر والوں کے ساتھ جو قبیلہ بنی سہم کے ستر آدمیوں کے ساتھ نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے پوچھا کہ تم کس قبیلہ سے ہو انہوں نے کہا کہ قبیلہ اسلم سے آپ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا کہ ہمارے لئے سلامتی ہے پھر آپ نے پوچھا کہ تم کس کی اولاد میں ہو انہوں نے کہا کہ بنی سہم کی اولاد میں حضرت نے فرمایا کہ اب تمہارا حصہ نکلا۔

ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران نے اور ابوجعفر بن احمد وغیرہ نے اپنی اسناد سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے اور ابوتمیلہ نے عبداللہ بن مسلم سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا ایک شخص رسول اللہ ؐ کے پاس آیا اس کے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی تھی آپ نے فرمایا کیا بات ہے کہ میں تیرے جسم پر دوزخیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں اس کے بعد وہ آپ کے پاس پیتل کی انگوٹھی پہن کے آیا آپ نے فرمایا کیا بات ہے کہ تجھ میں بتوں کی بو پاتا ہوں اس کے بعد وہ آپ کے پاس سونے کی انگوٹھی پہن کے آیا آپ نے فرمایا

---

[1] فال کہتے ہیں کسی بات کو سن کر اپنے لئے اچھا نتیجہ نکالنے کو حضرت کے فال لینے کا یہی طریقہ تھا نہ جیسا کہ آج کل قرآن مجید یا دیوان حافظ کو کھول کر لوگ دیکھتے ہیں۔

کیابات ہے کہ میں تیرے جسم پر اہل جنت کا زیور دیکھتا ہوں اس شخص نے عرض کیا کہ پھر میں کس چیز کی انگوٹھی بناؤں آپ نے فرمایا چاندی کی مگر پوری ایک مثقال کی نہ ہو۔

ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رئیس ابوالقاسم منشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حسن مذکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن مالک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے روح نے علی بن سوید بن منجوف سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ؐ حضرت علیؓ کو خالد بن ولید کے پاس بھیجا تا کہ مال غنیمت کا خمس لے آئیں وہ کہتے تھے کہ صبح کو حضرت علی اس حال میں آئے کہ ان کے سر سے تیل [1] ٹپک رہا تھا تو خالد نے بریدہ سے کہا کہ دیکھو اس شخص نے کیا کیا بریدہ کہتے تھے جب میں نبی ؐ کے پاس لوٹ کے آیا تو میں نے آپ کو علی کے اس فعل کی خبر دی یہ کہتے تھے کہ میں علی سے بغض رکھتا تھا آپ نے فرمایا کہ اے بریدہ کیا تم علی سے بغض رکھتے ہو میں نے عرض کیا کہ ہاں [2] آپ نے فرمایا ان سے بغض نہ رکھا کرو اور روح کبھی یوں کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا ان سے محبت رکھا کرو خمس میں ان کا حصہ اس سے زیادہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حصیب: حاء مہملہ کے ضمہ اور صاد کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ بریدہ: باء موحدہ کے ضمہ اور راء کے فتحہ کے ساتھ اور دال مہملہ کے بعد ھاء ہے۔ رزاح: ابن ماکولا نے اس کو رزاح کے باب میں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ راء کے کسرہ اور اس کے بعد زاء پھر الف اور حاء مہملہ ہے۔ اور اسی طرح انہوں نے اس ریاح کے باب میں بھی ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ راء کے کسرہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے اور الف کے بعد حاء مہملہ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ بہر حال جو کچھ علماء نے کہا ہم نے نقل کر دیا ہے۔ افصی: فاء ساکن اور صاد مہملہ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۳۹۹۔ حضرت بریدہؓ بن سفیان اسلمی

حضرت بریدہؓ بن سفیان اسلمی۔ ان کا تذکرہ عبدان نے کیا ہے کہ اور کہا ہم سے حسن بن محمد زعفرانی نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہمیں ہارون بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن حارث نے خبر دی کہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ زہری نے ان سے بیان کیا وہ بریدہ بن سفیان اسلمی سے روایت کرتے تھے کہ رسول اللہ ؐ نے عاصم بن عدی کو اور زید بن دثنہ کو اور خبیب بن عدی کو اور مرثد بن ابی مرثد کو قبیلہ بنی لحیان کی ایک جماعت کی طرف جو مقام رجیع میں تھی بھیجا وہ ان لوگوں سے لڑے یہاں تک کہ ان لوگوں نے اپنے لئے عہد لے لیا مگر عاصم نے عہد نہیں لیا اور کہا کہ آج میں کسی مشرک کا عہد قبول نہ کروں گا اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث زہری نے عمرو بن سفیان ثقفی سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کیونکہ بریدہ بن ابی سفیان کوئی شخص صحابہ میں سے نہیں ہیں نہ وہ اس حدیث کے راوی ہیں ہاں یہ کوئی اور بریدہ ہوں تو ہو سکتا ہے۔

---

[1] معلوم ہوتا ہے کہ مال خمس میں کچھ تیل بھی ہوگا اس کو حضرت علی مرتضیٰ نے سر میں لگا لیا۔

[2] یہ تھی صحابہ کی راستبازی صاف صاف کہہ دیا

میں کہتا ہوں کہ اس حدیث میں جو عاصم بن عدی کا ذکر ہے یہ بھی غلط ہے صحیح نام عاصم بن ثابت بن ابی افلح ہے عاصم بن عدی تو قبیلہ بنی عجلان سے ہیں اور وہ بھی انصاری ہیں ۴۵ھ میں ان کی وفات ہوئی وہ نبی ؐ کے عہد میں مقتول نہیں ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۰۔حضرت بریرؓ بن جندب

حضرت بریرؓ بن جندب اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کے والد کا نام عشرقہ ہے کنیت ان کی ابوذر غفاری ہے ان کے نام میں اختلاف ہے ان کا تذکرہ جندب کے نام میں اور کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ بریر: باء کے ضمہ اور راء کے فتحہ اور اس کے بعد یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور پھر دوسری راء ہے۔

۴۰۱۔حضرت بریرؓ بن عبداللہ

حضرت بریرؓ بن عبداللہ۔ یہ بریر بیٹے ہیں عبداللہ کے بعض لوگ ان کو بر بن عبداللہ بن رزین بن عمیث بن ربیعہ بن ذراع بن عدی بن دار بن ہانی بن حبیب بن نمارہ بن لخم بھی کہتے ہیں لخم کا نام مالک بن عدی بن حارث بن مرہ بن ادد ہے جنکی کنیت ابوہند داری ہے تمیم اور طیب کے بھائی ہیں نبی ؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا تھا اور آخر میں انہوں نے فلسطین کی سکونت اختیار کر لی تھی جو بیت المقدس کا ایک مقام ہے۔مکحول شامی نے ابوہند سے انہوں نے نبی ؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص ریا وسمعہ [1] کے مقام میں کھڑا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کے ساتھ دکھاوے کا معاملہ کرے گا اور زیاد بن ابی ہند نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میری قضا پر راضی نہ ہو اور میری (بھیجی ہوئی) بلا پر صبر نہ کر سکے اسے چاہیے کہ میرے سوا اور کوئی پروردگار (اپنے لئے) تلاش کر لے۔ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث صرف ان کے بیٹے ہی سے مروی ہے مگر سند اس کی قوی نہیں ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم اور ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ بریر تمیم اور طیب کے بھائی ہیں وہم ہے اس کا غلط ہونا خود انہیں کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کیونکہ ان دونوں نے تمیم داری کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ تمیم بیٹے ہیں اوس کے۔تمیم اور ابوہند زراع بن عدی میں جا کے مل جاتے ہیں پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ان کے بھائی ہوں اور پھر پانچویں پشت میں جا کے ان سے ملیں اور اس میں شک نہیں کہ انہوں نے قبیلہ کا بھائی مراد نہیں لیا اور نہ پھر تمیم کے تخصیص کی کوئی وجہ نہیں اور صرف یہی کہنا چاہیے تھا کہ تمیم کے بھائی ہیں (طیب کے اضافہ کرنے کی کیا ضرورت تھی) باقی رہے طیب تو ان کے بارے میں اختلاف ہے ہشام بن کلبی کہتے ہیں کہ وہ ابوہند کے بھائی ہیں۔ابوعمر اس غلطی سے بچ گئے ہیں انہوں بریر کا نسب بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابوہند کا نام طیب تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں طیب ان کے بھائی کا نام تھا ابوعمر نے کہا ہے کہ بخاری نے کہا ہے کہ بریر بن عبداللہ کی کنیت ابوہند ہے وہ تمیم داری کے بھائی ہیں۔شام میں رہتے تھے انہوں نے نبی ؐ (کی صحبت اٹھائی ہے اور) آپ سے حدیثیں سنی ہیں اس بات میں امام بخاری نے بھی ایسی غلطی کی ہے جو علمائے نسب کے نزدیک پوشیدہ نہیں رہ سکتی کیونکہ تمیم ابوہند کے بھائی نہیں ہیں ہاں تمیم اور ابوہند

---

[1] ریا کہتے ہیں دکھانے کو سمعہ کہتے ہیں سنانے کو جو کام لوگوں کو دکھانے کے لئے یا سنانے کے لئے کیا جائے خدا کی رضامندی اس سے مقصود نہ ہو وہ ریا وسمعہ ہے۔

ذراع بن عدی میں جا کے مل جاتے ہیں اور بخاری نے ابو ہند اور تمیم کا نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا تھا پس اب وہم ظاہر ہو گیا اور کہا ہے کہ اسی طرح ان دونوں کا نسب ابن کلبی اور خلیفہ نے اور بھی بہت سے لوگوں نے بیان کیا ہے۔

۴۰۲۔ حضرت بریرؓ ابو ہریرہ

حضرت بریرؓ۔ کنیت ان کی ابو ہریرہ ہے نام ان کا مروان بن محمد ہے۔ ابن مندہ نے سعید بن عبد العزیز سے بریر نقل کیا ہے مگر کسی اور نے ان کی موافقت نہیں کی۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے وہ کہنا چاہتے تھے کہ ابو ہند کا نام بریر ہے (غلطی سے یہ لکھ گئے کہ ابو ہریرہ کا نام بریر ہے) ابو ہریرہ کے نام میں بہت اختلاف ہے ان کا ذکر ان بابوں میں آئے گا جن میں ان کا نام بیان کیا گیا ہے اور پورا ذکر ان کا کنیت کے بیان میں آئے گا کیونکہ ان کی کنیت ان کے تمام ناموں سے زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔

۴۰۳۔ حضرت بریلؓ شہالی

حضرت بریلؓ شہالی۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے اور یہ بات ثابت نہیں۔ اور انھوں نے اپنی اسناد کے ساتھ بقیہ سے انہوں نے ابو عمرو سلفی سے انہوں نے بریل شہالی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گذر ایک شخص پر ہوا جو اپنے اصحاب کے لئے کھانا پکار ہا تھا اور اسے آگ کی تیزی سے تکلیف ہو رہی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب تجھے دوزخ کی گرمی نہ پہنچے گی۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے صرف اسی سند سے مروی ہے۔ ابو نعیم نے کہا کہ بعض لوگوں نے بریل شہالی کو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے کہا ہے ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ انہیں ابن مندہ نے اور ابو نعیم نے حرف بے میں ذکر کیا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور ابن ماکولا نے کہا کہ نزیل شہالی نون کے ساتھ بعض لوگ ان کو شاہلی بھی کہتے ہیں ایک شیخ تھے ان کے متعلق ان کی ایک حکایت مشہور ہے ان سے ابو عمرو نامی ایک شیخ نے روایت کی ہے ان کا شمار مقام بقیہ کے مجہول شیوخ میں ہے اور ابو سعد سمعانی نے کہا ہے کہ سلفی ایک شاخ ہے کلاع کی جو قبیلہ ہے حمیر کا۔

باب الباء والزاے

۴۰۴۔ حضرت بزیعؓ ازدی

حضرت بزیعؓ ازدی۔ عباس کے والد ہیں۔ عبدان نے ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نسب ہمیں نہیں معلوم ہوا اور نہ ہم یہ جانتے ہیں کہ (حدیث ذیل کو) انہوں نے خود سنا ہے یا وہ مرسل ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عباس نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھے آراستہ کیا ہے اور خوب آراستہ کیا ہے اب میرے اعضا کو بھی درست کر دے اللہ بزرگ برتر نے فرمایا کہ میں نے تیرے اعضا کو حسن اور حسین سے بھر دیا اور تیرے دونوں جانب میں نے نیک بخت انصار کو جگہ دی قسم اپنے عزت وجلال کی کہ تجھ میں ریاکار داخل نہ ہوگا نہ کوئی بخیل داخل ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

باب الباء والسین۔

۴۰۵۔ حضرت بسبس رضی اللہ عنہ جہنی

حضرت بسبس رضی اللہ عنہ جہنی انصاری۔ قبلہ بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج سے ہیں ان کے حلیف تھے عروہ بن زبیر نے کہا ہے کہ وہ طریف بن خزرج کی اولاد سے ہیں بدر میں شریک تھے جیسا کہ زہری نے کہا ہے یہ سب بیان ابن مندہ کا تھا۔ مگر ابونعیم نے کہا کہ بسبس انصاری جہنی اور بعض لوگ بسبسہ بن عمرو بھی کہتے تھے ابونعیم نے اس سے زیادہ کا ان کا نسب نہیں بیان کیا اور ابوعمر نے کہا ہے کہ بسبس بن عمرو بن ثعلبہ بن خرشہ بن عمرو بن سعد بن ذبیان ذبیانی ثم الانصاری۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو بسبسہ بن بشر بھی کہتے ہیں بدر میں شریک تھے ابن کلبی نے بھی ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے اور ذبیان کے بعد انہوں نے یہ اضافہ کیا ہے ابن رشدان بن غطفان بن قیس بن جہینہ بن زید بن لیث بن سواد بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ ان کا شمار انصار میں ہے انہیں سے مخاطب ہو کر ایک شخص نے بطور رجز کے کہا ہے ع :

اقم لها صدورها یا بسبس (اے بسبس ان لوگوں کے سینے اس بات سے رک گئے ہیں)

ابن کلبی کا کلام ختم ہو گیا۔ لوگوں کا بیان ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے ابوعمر اور ابونعیم نے انس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے بسبس کو جن کو بعض لوگ بسبسہ کہتے ہیں عدی بن ابی الزغباء کے ہمراہ ابوسفیان کے قافلہ کی طرف بھیجا تھا بسبس نے لوٹ کر قافلہ کی سب کیفیت حضرت سے بیان کی اسی پر آپ جنگ بدر کی طرف تشریف لے گئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں کے اس قول میں کہ یہ بنی ساعدہ سے ہیں اور اس قول میں کہ بنی طریف بن خزرج سے ہیں کوئی تناقض نہیں ہے کیونکہ طریف خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج اکبر کے بیٹے بھی ہیں اور طریف بنی ساعدہ کے ایک بطن کا نام بھی ہے۔

۴۰۶۔ بسر رضی اللہ عنہ بن ارطاہ

بسر رضی اللہ عنہ بن ارطاہ۔ بسر: باء کے ضمہ اور سین ساکن کے ساتھ ہے۔ یہ بسر ارطاہ کے بیٹے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوارطاۃ کے بیٹے ہیں ابوارطاۃ کا نام عمرو بن عویمر بن عمران بن حلیس بن سیار بن نزار بن معیص بن عامر بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ ہے بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام ارطاۃ بن ابی ارطاۃ ہے اور ابوارطاۃ کا نام عمیر ہے واللہ اعلم۔ حضرت بسر کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے ان کا شمار اہل شام میں ہے واقدی نے کہا ہے کہ نبی ﷺ کی وفات سے دو برس پہلے ان کی ولادت ہوئی۔ یحییٰ بن معین نے اور احمد بن حنبل وغیرہ نے کہا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو یہ کم سن تھے اور اہل شام کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیثیں سنی ہیں یہ منجملہ ان لوگوں کے ہیں جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے عمرو بن عاص کی مدد کے لئے فتح مصر کے وقت بھیجا تھا مگر اس میں بھی اختلاف ہے۔ جن لوگوں نے ان کا تذکرہ ان لوگوں میں کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ یہ چار آدمی تھے (۱) زبیر اور (۲) عمیر بن وہب اور (۳) خارجہ بن حذافہ (۴) بسر بن ارطاۃ اور اکثر لوگ کہتے ہیں کہ یہ لوگ زبیر اور مقداد اور عمیر اور خارجہ۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ مقداد فتح مصر میں شریک

تھے۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی امین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب یعنی محمد بن حسن ماوردی نے اپنی اسناد سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حیاۃ نے عیاش بن عیاش قتبانی سے انہوں نے شییم بن بیتان اور یزید بن صبح اصبحی سے انہوں نے جنادہ بن ابی امیہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم دریا (کے سفر) میں بسر بن ارطاۃ کے ہمراہ تھے ایک چور ان کے سامنے لایا گیا جس کا نام مصدر تھا اس نے کچھ چوری کی تھی تو بسر نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ؐ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے سفر میں (چور کے) ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔

بسر جنگ صفین میں حضرت معاویہ کی طرف سے تھے حضرت علی اور ان کے اصحاب کے لیے بہت سخت تھے ابوعمر نے کہا ہے کہ یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ بسر صحابی [1] نہیں ہیں اور کہتے تھے کہ وہ برا آدمی تھا اس وجہ سے کہ اسلام میں اس سے بہت سے ناشائستہ کام ہو لئے منجملہ اس کے وہ مورخین اور محدثین نے نقل کیا ہے کہ اس نے عبدالرحمٰن اور قثم کو جو دونوں عبیداللہ بن عباس بن عبدالمطلب کے بیٹے تھے ان کو ماں کے سامنے ذبح کر دیا اور یہ دونوں بچے کم سن تھے۔ حضرت معاویہ نے انہیں حجاز اور یمن کی طرف بھیجا تھا تاکہ شیعہ [2] علی کو قتل کر دیں اور حضرت معاویہ کے لئے لوگوں سے بیعت لیں چنانچہ یہ مدینہ (منورہ) آئے اور وہاں بہت برے برے کام کئے اور یمن گئے اور اس وقت یمن میں عبیداللہ بن عباس حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ طرف سے عامل تھے عبیداللہ وہاں سے بھاگ گئے پس جب بسر وہاں پہنچے تو یہ فعل (یعنی ان صاحبزادوں کو ذبح کرنا) وہیں کیا اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ بسر نے یہ فعل مدینہ میں کیا مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ دارقطنی نے لکھا ہے کہ بسر بن ارطاۃ صحابی تو ہیں مگر نبی ؐ کے بعد وہ مستقیم نہیں رہے جب انہوں نے حضرت عبیداللہ کے صاحبزادوں کو قتل کیا تو ان کی والدہ عائشہ بنت عبدالمدان کو سخت صدمہ ہوا اور انہوں نے یہ چند اشعار کہے جن میں سے ایک شعر یہ ہے:

ھامن احس بنی اللذین ھما کالدرتین تشظی عنھما الصدف

ہے کوئی جس نے میرے ان دونوں (پیارے) بچوں کو دیکھا ہو۔ جو مثل ان دونوں موتیوں کے تھے جو ابھی صدف سے نکلے ہوں۔

یہ اشعار مشہور ہیں پھر انہیں جنون ہو گیا موسم حج میں (لوگوں کے سامنے) کھڑے ہو کر اس شعر کو پڑھتی تھیں اور اپنے چہرہ پر طمانچہ مارتی تھیں اس واقعہ کو ابن انباری اور مبرد اور طبری اور ابن کلبی وغیرہ نے ذکر کیا ہے پھر بسر مدینہ گیا مدینہ کے بھی بہت سے

---

[1] بسر کو اگر صحابی مان لیں تب بھی کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ ہم ان صحابہ کے فضائل کے معتقد ہیں جو تادم مرگ شریعت پر مستقیم رہے ہوں اب ان کا شریعت پر مستقیم رہنا خواہ ہمیں روایات سے معلوم ہوا ہو یا قرآن عظیم سے مثلاً قرآن مجید میں ان کی تعریف ہو یا خدا نے اپنی رضامندی ان سے ظاہر فرمائی ہو جیسے مہاجرین وانصار اور اصحاب بیعۃ الرضوان کے لئے۔ ان صحابہ کے مستقیم رہنے کا ہم کو قرآن سے علم ہوا کیونکہ خدا عالم الغیب ہے اگر ان کا انجام اچھا نہ ہوتا تو ہرگز ان کی تعریف نہ فرماتا ان سے اپنی رضامندی ظاہر نہ کرتا باقی رہے بعض بعض صحابہ مبتلائے فتن ہوئے ان کے فضائل کے ہم معتقد نہیں ہیں مگر صرف پاس ادب صحبت سرور انبیاء صلعم ان کا سب وشتم جائز نہیں سمجھتے۔

[2] منافقوں کا ایک گروہ تھا جو اپنے کو شیعہ علی کہتا تھا یہ انہیں باغیوں کا گروہ تھا جنہوں نے حضرت عثمان کو شہید کیا اور طرح طرح کے فتنے برپا کئے انہیں کا قتل معاویہ کو منظور تھا ظلم وستم جو بسر نے حضرت عبیداللہ کے معصوم بچوں پر کیے تھے سننے سے ہمارے دل آج بھی کانپتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

لوگ بھاگ گئے جن میں جابر بن عبداللہ اور ابوایوب انصاری وغیرہ تھے وہاں بھی بسر نے بہت سے لوگوں کو قتل کیا اور یمن میں قبیلہ ہمدان پر بھی تاخت کی اور ان کی بی بیوں کو لونڈی بنایا یہ سب سے پہلی مسلمان عورتیں تھیں جو اسلام میں لونڈی بنائی گئیں بسر نے مدینہ میں بہت سے گھر بھی گرادئے تھے یہ حادثہ کتب تواریخ میں مذکور ہے اس میں طول دینے کی حاجت نہیں۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ بسر نے مدینہ میں بعہد خلافت حضرت معاویہ وفات پائی اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ بعہد عبدالملک بن مروان ملک شام میں وفات پائی۔ آخر عمر میں سٹھیا گئے تھے (عقل زائل ہوگئی تھی) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۷۔ حضرت بسرؓ بن ابی بسر مازنی

حضرت بسرؓ بن ابی بسر مازنی۔ یہ بسر بیٹے ہیں ابوبسر مازنی کے۔ ابوسعید سمعانی نے کہا ہے کہ یہ قبیلہ مازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس عیلان سے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہؓ روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ تشریف لائے اور میرے باپ کے یہاں فروکش ہوئے میرے باپ نے آپ کے سامنے کھانا اور ستو اور حیس پیش کیا آپ نے اسے کھایا پھر میرے والد پانی لے آئے آپ نے پیا اور جو کچھ بچا وہ آپ نے اپنی داہنی جانب والے کو دے دیا پھر چھوہارے آپ کے سامنے پیش کئے گئے آپ نے اسے بھی کھایا اور آپ کی عادت تھی کہ جب آپ چھوہارا کھاتے تو اسے اپنی دونوں انگلیوں یعنی انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کے درمیان میں پکڑتے تھے پھر جب نبیؐ سوار ہوئے تو میرے والد آئے اور انہوں نے آپ کی سواری کی لگام پکڑلی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم لوگوں کے لئے برکت کی دعا فرمایئے آپؐ نے فرمایا کہ اے اللہ ان لوگوں کو ان کے رزق میں برکت عنایت فرما اور انہیں بخش دے اور ان پر رحم کر ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ سلمی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ مازنی ہیں نبیؐ (ایک مرتبہ) ان کے یہاں مہمان ہوئے تھے اور ان کے لئے دعا فرمائی تھی یہ والد ہیں عبداللہ بن بسر کے ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن بسر نے روایت کی ہے یہ صماء (نامی صحابیہ) کے کوئی نہیں ہیں مگر پھر ابوعمر نے صماء کے تذکرے میں ان کو صماء کا بھائی بیان کیا ہے کہ امیر ابونصر بن ماکولا نے کہا ہے کہ بسر اور عبداللہ بن بسر جن کی کنیت ابوصفوان ہے اور ان کے بھائی عطیہ ہیں اور ان کی بہن صماء یہ سب لوگ صحابی ہیں اور قبیلہ بنوسلیم سے ہیں وہ بنی مازن کی ایک شاخ ہے ابن ابی عاصم نے ان کو بنی سلیم میں ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۰۸۔ حضرت بسرؓ بن جحاش

حضرت بسرؓ بن جحاش قرشی۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے دحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے حریز بن عثمان نے عبدالرحمٰن بن میسرہ سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے بسر بن جحاش سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ اپنی ہتھیلی میں اپنا لعاب دہن گرایا اور اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اے ابن آدم تو مجھے عاجز نہیں کر سکتا دیکھ میں نے تجھے اسی طرح کی ایک چیز سے پیدا کیا ہے یہاں تک کہ جب میں نے تیری خلقت پوری کردی اور تجھے

---

۲ کھانا: اہل عرب کے محاورے میں روٹی کو کھانا کہتے ہیں اور حیس ایک مرکب چیز ہے جو چھوہارے اور گھی کو ملا کر بنائی جاتی ہے کبھی اس میں پنیر بھی شامل کرلیا جاتا ہے۔

درست کر دیا تو تو دو چار دریں اوڑھ کے چلنے لگا اور زمین تیری چال سے دھمکنے لگی پھر تو نے مال جمع کیا اور بخل کرنے لگا یہاں تک کہ جب تیری جان حلق میں پہنچتی ہے تو تو کہتا ہے کہ اب میں صدقہ دوں گا حالانکہ اب صدقہ دینے کا وقت نہیں رہا اور ابونعیم نے اس حدیث کو یہاں بیان کیا ہے اور نیز ابونعیم اور ابوعمر نے اس حدیث کو بشر (باء اور شین معجمہ کے ساتھ ہے) کے بیان میں بھی روایت کیا ہے اس پر گفتگو انشاء اللہ وہیں ہوگی۔ ان کی اولاد معلوم نہیں۔ (حدیث کی عربی عبارت میں لفظ) وئید: کا معنی زوردار پاؤں رکھتے ہوئے چلنے کی آواز۔ حریز: حاء مہملہ کے فتحہ اور راء کے کسرہ اور اس کے بعد یاء ہے جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور اس کے آخر پر زاء ہے۔ نفیر: نون اور فاء کے ساتھ ہے۔

۴۰۹۔ حضرت بسرؓ اشجعی

حضرت بسرؓ اشجعی۔ یہ بیٹے ہیں راعی العیر اشجعی کے۔ ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا نام بسر بن راعی العیر تھا وہ اپنے بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا حضرت نے اس سے فرمایا کہ داہنے ہاتھ سے کھا اس نے کہا میں داہنے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا آپ نے (ناخوش ہوکر) فرمایا تو اب نہ کھا سکے گا چنانچہ پھر اس کا داہنا ہاتھ اس کے منہ تک نہ اٹھتا تھا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے اور ابونصر بن ماکولا نے کہا ہے کہ بسر بن راعی العیر وہی شخص ہیں جنہیں نبیؐ نے حکم دیا تھا کہ اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور انہوں نے کہا تھا کہ میں نہیں کھا سکتا اور ابن ماکولا نے ان کے نام میں اختلاف نہیں بیان کیا حالانکہ ان کی عادت ہے کہ مختلف فیہ ناموں میں وہ اختلاف کو بیان کیا کرتے تھے۔

۴۱۰۔ حضرت بسرؓ سلمی

حضرت بسرؓ سلمی۔ کنیت ان کی ابورافع سلمی ہے۔ ابن ماکولا نے ان کا تذکرہ بشیر میں کیا ہے اور کہا ہے کہ بشیر سلمی نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا (قریب قیامت کے) ایک آگ مقام حبس سیل میں نکلے گی۔ ان سے ان کے بیٹے رافع نے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث میں اور ان کے نام میں بہت اختلاف ہے بعض لوگوں نے وہی بیان کیا ہے جو ہم نے لکھا ہے اور بعض لوگوں نے بشیر بفتح با لکھا ہے اور بعض لوگوں نے بشر بغیر یا کے لکھا ہے سب اپنے اپنے مقام پر ذکر کیا جائے گا۔

۴۱۱۔ حضرت بسرؓ بن سفیان

حضرت بسرؓ بن سفیان۔ یہ بسر بیٹے ہیں سفیان بن عمرو بن عویمر بن صرمہ بن عبداللہ بن قمیر بن حبشہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ کے ربیعہ کا نام لحی خزاعی ہیں کعبی ہیں۔ شریف آدمی تھے انہیں نبیؐ نے ایک خط لکھا تھا اور انہیں اسلام کی ترغیب دی تھی قصہ حدیبیہ میں ان کا تذکرہ آتا ہے۔ یہی ہیں جو عمرہ حدیبیہ کے وقت رسول اللہؐ سے ملے تھے اور اپنے ساتھ ہدی لائے تھے اور حضرت سے بیان کیا کہ اہل قریش نے اپنے تمام بچوں اور عورتوں کو لے کر چیتے کی کھالیں پہن کر نکلے ہیں الی آخر الحدیث۔ ۶ ہجری میں اسلام لائے اور حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۲۔ حضرت بسرؓ بن سلیمان

حضرت بسرؓ بن سلیمان۔ یہ بسر بیٹے ہیں سلیمان کے ان سے ان کی بیٹی سعیہ روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے رسول

اللہ ؐ سے حدیثیں سنی ہیں اور میں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہے یہ امیر ابونصر کا قول ہے۔

۴۱۳۔ حضرت بسرؓ بن عصمہ

حضرت بسرؓ عصمہ۔ یہ بسر بیٹے ہیں عصمہ مزنی کے جو بنی ثور بن ہذمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ سے ہیں۔ بنی مزینہ کے سرداروں میں سے تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ صحابی ہیں اور انہوں نے نبی ؐ سے یہ روایت کی ہے کہ جو کوئی قبیلہ جہینہ کے لوگوں کو اذیت دے اس نے درحقیقت مجھے اذیت دی اس کو آمدی نے بیان کیا ہے اور یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۴۱۴۔ حضرت بسرؓ بن محجن

حضرت بسرؓ بن محجن۔ یہ بسر بیٹے ہیں محجن دولی کے۔ مدینہ میں رہتے تھے انہوں نے نبی ؐ سے روایت کی ہے ان سے حنظلہ بن علی اسلمی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ظہر کی نماز اپنے مکان میں پڑھی بعد اس کے نبی ؐ کے حضور میں گیا آپ اپنی مسجد میں لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے میں نے دوبارہ نماز نہ پڑھی پھر میں نے اس کا ذکر آپ سے کیا آپ نے فرمایا تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہ پڑھی میں نے عرض کیا کہ میں پڑھ چکا تھا آپ نے فرمایا اگرچہ پڑھ چکے تھے جب بھی پڑھنا چاہیے تھا اس حدیث کو زید بن اسلم نے بسر بن محجن سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے انہوں نے کہا ہے کہ بخاری نے کہا کہ یہ تابعی ہیں ابونعیم نے بھی کہا ہے کہ یہ تابعی ہیں بعض لوگوں نے یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہاں ان کے بیٹے محجن البتہ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۵۔ حضرت بسرہؓ غفاری

حضرت بسرہؓ غفاری۔ بزیادۃ ہا۔ بعض لوگ ان کو بصرہ کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں نضلہ غفاری۔ ان سے سعید بن مسیّب نے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک کنواری عورت سے نکاح کیا جب اس سے خلوت کی تو اسے حاملہ پایا رسول اللہ ؐ نے ان دونوں کے درمیان میں تفریق کرادی اور فرمایا کہ جب عورت کو وضع حمل ہو جائے تو اس پر حد جاری کر دینا اور آپ نے اس عورت کو بوجہ اس کے انہوں نے اس سے خلوت کی تھی مہر دلوا دیا اور یہ حدیث اس طرح بھی روایت کی گئی ہے کہ سعید راوی ہیں ایک انصاری شخص سے جن کا نام بصرہ تھا اور اس روایت میں اتنا مضمون زیادہ ہے کہ حضرت نے ان سے فرمایا لڑکا تمہارا غلام ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۶۔ حضرت بسیسہؓ بن عمرو

حضرت بسیسہؓ بن عمرو۔ انہیں نبی ؐ نے قافلہ ابی سفیان کی طرف بھیجا تھا اور انس سے مروی ہے کہ نبی ؐ نے بسیسہ بن عمرو کو جاسوس بنا کر قافلہ ابی سفیان کی طرف بھیجا تھا۔ جب وہ لوٹ کے آئے تو انہوں نے آپ سے سارا واقعہ بیان کیا۔ ان کا تذکرہ صرف ابن مندہ نے لکھا ہے میں نے ان کا نام تین صحیح نسخوں میں جو اساتذہ کو سنائے جا چکے تھے اور لوگوں نے ان کی تصحیح کی تھی دیکھا ہے ایک نسخہ کی نسبت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ابوعبداللہ بن مندہ کا تھا اور اس پر کئی مرتبہ سننے کے نشانات اس وقت سے اس وقت تک کے بنے ہوئے تھے اس نسخہ میں ان کا نام لکھا تھا بسیسہ بضم باء و فتح سین اور سین کے بعد یاء۔ حالانکہ یہ غلط ہے میں کہتا ہوں کہ

ابن مندہ نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اوران کو بسیسہ کے سوااور کوئی شخص سمجھا ہے کیونکہ ان کے تذکرہ میں انہوں نے نہیں لکھا کہ انہیں نبی ؐ نے جاسوس بنا کے بھیجا تھا حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں اور بعض لوگ بسیس بغیر ہاء کے اور بعض لوگ کہتے ہیں بسبسہ دو باء کے ساتھ اور بسبس کے بیان میں یہ قول گذر چکا ہے۔ہمیں ابوالفرج بن محمود اصفہانی نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن نضر بن ابی نضر نے اور ہارون بن عبداللہ نے اور محمد بن رافع نے اور عبد بن حمید نے بیان کیا الفاظ ان سب کے قریب قریب تھے یہ لوگ کہتے تھے کہ ہم سے ہاشم بن قاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے انہوں نے حضرت انس سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ؐ نے بسبسہ کو جاسوس بنا کے بھیجا تا کہ وہ دیکھیں کہ ابو سفیان کے قافلے نے کیا کیا پس جس وقت وہ لوٹ کے آئے اس وقت میرے اور رسول اللہ ؐ کے سوا گھر میں کوئی نہ تھا شاید بعض بیبیاں آپ کی تھیں پھر پوری حدیث انہوں نے بیان کی وہ کہتے تھے کہ پھر رسول اللہ ؐ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ہمیں کچھ لوگوں کا تعاقب کرنا ہے لہٰذا جس کی سواری موجود ہو وہ ہمارے ساتھ چلے تو لوگ آپ سے ہمرکابی کی اجازت مانگنے لگے کہ ہماری سواریاں مدینہ کی بلندی پر ہیں آپ نے فرمایا نہیں صرف وہ شخص ہمارے ہمراہ چلے جس کی سواری یہاں موجود ہو چنانچہ رسول اللہ ؐ معہ اپنے صحابہ کے تشریف لے چلے یہاں تک کہ مشرکین سے پہلے مقام بدر میں پہنچ گئے۔الی آخر الحدیث۔

باب الباء والشین

۴۱۷۔حضرت بشرؓ بن براء

حضرت بشرؓ بن براء بن معرور انصاری خزرجی قبیلہ بنی سلمہ سے ہیں ان کا نسب ان کے والد کے ذکر میں گذر چکا ہے یہ بشر بیعت عقبہ میں بدر اور احد میں شریک ہوئے اور خیبر میں فتح خیبر کے وقت ۷ ہجری میں زہر آلود گوشت کے کھانے سے جوانہوں نے رسول اللہ ؐ کے ساتھ کھالیا تھا وفات پائی۔بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ جس جگہ پر بیٹھ کے کھایا تھا اسی جگہ رہ گئے پھر وہاں سے ہٹنے نہیں پائے اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ نہیں ہوا بلکہ اس کے کھانے سے بیمار ہو گئے اور ایک سال تک بیمار رہ کے وفات پائی۔رسول اللہ ؐ نے ان کے درمیان میں اور واقد بن عمرو تمیمی کے درمیان میں جو بنی عدی کے حلیف تھے مواخات کرادی تھی یہ وہی ہیں جن کے حق میں رسول اللہ ؐ نے فرمایا تھا کہ اے بنی سلمہ تمہارے سردار کون ہیں ان لوگوں نے کہا کہ جد بن قیس مگر ان کی طبیعت میں کچھ بخل ہے رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ بخل سے بڑھ کر کونسا مرض ہے لہٰذا وہ تمہارے سردار نہیں ہیں بلکہ تمہارے سردار سپید رنگ والے گھونگھر والے بال والے یعنی بشر بن براء ہیں ابن اسحاق نے اس حدیث کو اسی طرح ذکر کیا ہے اور ان کی موافقت کی ہے صالح بن کیسان اور ابراہیم بن سعد نے زہری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے اور معمر نے زہری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے بنی ساعدہ سے فرمایا کہ تمہارا سردار کون ہے ان لوگوں نے کہا کہ جد بن قیس مگر یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ نبیؐ ہر قبیلہ کا سردار اسی شخص کو بناتے تھے جو اس قبیلہ میں سے ہوتا تھا ایسا ہی نقبا کی بابت بیعت عقبہ میں کیا تھا وجہ اس کی یہ تھی کہ اہل عرب کی طبیعت اس بات سے رکتی تھی کہ ان پر کوئی غیر شخص سردار بنایا جائے اور جد بن قیس بنی سلمی میں سے تھے بنی ساعدہ میں سے نہ تھے بنی ساعدہ کے سردار سعد بن عبادہ تھے اور وہ رسول اللہ ؐ کی

حیات میں نہیں مرے بلکہ ان کا انتقال آپ کے بعد ہوا تھا۔ شعبی نے اور ابن عائشہ نے بیان کیا ہے کہ نبی ؐ نے بنی سلمہ سے فرمایا کہ تمہارے سردار عمرو بن جموح ہیں مگر ابن اسحاق اور زہری کا قول زیادہ صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ سلمہ: لام کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۴۱۸۔ حضرت بشرؓ ثقفی

حضرت بشرؓ ثقفی۔ بعض لوگ ان کو بشیر کہتے ہیں۔ ان سے حفصہ بنت سیرین نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی جگہ پر لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بشیر کے بیان میں لکھا ہے۔

۴۱۹۔ حضرت بشرؓ بن جحاش

حضرت بشرؓ بن جحاش۔ بعض لوگ ان کو بسر بضم با وسین مہملہ کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے اور وہی زیادہ مشہور ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ قرشی ہیں مگر میں نہیں جانتا کہ یہ قریش کے کس گھرانے کے ہیں۔ بالآخر شام میں سکونت اختیار کی تھی اور مقام حمص میں وفات پائی ان سے جبیر بن نفیر نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ اہل شام کہتے ہیں کہ ان کا نام بشر تھا اور اہل عراق ان کو بسر کہتے ہیں۔ دار قطنی نے کہا ہے کہ ان کا نام بسر ہی سین مہملہ کے ساتھ اور بشر صحیح نہیں ہے اور امیر ابونصر بن ماکولا نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابن مندہ نے لکھا ہے اور ابونعیم نے انکو بسر میں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو بشر کہتے ہیں۔ شین معجمہ کے ساتھ۔

۴۲۰۔ حضرت بشرؓ بن حارث انصاری

حضرت بشرؓ بن حارث انصاری۔ حارث کا نام ابیرق بن عمرو بن حارثہ بن ہیثم بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ظفری۔ احد میں یہ اور ان کے دونوں بھائی مبشر اور بشیر شریک تھے۔ بشیر ایک شاعر تھا منافق تھا رسول اللہ ؐ کے اصحاب کی ہجو کیا کرتا تھا اور محتاج تھا ایک مرتبہ بشیر نے رفاعہ بن زید کی زرہ چرائی تھی بالآخر ماہ ربیع الاول ۴ ہجری میں مرتد ہو گیا تھا۔ بشر کا منافق ہونا کسی نے بیان نہیں کیا واللہ اعلم اور لوگوں نے ان کا تذکرہ ان صحابہ میں لکھا ہے جو نبی ؐ کے ہمراہ جنگ احد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۲۱۔ حضرت بشرؓ بن حارث بن قیس

حضرت بشرؓ بن حارث بن قیس۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے عبدان سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے احمد بن یسار کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ بشر بن حارث نبی ؐ کے اصحاب میں سے تھے قریشی تھے اور حبش کی طرف ہجرت کرنے والوں میں سے تھے۔ ان کا نسب یہ ہے۔ بشر بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بشر بن حارث بن قیس بن عدی بن سعید بن سعد بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حبش میں سکونت اختیار کی تھی اور بعد جنگ بدر کے وہاں سے آئے رسول اللہ ؐ نے بدر کی مالِ غنیمت میں انہیں بھی حصہ دیا تھا ان کا تذکرہ صرف حبش کے مہاجرین میں کیا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ حافظ ابوموسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ کو سہو ہو گیا انہوں نے قیس کو عدی بن سعد بن سعد بن عمرو کا بیٹا قرار دیا ہے حالانکہ ایسا نہیں

ہے وہ عدی بن سعد بن سہم کے بیٹے ہیں اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے اور متقدمین میں ابن حبیب اور ہشام کلبی اور زبیر بن بکار وغیرہ نے ذکر کیا ہے دوسرا وہم ابوموسیٰ سے یہ ہوا کہ انہوں نے سعد کو عمرو کا بیٹا قرار دیا ہے حالانکہ وہ سہم بن عمرو کے بیٹے ہیں۔ میں نے ابوموسیٰ کی اصل کے دو صحیح نسخوں میں ایسا ہی لکھا ہوا دیکھا ہے لہٰذا یہ غلطی کاتب کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی ابوعمر نے ان کا تذکرہ ایسا ہی لکھا ہے جیسا ہم نے بیان کیا۔

۴۲۲۔ حضرت بشرؓ بن حزن نضری

حضرت بشرؓ بن حزن نضری۔ ہمیں خطیب ابوالفضل بن طوسی نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے ابواسحاق سے انہوں بشر بن حزن نضری سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہ ؐ کے سامنے اونٹ والوں اور بکری والوں نے باہم فخر کیا تو رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ داؤد [1] جب پیغمبر بنائے گئے تو وہ بکریاں چرایا کرتے تھے۔ اور جب حضرت موسیٰ مبعوث ہوئے تو وہ بھی بکریاں چراتے تھے اور جب مجھے نبوت دی گئی تو میں بھی مقام جیاد میں اپنے خاندان کی بکریاں چراتا تھا۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ابوداؤد نے شعبہ سے روایت کیا ہے اور شعبہ کے علاوہ اور لوگوں نے بھی ان کی موافقت کی ہے اور ابن ابی عدی وغیرہ نے اس حدیث کو شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے عبدہ بن حزن سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ اس حدیث کو ثوری نے اور زکریا بن ابی زائدہ نے اور اسرائیل وغیرہ نے ابواسحاق سے روایت کیا ہے اور سب نے عبدہ کہا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ عبدہ کے نام میں کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بشر کے بیان میں ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۴۲۳۔ حضرت بشرؓ بن حنظلہ جعفی

حضرت بشرؓ بن حنظلہ جعفی۔ ان کا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے بواسطہ سوید بن غفلہ کے یا اور کسی شخص کے بشر بن حنظلہ جعفی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہم بقصد زیارت رسول اللہ ؐ وائل بن حجر حضرمی کے ہمراہ چلے اتفاقاً ہمارا گذر ان لوگوں پر ہوا جو وائل اور ان کے گھر والوں کے دشمن تھے ان کو تلاش کیا کرتے تھے ان لوگوں نے ہم سے پوچھا کہ کیا تمہارے ہمراہ وائل بھی ہیں ہم لوگوں نے کہا کہ نہیں ان لوگوں نے کہا یہ وائل تو ہیں تو میں نے ان کے سامنے قسم کھائی کہ یہ میرے بھائی ہیں میرے ماں باپ کے بیٹے ہیں چنانچہ وہ لوگ (ان کے قتل سے) باز رہے پھر جب ہم رسول اللہ ؐ کے حضور میں پہنچے تو آپ سے یہ سب واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا تم نے سچی قسم کھائی وہ تمہارے بھائی ہیں تم دونوں کے باپ آدم ہیں اور ماں دونوں کی حوا ہیں۔ یہ حدیث سوید بن حنظلہ کی ہے جس کو ابن دباغ اندلسی نے وہاں بیان کیا ہے۔

۴۲۴۔ حضرت بشرؓ ابوخلیفہ

حضرت بشرؓ ابوخلیفہ۔ کنیت ان کی ابوخلیفہ۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان سے صرف ان کے بیٹے خلیفہ روایت کرتے ہیں کہ یہ اسلام لائے تو نبی ؐ نے ان کے مال اور اولاد کو (جو بطور غنیمت کے لوٹ لئے گئے تھے) واپس کر دیا پھر نبیؐ سے اور ان سے (تھوڑی دیر بعد) ملاقات ہوئی تو آپ نے ان کو اور ان کے بیٹے کو ایک رسی میں باندھا ہوا دیکھا حضرت

---

[1] معلوم ہوا کہ بکری والوں کو اونٹ والوں پر فضیلت ہے۔

نے ان سے پوچھا کہ اے بشر یہ کیا ہے انہوں نے کہا میں نے قسم کھائی تھی کہ اگر اللہ میرے مال اور اولاد کو واپس کر دے گا تو ہم دونوں اسی طرح ساتھ حج کریں گے نبی ؑ نے رسی کو کاٹ دیا اور ان سے فرمایا (معمول کے موافق) حج کرو یہ تو شیطانی فعل ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

۴۲۵۔ حضرت بشرؓ بن راعی العیر

حضرت بشرؓ بن راعی العیر۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کا ذکر سلمہ بن اکوع کی حدیث میں ہے کہ نبی ؑ نے قبیلہ اشجع کے ایک شخص کو دیکھا جس کا نام بشر بن راعی العیر تھا وہ اپنے بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا الی آخر الحدیث ان کا تذکرہ بسر کے بیان میں ہو چکا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ صحیح بسر ہے یعنی سین مہملہ کے ساتھ۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۶۔ حضرت بشرؓ ابورافع

حضرت بشرؓ ابو رافع۔ کنیت ان کی ابو رافع ہے۔ اور بعض لوگ ان کا نام بشیر کہتے ہیں اور بعض لوگ بسر کہتے ہیں ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے محمد بن علی یعنی ابو جعفر سے انہوں نے رافع بن بشر سلمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی ؑ نے فرمایا مقام حبس سیل میں ایک آگ ظاہر ہو گی وہ مثل سست رفتار اونٹ کے حرکت کرے گی رات کو غائب ہو جایا کرے گی اور دن کو چلے گی صبح شام چلا کرے گی لوگ کہیں گے کہ اب صبح کو آگ چل رہی ہے اے لوگو چلو اور اب آگ نے قیلولہ کیا ہے اے لوگو تم بھی قیلولہ کر لو اور اب شام کو آگ چلی ہے اے لوگوں چلو وہ آگ جس کو پالے گی اسے کھا جائے گی اور یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ ایک آگ مقام بصرہ میں ظاہر ہو گی۔ اس حدیث کو ابو عاصم نے عبدالحمید سے انہوں نے عیسیٰ بن علی سے انہوں نے رافع بن بشیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ بشیر: یاء کے اضافہ کے ساتھ ہے۔ اور اس کو عبیدۃ بن موسیٰ نے عبدالحمید سے انہوں نے عیسیٰ بن علی سے انہوں نے رافع بن بشیر سے "بشیر" کے باء کو ضمہ اور یاء کے اضافہ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۷۔ حضرت بشرؓ بن سحیم

حضرت بشرؓ بن سحیم غفاری۔ حرام بن غفار بن ملیل کی اولاد سے ہیں۔ اور بعض لوگ ان کو بہزی کہتے ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے کہ کراع غمیم وضجنان میں رہتے تھے اس کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے محمد بن سعد سے نقل کیا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ بشر بن سحیم بن حرام بن غفار بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ غفاری۔ ان سے نافع بن جبیر بن مطعم نے ایک حدیث ایام تشریق کی بابت روایت کی ہے کہ وہ کھانے پینے کے دن ہیں انہوں نے کہا ہے کہ اس کے سوا اور کوئی حدیث ان کی مجھے یاد نہیں پڑتی اور بعض لوگ ان کو بہزی کہتے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ واقدی نے بیان کیا ہے کہ بشر بن سحیم خزاعی کراع غمیم وضجنان میں رہتے تھے اکثر لوگ انہیں غفار کہتے ہیں۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے خبر دی نیز عبدالرحمٰن نے سفیان سے

انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے نافع بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے بشر بن سحیم سے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے تشریق کے دن خطبہ پڑھا عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ حج کے زمانے میں خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ جنت میں سوا مسلمان کے کوئی داخل نہ ہوگا۔ یہ زمانہ کھانے پینے کا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۸۔ حضرت بشرؓ بن صحار

حضرت بشرؓ بن صحار۔ ان کا تذکرہ عبدان بن محمد نے صحابہ میں کیا ہے اور انہوں نے اپنی اسناد سے سلم بن قتیبہ سے انہوں نے بشر بن صحار سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ؐ کی چادر کو دیکھا کہ وہ ورس سے رنگی ہوئی تھی اور میں نے رسول اللہ ؐ کے گدھے بندھنے کی جگہ کو دیکھا اس گدھے کا نام عفیر اتھا میں نبی ؐ کے گھروں میں داخل ہوتا تھا (ان کی چھتیں ایسی نیچی تھیں کہ) میں ان کی چھتوں کو پا جاتا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ بشرؓ صحار بن عبادہ بن عمرو کے بیٹے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں عبد عمرو ازدی کے بیٹے ہیں۔ تبع تابعین میں ہیں حسن بصری اور ان کے مثل اور لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ چادر کے دیکھنے اور گدھے کے بندھنے کی جگہ دیکھ لینے سے یہ صحابی نہیں ہوسکتے کیونکہ اگر نبی ؐ کے آثار دیکھ لینے سے کوئی شخص صحابی ہو جائے تو بہت سے لوگ صحابی ہو جائیں گے اور سلم بن قتیبہ متاخرین سے ہیں ان کی نسبت یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ انہوں نے تابعین کو دیکھا چہ جائیکہ صحابہ کا دیکھنا۔

۴۲۹۔ حضرت بشرؓ بن عاصم ثقفی

حضرت بشرؓ بن عاصم بن سفیان ثقفی۔ اکثر علما نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور بعض نے ان کو مخزومی قرار دیا ہے اور ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ بشر بن عاصم بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ یہ حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے قبیلہ ہوازن کے صدقات وصول کرنے پر مامور تھے۔ ابو وائل نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے انہیں ہوازن کے صدقات پر مامور کیا یہ نہیں گئے تو حضرت عمر نے ان سے ملاقات کی اور کہا کہ تم کیوں نہیں گئے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میری بات کا سننا اور ماننا تم پر فرض ہے انہوں نے کہا ہاں یہ معلوم ہے مگر میں نے رسول اللہ ؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص مسلمانوں کے کسی کام پر مامور کیا جائے گا وہ قیامت کے دن جہنم کے پل پر لا کے کھڑا کیا جائے گا پھر اگر اس نے اچھا کام کیا ہے تو نجات پائے گا اور اگر اس نے برا کام کیا ہے تو وہ پل پھٹ جائے گا اور وہ جہنم میں بقدر ستر برس کی مسافت کی گہرائی کے گر پڑے گا تو حضرت عمر وہاں سے بہت غمگین اور ملول اٹھے اسی اثنا میں حضرت عمرؓ کو ابوذرؓ ملے انہوں نے کہا کہ کیا وجہ ہے میں آپ کو غمگین اور ملول دیکھتا ہوں حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں کیوں نہ غمگین اور ملول ہوں میں نے بشر بن عاصم کو رسول اللہ ؐ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا ہے جو شخص مسلمانوں کے کسی کام پر مامور ہوگا اور پوری حدیث بیان کی ابوذر نے کہا میں نے بھی رسول اللہ ؐ سے یہ حدیث سنی ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کوئی شخص اس خلافت کو معہ اس کے فرائض کے مجھ سے لے لیتا ابوذر نے کہا کہ کون شخص آپ کے ہوتے ہوئے خلافت کو لے سکتا ہے؟ اللہ ان کی ناک کاٹ دے اور اس کے رخسار کو زمین پر رگڑ دے کیا اے عمر یہ خلافت آپ پر شاق ہے حضرت عمر نے کہا ہاں۔

امام بخاری نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بشر بن عاصم بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی حجازی عمرو کے بھائی ہیں

اور کہا ہے کہ مجھ سے علی (بن مدینی) بیان کرتے ہیں کہ بشر نے زہری کے بعد وفات پائی ہے اور زہری نے ۱۲۴ھ میں وفات پائی ہے یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان سے سفیان بن عینیہ اور نافع بن عمر روایت کرتے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ ہم سے ابو ثابت نے بیان کیا کہ ہم سے دراوردی نے ثور بن زید سے انہوں نے بشر بن عاصم بن عبداللہ بن سفیان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سفیان سے روایت کی ہے جو حضرت عمر کے عامل تھے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۰۔ حضرت بشرؓ بن عاصم

حضرت بشرؓ بن عاصم۔ بخاری نے کہا ہے کہ بشر بن عاصم نبیؐ کے صحابی تھے انہوں نے صرف اسی قدر ذکر کیا ہے اور ان کا تذکرہ بشر بن عاصم بن سفیان سے علیحدہ کر کے لکھا ہے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور انہوں نے ان کو صحابی لکھا ہے اور پہلے بشر کو صحابی نہیں لکھا اور لوگوں نے ان کو بھی صحابی لکھا ہے واللہ اعلم۔

۴۳۱۔ حضرت بشرؓ بن عبداللہ

حضرت بشرؓ بن عبداللہ انصاری۔ قبیلہ بنی حارث بن خزرج سے ہیں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کا نسب انصار میں معلوم نہیں ہوتا بعض لوگ ان کو بشیر کہتے ہیں یہ ابوعمر کا بیان ہے۔ ہمیں عمار نے سلمہ بن فضل سے انہوں نے ابن اسحاق سے جنگ یمامہ میں جو انصار کے قبیلہ بنی حارث بن خزرج سے شہید ہوئے تھے ان میں بشر بن عبداللہ کا نام بھی روایت کیا ہے ان کا نسب نہیں بیان کیا انشاء اللہ ان کا تذکرہ بشیر کے نام میں بھی آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۳۲۔ حضرت بشرؓ بن عبد

حضرت بشرؓ بن عبد۔ بصرہ کی سکونت اختیار کر لی تھی نبیؐ سے انہوں نے روایت کی ہے انہوں نے آنحضرتؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے بھائی نجاشی کی وفات ہوگئی ہے لہٰذا تم لوگ ان کے لئے استغفار کرو۔ ان سے جہاں تک میرا علم ہے سوا (ان کے بیٹے) عفان کے اور کسی نے روایت نہیں کی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۳۳۔ حضرت بشرؓ بن عرفطہ

حضرت بشرؓ بن عرفطہ بن خشخاش جہنی۔ بعض لوگ انہیں بشیر کہتے ہیں ابن مندہ نے کہا ہے کہ پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے فتح مکہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے ان سے عبداللہ بن حمید جہنی نے ایک شعر روایت کیا ہے جو انہیں کا کہا ہوا ہے وہ شعر یہ ہے۔

ونحن غداة الفتح عند محمد طلعنا امام الناس الفا مقدما

ہم فتح مکہ کی صبح کو محمدؐ کے پاس تھے۔ ہم لوگوں کے آگے رہتے تھے۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۳۴۔ حضرت بشرؓ بن عصمہ

حضرت بشرؓ بن عصمہ لیثی۔ بعض لوگ ان کو ابن عطیہ کہتے ہیں ان سے ابوالطفیل نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا قبیلہ ازد کے لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں جب وہ (کسی پر) غصہ ہوتے ہیں تو ان کی وجہ سے میں بھی (اس پر) غصہ ہوتا ہوں اور

جب میں (کسی پر) غصہ ہوتا ہوں تو (اس پر) وہ بھی غصہ ہوتے ہیں اور جب وہ (کسی سے) خوش ہوتے ہیں تو ان کی وجہ سے میں بھی خوش ہوتا ہوں اور جب میں (کسی سے) خوش ہوتا ہوں تو (اس سے) وہ بھی خوش ہوتے ہیں۔ یہ ابن مندہ اور نعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ بشر بن عصمہ مزنی نے کہا ہے کہ میں نے نبی ؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قبیلہ خزاعہ کے لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔ ان سے کثیر بن افلح' ابوایوب کے مولی نے روایت کی ہے اس کی سند میں ایک شیخ مجہول ہیں اور اس حدیث میں ان کی موافقت ابواحمد عسکری نے کی ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سند سے مکحول سے انہوں نے غضیف بن حارث سے انہوں نے ابوذر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا بشر بن عطیہ نے رسول اللہ ؐ سے کوئی بات پوچھی تو آپ نے ان کو اس کا جواب دیا یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ صحابی ہیں اور شاید یہ وہی ہوں کیونکہ ان کے باپ کا نام عصمہ بھی بیان کیا گیا ہے اور عطیہ بھی کہا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۳۵۔ حضرت بشرؓ بن عقربہ جہنی

حضرت بشرؓ بن عقربہ جہنی۔ اور بعض لوگ ان کو بشیر بھی کہتے ہیں ان کا شمار اہل فلسطین میں ہے کنیت ان کی ابوالیمان ہے۔ ان سے عبداللہ بن عوف نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی ؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص لوگوں کے دکھانے کے لئے کوئی کام کرے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ دکھانے سنانے کا معاملہ کرے گا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ بشر بن راعی العیر کے بیان میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح نام بشیر ہے۔ ہم بھی انشاء اللہ ان کا ذکر بشیر کے نام میں کریں گے۔

۴۳۶۔ حضرت بشرؓ بن عمرو

حضرت بشرؓ بن عمرو بن محصن بن عمرو قبیلہ بنی عمرو بن مبذول سے تھے پھر بنی نجار سے ہوئے کنیت ان کی ابوعمرہ انصاری ہے خزرجی نجاری ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ہشام کلبی نے کہا ہے کہ عمرو بن محصن بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جو جنگ بدر میں شریک تھے کنیت انکی ابوعمرہ ہے۔ ابن کلبی نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ کنیت عمرو بن محصن کی ابوعمرہ ہے اور ابوعمر نے کنیت کے بیان میں لکھا ہے کہ ابوعمرہ کا نام عمرو ہے اور کلبی نے ایک دوسرے مقام میں لکھا ہے کہ ابوعمرہ کا نام بشیر ہے اس میں شک نہیں کہ ان کے نام میں اختلاف قدیم ہے واللہ اعلم بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام بشیر ہے بعض لوگ کہتے ہیں ثعلبہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ثعلبہ ان کے بھائی تھے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے یہ ابوالمقوم یحییٰ بن ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی عمرہ کے دادا ہیں۔ ابوعمرہ کے نکاح میں مقوم بن عبدالمطلب کی بیٹی تھیں جو نبی ؐ کے چچا تھے انہیں سے عبداللہ اور عبدالرحمٰن پیدا ہوئے ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ؐ اگر کوئی شخص آپ پر ایمان لائے اور اس نے آپ کو دیکھا نہ ہو آپ نے فرمایا وہ ہمارے گروہ میں سے ہے۔ اور وہ ہمارے ہمراہ ہوگا اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے اپنے دادا ابوعمرہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبی ؐ کے حضور میں بدر میں یا خیبر میں آئے اور ان کے ہمراہ ان کے بھائی بھی تھے اور یہ چار آدمی تھے ان کے ساتھ ایک گھوڑا تھا تو نبی ؐ نے ہر شخص کو ایک ایک حصہ دیا اور گھوڑے کو دو حصہ دیئے اور ابوعمر نے روایت کیا ہے کہ یہ حدیث ثعلبہ بن عمرو بن محصن

سے مروی ہے اور ان کے بارے میں بہت اختلاف ہے ہم ان کو بشیر اور ثعلبہ کے نام میں اور ابوعمرہ میں انشاء اللہ ذکر کریں گے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے مگر ابوعمر نے ان کا تذکرہ بشیر کے نام میں کیا ہے۔

۴۳۷۔ حضرت بشرؓ غنوی

حضرت بشرؓ غنوی۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ ان کو خثعمی کہتے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبیداللہ نے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا اور میں نے عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ سے سنا وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے ولید بن مغیرہ معافری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن بشر خثعمی نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے نبیؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یقیناً تم لوگ قسطنطنیہ کو فتح کر لو گے اس وقت مسلمانوں کا سردار ایک بہت عمدہ شخص ہوگا اور وہ لشکر بھی بہت عمدہ لشکر ہوگا بشر کہتے تھے کہ مجھے سلمہ بن عبدالملک نے بلایا اور مجھ سے پوچھا تو میں نے اس سے یہ حدیث بیان کر دی پھر اس نے قسطنطنیہ کا جہاد کیا۔ اس حدیث کو ابوکریب نے زید بن حباب سے انہوں نے ولید بن مغیرہ سے انہوں نے عبیداللہ بن بشر غنوی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۸۔ حضرت بشرؓ بن قحیف

حضرت بشرؓ بن قحیف۔ ان کا تذکرہ احمد بن سیار مروزی نے ان صحابہ میں کیا ہے جنہوں نے نبیؐ سے حدیثیں سنی ہیں۔ مگر اس میں ان سے وہم ہو گیا ہے یہ صحابی نہیں ان کو بخاری نے تابعین میں ذکر کیا ہے اور احمد بن سیار نے یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے محمد بن جابر سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے بشر بن قحیف سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ نماز میں شریک ہوا کرتا تھا حضرت بعد نماز کے اپنا منہ مقتدیوں کی طرف پھیر لیا کرتے تھے کبھی بائیں جانب اور کبھی داہنی جانب۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ نہ یہ صحابی ہیں نہ انہوں نے حضرت کو دیکھا ہے۔

۴۳۹۔ حضرت بشرؓ بن قدامہ ضبابی

حضرت بشرؓ بن قدامہ ضبابی۔ ان کا شمار اہل یمن میں ہے۔ ان سے عبداللہ بن حکیم کنانی نے جو یمن کے رہنے والے ہیں روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میری دونوں آنکھوں نے میرے محبوب رسول اللہؐ کو دیکھا کہ وہ مقام عرفات میں اپنی سرخ اونٹنی پر سوار وقوف فرما رہے تھے اور آپ کے نیچے ایک بولانی چادر پڑی ہوئی تھی اور آپ یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ اس حج کو قبول فرما لے دکھانے سنانے کا اس میں شائبہ نہ ہو اور لوگ یہ کہتے جاتے تھے کہ یہ رسول اللہؐ ہیں عبداللہ بن حکیم کہتے ہیں مجھے خیال ہوتا ہے کہ قصوا کے کان کٹے ہوئے تھے کیونکہ اونٹنیوں کے کان آواز سنانے کی غرض سے کاٹ دیئے جاتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں نہیں اس کے کان کٹے ہوئے نہ تھے قصوا صرف اس کا لقب تھا واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ان کا تذکرہ ابونعیم نے اپنی کتاب کے دو مقاموں میں ایک ہی عبارت کے ساتھ کیا ہے ان دونوں تذکروں کے درمیان میں صرف تین ناموں کا فصل ہے۔

۴۴۰۔ حضرت بشرؓ بن معاذ اسدی

حضرت بشرؓ بن معاذ اسدی۔ ابونصر احمد بن احید بن نوح بزار نے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے جابر بن عبداللہ بن جابر عقیلی سے ۲۴۶ھ میں سناوہ کہتے تھے مجھ سے بشر بن معاذ اسدی نے جو اہل توز و میرا تھے بیان کیا کہ انہوں نے اوران کے باپ نے نبیؐ کے ہمراہ نماز پڑھی ان کی عمر اس وقت دس برس کی تھی نبیؐ ہمارے امام تھے اور جبریل نبیؐ کے امام تھے نبیؐ جبریل کے عکس کی طرف جو مثل سایہ ابر کے تھا دیکھتے جاتے تھے جب وہ سایہ حرکت کرتا تھا تو نبیؐ رکوع کرتے تھے بشر بن معاذ کے پاس اس کے سوا اور کوئی حدیث نہ تھی۔ ابونصر کہتے تھے جابر کو ڈیڑھ سو برس کا زمانہ گذرا سوا اس طریقہ کے اور کسی طرح پر معروف نہیں ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۱۔ حضرت بشرؓ بن معاویہ

حضرت بشرؓ بن معاویہ بن ثور بکائی۔ قبیلہ بنی کلاب بن عامر بن صعصعہ سے ہیں ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ان سے ان کے پوتے ماعز بن علاء بن بشر اپنے والد علاء سے وہ اپنے والد بشر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اوران کے والد معاویہ بن ثور نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور معاویہ نے اپنے بیٹے بشر سے جب وہ (مدینہ) میں پہنچے کہا کہ جب رسول اللہؐ کے پاس پہنچنا تو تین باتیں کہنا نہ ان سے کم کرنا نہ ان سے زیادہ کرنا۔ کہنا السلام علیک یارسول اللہ۔ یارسول اللہ میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ آپ کو سلام کروں اور اسلام لاؤں اور آپ میرے لئے برکت کی دعا کیجئے بشر کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا پس رسول اللہؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا مانگی اور مجھے کھیرے رنگ کی کچھ بکریاں دیں اس کی بابت ان کے بیٹے محمد بن بشر نے یہ اشعار کہے تھے۔

وابی الذی مسح النبی براسه	ودعاله بالخیر والبرکات
اعطاه احمد اذا اتاه اعنزا	عفرا ثواجل لسن باللجبات
یملان رفد الحی کل عشیة	ویعود ذاک الملء بالغدوات
بورکن من منح وبورک مانح	وعلیه منی ماحییت صلوتی

میرے باپ وہ ہیں جن کے سر پر نبی نے ہاتھ پھیرا تھا۔ اوران کے لئے خیر و برکت کی دعا مانگی تھی۔ احمدؐ نے انہیں بکریاں دی تھیں جب وہ ان کے پاس گئے تھے۔ وہ بکریاں کھیرے رنگ کی تھیں بڑے پیٹ والی بہت دنوں کی جنی ہوئی نہ تھیں۔ ہر شام کو ہمارے قبیلہ کا بڑا ظرف بھر دیتی تھیں۔ اور پھر اسی قدر صبح کو بھر دیتی تھیں۔ اس بخشش میں بھی برکت تھی اور بخشش کرنے والا بابرکت تھا۔ اس بخشش کرنے والے پر جب تک میں زندہ رہوں میرا درود ہو۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح تفصیل سے لکھا ہے اور ابوعمر نے صرف اس قدر کہا ہے کہ بشر بن معاویہ بکائی نبیؐ کے حضور میں اپنے والد کے ہمراہ آئے تھے۔

میں کہتا ہوں کہ کسی نے ان کا نسب نہیں بیان کیا اور ہشام نے اور ابن برقی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ معاویہ بن ثور بن معاویہ بن عبادہ بن بکاء اور بکاء کا نام ربیعہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ اور خلیفہ نے کہا ہے کہ بکاء ربیعہ بن عمرو بن

عامر بن ربیعہ بن صعصعہ نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اس وقت بہت بوڑھے تھے ان کے ہمراہ ان کے بیٹے بشر تھے نبیؐ نے ان کے لئے دعا کی اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ ان کے نسب میں کلاب کو کسی نے ذکر نہیں کیا اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کلاب کو عامر بن صعصعہ کا بیٹا قرار دیا ہے حالانکہ وہ ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کے بیٹے ہیں اور ابوعمر اگرچہ اکثر ابن کلبی کے بیان کئے ہوئے نسب پر اعتماد کرتے ہیں مگر اس مقام پر انہوں نے اس کے خلاف کیا ہے اور بشر کو کلاب کی اولاد سے لکھ دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۴۲۔ حضرت بشرؓ بن معلیٰ

حضرت بشرؓ بن معلیٰ۔ بعض لوگ ان کو بشر بن عمرو بن حنش بن معلیٰ کہتے ہیں اور بعض لوگ حنش بن نعمان کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوالمنذر عبدی ہے اور لقب ان کا جارود ہے۔ یزید بن عبداللہ بن شخیر نے ابومسلم جذمی سے انہوں نے جارود سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے یا کسی اور شخص نے عرض کی کہ یارسول اللہ اگر کوئی پڑی ہوئی چیز پائیں تو کیا کریں آپ نے فرمایا اس کو لوگوں کے سامنے بیان کردو اور اس کو نہ چھپاؤ نہ پوشیدہ کرو پھر اگر تمہیں اس کا مالک مل جائے تو اس کے حوالہ کردو ورنہ وہ خدا کا مال ہے جسے چاہتا [1] ہے دے دیتا ہے۔ اس حدیث کو بشر بن مفضل نے اور ابن علیہ نے اور عبدالوارث نے بھی روایت کیا ہے ان لوگوں نے کہا ہے کہ یزید اپنے بھائی مطرف سے وہ ابومسلم سے راوی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ان لوگوں نے نسب ان کا نہیں بیان کیا۔ یہ بشر بیٹے ہیں حنش بن معلیٰ کے اور معلیٰ کا نام حارث بن زید بن حارثہ بن معاویہ بن ثعلبہ بن جذیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس ہے اس نسب میں لوگوں نے حنش کو زیادہ کردیا ہے واللہ اعلم۔

۴۴۳۔ حضرت بشرؓ بن جحجع بکائی

حضرت بشرؓ بن جحجع بکائی۔ ناحیہ ضریہ میں فروکش ہوا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ محمد بن سعد کاتب واقدی نے چھٹے طبقہ میں ان لوگوں کے ذیل میں کیا ہے جنہوں نے نبی ؐ کی صحبت اٹھائی ہے انہوں نے کہا ہے کہ بشر بن جحجع بکائی ناحیہ ضریہ میں فروکش ہوا کرتے تھے یہ ان لوگوں میں سے تھے جو نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۴۔ حضرت بشرؓ بن ہلال عبدی

حضرت بشرؓ بن ہلال عبدی۔ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا ذکر صرف اس حدیث میں ہے جس کو میں نے اپنی اسناد سے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ فرمایا کہ چار آدمی اسلام میں سردار ہیں (۱) بشر بن ہلال عبدی (۲) عدی بن حاتم (۳) سراقہ بن مالک مدلجی (۴) عروہ بن مسعود ثقفی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[1] یعنی جب اس کا مالک نہ ملے تو وہ مال خدا کا سمجھا جائے گا اور اس کا مسئلہ یہ ہے کہ پانے والا اگر غریب ہو تو خود لے لے ورنہ کسی دوسرے غریب کو دے دے۔

۴۴۵۔ حضرت بشیرؓ بن اکال

حضرت بشیرؓ بن اکال۔ بزیادت یا بعد شین۔ بشیر بن اکال معاوی اور بعض لوگ ان کو حارثی کہتے ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ان سے ان کے بیٹے ایوب نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا بنی معاویہ میں باہم کچھ جنگ تھی نبی ؐ ان کے درمیان میں صلح کرانے تشریف لے گئے یکایک اسی حالت میں نبی ؐ نے ایک قبر کی طرف متوجہ ہو کے فرمایا کہ تو نے کچھ نہ معلوم کیا آپ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ؐ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں ہم آپ کے قریب کسی شخص کو نہیں دیکھتے آپ نے فرمایا میرا گذر اس قبر پر ہوا ہے اس مردے سے میری بابت سوال کیا جارہا تھا اس نے جواب دیا کہ میں نہیں جانتا تو میں نے کہا کہ تو نے کچھ نہ معلوم کیا۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے مگر انہوں نے ان کا نسب نہیں بیان کیا نہ ان کے قبیلہ کا پتہ دیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بشیر بیٹے ہیں اکال بن لوذان بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے۔ اس صورت میں یہ بشیر زید بن اکال معاوی کے بھائی ہوں گے جو والد ہیں نعمان کے جو بعد جنگ بدر کے حج کے لئے نکلے تھے اور ان کو سفیان بن حرب نے قید کر لیا تھا اور نبی ؐ نے عمرو بن ابی سفیان کو بدر میں قید کر لیا تھا تو ابوسفیان نے نعمان کے عوض میں عمرو کو فدیہ دینے کی ترغیب دلانے کے لئے یہ شعر کہا ؎

ارھط ابن اکال اجیبوا دعاءہ   تفاقدتم لا تسلموا السید الکھلا

اے اکال کے بیٹو اس بوڑھے کی فریاد سنو۔ جس کو تم نے کھو دیا ہے بوڑھے سردار کو ہمارے حوالہ نہ کرو۔

انشاءاللہ پورا قصہ نعمان کے بیان میں آئے گا اور مجھے معلوم نہیں کہ کوئی شخص بنی اکال میں بھی ہو اور معاوی بھی ہو سوا ان کے واللہ اعلم۔

۴۴۶۔ حضرت بشیرؓ بن انس

حضرت بشیرؓ بن انس۔ یہ بیٹے ہیں انس بن امیہ بن عامر بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے انصاری ہیں۔ اوسی ہیں۔ غزوۂ احد میں شریک تھے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔

۴۴۷۔ حضرت بشیرؓ انصاری

حضرت بشیرؓ انصاری۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبدان نے ان کو ان صحابہ میں ذکر کیا ہے جو جنگ بیر معونہ میں شہید ہوئے۔ بیر معونہ بنی عامر کے ایک چشمہ کا نام ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

معونہ: میم کے فتحہ اور عین کے ضمہ اور نون کے ساتھ ہے۔

۴۴۸۔ حضرت بشیرؓ بن تیم

حضرت بشیرؓ بن تیم۔ ان کا تذکرہ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے وحدان میں کیا ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد نے خبر دی وہ کہتے

تھے ہمیں محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں منجاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن اجلح نے اپنے والد سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے بشیر بن تیم سے نقل کر کے خبر دی کہ نبی ؐ نے اہل بدر سے مختلف فدیئے لئے اور حضرت عباس سے فرمایا کہ تم بھی فدیہ دے کے اپنی جان بچالو۔ انہیں بشیر سے معروف بن خربوز نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب وہ شب آئی جس میں نبیؐ پیدا ہوئے تھے تو میں نے کسریٰ (شاہ فارس) کے تمام اونٹ اور گھوڑے دیکھے اور دیکھا کہ دریائے دجلہ ٹوٹ گیا اور ساوہ ندی خشک ہوگئی اور آتش فارس بجھ گئی اور انہوں نے پورا قصہ معہ اشعار کے بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۹۔ حضرت بشیرؓ ثقفی

حضرت بشیرؓ ثقفی۔ ان سے حفصہ بنت سیرین نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ؐ کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ؐ میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ اونٹ کا گوشت نہ کھاؤں گا اور شراب نہ پیوں گا تو رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ اونٹ کا گوشت تو کھاؤ ہاں شراب البتہ نہ پیو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ بشیر کہتے ہیں اور بعض بشیر ضمہ کے ساتھ اور بعض لوگ بجیر باء موحدہ اور جیم کے ساتھ کہتے ہیں۔

۴۵۰۔ حضرت بشیرؓ بن جابر

حضرت بشیرؓ بن جابر۔ یہ بیٹے ہیں جابر بن عراب بن عوف بن ذؤالہ عبسی کے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا بیان ہے اور ابوعمر نے لکھا ہے کہ یہ عکی ہیں (قبیلہ علکہ سے) اور بعض لوگ ان کو غافقی کہتے ہیں ان سب لوگوں نے لکھا ہے کہ ابن یونس نے ان کا تذکرہ ان صحابہ میں کیا ہے جو فتح مصر میں شریک تھے اور کہا ہے کہ نہ یہ صحابی ہیں اور نہ انہوں نے کوئی روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بعض لوگوں نے جو عکی کہا ہے اور بعض لوگوں نے عبسی کہا ہے اس میں کچھ اختلاف نہیں ہے کیونکہ عبسی میں نسبت ہے عبس بن صحار بن عک کی طرف نہ عبس بن بغیض بن لیث بن غطفان کی طرف ان کے نسب کا سیاق اس پر دلالت کرتا ہے نسب ان کا یہ ہے بشیر بن جابر بن عراب بن عوف بن ذؤالہ بن شبوہ بن ثوبان بن عبس بن صحار۔ اور اسی طرح عکیؔ اور غافقی کے درمیان میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ غافق بیٹے ہیں شاہد بن عک بن عدثان کے عبس اور غافق دونوں چچازاد بھائی ہیں۔

۴۵۱۔ حضرت بشیرؓ ابوجمیلہ

حضرت بشیرؓ ابوجمیلہ۔ کنیت ان کی ابوجمیلہ۔ بنو سلیم سے ہیں۔ انہوں نے نبی ؐ کی زیارت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے ابن سعد کاتب واقدی سے نقل کیا ہے اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض لوگوں یعنی ابن مندہ نے ان کے بیان میں تصحیف کردی ہے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر ان کی کوئی رایت نہیں لکھی ان کا صحیح نام سنین ہے کنیت ان کی ابوجمیلہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۵۲۔ حضرت بشیرؓ بن حارث

حضرت بشیرؓ بن حارث انصاری۔ ان کا تذکرہ عبد بن حمید نے ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے نبی ؐ کا شرف زیارت حاصل کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے ان کا شمار تابعین میں ہے۔ داؤد اودی نے شعبی سے انہوں نے بشیر بن حارث سے روایت کی ہے کہ بشر نے یا بشیر نے کہا کہ نبی ؐ نے فرمایا کہ جب (قرآن کے) کسی حرف میں تم اختلاف کرو کہ "باء" ہے یا "یاء" ہے تو اس کو یاء کے ساتھ لکھ دو۔ اس کو ایک جماعت نے شعبی سے انہوں نے بشر بن حارث سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا بیان تھا مگر ابو عمر نے ابن ابی حاتم سے ان کا صحابی ہونا نقل کیا ہے اور اس میں کوئی غلطی نہیں بیان کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۳۔ حضرت بشیرؓ بن حارث عبسی

حضرت بشیرؓ بن حارث عبسی۔ یہ ان نو آدمیوں میں سے ہیں جو رسول اللہ ؐ کے حضور میں قبلہ عبس سے حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔

۴۵۴۔ حضرت بشیرؓ حارثی

حضرت بشیرؓ حارثی۔ یہ حارثی ہیں بعض لوگ انہیں کعبی کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابو عصام ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ بشیر بیٹے ہیں فدیک کے اور ابن مندہ نے بشیر بن فدیک کو بشیر حارثی کے علاوہ لکھا ہے جن کی کنیت ابو عاصم ہے۔ بشیر بن فدیک کے بیان میں انشاء اللہ اس کی بحث ہوگی انہوں نے حضرت کو دیکھا ہے اور ان کے بیٹے بھی صحابی ہیں ان سے ان کے بیٹے عصام بن بشیر نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے مجھے میری قوم بنی حارث نے نبی ؐ کے حضور میں بھیجا اور اپنے مسلمان ہونے کی خبر کہلا بھیجی چنانچہ میں حضور کے پاس پہنچا آپ نے فرمایا تم کہاں سے آئے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ میں اپنی قوم بنی حارث بن کعب کی طرف سے ان کے اسلام کی خبر لے کر آپ کے حضور میں آیا ہوں آپ نے فرمایا مرحبا۔ تمہارا کیا نام ہے میں نے عرض کیا کہ میرا نام اکبر ہے آپ نے فرمایا نہیں تمہارا نام بشیر ہے اور حارث بن کعب بیٹے ہیں علہ بن جلد بن مالک بن ادد بن زید بن یشجب بن عریب بن زید بن کہلان بن سبا کے۔ اس نسب کو صرف ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ بشیر کعبی بنو حارث بن کعب سے تھے اور یہ نسب غریب ہے کیونکہ کوئی شخص ان کو حارث کے علاوہ اور کچھ نہیں کہتا۔

علۃ: عین مہملہ کے ضمہ اور تخفیف لام کے ساتھ ہے۔ جلد: جیم اور لام ساکن کے ساتھ ہے۔ عریب: عین مہملہ کے ساتھ ہے۔

۴۵۵۔ حضرت بشیرؓ بن خصاصیہ

حضرت بشیرؓ بن خصاصیہ۔ یہ ابن خصاصیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کے نسب میں اختلاف ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام بشیر بن یزید بن معبد بن ضباب بن سبع ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بشیر بن معبد بن شراحیل بن سبع بن ضباری بن سدوس بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ہے ان کا نام پہلے زحم تھا رسول اللہ ؐ نے ان کا نام بشیر رکھا۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی اسناد سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے

تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے دیسم سدوسی سے انہوں نے بشیر بن خصاصیہ سے روایت کر کے خبر دی ہے کہ وہ نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور نبی ؐ نے ان کا نام بشیر رکھا ان کو ابن خصاصیہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ان کی ماں کا نام خصاصیہ تھا اور ھشام کلبی نے کہا ہے کہ سدوس بن شیبان کے دو بیٹے تھے ثعلبہ اور ضباری ان دونوں کی ماں کا نام خصاصیہ تھا یہ لوگ قبیلہ ازد سے تھے بشیر بن خصاصیہ جو اپنی دادی کی طرف منسوب ہیں نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے بصرہ کی سکونت اختیار کی تھی ان سے بشیر بن نہیک نے اور جری بن کلیب نے اور لیلی نے جو بشیر کی بیوی تھیں اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے روایت کی ہے۔ انہوں نے نبی ؐ سے بہت سی صحیح حدیثیں روایت کی ہیں قبیلہ ربیعہ کے مہاجرین میں ہیں۔ ان سے ابوالمثنی عبدی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول اللہ ؐ کے حضور میں بیعت کے لئے گیا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم اس بات کی شہادت دو گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کی کہ محمد اس کا بندہ اور رسول ہے اور رمضان کے روزے رکھو گے اور حج بیت اللہ کرو گے اور زکوۃ ادا کرو گے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ؐ زکوۃ کی بابت تو یہ گزارش ہے کہ میرے پاس صرف دس اونٹ ہیں وہی میرے گھر والوں کا سامان اور ان کی سواری ہیں باقی رہا جہاد تو لوگ یہ کہتے ہیں کہ جو شخص جہاد سے فرار کرتا ہے اس پر اللہ عزوجل کا غضب نازل ہوتا ہے میں ڈرتا ہوں کہ شاید لڑائی کے وقت میں نامردی کر جاؤں اور موت کے خوف سے بھاگ جاؤں تو رسول اللہ ؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اسے حرکت دی اور فرمایا کہ نہ صدقہ دو گے نہ جہاد کرو گے پھر کس طرح جنت میں داخل ہو گے چنانچہ آنحضرت ؐ نے ان تمام باتوں پر ان سے بیعت لی۔ ابوالمثنی عبدی کا نام موثر بن عفارہ ہے۔ اور خصاصیہ منسوب ہے طرف خصاصہ کے خصاصہ کا نام الاءۃ تھا بروزن خلافۃ وہ بیٹے ہیں عمر بن کعب بن غطریف اصغر کے غطریف اصغر کا نام حارث بن عبداللہ بن غطریف آکبر ہے اور غطریف اکبر کا نام عامر بن بکر بن یشکر بن مبشر بن صعب بن دھمان بن نصر تھا قبیلہ ازد سے ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۶۔ حضرت بشیرؓ ابوخلیفہ

حضرت بشیرؓ ابوخلیفہ۔ بعض لوگ ان کو بشر کہتے ہیں کنیت ان کی ابوخلیفہ ہے انہوں نے نبی ؐ سے جہاد کے بارے میں ایک حدیث روایت کی ہے ان کا تذکرہ بشر کے نام میں ہو چکا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۴۵۷۔ حضرت بشیرؓ ابورافع

حضرت بشیرؓ ابورافع۔ کنیت ان کی ابورافع ہے۔ انصاری سلمی ہیں۔ بعض لوگ ان کا نام بشر کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے یہاں مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان سے ان کے بیٹے رافع نے روایت کی ہے ان کے نام میں اختلاف ہے ان کا تذکرہ ابونعیم نے بھی لکھا ہے اور انہوں نے ان کے بیٹے کی روایت بواسطہ ان کے نبی ؐ سے نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا (قیامت کے قریب) ایک آگ ظاہر ہوگی الی آخر الحدیث ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے بھی لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ ابوزکریا نے اپنے دادا ابوعبداللہ بن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبداللہ نے ان کا تذکرہ بشر اور بشیر کے بیان میں لکھا ہے ابوموسیٰ نے یہ صحیح لکھا ہے کہ بیشک ابن مندہ نے ان کا تذکرہ دونوں جگہ لکھا ہے ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوزکریا نے ان کا تذکرہ زیادات میں لکھا میں ہے پس وہ سمجھے کہ یہ کوئی اور ہیں

حالانکہ یہ سلمی بفتح بسین ولام ہیں منسوب طرف بنی سلمہ کے جو انصار میں سے تھے۔ میرا خیال یہ ہے کہ ابوزکریا نے اپنے دادا کی کتاب میں بشر کے بیان میں مضمون دیکھا جس سے انہوں نے سمجھا کہ یہ انصاری ہیں اور بشیر کے بیان میں دیکھا کہ وہ سلمی ہیں اور انہیں یہ گمان ہوا کہ یہ بضم سین ہے سلیم بن منصور سے ہیں لہٰذا وہ سمجھے کہ بشر انصاری کا تذکرہ ان کے دادا سے رہ گیا واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ بشیر سلمی اور بعض لوگ ان کو بشیر بضم باء کہتے ہیں یہ دارقطنی کا بیان ہے ان سے ان کے بیٹے نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک آگ ظاہر ہوگی جس سے مقام بصری میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائے گی (یعنی وہ آگ اتنی بلند ہوگی کہ اونٹوں کی گردنوں تک اس کی روشنی پہنچے گی) وہ آگ سست رفتار اونٹ کی طرح چلے گی دن بھر چلے گی اور رات کو قیام کرے گی۔

۴۵۸۔ حضرت بشیرؓ بن ابی زید

حضرت بشیرؓ بن ابی زید نام ان کا ثابت بن زید ہے۔ ابوزید ان چھ آدمیوں میں سے تھے جنہوں نے رسول اللہ ؐ کے عہد میں قرآن جمع کیا تھا۔ جنگ حرہ میں شہید ہوئے یہ ابن مندہ نے محمد بن سعد سے نقل کیا ہے۔ ان کا یہ کہنا کہ جنگ حرہ میں شہید ہوئے وہم اور تصحیف ہے وہ جنگ جسر میں شہید ہوئے جس دن ابوعبید ثقفی عراق میں شہید ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ تھا وہ دن قس ناطف کا تھا۔ انہوں نے جسر کو حرہ لکھ دیا واللہ اعلم ابوعمر اور کلبی نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے مگر انہوں نے لکھا ہے کہ ابوزید کا نام قیس بن سکن ہے انہوں نے قرآن جمع کیا تھا۔ لوگ ابوزید کے نام میں بہت اختلاف کرتے تھے جو ابوزید کے بیان میں آئے گا ابوعمر نے بشیر بن ابی زید الانصاری کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ کلبی نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد ابوزید احد کے دن شہید ہوئے اور بشر بن ابی زید اور ان کے بھائی وداعہ بن ابی زید صفین میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے پس میں نہیں جانتا کہ آیا یہ وہی ابوزید ہیں جن کا تذکرہ یہاں ہوا یا کوئی اور ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۵۹۔ حضرت بشیرؓ بن سعد بن ثعلبہ

حضرت بشیرؓ بن سعد بن ثعلبہ بن خلاس بن زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج۔ کنیت ان کی ابو نعمان ان کے بیٹے کا نام نعمان بن بشیر تھا بیعت عقبہ ثانیہ اور جنگ بدر واحد اور تمام غزوات میں جو اس کے بعد ہوئے شریک ہوئے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ سقیفہ میں [1] حضرت ابوبکر صدیق سے انصار میں سب سے پہلے ان ہی نے بیعت کی اور عین التمر کے دن خالد بن ولید کے ہمراہ جنگ یمامہ سے لوٹتے ہوئے ۱۲ ہجری میں شہید ہوئے۔ ان سے ان کے بیٹے نعمان اور جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہے اور ان سے [2] مرسلاً عروہ نے اور شعبی نے بھی روایت کی ہے کیونکہ عروہ نے اور شعبی نے انہیں دیکھا نہیں اور محمد بن اسحاق نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ نبی ؐ کے حضور میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اس پر گواہ ہو جائیں آپ نے فرمایا کیا تمہارے اور بھی کوئی لڑکا ہے انہوں نے کہا ہاں

---

[1] سقیفہ کہتے ہیں سائبان کو قبیلہ بنی ساعدہ میں ایک چبوترہ پر سائبان تھا وہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا مشورہ ہوا تھا۔

[2] مرسل اس روایت کو کہتے ہیں جس میں تابعی صحابی کا ذکر نہ کرے۔

آپ نے فرمایا کیا تم نے اسی قدر سب کو دیا ہے انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا میں اس بات پر شہادت نہ دوں گا۔ زہری سے بھی اسی قسم کی روایت منقول ہے اور انہوں نے نعمان سے روایت کی ہے کہ ان کے والد بشیر بن سعد اپنے بیٹے نعمان کو رسول اللہ ؐ کے پاس لے کے گئے پس زہری نے اس حدیث کو نعمان کے مسند میں داخل کیا ہے۔

۴۶۰۔ حضرت بشیرؓ بن سعد بن نعمان

حضرت بشیرؓ بن سعد بن نعمان بن اکال۔ احد اور خندق میں اور تمام مشاہد میں اپنے والد کے ہمراہ شریک ہوئے اس کو عدوی نے ابن قداح سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے لکھا ہے۔

۴۶۱۔ حضرت بشیرؓ بن عبداللہ

حضرت بشیرؓ بن عبداللہ انصاری۔ حارث بن خزرج کی اولاد سے ہیں یہ زہری کا بیان ہے بعض لوگ ان کا نام بشر کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ محمد بن سعد کہتے ہیں انصار میں ان کے نسب کا پتہ نہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۶۲۔ حضرت بشیرؓ بن عبدالمنذر

حضرت بشیرؓ بن عبدالمنذر۔ کنیت ان کی ابولبابہ ہے انصاری ہیں اوسی ہیں بعد اس کے بنی عمرو بن عوف سے ہوئے پھر بنی امیہ بن زید میں سے ہوئے ان کا پورا نسب کسی نے نہیں بیان کیا یہ بشیر بیٹے ہیں عبدالمنذر بن زنبر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام رفاعہ تھا مگر یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں کنیت کے بیان میں انشاء اللہ ان کا ذکر ہوگا رسول اللہ ؐ کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہونے کی غرض سے گئے تھے مگر رسول اللہ ؐ نے روحاسے انہیں واپس کر دیا اور مدینہ پر انہیں خلیفہ بنایا اور ان کے لیے مال غنیمت کا حصہ اور ثواب آپ نے اسی قدر مقرر فرمایا جو شہدائے بدر کا تھا۔ ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ بن عساکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالقاسم علی بن محمد بن ابی العلاء مصیصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابی نصر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حماد ظہرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سہل بن عبدالرحمٰن یعنی ابوالہیثم رازی نے عبداللہ بن عبداللہ ابی اویس مدینی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابولبابہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ؐ نے جمعہ کے دن پانی برسنے کی دعا مانگی تو ابولبابہ نے عرض کیا کہ کھجوریں ابھی کھیتوں میں ہیں (پانی برسے گا تو وہ خراب ہو جائیں گے) رسول اللہ ؐ نے (کچھ التفات نہیں کیا اور) فرمایا اے اللہ پانی برسا دے پھر ابولبابہ نے عرض کیا کہ چھوہارے ابھی کھلیان میں ہیں اس وقت آسمان پر ابر بالکل نہ تھا مگر رسول اللہ ؐ نے پھر وہی فرمایا کہ اے اللہ پانی برسا دے اور تیسری بار فرمایا کہ اے اللہ پانی برسا یہاں تک کہ ابولبابہ برہنہ کھڑا ہو اور اپنی ازار سے اپنے کھلیان کے سوراخ بند کرے راوی کہتا ہے کہ آسمان پر ابر آ گیا اور سخت زور کا مینہ برسنا شروع ہوا اسی حالت میں رسول اللہ ؐ نے نماز جمعہ پڑھائی (جب پانی کسی طرح بند نہ ہوا) تو انصار ابولبابہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ اے ابولبابہ یہ پانی

موقوف نہ ہوگا جب تک کہ تم برہنہ ہوکر اپنے ازار سے اپنے کھیتوں کے سوراخ نہ بند کرو گے جیسا کہ رسول اللہ ؐ [1] فرما چکے ہیں پس ابولبابہ برہنہ ہوکر کھڑے ہوئے انہوں نے اپنے ازار سے اپنے کھلیان کے سوراخ بند کئے۔ راوی کہتا ہے کہ فوراً بارش موقوف ہوگئی۔ ابولبابہ کی وفات حضرت عثمانؓ بن عفان رضی اللہ عنہ سے پہلے ہوئی باقی حالات ان کے انشاء اللہ تعالیٰ ان کی کنیت میں آئیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۶۳۔ حضرت بشیرؓ بن عرفطہ

حضرت بشیرؓ بن عرفطہ بن خشخاش جہنی ہیں فتح مکہ میں رسول اللہ ؐ کے ہمراہ شریک تھے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بشر ہے ان کا حال بشر کے نام میں گذر چکا ہے انہوں نے فتح مکہ کے متعلق کچھ شعر بھی کہتے تھے ان میں کا ایک شعر یہ ہے:

ونحن غداۃ الفتح عند محمد طلعنا امام الناس الفامقدما

ہم فتح مکہ کے دن محمد ؐ کے ہمراہ تھے۔ ہم سب لوگوں کے آگے رہتے تھے۔

ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۶۴۔ حضرت بشیرؓ بن عقبہ

حضرت بشیرؓ بن عقبہ۔ عقبہ کی کنیت ابومسعود ہے وہ بیٹے ہیں عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج کے انصاری ہیں خزرجی ہیں حارثی ہیں انہوں نے بچپن میں نبی ؐ کو دیکھا تھا یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ ابوبکر بن حزم نے روایت کی ہے کہ عروہ بن زبیر عمر بن عبدالعزیز سے بیان کرتے تھے جب کہ وہ امیر المومنین تھے کہ مجھ سے ابو مسعود نے یا بشیر بن ابی مسعود نے کہ دونوں نبی ؐ کے صحابی تھے بیان کیا کہ جبریل زوال آفتاب کے بعد نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور کہا اے محمد! ظہر کی نماز پڑھو چنانچہ حضرت نے کھڑے ہوکر نماز پڑھی پھر انہوں نے اوقات کے تعین کی کیفیت بیان کی اور ابومعاویہ نے مسعر سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے عبیداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے بشیر بن ابی مسعود انصاری کو جو صحابی تھے دیکھا ہے۔ یہ بشیر جنگ صفین میں علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۶۵۔ حضرت بشیرؓ بن عقربہ جہنی

حضرت بشیرؓ بن عقربہ جہنی۔ بعض لوگ انہیں کنانی کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بشر ہے۔ کنیت ان کی ابوالیمان ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ بشیر زیادہ مشہور ہے۔ فلسطین میں جاکے رہے تھے ان کے والد عقربہ رسول اللہ ؐ کے ہمرہ آپ کے کسی جہاد میں شہید ہوئے عبداللہ بن عوف کنانی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں یزید بن عبدالملک کے پاس موجود تھا جب اس نے عمرو بن سعید بن عاص کو قتل کرنے کے بعد بشیر بن عقربہ سے کہا کہ اے ابوالیمان مجھے اس وقت تمہارے [2] کلام کی ضرورت ہے

---

[1] رسول مقبول صلعم ایسے صادق و مصدوق تھے کہ احیاناً مذاق سے یا دھوکہ سے بھی کبھی جھوٹی بات آپ کی زبان مبارک سے نہ نکلتی تھی اس وقت محض مذاق کے طور پر آپ نے یہ بات فرمائی تھی اللہ نے سچ کر دیا۔

[2] عمرو بن سعید کو چونکہ اس نے قتل کیا تھا اس سبب سے لوگوں میں سخت شورش تھی اس شورش کو فرو کرنے کے لئے چاہتا تھا کہ حضرت بشیر سے کچھ بیان کرائے مگر واہ رے راستبازی کہ انہوں نے صاف انکار کر دیا کہ میں لوگوں کے دکھانے سنانے کو خطبہ نہ پڑھوں گا۔

لہٰذا تم کھڑے ہو جاؤ اور کچھ کلام کرو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص لوگوں کے دکھانے سنانے کو خطبہ پڑھے اللہ اس کے ساتھ بھی دکھانے سنانے کا معاملہ کرے گا۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور یزید بن عبدالملک کا نام لیا ہے حالانکہ یہ واقعہ عبدالملک بن مروان کا ہے کیونکہ اسی نے عمرو بن سعید بن عاص کو قتل کیا تھا پھر دوسری سند سے ابونعیم اور ابوعمر نے ان کا نام صحیح لکھا ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میرے والد نے عبداللہ سے روایت کی ہے جبکہ وہ ابھی زندہ تھے وہ کہتے تھے ہم سے حجر بن حارث غسانی نے جو اہل رملہ سے تھے عبداللہ بن عوف کنانی سے نقل کر کے بیان کیا ہے وہ عمر بن عبدالعزیز کی طرف سے رملہ کے حاکم تھے وہ عبدالملک بن مروان کے پاس موجود تھے جب اس نے بشیر بن عقربہ سے عمرو بن سعید کو قتل کر کے کہا کہ اے ابوالیمان آج مجھے تمہارے کلام کی ضرورت ہے لہٰذا تم کھڑے ہو کر کچھ کلام کرو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص دکھانے سنانے کی غرض سے خطبہ پڑھے گا اللہ اس کے ساتھ بھی دکھانے سنانے کا معاملہ کرے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۶۶۔ حضرت بشیرؓ بن عمرو بن محصن

حضرت بشیرؓ بن عمرو بن محصن۔ کنیت ان کی ابوعمرہ ہے انصاری ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو بشیر کہتے ہیں اور بعض لوگ بشر کہتے ہیں ان کا مفصل حال اس سے پیشتر گذر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابوعمرہ والد ہیں عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کے ہم ان کا تذکرہ کنیت کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ لکھیں گے۔

۴۶۷۔ حضرت بشیرؓ بن عمرو

حضرت بشیرؓ بن عمرو۔ ہجرت کے سال میں پیدا ہوئے۔ یہ بشیر کہتے تھے کہ جب نبی ؐ کی وفات ہوئی تو میں دس برس کا تھا۔ ان سے مروی ہے کہ حجاج کے زمانے میں یہ اپنی قوم کے کے سردار تھے ۸۵ ہجری میں ان کی وفات ہوئی ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۶۸۔ حضرت بشیرؓ بن عنبس

حضرت بشیرؓ بن عنبس بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر۔ ظفر کا نام کعب بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس ہے انصاری ہیں ظفری ہیں احد میں اور خندق میں اور تمام غزوات میں رسول اللہ ؐ کے ہمراہ رہے اور جسر ابی عبید کے دن شہید ہوئے ان کا تذکرہ طبری نے لکھا ہے بشیر بن عنبس فارس حوا کے نام سے مشہور ہیں حوا ان کے گھوڑے کا نام تھا یہ بشیر قتادہ بن نعمان بن زید کے چچازاد بھائی ہیں جن کی آنکھ جنگ میں احد میں شہید ہوگئی تھی اور اس سبب سے سے نبی ؐ نے انہیں واپس کر دیا تھا یہ بشیر رفاعہ بن زید بن عامر کے بھائی کے بیٹے ہیں جنہوں نے بنی ابیرق کی زرہ چرائی تھی۔ بعض لوگوں نے ان کا نام یسیر یے اور سین مہملہ کے ساتھ بھی

لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ آگے آئے گا۔

۴۶۹۔ حضرت بشیرؓ غفاری

حضرت بشیرؓ غفاری۔ ان کا تذکرہ ایک حدیث میں ہے۔ ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس بن طلابہ زاہد بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم عبدالعزیز بن علی انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوطاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن محمد بن صاعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سوار بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاسلام بن عجلان عجیفی نے ابویزید مدینی سے انہوں نے ابوہریرہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ بشیر غفاری رسول اللہ ﷺ کے حضور میں بلاناغہ حاضر ہوا کرتے تھے ایک مرتبہ تین دن تک رسول اللہ ﷺ نے انہیں نہ پایا تین دن کے بعد وہ آئے تو انہیں حضرت نے اس حال میں دیکھا کہ ان کے چہرے کا رنگ سرخ تھا آپ نے فرمایا کہ تمہارا رنگ کیوں سرخ ہے انہوں نے عرض کیا کہ میں نے ایک اونٹ فلاں شخص سے مول لیا وہ اونٹ بہت شریر نکلا میں نے اس کے متعلق کوئی شرط نہ کی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سرکش اونٹ بغیر شرط کئے بھی واپس کیا جاسکتا ہے بعد اس کے رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ کیا رنگ تمہارا صرف اس کے تلاش میں سرخ ہو گیا انہوں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جس دن کی مقدار ہزار سال کے برابر ہوگی۔ جس دن لوگ رب العلمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۷۰۔ حضرت بشیرؓ بن فدیک

حضرت بشیرؓ بن فدیک۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو صرف دیکھا ہے[1] اور ان کے والد صحابی ہیں۔
ابن مندہ نے بشیر بن فدیک کو بشیر حارثی کے علاوہ لکھا ہے جنکا ذکر اوپر ہوا۔

ابونعیم نے بشیر بن فدیک کے تذکرہ میں اوزاعی کی وہ حدیث بھی لکھی ہے جو انہوں نے زہری سے اور انہوں نے صالح بن بشیر بن فدیک سے روایت کی ہے کہ ان کے دادا فدیک نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ (میں نے اب تک ہجرت نہیں کی اور) لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص ہجرت نہ کرے وہ نجات نہ پائے گا آپ نے فرمایا اے فدیک نماز پڑھو اور زکوۃ دو اور بری باتوں سے الگ رہو اور تم اپنی قوم کے ملک میں جہاں چاہے رہو (ہجرت کی کچھ ضرورت نہیں) اس حدیث کو اوزاعی نے ایک دوسری سند سے صالح بن بشیر بن فدیک سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا فدیک نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے اور اس حدیث کو عبداللہ بن حماد آملی نے زبیدی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے صالح بن بشیر بن فدیک سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ فدیک نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے الخ ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے ان کے تذکرہ میں اس حدیث کو لکھا ہے۔ ابونعیم نے اس حدیث کو لکھ کر اتنی بات اور زیادہ لکھی ہے کہ اس حدیث کو عبداللہ بن عبدالجبار خبائری نے حارث بن عبیدہ سے انہوں نے زبیدی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے صالح بن بشیر کعبی سے روایت کیا ہے بشیر کی کنیت ابوعصام تھی وہ بنی حارث کے ایک شخص تھے نام ان کا اکبر تھا۔ نبی ﷺ نے ان کا نام بشیر رکھا ابونعیم نے یہاں وہ حدیث لکھ

[1] یہ ان بعض لوگوں کے مسلک موافق ہے جو صرف نبی صلعم کا دیکھ لینا صحابی ہونے کے لیے کافی نہیں سمجھتے ہیں بلکہ اس میں یہ شرط لگاتے ہیں کہ اس نے نبی ﷺ سے روایت بھی کی ہو۔

دی ہے جو عصام نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ؐ کے حضور میں گیا آپ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے میں نے عرض کیا کہ اکبر فرمایا کہ تمہارا نام بشیر ہے۔

یہ حدیث بشیر حارثی کے بیان میں گذر چکی ہے ابو نعیم نے عبداللہ بن عبدالجبار کے کہنے سے دونوں کو ایک سمجھ لیا حالانکہ عبدالجبار کے قول میں کوئی دلیل اس امر کی نہیں ہے کیونکہ پہلے تو عبدالجبار نے یہ لکھا ہے کہ انہوں نے نبی ؐ کو صرف دیکھا اور ان کے والد صحابی ہیں پھر آخر میں لکھا ہے کہ یہ رسول اللہ ؐ کے پاس گئے اور حضرت نے انکا نام بدلا پس جو شخص کہتا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ؐ کو صرف دیکھا ہے (کوئی روایت آپ سے نہیں کی) اس کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صغیر السن [1] تھے اور وفد بن کے حضور میں حاضر ہونا ان کے کبیر السن ہونے پر دلالت کرتا ہے خصوصاً اس حالت میں کہ بعض احادیث میں اس طرح وارد ہوا ہے کہ مجھے میری قوم نے اپنے اسلام کی خبر حضور نبوی میں پہنچانے کے لئے بھیجا تھا کیونکہ یہ فعل تو اسی شخص کا ہوسکتا ہے جو بالغ ہوا اور قوم کا سردار ہو نہ اس شخص کا جو کمسن ہو۔ ابن مندہ نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا بشیر بن فدیک کے تذکرہ میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو ان کے صحابی ہونے پر دلالت کرے کیونکہ سب روایتوں کا دارومدار صالح بن بشیر پر ہے کوئی راوی کہتا ہے کہ ان کے دادا فدیک نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے پس ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ بشیر صرف روایت کرتے ہیں نہ یہ کہ وہ خود صحابی ہوں۔ امیر ابونصر نے بھی ابن مندہ کی موافقت کی ہے اور ان دونوں کو علیحدہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بشیر حارثی کا نام اکبر تھا نبی ؐ نے ان کا نام بشیر رکھا ان سے عصام نے روایت کی ہے مگر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے والد صحابی ہیں۔ بغوی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے فقط اور ابو عمر نے بشیر بن فدیک کا ذکر ہی نہیں کیا صرف بشیر حارثی کا تذکرہ لکھا ہے اور نبی ؐ کے حضور میں ان کا حاضر ہونا بیان کیا ہے کہ حضرت نے ان کا نام بدلا پس وہ اس اشتباہ سے بچ گئے۔ واللہ اعلم۔

۴۷۱۔ حضرت بشیرؓ بن معبد

حضرت بشیرؓ بن معبد۔ کنیت ان کی ابوالبشر اسلمی ہے ان صحابہ میں ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت الرضوان کی تھی ان کے بیٹے بشر نے بواسطہ ان کے نبی ؐ سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص اس ترکاری یعنی لہسن کو کھائے وہ ہمارے قریب آ کے بات نہ کرے ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ محمد بن بشر بن بشیر اسلمی کے دادا ہیں انکی اور حدیث بھی ہے وہ بھی ان کے بیٹے نے ان سے روایت کی ہے کہ ان کے پاس اشنان [2] وضو کرنے کے لئے لایا گیا انہوں نے اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں لے لیا۔ بعض گنواروں نے ان پر اعتراض کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم اچھی چیز [3] کو اپنے داہنے ہاتھ میں لیتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۷۲۔ حضرت بشیرؓ بن نہاس عبدی

حضرت بشیرؓ بن نہاس عبدی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ عبدان نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ انکی حدیث ابوعتاب قرشی نے یحییٰ بن عبداللہ سے انہوں نے بشیر بن نہاس عبدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ

---

[1] روایت نہ کرنے سے یہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ وہ صغیر السن تھے ممکن ہے کہ روایت نہ کرنے کے اور کچھ اسباب ہوں۔

[2] اشنان ایک قسم کی خوشبودار گھاس ہے۔

[3] اچھی چیز سے مراد حلال اور پاک چیز۔

جب اللہ کسی کو شخص کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اسے علم سے محروم کر دیتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۷۳۔ حضرت بشیرؓ بن یزید ضبعی

حضرت بشیرؓ بن یزید ضبعی۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ خلیفہ بن خیاط نے ایک مرتبہ ان کا نام یزید بن بشر بتایا تھا مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ ان سے اشہب ضبعی نے روایت کی کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ؐ نے ذی قار کے دن فرمایا آج عرب نے عجم سے انتقام لے لیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۷۴۔ حضرت بشیرؓ ثقفی

حضرت بشیرؓ۔ بشیر: باء کے ضمہ اور شین کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ یہ بشیر ثقفی ہیں۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔ ان کا صحابی ہونا اور روایت کرنا ثابت ہے۔ ان سے حفصہ بن سیرین نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ؐ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ منت مانی تھی کہ اونٹ کا گوشت نہ کھاؤں گا اور شراب نہ پیوں گا۔ تو رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ اونٹ کا گوشت تو کھاؤ ہاں شراب البتہ نہ پیو۔ ان کے نام میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض لوگ بشیر کہتے ہیں بضم با اور بعض باء کے فتحہ کے ساتھ اور بعض لوگ بجیر کہتے ہیں بضم با و جیم جیسا کہ گذر چکا ہے۔

۴۷۵۔ حضرت بشیرؓ ابورافع

حضرت بشیرؓ۔ ان کی کنیت ابورافع سلمی ہے۔ ان سے ان کے بیٹے رافع نے روایت کی ہے کہ ایک آگ (مقام) حبس سیل سے نکلے گی الخ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بشیر بفتح باء ہے اور بعض لوگ بشر بکسر با و سکون شین کہتے ہیں اور بعض لوگ بسر بضم با و سکون سین مہملہ کہتے ہیں یہ سب اختلافات اوپر گذر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۷۶۔ حضرت بشیرؓ عدوی

حضرت بشیرؓ عدوی۔ بالضم۔ یہ بشیر بیٹے ہیں کعب کے۔ کنیت ان کی ابوایوب ہے' عدوی ہیں' بصری ہیں۔ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ عبدان نے بیان کیا ہے کہ ہم نے ان کو صحابہ میں اس وجہ سے بیان کیا ہے کہ ہمارے بعض مشائخ اور اساتذہ نے ان کا ذکر کیا ہے مگر ہمیں ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں یہ ایک شخص ہیں جنہوں نے کتابیں پڑھی ہیں۔ طاوس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بشیر بن کعب عدوی سے کہا فلاں فلاں حدیث پھر پڑھو چنانچہ انہوں نے پھر پڑھیں پھر حضرت ابن عباس نے کہا کہ اچھا فلاں فلاں حدیثیں پھر پڑھو چنانچہ انہوں نے وہ بھی پڑھ دیں اور کہا کہ خدا کی قسم مجھے یہ نہ معلوم ہوا کہ آپ نے میری سب حدیثوں کو برا سمجھا اور ان پہچاننا چاہا پھر ان کو پہچانا اور ان کو برا سمجھا حضرت ابن عباس نے کہا ہم رسول اللہ ؐ سے حدیثیں روایت کیا کرتے تھے جب آپ پر جھوٹ نہ جوڑا جاتا تھا مگر جب لوگوں نے ہر قسم کی حدیثیں بنانا شروع کیں تو ہم نے حدیث بیان کرنا[1]

---

[1] حضرت بشیر عدوی کو حدیثیں بہت یاد تھیں اور وہ حدیث کی روایت زیادہ کرتے تھے لہٰذا ان کی کثرت روایت ظاہر کرنے کے لئے پہلے حضرت ابن عباس نے ان سے حدیثیں پڑھوائیں بعد اس کے بخیال احتیاط اپنے کم روایت کرنے کا حال ان سے بیان کیا تاکہ وہ بھی متنبہ ہو جائیں اور حدیث کی روایت میں احتیاط کریں۔

چھوڑ دی۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ طلق بن حبیب نے بشیر بن کعب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا دو نوجوان لڑکے رسول اللہ ؐ کے حضور میں آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ؐ کیا ہم اس حالت میں عمل کرتے [1] ہیں کہ قلم خشک ہو چکے اور احکام جاری ہو گئے۔ یا پھر اس حالت میں کہ جدید باتیں ہو رہی ہیں آپ نے فرمایا نہیں اسی حال میں کہ قلم خشک ہو چکے اور احکام جاری ہو گئے۔ ان دونوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ؐ پھر عمل کا کیا نتیجہ حضرت نے فرمایا کہ ہر شخص کو اس کے عمل کی توفیق ملتی ہے تو ان دونوں نے عرض کیا کہ ہاں اب ہم کوشش کریں گے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ یہ دونوں حدیثیں اس بات کا وہم دلاتی ہے ہیں کہ بشیر صحابی ہیں حالانکہ یہ صحابی نہیں ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ان کے صحابی نہ ہونے میں شک نہیں یہ صرف حضرت ابوذر وابوالدرداوابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں ان سے طلق اور عبداللہ بن بریدہ اور علا بن زیاد روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

پہلی جلد ختم

---

[1] یہ دونوں نوجوان دراصل مسئلہ جبر و قدر کے شبہ میں گرفتار تھے کہ اگر سب کچھ مقدر ہو چکا ہے تو پھر عمل کا کیا نتیجہ جو کچھ مقدر ہو چکا ہے وہ ضرور ہوگا خواہ کیسے ہی عمل کیوں نہ کریں حضرت ؐ نے ان کا شبہ اس طرح دفع فرمایا کہ عمل بھی مقدر ہو چکا ہے۔ قلم کے خشک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ احکام لکھے گئے اور قلم رکھ دیا گیا کہ اس کی سیاہی خشک ہوگئی۔ مسئلہ جبر و قدر کے متعلق ہماری شریعت مقدسہ کا یہ فیصلہ ہے کہ بندے کسی کام کے کرنے پر خدا کی طرف سے نہ مجبور ہیں ورنہ ثواب وعذاب عبث ہوگا اور نہ کامل خود مختار ہیں ورنہ حق تعالیٰ کا فاعل حقیقی اور حاکم علی الاطلاق ہونا باطل ہوگا معاذ اللہ منہا بلکہ ہر بندہ کچھ مجبور اور کچھ مختار ہے یہ مسئلہ چونکہ عوام بلکہ متوسطین کی فہم میں نہیں آسکتا اس لئے ہمارے رسول کریم ؐ نے از راہ شفقت اپنی امت کو اس مسئلے میں بحث کرنے سے منع فرمایا ہے۔

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ
فی
معرفۃ الصحابۃ

حصہ دوم

مصنف
عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ
مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمہ اللہ

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ
طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الباء والصاد والعین والغین

۴۷۷۔ حضرت بصرہ رضی اللہ عنہ بن ابی بصرہ

حضرت بصرہ رضی اللہ عنہ بن ابی بصرہ غفاری۔ یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ ان دونوں کا شمار ان صحابہ میں ہے جو مصر میں جا کے رہے تھے۔ ہمیں مکی بن ریان بن شبہ نحوی مقری نے اپنی سند سے انہوں نے یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے یزید بن ہاد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں کوہ طور گیا (وہاں سے لوٹتے ہوئے) بصرہ بن ابی بصرہ غفاری سے ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا کہ کہاں سے آرہے ہو میں نے کہا کوہ طور سے انہوں نے کہا اگر مجھ سے قبل اس سے کہ تم کوہ طور جاتے ملاقات ہوگئی ہوتی تو تم ہرگز نہ جاتے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد حرام (یعنی کعبہ) اور میری مسجد اور مسجد بیت المقدس۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث بصرہ بن ابی بصرہ سے اس طرح سوا موطا کے اور کسی کتاب میں نہیں ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے ابوبصرہ سے روایت کیا ہے اور سعید بن مسیب نے اور سعید بن ابی سعید نے بھی اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث ابوبصرہ سے مروی ہے (نہ بصرہ بن ابی بصرہ سے) اور میرا خیال ہے کہ یہ وہم یزید بن ہاد سے ہوا ہے (جو اس سند کا ایک راوی ہے) واللہ اعلم۔

میں کہتا ہوں ابوعمر کا یہ کہنا کہ یہ حدیث اس طرح سوا موطا کے اور کہیں نہیں ہے خود انہیں کا وہم ہے کیونکہ اس حدیث کو واقدی نے عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے ابن ہاد سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی طرح بصرہ بن ابی بصرہ سے روایت کیا ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ وہم یا تو ابن ہاد سے ہوا یا محمد بن ابراہیم سے ہوا کیونکہ ابوسلمہ سے تو محمد کے علاوہ اور لوگوں نے بھی روایت کیا ہے اور انہوں نے بھی یہی کہا ہے کہ یہ حدیث ابی بصرہ سے مروی ہے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۷۸۔ حضرت بصرہ رضی اللہ عنہ انصاری

حضرت بصرہ رضی اللہ عنہ انصاری۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بسرہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں نضلہ۔ انصاری۔ ان سے سعید بن مسیب نے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک کنواری عورت سے نکاح کیا جب اس سے خلوت کی تو اسے حاملہ پایا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان میں تفریق کر دی اور فرمایا کہ جب اسے وضع حمل ہو تو اس پر حد جاری کرو اور اسے آپ نے مہر بھی دلوایا بعوض اس کے کہ بصرہ نے اس سے استمتاع کیا تھا۔ ہم بسرہ کے بیان میں اس حدیث کو ذکر کر آئے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۷۹۔ حضرت بعجہ ؓ بن زید

حضرت بعجہ ؓ بن زید جذامی۔ ان سے ظبیہ بنت عمرو بن حزابہ نے میسہ سے جو انہیں کی لونڈی تھیں روایت کی ہے وہ کہتی تھیں کہ رفاعہ اور بعجہ جو دونوں بیٹے زید کے تھے اور حیان اور انیف جو دونوں بیٹے ملہ کے تھے بارہ آدمیوں کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے جب وہاں سے لوٹ کے آئے تو ہم لوگوں نے پوچھا کہ تمہیں نبی ﷺ نے (ذبح کے متعلق) کیا حکم دیا ہے؟ ان لوگوں نے عرض کیا ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم بکری کو اس کے بائیں پہلو پر لٹائیں پھر قبلہ رو ہو کر اس کو ذبح کریں اور (ذبح کے وقت) اللہ بزرگ کا نام لیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۸۰۔ حضرت بعجہ ؓ بن عبداللہ

حضرت بعجہ ؓ بن عبداللہ جذامی۔ بعض لوگ ان کو جہنی کہتے ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور اپنی اسناد سے ابواسحٰق سے انہوں نے ابواسماعیل سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے بعجہ جہنی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس زمانے میں سب سے بہتر وہ شخص ہوگا جو اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے رہے اور جب لڑائی کی خبر سنے تو گھوڑے پر سوار ہو جائے اور موت پر آمادہ ہو جائے یا وہ شخص جو اپنا کچھ مال لے کر کسی درے میں چلا جائے اور نماز پڑھے اور زکوۃ دیتا رہے یہاں تک کہ اس کو موت آ جائے۔

عبدان نے کہا ہے کہ ہمیں ان بعجہ کے متعلق کچھ معلوم نہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا اور آپ سے روایت کی یا نہیں ہاں ان کے والد عبداللہ بن بدر کا صحابی ہونا البتہ ہمیں معلوم ہے۔ بعجہ اپنے والد سے اور حضرت عثمان ؓ اور حضرت علی ؓ اور حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کرتے ہیں مگر ہم نے ان کا تذکرہ صرف اپنے بعض اصحاب کے موافق لکھ دیا۔

میں کہتا ہوں کہ عبدان نے جوان کو لکھا ہے کہ صحابی نہیں ہیں۔ یہ صحیح ہے اور اس قسم کے مراسیل میں نہیں جانتا کہ ان کے صحابی ہونے کو کس طرح ثابت کر سکیں گے یہ حدیث جو انہوں نے ذکر کی یہ بھی مرسل ہے۔ ہمیں ابوبکر محمد بن رمضان بن عثمان تبریزی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں استاذ ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن احمد بن عبدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبید بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز بن معاویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قعنبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے والد سے انہوں نے بعجہ بن عبداللہ بن بدر جہنی سے انہوں نے ابوہریرہ ؓ سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کی باگ اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لیے) ہاتھ میں لیے رہے جہاں کسی جنگ کی خبر ملے فوراً اپنے گھوڑے پر سوار ہو کے ادھر چل دے۔ اس حدیث کو مسلم نے یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے عبدالعزیز بن ابی حازم سے روایت کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ حدیث جو عبدان نے ذکر کی مرسل ہے اس سے بعجہ کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہو سکتا واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۸۱۔ حضرت بغیضؓ بن حبیب

حضرت بغیضؓ بن حبیب بن مروان بن عامر بن ضباری بن حجیہ بن کابیہ بن حرقوص بن مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم تمیمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے حضرت نے ان کا نام پوچھا انہوں نے عرض کیا کہ بغیض آپ نے فرمایا نہیں تم حبیب ہو چنانچہ حبیب کے نام سے مشہور ہوئے۔ ان کا تذکرہ ہشام کلبی نے لکھا ہے۔

باب الباء والکاف

۴۸۲۔ حضرت بکرؓ بن امیہ ضمری

حضرت بکرؓ بن امیہ ضمری۔ عمرو بن امیہ بن خویلد بن عبداللہ بن ایاس بن عبد بن یاسر بن کعب بن حدی بن ضمرہ کنانی ضمری کے بھائی ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ان کی حدیث صرف محمد بن اسحاق نے لکھی ہے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نقیب طراد بن محمد نے اگر سماعاً نہیں تو اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن صفوان برذعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فضل بن غانم خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسحاق نے حسن بن فضل بن حسن بن عمرو بن امیہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے چچا بکر بن امیہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ شروع زمانہ اسلام میں بلاد بنی ضمرہ میں ایک ہمارا پڑوسی تھا وہ قبیلہ جہینہ کا تھا ہم اس وقت مشرک تھے ایک ہمارا دشمن تھا نہایت خبیث جسے ہم پیچھے چھوڑ آئے تھے اس کا نام دیشہ تھا وہ ہمیشہ ہمارے اس جہنی پڑوسی پر زیادتی کیا کرتا تھا اس کے اونٹ اور اونٹنیاں پکڑ لے جاتا تھا وہ جہنی ہمارے پاس شکایت لے کے آیا کرتا اور ہم یہ جواب دیتے کہ خدا کی قسم ہمیں کوئی تدبیر معلوم نہیں ہوتی کہ ہم اسے قتل کر دیں خدا اسے قتل کر دے یہاں تک کہ ایک مرتبہ دیشہ نے اس جہنی پر زیادتی کی اور اس کی ایک نہایت عمدہ اونٹنی پکڑ لے گیا اور اسے ایک نالہ میں لے جا کر (بے تامل) ذبح کر ڈالا اور اس کا کوہان اور دوسرے عمدہ مقامات کا گوشت کاٹ کر لے گیا باقی وہیں چھوڑ دیا اس جہنی نے جب اس اونٹنی کو نہ پایا تو اس کی تلاش کرنے کے لیے نکلا یہاں تک کہ اسے اس مقام پر پایا جہاں وہ ذبح کی گئی تھی پس وہ جہنی بنی ضمرہ کی مجلس میں آیا اور نہایت رنج کے ساتھ اس نے یہ اشعار پڑھے

اصادق دیشة بال ضمرہٗ	ان لیس للہ علیہ قدرہ
ما ان یزال شار فاوبکرہ	یطعن منہا فی سواد الثغرۃ
بصارم ذی رونق اوشفرہ	لاھم ان کان معدا فجرہ
فاجعل امام العین منہ فجرہ	تاکلہ حتی یوا فی الحفرہ

"کیا دیشہ نے ضمرہ (قبیلہ) کے دلوں سے موافقت کر لی ہے؟۔ کہ اللہ کو اس پر قدرت نہیں ہے۔ برابر اس کے (یعنی میرے) اونٹ اور اونٹنیاں پکڑ لے جاتا ہے۔ اور ان کی گردن میں زخم مارتا ہے۔ تیز تلوار سے یا چھری سے۔ اے اللہ! اگر معد (یعنی اہل عرب) نے مجھ سے خلاف عہد کیا ہے۔ تو تو اس کی آنکھوں کے سامنے ناسور کر دے۔ تاکہ وہ ناسور

اسے کھا جائے اور دماغ تک پہنچ جائے''۔

راوی کہتا ہے کہ اللہ نے دیشہ کے دونوں آنکھوں کے سامنے دونوں گوشہ چشم میں جہاں کے لیے اس جہنی نے دعا مانگی تھی ایک ایک دانہ بیری کے برابر پیدا کر دیا ہم موسم حج میں گئے تھے حج سے لوٹے تو دیکھا کہ دیشہ کو آکلہ[1] ہوگئی ہے جس نے اس کے تمام سر کو کھا لیا ہے جب ہم لوٹ کے آگئے تو وہ مر گیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۸۳۔ حضرت بکرؓ بن جبلہ کلبی

حضرت بکرؓ بن جبلہ کلبی۔ ان کا نام عبد عمرو بن جبلہ بن وائل بن قیس بن بکر بن عامر تھا عامر کا مشہور نام جلاح بن عوف بن بکر بن عوف ابن عذرہ بن زید اللات بن فیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ تھا نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے اور آپ نے ان کا نام بدل دیا تھا۔ ان سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک بت تھا جس کا نام عتر تھا یہ لوگ اس کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے راوی کہتا ہے کہ ایک روز ہم ان کے پاس گئے تو ہم نے ایک آواز سنی کہ کوئی شخص عبد عمرو سے کہہ رہا ہے کہ اے بکر بن جبلہ کیا تم لوگ محمد کو جانتے ہو اس کے بعد بکر کے اسلام کا اس نے پورا ذکر کیا۔ انہیں کی اولاد میں ابرش ہیں۔ جس کا نام سعید بن ولید بن عبد عمرو بن جبلہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۸۴۔ حضرت بکرؓ بن حارث

حضرت بکرؓ بن حارث۔ کنیت ان کی ابومیفعہ انصاری۔ حمص میں رہتے تھے عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی نے کہا ہے کہ ابومیفعہ کا نام بکر ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے کیا ہے۔

۴۸۵۔ حضرت بکرؓ بن حارثہ

حضرت بکرؓ بن حارثہ جہنی۔ ان کی حدیث حسن بن بشیر بن مالک بن نافذ بن مالک جہنی نے روایت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے اپنے والد کو اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے مجھ سے بکر بن حارثہ جہنی نے کہا کہ میں ایک لشکر میں تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے (مشرکوں سے لڑنے کے لیے) بھیجا تھا پس ہم نے مشرکوں کے ساتھ جنگ کی ایک مشرک پر میں نے حملہ کیا تو اس نے اپنا اسلام ظاہر کر کے مجھ سے بچنا چاہا مگر میں نے اسے قتل کر دیا نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ غضبناک ہوئے اور مجھے (اپنے پاس سے) دور کر دیا پھر اللہ نے آپ پر وحی نازل فرمائی کہ

وما کان لمومن ان یقتل مومنا الاخطاء (سورۃ النساء: ۹۲) ''مومن سے یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی مومن کو قتل کردے مگر ہاں دھوکہ سے''۔ بکر کہتے تھے کہ پھر آنحضرتؐ مجھ سے راضی ہو گئے اور مجھے اپنے پاس بلا لیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۸۶۔ حضرت بکرؓ بن حبیب

حضرت بکرؓ بن حبیب حنفی۔[2] ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ بکر بن حارثہ جہنی کی حدیث میں آتا ہے رسول اللہ ﷺ

---

[1] آکلہ اس زخم کو کہتے ہیں جو سڑتا چلا جائے اور اس کی وجہ سے جسم گل گل کر فنا ہو جائے۔ [2] نسبت ہے ایک قبیلہ کی طرف

نے ان کا نام بر بر لکھا تھا یہ ابونعیم کا بیان تھا۔ بکر بن حارثہ کا ذکر ہو چکا ہے مگر ان کا اس میں کچھ تذکرہ نہیں آیا۔ اور ابوموسیٰ نے صرف اسی قدر لکھا ہے کہ بکر بن حبیب حنفی ابونعیم نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ان کا ذکر حدیث میں ہے۔

۴۸۷۔ حضرت بکرؓ بن شداخ

حضرت بکرؓ بن شداخ لیثی۔ بعض لوگ ان کو بکیر کہتے ہیں۔ یہ نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے ان سے عبدالملک بن یعلی لیثی نے روایت کی ہے کہ یہ نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے اور یہ اس وقت بچے تھے جب بالغ ہوئے تو نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں اب تک تو آپ کے گھر میں جاتا تھا مگر اب میں بالغ ہو گیا ہوں (اب نہیں جا سکتا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ان کی اس دیانت سے خوش ہوئے اور آپ) نے فرمایا کہ اے اللہ ان کی بات کو سچا رکھ اور ہمیشہ انہیں منصور و مظفر رکھ چنانچہ حضرت عمرؓ بن خطاب کی خلافت میں یہ ایک یہودی کو قتل کر آئے حضرت عمرؓ کو یہ بات بہت ناگوار گزری اور آپ منبر پر چڑھ گئے اور فرمایا کہ اللہ اکبر کیا میری حکومت میں اور میری[1] خلافت میں لوگ قتل کئے جائیں گے میں اس شخص کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں جس کے پاس علم ہو کہ وہ مجھے رائے دے (کہ اس معاملہ میں کیا کرنا چاہیے؟) پس بکر بن شداخ (خود ہی) کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے میں رائے دوں گا حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ اکبر تو نے خون کا وبال لیا اچھا اب تو ہی اپنے نجات کی سبیل بتا انہوں نے کہا ہاں (میں بتاتا ہوں) فلاں شخص جہاد میں گیا ہے اور وہ اپنے اہل و عیال کو میری حفاظت میں دے گیا تھا چنانچہ میں اس کے دروازہ پر گیا تو میں نے اس کے گھر میں اس یہودی کو پایا اور وہ یہ کہہ رہا تھا

واشعث غرة الاسلام منی	خلوت بعرسه ليل التمام
ابيت على ترائبها و يمسى	على قود الاعنة و الحزام
كان مجامع الربلات منها	فئام ينهضون الى فئام

اسلام کی پیشانی میری وجہ سے غبار آلود ہو گئی۔ (یعنی میں نے اسلام کو ذلیل کیا)۔ میں نے اس (مجاہد) کی بی بی سے ایک پوری رات خلوت کی۔ میں نے اس کے پہلو میں پوری رات گزاری اور اس کا شوہر تمام دن (جہاد میں) گھوڑے کی باگ اور تنگ کھینچتا آتا ہے۔ اس کی اٹھی ہوئی رانوں کے جھکنے سے یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ ایک گروہ دوسرے گروہ کی طرف جھک رہا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ان کی بات کی تصدیق کی کیونکہ نبی ﷺ نے انہیں دعا دی تھی کہ اے اللہ ان کی بات کو ہمیشہ سچا رکھ۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے مگر ان دونوں نے ان کا نسب نہیں بیان کیا کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور انہوں نے ان کا نام بکیر بتایا ہے اس کے باپ نے اس کا نام شداد (دو دالوں کے ساتھ) رکھا کلبی کہتے ہیں کہ ان کا نسب یہ ہے بکیر بن شداد بن عامر بن الملوح بن یعمر الشداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن

---

[1] کہاں ہیں وہ جو اسلام پر خونریزی کا الزام لگاتے ہیں ذرا اس واقعہ کو اور اس کے مثل بے شمار واقعات کو دیکھیں کہ ایک کافر کے قتل پر خلیفہ رسول اللہ کی کیا حالت تھی؟ ۱۲

خزیمہ کنانی لیثی یہ بڑے سخت شہسوار تھے انہیں کی نسبت شماخ نے یہ شعر کہا ہے۔

وغیبت عن خیل بموقان اسلمت بکیر بن الشداخ فارس اطلال

''اورتو اس لشکر میں نہ تھا جس نے (مقام) موقان میں بکیر بن شداخ شہسوار کے سامنے سر جھکا دیا''۔

کلبی نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ وہی بکیر ہیں جن کا قصہ مذکور ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ حق وہی ہے جو کلبی نے کہا کیونکہ وہ نسب کے عالم ہیں۔ ان کے نسب میں چونکہ شداخ ہیں اس وجہ سے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو باپ سمجھ لیا حالانکہ وہ قریب کے باپ نہیں ہیں اور غالباً ابونعیم نے ابن مندہ کی پیروی کر کے یہ لکھ دیا۔ واللہ اعلم

۴۸۸۔ حضرت بکرؓ بن عبداللہ

حضرت بکرؓ بن عبداللہ بن ربیع انصاری۔ ان کی روایت نبی ﷺ سے ہے کہ آپ نے فرمایا اپنے بچوں کو تیراکی اور تیر اندازی سکھاؤ اور مسلمان عورت کا شغل اپنے گھر میں کاتنا۔ کیا عمدہ ہے اور جب تیرے ماں باپ (دونوں ایک ہی وقت میں) تجھے بلائیں تو ماں کو جواب دے۔[۱] ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۸۹۔ حضرت بکرؓ بن مبشر

حضرت بکرؓ بن مبشر بن خیر انصاری ؓ۔ بنی عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس سے ہیں۔ بنی عبید اوس کی ایک شاخ ہیں۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ان سے اسحاق بن سالم نے روایت کی ہے۔ سعید بن ابی مریم نے ابراہیم بن سوید سے انہوں نے انیس بن ابی یحییٰ سے انہوں نے اسحاق بن سالم سے جو بنی نوفل بن عدی کے غلام تھے انہوں نے بکر سے روایت کی ہے کہ میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن رسول اللہؐ کے ہمراہ عید گاہ جایا کرتا تھا ہم لوگ (وادی) بطحان کے بیچ میں ہو کے چلتے تھے یہاں تک کہ عید گاہ پہنچ کر رسول اللہؐ کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے پھر وادی[۲] بطحان ہی میں سے ہو کے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ لوٹتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت کرنے میں سعید ابراہیم سے منفرد ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان سے اسحاق بن سالم نے اور انیس بن یحییٰ نے روایت کی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے انیس صرف اسحاق سے روایت کرتے ہیں۔ واللہ اعلم

۴۹۰۔ حضرت بکیرؓ بن شداد

حضرت بکیرؓ بن شداد۔ یہ بکیر بیٹے ہیں شداد بن عامر بن ملوح بن یعمر شداخ کنانی لیثی کے۔ بکر بن شداخ کے بیان میں ان کا ذکر آچکا ہے۔ کلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔

---

۱ ایسی حالت میں جبکہ ماں باپ کے حکم میں تعارض ہو علماء نے لکھا ہے کہ اگر وہ حکم از قبیل خدمت ہے تو ان کے حکم کو ترجیح ورنہ باپ کے حکم کو۔

۲ دوسری حدیثوں میں جو اس سے زیادہ صحیح ہیں وارد ہوا ہے کہ عیدین کی نماز پڑھنے آنحضرتؐ جس راستہ سے جاتے تھے اس راستہ سے لوٹتے نہ تھے۔

باب الباء واللام

۴۹۱۔حضرت بلالؓ بن حارث

حضرت بلالؓ بن حارث بن عصم بن سعید بن قرہ بن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن مزنی۔عثمان (بن عمرو) کی اولاد کو مزینہ کہتے ہیں ان کی والدہ کی طرف نسبت کر کے جن کا نام مزینہ تھا۔یہ مدینہ کے رہنے والے ہیں۔نبیؐ کے حضور میں مزینہ کے وفد کے ہمراہ رجب ۵ ہجری میں آئے تھے بوڑھوں اور بچوں کو انہوں نے مدینہ کے باہر ٹھہرا دیا تھا اور خود مدینہ میں آئے تھے۔نبیؐ نے انہیں عقیق (نامی وادی) معافی میں دی تھی۔فتح مکہ کے دن قبیلہ مزینہ کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا۔اخیر میں انہوں نے بصرہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ان سے ان کے بیٹے حارث نے اور علقمہ بن وقاص نے روایت کی ہے۔ہمیں اسمٰعیل بن عبداللہ بن علی مذکر اور ابراہیم بن محمد فقیہ نے اور احمد بن عبیداللہ بن علی نے اپنی اسناد سے محمد بن عیسٰی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدہ نے محمد بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے بلال بن حارث مزنی کو جو رسول اللہؐ کے صحابی تھے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تم میں سے کوئی شخص کبھی کوئی ایسی بات اللہ کی خوشنودی کی کہتا ہے کہ وہ نہیں سمجھتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچے گی مگر اللہ اس کی وجہ سے اپنی رضامندی قیامت تک اس کے لیے لکھ دیتا ہے اور بے شک کوئی شخص تم میں سے کوئی بات اللہ کی ناخوشی کی ایسی کہتا ہے کہ وہ نہیں سمجھتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچے گی مگر اللہ اس کی وجہ سے اپنی ناخوشی قیامت تک اس کے لیے لکھ دیتا ہے۔اس حدیث کو سفیان بن عیینہ نے اور محمد بن فلیح نے اور محمد بن بشیر نے اور ثوری نے اور دراوردی نے اور یزید بن ہارون نے اسی طرح موصول روایت کیا ہے اور محمد بن عجلان نے اور امام مالک بن انس نے محمد بن عمرو سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے بلال سے اس کو روایت کیا ہے۔اور ابن مبارک نے اس حدیث کو موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے بلال سے روایت کیا ہے۔

بلال کی وفات ۶۰ ہجری آخر خلافت حضرت معاویہؓ میں بعمر اسی سال ہوئی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان سے ان کے دونوں بیٹے حارث اور علقمہ روایت کرتے ہیں حالانکہ جو علقمہ ان سے روایت کرتے ہیں وہ (ان کے بیٹے نہیں ہیں) وقاص کے بیٹے ہیں واللہ اعلم۔اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کے نسب میں مرہ میم کے ساتھ لکھا ہے حالانکہ وہ قرہ ہے قاف کے ساتھ اس میں بعض راویوں کو وہم ہو گیا ہے اور انہوں نے حارث بن بلال کو صحابی قرار دیا ہے اس کی بحث انشاء اللہ حارث کے بیان میں ہوگی۔

۴۹۲۔حضرت بلالؓ بن حمامہ

حضرت بلالؓ بن حمامہ۔کعب بن نوفل مزنی سے بلال بن حمامہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے سامنے مسکراتے ہوئے تشریف لائے عبدالرحمٰن بن عوف آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ کیوں مسکراتے ہیں؟ فرمایا کہ ایک خوشخبری کے سبب سے جو اللہ عزوجل کی طرف سے میرے چچازاد بھائی اور میری

بیٹی کے حق میں میرے پاس آئی ہے۔ اللہ عزوجل نے جب چاہا کہ علی کا نکاح فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کر دے تو اللہ نے رضوان کوحکم دیا کہ (درخت) طوبیٰ کو بلائے چنانچہ اس نے بلایا تو اس سے کچھ لکھے ہوئے رقعہ موافق شمار محبین اہل بیت کے گرے پھر اس کے نیچے سے کچھ فرشتے نور کے پیدا ہوئے اور ہر ایک نے ایک ایک رقعہ اٹھالیا اور جب کل قیامت کے دن سب لوگ جمع ہوں گے تو فرشتے تمام مخلوق میں گشت لگائیں گے جہاں کسی محبّ اہل بیت کو دیکھیں گے اسے ایک رقعہ دے دیں گے جس میں آگ سے آزادی لکھی ہوئی ہے۔ پس میرے چچازاد بھائی یعنی علی مرتضیٰ کے نام پر میری امت کے بہت سے مرد اور عورت دوزخ سے آزاد کئے جائیں گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے سوا اس سند کے اور کسی سند سے مروی نہیں ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بلال بن رباح موذن ہیں حمامہ ان کی والدہ ہیں انہیں کی طرف ان کی نسبت ہے۔

۴۹۳۔ حضرت بلالؓ بن رباح

حضرت بلالؓ بن رباح۔ کنیت ان کی عبدالکریم اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبداللہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعمرو ان کی والدہ کا نام حمامہ ہے۔ مکہ کے مولدین [1] میں سے ہیں۔ بنی جمح کے غلام تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سراۃ کے مولدین میں سے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے آزاد کیے ہوئے ہیں۔ انہوں نے پانچ اوقیہ میں انہیں مول لیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں سات اوقیہ میں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نو اوقیہ میں اور مول لے کر محض اللہ عزوجل کی خوشنودی کے لیے ان کو آزاد کر دیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کے موذن اور خزانچی تھے۔ بدر میں اور تمام مشاہد میں شریک ہوئے۔ اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں تھے اور ان لوگوں میں تھے جنہیں اللہ عزوجل کی راہ میں (کفار کی طرف سے) سخت تکلیف دی جاتی تھی اور یہ اس تکلیف پر صبر کرتے تھے۔ ابوجہل انہیں منہ کے بل دھوپ میں لٹاتا تھا اور چکی کا پاٹ ان کے اوپر رکھ دیتا تھا یہاں تک کہ دھوپ انہیں بھون دیتی تھی اور وہ ان سے کہتا تھا کہ محمد کے پروردگار کا انکار کر دو مگر یہ کہتے تھے کہ احد احد

ایک مرتبہ انہیں ایسی ہی تکلیف دی جارہی تھی کہ ورقہ [2] بن نوفل کا گزر ہوا تو انہوں نے کہا کہ اے بلال احد احد (کہے جاؤ) خدا کی قسم اگر اس حالت میں مر جاؤ گے تو ہم تمہاری قبر کو (بارگاہ الٰہی میں) وسیلہ رحمت بنائیں گے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی جمح کے غلام تھے اور امیہ بن خلف انہیں تکلیف دیتا تھا اور پے در پے انہیں عذاب کرتا تھا پس اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایسا کیا کہ بلال ہی نے بدر میں اس کو قتل کر دیا۔ سعید بن مسیب بلال کا ذکر کر کے کہتے تھے کہ وہ اپنے دین پر بڑے حریص تھے انہیں سخت سخت تکلیفیں دی جاتی تھیں جب مشرک لوگ ان کو اپنے پاس بلاتے تھے تو یہ اللہ اللہ کہتے تھے۔ سعید بن مسیب کہتے تھے کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ملے اور فرمایا کہ اگر ہمارے پاس کچھ ہوتا تو ہم بلال کو خرید لیتے حضرت ابوبکرؓ عباس بن عبدالمطلب کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ بلال کو ہمارے لیے خرید دو چنانچہ عباس گئے اور بلال کی مالکہ سے کہا کہ کیا تم اس کو غلام کو بیچو گی قبل اس کے کہ اس کی بھلائی جاتی رہے اس نے کہا کہ اس غلام کو تم کیا کرو گے یہ خبیث ہے اور ایسا ہے اور ایسا ہے (غرض اس نے ٹال دیا) پھر (دوبارہ) عباس اس سے ملے اور اسی قسم کی گفتگو کی غرض انہوں نے اس سے بلال کو خرید لیا اور ابوبکرؓ

---

[1] مولدین ان لوگوں کو کہتے ہیں جو خالص عرب نہ ہوں۔ ۱۲

[2] ورقہ بن نوفل زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور انجیل کا ترجمہ سریانی سے عربی میں کیا کرتے تھے اعلیٰ درجہ کے موحد تھے۔ ۱۲

کے پاس بھیج دیا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں اس حال میں مول لیا تھا کہ وہ پتھر کے نیچے دبے ہوئے تھے اور انہیں تکلیف دی جا رہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کے اور ابوعبیدہ بن جراح کے درمیان میں مواخات کرا دی تھی۔ بلال رسول اللہ ﷺ کی حیات بھر موذن رہے سفر میں بھی حضر میں بھی۔ یہی سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسلام میں اذان دی۔ ہمیں یعیش بن صدقہ بن علی فراتی فقیہ شافعی نے اپنی سند سے احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن معدان بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن اعین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اعمش نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت بلال بن بلال سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اذان کے آخری الفاظ یہ ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔

پھر جب رسول اللہؐ کی وفات ہوگئی تو انہوں نے چاہا کہ ملک شام کی طرف چلے جائیں حضرت ابوبکرؓ نے ان سے کہا کہ نہیں تم میرے پاس رہو انہوں نے کہا کہ اگر آپ نے مجھے اپنے نفس کے لیے آزاد کیا ہے تو مجھ روک لیجئے اور اگر آپ نے مجھے اللہ عزوجل کے لیے آزاد کیا ہے تو مجھے چھوڑ دیجئے کہ میں اللہ عزوجل کی طرف [1] چلا جاؤں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اچھا جاؤ یہ شام کی طرف چلے گئے اور وہیں رہے یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں بھی اذان دی ہمیں ابومحمد بن ابوالقاسم دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے چچا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوطالب بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن عبداللہ بن ابی اویس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن سعد بن عمار بن سعد موذن نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن محمد بن عمار بن سعد نے اور عمار بن حفص بن سعد اور عمر بن حفص بن عمر بن سعد نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب رسول اللہؐ کی وفات ہوئی تو حضرت بلالؓ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میری امت کے اعمال میں سب سے افضل جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ لہٰذا میں نے ارادہ کیا ہے کہ محض اللہ کی خوشنودی کے لیے سرحد پر رہوں یہاں تک کہ قتل ہو جاؤں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اے بلال میں تمہیں اللہ کی قسم دلاتا ہوں اور اپنے حق و حرمت کا واسطہ دیتا ہوں (کہ تم میرے ہی پاس رہو) کیونکہ میں اب بوڑھا ہوا اور میری موت قریب آ گئی چنانچہ بلال حضرت ابوبکرؓ کے پاس رہ گئے یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہوگئی جب حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہوگئی تو حضرت بلالؓ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور ان سے وہی کہا جو حضرت ابوبکرؓ سے کہا تھا حضرت عمرؓ نے بھی نامنظور کیا جس طرح حضرت ابوبکرؓ نے نامنظور کیا تھا مگر حضرت بلالؓ نے نہ مانا۔

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ جب ان سے حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم میرے پاس رہو اور انہوں نے نہیں مانا تو حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تمہیں اذان دینے سے کون چیز مانع ہے حضرت بلالؓ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اذان دی یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی پھر میں نے حضرت ابوبکرؓ کے حکم سے اذان دی کیونکہ وہ میرے ولی نعمت تھے یہاں تک کہ ان کی بھی

---

[1] اللہ کی طرف جانے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے مقام پر چلے جائیں جہاں باطمینان عبادت کا موقع ملے مدینہ میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامات خالی دیکھ کر ان کو سخت بے چینی رہتی تھی۔ ۱۲

وفات ہوگئی اور میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سن چکا ہوں کہ اے بلال کوئی عبادت جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھ کر نہیں ہے (لہٰذا اب میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں) چنانچہ بعزم جہاد شام کی طرف چلے گئے۔ جب حضرت عمرؓ (فتح بیت المقدس کے لیے) شام تشریف لے گئے تو ان کے کہنے سے وہاں ایک مرتبہ حضرت بلالؓ نے اذان دی (راوی کہتا ہے کہ) اس دن سے زیادہ ہم نے رونے والے نہیں دیکھے۔ ان سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن مسعود اور عبداللہ بن عمر اور کعب بن عجرہ اور اسامہ بن زید اور جابر اور ابوسعید خدری اور براء بن عاذب رضوان اللہ علیہم اجمعین نے روایت کی ہے (یہ سب صحابی ہیں) اور ان سے مدینہ اور شام کے بڑے بڑے تابعین کی ایک جماعت نے بھی روایت کی ہے۔ حضرت ابوالدرداءؓ نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ جب فتح بیت المقدس کے بعد مقام جابیہ میں گئے تو ان سے بلال نے درخواست کی کہ انہیں شام میں رہنے دیں چنانچہ انہوں نے منظور کر لیا بلال نے کہا اور میرے بھائی ابورویحہ کو (بھی اجازت دے دیجئے) جن کے اور میرے درمیان میں رسول اللہ ﷺ نے مواخات کرادی تھی حضرت عمرؓ نے فرمایا اچھا تمہارے بھائی کو بھی میں نے اجازت دی چنانچہ یہ دونوں خولان کے ایک محلّہ میں فروکش ہوئے حضرت بلالؓ نے ان سے کہا کہ ہم تمہارے پاس نکاح کی درخواست کرنے کو آئے ہیں۔ ہم پہلے کافر تھے اب اللہ نے ہمیں ہدایت کردی ہم غلام تھے اللہ نے ہمیں آزاد کردیا ہم فقیر تھے اب اللہ نے ہمیں مالدار کردیا پس اگر تم اپنی (لڑکیوں کا) نکاح ہمارے ساتھ کردو تو الحمد للہ اور اگر ہماری درخواست نامنظور کرو تو لاحول ولاقوۃ الا باللہ ان لوگوں نے ان کے ساتھ نکاح کر دیا۔ بعد اس کے حضرت بلالؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں اے بلال! کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تم ہمارے زیارت کے لیے آؤ صبح کو حضرت بلال نہایت رنج کی حالت میں بیدار ہوئے اور مدینہ کی طرف چل دیئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اقدس پر حاضر ہوئے اور قبر اطہر پر منہ رکھ کر رونے لگے اتنے میں حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہم آگئے اور حضرت بلالؓ نے ان کو لپٹا لیا اور انہیں پیار کرنے لگے حضرات حسنینؓ نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آج صبح کی اذان تم دو چنانچہ (یہ اذان دینے کے لیے) مسجد کی چھت پر چڑھے جب انہوں نے کہا کہ اللہ اکبر اللہ اکبر تو سارا مدینہ ہل گیا پھر جب انہوں نے کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ تو اور زیادہ جنبش ہوئی پھر جب انہوں نے کہا اشہد ان محمد رسول اللہ تو عورتیں اپنے پردوں سے باہر آگئیں اس دن سے زیادہ رونے والے مرد اور رونے والی عورتیں کبھی نہیں دیکھی گئیں۔

ہمیں ابوجعفر بن احمد بن علی نے اور اسماعیل بن عبیداللہ بن علی نے اور ابراہیم بن محمد بن مہران نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حریث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایک دن صبح کو رسول اللہؐ نے حضرت بلالؓ کو بلایا اور فرمایا کہ اے بلال! کیا وجہ ہے کہ تم جنت میں مجھ سے آگے [1] رہتے ہو جب کبھی میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے چلنے کی آواز اپنے آگے سنی۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر وغیرہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمیں ہبۃ اللہ بن عبدالواحد منشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب محمد بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومنصور بن سلیمان بن محمد بن فضل بجلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی عمر نے خبر دی وہ کہتے

---

[1] یہ آگے رہنا رسول اللہ ﷺ پر ان کی فضیلت کو ثابت نہیں کر سکتا خدام لوگ اپنے آقا کے آگے بھی چلتے ہیں پیچھے بھی چلتے ہیں۔ مگر ہاں آگے رہنا ان کے اختصاص و تقرب کی دلیل ہے۔

تھے ہمیں سفیان نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے نقل کر کے خبر دی کہ بلال نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی وجہ یہ بیان کی کہ آپ آمین میں مجھ سے آگے نہیں ہوتے۔[1] حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ ہمارے سردار تھے اور انہوں نے ہمارے سردار یعنی حضرت بلالؓ کو آزاد کیا۔

مجاہد نے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلے جن لوگوں نے مکہ میں اسلام ظاہر کیا سات آدمی تھے (۱) رسول اللہ ﷺ (۲) ابوبکر (۳) خباب (۴) صہیب (۵) عمار (۶) بلال (۷) سمیہ والدہ عمار۔ پس بلال کو تو اللہ کی راہ میں بہت ذلت حاصل ہوئی ان کی قوم نے ان کی تذلیل کی ان کو پکڑا اور ان کی مشکیں کس دیں اور چھال کی بٹی ہوئی ایک رسی ان کی گردن میں ڈالی اور اپنے لڑکوں کے حوالہ کر دیا لڑکے ان کے ساتھ مکہ میں اخشاں (پہاڑ) کے درمیان کھیلا کرتے تھے یہاں تک کہ جب تھک جاتے تو ان کو چھوڑ دیتے اور باقی لوگوں کے حالات ان کے ناموں میں آئیں گے۔ شبابہ نے ایوب بن سیار سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے ابوبکر صدیق سے انہوں نے بلال سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے ایک سخت سردی والے دن صبح کی اذان دی پس رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے آپ نے مسجد میں کسی کو نہ دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اور لوگ کہاں ہیں میں نے عرض کیا کہ سردی کے سبب سے نہیں آئے آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! سردی کو ان لوگوں سے دور کر دے پس (فوراً ہی) میں نے دیکھا کہ وہ لوگ نماز کے لیے چلے آرہے ہیں۔ اس حدیث کو حمانی وغیرہ نے ایوب سے نقل کیا ہے اور انہوں نے ابوبکر کا ذکر نہیں کیا۔ محمد بن سعد کاتب واقدی نے کہا ہے کہ حضرت بلالؓ کی وفات ۲۰ھ میں دمشق میں ہوئی اور باب الصغیر میں مدفون ہوئے اس وقت ان کی عمر ۶۰ سال سے کچھ اوپر تھی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ۱۷ھ یا ۱۸ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ اور علی بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا ہے کہ حضرت بلالؓ کی وفات حلب میں ہوئی اور باب الاربعین میں مدفون ہوئے۔ حضرت بلال کا رنگ تیز گندمی تھا۔ نحیف الجثہ اور طویل القامۃ تھے رخساروں پر گوشت کم تھا۔ ابوعمرو نے لکھا ہے کہ ایک ان کے بھائی تھے ان کا نام خالد تھا اور ایک بہن تھیں جن کا نام غفیرہ تھا وہ آزاد کی ہوئی عمر بن عبداللہ مولیٰ غفرہ محدث کی تھیں۔ حضرت بلال نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔

۴۹۴۔ حضرت بلالؓ بن مالک مزنی

حضرت بلالؓ بن مالک مزنی۔ انہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر کے ساتھ بنی کنانہ کی طرف بھیجا تھا چنانچہ یہ لوگ گئے اس جنگ میں صرف ایک گھوڑا ان کا زخمی ہو گیا تھا۔ یہ واقعہ ۵ھ کا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۴۹۵۔ حضرت بلالؓ بن یحییٰ

حضرت بلالؓ بن یحییٰ۔ ان کا تذکرہ حسن بن سفیان نے وحدان میں کیا ہے۔ ہمیں محمد بن عمر بن ابی عیسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد یعنی ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مقدمی یعنی محمد بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عثمان قرشی

---

[1] یعنی میں آپ کی آمین کے ساتھ ہی آمین کہتا ہوں اس کی بہت بڑی فضیلت حدیث میں آئی ہے دوسری صحیح احادیث میں وارد ہوا ہے کہ حضرت بلالؓ نے اس کی وجہ سے یہ عرض کی کہ میں ہر وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لیا کرتا ہوں۔

نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حبیب بن سلیم نے بلال بن یحییٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کر کے خبر دی آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش بندے پر دنیا میں یہ ہے کہ اس کے گناہوں کو دنیا میں چھپائے اور سب سے پہلی رسوائی اللہ کی طرف سے یہ ہے کہ اس کے گناہ ظاہر کر دیئے جائیں ابونعیم نے کہا ہے کہ میں ان بلال کو عبسی کوفی سمجھتا ہوں جو حضرت حذیفہ کے شاگرد تھے صحابی نہیں ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۹۶۔ حضرت بلالؓ

حضرت بلالؓ۔ یہ انصار میں سے ایک شخص ہیں حضرت عمر بن خطابؓ نے انہیں عمان کا حاکم مقرر فرمایا تھا پھر انہیں معزول کر کے عمان کی حکومت بھی عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کو دے دی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے ان کا نسب معلوم نہیں مگر ان کا یہ قصہ مشہور ہے۔

۴۹۷۔ حضرت بلزؓ

حضرت بلزؓ۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام برز ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں رزن ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں مالک بن قہطم ہے کنیت ان کی ابوالعشراء دارمی۔ ان کا تذکرہ کنیت میں اور ان کے اور ناموں میں انشاءاللہ تعالیٰ آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۹۸۔ حضرت بلیلؓ بن بلال

حضرت بلیلؓ بن بلال بن احیحہ بن جلاح کنیت ان کی ابولیلی۔ عمران کے بھائی ہیں یہ دونوں بھائی نبیؐ کے صحابی تھے اور دونوں احد میں اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے یہ عدوی کا بیان ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے کیا ہے۔

باب الباء والنون والهاء والياء

۴۹۹۔ حضرت بنہؓ جہنی

حضرت بنہؓ جہنی۔ بعض لوگ ان کو بنہ کہتے ہیں اور بعض لوگ نبیہ کہتے ہیں۔ معاذ بن ہانی اور یحییٰ بن بکیر نے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے بنہ جہنی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ کا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جو تلوار کو برہنہ کئے ہوئے ایک دوسرے کے ہاتھ میں دے رہے تھے آپ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہ کیا تھا۔[۱] جو شخص ایسا کرے اس پر اللہ کی لعنت۔ اس حدیث کو ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے نبیہ کہا ہے اور اسی کے مثل ابن معین اور ابن وہب نے بھی کہا ہے جو ابن لہیعہ سے روایت کرنے میں بڑے ثابت قدم ہیں اور ابن سکن نے اپنی کتاب میں جو انہوں نے صحابہ کے حالات میں لکھی ہے۔ بنہ بے اور نون مشدد کے ساتھ لکھا ہے اور اس کو انہوں نے محمد بن عبداللہ مقری سے

---

[۱] اس کے منع کرنے میں یہ حکمت ہوگی کہ برہنہ تلوار سے بہادروں کو ایک جوش پیدا ہوتا ہے اور اہل عرب میں باہم زمانہ جاہلیت میں سخت عداوت تھی کہیں ایسا نہ ہو کہ اس جوش کے ساتھ وہ عداوت یاد آجائے اور فتنہ برپا ہو جائے اس کے علاوہ یوں بھی تلوار کا برہنہ رکھنا خلاف عقل ہے۔ زخم لگ جانے کا اندیشہ ہے۔ ۱۲

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن لہیعہ سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔اس اختلاف کو ابوعمرو نے ذکر کیا ہے اوران کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۰۰۔حضرت بہز ؓ

حضرت بہز ؓ ۔بعض لوگ ان کو بہزی کہتے ہیں۔یمان بن عدی نے ثبیت سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید بن میتب سے روایت کی ہے کہ نبیؐ دانتوں کے عرض میں مسواک ا ملتے تھے اور پانی چوس کر پیتے تھے اور درمیان میں تین مرتبہ سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہی زیادہ خوش گوار اور پسندیدہ اور باعث صحت ہے۔اس حدیث کو عباد بن یوسف نے ثبیت سے ثبیت نے کہا کہ عباد بن یوسف نے قشیری سے بھی روایت کیا ہے۔مخیس بن تمیم نے بہز بن حکیم سے اورانہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے۔ابوعمر نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند ٹھیک نہیں ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۰۱۔حضرت بہزاد ؓ ابو مالک

حضرت بہزادؓ۔کنیت ان کی ابو مالک۔عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔جعفر بن عبدالواحد نے محمد بن یحییٰ توزی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مسلم بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے یوسف بن مالک بن بہزاد سے انہوں نے اپنے دادا بہزاد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا (ایک مرتبہ) رسول اللہؐ نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا کہ ابوبکر کے بارے میں میرے حقوق کی حفاظت کرو کیونکہ جب سے وہ میرے ساتھ ہوئے کبھی انہوں نے مجھے رنج نہیں دیا عبدان نے کہا ہے کہ یہ حدیث صرف انہی لوگوں سے معلوم ہوئی جن سے ہم نے روایتیں لکھی ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۰۲۔حضرت بہلول ؓ بن ذویب

حضرت بہلول ؓ بن ذویب۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بسند غیر متصل حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا حضرت معاذ بن جبل ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سخت زارزار روتے ہوئے گئے تو ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے معاذ! کیوں روتے ہو؟ معاذ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ایک جوان دروازے پر کھڑا ہوا ہے جس کا جسم تروتازہ اور رنگ چمکدار ہے صاف کپڑے پہنے ہوئے ہے خوبصورت ہے وہ اپنی جوانی پر ایسے رو رہا ہے جس طرح ماں اپنے بچے کے مرجانے پر روتی ہے وہ آپ کے پاس آنا چاہتا ہے۔نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے معاذ اس جوان کو میرے پاس لے آؤ اور اسے دروازے پر نہ روکو حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ معاذ نے اس جوان کو اندر بلالیا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے جوان تو کیوں رو رہا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں کیوں نہ روؤں میں سخت گنہگار ہوں اگر کسی گناہ پر مواخذہ ہو گیا تو میں ہمیشہ کے لیے دوزخ میں پڑ جاؤں گا اور میں یہی سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عنقریب مجھ سے مواخذہ کرے گا راوی نے پوری حدیث ذکر کی وہ کہتا تھا کہ وہ جوان روتا ہوا چلا گیا یہاں تک کہ مدینہ کے کسی پہاڑ میں جاکر چھپ گیا اور اس نے ایک کمبل پہنا اور اپنے ہاتھوں کو لوہے کی زنجیر سے گردن کے پاس کس لیا

ا دانتوں کے طول میں مسواک ملنے سے مسوڑھوں کے مضرت کا اندیشہ ہوتا ہے۔۱۲

اور چلایا کہ اے میرے معبود! اے میرے آقا اور میرے مولا یہ بہلول بن ذویب ہے جو زنجیروں میں جکڑا ہوا اپنے گناہوں کا اقرار کررہا ہے۔ حضرت عمر بن الخطابؓ سے بھی مروی ہے کہ یہ شخص نبی ﷺ کے پاس روتا ہوا گیا اور اسی قسم کا قصہ منقول ہے اور اس شخص کا نام اس روایت میں نہیں ہے۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ ان کا نام ثعلبہ تھا مگر یہ اکثر باتیں ثابت نہیں ہوئیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۰۳۔ حضرت بہیزؓ بن ہثیم

حضرت بہیزؓ بن ہثیم بن عامر بن بنی بابی انصاری اوسی حارثی ہیں۔ حارثہ بن حارث کی اولاد سے بیعت عقبہ اور احد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔ اس کو ابوالاسود نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ یہ طبری کا قول ہے اور ابن اسحاق نے ان کو ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو بیعت عقبہ میں شریک تھے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام نہیز ہے نون کے ساتھ ان کا تذکرہ انشاء اللہ وہاں بھی آئے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۰۴۔ حضرت بھیسؓ بن سلمی

حضرت بھیسؓ بن سلمی تمیمی۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں نے نبیؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی کا مال لینا جائز نہیں مگر جو وہ اپنی خوشی سے دے دے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۵۰۵۔ حضرت بولیؓ

حضرت بولیؓ۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور اپنی اسناد سے خطاب بن محمد بن بولی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا گرم [1] کھانا کھانے سے بچو کیونکہ وہ برکت کو دور کردیتا ہے تم ٹھنڈا کھانا کھاؤ کیونکہ وہ خوش گوار ہوتا ہے اور اس میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۰۶۔ حضرت بودانؓ

حضرت بودانؓ۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ علی بن سعید عسکری نے افراد میں کیا ہے اور ابوبکر بن علی نے بھی ان کا ذکر کیا ہے ہمیں ابوموسیٰ اصفہانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے قاضی ابومحمد عبداللہ بن محمد بن عمر نے جو میرے والد کے چچا تھے مجھے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن یزید اشجعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے ابن جریج سے انہوں نے ابن مینا سے انہوں نے بودان سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی کے سامنے اس کا بھائی مسلمان عذر کرے اور وہ اس کے عذر کو قبول نہ کرے اس پر اس قدر گناہ ہوگا جس قدر عذر نہ کرنے والے کا گناہ ہوگا۔ ابوموسیٰ نے ایسا ہی لکھا ہے مگر مشہور نام ان کا جودان ہے جو جیم کی ردیف میں انشاء اللہ آئے گا۔

---

[1] گرم کھانے کی ممانعت سے مراد ایسے گرم کھانے کی ممانعت ہے جو تکلیف دے اور بدقت کھایا جائے۔ ۱۲

۵۰۷۔ حضرت بجرہؓ بن عامر

حضرت بجرہؓ بن عامر۔ ان کی حدیث رحال بن منذر عمری نے اپنے والد منذر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے والد بجرہ بن عامر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گئے اور اسلام لائے اور ہم نے آپ سے درخواست کی کہ نماز عشاء ہم سے معاف کر دیجئے کیونکہ ہم اس وقت اپنے اونٹوں کے دودھ دوہنے میں مشغول ہوتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ تم اپنے اونٹوں کا دودھ بھی دوہ لو گے اور نماز بھی پڑھ لو گے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو عمر نے ان کا تذکرہ بجراۃ کے نام میں کیا ہے اور اس حدیث کو بھی ذکر کیا ہے۔

۵۰۸۔ حضرت بیرحؓ بن اسد

حضرت بیرحؓ بن اسد طاحی۔ نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہیں مدینہ میں نبیؐ کی وفات کے چند روز بعد آئے تھے۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انہوں نے مدینہ آنے سے پہلے نبیؐ کو دیکھا تھا۔ زبیر بن خریت نے ابولبید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک شخص عمان سے نبیؐ کی طرف ہجرت کر کے آئے جن کا نام بیرح بن اسد تھا جب وہ مدینہ پہنچ گئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضرت کی وفات ہو چکی۔ مدینہ کے راستہ میں انہیں حضرت عمر بن خطاب ؓ ملے حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم اس شہر کے رہنے والے نہیں ہو انہوں نے کہا ہاں میں عمان کا ایک شخص ہوں پس وہ ان کو حضرت ابوبکر ؓ کے پاس لے آئے اور کہا کہ یہ اسی سرزمین کے رہنے والے ہیں جس کا ذکر رسول اللہؐ نے فرمایا تھا۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر نے زبیر بن خریت سے اسی کے مثل روایت کر کے خبر دی ہاں الفاظ اس کے مختلف ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حرف التاء -- باب التاء واللام والمیم

۵۰۹۔ حضرت تلبؓ بن ثعلبہ

حضرت تلبؓ بن ثعلبہ بن ربیعہ بن عطیہ بن اخیف۔ اخیف کا نام مجفر بن کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم بن مر تمیمی ہیں عنبری ہیں۔ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ اور ابن قانع نے کہا ہے کہ اخیف بن حارث بن مجفر بصرے میں رہتے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں ان کا نام ثلب ہے ثائے مثلثہ کے ساتھ مگر شعبہ کی زبان میں لکنت تھی وہ تے کو صاف ادا نہ کر سکتے تھے پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔ ان سے ان کے بیٹے ہلقام نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن علی امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کی صحبت میں رہا ہوں میں نے حشرات الارض [1] کی حرمت آپ سے نہیں سنی۔ اور غالب بن حجرہ بن ہلقام ابن تلب نے ہلقام بن تلب سے

---

[1] حشرات الارض ان جانوروں کو کہتے ہیں جو زمین کے اندر رہتے ہیں جیسے چوہا وغیرہ۔ ۱۲

انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرے لیے استغفار کیجئے چنانچہ آنحضرتؐ نے ان کے لیے استغفار کیا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۱۰۔حضرت تمامؓ بن عباس

حضرت تمامؓ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی۔قرشی ہاشمی۔نبیؐ کے چچا کے بیٹے۔علماء نے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف کیا ہے۔ان کی والدہ ایک رومی کنیز تھیں ان کے حقیقی بھائی کثیر بن عباس ہیں۔ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن عمر ابوالمنذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے ابوعلی صیقل سے انہوں نے جعفر ابن تمام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے نقل کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا کہ (ایک دن) صحابہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ میں تمہارے دانتوں کو زرد دیکھتا ہوں۔مسواک کیا کرو۔اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت مشقت میں پڑ جائے گی تو میں ان پر مسواک فرض کر دیتا جس طرح وضوان پر فرض ہے۔اس حدیث کو جریر نے منصور سے اسی کے مثل روایت کیا ہے اور سریج بن یونس نے اس حدیث کو ابوحفص ابار سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابوعلی سے انہوں نے جعفر بن تمام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عباس سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

تمام حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ کے حاکم تھے۔حضرت علی بن ابی طالب جب عراق کی طرف گئے تو سہل بن حنیف کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا پھران کو معزول کر کے اپنے پاس بلالیا اور سہل کے بعد تمام بن عباس کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا پھران کو بھی معزول کر کے ابوایوب انصاریؓ کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا پھر ابوایوب (خود ہی) حضرت علیؓ کے پاس چلے اور مدینہ کا حاکم اپنی جگہ ایک انصاری کو کر گئے وہی انصاری مدینہ کے حاکم رہے یہاں تک کہ حضرت علیؓ شہید ہو گئے۔یہ مضمون ابوعمر نے خلیفہ سے نقل کیا ہے اور زبیر بن بکار کہتے تھے کہ حضرت عباس کے دس بیٹے تھے تمام ان سب میں چھوٹے تھے حضرت عباس ان کو گود میں اٹھاتے تھے اور فرماتے تھے

تمو ابتمام فصار و اعشرة ۔ یارب فاجعلهم کراما برره ۔ واجعل لهم ذکر اوانم الثمره

"یہ تمام کے پیدا ہونے سے میرے بیٹے پورے دس ہو گئے۔اے میرے پروردگار!انہیں نیک اور برگزیدہ کر۔اوران کا ذکر باقی رکھ اوران کی نسل کو ترقی دے"۔

ابوعمر نے لکھا ہے کہ حضرت عباس کے سب بیٹوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے ہاں فضل اور عبداللہ نے آنحضرتؐ سے حدیثیں بھی سنی ہیں اور آپ سے روایت کی ہے۔ہر ایک کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اس کے مقام میں آئے گا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے شروع تذکرہ میں تمام بن عباس کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تمام بن قثم بن عباس اور یہ نہایت ہی عجیب بات ہے کیونکہ تمام بن عباس مشہور ہیں رہ گئے تمام بن قثم بن عباس تو اگر مراد اس سے قثم بن عباس بن عبدالمطلب ہیں تو زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ قثم بن عباس کے کوئی اولاد نہ تھی ہاں تمام بن عباس کا ایک بیٹا تھا اس کا نام بھی قثم ہے شاید یہی شبہ ان کو ہو گیا ہو مگر یہ بعید ہے کیونکہ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ نہیں پایا ان کے والد کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے چہ جائیکہ وہ خود۔شاید

ابونعیم کو وہ حدیث ملی ہو جو مسند احمد بن حنبل میں ہے جو ہم سے ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے انہوں نے عبداللہ بن احمد سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے کہ ہم سے معاویہ بن ہشام نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے ابوعلی صیقل سے انہوں نے تمام بن قثم یا قثم بن تمام سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کا کیا حال ہے کہ تمہارے دانت زرد رہتے ہیں کیا تم مسواک نہیں کرتے اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت مشقت میں پڑ جائے گی تو بے شک میں ان پر مسواک فرض کر دیتا غالباً ابونعیم کی کتاب میں عن ابیہ کا لفظ رہ گیا ہوگا صرف تمام بن قثم یا قثم بن تمام ہوگا اور صحیح قثم بن تمام بن عباس ہے واللہ اعلم۔

۵۱۱۔ حضرت تمامؓ بن عبیدہ

حضرت تمامؓ بن عبیدہ۔ زبیر بن عبیدہ کے بھائی ہیں۔ غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ کی اولاد سے ہیں۔ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے نبیؐ کے ہمراہ ہجرت کی تھی۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ پھر مہاجرین رفتہ رفتہ مدینہ میں آتے گئے بنی غنم بن دودان مسلمان تھے مدینہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ آئے تھے اور جن لوگوں نے معہ اپنی عورتوں کے ہجرت کی تھی ان میں سے تمام بن عبیدہ ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۱۲۔ حضرت تمامؓ

حضرت تمامؓ۔ نبیؐ کی خدمت میں بحیرا اور ابرہہ کے ساتھ آئے تھے۔ ان کا ذکر ہم ابرہہ کے بیان میں کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۱۳۔ حضرت تمیمؓ بن اسید

حضرت تمیمؓ بن اسید۔ بعض لوگ ان کو اسد بن عبدالعزیٰ بن جعونہ بن عمرو بن قین بن رزاح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو خزاعی کہتے ہیں۔ یہ اسلام لائے اور نبیؐ نے نشانات حرم کی تجدید ان کے متعلق کی۔ آخر میں یہ مکہ میں رہنے لگے تھے یہ محمد بن سعد کا قول ہے ان سے عبداللہ بن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے کعبہ کے گرد تین سو کئی بت دیکھے جو رانگ سے جڑے ہوئے تھے پس آپ ایک لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی ان بتوں کی طرف اشارہ کرتے تھے اور فرماتے تھے: جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ پس جب آپ کسی بت کی طرف اشارہ کرتے تھے تو وہ اپنی گدی کے بل گر پڑتا تھا اور جب آپ کسی کے گدی کی طرف اشارہ کرتے تھے تو وہ منہ کے بل گر پڑتا تھا تمیم نے اس وقت یہ شعر کہا:

وفی الانصاب معتبر وعلم لمن یرجو الثواب او العقابا

"بتوں کے حالت عبرت اور علم حاصل کرنے کے لائق ہے اس شخص کے لیے جو ثواب یا عذاب کی امید رکھتا ہے"۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ تمیم بن اسد خزاعی۔ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم نے ان کی کوئی روایت نہیں دیکھی یہ وہ مضمون تھا

جو ابوموسیٰ نے عبدان سے نقل کیا ہے اور یہ صحیح نہیں کیونکہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور عبدان نے جو یہ کہا ہے کہ ہم نے ان کی کوئی روایت نہیں دیکھی تو یقیناً تجدید نشانات حرم کی روایت جو ہم نے نقل کی ہے ان کو نہیں ملی۔

۵۱۴۔ حضرت تمیمؓ بن اسید عدوی

حضرت تمیمؓ بن اسید عدوی۔ عدی بن عبد مناہ بن اد بن طابخہ۔ یہ عدی قبیلہ ارباب سے ہیں ان کو لوگ عدی رباب کہتے ہیں۔ ان کی کنیت ابورفاعہ ہے۔ لوگوں نے ان کے نام میں اختلاف کیا ہے بعض لوگ ان کو تمیم بن اسید کہتے ہیں یہ احمد بن حنبل اور ابن معین کا قول ہے اور بعض لوگ تمیم بن نذیر کہتے ہیں اور بعض لوگ تمیم بن ایاس کہتے ہیں یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ ان سے حمید بن بلال نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ خطبہ پڑھ رہے تھے میں نے کہا میں مسافر ہوں اپنے دین کی باتیں پوچھنے آیا ہوں میں نہیں جانتا کہ میرے دین میں کیا باتیں ہیں وہ کہتے تھے کہ پھر نبیؐ میری طرف متوجہ ہوئے اور خطبہ چھوڑ دیا ایک کرسی چھوہارے کی چھال سے بنی ہوئی لائی گئی جس کے پائے لوہے کے تھے اس پر نبیؐ بیٹھ گئے اور مجھے وہ باتیں تعلیم کرنے لگے جو اللہ عزوجل نے آپ کو تعلیم کی تھیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ دارقطنی نے ابورفاعہ کے بیان میں اس بات کا یقین کر لیا ہے کہ یہ تمیم بن اسید ہیں ابوعمر نے کہا ہے کہ دارقطنی نے ایک دوسرے مقام پر یحییٰ بن معین اور ابن صواف اور عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انہوں نے اپنے والد سے تمیم بن نذیر روایت کیا ہے۔ یہ ابوعمر کا بیان تھا اور ابن مندہ نے تو وہی لکھا ہے جو اوپر بیان ہوا اور ابونعیم نے ان کو کسی کی طرف منسوب نہیں کیا بلکہ پورا تذکرہ لکھنے کے بعد کہا ہے کہ ان کا نام تمیم بن اسید ہے اور بعض لوگ ابن ایاس کہتے ہیں واللہ اعلم۔ اور امیر ابونصر نے نذیر یعنی ابوقتادہ عدوی کے بیان میں لکھا ہے کہ تمیم بن نذیر ان سے محمد بن سیرین اور حمید بن بلال نے روایت کی ہے پس کنیت میں انہوں نے مخالفت کی اور اسید یعنی ابورفاعہ کے بیان میں لکھا ہے کہ تمیم بن اسید اور بعض لوگ ابن اسد کہتے ہیں مگر ضمہ زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگ ابن اسد کہتے ہیں یہ عدوی ہیں بصرہ میں رہتے تھے امیر ابونصر نے کہا ہے کہ شباب نے حوثرہ بن اشرس سے روایت کی ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن حارث ہے بجستان میں عبدالرحمٰن بن سمرہ کے ساتھ ان کی وفات ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۱۵۔ حضرت تمیمؓ بن اوس

حضرت تمیمؓ بن اوس بن خارجہ بن سود بن خزیمہ اور بعض لوگ ان کو سواد بن خزیمہ بن ذراع بن عدی بن دار بن ہانی بن حبیب بن نمارہ بن لخم بن عدی بن عمرو بن سبا کہتے ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے ان کی کنیت ابورقیہ ہے۔ ان کی ایک بیٹی تھیں جن کا نام رقیہ تھا ان کے سوا اور کوئی اولاد ان کی نہ تھی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ (ان کے دادا کا نام) خارجہ بن سواد ہے اور اس کے سوا اور کچھ منقول نہیں ہے اور ہشام بن محمد نے کہا ہے کہ یہ تمیم بیٹے ہیں اوس بن حارثہ بن سود بن جذیمہ بن ذراع بن عدی بن دار بن ہانی بن حبیب بن نمارہ بن لخم بن عدی بن حارث بن مرہ بن ادد بن زید بن یشجب بن عریب بن زید بن کہلان بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان کے پس انہوں نے سبا اور عمرو کے درمیان میں کئی پشتیں قائم کر دیں اور دوسرے ناموں میں بھی تغیر کر دیا جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔

ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جساسہ[1] کی حدیث بیان کی تھی اور وہ صحیح حدیث ہے۔ان سے عبداللہ بن وہب اور سلیمان بن عامر اور شرحبیل بن مسلم اور قبیصہ بن ذویب نے روایت کی ہے۔یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے قصص[2] وحکایات بیان کئے انہوں نے حضرت عمرؓ سے اس کی اجازت چاہی تھی تو آپ نے انہیں اجازت دے دی تھی۔یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے مسجد میں چراغ روشن کئے۔یہ ابونعیم کا قول ہے۔انہوں نے فلسطین میں قیام کیا تھا اور نبیؐ نے انہیں فلسطین میں مقام عینون معانی میں دیا تھا اور ایک تحریر انہیں لکھ دی تھی یہ مقام اب تک بیت المقدس کے پاس مشہور ہے۔ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ پہلے مدینہ میں رہتے تھے پھر حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد شام چلے گئے تھے یہ پہلے نصرانی تھے ۹ھ میں اسلام لائے۔نماز تہجد بہت پڑھا کرتے تھے ایک شب کو (نماز تہجد پڑھنے) کھڑے ہوئے یہاں تک کہ صرف ایک آیت پر صبح کردی روتے جاتے تھے اور رکوع کرتے تھے اور سجدہ کرتے تھے وہ آیت یہ تھی:ام حسب الذین اجترحوا السیات الآیہ۔

ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالمغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شرحبیل بن مسلم خولانی نے بیان کیا کہ روح بن زنباع تمیم داری کی زیارت کو گئے تو انہوں دیکھا کہ وہ اپنے گھوڑے کے لیے مہیلا بنا رہے ہیں اور ان کے گھر والے سب ان کے گرد بیٹھے ہوئے ہیں۔روح نے ان سے کہا کہ کیا ان ان لوگوں میں کوئی ایسا نہ تھا جو اس کام کو کر لیتا انہوں نے کہا ہاں (تھا) مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان اپنے گھوڑے کے لیے مہیلا تیار کرے اور اس کو کھلائے اللہ ہر دانہ کے عوض میں اس کے لیے نیکیاں لکھتا ہے۔اس حدیث کو طاہر بن روح بن زنباع نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میرا گزر تمیم داری پر ہوا اور وہ اپنے گھوڑے کے لیے مہیلا تیار کر رہے تھے تو میں نے ان سے کہا الخ۔ان کی روایت سے اور احادیث بھی ہیں۔بہت خوش وضع اور خوش پوش تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۱۶۔حضرت تمیمؓ بن بشر

حضرت تمیمؓ بن بشر بن عمرو بن حارث بن کعب بن زید مناہ بن حارث بن خزرج۔احد میں شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۵۱۷۔حضرت تمیمؓ بن جراشہ

حضرت تمیمؓ بن جراشہ۔ثقفی ہیں۔ابن ماکولا نے ذکر کیا ہے کہ یہ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے اور ان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کے حضور میں قبیلہ ثقیف کے وفد کے ساتھ آیا تھا ہم سب لوگ اسلام لائے اور ہم نے آپ سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لیے ایک تحریر لکھ دیں جس میں چند باتوں کی اجازت ہو حضرت نے فرمایا تم خود لکھ لاؤ جو تمہاری سمجھ

[1] جساسہ ایک جانور کا نام ہے اس کو جساسہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ ادھر ادھر کی خبروں کا تجسس کر کے دجال سے جا کر بیان کرتا ہے اس کا مفصل تذکرہ اور حدیثوں میں ہے۔

[2] قصص وحکایات سے جھوٹے قصے کہانیاں مراد نہیں ہیں بلکہ اگلوں کے عبرت انگیز اور نصیحت آمیز واقعات مراد ہیں۔

میں آئے پھر اس کو میرے پاس لاؤ (حضرت علی مرتضٰی سے ہم نے کہا آپ لکھ دیجئے چنانچہ وہ لکھنے بیٹھے) ہم نے اس تحریر میں اپنے لیے سود اور زنا کی اجازت مانگی حضرت علیؓ نے اس کے لکھنے سے انکار کر دیا پس ہم خالد بن سعید بن عاص کے پاس گئے (اور ان سے لکھنے کے لیے کہا) علی نے ان سے کہا کہ تم جانتے ہو تم کو کیا لکھنا پڑے گا سعید نے کہا جو کچھ یہ لکھوائیں گے میں لکھ دوں گا اور رسول اللہ ﷺ حکم دینے کے لیے سزاوار ہیں چنانچہ انہوں نے لکھ دیا اور ہم وہ تحریر رسول اللہؐ کے پاس لے گئے آپ نے پڑھنے والے سے فرمایا کہ اس کو پڑھو چنانچہ جب وہ سود کے بیان پر پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ اس تحریر کے اس مقام پر میرا ہاتھ رکھ دو پس آپ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھ کر فرمایا: یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ و ذروا مابقی من الربوا الآیہ۔ (اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور جس قدر سود (تمہارا لوگوں کے ذمہ) باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو۔) اس کے بعد اس عبارت کو آپ نے مٹا دیا ہمارے دل میں اطمینان آ گیا۔ اور ہم نے پھر آپ سے نہیں کہا پھر جب زنا کے بیان پر پہنچا تو آپ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھ کر فرمایا: ولا تقربوا الزنا انه کان فاحشه الآیہ۔ (زنا کے قریب نہ جاؤ کیونکہ وہ بے حیائی ہے) اس کے بعد آپ نے اسے مٹا دیا اور حکم دیا کہ اب یہ تحریر ہم لوگوں کو لکھ کر دے دی جائے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۱۸۔ حضرت تمیمؓ بن حارث

حضرت تمیمؓ بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قرشی سہمی۔ حبش کے مہاجرین میں سے تھے اور سرزمین شام کے مقام اجنادین میں شہید ہوئے یہ بھائی ہیں سعید ابوقیس عبداللہ اور سائب کے۔ یہ سب بیٹے حارث کے تھے۔ یہ سب لوگ اسلام لائے تھے۔ ان کا ایک چھٹا بھائی اور تھا جو بدر کے دن گرفتار کر لیا گیا تھا۔ ان کا باپ حارث (مسلمانوں کے ساتھ) مسخراپن کرنے والوں میں تھا اور یہ وہی ہے جس کو لوگ ابن الغیطلہ کہتے تھے غیطلہ اس کی ماں کا نام تھا وہ قبیلہ کنانہ سے تھی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن اسحاق نے مہاجرین حبش میں تمیم کا ذکر نہیں کیا بلکہ ان کے عوض میں بشر بن حارث کا ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۱۹۔ حضرت تمیمؓ بن حجر

حضرت تمیمؓ بن حجر۔ کنیت ان کی ابواوس اسلمی۔ یہ قبیلہ اسلم کی بستی میں عرج کی طرف سے آ کے اترا کرتے تھے۔ یہ محمد بن سعد کاتب واقدی کا قول ہے۔ یہ تمیم بریدہ بن سفیان کے دادا ہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ابن سعد کو وہم ہو گیا صحیح وہ ہے جو ایاس بن مالک بن اوس بن عبداللہ بن عجر نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا اوس سے روایت کیا ہے کہ جب نبیؐ بوقت ہجرت ان کی طرف سے ہو کر گزرے تو انہوں نے اپنے غلام مسعود کو حضرت کے ہمراہ کر دیا تھا اوس کے نام میں یہ واقعہ بیان ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

۵۲۰۔ حضرت تمیمؓ بن حمام

حضرت تمیمؓ بن حمام انصاری۔ جنگ بدر میں شہید ہوئے اور ان کے اور ان کے ساتھیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی: ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات۔ (جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردہ نہ کہو) ان کا ذکر ابن مندہ نے کیا ہے اور اس کو محمد بن مروان سے انہوں نے محمد بن سائب سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس

سے روایت کیا ہے۔

ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض وہم کرنے والوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اس میں تصحیف کردی ہے ان کا نام عمیر بن حمام ہے۔ اس پر راوی حضرات اصحاب مغازی اور سیرت نگار متفق ہیں۔ کہ عمیر بن حمام حرام بن کعب بن غنم بن سلمہ کی اولاد سے ہیں۔ ان کے نام میں جس شخص نے تصحیف کی وہ محمد بن مروان سدی ہیں اور بعض لوگوں نے اس تصحیف میں ان کی پیروی کرلی ہے۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ عمیر کے بیان میں آئے گا۔ ان کا تذہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۲۱۔ حضرت تمیمؓ مولی خراش

حضرت تمیمؓ۔ خراش بن صمہ انصاری کے غلام تھے اپنے آقا خراش کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ عروہ بن زبیر نے اور زہری نے ان لوگوں میں کیا ہے جو جنگ بدر واحد میں شریک تھے رسول اللہؐ نے ان کے اور خباب غلام عتبہ بن غزوان کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۲۲۔ حضرت تمیمؓ بن ربیعہ

حضرت تمیمؓ بن ربیعہ بن عوف بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ بن زید جہنی۔ اسلام لائے اور حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے اور درخت کے نیچے آپ سے بیعۃ الرضوان کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ اور ہشام نے ان کا تذکرہ جمہرہ میں لکھا ہے۔

۵۲۳۔ حضرت تمیمؓ بن زید

حضرت تمیمؓ بن زید۔ عبداللہ بن زید انصاری مازنی کے بھائی ہیں۔ کنیت ان کی ابوعباد ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان سے ان کے بیٹے عباد نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی شیبہ نے اور ابوبشر یعنی بکر بن خلف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن زید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن ابی ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالاسود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عباد بن تمیم نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وضو فرمایا اور اپنے دونوں پیروں پر پانی [1] پھیر لیا اور نیز ان سے مروی ہے کہ نبیؐ سے پوچھا گیا کہ کسی شخص کو حالت نماز میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا اسے حدث ہوگیا آپ نے فرمایا اس کا وضو نہ جائے گا جب تک کہ وہ آواز نہ سنے یا اسے بو نہ معلوم ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ تمیم انصاری مازنی جو عباد کے والد تھے بعض لوگ ان کا نام تمیم بن عبد بن عمر کہتے ہیں اور بعض لوگ تمیم بن زید اور بعض لوگ تمیم بن عاصم کہتے ہیں ان کی کنیت ابوالحسن ہے ان سے ان کے بیٹے عباد نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور پانی اپنے پیروں پر پھیر لیا یہ حدیث ضعیف السند ہے۔ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے

---

[1] اس لفظ کلھا ہے مسح الماء علی رجلیہ۔ ہمارے زمانہ کے بعض دھوکہ دینے والوں نے اپنے رسالہ الوضو میں اسی قسم کے الفاظ بعض حدیثوں سے نقل کر کے یہ ظاہر کیا ہے کہ اہلسنت کے یہاں بھی وضو میں پیروں کا مسح آیا ہے۔

جوروایت کی ہے وہ صحیح ہے اور میں تمیم کو صرف اسی روایت کے ذریعہ سے جانتا ہوں حالانکہ اس روایت میں و نیز ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے پھر ابونعیم نے ان کے بھائی کے بیان میں لکھا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن زید بن عاصم بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن ہے انصاری مازنی ہیں۔ مازن بن نجار کی اولاد سے مشہور کنیت ان کی ابن ام عمارہ تھی۔ احد میں شریک ہوئے اور بدر میں شریک نہیں ہوئے پھر ابونعیم نے کہا ہے کہ ان سے ان کے بھتیجے عباد بن تمیم نے روایت کی ہے۔ پس جب ابونعیم عباد کی روایت کو ان کے چچا سے صحیح کہتے ہیں پھر وہ تمیم کو کیوں نہیں جانتے؟ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۲۴۔ حضرت تمیمؓ بن سعد

حضرت تمیمؓ بن سعد۔ تمیمی۔ یہ قبیلہ تمیم کے وفد میں تھے جو رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا تھا یہ سب لوگ اسلام لائے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۵۲۵۔ حضرت تمیمؓ بن سلمہ

حضرت تمیمؓ بن سلمہ۔ ان کی حدیث خالد حذاء نے بواسطہ ایک شخص کے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اس حال میں کہ ہم نبیؐ کے پاس تھے کہ یکایک ایک شخص آپ کے پاس سے لوٹا میں نے اسے پشت کی طرف سے دیکھا کہ وہ عمامہ باندھے ہوئے تھا اس نے اپنا عمامہ کچھ پیچھے بھی لٹکایا تھا میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ تابعین میں بھی ایک شخص تمیم بن سلمہ ہیں وہ ابوالزبیر سے اور تابعین سے روایت کرتے ہیں میں ان کو ان تمیم کے علاوہ سمجھتا ہوں واللہ اعلم۔ اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ہمیں ابوزکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے عمر بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابومحمد کے چچا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن محمد بن عیسیٰ وراق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبیداللہ بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مسعر نے زیاد بن فیاض سے انہوں نے تمیم بن سلمہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ شخص جو امام سے پہلے اپنا سر (رکوع سجدے سے) اٹھالیتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر کے مثل کر دے گا۔

۵۲۶۔ حضرت تمیمؓ بن عبد عمرو

حضرت تمیمؓ بن عبد عمرو کنیت ان کی ابوالحسن۔ مازنی۔ حضرت علی بن ابی طالب کی طرف سے مدینہ کے حاکم تھے جبکہ سہل بن حنیف (حاکم مدینہ) حضرت علیؓ کے پاس عراق چلے گئے۔ اس مضمون کو ابونعیم نے اپنی سند سے ابن اسحاق تک نقل کیا ہے اور ابوموسیٰ بن ابوحفص بن شاہین سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا تمیم یعنی ابوالحسن بن عبد عمرو بن قیس بن محرث بن حارث ابن ثعلبہ بن مازن بن نجار۔ ان کا تذکرہ محمد بن ابراہیم نے محمد بن یزید سے انہوں نے اپنے راویوں سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اس سے مفصل آئے گا۔

۵۲۷۔ حضرت تمیمؓ غنمی

حضرت تمیمؓ غنمی۔ بنی غنم بن سلم بن مالک بن اوس بن حارثہ انصاری اوسی بدری کے غلام تھے یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ بالاتفاق سب قائل ہیں کہ یہ جنگ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور ابوعمر نے لکھا ہے کہ ابن ہشام نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد بن خیثمہ کے غلام تھے اور سعد بنی غنیم کے سردار تھے۔ طبری نے کہا کہ سلم سین کے زیر کے ساتھ ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۲۸۔ حضرت تمیمؓ بن غیلان

حضرت تمیمؓ بن غیلان بن سلمہ ثقفی۔ ان کا نسب ان کے والد کے بیان میں آئے گا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے فضل نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان بن حرب کو اور مغیرہ بن شعبہ کو اور ایک اور شخص کو جو انصاری تھا یا خالد بن ولید تھے بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ قبیلہ ثقیف کے بت کو توڑ ڈالیں (اور وہاں ایک مسجد بنا دیں) ان لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم ان کی مسجد کہاں بنائیں آپ نے فرمایا جہاں ان کا بت خانہ ہے تا کہ اللہ کی پرستش اس مقام پر کی جائے جہاں اس کی پرستش نہ ہوتی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۲۹۔ حضرت تمیمؓ بن معبد

حضرت تمیمؓ بن معبد بن عبد سعد بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث انصاری۔ اوسی۔ حارثی۔ احد میں اپنے والد معبد کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے ان کے والد کے ذکر میں کیا ہے۔

۵۳۰۔ حضرت تمیمؓ بن نسر

حضرت تمیمؓ بن نسر بن عمرو۔ انصاری خزرجی۔ بنی خزرج میں سے ہیں۔ احد میں نبیؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابن ماکولا نے کیا ہے اور ان کو نسر کے نام میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے سفیان بن نسر کا بھی ذکر کیا ہے اور ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ لکھا ہے۔ اور ابن کلبی نے لکھا ہے کہ سفیان بن نسر بن عمرو بن حارث بن کعب بن زید مناہ بن حارث بن خزرج بدر میں نبیؐ کے ہمراہ شریک تھے ابوعمر نے سفیان کے نام میں ان کا ذکر کیا ہے۔ تمیم کے نام میں کسی نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

۵۳۱۔ حضرت تمیمؓ بن یزید

حضرت تمیمؓ بن یزید۔ اور بعض لوگ ابن زید کہتے ہیں۔ ان کا حال کچھ معلوم نہیں۔ الملیح رقی نے ابو ہاشم جعفی سے انہوں نے تمیم بن یزید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم مسجد قبا میں گئے فجر کی روشنی خوب پھیل گئی تھی اور نبیؐ نے معاذ کو حکم دیا تھا کہ نماز پڑھا دیا کریں اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ ان کا ذکر ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۳۲۔ حضرت تمیمؓ بن یعار

حضرت تمیمؓ بن یعار بن قیس بن عدی بن امیہ بن خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج بن حارثہ۔ جنگ بدر میں شریک تھے

ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی کہا ہے کہ یہ خدری ہیں اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ خدارہ بن عوف کی اولاد سے ہیں جو خدرہ کے بھائی تھے۔ اسی طرح حکم بن عمرو غفاری کے متعلق بھی کہا گیا ہے اور وہ غفار کے بھائی نعیلہ کی اولاد میں سے ہیں۔ اور ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ یہ تمیم بیٹے ہیں یعار بن نسر بن عمرو انصاری خزرجی کے احد میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے انہوں نے کہا ہے کہ علی بن عمر دار قطنی نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن ماکولا نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔

۵۳۳۔ حضرت تمیمؓ

حضرت تمیمؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ ان سے یزید بن حصین نے سبا کے قصہ میں ایک حدیث روایت کی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ تمیم داری ہیں۔ مگر وہ حدیث صحیح نہیں ابوعمر نے لیث بن سعد سے انہوں نے موسیٰ بن علی سے انہوں نے یزید بن حصین سے انہوں نے تمیم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبی ﷺ سے سبا کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ عورت ہے یا مرد اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب التاء مع الواو و مع الیاء

۵۳۴۔ حضرت توامؓ ابودخان

حضرت توامؓ۔ ان کی کنیت ابودخان ہے۔ ان کی حدیث عباس ازرق نے ہذیل بن مسعود سے انہوں نے شعبہ بن دخان بن توام سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یہ شعر موزوں کلام عرب کا نام ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۳۵۔ حضرت تیہانؓ بن تیہان

حضرت تیہانؓ ابوالہیثم بن تیہان کے والد ہیں۔ محمد بن جعفر مطین نے ہناد بن سری سے انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے ابوالہیثم بن تیہان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے اثنائے سفر خیبر میں عامر بن اکوع سے یہ فرماتے ہوئے سنا (اکوع کا نام سنان ہے) کہ ہمیں کچھ اپنے اشعار سناؤ تو عامر اتر پڑے۔ اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے رجز پڑھنا شروع کیا اور یہ اشعار پڑھے:

والله لولا الله ما اهتدينا ولا تصدقنا ولا صلينا

فانزلن سكينة علينا وثبت الاقدام ان لاقينا

قسم اللہ کی اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔

پس اے اللہ! تو ہم پر اطمینان نازل کر۔ اور جب ہم (دشمن سے) مقابلہ کریں تو (ہمیں) ثابت قدم رکھ۔

ہم سے یہ حدیث ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک اسی کے مثل بیان کی یونس بن بکیر نے کہا ہے کہ یہ صحیح ہے کہ اس حدیث کو ابراہیم بن ابی الہیثم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ابونعیم نے ان کی حدیث محمد بن سوقہ سے انہوں نے اسعد بن تیہان سے روایت کی ہے جو ہم اس کے بعد والے تذکرہ میں ذکر کریں گے انہوں نے ان دونوں کو ایک کر دیا

ہے اور ابن مندہ نے انہیں دو قرار دیا ہے۔

۵۳۶۔ حضرت تیہان ؓ

حضرت تیہان ؓ یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کی حدیث کی سند میں کلام ہے۔ ابو عبداللہ جعفی نے محمد بن سوقہ سے انہوں نے اسعد بن تیہان انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ آپ نے موذن کی آواز سن کر ویسا ہی فرمایا (یعنی یہ کہ ہمیں اپنے شعر سناؤ) ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے صرف اسی سند سے مروی ہے صرف ابن مندہ نے اس تذکرہ کو لکھا ہے اور ابو نعیم نے اس حدیث کو تیہان والد ابو الہیثم کے بیان میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث میں اور اس حدیث میں جو اس سے پہلے گزر چکی کلام ہے۔

باب الثاء۔ باب الثاء والالف

۵۳۷۔ حضرت ثابت ؓ بن اثلہ

حضرت ثابت ؓ بن اثلہ انصاری اوسی۔ خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شہید ہوئے ان کا تذکرہ عبدان نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۵۳۸۔ حضرت ثابت ؓ مولی اخنس

حضرت ثابت ؓ مولی اخنس بن شریق بن عمرو بن وہب ثقفی کے غلام تھے جو بنی زہرہ بن کلاب کے حلیف تھے۔ ثابت مہاجرین میں سے تھے پھر مصر چلے گئے تھے۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ عبدان کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۳۹۔ حضرت ثابت ؓ بن اقرم

حضرت ثابت ؓ بن اقرم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن جشم بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن انی بن بلی۔ یہ مرہ بن حباب بن عدی بلوی کے چچازاد بھائی ہیں انصار سے ان کی حلف کی دوستی تھی۔ عروہ اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک رہے اور غزوۂ موتہ میں جعفر بن ابی طالب ؓ کے ہمراہ تھے پھر جب عبداللہ بن رواحہ شہید ہوئے تو جھنڈا انہیں دیا گیا مگر انہوں نے وہ جھنڈا خالد بن ولید کو دے دیا اور کہا کہ تم فن حرب کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔ یہ ثابت ۱۱ھ میں قتال مرتدین میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں ۱۲ھ میں ان کو طلیحہ اسدی نے قتل کیا تھا اور عکاشہ بن محصن بھی انہیں کے ہمراہ شہید ہوئے تھے۔ طلیحہ اور ان کے بھائی نے مل کے ان دونوں کو قتل کیا اس کے بعد طلیحہ مسلمان ہو گئے تھے اور عروہ نے کہا ہے کہ نبی ﷺ نے ایک لشکر نجد کی طرف بھیجا تھا اس کے سردار ثابت بن اقرم تھے اسی واقعہ میں ثابت بن اقرم شہید ہوئے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۴۰۔ حضرت ثابتؓ بن جذع

حضرت ثابتؓ بن جذع۔ جذع کا نام ثعلبہ بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شاردہ بن تزید بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی ثم السلمی۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ ثابت بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے اور زہری نے کہا ہے کہ یہ بدری ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۴۱۔ حضرت ثابتؓ بن حارث

حضرت ثابتؓ بن حارث انصاری۔ جنگ بدر میں شریک تھے۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہے۔ ان سے حارث بن یزید نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا یہود کی عادت تھی کہ جب ان کا کوئی چھوٹا بچہ مر جاتا تو کہتے تھے کہ یہ صدیق ہے نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا یہود جھوٹ بولتے ہیں۔ [1] اللہ تعالیٰ جب کسی جان کو ماں کے پیٹ میں پیدا کرتا ہے تو اسی وقت وہ شقی و سعید (بھی لکھ دیتا) ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **ھو اعلم بکم اذا انشاء کم من الارض و اذا نتم اجنة فی بطون امھتکم الآیہ**۔ (وہ (اللہ) تم سے خوب واقف ہے جبکہ اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور جبکہ تم اپنی ماں کے شکم میں بچے تھے)۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۴۲۔ حضرت ثابتؓ بن حسان

حضرت ثابتؓ بن حسان بن عمرو بنی عدی بن نجار سے ہیں۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ زہری کا قول ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۵۴۳۔ حضرت ثابتؓ بن خالد

حضرت ثابتؓ بن خالد بن نعمان بن خنسا بن عسیرہ بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک۔ بنی تیم اللہ سے ہیں۔ ان کا نسب ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ ثابت بیٹے ہیں خالد بن عمرو بن نعمان بن خنسا جو مالک بن نجار کی اولاد سے ہیں موسیٰ بن عقبہ عروہ بن زبیر اور ابن اسحاق نے کہا کہ وہ بدر میں بھی شریک ہوئے تھے۔ اور ابن حبیب نے کہا کہ انہوں نے ابن کلبی سے روایت کیا ہے۔ ثابت بن خالد بن نعمان بن خنساء بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار کے جنگ بدر میں شریک تھے۔ یہ اور ابو ایوب عبد بن عوف میں جا کے مل جاتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن مندہ نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر میں بنی غنم سے ثابت بن خالد بن نعمان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ موسیٰ بن عقبہ نے ان کو بنی تیم اللہ سے لکھا ہے اور ابن ابن شہاب نے شرکائے بدر میں ابن اسحاق کی طرح ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ بنی تیم اللہ سے ہیں۔

میں کہتا ہوں بے شک ابن مندہ نے یہ گمان کیا ہے کہ بنی غنم اور ہیں اور بنی تیم اللہ اور ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ غنم بیٹے ہیں

---

[1] یعنی بغیر علم کے یہ بات کہتے ہیں چھوٹے بچوں کی بابت علماء اسلام مختلف ہیں بعض کہتے ہیں کہ سب ناجی ہیں بعض کہتے ہیں قطعاً سب ناجی نہیں ہیں جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے حنفیہ کا مسلک اس بارے میں سکوت ہے۔

مالک ابن نجار کے اور نجار کا نام تیم اللہ ہے نام ان کا تیم اللات تھا مگر تیم اللہ مشہور ہوا نجار ان کا لقب ہے ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔
یہ ثابت احد میں بھی شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بیر معونہ میں شہید ہوئے۔ واللہ اعلم

۵۴۴۔ حضرت ثابتؓ بن خنساء

حضرت ثابتؓ بن خنساء بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی نجاری۔ صرف واقدی کے قول کے موافق یہ جنگ بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ حافظ ابوعبد اللہ بن مندہ نے ثابت بن خالد بن نعمان بن خنساء کا ذکر لکھا ہے جو بنی تیم اللہ سے تھے اور جنگ بدر میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ بلاشک یہ اور ہیں کیونکہ نسب میں باپ دادا کا نام مختلف ہے پھر ثابت بن خالد بنی مالک بن نجار سے ہیں اور یہ بنی عدی بن نجار سے ہیں۔ پس میں نہیں سمجھتا کہ یہ بات ابوموسیٰ پر کیونکر مشتبہ ہوگئی۔

۵۴۵۔ حضرت ثابتؓ بن دحداح

حضرت ثابتؓ بن دحداح۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں دحداحہ بن نعیم بن غنم بن ایاس۔ کنیت ان کی ابوالدحداح ہے۔ بنی انیف میں سے ہیں یا بنی عجلان میں سے۔ بنی زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف کے حلفا میں سے ہیں۔ محمد بن عمر واقدی نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عمر خطمی کہتے ہیں کہ ثابت بن دحداح احد کے دن سامنے آئے اور مسلمان اس وقت متفرق ہو رہے تھے اور پریشان تھے پس یہ چلانے لگے کہ اے گروہ انصار میرے پاس آؤ میں ثابت بن دحداح ہوں اگر محمد (ﷺ) مقتول ہو گئے (تو ہو جانے دو) اللہ زندہ ہے کبھی نہ مرے گا لہٰذا تم اپنے دین کی طرف سے لڑو اللہ تمہیں غالب کرے گا اور تمہاری مدد کرے گا چنانچہ ایک جماعت انصار کی ان کے پاس جمع ہو گئی اور وہ مسلمانوں کو اپنے ساتھ لے کے (کفار پر) حملہ کرنے لگے۔ ان کے مقابلہ پر کافروں کا ایک سخت لشکر آیا جس میں ان کے سردار تھے خالد بن ولید اور عمرو بن عاص اور عکرمہ بن ابی جہل اور ضرار بن خطاب یہ سب لوگ مل کر ایک دوسرے پر حملہ کرنے لگے ثابت پر خالد بن ولید نے نیزہ سے حملہ کیا اور نیزہ ان کے پار کر دیا کہ یہ جان بحق ہو کے گر پڑے اور ان کے ساتھ اور جس قدر انصار تھے وہ بھی شہید ہو گئے پس اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس دن سب مسلمانوں کے آخر میں یہی لوگ شہید ہوئے۔ واقدی نے کہا ہے کہ ہمارے بعض راوی کہتے تھے کہ ثابت ان زخموں سے اچھے ہو گئے تھے اور اپنے بستر پر ان کا انتقال ہوا تھا اسی زخم کی وجہ سے جو اس دن انہیں لگا تھا رسول اللہؐ کے حدیبیہ سے لوٹتے وقت یہ زخم کھل گیا تھا۔ اور سماک بن حرب نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم نے ابن دحداح پر جو انصار کے ایک شخص تھے نماز پڑھی پھر جب ہم ان کی نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص رسول اللہؐ کے پاس گھوڑا لے آیا اور آپ اس پر سوار ہو کے لوٹ آئے یہ روایت بھی اسی قول کی تائید کرتی ہے کہ وہ اپنے بستر پر مرے۔ ہم نے ان کا تذکرہ ان کی کنیت میں کیا ہے۔

۵۴۶۔ حضرت ثابتؓ بن دینار

حضرت ثابتؓ بن دینار۔ ابراہیم بن جنید نے کہا ہے کہ یہ ثابت بیٹے ہیں عاذب کے بھائی ہیں براء بن عازب کے اور والد

ہیں عدی ابن ثابت کے۔ ان کا تذکرہ ابوعبداللہ بن ماجہ نے اپنی سنن میں نماز کے بیان میں کیا ہے۔ انہوں نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے ہیثم بن جمیل سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے ابان بن ثعلب سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب نبیؐ منبر پر (خطبہ پڑھنے) کھڑے ہوتے تھے تو آپ کے صحابہ آپ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے تھے ابن ماجہ نے کہا ہے کہ میں اس سند کو متصل سمجھتا ہوں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عدی بن ثابت انہیں ثابت کے بیٹے ہیں اور ابوعمر نے ذکر کیا ہے کہ عدی بن ثابت (ان ثابت کے بیٹے نہیں بلکہ وہ) ثابت بن قیس بن حلیم کے بیٹے ہیں واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۴۷۔ حضرت ثابتؓ بن ربیع

حضرت ثابتؓ بن ربیع۔ عبدان نے ان کا تذکرہ اپنی سند سے یزید بن حبیب سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہؐ ثابت ابن ربیع کے پاس تشریف لے گئے اور وہ حالت نزع میں مبتلا تھے رسول اللہ ﷺ نے انہیں آواز دی مگر وہ بولے نہیں تو رسول اللہؐ رونے لگے اور فرمایا کہ اگر وہ میری آواز کو سنتے تو ضرور جواب دیتے اس وقت ان کی ہر ہر رگ کو موت کا صدمہ بہت شدت کے ساتھ محسوس ہو رہا ہے عورتیں بھی رونے لگیں اسامہ بن زید نے انہیں منع کیا تو رسول اللہؐ نے منع فرمایا کہ جب تک یہ زندہ ہیں ان کو رونے دو مگر جس وقت ان کی جان نکل جائے اس وقت پھر میں کسی رونے والی کی آواز نہ سنوں۔ عبدان نے اس حدیث کو ایسا ہی لکھا ہے اور یہ حدیث جابر یا جبر بن عتیک کی روایت سے مشہور ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ یہ واقعہ عبداللہ بن ثابت کا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۴۸۔ حضرت ثابتؓ بن ربیعہ

حضرت ثابتؓ بن ربیعہ۔ بنی عوف بن خزرج کی اولاد سے ہیں پھر بنی حبلی میں داخل ہوئے تھے ان کا نام سالم بن غنم بن عوف بن خزرج ہے۔ انصاری ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور کہا ہے کہ یہ (یقینی بات نہیں ہے بلکہ) مشکوک ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۴۹۔ حضرت ثابتؓ بن رفاعہ

حضرت ثابتؓ بن رفاعہ انصاری۔ ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جو قتادہ نے مرسلاً روایت کی ہے کہ ثابت بن رفاعہ کے چچا جو انصار میں سے ایک شخص تھے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور ثابت اس زمانے میں یتیم تھے۔ اور انہیں کی تربیت میں تھے انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! ثابت یتیم ہے اور میری تربیت میں ہے مجھے اس کے مال سے کس قدر نفع اٹھانا جائز ہے؟ آپ نے فرمایا اس قدر کہ تم دستور کے موافق کھالو بغیر اس کے کہ اپنا مال بچا کر ان کا مال صرف کر دو (یعنی جب تمہارے پاس نہ ہو تو ان کے مال سے کھالو ورنہ نہیں) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۵۰۔ حضرت ثابتؓ بن رفیع

حضرت ثابتؓ بن رفیع۔ بعض لوگ ان کو ثابت بن رویفع کہتے ہیں۔ انصاری تھے بصرہ میں رہتے تھے پھر مصر کی طرف چلے

گئے تھے۔ان سے صرف حسن (بصری) نے اور اہل شام نے روایت کی ہے۔ حسن نے روایت کی ہے کہ انہیں لشکر کی سرداری اکثر ملا کرتی تھی یہ کہتے تھے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا تھا کہ خبردار غنیمت میں خیانت نہ کرنا (یہ بھی خیانت ہے کہ) کسی عورت سے قبل تقسیم کے نکاح کرلیا جائے بعد اس کے وہ تقسیم کے لئے حوالہ کی جائے۔ (یہ بھی خیانت ہے) کوئی شخص (مال غنیمت کا) کپڑا قبل تقسیم کے پہن لے یہاں تک کہ جب وہ پرانا ہوجائے تو اس کو تقسیم کے لئے حوالہ کرے۔ان کا تذکرہ تینوں لکھا ہے مگر ابونعیم نے ان کا نام صرف ثابت رفیع لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابوعمر نے ثابت رفیع لکھ کر کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو ثابت بن رویفع کہتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ بعض علماء نے ثابت رفیع کو ذکر کیا ہے اور وہی حدیث بیان کی ہے جو اوپر مذکور ہوئی اور کہا ہے کہ یہ تصحیف ہے۔ ابوسعید بن یونس نے اہل مصر کی تاریخ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے اور کہا ہے کہ (ان کا صحیح نام) ثابت بن رویفع بن ثابت بن سکن (ہی) انصاری ہیں۔انہوں نے ابن ابی ملیکہ بلوی سے روایت کی ہے اور ان سے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے اور حسن بصری نے ثابت بن رفیع سے جو اہل مصر میں سے تھے اور اکثر سردار لشکر کئے جاتے تھے غنیمت میں خیانت کرنے کی ممانعت روایت کی ہے ابوسعید نے کہا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ثابت بن رویفع بن ثابت ہیں ان کے والد رویفع بن ثابت تھے اور میرے نزدیک یہ وہی ہیں جن سے حسن بصری نے روایت کی بعض علمانے یہ بھی کہا ہے کہ ابوسعید اپنے شہر والوں کے حال سے خوب واقف ہیں اور اہل مصر کے بارے میں اکثر ائمہ انہی کی طرف رجوع کرتے ہیں یہ بہت صحیح ہے کیونکہ ثابت بن رویفع اگر یہ نہیں ہیں تو پھر وہ کون ہیں واللہ اعلم اسی کی تائید کرتی ہے وہ روایت جو ہم سے ابوالفراج بن ابی الرجا اصفہانی انے اجازۃً اپنی اسناد سے ابوبکر بن ابی عاصم تک بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہمیں عبداللہ بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسرائیل نے زیاد مصفر سے انہوں نے حسن سے انہوں نے ثابت بن رویفع سے جو اہل مصر میں سے تھے اور لشکر کے سردار بنائے جایا کرتے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خبردار غنیمت میں خیانت نہ کرنا (یہ بھی خیانت ہے کہ) کسی عورت سے قبل تقسیم کے نکاح کرلیا جائے پھر وہ تقسیم کے لئے واپس کی جائے یا کوئی شخص کپڑا پہنے پھر جب وہ پرانا ہوجائے تو اسے تقسیم کے لئے واپس کرے۔

۵۵۱۔حضرت ثابتؓ بن زید حارثی

حضرت ثابتؓ بن زید حارثی بنی حارث بن خزرج کے اولاد میں سے ہیں۔انصار میں سے ہیں۔کنیت ان کی ابوزید ہے۔یہ وہی ہیں جنہوں نے نبیؐ کے زمانے میں قرآن جمع کیا تھا ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ قیس بن زعوراء کہتے ہیں اور بعض لوگ قیس بن سکن عدی بن نجار سے ہیں جیسا کہ انس بن مالک نے ذکر کیا ہے اور وہ صحیح ہے حضرت انس سے جب پوچھا گیا کہ قرآن کس کس نے جمع کیا تھا تو انہوں نے کہا کہ معاذ نے اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت نے اور میرے ایک چچا ابوزید نے۔ ہشام کلبی بھی اسی طرف گئے ہیں ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۵۲۔حضرت ثابتؓ بن زید

حضرت ثابتؓ بن زید بن مالک بن عبید بن کعب بن عبدالاشہل۔انصاری اوسی اشہلی۔سعد بن زید کے بھائی ہیں جو جنگ بدر میں شریک تھے۔کنیت ان کی ابوزید ہے۔عباس بن محمد دوری نے یحییٰ بن معین سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ ابوزید یہ وہی

ہیں جنہوں نے رسول خداﷺ کے زمانے میں قرآن جمع کیا تھا۔ان کا نام ثابت بن زید تھا۔ابوعمر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ سوا یحییٰ بن معین کے اور کوئی اس کا قائل ہو بعض لوگوں نے اس کے سوا اور باتیں بھی کہی ہیں عنقریب ان کے متعلق اختلافات کنیت کے باب میں ابوزید کے نام میں آئیں گے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے ابن معین کے قول میں اعتراض ہے کیونکہ انہوں نے ان ابوزید کو جنہوں نے کہ قرآن جمع کیا تھا بنی عبدالاشہل سے قرار دیا ہے حالانکہ حضرت انس نے کہا ہے کہ وہ میرے چچا تھے پس وہ بنی نجار میں سے ہوں گے اور بنی نجار خزرج کی ایک شاخ ہے اور نبی عبدالاشہل اوس کی شاخ ہے پس یہ بنی عبدالاشہل سے نہیں ہوسکتے واللہ اعلم۔

۵۵۳۔حضرت ثابتؓ بن زید بن ودیعہ

حضرت ثابتؓ بن زید بن ودیعہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن یزید بن ودیعہ ان کا ذکر ثابت بن ودیعہ اور ثابت بن یزید کے بیان میں آئے گا۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے ثابت بن ودیعہ کے بیان میں کیا ہے۔

۵۵۴۔حضرت ثابتؓ بن سفیان

حضرت ثابتؓ بن سفیان بن عدی بن عمرو بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی اور ان کے بیٹے ہیں سماک اور حارث احد میں شریک تھے حارث اسی جنگ میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۵۵۔حضرت ثابتؓ بن سماک

حضرت ثابتؓ بن سماک بن ثابت بن سفیان بن عدی۔یہ پوتے ہیں ان ثابت کے جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا یہ بھی احد میں شریک تھے۔ابن شاہین نے ان دونوں کا تذکرہ کیا ہے پس یہ ثابت اور ان کے والد اور ان کے دادا سب جنگ احد میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۵۶۔حضرت ثابتؓ بن صامت

حضرت ثابتؓ بن صامت انصاری۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عبادہ بن صامت کے بھائی ہیں ان کی حدیث اسماعیل بن ابی اویس نے ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ثابت بن صامت سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے رسول خداﷺ کو بنی عبدالاشہل کی مسجد میں دیکھا کہ آپ ایک چادر پر بیٹھے ہوئے اور اس کو لپیٹے ہوئے تھے زمین کی خنکی کے سبب سے۔ابن ابی حبیبہ کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے تو وہی کہا ہے جو ہم نے بیان کیا (یعنی اسماعیل) اور بعض لوگوں نے عبدالرحمٰن بن عبدالرحمٰن بن ثابت کہا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن صامت اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں۔یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ثابت بن صامت انصاری اشہلی۔ان کی حدیث ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ثابت بن صامت زمانہ جاہلیت ہی میں انتقال کر چکے ہیں ان کے بیٹے عبدالرحمٰن البتہ صحابی ہیں۔ان کا تذکرہ

تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اگر یہ اشہلی ہیں جیسا کہ ابوعمر نے بیان کیا ہے تو پھر یہ عبادہ بن صامت کے بھائی نہیں ہو سکتے کیونکہ عبادہ خزرجی ہیں اور عبدالاشہل قبیلہ اوس کی شاخ ہے اور ابو حاتم بن حبان نے کہا ہے کہ ثابت بن صامت اشہلی بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں مگر اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ ہیں اور وہ فن حدیث میں ضعیف سمجھے گئے ہیں یہ قول ابوعمر کے اس بیان کی تائید کرتا ہے کہ وہ اشہلی ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم نے عبدالرحمٰن کے نام میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ عبدالرحمٰن ابن ثابت بن صامت بن عدی بن کعب انصاری اشہلی ان دونوں نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ثابت ہیں صامت بن عدی بن کعب انصاری اشہلی ان دونوں نے کہا ہے کہ بخاری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور مسلم بن حجاج نے تابعین میں یہ بیان بھی اسی کی تائید کرتا ہے کہ یہ اشہلی ہیں اور ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ ثابت بن صامت بن عدی بن کعب بن عبدالاشہل بن جشم یہ عبادہ بن صامت کے بھائی نہیں ہیں کیونکہ عبادہ اور ان کے بھائی اوس قبیلہ خزرج سے ہیں اور انہوں نے اپنی سندا سے علی بن مبارک صنعانی سے انہوں نے ابن ابی اویس سے انہوں نے ابن حبیبہ سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ثابت بن صامت سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول خدا ﷺ بنی عبدالاشہل کی مسجد میں کھڑے ہوئے یہ بیان انہیں لوگوں کی تائید کرتا ہے جو ان کو عبادہ کا بھائی نہیں کہتے۔ واللہ اعلم

۵۵۷۔ حضرت ثابتؓ بن صہیب

حضرت ثابتؓ بن صہیب بن کرز بن عبد مناہ بن عمرو بن غیان بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ انصاری خزرجی ساعدی۔ احد میں شریک تھے طبری نے ان کو ذکر کیا ہے ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۵۵۸۔ حضرت ثابتؓ بن ضحاک

حضرت ثابتؓ بن ضحاک بن امیہ بن ثعلبہ بن جشم بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج۔ انصاری خزرجی ہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعمر نے (ان کے نسب میں) سالم کو عمرو بن عوف بن خزرج کا بیٹا کہا ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج۔ کنیت ان کی ابو یزید ہے۔ شام میں رہتے تھے پھر بصرہ چلے گئے تھے۔ یہ بھائی ہیں ابوجبیرہ بن ضحاک کے ثابت بن ضحاک جنگ خندق میں رسول خدا کے ہمراہ سواری پر سوار تھے اور مقام حمراالاسد کی طرف جنگ احد میں رسول خدا ﷺ کے رہبر یہی تھے۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ یہ اس زمانے میں کم سن تھے۔ یہ سب بیان ابوعمر کا ہے مگر اس میں اعتراض ہے کیونکہ جو شخص مقام میں حمراء الاسد تک نبی ﷺ کا رہبر ہو۔ یہ سنہ ۳ھ کا واقعہ ہے اور بیعۃ الرضوان سنہ ۶ھ کا واقعہ ہے وہ بیعۃ الرضوان میں صغیر السن کیونکر ہوگا جب کہ وہ اس سے پہلے رہبر بن چکا تھا کیونکہ رہبر تو بڑا ہی آدمی ہوتا ہے۔[1] اور ابوعمر کا یہ کہنا بھی صحیح نہیں کہ وہ ابوجبیرہ کے بھائی ہیں کیونکہ ابوعمر نے ابوجبیرہ کا نسب اس طرح بیان کیا ہے۔ ابوجبیرہ بن ضحاک بن ثعلبہ انصاری اشہلی اور کلبی نے بھی ان کا نسب بنی عبدالاشہل میں اسی

---

[1] یہ کلیہ صحیح نہیں کبھی بچوں کو بھی راہ بتانے کے لئے ساتھ لے لیتے ہیں خصوصاً جو بعض بچے ذہین اور سمجھدار ہوتے ہیں وہ بڑوں کے برابر اس کام کو انجام دے دیتے ہیں۔

طرح بیان کیا ہے پس یہ ابوجبیرہ کے بھائی کس طرح ہو سکتے ہیں ابوجبیرہ تو قبیلہ اوس سے ہیں اور یہ ثابت قبیلہ خزرج سے ہیں اور تعجب ہے کہ ابوعمر نے ان ثابت کو تو ابو جیرہ کا بھائی کہہ دیا اور ان کے بعد والے ثابت کو ابوجبیرہ کا بھائی نہیں کہتے حالانکہ نسب ان دونوں کا ایک ہے پس اگر وہ ان کے بعد والے ثابت کو ابوجبیرہ کا بھائی کہتے تو بہتر ہوتا اور ابونعیم نے کہا ہے کہ محمد بن سعد نے ثابت کا نسب اس طرح بیان کیا ہے ثابت بن ضحاک بن امیہ بن ثعلبہ بن جشم بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج مگر اور کسی نے ان کی موافقت نہیں کی نہ ان کا کہیں ذکر ہے نہ کوئی حدیث ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۵۹۔ حضرت ثابتؓ بن ضحاک بن خلیفہ

حضرت ثابتؓ بن ضحاک بن خلیفہ بن ثعلبہ بن عدی بن کعب بن عبدالاشہل۔ ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب خلیفہ سے آگے نہیں بیان کیا اور کہا ہے کہ یہ ابوجبیرہ بن ضحاک کے بھائی ہیں۔ حدیبیہ میں شریک تھے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ بخاری نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے بخاری نے اپنی کتاب میں صرف یہ ذکر کیا ہے کہ یہ حدیبیہ میں شریک تھے اور انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے، جو ابوقلابہ ان سے اور انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے یہ حدیث ابوالفرج بن یحیٰی بن محمود بن سعد نے ہم سے اپنی اسناد کے ساتھ مسلم بن حجاج تک بیان کی کہ وہ کہتے تھے ہم سے یحیٰی بن یحیٰی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن ابی سلام بن ابی سلام دمشقی نے یحیٰی بن ابی کثیر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابوقلابہ نے مجھے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مجھے ثابت بن ضحاک نے خبر دی کہ انہوں درخت کے نیچے رسول ﷺ سے بیعت کی تھی۔

ہمیں ابوالربیع سلیمان بن محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں ابونصر محمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہدبہ بن خالد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابان بن یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابی کثیر نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابوقلابہ نے نے بیان کیا کہ ان سے ثابت بن ضحاک نے بیان کیا کہ رسول خداؐ نے فرمایا جو شخص اسلام کے کے سوا [1] اور کسی دین پر جھوٹی قسم کھائے تو وہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے کہا اور کسی شخص پر ایسی چیز کی نذر واجب نہیں ہے جو اس کے اختیار سے باہر ہو اور ان سے عبداللہ مغفل نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے مزارعت [2] سے منع فرمایا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو یہ آٹھ برس کے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں ۴۵ھ میں ان کی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ فتنہ ابن زبیر میں ان کی وفات ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ثابت ابن ضحاک بن ثعلبہ انصاری کنیت ان کی ابوجبیرہ ہے۔ ابوعثمان نے بھی ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ بھائی ہیں ثابت بن ضحاک بن خلیفہ کے اور حماد بن سلمہ نے کہا ہے کہ یہ ضحاک ہیں بیٹے ابوجبیرہ کے انہوں نے ثے کی ردیف میں ان کا تذکرہ نہیں لکھا ابوموسیٰ کا کلام ختم ہو گیا۔ انہوں نے جو ان کے نسب میں ضحاک ابن ثعلبہ کہا ہے یہ غلط ہے درمیان سے

---

[1] جس طرح لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر میں فلاں کام کروں تو یہودی ہو جاؤں یا نصرانی ہو جاؤں اس طرح کی قسم سے حضرت نے منع فرمایا۔

[2] مزارعت کہتے ہیں دو آدمیوں کے مل کر کھیتی کرنے کو شرکت میں چونکہ جھگڑا ہوتا ہے اس لیے پہلے ممانعت تھی پھر اجازت دے دی گئی۔

خلیفہ کا نام رہ گیا ہے ابوموسیٰ کے استدارک کرنے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ بعض راویوں نے خلیفہ کا نام نکال ڈالا ہے مگر ابن مندہ نے اس کو صحیح لکھا ہے۔

۵۶۰۔ حضرت ثابتؓ بن طریف

حضرت ثابتؓ بن طریف مرادی ثم العرنی۔ فتح مصر وغیرہ میں شریک تھے انہوں نے نبیؐ کی زیارت کی ہے ان سے ابوسالم جیشانی نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ نے ابن یونس بن عبدالاعلی سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ ثابت بن طریف مرادی ثم العرنی فتح مصر وغیرہ میں شریک تھے اہل عرب سے ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت ہے کیونکہ اہل عرب جب بعد مرتد[1] ہو جانے کے پھر مسلمان ہوئے تو حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں جہاد کی ترغیب دی چنانچہ اہل عرب شام اور عراق کی طرف جہاد کے لیے گئے جو لوگ شام گئے تھے وہ بعد فتح شام کے مصر کی طرف گئے اور مصر کو فتح کیا ان لوگوں میں بعض وہ تھے جن کو شرف صحبت حاصل تھا اور بعض وہ تھے جو صحابی نہ تھے اگرچہ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا تھا اس لیے کہ حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں جن لوگوں نے فتوحات میں شرکت کی ہے ان سب نے زمانہ جاہلیت پایا تھا کیونکہ اخیر عہد حضرت عمر کا نبیؐ کی وفات کے تقریباً تیرہ برس بعد تک تھا پس جن لوگوں نے ان دونوں کے زمانے میں جنگ کی وہ نبی ﷺ کی حیات میں کبیر السن تھے واللہ اعلم۔ اسی وجہ سے ابونعیم نے اس کا حوالہ ابن مندہ پر کر دیا ہے اور کہا ہے کہ ایک حکایت کرنے والے نے ابوسعید سے روایت کی ہے کہ یہ صحابی ہیں اور انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۶۱۔ حضرت ثابتؓ بن ابی عاصم

حضرت ثابتؓ بن ابی عاصم۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ابن عاصم نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے حالانکہ یہ تابعی معلوم ہوتے ہیں ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن منصور طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن صبیح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عقیل بن مدرک نے ثعلبہ بن مسلم سے انہوں نے ثابت بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی کہ نبی ﷺ نے (ایک مرتبہ) فرمایا بے شک ادنیٰ عبادت مجاہدین فی سبیل اللہ تمام سال کے روزے اور نماز کے برابر ہے ایک عرض کرنے والے نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ادنیٰ مجاہد کون ہے فرمایا وہ شخص جس کا کوڑا بحالت غنودگی گر جائے اور وہ اتر کے خود اس کو اٹھائے۔ (یہ نہ گوارا کرے کہ کسی دوسرے کو اس کے اٹھانے کی تکلیف دے) ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۶۲۔ حضرت ثابتؓ بن عامر

حضرت ثابتؓ بن عامر بن زید انصاری بدر میں شریک تھے ابوعمر نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

---

[1] آنحضرتؐ کی وفات کے بعد عرب کے بعض قبیلے مرتد ہو گئے تھے جن سے حضرت ابوبکرؓ نے جہاد کیا تھا۔

۵۶۳۔حضرت ثابتؓ بن عبید

حضرت ثابتؓ بن عبید انصاری جنگ بدر میں شریک تھے اور جنگ صفین میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۵۶۴۔حضرت ثابتؓ بن عتیک

حضرت ثابتؓ بن عتیک انصاری بنی عمرو بن مبذول سے ہیں جسر کے دن ابوعبید ثقفی کے ہمراہ ۱۵ ہجری میں شہید ہوئے اس کو ابن مندہ نے عروہ سے اور زہری سے نقل کیا ہے اور ابونعیم نے بھی ایسا ہی کہا ہے عروہ نے کہا ہے کہ جو لوگ بنی عمرو بن مبذول کے انصار میں سے جسر مدائن میں سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوئے ان میں ثابت بن عتیک بھی تھے میں کہتا ہوں کہ یہ صحیح نہیں کیونکہ سعد نے مدائن میں جسر کے پاس کوئی جنگ نہیں کی ہاں ان لوگوں نے اپنی سواریوں پر سوار ہو کر دجلہ کو عبور کیا تھا جسر کا واقعہ تو قس ناطف کے دن ابوعبید ثقفی والد مختار کے ساتھ ہوا ہے اسی میں ابوعبید مقتول بھی ہوئے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۶۵۔حضرت ثابتؓ بن عدی

حضرت ثابتؓ بن عدی بن مالک بن حرام بن خدیج بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو انصاری اوسی معاوی عبدالرحمٰن اور سہل اور حارث کے بھائی ہیں۔ یہ سب لوگ احد میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے ان کا نسب معاویہ سے آگے نہیں بیان کیا۔

۵۶۶۔حضرت ثابتؓ بن عمرو بن زید

حضرت ثابتؓ بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد بن اشجع انصاری۔ بنی نجار میں سے ہیں انصار کے حلیف تھے۔ احد میں شہید ہوئے۔ یہ ابن اسحٰق اور زہری وغیرہ کا قول ہے۔ ابن مندہ نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے حالانکہ اس میں خبط ہے کیونکہ انہوں نے ان کا نسب قبیلہ اشجع سے قرار دیا ہے اور ان کو انصاریٰ بنایا ہے اور کہا ہے کہ یہ بنی نجار سے تھے انصار کے حلیف تھے پس بنی نجار تو خود انصار میں سے ہیں (انصار کا حلیف ہونا کیا معنی) پھر اگر ان کا نسب اشجع میں ہے تو یہ بنی نجار میں نہیں ہو سکتے بنی نجار قبیلہ اشجع کی شاخ نہیں ہے وہ تو خود انصاری ہیں پس اگر وہ ان کا نسب قبیلہ اشجع میں ملا دیتے اور کہتے کہ یہ انصار کے یا بنی نجار کے حلیف ہیں تو ٹھیک ہوتا۔ علاوہ اس کے یہ نسب تو انصار کے نسب کے مشابہ ہے اشجع کا نسب نہیں معلوم ہوتا اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ثابت بن عمرو بن عدی بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ یہ نجار تک صحیح ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ بقول جمیع علما یہ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے مگر ابن اسحٰق نے ان کو اہل بدر میں نہیں شمار کیا اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ثابت بن عمرو اشجعی انصار کے حلیف ہیں بدر میں شریک تھے اور عروہ بن زبیر سے شرکائے بدر میں ثابت بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد بن عصمۃ کا نام بھی منقول ہے تو انصار کے حلیف تھے اور قبیلہ اشجع سے تھے۔اس میں بھی اعتراض ہے کیونکہ انصار کے بہت سے حلیف خود بھی اور ان کے باپ ادا بھی قبیلہ اشجع میں بہت رہے اس وجہ سے ان کی طرف ابنیت کے ساتھ منسوب ہو گئے مثال اس کی کعب بن عجرہ ہے کہ وہ بلی کی

طرف منسوب تھے جیسا کہ ہم ان کے نام میں ذکر کریں گے پھر وہ انصار کے قبیلہ بنی عمرو بن عوف کی طرف منسوب ہو گئے بعض علماء ان کو انصاری کہتے ہیں اور بعض لوگ بلوی حلیف انصار کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں انصار ہیں بسبب حلیف ہونے کے اور یہی وجہ ہے جو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا نسب انصار تک پہنچایا ہے اور پھر بھی ان کو اشجع لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۶۷۔ حضرت ثابتؓ بن عمرو انصاری

حضرت ثابتؓ بن عمرو انصاری بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ صرف ابو نعیم نے لکھا ہے اور موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں میں جو انصار کی شاخ بنی مالک بن نجار سے بدر میں شریک ہوئے ثابت بن عمرو بن زید بن عدی کا نام بھی روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ نام وہی ہے جو اس سے پہلے تذکرہ میں گزر چکا ہے پھر میں نہیں سمجھتا کہ ابو نعیم نے باوجود ان کے نسب سے واقف ہونے کے ان کا تذکرہ علیحدہ کیوں لکھا اس کے متعلق وہ کوئی عذر بھی نہیں کر سکتے سوا اس کے انہوں نے پہلے تذکرہ میں ان کو اشجعی لکھا دیکھا اور انہیں خیال ہوا کہ یہ بنی مالک بن نجار سے ہیں اس وجہ سے ان دونوں کو انہوں نے علیحدہ علیحدہ سمجھ لیا ایسا اکثر ہوا کرتا ہے کہ علما نسب میں سے بعض لوگ ایک شخص کو اس کے قبیلہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور بعض لوگ اسی شخص کو حلف کی وجہ سے دوسرے قبیلہ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور کبھی نسب بھی اسی قبیلہ تک پہنچا دیتے ہیں جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں اسی وجہ سے ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک نہیں کیا باوجود یکہ وہ ابو نعیم کی تحریر سے واقف تھے۔ واللہ اعلم

۵۶۸۔ حضرت ثابتؓ بن قیس

حضرت ثابتؓ بن قیس بن خطیم بن عمرو بن یزید بن سواد بن ظفر یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن کلبی نے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ قیس بیٹے ہیں خطیم بن عدی بن عمرو بن سواد بن ظفر کے انصاری ہیں۔ ظفر ایک شاخ ہے قبیلہ اوس کی ان کا تذکرہ صحابہ میں ہے۔ حضرت معاویہ کی خلافت میں انہوں وفات پائی ان کے والد قیس بن خطیم شاعر تھے مگر وہ بحالت شرک قبل اس کے کہ نبی ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائیں مر چکے تھے۔ یہ ثابت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ جمل وصفین اور نہروان میں شریک تھے ثابت بن قیس کے تین بیٹے تھے عمر اور محمد اور یزید یہ تینوں واقعہ حرہ میں شہید ہوئے ان ثابت کی کوئی روایت نہیں ہے ہاں ان کے بیٹے عدی بن ثابت قدیم راویوں میں ہیں ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۶۹۔ حضرت ثابتؓ بن قیس

حضرت ثابتؓ بن قیس بن شماس بن زہیر بن مالک بن امرا القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج ان کی والدہ قبیلہ طے کی ایک خاتون تھیں ان کی کنیت ابو محمد ہے ان کے بیٹے کا نام محمد تھا بعض لوگ ان کو ابو عبدالرحمٰن بھی کہتے ہیں
ثابت انصار کے خطیب تھے۔ [1] اور نبی ﷺ کے خطیب تھے جس طرح کہ حضرت حسان آپ کے شاعر تھے ہم اس کو پہلے

---

[1] خطیب کہتے ہیں خطبہ پڑھنے والے کو اہل عرب کا دستور تھا کہ جب کوئی اہم کام درپیش ہوتا تو قوم کے سب لوگ جمع کئے جاتے اور جو ان میں زیادہ باعزت و بافصیح ہوتا وہ کھڑا ہو کر سب کے سامنے تقریر کرتا اسی تقریر کو خطبہ کہتے ہیں۔

بیان کر چکے ہیں احد میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں بایام خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ شہید ہوئے ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جعفر بن احمد بن حسین مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن احمد بن سماک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن جعفر بن زبرقان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ازہر بن سعد نے ابن عون سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن انس نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز ثابت بن قیس کو نہ دیکھا تو فرمایا کہ کوئی ہے جو مجھے ثابت بن قیس کی خبر لادے ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں (ان کی خبر لادوں گا) پھر وہ شخص گیا تو انہیں ان کے گھر میں پایا اس حالت میں کہ وہ سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے اس شخص نے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے ثابت بن قیس نے کہا کہ برا حال ہے میں نے رسول خدا کی آواز پر اپنی آواز بلند کر دی تھی لہٰذا میرے [1] عمل حبط ہو گئے اور میں دوزخ والوں میں سے ہوں پس وہ شخص رسول خدا کے پاس لوٹ آیا اور اس نے آپ سے یہ سب حال بیان کیا (موسیٰ بن انس کہتے تھے کہ پھر دوبارہ وہ شخص ثابت بن قیس کے پاس ایک بڑی بشارت لے کے گیا) حضرت نے فرمایا کہ جاؤ اور ان سے کہو کہ تم دوزخ والوں میں سے نہیں ہو بلکہ تم اہل جنت میں سے ہو۔

ہمیں علی بن عبیداللہ نے اور ابراہیم بن محمد نے اور ابوجعفر اپنی سند سے (امام) ابوعیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی ﷺ نے (ایک روز) فرمایا کیا اچھے مرد ہیں ابوبکر کیا اچھے مرد ہیں عمر کیا اچھے مرد ہیں ابوعبیدہ کیا اچھے مرد ہیں اسید بن حضیر کیا اچھے مرد ہیں ثابت بن قیس کیا اچھے مرد ہیں معاذ بن جبل کیا اچھے مرد ہیں معاذ بن عمرو بن جموح انس بن مالک کہتے تھے کہ جب جنگ یمامہ کے دن لوگ بھاگے تو میں نے ثابت بن قیس بن شماس سے کہا کہ اے چچا کیا آپ نہیں دیکھتے اور میں نے دیکھا کہ وہ حنوط [2] لگا رہے تھے انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس طرح نہ لڑتے تھے تم نے اپنے ہم عصروں کی بہت بری عادت ڈالی ہے اور تم نے اپنی عادتیں خراب کی ہیں اے اللہ میں تیرے سامنے بیزاری ظاہر کرتا ہوں ان سے جو ان لوگوں یعنی کافروں نے کیا اور تیرے سامنے بیزاری ظاہر کرتا ہوں اس سے جو ان لوگوں یعنی مسلمانوں نے کیا بعد اس کے پھر خود انہوں نے جنگ کی یہاں تک کہ شہید ہو گئے اس روز اور سالم غلام ابی حذیفہ بہت ثابت قدم رہے اور دونوں لڑ کر شہید ہو گئے حضرت ثابت اس وقت ایک نہایت نفیس زرہ پہنے ہوئے تھے ایک مسلمان کا گزر ان کی طرف سے ہوا اور اس نے ان کی زرہ اتار لی پس ایک مسلمان نے حضرت ثابت کو خواب میں دیکھا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک وصیت کرتا ہوں خبردار تم اس کو خواب وخیال سمجھ کر ٹال نہ دینا جب کل میں شہید ہوا تو ایک مسلمان کا گزر میری طرف سے ہوا اس نے میری زرہ اتار لی اس کی قیام گاہ سب لوگوں کے پیچھے ہے اس کے خیمہ کے پاس ایک گھوڑا بڑی لمبی رسی میں بندھا ہوا ہے اس نے زرہ کے اوپر ایک دیگ بند کر دی ہے اور دیگ پر کجاوا رکھ دیا ہے پس تم خالد کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ کسی کو بھیج کر اس زرہ کو منگالیں پھر جب تم مدینہ جانا تو خلیفہ رسول اللہ (یعنی ابوبکر) سے عرض کرنا کہ میرے اوپر اس قدر قرض ہے اور میرا فلاں فلاں غلام آزاد ہے چنانچہ جب وہ شخص

---

[1] قرآن مجید میں نبی کے سامنے بلند آواز سے بولنے والوں کی نسبت وارد ہوا ہے کہ وہ اس بات پر کیوں نہیں خوف کرتے کہ ان کے عمل حبط ہو جائیں گے اسی وجہ سے انہیں اس کا خوف پیدا ہوا۔ یہ ہے خوف خدا۔

[2] حنوط ایک قسم کی مرکب خوشبو کا نام ہے۔

بیدار ہوا تو حضرت خالد ﷺ کے پاس آیا اور ان سے یہ خواب بیان کیا انہوں نے زرہ لینے کو آدمی بھیجا وہ زرہ اسی طرح ملی جس طرح انہوں نے بیان کی تھی اور حضرت ابوبکر ﷺ سے بھی انہوں نے اپنا خواب بیان کیا انہوں نے بھی ان کی وصیت جائز رکھی۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ان کے سوا اور کسی کی وصیت بعد موت کے جائز رکھی گئی ہو ان سے انس بن مالک نے اور ان کے بیٹوں یعنی محمد اور یحییٰ اور عبداللہ نے روایت کی ہے حضرت ثابت کے سب بیٹے واقعہ حرہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۷۰۔ حضرت ثابتؓ بن مخلد

حضرت ثابتؓ بن مخلد بن زید بن مخلد بن حارثہ بن عمرو۔ یہ عامر بن لوذان بن خطمہ کی اولاد سے ہیں واقعہ حرہ میں شہید ہوئے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کی حدیث میں محمد بن بکر نے ابن جریج سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے ابوایوب سے انہوں نے ثابت بن مخلد سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ دنیا آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ کھلا ہوا وہم ہے کیونکہ ثابت قدم لوگوں نے اس حدیث کو محمد بن بکر سے اس طرح روایت کیا ہے کہ محمد بن بکر ابن مکندر سے وہ مسلمہ بن مخلد سے راوی ہیں اور یحییٰ بن ابی بکر نے اس حدیث کو ابن جریج سے روایت کیا ہے انہوں نے مسلمہ بن مخلد کہا ہے۔

۵۷۱۔ حضرت ثابتؓ بن مری

حضرت ثابتؓ بن مری بن سنان بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن ثابت عبید بن ابجر۔ رسول خدا ﷺ کے زمانے میں کم سن تھے ان کے اخیافی بھائی سمرہ بن جندب ہیں۔ یہ عدوی کا قول ہے۔

۵۷۲۔ حضرت ثابتؓ بن مسعود

حضرت ثابتؓ بن مسعود۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ صفوان بن محرز کہتے تھے میرے پڑوس میں ایک شخص اصحاب نبی سے رہتے تھے میں خیال کرتا ہوں کہ ان کا نام ثابت بن مسعود تھا میں نے ان سے بہتر پڑوسی نہیں دیکھا وہ پورا حال ان کا بیان کرتے تھے یہ قول ابو عمر کا تھا اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام ثابت بن مسعود ہے اور نیز کہا ہے کہ عبدان نے بیان کیا ہے کہ مجھے ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں صرف صفوان نے جو ان کا ذکر کیا ہے وہ مجھے معلوم ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ابوعثمان یعنی سعید بن یعقوب بن سراج نے افراد میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان سے وہ حدیث روایت کی ہے جو عبداللہ بن مندویہ نے ان سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم سے احمد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد نے ثابت بنانی سے انہوں نے صفوان بن محرز بنانی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں مقام ابراہیم کے پیچھے (کعبہ مکرمہ میں) نماز پڑھ رہا تھا اور میرے پہلو میں ایک شخص نبی ﷺ کے اصحاب میں سے کھڑے ہوئے تھے ان کا نام ثابت بن مسعود تھا میں جب بلند آواز سے قرات کرتا تھا تو وہ اپنی آواز پست کر لیتے تھے میں نے ان سے بہتر کوئی پڑوسی نہیں دیکھا اور جب مجھے غلطی ہو جاتی تھی تو وہ مجھے لقمہ دیدیتے تھے پھر جب میں نماز پڑھ چکا تو طواف کرنے لگا وہ مجھے ملے اور انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ روحیں سب لشکر کے لشکر ایک جگہ جمع نہیں جن میں وہاں تعارف ہو گیا ان میں یہاں بھی محبت ہے اور جن میں وہاں

اختلاف ہوا ان میں یہاں بھی اختلاف ہے بے شک تم ہمیشہ بہتری پر رہو گے جب تک تم روح کے موافق چلو گے ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان دونوں نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے تعجب ہے یہ دونوں شخص حافظ حدیث تھے یہ وہم ان سے کیوں کر ہوا میں خیال کرتا ہوں کہ صحیح یہ ہے کہ یہ صحابی ثابت نہ تھے بلکہ ثابت بنانی راوی حدیث کہتے ہیں کہ میرے خیال میں وہ ابن مسعود تھے ورنہ احسبہ کہتے تھے۔ واللہ اعلم

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ان کے تذکرہ میں احسبہ لکھا ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۷۳۔ حضرت ثابتؓ بن معبد

حضرت ثابتؓ بن معبد۔ انہوں نے راویت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے اپنی قوم کی ایک عورت کی بابت سوال کیا جس کے حسن نے اسے فریفتہ کرلیا تھا اس حدیث کو عبیداللہ بن عمرو نے بواسطہ ایک شخص کے جو قبیلہ کلب سے ہیں ثابت ابن معبد سے روایت کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے صحیح وہ ہے جو علی بن معبد وغیرہ نے عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے عبدالملک ابن عمیر سے انہوں نے ثابت بن معبد سے انہوں نے قبیلہ کلب کے ایک شخص سے روایت کی ہے۔ ثابت بن معبد تابعی ہیں۔ کوفہ کے رہنے والے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۷۴۔ حضرت ثابتؓ بن منذر

حضرت ثابتؓ بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناہ بن عدی بن عمرو بنی مالک بن نجار بن اوس سے ہیں بدر میں شریک تھے ابن مندہ نے نجار بن اوس (کی اولاد سے انہیں) لکھا ہے اور اپنی سند سے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو مالک بن نجار بن اوس کی اولاد سے جنگ بدر میں شریک تھے ثابت بن منذر بن حرام کا نام روایت کیا ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ ابن لہیعہ کا وہم ہے کہ اس وہم کرنے والے نے اس پر تنبیہ نہیں کی کیونکہ نجار بیٹے ہیں ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کے۔

میں کہتا ہوں کہ میرا خیال یہ ہے ابن مندہ نے کسی ناقص کتاب میں لکھا دیکھا ہوگا من بنی مالک بن النجار اوس بن ثابت کا تب نے نجار کے بعد ابن کا لفظ بڑھا دیا ہوگا اس کو ابن مندہ نے نجار بن اوس سمجھ لیا حالانکہ ایسا نہیں ہے صحیح یہ ہے کہ ان صحابی کا نام اوس بن ثابت بن منذر بن حرام ہے مالک بن نجار کی اولاد سے ہیں حسان بن ثابت کے بھائی ہیں ان کا تذکرہ اوس کے بیان میں ہو چکا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۷۵۔ حضرت ثابتؓ بن نعمان

حضرت ثابتؓ بن نعمان بن امیہ بن امرالقیس۔ کنیت ان کی ابوحبہ بدری ہے فتح مصر میں شریک تھے اس کو ابن مندہ نے ابو سعید ابن یونس سے نقل کیا ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض راویوں نے ذکر کیا ہے کہ کنیت ان کی ابوحبہ بدری ہے اور ابوسعید بن یونس سے روایت کی ہے کہ یہ فتح مصر میں شریک تھے اور زہری نے ابن حزم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس اور ابوحبہ انصاری کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے معراج کے تذکرہ میں فرمایا کہ پھر میں اوپر چڑھایا گیا یہاں تک کہ میں ایک میدان میں پہنچا جہاں

قلعوں کے کشش کی آواز میں سنتا تھا۔ ابوعمر نے یہ تذکرہ نہیں لکھا ہاں کنیت کے بیان میں ابوحبہ انصاری بدری کا ذکر کیا ہے اور ان کے نام اور کنیت میں اختلاف بھی بیان کیا ہے بعض روایتوں میں ان کا نام ثابت بن نعمان ذکر کیا ہے۔ یہ اخیافی بھائی ہیں سعد بن خیثمہ کے اور ابن ماکولا نے ابن برقی سے انہوں نے ابن یونس سے نقل کیا ہے کہ ان کا نام ثابت بن نعمان بن امیہ بن امراالقیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس جو کنیت ان کی ابوحبہ ہے ابن اسحٰق نے ان کا ذکر شہدائے احد میں کیا ہے اور ان کی کنیت ابوحبہ بتائی ہے اور ان کو بنی عمرو بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف کی طرف منسوب کیا ہے پس اگر یہ احد کے دن شہید ہو گئے تھے تو ان سے متصل روایت صحیح نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ حبہ کی لفظ میں اختلاف ہے کہ بے کے ساتھ ہے یا نون کے ساتھ کنیت میں انشاء اللہ اس کا بیان ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۷۶۔ حضرت ثابتؓ بن نعمان بن حارث

حضرت ثابتؓ بن نعمان بن حارث بن عبدرزاخ بن ظفر۔ انصاری اوسی قبیلہ بنی ظفر سے ہیں ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۵۷۷۔ حضرت ثابتؓ بن نعمان بن زید

حضرت ثابتؓ بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر۔ انصاری ہیں ظفری ہیں صحابہ میں ان کا تذکرہ ہوتا ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کی غرض سے ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ثابت بن نعمان عبدان نے اور شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابن شاہین نے کہا ہے ثابت بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو ثابت بن نعمان بن حارث بن عبدرزاح بن ظفر کہتے ہیں نیز انہوں نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا نسب اس طرح لکھا ہے ثابت بن نعمان بن امیہ بن امراءالقیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف ابن مالک بن اوس کنیت ان کی ابوالضیاح ہے انہوں نے اپنی سند سے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے زہری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ انصار کی شاخ بنی عمرو بن عوف سے پھر بنی ثعلبہ میں بن عمرو بن عوف سے ثابت بن نعمان جن کی کنیت ابوالضیاح تھی جنگ بدر میں شریک تھے اور جنگ خیبر میں شہید ہوئے عبدان نے کہا ہے کہ ابن اسحٰق کہتے تھے کہ نبی ﷺ کے اصحاب میں سے جو لوگ خیبر میں شہید ہوئے اور انہوں نے پورا قصہ بیان کر کے آخر میں سے کہا کہ (ان میں سے) ابوالضیاح یعنی ثابت بن نعمان بن امیہ بن امراءالقیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف ہیں اور حافظ ابو عبداللہ بن مندہ نے ان کا تذکرہ اس طرح لکھا ہے ثابت بن نعمان بن امیہ بن امراءالقیس اور انہوں نے کہا ہے کہ کنیت ان کی ابو حبہ بدری ہے پس گویا یہ نسب علاوہ اس کے ہیں یہاں تک ابوموسیٰ کا کلام تھا۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ابن شاہین سے اسی تذکرہ میں ثابت بن نعمان کا نسب ویسا ہی نقل کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا ہے یعنی ثابت بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو ثابت بن نعمان بن حارث ابن عبدرزاح بن ظفر کہتے ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو ثابت بن نعمان بن امیہ بن امراءالقیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوالضیاح ہے پس یقیناً ابوموسیٰ نے اور ابن شاہین نے ان تینوں نسبتوں کو ایک شخص کا نسب سمجھ لیا ہے اس لیے ان تینوں کو ایک ہی تذکرہ میں جمع کر دیا پہلے دونوں نسبوں کو ایک سمجھ لینے میں تو وہ معذور سمجھے جا سکتے ہیں کیونکہ وہ

دونوں نسب ایک ایک ہی قبیلہ کے ہیں یعنی قبیلہ ظفر کے مگر درحقیقت یہ بھی کوئی عذر نہیں کیونکہ ایک تو بنی سواد بن ظفر کا نسب ہے اور دوسرا ابی عبدرزاح بن ظفر کا ہے لیکن تیسرا نسب تو بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف کا ہے اس میں تو کوئی عذر ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ ظفر اور ثعلبہ سوا مالک بن اوس کے اور کسی جگہ متفق نہیں ہیں پس کیونکر دونوں کے ایک ہونے کا شبہ ہو سکتا ہے۔

اس قسم کا شبہ بہت بعید ہے باقی رہے وہ دونوں نسب جو ظفر تک پہنچے ہیں تو ابوعمر نے ان دونوں میں فرق ظاہر کر دیا ہے جیسا کہ ہم نے ان سے نقل کیا اور انہوں نے علیحدہ علیحدہ لکھا ہے ایک کو ثابت بن نعمان بن حارث بن عبدرزاح بن ظفر لکھا ہے اور دوسرے کو ثابت بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد ابن ظفر لکھا ہے اور حق بھی یہی ہے کیونکہ ان دونوں کے درمیان میں کوئی ایسا علاقہ نہیں ہے جس سے یہ دونوں ایک سمجھ لئے جائیں سوا اس کے کہ یہ دونوں ظفر میں جا کے مل جاتے ہیں اور یوں تو ہر قبیلہ سے ایک جماعت صحابہ کی نکلی ہے لہٰذا اس بنا پر سب کو ایک کر دینا چاہیے کیونکہ وہ سب کسی نہ کسی قبیلہ میں جا کے مل جاتے ہیں۔ واللہ اعلم

۵۷۸۔ حضرت ثابتؓ بن ہزال

حضرت ثابتؓ بن ہزال بن عمرو انصاری۔ قبیلہ بنی عمرو بن عوف بن خزرج سے ہیں جو بلحبلی کی ایک شاخ ہے جنگ بدر میں شریک تھے یہ بیان زہری کا ہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے یہ بیان ابن مندہ کا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں بدر میں اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے یونس ابن بکیر نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے بنی سالم ابن عوف سے ثابت بن ہزال ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۷۹۔ حضرت ثابتؓ بن وائلہ

حضرت ثابتؓ بن وائلہ جنگ خیبر میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمرؓ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔[1]

۵۸۰۔ حضرت ثابتؓ بن ودیعہ

حضرت ثابتؓ بن ودیعہ بن جذام۔ بنی امیہ بن زید بن مالک میں سے ہیں۔ عمرو بن عوف کی اولاد سے ہیں انصاری ہیں اوسی ہیں۔ کنیت ان کی ابوسعد ہے ان کے والد منافقین میں سے تھے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ یہ بیان ابن مندہ کا ہے انہوں نے محمد ابن سعد کاتب واقدی سے اس کو نقل کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ (ان کا نام) ثابت بن یزید بن ودیعہ (ہے) جیسا کہ ہم بعد اس تذکرہ کے لکھیں گے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام ثابت بن ودیعہ ہے یہ اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں یہ ثابت بیٹے ہیں یزید بن ودیعہ بن عمرو بن قیس بن جزی بن عدی بن مالک بن سالم اور وہ حبلی بن عوف بن عمر بن خزرج اکبر کے انصاری ہیں واقدی نے کہا ہے کہ کنیت ان کی ابوسعد ہے یہ کوفی ہیں ان سے زید بن وہب نے اور عامر بن سعد نے اور براء بن عازب نے سوسمار[2] کے متعلق ان کی حدیث روایت کی ہے جس میں لوگ بہت اختلاف کرتے ہیں مگر ان کی حدیث پالے ہوئے گدھوں کی بابت خیبر کے

---

[1] مختصر لکھنے کی وجہ ظاہر ہے جو صحابہ حضرت کی حیات ہی میں وفات پا گئے یا شہید ہو گئے ان سب کے حالات باستثنائے شاذ و نادر اور اسی طرح مختصر ملے ہیں۔

[2] ایک جانور کا نام ہے ان کی حدیث وہی ہے جو آگے بیان ہوگی۔

دن صحیح ہے۔ ہمیں ابو احمد عبدالوہاب بن علی بن علی صوفی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا ہمیں خالد نے خبر دی وہ انہوں نے حصین سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے ثابت بن ودیعہ سے وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ ؐ کے ہمراہ ایک لشکر میں تھے ہم نے کچھ سوسماریں پائیں ایک سوسمار ہم نے ان میں سے بھونی اور میں اسے رسول اللہ ؐ کے حضور میں لے گیا اور اسے آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے ایک لکڑی اپنے ہاتھ میں اٹھالی اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ کر کے جانور بنا دیا گیا تھا اور میں نہیں جانتا کہ یہ کون سا جانور ہے (آیا وہی مسخ شدہ بنی اسرائیل کے کسی گروہ کا ہے یا کوئی اور) لہٰذا آپ نے نہیں کھایا اور نہ منع فرمایا یہ حدیث بطریق متعدد مروی ہے وہ سب طرق ثابت بن ودیعہ سے منقول ہیں اور اس حدیث کو ورقا نے اور محمد بن فضیل نے اور کئی آدمیوں نے حصین سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے ثابت بن زید انصاری سے روایت کیا ہے اور حسن بن عمارہ نے اس حدیث کو حصین سے اس نے زید بن وہب سے انہوں نے حذیفہ سے روایت کیا ہے اور شعبہ نے اس حدیث کو حصین سے اس نے زید بن وہب سے انہوں نے حذیفہ سے روایت کیا ہے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۵۸۱۔ حضرت ثابتؓ بن وقش

حضرت ثابتؓ بن وقش بن زعورا انصاری۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ثابت ابن وقش بن زغبہ بن زعورا ابن عبدالاشہل انہوں نے نسب میں زغبہ کو زیادہ کر دیا اور یہی صحیح ہے کلبی نے بھی ایسا ہی کہا ہے احد کے دن شہید ہوئے ان کو نبیؐ نے ایک ٹیلہ پر مامور فرمایا تھا۔ یہ اور حسیل بن جابر حضرت ابوحذیفہ ابن یمان جب احد جانے لگے اور یہ دونوں بہت بوڑھے تھے تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ اب ہمیں کسی بات کا انتظار نہیں آج یا کل ہم مر جائیں گے پس اگر ہم چلیں تو اپنی تلواریں لے کر رسول اللہ ؐ کے ہمراہ کیوں نہ چلیں شاید اللہ ہمیں شہادت نصیب کرے چنانچہ ان دونوں نے اپنی تلواریں لے لیں اور لوگوں کے ساتھ ہو لیے ان دونوں کا علم کسی کو نہ تھا۔ ثابت کو تو مشرکوں نے قتل کیا اور حسیل پر خود مسلمانوں کی تلواریں پڑ گئیں انہوں نے ان کو پہچانا نہیں اور قتل کر دیا۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے اور کہا ہے کہ وقش بن زغبہ بن زعورا ابن عبدالاشہل کے دونوں بیٹے یعنی ثابت اور رفاعہ احد کے دن شہید ہو گئے اور ان کے ہمراہ ثابت کے دو بیٹے سلمہ اور عمرو بھی شہید ہوئے ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ شاہین نے ان ثابت بن وقش اور ثابت بن وقش بن زعورا کے درمیان میں فرق سمجھا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ مجھے ان دونوں کے ایک ہونے میں شک نہیں ہے صرف یہ ہوا ہے کہ بعض راویوں نے نسب میں سے زغبہ کو نکال ڈالا ہے۔ اس قسم کی عادت راویوں میں اکثر جاری ہے پس اگر یہ فرق کرنے والا چاہے کہ ان دونوں کا نسب بیان کرے تو زعورا ابن عبدالاشہل تک دونوں کا نسب ایک پائے گا اور یہ کہ وہ دونوں احد کے دن شہید ہوئے اور یہ سب باتیں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ دونوں ایک ہیں۔ ابن کلبی نے سلمہ بن ثابت کا اور عمرو بن ثابت بن وقش بن زغبہ بن زعورا ابن عبدالاشہل کا نسب بیان کیا ہے اور یہ کہ وہ دونوں احد میں شہید ہوئے پس بغیر اس کے اتحاد کیونکر ممکن ہے (کہ یہ دونوں ثابت ایک ہوں) انہوں نے

یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان عمرو کا نام اصیرم ہے۔ بنی عبدالاشہل سے ہیں وہ جنت میں داخل ہوئے اور انہوں نے ایک نماز [1] بھی نہیں پڑھی۔ واللہ اعلم۔

۵۸۲۔ حضرت ثابتؓ بن یزید بن ودیعہ

حضرت ثابتؓ بن یزید بن ودیعہ اور بعض لوگ ان کو ابن زید بن ودیعہ کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوسعد ہے یہ صحابی ہیں کوفہ میں رہتے تھے ان سے برا ابن عازب نے اور زید بن وہب نے اور عامر بن ربیعہ بجلی نے روایت کی ہے یہ ابونعیم کا قول ہے اور انہوں نے ان کے تذکرہ میں سوسمار کی وہ حدیث بھی لکھی ہے جو ثابت بن ودیعہ کے تذکرہ میں گزر چکی ہے ابونعیم نے ان کو اور ثابت بن ودیعہ کو ایک کر دیا ہے ابوعمر نے بھی ایسا ہی کیا ہے مگر ابن مندہ نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے مگر باوجود اس کے دونوں تذکروں میں ان سے راوی برا اور زید اور عامر کو لکھا ہے اور حدیث ایک ہی ہے وہی سوسمار کی حدیث پس میں نہیں جانتا کہ ابن مندہ نے ان کو دو کیوں بنایا ان دونوں کی بحث گزر چکی ہے اگر ابن مندہ ان کا نسب بیان کرتے تو ان پر حق ظاہر ہو جاتا۔ واللہ اعلم۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ ثابت بن ودیعہ کے بیان میں لکھا ہے۔

۵۸۳۔ حضرت ثابتؓ بن یزید

حضرت ثابتؓ بن یزید ان سے عبدالرحمٰن بن عائذ حمصی ازدی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے پیر میں کچھ لنگ تھا وہ زمین تک پہنچتا ہی نہ تھا۔ حضرت نے میرے لئے دعا فرمائی تو میں بالکل اچھا ہو گیا۔ یہاں تک کہ وہ پیر دوسرے پیر کے برابر ہو گیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۵۸۴۔ حضرت ثابتؓ بن یزید انصاری

حضرت ثابتؓ بن یزید انصاری۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ میں ان کو وہی ثابت سمجھتا ہوں جن کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے جن کے پیر کے لئے نبیؐ نے دعا فرمائی تھی اور وہ اچھا ہو گیا تھا اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ان سے شعبی نے اور عامر بن سعد نے ان کی حدیث کو فیوں کے متعلق روایت کی ہے اور ابونعیم نے اپنی سند سے ابواسحٰق تک انہوں نے عامر بن سعد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں قرظہ بن کعب اور ثابت بن یزید اور ابوسعید انصاری کی زیارت کو گیا تو دیکھا کہ ان کے پاس کچھ لونڈیا تھیں اور کچھ چیزیں [2] تھیں میں نے کہا کہ آپ لوگ اصحاب محمد ﷺ ہیں اور یہ باتیں کرتے ہیں انہوں نے کہا اگر تم سنو تو خیر ورنہ چلے جاؤ کیوں کہ رسول اللہ نے شادی کے اوقات میں لہو [3] کی اور موت کے وقت رونے کی اجازت دی ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ثابت بن یزید انصاری کا یہ وہم ہے بعض لوگ ان کو عبداللہ بن ثابت کہتے ہیں۔ ابن ابی زائدہ نے مجالد سے اور حریث ابن ابی مطر

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اسلام لانے کے بعد انہیں اتنا موقع ہی نہیں ملا کہ نماز پڑھتے کیونکہ فوراً ہی شہید ہو گئے۔

[2] مطلب یہ ہے کہ ان کے یہاں گانا ہو رہا تھا لونڈیا گا رہی تھیں اور چیزوں سے مراد دف ہے۔

[3] لہو کے لفظ سے ان صحابہ نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ یہ چیزیں آیہ کریمہ ومن الناس من یشتری لہوالحدیث کے تحت میں داخل ہیں اور ان کی ممانعت اس آیت سے ثابت ہے مگر آنحضرت علیہ السلام نے اس خاص وقت کے لئے ان کی اجازت دے دی ہے۔

سے انہوں نے شعبی سے روایت کی ہے بعض لوگ بعض سے کچھ زیادہ روایت کرتے ہیں بعض لوگوں نے ثابت ابن یزید سے روایت کی ہے اور بعض نے کسی اور سے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن خطابؓ ایک کتاب رسول اللہؐ کے حضور میں لائے اور عرض کیا کہ (اجازت ہوتو) یہ کتاب میں آپ کو سناؤں اس پر نبیؐ کو غصہ آیا۔

اس حدیث کو ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے اس حدیث کو ثابت سے روایت نہیں کیا انہوں نے صرف عبداللہ کے نام میں ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبداللہ بن ثابت انصاری کنیت ان کی ابواسید ہے بالضم اور بعض لوگ ابواسید بالفتح کہتے ہیں اور صحیح بالفتح ہے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا روغن زیت کھاؤ اور نیز یہ بھی روایت کی ہے کہ آپ نے یہود ونصاریٰ کی کتابوں کے پڑھنے سے ممانعت فرمائی بعد اس کے ابوعمر نے ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں بھی لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو اسید جن کا نام ثابت انصاری ہے اور بعض لوگ انہیں عبداللہ بن ثابت کہتے ہیں نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا روغن زیتون کھاؤ بعض لوگ کہتے ہیں ان کی کنیت ابواسید بالضم ہے مگر صحیح بالفتح ہے اسناد اس حدیث کی مضطرب ہے ابوعمر کو لازم تھا کہ ان کا تذکرہ یہاں بھی لکھتے کیونکہ انہوں نے خود لکھا ہے کہ ابواسید کا نام ثابت ہے ابن ماکولا نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابواسید بالفتح بیٹے ہیں ثابت کے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا روغن زیتون کھاؤ ان سے عطا شامی نے روایت کی ہے بعض لوگ کہتے ہیں ان کی کنیت ابواسید بالضم ہے مگر وہ صحیح نہیں۔

باب الثاء مع الراء و مع العین

۵۸۵۔ حضرت ثروانؓ بن فزارہ

حضرت ثروانؓ بن فزارہ بن عبد یغوث بن زہیر۔ زہیر کا نام صتم ہے یعنی تام بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے جس وقت حاضر ہوئے یہ شعر عرض کیا

الیک رسول اللہ خبت مطیتی مسافة اربـاع تروح وتغتدی

اے خدا کے رسول! میری سواری آپ کی طرف دوڑتی ہوئی آئی ہے۔ اتنی دور سے کہ چار چار دن کے بعد اسے پانی ملا صبح شام برابر چلتی ہوئی آئی ہے۔

ابن شاہین نے ابن کلبی سے ان کا تذکرہ نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن کلبی نے جمہرہ میں ایسا ہی لکھا ہے اور عمرو بن عامر بن ربیعہ (جو اس نسب میں ہیں) یہ بھائی ہیں بکا کے جن کا نام ربیعہ ہے جن کی طرف بکائی منسوب ہے۔

۵۸۶۔ حضرت ثعلبہؓ بن ابی بلتعہ

حضرت ثعلبہؓ بن ابی بلتعہ۔ بھائی ہیں حاطب بن ابی بلتعہ کے نبی ﷺ کا زمانہ انہوں نے پایا تھا مگر ان کی اکثر روایتیں صحابہ سے ہیں یہ ترمذی کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے کیا ہے۔

۵۸۷۔ حضرت ثعلبہؓ بہرانی

حضرت ثعلبہؓ بہرانی۔ان کا تذکرہ عبدان بن محمد نے کیا ہے۔وہ علی بن اشکاب سے وہ ابوذر سے وہ موسیٰ بن اعین جزری سے وہ عبدالکریم بن فرات سے وہ ثعلبہ بہرانی سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا عنقریب دنیا سے علم اٹھالیا جائے گا۔ یہاں تک کہ لوگ علم کے کسی جز پر قادر نہ ہوں گے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ علم کو کیونکر اٹھالیا جائے گا خدا کی کتاب ہمارے پاس ہے،ہم اپنے بیٹوں کو اس کی تعلیم دیں گے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ کے پاس تورات انجیل ہے ان کے کیا کام آتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث ابوالدرداؓ سے مشہور ہے۔

۵۸۸۔ حضرت ثعلبہؓ بن جذع انصاری

حضرت ثعلبہؓ بن جذع انصاری۔ بنی خزرج میں سے ہیں پھر بنی سلمہ میں ان کا نام شمار ہوا پھر بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ میں ان کا شمار ہوا۔ بدر میں شریک تھے یہ عروہ اور زہری کا قول ہے۔ابن مندہ نے کہا ہے کہ جنگ طائف میں مقتول ہوئے۔ابونعیم نے کہا ہے کہ عروہ اور زہری سے بدریوں کے نام میں ثعلبہ کا نام بھی منقول ہے جن کا لقب جذع ہے انہوں نے جذع ان کا لقب قرار دیا ہے ان کا نام نہیں کہا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ جو کچھ ابونعیم نے کہا وہی صحیح ہے جذع ثعلبہ کا لقب ہے نام نہیں ہے ہاں ثابت بن جذع البتہ ایک شخص ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے جذع ان کے والد کا نام ہے میرا خیال یہ ہے کہ ابن مندہ نے یہ سمجھا کہ یہ بھی اسی طرح ہے اور اگر ان کو معلوم ہو جاتا کہ یہ ثعلبہ ملقب بہ جذع والد ہیں ثابت کے تو وہ ایسا نہ کہتے۔ واللہ اعلم

۵۸۹۔ حضرت ثعلبہؓ بن حارث

حضرت ثعلبہؓ بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بدر میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے اور طائف میں شہید ہوئے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے ثعلبہ بن جذع کے تذکرے میں جو کچھ لکھا ہے وہ بیان ہو چکا اسی تذکرہ میں انہوں نے اپنی سند سے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے شرکائے بدر کے ناموں میں خزرج سے پھر بنی سلمی سے پھر بنی حرام سے ثعلبہ کا نام بھی روایت کیا ہے،جن کا لقب جذع ہے اور کہا ہے کہ بعض متاخرین نے یعنی ابن مندہ نے ان کو ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم کعب بن سلمہ لکھا ہے وہ جنگ بدر میں شریک تھے اور طائف میں شہید ہوئے ابن مندہ نے ان کا ذکر علیحدہ لکھا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم کا قول ہے ابن مندہ کو وہم ہو گیا جذع ثعلبہ کا لقب ہے۔جس کو ثابت بن جذع کے تذکرہ میں انہوں نے خود بھی لکھا ہے اور کہا ہے کہ جذع کا نام ثعلبہ بن زید بن حارث بن حرام ہے پس باوجود اس کے وہ یہاں ثعلبہ بن حارث کیوں کہتے ہیں ان کے والد کا نام زید کیوں انہوں نے خارج کر دیا یہ ثعلبہ تو بیٹے ہیں زید بن حارث بن حرام کے جیسا کہ انہوں نے ثابت کے تذکرہ میں ان کے والد کا لکھا ہے۔اس نسب کو اور بھی کئی لوگوں نے لکھا ہے ان میں سے ہشام اور ابن حبیب بھی ہیں ان ثعلبہ کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے ابن مندہ ان کو ابن جذع کہتے ہیں حالانکہ جذع خود انہیں کا لقب ہے واللہ اعلم۔

۵۹۰۔حضرت ثعلبہؓ بن حاطب

حضرت ثعلبہؓ بن حاطب بن عمرو بن عبید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری ہیں اوسی ہیں۔ بدر میں شریک تھے یہ محمد بن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے۔ یہی ہیں جنہوں نے نبیؐ سے اس کی درخواست کی تھی کہ آپ ان کے واسطے دعا کریں تا کہ اللہ تعالیٰ انہیں مال عنایت فرمائے۔

ہم اس سے ابوالعباس احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی زرزاری نے اجازۃً بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں ابوعبداللہ حسن ابن عبداللہ رستمی نے اور رئیس مسعود بن حسن بن قاسم بن فضل ثقفی اصفہانی نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں احمد بن خلف شیرازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے استاد ابواسحٰق احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن حامد وزان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن ابراہیم سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابوازہر احمد بن ازہر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے مروان بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن شعیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاذ بن رفاعہ نے علی بن یزید سے انہوں نے قاسم یعنی ابوعبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوامامہ باہلی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ثعلبہ بن حاطب انصاری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مال دے آپ نے فرمایا اے ثعلبہ افسوس ہے۔ تھوڑا مال جس کا تو شکر ادا کرے اس زیادہ مال سے بہتر ہے جس کا تو شکر ادا نہ کر سکے۔ اس کے بعد پھر دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے لیے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مال دے آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں میری حالت کی اقتدا پسند نہیں ہے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر میں چاہتا کہ سونے اور چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ رہا کریں تو بے شک رہتے (اس وقت ثعلبہ نے سکوت کر لیا) پھر چند روز کے بعد آپ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ اللہ سے دعا فرمایئے کہ مجھے مال دے قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ اگر اللہ مجھے مال دے گا تو میں ہر حق دار کا حق ادا کروں گا پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے اللہ! ثعلبہ کو مال دے اے اللہ ثعلبہ کو مال دے۔ راوی کا کہنا ہے کہ ثعلبہ نے کچھ بکریاں پالی تھیں وہ ایسی بڑھیں جس طرح کیڑے بڑھتے ہیں پس ثعلبہ ظہر اور عصر کی نماز رسول اللہؐ کے ہمراہ پڑھتے تھے اور باقی نمازیں وہ اپنی بکریوں (کے گلہ) میں پڑھنے لگے پھر ان بکریوں میں اور بھی ترقی ہوئی تو انہوں نے ظہر اور عصر کی نماز میں بھی آنا چھوڑ دیا اور صرف جمعہ کی نماز میں آنے لگے پھر ان بکریوں میں بھی ترقی ہوئی تو انہوں نے جمعہ کی نماز بھی چھوڑ دی جمعہ اور جماعت کی شرکت بالکل ترک کر دی جب جمعہ کا دن آتا تو وہ باہر نکل کر لوگوں سے حالات پوچھا کرتے تھے ایک دن رسول اللہؐ نے انہیں یاد کیا اور پوچھا ثعلبہ کیا حال ہے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ثعلبہ نے بکریاں پالی ہیں جو جنگل میں نہیں سماتیں (انہیں میں مشغول رہتے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ثعلبہ کی خرابی ثعلبہ کی خرابی اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ نے آیت صدقہ نازل فرمائی تو رسول اللہؐ نے ایک شخص کو بنی سلیم سے اور ایک شخص کو بنی جہینہ سے مقرر فرمایا اور انہیں صدقے کے جانوروں کی عمریں لکھ دیں کہ وہ کس کس عمر کے لئے جائیں اور ان دونوں سے کہا کہ تم ثعلبہ بن حاطب کے پاس جاؤ اور بنی سلیم کے ایک شخص کے پاس جاؤ اور ان دونوں سے صدقہ لے لو۔

چنانچہ وہ دونوں نکلے اور ثعلبہ کے پاس گئے ان سے صدقہ مانگا اور رسول اللہ ﷺ کی تحریر انہیں پڑھائی ثعلبہ نے کہا کہ یہ تو جزیہ ہے یہ تو جزیہ کی بہن ہے اچھا تم لوگ جاؤ جب تم فارغ ہونا اس وقت میرے پاس آنا چنانچہ وہ دونوں چلے گئے بنی سلیم کے شخص نے جب ان دونوں کے آنے کی خبر سنی تو اس نے اپنے اونٹوں میں سے نہایت عمدہ عمدہ اونٹ چھانٹ کر صدقہ کے لئے علیحدہ کر لئے اور ان اونٹوں کے ساتھ ان کا استقبال کیا جب ان دونوں نے ان اونٹوں کو دیکھا تو کہا کہ عمدہ عمدہ اونٹ چھانٹ کر دینا تم پر ضروری نہیں ہے اس سلمی نے کہا کہ تم انہیں لے لو میں نے اپنی خوشی سے دیئے ہیں اس کے بعد وہ دونوں اور لوگوں کے پاس گئے اور صدقہ وصول کیا بعد اس کے پھر ثعلبہ کے پاس آئے ثعلبہ نے کہا کہ مجھے اپنی تحریر دکھاؤ (ان دونوں نے وہ تحریر دکھادی) اس کو پڑھ کر ثعلبہ نے (پھر وہی) کہا کہ یہ تو جزیہ ہے یہ جزیہ کی بہن ہے تم (اس وقت چلے جاؤ ذرا میں اپنی رائے دیکھ لوں چنانچہ وہ دونوں واپس آئے جب انہیں رسول اللہؐ نے دیکھا تو قبل اس کے کہ یہ دونوں رسول اللہؐ سے کلام کریں آپ نے فرمایا کہ ثعلبہ کی خرابی پھر آپ نے بنی سلیم کے اس شخص کے لئے دعائے خیر فرمائی بعد اس کے ان دونوں نے ثعلبہ کی وہ حرکت بیان کی پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی:

ومنهم من عاهد الله لئن اتا نا من فضله الى قوله وبما كانو يكذبون ''ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا کہ اگر وہ ہمیں اپنا فضل دے گا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے اور نیکوں میں ہوں گے مگر جب اللہ نے انہیں اپنا فضل دیا تو انہوں نے بخل کیا اور منہ پھیر کر ہٹ گئے پس اسی خلف وعدہ کی وجہ سے اور جھوٹ بولنے کے سبب سے ان کے دل میں نفاق آ گیا جو قیامت تک رہے گا۔'' اس وقت رسول اللہؐ کے پاس ثعلبہ عزیزوں میں سے ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اس نے اس آیت کو اور اس نے جا کر ثعلبہ سے بیان کیا کہ اے ثعلبہ! تیری خرابی ہو اللہ عزوجل نے تیرے بارے میں ایسا ایسا حکم نازل فرمایا پس ثعلبہ نبیؐ کے حضور میں آئے اور آپ سے درخواست کی کہ میرا صدقہ قبول کر لیجئے حضرت نے فرمایا کہ اللہ بزرگ برتر نے مجھے تمہارے صدقہ کے قبول کرنے سے منع کر دیا ہے (یہ سن کر) ثعلبہ اپنے سر پر خاک ڈالنے لگے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ خود تمہارا ہی کیا ہوا ہے میں نے تمہیں حکم دیا تھا تم نے نہ مانا پس جب رسول اللہؐ نے ان کے صدقے کے لینے سے انکار کر دیا تو وہ اپنے گھر لوٹ گئے رسول اللہؐ کی وفات ہوگئی اور آپ نے ان سے کچھ نہیں لیا پھر یہ حضرت ابو بکر کے پاس جبکہ وہ خلیفہ کئے گئے آئے اور کہا کہ آپ میرا تقرب رسول اللہؐ کے حضور میں اور میرا مرتبہ انصار میں جانتے ہیں آپ میرا صدقہ لے لیجئے حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے تم سے صدقہ نہیں لیا اور میں لے لوں یہ نہیں ہو سکتا پس حضرت ابو بکر کی وفات ہوگئی اور انہوں نے ان کا صدقہ نہیں قبول کیا۔ پھر حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو انہوں نے کہا اے امیر المومنین آپ میرا صدقہ لے لیجئے۔ حضرت عمرؓ نے کہا تھا تمہارا صدقہ رسول اللہؐ نے قبول نہیں کیا اور حضرت ابو بکرؓ نے قبول نہیں کیا اور میں قبول کر لوں (یہ نہیں ہو سکتا) پس حضرت عمر کی وفات ہوگئی اور انہوں نے ان کا صدقہ قبول نہیں کیا۔ پھر حضرت عثمان ﷛ خلیفہ ہوئے تو ثعلبہ ان کے پاس گئے اور ان سے درخواست کی کہ ان کا صدقہ قبول کر لیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے تمہارا صدقہ قبول نہیں کیا ثعلبہ کی وفات حضرت عثمان ﷛ کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ان کا نسب بھی سب نے ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور ان لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن حاطب بن عمرو بن عبید بن امیہ یعنی ابن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف انصاری قبیلہ اوس سے ہیں جنگ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے پس اگر یہ وہی ہیں جن کا حال اس تذکرہ میں بیان ہوا تو یقیناً یا ابن کلبی کو ان کے

شہادت کے بیان کرنے میں وہم ہوگیا یا یہ قصہ صحیح [1] نہیں یا یہ کوئی اور ہیں اور وہ وہی ہیں۔

۵۹۱۔ حضرت ثعلبہؓ ابوحبیب

حضرت ثعلبہؓ ابوحبیب۔ کنیت ان کی ابوحبیب عنبری۔ دادا ہیں ہرماس بن حبیب کے۔ ان کا نسب اسحق بن راہویہ نے نضر بن شمیل سے انہوں ہرماس بن حبیب بن ثعلبہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے نقل کیا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۵۹۲۔ حضرت ثعلبہؓ بن حکم

حضرت ثعلبہؓ بن حکم لیثی۔ بصرہ میں رہتے تھے پھر کوفہ چلے گئے۔ ان کا نسب کسی نے بیان نہیں کیا۔ یہ ثعلبہ بیٹے ہیں حکم بن عرفطہ بن حارث بن لقیط بن یعمر شداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ کے کنانی ہیں لیثی ہیں کہتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بچہ تھا۔ ان سے سماک بن حرب نے اور یزید بن ابی زید نے روایت کی ہے خیبر میں شریک تھے۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے اپنی اسناد سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ شعبہ سے وہ سماک سے راوی ہیں وہ کہتے تھے کہ میں نے ثعلبہ بن حکم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم نبی کے ہمراہ (خیبر میں) تھے لوگوں نے کچھ بکریاں لوٹیں (اور ان کو ذبح کر کے پکنے کے لئے دیگوں میں رکھ دیا) حضرت نے اس سے منع فرمایا اور دیگیں الٹ دی گئیں اور اسرائیل نے سماک سے انہوں نے ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا خیبر کے دن کچھ بکریاں ہم نے پائیں الخ اور اسباط نے اس حدیث کو سماک سے انہوں نے ثعلبہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا خیبر کے دن لوگوں نے کچھ گدھے لوٹے اور ان کو ذبح کر کے پکانے لگے نبی ﷺ نے حکم دیا تو دیگیں الٹ دی گئیں اور اس حدیث کو جریر نے ابوزیاد سے انہوں نے ثعلبہ سے انہوں نے نبی سے روایت کیا ہے انہوں نے ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۹۳۔ حضرت ثعلبہؓ بن ابی رقیہ

حضرت ثعلبہؓ بن ابی رقیہ لخمی۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کا ذکر محدثین کی کتابوں میں ہے۔ یہ ابوسعید بن یونس بن عبدالاعلی کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۵۹۴۔ حضرت ثعلبہؓ بن زہیب

حضرت ثعلبہؓ بن زہیب عنبری۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے ذمہ اولاد اسماعیل کا ایک غلام قرض تھا۔ اس حدیث کی اسناد میں راوی چھوٹ گئے ہیں اور ضعف ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

---

[1] جب اس روایت کا صحیح ہونا مصنف کے نزدیک بھی قابل وثوق نہیں ہے تو حضرت ثعلبہ کو کوئی الزام عائد نہیں ہوسکتا۔ ۱۲

۵۹۵۔ حضرت ثعلبہؓ بن زہدم

حضرت ثعلبہؓ بن زہدم تمیمی حنظلی۔ صحابی ہیں۔ ان کا شمار کوفیوں میں ہے ان سے اسود بن ہلال نے روایت کی ہے۔ سفیان ثوری نے اشعث بن ابی الشعثا سے انہوں نے اسود بن ہلال سے انہوں نے ثعلبہ بن زہدم حنظلی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم بنی تمیم کی ایک جماعت کے ساتھ نبی کے حضور میں گئے جس وقت ہم آپ کے پاس پہنچے آپ فرما رہے تھے کہ دینے والے کا ہاتھ جو اوپر ہوتا ہے مبارک ہاتھ ہے تم اپنی ماں کی اور باپ کی اور بہن کی اور بھائی کی کفالت کرو پھر اور جو لوگ تمہارے ماتحت ہوں ان کی کفالت کرو اس حدیث کو شعبہ نے اور زید بن ابی انیسہ سے اشعث سے انہوں نے اسود سے انہوں نے بنی ثعلبہ کے ایک شخص سے روایت کیا ہے اور ابوالاحوص نے اشعث سے انہوں نے ایک (نامعلوم) شخص سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے بنی ثعلبہ کے ایک شخص سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بعض لوگوں نے جو یہ کہا ہے کہ یہ حدیث ثعلبہ سے مروی ہے اور بعض نے کہا کہ حنظلہ سے مروی ہے یہ تناقض نہیں ہے کیونکہ ثعلبہ بیٹے ہیں کہ یربوع بن حنظلہ کے حنظلہ ایک قبیلہ کا نام ہے جس سے نویرہ کے دونوں بیٹے متمم اور مالک ہیں۔

۵۹۶۔ حضرت ثعلبہؓ بن زید انصاری

حضرت ثعلبہؓ بن زید انصاری۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے یعنی ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ مغازی میں ان کا کچھ ذکر ہے۔ کوئی حدیث ان کی معلوم نہیں نہ ان کا کچھ حال لکھا ہے اور نہ اپنا قول متقدمین سے کسی کی طرف منسوب کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۵۹۷۔ حضرت ثعلبہؓ بن زید

حضرت ثعلبہؓ بن زید۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نے احمد بن یسار کو کہتے ہوئے سنا کہ ثعلبہ بن زید اصحاب نبی ﷺ سے بنی حرام میں سے ایک شخص ہیں یہ انہیں بکاین میں سے ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا تھا و لا علی الذین اذا ما اتوک لتحملهم .الایہ ''جو لوگ جہاد میں اس سبب سے شریک نہ ہو سکیں کہ ان کے پاس سواری نہ ہو اور اے نبی آپ کے پاس سے بھی سواری کا انتظام نہ ہو سکے تو ان پر کچھ گناہ نہیں۔'' ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۹۸۔ حضرت ثعلبہؓ بن زید

حضرت ثعلبہؓ بن زید۔ یہ ایک دوسرے شخص ہیں۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے احمد بن یسار کو کہتے ہوئے سنا کہ ثعلبہ بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن سادہ بن یزید بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی بدر میں شریک تھے ان کی کوئی روایت محفوظ نہیں ہے۔ ابو موسیٰ نے زہری سے انکا تذکرہ نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہی ہیں جن کا لقب جذع ہے ثابت بن ثعلبہ کے والد ہیں اور حافظ ابو عبداللہ نے ثعلبہ بن زید کا ذکر کیا ہے مگر ان کا نسب نہیں بیان کیا اور کہا ہے کہ مغازی میں ان کا ذکر ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ثعلبہ بن جذع بدر میں شریک تھے اور طائف

میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ثعلبہ بن زید وہی ہیں جن کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے لیکن انہوں نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن جذع انصاری بنی خزرج سے ہیں پھر بنی سلمہ میں پھر بنی حرام میں ان کا شمار ہوا ہم وہاں بیان کر چکے ہیں کہ جذع ان کا لقب ہے پس یہ یقیناً وہی ہیں اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور طائف میں شہید ہوئے ابن مندہ نے ان کے باپ کے نام میں غلطی کی ہے ان کے باپ کا نام جذع بتایا ہے حالانکہ ان کا نام زید ہے۔ واللہ اعلم

۵۹۹۔ حضرت ثعلبہؓ بن ساعدہ

حضرت ثعلبہؓ بن ساعدہ بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب ابن خزرج اکبر بن ثعلبہ انصاری احد میں شہید ہوئے یہ عروہ اور زہری کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۰۰۔ حضرت ثعلبہؓ بن سعد

حضرت ثعلبہؓ بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ ابوحمید ساعدی کے چچا ہیں اور سہل بن سعد ساعدی کے چچا ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ سہل بن سعد ساعدی کے چچا ہیں۔ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ثعلبہ بن سعد وہی ثعلبہ بن سعد ساعدی ہیں جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا ابوعمر نے جو ان کا تذکرہ پھر یہاں لکھا تو ان پر اعتراض نہیں ہوسکتا ہاں ابن مندہ اور ابونعیم پر اعتراض ہوسکتا ہے اور ابوعمر نے جو یہ کہا ہے کہ یہ ابوحمید کے چچا ہیں اور سہل کے چچا ہیں اس میں البتہ اعتراض ہے۔

مگر عدوی کے قول کے موافق یہ بھی صحیح ہے کیونکہ انہوں نے سہل بن سعد کو سعد بن مالک کا بیٹا قرار دیا ہے لہٰذا یہ ان کے چچا ہو جائیں گے ہاں اور لوگوں کے قول کے موافق مثل قول ابن مندہ اور ابونعیم کے یہ سہل کے بھائی ہوں گے باقی رہے ابوحمید تو ان کے نسب میں بہت اختلاف ہے کہ باوجود اس اختلاف کے یہ قول کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا۔

۶۰۱۔ حضرت ثعلبہؓ بن سعیہ

حضرت ثعلبہؓ بن سعیہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن یامین۔ سعید بن جبیر نے اور عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب عبداللہ بن سلام اور ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور اسد بن عبید اور ان کے ہمراہ اور یہودی بھی اسلام لائے یہ لوگ ایمان لائے اور انہوں نے تصدیق کی اور اسلام کی طرف رغبت کی تو علمائے یہود اور ان کے کافروں نے کہا کہ اللہ کی قسم محمد پر وہی لوگ ایمان لائے ہیں اور ان کی پیروی انہیں لوگوں نے کی ہے جو ہم میں سے شریر تھے اگر وہ ہمارے اچھے لوگوں میں سے ہوتے تو اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ کر غیر کی طرف نہ جاتے پس اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: لیسوا سواء من اهل الكتاب امة قائمة الى قوله من الصالحين (ال عمران ۱۱۳-۱۱۴) ''اہل کتاب میں سب یکساں نہیں ہیں بعض لوگ خداترس اور دیندار ہیں۔ بعض ناخداترس بے دین ہیں۔''

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ یہ عبارت ابونعیم کی تھی جو کوئی اس عبارت کو سنے وہ یہ سمجھے گا کہ ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور عبداللہ بن سلام ایک ہی وقت میں اسلام لائے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ ابوعمر نے اس تذکرہ کو صاف صاف لکھا ہے انہوں نے ثعلبہ کے بیان میں لکھا ہے کہ ان کا ذکر ان تین شخصوں کے ساتھ ہو چکا ہے جو قریظہ کے دن اسلام لائے تھے۔

اور انہوں نے اپنی جانیں اور مال محفوظ کر لئے تھے یہ لوگ عبداللہ بن سلام کے اسلام کے بعد اسلام لائے تھے۔

ابوعمر نے یہ بھی لکھا ہے کہ بخاری نے بیان کیا کہ ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ کی وفات نبی ﷺ کی حیات ہی میں ہو گئی تھی اور طبری نے ذکر کیا ہے کہ ابن اسحٰق نے ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور اسد بن عبید کے بیان میں کہا ہے کہ یہ لوگ بنی ہدل میں سے ہیں نہ بنی قریظہ سے ہیں نہ بنی نضیر سے ان کا نسب ان سے اوپر ہے یہ ان کے چچا کے بیٹے ہیں یہ سب اسی شب کو اسلام لائے تھے جس شب کو قریظہ'' سعد بن معاذ کے حکم پر (اپنے قلعہ سے) اترے تھے۔

۶۰۲۔ حضرت ثعلبہؓ بن سلام

حضرت ثعلبہؓ بن سلام۔ عبداللہ بن سلام کے بھائی ہیں ان کے اور ان کے بھائی عبداللہ بن سلام اور اسد اور مبشر کے حق میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول نازل ہوا تھا لیسوا اسواء الایۃ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۶۰۳۔ حضرت ثعلبہؓ بن سہیل

حضرت ثعلبہؓ بن سہیل۔ کنیت ان کی ابوامامہ حارثی یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ایاس بن ثعلبہ کہتے ہیں اور بعض لوگ ثعلبہ بن عبداللہ کہتے ہیں اور بعض لوگ ثعلبہ بن ایاس کہتے ہیں مگر پہلا نام مشہور ہے ان کا ذکر ایاس میں ہو چکا ہے اور ان شاء اللہ کنیت کے باب میں ان کا ذکر کیا جائے گا اور ان کی حدیث قسم کے بارے میں (بھی وہیں ذکر کی جائے گی) ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۶۰۴۔ حضرت ثعلبہؓ بن صعیر

حضرت ثعلبہؓ بن صعیر اور ان کو بعض لوگ ابن ابی صعیر بن عمرو بن زید بن سنان بن مہتجن بن سلامان بن عدی بن صعیر بن حراز بن کاہل بن عذرہ بن سعد بن ہذیم قضاعی عذری حلیف بنی زہرہ کے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن کعب ابن مالک نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ ان کے بارے میں بہت اختلاف ہے بعض لوگ ان کو ابن صعیر کہتے ہیں اور بعض لوگ ابن ابی صعیر اور بعض لوگ ثعلبہ بن عبداللہ کہتے ہیں اور بعض لوگ عبداللہ بن ثعلبہ کہتے ہیں۔ ہمیں یحیٰی بن ابی الرجا نے اجازۃً اپنی اسناد سے بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمام نے بکر بن وائل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ (ایک مرتبہ) خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے اور آپ نے ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ دارقطنی کہتے ہیں کہ یہ ثعلبہ اور ان کے بیٹے عبداللہ دونوں صحابی ہیں پس اس صورت میں ان کی بابت کوئی اختلاف نہ ہوگا۔ ہمیں عبدالوہاب بن علی بن عبیداللہ نے اپنی سند

سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مسدد نے اور سلیمان بن داؤد عتکی نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے۔ ہمیں حماد بن زید نے نعمان بن راشد سے انہوں نے زہری سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مسدد ثعلبہ بن ابی صعیر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور سلیمان بن داؤد نے کہا ہے کہ عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک صاع گیہوں کا ہر چھوٹے بڑے آزاد غلام مرد وعورت پر واجب ہے اس حدیث کو عبداللہ بن یزید نے ہمام سے انہوں نے بکر بن وائل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے انہوں نے اس میں شک نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۰۵۔ حضرت ثعلبہؓ بن عبداللہ

حضرت ثعلبہؓ بن عبداللہ انصاری۔ اور بعض لوگ ان کو بلوی کہتے ہیں انصاری کے حلیف تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے روایت کی ہے۔ عبدالحمید بن جعفر نے عبداللہ بن ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے تیرے باپ ثعلبہ سے سنا ہے جو یہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کھا کر مار لے اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ نفاق کا پڑ جاتا ہے کہ تا قیام قیامت اس کو کوئی چیز نہیں بدلتی اور عبدالحمید سے یہ بھی مروی ہے انہوں نے عبداللہ بن ثعلبہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا پریشانی [1] ایمان کی علامت ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ثعلبہ وہی ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا یہ بیٹے ہیں سہل کے ان کا مشہور نام ایاس بن ثعلبہ ہے کنیت ان کی ابوامامہ ہے اور اگر ہم نے اپنی کتاب میں یہ شرط نہ کی ہوتی کہ ہم ان کی کتابوں میں جتنے تذکرے ہیں سب لکھ دیں گے تو یقیناً اس قسم کے تذکروں کو ترک کر دیتے اور جو زائد باتیں ان میں ہیں وہ انہیں گذشتہ تذکروں میں بڑھا دیتے اور یہ دونوں حدیثیں ابوامامہ بن ثعلبہ کے نام سے مشہور ہیں جن کا ذکر اوپر ہوا۔ ابوداؤد سجستانی نے سنن ہیں۔ یہ حدیث کی پریشانی ایمان کی علامت ہے ابوامامہ سے روایت کی اور کہا ہے کہ یہ ابوامامہ ثعلبہ کے بیٹے ہیں پس اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ سب ایک ہیں۔ واللہ اعلم۔

۶۰۶۔ حضرت ثعلبہؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت ثعلبہؓ بن عبدالرحمٰن انصاری۔ انہوں نے نبی کی خدمت کی ہے اور آپ کا کام کر دیا کرتے تھے ان کی حدیث محمد بن منکدر نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری جوان جس کا نام ثعلبہ بن عبدالرحمٰن تھا اسلام لایا اور وہ نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا (ایک روز) رسول اللہؐ نے اس کو کسی انصاری مرد کے دروازے پر کسی کام کے لئے بھیجا۔ (چنانچہ وہ گیا) اس نے (وہاں) اس انصاری کی بیوی کو نہاتے ہوئے دیکھا اور کئی بار اس کی طرف دیکھا بعد اس کے اس کو خوف پیدا ہوا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ پر وحی نہ نازل ہو جائے یہ خیال آتے ہی وہ وہاں سے چل دیا اور مکہ اور مدینہ کے درمیان میں جو پہاڑ تھے ان میں گھس گیا۔ رسول اللہؐ نے اسے چالیس دن تک نہیں دیکھا یہ وہی زمانہ تھا جس زمانے میں کافروں نے کہا تھا کہ محمد کو ان کے

---

[1] یعنی مومن کی ظاہری حالت ہمیشہ پریشان رہتی ہے ہاں باطن اس کا نہایت مطمئن اور مجتمع رہتا ہے۔۱۲

پروردگار نے چھوڑ دیا اوران سے ناراض ہوگیا۔ چالیس دن کے بعد جبرائیل رسول اللہؐ کے پاس آئے اور کہا کہ اے محمد آپ کا پروردگار آپ کوسلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ آپ کی امت میں سے وہ شخص جو بھاگ گیا ہے ان پہاڑوں میں ہے وہ میری دوزخ سے میری پناہ مانگتا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے عمر اور اے سلمان تم جاؤ اور ثعلبہ بن عبدالرحمٰن کو میرے پاس لے آؤ چنانچہ یہ دونوں گئے ان کو ایک چرواہا مدینے کے چرواہوں میں سے ملا جس کا نام ذفافہ تھا اس سے حضرت عمر نے کہا کہ اے ذفافہ! تجھے کچھ اس جوان کی حالت بھی معلوم ہے جوان پہاڑوں میں رہتا ہے اس نے کہا شاید تم اس شخص کو پوچھ رہے ہو جو جہنم کے خوف سے بھاگا ہے حضرت عمر نے پوچھا کہ تجھے کیونکر یہ معلوم ہوا کہ اس نے کہا کہ نصف شب کو وہ ان پہاڑوں کے درمیان میں اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھے ہوئے نکلتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار کاش تو اور روحوں کے ساتھ میری روح کو بھی قبض کر لیتا اور اور جسموں کے ساتھ میرے جسم کو فنا کر دیتا بالآخر ذفافہ انہیں لے گیا اور ان دونوں نے اس سے ملاقات کی اور اپنے ساتھ نبی کے حضور میں لے آئے۔ اس کے بعد وہ بیمار ہوگیا اور نبی ﷺ کی حیات ہی میں مرگیا۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے حالانکہ اس میں ایک اعتراض ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ما ودعک ربک وما قلی ''اے نبی! تم کو تمہارے پروردگار نے نہ چھوڑا ہے نہ ناخوش ہے۔'' اول اسلام اور ابتدائے وحی میں نازل ہوا ہے جب نبی مکہ میں تھے یہ بہت صحیح ہے اور یہ قصہ ہجرت کے بعد کا ہے پس یہ دونوں باتیں ایک ساتھ کیونکر جمع ہو سکتی ہیں۔

۶۰۷۔ حضرت ثعلبہؓ ابوعبدالرحمٰن

حضرت ثعلبہؓ۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن انصاری ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے ان کا شمار اہل مصر میں ہے یزید ابن ابی حبیب نے عبدالرحمٰن بن ثعلبہ انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عمرو بن سمرہ بن حبیب بن عبدشمس جو عبدالرحمٰن بن سمرہ کے بھائی تھے نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے فلاں قبیلہ کا اونٹ چرایا ہے نبیؐ نے اس قبیلے کے لوگوں کو بلوا بھیجا ان لوگوں نے کہا ہاں ہمارا ایک اونٹ کھو گیا ہے پس نبی ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ کاٹ ڈالے جائیں ثعلبہ کہتے ہیں میں ان کی طرف دیکھ رہا تھا جس وقت ان کا ہاتھ کٹ کر (زمین پر) گرا اور وہ (اس ہاتھ سے مخاطب ہو کر کہہ رہے تھے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے پاک کیا تو نے چاہا تھا کہ میرے تمام جسم کو دوزخ میں داخل کرے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۰۸۔ حضرت ثعلبہؓ بن علاء

حضرت ثعلبہؓ بن علاء کنانی۔ ان کا تذکرہ ابوبکر بن ابی علی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابواحمد عسال نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ محمد بن ابی بکر بن ابی عیسیٰ اصفہانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں میرے والد احمد بن محمد نے خبر دی۔ خبر دی ہمیں محمد بن احمد نے خبر دی ہمیں محمد بن ابراہیم نے وہ کہتے تھے مجھ سے علی بن عباس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر بن ولید کندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہانی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے سماک بن حرب سے انہوں نے ثعلبہ بن علی کنانی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو خیبر کے دن سنا کہ آپ مثلہ سے منع فرماتے تھے۔ اس حدیث کو زہیر نے سماک سے انہوں نے ثعلبہ بن حکم سے جو بنی لیث کے بھائی ہیں روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا کہ آپ کا گزر

ان دیگوں کی طرف ہوا جن میں ان جانوروں کا گوشت پک رہا تھا جو مسلمانوں نے لوٹے تھے حضرت ﷺ نے حکم دیا کہ وہ دیگیں الٹ دی جائیں اور فرمایا کہ لوٹ جائز نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے ثعلبہ بن حکم لیثی کے نام میں ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کا نسب وہیں بیان ہو چکا۔

۶۰۹۔ حضرت ثعلبہؓ بن عمرو

حضرت ثعلبہؓ بن عمرو بن محصن انصاری۔ بنی مالک بن نجار سے ہیں پھر بنی عمرو بن مبذول میں ان کا شمار ہوا۔ بدر میں شریک تھے اور ابوعبید ثقفی کے ہمراہ جسر کے دن شہید ہوئے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن عمرو بن عبید بن محصن بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول' مبذول کا نام عامر ہے یہ وہی ہیں جن کو لوگ سدن بن مالک بن نجار کہتے ہیں اس نے ان کے نسب میں عبید زیادہ کیا ہے جبکہ ہشام نے اس کی مخالفت کی ہے کہ عبید کو ذکر نہیں کیا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ ثعلبہ بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے اور جسر کے دن ابوعبید کے ہمراہ حضرت عمر کی خلافت میں شہید ہوئے اور واقدی نے لکھا ہے کہ حضرت عثمان کی خلافت میں مدینہ میں شہید ہوئے۔ ان کی حدیث یزید بن ابی حبیب نے عبدالرحمٰن بن ثعلبہ بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے کسی قبیلہ کا اونٹ چرا لیا تھا تو رسول اللہ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا یہ ثعلبہ وہی ہیں جنہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے عمرو بن سمرہ کا ہاتھ چوری کی سزا میں کٹوا دیا تھا ان کی حدیث یہ بھی ہے کہ سوا کو (مال غنیمت میں سے) تین حصے ملیں گے اور دو حصہ اس کے گھوڑے کو یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کے تذکرہ میں صرف اسی قدر لکھا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور چوری والی حدیث انہوں نے ان ثعلبہ کے تذکرہ میں لکھی ہے جن کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے جن کا ذکر ان سے پہلے ہوا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ثعلبہ وہی ثعلبہ ہیں جن کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا ابوعمر نے ان دونوں کو ایک قرار دیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی اگر ثعلبہ ابوعبدالرحمٰن کا پورا نسب بیان کرتے تو انہیں بھی معلوم ہو جاتا کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور۔ واللہ اعلم

۶۱۰۔ حضرت ثعلبہؓ بن عمرو

حضرت ثعلبہؓ بن عمرو۔ ابن اسحٰق نے ان کا تذکرہ اس وفد میں کیا ہے جو رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوا تھا جن کو زید بن حارثہ نے قبیلہ جذام کے بعد ان کے مسلمان ہو جانے کے قید کر لیا تھا اور رسول اللہؐ نے ان کے چھوڑ دینے کا حکم دیا اور یہ کہ جو کچھ ان سے لیا گیا ہے ان کو واپس کر دیا جائے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے کیا ہے۔

۶۱۱۔ حضرت ثعلبہؓ بن عنمہ

حضرت ثعلبہؓ بن عنمہ بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شریک تھے اور جنگ بدر میں شریک تھے۔ یہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے قبیلہ بنی سلمہ کے بت توڑے تھے۔ غزوۂ خندق

میں شہید ہوئے۔ یہ ابن اسحٰق کا قول ہے انہیں ہبیر بن ابی وہب مخزومی نے شہید کیا تھا۔ عروہ بن زبیر نے کہا ہے کہ یہ غزوۂ خیبر میں شہید ہوئے جن لوگوں نے (قبیلہ بنی سلمہ کے) بت توڑے تھے ان کے نام یہ ہیں معاذ بن جبل' عبداللہ بن انیس' ثعلبہ بن عنمہ اور ابوصالح نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول یسأ لونک عن الا ھلۃ' اوراے نبی تم سے یہ لوگ ہلال کی بابت دریافت کرتے ہیں۔'' کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا یہ آیت معاذ بن جبل اور ثعلبہ بن عنمہ کے حق میں نازل ہوئی تھی یہ دونوں انصاری تھے انہوں نے کہا تھا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا سبب ہے کہ چاند جب نیا نکلتا ہے تو باریک ہوتا ہے پھر بڑھتے بڑھتے بڑا ہو جاتا ہے اور پورا گول ہو جاتا ہے پھر گھٹنے لگتا ہے یہاں تک کہ جیسا تھا ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۱۲۔ حضرت ثعلبہؓ بن قیظی

حضرت ثعلبہؓ بن قیظی۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ حضرمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ابن ابی رافع کی حدیث میں مروی ہے کہ ثعلبہ بن قیظی بن صخر بن سلمہ بدری ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۶۱۳۔ حضرت ثعلبہؓ بن ابی مالک

حضرت ثعلبہؓ بن ابی مالک قرظی۔ کنیت ان کی ابویحییٰ ہے۔ قبیلہ بنی قریظہ کے امام تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے۔ محمد بن سعد نے کہا ہے کہ (ان ثعلبہ کے والد) ابو مالک یمن سے آئے تھے وہ یہودی تھے انہوں نے بنی قریظہ کی ایک عورت سے نکاح کیا لہٰذا یہ ان کی طرف منسوب ہو گئے حالانکہ یہ خود قبیلہ کندہ کے ہیں۔ یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے اور مصعب زبیری نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن ابی مالک کی عمر وہی ہے جو عطیہ قرظی کی عمر ہے اور ان کا قصہ بھی ان کے قصہ کے مثل [1] ہے یہ دونوں چھوڑ دیئے گئے تھے قتل نہیں کئے گئے۔ محمد بن اسحٰق نے ابو مالک بن ثعلبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کے حضور میں کمزور لوگ آئے تو آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ جب پانی ٹخنوں تک پہنچ جائے تو اوپر والے باغ کا مالک نہ روکے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد سے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبیؐ نے فرمایا نہ خود نقصان اٹھایا جائے نہ کسی دوسرے کو پہنچایا جائے اور بے شک نبیؐ نے سیل (بہنا) سے باغوں کے سینچنے کی بابت بلندی والے باغوں اور نشیب والے باغوں کے حق میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ اوپر والا باغ سینچ لیا جائے اور ٹخنوں تک [2] پانی بھر لیا جائے بعد اس کے نیچے والے باغ کے لئے پانی چھوڑ دیا جائے اور ایسا ہی اس میں بھی کیا

---

[1] ان کا قصہ یہ ہے کہ بنی قریظہ کے قیدی جب گرفتار ہو کر آئے تو جو لوگ بالغ ہو چکے تھے وہ قتل کر دیئے جاتے تھے اور نابالغ چھوڑ دیئے جاتے تھے یہ بھی چونکہ نابالغ تھے اس لئے قتل نہیں کئے گئے۔

[2] کچھ باغ بلندی پر تھے اور کچھ پستی میں تھے پانی جب بہ کر آتا تو پہلے بلندی والے باغوں میں پہنچتا باغ کے مالک اس پانی کو اپنے ہی باغ میں روک لیتے پستی والے باغوں میں نہ جانے دیتے حضرت نے اس سے منع کر دیا کہ یہ بے انصافی ہے جب اس قدر پانی باغ میں بھر جائے کہ ٹخنوں تک پہنچنے لگے تو پھر اس کو روکنا نہ چاہیے۔

جائے یہاں تک کہ تمام باغوں میں پانی پہنچ جائے یا یہ کہ پانی ختم ہو جائے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مہروز ایک نالے کا نام ہے جس میں پانی رہتا تھا باغ والوں نے اس کی بابت جھگڑا کیا تھا تو رسول اللہؐ نے یہ فیصلہ کیا۔

۶۱۴۔ حضرت ثعلبہؓ بن ودیعہ

حضرت ثعلبہؓ بن ودیعہ انصاری۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جو غزوۂ تبوک میں رسول اللہؐ کے ہمراہ نہیں گئے تھے پھر انہوں نے اپنے آپ کو (مسجد نبوی کے) ستونوں سے باندھ دیا تھا یہاں تک کہ اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور اعمش نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جو لوگ غزوۂ تبوک میں رسول اللہؐ کے ہمراہ نہیں گئے تھے چھ آدمی تھے ابولبابہ اوس بن خذام ثعلبہ بن ودیعہ کعب بن مالک مرارہ ہلال بن امیہ پس ابولبابہ اور اوس بن خذام اور ثعلبہ آئے اور انہوں نے اپنے آپ کو ستونوں سے باندھ دیا اور اپنے مال لے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! ان مالوں کو لے لیجئے ان ہی سے ہم کو آپ کے ہمراہ جانے سے روک دیا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ان لوگوں کو نہ کھولوں گا یہاں تک کہ پھر کوئی غزوہ پیش آئے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی واخرون اعترفو بذنوبهم خلطوا عملا صالحا واخر سيا "اور کچھ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا اور انہوں نے نیک کاموں کو برے کاموں کے ساتھ ملا دیا۔" ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ابولبابہ کے متعلق اور اقوال بھی ہیں جو ان کے نام میں ذکر کئے جائیں گے۔

باب الثاء مع القاف و مع اللام و مع المیم

۶۱۵۔ حضرت ثقبؓ بن فروہ

حضرت ثقبؓ بن فروہ بن بدن انصاری ساعدی۔ واقدی نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور عبداللہ بن محمد نے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے ثقیب بن فروہ سے روایت کیا ہے۔ یہی ہیں جن کو بعض لوگ اخرس بھی کہتے ہیں اور بعض کتب سیر میں ان کا نام ثقف "ف" کے ساتھ ہے مگر صحیح ثقب یا ثقیب ہے "ب" کے ساتھ جیسا کہ ابن قداح نے کہا ہے۔ یہ ابن قداح وہی عبداللہ بن محمد بن عمارہ انصاری عالم نسب ہیں انصار کے نسب کو یہ سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ یہ ثقب ابواسید ساعدی کے چچا زاد بھائی ہیں احد میں شہید ہوئے تھے ہم نے ابواسید ساعدی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے کہ بعض لوگ (ان کے دادا کا نام) بدن کہتے ہیں اور بعض لوگ بدی کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ (ان کا نام) ثقیف (ہے) حالانکہ یہ وہم ہے بعد اس کے انہوں نے کہا ہے کہ ثقب احد کے دن شہید ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی شہادت کی گواہی دی ان کا نسب ابواسید کے تذکرے میں آئے گا۔

۶۱۶۔ حضرت ثقفؓ بن عمرو

حضرت ثقفؓ بن عمرو عدوانی۔ بنی حجر بن عیاذ بن یشکر بن عدوان سے ہیں جنگ بدر میں یہ اور ان کے سب بھائی شریک تھے۔

۶۱۷۔ حضرت ثقفؓ بن عمرو بن سمیط

حضرت ثقفؓ بن عمرو بن سمیط۔ بنی غنم بن دودان بن اسد سے ہیں خیبر کے دن شہید ہوئے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ انصار کے حلیف تھے ابن اسحٰق نے بھی ایسا ہی کہا ہے مگر انہوں نے کہا ہے کہ یہ بنی غنم کے حلیف تھے اور عروہ نے کہا ہے کہ خیبر کے دن قریش کی شاخ بنی عبد مناف سے ثقف بن عمرو شہید ہوئے جو قریش کے حلیف تھے اور بنی اسد بن خزیمہ کے خاندان سے تھے اس کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے نقل کیا ہے۔ عروہ کا قول بہت صحیح ہے کیونکہ بنی غنم بن دودان قریش کے حلیف تھے اور انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور اپنے حلف پر قائم رہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ثقف بن عمرو اسلمی جن کو بعض لوگ اسدی کہتے ہیں بنی عبد شمس کے حلیف تھے کنیت ابو مالک ہے وہ اور ان کے بھائی مدلاج اور مالک بدر میں شریک تھے۔ یہ ثقف احد کے دن شہید ہوئے اور انہوں نے کہا ہے کہ موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا کہ وہ خیبر کے دن شہید ہوئے انہیں ایک یہودی نے شہید کیا جس کا نام اسیر تھا واللہ اعلم ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ بنی لوذان بن اسد کے خاندان سے تھے انہوں نے ان کے بھائی مالک کا بھی تذکرہ لکھا ہے اور ان کو سلمی قرار دیا ہے یہ وہاں انشاء اللہ ذکر کیا جائے گا میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ان ابو نعیم کا ان کے نسب کے میں لوذان کو داخل کرنا وہم ہے صحیح لفظ دودان ہے تمام علماء نسب کا اس پر اجماع ہے۔ واللہ اعلم

۶۱۸۔ حضرت ثلبؓ بن ثعلبہ

حضرت ثلبؓ بن ثعلبہ بن عطیہ بن اخیف بن مجفر بن کعب عنبر تمیمی عنبری کنیت ان کی ابو ہلقام ہے بعض لوگ ان کو تلب تائی مثناۃ کے ساتھ کہتے ہیں ان کا تذکرہ گزر چکا ہے ان کا ذکر لوگوں نے وہیں لکھا ہے یہاں کسی نے نہیں لکھا۔

۶۱۹۔ حضرت ثمامہؓ بن اثال

حضرت ثمامہؓ بن اثال بن نعمان بن مسلمہ بن عبید بن ثعلبہ بن یربوع بن ثعلبہ بن دول بن حنیفہ بن لجیم۔ حنیفہ بھائی ہیں عجل کے۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے وہ سعید مقبری سے وہ ابو ہریرہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا ثمامہ بن اثال حنفی کے اسلام کا واقعہ اس طرح پر ہے کہ رسول اللہ نے دعا مانگی تھی جب یہ برے ارادہ سے آپ کے سامنے آئے کہ اللہ آپ کو ان پر قابو دے یہ مشرک تھے اور بارادہ قتل آنحضرتؐ یہ حضرت کے سامنے آئے تھے (اتفاق سے چند روز کے بعد) ثمامہ اسی حالت شرک میں عمرہ کرنے کے لئے نکلے یہاں تک کہ (اثنای سفر میں) مدینہ پہنچے اور وہاں مبہوت ہو گئے یہاں تک کہ گرفتار کر لئے گئے اور رسول اللہؐ کے حضور میں لائے گئے آپ نے حکم دیا کہ یہ مسجد کے کسی ستون سے باندھ دیئے جائیں پھر رسول اللہؐ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے ثمامہ تمہارا کیا حال ہے دیکھو اللہ نے مجھے تم پر قابو دے دیا یا نہیں ثمامہ نے کہا ہاں اے محمد اگر تم (مجھے) قتل کر دو تو (ناحق نہ قتل کرو گے بلکہ) ایک خونی کو قتل کرو گے اور اگر تم معاف کر دو تو تم نے ایک شکر گزار کو معاف کیا اور اگر تم کچھ مال مانگو تو دیا جائے گا بعد اس کے رسول اللہؐ لوٹ آئے اور انہیں چھوڑ دیا یہاں تک کہ دوسرا دن ہوا تو پھر رسول اللہ ان کے طرف تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے ثمامہ تمہارا کیا حال ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ اچھا حال ہے

اے محمد! اگر تم مجھے قتل کردو تو ایک خونی کو قتل کرو گے اور اگر معاف کردو تو ایک شکر گزار کو معاف کرو گے اور اگر تم مال مانگو تو دیا جائے گا پھر رسول اللہؐ لوٹ آئے ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ہم چند مسکینوں نے باہم یہ گفتگو کی کہ ہم ثمامہ کو قتل کر کے کیا کریں گے خدا کی قسم اس کے فربہ اونٹوں کا گوشت جو اس کے چھوڑ دینے کے بدلہ میں ملے گا ہمیں اس کے قتل کر دینے سے بہتر معلوم ہوتا ہے چنانچہ جب تیسرا دن ہوا تو رسول اللہ پھر ان کے پاس گئے اور فرمایا کہ اے ثمامہ تمہارا کیا حال ہے انہوں نے عرض کیا کہ اچھا حال ہے اے محمد تم اگر (مجھے) قتل کردو تو ایک خونی کو قتل کرو گے اور اگر معاف کردو تو ایک شکر گزار کو معاف کرو گے اور اگر کچھ مال مانگو تو دیا جائے گا پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو اے ثمامہ میں نے تمہیں معاف کر دیا پس ثمامہ وہاں سے گئے اور مدینہ کے کسی باغ میں جا کے غسل کیا اور خود بھی پاک ہوئے اور اپنے کپڑوں کو پاک کیا بعد اس کے رسول اللہؐ کے حضور میں آئے آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور کہا کہ اے محمد بے شک آپ کی یہ کیفیت تھی کہ کسی کا منہ مجھے آپ کے منہ سے زیادہ ناخوش نہ معلوم ہوتا تھا اور نہ کوئی دین مجھے آپ کے دین سے زیادہ ناگوار تھا اور نہ کوئی شہر مجھے آپ کے شہر سے زیادہ برا معلوم ہوتا تھا۔

مگر اب یہ حالت ہے کہ کسی کا منہ مجھے آپ کے منہ سے زیادہ محبوب نہیں ہے اور نہ کوئی دین مجھے آپ کے دین سے زیادہ محبوب ہے اور نہ کوئی شہر مجھے آپ کے شہر سے زیادہ محبوب ہے میں اب شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں یا رسول اللہ میں عمرہ کرنے کی نیت سے نکلا تھا اور میں اس وقت اپنی قوم کے دین پر تھا مجھے آپ کے اصحاب نے عمرہ میں گرفتار کر لیا پس اب مجھے عمرہ کے لئے بھیج دیجئے اللہ آپ پر رحمت نازل فرمائے رسول اللہؐ نے انہیں عمرہ کے لئے بھیج دیا اور انہیں طریقہ تعلیم فرمایا چنانچہ یہ عمرہ کے لئے گئے جب مکہ پہنچے اور قریش نے سنا کہ یہ محمد (ﷺ) کے مذہب کی باتیں کرتے ہیں تو کہنے لگے کہ ثمامہ بے دین ہو گیا۔ ثمامہ نے کہا کہ خدا کی قسم میں بے دین نہیں ہوں بلکہ میں مسلمان ہو گیا ہوں اور میں نے محمد ﷺ کی تصدیق کر لی ہے اور میں ان پر ایمان لے آیا ہوں قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں ثمامہ کی جان ہے کہ اب یمن سے تمہیں ایک دانہ بھی نہ آئے گا اور یمن اہل مکہ کا تھا یہاں تک کہ رسول اللہؐ اس کی اجازت دیں بعد اس کے یہ اپنے شہر لوٹ گئے اور غلہ مکہ جانے سے روک دیا قریش کو سخت مصیبت پیش آئی اور انہوں نے رسول اللہؐ کو خط لکھا اور اپنی قرابت کا واسطہ دلایا کہ آپ ثمامہ کو لکھ دیجئے کہ غلہ کو نہ روکیں چنانچہ رسول اللہؐ نے لکھ دیا۔ پھر جب مسیلمہ (کذاب) کا ظہور ہوا اور اس کی بات بڑھ گئی تو رسول اللہؐ نے فرات بن حیان عجلی کو ثمامہ کے پاس بھیجا کہ مسیلمہ سے جنگ کریں۔

محمد بن اسحٰق نے لکھا ہے کہ جب اہل یمامہ اسلام سے مرتد ہوئے اس وقت ثمامہ مرتد نہیں ہوئے یہ اور ان کی قوم کے جو لوگ ان کے تابع تھے اسلام پر قائم رہے اور یمامہ ہی میں مقیم رہے لوگوں کو مسیلمہ (کذاب) کی پیروی اور اس کی تصدیق سے روکتے تھے اور کہتے تھے کہ اے لوگو اپنے کو ایسی تاریک چیز سے بچاؤ جس میں بالکل نور نہیں ہے اور بے شک وہ بدبختی کی بات ہے اے بنی حنیفہ اس کو اللہ نے ان لوگوں کے لئے مقدر کر دیا ہے جو اس پر عمل کریں گے جو لوگ اس پر عمل کریں گے ان کے لئے یہ بلا ہے مگر جب لوگوں نے ان کی بات نہ مانی اور سب کے سب مسیلمہ کی پیروی پر متفق ہو گئے تو انہوں نے ان سے جدا ہو جانے کا ارادہ کر لیا اتفاق سے علاء بن حضرمی کا اور ان لوگوں کا جو ان کے ساتھ تھے ادھر گزر ہوا یہ لوگ بحرین جا رہے تھے وہاں حطم (نامی ایک کافر) تھا اور اس کے ساتھ قبیلہ ربیعہ کے کچھ مرتد تھے جب یہ خبر ثمامہ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے اپنے مسلمان ساتھیوں سے کہا کہ خدا کی قسم میں مناسب نہیں سمجھتا کہ ان لوگوں کے ساتھ رہوں اس حال میں کہ انہوں نے یہ بدعت نکالی ہے اللہ ان کو ایسی بلا میں مبتلا کرے گا کہ

یہ اس میں نہ کھڑے ہو سکیں گے نہ بیٹھ سکیں گے اور میں مناسب نہیں جانتا کہ ان لوگوں سے یعنی ابن حضرمی اور ان کے اصحاب سے جو مسلمان ہیں پیچھے رہ جائیں اور بے شک ہم ان کے ارادہ سے واقف ہو چکے ہیں اور وہ (اتفاق سے) ہماری طرف آ بھی گئے ہیں لہٰذا اب میں ان کے ساتھ ہو جانا ہی مناسب سمجھتا ہوں پس جو شخص تم میں سے چاہے چلے چنانچہ وہ علا کی مدد کے لئے نکلے اور ان کے ہمراہ ان کے مسلمان ساتھی بھی تھے یہ بات دشمن کے کمزور کرنے میں زیادہ موثر ہوئی جب انہیں معلوم ہوا کہ بنی حنیفہ علاء کی مدد کے لئے گئے۔ ثمامہ علاء کے ساتھ حطم کی جنگ میں شریک رہے مشرکوں کو شکست ہوئی اور قتل کئے گئے اور علا نے مال غنیمت تقسیم کیا اور کچھ لوگوں کو انعام بھی دیا ایک شخص کو حطم کی ایک چادر دی جس پر حطم ایک مسلمان کے سامنے فخر کرتا تھا ثمامہ نے وہ چادر اس مسلمان سے خرید لی پھر جب اس فتح کے بعد ثمامہ لوٹے تو بنی اقیس بن ثعلبہ نے جو حطم کے ہم قوم تھے وہ چادر ثمامہ کے جسم پر دیکھی اور کہا کہ انہیں نے حطم کو قتل کیا ہے ثمامہ نے کہا میں نے حطم کو قتل نہیں کیا بلکہ یہ چادر میں نے مال غنیمت سے مول لے لی ہے لیکن ان لوگوں نے (نہ مانا اور) ثمامہ کو قتل کر دیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۲۰۔ حضرت ثمامہؓ بن بجاد عبدی

حضرت ثمامہؓ بن بجاد عبدی۔ صحابی ہیں۔۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے انہوں نے کوئی حدیث نہیں روایت کی ان سے ابو اسحٰق سبیعی نے اور عیزار بن حریث نے روایت کی ہے۔ شعبہ نے اور زہیر نے ابو اسحٰق سے انہوں نے ثمامہ بن بجاد سے جو صحابی ہیں روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں ڈراتا ہوں اس قسم کے حیلے بہانوں سے میں عنقریب عبادت کروں گا عنقریب روزہ رکھوں گا عنقریب نماز پڑھوں گا۔ [1] اس قول کو اسرائیل نے ابو اسحٰق سے انہوں نے عیزار بن حریث سے انہوں نے ثمامہ بن بجاد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۲۱۔ حضرت ثمامہؓ بن ابی ثمامہ

حضرت ثمامہؓ بن ابی ثمامہ۔ جذامی کنیت ان کی ابو سوادہ۔ ابن مندہ نے ابو سعید بن یونس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عمرو بن حارث کی کتاب میں بکر بن سوادہ سے جو ان کے مولی تھے یہ روایت لکھی ہوئی دیکھی کہ نبیؐ نے ان کے دادا ثمامہ کے لئے دعا فرمائی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۶۲۲۔ حضرت ثمامہؓ بن حزن

حضرت ثمامہؓ بن حزن بن عبداللہ بن سلمہ بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصہ قشیری نبی ﷺ کا زمانہ انہوں نے پایا تھا ان سے قاسم بن فضل نے روایت کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ حضرت عمر کے پاس ان کی خلافت کے زمانہ میں آئے تھے اس وقت ان کی عمر پینتیس سال کی تھی یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہیں عمر بن خطابؓ کو اور عثمانؓ کو اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو انہوں نے دیکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] مقصود یہ ہے کہ جو کام کرنا ہے کر لو اس وقت کا کام دوسرے وقت پر اٹھا رکھنا سخت نا عاقبت اندیشی ہے۔ اس قسم کی طبیعت کا آدمی کبھی اپنے ارادے میں پورا نہیں اترتا۔ ۱۲

۶۲۳۔ حضرت ثمامہؓ بن عدی

حضرت ثمامہؓ بن عدی قرشی۔ صحابی ہیں ابوعمر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ قریش کے کس خاندان سے ہیں حضرت عثمان ﷺ کی طرف سے ''صنعاء'' شام کے حاکم تھے۔ ہمیں ابومحمد بن ابی القاسم نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر فرضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عازم بن فضل خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابوالاشعث صنعانی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب ثمامہ بن عدی کو جو صنعا شام کے حاکم تھے اور صحابی تھے عثمان بن عفان کی شہادت کی خبر پہنچی تو وہ روئے اور بہت روئے پھر جب افاقہ ہوا تو کہنے لگے کہ خلافت نبوت اب جاتی رہی[1] اب بادشاہت اور سلطنت رہ گئی جو شخص کسی چیز پر غالب آ جائے گا وہ اس کو تصرف میں لے آئے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے اسی طرح لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر ان کے متعلق استدراک کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مہاجرین میں سے تھے اور جنگ بدر میں شریک تھے اور کہا ہے کہ یہ ابن جریر طبری کا قول ہے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر ویسا کیا ہے جیسا ہم نے کیا ہے پس ان پر استدراک کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔

باب الثاء والواو

۶۲۴۔ حضرت ثوبانؓ بن بجدد

حضرت ثوبانؓ بن بجدد۔ رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں۔ یہ ثوبان بیٹے ہیں بجدد کے اور بعض لوگ کہتے ہیں بحدر کے بیٹے ہیں۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے یمن کے قبیلہ حمیر سے ہیں اور بعض لوگ انہیں مقام سراہ کا رہنے والا کہتے ہیں جو ایک جگہ ہے مکہ اور یمن کے درمیان میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سعد عشیرہ کے قبیلے سے ہیں جو مذحج کی ایک شاخ تھی یہ گرفتار کر لئے گئے تھے پس انہیں رسول اللہ نے مول لیا اور آپؐ نے انہیں آزاد کر دیا اور ان سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اپنے خاندان کے لوگوں سے جا کے مل جاؤ اور اگر چاہو تو ہمارے اہل بیت میں سے ہو جاؤ چنانچہ یہ رسول اللہؐ کی ولا پر قائم رہے اور برابر سفر میں اور حضر میں آپ کے ساتھ رہتے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ کی وفات ہو گئی پس یہ شام چلے گئے اور مقام رملہ میں فروکش ہوئے اور وہاں ایک گھر بنا لیا اور ایک گھر انہوں نے مصر میں بھی بنایا تھا اور ایک گھر حمص میں بھی بنایا تھا اور ۵۴ھ میں وہیں ان کی وفات ہوئی فتح مصر میں شریک تھے انہوں نے نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ ان سے شداد بن اوس نے اور جبیر بن نفیر نے اور ابوادریس خولانی اور ابوسلام ممطور حبشی نے اور معدان بن ابی طلحہ نے اور ابوالاشعث صنعانی نے اور ابواسماء رحبی نے اور ابوالخیر یزنی نے وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جعفر بن احمد بن حسین نے وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو بن احمد بن عبداللہ دقاق نے خبر دی

---

[1] اس جملہ سے حضرت علی مرتضیٰ کی خلافت کا انکار نہیں لازم نہیں آتا کیونکہ اول تو اس وقت تک ان کی خلافت کی خبر بھی ان کو نہ تھی دوسرے اس میں شک نہیں کہ جو جمعیت اور کیفیت خلفائے سابقہ میں تھا وہ حضرت عثمانؓ کی شہادت سے جاتا رہا۔

وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاذ بن ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے قتادہ سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابواسماء رجبی سے انہوں نے ثوبان سے روایت کی ہے کہ نبی نے فرمایا کہ اللہ نے زمین میرے روبرو کردی یہاں تک کہ میں نے تمام مشارق ومغارب کو دیکھ لیا اللہ نے مجھے دونوں خزانے دیئے سرخ بھی اور سفید بھی میری امت کی سلطنت اسی حد تک پہنچے گی جہاں تک زمین مجھے دکھائی گئی ہے اور ہشام بن عمار نے صدقہ سے انہوں نے زید بن واقد سے انہوں نے ابوسلام اسود سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میرا حوض (کوثر) اتنا بڑا ہے جیسے عدن اور عمان کے درمیان مسافت سپیدی میں دودھ سے بھی زیادہ ہے اور شیرینی میں شہد سے بھی زیادہ ہے اور خوشبو میں مشک سے بھی زیادہ ہے۔ اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں جو شخص اس کا پانی پی لے گا اسکے بعد پیاسا نہ ہوگا اور اکثر وہ لوگ جو اس حوض پر قیامت کے دن آئیں گے فقرائے مہاجرین ہوں گے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا یہ لوگ وہ ہوں گے جن کے بال پراگندہ اور کپڑے میلے ہوں گے جن سے امیر عورتیں (بوجہ ان کی غریبی کے) نکاح نہیں کرتیں اور ان کے لئے دروازے نہیں کھولے جاتے وہ اپنے ذمہ سے دوسروں کا حق اتار دیتے ہیں مگر دوسروں پر جو ان کا حق ہے وہ انہیں نہیں ملتا۔ اس حدیث کو عباس بن سالم نے اور زید بن سلام نے اور خالد بن معدان نے اور یزید بن ابی مالک نے اور یحییٰ بن حارث نے ابوسلام سے روایت کیا ہے اور قتادہ نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے معدان سے انہوں نے ثوبان سے روایت کیا ہے اور اس کو عمرو بن مرہ نے سالم بن ابی جعد سے انہوں نے ثوبان سے روایت کیا ہے اور انہوں نے معدان سے انہوں نے معدان کو ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۲۵۔ حضرت ثوبانؓ بن سعد

حضرت ثوبانؓ بن سعد۔ کنیت ان کی ابوالحکم ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے کتابتہً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید نے عبیداللہ بن عبداللہ اموی سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے عمر بن حکم بن ثوبان سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے ثوبان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ نے (سجدے میں) کوے [1] کی طرح چونچ مارنے اور درندے کی طرح ہاتھ بچھا دینے سے منع فرمایا ہے۔ عبدالحمید کے اصحاب نے اس کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث عبدالحمید سے مروی ہے وہ عمر بن حکم بن ثوبان سے وہ عبدالرحمٰن سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ اور ابن عاصم نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے حالانکہ وہ تابعین میں سے تھے اس کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۲۶۔ حضرت ثوبانؓ ابوعبدالرحمٰن

حضرت ثوبانؓ۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن۔ انصاری ہیں۔ ان کی حدیث محمد بن حمیر نے عباد بن کثیر سے انہوں نے ابن کثیر سے انہوں نے یزید بن خصیفہ سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کو تم مسجد میں شعر پڑھتے ہوئے سنو تو اس

---

[1] یعنی جس طرح کوا جلدی سے پانی میں چونچ مار کر اٹھا لیتا ہے اس طرح جلدی سے رکوع میں جھک کر اٹھ کھڑا ہونا ممنوع ہے اسی طرح سجدے میں کہنیوں کا زمین پر بچھانا مردوں کے لئے ممنوع ہے۔

ے تین مرتبہ کہہ دو کہ اللہ تیرے منہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور جس شخص کو دیکھو کہ مسجد میں اپنی کھوئی چیز کا انشاد [1] کر رہا ہے تو اس سے کہہ دو کہ خدا کرے تو اس چیز کو نہ پائے اور جس شخص کو دیکھو کہ مسجد میں خرید فروخت کر رہا ہے تو اس سے کہہ دو کہ اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے اسی طرح ہم سے رسول اللہؐ نے بیان فرمایا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس کی روایت کرنے میں محمد بن حمیر عباد بن کثیر سے متفرد ہیں اور اس حدیث کو عبدالعزیز دراوردی نے یزید بن خصیفہ سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبیؐ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۲۷۔ حضرت ثورؓ بن تلیدہ

حضرت ثورؓ بن تلیدہ اسدی۔ اسد بن خزیمہ کے قبیلہ سے ہیں۔ ابوعثمان سراج نے ان کا تذکرہ افراد میں کیا ہے اور اپنی اسناد سے عاصم بن بہدلہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم یعنی قبیلہ بنی اسد کے لوگ بدر کے دن مہاجرین کے ساتویں حصہ کے برابر تھے اور ہم میں ایک شخص تھے جن کا نام ثور بن تلیدہ تھا ان کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی تھی حضرت معاویہ کا زمانہ بھی انہوں نے پایا تھا۔ حضرت معاویہ نے ایک مرتبہ ان سے پوچھ بھیجا کہ آپ نے میرے اباؤ اجداد میں کس کس کو دیکھا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے امیہ بن عبد شمس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے اونٹوں سے پانی بھر رہے تھے پھر بعد اس کے میں نے انہیں دیکھا کہ وہ نابینا ہو گئے تھے اور ان کا ایک غلام یعنی ذکوان انہیں لے کے چلتا تھا اور کبھی ابومعیط انہیں لے کے چلتا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۲۸۔ حضرت ثورؓ بن عزرہ

حضرت ثورؓ بن عزرہ۔ کنیت ان کی ابوالعکیر قشیری۔ علی بن محمد مدائنی نے یعنی ابوالحسن نے یزید بن رومان سے اور مدائن کے کئی آدمیوں سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ثور بن عزرہ بن عبداللہ قشیری رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے آپ نے انہیں حمام اور سد جو دونوں مقام وادی عقیق میں تھے معافی میں دے دیئے تھے اور ایک تحریر بھی ان کے لئے لکھ دی تھی شاعر نے حمام کے ذکر میں یہ شعر کہا ہے:

فان یغلبک میسرة بن بشر فان ابا العکیر علی الحمام

اگر میسرہ بن بشیر تجھ پر غالب آجائے (تو کچھ پروانہ کرنا) کیونکہ ابوالعکیر مقام حمام پر قابض ہے۔

۶۲۹۔ حضرت ثورؓ والد یزید بن ثور

حضرت ثورؓ۔ یزید بن ثور سلمی کے والد ہیں کنیت ان کی ابوامامہ ہے۔ انہوں نے خود اور ان کے بیٹے یزید اور ان کے پوتے معن بن یزید نے (رسول اللہ ﷺ سے) بیعت کی ہے۔ یہ محمد بن جعفر مطین کا قول ہے انہوں نے ان کا نام ثور بتایا ہے ہمیں یحییٰ بن ابی الرجاء یعنی محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی اور محمد بن عبید بن حساب نے بھی ہمیں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعوانہ نے ابوالجویریہ جرمی سے انہوں نے معن بن یزید سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے اور میرے والد نے اور میرے دادا نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی میں نے آپ کے سامنے ایک مقدمہ بھی پیش کیا تھا آپ نے میرے ہی موافق فیصلہ

---

[1] انشاد کسی کھوئی چیز کا تلاش کرنا اور لوگوں سے پوچھنا کہ میری فلاں چیز کسی نے پائی تو نہیں۔

فرمایا اور جب میری منگنی ہوئی تو آپ ہی نے میرا نکاح پڑھا معن کہتے تھے کہ مال غنیمت حلال نہیں ہوتا جب تک کہ برابر برابر سب کو تقسیم نہ کر دیا جائے جب تقسیم کر دیا جائے تو ہمیں جائز ہے کہ ہم تجھے دیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

حرف الجیم باب الجیم والالف

۶۳۰۔حضرت جابانؓ ابو میمون

حضرت جابانؓ ۔کنیت ان کی ابو میمون۔ان سے ان کے بیٹے میمون نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کو کئی مرتبہ فرماتے ہوئے سنا یہاں تک کہ آپ نے دس مرتبہ اسی کی تکرار فرمائی کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کی نیت رکھتا ہو کہ اسے اس کا مہر نہ دے تو اللہ عزوجل سے اس حالت میں ملے گا کہ زانی ہوگا یہ حدیث اسی طرح انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے بشرطیکہ محفوظ ہو۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۶۳۱۔حضرت جابرؓ بن ازرق

حضرت جابرؓ بن ازرق غاضری۔ان کا شمار اہل حمص میں ہے ان سے ابو راشد حبرانی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول خدا ﷺ کے حضور میں ایک سواری پر کچھ مال لے کر حاضر ہوا۔(حضرت سفر حجۃ الوداع میں تھے اور لوگوں کے بیچ میں گھیرے ہوئے تھے میں اپنی اونٹنی کو حضرت کی طرف بڑھاتا رہا یہاں تک کہ میں وہاں تک پہنچ گیا پھر آنحضرت علیہ السلام چمڑے کے ایک خیمہ میں فروکش ہوئے اور (خیمہ کے) دروازہ پر (محافظت کے لئے) تیس آدمیوں سے زیادہ تھے ان کے پاس کوڑے تھے میں قریب گیا تو (ان میں سے) ایک شخص مجھے دیکھنے لگا میں نے کہا واللہ اگر تو مجھے دبکیلے گا تو میں بھی تجھے دھکیلوں گا اور اگر تو مجھے مارے گا تو میں بھی تجھے ماروں گا اس نے مجھے کہا کہ اے تمام لوگوں سے بدتر میں نے کہا خدا کی قسم تو مجھ بھی بدتر ہے اس نے پوچھا کہ یہ کیوں میں نے کہا میں یمن سے آیا ہوں تا کہ رسول اللہؐ سے حدیثیں سنوں اور یاد کرلوں پھر اپنی قوم سے جا کر بیان کروں اور تو مجھے روکتا ہے اس نے کہا ہاں بے شک واللہ تو مجھ سے بہتر ہے بعد اس کے نبیؐ سوار ہو گئے لوگ عقبہ کے پاس مقام منیٰ میں آپ کو گھیر کے کھڑے ہو گئے اور آپ سے بکثرت مسائل پوچھنے لگے یہاں تک کہ ان کے ہجوم کے باعث آپ تک کسی شخص کا پہنچنا دشوار تھا اسی حال میں ایک شخص بال کتروا کے آیا اور اس نے آپ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے لئے دعا فرمایئے آپ نے فرمایا اللہ سر منڈوانے والوں پر رحمت نازل فرمائے یہی آپ نے تین مرتبہ فرمایا بعد اس کے وہ گیا اور اس نے اپنا سر منڈوا ڈالا پس میں نے سوا ایک سر منڈوانے کو اور کسی کو نہیں دیکھا۔ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہی صرف اسی سند سے مروی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۶۳۲۔حضرت جابرؓ بن اسامہ

حضرت جابرؓ بن اسامہ جہنی ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ان سے معاذ بن عبداللہ بن خبیب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوالفرج ابن محمود اصفہانی نے اپنی سند سے قاضی ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن موسیٰ نے معاذ بن عبداللہ سے انہوں نے جابر بن اسامہ جہنی سے روایت کرکے

خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے بازار میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی آپ اپنے اصحاب کے ہمراہ جا رہے تھے میں نے صحابہ سے پوچھا کہ آپ لوگ کہاں کا قصد رکھتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم تمہاری قوم کے لئے مسجد کی حد قائم کرنا چاہتے ہیں چنانچہ جب میں لوٹ کر آیا تو میں نے دیکھا کہ میری قوم کے لوگ کھڑے ہوئے ہیں میں نے کہا کہ کیوں کھڑے ہو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے مسجد کی حد قائم کر دی اور جانب قبلہ میں ایک لکڑی خود آپ نے گاڑ کر نصب فرما دی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابن ماکولا نے کہا ہے کہ جابر بن اسامہ کی کنیت ابو سعاد ہے جس کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ذکر کریں گے۔

۶۳۳۔ حضرت جابرؓ بن حابس

حضرت جابرؓ بن حابس یمامی یہ ایک مجہول شخص ہیں اور ان کی حدیث کی سند میں اعتراض ہے ان کی حدیث حصین بن حبیب نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے جابر بن حابس نے بیان کیا کہ نبی ﷺ فرماتے تھے جو شخص میری طرف ایسی بات منسوب کر دے جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں ڈھونڈ لے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

۶۳۴۔ حضرت جابرؓ بن خالد

حضرت جابرؓ بن خالد بن مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار انصاری خزرجی نجاری ان کا نسب ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ اشہلی ہیں اور انصار میں اشہلی مطلقاً اسی کو کہتے ہیں جو عبد الاشہل کی اولاد میں ہو جو سعد بن معاذ کے گروہ سے ہیں اور ایسے موقع پر کہا جاتا ہے کہ یہ بنی دینار سے ہیں پھر بنی عبد الاشہل سے ہیں تاکہ اشتباہ جاتا رہے۔ عروہ نے اور محمد بن اسحق نے اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ جنگ بدر اور احد میں شریک تھے اور ابن عقبہؒ نے کہا ہے کہ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ابو موسیٰ نے نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا تذکرہ لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابن اسحق نے شہدائے بدر کے ناموں میں جابر بن عبد الاشہل کا تذکرہ نقل کیا ہے جو بنی دینار بن نجار سے ہیں پھر بنی مسعود بن عبد الاشہل سے ہوئے سبھوں نے ان کو مسعود بن عبد الاشہل لکھا ہے صرف کلبی نے ان کو مسعود بن کعب ابن عبد الاشہل لکھا ہے لہٰذا یہ چچا ہوئے ضحاک اور نعمان اور قطبہ کے جو بیٹے تھے عمرو بن مسعود کے یہ سب لوگ بدری ہیں۔ ان کا تذکرہ پہلے نسب کے موافق ابو نعیم اور ابو عمر نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے (ان کے والد کا نام) خالد کے عوض میں عبد قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم

۶۳۵۔ حضرت جابرؓ بن ابی سبرہ

حضرت جابرؓ بن ابی سبرہ اسدی۔ طارق بن عبد العزیز ابن عجلان سے انہوں نے ابو جعفر یعنی موسیٰ بن مسیب سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر بن ابی سبرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے جہاد کا ذکر فرمایا اور کہا کہ شیطان ابن آدم کے لئے ہر راستے میں بیٹھا چنانچہ اسلام کے راستے میں بھی بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ کیا تو مسلمان ہوا جاتا ہے اور اپنے باپ دادا کا دین چھوڑے دیتا ہے اگر وہ شخص اس کی بات نہیں مانتا اور مسلمان ہو جاتا ہے تو پھر ہجرت کی طرف سے اسے شبہ دلاتا ہے کہ کیا تو ہجرت کر جائے گا اور اپنے زمین و آسمان اور اپنے پیدائش کے مقام کو چھوڑ دے گا اور اپنے مال کو ضائع کر دے گا اگر وہ اس کو بھی نہیں مانتا اور ہجرت کر جاتا ہے تو پھر جہاد کی طرف سے اسے شبہ دلاتا ہے کہتا ہے کہ کیا تو جہاد کرے گا اور اپنا خون بہائے گا

(تیرے بعد) تیری بیوی سے کوئی دوسرا نکاح کرلے گا اور تیرا مال بانٹ لیا جائے گا اور تیرے بچے برباد ہوں گے اگر وہ اس کو بھی نہیں مانتا اور جہاد کرتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل پر (بمقتضائے رحمت) یہ حق ہے کہ جو شخص ایسا کرے وہ اگر اپنے گھوڑے سے بھی گر کرے مر جائے تو اس کا ثواب اللہ اپنے ذمہ رکھے اور اگر کوئی جانور اسی کو کاٹ لے اور وہ مر جائے تب بھی اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور اگر وہ قصاص میں قتل کیا جائے تب بھی اللہ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے۔

اس حدیث کی روایت میں جابر کا ذکر کا صرف طارق نے کیا ہے اور ابن فضیل وغیرہ نے اس حدیث کو ابو جعفر سے انہوں نے سالم سے انہوں نے سبرہ بن ابی فاکہ سے روایت کیا ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ جابر ابن ابی سبرہ اسدی ہیں کوفی ہیں ان سے سالم بن ابی الجعد نے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں منجملہ ان کے ایک حدیث جہاد کی بابت ہے۔

۶۳۶۔ حضرت جابرؓ بن سفیان

حضرت جابرؓ بن سفیان انصاری زرقی۔ بنی زریق بن عامر بن زریق یعنی عبد بن حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے ہیں۔ ان کے والد سفیان معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح کی طرف منسوب ہیں کیونکہ معمر نے ان سے حلف کی دوستی کی تھی اور مکہ میں ان کو متبنی بنایا تھا یہ ابن اسحٰق کا قول ہے یہ جابر اور جنادہ اپنے والد کے ہمراہ سرزمین حبش سے دو کشتیوں میں سوار ہو کے آئے تھے وہ دونوں کشتیاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں غرق ہو گئیں ان کے اخیافی بھائی شرحبیل بن حسنہ ہیں سفیان نے ان کی والدہ سے مکہ میں نکاح کیا تھا۔

۶۳۷۔ حضرت جابرؓ بن سلیم

حضرت جابرؓ بن سلیم۔ بعض لوگ ان کو سلیم بن جابر کہتے ہیں مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ کنیت ان کی ابوجری۔ تمیمی ہیں۔ ہجیمی ہیں بلہجیم بن عمرو بن تمیم کی اولاد سے۔ بخاری نے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک ابوجری کا صحیح نام جابر بن سلیم ہے اور ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ سلیم بن جابر صحیح ہے واللہ اعلم۔

بصرہ میں رہتے تھے ان سے ابن سیرین نے اور ابو تمیمہ ہجیمی نے روایت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ بن عبدالوہاب دقاق نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلام بن مسکین نے عقیل بن طلحہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوجری ہجیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ جنگل کے رہنے والے ہیں ہمیں کوئی ایسی بات بتائیے جو ہمیں نفع دے حضرت نے فرمایا کہ تم کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا گو اسی قدر ہو کہ تم اپنے ڈول سے کسی پیاسے کے برتن میں پانی ڈال دو اور گو اسی قدر ہو کہ تم اپنے بھائی سے بکشادہ پیشانی بات کر لو اور ازار کو (ٹخنوں سے) نیچے نہ بڑھانا کیونکہ یہ تکبر کی علامت ہے اور تکبر کو اللہ تبارک وتعالیٰ دوست نہیں رکھتا اور اگر کوئی شخص تمہارا کوئی ایسا عیب بیان کرے جو وہ تم میں جانتا ہے تو تم کوئی عیب اس کا ایسا نہ بیان کرنا جو تم اس میں جانتے ہو کیونکہ اس کا ثواب تم کو ملے گا اور اس کا وبال اس پر ہوگا۔ اس حدیث کو حماد اور عبدالوارث نے جریری سے انہوں نے ابوسلیل سے انہوں نے ابو تمیمہ ہجیمی سے انہوں نے جابر بن سلیم سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۳۸۔ حضرت جابرؓ بن سمرہ

حضرت جابرؓ بن سمرہ بن جنادہ بن جندب بن حجیر بن رئاب بن حبیب بن سواءۃ بن عامر بن صعصعہ عامری ثم السوائی۔ بعض لوگ ان کا نسب یوں بیان کرتے ہیں جابر بن سمرہ بن عمرو بن جندب ان کی کنیت میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں۔ ابو خالد اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ یہ بنی زہرہ کے حلیف ہیں اور حضرت سعد بن ابی وقاص کی بہن کے بیٹے ہیں۔ ان کی والدہ خالدہ بنت ابی وقاص ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے وہیں ایک گھر بنا لیا تھا بشر بن مروان جب حاکم کوفہ تھا اس وقت انہوں نے وفات پائی ان کے جنازے کی نماز عمرو بن حریث مخزومی نے پڑھائی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۶۶ ہجری میں بعہد مختار انہوں نے وفات پائی۔ انہوں نے نبیؐ سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں ان سے شعبی نے اور عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اور تمیم بن طرفہ طائی اور ابو اسحٰق سبیعی اور ابو خالد والبی اور سماک بن حرب اور حصین بن عبدالرحمٰن اور ابو بکر بن ابی موسیٰ نے وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن معاذ ضبی نے سماک سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے نقل کر کے روایت کی کہ نبیؐ نے فرمایا کہ ایک پہاڑ تھا جو مجھے سلام کیا کرتا تھا اس زمانے میں جب میں مبعوث ہوا اور ان سے عبدالملک بن عمیر نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جب (یہ) قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا اور جب یہ کسریٰ مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم لوگ قیصر و کسریٰ کے خزانے خدا کی راہ میں خرچ کرو گے جب ان جابر کی وفات ہوئی تو انہوں نے اولاد نرینہ میں چار بیٹے چھوڑے خالد اور ابو ثور یعنی مسلم اور ابو جعفر اور جبیر مگر نسل صرف مسلم اور خالد سے جاری ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۳۹۔ حضرت جابرؓ بن شیبان

حضرت جابرؓ بن شیبان بن عجلان بن عتاب بن مالک ثقفی۔ بیعۃ الرضوان میں شریک تھے اس کو مدائنی نے ثقیف کے حالات کی کتاب میں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے کیا ہے۔

۶۴۰۔ حضرت جابرؓ بن صخر بن امیہ

حضرت جابرؓ بن صخر بن امیہ بن خنساء بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن مسلمہ بیعت عقبہ میں شریک تھے بدر میں شریک نہیں ہوئے احد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ ان جابر کے شرکائے بیعت عقبہ و غزوۂ احد میں ہونے سے موسیٰ بن عقبہ اور واقدی نے اپنی ناواقفی ظاہر کی ہے اور ابن اسحٰق نے یونس بن بکیر سے روایت کر کے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور سلمہ کی روایت اور عبدالملک بن ہشام کی روایت زیاد بن عبداللہ بکائی سے ہے اور ان کی روایت ابن اسحٰق سے ہے کہ جبار بن صخر بن امیہ بن خنسا شریک بیعت عقبہ و جنگ بدر تھے انہوں نے جابر کو ذکر نہیں کیا۔ واللہ اعلم

۶۴۱۔ حضرت جابرؓ بن صخر

حضرت جابرؓ بن صخر۔ مسدد نے عمر بن علی مقدمی سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے ابو سعد مولیٰ بن خطمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ نے (ایک مرتبہ) ان کے اور جابر ابن صخر کے

ساتھ نماز پڑھی اور ان دونوں کو اپنے پیچھے کھڑا کیا ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن ابی بکر مقدمی نے اور عاصم بن عمر نے عمر بن علی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے ابوسعد سے انہوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کے اور جبار بن صخر کے ہمراہ نماز پڑھی اور ان دونوں کو اپنے پیچھے کھڑا کیا اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ (صحیح لفظ جبار ہے جابر وہم ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ جابر بن صخر ان کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے اور جابر کے ہمراہ نماز پڑھی اور محمد بن ابی بکر مقدمی نے عاصم بن عمر بن علی سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے ابوسعد خطمی سے، جن کا نام شرحبیل بن سعد ہے ان کا نام جبار روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس مقام میں ابن مندہ پر کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ جو کچھ ابونعیم نے لکھا ہے وہی سب ابن مندہ نے بھی لکھا ہے اور تعجب ہے کہ ابونعیم ان پر اپنے ہی کلام سے رد کرتے ہیں۔

۶۴۲۔ حضرت جابرؓ بن ابی صعصعہ

حضرت جابرؓ بن ابی صعصعہ۔ قیس بن ابی صعصعہ کے بھائی ہیں • بنی مازن بن نجار سے ہیں یہ چار بھائی تھے قیس اور حارث اور جابر اور ابوکلاب جابر غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ جابر بن ابی صعصعہ۔ ابوصعصعہ کا نام عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار جابر غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے۔

۶۴۳۔ حضرت جابرؓ بن طارق

حضرت جابرؓ بن طارق بن عوف۔ بعض لوگ ان کو جابر بن عوف بن طارق احمسی کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوحکیم بنی احمس بن غوث ابن انمار سے ہیں جو بجیلہ کا ایک بطن ہے بالآخر کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی صحابی ہیں۔ ابن سعد نے کہا ہے کہ جو صحابہ کوفہ میں رہتے تھے ان میں جابر بن طارق بھی تھے جن کی کنیت ابوحکیم تھی۔

ہمیں عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن عینیہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے حکیم بن جابر سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس آپ کے گھر میں گیا آپ کے سامنے لوکی رکھی ہوئی تھی میں نے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے صحابہ نے کہا کہ یہ لوکی ہے ہم اس سے اپنا کھانا بڑھا لیتے ہیں۔ اس حدیث کو حفص بن غیاث نے اور محمد بن بشر نے اور علی بن مسہر نے اور شریک نے اور ابو اسامہ نے اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے اسماعیل سے انہوں نے حکیم سے اسی کے مثل روایت کیا ہے اور یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ ایک اعرابی نے نبی ﷺ کی تعریف کی (اور اس قدر اس نے کثرت سے کلام کیا) کہ ان کے منہ پر کف آ گیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم اپنے اوپر کم بات کرنا لازم سمجھ لو شیطان تمہیں مغلوب نہ کرے کیونکہ کلام میں تشقیق کرنا شیطانی شیوہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۴۴۔ حضرت جابرؓ بن ظالم

حضرت جابرؓ بن ظالم بن حارثہ بن عتاب بن ابی حارثہ بن جدی بن تدول بن بحتر بن عتود بن عنین بن سلامان بن ثعل بن

عمرو بن غوث بن طی طائی ثم البحتری۔ طبری نے ان کا تذکرہ ان لوگوں میں کیا ہے جو نبی ﷺ کے حضور میں قبیلہ طی کے وفد میں آئے تھے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے ان کے لئے ایک تحریر لکھ دی تھی جو ان کے خاندان میں موجود ہے۔ بحز جس کی طرف یہ منسوب ہیں وہی بطن ہے جس سے ابوعبادہ بحتری شاعر ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۶۴۵۔ حضرت جابرؓ بن عبداللہ راسی

حضرت جابرؓ بن عبداللہ راسی۔ یہ صحابی ہیں ان سے ابوشداد نے روایت کی ہے صالح بن محمد بن جرزہ نے بیان کیا ہے کہ یہ راسی ہیں بصرہ میں رہتے تھے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ میں انہیں جابر بن عبداللہ انصاری سلمی سمجھتا ہوں۔ ابوشداد نے جابر بن عبداللہ راسی سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص اپنے قاتل کا قصور معاف کر دے اور ہمارا حق ادا کرتا رہے اور ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھتا رہے (اسے قیامت میں اختیار دیا جائے گا کہ) جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو اور بڑی آنکھ والی حوروں سے جس قدر چاہے نکاح کرے ابوبکر صدیق ؓ نے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص ان باتوں میں سے صرف ایک بات کرے (وہ بھی اس میں داخل ہے) آپ نے فرمایا ایک بات کرے وہ بھی داخل ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے بشرطیکہ محفوظ ہو۔

میں کہتا ہوں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابونعیم کا یہ کہنا کہ میں ان کو جابر بن عبداللہ انصار سلمی سمجھتا ہوں پس اس کی حالت یہ ہے کہ جابر بن عبداللہ بن رئاب اور جابر بن عبداللہ بن عمر دونوں انصاری سلمی ہیں معلوم نہیں ان دونوں میں کس کو انہوں نے مراد لیا ہے اور پھر یہ دونوں مدینہ میں رہتے تھے کوئی ان میں سے بصرہ میں نہ رہتا تھا۔ واللہ اعلم

۶۴۶۔ حضرت جابرؓ بن عبداللہ بن ریاب

حضرت جابرؓ بن عبداللہ بن رئاب بن نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔ بدر میں اور احد میں خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک رہے۔ بیعت عقبہ اولیٰ میں انصار میں سب سے اول جو اسلام لایا وہ یہی ہیں۔ محمد بن اسحٰق نے کہا ہے جس کی خبر ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک دی وہ محمد بن اسحٰق سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے اپنی قوم کے چند بوڑھوں سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انصار کے چند لوگوں سے رسول اللہؐ سے ملاقات ہوئی آپ نے پوچھا کہ تم کس قبیلہ سے ہو اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی اور یہ لوگ چھ آدمی تھے قبیلہ بنی نجار کے اسعد بن زرارہ اور عوف بن حارث بن رفاعہ بن عفرا اور رافع بن مالک بن عجلان اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ اور عقبہ بن عامر بن زید اور جابر بن عبداللہ بن رئاب یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے تھے جب یہ لوگ مدینے آئے تو انہوں نے مدینہ والوں سے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا الخ۔ ابوالوازع بن نافع (ابوسلمہ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ بن رئاب سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا (ایک مرتبہ جبرئیل کا گزر میری طرف ہوا اور میں نماز پڑھ رہا تھا تو جبرائیل مجھے دیکھ کر مسکرائے اور میں نے انہیں دیکھ کر تبسم کیا۔ انہوں نے سوا اس حدیث کے جوان سے ابن عباس نے روایت کی ہے باقی حدیثوں کو نبی ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۴۷۔حضرت جابرؓ بن عبداللہ بن حرام

حضرت جابرؓ بن عبداللہ بن عمرو بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ یہ جابر اور وہ جابر جن کا ذکر ان سے پہلے ہوا غنم بن کعب میں جا کے مل جاتے ہیں۔ یہ دونوں انصاری ہیں سلمی ہیں بعض لوگوں نے ان کے نسب میں اور کچھ بھی بیان کیا ہے مگر یہی زیادہ مشہور ہے ان کی والدہ نسیبہ بنت عقبہ بن عدی بن سنان بن نابی بن زید بن حرام بن کعب بن غنم ان کی والدہ اور ان کے والد حرام میں مل جاتے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبدالرحمٰن مگر پہلا ہی قول صحیح ہے، بیعت عقبہ ثانیہ میں بحالت صغرسن اپنے والد کے ہمراہ شریک تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ شریک نہ تھے اسی طرح غزوہ احد (کی نسبت بھی اختلاف ہے) ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی الحسن ابن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں روح نے خبر دی وہ کہتے تھے ابن زکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالزبیر نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت جابر کو یہ کہتے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سترہ غزوات میں شریک تھا جابر کہتے تھے میں بدر اور احد میں شریک نہ تھا میرے والد نے مجھے روک لیا تھا چنانچہ جب وہ احد میں شہید ہو گئے تو پھر میں کسی جہاد میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے نہیں رہا اور کلبی نے کہا ہے کہ حضرت جابر احد میں شریک تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ہمراہ اٹھارہ غزوات کیے اور صفین میں حضرت علی بن ابی طالب ؓ کے ہمراہ بھی اخیر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ اپنی مونچھوں کو منڈواتے تھے اور زرد خضاب لگاتے تھے۔ شرکائے بیعت عقبہ میں سے مدینہ میں سب کے بعد انہیں کی وفات ہوئی۔ ابن مندہ نے ان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بحالت قیام مکہ مکرمہ موسم (حج) میں تشریف رکھتے تھے اور انصار کے بھی کچھ لوگ اس سال حج کے لیے مدینہ آئے ہوئے تھے جن میں اسعد بن ضرارہ جابر بن عبداللہ سلمی اور قطبہ بن عامر تھے راوی نے ان تمام لوگوں کا نام ذکر کیا تھا وہ کہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں اسلام کی ترغیب دی بعد اس کے راوی نے پوری حدیث ذکر کی ابن مندہ نے سمجھا ہے کہ یہ جابر بن عبداللہ سلمی وہی جابر ہیں جو عبداللہ بن عمرو بن حرام کے بیٹے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے وہ جابر (جن کا ذکر اس روایت میں ہے) عبداللہ بن رئاب کے بیٹے ہیں جن کا ذکر اس تذکرہ سے پہلے ہو چکا ہے اور یہ جابر (جن کا ہم اب ذکر کر رہے ہیں (ان سب لوگوں سے کم سن تھے جو اپنے والد کے ہمراہ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔ پس یہ بہت بعید ہے کہ باوجود کم سنی کے یہ ان سب کے سردار اور رئیس سمجھے جائیں علاوہ اس کے ائمہ سے بصحت منقول ہے کہ وہ جابر (جن کا ذکر اس روایت میں ہے) عبداللہ ابن رئاب کے بیٹے ہیں۔ واللہ اعلم

یہ جابر حدیث کے زیادہ روایت کرنے والوں اور حدیث کے حافظوں میں ہیں۔ ان سے محمد[1] بن علی بن حسین نے اور عمرو بن دینار نے اور ابوالزبیر مکی نے اور عطا نے اور مجاہد وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالخطاب نصر بن احمد بن عبداللہ قاری نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان یعنی ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن احمد دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالملک بن محمد یعنی ابوقلابہ رقاشی نے خبر

[1] یعنی امام باقر فرزند امام زین العابدین فرزند امام حسینؓ۔

دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوربیعہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعوانہ نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا ہے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سعد بن معاذ کی موت سے رحمٰن کا عرش ہل گیا جابر سے کسی نے کہا کہ براء تو کہتے تھے کہ (رحمٰن کا تخت مراد نہیں بلکہ جنازے کا) تحت ہل گیا جابر نے کہا کہ ان دونوں قبیلوں یعنی اوس اور خزرج کے درمیان میں باہم عداوت تھی (اس وجہ سے براء نے ایسا کہا) میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رحمٰن کا عرش ہل گیا۔

میں کہتا ہوں کہ جابر بھی قبیلہ خزرج سے ہیں مگر ان کی دینداری نے ان کو حق بات کے کہنے اور اس کے چھپانے والے پر اعتراض کرنے پر مجبور کر دیا۔ ہمیں اسماعیل بن عبیداللہ بن علی نے اور ابوجعفر یعنی احمد بن علی نے اور ابراہیم ابن محمد بن مہران نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں بشر بن سری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میرے لئے رسول اللہ ؐ نے اونٹ والی رات میں پچیس مرتبہ استغفار کیا اونٹ والی رات سے مراد وہ رات ہے جس میں انہوں نے رسول اللہ ؐ کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا تھا۔[1] اور یہ شرط کر لی تھی کہ مدینہ تک میں اس پر سوار ہو کے چلوں گا یہ واقعہ ایک جہاد کا تھا۔ حضرت جابر ۷۴ ہجری میں اور بقول بعض ۷۷ ہجری میں وفات پائی اور ابان بن عثمان نے جب کہ وہ حاکم مدینہ تھے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ حضرت جابر کی عمر ۹۴ سال کی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۴۸۔ حضرت جابر ؓ ابوعبدالرحمٰن

حضرت جابر ؓ ابوعبدالرحمٰن۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن۔ یہ جابر بیٹے ہیں عبید عبدی کے ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کے بیٹے کا نام عبداللہ ہے محمد بن سعد نے کہا ہے کہ یہ جابر بھی عبدالقیس کے وفد میں (حضور رسالت میں حاضر ہوئے) تھے بصرہ کی سکونت انہوں نے اختیار کر لی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بحرین میں رہتے تھے علی بن مدینی نے حارث بن مرہ حنفی سے انہوں نے نفیس سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جابر عبدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اسی وفد میں تھا جو قبیلہ عبدالقیس سے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تھا میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں بلکہ میں اپنے والد کے ہمراہ آیا تھا ان لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے ان ظروف میں یعنی دباء اور حنتم اور نقیر اور مزفت میں پینے سے منع فرمایا تھا[2] اس حدیث کو ابن مندہ نے علی بن مدینی کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے اور عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے انہوں نے حارث بن مرہ سے انہوں نے نفیس سے روایت کیا ہے انہوں نے بھی کہا ہے کہ عبداللہ بن جابر نے ایسا ہی بیان کیا۔ یہ حدیث ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے سنائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] اس کا واقعہ مختصر اس طرح ہے کہ ایک اونٹ ان کے پاس تھا جو کسی طرح چلائے نہ چلتا تھا آنحضرت ﷺ نے اسے اپنے دست مبارک سے مارا وہ ایسا تیز رو ہو گیا کہ سبحان اللہ حضرت نے وہ اونٹ مول لے لیا اور مدینہ منور پہنچ کر اس کی قیمت انہیں دے دی اور اونٹ بھی دے دیا۔

[2] ان ظروف کی ماہیت کئی مرتبہ جلد اول میں بیان ہو چکی ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان میں پینے کی ممانعت کیوں کی گئی ان ظروف میں پہلے شراب استعمال کی جاتی تھی لہٰذا ان کا استعمال خلاف مصلحت تھا۔

۶۴۹۔ حضرت جابرؓ بن عتیک

حضرت جابرؓ بن عتیک اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام جبر بن عتیک بن قیس بن حارث بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن زید بن معاویہ ابن مالک بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی بنی معاویہ میں سے ہیں یہ ابن اسحق کا قول ہے کلبی نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے صرف یہ کہ انہوں نے پہلے حارث کو اور زید کو (نسب سے) ساقط کر دیا ہے یہ جابر بدر میں اور تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ کنیت ان کی ابوالربیع ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے یہ کنیت عبداللہ بن ثابت ظفری کی ہے۔ سال فتح (مکہ) میں بنی معاویہ کا جھنڈا انہیں (جابر) کے ہاتھ میں تھا یہ بھائی ہیں حارث ابن عتیک کے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور ابوسفیان نے اور عتیک بن حارث بن عتیک نے روایت کی ہے۔ ہمیں فتیان بن احمد بن محمد معروف بہ ابن سمینہ جوہری نے اپنی سند سے قعنبی سے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن جابر بن عتیک سے انہوں نے عتیک بن حارث بن عتیک سے جو عبداللہ یعنی ابوامہ کے دادا تھے نقل کر کے خبر دی کہ جابر بن عتیک نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہؐ عبداللہ بن ثابت کی عیادت کرنے کو تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ وہ بے ہوش ہیں رسول اللہؐ نے انہیں چلا کے پکارا مگر انہوں نے جواب نہیں دیا تو آپ نے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا کہ اے ابوالربیع تم ہم سے جدا کر لئے گئے پس عورتیں چلا کے رونے لگیں ابن عتیک نے ان کو چپ کرنا چاہا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو ہاں جب یہ گر جائیں تو اس وقت کوئی رونے والی نہ روئے لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ گر جانا کیا معنی آپ نے فرمایا جب مر جائیں۔ ان کی بیٹی نے کہا کہ خدا کی قسم میں اس بات کی امیدوار تھی کہ یہ شہید ہوں گے۔ (نہ یہ کہ اپنے بستر پر مریں گے) کیونکہ (اے ابوالربیع) تم نے اپنے جہاد کا سامان بالکل ٹھیک کر لیا تھا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کا ثواب ان کی نیت کے موافق مقدر کر دیا ہے اور تم لوگ شہادت کس کو کہتے ہو صحابہ نے عرض کیا کہ قتل فی سبیل اللہ کو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ سوا قتل فی سبیل اللہ کے (اور طریقوں سے بھی لوگ) شہید ہوتے ہیں طاعون میں جو مرے وہ بھی شہید ہے جو پانی سے ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے اور جو ذات الجنب کی بیماری میں مرے وہ بھی شہید ہے پیٹ کے مرض میں جو مرے وہ بھی شہید ہے جل کر جو مرے وہ بھی شہید ہے کسی چیز کے نیچے دب کے مر جائے وہ بھی شہید ہے عورت جو حمل میں مر جائے وہ بھی شہید ہے۔

ان جابر کی وفات ۶۱ ہجری میں ہوئی عمر ان کی اکانوے (۹۱) سال کی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۵۰۔ حضرت جابرؓ بن عمیر انصاری

حضرت جابرؓ بن عمیر انصاری۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ان سے عطا بن ابی رباح نے روایت کی ہے۔ ہمیں محمد بن عمر مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابواحمد نے اور حبیب بن حسن نے اور محمد بن حبیش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خلف بن عمرو عکبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن اعین نے ابوعبدالرحیم نے یعنی خالد بن یزید سے انہوں نے عبدالرحیم زہری سے انہوں نے عطا سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری کو اور جابر بن عمیر انصاری کو دیکھا کہ یہ دونوں تیراندازی کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک کوئی تھک کر بیٹھ گیا تو دوسرے نے کہا کیا تم تھک گئے اس

نے کہاہاں تو اس نے کہا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے نہیں سنا کہ جو چیز ذکر اللہ کی قسم سے نہ ہو وہ لعب ہے سوا ان چار چیزوں کے مرد کا اپنی عورت سے اختلاط کرنا اور آدمی کا اپنے گھوڑے کو تعلیم دینا اور مرد کا دونوں نشانوں [1] کے درمیان دوڑنا اور مرد کا تیراکی سیکھنا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۵۱۔ حضرت جابرؓ بن عوف

حضرت جابرؓ بن عوف۔کنیت ان کی ابواوس ثقفی ہے۔ابوعثمان یعنی سعید بن یعقوب سراج قرشی نے افراد میں ان کا تذکرہ لکھا ہے ان سے ابن مندویہ نے نقل کیا ہے۔حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطا سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اوس بن ابی اوس سے انہوں نے ان کے والد سے جن کا نام جابر تھا روایت کی ہے کہ نبیؐ نے نماز پڑھی اور (وضو میں) اپنے دونوں پیروں [2] پر مسح فرمایا۔اس حدیث کو ہشیم نے اور شعبہ نے بھی یعلی سے اسی طرح روایت کیا ہے اور شریک نے بھی اس حدیث کو یعلی سے روایت کیا ہے انہوں نے یعلی کے اور اوس کے درمیان میں اور کسی کو ذکر نہیں کیا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۵۲۔ حضرت جابرؓ بن عیاش

حضرت جابرؓ بن عیاش۔ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں۔ابونعیم نے اسی طرح مختصر ذکر ان کا لکھا ہے۔

۶۵۳۔ حضرت جابرؓ بن ماجد صدفی

حضرت جابرؓ بن ماجد صدفی۔نبی کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے تھے۔فتح مصر میں شریک تھے یہ ابوسعید ابن یونس کا قول ہے۔ان کی حدیث میں اختلاف ہے اوزاعی نے قیس بن جابر صدفی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے رسول اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میرے بعد خلفا ہوں گے اور خلفا کے بعد امرا ہوں گے اور امرا کے بعد ظالم بادشاہ ہوں گے پھر ایک شخص میرے اہلبیت میں سے ظاہر ہوگا جو دنیا کو عدل سے بھر دے گا جس طرح (اس سے پہلے) ظلم سے بھر دی گئی ہوگی اور اس کے بعد قحطانی امیر بنایا جائے گا پس قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ بھی اس سے کم نہ ہوگا۔اوزاعی نے قیس بن جابر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ابن لہیعہ نے عبدالرحیم بن قیس سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ان کے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے اس حدیث کو روایت کیا ہے پس اوزاعی کی روایت کے موافق (جابر صحابی نہ ہوں گے بلکہ ان کے والد) ماجد صحابی ہوں گے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۵۴۔ حضرت جابرؓ بن نعمان

حضرت جابرؓ بن نعمان بن عمیر بن مالک بن قمیر بن مالک بن سواد بن مری بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قمیل بن فران بن

---

[1] تیر اندازی کی مشق کرنے کے لئے مثل چاند ماری کے ایک نشان مقرر کیا جاتا ہے ایک نشان وہ ہوا اور دوسرا نشان وہ مقام ہے جہاں سے تیر پھینکا جاتا ہے۔

[2] یا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پیروں پر گرد و غبار تھا اس کو پونچھ کر صاف فرمایا یا کہ موزے پہنے ہوئے تھے ان پر مسح کیا یا یہ کہ خفیف طور سے ہو یا مسح کا لفظ ان تینوں معانی کا احتمال رکھتا ہے۔

بلی بلوی سوادی۔قبیلہ بنی سواد سے ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت ہے یہ انصار کے حلیف ہیں کعب بن عجرہ کے گروہ سے ہیں جن کی عمر بہت ہوئی تھی اور انہوں نے یہ شعر کہے تھے:

تھدلت العینان بعد طلالہ وبعد رضا فاحسب الشخص راکبا

وابعد ما انکرت کی استبینہ فاعرفہ وانکر المتقاربا

''دونوں آنکھیں بعد آرام اور عیش کے سست ہوگئی ہیں۔(اب فتور آگیا ہے) کہ میں پیادہ کو سوار سمجھتا ہوں۔اور سب سے زیادہ تعجب ہے کہ دور کی چیز کو میں پہچان لیتا ہوں۔اور قریب کی چیز کو نہیں پہچان سکتا۔''

ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۶۵۵۔حضرت جابرؓ بن یاسر

حضرت جابرؓ بن یاسر بن عویص بن فدک بن ذی ایوان بن عمرو بن قیس بن سلمہ بن شراحیل بن حارث بن معاویہ بن مرتع بن قتبان بن مصبح بن وائل بن رعین رعینی قتبانی۔فتح مصر میں شریک تھے ان لوگوں میں ہیں جن کا ذکر صحابہ میں کیا جاتا ہے۔

ابوسعید بن یونس نے بیان کیا ہے کہ جو ہوشیار لوگ فتح مصر میں شریک تھے ان میں جابر بن یاسر بن عویص قتبانی بھی تھے جو دادا ہیں عیاش اور جابر کے جو دونوں بیٹے ہیں عباس بن جابر کے ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں۔یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے مگر ان دونوں نے عویص کے بعد ان کا نسب نہیں بیان کیا۔اور جس طرح ہم نے ان کا نسب بیان کیا ہے ابن ماکولا نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔انہوں نے کہا ہے کہ عویص عین مہملہ کے ساتھ ہے اس کے بعد واو ہے اور اس کے آخر میں صاد مہملہ ہے پس ان کا نام جابر ہے اور انہوں نے (ان کے میں) شرجیل کی جگہ شراحیل کہا ہے۔

۶۵۶۔حضرت جاحلؓ ابومسلم صدفی

حضرت جاحلؓ ابومسلم صدفی۔کنیت ان کی ابومسلم صدفی ہے۔ان سے ان کے بیٹے مسلم نے روایت کی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے منافق (بھی) اس قرآن کو خوب [1] یاد کرلیں گے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میرے نزدیک یہ صحابی نہیں ہیں اور ان کا ذکر نہ متقدمین نے کیا ہے نہ متاخرین نے۔

۶۵۷۔حضرت جارودؓ بن معلیٰ

حضرت جارودؓ بن معلیٰ اور بعض لوگ ان کو ابن علاء کہتے ہیں اور بعض لوگ ان کو جارود بن عمرو بن معلیٰ عبدی۔قبیلہ عبدالقیس سے کنیت ان کی ابوالمنذر رہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوغیاث اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعتاب مجھے خیال ہوتا ہے کہ ان میں سے کوئی ایک تصحیف ہے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بشر ہے۔ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام جارود ابن معلیٰ

---

[1] مطلب یہ ہے کہ بعض منافق ایسے ہوں گے جو قرآن کے الفاظ کو یاد کرلیں گے اور اس کے معانی کو پس پشت ڈال دیں گے اس حدیث کا مشاہدہ برائے العین آج کل فرق باطلہ میں ہورہا ہے۔

بن علاء ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں جارود بن عمرو بن علاء ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں جارود بن معلیٰ بن عمرو بن حنش ابن یعلی یہ ابن اسحاق کا قول ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ (ان کا نام) جارود (ہے) اور (مشہور) نام ان کا بشر بن حنش بن معلیٰ ہے معلیٰ کا نام حارث بن یزید بن حارثہ بن معاویہ بن ثعلبہ بن جذیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبد القیس ہے عبدی ہیں ان کی والدہ دریمکہ بنت رویم ہیں قبیلہ بنی شیبان سے ان کا لقب جارود اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں قبیلہ بکر بن وائل پر تاخت کی تھی اور انہیں گرفتار کر لیا تھا اور مجرد (یعنی برہنہ) کر دیا تھا۔

۱۰ ہجری میں رسول اللہؐ کے حضور میں وفد عبد القیس کے ہمراہ حاضر ہوئے اور اسلام لائے پہلے یہ نصرانی تھے رسول اللہ ﷺ ان کے اسلام سے بہت خوش ہوئے اور ان کی بہت عزت کی اور انہیں مقرب کیا۔ ان سے منجملہ صحابہ کے عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے روایت کی ہے اور تابعین میں سے ابو مسلم جزمی نے اور مطرف ابن عبد اللہ بن شخیر نے اور زید بن علی یعنی ابو القموص نے اور ابن سیرین نے روایت کی ہے ہمیں منصور بن ابی الحسن ابن عبد اللہ طبری فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ نے ابان سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے یزید بن شخیر انہوں نے اپنے بھائی مطرف سے روایت کیا ہے انہوں نے ابو مسلم جذمی سے انہوں نے جارود سے روایت کی کہ نبیؐ نے فرمایا مسلم کی کھوئی چیز (جو کوئی پائے اور اس کی تشہیر نہ کرے تو) آگ میں جلنے کا سبب ہے۔ جب جارود اسلام لائے تو انہوں یہ شعر کہے:

شهدت بان الله حق وسامحت	نبات فؤادی بالشهادة والنهض
فابلغ رسول الله عنی رسالته	بانی حنیف حیث کنت من الارض

''میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ (کا وجود حق ہے اور۔ میرے دل کے خیالات شہادت اور آمادگی کے ساتھ اسی کے موافق ہیں۔ پس (اے اللہ) رسول اللہ کو میری طرف سے یہ پیغام پہنچا دے کہ میں شرک سے مجتنب ہوں۔ چاہے جس سرزمین میں رہوں۔''

بصرہ میں رہتے تھے اور سرزمین فارس میں مقتول ہوئے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نہاوند میں نعمان بن مقرن کے ہمراہ شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عثمان بن ابی العاص نے جارود کو ایک لشکر کے ہمراہ سرحد فارس پر بھیجا تھا وہیں کسی مقام پر یہ شہید ہوئے وہ مقام عقبہ جارود کے نام سے مشہور ہے۔ قبیلہ عبد القیس کے سردار تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

۶۵۸۔ حضرت جارودؓ بن منذر

حضرت جارودؓ بن منذر۔ ان سے حسن نے اور ابن سیرین نے روایت کی ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے انہوں نے اس تذکرہ کے علاوہ تذکرہ سابقہ کے لکھا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن اسماعیل بخاری نے کتاب الواہدان میں لکھا ہے کہ یہ دو شخص تھے اور انہوں نے ان دونوں کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے۔ ان کی حدیث ابن مسہر نے اشعث سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے جارود سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میں ایک دوسرے دین پر ہوں کیا اگر میں اپنے دین کو چھوڑ کر آپ کے دین میں داخل ہو جاؤں تو اللہ قیامت میں مجھے عذاب نہ کرے گا آپ نے فرمایا ہاں۔ ان کا تذکرہ صرف ابن مندہ نے کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے ان جارود کو جن کا ذکر ان سے پہلے ہو چکا ہے دو قرار دیا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں بعض راویوں نے جو کنیت ان کی ابوالمنذر دیکھی تو ان کو ابن المنذر سمجھ لیا ہے۔ واللہ اعلم

۶۵۹۔ حضرت جاریہؓ بن اصرم

حضرت جاریہؓ بن اصرم کلبی اجداری۔ (اجدار) ایک قبیلہ ہے کلب کا اجدار کا نام عامر بن عوف بن کنانہ بن عوف بن عذر بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ ہے۔ کلبی نے کہا ہے کہ ان کو لوگ اجدار اس وجہ سے کہتے ہیں کہ دیوار کے نیچے بیٹھے رہا کرتے تھے (ایک مرتبہ) ایک شخص عامر بن عوف بن بکر کو پوچھتا ہوا آیا ایک شخص نے کہا کہ کس عامر کو پوچھتے ہو عامر بن عوف بن بکر کو یا عامر اجدار کو چنانچہ یہ لقب ان کا مشہور ہو گیا بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی گردن میں جدرہ (یعنی آبلہ) تھا اسی سے ان کا نام اجدار ہو گیا اجدار ایک بڑا قبیلہ ہے اس قبیلہ سے شہسواروں کی ایک جماعت ہے۔ شرقی بن قطامی نے کلبی سے انہوں نے زہیر بن منظور کلبی سے انہوں نے جاریہ بن اصرم اجداری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے (مقام) دومۃ الجندل میں ایک بت بشکل انسان دیکھا اور پوری حدیث انہوں نے ذکر کی۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا نبی ﷺ کی زیارت سے ان کا مشرف ہونا معلوم نہیں بعض راویوں نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے ود (نامی بت) کو دومۃ الجندل میں دیکھا تھا یہ کلام ابونعیم کا ہے اور امیر ابونصر ابن ماکولا نے جاریہ کے نام میں ان کا ذکر لکھا ہے کہ جاریہ بن اصرم صحابی ہیں۔ ان کا شمار بصرہ والوں میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے=

۶۶۰۔ حضرت جاریہؓ بن حمیل

حضرت جاریہؓ بن حمیل بن نشبہ بن قرط بن مرہ بن نصر بن دہمان ابن بصار بن سبیع بن بکر بن اشجع اشجعی اسلام لائے اور نبی ﷺ کی صحبت اٹھائی۔ طبری نے ان کا ذکر لکھا ہے یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ دار قطنی نے اور ابن ماکولا نے ابن جریر سے ان کا تذکرہ نقل کیا ہے اور ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ بدر میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے۔

۶۶۱۔ حضرت جاریہؓ بن زید

حضرت جاریہؓ بن زید۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ کلبی نے ان کا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو جنگ صفین میں علی بن ابی طالب کے ہمراہ تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۶۶۲۔ حضرت جاریہؓ بن ظفر

حضرت جاریہؓ بن ظفر یمامی حنفی کنیت ابونمران۔ ان کا شمار کوفہ والوں میں ہے۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے نمران اور ان کے غلام عقیل ابن دینار کے پاس ہے۔ ان سے منجملہ صحابہ کے زید بن معبد نے روایت کی ہے۔ مردان بن معاویہ بن دہثم بن قران سے انہوں نے عقیل بن دینار مولی جاریہ بن ظفر سے انہوں نے جاریہ سے روایت کی ہے کہ ایک گھر دو بھائیوں کے درمیان میں مشترک تھا ان دونوں نے اس گھر کے بیچ میں ایک کٹہرا بکری باندھنے کا بنایا بعد اس کے وہ دونوں مر گئے اور ہر ایک نے اولاد چھوڑی پس ان دونوں میں سے ہر ایک کی اولاد نے دعویٰ کیا کہ کٹہرا میرا ہے چنانچہ دونوں نے رسول اللہ کے سامنے مقدمہ پیش کیا آپ نے

حذیفہ بن یمان کو فیصلہ کرنے کے لئے ان دونوں کے ہمراہ بھیج دیا انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ کٹہرا اس کا ہے جس کے قریب بکریوں کے باندھنے کی جگہ ہو یہ فیصلہ کر کے لوٹ آئے اور نبی ﷺ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ تم نے اچھا (فیصلہ) کیا۔ اس حدیث کو ابوبکر بن عیاش نے دہتم سے انہوں نے نمران بن جاریہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے نمران نے اپنے والد سے اور حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔

۶۶۳۔ حضرت جاریہؓ بن عبدالمنذر

حضرت جاریہؓ بن عبدالمنذر بن زنبر۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے ابن علی داؤد نے کہا ہے کہ ان کا نام خارجہ بن عبدالمنذر ہے۔ محمد بن ابراہیم اسباطی نے ابن فضیل سے انہوں نے عمرو بن ثابت سے انہوں نے ابن عقیل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے جاریہ بن عبدالمنذر سے روایت کی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار ہے اور ابن ابی داؤد نے محمد بن اسماعیل احمسی سے انہوں نے ابن فضیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا (ان کا نام) خارجہ بن عبدالمنذر ہے۔ اس حدیث کو بکر بن بکار نے عمرو بن ثابت سے اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث ابولبابہ بن عبدالمنذر سے مروی ہے اور انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ جاریہ کا ذکر وہم ہے صحیح رفاعہ بن عبدالمنذر ہے اور یہ حدیث ابولبابہ بن عبدالمنذر کے نام سے مشہور ہے۔ ابولبابہ کا نام رفاعہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بشیر ہے یہ کسی نے نہیں کہا کہ ان کا نام جاریہ ہے یا خارجہ ہے سوا اس کے جو اس وہم کرنے والے نے ابن ابی داؤد سے روایت کی ہے۔ ان کا ذکر ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۶۴۔ حضرت جاریہؓ بن قدامہ

حضرت جاریہؓ بن قدامہ تمیمی سعدی۔ احنف بن قیس کے چچا ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ احنف کے چچازاد بھائی ہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ نہ یہ ان کے چچا ہیں نہ ان کے چچازاد بھائی ہیں۔ ہاں جابر ان کو محض بغرض تعظیم اپنا چچا کہتے تھے اور یہی صحیح ہے کیونکہ یہ دونوں کعب بن سعد بن مناہ کے اس طرف کہیں نہیں ملتے جیسا کہ ہم بیان کریں گے پس اگر چچازاد بھائی ہونے سے یہ مراد ہے کہ یہ دونوں ایک ہی قبیلہ کے ہیں تو بے شک صحیح ہوسکتا ہے کیونکہ یہ جاریہ ہیں بیٹے قدامہ بن مالک بن زہیر بن حصن کے اور بعض لوگ کہتے حصین بن رزاح کے اور بعض لوگ رباح بن اسعد بن بجیر بن ربیعہ بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم کے تمیمی ہیں سعدی ہیں کنیت ان کی ابوایوب اور ابویزید ہے ان کا شمار بصرہ والوں میں ہے۔ ان سے اہل مدینہ اور اہل بصرہ نے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث ایک یہ ہے جو ہم سے ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک بیان کی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سعید نے ہشام یعنی ابن عروہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد احنف بن قیس سے انہوں نے اپنے ایک چچا سے جن کا نام جاریہ بن قدامہ تھا نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ سے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے کوئی ایسی مختصر بات بتایئے جس کو میں سمجھ لوں آپ نے فرمایا کبھی غصہ نہ ہونا یہی آپ نے کئی بار فرمایا ہر بار یہی فرماتے تھے کہ غصہ نہ ہونا یحییٰ کہتے تھے کہ ہشام نے کہا یارسول اللہ کہنا وہم ہے انہوں نے نبی ﷺ کو نہیں دیکھا یہ علی بن ابی طالب ؓ کے اصحاب میں ہیں اور ان کے ہمراہ تمام جنگوں میں شریک رہے

ہیں۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے عبداللہ بن حضرمی کو بصرہ میں محصور کر لیا تھا۔ ابن سنبل کے گھر میں اور اس گھر میں آگ لگا دی تھی حضرت معاویہ نے ابن حضرمی کو بصرہ پر قبضہ کرنے کے لئے بھیجا تھا ابن حضرمی بنی تمیم کے یہاں اترے تھے زیاد اس زمانہ میں بصرہ کے حاکم تھے انہوں نے حضرت علی کو اس کی اطلاع کی تو حضرت علی نے اعین بن ضبیعہ مجاشعی کو بھیجا مگر وہ دھوکے سے قتل کر دیئے گئے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے بعد جاریہ بن قدامہ کو بھیجا انہوں نے ابن حضرمی کا گھر جس میں وہ تھے آگ سے جلا دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۶۵۔ حضرت جاریہؓ بن مجمع

حضرت جاریہؓ بن مجمع بن جاریہ طبرانی نے مطین سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن عثمان حضرمی سے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چھ [1] آدمیوں نے (پورا) قرآن یاد کر لیا تھا انصار میں سے زید بن ثابت نے اور ابو زید نے اور معاذ بن جبل نے اور ابو الدرداء نے اور سعد بن عبادہ نے اور ابی بن کعب نے اور جاریہ بن مجمع بن جاریہ نے بھی سوا ایک سورت یا دو سورت کے (پورا) قرآن پڑھ لیا تھا۔ طبرانی نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور اسحٰق بن یوسف نے اس حدیث کو زکریا سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ (ان کے والد کا نام) مجمع بن جاریہ (ہے) اور ایسا ہی اسماعیل بن ابی خالد نے بھی شعبی سے نقل کیا ہے اور یہی صحیح ہے جاریہ بن عامر مجمع کے والد ان (منافقوں) میں سے تھے جنہوں نے مسجد ضرار بنائی تھی اور مجمع اس مسجد میں امامت کیا کرتے تھے یہ قول اسی روایت کی تائید کرتا ہے کہ مجمع حافظ قرآن تھے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۶۶۔ حضرت جاہمہؓ بن عباس

حضرت جاہمہؓ بن عباس بن مرداس سلمی۔ کنیت ان کی ابو معاویہ۔ ہمیں عبداللہ بن احمد طوسی خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر احمد بن علی بن بدران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب محمد بن علی حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں محمد بن احمد بن ابی ثلج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عمرو انصاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے انہوں نے محمد بن طلحہ بن رکانہ سے انہوں نے معاویہ بن جاہمہ سلمی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے جہاد کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا تمہاری ماں (زندہ) ہے میں نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا اسی کے پاس رہو اور اس کی خدمت کرو کیونکہ جنت اس کے پیروں کے نیچے ہے۔ ابو عمر نے لکھا ہے کہ جاہمہ سلمی والد ہیں معاویہ بن جاہمہ بن عباس بن مرداس سلمی حجازی کے ان سے حدیث جہاد کی مروی ہے جیسا کہ اوپر گزر چکی اور معن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا یہ ان کے نام میں ذکر کیا جائے گا اور ماکولا نے کہا ہے کہ جاہمہ بن عباس بن مرداس سلمی بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] حافظ قرآن چھ میں انصار صرف اپنے علم کے موافق بیان کر رہے ہیں ورنہ حافظ قرآن خود حضرت ہی کے عہد مبارک میں بہت تھے۔ ۱۲

باب الجیم مع الباء

۶۶۷۔ حضرت جبارؓ بن حارث

حضرت جبارؓ بن حارث۔ (پہلے) نام ان کا جبار تھا پر نبیؐ نے ان کا نام عبدالجبار رکھا۔ اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سندوں سے عبداللہ بن طلاسہ سے انہوں نے اپنے والد طلاسہ سے انہوں نے عبدالجبار بن حارث سے روایت کیا ہے کہ وہ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے آپؐ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے کہا جبار آپ نے فرمایا (نہیں) بلکہ تم عبدالجبار ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۶۸۔ حضرت جبارؓ بن حکم سلمی

حضرت جبارؓ بن حکم سلمی۔ ان کو لوگ فرار کہتے ہیں۔ مدائنی نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو قبیلہ بنی سلیم سے رسول اللہ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے پھر وہ اسلام لائے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ ان کا جھنڈا آپ فرار کو دے دیں آپ کو یہ نام برا [1] معلوم ہوا فرار نے آپ سے عرض کیا کہ میرا نام فرار صرف ان اشعار کے سبب سے رکھ دیا گیا ہے جو میں نے کہے تھے ان کا پہلا شعر یہ ہے:

و کتیبة لبستھا بکتیبة		حتی اذا التبست نفضت لھا یدی

ایک لشکر کو میں نے دوسرے لشکر کے ساتھ ملا دیا۔ یہاں تک کہ جب دونوں مختلط ہو گئے تو میں نے ہاتھ جھاڑ ڈالے یعنی وہاں سے چلدیا۔

۶۶۹۔ حضرت جبارؓ بن سلمی

حضرت جبارؓ بن سلمی بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے پھر اسلام لائے بعد اس کے اپنے قوم کی طرف (مقام) ضریہ میں لوٹ کر گئے یہ محمد بن سعد کا قول ہے۔ یہ ان لوگوں میں تھے جو عامرؔ بن طفیل کے ہمراہ مدینہ میں آئے تھے اور ان کا ارادہ تھا کہ دھوکہ دے کر نبی ﷺ کو قتل کریں بعد اس کے یہ اسلام لائے یہی ہیں جنہوں نے جنگ بیر معونہ میں عامر بن فہیرہ کو قتل کیا تھا اور کہا کرتے تھے کہ میرے اسلام کا باعث یہ ہوا کہ میں نے (ایک مرتبہ) ایک مسلمان کے نیزہ مارا تو میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ فزت واللہ یہ کہتے ہوئے میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ کیا کامیاب ہوا میں نے اسے قتل نہیں کر دیا یہاں تک کہ میں نے بعد اس کے لوگوں سے اس کے قول کا مطلب پوچھا تو لوگوں نے کہا (اس کا مطلب یہ تھا) کہ میں شہادت کو پہنچ گیا میں نے کہا ہاں خدا کی قسم کامیاب ہو گیا بخاری نے جبار سلمی کا ذکر نہیں کیا اور نہ جبار بن صخر کا ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] برا معلوم ہونے کی وجہ یہ تھی کہ فرار کے معنی بھاگنے والا حضرت کو نام میں خوبی معنی کا بھی لحاظ رہتا تھا۔

۶۷۰۔ حضرت جبارؓ بن صخر

حضرت جبارؓ بن صخر بن امیہ بن خنساء بن سنان بعض لوگ کہتے ہیں خنیس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی ثم السلمی۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے والدہ ان کی سعاد بنت سلمہ ہیں جشم بن خزرج کی اولاد سے بیعت عقبہ اور بدر اور احد اور تمام مشاہد میں رسول اللہ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابویاسر یعنی ہبتہ اللہ بن عبدالوہاب ہبتہ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواویس نے شرحبیل سے انہوں نے جبار بن صخر انصاری سے جو بنی سلمہ میں سے ایک شخص تھے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ اثنائے) راہ میں فرمایا کہ کون ہے جو ہم سے پہلے (مقام) اثایہ میں پہنچ جائے اور وہاں کا حوض بھر دے اور اس میں خوب پانی بھرے یہاں تک کہ اس کو ہمارے پہنچتے تک پر کر دے۔ میں نے عرض کر دیا کہ میں (اس خدمت کو انجام دوں گا) آپ نے فرمایا جاؤ چنانچہ میں گیا اور اثایہ میں پہنچا اور میں نے وہاں کا حوض بھر دیا اور خوب بھرا یہاں تک کہ اس کو پر کر دیا بعد اس کے مجھے نیند غالب ہوئی اور میں سو گیا پھر اس وقت جاگا کہ ایک شخص کا اونٹ پانی کی طرف جا رہا تھا اس نے اونٹ کو روک کر کہا کہ اے حوض والے میں تیرے حوض میں پانی پلاؤں (میں نے جو آنکھ کھول کر دیکھا) تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے میں نے عرض کیا کہ ہاں پس آپ نے اپنے اونٹ کو پانی پلایا بعد اس کے لوٹ گئے پھر آپ نے مجھے فرمایا کہ ایک برتن میں پانی لے کر میرے پیچھے چلے آؤ چنانچہ میں آپ کے پیچھے پیچھے پانی لے کر چلا آپ نے اس سے وضو فرمایا اور خوب اچھا وضو کیا میں نے بھی آپ کے ہمراہ وضو کیا پھر آپ نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے مجھے اپنی داہنی جانب کھڑا کر لیا پھر میں نے اور آپ نے نماز پڑھی بعد اس کے لوگ آ گئے۔ ان کا ذکر جابر بن صخر کے بیان میں ہو چکا ہے مگر جبار زیادہ صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم کہا ہے کہ ان کو رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں کے پاس جاسوس بنا کے جابر کے ہمراہ بھیجا تھا حالانکہ ایسا نہیں ہے ان دونوں کو حضرت نے پانی بھرنے کے لئے بھیجا تھا جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں اور ان دونوں نے بھی اس کو متن حدیث میں ذکر کیا ہے پس ان دونوں نے اپنے قول سے خود اپنے ہی اوپر اعتراض کر لیا واللہ اعلم۔

۶۷۱۔ حضرت جبارہؓ بن زرارہ

حضرت جبارہؓ بن زرارہ۔ بزیادت ہا۔ یہ بیٹے میں زرارہ بلوی کے صحابی ہیں مگر کوئی روایت ان سے نہیں ہے فتح مصر میں شریک تھے۔ دارقطنی اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ان کا نام جبارہ ہے بکسر جیم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۷۲۔ حضرت جبرؓ اعرابی

حضرت جبرؓ اعرابی محاربی۔ ابن مندہ نے ان کی حدیث جبر بن عتیک کے تذکرہ میں لکھی ہے اور اپنی سند سے اسود بن بلال سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک اعرابی (مقام) حیرہ میں اذان دیا کرتے تھے ان کا نام جبر تھا انہوں نے (ایک مرتبہ) کہا کہ عثمان اس امت کے والی ہوئے بغیر نہ مریں گے ان سے پوچھا گیا کہ یہ تم کو کہاں سے معلوم ہوا انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز فجر (ایک مرتبہ) پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو ہماری طرف منہ کر کے فرمایا کہ کچھ لوگ میرے اصحاب میں سے

آج ا شب کوتولے گئے تو (سب سے پہلے) ابوبکر تولے گئے وہ سب سے بھاری نکلے پھر عمر تولے گئے وہ بھی سب سے بھاری نکلے پھر عثمان تولے گئے وہ بھی سب سے بھاری نکلے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ جبر بن عتیک کے تذکرہ سے علیحدہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ ایک دوسرے جبر ہیں جن کا نسب معلوم نہیں اور ان کی حدیث روایت کی ہے اور اس حدیث کے آخر میں کہا ہے کہ اس حدیث کو حافظ ابوعبداللہ نے جبر بن عتیک کے تذکرہ کے آخر میں لکھا ہے اور ان جبر کا تذکرہ نہیں لکھا حالانکہ یہ بلاشک دوسرے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ حق ابوموسیٰ کی طرف ہے اگر ابن مندہ یہ سمجھے ہوں کہ جبر بن عتیک ہے اس حدیث کے راوی ہیں اور اگر وہ بھول گئے ہوں یا کاتب سے ان کا نام چھوٹ گیا ہو تو خیر۔ واللہ اعلم

۶۷۳۔ حضرت جبرؓ بن انس

حضرت جبرؓ بن انس بدری ہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حضرمی نے بیان کیا کہ انہوں نے عبیداللہ بن ابی رافع کی کتاب میں منجملہ ان لوگوں کے نام کے جو حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے جبر بن انس کا نام بھی دیکھا جو بدری تھے قبیلہ بنی زریق سے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو جبر بن انس کہتے ہیں۔

۶۷۴۔ حضرت جبرؓ ابوعبداللہ

حضرت جبرؓ۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے۔ زہری نے عبداللہ بن جبر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی چنانچہ جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اے جبر اپنے پروردگار کی باتیں سنو اور یہ (کہہ کے) یقین کے ساتھ آپ نے مجھے وہ کلام جانفزا سنا دیا۔ ان کا تذکرہ ابواحمد عسکری نے لکھا ہے۔

۶۷۵۔ حضرت جبرؓ بن عبداللہ

حضرت جبرؓ بن عبداللہ قبطی۔ ابوبصرہ غفاری کے غلام تھے۔ یہی ہیں جو مقوقس (شاہ اسکندریہ) کی طرف سے قاصد بن کر آئے تھے اور ان کے ہمراہ ماریہ قبطیہ (آئی) تھیں یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ امیر ابونصر نے کہا ہے کہ جبر بن عبداللہ قبطی بنی غفار کے غلام تھے مقوقس کی طرف سے قاصد بن کے ماریہ قبطیہ کو لے کر نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ابوبصرہ کے مولیٰ تھے اور ابن یونس نے کہا ہے کہ قبیلہ غفار کی ایک قوم کہتی ہے کہ یہ ہم میں سے ہیں چنانچہ ان کا نسب بھی انہوں نے اپنے قبیلہ سے ملایا ہے اور کہا ہے کہ یہ جبر بیٹے ہیں انس بن سعد بن عبداللہ بن عبد یالیل بن حراق بن غفار کے اور ہانی بن منذر نے ذکر کیا ہے کہ ان کی وفات ۶۳ ہجری میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ا یہ واقعہ خواب کا ہے حضرت نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک ترازو آسمان سے اتری اور اس کے ایک پلہ میں خود حضور اقدس بٹھائے گئے اور دوسرے پلہ میں تمام امت۔ آپ کا پلہ بھاری رہا پھر اسی طرح خلفائے ثلاثہ۔ آپ کے بعد وہ بھی تمام امت سے بھاری رہے یہ حدیث بہت سندوں سے مروی ہے اور اعلیٰ درجہ صحت میں ہے اور انبیاء کا خواب بالاتفاق وحی ہے ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ یہی خواب ایک صحابی نے بھی دیکھا تھا۔

۶۷۶۔ حضرت جبرؓ بن عتیک

حضرت جبرؓ بن عتیک۔ بعض لوگ ان کو جابر کہتے ہیں۔ یہ جبر بیٹے ہیں عتیک بن قیس بن حارث بن مالک بن زید بن معاویہ بن مالک بن عوف عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ جبر بیٹے ہیں عتیک بن قیس بن حارث ابن امیہ بن زید بن معاویہ کے۔ انصاری اوسی عمری معاوی۔ ماں ان کی جمیلہ بنت زید بن صیفی بن عمرو بن حبیب بن حارثہ بن حارث انصاریہ ہیں۔ یہ بدر میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے اور مدینہ میں آپ کی وفات تک رہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ جابر بن عتیک کے بھائی ہیں مگر یہ صحیح نہیں۔ یہ ایک ہی شخص ہیں جن کو بعض لوگ جابر اور بعض لوگ جبر کہتے ہیں اور ابن مندہ نے ان کے تذکرہ کے آخر میں وہ حدیث بھی بیان کی ہے کہ (مقام) حیرہ میں ایک شخص اذان دیتا تھا جس کا نام جبر تھا ان کا بیان جبر اعرابی کے بیان میں گزر چکا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ وکیع وغیرہ نے ابوعمیس سے انہوں نے عبداللہ ابن عبداللہ بن جبر بن عتیک سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے مرض میں ان کی عیادت کو گئے تو ان کے گھر والوں میں سے کسی نے کہا کہ ہم تو اس بات کے امیدوار تھے کہ یہ خدا کی راہ میں شہید ہوں گے الحدیث جبر سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ مریض جن کی رسول اللہ نے عیادت کی تھی عبداللہ بن ثابت تھے واللہ اعلم ۶۱ ہجری میں ان کی وفات ہوئی اس وقت ان کی عمر نوے برس کی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

۶۷۷۔ حضرت جبرؓ کندی

حضرت جبرؓ کندی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے (قبیلہ) کندہ کے ایک شخص سے جن کا نام ابن جبر کندی ہے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ وفد میں تھے اور یہ کہ نبیؐ نے سکون اور سکاسک [1] پر دعائے مغفرت فرمائی اور فرمایا تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں جن کے دل نرم ہیں اور قلب رقیق ہیں۔ (دیکھو) ایمان یمنی ہے اور حکمت (بھی) یمنی ہے۔

۶۷۸۔ حضرت جبلؓ بن جوال

حضرت جبلؓ بن جوال بن صفوان بن بلال بن اصرم بن ایاس بن عبد غنم بن جحاش بن بجالہ بن مازن بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان شاعر۔ ذبیانی ثم الثعلبی۔ ابن اسحٰق نے ان کا ذکر لکھا ہے۔ ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے روایت کی کہ پھر وہ یعنی بنی قریظہ کے لوگ (قلعہ سے) اتارے گئے اور ان کو قید کر لیا اور (اس کے بعد) ان کے قتل کی پوری کیفیت بیان کی اور انہوں نے کہا ہے کہ جبل بن جوال ثعلبی نے یہ شعر موزوں کیا۔

لعمرک مالام ابن اخطب نفسه ولکنه من یخذل الله یخذل

قسم تیری جان کی ابن اخطب نے اپنی جان پر کچھ ملامت نہیں لی بلکہ جو شخص اللہ کو ترک کرتا ہے وہ مخذول ہو جاتا ہے۔
یہ یونس کا قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ شعر حیی بن اخطب کا ہے اور ہشام بن کلبی نے بھی ان کا نسب ویسا ہی بیان کیا

---

[1] سکون اور سکاسک یمن کے دو قبیلوں کے نام ہیں۔

ہے جیسا ہم نے اور کہا ہے کہ یہ یہودی تھے پھر اسلام لائے اور حیی بن اخطب کا مرثیہ (شعر مذکور میں) ادا کیا۔ دار قطنی اور ابونصر نے ان کا ذکر لکھ کے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں اور ان کے نام کے آخر میں لام ہے۔

۶۷۹۔ حضرت جبلہؓ بن ازرق کندی

حضرت جبلہؓ بن ازرق کندی۔ بزیادت ہا۔ یہ جبلہ بیٹے ہیں ازرق کندی کے اہل حمص میں سے ہیں۔ ان سے راشد بن سعد نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دیوار کے سامنے نماز پڑھی جس میں پتھر بہت تھے آپ ظہر کی یا عصر کی نماز پڑھی پھر جب آپ دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو آپ کو بچھو نے ڈنگ مار دیا کہ آپ بے ہوش ہو گئے لوگوں نے آپ پر پڑھ پڑھ کے پھونکنا شروع کیا جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھے شفا دی تمہاری جھاڑ پھونک سے کچھ نہیں ہوا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۸۰۔ حضرت جبلہؓ بن اشعر خزاعی

حضرت جبلہؓ بن اشعر خزاعی کعبی۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ واقدی نے کہا ہے کہ یہ کرز بن جابر کے ہمراہ مکہ کے راستے میں فتح مکہ کے سال شہید ہوئے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ (کرز بن جابر کے ساتھ) جو شہید ہوئے (وہ یہ نہ تھے بلکہ) خنیس بن خالد اشعر تھے اور یہی صحیح ہے۔

۶۸۱۔ حضرت جبلہؓ بن ثعلبہ انصاری

حضرت جبلہؓ بن ثعلبہ انصاری خزرجی بیاضی۔ بدر میں شریک تھے۔ عبیداللہ بن ابی رافع نے ان لوگوں کے نام میں جو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ صفین میں شریک تھے قبیلہ بنی بیاضہ سے جبلہ بن ثعلبہ کا نام بھی لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابونعیم نے تاریخ میں ان کو جبلہ بن خالد بن ثعلبہ بن خالد لکھا ہے وہ یہی ہیں صرف ان کے باپ کا نام نہیں لکھا۔

۶۸۲۔ حضرت جبلہؓ بن جنادہ

حضرت جبلہؓ بن جنادہ بن سوید بن عمرو بن عرفطہ بن ناقد بن تیم بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ جن کا نام لحی خزاعی ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے بیعت کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۸۳۔ حضرت جبلہؓ بن حارثہ

حضرت جبلہؓ بن حارثہ۔ زید بن حارثہ بن شراحیل کلبی کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب اسامہ بن زید کے تذکرہ میں گزر چکا ہے اور عنقریب زید کے تذکرہ میں انشاء اللہ آئے گا۔

نبی ﷺ کے حضور میں اپنے والد حارثہ کے ہمراہ آئے تھے اس وقت نبی ﷺ مکہ میں تھے۔ ان کا سن (اپنے بھائی) زید سے زیادہ تھا۔ حارثہ اپنے بیٹے زید کے پاس رہ گئے اور جبلہ لوٹ گئے۔ پھر دوبارہ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب یعنی محمد بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحق یعنی ابراہیم بن محمد بن یحییٰ مزکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حمدون بن رستم نے خبر

دی وہ کہتے تھے ہمیں ولید بن عمرو بن سکین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن نضر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن ابی خالد نے ابوعمرو شیبانی سے انہوں نے ابن حارثہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میرے ہمراہ بھائی کو بھیج دیجئے [1] آپ نے فرمایا وہ تمہارے سامنے بیٹھے ہیں اگر جائیں تو میں ان کو نہیں روکتا زید نے کہا کہ یارسول اللہ میں آپ پر کسی کو پسند نہ کروں گا (یعنی آپ کو چھوڑ کر نہ جاؤں گا (جبلہ) کہتے ہیں مجھے اپنے بھائی کی گفتگو اپنی گفتگو سے اچھی معلوم ہوئی دار قطنی نے کہا ہے کہ ابن حارثہ سے مراد یہی جبلہ بن حارثہ ہیں۔ ان جبلہ سے ابواسحٰق سبیعی نے روایت کی ہے۔ بعض لوگ ابواسحٰق اور جبلہ کے درمیان میں فروہ بن نوفل کو بھی داخل کرتے ہیں ابواسحٰق نے بیان کیا ہے کہ جبلہ بن حارثہ سے پوچھا گیا کہ تم بڑے ہو یا زید تو انہوں نے کہا زید مجھ سے بہتر ہیں۔ (میں ان سے اپنے کو بڑا نہیں کہہ سکتا ہاں) میں ان سے پہلے پیدا ہوا ہوں اور میں تم سے (پوری) کیفیت بیان کرتا ہوں (سنو) ہماری والدہ قبیلہ طئی سے تھیں جب وہ مرگئیں تو ہم دونوں بھائی اپنے نانا کی تربیت میں آئے میرے دونوں چچا گئے اور ہمارے نانا سے کہا کہ اپنے بھائی کے بیٹوں کے ہم زیادہ مستحق ہیں تو نانا نے کہا کہ تم جبلہ کو لے جاؤ (مگر زید کو میں نہ دوں گا) اور یہ کہہ کر) انہوں نے زید کو بلالیا میرے چچا مجھے لے کے چلے آئے۔ (اسی اثنا میں اتفاق سے مقام) تہامہ کے کچھ سوار آئے اور وہ زید کو پکڑ لے گئے پھر ان پر بہت سے حوادث پیش آئے۔ (وہ غلام بنا کے بیچے گئے) یہاں تک کہ (ام المومنین) خدیجہ کے پاس پہنچے اور انہوں نے نبی کو ہبہ کر دیا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ جبلہ اسامہ بن زید کے رشتہ دار ہیں۔ (چچا نہیں ہیں) اور جبلہ بن ثابت کا بھی زید کا بھائی ہونا مروی ہے مگر صحیح یہ ہے کہ جبلہ بن حارثہ زید کے بھائی ہیں اس کے سوا اور کچھ صحیح نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۸۴۔ حضرت جبلہؓ بن سعید

حضرت جبلہؓ بن سعید بن اسود بن سلمہ بن حجر بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین نبیؐ کے پاس وفد بن کے گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۸۵۔ حضرت جبلہؓ بن شراحیل

حضرت جبلہؓ بن شراحیل۔ حارثہ بن شراحیل بن عبدالعزیٰ کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے علیحدہ تذکرہ میں لکھا ہے اور ان کا نسب عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب تک پہنچایا ہے پس اس صورت میں یہ زید بن حارثہ کے چچا ہو جائیں گے۔ بیان کیا گیا ہے کہ حارثہ (قبیلہ نبہان) جو شاخ ہے قبیلہ طی کی) کی ایک خاتون سے نکاح کیا تھا ان سے جبلہ اور اسماء اور زید پیدا ہوئے اس کے بعد ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور ان لوگوں نے اپنے دادا کے یہاں تربیت پائی اور وہی حدیث بیان کی ہے جو جبلہ ابن حارثہ کے تذکرہ میں گزر چکی۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض راویوں کو وہم ہو گیا ہے اور انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ یہ جبلہ چچا ہیں زید کے لہٰذا انہوں نے تذکرہ میں جبلہ عم زید بیان کیا ہے مگر جو شخص اصل قصہ میں غور کرے گا وہ سمجھ لے گا کہ یہ وہم ہے کیونکہ قصہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حارثہ نے قبیلہ طے کی ایک خاتون سے جو بنی نبہان سے تھیں نکاح کیا اور ان سے جبلہ اور اسما اور زید پیدا ہوئے پس جبکہ جبلہ حارثہ کے بیٹے ہوئے تو زید کے بھائی ہوں گے نہ چچا۔

---

[1] ان کے بھائی حضرت زید ہی ہیں جن کا نام قرآن مجید میں نازل ہوا فلما قضی زید منها وطرًا یہ فضیلت انہیں کے حصہ کی تھی۔

میں کہتا ہوں جو کچھ ابو نعیم نے کہا ہے وہی صحیح ہے اور اس کا وہم ہونا ظاہر ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۶۸۶۔ حضرت جبلہؓ بن عمرو انصاری

حضرت جبلہؓ بن عمرو انصاری۔ ابو مسعود یعنی عقبہ بن عمرو انصاری کے بھائی ہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ ساعدی ہیں اور کہا ہے کہ اس میں اعتراض ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ان سے ثابت بن عبید نے اور سلیمان ابن یسار نے روایت کی ہے یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے افریقہ میں معاویہ بن خدیج کے ہمراہ ۵۰ ہجری میں جہاد کیا تھا۔ حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے مصر میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ فقہائے صحابہ میں یہ ایک فاضل شخص تھے۔ خالد یعنی ابو عمران نے سلیمان بن یسار سے روایت کی ہے کہ ان سے جہاد میں (مجاہدین کو) انعام دینے کا مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا میں نے سوا ابن خدیج کے اور کسی کو انعام دیتے نہیں دیکھا انہوں نے ہمیں افریقہ میں خمس نکالنے کے بعد ایک تہائی حصہ غنیمت کا دیا اور (اس وقت) ہمارے ہمراہ اصحاب محمد ﷺ اور مہاجرین میں سے بہت لوگ تھے منجملہ ان کے جبلہ بن عمرو انصاری تھے۔

میں کہتا ہوں ابو عمر کا یہ کہنا کہ یہ ساعدی ہیں اور ابو مسعود کے بھائی ہیں صحیح نہیں ہے کیونکہ ابو مسعود کا نسب یہ ہے عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ ابن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج' خدارہ اور خدرہ دونوں بھائی ہیں اور ساعدہ بن کعب بن خزرج پس یہ دونوں خزرج میں جا کے ملتے ہیں لہٰذا یہ ان کے بھائی نہیں ہو سکتے پس ان کا یہ کہنا کہ یہ ساعدی ہیں وہم ہے۔ واللہ اعلم ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۸۷۔ حضرت جبلہؓ بن ابی کرب

حضرت جبلہؓ بن ابی کرب بن قیس بن حجر بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین کندی۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے ان کے ہمراہ دو ہزار پانچ سو آدمی (قبیلہ) عطا کے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۸۸۔ حضرت جبلہؓ بن مالک

حضرت جبلہؓ بن مالک بن جبلہ بن صفارہ بن دراع بن عدی بن دار بن ہانی بن حبیب بن نمارہ بن لخم لخمی داری' تمیم داری کے گروہ سے ہیں نبی ﷺ کے حضور میں قبیلہ دار کے لوگوں کے ہمراہ آئے تھے اس وقت جب کہ آپ تبوک سے واپس آ رہے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۸۹۔ حضرت جبلہؓ

حضرت جبلہؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ یہ صحابی ہیں۔ محمد بن سیرین نے روایت کی ہے کہ کسی شہر میں ایک صحابی تھے ان کا نام جبلہ تھا انہوں نے ایک شخص کی بی بی اور اسی شخص کی بیٹی کے ساتھ جو دوسری بی بی سے تھی یکدم نکاح کر لیا تھا۔ ایوب نے کہا ہے کہ حسن (بصری) اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کسی کی بی بی اور بیٹی کے ساتھ نکاح کیا جائے۔

۶۹۰۔ حضرت جبلہؓ

حضرت جبلہؓ۔ یہ ایک دوسرے جبلہ ہیں نسب ان کا بھی نہیں بیان کیا گیا۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں

ابوبکر محمد بن عبداللہ ابن حارث اپنی کتاب میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن اصبہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شریک نے ابو اسحٰق سے انہوں نے ایک اور شخص سے جن کا نام انہوں نے اپنے چچا سے جبلہ نقل کیا تھا روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ جب میں اپنے بستر پر (سونے کے لئے) جاؤں تو کیا کہوں آپ نے فرمایا قل یا ایھا الکافرون پڑھ لیا کروں کیونکہ وہ شرک سے (اپنے پڑھنے والے) کی برائت [1] (کرتی) ہے۔ اس حدیث کو محمد بن طفیل نے شریک سے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے جبلہ بن حارثہ سے روایت کی ہے اور جبلہ بن حارثہ کے اور آنحضرت ﷺ کے درمیان میں کوئی اور شخص نہیں بیان کیا ابو موسیٰ نے ایسا ہی لکھا ہے۔ پس اگر یہ دوسری روایت صحیح ہے تو یہ جبلہ زید بن حارثہ کے بھائی ہوں گے جن کا ذکر اوپر ہو چکا۔

۶۹۱۔ حضرت جبیبؓ بن حارث

حضرت جبیبؓ بن حارث۔ ان کا ذکر ہشام بن عروہ کی حدیث میں ہے جو انہوں نے بواسطہ اپنے والد کے (ام المومنین) عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں جبیب بن حارث رسول اللہ ﷺ کے حضور میں آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں ایک شخص ہوں کہ بے حد گناہ کرتا ہوں حضرت نے فرمایا اے جبیب اللہ عز و جل کے سامنے توبہ [2] کرو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں توبہ کرتا ہوں اور پھر گناہ کرتا ہوں آپ نے فرمایا جب گناہ کرو توبہ کرو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب بھی مجھ سے گناہ بہت ہوں گے آپ نے فرمایا اے جبیب بن حارث خدا کی بخشش تمہارے گناہوں سے بہت زیادہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۹۲۔ حضرت جبیرؓ بن ایاس

حضرت جبیرؓ بن ایاس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق انصاری۔ خزرجی زرقی۔ بدر میں اور احد میں شریک تھے یہ ابن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ اور واقدی اور ابو معشر کا قول ہے اور عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا ہے کہ ان کا نام جبر ہے

---

[1] اس سورت میں آیہ کریمہ لا اعبد ما تعبدون (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے کافرو! جن معبودان باطل کی تم پرستش کرتے ہو ان کی میں پرستش نہیں کرتا) بہت صراحت سے اپنے پڑھنے والے کو شرک سے بری کر رہی ہے پس اگر سوتے وقت کوئی شخص اس سورت شریفہ کو پڑھ لے اور پھر اسی شب کو مر جائے تو ان شاء اللہ مومن مرے گا شرک کا شائبہ اس پر نہ ہوگا۔

[2] توبہ کے معنی رجوع کرنا دل میں یہ ارادہ کر کے کہ اب میں اس گناہ کو کبھی نہ کروں گا اس کا اظہار بعجز و الحاج جناب باری عز اسمہ کے بارگاہ میں کرنا توبہ ہے۔ پھر چاہے گناہ کرے لیکن اس وقت ارادہ نہ ہو۔ صحابہ کے قلوب کا پاک ہونا اس روایت اور اس کے مثل اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے جہاں ان سے کوئی لغزش ہوئی فوراً ان کو تنبہ ہوتا تھا دل چونکہ آئینہ کی طرف صاف تھے اس لئے ذرا سا بھی غبار ہو جب تقدر ہو جاتا تھا حضرت ماعز کا قصہ بھی اسی کے قریب قریب ہے کہ ان سے زنا صادر ہو گیا تھا بعد کو جب انہیں تنبہ ہوا تو سخت گھبرائے اور لرزاں لرزاں حضور نبی میں آ کر باصرار اپنے اوپر حد جاری کرائی اور اسی حد کے اجرا میں انتقال فرمایا گناہ پر متنبہ ہو کر نادم ہونا ایک اعلیٰ درجہ کا وصف ہے جو حضرات صحابہ میں ببرکت حضور نبیؐ بدرجہ اکمل تھا۔ بقدر شرف صحبت اس صفت کے مدارج میں اختلاف تھا بعض برگزیدہ قدوسی ایسے بھی تھے جن کی طبیعت میں قریب قریب وہ ملکہ پیدا ہو گیا تھا جس کو عصمت یا تحفیظ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ ان کو بالطبع گناہوں سے تنفر اور اجتناب تھا۔

بیٹے ہیں ایاس کے اور یہ جبیر ذکوان بن عبد قیس بن خلدہ کے چچازاد بھائی ہیں۔ خلدہ بسکون لام ہے اور مخلد بضم میم وفتح خا ولام مشدد۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۹۳۔ حضرت جبیرؓ بن بحینہ

حضرت جبیرؓ بن بحینہ۔ بحینہ ان کی والدہ کا نام ہے اور ان کے والد کا نام مالک ہے۔ قرشی ہیں بنی نوفل بن عبد مناف سے۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے یہی لکھا ہے کہ یہ بنی نوفل بن عبد مناف سے ہیں جو کوئی اس کو دیکھتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ ان کا نسب اسی خاندان سے ہے حالانکہ وہ ازدی ہیں ابوعمر نے کہا ہے کہ وہ بنی مطلب بن عبد مناف کے حلیف تھے خود ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کے بھائی عبداللہ بن بحینہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ یہ بنی مطلب بن عبد مناف کے حلیف تھے۔ ابوعمر کا قول صحیح ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ماں کی طرف ان کو ہم نے اس وجہ سے منسوب کیا کہ یہ نسبت باپ کی نسبت کے ماں کی نسبت سے زیادہ مشہور ہیں۔

۶۹۴۔ حضرت جبیرؓ بن حباب

حضرت جبیرؓ بن حباب بن منذر۔ محمد بن عبداللہ حضرمی مطین نے صحابہ میں ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبیداللہ بن ابی رافع کی (کتاب سیر میں ان صحابہ کے نام ہیں جو حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے جبیر بن حباب بن مندی نام بھی ہے اس کے علاوہ نہ ان کا کہیں ذکر ہے نہ ان کی کوئی روایت ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۹۵۔ حضرت جبیرؓ بن حویرث

حضرت جبیرؓ بن حویرث بن نقید بن عبد بن قصی بن کلاب۔ ابن شاہین وغیرہ نے ان کا ذکر لکھا ہے انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا مگر نہ آپ کو دیکھا اور نہ آپ سے کوئی روایت کی۔ ہاں بواسطہ ابوبکر صدیق ؓ کے نبیؐ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے۔ ان سے سعید بن عبدالرحمٰن ابن یربوع نے روایت کی ہے اور عروہ بن زبیر نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے ان کا نام جبیب بتایا ہے۔ ان کے والد حویرث فتح مکہ کے دن (بحالت کفر) مقتول ہوئے ان کو حضرت علی نے قتل کیا تھا۔ یہ روایت ان کے بیٹے جبیر کے صحابی ہونے پر اور دولت دیدار (نبیؐ) سے مشرف ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں التراض ہے۔

۶۹۶۔ حضرت جبیرؓ بن حیہ

حضرت جبیرؓ بن حیہ ثقفی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ علی بن سعید عسکری نے ابواب میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابوبکر بن ابی علی نے اور یحییٰ نے بھی ان کی متابعت کی ہے۔ یہ تابعی ہیں صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ جریر بن حازم نے حمید طویل سے انہوں نے جبیر بن حیہ ثقفی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ جب اپنی کسی صاحبزادی کا نکاح کرنا چاہتے تھے تو ان کے پردے میں جا کے بیٹھ

جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ فلاں شخص [1] فلاں عورت کا ذکر کرتا ہے پس اگر وہ کچھ کہتیں اور عرض کرتیں تو آپ ان کا نکاح (اس شخص سے) نہ کرتے تھے اور اگر وہ سکوت کرتیں تو آپ ان کا نکاح کر دیتے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ حدیث ابوقتادہ نے اور ابن عباس نے اور عائشہ نے روایت کی ہے۔ رضی اللہ عنہم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۹۷۔ حضرت جبیرؓ مولی کبیرہ

حضرت جبیرؓ مولی کبیرہ۔ کبیرہ بنت سفیان کے غلام تھے۔ ان کا ذکر ان لوگوں میں ہے جنہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ یحییٰ بن ابی ورقہ بن سعید نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میری سیدہ کبیرہ بنت سفیان نے بیان کیا اور وہ ان عورتوں میں تھیں جنہوں نے (رسول اللہؐ سے) بیعت کی تھی (جن کا ذکر قرآن عظیم میں ہے) وہ کہتی تھیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے زمانہ جاہلیت میں اپنی چار بیٹیاں زندہ درگور کی ہیں آپ نے فرمایا کہ غلاموں کو آزاد کرو کبیرہ مجھ سے کہتی تھیں لہٰذا میں نے تمہارے باپ سعید کو اور ان کے بیٹوں میسرہ اور جبیر کو اور ام میسرہ کو آزاد کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۹۸۔ حضرت جبیرؓ بن مطعم

حضرت جبیرؓ بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف بن قصی۔ قرشی ہیں نوفلی ہیں۔ کنیت ان کی ابومحمد ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعدی ہے۔ ان کی والدہ ام حبیب ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ام جمیل بنت سعید بنی عامر بن لوئی سے اور بعض لوگ کہتے ہیں ام جمیل بنت شعبہ بن عبداللہ بن ابی قیس بن بنی عامر بن لوئی سے اور جبیر کی والدہ ام حبیب بنت عاص ابن امیہ بن عبد شمس یہ زبیر کا قول ہے۔ بردباران قریش اور ان کے سرداروں میں سے تھے۔ ان سے قریش کا بلکہ تمام عرب کے نسب کا علم حاصل کیا جاتا ہے اور یہ کہتے تھے کہ میں نے نسب (کا علم) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا ہے۔ یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسیران بدر کی سفارش کی تھی آپ نے فرمایا کہ اگر تمہارے بوڑھے باپ زندہ ہوئے اور وہ ان کی بابت کہتے تو بے شک ہم ان کی سفارش مان لیتے ان کے والد کا رسول اللہؐ پر ایک احسان تھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو پناہ دی تھی جب آپ طائف سے لوٹ کر آئے جبکہ آپ نے قبیلہ ثقیف کے لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا۔ وہ انہیں لوگوں میں سے تھے جو اس تحریر کے منسوخ کرنے کے لئے مستعد ہو گئے تھے جو قریش نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کی بابت کی تھی ابوطالب نے اپنے شعر میں انہیں کو مراد لیا ہے۔

امطعم ان القوم ساموک خطه وانی متی او کل فلست باکل

اے مطعم! کیا تم کو قوم نے متفق ہو کر آزردہ کیا اور میں جب تک زندہ رہوں گا (ان کے ساتھ) نہ کھاؤں گا۔ [2]

---

[1] مطلب یہ ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے بغیر استمزاج کے اپنی صاحبزادیوں کا نکاح کسی سے نہیں کیا اور استمزاج کی صورت یہ تھی جو اس روایت میں بیان کی گئی کہ حضرت ان کے سامنے اس شخص کا ذکر فرماتے تھے جس سے نکاح منظور ہوتا تھا پھر اگر نامنظوری کے کچھ اشارات آپ کو معلوم ہو جاتے تو آپ نکاح نہ کرتے اور بحالت سکوت آپ نکاح کر دیتے۔"

[2] کفار عرب نے باہم ایک تحریری معاہدہ کیا تھا کہ بنی ہاشم کے ساتھ نشست و برخاست خرید و فروخت اکل و شرب سب موقوف کر دیا جائے یہ معاہدے آنحضرتؐ کی عداوت پر ہوا تھا ابوطالب نے اس وقت حضرتؐ کا بہت ساتھ دیا جیسا کہ ایک چاہنے والا باپ اپنے بیٹے کے ساتھ کرتا ہے ایسا انہوں نے حضرتؐ کے ساتھ کیا ابوطالب کا ایک بہت بڑا قصیدہ آنحضرتؐ کی مدح میں ہے۔ جس کا ایک شعر صحیح بخاری میں بھی مروی ہے اس قصیدہ کا ایک شعر یہ بھی ہے۔

مطعم کی وفات بدر سے سات مہینے پہلے ہوئی۔ان کے بیٹے جبیر حدیبیہ کے بعد فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے اور بعض لوگ کہتے ہیں فتح مکہ میں اسلام لائے۔ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوۂ فتح (مکہ میں اس شب کو جس شب کہ آپ مکہ کے قریب پہنچ گئے فرمایا کہ مکہ میں چار شخص قریش کے ہیں میں انہیں شرک سے علیحدہ کروں گا اور انہیں اسلام کی ترغیب دوں گا (وہ چار شخص یہ ہیں) عتاب بن اسید' جبیر بن مطعم' حکیم بن حزام' سہل بن عمرو۔ان سے سلیمان بن صرد نے اور عبدالرحمٰن ابن ازہر نے اور ان کے دونوں بیٹوں نافع اور محمد نے روایت کی ہے ہمیں ابو محمد ارسلان بن بغان صوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن علی بن خلف شیرازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حاکم ابو عبداللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن اسحٰق بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن حفص سدوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عاصم بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبیؐ کے حضور میں ایک عورت آئی اور اس نے آپ سے کسی معاملہ [1] میں کچھ گفتگو کی آپ نے حکم دیا کہ پھر لوٹ کر آنا اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ بتایئے اگر میں پھر لوٹ کر آؤں اور آپ کو نہ پاؤں گویا مراد اس کی موت تھی آپ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس آنا جبیر کی وفات ۵۷ ہجری میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۸۰ ہجری میں اور بعض لوگ کہتے ہیں ۵۹ ہجری میں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۹۹۔حضرت جبیرؓ بن نعمان

حضرت جبیرؓ بن نعمان بن امیہ۔بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے ہیں۔انصاری ہیں اوسی ہیں۔ابوخوات ان کے بیٹے ہیں۔ابو موسیٰ نے کہا کہ ابوعثمان سراج نے ان کا ذکر کیا ہے اور اپنی سند سے ابوبکر یعنی محمد بن یزید سے انہوں نے وہب بن جریر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے خوات بن جبیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں کسی جہاد میں نبیؐ کے ہمراہ گیا (وہاں ایک روز) میں (اپنے اونٹ کی تلاش میں) اپنے خیمہ سے نکلا تو دیکھا کہ میرے خیمہ کے گرد کچھ عورتیں ہیں لہٰذا میں پھر اپنے خیمہ میں لوٹ گیا اور میں نے اپنی پوشاک پہنی پھر میں ان کے پاس آیا اور وہاں بیٹھ گیا ان سے باتیں کرنے لگا اسی اثنا میں نبیؐ تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ اے جبیر تم کیوں یہاں بیٹھے ہو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ایک میرا اونٹ بھاگ گیا ہے (اس کی تلاش میں نکلا ہوں) اور بعد اس کے راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو احمد بن عصام نے اور جراح بن مخلد نے اور وہب بن جریر نے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ خوات سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کے ہمراہ گیا تھا۔انہوں نے اپنے والد سے اس کی روایت نہیں کی اور یہی صحیح ہے۔(یعنی یہ واقعہ خود ان کا ہے نہ کہ ان کے باپ کا) ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۰۰۔حضرت جبیرؓ بن نفیر

حضرت جبیرؓ بن نفیر۔کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن حضرمی۔نبی ﷺ کی حیات میں اسلام لائے تھے۔جب یمن میں تھے آنحضرتؐ کو دیکھا نہیں جب مدینہ میں آئے تو حضرت ابوبکر کو پایا بعد اس کے شام چلے گئے اور مقام حمص میں رہے۔حضرت ابوبکر

[1] یہ حدیث بخاری' مسلم' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ میں ہے۔یہ نہیں معلوم ہوا کہ کس معاملہ میں گفتگو تھی۔اس حدیث میں حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت کی طرف اشارہ ہے۔

وعمر اور ابوذر اور مقداد اور ابوالدرداء وغیرہم (جیسے جلیل الشان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے انہوں نے روایت کی ہے۔ان سے ان کے بیٹے نے اور خالد بن معدان وغیرہما نے روایت کی ہے۔ابوعمر نے کہا ہے کہ جبیر بن نفیر شام کے بڑے (جلیل القدر) تابعین میں تھے اور ان کے والد نفیر صحابی تھے اور ہم نے ان کا تذکرہ نون کے باب میں کیا ہے۔ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ کا قاصد ہمارے پاس یمن گیا اور اسلام لے آئے۔انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو لوگ جہاد کرتے ہیں اور اپنے دشمن پر تقویت کے لئے اجرت لے لیتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے موسیٰ کی ماں کہ وہ دودھ پلانے کی اجرت [1] لیتی تھیں اور اپنے بچے کو دودھ [2] پلاتی تھیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۰۱۔حضرت جبیرؓ بن نوفل

حضرت جبیرؓ بن نوفل۔ان کا (پورا) نسب نہیں بیان کیا گیا مطین نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے حالانکہ اس میں کلام ہے۔ابو بکر بن عیاش نے لیث سے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے زید بن ارطاۃ سے انہوں نے جبیر بن نوفل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کوئی تقرب چاہنے والا خدا سے اس سے زیادہ تقرب نہیں حاصل کر سکتا جس قدر اس چیز کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے جو اسی (خدا) سے نکلی ہے یعنی قرآن۔اس حدیث کو بکر بن خنیس نے لیث سے انہوں نے زید بن ارطاۃ سے انہوں نے ابوامامہ سے روایت کیا ہے نیز اس حدیث کو حارث نے زید سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے نبیؐ سے مرسلاً روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے (مرسلاً روایت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ خود صحابی نہیں ہیں) ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

باب الجیم والثاء والحاء المہملہ

۷۰۲۔حضرت جثامہؓ بن قیس

حضرت جثامہؓ بن قیس۔ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جو اوپر گزر چکی۔ان کا ذکر حبیب بن عبید رحبی نے ابوبشر سے انہوں نے جثامہ بن قیس سے جو نبیؐ کے اصحاب میں سے تھے انہوں نے عبداللہ بن سفیان سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ جو شخص اللہ کے لئے ایک دن بھی روزہ رکھے اللہ اس کو دوزخ سے بقدر سو برس کی مسافت کے دور کر دیتا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ کھانے کو اور دوسرے ضروری مصارف کے لئے اس کے پاس نہ ہو اور وہ اس خیال سے کہ کھانے اور دوسرے ضروریات کو اگر مل جائے گا تو مجھے قوت حاصل ہوگی روپیہ لے لے۔

[2] کیسی نفیس مثال بیان فرمائی۔اس حدیث سے علوم دینیہ کی تعلیم پر اجرت لینے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ علمائے حنفیہ رحمہم اللہ کو اجر عظیم عنایت فرمائے کہ انہوں نے جب ضرورت دیکھی تو علوم دینیہ کی تعلیم پر اجرت لینے کا جواز اصول شریعت سے ثابت کر دیا متقدمین حنفیہ تو تعلیم علوم دینیہ خاص کر تعلیم قرآن پر اجرت لینے کو ناجائز کہتے تھے مگر متاخرین نے ایک نہایت پاکیزہ اور دقیق وجہ قائم کر کے اس کے جواز کا فتویٰ دے دیا ہے جیسا کہ کتب فقہ میں مسطور ہے۔۱۲

۷۰۳۔ حضرت جثامہؓ بن مساحق

حضرت جثامہؓ بن مساحق بن ربیع بن قیس کنانی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ حضرت عمر کی طرف سے قاصد بن کے ہرقل (شاہ روم) کے پاس گئے تھے وہ کہتے تھے میں وہاں جا کر ایک چیز پر بیٹھ گیا مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ میرے نیچے کیا چیز ہے یکا یک مجھے معلوم ہوا کہ میرے نیچے سونے کی ایک کرسی ہے چنانچہ جب میں نے اسے دیکھا تو میں فوراً اس سے اتر پڑا ہرقل مسکرایا اور اس نے کہا کہ تم اس کرسی سے کیوں اتر پڑے یہ تو محض تمہاری عظمت کے لئے بچھوائی تھی میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ آپ اس قسم (کی چیز پر بیٹھنے) سے منع فرماتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۰۴۔ حضرت جحافؓ بن حکیم

حضرت جحافؓ بن حکیم بن عاصم بن سباع خزاعی بن محارب بن مرۃ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم سلمی تک۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ اشعار انہیں کے ہیں جن میں انہوں نے اپنے گھوڑے کے تعریف کی ہے اور جنگ حنین وغیرہ میں اپنی شرکت کا حال بیان کیا ہے۔

شھدن مع النبی مسومات — حنینًا وھی دامیتہ الحوای

تعلیم یافتہ گھوڑے جنگ حنین میں نبی کے ساتھ تھے اور ان کی حالت یہ تھی کہ جنگ میں خون کے فوارے ان کے جسم سے جاری تھے۔

یہ اشعار اس سے زیادہ ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اشعار حریش کے ہیں ہم نے ان شعار کو وہاں ذکر کیا ہے۔ یہ جحاف ہی ہیں جنہوں نے بنی تغلب پر حملہ کیا تھا اور ان کو ان محاربات میں جو قیس اور تغلب کے درمیان میں ہوئیں بہت قتل کیا تھا اخطل نے اسی کے متعلق ایک شعر کہا تھا:

لقد واقع الجحاف بالبشر وقعة — الی اللہ منھا المشتکی والمعول

بے شک جحاف نے مقام بشر میں ایسا واقعہ کیا کہ اللہ سے اس کی شکایت اور فریاد ہے۔

ہم نے پورا قصیدہ تاریخ کامل میں لکھا ہے۔ بشر ایک مقام کا نام ہے جہاں یہ واقعہ ہوا تھا۔

۷۰۵۔ حضرت جحدمؓ والد حکیم

حضرت جحدمؓ۔ حکیم کے والد ہیں۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان سے ان کے بیٹے حکیم نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جو شخص اپنی بکری کو (خود) دوہے اور اپنے کرتے میں پیوند لگائے اور اپنی جوتی سی لے اور اپنے خادم کو اپنے ساتھ کھلائے اور بازار سے خود سودا لے آئے وہ تکبر سے بری ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۰۶۔ حضرت جحدمؓ بن فضالہ

حضرت جحدمؓ بن فضالہ۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور حضرت نے انہیں ایک تحریر لکھ دی تھی۔ ان کی حدیث محمد بن عمرو بن عبداللہ بن جحدم جہنی نے اپنے والد عمرو سے انہوں اپنے والد عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد جحدم سے روایت کی ہے کہ وہ

نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے ان کے سر پر مسح فرمایا اور فرمایا کہ اللہ جذم میں برکت عنایت فرمائے اور آپؐ نے انکی ایک تحریر لکھ دی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۷۰۷۔ حضرت جحشؓ جہنی

حضرت جحشؓ جہنی۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے۔ حضرمی نے مفاریدمیں ان کا ذکر لکھا ہے۔ محمد بن ابراہیم بن حارث نے عبداللہ بن جحش سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک جنگل ہے میں وہاں جا کے نماز پڑھتا ہوں آپ مجھے کوئی رات بتا دیجئے کہ میں اس مسجد میں آ کے نماز پڑھوں نبیؐ نے فرمایا کہ تیسویں شب کو تم یہاں آؤ پھر چاہے نماز پڑھنا اور چاہے نہ پڑھنا۔ یہ حدیث عبداللہ بن انیس جہنی سے بہت سندوں سے مروی ہے اس کو مسلم نے بھی اپنی صحیح میں اور ابوداؤد نے اپنے سنن میں لکھا ہے اور زہری نے اس کو ضمرہ بن عبداللہ بن انیس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الجیم والدال

۷۰۸۔ حضرت جدارؓ اسلمی

حضرت جدارؓ اسلمی۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن خطاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو معاذ حکمی نے سعد بن عبدالحمید بن جعفر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل عباس ابن فضل بن عمرو بن عبید بن فضل بن حنظلہ نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے یزید بن شجرہ سے انہوں نے جدار سے جو اصحاب نبی ﷺ میں سے ایک شخص تھے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم کسی جہاد میں نبیؐ کے ہمراہ تھے جب دشمن سے مقابلہ ہوا تو حضرت کھڑے ہو گئے اور آپ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی بعد اس کے فرمایا کہ اے لوگو تم اس وقت سبز سرخ اور زرد کے درمیان میں ہو اور لوگوں میں وہ باتیں ہیں جو ہیں پس جب تم اپنے دشمنوں سے ملو تو پیش قدمی کرو کیونکہ جو شخص خدا کی راہ میں (کسی دشمن پر) حملہ کرتا ہے تو دو حور عین اس کی طرف بڑھتی ہیں پھر جب جنگ شروع ہوتی ہے تو وہ دونوں حوریں چھپ جاتی ہیں پس جب وہ شہید ہو جاتا ہے تو سب سے پہلا قطرہ اس کے خون کا جو زمین پر گرتا ہے اللہ اس کی وجہ سے اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے پھر وہ دونوں حوریں آ کر اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتی ہیں اور اس کے چہرے سے غبار صاف کرتی ہیں اور اس سے کہتی ہیں کہ مرحبا اب وہ وقت تمہارا آ گیا (کہ ہم تمہاری خدمت میں رہیں) اور وہ شخص کہتا ہے کہ ہاں اب تمہارا بھی وہ وقت آ گیا (کہ میں تمہارے پاس رہوں) اس حدیث کو یزید بن شجرہ نے نبیؐ سے روایت کیا ہے اور نیز اس حدیث کو منصور نے مجاہد سے انہوں نے یزید سے خود انکی کا قول روایت کیا ہے اس کو مرفوع نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۷۰۹۔ حضرت جدؓ بن قیس

حضرت جدؓ بن قیس بن صخر بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔ کنیت ان کی ابو عبداللہ براابن معرور کے چچازاد بھائی ہیں۔ ان سے جابر نے اور ابو ہریرہ نے روایت کی ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی طرف نفاق

کا گمان کیا جاتا ہے۔ انہیں کے حق میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول نازل ہوا تھا۔ ومنھم من یقول ائذن لی ولا تفتنی الا فی الفتنہ سقطوا "ان (منافقوں) میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ (اے نبی!) مجھے (جہاد میں نہ جانے کی) اجازت دیجئے اور مجھے فتنہ میں نہ ڈالئے آگاہ ہو وہ خود فتنہ میں گر رہے ہیں۔"

اس کا واقعہ یوں ہے کہ رسول اللہؐ نے (ایک مرتبہ اپنے اصحاب سے) فرمایا کہ اہل روم سے جہاد کرو تمہیں رومی لڑکیاں غنیمت میں ملیں گی تو جد بن قیس نے کہا کہ سب انصار جانتے ہیں کہ میں جب عورتوں کو دیکھتا ہوں تو مجھے صبر نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں فتنے میں پڑ جاتا ہوں۔ (لہٰذا میں آپ کے ساتھ نہ جاؤں گا) ہاں میں اپنے مال سے آپ کی مدد کروں گا اسی پر یہ آیت نازل ہوئی ومنھم من یقول ائذن لی ولا تفتنی زمانہ جاہلیت میں تمام بنی سلمہ کے یہ سردار تھے مگر رسول اللہؐ نے ان سے سرداری نکال لی تھی اوران کی جگہ پر عمرو بن جموح کو نقیب مقرر فرمایا تھا حدیبیہ کے دن یہ حاضر تھے رسول اللہؐ سے سب لوگوں نے بیعت کی مگر جد بن قیس نے بیعت نہیں کی یہ حضرت کی اونٹنی کے نیچے چھپ رہے تھے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے راوی ہیں کہ وہ کہتے تھے حدیبیہ میں رسول اللہؐ کی بیعت سے کوئی مسلمان پیچھے نہیں رہا سوا جد بن قیس کے جو بنی سلمہ کے بھائی تھے۔ جابر بن عبداللہ کہتے تھے گویا میں اب بھی جد بن قیس کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ رسول اللہؐ کی اونٹنی کے پہلو سے لپٹے ہوئے ہیں۔ یہ اس سے محض اس لئے لپٹے تھے جس میں لوگوں کی نظر سے چھپ جائیں۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ پھر انہوں نے توبہ کی اوران کی توبہ اچھی رہی اور حضرت عثمان ﷛ کی خلافت میں وفات پائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۱۰۔ حضرت جدیعؓ بن نذیر

حضرت جدیعؓ بن نذیر مرادی کعبی۔ کعب بن عوف بن انعم بن مراد کی اولاد سے ہیں رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے اور آپ کی خدمت کی ہے۔ ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوسعید یعنی عبدالرحمٰن بن احمد بن یونس بن عبدالاعلی سے سنا ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب تاریخ میں ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ ابونعیم نے ان کا نام لکھنے کے بعد کہا ہے کہ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے ابوسعید بن یونس سے نقل کرکے لکھا ہے۔

باب الجیم والذال المعجمۃ

۷۱۱۔ حضرت جذرہؓ بن سبرۃ

حضرت جذرہؓ بن سبرۃ عتقی ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ فتح مصر میں شریک تھے ابوسعید بن یونس نے ان کا ذکر لکھا ہے انہیں سے ابن مندہ نے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۱۲۔ حضرت جذعؓ انصاری

حضرت جذعؓ انصاری۔ ان کا ذکر ابن شاہین نے اور ابوالفتح ازدی نے لکھا ہے مگر ازدی نے ان کا نام خاء معجمہ کے ساتھ لکھا

ہے۔شریک بن نمر نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے انصار کے ایک شخص نے جن کا نام ابن الجذع تھا اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے اکثر لوگوں کی یہ حالت ہوگی کہ نہ انہیں بہت [1] دیا جائے گا کہ وہ اترا جائیں اور نہ ان پر ایسی تنگی کی جائے گی کہ وہ سوال کریں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحابہ میں ایک شخص ثعلبہ ابن زید ہیں جن کو لوگ جذعہ کہتے ہیں ان کے بیٹے ثابت بن جذع ہیں یا اور کوئی۔کئی جگہ ان کا نام جدع دال مہملہ کے ساتھ ہے اور کئی جگہ ذال معجمہ کے ساتھ انہوں نے کہا ہے کہ مجھے اس کی تحقیق نہیں ہوئی۔(کہ صحیح کیا ہے)ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۱۳۔حضرت جذیہؓ

حضرت جذیہؓ۔ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں محمد بن ابراہیم بن زیاد نیشاپوری نے مقدمی سے انہوں نے سلم بن قتیبہ سے انہوں نے ذیال بن عبید سے انہوں نے حنظلہ بن حنیفہ سے انہوں نے جذیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا(مرد کے لئے)بعد احتلام(یعنی بلوغ)کے یتیمی [2] نہیں رہتی اور لڑکی کے لئے جب وہ حائضہ ہونے لگے تو یتیمی نہیں رہتی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور تصحیف ہے شاید انہوں نے عن جدہ کا لفظ لکھا ہے راوی نے اس کو جذیہ کہہ دیا نام ان کا حنظلہ ہے۔اس حدیث کو مطین نے مقدمی سے انہوں نے سلم سے انہوں نے ذیال سے انہوں نے اپنے دادا حنظلہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ایسا ہی فرمایا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الجیم والراء

۷۱۴۔حضرت جراحؓ بن ابی الجراح

حضرت جراحؓ بن ابی الجراح اشجعی۔ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ان سے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ اللہ نے اپنی سند سے ابن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوداؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام نے قتادہ سے انہوں نے خلاس سے انہوں نے عبداللہ بن عتبہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے عبداللہ بن مسعود سے ایک مسئلہ پوچھوایا گیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور نوبت ہمبستری کی نہیں آئی کہ اس شخص کا انتقال ہو گیا اور اس عورت کا کچھ مہر مقرر نہیں کیا تھا ایک مہینے تک ان سے برابر یہ مسئلہ پوچھا گیا تو مگر انہوں نے جواب نہیں دیا [3] پھر لوگوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں اس مسئلہ کا جواب اپنی رائے سے دیتا ہوں اگر اس میں

---

[1] حدیث میں اکثر لوگوں کے لفظ ہے لہٰذا اگر بعض کی حالت اس کے خلاف ہو تو کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔مسلمانوں میں سائلوں کی کثرت دیکھ کر کوئی شبہ نہ کرے اگر رغبت سے کیا جائے تو بہت سے سائل بے ضرورت سوال کرنے والے نکلیں گے۔

[2] مطلب یہ ہے کہ یتیموں کے ساتھ جس برتاؤ کا حکم ہے ان کے ساتھ نہ برتا جائے تو کچھ حرج نہیں۔

[3] صحابہ کی حزم واحتیاط کا نمونہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے اسی حزم واحتیاط کو جب ہمارے ائمہ نے خوب جانچ لیا تو کلیہ مقرر کیا کہ جو بات عقل سے نہ معلوم ہو سکتی ہو اس کے متعلق صحابہ کا قول حدیث نبی کے حکم میں ہے۔

غلطی ہوگی تو میرا اور شیطان کا قصور ہے اور اگر غلطی نہ ہوگی تو اللہ کی طرف سے (اچھا سنو) اس عورت کو وہی مہر دیا جائے گا جو اس کے خاندان کی عورتوں کا ہو اور اس کو اپنے شوہر کے مال میں میراث بھی ملے گی اور اس پر عدت بھی ضروری ہے پس ایک شخص قبیلہ اشجع کا کھڑا ہو گیا اور کہا کہ رسول اللہ نے ہمارے یہاں بروع بنت واسق کے بابت یہی فیصلہ کیا تھا عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ تم اس بات پر دو گواہ لاؤ راوی کہتا ہے کہ قبیلہ اشجع کے دو آدمیوں یعنی ابوسنان اور جراح نے اس کی شہادت دی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۱۵۔حضرت جراد ؓ ابوعبداللہ

حضرت جراد ؓ۔کنیت ان کی ابوعبداللہ عقیلی۔ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے بشرطیکہ صحیح ہو۔یعلی بن اشدق نے عبداللہ بن جراد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے (ایک مرتبہ) ایک سریہ [۲] (جہاد کے لئے) بھیجا اس میں قبیلہ ازد اور اشعر کے کچھ لوگ تھے انہوں نے وہاں مال غنیمت حاصل کیا اور بسلامت واپس آئے نبیؐ (کو ان کی بخیرت واپسی پر نہایت مسرت ہوئی اور آپؐ) نے فرمایا کہ قبیلہ ازد اور اشعر کے لوگ تمہارے پاس آئے ہیں جن کے منہ اچھے ہیں وہ نہ غنیمت میں خیانت کرتے ہیں اور نہ نامردی کرتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۷۱۶۔حضرت جرادؓ بن عبس

حضرت جرادؓ بن عبس۔بعض لوگ ان کو ابن عیسیٰ کہتے ہیں۔بصرہ کے اعراب سے ہیں۔عبدالرحمٰن بن جبلہ سے روایت ہے وہ قرۃ بنت مزاحم سے روایت کرتے ہیں۔کہ انہوں نے کہا ہم نے ام عیسیٰ سے سنا وہ اپنے والد جراد بن عیسیٰ یا عبس سے روایت کرتی تھیں کہ انہوں نے کہا ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ہمارے یہاں کنویں ہیں جن میں سوت جاری ہیں پس کیا (اچھا) ہوتا اگر آپ اپنا لعاب دہن ان میں ڈال کر) ان کو شیریں کر دیتے اور بعد اس کے راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۷۱۷۔حضرت جرثومؓ بن ناشب

حضرت جرثومؓ بن ناشب۔بعض لوگ ان کو جرہم بن ناشب کہتے ہیں اور بعض لوگ ابن ناشم کہتے ہیں اور بعض لوگ ابن لاشر کہتے ہیں اور بعض لوگ ابن عمرو کہتے ہیں۔کنیت ان کی ابوثعلبہ خشنی ہے ان کے نام میں اور ان کے والد کے نام میں بہت اختلاف ہے۔یہ منسوب ہیں خشین کی طرف جو ایک شاخ ہے قبیلہ قضاعہ کی۔حدیبیہ میں شریک تھے اور درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن ان کو (مال غنیمت سے) حصہ دیا تھا اور انہیں نبی ﷺ نے (تبلیغ اسلام کے لئے) ان کی قوم کی طرف بھیجا تھا چنانچہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔آخر میں سکونت شام اختیار کر لی تھی۔حضرت معاویہ کی شروع خلافت میں اور بعض لوگ کہتے ہیں یزید کے زمانے میں وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۷۵ میں بعہد عبدالملک بن مروان ان کی وفات ہوئی یہ اپنی

---

[۱] یہ احتیاط صرف حضرات ابن مسعود اور بعض صحابہ کے خصوصیات سے ہے ورنہ روایت میں شہادت کی ضرورت نہیں۔

[۲] سریہ چھوٹے لشکر کو کہتے ہیں جس میں کم از کم پانچ آدمی اور زیادہ سے زیادہ تین یا چار سو۔

کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں کنیت کے باب میں انشاءاللہ ان کا ذکر اس سے زیادہ کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۱۸۔حضرت جرموز ؓ ہجیمی

حضرت جرموز ؓ ہجیمی۔ بلہجیم بن عمرو بن تمیم کے خاندان سے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں قریع ہیں۔قریع بھی خاندان تمیم کی ایک شاخ ہے۔ان سے ابوتمیمہ ہجیمی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں یحیٰی بن محمود اصفہانی اجازۃً اپنی اسناد سے قاضی ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبیداللہ بن ہوذہ قریعی نے جرموز ہجیمی سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے کچھ وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا تم (کسی پر) لعنت کرنے والے نہ بنو ان سے ان کے بیٹے حارث بن جرموز نے بھی روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۱۹۔حضرت جرو ؓ سدوسی

حضرت جرو ؓ سدوسی۔ان کی حدیث حفص ابن مبارک نے روایت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ بنی سدوس کے ایک شخص سے جن کا نام جرو ہی مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہم نبی ﷺ کے حضور میں یمامہ کے خرمے لے گئے آپ نے پوچھا کہ یہ کس قسم کے خرمے ہیں ہم نے عرض کیا کہ ان خرموں کا نام جرام ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ جرام میں برکت دے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کا نام جیم اور زے کے ساتھ لکھا ہے وہ بھی انشاءاللہ تعالیٰ آئے گا۔

۷۲۰۔حضرت جرو ؓ بن عمرو عذری

حضرت جرو ؓ بن عمرو عذری۔بعض لوگ ان کو جری کہتے ہیں۔ان کی حدیث یہ ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کے حضور میں آیا حضرت ﷺ نے مجھے ایک تحریر لکھ دی تھی کہ لیس علیھم ان یحشروا و لا یعشرو' ان کے لئے اس بات کا جبر نہیں ہے کہ یہ گھر سے باہر نکالے جائیں اور نہ ان سے عشر لیا جائے۔'' ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے رے کے ساتھ لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ جز' کے نام میں لکھا ہے۔ان شاءاللہ یہ نام بھی آئے گا۔

۷۲۱۔حضرت جرو ؓ بن مالک

حضرت جرو ؓ بن مالک بن عامر۔بنی ججبا سے ہیں' انصاری ہیں۔یہ ابونعیم اور ابوموسیٰ کا قول ہے اور طبرانی نے کہا ہے کہ ان کے نام میں زے ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ان کا نام جزء ہے زے اور ہمزہ کے ساتھ۔عروہ بن زبیر نے ان لوگوں کے ناموں میں جو انصار کے قبیلہ نبی ججبا سے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے جرو بن مالک بن عامر بن ہدیر کا نام بھی لکھا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنی عمرو بن عوف سے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے جرو ابن مالک کا نام روایت کیا ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ حر بجائے مہملہ اور بنی ججبا میں سے ایک شخص ہیں۔احد میں شریک تھے اور انہوں نے کہا ہے کہ طبری نے یہی لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کا پہلا ہی نام صحیح سمجھتا ہوں۔ان کا نام جزء ہے جیم اور زے اور ہمزہ کے ساتھ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اسی مقام پر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بجیا بیٹے ہیں عوف بن کلفہ عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے۔ابوعمر نے ان کا تذکرہ جزء کے نام میں لکھا ہے۔جیم اور زے کے ساتھ۔

۷۲۲۔حضرت جرول بن احنف

حضرت جرول بن احنف کندی شامی۔رجاء بن حیوۃ کے دادا ہیں۔رجاء بن حیوۃ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے جن کا نام جرول بن احنف کندی ہے جو نبی ﷺ کے اصحاب سے تھے روایت کی ہے کہ ایک لونڈی جنگ حنین کی بندیوں میں سے نبی ﷺ کے سامنے سے گزری وہ لونڈی حاملہ تھی اور اس کے وضع حمل کا زمانہ بہت قریب تھا نبی ﷺ نے پوچھا کہ یہ لونڈی کس کی ہے لوگوں نے کہا فلاں شخص کی آپ نے پوچھا کیا وہ اس سے ہمبستری کرتا ہے کہا گیا کہ ہاں آپ نے فرمایا اس کے بچے کو کیا کرے گا آیا اس کو اپنا بیٹا بنائے گا حالانکہ وہ اس کا بیٹا نہیں ہے یا اس کا غلام بنائے گا حالانکہ کل وہ اس کی کان اور آنکھ بنے گا (یعنی اس سے اس کو بہت محبت ہوگی) بے شک میں نے ارادہ کیا کہ اس شخص پر ایسی لعنت [1] کروں کہ وہ لعنت اس کے ساتھ ساتھ اس کی قبر میں جائے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۲۳۔حضرت جرول بن عباس

حضرت جرول بن عباس بن عامر بن ثابت یا نابت انصاری اوسی۔ان کے پردادا کے نام میں ابن اسحٰق اور ابومعشر نے باہم اختلاف کیا ہے جیسا کہ خلیفہ بن خیاط نے ذکر کیا ہے اور ان دونوں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ یہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۷۲۴۔حضرت جرول بن مالک

حضرت جرول بن مالک بن عمرو بن عزیز بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی بسر بن ارطاۃ [2] نے ان کا گھر جو مدینہ میں تھا گرا دیا تھا یہ ہشام کلبی کا قول ہے۔

۷۲۵۔حضرت جرہد بن خویلد

حضرت جرہد بن خویلد بعض لوگ کہتے ہیں ابن رزاح بن عدی بن سہم بن مازن بن حارث بن سلامان بن اسلم بن افصیٰ اسلمی بعض لوگ کہتے ہیں یہ جرہد بیٹے ہیں خویلد بن بجرہ بن عبد یالیل بن زرعہ بن رزاح بن عدی بن سہم کے۔یہ ابوعمر کا قول ہے انہوں نے کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے جرہد بن خویلد کو جرہد بن دراج کے علاوہ لکھا ہے دراج نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور انہوں نے اس کو اپنے والد سے نقل کیا ہے یہ اہل صفہ [3] میں سے تھے اور حدیبیہ میں شریک تھے۔کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن ہے۔مدینہ میں

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ غصہ اس بات پر آیا کہ اس شخص نے قبل از وضع حمل اس سے ہم بستری کیوں کی۔

[2] یہ بسر حضرت معاویہ کی طرف کے تھے ان کا ذکر ردیف یاء میں ہو چکا ہے۔

[3] صفہ سائبان کو کہتے ہیں مسجد اقدس نبوی میں ایک مقام پر چھوٹا سا سائبان تھا فقراء صحابہ وہاں رہتے تھے انہیں کو اہل صفہ کہتے ہیں حضرت ابوہریرہ بھی انہی میں تھے۔

رہتے تھے اور وہیں ان کا ایک گھر تھا۔ ابواحمد عسکری نے جرہد کا دو جگہ تذکرہ لکھا ہے پہلے تذکرہ میں تو لکھا ہے جرہد اسلمی اور بعض لوگوں سے نقل کیا ہے کہ قبیلہ اسلم میں ایک دوسرے جرہد بھی ہیں ان کو جرہد بن خویلد بھی کہتے ہیں وہ وہی ہیں جن سے نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ اپنی رانوں کو چھپاؤ یہ دنوں جرہد قبیلہ اسلم کے ہیں اور دوسرے تذکرہ میں جرہد کو ابن خویلد لکھا ہے مگر میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں۔ واللہ اعلم

ابوعمر نے لکھا ہے کہ ابن ابی حاتم کا قول وہم ہے یہ ایک شخص ہیں قبیلہ اسلم کے غالباً ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ ہمیں اسماعیل بن عبیداللہ نے اور ابراہیم بن محمد نے اور ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے امام ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے ابوالنضر سے انہوں نے زرعہ بن مسلم بن جرہد اسلمی سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے نبی ﷺ کا گزر جرہد پر ہوا اور وہ مسجد میں تھے اور ان کی ران کھلی ہوئی تھی حضرت نے فرمایا کہ ران [1] بھی عورت ہے۔ (اس کا ستر بھی ضروری ہے) ترمذی نے کہا ہے کہ میں اس حدیث کو متصل ہی سمجھتا ہوں اور اس حدیث کو معمر نے ابوالزناد سے انہوں نے ابن جرہد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے عبداللہ بن جرہد سے انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۲۶۔ حضرت جرتج ؓ ابوشاہ

حضرت جرتج ؓ۔ کنیت ان کی ابوشاہ۔ بیٹے ہیں سلامہ بن اوس بن عمرو بن کعب ابن قراقر بن ضحیان کے قبیلہ بلی سے ہیں۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ کنیت ان کی ابوشباث ہے بائے موحدہ کے ساتھ اور الف کے بعد ثے ہے اور خدیج نے بیان کیا ہے کہ یہ بنی حرام کے حلیف ہیں بیعت عقبہ میں شریک تھے اور اسی وقت آپ سے بیعت کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۲۷۔ حضرت جریر ؓ بن ارقط

حضرت جریر ؓ بن ارقط۔ یعلی بن اشدق نے جریر ارقط سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبی ﷺ کو حجۃ الوداع میں دیکھا میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ مجھے شفاعت کی اجازت مل گئی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۲۸۔ حضرت جریر ؓ بن اوس

حضرت جریر ؓ بن اوس بن حارثہ بن لام طائی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں خریم بن اوس اور تینوں نے ان کا تذکرہ خریم ہے کی ردیف میں لکھا ہے صرف ابوعمر نے ان کا تذکرہ یہاں لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو خریم بن اوس کا بھائی سمجھتا ہوں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی تھی اور آپ کے پاس اس وقت پہنچے تھے جس وقت آپ تبوک سے لوٹتے ہوئے آ رہے تھے۔ پھر یہ اسلام لائے انہوں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب کا وہ شعر روایت کیا ہے جس میں انہوں نے نبی ﷺ کی مدح کی ہے یہ چچا ہیں عروہ بن مضرس طائی کے یہ وہی ہیں جن سے حضرت معاویہ نے پوچھا تھا کہ بتاؤ آج کل تمہارا سردار کون ہے انہوں نے جواب

---

[1] ران کا عورت ہونا حنفیہ کا مذہب ہے۔ شافعیہ اس کے خلاف ہیں۔

دیا کہ جو شخص ہمارے سائلوں کو دے اور ہمارے جاہلوں سے درگزر کرے اور ہماری لغزشوں کو معاف کرے حضرت معاویہ نے کہا اے جریر تم نے اچھی بات کہی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ خریم اور جریر دونوں ساتھ ہی نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور دونوں نے حضرت عباس کا شعر روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۷۲۹۔ حضرت جریرؓ بن عبداللہ حمیری

حضرت جریرؓ بن عبداللہ حمیری۔ بعض لوگ ان کو ابن عبدالحمید کہتے ہیں یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے قاصد بن کے یمن گئے تھے اور عراق میں حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ تھے اور انہیں کے ساتھ جہاد کرنے ملک شام گئے تھے اور جنگ یرموک کے فتح کی خبر لے کر حضرت عمرؓ کے پاس بھی گئے تھے۔ یہ سیف بن عمر کا قول ہے اس کو حافظ ابوالقاسم بن عساکر نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۔ حضرت جریرؓ بن عبداللہ بن جابر

حضرت جریرؓ بن عبداللہ بن جابر۔ جابر کا نام شلیل بن مالک بن نصر بن ثعلبہ بن جشم بن عوف بن حزیمہ بن حرب بن علی بن مالک بن سعد بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن اراش۔ کنیت ان کی ابوعمر اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبداللہ بجلی ہیں۔ قبیلہ بجیلہ کی بات اہل نسب کا باہم اختلاف ہے بعض لوگ انہیں اہل یمن کہتے ہیں اور اراش بن عمرو بن غوث بن نبت عمرو نے کہا ہے کہ قبیلہ بجیلہ کے لوگ ازد کے بھائی ہیں یہی قول کلبی کا اور اکثر علمائے نسب کا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ قبیلہ نزار کی ایک شاخ ہے اور کہا ہے کہ بجیلہ کا نام انمار بن نزار بن معد بن عدنان ہے۔ یہی قول ہے ابن اسحٰق کا اور مصعب کا۔ واللہ اعلم

لوگوں نے اس قبیلے کے لوگوں کو ان کی ماں بجیلہ بنت صعب بن علی بن سعد عشیرہ کی طرف منسوب کیا ہے جریر نبی ﷺ کی وفات سے چالیس دن پہلے اسلام لائے تھے۔ بہت خوبصورت تھے۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرمایا کرتے تھے جریر اس امت کے یوسف ہیں۔ یہ اپنی قوم کے سردار تھے۔ جب نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کی بہت عظمت کی اور فرمایا کہ جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار آئے تو اس کی عظمت کرو۔ عراق کی لڑائیوں یعنی قادسیہ وغیرہ میں ان سے بڑے کارنمایاں ظاہر ہوئے بجیلہ کے لوگ متفرق رہتے تھے حضرت عمر بن خطاب نے انہیں یکجا کیا اور جریر کو ان پر سردار مقرر کیا۔ ہمیں استاد ابومنصور بن مکارم بن احمد بن مکارم مووب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات سعد بن محمد بن ادریس نے اور خطیب ابوالفضل حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالفرج محمد بن ادریس بن محمد بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالمنصور مظفر بن محمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں ابوزکریا یزید بن محمد بن ایاس بن قاسم ازدی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن حمید رازی سے نقل کر کے روایت بیان کی گئی وہ سلمہ سے وہ محمد بن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا جب حضرت عمرؓ کو اہل جسر کی مصیبت اور ان کی شکست کی خبر پہنچی اور (اسی وقت) جریر بن عبداللہ یمن سے سوار ہو کر ان بجیلہ کے ہمراہ پہنچے ان کے ہمراہ عرفجہ بن ہرثمہ بھی تھے جو قبیلہ ازد سے تھے اور بجیلہ کے حلیف تھے اور وہی اس زمانے میں بجیلہ کے سردار تھے تو حضرت عمر نے ان لوگوں سے گفتگو کی اور کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے بھائیوں پر عراق میں کیا مصیبت آئی لہٰذا تم ان کے پاس جاؤ اور جتنے لوگ تم میں سے قبائل عرب میں سے ہیں ان سب کو میں تمہارے پاس بھیجتا ہوں اور وہیں تم سب کو یکجا کرنا چاہتا ہوں ان لوگوں نے کہا کہ اے امیر المومنین ہم ایسا ہی کریں گے۔

چنانچہ حضرت عمر نے ان کے ہمراہ قیس کبہ کو اور بجمہ کو اور عرینہ کو جو عامر بن صعصعہ کے خاندان سے تھے اور یہ سب بجیلہ کی شاخیں ہیں ان کے ہمراہ کر دیا اور عرفجہ بن ہرثمہ کو ان کا سردار بنایا جریر بن عبداللہ اس بات سے ناخوش ہوئے اور انہوں نے قبیلہ بجیلہ کے لوگوں سے کہا کہ تم امیر المومنین سے کہو کہ آپ نے ہم پر ایسے شخص کو سردار بنایا ہے جو ہم میں سے نہیں ہے (چنانچہ حضرت عمر سے یہ کہا گیا) تو انہوں نے عرفجہ سے پوچھوایا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں عرفجہ نے کہا اے امیر المومنین یہ لوگ سچ کہتے ہیں میں ان میں سے نہیں ہوں میں قبیلہ ازد سے ہوں ہم نے زمانہ جاہلیت میں اپنی قوم میں ایک خون کر دیا تھا اس سبب سے ہم قبیلہ بجیلہ سے مل گئے اور ہمیں ان کی سرداری ملی جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا تو تم اپنے رتبہ پر قائم رہو اور ان لوگوں کی بات کو رد کر دو جس طرح یہ تمہاری بات کو رد کرتے ہیں انہوں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا اور نہ ان کے ہمراہ جاؤں گا چنانچہ عرفجہ بصرہ چلے گئے بعد اس کے سرداری ان سے لے لی گئی اور حضرت عمر نے جریر کو بجیلہ کا سردار بنا دیا اور جریر عرفجہ کی جگہ پر (قائم ہو کر) عراق گئے۔ جریر نے کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ جب حضرت علی ؓ کوفہ تشریف لے گئے اور وہیں سکونت اختیار فرمائی تو جریر وہاں سے قرقیسیا چلے گئے اور وہیں وفات پائی بعض لوگ کہتے ہیں (مقام) سراۃ میں وفات پائی۔ ان سے ان کے بیٹوں عبیداللہ اور منذر اور ابراہیم نے روایت کی ہے اور نیز ان سے قیس بن ابی حازم نے اور شعبی نے اور ہمام بن حارث نے اور ابو وائل نے اور ابو زرعہ بن عمرو بن جریر وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسماعیل بن عبیداللہ نے اور کئی آدمیوں نے اپنی سند سے (امام) محمد بن عیسیٰ بن سورۃ سلمی (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن منیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن عمرازدی نے زائدہ سے انہوں نے بیان سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب سے میں اسلام لایا رسول اللہ ﷺ نے کبھی مجھ سے حجاب نہیں فرمایا اور جب مجھے دیکھا مسکرا دیئے۔ اس حدیث کو زائدہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ابو عیسیٰ (امام ترمذی) نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے انہیں رسول اللہ نے ذی الخلصہ کی طرف بھیجا تھا ذی الخلصہ ایک گھر (کا نام) تھا جس میں قبیلہ خثعم کے بت رہتے تھے (حضرت نے) اس کے منہدم کرنے کے لئے (ان کو بھیجا تھا) انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں گھوڑے پر اچھی طرح جم کے نہیں بیٹھ سکتا رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ ٹھونکا اور فرمایا کہ اے اللہ اس کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے پھر ڈیڑھ سو سوار اپنی قوم کے لے کر گئے اور ذی الخلصہ کو جلا دیا۔

پس رسول اللہؐ نے احمس کے گھوڑوں اور اس قبیلہ کے مردوں کے لئے دعا فرمائی۔ ہمیں ابو الفضل خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الخطاب بن بطر نے اجازۃً خبر دی اگر سماعاً نہ ہو وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن عبیداللہ معلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین محاملی نے خبر دی وہ کہتے تھے احمد بن محمد بن یحییٰ بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین جعفی نے زائدہ سے انہوں نے بیان بجلی سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) شب بدر (یعنی چودہویں کی رات) میں رسول اللہؐ ہمارے سامنے تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھو کہ جس طرح اس کو (یعنی ماہتاب کو) دیکھ رہے ہو اس کے دیکھنے میں کسی قسم کا شک نہ کرو گے۔ جریر کی وفات ۵۱ ہجری میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۵۴ ہجری میں زرد خضاب لگایا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۳۱۔ حضرت جریرؓ

حضرت جریرؓ۔ ابو جریر اور بعض لوگ کہتے ہیں حریز۔ ان سے ابولیلیٰ کندی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس (حجتہ الوداع میں) جس وقت پہنچا اس وقت آپ منیٰ میں خطبہ پڑھ رہے تھے میں نے آپ کے پائے مبارک پر اپنا ہاتھ رکھ دیا میں نے دیکھا کہ آپ کا زین بھیڑی کی کھال کا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۳۲۔ حضرت جریؓ حنفی

حضرت جریؓ حنفی۔ ان کی حدیث حکیم بن سلمہ نے روایت کی ہے انہوں نے بنی حنیفہ کے ایک شخص سے جن کا نام جری ہے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ (اتفاقاً) کبھی کبھی حالت نماز میں میرا ہاتھ میری شرمگاہ پر پڑ جاتا ہے نبیؐ نے فرمایا کہ مجھے بھی کبھی کبھی ایسا (اتفاق) ہو جاتا ہے (کچھ حرج نہیں) تم نماز پوری کر لیا کرو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۳۳۔ حضرت جریؓ بن عمرو عذری

حضرت جریؓ بن عمرو عذری۔ بعض لوگ ان کو جریر کہتے ہیں اور بعض لوگ ان کو جرو کہتے ہیں۔ ان کی حدیث یہ ہے کہ یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور حضرت نے انہیں ایک تحریر لکھدی تھی کہ **لیس علیھم ان یحشروا او یعشرو** "ان پر گھر سے باہر نکالا جانا اور عشر لیا جانا ضروری نہیں ہے۔"[۲۱] ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے جرو کے نام میں لکھا ہے اور ابوعمر نے جزؓ کے نام میں ان کا ذکر لکھا ہے۔

۷۳۴۔ حضرت جریؓ

حضرت جریؓ۔ بعض لوگ ان کو جزی کہتے ہیں زے کے ساتھ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ان کی حدیث نبی ﷺ سے سوسمار اور لومڑی اور خزندہ جانوروں (کی حلت) میں مروی ہے مگر سند اس کی ٹھیک نہیں اس سند کا دارومدار عبدالکریم بن ابی امیہ پر ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

باب الجیم والزائے والسین

۷۳۵۔ حضرت جزؓ بن انس سلمی

حضرت جزؓ بن انس سلمی۔ ان کا تذکرہ ابن ابی عاصم نے صحابہ میں لکھا ہے ہمیں ابوموسیٰ محمد بن ابی بکر بن ابی عیسی مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن ابی بکر بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سنان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن ادریس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں نائل بن مطرف بن عبدالرحمٰن بن جز بن انس سلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے یعنی اپنے باپ اور دادا کو دیکھا ہے ان کے ہاتھ میں رسول اللہ ﷺ کا ایک خط تھا نائل کہتے تھے وہ خط اب تک ان کے پاس ہے اور رسول اللہؐ نے یہ خط رزین بن

انس کے نام لکھا ہے۔ جونائل کے دادا تھے اس خط میں ابتدائی مضمون یہ تھا ھذا الکتاب من محمد رسول اللہ ﷺ لرزین انس ''یہ خط ہے محمد رسول اللہؐ کی طرف سے رزین بن انس کو۔'' راوی کہتا تھا کہ پھر انہوں نے پورے خط کی عبارت سنائی اور کہا کہ یہ خط رزین کے نام تھا جز کو اس میں دخل بھی نہ تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۳۶۔ حضرت جزؓ بن حدرجان

حضرت جزؓ بن حدرجان بن مالک۔ یہ اور ان کے والد اور ان کے بھائی قذاذ سب صحابی ہیں۔ اپنے بھائی کی دیت اور قصاص کے طلب کرنے کے لئے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ ہشام بن محمد ابن ہاشم بن جز بن عبدالرحمٰن بن جز ابن حدر جان نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد ہاشم سے انہوں نے اپنے والد جز سے انہوں نے ان کے دادا عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد جز بن حدرجان سے جو نبیؐ کے اصحاب میں سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میرے بھائی قذاذ بن حدرجان نبیؐ کے حضور میں یمن کے ایک موضع سے جس کا نام فتونا تھا (قبیلہ ازد کے سرداروں کے ہمراہ اپنے ایمان اور اپنے گھر کے ان لوگوں کے ایمان کی جنہوں نے ان کا کہنا مانا خبر لے کے آئے تھے یہ کل چھ سو گھر تھے جنہوں نے کہ حدرجان کا کہنا مانا تھا اور محمد ﷺ پر ایمان لے آئے تھے (اثنائے راہ میں) نبیؐ کا سریہ انہیں مل گیا ان سے قذاذ نے کہا کہ میں مومن ہوں مگر لشکر والوں نے نہ مانا اور شب ہی کو انہیں قتل کر ڈالا جز کہتے تھے ہمیں جب خبر ملی تو ہم رسول اللہؐ کے پاس گئے اور آپ سے سارا واقعہ بیان کیا اور اپنا خون طلب کیا اس وقت نبی پر یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ. الایۃ. (النساء: ۹۳) ''کہ اے مسلمانو! جب تم اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لئے) سفر کرو جو شخص تم سے صلح کرنا چاہے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے۔''

پس نبیؐ نے مجھے ایک ہزار اشرفی میرے بھائی کی دیت عنایت فرمائی اور مجھے سو اونٹنیاں سرخ رنگ والی دیئے جانے کا حکم دیا۔ رسول اللہؐ نے (اسی وقت) ان کے لئے ایک جھنڈا بنا دیا اور مسلمانوں کا ایک سریہ انہیں دیا یہ سریہ حاتم طائی کے قبیلے کی طرف گیا اور وہاں اس کو بہت سی بکریاں غنیمت میں ملیں اور چالیس عورتیں حاتم کے قبیلے کی اس نے گرفتار کیں یہ عورتیں (مدینہ منورہ) لائی گئیں اللہ سبحانہ نے ان سب کو اسلام کی ہدایات کر دی اور رسول اللہؐ نے ان کا نکاح اپنے اصحاب سے کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۳۷۔ حضرت جزؓ سدوسی

حضرت جزؓ سدوسی ثم الیمامی۔ کہتے تھے کہ میں رسول اللہؐ کے حضور میں مقام یمامہ کے خرمے لے کے حاضر ہوا تھا بعض لوگ ان کا نام جرو کہتے ہیں جیم اور رے کے ساتھ اور آخر میں واو۔ ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ان کا ذکر ابن مندہ اور ابونعیم نے یہاں لکھا ہے اور ابوعمر نے وہیں لکھا ہے۔

۷۳۸۔ حضرت جزؓ بن عمرو عذری

حضرت جزؓ بن عمرو عذری۔ بعض لوگ ان کو جرو کہتے ہیں اور بعض لوگ جری کہتے ہیں۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور

آپ نے انہیں ایک تحریر لکھ دی تھی ابوعمر نے ان کا تذکرہ یہاں مختصر لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر جرو میں لکھا ہے رے اور واو کے ساتھ۔ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

۷۳۹۔حضرت جزؓ بن مالک

حضرت جزؓ بن مالک بن عامر بنی جحجبا میں سے ہیں انصاری ہیں۔جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ موسیٰ بن عقبہ نے اسی طرح لکھا ہے اور طبری نے کہا ہے کہ (ان کا نام) حر بن مالک ہے بضم حاء مہملہ ورا اور کہا ہے کہ یہ ان صحابہ میں ہیں جو جنگ احد میں شریک تھے۔ان کا پورا ذکر جرو کے بیان میں اوپر ہو چکا ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۷۴۰۔حضرت جزؓ

حضرت جزؓ۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ان کا شمار اہل شام میں ہے۔معاویہ بن صالح نے اسد بن وداعہ سے انہوں نے ایک شخص سے جن کا نام جزء ہے روایت کیا ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میرے گھر والے میرا کہنا نہیں مانتے پس کیا میں ان کو سزا دوں حضرت نے فرمایا کہ معاف کر دو پھر دوبارہ انہوں نے آپ سے شکایت کی آپ نے فرمایا کہ معاف کر دو اور فرمایا کہ اگر سزا دو تو صرف اسی قدر جس قدر خطا ہے اور منہ پر مارنے سے احتیاط کرو۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۴۱۔حضرت جزیؓ

جیم اور زائے مکسورہ کے ساتھ اور آخر میں ے ہے۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام جری ہے جیم مضموم اور رے کے ساتھ ان کی حدیث گوہ کے متعلق گزر چکی ہے۔ابوعمر نے ان کا تذکرہ وہیں لکھا ہے۔

۷۴۲۔حضرت جزیؓ ابوخزیمہ

حضرت جزیؓ۔کنیت ان کی ابوخزیمہ۔سلمی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسلمی ہیں۔رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ نے ان کو دو چادریں دی تھیں۔ان کی حدیث ان کے بیٹے عبداللہ بن جزی نے اپنے بھائی حیان بن جزی سے انہوں نے جزی سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں رسول اللہؐ کے ایک صحابی کو جو ان کے یہاں قید تھے لے کے آئے تھے۔ان لوگوں نے بحالت شرک ان کو قید کر لیا تھا بعد اس کے وہ لوگ مسلمان ہو گئے اور اس قیدی کو رسول اللہؐ کے پاس لے آئے تو (اس کے صلہ میں) آپ نے جزی کو دو چادریں عنایت فرمائیں۔جزی اسلام لے آئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔دارقطنی نے کہا ہے کہ اصحاب حدیث تو جزی کے نام میں جیم کو زیر کہتے ہیں اور اصحاب عربیت کہتے ہیں جیم مفتوح ہے اور اس کے بعد زے اور ہمزہ ہے اور عبدالغنی نے کہا ہے کہ جزی کی جیم مفتوح ہے اور زے مکسور ہے اور بعض لوگ جیم کو مکسور اور زے کو ساکن کہتے ہیں۔المختصر ان ناموں میں علماء کا سخت اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا۔

۷۴۳۔حضرت جزیؓ بن معاویہ

حضرت جزیؓ بن معاویہ بن حصین بن عبادہ بن نزال بن مرہ بن عبید بن مقاعس۔مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن

سعد بن زید مناہ بن تمیم، تمیمی سعدی، احنف بن قیس سے بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ حضرت عمر بن خطابؓ کی طرف سے اہواز کے حاکم تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام جزء بتایا ہے۔ یعنی آخر میں حمزہ واللہ اعلم

۷۴۴۔ حضرت جسرؓ بن وہب

حضرت جسرؓ بن وہب۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ جسر میں اگر جیم کو مکسور اور سین مہملہ ساکن پڑھیں تو یہ جسر بیٹے ہیں وہب بن سلمہ ازدی کے انہوں نے نبیؐ سے ایک حدیث روایت کی ہے جس کی روایت ان سے صرف ان کی اولاد نے کی ہے۔

باب الجیم والشین المعجمہ

۷۴۵۔ حضرت جشیبؓ

حضرت جشیبؓ۔ ان کا نسب معلوم نہیں۔ جہم بن عثمان نے ابن جشیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص میرے نام پر نام رکھ لے گا وہ میرے برکت اور یمن کا امیدوار رہے اس پر صبح شام برکت نازل ہوا کرے گی قیامت تک۔ یہ جشیب پرانے تابعی ہیں حضرت ابوالدرداؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حمص کے رہنے والے ہیں۔ ابن ابی عاصم نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ جشیب صحابی ہیں یا نہیں اور انہوں نے زمانہ آنحضرتؐ کا پایا یا نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۷۴۶۔ حضرت جشیشؓ دیلمی

حضرت جشیشؓ دیلمی۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں نبی ﷺ نے اسود عنسی کے قتل کے لئے یمن میں خط لکھا تھا اور انہوں نے فیروز اور دازویہ کے ساتھ مل کے اسے قتل کر دیا۔ طبری نے ان کا ذکر لکھا ہے۔ امیر ابونصر نے لکھا ہے کہ خشیش بضم خاے معجمہ وشین معجمہ مکررہ بصغیر ہے اور سب لوگوں نے ان کا ذکر لکھا ہے باقی رہے جشیش ان کا ذکر انہوں نے بھی ایسا ہی لکھا ہے جیسا کہ اوپر ہو چکا صرف یہ فرق ہے کہ اس کے شروع میں جیم ہے یہ جشیش دیلمی ہیں رسول اللہؐ کے زمانے میں یمن میں تھے اور اسود عنسی کے قتل میں انہوں نے اعانت کی تھی۔

۷۴۷۔ حضرت جشیشؓ کندی

حضرت جشیشؓ کندی۔ ان کا نسب خشیش بالجیم کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اس طرح لکھا ہے۔ سعد بن مسیب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جشیش کندی نبیؐ کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! کیا آپ ہم میں سے نہیں ہیں تین مرتبہ انہوں نے یہی کہا تو نبیؐ نے فرمایا کہ ہم اپنی ماں کو گالی [1] نہیں دیتے اور ہم اپنے باپ سے علیحدہ نہیں ہوتے ہم نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مضر کے اس قبیلہ کا سر کنانہ ہے

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اگر ہم اپنے کو کسی دوسرے خاندان کا کہہ دیں تو گویا ماں پر گالی پڑی اور اپنے اصلی باپ سے علیحدہ ہو گئے۔

اوراس کا شانہ جس سے وہ اٹھ کے کھڑا ہوتا ہے تمیم اوراسد ہے اوراس کے آلات قیس ہیں۔اس حدیث میں انہوں نے ایسا ہی بیان کیا ہے حالانکہ یہ غلط ہے ان کا نام جفشیش یا حفشیش یا خفشیش ہے ان تینوں میں سے ایک صحیح ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الجیم والعین المہملہ

۷۴۸۔حضرت جعال رضی اللہ عنہ

حضرت جعال رضی اللہ عنہ۔بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام جعیل بن سراقہ غفاری ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ضمری ہیں بعض لوگ ثعلبی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی سواد کے خاندان سے ہیں جو بنی سلمہ کی ایک شاخ ہے۔عوف کے بھائی ہیں اہل صفہ اور فقرائے مسلمین میں سے ہیں۔قدیم الاسلام ہیں نبی ﷺ کے ہمراہ احد میں شریک تھے۔ان کی آنکھ جنگ قریظہ میں جاتی رہی تھی بہت بدصورت اور کریہہ منظر تھے نبیؐ نے ان کی تعریف کی ہے اوران کے ایمان پر اعتماد کیا ہے۔ہمیں عبداللہ ابن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک روایت کر کے خبر دی وہ محمد بن اسحٰق سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے بیان کیا کہ ایک کہنے والے نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ آپ نے اقرع بن حابس کواور عیینہ بن حصن کو سوسو اونٹ دیئے اور جعیل کو آپ نے چھوڑ دیا تو نبی نے فرمایا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر تمام روئے زمین پر عیینہ اور اقرع کے جیسے لوگ ہو جائیں تو جعیل مجھے ان سب سے زیادہ محبوب ہیں میں نے ان دونوں کو بغرض تالیف دیا ہے تا کہ وہ دونوں (پکے) مسلمان بن جائیں اور جعیل تو مسلمان ہے۔ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن اسحٰق کے سوا اور لوگوں نے ان کا نام جعال بتایا ہے اور ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ ان کا نام جعیل ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا اور کہا کہ (ان کا نام) جعال ضمری ہے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے بنی مصطلق سے جو قبیلہ خزاعہ کی شاخ ہے شعبان ۶ ہجری میں جہاد کیا اور مدینہ میں جعال ضمری کو خلیفہ بنا دیا۔ان سے ان کے بھائی عوف نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کیا تمام زمانہ کل (کی لفظ میں داخل) نہیں ہے۔لوگوں نے جعیل بن سراقہ ضمری کا تذکرہ لکھا ہے شاید یہ ان کے نام کی تصغیر ہے مگر ازدی نے ان کا نام فائے مشدد کے ساتھ لکھا ہے لیکن مشہور عین ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ شاید ان کا نام جعال ہے، بہت ہی تعجب کی بات ہے کیونکہ یہی جعال جن کے تذکرہ ابن مندہ نے لکھا اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو جعال کہتے ہیں پس ابن مندہ پر استدراک کرنے کوئی وجہ نہیں باقی رہا جفال وہ غلط ہے۔

۷۴۹۔حضرت جعال رضی اللہ عنہ آخر

حضرت جعال رضی اللہ عنہ آخر۔یہ ایک دوسرے شخص ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ وہی شخص ہیں جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا یا کوئی اور ہیں اور انہوں نے اپنی سند سے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ بتایئے اگر میں آپ کے سامنے لڑوں یہاں تک کہ قتل کر دیا جاؤں تو مجھے میرا پروردگار عزوجل جنت میں داخل کر دے گا اور مجھے حقیر نہ سمجھے گا

آپ نے فرمایا کہ ہاں اس نے عرض کیا کہ یہ کیونکر ہوگا میرے بدن میں تو بدبو آتی ہے میرا رنگ سیاہ ہے اور کمینہ خاندان کا ہوں یہ کہہ کے وہ چلا گیا اور اس نے لڑنا شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا رسول اللہ کا گزر اس طرف سے ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اے جعال اب اللہ نے تمہارے بدن کو خوشبودار کر دیا اور تمہارا چہرہ سپید کر دیا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ جعال پہلے جعال کے علاوہ ہیں کیونکہ پہلے جعال کے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی اور یہ جعال رسول اللہؐ کے زمانے میں شہید ہو گئے تھے۔ پس یہ ان کے علاوہ ہیں۔

۷۵۰۔ حضرت جعدہؓ بن خالد بن صمہ جشمی

حضرت جعدہؓ بن خالد بن صمہ جشمی۔ بنی جشم بن معاویہ بن بکر بن ہوازن میں سے ہیں۔ ان کی حدیث بصرہ والوں کے پاس ہے ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے ابواسرائیل سے انہوں نے جعدہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ایک فربہ آدمی کو دیکھا تو آپ اپنے ہاتھ سے اس کے پیٹ کی طرف اشارہ کر کے فرماتے تھے کہ اگر یہ اس کے سوا اور کہیں ہوتا تو تیرے لئے بہتر تھا۔ نیز اسی سند سے مروی ہے کہ جعدہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے پاس ایک شخص لایا گیا اور آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہؐ! اس شخص نے چاہا تھا کہ آپ کو قتل کر دے تو اس سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تو نہ ڈر اگر تو ایسا ارادہ بھی کرتا تو اللہ تجھ کو اس پر قابو نہ دیتا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۵۱۔ حضرت جعدہؓ بن ہانی حضرمی

حضرت جعدہؓ بن ہانی حضرمی جاہلی۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ ابن عائذ نے مقدام کندی سے اور جعدہ بن ہانی سے اور ابوعتبہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عمر کو مدینہ کے ایک نصرانی کے پاس اسلام کی ترغیب دینے کے لئے بھیجا اور (حکم دے دیا کہ) اگر وہ اس کو نہ مانے تو اس کا مال دو حصے پر تقسیم کر دیا جائے چنانچہ حضرت عمر اس کے پاس گئے اور اس کے مال کو اسی طرح تقسیم کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۵۲۔ حضرت جعدہؓ بن ہبیرہ اشجعی

حضرت جعدہؓ بن ہبیرہ اشجعی کوفی۔ ان کی حدیث عبداللہ بن ادریس بن یزید بن عبدالرحمٰن اودی نے اور داؤد بن یزید اودی نے اپنے والد سے انہوں نے جعدہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ بہتر میرا زمانہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انہوں نے جعدہ بن ہبیرہ مخزومی کا بھی ذکر لکھا ہے اور یہ کہ آیا یہ کوئی اور ہیں (یا وہی ہیں) غالب گمان تو یہ ہے کہ یہ وہی ہیں کیونکہ اس حدیث کو عبداللہ بن ادریس بن یزید نے اور داؤد بن یزید نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے جعدہ بن ہبیرہ مخزومی سے روایت کیا ہے جیسا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا ذکر آئے گا۔

۷۵۲۔ حضرت جعدہؓ بن ہبیرہ بن ابی وہب

حضرت جعدہؓ بن ہبیرہ بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم قرشی مخزومی۔ ان کی والدہ ام ہانی بنت ابی طالب ہیں۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابوعبیدہ نے کہا ہے کہ ام ہانی بنت ابی طالب کے ہبیرہ سے تین بیٹے ہوئے جعدہ' ہانی اور یوسف اور زبیر نے کہا ہے کہ ام ہانی کے ہبیرہ سے چار بیٹے ہوئے انہیں میں سے ایک جعدہ ہیں اور ہشام کلبی نے کہا ہے کہ جعدہ بن ہبیرہ حضرت علی کی طرف سے خراسان کے حاکم تھے جعدہ حضرت علی کے بھانجے تھے ان کی والدہ ام ہانی بنت ابی طالب تھیں۔ (جو حضرت علی کی بہن تھیں) ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا جعدہ بن ابی وہب ام ہانی کے نواسے تھے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ اشعار جعدہ ہی کے ہیں۔

ابی من بنی مخزوم ان کنت سائلا ومن هاشم امی لخیر قبیل

فمن ذا الذی یبایٔ علی بخاله کخالی علی ذی الندی وعقیل

میرے والد بنی مخزوم سے ہیں اگر تو پوچھتا ہو۔ اور میری والدہ (خاندان) ہاشم سے ہیں جو عمدہ قبیلہ ہے۔ پھر وہ کون ہے جو اپنے ماموں پر میرے سامنے فخر کرے۔ جیسے میرے ماموں علی (نامی) صاحب سخاوت اور عقیل (نامی) ہیں۔

ان سے مجاہد نے اور یزید نے بواسطہ عبدالرحمٰن اودی نے اور سعید بن علاقہ نے روایت کی ہے۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن محمد ذکوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ضحاک بن مخلد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے جعدہ بن ہبیرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر ان کا جو اس زمانے کے بعد ہوں گے پھر ان کا جو ان کے بعد ہوں گے پھر اس کے بعد کا زمانہ نہایت برا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں ابن مندہ اور ابونعیم کا یہ کہنا کہ یہ جعدہ وہ ہیں جو ام ہانی کے بیٹی کے بیٹے تھے یہ ان دونوں کا وہم ہے یہ ان کی بیٹی کے بیٹے نہیں بلکہ خود انہیں کے بیٹے ہیں اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ علاوہ اس کے ابونعیم اکثر ابن مندہ کے وہم کی پیروی کر لیتے ہیں۔ واللہ اعلم

۷۵۴۔ حضرت جشمؓ الخیر بن خلیبہ

حضرت جشمؓ الخیر بن خلیبہ۔ معروف بہ خیر بن خلیبہ بن شاجی بن موہب بن اسد بن جشم بن حریم بن صدف صدفی حریمی۔ درخت کے نیچے انہوں نے بیعۃ الرضوان کی تھی اور انہیں نبی ﷺ نے اپنا کرتہ اور اپنی جوتیاں اور اپنے کچھ بال عنایت فرمائے تھے۔ جشم نے آمنہ بنت طلیق بن سفیان بن امیہ بن عبد شمس سے نکاح کیا تھا۔ ان کو شرید بن مالک نے زمانہ ردۃ میں عکاشہ کے قتل کے بعد قتل کیا ابوسعید بن یونس نے ان کا ذکر ایسا ہی کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ فتح مصر میں شریک تھے پس اس بنا پر یہ صحیح نہ ہوگا کہ یہ قتال مرتدین میں شہید ہوئے۔ ابن یونس کے قول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابن ماکولا نے ان کے نام میں بیان کیا ہے کہ پھر انہوں نے آمنہ بنت طلیق سے شرید بن مالک سے پہلے نکاح کیا پس ابن ماکولا نے شرید کو آمنہ کا

شوہر قرار دیا ان کا قاتل نہیں کہا۔ واللہ اعلم ان کا تذکرا ابو عمر نے لکھا ہے۔

۷۵۵۔ حضرت جعفرؓ بن ابی الحکم

حضرت جعفرؓ بن ابی الحکم۔ ان کا تذکرہ حمانی اور محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے وحدان میں کیا ہے۔ حمانی نے عبداللہ بن جعفر محرمی سے انہوں نے عبدالحکم بن صہیب سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مجھے جعفر بن ابی احالحکم نے دیکھا کہ میں ادھر سے ادھر سے (ہر طرف سے) کھا رہا ہوں تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے میرے بھتیجے ایسا نہ کرو اس طرح شیطان کھاتا ہے نبی ﷺ جب کھانا کھاتے تھے تو کبھی اپنے سامنے سے اپنا ہاتھ نہ بڑھاتے تھے۔ اس حدیث کو نعمان بن شبل نے محرمی سے انہوں نے جعفر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا مجھے حکم نے یعنی ابن رافع نے دیکھا بعد اس کے انہوں نے ایسا ہی بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۵۶۔ حضرت جعفرؓ بن زبیر بن عوام

حضرت جعفرؓ بن زبیر بن عوام عبیداللہ کے بھائی ہیں۔ ابراہیم بن علاء نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن زبیر اور جعفر بن زبیر نے نبیؐ سے بیعت کی تھی حالانکہ یہ وہم ہے صحیح وہی ہے جو ابوالیمان نے اور سلیمان بن عبدالرحمٰن وغیرہما نے ابن عیاش سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے عروہ سے روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن زبیر نے اور عبداللہ بن جعفر نے نبیؐ سے بیعت کی اور اس وقت ان کی عمر چھ برس کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۵۷۔ حضرت جعفرؓ ابوزمعہ بلوی

حضرت جعفرؓ ابوزمعہ بلوی۔ کنیت ان کی ابوزمعہ بلوی ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ مصر میں رہتے تھے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ جعفر کہتے ہیں اور بعض لوگ عبد کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے عبد میں کیا ہے جعفر میں نہیں کیا۔

۷۵۸۔ حضرت جعفرؓ بن ابی سفیان

حضرت جعفرؓ بن ابی سفیان بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ ابوسفیان کا نام مغیرہ ہے مگر وہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کی والدہ کا نام جمانہ بنت ابی طالب بن عبدالمطلب ہے واقدی نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے نبی کا زمانہ پایا تھا اور آپ کے ہمراہ غزوۂ حنین میں شریک تھے اور حضرت معاویہ کے زمانہ تک باقی رہے ان کی خلافت کے درمیانی زمانے میں وفات پائی۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے کیونکہ غزوۂ حنین میں خود ابوسفیان شریک تھے۔ جعفر شریک نہ تھے۔

۷۵۹۔ حضرت جعفر طیارؓ بن ابی طالب

حضرت جعفر طیارؓ بن ابی طالب۔ ابوطالب کا نام عبدمناف بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی۔ قریشی ہیں ہاشمی

ہیں۔رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی ہیں اور حضرت علی بن ابی طالبؓ کے حقیقی بھائی ہیں۔یہ جعفر طیار [1] کے لقب سے مشہور ہیں۔ سیرت میں اور صورت میں سب سے زیادہ رسول اللہؐ کے مشابہ تھے۔اپنے بھائی علی کے اسلام سے کچھ ہی پیچھے اسلام لائے روایت ہے کہ کہ ابو طالب نے ایک مرتبہ آپؐ کو اور علیؓ کو دیکھا کہ یہ دونوں نماز پڑھ رہے ہیں علیؓ آپ کی داہنی طرف ہیں تو ابو طالب نے جعفر سے کہا کہ تم بھی اپنے چچا کے بیٹے کے پہلو میں نماز پڑھ لو اور تم ان کی بائیں طرف کھڑے ہو۔بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ اکتیس آدمیوں کے بعد اسلام لائے۔اور یہ خود بتیسویں شخص تھے یہ ابن اسحٰق کا قول ہے۔انہوں نے دو ہجرتیں کیں۔ایک ہجرت حبش کی طرف اور دوسری ہجرت مدینہ کی طرف۔ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے اور ابو موسیٰ اشعری نے اور عمرو بن عاص نے روایت کی ہے رسول اللہ ﷺ ان کو ابوالمساکین کہا کرتے تھے۔یہ حضرت علیؓ سے دس برس بڑے تھے اور ان کے بھائی عقیل ان سے دس برس بڑے تھے اور ان کے بھائی طالب عقیل سے دس برس بڑھے تھے۔جب انہوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تو وہاں نجاشی کے پاس رہے یہاں تک کہ جب رسول اللہ فتح خیبر کے بعد لوٹے تو یہ (حبش سے واپس ہوکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے حضرت نے انہیں لپٹالیا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا اور فرمایا میں نہیں جانتا کہ مجھے (اس وقت) کس بات کی زیادہ خوشی ہے آیا جعفر کے آنے کی یا فتح خیبر کی۔انہیں رسول اللہؐ نے مسجد اقدس کے پہلو میں رہنے کو جگہ دی۔ہمیں اسماعیل بن عبیداللہ اور کئی لوگوں نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد حذا نے عکرمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے بعد رسول اللہؐ کے کسی نے [1] جوتی نہیں پہنی اور نہ سواری پر سوار ہوا اور نہ کسی اونٹنی پر بیٹھا جو جعفر سے افضل ہو۔اسماعیل بن عبیداللہ کہتے تھے ہمیں ابو عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن حجر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن جعفر نے علا بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ کہ میں نے جعفر کو دیکھا کہ وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے تھے۔ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محرز بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز بن محمد نے یزید بن عبداللہ بن الہاد سے اور محمد بن نافع بن عجیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی ابن ابی طالب سے نقل کر کے خبر دی کہ نبیؐ نے (ایک مرتبہ جعفر) سے فرمایا اے جعفر تم سیرت اور صورت میں میرے مشابہ ہو اور تم میری عترت میں سے ہو یعنی اسی گھر کے ہو جس گھر کا میں ہوں۔یہ حدیث قصہ طلب ہے۔ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم یعنی فضل بن دکین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فطر نے کثیر بن نافع نواءؔ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم نے عبداللہ بن ملیل سے سنا وہ کہتے تھے میں نے علی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے کوئی نبی مجھ سے پہلے ایسا نہیں ہوا جس کو سات برگزیدہ رفیق اور روزیر نہ ملے ہوں اور مجھے چودہ ملے ہیں۔حمزہؔ جعفرؔ علیؔ حسنؔ حسینؔ ابوبکرؔ عمرؔ مقدادؔ حذیفہؔ سلمانؔ عمارؔ بلالؔ (دو نام اس روایت میں رہ گئے ہیں وہ عبداللہ بن مسعود اور ابوذر ہیں) ہمیں کئی لوگوں نے اپنی سند سے محمد بن اسماعیل (بخاری) سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم

---

[1] عرب میں یہ محاورہ بہت رائج ہے کہ فلاں شخص سے بہتر کوئی اونٹ پر سوار نہیں ہوا فلاں شخص سے بہتر کسی پر آفتاب طلوع نہیں کیا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس سے بہتر روئے زمین پر کوئی نہیں ہے۔

بن دینار یعنی ابوعبداللہ جہنی نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میری یہ حال تھی کہ شدت گرسنگی کے باعث سے میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا اور میں لوگوں سے ایک ایک آیت پڑھتا پھرتا تھا حالانکہ وہ آیت مجھے یاد ہوتی تھی محض اسی لئے کہ وہ شخص مجھے اپنے گھر لے جائے اور مجھے کچھ کھلائے جعفر بن ابی طالب مسکینوں کے لئے سب سے زیادہ اچھے تھے۔ وہ مجھے اپنے گھر لے جاتے تھے اور جو کچھ ان کے گھر میں ہوتا تھا مجھے کھلاتے تھے یہاں تک کہ (اگر کچھ نہ ہوتا تھا تو) وہ اس خالی کپی کو اٹھا لاتے تھے جس میں گھی یا چربی رہتی تھی۔ ہم اس کپی کو پھاڑ ڈالتے تھے اور جو کچھ اس میں ہوتا تھا اس کو چاٹ لیتے تھے۔

ہمیں ابن جعفر یعنی عبیداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ عمرہ قضا سے ماہ ذی الحجہ میں مدینہ آئے اور مدینہ میں کچھ دنوں قیام فرمانے کے بعد آپ نے جمادی ۸ ہجری میں غزوۂ موتہ کے لئے لشکر بھیجا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جعفر نے عروہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ غزوۂ موتہ میں بہت سخت لڑائی ہوئی یہاں تک کہ زید بن حارثہ شہید ہو گئے بعد ان کے جعفر (طیار) نے جھنڈا لیا اور لڑے یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ وہ کہتے تھے ہم سے ابن اسحٰق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یحیٰی بن عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے یعنی میری مرضعہ کے شوہر نے جو بنی مرہ بن عوف کے خاندان سے تھے بیان کیا وہ کہتے تھے واللہ میں گویا اب بھی جعفر بن ابی طالب کی طرف دیکھ رہا ہوں جب وہ غزوۂ موتہ میں اپنے گھوڑے سے گرے اور انہوں نے (غصہ میں) اس گھوڑے کے پیر کاٹ ڈالے بعد اس کے آگے بڑھے یہاں تک کہ شہید ہو گئے ابن اسحٰق کہتے تھے اسلام میں یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے گھوڑے کے پیر کاٹے جب لڑائی ہو رہی تھی تو جعفر کے دونوں ہاتھ کٹ گئے اور جھنڈا انہیں کے پاس رہا انہوں نے اس کو پھینکا نہیں (بلکہ اس کو دانتوں سے پکڑ لیا) رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ اس کے عوض میں اللہ نے انہیں دو پر دیئے ہیں جن سے وہ جنت میں اڑتے پھرتے ہیں۔ جب یہ شہید ہو گئے تو ستر سے کچھ اوپر زخم تلوار اور نیزہ کے ان کے بدن میں دیکھے گئے یہ سب زخم ان کے سامنے والے حصہ جسم میں تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ پچاس سے کچھ اوپر زخم تھے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے ابن اسحٰق کہتے تھے کہ جب یہ لوگ (یعنی زید بن حارثہ اور جعفر وغیرہ) شہید ہوئے۔

تو رسول اللہؐ نے فرمایا مجھے اس وقت (جبرائیل سے) یہ خبر ملی ہے کہ اب لشکر کا جھنڈا زید بن حارثہ نے لیا اور وہ لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے پھر جعفر نے لیا اور لڑے یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے یہ کہہ کے رسول اللہؐ نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ انصار کے چہرے غم سے متغیر ہو گئے اور وہ سمجھ گئے کہ عبداللہ بن رواحہ کو بھی وہی بات پیش آئی جو وہ نہ چاہتے تھے بعد اس کے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا اور لڑے یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے پھر یہ سب لوگ سونے کے تختوں پر بٹھا کے جنت میں اٹھائے گئے۔ میں نے عبداللہ (بن رواحہ) کے تخت کو دیکھا کہ وہ ان کے دونوں ساتھیوں (یعنی زید بن حارثہ اور جعفر) کے تخت سے ہٹا ہوا تھا میں نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے تو مجھے بیان کیا گیا کہ وہ دونوں جب شہید ہو گئے تو ان کو تردد ہوا بعد اس کے یہ بھی شہید ہو گئے (اس تردد کی وجہ سے ان کا مرتبہ کچھ کم رہا) ابن اسحٰق کہتے تھے مجھے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو ابن حزم نے ام عیسٰی سے انہوں نے ام جعفر بنت جعفر بن ابی طالب سے انہوں نے ان کی دادی اسماء بنت عمیس سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں

جب جعفر اور ان کے اصحاب شہید ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لے گئے میں اپنا خمیر گوندھ چکی تھی اور اپنے بیٹوں کو نہلایا تھا اور ان کے سر میں تیل ڈالا تھا اور انہیں صاف صاف کپڑے پہنائے تھے پس رسول اللہ نے فرمایا کہ جعفر کے بیٹوں کو میرے پاس لے آؤ چنانچہ میں ان کو لے آئی رسول اللہ نے انہیں پیار کیا اور آپ کی دونوں آنکھوں میں آنسو بھر آئے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں آپ کیوں روتے ہیں کیا آپ کو جعفر اور ان کے اصحاب کی کوئی خبر ملی ہے آپ نے فرمایا ہاں وہ آج شہید ہو گئے۔

پس (یکا یک میں بے اختیار) اٹھ کھڑی ہوئی اور چلانے لگی عورتیں جمع ہو گئیں اور رسول اللہ اپنے گھر لوٹ گئے اور آپ نے (امہات المومنین سے) فرمایا کہ جعفر کے گھر کی خبر رکھنا کیونکہ وہ لوگ آج مصیبت میں گرفتار ہیں ابن اسحٰق کہتے تھے مجھ سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتی تھی جب جعفر کی وفات کی خبر آئی تو ہم نے رسول اللہ کے چہرہ میں سخت رنج دیکھا اور مروی ہے کہ رسول اللہ کو جب جعفر کی شہادت کی خبر ملی تو آپ ان کی بی بی اسماء بنت عمیس کے پاس تشریف لے گئے اور جعفر کی تعزیت کی اور حضرت (سیدۃ النساء) فاطمہ (زہرا) بھی روتی ہوئی تشریف لے گئیں اور کہتی تھیں واعماہ (اے میرے چچا) تو رسول اللہ نے فرمایا کہ جعفر جیسے شخص پر رونے والیوں کو رونا چاہیے رسول اللہ کو اس واقعہ سے بہت ہی سخت رنج ہوا یہاں تک کہ جبرائیل آپ کے پاس آئے اور آپ کو خبر دی کہ جعفر کو دو خون آلودہ بازو دیئے گئے ہیں جن سے وہ فرشتوں کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں عبداللہ بن جعفر کہتے تھے میں جب (اپنے چچا امیر المومنین) علی سے کچھ مانگتا تھا اور وہ مجھے نہ دیتے تھے تو میں کہتا تھا بحق جعفر (مجھے دے دیجئے) پس فوراً مجھے دیدیتے تھے۔ حضرت عمرؓ عبداللہ بن جعفر کو دیکھ کر فرماتے تھے السلام علیکم یا ابن ذی الجناحین (اے دو پروں والے کے بیٹے تم پر سلامتی ہو) حضرت جعفر کی عمر جب وہ شہید ہوئے۔ اکتالیس برس کی تھی اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۶۰۔ حضرت جعفرؓ عبدی

حضرت جعفرؓ عبدی۔ ان کا تذکرہ عسکری یعنی علی بن سعید نے صحابہ میں لکھا ہے۔ ان کی حدیث لیث بن ابی سلیم نے زید سے انہوں نے جعفر عبدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے ان لوگوں کے لئے خرابی ہے جو یقین[۱] کے ساتھ کہہ دیتے ہیں کہ فلاں شخص جنت میں ہے اور فلاں شخص دوزخ میں ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۶۱۔ حضرت جعفرؓ بن محمد بن مسلمہ

حضرت جعفرؓ بن محمد بن مسلمہ۔ ابن شاہین نے کہا ہے کہ میں نے عبداللہ بن سلیمان بن اشعث سے سنا وہ کہتے تھے کہ جعفر بن محمد بن مسلمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے تھے اور فتح مکہ میں اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[۱] یقین کے ساتھ کسی مومن کو جنتی کہہ دینا گو وہ کیسا ہی نیک اور صالح مومن ہی ہو سوا ان کے جن کے جنتی ہونے کی خبر حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے دی۔

۷۶۲۔ حضرت جعفیؓ

حضرت جعفیؓ۔ بضم جیم۔ ان کے نام کے آخر میں یے ہے۔ ان کا تذکرہ ابن ابی حاتم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ جعفی بن سعد العشیرہ قبیلہ مذحج سے ہیں نبیؐ کے حضور میں جعفی کے وفد کے ہمراہ آئے تھے۔ ان دونوں میں کہ جب نبیؐ کی وفات ہوئی ہے۔ ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں بڑے تعجب کی بات ہے کہ کوئی عالم ایسی بات کہے (جو ابوعمر نے کہی) اس لئے کہ جعفی بن سعد العشیرہ نبیؐ سے بہت پہلے مر چکے تھے قبیلہ جعفی کے جن لوگوں نے نبی ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے ان کے اور ان جعفی کے درمیان میں دس پشت سے زیادہ ہیں میں خیال کرتا ہوں کہ ابوعمر نے وفد جعفی کا ذکر دیکھا تو انہوں نے یہ سمجھا کہ جعفی کسی شخص کا نام ہے اور وہ جعف کی طرف منسوب ہے وہ سمجھے کہ اصل نام جعف ہے اور اس میں یائے نسبت زیادہ کر دی گئی ہے اور اگر انہیں یہ معلوم ہو جاتا کہ جعفی (پورا) نام ہے اور وہ ایک شخص تھا جو نبیؐ سے پہلے مر چکا تھا تو کبھی وہ اس کو صحابی نہ لکھتے۔

۷۶۳۔ حضرت جعونہؓ بن زیادہ شنی

حضرت جعونہؓ بن زیادہ شنی۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا عریف [۱] کے بغیر چارہ نہیں اور عریف دوزخ میں جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۶۴۔ حضرت جعیلؓ بن زیاد اشجعی

حضرت جعیلؓ بن زیاد اشجعی کوفی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ بعض لوگوں نے ان کا نام بعال بھی لکھا ہے یہ اوپر گزر چکا ہے۔ ان کا نسب ابن مندہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابوعمر اور ابونعیم نے ان کا نسب بیان ہی نہیں کیا اور کہا ہے کہ جعیل اشجعی۔ ان سے عبداللہ بن ابی الجعد یعنی سالم کے بھائی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رافع بن سلمہ بن زیاد بن ابی الجعد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عبداللہ ابن ابی الجعد نے جعیل اشجعی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے ہمراہ آپ کے بعض غزوات میں تھا میں ایک لاغر اور کمزور گھوڑے پر سوار تھا اور سب سے پیچھے رہتا تھا پس رسول اللہؐ مجھ سے ملے اور آپ نے فرمایا کہ اے گھوڑے والے (تیز) چل میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ گھوڑا لاغر اور کمزور ہے (چلنے نہیں پاتا) پس آپ نے ایک درہ جو آپ کے ہاتھ میں تھا اٹھایا اور اس سے اس گھوڑے کو مارا اور فرمایا کہ اے اللہ اس شخص کو اس گھوڑے میں برکت دے پس بہ تحقیق میں نے اپنے کو دیکھا کہ مجھے اس پر قابو نہ تھا (اس قدر تیز رو ہو گیا کہ) تمام لوگوں سے آگے رہنے لگا اور میں نے اس کے بچے بارہ ہزار میں بیچے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ابن ماکولا نے لکھا ہے کہ جعیل بضم جیم و فتح عین و سکون یا مثناۃ تحتانیہ ہے یہ جعیل اشجعی ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے روایت

---

[۱] عریف قوم کے اس شخص کو کہتے ہیں جو سلطنت اور قوم کے درمیان واسطہ ہو جیسے سردار اگر وہ اپنے فرائض میں قصور کرے تو مستحق دوزخ ہے۔۱۲

کی ہے ابن ماکولا نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو جمیل کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔

۷۶۵۔ حضرت جعیلؓ بن سراقہ ضمری

حضرت جعیلؓ بن سراقہ ضمری۔ بعض لوگ ان کو غفاری کہتے ہیں۔ عوف کے بھائی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بعال ہے یہ اہل صفہ میں سے ہیں ان کا ذکر بعال کے نام میں گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۶۶۔ حضرت جعیلؓ

حضرت جعیلؓ۔ ان کا نام نبیؐ نے عمر رکھا تھا۔ عروہ بن زبیر نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب نبیؐ نے (غزوۂ خندق میں) خندق کو کھودوانا شروع کیا تو آپ نے کام لوگوں پر تقسیم کر دیئے تھے (کوئی کھودتا تھا کوئی مٹی ڈھوتا تھا (اور خود حضور بھی ان کے ساتھ محنت کر رہے تھے۔ ان میں ایک شخص تھے جن کا نام جعیل تھا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عمر رکھا تھا۔ بعض لوگوں نے رجز میں یہ شعر پڑھا

سماہ من بعد جعیل عمرا وکان للبائس یوما ظہرا

حضرت نے بجائے جعیل کے عمران کا نام رکھا۔ وہ ایک زمانے میں غریبوں کے پشت پناہ تھے۔

اور رسول اللہ بھی جب وہ لوگ عمرا کہتے تھے تو عمرا کہتے تھے اور جب وہ لوگ ظہرا کہتے تھے تو آپ بھی ان کے ساتھ ظہرا کہتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الجیم والفاء

۷۶۷۔ حضرت جفشیشؓ بن نعمان کندی

حضرت جفشیشؓ بن نعمان کندی۔ بعض لوگ ان کے نام میں جیم کہتے ہیں اور بعض ح اور خ۔ یہ حضرمی ہیں کنیت ان کی ابوالخیر ہے۔ نبیؐ کے حضور میں اشعث بن قیس کندی کے ساتھ وفد کندہ کے ہمراہ آئے تھے۔ یہی ہیں جنہوں نے نبیؐ سے پوچھا تھا کہ آپ ہم میں سے ہیں (یا کسی اور قبیلے سے) اور آپ نے جواب دیا تھا کہ ہم اپنی ماں کو گالی نہیں دیتے اور نہ اپنے باپ سے جدا ہوتے ہیں ہم نصر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں۔ تین میں سے کسی نے بھی ان کا نسب نہیں بیان کیا اور ہشام کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام معدان ہے یہ جفشیش ہیں بیٹے اسود بن معدی کرب بن ثمامہ بن اسود بن عبداللہ بن حارث الولادا بن عمرو بن معاویہ بن حارث اکبر بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ کے معاویہ کا نام کندہ ہے کندی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں جفشیش ان کا لقب ہے۔ یہ وہی ہیں جن سے ایک شخص نے کسی زمین کی بابت نبیؐ کے سامنے جھگڑا کیا تھا اور آپ نے ان دونوں میں سے ایک پر قسم عائد کی تھی تو انہوں نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر یہ قسم کھالے گا تو (کیا) میں اپنی زمین اس کو دے دوں گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اگر یہ جھوٹی قسم کھالے گا تو تمہارا تو صرف دنیا کا ایک تھوڑا سا نقصان ہو جائے گا اور) اس کی مغفرت نہ ہوگی۔ اس حدیث کو شعبی نے اشعث بن قیس سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ ہمارے اور ایک حضرمی شخص کے درمیان میں جن کا نام جفشیش تھا کسی زمین کی بابت کچھ جھگڑا ہو گیا تھا تو ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اپنے گواہ لاؤ ورنہ یہ تمہار

سامنے قسم کھائیں گے۔ ابوعمر نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ شعبی نے اشعث سے روایت کیا ہے اور شعبی نے جفشیش سے روایت نہیں کیا مگر صحیح وہی ہے جو ہم سے اسماعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سورۃ سلمی تک بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالاحوص نے سماک بن حرب سے انہوں نے علقمہ بن وائل سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرموت کا ایک شخص اور قبیلہ کندہ کا ایک شخص یہ دونوں نبیؐ کے حضور میں آئے حضرموت والے نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس شخص نے میری زمین جو میرے قبضہ میں تھی دبالی ہے کندی نے کہا کہ وہ زمین میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے اس کا اس میں کچھ حق نہیں ہے۔ نبیؐ نے حضرمی سے فرمایا کہ تمہارے پاس گواہ ہیں اس نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا پھر (اے کندی) تجھے قسم کھانا ہوگی حضرمی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ شخص بدکار ہے قسم کھانے کی کچھ پروانہ کرے گا کسی چیز سے یہ نہیں بچتا حضرت نے فرمایا پھر اور اس سے زیادہ تم کو اس سے کچھ حق نہیں ہے چنانچہ وہ شخص قسم کھانے کے لئے چلا جب وہ پیچھے پھر گیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اگر یہ اس کے مال پر قسم کھالے گا تا کہ ناحق اسے دبالے تو بیشک اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس سے ناخوش ہوگا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابونعیم نے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام جفشیش ہے ح کے ساتھ حالانکہ یہ وہم ہے۔ ابوعمر نے بھی ابن مندہ کی طرح لکھا ہے۔

۷۶۸۔ حضرت جفینہؓ جہنی

حضرت جفینہؓ جہنی۔ اور بعض لوگ ان کو نہدی کہتے ہیں۔ روایت ہے کہ نبیؐ نے انہیں ایک خط لکھا تھا انہوں نے اس خط سے [1] اپنے ڈول میں پیوند لگایا تو ان سے ان کی بیٹی نے کہا کہ تم نے (بہت برا کام کیا) سردار عرب کے خط کو لے کر اپنے ڈول میں پیوند لگایا پھر (مسلمانوں سے اور ان سے لڑائی ہوئی اور) ان کو شکست ہوگئی اور جس قدر مال ان کا تھا قلیل اور کثیر سب ان سے لے لیا گیا بعد اس کے یہ مسلمان ہو کر آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ غنیمت کے تقسیم ہونے سے پہلے تم اپنا جس قدر مال شناخت کر و لے لو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الجیم واللام

۷۶۹۔ حضرت جلاسؓ بن سوید

حضرت جلاسؓ بن سوید بن صامت بن خالد بن عطیہ بن خوط بن حبیب بن عمرو بن عوف بن مالک۔ بن اوس۔ انصاری اوسی بعد اس کے یہ بنی عمرو بن عوف سے ہوئے۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے اور ان کا ذکر مغازی میں ہوتا ہے۔ ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حارث بن سوید بن صامت دس فرقوں کے ساتھ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے اور مکہ چلے گئے تھے پھر حارث بن سوید نادم ہوئے اور مکہ سے لوٹے یہاں تک کہ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو اپنے بھائی جلاس بن سوید کے پاس کہلا بھیجا کہ میں اپنی حرکت پر نادم ہوں تم رسول اللہ سے میری طرف سے پوچھو کہ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہوں پس کیا اگر میں حاضر ہو جاؤں تو میری توبہ مقبول ہو جائے گی اگر نہ مقبول ہو تو میں پھر مکہ لوٹ جاؤں چنانچہ جلاس نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور آپ

[1] یہ خط غالباً اس زمانہ کے دستور کے موافق چمڑے پر لکھا ہوا ہوگا۔

سے حارث کا حال اور ان کی ندامت کا اور ان کے شہادت دینے کا واقعہ بیان کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی الا الذین تابو من بعد ذلک و اصلحوا ''مگر وہ لوگ جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اچھے کام کیے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' جلاس نے اپنے بھائی کے پاس کہلوا بھیجا اور وہ مدینہ آ گئے اور انہوں نے رسول اللہؐ کے سامنے عذر خواہی کی اور اپنی حرکت سے اللہ کے سامنے توبہ کی۔ یہ رسول اللہؐ نے ان کا عذر قبول کر لیا۔

جلاس (پہلے) منافق تھے پھر انہوں نے توبہ کی اور اچھی توبہ کی عمیر بن سعد کے ساتھ ان کا واقعہ کتب تفسیر میں مشہور ہے وہ یہ ہے کہ غزوۂ تبوک میں یہ رسول اللہؐ سے پیچھے رہ گئے تھے اور دوسرے لوگوں کو جانے سے روکتے تھے ایک روز) انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم اگر محمد سے ہوں تو ہم گدھے سے بدتر ہیں۔ عمیر بن سعد کی ماں ان کے نکاح میں تھیں۔ عمیر یتیم تھے اور انہیں کی تربیت میں تھے ان کے پاس کچھ مال نہ تھا یہی ان کی کفالت کیا کرتے تھے اور ان کے ساتھ عمدہ برتاؤ کرتے تھے عمیر نے جو ان کو یہ بات کہتے ہوئے سنی تو کہا کہ اے جلاس تم سب لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب تھے اور تمہارا احسان بھی مجھ پر بہت ہے اور تم سب سے زیادہ میرے نزدیک معظم ہو مگر یہ بات تم نے ایسی کہی کہ اگر میں اس کو (نبیؐ سے) بیان کروں تو یقیناً تم فضیحت ہو جاؤ گے اور اگر میں اس کو چھپاؤں تو خود ہلاک ہو جاؤں پس انہوں نے نبیؐ سے جلاس کی گفتگو بیان کی نبیؐ نے جلاس سے پوچھا انہوں نے اللہ کی قسم کھالی کہ میں نے ایسا نہیں کہا عمیر جھوٹا ہے عمیر (اس وقت) موجود تھے عمیر نبیؐ کے پاس سے یہ کہتے ہوئے چلے آئے کہ

اے اللہ جو کچھ میں نے بیان کیا اس کی تصدیق اپنے نبی پر نازل کر دے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ولقد قالوا کلمة الکفر. الایة (التوبہ: ۷۴) ''اور بے شک ان لوگوں نے کفر کی بات کہی۔'' پھر اس کے بعد جلاس نے توبہ کی اور اپنے گناہ کا قرار کیا اور ان کی توبہ عمدہ ہوئی عمیر کے ساتھ جو سلوک کرتے تھے اس کو موقوف نہیں کیا اس سے ان کی توبہ (کی عمدگی) معلوم ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن مندہ نے ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ (اس روایت میں جس حارث کا ذکر ہے وہ) حارث بن جلاس بن صامت (ہیں) مگر یہ صحیح نہیں حارث جلاس بن سوید کے بھائی تھے اس کو خود ابن مندہ اور ابونعیم نے حارث کے بیان میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ حارث بن سوید اور اور لوگوں نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

۷۷۰۔ حضرت جلاسؓ بن صلیت

حضرت جلاسؓ بن صلیت یربوعی۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے وضو کی کیفیت پوچھی تھی۔ ان سے ان کی بیٹی ام منقذ نے روایت کی ہے کہ یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور آپ سے وضو کی کیفیت پوچھی آپ نے فرمایا کہ ایک ایک مرتبہ (بھی تمام اعضا کا دھونا) کافی ہے اور دو مرتبہ (بہتر ہے) اور میں نے خود آپ کو تین تین مرتبہ دھوتے ہوئے دیکھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۷۱۔ حضرت جلاسؓ بن عمرو

حضرت جلاسؓ بن عمرو کندی۔ ان کی حدیث زید بن ہلال بن قطبہ کندی نے اپنے والد سے انہوں نے جلاس بن عمرو کندی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنی قوم یعنی بنی کندہ کے کچھ لوگوں کے ہمراہ نبیؐ کے حضور میں گیا تھا جب ہم لوگ اپنے وطن لوٹنے لگے تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ہمیں کچھ وصیت کیجیے آپ نے فرمایا کام کرنے والے کی انتہا ہوتی ہے اور ابن آدم کی

انتہا موت ہے پس تم اپنے پروردگار کا ذکر لازم کرلو کیونکہ وہ تم پر (ہر مصیبت کو) آسان کردے گا اور تمہیں آخرت کی طرف راغب کرے گا اس حدیث کو ابوموسیٰ نے اپنی سند سے لکھا ہے اور کہا ہے کہ علی بن قرین جو راوی حدیث ہیں ضعیف ہیں۔

۷۷۲۔ حضرت جلیبیبؓ

حضرت جلیبیبؓ۔ بضم جیم بروزن قندیل' یہ انصاری ہیں۔ ان کا ذکر ابو برزہ اسلمی کی حدیث میں ہے ایک انصاری مرد کی لڑکی کے نکاح کرادینے کے قصہ میں۔ یہ پستہ قامت اور کم رو تھے پس وہ انصاری یعنی لڑکی کا باپ اور اس کی ماں ان سے نکاح کرنا نہ چاہتے تھے مگر جب لڑکی نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارادہ ہے تو اس نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول پڑھا وما کان لمومن و لا مومنة اذا قضی الله ورسوله امرا ان یکون لهم الخیرة من امرهم .(احزاب:۳۶) ''کسی ایماندار مرد اور کسی ایماندار عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا حکم دیں تو ان کو اپنے اس کام میں اختیار باقی رہے یعنی اس کام کا کرنا ان پر ضروری ہے۔'' اور کہا کہ میں اس بات پر راضی ہوں اور اس کو برقرار رکھتی ہوں جو میرے لئے رسول اللہؐ نے پسند فرمائی ہے پس رسول اللہ نے اس لڑکی کے لئے دعا کی اور فرمایا کہ اے اللہ ان دونوں پر خیر (و برکت) نازل فرما اور ان کی زندگی کو تنگ نہ کر چنانچہ (اس دعا کا یہ اثر تھا کہ) تمام انصار سے زیادہ ان کے پاس مال و دولت تھی۔ ہمیں عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے کنانہ بن نعیم عدوی سے انہوں نے ابو برزہ اسلمی سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول اللہؐ اپنے کسی جہاد میں تھے جب آپ قتال سے فارغ ہوئے تو آپ نے (اپنے صحابہ سے) فرمایا کہ کیا تم کسی کو نہیں پاتے لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں واللہ ہم فلاں فلاں لوگوں کو نہیں پاتے (معلوم ہوتا ہے وہ شہید ہوگئے) آپ نے فرمایا مگر میں جلیبیب کو ڈھونڈ رہا ہوں تو لوگوں نے (انہیں مقتل میں تلاش کیا تو) سات آدمیوں کے پاس انہیں پایا جن کو انہوں نے قتل کیا تھا اور بعد سات آدمیوں کے قتل کے کافروں نے ان کو قتل کیا تھا پس یہ نبیؐ کے پاس لائے گئے اور آپ سے سب کیفیت بیان کی گئی آپ نے فرمایا انہوں نے سات آدمیوں کو قتل کیا بعد اس کے کافروں نے ان کو قتل کیا اور آپؐ نے فرمایا یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں یہی کلمہ آپ نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا بعد اس کے آپ نے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے پھر یہ نبیؐ کے دونوں ہاتھوں[۱] پر رکھ دیئے گئے پس ان کے لئے رسول اللہؐ کے دونوں ہاتھ تخت تھے یہاں تک کہ یہ دفن کر دیئے گئے اس حدیث میں غسل[۲] کا کچھ ذکر نہیں ہے اس حدیث کو ویلم بن غزوان نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۷۳۔ حضرت جلیحہؓ بن عبداللہ

حضرت جلیحہؓ بن عبداللہ بن محارب بن ناشب بن غیرة بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناة بن کنانہ بن خزیمہ۔ یہ واقدی کا قول ہے۔ اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ (ان کے والد کا نام) عبداللہ بن حارث لیثی (ہے) طائف میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شہید

---

۱ حضرت جلیبیب کی اس کی خوش قسمتی پر رشک آتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ آرزو پیدا ہوتی ہے کہ کاش بجائے ان کے میں ہوتا گو ایسی آرزو بھی سوادب سے خالی نہیں۔

۲ یہ حدیث حنفیہ کے موافق ہے حنفیہ کے نزدیک شہید بغیر غسل کے دفن کئے جاتے ہیں۔

ہوئے پس ابن اسحٰق نے محارب کی جگہ پر حارث کہہ دیا ہے اور باقی نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ اس کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الجیم والمیم

۷۷۴۔ حضرت جمانہؓ باہلی

حضرت جمانہؓ باہلی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ازدی نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے انہوں نے اپنی اسناد سے بکر بن خنیس سے انہوں نے عاصم بن عاصم سے انہوں نے جمانہ باہلی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ نے فرمایا جب اللہ عزوجل نے موسیٰ ﷺ کو فرعون کے لئے بددعا کرنے کی اجازت دی تو (موسیٰ علیہ السلام نے بددعا کی) فرشتوں نے آمین کہی اللہ نے فرمایا کہ میں نے تیری دعا اور ان لوگوں کی دعا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں قبول کر لی بعد اس کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہاد کرنے والوں کی ایذا سے بچو کیونکہ اللہ ان کے لئے غضبناک ہوتا ہے جیسا کہ پیغمبروں کے لئے غضبناک ہوتا ہے اور ان کی دعا بھی اسی طرح قبول کرتا ہے جس طرح پیغمبروں کی دعا قبول کرتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۷۵۔ حضرت جمدؓ کندی

حضرت جمدؓ کندی۔ حماد بن سلمہ نے عاصم بن بہدلہ سے روایت کی ہے کہ جمد کندی نے کہا مجھے ایک پیالہ مل جائے جس سے میں کچھ کھالوں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ مجھے بیٹے کی ولادت کی خوشخبری دی جائے پس نبیؐ سے یہ بات بیان کی گئی آپ نے پوچھا کہ اے جمد تم نے ایسا کہا تھا انہوں نے کہا ہاں تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اولاد تو ثمرہ قلب اور خنکی چشم ہیں اور (وہ ایسی محبوب چیز ہیں کہ) ان کی وجہ سے آدمی رنجیدہ ہوتا ہے اور بخیل بن جاتا ہے اور بزدل ہو جاتا ہے (تم ان کی ایسی ناقدری کرتے ہو) اس حدیث کو سفیان نے سلیمان سے انہوں نے خیثمہ سے روایت کیا ہے کہ اشعث بن قیس کندی کو بیٹے کے ولادت کی بشارت دی گئی اور وہ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس کے بعد راوی نے ویسی ہی حدیث بیان کی اور اس حدیث کو مجالد نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ اشعث ابن قیس الخ

ابونعیم نے کہا ہے کہ یہی مشہور اور مستفیض ہے اور حماد بن سلمہ نے اشعث بن قیس کو بسبب (اپنی اولاد سے) محبت نہ کرنے کے پتھر سے تشبیہ دی اسی باعث سے ان کا لقب جمد رکھا جمد بفتح جیم وسکون میم ہے۔ میں قبیلہ کندہ میں جمد نام کا کوئی شخص نہیں جانتا سوا اس جمد کے جوان چار بادشاہوں میں سے تھا جن کے لئے رسول اللہ ﷺ نے بددعا فرمائی تھی اور وہ زمانہ جہالت میں بحالت کفر قتل کر دیئے گئے۔ واللہ اعلم

۷۷۶۔ حضرت جمرہؓ بن عوف

حضرت جمرہؓ بن عوف۔ کنیت انکی ابویزید ہے۔ ان کا شمار اہل فلسطین میں ہوتا ہے۔ ان کی حدیث ان کی اولاد کے پاس ہے۔ دہاس بن علاق بن ہاشم بن یزید بن جمرہ نے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا اور انہوں نے اپنے دادا یزید بن جمرہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میرا باپ جمرہ بن عوف اور میرا چچا حریث نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

جب وہ رسول اللہؐ کے پاس آئے تو آپؐ نے ان کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۷۷۔حضرت جمرہؓ بن نعمان

حضرت جمرہؓ بن نعمان بن ہوذہ بن مالک بن سعمان بن بیاع بن دلیم بن عدی بن حزاز بن کاہل بن عذرہ بنی عذرہ کے سردار تھے۔عذرہ کے وفد کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور ان کا صدقہ آپ کے پاس لائے تھے یہ طبری کا قول ہے۔انہوں نے نبی سے روایت کی ہے کہ آپ نے (ان کو قربانی کے) بال اور خون کے دفن کر دینے کا حکم دیا تھا نبیؐ نے انہیں وادی قری میں اتنی زمین معافی میں دی تھی جس میں ان کا کوڑا جا سکے اور ان کا گھوڑا دوڑ سکے۔یہ پہلے شخص ہیں جو عذرہ کا صدقہ نبیؐ کے پاس لے کے آئے تھے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے ان کے نسب سے تین آدمیوں کو ساقط کر دیا ہے انہوں نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے بیاع بن کاہل بن عذرہ مگر جو ہم نے بیان کیا وہ صحیح ہے ابن ماکولا اور ابن کلبی وغیرہ ہمانے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

۷۷۸۔حضرت جمہانؓ اعمی

حضرت جمہانؓ اعمی۔ہمیں ابوغانم محمد بن ہبۃ اللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالظفر سعید بن سہل فلکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن عبیداللہ اخرم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر بن علی قامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس اصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ربیع بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسد بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن طریف نے ایوب بن موسیٰ سے انہوں نے مقبری سے انہوں نے ذکوان سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ رسول اللہؐ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ جمہان اعمیٰ آ گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (اے ام سلمہ) ان سے چھپو۔انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ جمہان تو اندھے ہیں آپ نے فرمایا کہ عورتوں کو بھی مردوں کا دیکھنا مکروہ ہے جس طرح کہ مردوں کا عورتوں کا دیکھنا مکروہ ہے۔

۷۷۹۔حضرت جمیعؓ بن مسعود

حضرت جمیعؓ بن مسعود بن عمرو بن اصرم بن سالم بن مالک بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی سالمی۔یہی ہیں جنہوں نے اپنا تمام سامان اللہ عزوجل کی راہ میں خیرات کر دیا تھا یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۷۸۰۔حضرت جمیلؓ بن بصرہ

حضرت جمیلؓ بن بصرہ غفاری۔بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام حمیل بضم حاء وفتح میم یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں (ان کا نام) بصرہ ابن ابی بصرہ (ہے) مصر میں رہتے تھے اور وہیں ان کا ایک گھر تھا۔مقبری نے ابوہریرہ سے انہوں نے جمیل غفاری سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوا تین مسجدوں کے (اور کسی مسجد کی زیارت کے لئے) سفر نہ کیا جائے (وہ تین مسجدیں یہ ہیں) مسجد مکہ یعنی کعبہ اور میری یہ مسجد اور مسجد بیت المقدس۔ابن ماکولا نے کہا ہے کہ جمیل بضم حامہملہ وفتح

میم کنیت ان کی ابوبصرہ غفاری ہے نام ان کا حمیل بن بصرہ ہے۔ علی بن مدینی نے کہا ہے کہ (امام) مالک نے زید بن اسلم کی حدیث میں مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں جمیل سے ملاقات کی یعنی (ان کا نام جمیل) جیم کے ساتھ انہوں نے بتایا اور دراوردی اور ابی نے بھی ان کی موافقت کی ہے اور روح بن قاسم نے زید بن اسلم سے حمیل حا مہملہ کے ساتھ روایت کیا ہے اور سعید بن ابی مریم نے محمد بن جعفر سے انہوں نے زید سے انہیں کے موافق نقل کیا ہے اور ابن الہاد نے کہا ہے کہ (ان کا نام) بصرہ بن ابی بصرہ ہے۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ صحیح حمیل ہے یعنی بضم حاء اور انہوں نے کہا ہے کہ اسی پر سب کا اتفاق ہے۔ یہ جمیل بیٹے ہیں بصرہ بن وقاص بن حاجب بن غفار کے ان سے عمرو ابن عاص اور ابوہریرہ اور ابوتمیم حبشانی اور تمیم بن فرع مہری نے اور مرثد بن عبداللہ یزنی وغیرہم نے روایت کی ہے ابن ماکولا کا کلام ختم ہوگیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے یہاں لکھا ہے اور ابوعمر نے حمیل بحاء مہملہ میں لکھا ہے۔

۷۸۱۔ حضرت جمیلؓ بن ردام

حضرت جمیلؓ بن ردام عذری۔ انہیں نبیؐ نے مقام رمداء معافی میں دیا تھا عمرو بن حزم نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے جمیل بن ردام کو یہ تحریر لکھ کے دی تھی **هذا ما اعطى محمد رسول الله جميل بن روام العذری اعطاه الرمدا لا يحاقه فيه احد** ''یہ سند ہے اس) عطیہ (کی) جو محمد رسول اللہ نے جمیل بن ردام عذری کو دیا میں نے انہیں مقام رمدا' دیدیا کوئی اس میں ان کا شریک نہیں ہے۔۱۲''

۷۸۲۔ حضرت جمیلؓ بن عامر

حضرت جمیلؓ بن عامر بن حذیم بن سلامان بن ربیعہ بن عریج بن سعد بن جمح القرشی جمحی۔ سعید بن عامر کے بھائی ہیں اور دادا ہیں نافع بن عمر بن عبداللہ بن جمیل جمحی مکی محدث کے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔

۷۸۳۔ حضرت جمیلؓ بن معمر

حضرت جمیلؓ بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی بھائی ہیں سفیان بن معمر کے اور چچا ہیں حاطب اور حطاب فرزندان حارث ابن معمر کے۔ زبیر نے کہا ہے کہ جمیل اور سفیان کی کوئی اولاد نہیں ہے ہاں ان کے بھائی حارث کے البتہ اولاد تھی یہ کوئی راز جو ان سے بیان کیا جائے چھپاتے نہ تھے اس بارے میں ان کا واقعہ عمر بن خطاب کے ساتھ مشہور ہے اسی وجہ سے ان کا نام ذوقلبین رکھا گیا تھا اور انہیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی **ما جعل الله لرجل من قلبين فی جوفه** ''اللہ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔'' بقول بعض جمیل سال فتح مکہ میں اسلام لائے بہت معمر تھے رسول اللہ کے ہمراہ حنین میں شریک تھے اور انہوں نے زہیر بن ابجر کو گرفتار کر کے قتل کیا تھا اسی واسطے ابوخراش ہذلی نے جمیل بن معمر سے مخاطب ہو کر یہ شعر کہے تھے

فاقسم لو لاقيته غير موثق	لا بک بالجزع الضباع النوهل
وكنت جميل اسوء الناس صرعة	ولكن اقران الظهور مقاتل

ولیس کعهد الداریا ام مالک ولکن احاطت بالرقاب السلاسل

قسم کھاتا ہوں کہ اگر میں اسے کھلا ہوا (یعنی بے قید) پا جاؤں۔ تو میں اسے اس طرح رولائیں جیسے پیاسی اونٹنیاں چیختی ہیں۔ اے جمیل تو نے بہت ہی نامردی کا حملہ کیا (کہ ایک دست و پابستہ قیدی کو قتل کیا) مردوں کا کام یہ ہے کہ ہتھیار بند حریف سے لڑیں۔ اے ام مالک اس زمانے کا ایسا معاملہ نہ تھا۔ بلکہ (افسوس ہے کہ) گردنوں میں زنجیریں پڑی ہوئی تھیں۔

اپنے والد کے ہمراہ جنگ فجار میں شریک تھے۔ زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ عمر بن خطاب ﷺ عبدالرحمٰن ﷺ بن عوف کے یہاں (ایک مرتبہ) گئے تو انہیں سنا کہ وہ نصب میں یہ گا رہے ہیں

وکیف ثوائی بالمدینة بعد ما قضی وطرا منها جمیل بن معمر

"میں مدینہ میں رہ کر کیا کروں جبکہ جمیل بن معمر اس سے اپنا مقصد پورا کر چکے۔" نصب ایک راگ کی قسم کا نام ہے۔

حضرت عمر بن خطاب جوان کے پاس گئے تو کہا کہ اے ابومحمد یہ کیا (کہہ رہے ہو) انہوں نے کہا جب ہم اپنے گھروں میں تنہا ہوتے ہیں جو کچھ اور لوگ کہا کرتے ہیں وہی ہم بھی کہتے ہیں محمد بن یزید نے جس نے اس حدیث کو روایت کیا تو انہوں نے اس کو الٹ دیا ہے اور کہا ہے کہ حضرت عمر اس شعر کو پڑھ رہے تھے اور عبدالرحمٰن بن عوف ان کے پاس آئے تھے مگر زبیر اس واقعہ کو ان سے زیادہ جانتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کے نسب میں زیادتی کر دی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ جمیل بن معمر بن حارث بن معمر بن حبیب مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔

۷۸۴۔ حضرت جمیل رضی اللہ عنہ نجرانی

حضرت جمیل رضی اللہ عنہ نجرانی۔ محکم بن صالح ضبی نے اسماعیل بن رجاء زبیدی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے جمیل نجرانی کہتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں آپ کی وفات سے ایک سال پہلے حاضر ہوا تھا آپ فرماتے تھے کہ میں ہر دوست کی دوستی سے علیحدہ نہ ہوں اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر کو دوست بناتا مگر وہ میرے دینی بھائی اور میرے رفیق غار ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہے۔

باب الجیم والنون

۷۸۵۔ حضرت جناب رضی اللہ عنہ ابوخابط

حضرت جناب رضی اللہ عنہ ابوخابط۔ کنیت ان کی ابوخابط کنانی ان کی حدیث سعید بن مسیّب نے خابط بن جناب سے انہوں نے اپنے والد جناب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ایک روز جنگل میں تھا کہ اس عرف سے ایک بہت بڑا لشکر نکلا تو کسی نے کہا کہ یہ رسول اللہ ہیں (اور یہ ان کا لشکر ہے) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۸۶۔ حضرت جنابؓ بن قیظی

حضرت جنابؓ بن قیظی انصاری۔ جنگ احد میں شہید ہوئے یہ ابن اسحٰق کا قول ہے مروزی نے ابوایوب سے انہوں نے ابن سعد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے اس کو روایت کیا ہے اور لوگوں نے کہا ہے کہ (ان کا نام حباب بن قیظی (ہے) بضم حا و با موحدہ اور بعض لوگ کہتے ہیں خباب بخائے معجمہ مگر حائے مہملہ کے ساتھ صحیح ہے۔

۷۸۷۔ حضرت جنابؓ کلبی

حضرت جنابؓ کلبی۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے آپ کو ایک میانہ قد آدمی سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جبریل میرے داہنی جانب اور میکائیل میری بائیں جانب ہیں اور فرشتوں نے میرے لشکر پر سایہ کیا ہے پس (اب کوئی خوف نہیں ہے) تم اپنے کچھ شعر سناؤ اس شخص نے تھوڑی دیر سر جھکانے کے بعد کہا

یا رکن معتمد وعصمة لائذ	وملاذ منتجع وجار مجاور
یا من تخیره الاله لخلقه	فحباه بالخلق الزکی الطاهر
انت النبی وخیر عصبة ادم	یا من یجود کفیض بحر زاخر
میکال معک وجبرائیل کلاهما	مدد لنصرک من عزیز قاهر

اے رکن معتمد اور اے جویا سے پناہ کو پناہ دینے والے۔ اور اے بھوکوں کے جائے پناہ اور خائف کو امن دینے والے اے وہ (نبی) جسے اللہ نے اپنی مخلوق کے لئے منتخب فرمایا اور عمدہ اور پاکیزہ عادات سے انہیں آراستہ کیا آپ نبی ہیں اور آدم کی عصمت کا بہتر ذریعہ ہیں اے وہ بزرگ جو مثل دریائے رواں کے بخشش کرتے ہیں۔ میکائیل اور جبرائیل دونوں آپ کے ساتھ ہیں خداوند غالب قاہر کی طرف سے آپ کی مدد کرنے کے لئے۔

جناب کہتے تھے میں نے پوچھا کہ یہ شاعر کون ہیں تو کسی نے کہا کہ یہ حسان ہیں پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ان کے لئے دعا مانگ رہے تھے اور تعریف کرتے تھے۔

۷۸۸۔ حضرت جنادحؓ بن میمون

حضرت جنادحؓ بن میمون۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۸۹۔ حضرت جنادہؓ بن ابی اُمیہ

حضرت جنادہؓ بن ابی اُمیہ۔ یہ جنادہ بیٹے ہیں ابوامیہ کے ازدی ہیں بعد کو زہرانی ہوئے۔ ابوامیہ کا نام مالک ہے۔ یہ ابوعمر نے خلیفہ وغیرہ سے نقل کیا ہے اور بخاری نے کہا ہے کہ ابوامیہ کا نام کثیر ہے اور ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے انہوں نے جنادہ بن ابی امیہ دوسی سے (ایک روایت نقل کی ہے اور) کہا ہے کہ نام ابوامیہ کا کبیر ہے۔ جنادہ کے والد بھی صحابی ہیں۔ شامی ہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے ان کی اولاد کوفہ میں ہے۔ محمد بن سعد کاتب واقدی نے کہا ہے کہ جنادہ بن ابی امیہ جنادہ بن مالک کے علاوہ ہیں جن کا

ذکر آئے گا ابوعمر نے کہا ہے کہ محمد بن سعد کا قول صحیح ہے اس فن کے علما کے نزدیک یہ دو شخص ہیں انہوں نے کہا ہے کہ جنادہ بن ابی امیہ غزوہ روم کے لئے حضرت معاویہ کی طرف سے سفر دریا میں تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے سے لے کر یزید کے زمانے تک وہیں رہے باستثناء ایام فتنہ ۵۹ ہجری میں انہوں نے جاڑے کا زمانہ دریا میں ختم کیا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ کم سن صحابہ میں تھے انہوں نے نبی سے حدیثیں سنیں تھیں اور معاذ بن جبل سے اور عبادہ بن صامت سے اور ابن عمر سے روایت بھی کی ہے۔ ان سے ابوقبیل معافری نے اور مرثد بن عبداللہ اور بسر بن سعید اور شیبم بن بیتان اور حارث بن یزید حضرمی نے روایت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے لیث سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے ابوالخیر سے نقل کر کے بیان کیا کہ جنادہ بن ابی امیہ ان سے بیان کرتے تھے کہ کچھ لوگوں نے اصحاب نبیؐ سے باہم اختلاف کیا بعض کہتے تھے کہ ہجرت ختم ہوگئی (بعض کہتے تھے کہ ختم نہیں ہوئی۔ جنادہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہؐ کے پاس چلا گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہجرت ختم ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک جہاد[1] باقی ہے ہجرت کبھی ختم نہ ہوگی۔ ان کی ایک حدیث صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی بابت بھی منقول ہے ان کی وفات ملک شام مین ۸۰ ہجری میں ہوئی۔ یہ کم سن صحابہ میں تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے ان کے والد کا نام کبیر نہیں بتایا انہوں نے کبیر کو ان جنادہ کا والد قرار دیا ہے جن کا ذکر ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس تذکرہ کے بعد کریں گے۔

۷۹۰۔ حضرت جنادہؓ بن ابی امیہ

حضرت جنادہؓ بن ابی امیہ۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ (ان) ابوامیہ کا نام کبیر ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں انہوں نے کہا ہے کہ محمد بن اسماعیل بخاری نے بیان کیا ہے کہ ابوامیہ کا نام کثیر ہے۔ ان کی وفات ۶۷ ہجری میں ہوئی۔ ابوعبداللہ صنابحی نے روایت کی ہے کہ جنادہ بن ابی امیہ کچھ لوگوں کے امام بنے جب نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو (نیت باندھنے سے پہلے) اپنی داہنی جانب مڑ کر دیکھا اور پوچھا کہ تم لوگ (میری امامت پر) راضی ہو ان لوگوں نے کہا ہاں پھر بائیں جانب (والوں سے) بھی انہوں نے اسی طرح (سوال) کیا بعد اس کے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی قوم کا امام بنے اور وہ لوگ اس کی امامت سے ناخوش ہوں تو اس کی نماز اس کے حنجر و گردن سے نیچے نہ اترے گی (یعنی اس نماز کا اثر اس کے دل پر کچھ نہ ہوگا) یہ قول ابن مندہ کا ہے۔ ابونعیم نے ان کا ذکر لکھ کر کہا ہے کہ میرے نزدیک یہ وہی جنادہ بن ابی امیہ ازدی ہیں جن کا ذکر ہو چکا بعض متاخرین رواۃ نے ان کے درمیان میں فرق کر دیا ہے حالانکہ یہ دونوں میرے نزدیک ایک ہیں اور انہوں نے یہ حدیث بھی ذکر کی ہے کہ جو شخص کچھ لوگوں کا امام بنے اور وہ لوگ (اس کی امامت سے) خوش نہ ہوں الخ باقی رہے ابوعمر تو انہوں نے پہلے تذکرہ میں تو کہا ہے کہ ان کے والد کا نام کبیر ہے اور اس تذکرے کو بالکل انہوں نے لکھا ہی نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بھی ان دونوں کو ایک سمجھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] جہاد کے باقی رہنے کا مطلب ہے کہ جب تک اس کا سبب یعنی مشرکوں کی مخالفت باقی رہے۔

۷۹۱۔ حضرت جنادہؓ بن ابی امیہ ازدی

حضرت جنادہؓ بن ابی امیہ ازدی۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ مصر میں فروکش تھے اور ان کی اولاد کوفہ میں تھی۔ ابوامیہ کا نام کثیر ہے۔ یہ بخاری کا قول ہے۔ ان کی وفات ۶۷ ہجری میں ہوئی۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے روایت کی ہے کہ حذیفہ بارقی نے ان سے بیان کیا کہ جنادہ بن ابی امیہ ان سے بیان کرتے تھے کہ آٹھ آدمی بن میں ایک یہ بھی تھے رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گئے رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن ان کے سامنے کھانا رکھوایا اور فرمایا کہ کھاؤ ان لوگوں نے کہا ہم روزہ دار ہیں آپ نے فرمایا کیا تم نے کل بھی روزہ رکھا تھا اس کے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی۔

اس تذکرہ کو صرف ابونعیم نے لکھا ہے پس انہوں نے جنادہ بن ابی امیہ کے تین تذکرے لکھے ان میں سے ایک یہ ہے اور دوسرا تذکرہ جنادہ بن ابی امیہ کا جن کی نسبت کہا ہے کہ ابوامیہ کا نام کبیر ہے اور امامت والی حدیث ان سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ میرے نزدیک جنادہ بن ابی امیہ ازدی ہیں۔ جن کا ذکر اس تذکرے میں ہوا اور وہ دونوں ایک ہیں اور تیسرا تذکرہ جنادہ بن ابی امیہ زہرانی کا جنہوں نے بحری جہاد کیا تھا اور ان سے ہجرت کی حدیث روایت کی ہے اور ان تینوں کو انہوں نے ایک کہا ہے پھر معلوم نہیں کہ انہوں نے یہ تذکرہ کیوں لکھا۔ ابن مندہ نے جنادہ بن ابی امیہ کے صرف دو تذکرے لکھے ہیں۔ واللہ اعلم اور ابوعمر نے تصریح کی ہے کہ اس نام کے دو شخص ہیں ایک جنادہ بن ابی امیہ ازدی زہرانی جن کے والد کا نام کبیر ہے دوسرے جنادہ بن مالک۔ واللہ اعلم۔

۷۹۲۔ حضرت جنادہؓ بن جراد

حضرت جنادہؓ بن جراد عیلانی اسدی۔ بنی عیلان میں سے ایک شخص ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ ان سے زیاد ابن قریع نے جو عیلان ابن جاوہ میں سے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے حضور میں کچھ اونٹ لے کر گیا جن کی ناک پر میں نے داغ دیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اے جنادہ چہرے کے سوا اور کوئی ہڈی تمہیں نہ ملی جس پر داغ دیتے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے آگے (یعنی قیامت کے دن) قصاص [1] (ہونے والا) ہے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ان کا معاملہ آپ کے اختیار میں ہے آپ نے فرمایا کہ میرے پاس ایسے اونٹ لاؤ جن پر داغ نہ ہو چنانچہ میں ایک ابن لبون [2] اور ایک حقہ آپ کی خدمت میں لے کر گیا اور میں نے داغ دینے کا آلہ ان کے گردن کے محاذی رکھا آپ نے فرمایا پیچھے ہٹاؤ اور آپ برابر یہی فرماتے رہے کہ پیچھے ہٹاؤ یہاں تک کہ جب میں ران تک پہنچا اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا علی برکتہ اللہ پس میں نے ان کی ران میں داغ دے دیا صدقہ [3] کے اونٹ صرف دو حقہ (میرے ذمہ) تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ عیلانی اسدی۔ میں اس نسب کو نہیں جانتا۔ عیلان تو

---

[1] یعنی اس کا عوض تم سے لیا جائے گا۔

[2] ابن لبون اس اونٹ کو کہتے ہیں جو پورے دو برس کا ہو کر تیسرے برس میں شروع ہو گیا ہو اور حقہ وہ اونٹ جس کی عمر کے تین برس پورے ہو کر چوتھا برس شروع ہو گیا ہو۔

[3] یعنی خدا کا نام لے کر یہیں داغ دے دو۔

بیٹے ہیں جاوہ بن معن کے اور معن کی اولاد قبیلہ باہلہ میں منسوب ہے پس یہ عیلانی باہلی ہوں گے باقی رہے اسدی تو شاید قبیلہ اسد میں ان کی حلف رہی ہو ورنہ یہ ان میں سے نہیں ہیں۔ ابواحمد عسکری نے قبیلہ باہلہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۷۹۳۔ حضرت جنادہؓ بن زید حارثی

حضرت جنادہؓ بن زید حارثی۔ اعراب بصرہ میں سے ہیں۔ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں اس کی سند میں کچھ کلام ہے ان سے ان کی بیٹی ام متلمس نے اپنے والد جنادہ بن زید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں وفد بن کے گیا تھا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنی قوم یعنی قبیلہ بیلہ بلحارث کا جو اہل بحرین میں سے وفد ہوں آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ ہمارے دشمن یعنی قبیلہ ربیعہ اور مضر کے مقابلہ میں ہماری مدد کرے یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو جائیں چنانچہ آپ نے اللہ سے دعا فرمائی اور ایک تحریر بھی لکھ دی وہ تحریر ہمارے پاس اب تک ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۹۴۔ حضرت جنادہؓ بن سفیان

حضرت جنادہؓ بن سفیان۔ انصاری ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں جمحی اس لئے کہ ان کے والد سفیان معمر بن حبیب بن حذافہ بن جمح کی طرف منسوب ہیں اور منسوب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ معمر نے ان کو مکہ میں متبنیٰ کیا تھا۔ ہم نے ان کا حال سفیان کے نام میں ذکر کیا ہے یہ انصار میں سے ہیں بنی زریق بن عامر کے خاندان سے جو بنی جشم بن خزرج کی ایک شاخ ہے مگر ان پر معمر بن حبیب جمحی کا نسب غالب ہے یہ اور ان کی اولاد انہیں کی طرف منسوب ہے جنادہ اور ان کے بھائی جابر اور ان کے والد سفیان (تینوں آدمی) سرزمین حبش سے آئے تھے اور حضرت عمر بن خطاب کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی یہ ابن اسحق کا قول ہے اور جنادہ اور جابر دونوں بیٹے ہیں سفیان کے اور (اخیافی) بھائی ہیں شرحبیل بن حسنہ کے کیونکہ ان کے والد سفیان نے حسنہ سے جو شرحبیل کی والدہ تھیں مکہ میں نکاح کیا تھا اور ان کی اولاد ان سے ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۷۹۵۔ حضرت جنادہؓ بن عبداللہ

حضرت جنادہؓ بن عبداللہ بن علقمہ بن مطلب بن عبد مناف۔ ان کے والد عبداللہ ہیں۔ کنیت ان کی ابونبقہ ہے جنادہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۷۹۶۔ حضرت جنادہؓ بن مالک

حضرت جنادہؓ بن مالک ازدی۔ مصر میں رہتے تھے اور ان کی اولاد کوفہ میں ہے۔ ان کی حدیث مرثد بن عبداللہ یزنی یعنی ابوالخیر نے حذیفہ ازدی سے انہوں نے جنادہ ازدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ازد کے سات آدمیوں کے ہمراہ جن میں آٹھواں میں تھا جمعہ کے دن رسول اللہؐ کے حضور میں گیا ہم لوگ روزہ دار تھے رسول اللہؐ نے ہمیں کھانے کے لئے بلایا کھانا آپ کے سامنے رکھا ہوا تھا ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ ہم لوگ روزہ دار ہیں حضرت نے فرمایا کیا تم نے کل بھی روزہ رکھا تھا ہم نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ کیا کل روزہ رکھو گے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یہ بھی ارادہ نہیں ہے آپ نے فرمایا تو (آج

بھی) روزہ [1] نہ رکھو یہ ابن مندہ کا کلام تھا۔ ابو نعیم نے بھی جنادہ بن مالک کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ کنیت ان کی ابوعبید اللہ ہے اوران کی اولاد کوفہ میں ہے انہوں نے ان کی حدیث مصعب ابن عبید اللہ بن جنادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا جنادہ بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ نے فرمایا تین باتیں افعال جاہلیت سے ہیں ان کو اہل اسلام میں بھی نہیں چھوڑتے کواکب [2] سے پانی برسنے کی خواہش کرنا' نسب میں طعن کرنا' میت پر (بآواز بیان کرکے) رونا۔ ابوعمر نے بھی اسی طرح ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

باقی رہی جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی حدیث تو اس کو ابونعیم نے ایک علیحدہ تذکرہ میں جنادہ بن ابی امیہ ازدی کے بیان میں لکھا ہے جن کی کنیت ابوعبید اللہ ہے ہم ان کا ذکر کر چکے اور ابوعمر نے اس حدیث کو جنادہ بن ابی امیہ ازدی زہرانی کے بیان میں لکھا ہے اورانہوں نے ان کو ابن مالک اور ابن کثیر لکھا ہے المختصر اس میں لوگوں کا اختلاف ہے ابوعمر نے تو اس بات کی تصریح کردی ہے کہ یہ دو شخص ہیں ایک جنادہ بن ابی امیہ اور دوسرے جنادہ بن مالک اور انہیں سے رونے کے متعلق حدیث مروی ہے اور ابونعیم نے ایک تذکرہ قائم کیا ہے جنادہ بن ابی امیہ ازدی کا اور کنیت ان کی ابوعبید اللہ ہے وہ مصر میں رہتے تھے اور اولاد ان کی کوفہ میں ہے اوران سے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی حدیث روایت کی ہے اور دوسرا تذکرہ قائم کیا ہے جنادہ بن ابی امیہ کا جن کے والد کا نام کبیر ہے جنہوں نے امامت کی حدیث روایت کی ہے اور تیسرا تذکرہ قائم کیا ہے جنادہ بن ابی امیہ ازدی زہرانی کا جو فتح مصر میں شریک تھے ان سے ہجرت کی حدیث روایت کی ہے بعد اس کے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے جنادہ سے امامت کی اور ہجرت کی حدیث روایت کی اوران کے دو تذکرے لکھے ہیں صحابہ کا تذکرہ بڑھانے کے لئے حالانکہ یہ تینوں یعنی جنادہ ازدی اور جنادہ زہرانی اور جنادہ جن کی حدیث حذیفہ نے روزے کے متعلق روایت کی ہے میرے نزدیک ایک ہیں مگر ابن مندہ نے جنادہ بن ابی امیہ کے دو تذکرے لکھے ہیں اور ایک تذکرہ جنادہ بن مالک کا لکھا ہے اوران کو تین شخص قرار دیا ہے اوران کے متعلق کچھ کلام نہیں کیا اس سے معلوم ہوا کہ وہ ان کو تین آدمی سمجھتے ہیں۔ ابوعمر اور ابونعیم کا کلام صحت کے بہت ہی قریب ہے۔ واللہ اعلم

۷۹۷۔ حضرت جنادہؓ ازدی

حضرت جنادہؓ ازدی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے جنادہ بن مالک کے بعد ان کا ذکر کیا ہے اور ان کو ایک دوسرا شخص قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ جنادہ ازدی کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ مصری ہیں۔ لیث نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے حذیفہ ازدی سے انہوں نے جنادہ ازدی سے روایت کی ہے۔ اس میں اور جنادہ بن ابی امیہ کے تذکرہ میں ابن ابی حاتم سے وہم ہوگیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ جنادہ وہی ہیں جن کا ذکر اس تذکرے میں ہو چکا ہے جو اس سے پہلے گزر چکا اوران کی حدیث جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی بابت ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے میں نہیں جانتا کہ ان کا تذکرہ علیحدہ کیوں لکھا حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔

---

[1] حنفیہ کے نزدیک بالتخصیص جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے یہ حدیث ان کی موید ہے۔

[2] کواکب سے پانی برسنے کی خواہش کا مطلب ہے کہ جس طرح نجومی پانی برسنے کو بلکہ کل تغیرات عالم کو کواکب کی تاثیرات سمجھتے ہیں اس طرح سمجھے۔

۷۹۸۔حضرت جنادہؓ

حضرت جنادہؓ۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔انہیں نبی ﷺ نے ایک خط لکھا تھا ان کا ذکر عمرو بن حرم کی حدیث میں ہے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنادہ کو ایک خط لکھا تھا (جس کی عبارت یہ ہے)بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا كتاب من محمد رسول الله بجنادة وقومه ومن اتبعه باقام الصلوة وايتا الزكاة واطاع الله ورسوله واعطى الخمس من المغانم خمس الله وفارق المشركين فان له ذمة الله وذمة محمد ''شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے جنادہ اور ان کی قوم کے ان لوگوں کے نام جنہوں نے نماز پڑھنے میں اور زکوۃ دینے میں جنادہ کی پیروی کی ہو اور اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبرداروں اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ خدا کے نام پر نکالتے ہوں اور مشرکوں سے علیحدہ ہو گئے ہوں کہ بہ تحقیق وہ اللہ کی پناہ میں ہیں۔اور محمد (ﷺ) کی پناہ میں ہیں۔۱۲'' ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۹۹۔حضرت جنبذؓ

حضرت جنبذؓ۔باء موحدہ سے پہلے نون ہے اور آخر میں ذال معجمہ ہے۔امیر ابونصر نے کہا ہے کہ یہ جنبذ بیٹے ہیں سبع کے وہ کہتے تھے کہ میں نے صبح کو تو رسول اللہ ﷺ سے بحالت کفر جنگ کی اور شام کو مسلمان ہو کر آپ کی طرف سے (کافروں سے) لڑا اس حدیث کو ابوسعید مولی بنی ہاشم نے حجر یعنی ابوخلف سے انہوں نے عبداللہ بن عوف سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے میں نے جنبذ سے سنا ہے خطیب ابوبکر کہتے تھے میں نے اس حدیث کو ابن الفرات کی کتاب میں انہیں کے خط سے لکھا ہوا دیکھا ہے انہوں نے ابوالفتح ازدی سے انہوں نے ابویعلی سے انہوں نے محمد بن عباد سے انہوں نے جنبذ سے روایت کی ہے اسی طرح لکھا ہوا ہے اور وہ قوی الحافظہ اور حجت فی النقل ہے۔

۸۰۰۔حضرت جندبؓ بن جنادہ

حضرت جندبؓ بن جنادہ بن سفیان بن عبید بن حرام بن غفار بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ ابن الیاس بن مضر۔بعض لوگ اس کے علاوہ اور کچھ کہتے ہیں۔کنیت ان کی ابوذر غفاری ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ آئے گا۔یہ اس وقت اسلام لائے تھے جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے۔اول الاسلام تھے یہ چوتھے مسلمان تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ پانچویں مسلمان تھے ان کے نام میں اور ان کے نسب میں بہت اختلاف ہے یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ کو اسلامی سلام کیا جب یہ مسلمان ہو چکے تو اپنی قوم کے پاس لوٹ کے آئے اور وہیں مقیم رہے یہاں تک کہ نبیؐ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی پھر یہ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے بعد اس کے کہ جنگ بدر اور احد اور خندق ہو چکی تھی اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے تین برس پہلے سے یہ خدا کی عبادت کیا کرتے تھے۔انہوں نے نبی ﷺ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ خدا کی راہ میں ان کو کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خیال نہ ہوگا اور یہ کہ حق بات کہہ دیا کریں گے گو وہ تلخ ہو۔

ہمیں ابراہیم بن محمد اور اسماعیل بن عبیداللہ اور ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن نمیر نے اعمش سے انہوں نے عثمان بن عمیر یعنی ابوالیقظان سے انہوں نے ابوحرب سے انہوں نے ابوالاسود دیلی سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے (اپنے اوپر) نہیں اٹھایا کسی ایسے شخص کو جو ابوذر سے زیادہ راست گفتار ہو۔ روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ابوذر دنیا میں عیسیٰ بن مریم کے زہد پر چل رہے ہیں۔

ان سے حضرت عمر بن خطاب اور ان کے بیٹے عبداللہ بن عمر نے اور ابن عباس نے اور بہت صحابہ نے روایت کی ہے پھر بعد وفات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہ ملک شام چلے گئے تھے اور برابر وہیں رہے یہاں تک کہ حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو انہوں نے حضرت معاویہ کی شکایت پر ان کو بلالیا اور ان کو ربذہ میں رہنے کو جگہ دی (چنانچہ یہ وہیں رہنے لگے) یہاں تک کہ وہیں ان کی وفات ہوگئی۔ ہمیں ابوبکر محمد بن عبدالوہاب بن عبداللہ بن علی انصاری نے جو ابن شیرجی کے نام سے مشہور ہیں اور کئی لوگوں نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن حسن شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شریف ابوالقاسم علی بن ابراہیم بن عباس بن حسن بن حسین یعنی ابوالحسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ محمد بن علی بن یحییٰ بن سلوان مازنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم فضل بن جعفر تمیمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی عبدالرحمٰن بن قاسم بن فرج بن عبدالواحد ہاشمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن عبدالعزیز نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے ابوذر سے روایت کر کے خبر دی وہ رسول اللہ ﷺ سے اور آپ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے اور وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے تھے کہ اس نے فرمایا اے میرے بندو میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے اور اس کو تمہارے لئے بھی حرام کردیا ہے پس اے میرے بندو باہم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو تم رات دن خطا کرتے رہتے ہو اور میں ہی ہوں جو خطاؤں کو بخشتا ہوں اور کچھ پروا نہیں کرتا پس تم مجھ سے بخشش طلب کرو میں تمہاری خطائیں بخش دوں گا اے میرے بند تم سب بھوکے ہو سوا اس کے جس کو میں کھلاؤں پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو تم سب ننگے ہو سوا اس کے جسے میں پہناؤں پس تم مجھ سے کپڑا طلب کرو میں تمہیں کپڑا دوں گا۔ اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور انس اور جن سب ایک بہت بڑے بدکار شخص کے مثل ہوجائیں تو یہ بات میری بادشاہت میں کچھ بھی نقصان پیدا نہ کرے گی اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور انس وجن ایک بہت بڑے متقی شخص کے مثل ہوجائیں تو یہ بات میری بادشاہت میں کچھ بھی زیادتی نہ پیدا کرے گی۔ اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے انس اور جن سب ایک مقام میں جمع ہو کر مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک جو وہ مانگے دے دوں تو یہ بات میری سلطنت میں کچھ بھی کمی نہ پیدا کرے گی مگر اس قدر جس قدر کہ دریا میں سوئی کے ایک مرتبہ ڈبونے سے دریا کا پانی کم ہو جاتا ہے۔ اے میرے بندو یہ تمہارے اعمال ہیں جن کی میں تمہیں پاداش دیتا ہوں پس اگر کوئی شخص بھلائی پائے تو اسے چاہیے کہ اللہ کا شکر کرے اور جو شخص اس کے خلاف پائے اسے چاہیے کہ اپنے ہی آپ کو ملامت کرے۔

ہمیں ابومحمد حسن بن ابوالقاسم یعنی علی بن حسن نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسہل یعنی محمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل رازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد ابن اسحٰق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عفان بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے

ہمیں وہیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن عثمان بن خشم نے مجاہد سے انہوں نے ابراہیم بن اشتر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابوذر کی بی بی سے روایت کر کے خبر دی جب حضرت ابوذر کی وفات کا وقت آیا اور وہ ربذہ میں تھے تو ان کی بی بی رونے لگیں حضرت ابوذر نے پوچھا کہ تم کیوں رو رہی ہو انہوں نے کہا میں اس لئے روتی ہوں کہ مجھے تمہارے لئے کفن کی ضرورت ہوگی حالانکہ میرے پاس کوئی ایسا کپڑا نہیں ہے جو تمہارے کفن کے لئے کافی ہو جائے حضرت ابوذر نے کہا تم نہ روؤ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے (اس کو میں تم سے بیان کرتا ہوں) ایک دن میں چند لوگوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تھا آپ نے فرمایا کہ ایک شخص تم میں سے ایک ویران زمین میں مرے گا اس کی تجہیز و تکفین میں مومنین کی ایک جماعت شریک ہوگی پس میرے ہمراہ جتنے لوگ اس مجلس میں تھے سب آبادی میں اور بستی میں مرے سوا میرے کوئی باقی نہیں رہا اور میں ویرانہ ہی میں مر رہا ہوں پس تم راستے میں جا کر انتظار کرو تم یقیناً وہ بات دیکھو گی جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اور میں واللہ جھوٹ نہیں بولتا اور نہ مجھ سے جھوٹ بیان کیا گیا ہے وہ کہنے لگیں کہ یہ کس طرح ہوگا اب حجاج کا قافلہ بھی نکل گیا حضرت ابوذر نے کہا تم راستے میں جا کر انتظار کرنا (چنانچہ وہ راستے میں کھڑی ہوئیں وہ اسی حال میں تھیں کہ یکا یک کچھ لوگوں کو انہوں نے دیکھا کہ وہ اپنی سواریاں دوڑاتے ہوئے آ رہے ہیں گو کہ وہ رخم (ایک تیز پرواز پرند) پس وہ لوگ سامنے آئے اور ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور کہا کہ تمہارا کیا حال ہے انہوں نے کہا کہ ایک مرد مسلمان (کا انتقال ہو رہا ہے) تم اسے کفن دو گے اور اس کا اجر حاصل کرو گے ان لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون ہے انہوں نے کہا ابوذر تو ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے ماں باپ ان پر فدا ہو جائیں بعد اس کے انہوں نے اپنے اونٹوں کو کوڑے مارے تا کہ جلد حضرت ابوذر کے پاس پہنچ جائیں۔

چنانچہ جب یہ حضرت ابوذر کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا کہ تم خوش ہو جاؤ تم ہی وہ لوگ ہو تمہارے ہی حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا بعد اس کے انہوں نے کہا کہ اس وقت میں یہاں ہوں جہاں تم دیکھ رہے ہو اگر میرے پاس کوئی ایسا کپڑا ہوتا جو میرے کفن کے لئے کفایت کر سکتا تو مجھے اسی میں کفن دیا جاتا پس اب میں تمہیں اللہ کی قسم دلاتا ہوں کہ مجھے وہ شخص کفن نہ دے جو امیر ہو یا عریف رہا ہو یا قاصد رہا ہو اتفاق سے جس قدر لوگ تھے سب میں کوئی نہ کوئی بات موجود تھی سوا ایک انصاری کے جو انہیں لوگوں کے ہمراہ تھا اس نے کہا میں اس کام کے قابل ہوں دو کپڑے میرے پاس ہیں جو میری ماں کی کاتی ہوئی روئی سے (بنے ہوئے) ہیں ان دونوں میں سے ایک کپڑا یہ میرے جسم پر ہے حضرت ابوذر نے کہا ہاں تو ہی میرا رفیق ہے تو مجھے کفن دے۔

حضرت ابوذر کی وفات ۳۲ ہجری میں ہوئی ان کے جنازے کی نماز عبداللہ بن مسعود نے پڑھائی وہ بھی انہیں لوگوں میں تھے جو ان کی وفات کے وقت پہنچ گئے تھے وہ لوگ حضرت ابوذر کے اہل و عیال کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس مدینے لے گئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی صاحبزادی کو اپنے بچوں کے ساتھ رکھ لیا اور کہا کہ اللہ ابوذر پر رحم کرے۔ حضرت ابوذر گندمی رنگ کے دراز قامت تھے سر کے بال اور ڈاڑھی کے بال سپید تھے ہم ان کے باقی حالات انشاء اللہ کنیت کے باب میں لکھیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۰۱۔ حضرت جندبؓ بن حیان

حضرت جندبؓ بن حیان۔ کنیت ان کی ابورمثہ ہے۔ تمیمی ہیں بنی امرالقیس بن زید بن مناہ بن تمیم سے ان کے نام میں اختلاف ہے۔ برقی نے ان کا نام یہی بتایا ہے اور ابوعبداللہ ابن مندہ نے رفاعہ کے نام میں ان کا ذکر لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے

۸۰۲۔ حضرت جندبؓ بن زہیر

حضرت جندبؓ بن زہیر بن حارث بن کثیر بن جشم بن سبیع بن مالک بن ذہل بن مازن بن ذبیان بن ثعلبہ بن دول بن سعد مناہ ابن غامد ازدی غامدی۔ جنگ صفین کے پیادوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اسی جنگ صفین میں شہید ہوئے ابوعمر نے لکھا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جس شخص نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے سامنے جادوگر کو قتل کیا تھا وہ جندب بن زہیر ہیں یہ زبیر بن بکار کا قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں وہ جندب بن کعب تھے یہی صحیح اور انہوں نے کہا ہے کہ جندب بن زہیر کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں یہ صحابی نہیں ہیں اور ان کی حدیث مرسل ہے اور انہوں نے ان کی حدیث میں سری بن اسمٰعیل کی وجہ سے کلام کیا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ازدی ہیں اور کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جندب بن زہیر جب نماز پڑھتے تھے یا روزہ رکھتے تھے یا صدقہ دیتے تھے اور ان کی تعریف کی جاتی تھی تو وہ خوش ہوتے تھے اور لوگوں کے کہنے سے وہ ان باتوں کو زیادہ کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل فرمائی:

فمن کان یرجو لقاء ربه فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادة ربه احد۔ (النساء: ۱۰۰)

''پس جو کوئی اپنے پروردگار سے ملنے کا یقین رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے بغرض تعریف کوئی نیک کام کرنا ریا ہے اور ریا ایک قسم کا شرک ہے۔''

یہ ان لوگوں میں تھے جنہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ سے شام بھیجا تھا (قبیلہ) ازد میں جو چار جندب تھے جندب الخیر بن عبداللہ اور جندب بن کعب جادوگر کے قاتل اور جندب بن عفیف اور جندب بن زہیر انہیں میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ یہ جندب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے (ان کا تذکرہ مستقل نہیں لکھا بلکہ) ان کے کچھ حالات جندب بن کعب کے تذکرہ میں لکھے ہیں۔

۸۰۳۔ حضرت جندبؓ بن ضمرہ

حضرت جندبؓ بن ضمرہ لیثی۔ یہ وہی شخص ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول نازل ہوا **ومن یخرج من بیته مهاجر الی الله ورسوله۔** (النساء: ۱۰۰) الایۃ ''اور جو کوئی اپنے گھر سے خدا اور رسول کی طرف ہجرت کے ارادے سے نکلے پھر وہ اثنائے راہ میں قبل دار الہجرت میں پہنچنے کے۔'' علماء نے ان کے نام میں اختلاف کیا ہے طاؤس نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ بنی لیث میں سے ایک شخص جن کا نام جندب ابن ضمرہ تھا بہت مالدار تھے اور ان کے چار بیٹے تھے انہوں نے ایک مرتبہ کہا کہ اے اللہ

میں اپنی جان سے تیرے رسول کی مدد کرتا ہوں اور اب میں مشرکوں کی جماعت کو چھوڑ کر دارالہجرت کی طرف جاتا ہوں اور نبی ﷺ کے پاس رہوں گا اور مہاجرین وانصار کی جماعت بڑھاؤں گا

چنانچہ انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ مجھے دارالہجرت (یعنی مدینہ منورہ) کی طرف لے چلو تا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہوں پس ان لوگوں نے ان کو سوار کیا (اور لے چلے) جب یہ (مقام) تنعیم میں پہنچے تو مر گئے لہٰذا اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ومن یخرج من بیته مهاجر الی الله ورسوله الایة. (النساء: ۱۰۰) حماد بن سلمہ نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور حجاج بن منہال نے بھی محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن قسیط سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور انہوں نے یہ بھی روایت کیا ہے کہ ان کا نام جندع بن ضمرہ ہے۔ ابن اسحٰق کے اکثر شاگردوں نے ان کی موافقت کی ہے اور عکرمہ نے ابن عباس سے (ان کا نام) ضمرہ بن ابی العیص روایت کیا ہے اور عبدالغنی بن سعید نے کہا ہے کہ ان کا نام ضمرہ ہے اور ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ ان کا نام جندع بن ضمرہ ہے اور بعض لوگ ان کا نام ضمضم بن عمر وخزاعی بتاتے ہیں۔ اس اختلاف کو ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام جندب بن ضمرہ جندعی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی الم تکن ارض الله واسعة فتها جروا فیها. الایه (سورۃ النساء: ۹۷) ''کیا خدا کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔'' تو انہوں نے کہا کہ یا اللہ میں بہت ہی معذور و مجبور ہوں مگر (اب تیرے حکم کے سامنے) کوئی معذوری اور مجبوری نہیں ہے بعد اس کے وہ چل دیئے حالانکہ بہت ہی بوڑھے تھے۔ راستے ہی میں مر گئے تو نبی ﷺ کے بعض اصحاب نے کہا کہ (افسوس) وہ ہجرت سے پہلے ہی مر گئے اب ہم نہیں جانتے کہ وہ (مرتبہ) ولایت [1] پر ہیں یا نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ومن یخرج من بیته مهاجر الی الله ورسوله ثم یدرکه الموت فقد وقع اجره علی الله انہوں نے کچھ بھی اختلاف نقل نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۰۴۔ حضرت جندبؓ بن عبداللہ

حضرت جندبؓ بن عبداللہ بن سفیان بجلی علقی۔ علقہ بفتح عین ولام ایک شاخ ہے قبیلۂ بجیلہ کی یہ علقہ بیٹے ہیں عبقر بن انمار بن اراش بن عمرو بن غوث کے جو بھائی ہیں ازد بن غوث کے یہ صحابی ہیں مگر قدمائے صحابہ میں نہیں ہیں۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے کوفہ میں رہتے تھے پھر بصرہ چلے گئے تھے مصعب بن زبیر کے ہمراہ کوفہ گئے تھے۔ ان سے اہل بصرہ میں سے حسن (بصری) اور محمد بن سیرین اور انس بن سیرین اور ابوالسواء عدوی اور بکر بن عبداللہ نے اور یونس بن جبیر باہلی نے اور صفوان بن محرز نے اور ابوعمران جونی نے روایت کی ہے اور اہل کوفہ میں سے عبدالملک بن عمیر نے اور اسود بن قیس نے اور سلمہ ابن کہیل نے روایت کی ہے اور خود انہوں نے ابی بن کعب سے اور حذیفہ سے روایت کی ہے۔ ان سے حسن (بصری) نے روایت کی ہے کہ نبی نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز پڑھ لیتا ہے وہ اللہ عزوجل کی پناہ میں ہو جاتا ہے پس خیال رکھو کہ اللہ تم سے اپنے حق کے متعلق مطالبہ نہ کرے۔ ابن مندہ اور

---

[1] ولایت کے معنی دوستی اور نزدیکی یہاں مراد خدا کی دوستی اور اس کا تقرب ہے چونکہ جو مسلمان دارالحرب سے باوجود قدرت کے ہجرت نہ کرے اور خدا کے دشمنوں کے شہر میں رہے وہ خدا کا دوست نہیں ہوتا لہٰذا ان کو یہ شبہ ہوا۔

ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کو لوگ جندب الخیر کہتے ہیں اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہے کہ جندب الخیر وہ جندب ہیں جو عبداللہ بن اخرم ازدی غامدی ہیں۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن احمد بن حسین مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محسن تنوخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین یعنی عبیداللہ بن جعفر بن بیان زبیبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابی عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن حسن بن خراش نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ خالد اثج جو صفوان بن محرز کے بھتیجے تھے صفوان بن محرز سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جندب بن عبداللہ بجلی نے عسعس بن سلامہ کے پاس فتنہ ابن زبیر کے زمانے میں کہلا بھیجا کہ تم اپنے بھائی بندوں کو میرے لئے جمع کر دو تا کہ میں ان سے کچھ بیان کروں۔

چنانچہ عسعس نے ایک آدمی بھیج کر سب کو جمع کر لیا جب وہ جمع ہو گئے تو جندب آئے ایک بارانی پہنے ہوئے تھے اس بارانی کو سر سے ہٹا کر کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کا ایک لشکر مشرکوں کی طرف بھیجا تو جب وہ باہم مقابل ہوئے تو مشرکوں میں ایک شخص تھا کہ جب وہ کسی مسلمان پر حملہ کرنے کا ارادہ کرتا اور حملہ کرتا تو اسے قتل کر دیتا ایک مسلمان نے اس کی غفلت کا موقع تلاش کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اسامہ بن زید تھے چنانچہ انہوں نے (اس کو غافل پا کر) اس پر تلوار چلائی اس نے (اپنے بچاؤ کے لئے) کہا لا الہ الا اللہ مگر انہوں نے (اس کے کہنے پر کچھ التفات نہ کیا اور) اس کو قتل کر دیا اور رسول اللہ کے پاس خوشخبری آئی آپ نے سب کیفیت پوچھی اور اس نے آپ سے بیان کیا یہاں تک کہ اس شخص کا حال بھی بیان کیا حضرت نے اسامہ کو بلایا اور ان سے پوچھا کہ تم نے اس شخص کو کیوں قتل کیا انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس شخص نے مسلمانوں میں سخت آفت برپا کر رکھی تھی فلاں فلاں مسلمانوں کو اس نے قتل کیا تھا اور انہوں نے بہت سے لوگوں کے نام حضرت کو بتائے اور کہا کہ جب میں نے اس پر تلوار اٹھائی تو اس نے تلوار کو دیکھ کے لا الہ الا اللہ کہہ دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اسے قتل کر دیا انہوں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا پھر تم لا الہ الا اللہ کا کیا جواب دو گے جب وہ قیامت کے دن (مشکل ہو کر) آئے گا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بار بار یہی فرماتے تھے کہ تم لا الہ الا اللہ کا کیا جواب دو گے جب وہ قیامت کے دن آئے گا یہ حدیث بیان کر کے جندب نے ہم سے کہا کہ دیکھو ایک فتنہ [1] تمہارے اوپر آیا ہے جو اس فتنے میں پڑے گا ہلاک ہو جائے گا۔ عسعس کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے کہا کہ اللہ آپ کو خوشحال رکھے آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں اگر وہ فتنہ ہمارے شہروں میں آ جائے تو ہم کیا کریں؟ جندب نے کہا تو تم اپنے گھروں میں گھس جاؤ ہم لوگوں نے کہا کہ اگر فتنہ ہمارے گھروں میں آ جائے (تو ہم کیا کریں) جندب نے کہا تو تم اپنی کوٹھڑیوں میں گھس جاؤ ہم لوگوں نے کہا اگر فتنہ ہماری کوٹھڑیوں میں آ جائے تو ہم کیا کریں؟ جندب نے کہا تو تم اپنے چھپنے کے مقامات میں گھس جاؤ لوگوں نے کہا اگر وہ فتنہ ہمارے چھپنے کے مقامات میں بھی آ جائے تو کیا کریں) جندب نے کہا تو خدا کے بندہ مقتول بنو بندہ قاتل نہ بنو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] حضرت عبداللہ بن زبیر سے اور یزید والوں سے جنگ ہو رہی تھی چونکہ دونوں مسلمان تھے اس لئے اس لڑائی کو فتنہ کہا اور اس سے بچنے کی تاکید کی اور اسی فتنہ سے بچانے کے لئے اوپر والی حدیث بیان کی۔

۸۰۵۔ حضرت جندبؓ بن عمرو

حضرت جندبؓ بن عمرو بن حممہ دوسی۔ بنی عبد شمس کے حلیف ہیں عروہ بن زبیر نے اور ابن شہاب نے کہا ہے کہ وہ مقام اجنادین میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۰۶۔ حضرت جندبؓ بن کعب

حضرت جندبؓ بن کعب بن عبداللہ بن غنم بن جز بن عامر بن مالک بن ذہل بن ثعلبہ بن ظبیان بن غامد ازدی ثمہ الغامدی ان کے نسب میں اس کے علاوہ اور بھی بیان کیا گیا ہے قبیلہ ازد کے جندبوں میں سے ایک یہ بھی ہیں اکثر (ائمہ فن) کے نزدیک جادوگر کو انہیں نے قتل کیا تھا جو لوگ اس کے قائل ہیں ان میں کلبی اور بخاری بھی ہیں۔ ان سے حسن (بصری) نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابراہیم ابن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ (ترمذی) سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہمیں احمد بن منیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومعاویہ نے اسماعیل بن مسلم سے انہوں نے حسن سے انہوں نے جندب سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کیا جائے۔ اس حدیث کے مرفوع ہونے میں اختلاف ہے بعض نے تو اس کو اسی سند سے مرفوع کیا ہے اور بعض نے اس کو جندب پر موقوف کیا ہے۔

انہوں نے جو جادوگر کو قتل کیا اس کا سبب یہ تھا کہ ولید بن عقبہ بن ابی معیط جب کوفہ کے امیر تھے تو ان کے پاس ایک جادوگر آیا اور ولید کے سامنے شعبدے کرنے لگا اس نے ولید کو یہ دکھایا کہ وہ ایک شخص کو قتل کرتا ہے پھر اسے زندہ کر دیتا ہے اور اونٹنی کے منہ میں (کوئی چیز) ڈالتا ہے اور اس کی شرمگاہ سے (اس کو) نکال لیتا ہے پس ایک تلوار صقیل کی ہوئی اٹھائی اور اسے لے کے جادوگر کے پاس آئے اور ایک ہی وار میں اسے قتل کر دیا پھر اس سے کہا کہ اب تو اپنے آپ کو زندہ کر لے اور انہوں نے یہ آیت پڑھی اتاتون اسحر وانتم تصبرون "کیا تم دیدہ ودانستہ جادو کرتے ہو۔" پس یہ (گرفتار کر لئے گئے اور) ولید کے سامنے پیش کئے گئے انہوں نے (ولید سے) کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ساحر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار مار دی جائے مگر ولید نے کچھ نہ سنا اور انہیں قید کر دیا پھر جب داروغہ قید خانہ نے ان کے نماز اور روزے کی حالت دیکھی تو اس نے ان کو رہا کر دیا ولید نے داروغہ کو گرفتار کر لیا اور اسے قتل کر دیا اور بعض لوگ کہتے ہیں (قتل نہیں کیا) بلکہ قید کر دیا تھا پھر حضرت عثمان ؓ کا خط ولید کے نام اس کے چھوڑ دینے کے متعلق آیا اور بعض لوگ کہتے ہیں (یہ نہیں ہوا) بلکہ ولید نے جندب کو قید کیا تو ان کے بھتیجے داروغہ قید خانہ کے پاس گئے اور اسے قتل کر دیا اور جندب کو نکال لیا اور اسی کے متعلق انہوں نے یہ اشعار کہے:

افی مضرب السحار یحبس جندب — یقتل اصحاب النبی الاوائل

فان یک ظنی با بن سلمیٰ ورھطہ — ھوا لحق یطلق جندب ویقاتل

کیا جادوگر کے قتل کرنے سے جندب قید ہو سکتے ہیں۔ اور کیا نبی کے قدیم صحابہ قتل کئے جا سکتے ہیں۔ پس اگر میرا خیال ابن سلمی اور اس کے گروہ کی طرف صحیح ہے تو جندب چھوڑ دیئے جائیں گے اور وہ جہاد کریں گے۔

اور یہ (بعد اس کے) سرزمین روم میں چلے گئے اور وہاں مشرکوں سے برابر لڑتے رہے یہاں تک کہ حضرت معاویہ کی خلافت کے دسویں سال میں وفات پائی۔ (ایک مرتبہ) حضرت ابن عمر سے کسی نے کہا کہ مختار نے ایک کرسی بنوائی ہے اپنے اصحاب سے

اس پر بیٹھ کر ملاقات کرتا ہے لوگ اس کے ذریعہ سے پانی برسنے کی اور فتح ملنے کی دعائیں مانگتے ہیں تو حضرت ابن عمر نے کہا کہ قبیلہ ازد کا کوئی جندب کیوں نہیں اس کی خبر لیتا (قبیلہ ازد میں جندب نام کے صحابی اتنے تھے) جندب بن زہیر بنی ذبیان سے اور جندب الخیر بن عبداللہ اور جندب بن کعب اور جندب بن عفیف۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۰۷۔حضرت جندبؓ بن مکیث

حضرت جندبؓ بن مکیث بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ بن زید جہنی رافع بن مکیث کے بھائی ہیں۔یہ دونوں بھائی صحابی ہیں۔ان سے مسلم بن عبداللہ لیثی نے اور ابوسبرہ جہنی نے روایت کی ہے۔انہیں نبی ﷺ نے (قبیلہ) جہینہ کے صدقات پر عامل بنایا تھا۔یہ محمد بن سعد کا قول ہے۔یہ مدینہ میں رہتے تھے۔ہمیں ابویاسر ابن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب نے خبر دی وہ کہتے تھے میرے والد بیان کرتے تھے کہ مجھ سے محمد بن اسحٰق نے یعقوب بن عتبہ سے انہوں نے مسلم بن عبداللہ لیثی سے انہوں نے جندب بن مکیث سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے غالب بن عبداللہ کلبی کو جو کلب لیث کے خاندان سے تھے (مقام) بلوح کی طرف بھیجا چنانچہ ہم لوگ گئے جب وہاں کے لوگ یکجا ہوئے اور اپنے اپنے گھروں میں سو رہے تو ہم نے ان پر تاخت کی بہتوں کو ہم نے قتل کیا اور مویشی ہانک لائے۔ابواحمد عسکری نے (کہا ہے) کہ یہ جندب بیٹے ہیں عبداللہ بن مکیث کے پھر انہوں نے خود ہی اس کے خلاف لکھ دیا ہے اور رافع بن مکیث کے نے تذکرہ میں بیان کیا ہے کہ یہ جندب کے بھائی ہیں اور انہوں نے رافع کے نسب میں عبداللہ کو ذکر نہیں کیا پھر یہ جندب کے بھائی کیونکر ہو سکتے ہیں جندب کے بیان میں جو کچھ انہوں نے لکھا ہے اس کے موافق یہ جندب بن عبداللہ بن مکیث کے چچا ہوں گے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۰۸۔حضرت جندبؓ بن ناجیہ

حضرت جندبؓ بن ناجیہ۔یا ناجیہ بن جندب۔محمد بن معمر نے عبیداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے موسیٰ عبیداللہ سے انہوں نے عبیداللہ ابن عمرو اسلمی سے انہوں نے ناجیہ بن جندب یا جندب بن ناجیہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب ہم (مقام) غمیم میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی کہ قریش نے خالد بن ولید کو چند سواروں کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ وہ رسول اللہ ﷺ سے مقابلہ کریں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے مقابلہ کو پسند نہ کیا آپ ان لوگوں پر بہت مہربان تھے آپ نے فرمایا کہ کوئی ہے جو ہم کو دوسرے راستے سے لے چلے میں نے عرض کیا کہ میرا باپ آپ پر فدا ہو جائے میں (ایسا کر سکتا ہوں) چنانچہ میں نے سب لوگوں کو ایک راستے پر لگا دیا پس ہم برابر چلتے رہے یہاں تک کہ (مقام) حدیبیہ میں جا کے اترے وہاں کا چشمہ بالکل خشک تھا اس میں ایک تیر یا دو تیر اپنے ترکش سے ڈالے بعد اس کے اس میں لعاب دہن ڈال دیا اور دعا کی وہاں کے چشمے ابلنے لگے یہاں تک کہ میں کہتا ہوں کہ (پانی اس کا اس قدر قریب آ گیا کہ) اگر ہم چاہتے تو اپنے ہاتھوں سے چلو بھر لیتے۔اس حدیث کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے عبیداللہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث ناجیہ سے مروی ہے انہوں نے (ان کے نام میں) شک نہیں کیا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ جب ہم (مقام) غمیم میں پہنچے۔یہ واقعہ عمرہ حدیبیہ کا ہے کیونکہ خالد اس وقت کافر تھے اس کے بعد اسلام لائے ہیں۔

۸۰۹۔ حضرت جندبؓ ابوناجیہ

حضرت جندبؓ۔ کنیت ان کی ابوناجیہ ان کے (صحابی ہونے کی) سند میں کلام ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں یہ وہی ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا۔ مجزاۃ بن زاہر اسلمی نے ناجیہ بن جندب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس اس وقت حاضر ہوا جب ہدی [1] روکی گئی میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ میرے ساتھ ہدی بھیج دیجئے تا کہ حرم میں قربانی کردی جائے آپ نے فرمایا کہ تم کس طرح لے جاؤ گے میں نے عرض کیا کہ میں ایسے جنگلوں میں ہو کے جاؤں گا کہ کفار مجھے نہ پا سکیں گے وہ کہتے تھے کہ پھر حضرت نے ہدی بھیج دی اور میں نے اس کو حرم میں قربان کردیا۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر ایسا ہی لکھا ہے اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض راویوں نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہی پہلے شخص ہیں حالانکہ یہ وہم ہے صحیح یہ ہے کہ ان کا نام ناجیہ بن جندب ہے مجزاۃ بن زاہر نے اپنے والد سے انہوں نے ناجیہ بن جندب اسلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا جبکہ ہدی روکی گئی اور بعد اس کے پوری حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو بعض راویوں نے روایت کیا ہے اور ان سے وہم ہو گیا ہے انہوں نے مجزاۃ کی روایت اپنے والد سے ناجیہ تک پہنچائی ہے اور ناجیہ کی روایت ان کے والد سے قرار دی ہے پس انہوں نے اسی وہم پر ایک تذکرہ قائم کردیا ہے اور اس میں کسی کا خلاف نہیں کہ نبیؐ کی ہدی جو شخص لے گئے تھے وہ ناجیہ بن جندب ہیں اور تمام ثابت قدم راویوں کی روایت اسرائیل سے ہے وہ مجزاۃ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ ناجیہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۱۱۔ حضرت جندرہؓ بن خیشنہ

حضرت جندرہؓ بن خیشنہ بن نقیر بن مرہ بن عرنہ بن وائلہ بن فاکہ بن عمرو بن حارث بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر۔ کنیت ان کی ابوقرصافہ بنی مالک بن النضر سے ہیں۔ ابن ماکولا نے ان کو لیثی کو قرار کردیا ہے حالانکہ وہ صحیح نہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور ان کے نسب سے نضر اور کنانہ کو ساقط کردیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ مالک بن نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں اور نسب میں ان کا نام نہیں لیا۔ ملک شام کے مقام فلسطین میں سکونت میں اختیار کرلی تھی۔ ان کی بہت سی حدیثیں ہیں جو اہل شام سے مروی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور انشاء اللہ کنیت کے باب میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۱۲۔ حضرت جندعؓ انصاری اوسی

حضرت جندعؓ انصاری اوسی۔ حماد بن سلمہ نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن قسیط سے روایت کی ہے کہ جندع بن ضمرہ جندعی نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے آدم سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے عبداللہ بن حارث بن نوفل کے بیٹے سے انہوں نے اپنے والد جندع انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص عمداً [2] میرے اوپر جھوٹ بولے اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں تلاش کر

---

[1] ہدی اس جانور کو کہتے ہیں جو قربانی کے لئے حرم بھیجا جائے۔

[2] عمداً جھوٹ بولنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے معلوم ہو کہ حضرت نے یہ نہیں فرمایا اور پھر آپ کی طرف منسوب کرے۔

لے اور عطا بن سائب نے عبداللہ بن حارث سے روایت کی ہے کہ جندع جندعی نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا کرتے تھے حضرت ان کو اپنے نزدیک بٹھا لیتے تھے اور ان پر مہربانی کرتے تھے ابواحمد عسکری نے اپنی سند سے عمارہ بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن علا سے انہوں نے زہری سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے سعید بن جناب سے سنا وہ ابوعنفوانہ مازنی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا میں نے ابوجنیدہ یعنی جندع بن عمرو بن مازن سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص عمداً میرے اوپر جھوٹ بولے اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں تلاش کرلے اور میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے اگر نہ سنا ہو تو میرے کان بہرے ہو جائیں آپ جب حجۃ الوداع [1] سے لوٹے اور غدیرخم [2] میں پہنچے تو آپ لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھنے کھڑے ہوگئے اور آپ نے علی (مرتضٰی) کا ہاتھ پکڑا اور فرمایامن **کنت ولیہ فھذا ولیہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ** ''جس کا میں محبوب ہوں علی بھی اس کے محبوب میں ہیں اے اللہ محبت کر اس سے جو علی سے محبت کرے اور دشمنی رکھ اس سے جو علی سے دشمنی رکھے۔'' عبیداللہ (راوی) کہتے تھے میں نے زہری سے کہا کہ یہ حدیث تم ملک شام میں نہ بیان کرو تم خود اپنے کانوں سے سب [3] علی سن رہے ہو زہری نے کہا (پس اسی حدیث پر تم کو ایسا خیال آیا) خدا کی قسم میرے پاس علی کے فضائل اس قدر ہیں کہ اگر میں انہیں بیان کروں تو بے شک قتل کر دیا جاؤں۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے شروع تذکرہ میں ایسی ہی روایت لکھی ہے تذکرہ لکھا ہے جندع انصاری کا اور حدیث لکھی ہے جندع ابن ضمرہ جندعی کی اور بے شک ابن مندہ کو اس میں اشتباہ ہوگیا ہے کیونکہ جندع بن ضمرہ کا تذکرہ اس تذکرہ کے بعد آئے گا۔

۸۱۳۔ حضرت جندعؓ بن ضمرہ

حضرت جندعؓ بن ضمرہ۔ حماد بن سلمہ نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے روایت کی ہے کہ جندب بن ضمرہ لیثی وہی ہیں جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی **ومن یخرج من بیتہ مھاجرا الی اللہ و رسولہ الایہ** - (النساء:۱۰۰) حجاج بن منہال نے ابن اسحٰق سے انہوں نے یزید سے روایت کی ہے کہ ان کا نام جندع بن ضمرہ ہے اور ابن اسحٰق کے اکثر شاگردوں نے ان کی موافقت کی ہے۔ ان کا تذکرہ جندب بن ضمرہ کے نام میں اس سے زیادہ ہو چکا ہے۔

---

[1] حجۃ الوداع وہ حج جو حضرت رسول اللہؐ کا آخری حج تھا۔۱۲

[2] غدیرخم ایک چشمہ کا نام ہے مقام جحفہ سے تین میل ہے ہم حجۃ الوداع کا مختصر حال نہایت جامعیت کے ساتھ علم الفقہ کی پانچویں جلد میں لکھ چکے ہیں اسی مقام پر ہم نے اس خطبہ کی مفصل کیفیت معہ اس کے مباحث ونتائج کے لکھی ہے شائقین اس جلد کو دیکھ کر تفصیلی حالات معلوم کرلیں۔۱۲

[3] سب کے معنی برا کہنا اہل شام شہادت عثمان کے بعد سے حضرت علی مرتضٰی کی طرف سے مشکوک ہو گئے تھے پھر جنگ جمل وصفین نے ان کے شکوک اور ظنون فاسدہ کو یقین کی سرحد تک پہنچا دیا تھا بشریت اور معاصرت اور پھر اس پر واقعات کی پیچیدگی اور ان سب پر مزید بلوائیوں کی فتنہ انگیزی نے ان کو تحقیقات کا موقع نہ دیا اور شیر خدا کی طرف سے وہ بدظن رہے زمانہ بعد میں جب تحقیقات کامل ہوگئی تو خیالات جاتے رہے یہ اسی زمانہ قبل از تحقیقات کا حال ہے کہ بعض لوگ حضرت علی مرتضٰی کی برائیاں کیا کرتے تھے مگر علمائے ربانی علی مرتضٰی کے فضائل ومناقب کے بیان سے ایسی حالت میں بھی باز نہ آتے تھے۔

۸۱۴۔ حضرت جندلہؓ بن نھلہ

حضرت جندلہؓ بن نھلہ بن عمرو بن بہدلہ۔ ان کی حدیث علامات نبوت کے متعلق ایک عمدہ حدیث ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۸۱۵۔ حضرت جنیدؓ بن سباع جہنی

حضرت جنیدؓ بن سباع جہنی اور بعض لوگ کہتے ہیں حبیب کنیت ان کی ابو جمعہ ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے لوگوں نے ان کا ذکر بیان نون کے بعد یائی مثناۃ تحتانیہ کے ساتھ کیا ہے اور ان کی حدیث جنبذ نون کے بعد یائے موحدہ کے بیان میں گزر چکی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۱۶۔ حضرت جنیدؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت جنیدؓ بن عبدالرحمٰن بن عوف بن خالد بن عفیف بن بجید بن رواس بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔ یہ اور ان کے بھائی حمید اور عمرو بن مالک نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے۔ یہ ہشام کلبی کا قول ہے۔

باب الجیم والہاء

۸۱۷۔ حضرت جہبلؓ بن سیف

حضرت جہبلؓ بن سیف۔ بنی جلاح سے ہیں۔ یہی ہیں جو نبی ﷺ کے وفات کی خبر لے کر حضر موت گئے تھے اور انہیں کی نسبت امرالقیس بن عابس نے یہ شعر کہا تھا

شمت البغا یا یوم اعلن جھبل بنبی احمد النبی المھتدی

نامراد ہو گئے لشکر (اسلام) جب جہبل نے اعلان کیا۔ خبر وفات احمد نبی ہدایت یافتہ کا۔

جہبل اور ان کے گھر کے لوگ (قبیلہ) کلب سے تھے حضر موت میں رہتے تھے۔ ابن کلبی نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے کہ یہ کلب بن وبرہ کے خاندان سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۱۸۔ حضرت جہجاہؓ بن قیس

حضرت جہجاہؓ بن قیس۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن سعید بن سعد بن حرام بن غفار غفاری۔ اہل مدینہ میں سے ہیں ان سے عطا ابن یسار اور سلیمان بن یسار نے روایت کی ہے نبی ﷺ کے ہمراہ بیعتہ الرضوان میں شریک تھے اور غزوہ مریسیع میں بھی شریک تھے جو قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنی مصطلق کے ساتھ ہوا تھا۔ اس زمانے میں یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اجیر تھے۔ ان کے اور سنان بن فروہ جہنی کے درمیان میں اس غزوۂ میں کچھ نزاع ہو گئی تھی تو جہجاہ نے آواز دی کہ اے مہاجرین (دیکھو) اور سنان نے آواز دی کہ اے انصار (دیکھو) اور سنان بنی عوف بن خزرج کے حلیف تھے اور یہی معاملہ عبداللہ بن ابی سردار منافقین کے اس قول کا باعث تھا کہ لیخرجن الا عز منھا الاذل'' صاحب عزت ذلیل کو وہاں سے نکال دے گا۔ اس منافق نے یہ کہا تھا کہ اگر ہم مدینہ لوٹ کر

گئے تو ہم میں جو صاحب عزت ہیں یعنی منافقین ذلیل لوگوں یعنی مسلمانوں کو مدینہ سے نکال دیں گے۔'' ان سے اس حدیث میں ان کی حالت کفر و اسلام مراد ہے کیونکہ انہوں نے قبل اسلام [1] لانے کے سات بکریوں کا دودھ پیا تھا پھر یہ اسلام لائے تو ایک بکری کا دودھ بھی نہ پی سکے۔ ابو عمر نے کہا یہی ہیں جنہوں نے حضرت عثمان ؓ کے ہاتھ سے عصا لے لیا تھا اور وہ خطبہ پڑھ رہے تھے پھر انہوں نے اس عصا کو توڑ ڈالا تو ان کے گھٹنے میں مرض آ کلہ ہو گیا تھا وہ عصا رسول اللہ کا تھا۔ ان کی وفات حضرت عثمان کی شہادت کے ایک سال بعد ہوئی۔

ہمیں اسماعیل بن عبید اللہ اور کئی لوگوں نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے عمرو بن دینار سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم ایک جہاد میں تھے لوگ کہتے ہیں اس کا نام غزوۂ بنی المصطلق ہے ایک شخص نے مہاجرین میں سے ایک انصاری شخص کی نشستگاہ میں طمانچہ مارا تو اس مہاجر نے کہا کہ مہاجرین کی دوہائی ہے انصاری نے کہا انصار کی دوہائی ہے اس کو نبی ﷺ نے سنا تو فرمایا کہ یہ جاہلیت کی سی گفتگو کیوں ہو رہی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ مہاجرین میں ایک شخص نے ایک انصاری شخص کی نشستگاہ میں طمانچہ مارا ہے حضرت نے فرمایا اس کا ذکر نہ کرو لغویات ہے اس خبر کو عبداللہ بن ابی بن سلول نے سنا اس نے کہا کیا مہاجرین نے ایسا کیا (اچھا) لئن رجعنا الی المدینة لیخرجن الاعز منها الاذل تو حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے تو میں اس منافق کی گردن مار دوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جانے دو لوگ نہ کہیں کہ محمد اپنے اصحاب [2] کو قتل کرتے ہیں اور عمرو بن دینار کے علاوہ اور راویوں نے بیان کیا ہے کہ (جب عبداللہ بن ابی نے یہ نالائق جملہ کہا تو) اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ نے (جو کامل ایمان شخص تھے) اس سے کہا کہ (تو یہاں سے) لوٹ کر نہیں جا سکتا جب تک کہ اس امر کا اقرار نہ کر لے کہ تو ذلیل ہے اور رسول اللہ باعزت ہیں چنانچہ اس نے اس کا اقرار کر لیا۔ ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ شافعی طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اور ابو کریب نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے عبیدہ بن سلمان قرشی سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے جہجاہ غفاری سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۱۹۔ حضرت جہدمہ ؓ

حضرت جہدمہ ؓ۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن حارث نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد عطار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن احمد بن عثمان یعنی ابو حفص نے خبر دی وہ کہتے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن محمد بن شاکر نے خبر دی نیز ابو حفص کہتے تھے ہم سے محمد بن یعقوب ثقفی نے بھی بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عمار رازی نے خبر دی یہ دونوں (یعنی احمد بن عمار اور جعفر بن محمد) کہتے تھے ہم

---

[1] قبل اسلام لانے کے یہ نبی کے مہمان ہوئے تو سات بکریوں کے دودھ میں بھی سیر نہ ہوئے تھے۔ ۱۲

[2] اس وقت تک منافق مسلمانوں کے ساتھ ملے ہوئے تھے ظاہری امتیاز کوئی نہ تھا لہٰذا اگر قتل کئے جاتے تو ناواقف اغیار یہی سمجھتے کہ رسول اللہ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔

سے محمد بن صلت نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں منصور ابن ابی الاسود نے ابوحباب سے انہوں نے ایاد بن لقیط سے انہوں نے جہدمہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ نماز کے لئے باہر تشریف لائے تھے آپ کے سر میں مہندی کا رنگ تھا۔ اس کو ایک جماعت نے ایاد سے انہوں نے ابورمثہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابورمثہ تیمی کے نام میں اختلاف ہے ان مختلف اقوال میں میں نے یہ قول نہیں دیکھا کہ ان کا نام جہدمہ ہے اگر راوی ان سے بھی ایاد بن لقیط ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہدمہ ان کا نام ہے۔

۸۲۰۔ حضرت جبر ؓ ابوعبداللہ

حضرت جبر ؓ ابوعبداللہ۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ۔ ان کی حدیث زہری نے عبداللہ بن جبر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے (ایک مرتبہ) نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی (اور تسبیحات وغیرہ ذرا بلند آواز سے کہیں) جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اے جبر اپنے پروردگار کو سناؤ اور مجھے نہ سناؤ۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۲۱۔ حضرت جہم ؓ اسلمی

حضرت جہم ؓ اسلمی۔ اور بعض لوگ ان کو سلمی کہتے ہیں۔ یہ وہم ہے صحیح نام ان کا جاہمہ ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے حسان بن غالب نے ابولہیعہ سے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن طلحہ سے انہوں نے ابوحنظلہ بن عبداللہ سے انہوں نے معاویہ بن جہم اسلمی سے انہوں نے اپنے والد جہم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے خدا کی راہ میں جہاد کرنے کا ارادہ کیا ہے آپ نے فرمایا کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے میں نے عرض کیا کہ ہاں میری والدہ زندہ ہیں حضرت نے فرمایا تم ان کے قدم کو پکڑ لو (یعنی ان کی خدمت کرو) جہم کہتے تھے کہ میں نے حضرت سے تین مرتبہ یہی کہا (بالآخر) آپ نے فرمایا کہ تیری خرابی ہو اپنی ماں کا قدم پکڑ لے وہیں جنت ہے۔ ابن جریج نے اس کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے محمد بن طلحہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے معاویہ بن جاہمہ سے روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے۔

ابونعیم نے کہا ہے کہ اس بارے میں لوگوں نے ابن اسحٰق کی مخالفت کی ہے بعض نے تو کہا ہے کہ معاویہ بن جاہمہ سے مروی ہے وہ اپنے والد جاہمہ سے روایت کرتے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ ابن معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا ان میں سے کسی نے (معاویہ بن) جہم نہیں کہا صرف حسان بن غالب ابن لہیعہ سے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن اسحٰق سے اس کی روایت کی ہے اور انہوں نے محمد اور معاویہ کے درمیان میں ابوحنظلہ بن عبداللہ کو داخل کر دیا ہے پس ابن جریج کے شاگرد سب اس کے مخالف ہیں کیونکہ ابن جریج کے شاگرد متفق اللسان ابن جریج سے اور وہ محمد بن طلحہ سے وہ اپنے والد یعنی طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور تینوں نے ان کو جاہمہ کے نام میں لکھا ہے اور ان کو سلمی قرار دیا ہے نہ اسلمی۔

۸۲۲۔ حضرت جہمؓ بلوی

حضرت جہمؓ بلوی۔ ان سے ان کے بیٹے علی نے یہ روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم لوگ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گئے۔ حضرت نے ہم سے پوچھا کہ تم کون ہو۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم عبد مناف کی اولاد سے ہیں حضرت نے فرمایا تم عبداللہ[1] کے بیٹے ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۲۳۔ حضرت جہمؓ بن قثم

حضرت جہمؓ بن قثم۔ نبیؐ کے حضور میں وفد عبدالقیس کے ہمراہ زارع کے ساتھ آئے تھے بشرطیکہ صحیح ہو مطر بن عبدالرحمٰن نے عبدالقیس کی ایک عورت سے جن کا نام ام ابان بنت زارع تھا اور انہوں نے اپنے دادا زارع سے روایت کی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے حضور میں اپنے ایک چچازاد بھائی کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے۔ اس حدیث کو بکار بن قتیبہ نے موسیٰ بن اسماعیل سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور ان کے چچا کے بیٹے کا نام جہم ابن قثم ہے۔ یہ جہم وہی شخص ہیں جن کا ذکر حدیث عبدالقیس میں ہے جب انہوں نے نبی سے کچھ اشیا کی بابت پوچھا اور آپ نے انہیں ان کے پینے سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ (دیکھو نشہ کی حالت میں تم سے خلاف عقل حرکات صادر ہوتے ہیں) یہاں تک کہ کوئی تم میں سے اپنے چچا کے بیٹے کو تلوار مار دیتا ہے اور ان لوگوں میں ایک شخص تھا جو اسی وجہ سے زخمی ہو گیا تھا۔ ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے کہ یہ جہم بیٹے ہیں قثم کے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۲۴۔ حضرت جہمؓ بن قیس

حضرت جہمؓ بن قیس۔ ان کا تذکرہ ابوہند داری کی حدیث میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۸۲۵۔ حضرت جہمؓ بن شرحبیل

حضرت جہمؓ بن قیس بن عبد بن شرحبیل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار قریشی عبدری۔ کنیت ان کی ابوخزیمہ انہوں نے سرزمین حبش کی طرف اپنی بی بی ام حرملہ بنت عبد بن اسود خزاعیہ کے ہمراہ ہجرت کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں۔ ان کی بی بی کا نام) حرملہ بنت عبدالاسود تھا ان کی بی بی کا انتقال وہیں حبش میں ہو گیا تھا۔ ان کے ہمراہ ان کے دونوں بیٹوں عمرو اور خزیمہ نے بھی ہجرت کی تھی۔ جو جہم بن قیس کے بیٹے تھے بعض لوگ ان کو جہیم بن قیس کہتے ہیں۔ یہ جہم وہ نہیں ہیں جن کا ذکر اوپر ہوا یہ ابوعمر کا قول ہے ہشام کلبی نے اور زبیر نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ (ان کا نام) جہم (ہے) بغیر یا کے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ سرزمین حبش کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔

۸۲۶۔ حضرت جہمؓ

حضرت جہمؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان سے ذوالکلاع نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حسن اور حسین جوانان جنت کے سردار ہیں۔ اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور

---

[1] یعنی تم میرے حقیقی بھائی کے مثل ہو آنحضرتؐ بھی عبد مناف کی اولاد سے تھے۔ ۱۲

کہا ہے کہ میں ان کو بلوی سمجھتا ہوں۔ واللہ اعلم

۸۲۷۔ حضرت جہیش رضی اللہ عنہ بن اویس

حضرت جہیش رضی اللہ عنہ بن اویس نخعی۔ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کی حدیث کی سند میں کلام ہے عبداللہ بن مبارک نے اوزاعی سے سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جہیش بن اویس نخعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں چند دوستوں کے ہمراہ جو قبیلہ مذحج کے تھے حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم قبیلہ مذحج کے لوگ ہیں پھر انہوں نے ایک طویل روایت کی جس میں کچھ شعر بھی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۲۸۔ حضرت جہیم رضی اللہ عنہ بن صلت

حضرت جہیم رضی اللہ عنہ بن صلت بن مخرمہ بن مطلب بن عبدمناف قریشی مطلبی۔ غزوۂ خیبر کے سال اسلام لائے اور انہیں رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی غنیمت سے تیس وسق[1] دیئے تھے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے مقام جحفہ میں ایک خواب دیکھا تھا جب کہ قریش اپنے قافلہ کے بچانے کے لئے بدر کی طرف چلے تھے اور جحفہ میں فروکش ہوئے تھے تا کہ پانی بھر لیں اس وقت جہیم کو نیند زیادہ معلوم ہوئی (اور یہ سو رہے) انہوں نے خواب میں ایک سوار کو دیکھا کہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہے اور اس کا اونٹ بھی اس کے ہمراہ ہے وہ لشکر کے سامنے آ کے کھڑا ہو گیا اور اس نے اشراف قریش میں سے چند لوگوں کا نام لے کر کہا کہ فلاں فلاں لوگ مقتول ہو گئے پھر اس نے اونٹ کی گردن میں نیزہ مارا اور اسے لشکر کے اندر چھوڑا پس اس اونٹ کا خون قریش کے ہر خیمہ میں لگا۔ اس روایت کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے۔ اور ابن شاہین نے موسیٰ بن ہیثم سے انہوں نے عبداللہ بن محمد سے انہوں نے محمد بن سعد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جہیم بیٹے ہیں صلت بن مطلب بن عبدمناف کے فتح مکہ کے بعد اسلام لائے مجھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں ان کے اس نسب میں اور ان کے اسلام کے وقت میں ابواحمد عسکری نے بھی ان کی موافقت کی ہے اور انہوں نے بھی ان کے نسب سے مخرمہ کو نکال دیا ہے مگر ان کا قائم رکھنا صحیح ہے۔ ابن کلبی نے اور ابن حبیب نے اور زبیر نے اور ابوعمر وغیرہ نے ان کا ذکر لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۲۹۔ حضرت جہیم رضی اللہ عنہ بن قیس

حضرت جہیم رضی اللہ عنہ بن قیس بن عبد بن شرحبیل۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام جہم ہے۔ ان کا ذکر جہم کے بیان میں ہو چکا ہے انہوں نے سرزمین حبش کی طرف اپنی بی بی خولہ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

---

[1] وسق ایک پیمانہ کا نام ہے۔

باب الجیم والواؤ والیاء

۸۳۰۔ حضرت جودانؓ

حضرت جودانؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا اور بعض لوگ ان کو ابن جودان کہتے ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ ان سے اشعث بن عمیر نے اور عباس بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ ابن جریج نے عباس بن عبدالرحمٰن بن مینا سے انہوں نے جودان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جس شخص سے اس کا (مسلمان) بھائی (اپنی کسی خطا کی) معذرت کرے اور وہ اس کو قبول نہ کرے تو اس پر ویسا ہی گناہ ہوگیا جیسا خطا کر کے عذر نہ کرنے والے پر ہوگا۔ اور ان سے اشعث بن عمیر نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا عبدالقیس کا وفد نبیؐ کے حضور میں آیا وہ سب لوگ اسلام لائے اور آپ سے نبیذ [1] کا مسئلہ پوچھا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ہمارے ملک کی آب وہوا بہت ثقیل ہے اس کی اصلاح نبیذ ہی سے ہوسکتی ہے حضرت نے فرمایا (اچھا نبیذ کا استعمال کرو مگر) نقیر میں نہ پیو مجھے یہ خیال ہے کہ اگر تم نقیر میں پیو گے تو (نشہ پیدا ہو جائے گا اور) تم میں سے ایک دوسرے کو تلوار سے مار دے گا اور کوئی اس طرح مارے گا کہ تم میں سے کسی کا پیر قیامت تک لنگ ہو جائے گا تو وہ لوگ ہنسنے لگے حضرت نے پوچھا کہ کیوں ہنستے ہو ان لوگوں نے عرض کیا کہ خدا کی قسم ایک مرتبہ ہم نے نقیر میں نبیذ پی تو (نشہ پیدا ہوا اور) ہم میں سے ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوا اور اس شخص کے تلوار ماری گئی اور یہ لنگڑا ہو گیا جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۳۱۔ حضرت جونؓ بن قتادہ

حضرت جونؓ بن قتادہ بن اعور بن ساعدہ بن عوف بن کعب بن عبشمس بن زید مناہ بن تمیم تمیمی۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ صحابی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا صحابی اور حضرت کے دیدار سے مشرف ہونا ثابت نہیں ہوا۔ اس میں ہشیم سے وہم ہو گیا ہے یحییٰ بن ایوب نے ہشیم سے انہوں نے منصور بن وردان سے انہوں نے حسن سے انہوں نے جون بن قتادہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم کسی سفر میں رسول ﷺ کے ہمراہ تھے (اثناء سفر میں) آپ کے بعض صحابہ کا گزر ایک لٹکی ہوئی مشک پر ہوا اس میں پانی بھرا ہوا تھا انہوں نے چاہا کہ (اس سے پانی لے کر) پئیں تو مشک کے مالک نے کہا کہ یہ مردار کی کھال ہے لہٰذا وہ (پینے سے) رک گئے یہاں تک کہ نبیؐ تشریف لے آئے انہوں نے آپ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا (کچھ حرج نہیں) پیو اس لئے کہ دباغت سے مردار کی کھال بھی پاک ہو جاتی ہے۔ ہشیم نے ایسا ہی کہا ہے اور بہت سے لوگوں نے اس کو ان سے روایت کیا ہے منجملہ ان کے شجاع بن مخلد اور احمد بن منیع ہیں اور نیز اس حدیث کو عمرو بن زرارہ نے اور حسن بن عرفہ نے ہشیم سے انہوں نے منصور اور یونس وغیرہما سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سلمہ بن محبق سے روایت کیا ہے مگر انہوں نے سند میں جون کو ذکر نہیں کیا اور نیز اس حدیث کو قتادہ نے حسن سے انہوں نے جون بن قتادہ سے انہوں نے سلمہ بن محبق سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھنے کے بعد کہا ہے کہ یہ حدیث ہشیم سے مروی ہے وہ منصور سے وہ

---

[1] نبیذ اس پانی کو کہتے ہیں جس میں چھوہارے بھگوئے جائیں نقیر ایک قسم کا ظرف تھا جس میں شراب استعمال ہوتی تھی اس میں پینے سے نشہ پیدا ہو جانے کا احتمال تھا۔ ۱۲

جون سے راوی ہیں بعد اس کے کہا ہے کہ بعض وہمی لوگوں نے صحابہ میں ان کا ذکر لکھا ہے اور اپنا وہم ہشیم کی طرف منسوب کر دیا ہے اور یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے ہشیم سے اور انہوں نے منصور اور یونس سے اور انہوں نے حسن سے انہوں نے سلمہ بن محبق سے روایت کیا ہے اور اس سند میں جون کو ذکر نہیں کیا یہ دوسرا وہم ہے کیونکہ زکریا بن یحییٰ بن حمویہ نے اس حدیث کو ہشیم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ان سے روایت کرنے والے اسلم بن سہل واسطی ہیں جو شہر واسط کے بڑے حفاظ اور علما میں سے ہیں پس معلوم ہو گیا کہ یہ وہم ہشیم سے نہیں ہوا کیونکہ ان کی روایت اس روایت کے موافق ہے جو قتادہ نے حسن سے انہوں نے جون سے انہوں نے سلمہ سے کی ہے۔ واللہ اعلم جون واقعہ جمل میں طلحہ اور زبیر کے ہمراہ شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۳۲۔ حضرت جویریہؓ عصری

حضرت جویریہؓ عصری۔ نبیؐ کے حضور میں وفد عبدالقیس کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے۔ سلمہ بنت سہل غنویہ نے اپنے دادی جمادہ بنت عبداللہ سے انہوں نے جویریہ عصری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی ﷺ کے حضور میں وفد عبدالقیس کے ہمراہ حاضر ہوا تھا ہمارے ہمراہ منذر بھی تھے ان سے نبیؐ نے فرمایا کہ تم میں دو عادتیں ایسی ہیں کہ اللہ ان کو دوست رکھتا ہے بردباری اور تامل ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

۸۳۳۔ حضرت جیفرؓ بن جلندی

حضرت جیفرؓ بن جلندی بن مستکبر بن حراز بن عبدالعزیٰ بن معولہ بن عثمان بن عمرو بن غنم بن غالب بن عثمان بن نصر بن زہران ازدی عمانی۔ عمان کے رئیس تھے۔ یہ اور ان کے بھائی عبد بن جلندی دونوں عمرو بن عاص کے ہاتھ پر اسلام لائے تھے جب کہ ان میں رسول اللہؐ نے عمان کی طرف بھیجا تھا یہ دونوں نبیؐ کے حضور میں حاضر نہیں ہوئے اور نہ آپ کو دیکھا۔ ان کا اسلام خیبر کے بعد ہوا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

حرف الحاء المہملۃ باب الحاء والالف

۸۳۴۔ حضرت حابسؓ بن دغنہ کلبی

حضرت حابسؓ بن دغنہ کلبی۔ ان کی ایک حدیث علامات نبوت کے متعلق مروی ہے انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے اور آپ کے صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۸۳۵۔ حضرت حابسؓ بن ربیعہ تمیمی

حضرت حابسؓ بن ربیعہ تمیمی۔ کنیت ان کی ابوحیہ یہ حابس اقرع کے والد نہیں ہیں۔ ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ اسلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن کثیر یعنی ابوغسان عنبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے حیہ بن حابس سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے نبیؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ الو (کی آواز) میں (نحوست) کچھ بھی نہیں ہے اور نظر حق ہے۔ اس حدیث کو

اوزاعی نے یحییٰ سے انہوں نے حیاۃ بن حابس سے یا عائش سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

اور اس حدیث کو شیبان نے یحییٰ سے انہوں نے ابو حیہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے اور حرب بن شداد نے بھی اس حدیث کو علی بن مبارک کی طرح روایت کیا ہے مگر انہوں نے ابو ہریرہ کا ذکر نہیں کیا نہ حیہ بن حابس کے والد کا ذکر کیا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حرب بن شداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے حیہ بن حابس تمیمی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ الو (کی آواز) میں کچھ (نحوست) نہیں ہے ہاں نظر حق ہے اور فال نیک اچھی چیز ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۳۶۔ حضرت حابسؓ بن سعد

حضرت حابسؓ بن سعد اور بعض لوگ ان کو ابن ربیعہ بن منذر بن سعد بن یثربی بن عبد بن قصی بن قمران بن ثعلبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن حیان ابن جرم۔ یہ ثعلبہ بیٹے ہیں عمرو بن غوث بن طی کے طائی ہیں۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مغیرہ کے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حریز بن عثمان رجبی نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن غابر الہانی سے سنا وہ کہتے تھے کہ حابس بن سعد طائی صبح کے وقت مسجد میں داخل ہوئے اور وہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا حضرت نے لوگوں کو دیکھا کہ مسجد کے اگلے حصہ میں نماز پڑھ رہے ہیں فرمایا کہ یہ لوگ ریاکار ہیں اور فرمایا کہ انہیں ڈانٹ دو جو کوئی ان کو ڈانٹ دے گا وہ اللہ اور اس کے رسول کا مطیع ہے۔

چنانچہ لوگ ان کے پاس گئے اور انہیں (مسجد سے) نکال دیا حابس کہتے تھے کہ حضرت نے فرمایا صبح کے وقت مسجد کے اگلے حصہ میں فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ اہل شام میں یہ یمنی مشہور ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ مورخین نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حابس ابن سعد طائی کو بلایا اور فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہیں حمص کا قاضی بناؤں تم وہاں کیا کرو گے انہوں نے کہا کہ میں اپنے رائے سے اجتہاد [1] کروں گا اور اپنے پاس والوں سے مشورہ کر لیا کروں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا جاؤ چنانچہ یہ چلے تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ پھر لوٹ آئے اور کہا کہ یا امیر المومنین میں نے ایک خواب دیکھا ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ خواب آپ سے بیان کر دوں امیر المومنین نے فرمایا بیان کرو انہوں نے کہا میں نے دیکھا کہ گویا آفتاب مشرق سے آ رہا ہے اور اس کے ساتھ فرشتوں کی ایک بڑی جماعت ہے اور مغرب سے ماہتاب آ رہا ہے اور اس کے ساتھ ستاروں کی ایک بڑی جماعت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم کس طرف تھے انہوں نے جواب دیا کہ میں ماہتاب [2] کی طرف تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم مٹی [3] ہوئی علامت کے ساتھ تھے نہیں۔ خدا کی قسم تم میری طرف سے کبھی کوئی کام نہ کرنا اور ان کو واپس بلا لیا

---

[1] اس مقام سے اور نیز اور بہت سے احادیث سے رائے وقیاس شرعی اور اجماع کا حجت ہونا ثابت ہے۔

[2] اس خواب میں حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت معاویہ کی جنگ کا واقعہ دکھایا گیا ہے حضرت علی مرتضیٰ آفتاب تھے اور حضرت معاویہ ماہتاب۔

[3] ماہتاب کو مٹی ہوئی علامت اس لئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہم نے رات کی علامت یعنی ماہتاب کو محو فرما دیا ہے۔

پھر یہ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ ہوئے اور قبیلہ طئی کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا اسی دن شہید ہوئے۔عدی بن حاتم کے سسرالی رشتہ دار ہیں یعنی ان کے بیٹے زید کے ماموں ہیں زید نے حابس کے قاتل کو دھوکہ دے کر قتل کر دیا تو ان کے والد عدی نے قسم کھائی کہ میں ان کو اولیاء مقتول کے حوالہ کر دوں گا تو یہ حضرت معاویہ کی طرف بھاگ گئے ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا قصہ مورخین کے نزدیک مشہور ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے۔

۸۳۷۔حضرت حاتمؓ خادم نبیؐ

حضرت حاتمؓ خادم نبیؐ۔حاتم کہتے تھے کہ مجھے نبی ﷺ نے اٹھارہ اشرفیوں میں مول لیا تھا پھر مجھے آزاد کر دیا میں نے عرض کیا کہ میں آپ کے پاس سے نہ جاؤں گا چاہے آپ مجھے آزاد کر دیں چنانچہ چالیس برس حضرت کے پاس رہا۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے ان کی حدیث کی سند نہایت غریب ہے۔

۸۳۸۔حضرت حاتمؓ بن عدی

حضرت حاتمؓ بن عدی۔ان کی حدیث ابن لہیعہ نے سالم بن غیلان سے انہوں نے سلیمان بن ابی عثمان سے انہوں نے حاتم بن عدی یا عدی بن حاتم حمصی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے لوگ ہمیشہ نیکی پر رہیں گے۔جب تک کہ وہ افطار میں جلدی اور سحری کھانے میں تاخیر کرتے رہیں گے۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۳۹۔حضرت حاجبؓ بن زید

حضرت حاجبؓ بن یزید بن تیم ابن امیہ بن خفاف بن بیاضہ۔انصاری خزرجی بیاضی حباب کے بھائی ہیں۔ابن شاہین نے اور طبری نے بیان کیا ہے کہ یہ دونوں احد میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۴۰۔حضرت حاجبؓ بن زید

حضرت حاجبؓ بن یزید انصاری۔اشہلی بنی عبد الاشہل سے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی زعورا بن جشم سے ہیں جو قبیلہ اوس کی ایک شاخ ہے۔زعورا بھائی ہیں عبد الاشہل کے بعض لوگ کہتے ہیں عبد الاشہل کے یہ حلیف ہیں اور خود قبیلہ ازدشنوہ سے ہیں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۸۴۱۔حضرت حارثؓ بن ازمع

حضرت حارثؓ بن ازمع ہمدانی۔ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ان کی وفات حضرت معاویہ کے آخر زمانے میں ہوئی۔یہ ابو عمر کا قول ہے۔ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے اور ابن شاہین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور ابن شاہین نے کہا ہے کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا ہے یہ تابعی ہیں حضرت عمر وغیرہ سے انہوں نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۴۲۔ حضرت حارثؓ بن اسد

حضرت حارثؓ بن اسد بن عبدالعزیٰ بن جعونہ بن عمرو بن قیس بن رزاح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ خزاعی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۸۴۳۔ حضرت حارثؓ بن اشیم

حضرت حارثؓ بن اشیم بن رافع بن امرالقیس بن زید بن عبدالاشہل۔ ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنی عبدالاشہل سے جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے ابونعیم اور ابومعشر یعنی نجیح مدنی نے کہا ہے کہ ان کا نام حارث بن اوس ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کریں گے اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ ان کا نام حارث بن انس بن رافع ہے ابن کلبی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۴۴۔ حضرت حارثؓ بن اقیش

حضرت حارثؓ بن اقیش۔ بعض لوگ کہتے ہیں (ابن) وقیش یہ دونوں ایک ہیں۔ یہ قبیلہ عکل کے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں عوفی ہیں یہ دونوں بھی ایک ہیں کیونکہ عوف بن وائل بن قیس بن عوف بن عبدمناہ بن اد بن طابخہ کی اولاد کو عکلی بھی کہتے ہیں ان کی کھلائی کی طرف منسوب کر کے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ انصار کے حلیف تھے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجا نے اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حجاج بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے عبداللہ بن قیس سے انہوں نے حارث بن اقیش سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جن دو مسلمان (ماں باپ) کے چار بچے بلوغ سے پہلے مر جائیں انہیں اللہ عزوجل جنت میں داخل فرمائے گا لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اور تین مریں تو حضرت نے فرمایا تین مریں جب بھی وہ جنت میں داخل کیا جائے گا لوگوں نے عرض کیا کہ دو مریں تو۔ حضرت نے فرمایا دو مریں جب بھی وہ جنت میں داخل کیا جائیگا۔ اس حدیث کو شعبہ نے اور جعفر بن سلیمان نے اور بشر بن مفضل اور ابن عدی وغیرہم نے داؤد سے روایت کیا ہے ان کی ایک حدیث یہ بھی ہے کہ نبی ﷺ نے بنی زہیر کو جو قبیلہ عکل کی ایک شاخ سے تھی ایک خط لکھا تھا الی آخر الحدیث۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۴۵۔ حضرت حارثؓ بن انس

حضرت حارثؓ بن انس بن رافع بن امرالقیس بن زید بن عبدالاشہل انصاری اوسی ثم الاشہلی۔ ابوعمر اور انس نے کہا ہے کہ یہ حارث وہ ہیں جن کی کنیت ابوالحسیسر ہے۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے ابن اسحٰق نے اور کلبی نے بھی انہیں کے موافق لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے ان حارث کو مختلف فیہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ابن اسحٰق یعنی ابومعشر نے اس کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ (ان کا نام) حارث بن اوس ہے اور عروہ نے کہا ہے کہ حارث بن اشیم یہ ابونعیم کا کلام تھا ابونعیم نے ان تینوں کو ایک کر دیا اور ابن مندہ نے اس کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے ان کو دو قرار دیا ہے ایک

حارث بن انس جن کو بعض لوگ ابن اوس بن رافع کہتے ہیں اور دوسرے حارث بن اشیم اور ابوعمر نے حارث ابن اوس کو حارث بن انس رافع کے علاوہ لکھا ہے مگر انہوں نے حارث بن انس بن مالک کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ مجھے شبہ ہوتا ہے کہ یہ وہی حارث ہیں جو رافع اشہلی کے بیٹے ہیں جیسا کہ ابھی ذکر کیا گیا اور ابن مندہ نے ان کے نسب میں بھی اختلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ حارث بن انس بن رافع بن اوس بن حارثہ بنی عبدالاشہل میں سے ہیں مگر اس میں کلام ہے کیونکہ یہ سب کے خلاف ہے۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۴۶۔ حضرت حارثؓ بن انس بن مالک

حضرت حارثؓ بن انس بن مالک بن عبید بن کعب۔ انصاری۔ موسیٰ بن عقبہ نے اہل بدر میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابن شہاب سے نقل کیا ہے کہ بنی نبیت کی شاخ بنی عبدالاشہل سے حارث بن انس بن مالک بن عبید بن کعب غزوہ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ابن اسحٰق نے ان کو حارث بن انس بن رافع لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ (ان کا نام حارث بن انس ابن مالک بن عبید بن کعب ہے ان کا تذکرہ موسیٰ بن عقبہ نے اہل بدر میں کیا ہے۔ اس میں اعتراض ہے مجھے شبہ ہوتا ہے کہ یہ اشہلی ہیں رافع کے بیٹے یعنی وہ جن کا تذکرہ اس سے پہلے ہو چکا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر نے لکھا ہے اور اس پر اس سے پہلے تذکرہ میں بحث ہو چکی ہے۔ واللہ اعلم

میں کہتا ہوں کہ بنی نبیت منسوب ہیں نبیت کی طرف نبیت کا نام عمرو بن مالک بن اوس ہے وہ عبدالاشہل کے دادا تھے کیونکہ عبدالاشہل بیٹے ہیں جشم بن خزرج بن نبیت کے۔

۸۴۷۔ حضرت حارثؓ بن اوس ثقفی

حضرت حارثؓ بن اوس ثقفی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں حارث بن عبداللہ بن اوس ثقفی۔ محمد بن سعد نے کہا ہے کہ حارث بن اوس ثقفی کا صحابی ہونا ثابت ہے انہوں نے نبی ﷺ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں اور حارث بن عبداللہ بن اوس ثقفی طائف میں رہتے تھے۔ عباد بن عوام نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عبدالملک بن مغیرہ طائی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بلیمانی سے انہوں نے عمرو بن اوس سے انہوں نے حارث بن اوس سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص حج کرے یا عمرہ کرے تو اس کو آخری طواف کعبہ کرنا چاہیے۔ اس حدیث کو علی بن عمر بن علی بن محمد مقدمی نے اور عبداللہ بن مبارک نے اور عبدالرحیم بن سلیمان وغیرہ نے حجاج سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ (ان کا نام) حارث بن عبداللہ بن اوس (ہے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۴۸۔ حضرت حارثؓ بن اوس بن عتیک

حضرت حارثؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبداعلم بن عامر بن زعور ابن جشم بن حارث بن خزرج۔ انصاری اوسی زعور اعبدالاشہل کے بھائی ہیں۔ یہ حارث احد میں اور تمام غزوات میں حضورؐ کے ہمراہ شریک تھے اور جنگ اجنادین اٹھائیس جمادی الاولی ۱۳ہجری کو ملک شام میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۸۴۹۔حضرت حارثؓ بن اوس بن معاذ

حضرت حارثؓ بن اوس بن معاذ بن نعمان بن امرالقیس بن زید بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو۔ بیٹے ہیں نبیت بن مالک بن اوس کے انصاری اوسی ثم الاشہلی ۔کنیت ان کی ابواوس یہ (برادرزاد) بھتیجے ہیں سعد بن معاذ کے غزوۂ بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے انکی عمر اٹھائیس سال تھی یہ ابوعمر کا قول ہے علقمہ بن وقاص نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں غزوۂ خندق میں لوگوں کے نشان قدم کو دیکھتی ہوئی چلی یکایک میں چلی جارہی تھی کہ میں نے اپنے پیچھے پیروں کی آہٹ سنی میں نے پیچھے پھر کے دیکھا تو سعد بن معاذ تھے پس میں وہیں بیٹھ گئی سعد بن معاذ کے ہمراہ ان کے بھتیجے حارث بن اوس بھی تھے۔اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حارث جنگ احد کے بعد زندہ تھے اور یہ ان لوگوں میں تھے جو ابن اشرف (یہودی) کے قتل میں شریک تھے۔ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے یہ نہیں بیان کیا کہ یہ احد کے دن شہید ہوئے انہوں نے صرف حضرت عائشہ کی وہ حدیث لکھی ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔واللہ اعلم

۸۵۰۔حضرت حارثؓ بن اوس بن نعمان

حضرت حارثؓ بن اوس بن نعمان نجاری۔محمد بن مسلمہ کے ہمراہ کعب بن اشرف (یہودی) کے قتل میں شریک تھے ان دونوں کو نبی نے اس کے قتل پر مامور فرمایا تھا۔عروہ بن زبیر نے کہا ہے کہ سعد بن معاذ نے حارث بن اوس بن نعمان کو جو بنی حارثہ کے بھائی تھے محمد بن مسلمہ کے ہمراہ کعب بن اشرف کی طرف بھیجا تھا جب انہوں نے ابن اشرف کو مارا تو تلوار کی نوک ان کے پیر میں لگ گئی اور ان کے ساتھی ان کو اٹھا کے لائے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے جو ان کو نجاری لکھا ہے یہ تصحیف ہے کیونکہ بنی نجار خزرج کی شاخ ہے اور کعب بن اشرف کے قتل میں کوئی خزرجی شریک نہ تھا اس کو تو اوس کی ایک جماعت نے قتل کیا ہے۔بعض لوگوں نے ان کو حارثی روایت کیا ہے شاید انہوں نے ان کو نجاری سمجھا یا ابن مندہ اور ابونعیم نے کسی ایسی کتاب سے جس میں غلطی کاتب سے ان کو خزرجی لکھ دیا گیا ہو اس کو نقل کیا ہے ہمارے اس خیال کی مؤید ایک بات یہ بھی ہے کہ ان دونوں نے عروہ سے نقل کیا ہے کہ سعد بن معاذ نے حارث بن اوس بن نعمان کو جو بنی حارثہ کے بھائی تھے بھیجا۔مجھے اس میں شک نہیں ہے کہ ابونعیم نے ابن مندہ کی پیروی کی ہے واللہ اعلم۔ حارث بن اوس انصاری کے آخری تذکرہ میں انشاء اللہ تعالیٰ اس کی بحث آئی گی اگر وہ دونوں ان کو حارثی نہ کہتے تو بے شک میں کہہ دیتا کہ یہ حارث بیٹے ہیں اوس بن معاذ بن نعمان کے بھتیجے ہیں سعد بن معاذ کے اگرچہ انہوں نے ان کا حارثی ہونا عروہ بن لہیعہ سے انہوں نے ابوالاسواد سے انہوں نے عروہ سے روایت کیا ہے اور یہ سند قابل اعتبار نہیں ہے۔

۸۵۱۔حضرت حارثؓ بن اوس انصاری

حضرت حارثؓ بن اوس انصاری۔یہ بیٹے ہیں رافع کے اور بعض لوگ کہتے ہیں بیٹے ہیں انس بن رافع کے غزوۂ احد میں شہید ہوئے یہ عروہ اور موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے اور ان لوگوں نے کہا کہ غزوۂ احد میں انصار کے قبیلہ بنی نبیت کی شاخ بنی عبدالاشہل سے

حارث بن اوس شہید تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

۸۵۲۔حضرت حارثؓ بن اوس انصاری

حضرت حارثؓ بن اوس انصاری۔غزوۂ بدر میں شریک تھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔موسیٰ بن عقبہ نے زہری سے روایت کی ہے کہ غزوۂ بدر میں عبیت کی شاخ بنی عبدالاشہل میں سے حارث بن اوس شریک تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے حارث بن اوس کے چار تذکرہ لکھے ہیں۔ایک حارث بن اوس بن معاذ جو سعد بن معاذ کے بھتیجے ہیں۔دوسرے حارث بن اوس بن نعمان نجاری جو کعب کے قتل میں شریک تھے۔تیسرے سے حارث بن اوس بن رافع انصاری جو غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔چوتھے حارث بن اوس جو بنی عبیت کی شاخ بنی عبدالاشہل سے تھے پس یہ چار تذکرے لکھے ہیں۔بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ سب ایک ہیں کیونکہ حارث بن اوس بن معاذ بھتیجے ہیں سعد بن معاذ کے اور وہی بنی عبدالاشہل سے بھی ہیں اور عبدالاشہل ایک شاخ ہے بنی عبیت کی جیسا کہ ہم ان کے نسب میں ذکر چکے ہیں بدر میں بھی یہ شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ غزوۂ خندق تک یہ موجود تھے اور یہی ہیں جن کو ان کے چچا سعد بن معاذ نے کعب بن اشرف کے قتل کے لئے بھیجا تھا اور انہیں کو حارث بن اوس بن نعمان بھی کہتے ہیں اوس کی اضافت اس نسب میں ان کے دادا کی طرف کر دی گئی ہے ہے کیونکہ اوس بیٹے ہیں معاذ کے اور وہ بیٹے ہیں نعمان کے بھائی ہیں سعد بن معاذ کے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو نجاری قرار دیا ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے بنی نجار خزرج اکبر کی شاخ ہے اور یہ قبیلہ اوس کے ہیں پھر ابن مندہ اور ابونعیم نے جس تذکرہ میں ان کو نجاری لکھا ہے اسی تذکرہ میں ان کو حارثی بھی لکھ دیا ہے حالانکہ یہ دونوں باتیں متناقص ہیں کیونکہ (حارثی کا مطلب یہ ہے کہ یہ حارثہ کی اولاد سے ہیں اور حارثہ قبیلہ اوس سے ہیں وحارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو کے جو نبیت بن مالک بن اوس کے نام سے مشہور ہیں اور خزرجی اسی شخص کو کہتے ہیں جو اوس کے بھائی خزرج اکبر کی طرف منسوب ہو واللہ اعلم۔اور ان بعض علماء کا قول صحیح ہے (یعنی ان چاروں تذکروں کے ایک ہونے) میں کچھ شبہ نہیں۔

۸۵۳۔حضرت حارثؓ بن اوس

حضرت حارثؓ بن اوس۔ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔انہوں نے نبی ﷺ سے کئی حدیثیں روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن شاہین سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو حارث بن اوس سمجھتا ہوں جن کا ذکر کتابوں میں ہے واقدی نے ان کا یہی نام لکھا ہے۔

۸۵۴۔حضرت حارثؓ بن بدل

حضرت حارثؓ بن بدل سعدی۔بعض لوگ کہتے ہیں یہ حارث بیٹے ہیں سلیمان بن بدل کے۔ان کا شمار اہل شام میں ہے تابعی ہیں ان کی حدیث عبیداللہ بن معاذ نے محمد بن عبداللہ سے شعیثی سے انہوں نے حارث سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں

نبی ﷺ کے [1] ہمراہ شریک تھا جب آپ کے اصحاب کے قدم ہٹ گئے سوا عباس بن عبدالمطلب اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب کے پس رسول اللہ ﷺ نے ایک مٹھی مٹی ہماری طرف پھینکی ہم لوگوں کے پیر اکھڑ گئے اور ہمیں یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام شجر اور حجر ہمارے پیچھے چلے آرہے ہیں۔ بکر بن بکار نے شعیثی سے انہوں نے حارث بن سلیم بن بدل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حنین میں ہم مشرکوں کی طرف تھے نبی ﷺ نے ایک مٹھی کنکریاں مشرکوں کی طرف پھینکیں اور فرمایا شاہت [2] الوجوہ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دے دی۔ ان کی حدیث کا دارومدار شعیثی پر ہے اور وہ ضعیف ہیں اور باوجود ضعف کے ان کے بارے میں بہت اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۵۵۔ حضرت حارثؓ بن بلال

حضرت حارثؓ بن بلال مزنی۔ ان کا نسب بلال بن حارث کے بیان میں گزر چکا ہے حالانکہ یہ وہم ہے صحیح بلال بن حارث ہے نعیم بن حماد نے دراوردی سے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے بلال بن حارث بن بلال سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ سے فسخ حج کی حدیث میں اسی طرح روایت کی ہے۔ اس میں نعیم سے وہم ہو گیا ہے اور اور لوگوں نے دراوردی سے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے حارث بن بلال بن حارث سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۵۶۔ حضرت حارثؓ بن تبیع

حضرت حارثؓ بن تبیع عینی۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد یمن کے گئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابن یونس نے کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے لکھا ہے کہ تبیع بفتح تائے فوقانیہ وکسری بائے موحدہ ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ عبدالغنی نے بضم تا وفتح بائے موحدہ بیان کیا ہے اور ابوعمر نے بھی عبدالغنی کے مثل بضم تا وفتح با بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۸۵۷۔ حضرت حارثؓ بن ثابت بن سفیان

حضرت حارثؓ بن ثابت بن سفیان بن عدی بن عمرو بن امرالقیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ (ان کا نام) حارث بن ثابت بن سعید بن عدی بن عمرو بن امرالقیس (ہے) مگر یہ صحیح نہیں پہلا ہی قول صحیح ہے انہوں نے سفیان کے بدلے سعید کہا ہے حالانکہ سفیان ہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[1] اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس وقت مسلمان تھے اور مسلمانوں کے لشکر میں تھے اور اس کے بعد کی روایت ہے معلوم ہوتا ہے اس وقت کافر تھے اور کافروں کے ساتھ تھے یہی صحیح ہے۔

[2] بگڑ گئے چہرے یہ ایک کلمہ بددعا کا ہے کہ کافروں کے چہرے بگڑ جائیں۔

۸۵۸۔ حضرت حارثؓ بن ثابت بن عبداللہ

حضرت حارثؓ بن ثابت بن عبداللہ بن سعد بن عمرو بن قیس بن عمرو بن امرالقیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج احد کے دن شہید ہوئے۔ ابوموسیٰ نے ابن شاہین سے ان کا تذکرہ نقل کیا ہے مگر صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی ہیں جن کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے اور ان کے نسب کے ابتدائی ناموں میں غلطی ہوگئی ہے کیونکہ پہلے تذکرہ میں انہوں نے (ان کے پردادا کا نام) سعید لکھا ہے اور اس تذکرہ میں سعد لکھا ہے اور اس تذکرہ میں عبداللہ کو زیادہ کر دیا ہے باقی سب یکساں ہے۔

۸۵۹۔ حضرت حارثؓ بن جماز

حضرت حارثؓ بن جماز بن مالک بن ثعلبہ۔ کعب بن جماز کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور امیر ابونصر نے کہا ہے کہ طبری نے کہا ہے کہ (ان کا نام) حارث بن جماز بن مالک بن ثعلبہ بن غسان ہے۔ بنی ساعدہ کے حلیف ہیں۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور ان کے بھائی کعب بن جماز غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کا پورا نسب ان کے بھائی سعد اور کعب کے بیان میں ان شاء اللہ آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۶۰۔ حضرت حارثؓ بن حارث ازدی

حضرت حارثؓ بن حارث ازدی۔ ان کی حدیث محمد بن ابی قیس نے عبدالاعلیٰ بن ہلال سے انہوں نے حارث سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ جب کھانا کھاتے تھے یا پانی پیتے تھے تو فرماتے تھے کہ **اللھم لک الحمد اطعمت وسقیت واشبعت و ارویت فلک الحمد غیر مکفور ولا مودع ولا مستغنی عنک** ''اللہ تیرا شکر ہے تو نے (ہمیں) کھلایا پلایا اور سیر کر دیا اور رہنے کو جگہ دی تیرا شکر منایا نہیں جا سکتا اور نہ ترک کیا جا سکتا ہے اور نہ تجھ سے بے پروائی۔'' ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۸۶۱۔ حضرت حارثؓ بن حارث اشعری

حضرت حارثؓ بن حارث اشعری۔ کنیت ان کی ابومالک۔ یہ کنیت ان کی صرف ابونعیم نے بیان کی ہے۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان سے ربیعہ جرشی نے اور عبدالرحمٰن بن غنم اشعری نے اور ابوسلام یعنی ممطور حبشی نے اور شریح بن عبید حضرمی نے اور شہر بن حوشب وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوالمکارم بن منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن عبیداللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجابر یعنی زید بن عبدالعزیز بن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے معافا بن عمران نے موسیٰ بن خلف سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے زید بن سلام سے روایت کر کے بیان کیا ان کے دادا ممطور نے ان سے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے یحییٰ بن زکریا (پیغمبر) علیہما السلام سے کو پانچ چیزوں کی نسبت حکم دیا کہ تم خود بھی اس پر عمل کرو اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دو کہ ان پر عمل کریں۔ یحییٰ بن زکریاؑ اس حکم کی تعمیل میں کچھ دیر ہونے لگی یا ہوگئی تو

ان سے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اللہ عزوجل نے تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیا تھا کہ تم بھی ان پر عمل کرو اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دو کہ ان پر عمل کریں پس یا تو تم بنی اسرائیل کو ان کا حکم دے دو نہیں تو (مجھ سے کہو) میں انہیں حکم دے دوں یحییٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر تم اس کام میں مجھ سے سبقت کرو گے تو (خدا مجھ سے ناخوش ہو جائے گا اور) مجھے خوف ہے کہ میں زمین میں دھنسا دیا جاؤں گا حضرت فرماتے تھے کہ پھر یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جمع کیا یہاں تک کہ بیت المقدس بھر گیا اور لوگ ٹیلوں پر بیٹھے پس یحییٰ علیہ السلام نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ چیزوں کی نسبت حکم دیا ہے کہ میں بھی ان پر عمل کروں اور تم کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں۔ پہلی بات ان میں سے یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو کیونکہ جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام کو خاص اپنے مال سونے یا چاندی کے عوض میں مول لیا اور (اس غلام کو اپنے گھر بلایا اور اس سے) کہہ دیا کہ دیکھ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرے کام ہیں لہٰذا تو ان کاموں کو کر کے (ان کا نفع) مجھ تک پہنچا دیا کر چنانچہ وہ غلام کام کرنے لگا مگر (نفع اس کا) اپنے مالک کے علاوہ اور کسی کو پہنچانے لگا پس (اب بتاؤ) تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا غلام ایسا ہو اور بے شک اللہ نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہیں روزی دیتا ہے لہٰذا تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور (دوسری بات یہ ہے کہ) اللہ نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے پس جب تم نماز پڑھو تو ادھر ادھر نہ دیکھو کیونکہ اللہ عزوجل اپنی ذات بزرگ برتر کو اپنے بندے کے منہ کے سامنے کر دیتا ہے جب تک کہ وہ نماز میں ادھر ادھر نہ دیکھے اور (تیسری بات یہ ہے کہ) اللہ نے تمہیں روزے کا حکم دیا ہے اور اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص ایک جماعت کے ہمراہ بیٹھا ہوا ہے اس کے پاس ایک تھیلی ہے جس میں مشک ہے ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کی خوشبو پائے اور بے شک روزہ دار کے منہ کی خوشبو اس کے پروردگار کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے اور (چوتھی بات یہ ہے کہ) اللہ نے تمہیں صدقہ کا حکم دیا ہے اور اس کی حالت ایسی ہے جیسے کسی شخص کو دشمن نے قید کر لیا ہو اور اس کی مشکیں کس دی ہوں وہ کہتا ہو کہ مجھے چھوڑ دو میں اپنی جان کے عوض میں فدیہ دوں گا اور وہ اپنی جان کے فدیہ میں اپنا کل مال قلیل وکثیر دینے پر تیار ہو گیا ہو اور (پانچویں بات یہ ہے کہ) اللہ نے تمہیں اپنی ذکر کی کثرت کا حکم دیا ہے اور اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص کے تعاقب نے میں اس کا دشمن دوڑتا ہوا نکلا اس شخص نے ایک مضبوط قلعہ میں پہنچ کر اپنے دشمن سے اپنی حفاظت کی پس بندہ شیطان سے امن میں اسی وقت ہوتا ہے جب اللہ عزوجل کا ذکر کرتا ہے۔ نیز حارث کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ نے مجھے بھی پانچ باتوں کا حکم دیا ہے کہ میں بھی ان پر عمل کروں اور تمہیں بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں (وہ پانچ باتیں یہ ہیں) جماعت [1] اور (امام [2] وقت کی بات کا) سننا اور اطاعت کرنا اور ہجرت [3] اور فی سبیل اللہ جہاد کرنا۔ پس یقیناً جو شخص ایک بالشت بھی جماعت سے الگ ہو گیا بے شک اس نے اسلام کا طوق اپنے گلے سے نکال دیا لیکن یہ کہ وہ پھر جماعت کی طرف رجوع کرے اور جو شخص زمانہ جاہلیت کی سی باتیں کرے وہ

---

[1] جماعت سے مراد یہ کہ اسلام میں جو بڑا گروہ ہو اسی کی پیروی کرو اور یہ بھی مطلب ہے کہ مسلمانوں میں باہم اتحاد رہنا چاہیے تفریق نہ ہونا چاہیے۔

[2] امام وقت سے مراد حاکم شریعت یعنی خلیفہ مسلمین۔

[3] ہجرت اور جہاد فی سبیل اللہ کا حکم ہر شخص کے لئے نہیں ہے بلکہ جب کسی مقام پر فرائض مذہبی کے ادا کرنے سے ممانعت کی جائے تو وہاں سے ہجرت کر جانا چاہیے اور جب کفار خود جنگ کریں اور ان سے لڑنے کی طاقت ہو تو جہاد کرنا چاہیے۔

جہنم کا ایندھن بنے گا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ اگر چہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے کو مسلمان کہے حضرت نے فرمایا ہاں اگر چہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے کو مسلمان کہے اللہ عزوجل کی تعلیم کے موافق باتیں کرو جس نے تمہارا نام مسلمین اور مومنین اور عباداللہ رکھا ہے۔ اس حدیث کو مروان بن محمد اور محمد بن شعیب بن شابور اور کئی لوگوں نے معاویہ بن سلام سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے طول کے ساتھ لکھا ہے اور ابو عمر نے اس کو مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ یہ حارث بیٹے ہیں حارث اشعری کے وہ نہیں ہیں جن کی کنیت ابو مالک ہے اور ان کا ذکر اکثر بغیر کنیت ہی کے ہوتا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ بہت سے علما کا یہی قول ہے منجملہ ان کے ابو حاتم رازی اور ابن معین وغیرہما ہیں اور ابو مالک اشعری کا نام تو کعب ہے وہ بیٹے ہیں عاصم کے اس میں اختلاف ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ (امام) احمد بن حنبل نے اہل شام کے مسند[1] میں حارث اشعری کی روایتیں لکھی ہیں اور ان سے یہی ایک حدیث روایت کی ہے جس کو ہم نے بیان کیا اور ان کی کنیت انہوں نے نہیں بیان کی اور کعب بن عاصم کا ذکر کیا ہے اور ان سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں انہوں نے ان کو حارث اشعری نہیں کہا ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر لکھا ہے اور ابو عمر نے کعب ابن عاصم کے بیان میں ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۸۶۲۔ حضرت حارثؓ بن حارث غامدی

حضرت حارثؓ بن حارث غامدی۔ یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ ان سے شریح بن عبید اور ولید بن عبدالرحمٰن نے اور سلیم ابن عامر نے اور عدی بن ہلال نے روایت کی ہے۔ ولید بن عبدالرحمٰن جرشی نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں (ایک دفعہ ایک مقام پر لوگوں کو جمع دیکھ کر) اپنے والد سے پوچھا کہ یہ ازدحام کیسا ہے انہوں نے کہا یہ لوگ ایک بے دین کے پاس جمع ہو گئے ہیں ہم نے جا کے دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے آپ لوگوں کو اللہ کی عبادت اور اس پر ایمان لانے کی ترغیب دیتے تھے اور لوگ آپ کو ستا رہے تھے یہاں تک کہ دن چڑھ گیا اور لوگ آپ کے پاس سے علیحدہ ہو گئے اسی حالت میں ایک بی بی ایک پیالہ پانی اور ایک رومال لئے ہوئے آئیں ان کی گردن کھلی ہوئی تھی اور وہ رو رہی تھیں حضرت نے پیالہ ان کے ہاتھ سے لے لیا اور پیا بعد اس کے وضو کیا پھر آپ نے ان کی طرف سر اٹھایا اور فرمایا کہ اے بیٹی چادر اوڑھو تم اپنے باپ کی طرف سے کچھ خوف نہ کرو کہ یہ لوگ غالب آ جائیں گے اور ذلت ہو گی میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں لوگوں نے کہا کہ یہ ان کی بیٹی زینب ہیں اور ابو نعیم نے اس حدیث کے بعد وہ حدیث ذکر کی ہے جو حارث بن حارث ازدی کے بیان میں گزر چکی جس کی روایت ان سے عبدالاعلیٰ بن ہلال نے کی ہے کہ حضرت کھانا کھا کے یا پانی پی کے کیا فرمایا کرتے تھے پس دونوں ان کے نزدیک ایک ہیں۔ ابن مندہ نے بھی ایسا ہی کہا ہے انہوں نے اس تذکرہ میں لکھا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ وہی ہیں جن کا ذکر ہو چکا یعنی اشعری جن کا ذکر اس سے پہلے ہے مگر ابو عمر نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ سمجھا ہے پہلے غامدی ہیں اور دوسرے یہ ہیں اور اس تذکرہ میں انہوں نے اس حدیث کا صرف یہ ٹکڑا روایت کیا ہے کہ حضرت نے اپنی صاحبزادی سے فرمایا کہ اپنا گلا بند کرو اور یہ حدیث روایت کی ہے کہ فردوس وسط جنت میں ایک مقام ہے اور کچھ بعید نہیں کہ حارث ازدی اور غامدی دونوں ایک ہوں کیونکہ غامد قبیلہ ازد کی ایک شاخ ہے اور ابن مندہ کے

---

[1] محدثین کی اصطلاح میں اگر ہر شیخ کی حدیثیں جدا جدا مرتب کی جائیں تو اس کو مسند کہتے ہیں اہل شام کا مسند یعنی ان کی بیان کی ہوئی حدیثیں۔

قول کے موافق (بھی یہ بن سکتا ہے) کہ بعض لوگ کہتے ہیں یہ اشعری ہیں کیونکہ اشعری کے اور ازدی کے درمیان میں کچھ فرق نہیں سوا اس کے کہ یہ دونوں یمن کے قبیلہ ہیں۔ واللہ اعلم۔

۸۶۳۔ حضرت حارثؓ بن حارث بن قیس

حضرت حارثؓ بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم۔ قریشی سہمی۔ حبش کی طرف اپنے دونوں بھائیوں بشر بن حارث اور معمر بن حارث کے ہمراہ ہجرت کی تھی۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ جنگ اجنادین میں شہید ہوئے اور ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۶۴۔ حضرت حارثؓ بن حارث بن کلدہ

حضرت حارثؓ بن حارث بن کلدہ بن عمرو بن علاج بن ابی سلمہ بن عبدالعزیٰ بن غیرۃ بن عوف بن ثقیف۔ ان کے والد عرب کے طبیب اور حکیم تھے اپنی قوم کے شریف لوگوں میں سے تھے اور ان کے والد حارث بن کلدہ شروع اسلام میں مر چکے تھے ان کا اسلام لانا ثابت نہیں ہوا روایت ہے کہ رسول اللہ نے سعد بن وقاص کو حکم دیا تھا کہ ان کے پاس جائیں اور ان سے اپنی بیماری کی کیفیت پوچھیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طبی معاملات میں کافروں سے رائے طلب کرنا جائز ہے اگر وہ طب کے ماہر ہوں ہم نے یہ قصہ حارث بن کلدہ کے بیان میں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۶۵۔ حضرت حارثؓ بن حاطب

حضرت حارثؓ بن حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی۔ ان کی والدہ فاطمہ بنت مجلل ہیں اور ان کے بھائی محمد بن حاطب سرزمین حبش میں پیدا ہوئے تھے۔ حارث محمد بن حاطب سے بڑے تھے عبداللہ بن زبیر نے حارث کو ۳۶ھ میں مکہ کا عامل بنایا تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ مروان کے زمانے میں جبکہ وہ حضرت معاویہ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا تحصیل صدقات کا کام کرتے تھے۔ یہ ابو عمر اور زبیر بن بکار اور ابن کلبی کا قول ہے اور ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے نام میں جنہوں نے جمح سے حبش کی طرف ہجرت کی تھی ان کو حارث بن حاطب بن معمر لکھا ہے اس کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ ابن مندہ نے ابن اسحٰق سے ان کے تذکرہ میں یہ بھی روایت کیا ہے کہ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابولبابہ بن عبدالمنذر اور حارث بن حاطب دونوں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ بدر کی طرف گئے تھے مگر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو واپس کر دیا اور ابولبابہ کو مدینہ کا حاکم بنایا تھا اور ان دونوں کو اصحاب بدر کے ساتھ (مال غنیمت سے) حصہ دیا تھا۔ ان کی ایک حدیث یہ ہے جو ہم سے یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابو بکر ابن ابی عاصم تک بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں خالد حذا نے یوسف بن یعقوب سے انہوں نے محمد بن حاطب سے یا حارث بن حاطب سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) عبداللہ بن زبیر کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ ہمیشہ سے حکومت کے حریص تھے ہم لوگوں نے کہا یہ کس طرح (آپ کو معلوم ہوا) انہوں نے کہا ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک چور لایا گیا آپ نے اس کے قتل کا حکم دیا آپ سے عرض کیا گیا کہ اس نے تو صرف چوری کی ہے آپ نے فرمایا اچھا اس کے ہاتھ کاٹ دو پھر وہ اس کے بعد حضرت ابو بکر

صدیق کے پاس لایا گیا اس نے پھر چوری کی تھی اس کے ہاتھ پیر سب (اسی جرم میں) کٹ چکے تھے حضرت ابوبکر نے کہا میں تیرے لئے اس فیصلے سے زیادہ کچھ مناسب نہیں سمجھتا جو رسول اللہ ﷺ نے تیرے حق میں کیا تھا جب آپ نے تیرے قتل کا حکم دیا تھا کیونکہ وہ تیرے حال سے خوب واقف تھے بعد اس کے انہوں نے مہاجرین کو چند لڑکوں کو جن میں میں بھی تھا اس کے قتل کا حکم دیا ابن زبیر نے (ہم لوگوں سے) کہا کہ تم مجھے اپنے اوپر حاکم بنالو چنانچہ ہم (سب لڑکوں) نے انہیں اپنے اوپر حاکم بنالیا بعد اس کے ہم اسے لے گئے اور ہم نے اسے قتل کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے جوان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے حارث بن حاطب بن معمر اور اس کو ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے یہ کچھ نہیں ہے کیونکہ ابن اسحٰق نے ان کو ان لوگوں میں شامل کیا ہے جنہوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور انہوں نے کہا ہے کہ حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح ہماری روایت میں جو ہم نے یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے کی ہے ایسا ہی ہے اور عبدالملک بن ہشام نے بھی ابن اسحٰق سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور سلمہ نے بھی ان سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ باقی رہا ابن مندہ نے جو یہ لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر سے ان کو ابولبابہ کے ہمراہ واپس کر دیا تھا (یہ بالکل غلط ہے) کیونکہ یہ حارث وہ ہیں جو سرزمین حبش میں پیدا ہوئے تھے اور غزوۂ بدر کے بعد مدینہ آئے تھے اور اس وقت بچے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کو اثنائے راہ سے مدینہ کی طرف واپس فرمادیا تھا وہ حارث بن حاطب انصاری ہیں۔ جن کا ذکر اس تذکرے کے بعد ہوگا۔ ابن مندہ نے یہ سمجھا ہے کہ وہ حارث جن کو رسول اللہ نے راستے سے واپس کر دیا تھا وہ یہی ہیں انہوں نے حارث انصاری کا ذکر نہیں کیا اور ابونعیم اور ابوعمر نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے جیسا کہ ہم انشاء اللہ بیان کریں گے۔

۸۶۶۔ حضرت حارث بن حاطب

حضرت حارث بن حاطب بن عمرو بن عبید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی عبدالاشہل سے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے ثعلبہ بن حاطب کے بھائی ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان لوگوں میں ان کو ذکر کیا ہے جو انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنی عمرو بن عوف کے خاندان بنی امیہ ابن زید میں سے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ یہ اور ان کے بھائی ابولبابہ بن عبدالمنذر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ بدر کی طرف تشریف لے گئے تھے حضرت نے مقام روحا سے ان دونوں کو واپس کر دیا اور ابولبابہ کو مدینہ کا حاکم بنادیا اور حارث کو بنی عمرو بن عوف کا امیر بنایا اور ان دونوں کو مال غنیمت سے حصہ بھی دیا اور ثواب کا بھی امیدوار کیا پس یہ دونوں مثل اس کے ہوئے جو غزوۂ بدر میں شریک ہوا جنگ صفین میں حضرت علی بن ابی طالب کی طرف تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۶۷۔ حضرت حارث بن حباب

حضرت حارث بن حباب بن ارقم بن عوف بن وہب۔ کنیت ان کی ابومعاذ قاری۔ اس کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۶۸۔ حضرت حارثؓ بن حبال

حضرت حارثؓ بن حبال بن ربیعہ بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم اسلمی۔ نبی ﷺ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے تھے اور آپ کے ہمراہ حدیبیہ میں شریک تھے۔ ابن شاہین نے اور طبری اور کلبی نے ان کا ذکر لکھا ہے اور کلبی نے ان کا نسب بھی ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور انہوں نے ابو برزہ کا نسب بھی بیان کیا ہے اور کہا ہے ابو برزہ بن عبداللہ بن حارث بن حبال پس اس تقدیر پر حارث ابو برزہ کے دادا ہوں گے اور یہ بہت بعید ہے ابو برزہ کا پورا نسب انشاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائے گا۔

۸۶۹۔ حضرت حارثؓ بن حسان

حضرت حارثؓ بن حسان ربعی بکری ذہلی۔ بعض لوگ ان کو حویرث کہتے ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ ان سے ابووائل نے اور سماک بن حرب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلام یعنی ابوالمنذر رقاری نے عاصم بن بہدلہ سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے حارث بن حسان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمارا گزر مقام ربذہ میں ایک بوڑھیا پر ہوا جو راستہ بھول گئی تھی خاندان بنی تمیم سے تھی اس نے (ہم سے) پوچھا کہ تم لوگ کہاں جاتے ہو ہم لوگوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے حضور میں جاتے ہیں اس بوڑھیا نے کہا مجھے بھی اپنے ہمراہ لے چلو مجھے ان سے کچھ کام ہے حارث کہتے تھے میں نے اسے اپنے ہمراہ بٹھا لیا جب میں (مدینہ منورہ) پہنچا تو میں مسجد میں گیا مسجد لوگوں سے بھری ہوئی تھی اور ایک سیاہ جھنڈا اہل رہا تھا میں نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ عمرو بن عاص کو کسی طرف (جہاد کے لئے) بھیجنا چاہتے ہیں اور بلال تلوار لئے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہوئے تھے میں مسجد میں بیٹھ گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے مکان میں) تشریف لے گئے تو مجھے بلوایا میں حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ کیا تمہارے اور بنی تمیم کے درمیان میں جھگڑا ہے میں نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کچھ دعوے ان پر ہیں اور میرا گزر ان کی ایک بوڑھیا پر ہوا تھا (میں اس کو لیتا آیا ہوں) وہ دروازے پر ہے حضرت نے اسے بلوایا اور وہ آئی میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہمارے اور بنی تمیم کے درمیان میں مقام دہنا کو حد فاصل قرار دے دیں تو ہمیں کچھ تقویت ہو جائے حارث کہتے تھے یہ سن کے وہ بوڑھیا سنبھل کے بیٹھ گئی اور اسے (اپنی قوم کی) حمیت پیدا ہوئی اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ پھر آپ کا (قبیلہ) مضر کہاں جائے گا حارث کہتے تھے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اس بوڑھیا کو اپنے ساتھ بٹھا کے لائے ہیں ہم نہ جانتے تھے کہ یہی ہماری دشمن ہو جائے گی۔ میں اللہ کی اور رسول اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں ویسا ہو جاؤں جیسا کہ پہلے لوگ تھے نے کہا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پہلے نے کیا کہا تھا حارث کہتے ہیں میں نے کہا آپ نے ایک باخبر سے پوچھا سلام (نامی ایک شخص) نے کہا کہ یہ شخص بڑا بے وقوف ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کس گستاخی کے ساتھ) کہتا ہے کہ آپ نے ایک باخبر سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہنے دو وہ مجھ سے ایک بات بیان کرتا ہے میں نے عرض کیا کہ قوم عاد پر جب قحط پڑا تو انہوں نے ایک

قوم عاد کی طرف سے جو شخص بارش کی دعا کرنے کو بھیجا گیا تھا اس کو اہل عرب اپنی مثالوں میں قاصد عاد بھی کہتے تھے اور بھلا بھی کہتے تھے۔ ۱۲

شخص کو بھیجا تا کہ وہ پانی برسنے کی دعا کرے۔

چنانچہ وہ شخص ایک مہینے تک معاویہ بن بکر کے پاس ٹھہرا رہا معاویہ بن بکر اسے شراب پلاتا تھا اور اپنی دونوں گانے والی لونڈیوں کا اس کو گانا سناتا تھا ایک مہینے کے بعد وہ مہرہ نامی پہاڑوں کی طرف گیا اور اس نے کہا کہ اے اللہ میں کسی قیدی کے چھوڑانے کو نہیں آیا نہ کسی بیمار کی دوا کرنے کو آیا ہوں (بلکہ پانی طلب کرنے کو آیا ہوں) لہٰذا تو اپنے بندوں کو پانی پلا دے اور ان کے ساتھ ہی معاویہ بن بکر کے یہاں بھی ایک مہینے تک پانی برسا دے اس نے شراب پلانے کا شکریہ ادا کیا جو معاویہ بن بکر کے یہاں اس نے پی تھی پھر اس طرف سے سیاہ سیاہ ابر نکلے اور اسے آواز دی گئی کہ ان بادلوں میں کسی بادل کو پسند کر اس نے کہا کہ یہ سیاہ ابر مجھے پسند ہے پھر اسے آواز دی گئی اچھا اس ابر کو لے جس میں سے راکھ برسے گی جو قوم عاد کے ایک شخص کو بھی زندہ نہ چھوڑے گی (مجھے ابووائل کہتے تھے مجھے یہ خبر ملی ہے کہ پھر بہت ہی خفیف ہوا چلی۔ اس حدیث کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے عفان سے انہوں نے ابوالمنذر سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابووائل سے اس طرح روایت کیا ہے اور اس کو زید بن حباب نے بھی ابوالمنذر سے روایت کیا ہے اور احمد بن حنبل نے اور سعید اموی نے اور یحییٰ حمانی نے اور عبدالحمید بن صالح نے اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے بھی روایت کیا ہے۔ ان سب لوگوں نے اس کو ابوبکر بن عیاش سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے حارث سے نقل کیا ہے اور وائل کا ذکر نہیں کیا اور نیز اس حدیث کو عنبہ بن ازہر ذہلی نے سماک بن حرب سے انہوں نے حارث ابن حسان بکری سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا جب ہمارے اور ہمارے بھائیوں بنی تمیم کے درمیان میں جھگڑا ہوا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا میں نے آپ کو منبر پر پایا آپ یہ فرمارہے تھے کہ بکر بن وائل کی طرف لشکر بھیجنے کی تیاری کرو حارث کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں قاصد عاد کی طرح ہو جاؤں اور انہوں نے قاصد عاد کا قصہ طول کے ساتھ بیان کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ حارث بیٹے ہیں حسان بن کلدہ کے۔ بکری ہیں اور بعض لوگ ان کو ربعی کہتے ہیں اور بعض لوگ ذہلی کہتے ہیں یعنی ذہل ابن شیبان کی اولاد سے اور بعض لوگ ان کو حارث بن یزید بن حسان کہتے ہیں اور بعض لوگ حریث بن حسان کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔

میں کہتا ہوں کہ جو شخص ان کی نسبت یہ تین قول دیکھے گا بکری اور ربیع اور ذہلی وہ سمجھے گا کہ یہ اختلاف ہے حالانکہ یہ اختلاف نہیں ہے کیونکہ ذہل بن شیبان قبیلہ بکر کی ایک شاخ ہے اور قبیلہ بکر ربیعہ کی شاخ ہے پس جب ان کو ذہلی کہا گیا تو یہ بکری بھی ہو گئے اور ربعی بھی ہو گئے اور جب ان کو ربعی کہا گیا تو یہ بکری بھی ہو گئے جب ربیع کہا جاتا ہے تو قبیلہ بکر اور ذہل سے بھی ہو سکتا ہے اور دوسرے قبیلہ سے بھی ہو سکتا ہے یعنی تغلب، حنیفہ اور عجل اور عبدالقیس وغیرہ سے واللہ اعلم۔ اگر ابوعمر نے ان کو کلدہ کی طرف منسوب نہ کیا ہوتا تو میرا غالب گمان یہی ہوتا کہ یہ حارث حسان بن خوط کے بیٹے ہیں کیونکہ یہ جنگ جمل میں حضرت علی کی طرف تھے اور انہیں کے بھائی بشر نے یہ شعر کہے تھے

انا ابن حسان بن خوط و ابی رسول بکر کلها الی النبی

میں حسان بن خوط کا بیٹا ہوں اور میرے والد قبیلہ بکر کی طرف سے نبی کے پاس قاصد بن کے گئے تھے۔

۸۷۰۔ حضرت حارثؓ بن حکم

حضرت حارثؓ بن حکم سلمی۔ نبی ﷺ کے ہمراہ انہوں نے تین غزوے کئے تھے ان سے عطیہ دعا نے روایت کی ہے مگر یہ وہم ہے (کہ ان کا نام) حکم بن حارث (ہے) یہی ابن مندہ نے لکھا ہے اور ابونعیم نے ان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہے صحیح نام ان کا حکم بن حارث ہے اور انہوں نے ان کا تذکرہ حکم کے نام میں لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ حکم ہی کے نام میں لکھا ہے اور ان دونوں نے بھی ان کا تذکرہ حکم کے نام میں لکھا ہے۔

۸۷۱۔ حضرت حارثؓ بن حکیم

حضرت حارثؓ بن حکیم ضبی۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن حارث نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر بن حسن بن علی شیبانی نے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے منذر بن محمد قابوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن محمد نے سیف بن عمر سے انہوں نے صعب بن ہلال ضبی سے انہوں نے اپنے والد حارث بن حکیم ضبی سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے عرض کیا کہ عبدالحارث حضرت نے فرمایا تم عبداللہ ہو پس آپ نے ان کا نام عبداللہ رکھا اور انہیں ان کے قوم کے صدقات کا متولی بنایا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے مگر اس میں ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ انہوں نے ان کا وہی نام لکھا ہے جو جاہلیت میں تھا یعنی عبدالحارث اگر وہ ان کا اسلامی نام لکھتے یعنی عبداللہ تو پھر ان کے یہاں ذکر کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ ہشام کلبی نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے اور ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام عبدالحارث بن زید بن صفوان بن صباح بن طریف بن زید بن عامر بن ربیعہ بن کعب بن ربیعہ بن ثعلبہ بن سعد بن ضبہ ہے۔ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور حضرت نے ان کا نام عبداللہ رکھا تھا۔

۸۷۲۔ حضرت حارثؓ بن خالد بن صخر

حضرت حارثؓ بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔ محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی کے دادا ہیں مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنی بیوی ریطہ بنت حارث بن جبیلہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم کے ساتھ سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی ان کا اور ان کی بیوی کا نسب عامر میں جا کے مل جاتا ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ حبش کی طرف پھر دوبارہ ہجرت کی تھی اور وہیں حبش میں ان کی اولاد یعنی موسیٰ اور عائشہ اور زینب اور فاطمہ پیدا ہوئی تھیں یہ سب بچے حبش ہی میں مر گئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کے والد انہیں حبش سے نبی ﷺ کے پاس لئے ہوئے آرہے تھے اثنائے راہ میں انہوں نے کہیں پانی پیا۔ (اس پانی میں نہ معلوم کیا تھا کہ) سب مر گئے صرف یہی تنہا بچ رہے جب یہ مدینہ پہنچے تو نبی نے یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبدمناف کی لڑکی سے ان کا نکاح کر دیا۔ ابوعمر نے ان کے تذکرہ میں ان کے ان اولاد کے نام میں جو مرے تھے ایک نام ابراہیم لکھا ہے اور اس کو انہوں نے زبیر سے روایت کیا ہے مگر زبیر نے ان کا ذکر نہیں لکھا۔ ان کے ایک بیٹے ابراہیم تھے جو ان کے بعد زندہ رہے محمد بن ابراہیم بن حارث فقیہ انہیں کی اولاد سے ہیں شاید ان کا کوئی اور لڑکا بھی ہو جس کا نام

ابراہیم ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا ذکر لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ کی کتاب میں ان کا ذکر بہت طول کے ساتھ ہے۔

۸۷۳۔ حضرت حارثؓ بن خالد قرشی

بن خالد قریشی۔ ان کی حدیث ہشیم بن عبدالرحمٰن عذری نے موسیٰ بن اشعث سے روایت کی ہے کہ قریش کے ایک شخص جن کا نام حارث بن خالد تھا نبی ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھے وہ کہتے تھے کہ آپ ﷺ کے پاس وضو کے لئے پانی لایا گیا اور آپ نے وضو فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ شاید یہ وہی حارث ہیں جو خالد بن صخر تیمی کے بیٹے ہیں ان کا نسب نہیں بیان کیا واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔

۸۷۴۔ حضرت حارثؓ بن خزمہ

حضرت حارثؓ بن خزمہ بن عدی بن ابی بن غنم۔ غنم کا نام قوقل بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج ہے۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام حارث بن خزیمہ تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں (ابن) خزمہ یہ طبری کا قول ہے۔ انہوں نے ان کا نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے لکھا اور ابن کلبی نے بھی ان کا نسب ایسا ہی لکھا ہے اور ان لوگوں نے کہا ہے کہ یہ بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔ یہی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی خبر لے آئے تھے جب وہ غزوۂ تبوک میں کھو گئی تھی اور منافقوں نے کہا تھا کہ محمد (ﷺ) اپنی اونٹنی کی خبر تو جانتے نہیں وہ آسمان کی خبر کیسے جان سکتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو جب ان کی اس گفتگو کا حال معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میں وہی باتیں جانتا ہوں اللہ جن کی اطلاع مجھے دے اب اللہ نے اس کا مقام مجھے بتلا دیا ہے سنو وہ فلاں شعب کے وادی میں ہے چنانچہ لوگ گئے اور اس کو لے آئے جو شخص اس کو لائے ان کا نام حارث بن خزمہ تھا۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ذکر شرکائے بدر میں کیا ہے اور کہا ہے کہ انصار کے قبیلہ بنی عبیت کی شاخ بنی عبدالاشہل سے حارث بن خزمہ بن عدی جو بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے غزوۂ بدر میں شریک تھے۔

ہمیں ابوالحرم مکی بن ریان نے اپنی سند سے یحییٰ بن یحییٰ تک خبر دی وہ (امام) مالک سے وہ عبداللہ بن ابی بکر بن عباد بن تمیم سے روایت کرتے تھے کہ ابوبشیر انصاری جن کی کنیت حارث بن خذمہ تھی نبیؐ کے ہمراہ آپ کے کسی سفر میں تھے آپ نے ایک شخص کو اس کام پر متعین فرمایا کہ کسی اونٹ کی گردن میں بالوں کا پٹہ اگر پڑا ہو تو وہ کاٹ دیا جائے امام مالک کہتے تھے میں سمجھتا ہوں کہ یہ پٹہ نظر بد سے بچانے کے لئے ڈالا جاتا تھا۔ ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ حارث بن خزمہ وہی شخص ہیں جو عمر بن خطاب ؓ کے پاس سورۂ توبہ کے اخیر کی دو آیتیں لے کر آئے تھے [1] لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ (التوبة: ۱۲۸) میرے نزدیک اس میں اعتراض ہے ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن

---

[1] حضرت عمرؓ نے جمع قرآن کے وقت یہ شرط کی تھی کہ جب تک کسی آیت پر دو گواہ نہ مل جائیں یعنی حافظ بھی اس کی شہادت دے اور کسی کے پاس لکھی ہوئی بھی ہو اس وقت تک وہ آیت مصحف میں نہ لکھی جائے تمام آیات قرآنی اس شرط پر ٹھیک اتریں سوا سورۂ توبہ کی آخری دو آیتوں کے سو وہ بھی بالآخر ان کے پاس لکھی ہوئی نکل آئی۔

...لی اور کئی لوگوں نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یسار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمن بن سے مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے زہری سے انہوں نے عبید بن سباق سے روایت کر کے خبر دی کہ زید بن ثابت ان سے بیان کرتے تھے کہ جنگ یمامہ کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوا بھیجا بعد اس کے انہوں نے جمع قرآن کا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ سورۃ براۃ کی آخری آیتیں یعنی لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ٥ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ٥ (التوبۃ: ۱۲۸ - ۱۲۹) تک مجھے خزیمہ بن ثابت کے پاس ملیں یہ حدیث صحیح ہے۔ان حارث کی وفات ۴۰ ہجری میں بعہد خلافت حضرت علی ہوئی تھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۷۵۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن خزیمہ

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن خزیمہ کنیت ان کی ابوخزیمہ۔انصاری ہیں۔ابن شہاب نے عبید بن سباق سے انہوں نے زید (ابن ثابت) سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا سورۃ توبہ کی آخری آیتیں مجھے خزیمہ بن ثابت کے پاس سے ملیں۔یہی قول صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۸۷۶۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن خضرامہ ضبی

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن خضرامہ ضبی ہلالی اسی سند سے جو حارث بن حکیم کے بیان میں مذکور ہوئی سیف بن محمد بن صعب بن ہلال ضبی سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا حر بن خضرامہ آئے (ہلال ضبی) نے (ان کا نام) ایسا ہی بیان کیا ہے اور وہ بنی عبس کے حلیف تھے مدینہ میں کچھ بکریاں اور کچھ غلام بیچنے کے لئے لے گئے تھے مگر تھوڑے ہی دنوں کے بعد ان کا انتقال ہوگیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (اپنے پاس سے) کفن اور حنوط دیا پھر ان کے وارث آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں انہیں دلوادیں اور حکم دیا کہ غلام مدینہ میں بیچ ڈالے جائیں اور ان کی قیمت انہیں دلوادی بعض لوگوں نے دارقطنی سے انہوں نے منذر سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے (ان کا نام) بجائے حر کے حارث بیان کیا واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۷۷۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن رافع بن مکیث

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن رافع بن مکیث۔بقیہ نے عثمان بن زفر سے انہوں نے محمد بن خالد بن رافع بن مکیث سے انہوں نے اپنے چچا حارث ابن رافع سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن خلق باعث برکت ہے اور کج خلقی باعث نحوست ہے اور نیکی کرنے سے عمر زیادہ ہو جاتی ہے اس حدیث کو معمر نے عثمان سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث رافع بن مکیث کی بعض اولاد سے مروی ہے اور وہ اس کو رافع بن مکیث سے روایت کرتے ہیں اور یہی صحیح ہے رافع بن مکیث کے نام میں یہ حدیث آئے گی ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ وہیں لکھا ہے۔

۸۷۸۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن رافع

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن رافع۔ابوموسیٰ نے عبدان سے ان کا تذکرہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے احمد بن سیار سے سنا وہ

کہتے تھے کہ حارث ابن رافع نبی ﷺ کے اصحاب میں سے تھے ان لوگوں میں سے تھے جو غزوۂ احد واقع ۳ ہجری میں شہید ہوئے تھے ان کی کوئی حدیث محفوظ نہیں۔

۸۷۹۔ حضرت حارثؓ بن ربعی

حضرت حارثؓ بن ربعی۔ بن بلدمہ بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن راشد بن ساردہ بن تزید ابن جشم بن خزرج۔ کنیت ان کی ابوقتادہ انصاری ہیں خزرجی ہیں پھر بنی سلمہ سے ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے سوار تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام نعمان ہے۔ یہ ابن اسحاق اور ہشام بن کلبی کا قول ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ لوگ کہتے ہیں بلدمہ بالفتح ہے اور بلذمہ بالذال معجمہ مضموم ہے ان کا ذکر کنیت کے باب میں آئے گا۔ یہ کنیت ہے سے مشہور ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۸۰۔ حضرت حارثؓ بن ربیع

حضرت حارثؓ بن ربیع بن زیاد بن سفیان بن عبداللہ بن ناشب بن ہدم بن عوذ بن غالب بن قطعیہ بن عبس غطفانی عبسی۔ ہشام کلبی نے ابوالشعب عبسی سے روایت کی ہے کہ انہوں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بنی عبس کے نو آدمی آئے وہ مہاجرین اولین میں سے تھے انہیں میں حارث بن ربیع بن زیاد بھی تھے یہ سب لوگ اسلام لائے تو نبی ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ ابن ماکولا نے لکھا ہے کہ ربیع کامل اور عمارہ وہاب اور انس الفوارس اور قیس الحفاظ یہ سب لوگ زیاد کے بیٹے ہیں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۸۱۔ حضرت حارثؓ بن ابی ربیعہ

حضرت حارثؓ بن ابی ربیعہ مخزومی۔ ان سے نبی ﷺ نے کچھ قرض لیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہے اس کو عبداللہ ابن عبدالصمد بن ابی خداش موصلی نے قاسم جرمی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حارث بن ابی ربیعہ سے روایت کیا ہے اور ثوری کے شاگردوں نے ثوری سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ صحیح وہی ہے جو ابن مبارک نے اور قبیصہ نے اور ثوری نے شاگردوں نے ثوری سے انہوں نے ابراہیم بن اسماعیل بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے اور وکیع نے اور بشر بن عمرو نے اور ابن فدیک وغیرہ نے ابراہیم بن اسماعیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ حارث کا ذکر اس روایت میں وہم ہے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجا نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب بن حمید بن کاسب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی فدیک نے وہ کہتے تھے موسیٰ اور اسماعیل فرزندان ابراہیم نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن ابی ربیعہ سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو آپ نے ان سے کچھ قرض لیا موسیٰ کہتے تھے کہ تیس ہزار قرض لیا تھا اور کچھ ہتھیار ان سے عاریۃً لئے تھے پھر آپ واپس

آئے تو انہیں واپس کر دیئے اور فرمایا کہ قرض کا بدلہ یہی ہے کہ وہ ادا کر دیا جائے اور شکر گزاری کی جائے۔ان کا تذکرہ ابومندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ حارث بن ابی ربیعہ بیٹے ہیں عبداللہ بن ابی ربیعہ مخزومی کے وہ بصرہ میں ابن زبیر کے عامل تھے قباع ان کا لقب ہے۔صحابی نہیں ہیں عبداللہ بن ابی ربیعہ کا ذکر ان کے باب میں ہوگا۔

۸۸۲۔ حضرت حارثؓ بن زہیر

حضرت حارثؓ بن زہیر بن اقیش عکلی۔ابن شاہین نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ وہی پہلے شخص ہیں یعنی حارث بن اقیش یا کوئی اور ہیں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ان کی حدیث حارث بن یزید عکلی نے قبیلہ کے مشائخ سے انہوں نے حارث بن زہیر بن اقیش عکلی سے روایت کی ہے کہ نبی نے انہیں اوران کی قوم کوایک خط لکھا تھا جس کی عبارت یہ تھی **بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد النبی لبنی قیس بن اقیش اما بعد فانکم ان اقمتم الصلوۃ واتیتم الزکاۃ و اعطیتم سھم اللہ عزوجل والصفی فانتم آمنون بامان اللہ عزوجل** ''شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے محمد کی طرف سے بنی قیس بن اقیش کے نام اما بعد اگر تم لوگ نماز پڑھتے رہو گے اور زکوۃ دیا کرو گے اور اللہ عزوجل کا حصہ (مال غنیمت سے) بخوشی خاطر دیتے رہو گے تو تم اللہ عزوجل کی امان میں ہو۔'' ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ مجھے ان دونوں کے یعنی ان کے اور حارث بن اقیش کے ایک ہونے میں کچھ شک نہیں ہے ابن مندہ کو اشتباہ ہو گیا ہے جوانہوں نے ایک کے تذکرہ میں نبی کا خط روایت کیا ہے اور دوسرے کے تذکرہ میں یہ حدیث روایت کی ہے کہ جس شخص کے چار بچے مرجائیں ابن مندہ نے ان کو دو سمجھا ہے حالانکہ یہ دونوں حدیثیں ایک ہی شخص یعنی حارث بن اقیش کی ہیں اور وہ بیٹے ہیں زہیر بن اقیش کے کبھی اپنے والد کی طرف منسوب کر دیئے جاتے ہیں اور کبھی اپنے دادا کی طرف۔واللہ اعلم

۸۸۳۔ حضرت حارثؓ بن زیاد انصاری

حضرت حارثؓ بن زیاد انصاری ساعدی بدری۔ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔بدر میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے۔ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن غسیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حمزہ بن ابی اسید نے جن کے والد شریک غزوۂ بدر تھے حارث بن زیاد ساعدی انصاری سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ غزوۂ خندق میں نبیؐ کے پاس گئے حضرت ﷺ ہجرت پر لوگوں سے بیعت لے رہے تھے انہوں نے (ایک شخص کی طرف) اشارہ کر کے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بھی بیعت لے لیجئے آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے انہوں نے عرض کیا میرے چچا کا بیٹا حوط بن یزید یا ابویزید بن حوط ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے بیعت نہ لوں گا لوگ تمہاری طرف ہجرت کر کے آتے ہیں اور تم ان کی طرف ہجرت کر کے نہیں جاتے (یعنی ان سے محبت نہیں کرتے) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جوکوئی مرتے دم تک انصار سے محبت رکھے گا وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس سے محبت رکھتا ہوگا اور جو شخص مرتے دم تک انصار سے بغض رکھے گا وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس سے بغض رکھتا ہوگا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ سعدی ہیں لیکن صحیح ساعدی ہے

ابواحمد عسکری نے لکھا ہے کہ یہ کوفہ میں رہتے تھے۔ حوط بفتح حاء مہملہ ہے۔

۸۸۴۔ حضرت حارثؓ بن زیاد

حضرت حارثؓ بن زیاد۔ یہ انصاری نہیں ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ حسن بن سفیان نے قتیبہ سے انہوں نے لیث سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے یونس بن سیف سے انہوں نے حارث بن زیاد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اے اللہ معاویہ کو کتاب وحساب سکھادے اور انہیں عذاب سے محفوظ رکھ۔ اس حدیث کو حسن بن عرفہ نے قتیبہ سے۔ روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کے راویوں میں حارث بن زیاد بھی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے مگر یہ زیادتی وہم ہے۔ اس حدیث کو اسد بن موسیٰ نے اور آدم نے اور ابوصالح نے لیث سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے روایت کیا ہے انہوں نے اس حدیث کو حارث سے انہوں نے ابورہم سے انہوں نے عرباض سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۸۵۔ حضرت حارثؓ بن زید بن حارثہ

حضرت حارثؓ بن زید بن حارثہ بن معاویہ بن ثعلبہ بن جذیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس۔ ربعی عبدی۔ ان کی والدہ ذوملہ بنت رویم ہیں جو بنی ہند بن شیبان سے تھیں ان کی کنیت ابوعتاب ہے ۲۱ ہجری میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۸۶۔ حضرت حارثؓ بن زید بن عطاف

حضرت حارثؓ بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ یہ محمد بن اسحٰق کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۸۷۔ حضرت حارثؓ بن زید

حضرت حارثؓ بن زید۔ بھائی ہیں بنی معیص کے ہمیں عبیداللہ بن احمد بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حارث بن عبداللہ بن عیاش سے روایت کرکے خبردی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ یہ آیت وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطا (النساء: ۹۲) ''کسی مومن کو یہ جائز نہیں کہ کسی مومن کو قتل کردے مگر دھوکہ سے'' تمہارے دادا عیاش بن ابی ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی تھی۔ حارث بن زید معیص کے بھائی تھے وہ ان کو مکہ میں بحالت شرک ستایا کرتے تھے جب اصحاب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کی تو حارث مسلمان ہوگئے مگر لوگوں کو ان کے اسلام کا حال نہیں معلوم ہوا وہ بارادہ ہجرت (مکہ سے) چلے یہاں تک کہ جب بنی عمرو بن عوف کے میدان میں پہنچے تو عیاش بن ابی ربیعہ انہیں ملے وہ یہی سمجھے کہ اب بھی یہ مشرک ہیں انہوں نے ان پر تلوار چلادی اور ان کو قتل کردیا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطا الی قولہ فان کان من قوم عدولکم وھو مومن فتحریر رقبۃ مومنۃ. (النساء: ۹۲) ''کسی مومن کو یہ جائز نہیں کہ کسی مومن کو قتل کرے مگر دھوکہ سے پھر وہ مقتول مسلمان کسی ایسی قوم سے ہو جو تمہاری

دشمن ہے تو ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہیے۔'' مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان غلام کو آزاد کردے اور اہل شرک کو دیت نہ دے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۸۸۔ حضرت حارثؓ بن زید

حضرت حارثؓ بن زید۔ یہ ایک دوسرے شخص ہیں۔ عبدان مروزی نے کہا ہے کہ میں نے احمد بن سیار سے سنا وہ کہتے تھے کہ حارث بن زید رسول اللہ ﷺ پر بہت سختی کیا کرتے تھے وہ مسلمان ہوئے اور نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہونے کے ارادہ سے چلے ان کا اسلام مشہور نہ ہوا تھا راستہ میں عیاش بن ابی ربیعہ ان کو ملے اور انہوں نے ان کو قتل کر دیا انہیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی **وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطا۔**

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا ذکر لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ اس سے پہلے کے تذکرہ میں ان کا ذکر لکھ چکے تھے یہ بیٹے ہیں معیص بن عامر بن لوی کے پس کوئی وجہ استدراک کرنے کی نہیں ہے۔

۸۸۹۔ حضرت حارثؓ بن ابی سبرہ

حضرت حارثؓ بن ابی سبرہ۔ یہ والد ہیں سبرہ بن حارث بن ابی سبرہ کے بعض لوگ ان کو سبرہ بن ابی سبرہ کہتے ہیں یعنی ان کو ان کے دادا کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سبرہ کے والد یزید بن ابی سبرہ ہیں۔ واللہ اعلم ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۸۹۰۔ حضرت حارثؓ بن سراقہ

حضرت حارثؓ بن سراقہ۔ بعض لوگ ان کو حارثہ بن سراقہ کہتے ہیں۔ انصاری ہیں بنی عدی بن نجار سے بدر میں شہید ہوئے تھے یہ پاسبانی کرتے تھے۔ ان کا ذکر عروہ بن زبیر نے شرکائے بدر میں کیا ہے اور حارثہ کے نام میں انشاءاللہ تعالیٰ ان کا ذکر اس سے زیادہ ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۹۱۔ حضرت حارثؓ بن سعد

حضرت حارثؓ بن سعد۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کا ذکر لکھا ہے حالانکہ یہ وہم ہے۔ انہوں نے اس کو عثمان بن عمر سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حارث بن سعد سے انہوں نے نبی ﷺ سے جھاڑ پھونک والی حدیث روایت کی ہے اور یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ عثمان بن عمر نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوخزامہ سے انہوں نے حارث بن سعد سے روایت کی ہے یہ غلط ہے کیونکہ یہ حدیث ابوخزامہ سے مروی ہے جو حارث بن سعد کی اولاد سے تھے اور یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ ابوخزامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً خبر دی وہ اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب ابن ابراہیم بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے صالح بن کیسان سے انہوں نے زہری سے روایت کر کے خبر دی کہ انہیں ابوخزیمہ نے جو حارث بن سعد ہذیم کی اولاد سے تھے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ نبی ﷺ کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ

یارسول اللہ بتائیے کوئی دوا ایسی ہے جو استعمال کی جائے یا کوئی پرہیز ایسا ہے جو عمل میں لایا جائے اور وہ خدا کی مقدر کی ہوئی بات کو ٹال دے ابن ابی عاصم کہتے تھے کہ اس میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام خریمہ ہے بعض کہتے ہیں خرینہ اور بعض کہتے ہیں ابوخزامہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی خزامہ اور رفع ونصب وجر میں بھی لوگوں کا اختلاف ہے (یعنی نے کو بعض مرفوع بعض منصوب بعض مجرور کہتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۹۲۔ حضرت حارثؓ بن سعید

حضرت حارثؓ بن سعید بن قیس بن حارث بن شیبان بن فاتک بن معاویہ اکرمین۔کندی ہیں۔نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے اور اسلام لائے۔ابن شاہین نے ان کا ذکر لکھا ہے ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ہشام بن کلبی نے بھی جمہرہ میں لکھا ہے کہ یہ نبی کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے۔

۸۹۳۔ حضرت حارثؓ بن سفیان

حضرت حارثؓ بن سفیان بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی۔ان کو ابوسفیان حبش سے لے کے آئے تھے۔ابوعمر نے ان کے والد سفیان کے نام میں ان کا ذکر کیا ہے علیحدہ ان کا تذکرہ نہیں لکھا۔

۸۹۴۔ حضرت حارثؓ بن سلمہ

حضرت حارثؓ بن سلمہ عجلانی۔احد میں شریک تھے۔ان کی کوئی روایت معلوم نہیں یہ محمد بن اسحق کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۹۵۔ حضرت حارثؓ بن سلیم

حضرت حارثؓ بن سلیم بن ثعلبہ بن کعب بن حارثہ۔بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے۔عدوی کا قول ہے ابوعلی غسانی نے ان کا ذکر لکھا ہے۔

۸۹۶۔ حضرت حارثؓ بن سہل

حضرت حارثؓ بن سہل بن ابی صعصعہ۔انصاری ہیں بنی مازن بن نجار سے۔غزوۂ طائف میں شہید ہوئے تھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک روایت کر کے خبر دی وہ ابن اسحق سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار سے غزوۂ طائف میں شہید ہوئے تھے بنی مازن بن نجار سے حارث بن سہل بن ابی صعصعہ کا نام روایت کرتے تھے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان سے اس میں وہم ہو گیا ہے اور انہوں نے تصحیف کر دی ہے ان کا صحیح نام حباب بن سہل بن صعصعہ ہے اور انہوں نے اپنی سند سے ابوجعفر نفیلی سے انہوں نے ابن اسحق سے ان لوگوں کے ناموں میں جو انصار کی شاخ بنی مازن بن نجار سے غزوۂ طائف میں شہید ہوئے حباب بن سہل ابن ابی صعصعہ کا نام روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے ابوعبداللہ ابن مندہ پر ناحق الزام لگایا ہے کہ انہوں نے تصحیف کی۔ابن بکیر نے ابن اسحق سے ایسا ہی

نقل کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور ابن ہشام بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے اور سلمہ نے بھی ابن اسحٰق سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور ابوعمر نے بھی ابن مندہ کے مثل ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر انہوں نے اپنے قول کو کسی کی طرف منسوب نہیں کیا اور یہ کوئی پہلا نام نہیں ہے جس میں اختلاف ہوا ہو وہم اگر ہوا ہے تو نفیلی سے ہوا ہے کیونکہ تین آدمیوں نے ابن اسحٰق سے ابن مندہ کے مثل نقل کیا ہے پس ایک شخص کے کہنے سے تین آدمیوں کا قول رد نہیں کیا جا سکتا۔ واللہ اعلم

۸۹۷۔ حضرت حارثؓ بن سواد

حضرت حارثؓ بن سواد انصاری۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ عروہ بن زبیر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۸۹۸۔ حضرت حارثؓ بن سوید تیمی

حضرت حارثؓ بن سوید تیمی۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے مجاہد نے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث قطن بن نسیر سے مروی ہے وہ جعفر بن سلیمان سے وہ حمد اعرج سے وہ مجاہد سے وہ حارث بن سوید سے راوی ہیں کہ وہ مسلمان ہو کر نبی ﷺ کے ہمراہ رہا کرتے تھے پھر بعد اس کے مرتد ہو کے اپنی قوم سے مل گئے اس کے بعد پھر اسلام لائے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام حارث بن سوید ہے اور بعض لوگ ان کو ابن مسلم کہتے ہیں مخزومی ہیں۔ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے اور کفار سے مل گئے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کیف یھدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانھم وشھدوا ان الرسول حق الی قولہ الا الذین تابو۔ (ال عمران ایت: ۸۷، ۸۸) ''اللہ ان لوگوں کو کیوں ہدایت کرے جو بعد ایمان لانے کے اور بعد اس بات کی شہادت دینے کہ رسول برحق ہیں کافر ہو گئے مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی''۔

ایک شخص ان آیات کو حارث کے پاس لے گیا اور انہیں پڑھ کے سنایا حارث نے کہا واللہ میں تجھے سچا ہی جانتا ہوں اور اللہ تو سب سچوں سے سچا ہے۔ پھر یہ لوٹ آئے اور مسلمان ہو گئے اور ان کا اسلام اچھا ہوا۔ ان سے مجاہد نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ کہ بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ حارث بن سوید تیمی تابعی ہیں عبداللہ بن مسعود کے شاگردوں میں سے ہیں ان کا صحابی ہونا یا نبی ﷺ کو دیکھنا ثابت نہیں ہے یہ قول بخاری و مسلم کا ہے اور ان دونوں نے یہ بھی کہا ہے کہ جو شخص مرتد ہو گئے تھے پھر اسلام لائے ان کا نام حارث بن سوید بن صامت ہے اور قسم ہے اپنی جان کی کہ مفسرین کی یہ حالت ہے کہ ایک کہتا ہے کہ فلاں آیت کے نزول کا سبب زید ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ اس کے نزول کا باعث عمر ہے اور جو شخص اسمائے صحابہ کو جمع کرے اس پر ضروری ہے کہ جو کچھ علما نے بیان کیا ہے اس کو ذکر کر دے گو انہوں نے باہم اختلاف کیا ہو تا کہ گمان کرنے والا یہ گمان نہ کرے کہ یہ بات چھوٹ گئی اور اس تذکرہ نویس کی نظر وہاں تک نہیں پہنچی پس بہتر یہ ہے کہ سب اقوال کو ذکر کرے اور جو ان میں صحیح ہے اس کو ظاہر کر دے۔ دیکھو اس حادثہ میں ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ جو شخص اسلام کے مرتد ہو گئے تھے اور پھر اسلام لائے وہ حارث بن سوید بن صامت ہیں اور مجاہد نے ذکر کیا ہے کہ وہ یہی ہیں اور مجاہد زیادہ علم رکھنے والے اور زیادہ ثقہ ہیں پس یہ نامناسب ہے کہ کسی اور کے کہنے سے ان کا قول چھوڑ دیا جائے۔ واللہ اعلم

۸۹۹۔ حضرت حارثؓ بن سوید بن صامت

حضرت حارثؓ بن سوید بن صامت۔ جلاس کے بھائی ہیں عمرو بن عوف کی اولاد سے ہیں ان کا نسب اوپر گزر چکا ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ (ان کا نام) حارث بن سوید بن صامت (ہے) اور بیان کیا ہے کہ یہ اسلام سے مرتد ہوگئے تھے بعد اس کے نادم ہوئے اور کہا ہے کہ میں ان کو پہلا ہی حارث سمجھتا ہوں یعنی تیمی جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور انہوں نے حارث تیمی کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ وہ کوفی ہیں اور تمام علماء حدیث کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان کو نبی ﷺ نے مجذر بن زیاد کے عوض میں قتل کرادیا تھا انہوں نے جنگ احد میں دھوکہ دے کے مجذر بن زیاد کو قتل کر دیا تھا۔ ابن مندہ نے مجذر کے بیان میں لکھا ہے کہ حارث بن سوید بن صامت نے ان کو قتل کیا تھا بعد اس کے وہ مرتد ہوگئے اور پھر اسلام لائے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو مجذر کے عوض میں قتل کرادیا۔ حارث نے مجذر کو صرف اس لئے مارا تھا کہ مجذر نے حارث کے والد سوید بن صامت کو زمانہ جاہلیت میں انصار کی لڑائیوں میں قتل کیا تھا ان کے قتل کی وجہ سے جنگ بعاث کا واقعہ پھر لوگوں کو یاد آ گیا چنانچہ حارث نے جنگ احد میں جب ان کو دیکھا تو اپنے باپ کے عوض میں ان کو قتل کر دیا۔ واللہ اعلم۔ پورا قصہ جلاس کے بیان میں گزر چکا ہے لہٰذا اب ہم دوبارہ اس کو نہیں لکھتے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۰۰۔ حضرت حارثؓ بن شریح

حضرت حارثؓ بن شریح نمیری۔ اور بعض لوگ ان کو ابن ذویب کہتے ہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ (ان کا نام) حارث بن شریح بن ذویب بن ربیعہ بن عامر بن ربیعہ یا خویلد منقری تیمی (ہے) نبی ﷺ کے حضور میں نبی منقرہ کے وفد میں قیس بن عاصم کے ہمراہ آئے تھے یہ سب لوگ اسلام لائے ان کی حدیث دلہم بن دہشم عجلی سے مروی ہے وہ عائذ بن ربیعہ وہ حارث سے روایت کرتے ہیں بعض لوگ ان کو نمیری کہتے ہیں۔ نبی ﷺ کے حضور میں بنی نمیرہ کے وفد کے ہمراہ آئے تھے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے دلہم کی حدیث عائذ بن ربیعہ نمیری سے انہوں نے مالک سے انہوں نے قرۃ بن دعموص سے روایت کی ہے کہ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے قرہ اور قیس بن عاصم اور ابو مالک اور حارث بن شریح وغیرہم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ میرا خیال یہ ہے کہ ابن مندہ اور ابونعیم حق پر ہیں یہ حارث نمیری ہیں تیمی نہیں ہیں ابوعمر سے اس میں وہم ہوگیا ہے انہوں نے حارث کے ہمراہ جو لوگ آئے تھے ان میں قیس بن عاصم کا نام بھی لیا ہے اور ابوعمر کی کتاب میں صرف قیس بن عاصم منقری کا ذکر ہے لہٰذا ان میں یہ خیال آیا کہ یہ حارث بن منقری ہیں کیونکہ ابوعمر کے ان کو وفد میں قیس کے ہمراہ دیکھا ابوعمر نے قیس نمیری کا ذکر نہیں کیا حالانکہ ایسا نہیں ہے یہ قیس بن عاصم بن اسید بن جعونہ نمیری کے بیٹے ہیں نبی کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے حضرت نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا ابن کلبی وغیرہ نے بھی ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو وفد بن کے نبی ﷺ کے حضور میں آئے تھے اس سے معلوم ہوا کہ حارث بن نمیری ہیں۔ ابوموسیٰ نے قیس بن عاصم نمیری کا ذکر ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اس سے بھی ہمارے ہی قول کی تائید ہوتی ہے کیونکہ یہ اگر منقری ہوتے تو ابوموسیٰ استدراک نہ کرتے کیونکہ ابن مندہ نے منقری کا ذکر لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۹۰۱۔ حضرت حارثؓ بن صبیرہ

حضرت حارثؓ بن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم بن عمرو بن ھصیص بن کعب۔ کنیت ان کی ابووداعہ سہمی یہ ان لوگوں میں تھے جو جنگ بدر میں مشرکوں کے ہمراہ آئے تھے پھر یہ گرفتار کئے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مکہ میں ایک ان کا بیٹا بڑا عقل مند ہے وہ مالدار ہے وہ ان کا فدیہ ادا کردے گا چنانچہ ان کا بیٹا مطلب مکہ سے مدینہ چار دن میں آیا اور اس نے اپنے باپ کی طرف سے فدیہ ادا کیا قریش کے قیدیوں میں سب سے پہلے انہیں کا فدیہ ادا ہوا۔ ابووداعہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور حضرت عمر کی خلافت تک زندہ رہے۔ ان کے والد صبیرہ کی بہت بڑی عمر ہوئی تھی اور بوڑھے نہیں ہوئے انہیں کے حق میں شاعر نے یہ شعر کہا ہے

حجاج بیت اللہ ان صبیرۃ القرشی ماتا سبقت منیتہ المشیب و کان میتتہ افتلاتا

اے خانہ خدا کے حج کرنے والوں صبیرہ قرشی............اس کی موت بڑھاپے سے پہلے آ گئی ہے۔

۹۰۲۔ حضرت حارثؓ بن ابی صعصعہ

حضرت حارثؓ بن ابی صعصعہ۔ قیس بن ابی صعصعہ کے بھائی ہیں۔ ابوصعصعہ کا نام عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کے تین بھائی تھے قیس اور ابوکلاب اور جابر ابوکلاب اور جابر غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۹۰۳۔ حضرت حارثؓ بن صمہ

حضرت حارثؓ بن صمہ بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن عامر ان کی ملاقات مبذول بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری سے ہوئی۔ ان کی کنیت ابوسعد ہے وہ سعد کے بیٹے ہیں۔ رسول اللہؐ نے صہیب بن سنان اور ان کی درمیان مواخاۃ قائم فرمائی تھی۔ اور بدر کیطرف آپ کے ساتھ چلے تھے اور مقام روحاء سے واپس ہوئے تھے۔ مال غنیمت میں آپ نے ان کیلئے اجر اور حصہ مقرر فرمایا تھا۔ اور احد میں آپ کے ساتھ شریک تھے۔ احد میں نہایت ثابت قدم رہے۔ اور عثمان بن عبداللہ بن مغیرہ کو قتل کیا اور اس کا سامان اتار کر رسول اللہؐ کے حضور میں پیش کیا ان کے علاوہ اور کسی نے سامان حضورؐ کے حضور پیش نہ کیا انہوں نے حضورؐ سے موت پر بیعت کی تھی۔ بئر معونہ میں شریک ہوئے وہ اور عمرو بن امیہ مقام سرح میں تھے کہ ان دونوں نے ایک منزل ایک پرندہ بیٹھا ہوا دیکھا تو وہاں پہنچے تو اس جگہ ان کے شہید ساتھی موجود تھے پس حارث نے عمرو سے کہا آپ کی کیا رائے ہے۔ عمرو نے کہا میرا خیال تو یہ ہے کہ رسول اللہؐ سے ملا جائے۔ حارث نے کہا میں تو مقتول ساتھیوں کے پاس رہنے کو ترجیح دونگا۔ اور وہ آگے بڑھے قاتل قوم سے جنگ ہوئی اور شہید ہوئے۔

عبداللہ بن ابی بکر نے کہا۔ کہ انہوں نے انکو قتل نہیں کیا مگر وہ (دشمن) انکی طرف مسلسل نیزے پھینکتے رہے جو ان کے جسم میں پیوست ہوتے گئے اور وہ شہید ہو گئے۔ عمر بن امیہ قید ہو گئے پھر وہ آزاد ہو گئے حارث کے بارے میں شاعر نے بدر والے دن یہ کہا۔

یارب ان الحارث بن صمہ اهل وفاء صادق و ذمۃ

اقبل فی مھامہ ملمہ　　فی لیلة ظلماء مدلھمہ
یسوق بالنبی ھادی الامہ　　یلتمس الجنة فیما ثمہ

اے رب! حارث بن صمہ۔ سچا وفادار اور ذمہ داروں میں سے ہے۔
سخت اندھیری رات یعنی گھمسان کی جنگ میں بھی آگے بڑھنے والا ہے۔ جنت کی تلاش میں ہادی الامۃ نبیؐ کے ساتھ ساتھ چلنے والا ہے۔

بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ یہ اشعار حضرت علی بن ابی طالب نے احد کے دن کہے تھے۔ زہری' موسی بن عقبہ اور ابن اسحاق نے یہ کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ مقام روحاء سے واپس ہوئے تھے۔ عروہ اور زہری نے کہا ہے کہ بئر معونہ میں شہید ہوئے۔

محمود بن لبید روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حارث بن صمہ کہتے ہیں کہ احد کے دن رسول اللہؐ نے مجھ سے سوال کیا جبکہ وہ ایک گھاٹی میں تھے۔ پس آپؐ نے فرمایا کہ تو نے عبدالرحمٰن بن عوف کو دیکھا ہے میں نے عرض کی ہاں میں نے اسے دیکھا کہ وہ پہاڑی کے پہلو میں تھے۔ اس پر مشرکین کا لشکر حملہ آور تھا۔ میں اسکی طرف متوجہ ہوا تا کہ میں اسکو روکوں۔ پس میں نے آپ کو دیکھا میں آپکی طرف متوجہ ہوا پس آپؐ نے فرمایا فرشتے اسکو روک رہے ہیں۔ پس میں حارث کیطرف لوٹا۔ تو حارث کے سامنے سات آدمی مقتول پڑے تھے۔ میں نے کہا آپ تو کامیاب ہو گئے کیا آپ نے ان سب کو قتل کیا۔ پس عبدالرحمٰن نے کہا ارطاہ بن شرحبیل اور یہ دونوں انکو تو میں نے قتل کیا ہے مگر ان کے قاتل کو میں نے نہیں جانتا حارث کہتے ہیں۔ میں نے کہا اللہ اور اسکے رسول نے سچ کہا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۰۴۔ حضرت حارثؓ بن ضرار

حضرت حارثؓ بن ضرار۔ اور بعض لوگ ان کو ابن ابی ضرار کہتے ہیں۔ خزاعی ہیں مصطلقی ہیں۔ کنیت ان کی ابو مالک ہے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سابق نے عیسیٰ بن دینار سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے حارث بن ابی ضرار سے سنا کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے اسلام کی ترغیب دی میں مسلمان ہو گیا اور میں نے (توحید و رسالت کا) اقرار کر لیا آپ نے مجھے زکوٰۃ کی تعلیم کی میں نے اس کا اقرار کر لیا پھر میں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں اپنی قوم کے پاس لوٹ کر جاتا ہوں اور انہیں اسلام کی طرف اور ادائے زکوٰۃ کی طرف بلاتا ہوں جو لوگ ان میں سے میری بات مان لیں گے میں ان کی زکوٰۃ جمع کروں گا اور اے رسول اللہؐ آپ فلاں فلاں وقت میں میرے پاس کسی کو بھیج دیں تا کہ جو کچھ زکوٰۃ میں جمع کروں وہ آپ کے پاس لے آئے چنانچہ جب حارث نے ان لوگوں سے جنہوں نے ان کی بات مانی زکوٰۃ جمع کر لی اور وہ وقت آ گیا جس وقت رسول اللہؐ نے بھیجنا چاہا تھا تو کوئی قاصد آپ کو نہ ملا حارث نے سمجھا کہ کوئی بات ناخوشی کی خدا اور رسول کی طرف سے پیدا ہوئی ہے۔

چنانچہ انہوں نے اپنی قوم کے سرداروں کو بلایا اور ان سے کہا کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے ایک وقت مقرر کر دیا تھا کہ تمہارے پاس

قاصد بھیجوں گا تا کہ جو کچھ زکوۃ میں نے جمع کی ہواس پر وہ قبضہ کر لے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وعدہ خلافی نہیں ہوسکتی اور نہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کے قاصد نے آنے میں دیر کی بلکہ کوئی بات ناخوشی کی ہوئی ہے لہٰذا چلو رسول اللہ کے پاس اور (ادھر) رسول اللہ نے ولید بن عقبہ ابن ابی معیط کو حارث کے پاس بھیجا تا کہ جو کچھ زکوۃ انہوں نے جمع کی ہو اس پر قبضہ کر لیں چنانچہ ولید گئے اور اثنائے راہ سے لوٹ آئے اور رسول اللہ سے جا کر کہا کہ یا رسول اللہ حارث نے زکوۃ مجھے نہیں دی اور میرے قتل کا ارادہ کیا پس رسول اللہ نے حارث کی طرف لشکر بھیجا حارث معہ اپنے ساتھیوں کے آ رہے تھے جب لشکر انہیں ملا تو انہوں پوچھا کہ تم کس کی طرف بھیجے گئے ہوان لوگوں نے کہا کہ تمہاری ہی طرف حارث نے کہا کہ کیوں ان لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ نے تمہارے پاس ولید بن عقبہ کو بھیجا تھا وہ لوٹ کر حضرت کے پاس گئے اور انہوں نے بیان کیا کہ تم نے انہیں زکوۃ نہیں دی اور ان کے قتل کا ارادہ کیا حارث نے کہا نہیں قسم ہے اس کی جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے نہ میں نے ولید کو دیکھا نہ وہ میرے پاس گئے چنانچہ جب حارث رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تم نے زکوۃ نہ دی اور میرے قاصد کے قتل کا ارادہ کیا حارث نے کہا کہ نہیں قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے نہ ان کو دیکھا نہ وہ میرے پاس گئے میں جو آیا تو اسی وقت آیا جبکہ آپ کا قاصد میرے پاس نہ گیا مجھے خوف ہوا کہ خدا اور رسول کی کچھ ناخوشی ہے اس پر سورۃ حجرات نازل ہوئی: يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَ كُمْ فَاسِقٌ م بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًا بجهالة الى قوله والله عليم حكيم - (الحجرات: ٦)

''اے مسلمانوں جب تمہارے پاس کوئی فاسق کسی خبر کو لائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ (اس کی خبر پر) اعتماد کر کے تم نادانستگی میں کسی قوم پر جا پڑو'' اس آیت سے معلوم ہوا کہ فاسق کی خبر پر اعتماد نہ کرنا چاہیے بلکہ اس کی تحقیق کرنا چاہیے تاوقتیکہ پوری طرح اس کی تصدیق نہ ہو جائے اس کو ماننا نہ چاہیے۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ (ان کا نام) حارث بن ضرار ہے اور بعض لوگوں ابن ابی ضرار کہتے ہیں اور کہا ہے کہ مجھے خیال ہوتا ہے کہ یہ دو شخص ہیں۔ واللہ اعلم

۹۰۵۔ حضرت حارثؓ بن ابی ضرار

حضرت حارثؓ بن ابی ضرار۔ ابوضرار کا نام حبیب بن حارث بن عائذ بن مالک بن جذیمہ، جذیمہ کا نام مصطلق بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ۔ خزاعی ہیں مصطلقی ہیں والد ہیں جویریہ زوجہ نبی ﷺ بنت حارث کے۔ ابن اسحٰق نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار سے نکاح کیا وہ قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنی مصطلق کی قیدیوں میں تھیں اور ثابت بن قیس ابن شماس کے حصہ میں آئی تھیں پھر انہوں نے پورا قصہ بیان کیا بعد اس کے کہا کہ ان کے والد حارث بن ابی ضرار اپنی بیٹی کی طرف سے فدیہ دینے کو آئے جب مقام عقیق میں پہنچے تو جو اونٹ وہ فدیہ دینے کے لئے لائے تھے ان میں سے دو اونٹ ان کو بہت اچھے معلوم ہوئے اور ان دونوں کو وادی عقیق کے کسی درے میں چھپا دیا بعد اس کے نبی ﷺ کے حضور میں آئے اور کہا کہ اے محمد آپ لوگوں نے میری بیٹی کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ اس کا فدیہ ہے رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ دونوں اونٹ کہاں ہیں جو تم نے مقام عقیق کے فلاں فلاں درے میں چھپا دیئے ہیں حارث (اس معجزہ کو سنتے ہی) بول اٹھے کہ اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله۔ میری اس بات پر رسول اللہ کے کوئی مطلع نہ تھا حارث اور ان کے دونوں بیٹے اور ان کی قوم کے بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے ان

حارث کا تذکرہ ابوعلی غسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۹۰۶۔ حضرت حارثؓ بن طفیل بن صخر

حضرت حارثؓ بن طفیل بن صخر بن خزیمہ۔ عوف بن طفیل کے بھائی ہیں۔ محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے ان کے لئے شرف رؤیت معلوم نہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۰۷۔ حضرت حارثؓ بن طفیل بن عبداللہ

حضرت حارثؓ بن طفیل بن عبداللہ بن سنجرہ قریشی۔ احمد بن زہیر نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ قریش کے کس خاندان سے ہیں اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ ازدی ہیں اور ان کا نسب ازد میں ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ طفیل کے نام میں اس کو ذکر کریں گے یہ حارث وہی ہیں جو حضرت عائشہ اور عبدالرحمٰن فرزندان حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے اخیافی بھائی کے بیٹے ہیں کیونکہ ان کے والد طفیل ہیں اور وہ حضرت عائشہ کے اخیافی بھائی ہیں ان کے والد طفیل کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۹۰۸۔ حضرت حارثؓ بن ظالم

حضرت حارثؓ بن ظالم بن عبس سلمی۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوالاعور ہے۔ ہم نے کنیت کے باب میں ان کا ذکر اس سے زیادہ کیا ہے یہ حارث جنگ بدر میں شریک تھے یہ ابن اسحٰق کا قول ہے ان کے نام میں اختلاف ہے ان سے قیس بن ابی حازم نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بعض علما نے ابونعیم اور ابوابن مندہ کے اس قول کو رد کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بڑا وہم ہے انہوں نے دو آدمیوں کو ایک کر دیا حارث بن ظالم کی کنیت ابوالاعور ہے اور ابوالاعور سلمی کا نام عمرو بن سفیان ہے ان دونوں کی کنیت ابوالاعور ہے مگر پہلے انصاری خزرجی ہیں بنی عدی بن نجار سے ان کے صحابی ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں بدری ہیں اور دوسرے کا نام عمرو بن سفیان سلمی ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان دونوں آدمیوں کو ایک کر دیا باوجودیکہ ان کے نام میں اور نسب میں اختلاف ہے۔

۹۰۹۔ حضرت حارثؓ بن عباس

حضرت حارثؓ بن عباس بن عبدالمطلب۔ ان کی والدہ قبیلہ ہذیل کی خاتون تھیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر ان کے بھائی تمام بن عباس کے ذکر میں کیا ہے اور کہا ہے کہ حضرت عباس کے سب بیٹوں نے حضرت کو دیکھا ہے ہم نے بھی ان کا ذکر ویسا ہی لکھا ہے جیسا انہوں نے لکھا ہے۔

۹۱۰۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ ثقفی

حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن اوس ثقفی۔ بعض لوگ ان کو حارث بن اوس کہتے ہیں ان کا ذکر ہو چکا ہے یہ حجازی ہیں۔ طائف میں رہتے تھے۔ انہوں نے حائضہ عورت کے بارے میں روایت کی ہے کہ اس کو آخر میں کعبہ کا طواف کرنا چاہیے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں کروخی نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر

بن عبدالرحمٰن کوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محاربی نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عبدالملک بن مغیرہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بلیمانی سے انہوں نے عمرو بن اوس سے انہوں نے حارث بن عبیداللہ بن اوس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص حج کعبہ کرے اس کو آخر میں کعبہ کا طواف کرنا چاہیے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۹۱۱۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بجلی

حضرت حارثؓ بن عبداللہ بجلی اور بعض لوگ ان کو جہنی کہتے ہیں۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان کی حدیث حماد بن عمرو نصیبی نے زید بن رفیع سے انہوں نے معبد جہنی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھے ضحاک بن قیس نے حارث بن عبداللہ جہنی کے پاس بیس ہزار درہم دے کر بھیجا اور کہا کہ ان سے کہنا امیر المومنین نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم یہ اشرفیاں تم پر خرچ کر دیں لہٰذا تم اس سے اپنا کام نکالو (چنانچہ میں گیا) حارث نے مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو میں نے کہا میں معبد بن عبداللہ بن عویمر ہوں میں نے کہا امیر المومنین نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ سے وہ بات پوچھوں جو ایک کتابی عالم نے آپ سے یمن میں کہی تھی حارث نے کہا اچھا (سنو) مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا اگر میں جانتا کہ آپ کی وفات ہو جائے گی تو ہرگز نہ آپ کو چھوڑتا وہ کہتے تھے پھر میرے پاس ایک کتابی عالم آیا اور اس نے کہا کہ محمد کی وفات ہوگئی میں نے پوچھا کہ کب اس نے کہا آج اگر میرے پاس (اس وقت) کوئی ہتھیار ہوتا تو میں اسے قتل کر دیتا مگر پھر تھوڑے ہی دنوں کے بعد حضرت ابوبکر کے پاس سے ایک آدمی میرے پاس آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور لوگوں نے آپ کے بعد مجھے خلیفہ بنا کر مجھ سے بیعت کی ہے پس تم بھی اپنے وہاں کے لوگوں سے بیعت لو میں نے کہا کہ اس دن جس شخص نے مجھے اس کی خبر دی تھی تو یقیناً اس کے پاس کچھ علم ہے میں نے اسے بلوا بھیجا اور کہا کہ جو بات تم نے مجھ سے بیان کی تھی وہ صحیح تھی اس نے کہا میں تم سے کبھی جھوٹ نہ بولتا میں نے پوچھا کہ تم کو یہ بات کیسے معلوم ہوئی اس نے کہا کہ اگلی کتاب میں لکھا ہوا تھا کہ آج کے دن کوئی نبی مرے گا میں نے کہا پھر ان کے بعد کیا حال ہوگا اس نے کہا مسلمانوں کی چکی پینتیس سال تک (اپنی حالت پر) گھومے گی (اس کے بعد رنگ بگڑ جائے گا) اس حدیث کو محمد بن سعد نے حماد بن عمر سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا ذکر لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے ان کا ذکر لکھا ہے ابوموسیٰ سے اس استدراک میں سہو ہو گیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا ذکر لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ قصہ جریر بن عبداللہ بجلی کے نام سے مشہور ہے میں خیال کرتا ہوں کہ غلطی سے جریر کا حارث بن گیا ہے۔

۹۱۲۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن ابی ربیعہ

حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن ابی ربیعہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ عیاش بن ابی ربیعہ کے بھتیجے ہیں۔ عبدالکریم بن ابی امیہ نے حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ کے حضور میں ایک چور لایا گیا الی آخر الحدیث ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے یہ بھائی ہیں عمرو بن عبداللہ بن ابی ربیعہ شاعر کے جن کا نام قباع ہے۔ ان کے متعلق گفتگو حارث ابن ابی ربیعہ کے نام میں ہو چکی ہے۔ یہ ابن زبیر کی طرف سے بصرہ کے حاکم تھے۔

۹۱۳۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن سائب

حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن سائب بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی۔ان کی حدیث سعید مقبری نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریش پر پیش قدمی نہ کرو اور نہ قریش کو پڑھاؤ اگر قریش کو تکبر نہ پیدا ہو جاتا تو میں بتادیتا کہ کس وجہ سے اللہ عزوجل کے نزدیک ان کی بزرگی ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۱۴۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن سعد

حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن سعد بن عمرو بن قیس بن عمرو بن امرالقیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۹۱۵۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ

حضرت حارثؓ بن عبداللہ کنیت ان کی ابوعنکشہ۔ان کا شمار اہل شام میں سے اہل رملہ میں ہے۔نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے یہ ازدی ہیں اور ان کی حدیث انہیں کے گھر والوں سے مروی ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۹۱۶۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن کعب

حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن کعب بن مالک بن عمرو بن عوف بن مبذول۔انصاری۔حدیبیہ میں اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک تھے اور حرہ کے دن شہید ہوئے۔ابوعمر نے ان کے والد کا ذکر کیا ہے۔

۹۱۷۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن وہب

حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن وہب دوسی۔بخاری نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ان کی حدیث محمد بن حمید رازی سے مروی ہے وہ کہتے تھے ہم سے ابوزہیر یعنی عبدالرحمٰن بن مغراء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن مغراء بن عیاض بن حارث بن عبداللہ بن وہب نے خبر دی قبیلہ دوس کے ستر (۷۰) آدمی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو حارث اپنے والد کے ہمراہ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے ان کے والد تو (مقام) سراۃ کی طرف واپس چلے گئے ان کے یہاں میوہ جات کے درخت بہت تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حارث مدینے میں تھے۔یہ جنگ یرموک میں شریک تھے بالآخر فلسطین میں فروکش ہوئے تھے۔صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ تھے۔حضرت معاویہ کے زمانے میں ان کی وفات ہوئی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

۹۱۸۔ حضرت حارثؓ ابوعبداللہ

حضرت حارثؓ۔کنیت ان کی ابوعبداللہ۔انہوں نے نبی ﷺ سے نماز جنازہ کے متعلق روایت کی ہے۔ان کی حدیث علقمہ بن مرثد سے مروی ہے وہ عبداللہ بن حارث سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔
میں کہتا ہوں کہ حارث بیٹے ہیں نوفل کے ابوعمر نے ان کا تذکرہ حارث بن نوفل کے نام میں کیا ہے پس انہیں مناسب نہ تھا کہ

ان کا ذکر دوبارہ کرتے۔ واللہ اعلم

۹۱۹۔ حضرت حارثؓ بن عبد شمس

حضرت حارثؓ بن عبد شمس خثعمی۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان سے ان کے بیٹے تمیری ابن حارث نے روایت کی ہے کہ یہ نبیؐ کے حضور میں گئے تھے اور اپنے تمام ساتھیوں کے لئے جان و مال کی امان آپ سے طلب کی تھی حضرت نے انہیں ایک تحریر لکھ دی تھی اور ان کو اپنے ملک میں فلاں فلاں باتوں کی اجازت دی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۲۰۔ حضرت حارثؓ بن عبد العزیٰ

حضرت حارثؓ بن عبد العزیٰ بن رفاعہ بن ملان بن ناصرہ بن قصیہ بن نصر بن سعد بن بکر بن ہوازن۔ رسول اللہؐ کے رضاعی باپ ہیں۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے انہوں نے اپنے والد اسحٰق بن یسار سے انہوں نے بنی سعد بن بکر کے کچھ لوگوں سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حارث بن عبد العزیٰ جو رسول اللہؐ کے رضاعی باپ تھے۔ مکہ میں رسول اللہ کے پاس آئے ان سے قریش نے کہا کہ تم نے نہیں سنا کہ تمہارے یہ بیٹے کیا کہتے ہیں حارث نے پوچھا کیا کہتے ہیں لوگوں نے کہا کہتے ہیں کہ اللہ مرنے کے بعد پھر (لوگوں) کو زندہ کرے گا اور ایک دوسرا عالم بھی ہے جہاں اللہ نافرمانوں کو سزا دے گا اور فرمانبرداروں کو انعام دے گا تمہارے بیٹے نے ہمارے معاملات کو برہم کر دیا اور ہماری جماعت کو متفرق کر دیا پس حارث حضرت کے پاس گئے اور کہا کہ اے میرے بیٹے یہ کیا بات ہے لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم بیان کرتے ہو کہ لوگ مرنے کے بعد پھر زندہ کئے جائیں گے بعد اس کے جنت اور دوزخ میں بھیجے جائیں گے رسول اللہؐ نے فرمایا ہاں میں یہ بیان کرتا ہوں اور جب وہ دن آئے گا تو اے باپ میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر تمہیں آج کی بات دکھا دوں گا۔ اس کے بعد حارث مسلمان ہو گئے اور ان کا اسلام عمدہ ہوا جب وہ مسلمان ہوئے تو کہتے تھے کہ جب میرا بیٹا میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنی بیان کی ہوئی باتیں دکھائے گا تو بغیر جنت میں داخل کئے ہوئے مجھے نہ چھوڑے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

۹۲۱۔ حضرت حارثؓ بن عبد قیس

حضرت حارثؓ بن عبد قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن حارث بن فہر۔ ان کے بھائی سعید بن قیس اور یہ حبش کے مہاجرین سے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ یہاں لکھا ہے اور پھر دوبارہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر حارث بن قیس کے نام میں لکھا ہے وہاں بھی ان کا ذکر آئے گا حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۹۲۲۔ حضرت حارثؓ بن عبد کلال

حضرت حارثؓ بن عبد کلال۔ انہیں نبیؐ نے ایک خط لکھا تھا۔ ان کا شمار اہل یمن میں ہے۔ ان کا ذکر عمرو بن حزم کی حدیث میں ہے۔ زہری نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے شرحبیل بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال کو خط لکھا تھا اس میں بعد حمد کے صدقات اور دیت کے احکام

بتائے تھے اور اس خط کو عمرو بن حزم کے ہاتھ بھیجا تھا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے حالانکہ یہ صحابی نہیں ہیں صرف اس زمانے میں موجود تھے میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کے لوگوں کو جیسے احنف اور مروان وغیرہما کا کیوں ذکر کرتے ہیں حالانکہ ان کا صحابی ہونا اور دولت دیدار سے مشرف ہونا ثابت نہیں۔

۹۲۳۔ حضرت حارثؓ بن عبد مناف

حضرت حارثؓ بن عبد مناف بن کنانہ۔عبدان بن محمد نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی حدیث شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے ان سے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ سے پھوپھی اور خالہ [1] کی میراث کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں کا کچھ حصہ نہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۲۴۔ حضرت حارثؓ بن عبید

حضرت حارثؓ بن عبید بن رزاح بن کعب۔انصاری ظفری۔نبی ﷺ کی صحبت میں رہے تھے۔ان کا ذکر ابوعمر نے ان کے بیٹے نضر بن حارث کے بیان میں کیا ہے۔

۹۲۵۔حضرت حارثؓ بن عتیق

حضرت حارثؓ بن عتیق بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عمرو بن عوف۔غزوۂ احد میں اپنے والد اور دونوں چچاؤں کے ہمراہ شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۲۶۔ حضرت حارثؓ بن عتیک

حضرت حارثؓ بن عتیک بن حارث بن ہیشہ۔جبر بن عتیک کے بھائی ہیں احد میں اور اس کے بعد غزوات میں شریک تھے ان کے ہمراہ ان کے بیٹے عتیک بن حارث بن عتیک بھی تھے۔یہ عدوی کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے جابر بن عتیک کے نام میں کیا ہے وہ ان کے بھائی ہیں اور کہا ہے کہ وہ صحابی ہیں۔

۹۲۷۔ حضرت حارثؓ بن عتیک بن نعمان

حضرت حارثؓ بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول' مبذول کا نام عامر بن مالک بن نجار ہے۔یہ بھائی ہیں سہل ابن عتیک کے جو بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے۔حارث غزوۂ احد میں اور تمام مشاہد میں شریک تھے حارث کی کنیت ابواخزم ہے۔جسر کے دن ابوعبید شہید ہوئے۔واقدی اور زبیر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۲۸۔ حضرت حارثؓ بن عدی بن خرشہ

حضرت حارثؓ بن عدی بن خرشہ بن امیہ بن عامر بن خطمہ۔انصاری خطمی۔احد کے دن شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

---

[1] یہ کسی خاص صورت کا جواب ہے ورنہ دقت نہ ہونے اور وارثوں کے ان کو حصہ ملتا ہے۔

۹۲۹۔ حضرت حارثؓ بن عدی بن مالک

حضرت حارثؓ بن عدی بن مالک بن حرام بن خدیج بن معاویہ انصاری۔ معاوی۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور جسر کے دن ابوعبید شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے بھی ایسا ہی لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ بھی ان کا ذکر لکھ چکے تھے پھر کوئی وجہ ان پر استدراک کرنے کی نہیں۔

۹۳۰۔ حضرت حارثؓ بن عرفجہ

حضرت حارثؓ بن عرفجہ بن حارث بن مالک بن کعب بن نحاط بن کعب بن حارثہ بن غنم بن سلم بن امرالقیس ابن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ اور واقدی کا قول ہے۔ کلبی نے بھی ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے ابوعمر نے بھی ان کا نسب بیان کیا ہے مگر انہوں نے مالک کو اور کعب ثانی کو نکالدیا ہے۔ ابن اسحٰق نے ان کو اہل بدر میں ذکر نہیں کیا۔ قبیلہ بنی سلیم کے تمام لوگوں کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۹۳۱۔ حضرت حارثؓ بن عفیف

حضرت حارثؓ بن عفیف کندی۔ بخاری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور ان کی کوئی حدیث نہیں ذکر کی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۹۳۲۔ حضرت حارثؓ بن عقبہ

حضرت حارثؓ بن عقبہ بن قابوس۔ اپنے چچا وہب بن قابوس کے ہمراہ جبل مزینہ سے کچھ اپنی بکریاں لئے ہوئے مدینہ آئے تھے مدینہ کو دیکھا تو خالی تھا پوچھا کہ سب لوگ کہاں گئے کسی نے بتایا کہ احد میں مشرکوں سے لڑنے گئے ہیں چنانچہ یہ دونوں مسلمان ہو کر نبی ﷺ کے پاس (احد میں) گئے اور مشرکوں سے خوب لڑے یہاں تک کہ دونوں شہید ہو گئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۹۳۳۔ حضرت حارثؓ بن عمر ہذلی

حضرت حارثؓ بن عمر ہذلی۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہو چکے تھے حضرت عمر اور ابن مسعود سے کئی حدیثیں انہوں نے روایت کی ہیں۔ ۷۰ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ واقدی نے ان کو ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۹۳۴۔ حضرت حارثؓ بن عمرو انصاری

حضرت حارثؓ بن عمرو انصاری ہیں۔ چچا ہیں حضرت براؑ بن عازب (مشہور صحابی) کے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کے ماموں ہیں۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد (امام احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے اشعث بن سواد سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براؑ بن عازب سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے حارث بن عمرو کا گزر میری طرف ہوا ان کے لئے رسول اللہ ﷺ نے ایک جھنڈا منعقد کر

دیا تھا میں نے پوچھا کہ اے چچا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کس طرف بھیجا ہے انہوں نے کہا کہ مجھے ایک شخص کی طرف بھیجا ہے اس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی ہے مجھے حکم دیا ہے کہ اس کی گردن مار دوں۔ اس حدیث کو حجاج بن ارطاہ نے عدی سے انہوں نے برأ سے روایت کیا ہے اور معمر نے اور فضل بن علا نے اور زید بن ابی انیسہ نے اشعث سے انہوں نے عدی سے انہوں نے زید بن برأ بن عازب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میرے چچا مجھے ملے الی آخر الحدیث اور سدی نے اور ربیع بن رکین نے اور بعض لوگوں نے عدی سے انہوں نے برأ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میرے ماموں کا گزر میری طرف ہوا اور ان کے پاس ایک جھنڈا تھا الی آخر الحدیث حالانکہ ان کے ماموں ابو بردہ بن نیار ہیں۔

یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے۔ اور ابو عمر نے ان کے متعلق اختلاف ذکر کر کے کہا ہے کہ اس میں اضطراب ہے جس کے ذکر سے طول ہوگا۔ اگر یہ حارث عمرو کے بیٹے ہیں تو یہ وہی حارث ہیں جو عمرو بن غزیہ کے بیٹے ہیں جیسا کہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے اور عمرو بن غزیہ ان لوگوں میں ہیں جو بیعت عقبہ میں شریک تھے اور موافق بیان علمائے نسب ان کے چار بیٹے تھے اور چاروں صحابی ہیں (ان کے بیٹوں کے نام یہ ہیں) حارث عبدالرحمٰن زید اور سعید مگر ان میں سے حارث کے سوا اور کسی سے روایت نہیں ہے صحابہ کے بعض تذکرہ نویسیوں نے ایسا ہی کہا ہے مگر اس قول میں اعتراض ہے حجاج بن عمرو بن غزیہ نے بھی نبیؐ سے روایت کی ہے جس میں کسی کا اختلاف نہیں اور میں ان حارث کو عمرو بن غزیہ کا بیٹا نہیں سمجھتا واللہ اعلم۔

اور شعبی نے برأ بن عازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے ماموں کا نام قلیل تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام کثیر رکھا ممکن ہے کہ ان کے کئی ماموں اور کئی چچا ہوں۔ ابو عمر کا کلام ختم ہو گیا۔

۹۳۵۔ حضرت حارثؓ بن عمرو

حضرت حارثؓ بن عمرو بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ بن معن بن مالک بن اعصر باہلی۔ ابو احمد عسکری نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر نے ان کو حارث بن عمرو باہلی سہمی کہا ہے اور ابو احمد نے ان کے نسب میں ان کو سہمی نہیں کہا مگر ان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ یہ سہمی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ ان سے کچھ رہ گیا ہے۔ ابن ابی عاصم نے بھی ان کو باہلی سہمی لکھا ہے اس سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ قبیلہ باہلہ سے جن لوگوں کو نبی ﷺ کی صحبت حاصل ہے ان کے اور معن کے درمیان میں آٹھ پشتیں ہیں اور کم از کم سات پشتیں ہیں منجملہ ان کے سلمان بن ربیعہ بن یزید بن عمرو بن سہم بن نصلہ بن غنم بن قتیبہ بن معن ہیں پس ابو احمد نے کئی پشتیں نکال ڈالیں۔ واللہ اعلم

ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عفان بن زرارہ بن کریم بن حارث بن عمرو نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حارث بن عمرو سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ حجۃ الوداع میں رسول اللہؐ سے ملے تھے آپ اپنی اونٹنی عضباء (نامی) پر سوار تھے (یہ کہتے تھے) میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں آپ میرے لئے استغفار کیجئے حضرت نے فرمایا اللہ تمہاری مغفرت کرے ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ فرائع [1] اور عتائر (کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں) حضرت نے

---

[1] فرائع جمع ہے فریعہ کی اور عتائر جمع ہے عتیرہ کی۔ فریعہ عام قربانی کو کہتے ہیں اور عتیرہ خاص رجب کے مہینے کی قربانی کو جو زمانہ جاہلیت میں مروج تھی سائل کا مطلب یہ تھا کہ قربانیاں ضروری ہیں یا نہیں۔

فرمایا جو چاہے کرے جو نہ چاہے نہ کرے اور بکریوں میں ان کی قربانی کرنی چاہیے پھر آپ نے فرمایا آگاہ رہو تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر (ہمیشہ) اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس شہر میں تمہارے اس مہینے میں اس حدیث کو عبداللہ بن مبارک نے اور معمر بن سلیمان نے اور ابوسلمہ منقری وغیرہم نے یحییٰ بن زرارہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۳۶۔ حضرت حارثؓ بن عمرو اسدی

حضرت حارثؓ بن عمرو۔ کنیت ان کی ابوملکعت اسدی۔ کنیت کے باب میں ان کا ذکر اس سے زیادہ ہے امیر ابونصر نے کہا ہے کہ ابوملکعت اسدی کا نام حارث بن عمرو ہے اور سیف بن عمر نے لکھا ہے کہ یہ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے اور آپ کو ایک شعر بھی سنایا تھا۔

۹۳۷۔ حضرت حارثؓ بن عمرو مزنی

حضرت حارثؓ بن عمرو بن غزیہ مزنی۔ ۷۰ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کا شمار انصار میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو وہ حارث بن غزیہ سمجھتا ہوں جنہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے کہ عورتوں سے متعہ کرنا حرام ہے اور ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا تذکرہ حارث بن غزیہ کے نام میں کیا ہے وہاں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر آئے گا۔

۹۳۸۔ حضرت حارثؓ بن عمرو بن مؤمل

حضرت حارثؓ بن عمرو بن مؤمل بن حبیب بن تمیم بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی۔ ان سواروں کے ہمراہ انہوں نے بھی ہجرت کی تھی جو سال خیبر میں بنی عدی سے ہجرت کر کے آئے تھے یہ کل ستر آدمی تھے اور یہ وہ وقت تھا جب تمام بنی عدی نے ہجرت کی تھی مکہ میں ان کا ایک شخص باقی نہ رہا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۹۳۹۔ حضرت حارثؓ بن عمیر

حضرت حارثؓ بن عمیر ازدی۔ قبیلہ بنی لہب میں سے ایک شخص ہیں۔ انہیں رسول اللہؐ نے اپنا خط دے کے ملک شام کی طرف شاہ روم کے پاس بھیجا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں شاہ بصریٰ کی طرف بھیجا تھا راستہ میں ان کو شرحبیل بن عمرو غسانی ملا اس نے ان کی مشکیں کسیں اور ان کو لے گیا پھر یہ باندھ کر قتل کر دیئے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قاصد ان کے سوا مقتول نہیں ہوا جب رسول اللہ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے ایک لشکر مرتب کیا جسے موتہ کی طرف بھیجا ان پر زید بن حارثہ کو آپ نے سردار بنایا تھا اس لشکر میں قریباً تین ہزار آدمی تھے اہل روم نے ایک لاکھ آدمیوں سے ان کا مقابلہ کیا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے ایسا ہی لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے صرف ان کا نام لکھ دیا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

۹۴۰۔ حضرت حارثؓ بن عوف بن اسید

حضرت حارثؓ بن عوف بن اسید بن جابر بن عویرہ بن عبد مناف بن شجع بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ۔ کنیت ان کی ابوواقد لیثی۔ لیث قبیلہ کنانہ کی ایک شاخ ہے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض تو وہی بیان کرتے ہیں جو ہم نے بیان کیا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں عوف بن مالک اور بعض لوگ کہتے ہیں حارث بن مالک مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور

ہیں کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کیا جائے گا۔ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ فتح مکہ کے نومسلموں میں سے ہیں اور قاضی ابواحمد نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ وہ بدر میں شریک تھے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہاں ان کے اپنے متعلق یہ خبر صحیح ہے کہ وہ حنین میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے اور کہا کہ ہم کفر سے قریب العہد تھے۔ ان سے سعید بن مسیّب نے اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور عروہ بن زبیر نے اور عطا بن یسار نے اور بسر بن سعید وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوجعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معن بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مالک بن انس نے ضمرہ بن سعید مازنی سے انہوں نے عبید اللہ ابن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کر کے خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب نے ابوواقد لیثی سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نماز عید فطر اور نماز عید الضحیٰ میں کیا پڑھتے تھے انہوں نے کہا کہ (سورۃ: قٓ)

وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ٥ (سورۃ ق: ۱) اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ٥ (القمر: ۱) پڑھتے تھے۔ ان کی وفات ۶۶ ہجری میں ہوئی (اس وقت) عمران کی ستر برس کی تھی۔ یحییٰ بن بکیر کا قول ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ ۶۵ ہجری میں ان کی وفات ہوئی تھی اور ان کی عمر پچھتر سال کی تھی شاید یہ زیادہ صحیح ہو کیونکہ جب ان کی عمر ستر برس کی ہو تو اس قول کے موافق جو ان کی وفات ۶۸ھ میں کہتے ہیں ہجرت کے وقت ان کی عمر دو برس کی ہوگی اور حنین میں دس برس کے ہوں گے پس حنین میں یہ کیونکر شریک ہوں گے ہاں جب ان کی عمر پچھتر برس کی ہو تو حنین میں ان کی عمر پندرہ برس کی ہوگی یہی قریب بصحت ہے۔ واللہ اعلم ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۴۱۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن عوف بن ابی حارثہ

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن عوف بن ابی حارثہ بن مرہ بن نشبہ بن غیظ بن مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان غطفانی ثم ذبیانی ثم المری۔ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے حضرت نے ان کے ہمراہ انصار میں سے ایک شخص کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تھا ان کی قوم کے لوگوں نے انصاری کو قتل کر دیا اور حارث ان کو بچا نہ سکے انہیں کے متعلق حسان کے یہ شعر

یا حار من یغدر بذمتہ جارہ	منکم فان محمد الا یغدر
وامانۃ المری ما استودعتہ	مثل الزجاجۃ صدعھا لا یجبر

اے حارث تم میں سے جو شخص اپنے پڑوسی کی حفاظت میں بدعہدی کرتا ہے (وہ سمجھ لے) کہ محمد بدعہدی نہیں کرتے تم نے قبیلہ مرہ کی امانت اچھی طرح نہ رکھی شیشہ کی طرح اس کی شکست جڑ نہیں سکتی۔

حارث عذر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یا رسول اللہ! اللہ کی اور آپ کی قسم کہ یہ واقعہ ابن فریعہ کی شرارت سے ہوا خدا کی قسم (وہ ایسا شریر ہے کہ) اگر دریا میں اس کی شرارت ملا دی جائے تو تمام دریا خراب ہو جائے۔ نبی نے فرمایا کہ اے حسان اسے چھوڑ دو حسان نے عرض کیا کہ میں نے چھوڑ دیا۔ غزوۂ احد وغیرہ میں جھنڈا یہی اٹھائے ہوئے تھے اور جنگ خندق میں یہ سرداران احزاب سے تھے جب وہ انصاری مقتول ہوئے جن کو انہوں نے پناہ دی تھی تو انہوں نے ان کی دیت میں ستر اونٹ بھیجے تھے یہ اونٹ رسول

اللہ نے انصاری کے وارثوں کو دے دیئے انہیں رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ بنی مرہ پر عامل بنایا تھا۔ ان کی اولاد بھی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۴۲۔ حضرت حارثؓ بن غزیہ

حضرت حارثؓ بن غزیہ اور بعض لوگ ان کو غزیہ بن حارث کہتے ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ان سے عبداللہ بن رافع نے روایت کی ہے۔ یحییٰ بن حمزہ نے اسحٰق بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن رافع سے انہوں نے حارث بن غزیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فتح مکہ کے دن فرماتے تھے کہ بعد فتح کے اب ہجرت باقی نہیں ہے اب صرف ایمان اور نیت (نیک) اور جہاد باقی ہے اور عورتوں سے متعہ کرنا حرام ہے۔ اس حدیث کو سوید بن عبدالعزیز نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی رافع سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۴۳۔ حضرت حارثؓ بن غطیف سکونی

حضرت حارثؓ بن غطیف سکونی کندی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں (ان کا نام) غضیف بن حارث ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ حمص میں رہتے تھے ان سے یونس بن سیف عبسی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں کوئی بات بھولتا نہیں ہوں میں یہ بات بھی نہیں بھولتا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ دیکھا آپ نماز میں اپنا داہنا ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ میں رکھے ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۴۴۔ حضرت حارثؓ بن فروہ

حضرت حارثؓ بن فروہ بن شیطان بن خدیج بن امرالقیس بن حارث بن معاویہ بن ثور۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے تھے ابن شاہین نے کہا ہے کہ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ ان کے دادا کو اہل عرب شیطان صرف ان کے حسن و جمال کی وجہ سے کہتے تھے۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے تھے۔ ابوموسیٰ نے ان کے نسب میں قرہ کا نام لکھا ہے حالانکہ میں نے کلبی کی کتاب جمہرہ میں ان کا نام فروہ لکھا دیکھا ہے ایسا ہی طبری نے بھی کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۴۵۔ حضرت حارثؓ بن قیس بن حارث

حضرت حارثؓ بن قیس بن حارث بن اسماء بن مر بن شہاب بن ابی شمر۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے۔ بڑے شہسوار اور شاعر تھے۔ ابن دباغ اندلسی نے ابن کلبی سے ان کا تذکرہ نقل کیا ہے۔

۹۴۶۔ حضرت حارثؓ بن قیس بن حصن

حضرت حارثؓ بن قیس بن حصن بن حذیفہ بن بدر فزاری۔ عیینہ بن حصن کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب ان کے چچا کے نام میں گزر چکا ہے۔ قبیلہ فزارہ کے وفد کے ہمراہ نبی ﷺ کے حضور میں پہنچے تھے جبکہ آپ تبوک سے لوٹے ہوئے آرہے تھے۔ یہ ابواحمد عسکری کا قول ہے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ ان کے چچا عیینہ بن حصن ان کے یہاں آئے تھے۔ یہ ان لوگوں میں تھے جن کو

حضرت عمر اپنے قریب بٹھاتے تھے اور اس کے بعد انہوں نے پورا قصہ بیان کیا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ عسکری کا وہم ہے یہ حال حر بن قیس کا ہے۔ ان کا حال پورا اوپر ہو چکا ہے۔ ہم نے ان کا ذکر اس لئے کر دیا کہ کوئی شخص ان کو دیکھ کر یہ نہ سمجھے کہ یہ صحابی ہیں اور ان کا ذکر ہم سے رہ گیا۔ واللہ اعلم

۹۴۷۔ حضرت حارث ؓ بن قیس بن خلدہ

حضرت حارث ؓ بن قیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی ثم الزرقی۔ بیعت عقبہ میں اور غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ یہ عروہ اور ابن اسحق کا قول ہے۔ ان کی کنیت ابو خالد ہے کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا ذکر کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۴۸۔ حضرت حارث ؓ بن قیس بن عدی

حضرت حارث ؓ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم۔ قریشی سہمی۔ زمانہ جاہلیت میں اشراف قریش سے تھے حکومت انہیں کے متعلق تھی اور جس قدر مال بتوں کے نامزد کئے جاتے تھے وہ سب انہیں کی تحویل میں رہتے تھے۔ بعد اس کے یہ مسلمان ہوئے اور انہوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی۔ ان کا ذکر ابو عمر نے لکھا ہے اور ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ (ان کے والد کا نام قیس بن عدی بن سعد بن سہم (ہے) ان کے نکاح میں غیطلہ بنت مالک بن حارث بن عمرو بن صعق بن شنوق بن مرہ بن عبد مناہ بن کنانہ تھیں یہ لوگ غیطلہ ہی کی طرف منسوب کئے جاتے تھے۔ حارث بن قیس بن عدی بھی انہیں لوگوں میں تھے جو حضرت کے ساتھ مسخرا پن کیا کرتے تھے انہیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی افرایت من اتخذ الھہ ھواہ ''اے محمد کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔'' زبیر نے بھی ان کو مسخر پن کرنے والوں میں شمار کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہو سوا ابو عمر کے اور صحیح یہ ہے کہ یہ مسخر پن کرنے والوں میں سے تھے۔

۹۴۹۔ حضرت حارث ؓ بن قیس

حضرت حارث ؓ بن قیس۔ بعض لوگ کہتے ہیں ابن عبد قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن حارث بن فہر قریشی فہری۔ حبش کے مہاجرین میں سے ہیں۔ یہ محمد بن اسحق کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر یہاں کیا ہے اور ابو عمر نے حارث بن عبد قیس کے نام میں ان کو ذکر کیا ہے ابن مندہ نے وہاں بھی ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے جو ان کا ذکر یہاں بھی کیا اور وہاں بھی کیا تو انہوں نے یہ سمجھا ہے کہ یہ دو شخص ہیں حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں بعض لوگ ان کو حارث بن قیس کہتے ہیں اور بعض لوگ عبد قیس کہتے ہیں ابو نعیم اور ابو عمر پر کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ ابو نعیم نے ان کا ذکر صرف اسی مقام پر کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو ابن عبد قیس کہتے ہیں اور ابو عمر نے ان کا ذکر صرف وہاں کیا ہے۔ واللہ اعلم

۹۵۰۔ حضرت حارث ؓ بن قیس بن عمیرہ

حضرت حارث ؓ بن قیس بن عمیرہ اسدی۔ جب یہ اسلام لائے تو ان کے نکاح میں آٹھ بیویاں تھیں۔ بعض لوگ ان کو قیس

بن حارث کہتے ہیں ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے وہ بھی کسی صحیح سند سے مروی نہیں ہے۔ ان سے حُمیضہ بن شمرذل نے روایت کی ہے ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مسدد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے بیان کیا نیز ابوداؤد کہتے تھے ہم سے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حُمیضہ بن شمرذل سے انہوں نے حارث بن قیس سے روایت کر کے خبر دی کہ مسدد بن عمیرہ کہتے تھے کہ وہب اسدی نے بیان کیا کہ حارث کہتے تھے جب میں اسلام لایا تو میرے نکاح میں آٹھ عورتیں تھیں۔ میں نے نبی سے اس کا ذکر کیا نبی ﷺ نے فرمایا کہ ان میں سے چار رکھ لو۔ اس حدیث کو حمید بن ابراہیم نے ہشیم سے روایت کیا ہے اور انہوں نے ان کا نام قیس ابن حارث بتایا ہے احمد بن ابراہیم بن احمد نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے یعنی قیس بن حارث ہم نے ان کا ذکر قیس کے نام میں بھی کیا ہے۔ ان کا ذکر ابن مندہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۵۱۔ حضرت حارثؓ بن کعب بن عمرو

حضرت حارثؓ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری نجاری ثم المازنی۔ نبی ﷺ کی صحبت سے شرف یاب تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ کلبی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۹۵۲۔ حضرت حارثؓ بن کعب

حضرت حارثؓ بن کعب۔ یہ اصلع کے لقب سے مشہور ہیں۔ علی بن سعید عسکری نے صحابہ میں ان کا نام لکھا ہے بشرطیکہ محفوظ ہو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا حال اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۹۵۳۔ حضرت حارثؓ بن کعب

حضرت حارثؓ بن کعب جاہلی۔ عبدان نے کہا ہے کہ میں نے احمد بن سیار سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ حارث جاہلی ہیں انہوں نے خود اپنا حال بیان کیا ہے کہ ان کی عمر ایک سو ساٹھ برس کی ہو چکی تھی۔ یہ بھی بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹوں کو بہت عمدہ عمدہ باتوں کی نصیحت کی تھی جس سے ان کا مسلمان ہونا معلوم ہوتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۵۴۔ حضرت حارثؓ بن کلدہ

حضرت حارثؓ بن کلدہ بن عمرو بن علاج بن ابی سلمہ بن عبدالعزیٰ بن غیرۃ بن عوف بن ثقیف، ثقفی۔ عرب کے طبیب تھے۔ ابوبکرہ کے خاندانی آقا تھے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ابن اسحٰق نے بواسطہ ایسے لوگوں کے جو متہم نہ تھے عبداللہ بن مکرم سے انہوں نے قبیلہ ثقیف کے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ جب اہل طائف اسلام لائے تو ان میں سے کچھ لوگوں نے ان غلاموں کی بابت گفتگو کی جو محاصرہ طائف کے وقت رسول اللہؐ کے پاس آ گئے تھے اور مسلمان ہو گئے تھے منجملہ ان کے ابوبکرہ بھی تھے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ لوگ خدا کے آزاد کئے ہوئے ہیں (اب یہ غلام نہیں بنائے جا سکتے) جن لوگوں نے ان غلاموں کی بابت گفتگو کی تھی ان میں حارث بن کلدہ بھی تھے اور ابن اسحٰق نے اسماعیل بن محمد بن سعد ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ سعد بیمار ہوئے اور وہ حجۃ الوداع میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے رسول اللہؐ ان کی عیادت کو تشریف لے گئے سعد نے

عرض کیا کہ یارسول اللہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مرض موت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تمہیں شفادے گا یہاں تک کہ تم سے کچھ لوگوں کو فائدہ پہنچے گا اور کچھ لوگوں کو ضرر پہنچے گا پھر آپ نے حارث بن کلدہ سے فرمایا کہ تم سعد کے مرض کا علاج کرو حارث نے کہا واللہ میں ان کی شفا اسی چیز میں سمجھتا ہوں جو غالباً ان کے پاس موجود ہوگی (پھر سعد سے) کہا کیا تمہارے پاس عجوہ کی کھجوریں ہیں انہوں نے کہا ہاں پھر حارث نے ان کے لئے فریقہ بنادیا کھجوروں کو دودھ میں ملایا پھر اس میں گھی مخلوط کیا اور یہ انہیں چٹوایا اس کو چاٹتے ہی یہ معلوم ہوا کہ کوئی بندھن بندھا ہوا تھا وہ کھل گیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۵۵۔ حضرت حارثؓ بن مالک طائی

حضرت حارثؓ بن مالک طائی۔ عدی بن حاتم کے ہمراہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر کے پاس قبیلہ طی کا صدقہ لے کے آئے تھے اس کے متعلق ان کا ایک شعر بھی ہے۔ اس کو ابن دباغ نے وثیمہ سے نقل کیا ہے۔

۹۵۶۔ حضرت حارثؓ بن مالک بن قیس

حضرت حارثؓ بن مالک بن قیس عوذ بن جابر بن عبد مناف بن شجع بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ کنانی لیثی۔ معروف بہ ابن برصا۔ برصا ان کی والدہ تھیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کی دادی تھیں نام ان کا ریطہ بنت ربیعہ بن رباح بن ذی البردین تھا۔ ہلال بن عامر کے خاندان سے تھیں وہ اہل حجاز میں سے تھے مکہ میں رہتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کوفہ میں رہتے تھے ان سے ابن جریج نے اور شعبی نے روایت کی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام مالک بن حارث ہی مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحیٰ بن سعید نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے حارث بن مالک بن برصا سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فتح مکہ کے دن فرماتے تھے آج کے بعد سے قیامت تک قریش سے شرعی جہاد کبھی نہ کیا جائے گا۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے زکریا سے روایت کیا ہے اور نیز اس حدیث کو عبداللہ بن ابی سفر نے شعبی سے انہوں نے عبداللہ بن مطیع سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور نیز ان سے عبید ابن جریج نے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دونوں جمروں کے درمیان میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اس (میرے) منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائے وہ اپنی جگہ دوزخ میں ڈھونڈ لے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۵۷۔ حضرت حارثؓ بن مالک انصاری

حضرت حارثؓ بن مالک انصاری۔ اور بعض لوگ ان کو حارثہ کہتے ہیں انصاری ہیں ان سے زید سلمی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ یوسف بن عطیہ نے قتادہ اور ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ ایک روز حارث سے ملے آپ نے پوچھا کہ اے حارث تم نے کس حال میں صبح کی حارث نے عرض کیا کہ میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں سچا مومن ہوں آپ نے فرمایا کہ اے حارث دیکھو کیا کہہ رہے ہو ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ (اچھا بتاؤ) تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے انہوں نے عرض کیا کہ میرا دل دنیا سے ہٹ گیا ہے اسی وجہ سے میں رات بھر جاگتا ہوں اور دن بھر پیاسا رہتا ہوں اور (اب میری حالت یہ

ہے کہ) گویا میں اپنے پروردگار کا عرش ظاہر طور پر دیکھ رہا ہوں اور گویا میں اہل جنت کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ باہم ایک دوسرے کی زیارت کرر ہے ہیں اور گویا میں اہل دوزخ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس میں شور کرر ہے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اے حارث تم اب پہچان گئے ہو لہٰذا اسی پر قائم رہو۔ اس حدیث کو مالک بن مغولِ نے زبید سے روایت کیا ہے کہ نبی نے حارث سے فرمایا پھر انہوں نے ایسی ہی حدیث بیان کی اور اس کو ابن مبارک نے صالح بن مسماء سے روایت کیا ہے کہ نبی نے فرمایا اے حارث بن مالک الی آخری الحدیث اور محمد بن عمرو بن علقمہ نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ ان کا تزکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۵۸۔ حضرت حارثؓ بن مالک

حضرت حارثؓ بن مالک۔ ابو ہند حجام کے آقا تھے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ بعض اہل علم نے ان کا نام ہم سے بتایا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہندی کا نام حارث بن مالک تھا۔ ابوعوانہ نے جابر سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے (ایک مرتبہ) پچھنے لگوائے اور حجام کو اس کی مزدوری دی ابو ہند نے جو بنی بیاضہ کے غلام تھے آپ کے پچھنے لگائے تھے ان کو ہر روز (ڈیڑھ) مزدوری دینا پڑتی تھی رسول اللہؐ نے ان کے آقا سے ان کی سفارش کی تو انہوں نے نصف معاف کر دیا اس حدیث کو شعبہ اور ثوری اور شریک اور ابواسرائیل نے جابر سے روایت کیا ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابوعبید کے غلام تھے اور بعض نے کہا ہے کہ بنی بیاضہ کے غلام تھے اور اس حدیث کو اسحٰق بن بہلول نے اپنے والد سے انہوں نے ورقا سے انہوں نے جابر سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ ابو ہند نے جن کا نام حارث بن مالک تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور اس میں ابو ہند کے آقا کا ذکر نہیں ہے ابو ہند ہی کا نام حارث لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۹۵۹۔ حضرت حارثؓ بن مخاشن

حضرت حارثؓ بن مخاشن۔ اسماعیل بن اسحٰق نے علی بن مدینی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حارث بن مخاشن مہاجرین میں سے تھے۔ ان کی قبر بصرہ میں ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۹۶۰۔ حضرت حارثؓ بن مخلد

حضرت حارثؓ بن مخلد۔ عبدان نے اور ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ یہ تابعی ہیں۔ احمد بن یحیٰ صوفی نے محمد بن بشر سے انہوں نے سفیان بن سعید سے انہوں نے سہیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حارث بن مخلد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عورتوں کی دبر میں ادخال کرے گا قیامت کے دن اللہ عزوجل اس کی طرف (رحمت کی) نظر نہ کرے گا۔ احمد بن یحیٰ نے اس کو اسی طرح مرسل روایت کیا ہے اور معاویہ بن عمرو نے محمد بن بشر سے اس کو روایت کیا ہے اور موسیٰ بن اعین ثوری سے انہوں نے سہیل سے انہوں نے حارث بن مخلد زرقی سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے ایسا فرمایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۶۱۔ حضرت حارثؓ بن مسعود

حضرت حارثؓ بن مسعود بن عبدہ بن مظہر بن قیس بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف۔ انصاری اوسی۔ صحابی ہیں۔ جسر کے دن حضرت ابوعبیدہ کے ہمراہ شہید ہوئے۔ اس کو طبری نے ابن شہاب اور ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۶۲۔ حضرت حارثؓ بن مسلم

حضرت حارثؓ بن مسلم بن حارث تمیمی۔ بعض لوگ ان کو مسلم بن حارث کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول صحیح ہے کنیت ان کی ابومسلم ہے۔ ان کی حدیث ہشام بن عمار نے ولید بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حسان کنانی سے انہوں نے مسلم بن حارث بن مسلم تمیمی سے روایت کی ہے کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک لشکر کے ہمراہ بھیجا۔ (یہ کہتے تھے) جب ہم مقام مغار میں پہنچے تو میں نے اپنے گھوڑے کو تیز کر دیا اور اپنے ساتھیوں سے پہلے مقام رنین میں جا کے حریف کے لوگوں سے ملا اور میں نے ان سے کہا کہ لا الہ الا اللہ کہہ دو تو بچ جاؤ گے ان لوگوں نے کہہ دیا جب میرے ساتھی آئے تو انہوں نے مجھے ملامت کی کہ تم نے ہمیں مال غنیمت سے محروم کر دیا حالانکہ وہ ہمارے لئے ثابت ہو چکی تھی ہم جب وہاں سے لوٹے تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ نے مجھے بلایا اور جو کچھ میں نے کیا تھا اس کی تعریف کی اور فرمایا کہ آگاہ رہو اللہ عزوجل نے ان میں سے ہر شخص کے عوض میں تمہارے لئے اس قدر نیکیاں لکھی ہیں۔ عبدالرحمٰن کہتے تھے میں نیکیوں کی مقدار کو بھول گیا وہ کہتے تھے پھر مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے ایک تحریر لکھ دوں گا اور میرے بعد مسلمانوں کے جو لوگ حاکم ہوں گے ان کو تمہارے متعلق (اس تحریر میں) وصیت کروں گا۔

چنانچہ آپ نے یہ تحریر لکھ دی اور اس پر مہر کر کے میرے حوالہ کر دی۔ ہمیں ابویاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یزید ابن عبدربہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ولید بن مسلم نے عبدالرحمٰن بن حسان کنانی سے روایت کر کے خبر دی کہ مسلم بن حارث تمیمی نے اپنے والد سے نقل کر کے ان سے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے۔ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم صبح کی نماز پڑھ چکو تو قبل اس کے کہ کسی سے بات کرو اللھم اجرنی من النار سات مرتبہ کہہ لیا کرو پس اگر تم اس دن مرو گے تو اللہ تمہارے لئے آگ سے امان لکھ دے گا اور جب تم مغرب کی نماز پڑھ چکو تو قبل اس کے کہ کسی سے بات کرو اللھم اجرنی من النار سات مرتبہ کہہ لیا کرو اگر تم اس رات کو مر جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آگ سے امان لکھ دے گا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دنیا سے اٹھا لیا تو میں اس تحریر کو لے کر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے پاس گیا انہوں نے اس کو کھولا اور پڑھا اور میرے لئے (وظیفہ مقرر کرنے کا) حکم دیا پھر میں اس تحریر کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا انہوں نے بھی ایسا ہی کیا پھر میں اس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا انہوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ مسلم کہتے تھے کہ حضرت عثمان ہی کے زمانے میں میرے والد کی وفات ہو گئی پھر وہ تحریر ہمارے پاس رہی یہاں تک کہ عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو انہوں نے اپنے عامل کو جو ہمارے یہاں تھا لکھ کے بھیجا کہ مسلم بن حارث تمیمی کو میرے پاس مع رسول اللہ ﷺ کے خط کے جو حضرت نے ان کے والد کو لکھ دیا تھا بھیج دو یہ کہتے تھے کہ پھر میں ان کے پاس گیا انہوں نے اس خط کو پڑھا اور میرے لئے (وظیفہ مقرر کرنے کا) حکم دیا

پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں نے تجھے اس لئے بلایا ہے کہ تمہارے والد نے جو حدیثیں تم سے بیان کی ہوں مجھ سے بیان کرو یہ کہتے تھے کہ پھر میں نے صحیح صحیح حدیثیں بیان کیں۔ اس حدیث کو حوطی نے ولید بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حسان سے انہوں نے حارث بن مسلم بن حارث سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک تحریر لکھ دی تھی ابوذرعہ سے پوچھا گیا کہ (صحیح کیا ہے) مسلم بن حارث یا حارث بن مسلم انہوں نے کہا ہے صحیح یہ ہے کہ مسلم بن حارث اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۶۳۔ حضرت حارثؓ بن مسلم

حضرت حارثؓ بن مسلم بن مغیرہ۔ قریشی حجازی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ بخاری نے بھی ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ حارث بن مسلم جن کی کنیت ابوالمغیرہ ہے مخزومی قریشی حجازی ہیں صحابی ہیں۔ ابن دباغ اندلسی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۶۴۔ حضرت حارثؓ بن مضرس

حضرت حارثؓ بن مضرس بن عبدرزاح۔ انہوں نے بیعۃ الرضوان [1] کی تھی اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ ان کی اولاد بھی تھی۔ یہ عدوی کا قول ہے۔

۹۶۵۔ حضرت حارثؓ بن معاذ

حضرت حارثؓ بن معاذ بن نعمان بن امرالقیس بن زید بن عبدالاشہل اوسی اشہلی سعد بن معاذ کے بھائی ہیں صحابی ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ تین بھائی تھے سعد، حارث اور اوس۔ عروہ نے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنی عبدالاشہل سے جنگ بدر میں شریک تھے حارث بن معاذ بن نعمان کا نام بھی کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۶۶۔ حضرت حارثؓ بن معاویہ

حضرت حارثؓ بن معاویہ۔ ان کا ذکر صحابہ میں ہے۔ عبادہ بن صامت کی حدیث میں حسن نے مقدام رہاوی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ عبادہ اور ابوالدرداء اور حارث بن معاویہ بیٹھے ہوئے تھے) ابوالدارداء نے کہا کہ تم میں سے کسی کو اس دن کا واقعہ یاد ہے جب رسول اللہؐ نے غنیمت کے اونٹ کے پیچھے کھڑے ہو کر ہمیں نماز پڑھائی تھی عبادہ نے کہا ہاں مجھے یاد ہے پھر انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے اونٹ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھائی۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو اونٹ کی ایک مینگنی کی طرف اشارہ کر کے آپ نے فرمایا کہ تمہارے مال غنیمت سے میرے لئے اس قدر بھی حلال نہیں جو اس مینگنی کے برابر ہو سوا خمس کے سو وہ خمس بھی پھر تمہیں کو واپس جاتا ہے۔ اس حدیث کو ابوسلام اسود نے مقدام بن معدی کرب کندی سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ (یہ حدیث) حارث بن معاویہ کندی (سے مروی ہے) یہ حدیث بواسطہ مقدام کے حارث

---

[1] واقعہ حدیبیہ میں آنحضرت نے ایک درخت کے نیچے تمام صحابہ سے بیعت لی تھی۔ اللہ نے اس بیعت والوں سے اپنی رضامندی کی خبر دی اسی لئے اس کو بیعۃ الرضوان کہتے ہیں۔

بن معاویہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہم سے عبادہ بن صامت نے بیان کیا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۶۷۔ حضرت حارثؓ بن معلیٰ

حضرت حارثؓ بن معلیٰ۔انصاری کنیت ان کی ابوسعید۔فلیح بن سعید بن حارث بن معلیٰ نے ان کا نام بیان کیا ہے۔حفص بن عاصم نے ابوسعید بن معلی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سبع مثانی اور قرآن عظیم جو مجھ کو دیا گیا ہے اس سے مراد سورۃ الحمد ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر آئے گا۔

۹۶۸۔ حضرت حارثؓ بن معمر

حضرت حارثؓ بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح جمحی۔مہاجرین حبش میں سے ہیں۔ان کو ابن مندہ نے ذکر کیا ہے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جن لوگوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی ان میں قبیلہ بنی جمح بن عمرو سے حارث بن معمر بن حبیب بھی تھے اور ان کے ساتھ ان کی بیوی تھیں جو مظعون کی بیٹی تھیں سرزمین حبش میں ان کے بطن سے حاطب پیدا ہوئے تھے۔اس حدیث کو ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۹۶۹۔ حضرت حارثؓ ملیکی

حضرت حارثؓ ملیکی۔ان کی حدیث یزید بن عبداللہ بن حارث نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حارث ملیکی سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا گھوڑے کی پیشانیوں میں خیر و کامیابی قیامت تک وابستہ ہے اور ان کے مالکوں کو اس کا بدلہ ملے گا۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۹۷۰۔ حضرت حارثؓ بن نبیہ

حضرت حارثؓ بن نبیہ۔ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کا ذکر اہل صفہ میں کیا ہے۔انس بن حارث بن نبیہ نے اپنے والد حارث بن نبیہ سے جو نبی ﷺ کے اصحاب میں سے تھے اور اہل صفہ میں سے تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اس وقت حسینؓ آپ کی گود میں تھے آپ فرماتے تھے کہ میرا یہ فرزند سرزمین عراق میں شہید کیا جائے گا جو شخص اس وقت کو پائے وہ اس کی مدد کرے چنانچہ انس بن حارث حضرت حسین کے ساتھ شہید ہوئے انس بن حارث سے یہ بھی مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اپنے باپ سے انہوں نے روایت نہیں کی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۷۱۔ حضرت حارثؓ بن نعمان

حضرت حارثؓ بن نعمان بن اساف بن نضلہ بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری۔ابن اسحٰق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے عدوی نے کہا ہے کہ غزوۂ بدر اُحد اور اس کے مابعد کے تمام غزوات میں یہ شریک رہے اور غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعلی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کی غرض سے لکھا ہے۔

۹۷۲۔ حضرت حارث بن نعمان بن امیہ

حضرت حارث بن نعمان بن امیہ بن امرالقیس ۔ان کا نام برک بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ بدر میں اور احد میں شریک تھے عبداللہ بن جبیر اور خوات بن جبیر کے چچا ہیں ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۹۷۳۔ حضرت حارث بن نعمان بن خزمہ

حضرت حارث بن نعمان بن خزمہ بن ابی خزمہ اور بعض لوگ کہتے ہیں خزیمہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس بن حارثہ بن ثعلبہ انصاری اوسی ۔ بدر میں شریک تھے عبدان نے ان کا ذکر کیا ہے اور ایک حدیث ان کی عبدالکریم جزری سے نقل کی ہے عبدالکریم نے ابن حارث سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے جبرائیل علیہ السلام کو نبی ﷺ کے ہمراہ دیکھا یہی ہیں جن کو حارثہ بن نعمان بھی کہتے ہیں مگر عبدان نے ان دونوں نے کے نام اور کنیت اور نسب میں فرق بیان کیا ہے۔انہوں نے حارثہ کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ نعمان بن رافع بن زید بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار بن مالک بن عمرو بن خزرج کے بیٹے ہیں انصاری ہیں خزرجی ہیں انہوں نے ان کی ایک حدیث بواسطہ زہری کے عبداللہ بن عامر سے نقل کی ہے کہ انہوں نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے یہ کلام انہیں کا تھا ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے چونکہ ان کے نسب میں ابوخزمہ کا نام دیکھا اور ابن مندہ نے اس کو نہیں بیان کیا اور نسب میں انہوں نے اور بھی تغیر کر دیا ہے جیسا کہ تم اس کے بعد کے تذکرہ میں دیکھو گے لہٰذا ابوموسیٰ نے ان کو اور کوئی سمجھا حالانکہ یہ وہی ہیں ابوموسیٰ اگر ابن مندہ کی غلطی جو اس نسب کے بیان کرنے میں انہوں نے کی' ظاہر کر دیتے تو اس سے بہتر ہوتا کہ انہوں نے ایک نیا نام ان پر استدراک کیا۔ جس شخص نے جبرائیل کو دیکھا وہ حارثہ بن نعمان ہیں ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۹۷۴۔ حضرت حارث بن نعمان بن رافع

حضرت حارث بن نعمان بن رافع بن ثعلبہ بن جشم بن مالک۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے بعد اس کے انہوں نے خود اپنے قول کی مخالفت کی ہے۔ ابن مندہ نے عبدالکریم جزری سے انہوں نے ابن حارث بن نعمان سے انہوں نے اپنے والد حارث بن نعمان انصاری سے روایت کی ہے جو بنی عمرو بن عوف سے تھے اور غزوۂ بدر میں شریک تھے ابونعیم نے عروہ سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے قبیلہ بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے شریک بدر ہوئے تھے حارث بن نعمان کا نام بھی نقل کیا ہے یہ نسب علاوہ اس نسب کے ہے جو پہلے بیان کیا گیا اور یہی صحیح ہے۔ ہمیں ابوجعفر نے اپنی سند سے یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو قبیلہ بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے شریک بدر تھے حارث بن نعمان بن ابی حرام کا نام نقل کر کے خبر دی اس سے بھی انہیں دونوں کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ یہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں اور وہ نسب جو شروع تذکرہ میں بیان کیا گیا صحیح نہیں ہے اور یہی ہیں جن کو ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ذکر کیا ہے ابن مندہ سے ان کے نسب میں غلطی ہوگئی ہے۔ واللہ اعلم

۹۷۵۔ حضرت حارثؓ بن نفیع

حضرت حارثؓ بن نفیع بن معلیٰ بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ زرقی انصاری کنیت ان کی ابوسعید بن معلیٰ اور بعض لوگ ان کو حارث بن معلیٰ کہتے ہیں یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۹۷۶۔ حضرت حارثؓ بن نوفل

حضرت حارثؓ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب۔ قریشی ہاشمی۔ ان کے والد نبیؐ کے چچا کے بیٹے تھے نبی ﷺ کی صحبت انہیں حاصل تھی اور حضرت کے زمانے میں ان کے بیٹے عبداللہ پیدا ہو چکے تھے جن کا لقب ببہ تھا جو یزید بن معاویہ کے مرتے وقت بصرہ کے حاکم تھے عنقریب ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ ان کے بیٹے کے نام میں کیا جائے گا۔ ان کے والد حارث اپنے باپ نوفل کے ساتھ ہی اسلام لائے تھے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حارث بن نوفل کو مکہ کا حاکم بنایا تھا پھر وہ مدینہ سے بصرہ چلے گئے۔ بصرہ میں انہوں نے عبداللہ بن عامر کی امارت کے زمانہ میں ایک گھر بنا لیا تھا بعض لوگوں کا قول ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آخر خلافت میں وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی اس وقت ان کی عمر ستر برس کی تھی۔ رسول اللہؐ کے ہم زلف بھی تھے۔ حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رسول اللہؐ کے نکاح میں تھیں اور ہند بنت ابی سفیان حارث کے نکاح میں تھیں۔ وہی ان کے بیٹے عبداللہ کی ماں ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے کہ نبی نے انہیں نماز جنازہ میں اس دعا کے پڑھنے کی تعلیم فرمائی اللھم اغفر لاحیائنا و امواتنا و اصلح ذات بیننا و الف بین قلوبنا اللھم ھذا عبدک و لا نعلم الا خیرًا و انت اعلم بہ فاغفرلنا و لہ "اے اللہ ہمارے زندوں کو اور ہمارے مردوں کو بخش دے اور ہمارے درمیان میں صلح لا دے اور ہمارے دلوں میں الفت پیدا کر اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور ہم (اس کے متعلق) بھلائی مانگتے ہیں۔" میں اس زمانے میں کم سن تھا میں نے کہا کہ اگر ہم بھلائی نہ جانتے ہوں حضرت نے فرمایا تو پھر جو بات تم نہ جانتے ہو وہ نہ کہو ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے جو یہ بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حارث کو مکہ کا حاکم مقرر کیا تھا یہ ان کا وہم ہے مکہ میں حاکم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بنا بر قول صحیح عتاب بن اسید تھے ہاں نبی ﷺ نے حارث کو جدہ کا حاکم بنایا تھا اسی وجہ سے وہ غزوۂ حنین میں شریک نہیں ہو سکے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو معزول کر دیا تھا بعد اس کے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے پھر ان کو حاکم بنایا اس کے بعد وہ بصرہ چلے گئے۔

۹۷۷۔ حضرت حارثؓ بن ہانی

حضرت حارثؓ بن ہانی بن ابی شمر بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین، کندی۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے اور جنگ ساباط میں شریک تھے جنگ ساباط عراق میں اس جنگ کا نام ہے جب حضرت سعد نے قادسیہ سے مدائن پر حملہ کیا جب مقام ساباط میں پہنچے تو سخت جنگ ہوئی اس دن انہوں نے بہت خونریزی کی دشمن نے ان کو گھیر لیا تو انہوں نے پکارا اے حکر اے حکر یہ ایک یمنی لغت ہے مراد ان کی حجر بن عدی تھے چنانچہ حجر ان کے پاس آئے اور انہوں نے ان کو چھڑایا اس روز ان

کو دو ہزار پانچ سو انعام ملا تھا۔ یہ کلبی اور ابن شاہین کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن شاہین سے نقل کیا ہے۔

۹۷۸۔ حضرت حارث بن ہشام جہنی

حضرت حارث بن ہشام جہنی۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن۔ ان سے اہل مصر نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۹۷۹۔ حضرت حارث بن ہشام بن مغیرہ

حضرت حارث بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن قریشی مخزومی۔ ان کی والدہ ام جلاس اسماء بنت مخربہ بن جندل بن ابیر بن نہشل بن دارم تمیمہ ہیں یہ ابوجہل کے حقیقی بھائی ہیں اور خالد بن ولید کے چچا کے بیٹے ہیں اور بنا بر قول صحیح حضرت عمر بن خطاب کی والدہ حنتمہ کے بھی چچا کے بیٹے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کے بھائی ہیں غزوۂ بدر میں کافروں کی طرف سے آئے تھے اور (آخر میں) بھاگ گئے ان کو اس بھاگنے سے عار دلائی گئی اور یہ اشعار حسان بن ثابت نے انہیں کے حق میں کہے تھے۔

ان کنت کاذبۃ بما حد ثتنی — فنجوت منجی الحارث بن ھشام

ترک الا حبتہ ان یقاتل دونھم — ونجا براس طمرۃ ولجام

اگر تو نے مجھ سے جھوٹ بات بیان کی ہے۔ تو تو حارث بن ہشام کی طرح بچ جائے گا۔ اس نے دوستوں کو چھوڑ دیا ان کے لئے نہ لڑا۔ اور اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کے بھاگا۔

حارث نے اپنے اس بھاگنے کا عذر ایسا بیان کیا ہے کہ (علامہ) اصمعی نے اس کی نسبت کہا ہے کہ ان سے بہتر فرار کے متعلق کسی کا عذر سنا نہیں گیا اور وہ عذر ان کا یہ ہے۔

اللہ یعلم ما ترکت قتالھم — حتی رموا فرسی باشقر مزبد

اللہ جانتا ہے کہ میں نے لڑائی ترک نہیں کی۔ یہاں تک کہ انہوں نے میرے گھوڑے کو نیزہ مارا۔

یہ اشعار مشہور ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور حضرت ام ہانی بنت ابی طالب کے یہاں اس روز پناہ لی۔ حضرت علی نے چاہا کہ ان کو قتل کر دیں مگر ام ہانی نے اس کو نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا (اے ام ہانی) جس کو تم نے پناہ دی اس کو ہم نے بھی پناہ دی۔ یہ قول زبیر وغیرہ کا ہے اور مالک وغیرہ کا قول ہے کہ حضرت ام ہانی نے جن کو پناہ دی تھی وہ ہبیرہ بن ابی وہب تھے۔ جب حارث مسلمان ہوئے تو ان کا اسلام بہت اچھا ہوا اور ان سے بحالت اسلام کوئی ناپسندیدہ بات نہیں دیکھی گئی انہیں رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ حنین کی غنیمت سے سو اونٹ دیئے تھے جیسا کہ آپ نے مولفۃ القلوب کو دیا تھا یہ غزوۂ حنین میں آپ کے ہمراہ شریک تھے۔ اس میں ابوالحرم مکی بن ریان بن شبہ نحوی مقری نے اپنی سند سے یحییٰ سے انہوں نے (امام) مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ سے حارث بن ہشام نے پوچھا کہ آپ پر وحی کس طرح آتی ہے رسول اللہ نے فرمایا کہ کبھی گھنٹی کی آواز کی مثل آتی ہے اور وہ مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے جب یہ حالت رفع ہوتی ہے تو جو کچھ فرشتے نے بیان کیا اس کو میں یاد کر چکا ہوتا ہوں اور کبھی فرشتہ بشکل انسان

میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے میں اس کو یاد کر لیتا ہوں۔

حضرت عائشہ کہتی تھیں کہ بے شک میں نے سخت سردی کے دنوں میں دیکھا کہ جب حالت وحی آپ سے رفع ہوتی تھی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ ٹپکتا ہوتا تھا۔ حارث حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مع اپنے اہل وعیال اور مال کے ملک شام کی طرف جہاد کرنے گئے تھے اور وہاں برابر جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ جنگ یرموک میں رجب ۱۵ ہجری میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں (یہ نہیں ہوا) بلکہ طاعون عمواس واقع ۱۷ ہجری میں ان کی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۱۵ ہجری میں۔ جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی بیوی فاطمہ بنت ولید بن مغیرہ سے جو حضرت خالد بن ولید کی بہن تھیں اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کی ماں تھیں حضرت عمر بن خطاب نے نکاح کر لیا تھا۔

علماء نسب نے بیان کیا ہے کہ حارث بن ہشام کی اولاد میں ان کے بعد صرف عبدالرحمٰن اور ان کی بہن ام حکیم باقی تھیں۔ عبداللہ بن مبارک نے اسود بن شیبان سے انہوں نے ابونوفل بن ابی عقرب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا۔ جب حارث بن ہشام مکہ سے بغرض جہاد نکلے تو اہل مکہ کو سخت رنج ہوا کوئی شخص ایسا جو کھانا کھاتا [۱] ہو نہیں بچا جو ان کے پہنچانے کو نہ آیا ہو جب یہ بطحا کی بلندی پر پہنچے تو یہ ٹھہر گئے اور سب لوگ ان کے گرد گھڑے ہو کر رونے لگے جب انہوں نے لوگوں کی بے صبری کی حالت دیکھی تو ان کو بھی رقت طاری ہوئی اور یہ بھی رونے لگے اور کہا کہ اے لوگوں میں اس واسطے نہیں نکلا کہ تمہارے پاس رہنے کی مجھ کو خواہش نہ ہو یا تمہارے اس شہر سے میں کسی دوسرے شہر کو پسند کرتا ہوں بلکہ یہ معاملہ جب ہوا تو کچھ لوگ نکلے حالانکہ خدا کی قسم وہ نہ اس عمر کے تھے اور نہ ان کے گھر میں سامان تھا۔

پس اب اگر مکہ کے پہاڑ سونے کے ہو جائیں اور ان کو خدا کی راہ میں خرچ کر دیں تو ان کے دنوں میں سے ایک دن بھی نہیں پا سکتے پس اگر وہ دنیا میں ہم سے بڑھ گئے تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ آخرت میں ان کے شریک ہو جائیں لہٰذا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سفر ہے اور ملک شام کا قصد ہے چنانچہ یہ شہید ہوئے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی بات بتایئے جس کو میں گرہ میں باندھ لوں حضرت نے فرمایا اس کو قابو میں رکھو اور آپ نے زبان کی طرف اشارہ کیا یہ کہتے تھے کہ میں نے اس کو بہت آسان سمجھا اور میں بہت کم سخن آدمی تھا میں اس بات کو اچھی طرح نہیں سمجھا مگر جب میں نے تجربہ کیا تو معلوم ہوا کہ اس سے بڑھ کر کوئی بات دشوار نہیں ہے۔ حبیب بن ابی ثابت نے روایت کی ہے کہ حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل اور عیاش بن ابی ربیعہ یہ سب لوگ غزوۂ یرموک میں زخمی ہوئے جب یہ لوگ اٹھا کے لائے گئے تو حارث بن ہشام نے پانی پینے کے لئے مانگا (جب پانی آیا) تو عکرمہ نے ان کی طرف دیکھا انہوں نے (خود پانی نہ پیا اور) کہا کہ یہ پانی عکرمہ کو دے دو جب عکرمہ نے پانی لیا تو عیاش نے ان کی طرف دیکھا عکرمہ نے کہا یہ پانی عیاش کو دے دو عیاش تک جب پانی پہنچا تو ان کی وفات ہو چکی تھی پھر کسی کو پانی نہ پہنچ سکا یہاں تک کہ سب کی وفات [۲] ہو گئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[۱] مطلب یہ ہے کہ دودھ پیتے بچوں کے سب آنے تھے۔۱۲

[۲] یہ تھی ہمدردی اور سچی محبت اپنے بھائیوں کی۔

۹۸۰۔ حضرت حارثؓ بن وہبان

حضرت حارثؓ بن وہبان۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے بنی عبد بن عدی بن دیل کا جو وفد آیا تھا اس میں حارث بن وہبان بھی تھے ان لوگوں نے کہا کہ اے محمد ہم اہل حرم (ہیں وہیں کے رہنے والے ہیں اور وہاں کے سب لوگوں میں زیادہ معزز ہیں یہ واقعہ اسید بن ابی اناس کے نام میں گزر چکا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۸۱۔ حضرت حارثؓ بن یزید اسدی

حضرت حارثؓ بن یزید اسدی۔ محمد بن سائب کلبی نے ابو صالح سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے حارث بن یزید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا حج ہر سال فرض ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا. ''لوگوں پر اللہ کے لئے کعبہ کا حج فرض ہے جو وہاں تک پہنچ سکے۔'' ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابومندہ نے لکھا ہے۔

۹۸۲۔ حضرت حارثؓ بن یزید بن انسہ

حضرت حارثؓ بن یزید بن انسہ اور بعض لوگوں نے انیسہ کہا ہے جب عیاش بن ابی ربیعہ مدینہ تشریف لائے تو بقیع میں انکی ملاقات ہوئی تھی ابن ابی حاتم نے اسی طرح ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔

انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے ایک اور جگہ بھی تذکرہ ہوا ہے۔ پس حارث بن یزید قرشی نے کہا ہے کہ اسکا بعد میں ان شاء اللہ اس کا ذکر کیا جائے گا۔

۹۸۳۔ حضرت حارثؓ بن یزید جہنی

حضرت حارثؓ بن یزید جہنی۔ عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے احمد بن سیار سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ ایک شخص ہیں اصحاب نبیؐ سے۔ قبیلہ جہینہ سے ہیں ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں مگر ان کا ذکر ابوالیسر کی حدیث میں ہے۔ جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہے کہ ابوالیسر کہتے تھے میرا کچھ مال حارث بن یزید جہنی کے ذمہ تھا اور وہ بہت دنوں ان کے پاس رہا یہ حدیث مشہور ہے۔ حسن بن زیاد نے حارث بن یزید جہنی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کیا جائے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۸۴۔ حضرت حارثؓ بن یزید بن سعد البکری

حضرت حارثؓ بن یزید بن سعد البکری۔ ابن شاہین نے اور سراج نے اور عسکری مروزی نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے ہمیں عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابوالمنذر نے عاصم بن بہدلہ سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے حارث بن یزید بکری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں علاء بن حضرمی کی شکایت کرنے کو (نبی ﷺ کی طرف) چلا جب میں مقام ربذہ میں پہنچا تو ایک بوڑھیا کو میں نے دیکھا کہ وہ راستہ بھول گئی تھی اس نے مجھ سے کہا کہ اے بندہ خدا مجھے نبیؐ سے

کچھ کام ہے کیا تم مجھ کو ان کے پاس پہنچا دو گے اس کے بعد پوری حدیث انہوں نے ذکر کی زید بن حباب نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے حالانکہ یہ واقعہ حارث بن حسان کا ہے جو ان کی کتابوں میں مذکور اور بعض لوگ کہتے ہیں حریث بن حسان کا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۸۵۔ حضرت حارثؓ بن یزید

حضرت حارثؓ بن یزید۔ قرشی عامری۔ عامر بن لوئی کے خاندان سے ہیں۔ انہیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطاء ''کسی مسلمان کو جائز نہیں ہے کہ کسی مسلمان کو قتل کردے مگر دھوکہ سے۔'' اس کا وقعہ اس طرح پر ہے کہ یہ بقصد ہجرت نبیؐ طرف چلے راستے میں ان کو عیاش بن ابی ربیعہ ملے یہ ان لوگوں میں تھے جو مکہ میں ابوجہل کے ساتھ مل کے عیاش کو ستایا کرتے تھے۔ عیاش نے ان پر تلوار اٹھائی وہ ان کو کافر سمجھتے تھے (چنانچہ ان کو قتل کر دیا حالانکہ اس وقت وہ مسلمان ہو چکے تھے) بعد اس کے عیاش نبیؐ کے حضور میں آئے اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطاء ''کسی مسلمان کو جائز نہیں ہے کہ کسی مسلمان کو قتل کردے مگر دھوکہ سے۔'' نبیؐ نے اس آیت کو پڑھا بعد اس کے عیاش سے فرمایا کہ اٹھو اور غلام آزاد کرو۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انہوں نے اس سے پہلے بھی ان کا ذکر لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ ان کا نام حارث بن یزید بن انسہ ہے اور پورا قصہ بیان کیا فرمایا دونوں تذکروں میں کچھ فرق نہیں ہے سوا اس کے کہ پہلے تذکرہ میں انہوں نے پورا قصہ بیان کر دیا ہے اور ان کا نسب دادا تک بیان کر دیا ہے اور اس جگہ انہوں نے پورا قصہ نہیں بیان کیا اس سے یہ نہیں لازم آتا کہ یہ دونوں دو ہو جائیں۔ واللہ اعلم

۹۸۶۔ حضرت حارثؓ

حضرت حارثؓ۔ ان کی حدیث حسن بن موسیٰ اشیب نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے حبیب بن سبیعہ سے انہوں نے حارث سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبیؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس طرف سے ایک اور شخص کا گزر ہوا تو اس بیٹھنے والے شخص نے کہا کہ یارسول اللہ میں اس شخص کو خدا کے لئے دوست رکھتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے اس کو اس کی اطلاع کر دی ہے اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا تم اس کو اس کی اطلاع کر دو چنانچہ اس شخص نے جا کر کہا کہ میں تم کو خدا کے لئے دوست رکھتا ہوں اس شخص نے (دعادی اور) کہا کہ جس کے لئے تم مجھ سے محبت کرتے ہو وہ تم سے محبت کرے۔ اس حدیث کو ابن عائشہ اور عفان نے حماد بن ثابت سے انہوں نے حبیب بن سبیعہ ضبعی سے انہوں نے حارث سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نبیؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا الی آخر الحدیث اور اس حدیث کو مبارک ابن فضالہ نے اور حسین بن واقد نے اور عبداللہ بن زبیر نے اور عمارہ بن زاذان نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے۔ حماد کی حدیث زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۸۷۔ حضرت حارثہؓ

حضرت حارثہؓ۔ بزیادت ہا۔ یہ بیٹے ہیں اضبط ذکوانی کے۔ اہل جزیرہ میں سے ہیں۔ ان کی حدیث عبداللہ بن یحییٰ ابن حارثہ

بن اضبط نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۸۸۔حضرت حارثہؓ بن جبلہ

حضرت حارثہؓ بن جبلہ بن حارث کلبی۔ یہ بھتیجے ہیں زید بن حارثہ کے۔غلام نبیؐ کے ان کا نسب اسامہ ابن زید کے نام میں گزر چکا ہے۔عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۸۹۔حضرت حارثہؓ بن خذام

حضرت حارثہؓ بن خذام۔عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ نبیؐ سے ملے تھے اور آپ کو ایک شکار جو خود انہوں نے کیا تھا۔ہدیہ میں دیا تھا حضرت نے اسے لے لیا اور نوش فرمایا اور رسول اللہؐ نے ان کو ایک عدنی عمامہ دیا تھا۔ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۹۹۰۔حضرت حارثہؓ بن خمیر

حضرت حارثہؓ بن خمیر اشجعی۔ بنی سلمہ کے حلیف ہیں۔انصار میں سے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بنی خزرج کے حلیف ہیں موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ذکر شرکائے بدر میں کیا ہے اور یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے حارثہ بن خمیر اور عبداللہ بن خمیر کا بھی نام نقل کیا ہے یہ دونوں قبیلہ اشجع کے حلیف تھے اور ابراہیم بن سعد نے اور سلمہ نے ابن اسحٰق سے شرکائے بدر کے ناموں میں خارجہ بن حمیر اور عبداللہ بن حمیر کا نام نقل کیا ہے کہ یہ دونوں قبیلہ اشجع سے تھے اور بنی سلمہ کے حلیف تھے اور واقدی نے حمزہ بن حمیر لکھا ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ حمزہ کے نام میں ان کو بھی ذکر کریں گے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے جو یہ کہا ہے کہ یہ بنی سلمہ کے حلیف ہیں اور انصار میں سے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ بنی خزرج کے حلیف ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اختلاف ہے حالانکہ یہ اختلاف نہیں ہے بنی سلمہ خزرج ہی سے ہیں پس جب یہ ان کے حلیف ہوئے تو خزرج کے حلیف ہو گئے۔واللہ اعلم

۹۹۱۔حضرت حارثہؓ بن ربیع

حضرت حارثہؓ بن ربیع عبدان نے اور ابن علی نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے یعنی بفتح را و تخفیف حالانکہ یہ لفظ ربیع ہے بضم را و تشدید با۔ یہ ان کی والدہ کا نام ہے۔حماد نے ثابت سے انہوں نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ حارثہ بن ربیع بدر کے دن تماشہ دیکھنے کو آئے تھے۔اس وقت یہ بچے تھے کسی کا تیر نا گہاں ان کے گلے میں لگ گیا اور یہ شہید ہو گئے تو ان کی ماں ربیع آئیں اور انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ جانتے ہیں کہ حارثہ سے مجھ کو کس قدر محبت تھی پس اگر وہ جنت میں ہو تو میں صبر کروں ورنہ اللہ تعالیٰ دیکھے گا کہ میں کیا کرتی ہوں حضرت نے فرمایا کہ اے ام حارثہ اس کے لئے ایک جنت نہیں بلکہ کئی جنتیں ہیں وہ فردوس اعلیٰ میں ہے حارثہ کی ماں نے کہا تو اب میں صبر و کروں گی۔ یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ وہ احد کے دن شہید ہوئے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اور ابونعیم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حارثہ بیٹے ہیں سراقہ کے جن کا ذکر آگے آئے گا اور ربیع ان کی

ماں ہیں یہ اپنی ماں کی طرف نسبت کیے گئے اس لئے کہ ان کی ماں نے نبیؐ سے نکاح کی درخواست کی تھی اور نیز اسی وجہ سے کہ اس حادثہ کے وقت ان کے والدین میں سے صرف یہی باقی تھیں۔ ابن مندہ پر اس تذکرہ میں استدراک کرنا درست نہیں کیونکہ ان کا اپنی والدہ کی طرف منسوب ہونا بہ نسبت اس کے مشہور نہیں ہے اور نیز اس وجہ سے کہ ان مندہ نے حارثہ بن سراقہ کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو حارثہ بن ربیع کہتے ہیں وہ حضرت انس بن مالک کی پھوپھی کے بیٹے ہیں۔

۹۹۲۔ حضرت حارثہؓ بن زید

حضرت حارثہؓ بن زید انصاری' بدری۔ محمد بن اسحٰق مسیبی نے محمد بن فلیح سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے ذیل میں جو انصار کے قبیلہ بنی حارث بن خزرج سے شریک بدر تھے حارثہ بن زید بن ابی زہیر ابن امرالقیس کا نام بھی نقل کیا ہے۔ مسیبی کی روایت میں ان کا نام حارثہ ہی بتایا گیا ہے اور ابراہیم بن منذر کی روایت میں ان کا نام خارجہ ہے اور ابن اسحٰق نے ایسا ہی کہا ہے۔ ابونعیم نے ان کا تذکرہ یہیں لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابوعمر نے خارجہ کے نام میں ان کا ذکر لکھا ہے اور یہی صحیح اور اور پہلا قول وہم ہے۔

۹۹۳۔ حضرت حارثہؓ بن سراقہ

حضرت حارثہؓ بن سراقہ بن حارث بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار' انصاری' خزرجی' نجاری۔ بدر کے دن شہید ہوئے ان کی والدہ ربیع بنت نضر ہیں جو حضرت انس بن مالک کی پھوپھی تھیں۔ ان کو حبان بن عرقہ نے بدر میں شہید کیا تھا یہ حوض سے پانی پی رہے تھے اسی حال میں حبان نے ان کے تیر مارا وہ تیر ان کے گلے میں لگا اور یہ شہید ہو گئے تماشا دیکھنے آئے تھے اس زمانے میں یہ کم سن تھے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کی والدہ ربیع نبیؐ کے حضور میں آئیں اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ جانتے ہیں حارثہ سے مجھ کو کس قدر محبت تھی پس اگر وہ اہل جنت میں سے ہوں تو میں صبر کروں ورنہ اللہ دیکھے گا کہ میں کیا کرتی ہوں حضرت نے فرمایا کہ اے ام حارثہ' حارثہ کے لئے ایک جنت نہیں بلکہ بہت سی جنتیں ہیں اور وہ فردوس اعلیٰ میں ہیں۔ ربیع نے کہا تو اب میں صبر کروں گی۔ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ اپنی والدہ کے بڑے خدمت گزار تھے۔ یہاں تک کہ نبی نے فرمایا تھا کہ میں جنت میں گیا تو میں نے حارثہ کو دیکھا۔ دیکھو ماں کی اطاعت ایسی ہی چاہیے۔

ہمیں ابوالقاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فراتی فقیہ شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی یحییٰ بن علی طراح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین یعنی محمد بن علی بن محمد بن مہتدی باللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یوسف بن دوست علاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن عون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یوسف بن عطیہ نے ثابت بنانی سے انہوں نے حضرت انس سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے اس حال میں کہ رسول اللہ چلے جا رہے تھے ایک انصاری جوان آپ کے سامنے آیا اس سے نبیؐ نے فرمایا کے اے حارثہ تم نے کس حال میں صبح کی انہوں نے کہا میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں اللہ پر یقیناً ایمان رکھتا ہوں حضرت نے فرمایا دیکھو کیا کہہ رہے ہو ہر بات کی ایک حقیقت ہوتی ہے (تمہارے اس قول کی کیا حقیقت ہے) اس جوان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میرا دل دنیا سے پھر گیا ہے میں رات بھر جاگتا ہوں اور دن بھر پیاسا رہتا ہوں اور میں گویا اپنے پروردگار عزوجل کا عرش کھلم کھلا دیکھ رہا ہوں اور میں گویا اہل جنت کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ باہم ایک

دوسرے سے مل رہے ہیں اور گویا اہل دوزخ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس میں شور کر رہے ہیں حضرت نے فرمایا تم اسی بات پر قائم رہو تم ایک ایسے بندے ہو کہ اللہ نے ایمان کو تمہارے دل میں روشن کر دیا ہے۔ پھر اس جوان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے لئے شہادت کی دعا فرمائیے۔

چنانچہ رسول اللہؐ نے ان کے لئے دعا کی۔ ایک مرتبہ سواروں کو آواز دی گئی تو سب سے پہلا سوار جو آیا وہ یہی تھے اور سب سے پہلا سوار جو شہید ہوا وہ یہی تھے جب ان کی شہادت کی خبر ان کی والدہ کو پہنچی تو وہ رسول اللہؐ کے پاس آئیں اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر وہ جنت میں ہو تو میں نہ روؤں اور نہ رنجیدہ ہوں اور اگر وہ دوزخ میں ہو تو میں جب تک دنیا میں زندہ رہوں روتی رہوں حضرت نے فرمایا کہ اے ام حارثہ ان کے لئے ایک جنت نہیں بلکہ کئی جنتیں ہیں اور حارثہ فردوس اعلیٰ میں ہے پس ان کی ماں ہنستی ہوئی لوٹ گئیں اور یہ کہتی جاتی تھیں کہ اے حارثہ تجھ کو مبارک ہو بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انصار میں سے غزوۂ بدر میں سب سے پہلے یہی شہید ہوئے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ابو نعیم نے اس کا انکار کیا ہے اور انہوں نے ابن مندہ کا تعاقب کیا ہے اور ایک روایت بھی ابن اسحٰق اور انس سے اس مضمون کی نقل کی ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم نے جو ذکر کیا ہے کہ ان کو نبیؐ نے جنت میں دیکھا یہ حال حارثہ بن نعمان کا ہے اس کو بہت سے ائمہ نے بیان کیا ہے منجملہ ان کے امام احمد بن حنبل بھی ہیں انہوں نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے کہ نبیؐ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں جنت میں ہوں وہاں میں نے ایک پڑھنے والے کی آواز سنی کی وہ پڑھ رہا تھا میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے لوگوں نے کہا یہ حارثہ بن نعمان ہیں میں نے کہا کہ ماں کی اطاعت ایسی ہی کرنا چاہیے۔ (ان) حارثہ بن سراقہ کا ذکر حارثہ بن ربیع کے نام میں ہو چکا ہے وہ یہی ہیں اگر ہم نے یہ التزام نہ کیا ہوتا کہ کوئی تذکرہ ترک نہ کریں گے تو بے شک ہم اس تذکرہ کو ترک کر دیتے اور پہلے تذکرہ پر اکتفا کرتے۔

۹۹۴۔ حضرت حارثہؓ بن سہل

حضرت حارثہؓ بن سہل ابن حارثہ بن قیس بن عامر بن مالک بن لوذان بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس غزوۂ احد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور عدوی نے کہا ہے کہ تمام اہل مغازی کا اتفاق ہے کہ یہ احد میں شریک تھے۔

۹۹۵۔ حضرت حارثہؓ بن شراحیل

حضرت حارثہؓ بن شراحیل بن کعب بن عبدالعزیٰ بن امرالقیس بن عامر بن نعمان کلبی۔ والد ہیں زید بن حارثہ غلام نبیؐ کے۔ ان کا نسب اسامہ بن زید کے نام میں گزر چکا ہے۔ نبیؐ کے حضور میں اپنے بیٹے زید کو لینے آئے تھے پھر مسلمان ہو گئے۔ اسامہ بن زید نے اپنے والد زید بن حارثہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ان کے والد حارثہ کو اسلام کی ترغیب دی تو انہوں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۹۹۶۔ حضرت حارثہؓ بن ظفر

حضرت حارثہؓ بن ظفر۔ ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۹۹۷۔ حضرت حارثہؓ بن عدی

حضرت حارثہؓ بن عدی بن امیہ بن ضبیب۔ بعض لوگوں نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ ایک مجہول شخص ہیں مشہور نہیں ہیں بخاری نے ان کو ذکر کیا ہے۔ عصمہ بن کمیل بن وہب بن حارثہ بن عدی بن امیہ بن ضبیب نے اپنے باپ دادا سے انہوں نے حارثہ بن عدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں اور میرے بھائی اور اس وفد میں تھے جو رسول اللہؐ کے حضور میں گیا تھا تو حضرت نے فرمایا کہ اے اللہ حارثہ کو ان کے رزق میں برکت دے ابن ماکولا نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ حارثہ بن عدی ان کا شمار اہل شام میں ہے صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۹۸۔ حضرت حارثہؓ بن عمرو انصاری

حضرت حارثہؓ بن عمرو انصاری۔ انکا تعلق بنی ساعدہ سے ہے احد میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۹۹۹۔ حضرت حارثہؓ بن قطن

حضرت حارثہؓ بن قطن بن زابر بن کعب بن حصن بن علیم بن جناب بن ہبل بن عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ ابن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ کلبی۔ نبی ﷺ کے حضور میں یہ اور ان کے بھائی حصن وفد بن کے گئے تھے حضرت نے ان دونوں کو یہ تحریر لکھ دی تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ لحارثۃ و حصن ابنی قطن لا ھل الموات من بنی جناب من الماء الجاری العشر ومن العشری نصف العشرفی السنۃ فی عمائر کلب "شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔ یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے حارثہ اور حصن فرزندان قطن کے نام کہ قبیلہ بنی جناب کی افتادہ زمین میں آب جاری سے جو چیز پیدا ہو اس پر دسواں حصہ عشر ہے اور جو آب باراں سے ہو اس پر نصف عشر ہے قبیلہ کلب کی تمام آبادی کا یہی حکم ہے۔" ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۰۰۔ حضرت حارثہؓ بن مالک انصاری

حضرت حارثہؓ بن مالک انصاری۔ حبیب بن عبد کی اولاد سے ہیں۔ بدر میں شریک تھے یہ محمد بن اسحٰق کا قول ہے اس کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے ابن مندہ نے بھی کہا ہے کہ جو لوگ حبیب بن عبد کی اولاد سے بدر میں شریک تھے۔ ان میں حارثہ بن مالک بھی ہیں اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض وہم کرنے والوں نے یعنی ابن مندہ نے ان کا ذکر لکھا ہے اور اس نے اپنا وہم محمد بن اسحٰق کی طرف منسوب کر دیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے صحیح نام ان کا حبیب بن عبد حارثہ بن مالک ہے انہوں نے عبد کے اور حارثہ کے درمیان میں فصل کر دیا اور یہی بات فرض کر لی کہ حارثہ صحابی کا نام ہے حالانکہ ابن اسحٰق نے جو کچھ لکھا وہ اس کے خلاف ہے۔ جو ابن مندہ نے ان سے نقل کیا ہے انہوں نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو بنی حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے شہید ہوئے رافع بن معلّی کا نام روایت کیا ہے پس شہید رافع ہیں اور وہ بنی حبیب بن عبد حارثہ سے ہیں اس وہم کرنے والے نے یہ سمجھا کہ شہید حارثہ ہیں۔ ابو نعیم نے کہا کہ یہ وہم ابن مندہ کو اس وجہ سے بھی پیدا ہوا کہ انہوں نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابو الاسود سے انہوں نے عروہ سے ان لوگوں

کے نام میں جو انصار کے خاندان بنی بیاضہ سے بیعت عقبہ میں شریک تھے حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج کا نام نقل کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں اس معاملہ میں حق ابونعیم کی طرف ہے اگرچہ ابن مندہ پر ابونعیم کا ابراہیم بن سعد سے اوران کا اپنے والد سے اور ان کا ابن اسحٰق سے نقل کرنا حجت نہیں ہوسکتا کیونکہ راوی ابن اسحٰق سے اکثر اختلاف کرتے ہیں۔ہاں ابن مندہ پر وہ روایت ضرور حجت ہے جو یونس نے ابن اسحٰق سے نقل کی ہے یونس نے ابن اسحٰق سے یہ روایت نقل کی ہے ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے شرکاے بدر کے ناموں میں نقل کر کے لکھا ہے کہ انہوں نے کہا بنی حبیب بن عبد سے رافع بن معلیٰ بن لوذان ہیں۔کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ رافع بن معلیٰ بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج اور انہوں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ رافع غزوۂ بدر میں شریک تھے اس سے بھی ابونعیم کے قول کی تائید ہوتی ہے۔واللہ اعلم

اس حدیث کو سلمہ بن فضل نے ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے اور شرکاے بدر کے ناموں میں کہا ہے کہ بنی حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے رافع بن معلیٰ بن لوذان بن حارثہ بن زید بن عدی بن ثعلبہ بن زید مناہ بن حبیب بھی ہیں اس سے بھی ابونعیم کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ ابن مندہ سے وہم ہوگیا ہے اور انہوں نے حارثہ بن مالک کو جو بنی حبیب بن عبد سے ہیں صحابی سمجھ لیا ہے حالانکہ وہ (خود صحابی نہیں ہیں بلکہ) صحابی کے دادا ہیں۔واللہ اعلم

۱۰۰۱۔حضرت حارثہؓ بن مالک بن غضب

حضرت حارثہؓ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج بعد اس کے یہ بنی مخلد بن عامر بن زریق سے ہوئے انصاری ہیں زرقی ہیں۔واقدی نے ان کو شرکاے بدر میں ذکر کیا ہے۔ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم انصاری بنی بیاضہ میں سے ہیں بیعت عقبہ میں شریک تھے اور اس کو انہوں نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ان دونوں کی غلطی ہے کیونکہ ان دونوں نے جو یہ کہا ہے کہ حارثہ بیٹے ہیں مالک بن غضب کے یہ بہت ہی بعید ہے کیونکہ نبی ﷺ کے ہمراہ بنی مالک بن غضب سے جو لوگ تھے ان کے اور ان حارثہ کے درمیان میں تقریباً دس پشتوں کا فصل ہے پس کم سے کم یہ ان سے تین سو برس بعد ہوں گے پس کیونکر مالک حارثہ کے باپ ہوسکتے ہیں پھر ابوعمر یہ بھی کہتے ہیں کہ حارثہ بیٹے ہیں مالک کے اور ان کا نسب بیان کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بنی مخلد بن زریق سے ہیں پس اگر بنی مخلد سے انہوں نے خزرج مراد لیا ہے تو بھی صحیح نہیں کیونکہ زریق بنی خزرج سے ہیں اور اگر انہوں نے حارثہ کو مراد لیا ہے تو پھر یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ مالک بیٹے ہوں غضب جشم بن خزرج کے۔پھر بنی مخلد سے بھی ہوجائیں کیونکہ مخلد بیٹے ہیں عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب کے یہ اقوال متناقض ہیں صحیح نہیں۔علاوہ اس کے واقدی نے ان کو صحابہ میں ذکر نہیں کیا انہوں نے انساب میں ان کا ذکر کیا ہے نہ صحابہ ہیں۔واللہ اعلم

۱۰۰۲۔ حضرت حارثہؓ بن مضرب

حضرت حارثہؓ بن مضرب۔ بقول بعض انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ حضرت عمر وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۰۰۳۔ حضرت حارثہؓ بن نعمان

حضرت حارثہؓ بن نعمان بن نقع بن زید بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری خزرجی ثم من بنی النجار۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ۔ غزوۂ بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے فضلائے صحابہ سے ہیں۔ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے حارثہ بن نعمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کی طرف سے ہو کے گزرا آپ کے پاس جبرئیل بیٹھے ہوئے تھے میں نے آپ کو سلام کیا اور نکل گیا پھر میں جب لوٹا اور نبیؐ بھی فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس شخص کو دیکھا تھا جو میرے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا وہ جبرئیل تھے۔ انہوں تمہارے سلام کا جواب بھی دیا۔

حضرت ابن عباس نے روایت کی ہے کہ حارثہ بن نعمان کا گزر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوا آپ کے پاس جبرئیل بیٹھے ہوئے تھے آپ ان سے کچھ آہستہ باتیں کر رہے تھے حارثہ نے آپ کو سلام نہیں کیا جبرئیل نے کہا انہوں نے سلام کیوں نہیں کیا تو رسول اللہؐ نے حارثہ سے پوچھا کہ تم جب اس طرف سے گئے تو تم نے سلام کیوں نہیں کیا انہوں نے کہا میں نے آپ کے پاس ایک شخص کو دیکھا آپ اس سے آہستہ آہستہ کچھ باتیں کر رہے تھے میں نے مناسب نہ سمجھا کہ میں آپ کی بات کو قطع کر دوں حضرت نے فرمایا کیا تم نے اس شخص کو دیکھ لیا انہوں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا آگاہ رہو وہ جبرئیل تھے اور وہ کہتے تھے کہ اگر یہ شخص سلام کرتا تو میں اسے جواب دیتا پھر بعد اس کے جبرئیل نے کہا کہ یہ ۸۰ لوگوں میں سے ہے رسول اللہ ﷺ (فرماتے تھے کہ میں) نے پوچھا کہ اسی کے کیا معنی جبرئیل نے کہا ۸۰ آدمیوں کے سوا اور سب لوگ آپ کے پاس سے بھاگ جائیں گے وہ ۸۰ آدمی آپ کے ساتھ رہیں گے ان کا رزق اور ان کی اولاد کا رزق جنت میں اللہ کے ذمہ ہے پس آپ نے حارثہ سے یہ سب بیان کیا۔ ہمیں ابوالفرج بن محمود بن سعد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے دادا کے چچا ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن محمد شافعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے زہری سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ میں (ایک مرتبہ) جنت میں گیا تو میں نے پڑھنے کی آواز سنی میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے تو کسی نے کہا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہیں پھر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اسی طرح کی نیکی تم سب کو کرنا چاہیے یہ اپنی والدہ کی بہت اطاعت کیا کرتے تھے۔

اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے کہ وہ شخص جو اپنی والدہ کی اطاعت زیادہ کرتے تھے حارثہ بن ربیع تھے مگر یہی قول صحیح ہے۔ یہ ان اسی آدمیوں میں تھے جو غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ثابت قدم رہے جبکہ اور لوگ بھاگ گئے تھے حارثہ نہیں بھاگے۔ آخر میں نابینا ہو گئے تھے پس انہوں نے ایک رسی اپنے مصلیٰ سے دروازے تک باندھ دی تھی اور اپنے پاس ایک زنبیل رکھے رہتے تھے جس میں چھوہارے بھر لیتے تھے جب کوئی مسکین آتا اور سلام کرتا تو یہ اس رسی کو پکڑ کر اپنے مصلا سے دروازے تک آتے اور اس کو

چھوہارے دیتے ان کے گھر والے کہتے تھے کہ ہم آپ کی خدمت کر دیا کریں مگر یہ (منظور نہ کرتے تھے اور) اور کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ مسکین کو دینا بری موت سے بچاتا ہے۔ ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنی ثعلبہ سے غزوۂ بدر میں شریک تھے حارثہ بن نعمان بن رافع بن زید بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک کا نام لکھا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے نقل کیا ہے کہ بدر میں انصار کی شاخ بنی نجار سے حارثہ بن نعمان شریک تھے یہی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہو کے گزرے تھے اور آپ جبرئیل کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن اسحٰق نے ان کے نسب میں اختلاف کیا ہے انہوں نے کہا ہے نعمان بن رافع اور ابن ماکولا نے بھی ان کی موافقت کی ہے اور پہلا نسب ابو عمر کا بیان کیا ہوا ہے۔ انہوں نے نعمان بن نفع کہا ہے کلبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

۱۰۰۴۔ حضرت حارثہؓ بن نعمان خزاعی

حضرت حارثہؓ بن نعمان خزاعی۔ کنیت ان کی ابوشریح۔ عسکری یعنی علی بن سعید نے افراد میں ان کو ذکر کیا ہے ان کے نام میں اختلاف ہے لہٰذا میں ان کا ذکر ایک دوسرے مقام میں بھی کروں گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۰۵۔ حضرت حارثہؓ بن وہب خزاعی

حضرت حارثہؓ بن وہب خزاعی۔ عبیداللہ بن عمر بن خطاب کے اخیافی بھائی ہیں۔ ان سے ابواسحٰق سبیعی نے اور معبد بن خالد جہنی نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسماعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے معبد بن خالد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے حارثہ بن وہب خزاعی سے سنا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کیا میں تمہیں اہل جنت کے حالات بتاؤں ہر کمزور مسکین کہ اگر اللہ پر بھروسہ کر کے قسم کھالے تو اللہ اس کو پوری کرے کیا میں تمہیں اہل دوزخ کے حالات نہ بتاؤں ہر سرکش جواظ مغرور۔ یہ حدیث صحیح ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

جواظ کے معنی بعض لوگوں نے یہ بیان کئے ہیں کہ مال جمع کرے اور بخیل ہو اور بعض لوگوں نے یہ بیان کئے ہیں کہ فربہ حیلہ جو اور مختال بعض لوگوں نے کہا ہے پستہ قامت تو ندیل۔

۱۰۰۶۔ حضرت حازمؓ انصاری

حضرت حازمؓ انصاری۔ حضرت جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نے (ایک مرتبہ) انصار کو نماز مغرب پڑھائی (اور قرأت میں خوب طول دیا) حازم انصاری نہ ٹھہر سکے (اور اپنی نماز علیحدہ پڑھ کے چل دیئے) پس حضرت معاذ ان پر غصہ ہوئے حازم نبیؐ کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ معاذ نے ہمیں بہت طویل نماز پڑھائی تو نبی ﷺ نے معاذ سے فرمایا کہ کیا تم فتنہ میں ڈالنے والے ہوا ے معاذ لوگوں پر تخفیف کرو کیونکہ ان میں مریض بھی ہیں اور ضعیف بھی ہیں اور بوڑھے بھی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اس روایت میں ان کا نام حازم بتایا گیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ حزام بن ملحان تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ وہ حزام بن ابی کعب تھے اور بعض کا قول ہے کہ وہ سلیم تھے۔ واللہ اعلم

۱۰۰۷۔ حضرت حازمؓ بن ابی حازم احمسی

حضرت حازمؓ بن ابی حازم احمسی۔ والد ہیں قیس بن ابی حازم کے۔ ابوحازم کا نام عبدعوف بن حارث ہے۔ حازم اوران کے بھائی قیس دونوں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مسلمان ہو چکے تھے مگر آپ کو دیکھا نہیں۔ حازم جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ہمراہ قبیلہ احمس اور بجیلہ کے جھنڈے کے نیچے شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۰۰۸۔ حضرت حازمؓ بن حرملہ

حضرت حازمؓ بن حرملہ بن مسعود غفاری۔ بعض لوگ ان کو اسلمی کہتے ہیں ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ ہمیں ابوالفرج یحییٰ بن محمود اصبہانی نے اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن معن نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے خالد بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابوزینب نے جو حازم بن حرملہ کے غلام تھے حازم بن حرملہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا لا حول و لا قوۃ الا باللہ ایک خزانہ ہے جنت کے خزانوں میں سے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۰۹۔ حضرت حازمؓ بن حرام

حضرت حازمؓ بن حرام اور بعض لوگ کہتے ہیں حزام' خزاعی۔ عقیلی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ان کی حدیث مدرک بن سلیمان بن عقبہ بن شبیب بن حازم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا شبیب سے انہوں نے اپنے والد حازم سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں گئے حضرت نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے کہا حازم حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ تمہارا نام مطعم ہے۔ ابوعمر نے ان کو خزاعی قرار دیا ہے اور ابن مندہ نے ان کو جذامی لکھا ہے۔ ابن مندہ وغیرہ نے (ان کے راوی کا نام) مدرک بن سلیمان لکھا ہے اور دارقطنی اور عبدالغنی نے بجائے مدرک بن سلیمان کے محمد بن سلیمان لکھا ہے۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۱۰۔ حضرت حازمؓ

حضرت حازمؓ۔ یہ ایک دوسرے شخص ہیں عبدان نے ان کی حدیث ذکر کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کو روزہ دار کے لئے تمام لغو اور فحش باتوں سے پاکی کا سبب قرار دیا ہے جو شخص اس کو قبل نماز (عید) کے ادا کر دے اس کے لئے زکوٰۃ کا ثواب ہوگا اور جو شخص بعد نماز کے ادا کرے اس کو (معمولی) صدقہ کا ثواب ہوگا ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۰۱۱۔ حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ

حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ۔ ابوبلتعہ کا نام عمرو بن عمیر بن سلمہ۔ بنی خالفہ سے ہیں جو ایک شاخ ہے لخم کی اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ (ان کا نسب اس طرح ہے) حاطب بن ابی بلتعہ بن عمرو بن عمیر بن سلمہ بن صعب بن سہل بن عتیک بن سعاد بن راشدہ بن جزیلہ بن لخم بن عدی۔ بنی اسد کے حلیف ہیں۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابومحمد اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قبیلہ مذحج سے ہیں اور حلیف ہیں بنی اسد بن عبدالعزیٰ کے بعد اس کے حضرت زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد کے حلیف ہوئے

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عبید اللہ بن حمید بن زبیر بن حارث بن اسد کے غلام تھے انہوں نے ان کو مکاتب [1] کر دیا تھا انہوں نے اپنا بدل کتابت فتح مکہ کے دن ادا کر دیا۔ جنگ بدر میں شریک تھے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ کا اور ابن اسحٰق کا قول ہے۔ حدیبیہ میں شریک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کی شہادت دی تھی اپنے اس قول میں **یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدو کم اولیاء۔ الآیہ** (الممتحنہ:۱) ''اے ایمان والوں میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ''

اس سورت کے نزول کا سبب وہ ہے جو ہم سے اسماعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہمیں ابن ابی عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے عمرو بن دینار سے انہوں نے حسین بن محمد سے انہوں نے عبید اللہ بن ابی رافع سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے علی بن ابی طالب ﷛ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور زبیر بن عوام کو اور مقداد کو بھیجا فرمایا کہ جاؤ یہاں تک کہ جب (مقام) روضہ خاخ میں پہنچو تو وہاں ایک بڑھیا ملے گی اس کے پاس ایک خط ہے اس خط کو اس سے لے کر میرے پاس لے آؤ۔

چنانچہ ہم بہت تیزی کے ساتھ گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے چلے یہاں تک کہ اس مقام میں پہنچ گئے وہ بڑھیا ہمیں ملی ہم نے کہا کہ خط نکال اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم لوگوں نے کہا کہ تجھے یقیناً خط نکالنا ہوگا۔ ورنہ ہم تجھے برہنہ کریں گے۔ حضرت علی ﷛ کہتے تھے یہ سن کے اس نے اپنے جوڑے سے خط نکالا ہم وہ خط رسول اللہؐ کے پاس لے آئے اس خط میں حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے چند مشرکین مکہ کے نام تحریر تھے۔ حاطب بن ابی بلتعہ نے انہیں نبیؐ کے بعض معاملات کی خبر دی تھی حضرت نے فرمایا کہ اے حاطب یہ کیا بات تھی حاطب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے معاملہ میں عجلت نہ فرمائیے۔ (اصل بات یہ ہے کہ) میں ایک شخص ہوں کہ قریش میں مل گیا ہوں درحقیقت قریش سے نہیں ہوں اور آپ کے ساتھ جو اور مہاجرین ہیں مکہ میں ان کی قرابتیں ہیں جن کی وجہ سے اپنے گھر والوں کی اور مال کی (جو مکہ میں ہے) حفاظت کرتے ہیں پس جبکہ ان میں میری کوئی رشتہ داری نہیں ہے تو میں نے یہ چاہا کہ میں کچھ احسان ان پر کروں جس کی وجہ سے وہ میرے اعزہ کی (جو مکہ میں ہیں) حفاظت کریں (اسی غرض سے میں نے یہ خط لکھا تھا) میں نے کفر کی وجہ سے یا اپنے دین سے پھر کر یا کفر سے راضی ہو کر یہ کام نہیں کیا۔

پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ سچ کہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ (حکم ہو تو) اس منافق کی گردن ماردوں رسول اللہؐ نے فرمایا (نہیں یہ غزوۂ بدر میں شریک ہو چکے ہیں اور اللہ اہل بدر کے حال سے مطلع ہے لہٰذا اس نے فرما دیا ہے **اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم** ''تم جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا۔۱۲'' حضرت علی ﷛ کہتے ہیں کہ انہیں کے حق میں یہ سورت نازل ہوئی **یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدو کم اولیاء تلقون الیھم بالمودۃ** اس حدیث کو ابو عبدالرحمٰن سلمی نے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے اس خط کا واقعہ یوں ہے کہ نبیؐ نے جب سال فتح مکہ میں مکہ جہاد کا ارادہ فرمایا تو اللہ سے دعا کی کہ کفار قریش کو اس کی اطلاع نہ ہونے پائے حاطب نے انہیں رسول اللہؐ کے ارادہ جہاد سے خبردار کرنے کے لئے یہ خط لکھا پس اللہ نے اپنے رسول کو اس سے آگاہ کر دیا چنانچہ آپ نے حضرت علیؓ کو اور زبیر کو بھیجا اور اس کا یہی واقعہ ہوا

---

[1] مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں۔ جس سے اس کا مالک یہ کہہ دے کہ تم اس قدر روپیہ مجھے دے دو تو آزاد ہو جاؤ گے یہ معاملہ بذریعہ تحریر و کتابت کے ہوا کرتا تھا۔ جو روپیہ غلام دیتا اس کو بدل کتابت کہتے تھے۔

جو ہم ذکر کر چکے۔

حاطب کو رسول اللہ نے ۶ ہجری میں مقوقس شاہ اسکندریہ کے پاس بھیجا تھا (چنانچہ جب یہ اسکندریہ پہنچے تو) مقوقس نے ان کو اپنے پاس بلوایا اور کہا کہ مجھ سے اپنے صاحب کی حالت بیان کرو کیا وہ نبی نہیں ہیں حاطب کہتے تھے میں نے کہا ہاں بے شک وہ اللہ کے رسول ہیں مقوقس نے کہا پھر انہوں نے اپنی قوم پر بددعا کیوں نہ کی جب کہ ان کی قوم نے ان کو ان کے شہر سے نکالا حاطب کہتے تھے میں نے مقوقس کو یہ جواب دیا کہ عیسیٰ بن مریم کی نسبت تو آپ خود کہتے ہیں کہ وہ خدا کے رسول تھے پھر جب ان کو ان کی قوم نے سولی دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کیوں نہ انہیں بددعا دی یہاں تک کہ ان کو اللہ نے آسمان پر اٹھا لیا مقوقس نے کہا تم نے اچھا جواب دیا تم حکیم ہو اور حکیم کے پاس سے آئے ہو اور مقوقس نے ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے لئے ہدیہ بھیجا تھا اس ہدیہ میں ماریہ قبطیہ اور ان کی بہن سیرین بھی تھیں اور ایک لونڈی اور تھی پس ماریہ کو تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے لئے رکھ لیا اور وہی ابراہیم فرزند نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ہیں اور سیرین کو آپ نے حسان بن ثابت کے حوالہ کر دیا وہ ان کے بیٹے عبدالرحمٰن کی ماں ہیں اور دوسری لونڈی آپ نے ابوجہم بن حذیفہ عدوی کو دے دی مقوقس نے حاطب کے ہمراہ کچھ لوگ بھی کر دیئے تھے جو ان کو امن کے مقام تک پہنچا دیں۔ حاطب کی وفات ۳۰ ہجری میں ہوئی۔ حضرت عثمان نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی تھی۔ اس وقت ان کی عمر پینسٹھ سال کی تھی۔ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب حاطبی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حاطب سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور عمدہ لباس پہنے اور (سویرے سے) جامع مسجد جائے اور (امام کے) قریب بیٹھے تو یہ بات اس کے لئے دوسرے جمعہ تک (تمام گناہوں سے) کفارہ ہو جائے گی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۱۲۔ حضرت حاطبؓ بن حارث

حضرت حاطبؓ بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح جمحی۔ سرزمین حبش میں ان کی وفات ہوئی۔ جب یہ وہاں ہجرت کر کے گئے تھے یہ وہاں جب گئے تھے تو ان کے ہمراہ ان کی بیوی فاطمہ بنت مجلل عامریہ بھی تھیں وہیں ان سے ان کے دونوں بیٹے محمد اور حارث پیدا ہوئے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے (اس طرح) لکھا ہے حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب انہوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور ان کے ساتھ ان کی بیوی فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے محمد اور حارث بھی تھے اور انہوں نے ابن اسحٰق سے حبش کی طرف ہجرت کرنے والوں کے نام میں حاطب بن حارث بن مغیرہ ابن حبیب بن حذافہ جمحی کا نام بھی نقل کیا ہے مگر یہ وہم ہے جو بروایت یونس بن بکیر کے ابن اسحٰق سے منقول ہے اور اسی کو ابن ہشام نے بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے صحت کے ساتھ نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ۔ سلمہ نے بھی ابن اسحٰق سے ایسا ہی روایت کیا ہے شاید یہ وہم یونس سے ہوا ہے یا اور کسی راوی سے جو اس سند میں ہے۔ واللہ اعلم ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۱۳۔ حضرت حاطبؓ بن عبدالعزیٰ

حضرت حاطبؓ بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی عبداللہ بن اجلح نے اپنے والد

سے انہوں نے بشیر بن تیم وغیرہ سے ان کا تذکرہ نقل کیا ہے ان لوگوں نے کہا ہے کہ بنی عامر بن لوئی میں سے حاطب ابن عبد العزیٰ مولفۃ القلوب میں سے تھے۔ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۰۱۴۔حضرت حاطبؓ بن عمرو بن عبد شمس

حضرت حاطبؓ بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی۔ سہل اور سلیط اور سکران کے بھائی ہیں۔ انکا تعلق بنی عمرو سے ہے۔ رسول اللہؐ کے ارقم بن ابی الارقم کے گھر میں تشریف لے جانے سے پہلے اسلام لے آئے تھے سر زمین حبش کی طرف دونوں ہجرتیں انہوں نے کی تھیں ایک قول کے موافق حبش کی طرف ہجرت کرنے والوں میں یہ سب سے پہلے تھے۔ بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے اور ابن اسحٰق نے اور واقدی نے ان لوگوں کے نام میں جنہوں نے حبش کی طرف ہجرت کی اور غزوۂ بدر میں بھی شریک ہوئے حاطب بن عمرو کا نام لکھا ہے۔ جو بنی عامر بن لوئی میں سے تھے بعض لوگ ان کو ابو حاطب بھی کہتے ہیں کنیت میں انشاء اللہ اس کا بیان ہوگا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۱۵۔حضرت حاطبؓ بن عمرو بن عتیک

حضرت حاطبؓ بن عمرو بن عتیک بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ابن اسحٰق نے شرکائے بدر میں ان کو ذکر نہیں کیا۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۰۱۶۔حضرت حامدؓ صائدی کوفی

حضرت حامدؓ صائدی کوفی۔ابو الفتح ازدی نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں مگر ان کی کوئی حدیث نہیں نقل کی۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ کسی اور نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور ان کو قبیلہ ازدی کی طرف منسوب کر دیا ہے۔

باب الحاء والباء

۱۰۱۷۔حضرت حبابؓ بن جبیر

حضرت حبابؓ بن جبیر۔ بنی امیہ کے حلیف تھے۔عرفطہ بن حباب ان کے بیٹے ہیں۔ یہ غزوۂ طائف میں نبی ﷺ کے ہمراہ شہید ہو گئے تھے۔ابو عمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۰۱۸۔حضرت حبابؓ بن جزء

حضرت حبابؓ بن جزء بن عمرو بن عامر بن عبد رزاح بن ظفر انصاری ظفری۔طبری نے ان کا ذکر شرکائے بدر میں کیا ہے اور ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ابن ماکولا نے کہا ہے کہ جزء بفتح جیم و سکون زا ہے اور بعد اس کے ہمزہ ہے انہیں کی اولاد میں سے حباب بن جزء بن عمرو بن عامر انصاری ہیں وہ صحابی ہیں احد میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے اور جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے اور مصعب نے ابن قداح سے نقل کیا ہے کہ ان کا نام حباب بن

جزی ہے بضم جیم مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۱۹۔ حضرت حبابؓ بن زید

حضرت حبابؓ بن زید بن تیم بن امیہ بن خفاف بن بیاضہ بن خفاف بن سعید بن مرہ بن مالک بن اوس انصاری بیاضی احد میں مع اپنے بھائی حاجب بن زید کے شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرا ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۰۲۰۔ حضرت حبابؓ بن عبداللہ

حضرت حبابؓ بن عبداللہ ابی بن سلول۔ ان کا نام حباب تھا اور ان کے والد کی کنیت انہیں کے نام پر تھی۔ (یعنی ابو حباب) مگر جب یہ اسلام لائے تو نبیؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ عبداللہ کے نام میں پورا کیا جائے گا۔ یہی ہیں جنہوں نے رسول اللہؐ سے اپنے باپ کے قتل کی اجازت مانگی تھی جبکہ ان سے نفاق کی باتیں ظاہر ہوئیں مگر حضرت نے ان کو اجازت نہیں دی۔ ان کا ذکر ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۰۲۱۔ حضرت حبابؓ بن عمرو

حضرت حبابؓ بن عمرو۔ ابوالیسر انصاری کے بھائی ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ یونس بن بکیر نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے خطاب بن صالح سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے سلامہ بنت معقل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں میرے چچا زمانہ جاہلیت میں آئے اور انہوں نے مجھے حباب بن عمرو کے ہاتھ فروخت کر ڈالا حباب نے مجھ سے خلوت کی چنانچہ مجھ سے ان کا بیٹا عبدالرحمٰن پیدا ہوا پھر جب حباب کی وفات ہوئی اور انہوں نے (اپنے اوپر) کچھ قرض چھوڑا تو ان کی بیوی نے مجھ سے کہا کہ اے سلامہ اب تم قرض کی بابت بیچی جاؤ گی [1] میں نے جواب دیا کہ اگر اللہ نے میرے لئے یہ مقدر کر دیا ہے تو میں اس پر صبر کروں گی پھر میں رسول اللہ کے پاس گئی اور میں نے اپنا سب حال آپ سے بیان کیا آپ نے پوچھا کہ حباب کے ترکہ کا مالک کون ہے لوگوں نے کہا ان کے بھائی ابوالیسر بن عمرو تو رسول اللہؐ نے (ابوالیسر سے) سے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو اور جب تم سننا کہ میرے پاس کوئی غلام آیا ہے تو تم میرے پاس آنا میں اس کے عوض میں تمہیں غلام دے دوں گا۔

چنانچہ ان لوگوں نے مجھے آزاد کر دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غلام آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالیسر کو بلایا اور فرمایا کہ ان غلاموں میں سے کوئی غلام اپنے بھتیجے کے لئے لے لو۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے اسحٰق بن ابراہیم سے انہوں نے سلمہ بن فضل سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اس حدیث کو اسی طرح ذکر کیا ہے اور ان کا نام سلامہ بتایا ہے اور بعض متاخرین نے اس حدیث کو ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ خطاب سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنی والدہ سے وہ سلمہ بنت معقل سے حالانکہ ان کا نام سلامہ ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ بعض لوگوں نے (اس صحابی کا نام بجائے حباب کے) حتات بیان کیا ہے جو اپنے مقام میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] اس وقت تک یہ حکم نازل نہ ہوا تھا کہ جس لونڈی سے اولاد پیدا ہو جائے وہ آزاد ہو جاتی ہے۔

۱۰۲۲۔ حضرت حبابؓ بن قیظی

حضرت حبابؓ بن قیظی۔ ان کی والدہ صعبہ بنت تیہان ہیں جو بہن ہیں ابوالہیثم بن تیہان کی۔ احد کے دن شہید ہوئے ابن شہاب نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ کے ہمراہ جو مسلمان انصار کی شاخ بنی نبیت سے شہید ہوئے تھے ان میں حباب بن قیظی بھی تھے اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ یہ بنی عبدالاشہل سے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ عبدالاشہل بھی نبیت کی شاخ ہے کیونکہ نبیت لقب ہے عمرو بن مالک بن اوس کا اور عبدالاشہل بیٹے ہیں جشم بن حارث بن جزرج بن عمرو نبیت کے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے نے خای معجمہ اور بای موحدہ کی ردیف میں کیا ہے اور امیر ابونصر نے حباب بجائے مہملہ مضمومہ کی ردیف میں لکھا ہے کہ حباب بن قیظی انصاری احد کے دن شہید ہوئے ان کی والدہ صعبہ بنت تیہان ہیں اور موافق روایت مروزی کے ابن ایوب سے اور ان کی ابن سعد سے ابن اسحٰق نے ان کا نام جناب بن قیظی جیم کے ساتھ لکھا ہے۔

۱۰۲۳۔ حضرت حبابؓ بن منذر

حضرت حبابؓ بن منذر بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی کنیت ان کی ابوعمر اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعمرو غزوۂ بدر میں جب یہ شریک ہوئے تو ان کی عمر تینتیس سال کی تھی۔ واقدی وغیرہ نے ایسا ہی کہا ہے اور ان سب لوگوں نے کہا ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے مگر ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ بدر میں شریک تھے ان کو لوگ اہل الرای کہتے تھے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے ابن اسحٰق تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے یزید بن رومان نے عروہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کیا نیز ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ مجھ سے زہری نے اور محمد بن یحییٰ بن حبان نے اور عاصم بن عمر بن قتادہ نے اور عبداللہ بن ابی بکر وغیرہ ہمارے علما نے غزوۂ بدر کے واقعات میں بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ ارادہ کیا کہ قریش سے پہلے پانی پر پہنچ جائیں۔

چنانچہ جب سب سے پہلا پانی مقام بدر کا ملا اور حضرت وہاں اترے تو حباب بن منذر بن جموح نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام میں جو اللہ نے آپ کو اتار دیا ہے کیا ہم کو اختیار نہیں ہے کہ یہاں سے آگے بڑھیں یا پیچھے ہٹیں یا رائے صائب اور لڑائی کے طریقے جس بات کو مقتضی ہوں اس کے کرنے کا ہمیں اختیار ہے۔ اللہؐ نے فرمایا ہاں رائے صائب اور لڑائی کے طریقے جس بات کو مقتضی ہو اس کے کرنے کا اختیار ہے۔

پس حباب نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اس مقام کو منزل نہ بنائیے بلکہ یہاں سے چلئے یہاں تک کہ جس قدر کنویں ہیں سب آپ کی پس پشت رہ جائیں پھر جس قدر کنوئیں ہیں سب کا پانی خشک کر دیا جائے سوا ایک کنویں کے اور اس کنویں پر ایک حوض بنوا دیجئے تاکہ ہم کافروں سے لڑیں ہمیں پانی پینے کو ملے اور ان لوگوں کو نہ ملے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان کے درمیان میں فیصلہ کر دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تم نے عمدہ رائے بتائی پھر آپ نے ایسا ہی کیا۔ حباب تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے اور انہیں نے سقیفہ بنی ساعدہ میں جب حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے لوگ بیعت کرنے لگے کہا تھا

کہ میں اس معاملہ میں مثل جزیل محکک [1] اور عذیق مرجب [2] کے ہوں ایک خلیفہ ہم میں سے (یعنی انصار میں سے) اور ایک خلیفہ تم میں سے (یعنی مہاجرین میں سے) ہونا چاہیے۔ حباب کی وفات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ ان سے ابوالطفیل یعنی عامر بن واثلہ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۲۴۔ حضرت حبابؓ انصاری

حضرت حبابؓ انصاری۔ سعید بن مسیّب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھے خبر ملی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک انصاری مرد کا نام جو حباب تھا بدل دیا تھا اور فرمایا تھا کہ حباب ایک شیطان کا نام ہے اور ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور میں ان حباب کو عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلول سمجھتا ہوں۔ جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

۱۰۲۵۔ حضرت حبانؓ

حضرت حبانؓ بفتح حاء و بای موحدہ مشددہ۔ یہ حبان بیٹے ہیں منقذ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار کے انصاری ہیں' خزرجی ہیں' مازنی ہیں' صحابی ہیں۔ احد میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔ انہوں نے زینب صغریٰ بنت ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے نکاح کیا تھا اور ان کے بطن سے یحیٰ بن حبان اور واسع بن حبان پیدا ہوئے تھے۔ یہ دادا ہیں محمد بن یحیٰ بن حبان استاد امام مالک کے یہی ہیں جن سے نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب تم خرید فروخت کیا کرو تو کہہ دیا کرو کہ لا خلابتہ ان کی زبان میں کچھ ثقل تھا پس جب یہ کوئی چیز مول لیتے تو کہتے لا خیابتہ ان کو بوجہ نقصان عقل خرید فروخت میں گھاٹا ہو جاتا تھا۔ (اسی وجہ سے نبی ﷺ نے اس کلمہ کے کہنے کی ان کو تعلیم فرمائی تھی) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۲۶۔ حضرت حبانؓ بن بح

حضرت حبانؓ بن بح۔ بکسر حا اور بعض لوگ کہتے ہیں بفتح حا مگر کسرہ زیادہ مشہور اور صحیح ہے۔ آخر میں بائے موحدہ اور نون ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں یائے تحتانیہ ہے اس کا ذکر بھی ہوگا۔ یہ حبان بیٹے ہیں بح صدائی کے۔ نبی ﷺ کے پاس وفد بن کے آئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے ابن لہیعہ نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے زیاد بن نعیم حضرمی سے انہوں نے حبان بن بح صدائی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا نماز صبح کا وقت آ گیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے قبیلہ صدا کے بھائی اذان دو جب میں اذان دے چکا تو حضرت بلال اقامت کہنے کو آئے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو اذان دے وہی اقامت کہے اس روایت میں ایسا ہی ہے۔ اس روایت کو ہناد نے عبدہ اور یعلی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن انعم سے انہوں نے زیاد بن نعیم سے انہوں نے زیاد بن حارث صدائی سے روایت کیا ہے اور ایسا ہی بیان کیا ہے اور یہ مشہور بھی ہے مگر یہ حدیث بواسطہ افریقی کے

---

[1] جذیل محکک اس لکڑی کو کہتے ہیں جو خارشی اونٹ کے پاس رکھ دی جاتی ہے تا کہ وہ اس سے اپنے بدن کو کھجلائے اور عذیق مرجب رکن کو کہتے ہیں مطلب ہے کہ میں اس معاملہ کا ایک رکن ہوں۔

[2] اس لفظ کے معنی ------ نقصان نہ ہونا چاہیے چونکہ اس زمانے میں دیانت زیادہ تھی لہٰذا اس لفظ کو سن کر دوسرا شخص خود ہی نقصان دینے سے رک جاتا تھا۔

مروی ہے اور علماے حدیث کے نزدیک ضعیف ہے۔ حبان نے نبیؐ سے ایک حدیث طویل روایت کی ہے جس میں یہ مضمون بھی ہے کہ مسلمان کے لئے امارت میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اذان کی حدیث اور امارت میں بہتری نہ ہونے کی حدیث زیاد بن حارث صدائی سے مروی ہے اور یہ بات بعید ہے کہ یہ دونوں حدیثیں قبیلہ صدا کے دو دو آدمیوں سے مروی ہوں حالانکہ قبیلہ صدا سے نبیؐ کے حضور میں بہت کم لوگ آئے تھے یہ روایت زیادہی کی نسبت سے زیادہ مشہور ہے۔

۱۰۲۷۔ حضرت حبانؓ بن حکم سلمی

حضرت حبانؓ بن حکم سلمی۔ ان کو لوگ فرار بھی کہتے ہیں۔ فتح مکہ میں شریک تھے اور ان کے ساتھ بنی سلیم بھی تھے اور جب فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنی سلیم کا جھنڈا باندھا تو فرمایا کہ یہ جھنڈا کس کو دوں لوگوں نے کہا حبان بن حکم فرار کو دیجئے رسول اللہ کو فرار کہنا ناپسند ہوا اور پھر دوبارہ آپ نے ان سے پوچھا بعد اس کے آپ نے جھنڈا ان کو دے دیا اسی جھنڈے کو لے کر وہ فتح مکہ میں اور حنین میں شریک ہوئے پھر آپ نے جھنڈا ان سے لے لیا اور یزید بن اخنس کو دے دیا اور جو بنی زغب یمن سے تھے۔ یہ ایک شاخ ہے قبیلہ سلیم کی ان کا ذکر ابو علی غسانی نے کیا ہے۔

۱۰۲۸۔ حضرت حبحابؓ ابو عقیل انصاری

حضرت حبحابؓ ابو عقیل انصاری۔ کنیت ان کی ابو عقیل انصاری۔ یہ وہی ہیں جن پر منافقوں نے طعن کیا تھا جب یہ ایک صاع چھوہارے خیرات کے لئے لائے تھے پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی **الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات والذین لا یجدون الا جهدهم فیسخرون منهم.** (التوبہ: ۷۹) الایہ سعید نے قتادہ سے اللہ عزوجل کے قول **الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات و الذین لا یجدون الا جهدهم** ''جو لوگ صدقہ دینے والے مسلمانوں پر طعن کرتے ہیں اور ان لوگوں پر جو اپنی مشقت سے روپیہ حاصل کرتے ہیں۔۱۲'' کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ عبدالرحمن بن عوف اپنا نصف مال نبیؐ کے پاس لے آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ میرا نصف مال ہے جو میں آپ کے پاس لے آیا ہوں اور نصف اپنے بال بچوں کے لئے چھوڑ آیا ہوں نبیؐ نے فرمایا اللہ تمہیں برکت دے اس چیز میں جو تم نے دی اور جو تم نے باقی رکھ لی پس منافقوں نے ان پر طعن کیا کہ انہوں نے دکھانے سنانے کے لئے اس قدر دیا ہے پھر ایک انصاری فقراے مسلمین میں سے جن کا نام حبحاب تھا اور کنیت ان کی ابو عقیل تھی آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے رات بھر رسی بٹی اور وہ دو صاع کھجورے کے عوض میں بکی پس ایک صاع تو میں نے اپنے گھر والوں کے لئے رہنے دیا اور ایک صاع یہ ہے۔ منافقوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ابو عقیل کے ایک صاع سے بے نیاز ہیں پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی **استغفر لهم او لا تستغفر لهم** ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۰۲۹۔ حضرت حبشیؓ بن جنادہ

حضرت حبشیؓ بن جنادہ بن نصر بن اسامہ بن حارث بن معط بن عمرو بن جندل بن مرہ بن صعصعہ۔ مرہ بھائی ہیں عامر بن

صعصعہ کے ان کی اولاد کو سلولی کہتے ہیں ان کی ماں کی طرف نسبت کرتے ہیں جن کا نام سلول بنت ذہل بن شیبان تھا۔ کنیت ان کی ابوالجنوب تھی۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے انہوں نے حجۃ الوداع میں نبیؐ کو دیکھا تھا۔ ان سے شعبی نے اور ابواسحٰق سبیعی نے روایت کی ہے۔ اسرائیل نے ابواسحٰق سے انہوں نے حبشی بن جنادہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص بے ضرورت سوال کرتا ہے وہ آگ کے انگارے کھاتا ہے۔ ہمیں ابواسحٰق یعنی ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ نے اور کئی آدمیوں نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن سعید کندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحیم بن سلیمان نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے حبشی بن جنادہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے حجۃ الوداع میں سنا آپ مقام عرفات میں تھے ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور اس نے آپ کی چادر کا کنارہ پکڑ لیا اور آپ سے کچھ مانگا آپ نے اسے دے دیا اور وہ چلا گیا اسی وقت سے سوال کرنا حرام ہو گیا اور رسول اللہؐ نے فرمایا کہ صدقہ مالدار کے لئے اور طاقتور کے لئے حلال نہیں ہے سوا اس شخص کے جو نہایت سخت محتاج ہو اور جو شخص لوگوں سے بغرض تجارت کے سوال کرے گا قیامت کے دن اس کے چہرے پر زخم اور جہنم کے داغ ہوں گے۔ پس اب جس کا جی چاہیے سوال کم کرے جس کا جی چاہے زیادہ کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۳۰۔ حضرت حبہؓ بن بعکک

حضرت حبہؓ بن بعکک۔ کنیت ان کی ابوالسنابل بیٹے ہیں بعکک قریشی عامری کے ابوعمر نے ایسا ہی کہا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ حبہ جن کی کنیت ابوالسنابل ہے بیٹے ہیں۔ بعکک بن حارث بن سباق بن عبدالدار بن قصی کے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو ہے ابوموسیٰ کا یہ کہنا ہے کہ قبیلہ عبدالدار سے ہیں صحیح ہے۔ ابوعمر نے بھی کنیت کے باب میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے جیسا ابوموسیٰ نے کیا اور کلبی نے بھی ان کو اسی طرح ذکر کیا ہے۔ یہ فتح مکہ کے نو مسلموں میں سے ہیں یہی ہیں جنہوں نے سبیعہ اسلمیہ سے ان کے شوہر کی وفات کے بعد نکاح کیا تھا۔ ہم ان کا ذکر کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ کریں گے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ان کا نام حبہ ہے حای مہملہ اور بای موحدہ کے ساتھ بیٹے ہیں بعکک کے۔ ان کی کنیت ابوالسنابل ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام حنہ ہے نون کے ساتھ۔

۱۰۳۱۔ حضرت حبہؓ بن جوین

حضرت حبہؓ بن جوین بجلی ثم العرنی۔ کنیت ان کی ابوقدامہ۔ کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ حضرت علیؓ کے اصحاب سے ہیں۔ ابوالعباس بن عقدہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے یعقوب بن یوسف بن زیاد سے اور احمد بن حسین بن عبدالملک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہمیں نصر بن مزاحم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالملک بن مسلم ملائی نے اپنے والد سے انہوں نے حبہ بن جوین عرنی بجلی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب غدیر خم کا دن آیا تو نبیؐ نے دوپہر کے وقت اعلان کرایا کہ الصلوٰۃ جامعۃ وہ کہتے تھے پھر (جب سب لوگ جمع ہو گئے تو) نبیؐ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی بعد اس کے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ میں تمہارا تمہاری جان سے بھی زیادہ دوست ہوں سب لوگوں نے کہا کہ ہاں پھر آپ نے فرمایا **فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ** ''میں جس کا محبوب ہوں علی بھی اس کے محبوب ہیں اے اللہ محبت رکھ اس سے جو علی سے محبت

رکھے اور دشمنی رکھ اس سے جو ان سے دشمنی رکھے۔'' اور آپ نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا یہاں تک کہ میں نے ان کی بغل کو دیکھ لیا میں اس زمانہ میں مشرک تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ حبہ بن جوین صحابی نہیں ہیں۔ ہاں حضرت علی اور ابن مسعود کے اصحاب میں سے ہیں اور انہوں نے جو یہ کہا کہ میں اس واقعہ میں بحالت شرک موجود تھا (بالکل غلط ہے کیونکہ) نبی نے یہ قول حجۃ الوداع میں فرمایا تھا اور اس سال کسی مشرک نے حج نہیں کیا کیونکہ ۹ ہجری میں نبیؐ نے حضرت علی کو موسم حج میں بھیجا تھا اور انہیں حکم دیا تھا کہ اس امر کا اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نبی نے حجۃ الوداع ۱۰ ہجری میں کیا ہے اس وقت تمام جزیرہ عرب میں اسلام پھیل گیا تھا۔ حبہ کا نسب یہ ہے حبہ بن جوین بجلی بن عبد نہم بن مالک بن غانم بن مالک بن ہواذن بن عرینہ بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن اراش بجلی ثم العرنی۔

۱۰۳۲۔ حضرت حبہؓ بن حابس

حضرت حبہؓ بن حابس۔ ابن ابی عاصم نے ان کا ذکر لکھا ہے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کا نام حیہ ہے یای مثناۃ کے ساتھ ہم اس کو اسی مقام میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۱۰۳۳۔ حضرت حبہؓ بن خالد

حضرت حبہؓ بن خالد۔ بھائی ہیں سواء بن خالد خزاعی کے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان کی حدیث سلام یعنی ابوشرحبیل نے روایت کی ہے انہوں نے حبہ سے اور سواء سے جو دونوں بیٹے تھے خالد کے سنا کہ وہ دونوں کہتے تھے ہم نبی کے حضور میں گئے آپ کچھ عمارت بنا رہے تھے ان دونوں سے بھی آپ نے فرمایا کہ آؤ بناؤ پھر جب یہ دونوں فارغ ہوئے تو انہیں کچھ دیئے جانے کا حکم دیا بعد اس کے ان سے فرمایا کہ جب تک تمہارے سر ہل رہے ہیں (یعنی تم زندہ ہو) رزق سے مایوس نہ ہونا کیونکہ جو بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے سرخ پیدا ہوتا ہے اس کے اوپر چھلکا بھی نہیں ہوتا (یعنی اپنے ساتھ کچھ لے کے نہیں آتا) پھر اللہ عزوجل اسے رزق دیتا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۳۴۔ حضرت حبہؓ بن مسلم

حضرت حبہؓ بن مسلم۔ ان کا تذکرہ عبدان نے احمد بن سیار سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے ہمیں یوسف بن یعقوب عصفری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالمجید بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابن جریج نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حبہ بن مسلم سے نقل کر کے بیان کیا گیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص شطرنج کھیلے وہ ملعون ہے اور جو اس کی طرف دیکھے وہ ایسا ہے جیسا سور کا گوشت کھانے والا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۳۵۔ حضرت حبیبؓ بن اساف

حضرت حبیبؓ بن اساف۔ اور بعض لوگ یساف کہتے ہیں۔ انصاری ہیں بھائی ہیں بلحارث بن خزرج کے اور بعض لوگ ان کا نام خبیب خائے معجمہ کے ساتھ کہتے ہیں ان کا نسب خائے معجمہ میں بیان کیا جائے گا کیونکہ وہی نام ان کا صحیح ہے اور یہ تو بعض راویوں

کی تصحیف ہے۔ وہب بن جریر نے اپنے والد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حضرت ابوبکر حبیب بن اساف کے یہاں اترے تھے جو بھائی تھے بلحارث بن خزرج کے اور بعض لوگ کہتے ہیں نہیں بلکہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے یہاں اترے تھے جو بھائی تھے بلحارث بن خزرج کے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۰۳۶۔ حضرت حبیبؓ بن اسود

حضرت حبیبؓ بن اسود نبیؐ کے صحابی ہیں انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے خبیب خائے معجمہ کی ردیف میں کیا ہے اور انہیں حبیب بھی کہا گیا ہے ان شاء اللہ اس کا ذکر ہم وہاں کریں گے۔

۱۰۳۷۔ حضرت حبیبؓ بن اسید

حضرت حبیبؓ بن اسید بن جاریہ ثقفی۔ حلیف ہیں بنی زہرہ کے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے یہ بھائی ہیں ابوبصیر کے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۱۰۳۸۔ حضرت حبیبؓ بن بدیل

حضرت حبیبؓ بن بدیل بن ورقا۔ ابوالعباس بن عقدہ وغیرہ نے صحابہ میں ان کو ذکر کیا ہے۔ ان کی حدیث زر بن جیش نے روایت کی ہے یہ کہتے تھے حضرت علی ﷺ (ایک روز) محل سے نکلے تو چند سواروں نے جو تلواریں لٹکائے ہوئے تھے ان کا استقبال کیا اور کہا کہ السلام علیک یا امیر المومنین السلام علیک یا مولانا ورحمتہ وبرکاۃ حضرت علی نے پوچھا کہ یہاں اصحاب نبی ﷺ سے کون کون لوگ ہیں پس بارہ آدمی کھڑے ہوگئے۔ جن میں قیس بن ثابت بن شماس اور ہاشم بن عتبہ اور حبیب بن بدیل بن ورقا بھی تھے ان لوگوں نے گواہی دی کہ ہم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ **من کنت مولاہ فعلی مولاہ**۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۳۹۔ حضرت حبیبؓ بن حارث

حضرت حبیبؓ بن حارث۔ یہ ابوالغادیہ کے ہمراہ نبیؐ کے پاس ہجرت کر کے آئے تھے۔ عاص بن عمرو طفاوی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ابوالغادیہ اور ان کی والدہ اور حبیب بن حارث یہ سب لوگ ہجرت کر کے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور مسلمان ہو گئے تھے ابوالغادیہ کی ماں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ مجھے کچھ نصیحت کیجئے حضرت نے فرمایا ایسی بات نہ کرو جو کان کو بری لگے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۴۰۔ حضرت حبیبؓ بن حباشہ

حضرت حبیبؓ بن حباشہ۔ عبدان نے بیان کیا ہے کہ یہ انصار میں سے ہیں صحابی ہیں۔ ان کی وفات نبی ﷺ کی زندگی ہی میں ہوگئی تھی ایک زخم ان کو لگ گیا تھا انہوں نے کہا ہے کہ ہم سے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ رات کو دفن کئے گئے تھے پھر نبی ﷺ تشریف لے گئے تھے اور ان کی قبر پر نماز پڑھی تھی۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ سوا ذکر وفات کے اور کوئی حال ان کا محفوظ نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے اور کلبی نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے حبیب بن حباشہ بن جویریہ بن عبید

بن عثمان ابن عامر بن خطمہ ان کے جنازہ کی نماز نبی ﷺ نے پڑھائی تھی۔

۱۰۴۱۔ حضرت حبیبؓ بن حماز

حضرت حبیبؓ بن حماز۔ عبدان نے کہا ہے کہ یہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں آپ کے ہمراہ کئی سفر میں شریک رہے ان کی صرف ایک حدیث مروی ہے اس کو زائدہ نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے حبیب بن حماز سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نبی ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے آپ کسی منزل میں فروکش ہوئے بعض لوگوں نے مدینہ جانے کی عجلت کی اور کہا کہ ہم اس کو پھر آراستہ کریں اس سے بھی زیادہ جیسا کہ پہلے تھا اور جریر نے اعمش سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا بواسطہ حبیب کے ابوذر سے مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ پہلی روایت مرسل ہے۔

۱۰۴۲۔ حضرت حبیبؓ بن حمامہ سلمی

حضرت حبیبؓ بن حمامہ سلمی۔ ابن مندہ وغیرہ نے مجہول لوگوں میں ان کو ذکر کیا ہے اور لوگوں نے کہا ہے کہ یہ حمامہ کے بیٹے ہیں اور عبدان نے احمد بن سیار سے روایت کی ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ حمامہ کے بیٹے کا نام حبیب ہے۔ ان ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے ان کو حمامہ لکھا ہے حالانکہ یہ حمامہ کے بیٹے ہیں ان کی ایک حدیث مشہور ہے اور لوگوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ابوموسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۰۴۳۔ حضرت حبیبؓ بن حیان

حضرت حبیبؓ بن حیان۔ کنیت ان کی ابورمثہ۔ تیمی ہیں اور ابوعمر نے کہا ہے کہ تمیمی ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ رفاعہ کہتے ہیں بعض لوگ عمارہ اور بعض لوگ خشخاش اور بعض لوگ حیان۔ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے ان سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ یہ تمہارے ساتھ کون ہے انہوں نے عرض کیا کہ یہ میرا لڑکا ہے حضرت نے فرمایا آگاہ رہو تمہارا گناہ اس پر نہ پڑے گا اور اس کا گناہ تم پر نہ پڑے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۴۴۔ حضرت حبیبؓ بن خراش

حضرت حبیبؓ بن خراش بن حریث بن صامت بن کباس بن جعفر بن ثعلبہ بن یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم تمیمی حنظلی بدر میں شریک تھے اور ان کے ساتھ ان کے غلام صامت بھی تھے۔ یہ کلبی کا قول ہے انہوں نے کہا ہے کہ یہ انصار کے خاندان بنی سلمہ کے حلیف تھے۔ ابن شاہین نے ان کو ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۱۰۴۵۔ حضرت حبیبؓ بن خراس عصری

حضرت حبیبؓ بن خراش عصری قبیلہ عبدالقیس سے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان کی حدیث محمد بن حبیب بن خراش عصری نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان آپس میں بھائی ہیں ایک کو دوسرے پر کچھ فضیلت نہیں مگر بوجہ پرہیزگاری کے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۰۴۶۔ حضرت حبیبؓ بن خماشہ انصاری

حضرت حبیبؓ بن خماشہ انصاری اوسی خطمی۔ خطمہ بیٹے ہیں جشم بن مالک بن اوس کے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان کی حدیث یہ ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو مقام عرفات میں فرماتے ہوئے سنا کہ عرفات سب موقف ہے سوا بطن عرنہ کے اور مزدلفہ سب موقف ہے سوا بطن محسر کے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ حبیب بن خماشہ دادا ہیں ابوجعفر یعنی عمیر بن یزید بن حبیب بن خماشہ خطمی کے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۴۷۔ حضرت حبیبؓ بن ربیعہ

حضرت حبیبؓ بن ربیعہ بن عمرو بن عمیر ثقفی۔ جسر کے دن ابوعبید کے ساتھ شہید ہوئے۔ غسانی نے ان کو ذکر کیا ہے۔

۱۰۴۸۔ حضرت حبیبؓ بن زید تمیم

حضرت حبیبؓ بن زید بن تمیم بن اسید بن خفاف بن بیاضہ انصاری بیاضی۔ بنی بیاضہ میں سے ہیں احد میں شہید ہوئے ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے محمد بن یزید سے انہوں نے اپنے راویوں سے نقل کر کے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۰۴۹۔ حضرت حبیبؓ بن زید بن عاصم

حضرت حبیبؓ بن زید بن عاصم بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی ثم من بنی مازن بن النجار عقبی ابن اسحق نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ نسیبہ بنت کعب یعنی ام عمارہ اور ان کے شوہر زید بن عاصم بن کعب اور ان کے دونوں بیٹے حبیب اور عبداللہ فرزندان زید بیعت عقبہ میں شریک تھے اور نیز وہ اور ان کے شوہر اور ان کے دونوں بیٹے احد میں شریک تھے۔ یہ حبیب وہی ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے مسیلمہ کذاب حنفی صاحب یمامہ کے پاس بھیجا تھا مسیلمہ جب ان سے پوچھتا تھا کہ کیا تم اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ محمد خدا کے رسول ہیں تو یہ کہتے تھے کہ ہاں اور جب وہ ان سے پوچھتا تھا کہ کیا تم اس بات کی بھی شہادت دیتے ہو کہ میں خدا کا رسول ہوں تو یہ کہتے تھے کہ میں بہرا ہوں سنتا نہیں ہوں ایسا ہی انہوں نے کئی بار کیا پس مسیلمہ نے ان کا ایک ایک عضو کاٹ ڈالا اور یہ شہید ہو گئے۔ اللہ ان سے راضی رہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۱۰۵۰۔ حضرت حبیبؓ بن زید کندی

حضرت حبیبؓ بن زید کندی۔ صحابی ہیں۔ ابوالحسن عسکری وغیرہ نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے عبداللہ بن حبیب نے اپنے والد سے حبیب بن زید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ عورت کو شوہر سے کس قدر حصہ ملتا ہے جب شوہر مر جائے تو حضرت نے فرمایا کہ چوتھائی مال بشرطیکہ شوہر کی اولاد نہ ہو اور اگر اولاد ہو تو آٹھواں حصہ اور انہوں نے نبی ﷺ سے وضو کا طریقہ بھی پوچھا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۵۱۔ حضرت حبیبؓ بن سباع

حضرت حبیبؓ بن سباع۔ اور بعض لوگ ان کو حبیب بن وہب کہتے ہیں اور بعض لوگ حبیب بن سبع کہتے ہیں۔ انصاری ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کنانی ہیں مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ کنیت ان کی ابو جمعہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا ذکر اس سے زیادہ کیا جائے گا۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ہمیں ابو یاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالمغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اوزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے صالح بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو جمعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک روز صبح کو ہم رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گئے ہمارے ہمراہ ابوعبیدہ بن جراح بھی تھے ابوعبیدہ نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا ہم سے بھی بہتر کوئی شخص ہے ہم اسلام لائے اور ہم نے آپ کے ہمراہ جہاد کیا اور ہم آپ پر ایمان لائے حضرت نے فرمایا ہاں (تم سے بھی بہتر لوگ ہیں) کچھ لوگ تمہارے بعد ہوں گے جو مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۵۲۔ حضرت حبیبؓ بن سعد

حضرت حبیبؓ بن سعد۔ انصار کے غلام تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ جنگ بدر میں شریک تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حبیب بیٹے ہیں اسود بن سعد کے اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ حبیب بیٹے ہیں اسلم کے جو غلام تھے جشم بن خزرج کے اور ان سب نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ کسی ایک کی بابت یہ قول ہے یا دو کی بابت۔

۱۰۵۳۔ حضرت حبیبؓ سلمی

حضرت حبیبؓ سلمی۔ والد ہیں ابو عبدالرحمٰن سلمی کے۔ کنیت ان کی ابو عبداللہ ان کے بیٹے ابو عبدالرحمٰن کا نام عبداللہ تھا زہیر نے ابو اسحٰق سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن سلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میرے والد رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آپ کے تمام غزوات میں شریک تھے۔ ان کے بیٹے ابو عبدالرحمٰن فضلائے تابعین میں سے ہے انہوں نے حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۵۴۔ حضرت حبیبؓ بن سندر

حضرت حبیبؓ بن سندر۔ عبدان نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن ہے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے اپنے غلام کو خصی کیا تھا۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہے۔ عبدان نے ان کا نام یہی بتایا ہے یہ ابن سندر کی لفظ سے مشہور ہیں سب لوگوں نے ابن سندر کے نام میں ان کو ذکر کیا ہے اور اسی نام سے ان کی ایک حدیث بھی مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۵۵۔ حضرت حبیبؓ بن ضحاک جمحی

حضرت حبیبؓ بن ضحاک جمحی۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن علی بن بدر حلوانی نے

خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد بن عبداللہ بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح بن ابی الفوارس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجعفر یعنی محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وہب بن بقیہ نے عبدالعزیز بن عبدالصمد سے انہوں نے سلمہ بن حامد سے انہوں نے حبیب بن ضحاک جمحی سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام مسکراتے ہوئے آئے میں نے پوچھا کہ کیوں مسکراتے ہو تو انہوں نے کہا میں یہ دیکھ کر مسکرایا کہ ایک رحم عرش سے لٹکا ہوا ہے اس شخص کے لئے بددعا کر رہا ہے جس نے اس کو قطع کیا ہے حضرت فرماتے تھے میں نے پوچھا کہ اس قطع کرنے والے اور اس رحم کے درمیان میں کس قدر فصل ہے جبرئیل نے کہا پندرہ پشت کا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے ان کو جہنمی لکھا ہے۔

۱۰۵۶۔ حضرت حبیبؓ ابوضمرہ

حضرت حبیبؓ ۔ کنیت ان کی ابوضمرہ۔ ان سے ان کے بیٹے ضمرہ نے روایت کی ہے۔ یہ دادا ہیں عبدالعزیز بن ضمرہ بن حبیب کے۔ عبدالعزیز نے اپنے والد سے انہوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے جماعت کی نماز تنہا ایک شخص کی نماز پر پچیس درجہ زیادہ ہے اور نماز نفل کا گھر میں پڑھنا ویسی ہی فضیلت رکھتا ہے جیسے جماعت کی نماز تنہا ایک شخص کی نماز پر فضیلت رکھتی ہے۔ ان کا ذکر غسانی نے لکھا ہے۔

۱۰۵۷۔ حضرت حبیبؓ بن عمرو سلامانی

حضرت حبیبؓ بن عمرو سلامانی۔ قبیلہ قضاعہ سے ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ حبیب بیٹے ہیں فدیک بن عمرو سلامانی کے مقام جفار میں رہتے تھے۔ ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ حبیب سلامانی ہیں۔ واقدی نے کہا ہے کہ ۱۰ ہجری میں قبیلہ سلامان کا وفد آیا تھا وہ سات آدمی تھے ان کے سردار حبیب سلامانی تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۵۸۔ حضرت حبیبؓ بن عمرو بن عمیر

حضرت حبیبؓ بن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف ثقفی۔ بھائی ہیں مسعود بن عمرو کے اور بھائی ہیں ربیعہ کے جو دادا تھے امیہ بن ابی الصلت بن ربیعہ کے اور ان کے بھائیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی وان تبتم فلکم رؤوس اموالکم ابوصالح نے حضرت ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربا ان کنتم مومنین کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ یہ آیت قبیلہ ثقیف کے لوگوں کے حق میں نازل ہوئی تھی جن میں سے مسعود اور ربیعہ اور حبیب اور عبدیا لیل فرزندان عمرو بن عمیر بن عوف ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور میرے نزدیک اس کے صحیح ہونے میں کلام ہے۔

۱۰۵۹۔ حضرت حبیبؓ بن عمرو

حضرت حبیبؓ بن عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن غنم بن مازن بن نجار۔ یہ یمامہ کی طرف جا رہے

تھے (اثنائے راہ میں) مقتول ہوئے ان کا شمار شہدائے یمامہ میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۰۶۰۔ حضرت حبیبؓ بن عمرو

حضرت حبیبؓ بن عمرو۔ عبدان نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن مغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جمعہ بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علاء بن عبدالجبار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد نے ابو جعفر خطمی سے انہوں نے حبیب بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے نبی ﷺ سے بیعت کی تھی وہ جب کسی کو سلام کرتے تھے تو کہتے تھے السلام علیکم۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۶۱۔ حضرت حبیبؓ بن عمیر

حضرت حبیبؓ بن عمیر خطمی۔ ان کا ذکر بھی عبدان نے کیا ہے اور کہا ہے کہ ہمیں ابراہیم بن یعقوب سعدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو جعفر خطمی نے اپنے دادا حبیب بن عمیر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہ انہوں نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور کہا کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور بے عقل لوگوں کے پاس نہ بیٹھو کیونکہ ان کے پاس بیٹھنا ایک مرض ہے جو شخص کم عقل کی بات برداشت کر لے گا وہ اس بردباری سے خوش ہوگا اور جو شخص کم عقل سے دوستی کرے گا وہ پشیمان ہوگا جو شخص کم عقل کی ذرا سی تکلیف پر صبر نہ کرے گا وہ اس کی بہت تکلیف پر صبر نہ کر سکے گا اور جو شخص اپنے خلاف مزاج بات پر صبر کرے گا وہ اپنی محبوب چیز کو پا جائے گا۔ پھر جب تم میں سے کوئی شخص عمدہ بات کی تعلیم اور بری بات سے روکنے کا قصد کرے تو جب تک اپنے نفس کو تکلیف پر صبر کرنے کا عادی نہ بنا لے ایسا نہ کرے اللہ عزوجل کے ثواب پر بھروسہ رکھے کیونکہ جو شخص اللہ عزوجل کے ثواب پر بھروسہ رکھتا ہے اس کو کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ حبیب بن خماشہ اور حبیب بن عمرو جو سلام والی حدیث روایت کرتے ہیں اور یہ حبیب تینوں ایک ہیں کیونکہ نسب ایک ہے اور خطمی ہیں اور راوی بھی ان سب سے ایک ہی ہے یعنی ابو جعفر کا پوتا اسی سبب سے ابو عمر نے صرف حبیب بن خماشہ کا ذکر کیا ہے اور ابو موسیٰ کے پاس حبیب بن عمرو اور حبیب بن عمیر کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ یہ وہی حبیب بن خماشہ ہیں ابن مندہ نے اس پر تنبیہ بھی کر دی۔ واللہ اعلم

۱۰۶۲۔ حضرت حبیبؓ العنزی

حضرت حبیبؓ عنزی والد ہیں طلق بن حبیب کے۔ عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث کی سند میں اختلاف ہے صحیح وہ ہے جو غندر نے شعبہ سے انہوں نے یونس بن خباب سے انہوں نے طلق سے انہوں نے ایک شامی شخص سے اس نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے ان کو قبض کی بیماری تھی حضرت نے انہیں حکم دیا کہ اس دعا کو پڑھیں ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس اسمک الحدیث ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۶۳۔ حضرت حبیبؓ بن فدیک

حضرت حبیبؓ بن فدیک۔ بعض لوگ ان کو حبیب بن فویک واو کے ساتھ کہتے ہیں اور بعض لوگ حبیب بن عمرو بن فدیک کہتے ہیں۔ سلامانی ہیں ان کی حدیث میں اختلاف ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشر نے عبدالعزیز بن عمر سے انہوں نے بنی سلامان بن سعد کے ایک شخص سے انہوں نے اپنی والدہ سے نقل کر کے خبر دی کہ ان کے ماموں حبیب بن فدیک نے ان سے بیان کیا کہ ان کے والد نبیؐ کے حضور میں گئے ان کی آنکھیں سفید ہوگئی تھیں دکھائی نہ دیتا تھا حضرت نے ان سے اس کا سبب پوچھا انہوں نے کہا میں ایک مرتبہ اپنا بوجھ لئے جا رہا تھا اتفاق سے میرا پیر سانپ کے انڈوں پر پڑ گیا پس میری بینائی جاتی رہی تو رسول اللہ ﷺ نے کچھ پڑھ کر ان کی آنکھوں پر دم کر دیا ان کی آنکھوں میں روشنی آ گئی حبیب کہتے تھے میں نے ان کو دیکھا کہ وہ سوئی میں دھاگا ڈال لیتے تھے حالانکہ ان کی عمر اسی برس کی تھی اور ان کی آنکھیں بدستور اسی طرح سفید تھیں اور محمد بن سہل نے اپنے والد سے انہوں نے حبیب بن عمرو سلامانی سے روایت کی ہے کہ وہ سلامان کے وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ حبیب ابن عمرو سلامانی کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

۱۰۶۴۔ حضرت حبیبؓ فہری

حضرت حبیبؓ فہری۔ ابن مندہ نے حبیب فہری کو ذکر کیا ہے اور ان کا تذکرہ حبیب بن مسلمہ فہری کے علاوہ قائم کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت کیا ہے انہوں نے ابی عاصم اور داؤد عطار سے روایت کیا ہے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابی ملیکہ سے انہوں نے حبیب فہری سے روایت کیا ہے کہ وہ مدینہ میں نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ لڑکا میرا ہاتھ اور میرا پیر ہے (یعنی اسی کے سبب سے مجھے قوت وطاقت ہے) حضرت نے حبیب سے فرمایا تو تم انہیں کے ساتھ لوٹ جاؤ کیونکہ عنقریب ان کا انتقال ہو جائے گا چنانچہ اسی سال ان کا انتقال ہو گیا۔ ابونعیم نے اس حدیث کو اکٹھا کر کے کہا ہے کہ بواسطہ ابن ابی ملیکہ کے حبیب بن مسلمہ سے مروی ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں مدینہ گئے جہاد کا ارادہ رکھتے تھے ان کے والد نے انہیں مدینہ میں چھوڑ دیا پھر مسلمہ نے نبیؐ سے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ اس کے سوا اور کوئی میرا لڑکا نہیں ہے جو میرے مال اسباب کی حفاظت کرے اور میرے گھر والوں کی خبر گیری کرے نبیؐ نے حبیب کو مسلمہ کے ہمراہ کر دیا اور فرمایا کہ شاید اسی سال تم ان کے دیکھنے سے محروم ہو جاؤ گے۔

چنانچہ اسی سال حبیب نے جہاد کیا۔ انہوں نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے بواسطہ داؤد عطار کے بن جریج سے ان کا حصہ آ کر نقل کیا ہے اور ان کا تذکرہ علیحدہ قائم کیا ہے حالانکہ اس میں شک نہیں کہ یہ حبیب مسلمہ کے بیٹے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۰۶۵۔ حضرت حبیبؓ بن مخنف

حضرت حبیبؓ بن مخنف غامدی۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ عمری ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں

ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے۔ صحیح وہی ہے جو عبدالرزاق نے ابن جریج سے انہوں نے عبدالکریم سے انہوں نے حبیب ابن مخنف سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ کے حضور میں عرفہ کے دن پہنچا حضرت فرمارہے تھے کہ تم جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے۔ یہ نہیں معلوم کہ ان لوگوں نے کیا جواب دیا پھر رسول اللہ نے فرمایا کہ ہر شخص پر واجب ہے کہ ایک بکری رجب میں قربانی کرے اور ایک بکری عید الضحیٰ میں بعض اوقات عبدالرزاق اس حدیث کی روایت میں ان کے والد کا ذکر نہ کرتے تھے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن جریج نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالکریم نے حبیب بن مخنف سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں عرفہ کے دن رسول اللہ کے حضور میں پہنچا پھر انہوں نے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔ اس حدیث کو ابن عون نے ابورملہ سے انہوں نے مخنف بن سلیم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں عرفہ کے دن رسول اللہ کے حضور میں گیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۶۶۔ حضرت حبیبؓ بن ابی مرضیہ

حضرت حبیبؓ بن ابی مرضیہ۔ عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کا صحابی ہونا نہیں جانتا مگر یہ حدیث ان سے اسی طرح روایت کی گئی ہے ان کی حدیث یہ ہے کہ نبی ﷺ نے خیبر میں ایک وبائی مقام میں قیام کیا خیبر کے لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ جس مقام میں اترے ہیں یہ وبائی مقام ہے اور اگر آپ مناسب سمجھیں تو بلندی پر اٹھ چلیں ان کی آب و ہوا اچھی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۶۷۔ حضرت حبیبؓ بن مروان

حضرت حبیبؓ بن مروان بن عامر بن ضباری بن حجبہ بن کابیہ بن حرقوص بن مازن بن مالک بن عمرو ابن تمیم تمیمی مازنی۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے نبیؐ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے کہا بغیض حضرت نے فرمایا کہ تم حبیب ہو پس آپ نے ان کا نام حبیب رکھ دیا۔ ابن کلبی نے ان کو ذکر کیا ہے اور کسی نے ان کا تذکرہ نہیں کیا۔

۱۰۶۸۔ حضرت حبیبؓ بن سلمہ

حضرت حبیبؓ بن سلمہ بن مالک اکبر بن وہب بن ثعلبہ بن وائلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک ابن نضر قریشی فہری کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن بعض لوگ ان کو حبیب دروب اور حبیب روم بھی کہتے ہیں اس وجہ سے کہ یہ رومیوں کے یہاں بہت جایا کرتے تھے اور ان سے فائدہ اٹھاتے تھے زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ حبیب بن مسلمہ ایک شریف شخص تھے انہوں نے نبیؐ سے سنا تھا انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ واقدی نے حبیب کے صحابی ہونے سے انکار کیا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے جزیرہ کی حکومت ان کے متعلق کی تھی جبکہ عیاض بن غنم کو وہاں سے معزول کیا پھر آرمینیہ اور آذربائیجان بھی انہیں کے متعلق کر دیا تھا بعد اس کے ان کو معزول کر دیا تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کو حضرت عمر نے حاکم نہیں بنایا بلکہ حضرت عثمان ؓ نے ان کو شام سے آذربائیجان بھیجا تھا اور سلمان بن ربیعہ باہلی کو کوفہ سے ان کی مدد کے لئے ساتھ کر دیا تھا پس کوفہ کے متعلق ان دونوں میں باہم

اختلاف ہوا ایک نے دوسرے کو دھمکایا سلمان کو لوگوں نے قتل کی دھمکی دی تو سلمان کے اصحاب نے کہا

فان تقتلوا سلمان نقتل حبیبکم وان ترحلوا نحوا بن عفان لرحل

اگر تم سلمان کو قتل کرو گے تو ہم تمہارے حبیب کو قتل کر دیں گے اور اگر تم حضرت عثمان کے پاس جاؤ گے تو ہم بھی ان کے پاس جائیں گے۔

یہ پہلا اختلاف تھا اور اہل عراق اور اہل شام کے درمیان میں واقع ہوا۔ اہل شام ان حبیب کی بہت تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ مستجاب الدعوات تھے۔ جب حضرت عثمان کا محاصرہ کیا گیا تو حضرت معاویہ نے ایک لشکر ان کی مدد کے لئے بھیجا تھا اس لشکر پر حبیب بن مسلمہ کو سردار بنایا تھا تا کہ یہ لوگ حضرت عثمان کی مدد کریں مگر جب حبیب بن مسلمہ مقام وادی قری میں پہنچے تو ان کو حضرت عثمان کی شہادت کی خبر ملی پس یہ واپس لوٹ آئے اور حضرت معاویہ کے ساتھ ان کی تمام لڑائیوں میں یعنی صفین وغیرہ میں رہے۔ انہیں حضرت معاویہ نے آرمینیہ پر حاکم بنا کے بھیجا تھا۔

چنانچہ وہیں ۴۲ ہجری میں ان کی وفات ہوئی ان کی عمر پچاس برس کی نہ تھی بعض لوگ کہتے ہیں ان کی وفات دمشق میں ہوئی۔ ابن وہب نے مکحول سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے فقہا سے پوچھا کہ کیا حبیب صحابی تھے انہوں نے اپنی لاعلمی ظاہر کی پھر میں نے ان کی قوم سے پوچھا تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ صحابی تھے واقدی نے کہا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حبیب بن مسلمہ کی عمر بارہ برس کی تھی انہوں نے نبیؐ کے ہمراہ کوئی جہاد نہیں کیا اور اہل شام کہتے ہیں کہ انہوں نے آپ کے ہمراہ جہاد کیا تھا۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن مسلم نے سعید بن عبدالعزیز سے انہوں نے سلیمان ابن موسیٰ سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے زیاد بن جاریہ سے انہوں نے حبیب بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے (ایک جہاد میں) جاتے وقت چوتھائی مال خیرات کیا اور لوٹتے وقت پانچواں حصہ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۶۹۔ حضرت حبیبؓ بن ملہ

حضرت حبیبؓ بن ملہ۔ بھائی ہیں ربیعہ بن ملہ کے رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ اسید بن ابی اناس کی حدیث میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۰۷۰۔ حضرت حبیبؓ بن وہب

حضرت حبیبؓ بن وہب۔ کنیت ان کی ابو جمعہ قاری اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام حبیب بن سباع ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں حبیب بن جبنذ۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے تو یہیں لکھا ہے اور ابونعیم اور ابوعمر نے ان کا ذکر حبیب بن سباع کے نام میں لکھا ہے اور ابن مندہ نے وہاں بھی لکھا ہے اور یہاں تو صرف ابن مندہ ہی نے لکھا ہے۔

۱۰۷۱۔ حضرت حبیبؓ بن یساف

حضرت حبیبؓ بن یساف۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے اور عبدان نے کہا ہے کہ یہ ایک شخص ہیں اہل بدر میں سے قدیم

الاسلام ہیں ان کی کوئی روایت ذکر نہیں کی گئی صرف حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا تھا کہ اگر تم اہل بدر میں سے نہ ہوتے تو میں تمہارے ساتھ ایسا کرتا) یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حضرت عمرؓ نے ان کو رجم کیا۔ ابن شاہین نے ان کو حای مہملہ کے باب میں ذکر کیا ہے حالانکہ ان کا نام خای معجمہ مضمومہ کے ساتھ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ خبیب کے ناموں میں سب سے پہلے کیا ہے خبیب بن اساف کے نام میں اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو یساف کہتے ہیں۔

۱۰۷۲۔ حضرت حبیبؓ بن ابی یسر

حضرت حبیبؓ بن ابی الیسر بن عمرو انصاری۔ صحابی ہیں۔ واقعہ حرہ میں شہید ہوئے ان کے دو بھائی تھے یزید اور عمیر یزید بھی اس واقعہ حرہ میں شہید ہوئے اور عمیر واقعہ جسر میں شہید ہوئے ان کا ذکر غسانی نے کیا ہے۔

۱۰۷۳۔ حضرت جبیؓ بن جاریہ ثقفی

حضرت جبیؓ بن جاریہ ثقفی۔ حلیف ہیں بنی زہرہ بن کلاب کے فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ طبری کا قول ہے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحق سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا جو لوگ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے ان میں قبیلہ ثقیف سے جبی بن حارثہ بھی ہیں انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ دارقطنی نے بیان کیا ہے کہ لکھنے والے نے ان کا نام اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حارثہ کے بیٹے ہیں واقدی نے بھی کہا ہے کہ جبی بن حارثہ اور طبری نے بھی ان کو اسی طرح ذکر کیا ہے اور ابومعشر نے ان کا نام یعلی بن جاریہ ثقفی بتایا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ صحیح وہی ہے جو ابن اسحق نے کہا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ان کے نام کو حرفوں میں ضبط نہیں کیا تا کہ پھر متغیر نہ ہوتا اور امیر ابونصر ابن ماکولا نے ان کو ذکر کیا ہے اور حروف میں بہت اچھی طرح ان کے نام کو ضبط کیا ہے ہم اس کو ذکر کرتے ہیں تا کہ اشتباہ جاتا رہے انہوں نے کہا ہے کہ جبی بائے مشددہ مواحدہ امالہ کی ہوئی کے ساتھ ہے پھر انہوں نے اس نام کے کئی آدمیوں کو ذکر کر کے کہا ہے کہ جبی بن حارثہ حلیف ہیں بنی زہرہ کے قبیلہ ثقیف سے ہیں یہ ابن اسحق کا قول ہے اس کی روایت ابراہیم بن سعد نے کی ہے اور یحییٰ بن سعید اموی نے ابن اسحق سے ان کا نام یا کے ساتھ نقل کیا اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ حارثہ کے بیٹے ہیں اور واقدی نے بھی کہا ہے کہ ان کا نام جبی ہے مگر انہوں نے کہا ہے کہ یہ جاریہ کے بیٹے ہیں اور طبری نے کہا ہے کہ ان کا نام حی ہے حائے مہملہ مفتوحہ اور ایک یائے مشددہ کے ساتھ بیٹے ہیں جاریہ ثقفی کے فتح مکہ کے دن اسلام لائے تمام لوگوں کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۱۰۷۴۔ حضرت حبیشؓ اسدی

حضرت حبیشؓ اسدی۔ اسد بن خزیمہ کے اولاد سے ہیں۔ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے بعد وفات نبی ﷺ کے بنی اسد میں خطبہ پڑھا تھا اور انہیں اسلام پر قائم رہنے کی ترغیب دی تھی جب کہ طلیحہ (نامی ایک شخص) ظاہر ہوا اور اس نے نبوت کا دعویٰ کیا یہ ابن اسحق کا قول ہے۔

۱۰۷۵۔حضرت حبیشؓ بن خالد

حضرت حبیشؓ بن خالد بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حرام بن حبشیہ بن کعب بن عمرو بعض لوگ ان کا نسب اس طرح بیان کرتے ہیں حبیش بن خالد بن حلیف بن منقذ بن ربیعہ منقذ کا ذکر نہیں کرتے یہ خزاعی ہیں کعبی ہیں۔کنیت ان کی ابوصخر ہے اور ابو خالد ہے ان کو بعض لوگ اشعر بھی کہتے ہیں اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ حبیش اشعر ہیں اور انہوں نے انکے نسب میں کچھ بڑھا دیا ہے اور کہا ہے حبیش بن خالد بن حلیف بن منقذ بن اصرم اور ابن ماکولا نے بھی ان کی موافقت کی ہے مگر انہوں نے اشعر خالد کا لقب قرار دیا ہے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے ان کا نام خنیس خاے معجمہ اور نون کے ساتھ نقل کیا ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے کنیت ان کی ابوصخر ہے یہ بھائی ہیں ام معبد کے اور ان کی حدیث کو انہیں نے روایت کیا ہے۔ہمیں خبر دی عمر بن محمد بن معمر بغدادی وغیرہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم بن حصین نے ہمیں ابوطالب یعنی محمد بن محمد نے خبر دی ہو کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن عبداللہ بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے بشر بن انس یعنی ابوالخیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو ہشام یعنی محمد بن سلیمان بن حکم بن ایوب بن سلمان بن زید بن ثابت بن یسار کعبی ربعی خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا ایوب بن حکم نے بیان کیا نیز ابوبکر کہتے تھے کہ ہم سے احمد بن یوسف بن تمیم بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو ہشام یعنی محمد بن سلمان نے قدیدی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا ایوب بن حکم نے حرام بن ہشام قدیدی سے انہوں نے اپنے والد ہشام بن حبیش سے انہوں نے ان کے دادا حبیش بن خالد صحابی رسول اللہ ﷺ سے نقل کر کے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت ابوبکر کے غلام عامر بن فہیرہ اور ان کے رہنما عبداللہ بن اریقط ہجرت کر کے مکہ سے چلے تو (اثنائے راہ میں) ان کا گزر (ام معبد خزاعیہ کے دونوں خیموں پر ہوا انہوں نے کھال کے خیمہ بنا لئے تھے انہیں کے سامنے وہ بیٹھی تھیں اور مسافروں کو) پانی پلاتی تھیں اور کھانا کھلاتی تھیں حضرت ابوبکر وغیرہ نے گوشت اور کھجوریں ام معبد سے مانگے تا کہ خرید لیں مگر وہاں کچھ نہ نکلا وہ لوگ محتاج ہو گئے تھے وہاں قحط پڑ گیا تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے خیمہ کے دراز سے ایک بکری دیکھی تو آپ نے پوچھا کہ اے ام معبد یہ بکری کیسی ہے ام معبد نے کہا کہ کمزور ہونے کے سبب سے یہ بکری گلہ سے پیچھے رہ گئی ہے حضرت نے فرمایا کہ کیا اس میں دودھ ہے ام معبد نے کہا کہ یہ بہت کمزور ہے اس میں دودھ کہاں حضرت نے فرمایا کیا تم اجازت دیتی ہو کہ میں اس بکری کا دودھ دوہوں ام معبد نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں اگر آپ اس میں دودھ دیکھیں تو دوہ لیں۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری کو منگوایا اور اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور اللہ عزوجل کا نام لیا اور اس کی بابت دعا کی پس اس کے تھنوں میں دودھ بھر آیا اور پھول گئے آپ نے ایک برتن منگوایا جس میں سب لوگ مل کر کھاتے تھے آپ نے اس میں دودھ دوہا یہاں تک کہ دودھ اس کے اوپر تک آ گیا پھر آپ نے وہ دودھ ام معبد کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئیں پھر آپ نے اپنے اصحاب کو پلایا یہاں تک کہ وہ بھی سیراب ہو گئے پھر سب کے بعد آپ نے پیا پھر آپ نے اسی برتن میں دوبارہ دھویا یہاں تک کہ پھر وہ برتن بھر گیا بعد اس کے وہ دودھ آپ نے ام معبد کے پاس چھوڑ دیا۔ام معبد نے اس کو بیچا اور آنحضرت ﷺ اور آپ کے ساتھ کے لوگ وہاں سے چل دیئے۔

تھوڑی دیر کے بعد ام معبد کا شوہر اپنی دبلی کمزور بکریوں کو لئے ہوئے آیا جو ایسی دبلی تھیں کہ ان کی ہڈیوں میں مغز بھی کم تھا جب ابو معبد (یعنی ام معبد کے شوہر) نے دودھ دیکھا تو تعجب سے کہا کہ اے ام معبد یہ دودھ تمہارے پاس کہاں سے آیا بکری بھی بہت دنوں کی جنی ہوئی ہے اور کوئی دوسرا دودھ والا جانور بھی گھر میں نہیں ہے ام معبد نے کہا نہیں واللہ (یہ کوئی بات نہیں ہے) بلکہ ایک مرد مبارک کا گزر ہم پر ہوا جس کا یہ حال تھا ابو معبد نے کہا کہ اے ام معبد کچھ اوصاف ان کے بیان کرو ام معبد نے کہا میں نے ایک مرد کو دیکھا جس کا حسن غالب تھا چہرہ چمکدار تھا خوش خلق تھا نہ ان کا پیٹ بڑا تھا اور نہ سر چھوٹا تھا جسم خوشبودار اور حسین تھا آنکھیں سیاہ تھیں اور پلکیں دراز تھیں اور آواز میں ایک خاص لہجہ تھا گردن لمبی تھی ڈاڑھی گھنی تھی ابرو خمدار اور دراز تھیں اگر وہ چپ ہوتے تو ان پر ایک ہیبت ہوتی تھی اور اگر وہ کلام کرتے تو ایک رونق ہوتی دور سے نہایت جمیل اور باہیبت معلوم ہوتے تھے اور قریب سے نہایت حسین اور شیریں کلام تھے باتیں بہت میٹھی ہوتی تھیں نہ کم سخن تھے اور نہ بہت باتیں کرنے والے تھے ان کی باتیں گویا موتی کی لڑیاں ہوتی تھیں میانہ قد تھے نہ دراز قامت اور نہ ایسے کہ کوئی شخص پستہ قدی کی وجہ سے ان کو حقیر سمجھے ایک درمیانی حالت تھی تین آدمی تھے تینوں میں وہی زیادہ تروتازہ اور صاحب قدر تھے ان کے کچھ رفیق تھے جو ان کے گھیرے رہتے ہیں جب وہ بات کرتے ہیں تو وہ لوگ چپ ہو کے ان کی بات سنتے ہیں اور اگر وہ کچھ حکم دیتے ہیں تو وہ لوگ فوراً اس کے حکم کی تکمیل کرتے ہیں مخدوم اور مطاع تھے ترش رو اور بے فیض نہ تھے ابو معبد نے کہا خدا کی قسم یہ وہی قریش کے شخص ہیں جن کا ذکر ہم سے مکہ میں کیا گیا تھا میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ ان کے ساتھ رہوں گا اور یقیناً میں ایسا کروں گا اگر مجھے کوئی سبیل اس کی ملی پھر ایک بلند آواز مکہ میں ظاہر ہوئی لوگ اس آواز کو سنتے تھے مگر آواز والے کو نہ دیکھتے تھے وہ یہ کہہ رہا تھا۔

جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ ۔۔۔ رفیقین قاالا خیمتی ام معبد
ہما نزلا ھابا لھدی و اھتدت بہ ۔۔۔ فقد فاز من امسی رفیق محمد
فیال قصی ماز وی اللہ عنکم ۔۔۔ بہ من فعال لا یجاری وسودد
لیھن بنی کعب مقام فتاتھم ۔۔۔ ومقعدھا للمومنین بمرصد
سلوا اختکم عن شاتھا وانا ئھا ۔۔۔ فانکم ان تسالوا الشاۃ تشھد
دعاھا بشاۃ حائل فتحلبت ۔۔۔ علیہ صریحا ضرۃ الشاۃ مزبد
فغادر ھا ھنا لدیھا لحالب ۔۔۔ یرددھا فی مصدر ثم مورد

جب حسان بن ثابت نے ان اشعار کو سنا تو انہوں نے اس ہاتف غیب کے جواب میں یہ اشعار کہے

لقد خاب قوم زال عنھم نبیھم ۔۔۔ وقدس من یسری الیھم ویغتدی
ترحل عن قوم فضلت عقولھم ۔۔۔ وحل علی قوم بنور مجدد
ھداھم بہ بعد الضلا لہ ربھم ۔۔۔ وارشدھم من یتبع الحق یرشد
وھل یستوی ضلال قوم تسفھوا ۔۔۔ عمایتھم و ھادبہ کل مھتد
وقد نزلت منہ علی اھل یثرب ۔۔۔ رکاب ھدی حلت علیھم باسعد
نبی یری مالا یری الناس حولہ ۔۔۔ ویتلو کتاب اللہ فی کل مسجد

وان قال فی یوم مقالة غائب فتصد يقها فی اليوم اوفی ضحی الغد

یہ حبیش پھر اسلام لائے اور فتح مکہ میں رسول اللہ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے فتح مکہ کے دن یہ اور کرز بن جابر شہید ہو گئے تھے۔ یہ دونوں خالد بن ولید کے سواروں میں تھے اور ان کے راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستہ میں چلے تھے پس مشرک ان کو مل گئے اور انہوں نے ان کو قتل کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۷۶۔ حضرت حبیشؓ بن شریح

حضرت حبیشؓ بن شریح کنیت ان کی ابوحفصہ، حبشی ہیں۔ اسحٰق بن سوید رملی نے ان کا ذکر صحابہ میں لکھا ہے۔ اہل فلسطین سے ہیں۔ جبرین میں رہتے تھے اور موسیٰ بن سہل نے ان کا ذکر تابعین میں لکھا ہے اور یہی صحیح ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت سے روایت کرتے ہیں ان سے علی بن ابی جملہ نے روایت کی ہے۔ حسان بن ابی معن نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا (ایک مرتبہ) میں اور تیس (۳۰) صحابی یکجا تھے ان لوگوں نے اذان دی اور اقامت کہی اور میں نے انہیں نماز پڑھائی اور بعد اس کے پوری حدیث ذکر کی ہے حسان نے ان کا نام حبیش بتایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الحاء والتاء

۱۰۷۷۔ حضرت حتاتؓ بن عمرو انصاری

حضرت حتاتؓ بن عمرو انصاری۔ بھائی ہیں ابوالیسر کے ان کے نام میں دو تاے فوقانیہ ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام حباب ہے دو باے موحدہ کے ساتھ ان کا ذکر حباب کے نام میں ہو چکا ہے۔

۱۰۷۸۔ حضرت حتاتؓ بن یزید

حضرت حتاتؓ بن یزید بن علقمہ بن حوی بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم تمیمی دارمی۔ نبی ﷺ کے حضور میں بنی تمیم کے وفد میں عطارد بن حاجب اور اقرع بن حابس وغیرہما کے ساتھ آئے تھے یہ سب لوگ اسلام لائے ابن اسحٰق نے اور کلبی نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور معاویہ بن ابی سفیان کے درمیان میں مواخات کرادی تھی جب حضرت معاویہ کو خلافت حاصل ہوئی تو حتات اور جاریہ بن قدامہ اور احنف بن قیس ان کے پاس گئے۔ یہ دونوں بھی قبیلہ بنی تمیم سے تھے۔ حتات حضرت عثمان کے دوستوں میں تھے اور جاریہ اور احنف حضرت علی کے اصحاب میں سے تھے حضرت معاویہ نے ان دونوں کو حتات سے زیادہ دیا تو حتات نے ان سے کہا کہ تم نے محرق (یعنی جلا دینے والے) اور مخذل (یعنی پریشان کرنے والے) کو مجھ پر فضیلت دی حضرت معاویہ نے کہا (میں نے فضیلت نہیں دی) بلکہ میں نے ان سے ان کا دین مول لیا ہے اور تم کو اس محبت پر چھوڑ دیا ہے جو تم کو حضرت عثمان کے ساتھ ہے حتات نے کہا مجھ سے بھی میرا دین مول لے لو جلا دینے والا انہوں نے جاریہ بن قدامہ کو کہا کہ انہوں نے ابن حضرمی کو جلا دیا تھا اور پریشان کرنے والا احنف بن قیس کو کہا کہ انہوں نے حضرت عائشہ اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لوگوں کو پریشان کر دیا تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حتات حضرت معاویہ کے پاس گئے اور انہیں کے یہاں وفات پائی اور حضرت معاویہ اس اخوت کے سبب سے ان کے وارث ہوئے حضرت معاویہ اس زمانہ میں خلیفہ

تھے۔ فرزدق نے اس معاملہ میں حضرت معاویہ سے مخاطب ہو کر یہ اشعار کہے تھے

ابوک وعمی یا معاوی اورثا تراثا فیحتا ز بالتراث اقاربه

فما بال میراث الحتات اکلته ومیراث صخر جامدلک زائبه

فلو کان هذا الامر فی جاهلية علمت من المرا القليل خلائبه

ولو کان فی دین سواذ اسننتم لنا حقنا اوغص بالما شاربه

الست اعز الناس قوما واسرة وامنعهم جارا اذا اضيم جابنه

وما ولدت بعد النبی واله کمثلی حصان فی الرجال يقاربه

وبینی الی جنب الثريا فناء ه ومن دونه البدر المضی ء کو اکبه

انا ابن الجبال الشم فی عدد الحصی وعرق الثری عرقی فمن ذايحسابه

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہمیں اور فخریہ اشعار میں یہ سب سے عمدہ کلام ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

باب الحاء والجیم

۱۰۷۹۔ حضرت حجاجؓ باہلی

حضرت حجاجؓ باہلی صحابی ہیں قواریری نے غندر سے انہوں نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حجاج بن حجاج باہلی کو اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہوئے سنا وہ صحابی تھے نبی ﷺ کے ایک صحابی سے جن کا نام مجھے ابن مسعود یاد پڑتا ہے۔ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہوتی ہے پس جب گرمی زیادہ پڑنے لگے تو لوگو نماز ظہر کو ٹھنڈے میں پڑھو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۰۸۰۔ حضرت حجاجؓ بن حارث

حضرت حجاجؓ بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قریشی سہمی۔ انہوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور احد کے بعد مدینہ منورہ لوٹ کر آئے تھے ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ یہ حقیقی بھائی ہیں سائب اور عبداللہ اور ابوقیس فرزندان حارث کے اور عبداللہ بن حذافہ بن قیس سہمی کے چچازاد بھائی ہیں عروہ بن زبیر نے اور زہری نے اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ حجاج بن حارث سہمی جنگ اجنادین میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے لکھا ہے کہ یہ حجاج بیٹے ہیں قیس بن عدی کے۔

۱۰۸۱۔ حضرت حجاجؓ بن عامر ثمالی

حضرت حجاجؓ بن عامر ثمالی۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ ان سے خالد بن معدان اور شرحبیل ابن مسلم نے روایت کی ہے۔ ثور نے خالد بن معدان سے انہوں نے حجاج بن عامر ثمالی سے جو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے اور عبداللہ بن عامر ثمالی سے کہ وہ بھی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے روایت کی ہے کہ ان دونوں نے حضرت عمر بن خطابؓ کے ہمراہ نماز پڑھی حضرت عمر نے سورۃ اذا السماء انشقت پڑھی اور اس میں سجدہ کیا اور شرحبیل بن مسلم نے ان سے روایت کی ہے اور یہ اصحاب نبیؐ سے تھے

انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے کثرت سوال اور مال کے ضائع کرنے سے بچو اور مال کا دینا بہتر ہے اس کے روکنے سے روکنا بہت برا ہے اور تنگی معیشت پر خدا کو ملامت نہ کرے اور خیرات کرنے میں ابتدا اس شخص سے کرو جس کی تم عیال داری کرتے ہو۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ حجاج بن عامر ثمالی بعض لوگ ان کو حجاج بن عبداللہ ثمالی کہتے ہیں اور بعض لوگ نصری کہتے ہیں شام میں رہتے تھے۔ ان سے صرف ایک حدیث بواسطہ اہل حمص کے مروی ہے۔ ان سے شرحبیل بن مسلم نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ کثرت سوال سے بچو الخ پس ابوعمر نے حجاج بن عامر ثمالی کو اور حجاج بن عبداللہ نصری کو ایک کر دیا ہے جن کا ذکر اس کے بعد کے تذکرہ میں آئے گا اور ابونعیم نے ان دونوں کے درمیان میں فرق کیا ہے اور ان دونوں کے تذکرہ علیحدہ قائم کئے ہیں احمد بن محمد بن عیسیٰ نے بھی اپنی تاریخ میں اسی کے موافق لکھا ہے اور کہا ہے کہ حجاج بن عامر ثمالی صحابی ہیں۔ مجھے ان کے بعض اولاد کے دیکھنے والوں نے حمص میں خبر دی تھی۔ بعد اس کے حجاج بن عبداللہ ثمالی کا ذکر کیا ہے ان سے ابوسلام اسود نے روایت کی ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا اور آپ کے ساتھ حجۃ الوداع میں حج کیا تھا ابواحمد عسکری نے بھی اسی کے موافق لکھا ہے۔ انہوں نے کہا ہے حجاج بن عبداللہ نصری ثمالی بعض لوگ ان کو حجاج بن عامر ثمالی کہتے ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا نظر کا لگ جانا برحق ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور عمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۸۲۔ حضرت حجاجؓ بن عبداللہ نصری

حضرت حجاجؓ بن عبداللہ نصری۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبید بن یعیش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن یعلی نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے روایت کر کے خبر دی نیز ابونعیم کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد مقری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ حضرمی نے خبر دی نیز ابونعیم کہتے تھے ہم سے ابوعمر بن حمدان نے وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن سفیان نے خبر دی ان دونوں نے کہا ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابواسامہ نے عبدالرحمٰن بن یزید سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مکحول نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حجاج ابن عبداللہ نصری نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (غازیوں کو کچھ بطور) انعام دینا درست ہے رسول اللہ ﷺ نے انعام دیا ہے عبدالرحمٰن بن ابی حاتم نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوذرعہ سے پوچھا گیا کہ یہ روایت صحیح ہے انہوں نے کہا میں اس کی وجہ نہیں جانتا ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۸۳۔ حضرت حجاجؓ بن علاط

حضرت حجاجؓ بن علاط بن خالد بن نویرہ بن حنثر بن ہلال بن عبید بن ظفر بن سعد بن عمرو بن تیم بن بہز بن امرالقیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور سلمی ثم البہزی کنیت ان کی ابوکلاب اور بعض لوگ کہتے ہیں ابومحمد اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبداللہ مدینہ میں رہتے تھے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے انہوں نے وہاں ایک مسجد بنائی تھی اور ایک گھر بنایا تھا وہ انہیں کے نام سے مشہور ہے یہ والد ہیں نصر بن حجاج کے جن کو حضرت عمر بن خطاب ؓ نے جلاوطن کر دیا تھا جب انہوں نے ایک عورت کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا

هل من سبيل الى خمر فاشربها ام هل سبيل الى نصر بن حجاج

کیا کوئی سبیل شراب ملنے کی ہے کہ میں اس کو پیوں کیا کوئی سبیل نصر بن حجاج کے ملنے کی ہے۔
نصر بن حجاج بہت حسین تھے۔ حجاج اسلام لائے اور ان کا اسلام اچھا ہوا خیبر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے ان کے اسلام کا سبب یہ ہوا کہ یہ اپنی قوم کے سواروں کے ساتھ مکہ کی طرف گئے تھے ایک خوفناک جنگل میں انہیں شام ہوگئی ان سے ان کے ساتھ والوں نے کہا کہ ابو کلاب اٹھو اور اپنی اصحاب کی حفاظت کرو چنانچہ حجاج بن علاط کھڑے ہو گئے اور اپنے اصحاب کے گرد گشت کرنے لگے ان کی پاسبانی کرتے جاتے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ میں اپنی جان کی اور اپنے ساتھیوں کے جان کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس جن سے جو اس جنگل میں ہو یہاں تک کہ میں اور میرے ساتھی صحیح سلامت لوٹ جائیں پس انہوں نے ایک کہنے والے کو سنا کہ وہ کہہ رہا ہے **یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذو من اقطار السموات والارض فانفذ والا تنفدون الا بسلطان** پھر جب یہ مکہ پہنچے تو انہوں نے جماعت قریش کو اس کی خبر دی ان لوگوں نے ان سے کہا کہ تم بے دین ہو گئے ہو واللہ اے ابو کلاب یہ تو اسی کلام کا ایک ٹکڑا ہے جو محمد کہا کرتے ہیں کہ ان پر نازل ہوا ہے انہوں نے کہا واللہ میں نے اس کو سنا ہے اور میرے ساتھ والوں نے سنا ہے بعد اس کے یہ اسلام لے آئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا تو حجاج بن علاط نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں میرا کچھ مال ہے اور وہیں میری بیوی بھی ہے میں چاہتا ہوں کہ وہاں جاؤں تو کیا مجھے اس بات کی اجازت ہے کہ میں آپ کی کچھ برائی بیان کردوں یا کچھ کہہ دوں۔
ہمیں عبید اللہ ابن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ محمد بن اسحق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے بعض اہل مدینہ نے بیان کیا کہ جب حجاج بن علاط سلمی اسلام لائے تو خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! مکہ میں کچھ مال میرا تاجروں کے پاس ہے اور کچھ مال میری بی بی ام شیبہ بنت ابی طلحہ کے پاس ہے جو بنی عبدالدار کی بہن ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر وہ لوگ میرے اسلام سے واقف ہو جائیں گے تو میرا مال ہضم کرلیں گے پس آپ مجھے اجازت دیجئے کہ وہاں جاؤں شاید اپنا مال لے آؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں اجازت دی پھر انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہاں مجھے یہ بھی ضرورت ہے کہ کچھ کہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو تم کو اجازت ہے۔
چنانچہ حجاج گئے وہ کہتے تھے کہ جب میں (مقام) ثنیہ بیضا میں پہنچا تو وہاں قریش کے کچھ لوگ ملے جو خبروں کا تجسس کر رہے تھے جب انہوں نے مجھے دیکھا تو کہا کہ یہ حجاج ہیں ان کے پاس کچھ خبر ہوگی میں نے کہا کہ اس شخص (یعنی محمد ﷺ) کو تو بہت بڑی شکست ہوگئی تم نے سنا ہوگا اور اس کے اصحاب بھی مقتول ہوگئے اور محمد قید کر لئے گئے لوگوں نے کہا کہ ہم ان کو قتل نہ کریں گے ان کو مکہ لیجائیں گے اور وہاں سب لوگوں کے سامنے قتل کریں گے پھر ہم مکہ پہنچے تو ان لوگوں نے مکہ میں شور مچادیا کہ یہ حجاج آئے ہیں اور خبر لائے ہیں کہ محمد قید کر لئے گئے اب صرف اس بات کا انتظار ہے کہ وہ یہاں لائے جائیں اور تم لوگوں کے سامنے قتل کیے جائیں میں نے کہا کہ تم لوگ میرا مال جمع کر دو میں خیبر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں محمد کا مال لوٹا گیا ہے اس کو مول لوں گا قبل اس کے کہ تاجر لوگ وہاں پہنچیں چنانچہ ان سب لوگوں نے اچھی طرح میرا مال جمع کر دیا اور میں نے اپنی بی بی سے بھی کہا کہ میرا مال لاؤ تا کہ میں خیبر جاؤں اور وہاں سے سستا مال خرید لاؤں اس نے بھی میرا مال مجھے دے دیا جب اس خبر کا مکہ میں بہت چرچا ہوا تو عباس میرے پاس آئے اس وقت میں ایک تاجر کے خیمہ میں کھڑا ہوا تھا وہ نہایت شکستہ خاطر اور رنجیدہ میرے

پاس آ کے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ اے حجاج یہ خبر کیسی ہے میں نے کہا کہ آپ ٹھہر جایئے مجھ سے خلوت میں ملیے۔ چنانچہ وہ میرے پاس آئے اور کہا کہ اے حجاج تمہارے پاس کیا خبر ہے میں نے کہا میرے پاس واللہ وہ خبر ہے جو آپ کو خوش کردے گی میں نے واللہ آپ کے بھتیجے کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ اللہ نے خیبر ان پر فتح کر دیا اور وہاں کے بہت سے لوگ مقتول ہوئے اور ان کے مال آپ کے بھتیجے کو اور ان کے اصحاب کو ملے اور میں نے ان کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ انہوں نے خیبر کی شہزادی (حضرت ام المومنین صفیہ) سے نکاح کیا ہے اور میں تو مسلمان ہوں یہاں صرف اپنا مال لینے آیا ہوں پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹ جاؤں گا آپ اس خبر کو تین دن تک مخفی رکھیے گا ورنہ مجھے خوف ہے کہ میرا تعاقب کیا جائے گا بعد اس کے میں چل دیا جب تیسرا دن ہوا تو حضرت عباس نے اپنا لباس پہنا اور خوشبو لگائی بعد اس کے عصا لے کر مسجد میں گئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا قریش کے لوگوں نے ان کو دیکھا تو کہا کہ اے ابوالفضل تم اس سخت مصیبت پر ایسی سنگ دلی کرتے ہو حضرت عباس نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم خیبر فتح ہو گیا اور محمد اور ان کے اصحاب کو مل گیا اور محمد نے وہاں کی شہزادی سے نکاح کیا ہے ان لوگوں نے پوچھا کہ تم سے یہ خبر کس نے بیان کی حضرت عباس نے کہا حجاج بن علاط نے وہ تو مسلمان ہو گئے ہیں اور انہوں نے محمد کے دین کی پیروی کر لی ہے یہاں وہ صرف اپنا مال لینے آئے تھے وہ پھر وہیں لوٹ جائیں گے کفار قریش نے یہ سن کے بہت واویلا کیا) کہا کہ اے خدا کے بندو دیکھو وہ خدا کا دشمن ہمیں دھوکہ دے گیا پھر تھوڑے ہی دنوں کے بعد (فتح خیبر کی) خبر ان لوگوں کو پہنچ گئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۸۴۔ حضرت حجاج ؓ بن عمرو

حضرت حجاج ؓ بن عمرو بن غزیہ بن ثعلبہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی ثم من بنی مازن بن النجار۔ بخاری نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں ان سے عکرمہ مولی ابن عباس نے اور کثیر بن عباس وغیرہما نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسماعیل بن عبید اللہ اور ابراہیم بن محمد اور ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورۃ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں روح بن عبادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے حجاج بن صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے عکرمہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حجاج بن عمرو نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص (کسی پرند کے پر) توڑ ڈالے یا (اس کو) لنگڑا کر دے وہ احرام سے باہر ہو جاتا ہے اور اس کے اوپر دوسرا حج فرض ہوتا ہے میں نے یہ روایت ابن عباس سے اور ابو ہریرہ سے بیان کی انہوں نے کہا کہ حجاج نے سچ کہا اس حدیث کو معمر نے اور معاویہ بن سلام نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن رافع سے انہوں نے حجاج ابن عمرو سے روایت کیا ہے اور بخاری نے کہا ہے کہ یہ بہت صحیح ہے ان سے کثیر بن عباس نے تہجد کی حدیث روایت کی ہے یہی ہیں جنہوں نے مروان کو حضرت عثمان ؓ کے محاصرہ کے زمانے میں مارا یہاں تک کہ وہ گر پڑا تھا ان کے مولی ابو حفصہ نے ان کو اس بات پر امادہ کیا تھا یہ اس زمانہ میں زیادہ سمجھ نہ رکھتے تھے۔ حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے اور لڑتے وقت لوگوں سے کہتے تھے کہ اے گروہ انصار کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جب ہم اپنے پروردگار سے ملیں تو اس سے کہیں کہ انا اطعنا سادتنا و کبراء انا فاضلونا السبیلا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۸۵۔ حضرت حجاج ؓ ابو قابوس

حضرت حجاج ؓ ۔ کنیت ان کی ابو قابوس۔ سماک بن حرب نے قابوس بن حجاج سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی شخص میرا مال لیتا ہو تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ تم اس کو نصیحت کرو اور ہٹا دو۔ ابن قانع نے ایسا ہی کہا ہے کہ حالانکہ یہ وہم ہے۔ صحیح نام ان کا مخارق ہے کنیت ان کی ابو قابوس ہے۔ انشاء اللہ تعالی مخارق کے نام میں ان کا ذکر کیا جائے گا۔

۱۰۸۶۔ حضرت حجاج ؓ بن قیس

حضرت حجاج ؓ بن قیس بن عدی سہمی۔ چچا ہیں عبداللہ بن حذافہ سہمی کے انہوں نے عبداللہ بن حذافہ اور ان کے بھائی قیس بن حذافہ کے ہمراہ حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ حجاج بن حارث بن قیس قریشی اور کہا ہے کہ میں ان کو وہی حجاج سمجھتا ہوں جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے یعنی سہمی۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے ان کو حجاج بن حارث بن قیس سہمی کے علاوہ سمجھا ہے جن کا ذکر ہم کر چکے۔ حالانکہ یہ بلاشک وہی ہیں چونکہ ابن مندہ نے ان کے والد حارث کا ذکر نہ دیکھا لہٰذا انہوں نے ان کو اور کوئی سمجھ لیا اور ابونعیم نے دونوں تذکروں سے ان کے والد کا ذکر حذف نہیں کیا اور دونوں تذکروں میں ابن زبیر اور زہری اور ابن اسحٰق سے ایک ہی مضمون یعنی ان کا ہجرت کرنا اور اجنادہ دین میں شہید ہونا روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم اس میں شک نہیں کہ ان کے والد حارث کا نام حذف ہو گیا ہے حجاج بن حارث کے نام میں اس کی بحث ہو چکی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۰۸۷۔ حضرت حجاج ؓ بن مالک

حضرت حجاج ؓ بن مالک بن عویمر بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم بن افصی سلمی اور بعض لوگ ان کو حجاج بن عمرو اسلمی کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول صحیح ہے یہ مدنی ہیں۔ مقام عرج میں فروکش تھے ان سے صرف ایک مختلف فیہ حدیث مروی ہے کہ سفیان بن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حجاج سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ حق [1] رضاعت مجھ سے کیونکر ادا ہو سکتا ہے حضرت نے فرمایا کہ ایک غلام یا ایک لونڈی کے دینے سے اور لوگوں نے سفیان کی مخالفت کی ہے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حاتم بن اسماعیل نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حجاج بن حجاج اسلمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے انہوں نے رسول اللہ سے پوچھا پھر انہوں نے اسی حدیث کو ذکر کیا۔

---

[1] اہل عرب کا دستور تھا کہ جب بچہ کا دودھ چھڑاتے تھے تو مرضعہ کو اس کی مقررہ اجرت کے علاوہ بھی کچھ دیتے تھے تا کہ اس کا حق ادا ہو جائے اسی کے متعلق انہوں نے پوچھا کہ کیا چیز دینا چاہیے جس میں پوری طرح حق ادا ہو جائے۔

پس انہوں نے عروہ اور حجاج اسلمی کے درمیان میں حجاج ابن حجاج کو بڑھادیا ہے۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نفیلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابومعاویہ نے خبر دی نیز ابوداؤد کہتے تھے کہ ہم سے ابن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن ادریس نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حجاج بن حجاج سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ حق رضاعت مجھ سے کیونکر ادا ہوسکتا ہے آپ نے فرمایا ایک غلام یا ایک لونڈی کے دینے سے۔ نفیلی نے بھی حجاج بن حجاج اسلمی کہا ہے یہ الفاظ انہیں کے تھے۔ معمر اور ثوری اور ابن جریج اور لیث بن سعد اور عبداللہ بن نمیر اور یحییٰ قطان وغیرہم نے بھی حاتم بن اسماعیل کی موافقت کی ہے انہوں نے سند میں حجاج بن حجاج کا ذکر کیا ہے۔ اور ابن عیینہ کی حدیث غلط ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۸۸۔ حضرت حجاج رضی اللہ عنہ بن مسعود

حضرت حجاج رضی اللہ عنہ بن مسعود۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور انہوں نے بواسطہ ابوداؤد طیالسی کے شعبہ سے انہوں نے حجاج بن حجاج اسلمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ کے ایک صحابی سے جن کو میں حجاج بن مسعود سمجھتا ہوں روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب گرمی زیادہ پڑنے لگے تو نماز ٹھنڈک میں پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ہمیں ابویاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ ابن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے حجاج بن حجاج سے سنا وہ ان لوگوں کے امام تھے اپنے والد سے نقل کرتے تھے ان کے والد نے رسول اللہؐ کے ہمراہ حج کیا تھا وہ نبیؐ کے ایک صحابی سے نقل کرتے تھے حجاج کہتے تھے میں ان صحابی کا نام عبداللہ سمجھتا ہوں وہ نبیؐ سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے پیدا ہوتی ہے الی آخر الحدیث اور اس حدیث کو ابوداؤد طیالسی نے شعبہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں ان کو ابن مسعود سمجھتا ہوں اور قواریری نے محمد بن جعفر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں ان کو عبداللہ بن مسعود سمجھتا ہوں۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے ابوعبداللہ بن مندہ کے حق میں انصاف نہیں کیا کیونکہ ابن مندہ نے حجاج بن مسعود کا تذکرہ لکھ کے کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور صحیح وہ ہے جو اس کے بعد مذکور ہوگا اور انہوں نے قواریری کی حدیث ذکر کردی ہے پس ان پر کوئی اعتراض باقی نہ رہا ابن مندہ نے اس بات میں شک نہیں کیا کہ حجاج بن مسعود کی صرف ایک روایت ہے اور اس حدیث کو انہوں نے صرف اس واسطے پیش کیا ہے کہ اس میں حجاج بن حجاج نے اپنے والد کو صحابی بتایا ہے اور اس تذکرہ میں کہا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ہمراہ حج کیا تھا پس اس لئے انہوں نے اس حدیث کو پیش کیا ورنہ نفس حدیث سے کچھ مطلب نہیں ہے اور جوان کو یہ خیال ہوا کہ لوگ اس کو وہم سمجھیں گے لہٰذا انہوں نے کہہ دیا کہ یہ وہم ہے ابن مندہ نے اس حدیث کے دو ترجمے لکھے ہیں ایک یہ ہے اور دوسرا حجاج باہلی کا ہے اس میں ابونعیم نے ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۱۰۸۹۔ حضرت حجاج ؓ بن منبہ

حضرت حجاج ؓ بن منبہ بن حجاج بن حذیفہ بن عامر سہمی۔ ابن قانع نے اپنی سند سے ابراہیم بن منبہ بن حجاج سہمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو تم دیکھو کہ ابوبکر و عمر کا ذکر بری طرح کررہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ دین اسلام کے سوا اور کسی دین کو چاہتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو علی غسانی نے لکھا ہے۔

۱۰۹۰۔ حضرت حجر ؓ بن ربیعہ

حضرت حجر ؓ بن ربیعہ بن وائل۔ والد ہیں وائل بن حجر حضرمی کے ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے اس میں اعتراض ہے ہشیم نے عبدالجبار بن وائل بن حجر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشانی اور ناک کے بل سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ابوعمر نے کہا ہے کہ اگر یہ قول وہم نہیں ہے تو یہ حجر صحابی ہیں اور اگر یہ قول غلط ہے تو یہ حدیث ان کے بیٹے وائل کی ہوگی ان کے صحابی ہونے میں اختلاف نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس حدیث میں ان کے دادا کا ذکر وہم ہے اور غلط ہے یہ حدیث وائل اور ان کے بیٹے کی حدیث کی روایت سے مشہور ہے۔ واللہ اعلم

۱۰۹۱۔ حضرت حجر ؓ ابوعبداللہ

حضرت حجر ؓ۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے (ایک مرتبہ) نماز پڑھی (تو تسبیحات وغیرہ میں نے بلند آواز سے کہیں) آپ نے فرمایا کے اے حجر اللہ کو سناؤ اور مجھے نہ سناؤ۔ غسانی نے ابن قانع سے ان کا تذکرہ نقل کیا ہے۔

۱۰۹۲۔ حضرت حجر ؓ عدوی

حضرت حجر ؓ عدوی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ انہوں نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی سے انہوں نے قاسم ابن دینار سے انہوں نے اسحٰق بن منصور سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے حجاج بن دینار سے انہوں نے حکم بن جحل سے انہوں نے حجر عدوی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر ؓ سے فرمایا کہ ہم نے عباس کی زکوٰۃ لے لی۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعیسیٰ نے اپنی کتاب جامع میں اسی سند سے جس کو ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اس میں اس قدر بات زیادہ ہے کہ حجر عدوی نے حضرت علی سے روایت کی اور ترمذی نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سعید بن منصور سے انہوں نے اسماعیل بن زکریا سے انہوں نے حجاج بن دینار سے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے حجیہ بن عدی سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ حضرت عباس نے رسول اللہ ؐ سے درخواست کی کہ میرا صدقہ قبل از وقت لے لیا جائے حضرت نے انہیں اس کی اجازت دے دی ابوعیسیٰ نے کہا ہے کہ اسماعیل بن زکریا کی حدیث جو حجاج سے مروی ہے میرے نزدیک صحیح ہے اس حدیث سے جو اسرائیل نے حجاج بن دینار سے روایت کی ہے۔ واللہ اعلم

۱۰۹۳۔ حضرت حجرؓ بن عدی

حضرت حجرؓ بن عدی بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین بن حارث بن معاویہ بن نور بن مرتع بن معاویہ بن کندہ کندی۔ یہ حجر الخیر کے نام سے مشہور ہیں۔ بیٹے ہیں ادبر کے ان کے والد عدی کو ادبر اس سبب سے کہتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ بھاگے جا رہے تھے ان کے سر میں کسی نے نیزہ مار دیا تھا اسی وجہ سے ان کو لوگ ادبر کہنے لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہ اور ان کے بھائی ہانی حاضر ہوئے تھے اور جنگ قادسیہ میں شریک تھے۔ فضلائے صحابہ میں تھے۔ جنگ صفین میں قبیلہ کندہ کے سپہ سالار تھے اور نہروان میں لشکر کے میسرہ پر تھے اور جنگ جمل میں بھی حضرت علی کے ساتھ تھے مشاہیر صحابہ سے ہیں۔ جب زیاد عراق کا حاکم ہوا اور اس نے سختی اور بدچلنی شروع کی تو حجر نے اس کی بیعت واپس کر دی اور حضرت معاویہ کی بیعت انہوں نے واپس نہ کی تھی۔ شیعان [1] علی ؑ کی ایک جماعت ان کی پیرو ہوگئی ایک دن تاخیر نماز کی بابت انہوں نے اور ان کے اصحاب نے زیاد پر طعن وتشنیع کی تو زیاد نے ان کی شکایت حضرت معاویہ کو لکھ بھیجی حضرت معاویہ نے لکھا کہ ان کو مع ان کے اصحاب کے میرے پاس بھیج دو۔

چنانچہ زیاد نے سب لوگوں کو وائل بن حجر حضرمی کے ساتھ بھیج دیا ان کے ساتھ بڑی جماعت تھی جب یہ مقام مرج عذرا میں پہنچے تو انہوں نے کہا کہ میں پہلا مسلمان ہوں جو اس مقام میں تکبیر کہتا ہوں پھر یہ اور ان کے اصحاب عذرا نامی قریہ میں جو دمشق کے پاس ہے اترے حضرت معاویہ نے ان سب کے قتل کا حکم دیا مگر حضرت معاویہ کے اصحاب نے بعض لوگوں کی سفارش کی وہ چھوڑ دیئے گئے اور حجر اور ان کے ساتھ چھ آدمی قتل کر دیئے گئے اور چھ آدمی چھوڑ دیئے گئے جب لوگوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اس کے کہا کہ اگر تم میری طرف کسی ایسی بات کا گمان نہ کرتے جو مجھ میں نہیں ہے (یعنی بزدلی کا) تو بے شک میں ان دونوں رکعتوں کو طول دیتا بعد اس کے انہوں نے کہا کہ میرے ہتھیار نہ اتارنا اور میرے خون کو نہ دھونا میں (قیامت کے دن) معاویہ سے اسی حال میں ملوں گا جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حجر کے ساتھ زیاد کی اس بدسلوکی کی خبر ملی تو انہوں نے عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا کہ خدا کے لئے حجر اور ان کے اصحاب کی بے حرمتی نہ کرنا مگر عبدالرحمٰن ایسے وقت میں پہنچے کہ وہ قتل ہو چکے تھے۔

تو عبدالرحمٰن نے حضرت معاویہ سے کہا کہ ابوسفیان تو حجر اور ان کے اصحاب کے ساتھ بہت بردباری کیا کرتے تھے یہ بات تم میں کیوں نہ ہوئی تم نے ان کو قید کیوں نہ کر دیا یا کسی وبائی مقام میں کیوں نہ بھیج دیا حضرت معاویہ نے کہا اس وقت میری قوم میں تمہارے ایسے (نیک مشورہ دینے والے) لوگ نہ تھے عبدالرحمٰن نے کہا خدا کی قسم اب اہل عرب نہ تم کو حلیم سمجھیں گے اور نہ صاحب عقل تم نے ایسے لوگوں کو قتل کر دیا جو مسلمان تھے اور تمہارے پاس قید کر کے بھیجے گئے تھے حضرت معاویہ نے کہا میں کیا کرتا زیاد نے مجھے ان کے بہت سخت حالات لکھے تھے اور لکھا تھا کہ یہ لوگ ایسا رخنہ ڈالنا چاہتے ہیں جو پھر بند نہ ہو سکے گا۔ جب حضرت معاویہ مدینہ میں آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے حضرت عائشہ نے سب سے پہلے حجر کے قتل کے متعلق ان سے طویل گفتگو کی حضرت معاویہ نے کہا کہ میرا اور حجر کا معاملہ چھوڑ دیجئے یہاں تک کہ ہم دونوں اپنے پروردگار کے یہاں ملیں۔ نافع کہتے

---

[1] شیعان علی سے وہ لوگ مراد ہیں جو حضرت علی مرتضیٰ کے ساتھ رہتے تھے فرقہ روافض۔

تھے کہ حضرت ابن عمر بازار میں تھے جب ان کو حجر کی وفات کی خبر ملی تو ان سے صبر نہ ہو سکا اٹھ کھڑے ہوئے اور رونے کی آواز ان سے بلند ہوگئی۔ محمد بن سیرین سے قتل کے دو رکعت نماز پڑھنے کا مسئلہ پوچھا گیا انہوں نے کہا ان دونوں رکعتوں کو حجر اور خبیب نے پڑھا ہے اور یہ دونوں بڑے فاضل تھے۔ حسن (بصری) حجر اور ان کے اصحاب کے قتل کو بڑا حادثہ سمجھتے تھے۔

ربیع بن زیاد حارثی کو جو حضرت معاویہ کی طرف سے خراسان کے حاکم تھے حجر کے قتل کی خبر پہنچی تو انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ ربیع کے لئے اگر تیرے پاس بھلائی ہو تو اسے اپنی طرف اٹھا لے اور جلدی کر چنانچہ وہ اس مقام سے ہٹنے نہیں پائے کہ ان کی وفات ہوگئی۔ حجر کا وظیفہ دو ہزار پانچ سو تھا ان کا قتل ۵۱ ہجری میں ہوا ان کی قبر مقام عذرا میں مشہور ہے۔ مستجاب الدعوت تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۹۴۔ حضرت حجرؓ بن عنبس

حضرت حجرؓ بن عنبس۔ بعض لوگ ان کو ابن قیس کہتے ہیں کنیت ان کی ابو العنبس ہے کوفی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کی کنیت ابو السکن ہے انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور اسی زمانہ میں انہوں نے (ایک مرتبہ) خون پیا تھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہیں مگر آپ کی زندگی ہی میں آپ پر ایمان لے آئے تھے۔ ان کی روایت حضرت علی بن ابی طالب اور وائل بن حجر سے ہے۔ حضرت علی کے ہمراہ جنگ جمل اور صفین میں شریک تھے۔ ان سے موسیٰ بن قیس حضرمی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبیؐ سے حضرت فاطمہ کی خواستگاری کی مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (منظور نہیں کیا اور حضرت علی سے) فرمایا کہ اے علی کیا تم اس کو منظور کرتے ہو۔ اس حدیث کو عبداللہ بن داؤد حربی نے موسیٰ بن قیس سے روایت کیا ہے انہوں نے ان کا نام حجر بن قیس بتایا ہے اور اتنی بات زیادہ روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا اے علی کیا تم اس کو منظور کرتے ہو) بشرطیکہ فاطمہ سے عمدہ معاشرت کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۹۵۔ حضرت حجرؓ والد مخشی

حضرت حجرؓ والد مخشی۔ یہ والد ہیں مخشی کے۔ عبدان نے ان کو اسی طرح ذکر کیا ہے حالانکہ ان کا نام حجیر ہے اور اسی نام میں لوگوں نے ان کا ذکر لکھا ہے ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۰۹۶۔ حضرت حجرؓ بن نعمان

حضرت حجرؓ بن نعمان بن عمرو بن عرفجہ بن عاتک بن امرالقیس بن ذہل بن معاویہ بن حارث اکبر۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے اور اسلام لائے۔ انکے بیٹے صلت بن حجر کا وظیفہ دو ہزار پانچ سو تھا۔ یہ ابن شاہین کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۹۷۔ حضرت حجرؓ بن یزید

حضرت حجرؓ بن یزید بن سلمہ بن مرہ بن حجر بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین کندی۔ ان کو لوگ حجر شر کہتے ہیں اس سبب سے

کہ یہ (پہلے) بہت شریر تھے اور حجر بن عدی ادبر کو حجر الخیر کہتے تھے یہی ان دونوں کے درمیان میں مابہ الامتیاز ہے۔ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے تحکیم کے گواہوں میں ایک یہ بھی تھے حضرت علی کی طرف تھے۔ حضرت معاویہ نے انہیں آرمینیہ کا حاکم بنایا تھا۔ ان کے بیٹے عائذ شریف تھے انہوں نے عبدالرحمن بن محمد بن اشعث کو طمانچہ مارا تھا۔ قبیلہ کندہ کو تو اس پر غصہ نہیں آیا مگر قبیلہ ہمدان کے لوگ اس پر بگڑے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن شاہین سے نقل کیا ہے۔ کلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔

۱۰۹۸۔ حضرت جِنّ رضی اللہ عنہ

حضرت جن رضی اللہ عنہ۔ آخر میں نون ہے۔ بیٹے ہیں مرقع بن سعد بن عبدالحارث بن حارث بن عبدالحارث ازدی غامدی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے یہ ہشام کلبی کا قول ہے۔

۱۰۹۹۔ حضرت جحیر رضی اللہ عنہ بن ابی اہاب

حضرت جحیر رضی اللہ عنہ بن ابی اہاب۔ بضم حاء۔ تصغیر ہے حجر کی۔ یہ جحیر بیٹے ہیں ابواہاب تمیمی کے حلیف ہیں بنی نوفل کے صحابی ہیں۔ ان سے ان کی لونڈی ماریہ نے زید بن عمرو بن نفیل کا قصہ نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۱۱۰۰۔ حضرت جحیر رضی اللہ عنہ بن بیان

حضرت جحیر رضی اللہ عنہ بن بیان۔ ان کا شمار اہل عراق میں ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ صحابہ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے مگر صحیح نہیں ہے ان سے ابوقزعہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ نے (ایک مرتبہ) یہ آیت پڑھی **ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتاھم اللہ من فضلہ** ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۰۱۔ حضرت جحیر رضی اللہ عنہ بن ابی جحیر

حضرت جحیر رضی اللہ عنہ بن ابی جحیر۔ کنیت ان کی ابومخشی ہلالی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں حنفی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ربیعہ بن نزار کے خاندان سے ہیں ان سے ان کے بیٹے مخشی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے حجۃ الوداع میں نبی ﷺ کو خطبہ پڑھتے دیکھا آپ فرما رہے تھے کہ تم لوگوں کے خون اور آبروئیں (آپس میں ہمیشہ کے لئے) اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کے دن اس مہینے میں اس شہر میں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۰۲۔ حضرت جحیرہ رضی اللہ عنہ

حضرت جحیرہ رضی اللہ عنہ۔ بزیادت ہا۔ کنیت ان کی ابویزید۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان سے ان کے بیٹے یزید نے روایت کی ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں حسن بن سفیان وغیرہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ یزید ابن جحیرہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو نعمتیں ہیں جن میں بہت سے لوگ فائدہ نہیں حاصل کرتے صحت اور فارغ البالی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

باب الحاء والدال

۱۱۰۳۔ حضرت حدرجانؓ بن مالک

حضرت حدرجانؓ بن مالک۔ ان کا ذکر ان کے بھائی کے ذکر میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۱۱۰۴۔ حضرت حدردؓ بن ابی حدرد

حضرت حدردؓ بن ابی حدرد۔ ان کا نام سلامہ بن عمیر بن ابی سلامہ بن سعد بن مساب بن حارث بن عبس بن ہوازن بن اسلم بن افصی بن حارثہ اسلمی ہے کنیت ان کی ابوخراش' جندل بن والق نے یحییٰ بن یعلی اسلمی سے انہوں نے سعید بن مقلاص سے انہوں نے ولید بن ابی الولید سے انہوں نے عمران بن انس سے انہوں نے حدرد اسلمی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا اپنے بھائی (مسلمان) کو ایک سال تک چھوڑ دینا مثل اس کی خونریزی کے ہے۔ اس حدیث کو عباد بن یعقوب نے یحییٰ بن یعلی سے انہوں نے عمران بن ابی انس سے انہوں نے ابوخراش سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو ابن وہب اور مقبری نے حیوۃ سے انہوں نے ولید بن ابی الولید سے انہوں نے عمران سے انہوں نے ابوخراش سلمی سے انہوں نے نبیؐ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۰۵۔ حضرت حدیرؓ

حضرت حدیرؓ۔ ان کا ذکر صحابہ میں ہے۔ ابن ابی رواد نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے ایک لشکر کسی طرف بھیجا اس لشکر میں ایک شخص نے جن کا نام حدیر تھا اور انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۱۱۰۶۔ حضرت حدیرؓ بن ابی فوزہ

حضرت حدیرؓ بن ابی فوزہ۔ کنیت ان کی ابوفوزہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوفروہ سلمی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں اسلمی ہیں۔ صحابی ہیں ان سے علا بن حارث اور بشیر مولائے معاویہ نے روایت کی ہے۔ عثمان بن ابی العاتکہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے یگ بھائی نے جن کا نام زیاد تھا بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تھے تو فرماتے تھے کہ اے اللہ ہمیں اس مہینے میں برکت دے۔ زیاد کہتے تھے کہ اس دعا کو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے چھ شخصوں نے متفق اللفظ روایت کیا ہے اور ساتویں شخص تیز گھوڑے کے شہسوار اور تیز نیزہ کے باندھنے والے ابوفوزہ سلمی ہیں۔ اس حدیث کو ابوعمر ازدی نے بشیر مولای معاویہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دس آدمیوں کو دیکھا منجملہ ان کے ایک حدیر یعنی ابوفوزہ تھے کہ یہ لوگ جب نیا چاند دیکھتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے ان کے ذکر میں حضرت ابوالدردا سے بھی روایت ہے وہ روایت ہم سے ابومحمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی حافظ نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں زاہر بن طاہر نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے

ہمیں ابوالحسن کازری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عبدالعزیز نے ابوعبید سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے ابن علیہ سے سناوہ جویری سے نقل کر کے بیان کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ ابوالدرداء نے ایک سال جہاد نہیں کیا (اس کی تلافی کے لئے) انہوں نے ایک شخص کو روپیہ کی تھیلی دی اور کہا جاؤ جب تم قوم میں سے کسی شخص کو دیکھنا کہ یمامہ کی طرف جارہا ہے تو اس کو دے راوی کہتا ہے کہ اس شخص نے ایسا ہی کیا پھر ابوالدرداءؓ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا کہ اے اللہ تو حدیر کو نہیں بھولتا پس حدیر کو بھی ایسا کر دے کہ وہ تجھ کو نہ بھولے پس اس شخص نے ابوالدرداءؓ سے آکے بیان کیا کہ وہ نعمت اس کے مستحق کو مل گئی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الحاء والذال المعجمہ

۱۱۰۷۔ حضرت حذیفہؓ ازدی

حضرت حذیفہؓ ازدی۔ بغوی وغیرہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ عبدالحمید بن جعفر نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے جنادہ ازدی سے انہوں نے حذیفہ ازدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں قبیلہ ازد کے آٹھ آدمیوں کے ہمراہ جمعہ کے دن حاضر ہوا میں ان میں کا آٹھواں شخص تھا ہم لوگ روزہ دار تھے حضرت نے ہمیں کھانے کے لئے بلایا جو آپ کے سامنے رکھا ہوا تھا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ روزہ دار ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے کل بھی روزہ رکھا تھا ہم لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا تو کیا کل روزہ رکھو گے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا تو آج بھی نہ رکھو وہ کہتے تھے کہ پھر سب لوگوں نے روزہ توڑ ڈالا۔ اس حدیث کو محمد بن اسحٰق نے یزید سے روایت کیا ہے انہوں نے جنادہ کو حذیفہ پر مقدم کر دیا ہے جنادہ کو صحابی قرار دیا ہے اور حذیفہ کو راوی قرار دیا ہے اور اسی طرح لیث بن سعد نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے مگر پہلی روایت صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے ابن مندہ سے ان کو حذیفہ بارقی لکھا ہے۔ حذیفہ بارقی کا بھی تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

۱۱۰۸۔ حضرت حذیفہؓ بن اسید

حضرت حذیفہؓ بن اسید بن خالد بن اغور بن واقعہ بن حرام بن غفار بن ملیل کنیت ان کی ابوسریحہ غفاری ہیں۔ انہوں نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ کوفہ میں رہتے تھے اور وہیں وفات پائی ان کے جنازے کی نماز حضرت زید بن ارقم نے پڑھائی تھی اور نماز میں چار تکبیریں کہی تھیں ان سے ابوالطفیل اور شعبی اور ربیع بن عمیلہ اور حبیب بن حماز نے روایت کی ہے۔ یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ کنیت میں ان کا تذکرہ آئے گا۔ ہمیں ابراہیم محمد بن مہران فقیہ شافعی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورۃ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے فرات قزاز سے انہوں نے ابوالطفیل سے انہوں نے حذیفہ بن اسید سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام عرفات سے ہمارے پاس تشریف لائے ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے تو رسول اللہؐ نے فرمایا

قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا' یاجوج ماجوج' دابہ' تین خسوف ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں اور ایک آگ جو عدن سے نکلے گی لوگوں کو ہنکا لے جائے گی رات کو بھی وہ انہیں لوگوں کے ساتھ رہے گی اور دوپہر کو بھی ان کے ساتھ رہے گی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے بعض لوگوں نے ان کے دادا کا نام اغوس بھی کہا ہے۔

۱۱۰۹۔ حضرت حذیفہؓ بن اوس

حضرت حذیفہؓ بن اوس۔ ان کی اولاد تھی اور ان کی ایک کتاب ان کی اولاد کے پاس تھی۔ ہمیں حافظ ابوموسیٰ نے کتابتہً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن حارث نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحفص بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلیمان حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد یوسف عبدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ابان بن عثمان بن حذیفہ بن اوس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابان بن عثمان نے اپنے والد عثمان بن حذیفہ سے انہوں نے ان کے دادا حذیفہ بن اوس سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مبتلا کو دیکھے اور کہے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس چیز سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا ہے اور مجھے اپنی مخلوقات میں سے بہتوں پر فضیلت دی تو اللہ تعالیٰ اس کو اس بلا سے محفوظ رکھے گا خواہ وہ کوئی بلا ہو۔ اس سند سے ان کی بہت سی حدیثیں مروی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۱۰۔ حضرت حذیفہؓ بارقی

حضرت حذیفہؓ بارقی۔ ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا جاتا ہے جنہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا جنادہ ازدی سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابوالخیر یزنی نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں ابوموسیٰ نے حذیفہ ازدی کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ شروع میں لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے سمجھا کہ ازدی اور چیز ہے اور بارقی اور چیز ہے حالانکہ ایسا نہیں ازد ایک بڑا قبیلہ ہے جس کی بہت سی شاخیں ہیں منجملہ ان کے اوس اور خزرج اور خزاعہ اور اسلم اور بارق اور عتیک وغیرہ۔ بارق کا نام سعد ہے وہ بیٹے ہیں عدی ابن حارثہ بن عمرو بن عامر بن حارثہ بن امرالقیس بن ثعلبہ بن مازن بن ازد کے اس سے معلوم ہوا کہ جتنے بارقی ہیں سب ازدی ہیں بارق کی وجہ تسمیہ میں بہت سے اقوال ہیں جن کے ذکر کی حاجت نہیں۔ پھر ابوموسیٰ نے خود بھی اقرار کر لیا ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں۔

چنانچہ انہوں نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ابن اسحٰق نے روایت کیا ہے اور انہوں نے جنادہ کو حذیفہ پر مقدم کر دیا ہے جنادہ کو صحابی قرار دیا ہے اور حذیفہ کو ان سے راوی ظاہر کیا ہے اور اسی طرح شیث بن سعد نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے یہ کلام ابوموسیٰ کا تھا ابن مندہ نے بھی بارقی کے تذکرہ میں ایسا ہی لکھا ہے کہ حذیفہ جنادہ سے روایت کرتے ہیں اور ابوالخیر حذیفہ بارقی سے روایت کرتے ہیں اور ان کا نام جنادہ بن ابی امیہ ازدی بھی ہے جن کا ذکر اوپر ہو چکا اور ان کی حدیث صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی بابت بھی ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ وہ جنادہ جن کی بابت کہا گیا ہے کہ حذیفہ سے روایت کرتے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حذیفہ ان سے روایت کرتے ہیں اور یہی صحیح ہے اور جنادہ بن ابی امیہ ازدی یہ سب ایک ہیں اور حذیفہ ازدی کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۱۱۱۔ حضرت حذیفہؓ بن عبید مرادی

حضرت حذیفہؓ بن عبید مرادی۔ ان کا ذکر قضائے عمری کے بارے میں ہے فتح مصر میں شریک تھے انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ابوسعید بن یونس بن عبدالاعلیٰ سے نقل کیا ہے۔

۱۱۱۲۔ حضرت حذیفہؓ قلعانی

حضرت حذیفہؓ قلعانی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ ابوبکر صدیق نے عکرمہ بن ابی جہل کو عمان سے معزول کر کے یمن بھیجا تھا اور حذیفہ قلعانی کو عمان کا حاکم بنایا تھا یہ وہاں حاکم رہے یہاں تک کہ حضرت ابوبکر کی وفات ہوگئی ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انہوں نے قلعانی کے لفظ کو ضبط کیا ہے جیسا کہ ہم نے نہایت صحیح نسخوں میں دیکھا ہے قاف لام عین کے ساتھ مگر مجھے اس میں شک ہے طبری نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام حذیفہ بن محصن غلفانی ہے غین معجمہ اور لام اور فے کے ساتھ اہل فارس کے قتال میں ان سے بہت کارہائے نمایاں ظاہر ہوئے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو یمامہ کا حاکم بنایا تھا۔

۱۱۱۳۔ حضرت حذیفہؓ بن یمان

حضرت حذیفہؓ بن یمان۔ یہ حذیفہ بیٹے ہیں حسل کے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بیٹے ہیں حسیل بن جابر بن عمرو بن ربیعہ بن جروہ بن حارث بن مازن بن قطیعہ بن عبس بن بغیض بن ریث بن غطفان کے۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ عبسی ہیں۔ یمان لقب ہے حسل بن جابر کا۔ ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ لقب ہے جروہ بن حارث کا۔ ان کو یمان اس وجہ سے کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی قوم میں ایک خون کیا تھا پھر بھاگ کر مدینہ چلے گئے اور بنی عبدالاشہل سے جو انصار کی ایک شاخ ہے انہوں نے حلف سے دوستی کر لی لہٰذا ان کی قوم نے ان کا نام یمان رکھ دیا کیونکہ انہوں نے انصار سے حلف کی دوستی کی اور وہ لوگ یمن کے رہنے والے تھے۔ ان سے ابوعبیدہ اور عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب، قیس بن ابی حازم، ابووائل اور زید بن وہب وغیرہم نے روایت کی ہے۔ نبیؐ کے حضور میں ہجرت کر کے آئے تھے حضرت نے ان کو ہجرت اور نصرت کے درمیان میں اختیار دیا انہوں نے نصرت کو اختیار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ احد میں شریک ہوئے ان کے والد اسی جنگ میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کا نام اس طرح لیا جاتا ہے حذیفہ صاحب سر رسول اللہؐ فی المنافقین منافقوں کے حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا حذیفہ کے اور کسی کو نہیں بتائے تھے۔ حضرت عمر نے ایک مرتبہ ان سے پوچھا کہ کیا میرے عمال میں کوئی منافق ہے حضرت حذیفہ نے کہا ہاں ایک ہے حضرت عمر نے پوچھا وہ کون ہے انہوں نے کہا میں یہ نہ بتاؤں گا حضرت حذیفہ کہتے تھے کہ حضرت عمر نے اس منافق کو معزول کر دیا گویا ان کو کسی نے بتا دیا۔ حضرت عمر کی عادت تھی کہ جب کوئی شخص مر جاتا تو حذیفہ سے پوچھتے تھے اگر وہ اس کی نماز میں شریک ہوتے تو حضرت عمر اس کے جنازہ کی نماز پڑھاتے اور اگر حضرت حذیفہ نہ شریک ہوتے تو خود بھی نہ جاتے۔ حضرت حذیفہ جنگ نہاوند میں شریک تھے جب نعمان بن مقرن سردار لشکر شہید ہوئے تو انہوں نے جھنڈا لیا ہمدان اور رے اور دینور کی فتح انہیں کے ہاتھ پر ہوئی۔ فتح جزیرہ میں شریک تھے نصیبین کی سکونت اختیار کی تھی اور وہیں نکاح کر لیا تھا۔ نبی ﷺ سے فتنہ کے حالات بہت پوچھا کرتے تھے تاکہ اس سے بچیں غزوۂ احزاب کی شب کو نبی ﷺ نے انہیں ایک سریہ کے ساتھ بھیجا تھا تاکہ کفار کی خبر لے آئیں۔

…وہ بدر میں شریک نہ تھے مشرکوں نے ان سے عہد لے لیا تھا کہ ہم سے نہ لڑنا انہوں نے نبی سے پوچھا کہ لڑیں یا نہ لڑیں حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ ہم کو اپنا عہد پورا کرنا چاہیے اور اللہ سے ان کے مقابلہ میں مدد مانگنی چاہیے۔

ایک شخص نے حضرت حذیفہ سے پوچھا کہ سب سے زیادہ سخت فتنہ کون سا ہے انہوں نے کہا یہ کہ نیکی اور بدی دونوں تمہارے سامنے پیش کیے جائیں اور تم نہ سمجھ سکو کہ کس کو اختیار کرو۔ ہمیں ابوجعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہناد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے حضرت حذیفہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے رسول اللہ ﷺ نے دو حدیثیں بیان کیں میں نے ایک کو دیکھ لیا اور دوسری کا منتظر ہوں۔ آپ نے ہم سے بیان کیا تھا کہ امانت لوگوں میں نازل کی گئی بعد اس کے قرآن نازل ہوا اور لوگوں نے قرآن اور سنت کا علم حاصل کیا پھر آپ نے ہم سے رفع امانت کی کیفیت بیان کی کہ ایک شخص سو کے اٹھے گا تو امانت اس کے دل سے نکل جائے گی اور اس کا نشان مثل ایک نقطہ کے رہ جائے گا پھر وہ سوئے گا تو اور بھی امانت اس کے دل سے نکل جائے گی اور اس کا نشان مثل نقطہ کے رہ جائے گا پھر وہ سوئے گا تو اور بھی امانت اس کے دل سے نکل جائے گی اور اس کا نشان مثل نقطہ کے رہ جائے گا پھر وہ سوئے گا تو اور بھی امانت نکل جائے گی اور اس کا نشان مثل آبلہ کے رہ جائے گا جس طرح تم آگ کا انگارا اپنے پیر پر لڑھکاؤ اس سے آبلہ پڑ جائے اس آبلہ کو تم پھولا ہوا دیکھتے ہو مگر اس میں کچھ بھی نہیں ہوتا پھر آپ نے ایک کنکری اپنے پاؤں پر لڑھکائی حضرت نے فرمایا پھر لوگوں کی یہ حالت ہو جائے گی کہ آپس میں خرید و فروخت کریں گے اور کوئی امانت سے کام نہ کرے گا یہاں تک کہ یہ چرچا کیا جائے گا کہ فلاں قبیلہ میں ایک امانت دار شخص ہے یہاں تک کہ ایک شخص کی اس طرح تعریف کی جائے گی کہ وہ کیسا دلیر ہے اور کیسا خوش طبع اور کیسا عقل مند ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا حضرت حذیفہ کہتے تھے وہ زمانہ تو آچکا کہ میں جس سے چاہتا تھا معاملہ کر لیتا تھا اگر وہ مسلمان ہوتا تھا تو اس کا ایمان میرے نقصان کی واپسی پر مجبور کرتا تھا اور اگر وہ یہودی نصرانی ہوتا تھا اس کا ساعی مجھے واپس دیتا تھا مگر آج میں صرف فلاں فلاں شخص سے معاملہ کرتا ہوں۔

زید بن الم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے (ایک مرتبہ) اپنے اصحابہ سے کہا کہ اپنی اپنی خواہشیں بیان کروں چنانچہ لوگوں نے خواہش کی کہ یہ گھر مال سے اور جواہر سے بھر جائے مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسے لوگوں کی خواہش رکھتا ہوں جیسے ابوعبیدہ اور معاذ بن جبل اور حذیفہ بن یمان تاکہ میں ان سے خدا کا کام لوں پھر حضرت عمر نے کچھ مال حضرت ابوعبیدہ کے پاس بھیجا اور کہا کہ دیکھو وہ کیا کرتے ہیں حضرت ابوعبیدہ نے اس کو تقسیم کر دیا پھر کچھ مال حضرت حذیفہ کے پاس بھیجا اور کہا دیکھو یہ کیا کرتے ہیں انہوں نے بھی اس کو تقسیم کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو تم سے کہتا تھا۔

لیث بن سلیم نے کہا ہے کہ جب حضرت حذیفہ پر موت کی کیفیت طاری ہوئی تو انہوں نے بہت جزع کی اور بہت روئے کسی نے پوچھا کہ آپ کیوں روتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں دنیا کے چھوٹنے کے افسوس میں نہیں روتا بلکہ موت مجھے بہت محبوب ہے مگر (میں اس سبب سے روتا ہوں کہ) میں نہیں جانتا کہ میں خدا کی رضا مندی کی طرف جا رہا ہوں یا ناخوشی کی طرف جب ان کی موت بالکل قریب آگئی تو انہوں نے کہا یہ دنیا کی آخری ساعت ہے اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں تجھے دوست رکھتا ہوں پس تو مجھے اپنی ملاقات میں برکت عنایت فرما بعد اس کے ان کی وفات ہو گئی۔ ان کی وفات حضرت عثمان کی شہادت کے چالیس دن کے بعد

۳۶ ہجری میں ہوئی۔

محمد بن سیرین کہتے تھے کہ حضرت عمرؓ کا دستور تھا کہ میں جب کسی کو حاکم مقرر کرتے تھے تو اس کے پروانہ میں لکھ دیتے تھے کہ میں فلاں شخص کو مقرر کرتا ہوں اور اسے میں نے فلاں فلاں بات کا حکم دیا ہے مگر جب انہوں نے حضرت حذیفہ کو مدائن کا حاکم مقرر کیا تو ان کے پروانے میں لکھا کہ اے لوگو! ان کی بات سنو اور مانو اور جو کچھ یہ مانگیں ان کو دو چنانچہ جب یہ مدائن پہنچے تو وہاں کے سرداروں نے ان کا استقبال کیا جب انہوں نے اپنا پروانہ پڑھا تو ان لوگوں نے کہا کہ آپ جو چاہیں مانگیں حضرت حذیفہ نے کہا میں تم سے کوئی ایسی چیز چاہتا ہوں جو میں کما لیا کروں اور اپنے گدھے کا چارہ مانگتا ہوں جب تک میں تمہارے یہاں رہوں پھر یہ وہاں مقیم رہے بعد اس کے حضرت عمرؓ نے انہیں لکھا کہ میرے پاس چلے آؤ پس جب حضرت عمرؓ کو ان کے آنے کی خبر معلوم ہوئی تو راستہ میں چھپ کے بیٹھ رہے جب حضرت عمر نے ان کو اسی حال میں دیکھا جس حال میں وہ ان کے پاس سے گئے تھے تو آئے اور ان کو لپٹا لیا اور کہا کہ تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۱۴۔ حضرت حذیمؓ بن حنیفہ بن حذیم

حضرت حذیمؓ بن حنیفہ بن حذیم۔ کنیت ان کی ابوحنظلہ حنفی۔ ان سے ان کے بیٹے حنظلہ نے روایت کی ہے کہ ان کے دادا حنیفہ نے حنظلہ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں نبیؐ کے حضور میں لے گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے کئی بیٹے ہیں اور یہ ان سب میں چھوٹا ہے حضرت نے ان کے لئے دعائے خیر کی حنظلہ کہتے تھے پھر رسول اللہؐ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اللہ تمہیں اس لڑکے میں برکت دے۔ ابوحاتم نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ نواحی بصرہ کے اعراب میں سے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۱۵۔ حضرت حذیمؓ جد حنظلہ

حضرت حذیمؓ جد حنظلہ۔ دادا ہیں حنظلہ کے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے کنیت ان کی ابوحذیم ہے یہ اور ان کے بیٹے حذیم اور حنظلہ بن حذیم سب صحابی ہیں ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے یہ دادا ہیں حذیم بن حنیفہ کے جن کا ذکر اوپر ہوا (ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کی بابت بہت اختلاف ہے بعض لوگ حنظلہ کو مقدم رکھتے ہیں اور بعض لوگ ان کو موخر کرتے ہیں ہم اس اختلاف کو حنظلہ بن حذیم کے نام میں ذکر کر چکے ہیں۔ چونکہ ابن مندہ نے پہلے نام میں حذیم ابوحنظلہ دیکھا اور اس نام میں حذیم جد حنظلہ دیکھا لہذا انہوں نے ان کو دو سمجھ لیا حالانکہ یہ ایک ہی ہیں۔ واللہ علم

۱۱۱۶۔ حضرت حذیمؓ بن عمرو

حضرت حذیمؓ بن عمرو سعدی قبیلہ بنی سعد بن عمرو بن تمیم سے ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ حذیم بن عمرو سعدی یہ نہیں بیان کیا کہ یہ سعد بن عمرو کے خاندان سے ہیں۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن بحر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر بن عبدالحمید نے مغیرہ سے انہوں نے موسیٰ بن زیاد بن حذیم سعدی سے انہوں نے ان کے والد سے انہوں

ان کے دادا حذیم سے ۔بن عمر سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ فرمار ہے تھے
کہ آگاہ رہو تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں تم لوگ پر (ہمیشہ کے لئے اسی طرح) حرام ہیں جس طرح اس دن
میں اس مہینے میں اس شہر میں اور آگاہ رہو میں تبلیغ کر چکا سب لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الحاءوالرأ

۱۱۱۷۔حضرت حرؓ بن خصرامہ

حضرت حرؓ بن خصرامہ۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ نقل کیا ہے اور دارقطنی کی روایت میں ہے کہ ان کا
نام حارث ہے۔ہم ان کا ذکر لکھ چکے ہیں۔

۱۱۱۸۔حضرت حرؓ بن قیس

حضرت حرؓ بن قیس بن حصن بن حذیفہ بن بدر بن عمرو بن جویہ بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن فزارہ بن ذبیان فزاری۔
ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ ان کے دادا کا نام حصن بن بدر بن حذیفہ ہے مگر یہ غلط
ہے صحیح وہی ہے جو ہم نے بیان کیا یہ بھتیجے ہیں عینیہ بن حصن کے منجملہ ان وفود کے تھے جو تبوک سے لوٹتے وقت رسول اللہ ﷺ کے
حضور میں آئے تھے۔انہیں نے حضرت ابن عباس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کی بابت جن سے ملنے کی حضرت موسیٰ
نے اللہ سے درخواست کی تھی اختلاف کیا تھا زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے
کہ حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ وہ خضر تھے اتفاق سے حضرت ابی بن کعب اس طرف سے گزرے تو حضرت ابن عباس نے
انہیں آواز دی اور کہا کہ مجھ سے اور ان سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کی بابت جن سے ملنے کی حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے اللہ سے درخواست کی تھی۔اختلاف ہے۔پس کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا کچھ حال بیان کرتے ہوئے سنا
ہے حضرت ابی بن کعب نے کہا ہاں میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ایک دن اللہ کے رسول موسیٰ علیہ السلام بنی
اسرائیل کی ایک جماعت میں تھے ایک شخص ان کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا کہ کیا آپ اپنے سے زیادہ علم والا بھی کسی کو
جانتے ہیں حضرت موسیٰ نے کہا کہ نہیں اور بعد اس کے پوری حدیث بیان کی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس بارے میں حضرت
ابن عباس سے جس نے اختلاف کیا تھا وہ نوف بکالی تھے۔
ہمیں ابو محمد یعنی عبداللہ بن علی بن سویدہ تکریتی نے اپنی سند سے ابوالحسن یعنی علی بن احمد بن متویہ واحدی تک خبر دی وہ کہتے تھے
ہمیں ابوبکر یعنی احمد بن حسن حیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یعقوب اموی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ربیع نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمیں شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن عینیہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے سعید بن جبیر سے روایت کر کے
خبر دی کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت ابن عباس سے کہا کہ نوف بکالی کہتے ہیں کہ وہ موسیٰ جن سے خضر ملاقات ہوئی تھی بنی
اسرائیل کے موسیٰ نہ تھے حضرت ابن عباس نے کہا کہ وہ خدا کا دشمن جھوٹ بولتا ہے مجھے ابی بن کعب نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ نے
ہمارے سامنے خطبہ پڑھا اس میں فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام ایک مرتبہ بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے ان سے پوچھا گیا

کہ سب لوگوں سے زیادہ علم والا کون ہے انہوں نے کہا میں پس اللہ عزوجل نے ان پر عتاب فرمایا کہ انہوں نے اس بات کو اللہ کے علم کے حوالہ کیوں نہ کیا بعد اس کے پوری حدیث ذکر کی۔

یہ حر حضرت عمر بن خطابؓ کے ہم نشینوں میں تھے اپنے چچا عینیہ بن حصن کو حضرت عمر کے پاس آنے کی اجازت انہیں نے دلائی تھی۔ ہمیں ابومحمد بن سویدہ نے اپنی سند سے ابوالحسن واحدی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسمٰعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعیب نے زہری سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ عینیہ بن حصن اپنے بھتیجے حر بن قیس کے یہاں آئے حر بن قیس ان لوگوں میں تھے جن کو حضرت عمر اپنے قریب بٹھاتے تھے عینیہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ اے میرے بھتیجے تم کو خلیفہ کے یہاں تقرب ہے مجھے بھی ان کے پاس جانے کی اجازت دلا دو چنانچہ حر نے عینیہ کے لئے اجازت طلب کی حضرت عمرؓ نے اجازت دے دی جب عینیہ حضرت عمرؓ کے پاس گئے تو انؓ سے کہا کہ اے ابن خطاب خدا کی قسم تم ہمیں مال نہیں دیتے اور ہمارے درمیان میں انصاف نہیں کرتے حضرت عمر کو غصہ آ گیا یہاں تک کہ انہوں نے چاہا کہ عینیہ کو سزا دیں مگر حر نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے کہ خذ العفو و أمر بالعرف و اعرض عن الجاهلين اور یہ شخص جاہلوں میں سے ہے راوی کہتا تھا کہ خدا کی قسم یہ سنتے ہی حضرت عمر رک گئے اور وہ کتاب اللہ کو سن کر فوراً رک جایا کرتے تھے۔ غلابی نے کہا ہے کہ حضرت حر کا بیٹا شیعہ تھا اور ان کی بیٹی خارجیہ تھی اور ان کی بیوی معتزلہ تھی اور ان کی بہن مرجیہ تھی تو حضرت حر نے ان لوگوں سے کہا کہ ہم اور تم ایسے ہی ہیں جیسے اللہ نے فرمایا وانا منا الصالحون ومنادون ذلک کناطر ائق قددا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۱۹۔ حضرت حرؓ بن مالک

حضرت حرؓ بن مالک بن عامر بن حذیفہ بن عامر بن عمرو بن جحجبی۔ غزوۂ احد میں شریک تھے۔ یہ طبری کا قول ہے کہ ان کے نام میں حائے مہملہ ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ان کا نام جزء بن مالک جیم اور زے اور ہمزہ کے ساتھ جزء کے نام میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن شاہین سے ح اور رے کے نام میں نقل کیا ہے ابوعمر نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ طبری نے ان کو حر بن مالک بیان کیا ہے احد میں شریک تھے ہم نے ان کو جزء کے نام میں ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۰۔ حضرت حراشؓ بن امیہ کعبی

حضرت حراشؓ بن امیہ کعبی۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن حراش نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ وادی محسر میں فروکش تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ح کی ردیف میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن طرخان نے بھی ان کو حائے مہملہ کی ردیف میں لکھا ہے اور ابن ابی حاتم نے خائے معجمہ کی ردیف میں ان کا نام لکھا ہے۔

۱۱۲۱۔ حضرت حرامؓ بن عوف بلوی

حضرت حرامؓ بن عوف بلوی۔ ایک شخص تھے اصحاب نبی ﷺ سے۔ فتح مصر میں شریک تھے اس کو ابن ماکولا نے ابن یونس

ے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔

۱۱۲۲۔ حضرت حرامؓ بن ابی بن کعب انصاری

حضرت حرامؓ بن ابی بن کعب انصاری سلمی۔ بعض لوگ ان کو حزم کہتے ہیں بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہی حضرت معاذ جبل کے پیچھے نماز عشاء میں شریک تھے اور جماعت کو چھوڑ کر خود تنہا نماز پڑھ کر چلے آئے تھے پھر ایک نے دوسرے کی شکایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ سے فرمایا کہ اے معاذ کیا تم فتنہ میں ڈالنے والے ہو۔ اس حدیث کو عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا ان کا نام حرام بن ابی بن کعب ہے اور عبدالرحمٰن ابن جابر نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور ان کا نام حزم بتایا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام سلیم بتایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۲۳۔ حضرت حرامؓ بن معاویہ

حضرت حرامؓ بن معاویہ۔ عبدان نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ معمر نے زید بن رفیع سے انہوں نے حرام بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ جو شخص سلطان کے یہاں مقرب ہو اور وہ اس کا دروازہ حاجت والوں اور فاقہ و فقر والوں کے لئے کھول دے اللہ اس کے لئے آسمان کے دروازے اس کی حاجت اور فاقہ کے واسطے کھول دیتا ہے اور جو شخص اس کا دروازہ حاجت والوں اور فقر و فاقہ والوں کے لئے بند رکھے گا اللہ آسمان کے دروازوں کو اس کی حاجت اور فقر کے وقت بند کر دے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبدان کی کتاب میں ان کا نام زے کے ساتھ ہے اور ابن ابی حاتم نے حرام بن معاویہ کے نام میں لکھا ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے مرسلاً روایت کی ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو حزام زے کے ساتھ کہتے ہیں اور خطیب نے کہا ہے کہ حرام بن معاویہ وہی حرام بن حکیم دمشقی ہیں۔

۱۱۲۴۔ حضرت حرامؓ ابن ملحان

حضرت حرامؓ ابن ملحان۔ ملحان کا نام مالک بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم ابن عدی بن نجار ہے۔ انصاری نجاری ہیں پھر بنی عدی بن نجار سے ہیں۔ حضرت انس بن مالک کے ماموں ہیں۔ بدر میں اور احد میں شریک تھے اور بیرء معونہ کے دن شہید ہوئے۔ ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے انس بن حرام بن ملحان سے روایت کی ہے کہ حرام بن ملحان حضرت انس کے ماموں تھے جب بیر معونہ کے دن ان کے نیزہ لگا تو اپنا خون لے کے انہوں نے اپنے چہرہ پر اور اپنی سر پر چھڑک لیا اور کہا کہ میں تو قسم ہے رب کعبہ کی پہنچ گیا ہوں اپنی مراد کو۔ ہمیں ابومحمد بن ابی القاسم یعنی علی بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن ابی الحسن بن ابراہیم یعنی ابومحمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفرج یعنی سہل بن بشر بن احمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی خلیل بن ہبۃ اللہ بن خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب بن حسن کلابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حسین بن طلاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عباس بن ولید بن صبح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن سماعہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اوزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے اسحٰق بن عبداللہ نے بیان کیا انس بن مالک

ان سے کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ستر آدمیوں کو عامر کلابی کے پاس بھیجا جب یہ لوگ اس کے قریب پہنچ گئے تو انصار میں سے ایک شخص نے جن کا نام حرام تھا کہا کہ تم یہیں ٹھہرو میں خبر لے آؤں۔

چنانچہ وہ گئے یہاں تک کہ وادی کے کنارے سے انہیں آواز دی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا ہوں تم مجھے امن دو تا کہ میں تمہارے پاس آؤں اور تم سے کلام کروں لوگوں نے ان کو امن دے دیا پس وہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے کہ یکایک ایک شخص ان کے پیچھے سے آیا اور اس نے نیزہ مار دیا جب حرام کو نیزہ کی حرارت محسوس ہوئی تو کہنے لگے کہ میں تو قسم رب کعبہ کی (اپنی مراد کو) پہنچ گیا پھر ان سب لوگوں نے ان کو قتل کر دیا بعد اس کے ان کے نشان قدم کو دیکھتے ہوئے آئے اور ان کے اصحاب پر حملہ کیا ان کو بھی قتل کر دیا۔ حضرت انس کہتے تھے کہ جو آیتیں قرآن کی منسوخ ہو گئیں ان میں ایک آیت یہ بھی تھی (جو انہیں لوگوں کے حق میں نازل ہوئی تھی) بلغو الاخوانا ان لقدلقینا ربنا فرضی عنا و رضینا عنه. ''ہمارے بھائیوں کو خبر پہنچا دو کہ ہم اپنے پروردگار سے مل گئے اور وہ ہم سے خوش ہوا ہم اس سے خوش ہوئے۔''

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حرام بن ملحان بیر معونہ کے دن زخمی اٹھالائے گئے تھے ضحاک بن سفیان کلابی نے جو پوشیدہ طور پر مسلمان ہو چکے تھے اپنی قوم کی ایک عورت سے کہا کہ کیا میں تیرے پاس ایک ایسے شخص کو لے آؤں کہ اگر وہ اچھا ہو جائے تو عمدہ چرواہا ہوگا (وہ عورت راضی ہوگئی اور ضحاک حرام کو اس عورت کے پاس لے گئے) اس عورت نے ان کو اپنے یہاں رکھ لیا اور ان کا علاج کیا ایک روز اس عورت نے ان کو یہ کہتے ہوئے سن لیا ؎

انت عامر ترجوا لهوادة بيننا	وهل عامر الا عدو مداجن
اذا ما رجعنا ثم لم تک وقعة	باسيافنا فی عامر ونطاعن
فلا ترجونا ان يقاتل بعدنا	عشائرنا والمقربات الصوافن

قبیلہ عامر کے لوگ ہم میں مصالحت کی امید رکھتے ہیں۔ حالانکہ وہ لوگ (ہمارے) مخفی دشمن ہیں ہم یہاں سے لوٹ کے گئے اور ہم نے اپنی تلواروں سے عامر پر حملہ نہ کیا ورنہ لڑے تو ہم سے یہ بھی امید نہ رکھو کہ ہم اس کے بعد اپنے قبیلہ والوں سے تیز گھوڑوں پر سوار ہو کے لڑیں گے۔

پس جب ان لوگوں نے یہ شعر سنے تو سب ان کے پاس جمع ہو گئے اور ان کو قتل کر دیا مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۲۵۔ حضرت حربؓ بن حارث محاربی

حضرت حربؓ بن حارث محاربی۔ ان سے ربیع بن زیاد نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے عورتوں کو ورس (نام خوشبو) کے استعمال کا حکم دے دیا ہے ورس (اس زمانے میں) یمن سے آ گیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر، ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۲۶۔ حضرت حربؓ بن ابی حرب

حضرت حربؓ بن ابی حرب۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا ذکر کیا ہے اور اس میں اختلاف ہے عبدان نے ابوسعید

نبیؐ سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عطا بن سائب سے انہوں نے حرب بن ابی حرب سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا مسلمانوں پر عشر نہیں ہے عشر یہود ونصاریٰ پر ہے۔ اس حدیث کو ابونعیم یعنی فضل بن دکین نے سفیان سے انہوں نے عطا سے انہوں نے حرب بن عبید اللہ سے انہوں نے اپنے ماموں سے سے جو بکر بن وائل کے ایک شخص تھے روایت کی ہے اور جریر نے عطا سے انہوں نے حرب بن ہلال ثقفی سے انہوں نے ابوامیہ سے جو بنی ثعلبہ کے ایک شخص تھے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ حرب بن ابی حرب اگر قبیلہ بکر کے ہیں تب تو کچھ بھی اختلاف نہ رہے گا کیونکہ قبیلہ بکر سے ہونا اور بنی ثعلبہ سے ہونا ایک بات ہے اس لئے کہ ثعلبہ بیٹے ہیں عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل کے ہاں ان سے روایت کرنے والے یعنی عطا کی بابت البتہ اختلاف ہے بعض لوگ تو کہتے ہیں کہ وہ حرب سے اور وہ نبیؐ سے روایت کرتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ حرب سے اور وہ کسی اور صحابی (یعنی) اپنے ماموں ابوامیہ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۲۷۔ حضرت حرقوصؓ بن زہیر سعدی

حضرت حرقوصؓ بن زہیر سعدی۔ طبری نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ہرمزان فارسی والی خوزستان کافر ہو گیا اور اس نے اپنے یہاں کا جزیہ موقوف کر دیا اور قوم کرد سے مدد لی اس کی جماعت بڑھ گئی پس سلمی نے اور ان کے ساتھ والوں نے یہ خبر عتبہ بن غزوان کو لکھ بھیجی عتبہ نے حضرت عمر بن خطاب ؓ کو لکھ بھیجا حضرت عمر نے عتبہ کو ہرمزان سے لڑنے کا حکم دیا اور حرقوص بن زہیر سعدی کو جو رسول اللہؐ کے صحابی بھی تھے مسلمانوں کی مدد کے لئے بھیج دیا اور انہیں سردار جنگ بنایا پس مسلمانوں سے اور ہرمزان سے جنگ ہوئی ہرمزان کو شکست ہوئی حرقوص نے اہواز کے بازاروں کو فتح کر لیا اور وہیں فروکش ہوئے ہرمزان کی لڑائی میں انہوں نے بڑا کارہائے نمایاں کیا۔ حرقوص حضرت علی مرتضیٰ ؓ کے زمانے تک باقی تھے اور ان کے ساتھ جنگ صفین میں شریک تھے۔ پھر خوارج میں سے ہو گئے اور ان سب سے زیادہ حضرت علی بن ابی طالبؓ کے لئے سخت تھے جب حضرت علی نے خوارج سے قتال کیا تو یہ خوارج کے ساتھ تھے اور اسی زمانے میں ۳۷ ہجری میں مقتول ہوئے۔

۱۱۲۸۔ حضرت حرملہؓ بن ایاس

حضرت حرملہؓ بن ایاس۔ دادا ہیں صفیہ اور دحیبہ دختران علیبہ کے۔ بغوی نے ان کے اور حرملہ بن عبداللہ بن ایاس جد ضرغامہ کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے اور حافظ ابونعیم وغیرہ نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے اور سب لوگوں نے ان دونوں کا ذکر لکھا ہے ابواحمد عسکری نے ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوعمر کی طرح لکھا ہے حرملہ بن ایاس عنبری اور بعض لوگ ان کو حرملہ بن عبداللہ ابن ایاس کہتے ہیں بنی مجفر بن کعب سے ہیں۔ جو قبیلہ عنبر کی ایک شاخ ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔

۱۱۲۹۔ حضرت حرملہؓ بن زید انصاری

حضرت حرملہؓ بن زید انصاری۔ بنی حارثہ میں سے ایک شخص ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں بیٹھا ہوا تھا کہ حرملہ بن زید انصاری آئے جو بنی حارثہ میں سے ایک شخص تھے وہ حضرت کے

سامنے بیٹھ گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ایمان تو اس مقام پر ہے اور اپنے ہاتھ سے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا اور نفاق اس جگہ ہے اور اپنے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا اور ہم اللہ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں پس رسول اللہ ﷺ چپ رہے حرملہ نے اس کو کئی بار کہا پس رسول اللہ نے حرملہ کی زبان پکڑ لی اور کہا کہ اے اللہ حرملہ کو سچی زبان اور شکر کرنے والا دل عنایت کر اور ان کو میری محبت اور میرے محبت کرنے والوں کی محبت دے اور ان کا انجام بخیر کر حرملہ نے آپ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے کچھ بھائی منافق ہیں میں ان سب کا سردار تھا کیا میں ان کے نام آپ کو بتادوں رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص ہمارے پاس اس طرح آئے گا جس طرح تم آئے ہو تو ہم اس کے لئے استغفار کریں گے جس طرح تمہارے لئے استغفار کیا اور جو شخص اس پر اصرار کرے گا تو اللہ کو اس کی بابت اختیار ہے تم کسی کی پردہ دری نہ کرو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۱۳۰۔ حضرت حرملہؓ بن عبداللہ بن ایاس

حضرت حرملہؓ بن عبداللہ بن ایاس۔ بعض لوگ ان کو حرملہ بن ایاس کہتے ہیں۔ تمیمی عنبری ہیں ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان کی حدیث صفیہ اور دحیہ دختران علیبہ سے مروی ہے وہ اپنے والد علیبہ سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتی ہیں اور ضرغامہ بن علیبہ نے بھی ان سے روایت کی ہے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر یعنی ابوالفضل نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قرہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ضرغامہ بن علیبہ بن حرملہ عنبری نے اپنے والد علیبہ سے انہوں نے ان کے دادا حرملہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں قبیلہ کے کچھ سواروں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گیا حضرت نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی وہ ایسا وقت تھا کہ تاریکی کے سبب میں اپنے پاس والے آدمی کو نہ پہچان سکتا تھا پھر جب میں نے لوٹنے کا ارادہ کیا تو عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے کچھ وصیت کیجئے حضرت نے فرمایا کہ خدا سے ڈرو اور جب تم کسی مجلس میں جاؤ تو جب وہاں سے اٹھنے لگو تو اگر ان لوگوں کو ایسی بات کہتے سنو جو تمہیں پسند آ جائے تو پھر اس مجلس میں جانا اور اگر ان کو ایسی بات کہتے سنو جو تمہیں ناگوار ہو تو پھر وہاں نہ جانا۔ اس حدیث کو ابن مہدی اور معاذ بن معاذ نے قرہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کے دادا کا نام اوس ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ایاس ہے ابوموسیٰ نے بھی ایاس کہا ہے۔ ابوعمر نے اس طرح کہہ کر شبہ دور کر دیا ہے حرملہ بن عبداللہ بن ایاس اور بعض لوگ ان کو حرملہ بن ایاس کہتے ہیں پس انہوں نے ابن مندہ اور ابوموسیٰ کے قول کو جمع کر دیا ہے۔

۱۱۳۱۔ حضرت حرملہؓ بن عمرو بن سنۃ اسلمی

حضرت حرملہؓ بن عمرو بن سنۃ اسلمی۔ والد ہیں عبدالرحمٰن بن حرملہ کے ینبع میں رہتے تھے۔ عبدالرحمٰن بن حرملہ نے یحییٰ بن ہند بن حارثہ اسلمی سے انہوں نے حرملہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنے چچا سنان بن سنہ کے ساتھ تھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ پڑھتے دیکھا تو میں نے اپنے چچا سے پوچھا کہ آپ کیا فرمار ہے ہیں انہوں نے کہا فرماتے کہ کنکریوں سے رمی جمار کرو اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن حرملہ نے بہت لوگوں سے روایت کیا ہے منجملہ ان کے وہیب بن ورد اور دراوردی اور یحییٰ بن ایوب ہیں۔ یحییٰ بن ہند کے والد ہند بھی صحابی ہیں ہم ان کو ان کے مقام میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

۱۱۳۲۔ حضرت حرملہؓ مدلجی

حضرت حرملہؓ مدلجی۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے۔ ہمیں حافظ ابوموسیٰ نے یعنی محمد بن ابی بکر مدینی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن عبیداللہ بن حارث نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد عطار مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوحفص یعنی عمر بن شاہین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حرملہ مدلجی یعنی ابوعبداللہ نے خبر دی کہ وہ ینبع میں رہتے تھے انہوں نے نبی ﷺ سے سنا ہے اور آپ سے روایت کی ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ آپ کے ساتھ کسی سفر میں بھی رہے ہیں ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے بھی روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم لوگ ہجرت کو دوست رکھتے ہیں مگر ہمارا ملک ہمارے لئے بہت موافق ہے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تمہارے کسی عمل کو ناقص نہ کرے گا چاہے تم جہاں رہو ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۳۳۔ حضرت حرملہؓ بن مریطہ

حضرت حرملہؓ بن مریطہ۔ سیف نے ان کو کتاب الفتوح میں ذکر کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ حرملہ بن مریطہ نیکوکار صحابہ میں تھے ان کو طبری نے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو عتبہ بن غزوان کے ساتھ بصرہ میں تھے ان کو عتبہ نے اہل فارس سے لڑنے کے لئے میان اور دست میسان کی طرف بھیجا تھا جو خوزستان کا علاقہ ہے یہ صحابی ہیں اور انہوں نے نبی ﷺ کی طرف ہجرت بھی کی تھی۔ عتبہ نے ان کے ہمراہ سلمی بن قین کو بھی بھیجا تھا وہ بھی مہاجرین میں سے تھے چار ہزار آدمی بنی تمیم اور رباب کے ان کے ہمراہ تھے یہ لوگ مقام جعرانہ اور نعمان میں اترے یہ دونوں مقامات نواحی عراق میں ہیں انہیں کے مقابل میں نوشجان اور قیومان دو مقام ہیں مقام ورکا میں اہل فارس جمع ہوئے تھے۔

۱۱۳۴۔ حضرت حرملہؓ بن ہوذہ

حضرت حرملہؓ بن ہوذہ بن خالد بن ربیعہ بن عمرو بن عامر ضحیا نامی ایک گھوڑا ان کے پاس تھا اس پر سوار ہوا کرتے تھے ابن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کے خاندان سے ہیں۔ عمرو بن عامر بھائی ہیں بکاء کے بکاء کا نام ربیعہ ابن عامر ہے۔ نبیؐ کے حضور میں یہ اور ان کے بھائی خالد آئے تھے اور دونوں اسلام لائے تھے حضرت ان کے اسلام سے خوش ہوئے ان کا شمار (پہلے) مولفۃ القلوب میں تھا جب یہ دونوں اسلام لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ خزاعہ کو ان کے اسلام کی بشارت لکھی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۳۵۔ حضرت حریثؓ بن حسان شیبانی

حضرت حریثؓ بن حسان شیبانی۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام حارث ہے حارث کے نام میں ان کا حال گزر چکا ہے قیلہ بنت مخرمہ کے شوہر تھے بکر بن وائل کے وفد میں تھے لہٰذا ہم ان کے ذکر کو طول نہیں دیتے ان کا نام حارث ہی صحیح ہے اس مقام میں ان کا ذکر ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے یہاں لکھا ہے اور باقی سب لوگوں نے حارث کے نام میں ان کا ذکر لکھا ہے۔

۱۱۳۶۔ حضرت حریثؓ بن زید بن عبدربہ

حضرت حریثؓ بن زید بن عبدربہ بن ثعلبہ بن زید۔ بنی جشم بن حارث بن خزرج سے ہیں۔ غزوۂ بدر میں اپنے بھائی عبداللہ بن زید کے ساتھ شریک تھے عبداللہ بن زید وہی ہیں جنہوں نے اذان کو خواب میں دیکھا تھا اور باتفاق سب لوگوں کے احد میں شریک تھے۔ ابوعمر نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا نسب اس طرح لکھا ہے حریث بن زید بن ثعلبہ بن عبدربہ بن زید بن حارث بن خزرج خزرجی۔

میں کہتا ہوں کہ انہیں دونوں کا قول حق ہے یہ حریث بن جشم بن حارث بن خزرج سے نہیں ہیں بلکہ بنی زید بن حارث سے ہیں ابن اسحٰق نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے حریث بن زید بن ثعلبہ بن عبدربہ بن زید ہشام کلبی نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔ واللہ اعلم ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۳۷۔ حضرت حریثؓ بن زید خیل طائی

حضرت حریثؓ بن زید خیل طائی۔ ان کا نسب ان کے والد کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کیا جائے گا یہ اور ان کے بھائی مکنف بن زید مرتدین کے قتال میں خالد بن ولید کے ساتھ تھے۔ ابوعمر نے ان کے والد زید الخیل کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ان کے دو بیٹے تھے مکنف اور حریث جن کو بعض لوگ حارث بھی کہتے ہیں یہ دونوں مسلمان تھے اور نبی ﷺ کے صحابی تھے اور قتال مرتدین میں خالد کے ہمراہ شریک تھے۔ ابوعمر نے ان دونوں کا تذکرہ مستقل نہیں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعلی غسانی نے لکھا ہے۔

۱۱۳۸۔ حضرت حریثؓ بن سلمہ

حضرت حریثؓ بن سلمہ بن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعورا بن عبدالاشہل۔ انصاری اوسی ثم الاشہلی۔ ان سے محمود بن لبید نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۱۱۳۹۔ حضرت حریثؓ ابوسلمی

حضرت حریثؓ۔ کنیت ان کی ابوسلمی رسول اللہ ﷺ کے چرواہے تھے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے ان کی حدیث ولید بن مسلم نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے انہوں نے ابوسلام اسود سے انہوں نے حریث ابوسلمی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پانچ چیزیں بڑی مبارک ہیں ترازوی اعمال میں ان کا وزن بہت زیادہ ہے (وہ پانچ چیزیں یہ ہیں) لا الہ الا اللہ واللہ اکبر سبحان اللہ والحمد للہ اور نیک فرزند جس کی وفات ہو جائے اور صبر کیا جائے اس حدیث کو لیث ابن سعد نے ولید سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس حدیث کو زید بن یحییٰ بن عبید نے اور ابراہیم بن عبداللہ بن علاء بن زبر نے عبداللہ بن علا سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۱۴۰۔ حضرت حریثؓ بن شیبان

حضرت حریثؓ بن شیبان۔ قبیلہ بکر بن شیبان کے وفد تھے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور

انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو حارث بن حسان کہتے ہیں یہ دونوں ایک ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔
میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے جو عبدان سے ان کا نسب نقل کیا ہے یہ نہایت عجیب وغریب قول ہے بکر بن شیبان قبیلہ ہے ہاں اگر شیبان بن بکر کہتے تو البتہ صحیح ہوتا اور یہ کہتا کہ یہ دونوں ایک ہیں ایک کیونکر ہو سکتے ہیں ایک تو حریث بن شیبان دوسرے حریث یا حارث بن حسان ہیں شاید انہوں نے حریث کو قبیلہ شیبان سے دیکھا اور من کی جگہ ابن کا لفظ کر دیا اس قسم کی غلطی اکثر ہو جاتی ہے۔

۱۱۴۱۔ حضرت حریثؓ بن عمرو

حضرت حریثؓ بن عمرو بن عثمان بن عبید اللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ والد ہیں عمر اور سعید فرزندان حریث کے یہ سب لوگ صحابی ہیں۔ان کے بیٹے عمرو نبیؐ کے حضور میں لائے گئے اور حضرت نے ان کے لئے دعا کی تھی۔ان کی حدیث عطا بن سائب نے عمرو بن حریث سے انہوں نے اپنے والد حریث سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کماۃ من کے قسم ہے اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔اس حدیث کو عبدالملک بن عمیر نے عمرو بن حریث سے انہوں نے سعید بن زید سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے حریث بن ابی حریث کا تذکرہ قائم کیا ہے اور بعد اس کے ابونعیم نے ان کا نسب بیان کیا ہے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی اور ہیں حالانکہ وہ یہی ہیں۔

۱۱۴۲۔ حضرت حریثؓ بن عوف

حضرت حریثؓ بن عوف نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کے بھائی ضمرہ بن عوف کے نام میں لکھا ہے۔

۱۱۴۳۔ حضرت حریزؓ بن شراحیل کندی

حضرت حریزؓ بن شراحیل کندی۔صحابی ہیں۔ولید بن مسلم نے عمرو بن قیس کندی سکونی سے انہوں نے حریز سے روایت کی ہے اور اسماعیل ابن عیاش نے عمرو بن قیس سے انہوں نے حریز سے انہوں نے بواسطہ کسی اور شخص کے نبیؐ سے روایت کی ہے ابوزرعہ دمشقی نے کہا ہے کہ اسماعیل کا قول زیادہ صحیح ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔حریز بفتح حاء وکسر را ہے اور آخر میں زے ہے۔یہ ابن ماکولا کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ سال حازر واقع ۶۶ ہجری میں شہید ہوئے تھے۔

۱۱۴۴۔ حضرت حریزؓ یا ابوحریز

حضرت حریزؓ یا ابوحریز۔اسی طرح شک کے ساتھ مروی ہے۔ان سے ابولیلیٰ کندی نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں پہنچا آپ منیٰ میں خطبہ پڑھ رہے تھے پس میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سواری پر رکھ لیا میں نے دیکھا کہ اس کا زین بھیڑ کی کھال کا تھا۔ان کا تذکرہ ابومسعود نے افراد میں لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ان کا نام جریر یا ابوجریر ہے جیم کے ساتھ مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۴۵۔ حضرت حریشؓ

حضرت حریشؓ۔حبیب بن خدرہ نے حریش سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے اپنے والد کے ساتھ تھا جب حضرت

ماعز سنگسار کیے گئے جب ان کے پتھر زیادہ لگے تو مجھے لرزہ آ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لپٹا لیا میرے اوپر آپ کا پسینہ ٹپکا جس میں مشک کی ایسی خوشبو تھی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ابن ماکولا نے کہا ہے کہ خدرہ بضم خای معجمہ وسکون دال مہملہ وفتح را ہے اور بعد اس کے ہی ہے حریش کی اولاد میں سے ایک شخص تھے وہ اپنے والد کے ہمراہ تھے جب نبیؐ نے حضرت ماعزؓ کو سنگسار کیا ان سے ابوبکر بن عیاش نے روایت کی ہے اور ابن عیینہ نے چند اشعار روایت کئے ہیں۔

۱۱۴۶۔حضرت حریشؓ بن ہلال

حضرت حریشؓ بن ہلال قریعی۔ابوتمام طائی نے ان کے چند اشعار حماسہ میں لکھے ہیں جو ان کے صحابی ہونے پر دلالت کرتے ہیں ان میں سے شروع کے اشعار ہیں:

شهدن مع النبی مسومات حنینا وهی دامیة الحوامی

ووقعة خالد شهدت وحكت سابكها علی البلدا الحرام

پس اگر یہ اشعار صحیح ہیں تو بلا شک یہ صحابی ہیں۔اور ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ اشعار جحاف بن حکیم سلمی کے ہیں ہم ان کو جیم کی ردیف میں لکھ چکے ہیں۔

دوسری جلد ختم

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسُدُ الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

حصہ سوم

مُصنّف

عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی رح

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الحاء والزاء

۱۱۴۷۔ حضرت حزابہؓ بن نعیم

حضرت حزابہؓ بن نعیم بن عمرو بن مالک بن ضبیب۔ انکا شمار اہل فلسطین میں ہے۔ جنگ تبوک کے سال اسلام لائے ان کی حدیث اسحاق بن سوید نے معروف بن طریف بن معروف بن عمرو بن حزابہ سے انھوں نے اپنے والد (طریف) سے انھوں نے اپنے دادا (عمرو) سے انھوں نے اپنے والد حزابہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (مقام) تبوک میں حاضر ہوا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۴۸۔ حضرت حزامؓ بن خویلد

حضرت حزامؓ بن خویلد۔ والد ہیں حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی کے۔ قرشی ہیں اسدی ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ عبدان بن محمد نے اپنی سند سے علی بن یزید صدائی سے انھوں نے ابوموسیٰ مولی عمرو بن حریث سے انھوں نے حکیم بن حزام سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں ہمیشہ روزہ رکھوں؟ آپ نے کچھ جواب نہیں دیا۔ پھر میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! (آپ اجازت دیجیے) تو میں ہمیشہ روزہ رکھوں؟ پھر میں نے (تیسری بار) عرض کیا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھوں آپ نے فرمایا آگاہ رہو تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے رمضان کے روزے رکھو اور رمضان کے بعد والے (یعنی شش عید کے) روزے رکھو اور چار شنبہ اور پنجشنبہ کا روزہ رکھو پس (تم اگر ایسا کرو گے تو) گویا تم نے تمام سال ۱ کے روزے رکھے اور تمام سال افطار کیا۔ ابوموسیٰ اصفہانی نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے۔ صحیح وہی ہے جو ابونعیم نے ابوموسیٰ یعنی ہارون بن سلیمان فراء مولیٰ عمرو بن حریث سے انھوں نے مسلم بن عبیداللہ سے روایت کی ہے کہ انکے والد نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (روزے کے متعلق) پوچھا بعد اس کے پوری حدیث ویسے ہی بیان کی اسی طرح اس حدیث کو کئی لوگوں نے ہارون بن سلیمان سے روایت کیا ہے مگر بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث عبیداللہ بن مسلم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

۱۱۴۹۔ حضرت حزمؓ بن عبد

حضرت حزمؓ بن عبد۔ ان کا تذکرہ عبدان نے لکھا ہے انھوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے نافع بن مالک سے انھوں نے حزم بن عبید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتیں لوگوں پر واجب ہیں اللہ عزوجل اور اس

۱ یعنی تمام سال کے روزوں کا ثواب ملے گا اور تمام سال کے افطار کر لینے کا مطلب یہ ہے کہ قوت ویسی ہی قائم رہے گی جیسے کبھی روزہ رکھا ہی نہ ہو۔

کے رسول کی اور اولی الامر [1] کے احکام کا سننا اور ان کی اطاعت کرنا۔اس کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۵۰۔حضرت حزمؓ بن عمرو

حضرت حزمؓ بن عمرو۔ابوموسی نے کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہے کہ انکا نام حزم بن عبد عمرو ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عمرو خثعمی ہیں مدنی ہیں۔عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں۔ان سے ابوسہیل نے روایت کی ہے۔ابوسہل کا نام نافع بن مالک ہے۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اس صورت میں یہ دونوں تذکرے یعنی یہ اور جو اس سے پہلے ہے ایک ہوں گے اور یہ تابعی ہیں (صحابی نہیں ہیں) اور ابن شاہین نے کہا ہے کہ صحابہ میں (ایک شخص) حزم بن عبد عمرو خثعمی ہیں۔

۱۱۵۱۔حضرت حزمؓ بن ابی کعب

حضرت حزمؓ بن ابی کعب۔انصاری مدنی۔ان سے عبدالرحمٰن بن جابر نے روایت کی ہے کہ (ایک مرتبہ) ان کا گزر معاذ بن جبل کی طرف ہوا وہ اپنی قوم کو نماز مغرب پڑھا رہے تھے اور سورۂ بقرہ پڑھ رہے تھے حزم لوٹ گئے پس صبح کو معاذ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا نبی اللہ! رات کو حزم نے ایک نئی بات کی میں نہیں جانتا کہ کیوں؟ اتنے میں حزم بھی آ گئے اور انھوں نے کہا کہ یا نبی اللہ (کل میرا گزر معاذ کی طرف ہوا انھوں نے سورۂ بقرہ شروع کی تھی (اور مجھے ایک ضرورت تھی) لہٰذا میں نے اچھی طرح اپنی نماز علیحدہ پڑھ لی بعد اس کے میں لوٹ گیا (جماعت میں شریک نہ ہوا) حضرت نے فرمایا اے معاذ! فتنے میں ڈالنے والے نہ بنو تمہارے پیچھے کمزور اور بوڑھے اور صاحب حاجت بھی نماز پڑھتے ہیں (تم کو اتنی بڑی بڑی سورتیں نماز میں نہ پڑھنی چاہئیں) اس حدیث کو عمرو بن دینار نے اور محارب بن دثار نے اور ابوصالح وغیرہم نے جابر سے روایت کیا ہے کہ معاذ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی اور نماز میں طول دیا تو ایک انصاری جوان آیا اور بعد اس کے پوری حدیث ذکر کی ہے مگر انکا نام نہیں بیان کیا یہ حدیث حازم کے نام میں گزر چکی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۵۲۔حضرت حزنؓ بن ابی وہب

حضرت حزنؓ بن ابی وہب بن عمرو بن عایذ بن عمران بن مخزوم۔قرشی مخزومی۔سعید بن مسیب بن حزن کے دادا ہیں مہاجرین میں سے تھے۔زمانۂ جاہلیت میں بھی اشراف قریش میں سے تھے یہی ہیں جنھوں نے حجر اسود کو کعبہ سے اُٹھایا تھا جب قریش نے چاہا کہ کعبہ (از سر نو) بنایا جائے تو حجر اسود انکے ہاتھ سے اُچک کر پھر اپنے مقام پر چلا گیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حجر اسود جس نے اُٹھایا تھا وہ ابو وہب والد حزن کے ہیں اور یہی صحیح ہے ان کے بھائی ہبیرہ اور یزید ہیں جو ابو وہب کے بیٹے ہیں اور ہبار بن اسود کے اخیافی بھائی ہیں ان سب کی والدہ فاختہ بنت عامر بن قرط بن سلمہ بن قشیر ہیں۔ہمیں عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد نے خبر دی۔وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب یعنی محمد بن محمد بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحاق یعنی

---

[1] اولی الامر کے معنی صاحب اختیار اب اس میں اختلاف ہے کہ صاحب اختیار سے کیا مراد ہے؟ بعض کہتے ہیں خلفائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں بعض کہتے ہیں علماء مجتہدین مراد ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ اس سے مراد حاکم اسلام ہے اس مراد کی تائید اور بہت سی احادیث سے ہوتی ہے جن میں خلیفہ وقت کی اطاعت کی تاکید ہے۔

ابراہیم بن محمد بن یحییٰ مزکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے ہشام بن سعد سے انھوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے سعید بن مسیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میرے دادا کا نام حزن تھا مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انسے پوچھا کہ تمھارا نام کیا ہے انھوں نے کہا حزن تو آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تمھارا نام سہل ہے انھوں نے عرض کیا کہ میں اپنا نام نہ بدلوں گا سعید کہتے تھے کہ وہ حزن (بمعنی رنج) کی کیفیت ہم میں ابھی تک موجود ہے پس ان کی اولاد میں بھی ایک کج خلقی تھی۔ یہ حدیث سعید بن مسیب سے مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ زبیری مصعب نے ان کی ہجرت کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اور ان کے بیٹے مسیب فتح مکہ کے مسلمانوں میں ہیں۔ حزن جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں بزاخہ کے دن شروع خلافت ابوبکر صدیقؓ میں قتال مرتدین میں شہید ہوئے۔

عایذ: یاء کے ساتھ ہے اور آخر میں ذال ہے۔

باب الحاء والسین

۱۱۵۳۔ حضرت حسانؓ بن ثابت

حضرت حسانؓ بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار۔ ان کا نام تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج ہے۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں۔ پھر بنی مالک بن نجار میں محسوب ہوئے۔ کنیت ان کی ابوالولید ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبدالرحمٰن اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوالحسام (حسام تلوار کو کہتے ہیں یہ کنیت) بوجہ اس کے (رکھی گئی) کہ یہ رسول اللہ کی طرف سے (زبانی لڑائی) لڑتے تھے اور مشرکوں کی آبروریزی کرتے تھے ان کی ماں فریعہ بنت خالد بن خنس ابن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن کعب بن ساعدہ انصاری ہیں۔ انکا لقب شاعر رسول اللہ ﷺ ہے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کررہی تھیں تو انھوں نے کہا خدا کی قسم آپؐ ویسے ہی تھے جیسا کہ حسان نے آپ کی شان میں کہا ہے۔

متی یبد فی الداجی البھیم جبینہ ۔۔۔ یلح مثل مصباح الدجی المتوقد

فمن کان اومن ذا یکون کاحمد ۔۔۔ نظام لحق اونکال لملحد

جب شب تاریک میں ان کی پیشانی کھل جاتی ہے تو اس طرح چمکتی ہے جیسے اندھیرے میں روشن چراغ۔ پس مثل احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کا منتظم اور کجرو کو سزا دینے والا کون ہوا ہے یا کون ہوگا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے مسجد اقدس میں منبر رکھ دیتے تھے کہ یہ اُس پر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برائیاں بیان کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ روح القدس سے حسان کی تائید کرتا ہے جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گفتگو کرتے ہیں۔ روایت ہے کہ مشرکین قریش میں جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتے تھے۔ وہ یہ لوگ تھے۔ ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اور عبداللہ بن زبعری اور عمرو بن عاص اور ضرار بن خطاب۔ ایک شخص نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم اُن لوگوں کی ہجو کرو جو ہماری ہجو کیا کرتے ہیں حضرت علی نے کہا کہ

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دیں تو میں ایسا کروں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی میں وہ بات نہیں جس کی (اس کام میں) ضرورت ہے پھر کسی نے کہا کہ جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی تلواروں سے مدد کی انہیں اس بات سے کیا چیز مانع ہے کہ وہ اپنی زبانوں سے آپ کی مدد کریں حسان نے کہا کہ میں اس (خدمت) کے لیے (حاضر) ہوں چنانچہ یہ اپنی زبان کی تیزی دکھانے لگے اور کہا کہ مجھے اس کے بدلے [1] میں بصریٰ سے صنعاء تک کوئی کلام خوش نہیں آتا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم مشرکین قریش کی ہجو کس طرح کرو گے میں بھی تو اُسی خاندان سے ہوں تم ابوسفیان کی ہجو کس طرح کرو گے وہ تو میرے چچا کے بیٹے ہیں تو انھوں نے کہا کہ یارسول اللہ میں آپ کو ان سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح خمیر سے بال نکال لیا جاتا ہے تو حضرت نے فرمایا اچھا تم ابوبکر کے پاس جاؤ وہ قریش کے نسب کو تم سے زیادہ جانتے ہیں چنانچہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتے تھے کہ وہ ان کو انساب قریش پر مطلع کریں تو حضرت ابوبکر ان سے فرماتے تھے کہ فلانی فلانی کا ذکر نہ کرنا اور فلانے فلانے کا ذکر کرنا پس یہ کفار قریش کی ہجو کرنے لگے جب کفار قریش نے حسان کے اشعار سنے تو کہنے لگے کہ یہ اشعار ایسے ہیں کہ بغیر ابن ابی قحافہ (یعنی ابوبکر صدیق کے مشورے) کے نہیں کہے گئے۔ ابوسفیان بن حارث کی نسبت جو اشعار انھوں نے کہے تھے ان میں سے چند شعر یہ ہیں:

وان سنام المجد من آل هاشم — بنو بنت مخزوم و والدک العبد
ومن ولدت ابناء زهرة منهم — كرام و لم يقرب عجائزک المجد
ولست كعباس ولا كابن امه — ولكن لئيم لا يقام له زند
وان امرء كانت سمية امه — و سمراء مغموز اذا بلغ الجهد

ان اشعار کے بعض الفاظ کی شرح خود مصنف نے بھی کی ہے جس کو ہم نے اصل کتاب میں نہیں رکھا اور اب اس کے ترجمہ کے ساتھ اس شرح کو بھی لے لیں گے: "بہ تحقیق بزرگی کی عزت ہاشم کی اولاد سے ہے۔ جو مخزوم کی بیٹی کی اولاد ہیں (مخزوم کی بیٹی سے فاطمہ بنت عمرو بن عایذ بن عمران بن مخزوم مراد ہیں جو ابوطالب، حضرت عبداللہ اور زبیر صاحبزادگان عبدالمطلب کی والدہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دادی تھیں) اور تیرا باپ تو غلام ہے۔ اور ان میں سے جو زہرہ کی اولاد ہیں وہ بھی بزرگ ہیں۔ (زہرہ کی اولاد سے مراد حضرت حمزہ اور صفیہ ہیں ان دونوں کی والدہ ہالہ بنت وہیب بن عبدمناف بن زہرہ ہیں) اور بزرگی تیری بڑھیوں کے قریب ہو کے بھی نہیں نکلی اور تو عباس اور ان کے اخیافی بھائی کے مثل نہیں۔ (عباس کے اخیافی بھائی سے مراد ضرار بن عبدالمطلب ہیں ان دونوں کی والدہ نتیلہ تھیں جو نمر بن قاسط کے خاندان کی تھیں۔ بلکہ تو ایسا لئیم ہے جس کی مدد کے لیے کسی کا ہاتھ نہیں اٹھتا۔ بے شک وہ شخص جس کی ماں سمیہ اور سمراء ہو۔ وہ ہمت کے کاموں میں پست ہو جاتا ہے (سمیہ ابوسفیان کی ماں تھیں یہ سمراء ان کی دادی تھیں)

جب ان اشعار کی خبر ابوسفیان کو پہنچی تو انھوں نے کہا کہ یہ شعر تو بغیر (مشورہ) ابن ابی قحافہ کے نہیں کہے گئے۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کے لئے مشرکوں میں سے وہ لوگ مستعد تھے جن کا ہم نے ذکر کیا اور اُن کے علاوہ اور

[1] بصریٰ اور صنعاء دونوں مقامات کے نام ہیں مطلب یہ ہے کہ میں اس خدمت سے بہتر کوئی بات نہیں سمجھتا۔

لوگ بھی تھے اور مشرکوں کی ہجو کے لئے انصار میں سے تین آدمی مستعد ہوئے تھے حسان' کعب بن مالک اور عبداللہ بن رواحہ۔ پس حسان اور کعب تو انھیں (مشرکین) کے اقوال کی مشاکلت کرتے تھے واقعات اور حوادث اور فضائل (نسب) کے بیان میں اور مشرکین کے معائب (ذاتی) بیان کرتے تھے اور عبداللہ بن رواحہ انھیں کفر اور ایسی چیزوں کی پرستش کا عار دلاتے تھے جو نہ سن سکتے ہیں اور نہ نفع پہنچا سکتے ہیں لہٰذا عبداللہ بن رواحہ کا کلام انھیں نرم معلوم ہوتا تھا اور حسان اور کعب کا کلام انھیں بہت گراں گزرتا تھا مگر جب کفار قریش مسلمان ہوئے اور سمجھ ان کی درست ہوئی تو عبداللہ کا قول انھیں سخت معلوم ہوا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (اپنے زمانہ خلافت میں) انصار اور مشرکین قریش کے باہم ردوقدح کے مضامین بیان کرنے سے ممانعت فرمادی تھی اور فرمایا تھا کہ اس میں زندہ اور مردہ لوگوں کی برائی ہے اور (پرانے) کینوں کا از سر نو تازہ کرنا ہے اور اب اللہ نے اسلام سے جاہلیت کے معاملات کو منہدم کر دیا ہے (لہٰذا اب اس کی ضرورت بھی نہیں رہی) ابن درید نے ابو حاتم سے انھوں نے ابوعبیدہ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا حسان میں بہ نسبت اور شعرا کے تین باتیں فضیلت کی تھیں (۱) زمانہ جاہلیت میں انصار کے شاعر تھے۔ (۲) زمانہ نبوت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر رہے۔ (۳) زمانہ (اشاعت) اسلام میں تمام یمن کے شاعر تھے۔ ابوعبیدہ نے کہا ہے کہ تمام عرب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام صحرا ئے اعرب) کے باشندوں میں اہل مدینہ کے شعرا چھے ہوتے ہیں پھر قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں کے پھر قبیلہ ثقیف والوں کے اور اس بات پر (بھی سب کا اتفاق ہے) کہ اہل مدینہ میں سب سے بہتر حسان کے اشعار ہیں۔ (علامہ) اصمعی نے کہا ہے کہ شعر ایک بُری چیز ہے ہمیشہ وہ بُرے مضامین (یعنی جھوٹ اور مبالغہ) میں عمدہ ہوگا اور آسان ہوگا اور جب عمدہ مضامین میں شعر کہا جائے گا تو کمزور ہو جائے گا یہی حسان ہیں جو زمانہ جاہلیت میں بڑے نامور شعراء میں تھے مگر جب (ان کے) اسلام (کا زمانہ) آیا تو ان کا شعر اپنے مرتبہ سے گر گیا کسی نے حسان سے پوچھا کہ اے ابوالحسام! آپ کا شعر نرم اور کمزور ہو گیا (اس کا کیا سبب؟) انھوں نے پوچھنے والے کو جواب دیا کہ اے بھتیجے! اسلام جھوٹ بولنے سے منع کرتا ہے یعنی عمدگی شعر کی یہی ہے کہ جو مضمون اس میں بیان کیا جائے وہ مبالغہ کے ساتھ بیان کیا جائے حالانکہ وہ مبالغہ جھوٹ ہوتا ہے اسلام اُس سے منع کرتا ہے لہٰذا شعر عمدہ نہیں ہوتا۔ ہمیں ابوالفضل منصور بن الحسن بن ابی عبداللہ طبری فقیہ شافعی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حوثرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو جنھوں نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی تھی اُسی اُسی درے [1] لگوائے تھے اُن لوگوں کے نام یہ ہیں: حسان بن ثابت' مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش۔ حسان بھی انہی لوگوں میں تھے جنھوں نے اس بہتان پر زور دیا تھا لہٰذا بقول بعض ان کے بھی درے لگائے گئے تھے اور بعض لوگوں نے اس کا انکار کیا ہے کہ ان کے دُرے نہ لگے تھے ان لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ طواف میں تھیں اور انکے ہمراہ ام حکیم بنت خالد بن عاص کی والدہ تھیں اور ام حکیم بنت عبداللہ بن ابی ربیعہ تھیں انہوں نے حسان بن ثابت کا ذکر کیا اور انھیں بُرا کہا حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں ان کے لئے اس بات کی امید رکھتی ہوں کہ اللہ انھیں جنت میں داخل فرمائے اس لئے کہ وہ اپنی زبان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کیا کرتے تھے کیا یہ شعر انکا (تم کو یاد) نہیں ہے:

---

[1] کسی پر جھوٹی تہمت لگانے کی شرعاً یہی سزا ہے۔

فان ابی و والدہ و عرضی لعرض محمد منکم وقاء

''پس بہ تحقیق میری والد دادا اور میری آبرو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو کے لیے تم لوگوں کے سامنے سپر (ڈھال) ہے''۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو اس بات سے بھی بری کر دیا کہ انھوں نے ان پر افترا کیا ہوا ان دونوں عورتوں نے کہا کہ کیا انھوں نے آپ کی نسبت (کچھ) نہیں کہا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کچھ نہیں کہا بلکہ انھوں نے (میری نسبت) یہ شعر البتہ کہے ہیں:

حصان رزان ما تزن بریبة و تصبح غرثیٰ من لحوم الغوافل

فان کان ماقد قیل عنی قلته فلا رفعت سوطی الی انا ملی

پاکدامن اور خوبیوں والی ہیں ان پر کسی قسم کی تہمت نہیں لگائی جا سکتی۔ وہ غافل عورتوں کے گوشت سے بھوکی رہتی ہیں (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں غیبت کرنا گویا اس کا گوشت کھانا ہے)۔ پس جو کچھ میری نسبت مشہور کیا جاتا ہے کہ میں نے کہا ہے۔ اگر میں نے کہا ہو تو (خدا کرے) میری انگلیاں میرا کوڑا نہ اٹھائیں۔ (یعنی میرے ہاتھ بیکار ہو جائیں)۔

حضرت حسان بزدل لوگوں میں تھے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق میں ان کو عورتوں کے ہمراہ ٹیلوں پر بٹھا دیا تھا۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے یحیٰی بن عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (غزوۂ خندق میں) صفیہ بنت عبدالمطلب ایک بلند مقام پر تھیں جس کو حسان بن ثابت نے مثل قلعہ کے بنالیا تھا وہ کہتی تھیں کہ حسان بن ثابت بھی عورتوں اور بچوں کے ساتھ ہمارے ہمراہ اُسی قلعہ میں تھے جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھدوائی تھی صفیہ کہتی تھیں ایک یہودی کا گزر ہماری طرف ہوا وہ قلعہ کے گرد پھرنے لگا تو صفیہ نے حسان سے کہا کہ دیکھا یہ یہودی قلعہ کے گرد پھر رہا ہے مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ وہ ہماری حالت سے اُن یہودیوں کو جو ہمارے پیچھے ہیں آگاہ کر دے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ہمارے حال سے بے خبر اپنے کام میں مشغول ہیں لہٰذا تم اترو اور اسے قتل کر دو حسان نے کہا کہ اے عبدالمطلب کی بیٹی خدا تمھاری مغفرت کرے تم جانتی ہو کہ میں اس کام کا نہیں ہوں صفیہ کہتی تھیں جب انھوں نے یہ کہا تو میں نے قلعہ میں سے ایک ستون اُٹھالیا اور میں قلعہ سے اُتر کے اس کے پاس گئی اور میں نے ستون سے اُسے مارا یہاں تک کہ اُسے قتل کر دیا پھر میں قلعہ کی طرف لوٹ آئی اور میں نے کہا کہ اے حسان جاؤ اور اس کا لباس وغیرہ اُتار لؤ حسان (سے یہ بھی نہ ہو سکا اور انھوں) نے کہا اے عبدالمطلب کی بیٹی مجھے اس کے سامان کی کچھ حاجت نہیں ہے۔ یہ اپنی بزدلی کے سبب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے کسی غزوے میں شریک نہیں ہوئے۔ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی سیرین جو ماریہ (قبطیہ) کی بہن تھیں ہبہ فرمائی تھی انھیں سے عبدالرحمٰن بن حسان پیدا ہوئے پس یہ عبدالرحمٰن اور ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں خالہ زاد بھائی تھے۔ ہمیں ابو یاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ ابن ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے عبداللہ بن عثمان سے نقل کر

کے خبر دی نیز عبداللہ بن احمد کہتے تھے میرے والد بیان کرتے تھے کہ مجھے قبیصہ نے بھی سفیان سے انہوں نے ابن خثیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہران سے انھوں نے عبدالرحمٰن بن حسان سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو قبوروں کی زیارت کریں۔ حضرت حسان کی وفات ۴۰ھ سے پہلے حضرت علی کی خلافت میں ہوئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۵۰ھ میں اور بعض لوگ کہتے ہیں ۵۴ھ میں۔ اس وقت ان کی عمر ایک سوبیں برس کی تھی ان کی عمر میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اوران کی عمر کے ساٹھ برس جاہلیت میں گزرے اور ساٹھ برس اسلام میں۔ اسی طرح ان کے والد ثابت اوران کے دادا منذر اوران کے دادا کے والد حرام ان سب لوگوں کی عمر ایکسوبیں برس ہوئی سوا ان کے عرب میں چار پشتیں ایک نسل کی ایسی نہیں ہیں جن کی عمر ایک سوبیں برس ہو۔ (حضرت حسان کے پوتے) سعید بن عبدالرحمٰن کہتے تھے کہ میرے والد عبدالرحمٰن کے سامنے ان کے باپ دادا کی عمر کا ذکر کیا گیا تو وہ اپنے بستر پر لیٹے رہے اور ہنسے بعد اس کے مر گئے اُس وقت ان کی عمر اڑتالیس برس کی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۵۴۔ حضرت حسانؓ بن جابر

حضرت حسانؓ بن جابر اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی جابر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ طائف میں شریک تھے۔ بقیہ بن ولید نے سعید بن ابراہیم قرشی سے انھوں نے ابو یوسف سے جو ایک شامی بزرگ تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے حسان ابن ابی جابر سے سنا وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طائف میں تھے آپ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انھوں نے سرخ اور زرد خضاب لگایا ہے تو آپ نے فرمایا کہ مرحبا[۱] بالمحمرین والمصفرین ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اپنی سند سے ابوبکر ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے، ہم سے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ نے سعید بن ابراہیم بن ابی العطوف حرانی سے انھوں نے ابو یوسف سے انھوں نے حسان بن ابی جابر سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طواف میں تھے آپ نے اپنے بعض صحابہ کو دیکھا کہ انھوں نے اپنی داڑھیوں کو زرد کرلیا تھا اور بعض نے سرخ کرلیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ مرحبا بالمحمرین و المصفرین۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۵۵۔ حضرت حسانؓ بن ابی حسان عبدی

حضرت حسانؓ بن ابی حسان عبدی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد عبدالقیس کے ہمراہ آئے تھے ان سے ان کے بیٹے یحییٰ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ظروف[۲] (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے اور انھیں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے کہ یہ وہم ہے۔ صحیح وہی ہے جو بہت سے لوگوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن حارث سے انھوں نے یحییٰ بن حسان سے انھوں نے ابن رسیم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں وفد کے ہمراہ تھا پھر انھوں نے ایسی ہی حدیث ذکر کی۔

۱۔ یعنی خوشی ہو سرخ اور زرد خضاب لگانے والوکو۔

۲۔ یہ اشارہ ہے دباء حنتم وغیرہ نام کے ظروف کی طرف ان ظروف میں پہلے شراب استعمال ہوتی تھی سد باب کے لیے حضرت نے ان ظروف کے استعمال کی قطعاً ممانعت فرمادی تھی۔

۱۱۵۶۔حضرت حسانؓ بن خوط

حضرت حسانؓ بن خوط۔ ذہلی ثم البکری۔ اپنی قوم میں شریف تھے اور بکر بن وائل کی طرف سے وافد (قاصد) بن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے ان کے بہت سے بیٹے تھے۔ یہ حضرت علی کے ہمراہ جنگ جمل میں شریک تھے۔ انھیں کے بیٹے بشر کا یہ شعر ہے۔

انا ابن حسان بن خوط وابی　　　رسول بکر کلھا الی النبی

''میں حسان بن خوط کا بیٹا ہوں اور میرے والد تمام قبیلہ بکر کی طرف سے قاصد بن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے۔''

انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بشر نے یہ شعر جنگ جمل کے دن کہا تھا قبیلہ بکر کا جھنڈا ان کے بھائی حارث بن حسان ذہلی کے پاس تھا جب حارث مقتول ہوئے تو ان کے حق میں کسی نے یہ اشعار کہے۔ انعی الرئیس الحارث بن حسان [1] الی آخر الابیات اور ان کے بھائی بشر نے یہ اشعار کہے۔ انا ابن حسان بن خوط۔ الی آخر الابیات۔

۱۱۵۷۔حضرت حسانؓ بن ابی سنان

حضرت حسانؓ بن ابی سنان۔ علی بن سعید عسکری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انھوں نے حسن بن عرفہ سے انھوں نے عمر بن حفص عبدی سے انھوں نے ہیثم بن حکیم سے انھوں نے ابوعاصم حبطی سے انھوں نے حسان بن ابی سنان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا طالب جاہلوں کے درمیان میں ایسا ہی ہے جیسا زندہ مردوں کے درمیان میں۔ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ حسان بن ابی سنان نے حسن سے روایت کی ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۱۵۸۔حضرت حسانؓ بن شداد

حضرت حسانؓ بن شداد بن شہاب بن زہیر بن ربیعہ بن ابی الاسود تمیمی طہوی۔ ان سے ان کے بیٹے نہشل نے روایت کی ہے یہ اور اُن کی والدہ دونوں شرف صحبت سے مشرف ہیں ان کا شمار بصرہ کے دیہاتیوں میں ہے۔ ان کے بیٹے نہشل نے ان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میری والدہ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کے پاس اس لئے حاضر ہوئی ہوں کہ آپ میرے اس بیٹے کے لیے دعا فرمایئے کہ اللہ اس میں برکت دے اور اللہ اُس کو بزرگ پاکیزہ صاحب برکت بنادے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے (بیٹے یعنی میرے) چہرے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اے اللہ ان دونوں کو اس میں برکت دے اور اس لڑکے کو بزرگ پاکیزہ کر۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے ان کا نسب ایسا ہی لکھا ہے جیسا ہم نے بیان کیا۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ ان کا نام شداد بن زہیر بن شہاب ہے واللہ اعلم۔

---

[1] میں رئیس حارث بن حسان کی موت کی خبر دیتا ہوں۔

۱۱۵۹۔ حضرت حسانؓ بن عبدالرحمٰن ضبعی

حضرت حسانؓ بن عبدالرحمٰن ضبعی۔ عسکری نے افراد میں ان کا ذکر کیا ہے۔ علی بن سعید عسکری نے اسحاق بن وہب سے انھوں نے ابوداؤد طیالسی سے انھوں نے ہمام سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے حسان بن عبدالرحمٰن ضبعی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر تم (پر یہ فرض کر دیا جاتا کہ خروج) مذی سے غسل کیا کرو تو بہ نسبت غسل حیض کے بھی (جو عورتوں پر فرض ہے) دشوار ہو جاتا۔ ان کا تذکرہ ابن ابی حاتم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے نبیؐ سے مرسلاً (یعنی بواسطہ اور کسی صحابہ کے) روایت کی ہے اور ابن عمر سے بھی روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۶۰۔ حضرت حسانؓ بن قیس

حضرت حسانؓ بن قیس بن ابی سود بن کلب بن عدی بن (غدانہ) بن عبداللہ بن یربوع بن حنظلہ تمیمی یربوعی۔ کنیت ان کی ابوسود ہے۔ ابوعمر نے کنیت کے باب میں ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوسود بن ابی وکیع تمیمی ہے اور ان کا نام ذکر نہیں کیا ہے جبکہ ابن قانع نے انکا نام ونسب ہماری طرح ذکر کیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں اس سے زیادہ ذکر ہوگا۔

۱۱۶۱۔ حضرت حسحاسؓ بن بکر

حضرت حسحاسؓ بن بکر بن عوف بن عمرو بن عدی بن عمرو بن مازن بن ازد۔ ابن ماکولا نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور ابن ابی حاتم نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔ ابوالفیض بن حسحاس بن بکر انھیں کی اولاد میں سے ہیں اس کو ابن ماکولا نے بھی بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر کوئی حدیث ان کی نقل نہیں کی۔ ہاں ابن ماکولا نے پہلے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اس کے بعد ان کی روایت بھی نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو شخص اللہ سے ان پانچ (کلمات) کے ساتھ ملے گا وہ دوزخ سے بچالیا جائے گا وہ پانچ (چیزیں) یہ ہیں: سبحان اللہ والحمدللہ ولآ الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ (پانچویں چیز اس روایت میں چھوٹ گئی جو آئندہ تذکرہ میں معلوم ہوگی)۔

۱۱۶۲۔ حضرت حسحاسؓ

حضرت حسحاسؓ۔ یہ ایک اور دوسرے شخص ہیں۔ ہمیں ابوموسیٰ مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی ہے وہ کہتے تھے ہمیں فضل بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن جارود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحاتم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن مغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زافر بن سلیمان نے ابویحمد سے انھوں نے یونس بن زہران سے انھوں نے حسحاس سے روایت کی جو کہ صحابی تھے انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص اللہ سے ان پانچ چیزوں کے ساتھ ملے وہ دوزخ سے بچالیا جائے گا اور جنت میں داخل کیا جائے گا وہ چیزیں یہ ہیں: سبحان اللہ والحمدللہ ولآ الہ الا اللہ واللہ اکبر (اور پانچویں چیز) فرزند صالح۔ ابویحمد کا نام بقیہ بن ولید ہے۔ یہ عبارت ابوموسیٰ کی تھی اور ابوعمر نے کہا ہے کہ حسحاس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک شخص تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سبحان اللہ ------ الی آخر الحدیث' کے متعلق ایک حدیث روایت کی ابن ابی حاتم نے انکا تذکرہ ایسا ہی لکھا ہے اور ابن

ابی حاتم کے علاوہ اور لوگوں نے خائے نقطہ دار میں ذکر کیا ہے پس اگر یہ صحیح ہے تو ان کا نام خشخاش ہوگا خشخاش عنبری کے علاوہ جو کہ خائے منقوطہ اور شین کے ساتھ ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ میرے نزدیک وہم ہے کیونکہ خشخاش کی حدیث حسحاس کی حدیث سے جدا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے حسحاس کے دو تذکرے لکھے ہیں پہلا تو وہی جو اس سے پیشتر گزر چکا اور ان کا نسب بھی ابن ماکولا سے نقل کیا ہے اور دوسرا تذکرہ یہی ہے اور کہا ہے کہ یہ دوسرے حسحاس ہیں اس دوسرے تذکرہ میں سبحان اللہ کی حدیث بھی انھوں نے روایت کی ہے اور پہلا تذکرہ انھوں نے ابن ماکولا سے نقل کیا ہے اور اُن کے متعلق کوئی حدیث نہیں روایت کی ابن ماکولا نے تو اس حدیث کو پہلے ہی تذکرہ میں لکھا تھا جس کو ابو موسیٰ نے ان سے روایت کیا ہے مگر ابو موسیٰ نے اس حدیث کو دوسرے تذکرہ میں لگا دیا اور پہلے تذکرہ کو حدیث سے خالی کر دیا اور اُس کو ابن ماکولا پر حوالہ کر دیا حالانکہ ابن ماکولا نے پہلے تذکرہ میں اس حدیث کو لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۱۶۳۔ حضرت حسل رضی اللہ عنہ بن خارجہ

حضرت حسل رضی اللہ عنہ بن خارجہ اشجعی اور بعض لوگ ان کو حسیل کہتے ہیں اور بعض لوگ حنبل کہتے ہیں۔ خیبر کے دن اسلام لائے اور فتح خیبر میں شریک ہوئے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے اُس دن (مال غنیمت سے) سوار کو تین حصے اور پیادہ کو ایک حصہ دیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

حسل: حاء پر زیر ہے اور آخر میں لام ہے۔

۱۱۶۴۔ حضرت حسل رضی اللہ عنہ عامری

حضرت حسل رضی اللہ عنہ عامری۔ قبیلہ بنی عامر بن لؤی سے ہیں۔ ان کی حدیث یہ ہے کہ زمانہ حج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک ایسے شخص پر ہوا جو اپنے حج سے فارغ ہو چکا تھا حضرت نے اُس سے پوچھا کہ تمہارا حج ختم ہو چکا؟ اُس نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ (اچھا اب) جلدی جلدی کام کرو (تا کہ جلد لوٹ چلیں)۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۱۶۵۔ (سیدنا وابن سیدنا) حضرت حسن رضی اللہ عنہ بن علی فرزند جگر گوشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ قریشی ہاشمی۔ کنیت ابو محمد۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں۔ والدہ ان کی فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو تمام دنیا کی عورتوں کی سردار ہیں اور یہ جوانان اہل جنت کے سردار اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے زندگی) کی بہار ہیں (صورت میں بھی) آپ کے مشابہ تھے۔ ان کا نام حسن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا (اور ان کی کنیت ابو محمد آپ ہی نے قائم کی تھی) اور ولادت کے ساتویں دن آپ نے ان کا عقیقہ کیا تھا اور ان کے بال منڈوائے تھے اور حکم دیا تھا کہ ان کے بالوں کے ہموزن چاندی خیرات کی جائے۔ اہل کساء [1] کے پانچویں شخص ہیں۔

---

[1] اہل کساء سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو آیۂ تطہیر کے نازل ہونے کے بعد ایک چادر اوڑھائی تھی اور ان کے لیے دعا فرمائی تھی کہ یا اللہ! ان کو بھی میرے اہل بیت میں داخل فرما دے۔

ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام حسن رکھا' اور انکی کنیت ابومحمد رکھی اور یہ نام جاہلیت میں (کسی کا) معلوم نہیں ہوتا اور انھوں نے ابن اعرابی سے انھوں نے مفضل سے راویت کی ہے کہ انھوں نے کہا اللہ تعالی نے (یہ دونام) حسن اور حسین چھپا رکھے تھے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں صاحبزادوں کا نام حسن اور حسین رکھا۔ ابن اعرابی کہتے ہیں میں نے مفضل سے کہا کہ وہ دو شخص جو یمن میں تھے؟ (ان کا نام بھی تو حسن اور حسین تھا) مفضل نے کہا ان کا نام حسن ساکن السین اور حسین بفتح حاء و کسر سین تھا۔ ان دونوں صاحبزادوں سے پہلے حسن اور حسین کسی کا نام نہ تھا صرف حسن کے نام سے ایک گاؤں بلاد ضبہ میں ہے (جس کی نسبت) ابن عنمہ (شاعر) نے (یہ شعر) کہا ہے:

غداۃ اضر بالحسن السبیل

"اس صبح کو جبکہ مقام حسن میں راہ تاریک ہوگئی۔"

اسی مقام میں بسطام بن قیس شیبانی قتل کیے گئے تھے۔ ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی بن علی امین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل محمد بن ناصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر بن ابی الصقر انباری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات یعنی احمد بن عبدالواحد بن نظیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن رشیق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبشر دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے ابوبکر بن عبدالرحیم زہری سے سنا وہ کہتے تھے کہ حسن بن علی بن ابی طالب جن کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں نصف رمضان ۳ھ کو پیدا ہوئے تھے اور مدینہ (منورہ) میں ۴۹ھ میں ان کی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کی ولادت نصف شعبان ۳ھ میں ہوئی اور بعض کہتے ہیں غزوۂ احد کے ایک سال بعد اور بعض کہتے ہیں دو سال بعد پیدا ہوئے ہجرت اور غزوۂ احد کے درمیان میں دو برس چھ مہینے پندرہ دن کا وقفہ تھا۔

دولابی نے کہا ہے کہ ہم سے حسن بن علی بن عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن صالح نے سماک بن حرب سے انھوں نے قابوس بن مخارق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ام فضل نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ گویا ایک عضو آپ کا میرے گھر میں ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اچھا (خواب) دیکھا فاطمہ سے ایک بچہ پیدا ہوگا جس کو تم قثم [1] کا دودھ پلاؤ گی چنانچہ حضرت حسن پیدا ہوئے اور ام فضل نے ان کو قثم کا دودھ پلایا۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب حسن پیدا ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا؟ میں نے عرض کیا کہ میں اس کا نام حرب رکھا ہے حضرت نے فرمایا وہ (حرب نہیں ہے) بلکہ (اس کا نام) حسن ہے پھر جب حسین پیدا ہوئے تو ہم نے ان کا نام بھی حرب رکھا' جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے (بدستور سابق) فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ میں نے عرض کیا کہ اس کا نام میں نے حرب رکھا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا وہ (حرب نہیں ہے) بلکہ (اس کا نام) حسین ہے پھر جب تیسرا لڑکا پیدا ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ میں نے

---

[1] ام فضل حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں قثم ان کے بیٹے کا نام ہے۔ مطلب یہ تھا کہ جو دودھ تم قثم کو پلا رہی ہو وہی دودھ اس کو پلاؤ گی یعنی وہ بچہ اب عنقریب پیدا ہوا چاہتا ہے۔

عرض کیا کہ میں نے اس کا نام حرب رکھا آپؐ نے فرمایا وہ (حرب نہیں ہے) بلکہ (اس کا نام) محسن ہے بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ میں ان تینوں کے وہ نام رکھتا ہوں جو پیغمبر ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام تھے (یعنی) شبر اور شبیر اور مشبر۔

حضرت حسن سے ام المؤمنین سیدہ عائشہ اور شعبی اور سوید بن غفلہ اور شقیق بن سلمہ اور ہبیرہ بن یریم اور مسیب بن نجبہ اور اصبغ بن نباتہ اور ابوالحوراء اور معاویہ بن حدیج اور اسحٰق بن بشار اور محمد بن سیرین وغیرہم نے روایت کی ہے۔

ہمیں ابوجعفر احمد بن علی نے اور کئی ایک آدمیوں نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح کروخی نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالاحوص نے ابواسحاق سے انھوں نے یزید بن ابی مریم سے انھوں نے ابوالحوراء سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت حسن بن علی فرماتے تھے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کلمات تعلیم فرمائے ہیں جن کو میں وتر (کی دعائے قنوت) میں پڑھ لیا کرتا ہوں (وہ کلمات یہ ہیں):

اللھم اھدنی فیمن ھدیت و عافنی فیمن عافیت و تولنی فیمن تولیت و بارک لی فیما اعطیت وقنی شرما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک وانہ لایذل من والیت تبارکت ربنا و تعالیت

''اے اللہ! مجھے ہدایت کر ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے ہدایت کی اور مجھے عافیت دے ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے عافیت دی اور مجھ سے محبت کر ان لوگوں کے ساتھ جن سے تو نے محبت کی اور مجھے برکت دے ان چیزوں میں جو تو نے مجھے دی ہیں اور اپنے مقدرات کی برائی سے مجھے بچا بیشک تو سب پر حکم کرتا ہے اور تیرے اوپر کسی کا حکم نہیں چلتا اور جس سے تو محبت کرے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا اے ہمارے پروردگار! تو بہت بابرکت اور بزرگ ہے۔''

ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن سکینہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن علی سلامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی الصقر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات بن نظیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن رشیق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبشر دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے خبر دی نیز ابوبشر کہتے تھے ہم سے یوسف بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ابی مریم نے ابوالحوراء سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت حسن بن علی سے عرض کیا کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ باتیں یاد ہوں؟ (تو بیان کیجیے) انھوں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات یہ یاد ہے کہ میں نے (ایک مرتبہ) صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں رکھ لی تھی آنحضرت ﷺ نے اُس کو (میرے منہ سے) نکال لیا' اس حال میں کہ اُس میں میرا لعاب (دہن) مل چکا تھا اور اُس کو صدقہ کی کھجوروں میں ملا دیا کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ایک کھجور کی کیا بات تھی؟ (آپ نے کھا لینے دیا ہوتا) آپ نے فرمایا کہ ہمارے لیے یعنی آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس بات میں تم کو شک ہو اُس کو ترک کر دو کیونکہ سچائی اطمینان کا نام ہے اور شک جھوٹی چیز ہے اور آنحضرت ﷺ ہمیں اس دعا کی تعلیم دیا کرتے تھے اُس کے بعد انھوں نے قنوت کی حدیث ذکر کی۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن محمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد یعنی جعفر بن حسین قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبیداللہ بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد عمری نے نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان ثوری نے سعد بن طریف سے انھوں عمیر بن مامون سے

روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت حسن بن علی سے سناوہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص نماز فجر پڑھ کر اپنے مصلی پر بیٹھا رہے یہاں تک کہ آفتاب نکل آئے تو یہ کام اُس کے لیے دوزخ سے حجاب ہو جائے گا یا فرمایا کہ دوزخ سے ایک پردہ ہو جائے گا ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے یہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس یعنی احمد ابن ابی غالب بن طلایہ وراق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عبدالعزیز بن علی بن احمد انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی محمد بن عبدالرحمٰن مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن رشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مروان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حکم بن عبدالرحمٰن ابن (ابی نعم) بجلی نے اپنے والد سے انھوں نے ابوسعید خدری سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین [1] جوانان جنت کے سردار ہیں سوا دو خالہ زاد بھائیوں یعنی عیسٰی [2] اور یحیٰی بن زکریا علیہما السلام کے۔

ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسٰی بن سورۃ (امام ترندی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن وکیع اور عبد بن حمید نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہم سے خالد بن حارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن یعقوب ربعی نے عبداللہ بن ابی بکر بن زید بن مہاجر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے مسلم بن (ابی سہل) زید نبال نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حسن بن اُسامہ بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد اُسامہ بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں ایک رات کو کسی کام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو آپ میرے پاس باہر تشریف لائے اور آپ کسی چیز کو اُٹھائے ہوئے (چادر میں چھپائے ہوئے) تھے مجھے معلوم نہیں ہوا کہ آپ کس چیز کو اُٹھائے ہوئے ہیں پھر جب میں اپنے کام سے فارغ ہو گیا تو میں نے پوچھا کہ حضرت یہ کیا چیز ہے جس کو آپ اُٹھائے ہوئے ہیں؟ آپ نے چادر کھول دی تو معلوم ہوا کہ وہ حسن اور حسین تھے جن کو آپ اپنی گود میں لئے ہوئے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں پس تو بھی ان دونوں سے محبت رکھ اور جو شخص ان سے محبت [3] رکھے اُس سے بھی تو محبت رکھ۔ اسمٰعیل بن عبیداللہ وغیرہ بیان کرتے تھے کہ ہم سے محمد بن عیسٰی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ انصاری نے خبر دی اور ہمیں اشعث ابن عبدالملک نے حسن (بصری) سے انھوں نے ابوبکرہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ میرا بیٹا (یعنی حسن) سردار ہے اللہ اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے گا۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن حریث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی ابن حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن بریدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت ابوبریدہؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) خطبہ پڑھ رہے تھے اُسی حالت میں حسن اور حسین گھر سے

---

[1] جوانانِ اہل جنت کے سردار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو نیک اور صالح آدمی بحالت جوانی دنیا سے گئے ان سب کے یہ سردار ہوں گے ورنہ جنت میں تو جتنے لوگ ہوں گے سب جوان ہوں گے بوڑھا کوئی نہ ہوگا۔

[2] حضرات حسنین کو ان دونوں پر فضیلت نہیں ہے یہی عقیدہ اہل سنت کا ہے کہ نبی پر غیر نبی کو فضیلت نہیں ہو سکتی۔

[3] ان سے محبت رکھنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صرف زبان سے محبت کا دعویٰ کرے جیسے مشرکین قریش ابراہیم علیہ السلام سے محبت کا دعویٰ کرتے تھے بلکہ محبت قابل اعتبار وہی ہے کہ اپنے محبوب کی پیروی بھی کرے۔

باہر آئے سرخ کرتے پہنے ہوئے چلے آرہے تھے اور اُن کے پیر لڑکھڑاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اُتر پڑے اور اُن کو گود میں اُٹھا کر اپنے سامنے بٹھالیا بعد اُس کے فرمایا اللہ سچ فرماتا ہے:

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ - ''سوا اس کے نہیں کہ تمہارے مال اور اولاد تمہارے لئے فتنہ ہیں''۔

اس سے یہ شبہ نہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر محبت اولاد وغیرہ غالب تھی ہر گز نہیں آنحضرت کو جس سے بھی محبت تھی وہ محض اللہ کے لیے۔

میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ چلے آرہے ہیں اور اُن کے پیر لڑکھڑاتے ہیں تو مجھ سے نہ رہا گیا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات قطع کر دی اور اُن کو اُٹھالیا۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے معمر سے انھوں نے زہری سے انھوں نے انس بن مالکؓ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے حسن بن علی سے زیادہ (صورت میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کوئی نہ تھا۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عامر عقدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زمعہ بن صالح نے سلمہ بن وہرام سے انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) حضرت حسن کو اپنے شانے پر سوار کیے ہوئے تھے کسی نے کہا کہ اے صاحبزادے تم کیسی اچھی سواری پر سوار ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سوار بھی تو اچھا ہے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء ثقفی نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشار نے اور ابوبکر ابن نافع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں غندر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے عدی بن ثابت سے انھوں نے براء سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حسن بن علی کو اپنے شانے پر سوار کئے ہوئے تھے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اے اللہ! میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اسے دوست رکھ۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلیمان اصفہانی نے یحییٰ بن عبید سے انھوں نے عطاء سے انھوں نے عمر بن ابی سلمہ ربیب[1] نبیؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت ام سلمہ کے گھر میں جب یہ آیت نازل ہوئی:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا. (الاحزاب: ۳۳)

''اے اہل بیت (محمد) اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔''[2]

یہ آیت ''آیۂ تطہیر'' کے نام سے مشہور ہے۔

---

[1] ربیب اس لڑکے کو کہتے ہیں جس کی ماں سے اس کی صغر سنی کی حالت میں نکاح کر لیا جائے ان کی والدہ یعنی حضرت ام سلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئی تھیں اس وجہ سے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب ہوئے۔

[2] اس آیت کی تفسیر میں اہل سنت کا اتفاق ہے کہ اہل بیت سے مراد ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لغت عرب بلکہ تمام دنیا کی لغت میں اہلبیت اور اہل خانہ اور گھر کے لوگ بیوی ہی کو کہتے ہیں اور سیاق آیت بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس سے پہلی کی آیتوں میں تمام خطاب ازواج سے ہے مگر احادیث سے معلوم ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج کے علاوہ حضرات حسنین اور حضرت مرتضٰی اور حضرت فاطمہ زہرا کو بھی اہل بیت میں داخل فرمایا یا داخل فرمانے کی دعا کی۔ ازواج کا اس آیت میں اصالتہً وحقیقتاً داخل ہونا اس جواب سے یہی سمجھا جاتا ہے جو حضرت ام سلمہ کی درخواست پر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا جیسا کہ اس حدیث میں مذکور ہے)

تو رسول اللہ نے (حضرات) فاطمہ، حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم) کو بلایا اور ان کو چادر اوڑھا دی اور انکے پیٹھ کے پیچھے (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) تھے پھر فرمایا: یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے ناپاکی کو دور فرما اور ان کو خوب پاک فرما۔ تو ام سلمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں بھی ان لوگوں میں ہوں تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر ہو اور تم بہتری پر ہو۔ محمد کہتے تھے ہم سے علی بن منذر کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اعمش نے عطیہ سے انھوں نے ابوسعید سے اور اعمش سے انھوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انھوں نے زید بن ارقم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دو گرانقدر چیزیں تم میں چھوڑے جاتا ہوں جب تک ان کے ساتھ تمسک [1] کرتے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے ایک چیز ان میں سے دوسرے کے نسبت بڑی ہے (وہ دونوں یہ ہیں) کتاب اللہ جو مثل ایک رسی کے ہے آسمان سے زمین کی طرف لٹکی ہوئی اور میری عزت یعنی میرے اہل بیت اور یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض (کوثر) پر (ساتھ ہی ساتھ) پہنچ جائے گی۔ پس خیال رکھنا کہ میرے بعد تم ان دونوں [2] سے کیا معاملہ کرتے ہو؟

نیز وہ کہتے تھے کہ ہمیں محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن معین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن یوسف نے عبداللہ بن سلیمان نوفلی سے انھوں نے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے محبت رکھو بوجہ اُن نعمتوں کے جو روزانہ تم پر فائض ہوتی ہیں اور بوجہ اللہ کی محبت کے مجھ سے محبت رکھو اور بوجہ میری [3] محبت کے میرے اہل بیت سے محبت رکھو۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت حسن بن علی نے کئی حج پیادہ پا کئے اور فرماتے تھے کہ مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے کہ میں اس حال میں اس سے ملوں کہ میں اس کے گھر تک پیادہ پا نہ جاؤں اور تین مرتبہ انھوں نے اپنا نصف مال اللہ کی راہ میں دیا نصف بھی اس طرح کہ ایک جوتی رکھ لیتے تھے اور ایک جوتی دے دیتے تھے اور دو مرتبہ اپنا پورا مال دے دیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حسن بھی اسباط [4] میں سے ایک سبط ہیں حضرت حسن بہت ہی بردبار، کریم اور پرہیزگار تھے ان کی پرہیزگاری ہی نے انھیں اس بات پر آمادہ کیا کہ انھوں نے اللہ کے یہاں کی ناز و نعیم پر قناعت کر کے دنیا اور اُس کی سلطنت چھوڑ دی اور فرمایا کرتے تھے کہ میں نہیں چاہتا کہ میں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حاکم بنوں اور میری حکومت میں کسی کا خون بچنے سے بھی گرایا جائے۔

حضرت عثمان بن عفان کی مدد میں سبقت کرنے والوں میں سے تھے۔ اپنے والد علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد خلیفہ بنائے گئے حضرت علی ۱۷ رمضان ۴۰ھ میں شہید ہوئے تھے حضرت حسن کے ہاتھ پر چالیس ہزار سے زیادہ آدمیوں نے جان دے دینے کے اقرار پر بیعت کی تھی یہ وہی لوگ تھے جنھوں نے ان کے والد حضرت علی سے بھی بیعت کی تھی مگر وہ حضرت حسن کی زیادہ اطاعت

---

[1] قرآن کے ساتھ تمسک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور اہل بیت کے ساتھ تمسک کا مطلب یہ ہے کہ ان سے محبت رکھے۔

[2] الحمد للہ کہ تمام فرق اسلام میں جس اعتدال اور خوش اسلوبی کا معاملہ قرآن اہل بیت کے ساتھ اہل سنت نے کیا کسی کو نصیب نہیں ہوا۔

[3] یہ کلیہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی کسی سے محبت کرے گا تو اس محبوب کے جس قدر محبوب ہوں گے یا اس سے کسی قسم کا تعلق رکھتے ہوں گے سب اس کی نظر میں محبوب ہو جائیں گے۔ مگر صرف زبانی محبت کبھی کام نہیں دیتی۔

[4] سبط کے معنی اولاد اور اسباط اس کی جمع ہے مراد یہاں پیغمبروں علیہم السلام کی اولاد ہے۔

کرنے والے اور ان سے زیادہ محبت رکھنے والے تھے۔ حضرت حسن تقریباً سات مہینہ عراق اور اس کے ماسوا یعنی خراسان حجاز اور یمن وغیرہ کے خلیفہ رہے۔ پھر حضرت معاویہؓ شام سے اُن کی طرف چلے اور یہ حضرت معاویہؓ کی طرف چلے جب دونوں لشکر مقابل میں آ گئے تو حضرت حسن نے خیال فرمایا کہ ایک کو دوسرے پر فتح نہیں مل سکتی جب تک کہ دوسرے لشکر کا اکثر حصہ مقتول نہ ہو جائے لہٰذا انھوں نے حضرت معاویہ کو پیغام دیا کہ میں تمہیں خلافت دیئے دیتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ تمھارے بعد پھر میں خلیفہ کیا جاؤں اور اس شرط پر کہ اہل مدینہ اور اہل حجاز و عراق سے اُن چیزوں کو طلب نہ کرنا جو میرے والد کے وقت میں انھیں مل چکی ہیں اس کے علاوہ اور قواعد بھی تھے۔ حضرت معاویہ نے ان کی درخواست منظور کر لی اور وہ معجزہ نبویہ ظاہر ہوا جو حضرت نے فرمایا تھا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرا دے گا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بزرگی ہوگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سردار فرمایا؟

ہمیں ابو محمد یعنی قاسم ابن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو السعود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن مجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن محمد بن احمد عکبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن خاقان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر ابن درید نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت حسن اپنے والد امیر المؤمنین (علی مرتضیٰ) کی وفات کے بعد (خطبہ پڑھنے) کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی حمد کے بعد فرمایا ہمیں اہل شام (کی لڑائی) سے کسی شک یا ندامت نے نہیں روکا بلکہ ہم اہل شام سے سلامتی اور صبر کے ساتھ لڑتے تھے مگر اب عداوت کی وجہ سے سلامتی جاتی رہی اور جزع کی سبب سے صبر چلا گیا جب جنگ صفین کی طرف تم بلائے جاتے تھے تو اس وقت تمھارا دین دنیا سے مقدم تھا مگر اب تمہاری دنیا تمھارے دین سے مقدم ہو گئی ہے آ گاہ رہو ہم تو اب بھی تمھارے لیے ویسے ہی ہیں جیسے تھے مگر تم ہمارے لیے اب ویسے نہیں رہے جیسے تھے اس وقت دو قسم کے لوگ تمہارے مقتول ہو چکے ہیں کچھ تو صفین میں مقتول ہو چکے ہیں جن کے لئے تم رو رہے ہو اور کچھ لوگ نہرواں میں مقتول ہوئے ہیں جن کا انتقام تم طلب کر رہے ہو جو لوگ باقی رہ گئے ہیں وہ ناکام ہیں اور جو رو رہے ہیں وہ پریشان ہیں سنو معاویہ نے ہمیں ایک ایسی بات کی طرف بلایا ہے جس میں نہ عزت ہے نہ انصاف۔ پس اگر تم موت کے خواہشمند ہو تو ہم معاویہ کی بات نامنظور کر دیں اور اللہ عزوجل کے سامنے تلوار کی باڑھ سے فیصلہ کریں اور اگر تم زندگی کے خواہشمند ہو تو ہم معاویہ کی بات مان لیں اور جس بات پر تم راضی ہو اُسی کو اختیار کریں تو سب لوگوں نے ہر طرف سے اُنھیں آواز دی کہ ہم باقی رہنے کے خواہشمند ہیں جب سب نے متفق ہو کر یہی بات کہی تو حضرت حسن نے صلح منظور کر لی۔

ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ اور کئی لوگوں نے خبر دی وہ اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو داؤد طیالسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاسم بن فضل حرانی (حدانی) نے یوسف بن سعد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ایک شخص حضرت حسن بن علی کے سامنے کھڑا ہوا جبکہ انھوں نے حضرت معاویہ سے بیعت کر لی اُس شخص نے کہا کہ تم نے مومنوں کے منہ میں کالک لگا دی یا یہ کہا کہ اے مومنوں کے روسیاہ کرنے والے! حضرت حسن نے فرمایا کہ اللہ تجھ پر رحم کرے مجھے طعنہ نہ دے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (خواب میں) دکھایا گیا تھا کہ بنی امیہ آپ کے منبر پر کھڑے ہیں یہ بات آپ کو بہت ناگوار ہوئی اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ٥ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ٥ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ

شَهۡرٍ﴾(القدر: ۱-۳)
"ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے شب قدر میں۔ اور تمھیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔" (ترجمہ فتح محمد جالندھری)
(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہزار مہینوں سے مراد وہ ہزار مہینے ہیں) جن میں میرے بعد بنی امیہ بادشاہت کریں گے۔

اس وقت کی تعیین میں اختلاف ہے جس میں حضرت حسن نے خلافت حضرت معاویہ کے حوالے کی بعض لوگ کہتے ہیں نصف جمادی الاولی ۴۱ھ میں اور بعض لوگ کہتے ہیں ربیع الاول کے آخر میں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ربیع الآخر میں۔ پہلے قول کے موافق حضرت حسن کی خلافت چھ مہینے بارہ دن رہی اور جو لوگ کہتے ہیں ربیع الاخرہ میں یہ واقعہ ہوا ان کے قول کے موافق چھ مہینے اور کچھ دن رہی اور جو لوگ کہتے ہیں جمادی الاولی میں یہ واقعہ ہوا اُن کے نزدیک تقریباً آٹھ مہینے رہی واللہ اعلم۔ ان تمام اقوال میں انہیں لوگوں کا قول صحیح ہے جو کہتے ہیں ۴۱ھ میں یہ صلح ہوئی اور جن لوگوں کا قول ۴۰ھ ہے ان سے وہم ہو گیا ہے۔
جب حضرت حسن نے معاویہ سے بیعت کی تو قبل اس کے کہ حضرت معاویہ کوفہ میں آئیں حضرت حسن نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگو! ہم تمھارے سردار اور تمھارے مہمان ہیں اور ہم تمہارے نبی کے اہل بیت سے ہیں جن سے اللہ نے ناپاکی کو دور کر دیا ہے اور انھیں خوب پاک کر دیا ہے اس کلمہ کو کئی مرتبہ کہا یہاں تک کہ سب لوگ رونے لگے اور اُن کے رونے کی آواز کانوں میں آئی جب معاویہ کوفہ پہنچے تو لوگوں نے ان سے بیعت کی عمرو بن عاص نے حضرت معاویہ سے کہا کہ آپ حضرت حسن سے کہیے کہ خطبہ پڑھیں حضرت معاویہ نے کہا کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ عمرو بن عاص نے کہا میں اس کو مناسب سمجھتا ہوں تا کہ ان کی ناقابلیت ظاہر ہو جائے کیونکہ وہ ان باتوں کو نہیں جانتے حضرت معاویہ نے کہا اے حسن اُٹھو اور لوگوں سے بیان کرو جو ہمارے اور تمھارے درمیان میں واقعات گزرے ہیں ان کو ظاہر کرو پس حضرت حسن اُس بات کے بیان کرنے کو کھڑے ہو گئے جس کے متعلق انھوں نے پہلے سے کچھ غور نہ کیا تھا انھوں نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی بعد اس کے فی البدیہہ فرمایا کہ اے لوگو! اللہ نے تمھیں ہمارے اگلے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعہ سے ہدایت کی اور ہمارے پچھلے کے (یعنی میرے) ذریعہ سے تمہارے جانوں کی حفاظت کی آگاہ رہو سب سے زیادہ عقلمندی پرہیز گاری ہے اور سب سے زیادہ بیوقوفی بدکاری ہے اور یہ معاملہ جس کے متعلق ہمارے اور معاویہ کے درمیان میں اختلاف ہوا (دو حال سے خالی نہیں) یا تو مجھ سے زیادہ اس کے حق دار ہیں اور یا یہ میرا حق ہے جو میں نے اللہ عزوجل کے لیے اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح کے لیے اور تمھاری جانوں کی حفاظت کے لیے ترک کر دیا پھر جب حضرت معاویہ کی طرف متوجہ ہو کے فرمایا: وان ادری لعلہ فتنة لکم و متاع الی حین۔ "میں نہیں جانتا شاید یہ تمہارے لیے فتنہ ہو اور ایک وقت خاص تک تمہارے لیے فائدہ ہو۔"
تو حضرت معاویہ نے ان سے کہا کہ (اب منبر سے) اُتر پڑیے اور عمرو (ابن عاص) سے کہا کہ تمھارا یہی مقصود تھا۔
حضرت حسن کی وفات کے وقت میں بھی اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں ۴۹ھ میں ان کی وفات ہوئی بعض لوگ کہتے ہیں ۵۰ھ میں۔ بعض لوگ کہتے ہیں ۵۱ھ میں۔ وہ خضاب لگایا کرتے تھے۔ ان کی وفات کا سبب یہ ہوا کہ ان کی زوجہ جعدہ بنت اشعث بن قیس نے انھیں زہر پلا دیا تھا (اور دست آنا شروع ہوئے اور یہ حالت ہوئی کہ) ان کے نیچے ایک طشت رکھ دیا جاتا تھا اور

دوسرا اُٹھایا جاتا تھا قریباً چالیس دن تک یہی حالت رہی اور اسی سے وفات ہوگئی۔ جب ان کا مرض بڑھ گیا تو اپنے بھائی حسین رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ اے بھائی! مجھے تین مرتبہ زہر پلایا گیا مگر اب کی مرتبہ کا ایسا کبھی نہیں پلایا گیا۔ میرے جگر کے ٹکڑے کٹ کٹ کر گر رہے ہیں حضرت حسین نے پوچھا کہ آپ کو زہر کس نے پلایا ہے؟ حضرت حسن نے کہا کہ یہ تم کیوں پوچھتے ہو کیا تم اُن لوگوں سے لڑنا چاہتے ہو؟ میں انھیں اللہ عزوجل کے حوالہ کرتا ہوں جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو حضرت عائشہؓ کے پاس ایک آدمی بھیج کر اس امر کی اجازت طلب کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدفون کیا جاؤں۔ حضرت عائشہؓ نے اس کو منظور کر لیا پھر اپنے بھائی سے فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو تم حضرت عائشہؓ سے اجازت طلب کرنا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دفن کیا جاؤں میں نے اُن سے اجازت طلب کی تھی اور انھوں نے منظور کر لیا تھا مگر شاید انھوں نے میری مروت کی وجہ سے ایسا کیا ہو لہٰذا (میرے بعد) اگر وہ اجازت دیں تو تم مجھے ان کے گھر میں دفن کر دینا مگر مجھے خیال ہوتا ہے کہ بنی امیہ تمہیں روکیں گے لہٰذا اگر وہ ایسا کریں تو تم اُن سے اس کے متعلق مزاحمت نہ کرنا اور مجھے جنت البقیع میں دفن کر دینا چنانچہ جب ان کی وفات ہوگئی تو حضرت حسین' حضرت عائشہ کے پاس اس کی اجازت طلب کرنے کے لیے گئے حضرت عائشہ نے کہا مجھے بہت خوشی سے منظور ہے جب یہ خبر مروان کو اور باقی بنی امیہ کو پہنچی تو انھوں نے کہا خدا کی قسم! وہ وہاں ہرگز دفن نہیں کیے جا سکتے۔

حضرت حسین کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے اور ان کے ساتھ والوں نے ہتھیار اٹھا لئے مروان نے بھی ہتھیار اٹھا لئے حضرت ابو ہریرہؓ نے اس کا سنا تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! یہ بڑا ظلم ہے کہ حسن کو ان کے باپ کے پاس دفن ہونے سے روکا جاتا ہے۔ واللہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ہیں پھر وہ حضرت حسین کے پاس گئے اور ان کو سمجھایا اور اللہ کا واسطہ دلایا اور کہا کہ کیا آپ کے بھائی نے نہ کہا تھا کہ اگر تمھیں (بنی امیہ کی مخالفت کا) خوف ہو تو مجھے مسلمانوں کے مقبرہ میں لے جانا حضرت حسین نے مان لیا اور انہیں جنت البقیع میں اُٹھا لے گئے۔ بنی امیہ میں سے کوئی شخص سوا سعید بن عاص کے ان کے جنازے کے ساتھ نہ تھا۔ سعید بن عاص مدینہ کے حاکم تھے۔ حضرت حسین خود ان کے پاس گئے تھے تا کہ وہ نماز جنازہ پڑھا دیں اور ان سے فرمایا تھا کہ اگر یہ سنت نہ ہوتی تو میں ہرگز تمھارے پاس نہ آتا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کے جنازے میں خالد بن ولید بن عقبہ بن ابی معیط بھی شریک تھے انہوں نے بنی امیہ سے اجازت مانگی تھی اور انھوں نے ان کو اجازت دے دی تھی حضرت حسن نے اپنے بھائی حضرت حسین کو وصیت کی تھی اور ان سے کہا تھا کہ میں سمجھتا ہوں کہ نبوت اور خلافت دونوں کو خدا ہمارے گھر میں جمع نہ کرے گا لہٰذا اہل کوفہ تمھیں دھوکہ دے کے لڑائی پر آمادہ نہ کریں۔ فضل بن دکین کہتے تھے جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا مرض بڑھ گیا تو انھیں جزع کی حالت طاری تھی ایک شخص ان کے پاس آیا اور اُس نے کہا کہ اے ابو محمد یہ جزع کیسی! جس وقت آپ کی روح آپ کے جسم سے جدا ہوگئی اُس وقت آپ اپنے والدین علی اور فاطمہ اور نانا نانی یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خدیجہ اور اپنے چچا یعنی حمزہ اور جعفر اور اپنے ماموؤں یعنی قاسم' طیب' طاہر' ابراہیم اور اپنی خالہ یعنی رقیہ اور ام کلثوم اور زینب کے پاس پہنچیں گے یہ سن کر ان کی وہ حالت دور ہوگئی۔ جب حضرت حسن کی وفات ہوئی تو بنی ہاشم کی عورتوں نے ایک مہینے تک ان کے لئے نوحہ کیا اور ایک سال تک سوگ کا لباس پہنا۔

ابو الحوراء: حاء اور راء کے ساتھ ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۶۶۔ حضرت حسیلؓ بن جابر

حضرت حسیلؓ بن جابر بن ربیعہ عبسی۔ حذیفہ بن یمان کے والد ہیں۔ان کے نسب کے متعلق ان کے بیٹے حذیفہ کے بیان میں بحث ہو چکی ہے۔ یہ انصار کے قبیلہ بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے۔ یہ اور ان کے دونوں بیٹے حذیفہ اور صفوان احد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے حسیل کو مسلمانوں ہی نے غلطی سے قتل کر دیا تھا۔ہمیں عبیداللہ بن احمد بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے وہ عاصم بن عمر بن قتادہ سے وہ محمود بن لبید سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کی طرف تشریف لے چلے تو آپ نے حسیل بن جابر کو جن کا نام یمان ہے اور حذیفہ بن یمان کے والد ہیں اور ثابت بن وقش بن زعوراء کو عورتوں اور بچوں کے ہمراہ بلندی پر بٹھا دیا تھا یہ دونوں بہت بوڑھے تھے ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم کس بات کے منتظر ہو اب ہماری تمھاری عمر اتنی (کم) رہ گئی ہے جیسے گدھے کی پیاس [۱] ہم تم آج یا کل مر جائیں گے پس کیوں نہ ہم اپنی تلواریں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جائیں شاید اللہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شہادت نصیب کرے چنانچہ ان دونوں نے اپنی تلواریں اُٹھا لیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے اور مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہو گئے ان کو کوئی شخص جانتا نہ تھا ثابت بن وقش کو تو مشرکوں نے قتل کیا اور حسیل بن جابر پر ناواقفی کے سبب سے خود مسلمانوں کی تلواریں پڑ گئیں حضرت حذیفہ چلائے کہ میرے باپ ہیں میرے باپ ہیں مگر جب وہ قتل ہو چکے تو مسلمانوں نے کہا کہ ہم ان کو پہچانتے نہ تھے اُن لوگوں کی تصدیق کی گئی تو حذیفہ نے کہا کہ اللہ تمھیں معاف کرے وہ ارحم الراحمین ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ان کی دیت ادا کر دیں مگر حذیفہ نے ان کی دیت مسلمانوں پر خیرات کر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اور زیادہ مال دے دیا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۶۷۔ حضرت حسیلؓ بن خارجہ

حضرت حسیلؓ بن خارجہ اشجعی۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام حسل ہے (بغیر یاء کے۔) یہ (اوپر) گذر چکا ہے۔اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کا نام حسین ہے۔ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا تذکرہ لکھا ہے جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ خیبر میں شریک تھے اور انھوں نے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت سے دو حصے گھوڑے کو دیئے تھے اور ایک حصہ سوار کو۔ ان سے معن بن حویہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں مدینہ میں کچھ مویشی بیچنے کے لئے لے گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ اے حسیل! کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ میں تمھیں بیس صاع کھجوریں دوں اس بات کے عوض میں کہ تم میرے اصحاب کو خیبر کا راستہ بتا دو؟ حسیل کہتے تھے میں نے منظور کر لیا چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خیبر سے) واپس آئے تو مجھے بیس صاع کھجوریں دیں اور میں (اُسی وقت) مسلمان ہو گیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ یہیں کیا ہے اور ابو عمر نے ان کا تذکرہ حسل کے نام میں کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو حسیل کہتے ہیں بس اسی پر انھوں نے اکتفا کی ہے۔

حویہ بفتح حائے مہملہ و کسر واؤ ہے اور بعد واؤ کے یائے تحتانیہ ہے اور آخر میں ''ہ'' ہے۔ یہ امیر (ابو نصر) کا قول ہے اور انھوں

---

[۱] تمام جانوروں کی بہ نسبت گدھے کو پیاس کم لگتی ہے لہٰذا اہل عرب کم چیز کو گدھے کی پیاس سے تشبیہ دیتے ہیں۔

نے گھوڑے کے حصہ والی حدیث روایت کی ہے مگر انھوں نے کہا ہے کہ یہ حنین میں شریک تھے انھوں نے حنیناً الف کے ساتھ لکھا ہے الف نہ ہوتا تو میں سمجھتا کہ کاتب نے غلطی سے خیبر کو حنین لکھا ہے ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر نے اس کی مخالفت کی ہے۔

۱۱۶۸۔ حضرت حسیلؓ بن نویرہ

حضرت حسیلؓ بن نویرہ اشجعی۔ خیبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راہبر تھے۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ حسل (بغیر یا کے نام) لکھا ہے اور ان کو حسل بن خارجہ اشجعی لکھا ہے اور کہا ہے کہ غزوۂ خیبر کے دن اسلام لائے اور فتح خیبر میں شریک ہوئے اور انھوں نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے لئے دو حصہ دیئے۔ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں۔ ان کے نسب میں علما کا اختلاف ہے جیسا کہ اور لوگوں کے نسب میں اختلاف ہے اس تذکرہ کو نہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور نہ ابو نعیم نے کیونکہ ان دونوں نے گھوڑے کے حصہ والی حدیث کا راوی اور فتح خیبر میں شریک ہونے والا حسیل ابن خارجہ اشجعی کو قرار دیا ہے۔ اور ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے بیان کیا ہے کہ یہ خیبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہبر تھے واللہ اعلم۔

۱۱۶۹۔ حضرت حسینؓ بن خارجہ

حضرت حسینؓ بن خارجہ۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا تذکرہ عبدان نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ احمد بن سیار نے بیان کیا ہے کہ یہ ایک بزرگ شخص تھے مگر ہم سے کسی نے یہ نہیں بیان کیا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل کر چکے تھے مگر ان کی حدیث حسن ہے اُس میں سننے والے کے لے عبرت ہے۔ ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ ابو عبداللہ نے حسیل بن خارجہ اشجعی کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو حسین لکھا ہے اور ایسی باتیں بھی لکھی ہیں جن سے ان کا صحابی ہونا معلوم ہوتا ہے پس گویا یہ کوئی اور ہیں۔ ابو موسیٰ نے حسین بن خارجہ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان کی شہادت کے وقت ایک خواب دیکھا تھا جس سے ان دونوں گروہوں میں سے کسی کے ساتھ ہو کے لڑنے کی برائی ظاہر ہوتی ہے جنھوں نے حضرت عثمان کی شہادت کے بعد جنگ کی تھی اُس خواب کے ذکر کرنے کی حاجت نہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۷۰۔ حضرت حسینؓ بن ربیعہ

حضرت حسینؓ بن ربیعہ احمسی۔ یہ مروان بن معاویہ کا قول ہے۔ امام مسلم نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بعض لوگ ان کا نام حصین کہتے ہیں یہ محمد بن عبید کا قول ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے ہم ان کا تذکرہ حصین کے اور ابو ارطاۃ کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ لکھیں گے۔

۱۱۷۱۔ حضرت حسینؓ بن سائب

حضرت حسینؓ بن سائب انصاری۔ رفاعہ بن حجاج انصاری نے حسین بن سائب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب بیعت عقبہ کی یا غزوۂ بدر کی رات آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں سے فرمایا کہ تم لوگ کس طرح لڑو گے تو عاصم بن ثابت ابن ابی افلح کھڑے ہو گئے اور انھوں نے تیر کمان اپنے ہاتھ میں لیا اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! جب لوگ دو سو گز یا اس کے

قریب فاصلے پر ہوں گے تو تیروں سے ماریں گے پھر جب اور قریب آ جائیں گے کہ ان کا پتھر ہم تک اور ہمارا اُن تک پہنچ سکے تو پھر پتھروں سے مار ہو گی پھر جب اور قریب آ جائیں گے کہ ان کا نیزہ ہم تک اور ہمارا نیزہ ان تک پہنچ سکے تو پھر نیزہ بازی ہو گی یہاں تک کہ جب نیزے ٹوٹ جائیں گے تو ہم ان کو پھینک کر تلواروں کو کھینچ لیں گے پھر تلواروں سے لڑائی ہو گی۔ حسین کہتے تھے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو لڑنا منظور ہو وہ عاصم کی طرح لڑے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۱۷۲۔ حضرت حسینؓ بن عرفطہ

حضرت حسینؓ بن عرفطہ بن نھلہ بن اشتر بن حجوان بن فقعس بن طریف بن عمرو بن قعین بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ ان کا نام حسیل لام کے ساتھ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام حسین نون کے ساتھ رکھا۔ دار قطنی نے احمد بن سعید سے انھوں نے داؤد بن محمد بن عبدالملک بن حبیب بن تمام بن حسین بن عرفطہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے انھوں نے اپنے دادا کے دادا سے انھوں نے حسین بن عرفطہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو کہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العلمین یہاں تک کہ آپ نے پوری سورت ختم کر دی (پھر اُس کے بعد پڑھا) قل ہو اللہ احد آخر تک۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۷۳۔ (سیدنا ابن سیدنا) حضرت حسینؓ بن علیؓ
فرزند جگر گوشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حسینؓ بن علیؓ بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی۔ کنیت ابو عبداللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی بہار اور سینے سے لے کر نیچے تک آپ کے مشابہ تھے جب یہ پیدا ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں اذان پڑھی۔ جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور اہل کساء کے پانچویں شخص ہیں۔ ان کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو سوا مریم علیہما السلام کے تمام دنیا کی عورتوں کی سردار تھیں۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن ابی منصور امین بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل بن ناصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر بن صقر انباری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات بن نظیف فراء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن رشیق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بشر دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عوف طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم یعنی فضل بن دکین اور عبداللہ بن موسیٰ نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہم سے اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھوں نے ہانی بن ہانی سے انھوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب حسن پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا؟ ہم نے عرض کیا کہ حرب۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ حسن ہے پھر جب حسین پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ ہم نے عرض کیا کہ حرب۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ حسین ہے پھر جب تیسرا بچہ پیدا ہوا تو میں نے اُس کا نام بھی حرب رکھا پھر نبی

صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے فرمایا میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ ہم نے کہا کہ حرب۔ آپ نے فرمایا نہیں وہ محسن ہے۔ پھر آپ نے فرمایا میں ان بچوں کے وہ نام رکھتا ہوں جو (پیغمبر) ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام تھے یعنی شبر اور شبیر اور مشبر۔

ابواحمد کہتے تھے ہمیں دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوشیبہ یعنی ابراہیم بن عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغسان یعنی مالک بن اسمٰعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن حریث نے عمران بن سلیمان سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حسن اور حسین اہل جنت کے ناموں میں سے ہیں زمانۂ جاہلیت میں یہ نام نہ تھے۔

ابواحمد کہتے تھے ہمیں دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے احمد بن عبداللہ بن عبدالرحیم زہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوصالح یعنی عبداللہ بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ لیث بن سعد بیان کرتے تھے کہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسین بن علی شعبان ۴ھ میں پیدا ہوئے اور زبیر ابن بکار نے کہا ہے کہ حسین ۵ شعبان ۴ھ میں پیدا ہوئے۔ اور جعفر بن محمد نے بیان کیا ہے کہ حضرت حسن کی ولادت اور حضرت حسین کے حمل کے درمیان میں صرف ایک طہر کا فصل تھا اور قتادہ نے کہا ہے کہ حضرت حسن کی ولادت کے ایک سال دس مہینے بعد حضرت حسین پیدا ہوئے حضرت حسین کی ولادت ہجرت کے چھ برس پانچ مہینے پندرہ دن بعد ہوئی۔

ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ دینی مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن سلام جمحی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہشام بن زیاد نے اپنی والدہ سے انھوں نے فاطمہ بنت حسین سے نقل کر کے خبر دی انھوں نے اپنے والد حضرت حسین بن علی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس مسلمان مرد یا عورت کو کوئی مصیبت پہنچی ہو گو اُس کو بہت زمانہ گزر چکا ہو اور وہ ازسرنو اُس کے لئے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسے ازسرنو اُسی قدر ثواب عنایت فرماتا ہے جس قدر اُس مصیبت کے دن کا وعدہ فرمایا تھا۔ ہمیں ابومحمد یعنی قاسم ابن علی بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں ام مجتبیٰ علویہ نے خبر دی وہ کہتی تھیں ابراہیم بن منصور نے مجھے پڑھ کے سنایا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلیٰ موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جبارہ بن مغلس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن علاء نے مروان بن سالم سے انھوں نے طلحہ بن عبیداللہ سے انھوں نے حسین بن علی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت کو ڈوبنے سے امان ہے جب وہ دریا کا سفر کریں تو یہ آیت پڑھ لیا کریں:

بسم اللہ مجرا ھا و مرسا ھا ان ربی لغفور رحیم

''اللہ کے نام سے اس کی روانگی اور اس کا قیام ہے بیشک میرا پروردگار غفور و رحیم ہے۔''

ہمیں ابومنصور بن مسلم بن علی بن محمد بن یحییٰ عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات یعنی محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر یعنی احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلیٰ موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن حیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن خلیفہ عبدی نے محمد بن زیاد سے انھوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی کہ ایک مرتبہ حسن اور حسین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھیل رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمار ہے تھے کہ حسن! جلدی کرو حضرت فاطمہ نے کہا کہ آپ یہ کیوں فرماتے ہیں کہ حسن! جلدی کرو؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام کہتے ہیں کہ حسن! جلدی کرو ہمیں اسمٰعیل بن عبید اللہ ابراہیم بن محمد بن مہران اور ابوجعفر بن احمد نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عقبہ بن مکرم عمی بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وہب بن جریر بن حازم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے محمد بن ابی یعقوب سے انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نعیم سے روایت کر کے خبر دی کہ ایک شخص نے اہل عراق میں سے حضرت ابن عمر سے پوچھا کہ مچھر کا خون اگر کپڑے پر لگ جائے (تو کیا کیا جائے؟) حضرت ابن عمر نے فرمایا اس شخص کو دیکھو مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند کو ان لوگوں نے قتل کر دیا (اُس وقت کوئی مسئلہ نہ پوچھا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ فرماتے تھے **الحسن و الحسین ریحانتای من الدنیا!** (حسن اور حسین میری دنیا کے بہار ہیں) اور اسی قسم کی حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے بھی مروی ہے جو ان کے بھائی حضرت حسن کے بیان میں گزر چکی یہ حدیثیں دونوں بھائیوں کے درمیان میں مشترک ہیں لہٰذا دوبارہ اُن کے لکھنے کی حاجت نہیں۔

اسمٰعیل بن عبید اللہ وغیرہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن عرفہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن عیاش نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے انہوں نے سعید بن راشد سے انہوں نے یعلی بن مرہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حسین میرے ہیں اور میں حسین کا ہوں۔ اللہ اُس شخص کو دوست رکھے جو حسین کو دوست رکھے حسین ایک سبط ہیں اسباط سے۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے انہوں نے ابن اسحاق سے انھوں نے ہانی بن ہانی سے انہوں نے علی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت حسن سینے سے لے کر سر تک اور حضرت حسین سینے سے لے کر نیچے تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔

ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی یعنی حسن بن احمد نے خبر دی حالانکہ میں حاضر تھا اور سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن جعفر بن محمد بن ہیثم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن محمد صائغ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر بن حازم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سیرین نے انس بن مالکؓ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے عبید اللہ بن زیاد کے سامنے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا اور طشت میں رکھا گیا۔ ابن زیاد اُس کو کونچنے لگا اور ان کے حسن میں کچھ کلام کیا حضرت انسؓ نے (اُسی ظالم کے سامنے نہایت دلیری سے) کہہ دیا کہ یہ سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ اس وقت حضرت حسین کے بالوں میں خضاب لگا ہوا تھا یہ حدیث صحیح ہے متفق علیہ ہے۔

اور اوزاعی نے شداد بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے واثلہ بن اسقع سے سنا کہ جب حضرت حسین کا سر لایا گیا تو اہل شام میں سے ایک شخص نے ان پر اور ان کے والد (حضرت علی مرتضیٰ) پر لعنت کی تو واثلہ (ابن اسقع) کھڑے ہو گئے اور (انھوں نے نہایت دلیری سے باعلان) کہا کہ اللہ کی قسم! میں علی، حسن، حسین اور فاطمہ سے برابر محبت رکھتا ہوں جیسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے متعلق حدیثیں سنیں میں ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ام سلمہ کے مکان پر گیا تھا

اتنے میں حضرت حسن آئے انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے زانو پر بٹھالیا اور پیار کیا پھر حضرت حسین آئے تو انھیں آپ نے اپنے بائیں زانو پر بٹھالیا اور پیار کیا پھر حضرت فاطمہ آئیں تو انھیں آپ نے اپنے آگے بٹھالیا پھر حضرت علی کو بلایا بعد اُس کے فرمایا:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا. (الاحزاب: ۳۳)

''اے اہل بیت (محمد) اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور کردے اور تمھیں خوب پاک کردے۔''

(راوی کہتا ہے) میں نے واثلہ سے پوچھا کہ رجس کیا چیز ہے؟ انھوں نے اللہ عزوجل کے متعلق شک کرنا۔ ابو احمد عسکری کہتے تھے کہ کہا جاتا ہے کہ اوزاعی نے سوائے اس حدیث کے اور کوئی حدیث فضائل میں روایت نہیں کی واللہ اعلم۔ وہ کہتے تھے کہ زہری نے بھی فضائل میں صرف ایک حدیث روایت کی ہے ان دونوں کو بنی امیہ کا خوف تھا۔ زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ مجھ سے مصعب نے بیان کیا کہ حضرت حسین نے پچیس حج پاپیادہ کیے اور جس قدر حج انھوں نے کیے وہ سب عراق جانے سے پہلے مدینہ (منورہ) میں ہوتے ہوئے کیے عراق سے انھوں نے کوئی حج نہیں کیا عراق سے آنے کے بعد صرف انیس سال اور چند مہینے زندہ رہے وہ مدینہ سے عراق ۴۱ھ میں آئے تھے اور شروع ۶۱ھ میں شہید ہوئے۔ حضرت حسین اُس بات کو برا سمجھتے تھے جو اُن کے بھائی حسن نے حضرت معاویہ کو خلافت دی تھی۔ حضرت حسین نے ان سے کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ معاویہ کے دعویٰ کو مان کر اپنے باپ کے دعویٰ کی تکذیب نہ کیجیے۔ حضرت حسن نے کہا کہ چپ رہو میں اس بات کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ بہت ہی بزرگ' زیادہ روزے رکھنے والے' نماز پڑھنے والے' حج' صدقہ اور تمام افعال خیر کے زیادہ کرنے والے تھے۔ جمعہ کے دن اور بعض لوگ کہتے ہیں ہفتہ کے دن دسویں محرم ۶۱ھ میں بمقام کربلا جو مضافات عراق سے ہے شہید ہوئے۔ ان کی قبر مشہور ہے اس کی زیارت کی جاتی ہے۔

ان کی شہادت کا سبب یہ ہوا کہ جب حضرت معاویہ بن ابی سفیان کی وفات ہوئی تو بہت سے کوفہ والوں نے حضرت حسین بن علی کو خط لکھ لکھ کر ان سے بیعت کرنے کے لیے انھیں بلایا اور وہ یزید بن معاویہ کی بیعت سے انکار کرچکے تھے جبکہ حضرت معاویہ نے اس کی ولیعہدی کی بیعت لوگوں سے لی تھی۔ حضرت حسین کے ساتھ ابن عمر' عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمٰن ابن ابی بکر بھی بیعت سے رُکے ہوئے تھے جب حضرت معاویہ کی وفات ہوئی تب بھی حضرت حسین نے بیعت نہ کی اور مدینہ سے مکہ چلے گئے مکہ ہی میں اہل کوفہ کے خطوط اُن کے پاس پہنچے۔ لہٰذا انھوں نے سفر کا سامان تیار کرلیا بہت لوگوں نے انھیں منع کیا ان منع کرنے والوں میں ان کے بھائی محمد بن حنفیہ' ابن عمر اور ابن عباس وغیرہ تھے مگر حضرت حسین نے فرمایا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے آپ نے مجھے جس بات کا حکم دیا ہے اُس کو میں ضرور کروں گا چنانچہ وہ عراق چلے گئے۔ یزید نے عبیداللہ بن زیاد کو کوفہ کا حاکم بنایا تھا اُسے حضرت حسین کی طرف لشکر بھیجے اور عمر بن سعد بن ابی وقاص کو سردار لشکر بنایا اور (درصورت فتحیابی) اُسے رَے کی حکومت کا امیدوار کیا چنانچہ وہ لشکر لے کے گیا اور حضرت حسین سے جنگ کی' بعد اس کے کہ ان سے اس بات کی درخواست کی کہ عبیداللہ بن زیاد کے حکم سے اتر آئیں اور انھوں نے اس کو منظور نہ کیا اور جنگ کو اختیار فرمایا یہاں تک کہ خود شہید ہوئے اور انیس آدمی ان کے گھر کے شہید ہوئے۔ حضرت حسین کو سنان بن انس نخعی نے شہید کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کو شمر بن ذی الجوشن نے شہید کیا اور خولی بن یزید اصبحی نے ان پر حملہ کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عمر بن سعد نے انھیں شہید کیا مگر یہ کوئی بات صحیح نہیں ہے صحیح

یہی ہے کہ سنان بن انس نخعی نے انھیں شہید کیا اور جن لوگوں نے کہا ہے کہ شمر نے یا عمر بن سعد نے انھیں شہید کیا ان کی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ شمر نے لوگوں کو ان کے شہادت کی ترغیب دی تھی اور ان سے حملہ کرایا تھا اور عمر سردار لشکر تھا لہٰذا یہ قتل اُسی کی طرف منسوب کیا گیا جب خولی نے ان پر حملہ کیا تو ان کا سر (کاٹ کر) ابن زیاد کے پاس بھیجا اور یہ شعر کہے

اوقــرر کــابــی فـضـة و ذهبـا　　　فـقـد قتلـت السيد المـحـجبا

قتلـت خيـر النـاس امـا و ابـا　　　و خيـر هـم اذيـنسبـون نسبـا

"میں اپنی رکاب کو سونے سے منڈھوں گا۔ میں نے ایک بڑے سردار کو قتل کیا۔ میں نے ایسے شخص کو قتل کیا جس کے ماں باپ تمام آدمیوں سے افضل تھے۔ اور جس کا نسب سب سے بہتر تھا۔"

بعض لوگ کہتے ہیں کہ سنان بن انس نے جب حضرت حسین کو شہید کیا تو لوگوں نے اُس سے کہا کہ تو نے حضرت حسین بن علی کو شہید کیا وہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا کے فرزند تھے تمام عرب سے زیادہ عظمت والے تھے انھوں نے چاہا تھا کہ ان لوگوں کی سلطنت زائل کر دیں پس اگر یہ لوگ تجھے اپنے سارے گھر کا مال دیدیں تب بھی وہ (بمقابلہ اس گناہ کے) کم ہوگا پس سنان بن انس اپنے گھوڑے پر سوار ہوا وہ بڑا بہادر تھا اُسے کچھ جنون بھی تھا پھر وہ جا کر عمر بن سعد کے خیمہ کے دروازے پر کھڑا ہو گیا اور اشعار مذکورہ اُس نے پڑھے۔ عمر بن سعد نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تو مجنون ہے اور اُسے لکڑی ماری اور کہا ہے کہ تو اس قسم کی (بیہودہ بیدینی کی) باتیں کرتا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر ابن زیاد ان باتوں کو سنے گا تو مجھے قتل کر دے گا۔ جب حضرت حسین شہید ہوئے تو عمر بن سعد نے چند لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر حضرت حسین کے جسم مبارک کو پامال کریں۔ حضرت حسین کے ہمراہ ۷۲ آدمی شہید ہوئے تھے جب وہ شہید ہوئے تو عمر بن سعد نے ان کا اور ان کے ساتھیوں کے سر ابن زیاد کے پاس بھیج دیئے۔ ابن زیاد نے لوگوں کو جمع کیا اور وہ سر منگوائے اور حضرت حسین کے دونوں ہونٹوں کے درمیان میں ایک لکڑی سے کونچنے لگا جب حضرت زید بن ارقم نے دیکھا کہ وہ لکڑی کو اُٹھاتا ہی نہیں تو انھوں نے کہا کہ (او کمبخت) اس لکڑی کو اُٹھا۔ قسم ہے اُس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہونٹ ان ہونٹوں پر دیکھے ہیں۔ آپ ان ہونٹوں پر بوسہ دیتے تھے یہ کہہ کے وہ روئے تو ابن زیاد نے کہا کہ خدا تمھاری آنکھوں کو روتا ہوا رکھے۔ خدا کی قسم! اگر تم بوڑھے اور سٹھیائے ہوئے نہ ہوتے تو میں تمھاری گردن مار دیتا۔ پس زید بن ارقم وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکلے کہ اے گروہ عرب! آج کے بعد سے تم غلام ہو تم نے حسین بن فاطمہ کو قتل کیا اور تم نے ابن مرجانہ (یعنی ابن زیاد) کو سردار بنایا ہے جو تمھارے نیک لوگوں کو قتل کرتا ہے اور بُرے لوگوں کو غلام بناتا ہے۔ لوگوں نے حضرت حسین کے مرثیہ بہت لکھے ہیں منجملہ اُن کے سلیمان بن قتہ خزاعی کا ایک مرثیہ یہ ہے۔

مـررت عـلـى ابيات آل مـحـمـد　　　فـلـم ارهـا امثـالهـا حين حلت

فـلا يـبـعـد الـلـه البيوت واهلهـا　　　وان اصبحت منهم برغمی تخلّت

و كـانـو ارجـاء ثـم عـادوا رزية　　　لقد عظمت تلک الرزايا و جلت

اولـئـک قـوم لـم يشيمـو اسيو فهم　　　ولـم تـنـک فـی اعـدائهم حين سلت

و ان قتيـل الـطـف مـن آل هـاشـم　　　اذل رقـابـًا من قـريـش فـذلت

الـم تـران الارض اضحت مـريضة　　　لـفـقـد حسين والبلا داقشعرت

وقد اعولت تبکی السماء لفقده وانجمها ناحت علیه وصلت

میں آل محمد کے گھروں پر گزرا۔ تو میں نے ان کو ویسا نہ پایا جیسے وہ پہلے آباد تھے۔ اللہ گھروں کو ان کے لوگوں سے جدا نہ کرے۔ اگر چہ آل محمد کے گھر میرے گمان میں خالی ہو گئے۔ پہلے وہ امن میں تھے پھر مصیبت میں پڑ گئے۔ اور وہ مصیبتیں بہت سخت اور ظاہر تھیں۔ یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے اپنی تلواروں کو میان سے باہر نکالا۔ اور جب وہ نکالی گئی تو ان کے دشمنوں کو قتل نہ کیا۔ اور بیشک چند مقتول آل ہاشم کے۔ قریش میں ذلیل تر تھے اور قریش خود ذلیل ہو گئے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ زمین بیمار ہو گئی۔ حسین کے نہ رہنے سے اور ملک کانپ اٹھے۔ اور آسمان اُن کی جدائی سے رونے لگا۔ اور اس کے ستاروں نے نوحہ کیا اور فرشتوں نے دعائے رحمت مانگی۔

اس (مرثیہ) میں بہت اشعار ہیں اور (مرثیہ) منصور نمری نے کہا ہے۔

ویلک یا قاتل الحسین لقد بوءت بحمل ینوء بالحامل

ای حباء حبوت احمد فی حفرته من حرارة الثاکل

تعال فاطلب غدا شفاعته وانهض فرد حوضه مع الناهل

ما الشک عندی بحال قاتله لکننی قد اشک بالخاذل

کانما انت تعجبین الا تنزل بالقوم نقمة العاجل

لا یعجل الله ان عجلت وما ربک عما ترین بالغافل

ما حصلت لامرء سعادته حقت علیه عقوبة الاجل

”تیری خرابی ہو اے قاتل حسین بیشک۔ تو نے ایسا بار اپنے سر پر لیا جو اپنے اُٹھانیوالے کو تھکا دیتا ہے۔ تو نے کیا کام کیا؟ تو نے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انکی قبر میں رلایا۔ آج اور کل ان کی شفاعت طلب کر۔ اُٹھ اور پینے والوں کے ساتھ ان کے حوض (کوثر) پر جا۔ مجھے ان کے قاتل کے متعلق تو کچھ شک نہیں ہے۔ شک تو مجھے اُن کے حال پر ہے۔ جنھوں نے ان کا ساتھ نہ دیا۔ اے آنکھ! تو کیوں تعجب کرتی ہے؟ اس بارے سے کہ ان لوگوں پر فوراً عذاب کیوں نہ نازل ہوا؟ اللہ جلدی نہیں کرتا گو تو جلدی کرے۔ اور تیرا پروردگار ان باتوں سے غافل نہیں۔ اُس شخص کو نیک بختی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جس پر آئندہ عذاب آنے والا ہو۔“

ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ اور کئی لوگوں نے خبر دی وہ اپنی سند سے ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم سے ابو خالد احمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زرین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلمٰی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں حضرت ام سلمہ کے پاس گیا وہ رو رہی تھیں میں نے پوچھا کہ کیوں رو رہی ہو؟ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ کے سر پر اور داڑھی پر غبار تھا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیا حالت ہے؟ آپ نے فرمایا میں ابھی حسین کی شہادت کو دیکھ رہا تھا۔ حماد ابن سلمہ نے عمار بن ابی عمار سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے دوپہر کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کھڑے ہوئے تھے آپ کے چہرہ پر پراگندگی اور غبار تھا۔ آپ کے ہاتھ میں خون کی ایک شیشی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں یہ خون کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ حسین کا

خون ہے میں آج صبح سے اس کو اُٹھا رہا ہوں حساب لگایا گیا تو معلوم ہوا کہ حضرت حسین اُسی دن شہید ہوئے تھے۔ نیز وہ کہتے تھے کہ ہمیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں واصل بن عبدالاعلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو معاویہ نے اعمش سے انھوں نے عمارہ بن عمیر سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جب ابن زیاد اور اس کے ساتھیوں کا سر لا گیا اور یہ سب سر تلے اوپر مسجد میں رکھے گئے میں وہاں گیا تو لوگ کہہ رہے تھے کہ آیا آیا۔ یکا یک میں نے دیکھا کہ ایک سانپ آیا اور سروں کے درمیان میں گھسا یہاں تک کہ عبیداللہ بن زیاد کے نتھنوں میں گھس گیا اور وہاں تھوڑی دیر ٹھہرا بعد اُس کے نکل کے چلا گیا اور غائب ہو گیا پھر لوگوں نے کہا کہ آیا آیا (چنانچہ وہ سانپ پھر آیا) اسی طرح اس نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ کیا امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الحاء مع الشین المعجمة ومع الصاد

۱۱۷۴۔ حضرت حشرج رضی اللہ عنہ

حضرت حشرج رضی اللہ عنہ۔ یہ صحابی ہیں۔ ان کی حدیث یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اٹھا کر اپنی گود میں بٹھالیا پھر ان کے اوپر ہاتھ پھیرا اور اُن کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۷۵۔ حضرت حصیب رضی اللہ عنہ

حضرت حصیب رضی اللہ عنہ۔ آخر میں بائے موحدہ ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ (سب سے پہلے) اللہ تھا اور اُس کے سوا کچھ نہ تھا اُسکا عرش پانی پر تھا اور اُس نے لوح محفوظ میں ہر چیز لکھ دی تھی بعد اس کے اُس نے سات آسمان پیدا کیے (حصیب کہتے تھے) اتنے میں ایک شخص میرے پاس آیا اور اُس نے کہا کہ تمھاری اونٹنی کھل گئی ہے میں (اُس کی تلاش میں) چلا گیا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ سوائے اس حدیث کے اور کوئی حدیث ان کی مجھے معلوم نہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ابو عمر کا وہم ہے اس حدیث کو بخاری نے اپنی صحیح میں عمران بن حصین سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اونٹنی پر سوار ہو کر گیا میں نے اونٹنی دروازہ پر باندھ دی اور اندر چلا گیا قبیلہ بنی اسد کے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ! ابتدائے خلقت کی حالت ہمیں بتائیے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تھا اور اُس کے ساتھ کچھ نہ تھا پھر اس حدیث کو آخر تک بیان کیا ہے شاید بعض راویوں نے غلطی سے حصین کو حصیب لکھ دیا۔ واللہ اعلم۔

۱۱۷۶۔ حضرت حصن رضی اللہ عنہ بن قطن

حضرت حصن رضی اللہ عنہ بن قطن۔ بعض لوگ ان کو حصین کہتے ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی حارثہ بن قطن کے بیان میں گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

حصن: حاء پر کسرہ صاد پر جزم جبکہ آخر میں نون ہے۔

۱۱۷۷۔ حضرت حصینؓ بن اوس

حضرت حصینؓ بن اوس اور بعض لوگ ان کو ابن قیس کہتے ہیں۔ ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ ان کا نام حصین بن اوس بن حجیر بن صخر بن بکر بن صخر بن نہشل بن دارم تمیمی نہشلی ہے۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان کی کنیت ابوزیاد تھی ان سے ان کے بیٹے زیاد نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوالقاسم یعنی یعیش بن صدقہ فقیہ شافعی نے اپنی سند سے ابوعبدالرحمٰن یعنی احمد بن شعیب تک روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن مستمر عروتی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صلت بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں غسان بن اغر بن حصین نہشلی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا زیاد بن حصین نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں مدینہ گیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے قریب آ جاؤ چنانچہ وہ حضرت کے قریب گئے آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ ان کے بالوں پر رکھ دیا اور انہیں دعا دی۔ اور ان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں مدینہ میں کچھ اونٹ لے کر گیا تھا اور ان سے یہ بھی مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں مدینہ گیا اور میرے ساتھ کچھ گندم تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حصین: حصن کی تصغیر ہے۔

۱۱۷۸۔ حضرت حصینؓ بن بدر

حضرت حصینؓ بن بدر بن امرء القیس بن خلف بن بہدلہ بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم، تمیمی معروف بہ زبرقان۔ نبیؐ کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے۔ زبرقان کے نام میں ان کے حالات اس سے زیادہ آئیں گے کیونکہ یہ اسی نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ان کا ذکر لکھا ہے مگر انہوں نے ان کے نسب سے امرء القیس کو نکال ڈالا ہے حالانکہ صحیح اس کا باقی رکھنا ہے۔

۱۱۷۹۔ حضرت حصینؓ بن جندب

حضرت حصینؓ بن جندب۔ کنیت ان کی ابوجندب۔ ان سے ان کے بیٹے جندب نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم نبیؐ کے ہمراہ تھے آپ سے کچھ لوگوں نے شکایت کی کہ ہم سو گئے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اذان دیں اور نماز پڑھیں۔ کیونکہ یہ بات شیطان کی طرف سے ہوئی ہے اور یہ بھی حکم دیا کہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۱۸۰۔ حضرت حصینؓ بن حارث

حضرت حصینؓ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی۔ عبیدہ اور طفیل کے بھائی ہیں یہ اور ان کے دونوں بھائی بدر میں شریک تھے عبیدہ جنگ بدر میں شہید ہوئے یہ ابن اسحٰق کا قول ہے۔ اور عبید اللہ بن ابی رافع نے کہا ہے کہ حصین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کی تمام مشاہد میں شریک تھے۔ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام حصین بن حارث ہے ابوالوفاء بغدادی نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول:

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ۝ (الكهف: ۱۱۰)

"جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کا یقین رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔"

کے متعلق روایت کیا ہے کہ یہ آیت علیؓ حمزہؓ جعفرؓ عبیدہؓ طفیل اور حصین فرزندان حارث کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کے ابن مندہ پر استدراک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ ایسا لکھا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا۔ واللہ اعلم

۱۱۸۱۔ حضرت حصینؓ بن ام حصین

حضرت حصینؓ بن ام حصین۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ زہیر نے ابواسحٰق سے انہوں نے یحییٰ بن حصین سے انہوں نے اپنی دادی ام حصین سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں میں نے حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی سواری پر سوار تھے اور حصین میری گود میں تھے۔ آنحضرت ﷺ نے بغل کے نیچے سے نکال کر چادر اوڑھی تھی۔ اس حدیث کو اسرائیل اور ابو الاحوص وغیرہما نے ابواسحٰق سے روایت کیا ہے اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ حصین میری گود میں تھے اس کو صرف زہیر نے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۱۸۲۔ حضرت حصینؓ بن حمام انصاری

حضرت حصینؓ بن حمام انصاری۔ لوگوں نے صحابہ میں ان کو ذکر کیا ہے یہ شاعر تھے کنیت ان کی ابومعیہ ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور امیر ابونصر نے لکھا ہے کہ حصین بن حمام صحابی ہیں وہ بدری ہیں۔ انصاری نہیں ہیں۔ یہ حصین بیٹے ہیں حمام بن ربیعہ بن مساب ابن حرام بن وائلہ بن سہم بن مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان کے شاعر تھے اور مشہور شہسوار تھے واللہ اعلم

۱۱۸۳۔ حضرت حصینؓ بن ربیعہ

حضرت حصینؓ بن ربیعہ۔ بعض لوگ ان کو حصن کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ بیٹے ہیں ربیعہ بن عامر بن ازور کے۔ ازور کا نام مالک ہے۔ بجلی ہیں احمسی ہیں کنیت ان کی ابوارطاۃ ہے ان کو جریر بن عبداللہ بجلی نے ذی الخلصہ کے جلا دینے کی بشارت کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں بھیجا تھا۔ قیس بن ابی حازم نے جریر بن عبداللہ بجلی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم مجھے ذی الخلصہ کی طرف سے کیوں نہیں چین دلا دیتے؟ پس میں قبیلہ احمس کے ایک سو پچاس سواروں کو لے کر گیا ان سب لوگوں کے پاس گھوڑے تھے چنانچہ ہم نے اسے جلا دیا پھر جریر کے قاصد ابوارطاۃ یعنی حصین بن ربیعہ نبیؐ کے حضور میں آئے اور انہوں نے کہا کہ قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ میں اس حالت میں ذی الخلصہ کو چھوڑ کے آیا ہوں کہ وہ خارشتی (خارشی) اونٹ کے مثل (جل کر داغ دار) ہو گیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور سواروں کے لیے دعائے برکت فرمائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ ام حصین قبیلہ احمس کی وہ

(عورت) ہیں جنہوں نے نبیؐ سے ''خلع کرنے والی عورت'' کی حدیث روایت کی ہے۔
میں کہتا ہوں کہ ابوعمر کے اس قول سے معلوم ہوا کہ حصین یعنی ابوارطاۃ وہی شخص ہیں جن کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے علیحدہ مستقل طور پر لکھا ہے یہ دونوں کہتے ہیں کہ حصین بن ام حصین ہے۔ ام حصین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں دیکھا تھا یہ بیان (اوپر) ہو چکا ہے ابونعیم نے اس میں یہ بات اور زیادہ بیان کی ہے کہ ابوارطاۃ حصین بن ربیعہ کی کنیت ہے کیونکہ حصین یعنی ابوارطاۃ کی والدہ یحییٰ بن حصین کی دادی ہیں جن کی نسبت ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ انہوں نے اپنی دادی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہؐ کو دیکھا اور حصین میری گود میں تھے پس یہ جملہ کہ حصین میری گود میں تھے جس کے راوی صرف زہیر ہیں قابل اعتبار نہیں ہے اور یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۱۱۸۴۔ حضرت حصین خطمیؓ (ابوعبداللہ)

حضرت حصین خطمیؓ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے۔ خطمی ہیں۔ دادا ہیں ملیح بن عبداللہ کے انہوں نے نبی ﷺ سے پچھنے لگانے کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام حصین ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے ان کا تذکرہ (اوپر) ہو چکا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ان کا ذکر لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے ملیح بن عبداللہ خطمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ پانچ چیزیں تمام پیغمبروں کی سنت ہیں: حیا۔ حلم۔ خوشبو لگانا۔ پچھنے لگانا۔ (پانچویں بات کا ذکر نہیں کیا۔) اور ابوموسیٰ نے عبدان بن محمد سے انہوں نے اپنی سند سے ملیح بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حصین سے اس طرح روایت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ میں ان کا نام حصین صرف اسی روایت میں جانتا ہوں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام بدر ہے۔ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ ایسا ہی لکھا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا پس ان پر استدراک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اگرچہ ابوموسیٰ نے کچھ حالات زیادہ لکھے ہیں مگر استدراک تو صرف چھوٹے ہوئے نام پر کیا جاتا ہے اور حالات وروایات کے متعلق استدراک نہ ابن مندہ نے کیا ہے نہ کسی اور نے۔ اور اگر وہ اور تذکروں میں بھی ایسا کرتے تو بہت طول ہو جاتا۔ واللہ اعلم

۱۱۸۵۔ حضرت حصینؓ بن عبید

حضرت حصینؓ بن عبید بن خلف بن عبدنہم بن حذیفہ بن جہمہ بن غاضرہ بن حبشیہ بن کعب بن ربیعہ خزاعی۔ والد ہیں عمران بن حصین کے۔ ان سے ان کے بیٹے عمران بن حصین نے روایت کی ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اور مسلمان ہونے میں اختلاف ہے۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابومعاویہ نے شبیب بن شیبہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عمران بن حصین سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے فرمایا کہ تم آج کل کتنے خداؤں کی پرستش کرتے ہو؟ انہوں نے کہا سات کی چھ زمین میں ہیں اور ایک آسمان میں ہے حضرت نے فرمایا خوف اور امید کے ساتھ ان سب میں کس کی پرستش کرتے ہو؟ انہوں نے کہا اس کی جو آسمان میں ہے حضرت نے فرمایا اے حصین! اگر تم مسلمان ہو جاتے تو میں تمہیں دو باتیں ایسی بتاتا جو تمہارے لیے مفید ہوتیں۔ عمران بن حصین کہتے تھے جب حصین اسلام لائے تو انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! مجھے وہ دونوں باتیں بتائیے جن کا آپ

مجھ سے وعدہ فرمایا تھا آپ نے فرمایا تم یہ کہہ لیا کرو: اللهم الهمنی رشدی و اعذنی من شر نفسی - ''اے اللہ! مجھے میری ہدایت کا الہام کر اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچادے''۔

اور ربعی بن حراش نے عمران بن حصین سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ! یا (یہ کہا کہ) اے محمد! عبدالمطلب آپ سے زیادہ اپنی قوم کے لیے بہتر تھے وہ اپنی قوم کو کوہان کا گوشت اور کلیجی کھلایا کرتے تھے اور آپ تو انہیں ذبح کیے ڈالتے ہیں۔ پھر جب وہ لوٹنے لگے تو پوچھا کہ میں کیا کہا کروں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہا کرو: اللهم قنی شر نفسی و اعزم لی علی ارشد امری - ''اے اللہ! مجھے میرے نفس کے شر سے بچادے میرے معاملات میں عمدہ بات پر مجھے قائم کر۔'' پس وہ چلے گئے اور مسلمان نہ ہوئے جب اسلام لائے تو عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! جب میں پہلے آپ کے پاس آیا تھا تو آپ نے مجھے یہ کلمات تعلیم فرمائے تھے اب میں مسلمان ہو گیا ہوں اب کیا کہا کروں؟ آپ نے فرمایا یہ کہا کرو: اللهم قنی شر نفسی و اعزم لی علی ارشد امری اللهم اغفرلی ما اسررت وما اعلنت و ما اخطاء ت وما عمدت وما جهلت - ''اے اللہ! مجھے میرے نفس کے شر سے بچادے اور عمدہ معاملہ پر مجھے قائم کر۔ اے اللہ! بخش دے وہ گناہ جو میں نے پوشیدہ یا علانیہ بغیر قصد یا بقصد یا دانستگی میں کیے ہوں''۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۸۱۔ حضرت حصینؓ بن عوف

حضرت حصینؓ بن عوف۔ کنیت ابوحازم بجلی۔ والد ہیں قیس بن ابی حازم کے ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں آئے گا۔

۱۱۸۲۔ حضرت حصینؓ عرجی

حضرت حصینؓ عرجی۔ والد ہیں ابوالغوث کے جب ان کی وفات ہوئی تو ان پر حج فرض تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بیٹے ابوالغوث کو حکم دیا کہ ان کی طرف سے حج کرلیں۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ ابوالغوث کے نام میں کیا ہے یہاں کسی نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا۔

۱۱۸۳۔ حضرت حصینؓ بن عوف

حضرت حصینؓ بن عوف خثعمی۔ یہ اور ان کے باپ دونوں صحابی ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ نے اپنے بھائی عبداللہ بن عبیدہ سے انہوں نے حصین بن عوف خثعمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور وہ اسلام کے شرائع جانتا ہے اور اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا بتاؤ اگر تمہارے باپ پر قرض ہوتا تو تم اس کو ادا کرتے انہوں نے کہا کہ ہاں آپ نے فرمایا تو اللہ کا قرض ادا کرنے کا زیادہ سزاوار ہے۔ پس تم ان کی طرف سے حج کرلو چنانچہ انہوں نے اپنے باپ کی طرف سے حج کیا۔ اس حدیث کو محمد بن کریب نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے حصین بن عوف سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور اس پر حج

فرض ہے مگر وہ سفر نہیں کر سکتا۔ رسول اللہ نے تھوڑی دیر سکوت فرمایا بعد اسکے کہا کہ تم اپنے باپ کی طرف سے حج کر لو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۸۹۔ حضرت حصینؓ بن قطن

حضرت حصینؓ بن قطن۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام حصن ہے۔ ہم ان کا تذکرہ ان کے بھائی حارثہ اور حصن کے نام میں کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۱۹۰۔ حضرت حصینؓ بن محصن

حضرت حصینؓ بن محصن انصاری۔ عبدان نے کہا ہے میں نے احمد بن سیار سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ حصین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے۔ ابن شاہین نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بیٹے ہیں محصن بن نعمان بن سنان بن عبید بن کعب بن عبدالاشہل کے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن سعید نے بشیر بن یسار سے انہوں نے حصین بن محصن سے روایت کر کے خبر دی کہ ان کی پھوپھی کسی کام سے نبیؐ کے حضور میں گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تمہارے شوہر ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا تم ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتی ہو انہوں نے عرض کیا کہ میں ان کی خدمت میں تقصیر نہیں کرتی۔ سوائے اس کے جو میں نہ کر سکوں۔ آپ نے فرمایا تو اس بات کا خیال رکھو کہ وہ تم سے راضی ہیں یا نہیں کیونکہ یہ تمہاری جنت اور دوزخ ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ان دونوں (عبدان اور ابن شاہین) کے سوا اور کسی نے صحابہ میں ان کا تذکرہ نہیں لکھا اور ہم نہیں جانتے کہ یہ صحابی ہیں یا نہیں؟ ابواحمد عسکری نے صحابہ میں ان کا ذکر لکھا ہے۔

بشیر: باء پر پیش اور شین پر زبر کے ساتھ۔

یسار: یائے تحتانی اور سین معجمہ کے ساتھ۔

۱۱۹۱۔ حضرت حصینؓ بن مروان

حضرت حصینؓ بن مروان۔ ہشام بن محمد نے کہا ہے کہ حصین بن مروان بن عبدالاحد بن اعجس، نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اعجس کا نام اسود بن معدیکرب بن خلیفہ بن ہمام بن معاویہ بن سوار بن عامر بن ذہل بن جشم بن اسود۔۔۔ انہوں نے ہجرت کی تھی اور مدینہ میں اقامت اختیار کی تھی بعد اس کے لوٹ گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۹۲۔ حضرت حصینؓ بن مشمت

حضرت حصینؓ بن مشمت بن شداد بن زہیر بن نمر بن مرہ بن جمان بن عبدالعزیٰ بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی جمانی صحابی ہیں۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت اسلام کی تھی اور اپنا مال بطور صدقہ آپ کی خدمت میں پیش کیا تھا رسول اللہ نے کئی چشمے پانی کے انہیں معافی میں دیئے تھے۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے عاصم نے ان سے روایت

یہ نبی کے حضور میں گئے تھے اور آپ سے بیعت اسلام کی تھی اور اپنا مال بطور صدقہ [1] کے آپ کے حضور میں پیش کیا تھا رسول اللہؐ نے انہیں چند چشمے بطور معافی کے دیئے تھے منجملہ ان کے جراذ اصیب ثماد اور مروت (نامی چشمے) تھے نبیؐ نے ان معافیوں کے متعلق یہ شرط کرلی تھی کہ ان کی گھاس نہ کاٹی جائے اور ان کا پانی نہ بیچا جائے اور ان کے پانی کے پینے سے کسی کو نہ روکا جائے اور وہاں کے درخت نہ کاٹے جائیں۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ طلحہ بن براء کا قصہ بھی انہیں سے مروی ہے اور طلحہ بن براء کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ طلحہ کے قصہ کے راوی حصین بن وحوح ہیں۔ اور اس مضمون کو حصین بن وحوح کے بیان میں بھی لکھا ہے اور زہیر بن عاصم نے کہا ہے ؎

ان بلادی لم تکن املاسا بھن خط القلم الانقاسا
من النبی حیث اعطی الناسا فلم یدع لبسا ولا التباسا

"میرے شہر ویران نہ تھے۔ ان کے متعلق نبی نے قلم سے لکھا۔ جب آپ نے لوگوں کو انعام دیا۔ پس آپ نے کسی قسم کا شبہ باقی نہ رکھا۔"

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے:

۱۱۹۳۔ حضرت حصینؓ بن معلی

حضرت حصینؓ بن معلی۔ ابومعشر نے یزید بن رومان سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہؐ کے حضور میں حصین بن معلی بن ربیعہ بن عقیل الدن کے حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۹۴۔ حضرت حصینؓ بن نضلہ

حضرت حصینؓ بن نضلہ اسدی۔ انہیں نبی ﷺ نے ایک خط لکھا تھا۔ اس خط کو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عمرو بن حزم سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حصین بن نضلہ انصاری کو ایک خط لکھا تھا جس کی عبارت یہ تھی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم- ھذا کتاب من محمد رسول اللہ لحصین بن نضلة الاسدی ان له ثرمدا و کنیفا لا یحاقه فیھا احد-

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ خط ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حصین بن نضلہ انصاری کو کہ ثرمد اور کنیف (نامی مواضع) ان کو دیئے گئے کہ کوئی شخص اس میں ان کا شریک نہیں ہے۔"

یہ خط مغیرہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

[1] یعنی اس واسطے پیش کیا تھا کہ حضور اس کو محتاجوں پر تقسیم فرما دیں نہ کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خرچ کے لیے کیونکہ آپ صدقہ کا مال استعمال نہیں کرتے تھے۔

۱۱۹۵۔ حضرت حصینؓ بن وحوح

حضرت حصینؓ بن وحوح انصاری اوسی۔ ان کا نسب ان کے والد وحوح کے نام میں بیان کیا گیا ہے۔ ان کی حدیث عروہ بن سعید نے اپنے والد سے انہوں نے حصین بن وحوح سے روایت کی ہے کہ طلحہ بن براء جب رسول اللہؐ سے ملتے تو وہ آپ سے چمٹے جاتے تھے اور آپ کے پیروں کو چومتے تھے پھر انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہؐ! آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں میں کسی بات میں آپ کی نافرمانی نہ کروں گا۔ اس بات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے یہ اس وقت نوجوان کمسن تھے۔ آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ اچھا جاؤ اپنے باپ کو قتل کر دو پس وہ چلے تاکہ وہ اس کی تعمیل کریں۔ نبیؐ نے انہیں بلایا اور فرمایا کہ (میں نے امتحاناً ایسا کہا تھا)۔ میں قطع قرابت کے لیے نہیں بھیجا گیا۔ اس کے بعد طلحہ بیمار ہوئے تو رسول اللہؐ سخت سردی اور ابر کے دن ان کی عیادت کو تشریف لے گئے جب آپ لوٹے تو آپ نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ طلحہ پر (حالت) موت طاری ہے۔ لہٰذا تم لوگ اس کی اطلاع مجھے دینا تاکہ میں ان کی نماز پڑھاؤں۔ اور ان کے دفن کرنے میں جلدی کرنا۔ رسول اللہؐ قبیلہ بنی سلیم تک ہی پہنچنے پائے تھے کہ ان کی وفات ہوگئی رات کا وقت تھا انہوں نے (مرتے وقت جو باتیں کہیں تھیں) ان میں ایک بات یہ بھی تھی کہ مجھے دفن کر دو اور مجھے میرے پروردگار سے ملا دو اور (اس وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ بلانا کیونکہ میں آپ پر یہود کی طرف سے خوف رکھتا ہوں اور نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے آپ کو تکلیف پہنچے۔ لہٰذا (دفن کرنے کے بعد) صبح کو نبی ﷺ کو اس کی خبر دی گئی آپ تشریف لائے اور ان کی قبر کے پاس کھڑے ہو گئے لوگوں نے آپ کے پیچھے صف قائم کی (نماز پڑھی گئی)۔ بعد اس کے آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ اے اللہ! طلحہ سے اس حال میں ملاقات کر کہ تو انہیں دیکھ کے ہنسے اور وہ تجھے دیکھ کر ہنسیں۔ حصین اور ان کے بھائی محصن جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے ان دونوں کی کوئی اولاد نہ تھی۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے اس تذکرہ کو مختصر کر دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے طلحہ بن براء کی حدیث روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے۔

۱۱۹۶۔ حضرت حصینؓ بن یزید کلبی

حضرت حصینؓ بن یزید بن جری بن قطن بن زنکل کلبی۔ رسول اللہؐ کے صحابی ہیں کنیت ان کی ابو رجاء ہے۔ ان سے ان کے غلام جبیر یعنی ابو العلاء حبشی نے روایت کی ہے اس وقت ان کی عمر ایک سو چونتیس سال کی تھی وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ ہاں! آپ مسکرا دیا کرتے تھے اور نبی ﷺ (اکثر بھوک کی شدت سے بیتاب ہو کر) اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۱۹۷۔ حضرت حصینؓ بن یزید

حضرت حصینؓ بن یزید بن شداد بن قنان بن سلمہ بن وہب بن عبد اللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب حارثی۔ لوگ ان کو ذو الغصہ کہتے ہیں۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے تھے ذو والے ناموں میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کیا جائے گا۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔ یہ بہت دنوں تک زندہ رہے سو برس تک بنی حارث بن کعب کے سردار رہے ان کے حق

میں سنگدانہ مرغ کی طرح ایک چیز تھی اسی وجہ سے ان کو ذوالغصہ کہتے تھے۔ اور انہیں کے سبب سے یحییٰ بن سعید بن عاص کی اولاد میں بھی یہ چیز پیدا ہو گئی تھی کیونکہ سعید نے عالیہ بنت سلمہ بن یزید جعفی سے نکاح کیا تھا اور عالیہ کی ماں ام یزید بنت یزید بن ذی الغصہ تھیں۔ انہیں سے یحییٰ بن سعید پیدا ہوئے تھے۔ انہیں حصین کی اولاد میں سے قیس بن حصین ہیں جو نبیؐ کے حضور میں گئے تھے ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کے باب میں کیا جائے گا۔ اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ وہ شخص جو نبیؐ کے حضور میں گئے تھے قیس بن حصین تھے (نہ خود حصین۔)

ہمیں ابو جعفر یعنی عبیداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے وفد بنی حارث بن کعب کے قصہ میں روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے خالد بن ولید رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور ان کے ہمراہ بنی حارث بن کعب کے کچھ لوگ تھے اور قیس بن حصین بن یزید بن قنان یعنی ذوالغصہ بھی تھے۔ قیس کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۱۹۸۔ حضرت حصینؓ بن یعمر

حضرت حصینؓ بن یعمر۔ بنی ربیعہ بن عبس سے ہیں۔ یہ قبیلہ عبس کے ان نو آدمیوں میں سے ہیں جو رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ میں نے یہ مضمون اشیری کے مخطوطے سے نقل کیا ہے جس میں انہوں نے ابو عمر پر استدراک کیا ہے۔ واللہ اعلم

۱۱۹۹۔ حضرت حصینؓ

حضرت حصینؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص دس[1] آدمیوں پر بھی حکومت کرے گا۔ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ زنجیروں میں کسا ہوا ہوگا اب یا اس پر عذاب ہو رہا ہوگا یا معاف کر دیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب الحاء والضاد المعجمة والطاء المهملة

۱۲۰۰۔ حضرت حضرمیؓ بن عامر

حضرت حضرمیؓ بن عامر بن مجمع بن مولہ بن ہمام بن ضب بن کعب بن قین بن مالک بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ ابو حفص بن شاہین نے اور ہشام بن کلبی نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ابو ہریرہ اور شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ بنی اسد بن خزیمہ نے متفق ہو کر یہ ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بھیجیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرمی بن عامر اور ضرار بن ازور اور ابو ملعت اور سلمہ بن حبیش کو بھیجا اور ان کے ہمراہ کچھ لوگ بنی زنیہ کے تھے۔ زنیہ لقب ہے سلمی بنت مالک بن

---

[1] مطلب یہ ہے کہ وہ زنجیروں میں جکڑا لایا جائے گا پھر اگر اس نے انصاف کیا ہے تو معاف کر دیا جائے گا ورنہ اس پر عذاب ہوگا۔ مقصود حضرت کا یہ تھا کہ لوگ حکومت و امارت کی خواہش نہ کریں اور اس سے خائف رہیں۔

غنم بن دودان بن اسد کا۔ وہ مالک بن مالک کی ماں تھیں اسی وجہ سے ان کی اولاد کو بنی زنیہ کہتے ہیں۔ حضرمی بھی انہیں میں سے تھے (جب یہ لوگ حضور رسالت مآبؐ میں پہنچے تو) حضرمی نے کہا کہ اے محمد ﷺ! ہم آپ کی خدمت میں آئے ہیں شب تاریک کو قطع کرتے ہوئے سردی کے زمانہ میں آپ نے ہمیں بلوایا نہ تھا (ہم خود سے آئے ہیں) اور ہم آپ ہی کی قوم سے ہیں۔ خزیمہ میں جا کے ہمارا اور آپ کا نسب مل جاتا ہے۔ ہمارے چراگاہ بڑے بڑے ہیں اور ہماری عورتیں مالدار ہیں اور ہماری اولاد بڑی شریف ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام کی ترغیب دی ان لوگوں نے کہا ہم اس شرط پر اسلام لاتے ہیں کہ ہمارے مال کا صدقہ ہمارے ہی یہاں کے فقیروں کو دیا جائے اور اگر ہمارے ملک میں قحط پڑ جائے تو ہم کہیں اور چلے جائیں۔ یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے اور انہوں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی زنیہ سے فرمایا کہ تم کون لوگ ہو؟ ان لوگوں نے کہا کہ ہم بنی زنیہ ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں تم بنی رشدہ ہو۔ ان لوگوں نے کہا ہم اپنے باپ کا نام نہ چھوڑیں گے ہم ویسے نہیں ہیں جیسے بنی محولہ یعنی بنی عبداللہ بن غطفان ان کا نام بنی عبدالعزیٰ تھا رسول اللہؐ نے فرمایا تم میں کوئی ایسا بھی ہے جو شعر کہتا ہو حضرمی نے کہا ہاں یہ اشعار میرے ہیں

حی ذوی الاضغان تسب عقولهم تحیتک الحسنی فقدیر قع النغل
و ان دحسوابا لکره فاعف تکرما و ان خنسوا عنک الحدیث فلا تسل
فان الذی یوذیک منه سماعه و ان الذی قالوا و راء ک لم یقل

"کینہ ور قبیلے کے لوگ ہیں ان کی عقلیں گالی سمجھتی ہیں۔ تمہاری عمدہ دعا کو کیونکہ کمینہ قابل ہجو ہے۔ اگر انہوں نے شہر میں فساد ڈالا تو تم از راہ کرم معاف کر دو۔ اور اگر تمہاری بدگوئی کی تو تم رنجیدہ نہ ہو۔ کیونکہ برائی کا سننا موجب تکلیف ہے۔ اور جو بات انہوں نے تمہارے پیچھے کہی وہ گویا نہیں کہی گئی۔"

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم قرآن سیکھو اور آنحضرت ﷺ نے انہیں ایک تحریر لکھ دی وہ لوگ چند روز قرآن پڑھنے کے لیے ٹھہرے رہے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرمی کے کچھ بھائی تھے اور وہ سب مر گئے اور حضرمی ان کے مال کے وارث ہوئے۔ ایک دن اپنے کسی بھائی کا لباس پہن کر باہر نکلے تو ان کی قوم کے ایک شخص نے جس کا نام جزء تھا کہا کہ حضرمی کو اپنے بھائیوں کا زندہ رہنا پسند نہ تھا اب ان کے مال کا وارث ہو گیا انہیں کا لباس پہنتا ہے۔ حضرمی اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا۔

ان کنت ازننتنی بها کذبا جزء فلاقیت مثلها عجلا
افرح ان ارزأ الکرام و ان اورث زود اشصائضا نبلا
کم کان فی اخوتی اذا اعتلج الابطال تحت الغمامة الاسلا
من ماجد و اجد اخی ثقة یعطی جزیلا و یقتل البطلا

"اے جزء اگر تو مجھے ناحق اس کا طعنہ دیتا ہے۔ تو (خدا کرے) تجھے بھی یہ بات پیش آئے۔ کیا میں خوش ہوتا ہوں کہ اچھے لوگ مر جائیں۔ اور میں حرص اور چالاکی سے ان کے مال کا وارث بنوں۔ میرے بھائیوں میں بہت سے ایسے تھے کہ جب وہ لڑتے تھے۔ تو بڑے بڑے بہادر ان کے نیزہ کے سائے میں آتے تھے۔ بڑے بزرگ، مالدار اور معتبر تھے۔

بہت بخشش کرتے تھے اور بڑے بڑے بہادروں کو قتل کرتے تھے۔"
راوی کہتا ہے کہ جزء ایک دن اپنے بھائیوں کے ہمراہ باہر نکلے کنواں کھودرہے تھے دیواران پر گر پڑی اور وہی کنواں ان کی قبر
بن گیا۔یہ خبر حضرمی بن عامر کو ملی تو انہوں نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔میری بد دعا ان کی موت سے مطابق ہوگئی۔اور مجھے ان کی
طرف سے کینہ پیدا ہوا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۰۱۔حضرت حطابؓ بن حارث

حضرت حطابؓ بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی۔ان کی اور ان کے بھائی حاطب کی ماں
قیلہ بنت عنبس بن وہبان بن حذافہ بن جمح ہیں۔انہوں نے اپنے بھائی حاطب بن حارث کے ہمراہ سرزمین حبش کی طرف ہجرت
کی تھی اور ان کے ساتھ ان کی بیوی فکیہہ بنت یسار نے بھی ہجرت کی تھی۔حطاب کا انتقال راستے ہی میں ہو گیا حبش تک پہنچے نہیں
پائے اور بعض لوگ کہتے ہیں حبش سے لوٹتے ہوئے راستے میں انتقال ہوا مصعب نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ
اور ابونعیم نے خطاب کے نام میں کیا ہے خائے معجمہ کے ساتھ اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ابن ماکولا وغیرہ نے ان کا ذکر حائے مہملہ
میں کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۲۰۲۔حضرت حطیۂؓ شاعر

حضرت حطیۂؓ شاعر۔عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے ہم سے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں
یوسف بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبیداللہ بن عمرو نے اسحٰق بن ابی فروہ سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا حطیۂ نے
زبرقان بن بدر کی ہجو کی زبرقان حضرت عمر کے پاس گئے اور حطیۂ کی شکایت ان سے کی۔حضرت عمر نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص اسلام میں ہجو کرے اس کی زبان کاٹ لو۔لہٰذا تم جاؤ اور ان کی زبان کاٹ لو۔حطیۂ بھاگ
گئے جب زمین ان پر تنگ آ گئی تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کے سامنے کھڑے ہو گئے اور دو شعر ان کی مدح
میں پڑھے حضرت عمر نے کہا جاؤ تمہیں امن دیا گیا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔
میں کہتا ہوں کہ اس روایت میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو ان کے صحابی ہونے پر دلالت کرے۔ہاں ممکن ہے کہ رسول اللہ
ﷺ کے زمانہ میں اسلام لائے ہوں پھر آپ کے بعد مرتد ہو گئے ہوں پھر اسلام لے آئے ہوں۔اور ان کے صحابی نہ ہونے کی
تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ یہ عبسی ہیں اور قبیلہ عبس سے جو لوگ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے وہ نو آدمی تھے ان کے نام
مشہور ہیں۔یہ ان میں سے نہیں ہیں کیونکہ ہر قبیلہ سے وفد بن کے وہی لوگ آتے تھے جو اس قبیلہ کے سردار ہوتے تھے اور حطیۂ
ہمیشہ اپنی قوم میں کم درجے کے رہے ان کو یہ مرتبہ کبھی نہیں ملا جو یہ وفد کے ہمراہ جا سکیں۔واللہ اعلم

۱۲۰۳۔حضرت حطیمؓ حدانی

حضرت حطیمؓ حدانی۔ان کو ابن ابی علی نے حائے مہملہ میں ذکر کیا ہے اور ان کے سوا دوسرے لوگوں نے ان کو خائے معجمہ میں
ذکر کیا ہے۔ان سے شعیب حدانی نے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اندھیری راتوں میں مسجدوں کی

طرف پیادہ پا جانے والوں کو بشارت دو قیامت کے دن پوری روشنی کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الحاء والفاء

۱۲۰۴۔ حضرت خفشیش رضی اللہ عنہ کندی

حضرت خفشیش رضی اللہ عنہ کندی۔ اس کا نام حاء کے ساتھ بھی کہا جاتا ہے، جیم کے ساتھ بھی اور خاء کے ساتھ بھی۔ ہم جیم کی ردیف میں ان کا ذکر اس سے زیادہ کر چکے ہیں پس اب یہاں زیادہ بیان کرنے کی حاجت نہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۱۲۰۵۔ حضرت حفص رضی اللہ عنہ بن ابی جبلہ

حضرت حفص رضی اللہ عنہ بن ابی جبلہ فزاری۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ صحابی ہیں یا نہیں؟ ہمارے بعض اصحاب نے مسند میں ان کا نام لکھا ہے۔ یہ بنی تمیم کے مولی ہیں۔ بشار بن مزاحم بن ابی حسن تمیمی نے حفص بن ابی جبلہ سے جو بنی تمیم کے مولی تھے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اللہ عزوجل کے قول:

يَاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا -

''اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو''۔

کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا یہ عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں ہے وہ اپنی ماں کے کاتنے کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۰۶۔ حضرت حفص رضی اللہ عنہ بن سائب

حضرت حفص رضی اللہ عنہ بن سائب۔ ابوحفص بن شاہین نے علی بن فضل بن طاہر بلخی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن ہیاج نے محمد بن حفص بلخی سے انہوں نے ہارون بن حفص بن سائب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا نام حفص رکھا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۰۷۔ حضرت حفص رضی اللہ عنہ بن مغیرہ

حضرت حفص رضی اللہ عنہ بن مغیرہ۔ بعض لوگ ان کو ابوحفص کہتے ہیں اور بعض لوگ ان کو ابواحمد کہتے ہیں۔ محمد بن راشد نے سلمہ بن ابی سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک لفظ میں تین طلاقیں دی تھیں۔ اس حدیث کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت جابر سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے حفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ احمد بن حفص (کے نام) میں گزر چکا ہے۔

باب الحاء والکاف

۱۲۰۸۔ حضرت حکمؓ بن حارث

حضرت حکمؓ بن حارث سلمی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ بصرہ میں رہتے تھے اور نبیؐ کے ہمراہ سات غزوے کئے آخری غزوہ ان کا حنین تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں تین غزوے کئے۔ ان سے عطیہ بن سعد دعاء نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر میری طرف سے ہوا میری اونٹنی اس وقت بیٹھ گئی تھی اٹھتی نہ تھی اور میں اسے مار رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو نہ مارو پھر آپ نے فرمایا حل [1] وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور لوگوں کے ساتھ چلنے لگی ان سے حبیب نے جوان کے بھائی ہرم بن حارث کے بیٹے تھے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میرے چچا کی زکوۃ دو ہزار نکلا کرتی تھی جب ان کی زکوۃ نکلتی تو وہ اپنے غلام سے کہتے تھے کہ چلو جو حقوق ہمارے اوپر ہیں ان کو ادا کر دو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ایک دینار چھوڑ جائے اسے ایک داغ دیا جائے گا اور جو شخص دو دینار چھوڑ جائے اس کو دو داغ دیئے جائیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

خلائت: یعنی اُڑ گئی تھی' اونٹ کے اڑنے کو' خلاء'' کہا جاتا ہے جیسا کہ گھوڑے کے اڑنے کو' حران'' کہا جاتا ہے۔

۱۲۰۹۔ حضرت حکمؓ بن حزن

حضرت حکمؓ بن حزن کلفی۔ کلفہ بنی تمیم کی ایک شاخ ہے۔ یہ کلفہ بیٹے ہیں حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم کے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ان کلفہ کے خاندان سے ہیں جو عوف بن نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کے بیٹے ہیں۔ ہمیں منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حکم بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شہاب بن خراش نے شعیب بن زریق طائفی سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا میں ایک شخص کے پاس بیٹھا ہوا تھا جن کا نام حکیم بن حزن کلفی تھا وہ صحابی تھے وہ ہم سے حدیث بیان کرنے لگے وہ کہتے تھے کہ ہم سات آدمی یا نو آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے آنحضرتؐ نے ہمیں اندر آنے کی اجازت دی چنانچہ ہم اندر گئے اور ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ آپ ہمارے لیے دعائے خیر کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے دعائے خیر کی اور ہمارے ٹھہرائے جانے کا حکم دیا اور ہمیں کچھ کھجوریں دینے کا حکم دیا اس وقت مال و دولت بہت کم تھی پھر ہم کچھ دن وہاں رہے اور جمعہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے آنحضرتؐ ایک کمان سے یا عصا سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور آپ نے اللہ کی حمد وثنا بہت مختصر' پاکیزہ اور پیارے الفاظ میں بیان فرمائی بعد اس کے فرمایا کہ اے لوگو! تم اس بات کی طاقت نہیں رکھتے کہ جو کچھ تمہیں احکام ملے ہیں ان سب کی تعمیل کرو لہٰذا تم راہ راست اختیار [2] کرو اور خوشخبری سناؤ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] یہ ایک کلمہ ہے جو اونٹ کے ہانکنے کے لیے اہل عرب بولا کرتے تھے۔
[2] یعنی حتی الامکان بجا آوری فرمان کی کوشش کرو اور خوشخبری سناؤ یعنی ترغیبی احکام لوگوں سے بیان کرو۔

۱۲۱۰۔ حضرت حکمؓ بن ابی الحکم

حضرت حکمؓ بن ابی الحکم۔ ان کا ذکر کعب بن خزرج کی حدیث میں ہے کہ حکم بن ابی الحکم نبیؐ کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اختصار کے ساتھ لکھا ہے۔

۱۲۱۱۔ حضرت حکمؓ بن ابی الحکم

حضرت حکمؓ بن ابی الحکم۔ یہ ایک مجہول (شخص) ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے قیس بن حبتر سے انہوں نے حکم بن ابی الحکم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نے ایک مرتبہ باہم اس امر کا عہد کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو دھوکہ (سے قتل کر) دیں چنانچہ (ہم اس ارادہ سے گئے) جب ہم نے آپ کو دیکھا تو ایک آواز (ایسی ہولناک) ہم نے اپنے پیچھے سے سنی کہ ہمیں یہ معلوم ہوا کہ تہامہ میں جس قدر پہاڑ ہیں وہ سب ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے (اس آواز کو سن کر) ہم بے ہوش ہوگئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے ایسا ہی لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر کا یہ کہنا کہ یہ مجہول شخص ہیں نہایت عجیب ہے کیونکہ یہ حدیث اسی سند کے ساتھ بواسطہ قیس بن حبتر کے حکم بن ابی العاص کی بیٹی سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں۔ ان کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ حدیث آئے گی۔

حبتر: حاء اور باء کے ساتھ۔

۱۲۱۲۔ حضرت حکمؓ بن رافع

حضرت حکمؓ بن رافع بن سنان انصاری اوسی۔ اہل مدینہ سے ہیں یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ جعفر بن عبداللہ بن حکم بن رافع بن سنان نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مجھے حکم نے دیکھا میں اس وقت بچہ تھا میں کبھی اس طرف سے کھاتا کبھی اس طرف سے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے لڑکے! اس طرح نہ کھا جس طرح شیطان کھاتا ہے۔ نبیؐ جب کھانا کھاتے تو اپنے سامنے سے آگے ہاتھ نہ بڑھاتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۱۳۔ حضرت حکمؓ بن سعید

حضرت حکمؓ بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ نبیؐ کے حضور میں ہجرت کر کے آئے تھے آنحضرتؐ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ حکم۔ آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں تمہارا نام عبداللہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں عبداللہ تو ہوں ہی۔ ان کا تذکرہ عبداللہ کے نام میں کیا گیا ہے۔ ان کی وفات میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ جنگ بدر میں شہید ہوئے، بعض لوگ کہتے ہیں غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۱۴۔ حضرت حکمؓ بن سفیان

حضرت حکمؓ بن سفیان بن عثمان بن عامر بن معتب بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی۔ بعض لوگ کہتے ہیں یہ سفیان بن حکم ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ (ان کی کنیت) ابوالحکم ثقفی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی سفیان ہے۔ ہمیں ابواحمد

یعنی عبدالوہاب ابن علی بن علی امین نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن کثیر نے سفیان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے حکم بن سفیان ثقفی سے یا سفیان بن حکم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ جب پیشاب کرتے تھے تو وضو فرماتے تھے بعد اسکے اپنے تہبند پر پانی چھڑک لیتے تھے اس حدیث کو زائدہ نے منصور سے شک کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور روح بن قاسم' شعبہ' شیبان' معمر' ابوعوانہ' زائدہ' جریر بن عبدالحمید' اسرائیل اور ہریم بن سفیان نے بھی سفیان کی طرح شک کے ساتھ روایت کیا ہے اور شعبہ' ابوعوانہ اور جریر نے حکم سے یا ابوالحکم سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو ثوری کے اکثر شاگردوں نے شک کے ساتھ روایت کیا ہے سوائے عفیف بن سالم اور فریابی کے کہ ان دونوں کی روایت میں صرف حکم بن سفیان کا نام ہے بغیر شک کے اور اس حدیث کو وہیب بن خالد نے منصور سے انہوں نے حکم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور مسعر نے اس کو منصور سے روایت کیا ہے اور منصور نے کہا ہے کہ قبیلہ ثقیف کے ایک شخص سے مروی ہے انہوں نے ان کا نام نہیں بتایا۔ اور سلام بن ابی مطیع' قیس بن ربیع اور شریک نے بھی روایت میں شک نہیں کیا اور انہوں نے کہا ہے کہ حکم بن سفیان سے مروی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۱۵۔ حضرت حکمؓ (ابوشبث)

حضرت حکمؓ (ابوشبث)۔ کنیت ان کی ابوشبث بن حکم ہے۔ ان کی حدیث عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے شبث بن حکم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص بیمار ہوا تو نبی ﷺ نے اس پر پڑھ کر دم فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ میں نے ان کی کنیت اسی طرح لکھی ہوئی دیکھی کہ شبث شین' باء موحدہ اور ثائے مثلثہ کے ساتھ ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ یہ لفظ شبیث ہے بضم شین و فتح باء معجمہ اور بعد اس کے یاء معجمہ پھر ثائے معجمہ ہے۔ پس ان کا نام شبیث ہے بیٹے ہیں حکم بن میناء کے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان سے عبداللہ بن ابی بکر نے اور عبدالرحمن بن ابی الزناد نے روایت کی ہے۔

۱۲۱۶۔ حضرت حکمؓ بن صلت

حضرت حکمؓ بن صلت بن مخرمہ بن مطلب اور بعض لوگ ان کو صلت بن حکیم کہتے ہیں۔ اور عبدان نے کہا ہے کہ ان کا نام حکیم بن صلت ہے قریشی ہیں مطلبی ہیں۔ غزوۂ خیبر میں شریک تھے انہیں رسول اللہ ﷺ نے تیس وسق دیئے تھے یہ قریش کے لوگوں میں سے تھے انہیں محمد بن ابی حذیفہ نے مصر میں اپنا قائم مقام کیا تھا جبکہ وہ عمرو بن عاص کے پاس عریش میں گئے تھے۔ محمد بن حسن بن قتیبہ نے حرملہ بن یحییٰ سے انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے حرملہ بن عمران سے انہوں نے عبدالعزیز بن حیان قریشی سے انہوں نے حکم بن صلت قریشی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم (پنج وقتی) نماز میں یا جنازہ (کی نماز) میں بے عقل لوگوں کو اپنا امام نہ بناؤ۔ اس حدیث کو مقری نے حرملہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ان کا نام صلت بن حکیم ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۱۷۔ حضرت حکیمؓ بن ابی العاص

حضرت حکیمؓ بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی اموی۔ کنیت ان کی ابو مروان بن حکم۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں۔ فتح (مکہ) کے دن اسلام لائے مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے قیس بن حبتر سے انہوں نے حکم بن ابی العاص کی بیٹی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) حکم سے کہا کہ اے بنی امیہ! میں نے کسی قوم کو رسول اللہ ﷺ کے بارے میں تم لوگوں سے زیادہ بد اندیش اور ناکام نہیں دیکھا۔ حکم نے کہا کہ اے میری بیٹی! مجھے ملامت نہ کرو میں تم سے وہی بات بیان کرتا ہوں جو میں نے خود اپنی ان دونوں آنکھوں سے دیکھی ہے۔

ایک روز ہم نے باہم گفتگو کی کہ ہم برابر قریش کو یہ کہتے ہوئے سنتے ہیں کہ یہ صابی (یعنی آنحضرت ﷺ روحی فداہ) ہماری مسجد میں نماز پڑھتا ہے اس کے لیے کچھ بندوبست کرو چنانچہ ہم لوگوں نے باہم اس کے لیے عہد کیا جب ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا (اور چاہا کہ حملہ کریں) تو ہم نے ایک ایسی (مہیب) آواز سنی کہ ہم سمجھے تہامہ میں کوئی پہاڑ نہیں بچا جو ریزہ ریزہ نہ ہو گیا ہو پس ہم لوگ بے ہوش ہو گئے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی اور اپنے گھر واپس تشریف لے گئے۔ پھر ہم نے ایک دوسری رات میں ایسا ہی ارادہ کیا چنانچہ جب آپؐ تشریف لائے اور ہم لوگ آپ کی طرف اٹھ کے چلے تو دیکھا کہ صفا اور مروہ (دونوں پہاڑیاں) ایک دوسرے سے مل گئیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان میں حائل ہو گئیں۔ پس قسم اللہ کی! ہمیں ان باتوں نے کچھ فائدہ نہ دیا۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حکم بیٹے ہیں ابو العاص کے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اور شخص ہیں ان کو لوگ حکم بن ابی الحکم اموی کہتے ہیں۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر بغدادی وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی ہبۃ اللہ بن محمد بن احمد حریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحٰق برمکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی محمد بن عبد اللہ بن خلف بن بخیت دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن سلمان بن اشعث نے یعنی ابو بکر بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن خلف عسقلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معاذ بن خالد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زہیر بن محمد نے صالح بن ابی صالح سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے نافع بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم نبیؐ کے ہمراہ تھے اور ادھر سے حکم بن ابی العاص کا گزر ہوا نبیؐ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے میری امت کی خرابی ہوگی۔ [1]

یہ (حکم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکالے ہوئے تھے انہیں رسول اللہؐ نے مدینہ سے طائف کی طرف نکال دیا تھا اور ان کے ساتھ ان کا بیٹا مروان بھی نکل گیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مروان طائف ہی میں پیدا ہوا تھا۔ اس امر میں اختلاف ہے کہ کیا وجہ ہوئی جو رسول اللہؐ نے ان کو نکلوایا؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہؐ کے راز چھپ کے سنتے تھے اور دروازہ کی دراز سے جھانکتے تھے اور انہیں کی نسبت رسول اللہؐ نے ارادہ کیا تھا کہ ان کی آنکھ اس چاقو سے جو آپ کے دست مبارک میں تھا پھوڑ دیں۔ جبکہ انہوں نے دروازہ سے جھانکا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہؐ کے رفتار کی اور آپ کی بعض حرکات کی نقل کرتے تھے نبی ﷺ ٹھہر ٹھہر کے چلتے تھے ایک روز آپ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو یہ بھی اپنی رفتار میں اسی طرح جھک جھک کے چل رہے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا تم

---

[1] چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا ان کے بیٹے مروان سے جو جو فسادات پھیلے اور جیسی کچھ تباہی مسلمانوں پر آئی ظاہر ہے۔

ایسے ہی ہو جاؤ چنانچہ ان کی رفتار میں اس وقت سے رعشہ پیدا ہو گیا عبدالرحمٰن بن حسان بن ثابت نے عبدالرحمٰن بن حکم کی ہجو میں اس کا ذکر کیا ہے ۔

ان اللعین ابوک فارم عظامہ ان ترم ترم مخلجا مجنونا
یمسی خمیص البطن من عمل التقی ویظل من عمل الخبیث بطینا

بے شک لعین تیرا باپ ہے اس کی ہڈیوں کو پھینک دے۔ اگر تو پھینک دے گا تو ایک لنگڑے مجنون (کی ہڈیوں) کو پھینکے گا۔ وہ پرہیزگاری کے کاموں سے ہمیشہ خالی پیٹ رہتا ہے۔ اور برے کاموں سے ہمیشہ اس کا پیٹ بھرا رہتا ہے۔

عبدالرحمٰن نے جو حکم کو لعین کہا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ جن کو ابن ابی خیثمہ نے ذکر کیا ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہؓ نے مروان بن حکم سے کہا جبکہ اس نے ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے نا ملائم گفتگو کی۔ یزید کی ولیعہدی کی بیعت نہ کرنے پر کہ اے مروان میں اس بات کی شہادت دیتی ہوں کہ رسول اللہؐ نے تیرے باپ پر لعنت کی اور اس وقت تو اپنے باپ کی پشت میں تھا۔ (المختصر) حکم کے لعنت اور اخراج کے بارے میں بہت سی حدیثیں مروی ہیں جن کے ذکر کرنے کی حاجت نہیں مگر یہ بات قطعی ہے کہ نبیؐ نے باوجودیکہ آپ اپنی خلاف طبیعت باتوں پر بہت بردباری اور چشم پوشی فرمایا کرتے تھے یہ معاملہ جو حکم کے ساتھ کیا تو کسی بڑے قصور پر کیا۔ نبی ﷺ کی زندگی بھر حکم مدینہ سے نکلے ہوئے رہے پھر جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے تو ان سے حکم کی سفارش کی گئی تاکہ ان کو مدینہ میں واپس بلا لیں۔ مگر انہوں نے کہا کہ میں اس گرہ کو نہیں کھول سکتا جس کو رسول اللہؐ نے باندھا ہے۔ اور ایسا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی کیا پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے حکم کو واپس بلا لیا اور فرمایا کہ میں نے حکم کی سفارش رسول اللہؐ سے کی تھی اور آپ نے مجھ سے ان کے واپس بلانے کا وعدہ کیا تھا۔ حکم کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۱۸۔ حضرت حکمؓ بن ابی العاص

حضرت حکمؓ بن ابی العاص بن بشیر بن دہمان ثقفی۔ کنیت ان کی ابوعثمان ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبدالملک بھائی ہیں عثمان بن ابی العاص ثقفی کے بھائی ہیں صحابی ہیں۔ بحرین کے امیر تھے اس کا سبب یہ ہوا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کے بھائی عثمان بن ابی العاص کو عمان اور بحرین کا حاکم بنایا پھر ان کے بھائی حکم کو بحرین کا حاکم بنا دیا حکم نے عراق میں ۱۹ھ یا ۲۰ھ میں بہت فتوحات کیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے اور بعض لوگ ان کی احادیث کو مرسل قرار دیتے ہیں (یعنی ان کو صحابی نہیں کہتے) مگر ان کے بھائی عثمان کے صحابی ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ ان سے معاویہ بن قرہ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے مجھ سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس یتیموں کا کچھ مال ہے۔ عنقریب صدقہ[1] اس کو فنا کر دے گا۔ پس کیا تمہارے پاس کوئی تجارت ہے؟ یہ کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا ہاں چنانچہ حضرت عمرؓ نے مجھے دس ہزار دیئے میں ان کو لے کر چلا گیا پھر میں لوٹ کر حضرت عمرؓ کے پاس گیا تو انہوں نے پوچھا کہ ہمارے مال کا کیا حال ہوا؟ میں نے کہا وہ یہ ہے ایک لاکھ تک پہنچ گیا

---

[1] اس صدقے سے مراد صدقہ فطر ہے نہ کہ زکوٰۃ۔ صدقہ فطر نابالغ بچوں کے مال پر بھی واجب ہے۔

ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے کہ بشیر ''ے'' کے ساتھ ہے حالانکہ صحیح بشر ہے۔اور انہوں نے بشیر کو دہمان کا بیٹا کہا ہے حالانکہ وہ عبد دہمان کے بیٹے ہیں۔اور ہمارے تذکرے کی طرح ابوعمر نے بھی ان کا تذکرا انکے بھائی ''عثمان'' کے تذکرے میں کیا ہے۔اور پورا نسب کچھ یوں ہے: عبد دھمان بن عبداللہ بن ہمام بن ابان بن یسار بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف۔اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ وہ شخص جس نے (یتیموں کا) مال دیا تھا عمران بن حصین تھے حالانکہ یہ وہم ہے صحیح یہی ہے کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

۱۲۱۹۔حضرت حکمؓ بن عبداللہ ثقفی

حضرت حکمؓ بن عبداللہ ثقفی۔ان کی حدیث کی سند میں کلام ہے اس کو حکم بن عمرو نے یعلی بن مرہ سے انہوں نے حکم سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ کسی سفر میں نکلے ایک عورت ایک بچے کو لئے ہوئے آپ کے سامنے آئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرے اس بچے کو پیش آیا ہے اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔اس حدیث کو عبداللہ بن یعلی بن مرہ نے اپنے والد یعلی بن مرہ سے روایت کی ہے۔نیز اس حدیث کو اعمش نے منہال بن مرہ سے انہوں نے ابن یعلی بن مرہ سے انہوں نے اپنے والد سے رویت کیا ہے اور نیز یہ حدیث کئی سندوں سے یعلی بن مرہ سے مروی ہے اور حکم کا ذکر اس میں بالکل بے اصل ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۲۰۔حضرت حکمؓ انصاری (ابوعبداللہ)

حضرت حکمؓ انصاری۔کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے انصاری ہیں۔دادا ہیں مطیع یعنی ابو یحییٰ کے۔ان کی حدیث مطیع بن فلاک بن مطیع بن حکم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حکم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن جب منبر پر کھڑے ہوتے تھے تو ہم لوگ آپ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے تھے۔یہ مطیع یعنی ابو یحییٰ مسعود بن حکم زرقی کے چچازاد بھائی ہیں۔ان کے دادا حکم احد میں شریک تھے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔

۱۲۲۱۔حضرت حکمؓ بن عمرو ثمالی

حضرت حکمؓ بن عمرو ثمالی۔ثمالہ قبیلہ ازد کی ایک شاخ ہے۔بدر میں شریک تھے ان سے بواسطہ اہل شام کے بہت سی منکر حدیثیں مروی ہیں۔جو صحیح نہیں ہیں۔واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر لکھا ہے اور دونوں نے کہا ہے کہ یہ حکم بیٹے ہیں عمیر ثمالی کے۔ان کا تذکرہ ان کے نام میں انشاءاللہ تعالیٰ آئے گا۔

۱۲۲۲۔حضرت حکمؓ بن عمرو بن شرید

حضرت حکمؓ بن عمرو بن شرید۔ان کے نام میں اختلاف ہے۔محمد بن مثنی نے عبداللہ بن حمران سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن شرید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا ایک شخص کو چھینک آئی میں نے کہا یرحمک اللہ تو بعض لوگ ہنسے......الی آخر الحدیث۔ابن المثنی نے ان کا نام حکم بتایا ہے۔ان کا

تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۲۳۔ حضرت حکمؓ بن عمرو غفاری

حضرت حکمؓ بن عمرو غفاری۔ یہ بھائی ہیں رافع بن عمرو کے۔ یہ دونوں بھائی قبیلہ غفار کی نسبت سے مشہور ہیں مگر علمائے نسب اس کو منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ دونوں نعیلہ بن ملیل کے خاندان سے ہیں جو غفار بن ملیل کے بھائی تھے اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ حکم بیٹے ہیں عمرو بن مجدع بن حذیم بن حارث بن نعیلہ بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ کے۔ نبی ﷺ کی صحبت میں رہے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ بعد اس کے انہوں نے بصرہ کی سکونت اختیار کرلی تھی۔ ان کے حقیقی بھائی زیاد نے انہیں خراساں کا حاکم بنایا تھا ان کو حکومت کا شوق نہ تھا زیاد نے حکم (یعنی کسی فیصلہ کرنے والے) کی تلاش میں آدمی بھیجا تھا وہ آدمی غلطی سے ان کے پاس چلا گیا اور ان کو لے کر آیا جب زیاد نے ان کو دیکھا تو کہا کہ یہ ایک مرد ہیں اصحاب نبی ﷺ سے پھر ان کو خراسان کا حاکم بنا دیا انہوں نے کفار سے جہاد کیا اور بہت کچھ مال غنیمت حاصل کیا زیاد نے ان کو ایک خط لکھا کہ امیر المومنین یعنی معاویہ نے لکھا ہے کہ سونا اور چاندی ان کے لیے رہنے دیا جائے لہٰذا غنیمت میں سونا چاندی ملے تو تم لوگوں میں تقسیم نہ کرنا۔ حکم نے زیاد کو جواب لکھا کہ تم نے جو امیر المومنین کی تحریر کا ذکر لکھا ہے مجھے معلوم ہوا مگر امیر المومنین کی تحریر سے پہلے اللہ کی کتاب مجھے مل چکی ہے (اس میں اس کے خلاف ہے لہٰذا میں امیر المومنین کے حکم کو نہیں مان سکتا (اور مجھے بالکل خوف نہیں) کیونکہ بے شک اللہ کی قسم! اگر آسمان اور زمین دونوں کسی بندے پر جھک پڑیں اور وہ اللہ سے ڈرتا ہو تو ضرور اللہ تعالیٰ اس کی مخلصی کی کوئی صورت نکال دے گا۔ والسلام۔ اور انہوں نے غنیمت کو لوگوں میں تقسیم کر دیا بعد اس کے حکم نے کہا کہ اے اللہ! اگر تیرے پاس میرے لیے بھلائی ہو تو مجھے اپنی طرف اٹھا لے پس ان کی وفات خراسان کے مضافات مقام مرو میں ۵۰ھ میں ہوئی جب ان کی وفات ہونے لگی تو انہوں نے انس بن ابی اناس کو اپنا قائم مقام بنایا۔ ان سے حسن (بصری)' ابن سیرین' عبداللہ بن صامت' ابوالشعثاء' دلجہ بن قیس اور ابوحاجب وغیرہم نے روایت کی ہے۔

ہمیں اسمٰعیل بن عبداللہ بن علی اور ابوجعفر بن سمین وغیرہما نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے سفیان سے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابوحاجب سے انہوں نے بنی غفار کے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کے وضوء سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کو منع فرمایا ہے۔[1]

اس حدیث کو محمد بن بشار اور محمود بن غیلان نے ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابوحاجب سے انہوں نے حکم بن عمرو غفاری سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور ابن مندہ نے حسن بصری سے روایت کیا ہے کہ زیاد نے حکم بن عمرو غفاری کو بصرہ کا حاکم بنایا تھا۔ عمران بن حصین (ان کی ملاقات کو گئے اور) دارالامارۃ میں لوگوں کے مجمع میں ان سے ملے اور کہا کہ تم جانتے ہو میں تمہارے پاس کیوں آیا ہوں؟ (سنو! اس لیے آیا ہوں۔) کیا تمہیں یاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب یہ خبر ملی کہ ایک آپ کے (مقرر کئے ہوئے) حاکم نے ایک شخص سے کہا تھا کہ اٹھ اور آگ میں گر پڑ اور وہ شخص آگ میں

[1] یہ ممانعت صرف کراہت کے لیے ہے نہ کہ حرمت کے لیے۔

گرنے کے لیے چلا مگر پکڑ لیا گیا تو نبیؐ نے فرمایا کہ اگر وہ آگ میں گر پڑتا تو دوزخ میں جاتا بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ حکم نے کہا ہاں۔ (مجھے یہ حدیث یاد ہے۔) عمران بن حصین نے کہا کہ میرا یہی مقصود تھا کہ میں تم کو یہ حدیث یاد دلا دوں (تا کہ تم اپنی حکومت کے زمانے میں اس کا لحاظ رکھو۔) یہ بھی مروی ہے کہ عمران نے یہ حدیث حکم سے اس وقت کہی تھی جب وہ خراسان کے حاکم تھے اور یہی صحیح ہے کیونکہ حکم زیاد کی طرف سے بصرہ کے حاکم کبھی نہیں رہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ حکم نے یہ حدیث عمران سے بیان کی تھی مگر پہلا ہی قول صحیح اور زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

مجدع: میم پر پیش، جیم پر زبر، دال پر شد اور آخر میں عین کے ساتھ ہے۔ یہ امیر ابونصر کا قول ہے۔

۱۲۲۴۔ حضرت حکمؓ بن عمرو بن معتب

حضرت حکمؓ بن عمرو بن معتب۔ ثقفی۔ یہ اس وفد میں تھے جو عبدیالیل کے ہمراہ قبیلہ ثقیف کے اسلام کی خبر لے کر (نبی ﷺ کے حضور میں) آیا تھا۔ یہ حکم احلاف سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ثقیف میں دو قبیلے ہیں احلاف اور مالک۔ احلاف عوف بن ثقیف کے بیٹے ہیں یہ انہیں میں سے ہیں کیونکہ معتب بیٹے ہیں مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف کے۔

۱۲۲۵۔ حضرت حکمؓ بن عمیر ثمالی

حضرت حکمؓ بن عمیر ثمالی۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ حمص میں رہتے تھے۔ ان سے صرف موسیٰ بن ابی حبیب نے روایت کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ بدر میں شریک تھے۔ انہوں نے ان سے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے آپ (رات کو) نماز شب میں اور نماز صبح میں اور نماز جمعہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ موسیٰ بن ابی حبیب نے ان سے اس حدیث کے سوا اور حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے مختصر کر دیا ہے اور ابوعمر نے ان کا ذکر ایک دوسرے نام میں کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ (اسکا نام) حکم بن عمرو جن کا ذکر اوپر ہوا۔ اور ابن ابی عاصم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے حکم بن عمیر۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خوطی نے اور ابن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ بن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عیسیٰ بن ابراہیم نے موسیٰ بن ابی حبیب سے انہوں نے حکم بن عمیر ثمالی سے جو نبی ﷺ کے اصحاب میں سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا بہت ڈرانے والی چیز اور بہت تھکا دینے والا بوجھ اور ایسا شر جو منقطع نہ ہو اظہار بدعات ہے۔

۱۲۲۶۔ حضرت حکمؓ بن کیسان

حضرت حکمؓ بن کیسان۔ غلام ہیں ہشام بن مغیرہ کے۔ ہشام والد تھے ابوجہل کے۔ ہجرت کے پہلے سال اسلام لائے ان کے اسلام کا سبب یہ ہوا کہ یہ مکہ سے کفار کی ایک جماعت کے ساتھ سفر کو نکلے راستہ میں ان کو ایک سریہ ملا جس کے سردار عبداللہ بن جحش تھے۔ ان میں باہم لڑائی ہوئی پس واقد تمیمی نے جو مسلمان تھے عمرو بن حضرمی کو قتل کیا جو مشرک تھا اور مقداد بن عمرو نے حکم بن

کیسان کو گرفتار کر لیا عبداللہ بن جحش نے ان کے قتل کا ارادہ کیا مگر مقداد نے کہا اس کو چھوڑ دو ہم اس کو رسول اللہ کے حضور میں لے جائیں گے چنانچہ وہ لوگ ان کو رسول اللہ ﷺ کے حضور میں لائے اور یہ مسلمان ہو گئے۔ان کا اسلام اچھا ہوا۔عروہ بن زبیر اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ حکم بن کیسان بیر معونہ کے دن عامر بن فہیرہ کے ہمراہ شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۲۷۔حضرت حکمؓ بن مرہ

حضرت حکمؓ بن مرہ۔نبیؐ کے صحابی ہیں۔شیبہ بن مساور نے حکم بن مرہ صحابی نبیؐ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا کہ اس نے اچھی طرح سے نماز نہیں پڑھی اور چلے جانے کا ارادہ کیا انہوں نے اس سے کہا کہ پھر نماز پڑھ اس نے کہا میں پڑھ چکا اسی طرح کئی مرتبہ انہوں نے کہا(اور اس نے یہی جواب دیا) پھر انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! تجھے نماز پڑھنی ہوگی۔ اللہ کی قسم! کھلم کھلا اللہ کی نافرمانی نہیں کی جا سکتی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۲۸۔حضرت حکمؓ ابو مسعود زرقی

حضرت حکمؓ۔کنیت ان کی ابو مسعود زرقی ہے۔ان سے ان کے بیٹے مسعود نے روایت کی ہے۔ان کی حدیث میں اختلاف ہے اس کو میمون بن یحییٰ اشج نے مخرمہ بن بکیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے میں نے سلیمان بن یسار سے سنا وہ کہتے تھے میں ابن حکم زرقی سے جن کا نام مسعود تھا یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے والد مجھ سے بیان کرتے تھے کہ وہ سب لوگ منیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ایک سوار کی آواز سنائی دی وہ چلا کر یہ کہہ رہا تھا کہ خبردار! (آج کل) کوئی شخص روزہ نہ رکھے یہ دن کھانے پینے کے ہیں۔ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے روایت کیا ہے اور انہوں نے حکم کا ذکر کیا ہے حالانکہ یہ بہت بڑا وہم ہے صحیح وہی ہے جو ابن وہب نے مخرمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے میں نے حکم زرقی سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اس کے بعد انہوں نے ایسی ہی حدیث بیان کی اور نیز اس کو ابن وہب نے عمرو بن حارث سے انہوں نے بکیر سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے مسعود سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔اور محمد بن اسحٰق نے اس حدیث کو عبداللہ بن سلمہ سے انہوں نے مسعود سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔اور عمرو بن حارث نے اور سلیمان بن بلال نے اور کئی لوگوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے یوسف بن مسعود بن حکم سے انہوں نے اپنی دادی حبیبہ بنت شریق سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی والدہ عجماء کے ہمراہ موسم حج میں منیٰ میں تھیں بدیل بن ورقاء ان لوگوں کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے(یعنی کوئی شخص آج کل روزہ نہ رکھے) اور اس حدیث کو زہری نے مسعود بن حکم سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی اور سالم یعنی ابوالنضر نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن حذافہ سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔اور قتادہ کے اصحاب نے قتادہ سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے منیٰ میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایسا اعلان کر رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ وہ اعلان کرنے والے بلال تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۲۹۔ حضرت حکمؓ بن مسلم

حضرت حکمؓ بن مسلم عقیلی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ یہ ابواحمد عسکری کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان سے روایت بھی کی ہے۔

۱۲۳۰۔ حضرت حکمؓ بن مینا

حضرت حکمؓ بن مینا۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم ابن ابوبکر بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد قباب یعنی ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر ابن ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مقدمی یعنی محمد بن ابی بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر حنفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوالحویرث سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے حکم بن مینا سے سنا کہ نبیؐ نے (ایک مرتبہ) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ قریش کے جس قدر لوگ یہاں ہوں ان کو جمع کر دو حضرت عمر نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ ان کے پاس جائیں گے یا وہ آپ کے پاس آئیں گے آنحضرتؐ نے فرمایا میں ان کے پاس جاؤں گا چنانچہ حضرت عمر نے جمع کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ اے گروہ قریش! کیا تم میں کچھ لوگ تمہارے خاندان کے علاوہ بھی ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں۔ صرف ہمارے بھانجے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بھانجا بھی انہیں میں سے ہے۔ بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ اے گروہ قریش! سمجھ لو کہ سب سے زیادہ میرے مقرب پرہیزگار لوگ ہیں پس خیال رکھو ایسا نہ ہو کہ اور لوگ قیامت میں اپنے اپنے اعمال لائیں اور تم لوگ دنیا کو لاد کر لے جاؤ اور میں تم سے اپنا منہ پھیر لوں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرَاهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ وَ هٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ اللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

''بے شک سب سے زیادہ ابراہیم کے دوست وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی اور یہ نبی اور مسلمان اور اللہ مسلمانوں کا دوست ہے۔''

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ایسا ہی لکھا ہے اور ہمیں ابومنصور یعنی مسلم بن علی بن محمد بن سکی شاہد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات یعنی محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر یعنی احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی یعنی احمد بن علی مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مقدمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر حنفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے ابوالجواب سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے حکم بن منہال سے سنا اور انہوں نے اسی حدیث کو ذکر کیا اور انہوں نے ابوالحویرث کے بدلہ ابوالجواب کہا ہے اور منہال کے بدلے مینا کہہ دیا ہے اور مشہور ابوالحویرث اور حکم بن مینا ہے۔ امام بخاری نے بھی حکم بن مینا ذکر کیا ہے۔ حکم یعنی ابوشبث کے نام میں ابن ماکولا کا قول نقل ہو چکا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی کنیت ابوشبیث ہے وہاں دیکھنا چاہیے۔

۱۲۳۱۔ حضرت حکیمؓ اشعری

حضرت حکیمؓ اشعری۔ ہاء کے اضافہ کے ساتھ۔ یہ حکیم اشعری ہیں۔ ان کا ذکر ابوموسیٰ اشعری کی حدیث میں ہے۔ ابوعلی غسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے اور انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جو ہم سے ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے ابوکریب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابواسامہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یزید نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اشعری لوگوں کی آواز قرآن پڑھنے کی پہچانتا ہوں۔ جب وہ شب کو اٹھتے ہیں انہیں میں سے حکیم بھی ہیں جب یہ دشمن سے ملتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں کہ میرے اصحاب تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم ان کو (ذرا) مہلت دو۔

۱۲۳۲۔ حضرت حکیمؓ بن امیہ

حضرت حکیمؓ بن امیہ بن حارثہ بن اوقص۔ سلمی۔ بنی امیہ کے حلیف ہیں مکہ میں پہلے ہی اسلام لے آئے تھے اور انہوں نے کچھ اشعار کہے تھے جن میں اپنے قوم کو رسول اللہ ﷺ کی عداوت پر متفق ہو جانے سے منع کیا تھا اور یہ ان لوگوں میں سے تھے جن کی بات مانی جاتی تھی انہیں میں سے چند اشعار یہ ہیں

تبرات هلاوجه من یملک السبا | واهجرکم مادام مدل و نازع

واسلم وجهی للانام و منطقی | ولوراعنی من الصدیق روائع

میں ہر چیز سے بیزار ہوں سوائے اس کی ذات کے جو صبا کا مالک ہے۔ اور میں تم لوگوں کو چھوڑتا ہوں جب تک کہ دنیا قائم ہے۔ اور میں اپنا منہ اور اپنی گفتگو لوگوں کی صلح میں رکھتا ہوں۔ گو میرے اس دوست سے موانع مجھے روکیں۔

ان کا تذکرہ ابن شاہین نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے اور میں نے اس کو اشیری اندلسی کے مخطوطے سے نقل کیا ہے وہ ایک بزرگ امام تھے۔

۱۲۳۳۔ حضرت حکیمؓ بن جبلہ

حضرت حکیمؓ بن جبلہ بن حصین بن اسود بن کعب بن عامر بن حارث بن دیل بن عمرو بن غنم بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار عبدی۔ بعض لوگ ان کو حکیم بضم حاء کہتے ہیں اور یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگ ان کو ابن جبل کہتے ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ (کا زمانہ) پایا ہے مگر مجھے کوئی روایت ان کی معلوم نہیں اور نہ کوئی ایسی حدیث معلوم ہوتی ہے جو ان کے صحابی ہونے پر دلالت کرے یہ ایک مرد صالح دیندار اور اپنی قوم میں ذی وجاہت تھے۔ یہی ہیں جن کو حضرت عثمان نے سندھ بھیجا تھا چنانچہ یہ وہاں گئے بعد اس کے حضرت عثمان کے پاس لوٹ کے آئے۔ حضرت عثمان نے ان سے سندھ کی حالت پوچھی تو انہوں نے بیان کیا کہ پانی وہاں کمیاب ہے اور چور وہاں کے بہت دلیر ہیں اور وہاں کی ہموار زمین بھی پہاڑ ہے اگر وہاں زیادہ لشکر بھیجا جائے تو کھانے کو نہیں مل سکتا اور اگر کم بھیجا جائے تو ضائع ہو جائے گا۔ لہٰذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کسی کو نہ بھیجا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے بعد اس کے حکیم نے بصرہ کا قیام اختیار کیا پھر جب بصرہ میں حضرت زبیر اور

طلحہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ گئے اور بصرہ میں عثمان بن حنیف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے حاکم تھے عثمان بن حنیف نے حکیم بن جبلہ کو قبیلہ عبدالقیس اور بکر بن وائل کے سات سو سواروں کے ہمراہ بھیجا انہوں نے بصرہ کے قریب مقام زابوقہ میں حضرت طلحہ اور زبیر سے مقابلہ کیا اور ان سے سخت جنگ کی اور شہید ہوئے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ طلحہ اور زبیر جب بصرہ پہنچے تو ان کے اور عثمان بن حنیف کے درمیان میں یہ بات قرار پائی کہ حضرت علی کے آنے تک جنگ ملتوی رہے بعد اس کے عبداللہ بن زبیر نے عثمان (بن حنیف) پر شب خون مارا یہاں تک کہ انہیں محل سے باہر نکال لیا حکیم نے جو اس معاملہ کو سنا تو وہ قبیلہ ربیعہ کے سات سو سواروں کے ہمراہ نکلے اور ان سے جنگ کی یہاں تک کہ ان کو بھی محل سے باہر نکال لیا اور برابر ان سے لڑتے رہے یہاں تک کہ ان کا پیر کاٹ ڈالا گیا پس انہوں نے اس پیر کو اٹھا کے اس شخص پر مارا جس نے اس کو کاٹا تھا اور پیر کٹ جانے کے بعد بھی لڑتے رہے اور یہ کہتے جاتے تھے:

یا ساق لن تراعی ان معی ذراعی احمی بھا کراعی

"اے میرے پیر خوف نہ کر۔ (ابھی) میرے پاس میرا ہاتھ ہے۔ اس سے میں اپنے پیر کو بچاؤں گا"۔

یہاں تک کہ خون بہت جاری ہوا تو انہوں نے اسی شخص سے تکیہ لگالیا جس نے ان کا پیر کاٹا تھا وہ شخص مقتول پڑا ہوا تھا کسی نے ان سے پوچھا کہ تمہارا پیر کس نے کاٹا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میرے اس تکیہ نے۔ ان سے بڑھ کے کوئی بہادر دیکھا نہیں گیا پھر ان کو یحیم حدانی نے قتل کیا۔ ابوعبیدہ یعنی معمر بن مثنی نے کہا ہے کہ کوئی شخص جس نے ایسا کام کیا ہو نہ زمانہ جاہلیت میں معلوم ہوتا ہے اور نہ زمانہ اسلام میں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ معاذ بن عمرو بن جموح نے بھی تقریباً ایسا ہی کام جنگ بدر میں کیا تھا جبکہ ان کا ہاتھ پہنچے (کلائی) سے کٹا تھا اس واقعہ کا ذکر ان کے نام میں کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۲۳۴۔ حضرت حکیمؓ بن حزام

حضرت حکیمؓ بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی قرشی اسدی۔ ان کی اور ان کے دونوں بھائیوں خالد اور ہشام کی والدہ صفیہ ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں فاختہ بنت زہیر بن حارث بن اسد بن عبدالعزی ہیں۔ یہ حکیم حضرت ام المومنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے ہیں اور حضرت زبیر بن عوام کے چچازاد بھائی ہیں۔ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے تھے۔ یہ اس طرح ہوا کہ ان کی والدہ قریش کی دوسری عورتوں کے ہمراہ کعبہ میں گئی تھیں ان کی والدہ حاملہ تھیں وہیں ان کو دردزہ ہونے لگا اور وہیں حکیم پیدا ہوئے۔ یہ حکیم فتح مکہ کے نومسلموں میں ہیں۔ زمانہ جاہلیت اور ہر زمانہ اسلام میں قریش کے اشراف اور ذی وجاہت لوگوں میں تھے پہلے مؤلفۃ القلوب[1] میں سے تھے انہیں رسول اللہ ﷺ نے جنگ حنین میں سو اونٹ دیئے تھے پھر بعد اس کے ان کا اسلام اچھا ہو گیا۔ واقعہ فیل سے تیرہ برس پہلے علی اختلاف الروایات پیدا ہوئے اور ایک سو بیس برس زندہ رہے۔ ساٹھ برس زمانہ جاہلیت میں اور ساٹھ برس زمانہ اسلام میں اور ۵۴ھ میں بعہد خلافت حضرت معاویہ وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۵۸ھ میں۔ جنگ بدر میں کفار کی طرف سے آئے تھے اور بھاگ کر بچ گئے تھے۔ جب کبھی بہت بڑی قسم کھاتے تھے تو کہتے تھے کہ قسم اس کی جس نے

---

[1] ابتدائے اسلام میں جو نومسلم ضعیف الاعتقاد ہوتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تالیف قلب کے لیے ان کو کچھ دیا کرتے تھے انہیں لوگوں کو مؤلفۃ القلوب کہتے ہیں۔

مجھے بدر کے دن بچا دیا۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں جس قدر نیک کام کئے تھے اسی قدر زمانہ اسلام میں بھی کئے۔ دار الندوہ [1] انہیں کے قبضے میں تھا انہوں نے اس کو حضرت معاویہ کے ہاتھ ایک لاکھ درہم میں بیچا تھا ان سے ابن زبیر نے کہا کہ تم نے قریش کے عزت کی چیز بیچ ڈالی اس کا جواب حکیم نے یہ دیا کہ اب پرہیز گاری کے سوا اور کسی چیز کی عزت نہیں رہی اور انہوں نے اس کی قیمت خیرات کر دی۔ ایک مرتبہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! بتایئے جو نیک کام میں زمانہ جاہلیت میں کرتا تھا کیا مجھے ان کا ثواب ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں مسلمان ہو جانے پر تمہاری تمام نیکیاں قائم رہیں۔ انہوں نے ایک مرتبہ زمانہ اسلام میں حج کیا اور ان کے ہمراہ سو اونٹ تھے۔ ان کو حبرہ [2] کی جھولیں انہوں نے اوڑھائی تھیں ان سب اونٹوں کو انہوں نے ہدی بنایا تھا (یعنی قربانی کی تھی)

جب عرفہ میں انہوں نے وقوف کیا تو ان کے ساتھ سو غلام تھے جن کی گردنوں میں چاندی کے طوق پڑے ہوئے تھے اور ان پر یہ عبارت منقوش تھی: عتقاء اللہ عن حکیم بن حزام - ''یہ اللہ کے لیے آزاد کئے گئے ہیں حکیم بن حزام کی طرف سے''۔ اور انہوں نے ہزار بکریاں بھی قربانی کی تھیں۔ بڑے سخی تھے۔ ان سے ان کے بیٹے حزام' سعید بن مسیّب' عروہ' موسیٰ بن طلحہ' صفوان بن محرز' مطلب ابن حطب' عراک بن مالک' یوسف بن ماہک' محمد بن سیرین نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم نے ابو بشر سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن حزام سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ لوگ میرے پاس آتے ہیں اور مجھ سے ایسی چیز خریدنا چاہتے ہیں جو میرے پاس نہیں ہے کیا میں بازار سے خرید کر کے ان کے ہاتھ بیچ ڈالوں۔ حضرت نے فرمایا ایسی چیز کی بیع نہ کرو جو تمہارے پاس نہ ہو۔ اور زہری نے ابن مسیّب اور عروہ سے انہوں نے حکیم بن حزام سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا آپ نے مجھے دے دیا پھر میں نے آپ سے مانگا آپ نے پھر مجھے دیا بعد اس کے فرمایا کہ اے حکیم یہ مال ایک سبز شیرینی ہے جو شخص اس کو سخاوت نفس کے ساتھ لیتا ہے اس کے لیے اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو شخص اس کو حرص کے ساتھ لیتا ہے اس کے لیے اس میں برکت نہیں دی جاتی اور وہ مثل اس شخص کے ہو جاتا ہے جو کھائے اور سیر نہ ہو اور اوپر والا ہاتھ (یعنی دینے والا) نیچے والے (یعنی لینے والے) سے بہتر ہے حکیم کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ اب میں نہ آپ سے کبھی لوں گا اور نہ آپ کے بعد اور کسی سے کچھ لوں گا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو وہ انکو وظیفہ دینے کے لیے بلاتے رہے مگر انہوں نے لینے سے انکار کیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے گروہ مسلمین میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں حکیم کو ان کا وظیفہ دینے کے لیے بلاتا ہوں مگر وہ نہیں لیتے الغرض انہوں نے پھر کسی سے کچھ نہیں مانگا یہاں تک کہ دنیا سے چلے گئے۔ وفات سے پہلے یہ نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر کو انہوں نے وصیت کی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ جوان لوگوں نے کہا ہے کہ واقعہ فیل سے پہلے پیدا ہوئے اور ۵۴ھ میں وفات پائی اور ساٹھ برس زمانہ

---

[1] دار الندوہ ایک مکان تھا۔ جس میں اہل عرب باہم بیٹھ کر مشورہ کرتے تھے۔

[2] حبرہ یمن کی ایک قیمتی چادر کو کہتے ہیں۔

جاہلیت میں زندہ رہے اور ساٹھ برس زمانہ اسلام میں زندہ رہے اس میں اعتراض ہے کیونکہ یہ فتح مکہ کے سال اسلام لائے تھے لہٰذا ان کی عمر حالت شرک میں چوہتر برس گزری تیرہ برس قبل واقعہ فیل کے اور چالیس برس بعثت تک بقیاس عمر رسول اللہ ﷺ کے اور تیرہ برس مکہ میں ہجرت تک بربنائے قول صحیح یہ کل چھیاسٹھ برس ہوئے اور آٹھ برس فتح مکہ تک یہ مجموعہ ۷۴ برس ہوا اور زمانہ اسلام میں ان کی عمر ۴۶ سال ہوئی اور اگر ہم ان کی عمر اسلام میں اس وقت سے رکھیں جب سے رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تو بالکل صحیح نہیں کیونکہ نبیؐ مکہ میں بعد بعثت کے تیرہ برس رہے اور ہجرت سے حکیم کی وفات تک ۵۴ برس ہوتے ہیں اس کا بھی مجموعہ ۶۷ برس ہوتا ہے اور ان کی عمر زمانہ جاہلیت میں بعثت تک ۵۳ برس رہتی ہے نبیؐ کی ولادت سے پہلے تیرہ برس اور بعثت تک چالیس برس۔ شاید یہ صحیح ہو کہ ان کی پوری عمر ۱۲۰ برس ہو مگر یہ تفصیل درست نہیں (کہ ۶۰ برس ان کے زمانہ جاہلیت میں گزرے اور ۶۰ برس اسلام میں) بہر حال میں ان کی عمر میں اس قول کو صحیح نہیں سمجھتا۔ واللہ اعلم

۱۲۳۵۔ حضرت حکیمؓ بن حزن

حضرت حکیمؓ بن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عایذ بن عمران بن مخزوم قریشی مخزومی۔ ان کی والدہ فاطمہ بنت سائب بن عویمر بن عایذ بن عمران بن مخزوم ہیں۔ یہ چچا ہیں سعید بن مسیب بن حزن کے۔ فتح مکہ کے سال اپنے والد حزن کے ہمراہ اسلام لائے اور جنگ یمامہ میں یہ اور ان کے والد حزن بن ابی وہب شہید ہوئے۔ یہ قول ابن اسحٰق اور زبیر کا ہے۔ اور ابو معشر نے کہا ہے کہ جنگ یمامہ میں حزن بن ابی وہب اور ان کے بھائی حکیم بن ابی وہب شہید ہوئے تھے انہوں نے حکیم کو حزن کا بھائی قرار دیا ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۳۶۔ حضرت حکیمؓ بن طلیق

حضرت حکیمؓ بن طلیق بن سفیان بن امیہ بن عبد شمس۔ پہلے مؤلفۃ القلوب میں سے تھے نبیؐ نے ان کو ایک مرتبہ سو اونٹ دیئے تھے۔ ان کا ایک بیٹا تھا جس کا نام مہاجر تھا اس کا انتقال ہوا تو اس کی ایک بیٹی تھی جس سے زیاد بن ابیہ نے نکاح کیا تھا ان کا ذکر ابو عبید نے کلبی سے نقل کیا ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔

۱۲۳۷۔ حضرت حکیمؓ بن قیس

حضرت حکیمؓ بن قیس بن عاصم بن سنان۔ تمیمی منقری۔ ان کے نسب کا ذکر انکے باپ کے تذکرہ میں آئے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہؐ کی (مبارک) زندگی میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ مطرف بن شخیر نے ان سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۳۸۔ حضرت حکیمؓ بن معاویہ

حضرت حکیمؓ بن معاویہ نمیری۔ نمیر بن عامر بن صعصعہ کے خاندان سے ہیں۔ بخاری نے کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ان کی حدیث اہل حمص کے پاس ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ صحابہ کے جتنے تذکرہ نویس ہیں سب نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔

ان سے بہت حدیثیں مروی ہیں منجملہ اُن کے یہ ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نحوست (کسی چیز میں) نہیں ہوتی (ہاں) کبھی گھر میں' عورت میں اور گھوڑے میں برکت ہوجاتی ہے۔ہم سے یہ حدیث ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے بیان کی وہ اپنی سند سے ابوعیسیٰ سلمی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن عیاش نے سلیمان بن سلیم سے انھوں نے یحییٰ بن جابر طائی سے انھوں نے معاویہ بن حکیم سے انھوں نے اپنے چچا حکیم بن معاویہ سے روایت کر کے خبر دی اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ معاویہ بن حکیم نے اپنے والد حکیم ابن معاویہ نمیری سے روایت کی ہے جو صحابی تھے۔ان سے ان کے بھتیجے معاویہ بن حکیم نے روایت کی ہے اور قتادہ نے بواسطہ سعید بن بشیر کے ان سے روایت کی ہے۔ یہ قول ابوعمر کا تھا۔اور انھوں نے جو یہ کہا ہے کہ ان سے ان کے بھتیجے معاویہ بن حکیم نے روایت کی ہے اس میں اعتراض ہے۔مگر روایت اسی طرح وارد ہوئی ہے۔اور معاویہ بن حکیم کے ذریعہ سے ان کے والد سے یہی روایت کی گئی ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے اس تذکرہ میں وہی حدیث روایت کی ہے جو سفر بن بشیر نے حکیم بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے حضور میں گئے اور پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! اللہ نے آپ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اس چیز کے ساتھ کہ تم اللہ کی عبادت کرو اس طرح کہ گویا تم اُس کو دیکھ رہے ہو اور اس کے ساتھ شرک نہ کرو اور فرض نمازیں پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔اور مسلمان کی ہر چیز (یعنی جان' مال اور عزت) مسلمان کے لیے حرام ہے۔
اے حکیم بن معاویہ! یہی تمہارا دین ہے جہاں تم رہو تمھارے لیے یہ کافی ہے۔اس حدیث کو بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ نے اپنے والد سے انھوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے۔پس اس بنا پر یہ حکیم قشیری ہوں گے اور یہ کھلا ہوا اختلاف ہے۔ابوعمر نے اس حدیث کو اس کے بعد والے تذکرہ میں لکھا ہے جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔اس تذکرہ کو تینوں نے لکھا ہے۔ابوعمر نے اس تذکرہ کو مخبر بن معاویہ کے نام میں لکھا ہے۔اس کا ذکر وہیں کیا جائے گا۔

۱۲۳۹۔حضرت حکیمؓ ابومعاویہ

حضرت حکیمؓ۔کنیت ان کی ابومعاویہ ہے۔ان کا ذکر ابن ابی خیثمہ نے صحابہ میں کیا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ میرے نزدیک صریح غلط ہے۔یہ شخص صحابہ میں نہیں معلوم ہوتے نہ میرے علم میں سوائے ابن ابی خیثمہ کے اور کسی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور جو حدیث ان کے متعلق ذکر کی ہے وہ حدیث بہز بن حکیم نے اپنے والد سے انھوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے اور ان کے دادا معاویہ بن حیدہ ہیں۔اور انھوں نے اپنی سند سے سعید بن سنان اور یحییٰ بن جابر طائی سے' انھوں نے معاویہ بن حکیم سے انھوں نے اپنے والد حکیم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! ہمارے پروردگار نے آپ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے الی آخر الحدیث۔ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن ابی خیثمہ نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور اسی حدیث پر انھوں نے اعتماد کیا ہے حالانکہ یہ سند ضعیف ہے اور اسی سے ابن ابی خیثمہ کو دھوکا ہوا۔صحیح وہ ہے جو عبدالوارث بن سعید نے بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ قشیری سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ میں آپ سے اللہ کے واسطے پوچھتا ہوں کہ اللہ نے آپ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اسلام کے ساتھ اور (اس لیے کہ) تم نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور ایک مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث بسند صحیح ثابت مشہور مروی ہے اور یہ حدیث معاویہ بن حیدہ کی ہے نہ حکیم یعنی ابومعاویہ کی۔ یحییٰ بن معین سے پوچھا گیا کہ بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں یہ (سند کیسی ہے؟) انھوں نے کہا یہ سند صحیح ہے اور اُن کے دادا معاویہ بن حیدہ ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ اعتراض جو ابوعمر نے ابن ابی خیثمہ پر کیا اس میں خود کلام ہے کیونکہ ہم حکیم بن معاویہ نمیری کے تذکرہ میں اس حدیث کی سندوں کا اختلاف بیان کر چکے ہیں۔ کیونکہ بعض راویوں نے تو اس کو معاویہ بن حکیم سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی اور بعض راویوں نے اس کو معاویہ بن حکیم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے پس اس بنا پر یہ حکیم نمیری ہوں گے مگر ابن ابی خیثمہ نے جو نمیری کا تذکرہ لکھا ہے اس پر اعتراض وارد ہوتا ہے۔ اور ابن ابی عاصم نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ ہمیں یحییٰ بن محمود ثقفی نے کتابۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوہاب بن نجدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ بن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن سنان نے یحییٰ بن جابر طائی سے انھوں نے معاویہ بن حکیم سے انھوں نے اپنے والد حکیم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور انھوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! اللہ نے آپ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے الی آخر الحدیث۔ اس روایت سے اس شخص کے قول کی تائید ہوئی جو ان (حکیم) کو ابن حیدہ کے علاوہ لکھتا ہے اگرچہ سند ایک ہی ہے مگر ائمہ کا اس حدیث کی روایت پر اتفاق کرنا اس کی قوت کو بڑھاتا ہے واللہ اعلم۔

حکیم: بضم حاء۔ یہ بیٹے ہیں جبلہ کے اور بعض لوگ ان کا نام حکیم بفتح حاء کہتے ہیں اور وہ حکیم بن جبلہ کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔

باب الحاء واللام والمیم

۱۲۴۰۔ حضرت حلیسؓ بن زید

حضرت حلیسؓ بن زید بن صفوان بن صباح بن طریف بن زید بن عامر بن ربیعہ بن کعب بن ربیعہ بن ثعلبہ بن سعید بن ضبہ ضبی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ سیف بن عمر نے موافق بیان ابن شاہین کے لکھا ہے کہ یہ نبیؐ کے حضور میں اپنے بھائی حارث بن زید بن صفوان کے وفد میں جانے کے بعد گئے تھے نبیؐ نے حلیس کے منہ پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرے اوپر ظلم کیا جاتا ہے پھر مجھے قابو مل جاتا ہے (ایسی حالت میں میں کیا کروں؟) آنحضرتؐ نے فرمایا معاف کر دینا تمام کاموں سے افضل ہے پھر انہوں نے عرض کیا کہ میں حسد کرتا ہوں اور احسان کی برابری کرتا ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دولت مندوں کی کون برابری کر سکتا ہے اور جو شخص لوگوں پر حسد کرتا ہے اس کی سوزش کبھی کم نہیں ہوتی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۴۱۔ حضرت حلیسؓ

حضرت حلیسؓ ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ ان سے ابوزاہریہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو فرماتے ہوئے سنا کہ قریش کو وہ چیزیں دی گئی ہیں جو اور کسی کو نہیں ملیں۔ قریش کو وہ چیز دی گئی جو آسمان سے برستی ہے اور جو نہروں میں بہتی ہے اور جو نالوں میں رواں ہوتی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۴۲۔ حضرت حمادؓ

حضرت حمادؓ۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالخیر یعنی محمد بن ابی الفتح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد بن حامد بلخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سہل ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن حماد بن فرافصہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یقظان بن عمار بن یاسر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زہری نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے اس حال میں کہ نبی ﷺ اپنے چند اصحاب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے یکایک ایک بوڑھے آدمی اپنی لاٹھی کے سہارے آئے اور انہوں نے نبیؐ اور آپ کے اصحابؓ کو سلام کیا۔ انہوں نے اس کا جواب دیا اور رسول اللہؐ نے فرمایا اے حماد! بیٹھو تم بہتری پر ہو۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ بیٹھو تم بہتری پر ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں اے ابوالحسن! جب بندہ کی عمر چالیس برس کی ہو جاتی ہے اور اسی کو عمر کہتے ہیں۔ تو اللہ اس کو تین باتوں سے محفوظ کر دیتا ہے۔ جذام، جنون اور سفید داغ سے اور جب اس کی عمر پچاس برس کی ہو جاتی ہے اور اس کو دہر کہتے ہیں تو اللہ اس سے حساب میں تخفیف کر دیتا ہے اور جب اس کی عمر ساٹھ برس کی ہو جاتی ہے اور اس کو وقف کہتے ہیں ساٹھ برس تک تو قوت کا قیام رہتا ہے اور بعد ساٹھ برس کے قوت کا زوال ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو تمام مرغوب چیزوں سے پھیر کر اپنی طرف رجوع کرنے کی توفیق دیتا ہے اور جب اس کی عمر ستر برس کی ہو جاتی ہے اور اس کو ھب کہتے ہیں تو آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اور جب اس کی عمر اسی سال ہو جاتی اور اس کی عقل صحیح نہیں رہتی تو اس کی نیکیاں قائم رکھی جاتی ہیں اور اس کی برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور جب اس کی عمر نوے برس کی ہو جاتی ہے اور اس کو فنا کہتے ہیں اور اس عمر میں عقل بالکل زائل ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے گھر والوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کرتا ہے اور آسمان والے اس کو اسیر اللہ فی الارض کہتے ہیں اور جب سو برس کی عمر ہو جاتی ہے تو اس کو حبیس اللہ فی الارض کہتے ہیں اور اللہ عزوجل کو حق ہے کہ اپنے حبیس کو عذاب نہ کرے اس حدیث کو ابوبکر یعنی عبداللہ بن علی بن طرخان نے محمد بن صالح سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۴۳۔ حضرت حمارؓ

حضرت حمارؓ۔ ان کے نام کے آخر میں ''راء'' ہے۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ حمار ایک شخص ہیں صحابہ میں سے ان کا نام عبداللہ ہے۔ اس کو زید بن اسلم نے اپنے والد سے انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ہمیں ابوالفضل یعنی منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے خبر دی کہ ایک شخص تھے جن کا لقب حمار تھا وہ نبی ﷺ کو کبھی گھی کی کپی اور کبھی شہد کی کپی ہدیہ میں بھیجا کرتے تھے اور جب گھی یا شہد کا مالک ان کے پاس قیمت مانگنے کو آتا تو اسے نبیؐ کے پاس لے آتے تھے اور کہتے کہ یارسول اللہ ﷺ! اس کو اس

کے مال کی قیمت دے دیجئے۔ رسول اللہؐ تبسم [1] فرماتے تھے اور اس کو قیمت دیئے جانے کا حکم دے دیتے تھے ایک دن وہ رسول اللہؐ کے حضور میں لائے گئے انہوں نے شراب پی تھی کسی نے کہا کہ اے اللہ اس شخص پر لعنت کر اکثر یہ رسول اللہؐ کے پاس لایا جاتا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اس کو لعنت نہ کرو یہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔

۱۲۴۴۔ حضرت حماسؓ لیثی

حضرت حماسؓ لیثی۔ واقدی نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے یہ والد ہیں ابوعمر بن حماس کے۔ ان کا ایک گھر بھی مدینہ میں تھا۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۲۴۵۔ حضرت حمامؓ

حضرت حمامؓ۔ ان کے نام کے آخر میں میم ہے۔ اسلمی ہیں۔ ان کی حدیث عبداللہ بن مبارک نے معمر سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے یزید بن نعیم سے روایت کی ہے کہ قبیلہ اسلم کے ایک شخص جن کا نام عبید بن عویمر تھا بیان کرتے تھے کہ میرے چچا نے ایک لونڈی سے خلوت کی اس لونڈی سے ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام حمام تھا یہ واقعہ زمانہ جاہلیت کا ہے پھر میرے چچا رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اپنے بیٹے کے معاملہ میں رسول اللہؐ سے گفتگو کی رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ جہاں تک تمہارا قابو چلے تم اپنے بیٹے کو آزاد کرا لو چنانچہ یہ گئے اور اپنے بیٹے کو پکڑ کر رسول اللہؐ کے حضور میں لے آئے اس لڑکے کا مالک رسول اللہؐ کے حضور میں آیا تو آپ نے دو غلام اس کے سامنے پیش کئے اور فرمایا کہ ان میں سے ایک غلام لے لے اور اس شخص کے لیے اس کے بیٹے کو چھوڑ دے چنانچہ اس نے ایک غلام لے لیا جس کا نام رافع تھا۔ اور ان کے بیٹے کو ان کے لیے چھوڑ دیا بعد اس کے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بیٹے کو پہچان لے تو اس کو لے کر اس کے بدلے میں ایک غلام دے دے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۴۶۔ حضرت حمامؓ بن جموح

حضرت حمامؓ بن جموح بن زید انصاری۔ سلمی۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۱۲۴۷۔ حضرت حمامہؓ اسلمی

حضرت حمامہؓ اسلمی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے حالانکہ یہ حمامہ کے بیٹے ہیں اور بعض لوگ ان کو ابن ابی حمامہ کہتے ہیں اور (بعض لوگ) ابن حماطہ۔ ہم نے ان کا تذکرہ حبیب کے نام میں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[1] غالباً اس کی صورت یہ ہوتی ہوگی کہ یہ ہدیہ دینے کے لیے قرض چیز لاتے ہوں گے پھر قرض کے ادا کرنے کی صورت نہ ہوتی ہوگی۔

۱۲۴۸۔ حضرت حمرانؓ بن جابر

حضرت حمرانؓ بن جابر حنفی یمامی۔ (کنیت ان کی) ابو سالم ہے۔ یہ دادا ہیں عبداللہ بن بدر کے۔ ان کی حدیث عبداللہ بن بدر نے ام سالم سے جو نانی تھیں عبداللہ بن بدر کی اور انہوں نے ابو سالم یعنی حمران بن جابر سے جو منجملہ ان سات آدمیوں کے تھے جو قبیلہ بنی حنیفہ سے وفد بن کے آئے تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ بنی امیہ کے لیے خرابی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۴۹۔ حضرت حمرانؓ بن حارثہ

حضرت حمرانؓ بن حارثہ۔ فزاری۔ بھائی ہیں اسماء بن حارثہ کے۔ بغوی نے بعض اہل علم سے روایت کی ہے کہ یہ آٹھ بھائی تھے سب مسلمان ہو گئے تھے اور سب نے نبی ﷺ کی صحبت اٹھائی تھی انہیں میں سے حمران بھی ہیں اور وہ بیعۃ الرضوان میں بھی شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے ہند کے نام میں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۵۰۔ حضرت حمزہؓ بن حمیر

حضرت حمزہؓ بن حمیر۔ بنی عبید بن عدی انصاری کے حلیف ہیں۔ واقدی نے ان کا نام حمزہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نے بعض لوگوں سے سنا کہ وہ کہتے تھے ان کا نام خارجہ بن حمیر ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام خارجہ بن حمیر ہے۔ ہم بھی ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ خارجہ کے نام میں کریں گے۔ بعض لوگ ان کا نام حارثہ بن خمیر بھی کہتے ہیں۔ یعنی خاء پر پیش کے ساتھ۔ یہ (نام) اوپر گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۲۵۱۔ حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب سید الشہداء عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی۔ (کنیت ان کی) ابو یعلی ہے اور بعض لوگ ابو عمارہ کہتے ہیں یعلی اور عمارہ دونوں ان کے صاحبزادے تھے جن کی وجہ سے انکی کنیتیں رکھی گئیں۔ ان کی والدہ ہالہ بنت وہیب بن عبدمناف بن زہرہ تھیں۔ وہ حضرت آمنہ بنت وہب والدۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد بہن تھیں اور وہ صفیہ بنت عبدالمطلب والدہ حضرت زبیر کے سگے بھائی تھے۔ رسول اللہؐ کے چچا ہیں اور آپ کے رضاعی بھائی بھی ہیں ان کو اور نبی ﷺ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا جو ابولہب کی لونڈی تھی اور ابو سلمہ بن عبدالاسد کو بھی اسی نے دودھ پلایا تھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عمر میں رسول اللہؐ سے دو برس بڑے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں چار برس مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے ان کا لقب سید الشہداء ہے۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور زید بن حارثہ کے درمیان مواخات کرادی تھی۔ بعثت کے دوسرے سال یہ اسلام لے آئے تھے ان کے اسلام کا سبب وہ ہے جو ہم سے ابو جعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ محمد بن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ابوجہل ایک روز رسول اللہؐ کے سامنے آیا اور اس نے آپ کو تکلیف دی اور آپ کو گالیاں دیں اور اس قسم کے معائب آپ میں بیان کئے جو دیانت کے خلاف ہوں مگر رسول اللہؐ نے اس سے بات نہیں کی۔ عبداللہ بن جدعان تیمی کی ایک لونڈی اپنے مکان میں کوہ صفا پر اس کو سن رہی تھی بعد اس کے ابوجہل لوٹ گیا اور قریش کی مجلس میں کعبہ کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھوڑی دیر میں حمزہ رضی

اللہ عنہ بھی اپنی کمان لئے ہوئے شکار سے لوٹے ہوئے آ رہے تھے وہ بڑے شکاری تھے تیر اندازی کیا کرتے تھے اور شکار کھیلنے باہر نکل جایا کرتے تھے (ان کی عادت تھی) کہ جب شکار کھیل کے لوٹتے تو گھر جانے سے پہلے کعبہ کا طواف کرتے اور اس حال میں اگر مجلس قریش میں ان کا گزر ہوتا تو ٹھہر جاتے اور ان لوگوں کو سلام کرتے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتے قریش میں یہ بڑے باعزت تھے اور بہت سخت غیرت دار تھے اس وقت وہ مشرک تھے اپنی قوم کے دین پر چنانچہ (اسی دستور کے موافق شکار کھیل کے) جب لوٹے اور اس لونڈی پر ان کا گزر ہوا رسول اللہؐ اپنے گھر لوٹ آ چکے تھے اس لونڈی نے ان سے کہا کہ اے ابوعمارہ کاش! تم اپنے بھتیجے محمد کی مصیبت کو دیکھتے جو ان کو ابھی ابوالحکم سے پہنچی۔ ابوالحکم یعنی ابوجہل نے ان کو اسی مقام پر پایا اور انہیں ستایا اور انہیں گالی دی اور بہت نامناسب باتیں کیں اور بعد اس کے لوٹ گیا۔ محمد (ﷺ) نے ان سے کچھ بات نہیں کی یہ سن کے حضرت حمزہ کو غصہ آ گیا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ ان کو بزرگی عنایت فرمائے چنانچہ وہ فوراً گئے اور کہیں نہیں ٹھہرے نہ حسب دستور کعبہ کا طواف کیا بس یہی ارادہ کر کے گئے کہ جا کے ابوجہل سے لپٹ پڑیں چنانچہ جب مسجد میں پہنچے تو ابوجہل کو دیکھا کہ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے پس وہ اس کی طرف چلے اور اسے کمان ماری اور بہت زخمی کر دیا قریش کے خاندان بنی مخزوم سے کچھ لوگ ابوجہل کی حمایت کے لیے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ اے حمزہ! ہم سمجھتے ہیں کہ تم بے دین ہو گئے ہو حضرت حمزہ نے کہا کہ مجھے کون سی چیز مانع ہے؟ مجھے ان کی سچائی معلوم ہو گئی میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں ﷺ اور جو کچھ وہ کہتے ہیں ہے حق ہے۔ خدا کی قسم! میں اسے نہ چھوڑوں گا تم لوگ مجھے روک لو اگر تم سچے ہو ابوجہل نے کہا ابوعمارہ کو چھوڑ دو کیونکہ خدا کی قسم! میں نے ان کے بھتیجے کو بہت سخت گالیاں دی ہیں۔ حضرت حمزہ اپنے اسلام پر قائم رہے۔ جب حضرت حمزہ اسلام لائے تو قریش نے سمجھ لیا کہ رسول اللہ ﷺ کی قوت اب بڑھ گئی اور وہ محفوظ ہو گئے اور اب حمزہ ان کی طرف داری کریں گے پس وہ اپنی بعض حرکات سے باز آ گئے اس کے بعد حضرت حمزہ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور اس غزوہ میں ان کی بڑی سخت آزمائش کی گئی جو مشہور ہے۔ انہوں نے شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کو لڑ کر قتل کیا اور عتبہ بن ربیعہ کے قتل میں یہ اور علی رضی اللہ عنہما شریک تھے نیز انہوں نے طعیمہ بن عدی بن نوفل بن عبد مناف کو قتل کیا جو مطعم بن عدی کا بھائی تھا۔

ابوالحسن مدائنی نے کہا ہے کہ سب سے پہلا جھنڈا جو رسول اللہ ﷺ نے باندھا تھا کیا وہ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے لیے تھا آپ نے ان کو ایک لشکر کے ہمراہ دریائی علاقہ میں قبیلہ جہینہ کی سرزمین میں بھیجا تھا۔ ابن اسحٰق نے اس کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ سب سے پہلا جھنڈا جو آپ نے باندھا تھا وہ عبیدہ بن حارث بن مطلب کے لیے تھا۔ حضرت حمزہ جنگوں میں شتر مرغ کے پر سے پہچانے جاتے تھے۔ انہوں نے غزوۂ بدر میں رسول اللہؐ کے سامنے دونوں ہاتھ میں تلواریں لے کر جنگ کی کفار کے بعض قیدیوں نے پوچھا کہ وہ کون شخص تھے جو شتر مرغ کے پر لگائے ہوئے تھے؟ لوگوں نے کہا وہ حمزہ رضی اللہ عنہ تھے کفار نے کہا کہ انہوں نے ہمارے اوپر بہت سختیاں کیں حضرت حمزہ احد میں بھی شریک تھے اور اسی غزوۂ احد میں ہفتہ کے دن ۱۵ شوال کو شہید ہوئے۔ اپنے شہید ہونے سے پہلے انہوں نے اکتیس کافروں کو قتل کیا تھا۔ سباع خزاعی بھی انہیں لوگوں میں تھا اس سے حضرت حمزہ نے فرمایا کہ اے مقطعۃ البظور[1] کے بیٹے! ادھر آ اس کی ماں ختنہ کیا کرتی تھی چنانچہ حضرت حمزہ نے اسے قتل کیا۔ ابن اسحٰق نے کہا

[1] اس کے معنی بظر کی کاٹنے والی۔ بظر شرمگاہ کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ تھا کہ تو ایسی ذلیل پیشہ کرنے والی کا بیٹا ہے۔

ہے کہ حمزہ اس دن دو تلواروں سے لڑ رہے تھے۔ کسی نے یہ کہا یہ کون شیر ہے؟
یہ حمزہ ہیں ناگاہ اسی حالت میں ان کا پیر پھسلا اور وہ پیٹھ کے بل گر پڑے زرہ ان کے پیٹ سے ہٹ گئی پس وحشی نامی ایک حبشی نے جو جبیر بن مطعم کا غلام تھا ان کو نیزہ مارا اور ان کو شہید کیا مشرکوں نے ان کے ساتھ اور نیز تمام شہدائے مسلمین کے ساتھ مثلہ کیا تھا سوائے حنظلہ بن ابی عامر راہب کے کیونکہ ان کے باپ مشرکوں کی طرف سے تھے ان کی خاطر سے مشرکوں نے ان کو چھوڑ دیا تھا مشرکوں کی عورتوں یعنی ہند اور اس کی ساتھ والیوں نے مسلمانوں کے ناک اور کان کاٹے اور ان کے پیٹ چاک کیے۔ ہند نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چاک کیا اور ان کا جگر نکالا اور اس کو چبانے لگی مگر نگل نہ سکی تو اس نے تھوک دیا۔ نبیؐ نے فرمایا کہ اگر حمزہ کا جگر اس کے پیٹ میں پہنچ جاتا تو وہ دوزخ میں نہ جاتی۔ جب نبیؐ نے ان کی حالت ملاحظہ فرمائی تو آپ کو سخت صدمہ ہوا اور فرمایا کہ اگر مجھے قابو ملا تو میں کافروں کے ستر آدمیوں کے ساتھ مثلہ کروں گا اس پر اللہ سبحانہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَاعُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِيْنَ وَ اصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّابِاللّٰهِ

"اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تمہیں دی گئی اور اگر تم صبر کرو تو بے شک وہ صبر کرنے والوں کے لیے بہتر ہے اور تمہارا صبر تو اللہ کی مدد سے ہے۔"

حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ حمزہ کے پاس جا کے کھڑے ہوئے ان کے ساتھ مثلہ کیا گیا تھا آپ نے کوئی منظر ایسا نہیں دیکھا جو اس سے زیادہ آپ کے دل کو صدمہ پہنچائے پھر آپ نے فرمایا کہ اے چچا! اللہ تم پر رحم کرے بے شک تم بڑے صلہ رحمی کرنے والے اور بہت نیکی کرنے والے تھے۔ اور حضرت جابر نے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہؐ نے حضرت حمزہ کو مقتول دیکھا تو آپ روئے پھر جب آپ نے یہ دیکھا کہ ان کے ساتھ مثلہ کیا گیا ہے تو آپ چلائے اور فرمایا کہ اگر صفیہ رنجیدہ نہ ہوتیں تو میں انہیں ایسی حالت میں چھوڑ دیتا تاکہ (پرند اور درندان کا گوشت کھائیں اور) یہ پرندوں اور درندوں کے پیٹ سے حشر کے دن نکلیں یہ صفیہ حضرت زبیر کی والدہ ہیں اور حضرت حمزہ کی بہن ہیں۔ اور محمد بن عقیل نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ جب نبیؐ نے وہ کیفیت سنی جو حضرت حمزہ کے ساتھ کی گئی تھی تو آپؐ چلا اٹھے۔ اور جب آپ نے خود ان کی حالت ملاحظہ فرمائی تو آپ پر غشی سی طاری ہو ہونے لگی۔ جب نبی ﷺ مدینہ لوٹ کر آئے تو آپ نے سنا کہ شہدائے انصار کے لیے عورتیں رو رہی ہیں آپ نے فرمایا مگر حمزہ کے لیے کوئی رونے والا نہیں ہے انصار نے جو اس کو سنا تو انہوں نے اپنی عورتوں کو حکم دیا کہ اپنے شہیدوں سے پہلے حضرت حمزہ کے لیے روئیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ واقدی نے لکھا ہے کہ اب تک برابر زنان انصار مرثیوں میں حضرت حمزہ سے ابتدا کرتی ہے اور کعب بن مالک نے حضرت حمزہ کے مرثیہ میں یہ اشعار کہے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اشعار عبداللہ بن رواحہ کے ہیں:

بکت عینی وحق لها بکاها — وما یغنی البکاء ولا العویل
علی اسد الاله غداة قالوا — لحمزة ذاکم الرجل القتیل
اصیب المسلمون به جمیعا — هناک وقد اصیب به الرسول
ابا یعلی لک الارکان هدت — وانت الماجد البر الوصول
علیک سلام ربک فی جنان — یخالطها نعیم لایزول

الایا ہاشم الاخیار صبرا — فکل فعالکم حسن جمیل
رسول اللہ مصطبر کریم — بامر اللہ ینطق اذیقول
الامن مبلغ عنی لؤیا — فبعد الیوم دائلۃ تدول
وقبل الیوم ماعرفوا وذاقوا — وقائعنا بہ یشفی العلیل
نسیتم ضربنا بقلیب بدر — غداۃ اتاکم الموت العجیل
غداۃ ثویٰ ابوجہل صریعا — علیہ الطیر حائمۃ تجول
وعتبۃ و ابنہ خرًا — جمیعًا و شیبۃ عضہ السیف الصقیل
الایا ہند لا تبدی شماتا — بحمزۃ ان عزکم ذلیل
الایا ہند فابکی لاتملی — فانت الوالہ العبری الشکول

''میری آنکھ رو رہی ہے اور اس کو رونا سزاوار ہے۔ اگرچہ رونا اور چلانا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ (آنکھ روئی) حمزہ شیر خدا پر جب لوگوں نے کہا کہ یہ حمزہ تمہارے شہید ہو گئے۔ ان کی شہادت سے تمام مسلمانوں کو صدمہ ہوا۔ اور اس وقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی صدمہ ہوا۔ اے ابویعلی تمہاری شہادت سے ارکان ہل گئے۔ تم بڑے بزرگ نیکوکار صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ تم پر خدا کا سلام ہو ایسی جنتوں میں۔ جن میں ایسی نعمت ہو جو کبھی زائل نہ ہو۔ اے ہاشمی نیکوکار صبر کرو۔ کیونکہ تمہارے سب کام اچھے ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صبر کرنے والے بزرگ ہیں۔ خدا کے حکم سے بولتے ہیں جب وہ کچھ کہتے ہیں۔ میری طرف سے کوئی لوی کو خبر دے کہ آج کے بعد اس کا انتقام لیا جائے گا۔ اور اس سے پہلے بھی کیا وہ نہیں جانتے۔ ہمارے ان واقعات کو جو بیمار کے لیے باعث شفا ہیں۔ کیا تم لوگ جنگ بدر میں ہماری مار بھول گئے۔ جب جلدی جلدی تم کو موت آتی تھی۔ جب ابوجہل گرا تھا۔ اور اس پر (گوشت خوار) پرندے اڑ رہے تھے۔ اور عتبہ اور ان کا بیٹا گرا تھا۔ اور شیبہ کو چمکتی ہوئی تلوار نے کاٹا تھا۔ اے ہند حمزہ کی شہادت سے خوش نہ ہو۔ تمہاری عزت ذلت سے بدل جائے گی۔ اے ہند پے در پے روؤ۔ کیونکہ تو (عنقریب) پریشان ہو کر چلا چلا کر روئے گی۔''

حضرت حمزہ کی شہادت ۱۵ شوال ۳ھ کو ہوئی اس وقت ان کی عمر ۵۷ برس تھی موافق ان لوگوں کے جو کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ سے عمر میں دو برس بڑے تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کی عمر ۵۹ برس کی تھی موافق قول ان لوگوں کے جو کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ سے چار برس بڑے تھے۔ اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کی عمر ۵۴ برس کی تھی یہ ان لوگوں کا قول ہے جو نبی ﷺ کا قیام بعد نبوت کے مکہ میں دس برس کہتے ہیں۔ پس نبی ﷺ کی عمر اس وقت ۵۲ برس کی ہوگی اور حضرت حمزہ کی ۵۴ برس۔ اس باب میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ حضرت حمزہ نبیؐ سے عمر میں بڑے تھے۔

ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے اصحاب میں سے ایک شخص نے مقسم سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابن عباس سے اس کی روایت پائی تھی کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے حضرت حمزہ پر نماز پڑھی اور اس نماز میں سات تکبیریں آپ نے کہیں۔ پھر آپ کے پاس جو شہید لایا گیا آپ نے اس پر حضرت حمزہ کے ساتھ نماز پڑھی الغرض آپ نے ان پر ۷۲ نمازیں پڑھیں۔ ہمیں ذبیان بن محمود

بن سودان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر یعنی احمد بن محمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عیسیٰ ابن علی بن عیسیٰ بن جراح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفرورکانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن میسرہ بکری نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبیؐ جب کسی جنازے کی نماز پڑھتے تو چار تکبیریں کہتے تھے مگر حضرت حمزہ کی نماز میں آپ نے ستر تکبیریں کہیں اور ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ حمزہ پہلے شہید ہیں جن پر رسول اللہؐ نے نماز پڑھی۔ ہمیں محمد بن محمد بن سرایا بن علی شاہد نے اور مسمار بن ابی بکر بن عویس وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے امام محمد بن اسمٰعیل جعفی (بخاری) سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں لیث نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابن شہاب نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ نبیؐ احد کے دو دو شہیدوں کو ایک ساتھ قبر میں دفن کر دیتے تھے۔ آپ پوچھتے تھے کہ ان دونوں میں قرآن کس کو زیادہ یاد ہے جب کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تھا تو آپ قبر میں پہلے اسی کو رکھتے تھے اور (جب آپ سب کو دفن کر چکے تو) آپ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن ان لوگوں کا گواہ ہوں اور آپ نے حکم دیا کہ یہ لوگ اپنے خون کے ساتھ دفن کر دیئے جائیں ان کو غسل نہ دیا جائے۔

حضرت حمزہ اور ان کے بھانجے عبداللہ بن جحش ایک قبر میں دفن کئے گئے۔ حضرت حمزہ کو کفن میں صرف ایک چادر دی گئی تھی وہ بھی ایسی چھوٹی کہ اگر ان کے سر پر ڈالی جاتی تو ان کے پیر کھل جاتے تھے اور اگر اس سے ان کے پیر بند کئے جاتے تھے ان کا سر کھل جاتا تھا لہٰذا اس چادر سے ان کا سر بند کر دیا گیا تھا اور پیروں پر کچھ اذخر رکھ دیا گیا تھا اور یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ کچھ مسلمانوں نے ارادہ کیا کہ اپنے مقتولوں کو مدینہ لے جا کر وہاں دفن کریں مگر رسول اللہؐ نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جہاں وہ شہید ہوئے ہیں وہیں ان کو دفن کرو۔ بواسطہ حضرت حمزہ کے نبیؐ سے ایک حدیث بھی مروی ہے۔ ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی ہبۃ اللہ بن محمد بن عبدالواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب یعنی محمد بن محمد بن غیلان بزار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے میری کتاب میں عبداللہ بن محمد بن ناجیہ سے ایک روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہم سے عمر بن شبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سری بن عیاض بن منقذ بن سلمی بن مالک سے (یہ مالک بیٹے ہیں فاطمہ بنت ابی مرثد کناز بن حصین کے) بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے منقذ بن سلمی نے اپنے دادا ابومرثد سے انہوں نے اپنے حلیف حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ نبیؐ سے روایت کرتے تھے کہ آپؐ نے فرمایا یہ دعا ضرور پڑھا کرو: **اللھم انی اسالک باسمک الاعظم و رضوانک الاکبر** - ہمیں ابومحمد ابن ابوالقاسم دمشقی نے اپنی کتاب میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم نے اور ابومحمد بن عبدالرحمٰن بن ابی الحسن نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں سہل بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن منیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ذہلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن علی بن شعیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن خداش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن زید نے ابوالزبیر سے انہوں نے حضرت جابر سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب حضرت معاویہؓ نے نہر کھدوائی تو ہم لوگ اپنے احد کے شہیدوں کے لیے چلائے (کیونکہ اس نہر میں ان کی قبریں کھدی تھیں) ہم نے ان کو دیکھا کہ بہت بیباکی سے کھود رہے تھے عبدالرحمٰن نے اس اس روایت میں اتنی بات اور زیادہ بیان کی ہے کہ یہ واقعہ ۴۰ھ کی ابتداء کا ہے وہ دونوں کہتے تھے کہ حماد بن زید نے کہا کہ جریر بن حازم

نے ایوب سے نقل کر کے اتنی بات اور زیادہ مجھ سے بیان کی کہ بیلچہ حضرت حمزہ کے پیر میں لگ گیا اور اس سے خون کی چھینٹیں[1] اڑیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سلمی: میم پر پیش اور لام لہ کے ساتھ ------ حازم: حاء کے ساتھ

۱۲۵۲۔ حضرت حمزہؓ بن عمرو

حضرت حمزہؓ بن عمرو بن عویمر بن حارث اعرج بن سعد بن رزاح بن عدی بن سہل بن مازن بن حارث بن سلامان بن اسلم بن افصی بن حارثہ۔ اسلمی۔ کنیت ان کی ابوصالح اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابومحمد ہے ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے امام ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہمیں ہارون بن اسحٰق ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر کے خبر دی کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہؐ سے بحالت سفر روزہ رکھنے کی بابت پوچھا وہ برابر روزے رکھا کرتے تھے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ چاہو روزہ رکھو چاہو نہ رکھو۔ اس حدیث کو ایک جماعت ائمہ نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ حمزہ ---- (نے یہ سوال کیا تھا۔) ان ائمہ میں سے یحییٰ بن سعید انصاری ابن جریج ایوب سختیانی ابن عجلان شعبہ ثوری اور دونوں حماد وغیر ہم ہیں اور دراوردی نے اور عبدالرحیم بن سلیمان نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب نے اور محمد بن ابراہیم بن حارث وغیرہما نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حمزہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور ابواسود نے عروہ سے انہوں نے ابومراوح سے اور انہوں نے حمزہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ مگر پہلی ہی روایت صحیح ہے۔ اور اس حدیث کو سلیمان بن یسار نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور حنظلہ بن علی وغیرہ ان سب لوگوں نے حمزہ بن عمرو سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں برابر روزے رکھا کرتا تھا۔ ان کی وفات ۶۱ھ میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۷۱ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۸۰ برس کی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

عمرو: عین پر زبر میم پر جزم اور آخر میں واؤ کے ساتھ۔

۱۲۵۳۔ حضرت حمزہؓ بن عمر

حضرت حمزہؓ بن عمر۔ عین پر پیش اور میم پر زبر کے ساتھ۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے یہ وہم ہے اور انہوں نے طبرانی سے انہوں نے مطین سے انہوں نے منجاب سے انہوں نے شریک سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حمزہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے ہمراہ کھانا کھا رہا تھا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور بسم اللہ کہہ لیا کرو۔ مطین کہتے تھے میں نے منجاب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس میں شریک سے غلطی ہوگئی ہے۔ ہمیں علی بن مسہر نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے انہوں نے نبیؐ سے اسی طرح روایت کر کے خبر دی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے اور ابونعیم کا وہ کلام بھی نقل کیا ہے جو اوپر گزر چکا ہے اور کہا ہے کہ

---

[1] شہداء چونکہ زندہ رہتے ہیں لہٰذا زندوں کی طرح ان کے جسم میں خون بھی رہتا ہے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔

باوجودیکہ یہ وہم ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ابونعیم سے بھی اس میں وہم پر وہم ہو گیا ہے کیونکہ طبرانی نے ان کا ذکر حمزہ بن عمرو اسلمی کے نام کے اخیر میں کیا ہے کوئی تذکرہ مستقل ان کا نہیں لکھا۔ابونعیم سے اس میں یہ وہم ہو گیا کہ انہوں نے عمرو سے واوَ نکال ڈالا اور لکھ دیا اوران کا تذکرہ مستقل قائم کیا پس انہوں نے دو غلطیاں کیں۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۵۴۔حضرت حمزہؓ بن عمار

حضرت حمزہؓ بن عمار بن مالک بن خنساء بن مبذول۔انصاری۔احد میں اپنے بھائی سعد کے ہمراہ شریک تھے یہ عدوی کا قول ہے ابن دباغ اندلسی نے ان کا ذکر لکھا ہے۔

۱۲۵۵۔حضرت حمزہؓ بن عوف

حضرت حمزہؓ بن عوف۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور ان کے ہمراہ ان کے بیٹے یزید بھی تھے دونوں نے آپ سے بیعت کی۔ نبیؐ نے یزید کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ابوعمر نے ان کا ذکر ان کے بیٹے یزید کے نام میں کیا ہے یہاں کوئی مستقل تذکرہ ان کا قائم نہیں کیا۔

۱۲۵۶۔حضرت حمزہؓ بن مالک

حضرت حمزہؓ بن مالک بن ذی معسار۔ہمیں ابوموسیٰ یعنی محمد بن عمر بن ابی عیسیٰ مدینی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبد اللہ محمد بن عمر بن ہارون نے ابوبکر بن ابی الحسن کی کتاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم ازہری نے اور ابومحمد جوہری نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں محمد بن عباس خزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف خشاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حارث بن محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن محمد بن عبداللہ بن ابی سیف قریشی نے اپنے راویوں سے جو اہل علم تھے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ قبیلہ ہمدان کا وفد رسول اللہؐ کے پاس آیا اس وفد میں حمزہ بن مالک بن ذی معشار بھی تھے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ہمدان کیا اچھا قبیلہ ہے! کس قدر جلد وہ (دین کی) مدد پر آمادہ ہو گئے اور تکالیف پر انہیں کیسا صبر آ گیا ان میں ابدال ہیں اور اسلام کے اوتاد ہیں پس یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے اور نبی ﷺ نے قبیلہ ہمدان کے مخلاف خارف[1]، یام، شاکر، اہل ہضب، حقاف الرمل کے مسلمانوں کے لیے ایک تحریر لکھ دی تھی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

خارف: خاء، الف کے بعد راء اور آخر میں فاء کے ساتھ۔

یام: یاء کے ساتھ

شاکر: شین، الف، کاف اور آخر میں راء کے ساتھ۔

یہ سب ہمدان کے قبیلے ہیں۔مخالیف کی نسبت اس لیے ان کو کی گئی کہ یہ لوگ وہاں رہتے تھے۔اور ہضب مشہور ہے۔

۱۲۵۷۔حضرت حمزہؓ بن نعمان

حضرت حمزہؓ بن نعمان بن ہوذہ بن مالک بن سنان بن بیاع بن دلیم بن عدی بن حزاز بن کاہل بن عذرہ۔اہل حجاز میں سب

---

[1] یہ سب نام قبائل ہمدان کے نام ہیں۔

سے پہلے یہی قبیلہ عذرہ کا صدقہ لے کر نبیؐ کے حضور میں آئے تھے۔ انہیں نبیؐ نے وادی قریٰ میں اتنی زمین معافی میں دی تھی جس
میں یہ تیراندازی کر سکیں اور ان کا گھوڑا دوڑ سکے۔ (بالآخر) یہ وادی قریٰ میں جا کے رہے یہاں تک کہ (وہیں) وفات ہوئی۔ ان کا
تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ان کا نام جیم اور
رائے مہملہ کے ساتھ ہے ہم اس کو وہاں ذکر کر چکے ہیں۔

۱۲۵۸۔ حضرت حمطظ ؓ بن شریق

حضرت حمطظ ؓ بن شریق بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لؤی۔ قریشی عدوی۔ انہوں نے
نبی ﷺ کو دیکھا تھا اور فتوحات میں بھی شریک تھے۔ طاعون عمواس میں وفات پائی۔ ان کا تذکرہ ابوالقاسم دمشقی نے لکھا ہے۔

عبید و عویج: میم پر زبر کے ساتھ۔

۱۲۵۹۔ حضرت حمل ؓ بن سعدانہ

حضرت حمل ؓ بن سعدانہ بن حارثہ بن معقل بن کعب بن علیم بن جناب بن ہبل بن عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ
بن زید لات ابن رفیدہ بن ثور بن کلب کلبی۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے آنحضرتؐ نے ان کے لیے ایک جھنڈا باندھ کر
کر دیا تھا اس جھنڈے کو لے کر یہ حضرت معاویہ کی طرف سے جنگ صفین میں شریک ہوئے تھے یہ کلام انہیں کا ہے ؏

لبث قلیلا یلحق الھیجا حمل ۔ اور حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ ان کے تمام جنگوں میں شریک رہے اور سعد بن معاذ کا
کلام جو انہوں نے جنگ خندق میں کہا تھا اپنے حسب حال پڑھتے تھے ۔

لبث قلیلا یلحق الھیجا حمل ما احسن الموت اذا حان الاجل

''تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ حمل بھی جنگ میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ موت کیا اچھی معلوم ہوتی ہے جب وقت آ جائے!''

ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے ان کو ابن سعد کہا ہے حالانکہ صحیح ابن سعدانہ ہے۔ کئی علماء نے ان کو ذکر
کیا ہے۔

حارثہ: حاء اور ثاء کے ساتھ۔

۱۲۶۰۔ حضرت حمل ؓ بن مالک

حضرت حمل ؓ بن مالک بن نابغہ بن جابر بن ربیعہ بن کعب بن حارث بن کثیر بن ہند بن طابخہ بن لحیان بن ہذیل بن مدرکہ
ہذلی۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ وہاں ان کا ایک گھر بھی ہے کنیت ان کی ابونضلہ ہے۔ مسلم بن حجاج نے ان کا ذکر ان اہل مدینہ وغیرہ
میں کیا ہے جنہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن علی صوفی نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمیں ابوغالب یعنی محمد بن حسن ماوردی نے مناولۃً اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم
سے محمد بن مسعود مصیصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعاصم نے ابن جریج سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عمرو بن دینار
نے خبر دی انہوں نے طاؤس سے سنا وہ حضرت ابن عباس سے وہ حضرت عمر سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے ایک مرتبہ جنگ

کے بارے میں نبیؐ کا فیصلہ (لوگوں سے) پوچھا تو حمل بن مالک بن نابغہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا میں دو عورتوں کے درمیان میں تھا ان میں سے ایک نے دوسری کو مسطح سے مارا اور اس کو قتل کر دیا اور اس کے پیٹ میں جو بچہ تھا وہ بھی مر گیا تو رسول اللہؐ نے اس کے بچے کے بارے میں ایک غلام آزاد کرنے کا حکم دیا اور (یہ کہ وہ قاتلہ) عورت قتل کر دی جائے ابوعبید نے کہا ہے کہ مسطح خیمہ کے ستون کو کہتے ہیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۶۱۔ حضرت حممہؓ بن ابی حمیہ

حضرت حممہؓ بن ابی حمیہ دوسی۔ نبیؐ کے صحابی ہیں۔ہمیں ابوالفضل یعنی عبداللہ بن احمد بن القاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعوانہ نے داود اودی سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن حمیری سے روایت کی کہ ایک شخص نے اصحاب نبیؐ سے جن کا نام حممہ تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اصفہان میں جہاد کیا اور یہ دعا کی کہ اے اللہ حممہ کہتا ہے کہ وہ تیری ملاقات کو دوست رکھتا ہے اے اللہ اگر وہ سچا ہے تو اس کی سچائی کو پورا کر دے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کو ظاہر کر دے اگرچہ وہ ناپسند کرے اے اللہ حممہ کو اس کے اس سفر سے واپس نہ کر چنانچہ اصفہان میں ان کی وفات ہوگئی۔اشعری نے کہا ہے کہ اے لوگو! ہم نے نبیؐ سے نہیں سنا مگر ہم یہی جانتے ہیں کہ حممہ شہید ہیں۔یہ اصفہان ہی میں دفن ہوئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔اور احمد بن حنبل نے کتاب الزہد میں ہرم بن حیان عبدی سے انہوں نے حممہ صحابی رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ ہرم ایک شب کو ان کے یہاں رہے تو دیکھا کہ وہ رات بھر روتے رہے۔ہرم نے ان سے پوچھا کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ حممہ نے کہا میں نے اس رات کو یاد کیا جس کی صبح کو لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے پھر وہ دوسری شب کو ان کے پاس رہے تو اس رات بھی وہ روتے رہے۔ہرم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مجھے وہ رات یاد آ گئی جس کی صبح کو ستارے پراگندہ ہو جائیں گے الی آخر الحدیث میں ان کو یہی حممہ سمجھتا ہوں واللہ اعلم

۱۲۶۲۔ حضرت حمنن بن عوف

حضرت حمننؓ بن عوف بن عبد عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب۔قریشی زہری عبدالرحمٰن بن عوف زہری کے بھائی ہیں۔زبیر نے کہا ہے کہ انہوں نے ہجرت نہیں کی نہ مدینہ میں آئے۔زمانہ جاہلیت میں ساٹھ برس زندہ رہے اور ساٹھ برس زمانہ اسلام میں اور عبداللہ بن زبیر کو وصیت کی تھی۔انہیں کے حق میں شاعر نے یہ شعر کہا ہے ؎

فیاعجبا اذا لم تفتق عیونہا نساء بنی عوف و قدمات حمنن

"تعجب ہے کہ بنی عوف کی عورتوں نے اپنی آنکھیں کیوں نہ پھاڑ ڈالیں جب حمنن مرے۔"

ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔قاسم بن محمد بن معتمر بن عیاض بن حمنن ان کی اولاد میں سے تھے وہ ہدایت یافتہ لوگوں میں تھے۔

۱۲۶۳۔ حضرت حمیدؓ انصاری

حضرت حمیدؓ انصاری۔ہمیں ابوموسیٰ نے ابی بکر اصفہانی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن فضل بن احمد نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن خالد رملی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں لیث نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے نقل کر کے خبر دی کہ حمید نے جو انصار میں سے ایک شخص تھے حضرت زبیر سے نالہ حرہ کی بابت جھگڑا کیا تھا۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اس کی بہت سی سندیں ہیں مگر حمید کا ذکر سوائے اس سند کے اور کسی سند میں میں نے نہیں دیکھا۔ حمید: حاء پر پیش اور آخر میں دال کے ساتھ۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۶۴۔ حضرت حمیدؓ بن ثور

حضرت حمیدؓ بن ثور بن حزن بن عمرو بن عامر بن ابی ربیعہ بن نہیک بن ہلال بن عامر بن صعصعہ بعض لوگ ان کو حمید بن ثور بن عبداللہ بن عامر بن ابی ربیعہ کہتے ہیں۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور پہلا قول کلبی کا ہے۔ اور دوسرے لوگوں نے بھی کلبی کے موافق لکھا ہے۔ کنیت ان کی ابوالمثنی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوالاخضر اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوخالد۔ انہوں نے یعلی بن اشدق سے روایت کی ہے کہ یہ غزوۂ حنین میں کفار کے ساتھ تھے بعد اس کے مسلمان ہو گئے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہو کے اسلام لائے اور آپ کے سامنے یہ اشعار پڑھے

اضحی فوادی من سلیمی مقصدا ان خطأ منها و ان تعمدا

اور آخر میں یہ اشعار ہیں:

حتی ارانا ربنا محمدا یتلو امن اللہ کتابا مرشدا
فلم نکذب و خررنا سجدا نعطی الزکوۃ و نقیم المسجدا

''میرا دل سلیمی کے مقصود سے بھرا رہتا تھا۔ خطأ یا عمداً۔ یہاں تک کہ ہمارے پروردگار نے ہمیں محمد کو دکھایا۔ وہ اللہ کی ہدایت کرنے والی کتاب کو پڑھتے ہیں۔ ہم نے ان کی تکذیب نہیں کی اور سجدہ میں گر پڑے۔ ہم زکوۃ دیتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

محمد بن فضال مجاشعی نحوی نے کہا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شعراء کو یہ حکم دیا تھا کہ کوئی شخص عورت کے محاسن کا ذکر اشعار میں نہ کرے ورنہ اسے میں سزا دوں گا تو حمید بن ثور نے یہ اشعار کہے

ابی اللہ الا ان سرحة مالک علی کل افنان العضاہ تروق
فقد ذہبت عرضا وما فوق طولها من السرح الاعشة و سحوق
فلا الظل من بردالضحی تستطیعه ولا الفی من بعد العشی تذوق
فهل انا ان عللت نفسی بسرحة من السرح موجود علی طریق

''اللہ یہی چاہتا ہے کہ مالک کے درخت۔ تمام درختوں کی شاخوں سے بلند ہو جائیں۔ عرض میں بھی بڑھ گئے ہیں اور طول میں۔ ان سے زیادہ کوئی درخت نہیں مگر درخت بے شاخ اور درخت خرما۔ پس نہ دو پہر کا سایہ ان تک پہنچتا ہے اور نہ بعد زوال کا سایہ ان کو ملتا ہے۔ پس کیا اگر میں اپنے دل کو کسی درخت سے بہلاؤں۔ ان درختوں میں سے تو اس کی

کوئی سبیل ہے۔"

حمید بن ثور کا ذکر شعراء میں کیا گیا ہے جنہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔اور زبیر بن بکار نے روایت کی ہے کہ یہ مسلمان ہو کر نبی ﷺ کے حضور میں آئے تھے اور آپ کے سامنے یہ اشعار پڑھے تھے

فلا یبعد اللہ الشباب وقولنا — اذا ما صبونا صبوة سنتوب

لیالی ابصار الغوانی و سمعها — الی و اذریحی لهن جنوب

واذاما یقول الناس شی مهون — علینا و اذا غصن الشباب رطیب

"اللہ شباب کو اور ہمارے اس کہنے کو قائم رکھے۔کہ جب ہم کوئی گناہ کریں گے تو توبہ کرلیں گے۔گانے والی عورتوں کے دیکھنے اور ان کے سننے کی راتیں۔اور میری ہوا ان کیلئے خوشگوار تھی اور جب لوگ ذلیل بات ہماری نسبت کہہ رہے تھے۔اور جب شباب کی شاخ تروتازہ تھی۔"

۱۲۶۵۔ حضرت حمیدؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت حمیدؓ بن عبدالرحمٰن بن عوف بن خالد بن عفیف بن بجید بن رواس بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری رواسی۔یہ اور ان کے بھائی جنید اور عمرو بن مالک نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۱۲۶۶۔ حضرت حمیدؓ بن عبد

حضرت حمیدؓ بن عبد یغوث بکری۔انہوں نے نبیؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا فرمایا ابوبکر میرے بھائی ہیں اور میں ان کا بھائی ہوں مجھے کسی کے مال نے اس قدر نفع نہیں دیا جس قدر ان کے مال نے نفع دیا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۲۶۷۔ حضرت حمیدؓ بن منہب

حضرت حمیدؓ بن منہب بن حارثہ طائی۔ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ان کی روایتیں حضرت علی اور حضرت عثمان سے ہیں میں اس کے سوا اور کچھ نہیں جانتا انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ کچھ لوگوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر یہ صحیح نہیں۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۲۶۸۔ حضرت حمیرؓ بن عدی

حضرت حمیرؓ بن عدی۔قاری۔بھائی ہیں بنی خطمہ کے۔انہوں نے معاذہ سے نکاح کیا تھا جو عبداللہ بن ابی بن سلول کی بیوی تھیں ان سے جڑواں بچے پیدا ہوئے تھے حارث اور عدی اور ان کی بیٹی ام سعد پیدا ہوئی تھیں۔یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۱۲۶۹۔ حضرت حمیرؓ

حضرت حمیرؓ کا تعلق اشجع سے ہے۔بنی سلمہ کے حلیف ہیں۔مسجد[1] ضرار کے لوگوں میں سے تھے آخر میں انہوں نے توبہ کی اور ان کی توبہ اچھی ہوئی۔یہ ابن ماکولا کا قول ہے انہوں نے غلابی سے نقل کیا ہے۔اور ابو علی غسانی نے کہا ہے کہ ان کا نام حمیر ہے

[1] منافقوں نے مل کر مسجد نبوی کے مقابلہ میں ایک مسجد بنائی تھی اسی کا نام مسجد ضرار تھا۔

اور بعض لوگ الحمیر کہتے ہیں الف لام کے ساتھ یہ انصاری ہیں۔ خطمی ہیں اور بعض لوگ اشجعی کہتے ہیں۔ بنی سلمہ کے حلیف ہیں مسجد ضرار والوں میں سے تھے پھر توبہ کی اور ان کی توبہ عمدہ ہوئی الحمیر: پہلے کی طرح ہے۔ ابن ماکولا نے ان کو دو شخص قرار دیا ہے اور موافق قول غسانی کے یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۱۲۷۰۔ حضرت حمیضہؓ بن رقیم

حضرت حمیضہؓ بن رقیم۔ احد میں اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے یہ ان چار آدمیوں میں سے ہیں جن کے سوا قبیلہ اوس اللہ کا اور کوئی شخص اسلام نہیں لایا۔ یہ عدوی اور ابن قداح کا قول ہے۔

حمیضہ: حاء پر پیش، میم پر زبر اور ضاد پر بھی زبر کے ساتھ

۱۲۷۱۔ حضرت حمیلؓ بن بصرہ

حضرت حمیلؓ بن بصرہ۔ کنیت ابو بصرہ ہے غفاری۔ اور بعض لوگ ان کو جمیل جیم کے ساتھ کہتے ہیں یہ اوپر بیان ہو چکا ہے اور بعض لوگ ان کو بصرہ بن ابی بصرہ کہتے ہیں اس کا ذکر بھی ب کی ردیف میں ہو چکا ہے۔ یہ حمیل بضم حاء و فتح میم ہے یہی صحیح ہے۔ علی بن مدینی نے کہا ہے کہ میں نے بنی غفار کے ایک شیخ سے پوچھا کہ جمیل بفتح جیم کو آپ جانتے ہیں انہوں نے کہا اے شیخ واللہ کسی نے غلطی کی یہ نام حمیل بن بصرہ ہے وہ اس لڑکے کے دادا تھے ایک لڑکا ان کے ہمراہ تھا (اس کی طرف انہوں نے اشارہ کیا) مصعب زبیری نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے حمیل بن بصرہ بن ابی بصرہ۔ حمیل، بصرہ اور ابو بصرہ یہ سب نبیؐ کے صحابی تھے اور ان سب نے آپ سے حدیثیں روایت کی ہیں حضرت ابو ہریرہ نے بصرہ بن ابی بصرہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا سوائے تین مسجدوں کے اور کسی مسجد کی زیارت کے لیے کجاوے نہ باندھے جائیں (یعنی سفر نہ کیا جائے) مسجد حرام، میری یہ مسجد اور مسجد بیت المقدس۔ سعید بن ابی سعید مقبری نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ان کا نام حمیل بن ابی بصرہ بتایا۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الحاء والنون

۱۲۷۲۔ حضرت حنبلؓ بن خارجہ

حضرت حنبلؓ بن خارجہ۔ ان سے معن بن حویہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں غزوہ حنین میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے دو حصہ گھوڑے کے اور ایک حصہ سوار کا مقرر کیا تھا۔ ان کا ذکر ابن ماکولا نے کیا ہے۔ وہ کہتے تھے: حویہ حاء پر زبر اور واؤ پر زیر کے ساتھ ہے۔ انہوں نے کچھ لوگوں کے ذکر کے بعد لکھا اور ان میں سے معن بن حویہ ہے۔ انہوں نے حنبل بن خارجہ سے روایت کی ہے۔

۱۲۷۳۔ حضرت حنشؓ بن عقیل

حضرت حنشؓ بن عقیل۔ بنی نعیلہ بن ملیل میں سے ایک شخص ہیں۔ غفار بن ملیل کے بھائی ہیں دلائل نبوت کے متعلق ایک

...یث انہوں نے روایت کی ہے حدیث بڑی ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے آپ نے ان کو اسلام کی طرف بلایا
...نچہ یہ مسلمان ہو گئے اور آپ نے ان کو کچھ بچے ہوئے ستو بھی کھلائے تھے۔

۱۲۷۴۔ حضرت حنش ؓ ابوالمعتمر

حضرت حنش ؓ۔ کنیت ان کی ابوالمعتمر ہے۔ صحابہ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے مگر کوئی روایت ان کی صحیح نہیں ہے۔ جابر جعفی نے ابو ...طفیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حنش یعنی ابوالمعتمر سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ...ازے کی نماز پڑھائی پھر آپ نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ انگیٹھی لیے ہوئے ہے پس آپ نے اُس کو بہت ڈانٹا یہاں تک کہ وہ ...ینہ کے ٹیلوں میں پوشیدہ ہوگئی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۷۵۔ حضرت حطب ؓ بن حارث

حضرت حطب ؓ بن حارث بن عبید بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ کنیت ابوعبداللہ ہے۔ دادا ہیں مطلب بن عبداللہ بن حطب ...۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ ان کی صرف ایک حدیث ہے جس کی سند ضعیف ہے اس کو جعفر بن مسافر اور عبدالسلام بن محمد ...ابی نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبدالمطلب بن عبداللہ بن حطب سے انہوں نے اپنے ...ادے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ابوبکر و عمر رضی ...نہما (میرے نزدیک) ایسے ہیں جیسے سر میں کان اور آنکھ اس حدیث کو علی بن مسلم وغیرہ نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے ...بدالعزیز بن مطلب بن عبداللہ بن حطب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عبداللہ بن حطب سے روایت کیا ...ہے۔ ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورشید یعنی عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد اصفہانی نے ...خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مردویہ نے خبر دی وہ ...کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن سعد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی ...بن محمد انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی فدیک نے عبدالعزیز بن مطلب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ...ان کے دادا حطب سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ؐ کے ہمراہ تھے اسی حال میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما آئے تو ...حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ دونوں کان اور آنکھ ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ مغیرہ بن عبدالرحمٰن خزامی ہیں۔ ضعیف ہیں (اور یہ وہ ...مشہور) فقیہ مخزومی صاحب الرائے نہیں ہے۔ وہ حدیث میں معتبر ہیں اور ان کی رائے عمدہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

...طب: طاء کے ساتھ

۱۲۷۶۔ حضرت حنظل ؓ بن ضرار

حضرت حنظل ؓ بن ضرار بن حصین۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے۔ حمید بن عبدالرحمٰن حمیری نے حنظل بن ضرار سے ...روایت کی ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت کے آدمی تھے پھر وہ اسلام لائے وہ کہتے تھے کہ میں ایک دن عرب کے کسی بادشاہ کے ہمراہ تھا اس ...نے مجھ سے کہا کہ اے حنظل! میرے قریب آ جاؤ میں تم کو ان نالائق آدمیوں سے علیحدہ کر لوں گا میں تم سے باتیں کروں اور تم مجھ

سے باتیں کرو دیکھو آدمی جب کوئی عمارت بناتا ہے یا کسی شہر میں رہتا ہے تو چاہتا ہے کہ وہی اس کی جگہ ہو جائے مگر میں خدا کی قسم چاہتا ہوں کہ کسی حبشی غلام کا غلام ہو جاؤں مگر قیامت کی آفت سے بچ جاؤں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ یہ حنظل بغیر هاء کے ہے (یعنی حنظلہ نہیں ہے)

۱۲۷۷۔ حضرت حنظلہؓ بن ابی حنظلہ

حضرت حنظلہؓ بن ابی حنظلہ۔ بزیادت ہا۔ یہ حنظلہ بیٹے ہیں ابوحنظلہ انصاری کے۔ مسجد قبا کے امام تھے۔ امام بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ان سے جبلہ ابن تحیم نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے حنظلہ انصاری امام مسجد قبا کے پیچھے نماز پڑھی وہ اصحاب نبی ﷺ میں سے تھے انہوں نے پہلی رکعت میں سورۂ مریم پڑھی جب آیت سجدہ پر پہنچے تو انہوں نے سجدہ کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۷۸۔ حضرت حنظلہؓ ثقفی

حضرت حنظلہؓ ثقفی۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ عفیف بن حارث نے قدامہ ثقفی اور حنظلہ ثقفی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کی عادت تھی کہ جب دن چڑھ جاتا اور ہر شخص (مسجد سے اپنے اپنے گھر) چلا جاتا تو رسول اللہؐ مسجد تشریف لے جاتے اور دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھتے۔ پھر آپ دیکھتے کہ کوئی نظر آ رہا ہے (ورنہ) بعد اس کے لوٹ آتے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۷۹۔ حضرت حنظلہؓ بن حذیم

حضرت حنظلہؓ بن حذیم بن حنیفہ مالکی۔ کنیت ان کی ابوعبید۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی حنیفہ میں سے ہیں۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حنظلہ بن حنیفہ بن حذیم تمیمی سعدی ہیں۔ عقیل نے ایسا ہی کہا ہے اور بخاری نے کہا ہے کہ یہ حنظلہ بیٹے ہیں حذیم کے اور انہوں نے ان کا نسب نہیں بیان کیا اور کہا ہے کہ یعقوب بن اسحٰق نے حنظلہ بن حنیفہ بن حذیم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حذیم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! حنظلہ میرے لڑکوں میں سب سے چھوٹا ہے۔ الی آخر الحدیث۔

بخاری نے ان کا ذکر لکھا ہے مگر پورا ذکر نہیں لکھا۔ ان حنظلہ نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا بعد بلوغ کے یتیمی[1] نہیں رہتی۔ ان سے ذیال بن عبید بن حنظلہ نے روایت کی ہے یہ قول ابوعمر کا ہے۔ اور ابن مندہ نے ان کا ذکر اس طرح لکھا ہے۔ حنظلہ بن حذیم بن حنیفہ مالکی۔ بعض لوگ ان کو حنظلہ بن حنیفہ بن حذیم کہتے ہیں وہ دادا ہیں ذیال بن عبید کے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ بنی اسد بن مدرکہ سے ہیں۔ میں اس نسب کو نہیں جانتا شاید یہ اسد خزیمہ بن مدرکہ کے بیٹے ہوں اور ان کا مالکی کہنا بھی ہمارے قول کی تائید کرتا ہے کہ وہ اسد بن خزیمہ سے ہیں کیونکہ مالک ایک شاخ ہے بنی اسد بن خزیمہ کی اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جن کو ان کے والد حنیفہ نبیؐ کے حضور میں لے گئے اور عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں اب بوڑھا ہوا اور یہ میرے تمام لڑکوں میں چھوٹا ہے۔ پس آنحضرتؐ نے انہیں دعا دی اور فرمایا کہ اے لڑکے! یہاں آؤ پھر آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ

---

[1] یتیمی نہ رہنے کا یہ مطلب ہے کہ جو نرمی اور مدارات یتیم کے ساتھ ضروری ہے وہ اس کے ساتھ ضروری نہیں۔

اللہ تمہیں برکت دے۔اس حدیث کوعمر بن سہل مازنی نے ذیال بن عبید بن حنظلہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے اپنے دادا حنظلہ سے سنا کہ میرے باپ اور میرے چچا بیان کرتے تھے کہ حنظلہ نے اپنے سب بیٹوں سے کہا تھا کہ تم اکٹھے ہو جاؤ۔

ہمیں ابویاسر یعنی عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوسعید مولی بنی ہاشم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زیاد بن عبید بن حنظلہ بن حذیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حنظلہ بن حذیم سے سنا وہ کہتے تھے کہ ان کے دادا حنیفہ نے حذیم سے کہا کہ میرے بیٹوں کو میرے پاس جمع کر دو میں کچھ وصیت کرنا چاہتا ہوں چنانچہ حذیم نے سب کو جمع کر دیا حنیفہ نے کہا سب سے پہلی وصیت میری یہ ہے کہ یہ یتیم جو میری تربیت میں ہے اس کے سو اونٹ ہیں جن کو ہم زمانہ جاہلیت میں مطیبہ کہتے تھے حذیم نے کہا اے باپ میں نے تمہارے بیٹوں کو کہتے سنا ہے کہ ہم باپ کے سامنے تو اس کا اقرار کرلیں گے مگر ان کے بعد پھر پلٹ جائیں گے۔حنیفہ نے کہا تو میرے اور تمہارے درمیان میں رسول اللہ حکم ہیں۔حکیم نے کہا ہاں۔ہم اس بات پر راضی ہیں پس حذیم' حنیفہ اور انکے ساتھ لڑکا حنظلہ جو حذیم کے ساتھ تھا سب چلے گئے۔پس جب یہ لوگ نبیؐ کے حضور میں پہنچے تو آپ کو سلام کیا نبیؐ نے فرمایا کہ اے حنیفہ تم کیوں آئے ہو؟ انہوں نے اپنے ہاتھ کو حذیم کے ران کے اوپر رکھ کر کہا کہ مجھے اس بات کا خیال آیا کہ شاید یکا یک مجھے موت آ جائے پس میں نے چاہا کہ میں وصیت کردوں اور میں نے کہا کہ سب سے پہلی وصیت میری یہ ہے کہ یہ یتیم جو میری تربیت میں ہے اس کے سو اونٹ ہیں جن کو ہم زمانہ جاہلیت میں مطیبہ کہتے تھے یہ سن کر نبیؐ غضبناک ہوئے یہاں تک کہ ہم لوگوں نے غصہ کے آثار آپ کے چہرہ میں دیکھے آپ بیٹھے ہوئے تھے اور اس کو سن کر آپ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور فرمایا کہ نہیں نہیں نہیں! صدقہ[1] پانچ ورنہ دس ورنہ پندرہ ورنہ بیس ورنہ پچیس ورنہ تیس اور اگر بہت زیادہ ہو تو چالیس۔

راوی کہتا ہے کہ پھر لوگوں نے حنیفہ کو رخصت کر دیا یتیم کے ساتھ ایک لاٹھی تھی جس کے سہارے سے وہ چل رہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یتیم کی یہ لاٹھی بہت بڑھ گئی حنظلہ کہتے تھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب تشریف لائے تو حنیفہ نے کہا کہ میرے کئی بیٹے ہیں ان میں سے بعض کی داڑھی نکل آئی اور بعض کم عمر ہیں اور یہ سب سے چھوٹا ہے لہٰذا آپ اس کے لیے دعا فرمائیے پس آپ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اللہ تمہیں برکت دے یا یہ فرمایا کہ اس میں برکت دی جائے۔اصل اسماء میں زیاد بن عبید ہے حالانکہ وہ ذیال بن عبید ہے۔واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور اس میں اختلاف ہے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔

۱۲۸۰۔حضرت حنظلہؓ بن ربیع

حضرت حنظلہؓ بن ربیع۔اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ربیعہ مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے ربیعہ بیٹے ہیں صیفی بن رباح بن حارث بن مخاشن بن معاویہ بن شریف بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم کے تمیمی ہیں۔کنیت ان کی ابوربعی اور ان کو لوگ حنظلہ اسیدی اور کاتب کہتے ہیں کیونکہ یہ نبی ﷺ کی طرف سے خط و کتابت کیا کرتے تھے۔یہ اکثم بن صیفی کے بھتیجے ہیں۔یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ جمل واقع بصرہ میں پیچھے رہ گئے تھے۔ان سے ابوعثمان نہدی نے اور یزید بن شخیر نے اور

---

[1] وہ سو اونٹ اس یتیم کو بطور صدقہ کے دینا چاہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ اس قدر نہ دو۔

مرقع بن صیفی نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن ہلال بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن سلیمان نے بیان کیا ترمذی کہتے تھے اور ہم سے ہارون بن عبداللہ بزار نے بھی بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سیار نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے (اور دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے) ہم سے سعید جریری نے ابوعثمان سے انہوں نے حنظلہ اسیدی سے جو نبیؐ کے کاتبوں میں سے تھے نقل کر کے بیان کیا کہ ان کا گزر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف ہوا یہ رو رہے تھے حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا کہ اے حنظلہ! کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ اے ابوبکر! حنظلہ منافق ہو گیا جب ہم رسول اللہؐ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہم سے دوزخ اور جنت کے حالات بیان کرتے ہیں گویا ہم اپنی آنکھ سے دیکھ لیتے ہیں پھر جب ہم آپ کے پاس سے لوٹ کے آتے ہیں تو عورتوں میں اور مال و اسباب میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر نے کہا اللہ کی قسم! ہمارا بھی یہی حال ہے چلو رسول اللہؐ کے پاس چلیں (حنظلہ کہتے تھے) پھر ہم دونوں رسول اللہؐ کے پاس گئے آپ نے پوچھا کہ اے حنظلہ! تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! حنظلہ منافق ہو گیا ہے ہم جب آپ کے پاس ہوتے ہیں آپ دوزخ اور جنت کے حالات ہم سے بیان کرتے ہیں تو گویا ہم اپنی آنکھ سے دیکھ لیتے ہیں پھر جب ہم لوٹ کے جاتے ہیں تو عورتوں میں اور مال میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں پس نبیؐ نے فرمایا کہ اگر تم اپنے اسی حال پر قائم رہو جس حال میں میرے پاس سے اٹھ کے جاتے ہو تو بے شک تمہاری مجلسوں میں تمہارے راستوں میں اور تمہارے بستروں پر فرشتے تم سے مصافحہ کریں لیکن اے حنظلہ! کوئی وقت کیسا ہوتا ہے اور کوئی وقت کیسا؟ اس حدیث کو سفیان نے جریری سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور ابوداؤد طیالسی نے عمران سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن شخیر سے انہوں نے حنظلہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحق سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے حنظلہ بن ربیع بن صیفی جو کہ اکثم بن صیفی کے بھتیجے تھے کو طائف کی طرف بھیجے کہ آپ لوگ صلح کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ حنظلہ جیسے لوگوں کی اقتداء کرو۔ آخر میں یہ قرقیسیا میں جا کے رہے تھے اور وہیں وفات پائی جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی بیوی نے بہت جزع فزع کی ان کے پڑوس والی عورتوں نے ان کو منع کیا کہ تمہارا ثواب جاتا رہے گا اس کے جواب میں انہوں نے اشعار کہے۔

تعجبت دعد لمحزونة	تبکی علی ذی شیبة شاحب
ان تسأ لینی الیوم ماشفنی	اخبرک قولا لیس بالکاذب
ان سواد العین اودی به	حزن علی حنظلة الکاتب

"دعد (ایک عورت کا نام) ایک رنجیدہ عورت کے حال پر تعجب کرتی ہے کہ وہ ایک بوڑھے لاغر کے لیے کیوں روتی ہے۔ اگر تو مجھ سے پوچھتی ہے کہ کس غم نے مجھے لاغر کر دیا ہے؟ تو میں تجھ سے ایک ایسی بات بیان کرتی ہوں جو جھوٹی نہیں ہے۔ آنکھ کی پتلی کو ہلاک کر دیا۔ حنظلہ کاتب کے غم نے۔"

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

شریف: شین پر پیش اور راء پر زبر کے ساتھ۔ جروہ: جیم اور راء کے ساتھ۔ اسید: ہمزہ پر پیش، سین پر زبر، یاء پر شد۔ محدثین بھی ی کو تشدید کے ساتھ نسبت کرتے ہیں جبکہ عرب لوگ تخفیف کے ساتھ۔ رباح: باء کے ساتھ اور بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یاء کے

ساتھ ہے لیکن اکثریت پہلے قول کی طرف ہے۔

۱۲۸۱۔ حضرت حنظلہؓ بن ابی عامر

حضرت حنظلہؓ بن ابی عامر۔ اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ ابو عامر کا نام عمرو بن صیفی بن زید بن امیہ بن ضبیعہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابو عامر کا نام عبد عمرو بن زید بن امیہ بن ضبیعہ ہے۔ اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ حنظلہ بیٹے ہیں ابو عامر راہب بن صیفی بن نعمان بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ بن زید بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس بن حارثہ کے۔ انصاری ہیں اوسی ہیں پھر بنی عمرو بن عوف سے ہوئے۔ ان کے والد ابو عامر زمانہ جاہلیت میں راہب کے لقب سے مشہور تھے۔ ابو عامر اور عبداللہ بن ابی بن سلول دونوں کو رسول اللہ ﷺ پر بوجہ ان احسانات کے جو اللہ نے آپ پر کئے تھے حسد تھا پس عبداللہ بن ابی تو دل میں نفاق رکھتا تھا اور ابو عامر مکہ چلے گئے تھے پھر غزوۂ احد میں کفار قریش کے ہمراہ لڑنے کے لیے آئے رسول اللہؐ نے ان کا نام فاسق رکھا تھا۔ یہ مکہ ہی میں مقیم رہے یہاں تک کہ جب مکہ فتح ہوا تو ہرقل کے پاس روم بھاگ گئے اور وہیں بحالت کفر ۹ھ میں مر گئے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ۱۰ھ میں ان کے ساتھ کنانہ بن عبد یالیل اور علقمہ بن علاثہ بھی تھے ان دونوں نے ان کی میراث میں جھگڑا کیا ہرقل نے کنانہ کو ان کی میراث دلائی اور علقمہ سے کہا کہ ابو عامر اور کنانہ دونوں شہری ہیں اور تم دیہاتی ہو۔ مگر ان کے بیٹے حنظلہ مسلمانوں کے سردار اور بزرگوں میں سے ہیں۔ غسیل الملائکہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ یہ لقب ان کا اس وجہ سے ہوا (جو ہم ذیل کی روایت میں ذکر کرتے ہیں) ہمیں ابو جعفر بن سمین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا (جب حنظلہ شہید ہو گئے) کہ حنظلہ کو ملائکہ غسل دے رہے ہیں تم ان کے گھر والوں سے پوچھنا کہ وہ کیا کام کرتے تھے (جس سے ایسا مرتبہ ان کو ملا) چنانچہ ان کی بیوی سے پوچھا گیا انہوں نے کہا کہ جس وقت انہوں نے اعلان جنگ سنا اسی وقت بحالت جنابت وہ چلے گئے تھے رسول اللہ نے فرمایا اسی وجہ سے ملائکہ نے ان کو غسل دیا۔ عنداللہ ان کی یہ بزرگی اور شرف کافی ہے جب حنظلہ احد کے دن لڑ رہے تھے تو ان کا اور ابوسفیان بن حرب کا مقابلہ ہوا یہ ابوسفیان پر غالب آئے اور قریب تھا کہ اس کو قتل کر دیتے یکایک شداد بن اسود معروف بہ ابن شعوب لیثی آ گیا اور اس نے ابوسفیان کی مدد کی پس ابوسفیان چھوٹ گیا اور حنظلہ شہید ہو گئے ابوسفیان نے یہ شعر کہا ؎

ولو شئت نجتني كميت طمرة ولم احمل النعماء لابن شعوب

"اگر میں چاہتا تو میرا گھوڑا مجھے جست کر کے بچا لیتا۔ اور میں ابن شعوب کا احسان نہ لیتا"۔

بعض لوگوں کا قول ہے کہ انہیں ابوسفیان بن حرب نے قتل کیا تھا اور کہا تھا کہ حنظلہ کے عوض میں حنظلہ (کو مارا) حنظلہ ایک ابوسفیان کا لڑکا بھی تھا جو بدر کے دن بحالت کفر قتل کیا گیا تھا۔ قتادہ نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اوس و خزرج نے باہم فخر کیا اوس نے کہا حنظلہ ہم میں سے تھے جو غسیل الملائکہ تھے اور عاصم بن ثابت بھی ہم میں سے تھے۔ جن کو بھڑ نے بچایا تھا اور سعد بن معاذ بھی ہم میں سے تھے جن کی موت سے رحمٰن کا عرش ہل گیا تھا اور خزیمہ بن ثابت بھی ہم میں سے تھے جن کی ایک گواہی دو آدمیوں کی گواہی کے برابر رکھی گئی تھی۔ خزرج والوں نے کہا کہ ہم میں چار آدمی تھے جنہوں نے رسول اللہؐ کے زمانہ میں قرآن یاد کر لیا تھا ان کے سوا اور کسی نے پورا قرآن یاد نہ کیا تھا (وہ چار آدمی یہ ہیں) (۱) زید بن ثابت (۲) ابو زید۔ (۳) ابی بن کعب۔

(۴) معاذ بن جبل۔ مطلب ان کا یہ تھا کہ قبیلہ اوس میں سے کسی نے پورا قرآن یاد نہ کیا تھا ورنہ حضرت علی بن ابی طالب اور ایک قول کے مطابق عبداللہ بن مسعود اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ اور عبداللہ بن عمرو بن عاص وغیرہم نے بھی پورا قرآن یاد کر لیا تھا۔ اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۸۲۔ حضرت حنظلہؓ عبشمی

حضرت حنظلہؓ عبشمی۔ ان کا ذکر عسکری نے کیا ہے اور انہوں نے ابان قطان سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے حنظلہ عبشمی سے جو اصحاب نبیؐ سے تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب کچھ لوگ بیٹھ کر اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہیں تو ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ اے لوگو! اٹھو تمہاری مغفرت کر دی گئی تمہارے گناہ نیکیوں سے بدل دیئے گئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۸۳۔ حضرت حنظلہؓ بن علی

حضرت حنظلہؓ بن علی۔ ان کا تذکرہ محفوظ نہیں ہے۔ ان کی حدیث حسین معلم نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے حنظلہ بن علی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے اے اللہ میرے خوف کو دور کر دے اور میرا پردہ رکھ اور میری امانت کو محفوظ رکھ اور میرے قرض کو ادا کرا دے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۸۴۔ حضرت حنظلہؓ بن عمرو

حضرت حنظلہؓ بن عمرو اسلمی۔ حسن بن سفیان نے وحدان میں ان کا ذکر کیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن جریج نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے زیاد بن سعد نے خبر دی کہ ان سے ابوالزناد نے بیان کیا کہ حنظلہ بن عمرو اسلمی نے جو رسول اللہؐ کے صحابی تھے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے ایک لشکر کسی طرف بھیجا اور اس لشکر کو یہ حکم دیا کہ قبیلہ عذرہ کے فلاں شخص کو اگر تم نے پایا تو اسے آگ میں جلا دینا وہ کہتے تھے جب یہ لشکر چلا گیا اور نظر سے غائب ہو گیا تو آپ نے پھر بلند آواز سے فرمایا یا آدمی بھیجا کہ اگر تم نے اس شخص کو پایا تو قتل کر دینا۔ آگ میں نہ جلانا آگ میں جلانا خدا کا عذاب ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے صحیح نام ان کا حمزہ بن عمرو ہے۔ اس حدیث کو عبداللہ بن احمد نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرزاق سے اپنی سند سے روایت کیا ہے اور ان کا نام حمزہ بن عمرو بتایا ہے۔ اور اسی حدیث کو محمد بن بکر نے ابن جریج سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۸۵۔ حضرت حنظلہؓ بن قسامہ

حضرت حنظلہؓ بن قسامہ بن قیس بن عبید بن طریف طائی۔ نبیؐ کے حضور میں یہ اور ان کی بیٹی زینب حاضر ہوئی تھیں۔ جو اسامہ بن زید کی بیوی تھیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے ان کی بیٹی زینب کے نام میں لکھا ہے۔

۱۲۸۶۔ حضرت حنظلہؓ بن قیس انصاری زرقی

حضرت حنظلہؓ بن قیس انصاری زرقی۔ رسول اللہؐ کے عہد میں پیدا ہوئے تھے۔ واقدی نے ان کا ذکر کیا ہے انہوں نے حضرت عثمان اور رافع بن خدیج سے روایت کی ہے اور ان سے ابن شہاب نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۲۸۷۔ حضرت حنظلہؓ بن قیس انصاری ظفری

حضرت حنظلہؓ بن قیس انصاری ظفری۔ بنی حارثہ بن ظفر میں سے ہیں انہوں نے نبیؐ کے سامنے کوئی جھگڑا (فیصلہ کرنے کے لیے) پیش کیا تھا ابن دباغ نے دار قطنی نے ان کا ذکر نقل کیا ہے۔

۱۲۸۸۔ حضرت حنظلہؓ بن قیس

حضرت حنظلہؓ بن قیس۔ عبدان مروزی نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اصحاب رسول اللہؐ سے ہیں۔ ان کی حدیث سفیان نے زہری سے انہوں نے حنظلہ بن قیس سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ابن مریم بھی احرام باندھیں گے صرف حج کا یا صرف عمرہ کا یا دونوں کا پھر عبدان نے حنظلہ بن علی کے تذکرہ میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ایسا ہی فرمایا اور اس کو کئی آدمیوں نے زہری سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے پس اس بنا پر صحیح نام ان کا حنظلہ بن علی ہوگا اور وہ تابعی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۸۹۔ حضرت حنظلہؓ بن نعمان

حضرت حنظلہؓ بن نعمان۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبداللہ اصفہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ضرار بن صرد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن ہاشم نے محمد بن عبیداللہ بن عبیداللہ بن ابی رافع سے انہوں نے اپنے والد سے ان لوگوں کے نام میں جو اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے حضرت علی کے ساتھ تھے حنظلہ بن نعمان کا نام بھی نقل کر کے بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۹۰۔ حضرت حنظلہؓ بن نعمان بن عامر

حضرت حنظلہؓ بن نعمان بن عامر بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق۔ احد میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک تھے یہی ہیں جنہوں نے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی بیوی خولہ سے بعد ان کے نکاح کیا تھا۔ ابن دباغ نے عدوی سے ان کا ذکر نقل کیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ وہی ہیں جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا یا کوئی اور ہیں اگر پہلے تذکرہ میں بھی پورا نسب بیان کیا گیا ہوتا تو ہم پہچان لیتے۔ واللہ اعلم

۱۲۹۱۔ حضرت حنظلہؓ بن ہوذہ

حضرت حنظلہؓ بن ہوذہ۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے صحابہ میں ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے احمد بن سیار نے بیان

کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سلیمان جعفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن اجلح نے اپنے والد سے انہوں نے بشیر بن تیم وغیرہ سے مولفۃ القلوب کے ناموں میں نقل کر کے خبر دی کہ ان میں سے بنی صعصعہ کے خاندان سے خالد بن ہوذہ بن خالد بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بھی تھے جو بھائی ہیں حنظلہ بن عمرو کے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ بھائی ہیں حنظلہ بن عمرو کے حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا نام حرملہ بن ہوذہ ہے اور عداء بن خالد ان دونوں کے چچا ہیں۔ واللہ اعلم

۱۲۹۲۔ حضرت حنظلہؓ

حضرت حنظلہؓ۔ ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا۔ ابن قانع نے مطین سے ان کا ذکر نقل کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ حنظلہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ آدمی اس نام سے پکارا جائے جو اس کو بہت پسند ہو۔ ابن دباغ نے ان کا ذکر لکھا ہے۔

۱۲۹۳۔ حضرت حنیفؓ بن ریاب

حضرت حنیفؓ بن ریاب بن حارث بن امیہ بن زید بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف۔ انصاری۔ احد اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے اور غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے۔ یہ غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے اور ابن ماکولا نے ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔

۱۲۹۴۔ حضرت حنیفہؓ ابوحذیم

حضرت حنیفہؓ۔ کنیت ابوحذیم ہے۔ یہ حنظلہ بن حذیم بن حنیفہ کا دادا ہیں۔ یہ تینوں یعنی حنیفہ حذیم اور حنظلہ صحابی ہیں۔ اور ان کا تذکرہ حذیم اور حنظلہ میں گزر چکا ہے۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۹۵۔ حضرت حنیفہؓ رقاشی

حضرت حنیفہؓ رقاشی۔ چچا ہیں ابوحرہ کے۔ ابوحرہ کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ حکیم بن ابی یزید کہتے ہیں اور بعض لوگ کچھ اور کہتے ہیں۔ حماد بن سلمہ نے واصل بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوحرہ رقاشی سے انہوں نے اپنے چچا حنیفہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کا مال دوسرے مسلمان کے لیے جائز نہیں مگر اسی کی خوشی سے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۹۶۔ حضرت حنینؓ مولی العباس

حضرت حنینؓ۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب کے غلام تھے۔ نبیؐ کے غلام اور خادم تھے مگر آپ نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو دے دیا تھا انہوں نے ان کو آزاد کر دیا۔ یہ دادا ہیں ابراہیم بن عبداللہ بن حنین کے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ ابوحنین بن عبداللہ بن حنین نے جو ابراہیم بن عبداللہ بن حنین کے بھائی تھے۔ اپنی بھتیجی سے روایت کی ... جن کا نام ابن الشاعر تھا روایت کرتی ہیں کہ ان کے دادا حنین نبیؐ کے غلام تھے آپ کی خدمت کیا کرتے

تھے جب نبیؐ وضوء کر چکتے تھے تو آپ کے وضوء کا غسالہ یہ آپ کے اصحاب کے پاس لے جاتے تھے وہ کچھ اسے اپنے چہروں پر ملتے تھے اور کچھ پیتے تھے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر حنین نے غسالہ لانا موقوف کر دیا تو لوگوں نے نبیؐ سے اس کی شکایت کی آپ نے حنین سے پوچھا تو انہوں نے کہا اب میں اس کو ایک گھڑے میں بھر لیتا ہوں جب پیاسا ہوتا ہوں تو اسی کو پیتا ہوں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا تم نے کسی غلام کو دیکھا ہے جو ایسی چیز جمع کرتا ہو؟ جیسے اس نے جمع کی ہے بعد اس کے آپ نے انہیں عباس کو دے دیا اور انہوں نے ان کو آزاد کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الحاء والواو

۱۲۹۷۔ حضرت حوثرہؓ عصری

حضرت حوثرہؓ عصری۔ ابن ابی علی نے ان کا ذکر کیا ہے اور اپنی سند سے بشر بن آدم سے انہوں نے سہلہ بنت سہل عصریہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھے اپنی دادی حمادہ بنت عبداللہ نے انہوں نے حوثرہ عصری سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہم وفد عبدالقیس میں منذر کے ہمراہ گئے تھے میں اور منذر ساتھ تھے (پس جب مدینہ پہنچے) تو منذر اپنی سواری سے اترے اور وہ اپنے کپڑے پہننے لگے اور ہم لوگ جلدی سے رسول اللہؐ کی خدمت میں پہنچ گئے نبیؐ نے اپنے پیر آگے کی طرف پھیلائے ہوئے تھے اور ہم لوگ آپ کے ادھر ادھر بیٹھے ہوئے تھے جب منذر آئے تو نبیؐ نے ان سے مصافحہ کیا اور اپنے پیر سمیٹ لئے اور ان کو اپنے پیروں کی جگہ پر بٹھلایا اور فرمایا کہ ہم نے یہ جگہ تمہارے لیے خالی کر دی ہے منذر کے چہرہ پر کچھ زخم تھا ان سے نبیؐ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ منذر۔ نبیؐ نے فرمایا کہ تم اشج ہو اور فرمایا کہ تم میں دو عادتیں ایسی ہیں کہ اللہ ان کو دوست رکھتا ہے بردباری اور انجام بینی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۹۸۔ حضرت حوشبؓ بن طخیہ

حضرت حوشبؓ بن طخیہ اور بعض لوگ ان کو طخمہ میم کے ساتھ کہتے ہیں۔ ابن عمرو بن شرحبیل بن عبید بن عمرو بن حوشب بن اظلوم بن الہان بن شداد بن زرعہ بن قیس بن صنعاء بن سبا اصغر بن کعب بن زید بن سہل بن عمرو بن قیس بن معاویہ بن جشم بن عبد شمس بن وائل بن عوف بن حمیر حمیری الہانی یہ ذی ظلیم کے لقب سے مشہور ہیں۔ رسول اللہؐ کے عہد میں مسلمان ہو چکے تھے ان کا شمار اہل یمن میں ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور تمام اہل سیر کا اور علمائے حدیث کا اتفاق ہے کہ نبیؐ نے ان کے پاس جریر بن عبداللہ بجلی کو بھیجا تھا اور انہیں کے ہاتھ ایک خط ان کو لکھا تھا تا کہ یہ اور ذوالکلاع' فیروز دیلمی اور دو لوگ جوان کے مطیع ہوں سب مل کر اسود کذاب عنسی کے قتل میں مدد دیں۔ محمد بن عثمان بن حوشب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) کو ظاہر فرمایا تو میں نے چالیس سواروں کو عبد شر کی ہمراہی میں بھیجا چنانچہ عبد شر مدینہ پہنچے تو انہوں نے پوچھا کہ محمد (ﷺ) کون ہیں پھر کہا کہ آپ کیا پیغام ہمارے پاس لائے ہیں۔ (ہم کو سنایئے) اگر وہ حق ہو تو ہم اس کی پیروی کریں گے حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو اور زکوۃ دو اور خونریزی نہ کرو اور اچھی بات کا

حکم دو اور بری بات سے منع کرو۔ عبد شر نے کہا یہ باتیں تو بہت عمدہ ہیں اور وہ مسلمان ہو گئے۔ پھر نبیؐ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا عبد شر۔ آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں بلکہ تم عبد خیر ہو اور انہیں کے ہاتھ آپ نے حوشب ذی ظلیم کو جواب لکھ بھیجا تھا ذوالکلاع اور ذی ظلیم دونوں اپنی قوم میں رئیس اور متبوع تھے۔ یہ دونوں اور انکے یمنی متبعین (جنگ) صفین میں معاویہ کے ساتھ تھے۔ اور یہ دونوں اسی جنگ میں شہید ہوئے حوشب کو سلیمان بن صرد خزاعی نے قتل کیا تھا۔ محمد بن سوقہ نے عبدالواحد دمشقی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حوشب حمیری نے صفین میں حضرت علی مرتضیٰ کو پکارا اور کہا کہ اے ابن ابی طالب تم لوٹ جاؤ ہم تمہیں اپنے اور تمہارے خون کا واسطہ دلاتے ہیں ہم تمہیں عراق دے دیں گے اور تم ہمیں شام دے دو اور مسلمانوں کی خونریزی نہ کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابن ام ظلیم یہ بات بہت دور ہے خدا کی قسم! اگر خدا کے دین میں مداہنت جائز ہوتی تو میں ایسا ہی کرتا اور یہ بات میرے لیے آسان تھی مگر اللہ اس بات پر راضی نہیں ہے کہ اہل قرآن سکوت اور مداہنت کریں اس حال میں کہ اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہو اور وہ لوگ اس کے روکنے کی اور جہاد کرنے کی طاقت رکھتے ہوں یہاں تک کہ اللہ کا دین غالب آ جائے ابوعمر نے کہا ہے کہ حوشب حمیری سے ایک مرفوع حدیث اس شخص کی فضیلت میں جس کا بچہ مر جائے مروی ہے اس کو ابن لہیعہ نے عبداللہ بن ہبیرہ سے انہوں نے حسان بن کریب سے انہوں نے حوشب حمیری سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جس شخص کا بچہ مر جائے اور وہ صبر کرے اس سے قیامت میں کہا جائے گا کہ اس دولت کے عوض میں جو ہم نے تجھ سے لے لی تھی جنت میں داخل ہو جا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۹۹۔ حضرت حوشبؓ

حضرت حوشبؓ۔ رسول اللہؐ کے صحابی ہیں۔ ہمیں ابو یاسر بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن اسحٰق بن کنانہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے عبداللہ بن ہبیرہ سبائی سے انہوں نے حسان بن کریب سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان میں سے ایک لڑکے کا (مقام) حمص میں انتقال ہو گیا اس لڑکے کے باپ کو بہت سخت رنج ہوا تو اس سے حوشب صحابی نبی ﷺ نے کہا کہ کیا میں تم سے وہ حدیث نہ بیان کروں جو میں نے رسول اللہؐ سے تمہارے ہی جیسے بیٹے کی بابت سنی ہے آپ کے اصحاب میں ایک شخص کا ایک بیٹا تھا قریب جوانی کے تھا اپنے باپ کے ہمراہ نبیؐ کے حضور میں آیا کرتا تھا پھر اس کی وفات ہو گئی تو ان کو بڑا سخت رنج ہوا اور قریب چھ دن تک وہ نبیؐ کے حضور میں نہ آئے تو آپ نے فرمایا کیا بات ہے کہ میں فلاں شخص کو نہیں دیکھتا؟ لوگوں نے کہا یا نبی اللہ ﷺ! ان کے بیٹے کی وفات ہو گئی اس کا انہیں سخت رنج ہے پھر جب (وہ آئے اور) انہیں نبیؐ نے دیکھا تو فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ یہ چاہتے ہو کہ اس وقت تمہارا وہ بیٹا خوش خوش تمہارے پاس آ جائے یا یہ چاہتے ہو کہ تم سے کہا جائے کہ بعوض اس دولت کے جو ہم نے تم سے لے لی تھی تم جنت میں داخل ہو جاؤ؟ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کو حوشب ذی ظلیم کے علاوہ لکھا ہے اور ابو عمر نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے اور اس حدیث کو حوشب ذی ظلیم کے تذکرہ میں لکھا ہے جیسا کہ اوپر گذرا اور حق بھی یہی ہے اس میں شک نہیں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے چونکہ ان کی حدیث بواسطہ اہل مصر کے سنی تو انہوں نے ان حوشب کو مصری سمجھا اور یہ حوشب شامی ہیں لیکن ان دونوں کو انہوں نے

سمجھا حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں کیونکہ صرف میت کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کی وفات حمص میں جو شام سے متعلق ہی
ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان دونوں نے چونکہ اس روایت میں دیکھا کہ یہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا اور وہ یہ
بتے ہوں کہ ذی ظلیم نبی ﷺ تک نہیں پہنچ سکے نہ انہوں نے آپ کو دیکھا لہٰذا ان کو ان کے سوا سمجھا لیکن ابن لہیعہ کا روایت کرنا
پر حجت نہیں ہے۔ واللہ اعلم

ظلیم: ظاء پر پیش اور لام پر زبر کے ساتھ

۱۳۰۰۔ حضرت حوشبؓ بن یزید فہری

حضرت حوشبؓ بن یزید فہری۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں ان کی حدیث ان کے بیٹے یزید نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اگر جریج [1] راہب فقیہ اور عالم ہوتا تو ضرور اس بات کو سمجھ لیتا کہ اپنی ماں کو جواب دینا اللہ عزوجل کی عبادت میں اس کے مشغول ہونے سے بہتر تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۰۱۔ حضرت حوطؓ بن عبدالعزیٰ

حضرت حوطؓ بن عبدالعزیٰ۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی عامر بن لؤی میں سے ہیں۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جس قافلہ میں گھنٹی ہو فرشتے اس قافلہ کے قریب نہیں جاتے۔ اس حدیث کو ان سے ابن بریدہ نے بھی روایت کیا ہے۔ اور اس حدیث میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ابن بریدہ نے حویطب بن عبدالعزیٰ سے روایت کی مگر صحیح حوط ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا نام حوط ہے اور بعض لوگ حویطب کہتے ہیں۔ اور بعض لوگ حویطب بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لؤی کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابومحمد ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوالاصبع۔ فتح مکہ کے نومسلموں میں سے ہیں مکہ میں رہتے تھے۔ ۵۴ھ میں ان کی وفات ہوئی اس وقت ان کی عمر ۱۲۰ برس کی تھی اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان سے عبداللہ بن بریدہ کی وہ حدیث نقل کی ہے کہ فرشتے اس قافلہ کے قریب نہیں جاتے جس میں گھنٹی ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابونعیم نے اس حدیث کو حویطب کے نام میں لکھا ہے اور انہوں نے حوط بن عبدالعزیٰ کا تذکرہ قائم نہیں کیا گویا کہ ان دونوں کو انہوں نے ایک کر دیا ہے اور ابن مندہ اور ابوعمر نے دونوں کے تذکرے لکھے ہیں۔ واللہ اعلم۔

ابونعیم نے ان کا تذکرہ خوط (خاء کے ساتھ) کے نام میں بھی لکھا ہے۔ وہاں ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

۱۳۰۲۔ حضرت حوطؓ عبدی

حضرت حوطؓ عبدی۔ عبدان نے کہا ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے ان کو ذکر کیا ہے مگر میں ان کی کوئی روایت نبیؐ سے نہیں جانتا ہاں انہوں نے حضرت ابن مسعود سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ دجال کے کان ستر ہزار برس کی مسافت کے بقدر ہوں گی (یعنی وہ ستر ہزار برس کی راہ سے بات کو سن لے گا) واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[1] جریج زمانہ گزشتہ میں ایک نصرانی درویش تھے ایک مرتبہ وہ نماز پڑھ رہے تھے ان کی ماں نے انہیں پکارا وہ نہ بولے۔

۱۳۰۳۔ حضرت حوطؓ بن قرواش

حضرت حوطؓ بن قرواش بن حصن بن ثمامہ بن شبث بن حدرد۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ان کی حدیث حاتم بن فضل بن سالم بن جون بن غیاث نے اپنے والد غیاث بن حوط بن قرواش سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کے پاس گیا میرے ہمراہ بنی عدی کا (یہی) ایک شخص بھی تھا جس کا نام واقد تھا یہ اول اسلام کا حال ہے اور انہوں نے حدیث کو طول کے ساتھ نقل کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۰۴۔ حضرت حوطؓ بن مرہ

حضرت حوطؓ بن مرہ۔ یاسین بن حسن بن یاسین نے کہا ہے کہ میں ۲۴۶ھ میں حج گیا تھا پھر انہوں نے ایک حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی کہا کہ میں نے [1] جنگل میں ایک اعرابی کو دیکھا جس کا نام حوط بن مرہ بن علقمہ تھا ہم لوگوں نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے اس نے کہا ہاں میں نے محمد ﷺ کو دیکھا ہے اور ان سے پوچھا گیا کہ کیا تم نے جنت کا کھانا دیکھا ہے؟ اس نے کہا ہاں جبرئیل علیہ السلام میرے پاس خبیصہ لے آئے تھے میں نے اس کو کھایا تھا۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۰۵۔ حضرت حوطؓ بن یزید انصاری

حضرت حوطؓ بن یزید انصاری۔ حارث بن زیاد ساعدی کے چچا کے بیٹے ہیں۔ان کی حدیث اہل کوفہ سے مروی ہے۔ان کی حدیث عبدالرحمٰن بن غسیل نے حمزہ بن ابی اسید سے انہوں نے حارث بن زیاد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں جنگ خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا آپ ہجرت پر لوگوں سے بیعت لے رہے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! اس سے بھی بیعت لے لیجئے آنحضرتؐ نے پوچھا کہ یہ کون ہے میں نے عرض کیا کہ حوط بن یزید۔ میرے چچا کا بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم انصار کے گروہ میں سے ہو تو ہجرت کر کے کس کے پاس جاؤ گے بلکہ اور لوگ ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں گے ہم نے اس حدیث کو حارث بن زیاد کے نام میں بھی ذکر کیا وہ بھی صرف ابن غسیل کی حدیث سے مشہور ہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۰۶۔ حضرت حولیؓ

حضرت حولیؓ۔ ابو الفتح ازدی نے حائے مہملہ کے ناموں میں ان کا ذکر کیا ہے۔اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ان کا نام خائے معجمہ کے ساتھ ہے۔اور ازدی نے اپنی سند کے ساتھ وکیع سے انہوں نے سعید بن عبدالعزیز سے انہوں نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے ایک شخص سے جن کا نام حولی تھا روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عنقریب [2] تمہارے لشکر جدا جدا

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی نے اصابہ میں لکھا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

[2] یہ ایک پیشینگوئی ہے جو بہت ہی جلد بعد خلافت حضرت عثمان کے پوری ہوگئی اسلام میں دو گروہ ہوئے حضرت علی مرتضٰی کی خلافت ملک حجاز میں اور حضرت معاویہ کی ملک شام میں۔

ہو جائیں گے ایک لشکر شام میں ہوگا اور ایک لشکر عراق میں اور ایک لشکر یمن میں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔اور کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن حوالہ ہے۔ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوزرعہ نے اور احمد بن محمد بن یحییٰ بن حمزہ نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابومسہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن عبدالعزیز نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے عبداللہ بن حوالہ ازدی سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا عنقریب تم لوگوں کے لشکر جدا جدا ہو جائیں گے ایک لشکر شام میں ہوگا اور ایک لشکر عراق میں اور ایک لشکر یمن میں۔حوالی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرے لیے کیا بات بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا تم شام میں رہنا ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اس بنا پر ان کو ازدی کہنا صحیح ہے اگرچہ اس میں بھی کچھ غلطی ہے کیونکہ صحیح حوالی ہے منسوب ہیں اپنے باپ حوالہ کی طرف جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے۔اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن حوالہ سے نقل کیا ہے۔اور ابن ماکولا نے حائے مہملہ کے باب میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن حولی ان کا نام ہے اور بعض لوگ ابن حوالہ کہتے ہیں انہوں نے ان دونوں کے درمیان میں فرق کیا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۰۷۔حضرت حویرثؓ بن عبداللہ

حضرت حویرثؓ بن عبداللہ بن خلف بن مالک بن عبداللہ بن حارثہ بن غفار بن ملیل غفاری۔یہی ہیں جن کا لقب آبی اللحم ہے ان کا ذکر ابی اللحم کے نام میں ہو چکا ہے۔ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام حویرث بن عبداللہ بن ابی اللحم ہے۔ابی اللحم کا نام خلف بن مالک بن عبداللہ بن حارثہ ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ابی اللحم جنگ حنین میں شہید ہوئے۔

۱۳۰۸۔حضرت حویرثؓ والد مالک

حضرت حویرثؓ والد مالک بن حویرث کے والد ہیں۔خالد حذاء نے ابوقلابہ سے انہوں نے مالک بن حویرث سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ان کے والد کو یہ آیت پڑھائی تھی:

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ اَحَدٌ۔''پس اس دن اس جیسا عذاب کوئی نہ کرے گا۔''

اس حدیث کو کئی لوگوں نے خالد سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے مالک سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے پڑھا فیومئذ ---- الآیہ اس میں ان کے والد کا ذکر نہیں ہے اور اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے خالد سے انہوں نے قلابہ سے انہوں نے اس شخص سے جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا روایت کی ہے ان لوگوں نے نہ مالک کا ذکر کیا ہے نہ ان کے باپ کا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۰۹۔حضرت حویصہؓ بن مسعود

حضرت حویصہؓ بن مسعود بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ثم الحارثی۔سعد کے والد ہیں اور محیصہ کے حقیقی بھائی ہیں احد، خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہمراہ شریک ہوئے۔ان سے محمد بن سہل بن ابی حثمہ نے اور حرام بن سعد بن محیصہ نے روایت کی ہے یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے زید بن ثابت کے ایک غلام یعنی محمد بن ابی محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محیصہ کی بیٹی نے اپنے والد محیصہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے کعب بن اشرف یہودی کے قتل کے بعد فرمایا کہ جس یہودی کو پاؤ قتل کر دو۔پس محیصہ بن مسعود نے ابن سنینہ نامی ایک یہودی تاجر پر حملہ کیا جو مسلمانوں میں ملا جلا رہتا تھا اور ان کے ہاتھ خرید و فروخت کیا کرتا تھا اور اسے قتل کر دیا حویصہ بن مسعود اس زمانے میں مسلمان نہ ہوئے تھے وہ محیصہ سے بڑے تھے جب محیصہ نے اس یہودی کو قتل کیا تو حویصہ نے ان کو مارنا شروع کیا اور کہنے لگے کہ اے دشمن خدا تو نے اسے قتل کر دیا حالانکہ تیرے پیٹ میں زیادہ تر چربی اسی کے مال سے پیدا ہوئی ہے محیصہ کہتے تھے میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ خدا کی قسم اس کے قتل کا مجھے اس شخص نے حکم دیا تھا کہ اگر وہ تمہارے قتل کا مجھے حکم دیتے تو میں تم کو بھی قتل کر دیتا پس یہی واقعہ حویصہ کے اسلام کا سبب ہوا حویصہ نے کہا کیا اگر محمد تمہیں میرے قتل کا حکم دیتے تو تم مجھے بھی قتل کر دیتے۔محیصہ نے کہا ہاں خدا کی قسم! حویصہ نے کہا واللہ تمہارا دین اس حد تک پہنچ گیا یہ ایک تعجب کی بات ہے تو محیصہ نے یہ اشعار پڑھے

یلوم ابن ام لو امرت بقتلہ	لطبقت ذفراہ بابیض قاضب
حسام کلون الملح اخلص صقلہ	متی ما امضیہ فلیس بکاذب
وما سرنی انی قتلتک طائعا	وانا لنا مابین بصری فمارب

"میری ماں کا بیٹا مجھے ملامت کرتا ہے کہ اگر مجھے اس کے قتل کا حکم دیا جائے۔تو میں سفید تلوار اس کی گردن میں لگاؤں۔ ایسی تلوار جو نمک کی طرح صاف رنگ کی ہے۔کہ جب میں اس کو چلاتا ہوں تو خالی نہیں جاتی اور اطاعت نبی میں اگر میں تجھے قتل کر دوں۔تو اس کے بدلے میں بصریٰ اور مارب کے درمیانی مقامات بھی مجھے ملیں تو میں خوش نہ ہوں گا۔"

اس نے بعد حویصہ کے اسلام والی حدیث بیان کی ہے اور وہ مغازی میں مشہور حدیث ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۱۰۔حضرت حویطبؓ بن عبدالعزیٰ

حضرت حویطبؓ بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قریشی عامری۔کنیت ان کی ابو محمد اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوالاصبغ فتح مکہ کے نومسلموں میں سے اور مؤلفۃ القلوب سے ہیں۔حنین میں نبیؐ کے ہمراہ تھے ان کو نبیؐ نے سو اونٹ دیئے تھے۔یہ اور سہل بن عمر عبدود میں جا کے مل جاتے ہیں۔یہ منجملہ ان لوگوں کے ہیں جنہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حدود حرم کی تجدید پر مامور کیا تھا اور نیز یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دفن کیا تھا۔ان سے ابونجیح نے اور سائب بن یزید نے روایت کی ہے۔

یحییٰ بن معین نے کہا ہے میں ان کی روایت کی ہوئی کوئی صحیح حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں جانتا۔مروان بن حکم نے ایک مرتبہ حویطب سے کہا کہ اے شیخ! تم بہت دیر میں اسلام لائے یہاں تک کہ کم عمر لوگ تم سے سبقت لے گئے حویطب نے کہا اللہ ہی کی مدد سے کام چلتا ہے واللہ میں نے کئی مرتبہ اسلام کا ارادہ کیا مگر تمہارا باپ ہر مرتبہ مجھے اس سے باز رکھتا تھا اور مجھے منع کرتا تھا کہ تم اپنی بزرگی اور اپنے باپ دادا کا دین ایک نئے دین کے لیے کیوں چھوڑتے ہو؟ اور کیوں دوسرے کے تابع ہوئے جاتے ہو۔

مروان چپ ہو گیا اور اپنی اس بات پر نادام ہوا اور حویطب نے اس سے کہا کہ کیا تم سے حضرت عثمان نے نہیں بیان کیا جب وہ مسلمان ہوئے تو تمہارے باپ سے انہیں کیا کیا مصیبتیں پہنچیں؟ حویطب نے یہ بھی کہا کہ میں بدر میں مشرکوں کے ساتھ تھا میں نے ایک قافلہ کو دیکھا میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ آسمان زمین کے درمیان میں معلق کھڑے ہوئے کچھ لوگوں کو قتل کرتے تھے اور کچھ لوگوں کو قید کرتے تھے میں نے یہ بات کسی سے نہیں بیان کی۔ یہ حویطب سہیل بن عمرو کے ساتھ صلح حدیبیہ میں شریک تھے فتح مکہ کے دن حضرت ابوذر نے ان کو امان دیا تھا اور ان کو ان کے عیال کے ساتھ یکجا کر دیا تھا یہاں تک کہ جن لوگوں کے قتل کا حکم ہوا تھا ان کے سوا سب کو معافی کا اعلان ہوا۔ پھر اس کے بعد یہ اسی دن مسلمان ہو گئے اور حنین اور طائف میں بحالت اسلام شریک ہوئے ان سے رسول اللہ ﷺ نے چالیس ہزار درم قرض مانگے تھے چنانچہ انہوں نے قرض دے دیئے تھے۔ حویطب کی وفات مدینہ میں آخر خلافت حضرت معاویہ میں ہوئی اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ۵۴ھ میں ان کی وفات ہوئی اس وقت ان کی عمر ۱۲۰ بیس سال کی تھی۔ ان کی حدیث ''موطا امام مالک'' میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الحاء والیاء

۱۳۱۱۔ حضرت حیانؓ بن ابجر

حضرت حیانؓ بن ابجر کنانی۔ صحابی ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے ان کی حدیث عبداللہ بن جبلہ بن حیان بن ابجر نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حیان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم نبی ﷺ کے حضور میں تھے، میں ایک دیگ کے نیچے آگ جلا رہا تھا جس میں مردار کا گوشت تھا پھر مردار کی حرمت نازل ہوئی تو دیگیں الٹ دی گئیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۱۲۔ حضرت حیانؓ اعرج

حضرت حیانؓ اعرج۔ انہیں نبی ﷺ نے بحرین کی طرف بھیجا تھا۔ یہ بکیر بن معروف کا قول ہے انہوں نے محمد بن زید خراسانی سے نقل کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے صحیح وہی ہے جو ابوحمزہ وغیرہ نے روایت کیا ہے انہوں نے محمد بن زید خراسانی سے انہوں نے حیان اعرج سے انہوں نے علاء حضرمی سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۱۳۔ حضرت حیانؓ بن بح صدائی

حضرت حیانؓ بن بح صدائی۔ مصر میں فروکش ہوئے تھے۔ صحابی ہیں۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں حسن نے خبر دی ہے۔ ہمیں عبداللہ بن لہیعہ نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے زیاد بن نعیم سے انہوں نے حیان بن بح رسول اللہؐ کے صحابی سے روایت کی وہ کہتے تھے میری قوم کے لوگ مسلمان ہو گئے پھر مجھے خبر ملی کہ رسول اللہؐ نے ان کی طرف لشکر بھیجا ہے تو میں آپ کے پاس گیا اور میں نے عرض کیا کہ میری قوم کے لوگ مسلمان ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کیا ایسا ہی ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ پھر میں ایک شب صبح تک آپ کے ہمراہ رہا

پھر نماز کی اذان دی گئی تو آپ نے صبح کو مجھے ایک برتن (پانی کا) دیا میں نے اس سے وضو کیا۔ پھر نبیؐ نے اپنی انگلی اس برتن میں رکھ دی تو اس سے چشمے ابلنے لگے اور آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جس جس کا ارادہ وضو کرنے کا ہو وہ وضو کر لے بعد اس کے میں نے وضو کر کے نماز پڑھی پھر آپ نے مجھے میری قوم پر سردار بنا دیا اور ان کے صدقے مجھے دیئے (اسی اثنا میں) ایک شخص رسول اللہؐ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! فلاں شخص نے میرے اوپر ظلم کیا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا سردار بننے میں کسی مسلمان کے واسطے بہتری نہیں ہے اس کے بعد ایک شخص صدقہ مانگتا ہوا آیا تو آپ نے فرمایا کہ صدقہ مانگنے والے کے سر میں درد ہو گا اور پیٹ میں سوزش ہو گی یا فرمایا کہ مرض ہو گا پس یہ سن کے میں نے اپنی سرداری کا پروانہ اور صدقے واپس کر دیئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کیوں؟ میں نے عرض کیا کہ میں کیونکر اس کو قبول کروں ابھی تو میں آپ سے سن چکا جو کچھ سن چکا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا بات تو وہی ہے جو تم نے سنی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے حیان (یاء کے ساتھ) کے باب میں لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے ان کے تذکرہ میں کہا ہے کہ دار قطنی نے کہا ہے کہ ان کا نام حبان (حاء پر زیر کے ساتھ) بن بح صدائی ہے۔ اور ابو نصر نے کہا ہے کہ حبان (بکسر حاء) حبان بن بح صدائی۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے ایک حدیث ان سے مروی ہے اس کو ان سے زیاد بن نعیم حضرمی نے روایت کیا ہے یہ ابن لہیعہ نے بکر بن سوادہ نے ان سے نقل کیا ہے۔ ابن یونس نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو حیان بالفتح کہتے ہیں۔ مگر حبان بالکسر صحیح ہے۔

۱۳۱۴۔ حضرت حیانؓ بن ابی جبلہ

حضرت حیانؓ بن ابی جبلہ۔ جشمی۔ عبدان نے اپنی سند سے عبدالرحمٰن بن یحییٰ سے انہوں نے حیان بن ابی جبلہ جشمی سے نقل کیا ہے۔ کہ انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر شخص اپنے مال بہ نسبت اپنے باپ، بیٹے اور دوسرے سب لوگوں کے زیادہ حق دار ہے۔ عبدان نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ صحابی ہیں یا نہیں اور لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام حبان بکسر حاد بائے معجمہ۔ یہ حضرت عمرو بن عاص اور ان کے بیٹے عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۱۵۔ حضرت حیانؓ بن ضمرہ

حضرت حیانؓ بن ضمرہ۔ عبدان نے ان کا بھی ذکر ابو حاتم رازی سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے مجھ سے معاذ بن حسان نے بیان کیا وہ مقام برذعہ میں رہتے تھے وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن محمد اسلمی نے شرحبیل بن سعد سے انہوں نے حیان بن ضمرہ سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں اس بات کی ممانعت کی گئی ہے کہ ہم اپنی شرمگاہیں (دوسروں کو) دکھائیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے حالانکہ ان کا نام جبار بن صخر ہے ابو عبداللہ وغیرہ نے ان کا ذکر حرف جیم میں لکھا ہے۔ ابن شاہین نے بھی ان کے نام میں غلطی کی اور انہوں نے بھی حاء کی ردیف میں ان کا نام حیان بن صخر لکھا ہے حالانکہ ان کا نام جبار بن صخر ہے۔

۱۳۱۶۔ حضرت حیانؓ بن قیس

حضرت حیانؓ بن قیس بن عبداللہ بن عمرو بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ نابغہ جعدی

...اعر۔ ان کی کنیت ابولیلی ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ حیان کہتے ہیں اور بعض لوگ حنان۔ انشاء اللہ تعالیٰ نون کے باب میں ان کا ذکر کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۳۱۷۔ حضرت حیانؓ بن ملہ

حضرت حیانؓ بن ملہ۔ بھائی ہیں انیف یمانی کے۔ ان کا شمار اہل فلسطین میں ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ ان کا ذکر ان کے بھائی انیف کے ساتھ ہو چکا ہے۔ یہ دونوں یمامہ کے وفد میں آئے تھے۔ بخاری نے کہا ہے کہ حیان بن ملہ بھائی ہیں انیف ...ن ملہ کے صحابی ہیں۔ ابن اسحٰق نے بھی قبیلہ جذام کے وفد میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ کہ دحیہ بن خلیفہ کلبی کے ساتھ یہ بھی گئے تھے بلکہ انہیں رسول اللہؐ نے قیصر کی طرف بھیجا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سورۂ فاتحہ تعلیم فرمائی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۱۸۔ حضرت حیانؓ بن نملہ

حضرت حیانؓ بن نملہ۔ کنیت ان کی ابوعمران انصاری ہے۔ بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے دحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مروان بن معاویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حمید بن علی رقاشی نے عمران بن حیان انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ پڑھا اور تین چیزیں آپ نے لوگوں کے لیے حلال کر دیں جن کو آپ منع فرمایا کرتے تھے اور تین چیزیں آپ نے لوگوں پر حرام کر دیں جن کو لوگ حلال سمجھتے تھے۔ آپ نے ان کے لیے قربانی کے گوشت' قبروں کی زیارت اور بعض ظروف کا استعمال جائز کر دیا اور اس بات سے منع کر دیا کہ کوئی شخص قبل از تقسیم اپنا حصہ مال غنیمت سے بیچ ڈالے اور اس بات سے کہ قید کی لونڈیوں سے (اگر وہ حاملہ ہوں) قبل وضع حمل ہمبستری کی جائے اور اس بات سے کہ پھل فروخت کئے جائیں قبل اس سے کہ وہ کارآمد ہوسکیں اور آفات سے محفوظ ہوں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابوعمر اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ خطبہ آپ نے فتح خیبر کے دن پڑھا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ عورتوں سے ہمبستری سے جنگ حنین میں منع فرمایا تھا اور جنگ حنین فتح مکہ کے بعد تھی اور جنگ خیبر فتح مکہ سے پہلے تھی اور عورتیں اس میں قید ہو کر نہیں آئی تھیں بلکہ جنگ حنین میں قید ہو کر آئیں تھیں۔ واللہ اعلم

۱۳۱۹۔ حضرت حیدہؓ بن مخزم

حضرت حیدہؓ بن مخزم یا مخرمہ بن قرط بن جناب بن حارث بن حمہ بن عدی بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم۔ بھائی ہیں ...ردان بن مخزم کے۔ یہ دونوں صحابی ہیں۔ یہ قول طبری کا ہے۔ نبی ﷺ کے حضور میں یہ دونوں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور آنحضرت ﷺ نے ان کے لیے دعائے خیر فرمائی تھی۔ ابن کلبی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور امیر ابونصر نے بھی ان کو ذکر کیا ہے۔

مخزم: میم پر پیش' خاء پر زبر اور راء پر شد زبر ہے۔

۱۳۲۰۔ حضرت حیدہؓ

حضرت حیدہؓ۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے ان سے طلق بن حبیب نے روایت کی ہے بشرطیکہ محفوظ ہو کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ قیامت کے دن برہنہ بے ختنہ کئے ہوئے اٹھائے جاؤ گے اور سب سے پہلے ابراہیم خلیل علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے خلیل ابراہیم کو لباس پہناؤ تا کہ لوگ ان کی بزرگی کو معلوم کرلیں پھر اور تمام لوگوں کو ان کے اعمال کے لحاظ سے لباس پہنایا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور پہلے حیدہ کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ شاید ابو عمر نے ان دونوں کو ایک سمجھا مگر میں ان دونوں کو دو سمجھتا ہوں کیونکہ ان کا شمار مجہول لوگوں میں ہے اور پہلے حیدہ کا ذکر طبری اور کلبی وغیرہما نے کیا ہے واللہ اعلم۔ ابن ماکولا نے ان کا ذکر اس طرح کیا ہے حیدہ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ صحابی ہیں اور انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ ان سے طلق بن حبیب نے روایت کی ہے اس کے بعد انہوں نے کہا ہے کہ وردان اور حیدہ دونوں بیٹے ہیں مخرم کے اور ان دونوں کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ طبری اور ابن کلبی کا قول ہے پس ابن ماکولا نے بھی ان کو دو سمجھا۔ واللہ اعلم

۱۳۲۱۔ حضرت حیسمانؓ بن ایاس

حضرت حیسمانؓ بن ایاس بن عبداللہ بن ایاس بن ضبیعہ بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ خزاعی۔ بن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اپنی قوم میں شریف تھے بعد اس کے اسلام لائے اور ان کا اسلام اچھا ہوا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ کلبی نے کہا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جو اہل بدر کے مقتول ہونے کی خبر لے کر مکہ گئے تھے۔ یہ بدر میں مشرکوں کی طرف تھے بعد اس کے اسلام لائے۔

۱۳۲۲۔ حضرت حیہؓ بن حابس

حضرت حیہؓ بن حابس تمیمی۔ ابن ابی عاصم وغیرہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر انہوں نے ان کو بائے موحدہ کی ردیف میں ذکر کیا ہے حالانکہ ان کا نام ''یاء'' کے ساتھ ہے۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن طبری فقیہ شافعی نے اپنی سند سے ابویعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابراہیم دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے حرب بن شداد سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حیہ بن حابس تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے الو کی آواز میں کچھ بھی نحوست نہیں ہے اور نظر کا لگ جانا حق ہے اور عمدہ چیز فال نیک ہے۔ اس روایت میں ایسا ہی ہے اور اس حدیث کو عبداللہ بن رجاء نے حرب سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا یہ حدیث حیہ نے اپنے والد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور علی بن مبارک نے یحییٰ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۲۳۔ حضرت حییؓ بن حارثہ

حضرت حییؓ بن حارثہ ثقفی۔ حلیف ہیں بنی زہرہ کے فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اس کو یحییٰ اموی نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے یعنی "حاء" اور "ثائے مثلثہ" کے ساتھ۔ اور طبری نے کہا ہے کہ ان کا نام حی ہے "حا" اور ایک "یا" کے ساتھ بیٹے ہیں جاریہ (جیم کے ساتھ) کے اور واقدی نے کہا ہے کہ ان کا نام حیی ہے "دو یاء" اور "جیم" کے ساتھ (یعنی جاریہ میں) اور کہا ہے کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ہم نے ان کا تذکرہ حبی کے نام میں بھی کیا ہے یعنی "حاء" کے بعد "بائے موحدہ" ہے۔

۱۳۲۴۔ حضرت حییؓ لیثی

حضرت حییؓ لیثی۔ صحابی ہیں۔ شام میں رہتے تھے۔ ان کی حدیث ابن لہیعہ نے ابن ہبیرہ سے انہوں نے ابو تمیم جیشانی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حیی لیثی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے آفتاب ڈھل جانے کے بعد نماز ظہر اپنے گھر میں پڑھتے تھے بعد اس کے جاتے تھے اگر مسجد میں ان کو نماز ظہر مل جاتی تو وہاں بھی ان لوگوں کے ساتھ پڑھ لیتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حرف الخاء۔ باب الخاء والالف

۱۳۲۵۔ حضرت خارجہؓ بن جبلہ

حضرت خارجہ بن جبلہ۔ اور کہا جاتا ہے کہ جبلہ بن خارجہ ان سے فروہ بن نوفل نے قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ کے متعلق روایت کی ہے کہ سوتے وقت جو شخص اس سورت کو پڑھ لے اس کے لئے یہ سورت شرک سے براءت ہے اس حدیث میں بہت اضطراب ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ خارجہ بیٹے ہیں جبلہ کے اور بعض تو کہتے ہیں کہ جبلہ بیٹے ہیں خارجہ کے ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے کہ خارجہ بن جبلہ کہنا وہم ہے صحیح جبلہ بن خارجہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۲۶۔ حضرت خارجہؓ بن جزی

حضرت خارجہؓ بن جزی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن جزء عذری۔ ان سے ربیعہ جرشی نے اور جبیر بن نفیر نے روایت کی ہے۔ سعید بن سنان نے ربیعہ جرشی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے خارجہ بن جزی عذری نے بیان کیا کہ میں نے مقام تبوک میں ایک شخص کو یہ پوچھتے ہوئے سنا کہ یارسول اللہ! کیا اہل جنت بھی (اپنی بیویوں سے) ہم بستری کریں گے آنحضرتؐ نے فرمایا (ہاں) ہر شخص کو ایک دن میں تمہارے ستر آدمیوں سے زیادہ طاقت دی جائے گی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے جزی بفتح جیم ہے اور بعض لوگ بکسر جیم کہتے ہیں اور زائے مکسور ہے اور بعض لوگ اس کو ساکن کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ لفظ جزء ہے بفتح جیم وزائے ساکنہ اور بعد اس کے ہمزہ ہے اہل عربیت اس لفظ کو اسی طرح کہتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۳۲۷۔ حضرت خارجہؓ بن حذافہ

حضرت خارجہؓ بن حذافہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی۔ ان کی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن بجرہ عدویہ ہیں۔ قریش کے شہسواروں میں سے تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ تنہا ہزار شہسواروں کے برابر تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عمرو بن عاص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ کو خط لکھا کہ میری مدد کے لئے ہزار سوار بھیج دیجئے تو حضرت عمر نے انہیں اسی خارجہ بن حذافہ' زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود کو بھیج دیا۔ خارجہ فتح مصر میں شریک تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ وہ عمرو بن عاص کی طرف سے قاضی تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ ان کی طرف سے مصر میں محتسب تھے اور برابر مصر ہی میں رہے یہاں تک کہ ان کو ایک خارجی نے ان تین خارجیوں میں سے جو حضرت علی' حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن عاص کے قتل کے ارادہ سے نکلے تھے ان کو قتل کر دیا تھا۔ خارجی نے حضرت عمرو کو قتل کرنا چاہا تھا مگر اس نے عمرو سمجھ کے حضرت خارجہ کو قتل کر دیا جب اس خارجی نے ان کو قتل کیا تو گرفتار کر لیا گیا اور حضرت عمرو بن عاص کے سامنے پیش کیا گیا جب اس نے حضرت عمرو کو دیکھا تو کہا کہ میں نے قتل کس کو کیا لوگوں نے کہا خارجہ کو تو کہنے لگا کہ میں نے عمرو کو قتل کرنا چاہا تھا مگر اللہ کو خارجہ کا قتل منظور تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ گفتگو اس خارجی سے حضرت عمرو بن عاص نے کی تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ خارجہ جن کو اس خارجی نے قتل کیا تھا خارجہ بن حذافہ تھے عبداللہ بن حذافہ کے بھائی قبیلہ بن سہم سے جو حضرت عمرو بن عاص کے گروہ سے تھے مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ خارجہ بن حذافہ کا قبرا نکے اہل کے ساتھ مصر میں مشہور ہیں بخاری نے تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کو عدوی قرار دیا ہے اور ان سے وتر کی حدیث روایت کی ہے جو آگے بیان ہوگی۔ ان کا تذکرہ ابن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی میں کیا ہے اور ان کو قبیلہ سہم سے قرار دیا ہے اور انہوں نے بھی ان سے وتر کی حدیث روایت کی ہے۔

ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں لیث نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے عبداللہ بن راشد زرقی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی مرہ زرقی سے انہوں نے خارجہ بن حذافہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ) باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے ایک نماز تمہیں عنایت کی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے وہ نماز وتر ہے اللہ نے اس کا وقت بعد نماز عشاء کے طلوع فجر تک مقرر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۲۸۔ حضرت خارجہؓ بن حصن

حضرت خارجہؓ بن حصن بن حذیفہ بن بدر بن عمرو بن جویہ بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن فزارہ۔ کنیت ان کی ابواسماء فزاری ہے رسول اللہؐ کے حضور میں اس وقت حاضر ہوئے تھے جب آپ تبوک سے لوٹے تھے۔ مدائنی نے ابومعشر سے انہوں نے یزید بن رومان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا خارجہ بن حصن اور حر بن قیس رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور آپ سے قحط سالی' تنگی معاش' تکلیف (فقر) اور قلت مال کی شکایت کی اور کہا کہ آپ اپنے پروردگار عزوجل سے ہماری شفاعت کیجئے آپ نے فرمایا اللہ بزرگ برتر تمہاری تکلیف کو دیکھ رہا ہے اور اس نے تمہارے لئے سامان کر دیا ہے اور اب تمہاری فریادرسی قریب ہے ایک شخص نے کہا کہ ہم اس پروردگار سے غائب نہیں ہو سکتے جو آپ کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے پس رسول اللہؐ مسکرائے اور

آپ نے یہ دعا مانگی:

اللھم اسقنا غیثا مغیثا مرینًا مریعا عاجلا غیر رائث نافعا غیر ضار سقیا رحمۃ لاسقیا عذاب ولا ھدم ولا غرق واسقنا الغیث وانصرنا علی الاعداء

یا اللہ! ہم پر مینہ برسا دے ایسا مینہ جو فریادرسی کرے سیراب کر دے جلد برسے دیر نہ ہو نفع دے نقصان نہ کرے یہ مینہ رحمت کا سبب ہو نہ عذاب کا اور نہ (مکانات کے) گرنے اور ڈوبنے کا اے اللہ مینہ برسا دے اور ہمیں دشمنوں پر فتح دے۔

پھر یہ سب لوگ اسلام لائے اور لوٹ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں آسمان کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں رہتا ہوں ایک آنکھ اس کی شام میں ہے اور دوسری آنکھ اس کی یمن میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۲۹۔ حضرت خارجہؓ بن حمیر

حضرت خارجہؓ بن حمیر اشجعی۔ بنی دہمان سے ہیں انصار کے قبیلہ بنی خنساء بن سنان کے حلیف ہیں۔ غزوۂ بدر میں یہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن حمیر شریک تھے ابن اسحاق نے ان کا نام خارجہ بتایا ہے اس کو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ ان کا نام جاریہ بن حمیر ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ یہ قبیلہ اشجع سے ہیں اور بدر میں شریک تھے اور یونس بن بکیر نے کہا ہے کہ ان کے والد کا نام خمیر ہے خائے معجمہ کے ساتھ۔ یہ قول ابوعمر کا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور عبدان سے نقل کیا ہے کہ یہ بنی عبید بن عدی بن عمیر بن کعب بن سلمہ بن سعد کے حلیف ہیں اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ ان کے والد کا نام حمیز ہے جیم اور زاء کے ساتھ انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو حمزہ بن حمیز کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۳۰۔ حضرت خارجہؓ بن زید

حضرت خارجہؓ بن زید بن ابی زہیر بن مالک بن امرأالقیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی۔ یہ سب لوگ بنی اغر ہی سے مشہور ہیں غزوۂ بدر میں اور بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ یہ ابن اسحاق اور ابن شہاب کا قول ہے۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ اور سعد بن ربیع ایک ہی قبر میں دفن کئے گئے وہ ان کے چچا کے بیٹے تھے یہ دونوں ابوزہیر میں مل جاتے ہیں۔ تمام شہدائے احد اسی طرح دفن کئے گئے تھے دو دو آدمی اور تین تین آدمی ایک ہی قبر میں دفن کئے جاتے تھے۔ خارجہ اکابر صحابہ اور مشاہیر میں سے ہیں بقول بعض یہی ہیں جن کے یہاں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فروکش ہوئے تھے جب وہ ہجرت کر کے مدینہ آئے تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ وہ خبیب بن اساف کے یہاں اترے تھے۔ خارجہ حضرت ابوبکر کے خسر بھی تھے ان کی بیٹی حبیبہ حضرت ابوبکر کے نکاح میں تھیں انہیں حبیبہ کی نسبت حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا تھا جب ان کی وفات ہونے لگی کہ خارجہ کی بیٹی کو جو یہ حمل ہے اس کو میں دختر سمجھتا ہوں چنانچہ ام کلثوم بنت ابی بکر پیدا ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے خارجہ اور حضرت ابوبکر کے درمیان مواخات کرا دی تھی جب کہ آپ نے مہاجرین و انصار کے درمیان مواخات کرائی۔ ان کے بیٹے زید بن خارجہ وہی ہیں جنہوں نے مرنے کے بعد کلام کیا تھا اس میں کچھ اختلاف ہے جس کو ہم زید بن خارجہ کے تذکرہ میں اس کے بعد

لکھیں گے مگر یہی صحیح ہے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ غزوۂ احد میں خارجہ کے دس سے کچھ اوپر زخم لگے تھے صفوان بن امیہ بن
خلف کا گزر ان کی طرف سے ہوا اس نے ان کو پہچان لیا اور ان پر حملہ کیا اور ان کے ساتھ مثلہ کیا اور کہا کہ جن لوگوں نے میرے والد
ابو علی یعنی امیہ کو قتل کیا تھا ان میں یہ بھی تھے امیہ کا ایک بیٹا علی نام کا تھا جس کی وجہ سے یہ اس کی کنیت ہے۔ وہ بھی اپنے باپ کے
ساتھ بدر کے دن مقتول ہوا اسے حضرت عمار بن یاسر نے قتل کیا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے یہ نہیں بیان کیا
کہ یہ احد میں شہید ہوئے تھے یا حضرت ابوبکر ان کے یہاں اترے تھے انہوں نے صرف یہ بیان کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور
یہ بیان کیا ہے کہ ان کے بیٹے نے مرنے کے بعد کلام کیا تھا۔

۱۳۳۱۔ حضرت خارجہؓ بن زید

حضرت خارجہؓ بن زید خزرجی۔ بدر میں شریک تھے یہ ابونعیم کا قول ہے انہوں نے کہا ہے کہ حضرت عثمان کے زمانہ میں ان
کی وفات ہوئی اور یہی ہیں جنہوں نے بعد موت کے کلام کیا تھا ان (کے نام) میں اختلاف ہے بعض لوگ سید بن خارجہ کہتے ہیں
اور بعض لوگ کہتے ہیں خارجہ بن زید اور میں ان کو پہلا ہی خارجہ سمجھتا ہوں۔ اس کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے عمیر بن ہانی سے
انہوں نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا ایک شخص ہم سے مر گئے جن کا نام خارجہ بن زید تھا ہم نے ان کو کفن
پہنایا اور میں نماز پڑھنے کھڑا ہوا یکایک میں نے کچھ آواز سنی میں نے پھر کے دیکھا کہ خارجہ کو دیکھا کہ وہ حرکت کر رہے ہیں پھر
انہوں نے کہا سب لوگوں میں زیادہ سخت اور سب سے زیادہ عنداللہ معتدل امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو اپنے جسم میں بھی
قوی ہیں اور خدا کے کام میں بھی قوی ہیں اور امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ بڑے پرہیزگار ہیں جو لوگوں کے بہت خطاؤں سے
درگزر کرتے ہیں دو راتیں گزر گئیں اور چار باقی ہیں لوگ مختلف ہو رہے ہیں ان کا انتظام درست نہیں ہوتا۔ اے لوگو! اپنے امام کی
طرف متوجہ ہو اور ان کی بات سنو اور مانو یہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور یہ ابن رواحہ ہیں اس قدر کہنے کے بعد آواز پست ہو گئی۔ خارجہ
بن زید کا ذکر صرف عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے کیا ہے اور اس حدیث کو مسلم بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی
سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے کہ انہوں نے کہا کہ زید بن خارجہ ہے اور اسی حدیث کو مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے
انہوں نے زید سے انہوں نے نافع سے یا زید بن نافع سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے روایت
کیا ہے اور ان کا نام زید بن خارجہ بتایا ہے اور عبدالملک بن عمیر نے بیان کیا ہے کہ حبیب بن سالم کے پاس ایک خط تھا میں نے
اس کو پڑھا وہ خط نعمان بن بشیر کا لکھا ہوا تھا اس میں بھی ان کا نام زید بن خارجہ لکھا ہوا تھا اور سعید بن مسیب نے کہا ہے کہ زید بن
خارجہ کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہوئی لوگوں نے ان کو کفن پہنایا۔ اس کے بعد انہوں نے ایسی ہی حدیث
ذکر کی ہے۔ اس حدیث کو انس بن مالک نے بھی روایت کیا ہے اور انہوں نے ان کا نام زید بن خارجہ بتایا ہے۔ ان کا تذکرہ
ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے شروع تذکرہ میں کہا ہے کہ یہی ہیں جنہوں نے بعد موت کے کلام کیا تھا اور کہا ہے کہ میں ان کو پہلا
خارجہ سمجھتا ہوں یہ نہایت تعجب کی بات ہے کہ انہوں نے پہلے خارجہ کی نسبت لکھا کہ وہ احد میں شہید ہوئے اور ان کی نسبت لکھا کہ
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی اور یہی ہیں جنہوں نے بعد موت کے کلام کیا تھا پھر وہ کہتے ہیں کہ میں

ان کو پہلا ہی خارجہ سمجھتا ہوں یہ پہلے خارجہ کیونکر ہو سکتے ہیں وہ احد میں شہید ہو گئے تھے اور ان کی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی ابونعیم نے اس تذکرہ میں ایسا ہی لکھا ہے اور ابن مندہ نے پہلے خارجہ کے ذکر میں لکھا ہے کہ وہ بدر میں شریک تھے اور ان کی بابت اختلاف کے ساتھ یہ بھی نقل کیا ہے کہ بعد موت کے انہوں نے کلام کیا یہ نہیں لکھا کہ وہ احد میں شہید ہو گئے تھے لہٰذا ان کا قول متناقض نہیں ہو سکتا اور ابوعمر نے پہلے خارجہ کا ذکر لکھا ہے اور ان کے بیٹے زید کی نسبت لکھا ہے کہ انہوں نے بعد موت کے کلام کیا تھا پس اگر یہ صحیح ہو کہ خارجہ بن زید نے بعد موت کے کلام کیا تھا تو بیشک یہ خارجہ پہلے خارجہ کے علاوہ ہوں گے کیونکہ پہلے خارجہ غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے اور ان بات کرنے والے خارجہ نے حضرت عثمان کی خلافت میں وفات پائی اور صحیح بھی یہی ہے کہ زید بن خارجہ (موت کے بعد) کلام کرنے والا تھا۔ واللہ اعلم۔

۱۳۳۲۔ حضرت خارجہؓ بن صلت

حضرت خارجہؓ بن صلت۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے شعبی نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہیں۔ یعلی بن عبید نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے خارجہ بن صلت نے بیان کیا کہ ان کے چچا (بیان کرتے تھے کہ انہوں) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور اسلام لائے تھے وہاں سے لوٹتے ہوئے آرہے تھے ایک اعرابی کو انہوں نے دیکھا کہ اسے جنون ہو گیا ہے اور لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے بعض لوگوں نے کہا کہ آپ کے پاس کچھ دوا ہو تو اس کا علاج کرے کیونکہ تمہارے صاحب نیکی لے کے آئے ہیں (خارجہ کہتے تھے) میں نے کہا ہاں پھر میں نے ہر روز دو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کرنا شروع کیا وہ اچھا ہو گیا تو اس نے مجھے سو بکریاں دیں میں نے وہ بکریاں نہیں لیں یہاں تک کہ میں نبیؐ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے آپ سے یہ واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تم نے سورۂ فاتحہ کے سوا اور کچھ بھی پڑھا تھا میں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا تو وہ بکریاں لے لو قسم ہے میری جان کی اور لوگ تو ناجائز جھاڑ پھونک کے عوض میں لیتے ہیں تم نے تو ایک سچی جھاڑ پھونک کے عوض میں لیا۔ اس حدیث کو ابن المبارک نے زکریا سے اپنی سند کے ساتھ اور انہوں نے خارجہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میرے چچا نبیؐ کے حضور میں گئے تھے اور اسلام لائے تھے پھر وہاں سے لوٹ کر ہمارے پاس آئے پھر پوری حدیث انہوں نے ذکر کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۳۳۔ حضرت خارجہؓ بن عبدالمنذر

حضرت خارجہؓ بن عبدالمنذر انصاری۔ اس کو ابن فضیل نے عمرو بن ثابت سے نقل کیا ہے اور ابن ابی داؤد نے بھی ان کو ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جن کا نام خارجہ ہے۔ حالانکہ یہ وہم ہے صحیح نام ان کا رفاعہ بن عبدالمنذر ہے۔ احمد بن عبدالجبار نے محمد بن فضیل سے انہوں نے عمرو بن ثابت سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے خارجہ بن عبدالمنذر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار ہے اور انہوں نے پوری حدیث ذکر کی اس حدیث کو اور لوگوں نے بھی روایت کیا ہے اور انہوں نے بھی ان کا نام رفاعہ بن عبدالمنذر بتایا ہے یہ ابن مندہ کا کلام تھا اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ابولبابہ بن عبدالمنذر کی حدیث کہ ''سب دنوں کا سردار جمعہ کا دن

ہے'' کو عطاردی سے نقل کیا ہے اور انہوں نے خارجہ بن عبدالمنذر کہہ دیا ہے یہ غلطی ہے کیونکہ یہ رفاعہ بن عبدالمنذر ہیں ہاں ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض لوگ بشیر کہتے ہیں اور بعض لوگ رفاعہ البتہ خارجہ کسی نے بھی نہیں کہا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۳۴۔ حضرت خارجہؓ بن عقفان

حضرت خارجہؓ بن عقفان۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے سے مروی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے جب آپ بیمار تھے انہوں نے دیکھا کہ حضرت کے پسینہ نکل رہا ہے اور حضرت فاطمہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے میرے باپ کی مصیبت پس نبیؐ نے فرمایا کہ تمہارے باپ پر آج کے بعد کچھ بھی تکلیف نہیں ہے۔ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ ان کی ایک اور حدیث بھی اسی سند سے مروی ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی حدیث ان کے بیٹوں اور پوتوں کے پاس ہے اور وہ لوگ کچھ مشہور نہیں ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۳۵۔ حضرت خارجہؓ بن عمرو انصاری

حضرت خارجہؓ بن عمرو انصاری۔ ان کا ذکر ان لوگوں میں ہے جو احد کے دن اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے۔ ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے اس کو نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۳۶۔ حضرت خارجہؓ بن عمرو جمحی

حضرت خارجہؓ بن عمرو جمحی۔ ان سے قدامہ یعنی ابوعبدالملک نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا وارث کے لئے وصیت درست نہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث عمرو بن خارجہ کے نام سے مشہور ہے نہ کہ خارجہ بن عمرو کے نام سے۔ اور ابواحمد عسکری نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام خارجہ بن عمرو ہے۔

۱۳۳۷۔ حضرت خارجہؓ بن عمرو

حضرت خارجہؓ بن عمرو۔ ان سے شہر بن حوشب نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے خارجہ بن عمرو سے روایت کی ہے اور وہ زمانہ جاہلیت میں ابوسفیان کے حلیف تھے کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ صدقہ نہ میرے لئے حلال ہے اور نہ میرے اہل بیت کے لئے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ صحیح نام ان کا عمرو بن خارجہ ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ سے اس میں وہم ہو گیا ہے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر کہا ہے حالانکہ وہ عبدالحمید بن بہرام ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ خارجہ خارجہ جمحی کے علاوہ ہیں اس لئے کہ یہ حلیف ہیں ابوسفیان کے اور حلیف اس قبیلہ کا نہیں ہوتا جس سے حلف کرے اور جمح قریش ہی کے ایک شاخ ہے پس ان کو کیا ضرورت ہے کہ وہ قریش کی دوسری شاخ سے حلف کریں اور اس وجہ سے کہ اگر یہ ان کے علاوہ نہ ہوتے تو ابوموسیٰ ان کو ذکر نہ کرتے۔

۱۳۳۸۔حضرت خارجہؓ بن المنذر

حضرت خارجہؓ بن المنذر۔کنیت ابولبابہ ہے۔انصاری ہیں۔عبدان نے کہا ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام خارجہ بن منذر ہے حالانکہ ابولبابہ کا یہ نام مشہور نہیں ہے ان کے نام میں لوگوں کا اختلاف ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے حالانکہ ان کا تذکرہ نہ لکھنا بہتر تھا کیونکہ وہ دیکھ چکے تھے کہ ابونعیم نے خارجہ بن عبدالمنذر یعنی ابولبابہ کے تذکرہ کو رد کیا ہے صرف اس وجہ سے کہ ان کے نام میں غلطی ہوگئی ہے اور ابوموسیٰ نے تو اس سے بھی زیادہ غلطی کی انہوں نے ان کے نام میں بھی غلطی کی جیسا کہ ابونعیم نے لکھا ہے اور ان کے والد کے نام میں بھی غلطی کی ہے کیونکہ ان کے والد کا نام عبدالمنذر رہے۔ابوموسی نے عبد کا لفظ نکال ڈالا اور صرف منذر کہہ لیا شاید بعض کاتبوں سے یہ غلطی ہوگئی ہے اور ابوموسیٰ نے اس کو مستقل تذکرہ بنا دیا اس دروازے کو تو بند کرنا چاہئے کیونکہ اس قسم کی غلطیاں بہت ہوتی ہیں اگر ہر غلطی کو ایک مستقل تذکرہ بنا دیا جائے گا تو کام حد ضبط سے باہر نکل جائے گا۔واللہ اعلم۔

۱۳۳۹۔حضرت خارجہؓ بن نعمان

حضرت خارجہؓ بن نعمان۔علی بن سعید عسکری نے افراد میں ان کو ذکر کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ شعبہ سے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے معن بن عبداللہ یا عبداللہ بن معن سے سنا انہوں نے خارجہ بن نعمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا بیشک ہم اس حالت میں تھے کہ ہمارا تنور اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تنور ایک تھا (یعنی ہمارا اور آپ کا کھانا ایک ہی جگہ پکتا تھا) اور میں نے سورۂ قٓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن سن کے یاد کر لی تھی آپ اس سورت کو جمعہ کے دن خطبہ میں پڑھا کرتے تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہے صحیح یہ ہے کہ یہ بنت حارثہ بن نعمان ہیں۔ہمیں ابوموسیٰ اصفہانی مدینی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعمرو اور عبدالوہاب بن محمد بن مہرہ معلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جعفر قلانسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں آدم بن ابی ایاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے خبیب سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن معن سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے بنت حارثہ بن نعمان سے سنا وہ اس حدیث کو بیان کرتی تھیں۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ صحیح ہے یہ ہشام کی والدہ ہیں۔ خبیب: خاء پر پیش اور دونوں باء کے درمیان یاء ہے۔

۱۳۴۰۔حضرت خالدؓ احدب

حضرت خالدؓ احدب، حارثی۔مروان بن معاویہ فزاری نے ثابت بن عمارہ سے انہوں نے خالد احدب سے جو صحابی تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے دو بھائی ہیں ایک سے تو میں اللہ و رسول کے لئے محبت رکھتا ہوں اور دوسرے سے اللہ اور اس کے رسول کے لئے بغض رکھتا ہوں اور انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۳۴۱۔ حضرت خالدؓ ازرق

حضرت خالدؓ ازرق غاضری۔ صحابی ہیں حمص میں جا کے رہتے تھے اور وہیں وفات پائی۔ ان سے ابوراشد حبرانی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے خالد ازرق غاضری نے بیان کیا کہ میں رسول اللہؐ کے حضور میں ایک اونٹنی پر کچھ مال لے کر گیا اور برابر آپ کے ساتھ چلتا رہا اس کے بعد انہوں نے ایک طویل حدیث بیان کی جس کے آخر میں یہ تھا کہ ایک شخص اپنے بال کترا کے منیٰ میں آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ آپ میرے لئے دعائے رحمت کیجئے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا صلی اللہ علی المحلقین۔ ان کا تذکرہ ان میں سے کسی نے نہیں لکھا۔

۱۳۴۲۔ حضرت خالدؓ بن اساف

حضرت خالدؓ بن اساف جہنی۔ بھائی ہیں کلیب اور خبیب کے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن سلیمان بن ابی سلمہ نے جو اسلمیوں کے غلام تھے معاذ بن عبداللہ بن خبیب جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ کے جسم پر غسل کا اثر تھا اور طبیعت بھی آپ کی خوش تھی ہم لوگوں نے خیال کیا کہ (اس وقت) اپنی ازواج مطہرات سے خلوت کر کے آئیں ہیں ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس وقت ہم آپ کو خوش دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں اللہ کا شکر ہے بعد اس کے آپ نے مالداری کا ذکر کیا اور فرمایا کہ جو شخص خدا سے ڈرتا ہو اس کو مالداری نقصان نہیں کرتی مگر خدا سے ڈرنے والے کے لئے صحت مالداری سے بہتر ہے اور طبیعت کا خوش ہونا بھی خدا کی نعمت ہے ابوحفص بن شاہین نے کہا ہے کہ میں نے عبداللہ بن سلیمان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ کلیب بن اساف غزوۂ احد میں شریک تھے اور خالد فتح مکہ میں تھے یہ حدیث ان دونوں میں سے کسی ایک سے مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور عدوی نے کہا ہے کہ خالد احد میں اور تمام مشاہد میں شریک تھے اور جنگ قادسیہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوئے اور انہوں نے کہا ہے کہ بنی حارث بن خزرج کا بیان ہے کہ یہ جسر ابی عبید میں شہید ہوئے۔

۱۳۴۳۔ حضرت خالدؓ بن اسید بن ابی العیص

حضرت خالدؓ بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی اموی۔ بھائی ہیں عتاب بن اسید کے۔ ان دونوں کی والدہ زینب بنت ابی عمرو بن امیہ بن عبد شمس ہیں فتح مکہ کے سال اسلام لائے اور مکہ میں وفات پائی یہ والد ہیں عبدالرحمٰن بن خالد کے مولفۃ القلوب میں سے تھے۔ ابن اسید نے کہا ہے کہ اسید خزاز[1] تھے۔ خالد سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ نبیؐ جب منیٰ جانے لگے تو آپ نے احرام باندھا اور محمد بن امیہ بن خالد بن عبدالرحمٰن بن عتاب ابن اسید نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے دن تشریف لائے تو خالد بن اسید کا انتقال ہو چکا تھا واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

اسید: ہمزہ پر زبر اور سین پر زیر ہے۔

---

[1] خز ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے اس کے بیچنے والے کو خزاز کہتے ہیں۔

۱۳۴۴۔ حضرت خالدؓ بن اسید بن ابی المغلس

حضرت خالدؓ بن اسید بن ابی المغلس۔ عبدان نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور انہوں نے احمد بن سیار سے اپنی سند کے ساتھ اور انہوں نے عبداللہ بن ابی الخلیج سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بشیر بن تیم وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ ان لوگوں نے مولفۃ القلوب کے ناموں میں بیان کیا ہے کہ منجملہ ان کے خالد بن اسید بن ابی المغلس بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بھی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ غلطی ہے صحیح نام ان کا خالد بن اسید بن ابی العیص بن امیہ ہے۔

۱۳۴۵۔ حضرت خالدؓ اشعر

حضرت خالدؓ اشعر خزاعی کعبی۔ ان کے بیٹے کے نام میں اختلاف ہے واقدی نے کہا ہے کہ کرز بن جابر کے ہمراہ فتح مکہ کے سال مکہ کے راستہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے اور ہم نے ان کو حبیش کے نام میں ذکر کیا ہے ام معبد کی حدیث کے راوی یہی ہیں اور ابوعمر نے حبیش بن خالد بن منقذ خزاعی کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ان کے والد خالد کو لوگ اشعر کہتے ہیں وہ اسی نام سے مشہور ہیں اور ابوعمر نے وہاں بیان کیا ہے کہ خالد کرز کے ساتھ شہید ہوئے اور کرز کے بیان میں لکھا ہے کہ کرز کے ساتھ جو شخص شہید ہوئے تھے ان کا نام حبیش بن خالد ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۳۴۶۔ حضرت خالدؓ بن ایاس

حضرت خالدؓ بن ایاس۔ ان سے ابواسحاق سبیعی نے روایت کی ہے ابن عقدہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۴۷۔ حضرت خالدؓ بن ایمن

حضرت خالدؓ بن ایمن معافری۔ انہوں نے روایت کی ہے کہ عوالی (بلندی مدینہ) کے لوگ (اپنے یہاں سے نماز پڑھ کر آتے تھے اور پھر) نبیؐ کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے حضرت نے انہیں اس بات سے منع فرمایا کہ وہ ہر نماز کو دو دو دفعہ پڑھیں۔ ابن ابی حاتم نے اسی طرح ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان سے عمرو بن شعیب نے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھ کر کہا ہے کہ یہ خالد بن ایمن صحابہ میں مشہور نہیں ہیں اور نہ سوائے ابن ابی حاتم کے اور کسی نے ان کو ذکر کیا ہے اور اس حدیث کو عمرو بن شعیب سلیمان بن یسار سے وہ حضرت ابن عمر سے وہ نبیؐ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۳۴۸۔ حضرت خالدؓ بن بکیر

حضرت خالدؓ بن بکیر بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ لیثی کنانی۔ بھائی ہیں عاقل ایاس اور عامر فرزندان بکیر کے ان کے دادا عبد یالیل نے زمانہ جاہلیت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ کے دادا نفیل بن عبدالعزی سے حلف کی دوستی کی تھی پس وہ اور ان کی اولاد بنی عدی کے حلیف تھے۔ خالد اور ان کے بھائی بدر میں شریک تھے انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جحش کے ہمراہ قریش کے قافلے کی طرف مہاجرین کی ایک جماعت کے ساتھ (جنگ) بدر سے

پہلے بھیجا تھا جن میں خالد بن بکیر بھی تھے انہیں لوگوں نے عمرو بن حضرمی کو قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی تھی۔ یسئلونک عن الشهر الحرام قتال فيه الاية (اور اے نبی یہ لوگ تم سے ماہ حرام کی بابت پوچھتے ہیں کہ کیا اس میں جنگ لڑنا جائز ہے؟) یہ خالد جنگ رجیع واقع صفر ۴ ہجری میں عاصم بن ثابت بن ابی افلح اور مرثد بن ابی مرثد غنوی کے ساتھ شہید ہوئے ان لوگوں نے قبائل ہذیل' عضل اور رقاصہ کے لوگوں سے قتال کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے خبیب بن عدی بھی ان کے ساتھ تھے وہ قید کر لئے گئے پھر مکہ میں انہیں سولی دی گئی انہیں لوگوں کے حق میں حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہے۔

الا ليتنی فيها شهدت ابن طارق وزيد اوما تغنی الامانی ومرثدا

فدافعت عن حبي خبيب وعاصم وكان شفاء لو تداركت خالدا

اے کاش میں اس موقع پر ابن عباس' زید اور مرثد کے ساتھ ہوتا اگرچہ آرزو کچھ کام نہیں آتی تو میں اپنے دوست خبیب اور عاصم کو بچاتا اور اگر میں خالد کو پالیتا تو وہ بھی بچ جاتے۔

خالد جب شہید ہوئے تو ان کی عمر ۳۴ سال کی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۴۹۔ حضرت خالدؓ بن ثابت

حضرت خالدؓ بن ثابت بن نعمان بن حارث بن عبدرزاح بن ظفر انصاری ظفری۔ بیر معونہ میں شہید ہوئے غسانی نے عدوی سے ان کا ذکر نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو عمر نے ان کے والد کا نام ذکر کیا ہے۔

۱۳۵۰۔ حضرت خالدؓ بن ابی جبل

حضرت خالدؓ بن ابی جبل جیم اور بائے موحدہ کے ساتھ اور بعض لوگ جیم اور یائے تحتانیہ کے ساتھ کہتے ہیں۔ یہ عدوانی ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے طائف میں رہتے تھے۔ ان لوگوں میں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ (آخر میں) انہوں نے کوفہ کی اقامت اختیار کر لی تھی۔ ان کی حدیث عبید اللہ بن موسیٰ نے یحییٰ بن معین سے انہوں نے مروان بن معاویہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن طائفی سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن خالد بن ابی جبل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ (وہ کہتے تھے) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ثقیف کے رہ گذر پر آپ ایک کمان کے سہارے کھڑے ہوئے تھے اور والسماء والطارق پڑھ رہے تھے یہاں تک کہ آپ نے اس کو ختم کیا میں نے اس سورت کو جاہلیت میں یاد کر لیا تھا جب میں مشرک تھا مجھ سے ثقیف کے لوگوں نے آکر پوچھا کہ میں نے اس شخص سے کیا سنا؟ میں نے ان لوگوں کو پڑھ کر سنا دیا ان کے ساتھ جو قریش کے لوگ تھے انہوں نے کہا ہم اپنے اس شخص (یعنی نبی ﷺ) کی حالت خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ کہتا ہے اگر حق ہوتا تو ہم ضرور اس کی پیروی کرتے اس حدیث کو اسحاق بن اسمعیل طالقانی سے اور ہشام بن عمار نے مروان سے اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے جبل بفتح جیم و بائے موحدہ کہا ہے اور بخاری نے اس کو اپنی تاریخ میں مسندی سے انہوں نے مروان سے نقل کیا ہے اور انہوں نے جیل بکسر جیم و یائے تحتانیہ کہا ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ابن معین اور اسحاق اور ہشام کا قول زیادہ صحیح ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس حدیث کو احمد بن یحییٰ حلوانی نے یحییٰ سے انہوں نے مروان سے انہوں نے عبد اللہ بن

عبدالرحمٰن طائفی سے انہوں نے خالد بن عبدالرحمٰن بن ابی جبل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا مگر یہ وہم ہے پہلی ہی روایت صحیح ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۵۱۔ حضرت خالدؓ بن حزام

حضرت خالدؓ بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب، قریشی اسدی۔ حکیم بن حزام کے بھائی ہیں اور حضرت (ام المومنین) خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں قدیم الاسلام ہیں جب انہوں نے سرزمین حبش کی طرف دوبارہ ہجرت کی تو انہیں سانپ نے کاٹ لیا تھا اور راستہ ہی میں ان کا انتقال ہوگیا تھا قبل اس کے کہ حبش پہنچیں انہیں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول نازل ہوا۔ ومن یخرج من بیتہ مهاجرًا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ (اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ و رسول کی طرف ہجرت کے ارادہ سے نکلے پھر اثنائے راہ میں اس کو موت آجائے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ثابت ہوگیا) اس کو ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۵۲۔ حضرت خالدؓ بن حکیم

حضرت خالدؓ بن حکیم بن حزام بن خویلد یہ ان خالد کے بھتیجے ہیں جن کا ذکر ان سے پہلے ہوا فتح مکہ کے دن یہ اور ان کے بھائی ہشام عبداللہ اور یحییٰ اسلام لائے تھے انہیں کی وجہ سے حکیم بن حزام کی کنیت ابوخالد تھی۔ان کے والد زمانہ جاہلیت میں اور نیز زمانہ اسلام میں سرداران قریش سے تھے عمرو بن دینار نے ابونجیح سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا خالد بن حکیم بن حزام کا گذر حضرت ابوعبیدہ بن جراح پر ہوا وہ لوگوں کو جزیہ کے متعلق سزا دے رہے تھے خالد نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ قیامت میں سب سے زیادہ سخت سزا اس شخص کو ملے گی جو دنیا میں دوسروں کو سخت سزا دیتا ہو حضرت ابوعبیدہ نے کہا اچھا جاؤ اور ان کو چھوڑ دو۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۵۳۔ حضرت خالدؓ بن حواری

حضرت خالدؓ بن حواری حبشی۔اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں۔ان سے اسحاق بن حارث نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے خالد بن حواری کو دیکھا وہ حبش کے ایک شخص تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ اپنے گھر والوں سے چھن گئے جب ان کی وفات ہونے لگی تو انہوں نے وصیت کی کہ مجھے دو مرتبہ غسل دینا ایک غسل جنابت کا اور ایک غسل موت کا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۵۴۔ حضرت خالدؓ بن ابی خالد

حضرت خالدؓ بن ابی خالد۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع نے ان اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی لڑائیوں میں شریک تھے خالد بن ابی خالد کا نام بھی بتایا ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۵۵۔ حضرت خالدؓ خزاعی

حضرت خالدؓ خزاعی۔ ان سے ان کے بیٹے نافع نے روایت کی ان کے سوا اور کسی نے ان سے روایت نہیں کی انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے اپنے پروردگار سے تین باتیں مانگیں دو باتیں اس نے مجھے دے دیں اور تیسری نہیں دی الی آخر الحدیث۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے مگر یہ وہم ہے خالد بن نافع کے تذکرہ میں انشاء اللہ اس کی بحث ہوگی۔

۱۳۵۶۔ حضرت خالدؓ بن ابی دجانہ

حضرت خالدؓ بن ابی دجانہ، انصاری۔ عبید اللہ بن ابی رافع نے ان لوگوں کے نام میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کی لڑائیوں میں شریک تھے ان کا بھی ذکر لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۵۷۔ حضرت خالدؓ بن رافع

حضرت خالدؓ بن رافع۔ ان کی بابت اور نیز ان کی حدیث کی سند میں اختلاف ہے۔ نافع بن یزید نے عیاش بن عباس سے انہوں نے عبد بن مالک معافری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے جعفر بن عبداللہ بن حکم نے بیان کیا وہ خالد بن رافع سے روایت کرتے تھے کہ نبیؐ نے حضرت ابن مسعود سے فرمایا کہ بہت فکر نہ کرو جو مقدر ہو چکا ہے وہ ہوگا جو رزق تمہاری قسمت میں ہے وہ تم کو پہنچ جائے گا۔ اس حدیث کو ابن لہیعہ نے عیاش سے انہوں نے مالک بن عبد غافقی سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور دوسرے لوگوں نے عیاش بن عباس سے انہوں نے جعفر بن عبداللہ بن حکم سے انہوں نے مالک بن عبد سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ عیاش: یاء اور آخر میں شین ہے۔ اور والد کا نام عباس ہے۔ باء اور سین کے ساتھ۔

۱۳۵۸۔ حضرت خالدؓ بن رباح

حضرت خالدؓ بن رباح۔ بھائی ہیں حضرت بلال بن رباح حبشی (موذن) کے ان کی کنیت ابو رویحہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابو رویحہ حضرت بلال کے اسلامی بھائی تھے رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان میں مواخات کرادی تھی ان کے نسبی بھائی نہ تھے۔ اخیر میں یہ اور حضرت بلال مقام داری میں جو دمشق کے مضافات سے ہے رہتے تھے۔ حصین بن نمیر نے روایت کی ہے کہ حضرت بلال نے اپنے اور اپنے بھائی خالد کی منگنی کی تھی کہا کہ میں بلال ہوں اور یہ میرے بھائی ہیں۔ ہم دونوں غلام تھے ہم کو اللہ نے آزاد کر دیا اور ہم دونوں غریب تھے اللہ نے ہمیں مالدار کر دیا اور ہم دونوں گمراہ تھے اللہ نے ہمیں راہ راست کی ہدایت کی پس اگر تم (اپنی لڑکیوں کا) ہم سے نکاح کر دو تو الحمدللہ اور اگر تم ہماری درخواست نامنظور کرو تو لا الہ الا اللہ ان لوگوں نے ان کے ساتھ نکاح کر دیا لڑکی عربی النسل قبیلہ کندہ سے تھی۔ یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے کہ بلال نے ایک گھر والوں سے نکاح کی درخواست کی اور کہا میں بلال ہوں اور یہ میرے بھائی ہیں اور ام درداء نے ابو الدرداء سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب حضرت عمر جابیہ سے لوٹے تو حضرت بلال نے ان سے درخواست کی کہ ان کو شام ہی میں رہنے دیں حضرت عمر نے اس کو منظور کر لیا تھا انہوں نے کہا اور میرے بھائی ابو رویحہ کو بھی جن کے اور میرے درمیان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مواخات کرادی تھی۔

چنانچہ یہ دونوں مقام داری میں رہے پھر بلال اور ان کے بھائی قبیلہ خولان میں گئے اوران لوگوں سے بلال نے اپنے اوراپنے بھائی کے لئے نکاح کی درخواست کی ان لوگوں نے ان کے ساتھ نکاح کر دیا ہم انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا ذکر کریں گے۔
ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۵۹۔ حضرت خالدؓ بن ربعی

حضرت خالدؓ بن ربعی، تمیمی ثم النہشلی ۔ بعض لوگ ان کو خالد بن مالک بن ربعی کہتے ہیں ان سرداروں میں سے ایک یہ بھی ہیں جو قبیلہ بنی تمیم سے رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے زمانہ جاہلیت میں یہ اور قعقاع بن معبد اسد بن خذیمہ کے بھائی ربیعہ بن حذار کے پاس بھاگ گئے تھے (جب یہ حضرت کے پاس حاضر ہوئے تو) رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں نے تم دونوں کو پہچان لیا اور آپ نے چاہا کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو قبیلہ بنی تمیم پر حاکم بنائیں حضرت ابوبکر نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں شخص کو حاکم بنائیے اور حضرت عمر نے عرض کیا کہ فلاں شخص کو بنائیے پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اگر تم متفق ہو کر کوئی بات کہتے تو میں دونوں کی رائے مان لیتا مگر تم کبھی کبھی اختلاف کرتے ہو پس اللہ سبحانہ نے یہ آیت نازل فرمائی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ محمد بن منکدر نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے اور ابن زبیر نے کہا ہے کہ وہ دونوں شخص جن کا یہ قصہ ہے قعقاع بن معبد اور اقرع بن حابس تھے عنقریب قعقاع کے تذکرہ میں اس کا بیان ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔
حذار: حاء پر زیر اور ذال کے ساتھ اور ابوعمر نے اپنے مخطوطہ میں جیم اور دال کے ساتھ لکھا ہے۔

۱۳۶۰۔ حضرت خالدؓ بن زید بن جاریہ

حضرت خالدؓ بن زید بن جاریہ اور بعض لوگ ابن یزید بن جاریہ کہتے ہیں۔ یہ زید بن جاریہ انصاری کے بھتیجے ہیں۔ ابن ابی حاتم اور ہلال بن علاء نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور بخاری نے ان کو تابعین میں ذکر کیا ہے ان کی حدیث مجمع بن یحییٰ نے اپنے چچا ابراہیم سے انہوں نے خالد بن یزید بن جاریہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تین باتیں جس میں ہوں وہ بخل سے پاک ہوگا جو زکوۃ دے اور مہمان کی خاطر کرے اور مصیبت میں (لوگوں کی) مدد کرے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۶۱۔ حضرت خالدؓ بن زید بن کلیب

حضرت خالدؓ بن زید بن کلیب بن ثعلبہ بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار۔ ان کا نام تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج اکبر ہے کنیت ان کی ابوایوب انصاری خزرجی ہیں۔ ان کی والدہ ہند بنت سعید بن عمرو بن امرء القیس بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج ہیں۔ یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ بیعت عقبہ بدر احد اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ یہ ابن عقبہ ابن اسحاق اور عروہ وغیرہم کا قول ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو انہیں کے یہاں اترے اور انہیں کے یہاں قیام فرمایا یہاں تک کہ آپ کے حجرے اور آپ کی مسجد تیار ہوگئی اور آپ وہاں منتقل ہوگئے۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور مصعب بن عمیر کے درمیان مواخات کرادی تھی۔ ہمیں عبید اللہ بن علی نے اپنی سند سے یونس

بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے پانچ دن بنی عمرو بن عوف کا بیان ہے کہ پانچ دن سے زیادہ آپ ان (بنوعمرو بن عوف) کے یہاں ٹھہرے تھے اور بنوعمرو کے خیال میں اس سے بھی زیادہ ٹھہرے۔ اور بعد اس کے آپ مدینہ کی طرف چلے تو بنی سالم بن عوف آپ کے سامنے آئے اور انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ بہت سے لوگ ہیں اور صاحب قوت ہیں چلئے ہمارے یہاں اتریئے رسول اللہؐ نے فرمایا میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو وہ (خدا کی طرف سے) مامور ہے (جہاں بیٹھ جائے گی میں وہیں اتروں گا) بعد اس کے آپ کا گذر بنی بیاضہ پر ہوا وہ بھی سامنے آئے اور آپ نے ایسا ہی جواب دیا پھر بنی ساعدہ پر آپ کا گذر ہوا انہوں نے بھی اترنے کے لئے کہا آپ نے فرمایا اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو وہ (خدا کی طرف سے) مامور ہے (جہاں بیٹھ جائے گی میں وہیں اتروں گا) پھر آپ کا گذر آپ کے ماموؤں بنی عدی [1] بن نجار پر ہوا انہوں نے کہا آپ اپنے ماموؤں کے یہاں چلئے آپ نے ویسا ہی جواب دیا پھر آپ کا گذر بنی مالک بن نجار پر ہوا پھر اونٹنی مسجد کے دروازہ پر (یعنی جہاں اب مسجد اقدس ہے) بیٹھ گئی پھر اس نے ادھر ادھر دیکھا اور اٹھی پھر تھوڑی دور جا کر اسی مقام پر لوٹ آئی جہاں سے اٹھی تھی اور وہیں بیٹھ گئی بعد اس کے جیسا کہ اونٹ بیٹھنے کے وقت بولتے ہیں بولی پس رسول اللہ اترے اور ابوایوب یعنی خالد بن زید نے آپ کا اسباب اٹھایا اور اپنے گھر میں لے گئے اور رسول اللہ ﷺ نے تعمیر مسجد کا حکم دیا۔ ہمیں ابوالفرج یعنی یحیی بن محمود ثقفی نے اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوکامل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں لیث بن سعد نے خبر دی نیز احمد کہتے تھے کہ ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے ابورہم سماعی سے روایت کر کے خبر دی کہ ان سے ابوایوب نے بیان کیا کہ نبی ﷺ میرے گھر کے نیچے کے حصہ میں ٹھہرے تھے اور میں بالاخانہ پر تھا اوپر چھت پر کچھ پانی گر گیا تو میں اور ام ایوب دونوں اٹھے اور کپڑوں سے اس کو جذب کر لیا کہ ایسا نہ ہو کہ رسول اللہؐ تک یہ پانی پہنچ [2] جائے پھر میں ڈرتے ڈرتے رسول اللہؐ کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم آپ کے اوپر رہیں لہٰذا آپ بالاخانہ پر تشریف لے چلئے پس رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ آپ کا اسباب اوپر منتقل کر دیا جائے پھر (ایک روز رسول اللہؐ نے میرے پاس کچھ کھانا بھیجا تو) میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ آپ جو میرے پاس کھانا بھیجا کرتے تھے تو میں اس کو دیکھتا تھا جہاں آپ کی انگلیوں کا نشان بنا ہوتا تھا وہیں سے میں کھاتا تھا مگر اس کھانے میں جو آپ نے مجھے بھیجا جسے میں نے دیکھا آپ کی انگلیوں کا نشان میں نے نہیں پایا رسول اللہؐ نے فرمایا ان میں پیاز تھی لہٰذا فرشتوں کے خیال سے میں نے اس کا کھانا پسند نہیں کیا مگر تم لوگ کھاؤ، یہ بھی مروی ہے کہ اس کھانے میں لہسن تھا اور یہی زیادہ مشہور ہے واللہ اعلم۔

حبیب بن ابی ثابت نے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابوایوب (ایک دفعہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے تو انہوں نے ابوایوب سے کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنا گھر تمہارے لئے خالی کر دوں جس طرح تم نے رسول اللہ ﷺ کے لئے اپنا گھر خالی کر دیا تھا اور انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ وہ اس گھر سے چلے آئیں

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ اسی قبیلہ کی تھیں اس رشتہ سے یہ لوگ آپ کے ماموں تھے۔

[2] اس زمانے میں چھتیں ایسی ہوتی تھیں کہ ان سے پانی ٹپکتا تھا صرف دھوپ کے بچاؤ کے لئے بنا لیتے تھے۔

اور جتنا اسباب اس گھر میں تھا وہ بھی انہوں نے ابوایوب کو دے دیا۔ جب حضرت علی کی خلافت کا زمانہ آیا تو انہوں نے ابوایوب سے پوچھا کہ تمہیں کس چیز کی ضرورت ہے؟ ابوایوب نے کہا میرا وظیفہ مجھ کو ملتا رہے اور آٹھ غلام مجھے چاہئے کہ وہ میری زمین میں کام کریں ان کا وظیفہ چار ہزار تھا حضرت علی نے اس کو پنج گنا کر دیا اور بیس ہزار انہیں دیئے اور چالیس غلام کو دیئے ابوایوب بھی ان لوگوں میں تھے جو حضرت علی کے ہمراہ ان کی تمام لڑائیوں میں شریک رہے انہوں نے جہاد کو اپنے اوپر لازم کر لیا تھا اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے انفروا خفافا وثقالا پس میں اپنے کو یا تو خفیف دیکھتا ہوں یا ثقیل جہاد سے کبھی کسی سال پیچھے نہیں رہے صرف ایک سال جب کہ لشکر کا سردار کوئی نوجوان بنایا گیا تھا اس سال نہیں گئے مگر اس کے بعد پھر افسوس کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھے اس سے کیا مطلب تھا کہ کوئی شخص میرے اوپر سردار بنایا گیا ہے ان سے منجملہ صحابہ کے ابن عباس' ابن عمر' براء بن عازب' ابوامامہ' زید بن خالد جہنی' مقدم بن معدیکرب' انس بن مالک' جابر بن سمرہ اور عبداللہ بن یزید خطمی نے اور منجملہ تابعین کے سعید بن مسیب' عروہ' سالم بن عبداللہ' ابوسلمہ' عطاء بن یسار اور عطاء بن یزید وغیرہم نے روایت کی ہے۔ حضرت ابوایوب کی وفات ۵۰ھ میں ہوئی جب کہ یہ جہاد میں تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں ۵۱ھ میں اور بعض کہتے ہیں ۵۲ھ میں اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ یہ ایک لشکر میں تھے جس کا سردار یزید بن معاویہ تھا جب ابوایوب بیمار ہوئے تو یزید ان کی عیادت کو گیا اور ان سے پوچھا کہ آپ کی کیا خواہش ہے؟ ابوایوب نے کہا میری خواہش یہ ہے کہ جب میں مر جاؤں تو تم مجھے لے کے سوار ہونا اور دشمن کے ملک میں جہاں تک تمہیں جگہ ملے چلے جانا اور وہیں مجھے دفن کر دینا پھر لوٹ آنا پس جب ان کی وفات ہوئی تو لشکر نے ایسا ہی کیا۔ ان کو قسطنطنیہ کے قریب دفن کیا وہیں ان کی قبر ہے لوگ اس کے ذریعہ سے پانی برسنے کی دعا مانگتے ہیں۔ ہم کچھ حالات ان کے انشاء اللہ ان کی کنیت میں بھی بیان کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۶۲۔ حضرت خالدؓ بن زید

حضرت خالدؓ بن زید۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے ان کو ذکر کیا ہے یہ ابوایوب کے علاوہ ہیں۔ حسین بن زینب نے اپنے والد سے انہوں نے خالد بن زید سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ پڑھ لے اللہ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنا دیتا ہے حضرت عمر نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اب تو ہم بہت سے محل بنوالیں گے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل بڑا احسان کرنے والا اور بڑی بزرگی والا ہے یا فرمایا کہ بڑا احسان کرنے والا اور بڑی وسعت والا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۶۳۔ حضرت خالدؓ بن سطیح

حضرت خالدؓ بن سطیح غسانی۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ ان کی حدیث کی سند میں کلام ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۱۳۶۴۔ حضرت خالدؓ بن سعد

حضرت خالدؓ بن سعد۔ عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے انہوں نے اپنی سند سے ہاشم بن ہاشم سے انہوں نے عامر سے انہوں

نے خالد بن سعد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو سات کھجوریں عجوہ کے کھائے اس دن اس پر نہ کوئی زہر اثر کرے گا نہ جادو۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے یہ کہا ہے کہ کہ عبدان نے اسی طرح لکھا ہے حالانکہ یہ غلط ہے صحیح وہ ہے جو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے اس کے بعد انہوں نے ایک حدیث ذکر کیا ہے۔ وہ حدیث ہم سے عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے بیان کی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہاشم نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سعد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے ہاشم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۶۵۔ حضرت خالدؓ بن سعید بن عاص

حضرت خالدؓ بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی قرشی اموی کنیت ان کی ابوسعید ہے ان کی والدہ ام خالد بن حباب بن عبد یا لیل بن ناشب بن غیرہ ہیں۔ ثقفی ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد اسلام لائے تھے اور یہ تیسرے یا چوتھے مسلمان تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ پانچویں تھے۔ ضمرہ ابن ربیعہ نے کہا ہے کہ یہ خالد حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ اسلام لائے تھے اور ام خالد بنت خالد بن سعید بن عاص کہتی ہیں کہ میرے والد پانچویں مسلمان تھے (راوی کہتا ہے) میں نے پوچھا کہ ان سے پہلے کون لوگ اسلام لائے تھے انہوں نے کہا علی بن ابی طالب' ابوبکر' زید بن حارثہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔ ان کے اسلام کا سبب یہ ہوا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ میں دوزخ کے کنارے پر کھڑا ہوا ہوں پھر انہوں نے اس کی وسعت وغیرہ کا حال بیان کیا کہ اللہ ہی کو اس کا علم ہے ان کے باپ ان کو دوزخ میں دھکیل رہے ہیں اور انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی کمر پکڑے ہوئے ہیں ان کو آگ میں گرنے نہیں دیتے اس خواب کو دیکھ کر یہ بہت ڈرے اور انہوں نے کہا میں قسم کھاتا ہوں کہ خواب سچا ہے پھر یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان سے اس خواب کو بیان کیا حضرت ابوبکر نے ان سے کہا کہ اللہ کو تمہارے ساتھ بھلائی منظور ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تم ان کی پیروی کرو اسلام میں تم ایسی باتیں کرو گے کہ وہ تم کو دوزخ میں جانے سے بچا لیں گے اور تمہارا باپ دوزخ میں جائے گا پھر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے آپ (اس وقت مقام) اجیاد میں تھے انہوں نے کہا کہ اے محمد آپ (لوگوں کو) کس کی طرف بلاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں کہ وہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور محمد اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے اور اب جو تم ایسے پتھر کی پرستش کرتے ہو جو نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور نہ نقصان پہنچاتا ہے نہ نفع اور نہیں جانتا کہ کون اس کی پرستش کرتا ہے اور کون اس کی پرستش نہیں کرتا اس کو چھوڑ دو خالد نے (یہ سن کے) کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اسلام سے خوش ہوئے اس کے بعد خالد چھپے رہے ان کے باپ کو ان کے اسلام کا حال معلوم ہوا تو انہوں نے ان کی تلاش میں باقی بیٹوں کو بھیجا وہ مسلمان نہ تھے وہ ان کو پکڑ کر ان کے والد ابواحیحہ یعنی سعید کے پاس لے آئے سعید نے ان کو گالیاں دیں اور بہت سخت سست کہا اور ایک لاٹھی ان کے ہاتھ میں تھی اس سے ان کو مارا یہاں تک کہ اس لاٹھی کو ان کے سر پر (مارتے مارتے) توڑ دیا اور کہا کہ کیا تو محمد کی پیروی کرتا ہے؟ حالانکہ تو

دیکھتا ہے کہ تمام قوم ان کے خلاف ہے اور وہ ان کے معبودوں کی اور ان کے گزشتہ باپ دادا کی برائیاں بیان کرتے ہیں خالد نے کہا۔ہاں۔خدا کی قسم! میں نے ان کی پیروی کر لی پس اس پر ان کے باپ کو اور زیادہ غصہ آیا اور انہوں نے ان کو اور بھی مارا اور کہا کہ جہاں تیرا جی چاہے چلا جا۔خدا کی قسم! اب میں تجھے کھانے کو نہ دوں گا۔خالد نے کہا کہ اگر تم مجھے کھانے کو نہ دو گے تو میں جب تک زندہ ہوں اللہ مجھے رزق دے گا۔پس ان کے باپ نے ان کو نکال دیا اور اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم میں سے کوئی اس سے کلام نہ کرے جو شخص اس سے کلام کرے گا اس کے ساتھ بھی میں ایسا کروں گا جیسا میں نے خالد کے ساتھ کیا پس خالد رسول اللہؐ کے پاس لوٹ آئے اور آپ ہی کی خدمت میں اپنی زندگی بسر کرنے لگے اور اپنے باپ سے پوشیدہ طور پر نواحی مکہ میں رہتے تھے یہاں تک کہ مسلمانوں نے حبش کی طرف دوسری ہجرت کی تو یہ بھی ان کے ساتھ چلے گئے۔ان کے باپ مسلمانوں کے حق میں بہت سخت تھے اور مکہ میں بہت باعزت تھے وہ بیمار ہوئے تو کہا کہ اگر اللہ مجھے اس مرض سے صحت دے تو پھر مکہ میں کوئی شخص ابن ابی کبشہ [1] کے خدا کی پرستش نہ کرنے پائے گا۔خالد نے یہ سن کے کہا کہ اے اللہ! اسے صحت نہ دے چنانچہ اس مرض میں وہ گئے۔

خالد نے جب حبش کی طرف ہجرت کی تو ان کے ساتھ ان کی بیوی امیمہ بنت خالد خزاعیہ بھی تھیں وہیں ان کے بیٹے سعید بن خالد اور ان کی بیٹی ام خالد پیدا ہوئیں ان کی بیٹی کا نام امۃ تھا حبش کی طرف ان کے ساتھ ان کے بھائی عمرو بن سعید نے بھی ہجرت کی تھی یہ دونوں حضرت جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ دو کشتیوں میں سوار ہو کر نبیؐ کے حضور میں بمقام خیبر پہنچے تھے نبیؐ نے ان کے متعلق اور مسلمانوں سے گفتگو کی اور غنیمت خیبر میں ان کا حصہ بھی لگایا یہ نبیؐ کے ہمراہ قضیہ، فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک میں شریک تھے۔ انہیں رسول اللہؐ نے یمن کے صدقات وصول کرنے پر مقرر فرمایا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں مذحج اور صنعاء کے صدقات کے لئے مقرر فرمایا تھا چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اس کام پر مقرر تھے۔خالد اور ان کے دونوں بھائی عمرو اور ابان برابر اپنے ان کاموں پر رہے جو رسول اللہؐ نے ان کے متعلق کئے تھے یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو یہ لوگ اپنے کاموں سے لوٹ آئے حضرت ابوبکر نے ان سے کہا کہ تم کیوں لوٹ آئے؟ رسول اللہ ﷺ کے عمال سے زیادہ کوئی شخص مستحق نہیں ہے تم لوگ اپنے کاموں پر واپس جاؤ ان لوگوں نے کہا کہ ہم جتنے بیٹے ابواحیحہ [2] کے ہیں رسول اللہؐ کے بعد کسی کی طرف سے کام نہ کریں گے خالد یمن میں تھے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور ابان بحرین میں تھے اور عمرو تیماء، خیبر اور بعض قری عربیہ میں تھے۔خالد اور ان کے بھائی ابان نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت میں توقف کیا تھا انہوں نے بنی ہاشم سے کہا کہ آپ لوگوں کا شجرہ نسب عالی اور اس کا میوہ شیریں ہے ہم آپ کے تابع ہیں چنانچہ جب بنی ہاشم نے حضرت ابوبکر سے بیعت کر لی تو خالد اور ابان نے بھی ان سے بیعت کر لی۔حضرت ابوبکر نے خالد کو ایک لشکر کا سردار بنا کے شام کی طرف بھیجا تھا خالد واقعہ مرج الصفر میں بعہد خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ واقعہ مرج الصفر ۱۴ ہجری شروع خلافت حضرت عمر میں ہوا تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ملک شام میں واقعہ اجنادین میں حضرت ابوبکر کی وفات سے چوبیس دن پہلے

---

[1] ابن ابی کبشہ سے مراد آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔

[2] بہت سے لوگ ایسے تھے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی کام نہیں کیا۔

شہید ہوئے اصحاب سیر نے واقعہ اجنادین واقعہ (موج) الصفر اور واقعہ یرموک کی بابت اختلاف کیا ہے کہ ان میں سے کون سا پہلے تھا کون سا بعد میں؟ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ غسانی نے کہا ہے قری عربیہ اسی طرح یہ غیر منون ہے ان بستیوں کو کہا جاتا ہے جو حجاز میں ہیں۔ جیسا کہ بہت سے اہل علم نے مقید کیا ہے۔

۱۳۶۶۔ حضرت خالدؓ بن سنان بن ابی عبید

حضرت خالدؓ بن سنان بن ابی عبید بن وہب بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ احد میں شریک تھے اور جسر ابی عبید میں شہید ہوئے۔ غسانی نے یہ قول عدوی سے نقل کیا ہے۔

۱۳۶۷۔ حضرت خالدؓ بن سنان بن غیث

حضرت خالدؓ بن سنان بن غیث بن مریطہ بن مخزوم بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس عبسی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے ان کا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ عبدان نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی نہیں ہیں نہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ایک نبی ہوں گے کہ ان کی قوم ان کی بے قدری کرے گی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ عبس بن بغیض بن سنان بن غیث کی اولاد سے ہیں۔ ان کی بیٹی نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئی تھیں انہوں نے حضرت کو قل ھو اللہ احد پڑھتے سنا تو کہنے لگیں کہ میرے باپ بھی یہی کہا کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ اس بات میں کلام نہیں کہ یہ صحابی نہیں ہیں پس میں نہیں جانتا کہ ابوموسیٰ نے کیوں ان کو ذکر کیا ہے؟ اگر اس وجہ سے ذکر کیا ہے کہ ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبریں منقول ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر مسیح علیہ السلام اور دیگر نبیوں نے بھی بیان کی ہیں ان کو صحابہ میں کیوں نہ ذکر کیا؟

۱۳۶۸۔ حضرت خالدؓ بن سوید

حضرت خالدؓ بن سوید بعض لوگ ان کو خلاد کہتے ہیں اور یہی زیادہ مشہور ہے خلاد کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۳۶۹۔ حضرت خالدؓ بن سیار

حضرت خالدؓ بن سیار بن عبد عوف بن معشر بن بدر بن احیمس بن غفار وہ رسول اللہؐ کے قربانی کے جانور لے کے گئے تھے یہ کلبی کا قول ہے اور واقدی نے ان کا نام عبداللہ بن نضلہ بن عبید بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کو ایک دوسرے باب میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۷۰۔ حضرت خالدؓ بن صخر

حضرت خالدؓ بن صخر۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد کے والد ہیں۔ عاصم بن شریک بن عامر انصاری نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد بن صخر نے خبر دی اور خالد مہاجرین حبش میں سے تھے وہ اپنے والد سے وہ خالد بن عبداللہ سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ

(ایک مرتبہ) قبا کی طرف بنی عمرو بن عوف کے یہاں سوار ہو کے جا رہے تھے۔ آپ کی عادت تھی کہ آپ جنازوں میں شریک ہوتے تھے اور آپ مریضوں کی عیادت کرتے تھے اور آپ کی دعوت کی جاتی تھی تو آپ اس کو قبول کر لیتے تھے (المختصر) آپ نے (اثنائے راہ میں) کچھ مال جمع کئے ہوئے دیکھے کہ اس سے پہلے آپ نے ان کو نہ دیکھا تھا آپ نے فرمایا کہ تم لوگ جب اپنی عید یعنی نماز جمعہ کے لیے آنا تو کچھ دیر ٹھہر جانا میں تم سے کچھ باتیں کروں گا چنانچہ جب رسول اللہؐ نماز جمعہ پڑھ چکے تو آپ نے اسی جگہ پر کھڑے کھڑے دو رکعت نماز اور پڑھی یہ دو رکعتیں نہ پہلے کبھی آپ کو کسی نے پڑھتے دیکھی تھیں اور نہ اس کے بعد دیکھیں تمام انصار نواحی مسجد میں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ انہوں نے منبر کو گھیر لیا پھر رسول اللہؐ نے خطبہ پڑھا اللہ کی حمد وثناء بیان کی بعد اس کے فرمایا کہ اے گروہ انصار! پہلے تم بڑے جفاکش تھے اور یتیموں کی کفالت کیا کرتے تھے اور اچھے کام کرتے تھے یہاں تک کہ اب جو اللہ نے تمہیں اسلام عنایت فرمایا تو تم مال جمع کرتے ہو یاد رکھو ابن آدم جو کھاتا ہے اس میں بھی ثواب ہے اور پرندے جو کھاتے ہیں اس میں بھی ثواب ہے خالد کہتے تھے پھر تمام صحابہ لوٹ گئے اور ان میں سے ہر شخص نے اپنی اپنی دیوار میں ایک یا دو سوراخ کر لئے عبدان نے کہا ہے کہ میں نے خالد بن صخر کا ذکر صرف اسی حدیث میں دیکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ میں نے مہاجرین حبش میں حارث بن خالد بن صخر کا ذکر دیکھا ہے پس یہ خالد اگر حارث کے والد ہیں تو یہ بیٹے ہیں عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ کے ان کے ساتھ ان کی بی بی رائطہ بنت حارث تیمیہ بھی تھیں حبش میں ان کے بچے موسیٰ' عائشہ اور زینب پیدا ہوئے تھے۔ محمد بن اسحاق نے ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ابوموسیٰ کا کلام ہے انہوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ میں نے مہاجرین حبش میں حارث بن خالد بن صخر کا ذکر دیکھا ہے پس اگر یہ خالد حارث کے والد ہوں گے تو بیٹے ہیں عامر کے۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے اس میں شک کیوں کیا؟ پہلے تو وہ لکھ چکے ہیں کہ یہ والد ہیں محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد بن صخر تیمی کے پس اسکے باوجود اب شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں بے شک یہ بیٹے ہیں صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم کے ہاں صحابی نہیں ہیں صحابی ان کے والد حارث ہیں۔ ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔

۱۳۷۱۔ حضرت خالدؓ بن طفیل

حضرت خالدؓ بن طفیل بن مدرک غفاری۔ ابن منیع نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے اور اس میں اعتراض ہے سفیان بن حمزہ نے کثیر بن زید سے انہوں نے خالد بن طفیل بن مدرک غفاری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کے دادا مدرک کو اپنی صاحبزادی کے لانے کے لئے مکہ بھیجا تھا یہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ جب سجدہ کرتے تھے یا رکوع کرتے تھے یہ دعا پڑھتے تھے **اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک و اعوذ بعفوک من عقوبتک و اعوذ بک منک لا ابلغ ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک** (اے اللہ میں تیری ناخوشی سے تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں تیرے عذاب سے تیری بخشش کی پناہ مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری تعریف ویسی نہیں کر سکتا جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی ہے) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۷۲۔ حضرت خالدؓ بن عاص

حضرت خالدؓ بن عاص بن ہشام بن مغیرہ مخزومی۔ یہ بھتیجے ہیں حارث اور ابو جہل فرزندان ہشام کے ان کے باپ عاص بدر میں بحالت کفر مقتول ہوئے۔ ان کو حضرت عمر بن خطابؓ نے مکہ میں حاکم مقرر فرمایا تھا جب نافع بن عبدالحارث خزاعی کو وہاں سے معزول فرمایا تھا۔ حضرت عثمان بن عفانؓ نے بھی ان کو مکہ کا حاکم قائم رکھا۔ ان سے ان کے بیٹے عکرمہ بن خالد نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کی فروخت کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا خدا یہود پر لعنت کرے ان پر چربی حرام کردی گئی تھی انہوں نے چربی بیچ کر اس کی قیمت کھانا شروع کی۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ خالد نے نبیؐ سے کچھ نہیں سنا اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ خالد بن عاص بن ہشام بن مغیرہ مخزومی۔ طبرانی نے ان کا ذکر لکھا ہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب کوشیذی نے اور محمد بن ابوالقاسم طبرانی نے اور ابو شروان بن شیر زاذ دیلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ریذہ نے وہ کہتے تھے ہمیں طبرانی نے وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ حضرمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شیبان بن فروخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے عکرمہ بن خالد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب کسی مقام میں طاعون آ جائے اور تم وہاں ہو تو تم وہاں سے بھاگ کر نہ نکلو اور جب کسی مقام میں طاعون آ جائے اور تم وہاں نہ ہو تو وہاں نہ جاؤ۔ طبرانی نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے اور یہ وہم ہے کیونکہ عکرمہ کے دادا جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے عاص ہیں اور خالد عکرمہ کے والد ہیں نہ کہ دادا۔ عکرمہ کے دادا کی بابت لوگوں کا اختلاف ہے ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ عکرمہ بیٹے ہیں خالد بن سعید بن عاص کے اور نیز ابن ابی حاتم نے (ایک دوسرے تذکرہ میں) لکھا ہے کہ عکرمہ بیٹے ہیں خالد بن سلمہ مخزومی کے ان دونوں کے درمیان میں انہوں نے فرق کیا ہے اور ابو نصر کلاباذی نے بھی طبرانی کی طرح عکرمہ کو خالد بن عاص کا بیٹا کہا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ خالد بیٹے ہیں سلمہ بن ہشام بن عاص بن ہشام بن مغیرہ کے گویا کہ انہوں نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے واللہ اعلم اور ابو موسیٰ نے اپنی سند کے ساتھ حیان بن ہلال سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے عکرمہ بن خالد سے انہوں نے اپنے والد یا چچا سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے غزوۂ تبوک میں فرمایا کہ جب کسی مقام میں طاعون آ جائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے باہر نہ نکلو۔ ان کا تذکرہ ابو عمرؒ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۷۳۔ حضرت خالدؓ بن عبادہ

حضرت خالدؓ بن عبادہ غفاری یہ وہی ہیں جنہیں نبیؐ نے حدیبیہ کے دن کنویں میں اتارا تھا پھر آپ نے کنویں میں کلی ڈال دی جس سے پانی بڑھ گیا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور رسول اللہؐ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا تھا اس تیر کو انہوں نے کنویں میں گاڑ دیا تھا اس کنویں میں پانی نہ تھا پس پانی جوش کرنے لگا اور بہت زیادہ ہوا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کوئی ہے جو کنویں میں اترے؟ تو خالد بن عبادہ غفاری اس میں اترے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس کنویں میں ناجیہ بن جندب اسلمی اترے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں براء بن عازب اترے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۳۷۴۔ حضرت خالدؓ بن عبداللہ

حضرت خالدؓ بن عبداللہ بن حرملہ مدلجی۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے اور ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ ان کی حدیث تحیل بن محمد اسلمی نے اپنے والد سے انہوں نے خالد بن عبداللہ بن حرملہ مدلجی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام) عسفان میں قیام فرمایا ایک شخص نے کہا کہ کیا آپ کو بنی مدلج کی قیدی عورتوں اور اونٹوں کی کچھ ضرورت ہے؟ قوم میں ایک شخص بنی مدلج کا تھا اس کے چہرے سے اس بات کی ناگواری کے آثار معلوم ہوئے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اپنی قوم کو بچائے بشرطیکہ کوئی گناہ کی بات نہ ہونے پائے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۷۵۔ حضرت خالدؓ بن عبدالعزیٰ

حضرت خالدؓ بن عبدالعزیٰ بن سلامہ خزاعی، کنیت ان کی ابوخناش ہے۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے صحابی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے مسعود بن خالد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ ان کے یہاں اترے تھے تو انہوں نے ایک بکری ذبح کی (اور اس کا گوشت پکایا) خالد کے اہل وعیال بہت تھے نبیؐ نے اور آپ کے بعض اصحاب نے اس بکری کا گوشت کھایا اور بچا ہوا خالد کو دے دیا خالدؓ کے عیال واطفال نے اس کو کھایا اور پھر بھی بچا رہا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۷۶۔ حضرت خالدؓ بن عبیداللہ

حضرت خالدؓ بن عبیداللہ بن حجاج سلمی۔ بعض لوگ ان کو ابن عبداللہ کہتے ہیں مگر پہلا قول ہی زیادہ مشہور ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ خزاعی ہیں۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ان سے ان کے بیٹے حارث نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ نے تمہیں مرتے وقت تہائی مال پر اختیار دیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ حنین کے قیدیوں کو لے کے آئے تھے اور (مقام) جعرانہ میں ان کو تقسیم کیا تھا اور کہا ہے کہ ان کی حدیث کی سند میں ضعف ہے کیونکہ راوی اس کے مجہول ہیں۔

۱۳۷۷۔ حضرت خالدؓ بن عدی

حضرت خالدؓ بن عدی۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے قبیلہ اشعر میں اترا کرتے تھے۔ ان کی حدیث حارث بن ابی اسامہ نے اور ابن مدینی نے اور احمد بن حنبل نے اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے اور عباس عنبری وغیرہم نے روایت کی ہے یہ لوگ ابوعبدالرحمٰن مقری سے وہ سعید بن ابی ایوب سے وہ ابی الاسود سے وہ بکر بن عبداللہ سے وہ بسر بن سعید سے وہ خالد سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں ابوالفضل یعنی منصور بن ابی الحسن طبری مدینی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن مثنی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابوالاسود نے بکیر بن عبداللہ سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے خالد بن عدی جہنی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس کسی کے پاس اس کے بھائی کے یہاں سے کوئی چیز بغیر سوال اور بغیر طمع کے آئے تو وہ اس کو قبول کر لے

کیونکہ وہ ایک چیز ہے جو خدا نے اس کی طرف بھیجی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

بسر: باء پر پیش اور سین کے ساتھ ہے۔

۱۳۷۸۔حضرت خالدؓ بن عرفطہ

حضرت خالدؓ بن عرفطہ بن ابرہہ بن سنان لیثی ان کو بکری بھی کہتے ہیں یعنی قبیلہ بنی لیث بن بکر بن عبد مناہ سے اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ قبیلہ قضاعہ کی شاخ بنی عذرہ سے ہیں جس شخص کا یہ قول ہے وہ ان کو خالد بن عرفطہ ابن صعیر کہتا ہے یہ ثعلبہ بن صعیر عذری کے بھتیجے ہیں بنی حزاز بن کاہل بن عذرہ سے ہیں بنی زہرہ کے حلیف ہیں اور ان میں سے بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ خالد بیٹے ہیں عرفطہ بن ابرہہ بن سنان بن صیفی بن ہائلہ بن عبداللہ بن غیلان بن اسلم بن حزاز بن کاہل بن عذرہ کے پس یہ عذری بھی ہیں اور حزازی بھی ہیں یہ ابوعمر کا کلام تھا اس میں سہو ہے جس کو ہم اخیر میں بیان کریں گے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب ہی نہیں بیان کیا ابونعیم نے کہا ہے کہ خالد بن عرفطہ عذری ہے اور عذرہ قبیلہ قضاعہ کی شاخ ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ خالد بن عرفطہ خزاعی بنی زہرہ کے حلیف۔اور یہ بھی غلط ہے۔ان کو حضرت سعد بن ابی وقاص نے کوفہ میں اپنا جانشین بنایا تھا یہ وہیں رہتے تھے اور ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے جب ۴۱ میں حضرت معاویہ کوفہ گئے تو عبداللہ ابن ابی الحوساء نے مقام نخیلہ میں ان سے مقابلہ کیا تو حضرت معاویہ نے خالد بن عرفطہ عذری کو جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اہل کوفہ کی ایک جماعت کے ساتھ بھیجا انہوں نے جمادی الاولی میں ابن ابی الحوساء کو قتل کیا بعض لوگ ان کو ابن ابی الحمساء کہتے ہیں۔ان سے ابوعثمان نہدی' عبداللہ بن یسار اور ان کے غلام مسلم نے روایت کی ہے ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن فقیہ نے اپنی سند سے ابویعلی موصلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زکریا بن ابی زائدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن سلمہ نے خبر دی کہ مسلم غلام خالد بن عرفطہ نے ان سے بیان کیا وہ خالد بن عرفطہ سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص عمداً میرے اوپر جھوٹ جوڑے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کرے اور اس حدیث کو عفان بن حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے خالد بن عرفطہ سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ اے خالد! عنقریب کچھ نئی باتیں اور اختلافات پیدا ہوں گے جب ایسا ہو تو اگر تم سے ہو سکے کہ تم مقتول قاتل نہ بنو تو ایسا کرنا ان کی وفات کوفہ میں ۶۰ھ میں اور بعض کا قول ہے کہ انکی وفات ۶۱ھ میں ہوئی جس سال حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ان کے پہلے نسب میں ابوعمر کا یہ کہنا کہ عرفطہ بن ابرہہ بن سنان لیثی یہ بعینہ وہی نسب ہے جو انہوں نے عذرہ کی طرف منسوب کیا ہے یہ اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ عذرہ کی طرف منسوب ہیں جیسا کہ ابوعمر نے دوسرے مقام پر لکھا ہے سنان بن صیفی بن ہائلہ حزاز بن کاہل تک۔باقی رہا یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ یہ بھتیجے ہیں ثعلبہ بن صعیر کے وہ بھی باوجودیکہ عذری ہیں بہت کم مشہور ہیں مشہور نسب ان کا صیفی بن ہائلہ تک ہے وہ اور ثعلبہ حزاز میں جا کے مل جاتے ہیں اور ابن مندہ نے جو کہا ہے کہ یہ خزاعی ہے بالکل غلط ہے۔واللہ اعلم۔

حزاز: حاء پر زبر۔زاء پر شد اور الف کے بعد دوسری زاء ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۱۳۷۹۔ حضرت خالدؓ

حضرت خالدؓ۔ عرفطہ کے بھائی ہیں اور اوس بن ثابت کے چچا کے بیٹے ہیں۔ ان کا نسب اوس بن ثابت برادر حسان بن ثابت کے نام میں گذر چکا ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن فضل بن احمد اور معبد بن عبدالواحد بن محمود نے خبر دی دونوں کہتے تھے کہ ہمیں ابوطاہر بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالشیخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابویحییٰ رازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سہل بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن اجلح کندی نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے زمانہ جاہلیت میں لوگ بیٹیوں کو اور چھوٹے بچوں کو میراث نہ دیتے تھے تاوقتیکہ وہ بالغ نہ ہو جائیں پس ایک شخص کا انصار میں سے انتقال ہوا جن کا نام اوس بن ثابت تھا اور انہوں نے دو بیٹیاں چھوڑیں اور ایک چھوٹا لڑکا چھوڑا پس ان کے چچا کے دونوں بیٹے آئے وہی دونوں ان کے عصبہ تھے ان دونوں نے ان کی میراث لے لی ان کی بیوی نے ان دونوں سے کہا کہ اوس کی دونوں لڑکیوں سے تم نکاح کر لو وہ لڑکیاں کچھ بدصورت تھیں لہٰذا ان دونوں نے نکاح سے انکار کر دیا پس ان کی بیوی رسول اللہؐ کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ اوس کی وفات ہو گئی اور انہوں نے ایک چھوٹا لڑکا اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں ان کے چچا کے دونوں بیٹے خالد اور عرفطہ آئے اور ان کی میراث لے گئے میں نے ان دونوں سے کہا کہ تم اوس کی لڑکیوں سے نکاح کر لو مگر انہوں نے نہ مانا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کیا کہوں؟ اللہ عزوجل کی طرف سے اس بارے میں کوئی حکم میرے پاس نہیں آیا پس اللہ عزوجل نے نبیؐ پر یہ آیت نازل فرمائی للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنساء (مردوں کے لئے بھی حصہ ہے اس چیز میں جو والدین اور اعزہ چھوڑیں اور عورتوں کا بھی) پھر رسول اللہؐ نے خالد اور عرفطہ کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ میراث میں سے کسی چیز کو نہ ہٹاؤ کیونکہ اللہ عزوجل نے میرے اوپر وحی نازل فرمائی ہے اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ عورتوں اور مردوں دونوں کا حصہ ہے پھر اس کے بعد نبیؐ پر یہ آیت نازل ہوئی یستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیھن (اے نبی تم سے عورتوں کی بابت پوچھتے ہیں کہو اللہ تمہیں ان کی بابت فتویٰ دیتا ہے) پھر حضرت نے ان دونوں کو بلوایا اور فرمایا کہ میراث میں سے کسی چیز کو نہ ہٹانا بعد اس کے نبیؐ پر یہ آیت نازل ہوئی یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین --- الی قولہ --- واللہ علیم حکیم (اللہ تمہیں وصیت کرتا ہے تمہاری اولاد کی بابت کہ مرد کیلئے عورت سے دوگنا حصہ ہے) پس رسول اللہؐ نے میراث منگوائی اور ان کی بیوی کو آٹھواں حصہ دیا اور باقی کو للذکر مثل حظ الانثیین کے قاعدے سے تقسیم کر دیا جب یہ خبر اہل عرب کو پہنچی تو آپ نے پوچھا تمہیں کیا خبر پہنچی؟ تو عیینہ بن حصن چند اہل عرب کے ہمراہ آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ کیسی خبر ہمیں آپ کی طرف سے پہنچی ہے؟ آپ نے پوچھا کیا خبر پہنچی ہے؟ انہوں نے کہا ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ نے چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی وارث بنایا ہے جو گھوڑے پر چڑھ نہیں سکتے اور نہ مال غنیمت لوٹ سکتے ہیں اور آپ نے لڑکیوں کو بھی وارث بنایا ہے جو غیروں کے گھر میں مال لے جائیں گی حضرت نے ان کو قرآن پڑھ کر سنا دیا اور انہیں وہی حکم دیا جو اللہ عزوجل نے بھیجا تھا اور ایک دوسری روایت میں مذکور ہے کہ وہ دونوں وارث قتادہ اور عرفطہ تھے اور اس عورت کا نام ام کجہ تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ اوس بن ثابت کے نام میں گذر چکا ہے کہ وہ احد میں شہید ہو گئے تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ وہ حضرت عثمان کی

خلافت تک زندہ رہے اور اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ ان کی وفات نبیؐ کی زندگی میں فتح مکہ کے بعد ہوئی کیونکہ عیینہ بن حصن نبیؐ کے ہمراہ آپ کسی غزوہ میں نہ تھے سوائے فتح مکہ کے وہ اس وقت تک مشرک تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور مؤلفۃ القلوب میں سے تھے اور یہ واقعہ احد کے بعد کا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ کی خلافت کے بہت دنوں بعد ہوئی اور تمام لوگوں نے اوس بن ثابت کے نام میں بھی ذکر کیا ہے کہ وہ حضرت حسان بن ثابت کے بھائی تھے پس خواہ اوس کی وفات نبیؐ کی حیات میں ہوئی ہو یا حضرت عثمان کی خلافت میں بہرحال یہ کیونکر کہا جاتا ہے کہ ان کے چچا کے بیٹے ان کے وارث ہوئے حالانکہ ان کے بھائی حسان خود زندہ تھے پس وہ خود وارث ہوں گے نہ ان کے چچا کے بیٹے (کیونکہ بھائی کے ہوتے چچا کے بیٹوں کو میراث نہیں پہنچتی) پس چاہئے کہ یہ اوس حسان کے بھائی نہ ہو تا کہ یہ قصہ درست ہو جائے مگر ان لوگوں نے اور کسی اوس کا ذکر نہیں کیا واللہ اعلم۔

۱۳۸۰۔ حضرت خالدؓ بن عقبہ بن ابی معیط

حضرت خالدؓ بن عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ ابو معیط کا نام ابان ہے اور ابو عمرو کا نام ذکوان ہے یہ خالد بھائی ہیں ولید بن عقبہ کے فتح مکہ کے نومسلموں میں سے ہیں (مقام) رقہ میں جا کے رہے تھے وہاں انکی اولاد تھی ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے نبی کو دیکھا تھا اور یہ صحیح ہے کیونکہ ان کے والد عقبہ جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے پس فتح مکہ کے دن ان خالد کو شرف صحبت حاصل ہوا اور جب حضرت عثمان محاصرہ میں تھے تو ان سے کارنمایاں ظاہر ہوئے ازہر بن سیحان نے انہیں کے حق میں یہ شعر کہا ہے۔

یلوموننی ان جلت فی الدار حاسرا وقد فر منہا خالد و ھو دارع

لوگ مجھے ملامت کرتے ہیں کہ میں گھر میں ننگے سر کیوں دوڑا؟ حالانکہ خالد وہاں سے بھاگ گئے جو زیادہ دلیر تھے۔

مقام قرطبہ میں قبیلہ معیط کے جو لوگ ہیں وہ انہیں خالد کی طرف منسوب ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۸۱۔ حضرت خالدؓ بن عقبہ

حضرت خالدؓ بن عقبہ۔ نبیؐ کے حضور میں آئے تھے عرض کیا تھا کہ مجھے قرآن سنایئے چنانچہ آپ نے یہ آیت پڑھی ان اللہ یامر بالعدل والاحسان الایہ انہوں نے عرض کیا کہ اس کو پھر پڑھیے حضرت نے پھر پڑھا تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! اس میں شیرینی ہے اور اس پر ایک تازگی ہے اس کا اول سیراب کرنے والا ہے اور آخر پھل دینے والا ہے اور یہ بشر کا قول نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ خالد عقبہ بن ابی معیط کے بیٹے ہیں یا کوئی اور ہیں؟ اور انہوں نے کہا ہے کہ میرے خیال میں یہ اور ہیں۔

۱۳۸۲۔ حضرت خالدؓ بن عمرو بن عدی

حضرت خالدؓ بن عمرو بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے اور کلبی نے کہا ہے کہ وہ جنگ بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۱۳۸۳۔ حضرت خالدؓ بن عمرو بن ابی کعب

حضرت خالدؓ بن عمرو بن ابی کعب انصاری خزرجی سلمی۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی یہ محمد بن اسحاق کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور میں ان کو پہلا ہی شخص سمجھتا ہوں جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا ابو کعب ان کے دادا کی کنیت ہوگی اور نام ان کا عدی ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۳۸۴۔ حضرت خالدؓ بن عمیر

حضرت خالدؓ بن عمیر۔ بشر بن مفضل نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے خالد بن عمیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں مکہ میں قبل از ہجرت گیا نبیؐ وہیں تھے میں نے وہاں ایک پائجامہ آپ کے ہاتھ فروخت کیا آپ نے (اس کی قیمت میں چاندی) مجھے تول کر دی اور جھکتی تول دی۔ اسی حدیث کو ابوداؤد اور عبدالصمد نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے ابوصفوان بن مالک سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے۔ یہ وہم ہے صحیح وہی ہے جو ثوری وغیرہ نے سماک سے انہوں نے مخرفہ عبدی سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۸۵۔ حضرت خالدؓ بن عمیر

حضرت خالدؓ بن عمیر۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا ان سے حمید بن ہلال نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے (ابو موسیٰ نے بھی کہا ہے کہ) یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے۔ انہوں نے عتبہ بن غزوان سے روایت کی ہے کہ وہ بصرہ میں ان کے خطبہ میں شامل تھا۔

۱۳۸۶۔ حضرت خالدؓ بن عنبس

حضرت خالدؓ بن عنبس۔ ابو عبداللہ محمد بن ربیع بن سلیمان جیزی نے ان صحابہ میں ان کو ذکر کیا ہے جو مصر میں جا کے رہے تھے۔

۱۳۸۷۔ حضرت خالدؓ بن غلاب

حضرت خالدؓ بن غلاب۔ صحابی ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اصفہان کے حاکم رہے پھر وہاں سے چلے آئے اور بصرہ میں رہنے لگے۔ ان کی حدیث ان کی اولاد نے روایت کی ہے۔ خالد بن عمرو نے اپنے والد عمرو بن معاویہ سے انہوں نے اپنے والد معاویہ بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد عمرو بن خالد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو میرے والد ان کی مدد کے لئے چلے وہ اصفہان کے حاکم تھے مگر جب وہ اصفہان سے نکلے تو ان کو حضرت عثمان کی شہادت کی خبر ملی تو وہ اپنے گھر جو طائف میں تھا لوٹ گئے اور میں اپنے والد کے اسباب کے ساتھ آیا اس وقت واقعہ جمل درپیش تھا میں نے کچھ لوگوں کو اہل کوفہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ امیر المومنین ہم میں ان کی عورتوں کو تقسیم کریں گے پس میں احنف بن قیس کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ اے چچا! میں نے ایسا ایسا سنا ہے انہوں نے کہا تم مجھے امیر المومنین کے پاس لے چلو چنانچہ ہم لوگ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے احنف نے کہا کہ میرے بھتیجے نے مجھے ایسا ایسا کہا ہے حضرت علی نے فرمایا اے احنف! اس بات سے خدا کی پناہ پھر انہوں نے پوچھا کہ یہ کون ہے احنف نے کہا عمرو بن خالد حضرت علی نے فرمایا

(عمرو بن خالد) بن غلاب؟ احنف نے کہاہاں حضرت علی نے فرمایا میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ میں نے اس کے باپ کو رسول اللہؐ کے سامنے دیکھا ہے حضرت فتنوں کا ذکر فرما رہے تھے تو ان کے باپ نے کہا کہ یارسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے فتنوں سے بچائے حضرت نے فرمایا اے اللہ! اسے ظاہر اور پوشیدہ (غرض تمام) فتنوں سے بچالے۔ یہ حدیث غریب ہے اس کی روایت صرف ان کی اولاد نے کی ہے۔ غلاب ایک عورت کا نام تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے تو اس صورت میں یہ تخفیف اور مبنی علی الکسر ہوگا جیسے قطام اور حذام۔ واللہ اعلم۔

۱۳۸۸۔ حضرت خالدؓ بن فضاء

حضرت خالدؓ بن فضاء۔ علی بن سعید عسکری نے ان کو ذکر کیا ہے۔ حماد بن زید نے ہشام بن حسان سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے خالد بن فضاء سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ سے پوچھا گیا کہ سب سے عمدہ قرآءت کس کی ہے حضرت نے فرمایا اس شخص کی جب تم اس کی قرآءت کو سنو تو تمہیں معلوم ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر رہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۸۹۔ حضرت خالدؓ بن قیس بن مالک

حضرت خالدؓ بن قیس بن مالک بن عجلان بن مالک بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج اکبر انصاری خزرجی ثم البیاضی بیعت عقبہ اور بدر میں بقول ابن اسحاق شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر، ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۹۰۔ حضرت خالدؓ بن قیس

حضرت خالدؓ بن قیس بن نعمان بن سنان۔ عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا ہے کہ خالد بن قیس بدر اور احد میں شریک تھے۔ بعض لوگ ان کا نام خلید کہتے ہیں ان کا ذکر وہیں کیا جائے گا مع ان کے نسب اور اختلاف کے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۳۹۱۔ حضرت خالدؓ بن کعب

حضرت خالدؓ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی ثم من بنی مازن بن النجار۔ بیر معونہ کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ہشام کلبی نے لکھا ہے۔

۱۳۹۲۔ حضرت خالدؓ بن لجلاج

حضرت خالدؓ بن لجلاج۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے ان سے ایک حسن (درجہ کی) حدیث مروی ہے اس کو ابن عجلان نے زرعہ سے انہوں ابراہیم سے انہوں نے خالد بن عجلان سے روایت کیا ہے ابوعمر نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو صحابہ میں نہیں سمجھتا۔

۱۳۹۳۔ حضرت خالدؓ بن مالک

حضرت خالدؓ بن مالک تمیمی نہشلی۔ یہی ہیں جنہوں نے قعقاع بن معبد تمیمی کو ربیعہ بن حذار اسدی کے مقابلہ پر آمادہ کیا تھا ان دونوں سے کہا کہ تم اپنے اپنے فضائل بیان کرو خالد نے کہا کہ میں نے دیا اس شخص کو جس نے مانگا اور کھلایا اس شخص کو جس نے کھایا اور میں نے اپنی دیگوں کو چڑھا دیا جب مچھلیاں بکثرت آ گئیں اور میں نے شواحط والے دن ایک شہسوار کے نیزہ مارا اور اس کی رانوں کو اس کے گھوڑے سمیت چھید دیا اس کے بعد کہا کہ اے قعقاع! تمہاری کیا فضیلت ہے؟ تو انہوں نے کہا (اپنے چچا) حاجب کی کمان نکالی اور کہا کہ یہ میرے چچا کی کمان ہے اس کو انہوں نے اہل عرب سے گروی رکھا تھا اور یہ دونوں جوتیاں میرے دادا کی ہیں جن کو پہن کر انہوں نے چالیس چراگاہوں کی تقسیم کی تھی اور یہ زرارہ کا جال ہے جس کے ذریعے سے انہوں نے سات بادشاہوں کے درمیان صلح کرا دی جن میں سے ہر ایک دوسرے کا دشمن تھا میرے چچا سوید بن زرارہ ایسے تھے کو جو ڈرنے والا ان کی آگ کو دیکھ لیتا وہ بے خوف ہو جاتا اور جو قیدی ان کے خیمہ کی طناب پکڑ لیتا وہ رہا ہو جاتا پس ربیعہ بن حذار نے بلند آواز سے کہا کہ جوانمردی اور بخشش اور ریاست اور بزرگی قعقاع کو ہے مگر میں نے ان کے مقابلہ پر ایسے شخص کو ان کے مقابل میں کیا ہے جس کے باپ معبد ہیں اور چچا حاجب ہیں اور دادا زرارہ ہیں۔ ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ پھر قعقاع بن معبد اور خالد بن مالک نہشلی دونوں مسلمان ہو گئے اور وفد بن کے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ یارسول اللہ! اس شخص کو امیر بنائیے اور حضرت عمرؓ نے کہا کہ دوسرے شخص کو امیر بنائیے نبیؐ نے فرمایا کہ اگر تم دونوں اختلاف نہ کرتے تو میں ان دونوں کو امیر بنا دیتا اور تم دونوں کی رائے مان لیتا یہ گفتگو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قعقاع بن معبد کے تذکرہ میں گذر چکی ہے وہاں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ دوسرے شخص اقرع بن حابس تمیمی تھے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ ابن کلبی نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے خالد بن مالک بن ربعی بن سلمی بن جندل بن نہشل بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم اور کہا ہے کہ یہ ایک بزرگ شخص تھے مگر ان کا صحابی ہونا نہیں بیان کیا اور سوائے ابواحمد عسکری کے اور کسی کو بھی میں نے نہیں دیکھا کہ اس نے ان کو صحابی کہا ہو۔ واللہ اعلم۔

۱۳۹۴۔ حضرت خالدؓ بن معبد حدلی

حضرت خالدؓ بن معبد حدلی۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے اور اس میں اعتراض ہے۔ ان کے بیٹے معبد بن خالد نے ابوسریحہ یعنی حذیفہ بن اسید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے تمہارے والد بیان کرتے تھے اور میرے والد ان دونوں میں پہلے مسلمان تھے جو ملک شام کے شہر عذراء میں جا کے ٹھہرے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۹۵۔ حضرت خالدؓ بن مغیث

حضرت خالدؓ بن مغیث۔ ابوبکر بن ابی عاصم نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبشر یعنی اسماعیل بن عبداللہ نے ابوسعید جعفی سے انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے سعید بن شیبہ سے روایت کی ہے (اس روایت میں اسی طرح ہے

حالانکہ صحیح یہ ہے کہ سعید بن ابی ہلال نے شیبہ بن نصاح مولی ام سلمہ سے) انہوں نے خالد بن مغیث صحابی سے روایت کی کہ نبیؐ نے فرمایا میں نے قزمان کو دیکھا کہ وہ دوزخ میں آگ کی ایک چادر اوڑھے ہوئے تھا قزمان ایک حبشی شخص تھا جس نے خیبر کے دن غنیمت میں خیانت کی تھی۔ اس حدیث کو ابراہیم بن یعقوب نے ابوسعید سے روایت کیا ہے نیز اس کو ابن وہب کے بھتیجے نے ابن وہب سے روایت کیا ہے ان سب لوگوں نے سند میں خالد کو صحابی کہا ہے اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ وہ نبیؐ سے مرسلا روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۹۶۔ حضرت خالدؓ بن نافع

حضرت خالدؓ بن نافع۔ کنیت ان کی ابونافع خزاعی۔ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ ان سے ان کے بیٹے نافع نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک دن رسول اللہؐ (نماز میں) بیٹھے اور بہت دیر تک بیٹھے یہاں تک کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا کہ سکوت کرو آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے چنانچہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو کسی نے آپ سے کہا کہ یارسول اللہؐ! آپ بہت دیر تک بیٹھے یہاں تک کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ نماز رغبت اور خوف کی تھی اس میں اللہ سے تین باتوں کی درخواست کی دو باتیں تو اللہ نے مجھے دے دیں اور ایک نہیں دی میں نے اللہ سے درخواست کی کہ تم لوگوں پر اس قسم کا عذاب نہ کرے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر کیا تھا اللہ نے اس کو منظور کر لیا اور میں نے اللہ سے درخواست کی کہ وہ کوئی ایسا دشمن تمہارے تمام لوگوں پر مسلط نہ کرے جو تمہاری خونریزی حلال سمجھے اللہ نے اس کو منظور کر لیا اور میں نے اللہ سے درخواست کی کہ تم میں باہم لڑائی نہ ہو اس کو اللہ نے نامنظور [1] کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے اس تذکرہ کو صرف وہیں تک روایت کیا ہے کہ ان سے ان کے بیٹے نافع نے روایت کی ہے انہوں نے خالد خزاعی کا تذکرہ بغیر نسب کے لکھا ہے حالانکہ ان کا ذکر اوپر ہو چکا ابوعمر نے ان کو دو کر دیا ہے حالانکہ وہ دونوں ایک ہی ہیں۔ ان کے بیٹے نافع ہے دونوں تذکروں میں اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے خالد خزاعی کے تذکرے میں کہا ہے جن کا نسب نہیں بیان کیا کہ میں نے اپنے پروردگار سے تین باتوں کی درخواست کی تھی اخیر حدیث تک ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی تذکرہ میں کیا ہے اور حق انہیں کے ہاتھ میں ہے اور ہم نے انہیں کے اتباع سے دونوں تذکروں کو قائم رکھا اور جو اس میں صحیح تھا اس کو بیان کر دیا۔ واللہ اعلم۔

۱۳۹۷۔ حضرت خالدؓ بن نضلہ

حضرت خالدؓ بن نضلہ۔ کنیت ان کی ابوبرزہ ہے اسلمی۔ ہیثم بن عدی نے ان کا نام یہی بتایا ہے اور واقدی نے ان کا نام عبداللہ بن نضلہ بتایا ہے اور بعض لوگ نضلہ بن عبید کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ لوگوں نے ان کا تذکرہ اور اور مقامات میں کیا ہے عنقریب انشاءاللہ تعالیٰ اور مقامات میں ان کا ذکر کیا جائے گا۔

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باہمی خونریزی سے مسلمان محفوظ نہ رہیں گے چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا۔

۱۳۹۸۔ حضرت خالدؓ بن ولید

حضرت خالدؓ بن ولید۔ انصاری۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے ان کا نسب انصار میں معلوم نہیں ہوا ابن کلبی وغیرہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے جو حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے یہ ان لوگوں میں ہیں جن پر اس جنگ میں بڑی مصیبت پڑی تھی ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو اسی قدر جانتا ہوں۔

۱۳۹۹۔ حضرت خالدؓ بن ولید

حضرت خالدؓ بن ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ کنیت ابوسلیمان ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوالولید، قریشی مخزومی۔ والدہ ان کی لبابہ صغریٰ ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں لبابہ کبریٰ مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے یہ لبابہ بیٹی تھیں حارث بن حزن ہلالیہ کی اور بہن تھیں میمونہ بنت حارث زوجہ نبیؐ کی اور بہن تھیں لبابہ کبریٰ زوجہ عباس بن عبدالمطلب عم نبی کی۔ پس یہ خالد حضرت عباس کے ان لڑکوں کے جو لبابہ سے تھے خالہ زاد بھائی ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں اشراف قریش سے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں قبہ اور اعنۃ الخیل انہیں کے متعلق تھا قبہ اس خیمہ کو کہتے تھے جس میں لشکر کا سامان جمع کر کے رکھتے تھے اور اعنۃ الخیل کا مطلب یہ ہے کہ حضرت خالد لڑائی کے وقت تمام سواروں کے آگے ہوتے تھے یہ زبیر بن بکار کا قول ہے جب حضرت خالد نے مسلمان ہو جانے کا ارادہ کیا تو رسول اللہؐ کے حضور میں وہ خود عمرو بن عاص اور عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ عبدری حاضر ہوئے جب رسول اللہؐ نے ان لوگوں کو (دور سے) دیکھا تو اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمہاری طرف پھینک دیئے۔ حضرت خالد کے اسلام اور ان کی ہجرت کے وقت میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے حدیبیہ کے بعد اور خیبر سے پہلے ہجرت کی حدیبیہ ذیقعدہ ۶ھ میں ہوا تھا اور خیبر اس کے بعد محرم ۷ھ میں ہوا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا اسلام ۵ھ میں جب رسول اللہؐ نے جنگ بنی قریظہ سے فراغت پائی مگر یہ کچھ نہیں ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا اسلام ۸ھ میں ہوا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے سواروں کے سربراہ تھے حدیبیہ ۶ھ کا واقعہ ہے یہ قول مردود ہے اس لئے کہ صحیح یہ ہے کہ حدیبیہ کے دن حضرت خالد بن ولید مشرکوں کے سواروں کے سردار تھے ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے زہری نے عروہ سے انہوں نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کعبہ کی زیارت کے لئے تشریف لے چلے نہ کہ بارادہ جنگ اور آپ کے ہمراہ ستر اونٹ قربانی کے لئے تھے پس رسول اللہؐ چلے یہاں تک کہ جب مقام عسفان میں پہنچے تو بشر بن سفیان کعبی جو کعب خزاعہ میں سے تھے آپ کو ملے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! قریش نے آپ کے آنے کی خبر سنی ہے لہٰذا وہ مقام عوذ المطافیل میں جمع ہوئے ہیں سب نے چیتے کی کھالیں پہنی ہوئی ہیں اور سب اللہ سے دعا مانگ رہے ہیں کہ مکہ میں بجبر وقہر کوئی نہ داخل ہونے پائے اور یہ خالد بن ولید ہیں جن کو قریش کے سواروں کے ہمراہ مقام کراع میں بھیجا ہے پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے خرابی! قریش کی لڑائی نے ان کو فنا کر دیا (اور پھر باز نہیں آتے) پس یہ حدیث صحیح ہے اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ خالد اس دن قریش کے سواروں کے سردار تھے۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے

ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں لیث نے ہشام بن سعد سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ کے ایک منزل میں فروکش ہوئے لوگ آپ کے سامنے سے گذر رہے تھے رسول اللہ پوچھتے تھے کہ اے ابو ہریرہ یہ کون ہے؟ میں کہہ دیتا تھا کہ فلاں شخص ہے تو فرماتے تھے کہ کیا اچھا بندہ خدا ہے! یہاں تک کہ خالد بن ولید گذرے تو آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ خالد بن ولید کہ کیا اچھا بندہ خدا ہے! خالد بن ولید جو ایک تلوار ہے خدا کی تلواروں میں سے۔ شاید یہ واقعہ غزوۂ موتہ کے بعد کا ہے کیونکہ نبیؐ نے خالد کو سیف من سیوف اللہ کا خطاب غزوۂ موتہ میں دیا تھا۔ آپ نے خطبہ پڑھا تھا اور لوگوں کو زید' جعفر اور ابن رواحہ کے قتل کی خبر دی اور فرمایا کہ پھر جھنڈے کو سیف من سیوف اللہ خالد بن ولید نے لے لیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح دی۔ حضرت خالد کہتے تھے کہ اس دن میرے ہاتھ میں سات تلواریں ٹوٹ گئیں صرف ایک یمنی تلوار میرے ہاتھ میں رہی اور جب سے اسلام لائے برابر رسول اللہ نے سواروں کی سرداری ان کے متعلق رکھی اور موقع جنگ میں یہ ہمیشہ سواروں کے آگے رہتے تھے۔ فتح مکہ میں رسول اللہ کے ساتھ تھے اور اس میں بڑے بڑے کارنامے انہوں نے کئے ان کو رسول اللہ عزی کی طرف بھیجا تھا وہ قبیلہ مضر کا ایک عبادت خانہ تھا جس کی وہ بہت تعظیم کیا کرتے تھے حضرت خالد نے اس کو گرا دیا اور یہ شعر پڑھا۔

یا عز کفرانک لا سبحانک انی رایت اللہ قداھانک

اے کفر کی عزت! تیری کچھ پاکی نہیں ہے۔ میں نے اللہ کو دیکھا ہے کہ اس نے تیری توہین کی ہے۔

حضرت خالد کسی لڑائی میں فتح مکہ سے پہلے رسول اللہ کے ہمراہ شریک نہ تھے جب رسول اللہ نے مکہ کو فتح فرمایا تو آپ نے ان کو قبیلہ بنی جذمیہ کی طرف بھیجا جو بنی عامر بن لوی کی ایک شاخ ہے انہوں نے وہاں سے ایسے لوگوں کو قتل کیا جن کا قتل جائز نہ تھا نبیؐ نے فرمایا اے اللہ! میں تیرے سامنے براءت کرتا ہوں اس فعل سے جو خالد نے کیا پھر آپ نے کچھ مال حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجا انہوں نے مقتولوں کی دیت ادا کی اور جس قدر مال ان کے لوٹے گئے اس کی قیمت دی یہاں تک کہ کتے کے پانی پینے کے برتنوں کی بھی قیمت دی پھر بھی کچھ مال بچا رہا وہ حضرت علی نے انہیں لوگوں میں تقسیم کر دیا جب رسول اللہ کو اس کی خبر ملی تو آپ نے حضرت علی کی تعریف کی۔ جب خالد بن ولید بنی جذیمہ سے لوٹ کر آئے تو عبدالرحمٰن بن عوف نے ان پر اس کا انکار کیا اور وان دونوں میں باہم کچھ گفتگو ہونے لگی خالد نے عبدالرحمٰن بن عوف کو برا کہا پس نبیؐ کو غصہ آ گیا اور آپ نے فرمایا کہ میرے اصحاب کو برا نہ کہو اگر تم میں سے کوئی شخص احد کے برابر سونا (خدا کی راہ میں) تقسیم کر دے تب بھی ان کے ایک مد یا نصف مد کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔ حنین کے دن قبیلہ بنی سلیم کے ساتھ رسول اللہ کے آگے والے حصہ لشکر میں تھے خالد زخمی ہو گئے تو رسول اللہ ان کی عیادت کو تشریف لے گئے اور ان کے زخم پر آپ نے کچھ پڑھ کر پھونک دیا وہ اچھے ہو گئے۔ ان کو رسول اللہ نے اکیدر بن عبدالملک حاکم دومۃ الجندل کے پاس بھیجا تھا چنانچہ انہوں نے اس کو قید کر لیا اور رسول اللہ کے حضور میں لے آئے حضرت نے ان سے جزیہ کے اوپر صلح کر لی اور انہیں ان کے شہر میں واپس کر دیا اور ۱۰ھ میں رسول اللہ نے ان کو بنی حارث بن کعب بن مذحج کے پاس بھیجا تھا چنانچہ ان کے ہمراہ ان میں سے کئی لوگ آئے اور وہ اسلام لائے اور پھر لوٹ

کر نجران میں اپنی قوم کے پاس چلے گئے۔ پھر رسول اللہؐ کے بعد حضرت ابوبکر نے ان کو قتال مرتدین میں سردار لشکر بنایا انہیں مرتدین میں سے مسیلمہ حنفی یمامہ میں تھا۔ ان لوگوں کی لڑائی میں حضرت خالد سے بہت کارنمایاں ظاہر ہوئے اور انہیں مرتدین میں سے مالک بن نویرہ قبیلہ تمیم کی شاخ بنی یربوع وغیرہ کے ساتھ تھا مگر لوگوں نے مالک بن نویرہ کے قتل میں اختلاف کیا ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ وہ حالت اسلام میں قتل ہو گیا حضرت خالد کو ان کی ایک گفتگو سن کر شبہ ہو گیا تھا ابوقتادہ نے ان کے اس فعل پر بہت انکار کیا اور قسم کھائی کہ میں تمہارے جھنڈ کے نیچے قتال نہ کروں گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی اس فعل پر بہت انکار کیا تھا۔ اہل فارس و روم کے قتال میں بھی حضرت خالد سے بہت کارنمایاں ظاہر ہوئے اور دمشق کو انہیں نے فتح کیا ان کی ٹوپی میں جس کو پہن کر جنگ کرتے تھے رسول اللہ کا ایک موئے مبارک تھا اسی کی برکت سے فتح طلب کیا کرتے تھے اور ہمیشہ فتح مند رہتے تھے۔

ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سریج بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ خالد ابن ولید نے بیان کیا کہ میں ایک عمرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے اپنے بال منڈوائے لوگ ان بالوں کو دوڑ دوڑ کے لینے لگے میں بھی گیا اور میں نے پیشانی کے بال لے لئے اور ایک ٹوپی میں نے بنائی اس ٹوپی کے آگے والے حصہ میں میں نے ان بالوں کو رکھ لیا جس مہم میں میں اس ٹوپی کو پہنتا ہوں وہ مہم فتح ہو جاتی ہے۔ انہوں نے نبیؐ سے احادیث روایت کی ہیں۔ اور ان سے ابن عباس، جابر بن عبداللہ، مقدام بن معدیکرب اور ابوامامہ بن سہل بن حنیف وغیرہم نے روایت کی ہے۔ اور معمر نے زہری سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے خالد بن ولید سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے ہمراہ (ام المومنین) میمونہ کے گھر میں داخل ہوئے اسی اثناء میں ایک کفتار بھنی ہوئی لائی گئی رسول اللہؐ نے چاہا کہ اس کو کھائیں لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہؐ یہ کفتار ہے پس رسول اللہؐ نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا (حضرت خالد کہتے ہیں) میں نے کہا کہ کیا یہ حرام ہے؟ حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ یہ میری قوم کی سرزمین میں نہیں پیدا ہوتی لہٰذا مجھے اس سے کراہت آتی ہے حضرت خالد کہتے تھے کہ پھر میں نے اسے کھینچ لیا اور کھانے لگا اور رسول اللہؐ دیکھتے جاتے تھے۔ جب حضرت خالد کی وفات ہونے لگی تو کہنے لگے کہ میں نے سولڑائیاں یا اس کے قریب لڑیں اور میرے بدن میں ایک بالشت بھر بھی جگہ نہیں ہے جس میں تلوار یا نیزہ یا تیر کا زخم نہ ہو مگر اب میں اپنے بستر پر اس طرح مرتا ہوں جس طرح گورخر مرتا ہے پس خدا کرے نامردوں میں آنکھ نہ سوئے اور میرے نزدیک کوئی عمل لا الہ الا اللہ سے زیادہ قابل امید نہیں ہے میں اسی کو اپنی ڈھال بناتا ہوں۔ مقام حمص میں جو متعلقات شام سے ہے وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں نہیں بلکہ ۲۱ میں بعہد خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ میں وفات پائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انہوں نے وصیت کی تھی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی کہ بنی مغیرہ کی عورتیں خالد پر رونے کے لئے ایک گھر میں جمع ہوئی ہیں تو حضرت عمر نے فرمایا کہ کچھ حرج نہیں کہ وہ ابوسلیمان کے لئے روئیں بشرطیکہ بلند آواز اور بین نہ ہو۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ بنی مغیرہ کی کوئی عورت نہیں بچی جس نے خالد کی قبر پر اپنے سر کے بال نہ

منڈوائے ہوں۔ جب حضرت خالد کی وفات ہونے لگی تو انہوں نے اپنا گھوڑا اور اپنے ہتھیار خدا کی راہ میں وقف کر دیئے۔ زبیر بن بکار کا بیان ہے کہ خالد کی اولاد کوئی باقی نہ تھی مدینہ میں ان کے مکانات وغیرہ جس قدر تھے وہ سب ایوب بن سلمہ نے میراث میں لئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سریح بن یونس: سین اور جیم کے ساتھ والعوذ امطافیل: ان سے مراد عورتیں اور بچے ہیں۔ عوذ اصل میں عائذ کی جمع ہے کئی جننے والی اونٹی مطافیل مطفل کی جمع ہے بچہ والی اونٹنی اس کا قول نقع ولقلقہ:

نقع: آواز بلند کرنا بعض لوگ کہتے ہیں گریبان پھاڑنا۔ لقلقہ: حرکت واضطراب والی آواز۔ لقلق: زبان

۱۴۰۰۔ حضرت خالدؓ ابوہاشم

حضرت خالدؓ۔ کنیت ان کی ابوہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی عبشمی۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے ماموں ہیں۔ عبدان نے ان کا نام یہی بتایا ہے اور کہا ہے کہ اکابر اصحاب رسول اللہؐ سے تھے حضرت ان کو اپنے تمام اصحاب سے پہلے اپنے پاس آنے کی اجازت دیا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ کہتے تھے کہ صلوۃ [1] وسطیٰ کے بارے میں ہم نے اور ایک نیک بندے ابوہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس نے اختلاف کیا اور انہوں نے کہا کہ میں تمہیں اس کی تحقیق کئے دیتا ہوں چنانچہ وہ رسول اللہؐ کے حضور میں گئے اور وہ آپ کی خدمت میں بہت دلیر تھے پس وہ اجازت لے کر اندر گئے پھر باہر نکلے اور ہم لوگوں کو خبر دی کہ وہ عصر کی نماز ہے۔ ان کو رسول اللہؐ نے ایک سریہ کے ہمراہ بھیجا تھا حضرت نے ان کی مونچھوں [2] پر ہاتھ پھیرا تھا اور فرمایا تھا کہ اس کو نہ کترانا یہاں تک کہ مجھ سے ملو مگر قبل اس کے یہ واپس آئیں رسول اللہ کی وفات ہوگئی پس یہ کہا کرتے تھے کہ میں اپنی مونچھیں نہ کتراؤں گا یہاں تک کہ حضرت سے ملوں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کے نام میں اختلاف ہے لوگوں نے ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں لکھا ہے ہم بھی انشاءاللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ وہاں کریں گے۔

۱۴۰۱۔ حضرت خالدؓ بن ہشام

حضرت خالدؓ بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ابوجہل بن ہشام کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انہوں نے نسب نہیں بیان کیا بلکہ صرف اسی قدر کہا ہے کہ خالد بن ہشام بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے اور انہوں نے ان کو خالد بن عاص بن ہشام کے علاوہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس میں کلام ہے ابوموسیٰ نے اپنی سند سے عبداللہ بن اجلح سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بشیر بن تیم وغیرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے مؤلفۃ القلوب کے ناموں میں ذکر کیا ہے کہ منجملہ ان کے بنی مخزوم سے خالد بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھے پھر انہوں نے ابوجہل اور خالد وغیرہما کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ خالد بدر کے دن بحالت کفر قید کر لئے گئے اور یہ نہیں بیان کیا کہ وہ مسلمان ہوگئے تھے۔ واللہ اعلم۔

---

[1] یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى نمازوں کی اور خاص کر صلوۃ وسطیٰ کی حفاظت کرو اس کی تعیین میں اختلاف تھا۔

[2] مطلب حضرت کا یہ تھا کہ جب تک مہم کو فتح نہ کر لینا اور کسی بات کی طرف متوجہ نہ ہونا۔

۱۴۰۲۔ حضرت خالدؓ بن ہوذہ

حضرت خالدؓ بن ہوذہ بن ربیعہ عامری ثم القشیری یہ ابوعمر کا قول ہے یہ اوران کے بھائی حرملہ بن ہوذہ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے نبیؐ نے قبیلہ خزاعہ کوان دونوں کے اسلام کی خوشخبری لکھی تھی یہ دونوں مؤلفۃ القلوب سے تھے یہ خالد والد ہیں عداء بن خالد کے جن سے رسول اللہؐ نے ایک غلام یا ایک لونڈی مول لی تھی۔ اصمعی نے کہا ہے کہ خالد اوران کے بیٹے عداء دونوں مسلمان ہو گئے تھے اوراپنی قوم کے سردار تھے اور یہ ہوذہ (جو خالد کے والد ہیں) انف الناقہ کی اولاد سے نہیں ہیں جن کی حطیئہ نے تعریف کی ہے وہ لوگ قبیلہ تمیم سے ہیں مگران خالد کے دادا کو بھی لوگ انف الناقہ کہتے ہیں ان کے بیٹے عداء بن خالد نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اپنے والد کے ساتھ گیا تھا تو میں نے نبیؐ کو خطبہ پڑھتے دیکھا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ان کے نسب میں ایسا ہی لکھا ہے کہ عامری ثم القشیری اورابن حبیب اورابن کلبی نے ان کی مخالفت کی اورانہوں نے ان کو عمرو بن عامر کی اولاد سے لکھا ہے جو بکاء بن عامر کے بھائی تھے یہ اور قشیر دونوں کعب بن ربیعہ بن عامر صعصعہ میں جا کے مل جاتے ہیں ان کو ابن ابی عاصم نے بنی بکاء سے لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۴۰۳۔ حضرت خالدؓ بن یزید

حضرت خالدؓ بن یزید بن حارثہ۔ یہ بھائی ہیں زید بن حارثہ کے۔ہمیں یحییٰ بن محمود اصفہانی ثقفی نے کتابۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فضالہ بن یعقوب نے ابراہیم بن اسمٰعیل بن مجمع سے انہوں نے اپنے چچا خالد بن یزید بن حارثہ سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تین باتیں جس شخص میں ہوں وہ اپنے نفس کے حرص سے بچ جائے گا۔ جو شخص زکوۃ دیتا رہے اور مہمان کی مہمان نوازی کرے اور مصیبت میں (لوگوں کو) دے۔ان کو ابن ابی عاصم نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور بخاری نے ان کو تابعین میں ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اورابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۴۰۴۔ حضرت خالدؓ بن یزید مزنی

حضرت خالدؓ بن یزید مزنی۔ معاذ جہنی نے خالد بن یزید مزنی سے جو صحابی تھے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس گھر والوں کے یہاں شام کو بکریاں آتی ہیں اوران کے یہاں رہتی ہیں فرشتے ان کے لئے رات بھر اور دن بھر صبح تک دعائے مغفرت کیا کرتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۴۰۵۔ حضرت خالدؓ بن یزید بن معاویہ

حضرت خالدؓ بن یزید بن معاویہ۔ عبدان نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ لیث بن سعد بن ابی ہلال نے علی بن خالد سے روایت کی ہے کہ ابوامامہ کا گذر خالد بن یزید بن معاویہ کی طرف سے ہوا ابوامامہ نے خالد سے ایک حدیث پوچھی جو انہوں نے رسول اللہؐ سے سنی تھی کہ آپ فرماتے تھے آگاہ رہو تم سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے سوائے اس شخص کے جو اللہ عزوجل سے اس طرح بھاگے جس طرح اونٹ اپنے مالک سے بھاگتا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبدان نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ خالد نے ابوامامہ سے حدیث پوچھی تھی۔

باب الخاء والباء

۱۴۰۶۔ حضرت خبابؓ خزاعی

حضرت خبابؓ۔ کنیت ان کی ابوابراہیم ہے' خزاعی۔ یزید بن خباب نے قیس سے انہوں نے مجزأۃ بن ثور اسلمی سے انہوں نے ابراہیم بن خباب خزاعی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اے اللہ! مجھ پر پردہ ڈال' میرے خوف کو دفع کردے اور میرا قرض ادا کردے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو غسان نے قیس بن ربیع سے انہوں نے مجزأۃ بن زاہر سے روایت کیا ہے اور شاید یہی صحیح ہے۔

۱۴۰۷۔ حضرت خبابؓ بن ارت

حضرت خبابؓ بن ارت۔ ان کے نسب میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو خزاعی کہتے ہیں اور بعض لوگ تمیمی کہتے ہیں اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ یہ خباب بیٹے ہیں ارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم کے۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابومحمد اور بعض لوگ کہتے ہیں ابویحییٰ یہ عربی النسل ہیں زمانہ جاہلیت میں یہ گرفتار کر کے مکہ میں بیچ ڈالے گئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی زہرہ کے حلیف ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ عتبہ بن غزوان کے غلام تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ام انمار بنت سباع خزاعیہ کے غلام تھے اور وہ بنی زہرہ کے حلیفوں میں سے تھیں پس یہ (خباب) تمیمی النسب' خزاعی الولاء اور زہری الحلف ہیں کیونکہ ان کی سیدہ ام انمار عوف بن عبدعوف بن عبدالحارث بن زہرہ والد عبدالرحمٰن بن عوف کی حلیف تھیں۔ یہ خباب ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے اسلام کی طرف سے سب سے پہلے سبقت کی اور ان لوگوں میں ہیں جن کو خدا کی راہ میں سخت تکلیفیں دی جاتی تھیں اسلام میں یہ چھٹے شخص تھے (یعنی اس سے پہلے پانچ آدمی مشرف باسلام ہوئے تھے) مجاہد نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جن لوگوں نے اسلام کو ظاہر کیا وہ یہ ہیں رسول اللہؐ، ابوبکر، خباب صہیب، بلال، عمار اور سمیہ والدہ عمار۔ پس رسول اللہؐ کو تو اللہ نے ان کے چچا ابوطالب کے سبب سے محفوظ رکھا اور ابوبکر کو خود ان کی قوی وجاہت نے محفوظ رکھا اور باقی سب لوگوں کو لوہے کی زرہیں پہنائی گئیں اور دھوپ میں لٹائے گئے اور ان کو لوہے اور دھوپ کی گرمی سے جس قدر اللہ نے چاہا تکلیف ہوئی۔ شعبی نے کہا ہے کہ خباب نے بہت صبر کیا اور کفار کی درخواست کو منظور نہیں کیا تو ان لوگوں نے ان کی پیٹھ پر گرم گرم پتھر رکھے یہاں تک کہ ان کی پیٹھ کی ہڈیوں پر سے گوشت جاتا رہا۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جریر نے اسماعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے خباب سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم نے رسول اللہؐ سے (اپنی تکالیف کی) شکایت کی آپ کعبہ کے سایہ میں اپنی ایک چادر سے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے ہم لوگوں نے کہا کہ آپ ہمارے لئے مدد کیوں نہیں مانگتے؟ آپ اٹھ کے بیٹھ گئے اور آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے جو (دین دار) لوگ تھے (ان کی یہ حالت تھی کہ) ان میں ایک شخص کو پکڑ کے زمین کھود کر گاڑ دیتے تھے پھر آرا لا کر اس کے سر پر رکھ دیا جاتا تھا اور یہ بات اس کو اس کے دین سے پھیر نہ سکتی تھی اور کسی شخص کا گوشت لوہے کی کنگھیوں سے چھیل ڈالا جاتا تھا اور وہ

کنگھیاں اس کے ہڈی اور پٹھے تک پہنچ جاتی تھیں اور یہ بات اس کو اس کے دین سے پھیر نہ سکتی تھی اور یقیناً اللہ اس دین کو کامل کرے گا یہاں تک کہ ایک سوار صنعاء سے حضرموت تک جائے گا اور سوائے خدا کے کسی کا خوف نہ رکھے گا اور بھیڑیا بکریوں کی چرواہی کرے گا مگر تم لوگ عجلت کرتے ہو۔ ابو صالح نے کہا ہے کہ خباب لوہار تھے تلواریں بنایا کرتے تھے رسول اللہ ان سے بہت الفت رکھتے تھے اور ان کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے ان کی سیدہ کو جب اس کی خبر ملی تو وہ گرم گرم لوہا ان کے سر پر رکھنے لگی انہوں نے رسول اللہ سے اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! خباب کی مدد کر پس ان کی سیدہ ام انمار کے سر میں کوئی بیماری پیدا ہوگئی کہ وہ مثل کتوں کے بھونکتی تھی اس سے کہا گیا کہ تو داغ دلوا لے چنانچہ خباب گرم لوہا لے کے اس کے سر پر رکھ دیتے تھے۔ بدر میں اور احد میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہ کے ہمراہ شریک تھے۔ شعبی کہتے تھے کہ (ایک دن) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے ان مصائب کی کیفیت پوچھی جو انہیں مشرکین سے پہنچتی تھیں تو انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! میری پیٹھ دیکھو حضرت عمرؓ نے پیٹھ دیکھی تو کہا میں نے ایسی پیٹھ کسی کی نہیں دیکھی خباب نے کہا کہ آگ روشن کی جاتی تھی اور اس میں لٹا دیا جاتا تھا اس آگ کو میری پیٹھ کی چربی گل کرتی تھی۔ جب انہوں نے ہجرت کی تو رسول اللہ نے ان کے اور تمیم غلام خراش بن صمہ کے درمیان مؤاخات کرادی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے ان کے اور جبر بن عتیک کے درمیان میں مؤاخات کرائی تھی ان سے ان کے بیٹے عبداللہ، مسروق، قیس بن ابی حازم، شقیق، عبداللہ سخبرہ، ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل، شعبی اور حارثہ بن مضرب وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد فقیہ اور نیز کئی لوگوں نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وہب بن جریر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے نعمان بن راشد سے سنا وہ زہری سے وہ عبداللہ بن حارث سے وہ عبداللہ بن خباب بن ارت سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ رسول اللہ نے ایک مرتبہ نماز پڑھی اور اس کو بہت طول دیا لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے یہ نماز ایسی پڑھی کہ کبھی ایسی نماز نہیں پڑھی آپ نے فرمایا ہاں یہ نماز رغبت اور خوف کی ہے میں نے اللہ سے درخواست کی ہے کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے اللہ نے یہ درخواست منظور کر لی اور میں نے اللہ سے یہ درخواست کی کہ میری امت پر کوئی دشمن ان کے اغیار میں سے مسلط نہ کیا جائے اللہ نے یہ درخواست بھی منظور کر لی اور میں نے اللہ سے درخواست کی کہ میری امت باہم ایک دوسرے سے نہ لڑے یہ درخواست اللہ نے منظور نہیں فرمائی۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح اسماعیل بن فضل بن احمد ابن اخشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر یعنی محمد بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص عمر بن ابراہیم کنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخیثمہ یعنی زہیر بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر نے اعمش سے انہوں نے مالک بن حارث سے انہوں نے ابوخالد سے جو عبداللہ (بن مسعود) کے اصحاب میں سے ایک شیخ تھے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ایک دن اسی حال میں ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے خباب بن ارت آئے اور وہ چپکے بیٹھ گئے لوگوں نے ان سے کہا کہ تمہارے دوست تمہارے پاس آئے ہیں تاکہ تم ان سے باتیں کرو یا انہیں کچھ حکم دو خباب نے کہا میں انہیں کس بات کا حکم دوں؟ شاید میں انہیں کسی ایسی بات حکم دوں جو میں خود نہیں کرتا۔

قیس بن مسلم نے طارق سے روایت کی ہے کہ ایک جماعت اصحاب رسول اللہ کی خباب کی عیادت کو گئی اور ان لوگوں نے

(خباب سے) کہا کہ اے ابوعبداللہ! تم خوش ہو کیونکہ تم اپنے بھائیوں کے پاس حوض کوثر پر جاتے ہو خباب نے کہا کہ تم نے میرے ان بھائیوں کا ذکر کیا ہے جوگزر گئے ہیں اور انہوں نے اپنے اعمال کا بدلہ (دنیا میں) نہیں پایا اور ہم ان کے بعد باقی رہے یہاں تک کہ ہم نے اس قدر دنیا پائی کہ ہم خوف کرتے ہیں شاید یہ ان اعمال کا بدلہ ہے۔ حضرت خباب بہت سخت اور طویل مرض میں مبتلا رہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ادریس نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ ہم خباب (کی عیادت) کو گئے اور ان کے ساتھ داغ لگائے گئے تھے (ان کو سخت تکلیف تھی) پس انہوں نے کہا کہ موت کی دعا مانگنے سے اگر رسول اللہؐ نے ہمیں منع نہ فرمایا ہوتا تو بے شک میں موت کی دعا مانگتا۔ کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی اور وہیں وفات پائی اور یہ سب سے پہلے شخص ہیں جو سرزمین کوفہ میں صحابہ میں سے مدفون ہوئے۔ ان کی وفات ۳۷ میں ہوئی۔ زید بن وہب نے کہا ہم حضرت علی کے ساتھ آ رہے تھے جب وہ صفین سے لوٹے تھے یہاں تک کہ جب وہ کوفہ کے دروازہ پر پہنچے تو داہنی طرف ہم لوگوں کو سات قبریں ملیں حضرت علی نے پوچھا کہ یہ قبریں کیسی ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ اے امیرالمومنین! آپ کے جانے کے بعد خباب بن ارت کی وفات ہوگئی انہوں نے وصیت کی کہ کوفہ سے باہر دفن کئے جائیں وہاں لوگوں کا دستور تھا کہ اپنے مردوں کو اپنے گھروں میں دروازوں پر دفن کرتے تھے مگر جب انہوں نے حضرت خباب کو دیکھا کہ انہوں نے باہر دفن کرنے کی وصیت کی تو اور لوگوں نے بھی اپنے مردے باہر دفن کئے حضرت علی نے کہا کہ اللہ خباب پر رحم کرے وہ اپنی رغبت سے اسلام لائے تھے اور انہوں نے خوشی سے ہجرت کی تھی اور زندگی بھر جہاد کیا کئی اور جسمانی آزمائش میں مبتلا کئے گئے اور جو شخص نیک کام کرے اللہ اس کا اجر ضائع نہیں کرتا بعد اس کے حضرت علی ان کی قبر کے نزدیک گئے اور کہا **السلام علیکم یا اهل الدیار من المؤمنین والمسلمین انتم لنا سلف فارط ونحن لکم تبع عما قلیل لا حق اللهم اغفرلنا ولهم وتجاوز بعفوک عنا وعنهم طوبی لمن ذکر المعاد وعمل للحساب وقنع بالکفاف وارضی الله عزوجل۔** (تم پر سلام ہو اے رہنے والو! جو مومن اور مسلم ہو تم ہمارے لئے اگلے سامان کرنے والے ہو اور ہم تم سے عنقریب ملنا چاہتے ہیں اے اللہ! ہم کو اور ان کو بخش دے اور اپنی بخشش سے ہم سے اور ان سے درگزر کر خوشخبری ہو اس شخص کو جو آخرت کو یاد کرے اور حساب کے لئے عمل کرے اور کفاف پر قناعت کرے اور اللہ عزوجل کو راضی رکھے) ابوعمر نے کہا ہے کہ حضرت خباب کی وفات ۳۷ میں ہوئی بعد اس کے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین اور نہروان میں شریک ہو چکے تھے اور حضرت علی نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی اور جب ان کی وفات ہوئی ان کی عمر تہتر ۷۳ برس کی تھی اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کی وفات ۱۹ھ میں ہوئی اور ان کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ میں کہتا ہوں کہ صحیح یہی ہے کہ ان کی وفات ۳۷ھ میں ہوئی مگر جنگ صفین میں شریک نہیں ہوئے کیونکہ ان کا مرض بہت طویل ہوگیا اس کی وجہ سے شریک نہیں ہو سکے اور جن خباب کی وفات ۱۹ھ میں ہوئی وہ عتبہ بن مروان کے غلام تھے اور ابوعمر نے ان کا بھی تذکرہ لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ خباب بن ارت عتبہ بن غزوان کے غلام تھے حالانکہ ایسا نہیں ہے جو خباب عتبہ بن غزوان کے غلام تھے وہ اور ہیں ان کا ذکر بھی آئے گا اور ان دونوں نے شرکائے بدر میں خباب بن ارت کا ذکر کیا ہے جو بنی زہرہ کے حلیفوں میں سے تھے پھر خباب غلام عتبہ جو بدر میں شریک تھے کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ بنی نوفل بن عبد مناف سے یعنی ان کے حلف عتبہ بن غزوان اور خباب غلام عتبہ پھر ابونعیم نے مولائے عتبہ کا

یہ حال لکھا ہے کہ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی اور نہ ان کی کوئی روایت معلوم ہے یہی دلیل اس بات کی کافی ہے یہ دونوں دو جدا شخص ہیں کیونکہ خباب بن ارت نے کئی اولادیں چھوڑی تھیں جن میں سے ایک عبداللہ تھے جن کو خوارج نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قتل کیا اور انہوں نے نبیؐ سے روایت بھی کی ہے۔ پھر بنی زہرہ اور نوفل بھی دو جدا قبیلے ہیں اور ابن اسحاق وغیرہ اصحاب سیر نے لکھا ہے کہ بنی زہرہ یعنی ان کے حلیفوں میں سے خباب بن ارت غزوۂ بدر میں شریک تھے اور انہوں نے بنی نوفل میں سے خباب مولائے عتبہ بن غزوان کو بھی ذکر کیا ہے پس ظاہر ہو گیا کہ عتبہ کے مولیٰ کوئی اور ہے خباب بن ارت کے علاوہ اور بعض علماء نے کہا ہے کہ خباب بن ارت لوہار نہ تھے لوہار وہ خباب تھے جو عتبہ بن غزوان کے غلام تھے۔ واللہ اعلم۔

۱۴۰۸۔ حضرت خبابؓ ابوالسائب

حضرت خبابؓ۔ کنیت ان کی ابوالسائب ہے۔ ان سے ان کے بیٹے سائب نے روایت کی ہے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ان کی حدیث عبداللہ بن سائب بن خباب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ خشک کیا ہوا گوشت کھا رہے تھے اور تخت پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور ایک مٹی کے برتن سے پانی پیتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ خباب مولائے فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس بن عبدمناف انہوں نے زمانہ جاہلیت کو پایا تھا اور ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا وضوء (خروج ریح کی) آواز سے یا بو سے جاتا ہے (صرف شک سے نہیں جاتا) ان سے صالح بن حیوان نے روایت کی۔ اور ان کے بیٹے مقصورہ میں رہتے تھے ان میں سے سائب بن خباب ابومسلم صاحب مقصورہ تھے۔ میں نے ابوعمر کا پورا قول اسی سبب سے نقل کیا کہ کوئی گمان کرنے والا یہ گمان نہ کرے کہ یہ کوئی اور خباب ہیں ابوسائب کے علاوہ حالانکہ یہ وہی ہیں بخاری نے کہا ہے کہ سائب بن خباب ابومسلم صاحب مقصورہ جن کو فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ قرشی کا مولیٰ بھی کہتے ہیں۔

۱۴۰۹۔ حضرت خبابؓ مولائے عتبہ

حضرت خبابؓ مولائے عتبہ بن غزوان۔ غزوۂ بدر اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں یہ اور ان کے مولیٰ عتبہ رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ بنی نوفل بن عبدمناف کے حلیف تھے۔ ان کی کنیت ابویحیٰ ہے ان کی کوئی روایت نہیں ہے۔ ہمیں ابو جعفر عبیداللہ بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو قریش سے رسول اللہؐ کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک تھے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا بنی نوفل بن عبدمناف سے عتبہ بن غزوان اور جناب مولائے عتبہ بن غزوان یہ دونوں شریک تھے۔ خباب نے مدینہ میں ۱۹ھ میں بعمر پچاس سال وفات پائی اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۱۰۔ حضرت خبابؓ والدعطاء

حضرت خبابؓ والدعطاء۔ انہوں نے نبی کا زمانہ پایا تھا اور ابوبکر صدیق سے روایت کی ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم

نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ بقول بعض متاخرین یعنی ابن مندہ کے انہوں نے نبی کو دیکھا ہے حالانکہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ ان کی حدیث محمد بن عطاء بن خباب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے ایک چڑیا کو دیکھا تو کہا کہ تیرے لئے خوشی [1] ہو میں نے کہا کہ آپ ایسا کہتے ہیں حالانکہ آپ رسول اللہؐ کے دوست ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۴۱۱۔ حضرت خبابؓ بن قیظی

حضرت خبابؓ بن قیظی بن عمرو بن سہل، انصاری اشہلی۔ احد کے دن یہ اور ان کے بھائی بن قیظی شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے ان کا نام حباب حائے مہملہ کے باب میں لکھا ہے ہم اس کو ذکر کر چکے ہیں۔ اور اس پر اعتراض بھی کر چکے ہیں۔

۱۴۱۲۔ حضرت خبابؓ بن منذر

حضرت خبابؓ بن منذر بن جموح۔ ابن فلیح نے ان کو اپنے مغازی میں زہری سے نقل کر کے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے یہاں مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام حباب ہے یعنی حائے مہملہ کے ساتھ اور کہا ہے کہ ہم نے ان کا تذکرہ صرف ابن فلیح کے پاس پایا ہے۔

۱۴۱۳۔ حضرت خبیبؓ بن اساف

حضرت خبیبؓ بن اساف۔ اور بعض لوگ یساف کہتے ہیں ابن عنبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم بن حارث بن خزرج بن ثعلبہ، انصاری خزرجی۔ بدر، احد اور خندق میں شریک تھے اور مدینہ میں آ کے رہے تھے یہ دیر سے اسلام لائے تھے جب نبیؐ بدر کی طرف تشریف لے چلے تو اثنائے راہ میں یہ آپ سے ملے اور اسلام لائے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مسلم بن سعید ثقفی نے خبیب بن عبدالرحمٰن بن خبیب انصاری نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوا آپ کسی جہاد کے لئے تشریف لئے جاتے تھے میں تھا اور میرے ساتھ میری قوم کا ایک اور شخص تھا ہم لوگ اس وقت تک اسلام لائے نہ تھے ہم لوگوں نے آپ سے کہا کہ ہمیں اس بات سے شرم معلوم ہوتی ہے کہ ہماری قوم کسی لڑائی میں جائے اور ہم اس کے ہمراہ نہ جائیں (لہٰذا ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ چلیں) رسول اللہؐ نے پوچھا کہ کیا تم مسلمان ہو؟ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ ہم مشرکوں کے مقابلہ میں مشرکوں سے مدد نہیں لیتے خبیب کہتے تھے پھر ہم مسلمان ہو گئے اور رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے مشرکین میں سے میرے شانے پر تلوار ماری میں نے اس کو قتل کر دیا اور بعد اس کے اس کی لڑکی سے نکاح کر لیا وہ مجھ سے کہا کرتی تھی کہ میں ہمیشہ اس شخص کو یاد کیا کرتی ہوں جس نے تمہیں یہ

---

[1] یہ ایک کلمہ تھا جو بسبب غلبہ خوف الٰہی کے حضرت صدیق نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ اے پرندے تو ہم سے اچھا ہے کہ تجھ سے قیامت کے دن کچھ مواخذہ نہ ہوگا۔

حمائل [1] پہنائی ہے اور میں کہتا تھا کہ میں ہمیشہ اس شخص کو یاد کیا کرتا ہوں جس نے تمہارے باپ کو جلدی سے دوزخ کی طرف بھیج دیا۔ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ خبیب دادا ہیں خبیب بن عبدالرحمٰن بن خبیب استاد امام مالک کے ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے خبیب بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میرے دادا خبیب کو بدر کے دن چوٹ لگ گئی انکا ایک پہلو جھک گیا تھا رسول اللہؐ نے اس پر لعاب مبارک ڈال دیا اور ہاتھ پھیرا اور اس کو اٹھا دیا پس وہ چلنے لگے۔یہی ہیں جنہوں نے امیہ بن خلف کو بقول بعض لوگوں کے بدر کے دن قتل کر دیا تھا پھر انہوں نے حبیبہ بنت خارجہ بن زید سے نکاح کیا بعد اس کے کہ (ان کے شوہر) ابوبکر صدیق نے وفات پائی۔ان سے صرف ایک حدیث روایت کی گئی ہے۔حضرت عثمان کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

عنبہ: نون اور یاء کے ساتھ۔

۱۴۱۴۔حضرت خبیبؓ بن اسود

حضرت خبیبؓ بن اسود، انصاری۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اصحاب نبیؐ سے ہیں بدر میں شریک ہوئے تھے۔ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔انصار میں سے ہیں۔ثم من بنی النجار ثم من بنی سلمۃ ابن سعد۔خبیب ان لوگوں کے غلام تھے۔ابوتمیلہ نے ایسا ہی کہا ہے اور سلمہ اور زیاد نے کہا ہے کہ خبیب ان کے حلیف تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ انہوں نے جو یہ کہا ہے کہ یہ انصار میں سے تھے پھر بنی نجار میں سے تھے پھر بنی سلمہ میں سے تھے اس کلام میں اعتراض ہے کیونکہ نجار بیٹے ہیں ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کے اور سلمہ بیٹے ہیں سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن یزید بن جشم بن خزرج کے پس یہ دونوں خزرج میں جا کے ملتے ہیں پھر (خبیب) کس طرح ان (دونوں قبیلوں) سے ہو سکتے ہیں۔واللہ اعلم۔

۱۴۱۵۔حضرت خبیبؓ بن حارث

حضرت خبیبؓ بن حارث۔حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے عرض کیا تھا کہ میں بہت بڑا گنہگار ہوں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے خائے معجمہ کی ردیف میں ایسا ہی بیان کیا ہے حالانکہ ان کے نام میں جیم ہے اور سب لوگوں نے جیم ہی میں ان کو ذکر کیا ہے۔

۱۴۱۶۔حضرت خبیبؓ ابوعبداللہ

حضرت خبیبؓ۔کنیت ان کی ابوعبداللہ جہنی ہے۔انصار کے حلیف تھے۔ابومسعود نے ابی فدیک سے انہوں نے ابی ذئب سے انہوں نے اسید بن اسید براد سے انہوں نے معاذ بن عبداللہ بن خبیب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور وہ میرے خیال میں ان کے دادا سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم ایک مرتبہ پانی برستے میں رات کے وقت سخت تاریکی کے عالم میں نبی کی تلاش میں نکلے تا کہ آپ ہمیں نماز پڑھا دیں وہ کہتے تھے کہ ہم نے نبی کو پایا آپ نے فرمایا کہو مگر میں نے کچھ نہ

---

[1] حمائل مراد وہ زخم ہے جو ان کے شانے پر لگا تھا جس کا نشان بشکل حمائل کے باقی رہ گیا تھا۔

کہا پھر آپ نے فرمایا کہو میں نے کچھ نہ کہا پھر آپ نے فرمایا کہو میں نے عرض کیا کہ کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہر صبح وشام تم قل ھواللہ اور معوذتین پڑھ لیا کرو یہ تمہیں ہر کام کے لئے کفایت کرے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ابو مسعود نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور لوگوں نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے مگر انہوں نے یہ نہیں کہا کہ (عبداللہ بن خبیب) اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ابو مسعود کی حدیث بعض متاخرین نے ابن ابی فدیک سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ میرے خیال میں عبداللہ بن خبیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں حالانکہ یہ وہم ہے مشہور اور صحیح یہی ہے کہ معاذ بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نہ کہ اپنے دادا سے۔ اس حدیث کو روح بن قاسم نے اور حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے انہوں نے معاذ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے بغیر دادا کی روایت کے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کو روایت کی ہے عبداللہ بن وہب نے ابن ابی ذئب سے اور کہا ہے کہ معاذ بن عبداللہ بن خباب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے اور طبری، ابن قانع اور ابن سکن نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

اسید: دونوں میں ہمزہ پر زبر اور سین پر زیر ہے۔

۱۴۱۷۔ حضرت خبیبؓ بن عدی

حضرت خبیبؓ بن عدی بن مالک بن عامر بن مجدعہ بن جحجبی بن عوف بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے زہری اور یعقوب سے وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے زہری سے نقل کر کے خبر دی۔ میرے والد یعنی امام احمد کہتے تھے یہ حدیث سلیمان ہاشمی کی ہے وہ عمر بن اسید بن جاریہ ثقفی سے روایت کرتے ہیں جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور حضرت ابو ہریرہ کے اصحاب میں سے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے دس آدمیوں کو جاسوس بنا کر بھیجا اور عاصم بن ثابت بن ابی اقلح انصاری کو جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھا ان پر امیر مقرر کیا پس یہ لوگ چلے یہاں تک کہ جب مقام ہدہ میں عسفان اور مکہ کے درمیان میں پہنچے تو ہذیل کے ایک قبیلہ کو جن کو بنی لحیان کہتے ہیں ان کی خبر مل گئی پس وہ قریب سو تیر اندازوں کے لے کر ان کی طرف چلے ان کے قدم کو پہچانتے ہوئے چلے یہاں تک کہ ایک منزل میں جہاں وہ لوگ اترے تھے ان کی کھائی ہوئی کھجوروں کی گٹھلیاں دیکھیں تو انہوں نے کہا یہ تو یثرب کی کھجوروں کی گٹھلیاں ہیں پس وہ اسی نشان پر چلے عاصم اور ان کے اصحاب کو جب ان لوگوں کے آنے کی خبر معلوم ہوئی تو وہ ایک بلند مقام پر چڑھ گئے کافروں نے ان کو گھیر لیا اور کہا کہ اتر و اور اپنے ہاتھ ہمارے ہاتھ میں دے دو ہم تم سے عہد و پیمان کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی کو قتل نہ کریں گے عاصم بن ثابت نے جو ان لوگوں کے سردار تھے کہا کہ میں تو خدا کی قسم! ایک کافر کی ذمہ داری پر نہ اتروں گا اے اللہ! اپنے نبی کو ہماری خبر پہنچا دے پھر کافروں نے انہیں تیر مارنا شروع کئے پس عاصم کو معہ اور سات آدمیوں کے قتل کر دیا اور تین آدمی ان کے عہد و پیمان پر اتر آئے انہیں میں سے خبیب انصاری اور زید بن دثنہ اور ایک شخص اور تھے کافروں نے جب ان پر قابو پالیا تو اپنی کمانوں کی تانیں کھول کر ان کو باندھا تو تیسرے شخص نے کہا کہ واللہ یہ پہلی بدعہدی ہے واللہ میں تم لوگوں کے ساتھ نہ جاؤں گا مجھے تو انہیں

مقتولین کی پیروی اچھی معلوم ہوتی ہے پس کافروں نے ان کو گھسیٹا اور مارا مگر وہ ان کے ساتھ جانے پر راضی نہ ہوئے بالآخر کافروں نے ان کو وہیں قتل کر دیا اور خبیب کو اور یزید بن دثنہ کو لے کے چلے اور ان کو (یہ واقعہ بدر کے بعد کا ہے) مکہ میں بیچ ڈالا بنی حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف نے خبیب کو مول لیا یہ خبیب وہی ہیں جنہوں نے حارث بن عامر بن نوفل کو بدر کے دن قتل کیا تھا پس خبیب (کچھ دنوں) ان کے یہاں قید رہے یہاں تک کہ ان سب لوگوں نے ان کے قتل پر اتفاق کیا خبیب نے حارث کی کسی لڑکی سے استرا مانگا تا کہ قتل ہونے سے پہلے اپنے جسم کو صاف کرلیں اس نے دے دیا اسی اثناء میں اس کا ایک بیٹا ان کے پاس چلا گیا وہ کہتی تھی کہ میں بالکل بے خبر تھی یہاں تک کہ وہ لڑکا ان کے پاس پہنچ گیا اور میں نے اس کو اس حال میں پایا کہ خبیب نے اس کو اپنے ران پر بٹھالیا اور استرا ان کے ہاتھ میں تھا وہ عورت کہتی تھی کہ میں بہت ڈری خبیب نے اس بات کو سمجھ لیا اور کہا کہ تم سمجھتی ہو کہ میں اس کو قتل کر دوں گا میں ایسا نہ کروں گا وہ عورت کہتی تھی کہ خدا کی قسم! میں نے خبیب سے بہتر کسی قیدی کو نہیں دیکھا خدا کی قسم! میں نے ان کو ایک دن انگور کھاتے ہوئے دیکھا حالانکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں اس زمانے میں انگور تھے بھی نہیں وہ عورت کہتی تھی کہ وہ ایک رزق تھا جو اللہ نے خبیب کے لئے بھیجا تھا پھر جب کفار خبیب کو قتل کرنے کے لئے حرم سے باہر حل میں لے گئے تو خبیب نے ان سے کہا کہ مجھے اجازت ہو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں چنانچہ ان لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اس کے کہا خدا کی قسم! اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ تم لوگ سمجھو گے کہ مجھے موت کا خوف ہے تو میں ابھی نماز میں طول دیتا اے اللہ! انہیں شمار کر لے اور انہیں گن گن کے مار اور ان میں سے کسی کو باقی نہ رکھ (بعد اس کے یہ اشعار انہوں نے پڑھے)

فلست ابالی حین اقتل مسلما علی ای جنب کان فی اللہ مصرعی

وذلک فی ذات الالہ وان یشاء یبارک علی اوصال شلو ممزع

مجھے کوئی پرواہ نہیں جبکہ میں مسلمان قتل کیا جاتا ہوں خواہ کسی پہلو پر مجھے خدا کی راہ میں قتل کیا جائے' یہ سب مصیبت اللہ کی راہ میں ہے اور اگر وہ چاہے تو ان کٹے ہوئے ٹکڑوں میں برکت دے۔

بعد اس کے ابو سروعہ عقبہ بن حارث کھڑا ہوا اور اس نے حضرت خبیب کو قتل کر دیا خبیب ہی نے ہر اس مسلمان کے لئے جو پکڑ کر قتل کیا جائے یہ نماز مستحب کر دی اللہ نے عاصم بن ثابت کی دعا جو انہوں نے اپنے اخیر وقت میں مانگی تھی قبول فرمائی پس رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب سے ان لوگوں کی خبر بیان کی اسی دن جس دن یہ واقعہ ان پر گذرا قریش کے کافروں نے جب سنا کہ عاصم قتل کر دیئے گئے تو انہوں نے کچھ لوگوں کو بھیجا کہ جا کے عاصم کا کوئی عضو کاٹ لادیں جس سے وہ پہچانے جاسکیں عاصم نے بھی بدر کے دن ان کے ایک بڑے شخص کو قتل کیا تھا (چنانچہ یہ لوگ گئے جیسے ہی یہ لوگ عاصم کے پاس پہنچے) اللہ نے عاصم کے اوپر ایک فوج بھڑ کی متعین کر دی اس نے عاصم کے جسم کو ان لوگوں سے بچالیا اور یہ لوگ ان کے کسی عضو کے کاٹنے پر قادر نہ ہوئے۔

جیسا کہ اس روایت میں ہے کہ بنو حارث بن عامر نے خبیب کو خریدا تھا ایسا ہی ابن اسحاق نے کہا ہے کہ خبیب کو حجیر بن ابی اہاب تمیمی نے جو ان لوگوں کا حلیف تھا مول لیا تھا حجیر حارث بن عامر کا اخیافی بھائی تھا اس نے عقبہ بن حارث کے لئے ان کو مول لیا تھا تا کہ وہ ان کو اپنے باپ کے عوض میں قتل کرے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کے خریدنے میں ابو اہاب بن عزیز' عکرمہ بن

ابی جہل، اخنس بن شریق، عبیدہ بن حکم بن اوقص، امیہ بن ابی عتبہ، بنو حضرمی اور صفوان بن امیہ سب شریک تھے یہ ان مشرکوں کے بیٹے تھے جو بدر کے دن مقتول ہوئے تھے ان لوگوں نے خبیب کو عقبہ بن حارث کے حوالہ کر دیا عقبہ نے ان کو اپنے گھر میں قید رکھا پھر جب ان لوگوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا تو تنعیم کی طرف ان کو لے گئے انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور یہ اشعار کہے:

لقد جمع الاحزاب حولی والبو	قبائلهم واستجمعوا کل مجمع
وقد قربوا ابنآ هم ونسآء هم	وقربت من جزع طویل ممنع
وکلهم یبدی العداوة جاهدا	عَلَیَّ لانی فی وثاق بمضیع
الی الله اشکو غربتی بعد کربتی	وما جمع الاحزاب لی عند مصرعی
فذالعرش صبرنی علی ما اصابنی	فقد بضعو الحمی وقد ضل مطمعی
وذالک فی ذات الاله وان یشا	یبارک علی اوصال شلو ممزع
وقد عرضوا بالکفر والموت دونه	وقد ذرفت عینای من غیر مدمع
ومابی حذار الموت انی لمیت	ولکن حذاری حرنار تلفع
فلست بمبد للعد وتخشعا	ولا جزعا انی الی الله مرجعی
ولست ابالی حین اقتل مسلما	علی ای جنب کان فی الله مصرعی

میرے گرد کافروں کا گروہ جمع ہے اور انہوں نے تمام قبائل کو جمع کر لیا ہے اور ایک بڑا مجمع کیا ہے اور اپنے لڑکوں اور عورتوں کو بھی قریب بلا لیا ہے اور مجھے ایک لمبی شاخ مضبوط سے قریب کر دیا ہے ہر شخص انکار کے ساتھ میری عداوت ظاہر کر رہا ہے اس وجہ سے کہ میں بندھا ہوا مرنے کے قریب ہوں میں اپنی غریب الوطنی اور مصیبت کی شکایت اللہ سے کرتا ہوں ور نیز اس کی جو اس گروہ نے میرے مقتل میں مجمع کیا ہے اے مالک عرش! مجھے اس مصیبت میں صبر دے۔ ان لوگوں نے میرے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں اور میری امید منقطع ہوگئی ہے یہ سب مصیبت اللہ کی راہ میں ہے اور اگر وہ چاہے تو ان کٹے ہوئے ٹکڑوں میں برکت دے ان لوگوں نے میرے سامنے کفر پیش کیا جس کے انکار میں موت ہے میری دونوں آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی ہیں مگر آنسو نہیں نکلتے میں موت سے نہیں ڈرتا موت تو آتی ہے بلکہ میں اس آگ سے ڈرتا ہوں جو شعلہ مارتی ہے میں دشمن کے خوف سے ڈر کر کفر کو اختیار نہ کروں گا اور نہ بے صبری کروں گا اللہ کے پاس مجھے جانا ہے۔ میں کچھ پرواہ نہیں کرتا جب کہ میں مسلمان قتل کیا جاتا ہوں خواہ کسی پہلو پر مجھے خدا کی راہ میں قتل کیا جائے۔

یہ سب سے پہلے شخص ہیں جو خدا کی راہ میں مصلوب ہوئے اور وہ لڑکا جو خبیب کے پاس چلا گیا تھا اور اس کو انہوں نے اٹھا لیا اس کا نام ابو حسین بن حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف تھا وہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین استاد امام مالک کا دادا تھا۔ ہمیں ابو جعفر عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابراہیم بن اسمٰعیل سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھے

جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری نے خبر دی کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا وہ ان کے دادا سے نقل کرتے تھے کہ ان کو رسول اللہؐ نے جاسوس بنا کے تنہا روانہ کیا وہ کہتے تھے میں خبیب کی لکڑی کے پاس گیا میں اس پر چڑھ گیا میں لوگوں کے دیکھ لینے سے ڈر رہا تھا پھر میں نے اس لکڑی کو چھوڑ دیا وہ زمین پر گر پڑی پھر میں نے دیکھا تو (وہ لکڑی ایسی غائب ہوگئی کہ) گویا اس کو زمین نے نگل لیا پھر اس وقت سے اب تک خبیب کا کوئی ذکر نہیں آیا۔ عاصم نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ وہ کسی مشرک کو نہ چھوئیں گے اور نہ ان کو مشرک چھو سکے گا پس اللہ نے وفات کے بعد ان کو محفوظ رکھا جب کافروں نے چاہا کہ ان کے کسی عضو کو کاٹیں تو اللہ تعالیٰ نے بھڑوں کو بھیج دیا انہوں نے عاصم کی حفاظت کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

اسید: ہمزہ پر زبر اور سین پر زیر ہے۔

براد: باء راء اور آخر میں دال ہے۔ اور اسید بن جاریہ میں بھی ہمزہ پر زبر ہے اور سین پر کسرہ ہے اور جاریہ جیم کے ساتھ ہے۔

۱۴۱۸۔ حضرت خبیبؓ جد معاذ

حضرت خبیبؓ جد معاذ بن عبداللہ بن خبیب کے دادا ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے ابن ابی ذئب سے انہوں نے اسید بن ابی اسید سے انہوں نے معاذ بن عبداللہ بن خبیب سے انہوں نے اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک شب کو پانی برس رہا تھا اور تاریکی بہت تھی اور ہم رسول اللہؐ کا انتظار کرتے رہے کہ آپ آ کے ہمیں نماز پڑھائیں چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اس کے بعد انہوں نے سورۂ اخلاص اور معوذتین کی فضیلت میں حدیث روایت کی۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا ذکر کیا حالانکہ ان خبیب کا تذکرہ ابن مندہ نے بھی لکھا ہے اور ان کا تذکرہ انہوں نے اسی عنوان سے شروع کیا ہے خبیب بن عبداللہ بن عبداللہ جہنی اور اسی حدیث کو ذکر کیا ہے ہم ان کا تذکرہ اس سے پہلے لکھ چکے ہیں۔ اور ابونعیم کا اعتراض بھی اس پر نقل کر چکے ہیں۔

باب الخاء والدال

۱۴۱۹۔ حضرت خداشؓ بن بشیر

حضرت خداشؓ بن بشیر بن اصم۔ بنی معیص بن عامر بن لوی سے ہیں۔ بقول بنی عامر مسیلمہ کذاب کے قاتل یہ تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۴۲۰۔ حضرت خداشؓ بن حصین

حضرت خداشؓ یا خراش بن حصین بن اصم۔ اصم کا نام رحضہ بن عامر بن رواحہ بن حجر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کی کوئی روایت نہیں جانتا اور انہوں نے کہا ہے کہ بنی عامر یہ کہتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب کے قاتل یہی ہیں۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ خداش بن حصین بیٹے ہیں بشیر کے جن کا تذکرہ ابوعمر نے بھی لکھا ہے ان کا ذکر اوپر بھی ہو چکا ہے۔ کلبی نے ان کا نام خداش بتایا ہے اور اس میں شک نہیں کیا اور ان کے والد کا نام بشیر بتایا ہے اس میں شک نہیں کہ علماء نے ان کے والد کے نام میں اختلاف کیا ہے۔ جس طرح اور باتوں میں اختلاف کیا ہے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ ان کے دادا اصم کی بابت لوگوں کا اختلاف نہیں ہے نہ ان کے قبیلہ میں اختلاف ہے اور نہ اس بات کی نقل میں اختلاف ہے کہ انہوں نے مسیلمہ کو قتل کیا تھا۔

۱۴۲۱۔ حضرت خداشؓ بن ابی خداش مکی

حضرت خداشؓ بن ابی خداش مکی۔ صفیہ بنت ابی مجزاۃ کے چچا ہیں یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ صفیہ بنت بحر (کے چچا ہیں) اور بعض لوگوں نے بحریہ سے جو ایوب بن ثابت کی پھوپھی تھیں روایت کی ہے۔ داؤد بن ابی ہند نے ایوب بن ثابت سے انہوں نے بحریہ سے اور بعض لوگ کہتے ہیں صفیہ بنت بحر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میرے چچا خداش نے نبی کو دیکھا کہ آپ ایک پیالہ میں کھانا کھا رہے تھے میرے چچا نے وہ پیالہ آپ سے مانگ لیا۔ ابوعامر عقدی اور معاذ بن ہانی وغیرہما نے ایوب سے انہوں نے صفیہ بنت بحر سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۲۲۔ حضرت خداشؓ بن سلامہ

حضرت خداشؓ بن سلامہ۔ کنیت ان کی ابوسلامہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی سلامہ سلامی اور بعض لوگ کہتے ہیں سلمی انکی شمار اہل کوفہ میں ہے ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسلم کجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن رجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شیبان نے منصور سے انہوں نے عبداللہ بن علی سے انہوں نے عرفطہ سلمی سے انہوں نے خداش بن ابی سلامہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا میں آدمی کو اپنی ماں کی خدمت کرنے کی وصیت کرتا ہوں میں آدمی کو اپنی ماں کی خدمت کرنے کی وصیت کرتا ہوں میں آدمی کو اپنی ماں کی خدمت کرنے کی وصیت کرتا ہوں (یعنی تین دفعہ فرمایا) میں آدمی کو اپنے باپ کی خدمت کرنے کی وصیت کرتا ہوں میں آدمی کو اپنے غلام کی خبرگیری کی وصیت کرتا ہوں جو ہر وقت اس کے پاس رہتا ہے اگرچہ اس پر کوئی تکلیف ہو جو اسے اذیت دے اور ہمیں ابویاسر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعوانہ نے منصور سے انہوں نے عبیداللہ بن علی سے انہوں نے عرفطہ سلمی سے انہوں نے خداش بن ابی سلامہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہؐ نے فرمایا میں ہر آدمی کو وصیت کرتا ہوں پھر اسی حدیث کو انہوں نے ذکر کیا۔ اس کو ثوری نے منصور سے انہوں نے عبید بن علی سے انہوں نے خداش سے روایت کیا ہے اور (اس سند میں) عرفطہ کو ذکر نہیں کیا اور اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے شریک سے انہوں نے منصور سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ بعض تذکرہ نویسوں کو وہم ہو گیا ہے اور انہوں نے کہہ دیا ہے کہ یہ خداش حبیب سلمی کی اولاد میں سے ہیں ابوعبدالرحمٰن سلمی کے والد ہیں۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۲۳۔ حضرت خداشؓ بن قتادہ

حضرت خداشؓ بن قتادہ بن ربیعہ بن مطرف بن حارث بن زید بن عبید بن زید انصاری اوسی، بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۱۴۲۴۔ حضرت خدعؓ

حضرت خدعؓ۔ ابوالفتح ازدی اور ابوالحسن عسکری وغیرہما نے ان کا نام خاء معجمہ کے ساتھ لکھا ہے حالانکہ ان کی حدیث جیم کی ردیف میں گذر چکی ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۴۲۵۔ حضرت خدیجؓ بن سالم

حضرت خدیجؓ بن سالم۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے جیسا کہ موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے انہوں نے محمد بن فلیح سے انہوں نے موسیٰ سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ صحابہ میں خدیج بن اوس بن سالم بھی تھے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۴۲۶۔ حضرت خدیجؓ بن سلامہ

حضرت خدیجؓ بن سلامہ بعض لوگ کہتے ہیں ابن سالم بن اوس بن عمرو بن قراقر بن ضحیان بلوی۔ انصار کے بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ کے حلیف تھے۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے بدر اور احد میں شریک نہ تھے اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے یہ طبری کا قول ہے انہوں نے کہا ہے کہ کنیت ان کی ابورشید ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے خدیج بن سلامہ بن اوس بن عمرو بن کعب کنیت ابوشباث بیعت عقبہ میں شریک تھے بدر اور احد میں شریک نہ تھے۔ ابن ماکولا نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ طبری کا قول ہے پس ابن ماکولا اور ابوموسیٰ نے خدیج بن سلامہ کا تذکرہ علیحدہ قائم کیا اور ابن سالم کا تذکرہ علیحدہ قائم کیا ہے کیونکہ ابوموسیٰ نے ابن ماکولا کی کتاب کو حرف بحرف نقل کرلیا ہے مگر ابوعمر نے ان دونوں کو ایک کردیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ (خدیج) بن سلامہ اور بعض لوگ ان کو ابن سالم کہتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

شباث: شین پر پیش یاء اور آخر میں ثاء ہے۔

باب الخاء والذال

۱۴۲۷۔ حضرت خذامؓ بن ودیعہ

حضرت خذامؓ بن ودیعہ۔ انصاری۔ قبیلہ اوس سے ہیں۔ ابوعمر نے ان کو ذکر کیا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ خذام بیٹے ہیں خالد کے ابوعمر نے بھی اس کو بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے بھی اور ابونعیم نے بھی کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوودیعہ ہے بنی عمرو بن عوف بن خزرج سے ہیں پس (ابونعیم نے) ابوودیعہ ان کی کنیت قرار دی ہے اور ابوعمر نے (ودیعہ) ان کے والد کا نام لکھا ہے۔ یہ خذام والد ہیں خنساء بنت خذام کے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جب ہجرت کی ہے تو انہی

خذام کے یہاں اترے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ کوئی اور (خذام) تھے۔ ہمیں ابوالمکارم فتیان بن احمد بن محمد جوہری معروف بہ ابن سمنیہ نے اپنی سند سے قعنبی سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن اور مجمع فرزندان یزید بن جاریہ انصاری سے انہوں نے خنساء بنت خذام انصاریہ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد نے شیب[1] کی حالت میں بغیر ان کی رضامندی کے ان کا نکاح کر دیا پس یہ نبیؐ کے حضور میں گئیں (اور اپنا واقعہ بیان کیا) پس آپ نے ان کا نکاح رد کر دیا۔ اس حدیث کو ثوری نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے عبداللہ بن ودیعہ سے انہوں نے خنساء سے روایت کیا ہے اور محمد بن اسحاق نے حجاج بن سائب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی دادی خنساء بنت خذام بن خالد سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ خنساء ایک شخص کے نکاح میں تھیں پھر بیوہ ہو گئیں تو ان کے والد نے قبیلہ بنی عوف میں سے ایک شخص سے نکاح سے کر دیا وہ کہتے تھے مگر خنساء نے ابولبابہ بن عبدالمنذر کو پیغام دیا ان دونوں کا معاملہ نبیؐ کے حضور میں پیش ہوا رسول اللہ نے ان کے والد کو حکم دیا کہ وہ ان کو ان کی خوشی پر چھوڑ دیں چنانچہ انہوں نے ابولبابہ سے نکاح کر لیا اور ان سے سائب بن ابی لبابہ پیدا ہوئے اور خنساء کی کنیت ام السائب ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الخاء والراء

۱۴۲۸۔ حضرت خراشؓ بن امیہ

حضرت خراشؓ بن امیہ کعبی خزاعی۔ ان کا ذکر تو (کتابوں میں) ہے لیکن کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ خراش بن امیہ بن فضل کعبی خزاعی مدنی ہیں نبیؐ کے ہمراہ حدیبیہ خیبر اور ان کے بعد کے غزوات میں شریک تھے رسول اللہؐ نے انہیں حدیبیہ میں مکہ بھیجا تھا اور ایک اونٹ پر انہیں سوار کیا تھا جس کا نام ثعلب تھا قریش نے ان کو بہت ستایا اور ان کے اونٹ کے پیر کاٹ ڈالے اور ان کے قتل کا ارادہ کیا مگر حبشیوں نے ان کو بچا لیا پس یہ رسول اللہؐ کے پاس لوٹ گئے پھر اس وقت رسول اللہؐ نے حضرت عثمان بن عفان کو بھیجا۔ انہیں (خراش) نے حدیبیہ کے دن رسول اللہ کا سر مونڈا تھا۔ ان خراش سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے۔ ان کی وفات حضرت معاویہ کے آخری زمانے میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ہشام کلبی نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے خراش بن امیہ بن ربیعہ بن فضل بن منقذ بن عفیف بن کلیب بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ۔ ربیعہ کا نام لحی خزاعی، بنی مخزوم کے حلیف تھے کنیت ان کی ابونھلہ تھی یہی ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے دن رسول اللہ کا سر مونڈا تھا حجام تھے۔ یہی ہیں جو عامر بن ابی ضرار برادر حارث پر غزوۂ مریسیع میں جھک پڑے تھے تاکہ انصار اس کو قتل نہ کریں عامر نے انصار میں سے ایک شخص کو تیر مارا تھا۔

۱۴۲۹۔ حضرت خراشؓ بن حارثہ

حضرت خراشؓ بن حارثہ۔ بھائی ہیں اسماء بن حارثہ کے۔ بغوی وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ یہ آٹھ بھائی تھے سب اسلام

---

[1] شیب اس عورت کو کہتے ہیں جس کی بکارت زائل ہو گئی ہو کسی مرد سے ہم بستری کے باعث یا اور کسی سبب سے۔

لائے اور سب نے نبی کی صحبت حاصل کی اور سب بیعۃ الرضوان میں شریک ہوئے ان کے نام یہ ہیں (۱) اسماء (۲) ہند (۳) خراش (۴) ذؤیب (۵) حمران (۶) فضالہ اور (۷) مالک۔ ان سب کا نسب ان کے بھائی اسماء کے نام میں گذر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۳۰۔ حضرت خراش رضی اللہ عنہ بن صمہ

حضرت خراش رضی اللہ عنہ بن صمہ بن عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی بدر اور احد میں شریک تھے کلبی اور ابوعبید نے کہا ہے کہ بدر کے دن ان کے ہمراہ کچھ سوار تھے احد کے دن ان کے دس زخم تھے یہ انہیں مشہور تیر اندازوں میں تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۳۱۔ حضرت خراش رضی اللہ عنہ کلیبی

حضرت خراش رضی اللہ عنہ کلیبی ثم السلولی۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو اس کے سوا کچھ نہیں جانتا اور یہی خبر ان کے متعلق ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ وہ خزاعی ہیں۔ یہ کلام ابوعمر کا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ خراش بیٹے ہیں امیہ کے اس میں کچھ شک نہیں جس شخص نے نسب میں ان کے پہلے نام کو دیکھا اس نے سمجھا کہ یہ کلیبی ہیں سلولی ہیں اور خزاعی ہیں پس میں نہیں جانتا کہ ابوعمر پر یہ بات کیونکر مشتبہ رہی ہم نے خراش بن امیہ کے نام میں ان کا تذکرہ طول کے ساتھ لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۴۳۲۔ حضرت خراش رضی اللہ عنہ بن مالک

حضرت خراش رضی اللہ عنہ بن مالک۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عسکری یعنی علی بن سعید نے ان کو ذکر کیا ہے۔ محمد بن اسحاق نے عبداللہ بن بجرہ اسلمی سے انہوں نے خراش بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے پھر جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اس شخص کی امانت بہت بڑھی ہوئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہ رگ پر استرا لے کے کھڑا ہوا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۳۳۔ حضرت خرباق رضی اللہ عنہ سلمی

حضرت خرباق رضی اللہ عنہ سلمی۔ سعید بن بشیر نے قتادہ سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے خرباق سلمی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں ایک مرتبہ دو رکعتیں پڑھیں تو خرباق سلمی نے آپ سے عرض کیا کہ آپ کو شک ہو گیا یا نماز میں قصر کر دیا گیا حضرت نے فرمایا نہ مجھے شک ہوا اور نہ نماز قصر کی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہاں ہاں پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں بعد اس کے سلام پھیرا پھر بیٹھے بیٹھے ہی دو سجدے کئے بعد اس کے سلام پھیرا۔ اس حدیث کو ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے ذوالیدین کے نام میں اس کا ذکر آئے گا۔ خرباق کو کسی نے ذکر نہیں کیا ہاں محفوظ نے خرباق کا ذکر عمران بن حصین کی حدیث میں کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تو ایک شخص کھڑے ہو گئے جن کے ہاتھ لمبے تھے[1] ان کا تذکرہ ذوالیدین کے نام میں ہوگا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] ذوالیدین کے معنی دو ہاتھ والے ان کے ہاتھ لمبے بہت تھے اس وجہ سے ان کو ذوالیدین کہتے تھے

۱۴۳۴۔ حضرت خرشہؓ بن حارث

حضرت خرشہؓ بن حارث مرادی۔ قبیلہ بن زبید سے ہیں نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے فتح مصر میں شریک تھے ابوخرشہ یعنی عبداللہ بن حارث بن ربیعہ بن خرشہ انہیں کی اولاد سے ہیں۔ ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے خرشہ بن حارث صحابی نبیؐ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے شخص کے قتل میں شریک نہ ہو جو روک کر قتل کیا جائے ایسا نہ ہو کہ وہ مظلوم قتل کیا جاتا ہو اور ان ظالموں پر عذاب نازل ہو جائے اور اس کو بھی ان کے ساتھ پہنچ جائے اور ابن مندہ نے اس تذکرہ میں فتنہ میں قتال کی ممانعت نقل کی ہے۔ ہم ان کا تذکرہ بعد اس کے لکھیں گے۔ شاید ابن مندہ نے گمان کیا ہو کہ یہ حدیث خرشہ مرادی کی ہے حالانکہ یہ خرشہ محاربی کی ہے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۳۵۔ حضرت خرشہؓ بن حر

حضرت خرشہؓ بن حر محاربی یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ خرشہ بن حر فزاری اور بعض لوگ ان کو ازدی کہتے ہیں حمص میں رہتے تھے۔ یہ بھائی ہیں سلامہ بنت حر کے خرشہ یتیم تھے حضرت عمر کی تربیت میں تھے۔ انہوں نے حضرت عمرؓ ابوذر اور عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے۔ ان سے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے منجملہ ان کے ربعی بن خراش مسیب بن رافع اور ابوزرعہ بن عمرو بن جریر وغیرہم ہیں انہوں نے نبیؐ سے صرف ایک حدیث فتنہ سے بچنے کی روایت کی ہے یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابونعیم نے فتنہ کی حدیث روایت کی ہے ہمیں ابوبکر مسمار بن عمر بن عویس نیار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس احمد بن ابی غالب بن طلایہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بن بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن رشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد ابی الزرقاء نے ثابت بن عجلان سے انہوں نے ابوکثیر محاربی سے روایت کی ہے انہوں نے خرشہ محاربی سے کہ انہوں نے کہا میں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے میرے بعد کچھ فتنے پیدا[1] ہوں گے کہ اس وقت سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہوگا اور بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا پس جس شخص کو وہ زمانہ فتنہ ملے اس کو چاہئے کہ اپنی تلوار کسی پتھر سے توڑ ڈالے اور (اپنے گھر میں) لیٹ رہے یہاں تک کہ وہ فتنہ ختم ہو جائے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ان لوگوں نے یہ حدیث انہیں کے تذکرہ میں لکھی ہے مگر ابن مندہ نے اس حدیث کو خرشہ مرادی کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ ابن مندہ نے ان دونوں کو ایک سمجھا ہے۔ اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن مندہ ان دونوں کو ایک کر دیا ہے۔ حالانکہ ظاہر یہ ہے کہ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں اور ابوعمر نے یہ نہیں بیان کیا کہ خرشہ سے فتنہ کی حدیث کس نے روایت کی ہے؟ بلکہ اس راوی کو انہوں نے اس کے بعد والے تذکرہ میں بیان کیا ہے اور اس کو انہوں نے ایک تیسرا تذکرہ بنا دیا ہے انشاءاللہ تعالیٰ اس کی بحث وہیں کی جائے گی۔

۱۴۳۶۔ حضرت خرشہؓ شامی

حضرت خرشہؓ شامی۔ یہ صحابی ہیں۔ ابوعمر کہتے تھے کہ اسی طرح ابوحاتم نے کہا ہے اور انہوں نے یہ خرشہ بن حر کے علاوہ دوسرا

---

[1] یہ اشارہ ہے ان فتنوں کی طرف جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد پیدا ہوئے۔

سمجھا ہے اور کہا ہے کہ ان سے ابو کثیر محاربی نے روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں یہ کلام ابو عمر کا ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان سے اس میں وہم ہو گیا ہے کیونکہ ابو کثیر محاربی نے خرشہ بن حر سے فتنہ کی حدیث روایت کی ہے جس کی طرف ابو عمر نے خرشہ بن حر کے تذکرہ میں اشارہ کیا ہے پھر ابو عمر نے پہلے تذکرہ میں کہا ہے کہ وہ حمصی ہیں اور اس تذکرہ میں کہا ہے کہ وہ شامی ہیں ان سب باتوں سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۴۳۷۔ حضرت خریتؓ بن راشد ناجی

حضرت خریتؓ بن راشد ناجی۔ سیف نے زید بن اسلم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا خریت بن راشد ناجی رسول اللہؐ سے مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ملے یہ بنی سامہ بن لوئی کے وفد میں تھے رسول اللہؐ نے ان کی باتیں سنیں اور قریش کی ایک جماعت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ لوگ تمہاری قوم کے ہیں تم ان کے یہاں اترو زبیر نے بیان کیا ہے کہ خریت بن راشد (جنگ) جمل میں طلحہ اور زبیر کی طرف سے قبیلہ مضر کے سردار تھے اور عبداللہ بن عامر نے خریت بن راشد کو نواح فارس میں کسی مقام کا حاکم بنا دیا تھا اس کے بعد پھر یہ حضرت علی کی طرف ہو گئے مگر جب تحکیم [1] کا معاملہ پیش آیا تو یہ حضرت علی سے جدا ہو کر مخالفانہ فارس کی طرف چلے گئے حضرت علی نے ان کی طرف ایک لشکر بھیجا اور لشکر پر معقل بن قیس اور زیاد بن خصفہ کو سردار بنایا بہت سے اہل عرب اور وہ نصرانی جن پر جزیہ مقرر تھا خریت کے ساتھ ہو گئے تھے خریت نے اہل عرب کو حکم دیا کہ وہ اپنی زکوۃ روک لیں اور نصاریٰ کو حکم دیا کہ جزیہ روک لیں وہاں کچھ نصاریٰ مسلمان بھی ہو گئے تھے انہوں نے جب یہ اختلاف دیکھا تو مرتد ہو گئے اور انہوں نے بھی خریت کی اعانت کی پس ان سب لوگوں نے اصحاب علی سے مقابلہ کیا اور ان سے جنگ کی زیاد بن خصفہ نے ایک جھنڈا امان کا نصب کر دیا اور ایک منادی کو حکم دیا کہ وہ اس بات کا اعلان کر دے کہ جو شخص اس جھنڈے کے نیچے آ جائے گا اس کو امان مل جائے گی چنانچہ بہت سے لوگ خریت کے ساتھیوں میں سے چلے گئے اور خریت کو شکست ہوئی اور خریت مقتول ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

---

[1] جنگ جمل میں بالآخر حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت معاویہ میں یہ طے ہوا کہ دو شخص حکم مقرر کئے جائیں ایک ان کی طرف سے اور ایک ان کی طرف سے یہ دونوں حکم جس کو خلیفہ مقرر کریں وہی خلیفہ ہو اسی معاملہ کو تحکیم کہتے ہیں حضرت علی مرتضیٰ کی طرف سے ابو موسیٰ اور حضرت معاویہ کی طرف سے عمرو بن عاص حکم تھے حضرت علی کے ساتھ والے اس معاملہ سے بہت برہم ہو گئے تھے۔

۱۴۳۸۔ حضرت خریمؓ بن اوس

حضرت خریمؓ بن اوس بن حارثہ بن لام بن عمرو بن طریف بن عمرو بن ثمامہ بن مالک بن جدعاء بن ذہل بن رومان بن جندب بن خارجہ بن سعد بن فطرہ بن طے طائی۔ کنیت ان کی ابولجاء رسول اللہؐ سے واپسی تبوک کے بعد ملے اور اسلام لائے۔ ہمیں محمد بن ابی عیسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب کوشیدی اور نوشیروان بن شیر زاد نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ریذہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدان بن احمد نے اور محمد بن موسیٰ بن حماد بربری نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالسکین زکریا بن یحییٰ بن عمرو بن حصن بن حمید بن منہب بن حارثہ بن خریم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد کے چچا زحر بن حصن نے اپنے دادا حمید بن منہب بن حارثہ بن خریم سے انہوں نے اپنے دادا خریم سے روایت کی ہے

کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ کی طرف ہجرت کی میں اس وقت پہنچا جب آپ تبوک سے لوٹے تھے میں مسلمان ہو گیا پھر میں نے عباس بن عبدالمطلب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یارسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ کچھ مدح آپ کی بیان کروں رسول اللہ نے (بطور دعا کے) فرمایا کہ اللہ تمہارے منہ کو شکستہ نہ کرے پس عباس یہ اشعار پڑھنے لگے:

من قبلها طبت فی الظلال وفی	مستودع حیث یخصف الورق
ثم هبطت البلاد لا بشرانت	ولا مضغة ولا علق
بل نطفة ترکب السفین وقد	الجم نسرا واهله الغرق
تنقل من صالب الی رحم	اذا مضی عالم بدا اطبق
حتی احتوی بیتک المهیمن من	خندف علیاء تحتها النطق
وانت لما ولدت اشرقت الار	ض وضاءت بنورک الافق
فنحن فی ذلک الضیاء وفی	النور وسبل الرشاد نخترق

"اس سے پہلے آپ پاکیزہ تھے سایوں میں اور جب کہ آپ اس امانت کی جگہ میں تھے جہاں پتے چپکائے جاتے ہیں پھر آپ دنیا میں تشریف لائے نہ بصورت بشریت اور نہ مضغہ یا علقہ بن کر۔ بلکہ آپ نطفہ تھے کشتیوں پر سوار ہوتے تھے اس نطفہ سے نسر (نامی بت) کو لگام دے دی تھی اور اس کے پوجنے والے سب غرق ہو گئے تھے۔ آپ حلب سے رحم کی طرف منتقل ہوتے تھے۔ جب ایک عالم گذر جاتا تھا تو دوسرا طبق پیدا ہو جاتا تھا یہاں تک کہ آپ کا مقدس گھر اس رفتار سے گھر گیا اس کے نیچے آواز تھی آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی اور افق آپ کے نور سے چمکنے لگے۔ ہم اس روشنی اور نور میں ہیں۔ اور ہدایت کے خوشہ توڑ رہے ہیں۔"

خریم کہتے تھے میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حیرہ بیضاء (نام مقام) میرے پیش نظر کر دیا گیا ہے اور یہ شیماء بنت نفیلہ ازدیہ ہے ایک سفید خچر پر سوار اور ایک سیاہ دوپٹہ اوڑھے ہوئے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اگر ہم لوگ حیرہ میں جائیں اور شیماء کو اسی حالت میں پائیں جیسا کہ آپ نے بیان فرمایا ہے تو کیا وہ میری ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا ہاں وہ تمہاری ہے اس کے بعد پوری حدیث انہوں نے ذکر کی خریم کہتے تھے کہ میں خالد بن ولید کے ساتھ قتال مرتدین میں شریک تھا ہم لوگ مقام حیرہ میں پہنچے جب ہم وہاں داخل ہوئے تو سب سے پہلے ہم کو شیماء بنت نفیلہ ملی اسی حالت میں جس طرح کہ رسول اللہ نے بیان فرمایا تھا پس میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ اس کو رسول اللہ نے مجھے ہبہ فرما دیا ہے پس خالد نے مجھے بلایا اور کہا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہے؟ چنانچہ وہ (گواہ) ان کے پاس لے گیا وہ گواہ محمد بن مسلمہ انصاری اور محمد بن بشیر انصاری تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ اور عبداللہ بن عمر تھے پس خالد نے شیماء کو میرے حوالہ کر دیا اور شیماء کا بھائی عبدالمسیح بن نفیلہ صلح کرنے کے لیے ہمارے پاس آیا اس نے مجھے کہا کہ شیماء کو میرے ہاتھ بیچ ڈالو۔ میں نے کہا خدا کی قسم! میں ایک ہزار سے کم میں اس کو نہ بیچوں گا اس کے بھائی نے ایک ہزار درہم مجھے دیئے اور میں نے شیماء کو اس کے حوالے کر دیا بعض لوگوں نے مجھ سے کہا کہ اگر تم ایک لاکھ بھی کہتے تو شیماء کا بھائی تمہیں دیتا میں نے کہا میں یہ نہ جانتا تھا کہ ایک ہزار سے بھی زیادہ کوئی عدد ہوتا ہے۔

۱۴۳۹۔ حضرت خریمؓ بن ایمن

حضرت خریمؓ بن ایمن عبدان نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے محمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حمید بن داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خریم بن کعب بن خریم بن ایمان بن زرعہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کے حضور میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں بوڑھا ہو گیا ہوں تمام اعمال اسلام کے ادا نہیں کر سکتا لہٰذا مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو تمام اعمال کو جامع ہو؟ نبیؐ نے فرمایا کہ تمہاری زبان اللہ عزوجل کے ذکر سے ہمیشہ تر رہنا چاہئے اس شخص نے عرض کیا کہ کیا یہ مجھ کو کافی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں بلکہ کفایت سے بھی زیادہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۴۰۔ حضرت خریمؓ بن فاتک

حضرت خریمؓ بن فاتک بن اخرم اور بعض لوگ کہتے ہیں خریم بن اخرم بن شداد بن عمرو بن فاتک بن قلیب بن عمرو بن اسد بن خزیمہ اسدی ان کے والد اخرم کو لوگ فاتک کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ فاتک اخرم کے بیٹے تھے۔ خریم بن فاتک کی کنیت ابویحییٰ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابوایمن ہے کیونکہ ان کے بیٹے کا نام ایمن بن خریم تھا۔ یہ اپنے بھائی سبرہ بن فاتک کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ خریم اور ان کے بیٹے ایمن دونوں فتح مکہ میں مسلمان ہوئے تھے مگر پہلا قول صحیح ہے۔ بخاری وغیرہ نے اس روایت کی تصحیح کی ہے کہ خریم اور ان کے بھائی سبرہ بن فاتک بدر میں شریک تھے اور یہی صحیح ہے ان کا شمار اہل شام میں ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں اہل کوفہ میں مقام رقہ میں رہتے تھے۔ ان سے معرور بن سوید، شمر بن عطیہ، ربیع بن عمیلہ اور حبیب بن نعمان اسدی نے روایت کی ہے۔ اسمعیل بن ابی خالد نے شعبی سے روایت کی ہے کہ مروان بن حکم نے ایمان بن خریم سے کہا کہ میرے ساتھ مرج راہط میں چل کر لڑو ایمن نے کہا کہ میرے باپ اور میرے چچا جنگ بدر میں شریک تھے ان دونوں نے مجھے اہل اسلام سے لڑنے کی ممانعت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے رکین بن ربعی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے فلان بن عمیلہ سے انہوں نے خریم بن فاتک اسدی سے روایت کر کے خبر دی کہ نبیؐ نے فرمایا آدمی چار قسم کے ہیں اور اعمال چھ قسم کے ہیں آدمیوں کی قسمیں یہ ہیں:

(۱) دنیا و آخرت دونوں میں ان کو فراخی دی جائے (۲) صرف دنیا میں فراخی ملے اور آخرت میں تنگی ہو (۳) دنیا میں تنگی ہو آخرت میں فراخی ہو۔ (۴) دنیا و آخرت دونوں میں بدبخت ہو۔ اور اعمال کی قسمیں یہ ہیں کچھ اعمال واجب کرنے والے ہیں کچھ اعمال برابر سرابر ہوتے ہیں کچھ اعمال دس گنے ہوتے ہیں کچھ سات سو گنے ہوتے ہیں پس واجب کرنے والے اعمال تو یہ ہیں کہ جو کوئی بحالت اسلام مر جائے اور وہ خدا کے ساتھ شریک نہ کرتا ہو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص بحالت کفر مر جائے اس کے لئے دوزخ واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے گو اس پر عمل نہ کر سکے اللہ اس بات کو معلوم کر لیتا ہے کہ اس کے دل نے اس نیکی کا مضبوط ارادہ کر لیا ہے اور وہ اس پر راغب ہوا ہے تو وہ نیکی اس کے لئے لکھ لی جاتی ہے

اور جو شخص کسی نیکی پر عمل کرتا ہے وہ اس کے لئے دس گنا لکھی جاتی ہے اور جو شخص خدا کی راہ میں کچھ خرچ کرتا ہے اس کو سات سو گنا ثواب ملتا ہے۔ یہاں فلاں سے مراد یسیر یعنی یاء پر پیش' سین پر زبر اور اس کے بعد یاء اور راء ہیں۔ اسرائیل نے ابواسحاق سے انہوں نے شمر بن عطیہ سے انہوں نے خریم بن فاتک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا تم کیا اچھے آدمی تھے اگر تم میں دو باتیں نہ ہوتیں میں نے عرض کیا کہ وہ دونوں باتیں کون سی ہیں؟ حضرت نے فرمایا کہ تم اپنی تہ بند (ٹخنوں سے) نیچی رکھتے ہو اور اپنے بال (بہت) بڑھاتے ہو میں نے عرض کیا کہ بیشک یہ (دونوں مجھ میں ہیں) پھر انہوں نے اپنے بال کٹوا دیئے اور تہبند اونچی باندھنے لگے ان کی ایک حدیث دلائل نبوت میں داخل ہے ان کے اسلام کا سبب مالک جنی کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ ان سے ابن عباس نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ قلیب: قاف پر پیش اور آخر میں یاء ہے۔

باب الخاء والزاء

۱۴۴۱۔ حضرت خزاعیؓ بن اسود

حضرت خزاعیؓ بن اسود اور بعض لوگ کہتے ہیں اسود بن خزاعی اسلمی۔ انصار کے حلیف تھے ان لوگوں میں سے ہیں جو ابورافع کے قتل کے لئے گئے تھے اسود کے نام میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۴۴۲۔ حضرت خزاعیؓ بن عبدنہم

حضرت خزاعیؓ بن عبدنہم بن عفیف بن سحیم بن ربیعہ بن عداء جن کو بعض کہتے ہیں عدی بن ثعلبہ بن ذؤیب بن سعد بن عدی بن عثمان بن عمرو مزنی۔ عبداللہ بن مغفل مزنی کے چچا ہیں یہ قبیلہ مزنیہ کے ایک بت کے دربان تھے جس کا نام نہم تھا انہوں نے اس بت کو توڑ ڈالا اور نبیؐ کے پاس حاضر ہو گئے اسلام لائے اور یہ اشعار کہتے تھے:

ذهبت الى نهم لاذبح عنده	عتيرة نسک کالذی کنت افعل
فقلت لنفسي حين راجعت حزمها	اهذا اله ابكم ليس يعقل
ابيت فديني اليوم دين محمد	اله السماء الماجد المتفضل

"میں نہم (نامی بت) کے پاس گیا۔ تا کہ اس کے پاس قربانی کا جانور ذبح کروں جس طرح میں کیا کرتا تھا پھر اپنے دل میں کہا جب خوب غور کیا کہ کیا یہی خدا ہے جو گونگا اور بے عقل ہے؟ اب میں آ گیا میرا دین محمد کا دین ہے اس آسمان کے خدا کا دین جو بزرگ اور بخشش کرنے والا ہے۔"

پھر انہوں نے نبیؐ سے بیعت کی تمام قبیلہ مزنیہ کی طرف سے انہوں نے بیعت کی۔ ان کی قوم میں سے ان کے ہمراہ دس آدمی آئے تھے بلال بن حارث' عبداللہ بن درہ' ابواسماء' نعمان بن مقرن اور بشیر بن محتفر اور تمام قبیلہ مزنیہ کے لوگ مسلمان ہو گئے اور رسول اللہؐ نے ان کا جھنڈا فتح کے دن انہیں کو دیا یہ لوگ ہزار آدمی تھے یہ خزاعی نبیؐ کے مال غنیمت پر قبضہ کرنے کیلئے مامور تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۴۳۔ حضرت خزامہؓ بن یعمر

حضرت خزامہؓ بن یعمر لیثی۔ زہری سے اس میں مختلف روایتیں نقل کی گئی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں خزامہ بن یعمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوخزامہ بن زید بن حارث سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور محمد بن عبداللہ بیاضی نے کہا ہے کہ طلحہ بن یحییٰ یونس سے روایت کرتے ہیں اور اس کے علاوہ اور اقوال بھی مروی ہیں جو حارث بن سعد کے نام میں منقول ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۴۴۔ حضرت خزرجؓ ابوالحارث

حضرت خزرجؓ۔ کنیت ان کی ابوالحارث ہے ایک مجہول شخص ہیں۔ ان کی حدیث میں کلام ہے ان سے ان کے بیٹے حارث نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے سنا جب آپ نے ایک انصاری مرد کے سرہانے ملک الموت کو دیکھا تو فرمایا کہ اے ملک الموت! میرے اس صحابی کے ساتھ نرمی کر اس لئے کہ یہ مومن ہے ملک الموت نے عُرض کیا کہ اے محمد! آپ خوش ہوں اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کریں میں ہر مومن کے ساتھ نرمی کرتا ہوں اور ایک طویل حدیث ذکر کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم یعنی ابویعقوب قلوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن ابان ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن ابی عمرو نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے حارث بن خزرج سے سنا وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے سنا اور اسی طرح کی حدیث بیان کی۔

۱۴۴۵۔ حضرت خزیمہؓ بن اوس

حضرت خزیمہؓ بن اوس بن یزید بن اصرم۔ بنی نجار میں سے ہیں۔ مسعود بن اوس کے بھائی ہیں انصاری۔ ان کا تذکرہ ابن فلیح نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے زہری سے نقل کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور سلمہ نے محمد بن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو جسر کے دن مقتول ہوئے خزیمہ بن اوس بن خزیمہ کا نام بھی نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۴۴۶۔ حضرت خزیمہؓ بن ثابت

حضرت خزیمہؓ بن ثابت بن فاکہ بن ثعلبہ بن ساعدہ بن عامر بن غیان بن عامر بن خطمہ بن جشم بن مالک بن اوس انصاری اوسی ثم من بنی خطمہ۔ ان کی والدہ کبشہ بنت ابوس تھیں جو قبیلہ بنی ساعدہ سے تھیں۔ کنیت ان کی ابوعمارہ تھی ان کا لقب ذوالشہادتین ہے۔ رسول اللہؐ نے ان کی گواہی دو مردوں کے برابر فرمائی تھی یہ اور عمیر بن عدی بن خرشہ بنی خطمہ کے بتوں کو توڑا کرتے تھے بدر میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک رہے فتح مکہ کے دن بنی خطمہ کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا۔ جنگ جمل و صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے مگر قتال نہیں کیا پھر جنگ صفین میں عمار بن یاسر شہید ہوئے تو خزیمہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا اس کے بعد انہوں نے اپنی تلوار کھینچ لی اور قتال کیا یہاں تک کہ مقتول ہو گئے۔ واقعہ صفین ۳۷ھ میں ہوا تھا یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابواحمد حاکم نے کہا ہے کہ یہ غزوۂ احد میں شریک تھے

ابن قداح نے اس کو ذکر کیا ہے مگر اور اہل مغازی ان کا احد میں شریک ہونا ثابت نہیں کرتے ہاں احد کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے واللہ اعلم۔

ان سے ان کے بیٹے عمارہ نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ایک گھوڑا سواء بن قیس غاربی سے مول لیا تھا سواء انکار کر گیا تو خزیمہ بن ثابت نے نبیؐ کی طرف سے گواہی دی رسول اللہؐ نے ان سے پوچھا کہ تم نے کیسے گواہی دی؟ حالانکہ (جب ہم نے گھوڑا مول لیا ہے اس وقت) تم ہمارے ہمراہ نہ تھے خزیمہ نے کہا کہ جو کچھ آپ خدا کے یہاں لائے ہیں اس کی میں نے تصدیق کر لی ہے اور میں معلوم کر چکا ہوں کہ آپ سچ کے سوا کچھ نہیں کہتے (پس میں آپ کی اس بات کو بھی سچ سمجھا) رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ خزیمہ جس کے موافق یا مخالف گواہی دیں تو صرف انہیں کی گواہی کافی ہے۔ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی نے قراۃً خبر دی اور میں سن رہا تھا اور حسین بن یوحن بن ابویہ بن نعمان یمنی باوری نے اذناً خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابوالقاسم یعنی اسمٰعیل بن ابی الحسن علی بن حسین حمامی غیشاپوری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ادیب ابومسلم محمد بن علی بن محمد بن حسین بن مہریز نحوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمیں ابوبکر محمد بن ابراہیم بن عاصم بن زاذان نے خبر دی مامون بن ہارون بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بوعلی حسین بن عیسٰی بن حمدان بسطامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن نمیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن عروہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عمرہ بن خزیمہ نے عمارہ بنت خزیمہ سے انہوں نے اپنے والد خزیمہ بن ثابت سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ سے استنجا کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تین ڈھیلے ہونا چاہئے جن میں کوئی ہڈی نہ ہو اور زہری نے ابن خزیمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے نبیؐ کی پیشانی پر سجدہ کیا ہے (اس خواب کو سن کر) نبیؐ ان کے سامنے لیٹ گئے اور فرمایا کہ اپنے خواب کو سچا کر لو پس انہوں نے نبیؐ کی پیشانی پر سجدہ کیا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

غیان: غین پر زبر یاء مشدد جبکہ آخر میں نون ہے۔اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عین پر زبر اور دونون ہیں۔اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عین پر زیر اور دونون ہیں۔

۱۴۴۷۔حضرت خزیمہؓ بن ثابت

حضرت خزیمہؓ بن ثابت یہ انصاری نہیں ہیں۔بعض لوگ ان کو خزیمہ بن حکیم کہتے ہیں ہمیں ابوموسیٰ یعنی محمد بن عمر بن ابی عیسٰی مدینی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یعقوب خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبدالرحمٰن بن عبدالصمد سلمی نے خبر دی جن کی کنیت ابوبکر تھی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعمران حرانی نے یوسف بن یعقوب سے نقل کر کے بیان کیا ہمیں ابن جریر نے عطاء سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی کہ خزیمہ بن ثابت جو انصاری نہ تھے (قبل از بعثت) حضرت خدیجہ کے ایک قافلہ میں تھے اور نبی ﷺ بھی ان کے ہمراہ اسی قافلہ میں تھے خزیمہ نے کہا کہ اے محمد! میں آپ میں چند خصلتیں (نہایت عمدہ) دیکھتا ہوں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ ہی وہ نبی ہیں جو سرزمین تہامہ سے پیدا ہوں گے میں آپ پر ایمان لاتا ہوں جب میں آپ کے بعثت کا خبر سنوں گا تو آپ کے پاس حاضر ہوں گا پھر یہ بہت دنوں تک رسول اللہؐ کے حضور میں نہیں آئے یہاں تک کہ فتح مکہ

کے دن یہ آپ کے پاس آئے جب نبیؐ نے ان کو دیکھا تو فرمایا مرحبا بالمہاجر الاول خزیمہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے اس امر سے کہ میں سب سے پہلے آپ کے حضور میں حاضر ہو جاؤں درحالیکہ میں آپ پر ایمان رکھتا تھا آپ کی نبوت کا منکر نہ تھا اور نہ بد عہد تھا قرآن پر یقین رکھتا تھا اور بتوں کا منکر تھا اس بات نے روکا کہ آپ کے بعد پے در پے قحط ہم پر پڑے اور انہوں نے ایک طویل حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو ابومعشر اور عبید بن حکیم نے ابن جریج سے انہوں نے زہری سے مرسلاً روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ خزیمہ بیٹے ہیں حکیم سلمی ثم البہزی کے اور انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے قبیصہ بن خزیمہ بن حکیم سے روایت کیا ہے۔

۱۴۴۸۔ حضرت خزیمہؓ بن جزی سلمی

حضرت خزیمہؓ بن جزی سلمی۔ صحابی ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے ان سے ان کے بھائی حبان بن جزی نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبید اللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابومعاویہ نے اسمٰعیل بن مسلم سے انہوں نے عبدالکریم بن ابی امیہ سے انہوں نے حبان بن جزی سے انہوں نے اپنے بھائی خزیمہ بن جزی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے کفتار کے کھانے کی بابت پوچھا اور کہا کہ میں نے بھیڑیئے کے کھانے کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ بھیڑیئے کو کوئی ایسا شخص کھاتا ہے جس میں کچھ بھلائی ہو؟ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ عبدالکریم بن ابی امیہ وہی عبدالکریم بن قیس ہیں وہ بیٹے ہیں ابن ابی المخارق کے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ اس میں اعتراض ہے۔

حبان: حاء پر زبر اور باء کے ساتھ ہے۔ دارقطنی اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ جیم پر زیر ہے اور ابن ماکولا نے کہا کہ اس میں عبدالغنی نے کہا ہے کہ بعض لوگ جیم پر زبر کہتے ہیں اور بعض لوگ بغیر ہمزہ کے جز پڑھتے ہیں۔

۱۴۴۹۔ حضرت خزیمہؓ بن جزی

حضرت خزیمہؓ بن جزی بن شہاب عبدی۔ قبیلہ عبدالقیس سے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان سے صرف ایک حدیث کفتار والی مروی ہے اس کی اسناد اور متن میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایک حدیث کفتار کے بارے میں روایت کی ہے جو خزیمہ بن جزی سلمی کے تذکرہ میں ہے اور انہوں نے اختلاف کا ذکر نہیں کیا اور ابوعمر نے یہاں اختلاف کو ذکر کیا ہے اور ان کا تذکرہ نہیں لکھا ہے اور ان دونوں کا قول قریب قریب صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۴۵۰۔ حضرت خزیمہؓ بن جہم

حضرت خزیمہؓ بن جہم بن عبد قیس بن عبد شمس۔ ان کو نجاشی نے عمرو بن امیہ کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن ابی حاتم نے انکے والد سے کیا ہے اور زبیر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے جہم بن قیس بن عبد بن شرحبیل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی قریشی عبدری اپنے والد جہم اور اپنے بھائی عمرو کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے کیا ہے۔

۱۴۵۱۔ حضرت خزیمہؓ بن حارث

حضرت خزیمہؓ بن حارث۔ اہل مصر میں سے ہیں صحابی ہیں۔ ان سے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے ان کی حدیث ابن لہیعہ نے یزید سے انہوں نے خزیمہ سے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۴۵۲۔ حضرت خزیمہؓ بن حکیم

حضرت خزیمہؓ بن حکیم سلمی بہزی۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے سسرالی رشتہ دار تھے نبیؐ کے ہمراہ کسی تجارت میں بصرہ کی طرف گئے تھے۔ ان کی حدیث وجیہ بن نعمان نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا وجیہ سے انہوں نے منصور سے انہوں نے قبیصہ بن اسحاق خزاعی سے انہوں نے خزیمہ بن حکیم سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ یہ وہی ہیں جن کا تذکرہ خزیمہ بن ثابت کے ذکر میں ہو چکا ہے جو کہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۵۳۔ حضرت خزیمہؓ بن خزمہ

حضرت خزیمہؓ بن خزمہ بن عدی بن ابی بن غنم جن کا نام قوقل بن عوف بن غنم بن عوف بن خزرج ہے۔ قوافلہ میں سے ہیں احد اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۴۵۴۔ حضرت خزیمہؓ بن عاصم

حضرت خزیمہؓ بن عاصم بن قطن بن عبداللہ بن عبادہ بن سعد بن عوف بن وائل بن قیس بن عوف بن عبدمناہ بن اد بن طابخہ عکلی۔ عکل نام ہے سعد، حارث، جشم اور علی فرزندان عوف بن وائل کا۔ عکل ان لوگوں کی دایہ کا نام تھا۔ خزیمہ نبی ﷺ کے حضور میں اپنی قوم کے اسلام کی خبر لے کے حاضر ہوئے تھے۔ نبیؐ نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا چنانچہ (اس ہاتھ کی برکت سے) مرتے وقت تک نوجوان رہے حضرت نے ان کو ایک تحریر بھی لکھ دی تھی جس میں اپنے جانشین کو (ان کے ساتھ عمدہ برتاؤ کرنے کی) وصیت کی تھی اور حضرت نے انکوان کی قوم کے صدقات پر مقرر فرمایا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے ان کا نسب نہیں بیان کیا ابن کلبی نے ان کا نسب لکھا ہے۔

۱۴۵۵۔ حضرت خزیمہؓ بن معمر

حضرت خزیمہؓ بن معمر انصاری خطمی۔ کنیت ان کی ابومعمر ہے۔ ان سے محمد بن منکدر نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک عورت رسول اللہؐ کے عہد میں (بجرم زنا) سنگسار کی گئی لوگوں نے کہا کہ اس کے تمام اعمال حبط ہو گئے یہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا یہ سزا اس کے گناہوں کا کفارہ ہو گئی اور وہ قیامت میں گنہگار مبعوث نہ ہو گی۔ اس حدیث کو عبداللہ بن نافع زبیری مدنی نے اور معن بن عیسیٰ مدنی نے منکدر بن محمد بن منکدر سے انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ابوعمر نے کہا میں نہیں جانتا کہ ابن منکدر کے سوا اور کسی نے اس حدیث کو ان سے روایت کیا ہو اور اس حدیث کی سند میں بہت اضطراب ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الخاء والشین والصاد

۱۴۵۶۔ حضرت خشخاش ؓ بن حارث

حضرت خشخاش ؓ بن حارث اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن مالک بن حارث اور بعض لوگ کہتے ہیں خشخاش بن جناب بن حارث بن اخیف۔ لقب ان کا مجفر بن کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم ہے تمیمی عنبری ہیں۔ مولفۃ القلوب میں سے تھے ان کی قوم کا دستور تھا کہ جب ان میں سے کسی کے پاس ہزار اونٹ ہو جائے تو وہ ایک نر اونٹ کی آنکھ پھوڑ دیتا تھا اور اس کی سواری وغیرہ کو اپنے اوپر حرام کر لیتا تھا۔ یہ (خشخاش) اور ان کے بیٹے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ دونوں اور نیز خشخاش کے دونوں بیٹے مالک اور عبید بھی صحابی ہیں ہمیں ابو یاسر یعنی عبدالوہاب بن احمد نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن عبید نے حصین بن ابی حر سے انہوں نے خشخاش عنبری سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا میرے ہمراہ میرا ایک بیٹا بھی تھا حضرت نے پوچھا کہ یہ تمہارا لڑکا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا اس کا گناہ تمہارے اوپر نہ رکھا جائے گا اور تمہارا گناہ اس پر نہ رکھا جائے گا۔ احمد نے کہا ہے کہ ہشیم نے ایک دوسری مرتبہ بیان کیا کہ مجھے ایک خبر دینے والے نے حصین بن ابی الحر سے نقل کر کے خبر دی اور عمرو بن عون واسطی' یحییٰ حمانی' سعید بن سلیمان نے ہشیم سے انہوں نے یونس بن عبید سے انہوں نے حصین بن ابی الحر سے انہوں نے خشخاش عنبری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا الخ۔ اس حدیث کو اسمعیل بن سالم وغیرہ نے ہشیم سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے حصین سے انہوں نے خشخاش سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

جناب: جیم اور نون کے ساتھ' اور بعض کہتے ہیں حباب یعنی حاء پر پیش اور باء کے ساتھ اور اسی کو ابو عمر نے پسند کیا ہے۔

اخیف: ہمزہ پر پیش اور خاء پر زبر کے ساتھ اور بعض نے کہا ہے کہ ہمزہ پر زبر اور خاء پر سکون کے ساتھ اور بعض نے خلف کہا ہے۔

۱۴۵۷۔ حضرت خشخاش ؓ

حضرت خشخاش ؓ۔ یہ وہ ہیں جن سے یوسف بن زہران نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ عبدان نے خائے معجمہ کے ساتھ کیا ہے حالانکہ اوپر حائے مہملہ کی ردیف میں گذر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۵۸۔ حضرت خشرم ؓ بن حباب

حضرت خشرم ؓ بن حباب بن منذر بن جموح بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی حدیبیہ میں شریک تھے اور اس میں بیعۃ الرضوان کی تھی۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

۱۴۵۹۔ حضرت خصفہؓ

حضرت خصفہؓ یا ابن خصفہ۔ ایک مجہول شخص ہیں ان کی حدیث شعبہ نے یزید سے انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ حنفی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے ایک شخص کے پاس بیٹھا ہوا تھا جن کا نام خصفہ یا ابن خصفہ تھا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے طاقتور وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الخاء والطاء

۱۴۶۰۔ حضرت خطابؓ بن حارث

حضرت خطابؓ بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جُمح قریشی جمحی۔ حاطب کے بھائی ہیں انہوں نے سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ ان کا تذکرہ موسیٰ بن عقبہ نے اور ابن اسحاق نے ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ ان کے ساتھ ان کی بیوی فکیہہ بنت یسار بھی تھیں خطاب نے وہیں بحالت اسلام وفات پائی اور انکی اولاد تھی۔ اور ان کی بیوی ان دو کشتیوں میں سے ایک پر سوار ہو کر مدینہ آئی تھیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے یہاں کیا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے ان کا تذکرہ حائے مہملہ کے بیان میں کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ عبدالغنی بن سعید دار قطنی اور ابن ماکولا نے بھی کیا ہے اور عرب کی عادت بھی تھی کہ وہ دو بھائیوں کا نام اسی طرح رکھتے تھے ایک کا نام دوسرے کے نام سے مشتق کر لیتے تھے واللہ اعلم۔

۱۴۶۱۔ حضرت خطیمؓ

حضرت خطیمؓ۔ عبدان نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ صحابی ہیں یا نہیں۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (مسجدوں کی طرف اندھیری رات میں) پیادہ پا جانے والوں کو بشارت دو۔ ان کا تذکرہ حائے مہملہ کی ردیف میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الخاء والفاء

۱۴۶۲۔ حضرت خفافؓ بن ایماء

حضرت خفافؓ بن ایماء بن رحضہ بن خربہ بن خلاف بن حارثہ بن غفار، غفاری۔ ان کے والد قبیلہ غفار کے سردار تھے اور یہ خود بنی غفار کے امام اور ان کے خطیب تھے۔ حدیبیہ میں شریک تھے اور بیعۃ الرضوان کی تھی۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان سے عبداللہ بن حارث، حنظلہ بن علی اسدی، خالد بن عبداللہ بن حرملہ اور ان کے بیٹے حارث بن خفاف وغیرہم نے روایت کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ خفاف، ان کے والد اور ان کے دادا رحضہ سب صحابی تھے اور مقام غیقہ میں جو غفار کے شہروں میں سے ہے رہتے

ے اور مدینہ میں اکثر آیا کرتے تھے۔ یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب ابوسفیان نے خفاف
ن ایماء کی اسلام کی خبر سنی تو کہا کہ آج بنی کنانہ کا سردار بے دین ہو گیا۔ ہمیں یحییٰ بن ابی الرجاء نے اور ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی
ند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ایوب' قتیبہ اور ابن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل نے خبر دی
کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن عبداللہ بن حرملہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حارث بن خفاف نے
پنے والد خفاف بن ایماء سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے رکوع فرمایا بعد اس کے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا کہ غفار
و اللہ بخش دے اور اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اے اللہ! لحیان پر لعنت کر اے اللہ!
ل اور ذکوان پر لعنت کر بعد اس کے آپ سجدہ میں گئے خفاف کہتے تھے کہ کفار پر لعنت اسی وجہ سے کہی جاتی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں
نے لکھا ہے۔

۱۴۶۳۔ حضرت خفافؓ بن ندبہ

حضرت خفافؓ بن ندبہ۔ یہ ان کی ماں کا نام ہے وہ بیٹی تھیں ابان بن شیطان کی قبیلہ بنی حارث بن کعب سے تھیں ان کے
والد عمیر تھے۔ کنیت ان کی ابوخرشہ ہے صخرؓ خنساء اور معاویہ فرزندان عمرو بن حارث بن شرید کے چچازاد بھائی تھے۔ یہ خفاف
مشہور شاعر تھے ان کا رنگ بہت سیاہ تھا عرب کے سیاہ رنگ والوں میں سے ایک یہ بھی تھے۔ کلبی نے کہا ہے کہ خفاف ابن عمیر بن
حارث بن عمرو بن شرید بن ریاح بن یقظہ بن عصیہ بن خفاف بن امرأالقیس بن بہثہ بن سلیم سلمی ان لوگوں میں سے تھے جو زمانہ
ردت میں اسلام پر ثابت قدم رہے قبیلہ قیس کے سواروں اور شاعروں میں سے تھے۔ اصمعی نے کہا ہے کہ خفاف حنین میں رسول
اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے اور دوسرے لوگوں نے کہا ہے کہ فتح مکہ میں نبیؐ کے ہمراہ تھے اور بنی سلیم کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا اور
حنین اور طائف میں بھی شریک تھے ابوعبیدہ نے کہا ہے ہم سے ابوبلال سہم بن ابی العباس بن مرداس سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
معاویہ بن عمرو بن شرید برادر خنساء نے مرہ اور فزارہ کے ساتھ جہاد کیا اور ان کے ہمراہ خفاف بن ندبہ بھی تھے پس ہاشم اور زید
فرزندان حرملہ نے معاویہ کو گھیر لیا اور ایک شخص نے ان کو باندھا اور دوسرے نے ان پر حملہ کیا اور ان کو قتل کر دیا پھر جب لوگوں
نے آواز دی کہ معاویہ مقتول ہو گئے تو خفاف نے کہا کہ اللہ مجھے ہلاک کر دے اگر میں یہاں سے ہٹوں جب تک کہ اس پر حملہ نہ
کرا لوں پس مالک بن حمار نے جو بنی شمخ بن فزارہ کے سردار تھے ان پر حملہ کیا اور ان کو قتل کر دیا اور کہا۔

ان تک خیلی قداصیب صمیمها — فعمدا علی عینی تیممت مالکا
وقفت له علوی وقد خان صحبتی — لا نبی مجدا اولأثارها لکا
اقول له والرمح یأطر متنه — تامل خفافا اننی انا ذلک

”اگر میرے سواروں میں سے منتخب منتخب لوگ شہید ہو گئے (تو ہو جائیں) میں نے مالک پر حملہ کرنے کا قصد کر لیا ہے۔
میں نے اپنی ہمت اس کے لئے قائم کی ہے اس نے میری صحبت میں خیانت کی ہے تا کہ میں بزرگی کو قائم رکھوں یا کسی
ہلاک ہونے والوں کو پراگندہ کروں۔ میں اسی سے کہوں گا جب نیزہ اس کی پشت پر پہنچ جائے گا کہ خفاف کو دیکھ لے میں
ہی ہوں۔“

ابوعمر نے کہا ہے کہ ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے اس کے سوا اور کوئی حدیث ان کی میں نہیں جانتا وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں میں کہاں اتروں؟ کسی قریشی کے یہاں؟ یا کسی انصاری کے یہاں؟ یا قبیلہ اسلم کے یہاں یا قبیلہ غفار کے یہاں؟ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے خفاف! راستے سے پہلے رفیق کو تلاش کرلیا کروتا کہ اگر کوئی حادثہ پیش آ جائے تو وہ تمہاری مدد کرے اور تم اس کی طرف محتاج ہو تو وہ تمہاری رفاقت کرے یہ خفاف حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے تک زندہ رہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ندبہ میں نون پر زبر اور نون پر زیر دونوں کہا جاسکتا ہے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۱۴۶۴۔ حضرت خفافؓ بن نضلہ

حضرت خفافؓ بن نضلہ بن عمرو بن بہدلہ ثقفی۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے ان سے ذابل بن طفیل نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے اتنا اور زیادہ لکھا ہے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور جس قدر میں نے ان سے نقل کیا ہے اس سے زیادہ انہوں نے نہیں لکھا۔ ان کی نہ کوئی روایت معلوم ہے اور نہ ان کا کہیں تذکرہ ہے۔

۱۴۶۵۔ حضرت خفشیشؓ کندی

حضرت خفشیشؓ کندی۔ نام ان کا معدان ہے اور کنیت ان کی ابوالخیر ہے۔ جیم اور حاے مہملہ کی ردیف میں بھی ان کا نام گذر چکا ہے یہی ہیں جنہوں نے نبی ﷺ سے کہا تھا کہ کیا آپ ہم میں سے نہیں ہیں الخ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الخاء واللام

۱۴۶۶۔ حضرت خلادؓ ابوعبدالرحمٰن

حضرت خلادؓ انصاری۔۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن ہے۔ حارث بن ابی اسامہ نے عبدالعزیز بن ابان سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں ولید بن عبداللہ بن جمیع نے عبدالرحمٰن بن خلاد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ام ورقہ کو اجازت دے دی تھی کہ وہ اپنے گھر والوں کی امامت کیا کریں ان کا ایک موذن بھی تھا نیز اس حدیث کو حارث نے عبدالعزیز سے انہوں نے ولید سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ام ورقہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے (امامت کی) اجازت مانگی۔ اس حدیث کو وکیع نے ولید سے انہوں نے اپنی دادی سے اور عبدالرحمٰن بن خلاد سے انہوں نے ام ورقہ سے روایت کیا ہے اور باقی سب لوگوں نے اس حدیث کو ولید سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کیا ہے اور عبدالرحمٰن کا ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

جمیع: جیم پر پیش کے ساتھ۔

۱۴۶۷۔ حضرت خلاد انصاریؓ

حضرت خلاد انصاریؓ۔ جنگ قریظہ میں شہید ہوئے۔ ہمیں منصور بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند سے ابویعلی یعنی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعلی احمد بن ابراہیم موصلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں فرج ابن فضالہ نے عبدالخبیر بن قیس بن ثابت بن شماس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جنگ قریظہ میں انصار میں سے ایک شخص شہید ہوئے جن کا نام خلاد تھا ان کی ماں سے کہا گیا کہ اے ام خلاد! خلاد مقتول ہو گئے وہ منہ پر نقاب ڈال کر خلاد کا حال پوچھنے آئی تھیں کسی نے ان سے کہا کہ خلاد مقتول ہو گئے تم ہمارے پاس نقاب ڈال کر آئی ہو خلاد کی والدہ نے کہا کہ اگر خلاد مقتول ہو گئے تو میں اپنے احباب کو تکلیف دینا نہیں چاہتی یہ واقعہ نبیؐ سے بیان کیا گیا آپ نے فرمایا کہ خلاد کو دو شہیدوں کا ثواب ملے گا لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا اس وجہ سے کہ ان کو اہل کتاب نے قتل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۴۶۸۔ حضرت خلادؓ بن رافع

حضرت خلادؓ بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبد بن حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی ثم الزرقی یہ بھائی ہیں رفاعہ بن رافع کے بدر میں شریک تھے ان کی کنیت ابو یحییٰ تھی۔ رفاعہ بن یحییٰ نے معاذ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اور میرے بھائی خلاد رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بدر میں ایک دبلے اونٹ پر سوار ہو کر گئے یہاں تک کہ جب ہم مقام برید میں پہنچے جو روحاء کے پیچھے ہے تو ہمارا اونٹ بیٹھ گیا ہم لوگوں نے کہا کہ یا اللہ! اگر ہم مدینہ (اسی اونٹ پر) پہنچ جائیں تو ہم تیرے لئے نذر کرتے ہیں کہ اس اونٹ کی قربانی کر دیں گے پس ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہماری طرف ہوا آپ نے پوچھا کہ تم دونوں کا کیا حال ہے؟ ہم نے آپ سے (سب حال) بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتر پڑے اور آپ نے وضو کیا بعد اس کے آپ نے اپنے غسالہ وضو میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا پھر آپ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے اونٹ کا منہ آپ کے سامنے پھیلا دیا آپ نے وہ غسالہ اپنے وضو کا اونٹ کے منہ میں ڈال دیا اور کچھ اس کے سر پر ڈالا پھر اس کی گردن پر بعد اس کے اس کے شانے پر پھر اس کے کوہان پر پھر اس کے سرین پر پھر اس کی دم پر بعد اس کے فرمایا کہ اے اللہ! رافع اور خلاد کو (اسی سواری پر) لے چل پس رسول اللہ ﷺ چلے گئے اور ہم نے بھی چلنے کا ارادہ کیا چنانچہ ہم بھی چلے (وہ اونٹ اس قدر تیز ہو گیا تھا کہ) ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وادیٔ منصف کی ابتداء میں پا لیا اور وہ اونٹ تمام قافلہ سے آگے رہتا تھا جب ہمیں رسول اللہؐ نے دیکھا تو آپ مسکرائے پھر ہم چلے یہاں تک کہ مقام بدر میں پہنچ گئے جب ہم وادیٔ بدر کے قریب پہنچے تو وہ اونٹ پھر بیٹھ گیا ہم نے کہا الحمد للہ پھر ہم نے اس کی قربانی کر دی اور اس کا گوشت خیرات کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن کلبی نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ خلاد بدر کے دن شہید ہوئے مگر اور کسی نے ایسا نہیں کہا یہ بھی قریب اسی کے ہے جو ہم نے کہا۔ ابوعمر نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ ان کی کوئی روایت بھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نبیؐ کے بعد زندہ رہے۔

۱۴۶۹۔ حضرت خلادؓ زرقی

حضرت خلادؓ زرقی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے خلاد بن زرقی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت اللہ اس سے کسی قسم کی توبہ اور فدیہ قبول نہ کرے گا اس کو عطاء بن یسار نے خلاد بن سائب سے روایت کیا ہے اور بعض لوگ ان کو سائب بن خلاد کہتے ہیں یہ بنی حارث بن خزرج سے ہیں۔ ان کا تذکرہ سائب کے نام میں بھی آئے گا۔ ان خلاد کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ یہ کچھ نہیں ہیں کیونکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اگر ابوموسیٰ نے خلاد زرقی کو مراد لیا ہے تو ابن مندہ نے ان کا تذکرہ بھی لکھا ہے جو اوپر گذر چکا اور اگر خلاد بن سائب کو مراد لیا ہے تو وہ اب اس تذکرہ کے بعد آئے گا وہ اگرچہ زرقی نہیں ہیں مگر ابن مندہ نے ان سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے الخ وہی حدیث جو زرقی کے تذکرہ میں گذر چکی اور ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ یہ زرقی ہیں ٹھیک نہیں ہے واللہ اعلم۔ یا شاید لوگوں نے ان کے نسب میں اختلاف کیا ہو جس طرح اور لوگوں کے نسب میں اختلاف کیا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک ہوں۔

۱۴۷۰۔ حضرت خلادؓ بن سائب

حضرت خلادؓ بن سائب بن خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرأالقیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج اکبر انصاری خزرجی ثم من بلحارث من خزرج۔ ان سے سائب، عطاء بن یسار اور مطلب بن عبداللہ بن حنطب نے روایت کی ہے۔ محمد بن عبید اور سلیمان بن حرب نے حماد بن یزید سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے مسلم بن ابی مریم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے خلاد بن سائب بن خلاد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے اللہ اس کو ڈرائے اور اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو اس سے اللہ تعالیٰ کسی قسم کی توبہ و فدیہ قبول نہ فرمائے۔ اس حدیث کو عارم نے حماد بن زید سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے مسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ سائب بن خلاد سے یا خلاد بن سائب سے مروی ہے اور نیز اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ سائب بن خلاد سے مروی ہے انہوں نے اس میں شک نہیں کیا سائب کے نام میں انشاءاللہ ان کا تذکرہ کیا جائے گا اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام خلاد بن سوید بن ثعلبہ ہے اور ان کا نسب بھی ابن کلبی نے ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور ان کے بیٹے سائب بن خلاد حضرت معاویہ کی طرف سے یمن کے حاکم تھے۔ ابن کلبی نے ان کے نسب میں سائب کا نام نہیں ذکر کیا شاید انہوں نے ان کے دادا کا تذکرہ لکھا ہے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۷۱۔ حضرت خلادؓ بن سوید

حضرت خلادؓ بن سوید بن ثعلبہ۔ ان کا نسب خلاد بن سائب کے تذکرہ میں گذر چکا ہے کیونکہ یہ خلاد بقول بعض لوگوں کے

کے دادا ہیں اور ایک قول کے موافق ان کے باپ ہیں ابوعمر اور ابونعیم نے ان دونوں کو دولکھا ہے ایک خلاد بن سائب بن خلاد
ویداور دوسرے خلاد بن سوید اور ابواحمد عسکری نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے اور کہا ہے کہ خلاد بن سوید جس کو بعض لوگ خلاد
سائب بن ثعلبہ بھی کہتے ہیں اور موافق اس نسب کے جو خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید کے تذکرہ میں گذر چکا یہ خلاد ان خلاد
دادا ہوں گے واللہ اعلم۔ یہ خلاد بیعت عقبہ بدر احد اور خندق میں شریک تھے اور جنگ قریظہ میں شہید ہوئے ان کے اوپر ایک
سی پہاڑ کے اوپر سے پھینک دیا گیا تھا اس سے ان کا سر پھٹ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو دو شہیدوں کا
ب ملے گا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ وہ پتھر ان پر ایک عورت نے پھینکا تھا جس کا نام بنانہ تھا وہ قبیلہ قریظہ کی ایک عورت تھی پھر
ں اللہ نے بنی قریظہ کے ساتھ اس عورت کو بھی قتل کرا دیا جب کہ اس قبیلہ کے بالغ لوگ قتل کئے گئے کوئی عورت سوا اس عورت
ہیں قتل کی گئی۔ مطلب بن عبداللہ بن حطب نے ابراہیم بن خلاد بن سوید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہو
نے کہا حضرت جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور کہا کہ اے محمد آپ عجاج ثجاج [۱] بن جایئے۔ ان کا تذکرہ
یم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے اس تذکرہ میں یہ نہیں بیان کیا کہ یہ جنگ قریظہ میں شہید ہوئے اس کو صرف ابوعمر نے بیان کیا ہے۔
یم نے ایک اور تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے خلاد انصاری۔ پہلے گزر چکا ہے یہ جنگ قریظہ میں شہید ہوئے تھے۔ ان کو ان خلاد کے
وہ قرار دیا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں صرف یہ ہے کہ ابونعیم نے ان کا نسب یہاں نہیں بیان کیا اور وہاں بیان کر دیا ہے اور ابوعمر
نے صرف آخری تذکرہ لکھا ہے پہلے تذکرہ کو نہیں لکھا اور ابن مندہ نے صرف پہلے ہی تذکرہ یعنی خلاد انصاری کو لکھا ہے۔ یہ دونوں
م سے بچ گئے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے
رف نسب نہیں بیان کیا پس اگر صرف نسب نہ بیان کرنے کے سبب سے وہ استدراک کرتے ہیں تو چاہئے تھا کہ ان کی کتاب کے
اکثر مقامات پر استدراک کرتے کیونکہ وہ نسب بہت کم بیان کرتے ہیں۔ جنگ قریظہ میں ان کے شہید ہونے سے یہ بات بھی معلوم
ہوگی کہ ان کے دونوں بیٹے سائب اور ابراہیم بھی صحابی ہیں۔

۱۴۷۔ حضرت خلادؓ والد عبداللہ

حضرت خلادؓ۔ والد ہیں عبداللہ کے۔ ابوموسیٰ نے اپنی سند سے وکیع سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ابن عجلان
سے انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن خلاد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ مسجد میں داخل
ہوئے اور نماز پڑھی بعد اس کے نبیؐ کے حضور میں گئے اور آپ کے پاس بیٹھ گئے نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ جاؤ نماز پڑھو اس لئے کہ
تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس سند میں اختلاف کیا گیا ہے عبداللہ بن محمد زہری نے ابن عیینہ سے انہوں نے ابن عجلان سے انہوں نے
علی بن یحییٰ بن عبداللہ بن خلاد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ مسجد میں گئے اور نماز
پڑھی الخ اور عبدالجبار نے ابن عیینہ سے انہوں نے ابن عجلان سے انہوں نے انصار کے ایک شخص سے انہوں نے اپنے والد سے
انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث رفاعہ بن رافع کی روایت سے مشہور ہے واللہ اعلم۔

---

[۱] عجاج کے معنی غبار آلود ثجاج کے معنی قربانی کرنے والے مطلب یہ ہے کہ حج کیجئے حج میں یہ دونوں صفتیں حاصل ہوتی ہیں۔

۱۴۷۳۔ حضرت خلادؓ بن عمرو

حضرت خلادؓ بن عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن سارده بن تزید بن جشم بن خزرج اکبر انصاری خزرجی سلمی ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ خلاد ان کے والد اور ان کے بھائی معاذ ابوایمن اور معوذ یہ سب بدر میں شریک تھے۔ خلاد احد کے دن شہید ہوئے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابوایمن عمرو بن جموح کے غلام تھے ان کے بیٹے نہ تھے اس بات میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ یہ خلاد بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۷۴۔ حضرت خلدہؓ انصاری

حضرت خلدہؓ انصاری زرقی۔ دادا ہیں عمر بن عبداللہ بن خلدہ کے۔ ان کی حدیث اسمعیل بن ابی اویس نے یحییٰ بن یزید بن عبدالملک سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمر بن عبداللہ بن خلدہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا خلدہ سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اے خلدہ! میرے پاس کسی ایسے شخص کو لے آؤ جو میری اونٹنی کا دودھ دہو دے پس خلدہ ایک شخص کو لے آئے حضرت نے (اس شخص سے) پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ اس شخص نے کہا حرب آپ نے فرمایا تم جاؤ پھر ایک اور شخص آپ کے پاس لے آیا اس سے آپ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے کہا یعیش حضرت نے فرمایا اے یعیش! تم اس اونٹنی کا دودھ دوہو۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۴۷۵۔ حضرت خلفؓ بن مالک

حضرت خلفؓ بن مالک بن عبداللہ بن غفار غفاری۔ معروف بہ آبی اللحم۔ اس (آبی) کا مادہ اباء ہے یعنی انکار کرنا چونکہ یہ بتوں کے نام کا ذبیحہ نہ کھاتے تھے اس سبب سے آبی اللحم ان کو کہتے ہیں ابن کلبی نے ان کا نام یہی بتایا ہے۔

۱۴۷۶۔ حضرت خلفؓ والد اسود

حضرت خلفؓ۔ اسود کے والد ہیں۔ محمد بن عبدالملک بن زنجویہ اور زہیر بن محمد نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے محمد بن خثیم سے انہوں نے محمد بن اسود بن خلف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے حضرت حسن کو (گود میں) لیا اور ان کو پیار کیا بعد اس کے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر آپ نے فرمایا کہ اولاد[1] آدمی کو بخیل اور نامرد بنا دیتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے محمد بن اسود بن خلف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ سند کیسی ہے؟ اس حدیث کو ان کے علاوہ اور لوگوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابن خثیم سے یعنی عبداللہ بن محمد بن اسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

1　یعنی آدمی اولاد کے خیال سے مال کی حفاظت کرنے لگتا ہے اور نیز لڑائی وغیرہ میں بھی جانے سے رکتا ہے۔

۱۴۷۷۔ حضرت خلیدؓ حضرمی

حضرت خلیدؓ حضرمی۔ عبدان نے کہا ہے کہ ہم سے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن اسمٰعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے حمید سے انہوں نے بکر بن عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی کہ ایک شخص اصحاب رسول اللہؐ سے جن کا نام خلید تھا جو اہل مصر میں سے تھے مردوں کو عورتوں کے پیچھے کھڑا کرتے تھے اور عورتوں کو امام کے قریب کھڑا کرتے تھے یعنی نماز جنازہ میں۔ نیز عبدان نے یہ بھی کہا ہے کہ ہمیں ابوموسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن حارث نے حمید سے انہوں نے بکر سے انہوں نے مسلمہ بن مخلد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ ایسا ہی کیا کرتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابوموسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی عدی نے حمید سے انہوں نے بکر سے روایت کر کے خبر دی کہ مسلمہ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۷۸۔ حضرت خلیدؓ بن قیس

حضرت خلیدؓ بن قیس بن نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ ان کا شمار اہل بدر میں ہے۔ ان کا تذکرہ عبدان نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ابن فلیح نے زہری سے روایت کی انہوں نے کہا کہ خلدہ بن قیس ہے جو ان کے غلام تھے ابن شاہین نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ موسیٰ بن عقبہ اور ابومعشر نے کہا ہے کہ خلیدہ بزیادت ہاء ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور ابوعمر نے بھی خلیدہ بزیادت ہا لکھا ہے اور ان کا نسب بیان کیا ہے جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور کہا ہے کہ موسیٰ اور ابومعشر نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے اور محمد بن اسحاق نے اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام خلید بن قیس ہے اور محمد بن عبداللہ بن عمارہ نے خالد بن قیس لکھا ہے مگر اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ یہ جنگ بدر اور احد میں شریک تھے۔

۱۴۷۹۔ حضرت خلیفہؓ بن بشر

حضرت خلیفہؓ بن بشر۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوزکریا نے ان کو ذکر کیا ہے اور ان کی وہ حدیث روایت کی ہے جس کو ابوعبداللہ بن مندہ وغیرہ نے بشر بن ابی خلیفہ کے نام میں لکھا ہے مگر اس حدیث میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو خلیفہ کے صحابی ہونے پر دلالت کرے۔

۱۴۸۰۔ حضرت خلیفہؓ ابوسہیل

حضرت خلیفہؓ۔ کنیت ان کی ابوسہیل ہے۔ سویہؒ کے والد ہیں۔ ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا گیا ہے جن کا نام محمد ہے اور ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۱۴۸۱۔ حضرت خلیفہؓ بن عدی

حضرت خلیفہؓ بن عدی بن معلّی، انصاری بیاضی۔ ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن کلبی اور ابن شاہین نے کہا ہے کہ یہ بیٹے ہیں عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن فہیرہ بن عامر بن بیاضہ کے۔ بدر اور احد میں شریک تھے اور عبدان نے کہا

ہے کہ معلی بیٹے ہیں امیہ بن بیاضہ بن عامر بن زریق کے انہوں نے ان کا نسب ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جو بدر اور احد میں شریک تھے اور عبید اللہ بن رافع نے ان لوگوں کے نام میں جو اصحاب رسول اللہؐ سے حضرت علی کے ہمراہ (لڑائیوں میں) شریک رہے' خلیفہ بن عدی کا نام بھی بیان کیا ہے جو بنی بیاضہ میں سے تھے اور بدری تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام بعض لوگ علیفہ بھی کہتے ہیں وہ اپنے مقام میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائے گا۔

باب الخاء والمیم

۱۴۸۲۔ حضرت خمخامؓ بن حارث

حضرت خمخامؓ بن حارث بکری۔ مجالد بن خمخام' خمخام کا نام مالک بن حارث بن خالد اسود ہے' نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میرے والد خمخام بکر بن وائل کے وفد کے ہمراہ قبیلہ سدوس کے چار آدمیوں کے ساتھ نبیؐ کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے وہ چار وں آدمی یہ تھے۔ (۱) بشیر بن خصاصیہ (۲) فرات بن حیان (۳) عبداللہ بن اسود اور (۴) یزید بن ظبیان۔ خمخام نبیؐ کے ہمراہ حنین میں شریک تھے۔ حضرت نے ان کے ہمراہ ایک تحریر ان کے خاندان بکر بن وائل کے مسلمانوں کو بھیجی تھی بکر بن وائل ایک قوم ہے یمامہ میں یزید بن ظبیان کو کوئی شخص اس خط کا پڑھنے والا نہ ملا سوا ایک شخص کے جو قبیلہ ربیعہ کی شاخ بنی ضبیعہ سے تھا اس وجہ سے ان لوگوں کو بنی قاری کہنے لگے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۸۳۔ حضرت خمیصہؓ بن ابان

حضرت خمیصہؓ بن ابان حدانی۔ یہ وہی شخص ہے جو نبی کی وفات کی خبر لے کر مدینہ سے عمان گئے تھے اور کہا تھا اے اہل عمان! میں تمہیں رسول اللہؐ کے وفات کی خبر دیتا ہوں اور تمہیں اطلاع دیتا ہوں کہ لوگ (اس صدمہ سے) ایسا جوش کر رہے ہیں جیسے دیگیں جوش کرتی ہیں یہ حدیث طویل ہے۔

باب الخاء والنون

۱۴۸۴۔ حضرت خنافرؓ بن توأم

حضرت خنافرؓ بن توأم حمیری۔ یہ حمیر کے کاہنوں میں سے ایک کاہن تھے۔ پھر معاذ بن جبل کے ہاتھ پر یمن میں اسلام لائے علامات نبوت میں ان کی ایک عمدہ حدیث ہے مگر اس کی سند میں گفتگو ہے اور یہ صرف اسی حدیث سے پہچانے جاتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۴۸۵۔ حضرت خنیسؓ بن حذافہ

حضرت خنیسؓ بن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی۔ یہ بھائی ہیں عبداللہ

حذافہ کے۔اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں سے تھے انہوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور بعد اس کے پھر مدینہ لوٹ آئے تھے۔ بدر اور احد میں شریک ہوئے احد میں ان کے کچھ زخم لگ گئے تھے انہیں زخموں سے ان کی وفات ہوگئی۔ نبیؐ سے پہلے ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے شوہر یہی تھی جب ان کی وفات ہوگئی تو حضرت حفصہ سے رسول اللہؐ نے نکاح کیا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۸۶۔حضرت خنیسؓ بن خالد

حضرت خنیسؓ بن خالد۔ان کا نام اشعر بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حبشہ بن سلول بن کعب بن عمرو خزاعی کعبی کنیت ان کی ابوصخر ہے۔ابراہیم بن سعد اور سلمہ سب نے ابن اسحاق سے ان کا نام خائے منقوطہ کے ساتھ نقل کیا ہے اور دوسرے لوگ حبیش کہتے ہیں حائے مہملہ اور شین معجمہ کے ساتھ۔ہم نے بھی ان کا ذکر "حاء" کی ردیف میں کیا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ حبیش ان کے نسب میں ایک شخص ہیں جن کا نام اشعر بن خالد بن حلیف بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم ہے۔یہ کلبی کا قول ہے ابوعمر نے بھی حبیش کے نام میں ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔فتح مکہ کے دن یہ اور کرز بن جابر شہید ہوئے یہ دونوں خالد بن ولید کے ساتھ تھے۔ راستہ بھول گئے اور دونوں اکٹھے قتل کئے گئے۔جب حبیش قتل ہوئے تو انہوں نے ان کو دونوں پیروں کے درمیان میں کرلیا بعد اس کے وہ لڑے یہاں تک کہ وہ بھی مقتول ہوگئے۔وہ رجز پڑھتے جاتے تھے اور یہ کہتے تھے:

قد علمت صفراء من بنی فهر نقية الوجه نقية الصدر

لا ضربن اليوم عن ابی صخر

"مقام صفراء کے بنی فہر جانتے ہیں کہ میں صاف چہرہ اور صاف دل ہوں آج ابوصخر کی طرف سے میں لڑوں گا۔ حبیش کی کنیت ابوصخر ہے۔"

۱۴۸۷۔حضرت خنیسؓ بن ابی سائب

حضرت خنیسؓ بن ابی سائب بن عبادہ بن مالک بن اصلع بن عبسہ بن خراش بن جحجبی۔بنی کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف سے ہیں انصاری ہیں اوسی ہیں۔بیعۃ الرضوان اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے اور فتح عراق میں بھی موجود تھے۔شہسوار تھے۔ان کا نام خنیس نبیؐ نے رکھا تھا۔ان کا تذکرہ حافظ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے ان کا ذکر لکھا ہے اور اس کو کسی کی طرف منسوب نہیں کیا۔

۱۴۸۸۔حضرت خنیسؓ غفاری

حضرت خنیسؓ غفاری۔بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام ابوخنیس ہے۔ان سے ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی ربیعہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کے ہمراہ غزوۂ تہامہ میں تھے (رمضان کا مہینہ تھا بعض صحابہ نے روزہ رکھا تھا) یہاں تک کہ جب ہم مقام عسفان میں پہنچے تو آپ کے بعض صحابہ آپ کے پاس گئے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں بھوک کی شدت معلوم ہوتی ہے تو حضرت نے ہم لوگوں کو ظہر کے وقت کھانا کھالینے کی اجازت دی اور بعد اس کے انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ مشہور ابوخنیس ہے اور خنیس وہم ہے۔

باب الخاء والواو والیاء

۱۴۸۹۔ حضرت خواتؓ بن جبیر

حضرت خواتؓ بن جبیر بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس۔ امرء القیس کا نام برک بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہے۔ انصاری ہیں اوسی ہیں۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوصالح رسول اللہؐ کے سواروں میں سے ہیں۔ بدر میں یہ اور بقول بعض ان کے بھائی عبداللہ بن جبیر بھی شریک تھے اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ خوات بن جبیر رسول اللہؐ کے ہمراہ بدر کی طرف چلے جب مقام صفرا میں پہنچے تو ان کی پنڈلی میں پتھر لگ گیا اس سبب سے یہ لوٹ آئے مگر رسول اللہؐ نے مال غنیمت میں ان کا حصہ لگایا تھا اور ابن اسحق نے کہا ہے کہ خوات بدر میں شریک نہ تھے مگر رسول اللہؐ نے ان کا حصہ اصحاب بدر کے ساتھ لگایا تھا ابن کلبی نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ یہ ذات النحیین کے شوہر تھے۔ ذات النحیین ایک عورت تھی بنی تیم اللہ سے زمانہ جاہلیت میں گھی بیچا کرتی تھی اہل عرب نے اس کو ضرب المثل کر دیا ہے کہتے ہیں کہ فلاں شخص ذات النحیین سے بھی زیادہ کام میں مشغول رہنے والا ہے۔

قصہ اس کا مشہور ہے لہٰذا اس کو ذکر کے طول نہ دیں گے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی اور احمد بن عثمان بن ابی علی نے قراءۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوموسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہیثم بن خالد مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوغسان اہوازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جرح بن مخلد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وہب بن جریر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے زید بن اسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ خوات بن جبیر کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مقام مرالظہران میں اترے یہ کہتے تھے میں اپنے خیمہ سے نکلا تو میں نے کچھ عورتوں کو دیکھا کہ وہ باتیں کر رہی ہیں وہ عورتیں مجھے اچھی معلوم ہوئیں میں لوٹ آیا اور میں نے لباس نکال کر پہنا اور جا کے انہیں عورتوں کے ہمراہ بیٹھ گیا اور رسول اللہؐ اپنے قبہ سے باہر نکلے جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو میں ڈر گیا اور بدحواس ہو گیا۔ میں نے کہا کہ یارسول اللہؐ! میرا ایک اونٹ بھاگ گیا ہے میں اس کے پکڑنے کے لیے نکلا ہوں۔ رسول اللہؐ چلے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلا۔ پس آپ نے اپنی چادر مجھے دی اور آپ پیلو (کے جنگل) میں گھس گئے اور قضائے حاجت فرمائی اور وضوء فرمایا جب آپ تشریف لائے تو آپ کی داڑھی سے آپ کے سینے پر پانی ٹپک رہا تھا آپ نے فرمایا کہ اے ابوعبداللہ! اس اونٹ کا کیا حال ہے؟ اور اس کے بعد ہم لوگوں نے کوچ کیا پس آپ اثنائے راہ میں جب کبھی مجھ سے ملتے تھے فرماتے تھے السلام علیک اے ابوعبداللہ! وہ اونٹ بھاگ کر کہاں گیا؟ جب میں نے یہ حال دیکھا کہ آنحضرتؐ اصل بات میری سمجھ گئے۔ تو میں بوجہ شرم کے بہت دنوں تک مدینہ میں پوشیدہ رہا اور مسجد شریف جانے سے اور نبیؐ کے پاس بیٹھنے سے کنارہ کش رہا۔ بہت دنوں کے بعد میں مسجد میں گیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ پس رسول اللہؐ اپنے کسی حجرہ سے باہر تشریف لائے اور آپ نے دو رکعتیں پڑھیں میں نے نماز میں خوب طول دیا تا کہ آپ چلے جائیں اور مجھے

چھوڑ دیں مگر آپ نے فرمایا کہ اے بندۂ خدا! تو جس قدر چاہے طول دے میں یہاں سے نہ جاؤں گا جب تک تو نماز ختم نہ کرے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج میں رسول اللہ ﷺ سے عذر کروں گا اور آپ کا دل صاف کر دوں گا پس جب میں نماز ختم کر چکا تو آپ نے فرمایا کہ السلام علیک اے ابوعبداللہ! وہ اونٹ بھاگ کر کہاں گیا؟ میں نے کہا قسم اس کی جسے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے وہ اونٹ جب سے میں اسلام لایا کبھی نہیں بھاگا آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ اللہ تم پر رحم کرے پھر آپ نے کچھ نہیں کہا۔ انہوں نے نبی ﷺ سے خوف کی نماز روایت کی ہے اور یہ حدیث بھی روایت کی ہے کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کر دے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔ ان کی وفات مدینہ میں ۴۰ھ میں ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر ۷۴ برس کی تھی مہندی اور نیل کا خضاب لگایا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

برک: محمد بن نقطہ کہتے ہیں کہ باء پر پیش اور راء پر زبر ہے۔

۱۴۹۰۔ حضرت خوط انصاری

حضرت خوط انصاری۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ابومسعود نے عبدالرزاق سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عثمان بتی سے انہوں نے عبدالحمید انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا خوط سے روایت کیا ہے کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے مگر ان کی بیوی مسلمان نہ ہوئی تھیں۔ پس وہ دونوں اپنے ایک چھوٹے بچے کو نبی ﷺ کے حضور میں لے گئے (کہ یہ بچہ کس کو ملنا چاہیے؟) نبیؐ نے اس بچہ کو اختیار دیا اور فرمایا کہ اے اللہ! اسے ہدایت کر۔ پس وہ بچہ اپنے باپ کے پاس چلا گیا ابن مندہ نے کہا ہے کہ ابومسعود نے ایسا ہی کہا ہے حالانکہ اس حدیث کے راوی عبدالحمید بن جعفر بن عبداللہ بن حکم بن رافع بن سنان انصاری ہیں اور رافع ہی اسلام لائے تھے ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے اپنے کسی شیخ سے انہوں نے ابومسعود سے روایت کی ہے اور اس روایت میں بیان کیا ہے کہ انہوں نے ان کے دادا خوط سے روایت کی ہے کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے الخ اور کہا ہے کہ ابومسعود نے اسی طرح کہا ہے یہ کھلا ہوا وہم ہے اس کے روایت کرنے والے عبدالحمید بن جعفر بن عبداللہ بن حکم بن رافع بن سنان انصاری ہیں اور ان کے دادا یعنی رافع بن سنان اسلام لائے تھے خوط کا ذکر اس روایت میں بالکل بے اصل ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ اعتراض بالکل بے وجہ ہے ابونعیم نے ابن مندہ کا وہی کلام نقل کیا ہے جس کو خود انہوں نے ابومسعود پر رد کر دیا ہے پس ابن مندہ پر اعتراض کرنے کی کوئی وجہ نہیں وہ خود اس پر تنبیہ کر چکے ہیں۔

۱۴۹۱۔ حضرت خوط بن عبدالعزی

حضرت خوط بن عبدالعزی۔ بعض لوگ ان کو حوط بھی کہتے ہیں حائے مہملہ کے ساتھ۔ ابونعیم نے ان کو خاء معجمہ کی ردیف میں لکھا ہے اور اپنی سند کے ساتھ حسین معلم سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے خوط بن عبدالعزی سے روایت کی ہے کہ ایک جماعت قبیلہ مضر کی نکلی اور ان کے قافلہ میں گھنٹی بج رہی تھی نبی ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے اس قافلہ کے قریب نہیں جاتے جس میں گھنٹی ہوتی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے حائے مہملہ کی ردیف میں کیا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین اور ابونعیم نے خائے معجمہ کی ردیف میں ان کو ذکر کیا ہے اور ابوعبداللہ نے حائے مہملہ کی ردیف میں ان کو ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ یہاں ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۹۲۔ حضرت خولیؓ بن اوس

حضرت خولیؓ بن اوس انصاری۔ ابن جریج نے کہا ہے کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جو نبی ﷺ کی قبر میں حضرت علی اور حضرت فضل کے ساتھ اترے تھے۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۴۹۳۔ حضرت خولیؓ بن ابی خولی

حضرت خولیؓ بن ابی خولی۔ یہ خولی بیٹے ہیں ابوخولی عجلی کے۔ ابن ہشام نے ایسا ہی کہا ہے اور ان کو عجل بن لجیم کی طرف منسوب کیا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ جعفی ہیں۔ یہ قول ابن اسحٰق وغیرہ کا ہے اور یہی صحیح ہے یہ بنی عدی بن کعب کے حلیف تھے پھر حضرت عمر کے والد خطاب کے حلیف ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ خولی بیٹے ہیں خولی کے مگر اکثر لوگوں کا قول وہی ہے جو اوپر گزر چکا۔ ابو عمر نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے خولی بن ابی خولی بن عمرو بن خیثمہ بن حارث بن معاویہ بن عوف بن سعد بن جعفی۔ اس نسب کے بعض حصہ میں ہشام کلبی نے ان سے مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ خولیٰ ہلال اور عبداللہ یہ سب بیٹے ہیں ابی خولی بن عمرو بن زہیر بن خیثمہ بن ابی حمران کے ابو حمران کا نام حارث بن معاویہ بن حارث بن مالک بن عوف بن سعد بن عوف بن خریم بن جعفی۔ یہ سب لوگ بدر میں شریک تھے واقدی اور ابو معشر نے کہا ہے کہ یہ اور ان کے بیٹے بدر میں شریک تھے مگر ان دونوں نے ان کے بیٹے کا نام نہیں لیا مگر محمد بن اسحٰق نے کہا ہے کہ خولی بن ابی خولی بدر میں شریک تھے اور ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ خولی بن ابی خولی بدر میں شریک تھے اور ان کے ہمراہ ان کے دونوں بھائی ہلال اور عبداللہ بھی تھے۔ اور طبری نے کہا ہے کہ خولی بن ابی خولی بدر اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے اور حضرت عمر کی خلافت میں انہوں نے وفات پائی۔ ان خولی سے ایک حدیث مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا زمانے کے فتنوں کا ذکر کر کے آپ نے ان سے کہا کہ تم شام چلے جانا انہوں نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ نبیؐ کے دفن میں شریک تھے مگر یہ وہم ہے آپ کے دفن میں جو شریک تھے وہ اوس بن خولی تھے۔ واللہ اعلم

۱۴۹۴۔ حضرت خولیؓ

حضرت خولیؓ۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور انؓ سے انیس بن ضحاک کے والد ضحاک بن محمر نے روایت کی ہے۔ ابن ابی حاتم نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا آیا یہ ان دونوں کے علاوہ ہیں یا انہیں میں سے ایک ہیں یعنی ان دونوں میں سے جن کا ذکر اوپر ہو چکا۔

۱۴۹۵۔ حضرت خویلدؓ بن خالد خزاعی

حضرت خویلدؓ بن خالد بن منقذ بن ربیعہ خزاعی۔ بھائی ہیں ام معبد کے۔ ان کے نسب میں اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں جو اوپر بیان ہو چکے ہیں اور عاتکہ کے نام میں ذکر کیے جائیں گے۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے ان کو صحابہ میں ذکر نہیں کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے ان کی روایت معلوم نہیں۔ اور ان کے بھائی خنیس بن خالد نے روایت کی ہے اور ان دونوں کی بہن ام معبد خزاعیہ سے ان کی حدیث کہ نبی ﷺ ہجرت کرتے وقت ان کی طرف سے ہو کے گزرتے تھے روایت کی گئی

ہےاورعنقریب ہم ان کے حالات انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۴۹۶۔ حضرت خویلدؓ بن خالد ہذلی

حضرت خویلدؓ بن خالد بن محرث بن زبید بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تمیم بن سعد بن ہذیل۔کنیت ان کی ابوذؤیب ہذلی مشہور شاعر ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لے آئے تھے مگر آپ کو دیکھا نہیں۔یہ ابوعمر نے کنیت کے باب میں لکھا ہے۔اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ وفد بن کے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ان سے اخنس بن زہیر نے ایک حدیث روایت کی ہے۔جس کو ابومسعود نے ذکر کیا ہے یہاں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔اور عنقریب کنیت کے باب میں ان ذکر کیا جائے گا۔

۱۴۹۷۔ حضرت خویلد ضمریؓ

حضرت خویلد ضمریؓ۔انہوں نے نبی ﷺ کو پایا تھا۔اور ابوسفیان کو بدر کے قافلہ میں دیکھا تھا۔اس کو ابراہیم بن منذر حزامی نے عبدالعزیز بن ابی ثابت سے انہوں نے عثمان بن سعید ضمری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے خویلد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۴۹۸۔ حضرت خویلدؓ بن خالد کنانی

حضرت خویلدؓ بن خالد کنانی۔کنیت ان کی ابوعقرب۔بیٹے ہیں خالد بن بجیر بن عمرو بن حماس بن عریج بن بکر بن کنانہ بن خزیمہ کے کنانی ہیں۔عریجی ہیں۔عریج بھائی ہیں لیث بن بکر بن عبدمناہ کے وہ دادا تھے ابونوفل بن ابی عمرو بن ابی عقرب کے یہ لوگ عریج کے خاندان سے ہیں۔ان کی کچھ اولاد مدینہ میں بھی ہے مکہ میں ان کا قیام تھا اور ان کی اولاد بصرہ میں رہتی تھی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور اس کو ابن شاہین سے نقل کیا ہے۔

بجیر:باء پر پیش اور جیم پر زبر ہے۔حماس:حاء پر زیر ہے۔عریج:عین پر پیش جبکہ راء پر زبر ہے۔

۱۴۹۹۔ حضرت خویلدؓ بن عمرو انصاری

حضرت خویلدؓ بن عمرو انصاری سلمی۔بنی سلمہ کے خاندان سے ہیں۔بدری ہیں۔محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع نے ان لوگوں کے نام میں جو حضرت علی کے ہمراہ ان کی لڑائیوں میں شریک تھے خویلد بن عمرو انصاری بدری کا نام بھی بیان کیا ہے جو بنی سلمہ میں سے تھے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۰۰۔ حضرت خویلدؓ بن عمرو خزاعی

حضرت خویلدؓ بن عمرو بن صخر بن عبدالعزیٰ بن معاویہ بن محترش بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ۔کنیت ان کی ابوشریح خزاعی۔ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کعب بن عمرو کہتے ہیں اور بعض لوگ عمرو بن خویلد اور بعض لوگ ہانی مگر زیادہ مشہور خویلد ہے۔مدینہ میں آ کے رہے تھے اور قبل فتح مکہ کے اسلام لائے تھے مدینہ میں ۶۸ھ میں وفات پائی ان کا ذکر کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۰۱۔ حضرت خیبریؓ بن نعمان

حضرت خیبریؓ بن نعمان طائی۔ یہ وہی ہیں جو حاتم طائی کے یہاں گئے تھے حاتم نے ان کی ہجو کی تھی جس کا جواب انہوں نے ان اشعار میں دیا جن کا ایک شعر یہ ہے ؎

انا الخیبری وانت امرء ظلوم العشیرة حسادها

''میں خیبری ہوں اور تو ایک معمولی شخص ہے۔ قبیلہ پر جو شخص حسد کرے وہ ظالم ہے۔''

عمرو بن شمر جعفی نے حارثہ بن نویرہ بن حارث طائی سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے خیبری بن نعمان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ہمارے پہاڑ اجاء نامی کو دیکھا تو فرمایا کہ اجاء والوں کا کیا حال ہے؟ اجاء والے بھوکے رہیں اللہ ان کے پہاڑ کو مثل قلعہ کے بنا دے پھر ہم لوگ اسلام لائے اور آپ کو زکوٰۃ دی پس آپ راضی ہو کر تشریف لے گئے مگر یہ جو آپ نے فرمایا تھا کہ اجاء والے بھوکے رہیں اس سے بددعا مقصود نہ تھی یہ آپ نے صرف اہل عرب کے محاورے کے مطابق ایک لفظ کہہ دیا تھا۔ اب ہم اللہ کا شکر کرتے ہیں ہم نے اس وقت سے اب تک کبھی زکوٰۃ دینے میں کوتاہی نہیں کی۔ ان کا تذکرہ ابواحمد عسکری نے لکھا ہے۔

۱۵۰۲۔ حضرت خیثمہؓ بن حارث

حضرت خیثمہؓ بن حارث بن مالک بن کعب بن نحاط بن غنم انصاری اوسی۔ والد ہیں سعد بن خیثمہ کے ان کا ذکر اور ان کا نسب ان کے بیٹے کے نام میں آئے گا۔ خیثمہ احد کے دن شہید ہوئے ان کو ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی نے قتل کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۰۳۔ حضرت خیرؓ

حضرت خیرؓ۔ نبیؐ کے زمانے میں اسلام لائے تھے اور آپ کے پاس گئے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام عبد خیر تھا۔ مسہر بن عبد الملک بن سلع نے اپنے والد سے انہوں نے عبد خیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عبد خیر سے کہا اے ابوعمارہ! میں آپ کا جسم بہت توانا دیکھتا ہوں آپ کی عمر کس قدر ہے؟ انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے! میری عمر ۱۲۰ برس کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

حرف الدال المہملہ

۱۵۰۴۔ حضرت داذویہؓ

حضرت داذویہؓ۔ یہ ان تین آدمیوں میں سے ایک ہیں جو اسود عنسی کے پاس گئے تھے جس نے صنعاء میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور اس کو ان لوگوں نے نبی ﷺ کی حیات میں قتل کر دیا تھا ان لوگوں کے نام یہ ہیں قیس بن مکشوح۔ داذویہ۔ فیروز دیلمی یہ تینوں آدمی زندہ رہے یہاں تک کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو قیس بن مکشوح دوبارہ مرتد ہو گئے اور ایک جماعت اسود عنسی کے

اصحاب کی لوگوں کو قیس کی طرف بلاتی تھی چنانچہ لوگ جب قیس کے پاس گئے تو اہل صنعاء نے ان کو بہت ڈرایا اور قیس فیروز اور داذویہ کے پاس گئے اور ان سے اسود کے اصحاب کے معاملہ میں مشورہ اور رائے طلب کی محض مکر اور فریب کی نظر سے وہ دونوں ان سے مطمئن ہو گئے قیس نے ان دونوں کی دعوت کی پس جب داذویہ ان کے پاس گئے تو قیس نے ان کو قتل کر دیا اور فیروز جو ان کے پاس گئے تو انہوں نے ایک عورت کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ بھی قتل کر دیئے جائیں گے جس طرح ان کے ساتھی قتل کئے گئے پس فیروز آہستہ آہستہ لوٹ آئے راستے میں ان کو جشنس بن شہر ملے وہ بھی ان کے ساتھ خولان کے پہاڑوں میں چلے گئے قیس تمام صنعاء کے مالک ہو گئے تھے فیروز نے حضرت ابوبکر صدیق کو خط لکھا اور ان سے مدد طلب کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کی مدد کی پس سب لوگوں نے قیس سے مقابلہ کیا اور ان سے لڑے اور ان کو شکست دی قیس گرفتار کر کے حضرت ابوبکر صدیق کے پاس بھیج دیئے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے ان کو بہت سرزنش اور ملامت کی انہوں نے ان تمام باتوں سے انکار کیا پس حضرت ابوبکر نے ان کا قصور معاف کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۵۰۵۔ حضرت دارمؓ بن ابی دارم

حضرت دارمؓ بن ابی دارم جرشی۔ ان کی حدیث کی سند میں اعتراض ہے۔ ان سے ان کے بیٹے اشعث بن دارم نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت کے پانچ طبقے ہیں ہر طبقہ چالیس برس تک رہے گا پہلے طبقہ میں میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں جو اہل علم و یقین ہیں۔ چالیس برس تک رہیں گے اور دوسرا طبقہ اہل تقویٰ کا ہے جو ۸۰ برس تک رہے گا اور تیسرا طبقہ صلہ رحمی کرنے والوں اور باہم رحم کرنے والوں کا ہے یہ طبقہ ۱۲۰ برس تک رہے گا اور چوتھا طبقہ قطع رحم اور ظلم کرنے والوں کا ہے یہ طبقہ ۱۶۰ برس تک رہے گا اور پانچواں طبقہ ہرج مرج کا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ طبقہ ۲۰۰ برس تک رہے گا۔ آدمی کو چاہیے کہ اپنے نفس کی حفاظت کرے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور ابوعمر نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ دارم تمیمی ان سے ان کے بیٹے اشعث نے روایت کی ہے اور اسی حدیث کو مختصر کر کے بیان کیا ہے۔

۱۵۰۶۔ حضرت داؤدؓ بن بلال

حضرت داؤدؓ بن بلال بن بلیل۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن احیحہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام یسار ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بلال بن بلال ہے۔ اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام داؤد بن بلال ابن احیحہ بن جلاح ہے کنیت ان کی ابولیلی ہے والد ہیں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ ابولیلیٰ کا نام یسار بن بلیل بن بلال ہے۔ انصار کے غلام تھے اور انہیں میں داخل ہو گئے تھے اور جو ابویعلی کے والد ہے تو ان کا نام داؤد بن بلال بن احیحہ ابن جلاح بن حریش بن جحجبی بن عوف بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہے انصاری ہیں اوسی ہیں۔ ان کے بیٹے عبدالرحمٰن کا یہ مرتبہ تھا کہ جب فقہاء طلب کئے جاتے تو وہ بھی ان کے ساتھ طلب کئے جاتے تھے اور جب اشراف لوگ بلائے جاتے تو وہ بھی ان کے ہمراہ بلائے جاتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ غلام نہ تھے کیونکہ غلام اس درجہ بزرگ نہ تھے عنقریب ان کا تذکرہ کنیت (کے باب) میں اور ''یاء'' (کی ردیف میں) انشاء اللہ کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۰۷۔ حضرت دحیہؓ بن خلیفہ کلبی

حضرت دحیہؓ بن خلیفہ بن فروہ بن فضالہ بن زید بن امرأالقیس بن خزرج بن عامر بن بکر بن عامر اکبر بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ کلبی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں احد اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے کبھی کبھی جبریل انہیں کی شکل میں نبیؐ کے پاس آیا کرتے تھے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاصد بنا کے قیصر کی طرف ۶ ھ زمانہ صلح میں بھیجا تھا قیصر ان کے اوپر ایمان لایا مگر وہاں کے علماء[1] نے انکار کیا دحیہ نے یہ سب حال رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اللہ اس کی سلطنت کو قائم رکھے۔ ان سے شعبی، عبداللہ بن شداد بن ہاد، منصور کلبی اور خالد بن یزید بن معاویہ نے روایت کی ہے۔

ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی زائدہ نے حسن بن عیاش سے انہوں نے ابواسحٰق شیبانی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مغیرہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ دحیہ کلبی نے رسول اللہ ﷺ کو دو موزے ہدیۃً دیئے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو پہن لیا۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن علی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سرح نے اور احمد بن سعید ہمدانی نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے موسیٰ بن جبیر سے روایت کر کے خبر دی کہ عبیداللہ بن عباس نے ان سے بیان کیا انہوں نے خالد بن یزید بن معاویہ سے انہوں نے دحیہ کلبی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کے پاس کچھ قبطی چادریں آئیں آنحضرتؐ نے ایک ان میں سے مجھے بھی دی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

خزرج: خاء پر زبر زاء پر جزم اور اسکے بعد جیم ہے۔

۱۵۰۸۔ حضرت دخانؓ ابوشعبہ

حضرت دخانؓ۔ کنیت ان کی ابوشعبہ ہذلی ہے۔ ان کا دیکھنا ثابت ہے اور نہ صحابی ہونا۔ ان کی حدیث کی سند میں وہم ہو گیا ہے۔ ابوامیہ یعنی محمد بن ابراہیم نے عباس بن فضل بصری سے انہوں نے ہذیل بن مسعود باہلی سے انہوں نے شعبہ بن دخان ہذلی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شعر عرب میں ایک کلام موزوں ہے اس کے ذریعہ سے مانگنے والے کو دیا جاتا ہے اس کے ذریعہ سے غصہ پیا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کی مجلس مزین کی جاسکتی ہے۔ اور حارث بن ابی اسامہ نے عباس بن فضل سے انہوں نے ہذیل بن مسعود باہلی سے انہوں نے محمد بن شعبہ بن دخان سے انہوں نے اہل یمن کے ایک شخص سے انہوں نے قبیلہ ہذیل کے ایک شخص سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] یعنی قیصر روم نے جب ایمان ظاہر کیا تو مسیحی علماء نے اس کو منع کیا۔

۱۵۰۹۔ حضرت درہم ؓ ابوزیاد

حضرت درہم ؓ ۔کنیت ان کی ابوزیاد ہے۔ ابن خزیمہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ محمد بن یحییٰ قطعی نے ابوایوب یعنی یحییٰ بن میمون قرشی سے انہوں نے درہم بن زیاد بن درہم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مہندی کا خضاب لگاؤ وہ تمہارے جمال' شباب اور قوت باہ کو زیادہ کر دے گا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۱۰۔ حضرت درہم ؓ ابومعاویہ

حضرت درہم ؓ ۔کنیت ان کی ابومعاویہ ہے۔ سلیمان بن حرب نے محمد بن طلحہ سے انہوں نے معاویہ بن درہم سے روایت کی ہے کہ درہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ میں آپکے پاس آیا ہوں تا کہ آپ سے جہاد میں مدد طلب کروں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہاری ماں ہیں؟ انہوں نے کہاہاں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا توان (کی خدمت) کولازم کر لو۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۱۱۔ حضرت دعامہ ؓ بن عزیز

حضرت دعامہ ؓ بن عزیز بن عمرو بن ربیعہ بن عمران بن حارث سدوسی۔ والد ہیں قتادہ کے عمرو بن علی نے ان کا نسب بیان کیا ہے ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ محمد بن جامع عطار نے عبیس بن میمون سے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے بخار دنیا میں اللہ کا قید خانہ ہے اور مومن کو دوزخ (کے عذاب سے) اسی قدر حصہ ملتا ہے اس حدیث کو محمد بن جامع نے اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے یہی کہا ہے کہ قتادہ بن دعامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور سلیمان شاذکونی نے عبیس سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے اس کو روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۵۱۲۔ حضرت دعثور ؓ بن حارث

حضرت دعثور ؓ بن حارث غطفانی۔ ابوسعید نقاش نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ واقدی نے محمد بن زیاد بن ابی ہنیدہ سے انہوں نے زید بن ابی عتاب سے انہوں نے عبداللہ بن رافع بن خدیج سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نبیؐ کے ہمراہ غزوۂ انمار میں گئے۔ جب اعراب نے آپ کے آنے کی خبر سنی تو وہ پہاڑ کی چوٹیوں پر چڑھ گئے اور رسول اللہؐ مقام ذی امر میں پہنچ گئے اور وہیں آپ نے لشکر کو مقیم کیا اور آپ کسی ضرورت کے لیے تشریف لے گئے وہاں پانی برسنے لگا آپ کے دونوں کپڑے تر ہو گئے پس آپ نے خشک ہونے کے لیے ان کو ایک درخت پر پھیلا دیا غطفان (نامی ایک شخص) نے دعثور بن حارث سے کہا جو قبیلہ کے سردار اور بہت بہادر تھے کہ محمد اس وقت اپنے اصحاب سے علیحدہ ہیں اور اس سے زیادہ تنہائی میں کسی وقت تم ان کو نہیں پا سکتے پس دعثور نے ایک تیز تلوار اٹھالی اور پہاڑ سے اترے رسول اللہؐ لیٹے ہوئے تھے اپنے کپڑوں کے سوکھنے کے منتظر تھے پس یکا یک آپ نے دیکھا کہ دعثور بن حارث تلوار لیے ہوئے آپ کے سر مبارک کے پاس کھڑے ہیں اور کہتے

ہیں کہ اے محمد (ﷺ)! اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اور جبرئیل نے انکے سینے میں دھکا دیا کہ تلوار انکے ہاتھ سے گر گئی پس رسول اللہؐ نے تلوار اٹھالی اور ان کے سر کے قریب جا کے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اب تم کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ دعثور نے کہا کوئی نہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اٹھ اور اپنے کام سے جا۔ جب دعثور اٹھ کے چلے تو کہنے لگے کہ آپ مجھ سے بہتر ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا میں بہ نسبت تیرے اس کا زیادہ مستحق ہوں پھر دعثور اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے تو ان لوگوں نے کہا خدا کی قسم! جیسی نادانی تم نے آج کی ایسی ہم نے کبھی نہیں دیکھی تم ان کے سر پر تلوار لے کے کھڑے ہو گئے (اور کچھ نہ کیا) دعثور نے کہا واللہ میں ان پر حملہ نہ کر سکا اور بعد اس کے قصہ پورا بیان کیا اس کے بعد دعثور مسلمان ہو گئے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابوسعید نقاش نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے حالانکہ یہ واقعہ غورث بن حارث کی طرف زیادہ مشہور ہے۔ ان دونوں ناموں میں کبھی تصحیف بھی ہو جاتی ہے ان کے اسلام لانے کا تذکرہ صرف اسی روایت میں ہے۔ ابواحمد عسکری نے بھی ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے جس طرح ابوسعید نقاش نے لکھا ہے اور انہوں نے بھی ان کا نام دعثور بتایا ہے۔ واللہ اعلم

۱۵۱۳۔ حضرت دغفلؓ بن حنظلہ

حضرت دغفلؓ بن حنظلہ شیبانی۔ عرب کے نسب کے ماہر تھے۔ بنی عمرو بن عوف بن شیبان سے تھے۔ سدوسی ذہلی ہیں ان سے حسن (بصری) اور ابن سیرین نے روایت کی ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ احمد بن حنبل نے کہا ہے کہ میں دغفل کو صحابی نہیں سمجھتا اور بخاری نے کہا ہے کہ دغفل کے متعلق یہ معلوم نہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا۔ ہمیں ابوالربیع سلیمان بن ابی البرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نفیر بن احمد مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوہشام رفاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے دغفل سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ۶۵ برس کی عمر میں نبیؐ کی وفات ہوئی اور نیز قتادہ نے حسن سے انہوں نے دغفل سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ فرماتے تھے نصاریٰ پر پہلے رمضان کے روزے فرض تھے پھر ان کا ایک بادشاہ بیمار ہوا اور اس نے کہا کہ اگر اللہ مجھے شفاء دے گا تو میں سات روزے اور زیادہ کر دوں گا پھر ایک بادشاہ اور اس کے بعد ہوا وہ گوشت کھایا کرتا تھا اس کے منہ میں درد پیدا ہوا تو اس نے نذر مانی کہ اگر اللہ اس کو شفاء دے گا تو وہ دس دن کے روزے اور بڑھا دے گا پھر اس کے بعد ایک بادشاہ اور ہوا اور اس نے کہا کہ ہم ان تین دن کا روزہ ترک نہ کریں گے اور ہم ربیع کے زمانے میں روزہ رکھا کریں گے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا پس پورے پچاس دن کے روزے ہو گئے۔

اور عبداللہ بن بریدہ نے روایت کی ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے دغفل کو بلایا اور ان سے اہل عرب کے حالات' لوگوں کے نسب اور نجوم کی بابت سوال کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بڑے عالم شخص ہیں پھر ابوسفیان نے کہا کہ اے دغفل! یہ باتیں تم نے کہاں سے یاد کیں دغفل نے کہا کہ سمجھدار قلب اور پوچھنے والی زبان سے علم کی آفت نسیان ہے (مجھے خدا نے نسیان سے محفوظ رکھا) پھر معاویہ نے کہا کہ یزید کے پاس جاؤ اور اس کو لوگوں کے نسب' نجوم اور عربیت سکھا دو۔ کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ دغفل

بیٹے ہیں حنظلہ بن یزید بن عبدہ بن عبداللہ بن ربیعہ بن عمرو بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل کے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ لوگوں نے ان کو شیبانی لکھا ہے اور شیبانی جب مطلق بولا جاتا ہے تو اس سے شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ مراد ہوتے ہیں۔ انکے چچا کو بھی شیبان کہتے ہیں اور ان کی اولاد کو بھی شیبان کہتے ہیں ان کو ذہلی بھی کہتے ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ سدوسی ہیں بنی عمرو بن شیبان سے اور سدوس اور عمرو دونوں بیٹے شیبان بن ذہل کے بھائی ہیں پھر کیونکر ممکن ہے کہ یہ سدوسی ہوں اور بنی عمرو سے ہوں اور حنظلہ جو ان کے والد ہیں بنی عمرو بن شیبان سے ہوں بنی سدوس سے نہ ہوں واللہ اعلم۔ اور ابونعیم نے انکو سدوسی لکھا ہے اور کچھ نہیں لکھا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قتال خوارج کے زمانہ میں ملک فارس میں دولاب کے دن غرق کئے گئے۔

۱۵۱۴۔ حضرت دفہ رضی اللہ عنہ بن ایاس

حضرت دفہ رضی اللہ عنہ بن ایاس بن عمرو۔ انصاری۔ بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور انہوں نے واؤ کی ردیف میں بیان کیا ہے کہ وذفہ بن ایاس بن عمرو بن غنم انصاری بدر، احد اور خندق میں شریک تھے ابوعمر نے ان کو دو کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۱۵۱۵۔ حضرت دکین رضی اللہ عنہ بن سعید

حضرت دکین رضی اللہ عنہ بن سعید خثعمی۔ بعض لوگ ان کو مزنی کہتے ہیں۔ ہمیں ابویاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے وکیع سے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے دکین بن سعید خثعمی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے۔ ہم لوگ چار سو چالیس سوار تھے ہم لوگ آپ سے کھانے کی چیزیں مانگنے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! جاؤ اور ان کو دے دو حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ! میرے پاس صرف اسی قدر ہے جو مجھ کو اور ایک لڑکی کو چار مہینے تک کافی ہو سکے آپ نے فرمایا جاؤ اور ان لوگوں کو دے دو۔ پس حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے سنا اور میں تابعدار ہوں وہ کہتے تھے پھر حضرت عمر اٹھے اور ہم لوگ بھی ان کے ساتھ چلے پس وہ ہمیں ایک کمرے پر لے گئے حضرت عمر نے انکے حجرے سے ایک کنجی نکالی اور دروازہ کھولا دکین کہتے تھے کہ اس کمرے میں کھجوریں بھری ہوئی تھیں جیسے کوئی چیز تہہ بہ تہہ جمائی گئی ہو۔ حضرت عمر نے کہا تم لوگ لینا شروع کر دو پس ہم میں سے ہر شخص نے اپنی ضرورت کے موافق جس قدر اس نے چاہا لیا پھر سب سے آخر میں میں گیا تو میں نے دیکھا وہ کھجوریں اسی طرح بھری ہوئی ہیں گویا ہم نے اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۱۶۔ حضرت دلجہ رضی اللہ عنہ بن قیس

حضرت دلجہ رضی اللہ عنہ بن قیس۔ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ ان کی حدیث مسیب بن واضح نے ابن مبارک سے انہوں نے سلیمان

تیمی سے انہوں نے ابوتمیمہ سے انہوں نے دلجہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے حکم غفاری نے کہا کہ کیا تم کو وہ دن یاد ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء[1] ختنم اور نقیر (کے استعمال) سے منع فرمایا تھا میں نے کہا ہاں۔ میں اس کا گواہ ہوں۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن مبارک سے انہوں نے تیمی سے انہوں نے ابوتمیمہ سے انہوں نے دلجہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے حکم غفاری سے کہا الخ اور اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اسی طرح یحیٰی قطان وغیرہ نے تیمی سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۵۱۷۔ حضرت دیلم رضی اللہ عنہ

حضرت دیلم رضی اللہ عنہ۔ ان کا تذکرہ حسن بن سفیان نے وحدان میں صحابہ کے ضمن میں کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انہوں نے یزید بن ابی خبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے جن کا نام دیلم تھا نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سکرکہ[2] کی بابت پوچھا اور بیان کیا کہ وہ ایک قسم کی شراب ہے جو گیہوں سے بنائی جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اسی طرح اس حدیث کو ابن لہیعہ نے روایت کیا ہے اور ابن اسحٰق اور عبدالحمید بن جعفر نے یزید سے روایت کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ (ان کا صحیح نام) دیلم ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۱۸۔ حضرت دہر رضی اللہ عنہ بن اخرم

حضرت دہر رضی اللہ عنہ بن اخرم بن مالک بن امیہ بن یقظہ بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصی۔ اسلمی۔ والد ہیں نصر بن دہر کے یہ دونوں صحابی ہیں۔ بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۱۵۱۹۔ حضرت دوس رضی اللہ عنہ

حضرت دوس رضی اللہ عنہ۔ نبی کے غلام تھے۔ ان کا ذکر اس حدیث میں ہے۔ جس کو محمد بن سلیمان حرانی نے وحشی بن حرب بن وحشی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ نبی نے حضرت عثمان کو لکھ بھیجا وہ مکہ میں تھے کہ لشکر مکہ کی طرف روانہ ہو چکا اور میں نے تمہارے پاس دوس غلام رسول اللہ ﷺ کو بھیجا ہے۔ اور ان کو حکم دیا ہے کہ وہ جھنڈا لے کے تمہارے سامنے رہیں اور خالد بن ولید کو بھی تمہارے پاس بھیجا ہے تا کہ وہ روانہ ہو جائے اس حدیث کو صدقہ بن خالد نے وحشی بن حرب سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس میں دوس کا ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ کے غلاموں میں دوس کو نہیں جانتے اس میں بعض لوگوں سے وہم ہو گیا ہے وہ سمجھے ہیں کہ دوس کسی شخص کا نام ہے حالانکہ یہ قبیلہ کا نام ہے لہٰذا انہوں نے ان کو ان لوگوں کے ذیل میں ذکر کیا جنہوں نے نبی سے روایت کی ہے۔

---

[1] ان سب الفاظ کی تفسیر اوپر گزر چکی ہے ان کے استعمال سے ممانعت اسی وجہ سے فرمائی کہ ان ظروف میں شراب کا استعمال ہوتا تھا۔

[2] بعض لوگ کہتے ہیں کہ سکرکہ چینا کی شراب کو کہتے ہیں۔

۱۵۲۰۔ حضرت دومی ؓ بن قیس

حضرت دومی ؓ بن قیس۔ دال کے ساتھ۔ یہ دومی بیٹے ہیں قیس کے بنی ذہل بن خزرج بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ سے ہیں۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے تھے آنحضرت ﷺ نے ان کو ایک جھنڈا دیا تھا اور قبیلہ کلب کے جس قدر لوگوں نے آپ سے بیعت کی تھی ان پر انکو سردار بنا دیا تھا۔ انکا ذکر امیر ابونصر نے جمہرہ سے نقل کیا ہے ان کا نسب وہی ہے جو قبیلہ قضاعہ کا ہے۔

۱۵۲۱۔ حضرت دیلم ؓ بن فیروز

حضرت دیلم ؓ بن فیروز حمیری۔ جیشانی۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام فیروز ہے اور دیلم ان کا لقب ہے اور یہ فیروز بیٹے ہیں یسع بن سعد بن ذی جناب بن مسعود بن غن بن شحر بن ہوشع بن موہب بن سعد بن جبل بن نمران بن حارث بن حمیر ان کے اور حمیر ان کا نام جیشان بن وائل بن رعین رعینی ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ دیلم بیٹے ہیں ہوشع بن سعد بن ذی جناب بن مسعود بن غن کے۔ اس نام کو بعض لوگ غین کے ساتھ کہتے ہیں اور بعض لوگ عین کے ساتھ۔ یہ پہلے شخص ہیں جو حضرت معاذ کے ہمراہ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے اور انہوں نے ان کا نسب رعین تک پہنچایا ہے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں ضحاک اور عبداللہ اور ابوالخیر مرثد بن عبداللہ وغیرہم نے روایت کی ہے۔ یہ ان لوگوں میں تھے جن سے اسود عنسی کذاب کے قتل میں یمن میں بہت کارنمایاں ظاہر ہوئے۔ اور انہیں نے اس کو قتل کیا اسود جب قتل کیا گیا تو دیلم اس کا سر لے کر نبیؐ کے پاس آئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کے پاس آئے تھے۔ ہمیں ابو احمد عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن محمد نے ضمرہ سے انہوں نے یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی سے انہوں نے عبداللہ بن دیلمی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے حضور میں گئے اور ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ جانتے ہیں کہ ہم کون ہیں اور کہاں آئے ہیں اور کس کے پاس آئے ہیں؟ آپ نے فرمایا (ہاں میں جانتا ہوں) تم اللہ اور اس کے رسول کے پاس آئے ہو پھر ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہمارے یہاں انگور بہت پیدا ہوتے ہیں ہم ان کو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا تم ان کو خشک کر کے زبیب بنالو ہم لوگوں نے کہا پھر زبیب کو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا اس کو صبح کے وقت بھگو دو اور شام کو پی لو اور شام کو بھگوؤ اور صبح کے وقت پی لو اور مشک میں بھگوؤ مٹکوں میں نہ بھگوؤ کیونکہ مٹکے میں بھگونے سے اگر زیادہ دیر تک بھیگا رہے گا تو سرکہ بن جائے گا۔

فیروز دیلمی سے اسی طرح مروی ہے اور ابوالخیر نے ابوخراش رعینی سے انہوں نے دیلمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں جب مسلمان ہوا تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں پس نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک کو طلاق دے دو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ دیلم حمیری جیشانی بیٹے ہیں ابودیلم کے بعض لوگ ان کو دیلم بن فیروز کہتے ہیں۔ اور بعض لوگ دیلم بن ہوشع کہتے ہیں۔ یہ حمیر بن سباء کی اولاد سے ہیں۔ صحابی ہیں مصر میں رہتے تھے ان سے صرف ایک حدیث پینے کی چیزوں کی بابت مروی ہے۔ ان سے اہل مصر نے

روایت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن علی بن علی صوفی نے اپنی سند سے ابوداؤد بجستانی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے عبدہ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے مرثد بن عبداللہ یزنی سے انہوں نے دیلم حمیری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ سے پوچھا کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں ایک سرد ملک میں رہتا ہوں اور بہت محنت کے کام کرتا ہوں ہم لوگ گیہوں کی شراب بناتے ہیں اور محنت کے کام کرنے کے واسطے اس سے قوت حاصل کرتے ہیں اور برودت کو بھی دفع کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ نشہ پیدا کرتی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو اس سے بچو میں نے کہا کہ لوگ اس کو نہ چھوڑیں گے آپ نے فرمایا کہ اگر لوگ اس کو نہ چھوڑیں تو ان سے لڑو اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ دیلم بن ہوشع دیلم حمیری کے علاوہ ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے ان کا کلام ختم ہوا میں کہتا ہوں کہ جبل: بعض کے قول کے مطابق جیم پر پیش اور باء کے ساتھ اور بعض کے قول کے مطابق حاء اور باء پر جزم کے ساتھ ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے جو کہا ہے کہ اسود کذاب کو انہیں نے قتل کیا ہے یہ غلط ہے۔ اسود کو فیروز دیلمی نے قتل کیا تھا وہ اہل فارس میں سے تھے اہل عرب میں سے نہ تھے جب اسود کذاب مقتول ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی کے خبر مل گئی آپ مرض وفات میں مبتلا تھے آپ نے لوگوں کو اس کی خبر دی پھر اس کی خوشخبری مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آئی یہ پہلی بشارت ہے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔

۱۵۲۲۔ حضرت دیلمی رضی اللہ عنہ

حضرت دیلمی رضی اللہ عنہ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہمارے اصحاب نے ان کا ذکر کیا ہے یہ دیلم مشہور ہیں بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام فیروز ہے اور اکثر احادیث میں اسی طرح آتا ہے۔ یہ عبارت ابوموسیٰ کی ہے اس میں استدراک کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے جو اوپر گزر چکا۔

۱۵۲۳۔ حضرت دینار رضی اللہ عنہ انصاری

حضرت دینار رضی اللہ عنہ انصاری۔ دادا ہیں عدی بن ثابت بن دینار کے۔ یحییٰ بن معین نے ان کا نام دینار بتایا ہے اور لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام قیس خطمی ہے۔ ان کی حدیث عدی بن ثابت بن دینار نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا دینار سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا نماز میں قے، نکسیر، چھینک، اونگھ، حیض اور جمائی کا آجانا شیطان کی طرف سے ہے اور اسی سند سے مروی ہے کہ استحاضہ والی عورت اپنے حیض کے زمانے میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھا کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی حدیث جو مستحاضہ کے بارے میں مروی ہے اس کو لوگ ضعیف کہتے ہیں اور ان کی حدیث جو قے اور نکسیر کے بارے میں ہے اس کی سند صحیح نہیں۔

۱۵۲۴۔ حضرت دینار رضی اللہ عنہ والد عمرو

حضرت دینار رضی اللہ عنہ۔ والد ہیں عمرو بن دینار کے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی۔

حرف الذال المعجمة

۱۵۲۵۔ حضرت ذابلؓ بن طفیل

حضرت ذابلؓ بن طفیل بن عمرو سدوسی۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کی حدیث ان کی بیٹی جمعہ نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ اپنی مسجد میں بیٹھے تھے کہ خفاف بن نضلہ بن بہدلہ ثقفی آپ کے پاس آئے یہ ایک طویل حدیث ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۱۵۲۶۔ حضرت ذبابؓ بن حارث

حضرت ذبابؓ بن حارث بن عمرو بن معاویہ بن حارث بن ربیعہ بن بلال بن انس اللہ بن سعد عشیرہ۔ ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابوعبداللہ بن مندہ نے دلائل النبوۃ میں ان کو ذکر کیا ہے یحییٰ بن ہانی بن عروہ مرادی نے ابوخیثمہ یعنی عبدالرحمن ابن سبرہ جعفی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ قبیلہ سعد العشیر ہ کا ایک بت تھا جس کو لوگ فراص کہتے تھے لوگ اس کی تعظیم کیا کرتے تھے اس بت کے خادم ایک شخص قبیلہ انس اللہ بن سعد العشیر ہ میں سے تھے کہ جن کا نام ابن رقیہ یا وقشہ تھا عبدالرحمن بن ابی سبرہ کہتے تھے مجھ سے ذباب بن حارث نے جو قبیلہ انس اللہ کے ایک شخص تھے بیان کیا کہ ابن رقیہ یا وقشہ کے پاس ایک جن آیا کرتا تھا اور جو واقعات ہوتے تھے ان کی خبر ابن رقیہ کو دیا کرتا تھا ایک روز وہ جن آیا اور اس نے کوئی خبر ابن رقیہ سے بیان کیا ابن رقیہ نے میری طرف دیکھا اور کہا:

یاذباب یا ذباب اسمع العجب العجاب بعث محمد بالکتاب یدعو بمکة فلا یجاب۔

''اے ذباب اے ذباب! ایک تعجب کی بات سنو محمد کتاب کے ساتھ بھیجے گئے وہ مکہ میں دعوت دین کر رہے ہیں۔ مگر ان کی بات نہیں مانی جاتی۔''

میں نے پوچھا کہ یہ کیسی خبر ہے؟ ابن رقیہ نے کہا میں نہیں جانتا مجھ سے ایسا ہی بیان کیا گیا ہے پھر تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ کے مبعوث ہونے کی خبر سنی اور میں اسلام لے آیا اور اس بت کے پاس جا کے میں نے اسے توڑ ڈالا بعد اس کے میں نبیؐ کے حضور میں گیا اور میں نے اسلام ظاہر کیا ذباب نے اس بارے میں چند اشعار بھی کہے تھے ؎

تبعت رسول اللہ اذجاء بالھدٰی	وخلفت فراصا بدار ھوان
شددت علیہ شدة فکسرتہ	کان لم یکن والدھر ذوحدثان

''میں نے رسول اللہ کی پیروی کی جب وہ ہدایت لائے۔ اور فراص نامی بت کو ذلت کے مقام میں چھوڑ دیا۔ میں نے اس پر سختی کی اور اس کو توڑ ڈالا۔ گویا کہ وہ تھا ہی نہیں اور زمانہ تو متغیر ہوتا ہی رہتا ہے۔''

یہ اشعار اس سے زیادہ ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۱۵۲۷۔ حضرت ذرعؓ ابوطلحہ

حضرت ذرعؓ۔ کنیت ان کی ابوطلحہ خولانی ہے۔ طبرانی نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف

ہے۔حماد بن سلمہ نے ابوسنان یعنی عیسیٰ سے انہوں نے ابوطلحہ خولانی سے جن کا نام ذرع تھا روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے عنقریب لشکر اسلام کے چار حصہ ہو جائیں گے پس تم لوگ ملک شام میں چلے جانا اس لیے کہ اللہ نے میرے لیے شام میں ذمہ داری کر لی ہے۔ابواحمد حاکم نے کہا ہے کہ ابوطلحہ خولانی ان لوگوں میں ہیں جن کا نام مشہور نہیں۔وہ تابعی ہیں اور عمیر بن سعد سے روایت کرتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۲۸۔حضرت ذفافہ رضی اللہ عنہ

حضرت ذفافہ رضی اللہ عنہ۔ان کا ذکر ثعلبہ بن عبدالرحمٰن کی حدیث میں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں صحابی ہیں۔ہم نے ان کو ثعلبہ بن عبدالرحمٰن کے نام میں ذکر کیا ہے مگر اور لوگوں نے ان کو ذکر نہیں کیا۔

۱۵۲۹۔حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ

حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ۔بعض لوگ ان کو طہمان کہتے ہیں۔بنی امیہ کے غلام تھے۔ان کی حدیث عبدالرزاق کے پاس ہے انہوں نے عمر بن حوشب سے انہوں نے اسمٰعیل بن امیہ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہمارا ایک غلام تھا جس کو لوگ ذکوان یا طہمان کہتے تھے اس کا کچھ حصہ آزاد ہوا تھا۔اور ایک حدیث انہوں نے مرفوعاً روایت کی ہے۔ابوعمر نے کہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہی ہیں جن سے حبیب بن ابی ثابت نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں کوئی نیک کام کرتا ہوں اور لوگوں کو اس کی خبر ہو جاتی ہے تو مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے آپ نے فرمایا تم کو دوہرا ثواب ملے گا پوشیدہ عبادت کرنے کا بھی اور ظاہری عبادت کرنے کا بھی۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۵۳۰۔حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ غلام رسول اللہؐ

حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ۔رسول اللہؐ کے غلام تھے بعض لوگ ان کو طہمان کہتے ہیں اور بعض لوگ مہران کہتے ہیں۔عطاء بن سائب نے کہا ہے کہ میں ابوجعفر (امام باقر) کے پاس کچھ لے کے گیا انہوں نے کہا میں تمہیں ایک خاتون کا پتہ دیتا ہوں جو ہمارے ہی خاندان سے یعنی علی بن ابی طالب کی اولاد سے ہیں چنانچہ میں ان کے پاس گیا انہوں نے کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام نے بیان کیا جن کا نام ذکوان یا طہمان تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ذکوان صدقہ نہ میرے لیے حلال ہے اور نہ میرے اہل بیت کے لیے۔اور بے شک قوم کا غلام بھی انہی میں سے ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۳۱۔حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ بن عبدقیس

حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ بن عبدقیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری خزرجی ثم الزرقی۔کنیت ان کی ابوالسبع ہے۔ان کا تذکرہ انشاءاللہ کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ میں شریک تھے۔پھر مدینہ سے ہجرت کر کے نبیؐ کے پاس مکہ گئے اس وقت آپ مکہ ہی میں تھے ان کو لوگ انصاری مہاجری کہتے تھے۔غزوۂ بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے۔ان کو ابوالحکم بن اخنس بن شریق نے قتل کیا تھا پھر ابوحکم پر حضرت علی بن ابی طالب نے حملہ کیا وہ گھوڑے پر سوار تھا حضرت علی نے اس کے پیر میں تلوار ماری اس کا پیر نصف ران سے کٹ گیا پھر حضرت علی نے اس کو مار ڈالا۔واقدی نے عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز سے

انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اسعد بن زرارہ اور ذکوان بن عبد قیس دونوں عتبہ بن ربیعہ کے پاس جارہے تھے انہوں نے رسول اللہؐ کے بعثت کی خبر سنی پس آپ کے پاس گئے آپ نے ان پر اسلام کو پیش کیا اوران کو قرآن پڑھ کر سنایا یہ دونوں مسلمان ہو گئے اور پھر عتبہ کے پاس نہ گئے بعد اس کے یہ مدینہ لوٹ آئے پس یہ سب سے پہلے شخص ہیں جو مسلمان ہو کر مدینہ آئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۳۲۔حضرت ذکوانؓ بن یامین

حضرت ذکوانؓ بن یامین بن عمیر بن کعب نضیری۔ بنی نضیر میں سے ہیں۔ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ یامین بن عمیر ابولیلیٰ اور عبداللہ بن مغفل سے ملے یہ دونوں رو رہے تھے یامین نے پوچھا کہ تم دونوں کیوں روتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم رسول اللہؐ کے پاس (جہاد میں جانے کے لیے) سواری مانگنے گئے تھے مگر آپ کے پاس ہم نے کوئی سواری نہ دیکھی۔ جس پر آپ ہمیں سوار کرتے اور ہمارے پاس بھی اس قدر سرمایہ نہیں ہے کہ ہم اپنے خرچہ سے آپ کے ساتھ جاسکیں یہ واقعہ غزوۂ تبوک کا ہے پس یامین نے ان دونوں کو ایک اونٹ دیا اور بہت سی کھجوریں زادراہ کے لیے دیں۔ان کا تذکرہ ابوعلی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ جہاد کی مدد مسلمان ہی کرتا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ یامین مسلمان تھے پس ان کا صحابی ہونا ثابت ہو گیا۔)

۱۵۳۳۔حضرت ذکوانؓ مولائے انصار

حضرت ذکوانؓ۔انصار کے مولیٰ ہیں۔ ہمیں منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ نے اپنی سند سے ابویعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن مہران سباک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالاعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسحٰق نے حرام بن عثمان سے انہوں نے محمود بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن جموح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ ایک گائے کے پیچھے چلے تا کہ بالاشتراک اس پر سوار ہوں وہ گائے بھاگی اور اس نے ہمیں سوار نہ ہونے دیا پس ایک غلام ہمارا جس کا نام ذکوان تھا تلوار لے کے ہاتھ میں آیا وہ گائے بھاگ رہی تھی ذکوان نے اس کی گردن میں تلوار ماری تلوار سے اس کی گردن کٹ گئی اور وہ گر پڑی ہم اس کو ذبح نہ کر سکے پس میں اور عبداللہ بن ثابت بن جذع گئے اور رسول اللہؐ سے ملے اور ہم نے آپ سے اس گائے کی کیفیت بیان کی۔آنحضرتؐ نے فرمایا اس کا گوشت کھاؤ۔ان جانوروں میں سے جب کوئی تمہارے قابو سے نکل جائے تو اس کو اسی طرح روکو جس طرح وحشی جانوروں کو روکتے ہو (یعنی شکار کرلو)۔

۱۵۳۴۔حضرت ذہنؓ بن قرضم

حضرت ذہنؓ بن قرضم بن جعیل بن قثاث بن قومی بن نقلل بن بعیدی بن آمری مہری۔مہرہ بن حمدان کی اولاد سے ہیں۔ نبیؐ کے پاس وفد بن کے آئے تھے چونکہ یہ بہت دور دراز راہ سے آئے تھے اس لیے آنحضرتؐ نے ان کی بہت خاطر کرتے تھے۔یہ سرزمین شحر سے آئے تھے جب یہ لوٹ کے جانے لگے تو آنحضرتؐ نے ان کو سواری دی اور ایک تحریر ان کو لکھ دی وہ تحریر ان کے خاندان میں رہی۔انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔امیر ابن ماکولا نے کہا ہے کہ دارقطنی نے بیان کیا ہے کہ قرضم قاف کے ساتھ (درج) ہے حالانکہ یہ ''ف'' کے ساتھ ہے اور قباث ''ق'' اور ''ب'' پر زبر کے ساتھ ہے۔حالانکہ قاف پر زیر ہے اور ایک دوسری جگہ آمری کے بجائے ندغی اور دوسری جگہ نقلل کی بجائے بقلل ہے یہ ابوموسیٰ کی آخری بات ہے۔

میں کہتا ہوں کہ انکی اس بات کہ آمری کی بجائے ندغی ہے کی کوئی اصل نہیں۔ کیونکہ ابن کلبی اور ابن حبیب دونوں نے کہا ہے کہ فولدالامری بن مہرہ ندغی تو یہ ان کا بیٹا ہو گیا۔

ابن ماکولا نے کہا ہے کہ اس مقام پر دارقطنی کا قول کچھ یوں ہے جعیل: یعنی عجیل کی جگہ حالانکہ یہ خطاء ہے اور کہا کہ اس نے ذال کی ردیف میں صحیح ذکر کیا ہے۔ اور قثاث: قاف پر زبر اور آخر میں ثاء ہے۔

۱۵۳۵۔ حضرت ذوالاذنینؓ

حضرت ذوالاذنینؓ۔ ان کو عبدان نے ذکر کیا ہے۔ مراد اس سے حضرت انس بن مالک ہیں ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے ذوالاذنین۔ [1] ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے حالانکہ یہ کچھ نہیں ہے کیونکہ حضرت انس اس لفظ کے ساتھ مشہور نہیں ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مذاق کے طور پر ان کو ذوالاذنین کہا تھا۔ ورنہ نہ یہ ان کا نام ہے اور نہ لقب ہے۔

۱۵۳۶۔ حضرت ذوالاصابعؓ تمیمی

حضرت ذوالاصابعؓ تمیمی۔ بعض لوگ ان کو خزاعی کہتے ہیں اور بعض لوگ جہنی کہتے ہیں۔ بیت المقدس میں رہتے ہیں۔ ہمیں عبدالوہاب ابن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابوصالح یعنی حکم بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ضمرہ بن ربیعہ نے عثمان بن عطاء سے انہوں نے ابوعمران سے انہوں نے ذوالاصابع سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم اگر اس مصیبت میں مبتلا کئے جائیں کہ آپ کے بعد زندہ رکھے جائیں تو آپ ہمیں کہاں جانے کا حکم دیتے ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا تم بیت المقدس چلے جانا امید ہے کہ وہاں تمہاری کچھ اولاد ہوگی جو اس مسجد میں آمد و رفت کرے گی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۳۷۔ حضرت ذوالبجادینؓ

حضرت ذوالبجادینؓ۔ ان کا نام عبداللہ ہے۔ عبدان وغیرہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اکثر حدیثوں میں اسی طرح آتا ہے ان کا نام نہیں آتا عبدان نے کہا ہے کہ ان کو ذوالبجادین اس سبب سے کہتے ہیں کہ جب انہوں نے رسول اللہؐ کے پاس لوٹ کر جانے کا ارادہ کیا تو ان کی والدہ نے ایک بجاد یعنی چادر کے دو ٹکڑے کر دیئے تھے انہوں نے ایک ٹکڑے کو بطور تہبند کے باندھ لیا اور دوسرے کو بطور چادر کے اوڑھ لیا۔ ان کی وفات نبیؐ کے زمانہ میں غزوۂ تبوک کے ایام میں ہو گئی تھی اور ان کو رات ہی کے وقت آپ نے دفن کیا تھا۔ عین کی ردیف میں ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۳۸۔ حضرت ذوجدنؓ

حضرت ذوجدنؓ۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس حبشہ سے ۲۷ آدمی آئے تھے ان میں ذوجدن بھی تھے۔ ابونعیم نے ایسا ہی کہا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے ان کا نام ذودجن ہے۔ یعنی جیم سے پہلے دال ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقام میں ان کا تذکرہ کیا جائے گا۔

---

[1] ذوالاذنین کے معنی دو کان والا بطور ظرافت کے حضرت نے یہ کلمہ فرمایا تھا۔ حضرت ظرافت میں بھی جھوٹ نہ بولتے تھے۔

ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۵۳۹۔ حضرت ذوالجوشنؓ ضبابی

حضرت ذوالجوشنؓ ضبابی۔ والد ہیں شمر بن ذی الجوشن کے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں اوس بن اعور جو اوپر گزر چکا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام شرحبیل بن اعور بن عمرو بن معاویہ ہے۔ ان کا نام ضباب بن کلاب بن ربیعہ بن عامر ابن صعصعہ عامری کلابی ثم الضبابی۔ ان کو ذوالجوشن اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ان کا سینہ ابھرا ہوا تھا۔ شاعر تھے خوش کلام تھے نیکوکار تھے۔ ان کے اشعار بہت عمدہ عمدہ ہیں جن میں وہ اپنے بھائی صمیل کا مرثیہ انہوں نے کہا ہے۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ بن یونس بن ابی اسحٰق سبیعی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا ذی الجوشن ضبابی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے حضور میں بعد اس کے کہ آپ غزوۂ بدر سے فارغ ہوئے اپنے گھوڑے کا ایک بچہ جس کا نام قرحا تھا لے گیا میں نے عرض کیا کہ یا محمد میں آپ کے پاس قرحا (نامی) گھوڑے کا بچہ لایا ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اگر تم چاہو کہ میں اس کے عوض میں تمہیں بدر کی لوٹی ہوئی عمدہ عمدہ زرہیں دے دوں تو میں ایسا نہیں کر سکتا ذوالجوشن نے کہا میں وہ زرہیں نہ لوں گا مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے ذی الجوشن تم اسلام کیوں نہیں لاتے تاکہ تم اس امت کے اول مسلمین میں سے ہو جاؤ ذوالجوشن کہتے تھے میں نے کہا میں اسلام نہ لاؤں گا۔ آنحضرتؐ نے پوچھا کہ کیوں؟ وہ کہتے تھے میں نے جواب دیا کہ اس سبب سے کہ میں نے آپ کی قوم کو دیکھا کہ وہ آپ کے دشمن ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تم کو ان کی لڑائیوں کی حالت معلوم ہوئی؟ میں نے کہا ہاں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا پھر تم کب ہدایت پاؤ گے میں نے عرض کیا جب آپ کعبہ پر غالب آ جائیں گے۔ (یعنی فتح مکہ کر لیں گے) اور وہاں رہنے لگیں گے آنحضرتؐ نے فرمایا اگر تم زندہ رہو گے تو امید ہے کہ یہ بھی دیکھ لو گے بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ اے بلال! اس شخص کی تھیلیاں لے لو اور ان میں عجوہ نامی کھجوریں بھر دو پس جب میں واپس ہو کر چلا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ بنی عامر کے عمدہ سواروں میں سے ہے۔ ذوالجوشن کہتے تھے کہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ مقام (غورہ) میں تھا کہ یکا یک ایک سوار آیا میں نے کہا کہ تو کہاں سے آتا ہے؟ اس نے کہا مکہ سے میں نے کہا کیا خبر ہے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم محمد ﷺ وہاں غالب آ گئے اور وہاں مقیم ہیں میں نے اپنے دل میں کہا کہ میری ماں مجھے روئے اگر میں اب اتنی تاخیر کے بعد اسلام لاؤں پھر میں نے آنحضرتؐ سے مقام حیرہ کی درخواست کی آپ نے مجھے معافی میں دے دیا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابواسحٰق نے ان سے نہیں سنا بلکہ انہوں نے ان کی حدیث ان کے بیٹے شمر بن ذی الجوشن سے سنی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۴۰۔ حضرت ذوحوشبؓ

حضرت ذوحوشبؓ۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تھے مگر آپ کو دیکھا نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر طور پر ذوالکلاع کے نام میں لکھا ہے۔

۱۵۴۱۔حضرت ذوالخویصرہؓ تمیمی

حضرت ذوالخویصرہؓ تمیمی۔ہمیں ابوعبداللہ محمد بن محمد بن سرایا بن علی ابوالفرج واسطی نے اور مسمار بن ابی بکر وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید نے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ اور ضحاک سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ایک دن رسول اللہ کچھ تقسیم کر رہے تھے ذوالخویصرہ نے جو بنی تمیم میں سے ایک شخص تھے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! انصاف کیجئے آنحضرتؐ نے فرمایا تیری خرابی ہو اگر میں نہ انصاف کروں گا تو کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اجازت دیجئے تو میں اس منافق کی گردن مار دوں۔آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں اس شخص کے کچھ ساتھ والے ہیں جن کے نماز روزے کے سامنے تم اپنے نماز روزے کو حقیر سمجھو گے وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے اس کی گانسی کی طرف دیکھو تو اس میں کچھ نہ ملے گا اور اس کے پروں کو دیکھو تو اس میں کچھ نہ ملے گا اور اس کی ڈنڈی کو دیکھو تو اس میں کچھ نہ ملے گا حالانکہ وہ لید اور خون سے ہو کے آیا ہے۔یہ لوگ اس وقت ظاہر ہوں گے جب لوگوں میں باہم اختلاف پیدا ہو جائے گا ان کی نشانی یہ ہے کہ ان کے دو پستانوں میں ایک پستان عورت کے پستان کے مثل یا گوشت کے ٹکڑے کے مثل ہو گا وہ ہلتا ہو گا۔ابوسعید کہتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا جب انہوں نے ان لوگوں سے قتال کیا مقتولین میں جستجو کی گئی تو ایک شخص اسی ہیئت کا نکلا جو رسول اللہؐ نے بیان فرمائی تھی ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے اجازۃً خبر دی وہ اپنی اسناد سے ابواسحٰق ثعلبی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا کہ ہمیں عبداللہ بن حامد بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن حسین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معمر نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایک دن رسول اللہ کچھ تقسیم کر رہے تھے حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ وہ ہوازن کا مال غنیمت تھا اور حنین کا دن تھا کہ یکایک ذوالخویصرہ تمیمی آئے جن کا نام حرقوص بن زہیر تھا وہ ہی خوارج کی بنیاد ڈالنے والے تھے انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! انصاف کیجئے۔آنحضرتؐ نے فرمایا تیری خرابی ہو اگر میں انصاف نہ کروں گا تو کون انصاف کرے گا؟ اس کے بعد انہوں نے وہی واقعہ بیان کیا جو اوپر گزر چکا۔پس اس روایت سے معلوم ہوا کہ ذوالخویصرہ کا نام حرقوص بن زہیر ہے واللہ اعلم۔حرقوص کے نام میں انکے باقی حالات گزر چکے۔

مشکل الفاظ: رصافہ۔رصفۃ کی جمع ہے۔پٹھا جو چھڑ میں تیر کے پھل کے داخل ہونے کی جگہ سے اوپر لگایا جاتا ہے۔

نضیہ: کہا جاتا ہے کہ یہ تیر کے پیکان کو کہتے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ پر اور پیکان کے درمیان حصے کا نام ہے اور اس کو نضی (لاغر) اس لئے کہا جاتا ہے کہ بہت تراشنے اور چھیلنے کی وجہ سے لاغر ہو جاتا ہے اور یہ بہت مناسب ہے۔

قذذ: قذۃ کی جمع ہے تیر کے پر کو کہا جاتا ہے۔تدردر: حرکت کرتا ہے۔آتا جاتا ہے یہ تیر کے جلد نکلنے کیلئے ضرب المثل کے طور استعمال ہوتا ہے کیونکہ اس حالت میں اس میں کوئی خون وغیرہ نہیں رہتا۔

۱۵۴۲۔حضرت ذوالخویصرہؓ یمانی

حضرت ذوالخویصرہؓ یمانی۔عمرو بن عطاء نے سلیمان بن یسار سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ذوالخویصرہ یمانی مسجد میں رسول اللہؐ کے سامنے آئے وہ وحشی جنگلی لوگوں میں سے تھے پس جب رسول اللہؐ نے ان کو آتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے جس نے مسجد میں پیشاب کیا تھا پھر جب وہ آئے رسول اللہؐ کے سامنے کھڑے ہوئے تو کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو جنت میں داخل کرے اور ہمارے سوا کسی کو داخل نہ کرے۔نبیؐ نے فرمایا کہ تو نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا پھر رسول اللہؐ اٹھ گئے اور وہ شخص مسجد کے اندر آیا اور اپنا تہبند کھول کر مسجد میں اس نے پیشاب کر دیا لوگ اس پر چلائے اور رسول اللہؐ کے اس فرمانے سے کہ یہ وہی شخص ہے جس نے مسجد میں پیشاب کیا تھا تعجب کرنے لگے پس جب نبیؐ نے لوگوں کی گفتگو سنی تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ٹھہر جاؤ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ!اس شخص نے مسجد میں پیشاب کر دیا ہے آپ نے فرمایا نرمی کرو اس کو تعلیم دو پھر آپ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ ایک ڈول پانی لے آئے اور اس کے پیشاب کی جگہ پر بہادے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۴۳۔حضرت ذوخیوانؓ ہمدانی

حضرت ذوخیوانؓ ہمدانی۔شعبی نے عامر بن شہر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا عک یعنی ذوخیوان جب اسلام لائے تو ان سے کسی نے کہا کہ رسول اللہؐ کے پاس جاؤ اور ان سے اپنے لیے اور اپنے مال کے لیے امان لے لو ان کا ایک گاؤں تھا جس میں ان کے غلام رہتے تھے پس یہ رسول اللہؐ کے پاس گئے اور کہا کہ یارسول اللہ مالک بن مرارہ رہاوی ہمارے پاس اسلام کی دعوت دینے کو آئے پس ہم مسلمان ہو گئے میری ایک زمین ہے جس میں غلام رہتے ہیں لہٰذا آپ میرے لیے کوئی تحریر لکھ دیجیے رسول اللہؐ نے انہیں تحریر لکھ دی جس کی عبارت یہ تھی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم- من محمد رسول اللہ لعک ذی خیوان ان کان صادقا فی ارضہ و ماله ورقیقه فله الامان و ذمة محمد صلی اللہ علیه وسلم-

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم-محمد رسول اللہ کی طرف سے عک یعنی ذی خیوان کے نام یہ تحریر ہے کہ اگر یہ اپنی زمین اور اپنے مال اور اپنے غلاموں کی بابت سچے ہوں تو ان کے لیے امان ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری ہے۔''

یہ تحریر مالک بن سعید کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی عبدان نے کہا ہے کہ مالک کا نام غلط ہے صحیح خالد ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۴۴۔حضرت ذودجنؓ وحشی بن اسحٰق

حضرت ذودجنؓ وحشی بن اسحٰق بن وحشی بن حرب بن وحشی اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا وحشی بن حرب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حبش سے ۱۷ آدمی رسول اللہؐ کے پاس آئے تھے جن میں ذودجن بھی تھے۔آنحضرتؐ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ تم اپنا نسب بیان کرو تو ذومہدم نے چند اشعار کہے جو ان کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ آئیں گے۔ان سب لوگوں نے نبیؐ کی صحبت

اٹھائی۔ان کا شمار اہل حبش میں ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے اسی طرح لکھا ہے اور ابونعیم نے ان کا نام ذوجدن بتقدیم جیم لکھا ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔یہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم

۱۵۴۵۔حضرت ذوالزوائد رضی اللہ عنہ جہنی

حضرت ذوالزوائد رضی اللہ عنہ جہنی۔صحابی ہیں۔ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جس نے نماز چاشت پڑھی وہ رسول اللہ ؐ کے اصحاب میں سے ایک شخص تھے جن کا نام ذوالزوائد تھا۔ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہشام بن عمار بن سلیمان بن مطیر نے جو وادی القریٰ کے رہنے والے تھے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے لوگوں کو کچھ باتوں کا حکم دیا اور کچھ باتوں سے منع فرمایا بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ کیا میں تبلیغ کر چکا؟ لوگوں نے کہا بارخدایا ہاں آپ نے فرمایا اے اللہ گواہ رہ پھر آپ نے فرمایا کہ جب اہل قریش باہم سلطنت کے لیے جھگڑیں اور وظیفہ مثل رشوت کے ملنے لگے تو تم اس وظیفہ کو چھوڑ دینا کسی نے کہا کہ یہ حدیث بیان کرنے والے کون شخص ہیں؟ تو لوگوں نے کہا کہ ذوالزوائد ہیں۔رسول اللہ ﷺ کے صحابی بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ذوالاصابع ہیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ذوالاصابع بیت المقدس میں رہتے تھے اور یہ مدینہ میں رہتے تھے اور بعض لوگ ان کو ابوالزوائد کہتے ہیں۔کنیت کے باب میں انشاءاللہ تعالیٰ ان کا ذکر آئے گا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۴۶۔حضرت ذوالشمالین رضی اللہ عنہ

حضرت ذوالشمالین رضی اللہ عنہ۔ان کا نام عمیر بن عبد عمر بن نضلہ بن عمرو بن غبشان بن سلیم بن مالک بن افصیٰ بن حارثہ بن عمرو بن عامر ہے۔ابوعمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔انہوں نے ان کو ملک بن افصیٰ کی اولاد سے قرار دیا ہے جو کہ بھائی ہیں خزاعہ کے اور بعض لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ غبشان کا نام حارث بن عبد عمرو بن بوی بن ملکان بن افصیٰ ہے۔حلیف تھے بنی زہرہ کے پس انہوں نے ملکان بن افصیٰ کی اولاد سے قرار دیا ہے وہ بھائی تھے خزاعہ کے۔یہ اسلام لائے اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور اسی میں شہید ہوئے ان کو اسامہ جشمی نے قتل کیا تھا۔اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ ان کا نام ذوالشمالین بن عبد عمرو بن نضلہ بن غبشان ہے۔اور زہری نے کہا ہے کہ یہ خزاعی ہیں یہ ذوالیدین نہیں ہیں جن کا ذکر نماز کی سہو میں ہوا کیونکہ ذوالشمالین غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے تھے اور نماز کے سہو میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے جن کا اسلام بدر کے کئی سال بعد ہوا اس کی بحث انشاءاللہ تعالیٰ ذوالیدین کے نام میں آئے گی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۴۷۔حضرت ذوظلیم رضی اللہ عنہ

حضرت ذوظلیم رضی اللہ عنہ۔نام ان کا حوشب بن طخیہ ہے۔بعض لوگ کہتے ہیں ظلیم بضم ظاء ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔اور بعض لوگوں نے ان کے والد طخمہ میم کے ساتھ لکھا ہے اور بعض لوگ طخیہ بکسر طاء کہا ہے مگر فتحہ صحیح ہے۔ان کے پاس اور ذوالکلاع کے پاس رسول اللہ ؐ نے جریر بن عبداللہ کو بھیجا تھا تاکہ اسود عنسی سے لڑنے میں یہ مدد دیں۔یہ دونوں اپنی قوم میں رئیس تھے۔ذوظلیم جنگ صفین میں

حضرت معاویہ کے ساتھ ۳۷ھ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے مگر ابوعمر کے کلام میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو ان کے صحابی ہونے پر دلالت کرے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول اللہؐ کے زمانے میں اسلام لے آئے تھے۔

ظلیم: ظاء پر پیش اور لام پر زبر ہے۔

۱۵۴۸۔ حضرت ذوعمروؓ

حضرت ذوعمروؓ یہ اہل یمن میں سے ایک شخص ہیں ذوالکلاع کے ہمراہ رسول اللہؐ کے حضور میں آئے تھے یہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے اور ان دونوں کے ساتھ جریر بن عبداللہ بجلی بھی تھے ان کو نبیؐ نے انہیں دونوں کے پاس اسود عنسی کے قتل کے لیے بھیجا تھا۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ جریر بھی ان کے ہمراہ مسلمان ہو کے رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور وہ قاصد جن کو رسول اللہؐ نے ان کے پاس بھیجا تھا جابر بن عبداللہ انصاری تھے پس وہ لوگ رسول اللہؐ کے پاس آئے جب یہ لوگ اثنائے راہ میں تھے تو ذوعمرو نے جریر سے کہا کہ نبیؐ کی وفات ہو گئی مجھے ان کی وفات کا حال معلوم ہو گیا ہے جریر کہتے تھے کہ اسی حال میں ہم کو کچھ سوار دکھائی دیئے میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اور ابوبکر خلیفہ بنائے گئے ہیں۔ ذوعمرو نے کہا کہ اے جریر تم بڑے نیک لوگ ہو اور تم بزرگی پر ہو اور ہمیشہ بہتری پر رہو گے جب تک تمہاری یہ حالت رہے گی کہ جب ایک سردار تمہارا فوت ہو جائے تو دوسرے کو سردار بنالو اور جب تلوار پر نوبت پہنچ جائے گی تو پھر تم بھی بادشاہ ہو جاؤ گے۔ جس طرح بادشاہ لوگ خوش ہوتے ہیں اسی طرح تم بھی خوش ہوں گے اور جس طرح بادشاہ لوگ غضبناک ہوتے ہیں اسی طرح تم بھی غضبناک ہوں گے پھر ذوالکلاع اور ذوعمرو دونوں نے جریر سے کہا کہ تم خلیفہ سے ہمارا اسلام کہہ دینا اور اب ہم پھر آئیں گے کہہ کے دونوں لوٹ گئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۵۴۹۔ حضرت ذوالغرہؓ جہنی

حضرت ذوالغرہؓ جہنی۔ اور بعض لوگ ان کو طائی کہتے ہیں اور بعض لوگ ہلالی کہتے ہیں۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام یعیش ہے ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عمرو بن محمد ناقد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیدہ بن حمید ضبی نے عبداللہ بن عبداللہ رازی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ذی غرہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ایک اعرابی رسول اللہؐ کے سامنے آیا وہ اکثر سفر میں رہتا تھا اس نے کہا کہ یارسول اللہؐ! کبھی نماز کا وقت ہمیں اونٹوں کے باندھنے کی جگہ میں آجاتا ہے تو کیا ہم اس مقام میں نماز پڑھ لیں؟ آپ نے فرمایا نہیں پھر اس نے کہا کہ کیا اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ [1]

پھر اس نے پوچھا کہ کیا ہم بکریوں کے باندھنے کی حنفیہ جگہ میں نماز پڑھ لیں؟ آپ نے فرمایا نہیں پھر اس نے پوچھا کہ کیا بکری کا گوشت کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہے آپ نے فرمایا نہیں۔ اس حدیث کو عباد بن عوام نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے اسید بن حضیر سے یا براء سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت براء کے چہرہ میں سفید داغ یا اور اسی قسم کی کوئی بیماری تھی اس وجہ سے لوگ ان کو ذوالغرہ کہتے

[1] حنفیہ اس حدیث کو منسوخ کہتے ہیں ان کے نزدیک کسی چیز کے کھانے پینے سے وضو نہیں جاتا۔

تھے۔اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ حضرت براء ہی کو لوگ ذوالغرہ کہتے تھے بوجہ اس کے کہ ان کے چہرہ میں سفید داغ تھا۔مگر میرے نزدیک اس میں کلام ہے کیونکہ حضرت براء نہ طائی تھے نہ ہلالی اور نہ جہنی۔اور اس حدیث کو محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے یعیش جہنی سے جن کا مشہور نام ذوالغرۃ تھا روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی ﷺ سے اونٹوں کے باندھنے کے مقامات میں نماز پڑھنے کی بابت پوچھا پھر انہوں نے اسی طرح کی حدیث ذکر کی۔اور اس حدیث کو اعمش نے عبداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے براء بن عاذب سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۵۰۔حضرت ذوالغصہ ؓ

حضرت ذوالغصہ ؓ۔نام ان کا حصین بن یزید بن شداد بن قنان بن سلمہ بن وہب بن عبداللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب بن عمرو بن علہ بن جلد بن مالک بن ادد حارثی جن کو لوگ ذوالغصہ کہتے ہیں بوجہ ایک گلٹی کے جو ان کے حلق میں تھی ان کی بات صاف سمجھ میں نہ آتی تھی۔نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے ابن کلبی سے نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے ابن کلبی سے نقل کیا ہے مگر ابن کلبی نے ان کا وفد بن کے آنا نہیں بیان کیا انہوں نے صرف اس قدر لکھا ہے کہ یہ سو برس تک بنی حارث کے سردار رہے۔یحییٰ بن سعید بن عاص کی اولاد میں انہیں کی نسل کی وجہ سے غصہ (یعنی گلے میں گلٹی) پیدا ہو گیا تھا ہاں ابن کلبی نے ان کے بیٹے قیس بن حصین کا صحابی ہونا بیان کیا ہے وہ عنقریب اپنے مقام میں ذکر کیا جائے گا۔

۱۵۵۱۔حضرت ذوقرنات ؓ

حضرت ذوقرنات ؓ۔ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ان سے یونس بن میسرہ بن حلبس نے کچھ مقطوع حدیثیں روایت کی ہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۵۵۲۔حضرت ذوالکلاع ؓ

حضرت ذوالکلاع ؓ۔ان کا نام اسمیفع بن ناکور ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ایفع اور بعض لوگ کہتے ہیں۔سمیفع۔(بغیر ہمزہ کے) یہ حمیری ہیں کنیت ان کی ابوشرحبیل ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوشراحیل۔رسول اللہ ؐ کے زمانے میں اسلام لے آئے تھے۔ابن لہیعہ نے کعب بن علقمہ سے انہوں نے حسان بن کلیب حمیری سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے ذوالکلاع حمیری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ترک کو نہ چھیڑو جب تک وہ تمہیں نہ چھیڑیں۔یہ اپنی قوم میں رئیس تھے ان کی اطاعت کی جاتی تھی۔انہیں رسول اللہ ؐ نے اسود عنسی کے قتل میں مدد دینے کے لیے لکھا تھا اور جریر بن عبداللہ بجلی کو اور بقول بعض جابر بن عبداللہ کو قاصد بنا کے بھیجا تھا مگر صحیح پہلا قول ہے ذی عمرو کے نام میں یہ قصہ گزر چکا ہے۔پھر ذوالکلاع شام کی طرف چلے گئے اور وہیں مقیم تھے جب فتنہ کا زمانہ آیا تو جنگ صفین کا سامان انہیں نے کیا (یہ حضرت معاویہ کی طرف تھے) اسی جنگ میں یہ شہید ہوئے۔بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ ان کے مقتول ہونے سے بہت خوش ہوئے اس وجہ سے کہ ذوالکلاع کو

جب یہ خبر ملی کہ نبی ﷺ نے عمار بن یاسر کے حق میں فرمایا ہے کہ ان کو باغی گروہ قتل کرے گا اور عمار حضرت علی کی طرف تھے تو انہوں نے حضرت معاویہ اور عمرو بن عاص سے کہا کہ ہم علی اور عمار سے کس طرح لڑ سکتے ہیں تو ان لوگوں نے ان کو یہ جواب دیا کہ حضرت عمار ہماری ہی طرف آ جائیں گے اور وہ ہماری طرف سے لڑیں گے۔ پھر جب ذوالکلاع شہید ہو گئے اور ان کے بعد عمار شہید ہوئے تو حضرت معاویہ نے کہا کہ اگر ذوالکلاع زندہ ہوتے (اور ان کے سامنے عمار شہید ہوتے) تو یہ نصف لوگوں کو لے کر حضرت علی کی طرف چلے جاتے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ذوالکلاع نے حضرت معاویہ سے اس وجہ سے اختلاف کیا تھا کہ ان کے نزدیک ثابت ہو گیا تھا کہ حضرت علی حضرت عثمان کے خون سے بالکل بری ہیں۔

ابوعمر نے کہا ہے میں ذوالکلاع کو صحابی نہیں جانتا البتہ وہ حضرت کی حیات میں اسلام لا چکے تھے اور آپ کے متبع تھے۔ مجھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں سوائے اس کے جو عمرو سے اور عوف بن مالک سے انہوں نے روایت کی ہے۔ جب ذوالکلاع مقتول ہوئے تو ان کے بیٹے شرحبیل نے اشعث بن قیس کے پاس آدمی بھیجا اور اپنے والد کی لاش مانگی اشعث نے کہا میں خوف کرتا ہوں کہ امیر المومنین مجھ سے بدگمان ہو جائیں گے لہٰذا تم سعید بن قیس ہمدانی کے پاس جاؤ وہ لشکر کے داہنی جانب میں ہیں۔ حضرت معاویہ نے اہل شام کو حضرت علی کے لشکر میں داخل ہونے سے منع کر دیا تھا تا کہ کچھ فساد نہ پیدا ہو۔ پس ذوالکلاع کے بیٹے حضرت معاویہ کے پاس گئے اور ان سے حضرت علی کے لشکر میں سعید بن قیس کے پاس جانے کی اجازت مانگی حضرت معاویہ نے اجازت دے دی پس وہ سعید کے پاس گئے سعید نے ان کو اجازت دی کہ اپنے باپ کی لاش لے جائیں چنانچہ یہ لے آئے۔ ذوالکلاع کو اشتر نخعی نے قتل کیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حریث بن جابر نے۔ ابومیسرہ یعنی عمرو بن شرحبیل ہمدانی سے مروی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمار بن یاسر اور حضرت ذوالکلاع کو خواب میں دیکھا بہت سفید کپڑے پہنے ہوئے باغ کی روش پر کھڑے تھے میں نے کہا کہ تم تو آپس میں ایک دوسرے سے لڑے تھے ان لوگوں نے کہا ہاں مگر ہم نے اللہ کو بہت وسیع المغفرت پایا میں نے پوچھا کہ اہل نہروان یعنی خوارج کا کیا حال ہے؟ تو مجھ سے کہا گیا کہ وہ بڑی مصیبت میں ہیں ذوالکلاع نے چار ہزار گھرانے (غلاموں کے) آزاد کئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں دس ہزار۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۵۳۔ حضرت ذواللحیہؓ کلابی

حضرت ذواللحیہؓ کلابی۔ ان کا نام شریح بن عامر بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے، صحابی ہیں۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن معین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبیدہ یعنی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز بن مسلم نے یزید بن ابی منصور سے انہوں نے ذواللحیہ کلابی سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس حدیث میں عمل کر رہے ہیں کہ نئی باتیں ہوا کرتی ہیں یا اس حالت میں کہ تمام باتیں (روز ازل میں) لکھی جا چکی ہیں آپ نے فرمایا اس حالت میں کہ لکھی جا چکی ہیں انہوں نے کہا پھر ہم اب کس لیے عمل کریں؟ آپ نے فرمایا عمل کرو اسلئے کہ ہر شخص اسی چیز کی توفیق پاتا ہے۔ جس لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۵۴۔ حضرت ذو اللسانین ؓ

حضرت ذو اللسانین ؓ۔ ان کا نام مولہ بن کنیف ہے۔ بسبب فصیح ہونے کے ان کو ذو اللسانین کہتے تھے (ذو اللسانین کے معنی دو زبان والے) یہ عبدان کا قول ہے ان کا تذکرہ میم کی ردیف میں کیا گیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۵۵۔ حضرت ذو مخبر ؓ

حضرت ذو مخبر ؓ بعض لوگ ان کو ذو مخمر کہتے ہیں۔ اوزاعی کے نزدیک ان کا نام مخمر ہے۔ بھتیجے ہیں نجاشی شاہ حبش کے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ ان سے ابوحی موذن' جبیر بن نفیر' عباس بن عبدالرحمٰن' ابوالزاہریہ اور عمر بن عبداللہ حضرمی نے روایت کی ہے۔ جریر بن عثمان نے راشد بن سعد مقرائی سے انہوں نے ابوحی موذن سے انہوں نے ذی مخمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا یہ معاملہ (خلافت کا) قبیلہ حمیر میں تھا مگر اب اللہ نے اس کو قریش میں قائم کر دیا ہے۔ دو مخمر ان لوگوں میں سے تھے جو حبش سے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ ۷۲ آدمی تھے۔ ذو مخمر نے نبیؐ کے ساتھ رہنا اختیار کیا تھا وہ آپ کی خدمت کیا کرتے تھے اسی وجہ سے بعض لوگوں نے ان کو نبیؐ کے غلاموں میں شمار کیا ہے۔

ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی امین صوفی نے اپنی سند سے ابوداؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حجاج یعنی ابن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حریز نے خبر دی نیز ابوداؤد کہتے تھے کہ ہم سے عبید بن ابی الوزیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مبشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حریز بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن صبیح نے ذی مخبر حبشی سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے روایت کر کے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ نبیؐ نے ہلکا سا وضو کیا جس سے مٹی بھی نہیں بھیگی (یعنی بہت کیچڑ نہیں ہوئی) پھر آپ نے بلال کو حکم دیا انہوں نے اذان کہی بعد اس کے نبیؐ نے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز اطمینان کے ساتھ پڑھی' آپ نے حضرت بلال ؓ سے فرمایا کہ نماز کو قائم کرو بعد اسکے آپ نے نماز پڑھائی کسی قسم کی عجلت آپ کو نہ تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حریز: حاء' راء اور زاء کے ساتھ۔

۱۵۵۶۔ حضرت ذو مران ؓ ہمدانی

حضرت ذو مران ؓ ہمدانی۔ ان کا نام عمیر ہمدانی ہے۔ مجالد نے شعبی سے انہوں نے عامر بن شہر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر ذی مران اور قبیلہ ہمدان کے ان لوگوں کو جو مسلمان ہو گئے تھے خط لکھا تھا جس کی ابتداء سلام علیکم سے تھی پھر انہوں نے پورا مضمون خط کا بیان کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور سب لوگوں نے ان کا ذکر عین کی ردیف میں لکھا ہے۔

۱۵۵۷۔ حضرت ذو مناحب ؓ

حضرت ذو مناحب ؓ۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے وحشی بن حرب بن وحشی تک روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ۷۲ آدمی حبشہ کے آئے تھے منجملہ ان کے ذو مخبر' ذو مہدم' ذو مناحب اور ذو دجن بھی تھے آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ

تم لوگ اپنا نسب بیان کرو اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی ان سب لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی تھی۔ ان کا شمار اہل حبش میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور انہوں نے ان کا نام مناحب لکھا ہے اور ابونعیم نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے اور انہوں نے منادح لکھا ہے یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۱۵۵۸۔ حضرت ذومنادح ؓ

حضرت ذومنادح ؓ۔ حبش سے جو ۷۲ آدمی نبیؐ کے حضور میں آئے تھے ان میں ذومہدم اور ذومنادح بھی تھے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابن مندہ نے ان کا نام ذومناحب لکھا ہے یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۱۵۵۹۔ حضرت ذومہدم ؓ

حضرت ذومہدم ؓ۔ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ حبش سے جو لوگ آئے تھے ان میں ذومہدم ذومخبر اور ذوجدن وغیرہم بھی تھے نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ اپنا نسب بیان کرو تو ذومہدم نے کہا

علی عھدذی القرنین کانت سیوفنا	صوارم یفلقن الحدید المذکرا
وھود ابو ناسید الناس کلھم	وفی زمن الاحقاف عزا و مفخرا
فمن کان یعمی عن ابیہ فاننا	وجدنا ابانا العد ملی المذکرا

''ذوالقرنین کے زمانے میں ہماری تلواریں بہت تیز تھیں کہ سخت لوہے کو کاٹ ڈالتی تھیں۔ اور (حضرت) ہود ہمارے باپ تھے سب لوگوں کے سردار تھے۔ اور زمانہ احقاف میں صاحب عزت وفخر تھے۔ جو شخص اپنے باپ دادا کو چھپائے (وہ چھپائے) ہم نے تو آپ باپ کو صاحب تدبیر اور بہادر پایا۔''

یہ سب لوگ صحابی تھے سرزمین حبش میں رہتے تھے۔ واللہ اعلم۔ میں کہتا ہوں کہ ان کے اس قول ''اور ہود ہمارے باپ تھے'' میں اعتراض ہے کیونکہ ہود حبشہ والوں کے باپ نہیں تھے اور شاید وہ عرب سے تھے اور حبشہ کی زمین میں رہتے تھے۔

۱۵۶۰۔ حضرت ذوالیدین ؓ

حضرت ذوالیدین ؓ۔ ان کا نام خرباق تھا۔ قبیلہ بنی سلیم سے تھے۔ ناحیہ مدینہ میں مقام ذی خشب میں رہتے تھے۔ یہ ذوالشمالین ذوالشمالین خزاعی نہیں تھے جو بنی زہرہ کے حلیف تھے بدر کے دن شہید ہوئے تھے۔ ہم نے ان کا ذکر لکھا ہے اور ذوالیدین زندہ رہے یہاں تک کہ ان سے متاخرین تابعین نے روایت کی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ اس وقت موجود تھے جب رسول اللہ ﷺ کو نماز میں سہو ہو گیا تھا اور ذوالیدین نے عرض کیا تھا کہ نماز میں قصر ہو گیا یا آپ بھول گئے۔؟ حضرت ابوہریرہؓ سے بسند صحیح مروی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے ہمیں نماز پڑھائی اور ہم اس حالت میں کہ رسول اللہؐ کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور ہمیں رسول اللہؐ نے کوئی نماز ظہر یا عصر کی پڑھائی تو ذوالیدین نے آپ سے عرض کیا الی آخر الحدیث۔ اور حضرت ابوہریرہؓ خیبر کے سال بدر کے بہت دنوں بعد اسلام لائے۔ اس سے آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ جنہوں نے رسول اللہؐ سے نماز کے بارے میں مراجعت کی تھی وہ ذوالشمالین نہ تھے۔ زہری باوجود عالم مغازی ہونے کے یہ کہتے ہیں کہ یہ وہی ذوالشمالین ہیں جو

بدر میں شہید ہو گئے تھے اور یہ کہ ذوالشمالین کا قصہ بدر سے پہلے کا ہے بدر کے بعد تو تمام امور مضبوط ہو گئے تھے۔ ہمیں ابویاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معدی بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن مطیر نے اپنے والد مطیر سے روایت کر کے خبر دی اور مطیر اس وقت موجود تھے ان کی بات کی تصدیق کرتے تھے شعیب نے کہا کہ اے باپ تم نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ ذوالیدین نے تم کو ذی خشب کا پتہ دیا تھا اور تم سے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نماز پڑھائی اور دو رکعت کے بعد آپ نے نماز کو ختم کر دیا پھر جلد باز لوگ چلے گئے اور یہ کہنے لگے کہ نماز میں قصر ہو گیا مگر حضرت ابوبکر وحضرت عمر آپ کے ہمراہ رہے اور ذوالیدین آپ کے پاس پہنچے اور انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا نماز میں قصر ہو گیا یا آپ بھول گئے ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا نہ نماز میں قصر ہوا ہے اور نہ میں بھولا ہوں بعد اسکے آپ حضرت ابوبکر وحضرت عمر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ذوالیدین کیا کہتے ہیں؟ ان دونوں نے کہا کہ یارسول اللہؐ! سچ کہتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ آئے اور سب لوگ جمع ہوئے پھر آپ نے دو رکعت نماز اور پڑھی بعد اس کے سجدہ [1] سہو کیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالیدین وہ ذوالشمالین نہیں ہیں جو بدر میں مقتول ہو گئے تھے کیونکہ مطیر بہت بعد میں اسلام لائے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۶۱۔ حضرت ذویزنؓ رہاوی

حضرت ذویزنؓ رہاوی۔ نام ان کا مالک بن مرارہ رہاوی۔ ان کو زرعہ نے نبیؐ کے پاس بھیجا تھا بادشاہان حمیر کا خط لے کے نبیؐ کے حضور میں آئے تھے جب آپ تبوک سے لوٹے اور حارث بن عبد کلال نعیم بن عبد کلال، نعمان اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ذی رعیس، ہمدان اور معافر کے اسلام کی خبر بھی لائے تھے اور یہ کہ ان لوگوں نے شرک اور اہل شرک کو چھوڑ دیا ہے پس نبیؐ نے ذی یزن کے ہمراہ یہ تحریر لکھ کے بھیجی تھی:

اما بعد! فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا ھو امابعد فقد وقع بنارسولکم مقفلنا من ارض الروم فلقینا بالمدینۃ فبلغ مارسلتم و خبرما قبلکم و انبأنا باسلامکم و قتلکم المشرکین و ان اللہ عزوجل قد ھداکم بھدایۃ ان صلحتم واطعتم اللہ و رسولہ و اقمتم الصلوۃ و آتیتم الزکوۃ و اعطیتم من المغانم خمس اللہ تعالی و سھم نبیہ و صفیہ و ذکر القصۃ بطولھا فی الزکوۃ وغیرھا۔

''امابعد! میں اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں بعد اس کے واضح ہو کہ تمہارا قاصد ہمارے پاس پہنچا جب ہم سرزمین روم سے (غزوۂ تبوک) سے لوٹے وہ ہمیں مدینہ میں ملا جو پیغام تم نے بھیجا تھا وہ اور تمہارے یہاں کی خبریں اس نے ہمیں پہنچائیں اور تمہارے اسلام کی اور مشرکوں کو قتل کرنے کی خبر ہمیں دی اور اللہ عزوجل نے اپنی ہدایت

---

[1] حنفیہ کے نزدیک ایسی حالت میں جبکہ بعد سلام کے باتیں کر چکا ہو سجدۂ سہو کافی نہیں نماز کا اعادہ کرنا چاہیے یہ حدیث شروع اسلام کی ہے آخر میں منسوخ ہو گئی تھی۔

سے تمہیں راہ دکھائی بشرطیکہ تم نیکوکاری کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو اور غنیمت میں سے پانچواں حصہ اللہ کا اور اس کے برگزیدہ نبی کا دیتے رہو پھر آپ نے مفصل حال زکوۃ کا تحریر فرمایا۔''
ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور اس کو عبدان سے نقل کیا ہے۔

۱۵۶۲۔ حضرت ذواب ؓ

ان کا تذکرہ ابوالفتح محمد بن حسین ازدی موصلی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں حسن بصری نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ؐ کی طرف سے ایک شخص ذواب نامی کا گزر ہوا اور اس نے کہا السلام علیک یارسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! رسول اللہ ؐ نے فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ورضوانہ۔ حضرت انس فرماتے تھے کہ ذواب نے عرض کیا یارسول اللہ ؐ! آپ نے جس طریقہ سے مجھے سلام کیا اس طرح آپ اپنے کسی صحابی پر نہیں کرتے۔ آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ یہ بات مانع نہیں ہے سلام تو بیس سے بھی اوپر درجہ کا ثواب لے کر لوٹتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۶۳۔ حضرت ذوَالہ ؓ بن عوقلہ

حضرت ذوَالہ ؓ بن عوقلہ یمانی۔ حافظ ابوزکریا بن مندہ نے ان کا تذکرہ ان کے دادا ابوعبداللہ پر استدراک کرنے کے لیے کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے ہدبہ بن خالد سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے یمن سے کچھ لوگ آئے جن میں ایک شخص ذوَالہ بن عوقلہ یمانی تھے۔ وہ رسول اللہ ؐ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ؐ! سب لوگوں سے زیادہ خلق اور خلقت میں کون ہے؟ نبی ؐ نے فرمایا کہ اے ذوَالہ! میں اور مجھے اس پر کچھ فخر نہیں۔ ذوَالہ نے عرض کیا کہ آپ کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ نبی ؐ نے فرمایا کہ اے ذوَالہ! آسمان نے سایہ نہیں ڈالا اور زمین نے نہیں گھیرا اور نہ عورتوں نے جنا کسی ایسے شخص کو جو میرے بعد سب سے افضل ہو سوائے ابوبکر صدیق کے' ذوَالہ نے عرض کیا کہ پھر کون؟ آپ نے فرمایا عمر بن خطاب' ذوَالہ نے کہا پھر کون؟ آپ نے فرمایا عثمان بن عفان' ذوَالہ نے کہا پھر کون؟ آپ نے فرمایا پھر علی بن ابی طالب اور انہوں نے ایک حدیث طلحہ' زبیر' عبدالرحمٰن بن عوف اور ابوعبیدہ بن جراح رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فضیلت میں بھی ذکر کی اور یہ کہ جنت میں ان کے لیے کیسے مدارج ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۶۴۔ حضرت ذوَیب ؓ بن حارثہ

حضرت ذوَیب ؓ بن حارثہ اسلمی۔ بھائی ہیں اسماء کے۔ ان کا ذکر خراش کے تذکرہ میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۵۶۵۔ حضرت ذوَیب ؓ بن حلحلہ

حضرت ذوَیب ؓ بن حلحلہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ذوَیب بن قبیصہ ابوقبیصہ بن ذوَیب خزاعی اور بعض لوگ کہتے ہیں ذوَیب بن حبیب بن حلحلہ بن عمرو بن کلیب بن اصرم بن عبداللہ بن قمیر بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ یہ (عمرو بن ربیعہ) لحی بن حارثہ بن عمرو خزاعی کعبی تھے۔ ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ ذوَیب بن حلحلہ ہیں اور

انہوں نے مثل ابوعمر کے ذکر کیا ہے کہ ان کے پاس رسول اللہؐ کے قربانی کے جانور رہتے تھے۔ آنحضرتؐ انہیں کے ہمراہ قربانی کے جانور بھیجتے تھے اور انہیں حکم دیتے تھے کہ جب ان میں سے کوئی قبل اپنے مقام میں پہنچے کے ہلاک ہونے لگے تو اس کو قربانی کر دیں اور لوگوں کو اس کا گوشت دے دیں۔ ہمیں ابوالفرج بن محمود بن سعد اصفہانی نے اور ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابوغسان مسمعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالاعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے قتادہ سے انہوں نے سنان بن سلمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان سے ذؤیب ابوقبیصہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہؐ ان کے ہمراہ قربانی کے جانور مکہ بھیجا کرتے تھے اور فرما دیتے تھے کہ اگر ان میں سے کوئی قبل اپنے مقام پر پہنچنے کے ہلاک ہونے لگے تو تم اس کو قربانی کر دو اور اس کے نعل کو اس کے خون میں سرخ کر دو اور اس کے منہ پر بھی اس کا نشان کر دو اور خود اس میں سے کچھ نہ کھاؤ اور نہ تمہارے ساتھ والوں میں سے کوئی کھائے۔ یہ فتح مکہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے مقام قدید میں رہتے تھے۔ مدینہ میں بھی ان کا ایک گھر تھا۔ حضرت معاویہ کے زمانے تک زندہ رہے۔ ابن معین نے کہا ہے کہ ذؤیب قبیصہ کے والد صحابی ہیں اور انہوں نے روایت بھی کی ہے۔ اور ابوحاتم رازی نے ذؤیب بن حبیب کو ذؤیب بن حلحلہ کے علاوہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ذؤیب بن حبیب خزاعی بنی مالک بن افصی کی اولاد میں سے ایک شخص تھے۔ اسلم ابن افصی کے بھائی تھے۔ رسول اللہؐ کے قربانی کے جانور ان کے پاس رہتے تھے ان سے ابن عباس نے روایت کی ہے اس کے بعد انہوں نے کہا ہے کہ ذؤیب بن حلحلہ بن عمرو خزاعی بنی قمیر میں سے ایک شخص ہیں۔ فتح مکہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھے یہ قبیصہ بن ذؤیب کے والد ہیں ان سے ابن عباس نے روایت کی ہے۔ جس شخص نے ان ذؤیب کو دو آدمی بنا دیئے ہیں۔ وہ غلطی پر ہے حق وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ رسول اللہؐ کے قربانی کے جانوروں کی بابت یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ نبیؐ نے ان کو ناجیہ خزاعی کے ساتھ بھیجا تھا ان کا بھی تذکرہ ان کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا۔

۱۵۶۶۔ حضرت ذؤیبؓ بن شعثن

حضرت ذؤیبؓ بن شعثن عنبری۔ کنیت ان کی ابوردیح ہے۔ بصرہ میں رہتے تھے اور انہوں نے نبیؐ کے ہمراہ تین جہاد کیے تھے عقیلی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے نام میں نون ہے اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ ان کا نام ذؤیب بن شعثم میم کے ساتھ ہے ان کا مشہور نام کلاح ہے۔ نبیؐ کے پاس آئے تھے آپ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا کہ کلاح آپ نے فرمایا کہ تمہارا نام ذؤیب ہے۔ ان کے گیسو دراز تھے۔ یہ بیٹے ہیں شعثم بن قرط بن جناب بن حارث بن خزیمہ بن عدی بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم تمیمی ثم عنبری کے۔ ان کی اولاد نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے ردیح نے روایت کی ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ! میں ایک غلام اولاد اسمٰعیل میں سے چاہتی ہوں۔ ان سے نبیؐ نے فرمایا انتظار کرو کل قبیلہ عنبر کی فئی آئے گی چنانچہ جب قبیلہ عنبر کی فئی آئی تو نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے چار غلام صبیح اور ملیح لے لو اور ان میں سے کسی کا سر نہ چھپاؤ پس میں نے ردیح کو لے لیا اور اپنے چچا کے بیٹے سمرہ کو اور اپنے چچا کے بیٹے رحب کو اور اپنے ماموں کے بیٹے زبیب کو لے لیا بعد اس کے رسول اللہؐ نے ان کے سروں پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دعا مانگی پھر فرمایا کہ اے عائشہ! یہ لوگ اولاد اسمٰعیل سے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

جناب: نون کے ساتھ۔ زبیب: زاء باء پر زبر یاء پر جزم اور آخر میں باء ہے۔

۱۵۶۷۔ حضرت ذؤیبؓ بن کلیب

حضرت ذؤیبؓ بن کلیب بن ربیعہ خولانی۔ یہ سب سے پہلے شخص ہیں جو اہل یمن میں سے اسلام لائے۔ نبیؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا تھا اسود عنسی نے ان کو نبیؐ کی تصدیق کرنے کے جرم میں آگ میں ڈال دیا تھا مگر آگ نے کچھ بھی مضرت ان کو نہ پہنچائی۔ نبیؐ نے یہ واقعہ اپنے اصحاب سے بیان فرمایا یہ شبیہ ہیں ابراہیم خلیل اللہؑ کے۔ اس حدیث کو ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ میں یہ نہیں جانتا کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے ہاں ایک مرسل حدیث میں ان کے اسلام کا ذکر کیا گیا ہے اور اس آزمائش کا جس میں اللہ نے ان کو مبتلا فرمایا تھا۔ اس کو ابن لہیعہ نے روایت کیا ہے۔

حرف الراء۔ باب الراء مع الالف

۱۵۶۸۔ حضرت راشدؓ بن حبیش

حضرت راشدؓ بن حبیش۔ ان کو احمد بن حنبل اور محمد بن اسحق بن خزیمہ نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ان کا شمار اہل شام میں ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے محمد بن بکیر سے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے مسلم بن یسار سے انہوں نے ابوالاشعث صنعانی سے انہوں نے راشد بن حبیش سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبادہ بن صامت کے پاس ان کی بیماری میں عیادت کے لیے تشریف لے گئے رسول اللہؐ نے اپنے صحابہ سے پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ میری امت میں شہید کون لوگ ہیں؟ سب لوگوں نے سکوت کیا عبادہ نے کہا کہ مجھے تکیہ لگا کے بٹھا دو لوگوں نے ان کو بٹھا دیا تو عبادہ نے کہا کہ وہ شخص جو صبر کرے اور امیدوار ثواب ہو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس صورت میں تو میری امت میں شہداء بہت کم ہو جائیں گے سنو! قتل فی سبیل اللہ بھی شہادت ہے، طاعون بھی شہادت ہے، غرق بھی شہادت ہے، پیٹ کا مرض بھی شہادت ہے اور نفاس بھی شہادت ہے اس کا بچہ اسے نال سے پکڑ کر جنت میں لے جائے گا اور اس حدیث میں ابوالعوام خادم بیت المقدس نے اس قدر اور زیادہ روایت کیا ہے کہ جل جانا (بھی شہادت ہے) اور (مرض) سل (بھی شہادت ہے)۔ اس حدیث کو شیبان بن عبدالرحمٰن نے قتادہ سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ راشد سے وہ عبادہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ تابعی ہیں شامی ہیں۔

۱۵۶۹۔ حضرت راشدؓ بن حفص

حضرت راشدؓ بن حفص اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عبد ربہ سلمی۔ کنیت ان کی ابواثیلہ ہے۔ مسلم بن حجاج نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ان کا نام پہلے ظالم تھا۔ نبیؐ نے ان کا نام راشد رکھا۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا غاوی بن ظالم۔ آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں تم راشد بن عبداللہ ہو۔ یہ بنی سلیم کے اس بت کے خادم تھے جس کا

نام سواع تھا۔ ان سے ان کی اولاد نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے وہ بت جس کا نام سواع تھا معلاۃ میں تھا اور انہوں نے اپنے اسلام کا اور اس بت کے توڑنے کا قصہ بیان کیا اور کہا کہ میرا نام ظالم تھا نبیؐ نے میرا نام راشد رکھا جب رسول اللہؐ نے مکہ فتح کیا اور بتوں کی طرف اشارہ فرمایا اور وہ اپنے منہ کے بل اوندھے گر پڑے تو راشد نے اشعار کہے

قالت: هلم الى الحديث فقلت لا ۔ يأبى عليك الله والاسلام

لوما شهدت محمدا و قبيله ۔ بالفتح حين تكسّرا لاصنام

لرايت نور الله اضحى ساطعا ۔ والشرك يغشى وجهه الاظلام

''میری معشوقہ نے کہا کہ اور باتیں کریں میں نے کہا نہیں۔ اللہ اور اسلام اس سے انکار کرتے ہیں۔ اگر تو محمد کو اور ان کے اصحاب کو دیکھتی۔ فتح مکہ میں جب انہوں نے بتوں کو توڑا۔ تو یقیناً تو اللہ کے نور کو روشن اور چمکنے والا دیکھتی۔ اور شرک کو دیکھتی کہ اس کے چہرہ کو تاریکیاں چھپائے ہوئے ہیں۔''

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۷۰۔ حضرت راشدؓ بن شہاب

حضرت راشدؓ بن شہاب بن عمرو۔ بنی غیلان بن عمرو بن دمی بن ایاد سے ہیں ایادی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بن کے آئے تھے ان کا نام قرضاب تھا۔ آنحضرتؐ نے ان کا نام راشد رکھا۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

۱۵۷۱۔ حضرت رافعؓ بن بدیل

حضرت رافعؓ بن بدیل بن ورقاء خزاعی۔ ان کا نسب ان کے والد کے ذکر میں گزر چکا ہے۔ بیر معونہ کے دن شہید ہوئے یہ ان کے بھائی عبداللہ، عبدالرحمٰن اور سلمہ سب صحابی ہیں۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس سے انہوں نے محمد بن اسحٰق بن یسار سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اور دیگر اہل علم سے خبر دی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے منذر بن عمرو معنق کو معنق یموت کی طرف اپنے چالیس صحابہ کے ہمراہ بھیجا تھا جن میں حارث بن صمہ، حرام بن ملحان، عروہ بن اسماء بن صلت اور رافع بن بدیل بن ورقاء خزاعی بھی تھے اور انہوں نے ان کے قتل کا پورا واقعہ بیان کیا ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کے نام میں تصحیف کر دی ہے صحیح نام ان کا نافع ہے نون کے ساتھ۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے ابن رواحہ نے انہیں کے متعلق ایک شعر کہا ہے

رحم الله نافع بن بديل ۔ رحمة المبتغى ثواب الجهاد

''اللہ نافع بن بدیل پر رحمت کرے۔ ایسی رحمت جو ثواب جہاد کے طلب گار پر ہوتی ہے۔''

اسی پر تمام اصحاب مغازی و تاریخ کا اتفاق ہے۔ حق اس میں ابونعیم کی طرف ہے ابن مندہ کو اس میں وہم ہو گیا ہے۔

۱۵۷۲۔ حضرت رافعؓ مولی بدیل

حضرت رافعؓ مولی بدیل بن ورقاء خزاعی کے۔ صحابی ہیں۔ ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ جب قبیلہ خزاعہ کے لوگ مکہ میں داخل

ہوئے تو وہ سب بدیل بن ورقاء خزاعی اور ان کے ایک غلام کے گھر میں جن کا نام رافع تھا پناہ گزین ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے خبر دی ہے۔

۱۵۷۳۔ حضرت رافعؓ بن بشیر سلمی

حضرت رافعؓ بن بشیر سلمی۔ ان سے ان کے بیٹے بشیر نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ایک آگ ظاہر ہوگی جو لوگوں کو میدان حشر کی طرف ہانک لے جائے گی ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

اس میں اضطراب ہے۔

۱۵۷۴۔ حضرت رافعؓ (ابوبہی)

حضرت رافعؓ۔ کنیت ان کی ابوبہی ہے۔ رسول اللہؐ کے غلام تھے۔ ان کا ذکر عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث میں ہے کہ رافع سعید بن عاص بن امیہ اور ان کے شرکاء کے غلام تھے ہر شخص نے ان کو بقدر اپنے اپنے حصہ کے آزاد کر دیا سوائے ایک آدمی کے پس یہ نبیؐ کے حضور میں اس سے سفارش کرانے کیلئے آئے چنانچہ اس شخص نے اپنا حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا اور آپ نے انکو آزاد کر دیا اسی وجہ سے یہ کہا کرتے تھے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں۔ ان رافع کی کنیت ابوبہی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۵۷۵۔ حضرت رافعؓ بن ثابت

حضرت رافعؓ بن ثابت۔ انہوں نے نبیؐ کے ہمراہ کھجوریں کھائی تھیں۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہے۔ بکر بن سوادہ نے اپنے ایک شیخ سے روایت کی ہے جن کا سماع رافع بن ثابت سے ثابت ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین سے اس میں وہم ہوگیا ہے صحیح نام ان کا رویفع بن ثابت ہے۔

۱۵۷۶۔ حضرت رافعؓ بن جعدبہ

حضرت رافعؓ بن جعدبہ انصاری ہیں بدری ہیں۔ عروہ بن زبیر نے ان کو ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو جنگ بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۷۷۔ حضرت رافعؓ (ابوالجعد)

حضرت رافعؓ کنیت ان کی ابوالجعد ہے۔ سالم بن ابی الجعد اور ان کے بھائیوں کے والد ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور لوگوں نے ان کو کنیت کے باب میں ذکر کیا ہے۔

۱۵۷۸۔ حضرت رافعؓ

نبیؐ کے حادی [1] تھے۔ ان کا تذکرہ اسلم کے نام میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] حادی حداء پڑھنے والے کو کہتے ہیں۔ حالت سفر میں اونٹوں کو تیز کرنے کے لیے کچھ اشعار شتربان پڑھا کرتے تھے اسی کو حداء کہتے ہیں۔

۱۵۷۹۔ حضرت رافع ؓ بن حارث

حضرت رافع ؓ بن حارث بن سواد بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار واقدی نے ان کے دادا کا نام سواد لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ بیٹے تھے عمارہ کے وہ بیٹے تھے اسود بن زید بن ثعلبہ کے۔ رافع بدر' احد اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں انہوں نے وفات پائی ان کو زہری اور عروہ نے شرکائے بدر میں ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۸۰۔ حضرت رافع ؓ بن خدیج

حضرت رافع ؓ بن خدیج بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی۔ ابونعیم اور ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ رافع بن خدیج بن رافع بن عدی بن زید بن عمرو بن زید بن جشم انہوں نے زید ثانی اور عمر کا نام بڑھا دیا ہے واللہ اعلم۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوخدیج۔ ان کی والدہ حلیمہ بنت مسعود بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ تھیں انہوں نے بدر میں جانے کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا تھا مگر رسول اللہؐ نے کم سن ہونے کے سبب سے ان کو واپس کر دیا تھا اور غزوۂ احد کے دن اجازت دے دی تھی پس یہ احد' خندق اور اکثر مشاہد میں شریک ہوئے احد کے دن ایک تیر ان کے پستان میں لگ گیا تھا انہوں نے تیر کو نکال لیا اور گانسی اس کی رہ گئی وہ تمام عمر نہیں نکلی ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں تمہارے لیے شہادت دوں گا۔ ان کا زخم عبدالملک بن مروان کے زمانے میں کھل گیا پس ۷۴ھ میں بعمر ۸۶ سال ان کی وفات ہوگئی۔ یہ اپنی قوم کے سردار تھے ان سے منجملہ صحابہ کے ابن عمرؓ' محمود بن لبید' سائب بن یزید اور اسید بن ظہیر نے اور منجملہ تابعین کے مجاہد' عطاء' شعبی اور ان کے پوتے عبایہ بن رفاعہ ابن رافع اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم اسمٰعیل بن ابی الحسن علی بن حسین حمامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسلم محمد بن علی بن مہریز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مامون بن ہارون طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حسین بن عیسیٰ بسطامی طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن نمیر اور یعلی بن عبید نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے محمود بن لبید سے انہوں نے رافع بن خدیج سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ فجر کی نماز روشنی پھیل جانے کے بعد پڑھا کرو اس میں زیادہ ثواب ہے اور ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن عیاش نے ابوحصین سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے رافع بن خدیج سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہؐ نے ایک ایسے کام سے منع فرمایا جو ہمارے لیے نافع تھا جب ہم میں سے کسی کے پاس زمین ہوتی تھی تو وہ یہ کرتا تھا کہ اس کی کچھ پیداوار کے عوض میں یا روپیہ کے عوض میں کسی دوسرے کو دے دیتا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمہارے کسی کے پاس زمین ہو تو چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کو مفت دے دے یا خود اس کی زراعت کرے۔ یہ حدیث اس طرح روایت کی جاتی ہے جس طرح ہم نے ذکر کیا اور روایت کیا گیا ہے کہ رافع اپنے

چچاؤوں سے اس کی روایت کرتے ہیں اور نیز رافع سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ اپنے چچا ظہیر بن رافع سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے یہ مختلف روایات سے مروی ہیں پس اس میں اضطراب ہے (جنگ) صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے۔ جب ان کی وفات ہوئی تو حضرت ابن عمران کے جنازے میں گئے لوگوں نے عصر کے بعد تک تاخیر کر دی تھی تو حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اپنے صاحب پر نماز پڑھ لو قبل اس کے کہ آفتاب غروب ہو۔ ان کی اولاد مدینہ اور بغداد میں تھی زرد خضاب لگایا کرتے تھے اور مونچھوں کو منڈاتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

اسید: ہمزہ پر پیش اور سین پر زبر ہے۔ ظہیر: ظاء پر پیش اور ہاء پر زبر ہے۔

۱۵۸۱۔ حضرت رافع ؓ بن رفاعہ

حضرت رافع ؓ بن رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق۔ انصاری خزرجی زرقی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے اور جو حدیث کسب حجام کے بارے میں ان سے مروی ہے اس کی اسناد میں غلطی ہے واللہ اعلم۔ ان کی بات ختم ہوئی۔

ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب بغدادی نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہاشم بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عکرمہ یعنی ابن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے طارق بن عبدالرحمٰن قریشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رافع بن رفاعہ مجلس انصار میں گئے اور کہا کہ ہمیں رسول اللہؐ نے ایک ایسی چیز سے ممانعت فرمادی ہے جو ہمارے لیے آسان تھی ہمیں زمین کے کرایہ سے اور حجامت کی کمائی سے ممانعت کر دی ہے اور ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ اس قسم کی کمائی ہم اپنے مویشیوں کو کھلا دیں۔ ہمیں لونڈی کی کمائی سے منع کر دیا ہے سوائے اس کے جو وہ اپنے ہاتھ سے کام کر دے اور آپ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا کہ جیسے روٹی پکا دینا یا کاتنا یا نقش بنانا۔ واللہ اعلم

۱۵۸۲۔ حضرت رافع ؓ بن زید

حضرت رافع ؓ بن زید اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن یزید بن کرز بن سکن بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری۔ اوسی اشہلی ابن اسحٰق، واقدی اور ابومعشر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ عبداللہ بن عمارہ نے کہا ہے کہ بنی زعوراء میں سکن نام کا کوئی شخص نہ تھا ہاں سکن نام کا امرء القیس بن زید بن عبدالاشہل میں ایک شخص تھا۔ یہ رافع بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ۳ھ میں ان کی وفات ہوئی بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بدر میں سعد بن زید کے اونٹ پر سوار ہو کے گئے تھے۔ رافع کے نسب میں محمد بن اسحٰق نے بھی ہشام ابن کلبی کی موافقت کی ہے۔ ان کا ذکر رافع بن یزید کے نام میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۸۳۔ حضرت رافع ؓ بن سعد

حضرت رافع ؓ بن سعد۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں بکر بن احمد شعرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن عیسیٰ بغدادی نے حمص میں خبر دی وہ کہتے تھے کہ رافع بن سعد

انصاری نے محمد بن زیاد الہانی اور عبدالرحمٰن بن جبیر بن زہیر سے نقل کر کے حدیث بیان کی کنیت ان کی ابوالحسن ہے۔ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۵۸۴۔حضرت رافعؓ مولیٰ سعد

حضرت رافعؓ۔غلام ہیں سعد کے۔مدینہ میں رہتے تھے۔ابونعیم نے کہا ہے کہ بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن علی بن شقیق نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میرے والد بیان کرتے تھے کہ ہمیں ابوحمزہ نے عبدالکریم بن ابی المخارق سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے رافع غلام سعد سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے اپنا ایک مکان اپنے ایک پڑوسی کو دکھلایا اور کہا کہ یہ مکان میں تم کو چار ہزار میں دے دوں گا حالانکہ اس کے چھ ہزار مجھ کو ملتے ہیں کیونکہ میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ پڑوسی اپنے پڑوس کے مکان کا زیادہ حقدار ہے۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ میں رافع غلام سعد کو نہیں جانتا اور مجھے خیال ہوتا ہے کہ شاید یہ حدیث وہی ہے جو ہمیں بہت سندوں سے سفیان بن عیینہ سے پہنچی ہے کہ انہوں نے ابراہیم بن میسرہ سے انہوں نے عمرو بن شرید سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے کہ مسور بن مخرمہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ سعد بن ابی وقاص کے پاس چلو چنانچہ میں ان کے ہمراہ چلا پس ابورافع آئے اور انہوں نے ان سے کہا کہ تم ان کو یعنی سعد کو کیوں نہیں کہتے کہ مجھ سے میرا گھر جو ان کے احاطہ کے اندر ہے مول لے لیں؟ سعد نے کہا کہ نہیں اور میں چار سو دینار سے زیادہ ان سے نہ لوں گا یا انہوں نے کہا کہ یک مشت لوں گا یا کہا کہ بالاقساط لوں گا ابورافع نے یہ بھی کہا کہ خدا کی قسم! میں اس مکان کو پانچ سو دینار نقد میں بھی نہ بیچتا اگر میں نے رسول اللہؐ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ آپ فرماتے تھے پڑوسی اپنے پڑوس والے مکان کا زیادہ حقدار ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۸۵۔حضرت رافعؓ بن سنان

حضرت رافعؓ بن سنان۔کنیت ان کی ابوالحکم۔انصاری ہیں اوسی ہیں۔عبدالحمید بن جعفر بن عبدالحکم بن رافع بن سنان کے جد امجد ہیں۔ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سجستانی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن موسیٰ رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالحمید بن جعفر نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا رافع بن سنان انصاری سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہو گئے اور ان کی بیوی نے اسلام سے انکار کیا اور اس نے یہ چاہا کہ اپنی بیٹی کو (رافع سے) لے لے لہٰذا وہ رسول اللہؐ کے پاس گئی اور کہنے لگی کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ میری بیٹی ہے اس کا دودھ چھوٹ چکا ہے اور رافع نے کہا یارسول اللہ ﷺ! یہ میری بیٹی ہے (مجھے ملنی چاہیے) پس رسول اللہؐ نے رافع سے فرمایا کہ ایک طرف تم بیٹھ جاؤ اور عورت سے کہا کہ ایک طرف تو بیٹھ جا اور لڑکی کو آپ نے دونوں کے درمیان میں بٹھلایا پھر آپ نے فرمایا کہ تم دونوں اس کو بلاؤ چنانچہ دونوں نے اس کو بلایا لڑکی ماں کی طرف جھکی تھی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے اللہ اس کو ہدایت کر پس وہ اپنے باپ کے پاس چلی گئی۔رافع نے اس کو لے لیا اس حدیث کو ثوری' حماد بن زید' یزید بن زریع اور ابوعاصم نے اسی

طرح روایت کیا ہے اور علی بن غراب اور عیسیٰ بن یونس نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا رافع سے روایت کیا ہے اور ہشیم نے کہا ہے کہ عبدالحمید بن سلمہ سے مرسلاً روایت ہے کہ ان کے دادا مسلمان ہوئے تھے---- اور بکر بن بکار نے کہا ہے کہ عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد اور نیز اور کئی لوگوں نے بیان کیا کہ ابوالحکم اسلام لائے تھے الخ اور اس حدیث کو عثمان بتی نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے انکے والد سے انہوں نے اپنے دادا خوط سے روایت کیا ہے خوط کا ذکر پہلے ہو چکا ہے یہ وہم ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۸۶۔ حضرت رافع ؓ بن سہل

حضرت رافع ؓ بن سہل بن رافع بن عدی بن زید بن امیہ بن زید انصاری قواقلہ کے حلیف تھے۔ قواقلہ کہتے ہیں غنم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج کی اولاد کو اور غنم ہی کو قوقل کہتے ہیں۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور احد اور اس کے بعد کے مشاہد میں ان کا شریک ہونا متفق علیہ ہے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۵۸۷۔ حضرت رافع ؓ بن سہل بن زید

حضرت رافع ؓ بن سہل بن زید بن عامر بن عمرو بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ احد میں شریک تھے۔ یہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن سہل حمراء الاسد کی طرف گئے تھے۔ یہ دونوں زخمی ہو گئے اور ان کے پاس سواری بھی نہ تھی۔ غزوۂ خندق میں شریک تھے اور عبداللہ اسی دن شہید ہوئے اور رافع کی وفات کا وقت معلوم نہیں ہوا یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ رافع بن زید انصاری ہیں اور بعض لوگ ان کو ابن یزید کہتے ہیں۔ اور انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے شرکائے بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان اوس کے قبیلہ بنی نبیت کی شاخ بنی عبدالاشہل سے رافع بن سہل کا نام بھی لکھا ہے جن کو بعض لوگ رافع بن یزید کہتے ہیں اور انہوں نے عروہ سے شرکائے بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان بنی زعوراء بن عبدالاشہل سے رافع بن یزید کا نام نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۸۸۔ حضرت رافع ؓ بن ظہیر

حضرت رافع ؓ بن ظہیر یا حضیر۔ اسی طرح شک کے ساتھ مروی ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے صحابہ میں رافع بن ظہیر یا رافع بن حضیر نام کا کوئی شخص نہیں ہے۔ ہاں صحابہ میں ایک شخص ظہیر بن رافع ہیں جو رافع بن خدیج کے چچا تھے ان کا تذکرہ ان کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ حدیث جس کی وجہ سے یہ وہم اور غلطی واقع ہوئی اس کو عبدالرحمن بن حمران نے عبدالحمید بن جعفر سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے رافع بن ظہیر یا ابن حضیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول اللہؐ کے پاس سے گئے اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے زمین کے کرایہ دینے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کو تم خود بو لو یا اسے چھوڑ دو ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث رافع بن خدیج کی ہے میں نہیں سمجھتا کہ یہ غلطی کہاں سے ہو گئی کیونکہ یہ نام بھی صاف ہے اور ابن مندہ نے انس بن ظہیر انصاری کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ رسول اللہؐ نے رافع بن خدیج کو احد کے دن کم سن

ہونے کے باعث نہیں لیا تو رافع بن ظہیر بن رافع نے کہا کہ میرا بھتیجا تیر انداز ہے۔ پس رسول اللہؐ نے انہیں اجازت دے دی یہ حدیث اگر صحیح ہو تو اس سے اس بات کی تائید ہوگی کہ یہ رافع صحابی ہیں۔ واللہ اعلم

۱۵۸۹۔ حضرت رافعؓ (مولیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا)

حضرت رافعؓ حضرت عائشہؓ کے غلام تھے۔ ان سے ابوادریس مرہبی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ میں غلام تھا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ان کے پاس ہوتے تھے تو میں انکی خدمت کیا کرتا تھا۔ اور یہ کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جو علی کا دشمن ہو وہ اللہ کا دشمن ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۱۵۹۰۔ حضرت رافعؓ بن عمرو بن مخدج

حضرت رافعؓ بن عمرو بن مخدج اور بعض لوگ ان کو ابن مجدع کہتے ہیں بن حذیم بن حارث بن نعیلہ بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ کنانی ضمری۔ یہ بھائی ہیں حکم بن عمرو غفاری کے اور قبیلہ غفار سے نہیں ہیں یہ دونوں بھائی نعیلہ کے خاندان سے ہیں۔ جو غفاری کے بھائی تھے مگر یہ دونوں غفار کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب یعنی محمد بن محمد بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحیٰ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عاصم بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی الحکم غفاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا نے رافع بن عمرو غفاری سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں بچہ تھا انصار کے درختوں پر ڈھیلے پھینکا کرتا تھا پس نبیؐ سے شکایت کی گئی کہ یہاں ایک لڑکا ہے وہ کھجوروں کے درختوں پر ڈھیلے پھینکا کرتا ہے پس لوگ مجھے نبیؐ کے حضور میں لے گئے آپ نے فرمایا کہ اے لڑکے! تو درختوں پر ڈھیلے کیوں پھینکتا ہے؟ میں نے کہا کھجوریں کھانے کے لیے۔ آپ نے فرمایا ڈھیلے نہ پھینکا کرو درخت کے نیچے جو گری ہوں ان کو کھالیا کرو پھر آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اے اللہ! اس کا پیٹ بھر دے۔ ان سے عبداللہ بن صامت نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا میرے بعد میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو قرآن کی تلاوت کریں گے مگر قرآن ان کے حلقوم کے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ الی آخر الحدیث۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۹۱۔ حضرت رافعؓ بن عمرو بن ہلال

حضرت رافعؓ بن عمرو بن ہلال مزنی۔ یہ اور ان کے بھائی عائذ بن عمرو مزنی دونوں صحابی ہیں دونوں بصرہ میں رہتے تھے۔ ان رافع سے عمرو بن سلیم مزنی اور ہلال بن عامر مزنی نے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ رافع بن عمرو بن عویم بن زید بن رواحہ بن زید بن عدی مزنی ان سے عمرو بن سلیم اور ہلال بن عامر نے روایت کی ہے ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ہلال بن عامر کوفی نے رافع بن عمرو سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے قربانی کے دن ایک سفید خچر پر یا اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ پڑھا اور علی ان کے بارے کہتے تھے جبکہ دن چڑھ

گیا تھا اور لوگ کچھ کھڑے تھے کچھ بیٹھے تھے میں نے اپنا ہاتھ اپنے والد کے ہاتھ سے چھڑا لیا اور میں لوگوں کو چیرتا ہوا نبیؐ کے پاس پہنچا اور میں نے اپنا ہاتھ حضورؐ کے پنڈلی پر ہاتھ رکھ کر مسح کر لیا یہاں تک کہ آپ کی جوتی اور پیر کے درمیان میں رکھ دیا آپ نے فرمایا کہ کیا رافع تم ہو اب تک مجھے اپنے ہاتھ میں آپ کے پیروں کی ٹھنڈک محسوس ہو رہی ہے (یعنی وہ کیفیت اب تک میرے پیش نظر ہے) ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ قطان نے مشمعل یعنی ابن عمرو اسیدی سے انہوں نے عمرو بن سلیم مزنی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رافع بن عمرو مزنی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا اور میں اس وقت میں بچہ تھا کہ آپ فرماتے تھے عجوہ اور شجرہ جنت کے درختوں میں سے ہیں اس حدیث کو ابن مہدی اور عبدالصمد نے مشمعل سے اسی طرح روایت کیا ہے مگر عبدالصمد نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ عجوہ اور صخرہ یا عجوہ اور شجرہ جنت کے درختوں میں سے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۹۲۔ حضرت رافعؓ بن عمیر

حضرت رافعؓ بن عمیر۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ابراہیم بن ابی عبلہ نے ابوالزاہریہ یعنی حدیر بن کریب سے انہوں نے رافع بن عمیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے داؤد علیہ السلام کو حکم دیا کہ میرے لیے زمین میں ایک گھر بناؤ مگر داؤد قبل اس گھر کے جس کا حکم انہیں دیا گیا تھا ایک گھر اپنے لیے بنا لیا پس اللہ نے ان پر وحی بھیجی کہ اے داؤد! تم نے اپنا گھر میرے گھر سے پہلے بنا لیا حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا ہاں اے میرے پروردگار! تو نے ایسا ہی فرمایا تھا اس قصہ میں جو تو نے ایک بادشاہ کا ذکر کیا تھا بعد اس کے انہوں نے مسجد کی تعمیر شروع کی جب قنات کی دیوار پوری ہو چکی تو دو تہائی اس کی گر گئیں۔ انہوں نے اللہ عزوجل سے اس کی شکایت کی اللہ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا کہ تم میرا گھر بناؤ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! یہ کیوں اللہ نے فرمایا اس لیے کہ تمہارے ہاتھ سے خون بہت ہوئے ہیں۔ حضرت داؤد نے کہا کہ اے میرے پرروردگار! کیا وہ خون تیری محبت میں اور تیری مرضی کے موافق نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں مگر وہ (مقتولین) بھی میرے بندے ہیں اور مجھے ان پر بھی رحم آتا ہے پس یہ بات حضرت داؤد علیہ السلام پر بہت شاق گزری۔ پس اللہ نے ان پر وحی بھیجی کہ تم رنجیدہ نہ ہو۔ میں اس گھر کی عمارت تمہارے بیٹے سلیمان کے ہاتھ پر پوری کروں گا جب داؤد علیہ السلام کی وفات ہو گئی تو سلیمان علیہ السلام نے اس گھر کی تعمیر شروع کی جب اس کی عمارت تمام ہو گئی تو انہوں نے قربانیاں کیں اور تمام بنی اسرائیل کو جمع کیا اللہ نے ان پر وحی بھیجی کہ میں تمہاری خوشی اپنے گھر کے بننے سے دیکھ رہا ہوں پس اب تم مجھ سے (جو چاہو) مانگو میں تمہیں دوں گا۔ سلیمان علیہ السلام نے کہا میں تجھ سے تین باتیں مانگتا ہوں ایسا حکم (مجھے سکھا دے) جو تیرے حکم کے موافق ہوا کرے اور ایسی سلطنت (مجھے دے) جو میرے بعد پھر کسی کو نہ ملے اور جو شخص اس گھر میں صرف نماز پڑھنے کے لیے آئے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جائے جیسے اس دن تھا جبکہ اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ دو باتیں تو ان کو دے دی گئیں اور میں امید کرتا ہوں کہ تیسری بات بھی

ان کی منظور ہوئی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۵۹۳۔حضرت رافع ؓ بن عمیرہ

حضرت رافع ؓ بن عمیرہ۔اور بعض لوگ ان کو رافع بن عمرو بھی کہتے ہیں۔یہ رافع بیٹے ہیں ابو رافع طائی کے ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ رافع بن عمیرہ بن جابر بن حارثہ بن عمرو۔عمرو کا نام حدر جان بن مخشب بن حرمز بن لبید بن سنبس بن معاویہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن غوث بن طے طائی سنبسی۔کنیت ان کی ابوالحسن جب حضرت خالد بن ولید عراق سے شام گئے تھے تو ان کے راہبر یہی تھے خشکی میں ان کو پانچ دن میں یہ مسافت قطع کرادی تھی انہیں کے حق میں یہ اشعار کہے تھے

فوز من قرا قرالی السری	للہ در رافع انی اھتدی
ماسارھا من قبلہ انس یری	خمسا اذا ما صارھا الجیش بکی

''اللہ رافع کو ثواب دے کہ انہوں نے کس طرح رہبری کی۔قراقر سے سرئ تک لے گئے۔پانچ دن میں کہ اگر اس راہ سے لشکر جائے تو رونے لگے۔ان سے پہلے کوئی آدمی اس راہ سے نہیں گیا۔''

قبیلہ طے کے لوگوں نے کہا ہے کہ یہی ہیں جن سے بھیڑیے نے گفتگو کی تھی۔یہ زمانہ جاہلیت میں ٹھگ تھے بھیڑیے نے ان کو رسول اللہؐ سے ملنے کی ہدایت کی تھی ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ رافع بن عمیرہ طائی کی نسبت قبیلہ طے کے لوگوں کا قول ہے کہ یہی ہیں جن سے بھیڑے نے گفتگو کی تھی یہ اپنی بکریاں چرارہے تھے بھیڑیے نے ان کو رسول اللہ ﷺ کی طرف ہدایت کی رافع نے اس کے متعلق یہ اشعار کہے تھے

من اللصت الخفی و کل ذیب	رعیت الضأن احمیھا بکلبی
یبشرنی باحمد من قریب	ولما ان سمت الذئب نادی
علی الساقین قاصدۃ الرکیب	سعیت الیہ قد شمّرت ثوبی
صد و قالیس بالقول الکذوب	فالفیت النبی یقول قولا
تبینت الشریعۃ للمنیب	فبشرنی بقول الحق حتی
امامی ان سعیت ومن جنوبی	وابصرت الضیاء یضی ء حولی

''میں اپنی بکریاں چرارہا تھا کتے کے ذریعے سے ان کی حفاظت کرتا تھا ہر ٹھگ اور بھیڑیے سے۔جب میں نے بھیڑیے کو سنا کہ اس نے آواز دی۔اور مجھے احمد کی بشارت سنائی کہ وہ یہاں سے قریب ہیں۔پس میں آپ کے پاس بڑی مستعدی سے سوار ہو کر گیا۔میں نے نبی کو اس حال میں پایا کہ وہ بہت سچی بات کہتے ہیں جو جھوٹی نہیں ہوتی مجھے انہوں نے سچی بشارت دی۔یہاں تک کہ اس طلبگار پر شریعت کھل گئی۔اور میں نے روشنی کو اپنے گرد دیکھا۔اور جب میں چلتا ہوں تو میرے آگے اور میرے پہلو میں ہوتی ہے۔''

یہ رافع غزوۂ ذات السلاسل میں شریک تھے اور اس میں حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے ساتھ رہے اور ان کا قصہ مشہور ہے ۲۳ھ

میں حضرت عمر بن خطابؓ سے پہلے ان کی وفات ہوئی ان سے طارق بن شہاب اور شعبی نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۹۴۔ حضرت رافعؓ بن عنترہ

حضرت رافعؓ بن عنترہ۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوعبداللہ یعنی ابن مندہ نے ان کا تذکرہ تاریخ میں لکھا ہے اور معرفۃ الصحابہ میں نہیں لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ شاید ابن مندہ نے ان کا تذکرہ رافع بن عنجرہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کیونکہ انہوں نے رافع بن عنجرہ کے تذکرہ میں کہا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام رافع بن عنترہ ہے۔ واللہ اعلم

۱۵۹۵۔ حضرت رافعؓ بن عنجرہ

حضرت رافعؓ بن عنجرہ بعض لوگ ان کو عنجدہ کہتے ہیں۔ انصاری ہیں اوسی ہیں بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس سے ہیں۔ بدر، احد اور خندق میں شریک تھے۔ عنجدہ ان کی والدہ کا نام تھا۔ یہ ابن ہشام اور ابن اسحٰق کا قول ہے اور ان کے والد کا نام عبدالحارث ہے اور ابومعشر نے کہا ہے کہ ان کا نام عامر بن عنجدہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں رافع بن عنترہ ابن اسحٰق نے ان کا نام اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۹۶۔ حضرت رافعؓ مولیٰ غزیہ

حضرت رافعؓ۔ غزیہ بن عمرو کے غلام تھے۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۱۵۹۷۔ حضرت رافعؓ قرظی

حضرت رافعؓ قرظی۔ عبدالملک بن عمیر نے رافع قرظی سے جو بنی زنباع شاخ بنی قریظہ کے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور آنحضرتؐ نے انہیں ایک تحریر بھی لکھ دی تھی کہ ان کو کوئی شخص ضرر نہ پہنچائے سوائے اس کے کہ یہ خود اپنے آپ کو ضرر پہنچا لیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۹۸۔ حضرت رافعؓ بن مالک بن عجلان

حضرت رافعؓ بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج۔ انصاری خزرجی زرقی کنیت ان کی ابومالک ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ کنیت ان کی ابورفاعہ ہے۔ سردار تھے عقبی ہیں یعنی بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ میں شریک تھے بدری ہیں بنی زریق کے سردار تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے مگر ابن اسحٰق نے شرکائے بدر میں ان کو ذکر نہیں کیا ہاں ان کے دونوں بیٹوں رفاعہ اور خلاد کو ذکر کیا ہے لیکن وہ دونوں سردار نہ تھے اور سعد بن عبدالحمید بن جعفر نے کہا ہے کہ رافع بن مالک چھ[1] سرداروں میں بھی تھے اور بارہ میں بھی تھے اور ستر میں بھی تھے احد کے دن شہید ہوئے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ چھ سردار تو سب کے سب قتل کر دیئے گئے تھے۔ یہ رافع اور معاذ بن عفراء قبیلہ خزرج میں سب سے پہلے اسلام لائے تھے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ رافع سب سے پہلے شخص ہیں جو

---

[1] مطلب یہ ہے کہ تین مرتبہ جس قدر انصار بیعت کو آئے یہ ان سب میں تھے۔

سورۂ یوسف لے کے مدینہ آئے تھے۔

ان سے ان کے بیٹے رفاعہ بن رافع نے روایت کی ہے کہ جبریل نبیؐ کے پاس آئے اور انہوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ! آپ لوگوں میں اہل بدر کا کیا مرتبہ ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا وہ ہماری امت کے بزرگ لوگوں میں ہیں۔ جبریل نے کہا اسی طرح جو فرشتے بدر میں شریک تھے (ان کا مرتبہ ہم میں ہے) ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ وہ کہتے تھے مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ نے اپنی قوم کے شیوخ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب رسول اللہؐ سے قبیلہ خزرج کے چھ انصار سے مکہ میں ملاقات ہوئی اور وہ لوگ آپ کے ہمراہ بیٹھے تو آپ نے انہیں اللہ عزوجل کی طرف بلایا اور ان پر اسلام کو پیش کیا اور انہیں قرآن پڑھ کے سنایا اور انہیں نصیحت کی وہ کہتے تھے کہ ان لوگوں میں زریق بن عامر کے خاندان سے رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن ثعلبہ بھی تھے جب یہ لوگ مدینہ میں لوٹ کر آئے تو انہوں نے اپنی قوم سے اسلام کا ذکر کیا اور انہیں اسلام کی ترغیب دی پس اسلام ان میں شائع ہوا کوئی گھر انصار کے گھروں میں سے ایسا نہ تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہ ہوتا ہو یہاں تک کہ آئندہ سال موسم حج میں انصار میں سے بارہ شخص رسول اللہؐ سے مقام عقبہ میں (اسی کا نام عقبہ اولیٰ ہے) ملے اور انہوں نے آپ سے عورتوں کی ایسی [1] بیعت کی یہ واقعہ فرضیت جہاد سے پہلے کا ہے۔ اس کے بعد عقبہ ثانیہ ہوا اس میں ستر انصار تھے ان سب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبش اور روم (غرض تمام کفار) سے جہاد کرنے پر بیعت کی آنحضرتؐ نے ان سب لوگوں سے اپنے پروردگار کے عہد لیے اور ان سے وعدہ کیا کہ اگر وہ ان عہدوں کو پورا کریں گے تو انہیں جنت ملے گی ان لوگوں کے سردار رافع بن مالک تھے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ نبیؐ کے پاس ہجرت کر گئے تھے اور آپ کے ساتھ مکہ میں رہتے تھے جب سورۂ طٰہٰ نازل ہوئی تو اس کو انہوں نے لکھا اور اس کو لے کر مدینہ آئے اور بنی زریق کو پڑھ کر سنایا یہ ابن اسحٰق کا قول ہے اور ابن مندہ نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے کہ رافع غزوۂ بدر میں شریک تھے اور ابوعمر نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں نہ تھے اس میں شک نہیں کہ ابوعمر نے بواسطہ مغازی بکائی یا سلمہ بن فضل کے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے اور ان دونوں کی روایت میں ابن اسحٰق نے ان کا ذکر شرکائے بدر میں نہیں کیا اس کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے خبر دی کہ انصار کے خاندان بنی عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق سے رافع بن مالک بن عجلان غزوۂ بدر میں شریک تھے اور ان کے علاوہ اور لوگوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۹۹۔ حضرت رافعؓ بن مالک (ابورفاعہ)

حضرت رافعؓ بن مالک۔ رفاعہ بن رافع کے والد ہیں۔ کنیت ان کی ابو مالک ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے نے ابوحفص بن شاہین سے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور انہوں نے سعید بن عبدالحمید بن جعفر انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رافع بن مالک ان چھ سرداروں میں بھی تھے اور بارہ سرداروں میں بھی تھے اور ستر سرداروں میں سے بھی تھے یہ بھی اور معاذ بن عفراء بھی اور محمد بن یزید نے اپنے راویوں سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رافع بن مالک بارہ سرداروں میں سے تھے اور ان ستر آدمیوں

[1] یعنی بیعت میں عورتوں سے جو اقرار لیے جاتے ہیں کہ شرک نہ کرنا زنا نہ کرنا وغیرہ وغیرہ اسی قسم کے اقرار ان سے بھی لئے گئے۔

میں سے بھی تھے جو بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے غزوۂ بدر میں شریک نہ تھے ہاں ان کے دونوں بیٹے رفاعہ اور خلاد شریک تھے۔ابوجعفر نے اپنی سند سے محمد بن سعد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رافع بن مالک زرقی جن کی کنیت ابو مالک ہے عقبی تھے سردار تھے احد کے دن شہید ہوئے ان سے کوئی روایت محفوظ نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے یہ رافع بن مالک وہی ہیں جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا میں نہیں جانتا کہ ابن مندہ پر یہ بات کیونکر مشتبہ رہی شاید انہوں نے اس تذکرہ میں دیکھا کہ وہ بدر میں شریک نہ تھے حالانکہ ابن مندہ نے ان کی شرکت کا قول وہاں کیا ہے لہٰذا انہوں نے ان کو دو سمجھ لیا ہے۔علماء نے اس قسم کی باتوں میں بہت اختلاف کیا ہے بلکہ ایک ہی شخص کے بارے میں ایک ہی عالم سے مختلف اقوال منقول ہیں منجملہ ان کے رافع بن مالک کی بھی یہی حالت ہے بعض راوی ابن اسحٰق سے نقل کرتے ہیں کہ بدر میں شریک تھے اور بعض نے نہیں نقل کیا اور جس قدر باتیں ابوموسیٰ نے اس تذکرہ میں لکھی ہیں کہ یہ چھ سرداروں میں ہیں اور بارہ سرداروں میں ہیں اور ستر سرداروں میں ہیں اور یہ کہ یہ زرقی ہیں اور نقیب ہیں۔ یہ سب باتیں پہلے تذکرہ میں گزر چکیں اور یہ دونوں ایک ہیں اس میں کچھ شبہ نہیں۔ واللہ اعلم

۱۶۰۰۔ حضرت رافعؓ بن معبد

حضرت رافعؓ بن معبد انصاری۔ان کی کنیت ابوالحسن ہے۔ حمص میں رہتے تھے۔ان سے محمد بن زیاد الہانی اور عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے روایت کی۔ غسانی کہتے تھے کہ یہ احمد بن محمد بن عیسیٰ بغدادی کا قول ہے۔

۱۶۰۱۔ حضرت رافعؓ بن معلی بن لوذان

حضرت رافعؓ بن معلی بن لوذان بن حارثہ بن عدی بن زید بن ثعلبہ بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ہشام کلبی نے کہا ہے کہ لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی ابن مالک بن زید مناہ بن حبیب۔ پھر دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ یہ بدر میں شریک تھے اور اسی دن شہید ہوئے ان کو عکرمہ بن ابی جہل نے قتل کیا تھا اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ رافع بن معلی اور ان کے بھائی ہلال بن معلی بدر میں شریک تھے یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ابن اسحٰق اور عروہ نے شہدائے بدر کے ناموں میں رافع بن معلی بن لوذان انصار کے خاندان بنی حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے لکھا ہے اور ابن شہاب (زہری) نے شہدائے بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان اوس کی شاخ بنی زریق سے رافع بن معلی کا نام لکھا ہے۔ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ان کا نام ابوسعید بن معلی ہے جنہوں نے نبیؐ سے سورۂ فاتحہ کی بابت روایت کی ہے کہ ایسی سورت نہ تورات میں نازل ہوئی اور نہ انجیل میں ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ قول وہم ہے یہ رافع ابوسعید نہیں ہیں۔ ابوسعید سے عبید بن حنین نے روایت کی ہے ان دونوں میں بڑا فرق ہے ابوسعید بن معلی کا نام حارث بن نفیع ہے خلیفہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے ابوعمر کا کلام ختم ہو گیا۔ اور ابن مندہ نے ان کا تذکرہ نہیں کیا جو بدر میں شہید ہوئے اور ابن شہاب نے جو کہا ہے کہ انصار کے خاندان اوس کی شاخ بنی زریق رافع بن معلی بدر میں شہید ہوئے تھے اس میں اعتراض ہے کیونکہ بنی زریق خزرج کی شاخ ہے بالاتفاق اوس کی شاخ نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے

مگر ابوموسیٰ نے ان کی نسبت کہا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ بنی عبد بن حارثہ سے ہیں جو شخص اس بات کو دیکھتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ یہ اختلاف ہے حالانکہ یہ اختلاف نہیں ہے کیونکہ زریق بیٹے ہیں عبد حارثہ کے ہاں اگر وہ کہتے کہ بنی حبیب بن عبد حارثہ سے تو بہتر ہوتا جیسا کہ پہلے نسب میں گزر چکا۔ واللہ اعلم

۱۶۰۲۔ حضرت رافع ؓ بن معلّٰی

حضرت رافع ؓ بن معلّٰی ۔ کنیت ان کی ابوسعید ہے۔ انصاری ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام حارث ہے ہم نے ان کا تذکرہ حائے مہملہ کی ردیف میں کیا ہے ان سے ان کے بیٹے سعید اور عبید بن حنین نے روایت کی ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کے اور ان کے ساتھیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعَانِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطَانُ (الآیۃ)

''بے شک تم میں جو لوگ جنگ کے دن ہٹ گئے تھے ان کو شیطان نے ہٹا دیا تھا۔''

(اس آیت میں واقعہ احد کی طرف اشارہ ہے کہ اس میں بعض صحابہ سے لغزش ہوگئی تھی مگر اللہ جل شانہ نے انہیں قرآن میں معافی کا پروانہ بھی دے دیا ہے۔)

انہوں نے اپنی سند سے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے یہ آیت حضرت عثمان' ابوحذیفہ بن عتبہ' رافع بن معلّٰی انصاری اور خارجہ بن زید کے حق میں نازل ہوئی ہے یہ لوگ میدان جنگ سے ہٹ گئے تھے اور حفص بن عاصم نے ابوسعید بن معلّٰی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ کا گزر میری طرف ہوا میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آنحضرتؐ نے مجھے بلایا جب میں نماز پڑھ چکا تو گیا آنحضرتؐ نے فرمایا تم فوراً کیوں نہ آئے کیا تم نے نہیں سنا کہ اللہ فرماتا ہے:

اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ۔

''اللہ اور رسول کی بات مانو جب وہ تم کو ایسی بات کے لیے بلائیں جس میں تمہاری زندگی ہے۔''

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں اور حارث کے نام میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح نام ان کا حارث ہے۔ واللہ اعلم

۱۶۰۳۔ حضرت رافع ؓ بن مکیث

حضرت رافع ؓ بن مکیث بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ جہنی ۔ حدیبیہ میں شریک تھے۔ یہ بھائی ہیں جندب بن مکیث کے۔ حجاز میں رہتے تھے۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنٰی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحٰق بن ابی اسرائیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معمر نے عثمان بن زفر سے انہوں نے رافع بن مکیث کے کسی بیٹے سے انہوں نے رافع بن مکیث سے روایت کر کے خبر دی اور وہ حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا خوش خلقی باعث برکت ہے اور کج اخلاقی سبب نحوست ہے اس حدیث کو عبدالرزاق' ابن مبارک' ہشام بن یوسف اور عبدالمجید بن ابی روّاد نے معمر سے انہوں نے عثمان بن زفر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس کو بقیہ نے عثمان بن زفر جہنی سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن خالد بن رافع بن مکیث نے اپنے

چچا ہلال بن رافع سے بھی اسی طرح روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ رافع قبیلہ جہینہ سے تھے حدیبیہ میں شریک تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۰۴۔ حضرت رافعؓ بن نعمان

حضرت رافعؓ بن نعمان بن زید بن لبید بن خداش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔احد میں شریک تھے ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔اس کو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے۔

۱۶۰۵۔ حضرت رافعؓ بن یزید ثقفی

حضرت رافعؓ بن یزید ثقفی۔ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ابوبکر ہذلی نے حسن بن ابی الحسن بصری سے انہوں نے رافع سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا شیطان سرخ رنگ کو دوست رکھتا ہے پس تم سرخ رنگ کے استعمال سے بچو اور ایسے لباس سے بچو جو دکھاوے کا ہو۔اس حدیث کو قتادہ نے حسن سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن رافع سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۰۶۔ حضرت رافعؓ بن یزید بن سکن

حضرت رافعؓ بن یزید بن سکن بن کرز بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری اوسی ثم الاشہلی۔بدر میں شریک تھے۔یہ ابن کلبی کا قول ہے۔رافع بن زید کے بیان میں ان کا تذکرہ اس سے زیادہ ہو چکا ہے۔

باب الراء والباء

۱۶۰۷۔ حضرت رباحؓ اسود

حضرت رباحؓ اسود۔رسول اللہؐ کے غلام تھے۔رنگ ان کا سیاہ تھا۔کبھی کبھی رسول اللہ ﷺ کی دربانی کیا کرتے تھے یہی تھے جنہوں نے حضرت عمر بن خطابؓ کے لیے آپ کے پاس جانے کی اجازت مانگی تھی جبکہ آپ نے اپنی ازواج مطہراتؓ سے علیحدہ ہو کر بالاخانہ میں اقامت فرمائی تھی۔بلال اور سلمہ بن اکوع نے کہا ہے کہ نبیؐ کے ایک غلام تھے ان کا نام رباح تھا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۰۸۔ حضرت رباحؓ مولائے بنی جحجبی

بنی جحجبی کے غلام تھے۔احد میں شریک تھے۔عروہ،ابن شہاب اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابونعیم،ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو حارث بن مالک کا غلام سمجھتا ہوں۔جن کا ذکر آئے گا۔

۱۶۰۹۔ حضرت رباحؓ مولیٰ حارث

حضرت رباحؓ۔حارث بن مالک انصاری کے غلام تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر

لکھا ہے۔

۱۶۱۰۔ حضرت رباحؓ بن ربیع

حضرت رباحؓ بن ربیع بعض لوگ ان کو ابن ربیعہ بھی کہتے ہیں مگر ربیع زیادہ مشہور ہے ربیع بیٹے تھے صیفی بن رباح بن حارث بن مخاشن بن معاویہ بن شریف بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم۔ بھائی تھے حنظلہ بن ربیع کاتب اسیدی کے یہ اہل مدینہ میں سے ہیں بصرہ میں رہتے تھے ان سے ان کے پوتے مرقع بن صیفی بن رباح نے روایت کی ہے یہ وہی ہیں جنہوں نے نبیؐ سے کہا تھا کہ یارسول اللہ ﷺ! یہود و نصاریٰ کے یہاں ایک دن ہے (جس میں وہ خوشی کرتے ہیں) کاش ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر ہو جاتا پس سورۂ جمعہ نازل ہوئی۔ ہمیں ابوغانم بن ہبۃ اللہ بن محمد بن ابی جرادہ حلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں اپنے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابی جرادہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح عبداللہ بن اسمٰعیل بن احمد بن ابی عیسیٰ الحلبی الحلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن احمد فقیہ معروف با بن طیوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبداللہ بن حسین بن عبدالرحمٰن صابونی نے شہر حلب میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن ابی الزناد نے اپنے والد ابوالزناد سے انہوں نے مرقع سے انہوں نے اپنے دادا رباح بن ربیع سے جو حنظلہ کاتب کے بھائی تھے نقل کر کے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جہاد میں تشریف لے گئے تھے اور مقدمہ لشکر میں خالد بن ولید تھے وہ کہتے تھے کہ رباح کا اور نیز اور اصحاب رسول اللہؐ کا گزر ایک عورت پر ہوا جس کو مقدمہ لشکر میں سے کسی نے قتل کیا تھا یہ لوگ کھڑے ہو کر اسے دیکھنے لگے اور اس کے حسن سے تعجب کرتے تھے یہاں تک کہ رسول اللہؐ اپنی اونٹنی پر سوار تشریف لائے تو یہ لوگ ہٹ گئے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا یہ عورت تو لڑتی نہ تھی (یہ کیوں قتل کی گئی؟) بعد اس کے آپ نے لوگوں کی طرف دیکھا اور ایک شخص سے فرمایا کہ خالد بن ولید سے جا کر کہہ دے کہ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو ہرگز قتل نہ کریں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

رباح: باء کے ساتھ اور بعض لوگ یاء کے ساتھ پڑھتے ہیں لیکن پہلے والا مشہور ہے۔
اسید: ہمزہ پر پیش اور یاء پر تشدید ہے۔ شریف: شین پر پیش کے ساتھ۔ جروہ: جیم کے ساتھ
جلی: جیم پر زیر لام مشدد کے بعد یاء ہے۔

۱۶۱۱۔ حضرت رباحؓ (مولیٰ ام سلمہؓ)

حضرت رباحؓ۔ حضرت ام سلمہؓ کے غلام تھے۔ ابن عباس کے غلام کریب نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں ہمارا ایک غلام تھا جس کا نام رباح تھا اس نے ایک مرتبہ سجدہ میں پھونکا تو اس سے نبیؐ نے فرمایا کہ اے رباح! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جس نے پھونکا اس نے گویا کلام کیا اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے ابوحمزہ سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے ان کے غلام سے جن کا نام رباح تھا فرمایا تھا کہ اے رباح سجدے میں اپنے چہرہ کو خاک آلود رہنے دو (خاک کو صاف نہ کرو) اور اس حدیث کو احمد بن ابی طیبہ نے عنبسہ بن ازہر سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۶۱۲۔ حضرت رباحؓ (ابو عبدہ)

حضرت رباحؓ۔ کنیت ان کی ابو عبدہ ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدہ نے روایت کی ہے۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ یہ اہل شام میں سے ہیں ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کو ذکر کیا ہے اور ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی اور میں نے بعض نسخوں میں اس سے زیادہ دیکھا ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ہمیں حسن بن ابی الحسن عسکری نے مصر میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ادریس بن یونس بن راشد نے عبدالکریم بن مالک جزری سے انہوں نے عبدہ بن رباح سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جو شخص لوگوں سے ملنے کے لیے دربان مقرر کرے گا اس کے اور آگ کے درمیان حجاب نہ ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۶۱۳۔ حضرت رباحؓ بن قصیر

حضرت رباحؓ بن قصیر لخمی۔ بنی قشیب کے خاندان سے ہیں۔ مصری ہیں۔ موسیٰ بن علی بن رباح کے دادا ہیں۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر حضرت ابوبکر کے زمانے میں ایمان لائے جب حاطب بن ابی بلتعہ حضرت ابوبکر کی طرف سے مقوقس کے پاس قاصد بن کے گئے تھے وہ انہیں کے یہاں مقام برکوت میں جو مصر کا ایک قریہ تھا فروکش ہوئے تھے۔ موسیٰ بن علی بن رباح نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ان سے پوچھا کہ تمہارے یہاں کیا پیدا ہوا؟ انہوں نے کہا کہ عنقریب ہونا چاہتا ہے یا لڑکا یا لڑکی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اچھا بتاؤ وہ کس کے مشابہ ہوگا؟ انہوں نے کہا یا اپنی ماں کے یا اپنے باپ کے۔ نبیؐ نے فرمایا ایسا نہ کہو نطفہ جب رحم میں قرار پاتا ہے تو اللہ تمام ان لوگوں کی صورتیں جو اس کے اور آدم کے درمیان ہیں حاضر کر دی جاتی ہیں کیا تم نے اس آیت کو نہیں پڑھا:

فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ۔ "جس صورت میں چاہا اللہ نے اس نطفہ کو مخلوق کیا"۔

اور موسیٰ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا عنقریب مصر فتح ہو جائے گا پس تم وہاں کے منافع حاصل کرنا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۱۴۔ حضرت رباحؓ بن معترف

حضرت رباحؓ بن معترف اور طبری نے کہا ہے کہ یہ رباح بیٹے ہیں عمرو بن معترف بن حجوان بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ کے قرشی ہیں فہری ہیں۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ معترف کا نام وہیب تھا۔ رباح صحابی تھے فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ عبدالرحمٰن بن عوف کے ساتھ تجارت میں شریک رہتے تھے۔ عبداللہ بن رباح فقیہ مشہور کے والد ہیں۔ غناء نصب[1] میں ان کو مہارت تھی کسی سفر میں عبدالرحمٰن کے ساتھ تھے انہوں نے بلند آواز سے گانا شروع کیا تو عبدالرحمٰن نے کہا کہ یہ کیا

---

[1] نصب ایک قسم کے گانے کا نام ہے۔

ہے؟ رباح نے کہا اس میں کچھ حرج نہیں اس سے ہم اپنا دل بہلاتے ہیں اور راستہ کٹ جاتا ہے۔ عبدالرحمٰن [1] نے کہا اگر تم کو یہی منظور ہے تو ضرار بن خطاب کے اشعار پڑھو پس انہوں نے ضرار کے اشعار پڑھنا شروع کیے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔
ضرار بن خطاب بنی محارب بن فہر میں سے ایک شخص تھے۔

۱۶۱۵۔ حضرت ربتس ؓ بن عامر

حضرت ربتس ؓ بن عامر بن حصن بن خرشہ بن حیہ بن عمرو بن مالک بن امان بن عمرو بن ربیعہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن غوث بن طے طائی ثعلی۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے۔ طبری نے کہا ہے کہ قبیلہ طے سے جو لوگ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے ان میں سے ربتس بن عامر بن حصن بن خرشہ بھی تھے ان کو آنحضرتؐ نے ایک تحریر لکھ دی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

ربتس: راء پر زبر، باء ساکن، تاء پر زبر اور آخر میں سین ہے۔

۱۶۱۶۔ حضرت ربعی ؓ بن خراش

حضرت ربعی ؓ بن خراش۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ یہ صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۶۱۷۔ حضرت ربعی ؓ بن رافع

حضرت ربعی ؓ بن رافع بن زید بن حارثہ بن جد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمر بن جشم بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن ہنی بن بلی بلوی۔ بنی عمرو بن عوف انصاری کے حلیف تھے۔ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ربعی بیٹے ہیں ابورافع کے یہ ابوعمر اور ابن کلبی کا قول ہے۔ اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ربعی بیٹے ہیں رافع انصاری کے بدری ہیں اور ان دونوں نے کہا ہے کہ محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع نے ان لوگوں کے نام میں جو حضرت علی کے ہمراہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے شریک تھے ربعی بن رافع کا نام بھی روایت کیا ہے کہ وہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں بدری ہیں مطلب یہ ہے کہ بنی عمرو بن عوف سے ان کی حلف ہے ورنہ خاندان کے اعتبار سے تو یہ بلوی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

حرام: حاء اور راء پر زبر ہے۔ ودم: واؤ پر زبر اور دال کے ساتھ۔

۱۶۱۸۔ حضرت ربعی ؓ بن ابی ربعی

حضرت ربعی ؓ بن ابی ربعی۔ بدری ہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ بیٹے ہیں رافع انصاری کے۔ انہوں نے اپنی سند سے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو اوس کی شاخ بنی عجلان سے بدر میں شریک تھے ربعی بن رافع کا نام روایت کیا ہے۔ اور یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو اوس کے خاندان بنی عجلان سے بدر میں شریک تھے ربعی بن رافع بن حارث بن

---

[1] حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں جلیل القدر صحابی ہیں گانے پر ان کا متعجب ہونا اس پر دلیل ہے کہ صحابہ اس کو ناجائز جانتے تھے۔

زید بن حارثہ بن جد بن عجلان کا نام روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔
میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے اوران کی تبعیت میں ابوموسیٰ نے اس تذکرہ کو اور اس سے پہلے والے تذکرہ کو لکھا ہے اور ان دونوں نے پہلے نام کا نسب نہیں بیان کیا بلکہ یہ کہہ دیا ہے کہ وہ ربعی بیٹے ہیں رافع کے اور عبیداللہ بن ابی رافع سے روایت نقل کی ہے کہ وہ حضرت علی کے ہمراہ شریک تھے اور ان دونوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ بدری ہیں اگر وہ دونوں ناموں کا نسب بیان کر دیتے تو معلوم ہو جاتا کہ وہ دونوں ایک ہیں اور یہ کہ ربعی کے والد کا نام رافع ہے جس کا ذکر پہلے نام میں ہوا انہوں نے پہلے نام میں تو باپ کا نام لکھا ہے اور دوسرے نام میں صرف کنیت لکھی ہے اگر دونوں تذکروں کو ملا کے ایک کر دیتے تو بہتر ہوتا اور جس شخص کو وہ نسب معلوم ہو جائے جو ہم نے پہلے تذکرہ میں ابوعمر اور ابن کلبی سے نقل کیا ہے وہ سمجھ لے گا کہ یہ دونوں ایک ہیں اور وہ بدری ہیں۔

۱۶۱۹۔حضرت ربعیؓ بن عمرو انصاری

حضرت ربعیؓ بن عمرو۔انصاری۔بدر میں شریک تھے اور عبیداللہ بن ابی رافع نے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ربعی بن عمرو بدری شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۶۲۰۔حضرت ربیعؓ انصاری زرقی

حضرت ربیعؓ انصاری زرقی۔ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربیع انصاری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ جبر انصاری کے بھتیجے کی عیادت کو تشریف لے گئے ان کے گھر والے ان کے لیے رو رہے تھے ان کے چچا کے بیٹے نے کہا کہ رونے سے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف نہ دو۔رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب تک یہ زندہ ہیں عورتوں کو رونے دو ہاں جب انتقال ہو جائے تو اس وقت چپ ہو جائیں۔اور موسیٰ بن عبدالملک بن عمیر نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ بنی زریق کے ایک شخص سے روایت ہے اور ان کا نام نہیں بتایا اور اس حدیث کو داؤد طائی نے عبدالملک سے انہوں نے جبر بن عتیک سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۲۱۔حضرت ربیعؓ انصاری

حضرت ربیعؓ انصاری۔ان سے ان کی بیٹی ام سعد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کج خلقی موجب نحوست ہے اور عورتوں کی اطاعت موجب ندامت ہے اور خوش خلقی موجب برکت ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۶۲۲۔حضرت ربیعؓ بن ایاس

حضرت ربیعؓ بن ایاس بن عمرو بن غنم بن امیہ بن لوذان بن غنم بن عوف بن خزرج۔جنگ بدر میں شریک تھے۔یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے انہوں نے ابن شہاب سے نقل کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۲۳۔حضرت ربیعؓ جرمی

حضرت ربیعؓ جرمی۔کنیت ان کی ابوسوادہ ہے۔سلمہ بن رجاء نے سلم بن عبدالرحمٰن جرمی سے انہوں نے سوادہ بن ربیع سے

روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں اور میرے والد نبیؐ کے پاس گئے آنحضرتؐ نے ہمیں کچھ اونٹ دیئے جانے کا حکم دیا اور میرے والد سے فرمایا کہ تم اپنے بیٹوں سے کہو کہ اپنے ناخن ترشواڈالا کریں تاکہ جب مویشیوں کا دودھ دوہیں تو ان کے تھن زخمی نہ ہوں۔ اس حدیث کو کئی آدمیوں نے سلم بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے اور سوائے سلمہ بن رجاء کے یہ کسی نے نہیں کہا کہ میں اور میرے والد دونوں گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ بعض لوگوں نے ان ربیع کا تذکرہ ابوسوادہ کے نام میں لکھا ہے وہ یہی ہیں۔

۱۶۲۴۔ حضرت ربیعؓ بن ربیعہ

حضرت ربیع بن ربیعہ بن عوف بن قتان بن انف الناقہ۔ ان کا نام جعفر بن قریع بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم ہے۔ شاعر تھے اور بڑے نامور شاعروں میں سے تھے۔ کنیت ان کی ابویزید ہے۔ یہی ہیں جن کو لوگ مخبل سعدی کہتے ہیں۔ ابوعلی یعنی زکریا بن ہارون بن زکریا ہجری نے اپنے نوادر میں بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں اور انہوں نے ہجرت بھی کی ہے ان کا خیال ہے کہ یہ بنی شماس بن لاٰی بن انف الناقہ سے ہیں۔ اور ابن درید نے کہا ہے کہ مخبل کا نام ربیعہ ہے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ان میں سے کسی نے نہیں لکھا۔

۱۶۲۵۔ حضرت ربیعؓ بن زیاد

حضرت ربیعؓ بن زیاد بن ربیع حارثی۔ بنی حارث بن کعب سے ہیں۔ ان کا نسب ابوعمر نے اسی طرح بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ ربیع بیٹے ہیں زیاد بن انس بن دیان کے۔ ان کا نام یزید بن قطن بن زیاد بن حارث بن مالک بن ربیعہ بن کعب بن حارث بن کعب حارثی یہ نسب ابوفراس نے بیان کیا ہے۔ اس نسب کی بنا پر یہ عبدالحجر بن عبدالمدان کے چچا کے بیٹے ہوں گے اور ان کا نام عمرو بن دیان ہوگا دیان کا نام یزید ہوگا اور حارث بیٹے ہوں گے کعب بن مذحج کے۔ ربیع صحابی ہیں۔ یہ وہی ہیں کہ جب حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے کوئی ایسا شخص بتاؤ کہ جب وہ قوم پر حاکم بنایا جائے تو اس طرح رہے کہ گویا وہ حاکم نہیں ہے اور جب وہ قوم پر حاکم نہ ہو تو اسی طرح رہے کہ گویا وہ اس طرح حاکم ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہم ربیع بن زیاد حارثی کے سوا اور کسی کو ایسا نہیں جانتے۔

حضرت عمر نے کہا ہاں تم سچ کہتے ہو۔ بہت نیک اور متواضع تھے ان کو حضرت ابوموسیٰ نے جنگ مناذر واقع ۱۷ھ میں اپنا خلیفہ بنایا تھا اس جنگ کو انہوں نے لڑ کے فتح کیا اور (کافروں کو) قتل کیا اور قید کیا ان کے بھائی مہاجر بن زیاد اسی جنگ میں شہید ہوئے۔ حضرت معاویہ نے ان کو بجستان کا حاکم بنایا اللہ نے ان کو ترک پر غالب کیا اور یہ وہاں حاکم رہے یہاں تک کہ مغیرہ بن شعبہ کی وفات ہوئی پس حضرت معاویہ نے زیاد بن ابیہ کو کوفہ اور بصرہ کا حاکم بنایا اور ربیع بن زیاد حارثی کو وہاں سے معزول کر دیا اور خراسان کا حاکم بنایا انہوں نے بلخ میں جہاد کیا یہ زیاد کو خط نہ لکھتے تھے مگر کسی ضرورت سے خواہ کسی منفعت کے لیے یا دفع مضرت کے لیے جب یہ کسی جہاد میں ہوتے تھے تو ان کی سواری ان کے پاس والے کی سواری سے آگے نہ رہتی تھی اور نہ ان کا گھٹنا کسی کے گھٹنے سے مس کرتا تھا۔ مطرف بن شخیر اور حفصہ بنت سیرین نے ان سے اور انہوں نے ابی بن کعب سے اور کعب احبار سے روایت کی ہے ان کی کوئی مسند حدیث معلوم نہیں۔ حسن بصری ان کے منشی تھے۔ ابن حبیب نے کہا ہے کہ زیاد بن ابیہ نے ان ربیع بن زیاد کو لکھا

تھا کہ امیر المومنین معاویہ کی تحریر آئی ہے وہ تم کو حکم دیتے ہیں کہ سونے چاندی کو مال غنیمت میں سے علیحدہ کرلو اور اس کے سوا اور چیزوں کو تقسیم کردیا کرو حضرت ربیع نے جواب لکھا کہ مجھے خدا کا حکم امیر المومنین کے حاکم سے پہلے مل چکا ہے (لہٰذا میں امیر المومنین کا حکم نہیں مانتا) اور انہوں نے لوگوں میں اعلان کردیا کہ اپنی غنیمتیں لے لو پھر انہوں نے خمس نکال لیا اور باقی تمام مسلمانوں پر تقسیم کردیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ان کو موت نصیب کرے پس ایک ہفتہ بھی نہیں گزرا کہ ان کی وفات ہوگئی۔ یہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ یہ قول حکم بن عمرو غفاری کا ہے اور ربیع بن زیاد کا تو یہ واقعہ ہے کہ جب ان کو حجر بن عدی کے قتل ہونے کی خبر ملی تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ! اگر ربیع کے لیے تیرے یہاں کچھ بھلائی ہو تو اسے اٹھالے۔ پس یہ اپنے مقام سے اٹھنے نہیں پائے کہ ان کی وفات ہوگئی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۶۲۶۔ حضرت ربیعؓ بن زیاد

حضرت ربیعؓ بن زیاد۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام ربیعہ بن زید ہے اور بعض لوگ ابن یزید کہتے ہیں سلمی ہیں۔ ان سے ابو کرز وبرہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اس حال میں کہ رسول اللہؐ چلے جارہے تھے کہ آپ نے ایک قریشی جوان کو دیکھا کہ وہ سب سے علیحدہ ہے نبیؐ نے فرمایا کہ کیا یہ فلاں شخص نہیں ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو ان کو بلاؤ (چنانچہ وہ بلائے گئے) تو ان سے نبیؐ نے فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ تم راہ سے علیحدہ ہو؟ انہوں نے کہا میں غبار سے بچتا ہوں آپ نے فرمایا تو تم علیحدہ مت رہو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہ غبار جنت[1] کا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے ربیعہ کے نام میں ان کا ذکر لکھا ہے۔

۱۶۲۷۔ حضرت ربیعؓ بن سہل

حضرت ربیعؓ بن سہل بن حارث بن عروہ بن عبد رزاح بن ظفر انصاری اوسی۔ ثم الظفری۔ احد میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۶۲۸۔ حضرت ربیعؓ بن قارب عبسی

حضرت ربیعؓ بن قارب عبسی۔ عبید اللہ بن قاسم بن حاتم بن عقبہ بن عبد الرحمٰن بن مالک بن عنبسہ بن عبد اللہ بن ربیع بن قارب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا کے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ ان کے والد ربیع نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے نبیؐ نے ان کا نام ربیع رکھا اور ان کو ایک چادر دی اور ایک اونٹنی سواری کے لیے دی۔ ان کا تذکرہ ابو علی غسانی نے کیا ہے۔

۱۶۲۹۔ حضرت ربیعؓ بن کعب انصاری

حضرت ربیعؓ بن کعب انصاری۔ یہ وہم ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔

---

[1] یعنی یہ غبار چونکہ راہ جہاد کا ہے لہٰذا پسندیدۂ خدا ہے اور موجب حصول جنت ہے۔

۱۶۳۰۔ حضرت ربیعؓ بن نعمان

حضرت ربیعؓ بن نعمان بن یساف۔ بھائی ہیں حارث بن نعمان بن یساف انصاری کے۔ احد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ اشیری نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۱۶۳۱۔ حضرت ربیعہؓ اجذم

حضرت ربیعہؓ اجذم۔ بزیادت ہاء۔ یہ ربیعہ اجذم ثقفی ہیں۔ ابومعشر نے یزید بن رومان سے اور محمد بن کعب قرظی اور مقبری سے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے اور نیز اور سندوں سے وفود کے ذکر میں روایت کی ہے کہ وہ لوگ کہتے تھے قبیلہ ثقیف کے وفد میں بنی مالک بن حارث میں سے ایک شخص تھے جن کا نام ربیعہ اجذم تھا ان کو جذام تھا لوگ نبی ﷺ کا ہاتھ پکڑ کے بیعت کرتے جب ربیعہ کے بیعت کرنے کی نوبت آئی تو آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ ہم نے تم سے بیعت کر لی[1] پس یہ لوٹ آئے اور بنی مالک کہتے ہیں کہ ربیعہ کو جذام نہ تھا بلکہ زمانہ جاہلیت میں ان کی انگلیاں کٹ گئی تھیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۳۲۔ حضرت ربیعہؓ بن اکثم

حضرت ربیعہؓ بن اکثم بن سخبرہ بن عمرو بن بکیر بن عامر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی۔ بنی امیہ کے حلیف تھے۔ ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعمر نے بھی ایسا ہی نسب لکھا ہے مگر انہوں نے کہا کہ (ان کے دادا کے والد کا نام) عمرو بن لغیر بن عامر ہے کئی صحیح نسخوں میں میں نے ایسا ہی دیکھا ہے۔ کنیت ان کی ابویزید ہے بہت پستہ قامت اور کم رو تھے۔ تیس برس کی عمر میں بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے احد' خندق اور حدیبیہ میں بھی شریک ہوئے تھے۔ خیبر میں شہید ہوئے ان کو حارث یہودی نے نطاۃ میں جو خیبر کے قلعوں میں سے ایک قلعہ کا نام ہے' میں شہید کیا تھا ابن اسحٰق کہ یہ قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ کے ان بارہ آدمیوں میں تھے جو بدر میں شریک تھے۔ ہمیں ابوحفص عمر بن محمد بن معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہبۃ اللہ بن محمد بن عبدالواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن محمد ابوطالب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر محمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابویحییٰ زعفرانی یعنی جعفر بن محمد بن حسن رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن علی بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن ربیعہ قریشی نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید بن میتب سے انہوں نے ربیعہ بن اکثم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ عرض میں مسواک کیا کرتے تھے اور پانی چوس کر پیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس طرح بہت خوشگوار اور خوش مزہ ہوتا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ اس قول پر کوئی اعتبار نہیں کیونکہ سعید بن میتب کے نیچے جس قدر راوی ہیں وہ سب ضعیف ہونے کی وجہ سے غیر معتبر ہیں اور سعید بن میتب نے ربیعہ کو نہ تو دیکھا اور نہ ان کا زمانہ پایا کیونکہ سعید بن میتب حضرت عمرؓ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور ربیعہ نبی ﷺ کی حیات ہی میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] یہ پرہیز آپ کا محض امت کی تعلیم کے لیے تھا کہ اگر کسی کو لوگوں کے ساتھ اختلاط کرنے کے وہ مرض پیدا ہو جائے گا تو وہ خیال کرے گا کہ یہ مرض کے اختلاط کے باعث سے پیدا ہو گیا ہے حالانکہ شریعت نے اس کی نفی فرمائی ہے۔

۱۶۳۳۔ حضرت ربیعہؓ بن امیہ بن خلف

حضرت ربیعہؓ بن امیہ بن خلف جمحی۔ان کی حدیث یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد عباد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ربیعہ بن امیہ بن خلف جمحی وہی شخص ہیں جو عرفہ (نویں ذی حجہ) کے دن رسول اللہؐ کی اونٹنی کی گردن کے نیچے کھڑے ہوکر بلند آواز سے چلائے تھے یہ بلند آواز تھے لہٰذا رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا تھا کہ چلا کے کہو اے لوگو! یہ کون سا مہینا ہے؟ چنانچہ انہوں نے چلا کے کہا لوگوں نے جواب دیا ہاں (ہم جانتے ہیں) یہ ماہ حرام ہے۔آنحضرتؐ نے فرمایا (اب یہ چلا کے کہو کہ) پس اللہ نے تم پر تمہارے خون اور تمہارے مال قیامت تک اسی طرح حرام کی ہیں جس طرح اس مہینے میں اور اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۶۳۴۔ حضرت ربیعہؓ بن حارث (ابواروئی)

حضرت ربیعہؓ بن حارث۔کنیت ان کی ابواروئی ہے۔دوسی ہیں۔بعض لوگ ان کا نام عبید بن حارث کہتے ہیں۔طبرانی نے تو ان کو اسی باب میں ذکر کیا ہے۔ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر ابوعمر نے ان کا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ ربیعہ دوسی جو اپنی کنیت سے مشہور ہیں اکابر صحابہ میں سے ہیں ان سے ابوواقد لیثی اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ہوگا۔

۱۶۳۵۔ حضرت ربیعہؓ بن حارث

حضرت ربیعہؓ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی۔کنیت ان کی ابواروی ہے۔یہ رسول اللہؐ کے چچا زاد بھائی تھے ان کی والدہ عزہ بنت قیس بن طریف ہیں۔طریف حارث بن فہر کی اولاد میں سے تھے۔یہ ربیعہ ابوسفیان بن حارث کے بھائی تھے اور اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب سے کئی برس بڑے تھے یہ وہی ہیں جن کی نسبت رسول اللہؐ نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا کہ آگاہ رہو زمانہ جاہلیت میں جس قدر خون ہوئے یا جو فخر و غرور کی باتیں تھیں وہ سب میرے قدم کے نیچے ہیں (یعنی میں ان کو معاف کرتا ہوں) اور سب سے پہلا خون جس کو میں معاف کرتا ہوں ربیعہ بن حارث کا خون ہے اس کا سبب یہ تھا کہ زمانہ جاہلیت میں ربیعہ کا ایک بیٹا آدم قتل کر دیا گیا تھا یہ قول زبیر کا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کا نام تمام تھا پس رسول اللہؐ نے اس خون کا قصاص اسلام میں ناجائز کر دیا اور ربیعہ کا اس میں کوئی حق نہیں قائم کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ربیعہ کے اس بیٹے کا نام جو کہ مقتول ہوا ایاس تھا اور جس شخص نے اس کا نام آدم بتایا ہے اس نے غلطی کی ہے۔اور کہا جاتا ہے کہ حماد بن سلمہ نے اس میں غلطی کی۔یہی ہیں جن کی نسبت نبیؐ نے فرمایا تھا کہ ربیعہ کیا اچھا آدمی ہے کاش وہ اپنے بال کتروا دیتا اور اپنا لباس اونچا کر دیتا۔اس حدیث کو سہل بن حنظلیہ خریم بن فاتک اسدی کے تذکرہ میں روایت کرتے ہیں۔یہ ربیعہ تجارت میں حضرت عثمانؓ کے شریک تھے۔انہیں رسول اللہؐ نے خیبر کی غنیمت سے سو وسق دیئے تھے۔انہوں نے نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ صدقہ لوگوں کا میل ہے۔ان سے ان کے بیٹے عبدالمطلب نے روایت کی ہے ربیعہ کی وفات ۲۳ھ میں بعہد

خلافت عمر بن خطاب مدینہ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ پورا لکھا ہے پھر استدراک کرنے میں کیا فائدہ تھا؟

۱۶۳۶۔ حضرت ربیعہؓ بن حبیش

حضرت ربیعہؓ بن حبیش۔ قبیلہ احمس سے ہیں۔ یہ حضرت جریر کی طرف سے قاصد بن کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ذی الخلصہ کے گرا دینے کی خبر لے کے آئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے جریر کی طرف سے جو شخص قاصد بن کے آئے تھے ان کے نام میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعض لوگ ان کو حصین بن ربیعہ طائی کہتے ہیں، بعض لوگ ارطاۃ کہتے ہیں اور بعض لوگ ابوارطاۃ۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۳۷۔ حضرت ربیعہؓ بن ابی حرشہ

حضرت ربیعہؓ بن ابی حرشہ بن عمرو بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قریشی عامری۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۶۳۸۔ حضرت ربیعہؓ بن خویلد

حضرت ربیعہؓ بن خویلد بن سلمہ بن ہلال بن عائذ بن کلب بن عمرو بن لوی بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار۔ بزرگ آدمی تھے۔ ان کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۳۹۔ حضرت ربیعہؓ بن رفیع

حضرت ربیعہؓ بن رفیع بن اہبان بن ثعلبہ بن ضبیعہ بن ربیعہ بن یربوع بن سمال بن عوف بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم سلمی۔ ان کو لوگ ابن الدغنہ کہتے تھے دغنہ ان کی والدہ کا نام تھا اسی نام سے یہ مشہور ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام لدغہ تھا۔ حنین میں شریک ہوئے اور بعد اس کے رسول اللہ ﷺ کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ آئے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے درید بن صمہ کے قاتل یہی ہیں۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحق سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مشرکوں کو جب حنین کے دن ہزیمت ہوئی اس وقت ربیعہ بن رفیع بن اہبان سلمی نے درید بن صمہ کو پایا پس اس کے اونٹ کی نکیل پکڑ لی وہ ان کو عورت سمجھتا تھا اس وجہ سے کہ یہ اس وقت پوشیدہ لباس میں تھے پھر انہوں نے اس کے اونٹ کو بٹھلایا تو معلوم ہوا کہ وہ بہت بوڑھا ہے کہ اس کو نوعمر لوگ پہچان نہیں سکے۔ درید نے ان سے پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ ربیعہ نے کہا میں تجھے قتل کر دوں گا درید نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا میں ربیعہ بن رفیع سلمی ہوں۔ بعد اس کے انہوں نے اپنی تلوار سے اس کو مارا مگر وہ کارگر نہ ہوئی تو درید نے کہا کہ تیری ماں نے تجھے بہت بڑے ہتھیار دیئے میری یہ تلوار پیچھے سے نکال لے اور اس سے مجھے مار اور ہڈیوں سے اوپر اور دماغ سے نیچے مار میں لوگوں کو اسی طرح قتل کیا کرتا تھا اور جب تو اپنی ماں کے پاس جانا تو اس سے بیان کر دینا کہ میں نے درید بن صمہ کو قتل کیا ہے کیونکہ خدا کی قسم بہت دن ایسے آئے ہیں کہ تیرے خاندان کی عورتیں اس کے بارے میں ممانعت کرتی تھیں پھر انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔ بنی سلیم کہتے تھے کہ ربیعہ کہتے تھے جب میں نے اس

کو قتل کیا تو اس کا بدن کھل گیا دیکھا تو اس کے سرین اور دونوں رانیں کاغذ کی طرح چکنی ہو رہی تھیں ان پر بال نہ تھے۔ یہ کیفیت گھوڑے کی سواری کے باعث سے پیدا ہوئی تھی پھر جب ربیعہ اپنی ماں کے پاس لوٹ کر آئے اور ان سے درید کے قتل کی خبر بیان کی تو انہوں نے کہا درید نے تمہاری ماؤں کو تین مرتبہ آزاد کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا شاید انہوں نے ان کو ربیعہ بن رفیع عنبری سمجھا جن کا تذکرہ ابن مندہ لکھ چکے ہیں یا ان کو اس تذکرہ پر واقفیت نہیں ہوئی۔ ابوعمر نے ان کا نسب ثعلبہ تک پہنچایا ہے اور باقی نسب ابن کلبی اور حبیب سے منقول ہے مگر ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ ربیع بیٹے ہیں ربیعہ بن رفیع بن اہبان کے یہ وہی ہیں جنہوں نے درید بن صمہ کو قتل کیا تھا اور عنبری ایک دوسرے شخص ہیں جو رسول اللہؐ کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ آئے تھے۔ ابوعمر نے ان کی والدہ کا نام دغنہ کہا ہے اور بعض لوگ لدغہ کہتے ہیں ابن ہشام نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ واللہ اعلم

۱۶۴۰۔ حضرت ربیعہؓ بن رفیع عنبری

حضرت ربیعہؓ بن رفیع عنبری۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ان کا ذکر ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا تھا کہ میرے اوپر اولاد اسمٰعیل میں سے ایک غلام کا آزاد کرنا واجب ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا بنی عنبر کے قیدی میرے پاس آئیں گے میں تم کو ان میں سے ایک شخص دے دوں گا تم اسے آزاد کر دینا چنانچہ جب وہ قیدی رسول اللہؐ کے حضور میں آئے جن میں ربیعہ بن رفیع اور سمرہ بن عمرو بھی تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام ربیعہ بن رفیع ہے ان کا ذکر اعور بن بشامہ کی حدیث میں ہے۔ اگر ابوموسیٰ یہ نہ کہتے کہ ان کا ذکر اعور بن بشامہ کی حدیث میں ہے تو یہ گمان ہوتا کہ انہوں نے ربیعہ سلمی کا ذکر لکھا ہے کیونکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا اور نہ ابونعیم نے لکھا ہے ان دونوں نے انہیں ربیعہ عنبری کا ذکر لکھا ہے پس ابوموسیٰ نے وہ تذکرہ چھوڑ دیا جس کو ذکر کرنا چاہیے تھا اور وہ تذکرہ لکھا جس کو نہ لکھنا چاہیے تھا۔ ان کا نسب ان میں سے کسی نے نہیں بیان کیا جس سے ان ربیعہ اور ربیعہ سلمی کے درمیان میں فرق معلوم ہو جاتا اور ہم ان کا نسب ذکر کرتے ہیں۔ یہ ربیعہ بیٹے ہیں رفیع بن سلمہ بن محلم بن صلاۃ بن عبدہ بن عدی بن جندب بن عنبر کے۔ ان کو ابن حبیب اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ ربیعہ بھی ان لوگوں میں سے ایک تھے جو حجروں [۱] کے پیچھے سے آواز دیا کرتے تھے۔ ابن حبیب اور ابن کلبی نے ان کے والد کا نام رقیع قاف کے ساتھ لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ پانی جو مکہ اور بصرہ کے راستہ میں ہے انہیں کی طرف منسوب کر کے رقیعی کہا جاتا ہے۔ واللہ اعلم

عبدہ: عین پر پیش اور باء ساکن ہے۔

---

۱ کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جبکہ آپ ازواج مطہرات کے حجروں میں ہوتے تھے حجروں کے پیچھے سے پکارا کرتے تھے یہ انتظار نہ کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی باہر تشریف لائیں گے چونکہ یہ ایک قسم کی بے ادبی تھی لہٰذا اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا اور یہ آیت نازل فرمائی:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ۔

"بیشک جو لوگ (اے نبی) آپ کے حجروں کے پیچھے سے آواز دیتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں۔"

۱۶۴۱۔ حضرت ربیعہؓ بن رواء عنسی

حضرت ربیعہؓ بن رواء عنسی۔ عبدالعزیز بن ابی بکر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ربیعہ بن رواء عنسی نبیؐ کے حضور میں گئے آپ طعام شب نوش فرما رہے تھے۔ آنحضرتؐ نے انہیں بھی کھانے کے لیے بلایا چنانچہ انہوں نے بھی کھایا پھر نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو انہوں نے کلمہ طیبہ پڑھا نبیؐ نے فرمایا رغبت سے پڑھتے ہو یا خوف سے ربیعہ نے کہا رغبت تو اللہ کی قسم آپ کے اختیار میں نہیں ہے رہ گیا خوف تو (اس کی بھی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ) خدا کی قسم ہم ایسے شہر میں رہتے ہیں جہاں آپ کا لشکر نہیں پہنچ سکتا بلکہ مجھے خوف آخرت دلایا گیا لہٰذا میں خائف ہو گیا اور مجھ سے کہا گیا کہ ایمان لا میں ایمان لے آیا پس نبیؐ نے فرمایا کہ قبیلہ عنس میں بہت خوش بیان لوگ ہوتے ہیں پھر انہوں نے وہاں قیام کیا اور برابر نبیؐ کے حضور میں آمد و رفت رکھتے جب یہ رخصت ہونے لگے تو ان سے نبیؐ نے فرمایا کہ اگر تم کو اثنائے راہ میں اپنے آخری وقت کا کچھ علم ہو جائے تو کسی گاؤں والوں کے پاس چلے جانا چنانچہ ان کو کچھ آثار معلوم ہوئے تو یہ ایک گاؤں والوں کے پاس چلے گئے وہیں انہوں نے وفات پائی۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۴۲۔ حضرت ربیعہؓ بن روح عنسی

حضرت ربیعہؓ بن روح عنسی مدنی۔ ان سے محمد بن عمرو بن حزم نے اسی طرح روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے میرا غالب گمان یہ ہے کہ یہ وہ نہیں ہیں جن کا ذکر گزر چکا کیونکہ ان سے محمد مدنی نے روایت کی ہے اور پہلے ربیعہ اپنے ملک یمن کو نبی کی حیات میں چلے گئے تھے اور راستے میں ان کی وفات ہو گئی تھی۔ واللہ اعلم

۱۶۴۳۔ حضرت ربیعہؓ بن زیاد

حضرت ربیعہؓ بن زیاد۔ اور بعض لوگ ان کو ابن ابی یزید سلمی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام ربیع ہے انہوں نے روایت کی ہے کہ خدائی راہ کا غبار جنت کی خاک ہے۔ اس حدیث کی سند میں گفتگو ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ' ابوعمر اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۶۴۴۔ حضرت ربیعہؓ بن سعد اسلمی

حضرت ربیعہؓ بن سعد اسلمی۔ کنیت ان کی ابوفراس ہے۔ یہ بخاری کا قول ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ میں ان کو صحابی سمجھتا ہوں حجازی ہیں۔

۱۶۴۵۔ حضرت ربیعہؓ بن سکن

حضرت ربیعہؓ بن سکن کنیت ان کی ابورویحہ فرعی۔ ان کا شمار اہل فلسطین میں ہے ان سے ان کے بیٹے عبدالجبار نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا آپ نے مجھے ایک سفید جھنڈا باندھ دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۶۴۶۔ حضرت ربیعہؓ بن شرحبیل

حضرت ربیعہؓ بن شرحبیل بن حسنہ۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان سے ان کے بیٹے جعفر نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ مجھے ابوسعید بن یونس نے بیان کیا ہے۔ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ قائم کر کے لکھا ہے کہ ان کا ذکر تحبل نے ابوسعید بن یونس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا۔ ان سے ان کے بیٹے جعفر نے روایت کی ہے پس انہوں نے ابن مندہ کے کلام کا بغیر کسی زیادتی کمی کے اعادہ کر لیا ہے اور نہ اس میں کوئی غلطی نکالی ہے حالانکہ وہ ابن مندہ کے ساتھ اکثر ایسا کیا کرتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ کیوں آیا؟ اس وجہ سے کہ ان کی نقل پر ابونعیم کو اعتماد نہیں یا اور کسی سبب سے حالانکہ ابن مندہ ایک معتبر حافظ حدیث ہیں۔ ابونعیم نے بھی کتابوں میں کئی جگہ ان کا معتبر اور حافظ ہونا بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ربیعہ نے مصر میں کچھ زمین لے لی تھی اور عمرو بن عاص کی طرف سے ملکیوں پر حاکم تھے۔

۱۶۴۷۔ حضرت ربیعہؓ بن عامر

حضرت ربیعہؓ بن عامر بن بجاد۔ ان کا شمار اہل فلسطین میں ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ربیعہ بن عامر بن ہادی ازدی جن کو لوگ اسدی بھی کہتے ہیں اور بعض لوگ ان کو دیلی کہتے ہیں یعنی ربیعہ بن عباد کے خاندان سے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن اسحٰق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن مبارک نے یحییٰ بن حسان سے جو بیت المقدس کے رہنے والے اور ایک بڑی عمر کے شیخ تھے نہایت اچھی سمجھ کے آدمی تھے انہوں نے ربیعہ بن عامر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ یاذاالجلال والاکرام کا ورد رکھا کرو۔

بجاد: باء اور جیم کے ساتھ۔ یہ محمد بن نقطہ کا قول ہے۔

۱۶۴۸۔ حضرت ربیعہؓ بن عباد

حضرت ربیعہؓ بن عباد۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں عباد بتشدید مگر عین کا کسرہ زیادہ مشہور ہے یہ بنی دیل بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ سے ہیں مدنی ہیں۔ ان سے ابن منکدر، ابوالزناد اور زید بن اسلم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مصعب بن عبداللہ زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالعزیز یعنی ابن محمد بن ابی عبید نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن خالد قارظی سے انہوں نے ربیعہ بن عباد دیلی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے ابولہب کو عکاظ (بازار مدینہ) میں دیکھا کہ وہ رسول اللہؐ کے پیچھے پیچھے یہ کہتا ہوا چلا جا رہا تھا کہ اے لوگو! یہ شخص گمراہ ہو گیا ہے کہیں تم کو تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے گمراہ نہ کر دے۔ اور رسول اللہ ﷺ اس سے بھاگتے تھے وہ آپ کے پیچھے دوڑتا تھا ہم سب لوگ ابولہب کے ساتھ ہوتے تھے ہم اس وقت لڑکے تھے گویا میں اب بھی اس واقعہ کو دیکھ رہا ہوں ایک شخص تھے جو پھر پھر کے دیکھتے جاتے تھے ان کے گیسو دراز تھے سب لوگوں سے زیادہ گورے اور سب سے زیادہ جمیل تھے میں نے کہا یہ

کون ہیں؟ لوگوں نے کہا محمد بن عبداللہ میں نے کہا وہ کون شخص ہے جو ان کو پتھر مار رہا ہے؟ لوگوں نے کہا ان کا چچا ابولہب۔ ربیعہ نے بڑی عمر پائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے عباد کے تلفظ میں تین قسم کے اقوال لکھے ہیں اور ابوعمر نے صرف بکسر عین وتخفیف اور بفتح عین وتشدید باء لکھا ہے اور ابن ماکولا نے تو کسرہ کے سوا کچھ نہیں لکھا اور کہا ہے کہ مدینہ میں بعہد ولید بن عبدالملک ان کی وفات ہوئی۔

۱۶۴۹۔ حضرت ربیعہؓ بن عبداللہ بن نوفل

حضرت ربیعہؓ بن عبداللہ بن نوفل بن اسعد بن ناشب بن سبد بن رزام بن مازن بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان غطفانی ذبیانی۔ یہی ہیں جو خالد بن ولید کو قتال مرتدین کے زمانے میں بعہد خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سرزمین غطفان میں لے گئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۱۶۵۰۔ حضرت ربیعہؓ بن عبداللہ بن ہدیر

حضرت ربیعہؓ بن عبداللہ بن ہدیر بن عبدالعزی بن عامر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لؤی قریشی تیمی۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی حیات میں پیدا ہو چکے تھے انہوں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ ان کا شمار تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۵۱۔ حضرت ربیعہؓ بن عثمان

حضرت ربیعہؓ بن عثمان بن ربیعہ تیمی۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان کی حدیث عثمان بن حکیم نے ربیعہ بن عثمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہمیں رسول اللہؐ نے (مقام) منیٰ میں مسجد خیف میں نماز پڑھائی بعد اس کے خطبہ پڑھا اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا کہ اللہ اس مرد کو تروتازہ رکھے جو میری بات کو سن کر یاد رکھے اور اس کو ان لوگوں تک پہنچا دے جنہوں نے نہیں سنا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۵۲۔ حضرت ربیعہؓ بن عمرو

حضرت ربیعہؓ بن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف ثقفی۔ مختار بن ابی عبید بن مسعود کے چچا ہیں ان کے حبیب، مسعود اور عبدیالیل کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی: وَ اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۶۵۳۔ حضرت ربیعہؓ بن عمرو جہنی

حضرت ربیعہؓ بن عمرو بن یسار بن عوف بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان جہنی۔ بنی نجار کے حلیف تھے۔ غسانی نے ان کا ذکر ابن کلبی سے اسی طرح نقل کیا ہے مگر مجھے جہاں تک یاد ہے ودیعہ ہے شاید یہ ان کے بھائی ہوں۔ واللہ اعلم

۱۶۵۴۔ حضرت ربیعہؓ بن عیدان

حضرت ربیعہؓ بن عیدان کندی۔ بعض لوگ ان کو حضرمی کہتے ہیں۔ انہیں نے امرء القیس سے ان کی زمین کی بابت جھگڑا کیا تھا۔ علقمہ بن وائل نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا امرء القیس اور ربیعہ بن عیدان باہم ایک زمین کی بابت نبیؑ کے سامنے جھگڑا لے گئے تھے اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے عیدان بفتح عین وسکون یائے تحتانیہ اور آخر میں نون ہے۔ اور عبد الغنی نے کہا ہے کہ یہ لفظ عبدان ہے بکسر عین وبائے موحدہ۔ ان لوگوں نے ان کا نسب نہیں بیان کیا یہ ربیعہ بیٹے ہیں عبدان بن ذی العرف بن وائل بن ذی طواف حضرمی کے۔ فتح مصر میں شریک تھے صحابی ہیں یہ ابو یونس کا قول ہے۔

۱۶۵۵۔ حضرت ربیعہؓ بن الغاز

حضرت ربیعہؓ بن الغاز۔ بعض لوگ ان کو ربیعہ بن عمرو کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے یہ جرشی ہیں شمار ان کا اہل شام میں ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے دادا ہیں ہشام بن الغاز بن ربیعہ کے۔ حضرت معاویہ کے زمانے میں لوگوں کو فتویٰ دیا کرتے تھے فقیہ تھے ان سے عطیہ بن قیس، حارث بن یزید، علی بن رباح، بشیر بن کعب اور ان کے بیٹے الغاز بن ربیعہ نے روایت کی ہے۔ ابن لہیعہ نے حارث بن یزید سے انہوں نے ربیعہ جرشی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا شریعت پر مستقیم رہو کیا اچھی بات ہے اگر تم مستقیم رہو! اور وضو کی حفاظت رکھو اور تمہارے اعمال میں سب سے بہتر عمل نماز ہے۔ مرج راہط کے واقعہ میں مقتول ہوئے۔ ۶۴ھ میں مروان بن حکم اور ضحاک بن قیس فہری کے درمیان سفیر تھے۔ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ ربیعہ بن عمرو جرشی کو بعض لوگ صحابی کہتے ہیں مگر وہ صحابی نہیں ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

علی بن رباح: عین پر پیش ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں اس پر زبر ہے۔

بشیر: باء پر پیش اور شین پر زبر ہے۔

۱۶۵۶۔ حضرت ربیعہؓ بن فراس

حضرت ربیعہؓ بن فراس۔ ان سے زیاد بن نعیم نے روایت کی ہے ان کا شمار اہل مصر میں ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ صحابہ میں سے ہیں ان کی حدیث ابن لہیعہ سے مروی ہے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے زیاد بن نعیم سے انہوں نے ربیعہ بن فراس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے آئندہ زمانے میں ایک قبیلہ چلے گا اور اس مکان میں پہنچے گا جس کی اہل عجم تعظیم کرتے ہیں پھر وہ اس کا مال لے لیں گے اس کے بعد اہل افریقہ تم پر حملہ کریں گے یہاں تک کہ ان کی تلواریں نیل میں اتریں گی یعنی مصر پر وہ حملہ کریں گے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۶۵۷۔ حضرت ربیعہؓ بن فضل انصاری

حضرت ربیعہؓ بن فضل بن حبیب بن زید بن تمیم انصاری۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ عروہ کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے

کہ یہ بنی معاویہ بن عوف سے ہیں۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۵۸۔ حضرت ربیعہؓ قرشی

حضرت ربیعہؓ قرشی۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ان کی حدیث عطاء بن سائب نے ابن ربیعہ سے انہوں نے اپنے والد سے جو قریش کے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں مشرکوں کے ساتھ کھڑا ہوا دیکھا تھا پھر اسلام کے بعد بھی میں نے آپ کو عرفات میں اسی مقام پر کھڑا ہوا دیکھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ رتبہ دیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۵۹۔ حضرت ربیعہؓ بن قیس عدوانی

حضرت ربیعہؓ بن قیس عدوانی۔محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع نے ان کا تذکرہ ان صحابہ میں کیا ہے۔جو حضرت علی کے ہمراہ شریک تھے۔یہ عدوان بن عمرو بن قیس غیلان کے خاندان سے تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۶۰۔ حضرت ربیعہؓ بن کعب

حضرت ربیعہؓ بن کعب بن مالک بن یعمر۔کنیت ابوفراس ہے۔اسلمی ہیں۔ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن،حنظلہ بن عمرو اسلمی اور ابوعمران جونی نے روایت کی ہے۔ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن محمد،اسمٰعیل بن عبیداللہ اور عبیداللہ بن علی نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحٰق بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نضر بن شمیل،وہب بن جریر،ابوعامر عقدی اور عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہشام دستوائی نے یحیٰی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں شب کو نبی ﷺ کے دروازے پر رہا کرتا تھا اور آپ کو وضو کے لیے پانی دیا کرتا تھا میں آپ کو بہت دیر تک سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہوا سنتا تھا پھر بہت دیر تک الحمد للہ رب العالمین کہتا ہوا سنتا تھا۔انہیں نے نبیؐ سے درخواست کی تھی کہ جنت میں آپ مجھے اپنے ساتھ رکھئے گا اور آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا تھا کہ اس بات میں کثرت سجود کے ساتھ تم میری مدد کرو۔اہل صفہ میں سے تھے سفر اور حضر میں آنحضرتؐ کے ہمراہ رہتے تھے بہت قدیم الصحبت ہیں۔آپ کے بعد بھی ان کی عمر بہت ہوئی یہاں تک کہ واقعہ حرہ کے بعد ۶۳ھ میں انہوں نے وفات پائی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۶۱۔ حضرت ربیعہؓ کلابی

حضرت ربیعہؓ کلابی۔ان کی حدیث ابومسلم کجی نے سلیمان بن داؤد سے انہوں نے سعید بن جشم ہلالی سے انہوں نے ربیعہ بنت عیاض کلابیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے ربیعہ کلابی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور پورا وضو کیا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ سنن کشی میں ایسا ہی لکھا ہے۔اس حدیث کو یحیٰی حمانی نے سعید سے انہوں نے ربیعہ بنت عیاض کلابیہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتی تھیں میرے دادا عبیدہ بن عمرو کلابی نے مجھ سے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا۔اس حدیث کو کئی راویوں نے سعید سے اسی

طرح روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

۱۶۶۲۔ حضرت ربیعہؓ بن لقیط

حضرت ربیعہؓ بن لقیط۔ ابوالحسن نے ان کو افراد میں ذکر کیا ہے۔ لیث بن سعید نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ربیعہ بن لقیط سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب حاکم روم رسول اللہؐ کے حضور میں آیا تو اس نے آنحضرتؐ سے ایک گھوڑا مانگا آپ نے اسے دے دیا تو کچھ لوگوں نے کہا کہ خدا کا دشمن اور آپ کا دشمن (آپ نے اسے کیوں دیا) آنحضرتؐ نے فرمایا عنقریب اسے مرد مسلم لے لے گا چنانچہ میں نے جنگ واشن کے دن اسے غنیمت میں لے لیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ ربیعہ بن حوالہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں۔

۱۶۶۳۔ حضرت ربیعہؓ بن لہیعہ

حضرت ربیعہؓ بن لہیعہ حضرمی۔ نبیؐ کے حضور میں حضرموت کے وفد کے ساتھ آئے تھے یہ سب لوگ اسلام لائے ان سے ان کے بیٹے فہد نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا اور اپنے مال کی زکاۃ آپ کو دی آپ نے مجھے ایک تحریر لکھ دی جس کا عنوان یہ تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم لربیعة بن لهیعة۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۶۴۔ حضرت ربیعہؓ بن مالک انصاری

حضرت ربیعہؓ بن مالک۔ کنیت ان کی ابواسید۔ انصاری ساعدی۔ ابن اسحٰق نے محمد بن خالد انصاری سے انہوں نے ابواسید سے جن کا نام ربیعہ بن مالک تھا روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک دن رسول اللہؐ بقیع غرقد (جنۃ البقیع) میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا پیر پھیلائے ہوئے بیٹھا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا یہ اویس (نامی بھیڑیا) ہے کچھ کھانے کو مانگتا ہے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! جو آپ کی رائے ہو آپ نے فرمایا پورے گلہ سے دس۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہؐ! یہ بہت ہے پس اس سے رسول اللہؐ نے فرمایا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تو ان سے چھین لیا کر۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث میں ان کا نام ربیعہ بتایا گیا ہے مگر مشہور نام ان کا مالک بن ربیعہ ہے۔ لوگوں نے ان کا تذکرہ میم کی ردیف میں کیا ہے۔

۱۶۶۵۔ حضرت ربیعہؓ بن مالک

حضرت ربیعہؓ بن مالک۔ حبیب کے بھائی ہیں اسید بن ابی اناس کے نام میں ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔

۱۶۶۶۔ حضرت ربیعہؓ بن وقاص

حضرت ربیعہؓ بن وقاص۔ ان کی حدیث میں اعتراض ہے۔ ان کی حدیث حسن نے ابان سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے ربیعہ بن وقاص سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا تین مقامات ایسے ہیں کہ ان میں دعا رد نہیں ہوتی جو شخص جنگل میں ہو جہاں اس کو کوئی نہ دیکھتا[1] ہو وہاں وہ کھڑا ہو کے نماز پڑھنے لگے تو اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے

---

[1] اس سے اور نیز بہت سی حدیثوں سے معلوم ہوا کہ خلوت کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔

فرماتا ہے کہ میں اپنے اس بندے کو دیکھتا ہوں کہ وہ اس بات کا یقین رکھتا ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے پس دیکھو یہ[1] کیا مانگتا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تیری رضامندی اور تیری مغفرت مانگتا ہے اللہ فرماتا ہے گواہ رہو میں نے اسے بخش دیا اور وہ شخص جس کے ساتھ ایک گروہ ہو اور اس کے ساتھ والے (میدان جنگ میں اسے تنہا چھوڑ کر) بھاگ جائیں اور وہ اپنی جگہ پر قائم رہے تو اللہ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ دیکھو میرا بندہ کیا مانگتا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اے میرے پروردگار! یہ شخص اپنی جان تیرے لیے دیتا ہے تیری رضامندی چاہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گواہ رہو میں نے اسے بخش دیا اور وہ شخص جو آخر شب میں اٹھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اللہ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ گواہ رہو میں نے اسے بخش دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب الراء والجیم

۱۶۶۷۔ حضرت رجاءؓ بن جلاس

حضرت رجاءؓ بن جلاس۔ صحابہ کے بعض تذکرہ نویسوں نے ان کا ذکر لکھا ہے۔ ان کی حدیث عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ نے ام بلج سے انہوں نے ام جلاس سے انہوں نے اپنے والد رجاء بن جلاس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے پوچھا کہ آپ کے بعد خلیفہ کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا ابوبکر۔ یہ سند ضعیف ہے ایسی سندوں کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے یہاں لکھا ہے اور انہوں نے دوبارہ اس حدیث کو زید بن جلاس سے روایت کیا ہے ان دونوں میں سے ایک وہم ہے واللہ اعلم

جلاس: جیم پر پیش اور لام پر زبر ہے۔

۱۶۶۸۔ حضرت رجاءؓ غنوی

حضرت رجاءؓ غنوی۔ صحابی ہیں بصرہ میں رہتے تھے جنگ جمل میں ان کا ہاتھ زخمی ہو گیا ان سے سلامہ بنت جعد نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جس کو اللہ اپنی کتاب کے حافظ ہونے کی نعمت عطا کرے اور وہ یہ سمجھے کہ اس سے زیادہ کسی کو نعمت دی گئی ہے اس نے سب سے بڑی نعمت کی تحقیر کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کی حدیث صحیح نہیں۔ ان سے روایت کرنے والا اسلامہ کو بتایا جاتا ہے مگر ابن مندہ اور ابو عمر نے ساکنہ کو بتایا ہے اور ان دونوں نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ جو شخص قرآن کے ذریعہ سے شفاء طلب نہ کرے اللہ اس کو شفاء نہ دے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ رجاء ایک عورت تھیں صحابیہ تھیں۔

۱۶۶۹۔ حضرت رجاءؓ (ابو یزید)

حضرت رجاءؓ۔ کنیت ابو یزید ہے۔ ان سے ان کے بیٹے یزید بن رجاء نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے تھوڑی سی فقہ[2] بہت سی عبادت سے افضل ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[1] اللہ عزوجل جب کسی سے کوئی بات پوچھے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ معاذ اللہ وہ اس بات سے ناواقف ہے۔

[2] فقہ سے مراد دین کی سمجھ اور قوت اجتہاد یہ ہے کہ کتاب وسنت کے معانی سمجھ سکے اور ان سے مسائل نکال سکے۔

باب الراء والحاء والخاء

۱۶۷۰۔ حضرت رحضہؓ بن خربہ غفاری

حضرت رحضہؓ بن خربہ غفاری۔ ایماء کے والد ہیں اور خفاف بن ایماء کے دادا ہیں۔ ہم نے ان دونوں کو ذکر کیا ہے۔ مقام غیقہ میں جو بنی غفار کی زمین میں ہے رہتے تھے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ بھی صحابی ہیں اور ان کے بیٹے اور پوتے خفاف بن ایماء بن رحضہ بھی صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ غسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۱۶۷۱۔ حضرت رحیلؓ جعفی

حضرت رحیلؓ جعفی۔ زہیر بن معاویہ کے خاندان سے ہیں۔ ان کی حدیث ابوجعفر اور حارث بن مسلم سے جو زہیر کے چچا کے بیٹے ہیں مروی ہے وہ کہتے تھے کہ رحیل جعفی اور سوید جعفی غفلہ کے بیٹے مسلمان ہو کر رسول اللہؐ کے حضور میں آئے یہ اس وقت پہنچے جب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کر کے مٹی ہاتھوں سے ہاتھ جھاڑ رہے تھے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ رحیل کی حدیث زہیر بن معاویہ نے اسعر بن رحیل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو زہیر بن معاویہ نے اپنے والد سے انہوں نے اسعر سے بھی روایت کیا ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ سوید حضرت عمرؓ کے یہاں آ کے رہے تھے۔ اور رحیل حضرت بلال کے یہاں۔

اسعر: ہمزہ پر زبر، سین اور آخر میں راء کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

رحیل: راء پر پیش اور حاء پر زبر ہے۔

۱۶۷۲۔ حضرت رخیلہؓ بن ثعلبہ

حضرت رخیلہؓ بن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج خزرجی بیاضی۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن شہاب اور ابن اسحٰق کا قول ہے ان کا تذکرہ ابوعمر، ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوعمر نے اتنی روایت زیادہ کی ہے کہ ابن اسحٰق نے ان کا نام رجیلہ جیم کے ساتھ کہا ہے اور ابن اسحٰق نے رحیلہ حائے مہملہ کے ساتھ کہا ہے اور ابن عقبہ نے کہا ہے کہ رخیلہ خائے منقوطہ کے ساتھ ہے۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے بھی اسی طرح نقل کیا ہے اور دار قطنی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے اور ابونعیم نے جیم کی ردیف میں ان کا نام جبلہ بن خالد بن ثعلبہ انصاری بیاضی لکھا ہے وہ یہی ہیں ہم نے ان دونوں کو بیان کر دیا اور اصل حال بھی بتا دیا۔

باب الراء والدال

۱۶۷۳۔ حضرت ردیحؓ بن ذویب

حضرت ردیحؓ بن ذویب بن شعثم بن قرط بن مناف بن حارث تمیمی عنبری۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ ان کے

بیٹے عبداللہ بن رُدیح نے اپنے والد ردیح سے انہوں نے اپنے والد ذویب سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ! میں اولاد اسمٰعیل میں سے ایک غلام کو آزاد کرنا چاہتی ہوں پس جب قبیلہ عنبر کی فے آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں سے چار غلاموں کو لے لو چنانچہ انہوں نے میرے دادا ردیح' میرے چچا سمرہ' میرے چچازاد بھائی زخی اور میرے ماموں ذویب کو لے لیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کے سروں پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ یہ لوگ اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الراء والزائے والسین

۱۶۷۴۔ حضرت رزینؓ بن انس سلمی

حضرت رزینؓ بن انس سلمی۔ ان کا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ نے اپنی سند سے ابویعلی یعنی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابووائل یعنی خالد بن محمد بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں فہد بن عوف نے بنی عامر کے مکان میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نائل بن مطرف بن رزین بن انس سلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے میرے دادا رزین بن انس سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب اللہ عزوجل نے اسلام کو غالب کر دیا تو ہمارا ایک کنواں تھا ہمیں خوف ہوا کہ کہیں ہمارے آس پاس والے اس پر قبضہ نہ کرلیں پس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے کہا کہ یارسول اللہؐ! ہمارا ایک کنواں ہے اور مجھے اس بات کا خوف ہے کہ آس پاس کے لوگ کہیں اس پر بجبر قبضہ نہ کرلیں تو آپ نے مجھے ایک تحریر لکھ دی جس کا مضمون یہ تھا:

من محمد رسول الله امابعد فان لهم بئرهم ان كان صادقا ولهم دارهم ان كان صادقا۔

''محمد رسول اللہ کی طرف سے (یہ خط ہے) امابعد یہ لوگ اپنے کنویں کے مالک ہیں بشرطیکہ یہ سچے ہوں اور وہ لوگ اپنے گھر کے مالک ہیں بشرطیکہ یہ سچے ہوں۔''

یہ کہتے تھے کہ پھر ہم نے مدینہ کے جس قاضی کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا اس نے یہی فیصلہ کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۷۵۔ حضرت رزینؓ بن مالک

حضرت رزینؓ بن مالک بن سلمہ بن ربیعہ بن حارث بن سعد بن عوف بن یزید بن بکیر بن عمیرہ بن علی بن جسر بن محارب بن خصفہ بن قیس غیلان نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے۔ ان کی حدیث دارقطنی نے بیان کی ہے۔

۱۶۷۶۔ حضرت رسیمؓ ہجری

حضرت رسیمؓ ہجری۔ اور بعض لوگ ان کو عبدی کہتے ہیں۔ یہ عبدی ہیں اہل ہجر میں سے۔ یحییٰ بن غسان تیمی نے ابن رسیم سے انہوں نے اپنے والد سے جو اہل ہجر میں سے ایک شخص تھے اور فقیہ تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے حضور

میں وفد کے ہمراہ کچھ صدقہ لے کے گئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ان [1] ظروف میں نبیذ کے استعمال سے منع فرمایا پس یہ لوگ جب اپنے ملک میں لوٹ کر گئے ان کا ملک تھامہ کی سرزمین میں تھا گرم ملک تھا وہاں کی آب وہوا ان کو ناموافق ہوئی پس یہ دوسرے سال آپ کے پاس لوٹ کر آئے اور کہا یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں ان ظروف کے استعمال سے منع فرمایا تھا لہٰذا ہم نے ان کو ترک کر دیا مگر یہ بات ہمیں بہت شاق گزری آپ نے فرمایا کہ اچھا جاؤ اور پیو جس چیز میں چاہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ محمد بن نقطہ کا قول ہے کہ ریسم میں "رے" مضموم اور سین مفتوح ہے انہوں نے ابونعیم کے مخطوطہ سے اسی طرح نقل کیا ہے اور امیر ابونصر نے کہا ہے کہ ریسم بفتح راء وکسر سین وسکون یاء ہے۔ یہ ریسم صحابی ہیں ان سے ان کے بیٹے نے ایک حدیث روایت کی ہے اس کو یحییٰ بن غسان تیمی نے ابن ریسم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ دار قطنی نے کہا ہے کہ ان سے عطاء بن سائب نے روایت کی ہے مگر عطاء کی حدیث مجھے نہیں ملی اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ وہم نہ ہو گا حالانکہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ اس میں وہم ہو گیا ہے۔

باب الراء والشین

۱۶۷۷۔ حضرت رشدانؓ جہنی

حضرت رشدانؓ جہنی۔ ان کا نام زمانہ جاہلیت میں غیان تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام رشدان رکھا۔ ابونعیم نے ان کے تذکرہ میں کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ایک حدیث ابن ابی اویس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے وہب بن عمرو بن مسلم بن سعد بن وہب جہنی سے نقل کی ہے کہ ان کے والد نے ان کے دادا سے نقل کر کے انہیں خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں ان کا نام غیان تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام رشدان رکھا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابوعمر نے کہا ہے کہ رشدان ایک مجہول شخص ہیں بعض لوگوں نے ان صحابہ میں ذکر کیا ہے جنہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان کا ذکر کرنا بالکل بے اصل ہے اور ابونعیم اور ابوعمر کا قول اس پر دلالت کرتا ہے۔

میں خیال کرتا ہوں کہ بعض راویوں سے اس میں وہم ہو گیا ہے۔ قبیلہ جہینہ کی صحیح خبر یہ ہے کہ ان کے وفد جب رسول اللہؐ کے حضور میں آئے تو ان میں سے بعض لوگ غیان بن قیس بن جہینہ کے قبیلہ سے تھے۔ رسول اللہؐ نے ان سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا بنی غیان۔ آپ نے فرمایا نہیں تم بنی رشدان ہو پس یہی نام ان کے خاندان کا مشہور ہو گیا۔ واللہ اعلم

۱۶۷۸۔ حضرت رشیدؓ ہجری

حضرت رشیدؓ ہجری۔ بعض لوگ ان کو فارسی کہتے ہیں۔ انصار کے خاندان اوس کی شاخ بنی معاویہ کے غلام تھے ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ نبیؐ کے ہمراہ غزوۂ احد میں شریک تھے آنحضرتؐ نے ان کی کنیت ابوعبداللہ رکھی تھی واقدی نے غزوۂ احد کے بیان میں لکھا ہے کہ رشید فارسی بنی معاویہ کے غلام تھے مشرکین میں سے بنی کنانہ

---

[1] یہ ظروف وہی ہیں نقیر اور دباء اور حنتم جن کا ذکر متعدد مقامات میں اوپر ہو چکا ہے چونکہ اس میں شراب پی جاتی تھی اس سبب سے آنحضرتؐ نے ان کے استعمال سے منع فرمایا تھا۔

کے خاندان کے ایک شخص سے جو لوہے میں غرق تھا انہوں نے مقابلہ کیا وہ بطور رجز کے کہہ رہا تھا کہ میں عویف کا بیٹا ہوں پہلے اس مشرک کے مقابلہ میں سعد مولی حاطب گئے اس مشرک نے ان کو ایک ہاتھ ایسا مارا کہ ان کے دو ٹکڑے کر دیئے پس رشید اس کے سامنے گئے اور انہوں نے اس کے شانے پر تلوار ماری ان کی تلوار نے زرہ کو کاٹ کر اس کے جسم کے دو ٹکڑے کر دیئے اور رشید یہ کہتے تھے کہ اس (میرے بے پناہ حملہ) کو لے اور میں غلام فارسی ہوں اور رسول اللہ اس کو دیکھ رہے تھے اور سن رہے تھے پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ میں غلام انصاری ہوں۔ اس کے بعد رشید کا بھائی (جو مشرک تھا) کتے کی طرح دوڑتا ہوا آیا ابن عویف کہتے تھے کہ رشید نے اس کے سر پر تلوار ماری اس کے سر پر خود تھا ان کی تلوار نے اس کا خود پھاڑ ڈالا اور یہ کہنے لگے کہ اس کو لے اور میں غلام انصاری ہوں۔ پس رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا کہ اے ابو عبداللہ! تم نے بہت اچھا کہا پس اس وقت رسول اللہؐ نے ان کی کنیت ابو عبداللہ رکھی ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۷۹۔ حضرت رشیدؓ بن مالک

حضرت رشیدؓ بن مالک۔ کنیت ابو عمیرہ سعدی تمیمی۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء ثقفی نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسید بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن رجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معروف بن واصل نے حفصہ بنت طلق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتی تھیں ابو عمیرہ یعنی رشید بن مالک کہتے تھے کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس تھے کہ ایک شخص ایک طبق کھجوروں کا آپ کے پاس لایا آپ نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ ہدیہ یا صدقہ اس شخص نے کہا صدقہ آپ نے فرمایا تو اس کو ان لوگوں کے سامنے رکھ دے۔ رشید کہتے تھے کہ حضرت حسن (ابن فاطمہ بنت نبی ﷺ) اس زمانے میں کم سن تھے انہوں نے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں رکھ لی۔ رسول اللہؐ نے اس کو دیکھ لیا پس آپ نے ان کے منہ میں انگلی ڈال کر کھجور کو نکال کر پھینک دیا اس کے بعد فرمایا کہ ہم آل محمد ﷺ صدقہ نہیں کھاتے۔ اس حدیث کو ابن نمیر اور عبدالصمد بن نعمان' عبداللہ بن رجاء اور عمرو بن مرزوق وغیرہم نے معروف بن واصل سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے ان کو تمیمی قرار دیا ہے اور ابن ماکولا نے مزنی قرار دیا ہے اور ابو احمد عسکری نے ان کو اسدی لکھا ہے قبیلہ اسد بن خزیمہ سے اور کہا ہے کہ یہ معروف بن واصل کے دادا ہیں۔

عمیرہ: عین پر زبر کے ساتھ۔ اسید: ہمزہ پر زبر کے ساتھ

باب الراء مع العین

۱۶۸۰۔ حضرت رعیہؓ سحیمی

حضرت رعیہؓ سحیمی۔ طبرانی نے کہا ہے کہ یہ جہنی ہیں انہوں نے تصحیف کر دی صحیح لفظ سحیمی ہے۔ بعض لوگ ان کو عرنی کہتے ہیں۔ یہ سحیمہ کے قبیلہ سے ہیں جو عرینہ کی ایک شاخ ہے۔ بعض لوگ ان کو ربعی بھی کہتے ہیں یہ کچھ بھی نہیں ہے۔ ان کو رسول اللہ ﷺ نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر خط لکھ کر بھیجا تھا انہوں نے اس ٹکڑے کو اپنے ڈول میں پیوند لگا لیا تھا ان کی بیٹی نے ان سے کہا میں سمجھتی

ہوں کہ تم پر کوئی مصیبت آنی چاہتی ہے تم نے سردار عرب کے خط کو لے کر اپنے ڈول میں پیوند لگایا ان کی بیٹی کا نکاح بنی ہلال کے قبیلہ میں ہوا تھا وہ اسلام لے آئیں تھیں۔ تھوڑے دنوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو قبیلہ حیمہ کی طرف بھیجا ان سواروں نے ان کی اولاد کو اور ان کے مال کو لے لیا اور یہ تنہا بچ کر برہنہ نکل گئے پھر یہ بھی مسلمان ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! اب میں مسلمان ہو گیا ہوں لہٰذا میرے گھر والے میرا مال اور میری اولاد جو لوٹ کر لائی گئی ہیں مجھے واپس دی جائیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مال تو تقسیم ہو چکا اگر تقسیم ہونے سے پہلے تم پہنچ جاتے تو تم ہی اس کے حقدار تھے ہاں تمہاری اولاد تو اے بلال ان کو ساتھ لے جاؤ اور ان کی اولاد ان کے حوالہ کر دو چنانچہ حضرت بلال ان کو ساتھ لے گئے اور ان کے بیٹے سے پوچھا کہ تم ان کو پہچانتے ہو اس نے کہا ہاں۔ پس حضرت بلال نے ان کا لڑکا ان کے حوالے کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

رعیہ: راء پر زیر، عین پر جزم اور یاء کے ساتھ ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں راء پر پیش ہے۔

باب الراء والفاء

۱۶۸۱۔ حضرت رفاعہؓ بن اوس

حضرت رفاعہؓ بن اوس۔ انصاری ثم من بنی زعوراء بن عبد الاشہل۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور اس کو عروہ بن زبیر سے روایت کیا ہے۔

۱۶۸۲۔ حضرت رفاعہؓ بدری

حضرت رفاعہؓ بدری۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن احمد بن عبد القاہر بن احمد بن عبد القاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن جعفر مدنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن علی بن خلاد نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے رفاعہ بدری سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور ہم ان کے پاس تھے کہ ایک شخص آیا شاید وہ بدوی تھا وہ مسجد میں داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی اور بہت جلد نماز پڑھ لی۔ پھر وہ نبیؐ کے حضور میں آیا اور آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیک (السلام) اپنی نماز کا اعادہ کر اس لیے کہ تو نے درحقیقت نماز نہیں پڑھی۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ رفاعہ رافع زرقی کے بیٹے ہیں بدر میں شریک تھے لوگوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۶۸۳۔ حضرت رفاعہؓ بن تابوت

حضرت رفاعہؓ بن تابوت انصاری۔ داؤد بن ابی ہند نے قیس بن جبیر سے روایت کی ہے کہ (زمانہ جاہلیت سے یہ دستور چلا آتا تھا کہ) لوگ جب احرام باندھ چکتے تھے تو نہ کسی باغ میں اس کے دروازہ کی طرف سے جاتے تھے نہ کسی مکان میں (بلکہ پیچھے سے دیوار پر چڑھ کے کودتے تھے) پس رسول اللہؐ اور آپ کے اصحاب ایک مکان میں تشریف لے گئے رفاعہ بن تابوت نامی ایک انصاری تھے وہ دیوار پر چڑھ کر رسول اللہؐ کے پاس آئے پھر جب رسول اللہ ﷺ گھر کے دروازے سے باہر نکلے تو یہ بھی

دروازے سے نکل آئے تو لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہؐ یہ شخص بدکار ہے گھر کے دروازے سے نکل آیا حالانکہ یہ احرام باندھے ہوئے ہے تو رسول اللہؐ نے ان سے کہا کہ کس چیز نے تمہیں اس بات پر آمادہ کیا؟ انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ! آپ اس سے نکلے لہٰذا میں بھی اس سے نکلا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا میں تو قریشی ہوں رفاعہ نے کہا دین تو ہمارا اور آپ کا ایک ہے۔ یہ کہتے تھے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا (الآیہ) ''یہ کوئی نیکی کی بات نہیں ہے کہ تم گھروں میں ان کی چھتوں کے اوپر سے آؤ''۔

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ قیس بن جبیر نے ایسا ہی بیان کیا اور یہ بھی کہا ہے کہ میں نہیں جانتا ان کا نام قیس بن حبتر ہے یا کوئی اور (قیس بن جبیر)

۱۶۸۴۔ حضرت رفاعہؓ بن حارث

حضرت رفاعہؓ بن حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم۔ یہ بنی عفرلہ میں سے ایک شخص ہیں موافق قول ابن اسحٰق کے بدر میں شریک تھے مگر واقدی نے کہا ہے کہ یہ ہمارے نزدیک ثابت نہیں ہے اور ان کے بنی عفراء میں سے ہونے کا بھی انکار کیا ہے اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی ان کے بنی عفراء سے ہونے اور نیز بدری ہونے سے انکار کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۱۶۸۵۔ حضرت رفاعہؓ بن رافع بن عفراء

حضرت رفاعہؓ بن رافع بن عفراء۔ معاذ بن عفراء انصاری کے بھتیجے ہیں۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے معاذ سے مروی ہے اس کو زید بن حباب نے ہشام بن ہارون سے انہوں نے رفاعہ سے روایت کیا ہے۔ اور ابوزید نے یعنی سعید بن ربیع نے شعبہ سے انہوں نے حصین سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جن کا نام رفاعہ تھا نماز پڑھی انہوں نے تکبیر تحریمہ کے بعد یہ دعا پڑھی: اللھم لک الحمد کلہ ولک الخلق کلہ و الیک یرجع الامر کلہ علانیۃ و سرہ۔ ''اے اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے ہی لیے ہے اور تمام مخلوق تیری ہی ہے اور سب کام آشکارا ہوں یا پنہاں تیری ہی طرف لوٹتے ہیں''۔

اس حدیث کو ابن عدی نے شعبہ سے موقوفاً روایت کیا ہے اور اس کو عقدی نے شعبہ سے انہوں نے حصین سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن شداد بن ہاد سے سنا وہ کہتے تھے کہ انہوں نے ایک شخص کو اصحاب نبیؐ سے جن کا نام رفاعہ بن رافع تھا یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو اسی طرح کہتے تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور ان لوگوں نے ان کا نام رفاعہ بن رافع کے علاوہ اور کچھ نہیں بتایا پس میں نہیں جانتا کہ یہ کیونکر معلوم ہوا کہ یہ عفراء کے پوتے ہیں کیونکہ صحابہ میں رفاعہ بن رافع کے علاوہ اور لوگ بھی ہیں۔ واللہ اعلم

یہ حدیث رفاعہ بن رافع بن مالک زرقی سے منقول ہے بخاری نے اپنی صحیح میں اس حدیث کو اسی سند کے ساتھ عبداللہ بن شداد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رفاعہ بن رافع انصاری کو دیکھا وہ بدر میں شریک تھے اور اہل بدر میں رفاعہ بن رافع بن عفراء کوئی شخص نہیں ہے اور یہ قول کہ ان کی حدیث ان کے بیٹے معاذ روایت کرتے ہیں اسی کی تائید کرتا ہے کہ یہ زرقی ہیں کیونکہ

معاذ رفاعہ زرقی ہی کے بیٹے کا نام ہے۔

۱۶۸۶۔ حضرت رفاعہؓ بن رافع

حضرت رفاعہؓ بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق۔ انصاری خزرجی زرقی۔ کنیت ان کی ابومعاذ ہے ان کی والدہ ام مالک بنت ابی بن سلول تھیں جو بہن تھیں عبداللہ بن ابی سردار منافقین کی۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور عروہ موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جو بدر احد خندق بیعۃ الرضوان اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور ان کے بھائی خلاد اور مالک رافع کے بیٹے بھی بدر میں شریک تھے۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن ابی نصر طوسی نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن علی بن یحییٰ بن خلاد نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے چچا رفاعہ بن رافع سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تھے اور ہم لوگ آپ کے ساتھ تھے کہ ایک شخص آیا شاید وہ بدوی تھا اس نے نماز پڑھی اور بہت جلد پڑھ لی۔ بعد نماز ختم کرنے کے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ ایسا ہی اس نے دو یا تین مرتبہ کیا ہر مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا تھا اور آپ فرماتے تھے جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی اس شخص نے کہا آپ مجھے دکھا لیجئے یا (یہ کہا کہ) مجھے تعلیم کر دیجئے کیونکہ میں ایک بشر ہوں۔ بشر سے خطا و صواب دونوں ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں جب تم نماز کا ارادہ کرو تو وضو کرو جس طرح کہ اللہ نے تم کو حکم دیا ہے پھر شہادتیں پڑھ کر کھڑے ہو جاؤ اور تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لو پھر اگر تمہارے پاس قرآن ہو تو اس کو پڑھو ورنہ اللہ کی حمد و ثنا اور اس کی تکبیر تہلیل کرو۔ اور اس کے بعد رکوع میں جاؤ اور اطمینان سے رکوع کرو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ بعد اس کے سجدہ کرو پھر بیٹھ جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر کھڑے ہو جب تم ایسا کرو گے تو تمہاری نماز پوری ہو جائے گی اور اگر اس میں سے کوئی بات کم کر دو گے تو تمہاری نماز ناقص ہو جائے گی پس یہ حکم صحابہ کو بہت آسان معلوم ہوا اور ہمیں ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن واسطی مسمار بن ابی بکر محمد بن محمد بن سرایا اور ابوعبداللہ حسین بن فناخسرو تکریتی نے اپنی سند سے امام محمد بن اسمٰعیل بخاری تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے معاذ بن رفاعہ بن رافع زرقی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا ان کے والد اہل بدر میں سے تھے وہ کہتے تھے کہ جبریل علیہ السلام نبیؐ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ اہل بدر کو اپنے میں کیسا سمجھتے ہیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا بزرگ ترین اہل اسلام میں یا اور کوئی لفظ اسی قسم کا فرمایا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا اسی طرح جو فرشتے بدر میں شریک تھے (ان کو ہم لوگ افضل سمجھتے ہیں) رفاعہ جنگ جمل میں حضرت علی مرتضیٰ کے ہمراہ تھے اور جنگ صفین میں بھی۔ شعبی نے کہا ہے کہ جب طلحہ اور زبیر بصرہ کی طرف گئے تو ام فضل بنت حارث یعنی زوجہ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم نے حضرت علی کو ان کی خبر لکھ کے بھیجی۔ حضرت علی نے فرمایا بڑے تعجب کی بات ہے لوگوں نے عثمان پر حملہ کیا اور ان کو قتل کر دیا اور انہوں نے مجھ سے بغیر جبر کے بیعت کی اور طلحہ اور زبیر نے بھی بیعت کی اب وہ لشکر لے کے عراق کی طرف گئے پس (حضرت علی

مرتضیٰ سے مخاطب ہوکر) رفاعہ بن رافع زرقی نے کہا کہ جب اللہ نے اپنے رسولؐ کو دنیا سے اٹھایا تو ہم سمجھے تھے کہ ہم لوگ (یعنی انصار) اس امر (خلافت) کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ ہم نے رسول اللہؐ کی مدد کی اور ہمارا مرتبہ دین میں بڑا تھا مگر تم نے (اے مہاجرین) کہا کہ ہم مہاجرین اولین ہیں اور رسول اللہؐ کے دوست اور عزیز ہیں ہم تمہیں اللہ کی یاد دلاتے ہیں کہ تم رسول اللہؐ کی جانشینی میں ہم سے مزاحمت نہ کرو پس معاملہ خلافت ہم نے تمہارے لیے چھوڑ دیا اور تم اس سے خوب واقف ہو اور اس کی وجہ کچھ اور نہ تھی سوائے اس کے کہ ہم نے دیکھا حق پر عمل ہو رہا ہے' کتاب اللہ کی پیروی کی جاتی ہے اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم قائم ہے تو ہم راضی ہو گئے اور ہم کو اس کے سوا اور کیا چاہیے تھا؟ اب ہم نے آپ سے بیعت کی اور ہم نے رجوع نہیں کیا اب آپ سے ان لوگوں نے مخالفت کی ہے جن سے آپ بہتر ہیں اور بہ نسبت ان کے زیادہ پسندیدہ ہیں پس آپ ہمیں اپنے حکم سے مطلع فرمائیے اسی اثنا میں حجاج بن غزیہ انصاری آئے اور انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! اس معاملہ کا تدارک اس سے پہلے کرنا چاہیے کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے۔ میری جان کو کبھی چین نہ نصیب ہو اگر میں موت کا خوف کروں اے گروہ انصار! امیر المومنین کی بھی مدد کرو جس طرح تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تھی واللہ آخر کو اول سے نسبت ہوتی ہے ہاں مگر اول [1] بہت افضل تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے اس حدیث کو رفاعہ بدری کے تذکرہ میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ رفاعہ بیٹے ہیں رافع زرقی کے پھر دوبارہ ان کا تذکرہ لکھنے کی کیا ضرورت تھی؟ صرف فرق یہ ہے کہ اس تذکرہ میں راوی نے ان کا نسب نہیں بیان کیا اس سے یہ اور نہ ہو جائیں گے حدیث ایک سند ایک۔

۱۶۸۷۔ حضرت رفاعہؓ بن زنبر

حضرت رفاعہؓ بن زنبر۔ صحابی ہیں۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔ زنبر "زے" "نون" اور "بائے موحدہ" کے ساتھ ہے اور اس کے آخر میں "رے" ہے۔

۱۶۸۸۔ حضرت رفاعہؓ بن زید

حضرت رفاعہؓ بن زید بن عامر بن سواد بن کعب۔ ان کا نام ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس ہے۔ انصاری ہیں اوسی ہیں ظفری ہیں۔ قتادہ بن نعمان بن زید کے چچا ہیں۔ یہی ہیں جن کے ہتھیار اور کھانے کی چیزیں بنی ابیرق نے چرائی تھیں۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبید اللہ بن علی وغیرہ نے خبر دی یہ لوگ اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ ترمذی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہم سے حسن بن احمد بن ابی شعیب یعنی ابو مسلم حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن مسلمہ حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسحٰق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قتادہ بن نعمان سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کچھ لوگ ہم میں تھے جن کو بنی ابیرق کہتے تھے ان لوگوں کا نام بشر' بشیر اور مبشر تھا۔ بشیر ایک منافق شخص تھا اصحاب نبی صلی اللہ

---

[1] یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے میں بہ نسبت امیر المومنین کی مدد کرنے کے زیادہ ثواب تھا۔

علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار کہا کرتا تھا اور وہ اشعار کسی عرب کو دیتا تھا جب اصحاب رسول اللہ ﷺ ان شعروں کو سنتے تو کہتے تھے کہ خدا کی قسم! یہ اشعار سوائے اس خبیث کے اور کوئی نہیں کہتا۔ یہ لوگ (یعنی بشر، بشیر اور مبشر) بہت محتاج اور فاقہ مست لوگ تھے (زمانہ) جاہلیت میں بھی اور (زمانہ) اسلام میں بھی۔

مدینہ میں لوگوں کی غذا کھجوریں اور جو تھی اور جب کسی کے پاس کچھ مال زیادہ ہوتا اور شام کی طرف سے کچھ پہاڑی لوگ گیہوں وغیرہ لے کر آجاتے تھے تو وہ ان سے غلہ مول لے لیتا تھا اس کو خاص اپنے لیے رکھتا تھا اور گھر والوں کے لیے وہی کھجوریں اور جو پس (اسی دستور کے موافق) وہ پہاڑی لوگ جو آئے تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے ایک بوجھ گیہوں ان سے مول لیے اور ان کو اپنے بالا خانہ میں رکھ لیا ان کے بالا خانہ میں کچھ ہتھیار بھی تھے پس رات کے وقت کچھ لوگوں نے چھاپہ مارا اور بالا خانہ میں نقب دے کر ہتھیار اور گیہوں نکال لیے جب صبح ہوئی تو میرے چچا رفاعہ میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ اے میرے بھتیجے! آج شب کو ہم پر چھاپہ مارا گیا ہمارے بالا خانہ میں نقب لگائی گئی اور ہمارا غلہ اور ہمارے ہتھیار لے گئے پس ہم لوگوں نے گھروں کو ڈھونڈا کچھ لوگوں نے ہم سے کہا کہ ہم نے بنی ابیرق کو دیکھا کہ انہوں نے آج شب کو آگ روشن کی تھی اور ہم سمجھتے ہیں کہ انہوں نے تمہارے یہاں سے کچھ غلہ لا کر پکایا تھا قتادہ کہتے ہیں پھر میں رسول اللہؐ کے حضور میں گیا اور میں نے کہا کہ ہم میں سے کچھ لوگوں نے جو ظالم لوگ ہیں میرے چچا رفاعہ بن زید کے مکان پر چھاپہ مارا ان کے بالا خانہ میں نقب لگائی اور ان کے ہتھیار اور ان کا غلہ لے لیا۔ پس اب خواہش یہ ہے کہ وہ ہمارے ہتھیار ہم کو واپس کر دیں رہ گیا غلہ اسکی ہم کو حاجت نہیں رسول اللہؐ نے فرمایا اچھا میں اس کے لیے کہوں گا جب بنی ابیرق نے اس معاملہ کو سنا تو وہ اپنوں میں سے ایک شخص کے پاس جس کا نام اسیر بن عروہ تھا گئے اور اس سے سب واقعہ بیان کیا اس محلہ کے بہت لوگ جمع ہوئے اور ان سب نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! قتادہ بن نعمان اور ان کے چچا ہم میں سے کچھ لوگوں کو جو اہل اسلام ہیں چوری کی تہمت لگاتے ہیں قتادہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہؐ کے حضور میں گیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے ایسے لوگوں کو جن کے اسلام اور نیک بختی کے حالات مجھ سے بیان کیے گئے ہیں چوری کی تہمت لگائی ہے۔ قتادہ کہتے ہیں پس میں لوٹ آیا اور میں اس بات کو دوست رکھتا تھا کہ کاش میں اپنا کچھ مال اپنے چچا کو دے دیتا مگر رسول اللہؐ سے اس بات کو نہ کہتا پھر میں نے اپنے چچا سے اس کو بیان کیا تو انہوں نے کہا اللہ سے مدد کی امید ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے نبی ہم نے سچائی کے ساتھ کتاب تم پر نازل کی ہے تاکہ لوگوں کے درمیان اس کے موافق فیصلہ کرو جو اللہ نے تمہیں دکھایا ہے اور خیانت کرنے والوں (یعنی بنی ابیرق) کے حمایتی نہ بنو (اور جو کچھ تم نے قتادہ بن نعمان کو کہا اس کی بابت) اللہ سے استغفار کرو۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

اسیر: ہمزہ پر پیش اور سین پر زبر ہے۔

۱۶۸۹۔ حضرت رفاعہؓ بن زید

حضرت رفاعہؓ بن زید بن وہب جذامی ثم الضبیبی۔ بنی ضبیب سے ہیں۔ بعض اہل حدیث ایسا ہی کہتے ہیں مگر علمائے نسب کہتے ہیں کہ ضبینی سے مراد ضبینہ بن جذام کی اولاد ہے۔ صلح حدیبیہ کے زمانے میں خیبر سے پہلے اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں آئے تھے اور اسلام لائے رسول اللہؐ نے ان کو ان کی قوم پر سردار کیا تھا انہوں نے رسول اللہؐ کو تحفہ میں ایک کالا غلام

مدعم (نامی) دیا تھا' خیبر میں شہید ہوئے۔ان کے لیے رسول اللہؐ نے ایک تحریر ان کی قوم کو لکھ دی تھی جس کا مضمون یہ ہے:

بسم الله الرحمن الرحيم- هذا كتاب من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لرفاعة بن زيد انى بعثته الى قومه عامة ومن دخل فيهم يدعوهم الى الله و الى رسوله فمن اقبل ففى حزب الله ومن ادبر فله امان شهرين-

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو رفاعہ بن زید کو دی جاتی ہے میں نے ان کو ان کی تمام قوم کی طرف اور نیز ان لوگوں کی طرف جو ان کی قوم میں شامل ہو گئے ہیں بھیجا ہے تا کہ یہ ان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائیں جو شخص ان کی بات مان لے وہ اللہ کے گروہ سے ہے اور جو نہ مانے اس کو دو مہینے کی مہلت ہے۔''

جب رفاعہ اپنی قوم کے پاس اس تحریر کو لے کر گئے تو ان سب نے مان لیا اور اسلام لے آئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۹۰۔ حضرت رفاعہؓ بن سموال

حضرت رفاعہؓ بن سموال۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں رفاعہ بن رفاعہ قرظی۔ خاندان بنی قریظہ سے ہیں۔ صفیہ بنت حیی بن اخطب ام المومنین کے ماموں ہیں کیونکہ ان کی والدہ برہ بنت سموال تھیں۔ یہی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی کو رسول اللہؐ کے عہد میں تین طلاقیں دی تھیں پھر عبدالرحمٰن بن زبیر نے ان سے نکاح کیا اور قبل دخول کے ان کو طلاق دے دی پھر انہوں نے رفاعہ کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو نبیؐ نے ان کے متعلق ان سے پوچھا اور انہوں نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن نے ان کو مس نہیں کیا آنحضرتؐ نے فرمایا تو پھر تم رفاعہ کے پاس نہیں جا سکتی ہو جب تک کہ تم کسی اور شخص سے نکاح کر کے اس کا مزہ نہ چکھو۔ عورت کا نام تمیمہ بنت وہب تھا قعنبی نے ان کا نام یہی بتایا ہے اور بعض لوگ ان کا نام کچھ اور کہتے ہیں۔ ابو عمر اور ابن مندہ نے رفاعہ سے اسی تذکرہ میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ - ''ہم نے ان لوگوں کے لیے ملی ہوئی باتیں بیان کی ہیں تا کہ یہ نصیحت مانیں''۔ میرے اور میرے دس ساتھیوں کے حق میں نازل ہوئی تھی۔ مگر ابو نعیم نے اس حدیث کو ایک دوسرے تذکرہ میں لکھا ہے یہ رفاعہ بیٹے ہیں قریظہ کے۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سموال: سین پر زیر اور میم پر جزم ہے۔

زبیر: زاء پر زبر اور باء پر زیر ہے۔

۱۶۹۱۔ حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر

حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر بن رفاعہ بن دینار۔ انصاری' عقبی' بدری۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اپنی سند سے عروہ سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے خاندان بنی ظفر سے بیعت عقبہ میں شریک تھے ظفر کا نام کعب بن خزرج تھا۔ رفاعہ بن عبدالمنذر بن رفاعہ بن دینار بن زید ابن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف کا نام روایت کیا ہے۔ یہ بدر میں شریک تھے اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ابن شہاب سے بھی ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے خاندان اوس کی قبیلہ بنی عمرو بن عوف کی شاخ بنی امیہ بن زید سے بدر میں شریک تھے رفاعہ بن عبدالمنذر کا نام بھی لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابو نعیم نے ایک

مستقل تذکرہ میں ابولبابہ سے ان کا ذکر لکھا ہے اور ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے بھی ان کی پیروی کی ہے ان دونوں میں فرق صرف اس وجہ سے کیا گیا ہے کہ ابولبابہ کی نسبت کہا گیا ہے کہ وہ بدر میں شریک نہ تھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب بدر کی طرف جانے لگے تو آپ نے اثنائے راہ سے ان کو واپس کر دیا تھا اور مدینہ پر ان کو حاکم کر دیا تھا مگر مال غنیمت میں آپ نے ان کا حصہ قائم کیا تھا۔ یہ وہی شخص ہیں جن کا ذکر اس تذکرہ میں ہوا۔ عروہ بن زبیر نے اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے شاید جو لوگ ان کو شریک بدر کہتے ہیں وہ اس وجہ سے کہ جب ان کو بدر کی غنیمت میں حصہ اور اس کی شرکت کا ثواب ملا تو یہ مثل ان لوگوں کے ہو گئے جو بدر میں شریک تھے۔ واللہ اعلم

میں کہتا ہوں کہ حق ابوموسیٰ کی طرف ہے یہ دونوں شخص ایک ہی ہیں موافق قول اس شخص کے جو ابولبابہ کا نام رافع کہتا ہے اور سیاق نسب بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ ابولبابہ کا نام رفاعہ بن عبدالمنذر بن زنبر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہے یہی وہ نسب ہے جس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے اس تذکرہ میں بیان کیا ہے صرف یہ فرق ہے کہ انہوں نے زنبر کے لفظ کو جو اس نسب میں واقع ہے تصحیف کر کے دینار لکھ دیا ہے یہ غلطی اس وجہ سے ہوئی کہ بعض لوگ دینار کو بغیر الف کے ''دینر'' لکھتے ہیں پس یہ نسب صحیح ہے اور یہ دونوں ایک ہیں۔ ان دونوں تذکروں میں کوئی اختلاف نسب نہیں ہے سوائے اس لفظ کے اور نیز ابونعیم نے عروہ سے شرکائے بدر کے ناموں میں بنی ظفر کے خاندان سے رفاعہ بن عبدالمنذر کا نام لکھا ہے اور انہوں نے بھی ویسا ہی نسب بیان کیا ہے جیسا ہم پہلے ذکر کر چکے اس نسب میں ظفر نامی کوئی شخص نہیں ہے۔ ظفر کا ذکر کرنا اس میں وہم ہے۔ اور ابوموسیٰ نے ابولبابہ کا نام رفاعہ بیان کیا ہے۔ اور ابن کلبی نے رفاعہ ابن عبدالمنذر بن زنبر کو ابولبابہ کا بھائی قرار دیا ہے اور مبشر بن عبدالمنذر کا بھی بھائی لکھا ہے اور یہ لکھا ہے کہ رفاعہ اور مبشر دونوں بدر میں شریک تھے اور دونوں نے جنگ کی تھی رفاعہ تو بچ گئے اور مبشر بدر میں شہید ہو گئے اور انہوں نے لکھا ہے کہ ابولبابہ کا نام بشیر تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اثنائے راہ سے مدینہ کا حاکم بنا کے واپس کر دیا تھا اس سے ان لوگوں کے قول کی تائید ہوتی ہے جو رفاعہ اور ابولبابہ کو دو شخص کہتے ہیں رفاعہ تو خود بدر میں شریک تھے اور ان کے بھائی ابولبابہ کو رسول اللہؐ نے بدر کی غنیمت اور اس کے ثواب میں شریک کر لیا تھا لہٰذا وہ بھی مثل ان لوگوں کے ہو گئے جو بدر میں شریک تھے۔

میرے نزدیک کلبی کا قول بہت عمدہ ہے اس سے تمام اقوال مختلفہ میں توافق ہو جاتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ ابونعیم نے اپنا قول طبرانی سے نقل کیا اور طبرانی ایک امام عالم مضبوط علم والے تھے اور عروہ اور ابن شہاب کا یہ کہنا کہ یہ بدر میں شریک تھے مجاز ہوگا نہ کہ حقیقت انہوں نے صرف اس وجہ سے کہا کہ آنحضرتؐ نے ان کو مال غنیمت اور ثواب میں شریک کر لیا تھا ابن اسحٰق کے کلام سے بھی ابن کلبی کی موافقت ظاہر ہوتی ہے کیونکہ انہوں نے ان انصار کے نام میں جو بدر میں شریک تھے لکھا ہے کہ بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف کے خاندان سے مبشر بن عبدالمنذر اور رفاعہ بن عبدالمنذر تھے رفاعہ کی کوئی اولاد نہ تھی اور عبید بن ابی عبید بھی تھے پھر انہوں نے کہا ہے کہ لوگ کہتے ہیں ابولبابہ بن عبدالمنذر اور حارث بن حاطب کو رسول اللہؐ نے راہ سے واپس کر دیا تھا اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کلبی کی طرح انہوں نے ابولبابہ کو رفاعہ کے علاوہ کہا ہے یہ روایت یونس کی تھی اور ابن ہشام نے بھی

ابن اسحٰق سے مبشر، رفاعہ اور ابولبابہ کا ذکر اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے اور لوگوں کا نام بھی ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ سب نو آدمی تھے اور یہ سب لوگ مبشر، رفاعہ اور ابولبابہ کے ہمراہ تھے یہ قول بھی کلبی کے موافق ہے اس سے ظاہر ہو گیا کہ حق وہی ہے جو ابونعیم کہتے ہیں مگر جو لوگ ابولبابہ ہی کا نام رفاعہ کہتے ہیں ان کے قول کی بنا پر ابونعیم کا قول حق نہ ہو گا مگر یہ لوگ بہت کم ہیں۔ ان کا تذکرہ بشیر کے نام میں ہو چکا ہے اور کنیت کے باب میں بھی انشاء اللہ آئے گا الحاصل دینار کا نام ان کے نسب میں وہم ہے۔ واللہ اعلم

۱۶۹۲۔ حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر

حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر بن زنبر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ کنیت ان کی ابولبابہ انصاری ہیں اوسی ہیں۔ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں رافع اور بعض لوگ کہتے ہیں بشیر ہم ان کا تذکرہ ''ب'' کی ردیف میں کر چکے ہیں۔ اس سے پہلے والے تذکرہ میں اس کی بحث ہو چکی ہے ہم انشاء اللہ کنیت کے باب میں بھی ان کا ذکر کریں گے یہ نبیؐ کے ہمراہ بدر کی طرف گئے تھے آپ نے ان کو مقام روحاء سے ان کو مدینہ کا حاکم بنا کے واپس کر دیا اور ان کو بدر کی غنیمت اور ثواب میں شریک کر لیا تھا ان سے ابن عمرؓ عبدالرحمٰن بن یزید ابوبکر بن عمرو بن حزم، سعید بن مسیب، سلمان اغر اور عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک وغیرہم نے روایت کی ہے یہ وہی ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے بنی قریظہ کی طرف بھیجا تھا جب کہ آپ نے بنی قریظہ کا محاصرہ فرمایا تھا۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے محمد بن اسحٰق تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد اسحٰق بن یسار نے معبد بن کعب بن مالک سلمی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ بنی قریظہ نے رسول اللہؐ سے کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس ابولبابہ بن عبدالمنذر کو بھیج دیجئے (یہ لوگ قبیلہ اوس کے حلیف تھے) تاکہ ہم ان سے اپنے معاملہ میں مشورہ کر لیں پس رسول اللہؐ نے ان کو بھیج دیا چنانچہ یہ جب وہاں پہنچے اور ان لوگوں نے ان کو دیکھا تو مرد بھی ان کی طرف اٹھ کے آئے اور عورتیں اور بچے بھی روتے ہوئے آئے ان کو ان لوگوں پر رحم آ گیا ان لوگوں نے کہا کہ اے ابولبابہ! کیا تم یہ رائے دیتے ہو کہ ہم محمد (ﷺ) کے حکم پر قلعہ سے اتر آئیں انہوں نے زبان سے تو کہا کہ ہاں اور ہاتھ سے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا یعنی قتل کر دیئے جاؤ گے ابولبابہ کہتے تھے کہ خدا کی قسم! میرے پیر تھرتھرانے لگے جب مجھے معلوم ہوا کہ میں نے اللہ اور اس کے رسول کی خیانت کی پھر ابولبابہ بالا بالا چلے گئے رسول اللہؐ کے پاس نہیں آئے یہاں تک کہ انہوں نے اپنے آپ کو مسجد اقدس کے ایک ستون سے باندھ دیا اور کہا کہ میں یہاں سے نہ ہٹوں گا تاوقتیکہ میری اس خطا کو نہ معاف فرما دے اور انہوں نے اللہ سے عہد کیا کہ بنی قریظہ کے پاس اب کبھی نہ جائیں گے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حال کی خبر ہوئی اور ان کے جانے میں دیر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس چلے آتے تو میں ان کے لیے استغفار کرتا مگر اب انہوں نے ایسا کیا (یعنی مسجد کے ستون سے اپنے آپ کو باندھ دیا ہے) تو میں ان کو ہرگز نہ کھولوں گا تاوقتیکہ اللہ ان کی توبہ نہ قبول کرے ابن اسحٰق کہتے تھے کہ مجھ سے یزید بن عبداللہ بن قسیط نے بیان کیا کہ ابولبابہ کی توبہ رسول اللہؐ پر نازل ہوئی اس وقت آپ حضرت ام سلمہؓ کے مکان میں تھے۔

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں میں نے صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کو مسکراتے ہوئے دیکھا تو میں نے پوچھا کہ آپ کیوں مسکراتے ہیں؟ خدا آپ کو مسکراتا ہوا رکھے۔ آپ نے فرمایا ابولبابہ کی توبہ قبول ہوگئی پھر جب رسول اللہؐ نماز صبح کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے ان کو کھول دیا۔ مسجد میں ان کے بندھنے کا ایک سبب اور بھی کنیت کے باب میں آئے گا کیونکہ اس میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ ابولبابہ نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۹۳۔ حضرت رفاعہؓ بن عرابہ

حضرت رفاعہؓ بن عرابہ۔ اور بعض لوگ عرادہ کہتے ہیں۔ جہنی ہیں اور بعض لوگ عذری کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوخزامہ ہے۔ ان سے عطاء بن یسار مدنی نے روایت کی ہے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ہلال بن ابی میمونہ نے عطاء بن یسار سے انہوں نے رفاعہ بن عرابہ جہنی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تہائی شب گزر جاتی ہے تو اللہ عزوجل آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے وہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں قبول کروں؟ وہ کون ہے مجھ سے مانگے میں اس کو دوں؟ وہ کون ہے جو مجھ سے استغفار کرے میں اس کو بخش دوں صبح تک یہی کیفیت رہتی ہے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن ابی نصر خطیب نے اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن داؤد طیالسی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے رفاعہ بن عرابہ جہنی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے یہاں تک کہ جب مقام کدید یا قدید میں پہنچے تو کچھ لوگوں نے (پہلے سے پہلے) اپنے گھر پہنچنے کی آپ سے اجازت طلب کی آپ نے ان کو اجازت دے دی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۹۴۔ حضرت رفاعہؓ بن عمرو

حضرت رفاعہؓ بن عمرو جہنی۔ بدر اور احد میں شریک تھے۔ یہ ابومعشر کا قول ہے کسی نے ان کی موافقت نہیں کی اور ابن اسحٰق واقدی اور تمام اہل سیر نے کہا ہے کہ ان کا نام ودیعہ بن عمرو بن یسار بن عوفی بن جراد بن طحیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ ہے جہنی ہیں۔ انصار کے خاندان بنی نجار کے حلیف تھے بدر اور احد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمرو نے مختصر لکھا ہے۔

۱۶۹۵۔ حضرت رفاعہؓ بن عمرو بن زید

حضرت رفاعہؓ بن عمرو بن زید بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی سالمی۔ بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے کنیت ان کی ابوالولید ہے مگر مشہور ابن ابی الولید کے ساتھ ہیں اس لیے کہ ان کے دادا زید بن عمرو کی کنیت بھی ابوالولید تھی یہ ابوعمر کا قول ہے۔ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ رفاعہ بن عمرو بن نوفل بن عبداللہ بن سنان احد کے دن شہید ہوئے بیعت عقبہ میں اور غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ قول موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ احد کے دن شہید ہوئے اور انہوں نے اپنی سند سے عروہ بن زبیر سے ان لوگوں کے نام میں جو بدر اور بیعت عقبہ میں شریک تھے رفاعہ بن عمرو بن قیس بن ثعلبہ بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج کا نام بھی روایت کیا ہے یہ ہجرت کر کے رسول اللہؐ کے حضور میں آئے تھے ابن مندہ نے ان کا نسب نہیں بیان کیا انہوں نے مختصر ذکر ان کا لکھا ہے اور کہا ہے

کہ رفاعہ بن عمرو انصاری احد کے دن شہید ہوئے یہ ابن اسحق سے مروی ہے۔

۱۶۹۶۔ حضرت رفاعہؓ بن قرظہ

حضرت رفاعہؓ بن قرظہ۔ قرظی۔ ہمیں حافظ ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب کوشیدی اور نوشیروان بن شہرزاد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن زیدہ نے خبر دی نیز ابوموسیٰ کہتے تھے کہ ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن حجاج شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے اور ابن زیدہ نے طبرانی سے کچھ اضافے کے ساتھ روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسود بن عامر شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے یحییٰ بن جعدہ سے روایت کر کے خبر دی کہ رفاعہ قرظی اور حضرمی کی روایت میں ہے کہ رفاعہ بن قرظہ نے کہا یہ آیت دس آدمیوں کے حق میں نازل ہوئی تھی کہ ان میں سے ایک میں بھی ہوں: وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ - ''ہم نے ان لوگوں کے لیے متصل باتیں بیان کی ہیں تا کہ یہ نصیحت حاصل کریں۔''

ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے رفاعہ بن سموال کے نام میں ان کا ذکر لکھا ہے اور طبرانی وغیرہ نے دونوں کے درمیان میں فرق کیا ہے۔

۱۶۹۷۔ حضرت رفاعہؓ بن مبشر

حضرت رفاعہؓ بن مبشر بن حارث انصاری ظفری۔ احد میں اپنے والد مبشر کے ساتھ شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۱۶۹۸۔ حضرت رفاعہؓ بن مسروح

حضرت رفاعہؓ بن مسروح - اور بعض لوگ ان کو رفاعہ بن مشرح کہتے ہیں۔ اسدی ہیں قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ سے بنی عبدشمس کے حلیف تھے خیبر کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۹۹۔ حضرت رفاعہؓ بن وقش

حضرت رفاعہؓ بن وقش۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن قیس مگر زیادہ مشہور وقش بن رعبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری اشہلی۔ احد کے دن شہید ہوئے بہت بوڑھے تھے۔ ثابت بن وقش کے بھائی تھے دونوں احد میں شہید ہوئے تھے رفاعہ کو خالد بن ولید نے قتل کیا تھا اس وقت خالد بن ولید مسلمان نہ تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ ان کے بھائی ثابت بن وقش کے نام میں کیا ہے مگر استدراک کی کوئی وجہ نہیں اس لیے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ ان کے بھائی کے تذکرہ سے علیحدہ کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس

بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے ان انصار کے نام میں جو احد کے دن شہید ہوئے رفاعہ بن وقش کا نام روایت کیا ہے اور ان کو ان کے بھائی ثابت کے بعد ذکر کیا ہے واللہ اعلم

۱۷۰۰۔ حضرت رفاعہؓ بن وہب

حضرت رفاعہؓ بن وہب بن عتیک۔ بکیر بن معروف نے مقاتل بن حیان سے اللہ تعالیٰ کے قول فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ - ''پھر اگر اس کو طلاق دے تو وہ عورت بعد اس کے اس طلاق دینے والے کے لیے حلال نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ کسی اور شخص کے ساتھ نکاح کرے'' کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ یہ آیت عائشہ بنت عبدالرحمٰن بن عتیک نضیری کے حق میں نازل ہوئی تھی وہ رفاعہ بن وہب بن عتیک کے نکاح میں تھیں یہ ان کے چچا کے بیٹے بھی تھے۔ رفاعہ نے عائشہ کو طلاق بائن (یعنی مغلظہ) دی عائشہ نے ان کے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی سے نکاح کیا جب عبدالرحمٰن نے ان کو طلاق دی تو یہ رسول اللہؐ کے حضور میں گئیں اور کہا کہ یا نبی اللہ میرے شوہر نے مجھے قبل اس کے کہ وہ مجھے ہاتھ لگائیں طلاق دے دی ہے پس اب میں اپنے چچا کے بیٹے یعنی اپنے پہلے شوہر کے پاس پھر جانا چاہتی ہوں نبیؐ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ دوسرا شوہر تم سے ہمبستر نہ ہو۔ تھوڑے دنوں کے بعد پھر وہ نبیؐ کے پاس گئیں اور انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ میرے دوسرے شوہر نے مجھ سے ہمبستری کی تھی نبیؐ نے فرمایا تم نے اپنے پہلے قول کی تکذیب کر دی لہٰذا میں تمہاری آخری بات کی بھی تصدیق نہ کروں گا پھر عائشہ نے کچھ دنوں توقف کیا یہاں تک کہ نبیؐ کی وفات ہوگئی پس وہ حضرت ابوبکر کے پاس گئیں اور ان سے کہا کہ یا خلیفہ رسول اللہ ﷺ میں اپنے پہلے شوہر کے پاس پھر جانا چاہتی ہوں کیونکہ دوسرے شوہر نے مجھ سے ہمبستری کی تھی حضرت ابوبکر نے کہا میں رسول اللہؐ کے پاس موجود تھا جب انہوں نے تم سے کہا تھا اور اس وقت بھی موجود تھا جب تم دوبارہ ان کے پاس گئی ہو اور مجھے معلوم ہے جو کچھ انہوں نے تم سے فرمایا تھا لہٰذا تم اپنے پہلے شوہر کے پاس نہیں جا سکتی ہو پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو وہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس گئیں حضرت عمر نے فرمایا کہ جب تم میرے پاس آؤ گی تو میں تمہیں سنگسار کروں گا۔ انہیں عائشہ کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ - ''پھر اگر اس کو طلاق دے تو وہ عورت بعد اس کے اس طلاق دینے والے کے لیے حلال نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ کسی اور شخص کے ساتھ نکاح کرے'' یعنی وہ اس سے ہمبستری کرے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس قصہ کو ابوعبداللہ یعنی ابن مندہ نے رفاعہ بن سموال کے نام میں لکھا ہے اور ابن شاہین نے ان دونوں کے درمیان میں فرق کیا ہے مگر ظاہر یہ ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں اور اس عورت کا نام بعض لوگ کہتے ہیں تمیمہ تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں سہمہ بعض لوگ کہتے ہیں امیمہ یا رمیصاء یا غمیصاء یا عائشہ تھا۔ واللہ اعلم

۱۷۰۱۔ حضرت رفاعہؓ بن یثربی

حضرت رفاعہؓ بن یثربی۔ کنیت ابورمثہ ہے۔ تیمی ہیں۔ قبیلہ تیم الرباب سے تھے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ تمیمی ہیں یعنی قبیلہ تمیم سے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے اور بعض لوگ ابورمثہ کا نام حبیب کہتے ہیں۔ ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ یہ احمد بن حنبل کا قول ہے اور یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ ان کا نام یثربی بن عوف ہے اور بعض لوگ خشخاش کہتے ہیں۔ عبید

اللہ بن ایاد بن لقیط نے اپنے والد سے انہوں نے ابو رمثہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہؐ کے حضور میں گیا جب ہم لوگ آپ کے پاس پہنچے تو آپ نے میرے والد سے فرمایا کہ یہ تمہارا بیٹا ہے؟ میرے والد نے کہا ہاں قسم رب کعبہ کی میں اس کی شہادت دیتا ہوں پس رسول اللہ ﷺ مسکرائے (بدو وجہ) اپنے والد کے ساتھ میرے مشابہ ہونے کے سبب سے اور میرے والد کے قسم کھانے کی وجہ سے بعد اس کے آپ نے فرمایا آگاہ رہو اس کا گناہ تمہارے ذمہ نہ رکھا جائے گا اور نہ تمہارا گناہ اس کے ذمہ رکھا جائے گا۔ اور رسول اللہؐ نے فرمایا: وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی - (بنی اسرائیل) ''کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہ کا بار نہ اٹھائے گا'' پھر میرے والد نے ایک لہسن کا سا داغ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان میں دیکھا تو میرے والد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں طبیب ہوں کیا میں اس کا علاج نہ کر دوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ طبیب ہی نے اس کو قائم کیا ہے (یہ داغ نہ تھا بلکہ مہر نبوت تھی) اس حدیث کو عبد الملک بن عمیر شیبانی' ثوری' مسعودی اور علی بن صالح نے ایاد بن لقیط سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۰۲۔ حضرت رفاعہؓ

حضرت رفاعہؓ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ یہ اصحاب شجرہ سے ہیں۔ عبد الکریم یعنی ابو امیہ نے ابو عبیدہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ اصحاب شجرہ سے تھے کہ انہوں نے کہا نبی ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو تکبیر پڑھتے اور تین بار فرماتے: ھلال خیر و رشد آمنت بخالقک - ''نیکی اور بھلائی کا چاند ہے (اے چاند) میں تیرے خالق پر ایمان لایا''۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ابو نعیم نے رفاعہ بن رافع کے تذکرہ میں ان کا حال لکھا ہے مگر رفاعہ بن رافع کا کوئی بیٹا ابو عبیدہ نام ہم نہیں جانتے ہاں ان کا ایک بیٹا عبید بن رفاعہ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ اور ہیں۔ واللہ اعلم

میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کو امیر ابو نصر نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن خضیر ہنائی سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عبید بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے والد سے جو اصحاب شجرہ میں سے تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے:

اللھم اھله علینا بالامن و الایمان - ''اے اللہ! اس چاند کو سلامتی اور ایمان کے ساتھ ہمارے اوپر طلوع کرا''۔

محمد بن ابراہیم شافعی نے کدیمی سے انہوں نے یحییٰ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اس کو احمد بن محمد بن زیاد قطان نے کدیمی سے روایت کیا ہے اور انہوں نے (بجائے عبد الرحمٰن بن خضیر کے) عبد الرحمٰن بن حصین کہا ہے اور نیز ابن مالک قطیعی سے جو اس کو کدیمی سے روایت کیا ہے تو انہوں نے حصین لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح خضیر ہے یہ روایت بھی ابو نعیم کے قول کی تائید کرتی ہے۔ واللہ اعلم

۱۷۰۳۔ حضرت رفاعہؓ

حضرت رفاعہؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان سے ابو سلمہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھے رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ حکم دیا کہ میں لوگوں میں یہ اعلان کر دوں کہ کوئی شخص مقیر (نامی ظرف) میں نبیذ نہ بنائے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہے۔

۱۷۰۴۔ حضرت رفیعؓ (ابوالعالیہ)

حضرت رفیعؓ۔ کنیت ان کی ابوالعالیہ ہے ریاحی۔ انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام زیاد بن فیروز تھا بنی ریاح کے غلام تھے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے۔ ابوخلدہ خالد بن دینار نے کہا ہے کہ میں نے ابوالعالیہ ریاحی سے پوچھا کہ کیا تم نے نبیؐ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں میں آپ کی وفات کے دو برس بعد یا تین برس بعد گیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم کا یہ کہنا کہ ابوالعالیہ کا نام زیاد ہے وہم ہے زیاد بن فیروز ایک دوسرے شخص ہیں یہ دونوں کبار تابعین میں ہیں۔ کنیت ان کی بھی ابوالعالیہ ہے اور نام ان کا براء ہے وہ ابوالعالیہ ریاحی کے علاوہ ہیں۔ واللہ اعلم

باب الراء مع القاف

۱۷۰۵۔ حضرت رقادؓ بن ربیعہ

حضرت رقادؓ بن ربیعہ عقیلی۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ یعلی ابن اشدق نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کے چند اصحاب کو دیکھا جن میں سے ایک رقاد بن ربیعہ تھے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ ہم سے سو بکریوں [۱] میں ایک بکری زکوٰۃ کی لیتے تھے اگر اس سے بھی زیادہ ہوتیں تو دو بکریاں اور انہوں نے اونٹ کا بھی ذکر کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۷۰۶۔ حضرت رقیہؓ بن عقیبہ

حضرت رقیہؓ بن عقیبہ۔ یا عقیبہ بن رقیہ۔ اسی طرح شک کے ساتھ مروی ہے۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ یزید بن حبیبہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رقیہ بن عقیبہ یا عقیبہ بن رقیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں رجب کی آخری تاریخ میں رخصت ہونے کو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہاں جاتے ہو انہوں نے کہا سفر کا ارادہ رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری تجارت کا نفع جاتا رہے اور تم نقصان کر کے تمہاری تجارت کی برکت بھی جاتی رہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں یہ نہیں چاہتا آپ نے فرمایا تو ابھی ٹھہرو یہاں تک کہ چاند نکل آئے اور دوشنبہ [۲] کے دن یا پنجشنبہ کے دن سفر کرنا اور صبح کے وقت تاریکی میں کوچ کر دیا کرنا کیونکہ اس وقت اللہ کی طرف سے مسافروں پر کچھ فرشتے موکل ہوتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۷۰۷۔ حضرت رقیمؓ بن ثابت بن ثعلبہ

حضرت رقیمؓ بن ثابت بن ثعلبہ بن زید بن لوذان بن معاویہ۔ کنیت ان کی ابوثابت ہے انصاری ہیں اوسی ہیں ابونعیم اور ابن

---

[۱] بکریوں کے لیے زکوٰۃ کا نصاب چالیس ہے یعنی چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ کی دینا پڑتی ہے یہی زکوٰۃ سو تک رہتی ہے۔
[۲] معلوم ہوا کہ شروع ماہ میں دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن سفر کرنا بہتر ہے اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اور دن منحوس ہیں۔

مندہ نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن کلبی اور ابن حبیب نے کہا ہے کہ یہ رقیم بیٹے ہیں ثابت بن ثعلبہ ابن اکال بن حارث ابن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے انصاری ہیں اوسی ہیں ثم المعاوی۔ یہ نعمان بن اکال کے قبیلہ سے ہیں جن کو ابوسفیان بن حرب نے قید کیا تھا یہ حج یا عمرہ کے ارادہ سے جا رہے پھر ابوسفیان نے ان کے عوض میں بیٹے اپنے عمرو بن ابی سفیان کو لیا۔ یہ رقیم غزوۂ طائف میں نبی ﷺ کے ساتھ شہید ہوئے یہ ابن اسحٰق اور عروہ اور ابن شہاب کا قول ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الراء والکاف

۱۷۰۸۔حضرت رکانہؓ بن عبد یزید

حضرت رکانہؓ بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی مطلبی۔ ان کے والد کو لوگ عبد یزید خالص کہتے تھے کیونکہ ان کے نسب میں کچھ آمیزش نہ تھی ان کی والدہ شفاء بنت ہاشم بن عبد مناف تھیں اور ان کے باپ ہاشم بن مطلب تھے یہ رکانہ وہی ہیں جن سے نبیؐ نے کشتی کی تھی اور ان کو آپ نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ پٹک دیا تھا یہ قریش کے زیادہ قوت والوں میں تھے۔ فتح مکہ میں اسلام لائے تھے یہی ہیں جنھوں نے اپنی بیوی سہمہ بنت عویمر کو مدینہ میں طلاق دی تھی۔ ہمیں ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قبیصہ نے جریر بن حازم سے انہوں نے زبیر بن سعید سے انہوں نے عبداللہ بن یزید بن رکانہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا اور میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی عورت کو البتہ طلاق دی ہے آپ نے فرمایا تم نے اس سے کیا مراد لیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ایک (کا ارادہ کیا تھا) انہوں نے کہا آپ نے فرمایا یہ تو اللہ ہی نے فرمایا ہے اللہ ہی نے فرمایا ہے جو تم نے مراد لیا وہی ٹھیک ہے (یعنی طلاق واقع ہو گی) انہوں نے نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں ان میں سے ایک حدیث نبیؐ سے کشتی کرنے کی ہے انہوں نے نبیؐ سے درخواست کی تھی کہ آپ مجھے کوئی معجزہ دکھایئے تو میں اسلام لاؤں؟ وہاں سے قریب ایک درخت تھا جس کی شاخیں بہت بڑی بڑی تھیں نبیؐ نے اس درخت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اللہ کے حکم سے ادھر آ جا پس وہ درخت دو حصوں پر منقسم ہو گیا اور نصف حصہ اس کا مع شاخوں کے رسول اللہ ﷺ کے سامنے چلا آیا رکانہ نے کہا آپ نے مجھے بڑی بات دکھائی اب اس کو حکم دیجئے کہ پھر لوٹ جائے نبیؐ نے ان سے عہد لیا کہ اگر میں اس کو حکم دوں اور یہ پھر لوٹ جائے تو تم اسلام لے آنا پس آپ نے اسے حکم دیا وہ لوٹ گیا اور اپنے دوسرے حصہ سے جا کر مل گیا مگر یہ اس وقت اسلام نہ لائے تھے اس کے بعد اسلام لائے اور مدینہ کی سکونت اختیار کی ان کو نبیؐ نے خیبر کی غنیمت سے تیس وسق دیئے تھے ان کی حدیث یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا ہر دین کا ایک خلق ہوتا ہے اور اس دین کا خلق حیا ہے۔ رکانہ کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۴۲ھ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۰۹۔ حضرت رکانہؓ (ابومحمد)

حضرت رکانہؓ۔ کنیت ان کی ابومحمد ہے۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ابن ابی داؤد نے ان کے اور پہلے رکانہ کے درمیان فرق کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں اور انہوں نے اپنی سند سے ابوجعفر محمد بن رکانہ سے انہوں نے اپنے والد رکانہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبیؐ سے کشتی کی تو آپ نے مجھے گرا دیا۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان دونوں رکانہ کے درمیان میں فرق کیا ہے مگر میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں اس میں ابن مندہ پر اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ ابن مندہ نے فرق کا قول ابن ابی داؤد کی طرف منسوب کیا ہے اور خود کہہ دیا ہے کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں پس ان پر کیا اعتراض ہوسکتا ہے؟ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۷۱۰۔ حضرت رکبؓ مصری

حضرت رکبؓ مصری۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ کندی ہیں ان کی ایک حدیث نبیؐ سے مروی ہے مگر صحابہ میں یہ مشہور نہیں ہیں لیکن لوگوں نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ ان سے نصیح عنسی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے خوشخبری ہو اس شخص کو جو بغیر کسی بات کی کمی کے عاجزی کرے اور بغیر غریبی کے اپنے آپ کو کم درجہ سمجھے اور جو مال اس نے جمع کیا ہو مگر گناہ کے ذریعے سے نہ ہو اس کو خرچ کردے اور کمزور اور مسکین لوگوں پر رحم کرے اور اہل فقہ و حکمت [1] سے ملے خوشخبری ہو اس شخص کو جس کی کمائی پاک ہو اور اس کی خصلت عمدہ ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے' خوشخبری ہو اس شخص کو جو اپنے علم پر عمل کرے اور حاجت سے زیادہ جس قدر مال ہو اس کو خرچ کردے اور ضرورت سے زیادہ بات نہ کرے۔

ہمیں ابویاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن محمد بن حسین بن حسون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد احمد بن علی بن حسن دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوالقاسم بن حسن بن علی بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوصفوان بر ذعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مہدی بن حفص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن عیاش نے مطعم بن مقدام سے انہوں نے عنبسہ بن سعید کلاعی سے انہوں نے نصیح عنسی سے انہوں نے رکب مصری سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا خوشخبری ہو اس شخص کو جو اپنی حاجت سے زیادہ مال خرچ کردے اور ضرورت سے زیادہ بات نہ کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الراء والواوٗ

۱۷۱۱۔ حضرت روحؓ بن زنباع

حضرت روحؓ بن زنباع بن روح بن سلامہ بن حداد بن حدیدہ بن امیہ بن امرء القیس بن حمانہ بن وائل بن مالک بن زید

---

[1] اہل فقہ سے وہ لوگ مراد ہیں جو احکام شرعیہ کتاب و سنت سے اخذ کرسکتے ہوں اور اہل حکمت سے اشارہ ارباب باطن کی طرف نکلتا ہے۔

مناہ بن افصیٰ بن سعد بن ربیل بن ایاس بن حرام بن جذام کنیت ان کی ابوزرعہ جذامی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ان کے والد زنباع نے البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ احمد بن زہیر نے بیان کیا ہے کہ جن لوگوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے ان میں قبیلہ جذام سے روح بن زنباع اور روح کے ایک غلام بھی ہیں جن کا نام حبیب ہے۔ احمد بن زہیر نے روح کی کوئی حدیث نہیں ذکر کی وہ صرف یہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد زنباع نبیؐ کے حضور میں گئے تھے۔

البتہ روح کا صحابی ہونا ثابت نہیں اور مسلم بن حجاج نے الاسماء والکنیٰ میں لکھا ہے کہ ابوزرعہ یعنی روح بن زنباع جذامی صحابی ہیں۔ اور ابن ابی حاتم اور ان کے والد نے ان کو تابعین میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے عبادہ بن صامت سے روایت کی ہے۔ ان سے شرحبیل بن مسلم یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی اور عبادہ بن نسبی نے روایت کی ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو صحابی نہیں سمجھتا اور ان کی روایت ہی صرف صحابہ سے ہے منجملہ ان کے تمیم داری اور عبادہ بن صامت ہیں انہوں نے تمیم سے ایک حدیث فی سبیل اللہ گھوڑوں کی تیار کرنے میں روایت کی ہے ہم نے اس حدیث کو تمیم کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ یہ روح عبدالملک بن مروان (بادشاہ شام) کے یہاں بہت مقرب تھے عبدالملک کہتے تھے کہ روح میں اہل شام کی عبادت اہل عراق کی عقلمندی اور اہل حجاز کی فقہ جمع ہے۔ روایت ہے کہ روح کا ایک کھیت ولید بن عبدالملک کے کھیت کے پاس تھا ان کے مختاروں نے ولید کے مختاروں کی شکایت ان سے کی روح نے وہ شکایت ولید سے ظاہر کی ولید نے کچھ توجہ نہ کی تو روح نے عبدالملک بن مروان سے اس شکایت کو ولید کے سامنے بیان کیا عبدالملک نے کہا کہ اے ولید! یہ شکایت کیسی ہے؟ ولید نے کہا یا امیر المومنین! یہ شخص جھوٹ بولتا ہے روح نے کہا واللہ! میرا مخالف زیادہ جھوٹ بولنے والا ہے ولید نے کہا تمہارے خیالات بہت تیز ہو رہے ہیں۔ روح نے کہا ہاں سب سے پہلی تیزی تو صفین[1] میں ظاہر ہوئی اور آخری تیزی مرج رلہط میں ظاہر ہوئی۔ یہ کہہ کر غصہ کی حالت میں روح وہاں سے اٹھ آئے پھر عبدالملک نے ولید سے کہا کہ میں تجھ کو اپنے حق کا واسطہ دلاتا ہوں جو تجھ پر ہے کہ تو روح کے پاس جا اور ان کو راضی کر لے اور اپنا کھیت ان کو دے دے چنانچہ ولید روح سے ملنے گیا روح کو اطلاع دی گئی کہ ولی عہد تم سے ملنے آیا ہے تو وہ پیشوائی کے لیے باہر آئے پھر ولید نے اپنا کھیت ان کو دے دیا روح نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ ایمان یمن میں ہے قبیلہ جذام کے پہاڑوں تک۔ اور اللہ جذام کو برکت دے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۱۲۔ حضرت روحؓ بن سیار

حضرت روحؓ بن سیار یا سیار بن روح۔ مسلم بن زیاد قریشی نے روایت کی ہے کہ میں نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے چار شخصوں کو دیکھا ہے (۱) انس بن مالک (۲) فضالہ بن عبید کو (۳) روح بن سیار یا سیار بن روح کو اور (۴) ابوالمسیب کو یہ سب لوگ عمامہ باندھتے تھے اور اس کا شملہ پیچھے چھوڑ دیتے تھے اور ان کے کپڑے ٹخنوں تک رہتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] صفین اس لڑائی کا نام ہے جو مفسدوں نے حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان میں کرا دی تھی۔

۱۷۱۳۔ حضرت رومان رضی اللہ عنہ رومی

حضرت رومان رضی اللہ عنہ رومی۔ انہیں کا لقب سفینہ ہے۔ حضرت ام سلمہؓ کے غلام تھے مگر آزادی کا حق نبی ﷺ کو ملا تھا بلخ کے قیدیوں میں ان کے نام میں اختلاف کیا گیا ہے بعض لوگ رومان کہتے ہیں بعض اور کچھ کہتے ہیں سفینہ کے نام میں ان کا ذکر آئے گا۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین لکھا ہے کہ یہ بلخ کے قیدیوں میں تھے اور روم کی طرف ان کو نسبت دی ہے مگر روم اور بلخ نبیؐ کے زمانے میں مفتوح نہ ہوئے تھے پھر وہاں سے قیدی کس طرح آتے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۱۴۔ حضرت رومانؓ بن بجہ

حضرت رومانؓ بن بجہ۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کو ذکر کیا ہے اور انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے حمید بن رومان بن بجہ بن زید بن عمیرہ بن معبد جذامی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رفاعہ بن زید جذامی کا وفد رسول اللہؐ کے حضور میں آیا تو آپ نے ان کو ایک تحریر لکھ دی تھی جس کی عبارت یہ تھی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم - هذا كتاب من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم الى رفاعة بن زيد انى بعثته الى قومه يدعوهم الى الله عزوجل و الى رسوله فمن اقبل فمن حزب الله و من ادبر فله امان شهرين -

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے رفاعہ بن زید کے نام میں ان کو ان کی قوم پر مامور کرتا ہوں تا کہ وہ ان کو اللہ عزوجل اور اس کے رسول کی طرف بلائیں جو شخص ان کا کہنا مان لے وہ اللہ کے گروہ سے ہے اور جو نہ مانے اس کو دو ماہ کے لیے امان دیا جاتا ہے۔"

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابوعبداللہ نے رفاعہ بن زید کے تذکرہ میں اس کے خلاف لکھا ہے۔

۱۷۱۵۔ حضرت رویبہؓ والد عمارہ

حضرت رویبہؓ۔ عمارہ بن رویبہ کے والد ہیں۔ رقبہ بن مصقلہ نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عمارہ بن رویبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا ہے وہ شخص آگ میں ہرگز داخل نہ ہوگا جو قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب آفتاب کے نماز پڑھتا ہو۔[1] اور خالد طحان نے عاصم احول سے انہوں نے عمارہ بن رویبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی انگلی سے اس طرح دعا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں حدیثیں بذریعہ عمارہ کے نبیؐ سے مروی ہیں ان کے والد کا اس میں کچھ ذکر نہیں ہے۔

---

[1] چونکہ ان دونوں وقتوں یعنی فجر و عصر کی نماز زیادہ دشوار ہے اس وجہ سے کہ فجر کے وقت آدمی نیند میں مغلوب ہوتا ہے اور عصر کے وقت دنیا کے کاروبار ہوتے ہیں اس لیے ان دونوں وقتوں کی تخصیص فرمائی۔

۱۷۱۶۔ حضرت رومہؓ غفاری

حضرت رومہؓ غفاری۔ رومہ (نامی) کنویں کے مالک یہی تھے۔ عبدالرحمٰن محاربی نے ابو مسعود سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے بشیر بن بشیر اسلمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب مہاجرین مدینہ میں آئے تو وہاں کا پانی ان کو موافق نہ آیا بنی غفار کے ایک شخص کے پاس ایک چشمہ تھا جس کا نام رومہ تھا وہ اس پانی کی ایک مشک ایک مد کو بیچتا تھا۔ رسول اللہؐ نے اس سے فرمایا کہ اس چشمہ کو میرے ہاتھ بعوض ایک نہر جنت کے فروخت کر دو اس شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! سوائے اس کے میری اور میرے عیال کی اور کوئی معاش نہیں ہے میں اس کو نہیں بیچ سکتا اس کی یہ گفتگو حضرت عثمان بن عفان نے سنی تو انہوں نے پینتیس ہزار درہم میں اس کنویں کو مول لے لیا بعد اس کے رسول اللہؐ کے حضور میں آئے اور کہا کہ یارسول اللہؐ! میں اس کنویں کو مول لے لوں تو کیا آپ مجھے بھی وہ عوض دیں گے جو آپ نے رومہ کو دینے کے لیے کہا تھا؟ یعنی ایک نہر جنت۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں تو عثمان نے عرض کیا میں نے اسے مول لے لیا اور اس کو مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۷۱۷۔ حضرت رویفعؓ بن ثابت بن سکن

حضرت رویفعؓ بن ثابت بن سکن بن عدی بن حارثہ۔ بنی مالک بن نجار سے ہیں ان کا شمار اہل مصر میں ہے لیث بن سعد نے کہا ہے کہ ۴۶ھ میں حضرت معاویہ نے رویفع بن ثابت کو طرابلس کا جو مغرب کی طرف ایک شہر ہے حاکم بنایا تھا انہوں نے وہاں سے ۴۷ھ میں افریقہ میں جہاد کیا ان سے حنش صنعانی، وفاء بن شریح، شییم بن بیتان، شیبان قتبانی نے روایت کی ہے۔ ابو مرزوق یعنی ربیعہ بن ابی سلیم نے جو عبدالرحمٰن بن حسان تجیبی کے غلام تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے حنش صنعانی سے انہوں نے رویفع بن ثابت سے اس جہاد میں جو مغرب کی طرف میں کیا تھا یہ سنا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر میں فرمایا تھا کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم لوگ ایک مثقال آدھے اور دو ثلث (مثقال) کے عوض میں خرید لیتے ہو یہ صحیح نہیں ہے بلکہ ایک مثقال ایک ہی مثقال کے عوض میں خریدنی چاہیے دونوں کا وزن برابر ہونا چاہیے۔ ہمیں یعیش بن علی بن صدقہ یعنی ابوالقاسم فقیہ نے اپنی سند سے ابوعبدالرحمٰن یعنی احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن وہب نے حیوۃ بن شریح سے نقل کر کے خبر دی اور ایک دوسرے شخص نے ان سے پہلے عیاش بن عباس سے نقل کر کے خبر دی کہ شییم بن بیتان نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے رویفع بن ثابت کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے رویفع بن ثابت! شاید تمہاری زندگی میرے بعد تک رہے تو تم لوگوں سے بیان کر دینا کہ جو شخص اپنی داڑھی میں گرہ دے یا تانت لٹکائے یا کسی جانور کی لید یا ہڈی سے استنجا کرے تو محمد اس سے بری ہیں۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی یعنی ابوجعفر نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے ابو مرزوق سے جو تجیب کے غلام تھے حنش صنعانی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم نے رویفع بن ثابت کے ہمراہ مغرب میں جہاد کیا انہوں نے ایک گاؤں کو فتح کیا۔ جس کا نام جربہ تھا وہاں وہ خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا میں تمہارے سامنے وہی باتیں بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے

سنا ہے آپ نے غزوۂ خیبر میں ہم سے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو جائز نہیں ہے کہ اپنا پانی دوسرے کی کھیتی میں ڈالے یعنی مال غنیمت کی حاملہ عورتوں سے ہمبستری نہ کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو جائز نہیں کہ اگر قیدیوں میں سے کوئی غیر با کرہ عورت اس کو ملے اور وہ صفائی رحم کے دریافت [1] کئے بغیر اس سے ہمبستری کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو جائز نہیں کہ مال غنیمت کی کسی چیز کو قبل تقسیم کے بیچ ڈالے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو جائز نہیں کہ مال غنیمت کے کسی جانور پر سواری کرے یہاں تک کہ جب وہ دبلا ہو جائے تو اس کو واپس کر دے اور کسی شخص کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو جائز نہیں کہ مال غنیمت کے کسی کپڑے کو پہنے یہاں تک کہ جب وہ پرانا ہو جائے تو اس کو واپس کر دے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی وفات شام میں ہوئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں برقہ میں ہوئی ان کی قبر وہیں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۱۸۔ حضرت رویفع ؓ (مولائے نبی ؐ)

حضرت رویفع ؓ۔ نبی ؐ کے غلام تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کی کوئی روایت نہیں جانتا اور ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ ابو رویفع کی مدینہ میں کچھ اولاد تھی مگر وہ سب گزر گئے اور ان کی نسل باقی نہیں رہی۔

۱۷۱۹۔ حضرت رئاب ؓ مزنی

حضرت رئاب ؓ مزنی۔ معاویہ بن قرہ کے دادا ہیں۔ فضل بن طلحہ نے معاویہ بن قرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنے والد کے ہمراہ تھا۔ جب وہ نبی ؐ کے حضور میں گئے آپ کی چادر اتری ہوئی تھی پس انہوں نے اپنا ہاتھ آپ کے پہلو میں داخل کیا اور مہر نبوت پر رکھ دیا۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ قرہ کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ایاس کہتے ہیں اور بعض لوگ اغر کہتے ہیں بعض لوگ کچھ اور کہتے ہیں اور رئاب (خود ان کا نام تھا بلکہ وہ) ان کے اجداد میں سے تھے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ایاس بن رئاب کے نام میں ابو نعیم کا اعتراض ابن مندہ پر بیان ہو چکا ہے ابو نعیم نے ایاس کے بیٹے قرہ کو صحابی قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ یہ قرہ بیٹے ہیں ایاس بن ہلال بن رئاب کے پس ایاس بن رئاب کے نام میں انہوں نے ایاس کو صحابی نہیں کہا بلکہ ان کے بیٹے قرہ کو صحابی کہا اور یہاں ایاس کے دادا رئاب کو صحابی کہہ دیا یہ نہایت تعجب کی بات ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ ان دونوں تذکروں میں یعنی ایاس بن رئاب کے تذکرہ میں اور رئاب کے تذکرہ میں صحابی کوئی نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ ابو موسیٰ نے بھی اس پر تنبیہ نہیں کی۔ ایاس کے نام میں ہم ان کا نسب لکھ چکے ہیں لہٰذا اب پھر اس کو ذکر کر کے طول نہ دیں گے۔ واللہ اعلم

۱۷۲۰۔ حضرت رئاب ؓ بن حنیف

حضرت رئاب ؓ بن حنیف۔ نام ان کا رئاب بن حنیف بن رئاب بن حارث بن امیہ بن زید۔ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ بیر معونہ میں شہید ہوئے اس کو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے۔

---

[1] رحم کی صفائی دریافت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ معلوم کر لے کہ یہ عورت حاملہ تو نہیں ہے حاملہ نہ ہونے کا علم حیض آنے سے ہو جاتا ہے۔

۱۷۲۱۔ حضرت رئابؓ بن مہشم

حضرت رئابؓ بن مہشم بن سعید بن سہم قریشی سہمی۔ ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے۔ ان کا نام کتاب استیعاب کے بعض نسخوں میں الحاق کر دیا گیا ہے۔

حرف الزائے -- باب الزائے والالف

۱۷۲۲۔ حضرت زارعؓ بن عامر

حضرت زارعؓ بن عامر عبدی۔ قبیلہ عبدالقیس سے ہیں۔ کنیت ان کی ابوالوازع ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام زارع بن زارع ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے ان کا ایک بیٹا تھا جس کا نام وازع تھا انہی وجہ سے ان کی کنیت ابوالوازع ہوئی۔ ابوداؤد طیالسی نے مطر بن اعنق سے انہوں نے ام ابان بنت وازع بن زارع سے روایت کی ہے کہ ان کے دادا اشج عصری کے ہمراہ نبیؐ کے حضور میں گئے ان کے ساتھ ان کا ایک بیٹا یا ان کا بھانجا بھی تھا جو مجنوں تھا جب یہ لوگ رسول اللہؐ کے حضور میں پہنچے تو انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرے ہمراہ ایک میرا بیٹا ہے یا (یہ کہا کہ) میرا بھانجا ہے وہ مجنوں ہے میں اسے آپ کے پاس لایا ہوں تا کہ آپ اس کے لیے دعا کریں آپ نے فرمایا اس کو میرے پاس لے آؤ چنانچہ وہ اس کو آپ کے پاس لے آئے آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی اور وہ اچھا ہو گیا تمام وفد میں اس سے بہتر کوئی سمجھ دار نہ تھا ام ابان نے ایک حدیث بھی اس سے روایت کی ہے جس کا سیاق بہت عمدہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۲۳۔ حضرت زاہرؓ بن اسود

حضرت زاہرؓ بن اسود بن حجاج بن قیس بن عبد بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصی اسلمی کنیت ان کی ابومجزأۃ۔ یہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعۃ (الرضوان) کی تھی اور کوفہ میں رہتے تھے واقدی نے کہا ہے کہ یہ عمرو بن حمق خزاعی کے اصحاب میں سے تھے۔ ہمیں مسمار بن عمرو بن عویس نیار اور محمد بن محمد بن سرایا وغیرہما نے اپنی سند سے ابوعبداللہ یعنی محمد بن اسمٰعیل سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسرائیل نے مجزأۃ بن زاہر اسلمی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ ان لوگوں میں تھے جو بیعۃ الرضوان میں شریک تھے وہ کہتے تھے کہ میں دیگ کے نیچے آگ روشن کر رہا تھا اس دیگ میں گدھے کا گوشت تھا کہ یکا یک رسول اللہؐ کے منادی نے اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تم لوگوں کو گدھے کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں۔ ان کی ایک حدیث عاشوراء کے روزہ کے متعلق بھی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۲۴۔ حضرت زاہرؓ بن حرام

حضرت زاہرؓ بن حرام اشجعی۔ بدر میں نبیؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابوموسیٰ یعنی محمد بن ابی بکر مدینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد بن ایوب نے خبر دی وہ

کہتے تھے ہمیں اسحٰق بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے نیز سلیمان کہتے تھے کہ ہم سے علی بن عبدالعزیز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فیاض نے بیان کیا وہ کہتے تھے رافع بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے سنا وہ سالم سے وہ قبیلہ اشجع کے ایک شخص تھے جن کا نام زاہر بن حرام تھا ان سے روایت کرتے تھے (زاہر) صحابی تھے اور بدویوں میں سے تھے جنگل کے تحفے رسول اللہؐ کے پاس لایا کرتے تھے اور جب جانے لگتے تو نبیؐ انہیں شہر کے تحفے دے دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ زاہر ہمارے لیے بدوی ہیں اور ہم ان کے لیے شہری ہیں وہ یہ بھی کہتے تھے کہ نبیؐ ان سے محبت رکھتے تھے زاہر ایک بدصورت آدمی تھے ایک دن نبیؐ ان کے پاس تشریف لے گئے اور وہ اپنا کچھ مال بازار میں بیچ رہے تھے آپ نے پیچھے سے آ کر ان کو لپٹا لیا اور انہوں نے آپ کو دیکھا نہ تھا تو وہ کہنے لگے کہ مجھے چھوڑ دے یہ کون ہے؟ پھر جب انہوں نے مڑ کر دیکھا اور نبی ﷺ کو پہچانا تو وہ خود بھی اپنی پیٹھ آپ کے سینۂ اطہر سے ملانے کی کوشش کرنے لگے۔ رسول اللہؐ نے (مزاحاً) فرمایا کہ اس غلام کو مجھ سے کون مول لیتا ہے؟ زاہر نے کہا کہ یا رسول اللہؐ! اگر آپ مجھے بیچیں گے تو واللہ مجھ سے بہت کم قیمت پائیں گے نبیؐ نے فرمایا مگر تم خدا کے نزدیک بہت گراں قیمت ہو۔ یہ عبارت عبدالرزاق کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۲۵۔ حضرت زائدہؓ بن حوالہ

حضرت زائدہؓ بن حوالہ اور بعض لوگ ان کو مزید (یا برید) بن حوالہ عنزی کہتے ہیں۔ ان سے عبداللہ بن شقیق نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

باب الزائے والباء

۱۷۲۶۔ حضرت زبانؓ بن قیسور

حضرت زبانؓ بن قیسور بعض لوگ ان کو زبان کہتے ہیں۔ بیٹے ہیں قیسور کے اور بعض لوگ کہتے ہیں قسور کے بیٹے ہیں کلفی ہیں۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے انہوں نے یحییٰ بن عروہ بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زبان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبی ﷺ کو اس وقت دیکھا جب آپ وادی شوحط میں فروکش تھے انہوں نے ایک حدیث روایت کی ہے جس کے الفاظ بہت غریب (یعنی اجنبی) ہیں اور سند بھی اس کی ضعیف ہے۔ ابراہیم کے نیچے اور کوئی راوی ایسا نہیں ہے جو قابل حجت ہو۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ عبدالغنی اور یحییٰ بن علی حضرمی نے ان کا تذکرہ زبار کے نام میں کیا ہے اور دارقطنی نے کہا ہے کہ ان کے نام کے آخر میں نون ہے۔

۱۷۲۷۔ حضرت زبرقانؓ بن اسلم

حضرت زبرقانؓ بن اسلم۔ خاندان ذی لعوہ سے ہیں۔ ابووائل یعنی شقیق بن سلمہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما (میدان کربلا میں) جنگ کے لیے باہر تشریف لائے تو آواز دی کہ ھل من مبارز۔ پس ایک شخص خاندان ذی لعوہ سے مقابلہ میں گیا جن کا نام زبرقان بن اسلم تھا۔ زبرقان بڑے جنگجو تھے انہوں نے پوچھا کہ تو کون ہے؟ مخاطب نے کہا میں حسین

بن علی ہوں زبرقان نے کہا اے میرے بیٹے! تم لوٹ جاؤ اس لیے کہ خدا کی قسم! میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ قبا کی طرف سے ایک سرخ اونٹنی پر سوار چلے آ رہے تھے اور تم ان کے آگے بیٹھے ہوئے تھے پس میں نہیں چاہتا کہ رسول اللہؐ سے اس حال میں ملوں کہ تمہارا خون میرے اوپر ہو پس زبرقان لوٹ آئے اور وہ اس وقت اپنے چند اشعار پڑھ رہے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔

۱۷۲۸۔ حضرت زبرقانؓ بن بدر

حضرت زبرقانؓ بن بدر بن امرءالقیس بن خلف بن بہدلہ بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم تمیمی سعدی کنیت ان کی ابوعیاش ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوشذرہ اور نام ان کا حصین ہے۔ حصین کے نام میں ان کا ذکر ہو چکا ہے ان کو زبرقان ان کے حسن کی وجہ سے کہتے ہیں زبرقان (اصل میں) چاند کو کہتے ہیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ زبرقان ان کو اس سبب سے کہا گیا کہ انہوں نے ایک مرتبہ ایک عمامہ زعفران میں رنگا ہوا باندھا تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام قمر تھا۔ واللہ اعلم۔ بصرہ میں رہتے تھے زمانہ جاہلیت میں بھی سردار تھے اور زمانہ اسلام میں بھی باعظمت تھے رسول اللہؐ کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے۔ اس وفد میں قیس بن عاصم منقری' عمرو بن اہتم اور عطارد بن حاجب وغیرہم تھے۔ یہ سب لوگ اسلام لائے ان سب لوگوں کو رسول اللہؐ نے جوائز (یعنی انعام) بھی دیئے اور اچھے جوائز دیئے یہ ۹ھ کا واقعہ ہے۔ نبیؐ نے عمرو بن اہتم سے زبرقان بن بدر کا حال پوچھا تو انہوں نے کہا ان کی بات مانی جاتی ہے لڑائی میں یہ بہت سخت ہیں اپنے ماتحتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ زبرقان نے کہا کہ واللہ! جو کچھ انہوں نے کہا وہ کہا اور یہ جانتے ہیں کہ جو کچھ انہوں نے کہا اس سے میں افضل ہوں۔ عمرو نے کہا بے شک تم بیمروت ہو تنگ دل ہو باپ تمہارا احمق تھا ماموں تمہارا بخیل تھا پھر عمرو نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے یہ دونوں باتیں سچ کہیں جب انہوں نے مجھے خوش کیا تو میں نے وہ بات بیان کی جو اچھی سے اچھی ان میں جانتا تھا اور جب انہوں نے مجھے ناخوش کیا تو میں نے وہ بات بیان کی جو بری سے بری ان میں جانتا تھا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بعض بیان سحر ہوتا ہے زبرقان کو لوگ قمر نجد بھی کہتے تھے بوجہ ان کے حسین ہونے کے جب یہ مکہ میں جاتے تھے تو بوجہ اپنے حسن کے (نظر لگ جانے کے اندیشہ سے) نقاب ڈال کر جاتے تھے۔ انہیں رسول اللہؐ نے ان کی قوم بنی عوف کے صدقات کا متولی کیا تھا چنانچہ زمانہ ردت [۱] میں حضرت ابوبکر کو یہ صدقات دیتے رہے لہٰذا حضرت ابوبکر نے بھی ان کو بدستور قائم رکھا کیونکہ ان کو اسلام پر ان کی ثابت قدمی اور ادائے صدقات میں ان کی امانت (زمانہ) ردت میں معلوم ہو چکی تھی حضرت عمر بن خطاب نے بھی ان کو بدستور قائم رکھا ایک شخص نے قبیلہ نمر بن قاسط سے زبرقان کی مدح میں یہ اشعار کہے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اشعار حطیہ کے ہیں:

تقول خليلتي لما التقينا ستدر كنا بنو القوم الهجان

سيدر كنا بنو القمر بن بدر سراج الليل للشمس الحصان

فقلت: ادعى و ادعوان اندى لصوت ان ينادِى داعيان

---

[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کچھ لوگ مرتد ہو گئے تھے زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کرتے تھے اسی زمانہ کو زمانہ ردت کہتے ہیں۔

فمن یک سائلا عنی فانی　　انا النمری جار الزبرقان

''میری ماں کہتی تھی جب ہم میدان جنگ میں گئے۔ کہ عنقریب نامرد قوم کی اولاد ہم کو پالیں گے۔ قمر بن بدر کی اولاد ہم کو پا جائے گی۔ رات کا چراغ پاکیزہ آفتاب کو لے لےتو میں نے کہا کہ تو بھی دعا کر اور میں بھی دعا کروں۔ بے شک وہ دعا زیادہ سنی جاتی ہے جو دو آدمی کریں۔ پس جو کوئی مجھے پوچھے تو میں بتاتا ہوں کہ میں نمری ہوں زبرقان کا پڑوسی۔''

زبرقان حضرت عمر کے پاس اپنی قوم کے صدقات لئے ہوئے آرہے تھے راستہ میں حطیئہ ان کو ملے اوران کے ساتھ ان کی بیوی اوران کی اولاد بھی تھی قحط کی وجہ سے وہ عراق بھاگے جارہے تھے وہاں قحط نہ تھا پس زبرقان نے ان سے کہا کہ تم اپنے وطن کو نہ چھوڑو اور ایک مکان ان کو دیا کہ اس میں تم میرے مہمان ہو کے ٹھہرو یہاں تک کہ میں لوٹ کے آجاؤں پھر حطیئہ نے ان کی ہجو میں یہ شعر کہا

دع المکارم لاترحل لبغیتها　　واقعد فانک انت الطاعم الکاسی

''ترجمہ مکارم کو چھوڑ دے ان کی تلاش میں سفر نہ کر۔ اور بیٹھ رہ کیونکہ تو کھانے والا اور پینے والا ہے''۔

زبرقان نے حضرت عمر سے ان کی شکایت کی حضرت عمر نے حسان بن ثابت سے دریافت کیا کہ یہ شعر ہجو ہے یا نہیں حسان بن ثابت نے اس کے ہجو ہونے کا حکم کر دیا پس حضرت عمر نے حطیئہ کو ایک تہہ خانہ میں بند کر دیا یہاں تک کہ عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر نے ان کی سفارش کی لہٰذا حضرت عمر نے ان کو بعد اس عہد لینے کے کہ اب کسی کی ہجو نہ کرنا تہہ خانہ سے باہر نکالا اور ان کی بہت تہدید کی کہ اب ایسا نہ کرنا یہ قصہ بہت طویل ہے۔ زبرقان بھی شعر کہتے تھے ان کے اشعار میں سے چند شعر یہ ہیں

نحن الملوک فلاحی یقاربنا　　فینا العلاء وفینا تنصب البیع

ونحن نطعمهم فی القحط ماا کلوا　　من العبیط اذا لم یونس القزع

وننحر الکوم عبطافی اورمتنا　　للنازلین اذا ماانزلوا شبعوا

تلک المکارم حزناها مقارعة　　اذا الکرام علی امثالها اقترعوا

''ہم لوگ بادشاہ ہیں کوئی قبیلہ ہماری برابری نہیں کر سکتا۔ ہم ہی میں بلندی ہے اور ہم ہی میں عبادت خانہ ہیں۔ ہم زمانہ قحط میں لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں جس قدر وہ کھا سکیں۔ ہم عمدہ گوشت کھلاتے ہیں جبکہ پتلی روٹی بھی نہیں ملتی۔ ہم صحیح وتندرست اونٹوں کو اپنے مطبخ میں ذبح کرتے ہیں۔ مہمانوں کے لیے تا کہ وہ جس وقت آئیں سیر ہو جائیں۔ یہ بزرگیاں ہم نے قرعہ ڈال کر حاصل کی ہیں۔ جب بزرگوں نے اس قسم کی باتوں پر قرعہ ڈالا تھا۔''

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۲۹۔ حضرت زبیبؓ بن ثعلبہ

حضرت زبیبؓ بن ثعلبہ بن عمرو بن سواء بن نابی بن عبدہ بن عدی بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم تمیمی عنبری۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے آپ نے ان کے سر منہ اور سینے پر ہاتھ پھیرا تھا۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ بھی ان لڑکوں میں سے

تھے جن کو حضرت عائشہ نے آزاد کیا تھا طائف اور بصرہ کے درمیانی جنگل میں لوگوں کی گزرگاہ پر مقیم تھے۔ ہمیں ابو محمد یعنی عبدالوہاب بن علی بن سکینہ صوفی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمار بن شعیث بن عبداللہ بن زبیب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا زبیب سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے نبیؐ نے ایک لشکر بنی عنبر کی طرف بھیجا چنانچہ اس لشکر کے لوگوں نے بنی عنبر کو مقام رکبہ میں جو طائف کی طرف ہے گرفتار کیا اور ان کو نبیؐ کے حضور میں لے آئے زبیب کہتے تھے کہ میں اپنے ایک اونٹ پر سوار ہو کر رسول اللہؐ کے حضور میں گیا اور ان قیدیوں سے پہلے پہنچ گیا اور میں نے جا کر عرض کیا کہ السلام علیک یا نبی اللہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ آپ کا لشکر ہمارے پاس گیا اور اس نے ہمارے لوگوں کو گرفتار کر لیا حالانکہ ہم اسلام لا چکے تھے اور ہم نے اپنے جانوروں کے کان بھی کاٹ [1] دیئے تھے پھر جب بنی عنبر کے لوگ آئے تو مجھ سے نبیؐ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی گواہی ہے کہ تم قبل گرفتار کئے جانے کے اسلام لا چکے تھے میں نے عرض کیا ہاں ہے آپ نے پوچھا کون گواہ ہے؟ میں نے کہا سمرہ جو قبیلہ بلعنبر کا ایک شخص ہے اور ایک دوسرا شخص جس کا نام زبیب نے بتایا ہے اس شخص نے تو گواہی دے دی مگر سمرہ نے گواہی دینے سے انکار کر دیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک شخص نے تمہاری طرف سے گواہی دی لہٰذا گواہی کے ساتھ تم سے حلف بھی لیا جائے گا پس میں نے اللہ کی قسم کھائی کہ ہم لوگ فلاں فلاں دن اسلام لا چکے تھے اور ہم نے جانوروں کے کان بھی کاٹ دیئے تھے پس نبیؐ نے (اپنے اصحاب سے) فرمایا کہ جاؤ اور ان کے آدھے مال لے لو اور ان کی اولاد کو غلام نہ بنانا اور (ہم سے) فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ بُرے کام کو ناپسند نہ رکھتا تو ہم تمہارے مال میں سے ایک بندھن کم نہ کرتے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۳۰۔ حضرت زبیرؓ بن عبداللہ

حضرت زبیرؓ بن عبداللہ کلابی۔ بنی کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ سے ہیں۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو مگر انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور حضرت عثمان کی خلافت تک زندہ رہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابو نصر احمد بن عمر معروف بہ غازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن زاہر قاضی نیشاپور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین قطان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صفوان بن صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ولید بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسید کلابی نے خبر دی کہ انہوں نے علاء بن زبیر کو اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے سنا وہ کہتے تھے میں نے وہ زمانہ بھی دیکھا کہ اہل فارس روم پر غالب آئے پھر وہ زمانہ بھی دیکھا کہ اہل روم فارس پر غالب آئے پھر وہ زمانہ بھی دیکھا کہ فارس پر اہل اسلام کو فتح ہوئی یہ سب واقعات پندرہ برس کے درمیان ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یعقوب بن سفیان نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور نام ان کا زبیر کلابی لکھا ہے اور نسب ان کا نہیں بیان کیا۔

---

[1] شروع زمانے میں امتیاز کے لیے یہ علامت مقرر کی گئی تھی کہ جو لوگ مسلمان ہو جائیں وہ اپنے جانوروں کے کان کاٹ دیں۔

۱۷۳۱۔ حضرت زبیرؓ بن عبیدہ

حضرت زبیرؓ بن عبیدہ اسدی۔ اسد بن خزیمہ کے خاندان سے ہیں مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا پھر مہاجرین مدینہ میں یکے بعد دیگرے آئے بنی غنم بن دودان بن اسد بھی اہل اسلام تھے یہ لوگ بھی مدینہ ٹولیوں کی شکل میں مرد وعورت ہجرت کر کے آئے تھے۔ ابن اسحٰق نے ان لوگوں میں سے چند آدمیوں کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ (انہیں میں سے ہیں) زبیر بن عبیدہ اور تمام بن عبیدہ ابوعمر نے کہا ہے کہ جو لوگ مدینہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ (یعنی آپ کے بعد معاً) ہجرت کر کے آئے تھے وہ زبیر بن عبیدہ اور ان کے دونوں بھائی تمام اور سنجرہ تھے مگر ''ت'' کی ردیف میں انہوں نے ان تمام کا نام نہیں لکھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۳۲۔ حضرت زبیرؓ بن عوام (حواری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت زبیرؓ بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی اسدی۔ کنیت ابوعبد اللہ۔ ان کی والدہ صفیہ بنت عبدالمطلب ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ پس یہ رسول اللہؐ کے پھوپھی زاد بھائی ہوئے۔ اور ام المومنین خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے ہوئے ان کی والدہ ان کو ابوالطاہر کہا کرتی تھیں یہ کنیت زبیر بن عبدالمطلب کی تھی مگر انہوں نے خود اپنی کنیت ابوعبداللہ رکھی تھی کیونکہ ان کے بیٹے کا نام عبداللہ تھا یہی کنیت ان کی مشہور ہوئی۔ پندرہ برس کی عمر میں اسلام لائے یہ ہشام بن عروہ کا قول ہے اور عروہ نے بیان کیا ہے کہ زبیر بارہ برس کی عمر میں اسلام لائے اس کو اسود نے عروہ سے روایت کیا ہے اور ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ زبیر سولہ برس کی عمر میں اسلام لائے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے۔ ان کا اسلام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تھوڑی ہی دنوں بعد ہوا ہے یہ اسلام میں چوتھے یا پانچویں شخص تھے انہوں نے حبش کی طرف بھی ہجرت کی اور مدینہ کی طرف بھی ہجرت کی اور رسول اللہؐ نے ان کے اور عبداللہ بن مسعود کے درمیان مواخات کرائی تھی جبکہ آپ نے مکہ میں باہم مہاجرین میں مواخات کرائی تھی پھر جب یہ مدینہ میں آئے اور رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین وانصار کے درمیان مواخات کرائی تو ان کے اور سلمہ بن سلامہ بن وقش کے درمیان مواخات کرادی۔ ہمیں ابویاسر یعنی عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زکریا بن عدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مروان سے نقل کر کے خبر دی میرا خیال ہے کہ مروان ہم لوگوں پر جھوٹ نہ جوڑے گا وہ کہتا تھا کہ نکسیر والے سال میں حضرت عثمان کی بھی نکسیر پھوٹی یہاں تک کہ وہ حج میں شریک نہیں ہو سکے اور انہوں نے (اپنا آخری وقت سمجھ کے) وصیت بھی کردی اسی حال میں ایک قریشی شخص آیا اور اس نے کہا کہ کسی کو خلیفہ بنا دیجئے۔ حضرت عثمان نے کہا کیا لوگ کہتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ حضرت عثمان نے کہا کس کو خلیفہ بناؤں؟ تو وہ شخص چپ ہو گیا پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے بھی ایسا ہی کہا حضرت عثمان نے اس کو بھی یہی جواب دیا۔ مروان کہتا تھا پھر حضرت عثمان نے کہا کہ کیا زبیر بن عوام کو خلیفہ بناؤں؟ اس شخص نے کہا ہاں۔ حضرت عثمان نے کہا آگاہ رہو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ زبیر سب سے زیادہ نیک ہیں۔ جہاں تک میں جانتا ہوں اور سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو

محبوب تھے۔ ہمیں ابوالفداء یعنی اسمٰعیل بن عبیداللہ اور دوسرے کئی لوگوں نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے زبیر سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جنگ قریظہ کے دن رسول اللہؐ اپنے ماں باپ دونوں کو میرے لیے جمع کر دیا تھا یعنی آپ نے فرمایا تھا میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں نیز وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن منیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زائدہ نے عاصم سے انہوں نے زِرّ سے انہوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہر نبی کے کچھ حواری ہوا کرتے ہیں اور میرے حواری زبیر بن عوام ہیں حضرت جابر سے بھی ایسا ہی مروی ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے جنگ احزاب کے دن ان کو حواری فرمایا تھا۔ جب آپ نے فرمایا کہ کفار کی خبر میرے پاس کون لائے گا؟ زبیر نے کہا میں۔ آپ نے تین مرتبہ ایسا ہی فرمایا اور تینوں مرتبہ زبیر نے کہا کہ میں۔

نیز وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن زید نے صخر بن جویریہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے زبیر نے جنگ جمل کی صبح کو اپنے بیٹے عبداللہ کو وصیت کی اس وقت انہوں نے یہ بھی کہا کہ میرے جسم میں کوئی عضو ایسا نہیں ہے جو رسول اللہؐ کے ہمراہ زخمی نہ ہوا ہو یہاں تک کہ شرمگاہ بھی۔ حضرت زبیر سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ عزوجل کی راہ میں تلوار کھینچی اس کا واقعہ یوں ہے کہ مسلمان جس زمانے میں نبیؐ کے ہمراہ مکہ میں رہتے تھے (اس زمانہ میں ایک مرتبہ) یہ خبر اڑی کہ نبی ﷺ کو کفار نے پکڑ لیا بس زبیر اپنی تلوار لے کے لوگوں کے مجمع کو چیرتے ہوئے آئے نبیؐ مکہ کی بلندی پر بیٹھے ہوئے تھے آپ نے پوچھا کہ اے زبیر! یہ تمہارا کیا حال ہے؟ (ننگی تلوار لئے ہوئے کیوں آ رہے ہو؟) انہوں نے عرض کیا کہ مجھے یہ خبر ملی کہ آپ گرفتار کر لئے گئے (لہٰذا زمام صبر میرے ہاتھ سے نکل گئی) پس نبیؐ نے ان پر صلوٰۃ[1] پڑھی اور ان کے لیے اور ان کی تلوار کے لیے دعا کی۔ حضرت ابن عمر نے ایک مرتبہ ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں حواری کا بیٹا ہوں تو فرمایا کہ اگر تو زبیر کا بیٹا ہے تو سچا ہے ورنہ نہیں۔ حضرت زبیر بدر میں شریک تھے اسی دن وہ ایک زرد رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اسی کو اپنے منہ پر بطور نقاب کے ڈالے ہوئے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ فرشتے اس دن زبیر ہی کی ہیئت میں اترے تھے۔ حضرت زبیر تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے احد، خندق، حدیبیہ، خیبر، فتح مکہ، حنین، طائف اور فتح مصر میں بھی شریک تھے۔ حضرت عمر نے ان کو بھی ان چھ اصحاب میں بیان کیا جن کو انہوں نے اپنے بعد خلافت کے لیے منتخب کیا تھا اور کہا تھا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش خوش گئے۔ حضرت زبیر ان دس آدمیوں میں ہیں جن کے لیے جنت کی بشارت وارد ہوئی ہے ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر یعنی محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخیثمہ خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوقلابہ یعنی عبدالملک بن

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے بہت خوش ہوتے تو فرماتے کہ اللھم صل علی فلاں یعنی اے اللہ فلاں شخص پر رحمت نازل فرما۔

محمد رقاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن صباح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن زکریا نے نضر یعنی ابوعمر خزاز سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ (کوہ) حراء پر چڑھے جب (وہ بہت شوق میں بحالت وجد) ہلنے لگا (تو آپ) فرمانے لگے کہ اے حراء! ٹھہر جا تجھ پر نبی' صدیق اور شہید کھڑے ہیں اور اس وقت اس پر نبی' ابوبکر' عمر' حضرت عثمان' علی' طلحہ' زبیر' عبدالرحمٰن' سعد اور سعید بن زید رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔

ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے انہوں نے یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر بن عوام سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی: ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ- تو زبیر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم سے کس نعمت کا سوال ہوگا ہم؟ تو کھجوریں اور پانی کے سوا کوئی نعمت جانتے ہی نہیں۔ آپ نے فرمایا عنقریب دنیا تمہیں ملے گی لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت زبیر کے ہزار غلام تھے جو مزدوری کر کر کے ان کو روپیہ دیتے تھے مگر وہ ایک درہم بھی اس میں سے اپنے گھر میں نہ لے جاتے تھے سب خیرات کر دیتے تھے حضرت حسان نے ان کی مدح میں ایک قصیدہ کہا ہے اور ان کو تمام لوگوں پر فضیلت دی ہے وہ قصیدہ یہ ہے ع

اقـام عـلـى عهد النبى و هديـه	حواريـه و القول بـالـفعل يعدل
اقـام عـلـى مـنهاجـه و طـريقـه	يو الـى و لـى الـحق و الحق اعدل
هـو الـفارس المشهور و البطل الذى	يـصـول اذا مـاكـان يوم محجل
و ان امـرء كـانـت صفية امـه	ومـن اسـد فـى بينة لـمـرفـل
لـه من رسول الـلـه قربى قريبة	ومـن نصرة الاسلام مجد مـؤثـل
فـكـم كـربة ذب الـزبير بسيفـه	عن الـمصطفى والله يعطى و يجزل
اذا كشفت عن ساقها الحرب حشها	بـابيض سبـاق الـى الموت يـرفل
فـمـا مثلـه فيهم ولا كـان قبلـه	وليـس يـكون الـدهـر مادام يذبل

"نبی کے عہد اور ان کی روش پر قائم رہے۔ ان کے حواری (یعنی زبیر) اور قول فعل ہی سے سچا سمجھا جاتا ہے۔ وہ نبی کی راہ اور ان کے طریقے پر قائم رہے۔ اہل حق سے محبت کرتے رہے اور حق بہت عمدہ چیز ہے۔ وہ ایسے مشہور شہسوار اور ایسے بہادر ہیں۔ کہ اس دن وہ حملہ کرتے تھے جب لوگ چھپتے پھرتے تھے۔ اور بے شک وہ وہ تھے کہ ان کی ماں صفیہ تھیں۔ اور وہ شیر تھے جو اپنے گھر میں رہتے تھے۔ رسول اللہ سے ان کو بہت قریب کی رشتہ داری تھی۔ اور اسلام کی مدد کر کے انہوں نے ایک بڑی عزت حاصل کی تھی۔ بہت ایسے مصائب تھے جن کو مصطفیٰ ﷺ سے زبیر نے بذریعہ اپنی تلوار کے دفع کیے اور اللہ بڑا صاحب بخشش ہے۔ جب لڑائی اپنی آگ روشن کرتی تھی۔ تو وہ تلوار لے کے موت کی طرف دوڑتے تھے۔ پس ان کا مثل نہ ان میں اس وقت تھا اور نہ ان سے پہلے ہوا۔ اور نہ اب قیامت تک ہوگا"۔

ہشام بن عروہ نے بیان کیا ہے کہ سات آدمیوں نے اصحاب نبی ﷺ میں سے حضرت زبیر کو وصی بنایا تھا جن میں حضرت عثمان' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف' حضرت مقداد اور حضرت ابن مسعود رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہم تھے حضرت زبیر نے ان صحابہ

کے مال کو ان کی اولاد کے لیے محفوظ رکھا اور اپنے مال سے ان کے مصارف پورے کرتے رہے حضرت زبیر حضرت علی سے لڑنے کے لیے جنگ جمل میں شریک ہوئے تھے پھر حضرت علی نے ان کو آواز دی اور ان کو علیحدہ بلا کر لے گئے اور کہا کہ کیا تم کو یاد ہے کہ ہم اور تم رسول اللہ کے ہمراہ تھے حضرت میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور میں بھی مسکرایا تو تم نے کہا کہ ابن ابی طالب اپنا مذاق نہ چھوڑیں گے حضرت نے فرمایا وہ مذاق نہیں کرتے بلکہ تم ان سے جنگ کرو گے اور تم اس وقت ان پر ظلم کر رہے ہوں گے حضرت زبیر کو یہ حدیث یاد آ گئی اور وہ جنگ [1] سے واپس ہو گئے (اثنائے راہ میں مقام) وادی سباع میں اترے اور نماز پڑھنے لگے پس ابن جرموز آیا اور ان کو قتل کر دیا اور ان کی تلوار حضرت علی کے پاس لے کے آیا حضرت علی نے فرمایا کہ بیشک یہ وہ تلوار ہے جس

---

[1] اصل واقعہ جنگ جمل کا جس کو علمائے اہل سنت نے بتصریح صحت نقل کیا اس طرح ہے کہ حضرت عثمان کی شہادت سے مدینہ منورہ میں ایک سخت فتنہ و فساد برپا ہو گیا تھا بلوائیوں کا زور حد سے گزر چکا تھا حضرت علی مرتضٰی خلیفہ بنائے گئے تھے لیکن ہنوز ان بلوائیوں پر ان کو پورا تسلط نہ ہونے پایا تھا طلحہ اور زبیر شہادت ذی النورین پر سخت متاسف تھے اکثر کہا کرتے تھے کہ یہ بڑا ظلم ہوا بلوائیوں نے خلیفہ رسول اللہ کو بے گناہ قتل کر دیا یہ امر بلوائیوں کو نا گوار اور سخت نا گوار گزرتا تھا انہوں نے طلحہ اور زبیر کو بھی قتل کی دھمکی دی یہ دونوں وہاں سے اپنی جان بچا کر مکہ مکرمہ چلے تھے اس سال حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ حج کے لیے تشریف لے گئی تھیں اور ابھی تک مکہ میں مقیم تھیں یہ سب واقعات ان کی غیبت میں ہوئے تھے طلحہ اور زبیر نے یہ سارا قصہ حضرت صدیقہ سے بیان کیا اور مدینہ کی بے امنی اور بلوائیوں کی فتنہ انگیزی من وعن ان کو کہہ سنائی اور ان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ امن قائم کرنے اور اس فتنہ کے فرو کرنے کی کوشش کی جائے۔

حضرت عائشہ نے پہلے تو اس جھگڑے سے اپنے آپ کو بچانا چاہا مگر بالآخر وہ بھی راضی ہو گئیں اور اس وقت یہی مصلحت معلوم ہوا کہ عرب سے باہر کسی امن کی جگہ میں قیام کیا جائے اور امیر المومنین علی مرتضٰی کو کسی طرح وہاں سے علیحدہ کر کے اپنے گروہ میں شامل کر لیا جائے بعد اس کے بلوائیوں کی سرکوبی قرار واقعی کر دی جائے اور اس آگے بڑھنے والے فساد کا بیج مار دیا جائے چنانچہ یہ سب لوگ بصرہ چلے گئے مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت ام المومنین کے ساتھ ہو گئی یہ قصہ حضرت علی مرتضٰی سے بہت کچھ بڑھا کر اور نہایت رنگ آمیزی کے ساتھ بیان کیا گیا مفسدوں نے اپنی شرارت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا اور افسوس کہ وہ کامیاب بھی ہو گئے حضرت علی مرتضٰی کو یہ یقین ہو گیا کہ طلحہ اور زبیر نے میرے خلاف سازش کر کے مجھ سے لڑنے کے لیے بصرہ میں لشکر جمع کیا ہے اس خیال پر انہیں بھی ضروری ہوا کہ اپنی حفاظت کریں اور دشمن کی مدافعت میں کوشش کریں چنانچہ انہیں مفسدوں کے بھڑکانے سے حضرت امیر المومنین نے بصرہ کی طرف لشکر کشی کی حسنین، عبداللہ بن جعفر اور ابن عباس اس لشکر کشی سے راضی نہ تھے بصرہ کے قریب پہنچ کر حضرت علی مرتضٰی نے حضرت قعقاع صحابی کو ام المومنین اور طلحہ و زبیر کے پاس بھیجا کہ آپ لوگ کس ارادہ سے یہاں جمع ہوئے ہیں؟ ان لوگوں نے صاف کہہ دیا کہ ہم کو حضرت علی مرتضٰی سے کچھ مخالفت نہیں ہے نہ ہم ان کی خلافت میں دست اندازی کرنا چاہتے بلکہ ہمارا مقصود صرف یہ ہے کہ فتنہ رفع ہو جائے اور اس کی صورت ہم نے یہی سوچی ہے کہ قاتلان عثمان سے قصاص لے لیا جائے قعقاع نے کہا کہ جب تک تم علی مرتضٰی کے ساتھ متفق نہ ہو جاؤ یہ مقصود حاصل نہیں ہو سکتا انہوں نے کہا یہ ہمیں منظور ہے قعقاع صلح کا مژدہ لے کر جناب امیر المومنین کے پاس گئے مفسدوں کی جان نکل گئی کہ یہ کیا غضب ہوتا ہے ہمارا سب کیا دھرا اس وقت برباد ہوا جاتا ہے اور امن قائم ہو جانے پر ہماری جان بچتی نظر نہیں آتی بس انہوں نے یہ تدبیر کی کہ شب کے وقت بے اطلاع امیر المومنین کے لڑائی شروع کر دی جائے اس کا جواب ام المومنین کے لشکر سے بھی دیا جائے گا اس وقت ہم امیر المومنین کو اطلاع کریں گے کہ دیکھئے اس طرف سے جنگ شروع ہو گئی اب ہم بھی لڑتے ہیں ادھر ام المومنین سمجھیں گی کہ علی کی طرف سے بدعہدی ہوئی چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور ان کا کام چند روز کے لیے بن پڑا اسی ہنگامہ کا نام جنگ جمل ہے جنگ جمل کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ام المومنین اس جنگ میں جمل یعنی اونٹ پر سوار ہو کر میدان جنگ میں رونق افروز ہوئی تھیں اس جنگ میں طرفین سے تیرہ ہزار مقتول ہوئے۔ جس میں امیر المومنین کی طرف کے صرف ایک ہزار تھے طلحہ اور زبیر بھی شہید ہوئے۔

نے رسول اللہؐ سے بہت مصائب کو دفع کیا ہے پھر فرمایا کہ ابن صفیہ یعنی حضرت زبیر کے قاتل کو دوزخ کی بشارت دو حضرت زبیر کی شہادت بروز پنجشنبہ ۱۰ جمادی الاولی ۳۶ھ میں ہوئی بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابن جرموز نے حضرت علی کے سامنے حاضر ہونے کی اجازت طلب کرائی مگر انہوں نے اس کو اجازت نہیں دی اور اجازت طلب کرنے والے سے فرمایا کہ اسے دوزخ کی بشارت دے دو ابن جرموز نے اس وقت یہ اشعار کہے ؎

اتیت علیا برأس الزبیر	ارجو لدیه به الزلفة
فبشر بالنار اذجئته	فبئس البشارة والتحفه
وسیان عندی قتل الزبیر	وضرطة عنز بذی الحجفة

"میں علی کے پاس زبیر کا سر لے گیا۔ مجھے اس کے ذریعہ ان کے یہاں تقرب کی امید تھی۔ مگر جب میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے آگ کی بشارت دی۔ کیسی بُری بشارت ہے! اور کیسا بُرا تحفہ ہے! میرے نزدیک قتل زبیر اور مقام ذوالجحفہ میں گوزشتر دونوں برابر ہیں۔"

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت زبیر جب جنگ سے علیحدہ ہوئے اور مقام سفوان میں پہنچے تو ایک شخص احنف بن قیس کے پاس آیا اور کہا کہ زبیر مقام سفوان میں پہنچ گئے ہیں احنف نے کہا جو کچھ اللہ چاہتا ہے وہ ہوا اگر زبیر نے مسلمانوں کو یکجا کر کے باہم لڑایا اور اب خود اپنے گھر جانا چاہتے ہیں ابن جرموز' فضالہ بن حابس اور نفیع بن غواۃ نے جو خاندان تمیم سے تھا اس گفتگو کو سنا یہ لوگ سوار ہو کے گئے ابن جرموز حضرت زبیر کے پیچھے سے گیا اور ان کو نیزہ مارا وہ نیزہ ہلکا پڑا حضرت زبیر نے اس پر حملہ کیا وہ اپنے ایک گھوڑے پر جس کا نام ذوالخمار تھا سوار تھا جب اس نے دیکھا کہ حضرت زبیر مجھے قتل کیے دیتے ہیں تو اس نے اپنے دونوں ساتھیوں کو بلایا ان سب نے مل کر حضرت زبیر پر حملہ کیا اور ان کو قتل کیا۔ حضرت زبیر کی عمر جب وہ شہید ہوئے ۶۷ برس تھی رنگ گندمی تھا میانہ قد تھے فربہی اور لاغری میں معتدل تھے داڑھی گھنی نہ تھی۔ اور بہت سے لوگوں کا قول ہے کہ ابن جرموز نے خودکشی کر لی تھی جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تھا کہ ابن صفیہ یعنی زبیر کے قاتل کو آگ کی خوشخبری دو۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے ابن جرموز اس کے بعد زندہ رہا یہاں تک کہ مصعب بن زبیر بصرہ کے حاکم ہوئے پس ابن جرموز چھپ گیا مصعب نے کہا کہ اس کو چاہیے کہ باہر نکل آئے وہ بے خوف رہے کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو ابو عبداللہ یعنی اپنے والد کے عوض میں قتل کروں گا (ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ) وہ دونوں برابر نہیں ہیں پس یہ معجزہ ظاہر ہو گیا کہ ابن جرموز اہل دوزخ میں سے ہے کیونکہ اس نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں قتل کیا کہ وہ میدان جنگ سے علیحدہ ہو چکے تھے یہ معجزہ کھلا ہوا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۳۳۔ حضرت زبیرؓ بن ابی ہالہ

حضرت زبیرؓ بن ابی ہالہ۔ عیسیٰ بن یونس نے وائل بن داؤد سے انہوں نے بہی سے انہوں نے زبیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبی ﷺ نے قریش کے ایک شخص کو بدر کے دن کھڑا کر کے قتل کرایا بعد اس کے فرمایا کہ آج کے بعد قریش کا کوئی آدمی کھڑا کر کے قتل نہ کیا جائے ابو حاتم نے کہا کہ یہ زبیر ابو ہالہ کے بیٹے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب الزائے والخاء والراء

۱۷۳۴۔ حضرت زخیؓ عنبری

حضرت زخیؓ عنبری۔ قرط بن مناف بن حارث بن جندب بن عنبر تمیمی عنبری کی اولاد سے ہیں۔ نبیؐ نے ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی تھی اوران کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔ عبداللہ بن ردیح بن ذؤیب بن شعثم بن قرط بن مناف عنبری نے اپنے والد سے انہوں نے رودیح سے انہوں نے اپنے والد ذؤیب سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ نے کہا یا نبی اللہ! میں اولاد اسمٰعیل سے ایک غلام آزاد کرنے کے لیے چاہتی ہوں نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ اچھا منتظر رہو یہاں تک کہ قبیلہ عنبر کا مال غنیمت آئے تو تم اس میں سے ---- لے لینا چنانچہ (جب وہ مال غنیمت آیا تو) حضرت عائشہ نے میرے دادا ردیح' میرے چچا سمرہ' میرے بھتیجے زخی اور میرے ماموں زبیب کو لیا پھر نبیؐ نے اپنا ہاتھ ان کے چہروں پر پھیرا اوران کے لیے برکت کی دعا مانگی اور فرمایا کہ اے عائشہ! یہ لوگ اولاد اسمٰعیل سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۷۳۵۔ حضرت زرؓ بن حبیش

حضرت زرؓ بن حبیش بن حباشہ بن اوس اسدی۔ قبیلہ اسد بن خزیمہ سے ہیں کنیت ان کی ابومریم اور بعض لوگ کہتے ہیں ابومطرف ہے۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے نبی ﷺ کو دیکھا نہیں تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں ہیں۔ حضرت عمر' حضرت علی اور حضرت ابن مسعود سے روایت کی ہے اوران سے شعبی اور نخعی نے روایت کی ہے بڑے فاضل اور قرآن کے عالم تھے ۸۳ھ میں ان کی وفات ہوئی جب کہ ان کی عمر ایک سوبیس برس کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۷۳۶۔ حضرت زرؓ بن عبداللہ

حضرت زرؓ بن عبداللہ بن کلیب فقیمی۔ طبری نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں اور مہاجرین میں سے ہیں خوزستان کی فتح میں یہ سرداران لشکر سے اس لشکر کے بھی سردار تھے جس نے قلعہ جندیسا پور کا محاصرہ کیا تھا اوراس کو صلحاً فتح کیا تھا۔

۱۷۳۷۔ حضرت زرارہؓ بن اوفی

حضرت زرارہؓ بن اوفی نخعی۔ صحابی ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

تیسری جلد ختم ہوئی

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ
فی
معرفۃ الصحابۃ

حصہ چہارم

مصنف
عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ
مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی رح

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ
طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسد الغابہ جلد چہارم

۱۷۳۸-حضرت زرارہؓ بن جزی

حضرت زرارہؓ بن جزی صحابی ہیں۔ بیٹے ہیں عمرو بن عوف بن کعب بن ابی بکر عبید بن کلاب ابن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کے۔ محمد بن عبداللہ شعیثی نے زفر بن وثیمہ سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ زرارہ بن جزی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ضحاک بن سفیان کلابی کو لکھ کے بھیجا تھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو ان کے شوہر کی دیت سے میراث دلوائیں۔ مکحول نے ان سے روایت کی ہے یہ زرارہ عبدالعزیز ابن زرارہ کے والد ہیں۔ جو حضرت معاویہؓ کے زمانے میں یزید کے ہمراہ جہاد پر گئے تھے اور وہیں شہید ہوئے تو حضرت معاویہؓ نے زرارہ سے کہا کہ جوان عرب شہید ہو گیا زرارہ نے پوچھا کہ اے امیر المومنین! میرا لڑکا شہید ہوا یا آپ کا۔ حضرت معاویہؓ نے جواب دیا کہ تمہارا۔ ہشام کلبی نے روایت کی ہے کہ جب مروان کی بیعت ہو چکی تو ایک دن اس کا گزر زرارہ کی طرف ہوا وہ اس زمانے میں بہت بوڑھے ہو گئے تھے اپنے ایک چشمہ کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے مروان نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اچھا حال ہے۔ خدا نے ہم کو خوبی کے ساتھ اگایا اور خوبی کے ساتھ کاٹا یہ لوگ جہاد میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ محدثین جزی کی جیم کو زیر اور (ز) کے سکون سے پڑھتے ہیں۔ اور اہل لغت جزء جیم کے زبر اور ہمزہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اور ابو عمر نے کہا ہے جزی کو زیر کے ساتھ اور جزء کو زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اور عبدالغنی نے جزی کی جیم کو زبر اور (ز) کو زیر پڑھا ہے۔

۱۷۳۹-حضرت زرارہؓ بن عمرو نخعی

حضرت زرارہؓ بن عمرو نخعی۔ عمرو بن زرارہ کے والد ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نصف رجب ۹ ھ میں قبیلہ نخع کے وفد میں آئے تھے انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ایک ایسا خواب دیکھا ہے جس نے مجھے دہشت میں ڈال دیا آپ نے پوچھا وہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے دیکھا کہ ایک گدھی جسے میں اپنے گھر میں چھوڑ آیا ہوں اس نے ایک بچہ سرخ سیاہ رنگ کا جنا ہے اور میں نے ایک آگ دیکھی جو زمین سے نکلی میرے اور میرے لڑکے عمرو کے درمیان میں حائل ہو گئی اس آگ سے لظی لظی بصیر و اعمی "یہ آگ شعلہ زن ہے آنکھ والے اور بے آنکھ والے سب کو طلب کرتی ہے" کی آواز آ رہی تھی نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم نے اپنے گھر میں ایک لونڈی چھوڑی ہے جو اپنا حمل چھپاتی ہے انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے ایک لڑکا جنا ہے جو تمہارا بیٹا ہے انہوں نے کہا کہ اس کے سرخ و سیاہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا میرے قریب) آؤ (جب یہ آپ کے پاس گئے) تو آپ نے (آہستہ سے ان کے کان میں) کہا تمہارے سفید داغ ہیں جن کو تم چھپاتے

ہوا انہوں نے کہا کہ قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ کہ اس کو آپ کے سوا کسی نے نہیں جانا آپ نے کہا کہ بس یہ وہی ہے باقی رہی آگ (تو اس سے مراد یہ ہے کہ) ایک فتنہ میرے بعد پیدا ہوگا انہوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول! فتنہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا لوگ اپنے امام کو مار دیں گے اور آپس میں خوب سر پھٹول کریں گے مسلمان کا خون مسلمان کے نزدیک پانی سے زیادہ شیریں ہوگا' برائی کرنے والا اپنے کو بھلائی بند کرنے والا خیال کرے گا اور تم مر جاؤ گے تو تمہارے بیٹے کو وہ آگ پہنچے گی اور اگر تمہارا بیٹا مر جائے گا تو تم کو پہنچے گی انہوں نے کہا کہ دعا کیجئے کہ مجھ کو وہ آگ نہ پہنچے پس آپ نے دعا کی۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۴۰-حضرت زرارہؓ' ابوعمرو

حضرت زرارہؓ' ابوعمرو۔ کنیت ان کی ابوعمرو ہے ایک مجہول شخص ہیں۔ ان کے بیٹے عمرو نے ان سے روایت کی ہے حفص بن سلیمان نے خالد بن سلمہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ سعید بن عمرو سے وہ عمرو بن زرارہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے آیت **ان المجرمین فی ضلال و سعر** کو **انا کل شئی خلقناہ بقدر** (القمر ۴۷ تا ۴۹) تک پڑھا اور فرمایا کہ یہ آیت' تقدیر الٰہی کے جھٹلانے والوں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ وہی ہیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا یا اور ہیں۔

۱۷۴۱-حضرت زرارہؓ بن قیس نخعی

حضرت زرارہؓ بن قیس بن حارث بن عدا بن حارث بن عوف بن جشم ابن کعب بن قیس بن سعد بن مالک بن نخع نخعی۔ طبری اور کلبی اور ابن حبیب نے کہا ہے کہ یہ قبیلہ نخع کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تھے یہ لوگ دو سو تھے سب مسلمان ہو گئے ابوعمر نے ان کا حال مختصر ذکر کیا ہے' اور ابوموسیٰ نے طول دے کر بیان کیا ہے ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی کہ ہمیں ابی بکر بن حارث نے اجازۃً خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحفص ابن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں منذر ابن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد اور حسین بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قبیلہ جرم کے ایک شخص ابوجویل نامی نے جو علقمہ کی اولاد سے ہے' خبر دی انہوں نے بنی علقمہ کے ایک مرد سے روایت کی' انہوں نے کہا کہ قبیلہ نخع کے ایک شخص جن کو زرارہ بن قیس بن حارث بن عدی کہتے تھے اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے یہ نصرانی تھے انہوں نے کہا' میں نے راستہ میں ایک خواب دیکھا' پس میں نبیؐ کے پاس آ کر مسلمان ہوا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنے سفر میں آپ کی طرف آتے ہوئے ایک خواب دیکھا ہے میں نے یہ دیکھا کہ وہ گدھی جس کو میں قبیلہ میں چھوڑ آیا ہوں اس نے ایک بچہ جنا ہے پھر ابوموسیٰ نے اپنی سند سے مدائنی کی حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ قبیلہ نخع کا وفد' زرارہ بن عمرو کی ماتحتی میں آیا اس میں دو سو آدمی تھے سب مسلمان ہو گئے۔ پھر زرارہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنے رستہ میں ایک ہولناک خواب دیکھا ہے میں نے دیکھا ایک گدھی جس کو میں اپنے گھر میں چھوڑ آیا تھا اس نے ایک ابلق بچہ جنا اور جیسا کہ ہم زرارہ بن عمرو کے گزشتہ ذکر میں لکھ چکے ہیں

ویسا ہی بیان کیا اور نبیؐ کے دعا کرنے کے بعد اتنا اور بڑھایا ہے کہ زرارہ وفات پا گئے اور وہ آگ ان کے بیٹے عمرو بن زرارہ کو جا لگی چنانچہ انہوں نے سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت، مقام کوفہ میں توڑی' انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی ہمیں عبدالرحمٰن بن عابس نخعی نے اپنے والد سے انہوں نے زرارہ بن قیس ابن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا' آپ نے ان کے لیے تحریر لکھ دی اور ان کے حق میں دعائے خیر کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ بہت طول کے ساتھ بیان کیا ہے میں کہتا ہوں کہ یہ وہی زرارہ ہیں جن کا بیان زرارہ ابن عمرو کے بیان میں گزر چکا ہے جن کا ابوعمر نے بیان کیا ہے اور اس میں خواب کا حال ذکر کیا ہے میں نے ان کو الگ الگ دو بیان صرف ابوعمر کی اقتدا سے قرار دیئے تا کہ ایک پہلو' ان لوگوں کا ذکر کیا ہے' مجھ سے نہ رہ جائے اور اس وجہ سے کہ بعض لوگ زرارہ بن قیس دیکھ کر یہ نہ گمان کر لیں کہ ہم نے ان کو ذکر ہی نہیں کیا' اسی لیے ہم نے بیان کر کے کہہ دیا کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں۔ اور میرا گمان غالب ہے کہ یہ زرارہ' عمرو کے والد کے غیر ہیں جن کا بیان اس سے پہلے گزر چکا اور جن کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کیونکہ وہ مجہول النسب ہیں اور اس وفد کے سردار ایک مشہور شخص' قبیلہ نخع سے ہیں ابوعمر نے اس حدیث کو زرارہ ابن عمرو کے بیان میں اور ابوموسیٰ نے زرارہ بن قیس کے بیان میں ذکر کیا ہے اور کلبی نے عمرو بن زرارہ کا نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اور کلبی نے کہا ہے کہ عمرو بن زرارہ' خدا کی مخلوق میں سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے حضرت عثمانؓ سے خلع کی اور (بعد میں) حضرت علی سے بیعت کی اور ان کے والد' زرارہ' رسول اللہؐ کے پاس وفد میں آئے تھے واللہ اعلم۔ اور ابوموسیٰ نے عبدالرحمٰن بن عابس کی حدیث روایت کی ہے اور زرارہ کا نسب بیان کیا ہے کہ زرارہ بیٹے ہیں قیس بن عمرو کے اور جس نے ان کو زرارہ بن عمرو بیان کیا ہے اس نے انہیں ان کے دادا کی طرف منسوب کر دیا اور ایسا اکثر کر دیا کرتے ہیں یا یہ کہ ان کے نسب میں اختلاف واقع ہوا ہو جیسا کہ دوسروں کے نسب میں واقع ہوا ہے۔

۱۷۴۲- حضرت زرارہؓ بن قیس خزرجی

حضرت زرارہؓ بن قیس بن حارث بن فہر بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری ہیں۔ یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۷۴۳- حضرت زرارہؓ بن کریم

حضرت زرارہؓ بن کریم بن حارث بن عمرو سہمی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ زرارہ بن کرب۔ انہوں نے نبی ﷺ کو حجۃ الوداع میں دیکھا ہے۔ ابونعیم نے اس کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے مگر ان کا نسب نہیں بیان کیا۔ ان کا بیان (حارث ابن سہمی کے ذکر میں گزر چکا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کی کتاب کے نسخے جہاں تک میری نگاہ سے گزرے ان میں انہوں نے کوئی جداگانہ تذکرہ زرارہ بن کریم کا نہیں لکھا انہوں نے ان کو حارث بن عمرو سہمی کے بیان میں ذکر کیا ہے وہ صرف راوی ہیں کیونکہ وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا یعنی حارث بن عمرو سے روایت کرتے ہیں اور یہ (یعنی زرارہ بن کریم) صحابی نہیں بلکہ ان کے دادا حارث صحابی تھے اور یہ قبیلہ سہم باہلہ سے ہیں اور یہ سہم عمرو بن ثعلبہ ابن غنم بن قتیبہ بن معن کے بیٹے ہیں

اور قتیبہ کی اولاد قبیلہ باہلہ میں شمار ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

۱۷۴۴۔ حضرت زرعہؓ بن خلیفہ

حضرت زرعہؓ بن خلیفہ۔ محمد بن زیاد راسی نے ان سے روایت کی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے ان پر اسلام پیش کیا انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور انہوں نے نبیؐ کو بحالت سفر مغرب کی نماز میں والتین اور انا انزلنا پڑھتے سنا اور محبوب بن مسعود نے ابومعدل جرجانی سے انہوں نے ابوزرعہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ نبیؐ نے قل ہو اللہ احد اور قل یاایھا الکفرون (سورہ اخلاص، سورہ الکفرون) پڑھی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۴۵۔ حضرت زرعہؓ

حضرت زرعہؓ بن سیف بن ذی یزن۔ شاہ یمن تھے۔ نبیؐ نے ان کے پاس خط بھیجا تھا۔ ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد ابن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ انہوں نے کہا ملوک حمیر کا خط اور قاصد رسول اللہؐ کے پاس آپ کے غزوۂ تبوک سے آنے کے وقت پہنچا۔ ان کے مسلمان ہونے کی خبر لایا تھا ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ زرعہ بن ذی یزن نے آپ کو اپنے مسلمان ہونے اور ان لوگوں کے شرک چھوڑنے کی خبر بھیجی تھی اس کے بعد انہیں نبیؐ نے یہ خط لکھ کر بھیجا:

بسم الله الرحمن الرحيم- من محمد رسول الله ﷺ الى الحارث بن عبد كلال و الى نعيم بن عبد كلال والى النعمان قيل ذى رعين و معافر و الى زرعة بن ذى يزن امابعد فانى احمد اليكم الله الذى لا اله الا هو. امابعد فقد وقع بنا رسولكم مقفلنا من ارض الروم فلقينا بالمدينة فبلغ ما ارسلتم به و انبانا باسلامكم و قتلكم المشركين و ان الله قد هداكم بهدايته ان اصلحتم و اطعتم الله و رسوله و اقتم الصلوة و آتيتم الزكوة و اعطيتم من المغانم خمس الله و سهم النبى و صفيه و ذكر الزكوة وهو كتاب طويل' وقال ان رسول الله ارسل الى زرعه بن ذى يزن: اذا اتاكم رسلى فاوصيكم بهم خيرًا: اخرجه الثلاثة

''شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ محمد رسول اللہ کی طرف سے حارث بن کلال اور نعیم بن عبدکلال اور نعمان شاہ ذی عین اور معافر اور زرعہ بن ذی یزن کی طرف' امابعد میں تم سے اس رب کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد حمد کے معلوم ہو کہ سرزمین روم سے ہماری واپسی کے وقت تمہارا قاصد ہمارے پاس پہنچا اور مدینہ میں ہم سے ملا جو پیغام تم نے بھیجا تھا قاصد نے اس کو پہنچا دیا اور تمہارے اسلام قبول کرنے اور مشرکوں کو قتل کرنے سے ہم کو آگاہ کیا بیشک اللہ نے تم کو ہدایت عنایت کی ہے اگر تم اصلاح کرو اور اللہ و رسول کی فرمانبرداری کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ اور غنیمت سے پانچواں حصہ رسول کے واسطے دو اور زکوٰۃ کو بیان کیا۔ یہ بہت بڑا خط ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرعہ بن ذی یزن کی طرف کہلا بھیجا کہ جب تمہارے پاس میرے قاصد آئیں تو تمہیں انکے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کرتا ہوں' تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۴۶-حضرت زرعہؓ شقری

حضرت زرعہؓ شقری۔ان کا نام اصرم تھا نبیؐ نے زرعہ رکھا۔اسامہ بن اخدری نے ان سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ قبیلہ شقرہ سے ایک گروہ نبیؐ کے پاس آیا ان میں ایک مرد فربہ احرم نامی تھا اس نے ایک حبشی غلام خریدا اور کہا یا رسول اللہؐ! اس کا نام رکھ دیجئے اور میرے واسطے اس میں برکت کی دعا کیجئے آپ نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے اس نے کہا احرم آپ نے فرمایا احرم نہیں بلکہ زرعہ۔تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۴۷-حضرت زرعہؓ بن ضمرہ

حضرت زرعہؓ بن ضمرہ عامری خاندان بنی عامر بن صعصعہ سے تھے ان کا ذکر لوگوں میں ہے مگر نہ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے اور نہ ان کی رویت ثابت ہے۔ابوالاسود بن دیلی نے ان سے روایت کی ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۷۴۸-حضرت زرعہؓ بن عامر

حضرت زرعہؓ بن عامر بن مازن بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم۔اسلمی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شروع زمانے میں رہے ہیں غزوۂ احد میں آپ کے ہمراہ شریک ہوئے اور مسلمانوں میں احد کے دن سب سے پہلے یہی شہید ہوئے یہ ابن کلبی کا کلام ہے۔

۱۷۴۹-حضرت زرعہؓ بن عبداللہ بیاضی

حضرت زرعہؓ بن عبداللہ بیاضی۔روح بن عبادہ نے ابن جریج سے انہوں نے ابوالحوشب سے انہوں نے زرعہ بن عبداللہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ انسان زندگی کو دوست رکھتا ہے حالانکہ موت اس کے لیے فتنوں سے بہتر ہے اور مال کی زیادتی کو دوست رکھتا ہے حالانکہ مال کی کمی بروز قیامت حساب کی کمی کا سبب ہے۔ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے یعنی ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ انہوں نے اسماء بنت عمیس اور تابعین سے روایت کی ہے۔

۱۷۵۰-حضرت زرینؓ بن عبداللہ

حضرت زرینؓ بن عبداللہ فقیمی ابن شاہین نے اسی طرح لکھا ہے یعنی ''زا'' را سے پہلے' میری کتاب میں دو جگہ ہے: ابن شاہین نے سیف بن عمر سے انہوں نے ورقا بن عبدالرحمٰن حنظلی سے' انہوں نے زرین بن عبداللہ فقیمی سے روایت کی کہ وہ بنی تمیم کی ایک جماعت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور مسلمان ہوئے' اور نبیؐ نے ان کے اور ان کی اولاد کے واسطے دعا دی۔ ابومعشر نے یزید بن رومان سے روایت کی اور انہوں نے کہا کہ زرین بن عبداللہ فقیمی خاندان بنی تمیم سے' رسول اللہؐ کے پاس آئے کلثوم بن اوفی ابن زرین بن عبداللہ نے کہا ہے

جدی الذی مسح النبی جبینہ بیمینہ و انا الجواد السابق

''میرا دادا وہ ہے جس کی پیشانی پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک پھیرا تھا اور میں بخشش میں سب سے سابق

القدم ہوں۔"

ابوموسیٰ نے اس کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ صحیح رزین ہے۔

باب الزاء والعین والفاء

۱۷۵۱- حضرت زعبلؓ

حضرت زعبل۔ خطیب ابوبکر نے ان کو کتاب مؤتنف میں بیان کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے حارث بن عبید یعنی ابوقدامہ سے انہوں نے زعبل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیتے رہو اور ایک دوسرے سے ملاقات کرتے رہو کیونکہ ملنے سے دوستی پیدا ہوتی ہے اور ہدیہ کینے کو دور کرتا ہے۔

ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

زعبل: زا کی زبر اور عین خالی اور با ایک نقطہ والی کے زبر اور آخری حرف لام کے ساتھ ہے۔

۱۷۵۲- حضرت زفرؓ بن اوس

حضرت زفرؓ بن اوس بن حدثان نصری۔ خاندان بنی نصر بن معاویہ سے ہیں۔ ان کا نسب ان کے والد کے بیان میں گزر چکا ہے۔ لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو پایا ہے (مگر) ان کا صحابی ہونا یا آنحضرتؐ کو دیکھنا معلوم نہیں ہوتا' ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۵۳- حضرت زفرؓ بن حرثان

حضرت زفرؓ بن حرثان بن حارث بن ذکوان۔ یہ خاندان بنی کلفہ ابن عوف بن نصر بن معاویہ سے ہیں۔ نبیؐ کے پاس آئے تھے اس کو ہشام بن کلبی نے بیان کیا ہے۔

۱۷۵۴- حضرت زفرؓ بن زید بن حذیفہ

حضرت زفرؓ بن زید بن حذیفہ۔ اپنے زمانے میں قبیلہ بنی اسد کے سردار تھے اور طلیحہ اسدی جب ظاہر ہوا اور اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تو یہ اسلام میں ثابت قدم رہے۔

۱۷۵۵- حضرت زفرؓ بن یزید

حضرت زفرؓ بن یزید بن ہاشم بن حرملہ۔ ان کا ذکر ایک حدیث میں آیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۱۷۵۶- حضرت زکرہؓ بن عبداللہ

حضرت زکرہؓ بن عبداللہ۔ ابوحاتم رازی اور ابوالحسن عسکری نے ان کا تذکرہ افراد میں لکھا ہے۔ اور ابوالفتح ازدی نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ بقیہ بن ولید نے عمرو بن عتبہ سے انہوں نے اپنے والد سے' انہوں نے زیاد بن سمیہ سے روایت کی ہے کہ

انہوں نے کہا میں نے زکرہ سے سنا' وہ کہتے تھے' میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے' کہ اگر میں یحییٰ بن زکریا کی قبر پہچانتا ہوتا تو میں ان کی زیارت کرتا ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۷۵۷-حضرت زکریاؓ بن علقمہ

حضرت زکریاؓ بن علقمہ خزاعی۔ ابن شاہین نے اس کو اسی طرح بیان کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے زہری سے انہوں نے عروہ سے روایت کی ہے کہ زکریا بن علقمہ خزاعی نے کہا میں رسول اللہؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اعراب نجد کا ایک آدمی آیا اور اس نے پوچھا یا رسول اللہؐ! کیا اسلام کا کوئی منتہی ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ عرب وعجم کے جن گھر والوں کے ساتھ اللہ بھلائی کرنا چاہے گا ان میں اسلام کو داخل کرے گا۔ اس اعرابی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! پھر کیا ہوگا؟ آپ نے جواب دیا پھر تم لوگ ایسے ظالم ہو جاؤ گے جیسے مقام صبا کے سانپ (صبا میں ایک قسم کے سانپ ہوتے ہیں جب کسی کو کاٹنا چاہتے ہیں تو اوپر کو اٹھتے ہیں پھر اس شخص پر گر پڑتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سانپ منہ سے زہر اگلا کرتے ہیں) کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو گے ابن شاہین نے ان کا نام تذکرہ میں اور نیز حدیث میں بہ ذیل ردیف زاء اسی طرح ذکر کیا ہے۔ حالانکہ ان کا نام کرز بن علقمہ ہے۔ اور یہ حدیث زہری کی روایت سے مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الزاء والمیم والنون

۱۷۵۸-حضرت زملؓ بن عمرو

حضرت زملؓ بن عمرو۔ اور بعض لوگ ان کو زمل بن ربیعہ کہتے ہیں اور بعض کا بیان ہے کہ زمل بن عمرو بن عنز بن خشاف ابن خدیج بن واثلہ بن حارثہ بن ہند بن حرام بن ضنہ بن عبد بن کبیر بن عذرہ بن سعد ہدیم عذری ہیں۔ نبیؐ کے پاس وفد میں آئے تھے ہشام ابن کلبی نے شرقی بن قطامی سے انہوں نے مدلج بن مقداد عذری سے' انہوں نے اپنے چچا' عمارہ بن جزی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا' زمل نے بیان کیا کہ میں نے بت سے ایک آواز سنی' اور حدیث کو آخر تک بیان کیا جب یہ نبیؐ کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی قوم کا جھنڈا عنایت کیا اور ایک خط دیا' یہ جھنڈا ان کے پاس برابر رہا یہاں تک کہ اسی جھنڈے کو لے کر معرکہ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ شریک ہوئے اور مرج راہط کی جنگ میں شہید ہوئے۔ کلبی اور طبری نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح کہ ہم نے اوپر ذکر کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حرام: ''حا'' اور ''را'' کے ساتھ ہے۔ وضنہ: ''ضاد'' کی زیر اور ''نون'' کے ساتھ ہے۔ خشاف: ''خاء'' اور ''شین'' دونوں کی زبر کے ساتھ ہے۔ کبیر: میں کاف کے بعد ایک نقطہ والی ''با'' ہے۔

۱۷۵۹-حضرت زنباعؓ بن سلامہ

حضرت زنباعؓ بن سلامہ جذامی روح بن زنباع کے والد ہیں۔ یہ کلام ابن مندہ اور ابونعیم کا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ زنباع بیٹے ہیں روح بن زنباع جذامی کے۔ ان کی کنیت ابوروح ہے' ان کے بیٹے روح تھے' فلسطین میں اکثر مقیم رہتے تھے۔ ابن جریج

نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کی ہے کہ زنباع نے ایک غلام کو اپنی لونڈی کے ساتھ خلوت کرتے ہوئے پایا تو انہوں نے اس کا عضو تناسل کاٹ ڈالا اور ناک کاٹ لی وہ غلام رسول اللہ کے پاس آیا اور اپنا واقعہ عرض کیا۔ نبیؐ نے زنباع سے پوچھا تم نے کیوں ایسا کیا انہوں نے کہا کہ اس نے ایسی ایسی حرکت کی تھی۔ نبیؐ نے غلام سے فرمایا جا تو آزاد ہے۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور دونوں نے ان کے نسب کو بعض نام حذف کر کے بیان کیا ہے کیونکہ زنباع بیٹے ہیں روح بن سلامہ کے اور ان کا نسب روح کے بیان میں گزر چکا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب الزاء والهاء والواو

۱۷۶۰۔ حضرت زہرۂ بن حویہ

حضرت زہرۂ بن حویہ بن عبداللہ بن قتادہ بن مرثد بن معاویہ بن قطن بن مالک بن ازنم بن جشم بن حارث بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم۔ نبیؐ کے پاس آئے تھے ہجر کے بادشاہ نے ان کو بھیجا تھا انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اہل فارس کی جنگ میں حضرت سعد کے آگے والے لشکر کے یہ سردار تھے اور انہوں نے جالینوس فارسی کو جنگ قادسیہ میں مار کر اس کا اسباب لے لیا تھا۔ جس کی قیمت دس ہزار درہم تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ کثیر بن شہاب نے اس کو قتل کیا تھا۔ زہرۂ جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے ابو عمر نے اس کو اسی طرح بیان کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ قادسیہ میں نہیں شہید ہوئے بلکہ یہ بہت دنوں زندہ رہے۔ شبیب ابن یزید خارجی نے ان کو بازار حکمہ میں حجاج کے عہد میں شہید کیا یہ سیف اور طبری اور کلبی اور ابن حبیب اور دار قطنی وغیرہم کا قول ہے حویۃ: حاء کی زبر اور واؤ کی زیر کے ساتھ ہے۔ ابن اسحٰق نے (ان کے والد کا نام جویہ بضم جیم و فتح واؤ بیان کیا ہے۔ دار قطنی نے کہا ہے سیف کا قول صحیح ہے۔

۱۷۶۱۔ حضرت زہیرؓ بن اقمر

حضرت زہیرؓ بن اقمر۔ ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں بیان کیا ہے عمرو بن مرہ نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے زہیر بن اقمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا تم اپنے کو ظلم سے بچاؤ کیونکہ قیامت کے دن ایک ظلم کے سبب سے بہت سی تاریکیاں ہوں گی ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ زہیر تابعی ہیں۔ اور یہ حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے۔

۱۷۶۲۔ حضرت زہیرؓ بن ابی امیہ

حضرت زہیرؓ بن ابی امیہ۔ مولفۃ القلوب میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ ابو عمر نے اس کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے اور میں ان کو نہیں پہچانتا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ زہیر بن ابی امیہ اور بعض لوگوں نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے: زہیر بن عبداللہ بن ابی امیہ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسرائیل سے انہوں نے ابراہیم بن مہاجر سے انہوں

نے مجاہد سے انہوں نے سائب سے روایت کی ہے' کہ انہوں نے کہا عثمان اور زہیر بن ابی امیہ مجھے لے گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی آپ نے مجھے اجازت دی میں آپ کے پاس گیا۔ عثمان اور زہیر میری تعریف کرنے لگے نبیؐ نے فرمایا کہ میں ان کو تم دونوں سے زیادہ جانتا ہوں (سائب سے مخاطب ہو کر) کیا تم جاہلیت میں میرے شریک نہ تھے سائب نے کہا ہاں۔ میرے والدین آپ پر قربان ہوں۔ آپ بہت اچھے شریک تھے نہ کبھی اختلاف کرتے تھے' نہ جھگڑا کرتے تھے' لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ زہیر بن ابی امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم ام سلمہ کے بھائی اور خالد بن ولید کے چچا کے بیٹے ہیں۔ پس اگر یہ وہی ہیں تو یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے ہوئے اور ان کی والدہ عاتکہ بنت عبدالمطلب ہیں اور انہوں نے عہد نامہ کے نقض میں جس کو قریش اور بنی مطلب نے لکھا تھا بہت بڑی کوشش کی تھی جس کو ہم تاریخ کامل میں ذکر کر چکے ہیں۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

(قریش نے شروع شروع میں ایک عہد نامہ لکھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے متبعین اور حمایت کرنے والوں کے ہاتھ خرید و فروخت موقوف کر دی جائے اور ان کے پاس بیٹھنا' اٹھنا بالکل ترک کر دیا جائے۔ اس عہد نامہ کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے باہر شعب ابی طالب میں چلے گئے تھے پھر جب یہ عہد نامہ ٹوٹا تو آپ مکہ میں واپس تشریف لائے)۔

۱۷۶۳- حضرت زہیرؓ بن ابی امیہ

حضرت زہیرؓ بن ابی امیہ۔ سائب بن یزید نے' ان سے روایت کی ہے کہ اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور انہوں نے اسرائیل سے' انہوں نے ابراہیم بن مہاجر سے' انہوں نے مجاہد سے' روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا عثمان بن عفان اور زہیر بن ابی امیہ آئے۔ رسول اللہؐ سے اجازت طلب کی اور دونوں نے سائب کی تعریف کی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ان کو تم سے زیادہ جانتا ہوں' پھر آخر حدیث تک بیان کیا۔ صرف ابن مندہ نے اس کو بیان کیا ہے میں کہتا ہوں ابن مندہ نے ان کے دو تذکرے لکھے ہیں حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں اس میں کوئی شک و شبہ نہیں انہوں نے دونوں تذکروں میں ایک ہی نسب اور ایک ہی سند اور ایک ہی حدیث بیان کی پس میں نہیں جانتا کہ کس وجہ سے انہوں نے دو تذکرے قائم کیے اگر کسی بات میں کچھ بھی اختلاف ہوتا تو البتہ ابن مندہ کے لیے عذر ہو سکتا تھا۔ واللہ اعلم

۱۷۶۴- حضرت زہیرؓ انماری

حضرت زہیرؓ انماری۔ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ زہیر شامی کے والد ہیں۔ انہوں نے نبی ﷺ سے دعا کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے۔ خالد بن معدان نے ان سے روایت کی ہے' ابو عمر نے اس کو مختصر بیان کیا ہے۔

۱۷۶۵- حضرت زہیرؓ ثقفی

حضرت زہیرؓ ثقفی۔ عبدالملک بن ابراہیم بن زہیر ثقفی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو کہتے سنا کہ جب تم نام رکھو تو عبد کے ساتھ رکھو' ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۶۶-حضرت زہیرؓ بن ابی جبل

حضرت زہیرؓ بن ابی جبل۔ اور بعض لوگوں نے ان کا نام عبداللہ بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے محمد بن زہیر بن ابی جبل شنوی خاندان از دشنوہ سے ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن الحق بن بہلول نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مبارک نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوعمران جونی سے انہوں نے زہیر بن ابوجبل سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دریا میں طوفان کے وقت سفر کرے اس کے لیے افسوس نہ کیا جائے اور جو شخص چھت پر سوئے جس پر کوئی آڑ نہیں اور مر جائے اس کے لیے افسوس نہ کیا جائے ہشام دستوائی نے اس کو ابوعمران سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہم فارس میں تھے اور ہمارے سردار زہیر بن عبداللہ تھے انہوں نے ایک آدمی کو چھت پر لیٹے دیکھا جس کے گرد کوئی چیز نہ تھی تو انہوں نے ایسا ہی فرمایا اور غندر نے اس کو شعبہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا محمد بن زہیر بن ابوجبل ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ اور ابوعمر نے کہا ہے کہ زہیر بن عبداللہ بن ابوجبل۔

۱۷۶۷-حضرت زہیرؓ بن خطامہ

حضرت زہیرؓ بن خطامہ کنانی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے مسلمان ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خواہش کی کہ ان کے لیے ان کی چراگاہ کو مخصوص کر دیں۔ ان کے بھائی اسود کے بیان میں ان کا ذکر گزر چکا ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۶۸-حضرت زہیرؓ بن خیثمہ

حضرت زہیرؓ بن خیثمہ بن ابوحمران۔ یہ زہیر بن معاویہ کوفی کے دادا ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس شب کو آئے جس میں آپ کی وفات ہوئی پس یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس فروکش ہوئے ابواحمد عسکری نے اس کو اسی طرح بیان کیا ہے۔

۱۷۶۹-حضرت زہیرؓ بن صرد

حضرت زہیرؓ بن صرد۔ کنیت ان کی ابوصرد ہے یا ابوجرول جشمی ہیں۔ سعدی ہیں۔ خاندان بنی سعد بن بکر سے۔ ملک شام میں رہتے تھے۔ اپنی قوم ہوازن کے وفد میں رسول اللہؐ کے پاس آئے تھے بعد اس کے کہ آپ جنگ حنین سے فراغت کر چکے تھے اور آپ مقام جعرانہ میں قبیلہ ہوازن کے قیدیوں میں سے مردوں اور عورتوں کو الگ الگ کر رہے تھے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے ابن الحق سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے عمرو بن شعیب نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین میں تھے جب آپ کو قبیلہ ہوازن کے مال اور قیدی غنیمت میں ملے تو مقام جعرانہ میں ان کا وفد آپ کے پاس پہنچا۔ یہ

لوگ مسلمان ہو چکے تھے انہوں نے کہا ہم آپ کے قرابت دار اور آپ کے کنبہ کے ہیں آپ ہم پر احسان کیجئے اللہ آپ پر احسان کرے اور اس کے ساتھ ہی ان کے خطیب زہیر بن صرد کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ہمارے خاندان سے جن عورتوں کو قید کیا ہے وہ آپ کی پھوپھیاں اور خالائیں ہیں اور آپ کی انائیں ہیں جنہوں نے آپ کی کفالت کی تھی اور اگر ہم یعنی ہمارے قبیلے کی عورتیں حارث بن ابی شمر اور نعمان بن منذر کو دودھ پلاتے پھر ان میں سے کسی کو ہم پر ایسا قابو ملتا جیسا آپ کو ملا ہے تو ضرور ہم اس کی مہربانی اور احسان کی امید رکھتے اور آپ تو ان تمام لوگوں سے بہتر ہیں جن کی کفالت کی جائے اور ان سے امید نفع کی رکھی جائے پھر انہوں نے اپنے کہے ہوئے چند شعر آپ کو پڑھ کر سنائے جو درج ذیل ہیں ؎

امنن علينا رسول الله في كرم فانک المرء نرجوه و ندخر
آمن على بيضة اعتافها قدر ممزق شملها في دهرها غير
وبقت لنا الحرب تهتهانا على حزن على قلوبهم الغماء و الغمر
ان لم تدار كها نعماء تنشرها يا ارجح الناس حلما حين يختبر
امنن على نسوة قد كنت ترضعها اذفوک يملوه من محضهاؤرر
اذ كنت طفلا صغير اكنت ترضعها وازيزينک ما تأتي وماتذر
لاتجعلنا كمن شالت نعامته واستبق منافانا معشر زهر
انا لنشكر الاء و ان كفرت وعندنا بعد هذا اليوم مدخر

''اے اللہ کے رسول ہم پر منجملہ اپنے کرم کے احسان کیجئے کیونکہ آپ ایسے آدمی ہیں کہ ہم آپ سے بھلائی کی امید رکھتے ہیں اور آپ کو اپنے لیے ذخیرہ آخرت سمجھتے ہیں۔ ایسی بے کس جماعت پر احسان کیجئے جس کو قضا وقدر نے بیدست و پا کر دیا ہے ان کی جماعت متفرق ہو گئی ہے اور ان کی مصیبت کے زمانے میں ہر وقت ترقی ہو رہی ہے۔ ہمارے لیے لڑائی نے دردناک آوازیں رونے کی بنیاد ڈال دی ہے۔ اور ہمارے قبیلے والوں کے دل، غم ورنج میں دب گئے ہیں۔ اگر آپ کے احسانات ان کی دستگیری نہ کریں گے۔ اے بوقت امتحان سب لوگوں سے زیادہ بردبار (ہم ہلاک ہو جائیں گے ان عورتوں پر احسان کیجئے جن کا آپ نے دودھ پیا ہے۔ جب آپ کا منہ ان کے پستان سے دودھ بھر لیتا تھا۔ جب آپ کم سن بچے تھے ان کا دودھ پیتے تھے۔ اور جب آپ کو ہر بات زیب دیتی تھی جو آپ کرتے تھے وہ بھی جو آپ نہ کرتے تھے وہ بھی۔ ہم کو ان لوگوں کے مثل نہ کیجئے جن کے کنویں کا سر بند اٹھایا گیا تھا (یعنی انہوں نے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کو اپنے کنویں کا دہانہ کھول دیا تھا مگر خود ہی اس میں گر گئے)۔ اور ہم پر رحم کیجئے کیونکہ ہم خاندانی لوگ ہیں۔ ہم نعمت کی شکر گزاری کریں گے چاہے اور کوئی نہ کرے۔ اور ہم بعد آج کے دن کے برابر احسان مانتے رہیں گے۔''

ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم کو اپنے اہل وعیال زیادہ محبوب ہیں یا مال ودولت۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے ہم کو ہمارے اہل وعیال اور مال میں اختیار دیا ہے پس ہمارے اہل وعیال ہم کو زیادہ پیارے ہیں۔ رسول اللہ نے

فرمایا کہ جو کچھ میرے اور عبدالمطلب کی اولاد سے حصہ میں آئے ہوں وہ تمہارے ہیں اور جب میں لوگوں کو نماز پڑھاؤں تم کھڑے ہو کر کہو ہم اپنے بال بچوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کا شفیع اور مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع کرتے ہیں۔ میں اس وقت تم کو خود بھی دوں گا دوسروں سے بھی تمہارے اہل وعیال مانگ دوں گا۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ یہ لوگ کھڑے ہوئے اور جو کچھ رسول اللہؐ نے ان سے کہا تھا ان لوگوں نے کہا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو کچھ میرے اور عبدالمطلب کی اولاد کے حصہ میں آئے ہیں وہ تمہارے لیے ہیں۔ مہاجرین نے کہا جو کچھ ہمارے حصہ میں آئے ہوں وہ رسول اللہؐ کے لیے ہیں۔ انصار نے کہا جو کچھ ہمارے حصہ میں آئے ہوں وہ رسول اللہ کیلئے ہیں۔ اقرع بن حابس نے کہا لیکن جو کچھ میرے اور بنی تمیم کے حصہ میں آئے ہیں وہ نہیں اور عباس بن مرداس سلمی نے کہا کہ میں اور بنوسلیم نہیں دیتے ہیں۔ بنوسلیم نے کہا کہ ہاں جو کچھ ہمارے حصہ میں ہو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے اور عیینہ بن حصن میں جس نے کہا کہ لیکن میں اور بنوفزارہ نہیں دیتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا' تم میں سے جو شخص اپنا حق چھوڑنا نہ چاہتا ہو اس کو آئندہ پہلی غنیمت میں سے ہر ہر آدمی کے عوض چھ چھ حصہ میں ملیں گے پس سبھوں نے لڑکوں اور عورتوں کو واپس کر دیا۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۷۰۔ حضرت زہیرؓ بن عاصم

حضرت زہیرؓ بن عاصم بن حصین۔ نبیؐ کے پاس آئے تھے' ان کا ذکر حصین بن مشمت کی حدیث میں ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۷۷۱۔ حضرت زہیرؓ بن عبداللہ

حضرت زہیرؓ بن عبداللہ۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابن ابوجبل' ان کا ذکر زہیر بن ابی جبل کے بیان میں گزر چکا۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۷۲۔ حضرت زہیرؓ بن عبداللہ

حضرت زہیرؓ بن عبداللہ بن جدعان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔ تیمی۔ کنیت ان کی ابوملیکہ ہے۔ ابن شاہین نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے اپنے والد سے' انہوں نے ان کے دادا سے' انہوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے ایک مرد کے ہاتھ میں کاٹ کھایا (اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو) کاٹنے والے کا دانت گر گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے اس (کے قصاص) کو باطل کر دیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۷۳۔ حضرت زہیرؓ بن عثمان

حضرت زہیرؓ بن عثمان ثقفی۔ انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی حسن بصری نے ان سے روایت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن علی امین صوفی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مثنی نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں

عفان نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ہمام نے خبر دی' انہوں نے قتادہ سے' انہوں نے حسن سے' انہوں نے عبداللہ بن عثمان ثقفی سے' انہوں نے قبیلہ ثقیف کے ایک اعور آدمی سے (قتادہ نے کہا ہے کہ اگر اس کا نام زہیر بن عثمان نہ ہوتو میں نہیں جانتا کہ اس کا کیا نام ہے) روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ' پہلے دن سنت ہے اور دوسرے دن بھی جائز ہے۔ اور تیسرے دن' دکھاوا اور نمود ہے۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے میں کہتا ہوں۔ ابن مندہ نے اس بیان میں ہشام دستوائی کی حدیث ابوعمران جونی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا' ہم فارس میں تھے اور ہمارے سردار زہیر بن عبداللہ نے ایک آدمی کو چھت پر لیٹے دیکھا جس کے گرد کوئی چیز نہ تھی۔ پس مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مکان کی چھت پر لیٹے جس کے گرد کوئی چیز نہ ہو جو اس کے پیر کو روک لے تو اس سے ذمہ خدا' بری ہے۔ ابن مندہ نے اس حدیث کو اس مقام پر ذکر کیا ہے۔ حالانکہ اس کو اس سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ اور ابونعیم اور ابوعمر نے اس کو زہیر بن جبل کے نام میں ذکر کیا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا اور یہی صحیح ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے زہیر ثقفی کو بغیر نسب کے بیان کیا ہے۔ پس میں نہیں جانتا کہ آیا وہ دونوں ایک ہی شخص ہیں یا دو الگ الگ۔ واللہ اعلم

۱۷۷۴-حضرت زہیرؓ بن عجوہ

حضرت زہیرؓ بن عجوہ۔ اور بعض لوگوں نے زہیر معروف بعجوہ بیان کیا ہے۔ جنگ حنین میں شہید ہوئے۔ ابوعمر نے ان کو' ان کے بھائی خراس سلمی کے تذکرے میں ضمناً بیان کیا ہے۔ میں نے اس کو اشیری کے خط سے نقل کیا ہے۔

۱۷۷۵-حضرت زہیرؓ بن علقمہ بجلی

حضرت زہیرؓ بن علقمہ بجلی۔ اور بعض لوگوں نے ان کو نخعی اور بعض نے زہیر بن ابی علقمہ کہا ہے۔ انہوں نے کوفہ میں رہنا اختیار کیا تھا' ایاد بن لقیط نے' ان سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے ایک لڑکے کو لے کر آئی' جو مر گیا تھا اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میرے دو لڑکے مر چکے ہیں آپ نے فرمایا تو نے آگ سے (بچاؤ کے لیے) بہت مضبوط سپر ڈھال' بنالی۔ امام بخاری نے کہا ہے کہ یہ زہیر بن علقمہ صحابی نہیں ہیں۔ امام بخاری کے سوا' اوروں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے' تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر ابن مندہ نے ان کو زہیر بن علقمہ کہا ہے اور بعض نے ان کو زہیر بن طہفہ کندی بیان کیا ہے اور دونوں ایک ہی ہیں۔

۱۷۷۶-حضرت زہیرؓ بن علقمہ

حضرت زہیرؓ بن علقمہ اور بعض لوگوں نے کہا ہے ابن ابی علقمہ۔ طبری نے ان کو ثقفی اور ابونعیم نے بجلی بتایا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کو نقل کیا ہے اور انہوں نے ہمیں اجازۃً خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حبیب ابن حسن نے خبر دی' نیز ابوموسیٰ نے کہا' اور ہمیں' ابوغالب کوشیدی اور نوشیروان نے خبر دی' ان دونوں نے کہا ہمیں ابوبکر بن ریذہ نے خبر دی وہ کہتے تھے' ہمیں ابوالقاسم طبرانی نے خبر دی انہوں نے کہا' ہمیں عمرو بن حفص سدوسی' نے خبر دی وہ کہتے تھے' ہمیں عاصم ابن علی نے خبر دی' نیز ابوالقاسم نے کہا اور ہم سے محمد بن علی صائغ نے بیان کیا' وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن

منصور نے خبر دی' نیز ابوالقاسم نے کہا کہ حسین حضرمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن حمید نے خبر دی ان سب لوگوں نے کہا ہم سے عبیداللہ بن لقیط نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ایاد نے خبر دی انہوں نے زہیر بن علقمہ سے روایت کی انہوں نے کہا انصار کی ایک عورت اپنے لڑکے کی بابت جو مر گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ لوگوں نے اس کے آنے کو ناپسند کیا۔ اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سے میں مسلمان ہوئی ہوں اس کے سوا میرے دو لڑکے مر چکے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے آگ سے بچنے کے لیے مضبوط سپر ڈھال بنالی۔ حسین کی روایت میں زہیر بن ابی علقمہ ہے ابوموسیٰ نے اس کو بیان کیا ہے۔ میں کہتا ہوں ابن مندہ نے ان کو اور اس حدیث کو بھی جس کو ابوموسیٰ نے بیان کیا ذکر کیا ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا۔ ابوموسیٰ نے اس کے سوا کچھ نہیں بڑھایا کہ طبرانی سے مروی ہے کہ وہ ثقفی ہیں۔ حدیث اور اسناد بتا رہے ہیں کہ دونوں ایک ہی ہیں۔ واللہ اعلم

۱۷۷۷- حضرت زہیرؓ بن ابی علقمہ

حضرت زہیرؓ بن ابی علقمہ ضبعی۔ کوفہ میں اقامت کی۔ خلاد بن یحییٰ نے سفیان سے' انہوں نے اسلم منقری سے' انہوں نے زہیر بن ابی علقمہ سے' روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک بدہیئت آدمی کو دیکھا اس سے پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے اس نے کہا ہاں ہر قسم کا مال ہے آپ نے فرمایا کہ اس کا اثر تجھ پر نمایاں ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اچھے اثر کو پسند کرتا ہے اور بدہیئت رہنے اور بدہیئت بننے کو ناپسند کرتا ہے۔ علی بن قادم نے سفیان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ان کا نام زہیر ضبابی ہے ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۷۸- حضرت زہیرؓ بن علقمہ فرعی

حضرت زہیرؓ بن علقمہ فرعی۔ ان کا شمار اہل رملہ میں ہے۔ ابوشعیب یعنی ابان ابن سری نے سلیمان بن جعد سے' جو قبیلہ فرع کے غلام تھے' روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا' مجھ سے تمہارے والد' سری بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا اور وہ فارعہ کے وصی تھے کہ فارعہ بنت عبدالرحمٰن بن منذر بن زہیر اپنے والد سے' وہ ان کے دادا' زہیر سے روایت کیا کرتی تھیں اور یہ (زہیر) نبیؐ کے اصحاب میں سے تھے اور زہیر کی بہن کبشہ' حضرت معاویہ کے عقد میں تھیں۔ مگر میرے نزدیک فارعہ نے اتنا ہی بیان کیا ہے کہ ان کے والد ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں (دادا کا نام زہیر نہیں بتایا) واللہ اعلم۔ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۷۹- حضرت زہیرؓ بن عمرو

حضرت زہیرؓ بن عمرو ہلالی۔ خاندان ہلال بن عامر بن صعصعہ سے ہیں۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ باہلی ہیں اور بعض ان کو نصری کہتے ہیں' خاندان بنی نصر بن معاویہ سے' بصرہ میں رہتے تھے۔ ابوعثمان نہدی نے ان سے روایت کی ہے۔ سلیمان بن تیمی نے ابوعثمان سے' انہوں نے عامر بن مالک سے' انہوں نے قبیصہ بن مخارق اور زہیر بن عمرو سے روایت کی ہے کہ ان دونوں نے کہا کہ جب آیت **وانذر عشیرتک الاقربین** (الشعراء:۲۱۴) نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ ایک پہاڑ کے سب سے اونچے پتھر پر چڑھے اور آپ نے آواز دی' اے بنو عبد مناف! میں ڈرانے والا ہوں میری تمہاری مثل اس شخص کی سی ہے جو اپنے

اہل کی نگرانی کر رہا ہو اور دشمن کو دیکھ کر ہوشیار کرنے چلا ہو لیکن اس خوف سے کہ کہیں دشمن اس سے پہلے نہ پہنچ جائے' پکار اٹھے کہ اے قوم! دشمن ڈاکہ مارنے آ گیا اسی طرح حماد بن مسعدہ نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابوعثمان سے' انہوں نے عامر بن مالک سے روایت کیا ہے اور ان کے سوا معتمر بن سلیمان وغیرہ نے ان کی مخالفت کی ہے۔ انہوں نے عامر بن مالک کو سند میں نہیں ذکر کیا۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۸۰- حضرت زہیرؓ بن عیاض

حضرت زہیرؓ بن عیاض۔ فہری خاندان بنی حارث بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ سے ہیں۔ قریشی ہیں' فہری ہیں۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی' وہ کہتے تھے' ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی' وہ کہتے تھے' ہمیں بکر بن سہل نے خبر دی' وہ کہتے تھے' ہمیں عبدالغنی بن سعید نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابن جریج نے خبر دی' انہوں نے عطاء سے' انہوں نے ابن عباس سے روایت کی' کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مقیس ابن ضبابہ کے ہمراہ زہیر بن عیاض فہری مہاجر بدری احدی کو بنی نجار کی طرف بھیجا' بنی نجار نے مقیس کے بھائی کی دیت مقیس کے پاس جمع کر دی۔ جب مقیس کو دیت مل گئی تو اس نے زہیر بن عیاض پر حملہ کیا اور ان کو شہید کر کے مرتد ہو گیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۸۱- حضرت زہیرؓ بن غزیہ

حضرت زہیرؓ بن غزیہ بن عمرو بن عتر بن معاذ بن عمرو بن حارث بن معاویہ بن بکر بن ہوازن۔ صحابی ہیں۔ دارقطنی نے ان کو عتر کے نام میں اور طبری نے زہیر بن غزیہ کے نام میں لکھا ہے' ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

عتر: خالی عین کی زیر اور اوپر دو نقطے والی تاء کے سکون سے ہے۔ وغزیہ: نقطہ والی غین کی زبر کے ساتھ ہے۔

۱۷۸۲- حضرت زہیرؓ بن قرضم

حضرت زہیرؓ بن قرضم بن جعیل۔ مہری خاندان' مہرہ بن حیدان سے تھے جو قضاعہ کا ایک بطن ہے۔ نبی ﷺ کے پاس آئے تھے چونکہ بہت مسافت طے کر کے آئے تھے' اس سبب سے آپ ان کی بزرگی کیا کرتے تھے۔ طبری نے ان کو زہیر بن قرضم بیان کیا ہے اور محمد بن حبیب نے کہا ہے' کہ ان کا نام ذہبن بن قرضم بن جعیل ہے اور دارقطنی نے کہا ہے "ذہبن ذال معجمہ اور ایک نقطہ والی باء اور نون کے ساتھ ہے۔ ذہبن میں ان کا بیان گزر چکا واللہ اعلم۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۸۳- حضرت زہیرؓ بن قیس بلوی

حضرت زہیرؓ بن قیس بلوی۔ ابونصر بن ماکولا نے کہا ہے کہ لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں۔ یہ زاہر بن قیس بن زہیر بن قیس کے دادا ہیں۔ زاہر' ہشام بن عبدالملک کی طرف سے مقام برقہ کے حاکم تھے اور برقہ ہی میں ان کی قبر ہے۔

۱۷۸۴-حضرت زہیر بن مخشی

حضرت زہیرؓ بن مخشی اسماعیل بن ابی خالد اودی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا زہیر ابن مخشی رسول اللہؐ کے پاس آئے تھے اور وہ صحابی ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۷۸۵-حضرت زہیرؓ بن معاویہ

حضرت زہیرؓ بن معاویہ جشمی۔ ان کی کنیت ابواسامہ ہے۔ غزوۂ خندق میں شریک تھے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور دونوں نے ان کا کچھ حال نہیں بیان کیا۔

۱۷۸۶-حضرت زہیرؓ نمیری

حضرت زہیرؓ نمیری۔ ابن ابوعلی نے اس کو بیان کیا ہے حالانکہ ان کی کنیت ابوزہیر ہے صحابہ کے تذکرہ نویسوں نے ان کا حال کنیت کے باب میں لکھا ہے ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۷۸۷-حضرت زوبعہؓ جنی

حضرت زوبعہؓ جنی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ہم نے محض دارقطنی کا اتباع کر کے ان کو بیان کیا ہے کہ انہوں نے خماسیات میں سجع جنی کی روایت کو ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے زر بن حبیش کی حدیث ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبی ﷺ بطن نخلہ میں قرآن پڑھ رہے تھے اس وقت جن آئے جب انہوں نے قرآن سنا۔ کہا چپ ہو جاؤ۔ یہ لوگ سات تھے انہی میں ایک زوبعہ بھی ہیں۔ اگر ہم نے یہ شرط نہ کر لی ہوتی کہ اہل کے کسی تذکرے کو نہ چھوڑیں گے تو اس کو اور اس جیسے تذکروں کو چھوڑ دیتے۔

باب الزاء والیاء

۱۷۸۸-حضرت زیاد اخرشؓ

حضرت زیاد اخرشؓ۔ بعض لوگوں نے زیاد بن اخرش بن عمرو جہنی بیان کیا ہے اور بعض نے زیاد و بن عمرو جہنی لکھا ہے۔ یہ بنی ساعدہ کے حلیف تھے۔ ابن شاہین نے ان انصار کے بیان میں جو بدر میں شریک تھے بیان کیا ہے کہ بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج سے ان کے حلیف زیاد بن عمرو جہنی بھی تھے۔ فاروق خطابی نے اپنی سند سے بروایت ابن شہاب بیان کیا ہے کہ ان کا نام زیاد بن اخرس بن عمرو ہے۔ ابونعیم وابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۸۹-حضرت زیادؓ ابوالاغر

حضرت زیادؓ ابوالاغر۔ ابوانمر نہشلی بصرہ میں رہتے تھے ان کے پوتے غسان بن اغر بن زیاد نہشلی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا زیاد سے روایت کی ہے کہ ان کا اونٹ غلہ سے لدا ہوا پہنچا تو نبی ﷺ نے ان سے ملاقات کی------

الی آخرہ ہم اس کو زیاد نہشلی کے بیان میں ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۹۰-حضرت زیادؓ بن جاریہ

حضرت زیادؓ بن جاریہ تیمی۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی انہوں نے کہا احمد بن عبود یعنی ابوجعفر ثقہ نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مروان بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مدرک بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن حلبس نے خبر دی انہوں نے کہا ہم حضرت ام درداء کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں زیاد بن جاریہ ہمارے پاس آئے تو حضرت ام درداءؓ نے ان سے کہا کہ تمہاری روایت نبیؐ سے سوال کے متعلق کس طرح ہے۔ ابن ابی عاصم نے اسی قدر بیان کیا ہے اس کا تتمہ یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے پاس بقدر ضرورت مال ہو اور وہ سوال کرے تو وہ دوزخ کے انگارے جمع کر رہا ہے۔ اصحاب نے پوچھا اے اللہ کے رسولؐ بقدر ضرورت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جو صبح و شام کو کافی ہو۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۹۱-حضرت زیادؓ بن جلاس

حضرت زیادؓ بن جلاس۔ ان کا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔ ان کی اولاد نے ان سے روایت کی ہے یہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے ہم کو پکڑا اور رسیوں میں باندھا---- آخر حدیث تک۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۷۹۲-حضرت زیادؓ بن جہور

حضرت زیادؓ بن جہور۔ امیر ابونصر نے کہا ہے کہ ناتل بن زیاد بن جہور نے کہا کہ مجھ سے میرے والد زیاد بن جہور نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کا خط میرے پاس آیا تھا ابواحمد عسکری نے بھی اس کو اسی طرح بیان کیا ہے۔

ناتل: میں الف کے بعد اوپر دو نقطے والی تاء ہے۔

۱۷۹۳-حضرت زیادؓ بن حارث

حضرت زیادؓ بن حارث۔ صدائی۔ صداء، یمن کا ایک قبیلہ ہے یہ زیاد مصر میں، فروکش تھے۔ بنی حارث بن کعب بن مذحج کے حلیف تھے انہوں نے نبیؐ سے بیعت کی اور آپ کے سامنے اذان دی۔ نبیؐ نے ان کی قوم صداء کی طرف ایک لشکر روانہ کیا انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! اس لشکر کو آپ واپس کر لیجئے میں اپنی قوم کے اسلام کا ذمہ لیتا ہوں۔ لشکر واپس ہوا اور ان کو دعوت اسلام کا خط لکھا گیا پس ان کا وفد مسلمان ہونے کی خبر لے کر آیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے برادر صداء! تمہاری قوم تمہاری بہت ہی مطیع ہے انہوں نے جواب دیا (یہ بات نہیں ہے) بلکہ اللہ نے ان کو ہدایت دی ہے۔ انہوں نے کہا مجھ کو آپ ان کا سردار کیوں نہیں بنا دیتے؟ آپ نے فرمایا ہاں لیکن ایمان دار کے لیے سرداری میں کوئی خوبی نہیں۔ پس انہوں نے اس کا خیال چھوڑ دیا۔ ہمیں ابوسحق ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ اور بہت لوگوں نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدہ اور یعلی نے خبر دی انہوں نے عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم سے انہوں نے زیاد بن نعیم حضرمی سے انہوں نے

زیاد بن حارث صدائی سے روایت کی کہ انہوں نے کہا مجھے رسول اللہؐ نے نماز فجر کی اذان کا حکم دیا۔ میں نے اذان دی' حضرت بلال نے اقامت کہنی چاہی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' صداء نے اذان دی ہے اور جو شخص اذان دے' وہی اقامت کہے۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۹۴-حضرت زیادؓ بن حذرہ

حضرت زیادؓ بن حذرہ بن عمرو بن عدی۔ یہ نبیؐ کے پاس آئے اور آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو دعا دی ان کے بیٹے تمیم بن زیاد نے ان سے روایت کی ہے۔ جمیع بن ثمل بن زیاد بن حذرہ بن عمرو بن عدی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ کے اصحاب ہم کو دعوت اسلام دیتے تھے اور ہم ان سے بھاگتے تھے مگر انہوں نے ہم کو پالیا اور ہم کو پکڑ کر بلعنبر کے قیدیوں کے ساتھ رسول اللہؐ کے پاس لے آئے پس ہم مسلمان ہو گئے' آپ نے ہم سب کو دعا دی اور پھر خاص کر میرے سر پر ہاتھ پھیر کر مرے لیے دعا کی' ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر ابو عمر نے حذرہ کو حاء دال مہملہ اور ذال معجمہ کے ساتھ لکھا ہے۔ اور ابو موسیٰ نے خدرہ خاء معجمہ سے یا خدرہ حاء مہملہ اور دال مہملہ کے ساتھ لکھا ہے۔

۱۷۹۵-حضرت زیادؓ بن حنظلہ

حضرت زیادؓ بن حنظلہ تمیمی۔ انہیں کو رسول اللہؐ نے قیس بن عاصم اور زبرقان بن بدر کی طرف روانہ کیا تھا تا کہ مسیلمہ اور طلیحہ اور اسود کے مقابلہ میں' وہ دونوں اعانت کریں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے عامل تھے۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہت محبت کرتے تھے اور ان کے تمام مشاہد میں ان کے ساتھ شریک ہوئے۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے ان کی روایت سے کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی۔

۱۷۹۶-حضرت زیادؓ بن سبرہ

حضرت زیادؓ بن سبرہ یعمری۔ ہمیں ابو موسیٰ محمد بن عمر مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے' ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے' ہمیں احمد بن عبد اللہ اور عبد الرحمٰن بن محمد بن احمد نے خبر دی ان دونوں نے کہا' ہمیں ابو بکر یعنی عبد اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر احمد بن عمرو بن ابو عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے' ہمیں محمد بن احمد یعنی ابو جعفر مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے' ہمیں قاسم بن عرو نے خبر دی' انہوں نے عیسیٰ بن یزید کنانی سے' انہوں نے عبد الملک سے' انہوں نے حذیفہ سے' روایت کر کے بیان کیا کہ زیاد ابن سبرہ' یعمری نے بیان کیا کہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ آیا' یہاں تک کہ آپ قبیلہ جہینہ اور اشجع کے لوگوں کے پاس کھڑے ہو گئے او ان سے کچھ مزاح کی باتیں کیں اور ان کے ساتھ ہنسنے لگے' میں غمگین ہوا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! اشجع اور جہینہ سے آپ ہنستے ہیں اس پر آپ غصہ ہوئے اور آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر میرے کندھوں (مونڈھوں) پر مارے' پھر کہا کہ آگاہ رہو یقیناً یہ لوگ بنی فزارہ اور بنی شرید سے بہتر ہیں اور تیری قوم سے جنہوں نے اللہ عزوجل سے استغفار کیا' پس جب ارتدات کا زمانہ آیا تو اس وقت وہ سب قبیلہ جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہینہ اور اشجع کو فضیلت دی تھی' مرتد ہو گئے اور مجھے بھی ڈر لگا تھا کہ میری قوم نہ مر ہو جائے' پس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ کو خبر کی' آپ نے فرمایا تم ہرگز نہ ڈرو کیا تم نے سنا نہیں کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا ہے کہ ان لوگوں نے اللہ سے استغفار کیا ہے۔ یہ ابی نعیم کی روایت کے الفاظ ہیں۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۹۷-حضرت زیادؓ (مولیٰ سعد)

حضرت زیادؓ۔ غلام سعد۔ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے واقدی نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے حلیس بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص سے انہوں نے زیاد بن غلام سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وادی محسر میں تیز دوڑتے دیکھا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۹۸-حضرت زیادؓ بن سعد سلمی

حضرت زیادؓ بن سعد سلمی۔ ابن قانع نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابن قانع نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انہوں نے زیاد بن سعد سلمی سے روایت کی انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں موجود تھا۔ اس طرح ابن قانع نے ان کو صحابہ میں قرار دیا ہے مگر ان کے باپ و دادا کا صحابی ہونا مشہور ہے۔ اشیری اندلسی نے اس کو بیان کیا ہے۔

۱۷۹۹-حضرت زیادؓ بن سکن

حضرت زیادؓ بن سکن بن رافع بن امرء القیس بن زید بن عبدالاشہل۔ انصاری اوسی اشہلی۔ یہ امرء القیس میں سعد بن معاذ بن معاذ کے ساتھ مل جاتے ہیں یہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ہمیں ابوالقاسم اسعد ابن یحییٰ بن اسعد بوش ازجی نے اذناً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن احمد بن محمد آبنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن فتح حلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یوسف محمد بن سفیان بن موسیٰ صفار مصیصی نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں ابو عثمان سعید بن رحمہ بن نعیم اصحی نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے ابن مبارک کو سنا وہ محمد بن اسحٰق سے وہ حصین بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ سے وہ محمود بن عمرو بن یزید بن سکن سے روایت کرتے تھے کہ رسول اللہؐ پر احد کے دن جب لڑائی سخت ہو گئی اور دشمنوں نے آپ کی طرف راستہ پالیا اور آپ سے قریب ہو گئے تب مصعب بن عمیر نے دشمنوں کو ہٹانا شروع کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے اور ابو دجانہ سماک بن خرشہ بہت زخمی ہو گئے اور رسول اللہؐ کے چہرۂ مبارک کو صدمہ پہنچا اور آپ کے آگے کے چار دانت شہید ہو گئے اور آپ کا لب مبارک زخمی ہوا اور رخساروں پر گزند پہنچا اور خود رسول اللہ ﷺ دو زرہیں پہنے ہوئے مدد کر رہے تھے آپ نے فرمایا کون شخص اپنی جان ہمارے واسطے فروخت کرے گا؟

پانچ انصاریوں کی ایک جماعت کود پڑی۔ ان میں زیاد بن سکن بھی تھے انہوں نے مقابلہ کیا یہاں تک کہ آخر میں زیاد بن سکن رہ گئے یہ بھی زخموں سے چور ہو کر گر گئے پھر مسلمانوں نے کود کر ان کی طرف سے مقابلہ کیا اور دشمنوں کو ان سے ہٹا دیا رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا مجھ سے نزدیک ہو جاؤ۔ یہ زخموں سے گر گئے تھے آپ نے ان کے لیے اپنے قدموں کا تکیہ لگا دیا یہاں تک کہ آپ ہی کے قدموں پر ان کی روح پرواز کر گئی۔ طبری نے اس کو محمد بن حمید سے انہوں نے سلمہ سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے محمود بن عمرو بن یزید ابن سکنؓ سے روایت کی انہوں نے کہا زیاد بن سکن پانچ

انصاریوں کے ساتھ کھڑے ہو گئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ عمارہ بن زیاد بن سکن جیسا کہ ہم انشاء اللہ ذکر کریں گے۔ ہمیں ابوجعفر عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے خبر دی انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے حصین سے انہوں نے محمود سے روایت کی کہ زیاد بن سکن۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۰۰۔ حضرت زیادؓ بن سمیہ

حضرت زیادؓ بن سمیہ۔ سمیہ ان کی ماں ہیں۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ زیاد بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہیں۔ یہی زیاد بن ابیہ اور زیاد بن سمیہ کر کے مشہور ہیں۔ انہی کو معاویہ بن ابی سفیان نے اپنے خاندان میں ملا لیا تھا۔ حضرت معاویہ کے ملانے سے پہلے لوگ ان کو زیاد بن عبید ثقفی کہا کرتے تھے ان کی ماں سمیہ حارث بن کلدہ کی لونڈی تھیں یہ ابوبکرہ کے ماں شریک بھائی ہیں۔ ان کی کنیت ابوالمغیرہ ہے ان کی پیدائش ایک روایت میں ہجرت کے سال اور ایک روایت میں ہجرت سے پہلے اور ایک روایت میں غزوۂ بدر کے دن ہوئی۔ نہ یہ صحابی ہیں اور نہ ان سے کوئی حدیث مروی ہے یہ بڑے زیرک و فصیح و بلیغ تھے۔ انہوں نے اپنے والد عبید کو ایک ہزار درہم سے خرید کر آزاد کر دیا۔ حضرت عمر نے ان کو بصرہ کے بعض علاقوں کا عامل مقرر کیا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابوموسیٰ نے ان کو اپنی جگہ پر مقرر کر دیا تھا یہ ان کے منشی تھے۔ انہوں نے اپنے بھائی ابوبکرہ اور نافع اور شبل بن معبد کے ساتھ مغیرہ ابن شعبہ کے خلاف گواہی دی تھی ان لوگوں کی گواہی سے قطع نہیں کیا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور گواہوں پر حد جاری کی اور ان کو معزول کر دیا۔ انہوں نے کہا اے امیر المومنین! آپ ان کو آگاہ کر دیجئے کہ آپ نے مجھے کسی رسوائی کی وجہ سے نہیں معزول کیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے تم کو کسی رسوائی کی وجہ سے نہیں معزول کیا بلکہ میں نے اس امر کو ناپسند کیا کہ تمہاری زیادہ عقل کا بار لوگوں پر ڈالوں (کیونکہ جب آدمی زیادہ عقلمند ہوتا ہے تو آئندہ ہر ایک پیش آنے والی بات کا پہلے سے توڑ جوڑ لگاتا ہے جس سے رعایا کو اطمینان نہیں حاصل رہتا) پھر یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئے انہوں نے انکو بلاد فارس کا سردار بنا دیا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت اور امام حسن رضی اللہ عنہ کی مصالحت تک انہی کی طرف رہے پھر معاویہ نے ان کو اپنے میں ملا لیا اور ابوسفیان کی طرف سے ان کو اپنا بھائی کر لیا اس ملانے کی یہ وجہ ہوئی کہ زیاد حضرت عمرؓ کے زمانے میں فتح کی خوشخبری لے کر آئے حضرت عمر نے زیاد کو حکم دیا انہوں نے لوگوں کے سامنے خوبی سے بیان کیا اس پر عمرو بن عاص نے کہا اگر یہ جوان قریشی ہوتا تو تمام عرب پر اچھی طرح حکومت کرتا ابوسفیان نے کہا میں اس شخص کو خوب جانتا ہوں جس نے اس کا تخم اس کی ماں کے پیٹ میں ڈالا ہے۔ علی بن ابی طالب نے پوچھا اے سفیان وہ کون ہے؟ ابوسفیان نے کہا وہ میں ہی ہوں۔

حضرت علی نے کہا خاموش ہو رہو کیونکہ اگر عمر اس کو سنیں گے تو تمہارے ساتھ تیزی کریں گے۔ اور جب زیاد حضرت علی کی طرف سے بلاد فارس کے وارث ہوئے تب حضرت معاویہ نے زیاد کو ایک خط لکھا جس میں اسی کی طرف اشارہ تھا اور اطاعت نہ کرنے پر دھمکی دی گئی تھی زیاد نے اس خط کو حضرت علی کے پاس روانہ کر دیا اور لوگوں سے بیان کیا کہ مجھے جگر کھانے والے لڑکے سے تعجب ہوتا ہے کہ وہ مجھے دھمکا رہا ہے۔ حالانکہ میرے اور اس کے درمیان میں رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ مہاجرین وانصار کے ساتھ موجود ہیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ زیاد کے خط پر مطلع ہوئے زیاد کو لکھا کہ میں نے تم کو

جس امر کا والی بنایا ہے میرے نزدیک تم اس کے اہل ہو اور جو کچھ تم چاہتے ہو بغیر صبر و یقین کے نہیں پا سکتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ابوسفیان سے ایک بے سوچے بات نکل گئی تھی جس سے تم میراث و نسب کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ معاویہ آدمی کے آگے پیچھے (یعنی موافقانہ و مخالفانہ دونوں طرح سے پیش) آتے ہیں پس ان سے ہوشیار رہو والسلام۔

جب زیاد نے خط پڑھا کہا بخدا ابوالحسن نے میرے موافق شہادت دی۔ جب حضرت شہید ہو گئے اور زیاد فارس میں رہ گئے تو حضرت معاویہ کو زیاد کا خوف ہوا انہوں نے فوراً ان کو ملا لیا اس کا بیان بہت لمبا ہے ہم نے اس کو چھوڑ دیا۔ یہ واقعہ ۴۴ھ میں ہوا ہم نے اس کو تاریخ کامل میں پورا بیان کیا ہے۔ حضرت معاویہ نے ان کو بصرہ کا عامل مقرر کیا تھا' مغیرہ بن شعبہ کی وفات کے بعد کوفہ بھی انہی کی ماتحتی میں کر دیا۔ یہ مرنے تک برابر اس کی حکومت پر رہے۔ ۵۳ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ یہ بڑے منتظم اور آئین حکومت سے بخوبی واقف تھے۔ بعض لوگوں سے سوال کیا گیا کہ زیاد و حجاج میں کون زیادہ منتظم تھا انہوں نے جواب دیا کہ زیاد فتنوں اور اختلاف کے بعد عراق کا سردار ہوا' اس نے عراق ہی کے آدمیوں سے عراق کا انتظام کیا اور عراق سے خراج لے کر شام کو روانہ کیا اور لوگوں پر ایسی حکومت کی کہ دو آدمیوں نے بھی نہ اختلاف کیا اور حجاج عراق کا افسر ہوا تو وہ شامیوں کی فوج اور مال بغیر حفاظت نہ کر سکا اور اس کے مخالف اور باغی بہت اٹھ کھڑے ہوئے اور اس نے زیاد ہی کے حق میں فیصلہ کیا۔ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۰۱۔ حضرت زیادؓ بن طارق

حضرت زیادؓ بن طارق۔ اور بعض لوگوں نے طارق بن زیاد بیان کیا ہے اور یہی ٹھیک ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۸۰۲۔ حضرت زیادؓ بن عبداللہ انصاری

حضرت زیادؓ بن عبداللہ انصاری۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے شعبی نے ان سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا اور انہوں نے اہل خیبر کی کھجوروں کا اندازہ کیا وہ ایسا جچا ہوا تھا کہ ایک کھجور کی بھی چوک نہ ہوئی۔ ابن مندہ اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۰۳۔ حضرت زیادؓ بن عبداللہ غطفانی

حضرت زیادؓ بن عبداللہ۔ غطفانی انہوں نے عیینہ ابن حسن کو ارتداد کے زمانے میں چھوڑ کر خالد بن ولید سے پناہ لی تھی۔ محمد بن اسحٰق نے اس کو بیان کیا ہے اشیری اندلسی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۰۴۔ حضرت زیادؓ بن عمرو

حضرت زیادؓ بن عمرو۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابن بشر۔ یہ انصار کے حلیف تھے یہ اور ان کے بھائی ضمرہ بدر میں شریک ہوئے تھے موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ زیاد بن عمرو اخرس اپنے بھائی ضمرہ کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے۔ یہ بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج کے مولیٰ ہیں۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۰۵۔ حضرت زیادؓ بن عیاض

حضرت زیادؓ بن عیاض۔ اور بعض لوگوں نے عیاض بن زیاد اشعری کہا ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ محمد بن عبدالملک ابن مروان اور علی بن مدینی نے زید بن ہارون سے' انہوں نے شریک سے' انہوں نے مغیرہ سے' انہوں نے شعبی سے' انہوں نے زیاد بن عیاض اشعری سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو جس چیز کو کرتے دیکھا ہے تم کو بھی وہی کرتے دیکھا ہے سوائے (ایک بات کے) کہ تم عیدین کو نہیں نہاتے ہو۔ عثمان بن ابی شیبہ اور یوسف بن عدی نے شریک سے انہوں نے مغیرہ سے' انہوں نے شعبی سے' اس کو روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ عیاض اشعری' عید کے دن مقام انبار میں حاضر ہوئے اور اس حدیث کو بیان کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۰۶۔ حضرت زیادؓ غفاری

حضرت زیادؓ غفاری۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہے یہ صحابی ہیں یزید بن نعیم نے ان سے روایت کی ہے ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۸۰۷۔ حضرت زیادؓ بن قرد

حضرت زیادؓ بن قرد۔ اور بعض لوگ ان کو ابوالغرد کے بیٹے کہتے ہیں۔ زہری نے ابوالسروٗ سے انہوں نے زیاد قرد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ عمار سے فرما رہے تھے کہ تم کو ایک باغی گروہ مارے گا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں نے استیعاب کے صحیح نسخوں میں قرد قاف سے دیکھا ہے جس کے نیچے لکھا ہے کہ قرد قاف سے ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم کی کتابوں میں غین کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

۱۸۰۸۔ حضرت زیادؓ بن کعب

حضرت زیادؓ بن کعب بن عمرو بن عدی بن عمرو بن رفاعہ بن کلیب بن مودوعہ ابن عدی بن غنم بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ۔ یہ غزوۂ بدر و غزوۂ احد میں شریک ہوئے تھے۔ ابوعمر و ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۰۹۔ حضرت زیادؓ بن لبید

حضرت زیادؓ بن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج بن ثعلبہ۔ یہ انصاری خزرجی بیاضی ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مکہ معظمہ میں حاضر ہوئے اور ہجرت تک وہیں رہے۔ یہاں تک کہ رسول اللہؐ کے ہمراہ مدینہ کو ہجرت کی اس لیے ان کو مہاجری انصاری کہتے ہیں یہ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے رسول اللہؐ نے ان کو حضرموت پر عامل مقرر کیا تھا ہمیں ابوالفرج' یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن احمد بن اخشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں' ابوطاہر محمد بن احمد بن عبدالرحیم نے خبر دی' وہ کہتے تھے' ہمیں ابوحفص عمر بن ابراہیم بن احمد کتانی نے خبر

دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ ابن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخیثمہ زہیر بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے اعمش سے انہوں نے سالم ابن ابی جعد سے انہوں نے زیاد بن لبید سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے کچھ بیان کیا پھر کہا یہ بات علم چلے جانے کے وقت ہوگی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! علم کس طرح چلا جائے گا اس حال میں کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں۔ اور اپنی اولاد کو قرآن پڑھواتے ہیں اور ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑھواتی رہے گی۔ آپ نے فرمایا اے ام لبید کے بیٹے! (تیری ماں تجھ کو نہ جنتی) کیا یہود و نصاریٰ توریت وانجیل نہیں پڑھتے حالانکہ اس سے' کچھ بھی نہیں فائدہ اٹھاتے۔ زیاد کی وفات حضرت معاویہ کے شروع عہد میں ہوئی تھی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۱۰۔ حضرت زیادؓ بن مطرف

حضرت زیادؓ بن مطرف۔ مطین نے ان کو صحابہ میں بیان کیا ہے لیکن ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا مختصر حال لکھا ہے۔

۱۸۱۱۔ حضرت زیادؓ بن نعیم حضرمی

حضرت زیادؓ بن نعیم حضرمی۔ ہمیں ابی یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد کی روایت سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا' وہ کہتے تھے' ہمیں قتیبہ نے خبر دی' وہ کہتے تھے' ہمیں ابن لہیعہ نے' یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے مغیرہ بن ابی بردہ سے انہوں نے زیاد بن نعیم حضرمی سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار چیزیں اسلام میں اللہ نے فرض کی ہیں' جو شخص ان میں سے تین کو ادا کرے' تو اس کو وہ تین چیزیں کچھ فائدہ نہ دیں گی' یہاں تک کہ سب کو پورا کرے' یعنی نماز اور زکوٰۃ اور رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابن مندہ نے لکھا ہے کہ ابن ابی خیثمہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ وہ تابعی ہیں اس کو ابوسعید بن یونس نے بیان کیا ہے۔

۱۸۱۲۔ حضرت زیادؓ بن نعیم فہری

حضرت زیادؓ بن نعیم فہری۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ صحابہ میں ان کا ذکر ہے میں ان کی روایت سے کوئی حدیث نہیں جانتا ہوں اور یہ یوم الدار میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۱۳۔ حضرت زیادؓ نہشلی

حضرت زیادؓ نہشلی۔ ان کی کنیت ابوالاغر ہے۔ ان سے ان کے بیٹے اغر نے روایت کی ہے زیاد ابوالاغر کے بیان میں ان کا ذکر ہو چکا ہے یہ بصرہ میں رہتے تھے اسحق بن ابراہیم صواف نے ابوالہیثم قصاب سے انہوں نے غسان بن اغر بن زیاد نہشلی سے انہوں نے اپنے والد اغر سے انہوں نے ان کے دادا زیاد سے روایت کی ہے کہ ان کا ایک اونٹ کھانے سے لدا ہوا مدینہ کی طرف آیا نبی ﷺ ان سے ملے اور پوچھا اے اعرابی! کیا لادلائے ہو؟ (انہوں نے کہا) میں نے جواب دیا گیہوں لایا ہوں۔ آپ نے پوچھا تم کیا چاہتے ہو میں نے کہا اس کو بیچنا چاہتا ہوں۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اعرابی سے اچھی طرح معاملہ

کرد۔اسی طرح اس کو صواف نے بیان کیا ہے اور اس میں وہم کیا ہے اور ٹھیک وہ ہے جو موسیٰ بن اسمٰعیل اور صلت بن محمد اور ابوسلمہ نے غسان بن اغر سے انہوں نے زیاد بن حصین سے انہوں نے اپنے والد حصین سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۱۴۔ حضرت زیادؓ ابو ہرماس

حضرت زیادؓ ابو ہرماس۔ باہلی۔ ان سے ان کے بیٹے ہرماس نے بیان کیا ہے۔ نضر بن محمد نے عکرمہ بن عمار سے انہوں نے ہرماس ابن زیاد باہلی سے روایت کر کے بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا (میں اپنے والد کے پیچھے اونٹ پر سوار تھا اور میں بہت کم سن تھا) کہ اپنے ناقہ غضباء (نامی) پر سوار بقرعید کے دن لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھ رہے تھے اس کو نضر کے سوا اوروں نے عکرمہ سے انہوں نے ہرماس بن زیاد سے روایت کی ہے۔ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنے کے واسطے آیا (اور میں اس وقت لڑکا تھا) اور اپنا ہاتھ بیعت کے واسطے آپ کی طرف بڑھا دیا' آپ نے ہاتھوں کو واپس کر دیا' اور مجھ سے بیعت نہ لی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۱۵۔ حضرت زیادؓ بن ابی ہند

حضرت زیادؓ بن ابی ہند۔ ابوبکر بن علی نے ان کو صحابہ میں بیان کیا ہے اور حدیث اپنے والد ابو ہند سے روایت کرتے ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا مختصر حال لکھا ہے۔

۱۸۱۶۔ حضرت زیادؓ بن جہور

حضرت زیادؓ بن جہور۔ ھاء کی زیادتی کے ساتھ۔ یہ جہور کے بیٹے لخمی عمی ہیں۔ اور عم نمارہ ابن لخم کے بیٹے ہیں۔ بعض لوگ اس کو عم ایک میم سے بیان کرتے ہیں لیکن یہ کوئی چیز نہیں۔ یہ فتح مصر میں شریک ہو کر فلسطین لوٹ آئے اور یہیں ان کے لڑکے رہتے تھے۔ حذاقی بن حمید بن مستنیر بن مساور بن حذاقی بن عامر بن عیاض بن محرق لخمی نے اپنے والد حمید سے' انہوں نے اپنے ماموں خالد بن موسیٰ سے' انہوں نے اپنے والد سے' انہوں نے ان کے دادا زیادہ بن جہورؓ سے روایت کی' انہوں نے کہا' میرے پاس رسول اللہ ﷺ کا خط آیا اس میں لکھا تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ امابعد میں تم کو اللہ اور آخرت کی یاد دلاتا ہوں اس کے بعد کہتا ہوں کہ اسلام کے سوا لوگوں نے جتنے دین اختیار کئے ہیں چاہیے کہ چھوڑ دیں اس کو تم خوب جان لو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۱۷۔ حضرت زیدؓ بن اخنس

حضرت زیدؓ بن اخنس۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور دونوں نے کہا ہے کہ زید غلط ہے اور صحیح یزید ہے۔

۱۸۱۸۔ حضرت زیدؓ بن ابی ارطاۃ

حضرت زیدؓ بن ابی ارطاۃ بن عویمر بن عمران بن حلیس بن سنان بن لابی بن معیص بن عامر بن لوی۔ جبیر بن نفیر نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم ہرگز اللہ کی طرف کسی چیز سے اتنا تقرب نہیں حاصل کر سکتے

جتنا اس سے نکلے ہوئے یعنی قرآن سے حاصل کر سکتے ہو۔ ابن قانع نے اس کو بیان کیا ہے ان کا تذکرہ اشیری نے استیعاب پر استدراک کرنے کے لیے ذکر کیا ہے۔

۱۸۱۹۔ حضرت زیدؓ بن ارقم

حضرت زیدؓ بن ارقم بن زید بن قیس بن نعمان بن مالک اغر بن ثعلبہ ابن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج بن ثعلبہ انصاری خزرجی' خاندان بنی حارث بن خزرج سے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عمر ہے اور ابو عامر اور ابو سعد اور ابو سعید اور ابو انیسہ (بھی) لوگوں نے بیان کیا ہے۔ یہ واقدی اور ہیثم بن عدی کا کلام تھا۔ ان سے ابن عباس اور انس بن مالک اور ابو اسحٰق سبیعی اور ابن ابی لیلی اور یزید بن حیان نے روایت کی ہے۔ ہمیں عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد نے' یحییٰ بن سعید سے' انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے' حسن بن مسلم سے' انہوں نے طاؤس سے روایت کر کے بیان کیا' انہوں نے کہا زید بن ارقم آئے ان سے ابن عباس نے یاد کرنے کی غرض سے پوچھا کہ تم نے اس گوشت کی بابت کس طرح خبر دی تھی جو آپ کو احرام کی حالت میں ہدیۃً پیش کیا گیا تھا۔

انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ایک آدمی نے آپ کو شکار کے گوشت کا ایک ہدیہ پیش کیا آپ نے اس کو واپس کر دیا اور فرمایا ہم اس کو نہ کھائیں گے ہم احرام باندھے ہیں۔ اور اسی کو ابو الزبیر نے طاؤس سے روایت کی ہے اور انہی زید بن ارقم سے چند وجہوں سے مروی ہے کہ یہ رسول اللہؐ کے ہمراہ سترہ غزووں میں شریک ہوئے اور غزوۂ احد میں کم سن سمجھے گئے تھے اس لیے نہیں شریک کیے گئے اور یہ عبد اللہ بن رواحہ کی پرورش میں تھے اور غزوۂ موتہ میں ان کے ساتھ گئے تھے۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحٰق سے' انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں اپنے چچا کے ہمراہ تھا عبد اللہ بن ابی بن سلول کو کہتے سنا کہ وہ اپنے اصحاب سے کہہ رہا تھا کہ ان لوگوں پر جو رسول اللہؐ کے پاس ہیں ان پر نہ خرچ کرو یہاں تک کہ شکستہ ہو جائیں اور اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹیں گے تو ضرور بالضرور ان میں سے عزت دار' ذلیل کو نکال دے گا۔ پس میں نے اس کو اپنے چچا سے بیان کیا انہوں نے رسول اللہؐ سے اس کا ذکر کر دیا آپ نے مجھے بلایا میں نے آپ سے بھی بیان کر دیا آپ نے عبد اللہ اور اس کے ہمراہیوں کی طرف آدمی بھیجا وہ لوگ قسم کھا گئے کہ انہوں نے نہیں کہا۔ پس رسول اللہؐ نے مجھے جھوٹا قرار دیا اور ان لوگوں کی تصدیق کی اس سے مجھ کو اتنا صدمہ ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا۔ پس میں گھر میں بیٹھ رہا۔ مجھ سے میرے چچا نے کہا کہ تم نے کیا ارادہ کیا تھا کہ تم کو رسول اللہ ﷺ نے جھٹلایا اور تم سے ناخوش ہوئے پس اللہ تعالیٰ نے اذا جاءک المنافقون (المنافقون: ۱) نازل فرمایا آپ نے میری طرف آدمی بلانے کو بھیجا اور مجھ کو پڑھ کر سنایا پھر فرمایا کہ اللہ نے تمہاری تصدیق کی لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سب سے پہلے مقام مریسیع کے موقع پر شریک ہوئے کوفہ میں رہتے تھے اور مقام کندہ میں ان کا گھر تھا اور یہیں ۶۸ھ میں انتقال ہوا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے تھوڑے ہی دنوں بعد وفات پائی۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک ہوئے اور انکے خاص اصحاب میں ان کا شمار ہے انہوں نے نبی ﷺ سے بہت حدیثیں روایت کی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۲۰۔ حضرت زیدؓ بن اسحٰق

حضرت زیدؓ بن اسحٰق۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مصر میں اترا کرتے تھے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب کوشیدی اور نوشیروان نے خبر دی ان دونوں نے کہا ہمیں ابن ریذہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن رشد بن مصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن خالد حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے زید بن اسحٰق انصاری سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے نبی ﷺ مجھے مسجد کے دروازے پر ملے آپ نے فرمایا کیا میں تم کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں میں نے کہا ہاں اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ نے فرمایا (وہ) لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ ابوموسیٰ نے کہا اسی طرح میں نے اس کو طبرانی کی کتابوں میں پایا ہے لیکن ابن لہیعہ کا صحابہ سے ملنا محال ہے۔ پس یا تو ابن لہیعہ کی روایت زید سے مرسل ہے اور یا زید نے کسی صحابی سے روایت کیا ہو اور اس صحابی نے نبیؐ سے۔

۱۸۲۱۔ حضرت زیدؓ بن اسلم

حضرت زیدؓ بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن ہنی بن بلی۔ بلوی عجلانی انصار اور بنی عمرو بن عوف کے حلیف ہیں۔ یہ ثابت بن اقرم کے چچا کے بیٹے ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے۔ اس کو موسیٰ بن عقبہ اور زہری اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے ان سبھوں کا قول ہے کہ انصار میں سے خاندان بنی عجلان سے زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عجلان شریک بدر ہوئے۔ مگر ابن اسحٰق نے لکھا ہے کہ خاندان بنی عبید بن زید بن مالک سے زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان شریک بدر ہوئے ان لوگوں نے زید کو انصار سے قرار دیا ہے اور حلیف ہونا نہیں بیان کیا ہے اور اوپر جو بیان ہوا ہے اس کو ابوعمر اور ابن حبیب اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہے۔ اور عبید بن زید (جن کو ابن اسحٰق نے اپنے قول میں بیان کیا ہے) وہ زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے بیٹے ہیں لہٰذا زید بن اسلم کا نسب بنی عمرو بن عوف کی جانب رجوع کر گیا۔ اور ابوعمر اور ان کے ساتھیوں نے زید بن اسلم کو انصار کا حلیف قرار دیا ہے اور ایسا ہی ابن ہشام بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے ان کو انصار کا حلیف قرار دیا ہے کیونکہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ خاندان بنی عبید بن زید ابن مالک ایک جماعت شریک بدر ہوئی پھر انہوں نے کہا کہ اور بنی عبید کے حلفاء یعنی خاندان بنی بلی سے زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان شریک بدر ہوئے اور ایسا ہی سلمہ نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے ان کو حلیف قرار دیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا حلیف ہونا نہیں بیان کیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ زید بن اسلم حلیف ہیں اور عبیداللہ بن ابی رافع نے ان کو ان لوگوں کے ناموں میں بیان کیا ہے جو حضرت علی کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئے اور ہشام کلبی نے ان کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ طلیحہ بن خویلد اسدی نے ان کو جنگ بزاخہ کے دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں شہید کر دیا تھا اور ان کے ساتھ عکاشہ بن محصن بھی شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۲۲۔ حضرت زیدؓ بن ابی اوفی

حضرت زیدؓ بن ابی اوفی۔ ابواوفی کا نام علقمہ ہے جو خالد بن حارث بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم اسلمی

کے بیٹے ہیں۔ یہ صحابی ہیں۔ عبداللہ بن ابی اوفی ان کے بھائی تھے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ مدینہ میں رہتے تھے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بصرہ میں رہتے تھے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مواخات مدینہ والی حدیث روایت کی۔ نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر اور حضرت عثمان و حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت طلحہ و حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص و حضرت عمار بن یاسر اور حضرت ابوالدرداء و حضرت سلمان فارسی اور حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اپنے درمیان میں بھائی چارا کیا۔ ہمیں ابوالعباس احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور ابن محمد بن سعید نے مقام اصبہان میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن اسحٰق بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جہم سمری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحیم بن واقد خراسانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعیب بن یونس اعرابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن صہیب نے یحییٰ بن زکریا سے انہوں نے عبداللہ بن شرحبیل سے انہوں نے ایک قریشی سے انہوں نے زید بن ابی اوفی سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوبکر! اگر میں کسی کو دوست بناتا تو تمہی کو بناتا۔ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ حافظ ابوعبداللہ بن مندہ کے بعض نسخوں میں ان کا ذکر ہے اور بعض میں نہیں ہے ابن ابی عاصم نے کہا ہے کہ مجھ کو زید بن ابی اوفی کی اولاد سے ایک آدمی نے خبر دی کہ وہ قبیلہ کندہ سے تھے۔

۱۸۲۳۔ حضرت زیدؓ بن بولی

حضرت زیدؓ بن بولی۔ رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن علی اور اسماعیل بن عبیداللہ وغیرہما نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی انہوں نے کہا ہم سے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں موسی بن اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حفص بن عمر الشنی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد عمر بن مرہ نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے بلال بن یسار بن زید سے سنا انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد نے میرے دادا سے نقل کر کے بیان کیا ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھوالحی القیوم واتوب الیہ کہے اس کے (سب) گناہ معاف ہو جائیں اگر چہ وہ جہاد سے (بھی) بھاگا ہو۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کے لیے ان کا ذکر کیا ہے حالانکہ ان کا ذکر ابن مندہ کی کتاب میں موجود ہے ابن مندہ نے صرف ان کا نسب چھوڑ دیا ہے اور ابوعمر نے بھی ان کا نسب نہیں بیان کیا صرف ابونعیم نے ان کا نسب ذکر کیا ہے اور ابونعیم کی تبعیت میں ابوموسیٰ نے بھی ذکر کر دیا ہے اور انہوں نے بعینہٖ اس حدیث کو بلال بن یسار سے انہوں نے ان کے والد سے انہوں نے ان کے دادا زید سے روایت کی ہے پس یہ زید وہی زید بن بولی ہیں۔ اس میں کسی طرح کا شک وشبہ نہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے بلال کی جگہ ہلال بیان کیا ہے واللہ اعلم۔ اور ابوعمر نے زید کے بیٹے یسار سے انہوں نے زید یعنی رسول اللہ ﷺ کے غلام سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے باب الاستقاء میں ذکر کیا ہے۔

۱۸۲۴۔ حضرت زیدؓ بن ثابت

حضرت زیدؓ بن ثابت بن ضحاک بن زید بن لوزان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری' خزرجی نجاری ہیں۔ ان کی والدہ نوار بنت مالک بن معاویہ بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار تھیں ان کی کنیت ابوسعید ہے اور بعض لوگ ابوعبدالرحمٰن اور ابوخارجہ کہتے ہیں۔ جب نبیؐ مدینہ میں ہجرت کر کے تشریف لائے تب زید بن ثابت کی عمر گیارہ برس کی تھی۔ یوم بعاث کے دن' ان کی عمر چھ برس کی تھی اور اسی دن' ان کے والد شہید ہوئے۔ غزوۂ بدر میں کم سنی کی وجہ سے نہیں شریک ہو سکے اور غزوۂ احد میں شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ زید' غزوۂ احد میں بھی نہیں شریک ہوئے بلکہ ان کا پہلے پہل شرکت کا موقع غزوۂ خندق ہے۔ زید مسلمانوں کے ساتھ مٹی اٹھاتے تھے اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا بہت اچھا لڑکا ہے۔ غزوۂ تبوک میں خاندان بنی مالک بنی نجار کا علم' عمارہ ابن حزم کے پاس تھا رسول اللہؐ نے اس کو لے کر زید بن ثابت کو دے دیا۔ عمارہ نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ کے پاس میری کوئی شکایت پہنچی۔ آپ نے فرمایا نہیں لیکن قرآن کو ہر چیز پر تقدم ہے اور زید' قرآن تم سے زیادہ جانتے ہیں۔ زید' رسول اللہؐ کے کاتب تھے' وحی وغیرہ لکھا کرتے تھے۔

رسول اللہؐ کے پاس سریانی زبان میں خطوط آیا کرتے تھے' آپ نے زید کو سریانی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔ زید نے اس کو سیکھا' نبیؐ کے بعد یہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بھی کاتب رہے ہیں اور ان کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دوسرے کاتب معیقیب دوسی بھی لکھا کرتے تھے۔ رسول اللہؐ نے تین مرتبہ زید کو مدینہ میں اپنا جانشین کیا ہے دو مرتبہ دو حجوں میں اور ایک مرتبہ جب آپ شام کی جانب تشریف لے گئے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی جب حج کو جاتے تب زید کو اپنا جانشین کر جاتے تھے۔ یمامہ کے دن ان کے تیر لگا مگر ان کو کچھ نقصان نہیں پہنچا۔ یہ تمام صحابہ میں علم و فرائض سب سے زیادہ جانتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ زید تم میں سب سے زیادہ فرائض کے جاننے والے ہیں۔ اسی حدیث کے موافق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرائض میں انہی کا قول لیا ہے۔ زید' راسخین فی العلم اور صحابہ میں بہت بڑے عالم تھے۔ جب گھر میں جاتے تو بہت ہی خوش منش رہتے اور جب لوگوں میں ہوتے تو بہت ہی باوقار رہتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے' بیت المال پر مقرر تھے ایک دن حضرت عثمان آئے' زید کے غلام کو گاتے سنا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون ہے زید نے جواب دیا میرا غلام وہیب۔ حضرت عثمان نے اس کے واسطے بھی ہزار درہم مقرر کئے۔ زید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے طرفداروں میں تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کسی لڑائی میں نہ شریک ہوئے لیکن باوجود اس کے بھی حضرت علی کی بڑائی اور بزرگی ظاہر کیا کرتے تھے۔ صحابہ میں سے ابن عمر اور ابوسعید اور ابوہریرہ اور حضرت انسؓ اور حضرت سہل بن سعد اور سہل بن حنیف اور عبداللہ بن یزید خطمی رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اور تابعین میں سے سعید بن مسیّب اور قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار اور ابان ابن عثمان اور بشر بن سعید اور (خود) زید بن ثابت کے دو صاحبزادے خارجہ و سلیمان وغیرہم نے ان سے روایت کی ہے۔

ہمیں ابوالفضل' عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر' خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے' ہمیں ابوبکر بن بدران حلوانی نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد حسن بن محمد فارسی نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن احمد بن کیسان نحوی نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں قاضی یوسف بن یعقوب نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں مسلم بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام دستوائی نے خبر دی' وہ کہتے

تھے ہمیں قتادہؓ نے انس سے انہوں نے زید بن ثابت سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ نماز کو کھڑے ہو گئے حضرت انس کہتے ہیں میں نے پوچھا نماز اور سحری میں کتنا فاصلہ تھا۔ زید نے جواب دیا بقدر پچاس آیتوں کے پڑھنے کے۔ ان کے سنہ وفات میں اختلاف ہے ۴۲ھ یا ۴۳ھ یا ۴۵ھ میں ان کا انتقال ہوا کہا گیا ہے کہ ۵۱ھ یا ۵۲ھ یا ۵۵ھ میں ان کا انتقال ہوا ہے اور مروان نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ جب ان کی وفات ہوگئی حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا آج اس امت کا بڑا عالم انتقال کر گیا اور امید کہ اللہ تعالیٰ ان کا بدل حضرت ابن عباس میں کرے۔ انہوں نے حضرت ابوبکر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے زمانے میں قرآن شریف لکھا تھا۔

۱۸۲۵۔ حضرت زیدؓ بن ثعلبہ

حضرت زیدؓ بن ثعلبہ بن عبدربہ۔ انصاری خزرجی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ جنہوں نے اذان کا واقعہ خواب میں دیکھا تھا روایت کی ہے ابونعیم نے اسی طرح ان کا نسب یہاں اور ان کے بیٹے عبداللہ کے بیان میں ذکر کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے زید کا نسب ان کے بیٹے کے بیان میں ذکر کیا ہے ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن زید بن عبدربہ بن ثعلبہ بن زید بن جشم بن حارث بن خزرج اور ہم اس کو پوری طرح ان کے بیٹے عبداللہ کے بیان میں ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

عبدالعزیز ابن محمد نے عبیداللہ سے انہوں نے بشیر بن محمد بن عبداللہ بن زید سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے جنہوں نے اذان کا واقعہ خواب میں دیکھا تھا روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنا مال جس پر ان کا اور ان کے بیٹے کا گزارہ تھا اور ان کے پاس اس کے سوا اور مال نہ تھا اس کو صدقہ کے واسطے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا ان کے والد نے آ کر کہا یارسول اللہ ﷺ! عبداللہ نے اپنا وہ مال جس پر ان کا گزارہ تھا صدقہ کر دیا۔ رسول اللہؐ نے عبداللہ بن زید کو بلا کر کہا کہ تمہارا صدقہ مقبول ہو گیا اور اللہ نے تمہارے والد پر میراث میں واپس کر دیا۔ بشیر نے بیان کیا ہے کہ پھر ہم اس کے وارث ہوئے۔ یحییٰ قطان نے عبیداللہ سے انہوں نے جو بشیر سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ عبداللہ کے والد یا دادا زید آئے۔ ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۲۶۔ حضرت زیدؓ بن جاریہ

حضرت زیدؓ بن جاریہ بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ انصاری اوسی عمری ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو غزوۂ احد میں کم سن سمجھا تھا اس وجہ سے شریک احد نہیں ہوئے۔ عثمان بن عبداللہ بن زید بن جاریہ نے عمر بن زید بن جاریہ سے انہوں نے اپنے والد زید بن جاریہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کو براء بن عازب اور زید بن ارقم اور سعد بن خیثمہ اور ابوسعید خدری کو جنگ احد میں خوردسال قرار دیا تھا۔ زید کے باپ جاریہ منافقوں میں سے تھے اور حمار الدار کے لقب سے مشہور تھے۔ یہ جاریہ مسجد ضرار والوں سے تھے۔ ان کے بیٹے زید غزوۂ خیبر میں شریک تھے اور رسول اللہؐ نے ان کا حصہ لگایا تھا۔ جب زید کی وفات کی خبر ابن عمر کو ہوئی انہوں نے ان پر بہت ہی رحم فرمایا اور زید حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ معرکہ صفین میں شریک ہوئے۔ ابوطفیل نے زید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نجاشی فوت ہو گیا۔ پس اس کے جنازہ کی نماز پڑھو زید کہتے ہیں ہم نے دو صفیں باندھ لیں ابوعمر نے اس حدیث کو اس مقام پر اور ابونعیم

نے زید بن خارجہ کے بیان میں ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

امیر ابونصر نے ان کا ذکر کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ زید بن جاریہ انصاریؓ اوسی صحابی ہیں۔زید نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوۂ احد میں چند لوگوں کو کم سن قرار دیا تھا انہی میں میں بھی تھا اس کو ان کے بیٹے عمر نے ان سے روایت کی ہے پھر امیر ابونصر نے کہا ہے کہ ابن جاریہ انصاری (بغیر تعیین نام کے) نے نبیؐ سے روایت کی ہے اور ابوطفیل عامر بن واثلہ نے ان سے روایت کی ہے۔دار قطنی نے کہا ہے کہ بعض راویوں نے ان کا نام زید بیان کیا ہے شاید یہ وہی زید ہیں جن سے ان کے بیٹے روایت کرتے ہیں جن کا ذکر اوپر گزر چکا۔

۱۸۲۷۔حضرت زیدؓ بن جلاس

حضرت زیدؓ بن جلاس۔ان کی (روایت سے یہ) حدیث ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے خلیفہ کی بابت سوال کیا کہ آپ کے بعد کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ ابوبکر۔اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔رجاء بن جلاس کے بیان میں اس پر گفتگو ہو چکی ہے۔

۱۸۲۸۔حضرت زیدؓ بن حارث

حضرت زیدؓ بن حارث انصاری بدری ہیں۔ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے ان انصار کے بیان میں جو خاندان بنی جشم بن حارث بن خزرج سے شریک بدر ہوئے۔زید بن حارث کو بیان کیا ہے اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ یہ یزید بن حارث ہیں۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابن کلبی نے بھی ان کا نام یزید بیان کیا ہے کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ یزید بن حارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن مالک اغر بن ثعلبہ بن خزرج بن حارث بن خزرج اور انہیں کو ابن فسحم کہتے ہیں۔یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

۱۸۲۹۔حضرت زیدؓ بن حارثہ

حضرت زیدؓ بن حارثہ بن شراحیل بن کعب بن عبدالعزیٰ بن امرء القیس بن عامر بن نعمان بن عامر بن عبدودّ بن عوف بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زیدلات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ بن ثعلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ۔اسی طرح ابن کلبی وغیرہ نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔اور کہیں کہیں ناموں اور تقدیم و تاخیر اور کمی زیادتی میں اختلاف کیا ہے۔کلبی نے بیان کیا ہے کہ ان کی والدہ سعدی بنت ثعلبہ بن عبد عامر بن افلت خاندان بنی معن طئے سے تھیں۔ابن اسحٰق نے حارثہ کے والد کا نام شرحبیل بیان کیا ہے لیکن ان کا نام شراحیل ہے۔زید کی کنیت ابواسامہ تھی۔یہ رسول اللہ ﷺ کے مشہور غلام اور دوست تھے۔جاہلیت میں یہ قید ہو گئے تھے ان کی والدہ ان کو لے کر اپنے خاندان بنی معن سے لے گئیں بنی قین بن جسر کے سواروں نے ان پر ڈاکہ مارا اور زید کو پکڑ کر بازار عکاظ میں لائے۔حکیم بن حزام نے زید کو اپنی پھوپھی خدیجہ بنت خویلد کے واسطے مول لے لیا اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ حکیم نے زید کو بازار حباشہ میں خریدا تھا۔حضرت خدیجہ نے نبی ﷺ کو مکہ میں نبوت سے پہلے دے دیا۔زید کی عمر اس وقت آٹھ سال کی تھی۔بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ نبیؐ نے ان کو بطحاء مکہ میں دیکھا کہ

ان کے فروخت کرنے کے لیے آواز دی جاتی ہے آپ نے آ کر حضرت خدیجہ سے بیان کیا اور آپ نے زید کو حضرت خدیجہ کے مال سے خرید لیا حضرت خدیجہ نے نبی ﷺ کو ہبہ کر دیا آپ نے زید کو آزاد کر دیا اور اپنا متبنی بنا لیا۔ ابن عمر نے کہا ہے کہ زید بن حارثہ کو ہم برابر زید بن محمد پکارا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ ادعوھم لابائھم یعنی لوگوں کو ان کے باپ کی طرف نسبت کر کے پکارا کرو۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کے درمیان مواخات کرا دی تھی۔ زید کے والد شراحیل ان کے نہ ملنے پر بہت غمگین ہوئے اور انہی کے فراق میں یہ اشعار کہے

بکیت علی زید ولم ادر مافعل	احی یرجی ام اتی دونہ الاجل
فواللہ ما ادری و ان کنت سائلا	اغالک سھل الارض ام غالک الجبل
فیالیت شعری ھل لک الدھر رجعة	فحسبی من الدنیا رجوعک لی مجل
تذکرنیہ الشمس عند طلوعھا	وتعرض ذکراہ اذا قارب الطفل
و ان ھبت الارواح ھیجن ذکرہ	فیاطول ماحزنی علیہ و یاوجل
ساعمل نص العیس فی الارض جاھدا	والا اسام التطواف اوتسام الابل
حیاتی اوتاتی علی منیتی	وکل امری فان و ان غرہ الاجل
ساوصی بہ قیسا و عمر اکلیھما	و اوصی یزید اثم من بعدہ جبل

''زید کے لیے رو رہا ہوں اور مجھے معلوم نہیں کہ زید کو کیا ہوا۔ آیا وہ زندہ ہے کہ (پھر ملنے کی) امید ہو یا اسے موت آ گئی۔ قسم اللہ کی! (اے میرے پیارے بیٹے) مجھے کچھ معلوم نہ ہوا اگرچہ میں نے بہت پوچھا یہ کہ تجھے زمین ہموار غائب کر گئی یا کسی پہاڑ نے تجھے چھپا لیا۔ اے کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ تو کبھی نہ کبھی لوٹے گا۔ دنیا میں دل بہلنے کے لیے تیرے لوٹنے کی امید میرے لیے بس ہے (اے دوستو!) آفتاب جب طلوع ہوتا ہے تو مجھے زید کی یاد آتی ہے۔ اور جب غروب ہوتا ہے تب بھی زید کی یاد آتی ہے۔ (غرض صبح سے شام تک مجھے اس کی یاد میں گزرتا ہے) جب ہوائیں چلتی ہیں تو اس کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ میرا رنج و غم اس کے لیے بہت بڑھ گیا ہے میں اب اسی رنج میں اپنی زندگی کاٹ دوں گا۔ دور طواف کعبہ کرنے سے نہ تھکوں گا مگر یہ کہ اونٹ تھک جائے۔ یہاں تک کہ مجھے موت آ جائے۔ اور ہر آدمی مرنے والا ہے گو موت اس کو دھوکہ دے۔ میں وصیت کر جاؤں گا قیس اور عمر دونوں کو اور یزید کو بھی اور اسکے بعد جبل کو (وصیت کر جاؤں گا)

جبل: یعنی جبل بن حارثہ جو زید کے بھائی ہیں اور زید سے عمر میں بڑے ہیں۔

یزید: یزید زید کے مادرزاد بھائی ہیں جن کا نسب یہ ہے یزید بن کعب بن شراحیل

پھر کچھ آدمی قبیلہ کلب کے حج بیت اللہ کے لیے آئے اور زید کو دیکھ کر پہچان لیا اور زید نے ان لوگوں کو پہچانا اور کہا کہ میرے گھر والوں کو میری طرف سے یہ اشعار پہنچا دینا کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ لوگ میرے لیے بہت غمگین ہیں

احن الی قومی و ان کنت نائیا	فانی قعید البیت عند المشاعر

فکفوا من الوجد الذی قد شجاکم ولا تعملوا فی الارض نص الاباعر
فانی بحمد اللہ فی خیرا سرۃ کرام معد کابرًا بعد کابر

میں اپنی قوم کا مشتاق ہوں اگر چہ میں دور ہوں۔ یقیناً میں بیت اللہ میں بیٹھا ہوں مشاعر کے پاس۔ اس کوشش سے رک جاؤ جس نے تمہیں غمگین کر رکھا ہے۔ اور اونٹوں کو زمین میں نہ دوڑاتے پھرو الحمد للہ میں ایک اچھے خاندان میں ہوں۔ معد کا باعزت خاندان جن میں پشت در پشت سرداری ہے۔

خاندان کلب کے لوگ گئے اور زید کے والد کو خبر دی اور ان کا مقام اور مالک کا حال بیان کیا شراحیل کے دو بیٹے یعنی حارثہ اور کعب زید کا فدیہ دینے کے واسطے چلے مکہ میں پہنچ کر نبیؐ کے پاس گئے اور کہا اے عبد المطلب کے صاحبزادے اے ہاشم کے بیٹے اے اپنی قوم کے سردار کے لڑکے! ہم آپ کے پاس اپنے لڑکے کے واسطے آئے ہیں جو آپ کے پاس ہے پس اب ہم پر اس کے فدیہ میں احسان اور ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیجئے آپ نے پوچھا وہ کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا زید بن حارثہ۔ آپ نے پوچھا آگاہ رہو اور تو نہیں انہوں نے جواب دیا۔ نہیں آپ نے فرمایا زید کو بلاؤ اور اس کو اختیار دو اگر وہ تم کو پسند کرے تم اسے لے جاؤ اور اگر مجھے پسند کرے تو بخدا میں وہ شخص نہیں ہوں کہ جو مجھ کو پسند کرے اس کے خلاف میں کسی کو اختیار دوں دونوں نے جواب دیا کہ آپ نے آدھے سے بھی زیادہ دے دیا اور احسان کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے زید کو بلایا اور کہا تم ان لوگوں کو پہچانتے ہو زید نے جواب دیا۔ ہاں یہ میرے والد اور یہ میرے چچا ہیں۔ آپ نے فرمایا میں وہ شخص ہوں جس کو تم جان چکے ہو اور میرے حسن معاشرت کو اپنے ساتھ دیکھ چکے ہو۔ پس مجھ کو یا ان کو جس کو چاہو پسند کر لو زید نے جواب دیا کہ میں ان دونوں یعنی والد و چچا کو نہیں چاہتا اور نہ میں ایسا شخص ہوں کہ آپ پر کسی کو پسند کروں۔ آپ میرے والد اور چچا کی جگہ پر ہیں۔ دونوں نے کہا اے زید تیرا برا ہو کیا تو غلامی کو آزادی اور اپنے والد اور گھر والوں پر دوسروں کو پسند کرتا ہے۔ زید نے جواب دیا ہاں میں نے اس آدمی سے ایسی بات دیکھی ہے جس کی وجہ سے میں ان پر کبھی کسی دوسرے کو نہ پسند کروں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ حالت دیکھی زید کو مقام حجر تک لے گئے اور فرمایا اے حاضرین تم لوگ گواہ رہو کہ زید میرا بیٹا ہے وہ میرا وارث ہوگا اور میں ان کا وارث ہوں گا۔ جب زید کے والد و چچا نے یہ حال دیکھا ان کے دل خوش ہو گئے اور واپس چلے گئے۔ معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے ہیں کہ زید بن حارثہ سے پہلے کوئی مسلمان ہوا۔ عبد الرزاق نے کہا کہ زہری کے سوا اور کوئی بھی اس کا قائل نہیں ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ بہ چند وجوہ زہری سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جس نے اسلام قبول کیا وہ حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں ابن اسحق نے کہا ہے کہ حضرت خدیجہ کے بعد حضرت علی پھر زید پھر ابوبکر رضی اللہ عنہم مسلمان ہوئے۔ ابن اسحق کے سوا اوروں نے کہا ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر پھر علی پھر زید رضی اللہ عنہم مسلمان ہوئے۔ زید بن حارثہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور انہوں ہی نے مدینہ میں جا کر فتح کی خوشخبری دی تھی۔ رسول اللہؐ نے زید کا نکاح اپنی لونڈی ام ایمن سے کر دیا۔ اور انہی سے اسامہ بن زید پیدا ہوئے اور زید کی دوسری بیوی زینب بنت جحش تھیں جو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی کی بیٹی تھیں۔ انہی سے رسول اللہؐ نے زید کے بعد شادی کی تھی۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی انہوں نے کہا ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن زبرقان نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے حضرت

عائشہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتی تھیں اگر رسول اللہ ﷺ وحی کا کوئی حصہ چھپاتے تو یہ آیت ضرور چھپاتے یعنی و اذ تقول للذی انعم اللہ علیہ و انعمت علیہ امسک علیک زوجک سے و کان امر اللہ مفعولا (سورہ احزاب: ۳۷) تک۔ جب رسول اللہؐ نے زینب سے شادی کر لی لوگ کہنے لگے کہ آپ نے اپنے لڑکے کی بیوی سے شادی کر لی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین (سورہ احزاب: ۴۰) نازل فرمائی اور لوگ زید کو ابن محمد کہا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے آیت ادعوھم لاٰبائھم ھو اقسط عند اللہ (سورہ احزاب: ۵) الخ نازل فرمائی اور اس حدیث کو داؤد بن زبرقان نے داؤد بن ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے بھی روایت کیا ہے۔

ہمیں ابوالفضل ابن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند سے ابویعلی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن بکیر نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن ابواسحاق نے اپنے والد سے انہوں نے براء بن عازب سے نقل کر کے بیان کیا کہ زید بن حارثہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے میرے اور حمزہ کے درمیان بھائی چارہ کیا ہے اور ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے بروایت عبداللہ بن احمد خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے اسامہ بن زید بن حارثہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور آپ کو وضو اور نماز کی تعلیم فرمائی جب وضو سے فارغ ہوئے ایک چلو پانی لے کر اپنے مقام شرمگاہ پر چھڑک لیا اور ہمیں یحیٰی بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابوبکر بن ابوشیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبید نے وائل بن داؤد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے البہی کو بیان کرتے سنا کہ حضرت عائشہ کہا کرتی تھیں کہ رسول اللہؐ نے زید بن حارثہ کو کسی سریہ میں بلا سردار لشکر بنائے نہیں بھیجا اور اگر زید زندہ رہتے تو آپ انہی کو اپنے بعد خلیفہ کرتے اور جب آپ نے شام کی طرف لشکر روانہ کیا اس پر زید بن حارثہ کو سردار مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب (سردار لشکر ہوں) اور اگر جعفر شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ سردار لشکر ہوں زید غزوۂ موتہ سنہ ۸ھ میں سرزمین شام میں شہید ہوئے اور ہم اس واقعہ کو عبداللہ بن رواحہ اور جعفر کے بیان میں پوری طرح ذکر کر چکے ہیں لہٰذا اس جگہ طول دینا نہیں چاہتے۔ جب رسول اللہ ﷺ کو جعفر و زید کی شہادت کی خبر معلوم ہوئی آپ روئے اور فرمایا یہ دونوں میرے بھائی اور مونس اور بات کرنے والے تھے اور آپ نے زید کی شہادت کی گواہی دی۔ اللہ تعالیٰ نے نہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کا نام اور نہ کسی دوسرے نبی کے ساتھیوں کا نام اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے، بجز زید بن حارثہ کے۔ زید بن حارثہ سرخ و سفید رنگ کے تھے اور ان کے بیٹے اسامہ پختہ گندمی رنگ کے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حارثہ: حاء مہملہ اور ثاء تین نقطوں والی کے ساتھ ہے۔

عقیل: عین کے پیش اور قاف کی زبر کے ساتھ ہے۔

۱۸۳۰۔ حضرت زیدؓ بن حسن

حضرت زیدؓ بن حسن۔ ابوحسن انصاری۔ ان سے ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری نے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ انبیاء علیہما السلام کے کلام میں سے کوئی کلام نہیں باقی رہا بجز لوگوں کے اس قول کے کہ جب شرم اٹھادو جو چاہو کرو ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۳۱۔ حضرت زیدؓ بن خارجہ

حضرت زیدؓ بن خارجہ بن زید بن ابوزہیر بن مالک بن امرء القیس بن مالک بن اغر بن ثعلبہ بن خزرج بن حارث بن خزرج۔ انصاری خزرجی حارثی ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی بیان میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ زید بن خارجہ بن ابی زہیر اور زید کے والد کے بیان میں لکھا ہے کہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر پس خارجہ کے والد زید کو اسی مقام پر گرادیا ہے اور ان کے والد (یعنی خارجہ) کے بیان میں باقی رکھا ہے اور باقی رکھنا ہی صحیح ہے جیسا کہ ہم شروع میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ وہی زید ہیں جن کا وفات کے بعد بات کرنا اکثر روایات میں مذکور ہے اور یہی درست ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد بات کرنے والے ان کے والد خارجہ ہیں لیکن یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ مشہور ہے کہ احد میں یہ شہید ہو گئے تھے جس کو ہم بیان بھی کر چکے ہیں۔ زید کے کلام کا واقعہ یوں ہے کہ غزوۂ موتہ سے پہلے ان پر غشی طاری ہوئی لوگوں نے مردہ خیال کر کے ان کا کپڑا ان پر ڈال دیا پھر ان کی جان لوٹ آئی اور انہوں نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی بابت کچھ بیان کیا جو سننے والوں نے یاد کر لیا پھر انتقال کر گئے بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ زید بدر میں شریک ہوئے تھے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص کہ بدر میں شریک ہوئے وہ زید کے والد خارجہ ہیں اور یہی صحیح ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن بحر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عیسی بن یونس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن حکیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد ابن سلمہ نے خبر دی کہ عبدالحمید بن عبدالرحمٰن نے موسیٰ بن طلحہ کو بلایا جس دن انہوں نے اپنے لڑکے کی شب عروس کی تھی اور پوچھا اے ابوعیسیٰ تم کو نبی ﷺ پر درود بھیجنے کا طریقہ کس طرح معلوم ہے؟

ابوعیسیٰ نے جواب دیا کہ زید بن حارثہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے پوچھا کہ آپ پر درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ درود بھیجو اور کوشش کرو پھر کہو اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید اور ابونعیم نے ابوطفیل سے انہوں نے زید بن خارجہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کر کے نجاشی کی نماز جنازہ کی حدیث کو یہاں ذکر کیا ہے اور ابوعمر نے (اسی حدیث کو بروایت زید بن خارجہ بیان کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کاتب کی غلطی سے زید بن خارجہ لکھا گیا ہے اصل میں یہ زید بن جاریہ ہیں کیونکہ مصنف نے زید بن جاریہ کے بیان میں لکھا ہے کہ ان ابا عمر وحدہ اخرج ہذا الحدیث ھنا واخرجہ ابونعیم فی زید بن خارجہ یعنی تنہا ابوعمر نے اس حدیث کو اس مقام یعنی زید بن جاریہ کے بیان میں ذکر کیا ہے اور ابونعیم نے اس کو زید بن خارجہ کے بیان میں نقل کیا ہے۔ واللہ اعلم مترجم) اس جگہ (یعنی زید بن جاریہ کے بیان میں) نقل کیا ہے ابن مندہ نے اس حدیث کو دونوں مقاموں میں سے ایک جگہ بھی نہیں ذکر کیا۔

(الف) ۱۸۳۲۔ حضرت زید بن خالدؓ بن خالد

حضرت زید بن خالدؓ بن خالد جہنی ہیں۔ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن اور بروایت بعض ابو ذرعہ یا ابو طلحہ ہے۔مدینہ میں رہتے تھے حدیبیہ میں شریک تھے اور فتح مکہ کے دن قبیلہ جہنیہ کا علم انہیں کے پاس تھا۔صحابہ میں سے سائب بن یزید کندی اور سائب بن خلاد انصاری وغیر ہما نے تابعین میں سے ان کے دونوں بیٹے خالد وابو حرب اور عبید اللہ بن عبد اللہ ابن عتبہ اور ابن مسیب اور ابو سلمہ اور عروہ وغیرہم نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ہمیں خطیب عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی ذئب اور زمعہ بن صالح نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے زید بن خالد جہنی اور ابو ہریرہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ دو آدمیوں نے نبی ﷺ کے روبرو اپنا مقدمہ پیش کیا ان میں سے ایک نے کہا اللہ آپ کو ہدایت دے جب آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کریں۔دوسرا شخص کھڑا ہوا جو اس سے زیادہ سمجھ دار تھا اور اسی نے کہا ہاں یارسول اللہ ﷺ! آپ ہمارے درمیان میں کتاب اللہ سے فیصلہ کیجئے۔اور مجھے بولنے کی اجازت دیجئے آپ نے اس کو اجازت دی۔اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ! میرا لڑکا اس کے یہاں مزدوری کرتا تھا اور اس نے اس کی بیوی سے برا کام کیا مجھ سے لوگوں نے بیان کیا کہ تمہارے لڑکے پر رجم ہوگی میں نے اس کے فدیہ میں سو بکریاں اور خادم دیئے جب میں نے اہل علم سے دریافت کیا معلوم ہوا کہ میرے لڑکے کو سو کوڑے اور سال بھر شہر بدر ہونا چاہیے۔اور اس شخص کی عورت پر رجم ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں تمہارے درمیان میں کتاب اللہ ہی سے فیصلہ کروں گا سو بکریاں اور خادم تم پر واپس ہوں گے اور تمہارے لڑکے پر سو کوڑے اور ایک سال کے واسطے شہر بدر ہونے کا حکم ہوگا۔اور اے انیس! اس شخص کی عورت کے پاس اگر وہ اقرار کرے اس کو سنگسار کر دو۔حضرت انیس اس عورت کے پاس گئے اور اس سے دریافت کیا اس نے اقرار کر لیا اور سنگسار کر دی گئی اس کو ابن جریج اور مالک اور معمر اور ابن عیینہ اور قیس اور لیث اور یونس بن یزید وغیرہم نے زہری سے اسی کے مثل روایت کی ہے انہوں نے مدینہ میں وفات پائی اور بعض لوگ مصر و کوفہ میں فوت ہونا بیان کرتے ہیں۔ان کی وفات ۷۸ھ میں ہوئی۔اس وقت یہ پچاسی برس کے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۵۰ھ میں وفات ہوئی اور یہ اس وقت ۷۸ سال کے تھے اور بعض لوگوں نے حضرت معاویہ کے آخر زمانے میں ان کا انتقال کرنا بیان کیا ہے اور بعض ۷۲ھ کو بتاتے ہیں اور اس وقت یہ ۸۰ برس کے تھے۔واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(ب) ۱۸۳۲۔ حضرت زید بن خریمؓ بن خریم

ابن خریم۔مجہول شخص ہیں۔ان کی سند حدیث میں اعتراض ہے۔سعید بن عبید بن زید بن خریم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا یعنی زید بن خریم سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسح علی الخفین کی بابت سوال کیا آپ نے فرمایا مسافر کے واسطے تین دن ورات اور مقیم کے واسطے ایک دن ورات۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۳۳۔ حضرت زیدؓ بن ابی خزامہ

حضرت زیدؓ بن ابی خزامہ۔حارث بن سعد اور خزامہ کے بیان میں ان کا حال گزر چکا ہے۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۳۴۔ حضرت زیدؓ بن خطاب

حضرت زیدؓ بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزی بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ۔ قریشی عدوی ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اور ان کے والد ایک ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی ان کی والدہ اسماء بنت وہب بن حبیب خاندان بنی اسد سے تھیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی والدہ حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ قبیلہ مخزوم سے تھیں۔ حضرت زید حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ بڑے تھے۔ وہ اول ہجرت کرنے والوں میں سے تھے زید بدر اور احد خندق اور حدیبیہ اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں آنے کے بعد مہاجرین و انصار کے درمیان بھائی بندی قائم کی تھی۔ چنانچہ آپ نے زید اور معن بن عدی انصاری عجلانی کے درمیان بھائی چارا قائم کیا۔ دونوں (یعنی زید و معن) واقعہ یمامہ میں شہید ہوئے۔ واقعہ یمامہ ربیع الاول ۱۲ھ خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں ہوا۔ یہ بہت دراز قد تھے جب شہید ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت غمگین ہوئے اور فرمایا کہ جب باد صبا چلتی ہے مجھے زید کی خوشبو آتی ہے احد کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید سے کہا کہ میری زرہ لے لو انہوں نے کہا اسی امر (یعنی شہادت) کا خواستگار ہوں جس کے تم طالب ہو اور دونوں نے زرہ کو چھوڑ دیا یمامہ کی جنگ میں مسلمانوں کا علم زید کے پاس تھا یہ اس کو لیے ہوئے دشمنوں میں برابر گھستے چلے جا رہے تھے یہاں تک کہ شہید ہو گئے اور علم گر گیا ابوحذیفہ کے غلام سالم نے اس کو اٹھالیا اور جب مسلمان جنگ یمامہ میں پسپا ہوئے اور قبیلہ حنیفہ کے لوگ ظاہر ہو کر مردوں پر غالب آ گئے یزید نے کہنا شروع کیا کہ مرد مرد ہی رہے اور پکار پکار کر کہنے لگے یا الٰہی میں تجھ سے اپنے ساتھیوں کے بھاگنے سے معذرت کرتا ہوں اور مسیلمہ حاکم یمامہ جس چیز کو لایا ہے اس سے میں تیرے سامنے اپنی براءت کرتا ہوں اور علم لے کر آگے بڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ شہید ہو گئے جب سالم نے علم لے لیا مسلمانوں نے کہا اے سالم ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم پر تمہاری طرف سے کوئی آفت نہ آ جائے سالم نے کہا کہ میں اہل قرآن میں سے بہت بُرا آدمی ہوں گا اگر تم پر کوئی آفت میری طرف سے آئے۔ زید بن خطاب ہی نے رجال بن عنفوہ کو جس کا نام نہار تھا قتل کیا ہے۔ نہار نے پہلے اسلام قبول کیا تھا اور ہجرت کی اور قرآن سیکھا پھر مرتد ہو کر مسیلمہ سے جا ملا اور بنوحنیف سے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ مسیلمہ میرے ساتھ رسالت میں شریک کر دیا گیا ہے اور یہ بنوحنیفہ کے واسطے بہت بڑا فتنہ ہو گیا۔

ابومریم نے زید کو معرکہ یمامہ میں شہید کیا تھا مسلمان ہونے کے بعد اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے امیر المومنین! اللہ نے زید کو میرے ہاتھ سے بزرگی (یعنی شہادت) دی اور مجھے ان کے ہاتھ سے رسوا نہ کیا (یعنی اللہ نے مجھے بھی اسلام کی توفیق دی اور آخرت کی رسوائی سے جو ایک مقرب بندے کے قتل سے ہوتی بچا لیا) اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلمہ بن صبیح نے زید کو قتل کیا ہے جو ابومریم کے چچا زاد بھائی تھے ابومریم کہتے ہیں نفس کا میلان اسی طرف زیادہ ہوتا ہے اس وجہ سے کہ اگر ابومریم قاتل زید ہوتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو قاضی نہ بناتے اور جب زید شہید ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ زید پر رحم کرے وہ دو نیکیوں میں مجھ پر سبقت لے گئے یعنی اسلام بھی مجھ سے پیشتر لائے اور شہید بھی مجھ سے پہلے ہوئے۔ متمم بن نویرہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے بھائی مالک بن نویرہ کی بابت جو مرثیہ کہا تھا سنایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں بھی

شاعری کرتا ہوتا تو میں بھی اپنے بھائی کے بارے میں ویسا ہی مرثیہ کہتا جیسے تم نے اپنے بھائی کا مرثیہ کہا ہے متمم نے کہا اگر میرا بھائی بھی تمہارے بھائی کی راہ میں مارا جاتا تو میں ہر گز نہ غمگین ہوتا حضرت عمر نے کہا اس سے بہتر کسی نے میری تعزیت نہیں کی۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۳۵۔ حضرت زیدؓ بن دثنہ

حضرت زیدؓ بن دثنہ بن معاویہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج۔ انصاری خزرجی بیاضی ہیں۔ بدر و احد میں شریک ہوئے تھے۔ نبیؐ نے ان کو عاصم بن ثابت اور خبیب بن عدی کے سریہ میں بھیجا تھا۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عضل وقارہ کے چند لوگ غزوہ احد کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں میں اسلام ہے آپ ہمارے ساتھ اپنے چند اصحاب روانہ کر دیجئے تا کہ وہ ہم لوگوں کو دین سکھا دیں اور قرآن پڑھائیں۔ رسول اللہؐ نے ان کے ہمراہ خبیب بن عدی اور زید بن دثنہ اور چند لوگوں کو روانہ کر دیا۔ یہ چلے جا رہے تھے یہاں تک کہ جب مقام رجیع میں ایک ویران جگہ پر پہنچے قبیلہ ہذیل نے ان پر حملہ کیا۔ آخر حدیث تک راوی نے بیان کیا ہے کہ زید کو صفوان بن امیہ نے مول لے لیا تا کہ ان کو اپنے والد کے عوض میں شہید کر ڈالے اس لیے اس نے ان کو اپنے غلام نسطاس (نامی) کے سپرد کر دیا کہ ان کو (مقام تنعیم میں لے جا کر شہید کر دے) اور گردن مارے دے۔ جب کفار نے ان کے مارنے کا ارادہ کیا اور یہ آگے بڑھائے گئے تو ابوسفیان نے پوچھا کہ اے زید میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ آیا تم پسند کرتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تمہاری جگہ پر ہوتے اور ہم ان کی گردن مارتے اور تم اپنے گھر میں ہوتے زید نے جواب دیا کہ بخدا میں نہیں پسند کرتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جس جگہ ہیں ان کو کوئی کانٹا بھی لگے۔ جو آپ کو تکلیف دے اور میں اپنے گھر میں آرام سے بیٹھا ہوں۔ ابوسفیان نے کہا کہ میں نے کسی آدمی کو نہیں دیکھا کہ جس طرح محمد ﷺ کے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتے ہیں کسی کو دوست رکھتا ہو۔ ان کی شہادت ۳ھ میں ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۳۶۔ حضرت زید دیلمیؓ

حضرت زید دیلمیؓ۔ سہم بن مازن کے غلام ہیں۔ سنان بن زید نے روایت کی ہے کہ میرے والد زید دیلمی رسول اللہؐ کی خدمت میں سہم بن مازن کی لونڈی کے ساتھ حاضر ہوئے اور دونوں مسلمان ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو برس کے بعد اس لونڈی نے بچہ جنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقدمہ (لشکر) پر جریر بن سہم تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۸۳۷۔ حضرت زید بن ربیعہؓ

حضرت زید بن ربیعہؓ۔ اور بعض لوگوں نے صرف ربیعہ بیان کیا ہے۔ یہ قریشی اسدی خاندان بنی اسد بن عبد العزیٰ سے ہیں۔ حنین کے دن شہید ہوئے۔ یہ عروہ بن زبیر کا کلام تھا اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ یہ یزید بن ربیعہ بن اسود بن مطلب بن

اسد ہیں (ان کے قتل کا واقعہ یوں ہوا کہ) ان کا جناح نامی گھوڑا جس پر یہ سوار تھے ان کو لیے ہوئے بگڑ گیا اور یہ شہید ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۸۳۸۔ حضرت زیدؓ (رسول اللہؐ کے غلام)

حضرت زیدؓ۔ رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں۔ بلال بن یسار بن زید نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا زید سے جو رسول اللہؐ کے غلام تھے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم کہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگر چہ وہ جہاد سے بھی بھاگا ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۸۳۹۔ حضرت زید بن رقیشؓ

حضرت زید بن رقیشؓ۔ بنی امیہ کے حلیف ہیں۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اس کو عروہ نے بیان کیا ہے ابن اسحٰق کا بیان ہے کہ وہ زید بن قیس ہیں اور زہری نے ان کو زید بن رقیش بتایا ہے ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۴۰۔ حضرت زید بن سراقہؓ

حضرت زید بن سراقہؓ بن کعب بن عمرو بن عبد العزی ہیں۔ خزیمہ بن عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری خزرجی ہیں۔ اہل فارس کے معرکہ میں شریک ہوئے اور جسر، مدائن کے واقعہ میں، سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ ۱۵ھ میں شہید ہوئے ان کے سردار ابو عبید بن مسعود ثقفی تھے۔ یہ ابو نعیم و ابو موسیٰ کا کلام تھا جس کو دونوں نے عروہ سے روایت کیا ہے اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ یوم جسر کے معرکہ میں زید بن سراقہ بن کعب انصاری نجاری عدوی شہید ہوئے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ زید، یوم جسر، ابی عبید کے معرکہ میں بمقام قادسیہ شہید ہوئے اور ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں کا بیان کہ زید جسر مدائن میں سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوئے اور ان کے سردار ابو عبید تھے یہ کھلا ہوا اختلاف ہے کیونکہ یوم الجسر مسلمانوں اور فارسیوں کی مشہور رزم گاہوں سے ہے اور اس دن مسلمانوں کے سردار ابو عبید ثقفی تھے اور سعد اس دن وہاں موجود ہی نہ تھے اور ان لوگوں کا بیان ہے کہ جسر مدائن اور جسر قادسیہ کچھ بھی اصلیت نہیں رکھتا اور نہ ان دونوں مقاموں کی طرف جسر کو منسوب کرتے ہیں بلکہ جسر ابی عبید کہتے ہیں کیونکہ ابو عبید اسی میں شہید ہوئے تھے اور اس دن کو یوم قس ناطف بھی نہ کہنا چاہیے اور ابو عبید معرکہ قادسیہ اور مدائن تک باقی ہی نہ رہے اور نہ ان دونوں مقاموں میں کوئی ایسا معرکہ ہوا جس کو یوم الجسر کہتے کیونکہ مدائن غربی مسلمانوں نے لے لیا تھا اور اس درمیان میں کوئی ایسا معرکہ نہ ہوا جس میں پل پر سے عبور کر کے جنگ ہوئی اور مدائن شرقی جہاں (کسریٰ کے) ایوان تھے وہاں مسلمان اپنی سواریاں تیرا کر دجلہ طے کر گئے تھے اور وہاں کوئی پل موجود نہ تھا جس پر ہو کر گزرتے واللہ اعلم۔ اس نسب کو ابو عمر نے بیان کیا ہے اور اس میں خزیمہ بیان کیا ہے اور ابن کلبی نے اس نسب کو ذکر کیا ہے اور خزیمہ کی جگہ غزیۃ بیان کیا ہے۔

۱۸۴۱۔ حضرت زید بن سعنہؓ

حضرت زید بن سعنہؓ۔ یہود کے علماء اور مالداروں میں سے تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا اور ثابت قدم رہے اور نبی ﷺ

کے ساتھ اکثر مشاہد میں حاضر ہوئے اور غزوۂ تبوک سے مدینہ واپس آتے ہوئے انتقال کیا۔ عبداللہ بن سلام نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میری نگاہ جب محمد ﷺ کے چہرۂ انور پر پڑی تو میں نے نبوت کی تمام نشانیاں پہچان لیں صرف دو علامتوں کی آزمائش باقی رہ گئی یعنی اس کا حلم غضب پر سبقت لے جائے گا اور جس قدر ان کے ساتھ جہالت کی جائے گی اسی قدر ان کا حلم بڑھتا جائے گا اور میں برابر آپ کے ساتھ تلطف ونرمی سے پیش آتا رہا تاکہ آپ سے مل جل کر آپ کے حلم وشدت کو آزماؤں۔

پس ایک دن رسول اللہ حجرات سے باہر آئے اور آپ کے ہمراہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ کے پاس ایک آدمی بدوی صورت، اونٹنی پر سوار آیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! فلاں بستی والے مسلمان ہو گئے ہیں اور ان پر قحط اور سختی پڑی ہے اگر آپ ان کی اعانت کے واسطے کچھ بھیجنا مناسب سمجھیں تو ایسا کیجئے۔ آپ کے پاس کچھ بھی نہ تھا زید کہتے ہیں۔ میں آپ کے قریب گیا اور آپ سے کہا اے محمد (ﷺ) اگر آپ فلاں قبیلہ کی کھجوریں، ایک معین مقدار کو ایک خاص زمانے تک میرے ہاتھ بیچنا مناسب جانیے تو میں روپیہ دے دوں۔ آپ نے فرمایا اے یہودی! اس طرح نہیں بیچوں گا۔ بلکہ معین کھجوروں کو خاص زمانہ تک فروخت کروں گا اور فلاں قبیلہ کے باغ کا تعین نہ کروں گا۔ زید کہتے ہیں میں نے کہا اچھا آپ نے میرے ہاتھ فروخت کیا اور میں نے ۸۰ دینار آپ کو دے دیئے آپ نے وہ دینار اس آدمی کو عنایت کر دیئے۔ زید کہتے ہیں (ابھی) میعاد کے دو یا تین دن باقی تھے کہ رسول اللہ ایک انصاری کے جنازے کے ساتھ نکلے اور آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر وحضرت عثمان اور ایک جماعت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تھی جب رسول اللہ نماز جنازہ پڑھا چکے میں آپ کے پاس آیا اور کرتے اور چادر کو جمع کر کے پکڑ لیا اور درشت روی سے آپ کی طرف نظر کی اور کہا اے محمد (ﷺ) کیا تم میرا حق نہ دو گے بخدا میں جانتا ہوں کہ اے بنو مطلب! تم بڑے نادہندہ ہو۔ زید کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کی آنکھیں آپ کے چہرہ پر گردش کر رہی تھیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے خدا کے دشمن! کیا تو رسول اللہ سے ان کلمات کو کہہ رہا ہے، جن کو میں سنتا ہوں قسم ہے اس اللہ کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا اگر میں جس چیز کے فوت ہونے سے ڈرتا ہوں نہ ہوتا تو میں تمہارا سر تلوار سے اڑا دیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سکون ومسکراہٹ کے ساتھ حضرت عمر کی طرف دیکھ رہے تھے پھر آپ نے فرمایا اے عمر! تم کو ایسا نہ کرنا چاہیے تھا بلکہ تم کو زیبا تھا ان کو نرمی سے تقاضہ کرنے کا حکم دیتے۔ اور مجھے اچھی طرح ادا کرنے کا مشورہ دیتے' اے عمر! جاؤ اور ان کا حق ادا کر دو اور اپنے دھمکانے کے عوض میں' بیس صاع زیادہ دے دو۔ زید کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے لے گئے اور میرا حق مع زیادتی کے دیا اور میں مسلمان ہو گیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا: ''سعنہ'' نون کے ساتھ ہے اور یا کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے لیکن اکثر استعمال نون کے ساتھ ہے۔

۱۸۴۲۔ حضرت زید بن سلمہؓ

حضرت زید بن سلمہؓ۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ زید غلط ہے اور صحیح یزید ہے۔

۱۸۴۳۔ حضرت زید بن سہلؓ

حضرت زید بن سہلؓ بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناہ ابن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار۔ ان کی کنیت ابوطلحہ تھی۔ انصاری خزرجی نجاری۔ عقبی بدری نقیب ہیں۔ ان کی والدہ عبادہ بنت مالک بن عدی بن زید مناہ بن عدی تھیں۔ ان کے والد زید مناہ میں مل جاتے ہیں یہ اپنی کنیت سے مشہور تھے۔ ام سلیم بنت ملحان کے شوہر ہیں جو انس بن مالک کی والدہ تھیں۔ ہمیں ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے اپنی سند سے ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن نضر بن مساور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن سلمان نے ثابت سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا ابوطلحہ نے ام سلیم کو شادی کا پیغام دیا ام سلیم نے جواب دیا کہ تمہارا ایسا آدمی واپس کرنے کے لائق نہیں ہے لیکن تم کافر ہو اور میں مسلمان مجھ کو تمہارے ساتھ شادی کرنا جائز نہیں ہے اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو تمہارا مسلمان ہونا ہی میرا مہر ہے اس کے سوا میں تم سے مہر میں کچھ نہ مانگوں گی اس پر وہ مسلمان ہو گئے اور یہی ان کا مہر ہوا۔ ثابت کہتے ہیں میں نے کسی عورت کو ام سلیم سے زیادہ بزرگ مہر نہیں سنا۔ انہوں نے رسول اللہؐ کے بغلی قبر کھودی تھی۔ رسول اللہؐ کے بعد یہ صوم وصال رکھا کرتے تھے۔ ابوعبیدہ بن جراح اور ان کے درمیان میں رسول اللہؐ نے بھائی چارا کرایا تھا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ ابوطلحہ کی آواز لشکر میں ایک جماعت سے بہتر ہے۔ غزوہ احد میں یہ رسول اللہؐ کے سامنے تیر اندازی کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی پشت پر تھے جب یہ تیر چلاتے رسول اللہ نگاہ اٹھا کر دیکھتے کہ ان کا تیر کہاں پڑتا ہے اس وقت ابوطلحہ اپنا سینہ بلند کر دیتے تا کہ آپ کے تیر نہ لگ جائے اور کہتے یا رسول اللہ! آپ کو تیر نہ پہنچے گا کیونکہ میں سینہ سپر ہوں۔ زید کے مرض موت میں زید سے فرمایا کہ اپنی قوم کو سلام کہہ دینا کیونکہ وہ لوگ پاک دامن اور صابر ہیں۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری نے اپنی سند سے ابویعلی تک خبر دی انہوں نے کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعید جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن بکر نے حمید سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے (اپنے دادا) ابی طلحہ سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کبودی رنگ کے مینڈھے قربانی کئے اور فرمایا پہلا محمد وآل محمد (ﷺ) کی طرف سے ہے اور دوسرے کے ذبح کے وقت فرمایا کہ میری امت سے جو میرے اوپر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اس کی طرف سے ہے بعض لوگوں نے ان کی وفات سنہ ۳۴ھ یا ۳۳ھ یا ۳۲ھ لکھی ہے۔ اور مدائنی کا بیان ہے کہ ۵۱ھ میں وفات ہوئی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ جہاد کی وجہ سے یہ رسول اللہؐ کے زمانے میں بہت کم روزہ رکھتے تھے اور آپ کی وفات کے بعد چالیس برس تک بجز ایام عید کے برابر روزہ رکھا ہے۔ اس کو ثابت نے انس بن مالک سے روایت کیا ہے اس سے مدائنی کے قول کی تائید ہوتی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور کنیت کے باب میں ان کا حال بیان ہوا ہے۔

۱۸۴۴۔ حضرت زید بن شراحیلؓ

حضرت زید بن شراحیلؓ۔ اور بعض لوگوں نے یزید بن شراحیل بیان کیا ہے۔ انصاری تھے ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد حمزہ بن عباس علوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن فضل ناظر قانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسلم

عبدالرحمٰن بن محمد بن ابراہیم بن شہدل مدینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن ابراہیم بن قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن زیاد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن سعید بصری نے عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا یعلی بن مرہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ میں جس شخص کا دوست ہوں پس علی اس کے دوست ہیں اے اللہ جو شخص ان کو دوست رکھے تو اس کو دوست رکھ اور جوان کو دشمن رکھے اس کو تو دشمن رکھ۔ راوی کہتا ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں پہنچے لوگوں سے پوچھا کس شخص نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ حضرت علی سے کچھ اوپر دس آدمیوں نے بیان کیا انہی میں یزید یا زید بن شراحیل انصاری بھی تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۴۵۔ حضرت زید بن ابی شیبہؓ

حضرت زید بن ابی شیبہؓ۔ ان کی کنیت ابوشہم تھی۔ قیس بن ابی حازم نے ان سے روایت کی ہے۔ بعض لوگوں نے ان کا نام بیان کیا ہے لیکن یہ ثابت نہیں ہوتا اور عنقریب ان کا ذکر باب الکنی میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ شہم: شین معجمہ کے ساتھ ہے۔

۱۸۴۶۔ حضرت زید بن صامتؓ

حضرت زید بن صامتؓ انصاری تھے۔ اور بعض لوگوں نے زید بن نعمان بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے عبید بن معاویہ بن صامت بن یزید بن خلدہ بن مخلد ابن عامر بن زریق زرقی بیان کیا ہے۔ ان کی کنیت ابوعیاش تھی۔ اور ان کے نسب میں اس سے زیادہ اختلافات ہیں جن کا ذکر باب الکنی میں پوری طرح ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ تمام اقوال میں زید بن صامت سب سے زیادہ درست ہے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے صحابہ میں سے انس بن مالک اور تابعین میں سے ابوصالح سمان اور مجاہد نے ان سے روایت کیا ہے لیکن ان دونوں (یعنی ابوصالح سمان اور مجاہد) کی سماعت صحیح نہیں کیونکہ ان کی وفات پہلے ہوگئی تھی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۴۷۔ حضرت زید بن صحارؓ

حضرت زید بن صحار عبدی۔ اہل حجاز میں معدود تھے ان سے ان کے بیٹے جعفر نے روایت کی ہے۔ اسماعیل بن عیاش نے عبداللہ بن عثمان ابن خثیم سے انہوں نے جعفر بن زید بن صحار سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں نبیذ بناتا ہوں اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مزفت اور قرع اور جر اور نقیر میں نہ پیو۔ (مزفت اس برتن کو کہتے ہیں جس پر قیر ملا گیا ہو۔ قرع کدو اور کاسہ کو کہتے ہیں اور جر' سبو کو اور نقیر کٹھلی کو جس میں نبیذ وغیرہ بنایا جائے' کہتے ہیں) ان برتنوں میں پینے کی اس وجہ سے ممانعت ہوئی کہ یہ شراب نوشی میں مستعمل ہوتے تھے ان کو دیکھ کر پھر شراب کا شوق چرائے گا اور صبر' دشوار ہو جائے گا اس لیے ان برتنوں کے استعمال ہی کی ممانعت کر دی گئی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۸۴۸۔ حضرت زید بن صوحانؓ

حضرت زیدؓ بن صوحان بن حجر بن حارث بن ہجرس بن صبرہ بن حدرجان بن عساس بن لیث بن حداد بن ظالم بن ذہل بن عجل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی ابن عبدالقیس ربعی عبدی تھے۔ ان کی کنیت ابوسلمان یا ابوسلیمان یا ابوعائشہ تھی۔ صعصعہ بن صوحان اور سیحان بن صوحان کے بھائی ہیں۔ رسول اللہؐ کے زمانہ میں مسلمان ہوئے۔ کلبی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہیان جمل کے ناموں میں زید بن صوحان عبدی کو بھی بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ نبیؐ کے زمانے میں تھے اور آپ کے صحابی ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ اسی طرح بیان کرتے ہیں لیکن میں ان کے صحابی ہونے سے واقف نہیں۔ ہاں یہ نبیؐ کے عہد میں مسلمان ہو چکے تھے اور بڑے فاضل دیندار مخیرؔ اور سردار قوم تھے یہی حال ان کے بھائیوں کا تھا' جنگ جمل میں قبیلہ عبدالقیس کا علم انہی کے پاس تھا۔ نبی ﷺ سے بچند وجوہ' مروی ہے کہ آپ سفر میں تھے کہ ایک مرتبہ غنودگی سے سر جھکالیا اور کہنے لگے زید و ما زید' جندب و ما جندب یعنی زید اور زید کیا ہے جندب اور جندب کیا ہے۔ لوگوں نے آپ سے اس کا مطلب دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ یہ میری امت کے دو آدمی ہیں ان میں سے ایک کا ہاتھ جنت میں تمام بدن سے پہلے جائے گا پھر اس کا باقی بدن جائے گا اور دوسرا ایک ایسی تلوار مارے گا جس سے حق و باطل جدا ہو جائے گا سو زید کا ہاتھ تو جنگ جلولاء یا قادسیہ میں فارسیوں کے مقابلے پر شہید ہوا اور خود جنگ جمل میں شہید ہوئے اور جندب نے ولید بن عقبہ کے سامنے جادوگر کو مار ڈالا جس کو ہم ذکر کر چکے ہیں۔ حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے روایت کی انہوں نے کہا کہ زید بن صوحان زخمی کو معرکہ جمل' سے اٹھا آئے ابھی ان میں کچھ دم تھا ان کے ساتھیوں نے ان سے کہا اے ابوسلمان تم کو جنت مبارک ہو انہوں نے کہا کہ تم کو یہ کیونکر معلوم ہوا۔ ہم لوگوں سے ان کے دیار میں لڑے اور ان کے امام کو شہید کر ڈالا پس کاش جب ہم نے ظلم کیا تھا صبر بھی کرتے عثمان سیدھے راستے پر گزر گئے۔ اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی انہوں نے کہا مجھے خبر ہوئی ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جنگ جمل میں خالد کا کلام سنا اور ان کو پکارا خالد نے جواب دیا ہاں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قسم دے کر پوچھا کہ اگر میں تم سے کچھ دریافت کروں صاف صاف مجھ سے بیان کر دو گے۔ خالد نے جواب دیا ہاں۔ اور مجھ کو کون چیز روک سکتی ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ طلحہ کیا ہوئے خالد نے جواب دیا وہ شہید ہو گئے۔ حضرت عائشہؓ نے اناللہ وانا الیہ راجعون کہا پھر پوچھا زبیر کا کیا حال ہوا؟ خالد نے جواب دیا وہ بھی شہید ہو گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اناللہ وانا الیہ راجعون کہا خالد نے کہا کہ ہم (بھی) اللہ ہی کے واسطے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ہمارا خون زید و اصحاب زید پر ہے۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ زید بن صوحان کو کہتے ہو میں نے کہا ہاں حضرت عائشہؓ نے ان کے حق میں کلمات خیر کہے۔ میں نے کہا بخدا اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں کبھی نہ جمع کرے گا انہوں نے کہا خاموش رہو کیونکہ اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ زید نے نبی ﷺ سے کوئی حدیث نہیں روایت کی۔ ان کی روایت صرف حضرت عمرو حضرت علی رضی اللہ عنہما سے ہے اور ابووائل شقیق بن سلمہ نے ان سے روایت کی ہے تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۴۹۔ حضرت زیدؓ بن عاصم

حضرت زیدؓ بن عاصم بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی نجاری تھے ابوموسیٰ اور ابن کلبی نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے کہ زید بن عاصم بن کعب بن منذر بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن عازن بن نجار۔ بسا اوقات اس سے نسب نہ جاننے والوں کو یہ گمان ہو جاتا ہے کہ یہ دو شخص ہیں حالانکہ دونوں ایک ہی ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ زید عقبہ اور بدر میں شریک ہوئے پھر غزوۂ احد میں اپنی بیوی ام عمارہ اور اپنے دونوں لڑکوں حبیب اور عبداللہ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ ان کی کنیت ابوحسن ہے۔ پس اگر ان کی کنیت ابوحسن ہے تو ان کا ذکر ابن مندہ نے کیا ہے اور اس وقت ابوموسیٰ کے استدراک کی کوئی وجہ نہیں۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۵۰۔ حضرت زیدؓ بن عامر

حضرت زیدؓ بن عامر۔ ثقفی ہیں۔ انہوں نے نبیؐ سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ عمرو بن اسمٰعیل بن عبدالعزیز بن عامر نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن عامر سے انہوں نے اپنے بھائی زید بن عامر سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیمی داری سے کہا (جو کچھ مانگنا ہو) مجھ سے مانگو انہوں نے بیت عینون اور مسجد ابراہیم مانگی' آپؐ نے عنایت کر دی۔ پھر آپ نے فرمایا اے زید (جو کچھ مانگنا ہو) مجھ سے مانگو میں نے اپنے اور اپنی اولاد کے واسطے امن و ایمان کی درخواست کی آپ نے میرے واسطے دعا کر دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۵۱۔ حضرت زیدؓ بن عایش

حضرت زیدؓ بن عایش۔ مزنی صحابی ہیں۔ صاحب روایت ہیں حباب بن زید نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھا کہ قیس ابن عاصم آئے میں نے آپ کو کہتے سنا کہ یہ قبیلہ وبر کے سردار ہیں۔ ابن ماکولا نے اس کو بیان کیا ہے۔ حباب: حاء کے پیش کے ساتھ اور اس میں دو باء ہیں ایک نقطہ والی' اور عایش: نیچے دو نقطہ والی یاء اور شین معجمہ کے ساتھ ہے۔

۱۸۵۲۔ حضرت زید بن عبداللہؓ

حضرت زید بن عبداللہؓ انصاری ہیں۔ حسن بصری نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سانپ کا منتر پیش کیا آپ نے اس کی اجازت دی اور فرمایا کہ یہ مضبوطیاں ہیں۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۵۳۔ حضرت زید بن عبداللہؓ

حضرت زید بن عبداللہؓ۔ انصاری تھے۔ ان کی حدیث کو فراس نے شعبی سے انہوں نے زید بن عبداللہ انصاری سے روایت کیا

ہے ابن مندہ نے ان کا تذکرہ کر کے لکھا ہے کہ میرے خیال میں یہ وہی شخص ہیں جن کا تذکرہ اوپر گزر چکا ہے اور ابو نعیم نے اپنی سند کو پہلے زید کے تذکرے میں بیان کیا ہے جن سے حسن روایت کرتے ہیں اور کہا ہے کہ یہ وہی ہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۸۵۴۔ حضرت زید بن عبد اللہؓ

حضرت زید بن عبد اللہؓ۔ انصاری تھے۔ عبد اللہ بن زید کے والد ہیں ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے بشیر بن محمد بن عبد اللہ بن زید سے روایت کی کہ ان کے دادا عبد اللہ نے تمام مال خیرات کر دیا ان کے والد زیدؓ رسول اللہؐ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! عبد اللہ نے اپنا کل مال خیرات کر دیا ہے اور نہ میرے پاس اور نہ ان کے پاس کوئی اور مال ہے۔ رسول اللہؐ نے عبد اللہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے صدقے کو قبول کر لیا اور تمہارے والدین پر واپس کر دیا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں زید بن ثعلبہ کے بیان میں یہ حدیث گزر چکی ہے ابو نعیم نے اس حدیث کو اور زید بن ثعلبہ کے نسب کو وہیں بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے اس کو یہاں بیان کیا ہے اور یہ نسب اس نسب سے علیحدہ ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے یا تو لکھنے والوں سے غلطی ہوگئی یا خود مصنف سے اور غالب گمان یہی ہے کہ مصنف سے ہوئی ہو کیونکہ میں نے چند مسموعہ نسخوں میں اسی طرح دیکھا ہے اور ابو موسیٰ پر واجب تھا کہ جن زید کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ان کو ابن مندہ پر استدراک کے واسطے ذکر کرتے کیونکہ یہ نسب اس نسب سے علیحدہ ہے اگرچہ درست نہیں ہے اور ابن مندہ نے زید بن عبد اللہ کو تین عنوان قرار دیئے ہیں اور ان میں سے ایک میں لکھا ہے کہ یہ وہی ہیں جن کا ذکر ہو چکا ہے۔ اور ابو نعیم نے ان دونوں عنوانوں کو جن کو ابن مندہ نے ایک بتایا ہے ایک ہی بیان میں ذکر کیا ہے اور اس عنوان کو ذکر ہی نہیں کیا اور ابو عمر نے زید بن عبد اللہ کو صرف ایک ہی عنوان قرار دیا ہے جس میں تعویذ کا ذکر ہے اور مثل ابو نعیم کے اور کوئی عنوان نہیں ذکر کیا اور یہی درست ہے۔ واللہ اعلم

۱۸۵۵۔ حضرت زید ابو عبد اللہؓ

حضرت زید ابو عبد اللہؓ۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ احمد بن عمرو بن سرح نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے صالح بن عبد اللہ بن صالح بن عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن زید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا زید سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ عرفہ کی شام کو کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگو! اللہ نے تم پر آج کے دن احسان کیا اور تمہارے نیکو کاروں کی وجہ سے بدکاروں کو بخش دیا اور تم میں سے نیکو کاروں کو منہ مانگی مراد عنایت کی اور جو کچھ تمہارے درمیان برائیاں تھیں ان کو معاف کر دیا۔ اللہ کی برکت کے ساتھ جاؤ محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم نے اس کو ابن ابی فدیک سے روایت کیا ہے اور سند میں عن جدہ نہیں ذکر کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۸۵۶۔ حضرت زید ابو عبد اللہؓ

حضرت زید ابو عبد اللہؓ۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ ایک مجہول شخص ہیں ابو شہاب نے طلحہ بن زید سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ بن زید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روٹی کی قدر کرو کیونکہ اللہ عزوجل نے آسمانی برکتوں کو اس کے ساتھ اتارا ہے اور زمین کی برکتوں کو اسی کے واسطے نکالا ہے۔ اس کو احمد بن

یونس نے شہاب سے انہوں نے طلحہ سے انہوں نے ابراہیم بن ابی عبلہ سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے اور غیاث بن ابراہیم نے ابن ابی عبلہ سے انہوں نے عبداللہ بن ام حرام انصاری سے اسی کے مثل بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۸۵۷۔ حضرت زید بن عبیدؓ

حضرت زید بن عبیدؓ بن معلیٰ بن لوذان۔ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے۔ میرے خیال میں یہ برادر رافع بن معلیٰ انصاری کے بیٹے ہیں۔اس کو غسانی نے عدوی سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

۱۸۵۸۔ حضرت زید ابو عجلانؓ

حضرت زید ابو عجلانؓ۔ان کی کنیت ابو عجلان ہے۔ابن عمر کے غلام نافع نے بیان کیا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن زید کو عبداللہ بن عمر سے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کرتے سنا کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا کہ آپ نے قبلہ رخ پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن ابی علی نے ابوالحسن علی بن سعید عسکری سے روایت کر کے ان کو افراد میں ذکر کیا ہے۔

۱۸۵۹۔ حضرت زید بن عمرو بن غزیہؓ

حضرت زید بن عمرو بن غزیہؓ۔بعض لوگوں نے ان کو صحابہ میں بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کو حارث بن عمرو انصاری کے بیان میں ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ اشیری نے ابوعمر پر استدراک کے لیے لکھا ہے۔

۱۸۶۰۔ حضرت زید بن عمرو بن نفیلؓ

حضرت زید بن عمرو بن نفیلؓ بن عبدالعزی بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک قریشی عدوی سعید بن زید کے والد ہیں۔ جو عشرۂ مبشرہ میں تھے اور عمر بن خطاب کے چچا زاد بھائی ہیں۔نفیل میں ان کا نسب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مل جاتا ہے۔ نبی ﷺ سے لوگوں نے زید کے بارے میں دریافت کیا آپ نے جواب دیا کہ زید تنہا ایک جماعت کے برابر قیامت کے دن ہوں گے۔ زید جاہلیت میں خدا کی عبادت کیا کرتے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ و السلام کا دین تلاش کرتے تھے اور اللہ کی وحدانیت کے قائل تھے اور کہا کرتے تھے کہ میرا رب ابراہیم کا رب ہے اور میرا دین ابراہیم کا دین ہے۔اور قریش کے ذبیحوں کی برائیاں ظاہر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بکری کو اللہ نے پیدا کیا ہے اور اس کے واسطے آسمان سے پانی اتارا اور زمین سے گھاس اگائی پھر تم غیر اللہ کے نام پر اس کو ذبح کرتے ہو۔یہ ان کا کہنا صرف بغرض اس فعل کے انکار اور خدا کے بزرگ جاننے کی وجہ سے تھا یہ بتوں کی قربانی کا گوشت نہ کھاتے تھے۔مقام بلدح میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وحی نازل ہونے سے پیشتر ملے تھے اور زندہ درگور کرنے کی رسم کے مخالف تھے۔

ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد بن سعد مؤدب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن محمد بن احمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات سعد بن محمد بن ادریس اور خطیب ابوالفضائل حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالفرج محمد

بن ادریس بن محمد بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومنصور مظفر بن محمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زکریا یزید بن محمد بن ایاس بن قاسم ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب بن عبدالمجید نے املاءً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر نے خبر دی۔

ابوزکریا نے کہا کہ اور ہم کو عبداللہ بن مغیرہ بن ہاشم کے غلام نے اسحٰق بن ابی اسرائیل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسامہ نے خبر دی' وہ کہتے تھے' ہمیں محمد بن عمرو نے ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب بن ابی بلتعہ سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے اپنے والد زید بن حارثہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مکہ کے ایک گرم دن میں آپ کے پیچھے سوار نکلا' ہم سے' زید بن عمرو بن نفیل ملے اور ایک نے دوسرے کو سلام کیا۔ نبیؐ نے پوچھا اے زید! کیا وجہ کہ تمہاری قوم تم کو دشمن رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا اے محمد (ﷺ)! یہ دشمن میرے کسی فائدے کی وجہ سے نہیں ہیں بلکہ اس دین یعنی دین حق کی تلاش کے واسطے نکلا ہوں یہاں تک کہ علماء خیبر کے پاس پہنچا میں نے ان کو اللہ کی عبادت شرک کے ساتھ کرتے پایا میں نے کہا یہ دین وہ نہیں ہے جس کو میں چاہتا ہوں میرے وہاں سے چلتے وقت ایک بڈھے نے کہا کہ تم ایسا دین ڈھونڈھتے ہو جس کا پابند میں بجز حیرہ کے ایک بڈھے کے اور کسی کو نہیں جانتا ہوں انہوں نے کہا کہ میں ان کے پاس جانے کی غرض سے چلا جب انہوں نے مجھ کو دیکھا پوچھا تم کن لوگوں سے ہو۔ میں نے کہا میں بیت اللہ کے لوگوں سے ہوں۔ جہاں کانٹے اور قرظ (برگ سلم جس سے کھالوں کو صاف کرتے ہیں) کے درخت ہوتے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ جس چیز کو تم تلاش کرتے ہو وہ خود تمہارے شہر میں ظاہر ہوئی ہے یعنی ایک نبی مبعوث ہوا ہے جس کے ستارے نکل آئے ہیں اور جن کو تم نے دیکھا ہے وہ سب گمراہی میں ہیں۔

زید نے کہا میں نے کچھ بھی نہیں محسوس کیا ہے زید (راوی نے) بیان کیا کہ زید بن عمرو کی وفات ہوگئی اور جب نبی ﷺ پر وحی نازل ہوئی آپؐ نے فرمایا کہ زید تنہا قیامت کے دن ایک امت ہوں گے۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی' وہ کہتے تھے' مجھ سے ہشام بن عروہ نے' اپنے والد سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے' روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو خانہ کعبہ سے پشت ٹیکے ہوئے دیکھا کہ کہہ رہے تھے کہ اے گروہ قریش خدا کی قسم میرے سوا دین ابراہیم پر تم میں سے کوئی نہیں ہے۔ اور وہ کہا کرتے تھے اے اللہ! اگر میں تیرا پسند تر طریقہ عبادت جانتا تو میں اسی طرح تیری عبادت کرتا۔ لیکن افسوس میں اس سے واقف ہی نہیں ہوں پھر اپنی ہتھیلی پر سجدہ کرتے۔ اور یونس بن بکیر نے کہا ہے کہ ابن اسحٰق نے مجھ سے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے زید کے گھر والوں نے بیان کیا کہ جب وہ خانہ کعبہ میں داخل ہوتے کہتے لبیک حقا حقا تعبدًا و رقًا اور میں تجھ سے ان چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پناہ مانگی ہے اور کھڑے کھڑے کہتے کہ میری ناک تیرے سامنے ذلیل وخوار ہے۔ جب تو مجھ کو تکلیف دے گا میں برداشت کرلوں گا نیکی ہی کو میں چاہتا ہوں نہ خوش حالی کو اور بیہودہ بکنے والا خوش بیان کی طرح نہیں ہوسکتا۔

ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ خطاب بن نفیل نے زید بن عمرو بن نفیل کو تکلیف دی یہاں تک کہ وہ مکہ کی بلندی پر چلے گئے اور غار حرا میں جا کر فروکش ہوئے جو مکہ کے مقابلہ میں ہے اور خطاب نے مکہ کے نوجوانوں اور جاہلوں کو لگا دیا تھا کہ ان کو مکہ میں نہ آنے دیں

زید مکہ میں علانیہ نہیں داخل ہو سکتے تھے اور جب پوشیدہ داخل ہو جاتے اور ان لوگوں کو خبر ہوتی تو خطاب سے جا کر کہہ دیتے تھے اور ان کو تکلیف دیتے اور نکلوا دیتے تھے اس خوف سے کہ کہیں لوگوں کا دین نہ بگاڑ دیں اور کوئی ان سے الگ ہو کر ان کا پیرو کار نہ بن جائے۔ خطاب زید کے چچا اور ماں کی طرف سے ان کے بھائی تھے کیونکہ عمرو بن نفیل نے اپنے والد کے بعد خطاب کی والدہ سے نکاح کر لیا تھا انہیں سے زید بن عمر پیدا ہوئے زمانہ بعثت کے قبل زید کی وفات ہوگئی۔ ورقہ بن نوفل نے ان کا مرثیہ کہا ہے۔

رشدت و انعمت ابن عمرو وانما تجنبت تنورًا من النار حامیا

بدینک ربالیس رب کمثلہ وترکک اوثان الطواغی کماھیا

وقدیدرک الانسان رحمۃ ربہ ولو کان تحت الارض ستین وادیا

''اے ابن عمرو تم نے راہ ہدایت پائی۔ اور تم آگ کے تنور سے بچ گئے۔ اس لیے کہ تم نے ایسے پروردگار کی عبادت شروع کی جس کے مثل کوئی دوسرا نہیں ہے اور تم نے سرکش بتوں کی پرستش چھوڑ دی۔ کبھی انسان کو پروردگار کی رحمت اس حال میں پہنچ جاتی ہے کہ وہ تحت الثریٰ میں پہنچنے کے قریب ہوتا ہے۔''

زید کہا کرتے تھے کہ اے قریش کے گروہ! تم اپنے کو (خود کو) ریا سے بچاؤ کیونکہ یہ محتاجی پیدا کرتا ہے۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۶۱۔ حضرت زید بن عمیرؓ

حضرت زید بن عمیرؓ۔ انہوں نے علاء بن حضرمی کے خط پر جو رسول مقبولؐ نے ان کو لکھ کر دیا تھا گواہی کی تھی۔ غسانی نے حارث بن ابی اسامہ کی سند سے نقل کر کے ان کا ذکر لکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۶۲۔ حضرت زید بن عمیر عبدیؓ

حضرت زید بن عمیر عبدیؓ۔ عبدی صحابی ہیں۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۸۶۳۔ حضرت زید بن عمیر کندیؓ

حضرت زید بن عمیر کندیؓ ہیں۔ ان کی بیٹی نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! میری قوم نے ایک چراگاہ رکھائی تھی اور انہوں نے (اس اس طرح) کیا پھر شن اور عمیرہ نے ان پر چھاپہ مارا پس اگر میں بھی اپنی قوم کے ہمراہ لوٹ مار کروں تو مجھ پر کچھ گناہ تو نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا اے زید! وہ باتیں گئیں اور اسلام ظاہر ہو گیا اور اللہ نے جاہلیت کے غرور کو دور کر دیا اور مسلمان مسلمان سب بھائی بھائی ہیں۔ مضر اور ربیعہ اور یمن برابر ہیں اور عرب کے آزاد اور غلام سب اسلام میں بھائی ہیں۔ اس کو تم خوب جان لو۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۶۴۔ حضرت زید بن قیسؓ

حضرت زید بن قیسؓ۔ بنی امیہ بن عبد شمس کے حلیف تھے۔ یہ محمد بن اسحٰق کا کلام ہے۔ عروہ بن زبیر نے شہداء یمامہ میں ذکر کیا ہے کہ زید بن رقیش بنی امیہ کے حلیف تھے اسی طرح عروہ نے اس کو اول میں ایک را کی زیادتی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ان کا بیان

پیچھے ہو چکا ہے۔اس کو ابو موسیٰ نے اس مقام پر ذکر کیا ہے۔

۱۸۶۵۔ حضرت زید بن کعابہؓ

حضرت زید بن کعابہؓ۔ کعابہ کے بیٹے ہیں۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح یزید ہے۔

۱۸۶۶۔ حضرت زید بن کعب سلمیؓ

حضرت زید بن کعب سلمیؓ۔ سلمی بہزی ہیں۔صاحب الحمار العقیر کے لقب سے مشہور تھے۔بغوی نے ان کا نام زید بن کعب بیان کیا ہے۔انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں ہدیہ بھیجا تھا۔یزید بن ہارون نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے عمیر بن سلمہ ضمری سے انہوں نے بہزی سے روایت کی کہ نبی ﷺ مکہ کے قصد سے چلے یہاں تک کہ جب وادی روحاء میں پہنچے لوگوں نے ایک جنگلی گدھا ذبح شدہ پایا۔اس کو رسول اللہؐ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اس گدھے کو ٹھہرا رہنے دو یہاں تک کہ اس کا مالک آ جائے۔جب اس کا مالک بہزی آیا اس نے کہا اس گدھے کی بابت آپ کو اختیار ہے آپ نے حضرت ابوبکر کو حکم دیا کہ اس کو ساتھیوں پر تقسیم کر دو اس کو حماد بن زید اور ہشیم اور علی بن مسہر نے یحییٰ سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور بہزی کو نہیں ذکر کیا اور ابن ہاد نے محمد سے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے عمیر سے اس کو روایت کیا ہے اور بہزی کا ذکر (سند میں) نہیں کیا۔تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۶۷۔ حضرت زید بن کعبؓ

حضرت زید بن کعبؓ۔ ان کا ذکر ارقم کے بیان میں ہے۔قادسیہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۸۶۸۔ حضرت زید بن کعبؓ

حضرت زید بن کعبؓ اور بعض لوگوں نے کعب بن زید اور بعض نے سعد بن زید بیان کیا ہے۔زید نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے خاندان بنی غفار کی ایک خاتون سے شادی کی تو اس میں سفید داغ دیکھے۔ابو معاویہ ضریر نے جمیل بن زید بن کعب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور وہ صحابی تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ زید بن کعب کے والد زید کے دادا سے روایت کرتے ہیں۔انشاء اللہ کعب بن زید کے بیان میں اس کو پوری طرح سے بیان کریں گے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۸۶۹۔ حضرت زید بن لبیدؓ

حضرت زید بن لبیدؓ بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ انصاری بیاضی خاندان بنی بیاضہ بن عامر بن زریق سے تھے۔ابو نعیم نے اس کو بیان کیا ہے۔عروہ بن زبیر نے بیعت عقبہ کے شرکاء انصار کے بیان میں ذکر کیا ہے کہ خاندان بنی بیاضہ سے زید بن لبید شریک عقبہ تھے۔ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے ان کا بیان لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ زیاد بن لبید بھی (شریک عقبہ) تھے مگر اہل سیر نے ان دونوں میں فرق کیا ہے اور ممکن ہے کہ دونوں بھائی ہوں واللہ اعلم۔اور صحیح یہ ہے کہ وہ زیاد ہے کیونکہ

اہل سیر میں سے کسی نے شرکاء عقبہ میں زید بن لبید کو نہیں بیان کیا بجز عروہ کی روایت میں اور یہ روایت بہت ہی موہوم اور دیگر اہل سیر کی روایت کے مخالف ہے اور ابونعیم نے زید بن لبید کو دو عنوان میں ذکر کیا ہے ان میں سے ایک میں بیان کیا ہے کہ وہ نبی ﷺ کی طرف سے حضر موت پر عامل مقرر تھے لیکن یقیناً یہ کاتب کی غلطی ہے اس وجہ سے کہ یہ زید کے نام کے جتنے بیان تھے ان سب میں آخری بیان ہے اس کے بعد زیاد کا بیان شروع ہوتا ہے لہٰذا کوئی دوسرا زید کا بیان نہیں ہوسکتا پس یقیناً وہ کاتب کی غلطی ہے۔ واللہ اعلم

۱۸۷۰۔ حضرت زید بن لُصیت

حضرت زید بن لُصیت۔ خاندان قینقاع کا ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک روایت کر کے خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی انہوں نے کہا مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ پھر رسول اللہ ﷺ چلے یہاں تک کہ جب تبوک کے راستہ میں آپ کی اونٹنی کھوگئی آپ کے صحابہ اس کو ڈھونڈھنے چلے اور آپ کے پاس عمارہ بن حزم انصاری بیٹھے ہوئے تھے اور عمارہ کے ساتھ میں زید بن لصیت منافق تھا اس نے کہا کیا محمد اپنے کو نبی نہیں کہتے اور آسمان کی باتیں نہیں بتاتے ہیں حالانکہ وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ ان کی اونٹنی کہاں ہے؟ (یعنی اگر وہ نبی ہوتے تو یہ ذرا سی بات ضرور جان لیتے کیونکہ جو شخص آسمانی باتیں جانتا ہو اس کے واسطے ایسی ایسی باتیں جان لینا کوئی مشکل ہے ادھر یہ منافق اس قسم کی باتیں کہہ رہا تھا ادھر فوراً آپ کو خبر ہوگئی اور آپ نے فرمایا (آپ کے پاس اس وقت عمارہ بن حزم بیٹھے تھے) کہ ایک آدمی کہتا ہے کہ یہ محمد تم کو اپنا نبی ہونا بتاتے ہیں اور آسمانی باتوں کی خبر دیتے ہیں حالانکہ ان کو اپنی اونٹنی کی بھی خبر نہیں کہ کہاں ہے۔ بخدا میں (کسی چیز کو) بغیر خدا کے بتائے نہیں جان سکتا اور اس نے مجھ کو بتا دیا ہے کہ وہ ایک وادی میں ہے اس کی مہار کو ایک درخت نے روک لیا ہے لوگ گئے اور وہاں سے اونٹنی آپ کے سامنے لا حاضر کی عمارہ اپنی قیام گاہ کی طرف آئے اور لوگوں کو رسول اللہؐ کے ایک آدمی کی حالت بیان کرنے سے خبر دی۔ عمارہ کے ہمراہیوں میں سے ایک آدمی نے کہا کہ یہ تو زید نے تمہارے آنے سے پہلے کہا تھا عمارہ زید کے پاس آئے اور زید کی گردن دبا کر کہا کہ میرے خیمہ میں مصیبت ہے اور مجھے معلوم ہی نہیں۔ اے خدا کے دشمن میرے پاس سے چلا جا بخدا تو ہرگز میرے ساتھ نہ ہو۔ ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ زید نے توبہ کر لی تھی اور بعض کہتے ہیں نہیں۔ منافق ہی مرا۔ ابن ہشام نے کہا ہے کہ بعض لوگ ''لصیت'' کو ''نصیب'' پڑھتے ہیں۔

۱۸۷۱۔ حضرت زید بن مالکؓ

حضرت زید بن مالکؓ۔ مالک کے بیٹے ہیں۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد اور بھائی ابوعیسیٰ احمد نے ۵۱۷ھ میں خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں محمد بن عبدالجبار ضبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن عبدالرحمٰن اور ابوالفرج بن شہریار نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبداللہ بن محمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے دادا ابوموسیٰ عیسیٰ بن ابراہیم فابزانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں آدم بن ابی ایاس عسقلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں روح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابان بن ابی عیاش نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں مسجد کے ارادے سے نکلا کہ

زید بن مالک مل گئے انہوں نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھ کر مجھ پر تکیہ لگا لیا اور میں اس وقت جوان تھا جوانوں کی طرح قدم بڑھا کر چلا۔ زید نے کہا پاس پاس قدم رکھو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص مسجد کی طرف جاتا ہے اس کو ہر قدم کے عوض دس نیکیاں ملتی ہیں اسی طرح یہ نام آدم کی کتاب ثواب الاعمال میں اس روایت سے واقع ہوا ہے اور بعض لوگوں نے اس کو ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے زید بن ثابت سے روایت کیا ہے اور بجائے زید بن مالک کے زید بن ثابت بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۷۲۔ حضرت زید بن مربع ؓ

حضرت زید بن مربع ؓ بن قیظی۔ (خاندان) بنی حارثہ سے ہیں ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ان کی روایت کردہ حدیث یزید بن شیبان کے پاس ہے۔ صالح بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابن مربع کا نام زید ہے اور اسی کے مثل ابن معین نے بیان کیا ہے یزید بن شیبان ازدی نے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ ابن مربع انصاری ہمارے پاس آئے ہم (اس وقت) عرفہ میں امام سے دور جگہ میں تھے انہوں نے کہا کہ میں رسول خدا کا بھیجا ہوا ہوں آپ نے مجھ کو تمہاری طرف بھیجا ہے اور کہا ہے کہ تم اپنے مشاعر پر رہو کیونکہ تم ابراہیم علیہ الصلوٰۃ السلام کی میراث پر ہو۔ زید اور ان کے بھائی عبداللہ اور عبدالرحمٰن اور مرارہ صحابی تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۸۷۳۔ حضرت زید بن مرس ؓ

حضرت زید بن مرس ؓ۔ انصاری تھے۔ اس کو بعض راویوں نے عروہ بن زبیر سے نقل کیا ہے یہ ان لوگوں میں سے ہے جو بدر میں شریک ہوئے تھے ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض راویوں نے اس میں وہم کیا ہے ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب کوشیدی اور نوشیروان نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابن زیدہ نے خبر دی نیز ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اور ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی ابن زیدہ اور ابونعیم نے کہا کہ ہمیں سلیمان طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے بدر کے انصاری ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ خاندان بنی خدرہ بن عوف بن حارث سے زید بن مرس (شریک بدر ہوئے) ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا کہ (بجائے ابن مرس کے) ابن مزین ہے۔

۱۸۷۴۔ حضرت زید بن مزین ؓ

حضرت زید بن مزین ؓ بن قیس بن عدی بن امیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج۔ خزرجی حارثی ہیں۔ ابن شہاب اور محمد بن اسحٰق نے شرکاء بدر میں زید بن مزین کو بیان کیا ہے اسی طرح بیان کیا ہے عبد بن محمد بن عمارہ انصاری نے جو ابن قداح کے نام سے مشہور ہیں اور واقدی نے یزید ابن مزین بیان کیا ہے اور ایسا ہی ابوسعید سکری نے بھی بیان کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں آکر جب مہاجرین و انصار میں بھائی بندی قائم کی تھی تو زید بن مزین اور مسطح بن اثاثہ میں بھائی چارا کرایا تھا یہ عروہ بن زبیر سے مرس آخر میں سین کے ساتھ مروی ہے چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا ہے اور یہ مزین زا اور اس کے بعد ی دونوں کے ساتھ ہے یہ

ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ سے مروی ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابونعیم سے جدارہ جیم سے مروی ہے حالانکہ وہ خدرہ اور خدارہ انصار کے دو خاندان ہیں جو دونوں کے ساتھ ہیں۔ میں نے استیعاب کے حاشیہ پر فاضل اشیری کے (ہاتھ سے) لکھا ہوا دیکھا ہے جس کی صورت یہ ہے کہ ابوعمر نے مزین میم کے ضمہ اور یا کو تشدید کے ساتھ قلمبند کیا ہے اور سیرت اصل ظاہر میں مزین میم کے کسرہ اور ی کے سکون کے ساتھ ہے اور دار قطنی نے مزین کے میم کو ضمہ اور زای کو فتحہ اور ی کو سکون لکھا ہے اور ایسا ہی ابن ماکولا نے بھی بیان کیا ہے۔

۱۸۷۵۔ حضرت زید بن معاویہ

حضرت زید بن معاویہ نمیری قرہ بن دعموص کے چچا ہیں۔ ان کا اسلام قرہ بن دعموص کی حدیث میں مذکور ہے جس کو عبدربہ بن خالد نے اپنے والد سے انہوں نے عائذ بن ربیعہ بن قیس سے انہوں نے عباد بن زید سے انہوں نے قرہ بن دعموص سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب اسلام آیا تو بنی نمیر نے مسلمان ہونے کا ارادہ کیا پس زید بن معاویہ اور ان کے بھتیجے قرہ اور حجاج بن نمیرہ چلے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر پورا قصہ بیان کیا ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کو یونہی بیان کیا ہے۔

۱۸۷۶۔ حضرت زید بن ملحانؓ

حضرت زید بن ملحانؓ بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ غزوۂ احد میں شریک ہوئے تھے یہ ام سلیم کے بھائی ہیں۔ یہ عدوی کا کلام تھا۔ اشیری نے اسکو ذکر کیا ہے۔

۱۸۷۷۔ حضرت زید بن مہلہلؓ

حضرت زید بن مہلہلؓ بن زید بن منہب بن عبدرضا بن مختلس بن ثوب بن کنانہ بن مالک بن نابل بن نبہان۔ ان کا نام سودان ہے جو عمر بن غوث کے بیٹے ہیں۔ طائی نبہانی تھے اور زید خیل کے لقب سے مشہور تھے اور مولفۃ القلوب میں شمار ہوتے تھے پھر مسلمان ہو گئے اور ان کا اسلام خیر و خوبی سے رہا۔ ۹ھ میں نبیؐ کے پاس وفد طے میں آئے تھے اور نبیؐ نے ان کا نام زید خیر رکھا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ مجھ سے کسی آدمی کی صفت جاہلیت میں نہیں بیان کی گئی مگر یہ کہ وہ اسلام میں اس سے کم ثابت ہوا اور تمہاری اور اپنی ان کو کچھ زمینیں جاگیر میں دی تھی۔ ان کی کنیت ابومکنف تھی۔ ان کے دو بیٹے تھے مکنف اور حریث دونوں مسلمان اور صحابی کے مرتبے کو پہنچے اور قتال مرتدین میں خالد بن ولید کے ہمراہ شریک ہوئے۔ اعمش نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ سے روایت کی کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس تھے کہ ایک سوار آیا اور اپنی سواری بٹھا کر اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں نو دن کی مسافت سے آپ کے پاس آیا ہوں میں نے اپنی سواری کو تھکایا اور راتوں کو بیدار رہا اور نو دنوں تک پیاسا رہا صرف آپ سے دو باتیں پوچھنے کی غرض سے آپ نے فرمایا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے جواب دیا زید خیل آپ نے فرمایا نہیں بلکہ زید خیر اس کے بعد فرمایا کہ پوچھو انہوں نے کہا کہ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اللہ جس کو چاہتا ہے اس کی کیا علامت ہے اور جس کو نہیں چاہتا اس کی کیا نشانی ہے؟ آپ نے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے انہوں نے جواب دیا کہ میرا یہ حال ہے کہ میں خیر اور اہل خیر کو اور جو عمل خیر

کرتا ہے اس کو دوست رکھتا ہوں اور اگر میں عمل خیر کرتا ہوں تو اس کے ثواب کا امیدوار رہتا ہوں اور اگر کوئی بھلائی کی بات مجھ سے رہ جاتی ہے تو اس پر غمگین ہوتا ہوں آپ نے فرمایا یہی علامت ہے اس شخص کی جس کو اللہ چاہتا ہے اور جس کو نہیں چاہتا ہے اور اگر اللہ تم کو نامرادوں میں کرتا تو تم کو اس کے واسطے مستعد کر دیتا پھر کچھ نہ پرواہ کرتا کہ کس وادی میں تم ہلاک ہو گئے۔ زید خیر عمدہ شاعر خوش بیان شجاع کریم تھے۔ ان کے اور کعب بن زہیر کے درمیان ہجوگوئی کا سلسلہ جاری تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ کعب نے ان کو اپنا گھوڑا لے لینے کا اتہام لگایا تھا۔ جب یہ نبیؐ کے پاس سے لوٹے تو راستہ میں بخار آنے لگا اور گھر پہنچ کر وفات کر گئے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آخر خلافت میں انتقال کیا۔ انہوں نے جاہلیت میں عامر بن طفیل کو قید کیا تھا اور ان کی پیشانی کے بال تراش لئے تھے پھر ان کو آزاد کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۷۸۔ حضرت زید بن ودیعہؓ

حضرت زید بن ودیعہؓ بن عمرو بن قیس بن جزی بن عدی بن مالک بن سالم حبلی بن غنم بن عوف بن خزرج۔ انصاری خزرجی ہیں۔ عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر اور احد میں شریک ہوئے تھے اور ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر اور احد میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۷۹۔ حضرت زید بن وہبؓ

حضرت زید بن وہبؓ جہنی ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا ہے اور نبی ﷺ کی زندگی میں مسلمان ہوئے اور ہجرت کر کے آپ کے پاس آ رہے تھے کہ راستہ میں آپ کی وفات کی خبر معلوم ہوئی۔ ابوسلیمان ان کی کنیت تھی ان کا شمار کبار تابعین میں ہے کوفہ میں رہتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہیوں میں تھے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء اصبہانی اور ابویاسر بن ابی حبہ بغدادی نے اپنی سندوں سے مسلم بن حجاج تک خبر دی۔ وہ کہتے تھے' ہمیں عبد بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق بن ہمام نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں عبدالملک بن ابی سلیمان نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں سلمہ بن کہیل نے خبر دی' وہ کہتے تھے مجھ سے زید بن وہب جہنی نے بیان کیا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس لشکر میں تھے جو خوارج کی طرف گیا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ میری امت سے ایک ایسا گروہ نکلے گا کہ وہ قرآن کو اس طرح پڑھے گا کہ تمہارا قرآن ان کے قرآن کے سامنے کچھ بھی نہ معلوم ہوگا اور نہ تمہاری نماز ان کی نماز کے آگے کوئی چیز ہوگی آخر حدیث تک ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابوموسیٰ نے ان کو ابن مندہ پر استدراک کے لیے ذکر کیا ہے حالانکہ ابن مندہ نے خود ان کا ذکر کیا ہے لہٰذا ابوموسیٰ کے استدراک کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

۱۸۸۰۔ حضرت زید ابو یسارؓ

حضرت زید ابو یسارؓ۔ ان کی کنیت ابو یسار ہے' رسول اللہؐ کے غلام تھے' مدینہ میں رہتے تھے ان کی روایت کردہ حدیث کو بلال بن یسار بن زید نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا' زید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو واتوب الیہ کہے اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔ یہ زید بن بولی کے بیان

میں گزر چکا ہے اس کو ابواحمد عسکری نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ اور زید بن بولی رسول اللہؐ کے غلام اور زید ابو یسار ایک ہی ہیں ہم نے اس کو اس وجہ سے بیان کردیا ہے تا کہ یہ گمان نہ ہو کہ دونوں الگ الگ ہیں۔

۱۸۸۱۔ حضرت زید بن یسافؓ

حضرت زید بن یسافؓ بن غزیہ بن عطیہ بن خنساء بن مبذول احد میں شریک ہوئے تھے ان کی والدہ شموس بنت عمرو بن زید تھیں اس کو اشیری نے عدوی کی روایت سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

۱۸۸۲۔ حضرت زبیدؓ بن صلت

حضرت زبیدؓ بن صلت کندی تھے۔ واقدی نے ان کو ان لوگوں کے بیان میں ذکر کیا ہے جو رسول اللہؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے واقدی نے بیان کیا ہے کہ ان کا شمار بنی جمح میں تھا پھر عباس بن عبدالمطلب سے مل گئے انہوں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔ ان کو اشیری نے ابوعمر پر استدراک کے لیے بیان کیا ہے۔ زبید: زا کے بعد دو یا ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین۔

باب السین مع الف

۱۸۸۳۔ حضرت سابط بن ابی حمیضہؓ

حضرت سابط بن ابی حمیضہؓ بن عمرو بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی ہیں۔ یہ اور صفوان بن امیہ بن خلف بن وہب وہب میں جا کر مل جاتے ہیں سابط سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ سابط کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے تو چاہیے کہ وہ میری وفات کی مصیبت کو یاد کرے کیونکہ یہ سب مصیبتوں سے بڑی مصیبت ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے تھے کہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سابط (یعنی عبدالرحمٰن ثابت کے پوتے) ہیں۔ لیکن یحییٰ کے بیان میں اعتراض ہے۔

۱۸۸۴۔ حضرت سابقؓ (رسول اللہؐ کے غلام)

حضرت سابقؓ۔ نبی ﷺ کے خادم تھے۔ ان سے ایک حدیث مروی ہے جس کے راوی کوفی ہیں جس میں شعبہ پر اختلاف واقع ہوا ہے اور اس کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے شعبہ سے انہوں نے ابوعقیل سے انہوں نے ابوسلام سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ ہم حمص کی مسجد میں تھے کہ ایک آدمی آیا لوگوں نے کہا کہ یہ نبیؐ کے خادم ہیں پس میں ان کے پاس گیا اور کہا کہ تم مجھ سے نبیؐ سے سنی ہوئی کوئی بات بیان کرو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص صبح و شام رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا (یعنی میں اللہ کی پروردگاری اور دین اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے راضی ہوا۔) کہہ لیا کرے اللہ اس کو قیامت کے دن راضی کرے گا۔

اور اس حدیث کی اسناد میں مسعر پر بھی اختلاف واقع ہوا ہے اور اس کو عبدالعزیز بن ابان نے مسعر سے انہوں نے ابوعقیل سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے نبیؐ کے خادم سابق سے روایت کر کے باب الدعاء میں نقل کیا ہے لوگوں نے کہا ہے کہ یہ

وہم ہے اور مسعر کے ساتھیوں کی روایت ابوعقیل سالم بن بلال قاضی واسط سے اور ان کی روایت سابق بن ناجیہ سے اور ان کی روایت ابوسلام سے درست ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے بروایت عبداللہ بن احمد خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسود بن عامر نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے' ابوعقیل قاضی واسط سے' انہوں نے سابق بن ناجیہ سے' انہوں نے ابوسلام سے' روایت کر کے خبر دی' انہوں نے کہا کہ حمص کی مسجد میں ایک آدمی آیا لوگوں نے کہا کہ یہ رسول اللہؐ کے خادم ہیں۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں اٹھ کر ان کے پاس گیا اور کہا کہ تم مجھ سے رسول اللہؐ سے سنی ہوئی کوئی حدیث بیان کرو۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جو بندہ مسلمان صبح و شام تین مرتبہ' رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا آخر حدیث تک جیسا کہ اوپر گزر چکا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ سابق کا صحابہ میں ہونا صحیح نہیں ہے۔

۱۸۸۵۔ حضرت ساریہ بن اوفیؓ

حضرت ساریہ بن اوفیؓ۔ نبیؐ کے پاس آئے تھے آپ نے ان کو علم دے کر بنی مرہ کی طرف بھیجا تھا انہوں نے ان کے سامنے اسلام پیش کیا انہوں نے اس کے قبول کرنے میں دیر کی ساریہ نے ان پر تلوار چھوڑ دی اور جب انہوں نے زیادہ قتل کیا تو سب مسلمان ہو گئے اور جو ان کے گرد و نواح میں قبیلہ قیس کے لوگ تھے وہ اسلام کے حلقہ بگوش ہو گئے اور ساریہ ایک ہزار آدمیوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابوموسیٰ نے ولید بن ظفر کے بیان میں ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۸۶۔ حضرت ساریہ بن زنیمؓ

حضرت ساریہ بن زنیمؓ بن عمرو بن عبداللہ بن جابر بن محمیہ بن عبد بن عدی بن دیل بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ۔ بہت سخت دوڑنے والے تھے انہی کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یا ساریۃ الجبل یعنی اے ساریہ پہاڑ میں چلے جاؤ کہہ کر آواز دی تھی۔ ہمیں احمد بن عثمان بن علی زرزاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے اپنے گھر میں بمقام اصبہان' خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابومسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن مرسی بن مردویہ' حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے' ہم سے عبداللہ بن اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا' وہ کہتے تھے' ہمیں جعفر صائغ نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن محمد مروزی نے بیان کیا' وہ کہتے تھے ہمیں فرات ابن سائب نے میمون بن مہران سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک بار اثنا خطبہ میں یا ساریۃ الجبل اوالجبل من استرعی الذئب ظلم (یعنی اے ساریہ پہاڑ میں پناہ لو جو شخص بھیڑیے کی رعایت کرتا ہے ظلم کرتا ہے) کہہ اٹھے اس پر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اس کہنے کی وجہ سے الگ کر دیئے جائیں گے یعنی یہ کلام مجنوں کا سا ہے مجنوں خلافت کے لائق نہیں اس لیے ان کو خلافت سے دست بردار کر دینا چاہیے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کو خطبہ میں کیا ہو گیا تھا انہوں نے پوچھا وہ کیا ہے حضرت علی نے جواب دیا کہ وہ تمہارا قول یا ساریۃ الجبل الجبل من استرعی الذئب ظلم ہے حضرت

...مر نے پوچھا کہ کیا یہ میری زبان سے نکلا تھا حضرت علی نے جواب دیا ہاں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ کافروں نے ہمارے بھائیوں کو بھگا دیا ہے اور ان کے قریب پہنچے جاتے ہیں اور مسلمان ایک پہاڑ کے پاس سے گزر رہے ہیں اور گروہ اس پہاڑ میں چلے جائیں تو پھر جو ملے اس کو مار ڈالیں اور کامیاب ہوں اور اگر اس پہاڑ سے بڑھ جائیں تو ہلاک ہوں اسی لیے میری زبان سے وہ کلمات نکلے جن کا سننا تم بیان کرتے ہو۔ راوی کہتا ہے کہ ایک ماہ کے بعد فتح کی خوشخبری لے کر آدمی آیا اور اس نے بیان کیا کہ اس نے اسی دن آواز اسی وقت پہاڑ سے گزرتے وقت یا ساریہ !الجبل الجبل کی آواز سنی جو حضرت عمر کی آواز کے مشابہ تھی اور ہم پہاڑ کی طرف چلے گئے اور اللہ نے ہم کو کامیاب کیا ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۸۷۔ حضرت ساعدہ بن حرامؓ

حضرت ساعدہ بن حرامؓ بن محیصہ۔ بشیر بن یسار نے ان سے روایت کی ہے ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے اور ان کی حدیث کسب حجام کے بارے میں ہے۔ ابن اسحٰق نے بشیر ابن یسار سے روایت کی ہے کہ ساعدہ بن حرام بن محیصہ نے ان سے بیان کیا کہ محیصہ بن مسعود کا ایک حجام غلام تھا جس کو ابوطیبہ کہتے تھے نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ تم اس کی کمائی اپنے پانی کے اونٹ پر خرچ کیا کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ میرے نزدیک یہ مرسل ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ساعدہ بن محیصن آخر میں نون کے ساتھ بیان کیا ہے اور دونوں نے بیان کیا ہے کہ امام بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ان کی روایت سے کوئی حدیث نہیں بیان کی ہے۔

۱۸۸۸۔ حضرت ساعدہ ہذلیؓ

حضرت ساعدہ ہذلیؓ۔ عبداللہ کے والد ہیں۔ ان کے بیٹے عبداللہ نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے بت سواع کے پاس دوسو خارشتی بکریاں برکت طلب کرنے کے واسطے لائے تھے کہ بت کے پیٹ سے کسی پکارنے والے کی آواز سنائی دی جو کہہ رہا ہے کہ نبی احمد نامی کی وجہ سے جنوں کا مکر جاتا رہا اور ہم پر شہابوں کی مار پڑی ساعدہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بکریوں کا رخ گھر کی طرف پھیر دیا' راستے میں ایک آدمی ملا جس نے رسول اللہؐ کے ظاہر ہونے کی مجھ کو خبر دی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں اعتراض ہے۔

۱۸۸۹۔ حضرت ساعدہ بن ھلواثؓ

حضرت ساعدہ بن ھلواثؓ۔ ساعدہ یا ساعد ابن ہلواث مازنی ہیں۔ اسمر کے والد ہیں۔ یہ اور ان کے بیٹے اسمر دونوں صحابی تھے۔ اور ہم اسمر کے بیان میں ان کا ذکر اس سے زیادہ کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۹۰۔ حضرت ساعدہؓ

حضرت ساعدہؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ نبیؐ نے ان کو میدان میں ایک کنواں عنایت کیا تھا۔ ایاس بن قتادہ کے بیان میں ہم ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۹۱۔ حضرت سالف بن عثمانؓ

حضرت سالف بن عثمانؓ بن عامر بن معتب بن مالک بن کعب بن عوف بن ثقیف۔ ثقفی تھے۔ مدائنی نے اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ جب ثقیف کا وفد نبیؐ کے پاس آیا انہوں نے خواہش کی کہ ان کو انہی کے دین پر چھوڑ دیا جائے آپ نے فرمایا کہ اللہ اس سے انکار کرتا ہے پھر آپ نے ان کے اسلام کا ذکر کیا ہے۔ جب ثقیف کا وفد مسلمان ہو گیا رسول اللہؐ نے احلاف میں سے سالف بن عمرو بن معتب کو ثقیف کے صدقے وصول کرنے پر مقرر کیا۔ کلبی نے ان کے ذکر کے بعد کہا ہے کہ یہ طائف کے والی ہوئے تھے اور انہی کی نجاشی نے مدح کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۹۲۔ حضرت سالمؓ (مولیٰ ابوحذیفہ)

حضرت سالمؓ۔ ابوحذیفہ کے غلام تھے۔ ابن مندہ نے ان کا نسب سالم بن عبید بن ربیعہ بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے سالم بن معقل بیان کیا ہے ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ یہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی عبشمی کے غلام ہیں سالم اصطخر' ملک فارس کے رہنے والے تھے اور صحابہ اور موالی میں بہت بڑے فاضل تھے۔ اور ان کا شمار مہاجرین میں ہے اس وجہ سے کہ ابوحذیفہ کی بیوی قبیتہ انصاریہ نے جب ان کو آزاد کر دیا تو ابوحذیفہ نے ان کو متبنیٰ کر لیا تھا اسی وجہ سے ان کا شمار مہاجرین میں ہوا اور ابوحذیفہ کی بیوی کے آزاد کرنے کی وجہ سے انصار بنی عبید میں بھی ان کا شمار ہوا اور قریش میں بھی یہ منسوب ہیں جس کی وجہ گزر چکی کہ ابوحذیفہ نے ان کو اپنا متبنیٰ کیا تھا اور عجمیوں میں بھی شمار ہوتے ہیں کیونکہ انہی میں سے تھے اور قراء میں سے تھے اس وجہ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ قرآن کو چار شخصوں سے حاصل کرو اور انہی چار میں ان کو بھی بیان کیا۔ انہوں نے نبیؐ سے پہلے مدینہ میں ہجرت کی تھی اور مہاجرین کو نماز پڑھاتے تھے جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ بھی تھے کیونکہ یہ قرآن سب سے زیادہ جانتے تھے۔ ہمیں یحییٰ بن اسعد بن یحییٰ بن بوش نے اجازۃً خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بناء نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن آبنوسی نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن محمد بن فتح جلی نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سفیان بن موسیٰ صفار نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابوعثمان سعید بن رحمت بن نعیم نے خبر دی' انہوں نے کہا کہ میں نے ابن مبارک کو حنظلہ بن ابی سفیان سے بروایت ابن سابط بیان کرتے سنا کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہؐ کے پاس آنے میں دیر ہوئی آپ نے پوچھا کہ تمہارے رکنے کا کیا سبب ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک قاری قرآن پڑھ رہا ہے اور اس کی خوبی قراءت کو بیان کیا۔ آپ نے چادر لے لی اور باہر نکلے دیکھا کہ وہ سالم ابوحذیفہ کے غلام تھے۔ آپ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے تم جیسے کو میری امت میں کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اکثر ان کی تعریف کرتے رہتے یہاں تک کہ وفات کے قریب جب خلافت کو مشورہ پر چھوڑ دیا تھا فرمایا کہ اگر سالم زندہ ہوتے تو میں اس کو مشورہ پر ہرگز نہ چھوڑتا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر ان کی رائے سے خلیفہ مقرر کر دیتے۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور معاذ بن ماعص کے درمیان میں مواخات قائم کی تھی اور ابوحذیفہ نے بھی ان کو اپنا متبنیٰ کر لیا تھا جس طرح کہ رسول اللہؐ نے زید بن حارثہ کو متبنیٰ کیا تھا اور ابوحذیفہ ان کو بالکل اپنا بیٹا ہی خیال کرتے تھے اور اپنی

بھتیجی فاطمہ بنت ولید بن عتبہ سے ان کی شادی کر دی تھی فاطمہ ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے ہجرت کی تھی اور قریش کی لونڈیوں میں سب سے اول تھیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ادعوہم لاباٰئھم (الاحزاب: ۵) نازل فرمائی تو سبھوں نے جن غلاموں کو متبنیٰ کیا تھا ان کو ان کے آباء کی طرف واپس کر دیا اور جن کے باپوں کا پتہ نہ چلا تو ان کے آقاؤں کو واپس کر دیا پس سہلہ بنت سہیل بن عمرو عامریہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور وہ بات بیان کی جس کی خبر ہم کو ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد اور ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سندوں سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن ابراہیم اور محمد بن ابی عمر نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر کے بیان کیا کہ سالم ابوحذیفہ کے غلام اور ابوحذیفہ اور ان کے گھر والوں کے ساتھ ان کے گھر میں رہتے تھے پس سہلہ بنت سہل نبیؐ کے پاس آئیں اور کہا کہ سالم عاقل بالغ ہو گیا ہے اور ہمارے پاس آتا رہتا ہے اور میرا خیال ہے کہ ابوحذیفہ کے دل میں اس کے بارے میں (یعنی شادی وغیرہ کا) کچھ خیال ہے۔ نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ تم ان کو دودھ پلا دو تم ان پر حرام ہو جاؤ گی اور ابوحذیفہ کے دل میں جو خیال ہے وہ جاتا رہے گا سہلہ نے ابوحذیفہ کے پاس آکر کہا کہ میں نے ان کو دودھ پلایا ہے۔ اس سے ابوحذیفہ کے دل میں جو بات تھی وہ جاتی رہی' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کو مانا ہے اور دوسری ازواج مطہرات نے اس کے قبول کرنے سے انکار کیا ہے۔

سالم رسول اللہؐ کے ہمراہ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں شریک ہوئے تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ہمیں یحییٰ بن اسعد بن بوش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن موسیٰ آبنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن محمد بن فتح جلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سفیان بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعثمان نے ابن مبارک سے انہوں نے ابراہیم بن حنظلہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ یمامہ کی جنگ میں لوگوں نے ابوحذیفہ کے غلام سالم سے کہا کہ علم کی تم حفاظت کرو اور کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم کو تم سے کچھ اندیشہ ہے اس لیے ہم کسی دوسرے کو علم دیں گے۔ سالم نے کہا کہ اگر مجھ سے کوئی خطرے کی بات ظاہر ہو تو میں اس وقت قرآن کے حاملوں میں بہت بُرا ہوں گا۔ سالم کا داہنا ہاتھ لڑتے لڑتے کٹ گیا تب انہوں نے علم بائیں ہاتھ میں لے لیا جب بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا تو علم کو گردن میں دبا لیا اور کہا وما محمد الا رسول ----- وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر (آل عمران: ۱۴۴-۱۴۶) (یعنی محمد تو رسول ہی ہیں اور کتنے نبی ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت اللہ والے لڑے) جب سالم گر گئے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ ابوحذیفہ کیا ہوئے لوگوں نے جواب دیا وہ شہید ہو گئے پھر ایک آدمی کا نام لے کر پوچھا وہ کیا ہوئے؟ لوگوں نے جواب دیا وہ بھی شہید ہو گئے سالم نے کہا کہ مجھے ان دونوں کے بیچ میں لٹاؤ۔ جب یہ شہید ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی میراث کو ثبیتہ بنت یعار کے پاس جنہوں نے ان کو آزاد کیا تھا بھیجی انہوں نے اس کو نہ لیا اور کہا کہ اس کو سائبہ نے آزاد کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی میراث کو بیت المال میں داخل کر دیا۔ ثابت بن قیس بن شماس اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو بن عاص نے ان سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے سالم کو عبید کا بیٹا بتایا ہے حالانکہ وہ بالکل غلط ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے شاید عتبہ کو عبید کر دیا یا یہ کہ شیبہ کے نسب میں جنہوں نے ان کو آزاد کیا تھا عبید کو دیکھا ہو اس کو سالم کا نسب خیال کر لیا کیونکہ ثبیتہ

یعار بن زید بن عبید بن زید بن مالک کی بیٹی ہیں۔ واللہ اعلم

۱۸۹۳۔ حضرت سالمؓ بن حرملہ

حضرت سالمؓ بن حرملہ بن زہیر بن عبداللہ بن حشر عدوی تھے نبیؐ کے پاس وفد میں آئے تھے۔ سلیمان بن عبدالعزیز بن عقبہ بن سالم بن حرملہ عدوی نے اپنے والد عبدالعزیز سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ان کے والد سالم بن حرملہ نبیؐ کے پاس وفد میں آئے یہ اس وقت کم سن قریب بہ بلوغ تھے اور ان کے گیسو تھے اور رسول اللہؐ کے طہارت سے بچے ہوئے پانی سے طہارت کی رسول اللہؐ نے آپ کو دعائے خیر دی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں نے ابن مندہ اور ابونعیم کی کتاب میں بجائے حشر کے حیش دیکھا ہے اور امیر ابونصر نے ''حشر'' حاء مہملہ میم مفتوحہ اور شین معجمہ سے قلمبند کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ حرملہ بن زہیر بن عبداللہ بن حشر عدوی صحابی ہیں۔ انہوں نے ایک حدیث روایت کی ہے اس کو عبدالغنی بن سعید نے بیان کیا ہے اور ابواحمد عسکری کا قول ہے کہ سالم عدی رباب سے تھے۔

۱۸۹۴۔ حضرت سالمؓ (مولیٰ رسول اللہؐ)

حضرت سالمؓ۔ رسول اللہؐ کے غلام تھے۔ عمر بن ہارون نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہ کے غلام سالم سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کی ازواج مطہراتؓ اپنے سر کے بالوں کو چار چوٹیاں کر کے باندھتی تھیں اور جب غسل کرتیں سب بالوں کو جمع کر لیتیں۔ اس کو خارجہ بن مصعب نے جعفر سے روایت کیا ہے اور سالم کو سلمیٰ سے بدل دیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۹۵۔ حضرت سالم بن ابی سالمؓ ابوشدادؓ

حضرت سالم بن ابی سالمؓ ابوشدادؓ۔ ان کی کنیت ابوشداد تھی۔ عبسی حمصی ہیں۔ رسول اللہؐ کی وفات میں حاضر ہوئے تھے۔ اور حمص میں سکونت پذیر ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ معن بن عیسیٰ نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ابوشداد سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کی وفات میں حاضر ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۹۶۔ حضرت سالمؓ بن ابی سالمؓ ابوہند

حضرت سالمؓ بن ابی سالمؓ ابوہند۔ ان کی کنیت ابوہند تھی۔ یہ حجام تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابوہند کا نام سنان تھا سالم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ کے پچھنے لگائے اور سنگی سے خون پی لیا اور کہا کہ یارسول اللہ! میں نے خون کو پی لیا آپ نے فرمایا اے سالم! تم پر افسوس ہے کیا تم کو یہ نہیں معلوم کہ خون حرام ہے اب پھر ایسا نہ کرنا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۹۷۔ حضرت سالمؓ بن عبید

حضرت سالمؓ بن عبید اشجعی۔ اہل صفہ میں سے تھے کوفہ میں رہتے تھے۔ ہلال بن یساف اور نبیط بن شریط اور خالد بن عرفطہ

تے ان سے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے سلمہ بن عبیط سے انہوں نے اپنے
الد عبیط بن شریط اشجعی سے انہوں نے سالم بن عبید سے جو اصحاب صفہ میں سے تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ
ب رسول اللہؐ نے وفات پائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی تلوار برہنہ لے کر کھڑے ہو گئے اور کہا بخدا میں جس شخص کو یہ کہتے سنوں
ا کہ رسول اللہؐ فوت ہو گئے تو میں اس کو اپنی تلوار سے مار ڈالوں گا سالم نے بیان کیا کہ لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تم رسول اللہؐ کے
ماحب یعنی صدیق اکبر کو بلا لاؤ میں ان کے پاس گیا اور ان کو پا کر رونے لگا انہوں نے پوچھا کہ شاید رسول اللہؐ فوت ہو گئے
یں۔ میں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں کہ جو شخص آپ کی وفات کا نام لے گا میں اس کو اپنی تلوار سے مار ڈالوں گا
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چلے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ کی نعش پر گر پڑے پھر پڑھا انک میت
انھم میتون۔ (الزمر: ۳۰) بے شک آپ بھی مرنے والے ہیں اور وہ لوگ (کفار) بھی مریں گے۔ لوگوں نے پوچھا کہ کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ اس سے سب لوگوں کو یقین ہو گیا۔

ہمیں عبدالوہاب بن علی صوفی نے اپنی سند سے ابوداؤد بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہمیں جریر نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے سالم بن عبید سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر
کے خبر دی کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو چاہیے کہ الحمدللہ کہے اور جو شخص اس کے پاس بیٹھا ہو اس کو یرحمک اللہ کہنا چاہیے
اور اس کے جواب میں چھینکنے والا ویغفر اللہ لی ولکم کہے اور بعض روایتوں میں ہلال اور سالم کے درمیان میں ایک آدمی اور
مذکور ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۹۸۔ حضرت سالم عدویؓ

حضرت سالم عدویؓ۔ خاندان عدوی سے ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے بیٹے ان سے روایت حدیث
کرتے ہیں۔ سالم رسول اللہؐ کے پاس وفد میں آئے تھے یہ اسوقت جوان تھے۔ رسول اللہؐ نے ان کو دعائے خیر دی تھی سالم نے
رسول اللہؐ کے بچے ہوئے وضو کے پانی سے طہارت کی تھی ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو عدی قریش سے نہیں خیال کرتا ہوں میں کہتا
ہوں کہ یہ سالم عدوی وہی سالم بن حرملہ ہیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے جو عدی بن عبد مناۃ بن اُدّ بن اوس سے تھے اور یہی عدی
رباب ہیں۔ اور ابوعلی بن سکن نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ سالم بن حرملہ بن زہیر بن عبداللہ بن خنبش بن عدی بن مالک
بن تمیم بن دوئل بن حسل بن عدی بن عبد مناہ بن اد بن طابخہ کے بیٹے ہیں۔ ابن ماکولا اور عبدالغنی اور دار قطنی نے خنبش کی جگہ پر
حشر بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۱۸۹۹۔ حضرت سالمؓ بن عمرو

حضرت سالمؓ بن عمرو۔ عمری ہیں۔ مجمع بن جاریہ نے روایت کیا ہے کہ جن لوگوں نے نبیؐ سے سواری طلب کی تھی اس کے
جواب میں آپ نے فرمایا تھا کہ میں تمہارے سوار کرنے کے واسطے کچھ نہیں پاتا اور وہ لوگ گھروں کو واپس چلے گئے وہ سات آدمی
یعنی علبہ بن زید حارثی اور عمرو بن غنم ساعدی اور عمرو ہزمی واقفی اور ابن لیلی مزلی اور سالم بن عمرو عمری اور سلمہ بن صخر زرقی اور

عبداللہ بن کعب تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابن مندہ نے کیا ہے مگر ابن مندہ نے سالم کے والد کا نام عمیر بیان کیا ہے۔ جس کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا۔

۱۹۰۰۔ حضرت سالمؓ بن عمیر

حضرت سالمؓ بن عمیر بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف۔ یہ خوات بن جبیر کے بھتیجے ہیں اور بعض لوگوں نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے کہ سالم بن عمیر بن کلفہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف انصاری اوفی عمری تھے۔ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر اور احد اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی یہ بھی رونے والوں میں سے ہیں۔ عطاء اور ضحاک نے ابن عباس سے آیت ولا علی الذین اذا ما اتوک الخ (التوبہ:۹۲) کی تفسیر میں روایت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ سالم بن عمیر خاندان بنی عمرو بن عوف سے اور ثعلبہ بن زید خاندان بنی حارثہ سے انہیں لوگوں میں سے ہیں جن کا اس آیت میں ذکر ہے۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کو اس سے پہلے جو بیان گزر چکا ہے اس میں ذکر کیا ہے اور یہ دونوں ایک ہی ہیں۔

۱۹۰۱۔ حضرت سالمؓ بن وابصہ

حضرت سالمؓ بن وابصہ۔ ایک مجہول شخص ہیں۔ ان کو طبری نے قبیلہ بنی اسد کے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جنہوں نے نبیؐ سے احادیث کی روایت کی ہے۔ بقیہ نے مبشر بن عبید سے انہوں نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے فضیل بن عمرو سے انہوں نے سالم بن وابصہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ان درندوں میں لومڑی سب سے زیادہ شریر ہوتی ہے اور اس حدیث کو محمد بن شعیب نے مبشر سے انہوں نے سالم سے انہوں نے وابصہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۹۰۲۔ حضرت سائبؓ بن اقرع

حضرت سائبؓ بن اقرع بن عوف بن جابر بن سفیان بن عبد یالیل بن سالم بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف ثقفی ہیں۔ ان کی والدہ ملیکہ تھیں۔ سائب اپنی والدہ کے ہمراہ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کو دعا دی۔ سائب اصبہان کے والی مقرر ہوئے تھے اور یہیں وفات پائی اور ان کی اولاد یہیں رہیں۔ سائب فتح نہاوند میں نعمان بن مقرن کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نعمان کے پاس خط دے کر بھیجا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مدائن کا عامل مقرر کر دیا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ سائب عثمان بن ابی العاص کے چچا کے بیٹے ہیں اور دونوں نے عثمان کا نسب بیان کیا ہے کہ عثمان بن ابی العاص بن بشیر بن عبید بن دھمان و بروایتی عبدالرحمان بن عبد اللہ بن ہمام بن ابان بن یسار بن مالک بن حطیط (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ) سائب عثمان کے قریبی چچازاد بھائی نہیں ہیں) ہاں وہ ثقیف کے ایک گھرانے سے ہیں جو دونوں آٹھویں پشت یعنی مالک بن حطیط میں مل جاتے ہیں پس اگر ابن مندہ اور ابونعیم نے قریبی چچازاد بھائی ہونا نہیں ارادہ کیا تو پھر اس کو بالخصوص بیان کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

۱۹۰۳۔ حضرت سائبؓ بن حارث

حضرت سائبؓ بن حارث بن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم بن عمرو بن ھصیص بن کعب بن لوئی قریشی سہمی ہیں۔ حارث کی کنیت ابووداعہ تھی۔ جنگ بدر میں یہ کفار کے ساتھ تھے اور ابومرثد غنوی نے حارث کو گرفتار کیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ان کو پکڑے رہو کیونکہ ان کا ایک زیرک لڑکا ہے پھر حارث کے بیٹے مطلب نے چار ہزار درہم فدیہ میں دے کر چھوڑا لیا یہ بدر کے پہلے قیدی تھے جن کا فدیہ دیا گیا۔ ابن مندہ نے اس کو بیان کیا ہے اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین نے سائب بیان کیا ہے لیکن درست مطلب ہے اور ابوعمر نے سائب بن ابی وداعہ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انہی کو اخو مطلب بھی کہتے ہیں ابوعمر اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ سائب کی وفات ۵۷ھ میں ہوئی اور ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنے دونوں گھر خیرات کر دیئے تھے۔ انہوں نے اس کو امام بخاری سے روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے ابن مندہ کی رو میں اگر (اپنے قول سے) یہ مراد لی ہے کہ مطلب قید ہوئے تھے (نہ سائب) تو دونوں صحیح نہیں ہیں کیونکہ ابووداعہ قید ہوئے تھے اور مطلب نے فدیہ دیا تھا اس کو زبیر وغیرہ نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے خود ہی مطلب بن وداعہ کے بیان میں لکھا ہے کہ مطلب اپنے باپ کا فدیہ دینے یوم بدر میں آئے تھے انہی دونوں کا قول اس مراد کو رد کرتا ہے اور اگر ابونعیم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ سائب صحابی نہ تھے صرف مطلب ہی صحابی تھے تو بھی ابن مندہ کے سائب کو صحابی بیان کرنے میں ایک جماعت نے موافقت کی ہے کیونکہ امام بخاری اور ابوعمر وغیرہما نے ان کو صحابی بیان کیا ہے اور انساب قریش کے امام زبیر بن بکار نے بیان کیا ہے کہ سائب بن ابی وداعہ کے بابت لوگوں کا خیال ہے کہ وہ مکہ میں نبیؐ کے شریک تھے اور ان کی والدہ خناس قبیلہ خزاعہ کے خاندان بنی اسعد بن منشو بن عبد سے تھیں۔

سعید: سین کے پیش اور عین کی زبر کے ساتھ ہے۔

۱۹۰۴۔ حضرت سائبؓ بن حارث بن قیس

حضرت سائبؓ بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم۔ قریشی سہمی ہیں۔ طائف کے واقعہ میں شہید ہوئے۔ ابن اسحٰق نے اس کو بیان کیا ہے۔ یہ سائب حبشہ کے مہاجرین میں سے تھے ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ سائب طائف کے واقعہ میں گئے تھے اور اس کے بعد شام کے علاقہ میں بمقام اردن فحل کے معرکہ میں شہید ہوئے۔ فحل کا واقعہ ذوالقعدہ ۱۳ھ اوائل خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں واقع ہوا تھا۔ اور کلبی نے کہا ہے کہ ۱۴ھ میں ہوا حارث بن قیس بن عدی کی اولاد منقطع ہوگئی۔

فحل: فاء کی زیر کے ساتھ ہے۔

۱۹۰۵۔ حضرت سائبؓ بن ابی حبیش

حضرت سائبؓ بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ۔ قریشی اسدی ہیں۔ فاطمہ بنت ابی حبیش کے بھائی تھے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ نے انہی کی بابت کہا تھا کہ یہ ایسے آدمی ہیں جن میں ہم کوئی عیب نہیں جانتے ہیں۔ اور رسول اللہؐ کے بعد کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کا عیب میں نہ بیان کر سکتا ہوں اور بعض لوگوں

نے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سائب کے بیٹے عبداللہ کے واسطے فرمائی تھی اور یہ شریف و بلند مرتبہ تھے اور صحیح یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سائب ہی کے حق میں یہ فرمایا تھا۔ سائب سے سلیمان بن یسار نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۰۶۔ حضرت سائبؓ بن حزن

حضرت سائبؓ بن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عایذ بن عمران بن مخزوم قریشی مخزومی سعید بن میتب کے چچا تھے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا مصعب زبیری نے بیان کیا ہے کہ میتب اور عبدالرحمٰن اور سائب اور ابو معبد حزن کے بیٹے ہیں اور ان کی والدہ ام حارث بنت سعید بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل تھیں۔ مصعب زبیری نے کہا ہے کہ میتب بن حزن کے سوا کسی سے حدیث مروی نہیں ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

عایذ: نیچے دو نقطے والی یاء کے ساتھ ہے۔

۱۹۰۷۔ حضرت سائبؓ بن خباب

حضرت سائبؓ بن خباب۔ ان کی کنیت ابو مسلم ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن تھی۔ صاحب المقصورہ کے لقب سے مشہور تھے۔ یہ فاطمہ بنت عتبہ بنت بن ربیعہ بن عبد شمس کے غلام تھے ان کی روایت سے صرف ایک حدیث ہے کہ وضو بغیر خروج ریح کے نہیں ٹوٹتا خروج ریح خواہ آواز ہو یا بلا آواز۔ محمد بن عمرو بن عطاء اور اسحٰق بن سالم اور سائب کے بیٹے مسلم نے سائب سے روایت کی ہے۔ ان کی وفات ۷۷ھ میں ہوئی تھی اور ان کی عمر اس وقت ۹۲ برس کی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۰۸۔ حضرت سائبؓ بن خلاد جہنی

حضرت سائبؓ بن خلاد جہنی۔ ان کی کنیت ابو سہلہ تھی عطاء بن یسار اور صالح بن حیوان نے ان سے روایت کی ہے عطاء کی روایت کردہ حدیث کہ جس شخص نے اہل مدینہ کو ڈرایا الخ مرفوع ہے اور صالح کی روایت کردہ حدیث امام کے قبلہ کی طرف تھوکنے کے بارے میں ہے یہ ابو عمر کا بیان تھا اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ سائب بن خلاد جہنی خلاد کے والد ہیں ان سے ان کے بیٹے خلاد نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص پائخانہ جائے تو چاہیے کہ تین ڈھیلوں سے استنجا کرے اور ایسا ہی ابن مندہ نے کہا ہے اور دونوں نے سائب سے روایت کی ہے کہ نبیؐ جب دعا مانگتے اپنے کف دست کو اپنے چہرہ تک اٹھاتے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس حدیث کو اس مقام پر بیان کیا ہے اور ابو عمر نے اس کو سائب بن ابی خلاد جہنی کے تذکرہ میں (جس کو انہوں نے تیسرا تذکرہ قرار دیا ہے) بیان کیا ہے۔ ہمیں ابو احمد بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عمرو نے بکر بن سوادہ جذامی سے انہوں نے صالح بن حیوان سے انہوں نے ابو سہلہ سائب بن خلاد سے روایت کر کے خبر دی کہ احمد بن صحابی نے کہا کہ ایک آدمی نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور قبلہ کی طرف تھوک دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے جب

نماز سے فارغ ہوئے تو نبیؐ نے فرمایا کہ چاہیے یہ شخص تم کو نماز نہ پڑھائے اس کے بعد اس شخص نے پھر نماز پڑھانی چاہی لوگوں نے اس کو نبیؐ کے کہنے کی وجہ سے روکا رسول اللہؐ کے پاس اس کا ذکر ہوا آپ نے فرمایا ہاں (میں نے کہا تھا) اور راوی کہتا ہے میرا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم نے اللہ اور اللہ کے رسول کو تکلیف دی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور سائب بن خلاد بن سوید کے بیان میں اس پر گفتگو ہوگی۔

۱۹۰۹۔ حضرت سائبؓ بن خلاد انصاری

حضرت سائبؓ بن خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی ہیں۔ ان کی کنیت ابو سہلہ تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کو بیان کیا ہے اور دونوں نے (ابو سہلہ) ان کی کنیت بیان کی ہے اور ابوعمر نے اس کو سائب بن خلاد جہنی کی کنیت بھی بیان کی ہے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور ان سائب کی کنیت بھی بیان کی ہے اور اس بیان میں لکھا ہے کہ سائب بن خلاد بن سوید۔ انصاری خزرجی بنو کعب بن خزرج سے ہیں ان کی کنیت ابو سہلہ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سائب باتفاق بنو کعب بن خزرج سے ہیں اور یہ کعب مشہور قبیلہ ساعدہ کے والد نہیں ہیں جن میں سے سعد بن عبادہ تھے بلکہ یہ کعب، خزرج بن حارث بن خزرج کے بیٹے ہیں جن کا ذکر اس نسب میں ہے اور ساعدہ اور کعب کے والد خزرج دونوں چچازاد بھائی ہیں۔ واللہ اعلم۔

ان سے ان کے بیٹے خلاد نے روایت کی ہے، ہمیں اسماعیل بن عبید اللہ، اور بہت سے لوگوں نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم کروخی نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ سب کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے خلاد بن سائب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ کو حکم دیا کہ میں اپنے اصحاب کو بلند آواز سے لبیک کہنے کا حکم دوں۔ تینوں نے یہاں اس کو ذکر کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سندوں سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ جس کی ہم کو ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن سعید نے مسلم بن ابی مریم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے سائب بن خلاد سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے گا اللہ اس کو ڈرائے گا اور اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے نہ اس کے فرائض مقبول ہوں گے اور نہ نوافل۔ ابوعمر نے اس حدیث کو سائب بن خلاد جہنی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اس حدیث کی روایت میں اختلاف واقع ہوا ہے بعض راویوں نے اس کو سائب سے روایت کیا ہے اور بعض نے زید بن خالد سے نقل کیا ہے اور صحیح وہ ہے جس کو مالک اور ابن عیینہ اور ابن جریج اور معمر نے روایت کیا ہے اور ان لوگوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے خلاد بن سائب سے انہوں نے اپنے والد سائب بن خلاد سے روایت کی ہے ابونعیم نے ابوعبید قاسم بن سلام سے روایت کی ہے کہ سائب بن خلاد بدر میں شریک ہوئے اور میرے نزدیک اس میں اعتراض ہے۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو یمن کا عامل مقرر کیا تھا ابن مندہ اور ابونعیم نے واقدی سے نقل کیا ہے کہ ۹۱ھ

میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۱۰۔ حضرت سائب ؓ

حضرت سائبؓ۔ خلاد جہنی کے والد ہیں۔ان کے بیٹے خلاد نے ان کی روایت سے نبی ﷺ سے تین پتھروں سے استنجا کرنے کی حدیث روایت کی ہے اس کو زہری اور قتادہ نے خلاد سے انہوں نے اپنے والد سائب سے نقل کیا ہے یہ ابو عمر کا بیان تھا۔ میں کہتا ہوں ابو عمر نے سائب بن خلاد اور سائب ابو خلاد کو تین تذکرے قرار دیئے ہیں۔ایک سائب بن خلاد بن سوید انصاری دوسرا سائب ابو خلاد جہنی اور ابو عمر نے ان دونوں کی موافقت کی ہے اور سائب ابو خلاد کا ایک بیان بڑھا دیا ہے۔اور استنجا کی حدیث جس کو ابو عمر نے اس بیان کے شروع میں لکھا ہے اس کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے سائب بن خلاد جہنی کے تذکرہ میں لکھا ہے پس اس کی تحقیق کرنی چاہیے۔ میرا گمان غالب یہ ہے کہ وہ دو ہیں اور یہ سائب خلاد کے والد وہی سائب بن خلاد جہنی ہیں اور ان کا لڑکا خلاد ان سے روایت کرتا ہے۔ابو عمر کو اس وجہ سے شبہ ہوا کہ سائب ابن خلاد جہنی کے تذکرہ میں ان سے ان کے بیٹے کا روایت کرنا مذکور نہیں ہوا صرف عطا اور صالح کی روایت کا بیان ہے اسی لیے جب انہوں نے خلاد کی روایت اپنے والد سے دیکھی تو ان کو دوسرا شخص سمجھ لیا واللہ اعلم۔

دونوں کے ایک ہونے کے گمان کو اس سے اور بھی قوت ہوتی ہے کہ ان کے بیٹے جو ان سے روایت کرتے ہیں اور قبیلہ کا نام متحد ہے۔اور ابو عمر نے سائب بن خلاد جہنی اور سائب انصاری دونوں کی کنیت ابو سہلہ بیان کی ہے اور ابو نعیم اور ابن مندہ دونوں نے سائب انصاری کی کنیت (ابو سہلہ) بتائی ہے۔اور بخاری نے بھی ابن مندہ اور ابو نعیم کی طرح دو ہی شخص یعنی ابو سہلہ اور جہنی بیان کئے ہیں اور امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں ابو سہلہ سائب بن خلاد کی روایت کردہ حدیثوں کا عنوان قرار دے کر بلند آواز سے لبیک کہنے اور اہل مدینہ کے ڈرانے کی حدیث روایت کی ہے۔اور اسی ضمن میں لکھا ہے کہ یہ حدیثیں عطا سے مروی ہیں اور انہوں نے سائب بن خلاد برادر بنی حارث بن خزرج سے روایت کی ہے پس امام احمد نے دونوں کو ایک ہی کر دیا کیونکہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے جن دو حدیثوں کو دو عنوانوں میں ذکر کیا ہے امام احمد نے ان دونوں کو ایک ہی میں بیان کر دیا۔واللہ اعلم

۱۹۱۱۔ حضرت سائبؓ بن ابی سائب

حضرت سائبؓ بن ابی سائب۔ان کا نام صیفی ہے جو عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے بیٹے ہیں' قریشی مخزومی تھے۔اور بعض لوگوں نے ان کے والد کا نام نمیلہ بیان کیا ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کو بیان کیا ہے یہ بعثت سے پہلے مکہ میں نبیؐ کے شریک تھے لیکن اس میں اختلاف ہے بعض تو انہی کو شریک بیان کرتے ہیں اور بعض ان کے والد کو اور بعض کہتے ہیں کہ قیس بن سائب شریک تھے اور بعض لوگ' اوروں کو بیان کرتے ہیں۔سائب کے اسلام میں اختلاف واقع ہوا ہے ابن اسحٰق اور زبیر بن بکار نے بیان کیا ہے کہ سائب بدر میں بحالت کفر مارے گئے اور زبیر نے اس کے خلاف ایک اور روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج اور بیت اللہ کا طواف کیا ان کے ہمراہ ان کا لشکر بھی تھا اس نے سائب بن صیفی کو پتھر مارے وہ گر پڑے معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آ کر کھڑے ہوئے اور کہا اے معاویہ تم ہم کو بیت اللہ کے گرد پچھاڑتے ہو آگاہ ہو خدا کی قسم میں نے تمہاری

ماں کے ساتھ شادی کرنے کا قصد کیا تھا۔ حضرت معاویہ نے کہا کاش تم کرتے تا کہ میں مثل ابوسائب یعنی عبداللہ بن سائب کے آتا۔ اس روایت سے سائب کا مسلمان ہونا معلوم ہوتا ہے۔ ابن ہشام نے کہا ہے کہ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ سائب بن ابوسائب رسول اللہؐ کے ساتھ ہجرت کرنے والوں میں سے تھے۔ رسول اللہؐ نے ان کو حنین کی غنیمت سے ایک حصہ دیا تھا۔ سائب بن ابی سائبؓ مولفۃ القلوب میں سے تھے اور ان کا اسلام اچھا رہا۔ مسلم بن حجاج نے بیان کیا ہے کہ سائب بن ابی سائب مخزومی اور ان کے بیٹے عبداللہ بن سائب صحابی تھے اور ایسا ہی مدینی نے بھی بیان کیا ہے۔ ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ سائب بن ابی سائب وہی ہیں جن کا ذکر حدیث میں آتا ہے کہ بہت اچھے شریک تھے نہ غصہ کرتے تھے اور نہ جھگڑا کرتے تھے۔ یہ ابوعمر کا کلام تھا یہ مجاہد بن جبر کے آقا تھے اور مجاہد نے اس شخص سے جو سائب کو پکڑ کر چلتا تھا اور اس نے سائب سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہؐ کے پاس آیا صحابہ نے میرا تذکرہ اور تعریف شروع کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ان کو تم سے زیادہ جانتا ہوں میں نے کہا میرے والدین آپ پر قربان ہوں میں آپ کا شریک تھا۔ پس آپ بہت اچھے شریک تھے نہ دھوکا دیتے تھے اور نہ جھگڑا کرتے تھے۔ اسرائیل نے ابراہیم بن مہاجر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے سائب بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے شریک تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ سائب بن نمیلہ ان کے سوا کوئی اور شخص ہیں جن سے ایک حدیث مروی ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے والے کے نصف ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں متقدمین سے کسی کو نہیں جانتا جس نے سائب کے والد کا نام نمیلہ بیان کیا ہو اور یہ بات بعید نہیں ہے کہ دونوں ایک ہوں کیونکہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابوالجواب سے انہوں نے عمار بن زریق سے انہوں نے ابن ابی لیلی سے انہوں نے عبدالکریم سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے سائب بن نمیلہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی ترجمہ میں ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۱۹۱۲۔ حضرت سائبؓ بن سوید

حضرت سائبؓ بن سوید۔ مدنی تھے۔ محمد بن کعب قرظی نے ان سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ہے کہ تمہارے کھیت سے چڑیاں کچھ نہیں کھاتی ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کا ثواب لکھ لیتا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۱۳۔ حضرت سائبؓ بن عبداللہ

حضرت سائبؓ بن عبداللہ۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کر کے خبر دی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسود بن عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے ابراہیم یعنی ابن مہاجر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے سائب بن عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ عثمان بن عفان مجھ کو فتح مکہ کے دن نبیؐ کے پاس لائے اور لوگ میری تعریف کرنے لگے سائب کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم مجھ سے ان کی تعریف نہ کرو یہ جاہلیت میں میرے ساتھی تھے سائب کہتے ہیں میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ! آپ بہت اچھے ساتھی تھے۔ سائب کہتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا اے سائب تم اپنے ان اخلاقوں پر نظر کرو جن کو زمانہ جاہلیت میں کرتے تھے ان کو اسلام میں

بھی کرتے رہو یعنی مہمانوں کی ضیافت کرو اور یتیموں کی بزرگی کرو اور ہمسائے کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ فضل بن دکین نے سفیان سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے یحییٰ بن عبید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سائب بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں آپ کو دیکھا ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار (البقرہ:۲۰۱) فرمار ہے تھے۔ اسی طرح اس کو بہت لوگوں نے ابن دکین سے نقل کیا ہے اور حسین بن حفص اور محمد بن کثیر نے سفیان سے روایت کیا ہے اور دونوں نے (بجائے سائب بن عبداللہ کے) عبد اللہ بن سائب بیان کیا ہے اور اسی کو ابو عاصم اور عبدالرزاق اور ہشام بن یوسف اور امیہ بن شبل اور محمد بن ثور صنعانیون نے ابن جریج سے انہوں نے یحییٰ بن عبید سے انہوں نے عبداللہ بن سائب سے نقل کیا ہے اور یہی ٹھیک ہے اس کو ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے میں کہتا ہوں ابو موسیٰ نے ان کو ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ذکر کیا ہے حالانکہ ابن مندہ نے سائب بن سائب کے بیان میں اسی حدیث کو جس کو ابراہیم بن مہاجر نے مجاہد سے روایت کیا ہے ذکر کیا ہے اور نیز مجاہد سے اس حدیث کو بھی روایت کیا ہے جس میں یہی مضمون ہے کہ سائب نے کہا میں نے نبیؐ کے حضور میں گیا لوگ میری تعریف کرنے لگے اور ان تمام اختلافات کو سائب بن ابی سائب کی بابت ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۱۹۱۴۔ حضرت سائبؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت سائبؓ بن عبدالرحمٰن۔ محمود بن آدم نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے جعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سائب بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ ان کی خالہ ان کو نبیؐ کی خدمت میں لے گئیں آپ نے ان کو دعا دی اس کی برکت سے ان کی عمر ۹۴ سال کی ہوئی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے ابن مندہ کا کلام نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اس میں بعض ناقلین نے وہم کیا ہے اور سائب بن عبدالرحمٰن بیان کر دیا ہے حالانکہ وہ سائب بن یزید ہیں ان کا ذکر آگے آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

۱۹۱۵۔ حضرت سائبؓ بن عبید

حضرت سائبؓ بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف ان کی کنیت ابوشافع تھی یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دادا ہیں اور ان کی والدہ شفاء بنت ارقم بن نضلہ بن ہاشم بن عبد مناف تھیں۔ سائب نبیؐ سے بہت مشابہ تھے۔ خطیب ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بغدادیؒ نے قاضی ابوالطیب طبری سے روایت کی ہے کہ امام شافعی کے دادا سائب بدر کے دن مسلمان ہوئے۔ یہ بنو ہاشم کی طرف سے علم بردار تھے مسلمانوں کے ہاتھ قید ہو گئے تھے اور فدیہ دے کر مسلمان ہو گئے لوگوں نے ان سے دریافت کیا کہ فدیہ دینے سے پہلے کیوں نہ مسلمان ہو گئے انہوں نے جواب دیا کہ میں مسلمانوں کو ان کے کھانے سے محروم کرنا نہیں چاہتا تھا ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۱۶۔ حضرت سائبؓ بن عثمان

حضرت سائبؓ بن عثمان بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ یہ ابتداء اسلام

ہیں مسلمان ہوئے اور اپنے والد قدامہ اور چچا عبداللہ کے ساتھ حبشہ کی طرف دوسری ہجرت میں گئے تھے اور ابن اسحٰق نے ان کو ان لوگوں میں بیان کیا ہے جو بدر اور تمام مشاہد میں حاضر ہوئے اور جنگ یمامہ میں کچھ اوپر تیس برس کے ہو کر شہید ہوئے۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر اور واقدی نے ان کو بدریوں میں ذکر کیا ہے اور ابن کلبی نے ان کی مخالفت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۱۷۔ حضرت سائبؓ بن عمیر

حضرت سائبؓ بن عمیر۔ قبیلہ ازد سے ہیں۔ اسماعیل بن محمد بن سعد نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کی ہے کہ ان کو سائب بن یزید بن اخت نمر نے علاء بن حضرمی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ مہاجر مناسک حج ادا کرنے کے بعد تین رات ٹھہرے۔ ابن اسماعیل نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے سائب بن عمیر قاری کو حکم دیا کہ اگر سعد بن خولہ مر جائیں تو مکہ میں نہ دفن کئے جائیں۔ ایک مرتبہ عبداللہ بن عمر کے بیٹوں نے مکہ سے ان کے نکالنے کا ارادہ کیا عبداللہ بن خالد نے ان کو روک دیا اور کہا کہ لوگ ان کے پاس موجود ہو گئے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے حدیث مذکور کو سائب بن اخت نمر سے انہوں نے علاء سے نقل کیا ہے۔

۱۹۱۸۔ حضرت سائبؓ بن عوام

حضرت سائبؓ بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی۔ قریشی اسدی ہیں زبیر بن عوام کے بھائی تھے ان کی والدہ صفیہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سائب کی والدہ ہالہ بنت اہیب بن عبد مناف بن زہرہ قریشیہ زہریہ تھیں لیکن پہلا قول صحیح ہے۔ صفیہ نے سائب کے بارے میں یہ شعر کہا ہے۔ سائب صفیہ کو تکلیف دیا کرتے تھے۔

یسبنی السائب من خلف الجدر لکن ابو الطاهر زبار امر

سائب مجھ کو دیوار کے پیچھے سے گالی دیتا ہے۔ لیکن ابو طاہر (یعنی زبیر) باز رکھنے والا ہے"۔

صفیہ نے زبیر کی کنیت ابو الطاہر رکھی تھی۔ سائب احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے اور یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ اس کو ابن مندہ نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ یمامہ کی جنگ میں بنو عبدالدار سے بنو اسد بن عبدالعزیٰ سے سائب بن عوام بن خویلد شہید ہوئے۔ (اس عبارت میں کچھ الفاظ گر گئے ہیں اس وجہ سے عبارت مسلسل نہیں ہے جیسا کہ اس کی بحث آگے آتی ہے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے ابن اسحٰق سے جو کلام نقل کیا ہے کہ مسلمانوں میں سے بنو عبدالدار سے بنو اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی سے سائب بن عوام شہید ہوئے اس میں انہوں نے غلطی کی ہے اور ابن اسحٰق سے جو مروی ہے کہ خاندان بنی اسد بن عبد العزیٰ بن قصی سے سائب شریک احد ہوئے اور یہی درست ہے اور جنگ یمامہ میں بنو عبدالدار سے جو شہید ہوئے وہ یزید بن اوس بنو عبدالدار کے حلیف تھے۔ اس نسخہ میں عبدالدار کے بعد مقتول کا نام گر گیا ہے اور بنو اسد کا نام شروع کر دیا ہے کہ بنو اسد سے سائب بن عوام شہید ہوئے اس سے ابن مندہ نے خیال کر لیا کہ سائب بنو عبدالدار سے ہیں اور ہم نے جس کلام کو ابن اسحٰق کی

کتاب سے نقل کیا ہے اور یونس بن بکیر اور سلمہ بن فضل نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ بنوعبدالدار سے یزید بن اوس بنوعبدالدار کے حلیف تھے اور بنواسد بن عبدالعزیٰ سے سائب بن عوام شہید ہوئے اس سے ظاہر ہوگیا کہ ابن مندہ نے جس نسخہ سے نقل کیا ہے اس میں سے کچھ ساقط ہوگیا ہے۔ سائب کی اولاد نہیں ہے۔

۱۹۱۹۔ حضرت سائبؓ غفاری

حضرت سائبؓ غفاری۔ ابن لہیعہ نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے بنوغفار کے ایک آدمی کو کہتے سنا ہے کہ میں رسول اللہؐ کے پاس لایا گیا میرے تعویذ بندھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے ہاتھ سے توڑ ڈالا اور پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے جواب دیا کہ سائب آپ نے فرمایا نہیں تمہارا نام عبداللہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۹۲۰۔ حضرت سائبؓ (مولیٰ غیلان بن سلمہ ثقفی)

حضرت سائبؓ۔ غیلان بن سلمہ ثقفی کے غلام تھے ان سے ان کے بیٹے نافع نے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے نافع بن سائب سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ ان کے والد غیلان بن سلمہ کے غلام تھے جب انہوں نے اسلام قبول کر لیا رسول اللہؐ نے ان کو آزاد کر دیا جب غیلان مسلمان ہوئے تو آپ نے اپنا حق آزاد کر کے غیلان کو دے دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۹۲۱۔ حضرت سائبؓ بن ابی لبابہ

حضرت سائبؓ بن ابی لبابہ بن عبدالمنذر۔ نبیؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے ہم ان کے والد اور ان کے نام میں جو کچھ اختلاف ہے اس کو ذکر کر چکے ہیں ابراہیم بن منذر نے کہا ہے کہ سائب بن ابی لبابہ بن عبدالمنذر رسول اللہؐ کے وقت میں پیدا ہوئے تھے' ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ سہل بن سعد نے بیان کیا ہے کہ جب سائب ابن ابی لبابہ پیدا ہوئے تو نبیؐ کی خدمت میں حاضر کئے گئے تھے۔ زہری نے حسین بن سائب بن ابی لبابہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب اللہ نے ابولبابہ کو توبہ کی توفیق دی انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہؐ کی خدمت میں آیا اور پوچھا کیا میں اپنی قوم کا گھر چھوڑ دوں جہاں میں نے گناہ کیا ہے اور اپنے تمام مال کو صدقہ کر دوں آپ نے جواب دیا ہے کہ اے ابولبابہ تم کو تہائی کا صدقہ کرنا کافی ہے۔ پس میں نے تہائی مال خیرات کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۲۲۔ حضرت سائبؓ بن مظعون

حضرت سائبؓ بن مظعون بن حبیب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی ہیں۔ عثمان بن مظعون کے حقیقی بھائی تھے اور حبشہ کے مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ یہ بدر میں شریک ہوئے۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کو بدریوں میں نہیں ذکر کیا ہے اور ہشام بن کلبی وغیرہ نے ان کو اور ان کے بھائی عثمان کو مہاجرین اولین اور بدریوں میں ذکر کیا ہے۔ ان کے اور ان کے بھائی عثمان کے کوئی اولاد نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۹۲۳۔ حضرت سائبؓ بن نمیلہ

حضرت سائبؓ بن نمیلہ۔ صحابی ہیں۔ مجاہد نے ان سے روایت کی ہے عمار بن رزیق نے محمد بن عبدالکریم سے انہوں نے
سے انہوں نے سائب بن نمیلہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والا کھڑے
نماز پڑھنے والے سے نصف مرتبہ میں ہے۔ ابوعمر نے اس کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو اس حدیث کے سوا اور کسی
طریقہ سے نہیں جانتا ہوں اور میرا گمان ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے میں کہتا ہوں کہ میرا گمان ہے کہ یہ سائب ابن ابی سائب
وہی ہیں جن کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے کہ ان کے والد کا نام صیفی ہے اور دونوں نے بیان کیا ہے
ان کا نام نمیلہ بھی بیان کیا گیا ہے لیکن ابوعمر نے سائب کے والد کا نام نمیلہ نہیں بیان کیا ہے بلکہ ان کا نام صرف صیفی ذکر کیا ہے
اس وجہ سے انہوں نے ان کو دوسرا شخص خیال کیا ہے دونوں کے ایک ہونے کو اسے بھی تقویت حاصل ہوتی ہے کہ مجاہد ان دونوں
سے روایت کرتے ہیں جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ وہ دو شخص ہیں اور اپنے اس قول و دعویٰ کے ثبوت میں
حجت پیش کرتے ہیں کہ متقدمین میں سے کسی نے سائب کے والد کا نام نمیلہ نہیں بیان کیا ہے بلکہ ان کا نام صرف صیفی ہے اور
دارقطنی اور ابن ماکولا سے مروی ہے کہ سائب نمیلہ کے بیٹے ہیں اور دونوں نے صلوٰۃ قاعد کی حدیث روایت کی ہے اور بعض نے
ابوعمر کو اپنے استدلال میں پیش کیا ہے کہ انہوں نے ان کو ایک علیحدہ عنوان میں ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۱۹۲۴۔ حضرت سائبؓ بن ہشام

حضرت سائبؓ بن ہشام بن عمرو بن ربیعہ۔ قریشی عامری یعنی بنو عامر بن لوی کے خاندان سے ہیں ان کا نسب ان کے والد
کے بیان میں گزر چکا ہے ان کے والد ان لوگوں میں سے تھے جو بنو ہاشم کی مکہ کی گھاٹیوں میں خبر گیری کرتے تھے۔ (یہ اس واقعہ کی
طرف اشارہ ہے کہ جب کفار نے ابوطالب سے کہا کہ یا تو تم محمد (ﷺ) کو ہدایت کرنے سے منع کر دو یا ان کو ہمارے سپرد کر دو یا
تم لوگ مکہ سے نکل جاؤ چنانچہ ان لوگوں نے پہلی دونوں شرطوں کو نامنظور کیا اور بنو ہاشم مکہ سے نکل کر ایک گھاٹی میں جا رہے کفار
نے سب لوگوں کو بنو ہاشم کی اعانت اور ہمدردی سے منع کر دیا تھا۔ کوئی سودا وغیرہ بنو ہاشم کے ہاتھ نہیں فروخت کر سکتا تھا کچھ لوگ
خفیہ بنو ہاشم کی مدد کرتے تھے انہی لوگوں میں یہ بھی شامل تھے)
ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ ہشام کے بیٹے سائب کی بابت لوگ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تھا اور فتح
مصر میں شریک ہوئے تھے اور مسلمہ ابن مخلد کی طرف سے وہاں کے قاضی اور کوتوال بھی مقرر ہوئے یہ قریش کے بزدل لوگوں میں
سے تھے۔
مخلد: میم کے ضمہ اور لام مفتوحہ کی شد کے ساتھ ہے۔

۱۹۲۵۔ حضرت سائبؓ بن ابی وداعہ

حضرت سائبؓ بن ابی وداعہ۔ ابی وداعہ کا نام حارث تھا۔ قریشی سہمی تھے ان سے ان کے بھائی مطلب نے روایت کی ہے ان
کی وفات ۵۷ھ میں ہوئی ہے کیونکہ ۵۷ھ میں انہوں نے اپنے دونوں گھر خیرات کئے تھے۔ امام بخاری نے اس کو بیان کیا ہے

سائب بن حارث کے بیان میں ان کا پورا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۲۶۔ حضرت سائبؓ بن یزید

حضرت سائبؓ بن یزید بن ابی سعید بن ثمامہ بن اسود۔ اور بعض لوگوں نے ان کا نسب سائب بن یزید بن سعید بن عائذ بن اسود بن عبداللہ بن حارث بیان کیا ہے۔ یہ ابن اخت نمر کے لقب سے مشہور تھے ان کی کنیت ابو یزید ہے بعض لوگوں نے ان کو کنانی لیثی اور بعض نے ازدی اور بعض نے کندی بیان کیا ہے۔ ابن شہاب نے کہا ہے کہ وہ ازد سے ہیں اور ان کا شمار بنی کنانہ میں ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ ہذلی تھے۔ یہ امیہ بن عبد شمس کے حلیف تھے۔ ہجرت کے دوسرے سال پیدا ہوئے ایک روایت کے مطابق وہ ابن زبیر اور نعمان بن بشیر ہم عمر ہیں۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حاتم بن اسمٰعیل نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سائب بن یزید سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میرے والد مجھ کو لے کر رسول اللہؐ کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک ہوئے اس وقت میں سات برس کا تھا۔ یہ اور عبداللہ بن عتبہ بن مسعود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے بازار مدینہ کے عامل مقرر تھے۔ ہمیں ابو محمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زاہر بن طاہر اور ابوالمعالی محمد بن اسمٰعیل نے اجازۃً خبر دی دونوں نے کہا کہ ہمیں حافظ احمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمرو ادیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر اسماعیلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابواحمد بن زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زہری نے سائب بن یزید سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ تبوک سے آئے آپ کو لینے کے واسطے ثنیۃ الوداع تک گئے میں بھی لوگوں کے ساتھ گیا میں اس وقت لڑکا تھا اور آپ سے ملا۔

ہمیں اسمٰعیل بن عبید اللہ جن کا ذکر ہو چکا ہے وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حاتم بن اسماعیل بن جعیدی بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سائب بن یزید سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میری خالہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور کہا یا رسول اللہؐ! میرے بھانجے کے درد ہے آپ نے میرے واسطے دعا کی اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا پھر آپ نے وضو کیا اور میں نے آپ کے وضو کے پانی سے تھوڑا سا پی لیا اور آپ کے پس پشت کھڑا ہوا اور آپ کے دونوں شانوں کے درمیان میں مہر نبوت کو دیکھا اس کی مشابہت پردہ کے گھنڈے سے ملتی ہے۔ ابونعیم نے ابراہیم بن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن عبدالاعلیٰ انہوں نے معتمر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے انہوں نے کہا جب رسول اللہؐ جمعہ کے دن منبر پر بیٹھتے تو آپ کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کہتے اور جب آپ منبر سے اترتے تب وہ اقامت کہتے ایسا ہی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں ہوتا رہا۔ ان کا سنہ وفات ۸۰ اور ۸۲ اور ۸۶ اور ۹۱ مروی ہے۔ اور ان کی عمر ۹۴ یا ۹۶ سال کی تھی۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ سائب بن یزید جو نمر کے بھانجے تھے اور خود قبیلہ کندہ کے تھے۔ مگر قریش کے حلیف تھے۔ ۳ھ میں پیدا ہوئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۲۶۔ حضرت سائبؓ بن یزید

حضرت سائبؓ بن یزید عطا کے آقا تھے۔ان کی اولاد ذمرو اور حوران ملک شام کی سرزمین میں ہے۔ سائب کے غلام عطا نے ن کیا جو کہ سائب بن یزید کے بال پیشانی سے کھوپڑی یعنی چاند تک سیاہ تھے اور باقی بال اور داڑھی سفید تھی۔ میں نے پوچھا ے آقا میں نے تمہارے بڑھاپے سے زیادہ تعجب خیز کسی کا بڑھاپا نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ نبیؐ میرے پاس سے گزرے ں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا آپ نے مجھ سے پوچھا تم کون ہو میں نے جواب دیا کہ سائب بن یزید پس آپ نے میرے سر پر تھ پھیرا اب وہ کبھی سفید نہ ہوگا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر یا ہے میرے نزدیک وہ سائب بن اخت نمر ہیں۔ واللہ اعلم

باب السین والباء

۱۹۲۸۔ حضرت سباعؓ بن ثابت

حضرت سباعؓ بن ثابت۔ابن قانع نے اپنی سند سے ابن عیینہ سے انہوں نے عبید اللہ بن ابی یزید سے انہوں نے سباع بن ابت سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے اہل جاہلیت کو صفا اور مروہ کے درمیان میں طواف کرتے پایا ہے۔

۱۹۲۹۔ حضرت سباعؓ بن زید

حضرت سباعؓ بن زید یا ابن یزید۔ابو شعب عبسی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مہاجرین اولین کے نو آدمی آئے جن میں سباع بن یزید بن قنزعہ بن عبد اللہ بن مخزوم بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس۔عبسی اور ابو حصین بن لقمان خاندان بنی ربیعہ بنی معیط بن مخزوم سے تھے اور اسلام قبول کر لیا آپ نے ان لوگوں کو دعائے خیر دی ان کو جھنڈا عطا کیا اور دس کو ان کی نشانی ٹھہرایا اور فرمایا کہ مجھے دسواں بنالو اور عائذ بن حبیب عبسی نے بنی عبس کے مشائخ سے انہوں نے سباع بن یزید عبسی سے روایت کی کہ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد میں آئے اور آپ سے خالد بن سنان عبسی کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ ایسا نبی ہے جس نے اپنی قوم کو برباد کر دیا ابن کلبی نے سباع کا ذکر کیا ہے اور بجائے زید کے یزید بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۳۰۔ حضرت سباعؓ بن عرفطہ

حضرت سباعؓ بن عرفطہ غفاری۔ نبی ﷺ نے خیبر اور دومۃ الجندل کی طرف جاتے وقت ان کو مدینہ کا عامل مقرر کیا تھا یہ مشاہیر صحابہ میں سے تھے۔ عراک بن مالک نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ خیبر کی طرف چلے تو سباع بن عرفطہ کو مدینہ کا عامل مقرر کیا۔ پس ہم آئے اور اس کے ساتھ صبح کی نماز ادا کی اور انہوں نے پہلی رکعت میں کھٰیٰعص پڑھی اور دوسری رکعت میں ویل للمطففین پڑھی۔ میں نے دل میں کہا ہلاکت ہو ابو فلاں کیلئے اس کے دو پیمانے ہیں پورا ماپتا ہے ایک کے ساتھ اور کم کرتا ہے دوسرے کے ساتھ ہم سباع بن عرفطہ کے پاس آئے اس نے ہمیں تیار کیا ہم آئے حضور

کے پاس فتح سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد۔اس کے علاوہ کہ انہوں نے تقسیم کر دیا اس کو مسلمانوں کے ساتھ۔

۱۹۳۱۔حضرت سبرہؓ بن ابی سبرہ

حضرت سبرہؓ بن ابی سبرہ جعفی۔ابوسبرہ کا نام یزید بن مالک بن عبداللہ بن ذویب بن سلمہ بن عمرو بن ذہل بن مران بن جعفی بن سعد عشیرہ۔یہ ان کے والد ابوسبرہ اور ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ صحابی تھے۔یہ سبرہ خیثمہ بن عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ کے چچا عبداللہ بن مسعود کے ساتھیوں میں سے تھے۔اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ خیثمہ بن عبدالرحمٰن کے دادا تھے لیکن پہلا قول صحیح ہے۔سبرہ نبی ﷺ کے پاس آئے آپ نے پوچھا کہ تمہارے لڑکوں کے کیا نام ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ سبرہ اور حارث اور عبدالعزیٰ۔آپ نے عبدالعزیٰ کا نام بدل دیا اور ان کا نام عبدالرحمٰن رکھ دیا (ہم اس کو ذکر کر چکے ہیں) اور ان کے اور ان کی اولاد کے حق میں دعائے خیر کی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۳۲۔حضرت سبرہؓ بن عمرو بن قیس

حضرت سبرہؓ بن عمرو بن قیس۔ان کی کنیت ابوسلیط ہے۔ان کا نسب ان کی کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان ہوگا کیونکہ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔یہ عبداللہ بن ابوسلیط کے والد ہیں ان کے نام میں اختلاف واقع ہوا ہے بعض لوگ سبرہ اور بعض لوگ اُسریۃ بیان کرتے ہیں۔یہ بدر و خیبر میں شریک ہوئے۔پالتو گدھوں کے گوشت کے متعلق انہوں نے حدیث روایت کی ہے جو اُسیر کے بیان میں گزر چکی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۹۳۳۔حضرت سبرہؓ بن عمرو

حضرت سبرہؓ بن عمرو۔ابن اسحٰق نے ان کو ان لوگوں میں بیان کیا ہے جو قعقاع میں معبد اور قیس بن عاصم اور اقرع بن حابس وغیرہم کے ہمراہ بنو تمیم کے وفد میں آئے تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۹۳۴۔حضرت سبرہؓ بن فاتک

حضرت سبرہؓ بن فاتک اسدی۔خریم بن فاتک کے بھائی تھے یہ خاندان بنو اسد بن خزیمہ سے تھے ان کا نسب ان کے بھائی ایمن اور خریم کے بیان میں گزر چکا ہے۔جبیر ابن نفیر اور بشر بن عبداللہ نے ان سے روایت کی ہے اور عبداللہ بن یوسف نے کہا ہے کہ سبرہ بن فاتک وہی ہیں جنہوں نے دمشق کو مسلمانوں کے درمیان میں بانٹ دیا تھا ان کا شمار شامیوں میں ہے ایمن بن خریم نے بیان کیا ہے کہ میرے والد اور چچا بدری تھے اور انہوں نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ کسی مسلمان سے نہ لڑوں انہوں نے رسول اللہ سے ایک حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ ترازو اللہ کے ہاتھ میں ہے اور ایک قوم کو بلند کرتا ہے اور دوسری کو پست کرتا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۳۵۔حضرت سبرہؓ بن فاکہ

حضرت سبرہؓ بن فاکہ۔اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابن ابی الفاکہ۔مخزومی ہیں۔اور ابن ابوعاصم نے بیان کیا ہے کہ یہ اسدی

ندان اسد بن خزیمہ سے ہیں۔ان سے سالم بن ابوالجعد اور عمارہ بن خزیمہ نے روایت کی ہے۔ان کا شمار کوفیوں میں ہے۔ہمیں
والفرج یحییٰ بن محمود ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے نانا ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن فضل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد
راہیم کرخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن عمر بن ذاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن اسحٰق نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہم سے ابوعبدالرحمٰن نسائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونضر نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمیں ابوعقیل عبداللہ بن عقیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن مسیب نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے سبرہ بن ابی
الفاکہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ شیطان آدمی کے
راستوں پر بہکانے کے واسطے بیٹھتا ہے جب بندہ مسلمان ہونے کا ارادہ کرتا ہے تو شیطان اسلام کے راستہ پر بیٹھ کر کہتا ہے کہ کیا تم
مسلمان ہو جاؤ گے اور اپنا اور اپنے آبا کا دین چھوڑ دو گے بندہ اس کی نافرمانی کر کے مسلمان ہو جاتا ہے تو ہجرت کے راستہ پر آ کر
بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ کیا تم ہجرت کر جاؤ گے اور اپنی زمین اور آسمان چھوڑ دو گے مہاجر مثل اس گھوڑے کے ہے جو اپنی رسی میں
بندھا ہوا ہو اگر اب بھی بندہ شیطان کی نافرمانی کرتا ہے اور ہجرت کرتا ہے تو پھر جہاد کے راستہ میں بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ کیا تم جہاد
پر جاؤ گے حالانکہ اس میں نفس اور مال کی مشقت ہے اور تم لڑو گے اور شہید کئے جاؤ گے اور لوگ تمہاری بیوی سے شادی کر لیں گے
اور مال بانٹ لیں گے بندہ شیطان کی نافرمانی کرتا ہے اور جہاد کرتا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اس
کو کیا اور مر گیا تو اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور اگر ڈوب گیا تو اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور اگر اس کو جانور روند
ڈالے اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور جو شخص مقتول ہوا اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔اس کو ابن عجلان نے ابوجعفر موسیٰ
بن مسیب سے انہوں نے سالم سے روایت کی انہوں نے کہا کہ مجھ کو جابر بن ابی سبرہ نے خبر دی ہے اور اس کو ابن ابی شیبہ نے ابن
فضیل سے انہوں نے موسیٰ سے اسی کے مثل بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۳۶۔حضرت سبرہ بن معبد

حضرت سبرہ بن معبد۔اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سبرہ عوسجہ ابن حرملہ بن سبرہ کے بیٹے ہیں قبیلہ جہنیہ سے۔ان کا
نسب عوسجہ کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ان کی کنیت ابوالربیع ہے اور بعض لوگوں نے ابوثریہ بیان کیا ہے ثا کے ضمہ سے اور
بعض نے ثا کے فتحہ سے لیکن پہلا قول درست ہے ان کے بیٹے ربیع نے متعہ کے بارے میں ان سے حدیث روایت کی ہے اور انہی
کی روایت سے سترۃ المصلی اور سات برس کے لڑکے کو نماز کے حکم دینے کی حدیث مروی ہے۔ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء
اصبہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حسن بن احمد نے پڑھ کر خبر دی اور میں موجود تھا اور سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابونعیم
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبداللہ بن جعفر جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن مثنیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
جعفر بن عون نے عمر بن عبدالعزیز سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ربیع بن سبرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ان کو ان
کے والد نے خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چلے یہاں تک کہ جب عسفان پہنچے آخر قصہ تک اور اس کے آخر میں ہے کہ میں
نے تم لوگوں کو عورتوں سے متعہ کی اجازت دی تھی مگر اللہ نے اس کو قیامت تک کے واسطے حرام کر دیا پس جس شخص کے پاس ممنوعہ
عورتوں میں سے ہوں تو ان کو چھوڑ دے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۳۷۔ حضرت سبیعؓ بن حاطب

حضرت سبیعؓ بن حاطب بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ انصاری اوسی بنی سالم انصاری کے حلیف تھے۔ جنگ احد میں شہید ہوئے اس کو ابن شہاب اور ابن اسحٰق نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ہیشہ کی جگہ بعض آدمیوں نے عیشہ لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابوموسیٰ نے اس کو ابن مندہ پر استدراک کے لیے ذکر کیا ہے حالانکہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے لہٰذا ابوموسیٰ کے استدراک کی کوئی حاجت نہیں۔

۱۹۳۸۔ حضرت سبیعؓ بن قیس

حضرت سبیعؓ بن قیس بن عیشہ یا عائشہ بن امیہ بن مالک بن عامرہ بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج۔ انصاری خزرجی تھے۔ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے عامرہ کی جگہ پر غاضرہ کو ذکر کیا ہے اور ابن کلبی اور ابوعمر نے عامرہ بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

باب السین والجیم

۱۹۳۹۔ حضرت سجار سلیطیؓ

حضرت سجار سلیطیؓ۔ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ ابوزکریا ابن مندہ نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ حسن بصری نے ان سے روایت کی ہے اور انہوں نے ان کا بیان کچھ نہیں ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کے بعد بیان کیا ہے کہ میرا گمان یہ ہے کہ ابوزکریا کی مراد وہ ہے جس کو ابن ماکولا نے ذکر کیا ہے کہ علاثہ بن شجار خاندان بنی سلیط سے تھے اور ان کا نام حارث بن یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم کے بیٹے ہیں یہ صحابی صاحب روایت ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے میں کہتا ہوں کہ حق ابوموسیٰ کے ساتھ ہے اور اس میں شک نہیں کہ انہوں نے جس طرح ذکر کیا ہے ویسا ہی ہے اور ابوزکریا نے اس میں تصحیف کی ہے۔ واللہ اعلم

۱۹۴۰۔ حضرت سجلؓ (نبیؐ کے کاتب)

حضرت سجلؓ۔ نبیؐ کے کاتب تھے۔ ایک مجہول شخص ہیں۔ ابوالجوزاء نے ابن عباس سے آیت یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب (الانبیاء:۱۰۴) کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ سجل، نبیؐ کے کاتب تھے اور نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کے ایک کاتب سجل نامی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب میں انہی کو ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس کی روایت میں حمدان بن سعید منفرد ہیں، انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے اس کو روایت کیا ہے۔ اس کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب السین والحاء والخاء

۱۹۴۱۔ حضرت سحیمؓ

حضرت سحیمؓ۔ ہمیں ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے ابو الزبیر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے جابر سے اس مقتول کی بابت دریافت کیا جس کے بارے میں سحیم نے منادی کی تھی۔ جابر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سحیم کو حکم دیا کہ لوگوں میں منادی کر دیں کہ جنت میں مومن کے سوا کوئی نہ داخل ہوگا۔ جابر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ اس نے کسی کو قتل کیا ہو۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۴۲۔ حضرت سحیمؓ

حضرت سحیمؓ۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ پہلے شخص ہی ہوں احمد بن محمد بن عیسیٰ بغدادی نے روایت کی ہے کہ جو لوگ حمص میں آ کر رہے تھے ان میں سحیم بن خفاف صحابی بھی تھے۔ سہیل بن جزء سلمی نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۹۴۳۔ حضرت سخبرہ ازدیؓ

حضرت سخبرہ ازدیؓ۔ اور بعض لوگ اسدی بتاتے ہیں۔ یہ عبداللہ بن سخبرہ کے والد ہیں۔ صحابی ہیں' ان سے ان کے بیٹے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا جو شخص مصیبت میں مبتلا کیا جائے صبر کرے اور نعمت ملنے پر شکر کرے اور دوسروں کی زیادتی کو معاف کر دے اور اپنی زیادتی کرنے پر استغفار کرے انہی لوگوں کے واسطے امن ہے اور وہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں ہمیں ابو جعفر بن سمین اور ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہما نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد حمید رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن معلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زیاد بن خیثمہ نے ابو داؤد سے انہوں نے عبداللہ بن سخبرہ سے انہوں نے سخبرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کر کے خبر دی کہ جس شخص نے علم کو طلب کیا' یہ اس کے لیے گزشتہ برائیوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ اس سند میں جو ابو داؤد ہیں ان کا نام نفیع ہے اور یہ نابینا تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۴۴۔ حضرت سخبرہ اسدیؓ

حضرت سخبرہ اسدیؓ۔ خاندان بنی اسد بن خزیمہ سے ہیں۔ ان کو ابو عمر نے ابن اسحق سے روایت کر کے ان کے بھائی عمرو کے تذکرہ میں بیان کیا ہے ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے' انہوں نے ابن اسحق سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ بنو غنم بن دودان مسلمان تھے۔ ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی اس ہجرت میں ان کے مرد و عورتیں سب تھے۔ راوی نے ایک ایک کے نام گنوانا شروع کیے اور کہا عبداللہ بن جحش اور ایک جماعت کے نام بیان کرنے کے بعد سخبرہ بن عبیدہ کو بیان کیا ہے۔

۱۹۴۵۔ حضرت سحرورؓ بن مالک

حضرت سحرورؓ بن مالک۔ حضرمی صحابی تھے۔ مصر میں رہتے تھے اور مصر کی فتح میں شریک ہوئے اور وہاں ایک خطبہ پڑھا اور اس میں ایک حدیث نبی ﷺ سے روایت کر کے بیان کی۔ اس کو ابن ماکولا نے ابن یونس سے روایت کر کے بیان کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ سحرو، سین کے ضمہ کے ساتھ اور نقطہ والی خاء کے سکون کے ساتھ ہے۔ اور دو را کے درمیان واو ہے عصفور کے وزن پر۔

باب السین والراء

۱۹۴۶۔ حضرت سراجؓ بن مجاعہ

حضرت سراجؓ بن مجاعہ۔ ہلال کے والد تھے۔ ان کی حدیث کو رجیل بن ایاس نے اپنے چچا سراج بن مجاعہ بن مرارہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو یمن میں غورہ نامی ایک زمین دی اور ان کو ایک پروانہ لکھ کر دیا جس کا مضمون یہ تھا محمد رسول اللہ کی طرف سے مجاعہ بن مرارہ، خاندان بن سلیم کو، میں نے غورہ عطا کیا۔ پس اگر کوئی شخص اس بارہ میں ان سے نزاع کرے تو مجھے اطلاع کریں۔ اس پروانہ کو یزید نے لکھا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۹۴۷۔ حضرت سراجؓ ابومجاہد

حضرت سراجؓ ابومجاہد۔ ان کی کنیت ابومجاہد تھی۔ اہل یمن میں سے تھے ان سے ان کے پوتے علی نے روایت کی ہے۔ ان کا نام فتح تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم پانچ شخص، تمیم داری کے غلام تھے اور یہ لوگ شراب کی دکان کرتے تھے جب شراب کی حرمت رسول اللہؐ پر نازل ہوئی انہوں نے مجھ کو حکم دیا میں نے اس کو توڑ ڈالا انہوں نے مسجد نبوی میں روغن زیتون کی قندیل جلائی تھی اور لوگ اس میں کھجور کی شاخیں روشن کیا کرتے تھے آپ نے پوچھا کس شخص نے میری مسجد میں چراغ روشن کیا۔ تمیم نے کہا میرے اس غلام نے آپ نے ان کا نام پوچھا تمیم نے جواب دیا فتح ہے۔ نبی نے فرمایا نہیں بلکہ ان کا نام سراج ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے میرا نام سراج رکھا ہے۔

۱۹۴۸۔ حضرت سراقہؓ بن حارث

حضرت سراقہؓ بن حارث بن عدی۔ عجلانی ہیں جنگ حنین میں ۸ھ میں شہید ہوئے ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابن ہشام بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہی کے موافق روایت بیان کی ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے وہ روایت بیان کی ہے جس کی خبر ہم کو ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انہوں نے ابن اسحٰق سے، شہداء حنین کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ انصار میں سے سراقہ بن حباب بن عدی خاندان عجلان سے (حنین میں شہید ہوئے) اور ایسا ہی اس کو دوسروں نے بیان کیا ہے۔ اس کو ہم بعد کے بیان میں ذکر کرتے ہیں۔

۱۹۴۹۔ حضرت سراقہؓ بن حباب

حضرت سراقہؓ بن حباب۔ انصاری ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ حنین میں ساتھ تھے شہید ہوئے۔ اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ابن اسحٰق سے شہداء انصار کے بیان میں روایت کی ہے کہ سراقہ بن حباب بن عدی خاندان عجلان سے، حنین میں شہید ہوئے اور ابونعیم نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ خاندان بنی عجلان کے مسلمان انصار میں سے سراقہ بن حباب شہید ہوئے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے سراقہ بن حارث اور سراقہ بن حباب کے دو عنوان قائم کئے ہیں اور دونوں کو شہداء حنین میں بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے صرف سراقہ بن حباب کو بیان کیا ہے اور صحیح بھی یہی ہے کیونکہ وہ دونوں ایک ہی ہیں صرف عبدالملک بن ہشام نے زیاد بن عبداللہ بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے شہداء حنین کے بیان میں سراقہ بن حارث کو بیان کیا ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے سراقہ بن حباب کو بیان کیا ہے۔ پس حق ابن مندہ اور ابونعیم کے ساتھ ہے وہ دونوں ایک ہیں پس اگر وہ یہ کہتے کہ بعض لوگوں نے سراقہ بن حارث بھی بیان کیا ہے تو اچھا ہوتا لیکن سراقہ بن حارث اور سراقہ بن حباب دو شخص ہوں یہ صحیح نہیں۔ واللہ اعلم

۱۹۵۰۔ حضرت سراقہؓ بن سراقہ

حضرت سراقہؓ بن سراقہ۔ ایک مجہول شخص ہیں۔ عبدالواحد بن عوف نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ خیبر کے دن سنان بن سلمہ اپنی ہی تلوار سے شہید ہوئے تو رسول اللہؐ نے ان کی دیت مقرر نہیں کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے لکھا ہے کہ وہ مقتول جس کی تلوار لوٹ کر خود اسی کے لگی وہ عامر بن سنان سلمہ بن اکوع کے چچا تھے۔

۱۹۵۱۔ حضرت سراقہؓ بن عمرو انصاری

حضرت سراقہؓ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی بنی مازن بن نجار کے خاندان سے تھے۔ بدر اور احد اور خندق اور حدیبیہ اور خیبر اور عمرۃ القضاء میں شریک ہوئے۔ اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے اور غزوۂ موتہ میں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے۔ یہ عروہ اور ابن اسحٰق کا بیان ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۵۲۔ حضرت سراقہؓ بن عمرو

حضرت سراقہؓ بن عمرو۔ ان کا ذکر صحابہ میں ہے اور ان کا نسب نہیں مذکور ہوا۔ سیف بن عمر نے بیان کیا ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سراقہ بن عمرو کو مقام باب کی طرف روانہ کیا اور سردار عبدالرحمٰن بن ربیعہ باہلی کو مقرر کیا تھا سراقہ وہی ہیں جنہوں نے اہل ارمینیہ اور ارمن سے مقام باب پر صلح کی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر لکھ کر روانہ کی تھی اور وہیں ان کا انتقال ہو گیا اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن ربیعہ کو اپنا قائم مقام کیا جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی قائم رکھا۔ سراقہ ذوالنور کے لقب سے مشہور تھے اور عبدالرحمٰن بن ربیعہ بھی اسی لقب سے مشہور تھے یہ سیف کا بیان تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ یہ پہلے سراقہ

کے غیر ہیں کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں معرکہ موتہ میں شہید ہو گئے تھے اور ان کی وفات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ہوئی۔

۱۹۵۳۔ حضرت سراقہؓ بن عمیر

حضرت سراقہؓ بن عمیر۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے غزوۂ تبوک میں سواری طلب کی تھی اور آپ کے پاس سواری نہ تھی جس پر ان کو سوار کرتے پس یہ روتے ہوئے واپس گئے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملهم قلت لا اجد ما احملکم علیه تولوا واعینهم تفیض من الدمع۔ (التوبہ: ۹۲)

ابن عباس نے کہا ہے کہ یہ آیت چند لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی انہی میں سے سراقہ بن عمیر ہیں ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۹۵۴۔ حضرت سراقہؓ بن کعب

حضرت سراقہؓ بن کعب بن عمرو بن عبدالعزیٰ بن غزیہ۔ واقدی اور ابن عمارہ اور ابومعشر نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے کہ عبدالعزیٰ عروہ کے بیٹے ہیں اور صحیح غزیہ ہے جو عمرو بن عبدعوف بن غنم بن مالک بن نجار کے بیٹے ہیں۔ سراقہ بدر اور احد اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی ان کا تذکرہ ابوعمر نے یونہی لکھا ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ یہ یمامہ میں شہید ہوئے اور کلبی نے ان کا نسب مثل واقدی کے بیان کیا ہے۔

۱۹۵۵۔ حضرت سراقہؓ بن مالک

حضرت سراقہؓ بن مالک بن جعشم بن مالک بن عمرو بن تیم بن مدلج بن مرہ بن عبدمناہ بن کنانہ۔ کنانہ مدلجی ہیں۔ ان کی کنیت ابوسفیان تھی (مقام) قدید میں اترا کرتے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مکہ میں رہتے تھے ان سے صحابہ میں سے' ابن عباس اور جابر نے' اور تابعین میں سے' سعید بن مسیّب اور سراقہ کے بیٹے محمد بن سراقہ نے روایت کی ہے ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن بدران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد حسن بن علی فارسی جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن محمد ابوسعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے ابواسحٰق سے انہوں نے براء سے روایت کر کے خبر دی' انہوں نے کہا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے' عازب سے' ایک زین تیرہ درہم میں مول لی۔ اور عازب سے کہا کہ براء سے کہو کہ میرے گھر پہنچا دیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نہ کہوں گا یہاں تک کہ آپ مجھ سے اس وقت کے واقعات بیان نہ کریں کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ سے چلے تھے اور آپ ان کے ہمراہ تھے۔ ابوبکر صدیق نے کہا کہ ہم نکلے اور رات کو چلے اور ہم رات اور دن برابر جاگتے رہے اور حدیث کو بیان کیا یہاں تک کہ کہا ہم چلے اور قوم ہم کو ڈھونڈ رہی تھی اور ہم کو

بجز سراقہ بن مالک بن جعشم کے کسی نے نہ پایا وہ اپنے گھوڑے پر سوار چلا آ رہا تھا میں نے کہا یارسول اللہ یہ ڈھونڈ نے والا ہمارے پاس آ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم غمگین نہ ہو کیونکہ اللہ ہمارے ساتھ ہے یہاں تک کہ جب ہم سے نزدیک ہو گیا اور راوی کو اس مقام پر شک ہو گیا ہے وہ کہتا ہے یا تو آپ نے فرمایا کہ ایک یا دو نیزوں کے فاصلہ پر رہ گیا یا انہوں نے کہا کہ دو یا تین نیزوں کے فاصلہ پر رہ گیا میں نے کہا کہ یارسول اللہؐ جاسوس آ پہنچا اور یہ کہہ کر میں رونے لگا آپ نے پوچھا تم کیوں روتے ہو؟ میں نے جواب دیا بخدا میں اپنے خوف سے نہیں روتا ہوں بلکہ مجھ کو آپ کا خیال ہے آپ نے اس شخص پر بددعا کی اور فرمایا اے اللہ! تو مجھ کو جس چیز سے چاہے بچالے پس فوراً اس کا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین میں دھنس گیا اور وہ سوار اس پر سے کود پڑا اور اس نے کہا اے محمد (ﷺ) میں نے جان لیا کہ یہ تمہارا ہی کام ہے اب تم خدا سے دعا کرو کہ وہ مجھ کو اس حالت سے نجات دے۔ خدا کی قسم میں ان لوگوں سے جو میرے پیچھے جستجو میں ہیں خبر کو گول مول کر دوں گا۔

رسول اللہؐ نے اس کو دعا دی وہ رہا ہو گیا اور اپنے ساتھیوں کی طرف واپس گیا الی آخرہ اور ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھ سے محمد بن مسلم نے عبدالرحمٰن بن مالک بن جعشم سے انہوں نے اپنے چچا سراقہ بن جعشم سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کے واسطے نکلے۔ قریش نے اس شخص کے واسطے جو ان کو پکڑ لائے سو اونٹ انعام مقرر کئے اور اپنے ڈھونڈھنے کی کیفیت اور گھوڑے کی مصیبت اور تین مرتبہ گرنے کا حال بیان کر کے کہا کہ جب میں نے ان سب باتوں کو دیکھ لیا تو مجھ کو یقین ہو گیا کہ یہ غالب رہیں گے اور میں نے آواز دی کہ میں سراقہ بن مالک بن جعشم ہوں میری طرف نظر کیجئے میں آپ سے بات کروں گا خدا کی قسم میں آپ کو شک میں نہ ڈالوں گا اور میری طرف سے آپ کو کوئی ناگوار امر نہ پہنچے گا۔ رسول اللہؐ نے ابوبکر سے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ تو ہم سے کیا چاہتا ہے؟ سراقہ کہتے ہیں کہ ابوبکر نے مجھ سے کہا کہ کیا چاہتا ہے؟ میں نے کہا کہ آپ مجھ کو ایک تحریر لکھ دیجئے تاکہ میرے اور آپ کے درمیان میں نشانی رہے پس آپ نے ایک تحریر ہڈی یا جھلی یا کھال پر لکھ کر ڈال دی میں نے اس کو اٹھا کر اپنے ترکش میں ڈال لیا پھر واپس چلا آیا اور اس کا ذکر کبھی نہیں کیا یہاں تک کہ جب اللہ نے مکہ کو اپنے رسول کے واسطے فتح کر دیا اور آپ حنین اور طائف سے فارغ ہو گئے وہ تحریر لے کر آپ سے ملنے کو چلا اور آپ مقام جعرانہ میں مقیم تھے میں انصار کے لشکر میں داخل ہوا وہ لوگ نیزوں سے مجھ کو کھڑ کھڑانے لگے اور کہنے لگے کہ دور ہو دور ہو کیا چاہتا ہے؟ یہاں تک کہ میں رسول اللہؐ سے نزدیک ہو گیا آپ اسوقت اپنی اونٹنی پر سوار تھے بخدا میں گویا آپ کی پنڈلی کو رکاب میں دیکھ رہا ہوں گویا کہ وہ کھجور کا گابھا ہے۔ پھر میں نے وہ تحریر دکھائی اور پھر کہا یارسول اللہ ﷺ! یہ آپ کی تحریر جو آپ نے مجھ کو عنایت کی تھی اور میں سراقہ بن مالک بن جعشم ہوں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ پورا کرنے اور احسان کرنے کا دن ہے پس آپ نے اس کو قریب کہا۔ پس میں آپ کے نزدیک ہو گیا اور اسلام قبول کر لیا اور انہوں نے گم شدہ اونٹ کی بابت اپنا سوال کرنا بیان کیا ہے۔ ابن عیینہ نے ابوموسیٰ سے انہوں نے حسن سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے سراقہ بن مالک سے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم کسریٰ کے کنگن اور کمر بند اور تاج پہنو گے۔ راوی کہتا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسروی کنگن اور کمر بند اور تاج آیا انہوں نے سراقہ بن مالک کو بلا کر ان چیزوں کو پہنا دیا۔ سراقہ کے بال بڑے بڑے تھے خصوصاً بازوؤں پر بہت

تھے اور کہا کہ اپنے ہاتھ اٹھا کر کہو اللہ بہت بڑا ہے سب تعریف اسی اللہ کو ہے جس نے کسریٰ بن ہرمز سے جو خود کو لوگوں کا پروردگار کہتا تھا ان چیزوں کو لے کر بنی مدلج کے ایک بدو سراقہ کو پہنا دیا۔ حضرت عمر نے اس کو بآواز بلند کہا تھا' سراقہ شاعر بھی تھے انہوں نے ہی ابو جہل سے خطاب کر کے یہ اشعار کہے تھے ؎

ابـا حـكـم والـلـه لـو كـنـت شـاهـدا لامـر جـوادى اذ تـسـوخ قـوائـمـه

عـلـمـت ولـم تـشـكـك بـان محمد رسـول بـبـرهـان فـمـن ذايـقـاومـهُ

عـلـيـك بـكـف الـقـوم عـنـه فـانـنـى ارى امـره يـومـا سـتـبـد و مـعـالـمـه

بـامـر يـود الـنـاس فـيـه بـاسـرهـم بـان جـمـيـع الـنـاس طـرايـسـالـمـه

''اے ابوالحکم (کنیت ابوجہل) واللہ اگر تم اس وقت موجود ہوتے جب میرے گھوڑے کے پیر زمین میں دھنس گئے تھے تو تم کو معلوم ہو جاتا اور کچھ شک نہ رہتا کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں معجزہ کے ساتھ آئے ہیں کون ان کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ تم قوم کو مقابلے سے روکو کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ عنقریب ان کے علوم شائع ہوں گے اور اس طرح شائع ہوں گے کہ تمام دنیا کے لوگ ان سے صلح کرنے کی خواہش کریں گے۔''

سراقہ بن مالک ۲۴ھ ابتداخلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں فوت ہوئے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ سراقہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد فوت ہوئے۔ واللہ اعلم ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۵۶۔ حضرت سراقہؓ بن معتمر

حضرت سراقہؓ بن معتمر بن انس بن ازاۃ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب قریشی عدوی ہیں۔ عمرو کے والد تھے سراقہ بدر میں شریک ہوئے تھے ان کا تذکرہ کلبی نے لکھا ہے۔

۱۹۵۷۔ حضرت سرباتکؓ ہندی

حضرت سرباتکؓ ہندی۔ مکی بن احمد بردعی نے اسحٰق بن ابراہیم طوسی سے روایت کی ہے اسحٰق کی عمر اس وقت ستانوے برس کی تھی وہ کہتے تھے میں نے شاہ ہند' سرباتک ہندی کو قنوج میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا کہ تمہاری کیا عمر ہوگی؟ اس نے جواب دیا ۹۲۵ برس کی وہ مسلمان تھا اور کہتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے' اپنے دس صحابہ' میرے پاس بھیجے تھے جن میں حذیفہ بن یمان اور عمرو بن عاص اور اسامہ بن زید اور ابوموسیٰ اشعری اور صہیب وسفینہ وغیرہم تھے۔ آپ نے اس کو دعوت اسلام دی تھی اس نے اسلام کو قبول کیا اور مسلمان ہو گیا۔ اور نبیؐ کے خط کو بوسہ دیا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے ابن مندہ وغیرہ نے اس کے ترک کرنے میں حق کی جانب داری کی ہے کیونکہ اس کا چھوڑ دینا لکھنے سے بہتر ہے اور اگر ہم نے یہ شرط نہ کر لی ہوتی کہ کسی بیان کو جس کو ان لوگوں نے یا ان میں سے کسی نے بیان کیا ہے نہ چھوڑیں گے تو ہم ضرور اس کو اور اس جیسے تذکروں کو چھوڑ دیتے۔

۱۹۵۸۔ حضرت سرعؓ بن سوادہ

حضرت سرعؓ بن سوادہ۔ حافظ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ ابوزکریا نے ذکر کیا ہے کہ عبیداللہ بن اشکاب نے ان کو افراد میں لکھا

ہے اوران کا کچھ حال ذکر نہیں کیا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۵۹۔حضرت سرقؓ بن اسد

حضرت سرقؓ بن اسد جہنی ۔ اور بعض لوگ ان کو انصاری اور بعض الائل بیان کرتے ہیں۔شہر اسکندریہ علاقہ مصر میں رہتے تھے یہ صحابی تھے ان سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کا نام سرق رکھا تھا کیونکہ انہوں نے ایک بدو کی سواری کے دو اونٹ جن کو وہ لے کر مدینہ میں آیا تھا خریدے اور لے کر بھاگ گئے تھے اس سے روپوشی کر لی تھی اس کی خبر رسول اللہ ﷺ کو ہوئی آپ نے فرمایا کہ ان کو تلاش کرو جب لوگ ان کو لے کر آپ کے پاس آئے آپ نے فرمایا کیا تم سرق (یعنی چور) ہوتم کو ایسے کام پر کس نے مجبور کیا' یہ کہتے تھے' میں نے جواب دیا کہ میں نے دونوں کی قیمت سے اپنی ضرورت پوری کی آپ نے فرمایا کہ ان کا قرض ادا کر دو میں نے جواب دیا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔آپ نے فرمایا اے اعرابی ان کو لے جا کر اپنا حق وصول کر لے سرق کہتے تھے کہ لوگ اس سے قیمت طے کرنے لگے تا کہ ان کا فدیہ اس کو دے دیں پھر اس نے ان کو آزاد کر دیا۔ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بنا' نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سہل بن بکار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جویریہ بن اسماء نے عبداللہ بن یزید منبعث کے غلام سے' انہوں نے ایک مصری آدمی سے انہوں نے رسول اللہؐ کے ایک صحابی سے جو' ان لوگوں کے پاس رہتے تھے جن کو سرق کہتے تھے روایت کر کے بیان کی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ کیا ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے سرق تخفیف راء کے ساتھ بروزن عذر و فسق اور اہلحدیث سرق راء کو مشدد پڑھتے ہیں۔مگر تخفیف راء کے ساتھ پڑھنا صحیح ہے ابوعبدالرحمٰن قینی نے ان کو آزاد کیا تھا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۶۰۔حضرت سریؓ (والد ربیع)

حضرت سریؓ ۔ربیع کے والد ہیں۔عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے ربیع بن سری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے ہم کو عورتوں سے تین دن متعہ کرنے کی اجازت دی تھی پھر میں رسول اللہؐ کے پاس آیا تو دیکھا کہ آپ متعہ کرنے کو سختی کے ساتھ منع فرما رہے تھے ابوموسیٰ نے اس کو اسی طرح بیان کیا ہے حالانکہ یہ حدیث ربیع بن سبرہ بن معبد کی روایت سے ہے' جس کا بیان اوپر ہو چکا ہے اور شاید کہ بعض راویوں نے سبرہ کو اسد سے بدل دیا یا بعض راویوں سے تصحیف ہو گئی۔واللہ اعلم

۱۹۶۱۔حضرت سریعؓ بن حکم

حضرت سریعؓ بن حکم ۔سعدی قبیلہ بنوتمیم سے ہیں۔رسول اللہؐ کے پاس تمیم کے وفد۔میں آئے تھے۔اور آپ نے ان کو ایک خط لکھ کر دیا تھا۔ان کے بیٹے وقاص نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں بنوتمیم کے وفد میں رسول اللہؐ کے پاس مدینہ میں آیا اور اپنے اموال کا صدقہ ادا کیا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب السین والعین

۱۹۶۲۔ حضرت سعدؓ بن اخرم

حضرت سعدؓ بن اخرم۔ان کی کنیت ابوالمغیرہ تھی۔ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے کوفہ میں رہتے تھے ان سے ان کے بیٹے مغیرہ نے روایت کی ہے۔عیسیٰ بن یونس اور یحییٰ ابن عیسیٰ نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے مغیرہ بن سعد بن اخرم سے انہوں نے اپنے والد یا چچا سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں نبیؐ کے پاس آیا اور آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا تھا لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ عرفات میں ہیں میں آپ کے پاس آیا اور اونٹنی کی نکیل پکڑ لی اس سے لوگ میرے اوپر چیخ اٹھے۔آپ نے' فرمایا ان کو چھوڑ دو کیونکہ کوئی حاجت ان کو لائی ہوگی۔میں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! مجھ کو آپ ایسا کام بتا دیجئے جو مجھ کو جنت کے نزدیک اور دوزخ سے دور کر دے۔آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا اللہ کو (ایک جانکر) عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو نہ شریک کرو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور رمضان کے روزے رکھو اور جو تم اپنے نفس کے واسطے کرتے ہو اوروں کے واسطے بھی پسند کرو اور جو تم اپنے نفس کے واسطے ناپسند کرتے ہو اوروں کے واسطے بھی اس کو نہ کرو اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو۔اس کو عمرو بن علی نے عبداللہ بن داؤد سے انہوں نے اعمش سے روایت کی اور انہوں نے کہا کہ مغیرہ نے اپنے چچا سے روایت کی اور شک نہیں بیان کیا۔اس کو ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے۔ان تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۶۳۔ حضرت سعدؓ بن اسعد

حضرت سعدؓ بن اسعد ساعدی۔سہل بن سعد کے والد تھے ان سے ان کے بیٹے سہل روایت کرتے ہیں مقام روحاء میں بدر کی طرف جاتے ہوئے انتقال کر گئے۔عبدالمہیمن بن عباس بن سہل بن سعد نے اپنے والد سے' انہوں نے ان کے دادا' سہل نے روایت کی ہے ان کے والد سعد نبیؐ کے ہمراہ بدر کی طرف چلے جس وقت مقام روحاء میں تھے فوت ہو گئے اور نبی ﷺ کو اپنے اسباب اور سواری اور تین وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے صاع ایک پیمانہ ہے) جو' کی وصیت کی' آپ نے اس کو قبول کر لیا اور ان کے ورثہ کو واپس کر دیا اور غنیمت میں بھی ان کا حصہ لگایا۔سہل بن سعد سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میرے والد سعد کے پاس نبیؐ کے تین گھوڑے تھے جن کو وہ چارا کھلایا کرتے تھے سہل نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ انہوں نے ان کے نام لزاز۔لحاف۔ظرب رکھے تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مجھ کو سہل بن سعد دادا کا نام سعد صرف اسی بیان سے معلوم ہوا ہے۔ان کا نسب ان کے نام سعد بن مالک میں بیان ہوگا۔انشاءاللہ تعالیٰ

۱۹۶۴۔ حضرت سعدؓ اسلمی

حضرت سعدؓ اسلمی۔ان سے ان کے بیٹے سعد بن عبداللہ بن سعد نے روایت کی ہے۔یہ رسول اللہؐ کے ہمراہ سعد بن خیثمہ کے مہمان ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۱۹۶۵۔ حضرت سعدؓ اسود

حضرت سعدؓ اسود سلمی ذکوانی۔ حسن اور قتادہ نے انس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نبیؐ کے پاس آیا اس نے سلام کیا اور پوچھا کیا میرا کالا اور بدمنظر ہونا' جنت میں داخل ہونے سے باز رکھے گا آپ نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم! انہیں جب تک کہ اللہ سے ڈرتے اور رسول اللہؐ کے لائے ہوئے احکام کو مانتے رہو گے۔ انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ﷺ ہیں۔ پس اب میرے واسطے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جو سب مسلمانوں کے واسطے ہیں وہی تمہارے واسطے ہے اور جو ان پر ہے' وہی تم پر ہے اور تم ان کے بھائی ہو انہوں نے کہا کہ میں نے ان سب لوگوں کو جو آپ کے پاس موجود ہیں اور جو نہیں ہیں اپنی شادی کا پیغام دیا۔ سب نے میرے سیاہ اور بدمنظر ہونے کی وجہ سے مجھ کو رد کر دیا' حالانکہ میں اپنی قوم بنی سلم کا ایک شریف النسب آدمی ہوں۔ آپ نے عمر یا عمرو بن وہب کے پاس جانے کو فرمایا۔ یہ شخص جن کے پاس آپ نے ان کو بھیجا تھا ثقیف کے ایک نومسلم' سخت مزاج آدمی تھے اور فرمایا جا کر دروازہ کھٹکھٹاؤ اور سلام کرو اور جب اندر جاؤ تو کہو کہ رسول اللہؐ نے تمہاری لڑکی کی شادی' میرے ساتھ کر دی ہے۔ جن کے پاس آپ نے ان کو بھیجا تھا ان کی لڑکی تو جوان صاحب عقل و جمال تھی' انہوں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی اور جب ان لوگوں نے دروازہ کھولا انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے تمہاری لڑکی کی میرے ساتھ شادی کر دی ہے۔ ان لوگوں نے سعد کو بُری طرح جواب دیا اور یہ نکل آئے مگر وہ لڑکی بھی اپنے پردے سے نکل آئی اور کہنے لگی اے بندۂ خدا لوٹ آؤ اگر رسول اللہؐ نے میری شادی تمہارے ساتھ کر دی ہے تو میں بھی اپنے نفس کے واسطے اسی کو پسند کرتی ہوں۔ جس کو اللہ اور رسول اللہؐ نے پسند کیا اور اس لڑکی نے اپنے والد سے کہا کہ قبل اس کے کہ تمہاری فضیحت بذریعہ وحی کے' کی جائے اپنی نجات کی فکر کرو چنانچہ رسول اللہؐ کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم ہی نے میرے قاصد سے ایسی سخت کلامی کی تھی۔

انہوں نے کہا کہ میں نے ہی ایسا کیا تھا اور اب میں استغفار کرتا ہوں میں نے اس کو جھوٹا خیال کیا تھا اور اب میں نے اس کی شادی کر دی آپ نے اس آدمی سے کہا کہ اپنی بیوی کے پاس جاؤ اور اس سے ہم بستر ہو۔ وہ آدمی ابھی بازار میں اپنی بیوی کے واسطے سامان ہی خرید رہا تھا کہ ایک آواز دینے والے نے آواز دی کہ اے اللہ کے سوارو' سوار ہو' تم کو جنت کی خوشخبری ہو۔ انہوں نے تلوار' نیزہ اور گھوڑا خریدا' اور عمامہ باندھ کر سوار ہوئے اور مہاجرین سے جا ملے ان میں سے کسی نے ان کو نہ پہچانا اور رسول اللہؐ نے دیکھا آپ نے بھی نہ پہچانا یہ گھوڑے پر سوار' برابر لڑتے رہے۔ یہاں تک کہ ان کا گھوڑا تھک کر کھڑا ہو گیا انہوں نے پیدل لڑنا شروع کر دیا اور اپنی آستینیں چڑھالیں جب رسول اللہؐ نے ہاتھ کی سیاہی دیکھی ان کو پہچان لیا اور فرمایا' سعد ہیں یہ برابر لڑتے رہے یہاں تک کہ لوگوں نے کہا کہ سعد گر گئے فوراً رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور سعد کا سر' اپنی گود میں رکھ لیا اور ان کے ہتھیار اور گھوڑا ان کی بیوی کے پاس بھیج دیا اور فرمایا ان لوگوں سے کہہ دو کہ اللہ نے اس کی شادی تمہاری لڑکی سے بہتر کے ساتھ کرا دی اور یہ ان کی میراث ہے۔ یہ قصہ جلیبیب کے قصہ سے بہت مشابہ ہے جو اوپر گزر چکا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۶۶۔ حضرت سعدؓ بن اطول

حضرت سعدؓ بن اطول۔ جہنی یہ سعد اطول بن عبداللہ بن خالد بن واہب بن غیاث بن عبداللہ بن سعیہ بن عدی بن عوف بن غطفان بن قیس بن جہنیہ کے بیٹے ہیں۔ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے ان کی کنیت ابومطر تھی بصرہ میں رہتے تھے ابونضرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ نے اپنی سند سے ابویعلی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاعلی بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجعفر عبدالملک نے ابونضرہ سے انہوں نے سعد بن اطول سے روایت کر کے خبر دی کہ ان کے بھائی تین سو درہم اور عیال چھوڑ کر مرے میں نے چاہا کہ ان درہموں کو ان کے عیال پر خرچ کروں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی اپنے دین کے عوض میں قید ہے اس کی طرف سے ادا کر دو انہوں نے ادا کر دیا اور کہا کہ میں نے اس کی طرف سے ادا کر دیا ہے مگر ایک عورت نے دو دیناروں کا دعویٰ کیا ہے اور اس کے پاس گواہ نہیں ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو دے دو وہ سچی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۹۶۷۔ حضرت سعدؓ انصاری

حضرت سعدؓ انصاری۔ انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ تبوک سے آئے، سعد انصاری آپ کا استقبال کرنے گئے آنحضرتؐ نے ان سے مصافحہ کیا اور پوچھا کہ تمہارے ہاتھوں کو کس نے باندھ دیا یعنی جہاد میں کیوں نہ گئے۔ انہوں نے جواب دیا یارسول اللہ! میں پھاوڑا چلاتا ہوں، محنت مزدوری کرتا ہوں تب اپنے گھر والوں کو کھانے کو دیتا ہوں۔ رسول اللہؐ نے ان کا ہاتھ چوم لیا اور فرمایا یہ ایسا ہاتھ ہے جس کو آگ نہ چھوئے گی ابوموسیٰ نے اس کو بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ انصار میں سعد نامی بہت ہیں مگر دوسری روایت میں ان کا نسب سعد بن معاذ بیان کیا ہے اور اپنی سند سے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے سعد بن معاذ سے مصافحہ کیا اور فرمایا کہ یہ ہاتھ ایسا ہے کہ جس کو کبھی آگ نہ چھوئے گی اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اگر یہ روایت محفوظ ہے تو شاید یہ سعد بن معاذ دوسرے شخص ہیں جو مشہور سعد خزرجی کے سوا ہیں کیونکہ وہ واقعہ تبوک سے چند سال پیشتر ۵ ہجری میں فوت ہو چکے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے اسی طرح بیان کیا ہے کہ شاید وہ خزرجی کے سوا ہیں یہ وہم ہے کیونکہ سعد بن معاذ جو ۵ھ میں فوت ہوئے تھے وہ اوسی خاندان بنی عبدالاشہل سے تھے اور غزوۂ خندق میں زخمی ہوئے تھے اور بنو قریضہ میں حکم دینے کے بعد انتقال کیا تھا ان کے اوسی ہونے میں کچھ شبہ نہیں ہے ان کا قول ہے کہ ان کی وفات تبوک سے پہلے ہوئی تھی صحیح ہے لیکن یہ روایت جس میں سعد بن معاذ کا ذکر ہے اس میں تبوک کا ذکر نہیں ہے پس اگر روایت صحیح ہو تو شاید ان کی شہادت کے قبل کا واقعہ ہو۔ علاوہ اس کے مجھے نہیں معلوم کہ سعد بن معاذ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی غزوۂ میں بدر یا اور کوئی ہو پیچھے رہے ہوں بلکہ صرف سعد بن عبادہ کے بارے میں اختلاف ہے کہ بدر میں شہید ہوئے تھے یا نہیں واللہ اعلم۔ علاوہ اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو لوگ انصار وغیرہم سے پیچھے رہ گئے تھے وہ لوگ مشہور ہیں ان میں سعد نہیں ہیں اور جو شخص پیچھے رہ گیا ہو وہ تو ڈانٹ اور ملامت کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر کیونکر آپ اس کا ہاتھ چومتے اور مصافحہ کرتے۔

۱۹۶۸۔ حضرت سعدؓ بن ایاس انصاری

حضرت سعدؓ بن ایاس۔ بدری انصاری تھے۔ اسحٰق بن ایاس بن سعد بن سعد بن ابی وقاص نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میرے نانا نے مجھ سے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے سعد بن ایاس انصاری بدری نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہؐ کے پاس حاضر تھا آپ نے عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا کہ اے میرے چچا جب کل صبح ہو تو تم اور تمہارے بیٹے دور نہ جاؤ۔ جب صبح ہوئی آپ سویرے ان لوگوں کے پاس گئے اور پوچھا تم لوگوں نے کس حال میں صبح کی' ان لوگوں نے جواب دیا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' خیر خوبی سے ہم نے صبح کی آپ نے فرمایا ایک دوسرے سے قریب ہو جاؤ' جب قریب ہو گئے آپ نے اپنی چادر ان لوگوں پر پھیلا دی پھر فرمایا اے خدا یہ لوگ میرے اہلبیت ہیں تو ان کو آگ سے اسی طرح چھپالے جس طرح میں نے ان کو چھپالیا ہے اور در و دیوار نے (اس پر) آمین آمین کہی۔ اس حدیث کی سند میں اختلاف ہے چند وجوہات سے مروی ہے اس کو کریمی نے عبداللہ بن عثمان بن اسحٰق بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے کہتے تھے مجھ سے میرے نانا مالک بن حمزہ بن ابی اسید انصاری خزرجی بدری نے بیان کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۶۹۔ حضرت سعدؓ بن ایاس شیبانی

حضرت سعدؓ بن ایاس شیبانی۔ ان کی کنیت ابوعمر ہے۔ خاندان بنو شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل سے تھے اس لیے یہ بکری شیبانی ہیں۔ نبی ﷺ کو پایا ہے مگر آپ سے کوئی حدیث نہیں سنی ابن مسعود کے ساتھ رہتے تھے اور انہی کے شاگرد مشہور تھے اور ان سے سماع حدیث بہت کیا ہے سعد سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سنی میں (اس وقت) کاظمہ میں اپنے گھر کے اونٹ چرا رہا تھا لوگوں نے بیان نے کیا کہ تہامہ میں ایک نبی نکلے ہیں۔ سعد نے بیان کیا ہے کہ میں چالیس برس کی عمر میں جنگ قادسیہ میں شریک ہوا تھا ۹۵ھ میں ۱۲۰ کے ہو کر انتقال کیا کوفہ میں رہتے تھے' ان کے گھر والوں میں سے ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۷۰۔ سعد بن بجیرؓ بن بجیر

سعد بن بجیرؓ بن بجیر۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ بجیر بن معاویہ بن قحافہ بن نفیل بن سدوس بن عبد مناف بن ابی اسامہ بن سحمہ بن سعد بن عبداللہ بن قداذ بن معاویہ بن زید بن غوث بن انمار بن اراش کے بیٹے تھے' بجلی سحمی' انصار کے حلیف ہیں' ابن حبتہ کے نام سے مشہور ہیں۔ حبتہ ان کی والدہ کا نام تھا جو مالک بن عمرو بن عوف کی بیٹی تھیں۔ حرام بن عثمان نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ نے سعد بن حبتہ کی طرف غزوۂ خندق کے دن دیکھا اور انہوں نے خوب سختی سے جہاد کیا اس وقت یہ کم سن تھے ان کو آپ نے بلایا اور پوچھا اے جوانمرد تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ سعد بن حبتہ۔ نبیؐ نے فرمایا کہ اللہ تم کو نیک بخت کرے' تم مجھ سے قریب ہو جاؤ۔ سعد آپ سے زیادہ قریب ہو گئے آپ نے سعد کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ ابوقتادہ بن ثابت بن ابی قتادہ انصاری نے اپنے والد سے' انہوں نے ان کے دادا سے' روایت کی ہے کہ ابوقتادہ نے کہا کہ جب میں نبیؐ کے جانور تلاش کرنے نکلا مسعدہ سے میری ملاقات ہوئی' میں نے اس کو ایسی مار ماری کہ وہ پست ہو گیا اور

سعد بن حتبہ نے اس کو پایا انہوں نے اس کو مارا کہ وہ بری طرح گر گیا لوگوں نے سعد بن حبتہ کے بیٹے کی وجہ سے انہیں بچالیا' یہ سعد بن حبتہ قاضی ابو یوسف کے دادا ہیں کیونکہ ابو یوسف کا نام یعقوب ہے وہ ابراہیم بن حبیب بن خنیس بن سعد بن حبتہ کے بیٹے ہیں اور خنیس ابو یوسف کے دادا وہی ہیں جو کوفہ میں صاحب جہار سوج خنیس کے لقب سے مشہور تھے (جہار سوج چہار سو کا معرب ہے یہ کوفہ میں ایک مقام کا نام تھا جو چوکور تھا اور چاروں طرف راستے نکلے تھے خنیس اسی کے مالک ہیں اس وجہ سے ان کا یہ نام پڑ گیا) اس کو ابن کلبی نے بیان کیا ہے ان کی والدہ حبتہ صحابیہ تھیں جوان کو لے کر نبیؐ کے پاس آئی تھیں آپ نے ان کو برکت کی دعا دی اور ان کے سر پر مسح کیا۔ احد کے دن یہ خورد سال سمجھے گئے تھے (اس وجہ سے شریک احد نہیں ہوئے) ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ بجیر: ب کے فتحہ اور حاء کے کسرہ کے ساتھ اور بعض نے کہا ہے کہ ب کا ضمہ اور جیم پر فتحہ ہے یہ لفظ حا کے ساتھ نہیں۔ حرام: ح اور را کے فتحہ کے ساتھ۔ خنیس: نقطہ والی خ کے ضمہ کے ساتھ اور نون مفتوحہ اور آخر میں سین نقطوں سے خالی ہے۔

۱۹۷۱۔ حضرت سعدؓ (مولیٰ حضرت ابو بکر صدیقؓ)

حضرت سعدؓ۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام اور نبیؐ کے خادم تھے' بصرہ میں رہتے تھے ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی احمد بن علی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو داؤد نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابو عامرؒ صالح بن رستم خزاز' نے حسن سے' انہوں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام سعد سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ نے ابو بکر سے فرمایا کہ سعد جو ابو بکر کے غلام تھے ان کی خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی معلوم ہوتی تھی ان کو آزاد کر دو۔ ابو بکر نے کہا کہ ہمارے پاس اس جگہ اس کے سوا اور کوئی غلام نہیں ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ سعد کو آزاد کر دو۔ آدمی تم سے انکار کریں گے (یعنی اگر تم آزاد نہ کرو گے تو لوگ تم کو برا کہیں گے اور تم سے انکار کریں گے) حسن نے سعد سے روایت کی ہے کہ سعد نے کہا کہ ایک آدمی نے صفوان بن معطل کی شکایت' رسول اللہ ﷺ سے کی اور کہا کہ صفوان نے میری ہجو کی ہے (صفوان شاعر تھے) آپ نے فرمایا کہ صفوان کو چھوڑ دو کیونکہ وہ پاکیزہ دل اور خراب زبان ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۷۲۔ حضرت سعدؓ بن تمیم

حضرت سعدؓ بن تمیم سکونی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اشعری ہیں۔ ان کی کنیت ابو بلال تھی۔ دمشق کی مسجد کے امام اور واعظ تھے ان کے بیٹے بلال نے ان سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صدقہ بن خالد نے عمرو بن شراحیل سے انہوں نے بلال بن سعد بن تمیم سکونی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے پوچھا کہ آپ کی امت میں کون بہتر ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ میں اور میرے زمانے کے لوگ میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ پھر کون آپ نے جواب دیا کہ دوسرا قرن میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ پھر کون آپ نے جواب دیا کہ پھر تیسرا قرن میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! پھر کون آپ نے جواب دیا کہ پھر ایسے لوگ ہوں گے جو بے گواہی طلب کئے گواہی دیں گے اور بغیر قسم کے قسم کھائیں گے اور امانت میں

خیانت کریں گے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۷۳۔حضرت سعدؓ بن جماز

حضرت سعدؓ بن جماز بن مالک انصاری بنوساعدہ کے حلیف تھے اور کعب بن جماز کے بھائی تھے احد اور اس کے بعد کے معرکوں میں شریک ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے بعض لوگوں نے جماز جیم اور آخر میں زا کے ساتھ روایت کیا ہے اور ابن کلبی نے حمان حاء مکسورہ اور نون کے ساتھ بیان کیا ہے۔سعد حمان بن ثعلبہ بن خزیمہ بن عمرو بن سعد بن ذبیان بن راشدان بن قیس بن جہینہ کے بیٹے ہیں اور طبری نے کہا ہے کہ حمار ''ح'' اور ''ر'' کے ساتھ ہے۔اور میم خفیفہ ہے۔واللہ اعلم۔

۱۹۷۴۔حضرت سعدؓ بن جنادہ

حضرت سعدؓ بن جنادہ۔عطیہ کے والد ہیں۔عوف بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان کے خاندان سے تھے۔محمد بن حسن بن عطیہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عطیہ سے انہوں نے اپنے والد سعد بن جنادہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی چیز اللہ کے نزدیک بندۂ مومن سے بزرگ نہیں ہے اگر اللہ پر قسم کھالے تو اللہ اس کو پورا کردے اور یونس بن نفیع نے سعد بن جنادہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میں ان لوگوں میں پہلا شخص ہوں جو طائف سے آ کر مسلمان ہوئے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۹۷۵۔حضرت سعد جہنیؓ

حضرت سعدؓ جہنی۔سنان بن سعد کے والد ہیں۔ان سے ان کے بیٹے سنان نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام دعا کرتے وقت اپنے کو خاص نہ کرے بلکہ قوم کو بھی اس دعا میں شامل کرلے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور بیان کیا کہ ان کی سند حدیث مجروح ہے۔

۱۹۷۶۔حضرت سعدؓ بن حارث

حضرت سعدؓ بن حارث بن صمۃ۔ان کا نسب ان کے والد کے نام میں گزر چکا ہے۔انصاری خزرجی ہیں قبیلہ بنی نجار سے ہیں یہ اور ان کے والد دونوں صحابی تھے یہ سعد جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ہمراہ شریک تھے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے۔جہیم بن حارث بن صمۃ کے بھائی تھے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۷۷۔حضرت سعدؓ بن حارثہ

حضرت سعدؓ بن حارثہ بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ۔ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ غزوۂ احد اور نیز اس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ابن مندہ نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ان مسلمانوں کے نام میں جو انصار کے خاندان بنی حارث بن خزرج سے یمامہ میں شہید ہوئے سعد

بن جاریہ بن لوذان بن عبدود کا نام بھی روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ان انصار کے ناموں میں جو بنی سالم بن عوف سے یمامہ میں شہید ہوئے سعد بن جاریہ بن لوذان بن عبدود بن کا نام بھی روایت کیا ہے الغرض علمائے نسب نے ان کے نسب بیان کرنے میں اختلاف کیا ہے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بجائے حارثہ کے جاریہ کہا ہے اور ابو عمر نے حارثہ لکھا ہے۔ ابن مندہ نے حارثہ کا تذکرہ دو جگہ بیان کیا ہے اور دونوں جگہ ایک ہی عبارت ہے غالباً وہ بھول گئے ہوں ورنہ یہ بات کوئی ایسی نہیں ہے کہ پوشیدہ رہ جاتی۔

۱۹۷۸۔ حضرت سعدؓ بن حبان

حضرت سعدؓ بن حبان بلوی۔ انصار کے حلیف ہیں۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن شاہین نے ان کے ذکر میں کہا ہے کہ سعد بن جماز بن مالک بن ثعلبہ کعب بن جماز کے بھائی تھے اور غزوۂ احد میں شریک تھے یمامہ کے دن شہید ہو گئے اور ان کے بھائی غزوۂ بدر میں شریک تھے ابو موسیٰ نے اپنی سند کو عروہ تک پہنچا کر عروہ سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے جو انصار جنگ یمامہ میں خاندان بنی ساعدہ سے شہید ہوئے ان میں سعد بن حبان بھی تھے اور وہ انصار کے حلیف تھے قبیلہ بلی سے ہیں اور ابو موسیٰ نے اسی طرح طبرانی سے روایت کیا ہے کہ سعد بن جماز انصاری ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ ابن مندہ نے سعد بن بن جبان لکھا ہے اور کہا ہے کہ سعد کے نسب کو جس طرح ابن شاہین نے ذکر کیا ہے میں اس کو صحیح سمجھتا ہوں واللہ اعلم۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ابو موسیٰ کا قول ہے اور اس امر میں شک نہیں ہے کہ ابو موسیٰ کے قول جبان میں ناقلوں کی غلطی ہے اور صحیح وہ ہے جو سعد بن جماز کے بیان میں ذکر کیا گیا اور ہم نے اختلاف علماء کو اسی جگہ بیان کر دیا ہے اور یہ بھی ظاہر کر دیا ہے کہ کسی نے ان کو جبان نہیں کہا۔ اور ابن مندہ نے ان کا ذکر اسی جگہ (سعد بن جماز کے تذکرہ میں) لکھا ہے اور اگر ابو موسیٰ وہاں پر ان کا ذکر نہ کرتے تو بہت اچھا ہوتا۔ اور ہم اگر ان کے ذکر کو چھوڑ دیتے تو لوگوں کو گمان ہوتا کہ ہم نے ایک تذکرہ بلا وجہ چھوڑ دیا یا اس تذکرہ سے ہم کو آگاہی نہ تھی لیکن عروہ بن زبیر سے ان لوگوں کے نام کے متعلق جو غزوؤں میں شریک ہوئے یا شہید ہو گئے تمام اہل سیر کی روایت کے سخت مخالف ہے میں نہیں جانتا یہ کیا بات ہے مگر جب یہ کیفیت ہے اس روایت کا اعتبار نہیں ہو سکتا اور ان روایتوں میں سے ایک روایت میں (سعد کے والد کا نام) حبان مروی ہے۔ واللہ اعلم

۱۹۷۹۔ حضرت سعدؓ بن حبان

حضرت سعدؓ بن حیان بن منقذ بیعۃ الرضوان میں اپنے بھائی واسع کے ہمراہ شریک ہوئے اور وہ حرہ کے دن شہید ہوئے اس کو ابن دباغ نے عدوی سے نقل کر کے بیان کیا ہے اور اس میں اعتراض ہے۔

۱۹۸۰۔ حضرت سعدؓ بن حرہ

حضرت سعدؓ بن حرہ۔ ابو بکر بن ابو علی نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ علی بن سعید نے ان کو افراد میں بیان کیا ہے۔ محمد بن عجلان نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے سعد بن حرہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے پھر مسجد کے ارادے سے نکلے تو چاہیے کہ اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں نہ ڈالے کیونکہ وہ نماز میں

ہے یہ حدیث ابن عجلان سے مشہور ہے جس کو وہ سعید سے وہ کعب بن عجرہ سے روایت کرتے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ سعید سے وہ ایک آدمی سے وہ کعب سے روایت کرتے ہیں (اس قول میں سعید اور کعب کے درمیان میں ایک اور واسطہ نکلتا ہے) اور بعض راویوں نے اس میں تصحیف کی اور اس کو حرہ سے مروی ہونا بیان کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور چونکہ اس کی تصحیف معلوم ہوگئی اس لیے اس کا چھوڑنا مناسب ہے۔

۱۹۸۱۔ حضرت سعدؓ بن خارجہ

حضرت سعدؓ بن خارجہ۔ انصاری زید بن خارجہ کے بھائی ہیں یہ اور ان کے والد غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے یہ زید وہی ہیں جنہوں نے مرنے کے بعد بات کی تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان دونوں نے نعمان بن بشیر کی روایت کردہ حدیث زید بن خارجہ کی وفات کے بعد کلام کرنے کی بابت روایت کی ہے نعمان نے کہا ہے کہ ان کے باپ اور بھائی سعد بن خارجہ احد کے دن شہید ہوئے اور زید کے بات کرنے کی حدیث ان کے ترجمہ میں بیان ہو چکی ہے۔

۱۹۸۲۔ حضرت سعدؓ بن خلیفہ

حضرت سعدؓ بن خلیفہ۔ انصاری۔ یہ سعد خلیفہ بن اشرف بن ابی حزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ کے بیٹے ہیں۔ انصاری ساعدی تھے۔ احد میں شریک تھے۔ ان کی ایک لڑکی عزیہ نامی تھیں ابن قداح نے بیان کیا کہ قادسیہ میں سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوئے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ حزیمہ: حامہملہ کے فتحہ اور زا کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۱۹۸۳۔ حضرت سعدؓ بن خولہ

حضرت سعدؓ بن خولہ بنو مالک بن حسل بن عامر بن لوی سے ہیں۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کے حلیف تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابن ابی رہم بن عبدالعزی عامری کے غلام تھے۔ ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ اہل یمن کے حلیف اور فارس کے رہنے والے عجمی تھے۔ سابقین اسلام اور دوبارہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں سے ہیں۔ ابن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ اور سلیمان تیمی نے ان کو اہل بدر میں بیان کیا ہے۔ یہ سبیعہ اسلمیہ کے شوہر تھے۔ حجۃ الوداع میں بیوی کو چھوڑ کر مر گئے جن سے سعد کی وفات کے بعد بلیال پیدا ہوئے۔ نبیؐ نے ان کی بیوی سے فرمایا کہ تم عدت سے گزر چکیں جس سے تمہارا جی چاہے نکاح کر لو سعد بن خولہ کے مکہ میں حجۃ الوداع کے سال فوت ہونے میں کسی نے اختلاف نہیں کیا بجز طبری کے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ سعد ۷ھ میں فوت ہوئے پہلا قول صحیح ہے۔ ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح کروخی نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر کے بیٹے نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے زہری سے انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں فتح مکہ کے دن ایسا بیمار ہوا کہ موت کے قریب ہو گیا پس رسول اللہؐ میری عیادت کو آئے میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس بہت سا مال ہے اور میرا وارث سوائے ایک لڑکی کے اور کوئی نہیں ہے تو کیا میں اپنے کل مال کی وصیت کر دوں اور حدیث کو بیان کیا یہاں تک کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا کہ میں ہجرت سے پیچھے رہ جاؤں آپ نے فرمایا کہ تم میرے بعد پیچھے رہ کر جو عمل اللہ

کی خوشنودی کے واسطے کرو گے اس سے بلندی اور مرتبے میں بڑھتے رہو گے۔ یا الٰہی میرے اصحاب کی ہجرت کو پورا کر دے اور ان کو الٹے پیروں نہ پھیر۔ لیکن مفلس سعد بن خولہ پر شفقت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ وہ مکہ میں زندگی کے دن پورے کریں۔ سعد نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۸۴۔ حضرت سعدؓ بن خولی عامری

حضرت سعدؓ بن خولی۔ عامر بن لوی کے خاندان سے تھے۔ یہ جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ حبشہ کی دوسری ہجرت میں گئے تھے ان کے اور ان کے ساتھیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی **ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ و العشی** (الانعام:۵۲) آخر تک یعنی ان لوگوں کو نہ نکالو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ سعد بن خولی مہاجرین میں سے ہیں اور سعد بن ابراہیم نے ابن اسحٰق سے بنو عامر بن لوی کے شرکا کو نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سعد بن خولی یمنی بنو عامر کے حلیف (شریک بدر ہوئے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ سعد بن خولی وہی سعد بن خولہ ہیں جن کا بیان اوپر گزرا اور بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو الگ عنوان میں بیان کیا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ سعد خولی کے غلام تھے اس کو طبرانی نے بیان کیا ہے اور انہوں نے عروہ سے بدریوں کے بیان میں روایت کی ہے کہ سعد خولی عامری کے غلام تھے اور ابن مندہ نے سعد بن خولہ اور سعد بن خولی کو دو عنوانوں میں بیان کیا اور دونوں کا نسب عامر بن لوی تک بیان کیا ہے اور یہ بیانات مختلف اور ایک دوسرے سے خلط ملط ہو گئے ہیں۔ اللہ اس اختلاف کی صحت کو خوب جانتا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ حق ابونعیم کے ساتھ ہے اور وہ دونوں ایک شخص ہیں مجھے نہیں معلوم کہ ان لوگوں نے اس کو دو جگہ کیوں بیان کیا حالانکہ ان کی عادت اس قسم کے واقعات یعنی نسب وغیرہ میں یہ ہے کہ اختلافات کو قیل کذا یعنی اس طرح بیان کیا گیا ہے سے ظاہر کر دیتے تھے پس اگر ابن مندہ اور ابوعمر نے ان کو دو شخص خیال کر لیا تو ایک نادر بات ہے کیونکہ دونوں کا ایک ہونا ظاہر تھا لیکن ابوموسیٰ کا کہنا کہ یہ بیانات مختلف اور خلط ملط ہیں کچھ نہیں ہے اس وجہ سے کہ کوئی اختلاف اور اختلاط نہیں ہے بلکہ وہ سعد بن خولہ ہیں اور عروہ سے جو سعد بن خولی منقول ہے وہ اور سعد بن خولہ ایک ہیں اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ جو روایت عروہ سے منقول ہے وہ تمام اقوال کے مخالف ہے اور دوسروں کی روایت پر اعتماد کرنا مناسب ہے۔ واللہ اعلم

۱۹۸۵۔ حضرت سعدؓ بن خولی (حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام)

حضرت سعدؓ بن خولی۔ حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام تھے۔ یہ سعد خاندان مذحج سے تھے اور غلامی کے دام میں گرفتار ہو گئے تھے اس کو ابومعشر نے بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ فارسی تھے بدر میں شریک ہوئے ابن ہشام نے بیان کیا ہے کہ وہ قبیلہ کلب سے تھے اور دوسروں نے ان کی موافقت کی ہے اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ یہ اور ان کے آقا حاطب بدر میں شریک ہوئے تھے ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک ابن اسحٰق سے بنو اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کے شرکاء بدر کے بیان میں روایت کر کے خبر دی کہ بنو اسد کے حلیف حاطب بن ابی بلتعہ اور ان کے غلام سعدؓ شریک بدر ہوئے۔

سعد غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعد کے بیٹے عبداللہ کے واسطے انصار میں حصہ مقرر کیا تھا۔ اسمٰعیل بن خالد نے سعد سے روایت کی ہے پس اگر سعد احد میں شہید ہو گئے تو اسمٰعیل کی روایت مرسل ہو گی اور جابر بن عبداللہ نے بھی ان سے روایت کی ہے یہ ابوعمر کا کلام تھا ابن مندہ اور ابونعیم نے سعد کے نسب اور ولاء اور شرکت بدر کے متعلق اسی طرح بیان کیا ہے۔ عروہ اور موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحٰق سے مروی ہے کہ سعد بدر میں شریک ہوئے تھے اور اسمٰعیل بن ابی خالد سے بروایت سعد حاطب کے غلام سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! حاطب دوزخ میں ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص بدر اور بیعت الرضوان میں شریک ہوا وہ دوزخ میں نہ داخل ہوگا۔ ابونعیم نے کہا ہے مجھے نہیں معلوم کہ اسمٰعیل نے سعد کو پایا ہے یا نہیں واللہ اعلم اس حدیث کو لیث بن سعد نے ابوزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کیا ہے کہ حاطب کے غلام نے بیان کیا اور حاطب کے غلام کا نام نہیں بیان کیا۔

۱۹۸۶۔ حضرت سعدؓ بن خیثمہ

حضرت سعدؓ بن خیثمہ بن حارث بن مالک بن کعب بن نحاط بن کعب بن حارثہ بن غنم بن سلم بن امرء القیس بن مالک بن اوس انصاری اوسی ہیں۔ ان کی کنیت ابوخیثمہ تھی اور بعض نے ابوعبداللہ بیان کی ہے۔ ابن کلبی اور ابن ہشام اور ابوعمر اور ابن مندہ اور ابونعیم وغیرہم نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے اور ابن اسحٰق نے سعد کو عمرو بن عوف کی اولاد میں لکھا ہے اور ابن اسحٰق کے قول کی اور لوگوں نے موافقت کی ہے اور ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے نام میں جو بیعت عقبہ میں شریک تھے کہا ہے کہ عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کی اولاد میں سے سعد بن خیثمہ بھی تھے سعد کے نسب کو جس طرح پہلے ہم ذکر کر چکے اسی طرح بیان کیا ہے۔ اب پھر ابن اسحٰق کا یہ کہنا کہ بیعت عقبہ میں سعد بن خیثمہ جو بنی عمرو بن عوف میں سے تھے موجود تھے میرے نزدیک بے وجہ ہے اس لیے کہ ابن اسحٰق نے ان کا نسب بنی عمرو تک نہیں بیان کیا شاید اس وجہ سے ان کو بنی عمرو سے کہہ دیا ہو کہ یہ ان کے سردار تھے واللہ اعلم۔ یہ سعد بن خیثمہ عقبی بدری ہیں۔ بنی عمرو بن عوف کے سردار تھے۔ ابن اسحٰق نے اس کو ذکر کیا ہے جو لوگ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے انہی میں سے یہ بھی تھے۔ طعیمہ بن عدی نے قتل کیا تھا۔ بعض کہتے ہیں طعیمہ نے نہیں بلکہ عمر بن عبدودا نے قتل کیا تھا پھر حضرت حمزہ نے طعیمہ کو اسی روز مار ڈالا اور عمرو کو حضرت علی نے غزوۂ احزاب میں مار ڈالا انہوں نے جس وقت غزوۂ بدر میں جانے کا ارادہ کیا تو ان کے والد خیثمہ نے ان سے کہا کہ ہم لوگوں میں سے ایک آدمی کو یہاں (مکان پر) ضرور رہنا چاہیے پس مجھے جہاد میں جانے دو اور تم یہیں گھر میں رہو سعد نے رہنے سے انکار کیا اور کہا اگر جنت کا معاملہ نہ ہوتا تو میں آپ کو اجازت دے دیتا میں اسی جہاد میں اپنی شہادت کی امید رکھتا ہوں (اس امر میں طول ہوا' قرعہ پھینکنے کی نوبت پہنچی) دونوں نے قرعہ پھینکا تو سعد کے نام پر قرعہ آیا وہ رسول اللہؐ کے ساتھ غزوۂ بدر میں گئے اور وہیں شہید ہو گئے ان کے کوئی اولاد نہ تھی اور بعض کہتے ہیں کہ اولاد تھی اور ان کے والد خیثمہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض کہتے ہیں کہ سعد بدر میں نہیں شہید ہوئے بلکہ غزوۂ بدر کے بعد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب جہادوں میں شریک ہوئے۔ غزوۂ تبوک میں یہ نبیؐ سے پیچھے رہ گئے تھے مگر پھر جا کر مل گئے اور بعض لوگ کہتے ہیں جو رسول اللہؐ سے غزوۂ تبوک میں ابوخیثمہ جا کر مل گئے وہ دوسرے تھے اور یہی قول صحیح ہے جس وقت رسول اللہ ﷺ مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو سعد بن خیثمہ کے گھر میں آپ نے قیام فرمایا اور بعض کہتے ہیں کہ کلثوم بن

ہدم کے مکان میں قیام فرمایا۔ سعد کے مکان کو آدمیوں کے واسطے اپنے بیٹھنے کی جگہ قرار دی اور سعد کا مکان بیت العزاب کے نام سے موسوم تھا اسی وجہ سے لوگوں کو شبہ ہوا پھر وہاں سے بنی نجار کے پاس آپ تشریف لائے اور ابوایوب انصاری کے مکان میں قیام فرمایا یہ ذکر پہلے ہو چکا ہے اور سعد بن خیثمہ کا بدر میں شہید ہو جانا صحیح ہے اس کو عروہ' ابن شہاب وسلیمان بن ابان نے بیان کیا ہے جنھوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے ان کے قول کا اعتبار نہیں ہے کیونکہ غزوۂ تبوک میں جو سعد پیچھے رہ گئے تھے وہ خزرجی ہیں اور یہ اوسی تھے۔ مالک بن قیس کے نام میں اور باب الکنیت میں ان کا ذکر کیا جائے گا۔

۱۹۸۷۔ حضرت سعدؓ دوسی

حضرت سعدؓ۔ دوسی ہیں۔ انس بن مالک نے ان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ سے ایک اعرابی نے قیامت کا وقت پوچھا (تو آپ نے فرمایا کہ تو نے قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے؟ پھر مسجد میں تشریف لا کر بہت تخفیف کے ساتھ آپ نے نماز ادا کی اور فرمایا کہ جو شخص قیامت کو پوچھتا تھا کہاں ہے؟) اس اثنا میں سعد دوسی کا گزر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ شخص اپنی عمر کو پہنچا یہاں تک کہ اپنی پوری عمر وہ اچھی طرح بسر کر سکے تو (قیامت کے قریب) کسی کو زندہ نہ پائے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۸۸۔ حضرت سعدؓ دولی

حضرت سعدؓ دولی۔ دولی ہیں ابن ابی علی نے ان کا ذکر کرتے وقت کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا اور ان کے نام میں ابن علی نے تصحیف کی ہے کیونکہ وہ سعر ہے اور سعر کے ذکر میں اسی بیان کو دوبارہ لکھا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔ سعر: سین کے کسرہ اور آخر میں را کے ساتھ ہے۔

۱۹۸۹۔ حضرت سعدؓ بن ابی ذباب

حضرت سعدؓ بن ابی ذباب دوسی حجازی ہیں ہم کو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم کو صفوان بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حارث بن عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو منیر بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعد بن ابی ذباب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہو کر اسلام لایا اور کہا یا رسول اللہؐ! میری قوم پر مجھ کو سردار کر دیجئے تو آنحضرتؐ نے مجھ کو سردار کر دیا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے وقت میں عامل بنایا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو عامل کر دیا پھر سعد اپنی قوم اہل سرات کے پاس آئے اور کہا کہ اے میری قوم! تم لوگ شہد کی زکوٰۃ ادا کیا کرو کیونکہ جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے وہ مال اچھا نہیں ہے قوم نے پوچھا کس قدر زکوٰۃ دی جائے تو سعد نے کہا دسواں حصہ۔ پھر دسواں حصہ قوم سے لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا انہوں نے مسلمانوں کے صدقہ میں داخل کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۹۰۔ حضرت سعدؓ بن ذؤیب

حضرت سعدؓ بن ذؤیب شدی نے مصعب بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ

جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہؐ نے سب اہل مکہ کو امان دی مگر عکرمہ بن ابی جہل اور عبداللہ بن خطل اور مقیس بن ضبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو امان نہیں دی اور ابن خطل کو حجاب کعبہ میں لٹکتا ہوا دیکھ کر سعد بن ذویب اور عمار بن یاسر اس کی طرف دوڑے تو سعد نے عمار سے پہلے پہنچ کر کیونکہ عمار سے زیادہ جوان تھے اس کو قتل کر ڈالا اور مقیس بن صبابہ کو لوگوں نے بازار میں دیکھا اور وہیں مار ڈالا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۹۱۔ حضرت سعدؓ بن ابی رافع

حضرت سعدؓ بن ابی رافع۔ حسن بن سفیان اور طبرانی اور ان دونوں کے بعد والوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یونس بن بکیر اور حجاج ثقفی نے ابن عیینہ سے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سعد بن ابی رافع نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ میری عیادت کے واسطے تشریف لائے اور اپنے دست مبارک کو میرے سینہ پر رکھا یہاں تک کہ میں نے آپ کے دست مبارک کی ٹھنڈک اپنے دل پر محسوس کی پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تمہارا دل خراب ہو گیا ہے حارث بن کلدہ طبیب کے پاس جاؤ اور وہ عجوہ مدنی کو مع گٹھلیوں کے پیس کر تمہارے سینہ پر ملے۔ یونس نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے اور اس حدیث کو قتیبہ نے سفیان سے انہوں نے سعد سے روایت کیا ہے مگر سعد کا نسب نہیں بیان کیا۔ اور اسمٰعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سعد بن ابی رافع بیمار ہو گئے۔ اور حدیث گزشتہ کے مانند پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ بعض علماء نے کہا ہے کہ سعد بن ابی وقاص مکہ معظمہ میں بیمار ہو گئے آنحضرتؐ ان کی عیادت کے واسطے تشریف لائے اور حارث بن کلدہ ثقفی سے فرمایا کہ تم سعد کے مرض کا علاج کر دو حارث نے علاج کیا سعد کو شفا حاصل ہوئی۔ واللہ اعلم

۱۹۹۲۔ حضرت سعدؓ بن ربیع

حضرت سعدؓ بن ربیع بن عدی بن مالک خاندان بن نجحی (جـحـجـبـی) سے تھے یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ صحیح سعد بن ربیع ہے اس کو موسیٰ بن عقبہ نے بھی سعید بن ربیع بیان کیا ہے اور ان کا تذکرہ انشاء اللہ آئندہ آئے گا۔

۱۹۹۳۔ حضرت سعدؓ بن ربیع انصاری

حضرت سعدؓ بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امری القیس بن مالک اعز بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج۔ انصاری خزرجی۔ عقبی بدری ہیں۔ انصار کے نقیبوں میں سے تھے اس کو عروہ اور ابن شہاب اور موسیٰ بن عقبہ اور تمام اہل سیر نے بیان کیا ہے کہ یہ اور عبداللہ بن رواحہ بنو حارث بن خزرج انصاری کے نقیب تھے۔ یہ سعد زمانہ جاہلیت میں لکھنا جانتے تھے بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ہمیں ابوالحرم مکی بن زیان بن شبہ مقری نحوی نے اپنی سند سے یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ غزوۂ احد میں رسول اللہؐ نے فرمایا کون شخص ہے جو مجھے سعد بن ربیع کی خبر لا دے ایک آدمی نے کہا کہ میں خبر لاتا ہوں اور جا کر مقتولین کی لاشوں میں

گھومنے لگے۔ سعد نے اس شخص سے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے اس شخص نے جواب دیا کہ مجھ کو رسول اللہؐ نے تمہاری خبر لینے کے واسطے بھیجا ہے۔ سعد نے کہا کہ آپ کے پاس جا کر میرا اسلام کہو اور آپ کو خبر دو کہ میرے بارہ زخم نیزے کے لگے ہیں اور میں نے اپنے مقابلہ کرنے والوں کو دوزخ میں پہنچا دیا اور اپنی قوم کو خبر دو کہ تم کو اللہ کے پاس کوئی عذر نہ ہوگا اگر رسول اللہ ﷺ شہید ہو گئے اور تم میں سے کوئی شخص زندہ رہا۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ شخص جو سعد کے پاس خبر لینے گئے تھے ابی بن کعب تھے۔ اس کو ابو سعید خدری نے بیان کیا ہے اور سعد نے ابی سے کہا کہ اپنی قوم سے کہہ دو کہ سعد بن ربیع تم سے کہتے ہیں کہ اللہ سے ڈرو اور اس عہد کو جو تم نے لیلۃ العقبی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا اس کو یاد کرو۔ اللہ کی قسم! اللہ کے نزدیک تمہارا کوئی عذر مقبول نہ ہوگا (کفار) تمہارے نبی تک پہنچ گئے اور تم میں کوئی آنکھ (یعنی کوئی شخص) دیکھتی باقی رہ گئی۔ ابی کہتے ہیں کہ میں الگ نہ ہوا تھا کہ سعد (انتقال) شہید ہو گئے اور میں لوٹ کر نبیؐ کے پاس آیا۔ اور آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ اللہ سعد پر رحم کرے انہوں نے زندگی اور موت میں اللہ اور رسول کی خیر خواہی کی۔ سعد اور خارجہ بن زید بن ابی زہیر دونوں ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے۔ سعد نے دو لڑکیاں چھوڑی تھیں آپ نے ان دونوں کو دو ثلث دیئے اور یہ آیت فان کن نساء فوق اثنتین فلھن ثلثا ما ترک (النساء:۱۱) (یعنی اگر میت کا ورثہ) عورتیں ہوں دو سے زیادہ تو ان کے لیے دو ثلث ترکہ کے ہیں) اور اسی واقعہ میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور اسی سے اللہ کی مراد معلوم ہو گئی کہ اللہ نے فوق اثنتین سے دو اور دو سے زیادہ کا ارادہ کیا ہے رسول اللہؐ نے سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف کے درمیان میں بھائی چارا کرایا تھا سعد نے عبدالرحمٰن کے سامنے اپنے اہل اور مال پیش کیا کہ آدھا آدھا بانٹ لیں۔ کیونکہ سعد کے دو بیویاں تھیں عبدالرحمٰن نے کہا اللہ تمہارے اہل اور مال میں برکت دے تم مجھ کو بازار بتا دو تا کہ میں اس میں تجارت کروں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۹۴۔ حضرت سعدؓ بن ربیع۔ ابن حنظلیہ

حضرت سعدؓ بن ربیع بن عمرو بن عدی۔ ان کی کنیت ابو الحارث تھی اور ابن حنظلیہ کے لقب سے مشہور تھے۔ غزوۂ احد میں یہ کم سن تھے۔ (اس وجہ سے شریک جنگ نہ ہو سکے) یہ سعد سہل بن حنظلیہ بھائی بھائی تھے اور یہ دونوں انصار بنو حارثہ میں سے ہیں۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سعد بن حنظلیہ کے والد عقیب تھے اور دونوں کے ایک (اور) بھائی عقبہ نامی تھے۔ حنظلیہ کو بعض لوگوں نے سعد کی پردادی بتایا ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد اور سعد کے بھائیوں کی والدہ تھیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۹۹۵۔ حضرت سعدؓ

حضرت سعدؓ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ یحیٰی بن سعید قطان نے عثمان بن غیاث سے انہوں نے ابو عثمان نہدی کے حلقہ درس کے ایک آدمی سے انہوں نے رسول اللہؐ کے غلام سعد سے روایت کی کہ مسلمانوں کو ایک دن روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا۔ ایک آدمی اسی روزے کے دن ایک وقت آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہؐ! فلاں فلاں عورتیں روزہ کی وجہ سے سخت حالت کو پہنچ گئیں آپ نے دو یا تین مرتبہ اس شخص سے منہ پھیر لیا پھر کہا اچھا ان دونوں عورتوں کو بلاؤ اور آپ ایک طشت یا ایک بڑا پیالہ لے

آئے اور ایک عورت سے کہا کہ قے کر اس نے ہموار گوشت اور پیپ اور خون کی قے کی اور دوسری سے بھی اسی طرح آپ فرمایا۔ اس نے بھی قے کی۔ آپ نے فرمایا کہ ان دونوں عورتوں نے حلال چیزوں سے روزہ رکھا اور حرام سے افطار کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۹۶۔ حضرت سعدؓ بن زرارہ

حضرت سعدؓ بن زرارہ۔ انصاری تھے۔ ان کا نسب ان کے بھائی اسعد ابن زرارہ کے بیان میں گزر چکا۔ یہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن بن سعد کے دادا ہیں' یہ ابوعمر کا کلام تھا۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سعد سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے ایک دن اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے کسی نعمت کے یاد کرنے کو اتنا دوست نہیں رکھتا ہے جتنا کہ ہدایت الٰہی یعنی اللہ پر اور فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں پر ایمان لانے اور خیر وشر کی تقدیر پر ایمان لانے کو یاد کر کے اپنے ذکر کرنے کو پسند کرتا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اس کو بیان کیا ہے اور انہوں نے اس بیان میں وہم کیا ہے اور اس کو ایک الگ عنوان قرار دیا ہے اور ابونعیم نے اس کو عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے اسمٰعیل بن عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے یزید ابن محمد ایلی سے انہوں نے حکم بن عبداللہ سے انہوں نے قعقاع بن حکیم سے انہوں نے ابوالرجال سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعد بن زرارہ سے روایت کی ہے کہ اسی طرح بیان کر کے جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا کہا ہے کہ بعض متاخرین نے اس میں وہم کیا ہے اور اس کو ایک علیحدہ عنوان قرار دیا ہے حالانکہ وہ اسعد بن زرارہ ہیں اور سعد نہیں ہیں۔ واللہ اعلم۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ وہ سعد بن زرارہ کے بھائی ہیں۔ پس اگر یہ ایسا ہے یعنی جیسا کہ ابوعمر نے ذکر کیا ہے تو وہ سعد ہیں ابوعمر نے ان کا نسب بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اس میں اعتراض ہے۔ میرا گمان ہے کہ انہوں نے اسلام نہ پایا ہوگا کیونکہ اکثر اہل سیر نے ان کو نہیں ذکر کیا ہے ابوعمر کے سعد کو ذکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن مندہ نے وہم نہیں کیا۔

۱۹۹۷۔ حضرت سعدؓ بن زید

حضرت سعدؓ بن زید بن سعد۔ انصاری اشہلی تھے۔ نبیؐ نے ان کو نجد کی طرف بھیجا تھا ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ نبیؐ نے سعد بن زید اشہلی کو نجد کی طرف روانہ کیا تھا۔ سلیمان بن محمود بن مسلمہ نے سعد بن زید بن سعد اشہلی سے روایت کی کہ انہوں نے نجرانی تلوار نبیؐ کو ہدیہ کی آپ نے وہ محمد بن مسلمہ کو عنایت کر دی اور فرمایا کہ اس سے اللہ کے راستہ میں جہاد کرو اور جب لوگ آپس میں اختلاف کرنے لگیں اس کو پتھر پر دے مارو اور اپنے گھر میں گھس رہو۔ اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ سعد بن زید بن سعد اشہلی کو نبیؐ نے نجد کی طرف بھیجا تھا۔ اور ابونعیم نے یہ بھی کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا بیان علیحدہ کیا ہے (اور وہ سعد جن کا بیان علیحدہ ترجمہ میں لکھا ہے) میرے نزدیک ابن مالک اشہلی ہیں۔ ان کا ذکر اب آئے گا۔ واللہ اعلم

۱۹۹۸۔ حضرت سعدؓ بن زید طائی

حضرت سعدؓ بن زید۔ طائی ہیں اور بعض نے ان کا نام کعب بیان کیا ہے ان سے جمیل بن زید طائی نے روایت کی ہے ہم کو

عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے ابی یحییٰ یعنی محمد بن عمر عطار سے انہوں نے جمیل بن زید طائی سے انہوں نے سعد بن زید طائی سے روایت کی ہے اور بعض ان کو انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ایک عورت سے جو بنو غفار کے قبیلہ سے تھی نکاح کیا اور اس کے پاس تشریف لا کر کپڑے اتارنے کا حکم دیا جب اس عورت نے کپڑے اتارے تو آنحضرتؐ نے اس کے بدن پر کچھ سفیدی پائی اس سے آپ علیحدہ رہے جب صبح ہو گئی تو آپ نے تمام مہر ادا کر دیا اور فرمایا کہ اپنے عزیزوں میں چلی جا۔ اور اس حدیث کو عباد بن عوام اور نوح بن ابی مریم نے جمیل سے انہوں نے کعب بن زید سے روایت کی ہے اور یحییٰ بن یوسف ذمی نے ابی معاویہ سے انہوں نے جمیل سے انہوں نے زید بن کعب سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ جمیل نے عبداللہ بن عمرو بن زید کعب سے روایت کی ہے اور کعب عجرہ کے بیٹے ہیں چونکہ جمیل کا حافظہ خراب تھا اس وجہ سے ان کی سند میں اضطراب ہے اور ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۹۹۔ حضرت سعدؓ بن زید زرقی

حضرت سعدؓ بن زید بن فاکہ بن یزید بن خلدہ بن عامر۔ ان کو ابن اسحٰق نے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو غزوۂ بدر میں شریک تھے اور کہا ہے کہ سعد بن زید بن فاکہ بن یزید بن خلدہ بن عامر بن زریق انصاری خزرجی زرقی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ سعد بن یزید بن فاکہ ہیں اور ابونعیم نے ان کا ذکر کر کے کہا ہے کہ سعد بن فاکہ بن زید ہیں اور بعض نے ان کا نام اسعد بیان کیا ہے اور اسعد کا ذکر اول پورا بیان ہو چکا ہے۔

۲۰۰۰۔ حضرت سعدؓ بن زید بن مالک

حضرت سعدؓ بن زید بن مالک بن عبد بن کعب بن عبدالاشہل انصاری اوسی اشہلی ہیں۔ اور عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحٰق نے ان انصار کا نام جو غزوۂ بدر میں موجود تھے ذکر کیا پھر بنو عبداشہل میں سے سعد بن زید بن مالک بن کعب کو بھی ذکر کیا ہے ابن ابی حبیبہ نے زید بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ بیشک جس وقت نبی ﷺ کو اپنی وفات کا حال معلوم ہوا تو آپ پرانے کپڑے پہنے ہوئے باہر تشریف لائے اور منبر پر بیٹھ کر اللہ عزوجل کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا اے لوگو! اس قبیلہ انصار میں میرا خیال رکھو بیشک یہ انصار ایسا گروہ ہیں کہ جن میں میں داخل ہوا اور یہ میرے رازدار ہیں۔ ان کی نیکیوں کو قبول کرو اور ان کی برائیوں سے درگزر کرو۔ صرف ابونعیم نے اس کو روایت کیا ہے اور واقدی نے بھی کہا ہے کہ یہ سعد بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ اور اس بیان میں واقدی تنہا ہیں اور واقدی کے علاوہ لوگوں نے کہا ہے کہ یہ سعد بدر اور اس کے علاوہ تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے ابوعمر نے سعد بن زید بن مالک اشہلی کے ذکر کے بعد کہا ہے کہ ان دونوں کو میں دو طرح شمار کرتا ہوں۔ سعد بن زید وہ شخص ہیں جن کو رسول اللہؐ نے قبیلہ قریظہ کے قیدیوں کے ساتھ نجد کی طرف اس واسطے بھیجا تھا کہ ان قیدیوں کے عوض میں گھوڑے اور ہتھیار وہاں سے خرید کر لائیں اور یہ وہی سعد ہیں کہ جنہوں نے مشلل میں انصار کے منارے کو گرا دیا تھا۔ سعد بن زید سے ایک حدیث فتنہ کے وقت بیٹھ رہنے میں مروی ہے۔ بیٹھ رہنے کی بابت روایت کی ہے رسول اللہؐ نے سعد اور عمرو بن سراقہ کے درمیان بھائی چارا کیا تھا ابوعمر نے کہا ہے کہ اور سعد بن زید طائی جنہوں نے قبیلہ غفار کی عورت کا قصہ بیان کیا تھا وہ ان دونوں سے

ندہ ہیں علاوہ اس کے ان کی بابت بھی بیان کیا ہے کہ وہ انصاری ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔
میں کہتا ہوں کہ ہم نے ابونعیم کا قول سعد بن زید بن سعد کے بیان میں ذکر کیا ہے کہ وہ وہم ہے بلکہ وہ سعد بن زید بن مالک
ں اور ابوعمر نے ابونعیم کی موافقت کی ہے اور ان کو وہی شخص بیان کیا ہے کہ جو نجد کی طرف گئے تھے مگر ابوعمر نے ان کو دو شخص قرار
یئے ہیں اور ہم نے ان کا قول اسی تذکرہ میں لکھا ہے اور ان سعد کو اور ان کو جنہوں نے فتنہ کی حدیث بیان کی ہے ایک قرار دیا ہے
ر ابن مندہ نے مخالفت کی ہے کیونکہ انہوں نے ان سعد کو جن کو نبیؐ نے نجد کی طرف روانہ کیا تھا سعد بن زید بیان کیا ہے اور یہ کہ یہ
سعد وہی ہیں جنہوں نے فتنوں کے وقت بیٹھ رہنے کی حدیث بیان کی ہے اور ابواحمد عسکری نے ابونعیم اور ابوعمر کی موافقت کی ہے
ور ان سعد کو جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تلوار ہدیہ دی تھی اور جنہوں نے فتنہ کی حدیث روایت کی ہے اور قرار دیا ہے اور گویا
ہی درست ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۰۰۱۔ حضرت سعدؓ بن زید

حضرت سعدؓ بن زید انصاری خاندان بنوعمر بن عوف سے ہیں۔ رسول اللہؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور عبدالملک بن مروان کے آخری زمانے میں فوت ہوئے اس کو محمد بن سعد نے بیان کیا ہے۔ ان
کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۰۰۲۔ حضرت سعدؓ

حضرت سعدؓ۔ زید کے والد ہیں۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ نے زید بن سعد سے انہوں
نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اپنی وفات کی خبر (اللہ کی طرف سے ملی) تو آپ پرانے کپڑے پہنے
ہوئے نکلے اور منبر پر بیٹھ کر اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا اے لوگو! اس گروہ انصار میں میرا خیال رکھنا کیونکہ یہ لوگ میری گٹھڑی اور
میرے صندوق (یعنی میرے محرم اسرار ہیں) ان کے اچھوں کو مقبول کرو اور بُروں سے درگزر کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے
ابونعیم نے بھی اس حدیث کو اسی تذکرہ میں لکھا ہے اور سعد بن زید بن مالک کے بیان میں نقل کیا ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا۔ پس
میں نہیں جانتا کہ کیوں اس کے واسطے دوسرا بیان ---------- کیا ہے۔ لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے اس حدیث کو صرف اسی
بیان میں ذکر کیا ہے۔

۲۰۰۳۔ حضرت سعدؓ بن سعد

حضرت سعدؓ بن سعد۔ ساعدی۔ سہل بن سعد کے بھائی ہیں سہل بن سعد نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے
روایت کی کہ نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے غزوۂ بدر میں سعد بن سعد کا حصہ بھی لگایا تھا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ
نے لکھا ہے۔

۲۰۰۴۔ حضرت سعدؓ بن ابی سعد

حضرت سعدؓ بن ابی سعد بن سعد بن مری قواقل کے حلیف تھے۔ قواقل انصار کا ایک خاندان ہے۔ غزوۂ احد میں شریک تھے

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ قواقل انصار کا ایک قبیلہ ہے۔ جس کا ذکر کتاب میں متعدد جگہوں پر آیا ہے۔

۲۰۰۵۔ حضرت سعدؓ بن سلامہ

حضرت سعدؓ بن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبد اشہل انصاری اوسی اشہلی ہیں۔ سلمہ بن سلامہ بن وقش کے بھائی تھے ان کی کنیت ابونائلہ ہے اور سلکان کے لقب سے مشہور تھے احد اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے اور جسر ابوعبید کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اوائل خلافت میں شہید ہوئے یہ جسر ملک عراق میں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا نام صحیح اسعد ہے اور اس کا بیان اوپر ہو چکا ابوعمر اور ہشام بن کلبی اور ابن حبیب نے ابن مندہ کی موافقت کی ہے کہ ان کا نام سعد ہے۔ ان کا ذکر سلکان اور کنی کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

۲۰۰۶۔ حضرت سعدؓ بن سوید

حضرت سعدؓ بن سوید بن قیس۔ انصار بنو خدرہ سے ہیں۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد سوید بن عبید بن ثعلبۃ بن عبید بن عبد الابجر یعنی خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج کے بیٹے انصاری خزرجی خدری ہیں احد کے دن شہید ہوئے ان کا ذکر ابونعیم اور ابوموسیٰ اور ابوعمر نے کیا ہے مگر ابونعیم اور ابوموسیٰ نے صرف سوید کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ سعد بن سوید انصاری ہیں اور دونوں نے ابن شہاب سے روایت کی کہ جو لوگ انصار بنو عوف میں سے احد میں شہید ہوئے ان میں سعد بن سوید بھی تھے ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ سلیمان طبرانی نے بیان کیا ہے کہ سعد بن سوید بنو حارث ابن خزرج سے ہیں اور سب کا مفاد ایک ہے۔ اور اس نسب کا سیاق جس کو ہم نے اوپر ذکر کیا ہے اسی پر دلالت کرتا ہے اور (جس نے عوف بن خزرج بیان کیا ہے اس نے) عوف کو ان کے دادا خزرج کی طرف منسوب کر دیا ہے اور عوف حارث بن خزرج کے بیٹے ہیں۔ واللہ اعلم

۲۰۰۷۔ حضرت سعدؓ بن سہیل

حضرت سعدؓ بن سہیل یا سہیل بن مالک بن کعب بن عبد اشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ قبیلہ خزرج کا ایک خاندان ہے اور یہ عبد اشہل وہ نہیں ہیں جن کی طرف سعد ابن معاذ اشہلی منسوب ہیں بلکہ یہ دوسرے ہیں کیونکہ یہ عبد اشہل خزرج سے ہیں اور وہ اوس سے ہیں اور ان عبد اشہل کی طرف ایک خاندان منسوب ہوتا ہے اور ان کی طرف نہیں منسوب ہوتا ہے اور اس خاندان کی نسبت نجاری یا دیناری یا بنو دینار بن نجار ہوتی ہے۔ جس نے ان دونوں کے نسبوں کو دیکھا ہے اس کے نزدیک فرق ظاہر ہے یہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ اس کو ابن شہاب اور ابن اسحق اور ابن کلبی نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۰۸۔ حضرت سعدؓ بن سہیل انصاری

حضرت سعدؓ بن سہیل انصاری۔ خاندان بنو دینار بن نجار سے ہیں۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد بنو خنساء سے ہیں اس کو ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے (سہیل کا نام) سہل بیان کیا ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ سعد بن سہیل بنو خنساء سے ہیں اور انہی ابن مندہ نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ جو لوگ بدر میں شریک ہوئے تھے ان میں سے سعد بن سہیل بن عبد اشہل بن حارثہ انصاری جو

خاندان بنوخنساء بن مبذول سے ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے تھے اور ابونعیم نے اسی کے مثل بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ عبداشہل حارثہ بن دینار بن نجار کے بیٹے ہیں۔ ابوعمر نے اس تذکرہ کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ سعد بن سہیل بن عبداشہل بن دینار بن نجار کے بیٹے ہیں اور بدر میں شریک ہوئے تھے' میں کہتا ہوں کہ اس کو ان دونوں نے اس بیان میں اور اس سے اوپر کے بیان میں ذکر کیا ہے اور ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں عروہ کی اس روایت میں خبط ہے میں نہیں جانتا اس کا کیا حال ہے۔ کیونکہ یہ عامہ اہل سیر کے مخالف ہے اور نیز عروہ سے جو دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے وہ بھی اس کے مخالف ہے اور انہی مختلف مقاموں میں سے یہ بیان ہے کہ انہوں نے سعد بن سہیل کو بنوخنساء بن مبذول سے قرار دیا ہے اور یہ ایک عجیب وغریب بات ہے کیونکہ بنوخنساء بن مازن بن نجار سے ہیں جن میں سے منقذ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول ہیں جو حبان بن منقذ کے والد تھے اور انہوں نے خنساء بن مبذول کو اس جگہ بنو دینار سے کر دیا پھر ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کو اور اس کے پہلے والے بیان کو دوالگ الگ عنوانوں میں کر دیا جو حالانکہ نسب اور بیان یعنی شرکت بدر دونوں میں ایک ہیں پس میں نہیں جانتا کہ کیوں دونوں بیانوں کو جدا کر دیا علاوہ اس کے ابن مندہ کی طرف سے کچھ عذر ہوسکتا ہے کیونکہ انہوں نے ایک میں سہل اور دوسرے میں سہیل کو ذکر کیا ہے لیکن ابونعیم نے سہیل کی بابت ذکر کیا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو سہل کہا ہے اس سے ظاہر ہوگیا کہ دونوں ایک ہیں اور بعض نے انہی کو سہل اور بعض نے سہیل بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۲۰۰۹۔ حضرت سعدؓ بن ضمیرہ

حضرت سعدؓ بن ضمیرہ۔ ضمری ہیں۔ اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ سلمی ہیں ان کی کنیت ابوسعد ہے اور بعض لوگوں نے ان کی کنیت ابوضمیرۃ بیان کی ہے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے اور ہمیں جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے زیاد بن ضمیرہ بن سعد سلمی سے سنا وہ عروہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کرتے تھے کہ ان کے والد اور دادا حنین میں شریک ہوئے اور دونوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہم کو ظہر کی نماز پڑھائی پھر ایک درخت کے سائے کی طرف تشریف لے گئے اور اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری آپ کے پاس کھڑے ہو کر عامر بن ابن اضبط کے خون کی بابت جھگڑا کرنے لگے جن کو محلم بن جثامہ کنانی نے قتل کیا تھا' عیینہ تو عامر اشجعی کے خون کا مطالبہ کرتے تھے کیونکہ وہ دونوں قیس سے تھے اور' اقرع بن حابس' محلم کی طرف سے دفع کرتے تھے کیونکہ یہ دونوں قبیلہ خندف سے تھے اور یہ اقرع' خندف کے سردار تھے حدیث آخر تک بیان کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ سعد اور ان کے والد دونوں صحابی تھے۔

۲۰۱۰۔ حضرت سعدؓ ظفری

حضرت سعدؓ ظفری' خاندان بنوظفر سے ہیں جو اوس کا ایک بطن ہے' ان سے عبدالرحمٰن بن حرملہ نے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے داغنے سے منع کیا اور فرمایا کہ میں حمیم (گرم پانی) کو ناپسند کرتا ہوں ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ اور ابوعمر نے کیا ہے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ ابوعبداللہ ابن مندہ نے سعد بن نعمان ظفری کا تذکرہ لکھا ہے کہ وہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

میں نہیں جانتا کہ آیا یہ سعد وہی ہیں یا اور ہیں۔

۲۰۱۱۔ حضرت سعدؓ بن عائذ

حضرت سعدؓ بن عائذ موذن۔ عمار بن یاسر کے غلام تھے اور سعد قرظ کے لقب سے مشہور تھے کیونکہ یہ قرظ (یعنی برگ سلم کے جس سے دباغت کرتے ہیں) کی تجارت کرتے تھے رسول اللہؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور ان کو برکت کی دعا دی تھی اور مسجد قبا کا موذن قرار دیا تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی عدم موجودگی میں ان کی جگہ پر اذان دیتے تھے پھر حضرت بلال نے رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں ان کو اپنا قائم مقام کر دیا۔ جب حضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی خلافت میں شام کی طرف چلنے لگے تھے اور سعد کی ذریت میں موذنی برابر چلی آئی۔ ان کی اولادؑ ان سے حدیث روایت کرتی ہے عبدالرحمٰن بن سعد بن عمار بن سعد قرظ رسول اللہؐ کے موذن نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے بلالؓ کو حکم دیا کہ اذان دیتے وقت اپنی انگلیوں کو کانوں میں داخل کر لیا کریں اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بلال اذان کے کلمات دو دو بار پکارتے تھے اور اقامت میں ایک ایک بار۔ ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے کہ سعد قرظ حجاج کے زمانے تک زندہ رہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۱۲۔ حضرت سعدؓ بن عبادہ

حضرت سعدؓ بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن ابی حزیمہ ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حارثہ بن حزام بن حزیمہ بن ثعلبہ ہیں۔ طریف بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری ساعدی ہیں ان کی کنیت ابوثابت یا ابوقیس تھی اور پہلا قول صحیح ہے یہ بنو ساعدہ کے نقیب تھے اس پر سب کا اتفاق ہے اور بعض کے نزدیک یہ شریک بدر تھے ابن عقبہ اور ابن اسحٰق نے ان کو اہل بدر میں نہیں ذکر کیا ہے اور واقدی اور مدائنی اور ابن کلبی نے ان کو بدریوں میں ذکر کیا ہے یہ سردار اور سخی تھے اور تمام مشاہد میں انصار کا علم انہی کے پاس رہتا تھا اور یہ انصار میں صاحب وجاہت وریاست تھے ان کی سرداری کو ان کی قوم تسلیم کرتی تھی۔ نبیؐ کے پاس ہر روز ایک بڑا پیالہ ثرید اور گوشت سے بھرا ہوا لاتے تھے جو ترتیب کے ساتھ برابر گھومتا رہتا تھا کہا جاتا ہے کہ اس روز خزرج میں ایسا کوئی گھر نہ تھا جس میں چار شخص پے در پے فیاض ہوں سوائے قیس بن زید بن عبادہ بن دلیم کے یہ اور ان کا گھرانا سخاوت میں مشہور تھا۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنی اور ہشام بن مروان معنی نے بیان کیا ابن مثنی نے کہا کہ ہمیں ولید بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اوزاعی نے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ نے قیس بن سعد سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ ہماری ملاقات کے واسطے ہمارے گھر میں آئے اور فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ قیس نے کہا کہ سعد نے آہستہ سے جواب دیا قیس کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو اندر آنے کی کیوں نہیں اجازت دیتے۔ سعد نے جواب دیا کہ اس کو رہنے دو آپ ہم پر زیادہ سلام کریں گے رسول اللہؐ سلام کر کے واپس ہوئے۔ سعد آپ کے پیچھے گئے اور کہا یا رسول اللہ! میں آپ کے سلام کو سنتا تھا اور آپ کو آہستہ سے جواب دیتا تھا تا کہ آپ ہم پر زیادہ سلام

کریں۔ رسول اللہؐ ، سعد کے ہمراہ لوٹ آئے سعد نے آپ سے نہانے کو کہا آپ نے غسل کیا پھر سعدؓ نے آپ کو ایک لحاف زعفران یا ورس سے رنگا ہوا دیا آپ نے اس کو اوڑھ لیا' پھر آپ نے اپنے ہاتھ اٹھا کر کہا اے اللہ! اپنا درود اور رحمت سعد بن عبادہ کی آل پر نازل کر۔ قیس بن سعد لوگوں میں بہت بڑے سخی اور بزرگ تھے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا جس کو قیس بن سعد بن عبادہ نے نقل کیا ہے کہ قیس بن سعدؓ بخشش کے گھرانے سے ہیں۔ سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ کی بابت خبر مشہور ہے کہ قریش نے رات کے وقت جبل ابوقیس پر کسی پکارنے والے کو پکارتے سنا۔

فان یسلم السعدان یصبح محمد بمکة لایخشی خلاف مخالف

پس اگر دو سعد مسلمان ہو گئے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اس حالت میں ہو جائیں گے کہ کسی مخالف کی مخالفت سے نہ ڈریں گے۔

راوی کہتا ہے کہ قریش کو گمان ہوا کہ دو سعد سے سعد بن زید مناہ بن تمیم اور سعد ہذیم قبیلہ قضاعہ کے مراد ہیں پھر دوسری رات کسی کہنے والے کو کہتے سنا

ایا سعد سعد الاوس کن انت ناصرا ویا سعد سعد الخزر جین الغطارف

اجیبا الی داعی الھدی و تمنیا علی اللہ فی الفردوس منیة عارف

و ان ثواب اللہ للطالب الھدی جنان من الفردوس ذات زخارف

اے قبیلہ اوس کے سعد! تو مددگار رہو اور اے قبیلہ خزرج کے۔ ہدایت کی طرف بلانے والے کو قبول کرو اور اللہ پر فردوس میں عارف کے مثل آرزو کرو۔

تب کہا کہ یہ دونوں سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ ہیں جب غزوۂ خندق کا واقعہ ہوا رسول اللہؐ نے عیینہ بن حصن کو مدینہ کی کھجور دینے کو کہا تھا کہ اپنی قوم عطفان کو لے کر واپس ہو جائے اور آپ نے سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ سے اس بارے میں خاص کر مشورہ لیا اور ان دونوں نے بیان کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ کو ایسا کرنے کا حکم ہوا ہے تو آپ کیجئے اور اگر ایسا نہیں ہے تو بخدا ہم ان کو سوائے تلوار کے اور کچھ نہ دیں گے آپ نے فرمایا مجھ کو کچھ حکم نہیں ہوا ہے یہ تو میری رائے ہے جس کو میں تم سے بیان کرتا ہوں۔ دونوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہؐ ان لوگوں نے جاہلیت میں کبھی ہم سے ایسی طمع نہیں کی پھر کیونکر آج ایسا ہو سکتا ہے باوجودیکہ اللہ نے ہم کو آپ کے ذریعہ سے ہدایت کی ہے۔ نبیؐ ان دونوں کے جواب سے بہت خوش ہوئے۔ فتح مکہ کے دن رسول اللہؐ کا نشان سعد بن عبادہ کے پاس تھا سعد اس کو لیے ہوئے ابوسفیان کے پاس سے گزرے (ابوسفیان اس وقت مسلمان ہو چکے تھے) اور ان سے کہا کہ آج لڑائی کا دن ہے آج حرمت حلال ہو جائے گی آج کے دن اللہ نے قریش کو ذلیل کیا ہے۔ جب رسول اللہؐ انصار کے لشکر میں ہو کر گزرے ابوسفیان نے آپ کو آواز دی یا رسول اللہؐ آپ نے اپنی قوم کے مارنے کا حکم دیا ہے سعد گمان کرتے ہیں کہ وہ ہمارے قاتل ہیں۔ عثمان اور عبدالرحمن بن عوف نے کہا یا رسول اللہؐ ہم کو اندیشہ ہے کہ سعد قریش پر حملہ نہ کریں رسول اللہؐ نے ابوسفیان کو جواب دیا کہ اے ابوسفیان! آج رحم کرنے کا دن ہے آج اللہ نے قریش کو عزت دی اور سعد سے نشان لے کر ان کے بیٹے قیس کو دے دیا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ آپ نے علمؑ زبیر بن عوام کو عنایت کیا اور بعض لوگ کہتے

ہیں کہ آپ نے حضرت علی کو حکم دیا تھا انہوں نے اس کو لے لیا اور اس کو لیے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے۔ سعد بہت غیرت مند آدمی تھے اور رسول اللہؐ نے انہی کو اپنے اس قول میں ارادہ کیا ہے کہ سعدؓ غیرت مند آدمی ہیں اور میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے اور اللہ کی غیرت اس کے محرمات کے کرنے میں ہے اس حدیث میں قصہ ہے جب رسول اللہؐ کی وفات ہوگئی تو ان کو خلافت کی خواہش ہوئی اور ثقیفہ بنی ساعدہ میں اپنی بیعت لینے کے واسطے بیٹھے اتنے میں ان کے پاس ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ آئے اور لوگوں نے ابوبکر کی بیعت کر لی اور سعد کو چھوڑ دیا' سعد نے نہ ابوبکر کی بیعت کی اور نہ عمر کی اور شام کی طرف چلے گئے اور مقام حوران میں اقامت کی یہاں تک کہ ۱۵ھ یا ۱۴ھ اور ایک روایت کے مطابق ۱۱ھ میں انتقال کر گئے اس پر سب مورخوں کا اتفاق ہے کہ یہ اپنے نہانے کی جگہ پر مرے ہوئے پائے گئے ان کا بدن سبز ہو گیا مدینہ والوں کو ان کے موت کی خبر نہیں ہوئی یہاں تک کہ کسی کہنے والے کو کنویں کے اندر سے کہتے سنتے تھے مگر دیکھتے کسی کو نہ تھے۔

نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادہ
فرمینا سبھمین فلم نخط فوادہ

''ہم نے خزرج کے سردار' سعد بن عبادہ کو قتل کر ڈالا ہے ہم نے اس کو دو تیر مارے اور ہم اس کے دل پر' مارنے میں نہ چوکے''۔

جب غلاموں نے یہ آواز سنی' ڈر گئے اور اس دن کو یاد رکھا تو اس کو بعینہ وہی دن پایا کہ جس میں سعدؓ شام میں انتقال کر گئے تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ جس کنویں سے آواز آتی تھی وہ بیر منبہ تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ' بیر سکن تھا۔ ابن سیرین نے کہا ہے کہ سعد کھڑے ہوئے پیشاب کر رہے تھے کہ یکا یک تکیہ لگا لیا اور مر گئے' ان کو جنوں نے قتل کر ڈالا تھا اور دونوں شعر کہے تھے (جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں) کہا گیا ہے کہ سعد کی قبر منیحہ میں ہے جو دمشق کا ایک گاؤں ہے' ان کا مزار مشہور ہے جس کی زیارت آج تک ہوتی ہے ابن عباس وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص قرآن سیکھ کر پھر اس کو بھلا دے وہ اللہ سے کوڑھی (برص کا مریض) ہو کر ملے گا اور جو شخص دس آدمیوں کا بھی حاکم ہو وہ قیامت کے دن بندھا ہوا آئے گا حتی کہ اس کو عدل آ کر چھڑوا' دے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ حذیمہ: حا کے فتحہ اور زا کے کسرہ کے ساتھ ہے اس کے بعد یا' پھر میم اور پھر ھا ہے۔

۲۰۱۳۔ حضرت سعدؓ بن عبداللہ

حضرت سعدؓ بن عبداللہ۔ مجہول شخص ہیں۔ ان سے یعلی بن اشدق نے روایت کی ہے کہ آپ سے لوگوں نے آیت ان الذین ینادونک من وراء الحجرات' سورہ حجرات کی بابت سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ وہ بنو تمیم میں سے ایک گروہ ہے اگر وہ لوگ کانے دجال سے' سب سے زیادہ سخت مقابلہ کرنے والے نہ ہوتے' تو میں ان کو بددعا کرتا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۱۴۔ حضرت سعدؓ ابوعبداللہ

حضرت سعدؓ ابوعبداللہ۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں صرف ابن مندہ نے ان کا تذکرہ پہلے تذکرہ لکھنے کے بعد لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۲۰۱۵۔ حضرت سعدؓ ابوعبداللہ

حضرت سعدؓ ابوعبداللہ۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ اطول کے بیٹے ہیں، جن کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں، ابونعیم نے کہا ہے کہ میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ یہ ابن اطول ہیں۔ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کا تذکرہ علیحدہ کیا ہے اور وہی جس کو ابن اطول نے نقل کیا ہے بعینہٖ ان کی روایت سے ذکر کیا ہے۔ واصل بن عبداللہ بن بدر، ابوالحسین قشیری نے روایت کی، وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد عبداللہ بن بدر بن واصل بن عبداللہ بن سعد نے، خالد قحطانی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن سعد اپنے اصحاب کی طرف جاتے تھے جب تستر پہنچتے تو وہاں تین دن ٹھہرتے، لوگ ان سے کہتے کاش اور ٹھہرتے عبداللہ جواب دیتے کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ مجھ کو رسول اللہؐ نے غفلت سے منع کیا ہے اور جو شخص خراج کے شہروں میں تین دن ٹھہرتا ہے۔ اس نے غفلت کی اس کو اسی طرح ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے واصل بن عبداللہ بن بدر سے روایت کی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد عبداللہ بن واصل بن عبداللہ بن سعد اطول نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن سعد اپنے اصحاب کی طرف جاتے تھے اور پہلے کے مثل بیان کیا۔ پس ابونعیم نے واصل بن عبداللہ ابن اطول کا نسب جس طرح بیان کیا ہے اس سے انہی کا قول صحیح معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۰۱۶۔ حضرت سعدؓ بن عبد بن قیس

حضرت سعدؓ بن عبد بن قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن حارث بن فہر قریشی فہری مہاجرین حبشہ سے تھے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام سعید ہے اور اس کا ذکر اپنی جگہ پر انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۰۱۷۔ حضرت سعدؓ بن عبید

حضرت سعدؓ بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی تھے۔ عمیر بن سعد کے والد ہیں، بدر میں شریک ہوئے اور ان کی نسل منقطع ہوگئی، اس کو عروہ اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام سعید بیان کیا ہے اور انشاء اللہ اس کا ذکر سعید کے بیان میں آئے گا اور قاری کے لقب سے مشہور تھے۔ ابن مندہ نے کہا ہے قاری بنو قارہ انصاری کی طرف منسوب ہے۔ جنگ قادسیہ میں ۱۵ھ میں بعمر ۶۴ سال شہید ہوئے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ جنگ قادسیہ کے بعد چند مہینوں تک زندہ رہ کر وفات پائی۔ ابن نمیر نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوزید تھی اور یہ ان چار شخصوں میں سے ہیں جنہوں نے انصار میں سے قرآن کو رسول اللہؐ کے زمانے میں حفظ کیا تھا ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی اور طارق بن شہاب نے روایت کی ہے۔ ان کا شمار کوفیوں میں ہے، سفیان نے قیس بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ نبیؐ کے ایک صحابی نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا کہ ہم کل دشمن سے ملنے والے ہیں اور

ہم شہید ہوں گے' پس تم ہم سے خون کو نہ دور کرنا اور ہم کو سوائے اس کپڑے کے جو ہمارے اوپر ہو اور کسی میں نہ کفن دینا' اس کو شعبہ اور مسعر نے' قیس بن مسلم سے' انہوں نے طارق بن شہاب سے' نقل کیا ہے انہوں نے کہا کہ سعد بن عبید نے قادسیہ کے دن اسی طرح بیان کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ سعد اہل کوفہ سے ہیں اور ابو عمر اور ان کے سوا اور لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سعد' قادسیہ کے دن شہید ہو گئے تھے حالانکہ کوفہ کی بنیاد قادسیہ اور ملک مدائن کے بعد ہے لہٰذا ان کے کوفہ کی طرف منسوب ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابن مندہ کا کہنا کہ سعد خاندان قارہ انصار سے ہیں' ان کا وہم ہے' سعد قارہ میں سے کیونکر ہو سکتے ہیں حالانکہ وہ دیش محلم بن غالب بن عائذہ بن یثیع بن ملیح بن ہون بن خزیمہ سے ہیں' اور ہون اسد بن خزیمہ کے بھائی ہیں اور یہ سعد قبیلہ انصار سے ہیں' پھر کیونکر دونوں جمع ہو سکتے ہیں بلکہ یہ سعد' قاری قرأت سے ہیں اور اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ یہ انصار میں سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے قرآن کو حفظ کیا' اور قبیلہ اوس میں ان کے سوا اور کسی نے قرآن کو نہیں حفظ کیا اس کو ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے لیکن میں اس کو بعید از قیاس سمجھتا ہوں کہ یہ قرآن جمع کرنے والے انصار میں سے ہوں کیونکہ اس حدیث کو انس بن مالک روایت کرتے ہیں اور انہی انس بن مالک نے بیان کیا ہے کہ ابو زید میرے چچاؤں میں سے ہیں اور انس بنو عدی بن نجار قبیلہ خزرج سے ہیں پس کیونکر یہ سعد انس کے چچا ہو سکتے ہیں اوسی ہونے کی حالت میں یہ بالکل ہی بعید از قیاس بات ہے۔ واللہ اعلم

۲۰۱۸۔ حضرت سعدؓ

حضرت سعدؓ۔ عتبہ بن غزوان کے غلام تھے اپنے آقا' عتبہ کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ عطا اور ضحاک نے ابن عباس سے آیہ ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ و العشی یریدون وجھہ (الانعام:۵۲) کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت عتبہ اور ان کے غلام سعد اور حاطب اور ان کے غلام سعد کے بارے میں نازل ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۱۹۔ حضرت سعدؓ بن عثمان

حضرت سعدؓ بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبادہ تھی' احد میں شریک ہوئے اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے یہ ان لوگوں میں تھے' جو احد کے دن بھاگ گئے تھے تینوں نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام سعید بن عثمان ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا ذکر وہیں آئے گا۔

۲۰۲۰۔ حضرت سعدؓ عرجی

حضرت سعدؓ عرجی۔ جب نبیؐ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو انہوں نے مقام عرج سے مدینہ تک راستہ بتایا تھا ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سعد قبیلہ بلعرج بن حارث بن کعب بن ہوازن اسی طرح بعض لوگوں نے بیان کیا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو قبیلہ اسلم کے غلام بتاتے ہیں اور ان کو عرجی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ نبیؐ سے مقام عرج میں ملے تھے۔ سعد کے بیٹے عبداللہ نے ان سے روایت کی ہے۔ کہ میں' رسول اللہ ﷺ کا راہبر تھا' مقام عرج سے مدینہ تک' میں نے آپ

ئے ہوئے کھاتے دیکھا' عباد کے غلام' فائد' نے ابن سعد سے' انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہؐ اور آپ
ہ ابوبکر تھے اور دونوں کے ساتھ اپنے مدینہ تک آنے کا واقعہ بیان کیا اور آپ سے بنوعمرو بن عوف ملے اور انہوں نے پوچھا
مہ کہاں ہیں؟ سعد بن خیثمہ نے جواب دیا کہ وہ مجھ سے پہلے۔ یارسول اللہؐ کیا میں ان کو خبر نہ کروں؟ ان کا تذکرہ تینوں
ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے' سعد اسلمی کا ذکر کیا ہے اور ہم بھی اوپر ان کا ذکر کر چکے ہیں اور اس جگہ انہوں نے سعد عرجی
یا اور کہا کہ وہ اسلمیوں کے غلام تھے اور یہ کہ وہ مدینہ تک نبیؐ کے راہبر تھے۔ حالانکہ دونوں ایک ہیں کیونکہ یہ وہی ہیں جو نبیؐ
اہ مدینہ تک آئے تھے اور ان سے بنوعمرو بن عوف اور سعد بن خیثمہ ملے تھے جیسا کہ ہم نے اس کو بیان کیا پس میں نہیں جانتا
ں ان دونوں کو الگ الگ کر دیا۔ واللہ اعلم

۔ حضرت سعدؓ بن عقیب

حضرت سعدؓ بن عقیب۔ ان کی کنیت ابوالحارث ہے۔ غزوۂ احد میں یہ کم سن تھے اس وجہ سے شریک نہیں ہو سکے۔ اس کو
اہین نے محمد بن سعد سے نقل کر کے بیان کیا ہے غزوۂ خندق میں شریک ہوئے تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۔ حضرت سعدؓ بن عمار

حضرت سعدؓ بن عمار بن مالک بن خنساء ابن مبذول۔ غزوۂ احد اور خندق میں شریک ہوئے' یہ حمزہ بن عمار کے بھائی تھے۔
کے عقب نہیں ہے۔

۲۰۔ حضرت سعدؓ بن عمارہ زرقی

حضرت سعدؓ بن عمارہ زرقی۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عمارہ' سعد کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابوسعید ہے' قبیلہ رزرق
سے ہیں یہ اپنی کنیت سے مشہور تھے' ان کے نام میں اختلاف ہے' اکثر لوگ ان کو سعد بن عمارہ کہتے ہیں ان سے عبداللہ بن مرہ
بداللہ بن ابی بکر اور سلیمان بن حبیب محاربی اور یحییٰ بن سعید انصاری نے روایت کی ہے' ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی
اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے ابوالفیض سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے انہوں نے
سعید زرقی سے روایت کر کے خبر دی کہ قبیلہ اشجع کے ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عزل کی بابت دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ رحم
ں جو مقدر ہے' وہ ہو کر رہے گا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ اور اس کو ہم کنی کے باب میں انشاءاللہ تعالیٰ
ذکر یں گے۔

۲۰۲۔ حضرت سعدؓ بن عمارہ بکری

حضرت سعدؓ بن عمارہ بکری۔ بنوسعد بن بکر سے ہیں۔ امام بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور امام بخاری نے عمرو بن محمد
سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم سے' انہوں نے ابن اسحٰق سے' انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر اور یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت
ں وہ کہتے تھے ہم سے بنوسعد بن ابی بکر کے ایک آدمی نے' جو صحابی تھے' سعد سے' انہوں نے عمارہ سے' روایت کر کے بیان کیا کہ
یک آدمی نے ان سے کہا کہ مجھ کو نصیحت کرو اللہ تم پر رحم کرے۔ انہوں نے کہا کہ جب تم نماز کے واسطے کھڑے ہو تو وضو پورا کرو

کیونکہ جس کا وضو نہیں اُس کی نماز نہیں اور جس کی نماز نہیں اُس کا ایمان نہیں اور حاجت سے زیادہ طلب کرنے کو چھوڑ دو کیونکہ یہی فقر اور احتیاج ہے اور جو کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اُس سے ناامید ہو جاؤ کیونکہ یہی غنیٰ ہے اور جس بات یا فعل سے معذرت کرنا پڑے اُس سے پرہیز کرو سلیمان بن حبیب سے مروی ہے کہ جب سعد بن عمارہ کی وفات قریب ہوئی اپنے لڑکوں کو جمع کیا اور ان کو وصیت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۰۲۵۔ حضرت سعدؓ بن عمرو انصاری

حضرت سعدؓ بن عمرو انصاری۔ یہ اور ان کے بھائی حارث بن عمرو حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ صفین میں حاضر ہوئے تھے۔ ابن کلبی وغیرہ نے ان دونوں کو ان صحابہ میں ذکر کیا ہے جو صفین میں شریک ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۰۲۶۔ حضرت سعدؓ بن عمرو بن ثقف

حضرت سعدؓ بن عمرو بن ثقف۔ ثقف کا نام کعب بن مالک بن مبذول بن مالک بن نجار تھا' احد میں شریک ہوئے تھے اور بیر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے یہ اور ان کے بیٹے طفیل' دونوں' احد میں شریک ہوئے تھے اور بیر معونہ کے واقعہ میں دونوں شہید ہوئے محمد بن عمارہ نے کہا ہے کہ سعد بن عمرو بن ثقف کے ہمراہ بیر معونہ کے واقعہ میں ان کے بھتیجے سہل بن عامر بن عمرو بن ثقف شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۲۷۔ حضرت سعدؓ

حضرت سعدؓ۔ عمرو بن عاص کے غلام تھے یوسف قطان وغیرہ نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے لیکن صحیح نہیں ہے یزید بن ہارون نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عمرو بن عاص کے غلام سعد سے روایت کی کہ دو آدمیوں نے ایک آیت کے متعلق جھگڑا کیا اور دونوں نبی ﷺ کے پاس اس کو لے کر گئے آپ نے فرمایا کہ اس میں مت جھگڑو کیونکہ اس میں جھگڑنا کفر ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کے تذکرہ کو لکھا ہے۔

۲۰۲۸۔ حضرت سعدؓ بن عمرو بن عبید

حضرت سعدؓ بن عمرو بن عبید بن حارث بن کعب بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری نجاری تھے۔ احد اور اس کے بعد کے واقعات میں شریک ہوئے تھے۔ اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے یہ کعب بن عمرو کے بھائی ہیں۔ ان کا ذکر ابن دباغ اندلسی نے عدوی سے روایت کر کے کیا ہے۔

۲۰۲۹۔ حضرت سعدؓ بن عمیر

حضرت سعدؓ بن عمیر یا عمیر بن سعد عمرو بن قیس ملائی نے محمد بن جحادہ سے انہوں نے اپنے والد سے ان کی حدیث روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۳۰۔ حضرت سعدؓ بن عیاض

حضرت سعدؓ بن عیاض ثمالی۔ ان کی روایت کردہ حدیث مرسل ہے اور ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے بلکہ یہ تابعی ہیں یہ ابن مسعود سے حدیث روایت کرتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث یہ ہے کہ نبیؐ لڑائی میں سب سے زیادہ سخت تھے ان سے ابواسحٰق ہمدانی نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۰۳۱۔ حضرت سعدؓ بن فاکہ

حضرت سعدؓ بن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق: محمد بن اسحٰق نے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ خاندان بنوخلدہ بن عامر بن زریق انصاری خزرجی میں سے سعد بن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر شریک بدر ہوئے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کو اس مقام پر ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے ان کو سعد بن زید بن فاکہ بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کو سعد بن یزید بن فاکہ بیان کیا ہے اور سب ایک ہی ہیں۔ ہم نے سب کا ذکر کیا ہے اور ہم نے ہر ایک بیان میں اس کے ناقل کا نام ذکر کر دیا ہے اور ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ سعد' عثمان بن خلدہ کے بیٹے ہیں اور یہ بھی وہی ہیں اور ابوموسیٰ نے ابن شہاب سے نقل کر کے خاندان بنوزریق کے شرکاء بدر میں سعد بن عثمان بن خلدہ کو بیان کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ میرا گمان یہ ہے کہ یہ سعد' ان' سعد کے علاوہ ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے بیان میں جو بدر میں شریک ہوئے تھے سعد بن عثمان بن خلدہ اور سعد بن یزید بن فاکہ بن خلدہ کو بیان کیا ہے۔ پس اگر دونوں ایک ہوتے تو دونوں کو علیحدہ علیحدہ نہ بیان کرتے اور ابن کلبی نے بھی دونوں کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوعبداللہ سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق اور اس کے بعد لکھا ہے کہ اسعد بن یزید بن فاکہ بن زید بن خلدہ اور یہ اسعد' وہی سعد ہی ہیں' انہی کو سعد اور اسعد کہا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ سعد بن عثمان اور یہ سعد' دو شخص ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کے نسب میں خلدہ کو دیکھ کر گمان کیا کہ سعد بن عثمان' انہی میں سے ایک ہیں حالانکہ وہ چچا کے بیٹے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ سعد بن زید اور سعید بن فاکہ بن زید اور سعد بن یزید اور اسعد بن یزید ایک ہیں اور سعد بن عثمان الگ ہیں۔ واللہ اعلم

۲۰۳۲۔ حضرت سعدؓ

حضرت سعدؓ۔ قدامہ بن مظعون کے غلام تھے خارجیوں نے ان کو ۱۴۱ھ میں عبادہ بن قرص کے ہمراہ شہید کر ڈالا۔ ان کے صحابی ہونے میں شبہ ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۲۰۳۳۔ حضرت سعدؓ بن قرجا

حضرت سعدؓ بن قرجا۔ صحابی ہیں۔ ابن ابی شیبہ نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے' انہوں نے سعد بن قرجا سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ کے ایک صحابی نے ایک شخص کی بیوی اور اسی شخص کی لڑکی کو جو دوسری عورت سے تھی' نکاح میں جمع کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۰۳۴۔ حضرت سعدؓ بن قیس

حضرت سعدؓ بن قیس عنزی۔ اور ایک روایت کے مطابق قریشی تھے۔ نبیؐ نے ان کا نام سعد خیر رکھا تھا۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور حسن بصری نے روایت کی ہے کہ حسن نے سعد بن قیس سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے ابن آدم! چار رکعت نماز اول دن میں پڑھا کر میں تجھ کو اس دن کے اخیر تک محفوظ رکھوں گا۔ عثمان بن عمر نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوخزامہ سے انہوں نے حارث بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ سے پوچھا کہ آپ مجھ کو خبر دیجئے کہ دوا جس سے ہم علاج کرتے ہیں اور گنڈے (تعویذ) جن کو ہم کرتے ہیں کیا تقدیر الٰہی سے کچھ بچاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ بھی تقدیر الٰہی سے ہیں۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوخزامہ سے جو بنو حارث بن سعد سے ہیں نقل کیا ہے اور یہی صحیح ہے اور انہی کی روایت سے ایک حدیث سود کے بارے میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے عنزی کی جگہ عنسی بیان کیا ہے۔

۲۰۳۵۔ حضرت سعدؓ بن مالک ساعدی

حضرت سعدؓ بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ انصاری خزرجی ساعدی۔ سہل بن سعد کے والد تھے واقدی نے ابی عباس بن سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی انہوں نے کہا کہ سعد بن مالک نے بدر جانے کے لیے تیاری کی تھی مگر انتقال ہو گیا۔ ان کی قبر بنو قارظ کے مکان کے پاس ہے اور رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت میں ان کا حصہ لگایا تھا اور ثواب میں بھی ان کی شرکت بیان فرمائی تھی ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۰۳۶۔ حضرت سعدؓ بن مالک خدری

حضرت سعدؓ بن مالک بن شیبان بن عبید بن ثعلبہ بن ابجر جن کا نام خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج ہے ان کی کنیت ابوسعید انصاری خدری تھی یہ اپنی کنیت سے مشہور تھے یہ مشہور اور فاضل صحابہ میں تھے یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن سے بہت سی حدیثیں مروی ہیں سب سے پہلے یہ غزوۂ خندق میں شریک ہوئے تھے اور رسول اللہؐ کے ہمراہ بارہ غزوؤں میں شریک رہے تھے ان سے منجملہ صحابہ کے جابر اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور انس اور ابن عمر اور ابن زبیر نے اور منجملہ تابعین کے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، عطاء بن یسار اور ابوامامہ بن سہل بن حنیف وغیرہم نے روایت کی ہے۔

ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ان سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اعمش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عطیہ بن سعد نے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے ابوسعید خدری سے سنا ہے وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ بلند درجوں والوں کو نیچے والے اس طرح دیکھیں گے جیسا کہ تم ان ستاروں کو دیکھتے ہو جو آسمان کے کناروں میں سے کسی کنارے میں طلوع ہوتے ہیں اور ابوبکر اور عمر انہی میں سے ہیں بلکہ اور بڑھ گئے حضرت ابوسعید کہتے تھے کہ میرے والد احد کے دن شہید ہوئے اور ہم کو بغیر مال کے چھوڑ گئے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ مال مانگنے کی غرض سے آیا آپ نے جب مجھ کو دیکھا فرمایا جو بے پروا رہتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے جو طالب

عفت ہوتا ہے اللہ اس کو عفت' عنایت کرتا ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ یہ باتیں مجھی کو کہہ رہے ہیں (پس میں بغیر مانگے واپس آ گیا) ۴۷ھ میں جمعہ کے دن انتقال کیا اور بقیع میں دفن ہوئے یہ ان صحابہ میں سے ہیں جن کی اولاد باقی ہے۔ یہ اپنی مونچھوں کو مونڈواتے تھے اور داڑھی میں زرد خضاب لگاتے تھے ہم ان کا ذکر کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۳۷۔ حضرت سعدؓ بن مالک عذری

حضرت سعدؓ بن مالک عذری۔ عذرہ بن سعد ہذیم کے وفد میں جو قبیلہ قضاعہ کا ایک بطن ہے آئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۰۳۸۔ حضرت سعدؓ بن مالک قرشی

حضرت سعدؓ بن مالک اور یہی سعد بن ابی وقاص ہیں اور ابو وقاص کا نام مالک بن وہیب اور ایک روایت کے مطابق اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ تھا۔ قریشی زہری تھے ان کی کنیت ابواسحٰق تھی۔ سعد کی والدہ حمنہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حمنہ ابوسفیان بن امیہ کی بیٹی تھیں۔ سعد چھ اور ایک قول کے مطابق' چار آدمیوں کے بعد اسلام لائے۔ مسلمان ہونے کے وقت ان کی عمر سترہ سال کی تھی سعد سے مروی ہے کہ میں نماز فرض ہونے سے پہلے مسلمان ہوا تھا' یہ ان لوگوں میں سے ہیں' جن کے جنتی ہونے کی رسول اللہؐ نے گواہی دی ہے اور صحابہ کے دس سرداروں میں سے ایک شخص ہیں اور اصحاب شوریٰ کے چھ صحابہ میں یہ بھی ہیں جن کی بابت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ان لوگوں سے خوش گئے: بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں' رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے اور احد کے دن یہ بہت بڑی بلا میں مبتلا ہوئے تھے۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں (کافروں کا) خون بہایا اور تیر چلایا۔

ہمیں ابوالفرج بن ابی رجاء بن معد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے اس طرح خبر دی کہ ان پر پڑھا جاتا تھا اور میں حاضر سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے' ہمیں ابومحمد عبداللہ بن جعفر جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے' ہمیں جعفر بن عوف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن ابی خالد نے قیس سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے سعد کو کہتے سنا کہ میں عرب میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا۔ بخدا ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کرتے تھے ہمارا کھانا بجز انگور کی پتی اور صحرائی خاردار درختوں کے اور کچھ نہ تھا یہاں تک کہ ہم لوگ مثل بکریوں کی مینگنیوں کے خشک پاخانہ کرتے جس میں رطوبت کا نام تک نہ ہوتا تھا پھر (اب) بنو اسد ہم کو دین کے بارے میں نصیحت کرتے ہیں بخدا (اگر میں ابھی ان لوگوں سے کم رہا تو) میں ناکام ہوا اور میرا کیا' برباد ہو گیا (یہ سعد نے اس وجہ سے کہا کہ) اہل کوفہ عمر بن خطاب سے ان کی شکایت کرتے تھے جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ سے معزول کر دیا تھا اور اہل کوفہ میں سب سے زیادہ' بنو اسد کا ایک شخص' ان کی شکایت کیا کرتا تھا۔

ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوکریب اور ابوسعید اشج نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں ابواسامہ نے مجالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ سعدؓ سامنے سے آ رہے تھے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص (ایسا) ماموں اپنا مجھے دکھائے تو میں مانوں' آپ نے سعد کو ماموں اس وجہ سے کہا کہ سعد قبیلہ زہرہ سے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی والدہ بھی اسی قبیلہ کی تھیں۔ اور یہ آپ کی والدہ کے چچا کے لڑکے تھے کیونکہ آمنہ وہب بن عبد مناف بن زہری کی بیٹی تھیں دونوں کا نسب عبد مناف میں مل جاتا ہے اور عرب میں ماں کی طرف والوں کو ماموں کہتے ہیں اور ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ کے اصحاب جب نماز پڑھتے تو گھاٹیوں میں چلے جاتے تھے اور اپنی نمازوں کو اپنی قوم سے' پوشیدہ رکھتے تھے ایک دن سعد بن ابی وقاص' صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ مکہ کی ایک گھاٹی میں تھے کہ مشرکوں کی ایک جماعت ظاہر ہوئی اور ان لوگوں کو سخت سست کہا اور ان کے دین کی بُرائی کی یہاں تک کہ لڑائی ہونے لگی اور سعد نے اونٹ کا کلا' اٹھا کر ایک مشرک کو مارا جس سے وہ زخمی ہو گیا پس یہ پہلا خون تھا جو اسلام میں بہایا گیا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعد کو اس لشکر کا سردار مقرر کیا جس کو فارسیوں کے مقابلہ کے واسطے روانہ کیا تھا یہی اس لشکر کے سردار تھے جس نے فارسیوں کو قادسیہ اور جلولا میں شکست دی تھی سعد نے اپنی ماتحت فوج کا کچھ حصہ جلولا کی طرف روانہ کر دیا تھا جس نے جا کر وہاں شکست دی انہوں ہی نے کسریٰ کے مدائن کو عراق میں فتح کیا تھا اور یہی کوفہ کے بانی ہیں' یہ عراق کے والی تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو معزول کر دیا تھا۔ جب عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا ان کو اصحاب شوریٰ میں شامل کیا اور کہا کہ اگر یہ خلیفہ مقرر ہو' تو خیر' ورنہ میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اس کو وصیت کرتا ہوں کہ ان کو عامل مقرر کرے کیونکہ میں نے ان کو نالائقی یا خیانت کی وجہ سے نہیں معزول کیا ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کا والی مقرر کیا پھر ان کو معزول کر کے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو ان کی جگہ پر مقرر کر دیا۔ ہمیں اسماعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے رجاء بن محمد عدوی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن عوف نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے سعد سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! سعد جب تجھ سے دعا کرے تو اس کو قبول کر اور یہ جب دعا کرتے تھے' مقبول ہوتی تھی اور لوگ اس کو جانتے تھے اور ان کی بددعا سے ڈرتے تھے۔ اسماعیل بن علی نے کہا ہے کہ ہمیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن صباح بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن عیینہ نے علی بن زید اور یحییٰ بن سعید سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے ابن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے کہ علی بن ابی طالب نے کہا کہ رسول اللہؐ نے (فداک ابی وامی) ماں اور باپ دونوں کو ملا کر نہیں کہا۔ بجز سعد بن ابی وقاص کے کہ احد کے دن ان سے فرمایا اے زورمند لڑکے! میرے ماں اور باپ تجھ پر قربان ..وں تیر چلا۔

مروی ہے کہ زبیر بن عوام کی بابت بھی آپ نے ماں اور باپ کو ملا کر کہا تھا۔ زہری کا بیان ہے کہ سعد نے احد کے دن ہزار تیر چلائے۔ جب عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے یہ فتنوں سے الگ ہو کر بیٹھ رہے اور لڑنے والوں میں سے کسی کے ساتھ نہیں ہوئے بلکہ اپنے گھر میں بیٹھے رہے۔ سعد کے بیٹے عمر اور ان کے بھتیجے ہاشم بن عتبہ بن وقاص نے چاہا کہ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد

اپنی خلافت کی دعوت دیں سعد نے اس کو نہ منظور کیا اور سلامتی کو اختیار کیا جب یہ گوشہ نشین ہو گئے معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی اور عبداللہ بن عمر اور محمد بن مسلمہ کی طرف رغبت کی اور ان لوگوں کو خط بھیج کر بلایا تا کہ حضرت عثمانؓ کے خون طلب کرنے میں ان کی مدد کریں اور کہا کہ تم لوگ حضرت عثمان کی مدد کرنے کا کفارہ سوائے اس کے اور کسی طرح نہیں کر سکتے ان میں سے ہر ایک نے حضرت معاویہ کو جواب دیا اور ان کے قول کو رد کیا اور سعد نے جواب میں چند اشعار کہے

معاوی و داؤک الداء العیاء	ولیس لما تجنی به دواء
ایدعونی ابوحسن علی	فلم اردد علیه مایشاء
وقلت له اعطنی سیفًا بصیرًا	تمیز به العداوة والولاء
اتطمع فی الذی اعیا علیا	علی ماقد طمعت به العفاء
لیوم منه خیر منک حیا	ومیتا انت للمرء لفداء

اے معاویہ تمہاری بیماری سخت ہے اور تمہارے مرض کی کوئی دوا نہیں۔ کیا (تم اتنا بھی نہیں سمجھتا کہ) ابوالحسن یعنی حضرت علی مجھے لڑنے کے لیے کہتے تھے۔ مگر ان کی بات نہ مانی۔ اور میں نے ان سے کہا کہ ایک چاقو مجھے دے دیجئے۔ میں خود اپنا گلہ کاٹ ڈالوں اس سے آپ کو میری محبت وعداوت کا حال معلوم ہو جائے گا۔ پس جس نے علی کی بات نہ مانی۔ اس سے تو اپنی بات ماننے کی امید رکھتے ہو۔ حالانکہ علی کا ایک دن تمہاری تمام زندگی سے بہتر ہے۔ تم ان پر قربان کرنے کے لیے کہتے ہو۔"

سعد کی بیٹی عائشہ نے سعد سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے مسلمان ہونے سے پہلے خواب دیکھا کہ گویا میں تاریکی میں ہوں مجھے کچھ نہیں دکھائی دیتا ہے کہ ناگاہ میرے سامنے چاند روشن ہو گیا اور میں اس کے پیچھے چلا جاتا ہوں اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ اس چاند کی طرف مجھ پر کون سبقت لے گیا ہے اور زید بن حارثہ اور علی بن ابی طالب اور ابوبکر کو دیکھتا ہوں اور ان سے پوچھتا ہوں کہ تم لوگ اس جگہ کب پہنچے انہوں نے جواب دیا کہ ابھی۔ پھر چند روز کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ پوشیدہ دعوت اسلام دیتے ہیں۔ پس میں اجیاد کی گھاٹی میں آپ سے نماز عصر پڑھنے کے بعد ملا اور مسلمان ہو گیا اور سوا ان لوگوں کے جن کو خواب میں دیکھا تھا اسلام میں مجھ پر کوئی سبقت نہیں لے گیا تھا۔

داؤد بن ابی ہند نے ابوعثمان نہدی سے روایت کی کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ آیت و ان جاھداک علی ان تشرک بی مالیس لک به علم فلا تطعهما و صاحبهما فی الدنیا معروفا - (لقمان:۱۵) "اگر تیرے ماں باپ اس بات پر مجبور کریں تو میرے ساتھ شرک کر تو تو ان کا کہنا نہ مان۔" میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی سعد نے کہا کہ میں اپنی والدہ کا بہت مطیع تھا۔ جب میں مسلمان ہو گیا والدہ نے کہا کہ اے سعد! یہ کیا دین ہے جس کو تو نے پیدا کیا ہے؟ قسم ہے کہ اپنے اس دین کو چھوڑ دے ورنہ میں کھانا پینا چھوڑ دوں گی۔ یہاں تک کہ مر جاؤں گی اور لوگ تم کو بہت مطعون کریں گے سعد نے کہا اے والدہ (ایسا) نہ کرنا کیونکہ میں اپنا دین نہ چھوڑوں گا۔ سعد کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک دن اور رات کھانا نہیں کھایا اور سخت بے چینی میں رہیں میں نے کہا کہ اگر تمہاری ہزار جانیں ہوتیں اور ایک ایک کر کے نکل جاتی تو بھی میں اپنے اس دین کو کسی وجہ سے نہ

چھوڑتا۔ جب والدہ نے اس حالت کو دیکھا کھانے پینے لگیں اور اللہ نے اس آیت کو نازل کیا۔ ابومنہال کہتے ہیں عمر بن خطاب نے عمرو ابن معدی کرب سے سعد بن ابی وقاص کا حال دریافت کیا عمرو بن معدی کرب نے جواب دیا کہ وہ متواضع ہیں اپنے خیمہ میں عربی ہیں' اپنے صوف کے لباس میں شیر ہیں' اپنے بیشتر مقدمات میں عدل کرتے ہیں اور تقسیم برابر کرتے ہیں اور دور رہتے ہیں لشکر میں۔ اور ہم پر مثل 'مہربان ماں' کے شفقت کرتے ہیں اور ہمارا حق ہم تک پہنچاتے ہیں مثل چھوٹی چیونٹی کے۔ سعد نے نبی ﷺ سے بہت حدیثیں روایت کی ہیں اور ان سے ابن عمر اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور سائب بن یزید اور عائشہ اور ان کے بیٹوں (یعنی عامر اور مصعب اور محمد اور ابراہیم اور عائشہ یہ سعد کی اولاد ہیں) اور ابن مسیب اور ابوعثمان نہدی اور ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف اور قیس بن ابی حازم وغیرہم نے روایت کی ہے' ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے' ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے' ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن محمد بن عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے' ہمیں عبداللہ بن یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے' ہمیں صدقہ نے عیاض بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے اپنے والد سے پوچھا اے میرے والد میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ اس گروہ انصار کے ساتھ وہ کچھ کرتے ہیں جو دوسروں کے ساتھ نہیں کرتے انہوں نے جواب دیا کہ اے میرے بیٹے کیا تمہارے دل میں ان کی طرف سے کچھ ہے میں نے جواب دیا کہ نہیں لیکن مجھ کو آپ کے معاملہ سے تعجب ہوتا ہے۔ سعد نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ مومن ہی ان کو دوست رکھے گا اور منافق ہی' ان سے بغض رکھے گا اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص کی وفات ۵۵ھ میں ہوئی اور ابونعیم فضل بن دکین نے لکھا ہے کہ سعد ۵۸ھ میں فوت ہوئے۔ اور زبیر اور عمرو بن علی اور حسن بن عثمان نے ۵۴ھ میں سعد کا انتقال ہونا بیان کیا ہے۔ اسماعیل بن محمد بن سعد نے بیان کیا کہ سعد کا گندمی رنگ دراز قد چوڑی ناک والے تھے اور سعد کی بیٹی عائشہ نے بیان کیا ہے کہ سعد بہت پست قامت فربہ سبز ------ سخت انگلیوں والے تھے مدینہ سے سات میل کے فاصلے پر مقام عقیق میں انتقال کیا اور مدینہ میں کندھوں پر لاد کر لائے گئے اور مسجد نبوی میں مروان اور ازواج مطہرات نے نماز جنازہ پڑھی۔ عامر نے بیان کیا کہ مہاجروں میں سعد کا انتقال سب سے آخر میں ہوا جب سعد کی وفات کا وقت آیا بالوں کا ایک پرانا جبہ منگا کر کہا کہ مجھ کو اسی میں کفنانا کیونکہ بدر کے دن میں اسی کو پہنے ہوئے مشرکوں سے لڑا تھا اور اس کو اسی دن کے واسطے پوشیدہ کر رکھا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حازم: "حا" اور "زا" کے ساتھ ہے۔ الحبلۃ: ببول کا پھر کہا گیا ہے یہ عضا (کانٹے دار جھاڑی) کا پھر ہے جو لوبیا کے مشابہ ہوتا ہے۔ التامور: شیر کی پناہ گاہ جہاں وہ آ کر امن سے بیٹھتا ہے۔

۲۰۳۹۔ حضرت سعدؓ بن محمد

حضرت سعدؓ بن محمد بن مسلمہ صحابی تھے۔ فتح مکہ اور دیگر مشاہد میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے اس کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے اس کو عبداللہ بن سلیمان سے بیان کرتے سنا ہے۔ ان کا نسب ان کے والد کے بیان میں گزر چکا۔ ان

کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۴۰۔ حضرت سعدؓ ابومحمد

حضرت سعدؓ ابومحمد۔ ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ انصاری تھے۔ ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا ہے حماد بن ابی حماد نے اسماعیل بن محمد بن سعد انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے۔ ایک انصاری نے کہا یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھ کو مختصر وصیت فرمائیے پہلے آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے ناامید ہو جاؤ اور اپنے آپ کو لالچ سے بچاؤ کیونکہ یہی فقر حاضر ہے اور اپنی نماز کو رخصتی کی حالت میں ادا کرو (یعنی نماز پڑھتے وقت یہ خیال کرو کہ آخری نماز ہے اس کے بعد اب کوچ ہو جائے گا اور نماز پڑھنے کا موقع نہ ملے گا) اور جس بات سے معذرت کرنا پڑے اس سے اپنے کو بچاتے رہو۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں اس بیان کو ابن مندہ اور ابونعیم نے سعد بن عمارہ کے بیان میں ذکر کیا ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا اور دونوں نے ان کو وہاں (خاندان بنی سعد بن بکر سے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے اس کو اس مقام پر انصاری بیان کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ ابونعیم نے سعد کو اس جگہ قبیلہ سعد سے اور یہاں انصار سے دیکھا اور اس کی روایت بیان کرنے والے وہاں کے راویوں سے الگ تھے اس لیے انہوں نے سعد کو دو شخص قرار دے دیے اور شاید ابن مندہ نے دونوں کو ایک ہی شخص خیال کر کے ان کا ذکر نہیں کیا واللہ اعلم۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ جو اسماعیل بن محمد اس سند میں مذکور ہیں وہ محمد بن سعد بن ابی وقاص کے بیٹے مہاجرین میں سے ہیں۔ انصار سے نہیں ہیں اور یہی درست ہے۔

۲۰۴۱۔ حضرت سعدؓ بن محیصہ

حضرت سعدؓ بن محیصہ۔ بعض لوگوں نے ان کا نام سعید اور ساعدہ بیان کیا ہے اور ان کے والد' دونوں صحابی تھے۔ معمر نے زہری سے انہوں نے حرام بن سعد بن محیصہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ براء کی اونٹنی ایک قوم کے باغ میں گھس گئی اور اس کو خراب کر ڈالا نبیؐ نے حکم دیا کہ مال والے' اپنے مال کی نگرانی' دن میں کیا کریں اور جانور والے اپنے جانوروں کی رات میں حفاظت کریں اس حدیث کو بعض تلامذہ نے زہری سے بروایت حرام نقل کیا ہے لیکن حرام کے والد کو سند میں ذکر نہیں کیا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ حرام: حا اور را کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۲۰۴۲۔ حضرت سعدؓ بن مدحاس

حضرت سعدؓ بن مدحاس۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے علقمہ نے اپنے بھائی' محفوظ سے' انہوں نے عبدالرحمٰن بن عائذ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے سعد بن مدحاس سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کچھ جانتا ہو اس کو چاہیے کہ نہ چھپائے اور جس شخص کی آنکھیں اللہ کے خوف سے آبدیدہ ہوئیں وہ کبھی آگ میں نہ داخل ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۴۳۔ حضرت سعدؓ بن مسعود انصاری

حضرت سعدؓ بن مسعود انصاری۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب کوشیدی اور نوشیروان نے خبر دی وہ

کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ریذہ نے خبر دی ابوموسیٰ نے کہا کہ اور ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی اور ابونعیم اور ابوبکر بن ریذہ کہتے تھے کہ ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی (اور الفاظ ابونعیم کے ہیں) وہ کہتے تھے ہمیں عبدان بن احمد اور زکریا ساجی نے خبر دی دونوں نے کہا کہ ہمیں عتبہ بن سنان دارع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عثمان غطفانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد ابن عمرو نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ حارث غطفانی احزاب کے واقعہ میں خندق کے دن نبیؐ کے پاس آئے اور کہا اے محمد (ﷺ)! مدینہ کے پھل ہمارے اور اپنے درمیان میں آدھے آدھے کر دیجئے آپ نے فرمایا کہ ٹھہرو۔ یہاں تک کہ میں سعود (سعد کی جمع ہے جن کا ذکر آگے آتا ہے) سے مشورہ کرلوں اور سعد بن معاذ اور سعد بن خیثمہ اور سعد بن عبادہ اور سعد بن مسعود کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ عرب تم لوگوں کو یکساں رتبہ کا سمجھتے ہیں اور حارث تم سے مدینہ کے پھلوں میں نصف کے خواستگار ہیں (تاکہ تم سے صلح کرلیں) پس اگر تم چاہو تو ان کو دے دو تاکہ اس کے بعد اپنے معاملہ میں غور کرو سعود نے پوچھا۔ کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ آسمان سے وحی آئی ہے (اگر ایسا ہے) تو اللہ کا حکم واجب التسلیم ہے یا یہ آپ کی رائے اور خواہش ہے تو بھی ہم آپ کی رائے کے تابع ہیں اور اگر آپ ہم پر چھوڑنا چاہتے ہیں تو قسم ہے اللہ کی آپ جانتے ہیں ہم اور یہ برابر ہیں انہوں نے کبھی کوئی پھل سوا مول لینے یا مہمانی کے نہیں پایا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ ایسا ہے (اور ان لوگوں سے جو پھل مانگنے آئے تھے فرمایا کہ) سنتے ہو جو کچھ یہ کہتے ہیں ان لوگوں نے کہا کہ اے محمد! تم نے غدر کیا اور آپ نے ان لوگوں کو واپس کر دیا۔

اسی سند سے ابونعیم اور ابوبکر بن ربذہ نے کہا ہے کہ ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن قاسم بن مساور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عباد بن عوام نے اسماعیل سے انہوں نے قیس سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ ہم سعد بن مسعود کی عیادت کو گئے سعد بن مسعود نے کہا میں نہیں جانتا کہ وہ لوگ کیا کہیں گے کاش میرے اس تابوت میں چنگاریاں ہوتیں۔ جب سعد کا انتقال ہو گیا لوگوں نے دیکھا تو اس میں ایک یا دو ہزار درہم نکلے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ طبرانی نے اس خبر کو اس بیان میں ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد بن مسعود کندی ہیں اور یہی صحیح ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں نے اس حدیث میں ذکر کیا ہے کہ آپ نے سعود سے مشورہ کیا اور سعود میں سعد بن خیثمہ کو بھی بیان کیا ہے اس میں اعتراض ہے کیونکہ سعد بن خیثمہ بدر میں شہید ہو چکے تھے اور خندق کا واقعہ اس کے بعد ہوا ہے اور جو شخص کہتا ہے کہ یہ سعد غزوۂ تبوک تک باقی رہے اور نبی ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے پھر آپ سے مل گئے اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے اور اس قائل نے اپنی بات خود ہی رد کی ہے کیونکہ پیچھے رہنے والے کا نام اس نے ابوخیثمہ بیان کیا ہے حالانکہ وہ اس کے سوا ہیں اور اس کے متعلق سعد بن خیثمہ اور مالک ابن قیس کے بیان میں گفتگو ہو چکی ہے جس کو تلاش کرنا ہو وہاں تلاش کرے اور یہی حال سعد بن ربیع بن عمرو کا ہے کیونکہ یہ احد میں شہید ہو گئے تھے خندق کے واقعہ کو پایا ہی نہیں اور سعد بن ربیع بن عدی تو اس مقام پر موجود ہی نہ تھے تاکہ ان سے مشورہ لیا جاتا واللہ اعلم اور ابوموسیٰ نے جو کہا ہے کہ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے کہ یہ سعد بن مسعود کندی ہیں تو ان کو ابن مندہ نے کسی اور کتاب کے علاوہ اس کتاب معرفت صحابہ کے ان کو ذکر کیا ہے تو میں نہیں جانتا ہوں لیکن معرفت صحابہ کی کتاب میں تو انہوں نے اس کے متعلق کچھ نہیں ذکر کیا ہے اور میں کندی کے بیان میں ابن مندہ کے تمام اقوال کو ذکر کروں گا تاکہ معلوم ہو جائے کہ

انہوں نے اس کی بابت کچھ نہیں ذکر کیا ہے۔

۲۰۴۴۔ حضرت سعدؓ بن مسعود ثقفی

حضرت سعدؓ بن مسعود ثقفی۔امام بخاری نے کہا ہے کہ وہ مختار بن ابی عبید کے چچا تھے۔طبرانی نے بیان کیا ہے کہ صحابی تھے ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بشر بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خلاد بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن عیینہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ابوموسیٰ نے کہا کہ ہمیں ابوغالب اور نوشیروان نے خبر دی دونوں نے کہا ہمیں ابوبکر بن ریذہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عبدالعزیز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم فضل بن دکین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان ثوری نے خبر دی نیز ابوموسیٰ نے کہا کہ اور ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلیمان لوین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن عیاش نے خبر دی سفیان بن عیینہ اور سفیان ثوری اور ابوبکر بن عیاش تینوں نے ابوحصین سے انہوں نے عبداللہ بن سنان سے انہوں نے سعد بن مسعود ثقفی سے روایت کی انہوں نے کہا کہ نوح علیہ السلام جب کپڑے پہنتے اللہ کی تعریف کرتے اور کھاتے یا پیتے' اللہ کا شکر ادا کرتے اسی وجہ سے ان کا نام بندہ شکر گزار ہو گیا یہ ابوعلی کی روایت کے الفاظ ہیں۔اور ابوعمر اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ وہ مختار بن ابی عبید کے چچا تھے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۰۴۵۔ حضرت سعدؓ بن مسعود

حضرت سعدؓ بن مسعود کندی۔ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں صحابہ میں ان کا ذکر ہے ان سے قیس بن ابی حازم اور مسلم بن یسار نے روایت کی ہے ابن مندہ نے اپنی سند سے عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم سے انہوں نے مسلم بن یسار سے روایت کی کہ سعد بن مسعود نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے رنج کو ظاہر کیا اس نے صبر نہیں کیا پھر پڑھا: انما اشکو بثی و حزنی الی الله۔(یوسف:۸۶) یعنی میں اپنے رنج و غم کی شکایت اللہ ہی سے کرتا ہوں۔

ہمیں عمر بن محمد بن طبرزذ وغیرہ نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں ابن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معاذ بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ یعنی ابومحمد بن اسماء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن ایوب نے عبیداللہ بن زَر سے انہوں نے سعد بن مسعود سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون مومن زیادہ عقل مند ہے آپ نے جواب دیا کہ ان میں سے جو شخص موت کو زیادہ یاد کرتا ہے اور اس کی اچھی تیار کرتا ہو۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۴۶۔ حضرت سعدؓ بن معاذ

حضرت سعدؓ بن معاذ بن نعمان بن امرئ القیس بن زید بن عبد الاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن نبیت ۔۔۔۔۔۔۔ کا نام عمرو بن مالک بن اوس تھا۔ انصاری اوسی اشہلی تھے۔ ان کی کنیت ابوعمرو تھی اور ان کی والدہ کبشہ بنت رافع صحابیہ تھیں۔ یہ سعدؓ مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے جب رسول اللہؐ نے مصعب کو مدینہ کی طرف مسلمانوں کو احکام دین سکھانے کے واسطے بھیجا تھا اور جب سعد مسلمان ہو گئے انہوں نے عبدالاشہل کی اولاد سے کہا کہ تمہارے مردوں اور عورتوں سے بات کرنا مجھ پر حرام ہے جب تک کہ تم لوگ مسلمان نہ ہو جاؤ چنانچہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے اور سعدؓ اسلام میں تمام لوگوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئے یہ بدر میں شریک ہوئے تھے اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا ہے اور احد اور خندق میں شریک ہوئے تھے ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن سہل نے عائشہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ خندق کے دن بنو حارثہ کے قلعہ میں تھیں اور سعد بن معاذ کی والدہ ان کے ہمراہ قلعہ میں تھیں اور یہ واقعہ عورتوں پر پردہ فرض ہونے سے پہلے کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ جب خندق کی طرف جانے لگے تو لڑکوں اور عورتوں کو دشمنوں کے خوف سے قلعوں میں روانہ کر دیا تھا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سعد بن معاذ کوتاہ زرہ پہنے ہوئے نکلے جس سے ان کا ہاتھ باہر نکلا ہوا تھا اور ان کے ہاتھ میں ہتھیار تھے اور وہ کہہ رہے تھے کہ

لبث قليلا يلحق الهيجا حمل   لاباس بالموت اذا حان الاجل

''(اے حریف) تھوڑی دیر ٹھہر جا میدان جنگ میں (میرا) اونٹ پہنچا چاہتا ہے۔ موت کا کچھ خوف نہیں جب وقت آ جائے۔''

سعد کی والدہ نے کہا کہ اے لڑکے! مل جاؤ بخدا تم پیچھے رہ گئے ہو۔ عائشہ نے فرمایا اے سعد کی ماں کاش سعد کی زرہ جتنی ہے اس سے لمبی ہوتی حضرت عائشہ کو سعد کا اندیشہ ہوا تھا۔ یونس ابن اسحٰق سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ حبان ابن عرقہ (یہ حبان بن عرقہ خاندان بنو عامر بن لوی سے تھے) نے سعد کو تیر مارا اور ان کی رگ اکحل کو کاٹ دیا۔ حبان نے سعد کو جب تیر مارا تو کہا اس کو میری طرف سے لو میں عرقہ کا بیٹا ہوں۔ سعد نے جواب دیا کہ اللہ تیرے چہرے کو آگ میں جلاوے۔ اے اللہ اگر تو نے قریش کی لڑائی میں سے کچھ باقی رکھا ہے تو مجھ کو اس کے واسطے باقی رکھ کیونکہ مجھ کو اس قوم سے زیادہ کسی قوم سے جہاد کرنا پسند نہیں جنہوں نے تیرے رسول کو تکلیف دی اور ان کی تکذیب کی اور ان کو نکال دیا اور اگر تو نے ہمارے اور ان کے درمیان میں لڑائی کو بند کر دیا ہے تو اس کو تو میری شہادت کر دے اور تو مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھ کہ میری آنکھ بنو قریظہ کے بارے میں ٹھنڈی ہو جائے۔ یہ حبان کسرۂ حاء اور باء موحدہ سے ہے اور بعض لوگوں نے اس کے سوا بیان کیا ہے اور صحیح یہی ہے یہ حبان عبد مناف بن عمرو بن معیص بن عامر بن لوی کا بیٹا تھا اور اس کو ابن عرقہ اس وجہ سے کہتے تھے کہ عرقہ اس کی ماں تھی جو قبیلہ بنو سہم کی ایک مشہور عورت تھی انہوں نے کہا کہ ہمیں یونس نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے اس شخص نے جس کو میں متہم نہیں جانتا ہوں عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اس دن (یعنی خندق

دن) سعد کو کسی نے تیر نہیں مارا بجز ابواسامہ جشمی کے جو بنو مخزوم کا حلیف تھا انہوں نے کہا کہ جس وقت سعد کے تیر لگا رسول اللہ
حکم دیا کہ مسجد کے اندر عبیدہ اسلم کے خیمہ میں ٹھہرائے جائیں تا کہ قریب سے ان کی عیادت کر سکیں جب رسول اللہ ﷺ قبیلہ
یظہ کے پاس پہنچے اوران لوگوں نے سعد بن معاذ کے حکم پر اترنا منظور کر لیا (اس کی خبر اگلی حدیث میں ہے) ہمیں عبداللہ بن احمد
عبدالقاہر خطیب نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے روایت کر کے خبر دی
کہتے تھے میں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے سنا وہ ابوسعید خدری سے روایت کر کے بیان کرتے تھے انہوں نے کہا کہ جب
ول اللہ نے سعد بن معاذ کو بنوقریظہ کے بارے میں حکم دینے کے واسطے بلا بھیجا تو وہ گدھے پر سوار ہو کر چلے جب نبی صلی اللہ علیہ
م کے قریب آ گئے آپ نے فرمایا کہ اپنے سردار کی طرف یا اپنے میں سے بہتر کی طرف کھڑے ہو (اور سعد سے فرمایا کہ) ان
لوں کے بارے میں حکم دو سعد نے کہا کہ میں ان لوگوں کے بارے میں حکم دیتا ہوں کہ ان میں سے لڑنے والے لوگ قتل کئے
ئیں اوران کی اولاد قید کی جائے۔

رسول اللہ نے فرمایا کہ تم نے اللہ کے حکم کے موافق حکم دیا۔ ہمیں ابوجعفر نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن
ق سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ وہ لوگ سعد کی طرف کھڑے ہوئے اور کہا اے ابوعمرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تم کو تمہارے دوستوں کا والی بنا دیا ہے تا کہ تم ان کے بارے میں حکم دو۔ سعد نے کہا کہ تم اللہ کو گواہ رکھ کر عہد کرتے ہو کہ
یرے حکم کو مانو گے ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ سعد نے کہا اس عہد میں وہ لوگ شریک ہیں جو اس جگہ اس گوشہ میں ہیں
س میں رسول اللہ ہیں اور جو لوگ تھے ہمراہ ہیں (سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اور جلال کی وجہ سے آپ کی طرف
ے منہ پھیرے ہوئے تھے) رسول اللہ نے فرمایا ہاں (جب دونوں طرف سے عہد ہو گیا) اب سعد نے کہا میں فیصلہ کرتا ہوں
کہ مرد قتل کئے جائیں اور مال تقسیم کر دیا جائے اور لڑکے قید ہوں ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمیں ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی ابی العلاء نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمیں ابومحمد عبدالرحمن بن عثمان بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحق ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہم سے یزید بن محمد بن عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ابی یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صدقہ نے
عیاض بن عبدالرحمن سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے خبر
دی انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ کے پاس بیٹھے تھے کہ سعد بن معاذ آئے آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارے سردار ہیں۔ سعد جب
زخمی ہوئے اور انہوں نے وہ دعا کی جو اوپر مذکور ہو چکی ہے۔ ان کا خون بند ہو گیا اور جب قبیلہ بنوقریظہ میں حکم دے چکے ان کی
رگوں سے خون بہنے لگا۔ رسول اللہ اور ابوبکر و عمر اور تمام مسلمان ان کی عیادت کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی
ہیں کہ اللہ کی قسم! میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے رونے کی آواز سنتی تھی۔ عمرو بن شرحبیل نے بیان کیا ہے کہ سعد بن معاذ کا
زخم جب بہنے لگا رسول اللہ نے ان کو اپنی گود میں لے لیا اور خون رسول اللہ ﷺ پر بہہ رہا تھا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
آئے اور کہا کمر ٹوٹ گئی۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ خاموش رہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مروی
ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نبی کے پاس استبرق کا عمامہ باندھے ہوئے اترے اور پوچھا اے اللہ کے نبی یہ کون شخص ہے جس کے

واسطے آسمان کے دروازے کھل گئے اور جس کی وجہ سے اللہ کا عرش اعظم ہل گیا رسول اللہؐ جلدی سے چادر کھینچتے ہوئے نکلے تو سعد کو بے جان پایا جب رسول اللہؐ نے سعد کو دفن کیا اور ان کے جنازے سے لوٹے آپ کے آنسو آپ کی داڑھی پر بہہ رہے تھے اور ہاتھ آپ کا آپ کی داڑھی میں تھا۔ سعد کی والدہ سعد کو رو رہی تھیں اور کہتی تھیں

ویل ام سعد سعدا براعة و نجدا ویل ام سعد سعدًا صرامة و جدا

''سعد کی ماں سعد کو رو رہی ہے جو صاحب نسب و بزرگی ہے۔ سعد کی ماں سعد کو رو رہی ہے جو صاحب شرف ہے۔''

نبی ﷺ نے فرمایا کہ رونے والے جھوٹے ہیں سوا سعد کی رونے والی کے۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن احمد نے عبداللہ بن مطر نے اجازۃً (اگرچہ سماعاً نہیں ہے) خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن احمد دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالملک بن محمد ابوقلابہ رقاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوربیعہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعوانہ نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کرکے خبر دی انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ سعد بن معاذ کی موت کی وجہ سے اللہ کا عرش ہل گیا۔ اعمش نے بیان کیا کہ اور ہم سے ابوصالح نے جابر سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کرکے اسی حدیث کو بیان کیا ہے جابر سے لوگوں نے پوچھا کہ براء بیان کرتے ہیں کہ (سعد کی وفات سے) تخت ہل گیا۔ جابر نے جواب دیا کہ ان دونوں قبیلوں یعنی اوس اور خزرج کے درمیان میں کینے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ سعد بن معاذ کی وفات کی وجہ سے اللہ کا عرش ہل گیا۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے سفیان سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے براء سے روایت کرکے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پارچہ حریر بھیجا گیا لوگ اس کی نرمی سے تعجب کرنے لگے آپ نے پوچھا کیا تم اس کپڑے سے تعجب کرتے ہو۔ قسم ہے سعد کے رومال جنت میں اس سے عمدہ ہیں۔ اسمٰعیل نے کہا ہمیں ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معمر نے قتادہ سے انہوں نے انس سے روایت کرکے خبر دی انہوں نے کہا کہ جب سعد بن معاذ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ منافقوں نے کہا کہ ان کا جنازہ اس قدر ہلکا ہے اور یہ بنوقریظہ کے بارے میں حکم کرنے کی وجہ سے کہا تھا یہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی آپ نے فرمایا فرشتے ان کو اٹھائے ہوئے تھے سعد بن ابی وقاص نے نبیؐ سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ سعد بن معاذ کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے اترے جنہوں نے زمین پر کبھی پر نہیں رکھا تھا اور اللہ نے ان کو حق سے یہ مرتبہ عنایت کیا۔ ان کے مقامات اسلام میں بڑے اور مشہور ہیں اور اگر ان کی اور کوئی خدمت بجز خدمات بدر کے (تو وہ بھی فخر کے واسطے کافی تھیں کیونکہ نبی ﷺ جب بدر کی طرف چلے اور آپ کو قریش کے جمع ہونے کی خبر ہوئی آپ نے لوگوں سے مشورہ طلب کیا مقداد نے مشورہ دیا اور خوب دیا اور اسی طرح ابوبکر اور عمر نے بھی مشورہ دیا مگر رسول اللہؐ کی مراد انصار سے تھی کیونکہ یہی لوگ زیادہ تھے۔ سعد بن معاذ نے کہا بخدا گویا کہ آپ ہم لوگوں سے مشورہ لینا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں سعد نے کہا کہ ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور آپ کی تصدیق کی ہے اور ہم لوگوں نے گواہی دی ہے کہ جو کچھ آپ لائے ہیں وہ حق ہے اور ہم نے آپ کو اطاعت کرنے پر اپنے قول دیئے ہیں پس یا رسول اللہؐ آپ نے جس کام کا ارادہ کیا ہے اس کو پورا کیجئے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

اللہ کی قسم! اگر آپ ہم کو لے کر اس دریا میں گھسنا چاہئیں تو ہم آپ کے ساتھ اس میں گھس جائیں گے ہم میں سے ایک آدمی بھی پیچھے نہ رہے گا پھر بھلا ہم اس بات کو کیوں ناپسند کریں گے کہ آپ ہم کو ساتھ لے کر دشمنوں سے مقابلہ کریں ہم لڑائی کے وقت صابر رہیں گے۔ مقابل پہنچنے میں شاید کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہم لوگوں میں وہ بات دکھائے جس سے آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک ہو پس آپ اللہ کا نام لے کر ہمیں اپنے ساتھ لے چلئے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے بیان سے خوش ہوئے اور اس تقریر نے آپ کو دشمنوں کے مقابلہ کے واسطے کشادہ کر دیا۔ اور جو کچھ ہوا وہ مشہور ہے اور فخر کے لئے کافی ہے اس کے سوا جو کچھ واقعات ہوئے اس سے قطع نظر کرو تو بھی۔

۲۰۴۷۔ حضرت سعدؓ بن منذر

حضرت سعدؓ بن منذر صحابی ہیں حبان بن واسع نے ان کی روایت کردہ حدیث کو ابن لہیعہ کی روایت سے انہوں نے حبان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعد بن منذر سے روایت کر کے بیان کیا ہے ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور ان کا نسب نہیں بیان کیا ہے ابن مندہ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ ابن منذر بن عمیر بن عدی بن خرشہ بن امیہ بن عامر بن خطمہ کے بیٹے انصاری عقبی بدری احدی ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو تمام مشاہد میں شریک ہوئے انہوں نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انہوں نے حبان ابن واسع سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعد بن منذر انصاری سے روایت کی کہ انہوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ قرآن کو تین دن میں پڑھا کروں آپ نے جواب دیا کہ اگر تم سے ہو سکے پھر یہ اسی طرح پڑھتے رہے اس کو ابونعیم نے نقل کیا ہے اور اسی کے مثل ان کا نسب بیان کیا ہے اور ان کے مشاہد ذکر کئے ہیں اور کہا ہے کہ ان کا نسب بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ان کی نسبت عقبہ اور بدر کی طرف کی ہے اور میں نے ان کا ذکر زہری اور ابن اسحٰق کی کتاب میں عقبہ اور بدر میں نہیں دیکھا اور انہی ابونعیم نے قرأت قرآن کی مذکورۂ بالا حدیث بیان کی ہے ہشام بن کلبی نے سعد کے دادا عمیر کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ عمیر بن خرشہ بن امیہ بن عامر بن خطمہ قاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبت کی حالت میں مدد کی کہ ایک یہودیہ نے آپ کی ہجو کی تھی انہوں نے اس کو مار ڈالا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ حبان: حاء کے فتحہ سے ہے اور باموحدہ کے ساتھ۔

۲۰۴۸۔ حضرت سعدؓ بن منذر

حضرت سعدؓ بن منذر۔ ابوحمید ساعدی کے والد ہیں۔ ان کا نسب ان کے صاحبزادے ابوحمید کے تذکرے میں انشاء اللہ کیا جائے گا اسی طرح ابن ابی حاتم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ یہ وہی پہلے شخص ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے ابوموسیٰ نے نہیں لکھا۔

۲۰۴۹۔ حضرت سعدؓ بن نعمان

حضرت سعدؓ بن نعمان بن زید بن اکال بن لوذان بن حارث بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ انصاری اوسی خاندان بن عمرو بن عوف سے ہیں۔ انہی کو ابوسفیان بن حرب نے گرفتار کر کے اپنے بیٹے عمر کے فدیہ میں

دیا تھا۔ زبیر نے بیان کیا کہ سعد بن نعمان عمرہ کرتے (مکہ میں) آئے جب عمرہ ادا کر کے لوٹے (ان کے ہمراہ منذر بن عمرو بھی تھے) ابوسفیان نے دونوں کا تعاقب کیا مگر سعد کو گرفتار کر لیا اور منذر نکل گئے انہی کے بارے میں ضرار بن خطاب نے کہا ہے کہ

تدارکت سعدًا عنوۃ فاخذتہ — وکان شفاء لو تدارکت منذرًا

''سعد کو میں نے کوشش کر کے گرفتار کر لیا مگر منذر بھی پکڑ لیتا تو مجھے شفا مل جاتی۔''

ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عمرو بن ابی سفیان رسول اللہ ﷺ کے پاس بدر کے قیدیوں میں تھے لوگوں نے ابوسفیان سے کہا کہ اپنے لڑکے عمرو کا فدیہ دو اس نے جواب دیا کہ ان لوگوں نے حنظلہ کو قتل کر ڈالا اس حال میں میں اب عمرو کا فدیہ نہ دوں گا مجھ کو خون سے کیا واسطہ ہم کو انہی لوگوں کے پاس رہنے دو جو کچھ وہ چاہیں کریں اس حال میں کہ یہ لوگ (یعنی بدر کے قیدی) رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ سعد بن نعمان بن اکال خاندان بنوعمرو بن عوف سے عمرہ کی نیت سے نکلے اور ان کے ہمراہ چند سوار تھے اور یہ مسلمان تھے ان کو یہ ڈر نہیں تھا کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا (جب یہ وہاں پہنچے ابوسفیان نے ان پر زیادتی کی اور ان کو اپنے لڑکے عمرو کے عوض میں قید کیا اور کہا

ارھط ابن اکال اجیبو ادعاءہ — تعاقدتم لا تسلموا السید الکھلا

فان بنی عمرو لئام اذلۃ — لئن لم یفکوا عن اسیرھم الکبلا

''اے ابن اکال کے گروہ سعد کے پکارنے کا جواب دو۔ تم لوگ گم ہو جاؤ بوڑھے مرد کو نہ چھوڑو۔ یقیناً قبیلہ بنوعمرو ذلیل و خوار ہونگے مگر انہوں نے رہائی نہ دلائی اپنے قیدی کو قید سے۔''

قبیلہ بنوعمرو بن عوف والے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گئے اور آپ سے اپنا حال بیان کیا اور عمرو بن ابی سفیان کی درخواست کی تا کہ اس کو دے کر اپنے قیدی کو چھڑا لیں۔ آپ نے منظور کر لیا اور ان لوگوں نے عمرو کو ابوسفیان کے پاس پہنچا دیا اس نے سعد کو رہا کر دیا حسان نے کہا ہے کہ

لو کان سعد یوم مکرز مطلقًا — لاکثر فیکم قبل ان یوسر القتلا

بعضب حسام او بصفراء نبعۃ — تحن اذا ما انبضت تحقر النبلا

''اگر مکرز کے دن سعد آزاد ہوتا تو قیدی ہونے سے پہلے بہت قتل کرتا نیز حسام (تلوار) سے یا صفرا کمان سے (اسوقت) باز رکھتے تھے جب نیزوں کی آواز پیدا ہوتی عقلمندوں کے دفاع کی طرح۔

لیکن ہشام بن کلبی نے اس واقعہ کو سعد کے والد نعمان کے ساتھ ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۵۰۔ حضرت سعدؓ بن نعمان ظفری

حضرت سعدؓ بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ ظفری ہیں بدر میں شریک ہوئے تھے ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے ان لوگوں کے ناموں میں جو انصار سے بدر میں شریک ہوئے تھے روایت کر کے ذکر کیا ہے کہ سعد بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بھی تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۵۱۔ حضرت سعدؓ بن ہذیل

حضرت سعدؓ بن ہذیل۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ہذیم۔ حارث کے والد ہیں ان سے ان کے بیٹے حارث نے روایت کی ہے کہ عثمان بن عمر نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوخزامہ سے انہوں نے حارث بن سعد بن ہذیم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ مجھے خبر دیجئے کہ دوا جس سے ہم علاج کرتے ہیں اور گنڈے تعویذ جن کو ہم کرتے ہیں تقدیر الٰہی سے کچھ فائدہ دیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہیں اس کو لیث بن سعد اور سلیمان بن بلال اور ابن مبارک وغیرہم نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوخزامہ سے (جو حارث بن سعد کی اولاد سے ہیں) انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے (دونوں سندوں میں یہ فرق ہے کہ پہلی سند سعد تک پہنچتی ہے اور دوسری سعد کے بیٹے حارث ہی تک پہنچتی ہے) اور یہ حدیث سعد بن قیس عنزی کے بیان میں گزر چکی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۰۵۲۔ حضرت سعدؓ بن ہلال

حضرت سعدؓ بن ہلال۔ ہلال کے بیٹے ہیں۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ طبرانی نے اس عنوان کو لکھ کر کچھ حالات نہیں ذکر کئے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۰۵۳۔ حضرت سعدؓ بن وائل

حضرت سعدؓ بن وائل بن عمر وعیدی جذامی اہل فلسطین سے ہیں۔ رملہ میں رہتے تھے۔ ابومعاویہ حکم بن سفیان عیذی نے سعد بن وائل سے روایت کی کہ انہوں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے اس کے واسطے جنت ہے حکم عیدی نے قبیلہ قریظہ کے ایک شیخ سے انہوں نے سعد ابن وائل سے انہوں نے نبیؐ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۵۴۔ حضرت سعدؓ بن وہب جہنی

حضرت سعدؓ بن وہب جہنی۔ ابن ابی اویس نے اپنے والد سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن عمرو بن سعد بن وہب جہنی نے بیان کیا کہ ان کے والد نے ان کو ان کے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ جاہلیت میں ان کا نام غیان تھا اور ان کے گھر والے (جس وقت یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیعت کرنے کے واسطے آئے تھے) جہینہ کے ایک شہر غواء نامی میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ان کا نام دریافت کیا اور پوچھا کہ اپنے گھر والوں کو کہاں چھوڑا ہے؟ انہوں نے جواب دیا میرا نام غیان (جس کے معنی گمراہ ہیں) ہے اور گھر والوں کو مقام غواء میں چھوڑا ہے آپ نے فرمایا بلکہ تم رشدان (یعنی ہدایت یافتہ) ہو اور تمہارے گھر والے رشاد میں ہیں راوی کہتا ہے وہ شہر آج تک رشاد کے نام سے موسوم ہے اور وہ آدمی رشدان کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ بنوغیان جاہلیت میں رسول اللہؐ کے پاس آئے آپ نے پوچھا تم کون لوگ ہو انہوں نے جواب دیا کہ ہم بنوغیان ہیں آپ نے فرمایا بلکہ تم بنو رشدان ہو اور یہی نام ان پر غالب ہو گیا اور ان کی وادی جو غویا کے نام سے موسوم تھی رشد

کے نام سے موسوم ہوگئی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۰۵۵۔ حضرت سعدؓ بن وہب

حضرت سعدؓ بن وہب خاندان بنونضیر سے ہیں ابن عباس نے ان کو سورۂ حشر کی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ بنونضیر میں سے بجز دو آدمیوں کے اور کوئی اسلام نہیں لایا۔ ان میں سے ایک سفیان بن عمیر ہیں اور دوسرے سعد بن وہب اپنے اموال کی وجہ سے فرمانبردار ہوگئے تھے اور ان کو بچالیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۵۶۔ حضرت سعدؓ بن یزید

حضرت سعدؓ بن یزید بن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے سعد بن زید اور سعد بن فاکہ کے بیان میں پورے حالات گزر چکے ہیں جن کے دوبارہ ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

۲۰۵۷۔ حضرت سعدؓ

حضرت سعدؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے ان سے زیاد بن جبیر نے روایت کی ہے حماد بن سلمہ نے یونس بن عبید سے انہوں نے زیاد بن جبیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے ایک آدمی کو جس کا نام سعد تھا زکوۃ لینے کے لیے بھیجا اور حدیث کو آخر تک بیان کیا۔ عبدالسلام بن حرب نے یونس بن عبید سے انہوں نے زیاد بن جبیر سے انہوں نے سعد سے روایت کی انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہؐ نے عورتوں سے بیعت لی ایک عورت نے کھڑے ہو کر پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہمارے خاوندوں اور ہمارے لڑکوں کے اموال میں سے ہمارے لیے کیا حلال ہے؟ آپ نے فرمایا کھجور کہ جس کو تم خرچ کرو یا ہدیہ دو ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد بن ابی وقاص ہیں انہوں نے کہا کہ یحییٰ حمانی نے اس حدیث کو سعد بن ابی وقاص کی سند میں ذکر کیا ہے اور اس کو ثوری نے یونس سے انہوں نے زیاد سے انہوں نے سعد یعنی ابن ابی وقاص سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۲۰۵۸۔ حضرت سعدیؓ

حضرت سعدیؓ۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ نبی ﷺ کے صدقہ کے اونٹ کے متعلق روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اس کو ابن سعد سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ سعدی عورتوں کے ناموں میں سے ہے شاید مراد اس سے سعدی یا ابن سعدی ہوں۔ سعدی آخری میں ی کی زیادتی کے ساتھ ہے اگر یہ عورت کا نام ہے تو سعدی ضمہ کے ساتھ اگر مرد کا نام ہے تو پھر فتحہ کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

۲۰۵۹۔ حضرت سعر کنانیؓ

حضرت سعرؓ۔ سعر را کے ساتھ ہے یہ کنانی دولی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے جابر نے روایت کی ہے۔ روح بن عبادہ نے

زکریا بن اسحٰق نے عمرو بن ابی سفیان سے انہوں نے مسلم بن شعبہ سے روایت کی کہ علقمہ نے ان کے والد کو ان کی قوم عرافہ پر عامل مقرر کیا مسلم کہتے ہیں میرے والد نے مجھ کو میری قوم کے ایک گروہ کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا چنانچہ میں ایک بوڑھے کے پاس آیا جس کو سعر کہتے تھے جو ایک گھاٹی میں تھا میں نے کہا میرے والد نے مجھ کو تمہارے پاس بھیجا ہے تا کہ تم اپنے مویشیوں کی زکوٰۃ مجھ کو دو اس نے پوچھا اے میرے بھائی کے لڑکے! کون سا حق لو گے میں نے جواب دیا کہ اچھا سا جانور دیکھ کے لیں گے۔ بوڑھے نے کہا خدا کی قسم میں گھاٹی میں اپنے مویشیوں کے ساتھ تھا کہ دو آدمی اونٹ پر آگے پیچھے سوار آئے اور کہا کہ ہم تمہاری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں تا کہ تمہارے مویشیوں کی زکوٰۃ لیں۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ ایک بکری میں نے ایک بکری کو جو گوشت اور چربی سے پرتھی دینا چاہا۔ تو پھر آپؐ نے کہا کہ یہ شافع یعنی گابھن ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منافع کے لینے سے منع کیا ہے میں نے پوچھا کہ تم کیا چیز لو گے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نر بکری لیں گے یکسالہ ہو یا دوسالہ ہو۔ چنانچہ اسی قسم کی ایک دوسری بکری نکل آئی۔ وہ دونوں اس کو اپنے ساتھ لیے چلے گئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

مگر ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ سعر شعبہ بن کنانہ کے بیٹے قبیلہ دُوَلی سے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث نبی ﷺ سے یہ ہے کہ زکوٰۃ میں یکسالہ یا دوسالہ بکری دینی چاہیے ان سے ان کے بیٹے جابر نے روایت کی ہے اور بشر بن سری نے بیان کیا ہے وہ سعر بن شعبہ ہیں اور (یہ لوگ ان کے لڑکے ہیں اس جگہ میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے جو کچھ بیان کیا ہے اس میں چند غلطیاں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ابوعمر نے سعر کے والد کا نام شعبہ بیان کیا ہے حالانکہ وہ ثغنہ کے بیٹے ہیں اسی طرح اس کو ابوداؤد بجستانی نے اپنی سنن میں نقل کیا ہے۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے زکریا بن اسحٰق مکی سے انہوں نے عمرو بن ابی سفیان سے انہوں نے مسلم بن ثغنہ یشکری سے روایت کر کے خبر دی حسن نے بیان کیا ہے کہ روح کہتے ہیں کہ مسلم شعبہ کے لڑکے ہیں انہوں نے کہا کہ ابن علقمہ نے میرے والد کو ان کی قوم عرافہ کا عامل مقرر کیا اور ان کو حکم دیا کہ ان سے زکوٰۃ وصول کریں مسلم کہتے ہیں میرے والد نے مجھ کو ایک جماعت میں بھیجا میں ایک بوڑھے کے پاس جن کا نام سعر تھا آیا اور کہا کہ مجھ کو میرے والد نے تمہارے پاس زکوٰۃ لینے کے واسطے بھیجا ہے انہوں نے پوچھا اے برادرزادے کس قسم کا مال لو گے؟ میں نے جواب دیا کہ پسند کر لیں گے یہاں تک کہ ہم جانوروں کے تھنوں کو آزمائیں گے۔ سعر نے کہا کہ اے برادرزادے میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں کہ میں ان گھاٹیوں میں سے

ایک گھاٹی میں رسول اللہؐ کے زمانے میں مویشیوں میں تھا کہ دو آدمی اونٹ پر سوار آئے اور کہا کہ ہم کو رسول اللہؐ نے تمہاری طرف بھیجا ہے تا کہ تم اپنے جانوروں کی زکوٰۃ ادا کرو تو میں نے پوچھا کہ میرے اوپر ان جانوروں میں کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بکری۔ میں نے ایک بکری کا قصد کیا جو گوشت اور چربی سے پرتھی اور اس کو دونوں کے پاس نکال لایا انہوں نے کہا یہ شافع ہے اور ہم کو رسول اللہؐ نے شافع کے لینے سے منع کیا ہے۔ میں نے پوچھا پھر کون سی چیز تم لو گے انہوں نے جواب دیا کہ ایک سالہ یا دو سالہ بکری چنانچہ ایک معتاط بکری نکال دی گئی معتاط اس بکری کو کہتے ہیں جس نے ابھی تک بچہ نہ دیا ہو مگر جوان ہو گئی ہو پس انہوں

نے کہا کہ ہاں یہ بکری زکوۃ میں لینے کے قابل ہے اور اس کو اپنے ہمراہ اونٹ پر کرلیا پھر چلے گئے یہ ابوداؤد کی حدیث ہے اور انہوں نے مسلم کے والد کا نام ثفنہ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن علقمہ نے عامل مقرر کیا تھا اور ابوعمر کا بیان کہ بشر بن سری نے کہا ہے کہ وہ سعر ابن شعبہ ہیں تو یہ بشر نے وکیع پر رد کرنے کے واسطے کہا ہے کیونکہ انہوں نے شعبہ کی جگہ ثغنہ بیان کیا اور یہ بشر کا قول کہ وہ تو شعبہ ہیں مسلم کے نسب میں ہے نہ کہ سعر کے نسب میں (جیسا کہ ابوعمر کو وہم ہوگیا) پھر ابوعمر نے شعبہ بن کنانہ بیان کیا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ وہ قبیلہ کنانہ سے ہیں۔ اور انہوں نے من کو ابن سے بدل دیا ہے (جس سے قبیلہ کنانہ سے ہونے کی جگہ پر پسر کنانہ ہوگیا) ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ سعر نبیؐ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارا حق جذعہ اور ثنیہ میں ہے حالانکہ اس کو سعر نے نبیؐ سے نہیں سنا تھا بلکہ انہوں نے اس کی روایت نبیؐ کے قاصدوں سے کی تھی اور کسی نے اس بات کو نہیں ذکر کیا کہ وہ آپ کی خدمت میں رہا ہے یا آپ کو دیکھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مسلم بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ علقمہ نے ان کے والد کو عامل مقرر کیا تھا اور صحیح نافع بن علقمہ ہے۔ واللہ اعلم

۲۰۶۰۔ حضرت سعیدؓ بن ایاس

حضرت سعیدؓ بن ایاس۔ ان کی کنیت ابوعمرو ہے۔ شیبانی۔ مخضرم تھے۔ مخضرم اس کو کہتے ہیں جس نے حضرت کا زمانہ پایا ہو مگر آپ کو دیکھا نہ ہو۔ طبرانی نے ان کا نام سعید بیان کیا ہے اور ان کا سعد کے باب میں ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۶۱۔ حضرت سعیدؓ بن بجیر

حضرت سعیدؓ بن بجیر جشمی۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے عطیہ بن سلیم بن سعید ابوحبیب جشمی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی اور عطیہ سے بھی بروایت سلیم مروی ہے (ان دونوں سندوں میں یہ فرق ہے کہ پہلی روایت عطیہ کے دادا سعید تک پہنچتی ہے اور دوسری سند عطیہ کے والد سلیم تک) کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان کا نام سلیم رکھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۲۰۶۲۔ حضرت سعیدؓ بن بختری

حضرت سعیدؓ بن بختری۔ ان کا تذکرہ ابن خزیمہ نے صحابہ میں کیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ اور سلمہ بن کہیل نے اپنے والد سے انہوں نے بکیر طائی سے انہوں نے سعید بختری سے روایت کی کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے اور وہ اللہ کی پناہ مانگ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے اور اس غلام نے کہا کہ میں اللہ کے رسول کی پناہ مانگتا ہوں۔ انہوں نے مارنا چھوڑ دیا۔ رسول اللہؐ نے دریافت کیا کہ اس غلام نے اللہ کی پناہ مانگی تم نے اس کو نہ چھوڑا اور اس نے میری پناہ مانگی تم نے اس کو چھوڑ دیا۔ حالانکہ اللہ اپنی پناہ مانگنے والوں کی حمایت کرنے والا ہے۔ سعید نے کہا کہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ اللہ کے واسطے آزاد ہے آپ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمہارے چہرے کو آگ جھلسا دیتی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۶۳۔ حضرت سعیدؓ بن حارث انصاری

حضرت سعیدؓ بن حارث۔ انصاری۔ خزرجی ہیں۔ ابوبکر بن ابی شیبہ نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے لیث سے انہوں نے

عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے اسامہ بن زید سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنے پیچھے سوار کیا تھا جس وقت آپ سعد بن عبادہ اور سعید بن حارث بن خزرج کی عیادت کو جاتے تھے یہ واقعہ غزوۂ بدر سے پہلے کا ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میرا گمان ہے کہ اس میں وہم ہے اور حدیث صحیح روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر سعد بن عبادہ کی عیادت کرنے قبیلہ بنو حارث بن خزرج میں گئے اور ابوعمر نے ان لوگوں کی جنہوں نے اس میں وہم کیا ہے پیروی کی ہے اور وہم اس میں ابن وضاح کی طرف منسوب ہے کیونکہ انہوں نے اس کو اسی طرح نقل کیا ہے۔ اور اس کو ایک جماعت نے جن میں سے یونس اور شعبہ اور معمر اور عقیل وغیرہم ہیں زہری سے صحیح طریقہ پر نقل کیا ہے جیسا کہ ہم نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۲۰۶۴۔ حضرت سعیدؓ بن حارث قرشی

حضرت سعیدؓ بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی۔ قریشی سہمی ہیں۔ ان کی والدہ خاندان بنو سواءہ سے تھیں۔ ابونعیم اور زبیر نے بیان کیا ہے کہ ان کی والدہ ضعیفہ بنت عبد عمرو بن عروۃ بن سعید بن حزیم بن سعد بن سہم تھیں۔ انہوں نے اور ان کے تمام بھائیوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ اور میں نے ان میں سے ہر ایک کو اپنے باب میں ذکر کیا ہے انہیں میں سے تمیم بن حارث ہیں یرموک کے معرکہ میں رجب ۱۵ھ میں شہید ہوئے اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے اور ان کی اولاد منقطع ہوگئی۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ اجنادین میں شہید ہوئے۔ اس کو عروہ اور ابن شہاب نے بیان کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں میں یرموک اور جو اجنادین اور صفر میں شہید ہوئے ان میں اکثر اختلاف واقع ہوتا ہے اور یہ مقامات ملک شام میں ہیں اور اسی طرح مورخوں میں اختلاف ہے کہ ان واقعات میں سے کون سا واقعہ ایک دوسرے سے پہلے ہوا۔ اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ یہ واقعات قریب قریب واقع ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۶۵۔ حضرت سعیدؓ بن حاطب

حضرت سعیدؓ بن حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی ہیں۔ ان کو امام بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابن ابی زائدہ نے صالح بن صالح سے انہوں نے سعید بن حاطب سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نکلتے اور جمعہ کے دن منبر پر بیٹھتے تھے پھر موذن اذان کہتا تھا جب فارغ ہو جاتا تو آپ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے۔ حسن بن صالح نے اپنے والد سے انہوں نے سعید بن حاطب سے اس سے زیادہ روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۶۶۔ حضرت سعیدؓ بن حریث

حضرت سعیدؓ بن حریث بن عمرو بن عثمان بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم۔ قریشی مخزومی ہیں۔ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے۔ یہ اپنے بھائی عمرو بن حریث سے بڑے تھے فتح مکہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے۔ اس وقت ان کی عمر ۱۵ سال کی تھی۔ پھر کوفہ میں اقامت گزین ہوئے اور خراسان میں جہاد کیا اور مقام حیرہ میں شہید ہوئے۔ ان کے ایک غلام نے ان کو شہید کیا تھا ابن مندہ کا بیان ہے کہ یہ کوفہ میں فوت ہوئے اور ان کی کوئی اولاد نہیں ہے اور اس سے اس کے بھائی عمرو روایت کرتے ہیں یہ ابوعمر کا قول ہے

اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ کوفہ میں فوت ہوئے اور انکی قبر کوفہ میں ہے۔ ہمیں ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالولید طیالسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں قیس ابن ربیع نے عبدالملک ابن عمیر سے انہوں نے عمرو بن حریث سے انہوں نے اپنے بھائی سعید بن حریث سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جائیدادیا مکان فروخت کیا اور اس کی قیمت کو اسی کی مثل میں نہ صرف کیا تو اس میں برکت نہ ہوگی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۶۷۔ حضرت سعیدؓ بن حصین

حضرت سعیدؓ بن حصین۔ علقمہ بن وقاص نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی وہ فرماتی تھیں ہم حج یا عمرہ سے آئے تو ہم سے انصار کے لڑکے ملے اور انہوں نے سعید بن حصین کو ان کی بیوی کی وفات کی خبر دی وہ رونے لگے۔ عائشہ فرماتی ہیں میں نے ان سے کہا کہ تم رسول اللہؐ کے صحابی اور سابقین میں سے ہو تم کو کیا ہوا کہ ایک عورت کے واسطے رو رہے ہو انہوں نے جواب دیا کہ تم نے سچ کہا میں سعد بن معاذ کے مرنے کے بعد اب کسی پر نہ رووں گا کیونکہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ سعد ابن معاذ کی وفات سے عرش ہل گیا۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۲۰۶۸۔ حضرت سعیدؓ بن حیدہ

حضرت سعیدؓ بن حیدہ۔ قشیری۔ کندیر کے والد تھے۔ ان سے ان کے بیٹے کندیر نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں زمانہ جاہلیت میں حج کر رہا تھا کہ ایک آدمی طواف کر رہا تھا اور کہتا تھا

یا رب رد راکبی محمدا　　　　ردّالی واتخذ عندی یدا

''اے رب میرے کندے پر سوار ہونے والے یعنی محمدؐ کو لوٹا دے میری طرف کو لوٹا دے اور میرے ساتھ احسان کر۔''

(یہ شعر عبدالمطلب پڑھ رہے تھے جب آنحضرتؐ گم ہو گئے تھے۔)

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ سعید حیوہ کے بیٹے ہیں اور بجائے قشیری کے باہلی ذکر کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ابوکندیر سے ایک حدیث عبدالمطلب کے قصہ میں مروی ہے جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کمسنی میں گم کر دیا تھا اور اسی کے مثل ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے۔

۲۰۶۹۔ حضرت سعیدؓ بن خالد

حضرت سعیدؓ بن خالد بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ قریشی۔ اموی ہیں۔ سرزمین حبش میں جب ان کے والد اس طرف ہجرت کر کے گئے تھے پیدا ہوئے تھے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حبشہ میں اقامت کی تھی یہاں تک کہ جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ دو کشتیوں میں آئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔ اور نیز ابواحمد عسکری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

۲۰۷۰۔ حضرت سعیدؓ بن ابی راشد

حضرت سعیدؓ بن ابی راشد۔ جمحی۔ انہوں نے نبیؐ سے سماعت (حدیث) کی ہے۔ ان سے عبدالرحمٰن بن سابط اور ابوالزبیر نے روایت کی ہے۔ یونس بن حبان نے عبدالرحمٰن بن سابط سے انہوں نے سعید بن ابی راشد سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے نبیؐ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ میری امت میں خسف اور مسخ اور قذف ہوگا (خسف کے معنی زمین میں دھنسا مسخ کے معنی صورت بدل جانا قذف کے معنی تہمت لگانا مراد اس سے مجاز ہے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۷۱۔ حضرت سعیدؓ بن ربیع

حضرت سعیدؓ بن ربیع۔ انصاری ہیں۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب احمد بن عباس اور جعفر بن عبد الواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ریذہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو بن خالد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے روایت کر کے خبر دی کہ ان لوگوں کے ناموں کے بیان میں جو جنگ یمامہ میں انصار میں سے خاندان بنو جحجبی (جحجبی) سے شہید ہوئے تھے۔ سعید بن یربوع بن عدی بن مالک (بھی انہی میں سے) ہیں۔ طبرانی نے بھی ابن شہاب سے اسی طرح روایت کی ہے مگر انہوں نے بیان کیا ہے کہ وہ انصار سے پھر اوس سے پھر بنو عمرو بن عوف سے ہیں۔

۲۰۷۲۔ حضرت سعیدؓ بن ربیعہ

حضرت سعیدؓ بن ربیعہ۔ ان سے عیسیٰ بن عبداللہ نے روایت کی کہ وہ ثقیف کے وفد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان لوگوں کے واسطے مسجد میں خیمہ نصب کیا گیا اور یہ لوگ نصف رمضان میں مسلمان ہوئے۔ آپ نے ان لوگوں کو باقی روزوں کے رکھنے کا حکم دیا اور گزشتہ کے قضا کا حکم نہیں دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ صحیح وہ ہے جس کو عطیہ بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی نے وفد کے بعض آدمیوں سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جب ہم مسلمان ہو گئے تو بلال ہمارے پاس آئے تھے اور ہم نے رسول اللہؐ کے ہمراہ باقی رمضان کے روزے رکھے۔ رسول اللہؐ کے پاس سے اپنے افطار اور سحری کا سامان منگاتے تھے۔

۲۰۷۳۔ حضرت سعیدؓ بن رقیش

حضرت سعیدؓ بن رقیش بن ثابت بن یعمر بن صبرہ بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ یہ اور بنو جحش یعمر میں مل جاتے ہیں۔ یہ یزید بن رقیش کے بھائی ہیں اپنے گھر والوں کے ساتھ مدینہ کو ہجرت کی۔ یہ اگلے مہاجروں میں ہیں۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے بیان کیا کہ پھر مہاجر پے در پے مل مل کر آنے لگے بنو غنم بن دودان مسلمان تھے ان کے مرد اور عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ کی طرف امنڈ پڑے انہی میں سے سعید بن رقیش تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور انہوں نے ان کو سعید بن وقش انصاری خاندان بنو غنم بن دودان سے بتایا ہے اور ان سے وہم ہو گیا ہے کیونکہ بنو غنم قبیلہ بنو اسد ابن خزیمہ

سے ہیں نہ انصار سے۔

۲۰۷۴۔ حضرت سعیدؓ بن زیاد

حضرت سعیدؓ بن زیاد طائی۔ ان کا ذکر خطیب ابوبکر احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے جمیل بن زید سے انہوں نے سعید بن زیاد طائی سے روایت کر کے کیا ہے۔ یہ صحابہ میں سے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے قبیلہ بنو غفار کی ایک عورت سے شادی کی اور اس کے پاس گئے اور اس کو کپڑے اتارنے کا حکم دیا اس نے اتارا آپ نے اس کے سفید (داغ) دیکھے حدیث آخر تک بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس روایت میں اسی طرح ہے۔ اور ان صحابی کے نام میں جمیل پر اختلاف واقع ہوا ہے بعض لوگوں نے سعد بن زید اور بعض نے زید بن کعب اور بعض نے کعب بن زید بیان کیا ہے۔

۲۰۷۵۔ حضرت سعیدؓ بن زید انصاری

حضرت سعیدؓ بن زید بن سعد۔ انصاری۔ اشہلی ہیں اور بعض نے سعد بن زید بیان کیا ہے۔ عبد اللہ بن عبد الوہاب الحجبی نے ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن مسلمہ کی روایت سے حدیث نقل کی وہ کہتے تھے ہمیں ہم میں سے ایک آدمی نے جن کا نام محمد بن سلیمان بن محمد بن مسلمہ ہے سعید بن زید بن سعد اشہلی سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے نبی ﷺ کو ایک نجرانی تلوار ہدیہ کی جوان کو محمد بن مسلمہ نے دی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے اس میں وہم کیا ہے صحیح سعد ہے۔

۲۰۷۶۔ حضرت سعیدؓ بن زید قرشی

حضرت سعیدؓ بن زید بن عمرو بن نفیل بن عبد العزی بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی۔ قریشی عدوی ہیں۔ یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے چچا کے بیٹے ہیں دونوں نفیل میں مل جاتے ہیں۔ ان کی والدہ فاطمہ بنت بعجہ بن ملیح خزاعیہ تھیں۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی تھے اور ان سے فاطمہ بنت خطاب بیاہی تھیں اور ان کی بہن عاتکہ بنت زید عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھیں۔ عاتکہ کے پہلے خاوند عبد اللہ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے قتل کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کی تھی۔ سعید کی کنیت ابوالاعور اور ایک روایت کے مطابق ابوثور تھی لیکن پہلی کنیت زیادہ مشہور ہے۔ سعید اور ان کی بیوی فاطمہ بنت خطاب شروع اسلام میں حصرت عمر رضی اللہ عنہ سے پیشتر مسلمان ہوئے تھے اور یہی فاطمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا سبب ہوئی تھیں جیسا کہ ہم اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں انشاء اللہ تعالیٰ لکھیں گے۔ یہ مہاجرین اولین سے ہیں رسول اللہؐ نے ان کے اور ابی بن کعب کے درمیان میں بھائی چارہ کیا تھا یہ بدر میں نہیں شریک ہوئے تھے اور رسول اللہؐ نے ان کا حصہ اور اجر لگایا تھا۔ لوگوں نے نہ حاضر ہونے کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ یہ مدینہ میں نہ تھے شام میں تھے بدر کی لڑائی کے بعد آئے اور رسول اللہؐ نے ان کا حصہ اور اجر لگایا۔ اس کو موسیٰ بن عقبی اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے بدر جانے سے پہلے طلحہ بن عبید اللہ اور سعید بن زید کو شام کے راستے کی طرف خبریں دریافت کرنے کے واسطے بھیجا تھا پھر دونوں مدینہ کی طرف لوٹے اور واقعہ بدر کے دن وہاں پہنچے اور رسول اللہؐ نے دونوں کا حصہ واجر لگایا۔ اور زبیر نے بھی اسی

کے مثل بیان کیا ہے۔
اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ بدر میں شریک ہوئے تھے لیکن پہلا قول صحیح اور بدر کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے ہیں۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ہمیں ابوبکر محمد بن عبدالوہاب بن عبداللہ بن علی انصاری دمشقی اور قاضی ابونصر عبدالرحیم بن محمد بن حسن بن ہبۃ اللہ وغیر ہمانے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ الدمشقی شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوالحسن بن علی البیہقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوعلی محمد بن اسمٰعیل بن محمد عراقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر محمد بن عبدالرحمٰن بن عباس مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن عبدالحمید حمانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے دراوردی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے والد حمید سے انہوں نے ان کے دادا عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر جنت میں ہیں اور عمر جنت میں ہیں اور عثمان جنت میں ہیں اور علی جنت میں ہیں اور طلحہ جنت میں ہیں اور زبیر جنت میں ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ہیں اور سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں اور سعید بن زید جنت میں ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح جنت میں ہیں۔ اور سعید بن زید سے بھی اس کے مثل مروی ہے۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے انہوں نے ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے انہوں نے طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے انہوں نے سعید بن زید سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی وجہ سے مار ڈالا گیا وہ شہید ہے۔ یہ مستجاب الدعوت تھے چنانچہ ایک مرتبہ اروای بنت اویس نے مروان بن حکم سے جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے حاکم مدینہ تھے ان کی شکایت کی کہ انہوں نے میری زمین ظلم سے لے لی۔ مروان نے ان کے پاس آدمی بھیجا انہوں نے جواب دیا کیا تم مجھ کو خیال کرتے ہو کہ میں اس پر ظلم کروں گا حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص نے ایک بالشت زمین ظلم سے لی سات زمینوں کا طوق قیامت کے دن اس کی گردن میں ہوگا۔ اے اللہ! اگر وہ جھوٹی ہے تو تو اس کو اندھا کر کے موت دے اور اس کی قبر اس کے کنویں میں بنا۔ پس وہ نہیں مری یہاں تک کہ اس کی آنکھ جاتی رہی اور ایک دن اپنے مکان میں چل رہی تھی کہ اپنے کنویں میں گر گئی اور وہی کنواں اس کی قبر بن گیا۔ راوی کہتا ہے کہ اہل مدینہ میں یہ مثل پڑ گئی تھی کہ یعنی خدا تم کو اندھا کرے جیسا کہ (اس عورت) اروی کو اندھا کر دیا پھر جاہل لوگ کہنے لگے کہ اعماک اللہ کما اعمی الاروی یعنی خدا آپ کو اندھا کرے جیسا کہ اروی کو (جو پہاڑ میں ہوتی ہے اور عوام کے خیال کے موافق وہ اندھی ہے) اندھا کر دیا اور یہ ان لوگوں کی جہالت ہے۔ یہ یرموک اور دمشق کے محاصرے میں شریک ہوئے تھے۔ ان سے ابن عمر اور عمرو بن حریث اور ابوالطفیل اور عبداللہ بن ظالم مازنی اور زر بن حبیش اور ابوعثمان نہدی اور عروہ بن زبیر اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن وغیر ہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن عمرو نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زائدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حصین بن عبدالرحمٰن نے ہلال بن یساف سے انہوں نے عبداللہ ابن ظالم تیمی سے انہوں نے سعید بن زید ابن عمرو بن نفیل سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ علی اہل جنت سے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ وہ نو شخصوں میں سے ہیں اور اگر میں دسویں کا نام لینا

چاہوں تو لے سکتا ہوں انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ حرا نامی پہاڑ ہلنے لگا تو رسول اللہ نے فرمایا کہ اے حراء ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے۔ سعید نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد اور میں تھا۔ سعید بن جبیر نے بیان کیا ہے کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف اور سعید بن زید کا مقام قتال میں رسول اللہؐ کے آگے اور نماز میں آپ کے پیچھے رہتا تھا۔ سعید کی وفات ۵۰ھ یا ۵۱ھ میں کچھ اوپر ستر برس کی عمر میں ہوئی۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ۵۸ھ میں مدینہ کی اطراف میں مقام عقیق میں انتقال ہوا۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا انتقال مدینہ میں ہوا لیکن پہلا قول صحیح ہے۔ عبداللہ بن عمر سعید کے جنازہ پر گئے اور ان کو غسل دیا اور خوشبو ملی اور ان کی نماز پڑھائی۔ اس کو نافع نے بیان کیا ہے۔ اور عائشہ بن سعد نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص نے سعید بن زید کو غسل دیا اور ان کے خوشبو ملی پھر گھر میں آ کر غسل کیا۔ جب باہر نکلے بیان کیا کہ میں نے سعید کو نہلانے کی وجہ سے غسل نہیں کیا بلکہ میں نے گرمی کی وجہ سے غسل کیا ہے۔ سعید کی قبر میں سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اترے تھے اور ابن عمر نے نماز پڑھائی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۷۷۔ حضرت سعیدؓ بن سعد

حضرت سعیدؓ بن سعد بن عبادہ۔ انصاری ساعدی۔ ان کا نسب ان کے والد کے بیان میں گزر چکا ہے۔ یہ اور ان کے والد اور ان کے بھائی قیس صحابی تھے۔ ان سے ان کے بیٹے شرحبیل اور ابوامامہ ابن سہل نے روایت کی ہے۔ محمد بن اسحٰق نے یعقوب بن عبداللہ بن اشج سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے سعید بن سعد بن عبادہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے مردوں میں ایک حقیر کمزور بیمار آدمی تھا اس نے نہیں چونکا یا قبیلہ کو مگر اس حال میں کہ وہ ان کی لونڈیوں میں سے ایک کے ساتھ بدکاری کر رہا تھا پس نبیؐ نے اس کو فرمایا کہ اس کو حد لگاؤ ان لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ اگر ہم اس کو حد لگائیں گے تو وہ مر جائے گا کیونکہ وہ ضعیف ہے نبی ﷺ نے فرمایا کہ کھجور کی گودہ جس میں سو شاخیں ہوں اس کو لے کر ایک مرتبہ اس کے مارو۔ اس کی روایت ابوزناد اور زہری نے ابوامامہ سے انہوں نے اپنے والد سے کی ہے۔ اور ابوعیینہ نے ابوزناد سے اس کو نقل کیا ہے اور یحیٰ بن سعید سے ابوامامہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے اس کی روایت کی ہے۔ لیکن مشہور ابوامامہ سے مرسل ہے۔ اور ابومعشر نے عبدالوہاب بن عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے سعید بن سعد سے اس کے مثل روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابومندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۰۷۸۔ حضرت سعیدؓ بن سعید

حضرت سعیدؓ بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبدشمس۔ قریشی ہیں۔ ان کی والدہ صفیہ بنت مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ خالد بن ولید اور ابوجہل ابن ہشام کی پھوپھی تھیں یہ طائف میں شہید ہوئے۔ یہ فتح مکہ سے کچھ پہلے مسلمان ہوئے تھے۔ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن ان کو بازار مکہ پر مقرر کیا تھا اور جب رسول اللہ ﷺ طائف کی طرف گئے یہ آپ کے ہمراہ گئے اور اسی معرکہ میں شہید ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۷۹۔ حضرت سعیدؓ بن سفیان

حضرت سعیدؓ بن سفیان۔ رعینی۔ ابو معشر نے یزید بن رومان سے انہوں نے مدائنی کے رجال سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سعید بن سفیان کو سوارقیہ کے باغ اور محل بلاشرکت غیرے عنایت کئے اور جو شخص ان کے حق میں مزاحمت کرے اس کا حق نہیں ہے اور حق انہی کا ہے اور خالد بن سعید نے (اس حکم کو) لکھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۸۰۔ حضرت سعیدؓ بن سوید

حضرت سعیدؓ بن سوید بن قیس بن عامر بن عباد (اور بعض لوگوں نے عبید بیان کیا ہے اور یہی درست ہے) ابن الابجر یعنی خدرہ انصاری خدری سمرہ بن جندب کے اخیافی بھائی ہیں۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں عقبہ اور عبدالملک نے روایت کی ہے۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ اوزاعی نے ناب بن عمیر سے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبدالملک بن سعید بن سوید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبیؐ سے لقطہ (یعنی گری ہوئی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا آپ نے جواب دیا کہ ایک سال تک اس اس کا اعلان کرو اور پھر اس کی گرہ اور بند کی حفاظت کرو اس کے بعد اس سے نفع اٹھاؤ۔ لیکن صحیح وہ ہے جس کی روایت ربیعہ نے منبعث کے غلام یزید سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کی ہے۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے منبعث کے غلام یزید سے انہوں نے زید ابن خالد سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک آدمی نے نبیؐ سے لقطہ کے بارے میں سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ اس کو ایک سال تک نہ بیچو۔ آخر حدیث تک۔ منبعث کے غلام یزید سے متعدد وجوہ سے یہ حدیث مروی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۸۱۔ حضرت سعیدؓ بن سہیل

حضرت سعیدؓ بن سہیل بن مالک بن کعب بن عبداشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ اسی طرح موسیٰ بن عقبہ اور واقدی اور عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے بیان کیا ہے اور ابو معشر اور ابن اسحٰق نے سعد بن سہیل سے بیان کیا ہے۔ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ہم ان کو سعد کے باب میں ذکر کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو معشر نے لکھا ہے۔

۲۰۸۲۔ حضرت سعیدؓ بن شراحیل

حضرت سعیدؓ بن شراحیل بن قیس بن حارث بن شیبان بن فاتک بن معاویہ۔ اکرمین کندی۔ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے تھے۔ ان کے ہمراہ وفد میں ان کے بھتیجے معروف بن قیس ابن شراحیل تھے اور یہ معروف مرتد ہو گئے تھے۔ اور ارتداد ہی کی حالت میں یوم نجیر میں قتل کئے گئے۔ ان کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۸۳۔ حضرت سعیدؓ بن عاص

حضرت سعیدؓ بن عاص بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ قریشی اموی۔ ان کے دادا ابواحیحہ کی کنیت سے

مشہور تھے اور قریش کے اشراف لوگوں میں سے تھے۔ سعید کی والدہ ام کلثوم بنت عمرو بن عبداللہ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ عامر یہ تھیں۔ سعید ہجرت کے سال پیدا ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں بلکہ ہجرت کے پہلے سال پیدا ہوئے۔ ان کے والد عاص بدر کے دن بحالت کفر مارے گئے۔ علی بن ابی طالب نے ان کو قتل کیا تھا عمر بن خطاب کہتے ہیں میں نے عاص بن سعید کو بدر کے دن دیکھا وہ مٹی شیروں کی طرح کھرچ رہے تھے حضرت علی نے ان کو قید کیا اور ان کو قتل کر ڈالا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن سعید بن عاص سے کہا میں نے تمہارے والد کو نہیں قتل کیا بلکہ میں نے اپنے ماموں عاص بن ہاشم کو قتل کیا تھا اور میں مشرک کے قتل کرنے سے معذرت نہیں کرتا ہوں۔ سعید بن عاص نے کہا اگر تم ان کو قتل کرتے تو تم حق پر تھے اور وہ باطل پر تھے۔ عمر نے ان کے جواب سے تعجب کیا۔

سعید کے دادا ابو احیحہ جب عمامہ باندھتے تھے ان کی بزرگی کی وجہ سے کوئی اس رنگ کا عمامہ نہ باندھتا تھا۔ اور یہ ذوالتاج کے لقب سے مشہور تھے۔ اور یہ سعید قریش کے اشراف اور اسخیا اور فصحاء میں سے تھے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے قرآن کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم سے لکھا تھا۔ ان کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے بعد کوفہ کا عامل مقرر کیا تھا اور طبرستان پر جہاد کر کے اس کو فتح کیا اور جرجان پر حملہ کیا اس کو بھی فتح کر لیا۔ یہ واقعہ ۲۹ھ یا ۳۰ھ میں ہوا۔ آذربائیجان نے عہد توڑ دیا تھا ایک روایت میں ہے اس کو بھی لڑ کر فتح کیا۔ جب عثمان شہید ہوئے یہ خانہ نشین ہو گئے اور فتنوں سے کنارہ کشی کی نہ جنگ جمل میں شریک ہوئے اور نہ صفین میں اور جب حضرت معاویہ کی حکومت مستحکم ہو گئی ان کے پاس آئے ان کی حضرت معاویہ کے ساتھ بہت طول طویل گفتگو ہوئی۔ حضرت معاویہ نے ان کو ان کے جنگوں میں نہ شریک ہونے پر عتاب کیا اور انہوں نے معذرت کی اور حضرت معاویہ نے ان کے عذر کو قبول کر لیا پھر ان کو مدینہ کا والی مقرر کیا۔ اور جب مروان کو مدینہ سے معزول کرتے تو ان کو والی کر دیتے اور جب ان کو معزول کرتے تو مروان کو والی کرتے۔ یہ بہت ہی سخی اور فیاض تھے جب ان سے کوئی سائل سوال کرتا اور ان کے پاس کچھ نہ ہوتا تو آسانی کے وقت تک کے لیے قرضہ کی دستاویز لکھ دیتے۔ اور اپنے بھائیوں کو ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ جمع کر کے دعوت کرتے اور خلعت تقسیم کرتے اور ان کے پاس عطیہ روانہ کیا کرتے تھے اور ان کے بال بچوں کے ساتھ بہت احسان کرتے۔ اور ہر شب جمعہ کو کوفہ کی مسجد میں اپنے غلام کو اشرفیوں کے توڑے دے کر بھیجا کرتے تھے کہ اس کو نمازیوں کے آگے رکھ آئے کوفہ کی مسجد میں جمعہ کی رات کو نمازیوں کی بہت کثرت ہوتی تھی۔

الغرض یہ بہت بزرگ تھے ان سعید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عمر اور عثمان اور عائشہ سے روایت کی ہے۔ اور ان سے ان کے دونوں بیٹوں یحیٰی اور عمر اشدق اور سالم بن عبداللہ بن عمر اور عروہ نے روایت کی ہے۔ ابن شہاب نے یحیٰی بن سعید بن عاص سے انہوں نے اپنے والد سعید سے روایت کی انہوں نے کہا کہ ابوبکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی آپ حضرت عائشہ کی چادر میں لیٹے ہوئے تھے آپ نے ان کو اجازت دے دی اور آپ اسی حالت میں رہے اور وہ اپنی ضرورت پوری کر کے پھر واپس چلے گئے پھر حضرت عمر نے اجازت طلب کی آپ نے ان کو اجازت دے دی اور اسی حالت میں لیٹے رہے اور وہ اپنی حاجت پوری کر کے پھر واپس چلے گئے۔ عثمان کہتے ہیں پھر میں نے آپ سے اجازت چاہی آپ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑوں کو درست کر لیا اور میں اپنی حاجت پوری کر کے واپس چلا آیا۔ عائشہ نے پوچھا کہ آپ کو کیا ہے ابوبکر اور عمر کی

وجہ سے آپ نہیں سنبھلے جیسا کہ عثمان کے لیے سنبھل کر بیٹھے۔ نبیؐ نے جواب دیا کہ عثمان حیادار آدمی ہیں اور مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر میں اپنی اسی حالت پر رہوں تو وہ اپنی حاجت کو نہ پورا کریں۔ سعید بن عاص کا انتقال ۵۹ھ میں ہوا۔ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے لڑکوں سے پوچھا کہ تم میں سے کون میری وصیت کو قبول کرے گا۔ ان کے بڑے بیٹے نے جواب دیا کہ اے میرے والد میں (قبول کرتا ہوں) سعید نے کہا اس میں میرے قرضہ کا ادا کرنا ہے انہوں نے پوچھا آپ کا قرضہ کتنا ہے انہوں نے کہا کہ اسی ہزار اشرفیاں ان کے بیٹے نے پوچھا کہ کس کام میں اس کو لیا تھا سعید نے جواب دیا کہ اے میرے بیٹے کسی کریم کی حاجت پوری کرنے میں اور اس شخص کی حاجت روائی میں جو صاحب ضرورت تھا مگر سوال کرتے ہوئے مارے شرم کے اس کا خون خشک ہوتا تھا تو میں نے اس کی حاجت اس کے مانگنے سے پہلے پوری کردی۔ ابواحیحہ کی ذریت ان سعید کے سوا سب سے منقطع ہوگئی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ خالد بن سعید نے بھی اولاد چھوڑی ہے اور ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۸۴۔ حضرت سعیدؓ بن عامر

حضرت سعیدؓ بن عامر بن خذیم بن سلامان بن ربیعہ بن سعد بن جمح۔ قریشی جمحی۔ یہ نسب بیان کرنے والوں کا قول ہے مگر ابن کلبی نے ربیعہ اور سعد بن جمح کے درمیان میں عریج کا نام بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ سلامان بن ربیعہ بن عریج بن سعد۔ زبیر نے کہا ہے کہ یہ کلبی کی اور نیز اس شخص کی جس نے اس کو بیان کیا ہے غلطی ہے کیونکہ عریج کے لڑکیوں کے سوا کوئی لڑکا تھا ہی نہیں۔ سعید کی والدہ اروی بنت ابی معیط عقبہ کی بہن تھیں۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سعید واقعہ خیبر سے پہلے مسلمان ہوئے اور مدینہ کی طرف ہجرت کی اور خیبر اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے۔ یہ زاہد اور بزرگ صحابہ میں سے تھے۔ انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک دن نصیحت کی انہوں نے ان سے پوچھا کہ کون شخص اس کی طاقت رکھتا ہے سعید نے جواب دیا کہ اے امیر المومنین آپ طاقت رکھتے ہیں کیونکہ آپ بیان کریں گے اور لوگ آپ کی پیروی کریں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو حمص کا والی مقرر کیا تھا ان کو خبر پہنچی کہ سعید کو جنون ہو جاتا ہے عمر نے ان کو اپنے پاس آنے کا حکم دیا جب وہ آئے تو ان کے ساتھ سوائے عصا اور پیالہ کے کچھ نہ دیکھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تمہارے پاس اس کے سوا کچھ نہیں ہے جس کو میں دیکھ رہا ہوں۔

سعید نے جواب دیا کہ اس سے زیادہ اور کیا ہوگا۔ لاٹھی پر اپنا توشہ اٹھاتا ہوں اور پیالہ میں کھاتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا آپ کو جنون ہے سعید نے جواب دیا نہیں۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا ہے وہ بیہوشی جس کی خبر مجھ کو پہنچی کہ تم کو ہو جاتی ہے۔ سعید نے جواب دیا کہ خبیب بن عدی جب دار پر کھینچے گئے قریش کو بددعا دی اور میں بھی انہی میں تھا تو کبھی میں اس کو یاد کرتا ہوں تو میرے حواس جاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ مجھ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے سعید سے کہا کہ تم اپنے عہدہ پر واپس جاؤ انہوں نے انکار کیا اور ان کو قسم دی کہ مجھ کو معاف کردو۔ بعض لوگ کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے ان کو معاف کر دیا اور بعض کا بیان ہے کہ جب ابوعبیدہ اور معاذ اور یزید کا انتقال ہو گیا۔ حضرت عمر نے سعید کو حمص کا والی کیا اور مرتے وقت تک وہاں کے والی رہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عیاض بن غنم فہری نے ان کو اپنا قائم مقام کیا تھا اور حضرت عمرؓ نے ان کو برقرار رکھا۔ مروی ہے کہ جب یرموک میں رومیوں کا مجمع زیادہ ہوا ابوعبیدہ نے عمرؓ سے کمک طلب کی حضرت عمرؓ نے سعید بن عامر بن خذیم کو کمک کے

واسطے روانہ کیا۔ زہد میں ان کی عجیب وغریب خبریں ہیں۔ جن کو ہم طوالت دینا نہیں چاہتے۔ ہمیں ابومحمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز کنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حسن بن حبیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعقوب اسحٰق بن ابراہیم بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحیٰی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن نوح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مالک بن دینار شہر بن حوشب سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ جب عمر حمص میں پہنچے والی حمص کو حکم دیا کہ اپنے یہاں کے فقیروں کے نام لکھ کر پیش کریں کاتبوں نے لکھ کر پیش کیا اس میں سعید بن عامر کا بھی نام تھا۔ حضرت عمر نے پوچھا سعید بن عامر کون شخص ہیں ان لوگوں نے جواب دیا اے امیر المومنین وہ ہمارے سردار ہیں۔ حضرت عمر نے پوچھا کیا تمہارے سردار فقیر ہیں ان لوگوں نے جواب دیا ہاں۔ حضرت عمر نے تعجب کیا اور کہا تمہارا سردار محتاج کیونکر ہوگا کہاں گئی ان کی تنخواہ اور کہاں گیا ان کا وظیفہ لوگوں نے جواب دیا اے امیر المومنین وہ کوئی چیز اپنے پاس نہیں رکھتے ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ عمر رو پڑے پھر ایک ہزار دینار تھیلی میں کر کے سعید کے پاس روانہ کئے اور فرمایا ان کو میری طرف سے سلام کہنا اور کہنا کہ امیر المومنین نے اس کو تمہارے پاس بھیجا ہے اس سے اپنی حاجت میں مدد لو۔ راوی کہتا ہے کہ قاصد ان تھیلیوں کو لے کر ان کے پاس آیا انہوں نے اس کی طرف دیکھا تو وہ اشرفیاں تھیں یہ دیکھ کر وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے لگے ان سے ان کی بیوی نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے کیا امیر المومنین کو کوئی مصیبت پہنچی انہوں نے جواب دیا کہ اس سے بھی زیادہ بڑی مصیبت ہے ان کی بیوی نے کہا کہ کیا کوئی نشانی ظاہر ہوئی انہوں نے کہا اس سے بھی زیادہ ان کی بیوی نے کہا کہ کیا قیامت کی کوئی بات ظاہر ہوئی۔ انہوں نے جواب دیا اس سے بھی بڑھ کر ان کی بیوی نے پوچھا پھر تمہارا کیا حال ہے انہوں نے جواب دیا دنیا میرے پاس آئی ہے فتنہ میرے پاس آیا ہے اور اس نے ہر طرف سے مجھے گھیر لیا ہے۔ سعید کی بیوی نے کہا تم جو چاہو کرو۔ سعید نے اپنی بیوی سے پوچھا کیا تمہارے پاس مدد ہے ان کی بیوی نے جواب دیا ہاں۔ انہوں نے دیناروں کو تھیلی میں بھر کر ایک جھولے میں ڈال دیا پھر رات بھر نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی پھر اس کو لے کر مسلمانوں کے لشکر کے سامنے گئے اور سب دیناروں کو بانٹ دیا۔ سعید سے ان کی بیوی نے کہا کہ کاش کچھ روک رکھتے جس سے (اپنی ضرورت میں) اعانت لیتے۔ سعید نے اپنی بیوی کو جواب دیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اگر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت زمین کی طرف نکلے تو تمام زمین کو مشک کی خوشبو سے بھر دے پس میں خدا کی قسم (ان پر کسی کو اختیار نہ کروں گا) ان کی وفات قیساریہ ملک شام میں ۱۹ھ میں ہوئی اس وقت یہ وہاں کے سردار تھے اس کو ہیثم بن عدی نے بیان کیا ہے ابونعیم نے بیان کیا ہے مقام رقہ میں ان کی وفات ہوئی اور یہیں ان کی قبر ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات حمص میں عیاض بن غنم کے بعد والی ہونے کی حالت میں ہوئی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ ان کی وفات ۲۰ھ میں اور بعض نے کہا کہ ۲۱ھ میں ہوئی۔ ان کی عمر چالیس برس کی تھی۔ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی ان سے عبدالرحمٰن بن سابط نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فقراء مہاجرین تمام لوگوں سے ستر برس پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۸۵۔ حضرت سعیدؓ

حضرت سعیدؓ۔ ان کی کنیت ابوعبدالعزیز ہے۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے ان سے ان کے بیٹے عبدالعزیز نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سے ان پانچ شخصوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو سفر میں تھے اور ایک آدمی نے جمعہ کے دن خطبہ پڑھا پھر ان کو نماز پڑھائی آپ نے اس فعل کو ان پر نہیں بدلا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۸۶۔ حضرت سعیدؓ بن عبد

حضرت سعیدؓ بن عبد بن قیس۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سعید بن عبید بن قیس بن لقیط بن عامر بن ربیعہ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عامر بن امیہ بن حارث بن فہر۔ قریشی فہری قدیم الاسلام اور حبشہ کی دوسری بار ہجرت کرنے والوں میں ہیں اس میں سب کا اتفاق ہے اس کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں اسی طرح ان کا نسب ابوعمر اور ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے اور جو کچھ ابن کلبی نے اس نسب میں بیان کیا ہے یعنی انہوں نے کہا کہ نافع بن عبد قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن حارث بن فہر اور کہا جاتا حارث بن فہر کے بیٹے ودیعہ اور ضبہ اور ظرب ہیں اور ظرب کے بیٹے عائش اور امیہ ہیں اور امیہ سے عامر پیدا ہوئے اور عامر بن امیہ سے عبداللہ اور لقیط پیدا ہوئے۔ پس یہ سیاق بیان منع کرتا ہے کہ لکھنے والوں نے اس میں غلطی کی ہو۔ اور زبیر بن بکار نے ان کا نسب بیان کیا ہے کہ حارث بن فہر سے ودیعہ اور ظرب پیدا ہوئے اور ظرب بن حارث سے امیہ پیدا ہوئے پھر انہوں نے کہا کہ امیہ کی اولاد سے نافع بن عبد قیس ابن لقیط بن عامر بن امیہ ہیں ہبار بن اسود کے ساتھ ان کا نام بھی زینب بنت رسول اللہؐ کے ساتھ نکاح کرنے کے واسطے لیا گیا تھا کلبی نے ان کے نسب میں اس بات پر موافقت کی ہے کہ نسب بیان کرنے والے اس سے زیادہ اختلاف کرتے ہیں اور ہم نے چاہا کہ اس بات پر ہم تنبیہ کر دیں۔ عایش: یا اور شین کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

۲۰۸۷۔ حضرت سعیدؓ بن عبید ثقفی

حضرت سعیدؓ بن عبید ثقفی طائفی۔ طائف کے دن ان کو تیر مارا گیا اور ان کی ناک پر لگا۔ ان سے ان کے بیٹے اسمٰعیل نے روایت کی کہ ابوسفیان نے ان کے والد سعید کو طائف کے دن تیر مارا اور ان کی آنکھ پر لگا اور وہ اسی تیر کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میری اس آنکھ کو اللہ کی راہ میں مصیبت پہنچی آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کروں اور اللہ تمہاری آنکھ کو واپس کر دے اور اگر چاہو تو (اس کے عوض میں تمہارے واسطے) آنکھ جنت میں ہو۔ سعید نے جواب دیا کہ جنت میں آنکھ ہونے میں اختیار کرتا ہوں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۸۸۔ حضرت سعیدؓ بن عبید قاری

حضرت سعیدؓ بن عبید قاری۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام سعد ہے اور اس کا ذکر اوپر ہو چکا۔ عبدالرزاق نے ثوری سے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے سعید بن عبید سے روایت کی۔ یہ نبی ﷺ کے زمانہ میں قاری کے لقب سے مشہور تھے اور یہ دشمن سے مقابلہ کرنے میں بھاگ گئے تھے۔ حضرت عمر نے ان سے کہا کیا تمہاری خواہش

شام کے جانے کی ہے۔ شاید اللہ تم کو شہادت عنایت کرے انہوں نے جواب دیا نہیں مگر اس دشمن (مقابلہ میں) جس سے میں بھاگا تھا۔ راوی کہتا ہے کہ انہوں نے قادسیہ میں مسلمانوں سے بیان کیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ کل ہم دشمن سے مقابلہ کریں گے اور ہم شہید ہوں گے تو تم لوگ ہمارے خون کو نہ دھونا اور ہم کو سوائے ان کپڑوں کے جو ہم پہنے ہوں کفن نہ دینا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ ابوزکریا نے اپنے دادا ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے اور ابوزکریا کے دادا نے ان کا تذکرہ سعد کے بیان میں لکھا ہے مگر طبرانی وغیرہ نے ان کا تذکرہ سعد و سعید دونوں مقاموں میں لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے ان کا تذکرہ دونوں مقاموں میں لکھا ہے۔ اور بعض علماء یعنی عبدالغنی ابن سرور مقدسی نے ابونعیم پر اس تذکرہ کے متعلق مواخذہ کیا ہے اور کہا ہے کہ ابونعیم نے بیان کیا کہ یہ سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ کے بیٹے قاری انصاری ہیں۔ اور سعد بن عبید کے تذکرہ میں جو اوپر بیان ہو چکا ہے یعنی ان کا بدر میں شریک ہونا وغیرہ ذکر کیا ہے پھر عبدالغنی نے کہا کہ ابونعیم نے بہت سے تذکروں کے بعد بیان کیا ہے کہ سعد نعمان بن قیس بن عمرو کے بیٹے ظفری بدر میں شریک ہوئے۔ عبدالغنی نے کہا کہ ابونعیم نے اپنی سند سے غزوۂ بدر کے لوگوں کے بیان میں جو انصار سے بدر میں شریک ہوئے روایت کیا ہے کہ سعد نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ کے بیٹے ظفری شریک ہوئے تھے۔ ابونعیم نے سعد کے والد کا نام ساقط کر دیا اور ان کو ان کے دادا کی طرف منسوب کر دیا کیونکہ یہ سعد بن عبید بن نعمان ہیں۔ عبدالغنی نے بیان کیا کہ ابونعیم نے دوسرے تذکرہ میں سعید کے باب میں ذکر کیا کہ سعید بن عبید۔ قاری۔ انہوں نے دشمن سے مقابلہ کیا اور ان سے بھاگ گئے پھر حضرت عمر نے ان سے دریافت کیا کیا تمہاری رغبت شام میں (جہاد کرنے کی) ہے اور ہم اس کو اسی تذکرہ میں بیان کر چکے ہیں۔ عبدالغنی نے بیان کیا کہ یہ تینوں تذکرے ایک ہی شخص کے ہیں اور وہ سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ قاری ہیں جن کا ذکر پہلے تذکرہ میں ہو چکا ہے اور وہ تذکرہ جس میں انہوں نے ان کا نام سعید بیان کیا ہے اس کا کوئی قائل نہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ان کا یہ کہنا وہم ہے کیونکہ ابونعیم نے سعید کو طبرانی سے نقل کیا ہے اور طبرانی امام ثقہ حافظ ہیں اور ابوموسیٰ نے بیان کیا جیسا کہ ہم ان سے شروع تذکرہ میں نقل کر چکے ہیں کہ ان کا تذکرہ ابوزکریا نے اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے اور ابوزکریا کے دادا نے ان کے تذکرہ کو سعد کے بیان میں ذکر کیا ہے مگر طبرانی وغیرہ نے ان کا تذکرہ سعد اور سعید دونوں بابوں میں ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ کا یہ کلام ابونعیم کی موافقت کرتا ہے کہ طبرانی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابونعیم پر اتنا اور بڑھایا ہے کہ وغیرہ (یعنی طبرانی کے سوا اور لوگوں نے بھی سعد و سعید دونوں کا تذکرہ لکھا ہے اور ابونعیم نے صرف طبرانی کا حوالہ دیا ہے لہٰذا عبدالغنی کا کہنا کہ اس کا کوئی قائل نہیں کیونکر درست ہو سکتا ہے پس اگر ابونعیم بھی اس تذکرہ کو چھوڑ دیتے جیسا کہ ابن مندہ نے چھوڑ دیا تو ابونعیم پر بھی اس کا استدراک کیا جاتا جیسا کہ ابن مندہ پر استدراک کیا گیا اور جس جگہ انہوں نے ان کا ذکر کیا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ دونوں ایک ہیں اور یہ کسی نے نہیں کہا کہ وہ سعید ہیں پس (عبدالغنی کے واسطے) کیا حیلہ ہو سکتا ہے اور عبدالغنی کا کہنا کہ سعد بن نعمان بن قیس ظفری ہیں۔ ابونعیم نے سعد کے والد عبید کا نام ساقط کر دیا ہے اور ان کا نسب ان کے دادا کی طرف منسوب کر دیا ہے اور انہوں نے اس کو اس روایت میں جس کو انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوالاسود سے انہوں نے

عروہ سے نقل کیا ہے ظفری قرار دیا ہے اور ان کے نسب کو زید بن امیہ تک بیان کیا ہے اور یہ کھلا ہوا تناقض ہے۔

عبدالغنی نے دوسروں کی موافقت کی ہے اور تصریح کی ہے کہ یہ اسناد عروہ تک غیر معتبر ہے اور ناقابل وثوق ہے کیونکہ اس میں لوگوں کی مخالفت ہے اور سعد بن عبید اور سعید بن عبید دونوں ایک ہیں اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کے ایک ہونے پر تنبیہ کی ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ سعد کہتے ہیں اور طبرانی وغیرہ نے سعید بیان کیا ہے۔ لیکن عبدالغنی نے جو سعد بن عبید کو سعد بن نعمان بتایا ہے اور کہا ہے کہ ابونعیم نے ایک جگہ سعد کو ان کے والد عبید کی طرف اور دوسری جگہ ان کے دادا نعمان کی طرف منسوب کر دیا ہے کیونکر درست ہوسکتا ہے۔ حالانکہ سعد عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے بیٹے ہیں اور سعد بن نعمان کا نسب ابونعیم نے ذکر ہی نہیں کیا ہے انہوں نے تو صرف سعد بن نعمان ظفری بیان کیا ہے اور ظفر کا نام کعب لکھا ہے جو خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے بیٹے ہیں۔ دونوں سعد چند پشتوں کے بعد مالک بن اوس میں ملتے ہیں میرے خیال میں یہ آتا ہے کہ عبدالغنی نے سعد بن نعمان ظفری کے تذکرہ میں ابونعیم کی کتاب میں دیکھا کہ انہوں نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے انصار کے شرکاء بدر کے ناموں میں روایت کی کہ سعید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ شریک بدر تھے اور بے موقع طعن کر دی کہ یہ تمام اہل سیر کے خلاف ہے لہٰذا اس پر کیونکر اس وقت اعتماد ہوسکتا ہے حالانکہ ابونعیم نے اس تذکرہ کے شروع میں بیان کر دیا تھا کہ وہ ظفری ہیں۔ اور ابونعیم نے سعد بن عبید کے تذکرہ میں ابن شہاب اور موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحٰق وغیرہم سے روایت کی ہے کہ وہ بنو امیہ بن زید یعنی خاندان بنو عمرو بن عوف سے ہیں۔ واللہ اعلم

۲۰۸۹۔ حضرت سعیدؓ بن عثمان

حضرت سعیدؓ بن عثمان۔ انصاری زرقی۔ عقبہ کے بھائی ہیں۔ محمد بن اسحٰق نے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے زبیر سے روایت کی انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں معتب بن قشیر بنو عمرو بن عوف کے بھائی کی بات سن رہا تھا اس حال میں کہ غنودگی ہم پر چھائی تھی میں اس کی بات نہیں سنتا تھا مگر مثل پراگندہ خواب کے جس وقت اس نے کہا کہ **لو کان لنا من الامر شیء ما قتلنا ھھنا** پھر کہا **ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلھما الشیطن ببعض ماکسبوا ولقد عفا اللہ عنھم**۔

جن لوگوں کو شیطان نے پھسلا دیا تھا پھر ان سے اللہ نے درگزر کر دیا عثمان بن عفان اور سعید بن عثمان اور علقمہ بن عثمان ہیں۔ طبرانی نے بیان کیا کہ عثمان بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ سعد بن عثمان کے بیان میں کیا ہے۔ معتب: میم کے ضمہ اور عین کے فتحہ اور تا مشدد کے کسرہ کے ساتھ ہے اور آخر میں یا ہے۔

۲۰۹۰۔ حضرت سعیدؓ عکی

حضرت سعیدؓ عکی۔ آہلی۔ ابوبکر بن علی نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن ابی عاصم نے ان کا تذکرہ آحاد اور

مثانی میں کیا ہے حالانکہ وہ سوید آبلی ہیں بعض لوگوں نے اس کو بدل دیا ہے اور ابن ابی علی نے سوید کے بیان میں ان کا ذکر صحیح قول کے موافق کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔

۲۰۹۱۔ حضرت سعیدؓ بن عمرو تمیمی

حضرت سعیدؓ بن عمرو تمیمی۔ بعض لوگوں نے معبد بن عمرو بیان کیا ہے۔ تمیمی۔ بنوسہم کے حلیف ہیں۔ بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ تمیم بن حارث بن قیس بن عدی کے اخیافی بھائی ہیں۔ اس کو ابن اسحق اور موسیٰ بن عقبہ اور زبیر نے بیان کیا ہے اور واقدی اور ابومعشر نے بیان کیا کہ یہ معبد بن عمرو ہیں اور دونوں (یعنی واقدی اور ابوحشر نے ان کو حبشہ کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کرنے والوں میں بیان کیا ہے۔ زبیر کا بیان ہے کہ یہ اجنادین میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۰۹۲۔ حضرت سعیدؓ بن عمرو انصاری

حضرت سعیدؓ بن عمرو بن غزیہ۔ انصاری ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر ان کے بھائی حارث بن عمرو کے ضمن میں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہے۔

۲۰۹۳۔ حضرت سعیدؓ بن عمرو کندی

حضرت سعیدؓ بن عمرو۔ کندی۔ ان کی روایت کردہ حدیث کو محمد بن مطلب خزاعی نے علی بن قرین سے انہوں نے عبیدہ بن حریث کندی سے انہوں نے صلت ابن حبیب شنی سے انہوں نے سعید بن عمرو کندی سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس کو ابن ماکولا نے بیان کیا ہے۔ الشنی شین مفتوحہ اور نون کے ساتھ ہے۔

۲۰۹۴۔ حضرت سعیدؓ بن قشب

حضرت سعیدؓ بن قشب ازدی۔ بنوامیہ کے حلیف تھے۔ رسول اللہؐ نے ان کو جرش کا والی مقرر کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۰۹۵۔ حضرت سعیدؓ بن قیس

حضرت سعیدؓ بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ انصاری سلمی ہیں۔ عروہ بن زبیر نے انصار کے شرکاء بدر کے ناموں میں بیان کیا کہ سعید ابن قیس بن صخر شریک بدر ہوئے اور ان کا نسب اسی طرح بیان کیا جس طرح ہم نے اس کو ذکر کیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۹۶۔ حضرت سعیدؓ

حضرت سعیدؓ۔ کبیرہ بنت سفیان کے غلام تھے۔ نبیؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔ یحیٰ بن ابی ورقہ بن سعید نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے کہا مجھ سے میری مالکہ کثیرہ بنت سفیان نے بیان کیا انہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں کو پایا تھا اور یہ ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے نبیؐ سے بیعت کی تھی انہوں نے کہا میں نے پوچھا اے رسول اللہ ﷺ میں نے جاہلیت

س اپنی چار لڑکیوں کو زندہ در گور کیا تھا۔آپ نے جواب دیا چار غلاموں کو آزاد کر دو۔انہوں نے کہا میں نے تمہارے باپ سعید
ران کے بیٹے میسرہ اور جبیر اور ام میسرہ کو آزاد کر دیا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۹۷۔ حضرت سعیدؓ بن مینا

حضرت سعیدؓ بن مینا۔ نبیؐ کے غلام تھے ان کا ذکر حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب نے اپنی کتاب متفق و مفترق میں کیا ہے اور کہا
ہے کہ سعید بن مینا دو ہیں۔ان میں سے ایک کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ صحابی اور صاحب روایت ہیں ان سے عطاء ابن ابی
باح نے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ تم کوڑھی سے ویسا ہی بھاگو جیسا کہ تم شیر سے بھاگتے ہو۔ان کا تذکرہ
شیری نے لکھا ہے۔

۲۰۹۸۔ حضرت سعیدؓ بن نمران

حضرت سعیدؓ بن نمران ہمدانی۔ناعطی۔حضرت علیؓ کے کاتب تھے اور نبی ﷺ کی زندگی کے چند سال انہوں نے پائے تھے
یہ یرموک کے معرکہ میں شریک ہوئے تھے۔اور عراق کی طرف اہل قادسیہ کی مدد کے واسطے گئے تھے۔یہ حجر بن عدی کے ہمراہیوں
میں سے تھے۔زیاد نے ان کو مع حجر کے شام کی طرف روانہ کیا اور معاویہ نے ان کو حجر کے ساتھ قتل کرنے کا ارادہ کیا اور حمزہ بن
مالک ہمدانی نے ان کی سفارش کی اور معاویہ نے ان کو چھوڑ دیا اور جب مختار کوفہ پر غالب آ گیا تو عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کو قاضی
بنانا چاہا وہ بیمار بن گئے اور جب مصعب بن زبیر کوفہ کے والی ہوئے انہوں نے سعید بن نمران کو قاضی کیا پھر ان کو معزول کر کے عبد
اللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی کو مقرر کیا۔سعید نے ابوبکر سے روایت کی ہے اور ان سے عامر بن سعد نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ
ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۰۹۹۔ حضرت سعیدؓ بن نوفل

حضرت سعیدؓ بن نوفل۔انہوں نے نبیؐ سے اجازت طلب کرنے کے متعلق حدیث روایت کی ہے۔اس حدیث کو علی بن زید
بن جدعان نے عمار بن ابی عمار سے انہوں نے سعید سے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے
کہا ہے کہ یہ حدیث میرے نزدیک مرسل ہے۔

۲۱۰۰۔ حضرت سعیدؓ بن وقش

حضرت سعیدؓ بن وقش۔اسدی۔بنو غنم بن دودان سے ہیں اپنے اہل کے ساتھ مدینہ کو ہجرت کی۔ہمیں عبداللہ بن احمد نے
اپنی سند سے یونس بن بکیر تک ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ پھر مہاجر لوگ پے در پے آنے لگے اور بنو غنم بن
دودان کے لوگ مسلمان تھے۔ان لوگوں کے مرد اور عورتیں مدینہ کی طرف امنڈ پڑے انہی میں سے سعید بن وقش تھے۔ان کا
تذکرہ اس مقام پر ابن مندہ نے لکھا ہے اور ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر سعید بن رقیش کے بیان میں کیا ہے اور یہ اوپر
گزر چکا اور اس پر گفتگو اس جگہ ہو چکی۔میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے اس جگہ بیان کیا ہے کہ سعید بن وقش انصاری ہیں قبیلہ بنو غنم
بن دودان سے۔پھر ابن اسحٰق سے نقل کرتے ہیں کہ بنو غنم بن دودان اہل اسلام تھے انہی میں سے سعید بن وقش ہیں یہ کیونکر

انصاری ہو سکتے ہیں حالانکہ وہ بنو غنم بن دودان سے ہیں جو قبیلہ اسد بن خزیمہ کا ایک خاندان ہے اور شاید کہ انہوں نے رقش کو دیکھ کر غلط خیال کر لیا اور وقش انصار بنو عبد الاشہل کے ناموں سے ان کو انصاری قرار دے دیا اور اس کا خیال نہ کیا کہ یہ متناقض ہے۔ واللہ اعلم

۲۱۰۱۔ حضرت سعیدؓ بن وہب

حضرت سعیدؓ بن وہب خیوانی۔ ہمدانی۔ زمانہ جاہلیت کو پایا تھا کوفی ہیں۔ صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۱۰۲۔ حضرت سعیدؓ بن یربوع

حضرت سعیدؓ بن یربوع بن عنکثہ بن عامر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ ان کی کنیت ابوہود۔ اور ایک قول کے مطابق ابوعبدالرحمٰن ہے۔ ان کی والدہ ہند بنت سعید بن رئاب قبیلہ سہم سے تھیں۔ زبیر نے بیان کیا کہ ان کی والدہ ہند بنت ابی مطاع بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تھیں۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور فتح میں شریک ہوئے اور بعض کہتے ہیں کہ فتح کے دن مسلمان ہونے والوں میں ہیں۔ ان کا نام صرم تھا رسول اللہؐ نے سعید رکھ دیا۔ اور علی بن مدینی نے بیان کیا کہ ان کا لقب صرم تھا اور دوسرے لوگ اصرم بیان کرتے ہیں۔ پھر رسول اللہؐ نے سعید رکھا۔ لیکن یہ کچھ نہیں ہے۔ عمر بن عثمان بن عبدالرحمٰن بن سعید بن یربوع بن عنکثہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ ان کا نام صرم تھا پھر رسول اللہؐ نے سعید رکھا۔ پھر رسول اللہؐ نے ان سے دریافت کیا ہم میں کون بڑا ہے میں یا تم؟ انہوں نے جواب دیا یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھ سے بڑے اور بہتر ہیں اور میں پیدائش میں آپ سے پرانا ہوں۔ اور ان کو مؤلفۃ القلوب میں بیان کیا اور ذکر کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کو حنین کی غنیمت سے پچاس اونٹ دیئے تھے۔ انہوں نے ابن خطل اور حویرث بن نقید اور ابن ابی سرح اور مقیس ابن صبابہ کا قصہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کے قتل کا حکم دیا اور حویرث کو علی نے اور مقیس کو زبیر نے قتل کیا۔ اور ابوسرح کے واسطے حضرت عثمان نے پناہ مانگ لی اور ابن خطل بھی مقتول ہوئے۔ سعید ۵۴ھ میں بعمر ۱۲۴ اور ایک قول کے مطابق ۱۲۰ سال مقام مکہ یا مدینہ میں انتقال کیا۔ ان کا گھر مدینہ میں تھا۔ یہ عمر بن خطابؓ کے زمانہ میں آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے حضرت عمرؓ ان کو آنکھوں کے جاتے رہنے پر تعزیت کرنے آئے اور کہا جمعہ اور جماعت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نہ چھوڑنا۔ انہوں نے کہا مجھے کوئی ساتھ لے جانے والا نہیں ہے حضرت عمرؓ نے قیدیوں میں سے ایک شخص کو ساتھ لے جانے کے لیے بھیج دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۰۳۔ حضرت سعیدؓ بن یزید

حضرت سعیدؓ بن یزید۔ ازدی۔ قبیلہ ازد بن غوث سے ہیں ان کا شمار مصریوں میں ہے۔ ان سے ابوالخیر یزنی نے روایت کی ہے اور گمان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے سعید بن یزید سے روایت کی کہ ایک آدمی نے کہا کہ یارسول اللہؐ مجھے وصیت کیجئے آپ نے فرمایا تجھ کو وصیت کرتا ہوں کہ تو اللہ سے شرم کر جس طرح

اپنی قوم کے ایک نیک مرد سے کرتا ہے۔ابوعمر نے بیان کیا کہ ہم نے ان کی جو روایت دیکھی وہ ابن عمر سے ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۰۴۔حضرت سعیدؓ بن سہیل

حضرت سعیدؓ بن سہیل۔انصاری اشہلی۔ان کا ذکر شرکائے بدر میں ہے۔ابن اسحق نے ان کو ذکر نہیں کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے۔میں کہتا ہوں کہ بعض عالموں نے ان پر اس تذکرہ کا مواخذہ کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوعمر اس کو سعید بن سہیل میں ذکر کر چکے ہیں اور اس جگہ ان کا ذکر دہرا دیا۔لیکن ابوعمر پر اس میں کچھ طعن کا موقع نہیں کیونکہ وہ بنوعبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار قبیلہ خزرج سے ہیں اور ان کی طرف اشہلی کی نسبت نہیں ہوتی اور جب اشہلی مطلقاً بولا جاتا ہے تو اس سے عبدالاشہل بن جشم بن حارث اوسی مراد ہوتے ہیں۔اور انہی کو ابن مندہ اور ابونعیم نے سعد بن سہیل بیان کیا ہے اور ابوعمر نے سعید (ی) کی زیادتی کے ساتھ ذکر کیا ہے۔اور راویوں نے بیان کیا ہے کہ ابن اسحق نے ذکر کیا ہے کہ وہ بدر میں شریک ہوئے تھے اور ابوعمر نے اس کو بیان کر کے کہا کہ ابن اسحق نے ان کو شرکاء بدر میں ذکر نہیں کیا۔ممکن ہے کہ ابوعمر نے ان کی تصغیر میں خطا کی ہو اور چونکہ انہوں نے اس کی تصغیر بنائی۔اسی لیے ابن اسحق کا ذکر کرنا ان کو نہ معلوم ہوا۔لیکن اس فاضل امام سے بعید ہے کہ ان پر یہ امر مشتبہ ہو جائے اور اس تذکرہ سے عدول کریں۔سعید:سین کے ضمہ اور عین کے فتحہ کے ساتھ سعید کی تصغیر ہے۔

۲۱۰۵۔حضرت سعیرؓ بن سوادہ

حضرت سعیرؓ بن سوادہ عامری۔یہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ان سے عتوارہ نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے کہ وہ سفیان بن سوادہ ہیں حالانکہ ابن مندہ نے اس کو اس تذکرہ میں نہیں ذکر کیا ہے۔سعیر:سین کے ضمہ اور عین کے فتحہ کے ساتھ اور را کے بعد یا ہے۔واللہ اعلم

۲۱۰۶۔حضرت سعیرؓ بن عداء

حضرت سعیرؓ بن عداء قریعی ہیں ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔عبداللہ بن یحییٰ بن سلیمان نے روایت کی وہ کہتے ہیں میرے پاس سعید کے بیٹے آئے انکے پاس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط تھا بنام سعید بن عداء کہ میں نے زجیج نامی زمین آپ کو دی (انی احضر تک الزجیج) الی اخرہ ان کا تذکرہ ابن و ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب السین والفاء

۲۱۰۷۔حضرت سفیانؓ بن اسد

حضرت سفیانؓ بن اسد۔اور بعض لوگ ابن اسید کہتے ہیں۔اسید حضرمی شامی ہیں۔جبیر بن نفیر نے روایت کی ہے ہمیں ابوالفرج بن ابی رجاء ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے انہوں نے ابی بکر بن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حوطی نے عبدالوہاب بن نجدہ سے انہوں نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے ضبارہ بن مالک حضرمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں

نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے انہوں نے اپنے والد سفیان بن اسد حضرمی سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم نے بہت بڑا گناہ کیا کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات بیان کرو وہ تمہاری تصدیق کرتا ہو اور تم اس سے جھوٹ بیان کرتے ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۰۸۔ حضرت سفیانؓ بن ثابت

حضرت سفیانؓ بن ثابت انصاری۔ یہ اور ان کے بھائی مالک بن ثابت بیر معونہ کے دن شہید ہوئے اس کو واقدی نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۱۰۹۔ حضرت سفیانؓ بن حاطب

حضرت سفیانؓ بن حاطب بن امیہ بن رافع بن سوید بن حرام بن ہیثم بن ظفر انصاری ظفری ہیں۔ رسول اللہؐ کے ہمراہ احد میں شریک ہوئے اور بیر معونہ کے دن شہید ہوئے اس کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۱۰۔ حضرت سفیانؓ بن حکم

حضرت سفیانؓ بن حکم بن سفیان ثقفی ہیں۔ ہمیں ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند سے ابوعبدالرحمٰن نسائی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاسم بن یزید جرمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم ثقفی سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا۔ شعبہ اور وہب نے منصور سے انہوں نے حکم ابن سفیان سے انہوں نے اپنے والد سے اسی کے مثل روایت کی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۱۱۔ حضرت سفیانؓ بن خولی

حضرت سفیانؓ بن خولی بن عبدعمرو بن خولی بن ہمام بن فاتک بن جابر بن حدرجان بن عساس بن لیث بن حداد بن ظالم بن ذہل بن عجل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس عبدی قبیلہ عبدالقیس سے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ ان کا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

۲۱۱۲۔ حضرت سفیانؓ بن ابی زہیر

حضرت سفیانؓ بن ابی زہیر ازدی شنوی۔ ازد شنوءہ سے تھے ابوزہیر کا نام قرد ہے اس کو ابن مدینی اور ابن شہاب نے بیان کیا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سفیان نمیر بن مرارہ ابن عبداللہ بن مالک بن نصر بن ازد بن غوث کے بیٹے ہیں۔ بعض لوگ نمیری اور نمری کہتے ہیں لیکن اول زیادہ مستعمل ہے اور ان کے ازد شنوءہ سے ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں ہے لہٰذا ان کے اجداد میں کوئی شخص نمیر یا نمیر نامی ہوں گے انہی کی طرف ان کی نسبت کی گئی ابواحمد عسکری نے بیان کیا کہ وہ نمر بن عثمان بن نصر بن زہران سے ہیں اس کے اوپر کے نسب کو ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے اور کوئی شک نہیں اس میں سے کچھ ساقط ہو گیا ہے۔ ان کا شمار اہل

مدینہ میں ہے ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد اور ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سندوں سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے سفیان بن ابی زہیر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ملک شام فتح ہوگا اور ایک قوم مدینہ سے اپنے گھر والوں کو لے کر نکلے گی اور مدینہ کو بھول جائے گی حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے کاش وہ جانتے پھر عراق فتح ہوگا اور ایک قوم مدینہ سے اپنے گھر والوں کو لے کر نکلے گی پھر وہ مدینہ کو بھول جائے گی حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے کاش وہ جانتے ہمیں ابوالحرم مکی بن زیان بن شبہ نحوی نے اپنی سند سے یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے یزید بن خصیفہ سے انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے سفیان بن ابی زہیر از دی شنوی صحابی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جس شخص نے ایسے کتے کو پالا جو اس کو کھیتی اور جانور (کی حفاظت سے) کچھ بے پروانہ کرے اس کے عمل سے ہر دن ایک قیراط کم ہو جاتا ہے راوی نے پوچھا تم نے اس کو رسول اللہؐ سے سنا ہے انہوں نے جواب دیا ہاں اس مسجد کے رب کی قسم! ابواحمد عسکری نے بیان کیا کہ جریر نے ہشام بن عروہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ سفیان ابوالعوجاء کے بیٹے ہیں اور دونوں ایک ہی شخص ہیں اور شاید ابوالعوجاء لقب ہے اور ابن ابی عاصم نے ان کو ثقفی بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۱۳۔ حضرت سفیانؓ بن زید

حضرت سفیانؓ بن زید۔ از دی قبیلہ از دشنوءہ سے ہیں ان کا ذکر محمد بن اسمٰعیل بخاری نے صحابہ میں کیا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے بیان کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سفیان بن یزید کے بیٹے ہیں ان سے ابن سیرین نے عتیرہ کے بارہ میں روایت کی ہے۔

۲۱۱۴۔ حضرتؓ سفیانؓ بن سہل

حضرت سفیانؓ بن سہل۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی سہل شریک نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے قبیصہ بن جابر سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ کو دیکھا میں نے آپ سفیان بن سہل کے تہبند کو پکڑے ہوئے تھے۔ سفیان کہتے تھے حضرت یہ فرمار ہے تھے ٹخنوں سے نیچی تہبند نہ باندھا کرو کیونکہ ٹخنوں سے نیچی تہبند باندھنے والوں کو اللہ دوست نہیں رکھتا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۱۵۔ حضرت سفیانؓ بن صہابہ

حضرت سفیانؓ بن صہابہ مہری۔ یہی خریق شاعر ہیں اس کو ابن ابی داوٗد نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۱۶۔ حضرت سفیانؓ بن عبدالاسد

حضرت سفیانؓ بن عبدالاسد۔ ان کا ذکر مؤلفۃ القلوب میں ہے۔ اس میں اعتراض ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۱۱۷۔ حضرت سفیانؓ بن عبداللہ

حضرت سفیانؓ بن عبداللہ بن ابی ربیعہ بن حارث بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف۔ ثقفی طائفی ہیں اسی طرح ان کا نسب ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے۔ یہ صحابی صاحب روایت ہیں یہ عمر بن خطابؓ کی طرف سے طائف کے عامل تھے عثمان بن ابی العاص کو وہاں سے معزول کر کے ان کو عامل مقرر کیا تھا اور عثمان کو بحرین کی طرف منتقل کر دیا تھا۔ سفیان سے ان کے بیٹے عبد اللہ بن سفیان اور ایک قول کے مطابق ابوالحکم اور عروہ بن زبیر اور محمد بن عبداللہ بن ماعز اور نافع بن جبیر نے روایت کی ہے ابن شہاب نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ماعز عامری سے انہوں نے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے پوچھا یارسول اللہؐ! مجھ سے ایسی بات بیان کیجئے جس کو میں مضبوطی سے پکڑے رہوں آپ نے جواب دیا کہ کہو میرا رب اللہ ہے پھر جمے رہو اور اس کی روایت شعبہ نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے عبداللہ بن سفیان سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کی ہے اور اسی کو بشر بن مفضل نے سفیان بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے محمد بن عبداللہ بن احمد بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ماعز بیان کیا ہے اور یہی زیادہ درست ہے ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالخطاب نصر بن احمد بن بطر نے اجازۃً (اگرچہ انہوں نے سماعۃً نہیں) خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد بن یحییٰ بیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین محاملی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یوسف بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ جنہوں نے پوچھا یارسول اللہؐ مجھے اسلام کی بابت ایسی بات بتا دیجئے کہ آپ کے بعد اس کے بارے میں کسی سے نہ دریافت کروں آپ نے جواب دیا کہ کہو میں اللہ عزوجل پر ایمان لایا پھر جمے رہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۱۸۔ حضرت سفیانؓ بن عطیہ

حضرت سفیانؓ بن عطیہ بن ربیعہ ثقفی۔ ابن ابی خیثمہ نے بیان کیا کہ وہ عطیہ بن سفیان طائفی ہیں۔ قبیلہ ثقیف کے وفد کے ہمراہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ محمد بن اسحٰق نے عیسیٰ بن عبداللہ سے انہوں نے سفیان بن عطیہ بن ربیعہ ثقفی سے روایت کی انہوں نے کہا کہ ہم قبیلہ ثقیف سے رسول اللہؐ کی خدمت میں وفد میں حاضر ہوئے آپ نے ان لوگوں کے واسطے خیمہ نصب کیا اور یہ لوگ نصف رمضان میں مسلمان ہوئے۔ آپ نے ان کو بقیہ رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیا اور جو روزے فوت ہو گئے تھے ان کی قضا کا حکم نہیں دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۱۹۔ حضرت سفیانؓ بن عمیر

حضرت سفیانؓ بن عمیر بن وہب قبیلہ بنونضیر سے ہیں ہم ان کا ذکر سعید بن وہب کے تذکرہ میں کر چکے ہیں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۲۱۲۰۔ حضرت سفیانؓ بن ابی عوجاء

حضرت سفیانؓ بن ابی عوجاء۔ ان کی کنیت ابولیلی ہے انصاری ہیں طبرانی وغیرہ نے ان کو اس باب میں ذکر کیا ہے۔ انشاءاللہ

ان کا ذکر کنیت کے باب میں وارد ہوگا کیونکہ یہ اس کے ساتھ مشہور ہیں ان کے نام میں بہت اختلاف ہے بعض لوگوں نے سفیان اور بعض نے اوس اور بعض نے بلال اور بعض نے داؤد بیان کیا ہے اور کنیت وغیرہ میں انشاء اللہ ان کا ذکر وارد ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بعض عالموں نے بیان کیا ہے کہ سفیان بن ابی العوجاء تابعی ہیں صحابی نہیں ہیں ان کی کنیت ابولیلی بھی ہے لہٰذا ان دونوں کا ابولیلی کے نام میں سفیان کا ذکر کرنا وہم ہے۔ مسلم نے بیان کیا کہ ابولیلی سفیان بن ابو العوجاء نے ابوشریح سے روایت کی اور بخاری نے بیان کیا کہ سفیان بن ابی العوجاء نے ابوشریح سے روایت کی اور ابواحمد نے بیان کیا کہ ابولیلی سفیان بن ابی العوجاء سلمی نے ابوشریح خویلد بن عمرو خزاعی سے روایت کی اور ابواحمد عسکری نے بیان کیا کہ سفیان بن ابی العوجاء نمری ہیں انہی کا بیان ہے دونوں ایک ہیں یعنی یہ اور سفیان بن ابی زہیر نمری جن کا ذکر اوپر گزر چکا اور شاید ابوالعوجاء ان کا لقب ہو۔ واللہ اعلم

۲۱۲۱۔ حضرت سفیانؓ بن قیس بن ابان

حضرت سفیانؓ بن قیس بن ابان۔ ثقفی طائفی ہیں یہ اور ان کے بھائی وہب بن قیس صحابی ہیں۔ امیمہ بنت رقیقہ نے ان دونوں سے انہوں نے رقیقہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے مدد طلب کرنے آئے اور میرے پاس داخل ہوئے میں نے آپ کو ستو پلائے آپ نے پیے اور فرمایا کہ ان کے بتوں کی پرستش نہ کرو اور نہ ان کے لیے نماز پڑھو میں نے کہا اس وقت یہ لوگ مجھ کو مار ڈالیں گے آپ نے فرمایا جب تمہارے پاس آئیں تم کہو میرا رب اس بت کا رب ہے اور نماز پڑھتے وقت اس کی طرف پیٹھ کرلیا کرو بنت رقیہ کہتی کہتے ہیں مجھ سے میرے بھائی وہب اور سفیان قیس کے بیٹوں نے بیان کیا انہوں نے کہا جب قبیلہ ثقیف مسلمان ہوگیا آپؐ ہمارے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ تمہاری والدہ کا کیا حال ہے ہم نے جواب دیا کہ اسی حال پر جس پر آپ نے چھوڑا تھا مرگئیں۔ آپ نے فرمایا تمہاری والدہ اس وقت مسلمان مریں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۲۲۔ حضرت سفیانؓ بن قیس کندی

حضرت سفیانؓ بن قیس۔ کندی۔ اشعث بن قیس کے ہمراہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ نے ان کو قبیلہ کندہ کا موذن مقرر کیا تھا۔ یہ مرتے وقت تک برابر موذن رہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں انہی سفیان کو بعض لوگوں نے سیف بھی بیان کیا ہے جو اشعث کے بھائی ہیں۔ اور ہم ان کو سیف کے بیان میں ذکر کر چکے ہیں۔

۲۱۲۳۔ حضرت سفیانؓ بن مجیب

حضرت سفیانؓ بن مجیب۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ نبیؐ کے اصحاب میں سے ہیں ان سے حجاج بن عبید ثمالی نے جہنم کی صفت میں روایت کی ہے کہ اس میں ستر ہزار وادیاں ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے ابوعمر نے اس حدیث کو نفیر بن مجیب (نون کے ساتھ ہے) کے بیان میں ذکر کیا ہے اور امام بخاری اور ابن ابی حاتم اور دارقطنی اور ابن ماکولا نے ان کی موافقت کی ہے اس کا ذکر اس جگہ انشاء اللہ آئے گا۔ مگر ابن قانع اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کو سفیان میں ذکر کیا ہے۔

ابواحمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ نفیر بن مجیب یا سفیان بن مجیب نے روایت کی کہ دوزخ میں ستر ہزار وادیاں ہیں۔ واللہ اعلم

۲۱۲۴۔ حضرت سفیانؓ بن معمر

حضرت سفیانؓ بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی۔ جمیل بن معمر کے بھائی ہیں ان کی کنیت ابوجابر ہے یہ جبشہ کے مہاجروں میں سے تھے اور ان کے بیٹے حارث بن سفیان ان کو سرزمین حبشہ سے لائے تھے ابن اسحق نے بیان کیا کہ سفیان بن معمر جمحی نے مع دو بیٹوں یعنی جابر اور جنادہ اور ان کی بیوی حسنہ یعنی جابر و جنادہ کی والدہ اور جابر و جنادہ کے اخیافی بھائی شرحبیل بن حسنہ کے ہجرت کی اور ابن اسحق نے بیان کیا کہ یہ انصار کے قبیلہ بنوزریق ابن عامر سے جو جشم بن خزرج کی اولاد سے ہیں تھے مکہ میں آئے اور یہیں اقامت گزین رہے اور معمر بن حبیب جمحی کو لازم پکڑلیا اور انہوں نے ان کو اپنا متبنی کیا اور حسنہ کے ساتھ شادی کر دی اور انہی حسنہ کے بیٹے شرحبیل ایک دوسرے مرد سے پیدا ہوئے اور معمر سفیان اور ان کے بیٹوں کے نسب پر غالب ہوگئے اور یہ لوگ انہی کی طرف منسوب ہونے لگے۔ انہی ابن اسحق نے بیان کیا کہ سفیان اور ان کے بیٹے جابر و جنادہ عمر بن خطابؓ کی خلافت میں انتقال کر گئے۔ زبیر ابن بکار نے بیان کیا کہ وہ سفیان بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح ہیں۔ ان کی والدہ لونڈی تھیں یہ جبشہ کے مہاجروں میں سے ہیں اور ان کی زوجیت میں حسنہ تھیں جن کی طرف شرحبیل بن عبداللہ بن مطاع منسوب ہیں اور انہوں نے ان کو اپنا متبنی کر لیا تھا اور یہ شرحبیل حسنہ کے لڑکے نہ تھے۔ یہ حسنہ معمر بن حبیب کی لونڈی تھیں انہی زبیر نے بیان کیا کہ سفیان اور ان کے بھائی جمیل بن معمر کی نسل منقطع ہوگئی۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے ناموں میں جو سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے بیان کیا کہ بنوجمح میں سے سفیان بن معمر بن حبیب تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۲۵۔ حضرت سفیانؓ بن نسر

حضرت سفیانؓ بن نسر بن زید بن حارث۔ انصاری خزرجی قبیلہ بنوجشم بن حارث بن خزرج سے ہیں بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے اور ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ وہ سفیان بن نسر بن عمرو انصاری ہیں اور اس کے مثل ابن کلبی اور ابوموسیٰ اور عبدالملک بن ہشام اور واقدی اور عبداللہ بن محمد بن عمارہ قداح نے بیان کیا ہے محمد بن حبیب نے بیان کیا ہے کہ جس شخص نے بجائے نسر کے بشر بیان کیا اس نے خطا کی کیونکہ وہ نسر نون اور سین مہملہ سے ہے۔ بکائی نے محمد بن اسحق سے بشر نقل کیا ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحق سے بشیر نقل کیا ہے لیکن اول صحیح اور زیادہ مشہور ہے۔ ابنؒ ماکولا نے بیان کیا ہے کہ صحیح نسر ہے اور انہی ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ یہ انصاری نہیں ہیں بلکہ وہ انصار کے حلیف ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۲۶۔ حضرت سفیان ابونضرؓ

حضرت سفیان ابونضرؓ۔ ان کی کنیت ابونضر ہے۔ ہذلی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے نضر نے روایت کی انہوں نے کہا کہ ہم اپنے قافلہ میں شام کی طرف گئے جس وقت ہم زرقان اور معانہ کے درمیان میں تھے اخیر شب کو سونے کے واسطے ٹھہر گئے کہ ایک سوار

آسمان اور زمین کے بیچ میں کہہ رہا تھا کہ اے لوگو! بیدار ہو یہ سونے کا وقت نہیں ہے۔ احمد ظاہر ہو گئے اور شیاطین مردود ہوئے۔ ہم گھبرا گئے اور اپنے اہل کی طرف واپس آئے کہ وہ مکہ میں قریش کے اختلاف کا ذکر کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ ان میں عبدالمطلب کی اولاد سے نبی نکلا ہے ان کا نام احمد ہے (ﷺ) ابن ابی حاتم نے بیان کیا کہ نضر بن سفیان دؤلی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے۔ ان سے مسلم بن جندب نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۲۷۔ حضرت سفیانؓ بن ہانی

حضرت سفیانؓ بن ہانی بن جبر بن عمرو بن سعد فوی بن ذاخر بن شرحبیل بن عمرو بن شرحبیل بن عمرو بن یعفر بن عریب بن شراحیل اور بعض لوگ شرحبیل ثویب کہتے ہیں ان کی کنیت ابو سالم ہے یہ جیشانی تھے ان کا شمار مصریوں میں ہے علی بن ابی طالبؓ کے پاس وفد میں آئے تھے انہوں نے علی اور عقبہ ابن عامر اور زید بن خالد سے روایت کی یہ علوی المذہب تھے۔ (یعنی حضرت علی کے اجتہاد کی تقلید کرتے تھے جیسے حنفی اس کو کہتے ہیں جو امام ابوحنیفہ کی تقلید کرے۔) ان سے حارث بن یزید اور وہب بن عبد اللہ وغیرہما نے روایت کی ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ الفوی: فا کی فتحہ اور ''و'' کی شد کے ساتھ۔

۲۱۲۸۔ حضرت سفیانؓ بن ہمام

حضرت سفیانؓ بن ہمام۔ محاربی قبیلہ محارب بن خصفہ بن قیس عیلان سے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ محارب عبدالقیس سے ہیں۔ یزید بن فضل بن عمرو بن سفیان محاربی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے سفیان بن ہمام سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنی قوم کو گھڑے کی نبیذ سے منع کرو کہ وہ اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حرام ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ان کو محارب بن خصفہ سے قرار دیا ہے اور ابن ابی عاصم نے ان دونوں کی موافقت کی ہے اور ابو عمر نے ان کو قبیلہ عبدالقیس سے قرار دیا ہے اور یہی میرے نزدیک اظہر ہے کیونکہ نبیؐ نے عبد القیس کو مکرر نبیذ سبو سے منع کیا ہے اور عبدالقیس میں محارب تھے جن کی طرف نسبت کی جاتی ہے اور وہ محارب بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس ابان المحاربی کے ذکر میں کر چکے ہیں۔ اور اس پر گفتگو بھی ہو چکی ہے۔

۲۱۲۹۔ حضرت سفیانؓ بن وہب

حضرت سفیانؓ بن وہب خولانی ان کی کنیت ابوایمن تھی نبی ﷺ کی خدمت میں وفد میں آئے اور حجۃ الوداع میں حاضر ہوئے اور مصر اور افریقہ کی فتح میں شریک ہوئے اور مغرب میں سکونت اختیار کی ان سے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ اور ابوعشانہ اور مسلم بن یسار نے روایت کی ہے۔ عبداللہ بن وہب نے عبدالرحمٰن ابن شریح سے انہوں نے سعید بن ابی شمر سبائی سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے سفیان بن وہب خولانی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ایک صدی کے بعد کوئی شخص (میرے صحابہ میں سے) باقی نہ رہے گا اور ان سے غیاث ابن ابی شبیب نے جو بیت جبرین والوں میں سے تھے روایت کی انہوں نے کہا کہ سفیان بن وہب صحابی ہمارے پاس سے گزرتے اور ہم قیروان میں تھے اور ہم لوگ لڑکے تھے

تو وہ ہم کو سلام کرتے تھے اور وہ عمامہ باندھتے تھے جس کا شملہ پیچھے لٹکاتے تھے ہمیں عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابوعشانہ نے بیان کیا کہ سفیان بن وہب خولانی نے ان کو خبر دی کہ وہ حجۃ الوداع کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے زیر سایہ تھے یا کسی اور آدمی نے اس کو ان سے بیان کیا انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ایک شب خدا کے راستے میں بہتر ہے تمام دنیا سے اور ایک دن خدا کے راستے میں بہتر ہے تمام دنیا سے اور مسلمان پر مسلمان کی آبرو اور مال اور جان حرام ہے جیسا آج کا دن (یعنی حج کا) حرام ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۳۰۔حضرت سفیانؓ بن یزید

حضرت سفیانؓ بن یزید ازدی قبیلہ از دشنوءہ سے ہیں انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے اور ان سے محمد بن سیرین نے عتیرہ کے بارے میں روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے میں کہتا ہوں یہ سفیان بن یزید وہی سفیان بن زید ہیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا۔ابن مندہ نے ان کو دو تذکروں میں بیان کیا ہے حالانکہ وہ ایک ہی تذکرہ ہے اور ابونعیم نے ان کا ایک ہی تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ سفیان بن زید اور بعض لوگ یزید (یعنی سفیان ابن یزید) کہتے ہیں ابوعمر نے ان کا صرف یہی ایک تذکرہ لکھا ہے اور یہ سب ایک ہی ہیں۔

۲۱۳۱۔حضرت سفینہؓ

حضرت سفینہؓ۔رسول اللہؐ کے غلام تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام سلمہ کے غلام تھے اور انہوں نے ان کو آزاد کر دیا تھا ان کے نام میں اختلاف ہے۔بعض لوگ مہران اور بعض رومان اور بعض عبس کہتے ہیں۔ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن اور ایک قول کے مطابق ابوالبختری تھی۔اور پہلی زیادہ مشہور ہے ان سے حشرج بن نباتہ اور سعید بن جمہان نے روایت کی ہے۔محمد بن منکدر نے ان سے روایت کی انہوں نے بیان کیا کہ میں کشتی پر سوار ہوا وہ ٹوٹ گئی میں اس کے ایک تختے پر سوار ہو لیا اس نے مجھ کو ایک کنارے پر ڈال دیا ایک شیر مجھ سے ملا میں نے کہا اے ابوالحارث (ابوالحارث شیر کی کنیت ہے) میں رسول اللہ ﷺ کا غلام (سفینہ) ہوں وہ کہتے ہیں شیر نے اپنا سر جھکایا اور مجھ کو اپنے پہلو یا مونڈھے سے دھکیلنے لگا یہاں تک کہ مجھ کو راستے پر کھڑا کر دیا جب مجھ کو راستے پر کھڑا کر چکا تو کچھ گنگنانے لگا میں نے خیال کیا کہ وہ مجھ کو رخصت کرتا ہے۔رسول اللہؐ نے ان کا نام سفینہ رکھا تھا اس وجہ سے کہ یہ کہتے تھے ایک سفر میں آپ کے ہمراہ تھے۔جب قوم میں کوئی تھک جاتا تھا تو اپنی تلوار اور ڈھال اور تیر مجھ پر لاد دیتا یہاں تک کہ میں نے بہت کچھ اٹھالیا۔نبیؐ نے فرمایا کہ تم سفینہ (یعنی کشتی) ہو اور یہی نام ان کا باقی رہا۔یہ بطن نخلہ میں رہتے تھے۔یہ عربی النسل ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں وہ پارسی تھے اور ان کا نام سقیہ بن مارفنہ تھا اور جب ان سے کوئی پوچھتا تمہارا کیا نام ہے یہ جواب دیتے میں تم کو اپنا نام نہ بتاؤں گا رسول اللہؐ نے میرا نام سفینہ رکھا ہے اور میں اس کے سوا اور نام نہیں چاہتا۔یہ کہتے تھے مجھ کو ام سلمہ نے آزاد کیا اور نبی ﷺ کی خدمت کو کرنا مجھ پر لازم کر دی۔ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے خبر دی وہ لوگ اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک بیان کرتے تھے وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان

کیا وہ کہتے تھے ہمیں سریج بن نعمان نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حشرج بن نباتہ نے سعید بن جمہان سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے سفینہ نے بیان کیا انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خلافت میری امت میں تیس برس ہے پھر اس کے بعد بادشاہت ہے (راوی کہتا ہے) کہ پھر مجھ سے سفینہ نے کہا حضرت ابوبکر و حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی خلافت کو لو پھر کہا علی کی خلافت کو لو تو ہم نے ان سب کو تیس برس پائے سعید کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ بنوامیہ کا گمان ہے کہ خلافت ان میں ہے سفینہ نے جواب دیا بنوالزرقاء جھوٹے ہیں بلکہ وہ بُرے بادشاہوں میں سے بادشاہ ہیں۔

باب السین والکاف

۲۱۳۲۔ حضرت سکبہ بن حارثؓ

حضرت سکبہ بن حارثؓ۔ اسلمی صحابی ہیں عبداللہ بن شقیق نے رجاء اسلمی سے روایت کی انہوں نے کہا مجن (محجن) نے میرا ہاتھ پکڑا (اور چلے) یہاں تک کہ بصرہ کی مسجد تک پہنچے اور بریدہ اسلمی کو مسجد کے دروازے پر بیٹھے پایا اور ایک آدمی سکبہ نامی مسجد کے اندر طویل نماز پڑھ رہا تھا بریدہ میں مذاق کی عادت تھی انہوں نے کہا اے مجن تم کیوں نہیں سکبہ کی طرح نماز پڑھتے ہو مجن نے ان کو جواب نہ دیا اس کی روایت ابوداؤد طیالسی نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے رجاء سے کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۳۳۔ حضرت سکرانؓ بن عمرو

حضرت سکرانؓ بن عمرو بن عبدشمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ سہیل بن عمرو کے بھائی ہیں۔ یہ حبشہ کے مہاجروں میں سے ہیں۔ انہوں نے جب حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی ان کی بیوی سودہ بنت زمعہ ان کے ہمراہ تھیں انہوں نے وہیں وفات پائی اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابومعشر اور زبیر نے بیان کیا ہے۔ اور ابن اسحٰق اور واقدی نے بیان کیا کہ سکران مکہ کی طرف لوٹ آئے تھے اور یہیں ہجرت مدینہ سے پہلے انتقال کر گئے اور رسول اللہؐ نے ان کے بعد ان کی بیوی سودہ بنت زمعہ سے شادی کر لی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۳۴۔ حضرت سکنؓ ضمری

حضرت سکنؓ ضمری۔ بعض لوگ ان کا نام سکین بیان کرتے ہیں عطاء بن یسار نے روایت کی کہ نبیؐ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۳۵۔ حضرت سکینہؓ

حضرت سکینہؓ۔ حسن بن عبید اللہ بن عبداللہ نے زیاد یا ابن زیاد بن سکینہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سکینہ سے روایت کی کہ نبیؐ نے فرمایا اگر دین ثریا (ثریا نام چند ستاروں کا ہے مطلب ہے کہ اگر علم دین کا حاصل کرنا ایسا دشوار ہو جائے۔ اہل فارس اس کو حاصل کر لیں گے علما نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں امام ابوحنیفہ اور امام بخاری کی بشارت ہے۔) میں لٹکا

ہوتا تو اس کو فارس کے لوگ حاصل کر لیتے۔ سکینہ کہتے ہیں مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے وصیت کہ میں کسی سے کچھ نہ مانگوں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور صحیح ابن عبید بن اسود بن سوید بن زیاد بن سفینہ (رسول اللہؐ کے غلام) نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا اسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سفینہ سے اسی کے ہم معنی روایت کی ہے اور یہی درست ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب السین واللام

۲۱۳۶۔ حضرت سلامؓ بن اخت عبداللہ بن سلام

حضرت سلامؓ بن اخت عبداللہ بن سلام۔ عبداللہ بن سلام کے بھانجے تھے ان کے اور ان کے ہمراہیوں کے بارے میں آیہ یاایہا الذین آمنوا آمنوا باللہ و رسولہ- (آل عمران:۱۳۶) نازل ہوئی تھی۔ ان کا ذکر عبداللہ ابن سلام کے بھتیجے سلمہ کے ساتھ ہوا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۳۷۔ حضرت سلامؓ بن عمرو

حضرت سلامؓ بن عمرو۔ صحابی ہیں۔ ابوعوانہ نے ابوبشر سے انہوں نے سلام بن عمرو صحابی سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ کتے نجس ہیں۔

لیکن صحیح وہ ہے جس کو شعبہ نے ابوبشر سے انہوں نے سلام بن عمرو سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ مسلمان تمہارے بھائی ہیں ان کے ساتھ احسان کرو اور جو چیز تم پر غالب آ جائے اس پر ان سے مدد طلب کرو اور جو چیز ان پر غالب آ جائے تم ان کی مدد کرو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۳۸۔ حضرت سلامہ ابوعمروؓ

حضرت سلامہ ابوعمروؓ۔ آپ کی کنیت ابوعمرو ہے ان کی روایت کردہ حدیث ان کے بیٹے عمرو سے مروی ہے۔ ان کا صحابی ہونا درست نہیں• ثور بن یزید نے عمرو بن سلامہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے کہا آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے جنت الفردوس کے صحن کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے پھر اس کو ایک خالص سونے کی اینٹ سے اور ایک مشک کی اینٹ سے بنایا اور اس میں عمدہ میوے اور خوشبودار پھل لگائے اور اس میں نہریں جاری کیں پھر ہمارا رب تبارک وتعالیٰ اپنے عرش پر محیط ہو گیا اور جنت کی طرف دیکھ کر کہا میری عزت کی قسم تجھ میں کوئی دائم الخمر اور زنا پر اصرار کرنے والا نہ داخل ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۳۹۔ حضرت سلامہؓ بن عمیر

حضرت سلامہؓ بن عمیر بن ابی سلامہ بن سعد بن سنان بن حارث ابن عبس بن ہوازن بن اسلم۔ ان کی کنیت ابوحدرد ہے اسلمی ہیں۔ اس کو واقدی کے کاتب محمد بن سعد نے بیان کیا ہے۔ یہ صحابی ہیں۔ احمد بن حنبل نے بیان کیا کہ ابوحدرد کا نام عبد ہے

اوران کا ذکر عبد کے نام میں کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا انہوں نے ۷۱ھ میں انتقال کیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۴۰۔ حضرت سلامہؓ بن قیصر

حضرت سلامہؓ بن قیصر حضرمی۔ بعض لوگوں نے (ان کا نام) سلمہ بیان کیا ہے ان کا شمار مصریوں میں ہے۔ بیت المقدس کے والی تھے۔ ان سے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ یزنی اور ابوالشعثا عمرو بن ربیعہ حضرمی نے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے زبان بن فائد سے انہوں نے لہیعہ بن عقبہ سے انہوں نے عمرو بن ربیعہ سے انہوں نے سلامہ بن قیصر سے روایت کی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ایک دن اللہ کی رضامندی طلب کرنے کے واسطے روزہ رکھے اللہ اس کو جہنم سے دور کرتا ہے مثل اس کوے کی دوری کے جو بچپن میں اڑا ہو یہاں تک کہ اڑتے اڑتے بوڑھا ہو کر مر جائے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ نہ ان کا رسول اللہؐ سے حدیث کا سننا پایا جاتا ہے اور نہ ملنا ثابت ہے سوائے اس سند کے اور ابوزرعہ ان کی صحابیت کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کی روایت ابوہریرہ سے ہے۔

۲۱۴۱۔ حضرت سلامہ ہلبؓ

حضرت سلامہ ہلبؓ۔ اور یہی ہلب ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے قبیصہ نے روایت کی ہے ان کے نام میں اختلاف واقع ہوا ہے لیکن یہ ہلب کے نام سے زیادہ مشہور ہیں اور باب الہاء میں انشاء اللہ ان کا ذکر وارد ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۴۲۔ حضرت سلکان بن سلامہؓ

حضرت سلکان بن سلامہؓ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل۔ سلکان ان کا لقب ہے۔ اور بعض کے نزدیک ان کا نام سعد ہے اور ان کی کنیت ابونائلہ ہے اور ہم ان کا ذکر سعد اور اسعد کے بیان میں کر چکے ہیں۔ کنیتوں کے باب میں انشاء اللہ ان کا ذکر ہوگا یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا اور یہ ان کے رضاعی بھائی تھے۔ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۴۳۔ حضرت سلکانؓ بن مالک

حضرت سلکانؓ بن مالک۔ واقدی نے ان کو ان صحابہ میں ذکر کیا ہے جو مصر میں داخل ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے واسطے لکھا ہے۔

۲۱۴۴۔ حضرت سلمؓ بن نذیر

حضرت سلمؓ بن نذیر۔ بصری۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔ ان سے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ ان کی روایت کردہ حدیث میرے نزدیک مرسل ہے=

۲۱۴۵۔ حضرت سلمانؓ بن ثمامہ

حضرت سلمانؓ بن ثمامہ بن شراحیل بن اصہب۔ جعفی۔ حضرت علیؓ کے ہمراہ لڑائی میں شریک ہوئے تھے اور مقام رقہ میں فروکش ہوئے۔ یہ نبی ﷺ کے پاس وفد میں آئے تھے۔ اور ان کی ایک مسجد رقہ میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۴۶۔ حضرت سلمانؓ بن خالد خزاعی

حضرت سلمانؓ بن خالد خزاعی۔ طبرانی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سلمان بن خالد سے روایت کی۔ طبرانی نے بیان کیا ہے کہ یہ سلمان قبیلہ خزاعہ سے ہیں۔ انہوں نے (ایک دن) کہا اسی وقت میرا جی چاہتا ہے کہ نماز پڑھ لیتے اور آرام کرتے۔ لوگوں نے ان کی اس بات کو برا سمجھا کہ بھلا نماز سے زیادہ آرام کس چیز میں ہوگا تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے بلال! نماز قائم کرو اور مجھ کو آرام دو۔ اسی طرح اس کو طبرانی نے معجم میں لکھا ہے اور علی بن مسہر وغیرہ نے اس کی روایت مسعر سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے سالم بن ابی جعد سے انہوں نے قبیلہ خزاعہ کے ایک آدمی سے جس کا نام نہیں بیان کیا ہے۔ اور سفیان بن عیینہ نے اس کو مسعر سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے ایک آدمی سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایک صحابی سے نقل کیا ہے اور ابوحمزہ ثمالی نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن محمد حنیفہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے سسر اسلمی صحابی سے اس کو نقل کیا ہے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۴۷۔ حضرت سلمانؓ بن ربیعہ

حضرت سلمانؓ بن ربیعہ باہلی۔ انہوں نے نبی ﷺ کے زمانے کو پایا تھا لیکن یہ صحابی نہیں ہیں یہ پہلے شخص ہیں جو کوفہ میں قاضی مقرر ہوئے پھر مدائن کے قاضی ہوئے اس کو ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کو امام بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے لیکن صحیح نہیں ہے یہ سلمان ربیعہ بن یزید بن عمرو بن سہم بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ بن معن بن مالک بن اعصر ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے باہلی ہیں ابوعمر نے بیان کیا کہ ان کو عقیلی اور ابوحاتم رازی نے صحابہ میں ذکر کیا ہے ابوعمر نے کہا یہ میرے نزدیک ویسا ہی ہے جیسا کہ دونوں نے بیان کیا ہے۔ یہ ابوامامہ باہلی کے ساتھ فتوحات شام میں شریک ہوئے تھے اور حضرت عمرؓ نے ان کو کوفہ کا قاضی مقرر کیا تھا ابووائل نے بیان کیا میں سلمان بن ربیعہ کے پاس چالیس دن تک آتا رہا لیکن میں نے ان کے پاس کسی مستغیث کو نہیں پایا اور یہ عمر بن خطابؓ کی طرف سے گھوڑوں کے کام پر مقرر تھے۔ اسی وجہ سے ان کو سلمان الخیل کہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کے ہر ایک شہر میں بہت سے گھوڑے جہاد کے واسطے تیار کئے تھے انہی میں سے کوفہ میں چار ہزار گھوڑے تھے دشمن جب سرحد پر آتا مسلمان ان گھوڑوں پر سوار ہو کر ان سے لڑنے کے لئے پہنچ جاتے اور سلمان کوفہ میں ان گھوڑوں کے والی تھے۔ سلمان بن ربیعہ نے آذربائیجان میں جہاد کیا تھا پھر اران اور خضر کے کناروں پر مقام بلنجر میں جہاد کیا اور وہیں ۲۸ھ حضرت عثمانؓ کی خلافت میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں نے ۲۷ھ اور بعض نے ۳۰ھ اور بعض نے ۳۱ھ نقل کیا ہے ان سے عدی

بن عدی اور ضبی بن معبد اور ابووائل شقیق بن سلمہ نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۴۸۔ حضرت سلمانؓ بن صخر

حضرت سلمانؓ بن صخر بیاضی ہیں انہوں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا اور بعض لوگ ان کو سلمہ بیان کرتے ہیں اور یہی زیادہ مشہور ہے انشاء اللہ سلمہ کے بیان میں ان کا ذکر پورے طور پر آئے گا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۴۹۔ حضرت سلمانؓ بن عامر

حضرت سلمانؓ بن عامر بن اوس بن حجر بن عمرو بن حارث بن تیم بن ذہل بن مالک بن بکر بن سعد بن ضبہ بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر ضبی ہیں۔ بصرہ میں فروکش ہوئے اور یہیں انتقال کیا۔ مسلم ابن حجاج نے بیان کیا کہ صحابہ میں ان کے سوا اور کوئی ضبی نہ تھا۔ سیرین کے دولڑکے محمد و حفصہ اور ام الرائح رباب بنت صلیع بن عامر سلمان کی بھتیجی نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمٰعیل ابن علی بن عبید اللہ اور ابراہیم بن محمد وغیرہما نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد بن سری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومعاویہ نے عاصم احول سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے حفصہ بنت سیرین سے سنا وہ رباب سے وہ سلمان سے وہ نبی ﷺ سے روایت کر کے بیان کرتی تھیں کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو چاہیے کہ کھجور سے روزہ افطار کرے اور اگر نہ پائے تو پانی سے روزہ افطار کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے اس کو روح نے شعبہ سے انہوں نے خالد حذاء اور عاصم احول سے انہوں نے حفصہ سے انہوں نے سلمان سے انہوں نے نبیؐ سے اس کو نقل کیا ہے اور رباب کا ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۵۰۔ حضرت سلمان فارسیؓ

حضرت سلمانؓ۔ فارسی۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور سلمان خیر کے لقب سے مشہور ہیں رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے لوگوں نے ان سے ان کا نسب دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ میں سلمان ابن اسلام ہوں۔ ان کی اصل فارس رام ہرمز سے ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں جی سے ہیں جو اصفہان کا ایک شہر ہے۔ ان کا نام اسلام سے پہلے مابہ بن ابوذ خشان بن مور سلان بن بہبوذان بن فیروز بن سہرک تھا شاہ آب کی اولاد سے ہیں یہ فارس میں مجوسی آگ کے پوجنے والے تھے اور ان کے مسلمان ہونے کا سبب وہ تھا جس کی خبر ہمیں ابوالمکارم منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مؤدب نے دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن محمد بن صفوان معدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات سعد بن محمد بن ادریس اور خطیب ابوالفضائل حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفرج محمد بن ادریس بن محمد بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومنصور مظفر بن محمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوزکریا یزید بن محمد بن ایاس بن قاسم ازدی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن جابر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یوسف بن بہلول نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحٰق نے بیان کیا نیز ابوزکریا نے کہا اور ہمیں عمران بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن محمد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زیاد بن عبداللہ بکائی نے خبر دی وہ ابن اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے محمود بن لبید سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی نیز

ابوزکریا نے کہااور ہم سے عبداللہ بن غنام بن حفص ابن غیاث نے بیان کیااور ہمیں نمیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس نے ابن اسحق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے محمود ابن لبید سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا مجھ سے سلمان نے بیان کیا کہ میں اہل فارس علاقہ اصبہان کے شہر جی کے ایک دہقان کا لڑکا تھااور ابن ادریس کی روایت میں ہے اور میرا باپ زمیندار تھااور میں ان کو تمام خلق میں سب سے زیادہ محبوب تھااور بکائی کی حدیث میں ہے کہ تمام بندوں سے زیادہ محبوب تھا انہوں نے مجھ کو گھر میں مثل لڑکیوں کے بٹھایااور فارسی زبان حاصل کرنے میں کوشش کرتا تھااور علی بن جابر کی حدیث میں ہے کہ میں مجوسیہ میں کوشش کرتا تھااور میں اس آگ میں تھا جو روشن کی جاتی ہے اور نہیں گل ہوتی تھی اور میرے والد صاحب جائداداور مکان والے تھے جس کا انتظام کیا کرتے تھے۔

ابن ادریس نے اپنی حدیث میں اتنااور بڑھایا ہے کہ اپنے گھر میں (یعنی اپنے یہاں مکان بنواتے تھے) انہوں نے مجھ سے ایک دن کہا اے میرے لڑکے تم دیکھتے ہو میں یہاں مشغول ہوں تم باہر کھیتوں پر چلے جاؤ لیکن رک نہ جانا کہ میں جائیداد کا خیال چھوڑ کر تمہاری فکر میں پڑ جاؤں میں جائیداد دیکھنے کے واسطے نکلااور نصرانیوں کے گرجا کے پاس ہو کر گزرا وہ لوگ نماز پڑھتے تھے میں ان کی طرف جھکااور مجھ کو ان کا یہ کام اچھا معلوم ہوااور میں نے کہا کہ بخدا یہ ہمارے دین سے بہتر ہے اور میں ان کے پاس کھڑا ہوا یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا نہ میں کھیت پر گیااور نہ میں گھر باپ کی طرف لوٹ کر گیا والد نے میرے لوٹنے میں دیر ہونے سے قاصدوں کو میرے بلانے کو بھیجااور میں نے نصاریٰ سے جب مجھ کو ان کا فعل پسند آیا پوچھا کہ اس دین کی اصل کہاں ہے ان

لوگوں نے جواب دیا کہ شام میں۔ میں اپنے والد کے پاس لوٹ کر آیا انہوں نے پوچھا اے صاحبزادے میں نے تمہارے بلانے کو قاصد روانہ کئے تھے میں نے جواب دیا میں ایسی قوم کے پاس ہو کر گزرا جو گرجا میں نماز پڑھ رہے تھے مجھ کو ان کا دین پسند آیااور میں نے جان لیا کہ ان کا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ میرے والد نے کہا تمہارااور تمہارے اجداد کا دین ان کے دین سے بہتر ہے میں نے کہا بخدا ہرگز نہیں ان کو میرا اندیشہ ہوااور انہوں نے مجھ کو مقید کر دیا میں نے نصاریٰ کی طرف کہلا بھیجااور ان سے میں نے ان کے دین پر موافقت کا اظہار کیااور ان سے پوچھا کہ جو شخص شام کے جانے کا ارادہ رکھتا ہو مجھ کو آگاہ کرو انہوں نے ایسا ہی کیا میں نے بیڑیوں کو اپنے پیر سے اتارااور ان کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ شام میں پہنچااور ان سے ان کے عالم کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے اسقف کو بتایا میں اس کے پاس آیااور اس کو اپنے حال سے آگاہ کیااور کہا کہ میں تمہارے ساتھ رہوں گا میں تمہاری خدمت کیا کروں گااور تمہارے ساتھ نماز پڑھوں گا اس نے کہا رہو میں اس کے ساتھ رہا وہ اپنے دین میں بُرا تھااور لوگوں کو صدقہ کا حکم دیتا تھااور لوگ جب اس کو کچھ دیتے اس کو اپنے واسطے روک رکھتا یہاں تک کہ اس نے سات مٹکے سونے اور چاندی سے بھر کر جمع کئے اور مر گیا میں نے لوگوں کو اس کے حال سے آگاہ کر دیا وہ لوگ مجھ کو پھیر کر لے آئے میں نے ان کو اس کا مال بتا دیا ان لوگوں نے اس کو لٹکا دیااور دفن نہیں کیااور اس کو سنگسار کیااور اس کی جگہ پر ایک بڑا دین دار زاہد آخرت میں رغبت کرنے والے نیک مرد کو بٹھایا خدا نے اس کی محبت میرے دل میں ڈال دی یہاں تک کہ اس کے مرنے کا وقت آ گیا میں نے اسے کہا مجھے وصیت کر اس نے موصل میں ایک آدمی کا ذکر کیااور کہا کہ ہم اور وہ ایک ہی دین پر ہیں یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیااور میں

موصل میں چلا آیا اور میں اس شخص سے جس کا ذکر اس نے کیا تھا ملا اور اس کو اپنے حال سے آگاہ کیا اور یہ کہ فلاں شخص نے مجھ کو تمہارے پاس آنے کا حکم دیا ہے اس نے کہا ٹھہرو میں نے اس کو اسی شخص کے طریقہ پر پایا یہاں تک کہ اس کے مرنے کا وقت آ گیا میں نے اس سے کہا مجھ کو وصیت کر اس نے کہا میں کسی کو نہیں جانتا جو ہمارے طریقہ پر ہو سوائے ایک شخص کے جو عموریہ میں رہتا ہے میں اس کے پاس عموریہ میں آیا اور اس کو اپنے حال سے آگاہ کیا اس نے مجھ کو ٹھہرنے کا حکم دیا اور میرے پاس کچھ جمع ہو گیا اور میں نے کچھ بکریاں اور گائیں لے لیں جب اس کے مرنے کا وقت آ گیا میں نے کہا مجھ کو کس کے پاس جانے کی وصیت کرتا ہے اس نے جواب دیا میں اس وقت کسی کو نہیں جانتا جو ہماری جیسی حالت پر ہو لیکن اس نبی کا زمانہ تم سے قریب ہے جو دین حنیفیہ ابراہیمؑ پر مبعوث ہو گا اس کی ہجرت کی جگہ کھجوروں والی زمین ہے اور اس میں کھلی ہوئی نشانیاں اور علامتیں ہیں اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان مہر نبوت ہے وہ ہدیہ کھاتا ہے اور صدقہ نہیں کھاتا پس اگر تم سے ہو سکے تو اس کے پاس پہنچ جاؤ وہ یہ کہہ کر مر گیا اور عرب کے قبیلہ کلب کا قافلہ میرے پاس ہو کر گزرا میں نے ان سے کہا میں تمہارے ساتھ چلوں گا اور تم کو اپنی یہ بکریاں اور گائیں دے دوں گا تم مجھ کو اپنے شہر کی طرف لے چلو۔

وہ مجھ کو وادی القریٰ کی طرف لے گئے اور مجھ کو ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر ڈالا میں نے کھجور کے درختوں کو دیکھ کر جان لیا کہ یہ وہی شہر ہے جس کی صفت مجھ سے بیان کی گئی تھی اور میں اپنے آقا کے پاس رہا اور اس کے پاس بنو قریظہ کا ایک شخص آیا اس نے مجھے اس سے خرید لیا اور مجھے مدینہ لے آیا میں نے مدینہ کو اس کے حال کی وجہ سے پہچان لیا میں وہاں ٹھہرا اور اس کے پاس اس کی کھجوروں کا کام کرتا رہا۔ خدا نے اپنے نبی کو مبعوث بھی کر دیا لیکن میں اس سے غافل رہا یہاں تک کہ آپ مدینہ میں تشریف لائے اور قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں اترے۔ میں کھجور کی چوٹی پر تھا کہ میرے مالک کا بھتیجا آیا اور اس نے کہا اے فلاں خدا بنو قیلہ کو ہلاک کرے میں ابھی ان کے پاس ہو کر گزرا وہ لوگ ایک شخص کے پاس جو مکہ سے آیا ہے اور اپنے کو نبی کہتا ہے اکٹھے ہوئے ہیں بخدا میں اس کو سن کر خوش ہو گیا اور مارے خوشی کے درخت پر کانپنے لگا یہاں تک کہ میں گرنے کے قریب ہو گیا اور جلدی سے اتر آیا اور پوچھا یہ کیا خبر ہے میرے مالک نے مجھ کو ایک گھونسا مارا اور کہا تم کو ان سے کیا مطلب تم اپنا کام کرو میں اپنا کام کرنے لگا یہاں تک کہ شام ہو گئی میں نے کچھ کھجوریں جمع کیں اور ان کو لے کر آپ کے پاس آیا آپ اپنے اصحاب کے ہمراہ قبا میں تھے میں نے کہا میرے پاس کچھ جمع ہو گیا میں چاہتا ہوں کہ اس کو صدقہ کر دوں اور مجھ کو معلوم ہوا کہ آپ نیک آدمی ہیں اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب محتاج ہیں میں آپ لوگوں کو اس کا زیادہ مستحق جانتا ہوں اور اس کو آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کھاؤ وہ لوگ کھانے لگے میں نے اپنے دل میں کہا یہ ایک نشانی ہوئی اور لوٹ آیا اور میں مدینے میں واپس آ گیا میں نے کچھ اور جمع کیا اور اس کو آپ کے پاس لے کر آیا اور کہا میں نے آپ کی بزرگی کو دوست رکھا اور آپ کے واسطے ہدیہ لایا ہوں اور یہ صدقہ نہیں ہے آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور آپ نے اور آپ کے اصحاب نے کھایا میں نے کہا یہ دو نشانیاں ہوئیں اور واپس آیا پھر میں آپ کے پاس آیا آپ ایک جنازے کے پیچھے بقیع غرقد میں تشریف لئے جاتے تھے آپ کے گرد و پیش آپ کے اصحاب تھے میں نے سلام کیا اور پھر کر آپ کی پشت میں مہر نبوت دیکھنے لگا آپ نے میرا ارادہ معلوم کر کے چادر اتار دی میں نے مہر نبوت دیکھ لی اور اس کو بوسہ دے کر رونے لگا آپ نے مجھ کو اپنے سامنے بٹھایا میں نے آپ سے اپنا کل

حال بیان کیا جس طرح اے ابن عباس میں تم سے بیان کرتا ہوں آپ نے اس کو پسند کیا اور چاہا کہ اپنے اصحاب کو بھی یہ خبر سنائیں۔ اور بدر اور احد میں آپ کے ساتھ شریک ہونے سے غلامی کی وجہ سے مجبور ہو گیا آپ نے مجھ سے فرمایا اے سلمان تم مکاتب بن جاؤ میں ہمیشہ اپنے مالک سے کہتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس سے تین سو درخت لگانے اور چالیس اوقیہ سونے پر کتابت کر لی۔

نبیؐ نے فرمایا اپنے بھائی کی کھجور کے درختوں سے مدد کرو ان لوگوں نے پانچ پانچ دس دس سے مدد کی یہاں تک کہ تین سو درخت میرے پاس جمع ہو گئے اور آپ نے مجھ سے فرمایا ان کے واسطے کھالے کھودو اور ان کو بٹھاؤ نہیں یہاں تک کہ میں اپنے ہاتھ سے ان کو بٹھالوں میں نے کھالوں کو کھودا اور صحابہ نے میری اعانت کی یہاں تک کہ میں فارغ ہو گیا اور آپ کے پاس آیا میں آپ کو درخت لا کر دیتا تھا اور آپ اس کو بٹھاتے اور مٹی برابر کرتے جاتے تھے۔ آپ لگا کر واپس گئے اور خدا کی قسم ان درختوں میں سے ایک بھی نہیں ضائع ہوا اور سونا باقی رہ گیا تھا کہ آپ بیٹھے ہوئے تھے آپ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص انڈے کے برابر سونا لایا جو اس کو کسی کان میں ملا تھا آپ نے فرمایا مسکین سلمان فارسی مکاتب کو بلاؤ اور کہا اس کو ادا کر دے میں نے کہا یا رسول اللہؐ جو کچھ مجھ پر ادا کرنا ہے اس کو یہ کہاں پورا کر سکتا ہے۔ اور ابوالطفیل نے سلمان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے سونے کے انڈے سے میری مدد فرمائی تھی اگر میں اس کو پہاڑ احد سے وزن کرتا تو وہ اس سے بھاری ہوتا بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے بعض حواریین سے ملاقات کی تھی اور بعض کہتے ہیں کہ وہ مکہ میں مسلمان ہوئے تھے لیکن یہ کچھ نہیں ہے اور سب سے پہلے یہ آپ کے ہمراہ خندق میں شریک ہوئے اور خندق کے بعد کسی مشہد میں پیچھے نہ رہے۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور ابوالدرداء کے درمیان میں بھائی چارا کیا تھا ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جعفر بن احمد قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عثمان بن احمد بن سماک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد ابن مسعدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابوذئب نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے عبداللہ بن ابن ودیعہ سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کر کے خبر دی کہ نبیؐ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک ہو سکے پاک ہو پھر اپنے تیل کو لگائے یا اپنے گھر کی خوشبو ملے اور کسی دو شخصوں میں جدائی نہ ڈالے اور جب امام نکلے خاموش رہے اللہ اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور اس کو آدم بن ابی ایاس نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ودیعہ سے انہوں نے سلمان سے نقل کیا ہے۔ اور ابن عجلان نے سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ودیعہ سے انہوں نے ابوذر سے اس کی روایت کی ہے۔

اور ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران اور اسماعیل بن علی بن عبداللہ اور ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے حسن بن صالح سے انہوں نے ابوربیعہ ایادی سے انہوں نے حسن سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جنت تین شخصوں یعنی علی اور عمار اور سلمان کی مشتاق ہے۔ سلمان بہترین صحابہ اور زہاد اور فضلا میں سے تھے اور رسول اللہؐ کے مقربین سے تھے۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ سلمان رسول اللہؐ کے پاس رات کو بیٹھتے تھے یہاں تک کہ قریب ہوتا تھا کہ وہ مجھ

سے رسول اللہؐ کے بارے میں سبقت لے جائیں۔ حضرت علیؓ سے سلمانؓ کے بارے میں دریافت کیا گیا آپ نے جواب دیا کہ ان کو اولین و آخرین کا علم تھا وہ ایسا دریا ہیں جو خشک نہیں ہوتا وہ ہم میں سے یعنی اہل بیت ہیں۔ رسول اللہؐ نے سلمان اور ابوالدرداء میں بھائی چارا کیا تھا۔

ابوالدرداء شام میں ٹھہرے اور سلمان عراق میں۔ ابوالدرداء نے سلمان کو خط لکھا کہ تم پر سلام ہو امابعد! خدا نے مجھ کو تمہارے بعد مال اور لڑکے عنایت کئے اور میں پاک زمین پر فروکش ہوا۔ سلمان نے ان کو جواب لکھا تم پر سلام ہو۔ امابعد تم نے مجھے لکھا تھا کہ خدا نے تم کو مال و فرزند عنایت کئے سو تم جانو کہ مال و فرزند کی زیادتی خیر نہیں ہے خیر یہ ہے کہ تمہارا علم زیادہ ہو اور تمہارا علم تم کو نفع دے۔ اور تم نے مجھے لکھا تھا کہ تم ارض مقدسہ میں وارد ہوئے ہو حالانکہ زمین کسی کے واسطے عمل نہیں کرتی تم عمل کرو گویا کہ خدا کو دیکھ رہے ہو اور اپنے آپ کو مردوں سے شمار کرو۔ حذیفہ نے سلمان سے کہا ہم تم کو گھر نہ بنوا دیں۔ سلمان نے پوچھا کیوں کیا اس واسطے کہ مجھ کو بادشاہ بنا دو اور میرے واسطے ایسا گھر بنا دو جیسا کہ تمہارا گھر مدائن میں ہے انہوں نے جواب دیا نہیں بلکہ پھوس سے اور اس کی چھت چٹائی کی کہ جب تم کھڑے ہو قریب ہو تمہارے سر پر گرنے کے اور جب تم سونے لگو تو تمہاری آنکھ پر گرنے کے قریب ہو سلمان نے جواب دیا گویا کہ تم میرے دل میں تھے (اور جو میری خواہش تھی اسی کو تم نے بیان کیا) ان کا عطیہ پانچ ہزار تھا جب عطیہ ملتا اس کو تقسیم کر دیتے تھے اور اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے یہ ڈلیاں بناتے تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو غزوۂ احزاب میں خندق کھودنے کا مشورہ دیا تھا جب عرب کے گروہ لڑنے آئے تھے اور جب رسول اللہؐ نے خندق کھودنے کا حکم دیا مہاجرین و انصار میں سلمان کے بارے میں گفتگو ہوئی (سلمان قوی آدمی تھے) مہاجر کہتے تھے سلمان ہم میں سے ہیں اور انصار کہتے تھے سلمان ہم میں سے ہیں۔ آپ نے فرمایا سلمان ہم میں سے ہیں یعنی اہل بیت ہیں۔

ان سے ابن عباس اور انس اور عقبہ بن عامر اور سعید اور کعب بن عجرہ اور ابوعثمان نہدی اور شرحبیل بن سمط وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں ابومنصور بن شکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن صباح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے قرثع ضبی سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تم جانتے ہو جمعہ کا دن کیا ہے میں نے کہا خدا اور رسول زیادہ جاننے والے ہیں آپ نے فرمایا یہ وہی دن ہے جس میں خدائے عزوجل نے تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو جمع کیا جو بندہ جمعہ کے دن پاک صاف ہو پھر جمعہ میں آئے اور امام کے نماز سے فارغ ہونے تک بات نہ کرے اللہ اس کو اس کے اگلے گناہوں کا کفارہ کر دے گا ان کی وفات حضرت عثمان کے دور خلافت کے آخر میں ۳۵ھ میں ہوئی اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ ۳۶ھ کے اوائل میں ہوئی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت عمر کی خلافت میں وفات ہوئی۔ لیکن پہلا قول زیادہ مشہور ہے۔ عباس بن یزید نے بیان کیا کہ اہل علم بیان کرتے ہیں کہ سلمان ساڑھے تین سو برس زندہ رہے لیکن ڈھائی سو میں کسی کو شک نہیں ہے۔ ابونعیم نے لکھا ہے کہ سلمان بڑی عمر والوں میں سے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے عیسیٰ بن مریم کو پایا تھا اور دونوں کتابیں پڑھیں تھیں اور ان کی تین لڑکیاں تھیں ایک لڑکی اصبہان میں اور ایک جماعت کا خیال ہے کہ اہل اصبہان انہیں کی اولاد

ہیں اور دو لڑکیاں مصر میں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۵۱۔ حضرت سلمہؓ بن ادرع

حضرت سلمہؓ بن ادرع۔ یہ وہی ہیں جن کے بارے میں نبیؐ نے فرمایا تھا میں ابن ادرع کے ساتھ ہوں (جب کہ آپ نے) اس جماعت سے جو تیر چلا رہے تھے فرمایا تھا کہ تم تیر چلاؤ میں ابن ادرع کے ساتھ ہوں۔ان کے والد کا نام ذکوان تھا ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابن ادرع سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کی ایک رات پاسبانی کر رہا تھا کہ آپ اپنی کسی حاجت کے واسطے نکلے مجھ کو دیکھ کر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم چلے اور ہمارا گزر ایک آدمی پر ہوا جو نماز میں قرآن بآواز بلند پڑھ رہا تھا نبیؐ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ یہ ریاکار ہو وہ کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ! ہم نماز پڑھتے ہیں اور قرآن بآواز بلند پڑھتے ہیں آپ نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور فرمایا تم اس کو مغالبہ سے نہیں پا سکتے سلمہ کہتے ہیں پھر ایک رات کو آپ کسی حاجت کے واسطے نکلے میں پہرا دے رہا تھا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم ایک آدمی پر گزرے جو نماز میں قرآن بآواز بلند پڑھ رہا تھا میں نے کہا شاید یہ ریاکار ہو۔رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں یقینی وہ خدا کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔سلمہ کہتے ہیں میں نے دیکھا تو وہ عبداللہ ذوالبجادین تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۵۲۔ حضرت سلمہؓ بن اسلم

حضرت سلمہؓ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی ہیں۔ان کی کنیت ابوسعد ہے بدر اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے اور معرکہ جسر ابی عبید ۱۴ھ میں ۳۸ سال کے ہو کر شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں شہادت کے وقت ان کی عمر ۶۳ برس کی تھی۔بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے سائب بن عبید اور نعمان بن عمرو کو بدر کے دن قید کیا۔یہ سب ابوحاتم رازی نے ذکر کیا ہے یہ ابوعمر کا قول ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے سلمہ بن سلامہ اشہلی بیان کیا ہے بدر میں شریک ہوئے تھے ان کی روایت معلوم نہیں ہوتی۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے بیان میں جو خاندان بنو عبدالاشہل اور قبیلہ اوس کے بدر میں شریک ہوئے سلمہ ابن اسلم بن حریش بن عدی بن مخدعہ بن حارثہ بن حارث کو بیان کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابونعیم نے اس کی پسندیدگی اپنے قول سے کہ وہ ان کے حلیف تھے کی لیکن ابن مندہ نے ان کا حلیف ہونا نہیں ذکر کیا حالانکہ نسب کا سیاق اوپر دال ہے کیونکہ ان کے نسب میں عبدالاشہل نہیں ہیں بلکہ وہ حارثہ بن حارث بن خزرج کے لڑکے ہیں اور عبدالاشہل جشم بن حارث بن خزرج کے بیٹے تھے اور جشم عبدالاشہل کے والد اور حارثہ بن حارث کے بھائی تھے واللہ اعلم اور ابن اسحٰق نے ان کو عبدالاشہل کی اولاد میں ذکر کیا ہے زیاد بن عبداللہ بکائی اور سلمہ بن فضل اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ وہ بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے اور بنو حارثہ بن حارث کے خاندان سے تھے لیکن یونس بن بکیر نے اپنی روایت میں حلیف ہونا نہیں ذکر کیا اور ابن مندہ نے یونس کی روایت نقل کی ہے اسی وجہ سے ان کا حلیف ہونا نہیں بیان کیا۔

۲۱۵۳۔ حضرت سلمہؓ بن اسود

حضرت سلمہؓ بن اسود بن شجرہ بن معاویہ بن ربیعہ بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ۔ اکرمی کندی ہیں۔ ان کی مسجد کوفہ میں تھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وفد میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۵۴۔ حضرت سلمہؓ

حضرت سلمہؓ۔ اصید کے والد ہیں۔ ان کا ذکر ان کے بیٹے اصید کے ذکر میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۱۵۵۔ حضرت سلمہؓ بن اکوع

حضرت سلمہؓ بن اکوع۔ اور بعض کہتے ہیں کہ سلمہ بن عمرو بن اکوع' اکوع کا نام سنان بن عبداللہ بن قشیر بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم اسلمی ہے ان کی کنیت ابومسلم اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوایاس اور بعض ابوعامر بیان کرتے ہیں اکثر لوگ' ابوایاس ان کے بیٹے ایاس کی وجہ سے کہتے ہیں سلمہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے شجرہ کے نیچے دومرتبہ بیعت کی تھی مدینہ میں رہتے تھے پھر وہاں سے ربذہ میں چلے آئے یہ شجاع تیرانداز' احسان کرنے والے بزرگ تھے ان سے اہل مدینہ کی ایک جماعت نے روایت کی ہے ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا ہمارے آدمیوں میں بہتر سلمہ بن اکوع ہیں۔ آپ نے اس کو غزوۂ ذی قرد میں فرمایا تھا جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کو چھڑایا تھا ان سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہؐ سے حدیبیہ کے دن موت پر بیعت کی اور دوسروں نے روایت کی ہے کہ ہم نے آپ سے نہ بھاگنے پر بیعت کی تھی لیکن معنی ایک ہی ہیں کیونکہ نہ بھاگنے پر بیعت کرنا موت ہی پر بیعت کرنا ہے یا یہ کہ آپ نے ہر شخص سے بقدر اس کی شجاعت کے بیعت لی ہو۔ ابن اسحٰق بیان کرتے ہیں کہ جس شخص سے بھیڑیے نے گفتگو کی وہ یہی سلمہ بن اکوع ہیں لیکن یہ کچھ بھی نہیں ہے یہ رسول اللہؐ کے ساتھ سات غزوؤں میں شریک ہوئے تھے اور ان کے بیٹے ایاس کہتے ہیں کہ میرے والد کبھی جھوٹ نہیں بولے اور جب عثمانؓ شہید ہو گئے یہ ربذہ چلے گئے اور وہیں شادی کی اور ان کی چند اولادیں ہوئیں اور یہ وہیں رہتے رہے اور مرنے سے چند شب پیشتر مدینہ واپس آ گئے ان سے ان کے بیٹے ایاس اور ان کے غلام یزید بن ابی عبید وغیر ہما نے روایت کی ہے۔ ہمیں خطیب ابوالفضل عبداللہ بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جعفر بن احمد سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن محمد بن اسماعیل بن عمر بن محمد بن ابراہیم بن سنبک قاضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان واعظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن عباس بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحفص بن عمرو رقاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن سعید قطان نے یزید بن ابی عبید سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا سلمہ بن اکوع نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص کوئی ایسی بات میری طرف منسوب کرے جس کو میں نے نہیں بیان کیا وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بناتا ہے۔ سلمہ ۷۴ھ میں مدینہ میں بعمر ۸۰ سال وفات کر گئے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں ۶۴ھ میں انتقال کیا یہ اپنی داڑھی اور سر میں زرد خضاب لگاتے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۵۶۔ حضرت سلمہؓ بن امیہ

حضرت سلمہؓ بن امیہ بن ابی عبیدہ بن ہمام بن حارث بن بکر بن زید بن مالک بن زید مناۃ ابن تمیم تمیمی۔ یعلیٰ بن امیہ (جو ابن امیہ کے نام سے مشہور تھے) کے بھائی ہیں دونوں کی والدہ منیہ تھیں انہوں نے مع اپنے بھائی یعلیٰ کے ہجرت کی ان کا شمار مکیوں میں ہے۔ یونس بن بکیر نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے خالد بن کثیر ہمدانی سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے صفوان بن یعلیٰ سے انہوں نے اپنے والد اور اپنے چچا سلمہ بن امیہ سے روایت کی کہ وہ دونوں رسول اللہؐ کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں گئے اور ہمارے ساتھ ایک ہمارے ساتھی تھے ان سے ایک آدمی نے مقابلہ کیا اور ان کے بازو پر کاٹا انہوں نے اپنے ہاتھ کو ان کے منہ سے کھینچ لیا ان کے آگے کے دو دانت گر گئے وہ رسول اللہؐ کے پاس دیت لینے کی غرض سے گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اپنے بھائی کے پاس جاتے ہو اور اس کو مثل اونٹ کے کاٹتے ہو پھر میرے پاس دیت مانگنے آتے ہو اور آپ نے اس کو معاف کر دیا۔ اس کی روایت عمرو بن دینار اور ابن جریج اور ہمام نے عطاء سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے اپنے والد سے کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۵۷۔ حضرت سلمہ انصاریؓ

حضرت سلمہ انصاریؓ۔ انصاری یزید بن سلمہ کے والد اور عبدالحمید بن یزید بن سلمہ کے دادا ہیں۔ ان کی روایت کردہ مرفوع حدیث چھوٹے لڑکے کو اپنے والدین میں اختیار دیئے جانے کے بارے میں جب والدین میں جدائی واقع ہو اہل بصرہ کے نزدیک ہے بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ عبدالحمید کے والد ہیں نہ دادا لیکن یہ غلط ہے اور صحیح وہی ہے جس کو ہم نے اوپر بیان کیا ان کی روایت کردہ حدیث کو عثمان البتی نے عبدالحمید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے نقل کیا ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۱۵۸۔ حضرت سلمہؓ بن بدیل

حضرت سلمہؓ بن بدیل بن ورقاء۔ خزاعی۔ ابن ابی حاتم ان کے صحابی ہونے کے قائل ہیں مگر میں نے ان کی روایت ان کے باپ ہی سے پائی ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن سلمہ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۱۵۹۔ حضرت سلمہؓ بن ثابت

حضرت سلمہؓ بن ثابت بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری اشہلی۔ سلکان وسلامہ (جو سلامہ بن وقش کے لڑکے ہیں) کے چچا کے بیٹے ہیں بدر میں شریک ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔ یہ بھی اور ان کے بھائی عمرو بن ثابت بھی ان کو ابن اسحٰق نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ ان دونوں کے والد ثابت اور چچا رفاعہ بن وقش اسی دن شہید ہوئے۔ ابن اسحٰق نے بیان کیا کہ سلامہ ابن ثابت احد کے دن شہید ہوئے۔ ان کو ابوسفیان نے شہید کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۶۰۔ حضرت سلمہؓ بن جاریہ

حضرت سلمہؓ بن جاریہ۔ بعض لوگوں نے سہل بیان کیا ہے۔ دراوردی نے سعد ابن اسحٰق بن کعب بن عجرہ سے انہوں نے سلمہ بن جاریہ سے روایت کی انہوں نے کہا ایک گروہ آیا اور نبی ﷺ سے شکایت کی کہ ہم اس گھر میں رہے اور ہم بہت لوگ تھے فنا ہو گئے۔ آپ نے فرمایا تم اس کو کیوں نہیں چھوڑ دیتے حالانکہ وہ بُرا ہے اور اس کی روایت ابوضمرہ سعد بن سہل بن جاریہ سے کی ہے۔ اس کا ذکر سہل کے بیان میں انشاء اللہ آئے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سہل تابعی ہیں ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ جاریہ: جیم کے ساتھ ہے۔

۲۱۶۱۔ حضرت سلمہؓ بن حارثہ

حضرت سلمہؓ بن حارثہ۔ اسماء بن حارثہ کے بھائی تھے ہم ان کا مع ان کے بھائیوں کے ذکر کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔ حارثہ حا اور ثا کے ساتھ ہے۔

۲۱۶۲۔ حضرت سلمہؓ بن حاطب

حضرت سلمہؓ بن حاطب بن عمرو بن عتیک بن امیہ بن زید انصاری ہیں بدر اور احد میں شریک ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۱۶۳۔ حضرت سلمہؓ بن حبیش

حضرت سلمہؓ بن حبیش۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے ہم ان کا ذکر حضرمی میں کر چکے ہیں۔ ابن مدینی نے اپنی سند سے روایت کی انہوں نے کہا سلمہ بن حبیش جب ضرار بن ازدر کے ہمراہ آئے یہ اشعار پڑھے ؎

انی وناقتی لخوصاء مختلف منا	الهوی اذ بلغنا منزل التین
حنّت لارجعها خلفی فقلت لها	انک ان تبلغنی تنعشی دینی
تذکرت مرتعا منها بناصفة	الی أثال وقلبی مبتغی الدین

''میں اور میری گڑی ہوئی آنکھ والی اونٹنی مختلف خواہش والے ہیں جبکہ ہم زنجیر کی جگہ (شام) میں پہنچ جائیں وہ مشتاق ہے کہ میں اس کو پیچھے واپس کر دوں۔ میں اس سے کہتا ہوں کہ تو اگر مجھ کو پہنچا دے گی میرے دین کو زندہ کر دے گی اس اونٹنی نے ایک چراگاہ کو وہاں کے آب رواں میں جو پہاڑ اثال تک ہے یاد کیا اور میرا دل دین کو چاہتا ہے۔''

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۱۶۴۔ حضرت سلمہ خزاعیؓ

حضرت سلمہ خزاعیؓ۔ خزاعی ہیں ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور ان کا حال کچھ نہیں ذکر کیا۔

۲۱۶۵۔ حضرت سلمہؓ بن خطل

حضرت سلمہؓ بن خطل کنانی۔ خاندان بنو عریج بن عبد مناہ بن کنانہ سے ہیں۔ حجاز میں رہتے تھے حضرت معاویہ دمشق میں خطبہ پڑھ رہے تھے یہ حاضر ہوئے اور ان سے کہا اے معاویہ تم نے انصاف کیا حالانکہ تم منصف نہ تھے۔ انہوں نے کہا تم کو اس سے کیا گویا میں تمہارا خراب گھر مقام مہیعہ میں دیکھ رہا ہوں اس کے ایک خیمہ میں مینڈھے ہیں اور ایک خیمہ میں گلہ ہے اس کے صحن میں تھوڑی سی بکریاں ہیں سلمہ نے جواب دیا کہ تم نے یہ اس وقت میں دیکھا جب زمانہ ہمارے خلاف تھا ہماری موافقت نہ کرتا تھا بخدا آج اس کے اندر خوبی ہے بغیر کثافت کے تو کیا تم نے دیکھا کہ میں نے کسی مسلمان کو قتل کیا ہو یا حرام مال کمایا ہو۔ معاویہ نے کہا تم کہاں ہو' تا کہ میں تم کو دیکھوں اور کون مسلمان ہے جس پر تم قابو پاؤ تا کہ اس کو مار ڈالو اور کونسا مال ہے جس پر تم کو قدرت ہو تا کہ تم اس کو حاصل کر و بیٹھو۔ تم کو بیٹھنے کی توفیق نہ ہو سلمہ نے کہا نہیں خدا کی قسم لیکن میں اس جگہ چلا جاؤں گا جہاں سے تمہاری آواز نہ سن سکوں اور چلے گئے معاویہ نے کہا ان کو واپس لاؤ لوگ ان کو واپس لے آئے معاویہ نے کہا میں اللہ سے تمہارے بارے میں بخشش چاہتا ہوں میں نے تم کو رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے دیکھا تم نے آنحضرت کو سلام کیا انہوں نے تم کو جواب سلام دیا اور تم نے آنحضرت کو ہدیہ دیا انہوں نے تمہارا ہدیہ قبول کر لیا اور تم مسلمان ہوئے اور تم اپنی قوم میں نیک تھے اور بیشک تم اپنی قوم میں شریف ہو اور تم میرے ماموں ہو اور تمہارے والد نے طرف البلقا کے دن میرے خوف کو دور کیا تھا۔ تم بیٹھو یہاں تک کہ میں فارغ ہو جاؤں جب وہ فارغ ہوئے ان سے ملے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ ان کا تذکرہ حافظ ابو القاسم دمشقی نے لکھا ہے۔

۲۱۶۶۔ حضرت سلمہؓ بن ربیعہ

حضرت سلمہؓ بن ربیعہ عنزی۔ ان کا ذکر ابن شاہین نے لکھا ہے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور ان کا کچھ حال نہیں بیان کیا۔

۲۱۶۷۔ حضرت سلمہؓ بن زہیر

حضرت سلمہؓ بن زہیر۔ سمیر بن زہیر کے بھائی تھے۔ یہ ہجرت کے واسطے گھر سے نکلے تھے کہ بنو غفار کے چرواہوں نے ان کو قتل کر ڈالا ام العنین بنت شراحیل عبدیہ نے عائذ بن سعد خیبری سے روایت کی انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے سمیر بن زہیر نے کہا رسول اللہ میرا بھائی سلمہ بن زہیر ہجرت کے واسطے نکلا تھا اس کو حرمت والے مہینے میں قتل کر ڈالا آپ نے پچاس اونٹ ان کو دیت میں دے دیئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے سوید بن زہیر کا بھائی ہونا بیان کیا ہے اور ان کا ذکر سوید میں نہیں کیا بلکہ سمیر میں گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ انہوں نے وہم کیا ہے واللہ اعلم۔

۲۱۶۸۔ حضرت سلمہؓ بن سحیم

حضرت سلمہؓ بن سحیم۔ محمد بن حنظلہ بن سکن بن سلمہ بن سحیم اسدی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سلمہ بن سحیم سے روایت کی انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے پاس تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا ہمارا ساتھی ایسی اونٹنی پر سوار تھا جو تندرست

نہ تھی اس پر سے گر کر مر گیا رسول اللہؐ نے فرمایا تمہارے ساتھی نے اپنے آپ سے دھوکہ کھایا اس پر نماز پڑھو مگر آپ نے نہ پڑھی۔
ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۶۹۔ حضرت سلمہؓ بن سعد

حضرت سلمہؓ بن سعد عنزی اور بعض لوگ سلمہ بن سعید بن صریم عنزی بیان کرتے ہیں یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وفد میں آئے تھے۔ ان سے قیس بن سلمہ نے روایت کی کہ وہ اور ان کے گھر والوں کی ایک جماعت رسول اللہؐ کے پاس وفد میں آئی ان لوگوں نے آپ سے اجازت طلب کی اور اندر داخل ہوئے آپ نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ قبیلہ عنزہ کا وفد ہے آپ نے فرمایا بخ بخ عنزہ اچھا قبیلہ ہے۔ انکے ذریعہ منصورین دشمن سے خلاصی پاتے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۷۰۔ حضرت سلمہؓ بن سلام

حضرت سلمہؓ بن سلام۔ عبداللہ بن سلام کے بھتیجے ہیں۔ کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی انہوں نے کہا یہ آیت یاایھا الذین آمنوا آمنوا باللہ و رسولہ۔ (النساء:۱۳۶) عبداللہ ابن سلام اور کعب کے دو بیٹے اسد اور اسید اور ثعلبہ بن قیس اور سلام عبداللہ بن سلام کے بھانجے اور سلمہ عبداللہ بن سلام کے بھتیجے اور یامین بن یامین کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ یہی لوگ اہل کتاب کے مومن تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح یعنی سلمہ بن سلام عبداللہ بن سلام کے بھتیجے ہیں لکھا ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان کے باپ کا نام دونوں سے گر گیا ہے ورنہ وہ عبداللہ کے بھائی ہو جائیں گے اور صحیح یہی ہے کہ وہ بھائی ہیں نہ بھتیجے۔ واللہ اعلم

۲۱۷۱۔ حضرت سلمہؓ بن سلامہ

حضرت سلمہؓ بن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری اشہلی ہیں۔ ان کی والدہ سلمٰی بنت سلمہ بن خالد بن عدی انصاریہ حارثیہ تھیں ان کی کنیت ابوعوف تھی عقبہ اولی اور ثانیہ میں بالاتفاق شریک ہوئے پھر بدر اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے حضرت عمرؓ نے ان کو اور ان کے بھائی سلکان بن سلامہ کو یمامہ کا عامل مقرر کیا تھا ان سے محمود بن لبید اور جبیرہ زید کے والد نے روایت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے محمود بن لبید بنو عبدالاشہل کے بھائی سے انہوں نے سلمہ بن سلامہ ابن وقش سے روایت کر کے بیان کیا اور یہ اصحاب بدر میں سے ہیں انہوں نے کہا ہمارے ہمسایہ میں خاندان بنو عبدالاشہل کا ایک یہودی رہا کرتا تھا وہ ہمارے پاس ایک دن اپنے گھر سے نکل کر آیا یہاں تک کہ بنو عبدالاشہل کی مجلس میں بیٹھ گیا سلمہ کہتے ہیں میں اس وقت سب سے کم سن تھا میرے اوپر ایک چادر پڑی تھی میرے گھر کے صحن میں میرا خواب گاہ تھا اور اس نے بعث اور قیامت اور حساب اور میزان اور جنت اور دوزخ کا ذکر کیا یہ اس نے ایک ایسی قوم کے سامنے بیان کیا تھا جو

شرک اور بت پرست تھے انہوں نے کہا تیرا بُرا ہوا ے شخص کیا تو خیال کرتا ہے کہ یہ ہونے والا ہے یعنی لوگ مرنے کے بعد ایسے مکان کی طرف اٹھائے جائیں گے جس میں جنت اور دوزخ ہے جس میں اپنے اعمال کا بدلہ پائیں گے۔ اس نے جواب دیا ہاں قسم ہے خدا کی انہوں نے کہا اس کی کیا نشانی ہے اس نے جواب دیا کہ ایک نبی ان شہروں کی طرف سے مبعوث ہوں گے اور انہوں نے مکہ کی طرف اشارۃً کیا اور حدیث کو آخر تک ذکر کیا اور لیث بن سعد نے زید بن جبیرہ سے انہوں نے محمود بن جبیرہ سے انہوں نے سلمہ بن سلامہ سے روایت کی کہ وہ دونوں ولیمہ میں داخل ہوئے اور سلمہ باوضو تھے اور انہوں نے کھانا کھایا پھر نکلے اور سلمہ نے وضو کیا ہم نے پوچھا کیا تم کو وضو نہ تھا انہوں نے جواب دیا ہاں لیکن امور حادث ہوا کرتے ہیں اور یہ محدثات میں سے ہے اور لیث نے ابن محمود جبیرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سلمہ بن سلامہ سے روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے اور ان کی وفات ۳۴ھ میں بعمر ستر سال ہوئی اور ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ ان کا انتقال ۴۵ھ میں ہوا۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۷۲۔ حضرت سلمہؓ بن ابی سلمہ قرشی

حضرت سلمہؓ بن ابی سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب (پروردہ) تھے ان کی والدہ ام سلمہ تھیں ان کو لے کر ان کے والد ابوسلمہ اور ان کی والدہ ام سلمہ نے مدینہ میں ہجرت کی یہ کم سن تھے اور انہی کے نام سے دونوں کی کنیتیں ہیں۔ اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی والدہ ام سلمہ کا نکاح کیا۔ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح امامہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب کے ساتھ کیا آپ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا کہ کیا تم مجھے خیال کرتے ہو کہ میں نے ان کی مکافات کر دی اور یہ اپنے بھائی عمرو بن ابی سلمہ سے بڑے تھے اور عبدالملک بن مروان کے زمانے تک زندہ رہے۔ ان کی روایت معلوم نہیں ہوتی اور نہ ان کے اولاد ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۷۳۔ حضرت سلمہؓ بن ابی سلمہ جرمی

حضرت سلمہؓ بن ابی سلمہ جرمی۔ عمرو بن سلمہ کے والد تھے نبیؐ کی خدمت میں وفد میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ سلمہ بن نفیع جرمی ہیں۔ اور سلمہ بن نفیع کے ذکر میں اس سے زیادہ ان کا حال بیان ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے سلمہ کے بیان میں لکھا ہے اور مشہور سلمہ ہے۔ لام کے فتحہ کے ساتھ اور معروف کسرہ کے ساتھ ہے۔

۲۱۷۴۔ حضرت سلمہؓ بن ابی سلمہ کندی

حضرت سلمہؓ بن ابی سلمہ کندی۔ ہمدانی۔ اور بعض لوگ قبیلہ کندہ سے بیان کرتے ہیں۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے۔ ابن عمرو بن یحییٰ بن عمرو بن سلمہ ہمدانی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے قیس بن مالک کو ایک خط لکھا تھا جس کی ابتدا الفظ: امابعد --- سے تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۲۱۷۵۔ حضرت سلمہ ابوسنانؓ

حضرت سلمہ ابوسنانؓ۔ ان کی کنیت ابوسنان ہے ان سے ان کے بیٹے سنان نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس سواری ہو اور وہ کھانے کو رکھتا ہو اس کو روزہ رکھنا چاہیے جس جگہ چاند دیکھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ سلمہ بن محبق ہیں اس کی روایت ابوقلابہ نے عبدالصمدؒ بن عبدالوارث سے اور مسلم بن ابراہیم سے دونوں نے عبدالصمد بن حبیب سے انہوں نے سنان ابن سلمہ بن محبق سے انہوں نے اپنے والد سے کی ہے۔

۲۱۷۶۔ حضرت سلمہؓ بن صخر خزرجی

حضرت سلمہؓ بن صخر بن سلمان بن صمہ بن حارثہ بن حارث بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن عضب بن جشم بن خزرج۔ انصاری خزرجی ہیں۔ یہ بنو بیاضہ کے حلیف ہیں۔ اسی وجہ سے انکو بیاضی کہتے ہیں اور یہ اور بیاضہ عبد حارثہ بن مالک بن عضب میں مل جاتے ہیں اور بعض لوگ ان کا نام سلمان بیان کرتے ہیں اور یہ صحیح اور اکثر ہے ان کی روایت کردہ حدیث ابن مسیب اور ابوسلمہ اور سلیمان بن یسار نے روایت کی ہے ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہارون بن اسماعیل خزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ سلمی بن صخر بیاضی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا یہاں تک کہ رمضان گزر جائے اور جب نصف رمضان گزر گیا ایک رات ان سے ہم بستر ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر اس کو بیان کیا رسول اللہؐ نے فرمایا ایک غلام آزاد کر دو انہوں نے کہا میں غلام کی وسعت نہیں رکھتا آپ نے فرمایا پے در پے دو مہینے روزے رکھو انہوں نے جواب دیا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو انہوں نے جواب دیا۔ میرے پاس نہیں ہے رسول اللہؐ نے فروہ بن عمرو سے فرمایا ان کو ایک عرق دے دو عرق ایک پیمانہ ہے جس میں ۱۵ اصاع (یا ۱۶ اصاع) بقدر ساٹھ مسکینوں کی خوراک کے آتے ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۷۷۔ حضرت سلمہؓ بن صخر بن عتبہ

حضرت سلمہؓ بن صخر بن عتبہ بن صخر بن حفیر بن حارث بن عبدالعزی بن واثلہ بن لحیان بن ہذیل۔ ہذلی ہیں۔ یہ سلمہ بن محبق ہیں۔ محبق ہی کا نام صخر ہے۔ اسی طرح ان کا نسب ابن کلبی اور امیر ابونسر نے بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے اس کے خلاف بیان کیا ہے۔ بعض لوگوں نے سلمہ بن ربیعہ بن محبق بیان کیا ہے۔ ان کی کنیت ابوسنان ان کے بیٹے سنان کے نام پر ہے نبی ﷺ کے ہمراہ حنین میں شریک ہوئے اور سعد بن ابی وقاص کے ساتھ مدائن کی فتح میں شریک ہوئے۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے ان سے قبیصہ بن حریث اور جون بن قتادہ اور سلمہ کے بیٹے سنان نے روایت کی ہے قتادہ نے حسن سے انہوں نے جون بن قتادہ سے انہوں نے سلمہ بن محبق سے روایت کی کہ نبی ﷺ ایک لٹکی ہوئی مشک کے پاس گئے اور پانی پینا چاہا لوگوں نے عرض کیا کہ مردہ کھال کی ہے آپ نے فرمایا اس کی طہارت اس کی دباغت سے ہو جاتی ہے اس کی روایت عفان اور ہمام اور ہشام اور عمران قطان نے قتادہ سے اسی طرح کی ہے اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سلمہ سے اس کی روایت کی ہے اور جون

بن قتادہ کو ذکر نہیں کیا۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب ابن علی امین نے جوابن سکینہ کے نام سے مشہور ہیں اپنی سند سے ابوداؤ بحستانی تک خبردی وہ کہتے تھے ہم سے عقبہ بن مکرم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوقتیبہ نے بیان کیا نیز ابوداؤد نے بیان کیا کہ ہم سے حامد بن یحییٰ نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں ہاشم بن قاسم نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد بن حبیب بن عبداللہ ازدی نے خبردی وہ کہتے تھے مجھ سے حبیب بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے سنان بن سلمہ بن محبق ہذلی سے سنا وہ اپنے والد سے روایت کر کے بیان کرتے تھے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے پاس سواری ہو اور وہ آسودگی بھر کھانا رکھتا ہو تو چاہیے کہ رمضان کے روزے رکھے جس جگہ کہ اس کو پائے ابواحمد عسکری نے بیان کیا کہ اصحاب حدیث محبق بفتح باء پڑھتے ہیں اور میں نے اس کو ابوبکر جوہری کے سامنے پڑھا انہوں نے اس کا انکار کیا اور کہا محبق بکسر باء ہے۔ میں نے کہا اصحاب حدیث تمام محبق پڑھتے ہیں انہوں نے کہا محبق معنی میں مضرط (یعنی گوز کردہ شدہ) کے ہیں کیا جائز ہے کہ کوئی شخص اپنے لڑکے کا یہ نام رکھے اور محبق بالکسر کے معنی اپنے دشمن کا بھگانے والا ہے۔ اور ابن کلبی نے اس کو محبق بالفتح نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۷۸۔ حضرت سلمہؓ بن عرادہ

حضرت سلمہؓ بن عرادہ ضبی۔ ان لوگوں میں سے ہیں جو نبیؐ کے پاس بنوضبہ کی طرف سے رہن تھے دارقطنی نے بنوضبہ کے اخبار میں بیان کیا ہے کہ صاحب کتاب عتیق جس نے قبیلہ بنوضبہ اور ان کے شاعروں کے حالات میں کتاب لکھی ہے بیان کیا کہ انہی میں سے سلمہ بن عرادہ بن مالک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے احوذی یعنی ابوصفوان بن سلمہ بن عرادہ نے بیان کیا کہ سلمہ بن عرادہ نے عیینہ بن حصن فزاری سے نبیؐ کے وضو سے بچے ہوئے پانی پر جھگڑا کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لڑکے کو وضو کرنے دو انہوں نے وضو کیا اور جو بچ رہا اس کو پی گئے۔ رسول اللہؐ نے ان کے سر اور چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۷۹۔ حضرت سلمہؓ بن عمرو بن اکوع

حضرت سلمہؓ بن عمرو بن اکوع اسلمی۔ ان کا ذکر سلمہ بن اکوع کے بیان میں گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۸۰۔ حضرت سلمہؓ بن قیس

حضرت سلمہؓ بن قیس۔ اشجعی قبیلہ اشجع بن ریث بن غطفان ہیں۔ کوفہ کے رہنے والے ہیں ان سے ہلال بن یساف اور ابواسحٰق سبیعی نے روایت کی ہے ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبردی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے سلمہ بن قیس سے روایت کر کے خبردی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب وضو کرو ناک صاف کر لیا کرو اور جب ڈھیلے لیا کرو (یعنی استنجاء کے لیے) طاق لیا کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۸۱۔ حضرت سلمہؓ بن قیصر

حضرت سلمہؓ بن قیصر۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا کہ ابوزکریا بن مندہ نے ابویعلی کی روایت سے اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لیے ان کا تذکرہ لکھا ہے حالانکہ ان کے دادا وغیرہ نے ان کا ذکر سلامہ کے بیان میں کیا ہے اور ان کو دونوں یعنی سلامہ اور سلمہ کہتے

تھے ہمیں ابوالفضل منصور ابن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابن لہیعہ نے زبان بن فائد سے روایت کر کے بیان کیا کہ لہیعہ بن عقبہ نے ان سے عمرو بن ربیعہ نے انہوں نے سلمہ بن قیصر سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص ایک دن اللہ کی رضا جوئی کے واسطے روزہ رکھے اللہ اس کو دوزخ سے دور کر دیتا ہے مثل اس کوے کی دوری کے جو بچپن میں اڑا ہو یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مر گیا ہو۔

۲۱۸۲۔ حضرت سلمہؓ بن مالک

حضرت سلمہؓ بن مالک سلمی۔ ان کا ذکر عمار بن یاسر کی حدیث میں ہے۔ عمار نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے مالک سلمی کو جاگیر دی اور ان کو ایک تحریر لکھ دی کہ **بسم الله الرحمن الرحيم هذا ما اقطع محمد رسول الله سلمه بن مالك: اقطعه مابين الحباطي الى ذات الاوساد' فمن حاقه فهو مبطل' وحقه حق**۔ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن مالک کو عنایت کی انہوں نے ان کو زمین جو حباطی کے درمیان میں ذات الاوساد تک ہے عنایت کی اور جو شخص ان کا مقابلہ کرے وہ باطل ہے اور حق انہی کا حق ہے۔'' ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۸۳۔ حضرت سلمہؓ بن مجبر

حضرت سلمہؓ بن مجبر۔ ان کی مسجد کوفہ میں ہے ان کو مجبر اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ان کے نیزہ لگا تھا اور بدن ہی میں ٹوٹ کر رہ گیا (اور اجبار ٹوٹے ہوئے کے جوڑنے کو کہتے ہیں) ان کا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۱۸۴۔ حضرت سلمہؓ بن مسعود

حضرت سلمہؓ بن مسعود بن سنان۔ انصاری قبیلہ بنو غنم بن کعب سے ہیں۔ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۱۸۵۔ حضرت سلمہؓ بن ملیاء

حضرت سلمہؓ بن ملیاء جہنی۔ ان کا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے اور ان کا حال کچھ نہیں بیان کیا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے میں نے اس کو دو صحیح نسخوں سے نقل کیا ہے جن کی سماعت ہو چکی ہے اور میرا گمان ہے کہ ابوموسیٰ نے جس کتاب سے نقل کیا ہے وہ غلط ہو گی یا مصنف نے غلطی کی کیونکہ میلاء بتقدیم الیاء ہے فتح مکہ کے دن شہید ہوئے خالد بن ولید کے سواروں میں تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۸۶۔ حضرت سلمہؓ بن میلاء

حضرت سلمہؓ بن میلاء۔ جہنی فتح مکہ کے دن شہید ہوئے۔ خالد بن ولید کے سواروں میں تھے راہ میں چوک گئے اور شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۱۸۷۔ حضرت سلمہؓ بن نعیم

حضرت سلمہؓ بن نعیم بن مسعود اشجعی ان کا نسب ان کے والد کے بیان میں وارد ہوگا کوفہ میں فروکش ہوئے ان سے سالم بن ابی الجعد اور ابو مالک اشجعی نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حجاج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شیبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں منصور نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے سلمہ بن نعیم سے روایت کر کے خبر دی یہ رسول اللہؐ کے صحابی تھے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص خدا سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو نہ شریک کرتا ہو جنت میں داخل ہوگا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے اور اس کی روایت منصور نے سالم سے انہوں نے سلمہ بن قیس سے کی ہے اور یہ وہم ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۸۸۔ حضرت سلمہؓ بن نفیع

حضرت سلمہؓ بن نفیع جرمی۔ صحابی ہیں ان سے جابر جرمی نے روایت کی ہے اس کو ابوعمر نے اسی طرح مختصر بیان کیا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ سلمہ بن ابی سلمہ جرمی عمرو بن سلمہ کے والد ہیں اور یہی ابن نفیع جرمی ہیں ان دونوں نے مسعر بن حبیب سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے عمرو بن سلمہ جرمی سے سنا کہ ان کے والد اور ان کی قوم کے چند آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں اس وقت آئے جب لوگ مسلمان ہو چکے تھے اور اسلام قبول کیا اور قرآنی تعلیم حاصل کی اور پوچھا یا رسول اللہ کون شخص ہم کو نماز پڑھائے آپ نے فرمایا تم لوگوں کو وہ شخص نماز پڑھائے جس نے قرآن زیادہ حاصل کیا ہو تو جب یہ لوگ مکان پر آئے تو کسی کو مجھ سے زیادہ قرآن کا حاصل کرنے والا یا جمع کرنے والا نہیں پایا اور میں ان لوگوں کو نماز پڑھاتا تھا اور میں جرم کے کسی مجمع میں نہیں حاضر ہوا مگر میں ان کا امام رہا ہوں اس وقت تک۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں ابن مندہ اور ابونعیم نے سلمہ بن نفیع کا تذکرہ اسی تفصیل سے لکھا ہے جس طرح کہ ہم نے اس کو بیان کیا ہے اور وہ حدیث جس کی روایت ان دونوں نے کی ہے وہ دلالت کرتی ہے کہ یہ سلمہ بکسر اللام ہے کیونکہ عمرو بن سلمہ جرمی جو اپنی قوم کی امامت کرتے تھے وہ عمرو بن سلمہ بکسر اللام ہے اور سبھوں نے ان کو سلمہ بفتح اللام کے درمیان میں ذکر کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کے سوا غیر کا ذکر نہیں کیا ہے لیکن ابوعمر نے دوسرا تذکرہ سلمہ بن قیس جرمی عمرو بن سلمہ کے والد کا لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ عمرو کے والد (سلمہ) بکسر اللام ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ سلمہ نفیع کے بیٹے ہیں۔ طبرانی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کا حال کچھ نہیں بیان کیا ہے۔

۲۱۸۹۔ حضرت سلمہؓ بن نفیل

حضرت سلمہؓ بن نفیل سکونی۔ اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ تراغمی اہل حمص سے ہیں صحابی تھے ان سے جبیر بن نفیر اور ضمرہ بن حبیب اور یحییٰ بن جابر نے روایت کی ہے ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن طبری دینی نے اپنی سند سے ابویعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زیاد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مبشر نے ارطاۃ بن منذر حمصی سے انہوں نے ضمرہ بن حبیب سے روایت

کی ہے انہوں نے کہا میں نے سلمہ بن نفیل سکونی سے سناوہ کہتے تھے ہم نبیؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کے پاس آسمان سے کبھی کھانا آتا ہے آپ نے جواب دیا میرے پاس گرم کھانا آتا ہے اس نے پوچھا کیا اس میں سے کچھ بچ رہتا تھا آپ نے جواب دیاہاں اس شخص نے پوچھا پھر وہ کیا ہوا آپ نے جواب دیا کہ آسمان کی طرف اٹھالیا گیا اور وہ وحی ہے جو میرے اوپر آتی ہے دیکھو میں تم میں ہمیشہ ٹھہرنے والا نہیں ہوں بجز تھوڑے دن کے اور تم میرے بعد نہیں رہنے والے ہو مگر تھوڑے دن پھر تم الگ الگ ہو جاؤ گے اور تم ایک دوسرے کو موت کی خبر دو گے۔ قیامت سے پیشتر سخت موتیں ہوں گی پھر زلزلوں کے سال ہوں گے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں کے سکونی بیان کرنے سے اور بعض کے تراغمی کہنے سے دیکھنے والوں کو کبھی یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ متناقض ہے حالانکہ یہ ایک ہی نسبت ہے کیونکہ تراغمی تراغم کی طرف منسوب ہے اور تراغم کا نام مالک بن معاویہ بن ثعلبہ بن عقبہ بن سکون ہے جو قبیلہ سکون کا ایک بطن ہے اور سکون قبیلہ کندہ سے ہیں اور ابن ابی عاصم نے ان کو حضرمی بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

۲۱۹۰۔ حضرت سلمہؓ بن ہشام

حضرت سلمہؓ بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی قدیم الاسلام ہیں۔ ان کی والدہ ضباعہ بنت عامر بن قرط بن سلمہ بن قشیر تھیں یہ ابوجہل بن ہشام کے بھائی اور خالد بن ولید کے چچا کے بیٹے ہیں بہترین اور بزرگ صحابہ میں سے ہیں انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی اور مدینہ کی طرف ہجرت نہیں کرنے پائے اور خدائے عزوجل کی راہ میں یہ بہت ستائے گئے اور رسول اللہ ﷺ قنوت نماز میں ان کے واسطے اور نیز دوسرے کمزور مسلمانوں کے واسطے دعا کیا کرتے تھے اور اسی وجہ سے بدر میں نہ شریک ہو سکے اور رسول اللہؐ جب صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے یہ دعا مانگتے تھے کہ اے اللہ ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو جو مکہ میں ہیں ان کو نجات دے یہ تینوں بنی مخزوم سے ہیں ولید بن ولید خالد کے بھائی ہیں اور عیاش بن ابی ربیعہ بن مغیرہ خالد کے چچا کے بیٹے ہیں۔ سلمہ نے مدینہ کو معرکہ خندق کے بعد ہجرت کی واقدی بیان کرتے ہیں کہ سلمہ نے جب مدینہ کو ہجرت کی تو ان کی والدہ نے کہا:

اللھم رب الکعبۃ المحرمہ — اظھر علی کل عدو سلمہ
لہ یدان فی الامور المبھمہ — کف بھا یعطی و کف منعمہ

"اے اللہ محترم کعبہ کے مالک سلمہ کو ہر دشمن پر غالب کر۔ اس کے دو ہاتھ ہیں ہر مشکل امر میں ایک ہاتھ سے دیتا ہے اور ایک سے منع کرتا ہے۔"

سلمہ موتہ میں شریک ہوئے تھے اور بھاگ کر مدینہ چلے آئے تھے۔ اسی وجہ سے نماز میں نہیں شریک ہوتے تھے کیونکہ لوگ ان کو اور ان لوگوں کو جو موتہ سے بچ رہے تھے (اے بھاگنے والے) تم اللہ کی راہ میں بھاگے ہو کہہ کر پکارتے تھے۔ یہ مدینہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ برابر رہتے رہے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی تب یہ شام کی طرف جہاد کے واسطے نکلے جب حضرت ابوبکر صدیق نے لشکروں کو شام کی طرف بھیجا تھا اور بمقام مرج الصفر ۱۴ھ حضرت عمرؓ کی شروع خلافت میں شہید ہوئے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں بلکہ اجنادین کے واقعہ میں بماہ جمادی الاولی حضرت ابوبکر صدیق سے ۲۴ راتیں قبل شہید ہوئے ان کا

تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۹۱۔ حضرت سلمہؓ بن یزید بن مشجعہ

حضرت سلمہؓ بن یزید بن مشجعہ بن مجمع بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی ۔جعفی ہیں۔ رسول اللہؐ کے پاس وفد میں آئے تھے ان سے علقمہ بن قیس نے روایت کی ہے۔ داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے سلمہ بن یزید جعفی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اور میرے بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے اور ہم نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ ہماری والدہ ملیکہ صلہ رحم کرتی تھی اور مہمانوں کو کھانا کھلاتی تھی اور نیکی کے کام کرتی تھی وہ جاہلیت میں مرگئی تو کیا اس کو یہ کچھ نفع دے گا آپ نے جواب دیا نہیں۔ وہ کہتے ہیں ہم نے پوچھا اس نے ہماری بہن کو جاہلیت میں زندہ درگور کردیا تھا آپ نے جواب دیا زندہ درگور کرنے والی اور جس کو زندہ درگور (مطلب اس کا یہ نہیں ہے کہ وہ لڑکی زندہ درگور کئے جانے کے سبب سے دوزخ میں جائے گی کیونکہ اس فعل میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے بلکہ اس لڑکی کا دوزخی ہونا صرف اس سبب سے ہے کہ وہ مشرک کی لڑکی ہے اولاد مشرکین کے دوزخی ہونے میں اختلاف ہے اور حنیفہ کا سکوت ہے) کیا ہے دونوں دوزخ میں ہیں۔ مگر یہ کہ زندہ درگور کرنے والی اسلام کو پائے اور اللہ اس سے درگزر کرے۔ اس کی روایت ابراہیم نے علقمہ سے اور اسود نے عبداللہ سے کی ہے۔ ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے جابر سے انہوں نے زید بن مرہ سے انہوں نے سلمہ بن یزید سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ اللہ تعالی کے قول (انا انشانا هن انشاء فجعلناهن ابكارًا عربًا اترابًا- الواقعه: ۳۵، ۳۷) کے متعلق بیان فرماتے تھے کہ وہ ثیب اور غیر ثیب ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے بیان کیا کہ شعبی اور سماک کے شاگردوں نے ان کے نام میں اختلاف کیا ہے بعض نے بیان کیا ہے کہ وہ سلمہ بن یزید ہیں اور بعض کہتے ہیں وہ یزید بن سلمہ ہیں۔ حریم۔ خا کے فتحہ اور ر کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

۲۱۹۲۔ حضرت سلمہؓ بن یزید

حضرت سلمہؓ بن یزید۔ ان کی کنیت ابویزید ہے ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے بعض لوگ کہتے ہیں وہ انصاری ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں وہ ضمری قبیلہ بنوکنانہ سے ہیں۔ عبدالحمید بن یزید بن سلمہ نے روایت کی ہے کہ ان کے دادا مسلمان ہوئے اور ان کی بیوی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا دونوں کے درمیان میں ایک چھوٹا لڑکا تھا دونوں اس کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اس لڑکے کو دونوں کے درمیان میں اختیار دے دو جس کو چاہے پسند کرلے باپ ایک طرف بیٹھ گئے اور ماں دوسری طرف بیٹھی وہ لڑکا ماں کے پاس چلا پس نبی ﷺ نے دعا کی اے اللہ تو اس کو ہدایت دے وہ مسلمان باپ کی طرف لوٹ آیا۔ عثمان بتی سے مروی ہے کہ انہوں نے عبدالحمید بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی مسلمان ہوا اور ان کی بیوی مسلمان نہ ہوئیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے اور ان کو ایک دوسرا شخص قرار دیا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا ہے شاید انہوں نے دونوں کو ایک شخص خیال کرلیا ہو۔

۲۱۹۳۔ حضرت سلمہؓ بن قیس

حضرت سلمہؓ بن قیس جرمی۔ عمرو بن سلمہ جرمی کے والد ہیں نبی ﷺ کی خدمت میں اپنی قوم کے مسلمان ہونے کی خبر لے کر آئے تھے۔ یہ صحابی ہیں بصرہ میں رہتے تھے ان سے ان کے بیٹے عمرو نے روایت کی۔ اور ان کے بیٹے عمرو بھی صحابی ہیں۔ یہ وہی ہیں جو اپنی قوم کی امامت کرتے تھے حالانکہ سات یا آٹھ برس کے تھے اور ان کے جسم پر ایک چادر تھی جب وہ سجدہ کرتے تھے ان کی شرمگاہ ظاہر ہو جاتی تھی اس قبیلہ کی ایک عورت نے کہا اپنے امام کی شرمگاہ کو مجھ سے چھپالو۔ اس کو امام بخاری نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ سلمہ بکسر اللام ہے۔

۲۱۹۴۔ حضرت سلمیؓ بن حنظلہ

حضرت سلمیؓ بن حنظلہ۔ سحیمی بنو سحیم بن مرہ بن دوئل بن حنیفہ سے ہیں۔ ہوذہ بن علی سحیمی شاہ یمامہ کے چچا کے بیٹے ہیں دونوں سحیم میں مل جاتے ہیں۔ ان کی کنیت ابوسالم ہے عبداللہ بن جابر نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے اور انہوں نے کہا وہ اپنی والدہ ام سالم سے وہ ابوسالم سلمی بن حنظلہ سحیمی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ہلاکت ہے بنوامیہ کو فلاں شخص سے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ ان کی روایت سے ایک حدیث ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں ہے۔

۲۱۹۵۔ حضرت سلمیؓ (خادم رسول اللہؐ)

حضرت سلمیؓ (خادم رسول اللہؐ)۔ رسول اللہؐ کے خادم تھے جعفر بن محمد نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہؐ کے خادم سلمی سے روایت کی ہے کہ ازواج مطہرات نبی ﷺ کی اپنے بالوں کی چار لٹیں کر کے گوندھتی تھیں اور جب نہاتی تھیں ان کو چندیا پر جمع کر لیتی تھیں اور اس پر پانی ڈالتی تھیں اور ان کو کھولتی نہ تھیں اور جعفر سے دوسری روایت میں سلمی کی جگہ پر سالم کا نام ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۹۶۔ حضرت سلمیؓ بن قین

حضرت سلمیؓ بن قین۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ سلمی ابن قین صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور سلمی بن سلمی بن قین بن عمرو بن بکر بن زید بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم۔ تمیمی۔ حنظلی صحابی ہیں مہاجری ہیں عتبہ بن غزوان کے ساتھ بصرہ میں تھے۔ انہوں نے ان کو ایک لشکر میں اہواز کی طرف روانہ کیا انہوں نے فارسیوں کے مقابلہ میں خوب نیک نامی حاصل کی۔ ہم ان کا ذکر حرملہ بن مریطہ کے تذکرہ میں کر چکے ہیں۔

۲۱۹۷۔ حضرت سلیط تمیمیؓ

حضرت سلیط تمیمیؓ۔ صحابی۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے ان سے حسن بصری اور ابن سیرین نے روایت کی ہے اور ابن سیرین کی روایت سے ہے کہ انہوں نے کہا یوم الدار میں (یعنی جب حضرت عثمان غنیؓ کے گھر کو باغیوں نے گھیر لیا تھا) حضرت عثمانؓ نے

ہم لوگوں کو باغیوں کے مقابلے سے منع کیا اور اگر وہ اجازت دے دیتے تو ہم ان کو مار کر مدینہ سے نکال دیتے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۱۹۸۔ حضرت سلیطؓ بن ثابت

حضرت سلیطؓ بن ثابت بن وقش۔ انصاری ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی سلمہ بن ثابت کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے اس کو ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے نقل کیا ہے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۹۹۔ حضرت سلیطؓ بن حارث

حضرت سلیطؓ بن حارث۔ حضرت میمونہ کے رضاعی بھائی ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث ابوالملیح ہذلی کے پاس ہے۔ قاسم بن مطیب نے روایت کی ہے کہ ابوالملیح ایک جنازے کے ساتھ نکلے جب تخت رکھ دیا گیا لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اپنی صفوں کو برابر کرو اور اچھی طرح شفاعت کرو پھر ابوالملیح نے کہا مجھ سے سلیط حضرت میمونہ کے رضاعی بھائی نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص پر آدمیوں کی ایک امت نماز پڑھتی ہے ان کی شفاعت مقبول ہو جاتی ہے امت کا اطلاق چالیس سے سو تک ہوتا ہے اور عصبہ کا دس سے چالیس تک ہوتا ہے اور نفر کا تین سے دس تک ہوتا ہے اور دوسروں نے اس کی روایت یوں کی ہے کہ سلیط نے حضرت میمونہ سے روایت کر کے بیان کیا (اس میں سلیط اور آنحضرت کے درمیان ایک واسطہ اور بڑھ گیا جو پہلی سند میں نہ تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۰۰۔ حضرت سلیطؓ بن سفیان

حضرت سلیطؓ بن سفیان بن خالد بن عوف صحابی ہیں۔ یہ ان تینوں شخصوں میں سے ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن مشرکوں کے پیچھے خبر لینے کو روانہ کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۲۰۱۔ حضرت سلیطؓ بن سلیط

حضرت سلیطؓ بن سلیط بن عمرو۔ عامری ہیں۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے ناموں میں جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی روایت کی ہے انہوں نے بیان کیا کہ بنی عامر بن لوی سے سلیط بن عمرو بن عبد شمس تھے ان کے ساتھ ان کی بیوی ام یقظہ بنت علقمہ بھی ہجرت کر گئی تھیں ان سے وہاں سلیط ابن سلیط پیدا ہوئے یہ اپنے والد سلیط کے ساتھ جنگ یمامہ میں شریک ہوئے۔ ابن اسحٰق نے بیان کیا کہ وہ وہیں شہید ہوئے اور ابومعشر نے بیان کیا کہ یہ وہاں شہید نہیں ہوئے اور یہی صحیح ہے کیونکہ زبیر نے ان کی خبر میں بیان کیا ہے کہ عمر بن خطابؓ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو حلے پہنائے ایک حلہ ان کے پاس بچ رہا انہوں نے پوچھا کوئی ایسا شخص بتاؤ کہ وہ اور اس کے والد دونوں نے ہجرت کی ہو لوگوں نے عبداللہ بن عمر کو بیان کیا انہوں نے کہا نہیں بلکہ سلیط ابن سلیط ہیں اور ان کو وہ حلہ پہنایا۔ ان کا ذکر اس حدیث میں جس کی روایت ابن سیرین نے کثیر بن افلح سے کی ہے آتا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ

سلیط وہی ابن سلیط ہیں جن کا ذکر آگے آتا ہے اور ان کے والد سہیل بن عمرو کے بھائی ہیں اور ان کے والد یمامہ میں شہید ہوئے اور شاید اسی وجہ سے ابن اسحٰق کو شبہ ہو گیا کہ انہوں نے دیکھا کہ سلیط یمامہ میں شہید ہوئے انہوں نے ان کو خیال کر لیا حالانکہ وہ ان کے والد ہیں۔ واللہ اعلم

۲۲۰۲۔ حضرت سلیطؓ ابوسلیمان

حضرت سلیطؓ ابوسلیمان۔ ان کی کنیت ابوسلیمان ہے۔ انصاری بدری ہیں محمد بن سلیمان بن سلیط انصاری نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کے لیے نکلے آپ کے ساتھ ابوبکر صدیق اور عامر بن فہیرہ ابوبکر صدیق کے غلام اور ابن ارقیط تھے (جو ان کو راستہ بتاتے تھے) آپ کا گزر ام معبد خزاعیہ کے پاس سے ہوا (وہ آپ کو پہچانتی نہ تھیں) آپ نے پوچھا یا ام معبد کیا تیرے پاس دودھ ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ نہیں۔ خدا کی قسم بکریوں کے تھن خشک ہو گئے اور ام معبد کے ساتھ جو کچھ بات چیت ہوئی اس کو آخر تک بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا کہ ابونعیم نے ان کے اور سلیط بن قیس کے درمیان میں فرق کیا ہے اور یحیٰی نے ان کی پیروی کی ہے اور طبرانی نے دونوں کو جمع کیا ہے اور دونوں کو ایک ہی تذکرہ میں بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۲۲۰۳۔ حضرت سلیطؓ بن عمرو عامری

حضرت سلیطؓ بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب عامری۔ سہیل و سکران فرزندان عمرو کے بھائی ہیں اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے اور دونوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے بیان میں جنہوں نے حبشہ کو ہجرت کی روایت کی ہے کہ بنو عمر بن لوی سے سلیط بن عمرو بن عبد شمس تھے اور ان کے ساتھ ان کی بیوی تھیں اور ان سے وہاں سلیط بن سلیط پیدا ہوئے ابوعمر نے بیان کیا کہ سلیط بن عمرو ہیں اور ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ جس طرح کہ ہم نے اول میں بیان کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ وہ سہیل بن عمرو کے بھائی اور مہاجرین اولین سے ہیں جنہوں نے دو مرتبہ ہجرت کی تھی موسیٰ بن عقبہ نے شرکائے بدر میں ان کا ذکر کیا ہے مگر اور کسی نے اصحاب بدر کے ناموں میں ان کا نام نہیں بیان کیا انہی کو نبی ﷺ نے ہوذہ بن علی حنفی اور ثمامہ بن اثال حنفی یمامہ کے سرداروں کی طرف بھیجا تھا۔ اور یہ بعثت ۶ھ یا ۷ھ میں ہوئی تھی اور ۱۴ھ میں شہید ہوئے۔ اور طبری نے بیان کیا کہ یہ جنگ یمامہ میں ۱۲ھ میں شہید ہوئے۔

۲۲۰۴۔ حضرت سلیطؓ بن عمرو بن مالک

حضرت سلیطؓ بن عمرو بن مالک بن حسل۔ ان کو نبی ﷺ نے یمامہ کے سردار ہوذہ بن علی کی طرف بھیجا تھا اس کو ابن اسحٰق نے جعفی سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مہلت ابن عمرو کو ہوذہ بن علی کی طرف روانہ کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے۔ جس طرح شروع تذکرہ میں اس کو ہم نے بیان کیا میں کہتا ہوں یہ سلیط بن عمرو بن مالک وہی سلیط بن عمرو بن عبد شمس تھے جن کا تذکرہ اس سے پہلے ہو چکا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ کیوں ابن مندہ اور ابونعیم نے دونوں میں تفرقہ کر دیا اور ان کو شبہ اس وجہ سے ہوا کہ ان دونوں

(یعنی ابن مندہ اور ابونعیم) نے پہلے شخص کے نسب میں عمرو بن عبد شمس اور دوسرے میں عمرو بن مالک دیکھا اور اسی وجہ سے انہوں نے پہلے تذکرہ میں ہوذہ کی طرف بھیجے جانے کو نہیں ذکر کیا اور دوسرے میں ذکر کیا ہے اور نیز انہوں نے پہلے تذکرہ میں پورا نسب دیکھا جس سے کوئی نام حذف نہیں ہوا اور دوسرے میں عمرو کو مالک ابن حسل کی طرف منسوب دیکھ کر اس کو بھی نام خیال کر لیا اس لیے ان کو دو شخص قرار دے دیئے حالانکہ یقیناً دوسرے نسب میں عمرو اور مالک کے درمیانی نام حذف ہو گئے ہیں اور ابوعمر نے اس کو خوب بیان کیا ہے کیونکہ انہوں نے ان کا نسب اور ان کا ہجرت کرنا اور ان کا ہوذہ کی طرف بھیجا جانا ذکر کیا ہے۔ ہشام کلبی نے بیان کیا ہے کہ سہیل بیٹے ہیں عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کے پھر انہوں نے کہا کہ سہیل کے بیٹے سکران بن عمرو ہیں اور ان دونوں کے بھائی سلیط بن عمرو ہیں۔ ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے بیان میں جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہوں کی طرف بھیجا بیان کیا ہے کہ سلیط بن عمرو بن عبد شمس کو آپ نے ہوذہ بن علی اور ثمامہ بن اثال کے پاس بھیجا تھا اس سے ظاہر ہو گیا کہ وہ دونوں ایک ہی شخص ہیں۔ میرا گمان ہے کہ ابن مندہ سے اس میں غلطی ہوئی اور ابونعیم نے ان کی اتباع کی ہے واللہ اعلم

۲۲۰۵۔ حضرت سلیط ؓ بن قیس

حضرت سلیط ؓ بن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ انصاری خزرجی نجاری ہیں۔ بدر اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے اور جسر ابی عبید کے معرکہ میں بمقام عراق شہید ہوئے ابونعیم نے بیان کیا کہ انہوں نے اولاد نہیں چھوڑی اور ابوعمر نے بیان کیا کہ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے نسائی نے اپنی سند سے عبداللہ بن سلیط بن قیس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری کا ایک احاطہ تھا جس میں ایک دوسرے شخص کے کھجور کے درخت لگے تھے وہ اس میں صبح و شام آتا تھا۔ نبی ؐ نے اس شخص کو حکم دیا کہ ان کے باغ کی دیوار سے جو درخت ملے ہوئے ہیں اس کے خرمے ان کو دیا کرے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اولاد نہیں چھوڑی پھر وہی ان کے بیٹے عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ ان کی نسل منقطع ہو گئی اور ابوبکر بن ابی عاصم نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اولاد چھوڑی ہی نہیں۔

۲۲۰۶۔ حضرت سلیط ؓ

حضرت سلیط ؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ حسن بن سفیان نے ان کو وحدان میں بیان کیا ہے اور انہوں نے اسماعیل بن مسلم سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سلیط سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا آپ اپنے ساتھیوں میں بیٹھے ہوئے تھے (گویا کہ میں آپ کی مہر نبوت کی سفیدی رات کی تاریکی میں دیکھ رہا ہوں) اور میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو مدد کے وقت چھوڑتا ہے۔ پرہیز اس جگہ ہے اور اپنے دست مبارک سے سینہ کی طرف اشارہ کیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۰۷۔ حضرت سلیکؓ بن عمرو

حضرت سلیکؓ بن عمرو۔ بعض لوگ ان کو ابن ہدبہ غطفانی بتاتے ہیں ہمیں ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد اور عبداللہ بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سندوں سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن ابراہیم اور ابن خشرم نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا سلیک غطفانی جمعہ کے دن آئے (نبی ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے) اور بیٹھ گئے آپ نے فرمایا اے سلیک کھڑے ہو اور ہلکی دو رکعتیں پڑھو پھر آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی امام کے خطبہ پڑھنے میں آئے تو چاہیے کہ دو رکعتیں پڑھے اور دونوں میں جلدی کرے اس کو اسرائیل اور قیس نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوسعید اور ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے نقل کیا ہے اور حفص بن غیاث نے کہا ہے کہ یہ حدیث اعمش سے مروی ہے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے اور اس کی روایت ایک جماعت نے جابر سے کی ہے انہی میں سے عمرو بن دینار اور مجاہد اور ابوزبیر اور حسن اور ابوسفیان وغیرہم ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۰۸۔ حضرت سلیکؓ

حضرت سلیکؓ۔ یہ دوسرے ہیں۔ حالانکہ یہ وہم ہے۔ حبیب بن ابی ثابت نے ابن ابی لیلی سے انہوں نے سلیک سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے اور ان کے گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح اس سند سے مروی ہے اور ابن ابی لیلی نے براء سے بھی روایت کی ہے اور اختلاف ذی الغرہ میں گزر چکا ہے کیونکہ ان لوگوں نے انہی میں اختلاف کیا ہے اور بعض نے ان میں سے اس کی روایت اسی طرح کی ہے اور بعض اس کو ذی الغرہ وغیرہ سے نقل کرتے ہیں۔ واللہ اعلم

۲۲۰۹۔ حضرت سلیل اشجعیؓ

حضرت سلیل اشجعیؓ۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو ایک دن نہ پایا اور ہم نے ایک آواز مثل چکی کی آواز کے سنی پھر آپ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھ کو شفاعت کرنے اور نصف امت کے جنت میں داخل ہونے کے درمیان میں اختیار دیا میں نے شفاعت کو اختیار کیا۔ اس میں خالد نے وہم کیا ہے اور صحیح وہ ہے جس کو ابن علیہ وغیرہ نے جریری سے انہوں نے ابوالسلیل سے انہوں نے ابوالملیح سے انہوں نے اشجعی یعنی عوف بن مالک سے نقل کیا ہے اور قتادہ نے ابوالملیح سے انہوں نے عوف بن مالک سے اس کی روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر کر دیا ہے انہوں نے بیان کیا ہے کہ سلیل اشجعی ہیں۔ ان سے ابوالملیح نے روایت کی ہے صحابی ہیں۔ اور انہوں نے وہم کو نہیں بیان کیا۔

۲۲۱۰۔ حضرت سلیمؓ بن احمر

حضرت سلیمؓ بن احمر۔ اور بعض لوگ ان کو احمر بن سلیم بتاتے ہیں ان کا ذکر باب الہمزہ میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۲۲۱۱۔ حضرت سلیمؓ بن اکیمہ

حضرت سلیمؓ بن اکیمہ۔ لیثی مجہول شخص ہیں محمد بن اسحٰق ابن سلیم بن اکیمہ لیثی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ میں آپ سے حدیث سنتا ہوں اس کو اسی طرح نہیں ادا کر سکتا جس طرح آپ سے سنتا ہوں کوئی حرف زیادہ کر دیتا ہوں اور کوئی کم۔ آپ نے جواب دیا جب حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہ کرو اور ٹھیک معنی کو پہنچا دو تو کچھ حرج نہیں۔ اس کی روایت یعقوب ابن عبداللہ بن سلیمان بن اکیمہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۱۲۔ حضرت سلیم انصاریؓ

حضرت سلیم انصاریؓ سلمی ہیں۔ قبیلہ بنی سلمہ سے۔ بدر میں شریک ہوئے اور اُحد میں شہید ہوئے۔ اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ اور دونوں نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ سلیم بیٹے ہیں حارث بن ثعلبہ سلمی کے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وہب نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے معاذ بن رفاعہ سے روایت کر کے خبر دی کہ بنی سلمہ کا ایک آدمی سلیم نامی نبیؐ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ معاذ ہمارے پاس ہمارے سونے کے بعد اور دن میں ہمارے کاموں میں مشغولی کے وقت آتے ہیں اور نماز کے واسطے اذان دیتے ہیں ہم نکل کر ان کے پاس آتے ہیں نماز میں بہت طویل قرأت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے معاذ! فتنہ نہ بنو۔ یا تو تم میرے ساتھ نماز پڑھا کرو یا اپنی قوم پر کم قرأت کیا کرو۔ پھر آپ نے پوچھا اے سلیم تمہارے پاس قرآن سے کیا ہے؟ سلیم نے جواب دیا میرے پاس قرآن سے (صرف) اتنا ہے کہ میں اللہ سے جنت طلب کرتا ہوں اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔ میں آپ اور معاذ کی طرح قرآن نہیں پڑھ سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور معاذ بھی تو اللہ سے جنت ہی طلب کرتے ہیں اور دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں سلیم نے کہا جب ہم کل کافروں سے مقابلہ کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ دیکھ لو گے۔ لوگ اس وقت احد کی تیاریاں کر رہے تھے سلیم بھی نکلے اور شہداء میں ہو گئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن مندہ نے ابونعیم اور ابوعمر پر اتنا اور بڑھایا ہے کہ انہوں نے ابن اسحٰق سے اسی تذکرہ میں روایت کی ہے کہ ان لوگوں میں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر میں قبیلہ بنی دینار بن نجار کے خاندان بنی مسعود مسعود ابن عبدالاشہل سے شریک ہوئے سلیم بن حارث بن ثعلبہ سلمی تھے۔ اور نیز انہوں نے اسی تذکرہ میں ابن اسحٰق سے روایت کی ہے کہ ان لوگوں میں جو قبیلہ بنی نجار سے احد میں شہید ہوئے سلیم بن حارث تھے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کی روایت بتاتی ہے کہ وہ سلیم بن حارث جنہوں نے نبی ﷺ سے معاذ کی نماز کے بارے میں شکایت کی تھی وہ وہی ہیں جن کو انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے شریک بدر اور شہید احد بیان کیا ہے اور اسی وجہ سے انہوں نے سب کو ایک ہی تذکرہ میں بیان کیا ہے۔ اور ابوعمر نے ان کو دو شخص خیال کیا اسی وجہ سے انہوں نے دو تذکرے لکھے ہیں یہ ان دونوں میں سے ایک ہے اور دوسرا اس کے بعد بیان ہوگا۔ اور ابوعمر نے ان کا نسب نہیں بیان کیا صرف سلیمان انصاری لکھا ہے اور

دوسرے کا نسب دینار بن نجار تک بیان کیا ہے جیسے کہ آئندہ دیکھیں گے اور ابوعمر نے اس تذکرہ میں معاذ کا قصہ بیان کیا ہے اور دوسرے میں بیان کیا ہے کہ وہ احد میں شہید ہوئے۔ میرا گمان ہے کہ حق ابوعمر کے ساتھ ہے اس وجہ سے کہ ابن مندہ نے اپنے اوپر آپ غلطی کا حکم کیا ہے کیونکہ انہوں نے معاذ کی نماز کے واقعہ میں بیان کیا ہے کہ بنی سلمہ کا ایک آدمی سلیم نامی آیا اور اس شخص کو کہ جو احد میں شہید اور بدر میں شریک ہوا تھا قبیلہ بنی دینار ابن نجار سے بیان کیا ہے۔ حالانکہ شامی عراقی کا ساتھی نہیں ہوسکتا ہے اور بنی سلمہ دینار بن نجار سے خزرج اکبر میں ملتے ہیں کیونکہ بنی سلمہ خشم بن خزرج کی اولاد سے ہیں اور نجار ثعلبہ بن مالک بن خزرج کے بیٹے ہیں اس بات کی تقویت کہ نماز پڑھانے والے بنی سلمہ سے تھے اس سے مراد ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر قبیلہ میں اسی قبیلہ کے ایک آدمی کو نماز پڑھانے پر مقرر کرتے تھے اور معاذ بن جبل بنی سلمہ کی طرف منسوب ہیں اور انہی کو نماز پڑھاتے تھے اور یہ سلیم انہی میں سے ایک شخص ہے اور اس کے متعلق پوری گفتگو سلیم بن حارث کے تذکرہ میں انشاء اللہ تعالیٰ اس تذکرہ کے بعد ہوگی جن کو صرف ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۲۲۱۳۔ حضرت سلیمؓ بن ثابت

حضرت سلیمؓ بن ثابت بن وقش بن زغبہ۔ ان کا نسب ان کے بھائی سلمہ کے بیان میں گزر چکا ہے یہ احد اور خندق اور حدیبیہ اور خیبر میں شریک ہوئے۔ اور خیبر کے معرکہ میں شہید ہوئے۔ ان کا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۱۴۔ حضرت سلیمؓ بن جابر

حضرت سلیمؓ بن جابر۔ ان کی کنیت ابوجری ہے۔ ہجیمی ہیں۔ اور بعض لوگ ان کو جابر بن سلیم بتاتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔ ان کا ذکر اوپر گزر چکا ہے ہمیں ابویاسر ابن ابی دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن محمد بن حسین بن حسون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن حسن بن ابی عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوالقاسم حسن بن حسن بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی عبداللہ بن محمد قریشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ہارون نے زیاد جصاص سے انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا سلیم بن جابر نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کے پاس مع اپنی قوم کے ایک گروہ کے آیا اور میں ایک قطری تہبند باندھے تھا جس کے کنارے میرے قدموں تک تھے اور میں چادر اوڑھے ہوئے تھا۔ اور اسی سند سے انہوں نے سلیم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے پاس آیا اور میں نے کہا آپ مجھے کو سکھائیے جس سے خدا مجھے نفع دے آپ نے فرمایا تم ذراسی بھلائی کو حقیر نہ جانو اگرچہ تم اپنے ڈول سے پیاسے کے برتن میں پانی ہی ڈال دو اور یہ کہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو اور جب وہ چلا جائے تو اس کی غیبت نہ کرو۔

۲۲۱۵۔ حضرت سلیمؓ بن حارث

حضرت سلیمؓ بن حارث بن ثعلبہ بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ ابن دینار بن نجار۔ انصاری۔ خزرجی۔ خاندان بنی دینار

سے ہیں بدر میں شریک ہوئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ غلام ہیں بنی دینار کے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ ضحاک بن حارث بن ثعلبہ کے بھائی ہیں اور بعض کا بیان ہے کہ ضحاک سلیم کے بھائی اور نعمان جو عبد عمرو ابن مسعود بن کعب بن عبدالاشہل کے بیٹے ہیں سب بدر میں شریک ہوئے۔ یہ ابوعمر کا کلام ہے لیکن ابن کلبی نے نعمان اور قطبہ پسران عمرو ضحاک بن عمر کا پدری بھائی بیان کیا اور سلیم کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح ہم نے شروع میں ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں ابن مندہ اور ابونعیم نے اس تذکرہ کو نہیں لکھا ہے مگر ابن مندہ نے ان کو سلیم بن حارث سلمی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے کہ وہ بدر میں شریک ہوئے اور خندق میں شہید ہوئے یہ بنی دینار بن نجار سے ہیں۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پس اگر ابن مندہ اس تذکرہ کو لکھ کر اس میں ابن اسحق کا قول ان کی شرکت بدر اور احد میں شہادت کے متعلق بیان کرتے تو ٹھیک ہوتا۔ لیکن ابونعیم نے اس تذکرہ کو صحیح طور پر بیان کیا ہے اور ایسی چیز کو صحیح کے ساتھ نہیں شامل کیا جو اس کے مناقض ہو۔ اور ابوموسیٰ نے اس کا استدراک ابن مندہ پر نہیں کیا۔ واللہ اعلم

۲۲۱۶۔ حضرت سلیمؓ عذری

حضرت سلیمؓ عذری۔ ان کی کنیت ابوحریث ہے۔ عذری ہیں۔ ان کا شمار مدینین میں ہے ان سے ان کے بیٹے حریث نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا جس نے غلاموں میں باپ بیٹے میں علیحدگی کی۔ آپ نے جواب دیا کہ جس شخص نے ان میں جدائی کی خدا قیامت کے دن اس کے اور اس کے دوستوں میں تفرقہ کر دے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ یہ قبیلہ عذرہ کے وفد میں آئے تھے جو بارہ آدمی تھے۔

۲۲۱۷۔ حضرت سلیمؓ بن سعید

حضرت سلیمؓ بن سعید جشمی۔ یہ اور ان کے والد صحابی تھے۔ ان کی روایت کردہ حدیث ان کے بیٹے ابوحبیب یعنی عطیہ بن سلیم بن سعید جشمی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے میں اپنے والد کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس آیا آپ نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے میں نے جواب دیا کہ میں اپنا نام بھول گیا آپ نے فرمایا بلکہ تم سلیم ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۱۸۔ حضرت سلیمؓ بن عامر

حضرت سلیمؓ بن عامر۔ ان کی کنیت ابوعامر ہے۔ یہ خبائری نہیں ہیں۔ ابوزرعہ رازی نے بیان کیا ہے کہ سلیم بن عامر نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا مگر انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا اور ابوبکر صدیق کے زمانے میں انہوں نے ہجرت کی اور یہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان غنی اور علی اور عمار بن یاسر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۲۱۹۔ حضرت سلیمؓ سلمی

حضرت سلیمؓ سلمی۔ بنی سلیم کے ایک آدمی ہیں ان سے ابوالعلاء بن شخیر نے روایت کی ہے۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے

۲۲۲۰۔ حضرت سلیمؓ بن عش

حضرت سلیمؓ بن عش۔ عذری۔ ان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مسجد میں نماز پڑھی جوایک میدان میں تھی اور ہم لوگوں نے اس کا مصلی پتھروں سے پہچانا یہ وہی مسجد ہے جس میں وادی القریٰ کے لوگ جمع ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے ابوعمر پر استدراک کر کے لکھا ہے۔

۲۲۲۱۔ حضرت سلیمؓ بن عقرب

حضرت سلیمؓ بن عقرب۔ بعض لوگوں نے ان کو بدریوں میں بیان کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ میں ان کو اس کے سوا اور کسی طریقہ سے نہیں جانتا ہوں۔

۲۲۲۲۔ حضرت سلیمؓ

حضرت سلیمؓ۔ عمرو بن جموح انصاری کے غلام ہیں۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین محمد بن احمد بن محمد بن ابنوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن فتح جلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویوسف محمد بن سفیان بن موسیٰ صفار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعثمان سعید بن رحمۃ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مبارک نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا عمرو بن جموح شیوخ انصار سے تھے ان کے پیر میں لنگ تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ بدر کو گئے بسبب ان کے لنگ کے ان کو ٹھہرنے کی اجازت دی پھر جب احد کا دن آیا انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا مجھ کو باہر نکالو۔ ان کے لڑکوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے تم کو اجازت دے دی انہوں نے کہا افسوس تم لوگوں نے بدر میں مجھ کو جنت سے روک لیا اور تم مجھ کو احد میں بھی منع کرتے ہو (یہ کہہ کر) باہر نکلے اور جب لوگ مقابل ہوئے انہوں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ مجھے خبر دیجئے کہ اگر آج میں شہید ہوں تو میں باوجود اپنے لنگڑے ہونے کے جنت میں داخل ہوں گا آپ نے جواب دیا ہاں۔ انہوں نے اس غلام سے جو ان کے ساتھ تھا جس کا نام سلیم تھا۔ اس سے کہا اپنے گھر لوٹ جاؤ اس غلام نے کہا تمہارا کیا نقصان اگر میں تمہارے ساتھ آج کوئی بھلائی حاصل کروں اور آگے آ کر لڑنے لگا۔ یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ پھر انہوں نے مقابلہ کیا یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۲۳۔ حضرت سلیمؓ بن عمرو

حضرت سلیمؓ بن عمرو۔ یہ عمرو بن حدیدہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلیم بیٹے ہیں عامر بن حدیدہ بن عمرو بن غنم بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ کے۔ انصاری سلمی ہیں اور آپ نے عقبہ میں ستر آدمیوں کے ساتھ بیعت کی اور بدر میں شریک ہوئے اور احد کے غزوہ میں شہید ہوئے۔ ان کے ساتھ ان کے غلام عنترہ بھی تھے۔ اور بعض لوگ ان کو سلیمان بن عمرو کہتے تھے اور سلیمان کے بیان میں ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ وارد ہوگا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۲۴۔ حضرت سلیمؓ بن قیس انصاری

حضرت سلیمؓ بن قیس بن فہد بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری ہیں۔ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ اور حضرت عثمانؓ کی خلافت میں وفات پائی۔ یہ حمزہ بن عبدالمطلبؓ کی بیوی خولہ بنت قیس کے بھائی تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۲۵۔ حضرت سلیمؓ بن قیس بن لوذان

حضرت سلیمؓ بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ۔ قیظی بن قیس کے بھائی ہیں۔ احد میں اپنے بھائی قیظی کے ساتھ شریک ہوئے۔ ان کی نسل کوفہ میں ہے۔ اس کو ابن دباغ نے عدوی سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

۲۲۲۶۔ حضرت سلیمؓ بن کبشہ

حضرت سلیمؓ بن کبشہ۔ ان کی کنیت ابو کبشہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے غلاموں کی اولاد سے ہیں۔ ان کا نام ابن شاہین اور واقدی نے اسی طرح بیان کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ بدر اور احد اور تمام مشاہد میں شریک ہوئے اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے دن انتقال کیا۔ ان سے ازہر بن سعد حرازی اور ابوالبختری طائی (انہوں نے ان سے سماعت نہیں کی ہے) اور ابوعامر ہوزنی اور ابونعیم بن زیاد نے روایت کی ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے ان کا تذکرہ ابوعمر و ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۲۷۔ حضرت سلیمؓ بن ملحان

حضرت سلیمؓ بن ملحان۔ ملحان کا نام مالک بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن عبد بن غنم بن عدی بن نجار انصاری۔ انس بن مالک کے ماموں اور ام سلیم اور ام حرام کے بھائی ہیں بدر اور احد میں اپنے بھائی حرام کے ساتھ شریک ہوئے۔ اور بیر معونہ کے معرکہ میں دونوں بھائی شہید ہوئے۔ سلیم کی نسل نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۲۸۔ حضرت سلیمؓ بن اکیمہ

حضرت سلیمؓ بن اکیمہ۔ لیثی۔ یعقوب بن عبداللہ بن سلیمان بن اکیمہ لیثی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہم آپ سے حدیث سنتے ہیں لیکن جس طرح ہم سنتے ہیں اس طرح ادا نہیں کر سکتے آپ نے جواب دیا کہ جب تم حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہ کر دو اور ٹھیک معنی پہنچا دو تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۲۹۔ حضرت سلیمانؓ بن ابی حثمہ

حضرت سلیمانؓ بن ابی حثمہ۔ انصاری۔ صحابہ میں ان کا ذکر ہے لیکن ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے۔ ان سے ان کے بیٹے ابوبکر نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہتے تھے۔ اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ ابوعمر کا بیان ہے کہ سلیمان بیٹے ہیں ابی حثمہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عریج بن عدی بن کعب۔ قریشی' عدوی ہیں۔ انہوں نے صغرسنی میں اپنی والدہ شفاء بنت عبداللہ کے ساتھ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والی عورتوں میں تھیں ہجرت کی تھی۔ یہ برگزیدہ اور نیک مسلمانوں میں سے تھے ان کو حضرت عمرؓ نے مدینہ کے بازار کا عامل مقرر کیا تھا۔ اور رمضان میں ان کو اور ابی بن کعب کو لوگوں کی نماز (تراویح پڑھانے کے واسطے معین کیا تھا۔ ان کا شمار کبار تابعین میں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابوعمر نے ان کو عدوی بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم ان کو انصاری بتاتے ہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ یہ عدوی ہیں ان کا نسب ظاہر ہے۔ یہ معلوم نہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو انصاری کیونکر بنا دیا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر یہ سلیمان انصاری ہیں دونوں کے خیال کے موافق تو ان دونوں سے عدوی کا تذکرہ رہ گیا ہے اور یہی صحیح ہے اور اگر وہ عدوی ہیں تو ان دونوں کے خیال کے موافق انصاری کا تذکرہ دونوں سے رہ گیا واللہ اعلم۔ زبیر بن بکار نے ان کا نسب عدوی تک بیان کیا ہے جس طرح ہم نے اس کو بیان کیا۔

۲۲۳۰۔ حضرت سلیمانؓ بن ابوسلیمان

حضرت سلیمانؓ بن ابوسلیمان۔ شام میں سکونت پذیر ہوئے۔ عروہ بن رویم نے قبیلہ جرش کے ایک شیخ سے انہوں نے سلیمان سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ لشکر لشکر ہو گے اور تمہارے لیے ذمہ' خراج اور زمین ہو گی جس میں بڑے بڑے شہر اور محل ہوں گے تو جو شخص تم میں سے اس کو پائے اور وہ اپنے آپ کو ان شہروں کے کسی محل میں موت تک روک سکے تو وہ ایسا کرے اس کو ابوزرعہ نے شامیوں کی مسند میں اور ابوحاتم نے کتاب الوحدان میں بیان کیا ہے اور دونوں نے اس میں کہا ہے کہ سلیمان صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۲۳۱۔ حضرت سلیمانؓ بن صرد

حضرت سلیمانؓ بن صرد بن جون بن ابی الجون بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حرام بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ اور یہ قبیلہ خزاعہ کی ایک شاخ ہے اور عمرو کی اولاد خزاعہ کہلاتی ہے۔ سلیمان کا نام جاہلیت میں یسار تھا آپ نے سلیمان رکھا۔ ان کی کنیت ابوالمطرف تھی۔ یہ بہتر اور برگزیدہ دین دار عابد تھے۔ کوفہ میں پہلی مرتبہ جب مسلمان وہاں مقیم ہوئے انہوں نے بھی وہاں سکونت اختیار کی تھی یہ اپنی قوم میں صاحب مرتبہ وشرافت تھے۔ یہ حضرت علیؓ کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے تھے انہی نے حوشب ذوالظلیم الہانی کو معرکہ صفین میں قتل کیا تھا اور یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے حسین بن علیؓ کو معاویہ کی وفات کے بعد کوفہ میں بلایا تھا اور جب وہ کوفہ میں آئے تو ان کے ساتھ ہو کر نہ لڑے۔ جب حسین رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو یہ اور مسیب بن نجبہ فزاری اور جن لوگوں نے ان کی مدد نہ کی تھی اور لڑائی میں نہ شریک ہوئے تھے نادم ہوئے اور کہا ہماری توبہ نہیں ہو سکتی

ہے مگر یہ کہ امام حسینؓ کے خون کا بدلہ لیں اور ربیع الاخر کی چاندرات ۶۵ھ میں کوفہ سے نکلے اور سلیمان بن صرد کو اپنا سردار بنایا اور ان کا نام امیر التوابین رکھا۔ اور عبیداللہ بن زیاد کی طرف چلے وہ شام سے بہت بڑا لشکر لیے ہوئے عراق کو جارہا تھا دونوں لشکروں میں بمقام عین الوردہ (جو جزیرہ کی سرزمین میں ایک چشمہ کا سرا ہے) مقابلہ ہوگیا اور سلیمان ابن صرد اور مسیب بن نجبہ اور ان کے ہمراہی بہت سے مقتول ہوئے اور سلیمان اور مسیب کا سر مروان بن حکم کے پاس ملک شام میں گیا قتل کے وقت ان کی عمر ۹۳ برس کی تھی ان سے ابواسحٰق سبیعی اور عدی بن ثابت اور عبداللہ بن یسار وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحیٰی بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حفص بن غیاث نے اعمش سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے سلیمان بن صرد سے روایت کر کے خبر دی کہ دو آدمیوں نے آپس میں سخت کلامی کی اور ان میں سے ایک کا غصہ زیادہ بڑھ گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر وہ اس کو کہہ لے تو غصہ فرو ہو جائے وہ کلمہ یہ ہے: **اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم** (میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود (کے شر) سے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ نجبہ: نون اور جیم کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۲۲۳۲۔ حضرت سلیمانؓ بن عمرو

حضرت سلیمانؓ بن عمرو بن حدیدہ۔ ان کا نسب سلیم بن عمرو کے بیان میں گزر چکا ہے۔ انصاری خزرجی ہیں یہ اور ان کے غلام عنترہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے اکثر لوگ ان کا نام سلیم بیان کرتے ہیں جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں اور ان کا نام سلیم ہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۲۳۳۔ حضرت سلیمانؓ بن مسہر

حضرت سلیمانؓ بن مسہر۔ ان کی روایت کردہ حدیث کو معتمر نے فضیل یعنی ابومعاذ سے انہوں نے ابوحریز سے انہوں نے رفاعہ فتیانی سے انہوں نے سلیمان بن مسہر سے نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کو امن دے کر قتل کرے الخ۔ اور یہ وہم ہے اور صحیح عمرو بن حمق ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ سلیمان بن مسہر تابعی فزاری اہل کوفہ سے ہیں خرشہ بن حر سے وہ ابوذر سے روایت کرتے ہیں۔ حریز: ''حا'' کے فتحہ اور ''را'' کے کسرہ کے ساتھ ہے اسکے آخر میں ''زا'' ہے۔

الفتیانی: ''فا'' اور ''تا'' کے بعد ''یا'' کے ساتھ ہے اور ''الف'' کے بعد ''نون'' ہے یہ فتیان کی طرف نسبت ہے جو بجیلہ کا بطن ہے۔

۲۲۳۴۔ حضرت سلیمانؓ بن ہاشم

حضرت سلیمانؓ بن ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس۔ قریشی اموی ہیں۔ نبیؐ کے پاس لا کر آپ کی گود میں رکھے گئے تھے۔ محمد بن اسحٰق نے اسماعیل بن محمد سے روایت کی انہوں نے کہا کہ سلیمان بن ہاشم بن عتبہ لا کر آپ کی گود میں دیئے گئے انہوں نے آپ پر پیشاب کر دیا نبی ﷺ ایک پیالہ میں پانی لائے اور پیشاب کی جگہ پر جہاں انہوں نے پیشاب کیا تھا ڈال دیا اس سے

زیادہ اور کچھ نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب السین والمیم

۲۲۳۵۔ حضرت سماکؓ بن ثابت

حضرت سماکؓ بن ثابت بن سفیان۔ ان کا ذکر ہم ان کے والد اور ان کے بھائی حارث کے تذکرہ میں کر چکے ہیں اپنے والد اور اپنے بھائی کے ساتھ احد میں شریک ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۳۶۔ حضرت سماکؓ بن خرشہ

حضرت سماکؓ بن خرشہ۔ بعض لوگ ان کا نسب یوں بیان کرتے ہیں کہ سماک بن اوس ابن خرشہ بن لوذان عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری ساعدی ہیں ان کی کنیت ابودجانہ ہے یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ بدر اور احد اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک ہوئے۔ رسول اللہؐ نے احد کے دن ان کو اپنی تلوار دی تھی آپ نے فرمایا تھا کون اس تلوار کو اس کے حق سے لے گا تمام قوم ساکت رہی اور ابودجانہ نے عرض کیا میں اس کو اس کے حق سے لوں گا۔ رسول اللہؐ نے ان کو دے دیا اور انہوں نے اس سے مشرکوں کی کھوپڑیاں پھاڑیں اور اسی کے بارے میں انہوں نے کہا

انا الذی عاھدنی خلیلی ونحن بالسفح لدی النخیل

ان لااقوم الدھر فی الکیول اضرب بسیف اللہ و الرسول

''میں وہ شخص ہوں کہ مجھ سے میرے دوست نے عہد لیا ہے۔ اس حال میں کہ ہم مقام سفح میں کھجوروں کے پاس تھے۔ کہ کبھی پچھلی صفوں میں نہ کھڑا ہوں۔ اور اللہ اور رسول کی تلوار سے کفار کے گلوں کو کاٹوں''۔

ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس ابن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ احد سے لوٹے اپنی صاحبزادی فاطمہ کو اپنی تلوار عنایت کی اور کہا اے بیٹی! اس سے خون کو دھوڈالو اور حضرت علیؓ نے ان کو اپنی تلوار دی اور کہا اس سے خون کو دھوڈالو۔ خدا کی قسم اس نے آج میرا اچھا ساتھ دیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا قسم ہے اگر تم لڑائی میں سچے نکلے تو یقیناً سہل بن حنیف اور ابودجانہ آج لڑائی میں سچے نکلے ہیں۔ یہ مشہور بہادروں میں تھے ان کے پاس ایک سرخ پٹی تھی جس سے وہ لڑائی میں پہچانے جاتے تھے جب احد کا دن ہوا انہوں نے اس کو نشان کے طور پر لگایا اور دونوں صفوں کے بیچ اکڑ کر چلے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس چال کو اللہ ناپسند کرتا ہے بجز اس مقام کے۔ ہمیں ابوالفرج یحییٰ بن محمود اور ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سندوں سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ثابت نے انس سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن تلوار لے کر فرمایا اس کو مجھ سے کون شخص لے گا؟ سبھوں نے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور کہنے لگے ہم لیں گے ہم لیں گے۔ آپ نے فرمایا کون اس کو اس کے حق کے ساتھ لے گا؟ اس پر تمام لوگ پیچھے ہٹ گئے سماک یعنی ابودجانہ نے عرض

کیا کہ میں اس کو اس کے حق کے ساتھ لوں گا۔ اور اس کو لے لیا اور اس سے مشرکوں کی کھوپڑیوں کو پھاڑ ڈالا۔ یہ بزرگ اور اکابر صحابہ میں سے ہیں۔ یمامہ کی جنگ میں سخت معرکہ کے بعد شہید ہوئے۔ بنی حنیفہ کا یمامہ میں ایک باغ تھا جس کی آڑ سے لڑتے تھے اور مسلمان ان لوگوں تک پہنچنے پر قابو نہ پاتے تھے۔ ابو دجانہ نے مسلمانوں سے کہا کہ مجھ کو اس باغ کے اندر پھینک دو مسلمانوں نے ایسا ہی کیا اور ان کا پیر ٹوٹ گیا انہوں نے اس کے دروازے پر مقابلہ کر کے مشرکوں کو دروازے سے ہٹا دیا اور مسلمان اس کے اندر داخل ہو گئے۔ اور یہ اسی دن شہید ہو گئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ زندہ رہے اور حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک ہوئے۔ لیکن پہلا قول صحیح ہے اور زیادہ مشہور ہے لیکن وہ خط جو ان کی طرف منسوب ہے۔ اس کی سند ضعیف ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے کنیتوں کے باب میں ان کا حال اس سے زیادہ بیان ہوگا۔

۲۲۳۷۔ حضرت سماکؓ بن سعد

حضرت سماکؓ بن سعد بن ثعلبہ بن خلاس بن زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب ابن خزرج بن حارث بن خزرج۔ انصاری خزرجی ہیں۔ بشیر بن سعد کے بھائی اور نعمان بن بشیر کے والد تھے۔ بدر میں اپنے بھائی بشیر کے ساتھ شریک ہوئے۔ اور احد میں بھی شریک ہوئے تھے۔ انہوں نے اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ خلاس: خا کے فتحہ اور لام کی شد سے ہے۔

۲۲۳۸۔ حضرت سماکؓ بن مخرمہ

حضرت سماکؓ بن مخرمہ بن جمین بن ثلاث بن ہالک۔ صحابی ہیں۔ انہی کی طرف کوفہ کی مسجد سماک منسوب ہے۔ یہ سماک سماک بن حرب کے ماموں تھے۔ اور ان کے نام پر عمرو بن اسد ابن خزیمہ کے بیٹے ہالکی اسدی کا نام رکھا گیا۔ اور سیف بن عمر نے بیان کیا ہے کہ سماک بن مخرمہ اسدی۔ اور سماک بن عبید عبدی اور سماک بن خرشہ انصاری (یہ تینوں ابو دجانہ نہیں ہیں) یہ لوگ سب سے پہلے سرزمین ہمدان کے مقام مسالح دستی اور ارض دیلم کے والی ہوئے۔ اور یہ تینوں شخص حضرت عمرؓ کے پاس اہل کوفہ کے وفد میں خمس لے کر آئے۔ حضرت عمرؓ نے ان لوگوں کا نسب پوچھا ان لوگوں نے حضرت عمرؓ سے بیان کیا ہم لوگ سماک اور سماک اور سماک ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا خدا تم میں برکت دے۔ اے خدا ان لوگوں سے اسلام کو بلند کر اور ان کے ذریعہ سے اس کی مدد کر۔ حمزہ سہمی نے ان کو جرجان کی تاریخ میں ان لوگوں کے ذیل میں بیان کیا ہے کہ جو صحابہ سوید بن مقرن کے ساتھ جرجان میں آئے تھے اور ان کا کچھ حال نہیں بیان کیا ہے۔ سماک کوفہ میں رہتے تھے جب حضرت علی کوفہ میں آئے یہ وہاں سے جزیرہ کی طرف چلے گئے بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ مقام رقہ میں فوت ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۳۹۔ حضرت سمالیؓ بن ہزال

حضرت سمالیؓ بن ہزال۔ زید بن اسلم نے روایت کی ہے کہ سمالی بن ہزال نے نبی ﷺ کے سامنے زنا کا اقرار کیا آپ نے رجم کرنے کا حکم دیا۔ پھر رجم کیا گیا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ قصہ ماعز ابن مالک اسلمی کی بابت مشہور ہے اور یہ ہزال کے قرابت مند تھے۔ اور شاید قریب سے یہ مقصود ہے کہ ہزال کی طرف منسوب تھے یا اسی کے مثل لیکن اس کو بدل

دیا ہے۔

۲۲۴۰۔ حضرت سمیج رضی اللہ عنہ

حضرت سمیج رضی اللہ عنہ جنی۔ بعض لوگ ان کا نام سمیج بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبداللہ رکھا ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ ہم نے ان کا تذکرہ امام الصنعت ابوالحسن دارقطنی کی اتباع میں لکھا ہے اور اس وجہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جن اور انس دونوں کی طرف مبعوث تھے۔ ان سے ان کی بیوی منوس نے سورہ یس کی فضیلت میں حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۴۱۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بن جنادۃ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بن جنادۃ بن جندب بن حجیر بن زباب بن حبیب بن سواءۃ بن عامر بن صعصعہ سوائی ہیں۔ اس کو ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ سمرہ بن عمرو بن جندب ہیں (یعنی بجائے جنادہ کے عمرو کا نام ذکر کیا ہے) اور باقی نسب اوپر کی مثل ہے اور ابن مندہ نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا کہ سمرہ بن جنادہ بن حجیر بن زیاد سوائی ہیں اور اس میں یقیناً کاتبوں کی غلطی ہے کیونکہ وہ ابو جابر بن سمرہ سوائی ہیں ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے سماک ابن حرب سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے جابر بن سمرہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ خطبہ میں بیان فرماتے تھے کہ قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہیں جابر بیان کرتے ہیں میں نے اس بات کا مطلب نہ سمجھا اور اپنے والد سے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ آپ فرماتے ہیں کہ ان جھوٹوں سے ڈرتے رہو ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۴۲۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بن جندب

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بن جندب بن ہلال بن حریج بن مرہ بن حزن بن عمرو بن جابر بن خشین یعنی ذوالراسین بن لای بن عصیم ابن سح بن فزارہ بن ذبیان بن بغیص بن ریث ابن غطفان۔ فزاری ہیں۔ ان کی کنیت ابوسعید تھی اور بعض لوگ ابوعبدالرحمٰن اور ابوعبداللہ اور ابوسلیمان بیان کرتے ہیں بصرہ میں رہتے تھے ان کو ان کی والدہ ان کے والد کے انتقال کے بعد مدینہ میں لے کر آئیں اور ان سے مری بن شیبان بن ثعلبہ انصاری نے شادی کر لی اور یہ انہیں کے پاس رہے یہاں تک کہ بڑے ہوئے۔ نبی ﷺ ہر سال انصار کے نوجوانوں کو (جنگ کے واسطے) اپنے سامنے پیش کیا کرتے تھے آپ کے سامنے سے ایک نوجوان لڑکا نکلا آپ نے اس کو جنگ پر جانے کی اجازت دے دی اس کے بعد سمرہ پیش ہوئے آپ نے ان کو واپس کر دیا سمرہ نے عرض کیا کہ آپ نے اس کو تو اجازت دے دی اور مجھ کو واپس کر دیا اور اگر میں اس سے کشتی لڑوں تو اس کو پچھاڑ دوں آپ نے فرمایا کہ تم سے لڑو سمرہ نے اس کو کشتی میں پچھاڑ لیا آپ نے ان کو لڑائی پر جانے کی اجازت دے دی۔ بعض لوگ کہتے ہیں آپ نے ان کو احد کے دن اجازت دے دی تھی واللہ اعلم۔

واقدی لکھتے ہیں کہ یہ انصار کے حلیف تھے عبداللہ بن بریدہ نے سمرہ بن جندب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں

رسول اللہؐ کے زمانہ میں لڑکا تھا اور میں آپ سے حدیثیں یاد کرتا تھا اور مجھ کو بیان کرنے سے کوئی چیز منع نہیں کرتی ہے مگر اس جگہ مجھ سے زیادہ عمر والے آدمی موجود ہیں اور میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ اس عورت پر نماز پڑھی ہے جو نفاس میں مرگئی تھی آپ نماز میں اس کے وسط پر کھڑے ہوئے تھے یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بہت غزوات میں شریک ہوئے انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی زیاد جب کوفہ جاتے تھے تو ان کو بصرہ میں اپنا قائم مقام کر جاتے تھے اور جب کوفہ سے بصرہ میں آتے تھے تو ان کو کوفہ میں قائم مقام کر دیتے تھے اور دونوں مقاموں میں سے ہر ایک میں چھ مہینے رہتے تھے یہ خارجیوں پر بہت ہی سخت تھے اور جب ان میں سے کوئی لایا جاتا تھا اس کو قتل کر دیتے تھے اور کہتے تھے کہ آسمان کے نیچے جتنے لوگ قتل ہوئے ہیں یہ سب میں بدتر ہیں کیونکہ یہ لوگ مسلمانوں کو کافر بتاتے ہیں اور خون ریزی کرتے ہیں۔ فرقہ حروریہ اور جو ان کے ہم مذہب ہیں ان پر طعن کرتے ہیں اور ان کی برائی بیان کرتے ہیں اور ابن سیرین اور حسن اور بصرہ کے اہل فضل ان کی تعریف کرتے ہیں ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ سمرہ نے جو خطوط اپنے بیٹوں کی طرف بھیجے ہیں ان میں بہت کچھ علم ہے ان سے شعبی اور ابن ابی لیلیٰ اور علی بن ربیعہ اور عبداللہ بن بریدہ اور حسن بصری اور ابن سیرین اور ابن شخیر اور ابوالعلاء اور ابوالرجاء وغیرہم نے روایت کی ہے۔

ہمیں ابوجعفر یعنی عبداللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ محمد ابن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالاعلی نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے دو سکتے نبیؐ سے یاد کئے عمران بن حصین نے ان کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم نے ایک سکتہ یاد کیا ہے ہم نے مدینہ میں ابی بن کعب کو یہ اختلاف لکھا۔ ابی نے جواب دیا کہ سمرہ نے ٹھیک یاد کیا ہے۔ سعید بیان کرتے ہیں ہم نے قتادہ سے پوچھا یہ سکتے کیا ہیں؟ انہوں نے جواب دیا جب نماز میں داخل ہوں اور جب قرأت سے فارغ ہوں پھر اس کے بعد بیان کیا اور جب ولا الضالین پڑھیں یہ سمرہ ۵۹ھ یا ۵۸ھ میں بمقام بصرہ انتقال کیا چونکہ ان کو سخت سردی لگ گئی تھی جس کے علاج کے لئے گرم پانی سے بھری ہوئی دیگ پر بیٹھے اسی میں گر کر مر گئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۴۳۔ حضرت سمرہؓ بن حبیب

حضرت سمرہؓ بن حبیب بن عبد شمس۔ قریشی۔ اموی ہیں۔ عبدالرحمٰن بن سمرہ کے والد تھے۔ ابوبکر بن داسہ نے بیان کیا کہ یہ مسلمان ہو گئے تھے اور ان کو عثمان بن عفان نے والی مقرر کیا تھا۔ ان کو ابن دباغ اندلسی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے اور صحیح یہ ہے کہ ان کے بیٹے مسلمان ہوئے تھے اور وہی حضرت عثمانؓ کی خلافت میں بجستان کے والی مقرر ہوئے۔ واللہ اعلم

۲۲۴۴۔ حضرت سمرہؓ بن ربیعہ

حضرت سمرہؓ بن ربیعہ۔ عدوانی ہیں بعض لوگ ان کو سمرہ۔ عدوی کہتے ہیں۔ حرام بن عثمان نے محمد اور عبداللہ پسران جابر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ سمرہ بن ربیعہ عدوانی ابوالیسر کے پاس اپنا حق طلب کرنے آئے ابوالیسر نے اپنے گھر والوں سے کہا کہہ دو وہ یہاں نہیں ہیں سمرہ بیٹھ کر آرام کرنے لگے ابوالیسر نے یہ خیال کر کے کہ وہ چلے گئے ہوں گے اپنا سر نکالا اور سمرہ نے ان کو دیکھ لیا سمرہ نے پوچھا کیا تمہارے گھر والوں نے نہیں کہا تھا کہ یہاں نہیں ہیں۔ ابوالیسر نے جواب دیا میرے ہی حکم سے ایسا ہوا تھا سمرہ نے پوچھا کیوں انہوں نے جواب دیا کہ تمہارا حق میرے پاس نہ تھا کہ میں تم کو ادا کر دیتا پھر ابوالیسر نے

کہا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے نہیں سنا ہے کہ جو شخص تنگدست کو مہلت دے یا اس کی تنگی کو دور کردے اللہ اس کو قیامت کے دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔ عمرو نے جواب دیا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس کو رسول اللہؐ سے سنا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو عمر کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ وہ عدوی قریش ہیں یا اور کوئی اس کے سوا اور انہوں نے ان کا واقعہ ابوالیسر کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ان کو عدوی بتایا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کو عدوانی بیان کیا ہے۔

۲۲۴۵۔ حضرت سمرہؓ بن عمرو سوائی

حضرت سمرہؓ بن عمرو بن جندب بن حجیر جابر بن سمرہ سوائی کے والد ہیں یہ سمرہ بن جنادہ میں گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۲۴۶۔ حضرت سمرہؓ بن عمرو عنبری

حضرت سمرہؓ بن عمرو عنبری ہیں قرط بن عبداللہ بن جناب عنبری کی اولاد سے نبی ﷺ نے ان کی شہادت زبیب عنبری کے اسلام کے بارے میں جائز رکھی تھی اس کا قصہ اوپر گزر چکا ہے خالد بن ولید نے یمامہ سے واپسی کے وقت ان کو وہاں اپنا قائم مقام کیا تھا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۴۷۔ حضرت سمرہؓ بن فاتک

حضرت سمرہؓ بن فاتک۔ اسدی ہیں قبیلہ اسد بن خزیمہ بن مدرکہ سے۔ بعض لوگ ان کو سبرہ کہتے ہیں اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یعمر بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم نے داؤد بن عمرو سے انہوں نے بشر بن عبداللہ سے انہوں نے سمرہ بن فاتک سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سمرہ بہت اچھے آدمی ہیں اگر وہ اپنے بال کم کرا دیتے اور اپنا تہبند اوپر چڑھا لیتے سمرہ نے ایسا ہی کیا اپنے بال کم کرا دیئے اور اپنا تہبند چڑھا لیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۴۸۔ حضرت سمرہؓ بن معاویہ

حضرت سمرہؓ بن معاویہ بن عمرو بن سلمہ یعنی مجر بن ابی کرب بن ربیعہ کندی ہیں نبی ﷺ کے پاس وفد میں آئے تھے اور اسلام قبول کیا ان کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۲۴۹۔ حضرت سمرہؓ بن معیر

حضرت سمرہؓ بن معیر بن لوذان بن ربیعہ بن عریج بن سعد بن جمح۔ قریشی ہیں جمحی ہیں ان کی کنیت ابو محذورہ تھی موذن تھے ان کی کنیت نام پر غالب تھی اور یہ کنیت ہی سے مشہور تھے اور انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا حال اس سے زیادہ بیان ہو گا ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو سمرہ اور بعض اوس اور بعض اس کے سوا اور کچھ بیان کرتے ہیں ان سے ابن عبدالملک اور

ابن محیریز اور ابن ابی ملیکہ اور عطا اور عبدالعزیز بن رفیع وغیر ہم نے روایت کی ہے ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن معاذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد اور دادا دونوں نے ابی محذورہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے ان کو بٹھایا اور ان کو اذان حرفاً حرفاً بتائی ابراہیم کہتے ہیں مثل ہمارے اذان کے بشر بیان کرتے ہیں میں نے ان سے کہا کہ مجھ پر اذان کو دہراؤ انہوں نے اذان کو ترجیع سے بیان کیا ابو محذورہ نے مکہ میں ۷۹ھ کو انتقال کیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۵۰۔ حضرت سمعانؓ بن خالد

حضرت سمعانؓ بن خالد۔ کلابی ہیں بنی قریط سے جب یہ نبیؐ کے پاس آئے آپ نے ان کو دعا دی اور ان کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور ان سے کہا اے سمعان تم کو کون چیز سی زیادہ پسند ہے کہ تمہاری روزی وبر (یعنی اونٹوں کی رووٗں) میں ہو یا مدر (یعنی دیہاتوں) میں انہوں نے جواب دیا کہ بلکہ وبر میں۔ اور آپ نے ان کی گردن کی بائیں طرف مٹی سے نشانی کر دی اور آپ نے ان کی بہن سے شادی کی تھی ان کی مرویات ان کی اولاد کے پاس ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۵۱۔ حضرت سمعانؓ بن عمرو

حضرت سمعانؓ بن عمرو بن حجر۔ صحابی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے اور آپ سے بیعت اسلام کی اور اپنا مال آپ کے پاس صدقہ میں پیش کیا آپ نے ان کو رسلیین اور درکا کے درمیان کا حصہ عنایت کیا ان کی روایت کردہ حدیث کی روایت ان کے بیٹے خیار نے کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ خیار: خ کے کسرہ کیساتھ۔ اس کے بعد یاء ہے آخر میں را ہے۔

۲۲۵۲۔ حضرت سمیحہؓ

حضرت سمیحہؓ یا سحیمہ۔ ان کے قصہ کو خالد بن نجیح نے بکر ابن شریح سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا ابولبابہ انصاری کے ہمسایہ میں سحیہ نامی ایک شخص رہتے تھے سمیحہ کی کھجور ابولبابہ کے مکان پر جھکی ہوئی تھی الی آخرہ۔ اور اسی قصہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمیحہ سے کہا خوش دلی سے تم اپنی کھجور ابولبابہ کو دے دو میں اس کے عوض میں جنت میں ایک کھجور کی ضمانت کرتا ہوں۔ سمیحہ نے انکار کیا آپ نے دس درختوں کی ضمانت کی۔ انہوں نے انکار کیا۔ پھر آپ نے سو کی ضمانت کی انہوں نے انکار کیا۔ پھر ابوالدحداحہ نے ہزار درخت اس دین کے جوان کا سمیحہ پر تھا دے دیا اور انہوں نے کھجور کو ابولبابہ کے سپرد کر دیا ان کا تذکرہ اشیری نے لکھا ہے۔

۲۲۵۳۔ حضرت سمیرؓ بن حصین

حضرت سمیرؓ بن حصین بن حارث بن ابی خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف۔ خزرجی ہیں۔ ساعدی ہیں احد میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ کے عامل تھے اور ان کو حضرت عمر سے قرابت بھی تھی انہی کی خلافت میں ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کو عدوی اور ابن ماکولا نے ذکر کیا ہے۔

۲۲۵۴۔ حضرت سمیرؓ بن زہیر

حضرت سمیرؓ بن زہیر۔ ان کا ذکر ان کے بھائی سلمہ بن زہیر میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۵۵۔ حضرت سمیر، ابوسلیمانؓ

حضرت سمیر، ابوسلیمانؓ۔ ان کی کنیت ابوسلیمان تھی۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سماعت حدیث کرتے تھے اس کی روایت حریز بن عثمان نے سلیمان بن سمیر سے انہوں نے اپنے والد سے کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۵۶۔ حضرت سمیطؓ

حضرت سمیطؓ بجلی۔ ایک مجہول شخص ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث کو زید بن حباب نے موسیٰ بن عبیدہ ربذی سے انہوں نے محمد بن ابی منصور سے انہوں نے سمیط بجلی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص ایک دن خدا کی راہ میں مرابطہ کرتا ہے وہ ایک مہینہ کے روزہ اور نماز کے برابر ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۵۷۔ حضرت سمیفعؓ بن ناکور

حضرت سمیفعؓ بن ناکور بن عمرو بن یعفر بن یزید۔ یہ ذوالکلاع حمیری ہیں۔ ان کا ذکر ذوالکلاع میں ہو چکا ہے۔

باب السین والنون

۲۲۵۸۔ حضرت سنانؓ بن تیم

حضرت سنانؓ بن تیم۔ جہنی ہیں۔ بنو عوف بن خزرج کے حلیف ہیں اور بعض لوگ ان کا نام سنان بن وبرہ بیان کرتے ہیں یہ رسول اللہؐ کے ساتھ غزوۂ مریسیع یعنی غزوۂ بنی مصطلق میں شریک ہوئے ہیں ان لوگوں کی علامت اس دن یا منصور امت امت تھی بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن ابی کو یہ کہتے سنا تھا کہ اگر ہم مدینہ کو لوٹ کر جائیں گے تو وہاں کا عزت دار ذلیل کو نکال دے گا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کو زید بن ارقم نے سنا تھا اور یہی صحیح ہے سنان وہی ہیں جنہوں نے اس دن جہجاہ غفاری سے جھگڑا کیا تھا جہجاہ حضرت عمر بن خطابؓ کے گھوڑے کو لے کر چلتے تھے اور ان کے نوکر تھے دونوں میں لڑائی ہو گئی جہنی نے انصار کو مدد کے لیے پکارا اور جہجاہ نے مہاجرین کو آواز دی عبداللہ بن ابی اس پر غصہ ہوا اور اس بات کو کہا۔ ان کا تذکرہ اس جگہ نہ تھا۔ ابوعمر نے کیا ہے۔

۲۲۵۹۔ حضرت سنانؓ بن ثعلبہ

حضرت سنانؓ بن ثعلبہ بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ۔ انصاری ہیں۔ احد میں شریک ہوئے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر

نے مختصر لکھا ہے۔

۲۲۶۰۔ حضرت سنانؓ بن روح

حضرت سنانؓ بن روح۔ انکا ذکر ان صحابہ میں ہے جو حمص میں مقیم ہوئے ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ انکو یعنی سنان کو دار قطنی نے ذکر کیا ہے ابن ماکولا کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ وہ سیار بن روح ہیں اور ہم نے ان کو سیار کے نام میں ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۲۶۱۔ حضرت سنانؓ بن سلمہ

حضرت سنانؓ بن سلمہ بن محبق۔ ہذلی ہیں ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے اور بعض لوگ ابو حبتر اور ابو یسر بھی بیان کرتے ہیں ان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے جہاد کے زمانہ میں پیدا ہوا تھا اس لیے آپ نے میرا نام سنان رکھا اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ پیدا ہوئے تو ان کے والد سلمہ نے کہا کہ سنان (یعنی نیزہ) جس سے میں خدا کے راستہ میں جہاد کروں وہ مجھ کو اس لڑکے سے زیادہ پیارا ہے اس لیے رسول اللہؐ نے ان کا نام سنان رکھ دیا۔ اور ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ یہ فتح مکہ کے دن پیدا ہوئے تھے اس لیے رسول اللہؐ نے ان کا نام سنان رکھا یہ جوانمرد اور بہادر تھے ابو یقظان نے بیان کیا ہے جب عبداللہ بن سوار قتل ہوئے تو حضرت معاویہ نے زیاد کو لکھا کہ ایسے آدمی کو تلاش کرو جو سرحد ہند کے لائق ہو اور اس کو بھیجو۔ زیاد نے سنان بن سلمہ کو عامل مقرر کیا خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا ہے کہ زیاد نے سنان بن سلمہ کو ہند پر جہاد کرنے کے لیے مقرر کیا تھا۔ یہ واقعہ ۵۰ھ میں ہوا تھا ان سے سلم ابن جنادہ اور معاذ بن سعوۃ اور حبیب یعنی ابو عبدالصمد نے روایت کی ہے اور انہی کی روایت سے ہے کہ ایک آدمی نبیؐ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہؐ میں نے اپنی ماں کو صدقہ دیا تھا اور وہ مرگئی ہے اب میں کیا کروں آپ نے جواب دیا کہ خدا نے تم کو تمہارا مال واپس کر دیا اور تمہارے صدقہ کو قبول کر لیا حجاج کے آخری زمانہ میں سنان بن سلمہ کی وفات ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۶۲۔ حضرت سنانؓ بن ابی سنان

حضرت سنانؓ بن ابی سنان بن محصن۔ اسدی ہیں اسد بن خزیمہ سے یہ عکاشہ بن خزیمہ بن محصن کے بھتیجے ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے بیان میں جو قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ یعنی بنی عبد شمس کے حلیف سے بدر میں شریک ہوئے تھے بیان کیا ہے کہ ابو سنان عکاشہ کے بھائی اور ان کے بیٹے سنان بن ابی سنان بھی تھے اور یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمام مشاہد میں شریک ہوئے تھے انہوں نے بیعت الرضوان میں درخت کے نیچے سب سے پہلے بیعت کی تھی یہ واقدی کا بیان ہے اور واقدی کے سوا اور لوگ کہتے ہیں کہ بلکہ ان کے والد سنان نے سب سے پہلے بیعت کی تھی اور یہی مشہور ہے سنان ۳۲ھ میں فوت ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۶۳۔ حضرت سنانؓ بن سنہ

حضرت سنانؓ بن سنہ اسلمی ہیں۔ حجازی ہیں ان سے حرملہ بن عمرو اور حکیم بن ابی حرہ اور یحییٰ بن ہند اور معاذ بن سعوہ نے

روایت کی ہے بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ حرملہ بن عمرو اسلمی یعنی عبدالرحمٰن بن حرملہ کے والد کے چچا ہیں۔ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہارون بن معروف نے خبر دی عبداللہ کہتے تھے اور میں نے اس کو ہارون سے سنا ہے وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے محمد بن عبیداللہ بن ابی حرہ نے اپنے چچا حکیم بن ابی حرہ سے انہوں نے سنان بن سنہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھا کر شکر کرنے والا مثل روزہ دار صابر کے ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سنہ: سین اور نون کے ساتھ ہے۔

۲۲۶۴۔حضرت سنانؓ بن شفعلہ

حضرت سنانؓ بن شفعلہ اوسی ہیں۔عباد بن راشد یمامی نے سنان بن شفعلہ اوسی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے رسول اللہ ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ اللہ عزوجل نے جب فاطمہؓ کا عقد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ کیا تو رضوان (داروغہ بہشت) کو حکم دیا کہ درخت طوبیٰ کو حکم دے دو کہ محبان اہل بیت کے عدد کے موافق پتوں کا حامل ہو جائے) درخت طوبیٰ نے اس حکم کی تعمیل کی اور جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ فرشتوں کو ان پتوں کے ساتھ اتارے گا اور محبان اہل بیت میں سے ہر ایک کو ایک پتہ دے گا جس میں آگ سے بری ہونا لکھا ہوگا ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے اور انہوں نے ان کو ابن شفعلہ فا کے ساتھ بیان کیا ہے اور ابن ماکولا کی جو کتاب ہمارے پاس ہے اس میں شمعلہ میم کے ساتھ ہے۔واللہ اعلم

۲۲۶۵۔حضرت سنانؓ بن صیفی

حضرت سنانؓ بن صیفی بن صخر بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب ابن سلمہ۔انصاری ہیں خزرجی ہیں سلمی ہیں عقبہ میں شریک ہوئے تھے اور یہ ان ستر آدمیوں میں سے ہیں جنہوں نے عقبہ میں بیعت کی تھی اور یہ بدر اور احد میں بھی شریک ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۶۶۔حضرت سنانؓ ضمری

حضرت سنانؓ ضمری۔ضمری ہیں۔ان کو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مرتدین کے قتال کے لیے جاتے وقت مدینہ میں اپنا قائم مقام کیا تھا۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۲۶۷۔حضرت سنانؓ بن ظہیر

حضرت سنانؓ بن ظہیر اسدی ہیں۔صحابی ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو ایک اونٹنی ہدیہ میں پیش کی آپ نے فرمایا دودھ کی طرف بلانے والی کو رہنے دو اس کی روایت خریبی نے عصبہ بن جودان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سنان سے کی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۶۸۔ حضرت سنانؓ بن عبداللہ جہنی

حضرت سنانؓ بن عبداللہ جہنی ہیں۔ صحابی ہیں ابوالتیاح ضبعی نے موسیٰ بن سلمہ ہذلی سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے سنان بن عبداللہ کی بیوی سے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کریں کہ ان کی والدہ بغیر حج کئے مرگئیں کیا اب ان کی طرف سے حج بدل ہوسکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا اور تم اس کو ادا کردیتیں تو کیا ان کی طرف سے کافی نہ ہوتا اس کی روایت محمد بن کریب نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے سنان بن عبداللہ جہنی سے کی ہے۔ اس کو ابوخالد احمر نے محمد بن کریب سے انہوں نے کریب سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اس میں وہم سے کہہ دیا ہے کہ سفیان ابن عبداللہ (یعنی کریب سے اوپر کے راوی کی جگہ پر سفیان ابن عبداللہ کو بیان کردیا ہے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۶۹۔ حضرت سنانؓ بن عبداللہ بن قشیر

حضرت سنانؓ بن عبداللہ بن قشیر بن خزیمہ سلمہ بن اکوع اسلمی کے والد ہیں۔ طبری نے بیان کیا ہے کہ سنان ابن عبداللہ بن قشیر بن خزیمہ بن مالک بن سلامان ابن اسلم بن افصی۔ اسلمی ہیں قدیم الاسلام ہیں یہ اور ان کے بیٹے سلمہ اور عامر صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ اشیری نے ابن عبدالبر پر استدراک کے لیے لکھا ہے۔

۲۲۷۰۔ حضرت سنانؓ بن عرفہ

حضرت سنانؓ بن عرفہ۔ عطیہ بن قیس نے بسر بن عبیداللہ سے انہوں نے سنان (صحابی) سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے اس آدمی کی بابت جو عورتوں کی ہمراہی میں مرجائے اور اس عورت کے بارے میں جو آدمیوں کی ہمراہی میں مرجائے اور کسی کا کوئی محرم نہ ہو فرمایا ہے کہ زمین میں دفن کردیں اور غسل نہ دیں۔ اسی طرح اس کی روایت کی گئی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ عرفہ عین معجمہ کے ساتھ ہے یا مہملہ کے ساتھ۔ واللہ اعلم

۲۲۷۱۔ حضرت سنانؓ بن عمرو

حضرت سنانؓ بن عمرو بن طلق قبیلہ قناعہ کے خاندان بنی سلامان بن سعد بن ہذیم سے ہیں۔ ان کی کنیت ابوالمقنع ہے۔ یہ سابقین اسلام میں سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احد وغیرہ مشاہد میں شریک ہوئے تھے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۷۲۔ حضرت سنانؓ بن مقرن

حضرت سنانؓ بن مقرن۔ نعمان بن مقرن کے بھائی ہیں۔ ان کا ذکر مغازی میں آتا ہے یہ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے۔

۲۲۷۳۔ حضرت سنانؓ بن وبر

حضرت سنانؓ بن وبر۔ جہنی ہیں۔ ان کا نام بعض لوگ وبرہ بھی بتاتے ہیں۔ ہمیں ابو محمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم حسین ابن حسن اسدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن محمد سلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد اور احمد پسران محمد بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسلیمان ربعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد صاغانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ یعنی یحییٰ بن محمد بن سکن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جہضم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حسن نے خارجہ بن حارث ابن رافع صحابی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے سنان بن وبرہ جہنی سے سنا وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ مریسیع یعنی بنی مصطلق میں تھے۔ ان لوگوں کی علامت یامنصور امت امت تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی تذکرہ میں لکھا ہے اور ابوعمر نے سنان ابن تیم میں لکھا ہے۔ اور ہم ان کو ذکر کر چکے ہیں۔

۲۲۷۴۔ حضرت سنانؓ ابو ہند الحجام

حضرت سنانؓ ابو ہند الحجام۔ ان کی کنیت ابو ہند ہے۔ حجام ہیں اور بعض لوگوں نے ان کا نام سالم بتایا ہے۔ انہوں نے نبیؐ کے پچھنے لگائے تھے۔ ہم ان کو سالم کے نام میں ذکر کر چکے ہیں اور کنیت کے باب میں انشاء اللہ ذکر کریں گے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۷۵۔ حضرت سنانؓ اراشی

حضرت سنانؓ اراشی۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ یونس بن ابی اسحٰق نے اپنے والد سے انہوں نے سنان سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا کہ پاک ہو اور بچتے رہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۷۶۔ حضرت سنبرؓ اراشی

حضرت سنبرؓ اراشی۔ اراشی ہیں۔ مالک بن عمرو بلوی نے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو روک لیا عمرو بن حسان آپ کے پاس وادی القریٰ سے آئے۔ اور ان کے ساتھ قبیلہ اراش کے ایک شخص سنبر نامی تھے جو ان کے حلیف تھے۔ انہوں نے آپ سے بیعت اسلام کی اور آپ سے عرض کیا کہ میں اپنی قوم کے پاس جا کر ان سے بیعت لیتا ہوں پھر یہ آپ کے پاس لوٹ کر آئے اور بیان کیا کہ یارسول اللہ میں نے اپنے پیچھے کسی شخص کو نہیں چھوڑا جس سے بیعت لے لی اور وہ آپ پر ایمان لے آیا ہو سوا قبیلہ کے خاندان بنی جون کی ایک ضعیفہ یعنی میری والدہ کے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ان کے ساتھ نرمی کرو۔ عمرو بن حسان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے خلیفہ کو جاگیر عنایت کر دیجئے کیونکہ یہ غریب آدمی ہیں۔ آپ نے دریافت کیا کہ کیا دوں؟ عمرو بن حسان نے جواب دیا کہ دونوں جنگل کبرا اور ذات افداک کے عنایت کر دیجئے آپ نے ایسا ہی کیا اور کھجور کی شاخ پر فرمان لکھ دیا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

سنبر: سین کا فتحہ، نون کا سکون اور باء کے فتحہ کے ساتھ ہے آخر میں راء ہے۔

۲۲۷۷۔حضرت سندرؓ ابوالاسود

حضرت سندرؓ ابوالاسود۔ان کی کنیت ابوالاسود ہے۔ابن لہیعہ نے یزید سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ قبیلہ اسلم خدا اس کو سلامت رکھے اور قبیلہ غفار خدا اس کو بخش دے اور قبیلہ تجیب انہوں نے خدا کو قبول کیا۔میں نے پوچھا اے ابوالاسود کیا تم نے آپ سے تجیب کو ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔ابوالاسود نے جواب دیا ہاں میں نے پوچھا کیا لوگوں نے اس کو نقل کر کے بیان کیا ہے۔انہوں نے جواب دیا۔ہاں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۷۸۔حضرت سندرؓ ابوعبداللہ

حضرت سندرؓ ابوعبداللہ۔ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔زنباع جذامی کے غلام ہیں صحابی ہیں ان کی روایت کردہ حدیث کو ربیعہ بن لقیط نے عبداللہ بن سندر سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔عمرو بن شعیب اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا زنباع جذامی کا ایک غلام سندر نامی تھا زنباع نے ان کو اپنی لونڈی کا بوسہ لیتے ہوئے پایا انہوں نے ان کو خصی کرڈالا اوران کی ناک کاٹ لی سندر نبیؐ کے پاس آئے اور آپ سے خبر بیان کی۔آپ نے زنباع کو کہلا بھیجا کہ جس کے ساتھ مثلہ کیا جائے یا جو آگ سے عذاب دیا جائے وہ آزاد ہے اور وہ خدا اور رسول کا غلام ہے اور تم سندر کو آزاد کردو۔سندر نے آپ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ میرے بارے میں وصیت فرمادیجئے آپ نے فرمایا میں تمہارے بارے میں ہر مسلمان کو وصیت کرتا ہوں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو سندر ابوبکر صدیق کے پاس آئے اور کہا میرے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کا خیال رکھو۔انہوں نے سندر کی کفالت کرلی یہاں تک کہ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔حضرت عمر نے ان سے کہا کہ اگر تم میرے پاس رہو گے تو میں تم کو خرچ دوں گا ورنہ تم کو جو جگہ پسند ہو میں تمہارے واسطے وہاں لکھ دوں۔انہوں نے مصر میں رہنا اختیار کیا حضرت عمرؓ نے عمرو بن العاص کو لکھا کہ ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی وصیت کا خیال رکھنا۔جب یہ عمرو کے پاس پہنچے انہوں نے ان کو بہت وسیع ٹکڑا زمین کا اور گھر دیا جب سندر کا انتقال ہوا تو ان کا گھر اور زمین خدا کے مال میں لے لیا گیا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے سندر یعنی ابوالاسود کو اس تذکرہ سے پیشتر ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے اس تذکرہ کو لکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ان کو دو شخص قرار دیئے ہیں لیکن میرا غالب گمان یہ ہے کہ دونوں تذکرے ایک ہی شخص کے ہیں۔اس کی دلیل یہ ہے کہ دونوں شخص اہل مصر سے ہیں اور میں نے بعض علماء کو دیکھا ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو جس میں قبیلہ اسلم کا سلامتی کا ذکر ہے اور سندر جذامی کے قصہ کو اسی تذکرہ میں ذکر کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان بعض نے ان کو ایک ہی شخص خیال کیا ہے واللہ اعلم

۲۲۷۹۔حضرت سنینؓ ابوجمیلہ

حضرت سنینؓ ابوجمیلہ۔ان کی کنیت ابوجمیلہ ہے۔ضمری ہیں۔اور بعض لوگ ان کو سلمی بتاتے ہیں۔ہمیں ابوعبداللہ یعنی محمد بن محمد بن سرایا بن علی فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن اسماعیل بخاری تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا

وہ کہتے تھے ہمیں ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معمر نے ہشام سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو جمیلہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو پایا تھا اور آپ کے ہمراہ فتح مکہ میں شریک ہوا تھا اور میں نے پھینکی ہوئی چیز اٹھائی تھی پھر حضرت عمرؓ نے پاس آ کر اس کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت عمر نے اس کو اچھا بتایا اور بیت المال سے ان کو خرچ دیا اور ان کی ولاء اپنے واسطے کر لی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۸۰۔ حضرت سنینؓ بن واقد

حضرت سنینؓ بن واقد۔ انصاری ہیں۔ ظفری ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان سے کوئی سند حدیث مروی نہیں ہے۔ یزید بن ابی خالد نے عثمان بن عبدالملک سے روایت کی کہتے ہیں میں نے ابن عباس کو دیکھا اور عبداللہ بن جعفر اور سنین بن واقد رسول اللہؐ کے صحابی کو (دیکھا) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو ذکر کیا اور بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں اور ان کی سند مسند نہیں ہے۔

باب السین والھاء

۲۲۸۱۔ حضرت سہل انصاریؓ

حضرت سہل انصاریؓ۔ انصاری ہیں۔ سعد بن عبادہ ساعدی کے بھتیجے ہیں عبدالرحمٰن بن ابی الزناد نے اپنے والد سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو اسید ساعدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ انصار کے گھروں میں بہتر بنی نجار کے گھر ہیں پھر بنی عبدالاشہل کے گھر ہیں۔ پھر بنی حارث بن خزرج کے گھر ہیں پھر بنی ساعدہ کے گھر ہیں اور انصار کے ہر ایک گھر میں خیر ہے۔ یہ خبر سعد بن عبادہ کو ہوئی وہ غمگین ہوئے اور کہا ہم کو پیچھے کر دیا اور ہم چاروں سے سب سے اخیر میں ہوئے۔ ہمارے

گدھے کو تیار کرو میں رسول اللہؐ کے پاس جاتا ہوں۔ ان کے بھتیجے سہل نے کہا کیا تم جا کر رسول اللہؐ کی بات کو لوٹا لو گے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کو تنہا ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔

۲۲۸۲۔ حضرت سہلؓ ابو ایاس

حضرت سہلؓ ابو ایاس۔ ان کی کنیت ابو ایاس ہے۔ انصاری ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی ہے۔ امام بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ محمد بن ابراہیم بن ابی حمید نے ابو حازم سے روایت کی ہے کہ وہ ایاس بن سہل انصاری ساعدی کے پہلو میں بیٹھے تھے کہ انہوں نے کہا کیا میں تم سے اپنے والد کی روایت سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو نہ بیان کروں کہ آپ نے فرمایا ہے کہ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھ کر اللہ کی یاد کرنے کو میں نماز پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک اللہ کی راہ میں گھوڑے پر سوار ہو کر جہاد کرنے سے بہتر جانتا ہوں۔ اس کی روایت ابن حمید نے عباس بن سہل بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۸۳۔حضرت سہلؓ بن بیضاء

حضرت سہلؓ بن بیضاء۔ یہ ان کی والدہ کا نام ہے اور ان کے والد کا نام وہب ابن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ۔ قریشی ہیں۔ فہری ہیں۔ ان کی والدہ کا نام بیضاء یعنی دعد بنت جحدم بن امیہ بن ضبّہ بن حارث بن فہر تھا۔ یہ بیضاء کے بیٹوں یعنی سہیل اور صفوان کے بھائی تھے یہ لوگ اپنی والدہ کے نام سے مشہور تھے۔ اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے۔ اور ابونعیم نے اسی کے مثل ان کا نسب بیان کیا ہے۔ لیکن انہوں نے ان کی والدہ کے نسب میں ضبہ کو نہیں ذکر کیا ہے بلکہ امیہ بن حارث نے بیان کیا ہے۔ یہ سہل ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے مکہ میں اپنا اسلام ظاہر کیا تھا اور یہ وہی شخص ہیں جو ان لوگوں کے پاس گئے تھے جنہوں نے اس عہد نامہ کے توڑنے کا ارادہ کیا تھا جس کو مکہ کے مشرکوں نے بنی ہاشم کے خلاف لکھا تھا یہاں تک کہ ان لوگوں نے اس عہد کو توڑ ڈالا۔ یہ لوگ ہشام بن عمرو ابن ربیعہ اور معطم بن عدی بن نوفل اور ربیعہ بن اسود ابن مطلب بن اسد۔ اور ابوالبختری بن ہشام بن حارث بن اسد اور زہیر بن ابی امیہ بن مغیرہ مخزومی ہیں۔ سہل اور ان کے بھائی سہیل دونوں مدینہ میں نبیؐ کی زندگی میں وفات پاگئے اور آپ نے ان دونوں پر مسجد نبوی میں نماز پڑھائی اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ سہل رسول اللہؐ کے بعد زندہ رہے اور دونوں نے اولاد نہیں چھوڑی۔ اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے ابن مندہ نے اپنی سند سے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مسجد کی زمین دو یتیم لڑکوں یعنی سہل اور سہیل کی تھی جو اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے بیضاء کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ دعد بنت جحدم ابن امیہ بن ضبہ بن حارث بن فہر۔ لیکن دوسروں نے ان کی موافقت نہیں کی ہے بلکہ وہ عائش بن ظرب بن حارث کی اولاد سے ہیں۔ ان کا نسب ابواحمد عسکری نے یوں بیان کیا ہے کہ دعد بیٹی ہیں جحدم بن عمرو بن عائش بن ظرب بن حارث بن فہر کی۔ اور سہل کے والد ضبہ بن حارث کی اولاد سے ہیں۔ اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابن کلبی اور ابن حبیب وغیرہم نے بیان کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ ابوعمر پر نسب مشتبہ ہوگیا ہے انہوں نے اس کو یہاں اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح ہم نے اوپر ذکر کیا ہے اور ان کے بھائی سہیل بن بیضاء کے تذکرہ میں اس کے برعکس بیان کیا ہے۔ اور بیضاء کو امیہ بن ضبہ کی اولاد سے بیان کیا ہے اور سہیل کو ظرب کی اولاد سے اور اگر وہ اس کے برعکس کرتے تو ٹھیک ہوتا۔ اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب ان پر مشتبہ ہوگیا اور انہوں نے اس کی تحقیق نہیں کی لیکن ابن مندہ نے مسجد نبوی کا ذکر اسی تذکرہ میں کیا ہے کہ اس کی زمین دو یتیم لڑکوں یعنی سہل اور سہیل کی تھی اور انہوں نے خیال کرلیا کہ یہی دونوں (یعنی جو مسجد نبوی کی زمین کے مالک تھے) بیضاء کے بیٹے ہیں حالانکہ یہ دونوں انصار سے تھے اور ہم ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ ان کے مقام پر کریں گے لیکن بیضاء کے بیٹے بنی فہر سے ہیں جیسا کہ ہم نے ان کو ذکر کیا ہے اور ابن مندہ کو یہ غلطی اس وجہ سے ہوئی انہوں نے ان کو کسی قبیلہ یا خاندان ان کی طرف نہیں منسوب کیا اور اگر منسوب کرتے تو امر صواب کو معلوم کرلیتے۔

۲۲۸۴۔حضرت سہلؓ بن حارثہ

حضرت سہلؓ بن حارثہ۔ انصاری ہیں۔ ان کا نسب ان کے والد حارثہ ابن سہل کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ ان کی روایت ہے

رسول اللہؐ سے کہ کچھ آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ ہم لوگوں نے ایک گھر میں رہنا اختیار کیا اس حال میں کہ ہم کثیر التعداد تھے پھر تھوڑے رہ گئے اور فنا ہو گئے آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو وہ برا مکان ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام سلمہ ہے اوران کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ابن مندہ بیان کرتے ہیں کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے ان کا شمار تابعین میں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعلی غسانی نے بیان کیا ہے کہ عدوی نے حارثہ بن سہل بن حارثہ بن قیس ابن عامر بن مالک بن لوذان کو ذکر کیا ہے کہ اہل مغازی ابن قداح کا اتفاق ہے کہ یہ احد میں شریک ہوئے تھے اور ابن قداح نے بیان کیا ہے کہ ان کے بیٹے سہل بھی احد میں شریک ہوئے تھے اور امیر ابونصر نے حارثہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ حارثہ بن سہل بن عامر بن لوذان اور ان کے بیٹے سہل دونوں احد اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے اور سہل کی اولاد مدینہ اور بغداد میں ہے۔ اور ابن مندہ کا بیان کہ ابن ابی العاصم کا ان کو صحابہ میں ذکر کرنا صحیح نہیں ہے اوران کا شمار تابعین میں ہے باوجود شرکت احد پر اتفاق کی نہایت ہی عجیب وغریب بات ہے۔ واللہ اعلم

۲۲۸۵۔ حضرت سہلؓ بن حارث

حضرت سہلؓ بن حارث بن عمرو بن عبدرزاح۔ احد میں شریک ہوئے تھے ان کی اولاد نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے عدوی سے روایت کر کے لکھا ہے۔

۲۲۸۶۔ حضرت سہلؓ بن ابی حثمہ

حضرت سہلؓ بن ابی حثمہ۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کا نام عبداللہ اور بعض عبیداللہ بیان کرتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام عامر بن ساعدہ بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن عمرو یعنی نبیت ابن مالک بن اوس۔ انصاری ہیں۔ اوسی ہیں۔ ہجرت کے تیسرے سال پیدا ہوئے۔ واقدی بیان کرتے ہیں کہ نبیؐ کی وفات کے وقت یہ آٹھ برس کے تھے لیکن انہوں نے نبیؐ سے حدیثیں یاد رکھی ہیں ابن ابی حاتم رازی نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ان کی اولاد میں سے ایک شخص سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے شجرہ کے نیچے بیعت کی تھی اور یہ نبی ﷺ کو احد کے سفر میں راستہ بتاتے تھے اوراس کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے۔ لیکن واقدی کا بیان صحیح ہے ان کی والدہ ام الربیع بنت سالم بن عدی ابن مجدعہ تھیں۔ حضرت معاویہ کے شروع زمانہ میں وفات پائی۔ ان سے نافع بن جبیر اور عبدالرحمٰن بن مسعود اور بشیر بن یسار اور صالح بن خوات بن جبیر نے روایت حدیث کی ہے۔ اور صلاۃ خوف کے متعلق ان کی روایت صحیح اور مشہور ہے۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ قطان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد سے انہوں نے صالح ابن خوات بن جبیر سے انہوں نے سہل ابن ابی حثمہ سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے صلوٰۃ خوف کے بارے میں بیان کیا ہے کہ امام قبلہ کے رخ پر کھڑا ہو اور کچھ آدمی اس کے ساتھ کھڑے ہوں اور کچھ آدمی دشمن کی طرف کھڑے ہوں اوران کے چہرے دشمنوں کی طرف ہوں اور امام ان کے ساتھ رکوع کرے الی آخرہ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۸۷۔ حضرت سہلؓ بن حنظلیہ انصاری

حضرت سہلؓ بن حنظلیہ۔ انصاری ہیں۔ ان کا نسب اس طرح ہے کہ سہل بن ربیع بن عمرو بن عدی بن زید۔ انصاری ہیں اوسی ہیں قبیلہ بنی حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو ابن مالک بن اوس سے حنظلیہ ان کی والدہ تھیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی دادا کی والدہ تھیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے شجرہ کے نیچے بیعت کی تھی یہ بزرگ شخص تھے لوگوں سے علیحدہ رہتے تھے۔ کثرت سے نماز اور خدا کے یاد کرنے والے تھے۔ جب تک کہ مسجد میں رہتے تھے برابر نماز پڑھا کرتے تھے اور جب لوٹتے تھے برابر تسبیح اور تہلیل میں مشغول رہتے یہاں تک کہ اپنے گھر پہنچ جاتے۔ انہوں نے دمشق میں سکونت اختیار کی تھی اور یہیں حضرت معاویہ کی اوائل خلافت میں انتقال کیا ان کی اولاد نہیں رہی یہ کہتے تھے کہ اگر میرے ایک ناتمام لڑکا اسلام کی حالت میں ہوتا وہ مجھ کو تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے انکے بھائی کا نام عقبہ ہے صحابی ہیں ان سے قیس بن بشر تغلبی نے روایت کی ہے انہوں نے کہا میرے والد ابوالدرداء کے پاس بیٹھتے تھے کہ ان کے پاس سے سہل بن حنظلیہ گزرے ہم لوگ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے ابودرداء کو سلام کیا اور ابوالدرداء نے پوچھا کہ کوئی ایسی بات بیان کرو جو ہم کو فائدہ دے اور تم کو نقصان نہ پہنچائے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ کی راہ میں گھوڑے پر خرچ کرنے والا مثل اس شخص کے ہے جو اپنے ہاتھوں کو صدقہ دینے کو پھیلائے اور اس کو نہ بند کرے۔ ہمیں ابومحمد بن ابی القاسم نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن سمرقندی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد نے اپنے والد سے انہوں نے عبادہ بن محمد بن عبادہ بن صامت سے انہوں نے حضرت معاویہ کے ایک پاسبان سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا حضرت معاویہ کے سامنے گھوڑے پیش ہوئے انہوں نے ابن حنظلیہ انصاری سے پوچھا تم نے رسول اللہ ﷺ کو گھوڑوں کی بابت کیا فرماتے سنا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک بھلائی معلق ہے اور اس کا مالک اس پر مشقت ڈالتا ہے اور اس پر خرچ کرنے والا مثل اس شخص کے ہے جو صدقہ دینے کے لیے اپنے ہاتھ کو پھیلائے اور پھر اس کو نہ سمیٹے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۸۸۔ حضرت سہلؓ بن حنظلیہ عبشمی

حضرت سہلؓ بن حنظلیہ۔ عبشمی ہیں ان سے ابوعالیہ نے روایت کی ہے۔ امام بخاری نے بیان کیا ہے کہ یہ پہلے شخص کے علاوہ ہیں اور بعض لوگ ان کا نام سہیل بیان کرتے ہیں۔ معتمر بن سلیمان نے اپنے والد سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے سہل بن حنظلیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کوئی گروہ ذکر الٰہی کے واسطے نہیں اکٹھا ہوتا مگر ان کو خطاب ہوتا ہے کہ اٹھو تم بخش دیئے گئے تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۸۹۔ حضرت سہلؓ بن حنیف

حضرت سہلؓ بن حنیف بن واہب بن عکیم بن ثعلبہ بن مجدعہ بن حارث بن عمرو بن خناس اور بعض لوگ ان کو ابن خنساء کہتے

ہیں اور بعض حنش کہتے ہیں بن عوف ابن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ اس کو ابوعمر اور ابونعیم نے بیان کیا ہے اور کلبی نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے مگر انہوں نے حارث کے نام کو مجدعہ کے نام پر مقدم کر دیا ہے اور کہا ہے کہ ثعلبہ حارث بن مجدعہ کے بیٹے ہیں۔ یہ انصاری ہیں اوسی ہیں۔ ان کی کنیت ابوسعد ہے اور بعض لوگ ابوسعید بیان کرتے ہیں۔ اور بعض ابوعبداللہ اور ابوالولید اور ابوثابت کہتے ہیں۔ بدر اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے اور احد میں جب لوگ بھاگ گئے تھے تو یہ رسول اللہؐ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ اور انہوں نے اس دن رسول اللہؐ سے مرنے پر بیعت کی تھی اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے تیر اندازی کرتے تھے۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم ہبۃ اللہ محمد حریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن عمر برکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر محمد بن عبداللہ بن خلف بن تجیب دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن موسیٰ حاسب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جبارہ بن مغلس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالرحمٰن بن سلیمان غسیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مسلمہ بن خالد نے ابودجانہ ساعدی سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ رسول اللہؐ کے ہمراہ مجاہدوں میں تھے ان کا گزر ایک نہر پر ہوا انہوں نے اس میں غسل کیا ان کا بدن بہت خوبصورت تھا اچانک ان کے پاس سے انصار کا ایک شخص گزرا اور اس نے کہا میں نے جیسا آج دیکھا ویسا کبھی نہیں دیکھا اور نہ کسی چھپے ہوئے چمڑے کو ایسا دیکھا۔ اور ان کی خلقت کو دیکھ کر بہت تعجب کیا یہ چلے اور گر گئے۔ اور بخار کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اٹھا کر لائے گئے۔ آپؐ نے اس سے پوچھا انہوں نے سارا واقعہ بیان کیا پس آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی یا اس کی کوئی چیز دیکھ کر خوش ہو تو اس پر برکت کی دعا کرنا چاہیے کیونکہ نظر کا لگنا حق ہے۔

یہ حضرت علی بن ابی طالب کے ساتھ رہتے تھے بیعت کے وقت اور جب وہ مدینہ سے بصرہ کو جانے لگے تو ان کو مدینہ میں اپنا قائم مقام کیا اور یہ حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک ہوئے اور ان کو حضرت علی نے بلاد فارس کا والی مقرر کیا تھا۔ وہاں کے لوگوں نے ان کو نکال دیا پھر حضرت علی نے زیاد بن ابیہ کو مقرر کیا فارسیوں نے ان سے صلح کر لی اور خراج ادا کر دیا سہل نے ۳۸ھ میں کوفہ میں انتقال کیا اور ان کی نماز جنازہ حضرت علی نے پڑھائی اور چھ تکبیریں کہیں۔ اور بیان کیا کہ وہ بدری ہیں ان سے ان کے دو بیٹوں یعنی ابوامامہ اور عبدالملک اور عبید بن سباق اور ابووائل اور عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ وغیرہم نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۹۰-حضرت سہلؓ بن رافع خدیج

حضرت سہلؓ بن رافع بن خدیج بن مالک بن غنم بن سری بن سلمہ بن انیف۔ بلوی ہیں۔ انصار کے حلیف ہیں صاحب صاع اور ایک روایت کے مطابق صاحب صاعین ہیں۔ جن کو منافقوں نے دو صاعوں کے صدقہ پر ملامت کی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا کہ الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات. (التوبة: ۷۹) الی آخرہ۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ سہل بن رافع بن ابی عمرو ہیں یا نہیں۔

سری: س کے ضمہ اور ر کے فتحہ اور ی کی شد کے ساتھ ہے۔

۲۲۹۱-حضرت سہلؓ بن رافع بن ابی عمرو

حضرت سہلؓ بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ بن غنم۔ بلوی ہیں۔ احد میں شریک ہوئے۔ اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں انتقال کیا انہی کو منافقوں نے ملامت کی تھی۔ ان سے ان کی بیٹی عمیرہ نے روایت کی ہے کہ وہ اپنی کھجور کی زکوۃ اور اپنی بیٹی عمیرہ کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی طرف چلے اور ان کھجوروں کو رکھ کر کہا کہ یا رسول اللہ مجھ کو آپ سے ایک حاجت ہے آپ نے پوچھا وہ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ آپ میرے اور اس لڑکی کے واسطے دعا کریں کیونکہ میرے اس کے سوا اور کوئی اولاد نہیں ہے۔ عمیرہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے اپنا ہاتھ مجھ پر رکھا۔ میں خدا کی قسم کھاتی ہوں کہ گویا آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک میرے جگر پر ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے۔ لیکن ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ سہل بیٹے ہیں رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کے ان کے بھائی سہیل تھے یہ دونوں وہی یتیم ہیں جن کی ملکیت میں وہ زمین تھی جس پر رسول اللہؐ نے مسجد بنائی تھی۔ یہ دونوں ابوامامہ یعنی اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے۔ یہ بدر میں نہیں شریک ہوئے اور ان کے بھائی سہیل شریک ہوئے تھے میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے نہیں ذکر کیا کہ یہ اس زمین کے مالک تھے جس میں رسول اللہؐ نے مسجد نبوی بنائی۔ ابن مندہ نے تو اس وجہ سے نہیں ذکر کیا کہ انہوں نے اس زمین کا مالک سہل اور سہیل پسران بیضاء کو قرار دیا ہے۔ اور ابونعیم نے اس وجہ سے نہیں ذکر کیا کہ انہوں نے اس زمین کا مالک سہل اور سہیل پسران عمرو انصاری کو بتایا ہے جن کا تذکرہ اس تذکرہ کے بعد آتا ہے اور ابن اسحق نے انہیں کی موافقت کی ہے۔ لیکن ابوعمر نے انہی سہل اور ان کے بھائی کو اس زمین کا مالک بیان کیا ہے اور دیگر علماء نے ان کی موافقت کی ہے انہی موافقت کرنے والوں میں سے ہشام بن کلبی اور ابن حبیب ہیں لیکن قابل حیرت یہ بات ہے کہ ابونعیم نے سہیل بن رافع بن ابی عمرو کو انصاری۔ نجاری کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ یہ سہل صاحب مربد۔ (مربد اس زمین کو کہتے ہیں جہاں اونٹ لوٹ کر کھڑے ہوتے ہیں اسی زمین پر مسجد نبوی کی تعمیر ہوئی ہے) کے بھائی ہیں اور اس تذکرہ میں ان کا صاحب مربد ہونا بیان ہی نہیں کیا ہے اور انہوں نے ان سہل کو بلوی بتایا ہے اور ان کے بھائی کو انصاری قبیلہ بنی مالک بن نجار سے بیان کیا ہے اور یہ کھلا ہوا تناقض ہے۔ واللہ اعلم

۲۲۹۲-حضرت سہلؓ بن ربیع

حضرت سہلؓ بن ربیع بن عمرو بن عدی بن جشم بن حارثہ انصاری ہیں حارثی ہیں احد میں شریک ہوئے تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۲۹۳-حضرت سہلؓ بن رومی

حضرت سہلؓ بن رومی بن وقش بن زغبہ۔ انصاری ہیں اشہلی ہیں احد میں شہید ہوئے ان کو واقدی نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۲۹۴-حضرت سہلؓ بن سعد

حضرت سہلؓ بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج۔ انصاری ہیں۔

ساعدی ہیں۔ عدوی نے ان کے نسب میں بیان کیا ہے کہ سہل بیٹے ہیں سعد بن مالک بن خالد کے اور ابوعمر کے اس قول کی تائید کی ہے جو انہوں نے ثابت بن سعد کے بارے میں کہا ہے کہ وہ سہل بن سعد کے چچا ہیں سہل کی کنیت ابوالعباس تھی اور بعض لوگ ابویحییٰ بتاتے ہیں۔ یہ رسول اللہؐ کے فیصلہ متلاعنین میں حاضر تھے۔ آپ نے ان دونوں کو الگ الگ کر دیا تھا۔ ان کا نام (پہلے) حزن تھا پھر آپ نے ان کا نام سہل رکھا۔ زہری کہتے ہیں کہ سعد بن سہل نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا اور آپ سے سماعت حدیث کی تھی اور انہوں نے ذکر کیا ہے کہ سہل رسول اللہ ﷺ کی وفات کے دن پندرہ برس کے تھے اور سہل طویل العمر ہوئے ہیں یہاں تک کہ انہوں نے حجاج بن یوسف کے زمانہ کو پایا ہے اور اس کے امتحان میں مبتلا ہوئے حجاج نے ۷۴ھ میں سہل رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ تم کو امیر المومنین حضرت عثمانؓ کی مدد کرنے سے کس چیز نے روکا تھا؟ انہوں نے جواب دیا میں نے مدد کی تھی۔ حجاج نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو پھر حکم دیا کہ آن کی گردن میں مہر لگا دی جائے اور انس بن مالک کی گردن میں بھی مہر لگائی گئی تھی یہاں تک کہ عبدالملک بن مروان کا حکم ان کے بارے میں حجاج کے پاس آ گیا اور جابر بن عبداللہ کے بھی ہاتھ میں مہر لگائی گئی تھی۔

مقصد اس مہر لگانے کا یہ تھا کہ ان لوگوں کو ذلیل کرے تاکہ لوگ اور ان سے دور رہیں اور ان لوگوں سے سماعت حدیث نہ کریں۔ سہل سے ابوہریرہؓ اور سعید بن مسیّب اور زہری اور ابوحازم اور سہل کے بیٹے عباس وغیرہم نے روایت حدیث کی ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عطاف بن خالد مخزومی نے ابی حازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا ایک دن اللہ کے راستہ میں دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ سہل ۸۸ھ میں ۹۶ برس کے ہو کر فوت ہوئے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ ۹۱ھ میں سو برس کے ہو کر فوت ہوئے۔ یہ سب سے آخری صحابی ہیں جو مدینہ میں باقی رہ گئے تھے ابوحازم کہتے ہیں میں نے سہل بن سعد سے سنا وہ کہتے تھے کہ اگر میں مر جاؤں تو پھر تم کسی کو یہ کہتے نہ سنو گے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ یہ اپنی داڑھی میں زرد خضاب لگاتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۹۵-حضرت سہلؓ بن ابی سہل

حضرت سہلؓ بن ابی سہل۔ ان سے روایت کرنے والے مصر کے لوگ ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث کو سعید بن ابی ہلال نے رسول اللہؐ سے نقل کیا ہے کہ آپس میں ہدیہ دیتے رہو کیونکہ ہدیہ کینہ کو دور کرتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۲۹۶-حضرت سہلؓ بن صخر

حضرت سہلؓ بن صخر۔ لیثی ہیں۔ بعض لوگ ان کا نام سہیل بتاتے ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی ان کا نسب اس طرح ہے کہ سہل بیٹے ہیں صخر ابن واقد بن عصمہ بن ابی عوف بن وہب بن عبدمناہ بن شجع بن عامر بن لیث بن بکر بن عبدمناہ کے۔ قبیلہ کنانہ سے۔ یہ ابوواقد لیثی سے عبدمناہ بن شجع میں مل جاتے ہیں۔ یوسف بن خالد سمتی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے سہل بن صخر صحابی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں

سے کوئی بقدر غلام کی قیمت کے مالک ہو تو چاہیے کہ اس سے غلام خرید لے کیونکہ نصیبہ آدمیوں کی پیشانی میں ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۹۷-حضرت سہلؓ بن ابی صعصعہ

حضرت سہلؓ بن ابی صعصعہ۔ قیس اور ابوکلاب اور جابر اور حارث کے بھائی ہیں۔ احد میں شریک ہوئے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے عدوی سے روایت کر کے ابوعمر پر استدراک کے لیے لکھا ہے۔

۲۲۹۸-حضرت سہلؓ بنوظفر کے غلام

حضرت سہلؓ (بنوظفر کے غلام)۔ بنوظفر کے غلام ہیں۔ نبیؐ کے ساتھ احد میں شریک ہوئے ہیں۔ اس کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۲۹۹-حضرت سہلؓ بن عامر

حضرت سہلؓ بن عامر بن سعد۔ اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ سہل بیٹے ہیں عامر بن عمرو بن ثقیف کے۔ انصاری ہیں' نجاری ہیں۔ اپنے چچا سہل بن عمرو کے ساتھ بیر معونہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۰۰-حضرت سہلؓ بن عتیک بن نعمان

حضرت سہلؓ بن عتیک بن نعمان۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام سہیل بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن نجار ہے۔ انصاری ہیں۔ خزرجی ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا نام بدل کر عبید بیان کیا ہے۔ اس کو ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ ابن اسحٰق اور ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ یہ عقبہ اور بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ جمہور اہل سیر نے ان کا نام سہل بن عتیک بیان کیا ہے اور ابومعشر ان کا نام عبید بتاتے ہیں۔ لیکن طبری نے لکھا ہے کہ اہل سیر کے نزدیک یہ یعنی عبید ہونا خطا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۰۱-حضرت سہلؓ بن عتیک

حضرت سہلؓ بن عتیک۔ انصاری ہیں۔ عقبہ ثانیہ میں شریک ہوئے تھے اور آپ ہی کے زمانہ میں انتقال کر گئے تھے۔ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ جب سہل بن عتیک کے جنازہ کے پاس آئے چار تکبیر کہی اور سورہ فاتحہ سے قرأت شروع کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ اس کی روایت بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اسی طرح کی ہے انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جن کا تذکرہ اوپر گزر چکا ہے۔

۲۳۰۲-حضرت سہلؓ بن عدی بن مالک

حضرت سہلؓ بن عدی بن مالک۔ انصاری ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ اس کو ابونعیم نے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے

اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ اس طرح لکھا ہے کہ سہل بیٹے ہیں عدی بن مالک بن حرام بن خدیج بن معاویہ بن عوف بن خزرج کے۔ ثابت اور عبدالرحمٰن کے بھائی ہیں۔ احد میں شریک ہوئے تھے۔ ان کا ذکر ان کے بھائی ثابت کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔

۲۳۰۳- حضرت سہلؓ بن عدی بن زید

حضرت سہلؓ بن عدی بن زید بن عامر بن عمرو بن جشم۔ اور عمرو بن جشم عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج کے بھائی ہیں۔ یہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۳۰۴- حضرت سہلؓ بن عدی تمیمی

حضرت سہلؓ بن عدی تمیمی۔ تمیمی ہیں۔ عروہ بن زبیر نے ان لوگوں کے ناموں میں جو یمامہ میں شہید ہوئے ہیں بیان کیا ہے کہ قبیلہ انصار کے خاندان بنی عبدالاشہل میں سے سہل بن عدی تمیم کے حلیف بھی شہید ہوئے تھے۔ اس کو طبرانی نے اسی طرح بیان کیا ہے اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ انصار کے حلیف ہیں۔ اور ممکن ہے کہ یہ شخص قبیلہ تمیم سے ہوں اور انصار کے حلیف ہوں۔ بدر میں شریک ہوئے اور یمامہ میں شہید ہوئے۔ واللہ اعلم

۲۳۰۵- حضرت سہلؓ بن عمرو انصاری

حضرت سہلؓ بن عمرو۔ انصاری ہیں۔ نجاری ہیں سہیل کے بھائی ہیں۔ یہی دونوں بھائی اس زمین کے مالک تھے جس میں نبیؐ نے مسجد بنائی تھی اور یہ دونوں اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے۔ ان کی وفات رسول اللہؐ کے زمانہ میں ہوئی۔ ابونعیم نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی مسجد نبوی کے دروازے پر بیٹھ گئی اور یہ جگہ اس وقت بنی مالک بن نجار کے دو یتیم بچوں یعنی سہل اور سہیل پسران عمرو کے اونٹ کھڑے ہونے کی جگہ تھی۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ یہ زمین سہل اور سہیل پسران رافع کی تھی ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے اور ابن مندہ نے اس وجہ سے ان کا تذکرہ نہیں لکھا ہے کہ ان کے خیال میں اس زمین کے مالک بیضاء کے لڑکے تھے۔ اور ابوعمر نے سہل بن رافع کا تذکرہ لکھا ہے اور اسی تذکرہ میں اس پر گفتگو ہو چکی ہے۔

۲۳۰۶- حضرت سہلؓ بن عمرو قرشی

حضرت سہلؓ بن عمرو بن عبد شمس۔ قریشی ہیں۔ عامری ہیں۔ قبیلہ بنی عامر بن لوی سے۔ یہ سہیل بن عمرو کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی سکران کے تذکرہ میں بیان ہو چکا ہے۔ یہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ ان کی اولاد اور گھر مدینہ میں ہے۔ ان کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک زمانہ تک زندہ رہے اور ابوعمر نے لکھا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں یا حضرت عمر فاروقؓ کی شروع خلافت میں ان کا انتقال ہوا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۰۷۔حضرت سہلؓ بن عمرو بن عدی

حضرت سہلؓ بن عمرو بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ۔انصاری ہیں۔حارثی ہیں۔احداور اس کے بعد کے مشاہد میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک ہوئے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۳۰۸۔حضرت سہلؓ بن قرظہ

حضرت سہلؓ بن قرظہ بن قیس بن عنترہ بن امیہ بن زید بن مالک بن اوس۔نبیؐ کے ساتھ احد میں شریک ہوئے تھے ان کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے۔اور کچھ بعید نہیں ہے کہ ان کے نسب سے کچھ نام گر گئے ہوں۔کیونکہ امیہ بن زید مالک بن اوس کے والد نہیں ہیں۔بلکہ امیہ بیٹے ہیں زید بن مالک بن عوف بن عمر بن عوف بن مالک بن اوس کے واللہ اعلم۔اور امیر ابونصر کی کتاب میں عنترہ کی جگہ پر عبدہ ہے۔

عبدہ: عین کے فتحہ اور ب کے ساتھ ہے۔

۲۳۰۹۔حضرت سہلؓ بن قیس انصاری

حضرت سہلؓ بن قیس۔انصاری ہیں۔ابواحمد عسکری نے اپنی سند سے موسیٰ بن اسماعیل سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے طالب بن حبیب بن سہل بن قیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی۔انہوں نے کہا میں اپنے والد کے ساتھ ایام حرہ میں نکلا۔اور ان کے پتھر لگا انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس نے رسول اللہؐ کو پریشان کیا میں نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جس شخص نے اہل مدینہ کو پریشان کیا اس نے میرے دل کو پریشان کیا۔

۲۳۱۰۔حضرت سہلؓ بن قیس بن ابی کعب

حضرت سہلؓ بن قیس بن ابی کعب۔یعنی عمرو بن قین بن کعب بن سواد بن کعب بن سلمہ۔انصاری ہیں خزرجی ہیں۔سلمی ہیں۔بدر میں شریک ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔میں کہتا ہوں کہ ان کو ابن مندہ نے اپنی سند سے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کر کے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو بدر میں شریک ہوئے تھے اور بیان کیا ہے کہ قبیلہ سوائد ابن غنم سے سہل بن قیس بن ابی کعب بن قین شریک بدر ہوئے تھے۔اور اسی طرح سے ان کو شروع تذکرہ میں سواءۃ کے قبیلوں سے ذکر کیا ہے حالانکہ یہ غلط ہے اور صحیح سواد ہے۔واللہ اعلم

۲۳۱۱۔حضرت سہلؓ بن قیس مزنی

حضرت سہلؓ بن قیس مزنی۔ مزنی ہیں۔قبیلہ مزینہ سے۔ان کی روایت کردہ حدیث کو کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے عامر بن عبداللہ مزنی سے انہوں نے سہل بن قیس مزنی سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے مال بیع سلم میں دیا اس پر زکوۃ نہیں ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۱۲- حضرت سہلؓ بن مالک

حضرت سہلؓ بن مالک بن عبید بن قیس۔ بعض لوگ ان کو سہل بن عبید بن قیس کہتے ہیں۔ لیکن نہ سہل بن عبید صحیح ہے اور نہ سہل بن مالک صحیح ہے اور دونوں میں سے کسی کا صحابی ہونا یا رسول اللہ ﷺ کا دیکھنا ثابت نہیں ہے اور نہ کسی سے روایت ہے بعض لوگ ان کو حجازی بتاتے ہیں۔ مدینہ میں رہتے تھے۔ اور بعض لوگ ان کو کعب ابن مالک کا بھائی کہتے ہیں ان سے سوائے ان کے بیٹے مالک بن سہل یا یوسف بن سہل کے اور کوئی نہیں روایت کرتا ہے۔ ان کی حدیث خالد بن عمرو قریشی پر دائر ہے اور وہ منکر الحدیث اور متروک الحدیث ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیثیں ابوبکر صدیق اور عمر فاروق وغیرہما کی فضیلت میں ہیں اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام سہل بن مالک ہے بعض لوگ ان کو کعب بن مالک کا بھائی بتاتے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے یوسف نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ جب حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا اے لوگو! میں ابوبکر صدیق سے راضی ہوں اور ابوبکر نے مجھ کو کبھی غمگین نہیں کیا سو تم ان کی اس بزرگی کو پہچانو تو (پھر آپ نے فرمایا) اے لوگو! میں عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف اور مہاجرین اولین سے راضی ہوں سو تم ان کی بزرگی کو جان لو پھر آپ نے فرمایا اے لوگو! یقیناً اللہ تعالیٰ نے اہل بدر اور حدیبیہ کو بخش دیا ہے اے لوگو! میرے اصحاب اور میرے رشتہ داروں کے بارے میں میرا خیال رکھنا۔ اور جب مسلمانوں میں سے کوئی مر جائے تو اس کے حق میں کلمات خیر کہا کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۱۳- حضرت سہلؓ بن منجاب

حضرت سہلؓ بن منجاب۔ تمیمی ہیں۔ ان کو نبیؐ نے بنی تمیم کے خاندانوں پر صدقہ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا تھا کیونکہ قبیلہ تمیم کے لوگ جب مسلمان ہو گئے نبیؐ نے ان لوگوں میں اپنے عاملوں کو بھیج دیا انہی عاملوں میں سے قیس بن عاصم اور سہل اور مالک بن نویرہ اور زبرقان اور صفوان ابن صفوان وغیرہم ہیں۔ ان لوگوں کو طبری نے ذکر کیا ہے۔

۲۳۱۴- حضرت سہلؓ

حضرت سہلؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ ان کا نام حزن تھا نبیؐ نے سہل رکھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے مہیمن بن عباس ابن سہل بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حزن نامی تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام سہل رکھا۔ یہ ابن مندہ کے الفاظ ہیں اور ابونعیم نے ان کے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ ان کا نام حزن تھا نبیؐ نے سہل رکھا۔ اور یہ سہل بن سعد ساعدی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۱۵- حضرت سہمؓ بن مازن

حضرت سہمؓ بن مازن۔ بعض لوگ ان کو ابن مدرک کہتے ہیں۔ زید دیلمی کے غلام تھے یہ یزید بن سنان کے دادا ہیں۔ ان کا ذکر حرف الزاء میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ سہم کے آخر میم ہے۔

۲۳۱۶-حضرت سہیلؓ بن بیضاء

حضرت سہیلؓ بن بیضاء۔ان کا نسب ان کے بھائی سہل بن بیضاء کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔یہ قریشی ہیں فہری ہیں۔قدیم الاسلام ہیں۔انہوں نے پہلے حبشہ کو ہجرت کی تھی پھر مکہ واپس آ کر مدینہ کو ہجرت کی اور یہ دونوں ہجرتوں کے جامع ہو گئے پھر بدر وغیرہا میں شریک ہوئے اور نبی ﷺ کی حیات میں ۹ ھ میں انتقال کیا رسول اللہ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ مسجد نبوی میں پڑھائی۔انہوں نے اولاد نہیں چھوڑی۔اس کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے بیان کیا ہے۔ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز بن محمد نے عبدالواحد بن حمزہ سے انہوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر کے خبر دی وہ فرماتی تھیں رسول اللہؐ نے سہیل بن بیضاء کی نماز مسجد نبوی میں پڑھائی تھی۔انس بن مالک کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کے اصحاب میں زیادہ عمر والے ابوبکر صدیق اور سہیل بن بیضاء تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سہیل سہل کی تصغیر ہے۔

۲۳۱۷-حضرت سہیلؓ بن حنظلیہ

حضرت سہیلؓ بن حنظلیہ۔بعض لوگ ان کو ابن حنظلیہ عبشمی کہتے ہیں ان کی حدیث مسلم بن ابراہیم نے ابان بن یزید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے سہیل ابن حنظلیہ عبشمی سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کوئی گروہ ذکر الٰہی کے واسطے نہیں جمع ہوتا مگر ان کو خطاب ہوتا ہے کہ اٹھو اس حال میں کہ تم بخش دیئے گئے ہو۔ اس کی روایت سلیمان تیمی اور شیبان نے قتادہ سے کی ہے اور ان دونوں نے سہل کا نام بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۱۸-حضرت سہیلؓ بن خلیفہ

حضرت سہیلؓ بن خلیفہ۔ان کی کنیت ابوسویہ ہے۔منقری ہیں۔قیس ابن عاصم کے رشتہ دار ہیں۔ان کا شمار مہاجرین میں ہے ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

۲۳۱۹-حضرت سہیلؓ بن رافع

حضرت سہیلؓ بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ۔ابن ہشام نے بیان کیا ہے کہ عائذ بیٹے ہیں ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کے۔ انصاری ہیں۔نجاری ہیں۔بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے کہ ان کے اور ان کے بھائی سہل کے قبضہ میں وہ زمین تھی جہاں مسجد نبوی تعمیر ہوئی۔ان کی وفات عمر بن خطاب کے زمانہ میں ہوئی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے اس مسجد کی زمین کا مالک ہونا نہیں بیان کیا ہے۔کیونکہ ان کے خیال میں مسجد کی زمین کے مالک سہل اور سہیل پسران بیضاء ہیں۔واللہ اعلم

۲۳۲۰۔ حضرت سہیلؓ بن سعد

حضرت سہیلؓ بن سعد۔ سہل بن سعد ساعدی کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی کے بیان میں گزر چکا ہے۔ عمر بن قیس نے سعد بن سعید یحییٰ بن سعید کے بھائی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے سہیل بن سعد سہل کے بھائی سے سنا وہ کہتے تھے میں مسجد نبوی میں داخل ہوا نبی ﷺ نماز پڑھ رہے تھے میں نے بھی نماز پڑھی جب نبیؐ نے رخ پھیرا مجھ کو دیکھا کہ میں دو رکعتیں پڑھ رہا ہوں آپ نے پوچھا یہ کیسی دو رکعتیں ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ یارسول اللہ میں اس حال میں آیا کہ اقامت ہو چکی تھی میں نے چاہا کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھ لوں پھر (سنتیں) پڑھوں- آپ چپ ہو رہے اور آپ کا دستور تھا کہ جب آپ کسی بات سے خوش ہوتے تھے تو خاموش رہتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ اس کو بعض متاخرین نے بیان کیا ہے حالانکہ یہ غلط ہے اور صحیح وہ ہے جس کی روایت ابن عیینہ اور ابن نمیر وغیرہما نے سعد بن سعید سے انہوں نے محمد ابن ابراہیم سے انہوں نے قیس بن عمرو سعد بن سعید کے دادا سے کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ لوٹے اس حال میں کہ میں نماز صبح کے بعد نماز پڑھ رہا تھا اور اسی کے مثل بیان کیا۔

۲۳۲۱۔ حضرت سہیلؓ بن عامر

حضرت سہیلؓ بن عامر بن سعد۔ انصاری ہیں۔ بیرٔ معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے۔

۲۳۲۲۔ حضرت سہیلؓ بن عبید

حضرت سہیلؓ بن عبید بن نعمان۔ انصاری ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے ناموں میں جو بدر میں شریک ہوئے روایت کی ہے کہ قبیلہ بنی نجار کے انصار سے سہیل بن عبید بن نعمان شریک بدر ہوئے۔ ان کے اولاد نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۲۳۔ حضرت سہیلؓ بن عتیک

حضرت سہیلؓ بن عتیک بن نعمان۔ بعض لوگوں نے ان کا نام سہل بتایا ہے۔ قبیلہ بنی نجار سے ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے۔ اور ہم ان کا ذکر سہل کے نام میں کر چکے ہیں اور یہی نام ان کا زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۲۴۔ حضرت سہیل بن عدی

حضرت سہیل بن عدی ازدی۔ ازدشناءہ خاندان سے ہیں۔ بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۲۳۲۵۔ حضرت سہیلؓ بن عمرو

حضرت سہیلؓ بن عمرو۔ اور بعض لوگوں نے ان کا نام سہل بیان کیا ہے مسجد نبوی کی زمین کے مالک تھے۔ ان کا ذکر ان کے

بھائی سہل کے تذکرہ میں ہو چکا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ سہیل بیٹے ہیں رافع ابی عمرو کے اور ان کا بدر میں شریک ہونا بھی بیان کیا گیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ان کے متعلق دونوں تذکروں میں گفتگو ہو چکی ہے۔

۲۳۲۶۔ حضرت سہیلؓ بن عمرو قرشی

حضرت سہیلؓ بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب بن فہر۔ قریشی ہیں۔ عامری ہیں۔ ان کی والدہ حبی بنت قیس بن ضبیس بن ثعلبہ بن حیان بن غنم بن ملیح بن عمرو۔ خزاعیہ تھیں۔ ان کی کنیت ابو یزید تھی۔ یہ قریش کے شریفوں اور عاقلوں اور خطیبوں اور سرداروں میں سے تھے۔ بدر کے معرکہ میں بحالت کفر گرفتار ہوئے تھے انہوں نے اپنے لبوں پر نشان بنایا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ان کے سامنے کے دانت اکھڑوا لیجے تاکہ آپ کی مخالفت میں کبھی تقریر کرنے نہ کھڑے ہوں۔ آپ نے جواب دیا کہ اے عمر! ان کو رہنے دو قریب ہے کہ یہ ایسے مقام پر کھڑے ہوں گے کہ تم ان کی تعریف کرو گے۔ اور یہ مقام اس وقت ہوا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اہل مکہ عرب کے ارتداد کو دیکھ کر دہل گئے اور عتاب بن اسید اموی جو رسول اللہ کی طرف سے مکہ کے حاکم مقرر تھے چھپ رہے۔ اس وقت سہیل بن عمرو کھڑے ہوئے اور بیان کیا کہ اے گروہ قریش! سب سے پیچھے مسلمان ہونے والے اور سب سے پہلے مرتد ہونے والے نہ بنو۔ خدا کی قسم یہ دین اسی طرح پھیلے گا جس طرح کہ چاند اور سورج طلوع سے غروب تک پھیلتے ہیں۔ اور جس طرح ابوبکر صدیقؓ نے نبی کی وفات کے ذکر میں تقریر کی اسی طرح انہوں نے بھی بہت بڑی تقریر میں اس کو بیان کیا۔ اور عتاب بن اسید بلائے گئے اور قریش اسلام پر ثابت قدم ہو گئے۔ بدر کے دن ان کو مالک بن دخشم نے قید کیا تھا سہیل فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ جریر بن حازم نے حسن سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا لوگ حضرت عمر بن خطابؓ کے دروازے پر حاضر ہوئے ان لوگوں میں سہیل بن عمرو اور ابوسفیان بن حرب اور حارث بن ہشام بھی تھے اور یہ لوگ فتح مکہ کے دن شیوخ مسلمین سے تھے۔ حضرت عمر کی طرف سے بلانے والا نکلا اور اہل بدر مثل صہیب اور بلال عمار وغیرہم کو اندر جانے کی اجازت دی اور حضرت عمرؓ ان لوگوں کو دوست رکھتے تھے۔

ابوسفیان نے کہا میں نے آج کا ایسا سخت دن کبھی نہیں دیکھا ہے کہ ان غلاموں کو اندر جانے کی اجازت دی جاتی ہے اور ہم لوگ بیٹھے ہیں ہماری طرف کچھ التفات بھی نہیں ہوتا۔ سہیل بن عمرو حسن کہتے ہیں وہ کیا اچھے آدمی تھے اور کس قدر عقلمند تھے نے بیان کیا کہ اے لوگو! جو کچھ غصہ کے آثار تمہارے چہروں پر ہیں ان کو میں دیکھتا ہوں پس اگر تم غصہ ہوتے ہو تو اپنے آپ پر غصہ ہو۔ لوگوں کو اور تم کو دعوت اسلام ایک ساتھ دی گئی لوگوں نے قبول کرنے میں جلدی کی اور تم نے دیر کی۔ آگاہ رہو خدا کی قسم وہ بزرگی جس میں وہ تم پر سبقت لے گئے ہیں اس کا چھوٹنا تم پر زیادہ سخت ہے۔ بسبب اس دروازے کے جس پر تم رغبت کر رہے ہو۔ پھر انہوں نے کہا اے لوگو! یہ لوگ تم پر سبقت لے گئے ہیں جس کو تم دیکھ رہے ہو۔ خدا کی قسم! جس بات میں وہ تم پر سبقت لے گئے ہیں اس کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اب اس جہاد کو نگاہ رکھو اور اس کو لازم پکڑو شاید تم کو خدا شہادت کا مرتبہ نصیب کرے پھر انہوں نے اپنا کپڑا جھاڑا اور اٹھ کھڑے ہوئے اور شام کے لشکر سے جا ملے۔ حسن کہتے ہیں انہوں نے سچ کہا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اس بندے کو جو اس کی فرمانبرداری میں جلدی کرتا ہے مثل اس بندے کے نہ کرے گا جو دیر کرتا ہے۔ سہیل اپنی بیٹی ہند کے سوا تمام گھر والوں کو

لے کر جہاد کے واسطے ملک شام گئے تھے بہت لوگ وہیں مر گئے۔اور سوائے ان کی بیٹی ہند اور فاختہ بنت عتبہ بن سہیل کے اور کوئی باقی نہ رہا لوگ ان دونوں کو لے کر حضرت عمر کے پاس آئے۔اور حارث بن ہشام بھی شام کو گئے تھے اور ان کے گھر والوں میں سے بجز عبدالرحمٰن بن حارث کے اور کوئی واپس نہ آیا۔اور جب فاختہ اور عبدالرحمٰن واپس ہو کر آئے۔حضرت عمرؓ نے کہا جدا کئے ہوئے کا بھاگی ہوئی سے نکاح کر دو اور ایسا ہی کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے ان دونوں سے بہت نسل پھیلائی بعض لوگ کہتے ہیں کہ سہیل طاعون عمواس میں حضرت عمرؓ کی خلافت میں ۱۸ھ میں فوت ہوئے۔

یہ سہیل وہی ہیں جن کے ساتھ صلح حدیبیہ کا معاملہ رسول اللہ ﷺ سے ہوا تھا۔محمد بن سعد نے واقدی سے انہوں نے سعید بن مسلم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا قریش کے بڑے لوگوں میں جنہوں نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا کوئی ان سے زیادہ نمازی اور روزہ دار اور زکوۃ دینے والا نہ تھا۔اور نہ کوئی آخرت پر ان سے زیادہ توجہ کرنے والا تھا۔یہاں تک کہ یہ دبلے ہو گئے تھے اور ان کا رنگ بدل گیا تھا۔یہ بہت رونے والے اور قرآن پڑھتے وقت بہت رقیق القلب تھے۔یہ معاذ بن جبل کے پاس بہت آتے جاتے دیکھے جاتے تھے۔اور وہ ان کو قرآن شریف پڑھایا کرتے تھے اور یہ رویا کرتے تھے یہاں تک کہ معاذ مکہ سے چلے گئے۔ضرار بن ازور نے ان سے کہا اے ابو یزید تم اس خزرجی کے پاس قرآن پڑھنے جاتے ہو اپنی قوم کے کسی آدمی کے پاس کیوں نہیں جاتے۔انہوں نے جواب دیا اے ضرار اس شخص نے میرے ساتھ ایسا کچھ کیا کہ ہم پوری سبقت لے گئے۔خدا کی قسم میں برابر جاتا رہوں گا۔بے شک اسلام نے جاہلیت کی باتوں کو دور کر دیا۔اور خدا نے اسلام کی وجہ سے ایسی قوموں کو بلند کر دیا جن کا ذکر بھی زمانہ جاہلیت میں نہیں ہوتا تھا۔اور کاش میں بھی ان لوگوں کے ساتھ ہوتا اور آگے بڑھ جاتا۔اور میں خدا کی قسمت کو اپنے حق میں یاد کرتا ہوں کہ میرے گھر کے مرد اور عورتیں اور میرا غلام عمیر بن عوف اسلام میں آگے بڑھ گیا اور اس سے میں خوش ہوتا ہوں اور اس پر خدا کا شکر ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ خدا نے مجھ کو ان لوگوں کی دعا کی برکت سے فائدہ پہنچایا کہ میں اس حالت میں کہ جس حالت کے ساتھ میرے برابر کے لوگ مرے اور قتل ہوئے نہیں ہلاک ہوا باوجود اس کے کہ میں تمام مشاہد یعنی بدر اور احد اور خندق میں شریک ہوا حالانکہ میں ان سب میں حق کے خلاف جھگڑا کرتا تھا اور میں ہی حدیبیہ کے صلح نامہ کے لکھنے پر مقرر ہوا تھا اے ضرار میں اس دن رسول اللہؐ سے گفتگو کرنے اور باطل پر اصرار کرنے کو یاد کر کے رسول اللہؐ سے شرماتا ہوں حالانکہ میں مکہ میں ہوں اور آپ اس وقت مدینہ میں ہیں پھر میرا لڑکا عبداللہ جنگ یمامہ میں شہید ہوا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میری تعزیت کی اور بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ شہید اپنے گھر کے ستر آدمیوں کی شفاعت کرے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ سب سے پہلے جس کی شفاعت کریں گے وہ میں ہوں۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ یرموک میں شہید ہوئے یہ گھوڑوں پر مقرر ہوئے تھے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ صفر کے واقعہ میں شہید ہوئے اور بعض کا بیان ہے کہ طاعون عمواس میں فوت ہوئے واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۲۷۔حضرت سہیلؓ بن قیس

حضرت سہیلؓ بن قیس بن ابی کعب۔ابی کعب کا نام عمرو بن قین ہے۔یہ سہیل انصاری ہیں۔خزرجی ہیں۔مشہور صحابی کعب بن مالک کے چچا کے لڑکے ہیں۔بدر میں شریک ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

باب السین والواو

۲۳۲۸۔ حضرت سواءؓ بن حارث

حضرت سواءؓ بن حارث نجاری ہیں۔ مطلب بن عبداللہ بن حنطب بیان کرتے ہیں کہ میں نے بنی سواء بن حارث سے پوچھا کہ تمہارے ہی باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیع سے انکار کیا تھا انہوں نے جواب دیا کہ تم ان کے حق میں خیر کے سوا اور کچھ نہ کہو کیونکہ آپ نے ان کو اونٹنی دی تھی اور فرمایا تھا کہ اللہ تم کو اس میں برکت دے اور اب ہمارے پاس جس قدر اونٹ ہیں غنیمت کے چرنے والے باہر رہنے والے گھر رہنے والے سب اسی اونٹنی کی نسل سے ہیں۔

اور یہ سواء وہی ہیں جنہوں نے گھوڑے کو آپ کے ہاتھ فروخت کیا تھا اور خزیمہ بن ثابت نے اس کی گواہی دی تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سواء بن قیس ہیں اور ہم ان کو اس کے بعد انشاء اللہ ذکر کریں گے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے اسی طرح ان کو نجاری بیان کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اس میں تصحیف ہوگئی ہے کیونکہ بنی نجار خدا اور رسول کو زیادہ پہچاننے والے تھے وہ لوگ اس سے برتر ہیں کہ وہ آپ کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کر کے اس کا انکار کردیں اور یہ محاربی ہیں جیسا کہ ہم ان کو سواء بن قیس کے تذکرہ میں بیان کریں گے اور محاربی بگڑ کر نجاری ہو جایا کرتا ہے۔

۲۳۲۹۔ حضرت سواءؓ بن خالد

حضرت سواءؓ بن خالد۔ قبیلہ بنی عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ سے ہیں حبہ بن خالد کے بھائی ہیں۔ اور ان دونوں کے نسب میں اختلاف واقع ہوا ہے بعض لوگ ویسا ہی کہتے ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور بعض لوگ ان کو خزاعی کہتے ہیں اور ان کا ذکر ان کے بھائی حبہ کے تذکرہ میں ہو چکا ہے اور اسی طرح ان دونوں کی روایت کردہ حدیثیں بھی گزر چکی ہیں۔ ہمیں یحیٰی بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے سلام بن شرحبیل سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے سواء اور حبہ پسران خالد سے سنا وہ دونوں کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے پاس گئے آپ کسی کام کو کر رہے تھے ہم نے آپ کی اعانت کی جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تم روزی سے ناامید نہ ہو جب تک کہ تمہارے سر ہلتے رہیں (یعنی زندہ رہو) کیونکہ انسان کو اس کی ماں جنتی ہے اس کے اوپر کوئی غلاف نہیں ہوتا پھر اللہ عزوجل اس کو روزی دیتا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۳۰۔ حضرت سواءؓ بن قیس

حضرت سواءؓ بن قیس۔ محاربی ہیں۔ ہمیں ابوموسیٰ بن ابی ابکر مدینی نے اجازۃً ابوبکر بن حارث کی کتاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد عطار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحفص بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن قاسم فرائضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین عکلی یعنی زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے محمد

بن زرارہ بن خزیمہ بن ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے سواء بن قیس محاربی سے گھوڑا خریدا پھر سواء نے بیع سے انکار کر دیا اور خزیمہ نے رسول اللہؐ کے موافق گواہی دی آپ نے ان سے پوچھا تم نے کیوں گواہی دی حالانکہ تم ہمارے ساتھ موجود نہ تھے انہوں نے جواب دیا کہ میں نے آپ کی اور اس چیز کی جس کو آپ لے کر آئے ہیں تصدیق کی ہے اور میں نے جان لیا ہے کہ آپ حق ہی کہتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خزیمہ جس شخص کے موافق یا مخالف گواہی دیں بس وہ کافی ہے بعض لوگوں نے ان کو سواء بن حارث بیان کیا ہے اور ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور ابن شاہین نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا ہے اور دونوں کے دو تذکرے لکھے ہیں حالانکہ دونوں ایک ہی شخص ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور سواء بن حارث کے تذکرہ میں گفتگو ہو چکی ہے۔ واللہ اعلم

۲۳۳۱۔ حضرت سوادؓ بن زید

حضرت سوادؓ بن زید بن ثعلبہ بن عبید انصاری خزرجی ہیں بدری ہیں۔ یہ ابن کلبی کا بیان ہے۔

۲۳۳۲۔ حضرت سوادؓ بن عمرو

حضرت سوادؓ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری ہیں۔ نجاری ہیں۔ مازنی ہیں۔ بعض لوگوں نے ان کا نام زیادہ بیان کیا ہے۔ بصرہ میں رہنا اختیار کیا تھا۔ یہ غزیہ اور سراقہ پسران عمرو بن عطیہ کے بھائی ہیں اسحٰق بن عمرو بن سلیط نے اپنے والد سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سواد بن عمرو انصاری سے روایت کی ہے کہ یہ خوشبو لگاتے تھے نبیؐ ان سے دو یا تین مرتبہ ملے اور ان کو منع کیا۔ اور آپ ایک دن ان سے ملے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی آپ نے اس سے ان کے پیٹ میں مارا اس سے ان کی کھال چھل گئی۔ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے بدلہ دیجئے یا اس کی دیت دیجئے آپ نے اپنا شکم مبارک کھول دیا اور فرمایا کہ بدلہ لے لو جب انہوں نے رسول اللہؐ کے شکم مبارک کو دیکھا تو چھڑی پھینک دی اور اس کو بوسہ دینے لگے اس کو ابو عمر نے بیان کیا ہے ہمیں ابو منصور بن مکارم مودب نے اپنی سند سے ابو زکریا یزید بن ایاس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن علی ابن شعیب بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی نے ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انہوں نے سواد بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اللہ نے مجھے حسن عنایت کیا ہے اور مجھے وہ کچھ عنایت کیا ہے جو آپ ملاحظہ فرماتے ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ اس کے مثل کسی اور کو ملے تو یا رسول اللہ کیا میری یہ خواہش تکبر کی وجہ سے ہے آپ نے فرمایا نہیں۔ لیکن متکبر وہ شخص ہے جو حق سے سرکشی کرے اور لوگوں کو حقیر جانے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۳۳۔ حضرت سوادؓ بن غزیہ

حضرت سوادؓ بن غزیہ۔ انصاری ہیں قبیلہ بنی عدی بن نجار سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ان کے حلیف ہیں اور بنی بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ سے ہیں۔ بدر اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے تھے انہیں نے خالد بن ہشام مخزومی کو بدر میں قید کیا تھا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خیبر کے عامل تھے اور یہ آپ کے پاس ایک صاع عمدہ کھجوریں دو صاع ردی

کھجوریں سے خرید کرلائے تھے ہمیں ابوجعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر
کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حبان بن واسع نے اپنی قوم کے مشائخ سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے بدر کے دن
صفوں کو برابر کرتے تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس سے آپ صف برابر کرتے تھے آپ کا گزر سواد بن غزیہ بنی عدی
بن نجار کے حلیف کے پاس سے ہوا یہ صف سے آگے بڑھے ہوئے تھے آپ نے ان کی پیٹھ پر چھڑی ماری اور فرمایا کہ اے سواد
برابر ہو جاؤ۔ سواد نے کہا یارسول اللہؐ! آپ نے مجھ کو درد پہنچایا اور چونکہ آپ کو خدا نے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے لہٰذا آپ مجھے
بدلہ دیجئے۔ آپ نے اپنا شکم مبارک کھول دیا اور فرمایا کہ بدلہ لے لو وہ آپ کی گردن میں لپٹ گئے اور آپ کے شکم مبارک کو بوسہ
دیا آپ نے پوچھا اے سواد تم نے ایسا کیوں کیا انہوں نے جواب دیا کہ یارسول اللہ ﷺ! جو چیز (یعنی جنگ) درپیش ہے اس کو
آپ جانتے ہیں اور میں قتل سے بے خوف نہیں ہوں اس وجہ سے میں دوست رکھتا تھا کہ میری آخری ملاقات آپ ہی سے ہو اور
میرا بدن آپ کے بدن سے ہی چھوا ہو۔ رسول اللہؐ نے ان کو دعاء خیر دی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابوعمر کہتے ہیں کہ میں نے
اس قصہ کو سواد بن عمرو کے تذکرہ میں نقل کیا ہے نہ سواد بن غزیہ کے تذکرہ میں۔

۲۳۳۰۔ حضرت سوادؓ بن قارب

حضرت سوادؓ بن قارب۔ ازدی دوسی ہیں۔ اس کو ابن کلبی اور سعید بن جبیر نے بیان کیا ہے اور ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے وہ
سدوسی ہیں قبیلہ بنی سدوس سے یہ زمانہ جاہلیت میں کاہن تھے۔ یہ صحابی ہیں۔ شاعر بھی تھے ابوجعفر یعنی محمد بن علی نے روایت کی
ہے کہ سواد بن قارب سدوسی حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس آئے حضرت عمر نے ان سے پوچھا اب بھی تم کو کچھ کہانت یاد ہے
انہوں نے جواب دیا سبحان اللہ خدا کی قسم جیسا آپ نے میرا استقبال کیا ویسا میرے ہم نشینوں میں سے کسی کا نہیں کیا۔ حضرت عمر
نے جواب دیا سبحان اللہ اے سواد ہماری شرک کی حالت تمہاری کہانت سے بہت بڑی ہوئی تھی (باعتبار خطرہ کے) خدا کی قسم
اے سواد مجھ کو تمہارا ایک قصہ معلوم ہوا ہے جو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے لہٰذا تم اس کو مجھ سے بیان کرو انہوں نے بیان کیا کہ میں زمانہ
جاہلیت میں کہانت کرتا تھا ایک رات میں سو رہا تھا کہ ناگاہ میرے پاس میرا جن آیا اور میرے ٹھوکر ماری اور کہا اے سواد جو کچھ میں
تجھ سے کہتا ہوں اس کو سنو میں نے کہا بیان کر اس نے کہا

عجبت للجن و انجاسها — ورحلها العيس باحلاسها
تهوى الى مكة تبغى الهدى — ما مومنوها مثل ارجاسها
فارحل الى الصفوة من هاشم — واسم بعينيك الى راسها

''میں نے جن اور ان کے بدبخت لوگوں پر تعجب کیا۔ اور ان کے بھورے اونٹوں کے بمعہ پالانوں کے جانے پر۔ ہدایت
کی تلاش میں مکہ کی طرف جا رہے ہیں۔ ان کے اہل ایمان ناپاک جنوں کی طرح نہیں ہیں۔
تم خاندان ہاشم میں سے برگزیدہ شخص کے پاس جاؤ۔
اور اپنی آنکھوں سے اس کے چہرۂ (مبارک) کو دیکھو۔
اس کے بعد انہوں نے قصہ کو آخر تک بیان کیا کہ میں نے جان لیا کہ خدا نے میرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔ اور خوش ہوا

یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو خبر کی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۳۵۔حضرت سوادؓ بن قطبہ

حضرت سوادؓ بن قطبہ۔ان کا تذکرہ حمزہ بن یوسف سہمی نے جرجان کی تاریخ میں ان لوگوں کے ضمن میں لکھا ہے کہ جو صحابہ سوید بن مقرن کے ہمراہ ۱۸ھ میں وہاں داخل ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۳۳۶۔حضرت سوادؓ بن مالک

حضرت سوادؓ بن مالک بن سواد۔رسول اللہؐ نے ان کا نام عبدالرحمٰن رکھا تھا ان کا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

۲۳۳۷۔حضرت سوادؓ بن یزید

حضرت سوادؓ بن یزید۔اور بعض لوگ ان کو رزن اور بعض ابن رزین کہتے ہیں اور بعض کا بیان ہے کہ یہ زریق بن ثعبہ ابن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کے بیٹے ہیں انصاری ہیں۔سلمی ہیں۔بدر اور احد میں شریک ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انہی نے نسب بیان کیا ہے اور اسی کے مثل ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور ان کے والد کا نام زید بتایا ہے اور کچھ شک اور شبہ نہیں بیان کیا۔

۲۳۳۸۔حضرت سوادہؓ بن ربیع

حضرت سوادہؓ بن ربیع۔جرمی ہیں ان سے سلم بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلم نے سوادہ کے غلام سریع سے روایت کی اور انہوں نے سوادہ سے روایت کی۔ہمیں ابویاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے انہوں نے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابونضر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مرجی بن رجاء یشکری نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے سلم بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے سوادہ بن ربیع سے وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا آپ نے مجھ کو چند اونٹ عنایت کئے پھر آپ نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر لوٹ کر آؤ تو ان کو حکم دو کہ اپنے گھر والوں کو اچھی غذا دیا کریں اور ان کو حکم دیا کہ اپنے ناخن کاٹ ڈالیں اور ان سے دودھ دوہتے وقت جانوروں کے تھنوں کو نہ زخمی کریں۔اس کی روایت ابومعشر نے سلم بن عبدالرحمٰن نے سوادہ کے غلام سریع سے انہوں نے سوادہ سے کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۳۹۔حضرت سوادہؓ بن عمرو قاری

حضرت سوادہؓ بن عمرو قاری۔قاری ہیں۔بعض لوگوں نے ان کا نام سواد بتایا ہے یہ وہی شخص ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات اقدس سے بدلہ لینے کو کہا تھا ان سے حسن اور ابن سیرین نے روایت کی ہے اور ہم ان کو سواد میں بیان کر چکے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۳۴۰۔ حضرت سوادہؓ بن عمرو

حضرت سوادہؓ بن عمرو۔ ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے میں گمان کرتا ہوں کہ یہ وہی پہلے شخص ہیں جن کا تذکرہ ابھی گزر چکا اور ان دونوں تذکروں کو ابوعمر نے غلطی سے بیان کیا ہے حالانکہ سواد ابن عمرو بن عطیہ ایک ہی شخص ہیں بعض لوگوں نے اس پر ایک (ہا) زیادہ کر دی ہے اور بعض لوگوں نے زیادہ نہیں کی اور اسی وجہ سے ان دونوں تذکروں کو ابن مندہ اور ابونعیم نے نہیں لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۲۳۴۱۔ حضرت سویبطؓ بن حرملہ

حضرت سویبطؓ بن حرملہ۔ بعض لوگوں نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ سویبط ابن سعد بن حرملہ بن مالک بن عمیلہ بن سباق بن عبدالدار بن قصی بن کلاب قریشی ہیں۔ عبدری ہیں ان کی والدہ ہنیدہ خزاعیہ تھیں یہ قدیم الاسلام ہیں۔ انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی ان کو موسیٰ بن عقبہ نے مہاجرین حبشہ میں نہیں ذکر کیا ہے اور دوسروں نے ذکر کیا ہے کہ بدر میں شریک ہوئے ہیں اور یہ وہی شخص ہیں جو ابوبکر اور نعیمان کے ساتھ شام کی طرف گئے تھے اور نعیمان نے ان کو بیچ کر دیا تھا اور ہم اس قصہ کو نعیمان کے تذکرہ میں لکھ چکے ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے اس جگہ ذکر کیا ہے کہ سویبط نے نعیمان کو فروخت کیا تھا اور نعیمان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ نعیمان نے سویبط کو فروخت کیا تھا اور یہی صحیح ہے۔

۲۳۴۲۔ حضرت سویبقؓ بن حاطب

حضرت سویبقؓ بن حاطب بن حارث بن ہیشہ۔ انصاری ہیں۔ احد میں شہید ہوئے ان کو ضرار بن خطاب نے شہید کیا تھا ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۳۴۳۔ حضرت سویدؓ بن جبلہ

حضرت سویدؓ بن جبلہ۔ فزاری ہیں۔ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے اسے لقمان بن عامر اور راشد بن سعد نے روایت کی ہے ابوزرعہ دمشقی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابوحاتم نے ان کی صحابیت سے انکار کیا ہے اور ان کی روایت مرسل ہے جراح بن ملیح نے زبیدی سے انہوں نے لقمان سے انہوں نے سوید بن جبلہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ امت حوض پر اس طرح وارد ہوگی جس طرح پانچ دن کے پیاسے اونٹ وارد ہوتے ہیں اور انہیں کی روایت سے ہے کہ عاریت واپس کی جاتی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۴۴۔ حضرت سویدؓ بن حارث

حضرت سویدؓ بن حارث ازدی ہیں ابونعیم نے ان کو کتاب المعرفہ کے علاوہ بھی بیان کیا ہے ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن عبداللہ بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی عمر بن حسن اشنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن علی حداد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن

ابی الحواری نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابوسلیمان دارانی سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ مجھ سے ایک شیخ نے جن کا نام علقمہ بن یزید ابن سوید ازدی تھا دمشق کے ساحل پر بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے میرے دادا سوید بن حارث سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے پاس سات آدمیوں کے ساتھ وفد میں آیا آپ کو ہماری علامت اور پوشاک بھلی معلوم ہوئی اور آپ نے پوچھا تم کیا ہو ہم لوگوں نے جواب دیا کہ ہم مومن ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا ہر بات کی ایک اصلیت ہوتی ہے سو تمہارے ایمان کی کیا اصلیت ہے سوید کہتے ہیں ہم نے جواب دیا کہ پندرہ خصلتیں ہیں پانچ ان میں سے وہ ہیں جن کا آپ کے قاصدوں نے ہم کو ایمان لانے کا حکم دیا ہے اور پانچ ان میں سے وہ ہیں جن کا آپ کے قاصدوں نے ہم کو عمل کرنے کا حکم دیا ہے اور پانچ ان میں وہ ہیں جن کے ہم جاہلیت سے عادی ہیں اور ہم اس پر قائم ہیں مگر یہ کہ آپ ان میں سے کسی کو ناپسند فرمائیں (تو ہم چھوڑ دیں) آپ نے پوچھا وہ پانچ چیزیں کیا ہیں جن پر ایمان لانے کا میرے قاصدوں نے تم کو حکم دیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے ہم کو خدا اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور رسولوں اور قیامت پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے آپ نے پوچھا وہ پانچ چیزیں کون سی ہیں جن پر میرے قاصدوں نے عمل کرنے کا حکم دیا ہے ہم نے جواب دیا کہ انہوں نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہیں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور خانہ کعبہ کا حج کریں اور رمضان کے روزے رکھیں۔ آپ نے پوچھا وہ پانچ چیزیں کون سی ہیں جن سے تم جاہلیت میں متصف تھے۔ ہم نے جواب دیا کہ راحت میں شکر کرنا اور مصیبت میں صبر کرنا اور میدان جنگ میں ثابت قدم رہنا اور قضا و قدر پر راضی ہونا اور دشمنوں کے برا بھلا کہنے پر صبر کرنا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ حلیم ہیں عالم ہیں اپنی سچائی کی وجہ سے انبیا سے قریب ہیں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۴۵۔ حضرت سویدؓ بن حنظلہ

حضرت سویدؓ بن حنظلہ۔ انہوں نے نبیؐ سے سماعت حدیث کی ہے بادیہ نشین تھے۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن ابی منصور ابن سکینہ نے اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعمرو ناقد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد زبیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے ابراہیم ابن عبدالاعلی سے انہوں نے اپنی پھوپھی سے انہوں نے اپنے والد سوید بن حنظلہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہمارے ساتھ وائل بن حجر حضرمی بھی تھے اور ان کو ان کے دشمنوں نے پکڑ لیا اور ان لوگوں نے قسم اٹھانے سے انکار کیا اور میں نے قسم اٹھالی کہ وہ میرے بھائی ہیں اور وہ چھوڑ دیئے گئے پھر ہم نبیؐ کے پاس آئے اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! قوم نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا اور میں نے آگے بڑھ کر قسم اٹھالی کہ یہ میرے بھائی ہیں آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس کی روایت احمد بن حنبل نے یزید سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابواسحٰقؓ سے انہوں نے ابراہیم سے کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۴۶۔ حضرت سویدؓ بن زید

حضرت سویدؓ بن زید جذامی ہیں۔ رفاعہ کے بھائی ہیں اپنے دو بھائیوں کے ساتھ نبیؐ کے پاس وفد میں آئے تھے ان کو موسیٰ بن سہیل نے ان لوگوں میں بیان کیا ہے کہ جو فلسطین میں مقیم ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۲۳۴۷۔ حضرت سویدؓ (مولیٰ سلمان فارسی)

حضرت سویدؓ۔ سلمان فارسی کے غلام تھے ان کو امام بخاری نے ذکر کیا ہے اور ان کو صحابی بتایا ہے۔ اس کو انہوں نے ابن قہزاز سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۴۸۔ حضرت سویدؓ بن صامت

حضرت سویدؓ بن صامت بن خالد بن عقبہ بن خوط بن حبیب بن عمرو بن عوف انصاری ہیں اوسی ہیں۔ ہمیں عبیداللہ ابن احمد بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عاصم ابن عمر بن قتادہ نے اپنی قوم کے مشائخ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا کہ سوید بن صامت بنی عمرو بن عوف کے بھائی مکہ میں حج یا عمرہ کی نیت سے آئے۔ رسول اللہؐ نے ان کا قصد کیا اور ان کو خدا عزوجل اور دین اسلام کی دعوت دی سوید نے آپ سے کہا شاید تمہارے پاس ویسی ہی کوئی کتاب ہو جیسے میرے پاس ہے۔ رسول اللہؐ نے پوچھا تمہارے پاس کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ مجلّہ لقمان یعنی لقمان کی حکمت ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس کو میرے سامنے پیش کرو انہوں نے آپ کے سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا یہ کلام عمدہ ہے اور یہ جو میرے پاس ہے اور اس سے بھی افضل ہے یعنی وہ قرآن جس کو خدا نے مجھ پر نازل کیا ہے اور وہ ہدایت اور روشنی ہے اور آپ نے ان کے سامنے قرآن شریف پڑھا اور ان کو اسلام کی طرف بلایا انہوں نے کہا یہ اچھا کلام ہے اور لوٹ کر مدینہ میں اپنی قوم کے پاس آئے اور کچھ ٹھہرنے نہیں پائے تھے کہ ان کو خزاعہ نے قتل کر ڈالا اور ان کی قوم والے کہتے تھے کہ وہ ہمارے خیال میں مسلمان مرے ہیں۔ ان کا قتل بعاث کے دن ہوا تھا۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ مجھ کو ان کے اسلام میں شک ہے جیسا کہ میرے سوا اور لوگوں کو جنہوں نے اسی بارے میں کتابیں لکھی ہیں یہ اچھے شاعر تھے اور اپنے اشعار میں بہت حکمت کی باتیں بیان کرتے تھے ان کی حکیمانہ شاعری اور ظرافت کی وجہ سے ان کی قوم کے لوگ ان کو کامل کے لقب سے پکارتے تھے اور انہیں کے یہ اشعار ہیں ؎

الارب من تدعو صدیقا ولو تری	مقالتہ بالغیب ساء ک مایفری
مقالتہ کالشھد ماکان شاھدًا	وبالغیب ماثور علی ثغرۃ النحر
یسرک بادیہ و تحت ادیمہ	نمیۃ غش تبتری عقب الظھر
تبین لک العینان ماھو کاتم	من الغل و البغضاء و النظر الشزر
فرشنی بخیر طالما قد بریتنی	وخیر الموالی من یریش ولا یبری

"آگاہ رہو! اکثر وہ لوگ جن کو تو دوست سمجھتا ہے۔ اگر تو ان کی غائبانہ گفتگو سنے تو اس کی افترا پردازی تجھ کو بری

معلوم ہو۔ سامنے تو اس کی باتیں مثل شہد کے ہوتی ہیں۔ مگر پیچھے زہر ہلاہل ہوتی ہیں۔-------حلم کی حالت سے تو خوش ہوتا ہے مگر کینہ دنیا میں تجھے کمزور کر دے گا۔ اس کی آنکھوں سے تو پوشیدہ بغض اور بدنظری کا اندزاہ معلوم ہوتا ہے۔

وہ بھلائی کی باتیں کرتا ہے مگر میرے نزدیک اچھا دوست وہ ہے جو دل میں محبت رکھے ظاہر نہ کرے۔"

ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۴۹۔ حضرت سویدؓ بن صخر

حضرت سویدؓ بن صخر۔ جہنی ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ حدیبیہ میں شریک ہوئے تھے اور بیعۃ الرضوان میں بیعت کی۔ اور یہ ان چار شخصوں میں سے ہیں جنہوں نے قبیلہ جہنیہ کا جھنڈا اٹھایا تھا۔ ان کا تذکرہ طبری نے لکھا ہے۔

۲۳۵۰۔ حضرت سویدؓ بن طارق

حضرت سویدؓ بن طارق۔ اور بعض لوگ ان کو طارق بن سوید کہتے ہیں اور یہی ٹھیک ہے۔ اور یہ حضرموت کے رہنے والے ہیں ہمیں اسمٰعیل بن علی بن عبید واعظ وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوداؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے سماک ابن حرب سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے علقمہ بن وائل سے سنا کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سوید ابن طارق یا طارق بن سوید نے آپ سے شراب کے بارے میں دریافت کیا آپ نے ان کو منع کیا انہوں نے عرض کیا کہ اس سے دوا کی جاتی ہے آپ نے فرمایا کہ وہ دوا نہیں ہے بلکہ وہ بیماری ہے اور اس کی روایت حماد بن سلمہ نے سماک سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے طارق بن سوید سے کی ہے اور انہوں نے شک نہیں ظاہر کیا ہے اور نہ انہوں نے سند میں عن ابیہ ذکر کیا ہے۔ اور ابوالنضر نے ابوعامر عقدی اور عبیداللہ بن عبدالمجید نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سوید ابن طارق سے اس کی روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۵۱۔ حضرت سویدؓ بن عامر

حضرت سویدؓ بن عامر بن زید بن حارثہ۔ انصاری ہیں کوفہ میں رہتے تھے ان سے مجمع بن یحیٰ نے روایت کی ہے۔ ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں ہوتا۔ اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے یزید بن ہارون نے مجمع بن یحیٰ سے انہوں نے سوید بن عامر انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صلہ رحم کرو اگرچہ سلام ہی سے ہو اس کی روایت وکیع اور عبدالواحد بن زیاد اور ابن مبارک نے مجمع سے کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۵۲۔ حضرت سویدؓ ابوعبداللہ

حضرت سویدؓ ابوعبداللہ۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے باہلی ہیں اور بعض لوگ الہانی عکی کہتے ہیں جو اشعریین کا ایک خاندان ہے اس کو ابونعیم بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ الہانی عکی قبیلہ اشعریین کا ایک خاندان ہے عتبہ بن ابی حکیم نے

بدالله ابن سوید الهانی اشعری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنایا مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے آپ سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس قبیلہ یعنی لخم اور جذام کو ملک شام میں اہل ان کی اعانت کا ذریعہ بنا دیا ہے جیسا کہ یوسف علیہ السلام کو یعقوب علیہ السلام کی اولاد کے واسطے معین کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۵۔ حضرت سویدؓ ابوعقبہ

حضرت سویدؓ ابوعقبہ۔ ان کی کنیت ابوعقبہ ہے۔ انصاری ہیں اور بعض لوگ ان کو جہنی اور بعض مزنی بتاتے ہیں ان سے ان کے بیٹے عقبہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید دحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عقبہ سوید سے انہوں نے اپنے والد سے جو صحابی ہیں روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ غزوۂ خیبر سے واپس ہے تھے کہ آپ نے احد کو دیکھ کر فرمایا اللہ اکبر یہ پہاڑ ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم اس کو دوست رکھتے ہیں اور انہوں نے نبیؐ سے کے متعلق روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۵۔ حضرت سویدؓ بن علقمہ

حضرت سویدؓ بن علقمہ بن معاذ۔ انصاری ہیں یہ ایک مجہول شخص ہیں ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں ہے انہیں کی اولاد سے یم بن حیان ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۔ حضرت سویدؓ بن عمرو

حضرت سویدؓ بن عمرو معرکہ موتہ میں شہید ہوئے۔ حضور ﷺ نے ان کے اور وہب بن سعد بن ابی سرح عامری کے درمیان ھائی چارا کرا دیا تھا ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۳۔ حضرت سویدؓ بن عیاش

حضرت سویدؓ بن عیاش انصاری ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو رسول اللہؐ نے مسجد ضرار کے گرانے کے لئے بھیجا تھا نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ عامر بن قیس اور عاصم بن عدی اور سوید بن عیاش کو اس مسجد کے گرانے کے بجا تھا جو نفاق کی وجہ سے بنائی گئی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۔ حضرت سویدؓ بن غفلہ

حضرت سویدؓ بن غفلہ بن عوسجہ بن عامر بن وداع بن معاویہ بن حارث ابن مالک بن عوف بن سعد بن عوف بن حریم بن ن سعد عشیرہ جعفی ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں بہت عمر گزاری ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایمان ئے تھے اور آپ کو دیکھا نہیں تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو شخص صدقہ وصول کرتا تھا اس کو انہوں نے

صدقہ دیا پھر مدینہ کا قصد کیا اور نبیؐ کے دفن کے دن مدینہ میں پہنچے ان کی پیدائش عام الفیل کی ہے کوفہ میں رہتے تھے ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی امین صوفی نے اپنی سند سے ابوداؤد سجستانی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن صباح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے عثمان بن ابوزرعہ سے انہوں نے ابولیلی کندی سے انہوں نے سوید بن غفلہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا ہمارے پاس نبی ﷺ کی طرف سے صدقہ لینے والا آیا اور میں نے آپ ہی کے زمانہ میں سیکھا تھا کہ متفرق اشیاء یکجا نہ کی جائیں اور میسرہ اور صالح نے سوید سے اس کی روایت کی ہے اور اس میں اتنا اور بڑھایا ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی بڑی اونٹنی لے کر آیا انہوں نے اس کے لینے سے انکار کر دیا پھر اس سے کم درجہ کی لایا انہوں نے اس کے لینے سے بھی انکار کیا اور کہا کہ کون سی زمین مجھ کو اٹھائے گی اور کون سا آسمان مجھ پر سایہ ڈالے گا جب کہ میں رسول اللہؐ کے پاس مسلمانوں کا بہترین مال لے کر جاؤں گا اور یہ جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے۔ لوگوں نے ایک مرتبہ شیر شیر کا غل مچایا سوید بن غفلہ شیر کی طرف گئے اور اس کے سر پر ایک وار کیا کہ تلوار پشت کی ہڈی کو کاٹتی ہوئی دم سے نکل گئی۔ یہ سوید صفین میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ اور حجاج کے زمانہ میں ۸۰ھ اور ایک روایت کے مطابق ۸۲ھ یا ۸۱ھ میں بمقام کوفہ انتقال کیا ان کی عمر ایک سو اٹھائیس یا ستائیس سال کی تھی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۵۸۔ حضرت سویدؓ بن قیس

حضرت سویدؓ بن قیس۔ عبدی ہیں۔ ان کی کنیت ابومرحب یا ابوصفوان ہے۔ ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد ابن سعد مودب موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خطیب ابوالحسن یعنی علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ہبۃ اللہ ابن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجابر یعنی زید بن عبدالعزیز ابن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ ابن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی بن عمران نے سفیان ثوری سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے سوید بن قیس سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں اور مخرمہ عبدی مقام ہجر سے کپڑا لے کر مکہ میں آئے اور ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ آئے اور آپ نے مجھ سے ایک ازار مول لی اور اس جگہ اینٹ سے تولنے کا رواج تھا آپ نے فرمایا کہ جھکا کر تولو ایک شخص نے پوچھا یہ کون شخص ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ رسول اللہ ہیں ان کی حدیث میں اختلاف ہے ابن مبارک اور ابوالاحوص اور حمانی اور ابوعبدالرحمٰن مقری نے ثوری سے انہوں نے سماک سے انہوں نے سوید سے اس کی روایت اسی طرح کی ہے جس طرح کہ ہم نے اس کو ذکر کیا ہے اور غندر نے اس کی روایت شعبہ سے انہوں نے سماک سے کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے مالک یعنی ابوصفوان ابن عمیرہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ ایک شخص نے ہجرت سے پہلے ازار فروخت کیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۵۹۔ حضرت سویدؓ بن مخشی

حضرت سویدؓ بن مخشی۔ ان کی کنیت ابومخشی ہے۔ طائی ہیں اور بعض لوگوں نے ان کو ارید بن مخشی بیان کیا ہے ابومعشر وغیرہ نے

ان کو شرکائے بدر میں ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۳۶۰۔ حضرت سویدؓ بن مقرن

حضرت سویدؓ بن مقرن بن عائذ بن میجا بن ہجیر بن نصر بن حبشیہ بن کعب بن ثور بن ہذمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد۔ مزنی ہیں۔ نعمان ابن مقرن کے بھائی ہیں عثمان بن عمرو اور ان کے بھائی اس کی اولاد اپنی ماں مزنیہ بنت کلب بن وبرہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور مزنیہ کہلاتے ہیں ان کی کنیت ابو عدی ہے اور بعض لوگ ابو عمر بیان کرتے ہیں کوفہ میں رہتے تھے۔ ہمیں ابراہیم ابن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں کو ابو عیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو کریب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محاربی نے شعبہ سے انہوں نے حصین سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے سوید بن مقرن سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سات بھائی تھے اور ہماری خدمت کے لئے سوائے ایک لونڈی کے اور کوئی نہ تھا اور اس کو ہم میں سے ایک نے تھپڑ مارا۔ نبیؐ نے حکم دیا کہ ہم لوگ اس کو آزاد کر دیں اور انہیں سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے مال کی وجہ سے قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۶۱۔ حضرت سویدؓ بن نعمان

حضرت سویدؓ بن نعمان بن مالک بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ بن حارث ابن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس۔ انصاری ہیں اوسی حارثی ہیں۔ احد اور اس کے بعد کے مشاہد میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک ہوئے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ہمیں مسمار بن عمرو بن عویس یعنی ابو بکر اور ابو عبداللہ یعنی محمد بن محمد بن سرایا بن علی وغیرہم نے اپنی سندوں سے ابو عبداللہ یعنی محمد بن اسمٰعیل جعفی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مالک نے یحیٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سوید بن نعمان سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ رسول اللہؐ کے ساتھ غزوۂ خیبر کے سال نکلے یہاں تک کہ جب خیبر کے نزدیک مقام صہباء میں پہنچے آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر کھانا منگوایا تو بجز ستو کے اور کچھ نہ تھا آپ نے اس کے گھولنے کا حکم دیا اور وہ گھولے گئے اور آپ نے لوگوں کے ہمراہ کھایا پھر آپ مغرب کی نماز کے واسطے اٹھے اور کلی کی اور ہم لوگوں نے بھی کلی کی پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۶۲۔ حضرت سویدؓ بن ہبیرہ

حضرت سویدؓ بن ہبیرہ بن عبد حارث۔ دیلی ہیں۔ بعض لوگ ان کو عبدی کہتے ہیں۔ اس کو ابو عمر نے بیان کیا ہے بصرہ میں رہتے تھے ان سے ایاس بن زہیر نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان آدمی کا بہترین مال وہ ہے جو کھیت سے پیدا ہو یا جو جانوروں سے حاصل ہو اس کو اسی طرح روح بن عبادہ نے ابو نعامہ سے انہوں نے ایاس بن زہیر سے انہوں نے سوید بن ہبیرہ سے نقل کیا ہے اور عبدالوارث اور معاذ بن معاذ نے ابو نعامہ سے انہوں نے ایاس سے انہوں نے سوید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے ابو نعامہ کا نام عمرو بن عیسیٰ تھا اور ابو عمر کا بیان کرنا کہ وہ دیلی ہیں اور ایک روایت کے مطابق عبدی ہیں وہ دونوں ایک ہی ہیں کیونکہ دیل ایک خاندان ہے قبیلہ عبدالقیس کا اور دیل کا نسب اس طرح ہے کہ دیل بن عمرو

بن ودیعہ بن لکیز ابن افصی ابن عبدالقیس اور ابواحمد یعنی حاکم نے بیان کیا کہ وہ عدوی ہیں قبیلہ عدی بن عبدمناہ بن اد۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۶۳۔ حضرت سویدؓ

حضرت سویدؓ۔ ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا ہے۔ بعض لوگ ان کو سوید کا والد کہتے ہیں اور یہی ٹھیک ہے یونس بن یحییٰ یعنی ابونباتہ نے ہشام بن سعد سے انہوں نے حاتم بن ابی نصر سے انہوں نے عبادہ بن نسی سے انہوں نے سوید رسول اللہؐ کے صحابی سے روایت ہے کہ نبیؐ نے سحری کھانے والوں کو دعا دی ہے اور اس کو ابن وہب نے ہشام سے انہوں نے اپنی سند سے نقل کیا ہے اور ابوسوید نے بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب السین والیاء

۲۳۶۴۔ حضرت سیابہؓ بن عاصم

حضرت سیابہؓ بن عاصم۔ سلمی ہیں۔ ان کا نسب اس طرح ہے کہ سیابہ بن عاصم بن شیبان بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے غزوۂ حنین میں فرمایا کہ میں عواتک کا بیٹا ہوں اور ان سے عمرو ابن سعید بن عاص نے روایت کی ہے کہ یہ اور ان کے بھائی حجاف ابن حکیم کوفہ سے آئے تھے سروج اور ''رہا'' میں ان کی بہت اولاد ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۶۵۔ حضرت سیارؓ بن بلز

حضرت سیارؓ بن بلز۔ ابوالعشراء کے والد تھے۔ دارمی ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو مالک اور بعض عطارد وغیرہ کہتے ہیں۔ ان کا ذکر طبرانی نے اسی تذکرہ میں کیا ہے۔ ہمیں ابومنصور بن مکارم ابن احمد بن سعد مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خطیب ابوالحسن یعنی علی ابن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن عبیداللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجابر زید بن عبدالعزیز بن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی بن عمران نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابوالعشراء دارمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کیا حلق اور لبہ کے سوا اور کہیں ذبح نہیں ہوتا؟ آپ نے جواب دیا کہ اگر تم اس کے ران میں نیزہ مارو تو بھی کافی ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۶۶۔ حضرت سیارؓ بن روح

حضرت سیارؓ بن روح یا روح بن یسار۔ اسی طرح سے شامیوں کی حدیث اس بارے میں شک کے ساتھ وارد ہوئی ہے اس کی روایت بقیہ نے مسلم بن زیاد سے کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے چار صحابی یعنی انس بن مالک اور فضالہ بن عبید اور ابو

المنیب اور روح بن سیار یا سیار بن روح کو میں نے دیکھا کہ یہ لوگ عمامہ کا شملہ اپنے پیچھے چھوڑتے تھے اور ان کے کپڑے ٹخنوں تک تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۶۷۔حضرت سیدانؓ

حضرت سیدانؓ۔عبداللہ کے والد ہیں۔عبداللہ بن غسیل نے عبداللہ بن سیدان سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ اہل قلیب کے پاس آئے اور فرمایا اے اہل قلیب کیا جو کچھ تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا اس کو تم نے سچ پایا لوگوں نے پوچھا کیا یہ لوگ سنتے ہیں آپ نے جواب دیا کہ جس طرح تم سنتے ہو اسی طرح یہ لوگ بھی سن سکتے ہیں لیکن یہ لوگ جواب نہیں دے سکتے اُن کا تذکرہ ابونعیم اورابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۶۸۔حضرت سیفؓ بن ذی یزن

حضرت سیفؓ بن ذی یزن۔انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور آپ کے دادا عبدالمطلب کو آپ کی نبوت اور آپ کے حالات سے آگاہ کیا تھا ثابت نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ملک ذی یزن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک حلہ ہدیۃً بھیجا جس کی قیمت ''۳۳'' اونٹوں کے برابر تھی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۶۹۔حضرت سیفؓ بن قیس

حضرت سیفؓ بن قیس بن معدی کرب۔کندی ہیں اشعث بن قیس کے بھائی ہیں۔ابن کلبی بیان کرتے ہیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد میں آئے آپ نے ان کو ان کی قوم کا موذن کر دیا اور یہ مرتے دم تک برابر موذن رہے ابن شاہین نے بیان کیا ہے کہ سیف بن قیس کندی اپنے بھائی اشعث کے ساتھ وفد میں آئے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ان کا نسب ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اسی طرح بیان کیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ سیف معدی کرب کے بیٹے ہیں یحییٰ بن معین علی ابن ثابت سے انہوں نے حارث بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے بنی جلیلہ کے بہت سے لوگوں نے سیف بن معدی کرب سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے میری قوم کی موذنی عنایت کر دیجئے آپ نے مجھے عنایت کر دی لیکن ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ سیف بن قیس اشعث بن قیس کے ساتھ نبیؐ کے پاس وفد میں آئے اور آپ نے ان کو ان کی قوم کا موذن کر دیا اور یہ مرتے تک برابر موذن رہے۔اور انہیں ابوموسیٰ نے اس تذکرہ کو ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ذکر کیا ہے اس خیال پر کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا ہے حالانکہ وہ ان کا تذکرہ لکھ چکے ہیں کہ سیف معدی کرب کے بیٹے ہیں اور ان کو ان کے دادا کی طرف منسوب کیا ہے اور یہ سیف بن قیس بن معدی کرب اشعث بن قیس کے بھائی ہیں۔اور انہوں ہی نے اذان دینے کی خواہش کی تھی۔واللہ اعلم

۲۳۷۰۔حضرت سیفؓ بن مالک

حضرت سیفؓ بن مالک بن اتحم بن عن بن حیال بن نمران بن حارث ابن حمران ابن وائل بن رعین۔رعینی ہیں۔جیشانی ابوتمیم جیشانی کے بھائی ہیں۔یہ ابوتمیم سے بڑے تھے رسول اللہ ﷺ کی حیات میں اسلام لائے اور معاذ ابن جبل سے قرآن

شریف پڑھا۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہجرت کی اور فتح مصر میں شریک ہوئے ان سے عقبہ بن مسلم اور عبداللہ بن ہبیرہ وغیرہم نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن ماکولا نے لکھا ہے۔

۲۳۷۱۔ حضرت سیمویہؓ

حضرت سیمویہؓ۔ بلقاوی ہیں۔ ان سے منصور بن صبیح یعنی ربیع بن صبیح کے بھائی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور آپ کی زبان مبارک سے سماعت کی ہے اور ہم بلقاء سے مدینہ کو گیہوں لادکر لائے اور اسکو فروخت کر کے مدینہ کی کھجور خریدنا چاہا لوگوں نے ہم کو اس کی خریداری سے منع کیا ہم نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو خبر کی آپ نے منع کرنے والوں سے فرمایا کہ کیا تم کو اس اناج کی ارزانی ان کھجوروں کی گرانی کے عوض میں بس نہیں کرتی جس کو وہ لادکر لے جاتے ہیں ان لوگوں کو چھوڑ دو تا کہ لے جائیں سیمویہ بلقاء کے رہنے والے نصرانی تندمزاج شخص تھے پھر مسلمان ہوئے اور ان کا اسلام اچھا رہا اور یہ ایک سو بیس برس زندہ رہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الشین والالف والباء

۲۳۷۲۔ حضرت شافع ؓ بن سائب

حضرت شافع ؓ بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی۔ قریشی ہیں۔ مطلبی ہیں امام شافعی کے دادا تھے ان کی والدہ ام ولد تھیں خطیب ابو بکر بغدادی نے روایت کی ہے جس کی خبر ہمیں ابو موسیٰ مدینی نے دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو منصور عبدالرحمٰن بن عبدالواحد بن زریق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر احمد بن علی بن ثابت نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے ابو الطیب یعنی طاہر بن عبداللہ طبری سے سنا وہ کہتے تھے کہ شافع بن سائب جن کی طرف شافعی منسوب ہیں نبیؐ سے بچپن کی حالت میں ملے اور ان کے والد سائب بدر کے دن مسلمان ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۷۳۔ حضرت شاہؓ یمانی

حضرت شاہؓ یمانی۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے انہوں نے کہا ہے کہ ان کا ذکر ابو سلمہ کی حدیث میں ہے جس کی روایت انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبیؐ سے کی ہے کہ جس وقت آپ حرمت مکہ کو بیان فرمارہے تھے کہا کہ اس کی تر گھاس نہ اکھاڑی جائے اور اس کا درخت کاٹا جائے شاہ یمانی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ میرے واسطے اس کو لکھ دیجئے آپ نے حکم دیا کہ اس کو ابو شاہ کو لکھ دو اسی طرح اس کو اسمٰعیل بن جعفر نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابو سلمہ سے نقل کیا ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر ابو سلمہ سے روایت کی ہے اس میں ابو شاہ ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۷۴۔ حضرت شباثؓ بن خدیج

حضرت شباثؓ بن خدیج بن سلمہ بن اوس بن عمرو بن کعب بن قراقر ابن ضحیان۔ بلوی ہیں۔ بنی حرام بن کعب انصاری کے حلیف ہیں ان کے والد عقبہ میں شریک ہوئے تھے اور ستر آدمیوں میں سے ہیں اور ان کے بیٹے شباث لیلۃ العقبہ میں پیدا ہوئے۔

ی والدہ منیع کی والدہ تھیں اور یہ عمرو بن عدی بن سنان بن نابی کی بیٹی انصاریہ سلمیہ تھیں' یہ مسلمان تھیں اور اپنے شوہر کے
بر میں شریک ہوئیں اس کو محمد بن سعد نے بیان کیا ہے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔
یاث: شین کے ضمہ اور ''با'' کے فتحہ کے ساتھ ہے اور الف کے بعد ''ثا'' ہے۔
دیج: ''خاء'' کے فتحہ اور ''دال'' کے کسرہ کے ساتھ ہے اس کے آخر میں جیم ہے۔
رام: ''حا'' کے فتحہ اور ''را'' کے ساتھ ہے۔

۲۱۔ حضرت شبثؓ بن سعد

ضرت شبثؓ بن سعد۔ بلوی ہیں فتح مصر میں شریک ہوئے صحابی ہیں ان کا ذکر کتاب الفتوح میں ہے اس کو ابوسعید بن
نے بیان کیا ہے ابن لہیعہ نے ولید بن ابی ولید سے انہوں نے ابان سے انہوں نے شبث بن سعد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ
مایا کہ بندہ کو قیامت کے دن کتاب نکال کر دی جائے گی جس میں اس کی نیکیاں لکھی ہوں گی الی آخرہ۔ ان کا تذکرہ ابن
ر ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۔ حضرت شبرؓ بن صعفوق

ضرت شبرؓ بن صعفوق بن عمرو بن زرارہ بن عدس بن زید بن عبداللہ بن دارم۔ تمیمی ہیں' دارمی ہیں۔ حاکم یعنی ابواحمد
ی نے بیان کیا کہ شبر' نبیؐ کے پاس وفد میں آئے اور آپ نے ان کو ان کی قوم پر صدقہ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا۔ ان کا
ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا میں نے ابواحمد کے نسخہ میں شبر کو شین اور با کے فتحہ کے ساتھ پایا ہے۔ صعفوق کو بعض
صعفوق بھی پڑھتے ہیں اور ابن ماکولا نے شین کے فتحہ اور با کے سکون کے ساتھ شبر بتایا ہے اور صفوق ''فا'' کے ساتھ ہے اس
ر میں ''قاف'' ہے۔ واللہ اعلم

۲۲۔ حضرت شبرمہؓ

ضرت شبرمہؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ یہ صحابی ہیں۔ نبی ﷺ کی زندگی میں فوت ہو گئے تھے عطاء نے ابن عباس
ایت کی ہے کہ نبیؐ نے ایک آدمی کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہتے سنا آپ نے اس کو بلا کر پوچھا کہ تم نے حج کیا ہے اس شخص
اب دیا نہیں آپ نے فرمایا یہ تمہاری طرف سے ہے اور شبرمہ کی طرف سے دوسرا حج کرو۔ اور طاؤس نے ابن عباس سے
نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہ حج شبرمہ کی طرف سے ہے پھر تم دوسرا حج اپنی طرف سے کرو۔ اور یہ وہم
پہلی روایت صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۔ حضرت شبلؓ

ضرت شبلؓ۔ عبدالرحمٰن بن شبل کے والد ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ یہ اور ان کے بیٹے
غیر معروف ہیں۔ اور ان کی روایت نبی ﷺ سے کہ آپ نے نماز میں کوے کی طرح چونچ مارنے سے منع کیا ہے صحیح نہیں ہے
کی روایت سے ایک اور حدیث ہے کہ قیامت اس وقت تک نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ گھوڑے کی نعل لی جائے گی اور کہا کہ یہ

گھوڑے کی نسل ہے۔ یہ حدیث منکر ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۳۷۹۔ حضرت شبلؓ بن معبد

حضرت شبلؓ بن معبد۔ مزنی ہیں اور بعض لوگ ان کو ابن خلید اور بعض ابن خالد کہتے ہیں۔ طبری نے ان کا نسب اس
بیان کیا ہے کہ شبل بن معبد بن عبید بن حارث بن عمرو بن علی ابن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار۔ بجلی ہیں اور اسی کے مثل
نسب ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے۔ یہ ابوبکر کے مادری بھائی ہیں اور یہ ایک ماں کے چار بیٹے تھے ان کی ماں کا نام سمیہ ہے
انہوں نے مغیرہ بن شعبہ پر زنا کی گواہی دی تھی ہمیں یحییٰ ابن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ
تھے ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ
انہوں نے ابوہریرہ اور زید بن اور شبل بن خلید سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کر کے بیان کیا کہ لوگوں نے دریافت کی
لونڈی شادی سے پہلے زنا کرتی ہے آپ نے جواب دیا اگر لونڈی زنا کرے تو اس کے کوڑے لگاؤ پھر اگر زنا کرے تو کوڑے
پھر آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ میں فرمایا کہ اس کو فروخت کر ڈالو اگرچہ بالوں کی ایک رسی ہی بدلہ میں ملے۔ ابن عیینہ نے
حدیث میں شبل پر کوئی مخرج نہیں ذکر کیا ہے اور اس کی روایت زہری کے تلامذہ نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں
عبداللہ بن مالک اوسی سے کی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہی صحیح ہے اور ابوعثمان نہدی نے روایت کی ہے کہ ابوبکرہ اور نافع بن علقہ
شبل بن معبد نے مغیرہ پر گواہی دی کہ انہوں نے ان کو اس طرح دیکھا جس طرح کہ سلائی کو سرمہ دانی میں دیکھتے ہیں اتنے میں
آئے حضرت عمرؓ نے کہا کہ ایسا آدمی آیا ہے جو سچی گواہی دے گا انہوں نے کہا میں نے بری مجلس دیکھی اور یہ اٹھ گئے اور حضرت
نے ان کے کوڑے لگوائے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ وہ دو شخص ہیں اور انہوں نے مغیرہ پر گو
دینے کے واقعہ کو مثل ابونعیم کے بیان کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعبداللہ ابن مندہ اور ابوعمر اور ابواحمد عسکری نے دونوں کو ایک شخ
بیان کرنے میں ابونعیم کی موافقت کی ہے۔ واللہ اعلم

۲۳۸۰۔ حضرت شبیبؓ بن حرام

حضرت شبیبؓ بن حرام بن مہان بن وہب بن لقیط بن یعمر شداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد من
کنانی ہیں لیثی ہیں۔ حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک ہوئے۔ ان کا تذکرہ ہشام بن کلبی نے لکھا ہے۔

۲۳۸۱۔ حضرت شبیبؓ بن ذی کلاع

حضرت شبیبؓ بن ذی کلاع۔ روح کے والد تھے۔ یہ کہتے تھے کہ میں نے نبیؐ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی اور آپ نے ا
میں سورۂ روم پڑھی اور ایک آیت کو مکرر پڑھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ حدیث مضطرب الاسناد ہے
سے عبدالملک بن عمیر نے روایت کی ہے۔

۲۳۸۲۔ حضرت شبیبؓ بن غالب

حضرت شبیبؓ بن غالب۔ کندی ہیں صحابی ہیں۔ انہوں نے نبی ﷺ سے مسح خفین کی نسبت سوال کیا تھا۔ اس کی روای

شبیب بن حبیب ابن غالب نے اپنے چچا شبیب بن غالب بن اسید سے کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۸۳۔حضرت شبیبؓ بن قرہ

حضرت شبیبؓ بن قرہ یا ابن ابی مرشد غسانی ہیں ان کا ذکر اس تحریر میں ہے جو رسول اللہؐ نے علاء بن حضرمی کو لکھ کر دی تھی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۲۳۸۴۔حضرت شبیبؓ بن نعیم

حضرت شبیبؓ بن نعیم۔بقیہ بن ولید نے ابوبکر بن ابی مریم سے انہوں نے راشد بن سعد سے انہوں نے شبیب بن نعیم سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا بخار گوشت کو کھاتا ہے اور خون کو پیتا ہے اس کی گرمی اور سردی دوزخ سے ہے۔اس کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۸۵۔حضرت شبیلؓ بن عوف

حضرت شبیلؓ بن عوف بن ابی حیہ۔ان کی کنیت ابوالطفیل ہے۔بجلی ہیں،احمسی ہیں۔انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث نہیں سنی تھی۔جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے۔ان کی روایت حضرت عمرؓ اور ان کے بعد کے لوگوں سے ہے یہ اپنی داڑھی زرد رنگ سے رنگتے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الشین مع التاء و مع الجیم

۲۳۸۶۔حضرت شتیرؓ بن شکل

حضرت شتیرؓ بن شکل بن حمید۔عبسی ہیں کوفی ہیں کہتے ہیں کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا انہوں نے اپنے والد اور دوسرے صحابیوں سے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۳۸۷۔حضرت شجارؓ سُلفی

حضرت شجارؓ سُلفی۔سلفی ہیں۔انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میرا گمان ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے۔اور ان کو ابواحمد عسکری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

۲۳۸۸۔حضرت شجاعؓ بن ابی وہب

حضرت شجاعؓ بن ابی وہب۔اور بعض لوگ ان کو ابن وہب بن ربیعہ ابن اسد بن صہیب بن مالک بن کثیر بن غنم بن دودان ابن اسد بن خزیمہ۔اسدی کہتے ہیں،بنی عبدالشمس کے حلیف ہیں۔ان کی کنیت ابووہب ہے۔یہ قدیم الاسلام ہیں۔انہوں نے حبشہ کو دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی اور جب ان کو خبر پہنچی کہ مکہ والے مسلمان ہو گئے مکہ کو واپس آئے پھر مدینہ کو ہجرت کی تھی۔یہ اور ان کے بھائی عقبہ بن ابی وہب بدر میں شریک ہوئے اور یہ تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے آنحضرتؐ نے ان کے

اور ابن خولی کے درمیان میں بھائی چارا کرایا تھا۔ اور رسول اللہؐ نے ان کو حارث بن ابی شمر غسانی اور جبلہ ابن ایہم غسانی کی طرف روانہ کیا۔ اس کو ابو عمر نے لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اپنی سندوں سے مسور اور ابن اسحٰق تک روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ نے ان کو حارث بن ابی شمر کی طرف روانہ کیا تھا۔ اور دونوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ان کو جبلہ بن ایہم کی طرف بھیجا تھا۔ شجاع یمامہ کی جنگ میں کچھ اوپر چالیس برس کی عمر میں شہید ہوئے۔ یہ لاغر اور جھکے ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۸۹۔ حضرت شجرہؓ کندی

حضرت شجرہؓ کندی۔ کندی ہیں۔ ان کا تذکرہ احمد بن یونس ضبی نے صحابہ میں کیا ہے۔ ان سے خالد بن طہمان نے روایت کی ہے۔ اور یہ خالد بن ابی خالد وہ ہیں جنہوں نے انس وغیرہ سے روایت کی ہے۔ احواص بن خوات سے خالد بن طہمان سے انہوں نے شجرہ کندی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جنازہ پر حاضر ہوئے لوگوں نے اس کی خوب تعریف کی اور آپ بیٹھے تھے اور انہیں دفن کیا جا رہا تھا کہ اتنے میں جبریل علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد (ﷺ) یہ شخص ویسا نہ تھا جیسا کہ یہ لوگ بیان کرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی شہادت کو مقبول کر لیا اور اس شخص کی ان باتوں کو جن کو وہ نہیں جانتے تھے بخش دیا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الشین والدال

۲۳۹۰۔ حضرت شدادؓ بن ازمع

حضرت شدادؓ بن ازمع۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا یہ تابعی ہیں۔ کوفی ہیں۔ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۹۱۔ حضرت شدادؓ بن اسید

حضرت شدادؓ بن اسید۔ سلمی ہیں۔ مدنی ہیں عمر بن قیظی بن عامر ابن شداد ابن اسید نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے پاس آیا اور بیمار ہو گیا۔ آپ نے پوچھا اے شداد تم کو کیا ہوا انہوں نے جواب دیا کہ میں بیمار ہو گیا ہوں اور اگر مقام بطحان کا پانی پیتا تو اچھا ہو جاتا آپ نے پوچھا تم کو اس کے پینے سے کون چیز منع کرتی ہے میں نے جواب دیا کہ ہجرت۔ آپ نے فرمایا جاؤ تم جس جگہ بھی ہو مہاجر ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے اسید ہمزہ کے فتحہ اور سین کے کسرہ سے لکھا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ اُسید ہے ہمزہ کے ضمہ اور سین کے کسرہ سے میں کہتا ہوں امیر ابو نصر نے صرف فتحہ کو لکھا ہے اور اسی طرح ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے۔

۲۳۹۲۔ حضرت شدادؓ بن امیہ

حضرت شدادؓ بن امیہ۔ جہنی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عقبہ ہے۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ صحابی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے

عقبہ نے روایت کی ہے کہ یہ نبیؐ کے پاس آئے یہ بہت بوڑھے تھے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد ہدیہ میں دیا آپ نے ان سے پوچھا کہ تم اس کو کہاں سے لائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مقام ذی الضلال سے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ذی الہدیٰ سے۔ (یہ یمامہ کے مقابلہ میں ایک وادی ہے جس کا نام الہدیٰ ہے) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۹۳۔ حضرت شدادؓ بن اوس

حضرت شدادؓ بن اوس بن ثابت بن منذر حسان بن ثابت انصاری خزرجی کے بھتیجے ہیں۔ ان کا نسب ان کے والد اور چچا کے تذکروں میں ہو چکا ہے ان کی کنیت ابویعلی تھی اور بعض لوگ ابوعبدالرحمٰن کہتے تھے۔ یہ بیت المقدس میں فروکش ہوئے عبادہ بن صامت بیان کرتے تھے کہ شداد اہل علم اور حلم میں سے ہیں ان سے شام والوں نے روایت کی ہے۔ مالک نے بیان کیا ہے کہ شداد بن اوس حسان بن ثابت کے چچازاد بھائی ہیں لیکن صحیح یہی ہے کہ وہ ان کے بھتیجے ہیں ان سے ان کے بیٹے یعلی اور محمود بن لبید اور ابواشعث صنعانی اور ابوادریس خولانی وغیرہم نے روایت کی ہے۔ شداد بہت عابد پرہیزگار اور خداترس تھے۔ ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عبیداللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوجابر زید بن عبدالعزیز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معافی بن عمران نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالحمید ابن بہرام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شہر ابن حوشب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالرحمٰن بن عثمان بن شداد بن اوس نے شداد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس امت کے شریر لوگ اگلے اہل کتاب کے قدم بقدم چلیں گے اسد بن وداعہ بیان کرتے ہیں کہ شداد بن اوس جب رات کو اپنے بستر پر لیٹتے تھے تو کروٹیں لیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اے خدا دوزخ میرے اور نیند کے درمیان میں حائل ہے پھر اٹھ کھڑے ہوتے اور صبح تک برابر نماز پڑھتے رہتے ابوالاشعث نے شداد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اٹھائیس رمضان کو جا رہا تھا آپ نے ایک آدمی کو پچھنے لگواتے دیکھ کر فرمایا کہ پچھنے لگانے والا اور لگوانے والا دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ شداد کی وفات ۴۱ھ میں ہوئی اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ ۵۸ھ میں بعمر ۷۵ سال فوت ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۶۴ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ ابن مندہ نے موسیٰ ابن عقبہ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کی روایت موسیٰ ابن عقبہ سے شداد بدر میں شریک ہوئے تھے اس میں وہم ہے کیونکہ موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ شداد کے والد اوس بن ثابت بدر میں شریک ہوئے تھے اور بعض راویوں سے اس میں وہم ہو گیا ہے لیکن ابن مندہ وغیرہ نے اسی کو ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۲۳۹۴۔ حضرت شدادؓ بن ثمامہ

حضرت شدادؓ بن ثمامہ۔ حمید نے انس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا شداد بن ثمامہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے عرض کیا کہ آپ بنی کعب بن اوس کو ایک تحریر لکھ دیں آپ نے ان کو تحریر لکھ دی اور شداد بن ثمامہ کو نماز پڑھانے کے

واسطے روانہ کیا۔ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہے۔

۲۳۹۵۔حضرت شدادؓ بن شرحبیل

حضرت شدادؓ بن شرحبیل۔انصاری ہیں۔اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ابوعمران کو جہنی بتاتے ہیں۔اور شاید یہ جہنی النسب اور انصار کے حلیف ہوں۔ان کی کنیت ابوعقبہ ہے۔ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ان سے عیاش بن یونس نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں جو کچھ چاہے بھول جاؤں مگر میں اس کو نہ بھولوں گا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے نماز پڑھتے دیکھا ہے اس حال کہ آپ اپنے بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے پکڑے ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۹۶۔حضرت شدادؓ بن عارض

حضرت شدادؓ بن عارض۔جشمی ہیں۔انہیں نے رسول اللہ ﷺ کے طائف جانے کی بابت کہا ہے

لاتنصروا اللات ان الله مهلكها — وكيف ينصر من هوليس ينتصر

ان التى حرقت بالنار فاشتعلت — ولم يقاتل لدى احجارها هدر

ان الرسول متى ينزل بدراكم — يرحل وليس بها من اهلها بشر

''تم لات کی مدد نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرنے والا ہے۔اور کیونکر مدد کرے گا وہ جو بدلہ نہیں لے سکتا ہے۔بے شک جو آگ میں جلایا گیا اور وہ بھڑک اٹھا اور اس کے قریب کوئی لڑائی بھی نہ ہوئی اس کا جلانا دہشت ہے۔بے شک رسول جب تمہارے میں آئیں گے (تو برکت ہوگی) اور جب جائیں گے تو بے برکتی ہو جائے گی''۔

ان کا تذکرہ ابن اسحٰق نے لکھا ہے۔

۲۳۹۷۔حضرت شدادؓ بن عبداللہ

حضرت شدادؓ بن عبداللہ۔قنبانی ہیں۔بنی حارث ابن کعب کے وفد میں ۱۰ھ میں خالد بن ولید کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے یہ لوگ مسلمان ہو گئے اور اسلام پر ثابت قدم رہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۳۹۸۔حضرت شدادؓ بن عمرو

حضرت شدادؓ بن عمرو بن حسل بن احب بن حبیب بن عمرو ابن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک قریشی ہیں۔فہری ہیں۔یہ کرز بن جابر کے چچا زاد بھائی ہیں۔ان کی کنیت ابوالمستوردان کے بیٹے کے نام سے ہے۔اسمٰعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے مستورد بن شداد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے پاس آیا اور آپ کا ہاتھ چھوا تو وہ حریر سے زیادہ نرم اور برف سے زیادہ سرد تھا۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۹۹۔حضرت شدادؓ بن عوف

حضرت شدادؓ بن عوف۔عمارہ بن غزیہ نے یعلی بن شداد ابن عوف سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہؐ کے زمانہ

میں ریا کو شرک اصغر شمار کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابواحمد عسکری نے لکھا ہے۔

۲۴۰۰۔ حضرت شدادؓ بن الہاد

ابن الہاد۔ یعنی اسامہ بن عمرو یعنی الہادی بن عبداللہ ابن جابر بن بشر بن عتوارہ بن عامر بن لیث ابن بکر بن عبدمناہ بن کنانہ۔ کنانی ہیں لیثی ہیں۔ بنو ہاشم کے حلیف ہیں۔ یہ عبداللہ بن شداد کے والد ہیں۔ ان کو ہادی اس وجہ سے کہتے تھے کہ یہ مہمانوں کے واسطے رات کو آگ روشن کرتے تھے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ شداد رسول اللہ اور ابوبکر صدیق اور جعفر اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کے ہم زلف تھے کیونکہ یہ سلمی بنت عمیس کے شوہر تھے اور سلمی' اسماء بنت عمیس کی بہن تھیں جعفر اور ابوبکر اور علی بن ابی طالب کی زوجیت میں (یکے بعد دیگرے) رہیں اور وہ میمونہ بنت حارث یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کی مادرزاد بہن تھیں۔ شداد مدینہ میں رہتے تھے پھر کوفہ چلے گئے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن حازم نے محمد بن ابی یعقوب سے انہوں نے عبداللہ بن شداد بن الہاد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر یا عصر کی دو نمازوں میں سے ایک نماز میں ہمارے پاس آئے اور اپنے دونوں نواسوں یعنی حسن اور حسین میں سے ایک کو لیے ہوئے تھے۔ پھر آپ نے آگے بڑھ کر اپنے نواسے کو داہنے قدم کے پاس بٹھا کر نماز کی نیت باندھی اور اثناء نماز میں ایک سجدہ کو بہت طول دیا میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ سجدہ میں پڑے ہیں اور ایک لڑکا آپ کی پیٹھ پر ہے۔ پھر میں سجدہ میں چلا گیا پھر جب آپ نماز پڑھ چکے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے ایک سجدہ اس قدر دراز کیا کہ ہم کو گمان ہوا کہ کوئی نئی بات پیدا ہوگئی یا آپ پر وحی آنے لگی آپ نے جواب دیا یہ کچھ بھی نہ تھا بلکہ میرا لڑکا مجھ پر سوار ہوگیا اس وجہ سے میں نے جلدی کرنے کو ناپسند کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الشین والراء

۲۴۰۱۔ حضرت شراحیلؓ جعفی

حضرت شراحیلؓ جعفی۔ جعفی ہیں۔ بعض لوگ ان کا نام شرحبیل بیان کرتے ہیں۔ اور انشاءاللہ تعالی ان کا ذکر شرحبیل کے نام میں آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۲۴۰۲۔ حضرت شراحیلؓ بن زرعہ

حضرت شراحیلؓ بن زرعہ۔ حرمی ہیں۔ حضرموت کے وفد میں نبی ﷺ کے پاس آئے تھے اور انہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن لہیعہ کی حدیث میں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۰۳۔ حضرت شراحیلؓ کندی

حضرت شراحیلؓ۔ کندی ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان سے عمرو بن قیس سکونی نے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی

اور لوگوں کو تین صفوں میں کھڑا کیا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو ذکر کیا ہے اور میرے نزدیک یہ شراحیل بن مرہ ہیں۔ اور ابو نعیم کے قول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابو عمر نے شراحیل بن مرہ کو کندی بتایا ہے۔ واللہ اعلم

۲۴۰۴۔ حضرت شراحیلؓ بن مرہ

حضرت شراحیلؓ بن مرہ۔ ہمدانی ہیں۔ اس کو ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ کندی ہیں۔ ان سے حجر بن عدی کندی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ حضرت علیؓ سے فرماتے تھے کہ خوش ہو کیونکہ تمہاری زندگی اور موت میرے ساتھ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ ان کو ابو زکریا بن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لیے ذکر کیا ہے حالانکہ ان کے دادا نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۴۰۵۔ حضرت شراحیلؓ منقری

حضرت شراحیلؓ۔ منقری ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے ان سے ابو یزید ہوزنی نے روایت کی ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے ضمضم بن زرعہ سے انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ابو یزید ہوزنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے شراحیل منقری نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص انتقال کر جائے اور اس کی اولاد اللہ کی راہ میں لگی ہو تو وہ ان کے اعمال کے فضل سے جنت میں داخل ہوگا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۰۶۔ حضرت شراحبیلؓ بن اوس

حضرت شراحبیلؓ بن اوس۔ اور بعض لوگ ان کو اوس بن شرحبیل کہتے ہیں۔ ملک شام کے شہر حمص میں رہتے تھے۔ ہمیں عبدالوہاب ابن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عباس اور عصام بن خالد نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے نمران ابن محمد نے بیان کیا عصام کہتے ہیں کہ وہ شرحبیل ابن اوس صحابی سے روایت کر کے خبر دیتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جو شخص شراب پیئے اس کے کوڑے لگاؤ پھر اگر دوبارہ پیئے اس کو کوڑے لگاؤ پھر اگر پیئے اس کے کوڑے لگاؤ اور پھر پیئے تو اس کو مار ڈالو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ علی بن احمد نے بیان کیا ہے کہ شراحیل اور شرحبیل دونوں بھائی ہیں۔ اور دونوں صحابی ہیں۔ اور مقام ''رہا'' میں دونوں کا حصہ ہے اور وہ کہتے تھے مجھ سے اس کی خبر میرے حران کے اساتذہ نے دی ہے۔

۲۴۰۷۔ حضرت شرحبیلؓ جعفی

حضرت شرحبیلؓ جعفی۔ جعفی ہیں۔ بعض لوگوں نے ان کا نام شراحیل بتایا ہے ان کی روایت کردہ حدیث اعلام النبوت میں ہے جس میں سر پھٹنے کا ذکر ہے کہ انہوں نے اپنے سر پھٹ جانے کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپ نے اس پر دم کر دیا اور اپنا دست مبارک اس پر رکھ دیا پھر اس کا کچھ بھی اثر نہ معلوم ہوا ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ ان کا

تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۴۰۸۔ حضرت شرحبیلؓ ذوالجوشن

حضرت شرحبیلؓ ذوالجوشن۔ ان کا لقب ذوالجوشن ہے۔ ضبابی ہیں۔ ان کا ذکر باب الہمزہ والذال میں گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۰۹۔ حضرت شرحبیلؓ بن حبیب

حضرت شرحبیلؓ بن حبیب۔ شفاء بنت عبداللہ کے شوہر ہیں ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جس کی روایت اوزاعی نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے شفاء بنت عبداللہ سے کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے پاس گئی۔ اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے نقل کیا ہے کہ میں اپنی بیٹی کے پاس گئی اور وہ شرحبیل بن حبیب کی زوجیت میں تھیں اور میں نے شرحبیل کو گھر میں پایا الی آخرہ۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ اس متاخر (یعنی ابن مندہ) نے اس میں دو جگہ تصحیف کی ہے حسنہ کی جگہ پر حبیب بیان کیا اور ابنتی کو النبی سے بدل دیا اور دونوں تصحیفیں کھلی ہوئی ہیں اور یہ ایک عجیب و غریب غفلت ہے۔

۲۴۱۰۔ حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ

حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ۔ یہ ان کی والدہ کا نام ہے۔ اور ان کے والد کا نام عبداللہ بن مطاع بن عبداللہ بن غطریف بن عبد العزی بن جثامہ بن مالک بن ملازم بن مالک ابن رہم بن سعد بن یشکر بن مبشر بن غوث بن مرغوث تمیم بن مر کے بھائی ہیں' تھا۔ بعض لوگ ان کو کندی اور بعض تمیمی وغیرہ کہتے ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ ان کی والدہ حسنہ معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ جمحی کی لونڈی تھیں۔ شرحبیل' بنوزہرہ کے حلیف تھے۔ انہوں نے بنوزہرہ سے اپنے مادرزاد بھائی جنادہ اور جابر پسران سفیان ابن معمر بن حبیب کے انتقال کے بعد حلف کیا تھا۔ جب شرحبیل کے والد عبداللہ کا انتقال ہوگیا تو ان کی والدہ حسنہ نے انصار میں سے قبیلہ بن زریق کے ایک آدمی سفیان سے شادی کر لی جن کو سفیان بن معمر کہتے تھے کیونکہ معمر نے ان کو متبنیٰ کیا تھا اور ان کی شادی حسنہ کے ساتھ کرادی تھی شرحبیل حسنہ کے ہمراہ تھے پھر سفیان سے دولڑکے جابر اور جنادہ پیدا ہوئے۔ شرحبیل اور ان کے بھائی قدیم الاسلام ہیں اور انہوں نے مع اپنے بھائیوں کے حبشہ کو ہجرت کی تھی اور جب حبشہ سے واپس آئے تو یہ لوگ بنی زریق کے مکانوں میں فروکش ہوئے اور شرحبیل بھی اپنے مادری بھائیوں کے ساتھ رہے۔ پھر جب حضرت عمرؓ کی خلافت میں سفیان اور ان کے دونوں صاجزادوں کا انتقال ہوگیا اور ان لوگوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی تو شرحبیل بن حسنہ بنی زہرہ کے پاس چلے آئے اور ان سے حلف کر کے انہیں میں رہ پڑے۔

ابوسعید معلّٰی زرقی نے حضرت عمرؓ کے پاس دعویٰ کیا کہ شرحبیل میرے حلیف ہیں (ب) ان کو دوسروں کی طرف جانے کا اختیار نہیں ہے۔ شرحبیل نے کہا میں ان کا حلیف نہ تھا بلکہ اپنے بھائیوں کے ساتھ رہتا تھا جب ان کا انتقال ہوگیا تو جن لوگوں سے میرا دل چاہا میں نے حلف کرلیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابوسعید یا تو گواہ پیش کرو ورنہ ان کو اپنا اختیار ہے اور وہ گواہ نہ پیش کر سکے

اس وجہ سے شرحبیل اپنے حلف پر قائم رہے۔ زبیر بیان کرتے ہیں کہ سفیان بن معمر کی بیوی حسنہ نے شرحبیل کو متبنی کیا تھا اور یہ ان کے بیٹے نہیں ہیں لیکن متبنی کرنے کی وجہ سے ان کی طرف منسوب ہیں اور یہ مقام عدول کے باشندے ہیں جو بحرین کا ایک گوشہ ہے اسی کی طرف عدولی کشتیاں منسوب ہوتی ہیں۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ شرحبیل مہاجرین حبشہ اور قریش کے نامور آدمیوں میں سے ہیں حضرت ابوبکر اور عمر نے ان کو شام کی طرف سردار لشکر بنا کر روانہ کیا تھا اور علاقہ شام میں یہ برابر حضرت عمر کے طرف سے حاکم رہے یہاں تک کہ طاعون عمواس میں ۱۸ھ میں بعمر ٦٧ سال انتقال کیا یہ اور ابوعبیدہ بن جراح دونوں ایک ہی دن طاعون میں فوت ہوئے۔ ہمیں ابویاسر بن ہبۃ اللہ دقاق نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شہر نے عبدالرحمٰن بن غنم سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا جب شام میں طاعون واقع ہوا تو عمرو بن العاص نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا کہ یہ طاعون ناپاک ہے تم اس سے بھاگ کر گھاٹیوں اور نالوں میں چلے جاؤ۔ اس کی خبر شرحبیل بن حسنہ کو ہوئی وہ بہت غصہ ہوئے اور اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے اور اپنے نعلین ہاتھ میں لٹکائے ہوئے آئے اور کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس وقت رہا ہوں کہ جب عمرو اپنے گھر کے گدھے سے بھی زیادہ گمراہ تھے۔ یہ طاعون تمہارے پروردگار کی رحمت ہے اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی موت ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۱۱۔ حضرت شرحبیلؓ بن سمط

حضرت شرحبیلؓ بن سمط بن اسود بن جبلہ۔ بعض لوگ کہتے ہیں سمط بیٹے ہیں اعور بن جبلہ بن عدی کے۔ ان کا نسب اشعث بن قیس کندی کے تذکرہ میں گزر چکا ہے انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا ہے۔ ان کی کنیت ابویزید تھی۔ حضرت معاویہ کی طرف سے حمص کے سردار تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مخالفت اور ان کی جنگ میں ان کا بہت کچھ اثر تھا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ حضرت علی نے جریر بن عبداللہ بجلی کو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا انہوں نے مہینوں ان کو روک رکھا لوگوں نے حضرت معاویہ سے کہا کہ شرحبیل جریر کے دشمن ہیں ان کو بلاؤ تا کہ جریر سے مناظرہ کریں۔ حضرت معاویہ نے شرحبیل کو بلایا اور ان کے راستے میں ان لوگوں کو مقرر کر دیا جو لوگ حضرت علی کے حضرت عثمان کے قاتل ہونے کی گواہی دیتے تھے انہیں لوگوں میں سے بسر بن ابی ارطاۃ اور یزید بن اسد خالد قسری کے دادا اور ابوالاعور (سلمی) وغیرہم تھے۔ شرحبیل نے جریر سے مل کر حضرت علی کے قاتل عثمان ہونے پر بحث کی پھر ملک شام علاقہ مدائن کی طرف جا کر اس کی خبر دی اور حضرت عثمانؓ کا بدلہ لینے کے واسطے لوگوں کو بلایا اس کے متعلق بہت سے اشعار ہیں جن کو لوگوں نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے لہٰذا ہم ان کو لکھ کر طول دینا نہیں چاہتے ہیں اور منجملہ ان اشعار کے نجاشی کا یہ شعر اس کے متعلق ہے۔

شرحبیل ماللدین فارقت امرنا ۔۔۔ ولکن لبغض المالکی جریر

اے شرحبیل! تم نے دین کی وجہ سے ہماری بات کی مخالفت نہیں کی بلکہ جریر مالکی کے بغض کی وجہ سے۔ (اس میں شاعر نے جریر کو مالک بن سعل بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار کی طرف منسوب کیا ہے جو قبیلہ بجیلہ کا ایک خاندان ہے۔)

ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو صحابی بتاتے ہیں اور بعض ان کے صحابی ہونے میں انکار کرتے ہیں۔

ان سے جبیر بن نضیر اور عمرو بن اسود اور کثیر بن مرہ حضرمی وغیرہم نے روایت کی ہے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میری امت میں ہمیشہ ایک گروہ رہے گا۔ جو حکم خدا پر قائم رہے گا اس کو مخالف کی مخالفت ضرر نہ دے گی انہوں نے حضرت عمر اور سلمان اور عبادہ بن صامت وغیرہم سے روایت کی ہے۔ ان کی وفات ۴۰ھ میں ہوئی اور حبیب بن مسلمۃ نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی اور وہ ۴۲ھ میں انتقال کر گئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ جریر کے متعلق نجاشی کا کہنا کہ وہ مالکی دس بن مالک بن سعل بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن بجیلہ کی طرف نسبت ہے۔

۲۴۱۲۔ حضرت شرحبیلؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت شرحبیلؓ بن عبدالرحمٰن۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے بعض لوگ ابوعقبہ کہتے ہیں۔ جعفی ہیں۔ اس کو ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ ان کا شمار اعراب بصرہ میں ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث کو مخلد بن عقبہ بن شرحبیل نے اپنے دادا شرحبیل سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا جس شخص پر تجارت دشوار ہو جائے اسے عمان کو لازم پکڑنا چاہیے ان کی روایت سے بہت حدیثیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک شخص کو بخار آیا اس نے نبیؐ سے شکایت کی کہ بوڑھے پر بخار کی سختی حد سے بڑھ گئی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابواحمد عسکری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے کہ شرحبیل بن اوس جعفی ہیں اور تجارت والی حدیث کو نقل کیا ہے۔ میرا گمان ہے کہ یہ شرحبیل وہی ہیں جن کے تذکرہ میں ابوعمر نے لکھا ہے کہ یہ جعفی ہیں اور ان کی روایت سے (سر) پھٹنے کی حدیث ذکر کی ہے۔ واللہ اعلم

۲۴۱۳۔ حضرت شرحبیلؓ بن عبد کلال

حضرت شرحبیلؓ بن عبد کلال۔ ان کا ذکر عمرو بن حزم کی حدیث میں ہے۔ زہری نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے اہل یمن کو ایک خط لکھا جس میں فرائض اور سنن تھے اور اس خط کو عمرو بن حزم انصاری کے ساتھ روانہ کیا۔ بسم اللہ الرحمن من محمد النبی الی شرحبیل بن عبد کلال و الحارث بن عبد کلال و نعیم عبد کلال قیل ذی رعین و معافر و ھمدان الی آخرہ۔ یہ حدیث زرعہ بن ذی یزن کے تذکرہ میں گزر چکی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۱۴۔ حضرت شرحبیلؓ ابوعمرو

حضرت شرحبیلؓ ابوعمرو۔ ان کی کنیت ابوعمرو۔ ان کو ابن قانع نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے عبدالوہاب بن عمرو ابن شرحبیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! ایک آدمی نے اپنی عورت کے پیٹ پر ایک شخص کو پایا اس کو تلوار سے مار ڈالا۔ آپ نے جواب دیا کہ کتاب اللہ میں تو یہ حکم ہے کہ گواہ پیش کرو۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے بیان کیا ہے۔

۲۴۱۵۔ حضرت شرحبیلؓ بن غیلان

حضرت شرحبیلؓ بن غیلان بن سلمہ بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف۔ ثقفی ہیں۔ طائف میں

فروکش ہوئے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے ہر دو سجدوں کے درمیان میں استغفار کرنے کی روایت ایک حدیث میں ذکر کی ہے لیکن ان کی روایت کی سند قابل حجت نہیں ہے یہ ان پانچ شخصوں میں سے ہیں جن کو قبیلہ ثقیف نے عبد یالیل کے ہمراہ اپنے مسلمان ہونے کی خبر بھیجی تھی۔ یہ اور ان کے والد صحابی تھے۔ ان کا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے اور انہوں نے لکھا ہے کہ ان کی وفات ۶۰ھ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۱۶۔ حضرت شرحبیلؓ ابومصعب

حضرت شرحبیلؓ ابومصعب۔ ان کی کنیت ابومصعب ہے۔ قاضی ابواحمد عسال نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے ان سے ان کے بیٹے مصعب نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے چوری یا خیانت کا مال جان بوجھ کر خریدا وہ اس عیب اور اس گناہ میں شریک ہوا اور ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۱۷۔ حضرت شرحبیلؓ بن معدی کرب

حضرت شرحبیلؓ بن معدی کرب بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین بن حارث بن معاویہ بن حارث بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ بن کندہ کندی ہیں۔ عفیف کے لقب سے مشہور تھے ڈھائی ہزار عطیوں کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کی روایت کردہ حدیث کو اسمٰعیل بن ایاس بن عفیف نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے دلائل النبوت میں نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور باب العین میں انشاء اللہ ان کا ذکر وارد ہوگا۔

۲۴۱۸۔ حضرت شرحبیلؓ

حضرت شرحبیلؓ۔ مجہول شخص ہیں۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ ان کا ذکر صحابہ میں ہے ان کی روایت کردہ حدیث ابن ابی ملیکہ نے شرحبیل سے نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا جب نبی ﷺ مدینہ میں نصف صفر میں آئے تو جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا اللہ کا درود اور رحمت اور برکت آپ پر ہو بے شک آپ نے اپنے اللہ کے پیغام کو پہنچا دیا اور جس بات کا آپ کو حکم دیا گیا تھا اس کو ظاہر کر دیا۔ یہ بہت طویل حدیث میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۱۹۔ حضرت شریحؓ بن ابرہہ

حضرت شریحؓ بن ابرہہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ شریح یافعی ہیں صحابی ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی ﷺ سے بیعت کی اور فتح مصر میں شریک ہوئے اس کو ابن یونس نے بیان کیا ہے۔ عمرو بن قیس ملائی نے مخلم بن وداعہ یمانی سے انہوں نے شریح حمیری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے حجۃ الوداع میں سنا جس وقت آپ کو لے کر اونٹ برابر کھڑا ہو گیا آپ نے فرمایا لبیک اللّٰھم لبیک آخر حدیث تک۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ایام تشریق میں تکبیر کہنے کی حدیث بھی ان سے مروی ہے اور ان کی نسبت یافعی اور حمیری جو مذکور ہوا ہے اس میں کچھ اختلاف نہیں ہے کیونکہ یافع حمیر کا ایک بطن ہے۔ میں گمان کرتا ہوں کہ یہ شریح وہی ابن ابی وہب ہیں جن کا ذکر آگے آتا ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے لیکن ان کے والد کا نام نہیں بیان کیا ہے اور تلبیہ کی حدیث ذکر کی ہے۔

۲۴۲۰۔ حضرت شریحؓ بن حارث

حضرت شریحؓ بن حارث بن قیس بن جہم بن معاویہ بن عامر بن رائش بن حارث بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ بن کندہ۔ ان کی کنیت ابوامیہ ہے اور بعض لوگ ان کو شریح بن حارث بن منتج بن معاویہ بن ثور بن عفیر بن عدی بن حارث بن مرہ بن ادد کندی کہتے ہیں اور بعض کا بیان اس کے خلاف ہے اور بعض لوگ ان کو کندہ کا حلیف بتاتے ہیں۔ انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا ہے لیکن ملاقات میں اختلاف ہے۔ عمر بن خطابؓ نے ان کو کوفہ کا قاضی کیا تھا اور یہ حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی کے زمانہ میں قضائت کرتے رہے اور حجاج کے وقت تک برابر اپنے عہدے پر قائم رہے اور ان کی مدت قضائت ساٹھ سال رہی۔ یہ معاملات قضائت سے خوب واقف تھے اور بہت ذہین اور عقلمند تھے۔ ان کو شعر گوئی میں اچھا ملکہ تھا۔ ان کے اشعار اکثر لوگوں کی نوک زبان رہتے تھے۔ یہ کوسج تھے یعنی ان کے چہرے پر بال نہ تھے۔ علی بن عبداللہ بن معاویہ بن میسرہ بن قاضی شریح نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا معاویہ سے انہوں نے شریح سے روایت کی ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ یمن میں میرا بڑا کنبہ ہے آپ نے فرمایا کہ تم ان کو لے آؤ جب یہ لے کر آئے اس وقت آپ کی وفات ہو چکی تھی۔ اور جب یہ ۲۲ھ میں قاضی ہوئے تو آپ نے خواب میں بیان کیا کہ یہ قضائت کو تمام لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں۔ شریح سے حضرت علی نے فرمایا تھا کہ تم تمام عرب سے اچھے قاضی ہو۔ اور جب زیاد کوفہ کا حاکم ہوا تو وہ شریح کو اپنے ہمراہ بصرہ لے گیا اور انہوں نے وہاں ایک سال قضائت کی۔

اور زیاد نے شریح کے واپس لوٹنے تک مسروق ابن اجدع کو کوفہ کا قاضی کر دیا تھا۔ بصرہ میں ان کا قیام سال بھر تک رہا۔ اور جب حجاج کوفہ کا حاکم ہوا انہوں نے استعفیٰ دے دیا اس نے ان کا استعفیٰ منظور کر لیا اور ان کی جگہ پر ابو بردہ بن ابی موسیٰ کو قاضی مقرر کیا۔ امام شافعیؒ بیان کرتے ہیں کہ شریح حضرت عمرؓ کی طرف سے قاضی نہ تھے لوگوں نے ان سے پوچھا آیا وہ کسی کی طرف سے حاکم تھے انہوں نے جواب دیا ہاں زیاد کی طرف سے قاضی تھے۔ لیکن امام شافعی کی اس روایت میں اعتراض ہے کیونکہ شریح کا حضرت عمر کی طرف سے قاضی ہونا ظاہر اور مشہور ہے۔ ان کے احکام اور علم وحلم اور دینداری کے متعلق خبریں ہیں جن کو بیان کر کے ہم طول دینا نہیں چاہتے ہیں۔ یہ ۸۷ھ میں سو برس کے ہو کر فوت ہوئے۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ ان کی وفات ۷۶ھ میں ہوئی اور علی بن مدینی کا بیان ہے کہ شریح نے ۹۷ھ میں انتقال کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۹۹ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ اشعث بن سواد بیان کرتے ہیں کہ شریح نے ۱۲۰ برس کی عمر میں رحلت کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۲۱۔ حضرت شریحؓ حضرمی

حضرت شریحؓ حضرمی۔ حضرمی ہیں۔ افاضل صحابہ میں سے ہیں۔ سلیمان بن بلال اور ابن مبارک نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سائب بن یزید سے روایت کر کے کہا کہ ان کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہوا آپ نے فرمایا وہ ایسے آدمی ہیں جو قرآن کو تکیہ نہیں بناتے ہیں۔ اس کی روایت نعمان بن راشد نے زہری سے کی ہے کہ انہوں نے کہا آپ کے پاس مخرمہ بن شریح کا ذکر ہوا۔ اور یہ ان کا وہم ہے اور ہم اس کو انشاء اللہ مخرمہ کے تذکرہ میں بیان کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں

نے لکھا ہے۔

۲۴۲۲۔ حضرت شریح ؓ بن ابی شریح

حضرت شریح ؓ بن ابی شریح حجازی ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان سے ابوالزبیر اور عمرو بن دینار نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے ملاقات کی ہے اور کہتے تھے کہ جو کچھ دریا میں ہے وہ مذبوح ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو عطاء سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ پرند (دریائی) کو میرے نزدیک ذبح کرنا چاہیے۔ ابوحاتم کہتے ہیں کہ یہ صحابی ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابوزکریا نے ان کا استدراک اپنے دادا پر کیا ہے حالانکہ انہوں نے لکھا ہے کہ شریح ابوشریح کے بیٹے ہیں اور ابوزکریا اور ابوموسیٰ نے شریح کو صحابی لکھا ہے اسی وجہ سے ابوزکریا پران کا حال پوشیدہ ہوگیا۔ واللہ اعلم

۲۴۲۳۔ حضرت شریح ؓ بن ضمرہ

حضرت شریح ؓ بن ضمرہ۔ مزنی ہیں یہ لحی بن جرش بن لاطم بن عثمان بن مزنیہ کی اولاد سے ہیں۔ یہ ان کا نسب والدہ کی طرف سے ہے۔ اوران کے والد عمرو بن ادبن طابخہ بن الیاس بن مضر ہیں۔ ان کی اولاد کی نسبت مزنیہ کی طرف ہوتی ہے اس وجہ سے کہ عثمان اوراوس پسران عمرو کی نسبت ان کی والدہ مزنیہ بنت کلب بن وبرہ کی طرف ہوا کرتی ہے یہ پہلے شخص ہیں جو قبیلہ مزنیہ کا صدقہ نبی ﷺ کے پاس لے کر حاضر ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۴۲۴۔ حضرت شریح ؓ بن عامر

حضرت شریح ؓ بن عامر۔ سعدی ہیں قبیلہ سعد بن ابی بکر سے۔ صحابی ہیں ان کو خالد بن ولید نے بصرہ کے جزیہ پر شام جاتے وقت مقرر کیا تھا۔ پھر عمر بن خطاب ؓ نے ان کو بصرہ کا حاکم کیا اور یہ اہواز کے اطراف میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۴۲۵۔ حضرت شریح ؓ کلابی

حضرت شریح ؓ کلابی۔ کلابی ہیں۔ ذواللحیہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ ان کو سعید بن یوسف اصبہانی قریشی نے ذکر کیا ہے۔ ان کا ذکر باب الذال میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۲۶۔ حضرت شریح ؓ بن عمرو

حضرت شریح ؓ بن عمرو۔ خزاعی ہیں۔ ان کا ذکر ابن شاہین نے حرف شین میں اسی طرح کیا ہے۔ اوران کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جو شخص خدا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو اپنے مہمان کی بزرگی کرنا چاہیے۔ اور تحریم مکہ کی بھی حدیث نقل کی ہے اور دونوں سندوں میں شریح کا نام ہے حالانکہ وہ ابوشریح ہے اور دونوں حدیثیں انہی کی روایت سے مشہور ہیں اور انہوں نے دونوں میں وہم کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۲۷۔ حضرت شریحؓ بن مکدد

حضرت شریحؓ بن مکدد۔ طبری کہتے ہیں کہ وہ شریح بن مرہ بن سلمہ بن مرہ بن حجر بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین کندی ہیں۔ ان کومکدد ان کے اس شعر کی وجہ سے کہتے ہیں

سلونی فکدونی و انی لباذل لکم ماحوت کفای فی العسر و الیسر

''مجھ سے مانگو اور خوب مانگو میں تم کو دوں گا جب تک میرے ہاتھ میں کچھ بھی رہے گا خواہ عسر کی حالت میں ہو یا یسر کی۔''

اشعث بن قیس نے ان کو آذربائیجان پر اپنا قائم مقام کیا تھا یہ بھی تھے نبیؐ کی خدمت میں وفد میں آئے تھے اور اسی طرح کلبی نے بیان کیا ہے۔

۲۴۲۸۔ حضرت شریحؓ بن ہانی

حضرت شریحؓ بن ہانی بن یزید بن حارث بن کعب۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ شریح بن ہانی بن یزید بن نہیک بن درید بن سفیان بن ضباب یعنی سلمہ بن حارث بن ربیعہ بن حارث بن کعب حارثی ہیں۔ انہوں نے نبیؐ کو پایا ہے اور آپ نے ان کو دعا دی ہے اور انہیں کے نام پر آپ نے ان کے والد کی کنیت ابوشریح رکھی ان کے والد بھی صحابی ہیں۔ شریح کی کنیت ابوالمقداد تھی۔ انہوں نے علی اور سعد بن ابی وقاص اور عائشہ اور اپنے والد ہانی سے سماعت حدیث کی ہے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں محمد اور مقداد اور شعبی اور یونس بن ابی اسحٰق نے روایت کی ہے یہ حضرت علی کے خاص ہمراہیوں میں سے تھے اور ان کی لڑائیوں میں ان کے ہمراہ رہے اور دومۃ الجندل میں حکمین کے واقعہ میں شریک تھے اور زمانہ دراز تک زندہ رہے اور بجستان میں جہاد کے واسطے گئے تھے وہیں ۷۸ھ میں شہید ہوئے کافروں نے مسلمانوں کا راستہ روک لیا تھا اور پہاڑ کے پہاڑ گھیر لیے تھے اور مسلمانوں کا تمام لشکر شہید ہو گیا۔ شریح نے یہ اشعار اسی دن کہے تھے

اصبحت ذابث اقاسی الکبرا	قد عشت بین المشرکین اعصرا
ثمت ادرکت النبی المنذرا	وبعده صدیقه و عمرا
ویوم مهران ویوم تسترا	والجمع فی صفینهم و النهرا
وبا جمیرات مع المشقرا	هیهات ما اطول هذا عمرا

''میں نے اپنی اتنی عمر مشرکوں ہی کے درمیان میں خرچ کی ہے۔ اور وہیں میں نے ڈرانے والے نبی کو پایا اور ان کے بعد ان کے صدیق اور عمر کو دیکھا پھر مہران اور سوستر کی لڑائی دیکھی۔ اور جنگ صفین ونہروان میں شریک ہوا۔ اور جمیرات مشقر کی لڑائی بھی دیکھی افسوس میری عمر کس قدر بڑھ گئی ہے۔''

لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ ایک سو بیس برس زندہ رہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۔ حضرت شریحؓ

حضرت شریحؓ۔ یہ صحابہ میں سے ہیں۔ ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا ہے۔ ان سے ابووائل نے روایت کی ہے ابوعمر کہتے ہیں

کہ میں نہیں جانتا کہ وہ انہیں میں سے ہیں یا نہیں۔ واصل احدب نے ابووائل سے انہوں نے شریح صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے ابن آدم میری طرف چل میں تیری طرف دوڑوں گا۔ آخر حدیث تک۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۴۳۰۔ حضرت شریدؓ بن سوید

حضرت شریدؓ بن سوید۔ ثقفی ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ حضرموت کے ہیں اور ان کا شمار ثقیف میں ہے کیونکہ ثقیف ان کا نہال ہے بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ شرید کا نام مالک ہے بنی قشحم بن جذام بن صدف سے ہیں یہ اپنی قوم کے ایک آدمی کو مار کر مکہ چلے گئے تھے اور بنی حطیط بن جشم بن ثقیف سے حلف کر لی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے اور مسلمان ہو گئے اور آپ نے بیعت الرضوان کی اور آپ نے ان کا نام شرید رکھا یہ ریحانہ بنت ابی العاص بن امیہ کے بیٹے ہیں۔ ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن ابراہیم سراج خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن عبیداللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوجابر یعنی زید بن عبدالعزیز بن حبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معافی بن عمران نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلی طائفی سے انہوں نے عمرو بن شرید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے امیہ بن ابی الصلت کے اشعار پڑھوائے میں نے آپ کو سو شعر سنائے میں جب شعر پڑھتا تھا آپ فرماتے تھے کہ اور پڑھ یہاں تک کہ میں نے سو شعر پورے کئے جب میں سنا چکا آپ نے فرمایا کہ بے شک قریب تھا کہ مسلمان ہو جائے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شفلہ کی بابت حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۳۱۔ حضرت شریطؓ بن انس

حضرت شریطؓ بن انس بن مالک بن ہلال۔ اشجعی ہیں۔ سلمہ بن نبیط بن شریط کے دادا ہیں۔ حجۃ الوداع میں نبیؐ کے ساتھ تھے اور آپ کا خطبہ سنا تھا اور ان کے صاحبزادے نبیط ان کے پیچھے سوار تھے دونوں صحابی ہیں کوفہ میں رہتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۳۲۔ حضرت شریقؓ

حضرت شریقؓ۔ حبیبہ کے والد ہیں۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل نے سند انصار میں ان کا نام لکھا ہے لیکن کسی نے ان کی متابعت نہیں کی ہے۔ ہمیں ابویاسر یعنی ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوسعید بنی ہاشم کے غلام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن سلمہ بن ابی الحسام نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے آل عمر کے غلام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صالح بن کیسان بن عیسیٰ بن مسعود نے حکم زرقی سے انہوں نے اپنی دادی حبیبہ بنت شریق سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ اپنے والد کے ساتھ تھیں کہ ناگاہ بدیل بن ورقاء رسول اللہ ﷺ کے ناقہ عضباء پر سوار پکارتے تھے کہ جو شخص

روزہ دار ہوافطار کرلے کیونکہ یہ کھانے اور پینے کے دن ہیں اس کی روایت عبداللہ بن رجاء نے سعید بن صالح سے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے اپنی دادی حبیبہ سے کی ہے کہ وہ اپنی والدہ بنت عجماء کے ہمراہ تھیں۔ انہوں نے اس سند میں حکم اور غلام عمر کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۳۳۔ حضرت شریکؓ بن حنبل

حضرت شریکؓ بن حنبل۔ عبسی ہیں۔ یونس بن ابی اسحٰق نے عمیر بن تمیم سے انہوں نے شریک بن حنبل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اس بدبودار پھل یعنی لہسن کو کھائے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔ اس کی روایت قیس اور ابووکیع وغیرہما نے ابواسحٰق سے انہوں نے عمیر بن تمیم سے انہوں نے شریک سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۳۴۔ حضرت شریکؓ بن ابی حیسر

حضرت شریکؓ بن ابی حیسر۔ ان کا نام انس تھا۔ یہ بیٹے ہیں رافع بن امری القیس بن زید بن عبدالاشہل کے انصاری ہیں، اوسی ہیں، اشہلی ہیں۔ حارث بن یونس بدری کے بھائی ہیں۔ شریک مع اپنے صاحبزادے عبداللہ کے بدر میں شریک ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۴۳۵۔ حضرت شریکؓ بن سحماء

حضرت شریکؓ بن سحماء۔ سحماء ان کی والدہ کا نام ہے۔ ان کے والد کا نام عبدہ بن معتب بن جد بن عجلان حارثہ بن ضبیعہ تھا۔ بلوی تھے ان کا بقیہ نسب مکرر گزر چکا ہے یہ معن اور عاصم پسران عدی بن جد کے چچازاد بھائی ہیں اور انصار کے حلیف تھے یہی صاحب رمان ہیں۔ انہوں نے اپنی داڑھی کی طرف اس کے متعلق قصہ منسوب کیا تھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اپنے والد کے ساتھ احد میں شریک ہوئے تھے۔ یہ براء بن مالک کے مادرزاد بھائی ہیں۔ انہیں کو ہلال بن امیہ نے اپنی عورت کے ساتھ زنا کا جرم لگایا تھا۔ ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انہوں نے انس سے نقل کیا ہے کہ یہ مسلمانوں میں پہلے شخص ہیں جنہوں نے لعان کیا۔ ابونعیم بیان کرتے ہیں کہ نہ ان کی والدہ کا نام سحماء تھا اور نہ ان کا نام شریک تھا۔ ان کے اور ابن سحماء کے درمیان میں شرکت تھی لیکن یہ کچھ بھی نہیں ہے ہمیں ابراہیم بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن حسان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کو شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت لگائی رسول اللہؐ نے فرمایا گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پشت پر کوڑے لگائے جائیں گے۔ ہلال نے کہا خدا کی قسم میں سچا ہوں اور خدا ضرور میرے بارے میں حکم نازل کرے گا جس سے میری پیٹھ حد سے بچ جائے گی اور خدا نے والذین یرملون ازوجھم. (النور: ۶) یعنی آیات لعان کو نازل فرمایا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۳۶۔ حضرت شریکؓ بن طارق

حضرت شریکؓ بن طارق بن سفیان بن قرط تمیمی ہیں، حنظلی ہیں۔ اور بعض لوگ ان کو محاربی اور بعض اشجعی کہتے ہیں لیکن پہلا قول صحیح ہے بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ بنی ثعلبہ بن عوف بن سفیان بن اسید بن عامر بن ربیعہ بن حنظلہ بن تمیم سے ہیں انہوں نے نبیؐ اور فروہ ابن نوفل سے روایت کی ہے زیاد بن علاقہ نے ان سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ہر آدمی کے واسطے شیطان ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کے واسطے آپ نے جواب دیا میرے واسطے بھی۔ لیکن خدا نے اُس کے مقابلہ میں میری مدد کی اور وہ میرا تابعدار ہو گیا ہے۔ ابوعمر بیان کرتے ہیں کہ بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں اور بعض کا بیان ہے کہ ان کی روایت مرسل ہے اور یہ فروہ بن نوفل سے وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں (نبی ﷺ کی حدیث نہیں ہے جس سے ان کا دیکھنا یا ملنا ثابت ہو ہاں خلیفہ بن خیاط نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے جو کوفہ میں نازل ہوئے اور ان کو قبیلہ اشجع بن ریث بن غطفان کی طرف منسوب کیا ہے اور محمد بن سعد نے بھی ان کو انہی صحابہ میں ذکر کیا ہے جو کوفہ میں فروکش ہوئے۔ لیکن انہوں نے ان کو قبیلہ تمیم کے خاندان حنظلہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۳۷۔ حضرت شریکؓ بن عبد عمرو

حضرت شریکؓ بن عبد عمرو بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ یہ اور ان کے بھائی ابو ثابت رسول اللہؐ کے ساتھ احد میں شریک ہوئے اس کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے (بجائے عبد عمر کے) عبداللہ بن عمرو بیان کیا ہے اور باقی نسب کو مثل سابق کے ذکر کیا ہے۔

۲۴۳۸۔ حضرت شریکؓ بن وائلہ

حضرت شریکؓ بن وائلہ۔ ہذلی ہیں۔ ان کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے ابن اسحق سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت کر کے بیان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ میں عمر بن خطاب کے پاس آیا تو میں نے ان کو دیکھا کہ وہ دادی اور نانی کو وارث نہیں ٹھہراتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین! میں ان خصماء کو جانتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے پاس دادی/ نانی کے بارے میں آئے تھے اور آپ نے ان کو وارث قرار دیا تھا انہوں نے جواب دیا کہ میں نے آپ کو دیت میں سے دادی/ نانی کو کوئی حصہ دلاتے نہیں دیکھا ہے میں نے عرض کیا یا امیر المومنین! حمل بن مالک ابن نابغہ ہذلی کے پاس دو عورتیں تھیں ان میں سے ایک حاملہ تھی دوسری عورت نے حاملہ کو مار ڈالا اور ان دونوں کا مقدمہ نبیؐ کے سامنے پیش ہوا آپ نے قاتلہ کی عصبات پر دیت عاقلہ واجب کی اور اس دیت کا وارث مقتولہ کے وارثوں کو کیا آخر حدیث تک وہ کہتے ہیں کہ پھر قبیلہ ہذیل کا ایک آدمی شریک بن وائلہ نامی عمر بن خطابؓ کے پاس آیا اور حمل بن مالک کی دونوں بیبیوں کا قصہ بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۲۴۳۹۔ حضرت شریکؓ

حضرت شریکؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ یعقوب قمی نے عنبسہ سے انہوں نے عیسیٰ بن حارثہ سے انہوں نے

شریک صحابی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جس شخص نے زنا کیا وہ ایمان سے نکل گیا اور جس شخص نے شراب پی اس سے ایمان نکل گیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب الشین والطاء والعین والفاء

۲۴۴۰۔ حضرت شطبؓ

حضرت شطبؓ۔ لقب ممدود۔ کنیت ابوطویل۔ کندی ہیں شام میں رہتے تھے۔ ان سے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن ابی الرجاء ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ہارون یعنی ابوجعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالقدوس بن حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے ابوطویل یعنی شطب ممدود سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ نبی ﷺ کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ ایک شخص نے اس قدر گناہ کئے ہیں کہ کوئی گناہ اس سے باقی نہیں رہا تمام سیاہ سفید اس نے کر ڈالے ہیں پس کیا ایسے شخص کی توبہ قبول ہو سکتی ہے آپ نے پوچھا کیا تم مسلمان ہوا نہوں نے کلمہ شہادت پڑھا آپ نے جواب دیا ہاں نیکیوں کو کرو اور برائیوں کو چھوڑ دو خدا تمہارے واسطے ان سب کو نیکیاں کر دے گا وہ اللہ اکبر کے نعرے مارتے ہوئے چلے گئے۔ یہاں تک کہ نظروں سے پوشیدہ ہو گئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۴۱۔ حضرت شعبلؓ بن احمر

حضرت شعبلؓ بن احمر۔ ابن مندہ نے ان کو ان کے والد کے تذکرہ میں بیان کیا ہے کہ نبیؐ نے ان کو تحریر لکھ دی تھی لیکن انہوں نے ان کو یہاں نہیں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۴۲۔ حضرت شعبہؓ بن توام

حضرت شعبہؓ بن توام۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سنان نے ان کو بنی ضبہ کے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہیں۔ انہی کا بیان ہے کہ وہ عتاب بن شمیر بن توام کے چچا ہیں۔ سعید قریشی نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ میں ان کا ذکر مسندوں میں دیکھتا ہوں لیکن ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں ہوتا جریر بن عبدالحمید نے مغیرہ بن مقسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے شعبہ بن توام ضبی سے روایت کی ہے کہ قیس بن عاصم نے نبیؐ سے حلف کے بارے میں سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ اسلام میں حلف نہیں ہے لیکن جاہلیت کے حلف پر قائم رہو۔ اس حدیث کے اکثر راویوں نے اس کو شعبہ سے انہوں نے قیس سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا ذکر ابواحمد عسکری نے بھی بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی روایت نبیؐ سے مرسل ہے اور یہ صحابی نہیں ہیں۔ انہیں ابواحمد عسکری کا بیان ہے کہ میں نے ان کو جریر بن عبدالحمید کی سند میں دیکھا ہے کہ انہوں نے ان کو افراد میں ذکر کیا ہے اور یہ وہم ہے بلکہ یہ قیس بن عاصم سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۴۳۔ حضرت شعیب حضرمیؓ بن عمرو

حضرت شعیب حضرمیؓ بن عمرو۔ حضرمی ہیں۔ بعض لوگ ان کو صحابی بتاتے ہیں۔ ان کی سند حدیث میں اعتراض ہے۔ سلمہ بن رجاء نے حائذ بن شریح حضرمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے انس اور شعیب بن عمرو اور ناجیہ حضرمی سے سنا یہ لوگ کہتے تھے کہ ہم نے آپ کو حنا کا خضاب لگاتے دیکھا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ ان کی یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۴۴۴۔ حضرت شفیؓ بن مانع

حضرت شفیؓ بن مانع اصحی ہیں۔ ان کی کنیت ابوعثمان ہے۔ طبرانی اور ابن شاہین اور حضرمی وغیرہم نے ان کو صحابی میں ذکر کیا ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ہمیں عبدالوہاب بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن حسون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی احمد بن علی دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی حسن بن حسن بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن صفوان بروعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن عمرو ضبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ثعلبہ بن سلم خثعمی نے ابوایوب بن بشیر عجلی سے انہوں نے شفی بن مانع سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ چار شخص دوزخیوں کو تکلیف دیں گے باوجود اس کے دوزخی گرم پانی اور آگ میں دوڑتے ہوں گے اور ہلاکی اور موت کو پکار رہے ہوں گے۔ ایک وہ آدمی جس کے منہ سے پیپ اور لہو بہتا ہوگا لوگ اس سے کہیں گے کہ اس کمبخت کا کیا حال ہے کہ جو ہماری تکلیف کو بڑھا رہا ہے پھر وہ جواب دے گا کہ میں ہر بری خبیث بات کو دیکھ کر پسند کرتا تھا اور بیہودہ بکنے کو لذیذ جانتا تھا۔ ایوب بن بشیر عجلی نے شفی بن مانع اصحی سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ آسمان میں چار فرشتے ہیں جو اس کے اوپر سے نیچے تک پکارتے رہتے ہیں کہ اے نیکی کرنے والے! خوش ہو اور اے برائی کرنے والے رک جا اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے کہ روکنے والے کو ہلاکی دے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۴۵۔ حضرت شفیؓ ہذلی

حضرت شفیؓ ہذلی۔ ہذلی ہیں۔ نضر بن شفی کے والد ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے بعض لوگوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے لیکن ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

چوتھی جلد ختم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسد الغابہ جلد پنجم

باب الشین والقاف والکاف

۲۴۴۵۔حضرت شقران ؓ

حضرت شقران ؓ رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے۔اسی لقب سے مشہور ہیں۔بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام صالح تھا۔حبشی غلام تھے عبدالرحمٰن بن عوف کی ملک میں تھے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیۃً ان کو پیش کیا تھا اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایسا نہیں ہوا بلکہ رسول اللہ ؐ نے انہیں عبدالرحمٰن بن عوف سے مول لیا تھا اور بدر کے بعد آپ نے ان کو آزاد کر دیا۔رسول اللہ ؐ نے اپنے وفات کے وقت ان کے لیے بھی وصیت کی تھی یہ بھی ان لوگوں میں ہیں جو رسول اللہ ؐ کے غسل میں شریک تھے۔شقران کی نسل کے آخری شخص نے مدینہ میں بعہد خلافت ہارون رشید کے وفات پائی بصرہ میں بھی ان کی نسل کا ایک شخص تھا۔مصعب نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا آیا اس نے کوئی اولاد چھوڑی تھی یا نہیں؟ ابو معشر نے کہا ہے کہ شقران بدر میں شریک تھے مگر حضرت نے ان کو حصہ نہیں دیا۔ہمیں اسمٰعیل بن علی بن عبیداللہ اور دیگر کئی لوگوں نے اپنی سند سے ترمذی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے زید بن اخرم طائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن فرقد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ کہتے تھے جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھودی وہ ابوطلحہ تھے اور جس نے (قبر میں) آپ کے نیچے چادر بچھائی وہ شقران تھے۔رسول اللہ ؐ کے غلام تھے۔جعفر کہتے تھے مجھے ابن ابی رافع نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے شقران سے سنا وہ کہتے تھے خدا کی قسم میں نے ہی قبر میں رسول اللہ ؐ کے نیچے چادر بچھائی تھی اور عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے انہوں نے اسود بن عامر سے انہوں نے مسلم بن خالد سے انہوں نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے شقران سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گدھے پر سوار خیبر کی طرف جا رہے تھے اور اشارہ سے نماز پڑھ رہے تھے۔ان کا تذکرہ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۴۶۔حضرت شقیق ؓ بن سلمہ

حضرت شقیق ؓ بن سلمہ۔کنیت ان کی ابووائل اسدی ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا مگر آپ سے کچھ سنا نہیں۔حضرت عبداللہ بن مسعود کے شاگرد ہیں۔ہشیم نے مغیرہ سے انہوں نے ابووائل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کا مصدق (''مصدق'' اس شخص کو کہتے ہیں جو زکوۃ تحصیل کرنے کے لیے حاکم وقت کی طرف سے مقرر ہو۔) آیا وہ ہر چالیس اونٹ میں ایک اونٹ لیتا تھا میں اس کے پاس اپنا مینڈھا لے آیا اور میں نے کہا کہ اس کی زکوۃ لے لو اس نے کہا اس پر

زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ یہ کہتے تھے کہ جب رسول اللہؐ مبعوث ہوئے اس وقت میں بچہ تھا (مگر ایسا تھا کہ) جانوروں کو (چرا کے) اپنے گھر واپس لے آتا تھا اور عاصم نے ابووائل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اپنے گھر کے اونٹوں کو چرا رہا تھا کچھ سواروں کا میری طرف گزر ہوا میرے اونٹ بھڑک کر بھاگے ان سواروں میں سے ایک شخص نے کہا کہ تم لوگوں نے اس لڑکے کے اونٹوں کو بھگا دیا ہے اس کے اونٹوں کو اس کے پاس لے آؤ چنانچہ وہ لوگ میرے اونٹوں کو لے آئے میں نے ان میں سے کسی سے پوچھا کہ یہ کون ہیں جنہوں نے کہا کہ اس لڑکے کے اونٹوں کو اس کے پاس لے آؤ اس شخص نے کہا یہ رسول اللہؐ تھے۔ یہ حدیث اسی طرح مروی ہے مگر صحیح نہیں ہے ان کی وفات ۹۹ھ میں ہوئی۔ انہوں نے نرکل (بانس) کا ایک چھپر بنا لیا تھا اسی میں یہ اور ان کے جانور رہتے تھے جب کسی جہاد میں جاتے تو اس چھپر کو کھول کے رکھ دیتے اور جب لوٹتے تو پھر اس کو بنا لیتے جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ہمراہ تھے اور ابوبکر و عمر و عثمان و علی و سعد و ابن عباس و ابن مسعود (رضوان اللہ علیہم اجمعین) وغیرہم سے انہوں نے روایت کی ہے۔ ان سے شعبی، منصور بن معتمر، سبیعی اور اعمش وغیرہم نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۴۷۔ حضرت شکلؓ بن حمید

حضرت شکلؓ بن حمید عبسی۔ ان سے ان کے بیٹے شتیر نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیر ہما نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورۃ (ترمذی) تک روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابواحمد زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے سعد بن اوس نے بلال بن یحییٰ عبسی سے انہوں نے شتیر بن شکل سے انہوں نے اپنے والد شکل بن حمید سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے کوئی دعا تعلیم کیجئے میں اس کے ذریعہ سے پناہ مانگا کروں۔ آنحضرتؐ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا تم یہ دعا پڑھا کرو: اللھم انی اعوذبک من شر سمعی و من شر بصری ومن شر لسانی ومن شر منیی۔ ("اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کان کے شر سے اپنی آنکھ کے شر سے اپنی زبان کے شر سے اور اپنی شرمگاہ کے شر سے۔ ان چیزوں کا شر یہ ہے کہ ان سے ناجائز فعل صادر ہو۔") انہوں نے حضرت علیؓ اور حضرت حذیفہؓ سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

شتیر: شین پر پیش، تاء پر زبر، یاء پر جزم اور آخر میں راء ہے۔

من شر منیی: سے مراد اندام مخصوص کا شر ہے۔

باب الشین والمیم

۲۴۴۸۔ حضرت شماسؓ بن عثمان

حضرت شماسؓ بن عثمان بن شرید بن ہرمی بن عامر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ عامر بن مخزوم کی اولاد سے ہیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ شماس ان کا لقب ہے اور عثمان ان کا نام ہے یہ ابوعمر کا قول ہے ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ عثمان کے نام میں بھی کیا جائے گا یہ شروع زمانے میں اسلام لائے تھے اور انہوں نے اور ان کی والدہ صفیہ بنت ربیعہ بن عبد شمس نے جو شیبہ اور عتبہ کی بہن تھیں حبش کی طرف ہجرت کی تھی پھر یہ حبش سے لوٹے اور مدینہ کی طرف ہجرت کر کے آئے۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور غزوۂ

احد میں شہید ہوئے۔ چونتیس برس کی عمر میں ان کی شہادت ہوئی رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ میں نے (لڑائی میں) شماس کے مثل کسی کو نہیں پایا سوائے سانپ (سانپ کی لڑائی مشہور ہے جب وہ غصہ میں آ جاتا ہے تو پیچھا نہیں چھوڑتا اور نہایت چالاکی اور تیزی سے حملے کرتا ہے یہاں تک کہ اپنے مقابل کو مار ڈالے یا خود مارا جائے۔) کے مطلب یہ تھا کہ وہ غزوۂ احد میں رسول اللہؐ کی طرف سے بہت لڑے اس دن جس طرف رسول اللہؐ کی نظر اٹھتی تھی داہنی طرف یا بائیں طرف آپ شماس کو دیکھتے تھے کہ وہ آپ کی طرف سے لڑ رہے ہیں اور رسول اللہؐ کے لیے انہوں نے اپنے آپ کو ڈھال بنا دیا ہے یہاں تک کہ مقتول ہوئے اور مدینہ اٹھا کے لائے گئے اس وقت کچھ جان ان میں باقی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو ام سلمہ کے پاس لے جاؤ چنانچہ لوگ ان کو وہیں لے گئے وہیں انہوں نے وفات پائی پھر رسول اللہؐ نے حکم دیا کہ مقام احد میں لے جا کے انہیں دفن کیا جائے انہیں کپڑوں میں جن میں ان کی وفات ہوئی حالانکہ (شہید کا حکم یہ ہے کہ اسے غسل نہیں دیا جاتا اور نیا کفن نہیں دیا جاتا بلکہ انہی خون آلود کپڑوں کے ساتھ دفن کر دیا جاتا ہے بشرطیکہ معرکہ جنگ سے زندہ نہ آئے یا زندہ آئے تو منافع حیات سے متمتع نہ ہو۔) یہ ایک دن رات (معرکہ جنگ سے آنے کے بعد) زندہ رہے مگر انہوں نے کچھ کھایا پیا نہیں رسول اللہؐ نے نہ ان پر نماز پڑھی (حنفیہ کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی کیونکہ شہدائے احد کے لیے نماز پڑھنا احادیث صحیحہ میں وارد ہے۔) اور نہ انہیں غسل دلوایا اور ابو عبید نے بیان کیا ہے کہ شماس بدر کے دن شہید ہوئے مگر یہ ان کا وہم ہے۔ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۴۹۔ حضرت شمعونؓ بن یزید

حضرت شمعونؓ بن یزید بن خنافہ۔ کنیت ان کی ابو ریحانہ۔ ازدی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں انصاری ہیں اور بعض کہتے ہیں قرشی ہیں اور بعض کا قول ہے کہ قرظی ہیں اور انصار کے حلیف تھے۔ مگر صحیح (میرے نزدیک) یہ ہے کہ یہ ازدی ہیں۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام شمعون ہے عین مہملہ کے ساتھ اور بعض نے کہا ہے کہ غین معجمہ کے ساتھ ابن یونس نے کہا ہے کہ یہی میرے نزدیک صحیح ہے نبیؐ کے صحابی ہیں۔ آپ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ شام میں بیت المقدس میں رہتے تھے ان سے عمرو بن مالک جنبی ابو رشدین بن کریب بن ابرہہ عبادہ بن نسی شہر بن حوشب اور مجاہد وغیرہم نے روایت کی ہے یہ ان لوگوں میں تھے جو فتح دمشق میں شریک تھے اور مصر بھی گئے تھے۔ سرزمین جزیرہ کے مقام میافارقین میں سرحد پر بھی رہے تھے پھر شام لوٹ آئے صحابہ کے نیکوکار اور عابد لوگوں میں تھے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی یاسر دقاق نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زید بن حباب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن ایوب نے انہوں نے عیاش بن عباس حمیری سے انہوں نے ابی حصین حجری سے انہوں نے ابو عامر حجری سے انہوں نے ابو ریحانہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ دس باتوں کو بہت ناپسند کرتے تھے دانتوں (بعض لوگ خوبصورتی کے خیال سے دانتوں کو ترشواتے ہیں اور بعض لوگ اس میں سونے کی کیلیں جڑوانے کی غرض سے ان کو ترشواتے ہیں۔) کے تراشنے' بالوں کے اکھاڑنے' گودنا گودنے' دو مردوں یا دو عورتوں کے باہم لپٹ کے لیٹنے کو اس طرح کہ دونوں کے درمیان میں کوئی کپڑا نہ ہو اور چیتے پر سوار ہونے کو اور ریشمی کپڑا اس جگہ اور اس جگہ لگانے کو یعنی کپڑوں کے نیچے اور شانوں پر اور سوائے حاکم کے اور کسی کے انگوٹھی پہننے کو۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کی بیٹی ریحانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم تھیں یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الشین والنون

۲۴۵۰۔ حضرت شنتمؓ

حضرت شنتمؓ۔ ان سے ان کے بیٹے عاصم نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو آپ کے دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر پہنچتے تھے اور جب دو رکعتوں کے بعد آپ اٹھتے تھے تو صرف اپنے زانو پر ہاتھ رکھ کر اٹھتے تھے۔ منیعی نے اس حدیث میں ان کا نام شنتم لکھا ہے اور کہا ہے کہ شنتم کا ذکر اس حدیث کے سوا اور کہیں میں نے نہیں سنا اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے شنتم سے لاعلمی ظاہر کی ہے اور انہوں نے شیم دو یائے تحتانیہ کے ساتھ لکھا ہے اور حسین بن علی برذعی ابوالعباس مستغفری اور ابن ماکولا وغیرہم نے ان دونوں کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے ان کا ذکر شین مع الیاء کی ردیف میں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے یہاں لکھا ہے۔

باب الشین والہاوالواؤ

۲۴۵۱۔ حضرت شہابؓ بن اسماء

حضرت شہابؓ بن اسماء بن مر بن شہاب بن ابی شمر بن معدی کرب بن سلمہ بن مالک بن حارث بن معاویہ بن حارث اکبر بن معاویہ بن ثور بن مرتع کندی نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے پھر اسلام لائے۔ یہ ابن شاہین اور ابن کلبی کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۵۲۔ حضرت شہابؓ بن خرفہ

حضرت شہابؓ بن خرفہ۔ ان کا نام نبیؐ نے مسلم رکھا تھا۔ عبداللہ بن ولید عبسی نے یزید بن شہاب بن خرفہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے نبیؐ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے کہا شہاب بن خرفہ آپ نے فرمایا تمہارا نام مسلم بن عبداللہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۵۳۔ حضرت شہابؓ بن زہیر

حضرت شہابؓ بن زہیر بن مذعور بکری ذہلی۔ نبیؐ کے حضور میں ہجرت کر کے آئے تھے۔ ان کی حدیث عمیر بن حاجب بن یزید بن شہاب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا شہاب سے۔ روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس ہجرت کر کے گیا تھا --- پھر اس کا ذکر کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۵۴۔ حضرت شہابؓ والد سعد

حضرت شہابؓ والد سعد۔ سعد بن ہشام کے والد ہیں۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا شہاب۔ آپ نے فرمایا نہیں تمہارا نام ہشام ہے۔ ہم نے ان کا ذکر اس مقام کے سوا اور جگہ بھی کیا ہے یہ ابن مندہ کا

قول ہے اور ابونعیم نے قتادہ سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے سعد بن ہشام سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا جس کا نام شہاب تھا آپ نے فرمایا تمہارا نام ہشام ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۵۵۔حضرت شہابؓ قریشی

حضرت شہابؓ قریشی۔یہ ان کے غلام تھے۔حمص میں رہتے تھے۔عبدالرحمٰن بن حمص سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ عبداللہ بن زعب نے کہا کہ شہاب قریشی کو رسول اللہؐ نے پورا قرآن پڑھایا پھر حمص کے سب لوگ ان سے پڑھا کرتے تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۲۴۵۶۔حضرت شہابؓ بن مالک یمامی

حضرت شہابؓ بن مالک یمامی۔نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تھے۔بقیر بن عبداللہ بن شہاب بن مالک نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا شہاب بن مالک سے روایت کی ہے کہ یہ جب رسول اللہؐ کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے تو سنا کہ ایک عورت نے آپ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ ہم لوگوں کے لیے سلامتی کی دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا کہ تم ایسے قبیلہ سے ہو جو بڑی بات کو کم سمجھتے ہیں اور آپ نے ان کو ایسی بات کے کہنے سے جو فائدہ نہ دے اور اس بات کے پوچھنے سے جو مفید[1] نہ ہو منع فرمایا۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

بقیر: باء' قاف' یاء اور راء کے ساتھ ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ
نفیر: یعنی نون اور فاء کے ساتھ یہ علی بن سعید عسکری کا قول ہے اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ بعیر یعنی باء اور عین کے ساتھ ہے۔

۲۴۵۷۔حضرت شہابؓ بن مجنون

حضرت شہابؓ بن مجنون جرمی۔قبیلہ جرم بن ریان سے ہیں عاصم بن کلیب کے دادا ہیں یہ اور ان کے بیٹے کلیب دونوں صحابی ہیں اور انہوں نے آنحضرتؐ سے حدیثیں سنی ہیں اور روایت کی ہیں ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو کلیب کہتے ہیں اور بعض شبیب کہتے ہیں بعض لوگ ان کو شتیر کہتے ہیں اور بعض لوگ ان کو شہاب بن کلیب بن شہاب جرمی کہتے ہیں مگر یہ صحیح نہیں۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں مسجد (اقدس) میں گیا اس وقت نبی ﷺ نماز میں بیٹھے ہوئے شہادت کی انگلی اٹھائے ہوئے فرمارہے تھے **یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک**۔ (''اے دلوں کے بدل دینے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔'') ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے ان کا نام شہاب بن کلیب بن شہاب جرمی لکھا ہے اور ابونعیم اور ابوعمر نے شہاب بن مجنون لکھا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔

---

[1] اللہ اکبر کیسی جامع نصیحت ہے اگر آدمی التزام کرلے کہ بے فائدہ بات نہ کہے نہ پوچھے تو اکثر برائیوں سے محفوظ رہے گا۔

۲۴۵۸۔ حضرت شہابؓ

حضرت شہابؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ صحابہ میں سے ایک شخص تھے مصر میں فروکش تھے ابو عمر نے ان کو شہاب انصاری لکھا ہے ان سے جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی مومن کی عیب پوشی کرے تو گویا اس نے ایک مردہ کو زندہ کیا۔ حضرت جابر اس حدیث کے پوچھنے کے لیے ان کے پاس مصر (دیکھئے تحصیل احادیث کا شوق صحابہ کرام کو کس قدر تھا اس زمانے میں مدینہ سے مصر کا سفر آسان نہ تھا۔ جس کو حضرت جابر نے صرف ایک حدیث کے لیے اختیار کیا تھا۔) گئے تھے انہوں نے بیان کیا کہ ہاں یہ حدیث میں نے نبیؐ سے سنی ہے اور اس حدیث کو بیان کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۵۹۔ حضرت شہرؓ بن باذام

حضرت شہرؓ بن باذام۔ ان کو نبیؐ نے صنعاء کا حاکم بنایا تھا جب اسود عنسی نے دعویٰ نبوت کیا تو شہر نے اس سے قتال کیا شہر کی شہادت اسود کے ظہور کے پچیس دن بعد ہوئی اسود نے ان کی بیوی آزاد سے نکاح کیا جو فیروز دیلمی کی چچازاد بہن تھی ان کی بیوی نے اسود کے قتل میں مدد دی تھی۔ ان کا تذکرہ طبری وغیرہ نے لکھا ہے۔

۲۴۶۰۔ حضرت شویفعؓ

حضرت شویفعؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان کی حدیث عبداللہ بن عمرو بن شویفع نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا شویفع سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص خود بات کہنے میں یا دوسرے کی بات سننے میں حیا سے کام نہ لے وہ یا تو ولد الزنا ہے یا اس کی ماں نے ناپاکی کی حالت میں اس کا حمل حاصل کیا یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الشین والیاء

۲۴۶۱۔ حضرت شیبانؓ جد اسماعیل

حضرت شیبانؓ جد اسماعیل۔ اسماعیل بن ابراہیم کے دادا ہیں مشہور شخص ہیں ان کا ذکر ابراہیم کے نام میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۲۴۶۲۔ حضرت شیبانؓ والد علی

حضرت شیبانؓ۔ علی بن شیبان کے والد ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے علی نے روایت کی ہے۔ ان کی حدیثیں اہل یمامہ سے مروی ہیں ان کی حدیثوں کا مدار محمد بن جابر یمامی پر ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۴۶۳۔حضرت شیبانؓ بن مالک

حضرت شیبانؓ بن مالک یعنی ابو یحییٰ انصاری ثم السلمی۔ابوہبیرہ یعنی یحییٰ بن عباد بن شیبان کے دادا ہیں۔اہل کوفہ سے ہیں اشعث بن سوار نے ابوہبیرہ سے انہوں نے ان کے دادا شیبان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے حضور میں گیا اس وقت موذن (فجر کی) اذان دے رہا تھا اور حضرت سحری کھا رہے تھے (مجھ سے) فرمایا کہ آؤ برکت والی سحری کھاؤ میں نے عرض کیا کہ میں روزے کا ارادہ رکھتا ہوں ہمارے اس موذن کی آنکھ میں کچھ کمزوری ہے اس وجہ سے اس نے صبح ہونے سے پہلے اذان دے دی ہے اور ابوہبیرہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے بھی روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۶۴۔حضرت شیبہؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت شیبہؓ بن عبدالرحمٰن سلمی۔ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔عبدالصمد بن سلیمان ازرق بصری نے اپنے والد سے انہوں نے شیبہ بن عبدالرحمٰن سلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بکری کو برکت کی چیز فرماتے تھے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۶۵۔حضرت شیبہؓ بن عتبہ

حضرت شیبہؓ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔کنیت ان کی ابوہاشم قریشی عبشمی ہیں۔معاویہ بن ابی سفیان کے ماموں ہیں۔ان کی والدہ خناس بنت مالک بن مضرب بن حجیر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی ہیں۔ان کی آنکھ جنگ یرموک میں شہید ہو گئی تھی حضرت معاویہؓ کے زمانے میں انہوں نے وفات پائی۔طبرانی اور سعید قرشی وغیرہ نے ان کا نام شیبہ لکھا ہے مگر یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ہم کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اس سے زیادہ کریں گے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۶۶۔حضرت شیبہؓ بن عثمان

حضرت شیبہؓ بن عثمان بن ابی طلحہ بن عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبدالدار بن قصی۔قریشی عبدری حجبی ہیں اہل مکہ سے ہیں کنیت ان کی ابوعثمان ہے۔اور بعض لوگ ابی صفیہ کہتے ہیں ان کے والد عثمان ہیں جو بلقب اوقص مشہور ہیں جن کو حضرت علیؓ نے احد کے دن اسی حال میں کہ (اوقص) کافر تھے قتل کیا تھا۔شیبہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں حنین کے دن۔زبیر نے کہا ہے کہ شیبہ رسول اللہؐ کے ہمراہ حنین کے دن اس ارادہ سے ہو لئے تھے کہ آپ کو دھوکہ دے کر شہید کر دیں چنانچہ (ایک موقع پر) حضرت کو غافل پا کے اسی ارادہ سے آگے بڑھے رسول اللہؐ نے ان کو دیکھ لیا اور فرمایا کہ اے شیبہ! آگے آؤ پس اللہ نے ان کے دل میں رعب ڈال دیا۔یہ رسول اللہؐ کے قریب گئے تو آپ نے اپنا ہاتھ ان کے سینہ پر رکھا اور بعد اس کے فرمایا کہ شیطان کو اپنے پاس سے دور کر دو پس اللہ نے ان کے دل میں ایمان پیدا کر دیا اور یہ مسلمان ہو گئے اور رسول اللہؐ کے ساتھ لڑتے رہے یہ اس دن ان لوگوں میں تھے جو ثابت قدم رہے۔رسول اللہؐ کے قتل سے ان کے باز رہنے کے اور وجوہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ہمیں ابوجعفر عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے غزوۂ حنین کے متعلق روایت کرتے تھے کہ جب مسلمانوں

کے قدم ڈگمگا گئے تو کلدہ بن حنبل چلایا کہ آگاہ رہو جادو باطل ہو گیا صفوان بن امیہ نے جو اس وقت مشرک تھے کہا کہ چپ رہ خدا تیرے منہ کو چاک کرے اللہ کی قسم یہ بات کہ مجھے قریش کا کوئی آدمی پرورش کرے مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ ہوازن کا کوئی شخص مجھے پرورش کرے۔ شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ نے کہا ہے کہ آج میں اپنا بدلہ لے لوں گا شیبہ کے والد احد کے دن بحالت کفر مقتول ہوئے تھے (پس شیبہ نے کہا کہ میں اپنے باپ کے عوض میں) آج محمد (ﷺ) کو قتل کروں گا چنانچہ میں رسول اللہؐ کے قتل کے ارادہ سے چلا مگر کوئی چیز سامنے سے آئی اور اس نے میرے دل کو ڈھانپ لیا جس سے مجھے اس کام پر قدرت نہ ہوئی میں سمجھ گیا کہ حضرت پر قابو نہ ملے گا۔ شیبہ نیک مسلمانوں میں سے تھے رسول اللہؐ نے ان کو اور ان کے چچا کے بیٹے عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ کو کعبہ کی کنجی دی تھی اور فرمایا تھا کہ اے ابوطلحہ کی اولاد! اس کو تم ہمیشہ ہمیشہ قیامت تک اپنے پاس رکھو کوئی شخص تم سے اس کو نہ لے گا مگر جو ظالم ہو گا چنانچہ انہیں شیبہ کی اولاد کے دادا تھے جن میں کعبہ کی حجابت ہے کعبہ کی کنجی ہمارے اس زمانے تک انہی کے پاس ہے۔ ہمیں ابن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے واصل احدب سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں شیبہ بن عثمان کے پاس (ایک دن) بیٹھا ہوا تھا انہوں نے کہا ایک مرتبہ حضرت عمر اسی مقام پر بیٹھے جہاں تم بیٹھے ہو اور انہوں نے کہا میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ کعبہ میں جس قدر سونا چاندی ہے اس کو لوگوں میں تقسیم کر دوں میں نے کہا یہ آپ کو زیبا نہیں ہے آپ سے پہلے آپ کے صاحبین (یعنی رسول اللہ ﷺ و ابوبکر صدیقؓ) نے ایسا نہیں کیا۔ پس حضرت عمرؓ اپنے ارادہ سے باز آ گئے اور کہا ہاں وہ دونوں ایسے ہی تھے کہ ان کی اقتداء کی جائے ان کی وفات ۵۷ھ میں ہوئی بعض لوگوں نے ان کو مولفۃ القلوب میں ذکر کیا ہے اور یہ کہ آخر میں ان کا اسلام اچھا ہو گیا تھا۔ سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن زرارہ سے انہوں نے مصعب بن شیبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں جائے تو دیکھے کہ اگر اس مقام میں گنجائش ہو تو وہیں بیٹھ جائے ورنہ دوسرے کسی مقام کو تلاش کرے اور وہاں بیٹھ جائے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۶۶۔ حضرت شیبہؓ بن ابی کثیر

حضرت شیبہؓ بن ابی کثیر اشجعی۔ ان کا تذکرہ سعید قرشی اور طبرانی وغیرہما نے صحابہ میں لکھا ہے سعید نے کہا ہے میں ان کو صحابی نہیں سمجھتا ہوں۔ واقدی محمد بن عمر نے شملہ بن عمر بن واقد سے انہوں نے عمر بن شیبہ بن ابی کثیر اشجعی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جس شخص کا منہ نبیذ پینے سے پھول گیا ہو اس کی نیکیاں سب گر جاتی ہیں۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی روایت میں واقدی اپنے بھائی شملہ سے منفرد ہیں اور یحییٰ بن عمیر مدنی نے عمر بن شیبہ بن ابی کثیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنی بیوی سے اختلاط کر رہا تھا یکا یک وہ گریں اور مر گئیں یہ واقعہ غزوۂ تبوک کا ہے پس میں اپنے والد کے پاس گیا اور میں نے اپنی بیوی کا ذکر کیا کہ مجھ سے یہ غلطی ہوئی میرے والد نے کہا کہ تم اس عورت کے وارث نہیں ہو سکتے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۶۷۔ حضرت شییمؓ

حضرت شییمؓ۔ کنیت ان کی ابوعاصم ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوسعید۔ سہمی ہیں یعنی قبیلہ بنی سہم بن مرہ بن عوف بن سعد

بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان سے ہیں۔ اپنے والد سے انہوں نے روایت کی ہے کہ وہ (کافروں کے) ایک لشکر میں تھے جبکہ خیبر کے یہودیوں نے کفار کی مدد کی تھی پس رسول اللہؐ نے ان کو خیبر کی پیداوار سے آدھی کھجوریں دینے کا وعدہ فرمایا بشرطیکہ وہ لوٹ جائیں مگر میرے والد نے اس سے انکار کیا یہ کہتے تھے پھر ہم نے لشکر میں ایک آواز سنی کہ اے لوگو! اپنے اپنے گھروں کو واپس جاؤ یہ آواز سنتے ہی لوگ بے تامل واپس چلے گئے اور ہم ٹھہر گئے پھر ہم نے جاسوسوں کو داہنی بائیں جانب بھیجا مگر ہمیں پتہ نہ چلا کہ یہ آواز کہاں سے آئی تھی؟ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ آواز آسمان سے آئی تھی اور شقیق یعنی ابولیث نے عاصم بن شیمم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو آپ کے دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر پہنچتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے اسی طرح کیا ہے اور بعض لوگوں نے شیمم ابوعاصم اور شنتم ابوسعید کے درمیان میں فرق کیا ہے ابوعاصم کے متعلق انہوں نے کہا ہے کہ ان کا نام شنتم ہے ''نون'' اور ''تے'' کے ساتھ اور ابوسعید کے بارے میں کہا ہے کہ ان کا نام شیمم ہے دویائے تحتانیہ کے ساتھ اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ شنتم نے نبیؐ سے روایت کی ہے اور ان سے ان کے بیٹے عاصم نے روایت کی ہے۔ اور شنتم کے تذکرے میں یہ گزر چکا ہے۔

حرف الصاد المہملہ -- باب الصاد والالف

۲۴۶۸۔ حضرت صالح انصاریؓ

حضرت صالح انصاریؓ سالمی۔ ان کا ذکر ابوسعید خدریؓ کی حدیث میں ہے۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے انہوں نے سعید بن عبدالرحمن بن ابی سعید خدری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ بنی عمرو بن عوف کی مسجد کی طرف گئے آپ نے اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو جنہیں لوگ صالح کہتے تھے (ان کے مکان پر جاکر) آواز دی وہ باہر نکل آئے تو رسول اللہؐ نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا یہاں تک کہ جب آپ نے مسجد کے اندر جانے کا ارادہ کیا تو صالح نے اپنا ہاتھ رسول اللہؐ کے ہاتھ سے نکال لیا اور کسی باغ میں جاکے غسل کیا اس کے بعد آئے اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہوئے ان کا انتظار کر رہے تھے آپ نے فرمایا کہ اے صالح! تم کہاں چلے گئے تھے انہوں نے عرض کیا کہ جس وقت آپ نے مجھے آواز دی میں اپنی بیوی کے ساتھ اختلاط کر رہا تھا جس وقت میں نے آپ کی آواز سنی فوراً نکل آیا مگر جب آپ نے مسجد میں جانا چاہا تو مجھے یہ بات پسند نہ ہوئی کہ بغیر غسل کئے ہوئے مسجد میں جاؤں رسول اللہؐ نے فرمایا ہاں پانی (مطلب یہ ہے کہ خروج منی سے غسل لازم ہوتا ہے اس حدیث سے بعض لوگوں نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ صرف دخول سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ حنفیہ اس کے خلاف ہیں مستند کتب فقہ میں دیکھو۔) پانی سے ہے۔ اس حدیث کو ذکوان نے بھی ابوسعید سے روایت کیا ہے مگر انہوں نے ان کا نام نہیں بیان کیا اسی طرح ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بھی۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۶۹۔ حضرت صالحؓ بن خیوان

حضرت صالحؓ بن خیوان۔ سبئی۔ بکر بن سوادہ نے صالح سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پہلو میں نماز پڑھ رہا تھا

اس نے آپ کے عمامہ پر سجدہ کرلیا تو نبیؐ نے اپنے سر سے عمامہ اتار دیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ صالح عقبہ بن عامر وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور میں ان کو صحابی نہیں سمجھتا۔

۲۴۷۰۔ حضرت صالح ؓ مولائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت صالح ؓ۔ رسول اللہؐ کے غلام تھے عرف ان کا شقران ہے اور وہ اسی لقب سے مشہور ہیں نام ان کا صالح ہے۔ حبشی تھے پہلے عبدالرحمٰن بن عوف کے غلام تھے انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں ان کو ہبہ کردیا تھا اور آپ نے ان کو آزاد کردیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ان کو مول لیا تھا۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی قبر میں اترے تھے وہ یہ لوگ تھے علی بن ابی طالب، فضل بن عباس، قثم بن عباس شقران غلام رسول اللہؐ اور اوس بن خولی (رضوان اللہ علیہم اجمعین)۔ ان سے حضرت علیؓ نے فرمایا تھا کہ تم بھی اتر آؤ چنانچہ یہ بھی سب لوگوں کے ساتھ اترے تھے یہ سب لوگ پانچ تھے جب رسول اللہؐ اپنی قبر مبارک میں رکھے گئے اس وقت شقران نے اس چادر کو لیا جس کو رسول اللہؐ اوڑھتے تھے اور کبھی بچھا لیتے تھے اس چادر کو انہوں نے قبر میں بچھا کر آپ کے ساتھ اس کو بھی دفن کردیا ابن عباس سے ایک دوسری سند سے مروی ہے کہ شقران آپ کے غلام تھے نام ان کا صالح تھا اور بواسطہ سعید بن میتب کے حضرت علیؓ سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۷۱۔ حضرت صالح قرظیؓ

حضرت صالح قرظیؓ۔ مصر سے حضرت ماریہ قبطیہ کے ساتھ مدینہ آئے تھے۔

۲۴۷۲۔ حضرت صالح ؓ بن متوکل

حضرت صالح ؓ بن متوکل۔ کنیت ان کی ابوکثیر۔ یحییٰ بن ابی کثیر کے والد ہیں۔ مازن بن غضوبہ کے غلام تھے یہ اور مازن بن غضوبہ مقام برذعہ میں شہید ہوئے تھے ان دونوں کی قبریں وہیں ہیں۔ علی بن حرب نے حسن بن کثیر بن یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد ابوکثیر ایک حسین وجمیل آدمی تھے رسول اللہؐ نے مازن سے پوچھا کہ اے مازن! یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ میرے غلام ہیں صالح بن متوکل آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ان کے ساتھ بھلائی کرتے رہو انہوں نے (اسی وقت) نبیؐ کے سامنے ان کو آزاد کردیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۷۳۔ حضرت صالح ؓ بن نحام

حضرت صالح ؓ بن نحام۔ ان کا نام نعیم تھا۔ پس حضورؐ نے ان کا نام صالح رکھا۔ یزید بن ابی حبیب نے ابونصر سے روایت کی انہوں نے عبدالرحمٰن بن یعقوب حرقہ کے غلام سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ ابراہیم بن صالح کی شادی ہوئی ان کا نام جن سے مشہور تھے نعیم بن نحام تھا لیکن رسول اللہؐ نے ان کا نام صالح رکھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

۲۴۷۴۔ حضرت صالحؓ

حضرت صالحؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا یہ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں۔ ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک شخص جن کا نام صالح تھا اپنے بھائی کو لے کے نبیؐ کے حضور میں آئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنے اس بھائی کو آزاد کر دوں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ ہی نے ان کو آزاد (شریعت نے قاعدہ مقرر کر دیا ہے کہ اگر کسی کا عزیز غلام ہو اور کسی طرح وہ اپنے عزیز کی ملک میں آ جائے تو ملک میں آتے ہی آزاد ہو جائے گا پس یہ آزادی خود اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہے۔) کر دیا جب وہ تمہاری ملک میں آئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۷۵۔ حضرت صامت انصاریؓ

حضرت صامت انصاریؓ۔ میں نے اشیری مغربی کے مخطوطے میں دیکھا ہے کہ اس کتاب میں جو انہوں نے ابوعمر ابن عبدالبر پر استدراک کرنے کے لیے لکھی ہے یوں لکھا ہے کہ ابوعیسیٰ نے ان کا نام ان لوگوں میں روایت کیا ہے جنہوں نے نبیؐ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کی حدیث روایت کی ہے اور ابواسحاق حربی نے ان کی حدیث کو بھی بیان کر دیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ ہم سے ابراہیم بن محمد نے معن سے انہوں نے ابی قتیبہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ثابت بن صامت سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ایک کپڑا اپنے جسم پر لپیٹ کر نماز پڑھی وہ کہتے تھے کہ ہمارے شیخ صدفی نے بھی اپنی کتاب معجم میں حربی کی ایسی حدیث روایت کی ہے مگر ابوعمر نے اس حدیث کو ثابت بن صامت کے نام سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ صحابی ثابت ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ (ثابت بھی صحابی نہیں ہیں بلکہ) ان کے بیٹے عبدالرحمٰن صحابی ہیں ثابت کی وفات تو زمانہ جاہلیت میں ہو چکی تھی ابوعمر نے اپنی کتاب استیعاب میں ان کا تذکرہ ثابت کے نام میں کیا ہے اور مسلم نے اپنے طبقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۲۴۷۶۔ حضرت صامتؓ مولائے حبیب

حضرت صامتؓ مولائے حبیب بن خراش تیمی کے غلام تھے۔ ان کے غلام کا ذکر ''ح'' کی ردیف میں ہو چکا ہے حبیب بدر میں شریک تھے اور ان کے ساتھ ان کے غلام صامت بھی تھے۔ صامت خاندان انصار سے بنی سلمہ کے غلام تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

باب الصاد والباء والحاء

۲۴۷۷۔ حضرت صبیحؓ مولیٰ ابوحیحہ

حضرت صبیحؓ مولیٰ ابوحیحہ۔ سعید بن عاص بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف کے غلام تھے۔ انہوں نے بدر کی طرف جانے کا ارادہ کیا اور اس کا سامان کر لیا تھا مگر بیمار ہو گئے۔ پس رسول اللہؐ نے ان کے اونٹ پر ابوسلمہ بن عبدالاسد کو سوار کر دیا تھا۔ بدر کے بعد تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے خود ابوسلمہ کو اپنے اونٹ پر سوار کر دیا تھا رسول اللہ

رسول اللہؐ نے ان کو سوار نہیں کیا تھا۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ صبیح ابوالعاص بن امیہ عم ابی احیحہ کے غلام تھے مگر صحیح ابو عمر کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابن ماکولا نے ان کا نام صبیح بالضم لکھا ہے اور کہا ہے کہ سعید بن عاص کی اولاد کے غلام تھے جو ابوالضحیٰ کے باپ تھے میں نہیں جانتا کہ یہ وہی صبیح ہیں یا اور کوئی۔ واللہ اعلم

۲۴۷۸۔ حضرت صبیحؓ مولیٰ حویطب

حضرت صبیحؓ۔ حویطب بن عبدالعزیٰ کے غلام تھے محمد بن اسحاق کے نانا ہیں جیسا کہ سلمہ نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے اپنے ماموں عبداللہ بن صبیح سے انہوں نے ان کے والد سے روایت کی ہے اور محمد بن اسحاق کے نانا تھے کہتے تھے میں حویطب کا غلام تھا میں نے حویطب سے خواہش کی کہ وہ مجھے مکاتب کر دیں اسی پر یہ آیت نازل ہوئی: وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا–الآية (النور: ۳۲) (''جو غلام تمہارے مکاتب ہونے کی خواہش کریں ان کو مکاتب کر دو اگر تم ان میں کچھ بھلائی جانتے ہو''۔) (مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس کو اس کا مالک لکھ دے کہ اس قدر روپیہ ہم کو دے دو تو آزاد ہو جاؤ گے۔) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۷۹۔ حضرت صبیحؓ (مولیٰ ام سلمہ)

حضرت صبیحؓ۔ حضرت ام سلمہ کے غلام تھے۔ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن صبیح غلام حضرت ام سلمہ نے اپنے دادا صبیح سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے دروازے پر تھا کہ حضرت علیؓ، سیدہ فاطمہؓ، حسن اور حسین آئے اور ایک گوشہ میں بیٹھ گئے پھر رسول اللہؐ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگ بہت بھلائی پر ہو آپ اس وقت ایک خیبری چادر اوڑھے ہوئے تھے وہی چادر آپ نے ان لوگوں کو اوڑھا دی اور فرمایا جو کوئی تم سے لڑے میں اس سے لڑوں گا اور جو کوئی تم سے صلح کرے میں اس سے صلح کروں گا۔ یہ حدیث صبیح سے اسی سند سے مروی ہے اور سدی نے صبیح سے انہوں نے زید بن ارقم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

صبیح: صاد پر پیش اور باء پر زبر ہے۔

۲۴۸۰۔ حضرت صبیحہؓ بن حارث

حضرت صبیحہؓ بن حارث بن جبیلہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تیمی۔ مہاجرین میں سے تھے یہ قریش کے ان چند لوگوں میں تھے جن کو حضرت عمر بن خطابؓ نے نشانات حرم کی تجدید پر مقرر کیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے ان کو سفر میں اپنے ساتھ رہنے کے لیے بلایا تھا۔ چنانچہ یہ سفر میں حضرت عمرؓ کے ساتھ رہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۴۸۱۔ حضرت صحارؓ بن عیاش

حضرت صحارؓ بن عیاش اور بعض لوگ کہتے ہیں بن عباس اور بعض لوگ کہتے ہیں صحار بن صخر بن شراحیل بن منقذ بن حارثہ۔ بنی ظفر بن دیل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس سے ہیں عبدی ہیں دیلی ہیں۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں عبدالرحمٰن اور جعفر نے اور منصور بن ابی منصور نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری فقیہ نے

اپنی سند سے ابویعلی موصلی تک روایت کر کے خبر دی کہ کہتے تھے ہم سے قواریری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن ایاس جریری نے یزید بن عبداللہ بن شخیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن صحار عبدی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ چند قبیلے فلاں فلاں زمین میں نہ دھنس جائیں گے میں سمجھ گیا کہ یہ لوگ عرب کے ہیں کیونکہ اہل عجم میں قبیلہ نہیں ہوتے بلکہ وہ اپنی بستیوں کے نام سے مشہور ہوتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الصاد مع الخاء والدال

۲۴۸۲۔حضرت صخرؓ بن جبر انصاری

حضرت صخرؓ بن جبر انصاری۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا تذکرہ طبرانی نے لکھا ہے مگر انہوں نے کوئی حدیث ان کی نہیں بیان کی۔سعید قریشی نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اسماعیل نے اپنی سند سے حسین بن سالم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا صخر بن جبر کہتے تھے ہم چوتھی ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر پہنچے رسول اللہؐ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے حج کا احرام توڑ کے عمرہ کا احرام باندھ لیا اور کعبہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر کے اس احرام سے باہر ہو گئے اور تمام وہ باتیں ہمارے لیے جائز ہو گئیں جو غیر محرم کے لیے جائز ہوتی ہیں اور ہم نے وہ باتیں کیں جو غیر محرم کیا کرتے ہیں۔یعنی عورتوں کے پاس جانا اور خوشبو لگانا وغیرہ یہاں تک کہ جب ترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) کا دن آیا اور اس کے دوسرے دن ہم عرفات جانے لگے تو نبیؐ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنے حج کو پورا کر لیں ہم میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہم لوگ عرفات کیونکر جا سکتے ہیں ہمارے عضو مخصوص سے تو منی ٹپک (مطلب یہ ہے کہ شہوت کا غلبہ اور اب ترک جماع نہایت مشکل ہے۔) رہی ہے۔یہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ کو ناگوار ہوا اور آپ نے فرمایا کہ اے لوگو! مجھے تمہاری باتوں کی خبر پہنچی اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی تمہارے مثل ہوتا مگر میں احرام سے باہر نہ ہوں گا جب تک ہدی اپنے مقام تک نہ پہنچ جائے۔

۲۴۸۳۔حضرت صخرؓ (ابوحازم)

حضرت صخرؓ۔ان کی کنیت ابوحازم ہے۔قیس بن ابی حازم کے والد ہیں احمسی ہیں۔طبرانی اور سعید قریشی وغیرہما نے ان کا ذکر صاد کی ردیف میں کیا ہے۔بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عوف بن حارث بن عوف بن حشیش بن ہلال بن حارث بن رزاح ہے۔یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے ایک دوسرے باب میں کیا ہے اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ یہیں کیا ہے۔

۲۴۸۴۔حضرت صخرؓ بن حرب

حضرت صخرؓ بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی۔کنیت ان کی ابوسفیان ہے قریشی ہیں اموی ہیں۔ایک دوسری کنیت ان کے بیٹے حنظلہ کی وجہ سے ابوحنظلہ ہے ابوسفیان کی والدہ صفیہ بنت حزن بن بجیر بن ہزم بن رویبہ بن عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ ہیں وہ حضرت میمونہ بنت حارث بن حزن زوجہ نبی ﷺ کی پھوپھی تھیں۔

ابوسفیان واقعہ فیل سے دس سال پہلے پیدا ہوئے تھے اور فتح مکہ کی رات اسلام لائے تھے غزوۂ حنین اور طائف میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔ ان کو رسول اللہؐ نے غنیمت خیبر سے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ عنایت فرمائے تھے جیسا کہ آپ نے تمام مؤلفۃ القلوب (مدینہ میں کچھ لوگ منافقانہ بخوف یا بطمع مسلمان ہو گئے تھے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ نسبت اوروں کے زیادہ دیتے تھے تاکہ ان کے دل میں اسلام پیدا ہو جائے اور مرض نفاق سے ان کو شفا حاصل ہوا نہی لوگوں کو مولفۃ القلوب کہتے ہیں۔) کو دیا تھا اور ابوسفیان کے دونوں بیٹوں یزید اور معاویہ کو بھی دیا تھا ابوسفیان نے حضرت سے کہا کہ واللہ آپ بڑے صاحب کرم ہیں میرے ماں اور باپ آپ پر فدا ہو جائیں واللہ جب میں آپ سے لڑتا تھا تو آپ لڑنے والے بھی بہت اچھے تھے اور جب میں نے آپ سے صلح کی تو آپ صلح کرنے والے بھی بہت اچھے ہیں اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ ابوسفیان کی ایک آنکھ غزوۂ طائف میں پھوٹ گئی تھی انہیں رسول اللہؐ نے نجران کا حاکم بنایا تھا جب نبیؐ کی وفات ہوئی تو یہ وہاں کے حاکم تھے بعد اس کے پھر یہ مکہ لوٹ آئے اور وہاں ایک مدت تک رہے پھر اس کے بعد مدینہ گئے اور وہیں وفات پائی۔

واقدی نے کہا ہے کہ ہمارے اصحاب بوقت وفات نبیؐ ان کے حاکم نجران ہونے سے انکار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ابوسفیان نبیؐ کی وفات کے وقت مکہ میں تھے اور نجران میں نبی ﷺ کی طرف سے حاکم عمرو بن حزم تھے بعض لوگوں نے یہ بیان کیا ہے کہ ابوسفیان کی دوسری آنکھ جنگ یرموک میں شہید ہو گئی تھی۔ جنگ یرموک میں مسلمانوں کے لشکر میں یہ واعظ بھی تھے یہی ان کو جنگ کا جوش دلاتے تھے۔ ان سے ابن عباس نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ہرقل کو خط لکھا تھا یونس بن عبید نے کہا ہے کہ عتبہ بن ربیعہ اور ان کے بھائی شیبہ بن ربیعہ اور ابو جہل بن ہشام اور ابوسفیان یہ لوگ ایسے تھے کہ ان کی کوئی رائے زمانہ جاہلیت میں رد نہ کی جاتی تھی پھر جب اسلام کا زمانہ آیا تو ان لوگوں کی کچھ رائے ہی نہ ہوتی تھی جب ابوسفیان نابینا ہو گئے تو ان کا ایک غلام انہیں لے کے چلتا تھا۔ ابوسفیان کی وفات ۳۱ھ میں ہوئی تھی جبکہ ان کی عمر اٹھاسی برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۳۲ھ میں ان کی وفات ہوئی اور بعض کہتے ہیں ۳۴ھ میں اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کی عمر ترانوے برس کی تھی۔ ان کا قد میانہ تھا سر بڑا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ پستہ قد تھے۔ ان کے جنازہ کی نماز حضرت عثمان بن عفان نے پڑھی۔ ہم ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ کریں گے کیونکہ یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۸۵۔ حضرت صخرؓ بن سلمان

حضرت صخرؓ بن سلمان۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ یہ رونے والوں میں سے ایک شخص تھے ان کے اور ان کے ساتھیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی: تَوَلَّوْا وَ اَعْیُنُهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ - الآیۃ (التوبۃ ۹۲) کلبی نے ابو صالح سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں کچھ لوگ سواریاں مانگنے آئے تاکہ آپ کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں جائیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ - ان لوگوں میں سالم بن عمیر جو بنی عوف کے بھائی تھے، عبد اللہ بن مغفل، علبہ بن زید حارثی، ابو لیلیٰ یعنی عبد الرحمٰن بن کعب مازنی، صخر بن سلمان، عمرو بن حضرمی اور ثعلبہ بن عنمہ تھے یہ لوگ محتاج تھے اور رسول اللہؐ کے پاس سواریاں نہ تھیں جن پر ان کو سوار کر دیتے لہٰذا یہ جہاد کے شوق میں روتے ہوئے واپس آ گئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۸۶۔ حضرت صخرؓ بن صعصعہ

حضرت صخرؓ بن صعصعہ۔ کنیت ان کی ابوصعصعہ زبیدی ہے۔ نبیؐ کے صحابی ہیں۔ ان کو نبیؐ نے حکم دیا تھا کہ لوگوں میں اعلان کر دیں کہ ہمارے ساتھ (جہاد میں) کوئی کمزور سواری یا شریر جانور لے کے نہ چلے (چنانچہ انہوں نے اعلان کر دیا) مگر ایک منافق نے اپنی ایک کمزور اونٹنی قصداً لے لی اور اسی پر سوار ہولیا رات کی تاریکی میں (ہم لوگوں کو تمیز نہ ہوئی اور) ہم نے اسی کی اونٹنی پر کجاوہ کس لیا جب صبح ہوئی تو ہم اسے رسول اللہؐ کے پاس لے گئے (اور اس منافق کی شرارت بیان کی آنحضرتؐ نے فرمایا اے صخر! انہوں نے عرض کیا لبیک وسعدیک آپ نے فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں مومن کے سوا کوئی نہ جائے گا بے شک اللہ نے جنت کو نافرمان پر حرام کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۸۷۔ حضرت صخرؓ بن عبداللہ

حضرت صخرؓ بن عبداللہ بن حرملہ مدلجی۔ سعید قریشی نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ان سے حبل بن محمد بن یحییٰ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص نیا کپڑا پہن کر اللہ تعالیٰ کا شکر کرے اللہ اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ صخر صحابہ میں معلوم نہیں ہوتے چہ جائیکہ یہ نبیؐ سے روایت کریں یہ تابعین سے روایت کرتے ہیں۔

۲۴۸۸۔ حضرت صخرؓ بن عیلہ

حضرت صخرؓ بن عیلہ بن عبداللہ بن ربیعہ بن عمرو بن علی بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار بجلی احمسی۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان کی حدیث عثمان بن ابی حازم نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا صخر بن عیلہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے مغیرہ بن شعبہ کی پھوپھی کو (غنیمت میں) لے لیا اور ان کو لے کے رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوا پھر مغیرہ (مسلمان ہو کر) نبیؐ سے اپنی پھوپھی کے مانگنے کو آئے مجھے نبیؐ نے حکم دیا تو میں نے ان کی پھوپھی کو واپس دے دیا یہ کہتے تھے کہ نبیؐ نے مجھے کچھ مال قبیلہ بنی سلیم کا (جو غنیمت میں آیا تھا) دیا تھا پھر وہ لوگ اسلام لے آئے اور انہوں نے نبیؐ سے اپنا مال مانگا آنحضرتؐ نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ اے صخر! جب لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں تو اپنے مال اور اپنی جانیں محفوظ کر لیتے ہیں لہٰذا ان کے مال انہیں واپس کر دو چنانچہ میں نے ان کو واپس کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوحازم ہے اور ان کی حدیث وہ ہے جو ہم سے ابویاسر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک بیان کی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابان بن عبداللہ بجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچاؤں نے اپنے دادا سے انہوں نے صخر بن عیلہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ کچھ لوگ قبیلہ بنی سلیم کے ظہور اسلام کے بعد اپنی زمین چھوڑ کے بھاگ گئے میں نے ان کی زمین پر قبضہ کر لیا پھر وہ لوگ اسلام لے آئے اور اس زمین کی بابت انہوں نے مجھ پر نبی ﷺ کے حضور میں دعویٰ کیا آنحضرتؐ نے اس زمین کو واپس دلا دیا اور فرمایا کہ جب آدمی مسلمان ہو جائے تو وہ اپنی زمین اور اپنے مال کا زیادہ مستحق ہے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ عیلہ ان کی والدہ کا نام تھا ابوعمر نے کہا ہے کہ عیلہ نام قریش میں بہت ہوتا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان صخر کا تذکرہ لکھا ہے اور صخر ابو حازم کا تذکرہ نہیں لکھا اور ابونعیم نے صخر ابو حازم کا تذکرہ لکھا ہے اور اِن صخر کا تذکرہ نہیں لکھا شاید ان لوگوں نے مختلف تذکروں کے باوجود اِن دونوں صخر کو ایک سمجھا ہے مگر میرا گمان غالب یہ ہے کہ یہ صخر بن عیلہ اور ہیں جس نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ سمجھا ہے وہ حق پر ہے اور جس نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے اور کہا ہے کہ صخر ابو حازم جو قیس بن ابی حازم کے والد تھے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے وہ یہی صخر ہیں اس سے وہم ہو گیا ہے چونکہ اس نے ان صخر کی کنیت ابو حازم دیکھی اس وجہ سے اس نے سمجھا کہ یہ صخر والد ہیں قیس کے اس کو نسب کا علم اچھی طرح نہیں ہے ورنہ اس کو معلوم ہو جاتا کہ یہ صخر اور ہیں صخر ابو حازم جو قیس کے والد ہیں عمرو بن لوئی بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار کی اولاد سے ہیں اور یہ صخر بن عیلہ علی بن اسلم کی اولاد سے ہیں اسلم میں جا کے دونوں کا نسب مل جاتا ہے دونوں کی کنیت ابو جازم ایک ہونے سے اس پر یہ بات مشتبہ ہو گئی اس مقام میں ابو عمر حق پر ہیں انہوں نے صخر والد قیس کا ذکر اس مقام پر نہیں کیا بلکہ عوف کے نام میں ان کو ذکر کیا ہے کیونکہ وہی نام ان کا زیادہ مشہور ہے اور ابونعیم نے تو بالکل ان کا تذکرہ ترک کر دیا ہے حالانکہ ان کا تذکرہ چاہیے تھا اور ابونعیم نے ان کے نام میں اختلاف بھی بیان کیا ہے۔ پھر میں نہیں جانتا کہ ترک کرنے کی کیا وجہ ہے؟ شاید انہوں نے عیلہ ان کی والدہ کا نام سمجھا ہے جیسا کہ ابو عمر نے بعض لوگوں کا قول بیان کیا ہے۔ ابن کلبی نے ان دونوں صخر کا ذکر کیا ہے اور پہلے صخر کی نسبت کہا ہے کہ نام ان کا عوف تھا اور کنیت ان کی ابو حازم ہے اور ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا۔ اور امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ صخر بن عیلہ احمسی صحابی ہیں کنیت ان کی ابو حازم ہے بعد اس کے کہا ہے کہ ابو حازم احمسی کا نام عوف بن عبید بن حارث بن عوف ہے ان کے نام میں اختلاف ہے جو بیان کیا جائے گا وہ بھی صحابی ہیں پس امیر ابو نصر نے بھی ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ سمجھا ہے۔ اور ان دونوں کے علیحدہ علیحدہ ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ان صخر کے نام میں اختلاف نہیں ہے اور صخر والد قیس کے نام میں اختلاف ہے اور زیادہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ان کا نام عوف تھا اور حق بات یہ ہے کہ جس شخص نے ان دونوں کو ایک سمجھ لیا اس پر بھی کوئی ملامت نہیں ہو سکتی کیونکہ اس نے دیکھا کہ نسب بھی ایک ہے اور کنیت بھی ایک ہے اور شہر بھی ایک یعنی کوفہ پس اس نے زیادہ غور نہ کیا اور شبہ میں پڑ گیا۔ باقی رہا ابو عمر کا یہ کہنا کہ عیلہ نام قریش کی عورتوں میں بہت ہوتا ہے مجھے نہیں معلوم کہ قریش کی کسی عورت کا نام عیلہ ہے البتہ انکے نام عبلہ بائے موحدہ کے ساتھ اکثر ہوتا ہے عبلات انہی کی طرف منسوب ہوتی ہیں اور وہ عبلہ صغریٰ ہیں اگر ان کا ارادہ ان کا ہو تو پھر یہ وہم ہے کیونکہ یہ یائے تحتانیہ کے ساتھ ہے واللہ اعلم۔ اور ابو موسیٰ نے ابو حازم والد قیس کا نام صخر بتایا ہے حالانکہ اوپر گزر چکا ہے (کہ ان کا صحیح نام عوف ہے) اور اس کو انہوں نے طبرانی اور سعید قریشی کی طرف منسوب کیا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے واللہ اعلم۔

۲۲۸۹۔ حضرت صخرؓ بن قدامہ

حضرت صخرؓ بن قدامہ عقیلی۔ حماد بن یزید نے ایوب سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے صخر بن قدامہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا سو برس کے بعد کوئی ایسا نہ پیدا ہوگا جس سے اللہ اپنا کام لے۔ ایوب کہتے تھے پھر میں صخر بن قدامہ سے ملا اور ان سے یہ حدیث پوچھی انہوں نے اس حدیث سے اپنی ناواقفی بیان کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۹۰۔حضرت صخرؓ بن قعقاع

حضرت صخرؓ بن قعقاع باہلی۔سوید بن حجیر کے ماموں ہیں۔قزعہ بن سوید نے اپنے والد سوید بن حجیر سے انہوں نے اپنے ماموں صخر بن قعقاع سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ سے عرفہ اور مزدلفہ کے درمیان ملا اور میں نے آپ کی اونٹنی کی باگ پکڑلی اور میں نے پوچھا کہ کون سا کام ایسا ہے جو مجھے جنت سے قریب کردے اور دوزخ سے مجھے دور کردے؟ آپ نے فرمایا کہ تم نے بہت مختصر بات پوچھی لیکن درحقیقت وہ بہت بڑی اور طویل ہے (اچھا سنو) فرض نماز پڑھا کرو اور فرض زکوۃ دو اور کعبہ کا حج کرو اور جس بات کو تم ناپسند کرتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں اس کو تم بھی کسی کے ساتھ نہ کرو (بس یہی باتیں تمہیں جنت سے قریب اور دوزخ سے بعید کردیں گی اچھا اب) اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۹۱۔حضرت صخرؓ بن قیس

حضرت صخرؓ بن قیس۔احنف۔بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام ضحاک ہے تمیمی ہیں سعدی ہیں۔ان کا ذکر احنف کے نام میں ہو چکا ہے کیونکہ وہی زیادہ مشہور ہے۔کنیت ان کی ابوبحر تھی۔حلیم تھے کریم تھے۔متدین تھے متین تھے بہت ہی عقلمند ذہین فصیح اور بڑے باعزت تھے بصرہ میں سکونت اختیار کرلی تھی جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (بعد شہادت حضرت عثمانؓ) بصرہ گئیں تو انہوں نے صخر کو اپنی طرف سے لڑنے کے لیے بلایا یہ حضرت عائشہؓ کے پاس گئے (اور لڑائی سے انکار کیا) حضرت عائشہؓ نے کہا کہ تم خدا کے سامنے امیر المومنین عثمانؓ کے قاتلوں سے جہاد کرنے کا کیا عذر پیش کرو گے؟ (اور یہ بات ظاہر ہے کہ مجھے علی سے لڑنا مقصود نہیں ہے بلکہ صرف قاتلان عثمان سے قصاص لینا ہے) انہوں نے کہا اے ام المومنین! آپ بھی تو حضرت عثمان کی برائی بیان (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اخیر خلافت میں کچھ واقعات اس قسم کے پیش آئے تھے کہ جسے لوگوں نے حضرت عثمان پر اعتراض کئے حالانکہ تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت عثمان کو ان واقعات سے کچھ لگاؤ نہ تھا۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ان اعتراض کرنے والوں میں سے تھیں۔) کرتی تھیں حضرت عائشہؓ نے کہا (میں ان کے قتل کو تو نہیں کہتی تھی) ان لوگوں نے تو ان کو اس طرح چوسا (مطلب یہ ہے کہ ہر طرح سے ان کو دبایا اور اپنا نفع حاصل کیا۔) جس طرح کپڑا نچوڑا جاتا ہے پھر ان کو قتل کردیا صخر نے کہا اے ام المومنین! میں آپ کے اس قول پر عمل کروں گا جو آپ نے بحالت سکون کہا تھا اور جو بات آپ جوش غضب میں کہہ رہی ہیں اس پر عمل نہ کروں گا پھر جب حضرت علی بصرہ پہنچے تو انہوں نے ان کو اپنی طرف سے لڑنے کے لیے بلایا انہوں نے کہا آپ چاہیں تو میں اپنی ذات سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں اور آپ چاہیں تو میں اپنے گھر بیٹھ رہوں اور دس ہزار (یعنی اگر میں نہ لڑوں گا تو میری وجہ سے دس ہزار آدمی آپ کے لڑنے سے باز آجائیں گے۔) تلواریں آپ سے روک لوں حضرت علیؓ نے فرمایا اچھا تم بیٹھے رہو چنانچہ یہ اور جن لوگوں نے ان کا کہنا مانا کوئی جنگ جمل میں شریک نہیں ہوا جنگ صفین میں یہ حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔یہ صخر حضرت مصعب (بن زبیر) کی حکومت عراق تک زندہ رہے اور ان کے ساتھ کوفہ گئے تھے وہیں وفات پائی۔حضرت مصعب ان کے جنازے کے پیچھے پیچھے پیادہ پا گئے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ یہ اہل عراق کے سردار تھے۔کوفہ سے باہر مدفون ہوئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۹۲۔ حضرت صخرؓ بن لوذان

حضرت صخرؓ بن لوذان۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے انہیں نبی اکرمؐ نے اپنے عمال کے ساتھ یمن بھیجا تھا۔ ان سے ان کے بیٹے عبید نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں تھا جنہیں نبیؐ نے اپنے عمال کے ساتھ یمن بھیجا تھا۔ اور ان سے فرمایا تھا کہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے رہنا اور پے در پے وعظ کرنا اور اللہ سے ڈرتے رہنا جس کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے اور اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرنا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۹۳۔ حضرت صخرؓ بن معاویہ

حضرت صخرؓ بن معاویہ نمیری۔ ان کا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے یحییٰ بن جابر طائی سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے حکیم سے انہوں نے اپنے چچا صخر بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے نحوست کسی چیز میں نہیں ہے ہاں! کبھی برکت عورت' گھوڑے اور گھر میں ہوتی ہے۔ ابن قانع نے اسی طرح اس حدیث کو صخر بن معاویہ سے روایت کیا ہے۔ اور ابو عمر وغیرہ نے ان کا ذکر حکیم بن معاویہ کے نام میں کیا ہے جو اوپر ہو چکا اشیری مغربی نے ان کا ذکر اس کتاب میں لکھا ہے جو انہوں نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے تالیف کی ہے۔

۲۴۹۴۔ حضرت صخرؓ بن وداعہ

حضرت صخرؓ بن وداعہ غامدی۔ غامد ایک شاخ ہے قبیلہ ازد کی۔ غامد کا نام عمرو بن عبداللہ بن کعب بن حارث بن کعب بن عبد اللہ بن مالک بن نصر بن ازد تھا۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے طائف میں رہتے تھے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعلی بن عطاء نے عمارہ بن حدید سے انہوں نے صخر غامدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! میری امت کیلئے صبح (کے اوقات) میں برکت عنایت فرما۔ وہ کہتے تھے کہ حضرت جب کوئی لشکر بھیجتے تھے تو اسے صبح کے وقت روانہ کرتے تھے۔ یہ صخر ایک تاجر شخص تھے (انہوں نے معمول کر لیا تھا کہ) جب کسی تجارت کے لیے (کسی کو) بھیجتے تھے تو صبح کے وقت بھیجتے تھے ان کی تجارت میں بڑی برکت ہوئی اور ان کا مال بڑھ گیا۔ صخر سے اس حدیث کے سوا اور کوئی حدیث معروف نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۴۹۵۔ حضرت صدیؓ بن عجلان

حضرت صدیؓ بن عجلان بن حارث اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عجلان بن وہب کنیت ان کی ابوامامہ باہلی ہیں سہمی ہیں۔ سہم ایک شاخ ہے قبیلہ باہلہ کی یہ سہم بیٹے تھے عمرو بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ بن معن کے ان کی کنیت ان پر غالب تھی مقام حمص میں رہتے تھے جو شام کا ایک صوبہ ہے۔ ان سے سلیمان بن عامر جنائزی' قاسم یعنی ابوعبدالرحمٰن' ابوغالب حزور' شرحبیل بن مسلم اور محمد بن زیاد وغیرہم نے روایت کی ہے انہوں نے نبی ﷺ سے بہت روایت کی ہے ان کی وفات ۸۱ھ میں ہوئی یہ اپنی داڑھی کو زرد رکھتے تھے سفیان بن عیینہ نے کہا ہے کہ ان کی وفات شام میں تمام صحابہ کے بعد ہوئی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ شام میں تمام صحابہ کے

بعد حضرت عبداللہ بن بشر کی وفات ہوئی تھی۔ اور یہی صحیح ہے سلیمان بن حبیب محاربی نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں حمص کی مسجد میں گیا دیکھا کہ مکحول اور ابن ابی زکریا، دونوں بیٹھے ہوئے ہیں مکحول نے کہا کہ (اس وقت دل چاہتا ہے کہ) ہم حضرت ابوامامہ صحابی رسول اللہؐ کے حضور میں چلتے اور کچھ ان کی خدمت کرتے اور کچھ حدیثیں ان سے سنتے سلیمان کہتے تھے پس ہم لوگ اٹھے اور ان کے پاس گئے ہم لوگوں نے انہیں سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اس کے بعد فرمایا کہ تمہارا میرے پاس آنا تمہارے لیے باعث رحمت بھی ہے اور تمہارے اوپر یہی حجت بھی ہوگا (اگر تم حدیث سن کے اس کی خلاف ورزی کروگے) میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس امت کے حق میں جھوٹ اور تعصب (تعصب سے مراد بے جا حمایت خواہ اپنے عزیزوں کی ہو یا دین کی ورنہ وہ تعصب جو حق کے ساتھ اپنے مذہب کی پابندی کے معنی میں ہے عمدہ چیز ہے۔) سے زیادہ اور کسی چیز کا خوف کرتے ہوئے نہیں دیکھا آگاہ رہو جھوٹ اور تعصب سے بچو! آگاہ رہو آنحضرتؐ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم یہ باتیں تم تک پہنچادیں آگاہ رہو ہم نے پہنچادیں پس اب تم ان باتوں کو جو ہم نے تمہیں پہنچائی ہیں دوسروں کو پہنچا دینا۔ ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالی اس سے زیادہ آئے گا۔ کیونکہ وہ کنیت سے مشہور تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۹۶۔ حضرت صردؓ بن عبداللہ ازدی

حضرت صردؓ بن عبداللہ ازدی۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا قبیلہ ازد کے وفد کے ہمراہ رسول اللہؐ کے حضور میں عبداللہ ازدی آئے اور اسلام لائے اور ان کا اسلام بہت اچھا ہوا انہیں رسول اللہؐ نے ان کی قوم کے مسلمانوں پر سردار مقرر کیا تھا اور انہیں حکم دیا تھا کہ مسلمانوں کو ساتھ لے کر اپنے قرب وجوار یعنی قبائل یمن کے مشرکوں سے جہاد کریں چنانچہ صرد رسول اللہؐ کے حکم سے جہاد کرنے کے لیے نکلے یہاں تک کہ مقام جرش میں پہنچے وہ اس زمانے میں ایک شہر تھا شہر پناہ کا پھاٹک بند رہتا تھا یمن کے قبائل اسی شہر میں تھے قبیلہ خثعم نے بھی وہاں جاکے پناہ لی تھی جب انہوں نے سنا تھا کہ مسلمان بارادہ جہاد نکلے ہیں پس صرد قریب ایک مہینے کے ان کا محاصرہ کیے رہے وہ لوگ اسی شہر کے اندر محفوظ بیٹھے رہے پس صرد لوٹے یہاں تک کہ جب ایک پہاڑ میں پہنچے جس کا نام کشر تھا تو جرش کے لوگوں نے سمجھا کہ مسلمان بھاگ گئے لہٰذا وہ ان کے تعاقب میں نکلے یہاں تک کہ ان کو (پہاڑ میں) پایا پس صرد لوٹ پڑے اور انہوں نے مشرکوں سے سخت جنگ کی۔ اہل جرش نے دو آدمی رسول اللہؐ کے حضور میں بھیجے تھے تاکہ وہ آپ کے حالات پر غور کریں وہ دونوں آدمی حضرت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے عصر کے بعد کا وقت تھا رسول اللہؐ نے پوچھا کہ شکر (نامی پہاڑ) کس شہر میں ہے؟ ان دونوں جرشیوں نے کہا کہ یارسول اللہ! ہمارے شہر میں ایک پہاڑ کشر نامی ہے رسول اللہؐ نے فرمایا اس کا نام کشر نہیں ہے بلکہ شکر ہے ان دونوں نے کہا کہ اس پہاڑ کا ذکر آپ کیوں فرماتے ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کی بھیڑیں وہاں اس وقت قربان کی جارہی ہیں پس وہ دونوں آدمی حضرت ابوبکر وحضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور کہا کہ دیکھو رسول اللہ ﷺ تمہاری قوم کی ہلاکت کی خبر تمہیں سنارہے ہیں تم دونوں آدمی رسول اللہؐ کے پاس جاؤ اور ان سے درخواست کرو کہ اللہ سے دعا کریں تمہاری قوم سے اس مصیبت کو دور کردے چنانچہ یہ دونوں گئے اور انہوں نے حضرت سے درخواست کی حضرت نے فرمایا اے اللہ! اس مصیبت کو ان سے اٹھالے پھر دونوں آدمی جب اپنی قوم کی طرف لوٹ کر آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ جس دن رسول اللہؐ نے فرمایا تھا اس دن ان پر بڑی مصیبت آئی تھی

پھر جرش کا وفد رسول اللہؐ کے پاس آیا اور یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے۔صرد نبیؐ کے پاس ۱۰ھ میں آئے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۹۷۔حضرت صرمؓ بن یربوع

حضرت صرمؓ بن یربوع۔نبیؐ نے ان کا نام سعید رکھا تھا عمر بن عثمان بن عبدالرحمٰن بن صرم نے اپنے دادا سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان سے پوچھا کہ ہم بڑے ہیں یا تم؟ انہوں نے عرض کیا کہ آپ مجھ سے بڑے ہیں اور عمر میری آپ سے زیادہ ہے پس نبیؐ نے ان کا نام سعید رکھا اور فرمایا کہ صرم (صرم کے معنی انقطاع و پریشان حالی یعنی اب اسلام نے پریشانی وانقطاع کو دور کر دیا ہے۔) تو ختم ہو گیا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

صرم:صاد اور آخر میں میم ہے۔

۲۴۹۸۔حضرت صرمہؓ بن انس

حضرت صرمہؓ بن انس۔اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن قیس۔انصاری ہیں اوسی ہیں خطمی ہیں۔کنیت ان کی ابوقیس ہے۔کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ صرمہ بن انس نبیؐ کے حضور میں ایک دن دوپہر کو آئے روزے کی وجہ سے پریشان تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے ابوقیس! آج تمہارا چہرہ خشک کیوں ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں کل دن بھر باغ میں پانی بھرتا رہا پھر گھر میں آیا تو کھانا کھانے سے پہلے سو گیا (سونے کے بعد پھر اٹھ کر کھانا کھانے کی اجازت نہیں لہٰذا کل شب کو بھی میں نے کچھ نہیں کھایا۔آج روزہ پر روزہ ہوں) اسی وجہ سے آج مجھے روزہ کی تکلیف زیادہ ہے پس ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی:

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ - الآية (البقرة: ۱۸۷)

''کھاؤ پیو یہاں تک کہ سفید دھاگہ (یعنی صبح کی سفیدی) سیاہ دھاگہ (یعنی رات کی سیاہی) سے علیحدہ معلوم ہونے لگے''۔

(اس سے پہلے رمضان کی رات میں سونے کے بعد اٹھ کر کھانا پینا جائز نہ تھا)۔

اس حدیث کو اشعث بن سوار نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ صرمہ بن قیس نے الخ حضرت ابن عباس ان سے شعر سیکھا کرتے تھے اس کی بحث انشاء اللہ آگے آئے گی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

صرمہ:صاد پر زیر ہے اور میم کے بعد ہاء ہے۔

۲۴۹۹۔حضرت صرمہؓ بن ابی انس

حضرت صرمہؓ بن ابی انس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی نجاری ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے یعنی ابن مندہ ان کا تذکرہ علیحدہ لکھا ہے حالانکہ یہ میرے نزدیک وہی ہیں جن کا ذکر ہو چکا اور ابن مندہ نے بھی لکھ دیا ہے (کہ یہ وہی ہیں) ابن مندہ اور ابونعیم نے اس تذکرہ میں یہ حدیث روایت کی ہے جو ہم سے ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک بیان کی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا صرمہ بن ابی انس نے جبکہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے اور وہاں آپ کو اور آپ کے صحابہ کو امن ملا یہ اشعار کہے تھے:

ثوی فی قریش بضع عشرة حجة یذکر لویلقی صدیقا مواتیا
ویعرض فی اهل المواسم نفسه فلم یلق من یؤمن ولم یر داعیا

''آنحضرت ﷺ قریش (کے وطن یعنی مکہ) میں دس برس سے زیادہ رہے۔ اگر کوئی دوست مل جاتا تھا تو اسے خدا کی یاد دلاتے تھے۔ اور زمانہ حج میں آپ اپنی ذات کو باہر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے۔ (فرماتے تھے کہ تم مجھے اپنے وطن لے چلو کیونکہ قریش میری نصیحت نہیں مانتے بلکہ میری تکذیب کرتے ہیں مجھے ستاتے ہیں) مگر آپ کو کوئی ایسا شخص نہ ملا جو آپ کو اطمینان دلاتا اور آپ کی دعوت کرتا۔''

فلما اتانا اطمأنت به النوی واصبح مسرورا بطیبة راضیا
واصبح لایخشی عدواة واحد قریبا ولا یخشی من الناس باغیا
بذلنا له الاموال من جل مالنا وانفسنا عند الوغی و التآسیا
اقول اذا صلیت فی کل بیعة حنانیک لاتظهر علی الاعادیا

'پھر جب آپ ہمارے پاس (مدینہ میں) تشریف لائے اور اطمینان سے مقیم ہوئے۔ اور طیبہ سے خوش اور راضی ہوئے اور آپ کو قریب کے کسی دشمن کا خوف نہ رہا اور نہ کسی باغی کی دہشت باقی رہی۔ ہم نے اپنے عمدہ عمدہ مال آپ پر خرچ کئے اور صلح و جنگ (دونوں موقعوں) میں ہم نے اپنی جانیں آپ پر نثار کیں۔ میں جب کسی عبادت خانے میں نماز پڑھنے جاتا ہوں تو کہتا ہوں کہ اے میرے پروردگار! اپنی مہربانی سے ہم پر دشمنوں کو غالب نہ کر۔''

یہ قصیدہ بہت بڑا ہے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ صرمہ وہی ہیں جن کے بارے میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا۔ اور جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ الآية (البقرة:١٧٨)

مگر ابوعمر نے صرف صرمہ بن ابی انس کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوانس کا نام قیس بن صرمہ بن مالک بن عدی عامر بن غنم بن عدی بن نجار ہے انصاری ہیں کنیت ان کی ابوقیس ہے۔ پس ابوعمر نے کوئی اشتباہ باقی نہیں رکھا انہوں نے یہ کہہ دیا کہ ابوانس کا نام قیس ہے تاکہ کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ یہ دو شخص ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے صرمہ بن مالک کہا ہے انہوں نے ان کو دادا کی طرف منسوب کر دیا ہے یہی ہیں کہ ان کے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ الى قوله مِنَ الْفَجْرِ - الآية (البقره ١٧٨)

''تمہارے لیے روزے کی رات میں اپنی عورتوں سے اختلاط کرنا حلال کیا گیا ہے------الخ''

ابوعمر نے کہا ہے کہ صرمہ ایک شخص تھے جو زمانہ جاہلیت میں رہبانیت (رہبانیت دنیاوی زندگی کی ان آسائشوں کو بھی ترک کر دینا جن میں کوئی شرعی قباحت نہ ہو۔) اختیار کر چکے تھے کمبل پہنتے تھے اور بتوں سے علیحدہ رہتے تھے اور جنابت سے غسل کرتے تھے اور حائضہ عورتوں سے علیحدہ رہتے تھے انہوں نے نصرانی ہو جانے کا ارادہ کیا تھا مگر پھر (کچھ سمجھ کے) رک گئے۔ اپنے گھر میں جس کو انہوں نے مسجد بنا لیا تھا گوشہ نشین ہو گئے تھے وہاں کسی حائضہ عورت یا جنبی کو نہ آنے دیتے تھے اور کہتے تھے کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں برابر اسی حال میں رہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف

۲۵۰۲۔ حضرت صعبؓ بن منقر

حضرت صعبؓ بن منقر۔ان سے ان کی بیٹی ام البنین نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے اس بات کی اجازت طلب کی تھی کہ ایک کنواں اپنے گھر میں کھودیں۔ آنحضرتؐ نے انہیں اجازت دی اور اس بات کا حکم دیا کہ کسی کو پانی بھرنے سے نہ روکیں (چنانچہ انہوں نے کنواں کھودا) مگر وہ شور نکلا تو حضرت نے انہیں تیر دیا انہوں نے اس تیر کو اس میں گاڑ دیا وہ میٹھا ہو گیا۔

۲۵۰۳۔ حضرت صعصعہؓ بن صوحان

حضرت صعصعہؓ بن صوحان۔ان کا نسب ان کے بھائی زید کے نام میں گزر چکا ہے۔صعصعہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مسلمان تھے مگر آپ کو دیکھا نہیں۔اس زمانے میں بہت کم سن تھے۔اپنی قوم عبدالقیس میں سردار تھے فصیح، خطیب، زبان آور اور دیندار فاضل تھے۔ان کا شمار اصحاب علی رضی اللہ عنہ میں ہوتا ہے یہ حضرت علیؓ کے ساتھ سب لڑائیوں میں شریک رہے۔صعصعہ وہی بولنے والا شخص ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطابؓ نے اس مال کو تقسیم کیا جو ابو موسیٰ اشعری نے ان کے پاس بھیجا تھا جو دس لاکھ درہم کا تھا اور اس میں سے کچھ بچ رہا اور لوگوں نے باہم اختلاف کیا کہ ہم اس کو کس کام میں صرف کریں؟ تو حضرت عمر نے لوگوں کو جمع کر کے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگو! تمہارے مال میں بعد تقسیم کے بچ رہا ہے پس یہ صعصعہ کھڑے ہو گئے حالانکہ اس زمانے میں نوجوان لڑکے تھے اور کہا کہ اے امیر المومنین مشورہ اس کام میں لیا جاتا ہے جس کی بابت قرآن نہ نازل ہوا اور جس امر کی بابت قرآن نازل ہو چکا ہے اس کو آپ اسی مقام میں صرف کیجئے جہاں اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے آپ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو تم میرے ہو میں تمہارا ہوں پس اس کو حضرت عمر نے مسلمانوں کے درمیان میں تقسیم کر دیا۔یہ ان لوگوں میں تھے جن کو حضرت عثمانؓ نے شام کی طرف بھیجا تھا۔ان کی وفات حضرت معاویہؓ کے زمانے میں ہوئی تھی بہت ثقہ تھے حدیث کی روایت کم کرتے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۰۴۔ حضرت صعصعہؓ بن معاویہ

حضرت صعصعہؓ بن معاویہ بن حصن یا ابن حصین بن عبادہ بن نزال بن مرہ بن عبید بن مقاعس۔نام ان کا حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم بن مرو احنف بن قیس کے چچا ہیں۔ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ان کی روایت صرف حضرت عائشہ اور ابوذر رضی اللہ عنہما سے ہے۔ان سے احنف بن قیس نے اور حسن بصری نے اور ان کے بیٹے عبدربہ بن صعصعہ نے روایت کی ہے۔یہ صعصعہ بھائی ہیں جزء بن معاویہ کے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے اہواز کے حاکم تھے۔ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن (بصری) نے صعصعہ بن معاویہ سے جو فرزدق کے چچا تھے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ نبیؐ کے حضور میں گئے حضرت نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ (الزلزال: ۷-۸)

"پس جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا اس کو دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا"۔

لائے پس یہ مسلمان ہو گئے اور ان کا اسلام اچھا ہوا یہ ایک بہت بوڑھے آدمی تھے ابوعمر نے ان کے چند اشعار بھی ذکر کئے ہیں جوان کی کنیت میں ذکر کئے جائیں گے۔ حضرت ابن عباس ان کے پاس شعر سیکھنے جایا کرتے تھے۔ ابن کلبی نے ان کا نام صرمہ بن ابی انس لکھا ہے اور نسب بھی ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ابوعمر نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۰۰۔ حضرت صرمہؓ عذری

حضرت صرمہؓ عذری۔ بعض لوگ ان کو ابوصرمہ کہتے ہیں۔ عبدالحمید بن سلیمان بن ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے صرمہ عذری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے بنی مصطلق سے جہاد کیا تو ہمیں غنیمت میں عرب کی شریف زادیاں ملیں اور ہم پر تجرد کی کیفیت غالب تھی ہم نے چاہا کہ ہم ان سے حاجت روائی کر لیں اور عزل کریں پھر ہم میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ہمیں سزاوار نہیں ہے کہ ہم اس کام کو بغیر رسول اللہؐ سے پوچھے ہوئے کریں حالانکہ آپ ہم میں موجود ہیں چنانچہ ہم نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ عزل کرو یا نہ کرو جو جان قیامت تک پیدا ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہوگی۔ ابوسعید خدری سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کا نام صرفہ لکھا ہے واللہ اعلم۔

صرمہ: میم کے ساتھ

باب الصاد مع العین

۲۵۰۱۔ حضرت صعبؓ بن جثامہ

حضرت صعبؓ بن جثامہ۔ جثامہ کا نام یزید بن قیس بن ربیعہ بن عبداللہ بن یعمر شداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ کنانی لیثی۔ والدہ ان کی زینب بنت حرب بن امیہ ہیں جو ابوسفیان کی بہن تھیں۔ جثامہ نے قریش سے حلف کی دوستی کی تھی یہ صعب ودان اور ابواء میں جو سرزمین حجاز میں ایک مقام ہے رہتے تھے۔ ان کی وفات حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت میں ہوئی ان سے حضرت ابن عباس نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا چراگاہ کا محدود کرنا اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی کو جائز نہیں۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران نے اور اسماعیل بن علی بن عبیداللہ وغیرہما نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ان سے صعب بن جثامہ نے بیان کیا کہ (اثنائے سفر حجۃ الوداع میں) مقام ودان یا ابواء میں رسول اللہ ﷺ کا گزر ان کی طرف ہوا تو انہوں نے ایک گورخر (کا شکار) ہدیۃً آپ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے واپس کر دیا پھر جب رسول اللہؐ نے ان کے چہرہ میں رنجیدگی کے آثار دیکھے تو آپ نے فرمایا کہ ہمیں سزاوار نہ تھا کہ تمہارا ہدیہ واپس کرتے مگر (مجبوری یہ ہے کہ) ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے لکھا ہے کہ ان کی وفات حضرت ابوبکر کی خلافت میں ہوئی پھر لکھا ہے کہ یہ فتح فارس میں شریک تھے پس اگر وہ اس قول کو علمائے متقدمین سے نقل کرتے تو بے شک معذور ہوتے کیونکہ ان میں باہم اس قسم کے اختلافات ہوتے ہیں مگر انہوں نے تو اس قول کو اپنی طرف سے لکھا ہے کسی کی طرف منسوب نہیں کیا کہاں فتح فارس! اور کہاں حضرت ابوبکر کی خلافت! فتح فارس حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی تھی۔

صعصعہ کہتے تھے مجھے یہی کافی ہے اور کچھ پرواہ نہیں اگر میں نے حضرت سے سوائے اس کے کوئی حدیث نہیں سنی اور اس روایت کو ہدبہ بن خالد نے جریر بن حازم سے انہوں نے حسن سے انہوں نے صعصعہ سے جو احنف بن قیس تمیمی کے چچا تھا روایت کی ہے۔ اور اس حدیث کو سلیمان بن حرب نے اور ابن مبارک نے جریر سے روایت کیا ہے اور ان دونوں نے بھی یزید بن ہارون کی طرح کہا ہے کہ صعصعہ فرزدق کے چچا تھے۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے فرزدق کا نام ہمام ہے وہ بیٹے ہیں غالب بن صعصعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم کے۔ ابونعیم نے اس حدیث کو اسی تذکرہ میں روایت کیا ہے اور ابن مندہ نے صعصعہ بن ناجیہ کے تذکرہ میں روایت کیا ہے اور ابوعمر نے صعصعہ بن ناجیہ ہی کے تذکرہ میں لکھا ہے ان سے حسن بصری نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ فرزدق کے چچا ہیں اس سے بھی ابن مندہ کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ یہ (صعصعہ بن معاویہ کو فرزدق کا چچا کہنا) غلط ہے اس کی بحث انشاء اللہ صعصعہ بن ناجیہ کے نام میں آئے گی اور ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے صعصعہ بن معاویہ کے تذکرہ میں جو احنف کے چچا تھے غلطی کی ہے اور کہا ہے کہ یہ فرزدق کے چچا تھے۔ اس سے بھی ابونعیم کے قول کی تائید ہوتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۵۰۵۔ حضرت صعصعہؓ بن ناجیہ

حضرت صعصعہؓ بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک بن زید مناہ بن تمیم۔ یہ صعصعہ فرزدق شاعر کے دادا تھے فرزدق کا نام ہمام ہے وہ بیٹے ہیں غالب بن صعصعہ کے۔ یہ صعصعہ اقرع بن حابس بن عقال کے چچازاد بھائی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عقال بن صعصعہ نے اور طفیل بن عمرو نے روایت کی ہے اور حسن بصری نے بھی ان سے روایت کی ہے اور انہوں نے ان کو فرزدق کا چچا کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ فرزدق کے دادا ہیں بنی تمیم کے اشراف اور بنی مجاشع کے سرداروں میں سے تھے زمانہ جاہلیت میں یہ زندہ (زمانہ جاہلیت میں رسم تھی کہ غیرت مندوں کے یہاں جب لڑکی پیدا ہوتی تو اس کو زندہ دفن کرا دیتے تھے لڑکی کی ولادت ان کو بہت ناگوار تھی۔) درگور کی جانے والی لڑکیوں کو فدیہ دے کر بچا لیتے تھے فرزدق نے ان کی اسی بات کی اپنے اس شعر میں تعریف کی ہے:

وجدی الذی منع الوائدات　　　　واحیی الوئید فلم یواد

''میرے دادا وہ شخص ہیں جو زندہ درگور کرنے والیوں کو روک لیتے تھے۔ اور زندہ درگور کی جانے والی لڑکی کو بچا لیتے تھے۔''

ہمیں یحیٰی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوموسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علاء بن فضل بن عبدالملک بن ابی سویہ منقری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عباد بن شبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے طفیل بن عمرو نے صعصعہ بن ناجیہ سے جو فرزدق کے دادا تھے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے پاس گیا حضرت نے مجھ پر اسلام پیش کیا میں مسلمان ہو گیا اور حضرت نے مجھے چند آیتیں قرآن کی تعلیم فرمائیں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے زمانہ جاہلیت میں بھی کچھ نیک کام کئے ہیں کیا مجھے ان کا ثواب ملے گا؟ حضرت نے پوچھا تم نے کیا نیک کام کئے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ میری دو عشراء (عشراء اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو دس مہینے کی حاملہ ہو یعنی اس کے وضع حمل کا زمانہ قریب ہو

ایسی اونٹنیوں کی قدر زیادہ ہوتی ہے۔) اونٹنیاں کھو گئی تھیں میں ان کو ڈھونڈنے کے لیے اپنے ایک اونٹ پر سوار ہو کر نکلا (چنانچہ وہ اونٹنیاں مجھے مل گئیں) اثنائے راہ میں ایک میدان کے اندر مجھے دو مکان دکھائی دیئے میں نے ان دونوں میں جانے کا ارادہ کیا ایک مکان میں میں نے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا اتفاقاً اس حال میں کہ وہ مجھ سے باتیں کر رہا تھا اور میں اس سے باتیں کر رہا تھا ایک عورت نے آواز دی کہ میرا بچہ پیدا ہو گیا میرا بچہ پیدا ہو گیا! اس بوڑھے نے کہا کہ کیا پیدا ہوا؟ عورت نے کہا لڑکی بوڑھے نے کہا تو اس کو دفن کر دے میں نے کہا میں اس کی روح کو تجھ سے مول لیتا ہوں تو اس کو قتل نہ کر چنانچہ میں اس کو اپنی دونوں اونٹنیوں اور اس اونٹ کے عوض میں جس پر میں سوار تھا مول لے لیا اور اسلام کے ظاہر ہو جانے کے بعد بھی تین سو ساٹھ زندہ در گور کی جانے والی لڑکیوں کو بچایا ہر ایک کو دو عشراء اونٹنیوں اور ایک اونٹ کے عوض میں مول لیتا تھا پس کیا مجھے کچھ ثواب ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو بہت بڑی نیکی تمہاری ہے اس کا ثواب تو تمہیں مل گیا کہ اللہ نے تمہیں اسلام کی دولت عنایت فرمائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۰۶۔ حضرت صعق رضی اللہ عنہ (ابو عبداللہ)

حضرت صعق رضی اللہ عنہ۔ کنیت ان کی ابو عبداللہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ سعید قریشی نے ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا یہ صحابی ہیں یا نہیں؟ اور انہوں نے اپنی سند سے عبداللہ بن صعق سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برتن کے ٹوٹ جانے میں غصہ اور ناخوشی نہ کیا کرو کیونکہ برتنوں کی بھی عمر ہوتی ہے آدمیوں کی عمر کی طرح۔

باب الصاد والفاء

۲۵۰۷۔ حضرت صفرہ رضی اللہ عنہ (ابو معدان)

حضرت صفرہ رضی اللہ عنہ۔ کنیت ان کی ابو معدان ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ حافظ ابو زکریاء نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو اسحاق یعنی احمد بن محمد بن یاسین نے ان کا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو ہرات آئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۵۰۸۔ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ بن امیہ

حضرت صفوان رضی اللہ عنہ بن امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی۔ ان کی والدہ صفیہ بنت معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح جمحیہ۔ ان کی کنیت ابو وہب ہے اور بعض لوگ ابو امیہ کہتے ہیں۔ ابن شہاب کہتے تھے کہ نبی ؐ نے صفوان سے کہا کہ "ابو وہب! اتر جاؤ" اور ابو جعفر یعنی محمد بن علی نے کہا کہ حضورؐ نے ان کو "ابو امیہ!" فرمایا تھا۔ ان کے والد امیہ بن خلف غزوۂ بدر میں بحالت کفر قتل کیے گئے تھے جب رسول اللہؐ نے مکہ فتح کیا تو صفوان بن امیہ جدہ بھاگ گئے پھر عمیر بن وہب بن خلف جو صفوان کے چچا زاد بھائی تھے رسول اللہؐ کے حضور میں آئے اور ان کے ساتھ ان کے بیٹے وہب بن عمیر بھی تھے ان دونوں نے رسول اللہؐ سے صفوان کے لیے امان مانگی آپ نے ان کو امان دی اور علامت کے لیے اپنی وہ چادر یا عمامہ ان کے پاس بھیجا جس کو پہن کر حضرت مکہ میں داخل ہوئے تھے پس وہب بن عمیر صفوان سے ملے پس صفوان وہب کے ساتھ آئے اور رسول اللہؐ کے حضور میں

کھڑے ہو گئے اور اس وقت لوگ بہت جمع تھے اس لیے انہوں نے بلند آواز سے کہا کہ اے محمد ﷺ یہ وہب بن عمیر کہتے ہیں کہ آپ نے مجھے بقدر مسافت دو ماہ کی امان دی ہے تو رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ اے ابو وہب! (سواری سے) اترو انہوں نے کہا نہیں جب تک آپ مجھ سے صاف صاف بیان نہ کر دیں میں نہ اتروں گا پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اترو تمہیں چار ماہ کی مسافت کے بقدر امان دی جاتی ہے پس یہ اترے اور رسول اللہ کے ہمراہ حنین تک گئے رسول اللہؐ نے ان سے کچھ ہتھیار عاریتاً مانگے تھے انہوں نے عرض کیا کہ خوشی سے آپ مانگتے ہیں یا جبراً؟ آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں بلکہ خوشی سے بطور عاریت کے کہ اگر وہ تلف ہو جائیں تو ان کا تاوان دیا جائے گا پس انہوں نے حضرت کو عاریتاً دے دیئے غزوۂ حنین میں یہ کافروں کی طرف سے تھے۔ جب مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی تو کلدہ بن حنبل نے جو صفوان کا اخیافی بھائی تھا کہا کہ دیکھو! جادو ٹوٹ گیا صفوان نے کہا چپ رہ خدا تیرے منہ کو چاک کر دے واللہ! مجھے یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ قریش کا کوئی شخص تربیت کرے بجائے اس کے کہ میری تربیت ہوازن کا کوئی شخص کرے مراد ان کی عوف بن مالک نصری سے تھی پھر جب مسلمانوں کو حنین کے دن فتح ہوئی تو رسول اللہؐ نے ان کو بھی (مال غنیمت سے حصہ) دیا۔

ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن خلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن آدم نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن میتب سے انہوں نے صفوان سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول اللہؐ نے حنین کے دن دیا حضرت سے مجھ کو نہایت ہی بغض تھا مگر آپ مجھے برابر دیتے رہے یہاں تک کہ تمام لوگوں سے زیادہ آپ مجھے محبوب ہو گئے جب صفوان نے نبی ﷺ کی بخشش کی کیفیت دیکھی تو کہا کہ اللہ کی قسم! اس قدر بخشش نبی کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا پس یہ اسلام لے آئے پہلے مولفۃ القلوب سے تھے پھر ان کا اسلام بہت اچھا ہو گیا مکہ میں مقیم رہتے تھے ان سے کہا گیا کہ جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہو جائے گا اور جو ہجرت نہ کرے اس کا اسلام قبول ہی نہ ہوگا پس یہ مدینہ میں ہجرت کر کے آئے اور حضرت عباس بن عبدالمطلب کے یہاں اترے انہوں نے رسول اللہؐ سے ان کی کیفیت بیان کی تو آپ نے فرمایا فتح (مکہ) کے بعد ہجرت ضروری نہیں ہے حضرت نے ان سے پوچھا کہ تم کس کے یہاں اترے ہو؟ انہوں نے کہا عباس بن عبدالمطلب کے یہاں حضرت نے فرمایا تم ایسے شخص کے یہاں اترے جو تمام قریش میں سب سے زیادہ قریش سے محبت کرنے والا ہے۔ پھر ان سے فرمایا کہ اے ابو وہب! بطحاء کی طرف لوٹ آؤ اور اپنے اپنے مقامات میں ٹھہرو۔ تو وہ واپس آئے اور موت تک وہاں رہے۔ یہ زمانہ جاہلیت میں بھی اشراف قریش سے تھے اور کھلانے والوں (یعنی ان لوگوں میں تھے جو غربا اور مساکین کو کھانا کھلایا کرتے تھے مسافروں کی مہمان نوازی کیا کرتے تھے۔) میں سے تھے ان کو لوگ سدادالبطحاء کہتے تھے قریش میں سب سے زیادہ فصیح تھے لوگوں نے کہا ہے کہ کسی خاندان میں پانچ کھلانے والے نہیں سوائے عمرو بن عبداللہ بن صفوان بن امیہ بن خلف کے۔ خلف نے بھی کھلایا اور امیہ، صفوان، عبداللہ اور عمرو نے بھی کھلایا۔ حضرت معاویہ نے ایک روز پوچھا کہ مکہ میں آج کل کون کھلاتا ہے؟ لوگوں نے کہا عبداللہ بن صفوان۔ حضرت معاویہؓ نے کہا مبارک ہو مبارک ہو یہ وہ روشنی ہے جو کبھی گل نہ ہوگی۔ عبداللہ بن صفوان مکہ میں عبداللہ بن زبیر کے ہمراہ شہید ہوئے اور صفوان بن امیہ نے مکہ میں ۴۲ھ میں حضرت معاویہؓ کی شروع خلافت میں وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہنگامہ شہادت میں شہید ہوئے۔ اور بعض لوگ کہتے تھے کہ واقعہ جمل کیلئے بصرہ کو لوگوں کے جاتے وقت وفات پائی۔ ان سے ان

کے بیٹے عبداللہ عبداللہ بن حارث عامر بن مالک اور طاوس نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۰۹۔حضرت صفوانؓ بن امیہ

حضرت صفوانؓ بن امیہ بن عمرو سلمی۔بنی اسد بن خزیمہ کے حلیف ہیں۔غزوۂ بدر میں ان کے شریک ہونے کی بابت اختلاف ہے۔ان کے بھائی مالک بن امیہ بدر میں شریک تھے اور یہ دونوں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۵۱۰۔حضرت صفوانؓ بن صفوان

حضرت صفوانؓ بن صفوان۔رسول اللہؐ کی طرف سے قبیلہ بنی عمرو کے حاکم تھے سیف نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ عثمان بن عمرو دیلی بنی اسد کے حاکم تھے اور صفوان بن صفوان بنی عمرو کے حاکم تھے ان کا تذکرہ اشیری نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۲۵۱۱۔حضرت صفوانؓ بن عبداللہ خزاعی

حضرت صفوانؓ بن عبداللہ خزاعی۔بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ان کی حدیث موقوف ہے۔ان سے عبداللہ بن اوس نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب میں مرجاؤں تو میرے کفن کا جو حصہ زمین سے ملا ہوا اس کو چاک کر دینا اس کے بعد میرے اوپر مٹی ڈالنا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۲۵۱۲۔حضرت صفوانؓ بن عبداللہ

حضرت صفوانؓ بن عبداللہ یا عبداللہ بن صفوان۔داؤد بن ابی ہند نے عامر سے انہوں نے صفوان بن عبداللہ یا عبداللہ بن صفوان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میرا گزر رسول اللہ ﷺ کی طرف ہوا میں دو خرگوش (شکار کئے ہوئے) لٹکائے ہوئے تھا میں نے کہا کہ مجھے چھری نہیں ملی تو میں نے ان کو پتھر سے ذبح کر دیا ہے حضرت نے فرمایا کھاؤ (حلال ہے) اس حدیث کو علی بن سلیمان واسطی نے داؤد بن ابی ہند سے اسی طرح روایت کیا ہے اور حماد بن سلمہ نے اور یزید بن ہارون نے داؤد سے اس کو روایت کیا ہے اور ان دونوں نے ان کا نام صفوان بن محمد یا محمد بن صفوان بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۵۱۳۔حضرت صفوانؓ بن عبدالرحمٰن قریشی

حضرت صفوانؓ بن عبدالرحمٰن بن صفوان قریشی جمحی ان کے والد ان کو نبیؐ کے حضور میں فتح مکہ کے دن لائے تھے تاکہ یہ آپ سے ہجرت پر بیعت کریں حضرت نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت کی ضرورت نہیں حضرت عباس نے ان کی سفارش کی تو آپ نے ان سے بیعت لے لی ان کا تذکرہ ان کے والد عبدالرحمٰن کے تذکرہ میں انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور نیز انہوں نے عبدالرحمٰن بن صفوان کے تذکرہ میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ یا ان کا نام صفوان بن عبدالرحمٰن ہے ان کی حدیث اسی طرح شک کے ساتھ روایت کی ہے اور کہا ہے کہ اکثر راوی ان کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ اس کا نام عبدالرحمٰن بن صفوان ہے انہوں نے کہا ہے کہ میرا خیال بھی یہی ہے کہ ان کا نام عبدالرحمٰن بن صفوان بن قدامہ ہے مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ انہوں نے اس تذکرہ میں لکھا ہے کہ یہ جمحی ہیں اور ابن قدامہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ یہ تمیمی ہیں پس یہ دونوں ایک کیونکر ہو سکتے ہیں؟ واللہ اعلم

۲۵۱۴۔ حضرت صفوانؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت صفوانؓ بن عبدالرحمٰن یا عبدالرحمٰن بن صفوان۔ سعید قریشی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے مجاہد سے انہوں نے صفوان بن عبدالرحمٰن یا عبدالرحمٰن بن صفوان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب نبی ﷺ (مکہ میں) تشریف لائے اور کعبہ میں داخل ہوئے تو میں نے اپنا لباس پہنا بعد اس کے میں گیا آپ اور آپ کے اصحاب حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان تھے۔ استلام کر رہے تھے اور اپنے رخساروں کو کعبہ پر رکھے ہوئے تھے نبیؐ بہ نسبت سب لوگوں کے دروازہ سے قریب تھے میں انہی سے دو آدمیوں کے پاس گیا اور میں نے پوچھا کہ نبیؐ نے (کعبہ کے اندر) کیا کیا کام کئے؟ ان دونوں نے کہا کہ آپ نے اس ستون کے پاس جو دروازے کے پاس ہے دو رکعت نماز پڑھی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میرا خیال ہے کہ یہ صفوان اور وہ جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا ایک ہیں کیونکہ ابوعمر نے عبدالرحمٰن بن صفوان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ان سے مجاہد نے روایت کی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ان کا نام صفوان بن عبدالرحمٰن یا عبدالرحمٰن بن صفوان ہے پس قریب (قیاس) یہی ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۲۵۱۵۔ حضرت صفوانؓ بن عسال

حضرت صفوانؓ بن عسال۔ بنی ربض بن زاہر بن عامر بن عوثبان بن مراد سے ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے نبیؐ کے ہمراہ انہوں نے بارہ جہاد کئے تھے۔ ان سے عبداللہ بن مسعود، زر بن حبیش، عبداللہ بن سلمہ اور ابوالعریف نے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ لوگ کہتے ہیں یہ بنی حمل بن کنانہ بن ناجیہ بن مراد سے ہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ بنی زاہر بن مراد سے ہیں اور ابن کلبی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے جیسا ہم نے شروع تذکرہ میں کہا کہ یہ بنی زاہر سے ہیں۔ ہمیں ابومنصور بن نجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شیبان بن فروخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صعق بن حزن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حکم بنانی نے منہال بن عمرو سے انہوں نے زر سے انہوں عبداللہ بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھ سے صفوان بن عسال مرادی کہتے تھے کہ میں نبیؐ کے حضور میں گیا آپ اپنی ایک چادر سے تکیہ لگائے ہوئے مسجد بیٹھے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں طلب علم کے لیے آیا ہوں۔ آپ نے مرحبا طالب العلم کو مرحبا! طالب علم کو فرشتے اپنے بازوؤں سے گھیرے رہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۱۶۔ حضرت صفوانؓ بن عمرو اسدی

حضرت صفوانؓ بن عمرو اسدی۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ مہاجرین مدینہ میں آہستہ آہستہ یکے بعد دیگرے آئے اور بنی غنم بن دودان بھی مسلمان تھے یہ بھی اپنے مردوں عورتوں سمیت ہجرت کر کے رسول اللہؐ کے ہمراہ مدینہ میں رہتے تھے انہی میں سے صفوان بن عمرو تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۵۱۷۔ حضرت صفوانؓ بن عمرو

حضرت صفوانؓ بن عمرو۔ سلمی۔ بعض لوگ ان کو اسلمی کہتے ہیں۔ احد میں شریک تھے مگر بدر میں شریک نہیں ہوئے ان کے بھائی مدلاج ؒ ثقف اور مالک البتہ اس میں شریک تھے یہ سب بنی عبدشمس کے حلیف تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ صفوان وہی ہیں جن کا تذکرہ اس سے پہلے ہو چکا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو اسدی لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کو سلمی یا اسلمی لکھا ہے۔ ثقف بن عمرو کے تذکرہ میں دو مضامین آ چکے ہیں جو دونوں کے ایک ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ واللہ اعلم

۲۵۱۸۔ حضرت صفوانؓ بن قدامہ

حضرت صفوانؓ بن قدامہ تمیمی مرائی۔ بنی امرأالقیس بن زید مناہ بن تمیم سے ہیں۔ ان سے عبدالرحمٰن صفوان بن قدامہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ یہ مدینہ نبیؐ کے حضور میں ہجرت کر کے گئے تھے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی تھی۔ نبیؐ نے اپنا ہاتھ بڑھادیا اس پر صفوان نے مسح کیا پھر صفوان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا (قیامت کے دن) آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔ صفوان بن قدامہ نے جس وقت نبی ﷺ کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ کیا اس وقت اپنی قوم کو اور اپنے بھتیجوں کو بلایا تا کہ وہ بھی انکے ساتھ ہو جائیں مگر انہوں نے نہ مانا لہٰذا یہ ان کو چھوڑ کے چل دیئے اور اپنے ہمراہ اپنے دونوں بیٹوں عبدالعزیٰ اور عبدنہم کو لائے تھے نبیؐ نے ان دونوں کا نام بدل کے عبدالرحمٰن اور عبد اللہ رکھ دیئے اسی کے متعلق نصر بن قدامہ کے بیٹے نے یہ اشعار کہے تھے

تحمل صفوان فاصبح غادیا — بابنائه عمدا وخلّى الموالیا
طلاب الذی یبقی و آثرت غیره — فشتان ما یفنی وما کان باقیا
فاصبحت مختارًا لامر مفند — واصبح صفوان بیثرب ثاویا
بابنائه جار الرسول محمدً — مجیبالہ اذ جاء بالحق داعیا

''صفوان اپنے بیٹوں کو لے کے سفر کر گئے اور انہوں نے (اپنے) اعزہ کو چھوڑ دیا۔ وہ اس چیز کے طالب ہوئے جو باقی رہے گی (یعنی آخرت) اور میں نے اس کے علاوہ دوسری چیز اختیار کی۔ پس باقی رہنے والی اور فنا ہو جانے والی میں بڑا فرق ہے میں نے ایک خراب چیز کو حاصل کیا۔ اور صفوان اپنے بیٹوں کو لے کے مدینہ میں رہنے لگے۔ محمد رسول اللہؐ کے پڑوسی ہو گئے اور جب کہ رسول حق کی طرف بلاتے تھے صفوان نے ان کی بات مان لی۔''

اس میں اور اشعار بھی ہیں۔ صفوان مرتے وقت تک مدینہ میں رہے اور اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو مدینہ میں مقیم چھوڑ گئے تھے۔ عبدالرحمٰن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت تک رہے۔ پھر حضرت عمرؓ نے عراق میں مثنیٰ بن حارثہ کی مدد کے لیے جب کہ انہوں نے حضرت عمرؓ سے مدد مانگی تھی جریر بن عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن صفوان مرائی کو ایک لشکر کے ساتھ بھیج دیا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۱۹۔ حضرت صفوانؓ بن مالک

حضرت صفوانؓ بن مالک بن صفوان بن بدن بن حلاحل بن اقیش بن مخاشن بن معاویہ بن شریق بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم تمیمی اسیدی صحابی ہیں نیکو کار مہاجرین میں سے تھے یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۲۵۲۰۔ حضرت صفوانؓ بن محمد

حضرت صفوانؓ بن محمد یا محمد بن صفوان۔علی بن عبدالعزیز نے حجاج بن منہال سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے محمد بن صفوان سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی بکریوں کے گلہ میں آئے اور دو خرگوش انہوں نے شکار کئے اور انہیں ایک پتھر سے ذبح کیا پھر ان کو رسول اللہؐ کے پاس لے گئے اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ان کو ایک پتھر سے ذبح کیا ہے۔آپ نے فرمایا ان کو کھاؤ (حلال ہیں) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور بواسطہ ابن قانع کے ابراہیم بن عبداللہ سے روایت ہے وہ حجاج سے اپنی مسند سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا نام صفوان بن عبداللہ ہے ان کو اس میں شک نہ تھا اور ابوالاحوص یعنی سلام بن سلیم سے مروی ہے وہ عاصم بن احول سے وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا نام محمد بن صیفی ہے۔اور شعبہ وغیرہ نے عاصم سے انہوں نے شعبی سے ان کا نام محمد بن صفوان روایت کیا ہے اور بعض راویوں نے ان کا نام ابوصفوان بن محمد کہا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۲۱۔ حضرت صفوانؓ بن مخرمہ

حضرت صفوانؓ بن مخرمہ قریشی زہری۔ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ مسور بن مخرمہ بن نوفل بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ کے بھائی ہیں۔ان سے ان کے بیٹے قاسم نے روایت کی ہے۔ہمیں ابوالفرج یحیٰی بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابوعمر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ اسدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشیر بن سلمان قاسم بن صفوان زہری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ظہر کی نماز (گرمیوں میں) ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی سانس سے پیدا ہوتی ہے۔اس حدیث کو مروان فزاری' ابواحمد زبیری' عثمان بن عمر' محمد بن سابق' نصر بن احمد اور فضل بن دکین نے بشیر بن سلمان سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے ابوحاتم نے کہا ہے کہ قاسم بن صفوان زہری غیر معروف شخص ہیں۔صرف بشیر بن سلمان کی حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۲۲۔ حضرت صفوانؓ بن معطل

حضرت صفوانؓ بن معطل بن ربیضہ بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم بن منصور سلمی ذکوانی۔ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور کلبی نے کہا ہے صفوان بن معطل بن رحضہ بن مومل بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن ہلال بن فالج اور کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوعمر ہے۔غزوہ میں مریسع سے پہلے اسلام لائے اور غزوۂ مریسع میں شریک ہوئے واقدی نے کہا کہ یہ صفوان غزوۂ خندق اور تمام مشاہد میں جو اس کے بعد ہوئے شریک تھے غزوۂ خندق ۵ ھ میں ہوا ہے۔یہ کرز بن

جابر فہری کے ہمراہ قبیلہ عرنیہ کے ان لوگوں کی تلاش میں گئے تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیوں کو لوٹا تھا ہمیشہ رسول اللہؐ کے لشکر کی ساق میں رہتے تھے۔ ان سے حضرت ابو ہریرہ اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے روایت کی ہے۔ رسول اللہؐ نے ان کی تعریف کی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں سوائے اچھائی کے اور ان میں کچھ نہیں جانتا۔ یہی ہیں جن کے بارہ میں اہل افک (اہل افک ان لوگوں کو کہتے ہیں جنہوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگائی تھی وہ تہمت انہیں صفوان کے ساتھ لگائی تھی۔) نے کہا جو کچھ کہا پھر اللہ عزوجل نے اور اس کے رسول نے ان کو بری کر دیا ان کا واقعہ مشہور ہے جب صفوان کو یہ خبر ملی کہ حسان بن ثابت بھی ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے ان کی نسبت وہ باتیں کہیں تو انہوں نے ان کو تلوار ماری وہ زخمی ہو گئے اور صفوان نے یہ اشعار (ان سے مخاطب ہو کے) کہے:

تلق ذباب السیف منی فانی — غلام اذا ھو جیت لست بشاعر

ولکننی احمی حمای و اشتفی — من الباھت الرامی البراء الطواھر

''تلوار کی باڑھ کا مزہ مجھ سے پاؤ گے۔ جب مجھے پچان میں لاؤ گے کیونکہ میں ایک نوجوان ہوں شاعر نہیں ہوں۔ ہاں میں اپنی عزت بچاتا ہوں۔ اور بہتان باندھنے والے اور پاک صاف لوگوں پر عیب لگانے والے سے نجات حاصل کر لیتا ہوں۔''

پس حسان نے نبیؐ سے ان کی شکایت کی آپ نے اس کے معاوضہ میں ان کو ایک باغ کھجور کا اور ایک لونڈی سیرین نامی عنایت فرمائی۔ اسی لونڈی سے عبدالرحمٰن بن حسان پیدا ہوئے۔ صفوان بڑے شجاع' نیک اور برگزیدہ تھے۔ بصرہ میں ان کا ایک گھر بھی تھا۔ غزوہ آرمینیہ میں بعہد خلافت حضرت عمرؓ ۱۹ھ میں شہید ہوئے اس دن لشکر کے سردار عثمان بن ابی العاص ثقفی تھے۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ایک جزیرہ میں ان کی وفات ہوئی جو شمشاط کے قریب ہے اور وہیں مدفون ہوئے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ حضرت معاویہ کی خلافت میں روم میں جہاد کرنے کے لیے گئے تھے وہیں ان کی پنڈلی ٹوٹ گئی مگر برابر نیزہ چلاتے رہے یہاں تک کہ وفات پائی یہ واقعہ ۵۸ھ کا ہے۔ واللہ اعلم۔ مقبری نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا صفوان بن معطل سلمی نے رسول اللہؐ سے کہا کہ یا رسول اللہ! میں ایک بات آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ اسے جانتے ہیں اور میں اسے نہیں جانتا۔ آپ نے فرمایا وہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کیا دن رات میں کوئی وقت ایسا بھی ہے جس میں نماز مکروہ ہو آنحضرتؐ نے فرمایا جب تم نماز صبح پڑھ چکو تو نماز ترک کر دو یہاں تک کہ آفتاب نکل آئے کیونکہ آفتاب شیطان کی دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے پھر نماز قبول ہوگی یہاں تک کہ سورج نیزہ کے برابر آپ کے سر کے اوپر آ جائے اس وقت نماز چھوڑ دو یہ وہ وقت ہے کہ اس میں جہنم بھڑکائی جاتی ہے یہاں تک کہ جب آفتاب سمت الراس سے ہٹ جائے تو نماز پڑھو نماز قبول ہوگی یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھ لو اس کے بعد پھر غروب آفتاب تک نماز نہ پڑھو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۲۳۔ حضرت صفوانؓ بن وہب

حضرت صفوانؓ بن وہب بن ربیعہ بن ہلال بن وہب بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک قریشی فہری۔ ابونعیم اور ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ہشام بن محمد نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے صفوان بن وہب بن ربیعہ بن عمرو بن عامر

بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث یہ ابن بیضاء کی کنیت سے مشہور ہیں بیضاء کا نام دعد تھا میں نے ان کا ذکر ان کے بھائی سہل کے نام میں کیا ہے۔ یہ رسول اللہؐ کے ہمراہ بدر میں شریک تھے یہ ابن شہاب کا قول ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شہید ہوئے ان کو طعیمہ بن عدی نے قتل کیا تھا اور انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ بدر میں شہید نہیں ہوئے بلکہ رمضان ۳۸ھ میں ان کی وفات ہوئی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ طاعون عمواس جو ملک شام میں ہوا تھا انہوں نے وفات پائی۔ یہ واقعہ ۱۸ھ کا ہے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کے اور رافع بن عجلان کے درمیان میں مواخات کرا دی تھی یہ دونوں بدر میں شہید ہوئے۔ رسول اللہؐ نے ان کو عبداللہ بن جحش کے سریہ کے ساتھ ابواء کی طرف بھیجا تھا وہاں انہیں خوب مال غنیمت ملا انہیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی: يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ۔ الآية (البقرہ: ۲۱۷)

''تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا ماہ حرام میں بھی جنگ (جائز) ہے''۔ اس کو عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۲۴۔ حضرت صفوانؓ بن یمان

حضرت صفوانؓ بن یمان عبسی۔ حذیفہ بن یمان کے بھائی ہیں۔ خود قبیلہ عبس سے ہیں مگر حلیف ہیں بنی عبدالاشہل کے اپنے والد حسیل کے ساتھ احد میں تھے اور ان کے بھائی حذیفہ بھی ان کے ساتھ تھے۔ ان کا تذکرہ ان کے والد کے نام میں لکھا گیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۵۲۵۔ حضرت صفوانؓ

حضرت صفوانؓ یا ابن صفوان اسی طرح ان کے نام میں شک کیا گیا ہے۔ سلیمان بن حرب نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے صفوان یا ابن صفوان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کے ہاتھ ایک پائجامہ بیچا آپ نے مجھے حساب سے زیادہ چاندی تول کر دی۔ اس حدیث کو ابن مہدی نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے مالک بن عمر اور ابوصفوان سے سنا اور زہیر بن معاویہ نے ابوالزبیر سے انہوں نے صفوان یا ابن صفوان سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ حم سجدہ اور تبارک الذی پڑھے بغیر نہ سوتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الصاد واللام

۲۵۲۶۔ حضرت صلتؓ (ابوزبید)

حضرت صلتؓ۔ زبید بن صلت کے والد ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ صلت بن زبید بن صلت نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ان کو کھجوروں کے اندازنے پر مامور فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ نصف (غالباً یہ واقعہ خیبر کا ہے وہاں کے لوگوں سے نصف پیداوار پر صلح ہوئی تھی لہٰذا آپ نے کھجوروں کے اندازنے کے لیے ان کو مقرر کیا تھا تاکہ اسی اندازنے کے موافق ان سے نصف کھجوریں لی جائیں۔) ہمارے لیے رکھنا اور نصف

ان کے لیے چھوڑ دینا کیونکہ وہ چرا لیتے ہیں اور ہم ان تک پہنچ نہیں سکتے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ زبید کے نام میں زے کے بعد دو یائے تحتانیہ ہیں۔

۲۵۲۷۔ حضرت صلت (ابوکلیب)

حضرت صلتؓ۔ ان کی کنیت ابوکلیب ہے۔ ان سے ان کے بیٹے کلیب نے روایت کی ہے۔ سلیمان بن مروان عبدی نے ابراہیم بن ابی یحییٰ سے انہوں نے عثیم سے انہوں نے ابن کلیب بن صلت سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس گئے اور انہوں نے کہا کہ آپ کفر کی علامت اپنے یہاں سے دور کر دیجئے۔ یہ وہم ہے صحیح وہی ہے جو بہت سے لوگوں سے ابراہیم نے عثیم بن کثیر بن کلیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے یہی اولیٰ ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۵۲۸۔ حضرت صلتؓ بن مخرمہ

حضرت صلتؓ بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف۔ قریشی مطلبی۔ قیس اور قاسم فرزندان مخرمہ کے بھائی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اور ان کے بھائی قاسم کو غنیمت خیبر سے سو وسق دیئے تھے اور قیس کو پچاس وسق دیئے تھے اس کو ابوعمر نے ان کے بھائی قاسم کے تذکرہ میں بیان کیا ہے اور زبیر بن بکار اور ابن اسحاق نے بھی اس کو بیان کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے صلت بن مخرمہ اور ان کے بھائی کو غنیمت خیبر سے سو وسق دیئے تھے جن میں چالیس وسق صلت کے تھے اس سے ابوعمر کے قول کی تائید ہوتی ہے۔

۲۵۲۹۔ حضرت صلصالؓ بن دلہمس

حضرت صلصالؓ بن دلہمس۔ کنیت ان کی ابوالغضنفر ہے۔ علی بن سعید نے محمد بن ضوء بن صلصال بن دلہمس بن جندلہ بن محجب بن اغر بن غضنفر بن تمیم بن ربیعہ بن نزار بن معد سے انہوں نے اپنے والد ضوء سے انہوں نے اپنے والد صلصال بن دلہمس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم (ایک دن) نبیؐ کے پاس تھے آپ اپنے صحابہ کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ہم سے فرمایا کہ عبادہ بن صامت بیمار ہیں چلو تا کہ ان کی عیادت کریں نبی ﷺ آئے اور آگے آگے چلے ہم آپ کے پیچھے ہو لئے۔ راستے میں آپ کا گزر ایک یہودی پر ہوا جس کا لڑکا مر رہا تھا حضرت اس کی طرف تشریف لے گئے اور آپ نے فرمایا اے قوم یہود کیا تم مجھے توراۃ میں لکھا ہوا پاتے ہو؟ (جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ. الآية (الاعراف: ۱۵۷) یہودی نے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں اس لڑکے نے (جو حالت نزع میں تھا) کہا ہاں واللہ اے رسول خدا یہ لوگ توراۃ میں آپ کا ذکر دیکھتے ہیں اس کے ہاتھ میں ایک ٹکڑا توراۃ کا تھا اور بے شک اس میں آپ کی صفت اور آپ کے اصحاب کی صفت چمک رہی ہے مگر آپ کو دیکھ کر وہ ٹکڑا اس یہودی نے چھپا لیا ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس کے سوا پھر کوئی بات اس لڑکے نے نہیں کی یہاں تک کہ اس کا انتقال ہو گیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اپنے اس بھائی کے پاس ٹھہرو اور اس کا حق ادا کرو صفوان کہتے ہیں پس ہم

لوگ اس یہودی اور اس کے لڑکے کے درمیان میں حائل ہو گئے اور اس کی تجہیز و تکفین کر کے اس کو دفن کیا اور لوٹ آئے۔ یہ حدیث غریب الاسناد والنسب ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ اس کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۵۳۰۔ حضرت صلصلؓ بن شرحبیل

حضرت صلصلؓ بن شرحبیل۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کے نسب سے واقف نہیں ہوں۔ صحابی ہیں ان کی کوئی روایت نہیں ان کا واقعہ مشہور ہے کہ ان کو رسول اللہؐ نے صفوان بن امیہ اور سبرہ عنبری اور وکیع دارمی اور عمرو بن مجوب عامری کی طرف بھیجا تھا رسول اللہ ﷺ کے قاصدوں میں سے ایک یہ بھی تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۵۳۱۔ حضرت صلہؓ بن اشیم

حضرت صلہؓ بن اشیم عدوی۔ عدی رباب کے خاندان سے ہیں۔ یہ عدی بیٹے ہیں عبد مناہ بن اد بن طابخہ کے۔ سعید قریشی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ حماد بن سلمہ سے ثابت بنانی نے صلہ بن اشیم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اس میں دنیا کا کچھ خیال نہ کرے تو وہ جو چیز اللہ تعالیٰ سے طلب کرے گا اللہ اس کو دے گا۔ یہ صلہ بجستان میں ۳۵ھ میں شہید ہوئے اس وقت ان کی عمر ایک سو تیں برس تھی نبی ﷺ صلہ کا ذکر کیا کرتے تھے چنانچہ یزید بن جابر نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت میں ایک شخص ہوگا صلہ اس کی شفاعت سے جنت میں اس قدر لوگ داخل ہوں گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۵۳۲۔ حضرت صلہؓ بن حارث

حضرت صلہؓ بن حارث غفاری۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہے۔ صحابی ہیں ان سے ابوصالح غفاری یعنی سعید بن عبدالرحمٰن اور ابوقبیل نے روایت کی ہے۔ سعید بن یونس کہتے تھے کہ جو لوگ فتح مصر میں شریک تھے ان میں صلہ بن حارث بھی تھے۔ ابوصالح یعنی سعید بن عبدالرحمٰن غفاری نے بیان کیا کہ سلیم بن عتر تجیبی کھڑے ہوئے لوگوں کے سامنے وعظ بیان کر رہے تھے۔ ان سے صلہ بن حارث غفاری نے کہا جو اصحاب نبی ﷺ سے تھے کہ اللہ کی قسم! ہم نے اپنے نبی کا عہد اس وقت تک ترک نہیں کیا جب تک آپ اور آپ کے اصحاب ہمارے درمیان تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الصاد والنون

۲۵۳۳۔ حضرت صنابحؓ بن اعسر

حضرت صنابحؓ بن اعسر احمسی کوفی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان سے صرف قیس بن ابی حازم نے روایت کی ہے۔ یہ وہ صنابحی نہیں ہیں جو ابوبکر صدیقؓ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے عطاء بن یسار نے وضو کی فضیلت میں اور اوقات ثلاثہ (یعنی طلوع غروب اور استوا کے وقت) میں نماز کی ممانعت کی حدیث روایت کی ہے۔ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ صنابحی منسوب ہے یمن کے ایک قبیلہ کی طرف صنابح ان کا نام ہے نسبت نہیں ہے صنابحی تابعی ہیں اور صنابح صحابی ہیں ان کا شمار اہل شام میں ہے اور یہ کوفی ہیں ان

کی روایت موجود ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا نام صنابح بن اعسر احمسی ہے اور بعض لوگ ان کو صنابحی کہتے ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سند سے وہ حدیث روایت کی ہے جو ہم سے ابوالفرج بن ابی الرجاء نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حسن بن احمد نے میرے سامنے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن جعفر بن اسحاق بن علی بن جابر جابری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن عوف نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے صنابح سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے آگاہ رہو میں حوض کوثر پر پہنچ کر تمہارے لیے انتظام کر رکھوں گا اور میں تم لوگوں پر کثرت امت کا فخر کروں گا پس تم میرے بعد باہم جنگ نہ کرنا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۳۴۔ حضرت صنابح رضی اللہ عنہ

حضرت صنابح رضی اللہ عنہ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ صنابح احمسی کے علاوہ ہیں یہ ابونعیم کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے مگر میرے نزدیک یہ وہی ہیں اور کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا تذکرہ علیحدہ لکھا ہے اور انہوں نے وکیع سے انہوں نے صلت بن بہرام سے انہوں نے صنابح سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ امت ہمیشہ اپنے دین پر قائم رہے گی جب تک کہ جنازوں کو ان کے اعزہ پر نہ چھوڑ (مطلب یہ ہے کہ جب تک باہم ہمدردی رہے گی اور ایک دوسرے کے درد و غم میں شریک رہیں گے اس وقت تک دین ہاتھ میں رہے گا اور جب باہم ہمدردی نہ رہے گی یہاں تک کہ جنازوں میں سوائے میت کے اعزہ کے اور کوئی نہ ہوگا اس وقت بے دینی پھیل جائے گی۔) دے گی۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے اس حدیث کے بعد کہا ہے کہ اس کو ابوالشیخ نے صنابحی سے روایت کیا ہے اور انہوں نے ان کے اور صلت کے درمیان میں حارث بن وہب کو ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے اسی طرح ذکر کیا ہے مگر ابن مندہ نے ان کا ذکر نہیں لکھا جو ابونعیم ان پر رد کریں مجھے نہیں معلوم کہ بعض متاخرین سے اس مقام میں ابونعیم کی کیا مراد ہے؟ ان کی عادت تو یہ ہے کہ اس لفظ سے ابن مندہ کو مراد لیا کرتے ہیں حالانکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا ہے۔ واللہ اعلم

باب الصاد والھاء

۲۵۳۵۔ حضرت صہبان رضی اللہ عنہ بن عثمان

حضرت صہبان رضی اللہ عنہ بن عثمان۔ کنیت ان کی ابوطلاسہ حدیبی۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے فلسطین کے رہنے والے ہیں۔ عبداللہ بن عبدالکبیر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے صہبان ابوطلاسہ سے سنا وہ کہتے تھے عبدالجبار بن عبدالحارث نبی ﷺ سے بیعت کر کے ہمارے پاس آئے پھر وہ لوٹ کر نبی ﷺ کے حضور میں گئے اور آپ کے ساتھ ایک جہاد میں شریک ہوئے اور اسی میں شہید ہوئے اور میں (اس وقت) رسول اللہ ﷺ کے سامنے موجود تھا۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۵۳۶۔ حضرت صہیبؓ بن سنان

حضرت صہیبؓ بن سنان بن مالک بن عبدعمرو بن عقیل بن عامر بن جندلہ بن جذیمہ بن کعب بن سعد بن اسلم بن اوس مناہ بن نمر بن قاسط بن منب بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار۔ ربعی نمری کلبی اور ابونعیم نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ صہیب بیٹے ہیں سنان بن خالد بن عبدعمرو بن عقیل بن کعب بن سعد کے۔ اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ صہیب بیٹے ہیں سنان بن خالد بن عبدعمرو بن طفیل بن عامر بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد کے۔ پس انہوں نے عقیل کے بدلہ طفیل کا نام لکھا ہے اور جذیمہ کے بدلے خزیمہ لکھا ہے۔ یہ خود نمر بن قاسط کے خاندان سے ہیں اور ان کی والدہ سلمیٰ بنت قعید بن مہیص بن خزاعی بن مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم ہیں۔ ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے یہ کنیت ان کی رسول اللہؐ نے رکھی تھی۔ ان کو رومی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اہل روم ان کو کمسنی کی حالت میں قید کر کے لے گئے تھے ان کے والد اور ان کے چچا کسریٰ (شاہ فارس) کی طرف سے مقام ابلہ میں حاکم تھے ان لوگوں کے مکانات لب دجلہ شہر موصل کے پاس تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں لب فرات تھے سرزمین جزیرہ میں پس اہل روم نے ان پر شبخون مارا اور صہیب کو جو اس وقت چھوٹے تھے پکڑ کے لے گئے انہوں نے روم ہی میں نشو ونما پائی اسی وجہ سے ان کی زبان پر عجمیت تھی پھر ان کو اہل روم سے قبیلہ کلب کے لوگوں نے خرید لیا اور مکہ لے آئے پھر عبداللہ بن جدعان تیمی نے جو قبیلہ کلب کے لوگوں میں سے تھے ان کو خرید کر آزاد کر دیا یہ انہی کے ساتھ رہے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ اور صہیب کی بیوی ان کے لڑکے اور مصعب زبیری کہتے تھے کہ یہ جب بڑے ہوئے اور ان کو عقل آئی تو یہ خود روم سے بھاگ کر مکہ چلے آئے تھے اور ابن جدعان سے انہوں نے حلف کی دوستی کی تھی اور انہی کے ساتھ رہے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تو یہ اسلام لے آئے اور اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں ہوئے۔ واقدی نے کہا ہے کہ صہیب اور عمار ایک ہی دن اسلام لائے تھے اور ان دونوں کا اسلام کچھ اوپر تیس آدمیوں کے بعد ہوا یہ مکہ میں ان کمزور لوگوں میں سے تھے جنہیں (راہ اللہ میں) تکلیف دی جاتی تھی۔ ہمیں ابو منصور بن مکارم بن احمد بن سعد نے اپنی سند سے ابوزکریاء یعنی یزید بن ایاس تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے عبداللہ بن جدعان نے صہیب کو قبیلہ کلب سے مکہ میں مول لیا اور قبیلہ کلب کے لوگ روم سے ان کو مول لائے تھے پھر عبداللہ بن جدعان نے ان کو آزاد کر دیا جب صہیب اسلام لائے اس وقت رسول اللہ ﷺ ارقم کے گھر میں تھے کچھ اوپر تیس آدمیوں کے بعد یہ اسلام لائے یہ مکہ میں ان کمزور آدمیوں میں تھے جن کو راہ اللہ میں تکلیف دی جاتی تھی اور آخری لوگوں کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ میں علی بن ابی طالب اور صہیب آئے تھے۔ ۱۵ ربیع الاول کو اس وقت رسول اللہ ﷺ قباء میں تھے وہاں سے آگے نہ بڑھے تھے۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور حارث بن صمہ کے درمیان میں مواخات کرا دی تھی۔ جب یہ ہجرت کر کے مدینہ کی طرف چلے تو چند مشرکوں نے ان کا تعاقب کیا انہوں نے اپنا ترکش نکال لیا اور کہنے لگے اے گروہ قریش! تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ تیر انداز ہوں خدا کی قسم تم مجھ تک نہیں پہنچ سکتے یہاں تک کہ جس قدر تیر میرے پاس ہیں وہ سب میں تمہیں ماروں گا بعد اس کے پھر اپنی تلوار سے تمہیں قتل کروں گا جب تک وہ میرے ہاتھ میں رہے گی ہاں اگر تم میرا مال چاہتے ہو تو میں تمہیں بتا دوں ان لوگوں نے کہا اچھا تم اپنا مال ہمیں بتا دو تو ہم تمہیں چھوڑ دیں اس پر ان لوگوں نے عہد کیا تو صہیب نے اپنے مال کا پتہ ان لوگوں کو بتا دیا اور خود رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ اے ابو یحییٰ! تمہاری تجارت بہت اچھی رہی پھر اللہ عزوجل نے یہ

آیت نازل فرمائی:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ٥ (البقرۃ: ۲۰۷)

''بعض لوگ وہ ہیں جو اپنی جان اللہ کی رضامندی کے لیے بیچ ڈالتے ہیں اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے''۔

حضرت صہیب بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند سے ابوزکریاء سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحٰق بن حسن حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوحذیفہ یعنی موسیٰ بن مسعود نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمارہ بن زاذان نے ثابت سے انہوں نے حضرت انس سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے سبقت کرنے والے چار ہیں میں اہل عرب میں سبقت کرنے والا ہوں اور صہیب اہل روم میں سبقت کرنے والے ہیں، سلمان اہل فارس میں سبقت کرتے والے ہیں اور بلال اہل حبش میں سبقت کرنے والے ہیں۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں ابوزکریاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبد الصمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسین نے وہ کہتے تھے ہم سے عفیف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے سب سے پہلے جن لوگوں نے اسلام ظاہر کیا وہ سات آدمی تھے (۱) نبی ﷺ (۲) حضرت ابوبکر (۳) حضرت بلال (۴) حضرت صہیب (۵) حضرت خباب (۶) حضرت عمار بن یاسر (۷) سمیہ والدہ عمار رضی اللہ عنہم اجمعین۔ پس نبی ﷺ کو تو اللہ نے محفوظ رکھا اور ابوبکر کو ان کی قومی وجاہت نے ان کے علاوہ اور لوگ (بہت ستائے گئے) پکڑ کے انہیں لوہے کی زر ہیں پہنائی جاتی تھیں پھر وہ دھوپ میں لٹائے جاتے تھے ہمیں ابوجعفر بن مبارک بن احمد بن رزیق واسطی امام جامع مسجد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالسعادات یعنی مبارک بن حسین بن عبدالوہاب نے خبر دی میں نے ان سے پوچھا کہ کیا تم سے ابوالفتح نصر بن حسن بن ابی القاسم شاشی نے بیان کیا ہے؟ انہوں نے اقرار کیا کہ ہاں میں نے ان سے کہا کہ تم سے ابوبکر بن منصور بن خلف مقری نے یہ بیان کیا تھا کہ ہمیں ابوالحسین عبداللہ بن احمد بن علی حنبلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم عبداللہ بن ابراہیم بن یالویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمران بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے صہیب سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے اور اہل دوزخ دوزخ میں داخل ہو جائینگے تو ایک منادی ندا کرے گا کہ اے جنتیو! اللہ عزوجل کا تم سے ایک وعدہ ہے وہ چاہتا ہے کہ اس کو پورا کرے وہ لوگ کہیں گے کہ وہ کون سا وعدہ ہے؟ کیا اس نے ہماری نیکیوں کا پلہ بھاری نہیں کر دیا اور ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا اور ہمیں جنت میں نہیں داخل کیا اور ہمیں دوزخ سے نہیں نکالا (پھر اب کون سا وعدہ باقی ہے؟)

پس ان سے حجاب اٹھالیا جائے گا اور وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھیں گے پھر کوئی چیز جو ان کو دی گئی ہو گی اس دیدار سے زیادہ انہیں محبوب نہ رہے گی اسی کو اللہ نے زیادہ کے لفظ سے تعبیر فرمایا ہے۔ ان سے حضرت ابن عمر نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کی طرف سے نکلا آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام کیا آپ نے انگلی کے اشارہ سے جواب دیا۔ ہمیں ابواسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی تک روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمٰعیل واسطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوفروہ یعنی یزید بن سنان نے ابومبارک سے انہوں نے صہیب سے نقل کر کے

بیان کیا کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں رکھتا جو اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھے۔ حضرت صہیب کی طبیعت میں باوجود اس فضل اور علو مرتبہ کے مذاق اور حسن خلق بہت تھا ان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کے حضور میں گیا آپ مقام قبا میں تھے آپ کے سامنے رطب اور تمر رکھے ہوئے تھے اور مجھے آشوب چشم تھا مگر میں نے کھانا شروع کیا نبیؐ نے فرمایا کیا تم آشوب چشم کی حالت میں تمر کھاتے ہو؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں اس آنکھ کی طرف سے کھاتا ہوں جو اچھی ہے پس رسول اللہؐ مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک کھل گئے۔ حضرت صہیب کی زبان میں سخت عجمیت تھی زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں حضرت عمر کے ساتھ چلا وہ بلندی مدینہ میں حضرت صہیب کے ایک باغ میں گئے جب حضرت صہیب نے ان کو دیکھا تو یہ کہنے لگے یناس یناس صرف عمر (نہ سمجھے اور) کہنے لگے کہ یہ لوگوں کو کیوں پکار رہے ہیں؟ میں نے کہا وہ اپنے ایک غلام کو پکار رہے ہیں جس کا نام یحنس ہے زبان کی لکنت کے باعث صاف لفظ نہیں نکلتا حضرت عمر نے کہا اے صہیب صرف تین باتیں تم میں ہیں جن کو میں برا سمجھتا ہوں اگر وہ نہ ہوتیں تو میں کسی کو تم پر فضیلت نہ دیتا میں دیکھتا ہوں کہ تم اپنے کو عرب کی طرف منسوب کرتے ہو حالانکہ تمہاری زبان عجمی ہے اور تم اپنی کنیت ابو یحییٰ بتاتے ہو جو ایک نبی کا نام تھا اور اپنا مال فضول خرچ کرتے ہو حضرت صہیب نے کہا مال فضول خرچ کرنے کو جو آپ نے کہا تو میں بیجا صرف نہیں کرتا اور میری کنیت ابو یحییٰ خود رسول اللہؐ نے رکھی ہے لہٰذا میں اس کو ترک نہ کروں گا اور میں جو اپنے کو عرب کی طرف منسوب کرتا ہوں تو (درحقیقت میں عربی ہوں مگر) کمسنی میں اہل روم مجھے پکڑ کے لے گئے تھے لہٰذا میں نے ان کی زبان حاصل کر لی اور میں قبیلہ نمر بن قاسطہ سے ہوں پس میں اپنے کو ضرور ان کی طرف نسبت کروں گا۔ حضرت عمر بن خطاب صہیب سے بہت محبت رکھتے تھے اور بہت اچھا سمجھتے تھے یہاں تک کہ جب وہ زخمی کیے گئے تو انہوں نے وصیت کی کہ صہیب نماز جنازہ پڑھائیں اور تین مرتبہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں یہاں تک کہ اہل شوریٰ کسی اور خلیفہ کو منتخب کر لیں حضرت صہیب کی وفات مدینہ میں شوال ۳۸ھ میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۳۹ھ میں ہوئی۔ انکی عمر تہتر (۷۳) سال تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی عمر ستر برس تھی مدینہ میں مدفون ہیں۔ رنگ ان کا بہت سرخ تھا' نہ لمبے تھے نہ پستہ قد مگر ہاں قد چھوٹا تھا سر میں بال بہت تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۳۷۔ حضرت صہیبؓ بن نعمان

حضرت صہیبؓ بن نعمان۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ طبرانی' ابن اشکاب اور بہت سے لوگوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے ہمیں ابو موسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں کوشیدیٰ ابو غالب' فورانی اور نوشروان نے خبر دی یہ لوگ کہتے تھے ہمیں ابن زید نے خبر دی نیز ابو موسیٰ کہتے تھے ہمیں ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن علی معمری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ایوب بن محمد وزان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن مصعب قرقسانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قیس بن ربیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے منصور نے ہلال بن یساف سے انہوں نے صہیب بن نعمان سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھر میں نماز پڑھنے کی فضیلت بہ نسبت اس جگہ نماز پڑھنے کی جہاں لوگ دیکھیں ایسی ہے جیسے فرض کی فضیلت نفل پر۔ اس حدیث کو عمر بن شبہ بن مصعب سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم' ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الصاد والواو والیاء

۲۵۳۸۔ حضرت صوابؓ

حضرت صوابؓ۔ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں ان کا ذکر کیا جاتا ہے بصرہ میں رہتے تھے۔ محرز بن ابی یعقوب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ یہاں ایک شخص تھے اصحاب نبی ﷺ سے ان کا نام صواب تھا جب ان کے لیے کھانا آتا تو ایک یتیم یا دو یتیم کو ضرور بلاتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے۔

۲۵۳۹۔ حضرت صیفیؓ بن اسلت

حضرت صیفیؓ بن اسلت۔ کنیت ان کی ابوقیس ہے۔ انصاری ہیں بنی وائل بن زید میں سے ایک شخص ہیں یہ اپنی کنیت سے مشہور تھے اور ہم ان کو کنیت کے باب میں انشاء اللہ ذکر کریں گے۔ یہ اور ان کے بھائی وحوح قریش کے ساتھ مکہ چلے گئے تھے اور وہیں رہتے تھے فتح مکہ کے دن اسلام لائے یہ ابن اسحاق کا قول ہے اور زبیر نے کہا ہے کہ ابوقیس بن اسلت شاعر جو وحوح کے بھائی تھے اسلام لائے ہی نہیں۔ ان کا نام حارث بن اسلت تھا انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو عبداللہ کہتے ہیں ابن اسحاق اور زبیر نے جو ان کی بابت لکھا ہے اس میں اعتراض ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۵۴۰۔ حضرت صیفیؓ (ابوالحارث)

حضرت صیفیؓ۔ کنیت ان کی ابوالحارث ہے۔ بیٹے ہیں ساعدہ بن عبدالاشہل بن مالک بن لوذان کے۔ کسی جہاد میں نبیؐ کے ہمراہ جاتے تھے اثناء راہ میں مقام کدید میں وفات پائی۔ ان کو نبی ﷺ نے انہیں کے کرتہ میں کفن دلوایا۔ ان کا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

۲۵۴۱۔ حضرت صیفیؓ بن ربعی

حضرت صیفیؓ بن ربعی بن اوس ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۵۴۲۔ حضرت صیفیؓ بن سواد

حضرت صیفیؓ بن سواد بن عباد بن عمرو بن غنم بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری۔ سلمی۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے بدر میں شریک نہیں ہوئے ابن اسحٰق نے ان کا نام صیفی بن سواد لکھا ہے اور ابن ہشام نے صیفی بن اسود بن عباد لکھا ہے اور نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے لکھا۔ عروہ بن زبیر نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۴۳۔ حضرت صیفیؓ بن عامر

حضرت صیفیؓ بن عامر۔ قبیلہ بنی ثعلبہ کے سردار تھے ان کے لیے نبی ﷺ نے ایک تحریر لکھ دی تھی اس میں ان کو ان کی قوم پر

سردار مقرر کیا تھا ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۵۴۴۔ حضرت صیفیؓ بن قیظی

حضرت صیفیؓ بن قیظی بن عمرو بن سہل بن مخرمہ بن قلع بن حریش بن عبدالاشہل۔ بھائی ہیں حباب کے بھانجے ہیں ابوالہیثم بن تیہان کے۔ والدہ ان کی صعبہ بنت تیہان ہیں۔ احد کے دن شہید ہوئے ان کو ضرار بن خطاب نے قتل کیا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے۔

۲۵۴۵۔ حضرت صیفیؓ (ابومرقع)

حضرت صیفیؓ (ابومرقع) ابن صیفی کے والد ہیں۔ ان کی حدیث عمرو بن مرقع بن صیفی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے چیونٹی کے مارنے سے منع فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۵۴۶۔ حضرت صیفیؓ

حضرت صیفیؓ۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ سعید قریشی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ یحییٰ بن عبید بن صیفی کے دادا ہیں اور انہوں نے اپنی سند سے عبید بن صیفی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ اپنے پیشاب کرنے کی جگہ بھی تجویز کر لیتے تھے جس طرح رہنے کی جگہ تجویز کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

حرف الضاد۔ باب الضاد والحاء

۲۵۴۷۔ حضرت ضحاک انصاریؓ

حضرت ضحاک انصاریؓ۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے محمد بن عمارہ بن صبیح سے انہوں نے نصر بن مزاحم سے انہوں نے مبذول بن علی سے انہوں نے اسماعیل بن زیاد سے انہوں نے ابراہیم بن بشیر انصاری سے روایت کی ہے کہ ضحاک انصاری کہتے تھے جب نبی ﷺ خیبر کی طرف چلے تو آپ نے علی کو مقدمہ لشکر کا سردار مقرر کر دیا اور فرمایا کہ جو شخص باغ میں داخل ہو جائے اسے امن دے دینا جب نبیؐ یہ فرما چکے تو حضرت علی نے اس کا اعلان کیا پھر نبی ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ ہنس رہے ہیں آپ نے پوچھا کہ تم کیوں ہنستے ہو؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا میں (علی کو دیکھ کے خوش ہو رہا ہوں میں) ان کو دوست رکھتا ہوں نبیؐ نے حضرت علی سے کہا کہ جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں تم کو دوست رکھتا ہوں حضرت علی نے کہا میں اس رتبہ پر پہنچ گیا کہ جبرئیل مجھے دوست رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں اور جبرئیل سے بھی جو افضل ہے یعنی اللہ عزوجل وہ بھی تمہیں دوست رکھتے ہیں اس حدیث کو عبداللہ بن الجہم رازی نے نصر سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث بواسطہ ابراہیم کے ضحاک سے مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۵۴۸۔ حضرت ضحاکؓ بن ابی جبیرہ

حضرت ضحاکؓ بن ابی جبیرہ۔ بعض لوگ ان کو ابوجبیرہ بن ضحاک کہتے ہیں۔ حماد بن سلمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے

شعبی سے انہوں نے ضحاک بن ابی جبیرہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے زمانہ جاہلیت میں لقب رکھنے کا دستور تھا پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: وَلَا تَنَابَزُوْا - الآیۃ (الحجرات: ۱۱) ''کسی کے بُرے لقب نہ رکھو'' ۔اس حدیث کو بشیر بن مفضل' اسماعیل بن علیہ' شعبہ اور حفص بن غیاث نے داؤد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابوجبیرہ بن ضحاک سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی و لا تنابزوا بالالقاب ترمذی نے کہا ہے کہ ابوجبیرہ بن ضحاک بھائی ہیں ثابت بن ضحاک کے مگر ابویعلیٰ موصلی نے ان کا نام ضحاک بن ابی جبیرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے ہدبہ اور ابراہیم بن حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ضحاک بن ابی جبیرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا زمانہ جاہلیت میں لقب کا دستور تھا پس رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اس کے لقب کے ساتھ پکارا تو کہا گیا کہ یارسول اللہ وہ اس لقب کو برا سمجھتا ہے پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ضحاک بن ابی جبیرہ وہی ضحاک بن خلیفہ ہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کریں گے مگر صحیح یہ ہے کہ ابوجبیرہ بیٹے ہیں ضحاک بن خلیفہ کے واللہ اعلم ۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۴۹۔ حضرت ضحاکؓ بن حارثہ

حضرت ضحاکؓ بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ انصاری خزرجی ثم السلمی۔ عروہ بن زبیر نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو بیعت عقبہ میں شریک تھے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنے کے لیے حاضر تھے اور ابن شہاب اور ابن اسحٰق نے ان کو شرکائے بدر میں ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۵۵۰۔ حضرت ضحاکؓ بن خلیفہ

حضرت ضحاکؓ بن خلیفہ بن ثعلبہ بن عدی بن کعب بن عبد الاشہل انصاری الاشہلی ۔احد میں شریک تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آخر خلافت میں وفات پائی ۔یہ ضحاک والد ہیں ثابت بن ضحاک کے اور ابوجبیرہ کے والد ہیں یہی ہیں جنہوں نے محمد بن مسلمہ سے پانی کی بابت جھگڑا کیا تھا یہ جھگڑا حضرت عمرؓ کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے محمد بن مسلمہ سے کہا واللہ اس کے یہاں پانی ضرور جائے گا گو تمہارے پیٹ پر ہو کر بہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سب سے پہلا غزوہ ان کا بنی نضیر تھا۔ان کی کوئی روایت معلوم نہیں ۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اس سے ان کے اس قول کی جو ضحاک بن ابوجبیرہ کے تذکرہ میں گزر چکا ہے کہ یہ ضحاک بن خلیفہ ہیں تردید ہوتی ہے انہوں نے ان کو وہاں ابوجبیرہ کہا تھا اور ابوجبیرہ ضحاک کے بیٹے ہیں اور یہاں خود ابوجبیرہ کو ضحاک بنایا پس انہوں نے اپنے قول کے خلاف کہہ دیا صحیح یہ ہے کہ ابوجبیرہ بیٹے ہیں ضحاک بن خلیفہ کے واللہ اعلم۔

۲۵۵۱۔ حضرت ضحاکؓ بن ربیعہ

حضرت ضحاکؓ بن ربیعہ حمیری۔ان کا ذکر کتاب العلاء میں ہے اس سے پہلے ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۵۵۲۔ حضرت ضحاکؓ بن زمل

حضرت ضحاکؓ بن زمل جہنی۔ یہ طبرانی کا قول انکے معجم سے منقول ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن زمل ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے ان لوگوں میں لکھا ہے جن کا نام معلوم نہیں۔ مسلم بن عبداللہ جہنی نے اپنے چچا ابومشجعہ بن ربعی سے انہوں نے ضحاک بن زمل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ بعد نماز صبح کے اپنا پیر اسی طرح دہرائے ہوئے ستر مرتبہ فرماتے تھے **سبحان الله و بحمده و استغفر الله ان الله كان توابا**۔ پھر فرماتے تھے کہ ستر مرتبہ اس کے پڑھنے کا سات سو گنا معاوضہ ہوسکتا ہے اور جس کے گناہ ایک دن میں سات سو سے بھی زیادہ ہوں اس میں کچھ بھلائی نہیں پھر اس کو دو مرتبہ کہہ کر لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے تھے اور آپ (اس وقت) خواب کا سننا پسند کرتے تھے اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن زمل کا نام کسی روایت میں بھی نہیں دیکھتا ہوں طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابونعیم نے ان کی پیروی کی ہے اور کہا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں سے غلطی ہوگئی شاید ان کو ضحاک بن زمل کا نام یاد ہوگا وہ سمجھے کہ یہ وہی ابن زمل ہیں حالانکہ ضحاک (بن زمل) تبع تابعین میں ایک شخص ہیں ان کو ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہے۔

۲۵۵۳۔ حضرت ضحاکؓ بن سفیان بن حارث سلمی

حضرت ضحاکؓ بن سفیان بن حارث بن زائدہ بن عبداللہ بن حبیب بن مالک بن خفاف بن امرأالقیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور سلمی۔ نبی کی صحبت انہوں نے اٹھائی ہے اور آپ نے ان کے لیے ایک جھنڈا بھی بندھوا دیا تھا ان کا تذکرہ ابن حبیب نے ابن کلبی سے نقل کیا ہے۔

۲۵۵۴۔ حضرت ضحاکؓ بن سفیان بن عوف عامری

حضرت ضحاکؓ بن سفیان بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی۔ کنیت ان کی ابوسعید ہے۔ اسلام لائے اور نبی ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے۔ بادیہ مدینہ میں اترا کرتے تھے ان کو رسول اللہؐ نے ان کی قوم کے مسلمانوں پر حاکم مقرر کیا تھا اور اس کو ایک خط بھی لکھا تھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو ان کے شوہر کی دیت سے میراث دیں وہ دھوکہ سے مقتول ہوگئے تھے۔ یہ ضحاک رسول اللہؐ کے پیچھے تلوار لے کر (پہرہ دینے) کھڑے ہوا کرتے تھے بڑے بہادر اور جری تھے تنہا سو آدمیوں کے برابر سمجھے جاتے تھے جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے لیے چلے تو ان کو قبیلہ بنی سلیم پر سردار بنایا وہ نوسو آدمی تھے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم میں کوئی شخص ایسا ہے جو سو کے برابر ہوتا کہ تم پورے ہزار ہوجاؤ پھر آپ نے ضحاک سے اس کی کمی کو پورا کردیا یہ ان کے سردار تھے ان کو ان پر حاکم اس لیے مقرر کیا کہ وہ سب قبیلہ قیس غیلان سے تھے۔ ان کو رسول اللہؐ نے ایک سریہ کا امیر بھی مقرر کیا تھا۔ ان کا ذکر عباس بن مرداس سلمی نے اپنے شعر میں کیا ہے:

ان الـذيـن وفـوا بـمـا عـاهـدتـهـم	جيـش بـعـثـت علـيـهـم الضحـاكـا
امـرتـه ذرب السـنـان كـانـه	لـمـاتـكـشـفـه العـدويـراكـا
طورا يـعـانـق بـالـيـدين و تـارة	يـفـرى الجـمـاجـم حـاز مـابـتـاكـا

"تحقیق وہ لوگ جنہوں نے (اے رسول) آپکے عہد کو پورا کیا۔ اس لشکر کے لوگ تھے جن پر آپ نے ضحاک کو سردار بنایا۔ آپ نے ان کو تیز نیزے کا سردار بنایا تھا۔ جب اس کو دشمن دیکھ لیتا تھا تو الٹا گر جاتا تھا۔ وہ نیزہ کبھی ہاتھوں سے معانقہ کرتا تھا۔ اور کبھی کھوپڑیوں کو کاٹ کے پھینک دیتا تھا۔"

ان سے سعید بن مسیّب اور حسن بصری نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو احمد عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابوداؤد تک خبر دی ہے کہتے تھے ہمیں احمد بن صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت عمر بن خطاب کہتے تھے کہ دیت عاقلہ کو ملے گی اور عورت اپنے شوہر کی دیت سے میراث نہ پائے گی یہاں تک کہ ضحاک بن سفیان کلابی نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے لکھ کے بھیجا تھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو ان کے شوہر کی دیت سے میراث دو اس حدیث کو ایک جماعت ائمہ نے زہری سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۵۵۔ حضرت ضحاکؓ بن عبد عمرو

حضرت ضحاکؓ بن عبد عمرو بن مسعود بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ انصاری خزرجی۔ بنی دینار بن نجار سے ہیں بھائی ہیں نعمان بن عبد و عمرو کے یہ دونوں بھائی غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ ابن شہاب کا قول ہے اور یہ دونوں احد میں بھی شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۵۵۶۔ حضرت ضحاکؓ بن عرفجہ

حضرت ضحاکؓ بن عرفجہ سعدی۔ سعد تمیم کے خاندان سے ہیں۔ عبداللہ بن عرادہ نے عبدالرحمٰن بن طرفہ سے انہوں نے ضحاک بن عرفجہ سے روایت کی ہے کہ ان کی ناک واقعہ کلاب میں زخمی ہو گئی تھی اور ابوالاشہب نے عبدالرحمٰن بن طرفہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ ان کی ناک واقعہ کلاب کے دن زخمی ہو گئی تھی اور ابن مبارک نے جعفر بن حیان سے انہوں نے ابن طرفہ سے انہوں نے عرفجہ سے انہوں نے اپنے دادا یعنی عرفجہ سے نقل کیا ہے کہ ان کی ناک واقعہ کلاب کے دن زخمی ہو گئی تھی پس کچھ لوگوں نے ان کا نام عرفجہ بتایا ہے اور کچھ لوگوں نے طرفہ اور کچھ لوگوں نے ضحاک یہ ابو عمر کا کلام تھا اور ابن مندہ نے عبداللہ بن عرادہ کا قول نقل کر کے لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ ان کا نام عرفجہ بن اسعد ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے کہا ہے کہ ان کی ناک زخمی ہو گئی تھی۔ یہ غلط ہے صحیح یہ ہے کہ ان کا نام عرفجہ بن اسعد ہے یہ قول صرف ابن مندہ کا نہیں ہے بلکہ اور لوگوں نے بھی ان کی موافقت کی ہے اور انہوں نے اس کی غلطی بھی بیان کی ہے پس ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہ رہا واللہ اعلم۔

۲۵۵۷۔ حضرت ضحاکؓ بن قیس

حضرت ضحاکؓ بن قیس بن خالد اکبر بن وہب بن ثعلبہ بن وائلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ قریشی فہری۔ کنیت ان کی ابو انیس اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبدالرحمٰن۔ والدہ ان کی امیمہ بنت ربیعہ کنانی ہیں۔ یہ ضحاک چھوٹے بھائی ہیں فاطمہ بنت قیس کے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ نبی ﷺ کی وفات سے تقریباً سات برس پہلے پیدا ہو چکے تھے اور انہوں نے نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ صحابی نہیں ہیں اور انہوں نے نبیؐ سے کچھ نہیں سنا یہ حضرت معاویہ کی طرف سے حاکم تھے حضرت معاویہ کی طرف سے لڑائیوں میں انہوں نے بڑے بڑے کام کئے ہیں۔

حضرت معاویہؓ نے ان کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا تھا پس یہ منبج کا پل عبور کر کے مقام رقہ میں گئے اور وہاں اہل عراق پر حملہ کیا اور مقام ہیت میں مقیم رہے پھر حضرت معاویہؓ نے ان کو زیاد کے بعد ۵۳ھ میں کوفہ کا حاکم مقرر کیا اور ۵۷ھ میں ان کو معزول کیا جب حضرت معاویہؓ کی وفات ہوئی تو انہی نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور شہر کو حراست میں لے لیا یہاں تک کہ یزید بن معاویہ آ گیا پھر یہ یزید کے اور اس کے بیٹے معاویہ کے ہمراہ رہے جب یہ دونوں مر گئے تو ضحاک نے دمشق میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے بیعت کر لی مروان بن حکم نے جب شام کے بعض حصص پر قبضہ کیا تو ضحاک اس سے مقام مرج راہط میں دمشق کے پاس لڑے ضحاک وہیں شہید ہوئے اور ان کے ساتھ بہت سے لوگ قبیلہ قیس غیلان کے شہید ہوئے ان کی شہادت ۱۵ ذی الحجہ ۶۴ھ میں ہوئی۔ ان سے حسن بصری، تمیم بن طرفہ محمد بن سوید فہری، سماک اور میمون بن مہران نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن زید نے حسن بصری سے انہوں نے ضحاک بن قیس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ضحاک بن قیس نے ابن الہیثم کو جب یزید بن معاویہ کا انتقال ہوا یہ لکھ کے بھیجا:

السلام علیکم امابعد! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے قریب کچھ فتنے ہوں گے تاریک مثل دھوئیں کے ان فتنوں میں آدمیوں کا قلب مر جائے گا جس طرح بدن مر جاتا ہے صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا۔ صبح کو آدمی کافر ہوگا اور شام کو مومن ہوگا۔ کچھ لوگ اپنے دین کو تھوڑے سے مال دنیا پر بیچ ڈالیں گے۔ یزید بن معاویہ مر گیا اور تم لوگ ہمارے بھائی ہو لہٰذا تم ہم سے پیش قدمی نہ کرنا یہاں تک (کہ ہم کسی کو) اپنے لیے منتخب کریں۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۵۸۔ حضرت ضحاکؓ بن قیس تمیمی

حضرت ضحاکؓ بن قیس بن معاویہ تمیمی۔ انہی کو احنف بن قیس کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ احنف اور صخر کے نام میں ہو چکا ہے۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۵۹۔ حضرت ضحاکؓ بن نعمان

حضرت ضحاکؓ بن نعمان بن سعد۔ ان کا تذکرہ ابوبکر بن ابی عاصم نے وحدان میں کیا ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی یعنی حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی عبداللہ بن محمد بن فورک قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عمرو بن ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں کثیر بن عبید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بقیہ بن ولید نے عتبہ بن ابی حکیم سے انہوں نے سلیمان بن عمرو سے انہوں نے ضحاک بن نعمان بن سعد سے روایت کر کے خبر دی کہ مسروق بن وائل رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور ان کا اسلام اچھا ہو گیا پھر انہوں نے عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میری قوم کی طرف کچھ لوگوں کو بھیجیں جو انہیں اسلام کی ترغیب دیں اور آپ میری قوم کو ایک خط بھی لکھ دیں امید ہے کہ اللہ انہیں ہدایت کرے پس آپ نے حضرت معاویہ کو حکم دیا انہوں نے خط لکھا

(جس کا مضمون یہ تھا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم- من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الاقیال مَن حضر موت باقام الصلوة وایتاء الزکوة و الصدقة علی التیعة و لصاحبها التیمة وفی السیوب الخمس و فی البعل العشر لاخلاط و لاوراط ولاشغار ولا جلب ولا جنب ولاشناق و العون للسرایا المسلمین لکل عشرة مایحمل القراب من اجبیٰ فقدا ربی و کل مسکر حرام -

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔خط ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے قبائل حضر موت کے نام نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کے لیے ہر چالیس بکریوں پر زکوۃ فرض ہے اور نصاب سے زیادہ بکریوں پر کچھ نہیں ہے۔اور نصاب سے زیادہ مال میں پانچواں حصہ ہے اوران درختوں میں جن کے سینچنے کی ضرورت نہیں دسواں حصہ ہے دو آدمی اپنا مال باہم مخلوط نہ کریں۔ چھپائیں نہیں کوئی شخص (نکاح) شغار نہ کرے اور اپنے مال کو اپنے سے جدا نہ رکھے۔نصاب سے زائد مال کی زکوۃ نہ لی جائے گی مسلمانوں کے لشکر کو رسد پہچانا چاہیے۔فی دس آدمی اتنا دینا چاہیے جوایک اونٹ اٹھا سکے جو دے گا وہ ثواب پائے گا اور ہر نشہ پیدا کرنے والی چیز حرام ہے''۔

یہ خط نبیؐ نے زیاد بن لبید کے ہاتھ بھیجا یہ خط غریب ہے اور مشہور یہ ہے کہ یہ خط آپ نے وائل بن حجر کو لکھ دیا تھا۔

باب الضاد والراء

۲۵۶۰۔حضرت ضرارؓ بن ازور

حضرت ضرارؓ بن ازور۔ازور کا نام مالک بن اوس بن جذیمہ بن ربیعہ بن مالک بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔تینوں نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کا نسب دوسری طرح بیان کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ ضرار بن ازور بن مرداس بن حبیب بن عمرو بن کثیر بن عمرو بن شیبان اسدی۔مگر پہلا ہی نسب زیادہ مشہور ہے کنیت ان کی ابوالازور ہے اور بعض لوگ ان کو ابوبلال کہتے ہیں مگر پہلا زیادہ مستعمل ہے بڑے شہسوار بہادر اور شاعر تھے۔جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تو ان کی ملک میں ایک ہزار اونٹ معہ ان کے چرواہوں کے تھے انہوں نے حضرت سے بیان کیا کہ میں اس قدر مال چھوڑ کے آیا ہوں انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے کچھ شعر کہیں آپ نے فرمایا سناؤ تو انہوں نے کہا:

خلعت القداح و عزف القیان　والخمر اشربها و الثمالا
وکری المجبر فی غمرة　وجهدی علی المسلمین القتالا
وقالت جمیلة: شتتنا　وطرحت اهلک شتی شمالا
فیارب لا اغبنن صفقتی　فقد بعت اهلی ومالی بدالا

''میں نے رزم و بزم کے سب سامان چھوڑ دیئے۔میں شراب اور دودھ پیا کرتا تھا۔اور میری تمام قوت اور ساری کوشش مسلمانوں سے جنگ کرنے میں صرف ہوتی تھی۔اور جمیلہ نے کہا کہ ہم نے جدا کیا اور تم نے اپنے گھر والوں کو بھی دور

پھینکا۔ پس اے میرے پروردگار میری تجارت کو خسارہ میں نہ کر۔ میں نے (ان افعال کے) بدلہ میں اپنے عزیزوں کو
اور مال کو چھوڑ دیا۔''

نبی ﷺ نے (اس کے جواب میں) فرمایا کہ اے ضرار تمہاری تجارت خسارہ میں نہ رہے گی۔ یہی ہیں جنہوں نے مالک بن نویرہ تمیمی کو حضرت خالد بن ولیدؓ کے حکم سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں قتل کیا تھا اور یہی ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے بنی صیداء کی طرف جو قبیلہ بنی اسد کی ایک شاخ ہے اور بنی دیلی کی طرف قاصد بنا کے بھیجا تھا۔ ہمیں ابو منصور بن مکارم بن احمد مؤدب نے اپنی سند سے ابوزکریا یعنی یزید بن ایاس تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ حسن بن عبدالحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حجاج بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعلی بن عبید نے اعمش سے انہوں نے یعقوب بن بحیر سے انہوں نے ضرار بن ازور سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گیا آپ کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہا گیا تھا آپ نے فرمایا کہ دودھ کے خواہش مند کو بلاؤ۔ یہ ضرار جنگ مسیلمہ (کذاب) میں یمامہ میں موجود تھے۔ اور اس میں ان کی بڑی آزمائش ہوئی ان کے دونوں پیر کٹ گئے تو یہ گھٹنوں کے بل چلتے تھے اور لڑتے تھے اور گھوڑے ان کے اوپر سے نکل جاتے تھے یہاں تک کہ موت کی کیفیت ان پر طاری ہوئی یہ واقدی کا قول ہے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ جنگ یمامہ میں زخمی ہو گئے تھے اس کے بعد ان کا انتقال ہوا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ جنگ اجنادین واقع ملک شام میں شہید ہوئے یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے کوفہ میں بعہد خلافت حضرت عمر بن خطاب وفات پائی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو سرزمین جزیرہ کے مقام حران میں فروکش ہوئے تھے اور جنگ یرموک اور فتح دمشق میں شریک تھے۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ ابوجندل اور ان کے اصحاب کے ساتھ تھے جب کہ انہوں نے شراب پی تھی اور ان سے ابوعبیدہ نے پوچھا تھا (کہ تم نے شراب کیوں پی؟) تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ۔ یعنی کیا تم شراب پینے سے باز آؤ گے کوئی تاکیدی حکم نہیں دیا۔ حضرت ابوعبیدہ نے یہ واقعہ حضرت عمر بن خطاب کو لکھ بھیجا حضرت عمر نے لکھا کہ ان کو بلا کے پوچھو اگر وہ کہیں کہ شراب حلال ہے تو ان کو قتل کر دو اگر وہ کہیں کہ حرام ہے تو ان پر درے لگاؤ حضرت ابوعبیدہ نے ان لوگوں سے پوچھا ان لوگوں نے کہا حرام ہے پس انہوں نے ان لوگوں کو دُرّے مارے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۶۱۔ حضرت ضرارؓ بن خطاب

حضرت ضرارؓ بن خطاب بن مرداس بن کثیر بن عمرو بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک قریشی فہری۔ ان کے والد خطاب اپنے زمانے میں بنی فہر کے رئیس تھے اپنی قوم کے لیے ایک مسافر خانہ بنایا تھا ضرار جنگ فجار کے دن بنی محارب بن فہر کے سردار تھے قریش کے شہسواروں، بہادروں اور شیریں کلام شاعروں میں سے تھے یہ ان چار آدمیوں میں سے تھے جنہوں نے خندق کھودی تھی۔ زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ قریش میں ان سے اور ابن زبعری سے بہتر کوئی شاعر نہ تھا فتح مکہ کے مسلمانوں میں سے تھے جو اشعار انہوں نے فتح مکہ کے دن کہے تھے انہی میں سے یہ اشعار ہیں:

یانبی الھدی الیک لجا حی قریش وانت خیر لجاء

حین ضاقت علیھم سعة الار ض و عاداھم الہ السّماء

والتقت حلقتا البطان علی القوم و نودا بالصیلم الصلعاء

ان سعدا یرید قاصمة الظھر باھل الحجون و البطحاء

اے نبی ہدایت! آپ کے یہاں قریش کا قبیلہ پناہ گزین ہوا ہے اور آپ بہتر جائے پناہ ہیں۔ جب ان پر زمین کی وسعت تنگ ہوگئی اور آسمان کے خدا نے ان سے دشمنی کی۔ قریش پر دونوں حلقہ کمند کے پڑ گئے تھے اور انہیں سخت مصیبت کی خبر سنادی گئی تھی۔ سعد چاہتے ہیں کہ اہل حجون وبطحاء کی پیٹھ توڑ دیں۔

اس شعر میں سعد بن عبادہ کی طرف اشارہ ہے انہوں نے فتح مکہ کے دن کہا تھا کہ آج حرمت حلال کی جائے گی۔ ضرار نے ایک دن حضرت ابوبکر صدیق سے (بطور مذاق کے) کہا کہ قریش کے حق میں ہم آپ سے زیادہ فائدہ رساں تھے ہم نے ان کو جنت میں داخل کیا اور تم نے ان کو دوزخ میں داخل کیا یعنی ہم نے مسلمانوں کو قتل کیا وہ جنت میں گئے اور آپ لوگوں نے کافروں کو قتل کیا وہ دوزخ میں گئے۔ اوس وخزرج نے باہم اس بات میں اختلاف کیا کہ سب سے زیادہ احد کے دن کس نے شجاعت دکھلائی تھی ادھر سے ضرار بن خطاب کا گزر ہوا لوگوں نے کہا یہ بھی احد میں (کافروں کی طرف سے) شریک تھے یہ بھی اس کے حالات سے واقف ہیں ان سے پوچھو۔ ضرار نے کہا میں اوس وخزرج کو نہیں جانتا مگر میں نے احد کے دن تم میں سے گیارہ آدمیوں کا نکاح حوروں سے کرادیا تھا یہ کلام ابوعمر کا تھا مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ ضرار بن خطاب کا ذکر تو کیا جاتا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں ہے ان سے حضرت عمر بن خطاب نے روایت کی ہے۔ ابونعیم نے ابن مندہ کا کلام نقل کر کے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کو ذکر کیا ہے اور کسی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں نہیں کیا اور نہ ان لوگوں میں کیا ہے جو اسلام لائے مگر ابوعمر کا کلام بھی ابن مندہ کے قول کی تائید کرتا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ مستقل طور پر لکھا ہے پس کوئی وجہ ان کے استدراک کرنے کی نہیں ابوالقاسم یعنی علی بن حسن بن عساکر دمشقی نے تاریخ دمشق میں ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں حضرت ابوعبیدہ کے ہمراہ فتوح شام میں شریک تھے اور فتح مکہ کے دن اسلام لائے ان کا اسلام مشہور ہے اور ان کی نظم ونثر ان کے اسلام پر دلالت کرتی ہے۔

۲۵۶۲۔ حضرت ضرارؓ بن قعقاع

حضرت ضرارؓ بن قعقاع۔ بھائی ہیں عوف بن قعقاع کے۔ ان کی حدیث زید بن بسطام بن ضرار بن قعقاع نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبیؐ کے حضور میں گئے میں ان کے ساتھ اور ہمارے ساتھ بہت سے لوگ تھے۔ پس رسول اللہؐ نے ہم میں سے ہر شخص کو دو دو چادریں دیئے جانے کا حکم دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۵۶۳۔ حضرت ضرارؓ بن مقرن

حضرت ضرارؓ بن مقرن مزنی۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کے ہمراہ تھے۔ جب انہوں نے ربیع الاول ۱۲ھ میں مقام حیرہ کو فتح

کیا۔ یہ طبری کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ دس بھائی تھے۔

۲۵۶۴۔ حضرت ضرسؓ بن قطیعہ

حضرت ضرسؓ بن قطیعہ۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا ذکر حنظلہ بن حذیم کے نام میں ہو چکا ہے یہ وہی یتیم ہیں جو حنیفہ کے پاس تھے اور وہ ان کو نبیؐ کے حضور میں لائے تھے قریب بلوغ تھے۔ پس حنیفہ نے نبی ﷺ کو اس بات پر شاہد بنایا تھا کہ انہوں نے ان کو چالیس اونٹ دیئے تھے۔ ان کا ذکر حنیفہ کے نام میں ہو چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۲۵۶۵۔ حضرت ضریحؓ بن عرفجہ

حضرت ضریحؓ بن عرفجہ۔ بعض لوگ ان کو عرفجہ بن ضریح کہتے ہیں۔ لیث نے زیاد بن علاقہ سے انہوں نے ضریح بن عرفجہ یا عرفجہ بن ضریح سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ عنقریب کچھ فتنے ہوں گے پس جس شخص کو تم دیکھو کہ امت محمد ﷺ کے درمیان میں تفریق اور ان کے اتحاد میں خلل ڈالتا ہے تو اس کو قتل کر دو چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ان کے نام میں بہت اختلاف ہے بعض لوگ عرفجہ بن شریح کہتے ہیں اور یہی زیادہ مشہور ہے۔

باب الضاد والغین والمیم

۲۵۶۶۔ حضرت ضغاطرؓ

حضرت ضغاطرؓ۔ روم کے پادری تھے۔ محمد بن اسحاق نے بعض اہل علم سے روایت کی ہے کہ ہرقل (شاہ روم) نے دحیہ بن خلیفہ کلبی سے کہا جب وہ رسول اللہ ﷺ کا خط لے کے اس کے پاس گئے تھے کہا کہ خدا کی قسم! تمہارے صاحب نبی مرسل ہیں اور وہ ہی ہیں جن کے ہم منتظر ہیں اور جن کا ذکر ہماری کتابوں میں ہے مگر میں اہل روم سے اپنی جان کا خوف رکھتا ہوں اگر ایسا نہ ہوتا تو یقیناً میں ان کی پیروی کر لیتا پس تم پادری ضغاطر کے پاس جاؤ اور ان سے اپنے صاحب کا حال بیان کر دو وہ مجھ سے زیادہ اہل روم کے نزدیک معظم مطاع ہیں۔ دیکھو وہ کیا کہتے ہیں؟ پس دحیہ گئے اور انہوں نے ضغاطر سے بیان کیا ان باتوں کو جو رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے ضغاطر نے ان سے کہا کہ خدا کی قسم! تمہارے صاحب نبی مرسل ہیں ہم ان کا حال جانتے ہیں اور ان کا نام ہماری کتاب میں ہے۔ بعد اس کے ضغاطر نے سیاہ لباس جو ان کے جسم پر تھا اتار دیا اور سفید لباس پہن لیا اور عصا ہاتھ میں لے کے اہل روم کے پاس گئے وہ لوگ اس وقت گرجا میں تھے پھر ان سے کہا کہ اے معشر روم! ہمارے پاس احمد (ﷺ) کا خط آیا ہے وہ اس خط میں ہمیں اللہ کی طرف بلاتے ہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اور احمد خدا کے رسول ہیں پس سب لوگوں نے یکبارگی ان پر حملہ کیا اور ان کو قتل کر دیا پس دحیہ ہرقل کے پاس لوٹ کر گئے اور اس سے سارا حال بیان کیا ہرقل نے کہا میں تو تم سے کہہ چکا کہ ہمیں اپنی جان کا خوف ہے ضغاطر ان کے نزدیک خدا کی قسم مجھ سے زیادہ باعظمت تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۵۶۷۔ حضرت ضمادؓ بن ثعلبہ

حضرت ضمادؓ بن ثعلبہ ازدی۔ قبیلہ ازدشنوءہ سے ہیں جاہلیت کے زمانے میں نبیؐ کے دوست تھے۔ دوا علاج اور جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے اور علم کی تلاش میں رہتے تھے۔ شروع زمانے میں اسلام لائے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ضماد بن ثعلبہ ازدی قبیلہ ازدشنوءہ سے ہیں۔ ابن مندہ نے اتنی بات زیادہ لکھی ہے کہ بعض لوگ ان کو ضمام کہتے ہیں۔ ان سب لوگوں نے حضرت ابن عباس کی یہ حدیث روایت کی ہے کہ جو ہم سے ابوالفرج یحییٰ بن محمود ثقفی اور ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں اسحٰق بن ابراہیم نے عبدالاعلیٰ یعنی ابوہمام سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد نے عمرو بن سعید سے انہوں نے سعید جبیر سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ ضماد مکہ میں آئے قبیلہ ازدشنوءہ سے تھے آسیب کی جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے جب انہوں نے مکہ کے بے وقوف لوگوں سے سنا کہ محمد کو جنون ہو گیا ہے تو کہنے لگے اگر میں انہیں دیکھتا تو شاید اللہ ان کو میرے ہاتھ سے شفاء دیتا چنانچہ وہ حضرت سے ملے اور کہا کہ اے محمد میں آسیب کی جھاڑ پھونک کرتا ہوں اور اللہ میرے ہاتھ پر جس کو چاہتا ہے شفا دیتا ہے کہ آپ کو کچھ ضرورت ہے۔ نبیؐ نے فرمایا:

الحمد لله نحمده و نستعينه من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادی له و اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريک له و ان محمدا عبده و رسوله-

''سب تعریف اللہ کے لیے ہے ہم اس کی تعریف کرتے ہیں۔ اور اس سے مدد مانگتے ہیں جس کو اللہ ہدایت کرے اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

ضماد نے کہا حضرت! ان کلمات کو پھر پڑھئے۔ نبیؐ نے پھر پڑھا ایسا ہی تین مرتبہ ہوا انہوں نے کہا واللہ میں نے کاہنوں کا قول سنا ہے' ساحروں کی گفتگو سنی ہے اور شاعروں کا کلام سنا ہے مگر میں نے ایسے کلمات (کسی سے) نہیں سنے۔ واللہ یہ کلمات دریا کے مثل ہیں آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں آپ سے اسلام پر بیعت کروں۔ نبیؐ نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا اور انہوں نے بیعت کی پھر نبیؐ نے فرمایا کہ اپنی قوم کی طرف سے بھی انہوں نے عرض کیا کہ اپنی قوم کی طرف سے بھی راوی کہتا تھا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے (کسی طرف) لشکر بھیجا اس لشکر کا گزر ان کی قوم کی طرف ہوا تو سردار لشکر نے لشکر والوں سے پوچھا کہ کیا تم میں سے کسی شخص نے کوئی چیز ان لوگوں کی پائی ہے؟ جس نے کوئی چیز پائی ہو وہ واپس کر دے ایک شخص نے کہا میں نے ایک طہارت کرنے کا ظرف پایا ہے سردار نے کہا اس کو واپس کر دو کیونکہ یہ لوگ ضماد کی قوم کے ہیں (کافر نہیں ہیں کہ ان کا مال لے لینا مباح ہو)۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ضماد: اس کے آخر میں دال ہے۔

۲۵۶۸۔ حضرت ضمامؓ بن ثعلبہ سعدی

حضرت ضمامؓ بن ثعلبہ سعدی۔ بنی سعد بن بکر سے ہیں اور بعض لوگ ان کو تمیمی کہتے ہیں مگر یہ صحیح نہیں بنی سعد بن بکر کے بھیجے

ہوئے نبیؐ کے حضور میں آئے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں یہ ۵ ھ کا ذکر ہے محمد بن حبیب وغیرہ کا یہی قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ۷ ھ کا ذکر ہے اور بعض کہتے ہیں ۹ ھ کا۔ اس کو ابن ہشام نے ابوعبیدہ سے نقل کیا ہے ان کی حدیث ابن عباس انس ابوہریرہ اور طلحہ بن عبیداللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے روایت کی ہے۔ طلحہ نے ان کا نام نہیں لیا ان کی حدیث کی سندیں سب صحیح ہیں۔ ہمیں عبیداللہ بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن ولید نے کریب مولی ابن عباس سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ بنی سعد بن بکر نے ضمام بن ثعلبہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا وہ آئے اور انہوں نے اپنا اونٹ مسجد کے دروازے پر باندھ دیا وہ ایک فربہ آدمی تھے گیسوان کے بڑھے ہوئے تھے اس کے بعد رسول اللہؐ کے سامنے آ کے کھڑے ہو گئے آپ اپنی مسجد میں اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ضمام نے پوچھا کہ تم میں ابن عبدالمطلب کون ہیں؟ رسول اللہؐ نے فرمایا میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں پھر ضماد نے کہا اے ابن عبدالمطلب! میں آپ سے ایک بات پوچھوں گا اور پوچھنے میں سختی کروں گا آپ مجھ پر ناخوش نہ ہوں حضرت نے فرمایا نہیں ناخوش نہ ہوں گا۔ جو تمہارا جی چاہے پوچھو۔ ضمام نے کہا میں آپ کو آپ کے خدا اور اگلوں پچھلوں کے خدا قسم دلا کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا بار خدایا ہاں۔ پھر ضمام نے کہا میں آپ کو آپ کے خدا اور اگلوں پچھلوں کے خدا کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور جن بتوں کو ہمارے باپ دادا پرستش کرتے تھے چھوڑ دیں؟ آپ نے فرمایا بار خدایا ہاں۔ اس کے بعد ضمام نے تمام فرائض اسلام کو یکے بعد دیگرے پوچھا نماز' زکوٰۃ' روزے' حج اور تمام شرائع اسلامیہ کو اور ہر مرتبہ قسم دلا کر پوچھتے تھے جس طرح پہلی مرتبہ پوچھا تھا جب اس سے فراغت پائی تو کہنے لگے۔

اشہد ان لآ الہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ میں ان فرائض کو ادا کرتا رہوں گا اور جن باتوں سے آپ نے منع فرمایا ہے ان سے پرہیز رکھوں گا نہ اس پر زیادتی کروں گا اور نہ اس سے کمی کروں گا اس کے بعد وہ لوٹ گئے جب وہ چل دیئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ گیسو والا سچ کہتا ہے تو یہ جنت میں داخل ہوگا۔ ضمام اپنی قوم کے پاس گئے وہ سب لوگ ان کے پاس جمع ہوئے سب سے پہلی بات جو انہوں نے کی وہ تھی کہ لات وعزیٰ بت ہی بُرے ہیں لوگوں نے کہا اے ضمام چپ رہو دیکھو کہیں برص نہ ہو جائے کہیں جذام نہ ہو جائے کہیں جنون نہ ہو جائے ضمام نے کہا تمہاری خرابی ہو واللہ لات وعزیٰ نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع دے سکتے ہیں اور بے شک اللہ نے ایک رسول بھیجا اور اس پر کتاب نازل کی ہے اس کتاب کے ذریعہ سے تمہیں اس (جہالت) سے نکالا ہے جس میں تم تھے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور محمد اس کے بندہ اور اس کے رسول ہیں جن باتوں کا تمہیں حکم دیتا ہوں اور جن سے منع کرتا ہوں یہ سب باتیں اسی رسول کے پاس سے لایا ہوں۔ راوی کہتا ہے کہ شام تک ان کی مجلس میں جس قدر مرد اور عورت تھے مسلمان ہو گئے اور ابن عباس کہتے تھے ہم نے کوئی وفد ضمام سے افضل نہیں سنا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ضمام: اس کے آخر میں میم ہے۔

۲۵۶۹۔ حضرت ضمامؓ بن زید

حضرت ضمامؓ بن زید بن ثوابہ بن حکم ہمدانی۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے اور اسلام لائے نبیؐ نے ان کو ایک تحریر بھی لکھ دی تھی یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب آپ تبوک سے لوٹے طبری نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ ابوعمر نے نمط کے نام میں کیا ہے۔

۲۵۷۰۔ حضرت ضمرہؓ بن انس

حضرت ضمرہؓ بن انس۔ انصاری۔ ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمران بن بکار براد حمصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسماعیل بن عیاش نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قیس بن سعد سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کر کے بیان کیا کہ (ابتدائی اسلام میں یہ حکم تھا کہ) نماز عشاء پڑھنے کے بعد (رمضان میں) کھانا' پینا اور عورتوں سے اختلاط کرنا حرام ہو جاتا تھا ایک روز (بعد نماز مغرب کے) ضمرہ بن انس پر نیند کا غلبہ ہوا اور وہ بغیر کھانا کھائے سو گئے پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز عشاء پڑھ چکے تو وہ اٹھے اور انہوں نے کھایا پیا صبح کو رسول اللہؐ کے پاس آئے اور آپ سے سب کیفیت بیان کی پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی:

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ۔ (البقرة: ۱۸۷)

''حلال کر دیا گیا تمہارے لیے رمضان کی رات میں اپنی عورتوں سے اختلاط کرنا''۔

پس یہ حکم اللہ عزوجل کی رحمت سے منسوخ ہو گیا ان کے نام میں بہت اختلاف ہے جن کی وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی۔ ان کا ذکر کئی مقام پر ہو چکا ہے۔

۲۵۷۱۔ حضرت ضمرہؓ بن ثعلبہ

حضرت ضمرہؓ بن ثعلبہ بہزی۔ بہز ایک قبیلہ ہے بنی سلیم بن منصور کا۔ یہ ضمرہ مقام حمص میں رہتے تھے۔ ہمیں ابویاسر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سریج بن نعمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ یعنی ابن ولید نے سلیمان بن سلیم سے انہوں نے یحییٰ بن جابر سے انہوں نے ضمرہ بن ثعلبہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ نبیؐ کے حضور میں دو حلہ یمنی پہنے ہوئے آئے آنحضرتؐ نے فرمایا اے ضمرہ! کیا تم اپنے اس لباس کو سمجھتے ہو کہ تمہیں جنت میں داخل ہونے دے گا؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میرے لیے استغفار کیجئے میں جب تک ان کو اتار نہ ڈالوں گا بیٹھوں گا نہیں۔ نبیؐ نے فرمایا اے اللہ ضمرہ کی مغفرت کر۔ پس یہ بہت عجلت کے ساتھ گئے اور انہوں نے ان دونوں حلوں کو اتار ڈالا ان سے ابوبحریہ نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا تم لوگ ہمیشہ بھلائی پر رہو گے تاوقتیکہ باہم حسد نہ کرو گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۷۲۔ حضرت ضمرہؓ بن سعد

حضرت ضمرہؓ بن سعد سلمی۔ یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ یونس بن یزید نے ابن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے زیاد بن ضمرہ کو عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ ان کے والد سعد بن ضمرہ نے ان سے بیان کیا سعد بن ضمرہ اور ان کے والد ضمرہ دونوں غزوۂ حنین میں نبیؐ کے ہمراہ تھے کہ نبی ﷺ ایک دن ظہر کی نماز پڑھ کے ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے اور آپ کے ساتھ اور لوگ بھی بیٹھے وہ کہتے تھے کہ دو آدمی کھڑے ہوئے عیینہ بن حصن فزاری جو قبیلہ قیس غیلان سے تھے اور اقرع بن حابس تمیمی جو قبیلہ حندف سے تھے یہ دونوں رسول اللہؐ کے سامنے بیٹھے اور اپنے ایک مقتول کی بابت جھگڑنا شروع کیا پس میں نے عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ واللہ یا رسول اللہ! میں اس کو نہ چھوڑوں گا یہاں تک کہ اس کی عورتوں کو وہی مزہ چکھادوں جو اس نے میری عورتوں کو چکھایا ہے رسول اللہؐ نے اس دیت کے لیے کہا اور برابر رسول اللہؐ اور تمام لوگ دیت پر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ وہ دیت پر راضی ہو گئے اس کے بعد رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جاؤ قاتل کو لے آؤ میں اس کے لیے استغفار کروں۔ چنانچہ وہ نبیؐ کے حضور میں لایا گیا نبیؐ نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا میں محلم بن جثامہ لیثی ہوں۔ مقتول عمرو بن اضبط تھے ان لوگوں نے جن میں ابوقتادہ اور ابوحدرد اسلمی بھی تھے عمرو بن اضبط سے ملاقات کی عمرو بن اضبط ایک اونٹ پر سوار تھے اور ایک ظرف دودھ کا ان کے سامنے رکھا تھا عمرو بن اضبط نے ان لوگوں کو سلام کیا پس محلم بن جثامہ نے ان کو قتل کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے ان کا نام ضمرہ بن سعد سلمی بتایا ہے اور بعض لوگ ان کو ضمیرہ کہتے ہیں۔

۲۵۷۳۔ حضرت ضمرہؓ (ابوعبیداللہ)

حضرت ضمرہؓ۔ کنیت ان کی ابوعبیداللہ ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبیداللہ نے روایت کی ہے (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حروری (مذہب کے لوگ) یمامہ کی نہروں سے نکلیں گے میں نے عرض کیا کہ یمامہ میں تو کوئی نہر نہیں ہے آپ نے فرمایا عنقریب ہوگی۔ ابوزرعہ نے ان کا تذکرہ افراد میں لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی ان کو ذکر کیا ہے۔

۲۵۷۴۔ حضرت ضمرہؓ بن عمرو جہنی

حضرت ضمرہؓ بن عمرو۔ بعض لوگ ان کو ضمرہ بن بشر کہتے ہیں مگر اکثر لوگ کہتے ہیں کہ یہ بیٹے ہیں عمرو بن عدی جہنی کے۔ بنی طریف کے حلیف تھے قبیلہ خزرج کے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انصار کے خاندان بنی ساعدہ کے حلیف تھے یہ لوگ بھی خزرج میں سعد بن عبادہ کے گروہ سے ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے ابن اسحاق نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بنی طریف کا حلیف ہونا اور بنی ساعدہ کا حلیف ہونا باہم مخالف نہیں ہے کیونکہ بنی طریف ایک شاخ بنی ساعدہ کی ہے۔ طریف بیٹے تھے خزرج بن ساعدہ کے یہ لوگ سعد بن عبادہ کے گروہ سے تھے۔

۲۵۷۵۔ حضرت ضمرہؓ بن عمرو خزاعی

حضرت ضمرہؓ بن عمرو خزاعی۔ بعض لوگ ان کو ضمرہ بن جندب کہتے ہیں اور بعض لوگ ضمضم کہتے ہیں ہمیں ضحاک نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے (اپنے ایک خط میں) اہل مکہ کو یہ آیت لکھ کے بھیجی: اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ- الآیۃ (النساء: ۹۷) (اس آیت میں ان لوگوں پر وعید ہے جو باوجود قدرت کے دارالحرب سے ہجرت نہ کریں عبدالرحمٰن بن عوف کا مقصود اس آیت کے لکھنے سے یہ تھا کہ جو مسلمان مکہ میں باقی ہیں وہاں سے ہجرت کر آئیں۔) پس جب (مکہ کے) مسلمانوں نے اس آیت کو پڑھا تو ضمضم بن عمرو نے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ ضمرہ بن عمرو خزاعی نے کہا کہ واللہ میں ضرور (مکہ سے) چلا جاؤں گا اس وقت یہ بیمار تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ (دراصل بیمار نہ تھے بلکہ) بیمار بن گئے تھے تاکہ مکہ سے (تبدیل آب وہوا کا بہانہ کر کے) چلے جائیں پھر انہوں نے کہا کہ مجھے لے چلو یہاں کی گرمی مجھے اذیت دیتی ہے چنانچہ یہ چل دیئے مقام تنعیم تک پہنچے تھے کہ وفات ہوگئی پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَی اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِکْهُ الْمَوْتُ - الایہ (النساء: ۱۰۰) ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن عمر بن ابان نے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن اشعث نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ضمرہ بن جندب اپنے گھر سے چلے انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھے سوار کر دو اور اس شرک کی زمین سے مجھے رسول اللہ کی طرف نکال دو پھر یہ راستہ ہی میں انتقال کر گئے قبل اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچیں پس یہ وحی نازل ہوئی: وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَی اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِکْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ- الآیۃ (النساء: ۱۰۰) ''جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرنے کے ارادہ سے چلے پھر راستہ میں اس کو موت آ جائے تو اللہ کے ذمہ اس کا ثواب ثابت ہو چکا۔'' ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۵۷۶۔ حضرت ضمرہؓ بن عیاض

حضرت ضمرہؓ بن عیاض جہنی۔ انصار کے خاندان بنی سواد کے حلیف تھے۔ احد میں شریک تھے اور یمامہ میں شہید ہوئے عبداللہ بن انیس کے چچازاد بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۵۷۷۔ حضرت ضمرہؓ بن ابی العیص

حضرت ضمرہؓ بن ابی العیص بن ضمرہ بن زنباع اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عیص۔ خزاعی ہیں بارادۂ ہجرت اپنے گھر سے چلے تھے راستہ میں وفات پائی۔ سعید بن جبیر نے اللہ تعالیٰ کے قول وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَی اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص تھے ضمرہ بن عیص بن ضمرہ بن زنباع جب لوگوں کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو وہ بیمار تھے انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ایک تخت پر ان کو لٹا کر اس تخت کو اونٹ پر رکھ دیں اور ان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا دیں ان لوگوں نے ایسا ہی کیا پھر مقام تنعیم میں جو مکہ کے قریب ہے انہوں نے وفات پائی انہی کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور

عکرمہ نے کہا ہے کہ جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ان کا نام ضمرہ بن ابی العیص تھا۔ اس کو اشعث بن سوار نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ضمرہ بن جندب اور حکم بن ابان نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا ضمرہ بن ابی العیص اور عمرو بن دینار نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ضمرہ یا ابوضمرہ ابوعمر نے کہا ہے صحیح یہ ہے کہ ان کا نام ضمرہ تھا نہ ابوضمرہ۔ عکرمہ نے کہا ہے کہ میں چودہ برس تک اس شخص کے نام کی تلاش میں رہا جس کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا یہاں تک کہ میں واقف ہو گیا اسی قسم کا حال ضمرہ بن عمرو خزاعی کے تذکرہ میں لکھا ہے اگر سب لوگوں نے اس تذکرہ کو علیحدہ نہ لکھا ہوتا تو ہم یہ حالات پہلے ہی تذکرہ میں بڑھا دیتے مگر ہم تو انہی لوگوں کی پیروی کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۷۸۔ حضرت ضمرہؓ بن عرنہ

حضرت ضمرہؓ بن عرنہ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی ثم النجاری۔ احد میں اپنے والد کے ہمراہ شریک تھے اور جسر ابوعبیدہ کے دن قتال فرس میں بعہد خلافت حضرت عمرؓ شہید ہوئے یہ بھتیجے ہیں منقذ بن عمرو والد حبان بن منقذ کے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۵۷۹۔ حضرت ضمرہؓ بن کعب

حضرت ضمرہؓ بن کعب بن عمرو بن عدی انصاری خزرجی ساعدی۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو خاندان انصار کی شاخ خزرج کے قبیلہ بنی ساعدہ بن کعب سے جنگ بدر میں شریک ضمرہ بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن جہینہ کا نام بھی روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور دونوں نے ان کے نسب میں جہینہ کا ذکر کیا ہے حالانکہ قبیلہ ساعدہ جہینہ کے علاوہ ہے مگر یہ کہیں کہ ایک کو بوجہ حلف کے جہنی کہا اور دوسرے کو بوجہ نسب کے مگر میرا گمان غالب یہ ہے کہ یہ ضمرہ اور ضمرہ بن عمرو بن عدی دونوں ایک ہیں اور کعب کا ذکر ان کے نسب میں بوجہ اختلاف کے ہے۔ ابونعیم نے ان کو دو سمجھ لیا اور ابوموسیٰ نے بھی ان کا اتباع کیا حالانکہ نسب بھی ایک ہے اور حلف بھی ایک ہے۔ واللہ اعلم

۲۵۸۰۔ حضرت ضمرہؓ

حضرت ضمرہؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان سے سعید بن مسیب نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے جو شخص اپنے مال کے لیے قتل کیا جائے وہ بھی شہید ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۵۸۱۔ حضرت ضمضمؓ بن حارث

حضرت ضمضمؓ بن حارث بن جشم بن عبید سلمی انہوں نے حنین کے دن چند اشعار کہے تھے جن میں سے دو شعر یہ ہیں:

اذلا ازال علی رحالة نهدة — جرداء تلحق بالنجاد ازاری

یوما علی اثر النهاب و تارة — کانت مجاهدة مع الانصار

"کیونکہ میں ہمیشہ حسین اور مضبوط گھوڑے کی زین پر رہتا تھا۔ تلوار کی میان سے میری ازار ملی رہتی تھی۔ (وہ قافلہ) کبھی لوٹ مار میں مصروف رہتا تھا اور کبھی انصار کے ہمراہ جہاد کرتا تھا۔"

۲۵۸۲۔ حضرت ضمضمؓ بن عمرو

حضرت ضمضمؓ بن عمرو خزاعی۔ بعض لوگ ان کو ضمرہ کہتے ہیں۔ اور ضمرہ میں اس پر بحث ہو چکی ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۵۸۳۔ حضرت ضمضمؓ بن قتادہ

حضرت ضمضمؓ بن قتادہ۔ قطبہ بن عمرو بن ہرم بن قطبہ نے روایت کی ہے کہ لوگوں نے ان سے بیان کیا کہ ضمضم بن قتادہ کا ایک لڑکا سیاہ رنگ کا پیدا ہوا۔ قبیلہ بنی عجل کی ایک عورت سے ان کو تشویش ہوئی (کہ میری اولاد سیاہ رنگ کی کیسے پیدا ہوئی؟) انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ کیا تمہارے یہاں کچھ اونٹ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا کس رنگ کے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ سرخ بھی ہیں' سیاہ بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا سیاہ کہاں سے آئے؟ انہوں نے کہا کوئی رگ اچھل آئی آپ نے فرمایا تو یہاں بھی رگ اچھل گئی پھر کچھ بوڑھیاں قبیلہ بنی عجل کی آئیں اور انہوں نے بیان کیا کہ اس عورت کی کوئی دادی سیاہ رنگ کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے بسند غریب کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ اسناد عجیب ہیں یہ حدیث حضرت ابوہریرہ کی روایت سے صحیح ہے اور حضرت ابوہریرہ نے بیان کیا ہے کہ یہ عورت قبیلہ بنی فزارہ کی تھی۔

۲۵۸۴۔ حضرت ضمیرہؓ بن حبیب

حضرت ضمیرہؓ۔ ضمیرہ تصغیر ہے ضمرہ کی۔ یہ ضمرہ بیٹے ہیں حبیب کے اور بعض لوگ کہتے ہیں بیٹے ہیں جندب کے اور بعض لوگ کہتے ہیں بیٹے ہیں انس کے۔ یہی ہیں جو اپنے گھر سے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کی نیت سے چلے تھے اور راستہ میں انتقال کر گئے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تھی: وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ م بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ- الآية (النساء: ۱۰۰) ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو اشعث بن سوار نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اشعث سے انہوں نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ضمرہ بغیر تصغیر کے بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ ضمرہ بن ابی العیص کے نام میں ان کی بابت بہت اختلاف بیان ہو چکا ہے۔

۲۵۸۵۔ حضرت ضمیرہؓ بن سعد

حضرت ضمیرہؓ بن سعد سلمی۔ بعض لوگ ان کو ضمری کہتے ہیں یہ دادا ہیں زیاد بن سعد بن ضمیرہ کے ان کی حدیث اہل مدینہ سے مروی ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان سے ان کے بیٹے سعد بن ضمیرہ نے روایت کی ہے محمد بن جعفر بن زبیر نے زیاد بن سعد بن ضمیرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے محلم بن جثامہ کا قصہ روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے ضمرہ کے نام میں ان کا حال اس سے زیادہ بیان ہو چکا ہے۔

۲۵۸۶۔حضرت ضمیرہؓ بن ابی ضمیرہ

حضرت ضمیرہؓ بن ابی ضمیرہ۔رسول اللہؐ کے غلام تھے۔یہ اوران کے والد ابوضمیرہ دونوں صحابی ہیں دادا ہیں حسین بن عبداللہ بن ابی ضمیرہ کے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ابن ابی ذئب نے حسین بن عبداللہ بن ابی ضمیرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا ضمیرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ضمیرہ کی والدہ کی طرف سے گزرے وہ رو رہی تھیں حضرت نے پوچھا کیوں روتی ہو؟ کیا بھوکی ہو؟ کیا تمہارے پاس کپڑے نہیں ہیں؟ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میرے اور میرے لڑکے کے درمیان جدائی پڑگئی (مالک نے مجھے تو رکھ لیا اور میرے لڑکے کو بیچ ڈالا) رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ماں اور اس کے بچہ کے درمیان میں تفریق نہ کی جائے پھر آپ نے اس شخص کو بلایا جس کے یہاں ضمیرہ تھے (اور ایک اونٹ کے عوض میں ضمیرہ کو خرید لیا۔ابن ابی ذئب کہتے تھے کہ حسین بن عبداللہ نے مجھے ایک خط بھی رسول اللہ ﷺ کا پڑھوایا جوان لوگوں کے پاس تھا (مضمون اس کا یہ تھا)

بسم الله الرحمن الرحيم- هذا كتاب لبنى ضميرة من محمد رسول الله لبنى ضميرة و اهل بيته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم و اعتقهم و انهم اهل بيت من العرب ان احبوا اقاموا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم و ان احبو ارجعوا الى اهليهم لاتعرض لهم الابحق من لقيهم من المسلمين فليستو ص بهم خير او كتب ابى بن كعب-

یہ تحریر ہے بنی ضمیرہ کے لیے محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بنی ضمیرہ اوران کے گھر والوں کے لیے۔لکھا جاتا کہ رسول اللہؐ نے انہیں آزاد کردیا ہے وہ عرب کے خاندان سے ہیں۔اگر چاہیں تو رسول اللہؐ کے پاس رہیں اور اگر چاہیں اپنے گھر لوٹ جائیں ان کو ناحق چھیڑا نہ جائے۔جو مسلمان ان کو ملے وہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرے۔اس تحریر کو ابی بن کعب نے (اپنے قلم سے) لکھا۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حرف الطاء--باب الطاء والالف

۲۵۸۷۔حضرت طارقؓ بن احمر

حضرت طارقؓ بن احمر۔عثمان بن عبداللہ بن علاثہ نے طارق بن احمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک تحریر دیکھی (جس کی عبارت یہ تھی):

من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبيعوا الثمرة حتى تينع ولاالسهم حتى يخمس ولا تطنوا الحبالىٰ حتى يضعن-

محمد رسول اللہ کی طرف سے (یہ تحریر ہے) نہ بیچو پھل کو یہاں تک کہ پک جائے اور نہ مال غنیمت کو یہاں تک کہ تقسیم ہو جائے۔اور حاملہ عورتوں سے جماع نہ کرو یہاں تک کہ ان کو وضع حمل ہو جائے۔

ابن قانع نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور دار قطنی نے کہا ہے کہ طارق بن احمر ہے۔ یہ حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں ان سے عبدالکریم جزری نے روایت کی ہے۔ یہی زیادہ صحیح ہے۔

۲۵۸۸۔ حضرت طارقؓ بن اشیم

حضرت طارقؓ بن اشیم بن مسعود اشجعی والد ہیں ابو مالک اشجعی کے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مالک اشجعی نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کو ایک کہتا ہو اور خدا کے سوا اور معبودوں کا انکار کرتا ہو اس کا مال اور اس کا خون (ضائع کرنا) حرام ہے اور اس کا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔
ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۸۹۔ حضرت طارقؓ بن زیاد

حضرت طارقؓ بن زیاد۔ حدیث ان کی بواسطہ سماک بن حرب کے ثوبان بن سلمہ سے مروی ہے وہ طارق بن زیاد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ ہمارے یہاں کچھ انگور کے اور کچھ کھجوروں کے درخت ہیں الحدیث
ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۵۹۰۔ حضرت طارقؓ بن سوید

حضرت طارقؓ بن سوید حضرمی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں سوید بن طارق ان سے وائل بن حجر حضرمی اور ان کے بیٹے علقمہ بن وائل نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے حماد بن سلمہ نے سماک بن حرب سے انہوں نے علقمہ بن وائل بن حجر سے انہوں نے طارق بن سوید حضرمی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہمارے ملک میں انگور پیدا ہوتے ہیں ہم ان کو نچوڑ کر رکھ لیتے ہیں کیا اس کو پئیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے پھر دوبارہ پوچھا اور کہا کہ ہم اس کو بغرض شفا پیتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ شفا نہیں بلکہ مرض ہے۔ اس حدیث کو اسرائیل نے سماک سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا ان کا نام سوید بن طارق ہے اور شریک نے سماک سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے طارق بن زیاد یا زیاد بن طارق سے روایت کیا ہے اور ولید بن ابی ثور نے سماک سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے طارق بن بشر یا بشر بن طارق سے روایت کیا ہے اور شعبہ نے علقمہ بن وائل سے انہوں نے اپنے والد وائل سے طارق بن سوید یا سوید بن طارق سے روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۹۱۔ حضرت طارقؓ بن شریک

حضرت طارقؓ بن شریک۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ مجھے خیال ہوتا ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے کیونکہ وہ حدیث فروہ بن نوفل سے مروی ہے ان سے

زیاد بن علاقہ نے اور عبدالملک بن عمیر نے روایت کی ہے۔

۲۵۹۲۔ حضرت طارق ؓ بن شہاب

حضرت طارق ؓ بن شہاب بن عبد شمس بن سلمہ بن ہلال بن عوف بن جشم بجلی احمسی۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابونعیم نے ابوعبید سے روایت کیا ہے کہ یہ طارق بیٹے ہیں شہاب بن عبد شمس بن سلمہ بن ہلال بن عوف بن جشم بن عمرو بن لوئی بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن احمس کے جو ایک شاخ ہے قبیلہ بجیلہ کی۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر یعنی ابوالفضل نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ شعبہ سے وہ قیس بن مسلم سے وہ طارق بن شہاب سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور حضرت ابوبکر کی خلافت میں چھوٹے چھوٹے لشکروں کے ساتھ رہ کر جہاد بھی کیا ہے ان سے قیس نے بھی روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ سے پوچھا گیا کہ ملاء اعلیٰ کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کفارات اور درجات میں۔ درجات (درجات سے مراد وہ عبادات جو باعث ترقی درجات ہوں۔) یہ ہیں کھانا کھلانا' ہر ایک کو سلام کرنا اور رات کو جب لوگ سوتے ہوں اٹھ کر نماز پڑھنا اور کفارات (کفارات سے مراد وہ عبادتیں جو باعث عفو گناہ ہوں۔) یہ ہیں سخت سردی کے زمانے میں اچھی طرح وضو کرنا' جماعت کے لیے جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۹۳۔ حضرت طارق ؓ بن عبداللہ محاربی

حضرت طارق ؓ بن عبداللہ محاربی۔ قبیلہ محارب بن خصفہ سے ہیں۔ صحابی ہیں ان سے جامع بن شداد اور ربعی بن خراش نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی بن عبیداللہ مذکر وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم سے ابن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سعید نے سفیان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ربعی سے انہوں نے طارق بن عبداللہ محاربی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جب تم نماز میں ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکو اور نہ اپنی داہنی طرف بلکہ اپنے بائیں جانب یا پیچھے یا پیر کے نیچے۔ اور جامع بن شداد نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم میں ایک شخص تھے جن کا نام طارق بن عبداللہ تھا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ہم لوگوں کی طرف ذوالمجاز نامی بازار میں ہوا میں اپنی دکان میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ایک سرخ حلہ پہنے ہوئے تھے (حلہ کہتے ہیں چادر اور تہبند کو۔ سرخ سے خالص سرخ مراد نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ اس میں سرخ خطوط تھے خالص سرخ لباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی استعمال نہیں فرمایا۔) میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ اے لوگو! لا الہ الا اللہ کہو نجات پا جاؤ گے اور ایک شخص آپ کے پیچھے دوڑتا ہوا آپ کو پتھر مارتا جاتا تھا آپ کے دونوں ٹخنوں سے اس نے (پتھر مار مار کے) خون بہا دیا تھا اور وہ کہتا جاتا تھا کہ اس کی بات نہ ماننا یہ بڑا جھوٹا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کون ہے؟ تو لوگوں نے کہا یہ عبدالمطلب کی اولاد سے ہیں۔ میں نے پوچھا وہ کون ہے جو ان کو پتھر مار رہا ہے؟ لوگوں نے کہا وہ ان کا چچا ابولہب ہے پھر پورا واقعہ ذکر کیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۹۴۔ حضرت طارق ؓ بن عبید

حضرت طارق ؓ بن عبید بن مسعود۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے بدر کے دن قیدی گرفتار کئے تھے ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ابوالیسر مالک بن دخشم عوفی اور طارق بن عبید بن مسعود انصاری نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ نے فرمایا تھا کہ جو شخص کسی قیدی کو گرفتار کر کے لے آئے گا اس کو اتنا ملے گا اور جو کسی کافر کو قتل کرے گا اس کو اتنا ملے گا اور ہم نے ستر آدمی قتل کئے اور ہم نے ستر آدمی گرفتار کئے تو سعد بن معاذ نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ ہم بھی ایسا کر سکتے تھے مگر صرف اس وجہ سے نہیں کیا کہ ہم مسلمانوں کی محافظت کر رہے تھے کہ پیچھے سے کوئی کافر نہ آ جائے۔ غنیمتیں کم ہیں اور آدمی بہت ہیں لہٰذا اگر آپ ان لوگوں کو جس قدر آپ نے وعدہ کیا ہے دے دیں گے تو اور لوگوں کو کچھ نہ ملے گا پھر آپس میں ان لوگوں نے ردوترد ید شروع کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ۔ (الانفال: ۱) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۵۹۵۔ حضرت طارق ؓ بن علقمہ

حضرت طارق ؓ بن علقمہ بن ابی رافع۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ ابن جریج نے عبیداللہ ابی یزید سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن طارق سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ ان کے گھر میں ایک مقام پر تشریف لے جا کر نماز پڑھتے تھے اور قبلہ رو ہو کر دعا مانگتے تھے مسلمان عورتیں بھی آپ کے ساتھ دعا مانگنے کو آتی تھیں۔ ابوعاصم نے اور روح نے ابن جریج سے اس طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں مگر محمد بن بکر برسانی نے ابن جریج سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا عبدالرحمٰن نے اپنے چچا سے روایت کی اور عبدالرزاق نے جو ابن جریج سے روایت کی تو انہوں نے باپ کے عوض ماں سے روایت کرنا نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۵۹۶۔ حضرت طارق ؓ بن مرقع

حضرت طارق ؓ بن مرقع۔ اہل حجاز سے ہیں۔ ان سے عطاء بن ابی رباح نے روایت کی ہے۔ عبداللہ بن یزید بن مقسم نے اپنی پھوپھی سارہ بنت مقسم سے انہوں نے میمونہ بنت کردم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ایک اونٹنی پر سوار تھے میں اس دن اپنے والد کے ساتھ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک درہ تھا جیسا کہ معلموں کے پاس رہتا ہے میں نے اعراب کو اور نیز دوسرے لوگوں کو دیکھا طبطبیہ طبطبیہ (مطلب یہ ہے کہ دوڑتے ہوئے چلے آ رہے ہیں عرب کے محاورہ میں دوڑنے کی آواز کو طبطبیہ کہتے ہیں جس طرح ہمارے یہاں اردو میں کہتے ہیں کہ کھٹ پٹ کرتے ہوئے آ رہے تھے۔) کر رہے ہیں۔ پس میرے والد حضرت کے قریب گئے اور کہا کہ میں جیش عثرات میں شریک ہو چکا ہوں رسول اللہ ﷺ اس جیش کو پہچان گئے پھر طارق بن مرقع نے کہا کہ کون شخص اپنا نیزہ اس کے ثواب کے عوض میں دیتا ہے؟ (راوی کہتا ہے) کہ اس کا ثواب کیا ہے؟ طارق نے کہا میں اس کے ساتھ اپنی سب سے پہلی بیٹی جو ہوگی بیاہ دوں گا پس میں نے اپنا نیزہ ان کو دے دیا بعد اس کے میں انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ ان کی لڑکی پیدا ہوئی اور وہ بالغ ہوئی اس وقت میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ میری بیوی کو میرے

ساتھ رخصت کر دیجئے۔ طارق نے کہا میں اسے رخصت نہ کروں گا جب تک تم اور مہر نہ دو میں نے قسم کھائی کہ میں ایسا نہ کروں گا اس کے بعد پورا واقعہ بیان کیا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے طارق بن مرقع کی ایک حدیث مسند صفوان بن امیہ سے مروی ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حجازی ہیں اور صحابہ میں ان کو شمار کیا ہے مگر میں ان کا صحابی ہونا بلکہ مسلمان ہونا بھی نہیں جانتا۔ پھر کہا اگر یہ طارق بن مرقع مسلمان ہوں گے تو تابعی ہوں گے عطاء بن ابی رباح سے روایت کرتے ہیں۔ صفوان بن امیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ایک چادر چرائی تو اس کو انہوں نے نبی ﷺ کے سامنے پیش کیا حضرت نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اسے معاف کر دیا حضرت نے فرمایا کہ اے ابو وہب! کاش یہ معافی قبل اس کے ہوتی کہ تم اس کو میرے پاس لاتے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ طارق بن مرقع سے عطاء اور ان کے بیٹے عبداللہ بن طارق نے روایت کی ہے ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے میں خیال کرتا ہوں کہ ان کی حدیث زمین افتادہ کی بابت مرسل ہوگی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۹۷۔ حضرت طاہرؓ بن ابی ہالہ

حضرت طاہرؓ بن ابی ہالہ۔ بھائی ہیں ہند بن ابی ہالہ کے۔ اسیدی ہیں، تمیمی ہیں۔ ابو ہالہ کا نام نباش بن زرارہ بن وقدان بن حبیب بن سلامہ بن غوی بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم تھا۔ حلیف ہیں بنی عبدالدار بن قصی بن کلاب کے۔ والدہ (ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کے صلب سے تھے نہ کہ آنحضرت صلی اللہ علہ وسلم کے صلب اقدس سے۔) ان کی ام المومنین خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں۔ ان کو نبیؐ نے یمن کے بعض اضلاع کا حاکم بنا کے بھیجا تھا۔ یوسف بن عمرو نے اپنی سند سے ابوموسیٰ (اشعری) سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول اللہؐ نے چار آدمیوں کے ساتھ یمن کی طرف بھیجا میں تھا اور معاذ بن جبل، خالد بن سعید بن عاص، طاہر بن ابی ہالہ اور عکاشہ بن ثور تھے ہم لوگوں کو وہاں حاکم بنا کر مختلف کاموں کے لیے بھیجا تھا اور ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم باہم متفق ہو کے رہیں اور لوگوں پر نرمی کریں سختی نہ کریں اور ان کو خوش رکھیں نفرت نہ دلائیں اور جب معاذ آئیں تو ہم بھی آئیں ہم ان کی مخالفت نہ کریں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۵۹۸۔ حضرت طخفہؓ بن قیس

حضرت طخفہؓ بن قیس اور بعض لوگ ان کو طہفہ بن قیس کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ پوری طرح طہفہ کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

باب الطاء والراء

۲۵۹۹۔ حضرت طرفہؓ (والد تمیم)

حضرت طرفہؓ۔ والد ہیں تمیم کے۔ سعید قریشی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا یہ صحابی ہیں یا نہیں؟ احمد بن عصام انصاری نے ابوبکر حنفی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سماک سے انہوں نے تمیم بن طرفہ سے انہوں نے اپنے والد سے

روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نماز میں اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے اور بعد سلام کے اکثر اپنے داہنی جانب پھر کر بیٹھ جاتے تھے ابوحاتم رازی نے کہا ہے کہ یہ سماک قبیصہ بن ہلب سے وہ اپنے والد سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ان کا تذکرہ سعید نے ابن عاصم سے بھی روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۰۰۔حضرت طرفہؓ بن عرفجہ

حضرت طرفہؓ بن عرفجہ۔ان کی ناک واقعہ کلاب میں کٹ گئی تھی انہوں نے چاندی کی ایک ناک بنوائی تھی اس میں بو آنے لگی تو نبی ﷺ نے ان کو سونے کی ناک بنوانے کی اجازت دے دی اس کو ثابت بن یزید نے ابوالاشہب سے روایت کیا ہے۔ان کی بابت اختلاف بیان ہو چکا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۶۰۱۔حضرت طریحؓ بن سعید

حضرت طریحؓ بن سعید بن عقبہ۔کنیت ان کی ابواسماعیل ثقفی۔قبیلہ جابلہ سے ہیں۔محمد بن عوف نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اسماعیل بن طریح نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابوسفیان نے ان کے دادا سعید بن عقبہ کو غزوۂ طائف میں تیر مارا ان کی آنکھ اس سے شہید ہو گئی۔پس یہ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میری آنکھ اللہ کی راہ میں شہید ہو گئی حضرت نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کروں تمہاری آنکھ پھر تم کو مل جائے گی اور اگر چاہو تو جنت میں آنکھ لینا انہوں نے کہا میں جنت ہی میں لوں گا ان کے بیٹے اسماعیل نے اپنے والد طریح سے انہوں نے ان کے دادا سعید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں امیہ بن ابی صلت ثقفی کے پاس گیا جب ان کا انتقال ہو رہا تھا وہ بے ہوش تھے پھر ان کو ہوش آیا تو گھر کی طرف دیکھ کر کہا میں تم دونوں کے پاس حاضر ہوں میں ابھی تمہارے پاس آیا اس کے بعد پورا واقعہ بیان کیا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۶۰۲۔حضرت طریفؓ بن ابان

حضرت طریفؓ بن ابان بن جاریہ بن فہم بن عبلہ بن انمار بن مبشر بن عمیرہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار عمیرہ بھائی ہیں جدیلہ بن اسد کے۔یہ طریف وفد بن کے نبی ﷺ کے حضور میں آئے تھے۔یہ قول ہشام بن کلبی کا ہے۔

۲۶۰۳۔حضرت طریفہؓ بن حاجر

حضرت طریفہؓ بن حاجر۔ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا جاتا ہے سیف بن عمر نے کہا ہے کہ یہ وہی ہیں جن کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فجاءۃ سلمی کے بابت لکھا تھا جس کو حضرت ابوبکر صدیق نے آگ میں جلایا طریفہ فجاءۃ کی تلاش میں گئے یہ اور ان کے بھائی معن حاجر کے بیٹے خالد بن ولید یہ سب ساتھ میں تھے۔فجاءۃ کے ساتھ نجبہ بن ابی المیثاء بھی تھا پس نجبہ اور طریفہ سے ملاقات ہو گئی دونوں باہم لڑے نجبہ بحالت ارتداد مقتول ہوا پھر طریفہ آگے بڑھے یہاں تک کہ فجاءۃ سلمی کو پایا اس کا نام ایاس بن عبداللہ بن عبدیالیل تھا طریفہ نے اس کو گرفتار کیا اور حضرت ابوبکر کے پاس بھیج دیا۔جب فجاءۃ حضرت ابوبکر کے پاس پہنچا تو

انہوں نے اس کو آگ میں جلوادیا۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۶۰۴۔حضرت طعمہؓ بن ابیرق

حضرت طعمہؓ بن ابیرق بن عمرو بن حارثہ بن ظفر بن خزرج بن عمرو۔سوائے بدر کے تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے۔ابواسحٰق مستملی نے ان کا تذکرہ صحابی میں لکھا ہے۔بعض لوگ ان کو ابوطعمہ بشیر بن ابیرق انصاری کہتے ہیں۔خالد بن معدان نے طعمہ بن ابیرق انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا میں آپ کے آگے آگے چلا جا رہا تھا ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ جو شخص اپنی بیوی سے بہ نیت طلب ثواب ہمبستری کرے اس کی کیا فضیلت ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا وہ دونوں بخش دیئے جائیں گے۔اسکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابواسحٰق نے ایسا ہی لکھا ہے مگر طعمہ کے مسلمان ہونے میں کلام ہے۔

باب الطاء والفاء

۲۶۰۵۔حضرت طفیلؓ بن ابی کعب انصاری

حضرت طفیلؓ بن ابی کعب انصاری۔ان کا نسب ان کے والد کے نام میں گزر چکا ہے۔ان کی ماں طفیل بن عمرو دوسی کی بیٹی تھیں۔یہ حضرت ابن عمر کے دوست تھے ان کا پیٹ بڑا تھا حضرت ابن عمر (مذاقاً) ان کو ابو بطن کہتے تھے یہی ان کا لقب ہو گیا۔واقدی اور بعانی نے کہا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہو چکے تھے انہوں نے اپنے والد وغیرہ سے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۰۶۔حضرت طفیلؓ بن حارث

حضرت طفیلؓ بن حارث بن مطلب بن عبدمناف قریشی مطلبی۔ان کی والدہ بخیلہ بنت خزاعی بن حویرث ثقفیہ ہیں۔یہ اور ان کے بھائی عبیدہ اور حصین فرزندان حارث بدر،احد،خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے عبیدہ بدر میں شہید ہوئے ان کا حال ان کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائے گا۔ابن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ نے شرکائے بدر کے نام میں طفیل بن حارث بن مطلب کا نام بیان کیا ہے۔وفات ان کی ۳۱ھ میں ہوئی اور بعض کہتے ہیں ۳۲ھ میں۔ان کی اور ان کے بھائی حصین کی وفات ایک سال میں ہوئی پہلے طفیل کی وفات ہوئی ان کے چار مہینے بعد حصین کی وفات ہوئی ان سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۰۷۔حضرت طفیلؓ بن اخی جویریہ

حضرت طفیلؓ بن اخی جویریہ۔جویریہ کے بھتیجے ہیں۔انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ریشمی کپڑا پہننے کی بابت روایت کی ہے۔ان کی حدیث شریک بن جابر نے اپنی خالہ ام عثمان سے انہوں نے طفیل سے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور

ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۶۰۸۔ حضرت طفیلؓ بن زید حارثی

حضرت طفیلؓ بن زید حارثی۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالرجاء احمد بن محمد بن عبدالعزیز قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر محمد بن احمد سفار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید محمد بن علی بن عمرو حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبداللہ بن حامد وزان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمعیل بن سعدان فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالقاسم طیب بن علی تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسن بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سکن بن سعید نے اپنے والد سے انہوں نے کلبی سے انہوں نے عوانہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک دن اپنے پاس بیٹھنے والوں سے پوچھا کہ کیا تم میں کوئی شخص ایسا ہے جس کو رسول اللہ ﷺ کی حالت زمانہ جاہلیت کی معلوم ہو جب آپ نبی نہیں ہوئے تھے؟ طفیل بن یزید حارثی نے جن کی عمر ایک سو ساٹھ برس کی تھی کہا کہ ہاں یا امیر المومنین! (مجھے معلوم ہے) مامون بن معاویہ کی کہانت وعلم کا حال تو آپ کو معلوم ہی ہے اس کے پاس لوگوں کے سامنے عقاب (حضرت کو یہ معلوم تھا کہ صحابہ کی نیت میں شرک نہیں ہے ورنہ صرف حیا کے سبب سے کسی بات کی تعلیم کا ترک ہو جانا آپ سے ممکن نہ تھا۔) آتے تھے اور اس کے آگے بیٹھ جاتے تھے اور اپنی زبان میں شور کرتے تھے تو وہ کہتا تھا کہ یہ عقاب فلاں فلاں بات بیان کرتے ہیں پس جیسا وہ بیان کرتا تھا ویسا ہی واقع ہوتا تھا وہ نصرانی تھا ہر اتوار کے دن وہ باہر نکلتا تھا اور ایک دفعہ جمعہ کے دن عقاب اس کے پاس آئے اور بول کر چلے گئے دن چڑھے وہ باہر نکلا اور اس نے ایک حدیث دلائل نبوت کی ذکر کی ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۰۹۔ حضرت طفیلؓ بن سعد

حضرت طفیلؓ بن سعد بن عمرو بن ثقف۔ ثقف کا نام کعب بن مالک بن مبذول بن مالک بن نجار انصاری۔ خاندان بنی نجار سے ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا انصار کے خاندان بنی نجار سے ہیں بیر معونہ کے دن طفیل بن سعد شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ احد میں شریک تھے۔ اور بیر معونہ کے دن شہید ہوئے۔

۲۶۱۰۔ حضرت طفیلؓ بن عبداللہ ازدی

حضرت طفیلؓ بن عبداللہ بن حارث بن سخبرہ بن جرثومہ بن عادیہ بن مرہ بن اوس بن نمر بن عثمان بن نصر بن زہران بن کعب بن حارث بن کعب بن عبداللہ بن نصر بن ازد ازدی۔ کبھی ان کو ان کے دادا کی طرف منسوب کر کے طفیل بن سخبرہ بھی کہہ دیتے ہیں وہ یہی ہیں۔ یہ اخیافی بھائی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق کے ان سب کی والدہ ام رومان ہیں (ان کے والد) عبداللہ کے بعد ام رومان سے حضرت ابوبکر صدیق نے نکاح کیا تھا۔ ابن ابی خثیمہ نے کہا ہے کہ یہ قریشی ہیں مگر میں نہیں جانتا کہ قریش کے کس خاندان سے ہیں؟ مگر صحیح یہ ہے کہ یہ ازدی ہیں قریشی نہیں ہیں۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے بہز اور

عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے طفیل بن سخبرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ان کا گزر یہود پر ہوا انہوں نے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو؟ ان لوگوں نے کہا ہم یہودی ہیں۔ انہوں نے کہا تم لوگ بہت اچھے ہوتے اگر تم یہ نہ کہتے کہ عزیر خدا کے بیٹے ہیں۔ یہودیوں نے کہا تم بھی بہت اچھے ہوتے اگر یہ نہ کہتے کہ اگر خدا چاہے اور محمد چاہیں پھر ان کا گزر نصاریٰ پر ہوا انہوں نے پوچھا تم لوگ کون ہو؟ ان لوگوں نے کہا ہم نصاریٰ ہیں انہوں نے کہا تم لوگ بہت اچھے ہوتے اگر تم یہ نہ کہتے کہ مسیح خدا کے بیٹے ہیں۔ ان لوگوں نے کہا تم بھی بہت اچھے ہوتے اگر تم یہ کہتے کہ اگر خدا چاہے اور محمد چاہیں۔ پس صبح کو انہوں نے اپنا خواب کچھ لوگوں سے بیان کیا بعد اس کے نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا پس نماز کے بعد حضرت نے خطبہ پڑھا اللہ کی حمد وثنا بیان کی۔ بعد اس کے فرمایا کہ طفیل نے ایک خواب دیکھا ہے جس کو تم میں سے بعض لوگوں سے بیان بھی کیا ہے تم لوگ ایک لفظ ایسا کہا کرتے ہو کہ مجھے حیا[1] مانع ہوتی تھی کہ تم کو اس سے منع کروں تم اگر اللہ چاہے اور محمد چاہیں نہ کہا کرو بلکہ صرف یہ کہا کرو اگر اللہ چاہے۔ اس حدیث کو سفیان اور شعبہ نے عبدالملک سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ طفیل سے مروی ہے کہ ایک شخص نے خواب دیکھا الخ اور معمر نے عبدالملک سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے اس کو روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ حضرت عائشہؓ اور عبد اللہ کے بھائی ہیں حالانکہ حضرت عائشہؓ کی ماں کا کوئی لڑکا عبداللہ نہ تھا جیسا کہ ہم عبداللہ کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ حضرت عائشہ اور عبدالرحمٰن کے بھائی تھے جیسا کہ ہم نے ان دونوں کے نام میں ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۲۶۱۱۔ حضرت طفیلؓ بن عمرو

حضرت طفیلؓ بن عمرو بن طریف بن عاص بن ثعلبہ بن سلیم بن فہم بن غنم بن دوس بن عدنان بن عبداللہ بن زہران بن کعب بن حارث بن کعب بن عبداللہ بن نصر بن ازد ازدی دوسی۔ لقب ان کا ذوالنون تھا۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حبیب بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن ایوب نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا کہ طفیل بن عمرو دوسی بیان کرتے تھے کہ وہ مکہ گئے اور رسول اللہ ﷺ اس وقت وہیں تھے پس ان کے پاس قریش کے کچھ لوگ گئے طفیل شریف شاعر اور ذہین شخص تھے ان سے لوگوں نے کہا اے طفیل! تم ہمارے شہر میں آئے ہو اور یہ شخص (یعنی محمد ﷺ) جو ہمارے یہاں ہے اس نے ہمیں سخت مشکل میں ڈال دیا ہے اور ہماری جماعت کو متفرق کر دیا ہے اس کی باتیں (بالکل) جادو کی طرح (سریع التاثیر) ہوتی ہیں وہ باتیں باپ بیٹے کے درمیان میں بھائی بھائی کے درمیان میں میاں بیوی کے درمیان میں تفرقہ ڈال دیتی ہیں ہم تمہارے حق میں اور تمہاری قوم کے حق میں خوف رکھتے ہیں (کہ کہیں تم اس کے پاس جاؤ اور وہ تم کو پھانس لے) لہٰذا تم اس سے بات نہ کرنا اور نہ اس کی بات سننا۔ طفیل کہتے تھے کہ واللہ ان لوگوں نے اس قدر کہا کہ میں نے قطعی ارادہ کر لیا کہ اس کے بعد نہ میں محمد کی کوئی بات سنوں گا اور نہ ان سے بات کروں گا اور میں نے کان میں روئی رکھ لی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بغیر قصد ان کی کوئی بات میں

---

1 عقاب ایک جانور کا نام ہے اس کے پاس جن اس شکل میں آتے تھے۔

سن لوں پس صبح کو میں کعبہ گیا تو رسول اللہ ﷺ کعبہ کے پاس کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے میں بھی ان کے قریب جا کے کھڑا ہو گیا پس اللہ نے بے اختیار مجھے ان کی بات سنا دی میں نے ایک نہایت عمدہ کلام ان سے سنا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ عجیب بات ہے واللہ میں شاعر ہوں عقلمند ہوں اچھی بُری بات کو پہچانتا ہوں پھر میں کیوں نہ اس شخص کی تقریر سنوں جو باتیں اس کی اچھی ہوں گی ان کو قبول کر لوں گا جو بُری ہوں گی ان کو ترک کر دوں گا۔ پس میں (وہیں) ٹھہرا رہا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نماز ختم کر کے اپنے گھر لوٹے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا جب آپ اپنے گھر کے اندر چلے گئے تو میں آپ کے سامنے گیا اور میں نے کہا:

اے محمد! آپ کی قوم نے مجھ سے ایسا ایسا کہا تھا (لہٰذا میں آپ کی باتوں کے سننے سے بہت پرہیز کرتا رہا) مگر خدا نے مجھے آپ کی باتیں سنا ہی دیں میں نے سنا تو بہت ہی اچھی باتیں ہیں۔ آپ مجھ سے اپنا دین بیان کیجئے۔ حضرت نے میرے اوپر اسلام کو پیش کیا اور قرآن پڑھ کر مجھے سنایا واللہ میں نے اس سے بہتر کلام کبھی نہ سنا تھا نہ اس سے زیادہ معتدل مذہب کوئی دیکھا تھا۔ پس میں اسلام لے آیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنی قوم میں بہت مانا جاتا ہوں اب میں لوٹ کے اپنی قوم کی طرف جاؤں گا تو انہیں اسلام کی ترغیب دوں گا آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ میرے لیے (سچائی کی) کوئی نشانی مقرر کر دے جس سے مجھے دین کی طرف ان کو دعوت دینے میں مدد ملے آپ نے فرمایا یا اللہ طفیل کے لیے کوئی نشانی بنا دے۔ یہ کہتے تھے پھر میں اپنی قوم کی طرف چلا یہاں تک کہ جب میں اس مقام پر پہنچا جہاں سے سب لوگ مجھے دیکھ سکتے تھے تو ایک روشنی میری آنکھوں کے درمیان مثل چراغ کے پیدا ہو گئی یہ کہتے تھے (اس وقت) میں نے دعا کی کہ یا اللہ (اس نور کو) کسی اور مقام میں پیدا کر دے کیونکہ مجھے خیال ہے کہ (حالت موجودہ میں) کفار اس نور کو ایک قسم کا مسخ سمجھیں گے بوجہ اس کے میں ان کے دین کو ترک کر دیا ہے پس (دعا کرتے ہی فوراً) وہ نور میرے کوڑے کے نوک میں اتر آیا تمام حاضرین کو وہ میرے کوڑے میں اس طرح معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک قندیل لٹکی ہوئی ہے اور میں (اس قندیل کو لئے ہوئے) ان کی طرف پہاڑی کے اوپر سے اتر رہا ہوں جب میں اتر کے نیچے آ گیا تو میرے والد میرے پاس آئے وہ بہت ہی بوڑھے تھے میں نے کہا مجھ سے الگ رہنا نہ میں تمہارا ہوں اور نہ تم میرے ہو۔ میرے والد نے پوچھا کہ اے بیٹے یہ کیوں؟ میں نے کہا میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ میرے والد نے کہا اے میرے بیٹے جو تمہارا دین ہے وہی میرا بھی دین ہے۔ (یہ کہہ کہ) وہ بھی مسلمان ہو گئے اس کے بعد میری بیوی میرے پاس آئیں ان سے بھی میں نے اسی طرح (ڈانٹ کے) کہا وہ بھی مسلمان ہو گئیں اور مجھ سے کہا کہ (میں تمہارے خیال سے مسلمان تو ہو گئی مگر) کیا ذی الشریٰ نامی بت کے ناراض ہو جانے کا) میرے لیے کچھ خوف نہیں؟

میں نے کہا نہیں میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ اس کے بعد میں نے قبیلہ دوس کو (اسلام کی) دعوت کی مگر انہوں نے اسلام لانے میں تاخیر کی تو میں رسول اللہؐ کے پاس پھر لوٹ کے مکہ گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ قبیلہ دوس کے لوگوں پر میرا کہنا اثر نہیں کرتا (وہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے) آپ اللہ سے ان کے لیے بددعا کیجئے (مگر حضرت نے بمقتضائے رحمت بددعا نہ فرمائی بلکہ) آپ نے دعا دی کہ یا اللہ دوس کو میری (پیروی کی) طرف ہدایت کر (پھر مجھ سے مخاطب ہو کے فرمایا) تم اپنی قوم کے پاس لوٹ جاؤ اور ان کے ساتھ نرمی کرو یہ کہتے تھے میں لوٹ کے پھر اپنی قوم کے پاس گیا اور وہیں مقیم رہا ان کو اسلام کی دعوت دیتا رہا یہاں تک کہ وہ (مسلمان ہو گئے اور) ہجرت کر کے نبیؐ کے پاس مدینہ پہنچ گئے اور اس درمیان میں نبیؐ بدر اور احد اور خندق کی

لڑائیاں ختم کر چکے تھے بعد اس کے میں باقی مسلمانوں کو اپنے ساتھ لے کے رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوا آپ اس وقت خیبر میں تھے خیبر کے مال غنیمت میں آپ نے اور مسلمانوں کے ساتھ ہمارا حصہ بھی لگایا پھر میں رسول اللہؐ کے ساتھ ہی رہا یہاں تک کہ اللہ نے مکہ آپ (کے ہاتھ) پر فتح کر دیا اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ مجھے ذی الکفین کی طرف بھیجئے جو قبیلہ عمرو بن حممہ کا بت ہے تا کہ میں اس کو جلا دوں چنانچہ (حضرت نے ان کو اجازت دے دی اور) یہ وہاں گئے اس کو جلاتے جاتے تھے وہ لکڑی کا بنا ہوا تھا اور یہ مصرعے پڑھتے جاتے تھے:

یاذا الکفین لست من عبادک میلادنا اقدم من میلادک انی حشوت النار فی فؤادک

اے ذوالکفین! میں تیرے پوجنے والوں میں نہیں ہوں۔ میری پیدائش تیری پیدائش سے بھی پہلے کی ہے۔ میں نے آگ تیرے دل میں بھر دی ہے۔

اس کے بعد طفیل پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹ آئے اور مدینہ میں آپ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی۔ پھر جب اہل عرب مرتد ہوئے تو یہ مسلمانوں کے ہمراہ ان مرتدوں سے جہاد کرنے کو چلے یہاں تک کہ قبیلہ نجد (کے مرتدوں) سے فراغت کی بعد اس کے یمامہ گئے (وہاں پہنچ کر) انہوں نے اپنے ساتھ والوں سے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے اس کی تعبیر بتاؤ میں نے دیکھا کہ میرا سر مونڈا گیا ہے اور میرے منہ سے ایک پرندہ نکل کر اڑ گیا اور ایک عورت مجھے ملی اس نے اپنی شرمگاہ میں مجھے داخل کر لیا ہے اور میں نے اپنے بیٹے عمرو کو دیکھا کہ وہ مجھے بہت کوشش کے ساتھ تلاش کر رہا ہے مگر تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ رک گیا ان کے ساتھ والوں نے کہا بہت اچھا (خواب) ہے طفیل نے کہا میں نے اس کی تعبیر یہ لی ہے کہ سر کے مونڈے جانے کا یہ مطلب ہے کہ سر کاٹا جائے گا اور وہ پرندہ جو میرے منہ سے نکل گیا وہ میری روح ہے اور وہ عورت جس نے مجھے اپنی شرمگاہ میں داخل کر لیا ہے زمین ہے کہ وہ میرے لیے کھودی جائے گی اور میں اس میں چھپ جاؤں گا اور میرے بیٹے کا مجھے ڈھونڈنا پھر رک جانا اس کا مطلب میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ اس امر کی کوشش کرے گا کہ جو مصیبت مجھے پہنچی اس کو بھی پہنچے چنانچہ (ایسا ہی واقع ہوا) طفیل جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور ان کے بیٹے عمرو بن طفیل زخمی ہو گئے مگر بچ گئے پھر جنگ یرموک میں بعہد خلافت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۱۲۔ حضرت طفیلؓ بن مالک

حضرت طفیلؓ بن مالک بن خنساء۔ بدر میں شریک تھے۔ ان کا ذکر لوگ کرتے ہیں مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ابونعیم نے اپنی سند سے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے خاندان خزرج سے غزوۂ بدر میں شریک تھے طفیل بن مالک بن خنساء کا نام بھی لکھا ہے۔ ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے خاندان بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب کی شاخ بنی خنساء بن سنان بن عبید سے شریک غزوۂ بدر تھے۔ طفیل بن مالک بن خنساء کا نام بھی روایت کیا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام طفیل بن مالک بن نعمان بن خنساء (ہے) اور بعض لوگ طفیل بن نعمان بن خنساء کہتے ہیں۔ انصاری سلمی ہیں۔ یعنی قبیلہ بنی سلمہ

...ے ہیں۔ بیعت عقبہ میں اور غزوۂ بدر واحد میں شریک تھے احد میں ان کو تیرہ زخم لگے مگر زندہ رہے خندق کی لڑائی میں شہید ہوئے ...ن کو وحشی بن حرب نے قتل کیا تھا۔ اور موسیٰ بن عقبہ نے اہل بدر میں طفیل بن نعمان بن خنساء اور طفیل بن مالک (غرض) دو آدمیوں ...کا نام لکھا ہے۔ ابوعمر کا کلام اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے ان دونوں کو ایک سمجھا عنقریب ان کا تذکرہ طفیل بن نعمان کے ...م میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۱۲۔ حضرت طفیلؓ بن مالک

حضرت طفیلؓ بن مالک۔ مدنی۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ (میں نے) نبی ﷺ (کو دیکھا) آپ طواف کر رہے تھے اور آپ ...ے آگے آگے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ ابواحمد بن جحش مکفوف کے یہ اشعار بطور رجز کے پڑھتے جاتے تھے:

...بذا مکۃ من وادی بہا اہلی واولادی بہا امشی بلا ہادی

مکہ کیا اچھی وادی ہے! اس میں میری بیوی اور میری اولاد ہیں۔ وہاں میں بغیر کسی رہبر کے چلا پھرا کرتا ہوں۔
اس کے آگے کے اشعار بھی پڑھتے جاتے تھے اس حدیث کو ان سے عامر بن عبداللہ بن زبیر نے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ...عمر نے لکھا ہے۔

۲۶۱۳۔ حضرت طفیلؓ بن نعمان

حضرت طفیلؓ بن نعمان بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی عقبی بدری۔ غزوۂ ...ندق میں شہید ہوئے۔ عروہ نے ان لوگوں کے نام میں جو خاندان بنی سلمہ سے بیعت عقبہ میں شریک تھے طفیل بن نعمان بن خنساء کا ...م بھی ذکر کیا ہے اور (کہا ہے کہ) یہ بدر میں شریک تھے۔ اور موسیٰ بن عقبہ نے اور ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے نام میں جو انصار ...کے خاندان خزرج کے قبیلہ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کی شاخ بنی خنساء بن سنان بن عبید سے غزوۂ بدر میں شریک تھے ...فیل بن نعمان بن خنساء کا نام ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں ابوعمر نے ان کا تذکرہ نہیں ...لکھا کیونکہ ان سے طفیل بن مالک بن خنساء کے تذکرہ میں ان کے نسب ہی میں غلطی ہوگئی اور انہوں نے ان کو طفیل بن مالک بن ...عمان لکھ دیا اور کہا کہ بعض لوگ ان کو طفیل بن نعمان کہتے ہیں ابوعمر نے اس نسب کو جو دونوں تذکروں میں دیکھا تو وہ سمجھے کہ یہ دونوں ...یک شخص ہیں اور انہوں نے یہ سمجھا کہ (یہ اختلاف نسب میں صرف اس وجہ سے ہے کہ) بعض لوگوں نے ان کو ان کے والد مالک کی ...طرف منسوب کر دیا ہے اور بعض نے ان کے دادا نعمان کی طرف ان کو منسوب کر دیا ہے حالانکہ نعمان کا ذکر نسب میں بالکل غلط ہے ...یہ دونوں چچازاد بھائی ہیں ان دونوں کو موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحٰق نے ذکر کیا ہے اور ان دونوں کا یکے بعد دیگرے شرکائے بدر میں ان ...دونوں آدمیوں کو اسی نسب کے ساتھ ذکر کرنا جو ہم نے یہاں اور طفیل بن مالک کے تذکرہ میں بیان کیا کافی ہے ہشام بن کلبی نے ...بھی ان دونوں کو ابن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ کی طرح علیحدہ علیحدہ بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

باب الطاء واللام

۲۶۱۵۔ حضرت طلحہؓ انصاری

حضرت طلحہؓ انصاری۔ ابوالمنذر یعنی اسماعیل بن محمد بن طلحہ انصاری نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل عجم میں اسلام سے زیادہ فیض حاصل کرنے والے اہل فارس ۱؎ ہیں اور عرب میں سب سے زیادہ بدنصیب یہ قبیلہ ہے یعنی قبیلہ بہز اور تغلب ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۱۶۔ حضرت طلحہؓ بن البراء

حضرت طلحہؓ بن البراء بن عمیر بن وبرہ بن ثعلبہ بن غنم بن سری بن سلمہ بن انیف بلوی انصاری بنی عمرو بن عوف کے حلیف تھے جو انصار کے خاندان سے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو یہ طلحہ آپ سے ملنے گئے اس وقت وہ کمسن تھے رسول اللہؐ سے چمٹے جاتے تھے اور آپ کے ہاتھوں کو چومتے تھے اور کہتے تھے یارسول اللہ ﷺ! مجھے آپ جو چاہیے حکم دیجئے میں کبھی آپ کی نافرمانی نہ کروں گا پس رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور آپ نے فرمایا جاؤ اپنے (کافر) باپ کو قتل کر دو یہ پیچھے پھر کے چلے تا کہ تعمیل کریں نبیؐ نے (ان کو بلا لیا اور ان سے) سے فرمایا میں قطع قرابت کے لیے نہیں بھیجا گیا (باپ کے قتل کرنے کا حکم میں نے محض امتحاناً دیا تھا اس کی تعمیل مقصود نہیں ہے) ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحیم بن مطرف رؤاسی یعنی ابوسفیان اور احمد بن جناب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن یونس نے سعید بن عثمان بلوی سے انہوں نے عروہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ عبدالرحیم کہتے تھے کہ یہ عروہ جو سعید انصاری کے بیٹے تھے اپنے والد سے وہ حصین بن وحوح سے روایت کرتے تھے کہ طلحہ بن براء جب مرض (موت) میں مبتلا ہوئے تو نبی ﷺ ان کی عیادت کو تشریف لے گئے وہاں سے لوٹ کر آپ نے فرمایا کہ میں طلحہ میں موت کے آثار دیکھتا ہوں جب ان کا انتقال ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا تا کہ میں ان کے جنازے کی نماز پڑھاؤں (اور اگر آدھی رات کو انتقال ہوا تو اسی وقت مجھے بلا لینا) (دفن میں) جلدی کرنا کیونکہ مسلمان کی لاش کو اس کے گھر میں رہنا نہ چاہیے روایت ہے کہ رات ہی کے وقت ان کی وفات ہوئی (نزع کے وقت) انہوں نے کہا کہ مجھے (جلد) دفن کر دینا اور اپنے پروردگار سے مجھے ملا دینا رسول اللہ ﷺ کو نہ بلانا ۲؎ کیونکہ میں

۱؎ مطلب یہ ہے کہ اہل عجم میں سے جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لا چکے تھے ان میں اہل فارس نے اسلام کی برکات زیادہ حاصل کیں اہل فارس سے۔ غالباً حضرت سلمان فارسی یا اور جو لوگ اس وقت اسلام لائے تھے مراد ہوں اور اگر اس حدیث کو اس وقت کے مسلمین کے ساتھ خاص نہ کریں تو یہی ممکن ہے فارس میں بڑے بڑے ائمہ فقہا و محدثین گزرے جن سے دین کی بڑی خدمت ہوئی۔ امام ابوحنیفہؒ امام بخاریؒ امام مسلم رحمہم اللہ علیہم سب فارس ہی کے تھے۔

۲؎ صحابہ کے عشق کامل کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کو تھا یہیں سے پتہ چلتا ہے کون مسلمان ایسا ہو گا جو ہزار جان سے آپ کی نماز پڑھانے کی خواہش نہ کرے گا آپ کی نماز جنازہ کی بابت خاص طور پر وعدۂ ایزدی تھا کہ وہ شخص بخش دیا جائے گا جس کی آپ نماز پڑھائیں۔ قولہ تعالیٰ: ان صلوتک سکن لھم مگر حضرت طلحہ پر آپ کی محبت ایسی غالب تھی کہ اپنے نفع کی مطلق پروانہ کی اور آپ ہی کے آرام کا خیال کیا۔

انکے لیے یہودیوں کا خوف رکھتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ میری وجہ سے (رات کے وقت آنے میں ان دشمنوں سے) ان کو کچھ گزند نہ پہنچ جائے (چنانچہ ایسا ہی کیا گیا) صبح کو رسول اللہ ﷺ کو اطلاع کی گئی آپ تشریف لائے اور ان کی قبر پر کھڑے ہوئے اور صحابہ نے آپ کے پیچھے صف باندھی (غرض نماز جنازہ پڑھی گئی بعد نماز کے) آپ نے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی اے اللہ! طلحہ سے اس حال میں ملاقات کر کہ تو ان کو دیکھ کر مسکرائے اور وہ تجھ کو دیکھ کر مسکرائیں۔ (مطلب یہ کہ تو ان سے خوش ہو وہ تجھ سے) انہی طلحہ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے (زندگی میں بھی) ان کے لیے (بہت اچھی) دعا مانگی تھی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سری: سین پر پیش، راء پر زبر اور یاء پر تشدید ہے۔

۲۶۱۷۔ حضرت طلحہؓ بن ابی حدرد

حضرت طلحہؓ بن ابی حدرد اسلمی۔ ان کا نسب ان کے والد سلامہ کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔ معتمر بن سلیمان اور شبیب نے لیث بن ابی سلیم سے انہوں نے عبدالملک بن ابی حدرد سے انہوں نے انکے بھائی طلحہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ میرا گزر یہودیوں پر ہوا تو انہوں نے یہ یہ باتیں کہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی حدیث نبیؐ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا قیامت کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ لوگ نئے چاند کو دیکھ کر (چھوٹ ٹوٹ یہ کہیں کہ دو دن کا ہے حالانکہ وہ ایک ہی دن کا ہوگا) ابوعمر نے پہلی حدیث کو نہیں ذکر کیا اس کے ہم معنی حدیث طفیل بن عبداللہ بن سخبرہ کے نام میں گزر چکی ہے۔

۲۶۱۸۔ حضرت طلحہؓ بن خراش

حضرت طلحہؓ بن خراش بن صمہ۔ یحیٰی بن معین نے کہا ہے کہ طلحہ بن خراش بن صمہ نبی ﷺ کے اصحاب سے تھے اور ابن ابی حاتم رازی نے کہا ہے کہ طلحہ بن خراش بن عبدالرحمٰن بن خراش بن صمہ نے جابر بن عبداللہ اور عبدالملک بن جابر بن عتیک سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا یہ دونوں ایک ہی ہیں یا دو؟ واللہ اعلم

۲۶۱۹۔ حضرت طلحہؓ بن داؤد

حضرت طلحہؓ بن داؤد۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے ابن جریج سے انہوں نے عنبسہ غلام طلحہ بن داؤد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے طلحہ بن داؤد سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اہل عمان یعنی ازد کیا اچھے دودھ (عرب میں دستور تھا کہ دودھ پلانے والیاں بچوں کو ماں باپ سے جدا کر کے لے آتی تھیں اور ایام رضاعت بھر اپنے پاس رکھتی تھیں اسی دستور کے موافق اہل عمان بھی بچوں کو دودھ پلانے کے لیے لاتی ہوں گی اور ان کی پرورش اچھی طرح کرتی ہوں گی۔) پلانے والے ہیں! ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ طبرانی اور سعید قریشی وغیرہما نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور سعید نے کہا ہے کہ یہ صحابی نہیں ہیں۔ سعید قریشی نے اس کو عبداللہ بن احمد سے انہوں نے عباس بن یزید سے انہوں نے عبدالرزاق سے روایت کیا ہے اور اس میں بہت اختلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث میں

یوں ہے کہ اہل نعمان بہت اچھے دودھ پلانے والے ہیں۔نعمان ایک وادی ہے مقام عرفات میں۔

۲۶۲۰۔حضرت طلحہؓ زرقی

حضرت طلحہؓ زرقی۔کنیت ان کی ابوعبید ہے۔اصحاب شجرہ سے ہیں۔(یعنی ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔) عمرو بن دینار نے عبید بن طلحہ زرقی سے انہوں نے اپنے والد سے جو اصحاب شجرہ سے تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے اے اللہ اس چاند کو ہمارے اوپر امن وایمان اور سلامت اور اسلام کے ساتھ طلوع کرا (اے چاند) میرا اور تیرا (دونوں کا) پروردگار اللہ ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ بیٹے ہیں ابوحدرد کے مگر اس قول میں اعتراض ہے اس لیے کہ ابوحدرد اسلمی ہیں اور یہ طلحہ زرقی ہیں انصار سے ہیں۔پس یہ دونوں ایک نہیں ہو سکتے۔واللہ اعلم

۲۶۲۱۔حضرت طلحہؓ بن زید انصاری

حضرت طلحہؓ بن زید انصاری۔رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور ارقم بن ابی ارقم کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو خارجہ بن زید بن ابی زہیر کا بھائی سمجھتا ہوں۔

۲۶۲۲۔حضرت طلحہؓ تیمی

حضرت طلحہؓ تیمی۔ابوبکر بن ابی علی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ علی بن سعید عسکری نے ان کو ذکر کیا ہے۔یحییٰ بن ابی کثیر نے عکرمہ سے انہوں نے طلحہ تیمی سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ بزرگ و برتر اس بندہ کی نماز کو (بنظر قبولیت) نہیں دیکھتا جو اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجود میں برابر نہیں رکھتا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۲۳۔حضرت طلحہؓ بن سعید

حضرت طلحہؓ بن سعید بن عمرو بن مرہ جہنی۔نبی ﷺ کے صحابی ہیں۔یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۲۶۲۴۔حضرت طلحہؓ

حضرت طلحہؓ۔عبدالملک کے بھائی ہیں۔ان کا تذکرہ سعید قریشی نے لکھا ہے اور انہوں نے معتمر بن سلیمان سے انہوں نے لیث سے انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے اپنے بھائی سے جن کا نام طلحہ تھا روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ میرا گزر یہود کے ایک گروہ پر ہوا تو میں نے کہا کہ اے گروہ یہود! تم کیسے لوگ ہو کاش تم یہ نہ کہتے کہ عزیر خدا کے بیٹے ہیں تو انہوں نے کہا اے گروہ عرب تم کیسے لوگ ہو کاش تم یہ نہ کہتے کہ اگر اللہ چاہے اور محمد (ﷺ) چاہیں تو نبیؐ نے فرمایا کہ انہوں نے سچ کہا میں نے تم کو منع کیا تھا اب تم ایسا نہ کرنا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے اس حدیث کو عبدالملک بن عمیر نے ربعی سے وہ طفیل بن عبداللہ بن سخبرہ سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث اوپر آ چکی ہے میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ پر اس میں استدراک نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اس حدیث کو طلحہ بن ابی حدرد کے تذکرہ میں لکھ چکے ہیں جیسا کہ

اوپر بیان ہوا۔

۲۶۲۵۔ حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ قریشی تیمی

حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ۔ کنیت ان کی ابو محمد ہے قریشی۔ تیمی ہیں۔ ان کی والدہ صعبہ بنت عبد اللہ بن مالک خضرمیہ ہیں۔ یہ طلحۃ الخیر اور طلحۃ الفیاض کے لقب سے مشہور ہیں۔ سابقین الی الاسلام میں سے ہیں۔ ان کو حضرت ابو بکر صدیق نے اسلام کی ترغیب دی تھی اور حضرت ابو بکر ہی ان کو رسول اللہ ﷺ کے حضور میں لے گئے تھے جب حضرت ابو بکر اور یہ اسلام لائے تو نوفل بن خویلد بن عدویہ نے ان دونوں کو پکڑ کے ایک رسی میں باندھ دیا اسی وجہ سے حضرت ابو بکر اور طلحہ کو قرینین کہتے ہیں۔ قبیلہ بن تیم نے ان دونوں کی بالکل حمایت نہ کی۔ نوفل تمام قریش میں سے زیادہ سنگ دل تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ جس شخص نے ان دونوں کو باندھا تھا وہ عثمان بن عبید اللہ تھا طلحہ کا بھائی اس نے ان کو اس واسطے باندھا تھا کہ یہ نماز چھوڑ دیں اور اپنا دین ترک کر دیں مگر ان دونوں نے اس کو قبول نہ کیا پس یکا یک اس نے کیا دیکھا کہ یہ دونوں کھلے ہوئے ہیں اور نماز پڑھ رہے ہیں جب طلحہ اور زبیر دونوں مسلمان ہو چکے تو رسول اللہؐ نے ہجرت سے پہلے مکہ میں ان دونوں کے درمیان میں مواخات کرادی تھی پھر جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو رسول اللہؐ نے طلحہ کے اور ابو ایوب انصاری کے درمیان میں مواخات کرادی۔

یہ طلحہ ان دس آدمیوں میں سے ہیں جن کے جنتی ہونے کی بشارت آئی ہے اور اصحاب [1] شوریٰ میں بھی تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک نہ تھے کیونکہ یہ (اس وقت) شام میں تھے وہاں سے اس وقت لوٹے جب رسول اللہ ﷺ بدر سے واپس آئے انہوں نے رسول اللہؐ سے (بدر کی غنیمت میں) اپنا حصہ لگانے کے لیے کہا حضرت نے فرمایا تمہیں حصہ ملے گا پھر انہوں نے کہا اور میرا ثواب حضرت نے فرمایا تمہیں ثواب بھی ملے گا بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ ملک شام میں بغرض تجارت گئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں (انہیں) بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شام کے حالات دریافت کرنے کے لیے بھیجا تھا اور ان کے ہمراہ سعید بن زید بھی تھے پھر یہ دونوں (وہاں کے حالات دریافت کر کے) مدینہ واپس آئے یہی قول زیادہ صحیح ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ اپنا حصہ اور ثواب نہ طلب کرتے احد اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور بیعۃ الرضوان میں بھی شریک ہوئے احد کے دن ان سے بڑے کارنمایاں ظاہر ہوئے انہوں نے آپ کو رسول اللہؐ کے لیے سپر بنا دیا تھا انہوں نے تیر کو اپنے ہاتھ پر روکا ان کی ایک انگلی بھی بے کار ہو گئی تھی اور ان کے سر پر تلوار بھی پڑی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی پشت پر سوار کر کے پہاڑ پر چڑھایا تھا۔ ہمیں ابو الفرج بن ابی الرجاء اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن ایوب بن سلیمان بن عیسیٰ بن موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے میرے دادا سے انہوں نے موسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے اپنے والد حضرت طلحہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول

---

[1] یعنی ان لوگوں میں تھے جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد خلافت کے لیے تجویز کیا تھا اور فرمایا تھا کہ انہی میں سے کوئی شخص مشورہ کر کے منتخب کر لیا جائے۔

اللہ نے مجھے احد کے دن طلحہ الخیر کہہ کر پکارا اور غزوۂ تبوک میں طلحہ الفیاض فرمایا اور حنین کے دن طلحہ الجود فرمایا ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران شافعی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوسعید اشج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت زبیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ احد کے دن دو زر ہیں پہنے ہوئے تھے لہٰذا (ان کی گرانی کے سبب سے) آپ نے پہاڑ پر چڑھنا چاہا تو نہ چڑھ سکے تو طلحہ کو آپ نے نیچے بٹھالیا اور ان کے اوپر پیر رکھ کر پہاڑ پر چڑھے حضرت زبیر کہتے تھے میں نے (اس وقت) رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے (جنت کو اپنے اوپر) واجب کر لیا۔ نیز ابوعیسیٰ کہتے تھے ہم سے ابوسعید اشج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبدالرحمٰن بن منصور عنزی نے جن کا نام نضر تھا عقبہ بن علقمہ یشکری سے روایت کر کے بیان کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی بن ابی طالب سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میرے دونوں کانوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طلحہ اور زبیر دونوں جنت میں میرے ہمسایہ ہوں گے۔

ہمیں ابوبکر مشار بن عمر بن عویص بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس احمد بن ابی غالب بن طلایہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عبدالعزیز بن علی بن احمد بن حسین انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن رشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صلت بن دینار نے ابونضرہ سے انہوں حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص کسی شہید کو چلتا ہوا دیکھنے کی خواہش رکھتا ہو وہ طلحہ بن عبیداللہ کو دیکھ لے۔ ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ تبری نے اپنی سند سے ابویعلی سے انہوں نے ابی کریب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن بکیر نے طلحہ بن یحییٰ سے انہوں نے موسیٰ و عیسیٰ فرزندان حضرت طلحہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کہتے تھے ایک اعرابی حضرت کے پاس یہ پوچھتا ہوا آیا کہ من قضی نحبہ[1] کون ہے؟ اعرابی نے جب آپ سے یہ پوچھا تو آپ نے کچھ جواب نہ دیا پھر اس نے پوچھا پھر آپ نے جواب نہ دیا پھر اس نے پوچھا مگر پھر بھی آپ نے جواب نہ دیا بعد اس کے میں مسجد کے دروازہ سے نکلا میرے جسم پر اس وقت سبز لباس تھا جب رسول اللہؐ نے مجھے دیکھا تو فرمایا کہ وہ سائل کہاں ہے جو پوچھتا تھا کہ من قضی نحبہکون ہے؟ اعرابی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں آپ نے (میری طرف اشارہ کر کے) فرمایا دیکھو یہ من قضی نحبہ ہے۔

حضرت طلحہ جنگ جمل میں شہید ہوئے اس حال میں کہ حضرت علی بن ابی طالب سے قتال کر رہے تھے رضی اللہ عنہما۔ بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی نے ان کو (علیحدہ) بلایا اور جس طرح حضرت زبیر سے گفتگو کی تھی اسی طرح ان سے بھی کی اپنی اسلامی خدمات کو بیان فرمایا جن کو سن کر حضرت طلحہ نے جنگ کا ارادہ فسخ کر دیا اور کسی صف میں جا کے بیٹھ رہے دفعۃً ایک تیر ان کے پیر میں لگ گیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ تیر ان کے گلے میں لگا تھا غرض (اسی تیر کے زخم سے) وفات پائی۔ یہ تیر مروان بن حکم

---

[1] یہ آیت قرآنی کا ایک ٹکڑا ہے اللہ جل شانہ نے مومنین کے حال میں فرمایا ہے: منهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر — یعنی ان میں بعض لوگ وہ ہیں جو اپنی نذر (جو انہوں نے خدا سے کی تھی) پوری کر چکے اور بعض لوگ منتظر ہیں۔

نے مارا تھا۔ عبدالرحمٰن بن مہدی نے حماد بن زید سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حضرت طلحہ نے جنگ جمل کے دن یہ شعر پڑھا:

ندمت ندامة الكسعي لما   شريت رضى بني جرم برغمي

(میں ویسا ہی نادم ہوا جیسے کسعی نادم ہوا تھا۔ جبکہ میں نے قبیلہ جرم (یعنی مخالفین حضرت عثمانؓ) کی خوشی رکھنے کی تدبیر کی۔ کسعی ایک شخص تھا جس نے ایک درخت پرورش کیا تھا جس کی لکڑی کے تیر بنتے ہیں جب وہ درخت اس قابل ہوگیا تو اس نے تیر بنایا اور شکار کھیلنے کے لیے چلا رات ہوگئی۔ رات ہی میں اس نے ایک شکار پر تیر چلایا چونکہ اندھیرا تھا لہٰذا اسے یہ معلوم تھا کہ شکار بھاگ گیا تو اسے نہایت غصہ آیا اور اس نے کمان توڑ ڈالی صبح کو دیکھا تو وہ شکار مرا پڑا ہے پس وہ بہت پشیمان ہوا کہ میں نے اپنی کمان کیوں توڑی؟ اس شخص کی ندامت عرب میں ضرب المثل ہوگئی تھی جب کوئی شخص کسی بات پر بہت شرمندہ ہو نادم ہوتا تو کہتا کہ میں ویسا ہی نادم ہوا ہوں جیسے کسعی نادم ہوا تھا۔ حضرت طلحہ اس وقت اپنی ندامت کو اسی ضرب المثل کے موافق بیان کر رہے ہیں کہ میں نے کیوں حضرت عثمان سے مخالفت کی تھی اور کیوں ان کے مخالفوں کی تائید کی تھی۔ حضرت طلحہ کا خیال تھا کہ یہ لڑائی جمل کی جو باہم مسلمانوں میں پیش آئی ہماری ناشکری کی پاداش ہے کہ ہم نے حضرت عثمان کی قدر نہ کی اور ان کی خلافت کو جو خدا کی بڑی نعمت تھی بہت ہی بے قدری کی نظر سے دیکھا اور واقعی یہ خیال ان کا بہت صحیح تھا احادیث صحیحہ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔)

(اور اس شعر کے بعد کہا) یا اللہ عثمان کا عوض مجھ سے لے لے یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے یہ انہوں نے صرف اس سبب سے کہا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بہت سختی [1] کیا کرتے تھے۔ حضرت علی مرتضیٰ کو جب حضرت طلحہ اور زبیر اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے (مخالف اور ان کے بصرہ) جانے کی خبر پہنچی تو فرمایا کہ اس وقت مجھے چار آدمیوں کے مخالفت کی خبر بدسنائی گئی

---

[1] حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی اخیر خلافت میں بعض صحابہ ان کے مخالف ہوگئے تھے اور ان پر اعتراض کیا کرتے تھے یہ مخالفت و اعتراض ویسا نہ تھا جیسا کہ معاذ اللہ شیعوں کو ہے بلکہ جس طرح ایک معاصر نہایت نیک نیتی کے ساتھ کسی دوسرے معاصر کو نصیحت کرے۔ اس مخالفت و اعتراض کی تمام تر وجہ یہ تھی کہ حضرت عثمان کی خلافت شیخین رضی اللہ عنہما کی خلافت کے بعد علی الاتصال قائم ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تو بشر تھے معصوم نہ تھے لیکن اگر اللہ تعالیٰ شیخین کے بعد کسی فرشتے کو خلافت کے لیے آسمان سے بھیج دیتا حضرت جبریل علیہ السلام کو خلافت کے منصب پر مقرر فرماتا تو یقیناً شیخین کی خلافت کے بعد اس فرشتے کی خلافت بھی قابل اعتراض سمجھی جاتی یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب خیر اعلیٰ کے بعد ہم خیر اولیٰ کو دیکھتے ہیں تو ہم کو بصورت شر معلوم ہوتا ہے روز روشن کے بعد جب شب ماہ آتی ہے تو اس میں تاریک معلوم ہوتی ہے مگر جب ماہتاب بھی نظر سے غائب ہو جاتا ہے صرف ستاروں کی روشنی رہ جاتی ہے اس وقت ہمیں شب ماہ کی قدر معلوم ہوتی ہے یہی حال بالکل اس زمانہ کا تھا جو لوگ عوام میں شمار کیے جاتے تھے ان کا تو ذکر ہی نہیں خواص کی یہ کیفیت تھی کہ ان میں فیصدی دو چار ضرور ایسے تھے کہ شیخین رضی اللہ عنہما کی آفتاب جیسے روشن اور منور خلافت کے بعد جو حضرت عثمان کی ماہتاب جیسی نورانی خلافت میں آئے تو ان کی عقلیں صحیح اندازہ کرنے سے قاصر ہوگئیں وہ اس بے مثال روشنی کے عادی ہو رہے تھے جو شیخین رضی اللہ عنہما کی خلافت میں دنیائے اسلام کو رشک باغ ارم بنا رہی تھی وہ اسی روشنی کو حضرت عثمان کی خلافت میں بھی دیکھنا چاہتے تھے اور اس روشنی کی کمی کو حضرت عثمان کی سوء تدبیری پر محمول کر کے ان پر معترض ہوتے تھے اور بعض لوگ نہایت سخت و درشت الفاظ میں ان کو نصیحت کرتے تھے مگر بعد حضرت عثمان کے سب کو قدر عافیت معلوم ہوگئی اور جو لوگ ان سے مخالفت کرتے تھے بہت پچھتائے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی انہی لوگوں میں تھے۔

ہے سب سے زیادہ بارعب اور سخی طلحہ ہیں اور سب سے زیادہ بہادر زبیر ہیں اور لوگ سب سے زیادہ حضرت عائشہ کو مانتے ہیں اور سب سے زیادہ مالدار یعلی بن منیہ ہیں (یہ چاروں میرے مخالف ہو گئے) مگر واللہ انہوں نے مجھ میں کوئی عیب نہیں نکالا نہ میں (ان کے نزدیک) مال دنیا کا حریص ہوں اور نہ ہوائے نفسانی کا متبع ہوں بلکہ وہ مجھ سے اس حق کو طلب کرتے ہیں جس کو انہوں نے خود چھوڑ دیا اور اس خون کا قصاص مانگتے ہیں جس کو انہوں [1] نے خود گرایا بے شک انہوں نے خود اس کام کو کیا میں ان کے ساتھ نہ تھا اگر چہ عثمان پر اعتراض کرنے میں میں بھی ان کا شریک تھا مگر (قتل عثمان پر میں راضی نہ تھا) قتل عثمان کا گناہ خود انہی لوگوں پر ہے ان لوگوں نے مجھ سے بیعت کی اور بیعت کو فسخ کر دیا اور مجھ کو اچھی طرح جانچا بھی نہیں کہ ان کو میرا ظلم اور میرا عدل معلوم ہوتا اب میں خدا کی حجت پر جوان کے اوپر قائم ہے اور خدا کے علم پر جو ان کے متعلق ہے اسی پر قناعت [2] کرتا ہوں اور میں باوجود ان سب باتوں کے انہیں بلاؤں گا اور ان سے معذرت کروں گا اگر وہ قبول کر لیں (تو بہتر ہے) توبہ بھی قبول کر لی جاتی ہے پھر حق تو اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کی طرف رجوع کیا جائے اور اگر یہ لوگ میرا عذر قبول نہ کریں گے تو پھر انہیں تلوار کی باڑھ (کا مزہ چکھا) دوں گا میری تلوار ہر باطل سے شفا دینے کو اور اس پر فتح پانے کو کافی ہے۔ حضرت علی سے یہ بھی روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا مجھے امید ہے کہ ہم، طلحہ، عثمان اور زبیر ان لوگوں میں ہیں جن کے حق میں اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے: وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ ۔ "ہم ان کے دل سے تمام کینے نکال دیں گے اور وہ ایک دوسرے کے سامنے بھائی بھائی بن کر تختوں پر بیٹھیں گے۔"

حضرت طلحہ کے قتل کا سبب یہ ہوا کہ مروان بن حکم نے انہیں ایک تیر مارا جوان کے گھٹنے میں لگا (زخم سے جو خون جاری ہوا تو یہ حالت ہوئی کہ) جب لوگ زخم کا منہ بند کرتے تھے تو پیر پھول جاتا تھا اور جب چھوڑ دیتے تھے تو خون بہنے لگتا تھا تو حضرت طلحہ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ یہ تیر خدا کا بھیجا ہوا ہے چنانچہ اسی زخم سے انتقال کیا مروان نے (جب ان کو زخمی کیا تو) کہا اب آج کے بعد کسی سے اپنا انتقام نہ لوں گا اور حضرت عثمان کے فرزند سے کہا کہ میں نے تمہارے باپ کے ایک قاتل کا تو کام تمام کر دیا۔ حضرت طلحہ جانب کلأ میں مدفون ہوئے۔ واقعہ جمل ۱۰ جمادی الآخر ۳۶ھ میں ہوا تھا اس وقت حضرت طلحہ کی عمر ساٹھ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں باسٹھ برس اور بعض لوگ کہتے ہیں چونسٹھ برس۔ رنگ گندمی تھا بہت خوبصورت تھے (سر میں) بال بہت تھے بال نہ

---

[1] مطلب یہ ہے کہ حضرت عثمان کی شہادت کا باعث یہ لوگ خود ہوئے اور اب مجھ سے قصاص طلب کرتے ہیں ان حضرات کو باعث قتل کہنا یا تو اس وجہ سے ہے کہ حضرت علی مرتضٰی کے علم میں ان حضرات نے کوئی ایسی بات کی ہوگی جس سے حضرت عثمان کے قاتلین کا حوصلہ بڑھا یا درحقیقت ان حضرات کی وجہ سے ان کی نادانستگی میں قاتلین حضرت عثمان کو کچھ تائید مل گئی ہو ان حضرات کو حضرت عثمان پر معترض دیکھ کر قاتلین حضرت عثمان یہ سمجھتے ہوں کہ اگر ہم حضرت عثمان کو قتل کر دیں گے تو ان نامور صحابہ کی خوشنودی کا باعث ہوگا اور یہ حضرات ہماری حمایت کر کے ہمیں قصاص سے بچالیں گے بہرحال اس عبارت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حضرت عثمان کو خود ان لوگوں نے شہید کیا یا وہ ان کی مرضی یا حکم سے شہید کئے گئے۔ یا فی الواقع ان حضرات کی وجہ سے قاتلان حضرت عثمان کو کوئی تائید بھی نہ ملی ہو بلکہ کسی غلط فہمی کے باعث حضرت علی مرتضٰی کو ان کی طرف ایسا خیال ہوا جس طرح حضرت علی مرتضٰی کی طرف حضرت معاویہ کو یہ خیال تھا۔

[2] دیکھئے اسی کا نام کمال اور توسط ہے باوجودیکہ فوراً ہی اس خبر کے سننے سے بہت ہی جوش غضب کا ہوگا مگر پھر بھی کوئی کلمہ بد اپنے مخالفین کی نسبت منہ سے نہ نکالا بلکہ ان کو علم خدا کے حوالہ کر دیا۔

بہت پیچدار تھے نہ بالکل سیدھے (بالوں کی) سپیدی کو (خضاب سے) متغیر نہ کرتے تھے رنگ سفید تھا مائل بسرخی میانہ قد سے کچھ کم تھے سینہ چوڑا تھا شانے چوڑے تھے جب کسی طرف دیکھتے تو پوری طرح دیکھتے (گوشہ چشم سے دیکھنے کی عادت نہ تھی) پیر پُر گوشت تھے۔

شعبی نے بیان کیا ہے کہ حضرت طلحہ جب شہید ہوئے اور حضرت علی نے ان کو مقتول دیکھا تو ان کے چہرہ پر سے مٹی [1] پونچھنے لگے اور فرمایا اے ابومحمد! یہ بات مجھ پر بہت شاق ہے کہ میں تجھ کو آسمان کے تاروں کے نیچے خاک آلودہ دیکھوں پھر فرمایا کہ اے اللہ! میں اپنے بُرے ارادہ اور بُرے کام سے تیرے سامنے شکایت کرتا ہوں پھر حضرت طلحہ کے لیے دعائے رحمت کی اور فرمایا کہ کاش میں اس (واقعہ جانکاہ سے) بیس برس پہلے مرگیا ہوتا اور وہ ان کے ساتھی بہت روئے حضرت علی نے ایک مرتبہ ایک شخص کو یہ شعر پڑھتے سنا:

فتی کان یدنیہ الغنی من صدیقہ　　اذا ما ہو استغنی ویبعدہ الفقر

وہ ایک ایسے شخص تھے کہ دولت مندی ان کو ان کے دوست کے نزدیک لے جاتی تھی اور فقیری ان کو دور رکھتی تھی۔ مطلب یہ ہے کہ جب ان کے پاس روپیہ ہوتا تھا تو وہ اپنے دوستوں سے ملتے اور ان کی حاجت برآری کرتے تھے اور جب ان کے پاس روپیہ نہ ہوتا بلکہ خود صاحب حاجت ہوتے تو کسی کے پاس نہ جاتے۔

حضرت علی نے فرمایا اس شعر کے مصداق تو ابومحمد طلحہ بن عبیداللہ تھے اللہ ان پر رحم کرے سفیان بن عیینہ کہتے تھے کہ حضرت طلحہ ہر روز ایک ہزار وافی خیرات کرتے تھے واقدی نے بیان کیا ہے کہ وافی کا وزن دینار کے برابر ہوتا ہے یہی دراہم فارس کا وزن ہے جو بغلیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ حماد بن سلمہ نے حضرت علی بن زید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت طلحہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ فرماتے ہیں میری قبر دوسری جگہ ہٹا دو مجھے پانی بہت تکلیف دیتا ہے اسی طرح پھر دوبارہ انہیں خواب میں دیکھا غرض متواتر تین بار دیکھا تو وہ حضرت ابن عباس کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا لوگوں نے جاکے ان کی قبر کو دیکھا تو اس کا وہ حصہ جو زمین سے ملا ہوا تھا پانی کی تری سے سبز ہو گیا تھا پس لوگوں نے اس قبر سے ان کو نکال کے دوسری جگہ دفن کر دیا حضرت زید کہتے تھے کہ گویا میں اب بھی اس کافور کو دیکھ رہا ہوں جو ان کی دونوں آنکھوں میں لگا ہوا تھا اس میں بالکل تغیر نہ آیا تھا صرف ان کے بالوں میں کچھ فرق آ گیا تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے لوگوں نے ایک گھر ابوبکرہ کے گھروں میں سے دس ہزار درہم میں مول لے کے ان کو اس میں دفن کیا۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالخطاب بن نصر نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن رزق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مکرم بن احمد قاضی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن محمد یعنی ابوعثمان الحنائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن فضل بن ابی سوید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن زید نے سعید بن مسیب سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک شخص حضرت علی وطلحہ و زبیر کی برائی بیان کر رہا تھا۔ حضرت سعد بن مالک نے اسے منع کیا اور فرمایا کہ میرے بھائیوں کی غیبت نہ کر اس نے نہ مانا پس

---

[1] حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی تعلقات اور ان کے دلوں کی صفائی کا کچھ نمونہ یہاں سے معلوم ہو سکتا ہے کیا کوئی شخص اپنے دشمن کی نسبت ایسے کلمات کہہ سکتا ہے جو حضرت مرتضی نے حضرت طلحہ کی نسبت فرمائے۔

حضرت سعد اٹھے اور انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اس کے دعا مانگی کہ اے اللہ! اگر یہ باتیں تیرے خلاف مرضی ہوں جو یہ کہہ رہا ہے تو اس پر میری آنکھوں کے سامنے کوئی بلا نازل فرما دے اور اس کو لوگوں کے لیے باعث عبرت بنا دے (یہ دعا مانگتے ہی) یکایک اس شخص کے پاس ایک اونٹنی لوگوں کے مجمع کو چیرتی ہوئی آئی اور اس نے اس شخص کو اپنے تھورتھن سے پکڑ لیا اور دانتوں کے درمیان میں رکھ کر پیس ڈالا یہاں تک کہ وہ مر گیا (راوی کہتا ہے) میں نے دیکھا کہ لوگ حضرت سعد کے پیچھے یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے کہ اے ابو اسحٰق آپ کو مبارک ہو آپ کی دعا قبول ہو گئی۔

۲۶۲۶۔ حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ

حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ بن مسافع بن عیاض بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی۔ ان کا نام بھی طلحۃ الخیر تھا جس طرح ان طلحہ بن عبید اللہ کا نام طلحۃ الخیر تھا جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اس سبب سے لوگوں کو بہت اشتباہ ہو گیا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انہی کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی: وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا۔ ''تمہارے لیے (زیبا) نہیں ہے کہ رسول اللہ کو رنج دو اور نہ یہ (جائز ہے) کی ان کی بیویوں سے ان کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نکاح کرو''۔ اور یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد عائشہ سے میں نکاح کروں گا بعض مفسرین سے غلطی ہو گئی اور انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ یہ واقعہ ان طلحہ بن عبید اللہ کا ہے جو عشرہ مبشرہ سے ہیں۔ چونکہ انہوں نے ان طلحہ کے والد کا نام بھی عبید اللہ دیکھا اور نسب بھی تیمی قریشی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ یہ صحابی ہیں۔ (لہٰذا انہیں اشتباہ ہو گیا) ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور اس قول کو ابن شاہین سے نقل کیا ہے۔

۲۶۲۷۔ حضرت طلحہؓ بن عتبہ

حضرت طلحہؓ بن عتبہ۔ انصاری اوسی ثم من بنی جحجبی۔ احد میں شریک تھے اور غزوۂ یمامہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے ان کا نام طلیحہ لکھا ہے۔

۲۶۲۸۔ حضرت طلحہؓ (ابو عقیل)

حضرت طلحہؓ۔ کنیت ان کی ابو عقیل ہے۔ سلمی ہیں۔ بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں۔ ابن شوذب نے عقیل بن طلحہ سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ طلحہ صحابی تھے اور ابو الولید طیالسی نے سلام بن مسکین سے انہوں نے عقیل بن طلحہ سے روایت کی ہے (اور کہا ہے) جن کے والد (یعنی طلحہ) صحابی تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۲۹۔ حضرت طلحہؓ بن عمرو

حضرت طلحہؓ بن عمرو۔ نصری۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ طلحہ بیٹے تھے مالک لیثی کے جن کا نام طلحہ بن عبد اللہ تھا بعض لوگ ان کو طلحہ بن عمرو نصری بھی کہتے ہیں بنی لیث کے خاندان سے تھے اور اصحاب صفہ میں سے تھے۔ ہمیں ابو یاسر بن ہبۃ اللہ دقاق نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الصمد بن عبد

الوارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اپنے والد نے بیان کیا انہوں نے ابوداؤد بن ابی ہند سے انہوں نے حرب بن ابی الاسود سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ طلحہ نے ان سے بیان کیا وہ رسول اللہؐ کے اصحاب سے تھے کہتے تھے میں مدینہ گیا اور میں وہاں کسی کو پہچانتا تھا لہٰذا میں صفہ (مسجد اقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک سائبان تھا جس میں مسافر اور غرباء رہا کرتے تھے۔) میں ایک شخص کے پاس فروکش ہوا ہم دونوں آدمیوں کو (کھانے کے لیے) روزانہ ایک ایک مد کھجوریں ملتیں تھیں۔ پس رسول اللہؐ نے ایک دن نماز پڑھی جب آپ نماز پڑھ چکے تو ایک شخص نے اصحاب صفہ میں سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کھجوروں نے ہمارے پیٹ میں آگ لگا دی ہے اور حلق کٹ گیا ہے پس رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھ گئے اور خطبہ پڑھا اسی خطبہ میں فرمایا کہ اگر مجھے روٹی یا گوشت میسر ہوتا تو ضرور میں دیتا (لہٰذا جو ملتا ہے اسی پر قناعت کرو مگر) آگاہ رہو عنقریب تم یا تم میں سے کچھ لوگ (ایسے عیش وعشرت کا زمانہ) پائیں گے کہ شام کو بڑی بڑی قعبیں (لذیذ کھانوں کے) ان کے سامنے لگائے جائیں گے اور کپڑے ایسے پہنو گے جیسے کعبہ کی پوشش یہ طلحہ کہتے تھے پھر میں اور میرا ساتھی اٹھارہ دن تک اس حال میں رہے کہ ہمیں سوائے گیہوں کے کچھ کھانے کو نہ ملا یہاں تک کہ ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس گئے تو انہوں نے ہماری خوب مہمانی کی (اب ہم کو معلوم ہوا کہ) وہی کھجوریں بہتر تھیں کعبہ کی پوشش اس زمانے میں سفید تھی یمن سے اس کے لیے کپڑا آتا تھا اس حدیث کو فضیل اور زکریاء بن ابی زائدہ اور مسلمہ بن علقمہ نے داؤد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

نصری: نون کے ساتھ ہے۔

۲۶۳۰۔ حضرت طلحہؓ بن مالک خزاعی

حضرت طلحہؓ بن مالک خزاعی۔ ام جریر کے غلام ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن حرب نے محمد بن ابی رزین سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میری والدہ بیان کرتی تھیں کہ ام جریر کو جب کسی شخص کا اہل عرب میں سے انتقال ہوتا تو بہت سخت رنج ہوتا؟ ان سے پوچھا گیا کہ اے ام جریر ہم تمہیں دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص اہل عرب میں سے مر جاتا ہے تو تمہیں بڑا سخت رنج ہوتا ہے انہوں نے کہا میں نے اپنے مولیٰ یعنی طلحہ بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا قرب قیامت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اہل عرب ہلاک ہو جائیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۳۱۔ حضرت طلحہؓ بن معاویہ

حضرت طلحہؓ بن معاویہ بن جاہمہ سلمی۔ ان سے ان کے بیٹے محمد نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں صرف اللہ کی خوشنودی اور آخرت کے لیے آپ کے ہمراہ جہاد میں جانا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا جاؤ اس کی خدمت کرو تم کو وہیں جنت مل جائے گی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۳۲۔ حضرت طلحہؓ بن نضیلہ

حضرت طلحہؓ بن نضیلہ۔ ابوبکر بن ابی علی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے ابوعبید دربان سلیمان بن عبدالملک سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے طلحہ بن نضیلہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی گئی کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ ہمارے لیے نرخ مقرر کر دیجئے آپ نے فرمایا نہیں اللہ مجھ سے اس سال بھر کا حساب لے گا جس میں میں ایسا کروں مجھے خدا نے اس کا حکم نہیں دیا بلکہ تم لوگ اللہ سے اس کا فضل طلب کرو۔ اس حدیث کو ابوالمغیرہ اور محمد بن کثیر نے اوزاعی سے روایت کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث ابن نضیلہ سے مروی ہے اور ابن نضیلہ کا نام ان لوگوں نے نہیں لیا۔ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ ان صحابہ میں لکھا ہے جن کا نام معلوم نہیں (صرف کنیت معلوم ہے) ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۳۳۔ حضرت طلحہؓ

حضرت طلحہؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ابن اسحٰق نے ان کو ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو خیبر کے دن شہید ہوئے یہ اوس بن عائذ' انیف بن حبیب' ثابت بن وائلہ اور طلحہ سب اسی دن شہید ہوئے۔

۲۶۳۴۔ حضرت طلقؓ بن علی

حضرت طلقؓ بن علی بن طلق بن عمرو۔ بعض لوگ ان کو طلق بن قیس بن عمرو بن عبداللہ بن عمرو بن عبدالعزی بن سحیم بن مرہ بن دوُل بن حنیفہ ربعی حنفی سحیمی۔ یہ والد ہیں قیس بن طلق کے۔ کنیت ان کی ابوعلی ہے۔ اس وفد میں تھے جو یمامہ سے رسول اللہ ﷺ کے حضور میں آیا تھا یہ سب لوگ اسلام لائے ان کی حدیثیں اہل یمامہ سے مروی ہیں۔ ہمیں ابوالقاسم یعیش بن صدقہ فقیہ شافعی نے اپنی سند سے احمد بن شعیب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم سے ہناد نے ملازم سے انہوں نے عبداللہ بن بدر سے انہوں نے قیس بن طلق سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم وفد بن کے رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گئے اور ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے ہمراہ نماز پڑھی اور آپ سے عرض کیا کہ ہمارے شہر میں ایک کنیسہ (عبادت خانہ اہل کتاب) ہے (اس کو کیا کریں؟) اور آپ سے ہم نے آپ کے وضو کا غسالہ بھی طلب کیا پس آپ نے پانی منگایا اور اس سے وضو کیا کلی کی اور ایک ظرف میں اس کو ڈال دیا اور ہمیں حکم دیا کہ جب تم اپنے ملک میں پہنچنا تو اس کنیسہ کو منہدم کر دینا اور اس کی جگہ پر اس پانی کو چھڑک کر وہاں مسجد بنالینا چنانچہ جب ہم اپنے شہر میں گئے تو ہم نے اس کنیسہ کو توڑ ڈالا اور وہی پانی اس کی جگہ پر چھڑک کر وہاں مسجد بنائی اور وہاں اذان پڑھی ہمارے یہاں قبیلہ طے کا ایک نصرانی درویش تھا اس نے جو اذان کو سنا تو کہنے لگا کہ سچی پکار ہے پھر وہ ہمارے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ پر چڑھ گیا اور بعد اسکے ہم نے اسے نہیں دیکھا۔ ہمیں اسماعیل بن علی بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ملازم بن عمرو نے عبداللہ بن بدر سے انہوں نے قیس بن طلق بن علی حنفی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے کہ

وہ یعنی عضو تناسل جسم کا ایک [1] ٹکڑا ہے۔اس حدیث کو ایوب بن عتبہ اور محمد جابر نے قیس بن طلق سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ملازم کی حدیث عبداللہ کی حدیث سے نہایت صحیح اور عمدہ ہے۔اس طلحہ کی روایتیں نبیؐ سے اور بھی ہیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۳۵۔حضرت طلقؓ بن یزید

حضرت طلقؓ بن یزید اور بعض لوگ یزید بن طلق کہتے ہیں اور اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں۔سعید قریشی اور ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی نام میں کیا ہے ہمیں ابوموسیٰ محمد بن بکر بن ابی عیسیٰ مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر یعنی عبدالوہاب بن محمد بن مہرہ معلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ان سے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے عاصم احول سے انہوں نے عیسیٰ بن حطان سے انہوں نے مسلم بن سلام سے انہوں نے طلق بن یزید یا یزید بن طلق سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے عورتوں کے ساتھ وطی فی الدبر نہ کرو اور اس حدیث کو ابراہیم نے عبدالملک بن مسلم سے انہوں نے عیسیٰ بن حطان سے انہوں نے مسلم سے انہوں نے علی بن طلق سے روایت کیا اور اسی طرح اس کو عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے عاصم سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۳۶۔حضرت طلیبؓ بن ازہر

حضرت طلیبؓ بن ازہر بن عبدعوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قریشی زہری۔قدیم الاسلام ہیں۔حبش کی طرف یہ اور ان کے بھائی مطلب ہجرت کر کے گئے اور دونوں نے وہیں وفات پائی۔ان کے ایک بھائی عبدالرحمٰن بن ازہر بھی تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۶۳۷۔حضرت طلیبؓ بن عرفہ

حضرت طلیبؓ بن عرفہ بن عبداللہ بن ناشب۔رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ فراخ دستی اور تنگ دستی (غرض ہر حال میں) خدا سے ڈرتے رہو ان کے سوا ان کے بیٹے کلیب بن طلیب کے کسی نے روایت نہیں کی اور کلیب ایک مجہول شخص ہیں ان کی حدیث ابوقرہ یعنی موسیٰ بن طارق نے مثنی بن صباح سے انہوں نے کلیب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۶۳۸۔حضرت طلیبؓ بن عمیر

حضرت طلیبؓ بن عمیر وہب بن عبد بن قصی بن کلاب بن مرۃ۔قریشی عبدی۔بعض نے ان کے والد کا نام بجائے عمیر کے عمرو

---

[1] یہ حدیث اس موقع کی ہے کہ کسی نے پوچھا تھا کہ عضو تناسل کے مس کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ فرمایا کہ وہ بھی جسم کا ایک ٹکڑا ہے وضو نہ جائے گا۔

بیان کیا ہے۔ان کی والدہ اروی بنت عبدالمطلب یعنی آنحضرتؐ کی پھوپھی ہیں۔طلیب کی کنیت ابوعدی ہے۔یہ اس زمانہ میں اسلام لائے تھے جب رسول اللہ ﷺ ارقم کے گھر میں (مخفی) تھے (طلیب جب اسلام قبول کر چکے) تو اپنی والدہ کے پاس گئے اور کہا میں نے رسول اللہؐ کی اتباع کر لی ہے تو ان کی (نیک بخت) والدہ نے کہا کہ (تم نے بہت اچھا کیا) سب سے زیادہ مستحسن اس بات کے جو کہ تم ان کی مدد کرو۔تمہارے ماموں کے بیٹے (یعنی آنحضرت ﷺ) ہیں واللہ اگر ہم لوگ وہ کام کر سکتے جو مرد کر سکتے ہیں تو ہم ان کی حمایت کرتے (پھر) طلیب حبش کی طرف ہجرت کر گئے۔ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی کہ انہوں نے ابن اسحٰق سے ان اصحاب کے نام میں جو حبش کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے روایت کیا ہے۔کہ ان میں (قبیلہ) بنی عبد بن قصی سے طلیب بن عمیر بن وہب بن ابی کثیر بن عبد بن قصی بھی ہیں۔موسیٰ بن عقبہ اور زہری نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔اور واقدی اور ابن اسحٰق نے (یہ بھی) کہا ہے کہ طلیب جنگ بدر میں شریک تھے۔اور ان کا شمار نیکوکار صحابہ میں تھا۔اور زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ حضرت طلیب مہاجرین اولین میں سے تھے۔اور جنگ بدر میں شریک تھے۔اور غزوۂ اجنادین میں شہید ہوئے اور بعض نے کہا ہے کہ یرموک میں شہید ہوئے ان کی کوئی اولاد نہ تھی اور (انہیں پھر کیا موقوف آئندہ چل کر) نسل بالکل منقطع ہو گئی اس کو زبیر نے بیان کیا ہے۔عبد بن قصی کے نسل کا آخری شخص جب مرا تو اس کا کوئی وارث نہ تھا۔لہٰذا عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن عباس اور عبیداللہ بن عروہ بن زبیر کو ان کا مال دلایا گیا بوجہ اس کے کہ ان دونوں کا نسب قصی تک پہنچتا تھا۔اور یہ دونوں (باعتبار نسب کے) برابر تھے۔لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت طلیب وہ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے خدا کی راہ میں خون بہایا۔اور بعض نے سعد بن ابی وقاص کو کہا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۳۹۔حضرت طلیحہؓ بن خویلد

حضرت طلیحہؓ بن خویلد بن نوفل بن نضلہ بن اشتر بن حجوان بن فقعس بن طریف بن عمرو بن قعین بن حارث بن دودان بن اسد بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر۔اسدی فقعسی۔یہ طلیحہ عرب کے بہادروں میں تھے اور (ایسے) تھے کہ بمقابلہ ہزار سوار کے شمار کیے جاتے تھے واقدی نے بیان کیا ہے کہ ۹ھ میں جس وقت اسد بن خزیمہ کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں تا کہ اس بات کی شہادت دیں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور آپ اس کے بندہ ہیں اور اس کے رسول ہیں۔(پھر ان لوگوں نے بطور احسان جتانے کے کہا) کہ آپ نے (کوئی واعظ) ہمارے یہاں نہیں بھیجا (ہم خود آئے ہیں) اور اب ہم اپنے باقی ماندہ لوگوں کے لیے (واعظ بنیں گے) پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: یَمُنُّوْنَ عَلَیْکَ اَنْ اَسْلَمُوْا- الآیہ (پوری آیت کا مطلب: اے نبی! یہ لوگ آپ پر اپنے مسلمان ہو جانے کا احسان رکھتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ تم میرے اوپر اپنے مسلمان ہو جانے کا احسان نہ رکھو بلکہ یہ اللہ کا احسان تمہارے اوپر ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت کی۔) پس جب یہ لوگ چلے گئے تو رسول اللہؐ کے حیات (ہی) میں طلیحہ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔لہٰذا رسول اللہؐ نے ضرار بن ازور اسدی کو مع ان لوگوں کے جنہوں نے انؓ کے ساتھ جانا چاہا طلیحہ کے پاس بھیجا تا کہ ان سے مقابلہ کریں اس کے بعد رسول اللہؐ کی وفات ہو گئی (اس درمیان میں) طلیحہ کا معاملہ اور بڑھ گیا اور دونوں ہم عہد قبیلے اسد و غطفان نے بھی ان کی اطاعت

کر لی۔ طلیحہ کہنے لگے کہ جبریل علیہ السلام ہمارے پاس وحی لاتے ہیں پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو طلیحہ کی طرف بھیجا اور انہوں نے طلیحہ سے نواحی سمیراء و بزاخہ میں مقابلہ کیا (پہلے) خالد بن ولید نے ان کے پاس ثابت بن اقرم و عکاشہ بن محصن کو بھیجا تو ایک کو طلیحہ نے قتل کر دیا اور ایک کو طلیحہ کے بھائی نے۔ طلیحہ کے ساتھ عیینہ بن حصن (بھی) تھے جب قتال کا وقت آیا تو طلیحہ کے پاس عیینہ بن حصن آئے اور کہا کہ جبریل تمہارے پاس آئے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں پھر عیینہ نے دوبارہ یہی سوال کیا طلیحہ ہر مرتبہ یہ کہتے رہے نہیں آئے۔ تو عیینہ نے کہا بے شک آپ کو جبریل نے ایسے حال میں چھوڑ دیا جس میں آپ کو بہت زیادہ ضرورت تھی۔ طلیحہ نے کہا کہ اب آپ عزت کی حمایت میں لڑو باقی دین آئیں کوئی چیز نہیں جب طلیحہ نے جنگ میں شکست کھائی تو نواحی شام میں چلے گئے اور بنی جفنہ کے پاس قیام کیا یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی وفات ہوگئی اس کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے خلافت میں احرام کی نیت کر کے چلے (اثنائے راہ میں مدینہ اتر کر حضرت عمرؓ سے بھی ملے) تو ان سے حضرت عمر نے فرمایا کہ تم نے ان دونوں نیک مردوں یعنی ثابت بن اقرم اور عکاشہ کو قتل کیا تھا۔ طلیحہ نے عرض کیا ہاں۔ یہ قصور مجھ سے ہوا۔ مگر میرے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کا مرتبہ بڑھا دیا (کہ شہید ہوئے) اور شکر ہے کہ ان دونوں کے ہاتھ سے مجھ کو ذلیل و خوار نہ کیا (اور اب میں معافی مانگتا ہوں) لوگ عداوت کے بعد مصالحت بھی کرتے ہیں اس وقت میں طلیحہ نے اسلام کو خوب سچے دل سے قبول کر لیا اور ان سے بمقام قادسیہ فارس کی لڑائی میں بڑے بڑے کارنمایاں ہوئے حضرت عمرؓ نے نعمان بن مقرن کو خط میں لکھا تھا کہ لڑائی میں طلیحہ و عمرو بن معدی کرب کو شریک کر لو اور ان دونوں سے لڑائی کے کاموں میں مشورہ (بھی) لیا کرو اور کوئی دوسرا کام ان دونوں کے سپرد نہ کرو۔ ہر مردے و ہر کاوے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر و ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۴۰۔ حضرت طلیحہؓ دیلی

حضرت طلیحہؓ دیلی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا شمار صحابہ میں ہے (مگر) مجھ کو ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۶۴۱۔ حضرت طلیحہؓ بن عتبہ انصاری

حضرت طلیحہؓ بن عتبہ انصاری۔ یہ قول موسیٰ بن عقبہ کا تھا اور ان کا دوسرے نام طلحہ بیان کیا گیا ہے اور طلحہ کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔

۲۶۴۲۔ حضرت طلیقؓ بن سفیان

حضرت طلیقؓ بن سفیان بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ یہ اور ان کے لڑکے حکیم بن طلیق مولفۃ القلوب میں تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس کے سوا میں اس کا کچھ حال نہیں جانتا۔

باب الطاء والہاء والیاء

۲۶۴۳۔حضرت طہفہ ؓ بن زہیر

حضرت طہفہ ؓ بن زہیر نہدی۔ ۹ ھ میں میں جبکہ اکثر عرب کے وفد آئے یہ بھی نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے۔لیث بن ابی سلیم نے حبہ عرنی انہوں نے حذیفہ بن یمان سے روایت کی ہے کہ جب عرب کے وفد رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو طہفہ بن زہیر نہدی کھڑے ہو گئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ کے پاس تہامہ کے منتہائی مقام سے سخت لکڑی کے کجاؤوں پر سوار ہو کے آئے ہیں (ہمارے یہاں قحط سالی کی یہ حالت ہے کہ) ہم رقیق ابر سے پانی برسنے کی خواہش رکھتے ہیں اور گھاس اکھاڑ (کر کھاتے) ہیں اور جہاں ابر آیا ہمیں پانی کی آرزو ہوتی ہے ہم بہت دور سے آئے ہیں زمین ہمارے یہاں کی بہت سخت ہے چشمے خشک ہوئے اور سبزی نہیں رہی درختوں کے پتے گر گئے گھاس خشک ہوگئی مویشی مر گئے تری باقی نہیں رہی یارسول اللہ ہم بت پرستی اور ظلم سے بیزار ہو کر آپ کے پاس آئے ہیں حوادث زمانہ سے پناہ مانگتے ہیں ہم دعوت اسلام اور شریعت اسلام کو قبول کرتے ہیں جب تک دریا کی روانی اور پہاڑوں کا قیام ہے (ہم دین پر قائم رہیں گے) ہاں ہمارے پاس کچھ مویشی ہیں جو کھانے کو نہیں پاتے دودھ نہیں دیتے چرنے کے لیے نہ بھیجے جاتے ہیں مگر دودھ ان سے نہیں نکلتا سخت قحط میں آگئے نہ چارہ کھاتے ہیں نہ دودھ دیتے ہیں پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا اللہ ان کے دودھار دودھ کے ظرفوں میں برکت دے اور ان کے مویشی کے چراہوں کو مالدار کر دے ان کے پھل پکا دے ان کے لیے چشمہ جاری کر دے اور یا اللہ ان کی اولاد میں برکت دے (سنو) جو شخص نماز پڑھے گا وہ مسلمان سمجھا جائے گا اور جو زکوۃ دے گا نیکوکار ہوگا اور جو شخص لا الہ الا اللہ کی شہادت دے گا وہ مخلص ہو گا اے بنی نہد کے لوگو! شرک کی باتیں چھوڑ دو نہ زکوۃ میں کوتاہی کرو نہ نماز میں غفلت کرو۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی جگہ لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ طہیہ کے نام میں بضم طاء و یائے مشدد۔ان کا ذکر انشاءاللہ تعالیٰ وہاں بھی آئے گا۔

۲۶۴۴۔حضرت طہفہ ؓ بن قیس

حضرت طہفہ ؓ بن قیس غفاری۔ بعض نے ان کا نام طخفہ بیان کیا ہے۔ یہ اہل صفہ میں سے ہیں ان کے نام میں بہت سے اختلافات و اضطرابات ہوئے ہیں ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا کہ ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے بیان کیا اور انہوں نے ہشام دستوائی سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری سے روایت کی کہ میرے والد (طہفہ) اہل صفہ سے تھے (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے اصحاب صفہ کے بارہ میں (لوگوں سے) فرمایا کہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرو تو کوئی علی حسب طاقت ایک کو اپنے ساتھ لے گیا کوئی دو کو۔ یہاں تک کہ پانچ آدمی باقی رہ گئے جس میں میں بھی تھا۔تو آنحضرت ﷺ نے (خود) فرمایا کہ میرے ساتھ عائشہ کے گھر چلو پس ہم سب آپ کے ہمراہ حضرت عائشہؓ کے در دولت خانہ میں جا پہنچے اور آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ ہم لوگوں کو کھانا کھلاؤ۔ بھنا ہوا گوشت لے آئیں ہم سب نے کھایا پھر آپ نے

(دوبارہ) فرمایا اے عائشہ (کچھ اور) کھلاؤ۔ تو حضرت عائشہؓ حیسہ (حیسہ عرب کے ایک کھانے کا نام ہے جو خرما دگھی ودہی وغیرہ سے بنایا جاتا ہے۔) لے آئیں تو پھر ہم لوگوں نے کھایا اس کے بعد آپ نے فرمایا اے عائشہ (اب) ہم سب کو پانی پلاؤ۔ تو حضرت عائشہ ایک بڑے برتن میں پانی لائیں تو سبھوں نے پی لیا۔ پھر (دوسرا) پیالہ لائیں اس میں دودھ تھا تو ہم سبھوں نے اس کو بھی پیا (جب اکل وشرب سے فارغ ہوئے) تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم لوگوں کا جی چاہے تو (یہیں) آرام کرو ورنہ مسجد میں چلے جاؤ تو ہم سب نے عرض کیا کہ مسجد میں جاتے ہیں (پس مسجد میں آ کر سو رہے) صبح کو میں چت کے بل لیٹا ہوا تھا کہ یکا یک معلوم ہوا کہ کوئی شخص آ کر اپنے پیر سے مجھ کو ہلا رہا ہے اور کہتا ہے کہ اس ہیئت سے سونا اللہ کو ناپسند ہے میں نے جو نظر اٹھا کر دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

ایسا ہی اس کو ابراہیم بن طہمان' خالد بن حارث' معاذ بن ہشام اور وہب بن جریدہ نے ہشام سے روایت کیا ہے اور ایسا ہی اس کو اوزاعی' شیبان' موسیٰ بن خلف' یحییٰ بن عبدالعزیز اور ابواسماعیل قباد نے یحییٰ سے انہوں نے ابوسلمہ سے روایت کیا ہے۔ اور اس کو حارث بن عبدالرحمٰن نے ابوسلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن طخفہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور اس کو ابن ابوعشری نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے حارث سے انہوں نے قیس بن طہفہ سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے اور اس کو محمد بن اسحٰق نے محمد بن عمرو بن عطاء انہوں نے نعیم مجمر سے انہوں نے ابوطخفہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور مسلمہ بن علی نے روایت کی ہے زین بن واقد سے انہوں نے عبدالعزیز بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطاء سے انہوں نے نعیم مجمر سے انہوں نے ابن طہفہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور اس کو نعیم مجمر نے ابن طہفہ غفاری سے بھی روایت کیا ہے اور ابوذر سے بھی روایت کیا ہے اور اس کو ابن ابی ذئب نے حارث بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن طہفہ سے روایت کیا ہے اس میں اور بہت سا اختلاف ہے اور حدیث ایک ہی ہے۔ ان کا تذکرہ بھی تینوں نے کیا ہے۔

۲۶۴۵۔ حضرت طہمانؓ (مولیٰ رسول اللہؐ)

حضرت طہمانؓ۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے۔ بعض نے ان کا نام ذکوان بیان کیا ہے اور بعض نے اس کے علاوہ اور نام بھی بیان کیا ہے۔ شریک نے عطاء بن سائب سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میرے والد نے بنی ہاشم کے لیے (کچھ صدقہ کی) وصیت ہے۔ تو میں ابوجعفر کی خدمت میں آیا اور ان کو اس وصیت کی خبر دی تو مجھ کو قبیلہ بنی ہاشم کی ایک بڑھیا عورت کے پاس بھیج دیا۔ (کہ جا کر دے آؤ جب میں وہاں پہنچا) تو اس عورت نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ نے جن کا نام طہمان تھا یا ذکوان (یہ) روایت کی ہے کہ مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ اے طہمان صدقہ نہ میرے لیے حلال ہے اور نہ میرے اہل بیت کے لیے اور غلاموں کے لیے بھی وہی حکم ہے جو ان کے مالک کے لیے ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابن مندہ نے اس حدیث کو اسماعیل بن امیہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ ان کا ایک غلام تھا جس کو لوگ طہمان یا ذکوان کہتے تھے اس کے بعض حصہ کو میرے دادا نے آزاد کر دیا تھا پھر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں جا کر اس کی

اطلاع کی تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے (اسی قدر) آزاد کرنے سے آزاد ہوگیا (مگر باوجود اس کے) وہ جب تک زندہ رہے اپنے مالک کی خدمت کرتے رہے ابوعمر نے اس حدیث کو ان طہمان کے احوال میں بیان کیا ہے جو سعید بن عاص کے غلام تھے جیسا کہ ہم ابھی بیان کریں گے (اس اختلاف میں) ابوعمر کا قول حق معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ اسی حدیث سے (اولاً) یہ بات ظاہر ہوئی کہ کبھی غیر کے غلام تھے آنحضرتؐ کے نہیں تھے دوسرے یہ بات کہ ان کے آزاد کرنے والے اسماعیل بن امیہ کے دادا تھے آنحضرتؐ نہیں تھے ابن مندہ نے چونکہ دونوں حدیثوں میں طہمان وذکوان کا نام دیکھا لہٰذا ان پر اشتباہ ہوگیا۔ واللہ اعلم بالصواب

۲۶۴۶۔ حضرت طہمانؓ (مولیٰ سعید بن عاص)

حضرت طہمانؓ۔ سعید بن عاص کے غلام تھے۔ بعض نے ان کا نام (بھی) ذکوان بیان کیا ہے ان کی حدیث اسماعیل بن امیہ بن عمرو بن سعید بن عاص نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ ان کا ایک غلام تھا جس کو لوگ طہمان کہتے تھے اس کے نصف حصہ کو ان لوگوں نے آزاد کر دیا۔ اور اسی حدیث کو مرفوعاً بیان کیا ہے ان کا ذکر ذکوان کے نام میں گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۶۴۷۔ حضرت طہیہؓ بن زہیر

حضرت طہیہؓ بن زہیر نہدی۔ یہ ۹ھ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے بعض نے ان کا نام طہفہ بیان کیا ہے ان کا ذکر طہفہ کے تذکرہ میں پوری طرح سے گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۶۴۸۔ حضرت طیبؓ بن عبداللہ

حضرت طیبؓ بن عبداللہ داری۔ ابوہند کے بھائی ہیں۔ اپنے بھائی کے ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ نے ان کا نام عبدالرحمٰن رکھ دیا۔ زیاد بن فائد بن زیاد بن ابی ہند داری نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے ابوہند سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم چھ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے یعنی تمیم بن اوس، ان کے بھائی نعیم بن اوس، یزید بن قیس اور ابوہند بن عبداللہ جن سے یہ حدیث مروی ہے اور ابوہند کے بھائی طیب بن عبداللہ (جن کا نام رسول اللہؐ نے عبدالرحمٰن رکھ دیا تھا) اور رفاعہ بن نعمان۔ پس ہم سب نے اسلام قبول کر لیا اور آنحضرتؐ سے درخواست کی کہ ہم لوگوں کے لیے ملک شام کی زمین کا کوئی حصہ مرحمت ہو۔ تو آپ نے (منظور فرما کر) زمین دے دی اور لکھ بھی دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ لیکن ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ طیب بن براء جو ابوہند داری کے اخیافی بھائی تھے وفد کے لوگوں میں تھے ان کا نام رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن رکھا تھا ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ سواد بن مالک بن سواد داری ہیں ان کا نام رسول اللہؐ نے عبدالرحمٰن رکھا تھا۔ اور ان کا ذکر سواد کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔

حرف الظاء

۲۶۴۹۔ حضرت ظالمؓ بن سارق

حضرت ظالمؓ بن سارق بن صبح بن کندی بن عمرو بن عدی بن وائل بن حارث بن عتیک۔ ان کی کنیت ابوصفرہ۔ ازدی ہیں۔ عتکی ہیں بعض نے ان کے والد کا نام سراق کہا ہے۔ مہلب بن ابی صفرہ کے والد اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں اس کو طبرانی وغیرہ نے لکھا ہے ان کا تذکرہ اس جگہ ابونعیم وابوموسیٰ نے لکھا ہے اور تینوں نے ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں لکھا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پھر وہاں پر اعادہ کیا جائے گا۔

۲۶۵۰۔ حضرت ظالمؓ بن عمرو

حضرت ظالمؓ بن عمرو بن سفیان بن جندل بن یعمر بن حلیس بن نفاثہ بن عدی بن دیل بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ۔ کنانی دیلی۔ کنیت ابواسود ہے اپنے کنیت کے ساتھ مشہور ہیں ان کا ذکر ابن شاہین نے صحابہ میں کیا ہے اور ابن شاہین نے اپنی سند کے ساتھ قاسم بن یزید سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے بکیر بن عطاء لیثی سے انہوں نے ابواسود دیلی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (حجۃ الوداع میں اس وقت حاضر ہوا) کہ آپ عرفات میں تشریف فرما تھے پس ایک جماعت اہل نجد کی آپ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! حج کب و کیونکر ادا کیا جاتا ہے؟ تو آپ نے ایک شخص کو فرمایا (کہ پکار کر کہہ دو) تو اس شخص نے خوب پکار کر اعلان کر دیا کہ حج عرفہ کے دن ہوتا ہے۔ جو شخص نویں تاریخ کی شب کو قبل نماز صبح کے عرفات میں آ گیا (گویا) اصل حج اس کا پورا ہو گیا۔ ابن شاہین نے اس حدیث کو اس سے سند سے بیان کیا ہے مگر یہ سند غلط ہے اور اس کو شعبہ نے بکیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی سے روایت کیا ہے اور اس کو سفیان سے بہت سے لوگوں نے اسے سند کے ساتھ بیان کیا ہے یہی صحیح ہے اس لیے کہ ابواسود کا (یہاں پر) کوئی دخل نہیں اور عبدالرزاق نے ابن جریج سے انہوں نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے روایت کی ہے کہ محمد بن خلف نے مجھ کو خبر دی کہ ابواسود فتح مکہ کے دن آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے کہ آنحضرت لوگوں کو بیعت کرا رہے تھے (مگر) یہ سند بھی غلط ہے۔ اس حدیث کو ابوعاصم نے ابن جریج سے انہوں نے ابن خثیم سے انہوں نے محمد بن اسود سے (یوں) روایت کیا ہے (ان اباہ اسود) یعنی محمد کے والد اسود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے کہ بیعت لے رہے تھے۔ پس بات یہ ہوئی کہ راوی سے لکھنے میں (اباہ) کا (ہ) چھوٹ گیا پس اس کو پڑھنے میں (ابا الاسود) پڑھ لیا۔ جس کا مطلب یہ ہو گیا کہ اسود کے والد ورنہ درحقیقت اسود کے والد کو یہاں پر راوی ہونے میں کوئی دخل نہیں اس لیے کہ یہ صحابی نہیں ہیں۔ بلکہ مشہور تابعی ہیں۔ حضرت علیؓ کے شاگردوں میں تھے تو انہوں نے بصرہ کا عامل بنا دیا۔ یہ وہ نہیں جنہوں نے پہلے پہلے علم نحو کو ایجاد کیا ہے شعر بہت اچھے کہتے تھے اور حاضر الجواب تھے ان کے حالات مشہور ہیں ان کے کلام بہت ہی حکمت آمیز و ضرب المثل ہیں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۵۱۔ حضرت ظبیان ؓ بن ربیعہ

حضرت ظبیان ؓ بن ربیعہ اسدی۔ یہ زمانہ ردّت میں جبکہ طلیحہ اسدی نے دعویٰ نبوت کیا تھا اسلام پر ثابت قدم رہے۔ انہی نے طلیحہ سے کہا تھا کہ تو (نبی نہیں ہے) بلکہ فقط ایک کاہن ہے (اس لیے کہ) تو اپنے کلام میں کبھی جھوٹا ہوتا ہے اور کبھی سچا اور نبی ہمیشہ اپنے کلام میں سچے ہوتے ہیں جو خبر دیتے ہیں اس کے خلاف نہیں ہوتا۔ ان کا تذکرہ ابن اسحٰق نے لکھا ہے۔

۲۶۵۲۔ حضرت ظبیان ؓ بن عمارہ

حضرت ظبیان ؓ بن عمارہ۔ ان کو امام بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے۔ ظبیان سے سوید نے جن کی کنیت ابو قطبہ ہے حدیث بیان کی ہے اس کو ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور ابو نعیم نے (یہ) بیان کیا ہے کہ ظبیان بن عمارہ کو امام بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے جیسا کہ ان سے بعض متاخرین نے نقل کیا ہے حالانکہ امام بخاری نے صرف یہ بیان کیا ہے کہ ظبیان نے حضرت علی سے انہیں کے قول کو روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ و ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۶۵۳۔ حضرت ظبیان ؓ بن کدادہ

حضرت ظبیان ؓ بن کدادہ۔ بعض نے خود انہیں کا نام کداوہ بیان کیا ہے یونس بن خباب نے عطاء خراسانی سے انہوں نے ظبیان سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے مجھ سے (یہ) فرمایا تھا کہ دنیا کی نعمتیں (باقی رہنے والی نہیں ہیں عنقریب) سب زائل ہو جائیں گی۔ ابو عمر نے ایک غریب طویل حدیث میں جس کو اہل حدیث نے بیان کیا ہے۔ یہ کہا ہے کہ ظبیان بن کدادہ ایادی یا ثقفی رسول اللہؐ کی خدمت میں آئے تھے اور آپ نے ان کو ایک ٹکڑا زمین میں معافی دے دی تھی اسی کے بارہ میں ظبیان کے یہ اشعار ہیں:

اشهد بالبيت العتيق و بالصفاء شهادة من احسانه متقبل
بانک محمود لدينا مبارک وفي امين صادق القول مرسل

میں مکہ اور کوہ صفا کی قسم کھا کر شہادت دیتا ہوں۔ مثل شہادت اس شخص کے جس کی راست بازی و بھلائی لوگوں میں مسلم ہو۔ اس بات کی کہ آپ تعریف کئے گئے ہیں۔ دنیا کے لیے مبارک ہیں۔ باوفا ہیں امانت دار ہیں اپنے قول میں سچے ہیں (خدا کے) رسول ہیں۔

۲۶۵۴۔ حضرت ظہیر ؓ بن رافع

حضرت ظہیر ؓ بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن جزرج بن عمرو۔ عمرو کا دوسرا نام نبیت ہے وہ بیٹے ہیں مالک بن اوس کے۔ انصاری ہیں۔ اوسی ہیں (بیعت) عقبہ ثانیہ وغزوۂ بدر میں شریک تھے اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے اور عروہ نے کہا ہے کہ اس کو موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے (یوں) روایت کیا ہے کہ وہ عقبہ میں شریک تھے اور ابو عمر نے (یہ) کہا ہے کہ

جنگ بدر میں شریک نہ تھے (ہاں) غزوۂ احد اور جو غزوات اس کے بعد ہوئے اس میں شریک تھے۔ یہ ظہیر رافع بن خدیج کے چچا ہیں اور اسید بن ظہیر کے والد ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود اور ابو یاسر بن حبہ نے اپنی اپنی سندوں سے مسلم بن حجاج تک خبر دی انہوں نے کہا کہ ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ابو مسہر نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن حمزہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھ سے اوزاعی نے ابونجاشی یعنی رافع بن خدیج کے مالک سے انہوں نے رافع بن خدیج سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ میرے پاس ظہیر بن رافع آئے اور یہ کہا کہ آنحضرتؐ نے ہمیں ایک ایسے کام کو منع کر دیا جو ہمارے لیے آسان تھا میں نے دریافت کیا کہ وہ کیا کام تھا تو انہوں نے کہا کہ جو کچھ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے حق ہے (وہ یہ ہے) کہ آپ نے مجھ سے یہ دریافت کیا کہ تم لوگ اپنی زمین کو کیونکر آباد کرتے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! چوتھائی پر یا کچھ وسق (پیانہ کا نام ہے) خرما یا جو کا مقرر کر کے (کسانوں کو) دے دیتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ (اب) ہرگز ایسا نہ کرنا یا خود کھیتی کر و یا اس کو پڑا رہنے دو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۵۵۔ حضرت ظہیرؓ بن سنان

حضرت ظہیرؓ بن سنان اسدی۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ عیینہ بن عاصم بن سعر بن نقادہ اسدی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے اپنے والد نقادہ اسدی سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنے اسباب تجارت کے ساتھ مدینہ میں آیا تو آنحضرتؐ سے ملاقات ہوئی اور میں آپ کو نہیں پہچانتا تھا تو آپ نے دریافت کیا کہ یہ شخص کس قبیلہ کا ہے؟ تو میں نے اپنا نسب آپ سے عرض کر دیا۔ آپ نے مجھ کو اسلام کی طرف رغبت دلائی تو میں نے اسلام قبول کر لیا اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میرے پاس فلاں فلاں قسم کا مال ہے آپ مجھ سے اس کی زکوٰۃ وصول کر لیں تو آپ نے وصول کر لیا پس میں نے ہی اول اول قبیلہ بنی اسد سے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی۔ اس کے بعد (پھر) میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میری تمنا ہے کہ آپ کوئی کام میرے متعلق فرما دیں (کہ میں اس کی تعمیل کروں) تو آپ نے فرمایا (جاؤ) میرے لیے ایک اونٹنی خرید لاؤ جو شیر دار ہو سواری میں پختہ ہو تیز رفتار ہو (چال اس کی ایسی ہو) کہ حاملہ عورت کو بھی تکلیف نہ دے پس میں وہاں سے رخصت ہو کر آیا (اور پہلے میں نے) اپنی اونٹنیوں میں تلاش کیا مگر (اس صفت کی اونٹنی) مجھے نہ ملی دوسری جگہ تلاش کرنا شروع کیا تو اپنے چچا زاد بھائی جن کو لوگ ظہیر بن سنان کہتے ہیں ان کی اونٹنیوں میں پایا۔ پس اس کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کھڑے ہو کر اس کا دودھ دوہنے لگے۔ یہاں تک کے برتن بھر گیا اس کے بعد آپ نے مجھ کو پلایا پھر میں (اس کے تھن کی طرف) نظر کیا تو وہ ویسے ہی بھرے ہوئے تھے میں نے چاہا کہ دوھوں آپ نے فرمایا کہ (اب) چھوڑ دو شاید کوئی دودھ کا طالب آ جائے اس کے بعد آپ نے یہ دعا کی کہ خدایا اس میں اور جس شخص نے اس کو دیا ہے اس میں برکت مرحمت فرما پس مجھے یہ خیال ہوا کہ یہ دعا تو ظہیر کے حق میں ہوئی اس لیے کہ میں اس اونٹنی کو انہی کی اونٹنیوں سے لایا تھا تو گویا دینے والے وہی ہوئے (لہٰذا میں اس مبارک دعا سے محروم رہا) پس میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! لانے والے کو بھی اس دعا میں شریک فرمالیں تو آپ نے دومرتبہ فرمایا کہ اے اللہ! اس کے مال میں بھی برکت دے جو اس کو لایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے ابونعیم نے کہا ہے

کہ ابن مندہ نے سعر بن نقادہ کا نام تصحیف کر کے ان کو سعد بن نقادہ دال کے ساتھ لکھا ہے حالانکہ وہ خود نقادہ کے نام میں اپنے اسی شیخ سے جس سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ اسی سند کے ساتھ سعر بن نقادہ راء کے ساتھ لکھ چکے ہیں۔

حرف العین۔ باب العین والالف

۲۶۵۶۔ حضرت عابس رضی اللہ عنہ (مولیٰ حویطب)

حضرت عابس رضی اللہ عنہ۔ حویطب بن عبدالعزیٰ کے غلام تھے۔ کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے اس آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ۔ (آدمیوں میں بعض آدمی ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی مرضی میں اپنی جانوں کو بیچ ڈالا ہے کہ لوگ ان کو ایذائیں پہنچاتے ہیں مگر وہ اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتے) کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ یہ آیت صہیب، عمار، ان کی والدہ سمیہ، ان کے لڑکے یاسر، بلال، خباب اور عابس غلام حویطب بن عبدالعزیٰ کے بارہ میں نازل ہوئی تھی۔ ان لوگوں کو (طرح طرح کی) ایذائیں کفار پہنچاتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ وابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۶۵۷۔ حضرت عابس رضی اللہ عنہ بن ربیعہ

حضرت عابس رضی اللہ عنہ بن ربیعہ بن عامر غطیفی۔ عبدالرحمٰن بن عابس کے والد ہیں یہ صحابی ہیں عمرو بن ثابت نے عبدالرحمٰن بن عابس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ میرے (چچازاد) بھائیوں میں سب سے بہتر علی ہیں اور چچاؤں میں سب سے بہتر حمزہ ہیں اس کو کرمانی بن عمرو نے عمرو بن ثابت سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی انہوں نے کہا ہم سے ہناد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے معاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عابس بن ربیعہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حجر اسود کا بوسہ لے رہے تھے اور حجر اسود کو مخاطب ہو کر یہ فرما رہے تھے کہ میں تیرا بوسہ لیتا ہوں اور (اس کو بھی) خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اگر میں رسول اللہ ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھتا تو میں ہرگز تیرا بوسہ نہ لیتا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ وابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۶۵۸۔ حضرت عابس رضی اللہ عنہ بن عبس غفاری

حضرت عابس رضی اللہ عنہ بن عبس غفاری۔ بعض نے (اس کے برعکس) کہا ہے یعنی عبس بن عابس۔ یہ کوفہ میں جا کر رہ رہے تھے ان سے ابوامامہ باہلی، حکیم کندی اور زادان یعنی ابوعمر نے روایت کی ہے اور یزید بن ہارون نے شریک سے انہوں نے عثمان بن عمیر سے انہوں نے زاوان یعنی ابوعمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ (ایک دن) کوٹھے پر بیٹھے ہوئے تھے اور ہم لوگوں کے ساتھ ایک صحابی بھی بیٹھے ہوئے تھے عثمان بن عمر کہتے تھے کہ میرا خیال ہے کہ زادان نے ان کا نام عبس یا عابس بتلایا تھا (اس وقت) طاعون کی وجہ سے بہت سے لوگ بھاگ رہے تھے تو عبس نے تین بار یہ کہا کہ اے طاعون! مجھ کو لے لے تو ان سے حکیم کندی نے کہا کہ آپ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ کیا آنحضرت ﷺ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ ناکام ہو کر کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے۔ عبس نے کہا کہ میں نے (بھی) تو سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ چھ وقتوں میں موت کی طرف جلدی کرو۔ اول: یہ کہ جب

بیوقوفوں کی حکومت ہو۔ دوم۔ یہ کہ جب بیع وشراء میں زیادہ شروط ہونے لگیں۔ سوم۔ یہ کہ جب احکام کی بیع ہونے لگے۔ چہارم۔ یہ کہ جب جان کا تلف کر دینا آسان سمجھا جائے۔ پنجم۔ یہ کہ جب قطع رحم ہونے لگے۔ ششم۔ یہ کہ جب ایسے حاکم کی صحبت میں رہنا پڑے جس کو لوگوں نے فتوٰی دینے کے لیے مقرر کیا ہو اور وہ ان سب سے بھی کم عقل رکھتا ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۵۹۔ حضرت عازبؓ بن حارث

حضرت عازبؓ بن حارث بن عدی۔ انصاری۔ ان کا (پورا نسب) ان کے لڑکے براء کے ذکر میں گزر چکا ہے۔ ہمیں ابوالفضل یعنی عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی انہوں نے کہا کہ ہم سے ابوبکر بن بدران حلوانی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے ابومحمد یعنی حسن بن علی بن محمد جوہری نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہمیں ابوبکر بن مالک نے خبر دی انہوں نے کہا کہ ہمیں عبداللہ بن احمد نے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہم سے عمرو بن محمد ابوسعید نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے اسرائیل نے ابواسحٰق سے انہوں نے براء بن عازب سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ نے (میرے والد) عازب سے ایک کجاوہ تیرہ درہم میں خرید لیا اور (میرے والد) عازب سے فرمایا کہ تم اپنے لڑکے براء سے کہہ دو کہ اس کجاوا کو میرے گھر تک پہنچا دیں تو میرے والد نے کہا (کہ میں ہرگز براء کو) نہیں کہوں گا یہاں تک کہ آپ مجھ سے یہ بیان نہ کریں کہ جب آنحضرت ﷺ (ہجرت کر کے) چلے اور آپ ان کے ہمراہ تھے تو آپ نے کیا کیا اور کس طرح کیا؟ حضرت ابوبکر نے کہا ہم (مکہ سے چل کر تین دن غار ثور میں مخفی رہے غار سے) بہت سویرے نکلے اور ایک دن ایک رات (برابر چلتے رہے) سونے کی (بھی) نوبت نہیں آئی یہاں تک کہ جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا تو میں نے ادھر ادھر دیکھا کہ کہیں سایہ نظر آئے تو وہاں جا کے ٹھہریں پس یکا یک میری نظر ایک پتھر (کی چٹان) پر پڑی میں اس کے قریب گیا تو دیکھا کہ اس کے نیچے سایہ ہے میں نے رسول اللہؐ کے لیے اس مقام کو صاف کر دیا اس کے بعد انہوں نے پورا واقعہ (مدینہ تک پہنچنے کا) بیان کیا۔ یہ حدیث حضرت ابوبکر صدیق یعنی عبداللہ بن عثمان کے تذکرہ میں انشاء اللہ تعالٰی آئے گی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۶۶۰۔ حضرت عاصؓ بن عامر

حضرت عاصؓ بن عامر بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی۔ صحابی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب حاضر ہوئے تو آپ نے ان کا نام پوچھا انہوں نے عرض کیا میرا نام عاص ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں بلکہ تمہارا نام مطیع (عاص لغت میں نافرمان کو کہتے ہیں مشتق ہے عصیان سے جو ایک مذموم صفت ہے چونکہ حضرت کو اس قسم کے برے ناموں سے نفرت تھی لہٰذا آپ نے بجائے عاص کے ان کا نام مطیع کہا جس کے معنی فرمانبرداری کے ہیں۔) ہے۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

۲۶۶۱۔ حضرت عاصؓ بن ہشام

حضرت عاصؓ بن ہشام۔ کنیت آپ کی ابوخالد مخزومی ہے۔ عکرمہ بن خالد کے دادا ہیں مکہ میں سکونت پذیر تھے عکرمہ بن خالد نے اپنے باپ یا چچا سے انہوں نے عکرمہ کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے غزوۂ تبوک میں فرمایا کہ جہاں طاعون آ

جائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے نہ بھاگو اور جہاں طاعون ہو وہاں مت جاؤ۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۶۶۲۔ حضرت عاصمؓ اسلمی

حضرت عاصمؓ اسلمی مدنی ہیں۔ ہشام کے والد ہیں ان کے بیٹے ہشام نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے مقام غمیم میں آنحضرت ﷺ کو دیکھا ہے مگر یہ صحیح نہیں۔ یہ قول ابن مندہ کا ہے اور ابونعیم نے کہا کہ بعض متاخرین نے ان کا تذکرہ لکھ کے کہا کہ یہ صحیح نہیں۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصراً لکھا ہے۔

۲۶۶۳۔ حضرت عاصمؓ بن ثابت

حضرت عاصمؓ بن ثابت بن ابی اقلح اور ابی اقلح کا نام قیس بن عصمۃ بن نعمان بن مالک بن امہ بن ضبیعۃ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی ثم الضبعی۔ یہ عاصم عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا ہیں اور انہیں کا لقب حمی الدبر ہے (جس کا قصہ آگے آتا ہے) جنگ بدر میں بھی شریک تھے معمر نے زہری سے انہوں نے عمرو بن ابی سفیان ثقفی سے انہوں نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے ایک سریہ بطور جاسوس کے کہیں بھیجا اور اس پر افسر عاصم بن ثابت کو بنایا۔ پس وہ سریہ رخصت ہو کر چلا یہاں تک کہ مقام عسفان اور مکہ کے درمیان جب پہنچا تو قبیلہ ہذیل کے خاندان بنی لحیان کو ان کی خبر پہنچائی گئی وہ لوگ قریب سو تیر انداز کے لے کر ان کے تعاقب میں آئے حتی کہ ان کے نزدیک پہنچ کر ان کو گھیر لیا اور کہنے لگے کہ ہم معاہدہ کرتے ہیں کہ ہم لوگ تم میں سے کسی کو نہیں قتل کریں گے بشرطیکہ تم اتر آؤ عاصم نے کہا کہ میں کسی مشرک کی پناہ میں نہیں اتروں گا اور دعا کی کہ اے اللہ اپنے رسول کو ہماری خبر پہنچا دے پس بنولحیان نے ان سے قتال کیا اور ان پر تیر چلانے شروع کئے یہاں تک کہ عاصم کو سات آدمیوں سمیت شہید کر ڈالا۔ خبیب بن عدی اور زید بن دشنہ اور ایک کوئی اور باقی رہ گیا پس یہ لوگ کافروں کے معاہدہ پر اتر آئے کافروں نے ان کو گرفتار کیا خبیب کا حال ہم ان کے نام میں بیان کر چکے ہیں۔ اور عاصم کا حال یہ ہے کہ قریش نے اپنے قاصد روانہ کئے کہ ان کی لاش یا کوئی عضو ان کے بدن کا لا دیں تا کہ ان کی شناخت کی جائے اور عاصم نے جنگ بدر میں عقبہ بن ابی معیط اموی کو قتل کر ڈالا اور مسافع بن طلحہ اور اس کے بھائی کلاب کو بھی مار ڈالا تھا ان دونوں کو تیر سے زخمی کیا تھا پس ان دونوں میں سے کوئی اپنی ماں سلاقہ سے آ کر کہنے لگا کہ میں نے اس شخص سے جس نے کہ مجھے تیر مارا تھا سنا کہ کہتا تھا کہ اس کو پی (یعنی میرے حملے کو سنبھال) میں ابن اقلح ہوں اسی وجہ سے سلاقہ نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ عاصم کے سر پر مجھے قابو دے گا تو اس میں میں شراب پیوں گی جب عاصم رجیع کے دن شہید ہوئے تو قریش نے ان کے سر کو اس غرض سے لینے کا ارادہ کیا تا کہ اس کو سلاقہ کے ہاتھ فروخت کریں پس اللہ تعالیٰ نے دبر یعنی بھڑوں کو ان کی محافظت کے لیے بھیجا وہ مثل سائبان کے ان پر گھیرے رہیں اور قریش کے قاصدوں سے ان بھڑوں نے عاصم کی حفاظت کی اور ان کو کسی طرح قابو نہ ملا جب وہ لوگ عاجز آ گئے تو کہنے لگے کہ رات کو یہ بھڑیں اڑ جائیں گی اس وقت ہم اپنا کام کریں گے مگر رات کو اللہ تعالیٰ نے مینہ برسایا اور سیلاب ان کی لاش کو بہالے گئے پھر پتہ نہ لگا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ عاصم نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا کہ وہ کسی مشرک کو مس نہ کریں گے اور نہ ان کو کوئی مشرک مس کرے۔ پس اللہ نے ان کی حفاظت بعد موت کے (دبر) بھڑ کے ذریعہ کی۔ لہذا ان کا نام حمی الدبر رکھا گیا اور رسول اللہؐ نے مہینہ بھر (نماز فجر میں) قنوت فرمایا جس میں رعل؛ ذکوان اور بنی لحیان پر لعنت کرتے رہے اور حسان بن ثابت نے بنولحیان کے ہجو میں یہ اشعار کہے۔

لعمری لقد شابت هذیل بن مدرک احادیث کانت فی خبیب و عاصم
احادیث لحیان صلوا بقبیحها ولحیان و کانون شر الجزائم

"قسم اپنی جان کی قبیلہ ہذیل بن مدرک نے خبیب اور عاصم کے واقعات خوب یاد کر لئے ہیں اور لحیان اور کانون قبیلہ کی جرائم اور ناشائستہ حرکات میں اس کو یاد ہیں۔"

۲۶۶۴۔ حضرت عاصمؓ بن ابی جبل

حضرت عاصمؓ بن ابی جبل اور ان کا نام قیس بن عمرو بن مالک بن عزیز بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف امیر ابونصر بن ماکولا نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ نبیؐ کے صحابی ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بہت باعزت رہے ہیں۔ یہ قول عدوی کا ہے پھر عدوی نے کہا کہ واقدی نے بیان کیا ہے کہ یہ عاصم بیٹے ہیں عبداللہ بن قیس کے اور قیس وہی ابوجبل بن مالک بن عمرو بن عزیز بن مالک ہیں۔ اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ عاصم جنگ احد میں شریک تھے ابن دباغ اندلسی نے ان کا تذکرہ ابوعمرو پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۲۶۶۵۔ حضرت عاصمؓ حبشی

حضرت عاصمؓ حبشی۔ زرعہ۔ شقری کے غلام ہیں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس کو مستغفری نے بیان کیا ہے اور ابوعبداللہ بن مندہ نے ان کا تذکرہ ان اصرم کے بیان میں لکھا ہے جن کا نام حضرت نے زرعہ رکھا تھا اور زرعہ عاصم حبشی کے مالک ہیں۔

۲۶۶۶۔ حضرت عاصمؓ بن حدرہ

حضرت عاصمؓ بن حدرہ اور بعض نے ابن حدردان کا نام بیان کیا ہے۔ سعید بن بشر نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے نقل کیا ہے کہ حسن نے کہا کہ ہم عاصم بن حدرہ کے یہاں گئے پس انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا نہ کبھی کوئی دربان تھا اور نہ آپ کے ساتھ کبھی کوئی سند لے کر چلتا تھا اور نہ آپ نے کبھی خوان پر کھایا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حدرہ: حاء پر زبر دال پر جزم اور اس کے بعد راء اور ھاء ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۲۶۶۷۔ حضرت عاصمؓ بن حصین

حضرت عاصمؓ بن حصین بن مشمت حمانی۔ بعضوں نے کہا ہے کہ آپ اپنے والد کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان سے ان کے بیٹے شعیب بن عاصم نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمرو نے لکھا ہے۔

۲۶۶۸۔ حضرت عاصمؓ بن حکم

حضرت عاصمؓ بن حکم۔ ہمیں ابوموسیٰ نے تحریراً خبر دی ہے انہوں نے کہا ہمیں اسماعیل بن فضل بن احمد سراج نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں ابوطاہر بن عبدالرحیم نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں ابوبکر بن مقری نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں ابویعلی موصلی نے اپنی مسند میں خبر دی انہوں نے کہا ہم سے عمرو بن ضحاک بن مخلد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ

کہتے تھے ہم سے طالب بن مسلم بن عاصم بن حکم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے ایک عزیز نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میرے دادا نے مجھ سے بیان کیا کہ میں رسول اللہؐ کے آخری حج میں خطبہ کے وقت موجود تھا پس آپ نے فرمایا: سنو! تمہارے مال اور تمہاری جان (ہمیشہ ایسی ہی) تم پر حرام ہیں جیسے کہ اس شہر میں اور آج کے دن۔ جان لو! میری وفات کے بعد مجھے خبر نہ پہنچے کہ تم پھر کافر بن کر ایک دوسرے کی گردن آپس میں مارنے لگے۔ سنو! حاضر کو چاہیے کہ جو غائب ہے اس کو یہ خبر پہنچا دے کیونکہ میں نہیں جانتا کہ آج کے بعد پھر کبھی تم سے یہاں ملوں۔ یا اللہ! تو گواہ رہ یا اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچا دیا اور اسی سند سے مروی ہے ان کے دادا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سنو! اللہ عزوجل نے (اس وقت) مزدلفہ میں جس قدر لوگ جمع ہیں ان پر نظر عنایت فرمائی ہے پس ان میں سے نیکوں کو قبول کرلیا اور نیکوں کی سفارش بدوں کے حق میں قبول فرما کر ان سے بھی درگزر کیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۶۹۔ حضرت عاصمؓ بن سفیان

حضرت عاصمؓ بن سفیان ثقفی مدینہ میں سکونت پذیر تھے۔ حشرج بن نباتہ نے ہشام بن حبیب سے انہوں نے بشر بن عاصم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس کسی کو بھیجا تا کہ ان کو (صدقہ تحصیل کرنے) کے لیے عامل بنا کر کہیں بھیجیں مگر انہوں نے عامل ہونے سے انکار کیا اور کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے جب قیامت کا دن ہوگا تو حاکم لایا جائے گا اور دوزخ کے پل پر کھڑا کیا جائے گا بعد اسکے اللہ تعالیٰ پل کو حکم دے گا پس وہ ڈگمگائے گا پس اگر وہ فرمانبردار ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی دستگیری فرما کر اپنی رحمت سے اس کو دوگنا ثواب دے گا اور جو نافرمان ہوگا تو پل اس کے لیے پھٹ جائے گا اور وہ دوزخ کے قعر میں جو بقدر ستر برس کی مسافت کے ہوگا گر جائے گا اسی طرح حشرج بن نباتہ نے اس کو روایت کیا ہے مگر اور لوگوں نے اپنی روایت میں عن ابیہ نہیں کہا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی حدیث صحیح نہیں۔ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ قائم کر کے کہا ہے کہ عاصم ابو بشر۔ اور ابوموسیٰ نے ان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لیے ان کا ذکر کیا ہے حالانکہ ان کا تذکرہ ان کے دادا لکھ چکے تھے حق وہی ہے جو ابوموسیٰ نے لکھا۔ ابن مندہ کو انکے دادا پر استدراک کرنا چاہیے تھا۔ واللہ اعلم

۲۶۷۰۔ حضرت عاصمؓ بن عدی

حضرت عاصمؓ بن عدی بن جد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن بلی البلوی۔ یہ عاصم انصار کے خاندان اوس کے قبیلہ بنی عمرو بن عوف کی شاخ بنی عبید بن زید کے حلیف تھے۔ اور ان کی کنیت ابوعبد اللہ ہے اور بعض لوگوں نے ابوعمرو بیان کی ہے اور وہ معن بن عدی کے بھائی ہیں اور بنی عجلان کے سردار تھے۔ یہ جنگ بدر جنگ احد جنگ خندق اور کل غزوات میں آنحضرتؐ کے شریک تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ بدر میں بذات خود نہیں شریک تھے کیونکہ حضرت نے ان کو مقام روحاء سے واپس کر کے مدینہ کی بلندی پر خلیفہ بنا کے بھیجا تھا اس کو محمد بن اسحٰق اور ابن شہاب نے بیان کیا ہے اور آنحضرتؐ نے ان کا حصہ (مال غنیمت میں) لگایا تھا اور اجر اخروی کا بھی ان کو امیدوار کیا تھا اور یہی ہیں جنہوں نے آنحضرتؐ سے عویمر عجلانی کے بابت سوال کیا تھا اس پر قصہ لعان نازل ہوا اور یہ ابوبداح بن عاصم کے والد ہیں ہمیں ابوقاسم یعیش بن صدقہ

بن علی فقیہ نے اپنی سند سے ابوعبدالرحمٰن نسائی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مالک نے وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ابی بکر نے انہوں نے ابوبداح بن عاصم بن عدی سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ نے چرواہوں کو (مکہ میں جا کے) شب باشی کرنے کی اجازت دے دی تھی اور یہ کہ وہ قربانی کے دن کنکری پھینکا کریں اور اس کے بعد والے دو دن کی ایک ہی دن میں کرلیں۔ انہوں نے ۴۵ھ میں وفات پائی اور ایک سو پندرہ برس زندہ رہے اور بعض لوگوں نے ان کی عمر ایک سو بیس برس کی بیان کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ودم: واؤ اور دال پر زبر ہے۔

۲۶۷۱۔ حضرت عاصمؓ بن عکیر

حضرت عاصمؓ بن عکیر عکیر مزنی انصاری۔ یہ قبیلہ بنی عوف بن خزرج کے جو خاندان انصار سے ہیں حلیف تھے۔ ان کا تذکرہ موسیٰ بن عقبہ نے ان صحابہ کے ذکر میں جو جنگ بدر اور احد میں شریک تھے لکھا ہے۔ یہ طبری کا قول ہے اور ابوعمرو نے ان کا تذکرہ لکھ کے کہا ہے کہ اس میں کلام ہے۔

عکیر: عین پر پیش، کاف پر زبر اور یاء ساکن کے بعد راء ہے۔

۲۶۷۲۔ حضرت عاصمؓ بن عمر بن خطاب

حضرت عاصمؓ بن عمر بن خطاب عدوی قریشی۔ ان کی ماں جمیلہ بنت ثابت بن ابی اقلح ہیں ان کا نام پہلے عاصیہ تھا حضرت نے ان کا نام جمیلہ رکھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ جمیلہ عاصم بن ثابت کی بیٹی تھیں۔ بہن نہ تھیں۔ یہ عاصم آنحضرت ﷺ کی وفات کے دو برس پہلے پیدا ہوئے تھے ان کی والدہ نے حضرت ابوبکر صدیق (خلیفہ وقت) کے یہاں ان کی ولا پانے کا دعویٰ (دعویٰ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عمر نے ان کو طلاق دے دی تھی اور عاصم کو ان سے علیحدہ کرلیا تھا۔) ان کے والد (حضرت عمر) پر دائر کیا اس وقت ان کی عمر چار برس تھی اور بعض کا بیان ہے کہ آٹھ برس تھی اور حضرت عمر نے عاصم کی والدہ کو جب طلاق دے دی تو یزید بن جاریہ انصاری ان کو اپنے نکاح میں لائے لہٰذا عبدالرحمٰن بن یزید کے بھی وہ والدہ ہوئیں پس وہ عاصم کے اخیافی بھائی ٹھہرے اور عاصم دراز قد اور فربہ شخص تھے چنانچہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا ایک ہاتھ اوروں کے ڈیڑھ ہاتھ کے برابر ہوتا تھا اور بہت نیک اور صاحب فضیلت تھے ان کی کنیت ابوعمر ہے۔ ۷۰ھ میں اپنے بھائی عبداللہ کی وفات سے پہلے انتقال کیا ان کے بھائی عبداللہ نے ان کے مرثیہ میں یہ شعر کہا

ولیت المنا یاکن خلفن عاصما فعشنا جمیعا اوذهبن بنامعًا

(کاش! کہ موتیں عاصم کو چھوڑ جاتیں۔ پس ہم سب زندہ رہتے یا ہم سب کو اکٹھا لے جاتیں۔)

اور عاصم شاعر تھے۔ بہت عمدہ شعر کہتے تھے بیان کیا گیا کہ ہر شخص سے فضول باتیں شعر میں بے ارادہ نکل جاتی ہیں بجز عاصم بن عمر بن خطاب کے یہ عاصم عمر بن عبدالعزیز کے نانا تھے (یعنی عمر بن عبدالعزیز کی والدہ) ام عاصم بیٹی تھیں عاصم بن عمر بن خطاب کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۷۳۔حضرت عاصمؓ بن عمرو

حضرت عاصمؓ بن عمرو بن خالد بن حرام بن اسعد بن ودیعہ بن مالک بن قیس بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی لیثی۔ان کے بیٹے نصران سے روایت کر کے کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں داخل ہوا اور آپ کے اصحاب اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے پناہ مانگ رہے تھے میں نے ان سے کہا کہ تم لوگ پناہ کیوں مانگ رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت ابھی خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر اٹھ کھڑا ہوا اور چلا گیا پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت اس پر جو (میرے وعظ سے) کسی کو اٹھالے جائے اور (اس پر بھی) جو کسی کے اٹھانے سے اٹھ جائے۔میری امت کی خرابی فلاں شخص کے سبب سے ہوگی جس کے سرین بہت فربہ ہیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۷۴۔حضرت عاصمؓ بن قیس

حضرت عاصمؓ بن قیس بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرأالقیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف انصاری۔جنگ بدر میں شریک تھے محمد بن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ نے اس کو بیان کیا ہے اور جنگ احد میں شریک تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۷۵۔حضرت عاقلؓ بن بکیر

حضرت عاقلؓ بن بکیر بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ کنانی لیثی۔یہ قبیلہ بنو عدی بن کعب کے حلیف تھے یہ اور ان کے بھائی عامرؓ خالد اور ایاس فرزندان بکیر سب کے سب جنگ بدر میں شریک تھے۔اور عاقل جنگ بدر میں شہید ہو گئے تھے مالک بن زہیر جشمی نے ان کو شہید کیا اور اس وقت ان کی عمر ۳۴ برس کی تھی اور پہلے ان کا نام غافل ''ف'' کے ساتھ تھا جب مسلمان ہوئے تو رسول اللہؐ نے ان کا نام عاقل ''ق'' کے ساتھ رکھا۔حضرت ارقم کے گھر میں سب سے پہلے یہی مسلمان ہو کر دست بیعت ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۷۶۔حضرت عامرؓ بن اسود طائی

حضرت عامرؓ بن اسود طائی۔ان کا تذکرہ سعید قریشی نے کیا ہے اور انہوں نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اور انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا عمرو سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے عامر بن اسود کو ایک خط لکھا تھا جس کا مضمون یہ ہے:

بسم الله الرحمن الرحيم– هذا كتاب من محمد رسول الله ﷺ لعامر بن الاسود المسلم انه له ولقومه من طئى ما اسلموا عليه من بلادهم ومياههم ما اقاموا الصلوة و اتوا الزكوة و فارقوا المشركين و كتبه المغيرة–

بڑے مہربان نہایت رحم والے اللہ کے نام کے ساتھ میں شروع کرتا ہوں۔یہ خط ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے عامر بن اسود کے نام جو مسلمان ہوئے ہیں کہ انہیں اور ان کی قوم کو جو قبیلہ بنی طے سے ہیں وہ ملک اور پانی کے چشمے کہ جس پر وہ مسلمان ہوئے ہیں دے دی گئی۔بشرطیکہ وہ نماز اور زکوۃ ادا کرتے رہیں اور مشرکین سے جدا بھی رہیں۔یہ خط مغیرہ کے قلم کا لکھا ہوا تھا۔

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۷۷۔ حضرت عامرؓ بن اضبط

حضرت عامرؓ بن اضبط اشجعی۔ یہی ہیں کہ جن کو حضرت کے لشکر نے یہ سمجھ کر کہ یہ دراصل مسلمان نہیں صرف جان بچانے کے لیے کلمہ شہادت پڑھ رہے ہیں مار ڈالا تھا۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور بعض لوگوں نے ان کے قتل کا سبب یہ بیان کیا ہے جو قعقاع بن عبد اللہ نے اپنے والد عبداللہ سے روایت کیا ہے چنانچہ وہ کہتے تھے کہ ہمیں رسول اللہؐ نے ایک سریہ کے ہمراہ بھیجا پس ہماری طرف عامر بن اضبط کا گزر ہوا انہوں نے ہمیں مسلمانوں کی طرح سلام کیا ابوعبداللہ نے کہا کہ ہم لوگ انہیں دیکھ کر خائف ہوئے یہاں تک محلم بن جثامہ نے ان پر حملہ کیا اور ان کو قتل کر دیا اور ان کا اونٹ' دودھ کا برتن اور کچھ سامان چھین لیا پس ہم جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کا حال بیان کیا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا – (الآیہ)

اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) سفر کیا کرو تو کسی کے قتل کرنے میں عجلت نہ کیا کرو (قتل سے پہلے یہ) تحقیق کر لیا کرو کہ یہ کافر ہے یا مسلمان؟

اور اس کو محمد بن اسحٰق نے قعقاع بن عبداللہ سے انہوں نے ابوحدرد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اس سریہ میں جو مقتول ہوا اس کا نام مرداس بن نہیک تھا۔ واللہ اعلم

۲۶۷۸۔ حضرت عامرؓ بن اکوع

حضرت عامرؓ بن اکوع۔ ان سے ان کی بھتیجے سلمہ بن عمرو بن اکوع نے روایت کی ہے ان کا حال عامر بن سنان بن اکوع کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائے گا۔ مگر تینوں نے ان کا حال یہیں لکھا ہے۔

۲۶۷۹۔ حضرت عامرؓ بن امیہ

حضرت عامرؓ بن امیہ بن زید بن حسحاس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی۔ خاندان عدی بن نجار سے ہیں اور آپ ہشام بن عامر کے والد ہیں جنگ بدر میں شریک تھے یہ قول ابن اسحٰق اور ابن شہاب کا ہے اور جنگ احد میں شہید ہوئے ابوعمر نے کہا ہے کہ جب ان کا بیٹا ہشام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ عامر کیا اچھے آدمی تھے مگر (افسوس) ان کی اولاد (کوئی ویسی) نہ ہوئی ابوفضل منصور بن ابی حسن طبری فقیہ نے اپنی سند سے ابویعلی یعنی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شیبان بن فروخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حمید بن ہلال نے بیان کیا اور وہ ہشام بن عامر سے نقل کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ انصار احد کے دن آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم زخمی ہیں اور تھک گئے ہیں پس ان شہیدوں کے دفن کی بابت آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ چوڑی چوڑی قبریں کھودی جائیں اور دو دو تین تین آدمیوں کو ایک ایک قبر میں دفن کرو پھر انہوں نے عرض کیا پہلے قبر میں کس کو رکھیں آپ نے فرمایا کہ پہلے اس کو رکھو جو ان میں زیادہ قرآن داں ہو ہشام بن عامر کہتے ہیں کہ میرے والد دو یا ایک انصار سے پہلے قبر میں رکھے

گئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ایسا ہی بیان کیا ہے کہ ان کا بیٹا حضرت عائشہؓ کے پاس گئے۔ حالانکہ جو حضرت عائشہؓ کے پاس گئے تھے وہ سعد بن ہشام بن عامر تھے جنہوں نے حضرت عائشہؓ سے وتر کا پوچھا تھا۔

حسحاس: دو حاء اور دو سین کے ساتھ ہے۔

۲۶۸۰۔ حضرت عامرؓ بن ابی امیہ

حضرت عامرؓ بن ابی امیہ بن مغیرۃ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ یہ حضرت ام سلمہ زوجہ نبی کریمؐ کے بھائی ہیں فتح مکہ کے سال اسلام لائے اور ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ دقاق نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمام نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے بیان کیا انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے عامر بن ابی امیہ سے انہوں نے اپنی بہن ام سلمہ سے روایت کر کے خبر دی کہ آنحضرت ﷺ صبح کو جنابت کی حالت میں (اگر کبھی) رمضان میں اٹھتے تو بدستور روزہ رکھتے روزہ نہ چھوڑتے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۸۱۔ حضرت عامرؓ بن بکیر

حضرت عامرؓ بن بکیر لیثی۔ ان کا ذکر ان کے بھائی عاقل کے ذکر میں ہو چکا ہے۔ جنگ بدر میں شریک تھے یہ قول ابن شہاب کا ہے یہ اور ان کے بھائی بھی جنگ بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر کہتے ہیں کہ میری دانست میں ان کی کوئی روایت نہیں واللہ اعلم۔

۲۶۸۲۔ حضرت عامرؓ بن بلحارث

حضرت عامرؓ بن بلحارث۔ اور بعض لوگوں نے (ان کو بجائے بلحارث کے) ثعلبہ کا بیٹا کہا ہے ابن زید بن قیس بن امیہ بن سہل بن عامر ان کی کنیت ابودرداء ہے۔ مستغفری نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ یحییٰ بن یونس نے ایسا ہی ان کا نسب بیان کیا ہے مگر اوروں نے ان کی مخالفت کی ہے اور ابودرداء کے بعض لڑکوں نے ابودرداء کا نام عامر بتایا ہے ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ان کو ابن بلحارث کہا ہے حالانکہ یہ غلط ہے (یہ ابن بلحارث نہیں ہیں) یہ حارث بن خزرج اکبر کی اولاد سے ہیں ان حارث کی اولاد کو بلحارث کہا جاتا ہے (جس کے اصل بنی الحارث ہے) جیسا کہ بلجیم وبلعنبر وغیرہ کہا جاتا ہے جس کی اصل بنی الحارث بنی الجیم وبنی العنبر ہے یعنی بنی حارث بنی جیم اور بنی عنبر اور درمیان عامر اور ابن حارث کے کئی پشتیں ہیں چنانچہ ان کا تذکرہ عویمر کے بیان میں اس سے زیادہ انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۸۳۔ حضرت عامرؓ بن ثابت

حضرت عامرؓ بن ثابت۔ بنی جحجبی بن عوف بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف کے حلیف تھے انصار کے خاندان اوس میں سے تھے۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور غزوۂ یمامہ میں شہید ہوئے یہ ابن اسحٰق کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے

مختصراً لکھا ہے۔

۲۶۸۴۔ حضرت عامرؓ بن ثابت بن سلمہ

حضرت عامرؓ بن ثابت بن سلمہ بن امیہ بن یزید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۶۸۵۔ حضرت عامرؓ بن ثابت بن قیس

حضرت عامرؓ بن ثابت بن قیس۔ یہ قیس والد ہیں افلح کے۔ انصاری ہیں اوسی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی عاصم کے نام میں گزر چکا ہے۔ اپنی قوم میں سردار تھے۔ یہی ہیں جنہوں نے بقول بعض عقبہ ابن ابی معیط کو غزوۂ بدر میں قتل کیا تھا اور بعض کا قول ہے کہ ان کے بھائی عاصم بن ثابت نے قتل کیا تھا انہیں رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۶۸۶۔ حضرت عامرؓ بن حارث بن ثوبان

حضرت عامرؓ بن حارث بن ثوبان۔ صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۲۶۸۷۔ حضرت عامرؓ بن حارث فہری

حضرت عامرؓ بن حارث فہری۔ بنی حارث بن فہر بن مالک سے ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ محمد بن اسحاق سے یونس بن بکیر نے شرکائے بدر کے ناموں میں بنی حارث بن فہر کے خاندان سے عامر بن حارث کا نام بھی روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ابونعیم نے ان کا نام عامر بن حارث فہری لکھ کر ابن مندہ کا قول نقل کیا ہے بعد اس کے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا تذکرہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے ان کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح اور کنیت ابوعبیدہ نقل کی ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان کا نام عمرو بن عامر بن حارث نقل کیا ہے اور خاندان بنی ضبہ بن فہر سے ان کو بیان کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ابونعیم کا کلام تھا اور اس میں اعتراض ہے کیونکہ ابن اسحٰق نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے جس طرح ابن مندہ نے لکھا ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے اصحاب بدر کے ناموں میں روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا بنی حارث بن فہر سے ابوعبیدہ بھی (شریک بدر) تھے جن کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح تھا۔ اور (اسی خاندان کے) عامر بن حارث بھی (شریک بدر) تھے اس (مضمون کو) اسی طرح مثل یونس کے سلمہ نے بھی ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے صرف عبدالملک بن ہشام نے زیاد بن عبداللہ بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے اصحاب بدر کے ناموں میں روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا خاندان بنی حارث بن فہر سے ابوعبیدہ بن جراح (بھی شریک بدر) تھے جن کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث تھا اور (اسی خاندان کے ایک شخص) عمرو بن حارث بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال (بھی شریک بدر) تھے اور ان دونوں کے علاوہ اوروں کا نام بھی روایت کیا ہے مگر عامر بن حارث کا نام نہیں روایت کیا بلکہ ان کے عوض عمرو بن حارث کا نام ذکر کر دیا ہے (لیکن یہ

اختلاف کچھ نیا نہیں ہے) ابن اسحٰق وغیرہ کے شاگردوں میں باہم اس قسم کا اختلاف برابر رہتا ہے پس یہاں بھی (اگر) اختلاف ہو (تو کیا تعجب ہے)

حاصل یہ کہ ابن مندہ نے جو کچھ بواسطہ ابن بکیر کے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے وہ صحیح ہے ابن مندہ کو یہ الزام نہیں دیا جا سکتا کہ ابراہیم بن سعد نے (ابن اسحٰق سے) ان کا نام روایت نہیں کیا پس ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا (خصوصاً) ایسی حالت میں کہ سلمہ (دوسرے شاگرد ابن اسحٰق کے) بھی یونس بن بکیر کے موافق ہیں۔ واللہ اعلم

۲۶۸۸۔ حضرت عامرؓ بن حارث بن ہانی اشعری

حضرت عامرؓ بن حارث بن ہانی بن کلثوم اشعری۔ کنیت ان کی ابو مالک ہے۔ نبی ﷺ کے حضور میں دریائی سفر طے کر کے حاضر ہوئے تھے یہ ان صحابہ میں ہیں جو مصر گئے تھے ان سے اہل مصر میں سے ابراہیم بن مقسم مولیٰ ہذیل نے اور اہل شام میں سے عبدالرحمٰن بن غنم نے اور ابوسلام حبشی نے روایت کی ہے۔ یہ یونس بن عبدالاعلیٰ کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ابو مالک کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو عمرو کہتے ہیں اور بعض لوگوں نے ان کا نام عبید اور بعض لوگوں نے ان کا نام حارث بیان کیا ہے۔ ہر نام اپنے موقع پر ذکر کیا جائے گا۔

۲۶۸۹۔ حضرت عامرؓ بن حذیفہ

حضرت عامرؓ بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عریج بن عدی بن کعب بن لؤی قرشی عدوی۔ کنیت ان کی ابوجہم ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کا نام عامر کہتے ہیں اور بعض لوگ عبیدہ وہ ان کی کنیت سے زیادہ مشہور ہے ہم انشاءاللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ عبیدہ کے نام میں بھی کریں گے اور کنیت کے باب میں بھی۔ ان کے پاس وہ چادر تھی جو رسول اللہؐ نے ان کو بھیجی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۹۰۔ حضرت عامرؓ رام خضری

حضرت عامرؓ رام خضری۔ خضر ایک قبیلہ ہے قیس عیلان کا محارب بن خصفہ بن قیس بن عیلان کی ایک شاخ ہے۔ یہ لوگ مالک بن طریف بن خلف بن محارب کی اولاد سے تھے مالک کو اور انکی اولاد کو لوگ خضر کہتے تھے بوجہ اس کے کہ وہ گندمی رنگ کے تھے۔ یہ عامر تمام عرب میں سب سے زیادہ تیرانداز تھے۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند سے ابوداؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نفیلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے ابومنظور سے انہوں نے اپنے چچا عامر رام سے جو خضر کے بھائی تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم اپنے وطن میں تھے یکایک (ایک دن) کچھ جھنڈے دکھائی دیئے میں نے پوچھا یہ جھنڈے کیسے ہیں؟ لوگوں نے کہا رسول اللہ ﷺ (تشریف لائے) ہیں میں آپ کے پاس گیا تو دیکھا کہ رسول اللہؐ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے اصحاب آپ کے گرد ہیں پھر انہوں نے ایک حدیث بیماروں کے ثواب میں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت جو بندوں پر ہوتی ہے اس کے بارے میں روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۹۱۔ حضرت عامرؓ بن ربیعہ بن کعب

حضرت عامرؓ بن ربیعہ بن کعب بن مالک بن ربیعہ بن عامر بن سعد بن عبداللہ بن حارث بن رفیدہ بن عنز بن وائل بن قاسط ابن ہنب بن افصیٰ بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد کا نام ربیعہ بن مالک بن عامر بن حجیر بن سلامان بن ہنب بن افصیٰ تھا اور بعض لوگوں نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے: عامر بن ربیعہ بن عامر بن مالک بن ربیعہ بن حجیر بن سلامان بن مالک بن ربیعہ بن رفیدہ بن عنز بن وائل۔ یہ اختلاف تمام تر ان لوگوں کے سبب سے پیدا ہوا ہے جنہوں نے ان کو عنز بن وائل کی طرف منسوب کیا ہے عنز بسکون نون بکر اور تغلب فرزندان وائل کے بھائی تھے اور بعض لوگوں نے ان کا نسب مذحج تک پہنچایا ہے کنیت ان کی ابوعبداللہ تھی۔ حضرت عمر بن خطاب کے والد خطاب بن نفیل عدوی کے حلیف تھے۔ مکہ میں بہت پہلے اسلام لائے تھے اور حبش کی طرف یہ معہ اپنی بیوی ہجرت کر گئے تھے پھر بعد اس کے مکہ لوٹ آئے اور وہاں سے پھر اپنی بیوی لیلی بنت ابی حثمہ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ سب سے پہلے جس نے مدینہ کی طرف ہجرت کی وہ لیلیٰ تھیں اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ سب سے پہلے مہاجر ابوسلمہ بن عبدالاسد ہیں۔ یہ عامر بدر اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ ہمیں ابومنصور مسمار بن علی بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابونصر احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن مثنیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن معین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عاصم بن عبیداللہ نے ایک شخص سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا عنقریب میرے بعد کچھ امراء ایسے ہوں گے کہ وہ نماز کو وقت سے ہٹا کر پڑھیں گے مگر تم ان کے ساتھ ہی نماز پڑھنا اگر وہ وقت پر نماز پڑھیں اور تم ان کے ساتھ پڑھو گے تو تمہیں ثواب ملے گا اور گناہ ان پر ہوگا۔ جو شخص جماعت سے علیحدہ ہو جائے وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور جو شخص عہد شکنی کرے اور عہد شکنی کر کے مر جائے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ کوئی حجت اس کے پاس نہ ہوگی (راوی کہتا ہے) میں نے عاصم سے پوچھا کہ یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی ہے انہوں نے کہا عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے اور وہ اپنے والد عامر سے اس کی روایت کرتے ہیں۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے انہوں نے عامر سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے جنازہ کو دیکھے اور اس کے ساتھ جانا نہ چاہے تو چاہیے کہ کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ جنازہ پیچھے چلا جائے یا رکھ دیا جائے ان کی وفات ۳۲ھ میں ہوئی جب لوگوں نے حضرت عثمان کی بابت اختلاف کیا امام مالک نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ ایک دن شب کو نماز پڑھنے کھڑے ہوئے یہ وہ زمانہ تھا کہ لوگ حضرت عثمان کی بابت اختلاف کر رہے تھے اور ان پر طعن کرتے تھے بعد نماز کے وہ سو رہے تو خواب میں انہیں معلوم ہوا کہ کوئی شخص آیا ہے اور کہتا ہے کہ اٹھ اور اللہ سے دعا مانگ کہ تجھے بھی اس فتنہ سے نجات دے جس سے اس نے اپنے نیک بندوں کو نجات دی ہے چنانچہ یہ اٹھے اور انہوں نے نماز پڑھی بعد اس کے دعا مانگی (چنانچہ) اس کے بعد ہی بیمار ہو گئے اور پھر وہ خود (گھر سے) نہیں نکلے ان کا

جنازہ ہی نکلا اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے کئی دن بعد ہوئی علی بن مدینی کا قول ہے کہ یہ عامر قبیلہ عنز کے تھے بفتح نون مگر صحیح یہ ہے کہ نون ساکن ہے عنز بہت کم بولا جاتا ہے زیادہ تر عنزہ کہا جاتا ہے یعنی آخر میں ہاء بڑھا کر یہ سب لوگ عنزہ بن اسد بن ربیعہ کی اولاد سے ہیں۔

۲۶۹۲۔ حضرت عامرؓ بن ابی ربیعہ

حضرت عامرؓ بن ابی ربیعہ۔ ان کو ابوبکر بن ابی علی نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ یزید بن ابی زیاد نے عبدالرحمٰن بن سابط سے انہوں نے عامر بن ابی ربیعہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (یہ) فرماتے ہوئے سنا تھا کہ لوگ بہتری پر اسی وقت تک رہیں گے جب تک اس حرمت (یہ حدیث غالباً حجۃ الوداع کے موقع کی ہے حضرت نے حجۃ الوداع میں مسلمانوں کو باہمی خونریزی کی سخت ممانعت کی تھی اور اس کی حرمت نہایت تاکید کے ساتھ بیان فرمائی تھی اسی حرمت کی نسبت آپ فرمارہے ہیں کہ جب تک مسلمان اس کا لحاظ رکھیں گے بہتری پر رہیں گے۔) کا لحاظ رکھیں گے اور جس وقت اس کو ضائع کردیں گے اس وقت ہلاک ہوجائیں گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۹۳۔ حضرت عامرؓ بن ساعدۃ

حضرت عامرؓ بن ساعدۃ بن عامر۔ انصاری حارثی۔ ان کی کنیت ابوخیثمہ ہے۔ یہ والد ہیں سہل بن ابی خیثمہ کے جن کو رسول اللہؐ نے خیبر میں بھیجا تھا تاکہ (درختوں پر) کھجوروں کا اندازہ کر آئیں۔ ان کو مستغفری نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی وفات حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں ہوئی غزوۂ احد میں رسول اللہؐ کے رہبر تھے۔ ان کا نام واقدی نے عامر بیان کیا ہے اور ایسا ہی ان کا نام حسن بن محمد نے جوان کے عزیزوں میں ہیں بیان کیا ہے مگر بعض کا بیان ہے کہ ان کا نام عبداللہ ہے رسول اللہؐ نے ان کو خیبر کے مال غنیمت سے (دو حصے) ایک حصہ ان کا اور ایک حصہ ان کے گھوڑے کا دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔

۲۶۹۴۔ حضرت عامرؓ بن سعد بن حارث

حضرت عامرؓ بن سعد بن حارث بن عباد بن سعد بن عامر بن ثعلبۃ بن مالک بن افصیٰ۔ یہ اور ان کے بھائی عمرو غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے اس کو ابن ہشام نے زہری سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۲۶۹۵۔ حضرت عامرؓ بن سعد انماری

حضرت عامرؓ بن سعد انماری۔ انماری ہیں، شامی ہیں۔ ابوعمر نے ابوسعد خیر انماری کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ ان کا نام عامر بن سعد ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن سعد ہے۔ ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اپنے موقع پر کیا جائے گا۔

۲۶۹۶۔حضرت عامرؓ بن سعد بن عمرو بن ثقف

حضرت عامرؓ بن سعد بن عمرو بن ثقف۔غزوۂ بدراوراس کے مابعد کے غزوات میں شریک تھے جیسا کہ عدوی اور ابن قداح نے بیان کیا ہے ابن دباغ اندلسی نے ان کا تذکرہ ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۲۶۹۷۔حضرت عامرؓ بن سلمہ

حضرت عامرؓ بن سلمہ بن عامر۔بلوی۔انصار کے حلیف تھے اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ یہ (قبیلہ) انصار سے ہیں۔اس کو نہیں بیان کیا کہ انصار کے حلیف تھے مگر ابونعیم نے ذکر کیا ہے کہ انصار کے حلیف تھے اور ان سب نے بیان کیا ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن اسحٰق نے ان لوگوں کے ناموں میں جو قبیلہ انصار سے غزوۂ بدر میں شریک تھے عامر بن سلمہ بن عامر کو بیان کیا ہے (اور کہا ہے) کہ یہ انصار کے حلیف تھے۔ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے محمد بن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے روایت کیا ہے کہ ان میں قبیلہ بنی جدی بن عدی بن مالک کے بعض لوگ تھے اور عامر بن سلمہ بن عامر جو اہل یمن سے ہیں ان لوگوں کے حلیف تھے پس ان کا یہ قول کہ عامر اہل یمن سے ہیں ان لوگوں کے اس قول سے کہ بلوی ہیں مخالف نہیں ہوتا۔اس لیے کہ بلی قضاعہ میں ہے اور قضاعہ اکثر لوگوں کے قول کے موافق یمن کا ایک قبیلہ ہے۔واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض کا قول ہے کہ ان کا نام عمرو ہے۔

۲۶۹۸۔حضرت عامرؓ بن سلیم

حضرت عامرؓ بن سلیم۔اسلمی۔بعض غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے علم بردار (فوج کا جھنڈا ان کے سپرد تھا۔فوج کا جھنڈا اس کو دیا جاتا ہے جو سردار ہو۔) تھے۔ان کی وفات نیشاپور میں ہوئی اور وہیں ملقاباذ کے مقبرہ میں دفن کئے گئے۔اس کو حاکم ابوعبد اللہ نے نیشاپور کی تاریخ میں بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۹۹۔حضرت عامرؓ بن سنان

حضرت عامرؓ بن سنان۔سنان کا دوسرا نام اکوع ہے بیٹے ہیں عبداللہ بن قشیر بن خزیمۃ بن مالک بن سلامان بن اسلم کے۔اسلمی ہیں۔سلمہ بن عمرو بن الاکوع کے چچا ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ سلمہ اکوع کے لڑکے ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ وہ عمرو بن اکوع کے لڑکے ہیں (پس یہ عامر اکوع کے پوتے کے بیٹے ہوئے) عامر شاعر تھے رسول اللہؐ کے ہمراہ غزوۂ خیبر میں گئے تھے وہیں شہید (بھی) ہوئے۔ہمیں ابوجعفر بن سمین نے خبر دی انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے نقل کیا اور وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے ابوالہیثم سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ ان سے ان کے والد نے بیان کیا تھا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو خیبر جانے کے سفر میں عامر بن اکوع سے جن کا نام سنان تھا۔(یہ) فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اے ابن اکوع اترو اور ہمیں کچھ اپنے اشعار سناؤ چنانچہ عامر اترے اور رسول اللہ ﷺ کی شان میں بطور رجز کے یہ اشعار پڑھے

والــلــه لـولا انـت مـااهـتـديـنـا ولا تـصـدقـنـا ولا صـلـيـنـا
فـانـزلـن سـكـيـنـةً عـلـيـنـا وثبـت الاقـدام ان لاقـيـنـا
ان بـنـى الكـفـار قـد بـغـوا عـلـيـنـا و ان ارادو افـتـنـة ابـيـنـا

اللہ کی قسم! (اے سردار دو عالم!) اگر آپ نہ ہوتے تو ہم لوگ (کبھی) ہدایت نہ پاتے۔ اور نہ زکوٰۃ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔ پس (اے اللہ) اطمینان (قلب) ہم پر نازل کر۔ اور جب ہم دشمن کے مقابلہ پر جائیں تو (ہمارے) قدموں کو ثابت رکھ۔ بے شک ان کافرزادوں نے ہم پر سرکشی کی ہے۔ اور جب وہ کسی فتنہ کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم نہیں مانتے۔

یونس نے (ان اشعار کو) ایسا ہی روایت کیا ہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے دعا دی کہ تمہارا رب تم پر رحمت نازل فرمائے۔ (اس کو سن کر) حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ واللہ (اب ان پر گویا) رحمت واجب ہو گئی کاش (اے ابن اکوع) تم ہمیں بھی اس (رحمت) سے کچھ حصہ دے دیتے پھر یہ خیبر (ہی) میں شہید ہو گئے۔ اور جہاں تک مجھے خبر پہنچی ہے اس کے موافق ان کے مقتول ہونے کی صورت یہ ہوئی تھی کہ حالت قتال میں ان کی تلوار انہی پر لوٹ گئی۔ جس سے یہ بہت زخمی ہوئے اور بالآخر اسی سے وفات پائی۔ ہمیں ابوالقاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے اپنی سند سے ابوعبدالرحمٰن یعنی احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن سواد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس نے ابن شہاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عبدالرحمٰن اور عبداللہ فرزندان کعب بن مالک بن سلمہ بن الاکوع نے خبر دی۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب غزوۂ خیبر واقع ہوا تو میرے بھائی عامر نے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بہت ہی سخت مقابلہ کیا (حالت قتال ہی میں) خود ان کی تلوار ان پر پلٹ گئی پس اسی تلوار نے ان کو قتل کر دیا۔ ان کے مقتول ہونے کے بعد اصحاب رسول اللہؐ نے (کچھ) ان کے بارے میں سرگوشی کی اور ان کے متعلق شک کیا (کہ یہ شہید نہیں ہوئے اس لیے کہ خود اپنے ہتھیار سے مقتول ہوئے ہیں۔ سلمہ کہتے تھے کہ جب رسول اللہؐ خیبر سے واپس ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں کچھ شعر پڑھ کر آپ کو سناؤں پس آپ نے مجھے اجازت دی تو میں نے یہ شعر پڑھا ؎

والــلــه لـولا الـلـه مـااهـتـديـنـا ولا تـصـدقـنـا ولاصـلـيـنـا

واللہ اگر اللہ (کا فضل ہم پر) نہ ہوتا تو ہم ہرگز ہدایت نہ پاتے اور نہ زکوٰۃ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔

(اس کو سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا۔ پھر میں نے یہ پڑھا:

فـانـزلـن سـكـيـنـة عـلـيـنـا و ثبـت الاقـدام ان لا قـيـنـا والـمـشـركـون قـد بغوا علينا

پس اے اللہ ہم پر سکون (قلب) نازل فرما۔ اور جب ہم دشمن کے مقابلہ پر جائیں تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔ اور مشرکوں نے ہم پر بغاوت کی ہے۔

اس کے بعد رسول اللہؐ نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل کرے۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ لوگ تو ان پر رحمت بھیجنے کو بُرا سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں (کہ وہ حرام موت مرے اس لیے) کہ وہ خود اپنے ہتھیار سے مر گئے تو رسول اللہؐ نے فرمایا (ہرگز نہیں بلکہ) وہ (فی سبیل اللہ) جہاد کرنے کی حالت میں مرے ہیں ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ میں نے پھر اس کے بعد سلمہ بن اکوع کے لڑکے سے (ان کے بارے میں) دریافت کیا تو انہوں نے بھی ایسا ہی بیان کیا مگر ان کے بیان میں اتنا فرق ہے کہ

جب سلمہ نے آنحضرتؐ سے یہ عرض کیا کہ لوگ ان پر رحمت بھیجنے کو بُرا سمجھتے ہیں تو رسول اللہؐ نے اس کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں نے غلطی کی۔ وہ جاہد اور مجاہد ہو کر مرے ہیں ان کے لیے دوگنا ثواب ہے اور آنحضرتؐ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کر کے بھی بتلا دیا ان کا تذکرہ مسلم نے ابوالطاہر سے انہوں نے ابن وہب سے نقل کر کے بیان کیا ہے صحیح یہ ہے کہ عامر سلمہ کے چچا ہیں ان کے بھائی نہیں ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۰۰۔ حضرت عامرؓ بن شہر

حضرت عامرؓ بن شہر۔ ہمدانی۔ اور بعض لوگ ان کو بکیلی کہتے ہیں اور بعض ناعظی کہتے ہیں (مگر اس میں کوئی مخالفت نہیں اس لیے کہ) یہ دونوں ہمدان ہی کے قبیلہ سے ہیں۔ ان کی کنیت ابوشہر ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابوالکنوز ہے۔ انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی ان سے شعبی نے حدیث روایت کی ہے عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلا شخص جس نے اسود عنسی پر اعتراض کیا اور اس کو مغلوب کیا عامر بن شہر ہمدانی ہیں اپنے نواح کے اعتبار سے فیروز اور زادویہ ہیں اپنے اپنے نواح کے اعتبار سے۔ رسول اللہ ﷺ کے عمال جو یمن میں تھے ان میں ایک عامر بن شہر بھی تھے۔ ہمیں منصور بن ابی الحسن مدینی طبری نے اپنی سند سے ابویعلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعید جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابواسامہ نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عامر بن شہر سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا قبیلہ ہمدان نے حبش کی ایک پہاڑ میں جس کو لوگ حقل کہتے تھے پناہ لی تھی اللہ تعالیٰ نے اس پہاڑ میں ان کو (لوگوں کی دست درازی سے) محفوظ رکھا یہاں تک کہ اہل فارس کا دور آیا اور وہ لوگوں سے لڑتے رہے یہاں تک کہ قبیلہ ہمدان کے لوگوں نے بھی لڑنے کا قصد کیا اسی حالت میں بہت دن گزر گئے اور اسی اثناء میں رسول اللہؐ مبعوث ہوئے پس اس وقت مجھ سے قبیلہ ہمدان کے لوگوں نے کہا کہ اے عامر بن شہر تم تو ایک زمانہ تک بادشاہوں کی صحبت میں رہ چکے ہو کیا تم اس شخص (یعنی رسول اللہ ﷺ) کے پاس جا کر ہمارے لیے کوئی بہتری (مطلب ان لوگوں کا یہ تھا کہ عامر ایک جہاں دیدہ تجربہ کار آدمی ہیں وہ حضرت سے مل کر آپ کی روش و خصائل کو جانچیں اور ہمارے لیے کوئی رائے قائم کریں کہ آیا حضرت کا اتباع ہمارے لیے مفید و ضروری ہے یا آپ سے اجتناب کرنا۔) کی بات تجویز کر سکتے ہو جس بات کو تم ہمارے لیے اچھا سمجھو گے اس کو کریں گے جس کو برا سمجھو گے اس کو نہ کریں گے میں نے جواب دیا ہاں (میں ایسا کر سکتا ہوں) چنانچہ میں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے نزدیک بیٹھ گیا اتنے میں کچھ لوگ آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! ہم لوگوں کو کچھ نصیحت فرمائیے۔

آپ نے فرمایا میں تم لوگوں کو خدا کا خوف دلا کر نصیحت کرتا ہوں (ایسا نہ کرنا) کہ قریش کی (زبانی) باتوں کو سن لو (اور فریب میں آ جاؤ) اور ان کے افعال کو چھوڑ دو (یعنی تم کو چاہیے کہ جب کسی سے کوئی بات سنو تو اس کے افعال سے اس بات کو جانچو) پس خدا کی قسم اس بات کو سن کر میں نے آپ سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہ سمجھی اور میں نے آپ کی روش کو بہت پسند کیا۔ پھر مجھے مناسب معلوم ہوا کہ اپنی قوم کے پاس لوٹ جاؤں مگر پہلے نجاشی شاہ حبش کے پاس ہو آؤں اس لیے کہ وہ نبیؐ کے دوست تھے چنانچہ میں نجاشی کے پاس گیا۔ میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نجاشی کا ایک چھوٹا لڑکا آیا اور اس کے پاس ایک تختی تھی نجاشی نے اس سے کہا کہ اس کو پڑھو چنانچہ لڑکے نے اس کو پڑھا (سن کر) میں ہنس پڑا تو نجاشی نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم کیوں ہنسے؟

واللہ عیسیٰ بن مریم پر ایسا ہی نازل کیا گیا ہے کہ لعنت زمین پر نازل ہوتی ہے جس وقت نادان لڑکے حاکم ہو جائیں میں نے کہا اس لڑکے نے خوب پڑھا۔ پھر وہاں سے لوٹ آیا کچھ باتیں نبیؐ سے سن چکا تھا کچھ نجاشی سے (سب میں نے قوم سے بیان کیں) وہ لوگ اسلام لے آئے اور پہاڑوں سے اتر آئے۔ رسول اللہؐ نے یہ خط عمیر ذی مران کے پاس لکھ کر بھیجا تھا اور رسول اللہؐ نے مالک بن مرارہ رہاوی کو تمام یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تھا اور جب عک ذوحیوان نے اسلام قبول کیا تو ان سے کہا گیا کہ رسول اللہؐ کے حضور میں جا کر آپ سے اپنی قوم (کے لوگوں) اور اپنے مال کا امان لے لو میں نے ان کا تذکرہ ذوحیوان کے نام میں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۰۱۔ حضرت عامرؓ بن صبرہ

حضرت عامرؓ بن صبرہ بن عبداللہ بن المنتفق۔ ابورزین یعنی لقیط بن عامر کے والد ہیں۔ عقیلی ہیں۔ ہمیں ابوالقاسم یعنی ابن یعیش بن صدقہ نے اپنی سند سے احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبدالاعلی نے، ہم سے خالد نے، ہم سے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے نعمان بن سالم سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عمرو بن اوس کو ابورزین سے نقل کر کے بیان کرتے ہوئے سنا تھا کہ انہوں نے (آنحضرت ﷺ سے) کہا تھا کہ اے نبی اللہ! میرے والد بہت بوڑھے ہیں نہ حج کر سکتے ہیں اور نہ عمرہ کر سکتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنے والد کی جانب سے حج اور عمرہ کر لو۔ (اس سے ان کا فرض ادا ہو جائے گا)۔

۲۷۰۲۔ حضرت عامرؓ بن طفیل بن حارث

حضرت عامرؓ بن طفیل بن حارث۔ وثیمہ کا بیان ہے کہ محمد بن اسحٰق نے کہا ہے کہ عامر اپنی قوم کی طرف سے وفد بن کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گئے تھے پھر محمد بن اسحٰق نے ان کی شان اور عزت جو قبیلہ ازد میں تھی بیان کی ہے۔ یہ ایام ردت میں اپنی قوم کو (اسلام پر قائم رہنے کی) ترغیب دیتے تھے ان کو ترمذی نے بھی صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابن دباغ نے ان کا تذکرہ ابن عبدالبر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۲۷۰۳۔ حضرت عامرؓ بن طفیل بن مالک عامری

حضرت عامرؓ بن طفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔ عامری جعفری۔ زمانہ جاہلیت میں قبیلہ بنی عامر کے سردار تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ ان کے اسلام لانے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ مگر ابوالعباس مستغفری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور اپنی سند سے ابوامامہ سے روایت کی ہے انہوں نے عامر بن طفیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھ کو کچھ ایسی باتیں تعلیم فرمائیے جن کو میں زندگی بھر کرتا رہوں۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہر ایک (مسلمان) کو سلام کیا کرو اور لوگوں کو کھانا کھلایا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ایسی حیا کرو جیسی آپ گھر کے کسی بڑے سے حیا کرتے ہو۔ اور جب کوئی برائی سرزد ہو تو بھلائی بھی کر لیا کرو اس لیے کہ بھلائیاں برائیوں کو دفع کر دیتی ہیں۔ مستغفری نے یہ بھی روایت کی ہے کہ عامر بن طفیل نے رسول اللہؐ کے لیے ہدیہ بھیجا تھا الی آخرہ۔

میں کہتا ہوں کہ مستغفری وغیرہ کا قول عامر کے اسلام (کے بارے) میں حجت نہیں ہو سکتا اس لیے کہ متقدمین سے کسی اہل نقل

نے اس میں خنتلاف نہیں کیا کہ عامر حالت کفر میں مرے۔ اور یہ عامر وہی ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت سے بحالت کفر لوٹ آنے کے بعد (آپ کی شان اقدس میں) بیہودہ گفتگو شروع کر دی تھی۔ انہوں نے بھی اور لبید کے اخیافی بھائی اربد بن قیس نے بھی۔ رسول اللہؐ نے ان دونوں کے لیے بددعا کی تھی کہ اے اللہ میری طرف سے ان دونوں سے بدلہ لے لے جس طرح تو چاہے (آنحضرت کی عادت نہ تھی کہ کسی کے حق میں بددعا کریں مگر بعض خاص مواقع میں جہاں کوئی دسری مصلحت بھی ہوتی تھی آپ مجبور ہو کر بددعا دیتے تھے جس طرح طبیب مشفق جب عضو فاسد کو دیکھتا ہے کہ اس میں اصلاح کی قابلیت نہیں تو قطع کر دیتا ہے۔) پس اللہ تعالیٰ نے اربد پر بجلی گرادی اور عامر کو طاعون شتر نے دبوچ لیا چنانچہ وہ خود کہتے تھے کہ مجھے وہی طاعون ہوا ہے جو اونٹ کو ہوتا ہے بالآخر نہایت سختی سے سلولیہ کے گھر میں ان کی جان نکلی اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا (پس جب یہ ہے) تو ان کے تذکرہ کو چھوڑ ہی دینا ان کے ذکر سے اولیٰ تھا۔ (صحابہ کے اور تذکرہ نویسوں نے جو اس نام کو ترک نہیں کیا تو یہ ان کی غلطی تھی مگر مصنف نے تو اپنے التزام سے مجبور ہو کر ان کا تذکرہ لکھا ہے۔)

۲۷۰۴۔ حضرت عامرؓ بن ابی عامر

حضرت عامرؓ بن ابی عامر۔ اشعری۔ یہ اپنے والد کے ہمراہ نبی ﷺ کے حضور میں گئے تھے۔ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دے دیا تھا کہ عامر کے لیے اذن طلب کرنے کی ضرورت نہیں اس کے بعد وفد بن کر حضرت معاویہ کی خدمت میں گئے تو بلا اذن ان کے پاس چلے جاتے تھے۔ انہوں نے عبدالملک بن مروان کا (بھی) زمانہ پایا ہے ان کی وفات انہیں کے عہد خلافت میں بمقام اردن ہوئی تھی اس کو ابن شاہین نے ابن سعد سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۰۵۔ حضرت عامرؓ بن عبداللہ بن جراح

حضرت عامرؓ بن عبداللہ بن جراح بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ۔ ان کی کنیت ابوعبیدہ ہے اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں اور اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں اس وجہ سے ابوعبیدہ بن جراح کہلاتے ہیں یہ عشرہ مبشرہ سے ہیں جن لوگوں کے لیے (مخبر صادق کی طرف سے) جنت میں داخل ہونے کی شہادت وارد ہوئی ہے جنگ بدر احد اور کل غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک وتھے۔ اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں سے ہیں۔ حبش اور نیز مدینہ کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے۔ قوی امین کے ساتھ ملقب تھے انہوں نے (ایک مرتبہ) بڑی قوت کا کام کیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے احد کے دن خود کے دونوں حلقوں کو جو رسول اللہؐ کے چہرہ میں (ایک ضرب شدید سے) گھس گئے تھے نکالا تھا (اس کے نکالنے میں ایسا زور پڑا کہ ان کے آگے والے دو دانت اکھڑ گئے جن کے نکل جانے سے ان کا منہ خوبصورت ہو گیا ان کی قوت جیسی اس دن دیکھی گئی ویسی قوت انہوں نے کبھی نہیں دکھلائی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سقیفہ کے دن (لوگوں سے) ان کے بارے میں فرمایا تھا کہ میں ان دو آدمیوں میں سے کسی ایک (کی خلافت) کو تمہارے لیے بہتر سمجھتا ہوں عمر بن خطاب اور ابوعبیدہ بن جراح۔ حضرت ابوعبیدہ ان امراء میں ہیں جو ملک شام میں بھیجے گئے تھے اور دمشق کو فتح کیا تھا جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خلافت دی گئی تو انہوں نے خالد بن ولید کو معزول کر دیا اور (ان کی جگہ پر) ابوعبیدہ کو حاکم بنا دیا خالد بن ولید نے (لوگوں سے) کہا کہ تم لوگوں پر اس امت کے امین حاکم ہوئے ہیں۔ اور ابوعبیدہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ خالد اللہ تعالیٰ

کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں اور جب ابوعبیدہ وفد کے دن (لڑائی میں) سبقت کررہے تھے تو ان کے والدان کے (قتل کے درپے) ہوگئے اور یہ ان سے بھاگتے جاتے تھے تا آنکہ انکے والد نے ان کے قتل کا پورا قصد کرلیا تو انہوں نے اپنے والد کو قتل کردیا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

لاتجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یؤآدون من حآدّ اللہ و رسولہ ولو کانوا ابآء ھم اوابناء ھم الآیۃ. (المجادلۃ: ۲۲) " (اے نبی!) تم ان لوگوں کو جو اللہ پر اور پچھلے دن (یعنی قیامت) پر ایمان رکھتے ہیں (کبھی ایسا) نہ پاؤ گے کہ ان لوگوں سے محبت کریں اور اس کے رسول سے مخالفت کرتے ہیں گو کہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے کیوں نہ ہوں"۔

واقدی اس (واقعہ) سے انکار کرتے ہیں اور کہتے تھے کہ ابوعبیدہ کے والد کی وفات (زمانہ) اسلام سے پہلے ہوگئی تھی۔ بعض اہل علم نے واقدی کے اس قول کو رد کردیا ہے۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی بن عبیداللہ وغیرہ نے خبر دی سب نے اپنی اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن معاویہ جمحی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے خالد حذاء سے انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے عبداللہ بن سراقہ سے انہوں نے ابوعبیدہ بن جراح سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ نوح علیہ السلام کے وقت سے جتنے نبی ہوئے سب نے اپنی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا اور میں (بھی) تم لوگوں کو دجال (کے فتنہ) سے ڈراتا ہوں۔ (اور اس کے بعد) آپ نے ہم لوگوں سے اس کی حالتیں بیان فرمائیں اور یہ بھی کہا کہ تعجب نہیں کہ اس زمانہ کو میرے بعض (یا تو مراد اس سے یہ ہے کہ ظہور دجال کو ایسا قریب سمجھو اور اس سے ایسا خوف رکھو کہ گویا خود تمہیں اس کا زمانہ ملے گا یا مراد اصحاب سے قوم جن کے اصحاب ہوں کہ ان کی عمریں طویل ہوتی ہیں۔) اصحاب جنہوں نے مجھ کو دیکھا اور میرے کلام کو سنا پالیں (اس کو سن کر) سب نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! اس روز ہمارے قلبوں کی کیا کیفیت ہوگی؟ آپ نے فرمایا ایسی ہی جیسی کہ آج ہے یا اس سے (بھی) کچھ اچھی۔

اس میں ابوالفضل مخزومی طبری نے اپنی سند سے ابویعلی یعنی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوخیثمہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے خالد سے انہوں نے ابوقلابہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے انس کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہر ایک امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور ہمارے یعنی اس امت کے امین ابوعبیدۃ بن جراح ہیں۔ ہمیں ابوفضل یعنی عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی احمد بن علی بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوالطیب طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد غطریفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخلیفہ جمحی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے خالد الحذاء سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس سے روایت کرکے بیان کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہر امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔ جب ابوعبیدہ بن جراح ہجرت کرکے مدینہ میں گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور ابوطلحہ انصاری کے درمیان مواخات کرادی تھی اور ہمیں ابومحمد ابن ابی قاسم بن عساکر دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بشریٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر بن حیویۃ اور ابوبکر بن اسمٰعیل نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن محمد بن ساعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے معمر نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان

کیا وہ کہتے تھے کہ (جب) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ملک شام میں تشریف لے گئے تو لشکر کے سرداروں اور بڑے بڑے کاشتکاروں اور زمینداروں نے (آ آ کر) آپ سے ملاقات کی آپ نے دریافت کیا کہ میرے بھائی کہاں ہیں؟

تو ان لوگوں نے (متعجب ہوکر) عرض کیا کہ آپ کے بھائی کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا ابوعبیدۃ بن جراح۔ تب انہوں نے جواب دیا وہ بھی آپ کی خدمت میں آتے ہیں چنانچہ ابوعبیدہ تھوڑی دیر میں ایک اونٹنی پر جس کی ناک میں رسی پڑی ہوئی تھی (سوار ہوکر) آئے حضرت عمرؓ نے سلام کیا اور ان سے کچھ پوچھا اس کے بعد لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھر جاؤ اور خود ابوعبیدہ کے ہمراہ ہوکر ان کے مکان پر گئے اور وہیں ٹھہرے۔ ان کے گھر میں سوائے تلوار اور ڈھال کے اور کچھ (دوسرا اسباب) نہ دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ کاش تم کچھ اسباب (ضروری بھی) رکھ لیتے تو اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ یا امیر المومنین! یہی لوگوں کو بہت جلد آسائش کی جگہ پہنچا دے گا اور عبداللہ نے کہا ہے کہ ہم سے معمر نے قتادہ سے (بھی) روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت ابوعبیدہ پر خشیت خدا اور خوف آخرت اس درجہ غالب تھا کہ وہ کہتے تھے کاش میں مینڈھا ہوتا کہ میرے گھر کے لوگ مجھ کو ذبح کرتے اور میرے گوشت کو کھاتے اور میرا شوربا بنا کر پی لیتے اور قتادہ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ (ایک دفعہ) عمران بن حصین نے یہ کہا تھا کہ کاش میں راکھ ہوتا کہ آندھی اور غبار دن میں ہوا مجھے اڑا لے جاتی حضرت ابوعبیدہ سے عرباض بن ساریہؒ جابر بن عبداللہؓ ابوامامہ باہلیؒ ابوثعلبہ خشنی اور سمرہ بن جندب وغیرہ نے حدیثیں روایت کی ہیں۔ اور عروہ بن زبیر نے کہا ہے کہ جب (مقام) عمواس میں طاعون ہوا تو ابوعبیدہ اور ان کے اعزہ اس سے بچ گئے تو انہوں نے التجا کی کہ اے اللہ اپنا حصہ آل ابی عبیدہ میں سے بھی لے لے چنانچہ ان کی چھوٹی انگلی میں ایک (طاعونی) دانہ نکل آیا یہ اس کو دیکھنے لگے لوگوں نے کہا یہ کچھ (خوفناک) نہیں ہے۔ حضرت ابوعبیدہ نے کہا کہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ اس میں برکت دے گا وہ جب تھوڑی چیز میں برکت دیتا ہے تو وہ بہت ہو جاتی ہے۔ اور عروۃ بن رویم نے بیان کیا ہے کہ ابوعبیدہ بن الجراح نماز کے قصد سے بیت المقدس جا رہے تھے (راستہ ہی میں) بمقام فحل ان کی اجل پہنچ گئی پس وہیں ان کی وفات ہوئی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کی قبر بیسان میں ہے۔ اور بعض کا بیان ہے کہ ان کی وفات ۱۸ھ میں بمقام عمواس ہوئی اس وقت ان کی عمر اٹھاون سال کی تھی اور یہ اپنی داڑھی اور سر کے بالوں میں مہندی اور نیل کا خضاب لگاتے تھے عمواس اور رملہ کے درمیان میں چار فرسخ کی مسافت ہے بیت المقدس کے قریب۔ ان کی کوئی اولاد باقی نہیں رہی اور جب ان کی وفات کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے معاذ بن جبل کو بجائے اپنے لوگوں کا حاکم بنا دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۰۶۔ حضرت عامرؓ بن عبداللہ بدری

حضرت عامرؓ بن عبداللہ۔ بدری۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب یعنی احمد بن عباس اور ابوبکر یعنی محمد بن قاسم اور ابومحمد یعنی نوشروان بن شہرزاد نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن زیدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے معاذ بن مثنیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسدد نے بیان کیا نیز ابوالقاسم کہتے تھے کہ ہم سے علی بن عبدالعزیز نے (بھی) بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا اور یہ دونوں (یعنی مسدد اور مسلم) کہتے تھے ہم سے خالد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن یحییٰ نے عمرو بن عامر بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے ان کے والد

سے انہوں نے عامر بن عبداللہ بدری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے غزوۂ بدر یوم دوشنبہ ۱۷ رمضان کو ہوا تھا۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۰۷۔حضرت عامرؓ بن عبداللہ بن جہم خولانی

حضرت عامرؓ بن عبداللہ بن جہم خولانی۔ نبیؐ کے اصحاب سے ہیں فتح مصر میں شریک تھے اس کو ابن مندہ نے عبدالرحمٰن بن یونس سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۰۸۔حضرت عامرؓ بن عبداللہ بن ابی ربیعہ

حضرت عامرؓ بن عبداللہ بن ابی ربیعہ۔ان کو ابن شاہین نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔بشر بن عمر نے اسمٰعیل بن ابراہیم بن عامر بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے چالیس ہزار (روپیہ ابن ابی ربیعہ سے) قرض لیا تھا۔پس جب آپ کے پاس مال آیا تو اپنے (حاضرین سے) فرمایا کہ ابن ابی ربیعہ کو بلاؤ پس انہوں نے ان سے فرمایا کہ یہ تمہارا مال ہے (لے لو) اللہ تعالیٰ تم میں اور تمہارے مال میں برکت دے قرض کا بدلہ یہی ہے کہ اس کو ادا کیا جائے اور شکر گزاری کی جائے اس حدیث کو اور بہت سے لوگوں نے اسمٰعیل سے نقل کر کے بیان کیا ہے چنانچہ ابن ابراہیم بن عبداللہ بن ابی ربیعہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا (یعنی عبداللہ) سے روایت کیا ہے تو اس بنا پر صحابی عبداللہ ہوں گے اور عامر کو صحابی ہونے میں کوئی دخل نہ ہوگا اس کو ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے پہلا قول وہم معلوم ہوتا ہے۔

۲۷۰۹۔حضرت عامرؓ بن عبداللہ

حضرت عامرؓ بن عبداللہ۔ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے (ایک مرتبہ) مالک بن عبداللہ خثعمی جو لشکروں کے افسر تھے ان کے نزدیک ہو کر گزرے تو دیکھا کہ یہ اپنے خچر کو لیے جا رہے ہیں اور خود پا پیادہ ہیں تو مالک نے ان سے دریافت کیا کہ اے عبداللہ کیوں اس پر سوار نہیں ہوتے انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جس شخص کے دونوں قدم فی سبیل اللہ گرد آلود ہو جائیں تو وہ دونوں آگ پر حرام کر دیئے جاتے ہیں۔ایسا ہی روایت کیا گیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ ان کا نام جابر بن عبداللہ ہی غلطی سے لفظ جابر کا عامر بن گیا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۱۰۔حضرت عامرؓ بن عبدعمرو

حضرت عامرؓ بن عبدعمرو بن ثابت بن کلفہ بن ثعلبۃ بن مالک بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔بعض لوگوں نے ان کے والد کا نام فقط عمرو بیان کیا ہے۔ان کی کنیت ابعجہ ہے۔بدری ہیں سعد بن خیثمہ کے اخیافی بھائی ہیں۔ان دونوں کی والدہ ہند ہیں جو اوس بن عدی بن امیہ بن عامر بن حطمہ کی صاحبزادی تھیں غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے ان کا نسب ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابونعیم نے (یہ بھی) کہا ہے کہ ایسا ہی ان کو بعض متاخرین نے (بھی) بیان کیا ہے۔اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ اسماء کے نام میں دو جگہ کیا ہے شاید انہوں نے بھول کر ایسا کیا۔اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ عامر بن عبد

عمرو کو بعض لوگ عامر بن عمیر ابوحبہ انصاری بدری کہتے ہیں اور وہ خاندان بنی ثعلبہ بن عمرو بن مالک بن اوس سے ہیں مگر بوجہ شرکت غزوۂ بدر کے ابوحبہ بدری کے ساتھ مشہور ہو گئے ہیں۔ان کے نام میں اختلاف کیا گیا ہے جو کنیت کے باب میں ذکر کیا جائے گا۔ان سے ابوبکر بن حزم اور عمار بن ابی عمار نے حدیث روایت کی ہے۔ابن شہاب نے ابن حزم سے انہوں نے ابوحبہ بدری اور ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ دونوں کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میں (معراج) میں آسمان پر چڑھایا گیا تو ایک ایسے ہموار مقام میں پہنچا کہ وہاں میں (احکام قضاوقدر کے لکھنے والوں کے) قلموں کی آواز سنتا تھا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ان کے بارے میں بہت اختلاف ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں لکھا جائے گا۔

۲۷۱۱۔حضرت عامرؓ بن عبد غنم

حضرت عامرؓ بن عبد غنم۔بیٹے ہیں عبد غنم بن زہیر بن ابی شداد کے جو ابن ربیعہ بن ہلال کی اولاد سے ہیں قریشی ہیں فہری ہیں۔قدیم الاسلام تھے۔اور بالاتفاق مہاجرین حبش سے ہیں ہشام کلبی نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عامر بن عبد غنم ہے مگر ابوعمر نے ان کا تذکرہ عثمان بن غنم کے نام میں کیا ہے اور ابوعمر نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ ان کا نام کلبی کے نزدیک عامر بن عبد غنم ہے۔

۲۷۱۲۔حضرت عامرؓ بن عبد قیس

حضرت عامرؓ بن عبد قیس بن ناشب بن اسامہ بن حدیثہ بن معاویہ بن شیطان بن معاویہ بن اسعد بن جون بن عنبر بن عمرو بن تمیم تمیمی عنبری۔اور بعض لوگوں نے ان کے والد کا نام عبداللہ بن عبد قیس بیان کیا ہے۔ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ابوعمرو بصری ہے یمن کے پرہیزگار لوگوں میں شمار کئے جاتے ہیں ان کا ذکر ابوموسیٰ نے اپنی کتاب میں صحابہ کے ساتھ کیا ہے مگر یہ تابعی ہیں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت کو پایا تھا اور اپنے زمانہ کے لوگوں میں بڑے عابد تھے اور بہت بڑے مجتہد تھے۔ان کی شکایتیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے حضور میں پہنچائی گئی کہ یہ نہ گوشت کھاتے ہیں اور نہ کسی عورت سے نکاح کرتے ہیں اور خلفائے سابقین پر اعتراض کرتے ہیں اور جمعہ کی نماز میں حاضر نہیں ہوتے تو حضرت عثمانؓ نے (ان شکایتوں کو سن کر) ان کے لیے حکم دے دیا کہ ملک شام میں چلے جائیں چنانچہ یہ چلے گئے اور حضرت معاویہ کے پاس پہنچے۔اتفاقاً ایسے وقت میں وہاں پہنچے کہ اس وقت حضرت معاویہ کے پاس ثرید (یعنی شوربے میں بھیگی ہوئی روٹی) رکھی ہوئی تھی پس انہوں نے معاویہ کے ساتھ بڑی رغبت سے اس ثرید کو کھایا حضرت معاویہ نے خیال کیا کہ ان پر جھوٹا اتہام لگایا گیا ہے چنانچہ حضرت معاویہ نے (اسی وقت) ان سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ کس بنا پر آپ یہاں بھیجے گئے؟ انہوں نے جواب دیا مجھے معلوم نہیں تو حضرت معاویہ نے ان سے کہا کہ (بات یہ ہوئی تھی کہ) خلیفہ (عثمان رضی اللہ عنہ) کو یہ معلوم ہوا کہ آپ نہ گوشت کھاتے ہیں اور نہ آپ نکاح کو پسند کرتے ہیں اور نہ جمعہ کی نماز میں شریک ہوتے ہیں (لہٰذا انہوں نے آپ کے لیے یہ حکم دیا) عامر نے جواب دیا کہ جمعہ کی حالت تو یہ ہے کہ میں مسجد کی اخیر صف میں شریک ہوتا ہوں اور سبھوں سے پہلے چلا آتا ہوں اور گوشت کی حالت کو آپ خود ملاحظہ کر چکے (حاجت بیان نہیں) مگر بات یہ تھی کہ میں نے ایک قصاب کو دیکھا کہ وہ بکری کو ذبح کرنے کے واسطے کھینچتا ہوا لے جا رہا تھا اور وہ مرنے کے قریب تھی اس قصاب نے اس کو ذبح کر دیا اور بسم اللہ بھی نہیں پڑھی (اس وقت سے مجھے بازاری گوشت سے نفرت ہو گئی ہے) اب جب مجھے گوشت کی خواہش ہوتی ہے تو خود بکری کو ذبح کر کے کھاتا ہوں

اور نکاح کی کیفیت یہ ہے کہ میری منگنی کی تجویز ہو رہی تھی کہ میں (ادھر) چلا آیا (اس کو سن کر) حضرت معاویہ نے ان سے فرمایا کہ آپ اپنے شہر کی جانب لوٹ جائیں تو انہوں نے جواب دیا کہ (اب) میں ایسے شہر میں لوٹ کر نہیں جاؤں گا جس کے باشندوں نے میری آبروریزی کو حلال سمجھ لیا۔ (آخر نہ لوٹے) وہیں شام کے گردونواح میں قیام اختیار کیا۔

حضرت معاویہ اکثر ان سے فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی حاجت وضرورت ہو تو مجھ سے کہو۔ چنانچہ انہوں نے ایک روز جواب میں کہا کہ میری حاجت یہ ہے کہ آپ بصرہ کی تپش وگرمی کو مجھ پر لوٹا دیں (اس لیے کہ یہاں) آپ کے شہروں میں مجھ پر روزہ رکھنا (بوجہ اعتدال موسم کے) دشوار معلوم نہیں ہوتا۔ حضرت عامر جب جہاد کے لیے (کہیں) جاتے تو لشکروں (کے مزاج وطبیعت) کو جانچتے اور جب کچھ لوگوں کو اپنے موافق پاتے تو ان سے کہتے کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ رہوں مگر تین شرطیں ہیں جب وہ لوگ ان شرطوں کو دریافت کرتے تو کہتے: (اول) یہ کہ میں تم لوگوں کا خادم بنوں گا اور کوئی دوسرا اس میں دخل نہ دے۔ (دوم) یہ کہ میں موذن رہوں گا۔ (سوم) یہ کہ میں حسب استطاعت (اپنا مال) تم لوگوں پر خرچ کروں گا۔ جب وہ لوگ منظور کر لیتے تو یہ ان کے ساتھ ہو جاتے مگر جب ان میں سے کوئی شخص ان کی کسی بات میں دخل دیتا تو فوراً ان سے علیحدہ ہو جاتے۔ ہزار رکعت نماز روزانہ ان کا معمول تھا۔ اور اپنے نفس سے کہا کرتے تھے کہ مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے اور میں اسی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں اور تمام رات نماز ہی پڑھا کرتے تھے۔ ان سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ نماز میں اپنے نفس سے کچھ باتیں بھی کرتے ہیں تو انہوں نے کہا ہاں میں اپنے نفس کو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے (کے فضائل) اور اس کے آگے سے چلے جانے (کے مصائب) کو بیان کرتا ہوں انہوں نے (ایک دفعہ) بیان کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اس قدر محبت حاصل کر لی ہے کہ اس محبت نے مجھ پر کل مصیبتوں کو آسان کر دیا ہے اور حکم قضا پر مجھ کو راضی کر دیا ہے۔ پس مجھے اس محبت کی وجہ سے کچھ پرواہ نہیں ہوتی کہ میں صبح کس (مصیبت) پر کرتا ہوں اور شام کس (مصیبت) پر۔ جب یہ لوگوں کو اپنے حوائج میں سرگرداں دیکھتے تھے تو کہتے تھے کہ اے میرے پروردگار اور لوگوں نے تو اپنی اپنی حاجتوں میں صبح کی ہے اور میں نے تیری رحمت کی امید میں صبح کی ہے پس تجھ سے مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو روئے اور کہا کہ لوگوں کو چاہیے کہ اسی دن کے لیے عمل کریں (اس کے بعد یہ دعا کی کہ) یا اللہ میں اپنی خطا وقصور کی تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور اپنے کل گناہوں سے توبہ کرتا ہوں تیرے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ برابر یہی دعا پڑھتے رہے یہاں تک کہ ان کی جان نکل گئی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی قبر بیت المقدس میں ہے۔

۲۷۱۳۔ حضرت عامرؓ بن عبدہ رقاشی

حضرت عامرؓ بن عبدہ رقاشی۔ ابوحرہ کے چچا ہیں۔ ان کی حدیث کو واصل بن عبدالرحمٰن نے ابوحرہ سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کر کے بیان کیا ہے ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۷۱۴۔ حضرت عامرؓ بن عبدہ

حضرت عامرؓ بن عبدہ۔ ان کی حدیث کو اعمش نے میتب بن رافع سے انہوں نے عامر بن عبدہ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بے شک شیطان (لوگوں کے پاس) آدمی کی صورت میں آتا ہے لوگ (فقط) اس کی صورت کو پہچانتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ اس کا نسب کیا ہے اور لوگوں سے حدیث بیان کرتا ہے۔ پھر لوگ نقل کرتے ہیں کہ ہم سے فلاں شخص نے جس کا

(مطلب یہ ہے کہ جب تک کسی شخص کا حال اچھی طرح معلوم نہ ہو اس سے حدیث کی روایت نہیں کرنی چاہیے۔) یہ نام تھا یہ حدیث بیان کی ہے اور وہ لوگ (نام سے زیادہ) اس کا کچھ حال نہیں جانتے (جوذکر کریں) ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ان کا تذکرہ ابو عمر نے ایسا ہی کیا ہے مگر وہ تابعی ہیں انہوں نے ابن مسعود سے روایت کی ہے۔ ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہے کہ عامر بن عبدہ جن کی کنیت ابوایاس ہے (اور جو) بجلی ہیں۔ انہوں نے ابن مسعود سے سن کر روایت کی ہے اور عامر سے میتب بن رافع نے روایت کی ہے۔ ابن معین نے کہا ہے کہ یہ عامر ثقہ ہیں مگر اس حدیثؐ (یعنی اس حدیث کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچایا۔) کو امام مسلم نے اپنی شروع کتاب میں خود ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے۔ اور ابن ماکولا نے عبدہ (کے نام) میں کہ جو فتح عین وباء کے ساتھ ہی بیان کیا ہے کہ عامر بن عبدہ جن کی کنیت ابوایاس ہے (اور) جو بجلی ہیں وہ کوفی ہیں انہوں نے ابن مسعود سے روایت کی ہے اور ان سے میتب بن رافع اور ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عبدہ سکون باء کے ساتھ ہے۔ مگر یہ دوسرا نام ہے اس لیے یہ بجلی ہیں اور پہلے رقاشی ہیں۔

۲۷۱۵۔ حضرت عامرؓ بن عکیر

حضرت عامرؓ بن عکیر انصار کے حلیف ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا ذکر مستغفری نے کیا ہے۔

۲۷۱۶۔ حضرت عامرؓ بن عمرو التجیبی

حضرت عامرؓ بن عمرو بن حذافہ بن عبداللہ بن المہز م بن الاغم بن الاعجم تجیبی۔ ان کی کنیت ابو بلال ہے۔ نبی ﷺ کے اصحاب میں ہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے ان کی کوئی حدیث (آنحضرت ﷺ سے) معلوم نہیں ہوتی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی مختصر لکھا ہے۔ مہزم۔ کسرہ میم اور سکون ہاء اور فتح زا اور تخفیف زا کے ساتھ ہے۔

۲۷۱۷۔ حضرتؓ عامرؓ بن عمرو مزنی

حضرت عامرؓ بن عمرو۔ مزنی۔ ان کی کنیت ابو ہلال ہے۔ ان کی حدیث کو صرف ابو معاویہ ضریر نے روایت کیا ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ ابو معاویہ نے اس میں غلطی کی ہے کیونکہ یعلی بن عبید نے ان کی حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ ہلال بن عامر سے مروی ہے اور وہ رافع بن عمرو سے روایت کرتے ہیں اور ابو معاویہ نے کہا ہے کہ ہلال بن عامر اپنے والد سے روایت کیا ہے یہ ابو عمرو کا قول تھا۔ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ ہم سے ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو معاویہ سے روایت کر کے بیان کیا اور پھر ابونعیم نے (دوسری سند سے) بیان کیا ہے اور ہم سے ابو عمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان سے انہوں نے ابراہیم بن ابی معاویہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ہلال بن عامر مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسی حالت میں دیکھا کہ آپ منیٰ میں ایک اونٹنی پر سوار ہو کر لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے (اس وقت) آپ ایک سرخ چادر اوڑھے ہوئے تھے اور ایک شخص اہل بدر میں سے آپ کے الفاظ کو (پھر بلند آواز سے) دہراتے تھے (تاکہ) سب لوگ سن لیں۔ اور ابراہیم بن ابی معاویہ نے بیان کیا ہے کہ وہ علی بن ابی طالب تھے۔

ہمیں ابوبکر یعنی مسمار بن عمر بن عویس بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعباس بن طلایہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوقاسم انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عثمان بن ابی صفوان ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے امیہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بسطام بن مسلم سے انہوں نے عبداللہ بن خلیفہ عبری سے انہوں نے عامر بن عمرو سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک شخص نبی ﷺ کے حضور میں آیا اور اس نے آپ سے کچھ مانگا تو آپ نے اس کو دے دیا۔ جب اس نے اپنے قدم کو دروازہ کی دہلیز سے باہر کیا تو آپ نے فرمایا کہ کاش اگر تم لوگ سوال کی خرابی کو جانتے تو ہرگز کوئی شخص کسی کے پاس اس غرض سے نہ جاتا تاکہ اس سے کچھ طلب کرے۔

۲۷۱۸۔ حضرت عامرؓ بن عمیر نمیری

حضرت عامرؓ بن عمیر نمیری۔ حجۃ الوداع میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ اہل کوفہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ثابت بنانی نے ابویزید مزنی سے انہوں نے عامر بن عمیر سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا میں نے اپنے پروردگار عزوجل کو پایا میں اس وقت سجدہ کر رہا تھا اس وقت مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ انعام دیا کہ تمہاری امت کے ستر ہزار آدمی جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے اور ان میں سے ہر شخص کے ساتھ ستر ہزار آدمی ہوں گے تو میں نے عرض کیا کہ میری امت (کے لوگ) اس حد کو تو پہنچیں گے بھی نہیں تو حکم ہوا کہ میں ان کو جنگل کے رہنے والوں سے پورا کر دوں گا۔ موسیٰ بن اکتل بن عمیر نمیری نے اپنے چچا عامر بن عمیر سے جو حجۃ الوداع میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ آخری کلمہ جس کے ساتھ رسول اللہؐ نے اپنے مرض میں تکلم فرمایا وہ یہی تھی۔ الصلاۃ الصلوۃ (یعنی نماز کی پابندی کرو نماز کی پابندی کرو) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۷۱۹۔ حضرت عامرؓ بن عوف

حضرت عامرؓ بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ - انصاری ساعدی۔ سلمہ نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنی بدن سے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج کو بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۲۰۔ حضرت عامرؓ بن غیلان

حضرت عامرؓ بن غیلان بن سلمہ بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی۔ انہوں نے اپنے والد سے قبل اسلام قبول کیا تھا۔ اور ہجرت (بھی) کی تھی ان کی وفات ملک شام میں بمقام عمواس طاعون کے مرض سے ہوئی۔ اس وقت ان کے والد زندہ تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۲۱۔ حضرت عامرؓ فقیمی

حضرت عامرؓ فقیمی۔ ان کی کنیت ابوعروہ ہے ان کا ذکر مستغفری نے کیا ہے۔ غاضرہ بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اپنے والد کے ہمراہ مدینہ مین ایسی حالت میں گیا کہ لوگ ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ

تشریف لائے۔ آپ کے سر مبارک سے وضوء کا پانی یا غسل کا ٹپک رہا تھا۔ پس لوگوں کو (نہایت مشتاقانہ بے تابی کے ساتھ) یہ کہتے ہوئے سنا یا رسول اللہ! یا رسول اللہ!۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ فرمایا (کہ بے تابی نہ کرو) اے لوگو! اللہ کی اطاعت آسانی میں ہے اور بعض راویوں نے (اسی طرح) اشارہ (کر کے حضرت کے اشارہ کرنے کی کیفیت کو بیان) کیا ہے اور وہ چیزیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ ابو عروہ کا نام عامر ہے اس میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ جس کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے عروہ بن عامر سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ سے کسی نے فال بد لینے کی بابت دریافت کیا کہ اس کا کیا حکم ہے؟ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ پہلی حدیث کو بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے مگر میں نہیں جانتا کہ ان میں سے کسی نے (عامر کا یہ قول) بیان کیا ہو کہ میں اپنے والد کے ہمراہ تھا۔ لیکن اگر یہ لفظ محفوظ ہو تو بہت بہتر ہے۔

۲۷۲۲۔ حضرت عامرؓ بن فہیرہ

حضرت عامرؓ بن فہیرہ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ ان کی کنیت ابوعمرو ہے قبیلہ ازد کے مولدین (مولد ان لوگوں کو کہتے ہیں جو لوگ عربی النسل ہوں۔) میں سے تھے۔ رنگ سیاہ تھا۔ اور (ابتدا میں) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اخیافی بھائی طفیل بن عبداللہ بن سخبرہ کے غلام تھے۔ اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں سے ہیں۔ یہ اس سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ارقم کے گھر میں داخل ہوئے۔ انہوں نے بحالت مملوکیت ہی اسلام قبول کیا تھا اور بہت اچھے مسلمان تھے۔ ان کو اللہ کی راہ میں بہت اذیتیں پہنچائی گئیں تو حضرت ابوبکر نے ان کو خرید کر لیا اور پھر بعد میں آزاد کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیقؓ ہجرت کے وقت غار ثور میں چھپے تو اس وقت حضرت ابوبکرؓ نے اپنے (انہی) غلام عامر بن فہیرہ کو جو حضرت ابوبکر کی بکریاں چراتے تھے حکم دیا تھا کہ (غار ثور پر) ہم دونوں کے پاس بکریاں لے آیا کرنا۔ پس ان کی حالت یہ تھی کہ تمام دن اہل مکہ کے چرواہوں کے ساتھ مل کر چراتے تھے اور جب شام ہوتی تو یہ حضرت ابوبکر کی بکریاں ان دونوں حضرات کے پاس (غار ثور پر) لے جاتے اور وہ دونوں (غار سے نکل کر) خود دودھ لیتے۔ اور جس وقت عبداللہ بن ابی بکر ان دونوں حضرات کے پاس لوٹ کر جاتے تو عامر بن فہیرہ بکریوں کو لے کر ان کے پیچھے پیچھے چلتے تاکہ عبداللہ کے نشانات قدم مٹ جائیں (اور کوئی قدم شناس یہ نہ سمجھ سکے کہ عبداللہ کہاں گئے تھے)۔ جب رسول اللہ ﷺ ابوبکر صدیقؓ غار سے نکل کر مدینہ روانہ ہوئے تو (اس وقت) آپ دونوں حضرات کے ہمراہ عامر بن فہیرہ نے (بھی) ہجرت کی ان کو حضرت ابوبکرؓ نے اپنا ردیف بنا کر اپنے پیچھے بٹھا لیا اس وقت میں ان حضرات کا رہبر ایک شخص بنی دیل کا تھا اور وہ کافر تھا جب آنحضرتؐ مدینہ پہنچ گئے تو آپ کے چند اصحاب علیل ہو گئے ان میں حضرت ابوبکرؓ حضرت بلال اور حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہم (بھی) تھے۔ (حضرت) عامر غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شریک تھے اور بئر معونہ کے دن ۴ھ میں شہید ہوئے اس وقت ان کی عمر چالیس سال کی تھی جب عامر بن طفیل بئر معونہ سے واپس آئے تو انہوں نے رسول اللہؐ سے دریافت کیا (کہ یا رسول اللہ ﷺ!) وہ کون شخص تھے کہ میں نے دیکھا کہ جب شہید ہوئے تو اوپر اٹھائے گئے یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ آسمان بھی ان سے نیچے رہ گیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ عامر بن فہیرہ تھے۔

ہم سے اس حدیث کوابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک اسی طرح بیان کیا ہے یونس کوشک تھا کہ میں نے خود ہشام بن عروہ سے سنایا میں نے محمد بن اسحٰق سے سنا وہ ہشام سے روایت کرتے تھے کہ اور ہشام نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے عامر بن طفیل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے ابن مبارک اور عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے بئر معونہ کے دن شہداء (کی نعشوں) میں حضرت عامر کی نعش تلاش کی گئی تو نہ ملی پس سب نے خیال کیا کہ ان کو ملائکہ نے دفن کیا ہوگا یا ان کی نعش کو اٹھا کر (آسمان پر) لے گئے ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کافروں کے لیے جنہوں نے آپ کے اصحاب کو بئر معونہ میں شہید کیا تھا چالیس دن تک بددعا فرمائی یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی: لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ - الآیۃ (آل عمران: ۱۲۸) (حاصل مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ اے نبی! تم کو یہ زیبا نہیں ہے کہ کسی کی توبہ قبول کرلو یا کسی کے لیے عذاب کی درخواست کرو۔) بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ آیت کسی دوسرے موقع پر نازل ہوئی تھی۔ ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ ایوب بن سنان سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عامر بن فہیرہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ابوبکر صدیقؓ نے رسول اللہؐ کے ہمراہ جیش عسرت میں ناشتہ کے لیے ایک مشک گھی اور ایک کپی شہد ساتھ کر دی تھی باوجود اس کے کہ (اس زمانہ میں) ہم لوگ نہایت تنگی کی حالت میں تھے (گھی اور شہد کسی کو نصیب نہ ہوتا تھا) ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ ابن مندہ نے اس حدیث کی روایت کرنے میں اپنی غفلت اور جہالت کو (خوب اچھی طرح) ظاہر کر دیا۔ اس لیے کہ کسی اہل نقل نے اس میں اختلاف نہیں کیا کہ حضرت عامر بئر معونہ کے دن شہید ہوئے وراس پر بھی سب کا اتفاق ہوگیا ہے کہ جیش عسرت غزوۂ تبوک ہی کا نام ہے اور غزوۂ تبوک بئر معونہ کے چھ سال بعد ہوا ہے تو پھر یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ جو شخص بئر معونہ کے دن شہید ہوا ہو وہ جیش عسرت میں بھی شریک ہو پس صحیح یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اس وقت میں یہ توشہ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو فدائیانہ طریق محبت سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برتتے تھے واقعی وہ بے نظیر ہے ایک منصف جب ان حالات کو دیکھتا ہے تو اس کی نظر میں قیس ولیلیٰ کے قصے بے وقعت ہو جاتے ہیں حضور نبوی میں ان کی جاں بازیاں زمانہ نبوت سے بھی پہلے ثابت ہیں۔) لے گئے تھے۔ جس وقت رسول اللہؐ کے ہمراہ ہجرت کر کے چلے تھے۔ ابونعیم کا قول صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۲۳۔ حضرت عامرؓ بن قیس

حضرت عامرؓ بن قیس اشعری۔ ان کی کنیت ابوبردہ ہے۔ ابوموسیٰ اشعری کے بھائی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کا (پورا) نسب ان کے بھائی ابوموسیٰ کے نام میں بیان کیا جائے گا۔ ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے کہ ابوعامر نے کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی مسلم بن حجاج نے ان کی کنیت بیان کی ہے اور کہا کہ ان کا نام عامر ہے اور یہ صحابی ہیں۔ انہوں نے نبی ﷺ سے (یہ) حدیث روایت کی ہے کہ آپ نے دعا کی تھی کہ اے اللہ میری امت کی فنا یا تو تیرے راستہ میں نیزہ سے شہید ہو کر ہو یا طاعون میں ہو۔ اس حدیث کو عاصم احول نے (بھی) کریب بن الحارث بن ابوموسیٰ سے انہوں نے ابوبردہ سے روایت کر کے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۲۴۔ حضرت عامرؓ بن کریز

حضرت عامرؓ بن کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف۔ عبداللہ بن عامر کے والد ہیں۔ قریشی ہیں عبشمی ہیں۔ ان کی والدہ بیضاء ہیں جو عبدالمطلب کی صاحبزادی تھیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے۔ ان کا ذکر ابن شاہین اور مستغفری نے کیا ہے عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہے اپنے لڑکے عبداللہ بن عامر کے پاس بصرہ گئے تھے جس وقت کہ حضرت عثمان رضی اللہ نے ان کے لڑکے عبداللہ کو بصرہ اور خراساں کا عامل بنا دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۲۵۔ حضرت عامرؓ بن لدین اشعری

حضرت عامرؓ بن لدین اشعری۔ ان کو ابن شاہین نے صحابہ میں بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ اسد بن موسیٰ سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ابوالبشر سے جو دمشق کے موذن تھے انہوں نے عامر بن لدین اشعری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ (اے لوگو!) بے شک جمعہ تم لوگوں کے لیے عید کا دن ہے پس تم لوگ اپنی عید کے دن کو اپنے روزہ کا دن نہ بناؤ (اگر روزہ رکھنا ہو تو) ایک روز قبل روزہ رکھ لیا کرو یا ایک روز بعد۔ اس حدیث کو عبد اللہ بن صالح نے (بھی) معاویہ سے روایت کیا ہے مگر اس کی سند میں اتنا فرق ہے کہ عامر (کی روایت بلاواسطہ آنحضرت ﷺ سے منقول نہیں ہے بلکہ انہوں) نے ابوہریرہؓ سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے (یہ بھی) بیان کیا ہے کہ عامر بن لدین اشعری کے صحابی ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے اور ان کا شمار اہل شام میں ہے۔

۲۷۲۶۔ حضرت عامرؓ بن لقیط عامری

حضرت عامرؓ بن لقیط عامری۔ عامری۔ ہمیں ابوموسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب' ابوبکر' نوشروان اور احمد نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمیں ابن ریذہ نے خبر دی نیز ابوموسیٰ نے دوسری سند سے بیان کیا ہے کہ ہمیں حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد نے خبر دی وہ دونوں یعنی احمد اور ابن زیدہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد طبرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو قطرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہاشم بن قاسم حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعلی بن اشدق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عامر بن لقیط عامری نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں (ایک دفعہ اس غرض سے) وفد بن کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ کو میں اپنی قوم کے اسلام لے آنے اور اطاعت کر لینے کی خوشخبری دوں۔ پس جب میں نے آپ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا تم مبارک وفد ہو اللہ تم میں برکت دے اور آپ نے اپنا دست مبارک میری پیشانی پر پھیرا اور مجھ سے مصافحہ کیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو قطرانی کے علاوہ اور لوگوں نے ہاشم سے روایت کیا ہے انہوں نے یعلیٰ سے انہوں نے عاصم سے۔

۲۷۲۷۔ حضرت عامرؓ بن لیلی

حضرت عامرؓ بن لیلی بن ضمرہ۔ ان کا تذکرہ ابوعباس بن عقدہ نے کیا ہے۔ عبداللہ بن سنان نے ابوطفیل یعنی عامر بن واثلہ سے انہوں نے حذیفہ بن اسید غفاری سے اور عامر بن لیلیٰ بن ضمرۃ سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں کہتے تھے جب رسول اللہ ﷺ

حجۃ الوداع سے لوٹ آئے (اور آپ نے (بعد ہجرت کے) اس کے علاوہ کوئی دوسرا حج نہ کیا تھا) تو برابر چلے آئے (کسی مقام پر آپ نے کوئی حکم جدید نہیں دیا یہاں تک کہ جب مقام جحفہ میں پہنچے (یہ دن جحفہ میں غدیر خم (غدیر خم ایک مقام کا نام ہے غدیر حوض کو کہتے ہیں۔ اس حدیث سے حضرت علی مرتضٰی کی خلافت بلافصل پر ایک فرقہ ضالہ نے استدلال کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم عنقریب حضرت علی مرتضٰی کے نام میں جب یہ حدیث آئے گی اس حدیث کے ارشاد فرمانے کا سبب اور اس کا صحیح مطلب اور اس فرقہ ہالکہ کے دلائل واہیہ کا بطلان بتفصیل ظاہر کریں گے۔) کے لقب سے مشہور ہوا وہاں آپ کی ایک مشہور مسجد بھی ہے) تو آپ نے فرمایا کہ اے لوگو مجھے (خداوند) لطیف خبیر نے خبر دی ہے کہ ہر نبی کو اس سے پہلے والے نبی کے عمر کی نصف عمر دی جاتی ہے لہٰذا قریب ہے کہ میں (خدا کی طرف سے) بلایا جاؤں اور میں (اس کی طلبی کو) قبول کرلوں (اس کے بعد عامر نے پوری حدیث بیان کی یہاں تک کہ انہوں نے کہا کہ) پھر آنحضرت ﷺ نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور فرمایا کہ جس کا میں محبوب ہوں علی بھی اس کے محبوب ہیں اے اللہ اس شخص سے محبت کر جو علی سے محبت کرے اور اس شخص سے عداوت رکھ جو علی سے عداوت رکھے (اس کے بعد عامر نے پوری حدیث اخیر تک بیان کی) ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ حدیث نہایت غریب ہے میں نہیں جانتا کہ سوائے ابن سعید کے اور کسی سے میں نے اس کی روایت لکھی ہو۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۲۸۔ حضرت عامرؓ بن لیلیٰ غفاری

حضرت عامرؓ بن لیلیٰ غفاری۔ ان کو ابن عقدہ نے بھی ایک علیحدہ تذکرہ میں بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ میرا گمان ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں اور نیز انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں جس کا محبوب ہوں علی بھی اس کے محبوب ہیں اے اللہ جو شخص علی کو محبوب رکھے تو بھی اس کو محبوب رکھ اور جو علی سے دشمنی رکھے اس سے تو بھی دشمنی رکھ۔ پس جب حضرت علی خلیفہ ہوئے اور حضرت معاویہؓ سے ان کو مقاتلہ کرنا پڑا اور کوفہ تشریف لے گئے تو انہوں نے لوگوں (کو جمع کر کے ان) سے پوچھا کہ یہ حدیث (کہ میں جس کا محبوب ہوں الخ) نبیؐ سے کس کس نے سنی ہے تو دس سے زیادہ آدمیوں نے (اس کے سننے کی) شہادت دی جن میں عامر بن لیلیٰ غفاری (بھی) تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا یہ قول کہ میرے گمان کے موافق دونوں ایک ہی ہیں بہت صحیح اور حق انہی کی طرف ہے۔ ابن عقدہ کو جو اشتباہ ہو گیا اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے عامر بن لیلیٰ کے نسب میں من ضمرہ کے لفظ (لکھا ہوا) دیکھا ہوگا اس لفظ کو انہوں نے بن ضمرہ پڑھ لیا۔ اور غفار (جو جد اعلیٰ ایک قبیلہ کے ہیں چونکہ) ملیل بن ضمرہ کے بیٹے ہیں (لہٰذا یہ عامر ضمری بھی ہوئے غفاری بھی ہوئے) مگر ابن عقدہ نے جو ان کو دوسرے مقام میں غفاری لکھا ہوا دیکھا اور پہلے وہ من ضمرہ کے لفظ کو بن ضمرہ سمجھ چکے تھے (لفظ من اور بن میں اکثر اشتباہ ہو جاتا ہے) اس لیے انہوں نے ان کو وہ شخص سمجھ لیا (ایک کو ضمرہ کا بیٹا سمجھا دوسرے کو غفاری سمجھا) حالانکہ یہ دونوں ایک ہی ہیں جو غفاری ہوگا وہ ضمری بھی ہوگا۔ واللہ اعلم

۲۷۲۹۔ حضرت عامرؓ بن مالک اشجعی

حضرت عامرؓ بن مالک اشجعی۔ مستغفری نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے حدیث روایت کی ہے اور ان سے ابوعثمان

نہدی نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۳۰۔ حضرت عامرؓ بن مالک قرشی

حضرت عامرؓ بن مالک بن اہیب بن عبدمناف بن زہرۃ بن کلاب بن مرہ۔ قرشی زہری۔ عامر بن ابی وقاص کے ساتھ مشہور ہیں ابووقاص کا نام مالک ہے انہوں نے دس شخصوں کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ مہاجرین حبش سے بھی ہیں۔ ان کے بھائی سعد نے حبش کی طرف ہجرت نہیں کی ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔ میں نے ان کا تذکرہ سعد بن وقاص کے نام میں بھی کیا ہے۔

۲۷۳۱۔ حضرت عامرؓ بن مالک العامری

حضرت عامرؓ بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔ عامری کلابی۔ ان کی کنیت ابوبراء ہے۔ ملاعب اسنہ (کے لقب) سے مشہور تھے۔ عامر بن طفیل کے چچا تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ کسی کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تھا تاکہ آپ سے کوئی دوا دریافت کرے اور آپ سے شفاء کی دعا کرائے تو آپ نے اس شخص کی معرفت ان کے پاس شہد کی کپی بھیج دی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں صحیح یہ ہے کہ ابوبراء اسلام ہی نہیں لائے۔ مستغفری نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ صحابہ میں سوائے خلیفہ بن خیاط کے اور کسی نے نہیں کیا اور میں ملاعب اسنہ کے حالات کو بیان کرتا ہوں اس سے (خود) معلوم ہو جائے گا کہ اسلام نہیں لائے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد اسحاق بن یسار نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام اور عبداللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم وغیرہ اہل علم سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ سب کہتے تھے ابوبراء یعنی عامر بن مالک بن جعفر جو ملاعب اسنہ (کے لقب سے) مشہور تھے مدینہ میں رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے۔ تو رسول اللہؐ نے ان پر اسلام پیش کیا (کہ قبول کریں) مگر انہوں نے نہ اسلام قبول کیا اور نہ اسلام لانے میں زیادہ انکار کیا اور عرض کیا کہ یا محمد (ﷺ) اگر آپ اپنے اصحاب سے چند شخصوں کو اہل نجد کے پاس بھیجتے کہ وہ ان کو آپ کے دین کی دعوت دیتے تو مجھے امید ہے کہ وہ لوگ آپ کے دین کو قبول کر لیتے تو رسول اللہؐ نے جواب دیا کہ میں اپنے اصحاب پر اہل نجد کی طرف سے خوف رکھتا ہوں (اس پر) ابوبراء نے یہ کہا کہ میں ان لوگوں کا محافظ رہوں گا آپ اپنے اصحاب کو بھیجیں کہ وہ لوگ دعوت اسلام کریں۔ پس رسول اللہؐ نے منذر بن عوف کو اپنے چالیس صحابہ کے ساتھ جو اچھے مسلمانوں میں سے تھے وہاں بھیج دیا اس کے بعد ابن اسحٰق نے بئر معونہ کا پورا واقعہ اور اصحاب رسول اللہؐ کے شہید ہونے کے حالات کو بیان کیا مگر اس حدیث میں ان کے اسلام لانے کو نہیں بیان کیا۔ ابن اسحٰق کے علاوہ ایسا ہی بہت سے لوگوں نے بیان کیا ہے اسی وجہ سے ان کا تذکرہ ابوعمر نے اپنی کتاب میں نہیں لکھا۔ واللہ اعلم

۲۷۳۲۔ حضرت عامرؓ بن مالک بن صفوان

حضرت عامرؓ بن مالک بن صفوان۔ ان کو ابن قانع نے صحابہ میں بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ سلیمان تیمی سے انہوں نے ابوعثمان سے انہوں نے عامر بن مالک سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ طاعون میں مرجانے

سے مسلمانوں کو شہادت کا درجہ ملتا ہے اور پانی میں ڈوب کر مر جانے سے شہادت کا درجہ ملتا ہے۔ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۲۷۳۳۔حضرت عامرؓ بن مالک قشیری

حضرت عامرؓ بن مالک قشیری۔بعض لوگوں نے ان کا نام عمرو بیان کیا ہے اور بعض نے مالک بن عمرو کہا ہے اور بعض نے انس بن مالک بیان کیا ہے۔اس کے علاوہ اور بھی اقوال بیان کیے گئے ہیں۔اسحٰق بن یوسف ازرق نے شریک سے انہوں نے اشعث بن سوار سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے عامر بن مالک سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ایک سائل آپ کی خدمت میں آیا اور کچھ اس نے دریافت کیا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا کہ آؤ میں تمہیں بتادوں۔(سنو) اللہ عزوجل نے مسافروں سے روزہ اور نصف نماز معاف فرمادی ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۳۴۔حضرت عامرؓ بن مالک کعبی

حضرت عامرؓ بن مالک کعبی۔مستغفری نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ایسا ہی مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ اور جو پہلے مذکور ہو چکے ہیں دونوں ایک ہی ہیں اس لیے کہ ابوموسیٰ وغیرہ نے پہلے نام میں بہت سا اختلاف بیان کیا ہے اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان کو بعض نے انس بن مالک قشیری کہا ہے و نیز ان کو بعض نے کعبی بھی کہا ہے اور بعض نے عامر بن مالک بتلایا ہے اور بہت سے مختلف اقوال بیان کیے گئے ہیں اور یہ اختلاف کافی طور پر انس بن مالک کے نام میں گزر چکے ہیں۔

۲۷۳۵۔حضرت عامرؓ بن مخرمۃ

حضرت عامرؓ بن مخرمۃ بن نوفل بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ۔قرشی زہری۔مسور بن مخرمۃ کے بھائی ہیں۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کی صحبت پائی تھی۔ان سے عبدالرحمٰن اعرج نے مقطوع حدیث روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۲۷۳۶۔حضرت عامرؓ بن مخلد

حضرت عامرؓ بن مخلد بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن النجار۔انصاری خزرجی پھر بنی مالک بن نجار سے ہیں۔یہ غزوۂ احد میں شریک تھے اس کو ابن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے ان کی کوئی اولاد باقی نہیں رہی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۳۷۔حضرت عامرؓ بن مرقش

حضرت عامرؓ بن مرقش۔ہذلی۔ان کا ذکر سعید قرشی نے کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن الفضل بن رجاء سے انہوں نے ابوقیس بکری سے انہوں نے عامر بن مرقش سے روایت کی ہے کہ حمل بن مالک بن النابغہ ہذلی (ایک دفعہ) راشد کی لڑکی اثیلہ

کے پاس ہوتے ہوئے گزرے اس وقت وہ اپنے چہرہ سے برقع اٹھائے ہوئے تھیں اور اپنی بکریوں کو چرا رہی تھیں پس (یکایک) حمل بن مالک کی نظر ان پر پڑ گئی اور ان کے حسن و جمال کو دیکھ لیا۔ تو یہ اپنی اونٹنی کو بٹھا کر اتر پڑے اور اونٹنی کو باندھ کر اشیلہ کے پاس چلے گئے (بمقتضائے بشریت) نیت بد سے ان پر دست درازی کرنی چاہیے۔ اشیلہ نے کہا کہ اے حمل ذرا توقف کرو تم بھی ایک (مشہور) خاندان کے ہو اور میں بھی ایک (مشہور) خاندان کی ہوں (غرض تم میرے کفو ہو) لہٰذا تم میرے والد سے میری درخواست کرو (غالباً) وہ تمہاری درخواست رد نہ کریں گے مگر انہوں نے نہ مانا آخر ان پر دست درازی کی اس (خدا ترس) عورت نے ان کو اٹھا لیا اور ان کو زمین پر گرا کر ان کے سینہ پر بیٹھ گئی۔ اور ان سے عہد لیا کہ پھر ایسی حرکت نہ کرنا اس کے بعد اس کے سینہ سے علیحدہ ہوئیں مگر پھر بھی عامر کا نفس اختیار میں نہ رہا آخر انہوں نے پھر دوبارہ اس عورت نیک طینت پر جست کی اشیلہ نے پھر ان کے ساتھ وہی معاملہ کیا الغرض اسی طرح تین بار رہا۔ تیسری دفعہ میں اشیلہ نے ایک پتھر لے کر ان کا سر کوٹ دیا (جس کے باعث ان کو نقل حرکت کی قوت نہ رہی آخر وہیں پڑے رہے) اور اشیلہ اپنی بکریوں کو لے کر چلی گئیں اس کے بعد حمل کی قوم کے کچھ سوار اسی طرف سے ہو کر گزرے تو ان کی حالت زار کو دیکھ کر ان سب نے دریافت کیا کہ اے حمل کس نے تمہارے ساتھ یہ بدسلوکی کی ہے انہوں نے جواب دیا کہ میری اونٹنی نے ٹھوکر کھا کر مجھے گرا دیا ہے اس پر ان لوگوں نے کہا کہ تمہاری اونٹنی تو یہ بندھی ہوئی ہے اور تمہاری بغل میں یہ (خون آلودہ) پتھر پڑا ہوا ہے (معلوم ہوتا ہے کہ) تمہارا سر اسی سے کچلا گیا ہے۔ عامر نے کہا (نہیں) جو میں تم سے کہتا ہوں وہی صحیح ہے اب مجھ کو تم لوگ اٹھا لے چلو۔ چنانچہ ان لوگوں نے ان کو سوار کرا کے ان کے گھر پہنچا دیا اسی ضرب کے صدمہ سے یہ مر گئے جب یہ مرنے لگے تو لوگوں نے ان سے پوچھا کے اے حمل تمہارے خون کا بدلہ کس سے لیں؟ انہوں نے کہا کہ اشیلہ کے علاوہ سب لوگ میرے خون سے بری ہیں۔ جب ان کی وفات ہو چکی تو قبیلہ ہذیل کے لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ حمل بن مالک کے خون کا بدلہ راشد سے چاہیے تو نبیؐ نے راشد کو بلوا بھیجا۔ چنانچہ راشد آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے ان سے فرمایا کہ اے راشد قبیلہ ہذیل کے لوگ کہتے ہیں کہ حمل کے خون کا عوض تمہارے ذمہ چاہیے راشد کا نام حالت کفر میں ظالم تھا (جب یہ اسلام لائے تو) نبیؐ نے ان کا نام راشد رکھ دیا راشد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں نے قتل نہیں کیا تو ان لوگوں نے کہا تم نے نہ سہی تمہاری بیٹی اشیلہ نے قتل کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ اشیلہ کے قتل کرنے کی مجھ کو خبر نہیں ہے اس کے بعد راشد اشیلہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ ہذیل کے لوگ کہتے ہیں کہ حمل کا خون تمہارے ذمہ ہے اشیلہ نے جواب دیا کہ کیا عورت بھی مرد کو قتل کر سکتی ہے مگر رسول اللہؐ جھوٹ نہیں کہتے اس کے بعد اشیلہ خود حاضر ہوئیں اور نبیؐ سے پورا واقعہ عرض کیا تو آنحضرتؐ نے (خوش ہو کر) ان کو دعا دی کہ اللہ تم میں برکت دے پھر ان کے ذمہ سے حمل کا خون معاف کرا دیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۳۸۔ حضرت عامرؓ مزنی

حضرت عامرؓ مزنی۔ ان کی کنیت ابوہلال ہے۔ منقول ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے مگر یہ غلط ہے۔ ابومعاویہ نے ہلال بن عامر مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسی حالت میں دیکھا

کہ آپ مقام منیٰ میں ایک اونٹنی پر سوار تھے اور خطبہ پڑھ رہے تھے اس وقت آپ سرخ چادر اوڑھے ہوئے تھے ابو معاویہ نے اس کو دوسری جگہ بھی ایسا ہی روایت کیا ہے مگر اس کی سند میں اتنا فرق ہے کہ ہاجر بن عامر نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ اس حدیث کو ہلال بن عامر نے رافع بن عمرو سے روایت کیا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ نے ایسا ہی لکھا ہے اور ہم سے بھی اس حدیث کو ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے ابو معاویہ ضریر سے اپنی سندوں کے ساتھ (جن کو انہوں نے ذکر کیا ہے) روایت کر کے بیان کیا ہے۔ و نیز اس حدیث کو احمد نے اسی طرح محمد بن عبید سے انہوں نے قبیلہ بنی فزارہ کے ایک ضعیف شخص سے انہوں نے ہلال بن عامر مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا الی آخرہ۔ ان کا ذکر رافع بن عمرو کے نام میں گزر چکا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

۲۷۳۹۔ حضرت عامرؓ بن مسعود قرشی

حضرت عامرؓ بن مسعود بن امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قرشی جمحی۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ میں نے احمد بن حنبل سے روایت کیا کہ عامر بن مسعود قرشی صحابی ہیں یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے خبر نہیں ہاں انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث روایت کی ہے اور ابوداؤد نے یہ بھی کہا کہ میں نے مصعب زبیری سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ صحابی ہیں اور ابراہیم بن عامر کے والد ہیں جن سے امام ثوری اور شعبہ نے حدیثیں روایت کی ہیں۔ یہ وہی عامر ہیں جو یزید بن معاویہ کے مرنے کے بعد اہل کوفہ کے اتفاق رائے سے کوفہ کے حاکم بنائے گئے تھے جب یہ ان لوگوں پر حاکم ہو گئے تو ایک خطبہ پڑھ کر ان لوگوں کو سنایا اور اسی خطبہ میں یہ بھی بیان کیا کہ ہر ایک قوم کے لیے کچھ پینے کی چیزیں اور کچھ لذت حاصل کرنے کی چیزیں ہوتی ہیں لہٰذا تم بھی ایسی چیزیں تجویز کر لو مگر تم ایسی چیزیں تجویز کرو جو حلال ہوں اور ان کے استعمال پر تمہاری تعریف کی جائے اور تم اپنی شراب یعنی نبیذ وغیرہ کی تیزی کو پانی ملا کر توڑ دو ایک شاعر نے اسی کے متعلق یہ شعر کہے تھے ۔

من ذا یحرم ماء المزن خالطه	فی قعر خابیة ماء العنا قید
انی لا کره تشدید الرواة لنا	فیها و یعجبنی قول ابن مسعود

کون شخص مینہ کے پانی کو حرام کہہ سکتا ہے؟ جس کے ساتھ مٹکے کے اندر آب انگور ملا ہو (مطلب شاعر کا یہ ہے کہ شراب کے حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی اس میں وہ چیزیں ہوتی ہیں ایک مینہ کا پانی دوسرا آب انگور یہ دونوں حلال ہیں پھر اگر مٹکے کے اندر ڈال کر یہ دونوں چیزیں مخلوط کر دی گئیں تو کیا خرابی پیدا ہو گئی جو اس کو حرام کہہ دیا جائے؟ یہ شاعرانہ کلام ہے)۔ بے شک راویوں کی سختی کو میں برا سمجھتا ہوں (جو انہوں نے حرمت شراب کی رعایتوں میں برتی ہے) اور مجھے ابن مسعود کا قول اچھا معلوم ہوتا ہے (کہ وہ شراب کو حلال کہتے ہیں)۔

بہت سے لوگوں کا گمان ہے کہ اس شاعر نے ابن مسعود سے ان ابن مسعود کو مراد لیا ہے جو نبی ﷺ کے صحابی تھے (حالانکہ یہ غلط ہے معاذ اللہ حضرت ابن مسعود حلت شراب کے قائل ہو سکتے تھے!) جب ابن زبیر خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے عامر کو کوفہ ہی

میں اپنی جگہ پر بحال رکھا۔ یہ بوجہ پست قامت ہونے کے دحروجۃ الجعل کے ساتھ ملقب تھے تین مہینے کے بعد ان کو ابن زبیر نے معزول کر دیا تھا اور ان کی جگہ عبداللہ بن یزید خطمی کو عامل بنا دیا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۴۰۔ حضرت عامرؓ بن مطر

حضرت عامرؓ بن مطر۔ شیبانی۔ ان کا ذکر طبرانی نے اپنی معجم کیا ہے۔ اور وکیع نے مسعر سے انہوں نے جبلہ بن سحیم سے انہوں نے عامر بن مطر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھا (مقصود یہ ہے کہ سحری آپ اس قدر دیر کر کے تناول فرماتے تھے کہ اس کے بعد ہی نماز فجر کا وقت آ جاتا تھا۔) کر نماز پڑھی تھی ایسا ہی اس کو سہل بن زنجلہ نے وکیع سے روایت کیا ہے اور بہت سے لوگوں نے وکیع سے یہ روایت کی ہے کہ انہوں نے یہ کہا کہ میں نے ابن مسعودؓ کے ساتھ سحری کھائی تھی اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۴۱۔ حضرت عامرؓ بن نابی

حضرت عامرؓ بن نابی بن زید بن حرام۔ ہشام کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۲۷۴۲۔ حضرت عامرؓ بن ہذیل

حضرت عامرؓ بن ہذیل۔ ان کا ذکر سعید قرشی نے کیا ہے۔ زیاد نمیری نے نقیع سے انہوں نے عامر بن ہذیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جو شخص نماز جمعہ میں حاضر ہوا اور (دنیا کی) بات چیت نہ کرے۔ سنتیں پڑھے یہاں تک کہ امام خطبہ کے لیے کھڑا ہو تو یہ (اس کے ان گناہوں کے) لیے (جو) اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بلکہ اس سے تین روز زیادہ تک (سرزد ہوں) کفارہ ہو جاتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۴۳۔ حضرت عامرؓ ابوہشام

حضرت عامرؓ۔ ان کی کنیت ابوہشام ہے۔ انصاری ہیں غزوۂ احد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے اور وہیں شہید ہوئے۔ ہمام نے قتادہ سے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے سعد بن ہشام بن عامر سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے ابن عباس سے رسول اللہؐ سے وتر کے حالات دریافت کیے تو انہوں نے فرمایا کہ تم حضرت عائشہؓ کے پاس جاؤ (اور انہیں سے دریافت کرو) اس لیے کہ وہ رسول اللہؐ کے حالات کو زیادہ جانتی ہیں۔ پس میں اور حکیم بن افلح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اے حکیم تمہارے ساتھ دوسرا شخص کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ سعد بن ہشام تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ وہ ہشام جو بیٹے ہیں اس عامر کے جو غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے میں نے عرض کیا کہ ہاں وہی ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا عامر کیا اچھے آدمی تھے عامر اور ان کے بیٹے ہشام دونوں صحابی تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے عامر کے بیٹے ہشام کے نام میں یوں بیان کیا ہے کہ ہشام کے والد عامر صحابی تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔

۲۷۴۴۔ حضرت عامرؓ بن ہلال

حضرت عامرؓ بن ہلال۔ خاندان بنی عبس بن حبیب بن خارجہ بن عدوان سے ہیں۔ ان کی کنیت ابوسیارہ متعی ہے۔ ان کو نبی ﷺ نے ایک تحریر لکھ دی تھی جو ان کے چچا کے بیٹوں یعنی قبیلہ متعیین کے لوگوں کے پاس تھی۔ ایسا ہی ان کا نام ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام حارث ہے ان کا تذکرہ پھر کنیت کے باب میں کیا جائے گا اس جگہ ان کے تذکرہ کو ابن مندہ اور ابو عامر نے لکھا ہے اور اس جگہ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۴۵۔ حضرت عامرؓ بن واثلہ

حضرت عامرؓ بن واثلہ بن عبداللہ بن عمیر بن جابر بن حمیس بن جدی بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ۔ کنانی لیثی۔ ان کی کنیت ابوالطفیل ہے اور یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں۔ ان کی پیدائش غزوۂ احد کے سال میں ہوئی تھی انہوں نے نبی ﷺ کی حیات کا زمانہ آٹھ برس پایا تھا پہلے کوفہ میں رہتے تھے پھر مکہ میں چلے آئے تھے۔ عمارہ بن ثوبان نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو مقام جعرانہ میں دیکھا تھا کہ آپ گوشت تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ایک خاتون آئیں تو آنحضرتؐ نے ان کے لیے اپنی چادر بچھا دی میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں تو لوگوں نے کہا یہ آپ کی رضاعی ماں (حضرت حلیمہؓ) ہیں انہوں نے آپ کو دودھ پلایا ہے۔ سعید جریری نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی آخر عمر میں کہتے تھے کہ میرے سوا روئے زمین پر اس وقت کوئی ایسا نہ ملے گا جو تم سے کہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے میں نے کہا کہ آپ کچھ حلیہ (سرور عالم کا) بیان کر سکتے ہیں انہوں نے جواب دیا ہاں بیان کر سکتا ہوں۔ آپ میانہ تھے آپ کا رنگ سفید تھا۔ ملیح تھے۔ ابوالطفیل حضرت علی کے ان اصحاب میں سے تھے جو ان سے (نہایت درجے) محبت رکھتے تھے چنانچہ ان کے ساتھ ان کی تمام لڑائیوں میں شریک تھے۔ ثقہ تھے اور امانت دار تھے۔ حضرت ابوبکر و حضرت عمر وغیرہما رضی اللہ عنہم کی فضیلت کے معترف تھے مگر بات یہ تھی کہ حضرت علی کو ترجیح (میرے خیال میں یہ کسی راوی کی غلط فہمی معلوم ہوتی ہے کیونکہ بروایات صحیحہ جن کا قدر مشترک تواتر کو پہنچ گیا ہے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ شیخین رضی اللہ عنہما کے افضل الاصحاب ہونے پر تمام صحابہ کا اجماع تھا اکابر روافض بھی اس امر کے معترف ہیں کہ جمہور سلف شیخین کے برابر کسی کو نہ سمجھتے تھے اور شیخین کے علاوہ اور سب کی انتہائے معراج اس میں سمجھتے تھے کہ شیخین کی اتباع کریں۔) دیتے تھے ان کی وفات ۱۰۰ھ میں ہوئی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ۱۱۰ھ میں ہوئی ان کی وفات رسول اللہ ﷺ کے دیکھنے والوں میں سب سے پیچھے ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حدی: حاء پر پیش کے ساتھ ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے جمہرۂ ابن کلبی میں جدی (جیم کے ساتھ) پایا۔ واللہ اعلم

۲۷۴۶۔ حضرت عامرؓ بن ابی وقاص

حضرت عامرؓ بن ابی وقاص۔ سعد بن ابی وقاص کے حقیقی بھائی ہیں۔ ان دونوں کی والدہ حمنہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس ہیں۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے دس اشخاص کے بعد اسلام قبول کیا تھا گیارہویں شخص (اسلام قبول کرنے والے) یہی

تھے (اسلام لانے کے بعد) ان کو اپنی والدہ کی جانب سے (جو اس وقت کافرہ تھیں) وہ مصیبت پہنچی جو کسی قریشی کو نہیں پہنچی (وہ مصیبت یہ تھی) کہ ان کی والدہ نے قسم کھائی تھی کہ میں نہ سایہ میں بیٹھوں گی اور نہ کچھ کھاؤں گی اور نہ کچھ پیوں گی تاوقتیکہ عامر اپنے (اس دین کو نہ چھوڑ دے اس کے بعد سعد (جو کہیں گئے ہوئے تھے وہاں سے واپس) آئے۔ اور (اپنے گھر میں) لوگوں کا مجمع دیکھا تو دریافت کیا کہ لوگ کیوں جمع ہیں؟ ان لوگوں نے کہا کہ تمہاری والدہ نے تمہارے بھائی عامر کو مصیبت میں ڈال رکھا ہے۔ قسم کھائی ہے کہ نہ سایہ میں بیٹھوں گی اور نہ کچھ کھاؤں گی اور نہ کچھ پیوں گی تاوقتیکہ عامر اس بددینی کو نہ چھوڑ دے (سعد نے اس کو سن کر) اپنی والدہ سے کہا کہ اے ماں! (اگر قسم کھانی ہے تو) میرے متعلق قسم کھا کہ نہ تو سایہ میں بیٹھیں گے اور نہ کھائیں گے اور نہ پئیں گے (جب تک میں اسلام کو ترک نہ کروں تو تجھے قسم کھانے کا مزہ مل جائے اور میں تجھ کو ایسے حال میں رہنے دوں) یہاں تک کہ تو اپنا ٹھکانہ جہنم میں دیکھ لے۔ ان کی والدہ نے جواب دیا کہ میں تو اپنے مطیع لڑکے پر قسم کھاتی ہوں (تیرے اوپر کیوں کھاؤں؟) پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ - الآیۃ (عنکبوت: ۸) "(اے بنی آدم) اگر تیرے ماں باپ تجھ پر زور دیں کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک کر جس کا تجھے علم نہیں تو تو اپنے ماں باپ کی اطاعت (اس بارے میں) نہ کر۔"

پھر حضرت عامر حبش کی طرف ہجرت کر گئے ان کا تذکرہ یہاں پر ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ان کا تذکرہ عامر بن مالک کے ذکر میں گزر چکا ہے۔

۲۷۴۷۔ حضرت عامرؓ بن یزید

حضرت عامرؓ بن یزید بن سکن۔ اسماء بنت یزید بن سکن کے بھائی ہیں۔ اپنے والد کے ساتھ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر ان کے والد کے تذکرہ کے ضمن میں لکھا ہے اور ان کا تذکرہ عدوی نے بھی لکھا ہے۔

۲۷۴۸۔ حضرت عائذؓ بن ثعلبہ

حضرت عائذؓ بن ثعلبہ بن وبرہ۔ بلوی۔ صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے۔ اہل روم نے ۵۳ھ میں بمقام برلس ان کو شہید کر دیا اس کو ابن یونس نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۴۹۔ حضرت عائذؓ بن سعید

حضرت عائذؓ بن سعید بن زید بن جندب بن جابر بن زید بن عبد الحارث بن بغیض جسری۔ جسر ایک قبیلہ جو کہ عنزہ بن ربیعہ کی شاخ ہے۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جو نبی ﷺ کی خدمت میں وفد بن کر آئے تھے۔ اور ۳۷ھ میں حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ عبد اللہ بن ابراہیم قرشی نے ابو بکر بن نضر سے انہوں نے ام بنین یعنی شراحیل عبدیہ کی لڑکی سے انہوں نے عائذ بن سعید جسری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے باپ آپ پر فدا ہوں آپ (اپنا دست مبارک) میرے چہرہ پر پھیر دیں اور میرے لیے برکت کی دعا فرمادیں پس آپ نے (میری تمنا کو پورا) کر دیا ام بنین یعنی عائذ کی بیوی نے بیان کیا ہے کہ میں نے ان کو سونے کے بعد بھی کبھی

نہیں دیکھا مگر ایسی حالت میں کہ ان کے چہرے پر ایسی چمک ہوتی تھی کہ گویا اس پر تیل لگا ہوا ہے اور وہ صرف کھجوروں پر قناعت کرتے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے ان کو حمیری بیان کیا ہے اور ان کی بیوی کا نام ام یسر بتلایا ہے لیکن فی الواقع یہ جسری ہیں (حمیری نہیں ہیں۔) اور ان کی بیوی ام بنین کا نام باء اور نون کے ساتھ ہے۔ ابونعیم نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے کہ عائذ بن سعد جسری۔ عنزہ بن ربیعہ کی نسل کا ایک کنبہ ہے مگر یہ غلط ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ وہ جسر بن محارب خصفہ کی نسل سے ہیں اسی لیے وہ محاربی جسری ہیں ابونعیم کے اشتباہ کی وجہ یہ ہوگی کہ کسی دوسرے عنزہ کے نسل میں جسر کو دیکھ لیا ہوگا جن کا نسب یہ ہے جسر بن تمر بن یقدم بن عنزہ تو گمان کرلیا ہوگا کہ یہ عائذ اسی جسر کی نسل سے ہوں گے مگر یہ غلط ہے اس لیے کہ ان کا نسب نامہ یہ ہے۔ عائذ بن سعید بن جابر بن زید بن عبدالحارث بن بغیض بن شکم بن عبد بن عوف بن زید بن بکر بن عمیرہ بن علی بن جسر بن محارب۔ واللہ اعلم

۲۷۵۰۔ حضرت عائذؓ بن ابی عائذ

حضرت عائذؓ بن ابی عائذ جعفی۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے جعد بن ابی صلت ان سے یہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ ایک قوم پر ایسی حالت میں گزرے کہ وہ لوگ ایک پتھر اٹھا رہے تھے جس کو ہم لوگ حجر الاشداء کہتے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے لکھا ہے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

۲۷۵۱۔ حضرت عائذؓ بن عبدعمرو ازدی

حضرت عائذؓ بن عبدعمرو ازدی۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے ان کی وفات حضرت عثمانؓ کے بعد ہوئی ہے ان کو امام بخاری نے وحدان میں ذکر کیا ہے مگر امام بخاری نے ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۵۲۔ حضرت عائذؓ بن عمرو

حضرت عائذؓ بن عمرو بن ہلال بن عبید بن یزید بن رواحہ بن زبینہ بن عدی بن عامر بن ثعلبہ بن ثور بن ہدمۃ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر۔ قبیلہ مزینہ سے ہیں ان کی کنیت ابوہبیرہ ہے۔ قبیلہ مزینہ کہتے ہیں عثمان واوس فرزندان عمرو کی اولاد کو۔ عثمان واوس کی والدہ کا نام مزینہ تھا لہٰذا ان کی اولاد کو اس کی طرف منسوب کیا گیا۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی۔ نیکوکار صحابہ میں سے تھے انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کرلی تھی اور وہیں ایک مکان بھی بنالیا تھا ان کی وفات عبیداللہ بن زیاد کی حکومت میں بعہد یزید بن معاویہ ہوئی تھی تو انہوں نے وصیت کی تھی کہ میرے جنازہ کی نماز ابوبرزۃ اسلمی پڑھائیں۔ (اس خیال سے وصیت کی تھی) تاکہ ان کے جنازہ کی نماز ابن زیاد نہ پڑھائے۔ ان سے حسن، معاویہ بن قرہ اور عامر احول وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن بکار نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے امیہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے شعبہ نے بسطام بن مسلم سے انہوں نے خلیفہ بن عبداللہ سے انہوں نے عائذ بن عمرو سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ

ﷺ سے کچھ مانگا تو آپ نے اس کے سوال کو پورا کر دیا۔ پس جب اس شخص نے اپنے قدم کو دروازہ کی دہلیز سے باہر کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر سائل سوال کی خرابی کو جانتا تو وہ شخص جس کے پاس (اس حدیث سے بے ضرورت سوال کرنے کی قباحت ثابت ہوتی ہے۔) کچھ ہوتا (کبھی) سوال نہ کرتا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۵۳۔ حضرت عائذؓ بن قرط

حضرت عائذؓ بن قرط سکونی شامی۔ ہمیں یحیٰی بن محمود نے اذناً اپنی سند سے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے خوطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن حمیر نے عمرو بن قیس سکونی سے انہوں نے عائذ بن قرط سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جو شخص کسی فرض نماز کو پڑھے اور اس کو کامل نہ کرے یعنی پوری رعایت آداب نماز کی ملحوظ نہ رکھے تو اللہ کے یہاں اس کے نوافل (پانچویں وقت فرض کے ساتھ ساتھ سنتیں جو مقرر کی گئی ہیں ان کی حکمت ایک یہ بھی ہے۔) کا ثواب اس فرض کے ثواب میں ملا دیا جائے گا تاکہ وہ فرض کامل ہو جائے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابو عمر نے ان کو سکونی بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کو کسی طرف منسوب نہیں کیا ہے اور ابن عاصم نے ان کو ثمالی بیان کیا ہے۔

۲۷۵۴۔ حضرت عائذؓ بن ماعص

حضرت عائذؓ بن ماعص بن قیس بن خلدۃ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری خزرجی ثم زرقی۔ اپنے بھائی معاذ بن ماعص کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ بعض نے کہا ہے کہ غزوۂ بئر معونہ میں شہید ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور سویبط بن حرملہ عبدری کے درمیان میں بھائی چارہ کرا دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۵۵۔ حضرت عائذ اللہؓ بن سعید

حضرت عائذ اللہؓ بن سعید۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نام (نامی) کی طرف منسوب ہیں۔ بیٹے ہیں سعید بن جندب کے اور بعض نے (صرف) عائذ بن سعید کہا ہے یعنی اللہ عزوجل کے نام کی طرف منسوب نہیں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ اوپر گزر گیا ہے۔ عائذ اللہ وفد بن کر نبی ﷺ کی خدمت میں آئے تھے۔ لقیط راویہ بن بکر بن نضر بن سعید بن عائذ علامہ انہی کی نسل سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۷۵۶۔ حضرت عائذ اللہؓ بن عبداللہ

حضرت عائذ اللہؓ بن عبداللہ۔ ان کی کنیت ابو ادریس ہے۔ خولانی ہیں ان کی پیدائش غزوۂ حنین کے سال میں ہوئی تھی انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا پورا ذکر آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہے۔

باب العین والباء

۲۷۵۷۔ حضرت عبادؓ بن اخضر

حضرت عبادؓ بن اخضر۔ اور بعض نے ابن احمر بیان کیا ہے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ

(سونے کے لیے) اپنی خواب گاہ میں تشریف لے جاتے تھے تو سورۂ قل یا ایہا الکافرون پوری پڑھ لیتے تھے۔ان کا ذکر خضرمی نے مفاریدمیں اور ابن ابی شیبہ نے وحدان میں لکھا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۵۸۔حضرت عبادؓ بن بشر بن قیظی

حضرت عبادؓ بن بشر بن قیظی۔ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ عباد بن وقش کے بیٹے ہیں جو قبیلہ بنی نبیت ثم عبدالاشہل سے ہیں یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوئے۔اس کو محمد بن اسحٰق نے زہری سے روایت کیا ہے اور ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ یعقوب بن محمد زہری سے انہوں نے ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میرے والد نے اپنی دادی تویلہ سے جو اسلم بن عمیرہ کی صاحبزادی ہیں روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتی تھی کہ ہم سب (ایک دن) قبیلہ بنی حارثہ میں ظہر یا عصر کی نماز پڑھ رہے تھے جب ہم لوگ دو رکعت نماز بیت المقدس کی طرف پڑھ چکے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے بیان کیا کہ (اب) قبلہ مسجد حرام کی طرف ہو گیا ہے تویلہ کہتی ہیں کہ یہ سنتے ہی سب کے سب (اس نماز میں) کعبہ کی طرف پھر گئے تو مرد عورتوں کی جگہ پر آ گئے اور عورتیں مردوں کی جگہ پر چلی گئیں۔راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ شخص جنہوں نے آ کر سب کو خبر دی تھی کہ اب قبلہ بدل گیا وہ عباد بن بشر تھے۔ابراہیم بن حمزہ زبیری سے انہوں نے ابراہیم بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے تویلہ سے جو کہ ان عورتوں میں ہیں جنہوں نے (آنحضرتؐ سے) بیعت کی تھی روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھی ایک شخص قبیلہ بنی حارثہ جن کو لوگ عباد بن بشر بن قیظی انصاری کہتے تھے آئے اور خبر دی کہ اب نبی ﷺ نے مسجد حرام کو قبلہ بنالیا ہے اس خبر کو سن کر سب اسی نماز میں بیت المقدس کی جانب پھر گئے (اس کے بعد کی حدیث کو) ویسا ہی بیان کیا ہے یہ قول ابن مندہ کا ہے۔اور ابونعیم نے کہا ہے بعض کا قول ہے کہ عباد بن بشر بن قیظی انصاری وہی ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے جو خاندان بنی عبدالاشہل سے ہیں یعنی عباد بن بشر بن وقش جن کا ذکر ابھی آتا ہے۔اور ابونعیم نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بعض کا قول ہے کہ یہ کوئی اور ہیں۔بعض متاخرین نے ان کو دوسرا سمجھا ہے اور عباد بن بشر بن قیظی کے بارے میں اس حدیث کو نقل کیا ہے جس کو ابراہیم بن جعفر نے اپنے والد سے انہوں نے تویلہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتی تھیں ہم سب ایک دفعہ قبیلہ بن حارثہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں عباد بن بشر بن قیظی نے خبر دی الی آخرہ۔اس حدیث کو یعقوب زہری نے ابراہیم بن جعفر سے روایت کر کے بیان کیا ہے مگر انہوں نے عباد کا نام نہیں بیان کیا ہے اور اسی حدیث کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے شریک سے انہوں نے ابوبکر بن صخیر سے انہوں نے ابراہیم بن عباد انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے جو نبیؐ کے زمانہ میں قبیلہ بنی حارثہ کے امام تھے روایت کیا ہے ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نماز پڑھا رہے تھے انہوں نے اسی حالت میں یکا یک یہ آواز سنی کہ آگاہ ہو جاؤ نبیؐ نے (بحکم خدا) کعبہ کو قبلہ بنالیا ہے پس اس کو سن کر سب اسی طرف پھر گئے۔یہاں تک ابونعیم کا کلام ہے۔انہوں نے اس میں کچھ فیصلہ بیان نہ کیا (کہ فی الواقع یہ دونوں ایک ہی ہیں یا دو) مگر ابن مندہ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ یہ دونوں واقعی دو ہیں۔

ایک تو یہی عباد بن بشر بن قیظی دوسرے عباد بن بشر بن وقش جن کا ذکر ابھی آتا ہے اور کوئی تعجب نہیں کہ درحقیقت یہ دونوں دو نام ہوں (اولاً) اس لیے کہ ابن عباس کے نسب میں بشر بن قیظی بیان کئے گئے ہیں اور ابن عباس کے نسب میں جن کا ذکر ابھی آتا

ہے قیظی کا نام نہیں ہے تا کہ یہ کہنے کا موقع ہو کہ (باپ کو چھوڑ کر) ان کے دادا کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔

(دوم) اس لیے کہ یہ عباد قبیلہ بنی حارثہ سے ہیں اور بنی حارثہ قبیلہ بنی عبد الاشہل سے ہیں اس لیے کہ حارثہ کا نسب نامہ یہ ہے۔ حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس پس دونوں جا کر حارث بن خزرج میں مل جاتے ہیں (اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ حارثہ کا سلسلہ اور ہے اور عبد الاشہل کا سلسلہ اور ہے پس قبیلہ بنی عبد الاشہل سے نہیں ہو سکتا دھو المدعی)

(سوم) اس لیے کہ قبیلہ بنی حارثہ میں عرابہ بن اوس بن قیظی بن عمرو بن جشم بن حارثہ ہیں پس اس صورت میں یہ عباد بن بشر عرابہ کے چچا کے لڑکے ہوں گے اور قبیلہ بنی حارثہ سے مربع بن قیظی بن عمرو ہیں جو عرابہ کے چچا ہیں پس اس صورت میں یہ عباد بن بشر مربع کے بھتیجے ہوں گے۔

(چہارم) اس لیے کہ ابو عمر نے عباد بن قیظی انصاری حارثی کو ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ عباد فرزندان قیظی عبد اللہ اور عقبہ کے بھائی ہیں اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ دونوں دو ہیں واللہ اعلم

۲۷۵۹۔ حضرت عبادؓ بن بشر بن وقش

حضرت عبادؓ بن بشر بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبد الاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو۔ ان کا دوسرا نام نبیت ہے یہ مالک بن اوس کے بیٹے ہیں۔ انصاری اوسی ثم اشہلی ہیں۔ ان کی کنیت ابو بشر ہے۔ بعض کا قول ہے کہ ابو الربیع ہے انہوں نے مدینہ میں مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر قبل اسلام لانے سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر کے اسلام قبول کیا تھا۔ رسول اللہؐ کے ہمراہ غزوۂ احد بدر اور تمام غزوات میں شریک تھے۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جن لوگوں نے کعب بن اشرف یہودی کو جو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کو ایذا پہنچاتا تھا قتل کیا۔ جن لوگوں نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا ان کے نام یہ ہیں: عباد، محمد بن مسلمہ، ابو عبس بن جبر، ابو نائلہ وغیرہ۔ عباد نے اس بارے میں ایک شعر بھی لکھا ہے یہ فضلا صحابہ میں سے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ تین شخص انصار میں ایسے تھے کہ ان کے اوپر کوئی دوسرا شخص افضل شمار نہیں کیا جاتا تھا وہ کل کے کل قبیلہ بن عبد الاشہل سے تھے۔ ان تینوں حضرات کے نام یہ ہیں: (۱) سعد بن معاذ۔ (۲) اسید بن حضیر۔ (۳) عباد بن بشر۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک دفعہ نبیؐ نے عباد بن بشر کی آواز سنی تو آپ نے یہ دعا کی کہ اے اللہ عباد پر اپنی رحمت نازل کر۔ ہمیں عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے وہ کہتے تھے ہم سے بہز بن اسد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کر کے بیان کیا کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر یہ دونوں ایک مرتبہ اندھیری رات میں نبیؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ پس جب آپ کی خدمت سے دونوں رخصت ہو کر چلے تو ایک کی چھڑی روشن ہو گئی دونوں اسی کی روشنی میں چلتے رہے۔ جب دونوں متفرق ہوئے تو دونوں کی چھڑیاں روشن ہو گئیں۔ محمد بن اسحٰق نے حصین بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن ثابت سے انہوں نے عباد بن بشر انصاری سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے (انصار کی طرف مخاطب ہو کر) فرمایا تھا کہ اے گروہ انصار! تم لوگ میرے شعار ہو (شعار اس کپڑے کو کہتے ہیں جو سب کپڑوں کے نیچے پہنا جاتا ہے بدن سے ملا رہتا ہے اور دثار وہ چادر جو اوپر اوڑھی جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ تم میرے بہت مقرب ہو۔) اور بقیہ لوگ دثار ہیں (مجھے) تمہاری طرف سے (پورا اطمینان ہے کہ) میری برائی (تم سے) نہ بیان کی جائے گی۔ عبادہ بن بشر غزوۂ

یمامہ کے دن شہید ہوئے۔ان سے اس غزوہ میں بہت بڑے کارنمایاں ظاہر ہوئے (اس وقت) ان کی عمر ۴۵ برس کی تھی ان کی کوئی اولاد باقی نہیں رہی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۶۰۔حضرت عبادؓ (ابوثعلبہ) عبدی

حضرت عبادؓ۔ان کی کنیت ابوثعلبہ ہے۔عبدی ہیں۔اہل کوفہ میں شمار کئے جاتے ہیں ان کے بیٹے ثعلبہ نے فضائل وضو میں بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ جب کوئی مسلمان وضوء کا ارادہ کر کے اپنا منہ دھوتا ہے الحدیث۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۷۶۱۔حضرت عبادؓ بن جعفر

حضرت عبادؓ بن جعفر۔مخزومی۔ان کے لڑکے محمد نے ان سے روایت کی ہے۔ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے مگر نہ ان کی کوئی روایت (آنحضرتؐ سے) معلوم ہوتی ہے اور نہ ان کا صحابی ہونا معلوم ہوتا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۶۲۔حضرت عبادؓ بن حارث

حضرت عبادؓ بن حارث بن عدی بن اسود بن اصرم بن جحجبی بن کلفہ بن عوف۔انصاری اوسی۔یہ سوار ذی خرق کے لقب سے مشہور تھے۔ذی خرق ان کے ایک گھوڑے کا نام تھا جس پر سوار ہو کر جہاد کیا کرتے تھے غزوۂ احد اور کل غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اسی گھوڑے پر سوار ہو کر گئے تھے۔غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۷۶۳۔حضرت عبادؓ بن خالد

حضرت عبادؓ بن خالد۔غفاری۔اہل صفہ سے ہیں۔ان کا تذکرہ مستغفری نے بیان کیا ہے مگر ان کے متعلق کوئی حدیث روایت نہیں کی ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۶۴۔حضرت عبادؓ بن خشخاش

حضرت عبادؓ بن خشخاش۔بعض نے ان کا نام عبادہ بیان کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ عبادہ کے نام میں ان کا تذکرہ اس سے زیادہ کیا جائے گا۔اس جگہ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۷۶۵۔حضرت عبادؓ بن سالیس

حضرت عبادؓ بن سالیس۔ابوہریرہؓ نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ حافظ ابوزکریا نے ان کا تذکرہ اسی قدر لکھا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۶۶۔حضرت عبادؓ بن سحیم

حضرت عبادؓ بن سحیم۔ضبی ان کو ابن ابی عاصم نے صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر ان کے متعلق کوئی حدیث نہیں لکھی (امام) بخاری

نے بیان کیا ہے کہ یہ تابعی ہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۶۷۔ حضرت عبادؓ بن سنان

حضرت عبادؓ بن سنان بن جابر بن سالم بن مرہ بن عبس بن رفاعہ بن حارث بن حیی بن حارث بن بہثہ بن سلیم۔ان کی کنیت ابوابراہیم سلمی ہیں۔بعض نے ان کے والد کا نام شیبان بیان کیا ہے۔یہ قریش کے حلیف تھے۔انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس امامہ بنت ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے نکاح کرنے کا پیغام بھیجا تو آپ نے (ان کی طرف سے وکالۃً) ان کا نکاح امامہ سے کر دیا۔اور یہ وہاں موجود نہ تھے۔ان سے ان کے بیٹے ابراہیم نے حدیث روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابو نعیم نے یہ بیان کیا ہے (کہ ان کے والد کا نام) سنان ہے۔اور بعض کا قول ہے کہ شیبان ہے اور ابن مندہ اور ابو عمر دونوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام شیبان ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام سنان ہے۔

۲۷۶۸۔ حضرت عبادؓ بن سہل

حضرت عبادؓ بن سہل بن مخرمہ بن قلع بن حریش بن عبدالاشہل۔انصاری اشہلی۔غزوۂ احد کے دن شہید ہوئے۔ان کو صفوان بن امیہ جمحی نے شہید کیا تھا اس کو ابن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۶۹۔ حضرت عبادؓ بن شرحبیل

حضرت عبادؓ بن شرحبیل۔غبری یشکری۔اہل بصرہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔خاندان غبر بن یشکر بن وائل سے ہیں۔ہمیں ابوالفرج بن محمود نے اذناً اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شبابہ نے شعبہ سے انہوں نے ابو بشر یعنی جعفر بن ابی وحشیہ سے انہوں نے عباد بن شرحبیل سے جو قبیلہ بنی غبر کے ایک شخص تھے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے (جب) ہمارے یہاں قحط سالی ہوئی تو میں منیٰ میں آیا اور مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں چلا گیا (وہاں جا کر) غلہ کی ایک بالی توڑی اور اس کے دانے نکال کر کھائے اور (کچھ بالیاں توڑ کر اپنی کملی میں رکھ لیں اور لے کے چلے) اتنے میں مالک باغ آیا اور مجھ کو مارا اور میرے کپڑے چھین لئے۔پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کی اطلاع کی تو آپ نے مالک باغ سے فرمایا کہ جب یہ ناواقف تھے تو تم نے ان کو کیوں مطلع نہ کر دیا؟ اور اگر بھوکے تھے تو کیوں کھانے نہ دیا؟ اس کے بعد نبیؐ نے مالک باغ سے فرمایا کہ ان کے کپڑے دے دو تو اس نے میرے کپڑے واپس کر دیئے اور آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ مالک باغ کو ایک یا نصف وسق گیہوں دے دو۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۷۰۔ حضرت عبادؓ بن شیبان

حضرت عبادؓ بن شیبان۔ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ان سے ان کے بیٹے یحییٰ نے حدیث روایت کی ہے۔ان کی حدیث سند میں اختلاف ہے جنادہ بن مروان نے اشعث بن سوار سے انہوں نے یحییٰ بن عباد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے (ایک دفعہ) نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ اے ابو یحییٰ آؤ اور برکت والے ناشتہ میں شریک ہو جاؤ۔اور اسی حدیث کو حفص بن غیاث نے اشعث سے انہوں نے ابو ہبیرہ یعنی یحییٰ بن عباد سے انہوں نے اپنے دادا شیبان سے روایت کیا ہے۔یہ

حدیث شیبان کے تذکرہ میں گزر چکی ہے۔

۲۷۷۱۔ حضرت عبادؓ بن عبدالعزی

حضرت عبادؓ بن عبدالعزی بن محصن بن عقیدہ بن وہب بن حارث بن جشم بن لوی بن غالب۔ ان کا لقب خطیم تھا۔ اس لیے کہ غزوۂ جمل میں عجلت سے ان کی ناک پر ضرب آ گئی تھی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے ابن کلبی سے نقل کر کے لکھا ہے۔

۲۷۷۲۔ حضرت عبادؓ بن عبید

حضرت عبادؓ بن عبید تیہان۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کو طبری نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۷۳۔ حضرت عبادؓ عدوی

حضرت عبادؓ عدوی۔ ان کو امام بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ روایت ہے کہ ثابت بن محمد نے ابوبکر بن عیاش سے انہوں نے عائشہ بنت ضرار سے انہوں نے عباد عدوی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ مشکل ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنی قوم کے سردار ہوں اور مشکل ہے ان لوگوں کے لیے جو امین بنائے جائیں۔ بعض لوگوں نے اس کی (کچھ) مخالفت کی ہے اور یوں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث ایک آدمی سے مروی ہے جو اصحاب نبیؐ سے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۷۷۴۔ حضرت عبادؓ بن عمرو دیلی

حضرت عبادؓ بن عمرو۔ دیلی ہیں۔ اور بعض کا قول ہے کہ لیثی ہیں۔ اہل کوفہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ عطاء بن سائب نے ابن عباد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو (ایک دفعہ) موقف میں قبل بعثت کے وقوف کرتے ہوئے دیکھا اور بعد بعثت کے وہیں دیکھا۔ ان کے والد نے بیان کیا ہے کہ بنی لیث کا ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ (اگر آپ اجازت دیں تو) میں آپ کو شعر پڑھ کر سناؤں آنحضرتؐ نے تین بار تک (ان کے جواب میں یہی) فرمایا کہ نہیں۔ چوتھی دفعہ میں (آپ نے اجازت دی تو) انہوں نے شعر پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ شاعروں میں جو لوگ اچھے (سمجھے جاتے) ہیں تم انہی میں سے ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۷۷۵۔ حضرت عبادؓ بن عمرو یا عبد عمرو

حضرت عبادؓ بن عمرو یا عبد عمرو۔ بعض نے ان کے والد کا نام عبد عمرو بیان کیا ہے۔ یہ نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ ضحاک بن مخلد نے بشر بن صحار اعرجی سے انہوں نے معارک سے انہوں نے بشر بن عباد سے اور میرے کئی چچاؤں نے (بجائے بشر بن عباد کے) عیاذ بن عمرو سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے (ایک مرتبہ) ایک یہودی آ کر رسول اللہؐ سے کچھ باتیں کرنے لگا (اس درمیان میں) آپ کی چادر مبارک آپ کے شانے سے گر گئی اور (مجھ کو معلوم تھا) کہ آپ اس کو اچھا نہیں سمجھتے کہ کوئی خاتم نبوت کو (بلاضرورت) دیکھے پس میں نے چادر اچھی طرح آپ کو اڑھا دی۔ آپ نے بعد فراغت دریافت فرمایا کہ کس نے اڑھائی ہے؟ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ میرے سامنے آؤ

چنانچہ میں جاکر آپ کے سامنے بیٹھ گیا پس آپ نے اپنے دست مبارک کو (اولاً) میرے سر پر رکھا پھر میرے چہرہ وسینہ پر اپنے دست مبارک کو پھیرا۔ اور فرمایا کہ جب کوئی قیدی میرے پاس آئے تو تم آنا (میں تم کو کوئی خادم دوں گا) چنانچہ جب قیدی آئے تو میں آپ کے پاس گیا آپ نے مجھے ایک مضبوط و محنتی غلام دیئے جانے کا حکم فرمایا۔ مہر نبوت آپ کے شانہ کے کنارہ پر تھی اس کی مقدار بکری کے گھٹنے کی سپیدی کے برابر تھی۔ ان کا تذکرہ امیر ابونصر بن ماکولا نے (اس طرح) کیا ہے۔ عیاذ بکسر عین و یائے تحتانی و ذال معجمہ اور ابوعمر نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اپنے موقع پر کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے دونوں جگہ لکھا ہے۔

۲۷۷۶۔ حضرت عبادؓ بن عمرو

حضرت عبادؓ بن عمرو۔ فتح مکہ کے حالات بیان کرتے تھے اس کو ابوعاصم نے بیان کیا ہے۔ ان کا ذکر جعفر نے کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۷۷۷۔ حضرت عبادؓ بن قیس

حضرت عبادؓ بن قیس بن عبسۃ بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن الخزرج بن حارث بن خزرج انصاری۔ خزرجی۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کے والد کا نام (بجائے عبسہ کے) عیشہ ہے۔ یہ اور ان کے بھائی سبیع بن قیس غزوۂ بدر میں شریک تھے اور یہ غزوۂ موتہ کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۷۷۸۔ حضرت عبادؓ بن قیظی

حضرت عبادؓ بن قیظی۔ انصاری حارثی۔ عبداللہ اور عقبہ فرزندان قیظی کے بھائی ہیں یہ ان کے بھائی جسر ابی عبیدہ کے دن شہید ہوئے۔ یہ صحابی تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۷۷۹۔ حضرت عبادؓ بن مرہ

حضرت عبادؓ بن مرہ۔ اور بعض نے برعکس مرہ بن عباد بیان کیا ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ابوزاہریہ نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے عباد بن مرہ انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ ایک دن کسی کام کو جارہے تھے تو یکایک رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کا رنگ متغیر ہے۔ جب اپنے کام سے لوٹے تو آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوجائیں آپ کے چہرۂ مبارک کے رنگ کو متغیر دیکھتا ہوں (وجہ کیا ہے؟) رسول اللہؐ نے فرمایا بھوک کی وجہ سے یہ حالت ہورہی ہے۔ اس حدیث کو عباد بن عباد نے ابان بن ابی عیاش سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے مرہ بن عباد سے اسی حدیث کے ہم معنی الفاظوں میں روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۷۸۰۔ حضرت عبادؓ

حضرت عبادؓ۔ ان کا ذکر مہاجرین میں ہے۔ مگر ان کے متعلق آنحضرتؐ سے کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی۔ ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے اصحاب رسول اللہ ﷺ کی ہجرت مدینہ کے حال

میں روایت کیا ہے کہ عبیدہ بن حارث، طفیل، مسطح بن اثاثہ اور عباد بن مطلب وغیرہ۔ عبداللہ بن سلمہ عجلانی کے یہاں اترے تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ نے ایسا ہی کیا ہے اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ عباد بن مطلب کو بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا ذکر مہاجرین میں ہے مگر ان کے متعلق آنحضرتؐ سے کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی اور (اپنی تائید میں) ابن اسحٰق کے قول کو ذکر کیا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم فساد اور خطائے فاحش ہے (اس لیے کہ وہ جو مہاجرین میں ہیں) وہ مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب ہیں۔ یہ مسطح اور عبیدہ بن حارث اور ان کے بھائی وغیرہ قباء میں بنی عجلان کے بھائی کے یہاں اترے تھے اور ابونعیم نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ سب کا اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ مہاجرین میں کوئی شخص ایسا ہی نہیں ہے جس کا نام عباد بن مطلب ہو۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ عباد بن مطلب ان مہاجرین میں ہیں جو لوگ پہلے پہلے ہجرت کر کے مدینہ میں گئے تھے۔ اس کو جعفر اپنی سند سے ابن اسحٰق تک روایت کر کے بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا نام عیاذ یا اور ذال معجمہ کے ساتھ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جو ابونعیم نے بیان کیا ہے وہ صحیح ہے مگر اس میں ابن مندہ پر اعتراض کرنے کی کوئی گنجائش نہیں اس لیے کہ ابن مندہ نے (اپنے ثبوت میں) یونس کی روایت کو ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے اور یہ اس روایت میں سچے ہیں کہ (فی الواقع) یہ یونس کی روایت ہے جیسا ہم نے اس کو ذکر کیا ہے و نیز اس روایت کو سلمہ بن فضل نے ابن اسحٰق سے مثل یونس کے نقل کیا ہے۔ اور عبدالملک بن ہشام نے ان کا ذکر ویسا ہی کیا ہے جیسا ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ابوموسیٰ کا ابن مندہ پر استدراک کرنا یہ بھی صحیح نہیں۔ اس لیے کہ انہوں نے عباد اور عیاذ دونوں کے تذکرہ میں بیان کیا ہے جیسا تم دیکھ لو گے۔

۲۷۸۱۔ حضرت عبادؓ بن نہیک

حضرت عبادؓ بن نہیک۔ انصاری خطمی۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے قوم کو خبر دی تھی جب کہ ان لوگوں کو بیت المقدس کی جانب نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا اور کہا تھا کہ اب قبلہ بدل دیا گیا ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ خبر دینے والے کوئی اور ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۸۲۔ حضرت عبادؓ ابوثعلبہ

حضرت عبادؓ ابوثعلبۃ۔ بکسرہ عین وتخفیف باء۔ ان کی کنیت ابوثعلبہ ہے اہل کوفہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اسود بن قیس نے ثعلبہ بن عباد عبدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جب کوئی بندہ وضوء کرتا ہے۔ یعنی منہ کو اس طرح دھوتا ہے کہ پانی اس کی ٹھوڑی پر بہاتا ہے اور اپنے ہاتھوں کو اس طرح دھوتا ہے کہ پانی کہنیوں پر بہاتا ہے اور اپنے دونوں پیروں کو اس طرح دھوتا ہے کہ پانی ٹخنوں کی طرف بہہ جاتا ہے اور (وضوء سے فارغ ہو کر) کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ کو معاف فرما دیتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے (فقط) کسرہ عین کے ساتھ بیان کیا ہے۔ امیر ابونصر نے انہی کی موافقت کی ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو عباد مفتوح العین ومشدد الباء کے باب میں ذکر کیا ہے ان دونوں نے کسرہ کا ذکر نہیں کیا حالانکہ صحیح کسرہ عین ہے۔ ابن یونس نے بھی اس کو ایسا ہی بیان کیا ہے اور ہم نے ان کا ذکر عباد بالفتح کے تذکرہ میں لکھا ہے۔

۲۷۸۳۔ حضرت عبادؓ بن خالد غفاری

حضرت عبادؓ بن خالد غفاری۔ یہ بھی کسرہ عین کے ساتھ۔ صحابی ہیں (آنحضرتؐ سے) روایت کرتے ہیں ان کی دو حدیثیں عطاء بن سائب سے مروی ہیں۔ عطاء نے اپنے والد سے انہوں نے خالد بن عباد سے انہوں نے اپنے والد عباد بن خالد سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۸۴۔ حضرت عبادہؓ بن اشیب

حضرت عبادہؓ۔ عین پر پیش باء پر زبر تخفیف کے ساتھ جبکہ دال کے بعد ہاء کے ساتھ۔
بن اشیب۔ عنزی۔ ان کا شمار اہل فلسطین میں ہے۔ ان سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا اور آپ نے مجھ کو ایک تحریر لکھ کر دی۔ (وہ تحریر یہ تھی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم– من نبی اللہ لعبادہ بن الاشیب العنزی انی امرتک علی قومک ممن جری علیہ عمالی و عمل بنی ابیک فمن قری علیہ کتابی ھذا فلم یطع فلیس لہ من اللہ معون–
نبی اللہ کی طرف سے عبادہ بن اشیب عنزی کے نام۔ میں نے تمہیں تمہاری قوم پر حاکم بنا دیا۔ یعنی ان لوگوں پر جو میرے عمال کے اور نیز تمہارے خاندان کے تحت حکومت ہیں جس شخص کو میری یہ تحریر پڑھ کر سنائی جائے اور وہ نہ مانے تو خدا کی طرف سے اس کی بالکل مدد نہ ہوگی۔

چنانچہ میں اس تحریر کو لے کر اپنی قوم میں آیا پس سب کے سب اسلام لے آئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ عنزی اس لیے کہلاتے ہیں کہ عنز بن وائل بن قاسط بن ہنب بن افصی کی طرف منسوب ہیں۔ اور عنز بن وائل کی کنیت ابوبکر ہے۔

۲۷۸۵۔ حضرت عبادہؓ بن اوفی

حضرت عبادہؓ بن اوفی بن حنظلہ بن عمرو بن رباح بن جعونۃ بن حارث بن نمیر بن عامر بن صعصعہ۔ بعض نے بیان کیا ہے کہ یہ ابواوفی کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابوولید ہے۔ نمیری ہیں۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ابونعیم کا قول ہے کہ بعض متاخرین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر ان کے علاوہ اور کسی نے ان کو صحابہ میں ذکر نہیں کیا۔ یہ شامی ہیں قنسرین میں رہتے تھے۔ بعض لوگ کہتے تھے کہ دمشق میں رہتے تھے غزوۂ صفین میں حضرت معاویہ کے ہمراہ شریک تھے۔ عمرو بن عبسۃ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابوسلام یعنی اسود ابومریم مکحول اور یزید بن ابی مریم نے عمرو بن عبسۃ سے اس شخص کے متعلق حدیث روایت کی ہے جس نے ایک شخص مسلمان کو آزاد کیا تھا۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں کا یہ قول ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے۔ اس لیے کہ یہ عمرو بن عبسۃ سے روایت کرتے ہیں (نہ آنحضرت ﷺ سے) مگر ابونعیم کا یہ قول کہ ان کو کسی نے صحابہ میں ذکر نہیں کیا اس سے رد ہو جاتا ہے کہ ابوعمر نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔

۲۷۸۶۔ حضرت عبادہؓ بن خشخاش

حضرت عبادہؓ بن خشخاش عنبری۔ اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور کسی دوسرے نے ان کو عنبری بیان نہیں کیا یہ بیٹے ہیں

خشخاش بن عمرو بن زمزمۃ بن عمرو بن عمارۃ بن مالک بن عمرو بن بشیرہ بن مشنوء بن قشر بن تمیم بن عوذ بن مناۃ بن تیم بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قشمیل بن فراز بن بلی کے۔بلوی ہیں۔اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا کہ یہ خاندان بلی سے ہیں سوائے ابن مندہ کے کہ انہوں نے ان کو عنبری بیان کیا ہے یہ مجذر بن ذیاد کے چچا کے بیٹے ہیں اور اخیافی بھائی ہیں۔یہ بنی سالم کے حلیف تھے جو خاندان بنی عوف انصاری سے تھے۔غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ابن مندہ نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک روایت کی ہے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ غزوۂ احد کے دن مسلمانوں میں قبیلہ بنی عوف بن خزرج ثم بنی سالم سے عبادہ بن خشخاش شہید کئے گئے اور یہ نعمان بن مالک اور مجذر بن زیاد ایک ہی قبر میں دفن کئے گئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس میں بعض کا قول ہے کہ ان کا نام عباد ہے بفتح عین وبغیرہا۔(لفظ) خشخاش میں بعض کا یہ قول ہے کہ دو خاء اور دو شین معجمہ کے ساتھ ہے اور بعض کا بیان ہے کہ دو حاء مہملہ اور دو سین مہملہ کے ساتھ ہے۔اور ابن مندہ کا یہ قول کہ یہ عنبری ہیں غلط ہے۔میرے خیال کے مطابق اشتباہ کی وجہ یہ ہوگی کہ انہوں نے یہ دیکھا ہوگا کہ خشخاش عنبری صحابی ہیں پس گمان کر لیا ہوگا کہ یہ عبادہ انہی خشخاش کے بیٹے ہیں۔دوسرے اس لیے کہ خود ان کے قول میں تناقض ہو رہا ہے۔(اس واسطے کہ انہوں نے بیان کیا ہے) کہ غزوۂ احد میں انصار کے قبیلہ بن سالم سے عبادہ شہید ہوئے و نیز ان کا نسب بنی سالم اور خزرج تک بیان کر دیا اور اس کو بھی دیکھ لیا کہ ان کے نسب میں کوئی عنبر نہیں پھر یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ یہ عنبری ہیں (پس لامحالہ ماننا ہوگا کہ ان کو اشتباہ ہو گیا) ان کا ذکر ابن ماکولا نے کیا ہے اور کہا ہے کہ عبادہ بن خشخاش بن عمرو بن زمزمہ۔صحابی ہیں غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد کے دن شہید ہوئے۔ابن اسحاق اور ابو معشر کا یہ قول کہ خشخاش میں دو خاء معجمہ اور دو شین معجمہ ہیں اور واقدی کا یہ بیان ہے کہ ان کا نام عبدہ ہے اور ان کے والد کا نام حسحاس ہے دو حائے مہملہ اور دو سین مہملہ کے ساتھ (اور یہ) کہ عبادہ مجذر بن زیاد کے چچا کے بیٹے اور ان کے اخیافی بھائی ہیں یہ کل بیانات ابن مندہ کے قول کی تردید کر رہے ہیں اور سیاق نسب جو اول ترجمہ میں ابن کلبی سے منقول ہے وہ بھی اس کی تائید کر رہا ہے جس کو میں نے بیان کیا ہے۔واللہ اعلم

۲۷۸۷۔حضرت عبادہؓ بن رافع

حضرت عبادہؓ بن رافع۔ان کے ذکر میں یحییٰ بن یونس نے سلمہ بن شبیب سے انہوں نے ابو مغیرہ سے انہوں نے ثابت بن سعید سے انہوں نے اپنے چچا خالد بن ثابت سے انہوں نے عبادہ بن رافع سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا تھا کہ جس وقت دو مسلمان ملتے ہیں تو ستر نیکیاں ان دونوں کے پاس حاضر ہوتی ہیں پس جو شخص زیادہ بشاشت کے ساتھ اپنے ساتھی سے ملتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں انہتر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسرے کے لیے ایک نیکی اور ثابت نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ عبادہ نبی ﷺ کے اصحاب میں تھے۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۸۸۔حضرت عبادہؓ زرقی

حضرت عبادہؓ زرقی۔بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام عباد ہے۔اور بعض کا بیان ہے کہ ابو عبادہ پس جس وقت میں ان کی کنیت ابو عبادہ ہوگی تو اس وقت میں ان کا نام یہ ہوگا سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن

جشم بن خزرج انصاری۔ یہ اہل حجاز میں شمار کئے جاتے ہیں اصحاب بدر سے ہیں ان سے ان کے بیٹے دونوں فرزندان عبداللہ اور سعد نے حدیث روایت کی ہے۔ یعلی بن عبدالرحمٰن بن ہرمز نے عبداللہ بن عبادہ سے روایت کی ہے کہ یہ (ایک مرتبہ) چڑیوں کا شکار اواہاب کے کنویں میں کھیل رہے تھے کہ ان کو ان کے والد عبادہ نے دیکھ لیا (اس وقت تک) صرف ایک چڑیا ملی تھی اس کو بھی ان کے والد نے ان سے چھین کر چھوڑ دیا اور کہا کہ رسول اللہؐ نے مدینہ کے اطراف وجوانب کو ویسے ہی حرم بنا دیا ہے جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنا دیا تھا۔ اور موسیٰ بن ہارون نے بیان کیا ہے کہ جس شخص نے یہ کہا ہے کہ یہ عبادہ صامت کے بیٹے ہیں یہ اس کا وہم ہے اس لیے کہ یہ عبادہ (فی الواقع) زرقی کے بیٹے ہیں اور صحابی ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔

۲۷۸۹۔ حضرت عبادہؓ بن صامت

حضرت عبادہؓ بن صامت بن قیس بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن قوقل اور قوقل کا دوسرا نام غنم ہے۔ وہ بیٹے ہیں عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج کے انصاری ہیں خزرجی ہیں۔ ان کی کنیت ابو ولید ہے۔ ان کی والدہ قرۃ العین عبادہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان کی صاحبزادی ہیں۔ یہ بیعت عقبہ اولیٰ وثانی میں شریک تھے اور بنی عوف بن خزرج کے قواقل کے سردار تھے۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور ابو مرثد غنوی کے درمیان مواخات کرادی تھی۔ غزوۂ بدر' احد' خندق اور کل غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے ان کو نبیؐ نے کسی جگہ کے صدقہ کا عامل بنایا اور یہ نصیحت کی کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تم اونٹ کو اپنے اوپر لادے ہوئے ہو اور وہ بلبلاتا ہو اور یا گائے کو لادے ہوئے ہو اور وہ ڈکراتی ہو اور یہ بکری کو لادے ہوئے ہو اور وہ ممیاتی ہو (اس کو سن کر ہیبت میں آگئے اور) آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ (مجھ کو) قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں دو شخص پر بھی عامل نہ بنوں گا۔ محمد بن کعب قرظی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں خاندان انصار سے پانچ آدمیوں نے قرآن حفظ کیا تھا ان پانچوں کے نام یہ ہیں: (۱) معاذ بن جبل (۲) عبادہ بن صامت (۳) ابی بن کعب۔ (۴) ابو ایوب (۵) ابو درداء عبادہ اہل صفہ کو قرآن کی تعلیم دیتے تھے اور جب مسلمانوں نے (ملک) شام کو فتح کر لیا تو عمر بن خطاب نے عبادہ کو شام میں بھیج دیا اور ان کے ہمراہ معاذ بن جبل اور ابو درداء کو بھی بھیج دیا تا کہ یہ سب ان لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیں اور ان لوگوں کو مسائل دینیہ سکھائیں عبادہ نے حمص میں قیام اختیار کیا اور ابو درداء نے دمشق میں قیام کیا اور معاذ فلسطین میں چلے گئے (وہاں) حضرت معاویہؓ نے ایک امر میں جس کو عبادہ ناپسند کرتے تھے مخالفت کی اور حضرت معاویہ نے ان سے سخت کلامی کی تو عبادہ نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ ایک جگہ ہرگز نہ رہوں گا (یہ کہہ کر) مدینہ کی طرف چلے گئے (جب وہاں پہنچ گئے) تو حضرت عمرؓ کو ان واقعات کی خبر دی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر چلے جاؤ اللہ تعالیٰ اس زمین کو خراب کر دے گا جس میں نہ تم ہو اور نہ تمہارے مثل کوئی اور ہو اور ایک فرمان معاویہ کو لکھ بھیجا کہ تم کو عبادہ پر کچھ اختیار نہیں ہے۔ ان سے انس بن مالک' جابر بن عبداللہ' فضالہ بن عبید' مقدام بن عمرو بن معدی کرب' ابو امامہ باہلی' رفاعہ بن رافع' اوس بن عبداللہ ثقفی اور شرحبیل بن حسنہ نے روایت کی ہے اور یہ کل کے کل صحابی ہیں اور تابعین کی بھی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ اور امام اوزاعی نے بیان کیا ہے کہ جو

سب سے پہلے فلسطین کے قاضی ہوئے وہ عبادہ بن صامت ہیں ہمیں ابوبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوعبدالرحمٰن یعنی محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر خطیب کشمہنی نے اور ان کے لڑکے ابوبدیع یعنی محمود نے اور قاضی ابوسلیمان بن داؤد بن محمد بن حسن بن خالد موصلی نے خبر دی یہ سب کہتے تھے کہ ہمیں ابومنصور یعنی محمد بن علی بن محمود مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا ابوغانم یعنی احمد بن علی بن حسین کراعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوعباس یعنی عبداللہ بن حسین بن حسن بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حارث بن ابی اسامہ پر پڑھا گیا کہ ہم سے عبدالوہاب بن عطاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں سعید نے قتادہ سے انہوں نے مسلم بن یسار سے انہوں نے ابواشعث صنعانی سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے نقل کر کے خبر دی جو بیعت عقبہ میں شریک تھے اور اہل بدر میں سے تھے اور انصار کے سرداروں میں سے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے چنانچہ (امر حق کے اظہار میں انہوں نے کبھی کسی کا خوف نہیں کیا ایک مرتبہ) ملک شام میں کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور بیان کیا کہ اے لوگو! تم نے بیع کی نئی نئی صورتیں ایجاد کر لیں جن کو میں نہیں جانتا آگاہ رہو کہ چاندی کی بیع بعوض چاندی کے یوں ہو کہ دونوں وزن میں مساوی ہونی چاہئیں سکہ دار ہو یا بے سکہ اور (اسی طرح) سونے کی بیع بعوض سونے کے یوں ہو کہ دونوں وزن میں مساوی ہونی چاہیے سکہ دار ہو یا بے سکہ اگر سونے کی بیع بعوض چاندی کے دست بدست ہو اور (وزن میں) زائد تو کوئی حرج نہیں اور چاندی کی بیع میں ادھاری جائز نہیں۔ اور گیہوں کی بیع بعوض گیہوں کے یوں ہو کہ دونوں ہم وزن ہوں اور (علیٰ ہذا القیاس) جو کی بیع بعوض جو اسی طرح ہو کہ دونوں برابر ہوں اور اگر گیہوں کی بیع بعوض جو کے نقداً ہو اور جو وزن میں زائد ہوں تو کوئی حرج نہیں (ہاں اگر) یہی صورت ادھاری ہو تو جائز نہیں و نیز کھجوروں کی بیع بعوض کھجوروں کے یونہی ہونی چاہیے کہ دونوں ہم وزن ہوں اور نمک کی بھی بیع بعوض نمک کے اسی عنوان سے ہو کہ دونوں مساوی ہوں جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو وہ سود ہو گیا۔ عبادہ کی وفات ۳۴ھ میں بمقام رملہ میں ہوئی اور بعض کا قول ہے کہ بیت المقدس میں ہوئی (جس وقت ان کا انتقال ہوا) اس وقت ان کی عمر بہتر سال کی تھی۔ قد لمبا تھا جسم فربہ تھا بہت خوبصورت تھے بعض نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات ۴۵ھ میں ہوئی حضرت معاویہ کے زمانہ میں ہوئی مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۹۰۔ حضرت عبادہؓ بن عمرو

حضرت عبادہؓ بن عمرو بن محصن بن عمرو بن مبذول۔ انصاری ثم نجاری۔ واقعہ بئر معونہ میں شہید ہوئے۔ ان کا نسب ابواحمد عسکری نے ایسا ہی بیان کیا ہے مگر (اس میں) کوئی شک نہیں کہ انہوں نے ان کے سلسلہ نسب سے کسی کو چھوڑ دیا ہے اس لیے کہ خاندان مالک بن نجار سے جو ان کے معاصر ہیں ان لوگوں کے سلسلہ میں ان کے سلسلہ سے زیادہ شمار کئے جاتے ہیں ان لوگوں میں ایک ثعلبہ ہیں وہ بیٹے ہیں عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن نجار کے۔ پس انہوں نے عتیک اور عمرو کو (درمیان میں سے) چھوڑ دیا اور میرا گمان ہے کہ یہ ثعلبہ عبادہ کے بھائی ہیں واللہ اعلم۔

۲۷۹۱۔ حضرت عبادہؓ (ابوعوانہ)

حضرت عبادہؓ۔ ان کی کنیت ابوعوانہ ہے۔ شماخ کے بیٹے ہیں یہ ان لوگوں میں ہیں جو علاء بن حضرمی کے خط کے ساتھ ہے ان

کا ذکر میں نے پہلے کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے ایسا ہی مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۹۲۔حضرت عبادہ ؓ بن قرط

حضرت عبادہ ؓ بن قرط۔ بیٹے ہیں قرط کے۔لیثی ہیں۔اور بعض نے کہا ہے کہ ان کے والد کا نام قرص ہے یہی صحیح ہے پس ان کا نسب یہ ہوگا عبادہ بن قرص بن عروہ بن بجیر بن مالک بن قیس بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ۔کنانی لیثی۔ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ان کو خوارج نے اہواز میں قتل کر دیا تھا۔(ان کے مقتول ہونے کی صورت یہ ہوئی تھی کہ) ان کہ پاس سہم بن غالب تمیمی اور خطیم باہلی بطور ملاقات کے گئے پس دونوں نے مل کر قتل کر دیا اس کے بعد حضرت معاویہ نے عبد اللہ بن عامر کو (حاکم بنا کر) بصرہ میں بھیجا پس جب وہاں پہنچ گئے تو سہم اور خطیم نے ان سے امن طلب کیا تو انہوں نے دونوں کو امن دے دیا اور دونوں کے چند ساتھیوں کو قتل کرا دیا پس حضرت معاویہ نے عبد اللہ بن عامر کو معزول کر دیا اور زیاد کو ۴۵ھ میں مأمور کیا تو وہ بصرہ میں گئے اور سہم بن غالب اور خطیم باہلی کے قتل کا حکم دے دیا تو دونوں کو بنی وائل کے کسی شخص نے قتل کر دیا۔ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ایوب نے حمید بن ہلال سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) عبادہ بن قرط نے نصیحت کی تھی کہ تم لوگ چند کام ایسے کرتے ہو جو تمہاری نظروں میں بال سے بھی خفیف معلوم ہوتے ہیں اور ہم لوگ ان کاموں کو رسول اللہ ؐ کے زمانہ میں مہلکات میں شمار کرتے تھے۔حمید بن ہلال نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث محمد بن سیرین سے بیان کی گئی تو انہوں نے کہا کہ عبادہ نے سچ بیان کیا۔میں ٹخنے سے نیچے ازار پہننے کو انہی مہلکات سے شمار کرتا ہوں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۹۳۔حضرت عبادہ ؓ بن قیس

حضرت عبادہ ؓ بن قیس بن زید بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث انصاری خزرجی۔ثم من بنی الحارث بن الخزرج۔بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کے دادا عبسہ بن امیہ ہیں یہ غزوۂ بدر' احد' خندق' حدیبیہ اور خیبر میں شریک تھے اور غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے۔بعض لوگوں نے ان کا نام عباد بن قیس بیان کیا ہے ان کا تذکرہ ہم بیان کر چکے ہیں ان کے نسب میں اختلاف ہے یہ بھی پہلے بیان ہو چکا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۹۴۔حضرت عبادہ ؓ بن مالک

حضرت عبادہ ؓ بن مالک۔انصاری۔یہ غزوۂ موتہ میں فوجوں کے بائیں حصہ میں تھے اور داہنی جانب قطبہ بن قتادہ تھے۔ان کا تذکرہ مستغفری نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔بعض لوگوں نے ان کا نام عبایہ بیان کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی بیان کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۷۹۵۔حضرت عباس ؓ بن انس بن عامر

حضرت عباس ؓ بن انس بن عامر۔سلمی۔سعید بن علاء قرشی نے عبد الملک بن عبد اللہ بن فہری سے انہوں نے ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی جہم سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ عباس عبد اللہ بن عبد المطلب یعنی رسول اللہ ؐ کے والد (ماجد) شریک تھے

اور عبداللہ بن ابی جہم نے بیان کیا ہے کہ یہ غزوۂ خندق میں اپنی قوم کے ساتھ آئے تھے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے گروہ کفار کو شکست دی تو قبیلہ بنی سلیم کے لوگ اپنے وطن کی طرف لوٹ گئے۔ اس کے بعد راوی نے عباس و نیز قبیلہ بنی سلیم کے لوگوں کا اسلام لانا طوالت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۷۹۶۔ حضرت عباسؓ بن عبادۃ

حضرت عباسؓ بن عبادۃ بن نضلۃ بن مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن الخزرج بن ثعلبہ۔ انصاری خزرجی۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور بعض کا قول ہے کہ عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شریک تھے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ انصار کے ان چھ اشخاص میں ہیں جو نبی ﷺ کی خدمت میں آئے اور تمام انصار سے پہلے اسلام قبول کیا۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے بیعت عقبہ ثانیہ کے حال میں روایت کرتے تھے کہ ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ اور عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا کہ عباس بن عبادہ بن نضلہ یعنی بنی سالم کے بھائی نے (بیعت عقبہ ثانیہ کے وقت لوگوں سے) پوچھا کہ اے گروہ خزرج! تم لوگ جانتے ہو کہ کس چیز پر تم لوگ رسول اللہ سے بیعت کر رہے ہو؟ (سنو) تم لوگ آنحضرتؐ سے تمام کافروں کے جہاد پر بیعت کر رہے ہو۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ جس وقت تمہارا مال و اسباب مصیبت میں آ کر ہلاک ہو جائیں اور تمہارے شرفاء مقتول ہو جائیں تو اس وقت حضرت کو کافروں کے ہاتھ میں چھوڑ دو گے تو (بہتر ہے) ابھی سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ مگر قسم خدا کی! اگر تم لوگوں نے اس کو اختیار کیا تو یہ (تم لوگوں کے لیے) دین دنیا کی رسوائی ہوگی اور اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تم ان سب مصائب کو برداشت کر جاؤ گے اور مال و جان کی مصیبت کے وقت اس عہد کو پورا کرو گے جو آنحضرتؐ سے کر رہے ہو تو قسم خدا کی یہ (تم لوگوں کے لیے) دنیا و آخرت دونوں میں مفید ہوگا (راوی حدیث) کہتے تھے کہ واللہ (میرا قیاس یہ ہے کہ) عباس کی یہ گفتگو اسی لیے تھی کہ رسول اللہؐ کے ساتھ ان لوگوں کی بیعت مستحکم ہو جائے اور عبداللہ بن ابی بکر نے (جو دوسرے راوی حدیث کے ہیں) بیان کیا ہے کہ (میرا قیاس یہ ہے کہ) ان کی گفتگو کا منشا یہ تھا کہ وہ لوگ آج کی شب بیعت کو اور ملتوی رکھیں تاکہ عبداللہ بن ابی بھی اس میں شریک ہو جائیں اور ان کی وجہ سے ان سب لوگوں کو زیادہ تقویت ہو جائے (عباس کی گفتگو کے بعد) ان سب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اگر ہم سب اپنے عہد کو پورا کریں تو اس کے عوض میں کیا ملے گا؟ تو آپ نے فرمایا کہ جنت ملے گی (اس کے بعد) سب نے درخواست کی کہ (آپ) ہاتھ بڑھائیں پس آپ نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا تو سب نے آپ سے بیعت کر لی (جب بیعت ہو چکی) تو عباس بن عبادہ نے نبیؐ سے عرض کیا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم لوگ کل ہی کافروں پر تلوار لے کر جھک پڑیں۔ نبیؐ نے جواب دیا کہ (ابھی) ہمیں اس کا حکم نہیں ملا اس کے بعد عباس رسول اللہؐ کے پاس مکہ میں چلے گئے اور (وہاں) آپ کے پاس رہے اور (بعد آپ کی ہجرت کے یہ بھی) ہجرت کر کے مدینہ میں چلے گئے۔ پس یہ انصار بھی ہیں مہاجر بھی ہیں۔ انکے اور عثمان بن مظعون کے درمیان رسول اللہؐ نے مواخات کرا دی تھی۔ غزوۂ بدر میں شریک نہ تھے۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۹۷۔ حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب عم رسول اللہ ﷺ

حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ یہ رسول اللہؐ کے چچا اور آپ کے والد ماجد کے

بھائی تھے ان کی کنیت ان کے لڑکے فضل کی وجہ سے ابو فضل ہے اور ان کی والدہ نتیلہ جناب کی صاحبزادی ہیں۔ جناب بیٹے ہیں کلیب بن مالک بن عمرو بن عامر بن زید مناہ بن عامر کے اور عامر کا دوسرا نام ضحیان ہے وہ بیٹے ہیں سعید بن خزرج بن تیم اللہ بن النمر بن قاسط کے۔ نتیلہ عرب کی پہلی عورت ہیں کہ جنہوں نے خانہ کعبہ کے لیے ریشمی اور منقش و نیز اقسام اقسام کے غلاف بنائے ہیں اس کا سبب یہ ہوا تھا کہ (ایک مرتبہ) حضرت عباس اپنی صغیر سنی میں گم ہو گئے تھے تو ان کی والدہ صاحبہ نے نذر مانی کہ اگر مل جائیں تو میں خانہ کعبہ پر غلاف چڑھاؤں گی۔ پس جب وہ مل گئے تو انہوں نے اپنی نذر پوری کی حضرت عباس عمر میں رسول اللہؐ سے دو برس بڑے تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ تین برس۔ حضرت عباسؓ زمانہ جاہلیت میں قریش کے سردار تھے اور اس زمانہ میں (بھی) مسجد حرام کی خدمت اور (حاجیوں کو) پانی پلانا انہی کے متعلق تھا۔ مسجد حرام کی خدمت یہ تھی کہ مسجد حرام میں نہ کسی کو گالیاں بکنے دیتے تھے اور نہ کسی کو بُرے الفاظ کہنے دیتے تھے اور وہ لوگ ان کے خلاف مرضی بھی نہیں کر سکتے تھے اس لیے کہ تمام قریش نے مل کر یہ خدمت ان کے متعلق کی تھی اور ان کے مددگار رہتے تھے جس وقت انصار نے آنحضرتؐ سے بیعت کی تھی تو اس وقت رسول اللہؐ کے ساتھ حضرت عباس بھی بیعت عقبہ میں آئے تھے تا کہ بیعت خوب مستحکم ہو اور خود اس وقت مشرک تھے یہ ان لوگوں میں ہیں جو لوگ غزوۂ بدر میں مشرکین کے ساتھ جبراً آئے تھے اور جو لوگ غزوۂ بدر میں قید ہوئے تھے ان قیدیوں میں یہ بھی تھے ان کی بندش (بہ نسبت اور قیدیوں کے زیادہ) سخت کی گئی تھی (جس کی تکلیف سے یہ کراہ رہے تھے) اس رات میں آنحضرت ﷺ کو نیند نہیں آئی تو کسی صحابی نے آپ سے دریافت کیا کہ یا نبی اللہ آپ کو نیند کیوں نہیں آئی؟

آپ نے فرمایا حضرت عباس کے کراہنے کے سبب سے۔ پس ایک شخص اسی جماعت کا گیا اور ان کی بندش ڈھیلی کر دی جس کی وجہ سے ان کا کراہنا موقوف ہو گیا۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اب میں عباس کے کراہنے کی آواز نہیں سنتا تو اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! میں نے (جا کر) ان کی بندش ڈھیلی کر دی ہے۔ جس پر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ (جاؤ) سب قیدیوں کے ساتھ یہی سلوک کرو عباسؓ نے یوم بدر میں اپنا اور (اپنے) دونوں بھتیجے عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کا فدیہ دیا تھا۔ اس کے بعد اسلام لائے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ قبل ہجرت کے اسلام لا چکے تھے مگر اپنے اسلام کو چھپاتے تھے اور مکہ سے رسول اللہؐ کے پاس مشرکوں کی خبر لکھ لکھ کے بھیجا کرتے تھے اور جو مسلمان مکہ میں تھے ان لوگوں کو ان کی وجہ سے (بہت) تقویت تھی۔ اسلام پر قائم رہنے میں یہ ان کے معین و مددگار تھے جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہارا مکہ ہی میں رہنا مناسب ہے اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر میں فرمایا تھا کہ اگر کوئی عباس کو پائے تو انہیں قتل نہ کرے کیونکہ وہ جبراً لائے گئے ہیں اور حجاج بن علاط کا بھی قصہ اسی پر شاہد ہے کہ یہ پہلے ہی سے مسلمان تھے ان سے (ایک دفعہ) نبیؐ نے فرمایا تھا کہ تم آخر المہاجرین ہو جس طرح میں آخر الانبیاء ہوں ہمیں ابو فضل طبری فقیہ نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن سلمہ بن قاسم انصاری نے رفاعہ بن رافع بن خدیج کے بیٹے سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مصعب یعنی اسمٰعیل بن قیس بن زید بن ثابت نے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے ہم سے ابو حازم نے سہل بن سعد ساعدی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب نے نبیؐ سے ہجرت کے لیے اجازت چاہی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اے میرے چچا آپ وہیں رہیں جہاں ہیں (اسی میں مصلحت ہے) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر ہجرت ختم کر دے گا جیسا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نبوت ختم کر دی ہے (پس انہوں نے آپ کے ارشاد پر اپنے ارادہ کو ملتوی کر لیا جب وقت آیا تو ہجرت کر

کے نبیؐ کے پاس چلے گئے اور آپ کے ساتھ فتح مکہ میں شریک ہوئے پھر (اس روز سے) ہجرت منقطع ہوگئی۔ یہ غزوۂ حنین میں بھی شریک تھے اور رسول اللہؐ کے ساتھ ثابت قدم رہے جس وقت کہ اور لوگ حنین سے شکست کھا کر بھاگ گئے ان کے اسلام لانے کے بعد رسول اللہؐ ان کی بہت تعظیم وتکریم کیا کرتے تھے حضرت عباس قریشی عزیزوں کے ساتھ بہت صلہ رحمی کیا کرتے تھے اور ان پر احسان کیا کرتے تھے یہ بہت ہی صائب الرائے تھے اور بہت ہی عقلمند تھے۔

نبیؐ نے فرمایا تھا کہ عباس بن عبدالمطلب تمام قریش میں سب سے زیادہ سخی ہیں اور اہل قریش کے ساتھ بہت ہی صلہ رحمی کرتے ہیں۔ اور آنحضرتؐ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میرے بزرگوں میں اب یہی باقی رہ گئے ہیں۔ ہمیں ابراہیم بن محمد اور اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوعوانہ نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب نے بیان کیا کہ حضرت عباس ایک مرتبہ غصہ میں بھرے ہوئے نبی ﷺ کی خدمت میں آئے (اور میں وہیں تھا) تو آپ نے ان سے فرمایا کہ کس وجہ سے آپ کو غصہ آیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ہم سے قریش کو کس بنا پر اس قدر تنفر ہے کہ جب وہ لوگ آپس میں ملتے ہیں تو بہت ہی کشادہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو ان لوگوں کی یہ حالت نہیں رہتی (اس کو سن کر) رسول اللہ ﷺ بھی غصہ میں آ گئے یہاں تک کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا اور ان سے فرمایا کہ مجھ کو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ہرگز کسی شخص کے قلب میں ایمان نہ داخل ہوگا تاوقتیکہ تم لوگوں سے اللہ اور رسول کے لیے محبت نہ کریں اور اس کے بعد فرمایا کہ سب لوگ آگاہ ہو جاؤ کہ جس کسی نے میرے چچا کو اذیت پہنچائی اس نے گویا مجھ کو اذیت پہنچائی اس لیے کہ آدمی کا چچا مثل اس کے باپ کے ہوتا ہے اور ہمیں ابوقاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد یعنی یحییٰ بن علی بن طراح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن مھتدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن محمد بن سلیمان باغندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوہاب بن ضحاک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے صفوان بن عمرو سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نضیر سے انہوں نے کثیر بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی خلیل بنالیا ہے جیسا کہ اس نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنالیا تھا اور میرا مقام اور ابراہیم علیہ السلام کا مقام جنت میں آمنے سامنے ہوگا اور عباس بن عبدالمطلب کا مقام ہم دونوں کے درمیان میں ہوگا پس (کیا لطف کی بات ہے کہ) ایک مومن دو خلیلوں کے درمیان میں ہوگا۔ حضرت عباسؓ سے عبداللہ بن حارث، عامر بن سعد اور احنف بن قیس وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں اور ان سے بہت سی حدیثیں مروی ہیں ان میں سے ایک وہ ہے جس کو ہم سے عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن علی نے زائدہ سے انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے عباسؓ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ

میں (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو کوئی دعا بتا دیجئے کہ جس کو میں پڑھا کروں تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگا کریں۔ پھر میں دوسری بار آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھ کو کوئی دعا بتلا دیجئے جس کو میں پڑھا کروں تو آپ نے یوں ارشاد فرمایا کہ اے عباس اے رسول اللہؐ کے چچا آپ اللہ تعالیٰ

سے دنیاو آخرت کی عافیت طلب کریں۔ ہمیں ابونصر یعنی عبدالرحیم بن محمد بن حسن بن ہبۃ اللہ اور ابواسحق یعنی ابراہیم بن ابی طاہر برکات بن خشوعی وغیرہ نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمیں حافظ ابوقاسم یعنی علی بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ یعنی حسین بن محمد بن فرحان سمنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں استاد ابوقاسم قشیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحسین احمد بن محمد بن خفاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومعمر یعنی اسمٰعیل بن ابراہیم بن معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں دراوردی نے یزید بن ہاد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے عباس بن عبدالمطلب سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ ایمان کا مزہ اسی شخص کو ملے گا جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر راضی ہو۔ ہمیں ابوفضل مخزومی فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عباد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن طلحہ نے ابوسہل بن مالک سے انہوں ابن مسیب سے انہوں نے سعد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم ایک دن نبیؐ کے ساتھ بقیع الخیل میں تھے کہ حضرت عباسؓ آپ کے سامنے آئے تو آپ نے (ہم لوگوں کی طرف مخاطب ہوکر) فرمایا کہ یہ عباس تم لوگوں کے نبی کے چچا ہیں قریش میں سب سے زیادہ سخی ہیں اور سب سے زیادہ صلہ رحم کرنے والے ہیں۔ خشک سالی کے زمانہ میں جبکہ بہت بڑا قحط پڑا تھا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس وقت حضرت عباس کا واسطہ دلا کر پانی برسنے کی دعا مانگی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خوب پانی برسایا زمین سرسبز ہوگئی (اس وقت) حضرت عمر نے فرمایا کہ واللہ یہ خدا کی طرف پہنچانے کے لیے اور اس سے تقرب حاصل کرنے کے لیے وسیلہ ہیں اور حسان بن ثابت نے اسی واقعے کے متعلق یہ اشعار کہے ہیں:

سأل الامام وقد تتابع جدبنا — فسقى الغمام بغرة العباس
عم النبى وصنو والده الذى — ورث النبى بذاک دون الناس
احيا الاله به البلاد فاصبحت — محضرة الاجناب بعد الياس

امام (یعنی حضرت عمر) نے (خدا سے) دعا مانگی جبکہ ہم پر پے در پے قحط پڑے۔ پس حضرت عباس کے روئے (اقدس) کے طفیل میں پانی برسا۔ وہ عباس جو نبی کے چچا اور ان کے والد کے بھائی تھے۔ وہ عباس جنہوں نے ان فضائل کو خصوصیت کے ساتھ نبی سے میراث میں پایا تھا۔ اللہ نے ان کی وجہ سے شہروں کو زندہ کر دیا پس وہ ہرے بھرے ہوگئے بعد اس کے کہ مایوس ہوگئے تھے۔

جب پانی برسنے لگا تو لوگ حضرت عباس کے جسم کو مسح کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مبارک ہو آپ کو اے ساقی حرمین۔ صحابی حضرت عباس کی بزرگی کی قدر کرتے تھے اور ان کو (ہر کام میں) مقدم سمجھتے تھے اور ان سے مشورے لیتے تھے اور ان کی رائے پر عمل کرتے تھے ان کی بزرگی اور شرف کے لئے یہی بات کافی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعزیت انہیں سے کی جاتی تھی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عصبات میں ان سے زیادہ قریب کسی کو نہیں چھوڑا ان کے دس بیٹے تھے علاوہ بیٹیوں کے۔ بیٹوں کے نام یہ ہیں۔ فضل، عبداللہ، قثم، عبیداللہ، عبدالرحمٰن، معبد، حارث، کثیر، عون، تمام۔ تمام اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ حضرت عباس اخیر عمر میں نابینا ہوگئے تھے۔ ان کی وفات مدینہ منورہ میں رجب کی بارہویں تاریخ کو جمعہ کے دن ہوئی تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے (کہ ان کی وفات) ۳۲ھ ہجری میں ماہ رمضان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے

سے دو برس پہلے ہوئی اور ان کے جنازہ کی نماز حضرت عثمانؓ نے پڑھائی اور بقیع میں دفن کئے گئے (اس وقت) ان کی عمر اٹھاسی سال کی تھی قد لمبا' خوبصورت تھے بدن گٹھا ہوا تھا دونوں طرف گیسو تھے۔ جب بدر کے دن قید ہو کر آئے (تو بوجہ طول قامت کے) سوائے عبداللہ بن ابی سلول کے اور کسی کا کرتہ ان کے بدن پر درست نہ ہوا لہٰذا لوگوں نے اس کا کرتہ لے کر ان کو پہنا دیا اسی وجہ سے جب عبداللہ بن ابی بن سلول مرا تو آنحضرت نے اس کے کفن کے لئے اپنا کرتہ دے دیا۔ حضرت عباس نے ستر غلام آزاد کئے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۹۸۔ حضرت عباسؓ بن قیس حجری

حضرت عباسؓ بن قیس حجری۔ ان کے تذکرہ میں یحییٰ بن یونس نے لکھا ہے کہ ان کا ذکر مستغفری نے ایسا ہی کیا ہے اور ان کے متعلق (آنحضرتؐ سے) کوئی روایت بیان نہیں کی یہ ابوموسیٰ کا قول ہے اور ان کا ذکر ابوبکر اسماعیلی نے (بھی) کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ قیس بن بدر حجری سے روایت کی ہے انہوں نے عباس بن قیس حجری نے انہوں نے نبیؐ سے ان مرویات میں روایت کی ہے (جس کو آنحضرت علیہ السلام اپنے پروردگار تبارک وتعالیٰ کی جانب سے بیان فرماتے تھے) کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو مخاطب کر کے بیان فرماتا ہے کہ اے ابن آدم میں نے تم لوگوں کو تین چیزیں ایسی دی ہیں جس کے تم سب مستحق نہ تھے (اول تو) یہ کہ جب تمہاری روح نکلنے لگتی ہے تو تم کو تمہارے ثلث مال میں اختیار دے دیا گیا ہے (جس کیلئے چاہو وصیت کر سکتے ہو) (دوم) یہ کہ تمہارے مرنے کے بعد تمہارے حق میں اپنے نیک بندوں کی دعائیں قبول کر لیتا ہوں (سوم) یہ کہ میں تمہارے عیبوں کو تم لوگوں پر چھپا دیتا ہوں۔ اگر میں ان عیبوں کو ظاہر کر دیتا تو لوگ تم کو (مرنے کے بعد ویسا ہی) ڈال دیتے دفن بھی نہ کرتے۔

۲۷۹۹۔ حضرت عباسؓ بن مرداس سلمی

حضرت عباسؓ بن مرداس بن ابی عامر بن جاریۃ بن عبد بن عبس بن رفاعہ بن الحارث بن جبی بن الحارث بن بہثہ بن سلیم بن منصور سلمی۔ اور بعضوں نے ان کا نسب دوسری طرح بیان کیا ہے۔ ان کی کنیت ابوالہیثم ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ابوالفضل ہے۔ انہوں نے فتح مکہ کے کچھ دنوں پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ ان کے والد مرداس حرب بن امیہ کی (تجارت میں) شریک تھے (یعنی حرب بن امیہ نے ان کی محنت کے عوض کوئی حصہ مقرر کر کے اپنا شریک بنا لیا تھا) ان دونوں کو (قوم) جن نے قتل کر دیا تھا۔ دونوں کا قصہ مشہور ہے۔ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ تین آدمی یعنی طالب بن ابی طالب' سنان بن حارثہ مری اور مرداس (ایک مرتبہ) اپنے اپنے سمت سفر پر گئے اور تینوں راہ بھول گئے پھر نہ یہ خود ملے اور نہ ان کا کچھ حال معلوم ہوا (اس لئے خیال کیا گیا کہ ان کو اقوام جن نے مار ڈالا) عباس ان مولفۃ القلوب میں سے تھے جن کا اسلام آخر میں نہایت عمدہ ہو گیا تھا۔ یہ رسول اللہؐ کی خدمت میں اپنی قوم کے تین سو سواروں کے ساتھ حاضر ہوئے تھے پس یہ سب اسلام لے آئے اور ان کی (بقیہ) قوم بھی اسلام لے آئی جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عباسؓ کو مولفۃ القلوب کے ساتھ حنین کے مال غنیمت سے حصہ دیا تھا اس وقت مولفۃ القلوب کی گویا دو جماعتیں تھیں ایک تو مثل اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن وغیرہ کے کہ جن کو آنحضرتؐ نے سو سو اونٹ دیئے تھے دوسری وہ جماعت جس کو سو سو اونٹ سے کچھ کم دیئے تھے۔ عباس بن مرداس اسی دوسری جماعت سے تھے تو انہوں نے اس وقت یہ اشعار کہے۔

اتجعل نهبی نهب للعبید	بین عیینه والا قرع
فما کان حصن ولا حابس	یفوقان مرداس فی مجمع
وما کنت دون امرئ منهما	ومن تضع الیوم لا یرفع
وقد کنت فی القوم ذاتدرأ	فلم اعط شیئا ولم امنع
فصالاً فائل اعطیتها	عدید قوائمها الاربع
وکانت نهابا تلا فیتها	بکری علی المهرفی الاجرع
وایقاظی القوم ان یرقدوا	اذاهجع القوم لم اهجع

(کیا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آپ مال غنیمت میں میرا اور عبید کا حصہ عیینہ اور اقرع کے درمیان میں تقسیم کیے دیتے ہیں۔ حالانکہ نہ (اقرع) کے باپ ہیں اور نہ (عیینہ کے باپ) حابس میرے والد مرداس سے کسی مجمع میں فوقیت لے گئے تھے۔ اور نہ میں خود ان دونوں سے (کسی بات میں) کم ہوں۔ مگر آج جس کو آپ پست کر دیں گے وہ پھر (تا قیامت) عزت نہ پائے گا۔ اور بیشک میں (اپنی) قوم میں صاحب حکومت تھا۔ مگر میں نے (کبھی کسی کو) کوئی چیز بے استحقاق نہیں دی نہ (کسی کا حق) روکا میں نے اپنی قوم کو اونٹ کے بچے اور ہاتھی (دے دیئے) جو ہر طرح صحیح اور تندرست تھے۔ حالانکہ وہ مجھے لوٹ میں ملے تھے۔ میں نے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ریگستان میں حملہ کیا تھا اور میں نے قوم کو سوتے سے جگایا۔ سب لوگ سوتے تھے مگر میں سوتا نہ تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اشعار کو سن کر صحابہ سے فرمایا کہ جاؤ (اور اس کو کچھ زائد دے کر) میری بدگوئی سے اس کی زبان کو بند کر دو۔ چنانچہ انہوں نے عباس کو (اتنا) دیا کہ وہ راضی ہو گئے۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سو اونٹ پورے کر دیئے۔ یہ عباس بہت اچھے شاعر تھے اور مشہور بہادر تھے چنانچہ عبدالملک بن مروان نے کہا ہے کہ شعر میں سب سے زیادہ بہادری دکھانے والے عباس بن مرداس میں چنانچہ وہ کہتے ہیں شعر

اقاتل فی الکتیبة لا ابالی	افیها کان حتفی ام سواها

میں (دشمن کے) لشکر میں گھس کر لڑتا ہوں اور کچھ پرواہ نہیں کرتا جب تک کہ میں اس میں ہلاک ہو جاؤں۔ یا بچ جاؤں)

عباس بن مرداس ان لوگوں میں تھے جنہوں نے زمانہ جاہلیت ہی سے شراب کو حرام سمجھ لیا تھا۔ چنانچہ اسے کسی نے کہا کہ آپ شراب کیوں نہیں پیتے کہ جس کے باعث آپ کی قوت و بہادری اور بڑھ جائے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ صبح کو میرا شمار قوم کے سرداروں میں ہو اور شام کو میرا شمار قوم کے (چونکہ رواجاً شراب نوشی کا دستور شام کے وقت تھا اور شراب پینے سے عقل زائل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جو شخص دن کو عقلمند تھا وہ شراب پی کر شب کو بیوقوف ہو جاتا ہے۔) بیوقوفوں میں ہو۔ تمہیں خدا کی قسم میرے شکم میں کبھی کوئی ایسی چیز داخل نہ ہوگی جو میرے اور میری عقل کے درمیان حائل ہو جائے اور ان لوگوں میں جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں اس شراب کو حرام سمجھ لیا تھا (حضرت) ابوبکر صدیق' عثمان بن مظعون' عثمان بن عفان' عبدالرحمٰن بن عوف اور قیس بن عاصم بھی ہیں۔ عبدالرحمٰن بن عوف میں بعض لوگوں کو کلام ہے (کہ یہ ان لوگوں میں نہیں ہیں) اور جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں ان سب سے پہلے شراب کو حرام سمجھ لیا تھا وہ عبدالمطلب بن ہاشم اور عبداللہ بن جدعان ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے شخص

جنہوں نے اپنے اوپر زمانہ جاہلیت میں شراب کو حرام کرلیا تھا۔ عامر بن ظرب عدوانی میں۔ اور بعض کا بیان ہے کہ یہ نہیں بلکہ وہ عفیف بن معدی کرب عبدی ہیں۔ عباس بن مرداس بصرہ کے اطراف و جوانب کے دیہات میں رہتے تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ دمشق میں چلے گئے تھے اور وہاں ایک مکان (بھی) بنالیا تھا۔ ہمیں منصور بن ابی حسن فقیہ نے اپنی سند سے ابویعلی یعنی احمد بن علی تک خبر دی۔ وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن حجاج شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالقاہر بن سری سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے کنانہ بن عباس بن مرداس نے اپنے والد عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شب میں اپنی امت کے لئے مغفرت و رحمت کی دعا مانگی اور بہت مانگی۔ پس اللہ عزوجل کی طرف سے یہ ندا آئی کہ میں نے (تمہاری درخواست کو منظور) کیا اور تمہاری امت (کے کل گناہوں) کی مغفرت کر دی مگر ظلم جو ایک دوسرے پر کیا کرتے ہیں معاف نہیں کیا اس کے بعد آپ نے پھر دوبارہ دعا کرنی شروع کی کہ اے میرے پروردگار تو اس پر بھی قادر ہے کہ ظالم کے ظلم کو معاف کر دے اور مظلوم کو اس کے ظلم کے عوض میں کچھ اور اچھی چیز دے دے اس شب میں دعا یہیں تک رہی مگر جب صبح ہوئی تو مزدلفہ کی صبح میں دعا کرتے تھے۔ پھر آپ نے امت کے لئے دعا کرنی شروع کی پس پھر تھوڑی ہی دیر میں آپ نے تبسم کیا تو آپ کے بعض اصحاب نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں (آج) آپ نے ایسی حالت میں تبسم کیا کہ جس میں کبھی آپ تبسم نہ کرتے تھے کس وجہ سے آپ نے تبسم کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے (اس وقت) ابلیس عدواللہ کی حالت کو دیکھ کر تبسم کیا۔ جب اس کو اس کا علم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو میری امت کے حق میں قبول کرلیا ہے اور میری امت کے مظالم کو (بھی) معاف کر دیا ہے تو اس کی یہ حالت ہوئی کہ اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگا اور کہنے لگا ہلاک ہوا ہلاک ہوا۔ منصور بن ابی الحسن نے ایک دوسری مرتبہ یہ کہا کہ آنحضرت نے اپنے تبسم کی یہ وجہ بیان فرمائی کہ اس ابلیس کے گھبرانے سے ہنس پڑا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۰۰۔ حضرت عباس ؓ بن معدیکرب

حضرت عباس ؓ بن معدیکرب۔ زبیدی۔ صحابی ہیں۔ ان کو مستغفری نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اور ان کا کچھ حال نہیں بیان کیا انشاء اللہ تعالیٰ ان کا پورا نسب ان کے والد کے ذکر میں کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۸۰۱۔ حضرت عباس ؓ مولی بنی ہاشم

حضرت عباس ؓ۔ یہ بنی ہاشم کے قدیم غلام تھے۔ انہوں نے نبی ؐ کی صحبت پائی ہے۔ قیس بن ربیع نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے عباس سے جو بنی ہاشم کے غلام تھے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجد میں تشریف لائے تو مسجد میں قبلہ کی جانب بلغم پڑا ہوا دیکھا تو آپ نے اس کو صاف کر کے (اس جگہ کو) زعفران سے لیپ دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۸۰۲۔ حضرت عبایہ ؓ (ابوقیس)

حضرت عبایہ ؓ۔ ان کی کنیت ابوقیس ہے ان کی حدیث روایت کے متعلق جریری نے قیس بن عبایہ سے انہوں نے اپنے والد

سے روزے کے متعلق روایت کی ہے۔ جریری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے مگر یہ صحیح نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۸۰۳۔ حضرت عبایہ ؓ بن مالک انصاری

حضرت عبایہ ؓ بن مالک انصاری۔ غزوۂ موتہ کے دن لشکر اسلام کے بائیں صف میں تھے۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین ؒ نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (میدان جنگ میں) لوگ آئے پس مسلمانوں نے اپنی داہنی جانب ایک شخص کو (جو قبیلہ) عذرہ سے (تھے) کھڑا کیا جن کو لوگ قطبہ بن قتادہ کہتے تھے اور ایک شخص کو قبیلۂ انصار سے اپنی بائیں جانب کھڑا کیا ان کو لوگ عبایہ بن مالک کہتے تھے پس اس کے بعد لوگوں نے جنگ شروع کر دی۔ ابن ہشام کا بیان ہے کہ بعض لوگوں نے عبایہ کا نام عبادہ بتلایا ہے۔

۲۸۰۴۔ حضرت عبدالاعلیٰ ؓ بن عدی بہرانی

حضرت عبدالاعلیٰ ؓ بن عدی بہرانی۔ بہرانی۔ عبدالرحمٰن بن عدی بہرانی نے اپنے بھائی عبدالاعلیٰ بن عدی سے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے غدیر خم کے دن (حضرت) علی بن ابی طالب کو (اپنے پاس) بلایا اور (اپنے دست مبارک سے) ان کے سر پر عمامہ (یہ حدیث غریب ہے تاہم اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمامہ کا باندھنا محض اس لئے تھا کہ لوگ عمامہ باندھنے کا وہ طرز خاص سیکھ لیں جس کو آپ نے مسلمانوں کا شعار قرار دیا تھا۔) باندھا اور عمامہ کے شملہ کو کچھ پشت کی جانب لٹکا دیا۔ اس کے بعد (لوگوں سے مخاطب ہو کر) فرمایا کہ ایسا ہی عمامہ باندھا کرو اس لئے کہ عمامے اسلام کی نشانی ہیں۔ مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان میں امتیاز دینے والے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۸۰۵۔ حضرت عبداللہ ؓ بن ابی بن خلف

حضرت عبداللہ ؓ بن ابی بن خلف۔ قریشی جمحی۔ یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور (واقعہ) جمل کے روز شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۸۰۶۔ حضرت عبداللہ ؓ بن ابی احمد بن جحش

حضرت عبداللہ ؓ بن ابی احمد بن جحش۔ ان کا پورا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں گذر چکا ہے۔ جب یہ پیدا ہوئے تو (بغرض برکت حاصل کرنے کے) نبی کی خدمت میں لائے گئے۔ پس آپ نے ان کا نام عبداللہ رکھ دیا۔ یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ ہمیں ابوالفرج بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ باہلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن عمران نے مجمع بن یعقوب سے انہوں نے حسین بن ابی لبابہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی احمد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (جب) عقبہ بن ابی معیط کی لڑکی یعنی ام کلثوم نے صلح (حدیبیہ) کے زمانہ میں ہجرت کی تو ان کے دونوں بھائی عمارہ اور ولید (ان کی تلاش میں) نکلے یہاں تک کہ رسول اللہ ؐ کی خدمت میں آئے اور دونوں نے آپ سے اپنی ہمشیرہ کے بارے میں عرض کیا کہ آپ اس کو ہمیں واپس دیجئے۔ پس (اس وقت تو

حضرت نے بہ پاس عہد (حدیبیہ میں مشرکین سے یہ عہد ہوا تھا کہ اگر کوئی ان کا آدمی حضرت کے پاس آ جائے تو آپ واپس دے دیں اور جو کوئی مسلمان ان کے پاس چلا جائے تو وہ واپس نہ دیں۔) ان عورتوں کو واپس دے دیا مگر آئندہ کے لئے) آپ نے خاص کر عورتوں کی بابت اس معاہدہ کو فسخ کر دیا اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آیت امتحان (اس آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جب عورتیں مسلمان ہو کر ہجرت کر کے آئیں تو ان کو جانچ لو اگر وہ سچے دل سے اسلام لائی ہوں تو پھر ان کو کافروں کی طرف واپس نہ کرو۔) نازل فرمائی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۸۰۷۔ حضرت عبداللہؓ بن اخرم

حضرت عبداللہؓ بن اخرم۔ اخرم کا اصلی نام ربیعہ ہے وہ بیٹے ہیں سیدان بن فہم بن غیث بن کعب بن عامر بن الجہیم کے۔ تمیمی ہیں ہجیمی ہیں۔ ان سے ان کے بھتیجے مغیرہ بن سعد بن الاخرم نے حدیث روایت کی ہے۔ عبداللہ بن داؤد نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے مغیرہ بن سعد بن اخرم سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ میرے چچا عبداللہ نبیؐ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے کہ آنحضرت عرفات میں تھے (پس) وہ کہتے تھے کہ (اژدہام کی وجہ سے) لوگ میرے اور آپ کے درمیان میں حائل ہو گئے تو رسول اللہؐ نے لوگوں سے فرمایا کہ ان کو پکارو (نہ معلوم) ان کی کیا حاجت ہے؟ (چنانچہ یہ حاضر ہوئے اور) عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو کوئی کام بتلا دیجئے جو مجھ کو جنت سے قریب کر دے اور دوزخ سے دور کر دے؟ آپ نے فرمایا کہ اگرچہ تم نے (بظاہر) سوال میں بہت اختصار کیا ہے مگر (فی الواقع) تم نے بہت ہی طویل و عریض سوال کیا ہے (اچھا سنو) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اور دوسروں کے ساتھ وہی برتاؤ کرو جس برتاؤ کا اپنے ساتھ کیا جانا تم کو پسند ہو۔ اس کو ابواحمد عسکری نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور یہ حدیث سعد بن اخرم کے تذکرہ میں گزر چکی ہے اور اس حدیث کو عیسیٰ بن یونس اور یحییٰ بن عیسیٰ اور ان دونوں نے اس کو اعمش سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے اپنے والد یا اپنے چچا سے روایت کیا ہے اور ابن نمیر نے بھی کہا ہے کہ اس حدیث میں اعمش نے شک کیا ہے کہ مغیرہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے یا اپنے چچا سے۔

۲۸۰۸۔ حضرت عبداللہؓ بن ادرع

حضرت عبداللہؓ بن ادرع بن زید بن العطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن الاوس۔ انصاری اوسی۔ بعض لوگوں نے ان کے والد کا نام ازعر بیان کیا ہے یہ بیعت رضوان میں شریک تھے اور ان کے والد ابوحبیبہ غزوۂ بدر اور نیز اور غزوات میں شریک تھے اس کو ابن مندہ نے ابن ابی داؤد سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے محمد بن اسمٰعیل بن مجمع انصاری سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے عبداللہ بن ابی حبیبہ سے دریافت کیا کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی فعل کو دیکھا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ (ایک دفعہ) ہم لوگ مسجد قباء میں (ایسے حال میں) گئے (کہ آنحضرت وہاں رونق افروز تھے) پس میں آپ کے پہلو میں بیٹھ گیا اور (بقیہ) لوگ (حلقہ باندھ کر) آپ کے چاروں طرف بیٹھ گئے۔ اس کے بعد میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا کہ اٹھے اور جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی لکھا ہے۔

۲۸۰۹۔ حضرت عبداللہؓ بن ارقم

حضرت عبداللہؓ بن ارقم بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ۔ قرشی زہری۔ حضرت آمنہ بنت وہب والدۂ رسول اللہ ان کے والد ارقم کی پھوپھی تھیں اور ان کی والدہ امیمہ ہیں جو حرب بن ابی ہمہمہ بن عبدالعزی فہری کی لڑکی تھیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی والدہ عمرہ ہیں جو اوقص بن ہاشم بن عبد مناف کی صاحبزادی تھیں۔ انہوں نے فتح مکہ کے سال میں اسلام قبول کیا تھا۔ یہ رسول اللہؐ و (نیز) حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے میر منشی (یعنی لکھنے پڑھنے کا کام آپ کی طرف سے کرتے تھے یہ کام آپ نے یکے بعد دیگرے بہت لوگوں سے لیا) تھے۔ ان کو رسول اللہؐ نے خیبر کے مال غنیمت سے پچاس وسق دیئے تھے اور حضرت عمرؓ نے ان کو بیت المال کا حاکم بنا دیا تھا اور حضرت عمرؓ بعد حضرت عثمانؓ نے (بھی) ان کو بیت المال کا حاکم بنایا مگر تھوڑے دنوں بعد انہوں نے حضرت عثمانؓ کی خدمت میں اس عہدہ سے استعفیٰ دے دیا تو انہوں نے ان کے استعفیٰ کو منظور کر لیا۔ جس وقت رسول اللہؐ نے ان کو کاتب بنایا تھا اسی وقت سے آپ کو ان کی امانت اور دیانت پر زیادہ وثوق تھا۔ چنانچہ ان کی امانت ہی کی وجہ سے (آپ کی یہ حالت ہوگئی کہ) جب کسی بادشاہ کے پاس کوئی خط لکھوا کر روانہ فرماتے تو انہیں سے فرما دیتے کہ مہر لگا دو پھر کسی دوسرے سے اس کو نہ پڑھواتے تھے۔ امام مالک نے بیان کیا ہے کہ مجھ کو خبر ملی ہے کہ ایک خط نبیؐ کے پاس آیا تو آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اس کا جواب لکھ دے گا پس عبداللہ بن ارقم نے عرض کیا (یا رسول اللہ) میں لکھ دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے جواب لکھ کر (فوراً) نبیؐ کی خدمت میں حاضر کیا تو آپ نے اس کو بہت ہی پسند فرمایا اور اس کو بھیج دیا۔ اس وقت حضرت عمرؓ وہیں موجود تھے ان کو عبداللہ کی یہ بات بہت پسند آئی کہ انہوں نے رسول اللہؐ کے مقصود کو پورا ادا کر دیا۔ چنانچہ جب (حضرت) عمرؓ خلیفہ ہوئے تو عبداللہ کو بیت المال کا حاکم بنایا۔ اور مالک نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ مجھ کو خبر ملی ہے کہ جب عبداللہ بیت المال کے محاسب تھے تو حضرت عثمانؓ نے تین ہزار درہم ان کو بطور انعام کے دیئے مگر انہوں نے انکار کر دیا اور نہ لیا۔ اور عمرو بن دینار کا (یہ) قول ہے کہ حضرت عثمانؓ نے ان کو تین لاکھ درہم دیئے مگر انہوں نے قبول نہ کیا انکار کر دیا اور کہا کہ میں نے اللہ کے لئے یہ کام کیا ہے میرا اجر اللہ ہی کے ذمہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے ان سے (ایک دفعہ) فرمایا تھا کہ اگر تم میں بھی وہ سوابق (حضرت فاروقؓ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ ہر شخص کو بقدر اس کے سوابق اسلامیہ کے عہدہ دیتے۔ سوابق سے مراد قدیم الاسلام ہونا، ہجرت کرنا، انصار میں سے ہونا وغیرہ وغیرہ۔) ہوتے جو اوروں میں ہیں تو میں کسی کو تم پر مقدم نہ کرتا۔ اور حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے عبداللہ بن ارقم سے زیادہ خدا کا خوف کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ یہ عبداللہ اپنی وفات سے پہلے نابینا ہو گئے تھے۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومعاویہ نے ہشام سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن ارقم سے روایت کر کے بیان کیا کہ نماز قائم ہوئی تو انہوں نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر آگے کر دیا حالانکہ وہاں کے امام خود ہی تھے اور یہ کہا کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب نماز قائم ہو جائے اور کسی کو پاخانہ جانے کی ضرورت ہو تو پہلے اس سے فراغت حاصل کر لے۔ اس کو شعبہ، ثوری، دونوں حماد، معمر، ابن عیینہ اور محمد بن اسحاق وغیرہم نے ہشام بن عروہ سے نقل کر کے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ایک

روایت کے مطابق وہیبؒ شعیب بن اسحاق اور ابن جریج نے اس کو ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایک شخص سے انہوں نے عبداللہ بن ارقم سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور ابواسود نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن ارقم سے روایت کی ہے اور اس کو ابومعشر نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہؓ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۱۰۔ حضرت عبداللہؓ بن اسحٰق

حضرت عبداللہؓ بن اسحٰق۔ ان کا لقب اعرج تھا۔ حاجب بن ابان کے دادا تھے ان کا ایک پیر رسول اللہؐ کے ہمراہ (کسی غزوہ میں) زخمی ہو گیا تھا (جس کی وجہ سے کجی آ گئی تھی) تو رسول اللہؐ نے ان کا نام ہی اعرج رکھ دیا۔ عبدالملک بن ابراہیم نے حاجب بن عمرو سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میرے دادا کا نام عبداللہ بن اسحاق تھا اور ان کا ایک پیر رسول اللہؐ کے ہمراہ (کسی غزوہ میں) زخمی ہو گیا تھا تو آنحضرتؐ نے ان کا نام ہی اعرج رکھ دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابن نعیم نے لکھا ہے۔ اس حدیث کو ابن مندہ نے حاجب بن ابان کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ مگر حدیث میں حاجب بن عمرو ہیں۔

۲۸۱۱۔ حضرت عبداللہؓ بن اسعد

حضرت عبداللہؓ بن اسعد۔ زرارہ۔ انصاری۔ ان کے والد کی کنیت ابوامامہ ہے۔ ان کا پورا نسب ان کے والد (ابوامامہ) کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ یحیٰی بن بکیر نے جعفر احمر سے انہوں نے ہلال صراف سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے ابوکثیر انصاری نے عبداللہ بن اسعد بن زرارہ سے نقل کر کے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ جب مجھ کو (معراج میں) آسمان کی طرف چڑھایا گیا تو میں ایک موتیوں کے محل تک پہنچایا گیا جس کا فرش سونے کا تھا چمک رہا تھا۔ (وہاں) اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی یا (آپ نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے) مجھ کو علی کے تین خصائل (حمیدہ) کی خبر دی (اول تو) یہ کہ علی مسلمانوں (غالباً یہ اس موقع کی حدیث ہے جب کچھ لوگوں نے آپ سے حضرت علی مرتضٰی کی شکایت کی تھی مسلمانوں کے سردار اور متقیوں کے امام ہونے سے یہ مراد ہے کہ اپنے وقت میں وہ ایسے ہوں گے یہ کہ ہر وقت وہ ایسے ہی تھے تاکہ شیخین رضی اللہ عنہما سے بھی ان کا افضل ہونا لازم آئے۔ کیونکہ آنحضرت علیہ السلام کے زمانے میں یقیناً یہ صفت ان میں نہ تھی پس معلوم ہوا کہ ہر وقت مراد نہیں ہے۔) کے سردار ہیں (دوم) یہ کہ متقیوں کے امام ہیں (سوم) یہ کہ غرمحجلین (غرمحجلین ان لوگوں کو کہتے ہیں جن کے ہاتھ پیر اور منہ روشن ہوں یہ لقب خاص امت محمدیہ کا ہے کیونکہ ان کے اعضائے وضو قیامت میں روشن ہوں گے۔) کے رہبر ہیں۔ اور اس کو ابوغسان وغیرہ نے جعفر سے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابوغسان نے اسرائیل سے انہوں نے ہلال وزان سے انہوں نے انصار کے کسی شخص سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ سے روایت کی ہے۔ اور اس کو عمران بن حصین نے یحیٰی بن علاء سے انہوں نے ہلال وزان سے انہوں نے عبداللہ بن اسعد بن زرارہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابوعمر نے یہ کہا ہے کہ عبداللہ بن ابی امامہ وہ اسعد بن زرارہ ہیں۔

۲۸۱۲۔ حضرت عبداللہ ؓ بن اسقع

حضرت عبداللہ ؓ بن اسقع۔ لیثی۔ ان کی حدیث کو ابن شہاب نے مغیرہ بن زیاد سے انہوں نے مکحول سے مرسل کر کے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۸۱۳۔ حضرت عبداللہ ؓ بن اسود سدوسی

حضرت عبداللہ ؓ بن الاسود بن شعبہ بن علقمہ بن شہاب بن عوف بن عمرو بن الحارث بن سدوس۔ سدوسی۔ ان کا نسب ابواحمد عسکری نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ یہ وفد بن کر (قبیلہ) بنی سدوس کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تھے۔ محمد بن عمرو نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن اسود سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ ایک قریہ سے (قبیلہ) بنی سدوس کے وفد میں نکلے اور ہم لوگوں کے ساتھ بنی عمیر کے باغوں کی عمدہ کھجوریں تھیں یہاں تک کہ ہم سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے پس ہم نے وہ کھجوریں اس دستر خوان پر جو آپ کے سامنے بچھا تھا رکھ دیں آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کس قسم کی کھجوریں ہیں؟ تو ہم نے عرض کیا جذامی (قسم کے ہیں) تو آپ نے دعا فرمائی کہ اے خدا جذامی میں برکت دے اور اس باغ میں برکت دے جس باغ سے یہ کھجوریں آئی ہیں اس لئے قتادہ نے بیان کیا ہے کہ (قبیلہ) ربیعہ کے چار شخصوں نے ہجرت کی تھی (ان کے نام یہ ہیں) بشیر بن حصاصیہ۔ عمرو بن تغلب۔ عبداللہ بن اسود اور فرات بن حیان۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۱۴۔ حضرت عبداللہ ؓ بن اسود مزنی

حضرت عبداللہ ؓ بن اسود۔ مزنی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نے ان کو خخام کے تذکرہ میں ذکر کیا ہے۔ اور ممکن ہے کہ وہی عبداللہ سدوسی ہوں جن کو لوگوں نے بیان کیا مگر بات یہ ہے کہ ابن مندہ نے ان کو مزنی بیان کیا ہے اور مزینہ سدوس کے علاوہ دوسرا قبیلہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ الفاظ ابوموسیٰ کے ہیں اور انہوں نے خود خخام بن الحارث بکری کا ذکر کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ مخالد بن خخام سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد بکر بن وائل کے وفد میں قبیلہ سدوس کے چار اشخاص کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں ہجرت کر کے گئے تھے (ان چاروں کے نام یہ ہیں) بشیر بن حصاصیہ۔ فرات بن حیان عجلی۔ عبداللہ بن اسود مزنی۔ یزید بن ظبیان۔ پس یہ صاف دلالت کر رہا ہے کہ مزنی کاتب کی غلطی سے لکھا گیا اس لئے کہ ان کو کہیں قبیلہ بکر سے گردانا گیا ہے اور کہیں قبیلہ سدوس سے اور قبیلہ سدوس بھی بکر ہی کا ایک قبیلہ ہے پس مزنی کو یہاں پر کوئی دخل نہ ہوا۔ پس صحیح یہی ہے کہ یہ عبداللہ وہی عبداللہ ابن اسود ہیں جن کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۱۵۔ حضرت عبداللہ ؓ بن اصرم

حضرت عبداللہ ؓ بن اصرم۔ ان کو ابن شاہین نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ مدائنی سے انہوں نے ابومعشر سے انہوں نے یزید بن رومان سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ عبدعوف بن اصرم بن عمرو بن شعیثہ بن ہزم بن رو بیہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے عرض کیا عبدعوف تو آپ نے فرمایا کہ

(عبدعوف نہیں) بلکہ تم عبداللہ ہواس کے بعد یہ اسلام لے آئے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۸۱۶۔حضرت عبداللہؓ بن اعور

حضرت عبداللہؓ بن اعور۔بعض لوگوں نے ان کے والد کا نام اطول بیان کیا ہے۔یہ حرمازی ہیں اور مازنی ہیں۔اس لئے کہ یہ (قبیلہ) بنی مازن بن عمرو بن تمیم سے ہیں۔یہ شاعر ہیں اعشی مازنی کے ساتھ مشہور ہیں۔ہمزہ کے باب میں (ان کے لقب) اعشی کے تذکرہ میں اس سے زیادہ (ان کے احوال) گزر چکے ہیں۔اس لئے کہ ان کا لقب نام سے زیادہ مشہور ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۱۷۔حضرت عبداللہؓ بن اقرم

حضرت عبداللہؓ بن اقرم بن زید۔خزاعی ان کی کنیت ابومعبد ہے ان سے ان کے لڑکے عبیداللہ نے حدیث روایت کی ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے داؤد بن قیس سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم خزاعی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) میں اپنے والد کے ہمراہ (قبیلہ) نمرہ کی ہموار زمین میں (کھڑا) تھا یکا یک ہماری طرف سے سواروں کی (ایک) جماعت گزری اور ان لوگوں نے وہیں قیام کر دیا۔مجھ سے میرے والد نے کہا کہ تم ہمارے مویشیوں کو دیکھتے رہو۔میں ان سواروں کے پاس جا کر ان سے کچھ پوچھ گچھ کروں گا چنانچہ میرے والد ان کے پاس گئے اور ان کے ساتھ میں بھی گیا تو دیکھتا کیا ہوں کہ رسول اللہؐ اس قافلہ میں ہیں (اور آپ نماز پڑھ رہے ہیں) پس میں حالت سجدہ میں رسول اللہؐ کی دونوں بغلوں کی سفیدی کو (خوب اچھی طرح) دیکھتا تھا ابن عیینہ ابن مبارک عبدالرزاق وکیع اور ابواسامہ وغیرہ نے اس کو داؤد سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔اور اس کو عبدالحمید بن سلیمان نے (قبیلہ) بنی اقرم کے ایک شخص سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۱۸۔حضرت عبداللہؓ بن ابی امیہ بن مغیرہ

حضرت عبداللہؓ بن ابی امیہ بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم۔ابوامیہ کا نام حذیفہ تھا یہ بھائی تھے ام سلمہ زوجہ نبیؐ کے اور ان کی والدہ عاتکہ بنت عبدالمطلب تھیں جو رسول اللہؐ کی پھوپھی تھیں۔ان کے والد ابوامیہ زادالرکب کے لقب سے مشہور تھے۔ کلبی نے بیان کیا ہے کہ قریش میں زادالرکب تین شخص (ایک) زمعہ بن اسود بن عبدالمطلب بن عبدمناف جو غزوۂ بدر میں بحالت کفر مقتول ہوئے (دوسرے) مسافر بن ابی عمرو بن امیہ (تیسرے) ابوامیہ بن مغیرہ۔یہ اس لقب میں سب سے زیادہ مشہور ہیں ان لوگوں کے زادالرکب کہلانے کی وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں کی عادت یہ تھی کہ جب کوئی ان کے ساتھ مسافرت کرتا تو اس کا خرچ انہیں کے ذمہ ہوتا۔مصعب اور عدوی کا بیان ہے کہ قریش سے ابوامیہ کے سوا کوئی دوسرا زادالرکب کے ساتھ مشہور نہیں ہوا یہ عبداللہ بن ابی امیہ (اسلام لانے کے قبل) مسلمانوں پر بہت سختی کیا کرتے تھے اور رسول اللہؐ کی مخالفت کیا کرتے تھے انہوں نے آنحضرت سے ارشاد فرمایا تھا:

لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ حَتّٰی تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ یَنْبُوْعًاo اَوْتَکُوْنَ لَکَ جَنَّۃٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ. (الاسراء: ۹۰-۹۱)

ہم ہرگز آپ پر ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ آپ ہمارے لئے کوئی چشمہ جاری کردیں یا آپ کے لئے کوئی باغ کھجوروں کا (غیب سے پیدا) ہوجائے۔

یہ (ابتدا ہی سے) رسول اللہؐ کے ساتھ بہت عداوت رکھتے تھے اور فتح مکہ تک یہی حالت رہی۔ فتح مکہ کے کچھ روز قبل یہ اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ہجرت کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں روانہ ہوئے (اور آپ مدینہ سے آرہے تھے) پس دونوں نے نبیؐ سے راستہ ہی میں ملاقات کی۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابوسفیان بن حارث اور عبداللہ بن ابی امیہ رسول اللہؐ سے نیق العقاب میں جو مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ہے ملے تو ان دونوں نے آپ کے پاس جانے کی درخواست کی مگر آپ نے اجازت نہ دی۔ پس حضرت ام سلمہ نے (بطور سفارش) آنحضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ابوسفیان تو آپ کے چچازاد بھائی اور پھوپھی زاد بھائی ہیں اور عبداللہ بن ابی امیہ آپ کے سسرالی رشتہ دار ہیں (پھر آپ کیوں اجازت نہیں دیتے؟) تو آپ نے جواب دیا کہ مجھ کو ان دونوں کی کوئی ضرورت نہیں میرے چچازاد بھائی نے تو میری آبروریزی کی اور میرے سسرالی رشتہ دار نے جو گفتگو مکہ میں مجھ سے کی وہ کی (مگر) پھر آپ نے دونوں کو اجازت دے دی چنانچہ دونوں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لے آئے اور دونوں کے اسلام (بھی) اچھے ہوگئے۔ عبداللہ مسلمان ہوکر رسول اللہؐ کے ہمراہ فتح مکہ میں شریک ہوئے اور حنین اور طائف میں شریک ہوئے۔ طائف ہی میں کسی نے ان کو تیر مارا پس اسی روز ان کی وفات ہوگئی۔ انہیں سے ہیت نامی مخنث نے جو حضرت ام سلمہ کے پاس تھا یہ کہا تھا کہ اے عبداللہ اگر اللہ تعالیٰ طائف کو فتح کرادے گا تو میں تم کو غیلان کی لڑکی کے پاس لیجاؤں گا جو بہت موٹی تازی ہے کہ سامنے اس کے شکم میں چار بل پڑتے ہیں اور پیچھے (سے دیکھو تو) آٹھ بل (معلوم) ہوتے ہیں۔ پس نبیؐ نے حضرت ام سلمہ سے فرمادیا کہ مخنث لوگ ہرگز تم لوگوں کے پاس نہ آیا کریں۔ مسلم بن حجاج نے اپنی سند کے ساتھ ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن ابی امیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو ام سلمہ کے گھر میں ایک ہی کپڑا پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ آپ اس کپڑے کو اپنے جسم پر لپیٹے ہوئے تھے اور اس کا ایک سرا اس شانہ پر اور دوسرا سرا دوسرے شانہ پر ڈالے ہوئے تھے اور ایسا ہی ابوالزناد نے اپنے والد سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی امیہ سے روایت کی ہے۔ مگر یہ غلط ہے کیونکہ عروہ نے عبداللہ بن ابی امیہ کے زمانے کو نہیں پایا ہے ہاں انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ سے روایت کی ہے اور اس کو اصحاب ہشام نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے روایت کیا ہے اور یہ مشہور ہے۔

۲۸۱۹۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی امیہ بن وہب

حضرت عبداللہؓ بن ابی امیہ بن وہب۔ بنی اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کے حلیف تھے اور ان کے بھانجے تھے یہ غزوہ خیبر میں شہید ہوئے ان کو واقدی نے ذکر کیا ہے اور ابن اسحاق نے نہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۸۲۰۔ حضرت عبداللہ ؓ بن انس

حضرت عبداللہ ؓ بن انس۔ ان کی کنیت ابو فاطمہ ہے۔ اسدی ہیں۔ ان کا ذکر ہمزہ کے باب میں گزر چکا ہے۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے زہرہ بن معبد یعنی ابو عقیل نے ان سے حدیث روایت کی ہے اور ابو عمرو (نیز) ابو احمد عسکری نے ان کو ازدی قرار دیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۸۲۱۔ حضرت عبداللہ ؓ بن انیس

حضرت عبداللہ ؓ بن انیس۔ اسلمی۔ ان سے جابر بن عبداللہ انصاری نے حدیث روایت کی ہے۔ عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مجھ کو خبر ملی ہے کہ ایک صحابی نبی ؐ کی ایک حدیث بیان کرتے ہیں جو انہوں نے نبی ؐ سے سنی ہے اور میں نے اس کو آنحضرت ؐ سے نہیں سنا پس میں ایک ماہ کی مسافت طے کر کے ان کے پاس ملک شام میں گیا۔ معلوم ہوا کہ وہ صحابی عبداللہ بن انیس ہیں (میں ان کے مکان پر گیا) اور اندر کہلا بھیجا کہ جابر آپ کے دروازے پر کھڑا ہے۔ وہ شخص اندر سے واپس آ کر مجھ سے پوچھنے لگا کیا آپ جابر بن عبداللہ ہیں۔ میں نے جواب دیا ہاں یہ خبر سنتے ہی عبداللہ بن اُنیس باہر نکل آئے اور انہوں نے مجھ سے اور میں نے اُن سے معانقہ کیا۔ میں نے کہا کہ سنا ہے آپ نے ظلم کے متعلق رسول اللہ ؐ سے ایک حدیث سنی ہے جو میں نے آنحضرت سے نہیں سنی مجھے خیال ہوا کہ میں مرجاؤں یا آپ کی وفات ہو جائے (اور میں محروم رہ جاؤں اسی حدیث کے لئے یہاں آیا ہوں) انہوں نے کہا ہاں میں نے رسول اللہ ؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ قیامت کے دن سب لوگ (یا آپ نے فرمایا سب بندے) برہنہ بدن اور برہنہ پا اور غیر مختون اور تہی دست روز محشر (حاضر) ہوں گے پھر اللہ انہیں ندا دے گا ایسی آواز سے کہ جس طرح اس کو قریب کے لوگ سنیں گے اسی طرح اس کو دور کے لوگ بھی سنیں گے (اللہ فرمائے گا) میں بادشاہ ہوں میں جزا دینے والا ہوں (سنو) کوئی جنتی جنت میں جا نہیں سکتا اس حال میں کہ کوئی دوزخی اُس سے اپنے مظلمہ کا طلبگار ہو اور نہ کوئی دوزخی دوزخ میں جا سکتا ہے اس حال میں کہ کوئی جنتی اُس سے اپنے مظلمہ کا طلبگار ہو جب تک میں قصاص نہ دلا دوں یہاں تک کہ ایک طمانچہ کا بھی قصاص دلاؤں گا۔ لوگوں نے پوچھا کہ (یا رسول اللہ) قصاص کیونکر دلایا جائے گا؟ وہاں تو ہم تہی دست ہوں گے حضرت نے فرمایا نیکیوں اور برائیوں سے قصاص دلایا جائے گا (یعنی ظالم کی نیکیاں بقدر ظلم کے مظلوم کو دلا دی جائیں گی اور مظلوم کی برائیاں ظالم کے سر رکھی جائیں گی) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر ابو نعیم نے ان کو اور عبداللہ بن انیس جہنی کو ایک ہی باب میں بیان کیا ہے اور یہ بھی کہہ دیا ہے کہ بعض متاخرین نے ان دونوں کو دو بتلایا ہے اور دونوں کو دو ترجمہ میں بیان کیا ہے اور میں نے دونوں کو (ایک ہی ترجمہ میں) جمع کر دیا ہے اور دونوں سے اُسی حدیث کو بیان بھی کیا ہے جس کو ان لوگوں نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے یہ بیان کیا ہے کہ ابو حاتم نے ان کے اور ابن انیس جہنی کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ دونوں ایک ہی ہیں۔

۲۸۴۲۔ حضرت عبداللہؓ بن انیس جہنی

حضرت عبداللہؓ بن انیس۔ جہنی ثم انصاری۔ بنی سلمہ انصاری کے حلیف تھے۔ اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ یہ خاندان برک بن وبرہ ہیں جو کہ کلب بن وبرہ قضاعی کے بھائی تھے۔ ونیز کلبی نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ عبداللہ بیٹے ہیں۔ انیس بن سعد بن حرام بن خبیب بن مالک بن غنم بن کعب بن تیم بن نفاثہ بن ایاس بن یربوع بن البرک بن وبرہ کے۔ برک بن وبرہ کی اولاد جہینہ میں داخل ہوگئی تھی۔ عبداللہ مہاجر انصاری عقبی تھے۔ غزوۂ بدر اور احد ونیز ان دونوں کے مابعد کے غزوات میں شریک تھے اور ابن اسحاق کا قول ہے کہ وہ (قبیلہ) قضاعہ سے تھے اور بنی نابی کے حلیف تھے جو کہ قبیلہ بنی سلمہ سے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ وہ قبیلہ جہینہ سے تھے اور انصار کے حلیف تھے اور بعض کا قول کہ وہ (خود) قبیلۂ انصار سے تھے۔ کلبی کا قول ان سب قولوں کا جامع ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے نسب کے اعتبار سے خاندان برک بن وبرہ سے قرار دیا ہے اور چونکہ برک بن وبرہ کی اولادیں جہینہ میں داخل ہوگئی تھیں۔ لہٰذا سب جہنی کہلانے لگے اور چونکہ انصار کے حلیف تھے انصاری کہلانے لگے۔ ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے ان سے ان کی اولادوں نے یعنی عطیہ، عمرو، ضمرہ، عبداللہ، جابر بن عبداللہ اور بشر بن سعید نے حدیث روایت کی ہے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا تھا اور یہ عرض کیا تھا کہ میرا مکان فاصلہ پر ہے تو آپ اس رات کو بتلا دیجئے کہ میں بھی اُس شب میں حاضر ہوں جس پر آپ نے فرمایا کہ جاؤ تیئسویں تاریخ کی شب میں آنا یہ ان لوگوں میں ہیں جو لوگ بنی سلمہ کے بتوں کو توڑا کرتے تھے ہمیں ابو منصور یعنی مسلم بن علی بن محمد نجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات یعنی محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی۔ وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو قاسم یعنی نصر بن احمد بن المرجی نے خبر دی ہو کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن المثنی نے خبر دی۔ وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن بقیہ واسطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد بن عبداللہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن اسحاق نے محمد بن زید سے انہوں نے عبداللہ بن ابی امیہ سے انہوں نے عبداللہ بن انیس سے روایت کر کے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑھ کر شرک اور والدین کی نافرمانی اور جھوٹی قسم کھانی ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جب کوئی مچھر کے پر کے مقدار بھی جھوٹی قسم کھاتا ہے تو اُس کے دل میں قیامت تک سیاہی بیٹھ جاتی ہے۔ ان کی وفات ۷۴ھ میں ہوئی تھی۔ اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابن مندہ نے ان کو اور اُن عبداللہ کو جو ان سے پہلے ہیں ایک ہی ترجمہ میں لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ میرے نزدیک دونوں ایک ہی ہیں اور اس ترجمہ میں ابوعمر کا یہ قول کہ عبداللہ جہنی سے جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہے اس پر دلالت کرتا ہے کہ وہ بھی دونوں کو ایک ہی شمار کر رہے ہیں۔ اگر پہلے میں ابن مندہ کا اسلمی کہنا غلط نہیں تو (فی الواقع) یہ دونوں دو ہیں۔ اس لئے (کہ اب) اس کلام کی صحت میں کوئی گفتگو نہیں کہ وہ اسلمی ہیں اور کسی عالم نے عبداللہ ثانی کو اسلمی بیان نہیں کیا۔ بلکہ علماء نے ان کو انصاری اور جہنی اور قضاعی بیان کیا ہے۔ برک بن وبرہ اور جہینہ قبیلۂ قضاعہ سے ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں۔

۲۸۴۳۔ حضرت عبداللہؓ بن انیس زہری

حضرت عبداللہؓ بن انیس۔ زہری۔ ان کا ذکر ابن ابی علی نے کیا ہے اور انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے حسن بن

عبدالاعلی یوسی صنعانی سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ بن اُنیس زہری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ ایک مشک کے پاس تشریف لے گئے جو کسی چیز میں لٹکی ہوئی تھی۔ آپ نے اُس کے منہ کو کھولا اور کھڑے ہی کھڑے اُس مشک سے پانی نوش فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو جسے ابو غالب الکوشیدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ریذہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد طبرانی نے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے ہم سے حسن نے بیان کیا اور دوسرے نے عبدالرزاق کی سند سے بیان کیا ہے مگر اُن کی سند میں زہری کا لفظ نہیں ہے اور ان کے تذکرہ کو عبداللہ بن اُنیس جہنی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے۔

۲۸۲۴۔ حضرت عبداللہؓ بن انیس

حضرت عبداللہؓ بن انیس یا ابن انس۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کو ابوعبداللہ نے ہزال کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے انہیں کے تیر سے ماعز رجم کے وقت مقتول ہوئے تھے۔ ممکن ہے کہ یہ عبداللہ بھی جہنی ہوں واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۸۲۵۔ حضرت عبداللہؓ بن انیس عامری

حضرت عبداللہؓ بن انیس۔ عامری۔ یعلیٰ بن اشدق نے عبداللہ بن اُنیس بن المنتفق بن عامر سے جو کہ نبیؐ کی خدمت میں وفد بن کر گئے تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں آپ کے حضور گیا اور آپ کو اپنی قوم کے اسلام لانے کی خوشخبری دی تو آپ نے فرمایا کہ تم مبارک وفد ہو چنانچہ صبح ہوتے ہی بنی عامر کا پورا قبیلہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سب نے اسلام ظاہر کیا۔ پس رسول اللہؐ نے تین بار یہ فرمایا کہ اللہ عزوجل بنی عامر کے ساتھ بھلائی کرنے کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۸۲۶۔ حضرت عبداللہؓ بن اوس بن قیظی

حضرت عبداللہؓ بن اوس قیظی۔ یہ عرابہ اور کباثہ کے بھائی تھے۔ ابوعمر نے ان کے تذکرہ کو مدرجاً اُن کے والد اوس بن قیظی کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ غزوۂ احد میں اپنے والد اور اپنے بھائی کباثہ کے ہمراہ شریک تھے۔

۲۸۲۷۔ حضرت عبداللہؓ بن اوس بن وقش

حضرت عبداللہؓ بن اوس بن وقش بن الخزرج۔ انصاری خزرجی۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان سے کوئی روایت مروی معلوم نہیں ہوتی۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی۔ انہوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے ناموں میں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے (غزوۂ بدر میں) قبیلۂ بنی طریف بن الخزرج سے عبداللہ بن اوس بن وقش تھے۔ ابن مندہ نے ان کو ایسا ہی بیان کیا ہے مگر ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ ان کا نسب یوں ہے۔ عبداللہ بن سعد بن اوس بن وقش۔ اور بعض لوگوں نے عبداللہ بن حق کہا ہے اور بعض نے یوں بیان کیا ہے۔ عبداللہ بن احق بن اوس بن وقش اور ابونعیم نے ابن اسحاق سے نقل کر کے اصحاب بدر کے ناموں میں یوں بیان کیا ہے کہ اس میں عبداللہ بن احق بن وقش بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج (بھی) تھے۔ بعض متاخرین نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ اس میں عبداللہ بن

اوس (بھی) تھے اور اُن کے والد کو خواہ ان کا نام حق ہو یا احق (درمیان) سے چھوڑ دیا۔
میں کہتا ہوں جس کو ابن مندہ نے یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا ہے صحیح ہے ایسا ہی میں نے بھی اس کو روایت کیا ہے جیسا کہ پہلے ترجمہ میں گزر چکا ہے۔ پس (اب) ابن مندہ کی کوئی خطا نہیں اس لئے کہ یونس نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور عبدالملک بن ہشام نے بکائی سے انہوں نے ابن اسحاق سے یوں روایت کی ہے۔ عبدربہ بن حق بن اوس بن وقش بن ثعلبۃ بن طریف۔ اور اس کو سلمہ بن فضل نے ابن اسحاق سے یوں روایت کیا ہے عبداللہ بن حق بن اوس بن وقش بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج بن ساعدہ۔ پس یہ اختلاف درحقیقت ابن اسحاق سے ہوا ہے تو اس میں ابن مندہ کی کیا خطا ہو سکتی ہے؟ یہ عبداللہ اور سعد بن عبادہ ثعلبہ بن طریف میں جا کر مل جاتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ عبداللہ بن سعد کے تذکرہ میں ذکر کیا جائے گا۔

۲۸۲۸۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی اوفی

حضرت عبداللہؓ بن ابی اوفی۔ ابواوفی کا نام علقمہ ہے۔ وہ بیٹے ہیں خالد بن الحارث بن ابی اسید بن رفاعۃ بن ثعلبۃ بن ہوازن بن اسلم کے۔ اسلمی ہیں۔ ان کی کنیت ابو معاویہ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ابوابراہیم ہے اور بعض کا بیان ہے کہ ابو محمد ہے یہ صلح حدیبیہ میں شریک تھے اور بیعت الرضوان میں (بھی) شریک تھے۔ و نیز غزوۂ خیبر اور اُس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے۔ یہ ہمیشہ مدینہ میں رہے جب رسول اللہؐ کی وفات ہوئی تو کوفہ میں چلے گئے۔ کوفہ میں نبیؐ کے صحابیوں میں آخری صحابی یہی باقی رہ گئے تھے۔ امام احمد بن حنبل نے یزید بن ہارون سے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی کے بازو پر ایک ضرب (کا داغ) دیکھا تو ان سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ ضرب حنین کے دن مجھے لگی تھی۔ میں نے پوچھا کیا آپ آنحضرتؐ کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک تھے۔ انہوں نے فرمایا ہاں۔ اور بعض لوگوں نے اس کے علاوہ اور کچھ بیان کیا ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے عمرو بن مرہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے اصحاب (جن لوگوں نے واقعہ حدیبیہ میں درخت کے نیچے آنحضرتؐ سے بیعت کی تھی ان کو اصحاب شجرہ بھی کہتے ہیں اور اصحاب بیعۃ الرضوان بھی کہتے ہیں۔) شجرہ ایک ہزار چار سو آدمی تھے اور اُس وقت آٹھواں حصہ مہاجرین میں قبیلہء اسلم کا تھا اسمٰعیل بن ابی خالد' شعبی' عبدالملک بن عمیر' ابواسحاق شیبانی' حکم بن عتیبہ اور سلمہ بن کہیل وغیرہ نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ اپنی اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے ابو یعفور عبدی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کر کے بیان کیا کہ عبداللہ بن ابی اوفی سے ٹڈی کے حلت و حرمت کا سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہؐ کے ہمراہ چھ غزوات کیے ہیں اُس میں ہم لوگ ٹڈی بھی کھاتے تھے ایسا ہی اس کو سفیان بن عیینہ نے روایت کیا ہے اور اس کو (امام) ثوری نے ابو یعفور سے نقل کر کے (یوں) روایت کیا ہے کہ انہوں نے یہ کہا کہ میں نے (آنحضرت کے ہمراہ) سات غزوات کیے اور ہمیں ابوعبداللہ یعنی محمد بن محمد بن سرایا بن علی فقیہ بلدی وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے محمد بن اسمٰعیل جعفی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معاویہ بن عمرو نے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابواسحاق نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن ابی نضر سے جو کہ عمرو بن عبیداللہ کے غلام تھے اور انہوں نے اُن کو مکاتب

بنا دیا تھا روایت کر کے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے کہ ان کے پاس عبداللہ بن اوفی نے ایک خط لکھ کر بھیجا تھا (جس کا مضمون یہ تھا کہ) رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ تم لوگ آگاہ ہو جاؤ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔ عبداللہ بن ابی اوفی کی وفات بمقام کوفہ ۸۶ھ ہجری میں ہوئی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نابینا ہونے کے بعد اُن کی وفات ۸۷ھ ہجری میں ہوئی۔ یہ اپنے داڑھی اور سر کے بالوں میں مہندی کا خضاب لگاتے تھے۔ ان کے (بالوں کے) دو گیسو تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۲۹۔ حضرت عبداللہؓ بن بحینۃ

حضرت عبداللہؓ بن بحینۃ۔ بحینۃ اُن کی والدہ کا نام ہے وہ بیٹی ہیں۔ حارث بن المطلب بن عبد مناف کی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی والدہ ازدیہ تھیں۔ ان کے والد کا نام مالک ہے وہ بیٹے ہیں قشب ازدی کے جو کہ (قبیلہ) ازدشنوءہ سے تھے۔ یہ قبیلہ بنی مطلب بن عبد مناف کے حلیف تھے اور صحابی بھی تھے۔ کبھی یہ اپنے والد اور والدہ کی طرف ایک ہی دفعہ منسوب کیے جاتے ہیں اس وقت میں ان کا نسب یوں بیان کیا جاتا ہے۔ عبداللہ بن مالک بن بحینۃ۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے یہ بہت ہی عابد و فاضل شخص تھے۔ تمام سال روزہ رکھتے تھے۔ انہوں نے (مقام) بطن ریم میں (جا کر) جو مدینہ سے تیس میل کے فاصلہ پر ہے سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کے تذکرہ کو ابو عمر نے ان کی کنیت ہی میں لکھا ہے اس لئے کہ یہ کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ عبداللہ بن مالک کے تذکرہ میں بھی آئے گا۔ اس لئے کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کو وہیں ذکر کیا ہے۔

۲۸۳۰۔ حضرت عبداللہؓ بن بدر مدنی

حضرت عبداللہؓ بن بدر بن بعجہ بن زید بن معاویہ بن خشان بن سعد بن ودیعہ بن عدی بن غنم بن الربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ بن زید جہنی مدنی۔ ان کا نام (قبل اسلام کے) عبدالعزی تھا مگر رسول اللہؐ نے (بعد اسلام کے) عبداللہ رکھ دیا تھا۔ ان کی کنیت ابو بعجہ تھی۔ یہ اُن لوگوں میں ہیں جو فتح مکہ میں قبیلہ جہینہ کے علم بردار تھے۔ ان سے ان کے لڑکے بعجہ اور معاذ بن عبداللہ بن حبیب نے حدیث روایت کی ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے بعجہ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن بدر سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے (عاشورا کے دن) لوگوں سے فرمایا تھا کہ یہ دن عاشورا کا ہے سب لوگ اس میں روزہ رکھو۔ ایک شخص نے قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے عرض کیا کہ (یارسول اللہؐ) میں نے اپنی قوم کو تو ایسے حال میں چھوڑا ہے کہ اس میں سے بعض صائم تھے اور بعض غیر صائم۔ ان پر نبیؐ نے جواب دیا کہ تم اپنی قوم کے پاس جاؤ اور جو غیر صائم ہو اُس سے کہہ دو کہ اس روزہ کو پورا کرلے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ بعجہ کی وفات حضرت قاسم بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ہو چکی تھی۔ ان کا ایک لڑکا تھا اُن کو لوگ معاویہ کہتے تھے اُن سے دراوردی نے حدیث (بھی) روایت کی ہے۔

خشان: خاء پر زیر اور شین کے ساتھ۔

ودیعہ: واؤ پر زبر اور دال پر زیر کے ساتھ ہے۔

۲۸۳۱۔ حضرت عبداللہؓ بن بدر

حضرت عبداللہؓ بن بدر ان کا نسب پورا نہیں بیان کیا گیا۔ حضرمی نے ان کا ذکر مفارید میں لکھا ہے اور سلیمان بن احمد نے معجم

میں۔ ہمیں ابوموسیٰ بن ابی بکر مدینی نے کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے ہم سے ابواسامہ نے شعبہ سے انہوں نے ابوجویریہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے عبداللہ بن بدر کو نبیؐ سے نقل کر کے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تھا کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ معصیت میں نذر نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۸۳۲۔ حضرت عبداللہؓ بن بدیل

حضرت عبداللہؓ بن بدیل بن ورقاء بن عبدالعزیٰ۔ خزاعی۔ ان کا پورا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ یہ اپنے والد کے ساتھ فتح مکہ سے پہلے اسلام لا چکے تھے اور قبیلہ خزاعہ کے سردار تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے یہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے تھے۔ پہلی بات صحیح ہے، یہ فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک میں شامل تھے ان کے کھجور کے کثیر باغات تھے انہوں نے اور ان کے بھائی عبدالرحمٰن نے حضرت علی کے ہمراہ صفین میں مقاتلہ کیا تھا۔ یہ بہادر شخص تھے حضرت علی کے افضل و خاص شاگردوں میں تھے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے عبداللہ بن عامر کے ہمراہ ہو کر ۲۹ھ میں بعہد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اہل اصبہان سے مصالحت کی تھی۔ شعبی نے بیان کیا ہے کہ (واقعہ صفین) میں ان کے (بدن) پر دو زرہ اور دو تلواریں تھیں اسی کے ساتھ اہل شام سے مقاتلہ کرتے تھے اور یہ کہتے تھے

لم یبق الا الصبر و التوکل　　ثم التمشی فی الرعیل الاول
مشی الجمال فی حیاض المنهل　　واللہ یقضی مایشاء و یفعل

''اب صرف یہ باقی رہ گیا ہے کہ صبر اور توکل کیا جائے۔ اور پہلے قافلہ کے ساتھ کوچ کیا جائے قافلہ سیراب کرنے والے حوضوں پر پہنچ گیا اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے اور کرتا ہے''۔

یہ برابر مقاتلہ کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت معاویہ کے پاس پہنچ گئے (اتنے میں) اہل شام نے ان کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور قتل کر دیا۔ جب حضرت معاویہ نے ان کی نعش کو دیکھا تو یہ فرمایا کہ قسم خدا کی اگر قبیلہ خزاعہ کی عورتیں قدرت پاتیں تو وہ بھی ہم سے مقاتلہ کرتیں پھر ان کے مردوں کا کیا کہنا اور ہمام کے یہ اشعار پڑھے

کلیث هزبر کان یحمی ذمارہ　　رمتهُ المنایا قصدها فتفطرا
اخو الحرب ان عضت به الحرب عضها　　وان شمرت یوما به الحرب شمرا

''کلیب ایک شیر تھے جو غصہ دلانے سے جوش میں آ جاتے تھے۔ موت نے ان پر حملہ کیا کہ وہ پراگندہ ہو گئے۔ لڑائی کے وہ دوست تھے اگر لڑائی ان کو کاٹتی تھی تو وہ بھی اسے کاٹ لیتے تھے۔ اور وہ ان سے مقابلہ کرتے تو یہ مقابلہ کو مستعد ہو جاتے''۔

واقعہ صفین ۳۷ھ میں ہوا تھا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ لیکن ابن مندہ نے فقط یہ بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن بدیل بن ورقاء کا شمار کتاب طبقات میں اہل اصبہان میں کیا گیا ہے۔ اور ابونعیم نے یوں بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین نے عبداللہ بن بدیل

بن ورقاء کا ذکر کیا ہے (ان کے متعلق جن لوگوں نے بیان کیا ہیں ان کے) جمیع اقوال یہی ہیں۔

۲۸۳۳۔ حضرت عبداللہؓ بن بدیل

حضرت عبداللہؓ بن بدیل۔ یہ دوسرے بدیل کے لڑکے ہیں۔ انہوں نے نبیؐ سے مسخ خفین کے متعلق حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۸۳۴۔ حضرت عبداللہؓ بن بر

حضرت عبداللہؓ بن بر۔ داری۔ ان کا نام طیب تھا مگر رسول اللہؐ نے عبداللہ رکھ دیا۔ ابن اسحٰق نے ان کے تذکرہ کو قبیلہ داری کے ان لوگوں میں بیان کیا ہے کہ جو لوگ وفد بن کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ نے ان لوگوں کے لیے خیبر کے مال غنیمت سے پچاس وسق حکم دیدیا تھا اس کو ابوعلی غسانی نے بیان کیا ہے۔

۲۸۳۵۔ حضرت عبداللہؓ بن براء

حضرت عبداللہؓ بن براء۔ ان کی کنیت ابوہند ہے۔ داری ہیں۔ بعض لوگوں نے بریر بن عبداللہ بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے مختصراً لکھا ہے کوئی تعجب نہیں کہ یہ اور وہ عبداللہ جو پہلے مذکور ہو چکے ہیں دونوں ایک ہی ہوں۔ واللہ اعلم

۲۸۳۶۔ حضرت عبداللہؓ بن بریر

حضرت عبداللہؓ بن بریر بن ربیعہ۔ ان سے ابوعبدالرحمٰن حبلی نے حدیث روایت کی ہے۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہے اس کو ابوسعید بن یونس نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

حبلی: حاء پر پیش اور باء کے ساتھ ہے۔

۲۸۳۷۔ حضرت عبداللہؓ بن بسر مازنی

حضرت عبداللہؓ بن بسر۔ مازنی۔ خاندان مازن بن منصور بن عکرمہ سے ہیں۔ ان کی کنیت ابوبسر ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابوصفوان ہے۔ انہوں نے دونوں قبلہ (یعنی بیت المقدس اور کعبہ) کی طرف نماز پڑھی تھی نبیؐ نے اپنا دست مبارک ان کے سر پر رکھا تھا اور ان کے لیے دعا کی تھی۔ یہ اور ان کی والدہ اور ان کے والد اور ان کے بھائی عطیہ اور ان کی ہمشیرہ صماء (سب) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان سے اہل شام نے حدیث روایت کی ہے ان میں سے خالد بن معدان' یزید بن خمیر' سلیم بن عامر اور راشد بن سعد وغیرہم بھی ہیں۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں کے ساتھ محمد بن عیسٰی بن سورۃ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے یزید بن خمیر سے انہوں نے عبداللہ بن بسر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ میرے والد کے مکان پر تشریف لائے تو ہم نے آپ کے حضور میں کھانا پیش کیا پس آپ نے اس سے (کچھ) تناول فرمایا اس کے بعد کھجوریں پیش کی گئیں پس آپ اسے کھاتے تھے اور اس کی گٹھلی کو اپنی دو انگشت سبابہ اور وسطی سے پھینکتے تھے ان کی وفات ۸۸ھ میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۹۴ سال کی تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات بمقام حمص ۹۶ھ میں سلیمان بن عبدالملک کے

زمانے میں ہوئی اور اس وقت ان کی عمر سو سال کی تھی ملک شام میں سب صحابہ کے اخیر میں انہی کی وفات ہوئی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابن مندہ نے عبداللہ بن بسر کو سلمی اور مازنی دونوں بیان کیا ہے مگر یہ صحیح نہیں اس لیے کہ سلیم مازن کے بھائی تھے اور عبداللہ سلیم کے لوگوں کے حلیف بھی نہیں تھے کہ اس کی وجہ سے ان کی طرف منسوب کیے جاتے۔

بسر: باء پر پیش اور سین کے ساتھ ہے۔

حریز: حاء پر زبر' راء پر زیر اور آخر میں زاء کے ساتھ ہے۔

خمیر: خاء پر پیش' میم پر زبر اور آخر میں راء کے ساتھ ہے۔

۲۸۳۸۔حضرت عبداللہؓ بن بسر نصری

حضرت عبداللہؓ بن بسر۔نصری۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ مازنی نہیں اس لیے کہ قبیلہ بن مازن قبیلہ بنی نصر کے علاوہ دوسرا قبیلہ ہے۔ان کو طبرانی نے (اپنی) مسند میں مازنی بیان کیا ہے مگر یہ ان کی غلطی ہے ہاں اس میں شک نہیں کہ یہ دونوں شامی ہیں۔ان کا تذکرہ ابوعبداللہ صوری اور ابوبکر خطیب وغیر ہما نے کیا ہے اور ان لوگوں نے ان دونوں قبیلوں میں فرق کیا ہے۔پس صحیح یہی ہے ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب یعنی احمد بن عباس اور ابوبکر قرانی اور ابوشکر صالحانی نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ربذۃ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوقاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضل بن سہل اعرج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسود بن عامر شاذان نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے عبدالواحد نصری نے بیان کیا ہے جو کہ عبداللہ بن بسر کی اولاد میں تھے وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالرحمٰن اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں تمہارے دادا عبدالواحد بن عبداللہ بن بسر کے پاس ایسے حال میں گیا کہ غزوہ کرنے والا تھا اور وہ ملک حمص کے امیر تھے۔انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابوعمرو میں تم سے ایک ایسی حدیث نہ بیان کردوں جو تم کو خوش کردے واللہ میں نے بسا اوقات اس حدیث کو سرکشوں سے چھپا رکھا ہے میں نے جواب دیا ہاں (ضرور فرمائیں) پس انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد عبداللہ بن بسر نے بیان کیا کہ ہم سب (ایک دفعہ) رسول اللہؐ کے (دولت خانہ) کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں آنحضرتؐ (بشاش بشاش) ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے (اس وقت خوشی میں) آپ کا چہرۂ مبارک خوب ہی چمک رہا تھا پس ہم آپ کے سامنے کھڑے ہوگئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ (اس وقت) ہم جو آپ کے چہرۂ مبارک کی روشنی ولطائف کو دیکھ رہے ہیں وہ کیا ہم لوگوں کو بھی خوش کرلے گی۔آپ نے جواب دیا سنو ابھی جبرئیل علیہ السلام نے آکر مجھ کو یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ عزوجل نے مجھ کو شفاعت کا حکم دے دیا ہے۔اس پر ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا شفاعت خاص بنی ہاشم کے لیے ہوگی آپ نے فرمایا نہیں جس پر میں نے پھر عرض کیا کیا یہ شفاعت عام قریشیوں کے لیے ہوگی؟ آپ نے جواب دیا نہیں۔پھر میں نے عرض کیا کیا یہ شفاعت آپ کی تمام امت کے لیے ہوگی؟ آپ نے فرمایا ہاں! یہ شفاعت میری امت میں ان لوگوں کے لیے ہوگی جو کہ گنہگار اور بدکار ہیں۔ابوعمر وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن بسر سے عمرو بن روبہ نے حدیث روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے ابوعمرو کا لکھنا صوری اور خطیب کے قول کی تائید کررہا ہے کہ یہ مازنی نہیں واللہ اعلم

۲۸۳۹۔ حضرت عبداللہ ؓ بن بغیل

حضرت عبداللہ ؓ بن بغیل۔ کنانی۔ ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں ہوتا۔ ہاں (یہ ضرور ہے کہ) انہوں نے آنحضرت ﷺ کے زمانہ کو پایا ہے۔ ان سے ابوسلیمان حمصی نے حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ان دونوں کے علاوہ اور لوگوں نے بھی ان کا ذکر ان کے والد نفیل (نون کے ساتھ) کے تذکرہ میں کیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کو ہم آگے بیان کریں گے۔

۲۸۴۰۔ حضرت عبداللہ ؓ بن ابی بکر بن ربیعہ سعدی

حضرت عبداللہ ؓ بن ابی بکر بن ربیعہ۔ سعدی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ خاندان سعد بن بکر سے ہیں۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے اور عامر بن طفیل کے قصہ یعنی نبی ﷺ کی خدمت میں عامر بن طفیل کے آنے' جانے اور ان کی موت کے حالات کو بیان کیا ہے۔ و نیز انہوں نے ضحاک بن سفیان کلابی کے اسلام لانے کے حالات بیان کئے ہیں پس اتنا ہی کافی ہے۔ یہاں پر اس قصہ کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔

۲۸۴۱۔ حضرت عبداللہ ؓ بن ابی بکر صدیق

حضرت عبداللہ ؓ بن ابی بکر صدیق۔ حضرت ابوبکر کا اسم مبارک عبداللہ بن عثمان ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ ان لوگوں کے نام میں کیا جائے گا جن لوگوں کے والد کا نام عبداللہ ہے۔ یہاں پر ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۴۲۔ حضرت عبداللہ ؓ بکری

حضرت عبداللہ ؓ بکری۔ ان کا نسب معلوم نہیں۔ انہوں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا تھا کہ (اعمال میں) سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ ان سے ان کی لڑکی بہیہ بنت عبداللہ بکری نے یہی حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۸۴۳۔ حضرت عبداللہ ؓ بن ثابت انصاری

حضرت عبداللہ ؓ بن ثابت انصاری۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے جابر سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عبداللہ بن ثابت سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت عمر بن خطاب ؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور یہ عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میں اپنے ایک قرابتی بھائی کے پاس گیا تھا جو کہ قبیلہ بنی قریظہ سے ہے۔ اس نے مجھے توریت کا خلاصہ لکھ کر دیا ہے۔ اگر اجازت ہو تو میں آپ کو بھی پڑھ کر سنا دوں (اس کو سنتے ہی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک غصہ سے متغیر ہو گیا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ اس وقت میں نے حضرت عمر کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آپ رسول اللہؐ کے چہرۂ مبارک (کی حالت) کو نہیں دیکھتے ہیں پس حضرت عمر نے فوراً آنحضرت ﷺ کی طرف مخاطب ہو کر یہ کہا کہ ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین حق ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ اس کے بعد نبیؐ کے چہرہ سے

آثار غصہ جاتے رہے اور آپ نے یہ فرمایا کہ مجھ کو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر اس وقت تم لوگوں میں موسیٰ علیہ السلام بھی آ جائیں اور تم لوگ ان کی اتباع کرو اور مجھ کو چھوڑ دو تو یقیناً گمراہ ہو جاؤ۔ تم میرے لیے مخصوص ہو اور میں تم لوگوں کے لیے مخصوص ہوں۔ اس کو خالد اور حریث بن ابی مطر اور زکریا بن ابی زائدہ نے شعبی سے انہوں نے ثابت بن یزید سے نقل کر کے روایت کیا ہے۔ و نیز اس کو ہشیم اور حفص بن غیاث وغیرہما نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر سے نقل کر کے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے اہل کتاب کی کتابوں کے قصہ کو ان عبداللہ بن ثابت کے تذکرہ میں لکھا ہے جن کا تذکرہ ان کے بعد ہے۔

۲۸۴۴۔ حضرت عبداللہؓ بن ثابت انصاری (ابو اسید)

حضرت عبداللہؓ بن ثابت انصاری۔ ان کی کنیت ابو اسید ہے (فتحہ الف کے ساتھ) اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ اسید ہے۔ ضمہ الف کے ساتھ۔ مگر صحیح فتحہ ہے۔ انہوں نے نبیؐ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ تم لوگ (روغن) زیتون کو کھاؤ اور اس کا تیل (بدن میں) لگاؤ۔ اس کو تینوں نے بیان کیا ہے۔ اور اس کے قائل ابو عمر بھی ہیں کہ شعبی نے ان سے ایک دوسری حدیث اہل کتاب کی کتابوں کے پڑھنے کے بارے میں بیان کی ہے مگر ان کی یہ حدیث مضطرب ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ابو اسید انصاری وہی ہیں جن سے ابو طفیل نے حدیث روایت کی ہے اور بعض کا قول ہے کہ ان ابو اسید انصاری کا نام ثابت ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے خادم تھے یہاں تک یہ سب ابو عمر کے کلام ہیں۔ ابن مندہ نے کہا ہے عبداللہ بن ثابت انصاری کی کنیت ابو اسید تھی اس کو یحییٰ بن صاعد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ابو حمزہ سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ابو طفیل سے انہوں نے عبداللہ بن ثابت سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن ثابت نے (اپنے نزدیک) اپنے لڑکوں کو بلوایا اور روغن زیتون منگوا کر ان سے کہا کہ تم لوگ اس کو اپنے سروں میں ڈالو۔ ان لڑکوں نے انکار کیا پس یہ ان لوگوں کو مارنے لگے اور کہنے لگے کیا تم لوگ رسول اللہؐ کے تیل سے اعتراض کرتے ہو؟ ابو طفیل نے بھی روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ تم لوگ روغن زیتون کو کھاؤ اور بدن میں لگاؤ۔ ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن ثابت کی کنیت ابو اسید ہے اس کو بعض متاخرین نے ابن صاعد سے نقل کر کے بیان کیا ہے اور یہ ابن صاعد میرے نزدیک اس سے کہ جس سے شعبی روایت کرتے ہیں مقدم ہیں۔ پس اس تقریر سے معلوم ہو گیا کہ ابو عمر اور ابو نعیم کا اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ یہ دونوں عبداللہ بن ثابت ایک ہی ہیں اور ابن مندہ کے نزدیک دونوں درحقیقت دو ہیں مگر حق انہی دونوں کا قول ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۴۵۔ حضرت عبداللہؓ بن ثابت انصاری (ابو ربیع)

حضرت عبداللہؓ بن ثابت انصاری۔ ان کی کنیت ابو ربیع ہے۔ ظفری ہیں۔ خاندان ظفر بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس سے ہیں۔ ان کا ذکر جابر بن عتیک کے تذکرہ میں ہو چکا ہے۔ ہمیں ابو احمد بن سکینہ نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قعنبی نے امام مالکؒ سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن جابر بن عتیک سے انہوں نے عتیک بن الحارث بن عتیک سے جو عبداللہ بن عبداللہ کے نانا تھے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے جابر بن عتیک بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ثابت کے پاس عیادت کے لیے تشریف لائے تو آپ نے ان کو حالت غشی میں دیکھ کر بلند آواز سے پکارا مگر انہوں نے

جواب نہیں دیا۔ تو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا کہ اے ابوربیع ہم لوگ اب تمہارے بارے میں بے اختیار ہیں۔ اس کے بعد عورتوں نے چیخ مار کر رونا شروع کیا تو جابر بن عتیک نے عورتوں کو منع کیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے ابوعبدالرحمٰن جب تک یہ زندہ ہیں ان کو رونے دو۔ آخر ان کی وفات اسی مرض میں ہوگئی۔ اور رسول اللہؐ نے ان کو اپنے کرتہ مبارک میں کفنایا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابوربیع کنیت ان عبداللہ کی ہے جوان عبداللہ بن ثابت کے لڑکے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے موقع پر کیا جائے گا صحیح یہی ہے کہ یہ کنیت ان کے والد کی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو ظفری بیان کیا ہے۔ مگر ابوعمر نے ان کو کسی قبیلہ کی طرف منسوب نہیں کیا۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ ابوربیع کنیت ہے عبداللہ بن ثابت بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کی ہے۔ یہ اور ظفر دونوں مالک بن اوس میں جا کر مل جاتے ہیں۔ اس لیے کہ ظفر بیٹے ہیں خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے۔ واللہ اعلم

۲۸۴۶۔ حضرت عبداللہؓ بن ثعلبہ بلوی

حضرت عبداللہؓ بن ثعلبہ بن حزمۃ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ بن مالک بلوی۔ یہ قبیلہ بنی عمرو بن عوف بن خزرج انصاری کے حلیف تھے یہ اور ان کے بھائی بحاث نبیؐ کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک تھے ان دونوں کا ذکر بحاث کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابن مندہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے عبداللہ بن ثعلبہ بن خزابہ یعنی حزابہ کی جگہ حزمہ بیان کیا ہے مگر حزمہ ہی صحیح ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔ مگر ابن مندہ پر استدراک کرنے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی اس لیے کہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے پھر میں نہیں سمجھ سکتا کہ کس بنا پر ان کو شبہ ہوگیا شاید یہ وجہ ہوسکتی ہے کہ انہوں نے یہ دیکھا ہو کہ ابن مندہ نے بحاث کو جو عبداللہ بن ثعلبہ کے بھائی تھے نہیں بیان کیا تو یہ خیال کرلیا ہوگا کہ انہوں نے عبد اللہ کا بھی ذکر نہیں کیا یا دوسری وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ جہاں پر ابن مندہ نے ان کا نسب اپنی کتاب میں یوں بیان کیا ہے عبداللہ بن ثعلبہ بن حزابہ تو اس کو دیکھ کر خیال کرلیا ہوگا کہ یہ اور ہیں۔ حالانکہ یہ فقط نام کا اختلاف ہے ورنہ فی الحقیقت دونوں ایک ہی ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مع صحیح نسب ان کے بھائی بحاث کے تذکرہ میں بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

عمارہ: میم مشدد کے ساتھ ہے۔

۲۸۴۷۔ حضرت عبداللہؓ بن ثعلبہ بن صعیر

حضرت عبداللہؓ بن ثعلبہ بن صعیر۔ ان کا پورا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ یہ قبیلہ بنی زہرہ کے حلیف تھے زمانہ ہجرت سے چار سال پہلے پیدا ہوئے تھے۔ ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ انہوں نے محمد بن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے زہری نے عبداللہ بن ثعلبۃ بن صعیر زہری سے روایت کر کے بیان کیا اور عبداللہ بن ثعلبہ کی پیدائش فتح مکہ کے سال میں ہوئی تو یہ (بغرض برکت) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے گئے تو آپ نے اپنا دست مبارک ان پر پھیر دیا۔ اور ان کے لیے دعا برکت کی و نیز ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے کہ جن کا لقب دقاق تھا خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوقاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب یعنی محمد بن محمد بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن علی سکری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قطن نے بیان کیا وہ کہتے

تے ہم سے حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم نے عباد بن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن ثعلبۃ بن صعیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے شہداء احد کے لیے فرمایا تھا کہ ان لوگوں کو مع خون کے (بغیر غسل دلائے ہوئے) دفن کرو اس لیے کہ جتنے مقتولین فی سبیل اللہ ہیں قیامت کے دن اسی حال سے اٹھیں گے کہ ان کا بدن خون میں تر ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کے مانند ہوگی ان کی وفات ۸۹ھ میں ہوئی تھی اس وقت ان کی عمر ۹۳ سال کی تھی۔ یہ ان لوگوں کے قول کے مطابق ہے کہ جو لوگ اس کے قائل ہیں کہ ان کی پیدائش زمانہ ہجرت سے پہلے ہوئی تھی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا کہ ان کی پیدائش ہجرت کے بعد ہوئی تھی اور ان کی وفات ۸۷ھ میں ہوئی تھی اس وقت ان کی عمر ۸۳ سال کی تھی واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۴۸۔ حضرت عبداللہؓ ثقفی

حضرت عبداللہؓ ثقفی۔ یہ سفیان بن عبداللہ مدنی کے والد ہیں۔ انہوں نے نبیؐ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ جو شخص ایسی چیزوں پر ناز کرنے والے ہیں جس کے وہ خود مالک نہ ہوں اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص مکر وفریب کے دو جامے اپنے اوپر ڈال لے۔ ان سے ان کے لڑکے سفیان نے حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۸۴۹۔ حضرت عبداللہؓ ثمالی

حضرت عبداللہؓ ثمالی۔ صحابی ہیں۔ ان سے عبدالرحمٰن بن ابی عوف اور ثور بن یزید نے حدیث روایت کی ہے اور یحیٰی بن سعید نے ثور بن یزید سے انہوں نے عبداللہ ثمالی سے نقل کر کے حدیث روایت کی ہے اور ثور بن یزید یہ بھی کہتے تھے کہ عبداللہ ثمالی رسول اللہؐ کے صحابیوں میں تھے مگر اہل شام کے بعض لوگوں نے ان سے اختلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ تابعی تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔ ان کا صحیح نسب یوں ہے: عبداللہ بن عبداللہ ثمالی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے موقع پر کیا جائے گا۔

۲۸۵۰۔ حضرت عبداللہؓ بن ثوب

حضرت عبداللہؓ بن ثوب۔ ان کی کنیت ابو مسلم ہے خولانی ہیں۔ ان کی کنیت زیادہ مشہور تھی۔ شرحبیل بن مسلم نے کہا ہے کہ ابو مسلم مدینہ میں اس وقت آئے تھے کہ نبی ﷺ کی وفات ہو چکی تھی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے۔ یہ بہت بڑے فاضل و عابد اور متقی شخص تھے۔ غرض ان کے بہت سے فضائل ہیں۔ ان کا شمار بہتر و افضل تابعیوں میں تھا۔ ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ ان کی پیدائش غزوۂ حنین کے دن ہوئی تھی اور یہی قول صحیح ہے۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے نبیؐ کے زمانے میں اسلام قبول کر لیا تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا اور نیز یہ صحیح ہے۔ ان سے محمد بن زیاد الالہانی، ابو ادریس خولانی، شرحبیل بن مسلم اور مکحول نے حدیث روایت کی ہے۔ انہوں نے ملک دمشق میں بمقام بداری سکونت اختیار کر لی تھی۔ عمرو یعنی ابو عبیدہ اور معاذ سے مروی ہے کہ ابو مسلم ملک روم میں غزوہ کے لیے گئے تو ہمیشہ اپنی بہادری کی وجہ سے لشکر کے آگے ہی رہتے تھے۔ ہاں جس وقت اور لوگوں کو مقدم ہونے کا حکم دیا جاتا تو اس وقت پیچھے ہو جاتے۔ افسران لشکر ابو مسلم سے برکت حاصل کرتے تھے چنانچہ وہ لوگ اسی وجہ سے ان کو مقدمۃ الجیش بناتے تھے۔ یہ واقعہ صفین میں حضرت معاویہ کے ہمراہ شریک تھے اور بطور رجز یہ پڑھتے تھے

ماعلتی ماعلتی وقد لبست درعتی اموت عند طاعتی

''میری خواہش کیا ہے میری خواہش کیا ہے؟ میں نے اپنی ذرہ پہن لی ہے۔(میری خواہش یہ ہے کہ) خلیفہ کی اطاعت میں مر جاؤں۔''

ابو مسلم کی وفات بحالت غازی ملک روم میں حضرت معاویہ کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ شخص جو غزوۂ حنین کے دن پیدا ہوئے تھے اور ابوادریس خولانی ہیں۔ اور ابو مسلم تو رسول اللہ ﷺ ہی کے زمانہ میں ایک بڑے آدمی شمار کیے جاتے تھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں پوری طرح بیان کیا جائے گا۔

۲۸۵۱۔ حضرت عبداللہؓ بن جابر البیاضی

حضرت عبداللہؓ بن جابر۔ بیاضی۔ بیاضہ انصار کا ایک قبیلہ ہے۔ بیاضہ۔ بیٹے ہیں عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن عضب بن جشم بن خزرج اکبر کے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازتاً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن سفیان نے بیان کیا جو اہل مدینہ سے تھے اور وہاں کے پرہیزگار لوگوں میں سے تھے وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے دادا عقبہ بن ابی عائشہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے عبداللہ بن جابر بیاضی کو جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے نماز میں دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھے ہوئے تھے عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ان سے ایک حدیث فضائل سورۂ فاتحہ کے متعلق نقل کی ہے جس کو انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۵۲۔ حضرت عبداللہؓ بن جابر عبدی

حضرت عبداللہؓ بن جابر۔ عبدی۔ بعض لوگوں نے ان کا نام عبدالرحمٰن بیان کیا ہے۔ یہ اپنے والد کے ہمراہ عبدالقیس کے اس وفد میں تھے جو کہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا چونکہ یہ (اس وقت) صغیر السن تھے لہٰذا ان کا شمار نہیں تھا انہوں نے (پہلے) بحرین میں سکونت اختیار کی تھی (بعد میں وہاں سے) منتقل ہو کر بصرہ میں چلے گئے۔ حارث بن مرہ نے نفیس سے جو کہ اہل بصرہ کے ایک شخص ہیں اور انہوں نے عبداللہ بن جابر عبدی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ اس وفد میں تھا جو کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گیا تھا آنحضرتؐ نے ہم لوگوں کو ان چار ظروف یعنی (۱) دباء اور (۲) حنتم اور (۳) نقیر اور (۴) مزفت میں پانی پینے سے منع فرمایا مگر جب رسول اللہؐ کی وفات ہوگئی اور میں اپنے والد کے ہمراہ حج کے لیے گیا تو جس وقت منیٰ میں پہنچا میرے والد نے کہا کہ ہمارے ہمراہ چلو تا کہ حسن بن علی کو سلام کر آئیں چنانچہ میں (والد کے ہمراہ) ان کی خدمت میں پہنچا جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو دیکھا تو مرحبا کہہ کر بیٹھنے کے لیے جگہ دی اس کے بعد کسی نے حضرت حسن سے نبیذ کے گڑھے کا حکم دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ (اس کا استعمال) جائز ہے میرے والد نے عرض کیا کہ اے ابو محمد (آپ ایسا کہتے ہیں) بعد اس کے رسول اللہؐ ہم سے نبیذ کے ظروف کی بابت (ممانعت) فرما چکے انہوں نے جواب دیا ہاں تمہارے بعد پھر اس کی اجازت ہوگئی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۵۳۔ حضرت عبداللہؓ بن جبر

حضرت عبداللہؓ بن جبر بن عتیک۔ ان کی حدیث نبیؐ سے صرف اسی قدر مروی ہے کہ آنحضرت جبر کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ اس کو امام نسائی نے اپنی سنن میں ایسا ہی بیان کیا ہے۔ اس سند میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس شخص کی بابت بہت اختلاف ہے جس کی عیادت رسول اللہؐ نے کی تھی۔ بعض لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ شخص یہی جبر ہیں اور بعض اس کے قائل ہیں کہ وہ جابر ہیں اور بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے عبداللہ بن ثابت کی عیادت کی تھی اور بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے عبداللہ بن عبداللہ بن ثابت کی عیادت کی تھی اور جابر یا جبر وہاں موجود تھے اکثر لوگ اسی کے قائل ہیں کہ آپ نے عبداللہ بن ثابت کی عیادت کی تھی۔ میں نے سب اقوال کو اپنے اپنے موقع پر اسی کتاب میں لکھا ہے اور ہر ہر قول کے قائل کو بھی بیان کر دیا ہے۔

۲۸۵۴۔ حضرت عبداللہؓ بن جبیر خزاعی

حضرت عبداللہؓ بن جبیر۔ خزاعی۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی۔ سماک بن حرب نے ان سے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے نبیؐ کے ہاتھ سے ایک شخص کے پیٹ میں کسی لکڑی یا مسواک کا کونچہ لگ گیا تو اس شخص نے آپ سے عرض کیا کہ آپ نے مجھ کو تکلیف دی مجھے اس کا بدلہ دیجئے۔ آپ نے وہ لکڑی جو آپ کے دست مبارک میں تھی اس کو دے دی اور فرمایا کہ تم اپنا بدلہ لے لو پس اس شخص نے آپ کے شکم مبارک کا بوسہ لیا اور کہنے لگا کہ میں نے معاف کیا تا کہ آپ اسی کے عوض میں قیامت کے دن میری شفاعت کر دیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ یہ عبداللہ بن جبیر ہی ہیں جنہوں نے ابوفیل سے روایت کی ہے۔

۲۸۵۵۔ حضرت عبداللہؓ بن جبیر انصاری

حضرت عبداللہؓ بن جبیر بن نعمان بن امیہ بن امرأالقیس۔ امرأ القیس کا دوسرا نام برک ہے وہ بیٹے ہیں ثعلبۃ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے۔ انصاری ہیں اوسی ہیں۔ بنی ثعلبہ بن عمرو میں سے تھے بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ یہ بھائی ہیں خوات بن جبیر کے جو صاحب (ان کو صاحب ذات النحیین اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ایک عورت سے جس کا لقب ذات النحیین تھا ان کا واقعہ گزرا تھا وہ واقعہ یہ ہے کہ بنی تمیم کی ایک عورت زمانہ جاہلیت میں گھی بیچنے کے لیے نکلیں دو مشک گھی لے کے گھر سے چلی اثناء راہ میں خوات بن جبیر ملے انہوں نے اس عورت کے حسن و جمال کو پسند کیا اور قریب جا کر کہا کہ تم مجھے اس گھی کا نرخ بتا دو میں یہیں خرید لوں نرخ طے ہو جانے کے بعد خوات نے کہا مجھے گھی کی بانگی بھی دکھا دو چنانچہ ایک مشک کھول کر انہوں نے گھی دیکھا بعد اس کے وہ مشک بغیر بند کئے ہوئے اس عورت کو پکڑا دی اور دوسری مشک کھولی اور وہ بھی اس عورت کو پکڑا دی جب اس کے دونوں ہاتھ بندھ گئے تو خوات نے اس سے مقاربت کی اور بعد فراغت کے بھاگ گئے۔ یہ قصہ ان کا مشہور گیا پھر خوات اسلام لائے اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزاح کے طور پر ان سے فرمایا کرتے تھے کہ اے خوات تمہاری خرید کیونکر ہوئی تھی اور آپ مسکراتے تھے یہ عرض کرتے تھے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب میں اس فعل سے پناہ

مانگتا ہوں۔) ذات النحیین کے لقب سے مشہور ہیں۔ رسول اللہؐ نے غزوۂ احد کے دن عبداللہ کو تیراندازوں پر جو پچاس آدمی تھے سردار بنا دیا تھا اور فرمایا تھا کہ تم لوگ ہرگز اپنی جگہ سے نہ ہٹنا اگرچہ تم دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت نوچ رہے ہیں مگر جب مشرکوں نے شکست کھائی تو لوگ عبداللہ بن جبیر کو چھوڑ کر غنیمت لینے کو چلے تو عبداللہ نے ان لوگوں سے کہا کہ تم لوگ رسول اللہؐ کے حکم کا کیا جواب دو گے؟ (مگر انہوں نے نہ مانا) آخر ان کو چھوڑ کر سب چلے گئے پس اتنے میں مشرکوں نے آ کر ان کو شہید کر دیا انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۵۶۔ حضرت عبداللہؓ بن جحش

حضرت عبداللہؓ بن جحش بن رباب بن یعمر بن صبرہ بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ اسدی ہیں ان کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ یہ قبیلہ بنی عبدشمس کے حلیف تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حرب بن امیہ کے حلیف تھے (مگر اس میں کوئی مخالف نہیں اس لیے کہ) جب حرب بن امیہ کے حلیف ہوں گے تو عبدشمس کے بھی ضرور حلیف ہوں گے۔ اس واسطے کہ عبدشمس اسی قبیلہ کے آدمی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ جب دار ارقم میں چھپے ہیں اس سے پہلے عبداللہ اسلام لا چکے تھے۔ یہ اور ان کے دونوں بھائی ابو احمد اور عبید اللہ اور ان کی بہنیں زینب بنت جحش جو رسول اللہ ﷺ کی بیوی تھیں اور ام حبیبہ بنت جحش اور حمنہ بنت جحش۔ یہ سب دونوں دفعہ ہجرت کر کے حبش میں گئیں تھی۔ عبید اللہ وہیں حبش میں نصرانی ہو کر مرے (ان کے بعد) ان کی بیوی ام حبیبہ بنت ابی سفیان وہیں حبش میں تھیں کہ رسول اللہؐ نے ان سے نکاح کر لیا۔ جب عبداللہ مع اپنے اہل وعیال اور بھائی کے مدینہ میں ہجرت کر کے گئے تو عاصم بن ثابت کے مکان پر اترے اور رسول اللہؐ نے ان کو ایک سریہ کا سردار بنا دیا۔ بقول بعض یہ سب سے پہلے سردار ہیں جن کو رسول اللہؐ نے مقرر کیا اور ان کی غنیمت بھی پہلی غنیمت ہے۔ جس کو مسلمانوں نے لیا۔ انہوں نے مال غنیمت کو پانچ حصوں پر منقسم کر کے بقیہ کو تقسیم کر دیا (اور ایک کو بیت المال کے لیے رکھ لیا) پس پہلا خمس اسلام میں اسی دن ہوا۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ اسحٰق بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن جحش نے میرے والد (سعد) سے غزوۂ احد کے دن کہا کہ آؤ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں چنانچہ دونوں ایک جانب ہو گئے (پہلے) سعد نے دعا کی کہ اے اللہ جس وقت میں کل دشمنوں سے ملوں تو میرا مقابلہ ایسے شخص سے کر جو (حملہ میں) سخت ہو اور اس کا رعب غالب ہو پس میں اس سے لڑوں اور اس کو تیری راہ میں قتل کر دوں اور اس کے ہتھیاروں کو لے لوں اس پر عبداللہ بن جحش نے آمین کہی اس کے بعد خود یہ دعا کی کہ اے اللہ کل میرے سامنے ایسا شخص آئے جو (حملہ میں) سخت ہو اور اس کا رعب غالب ہو۔ اس سے میں تیرے لیے مقاتلہ کروں اور مجھ سے مقاتلہ کرے وہ غالب آ کر مجھ کو قتل کر دے اور مجھ کو پکڑ کر میری ناک کان کاٹ لے پس جس وقت میں تیرے حضور میں حاضر ہوں تو تو مجھ سے پوچھے کہ اے عبداللہ کس کی راہ میں تمہاری ناک اور تمہارے دونوں کان کاٹے گئے ہیں؟ میں عرض کروں کہ تیرے اور تیرے رسول کی راہ میں۔ پس جواب میں تو یہ کہے کہ تم نے سچ کہا۔ سعد کہتے تھے کہ عبداللہ بن جحش کی دعا میری دعا سے بہتر تھی اس لیے کہ اخیر دن میں میں نے ان کی ناک اور دونوں کانوں کو دیکھا کہ ایک دھاگہ میں معلق تھے۔ ہمیں ابو قاسم یعنی یحیٰی بن اسد بن یحیٰی بن یونس ازجی

نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین یعنی محمد بن احمد بن علی ابنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن الفتح حلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویوسف یعنی محمد بن سفیان بن موسیٰ صفار مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعثمان یعنی سعید بن احمد بن نعیم اصحی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابن مبارک سے سنا وہ کہتے تھے ہم نے سفیان بن عیینہ نے علی بن زید بن جدعان سے انہوں نے سعید بن مسیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبداللہ بن جحش نے غزوۂ احد کے دن یہ دعا کی کہ اے اللہ میں تجھے قسم دلاتا ہوں کہ جب میں کل دشمن سے مقابلہ کروں تو وہ مجھ کو قتل کر دے اور میرے پیٹ کو چاک کرے اور میری ناک کان کاٹ لے پھر جس وقت میں تجھ سے ملوں تو تو مجھ سے پوچھے کہ کس کی راہ میں تمہاری یہ حالت ہوئی؟ میں عرض کروں کہ تیری راہ میں۔ چنانچہ ان کا دشمنوں سے مقابلہ ہوا اور انہوں نے ان کو قتل کر دیا اور جو جو انہوں نے کہا تھا سب کیا۔ ابن مسیب کہتے تھے کہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عبداللہ کی اخیر قسم کو پورا کرے گا جیسا کہ پہلی قسم کو پورا کیا ہے۔ زبیر بن بکار نے موفقیات میں بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن جحش کی تلوار غزوۂ احد کے دن ٹوٹ گئی تو رسول اللہؐ نے ان کو عرجون یعنی خرمہ کے درخت کی ایک شاخ دے دی۔ پس وہ ان کے ہاتھ میں تلوار ہو گئی اسی دن سے وہ عرجون کے لقب سے مشہور ہوئے یہ تلوار برابر لوگوں کے پاس رہی یہاں تک کہ بغاترکی کے ہاتھ دو سو دینار کی فروخت کی گئی جس نے ان کو غزوۂ احد میں شہید کیا وہ ابوحکم ابن اخنس بن شریق ثقفی تھا اس وقت ان کی عمر چالیس سال سے کچھ زائد تھی۔ یہ اور ان کے ماموں حمزہ بن عبد المطلب ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے۔ رسول اللہؐ نے ان دونوں کی جنازہ کی نماز پڑھائی۔ عبداللہ بن جحش کے ترکہ کے متولی رسول اللہ ﷺ تھے۔

پس آپ نے ان کے لڑکے کے لیے خیبر کا مال خرید لیا۔ عبداللہ کو لوگ مجدع فی اللہ کہتے تھے۔ زبیر بن بکار نے حسن بن زید بن حسن بن علی سے نقل کر کے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ابن ہشام کو غارت کرے وہ اللہ کا ادب نہ کرتا تھا۔ میں ایک روز اپنے والد کے ہمراہ اس سے گھر یعنی دار مروان میں داخل ہوا اور ہشام بن عبدالملک بن مروان نے ان کو یعنی اپنے لڑکے کو حکم دیا تھا کہ لوگوں کا وظیفہ مقرر کر دواتنے میں عبداللہ مجدع فی اللہ کے لڑکے ان کے پاس آئے اور انہوں نے اپنا نسب بیان کیا اور وظیفہ مقرر کرنے کی درخواست کی مگر ابن ہشام نے ان کا وظیفہ مقرر نہ کیا حالانکہ اگر کوئی شخص (اپنے شرف کی وجہ سے) آسمان پر اٹھایا جاتا تو عبداللہ کے لڑکے بیشک اسی قابل تھے کہ اپنے والد کے شرف کی وجہ سے آسمان پر اٹھائے جاتے (پھر بھی ابن ہشام نے ان کا وظیفہ نہ مقرر کیا) اور ابن ابی تجراۃ کندی کا وظیفہ مقرر کر دیا اس لیے کہ انہوں نے یہ کہا کہ میں تمہارے چچا عمارہ بن ولید بن مغیرہ کے ساتھ رہا ہوں۔ پس انہوں نے یہ جواب دے کر کہ بے شک ساتھ رہنا تم کو نفع دے گا وظیفہ مقرر کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۵۷۔ حضرت عبداللہؓ بن جد

حضرت عبداللہؓ بن جد بن قیس۔ ان کا پورا نسب انؓ کے والد کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ یہ خاندان بنی سلمہ سے ہیں جو انصار کا ایک قبیلہ ہے۔ غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے ان لوگوں کے نام میں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ بیان کیا ہے کہ قبیلہ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب ثم من بنی خنساء بن سنان بن عبید سے عبداللہ بن جد بن قیس بن خنساء بھی تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۵۸۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی جدعاء

حضرت عبداللہؓ بن ابی جدعاء۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد کا نام ابوحمساء ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ کنانی ہیں اور بعض لوگ اس کے قائل ہیں کہ یہ تمیمی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ عبدی ہیں۔ ان سے عبداللہ بن شقیق نے حدیث روایت کی ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وہیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خالد حذاء نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے عبداللہ بن ابی جدعاء سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت سے اتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے جو قبیلہ تمیم کے لوگوں سے زائد ہوں گے۔ عبداللہ بن ابی جدعاء کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ شخص آپ کے سوا کوئی دوسرا ہوگا آپ نے جواب دیا ہاں۔ میرے سوا دوسرا ہوگا اس حدیث کو ایسا ہی بشر بن مفضل (امام) ثوری ابن علیہ یزید بن زریع اور علی بن عاصم نے خالد سے انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے نقل کر کے روایت کیا ہے اور عبداللہ بن جدعاء سے عبداللہ بن شقیق نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ کب نبی ہوئے؟ تو آپ نے جواب دیا جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان میں تھے (یعنی پیدا بھی نہ ہوئے تھے)۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۵۹۔ حضرت عبداللہؓ بن جراد

حضرت عبداللہؓ بن جراد۔ خفاجی۔ خفاجہ بیٹے ہیں عمرو بن عقیل کے اس کو ابونعیم نے بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے عبداللہ بن جراد بن المنتفق بن عامر بن عقیل عقیلی۔ یہ صحابی ہیں ان کے اس نسب کو ابن ماکولا نے بیان کیا ہے۔ ان کا شمار اہل طائف میں ہے۔ ان سے ان کے بھتیجے یعلی بن اشدق نے حدیث روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زاہر بن طاہر سحامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحسین یعنی محمد بن علی ہاشمی نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوحفص یعنی عمر بن احمد واعظ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عیسیٰ بن سکین بلدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہاشم بن قاسم حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعلی بن اشدق نے عبداللہ بن جراد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ لبید (شاعر) نے رسول اللہ ﷺ کو دو مصرعے پڑھ کر سنائے تو آپ نے اول میں یہ فرمایا کہ تم نے سچ کہا اور دوسرے میں یہ فرمایا کہ تم نے غلط کہا وہ دونوں مصرعے یہ تھے

الا كل شيء ما خلا الله باطل وكل نعيم لا محالة زائل

جتنی چیزیں اللہ عزوجل کے ماسوا ہیں سب باطل ہیں۔ اور جتنی نعمتیں ہیں سب بالآخر زائل ہونے والی ہیں۔

پہلے کے بعد تو آپ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا اور دوسرے کے بعد آپ نے فرمایا کہ تم نے غلط بیان کیا اس لیے کہ جنت کی نعمتیں ہمیشہ رہنے والی ہیں اور یعلی (بن اشدق) نے ان سے یہ بھی روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس شخص نے اس ذمی پر ظلم کیا جو اپنا جزیہ ادا کرتا ہو اور اپنی ذلت کا مقر ہو تو میں اس شخص کا دشمن ہوں۔ عبداللہ بن جراد سے یعلی بن اشدق کے سوا اور کسی نے روایت نہیں کی اور وہ ضعیف ہیں چنانچہ ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ یعلی بن اشدق ضعیف راوی ہیں وہ ایک دیہاتی آدمی

تھے۔لوگوں سے پوچھا کرتے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۶۰۔حضرت عبداللہؓ بن جزء سلمی

حضرت عبداللہؓ بن جزء بن انس بن عامر بن علی۔سلمی۔ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔نائل بن مطرف بن رزین بن انس نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ جب اسلام کی فتح ہوئی (اس وقت) ہمارا ایک کنواں دفینہ میں تھا پس میں اس کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ کو ایک تحریر لکھ کر دے دی۔اور اسی کو یحییٰ بن یونس شیرازی نے عبدالسلام بن عمر سے انہوں نے نائل بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن جزء بن انس سے روایت کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے باپ دادوں سے انہوں نے عبداللہ بن جزء سے روایت کر کے بیان کیا کہ اس تحریر کی ابتدا یہ تھی: ان ھــذا الکتاب من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرزین بن انس- ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۸۶۱۔حضرت عبداللہؓ بن جزء زبیدی

حضرت عبداللہؓ بن جزء۔زبیدی۔ان کو ابوبکر بن ابی علی نے صحابہ میں بیان کیا ہے اور انہوں نے حیوہ بن شریح سے انہوں نے عقبہ بن مسلم سے انہوں نے عبداللہ جزء زبیدی سے نقل کر کے روایت کی وہ کہتے تھے ہم نے رسول اللہؐ کے ہمراہ بھنا ہوا گوشت کھایا اس وقت ہم مسجد میں تھے اتنے میں نماز شروع ہوئی پس کسی نے بجز کنکریوں میں ہاتھ پونچھنے کے اور کچھ زائد نہ کیا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کو لوگوں نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔مگر صحیح یہ ہے کہ یہ عبداللہ حارث بن جزء کے بیٹے ہیں۔

۲۸۶۲۔حضرت عبداللہؓ بن جعفر

حضرت عبداللہؓ بن جعفر ذی الجناحین بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف قرشی ہاشمی۔یہ صحابی ہیں۔ان کی والدہ اسماء بنت عمیس خثعمیہ ہیں ان کی پیدائش حبش میں ہوئی تھی اس لیے کہ ان کے والدین رضی اللہ عنہما ہجرت کر کے حبش میں گئے تو یہ وہیں پیدا ہوئے۔پس حبش میں سب سے پہلے مسلمان ہو کر پیدا ہونے والے یہی ہیں یہ وہاں سے اپنے والد کے ہمراہ مدینہ میں گئے۔محمد بن ابی بکر صدیق اور یحییٰ بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے یہ اخیافی بھائی ہیں۔انہوں نے نبیؐ سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں و نیز انہوں نے اپنی والدہ اسماء اور اپنے چچا علی بن ابی طالب سے حدیث روایت کی ہے اور ان سے ان کے لڑکے اسماعیل، اسحٰق، معاویہ، محمد بن علی بن حسین، قاسم بن محمد، عروہ بن زبیر اور شعبی وغیرہم نے حدیث روایت کی ہے۔جس وقت رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اس وقت عبداللہ دس سال کے تھے۔ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے جعفر بن خالد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جس وقت جعفر کی موت کی خبر آئی تو نبیؐ نے حکم دیا کہ جعفر کے اہل و عیال کے لیے کھانا تیار کرو اس لیے کہ ان لوگوں کو آج ایسی خبر پہنچی ہے جو (سب کاموں سے) ان سب کو باز رکھنے والی ہے۔

اور ہمیں ابوفضل بن ابی الحسن مخزومی نے اپنی سند سے ابویعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے

بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مہدی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب نے حسن بن سعد سے جو حسین بن علی بن عبداللہ بن جعفر کے غلام تھے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک دن مجھ کو اپنا ردیف بنا کر اپنے پیچھے بٹھا لیا اور آہستہ سے مجھ کو ایک حدیث بتلائی جس کو میں کسی سے بیان نہیں کرتا۔ رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے وقت پردہ کے لیے ریگستان کے ٹیلہ کو پسند فرماتے تھے یا دیواروں کو پس (حسب عادت مبارک) ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے اس باغ میں ایک (بھوکا) اونٹ (بندھا) ہوا تھا اس اونٹ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بلبلانے لگا اور اس کی دونوں آنکھوں سے پانی جاری ہوا (اس کو دیکھ کر) نبیؐ اس کے نزدیک تشریف لے گئے اور اپنا دست مبارک اس پر یعنی اس کے سر سے کوہان تک اور اس کے دونوں کندھوں تک پھیر دیا پس وہ چپ ہو گیا۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے دریافت کیا کہ یہ کس کا اونٹ ہے؟ اتنے میں انصار کا ایک جوان شخص آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ میرا اونٹ ہے تو آپ نے فرمایا تم کو اس جانور کے متعلق خدا سے خوف نہیں ہوتا کہ اس نے تم کو اس کا مالک بنا دیا ہے اور تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اس نے (مجھ سے) شکایت کی ہے کہ تم (سوار ہو کر) اس کو دوڑاتے ہو اور (پھر بھی) بھوکا رکھتے ہو۔ ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے نقل کر کے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عورتوں میں بہتر مریم بنت عمران ہیں اور عورتوں میں بہتر خدیجہ بنت خویلد ہیں۔ عبداللہ بن جعفر ایک کریم، سخی اور بردبار شخص تھے ان کو لوگ بحر الجود کہا کرتے تھے۔ ہمیں ابو محمد یعنی قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اذناً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن یعنی علی بن احمد بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن ابی الحدید نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن ربیعہ بن زبر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن قاسم بن خلاد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اصمعی نے عمری وغیرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ عبداللہ بن جعفر نے زبیر بن عوام کو دس لاکھ درہم قرض دیئے پس جب زبیر شہید ہوئے تو ان کے لڑکے عبداللہ نے عبداللہ بن جعفر سے کہا کہ میں نے اپنے والد کے وصیت نامہ میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ ان کا دس لاکھ درہم آپ کے ذمہ ہیں۔ عبداللہ بن جعفر نے جواب دیا (بے شک) وہ سچے ہیں جب تم چاہو مجھ سے وصول کر لو اس کے بعد جب دوبارہ ملاقات ہوئی تو عبداللہ بن زبیر نے عبداللہ بن جعفر سے کہا کہ اے ابو جعفر مجھ کو وہم ہو گیا تھا وہ مال آپ ہی کا ان کے ذمہ ہے اس پر ابو جعفر نے جواب دیا (نہیں) اب وہ مال انہی کا ہے (یعنی میں نہیں لوں گا) عبداللہ بن زبیر نے کہا میں اس کو گوارا نہیں کرتا (کہ آپ نہ لیں) اس پر پھر ابو جعفر نے کہا کہ اگر تم منظور کرو تو وہ مال انہی کا ہے (دینے کی ضرورت نہیں) اور اگر تم اس کو بہتر نہیں سمجھتے تو میں اس میں مہلت دیتا ہوں تم جب چاہو ادا کرو اور اگر تم اسے بھی پسند نہیں کرتے تو میرے ہاتھ ان کا کوئی مال فروخت کر دو عبداللہ بن زبیر نے (اس کو پسند کیا اور) کہا کہ میں ضرور کوئی چیز آپ کے ہاتھ فروخت کروں گا مگر ذرا پہلے لوگوں سے قیمت کرا لوں پس وہ گئے اور قیمت کرا کر ابو جعفر کے پاس آئے اور کہا کہ میں بہتر سمجھتا ہوں کہ آپ ہی تنہا چلیں اور کسی دوسرے کی جانے کی ضرورت نہیں چنانچہ ابو جعفر ان کے ہمراہ گئے اور عبداللہ بن زبیر نے ان کو ایک ویران زمین دے دی اور اس کی قیمت ان سے بیان کر دی۔

جب اس سے فارغ ہو گئے تو عبداللہ بن جعفر نے اپنے غلام سے کسی جگہ اشارہ کر کے کہا کہ اس جگہ مصلیٰ بچھا دو پس اس غلام نے اسی جگہ ایک غیر ہموار زمین میں مصلیٰ بچھا دیا۔ اس پر عبداللہ بن جعفر نے دو رکعت نماز نہایت ہی طویل سجدہ کے ساتھ پڑھی اور دعا کی جب دعا وغیرہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے غلام کو حکم دیا کہ میرے سجدہ کی جگہ کو کھودو چنانچہ اس نے کھودا پس یکا یک وہاں

پانی کا چشمہ نکل آیا۔ عبداللہ بن زبیر نے اس کو دیکھ کر کہا کہ میری زمین واپس کر دیجئے تو عبداللہ بن جعفر نے جواب دیا کہ میری دعا اور اس کی مقبولیت کہاں جائے گی میں (ہرگز) واپس نہ کروں گا۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور جب ان کے قبضہ میں وہ زمین آ گئی تو عبد اللہ بن زبیر کے زمانہ کے اعتبار سے بہت کچھ زیادہ آباد ہوگئی۔ عبداللہ بن جعفر کے جود و کرم اور تحمل و بردباری کے اتنے واقعات ہیں کہ ان کا احاطہ نہیں ہوسکتا ان کی وفات مدینہ میں۔ جحاف کے سال ۸۰ھ میں ہوئی تھی اس وقت عبدالملک بن مروان کی طرف سے حاکم مدینہ ابان بن عثمان تھے انہوں نے خود آ کر ان کے غسل اور تجہیز و تکفین میں شرکت کی لونڈی ان کے تخت کے پیچھے تھیں اور انہوں نے اپنے گریبانوں کو چاک کر ڈالا تھا۔ بہت بڑا اژدہام ان کے جنازہ پر تھا۔ ابان بن عثمان نے ان کے جنازہ کو اٹھایا اور بقیع تک برابر ساتھ رہے۔

ان کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور کہتے تھے واللہ تم بہت اچھے آدمی تھے تم میں کوئی برائی نہ تھی واللہ تم شریف اور بہت ہی بھلائی اور صلہ رحم کرنے والے آدمی تھے۔ سال۔ جحاف کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ (جحاف کے معنی سیلاب کے ہیں) اس سال مدینہ میں بہت بڑا سیلاب آیا تھا جس میں بہت سے حجاج اور اونٹ مع اسباب کے بہہ گئے تھے ان کے جنازہ کی نماز ابان بن عثمان نے پڑھائی۔ ان کی قبر پر (بعد میں) یہ دو شعر لکھے ہوئے دیکھے گئے

مقیم الی ان یبعث اللہ خلقه لقاؤک لایرجی و انت قریب

تزید بلی فی کل یوم و لیلة و تنسی کما تبلی و انت حبیب

"اس وقت تک کہ اللہ اپنی مخلوق کو مبعوث فرمائے تم کو (یہیں) رہنا ہے۔ اب تمہارے دیدار کی امید نہیں حالانکہ تم قریب ہو۔ روز بروز تمہارا جسم گلتا چلا جائے گا۔ اور جیسے جیسے تمہارا جسم گلے گا تمہاری یاد بھی فراموش ہو جائے گی حالانکہ تم محبوب ہو۔"

بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات ۸۴ھ یا ۸۵ھ میں ہوئی تھی مگر پہلا قول اکثروں کا ہے مدائنی نے کہا ہے کہ اس وقت ان کی عمر ۹۰ سال کی تھی اور بعض کا بیان ہے کہ ۹۱ سال کی تھی۔ اور بعض اس کے قائل ہیں کہ اس وقت ۹۲ سال کی عمر تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۶۳۔ حضرت عبداللہ ؓ ابو جمرہ یربوعی

حضرت عبداللہ ؓ ابو جمرہ یربوعی۔ ان کی کنیت ابو جمرہ ہے۔ یربوعی ہیں۔ ان سے ان کی لڑکی جمرہ نے روایت کی ہے کہ اور وہ بھی صحابیہ ہیں چنانچہ وہ کہتی تھیں کہ مجھ کو میرے والد رسول اللہ ﷺ کے حضور میں لے گئے اور یہ عرض کیا کہ میری اس لڑکی کے لیے دعائے برکت کر دیں پس آپ نے مجھ کو اپنی گود میں بٹھالیا اور اپنا دست مبارک میرے سر پر پھیرا۔

۲۸۶۴۔ حضرت عبداللہ ؓ بن ابی جہم

حضرت عبداللہ ؓ بن ابی جہم بن حذیفة بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی قرشی عدوی۔ یہ عبیداللہ بن عمر بن خطاب کے اخیافی بھائی ہیں فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے ملک شام میں غزوہ کے لیے گئے اور بمقام اجنادین شہید ہوئے۔

۲۸۶۵۔ حضرت عبداللہؓ بن جہیم

حضرت عبداللہؓ بن جہیم بن حارث بن صمۃ بن زید مناۃ بن حبیب اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ صمۃ بیٹے ہیں عمرو بن جموح بن حرام بن غنم بن کعب بن سلمۃ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردۃ بن تزید بن جشم بن خزرج کے۔ انصاری ہیں سلمی ہیں۔ ان کی کنیت ابوجہیم ہے۔ یہ معاذ اور خراش فرزندان صمۃ کے بھتیجے ہیں اور ابی بن کعب کے بھانجے ہیں۔ ان سے بسر بن سعید اور عمیر نے جو ابن عباس کے غلام تھے حدیث روایت کی ہے۔ یزید بن خصیفہ نے مسلم بن سعید سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھے ابوجہیم نے خبر دی کہ دو شخصوں نے ایک آیت میں اختلاف کیا اور دونوں نے نبیؐ سے دریافت کیا کہ صحیح کون ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ بلاشبہ قرآن سات لغتوں میں نازل کیا گیا ہے پس تم لوگ ہرگز قرآن میں نہ جھگڑو اس لیے کہ قرآن میں جھگڑنا موجب کفر ہو جاتا ہے۔ اور یہ حدیث یزید بن بسر بن سعید سے بھی مروی ہے اور یہی صحیح ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۶۶۔ حضرت عبداللہؓ بن حارث (ابواسحٰق)

حضرت عبداللہؓ بن حارث۔ ان کی کنیت ابواسحٰق ہے۔ ان کا تذکرہ عسکری اور ابوبکر بن ابی علی وغیرہما نے صحابہ میں کیا ہے۔ ہمام نے قتادہ سے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن حارث سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ایک حلہ ستائیس اونٹنیوں کے عوض میں خرید لیا تھا اور اس کو پہنا بھی کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ عبداللہ حارث بن نوفل کے بیٹے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں اس لیے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ کیا جائے گا ان عبداللہ کا پورا نسب یہ ہے: عبداللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ ہاشمی ہیں۔ مدینہ کے رہنے والے تھے بعد کو بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی جب یزید بن معاویہ کا انتقال ہوا تو بصرہ والوں نے بالاتفاق ان کو پسند کیا اور سب نے مل کر اپنا سردار بنا لیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ ان کے والد ہاشمی ہیں اور ان کی والدہ خاندان بنی امیہ سے ہیں اس لیے کہ ان کی والدہ ہند بنت ابی سفیان بن حرب ہیں اور ان لوگوں نے خلیفہ وقت کے متعلق بھی بیان کیا کہ وہ بھی ہمارے کام سے راضی ہے ان کا لقب یہ ہے کہ ان کی کنیت ان کے لڑکے اسحٰق کی وجہ سے ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث روایت کی ہے مگر ان کی حدیث مرسل ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ نبی ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے اور انہوں نے حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت عباس اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم وغیرہم سے حدیث روایت کی ہے اور ان سے ان کے دونوں لڑکے اسحاق اور عبداللہ اور سلیمان بن یسارؓ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰنؓ سبیعی اور عمر بن عبدالعزیز نے حدیث نقل کی ہے۔

۲۸۶۷۔ حضرت عبداللہؓ بن حارث بن اسد

حضرت عبداللہؓ بن حارث بن اسد بن جندل بن عامر بن مالک بن تمیم بن الدوئل بن حل بن عدی بن عبد مناۃ بن اد بن طابخہ۔ بعض نے ان کے دادا کا نام اسید بیان کیا ہے یا ابورفاعہ عدوی عدی بن عبد مناۃ اور یہ عدی رباب ہیں۔ ان کا شمار بہترین صحابہ میں تھا۔ ان کے نام میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام عبداللہ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ تمیم بن اسد

ہے۔انشاءاللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا تذکرہ پوری طرح کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

اسید: بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمزہ پرزبر اور سین پر زیر ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمزہ پر پیش اور سین پر زبر ہے اور بعض لوگ (صرف) اسد (یاء کے بغیر) کہتے ہیں۔

۲۸۶۸۔ حضرت عبداللہؓ بن حارث بن امیۃ

حضرت عبداللہؓ بن حارث بن امیۃ الاصغر بن عبد شمس۔لوگ حارث کو ابن عبلۃ بھی کہتے ہیں اور بعض لوگ امیۃ اصغر کی اولاد کو امیہ کی والدہ عبلہ کی طرف منسوب کر کے عبلات بھی کہتے ہیں۔عبداللہ نے بڑی عمر پائی تھی یہاں تک کہ انہوں نے بڑھاپے میں حضرت معاویہ کی خلافت کا زمانہ پایا تھا چونکہ عبد شمس ان کے قریبی رشتہ کے تھے لہٰذا مکہ میں ان کا مکان عبداللہ کو وراثتاً ملا جب حضرت معاویہ اپنی خلافت کے زمانہ میں حج کے لیے مکہ میں تشریف لے گئے تو اس مکان میں بھی گئے اور اس کو دیکھنا شروع کیا پس یہ تلوار لے کر ان کے مارنے کو نکل آئے اور یہ کہا کہ اللہ تمہارا پیٹ نہ بھرے کیا تم کو خلافت کافی نہیں ہے کہ یہاں آ کر اب مکان چھیننے کی فکر کر رہے ہو۔پس اس کے بعد حضرت معاویہ ہنسے۔اور اس مکان سے نکل کر چلے گئے یہ دادا ہیں ثریا بنت علی بن عبداللہ کے جن کے ساتھ عمر بن ابی ربیعہ کو عشق تھا۔اس کو ہشام بن کلبی نے بیان کیا ہے۔

۲۸۶۹۔ حضرت عبداللہؓ بن حارث بن اوس

حضرت عبداللہؓ بن حارث بن اوس۔عارم۔یعنی ابن فضل نے ابن مبارک سے انہوں نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عبدالملک بن مغیرہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن بیلمانی سے انہوں نے اوس سے انہوں نے عبداللہ بن حارث بن اوس سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب کوئی حج کرے یا عمرہ تو چاہیے کہ چلتے وقت خانہ کعبہ کا طواف کر لے اوس کہتے تھے اس حدیث کو سن کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہاری خرابی ہو تم نے مجھ سے پہلے سے یہ حدیث کیوں نہ بیان کی ان کے علاوہ اس حدیث کو اور لوگوں نے ابن مبارک سے نقل کر کے بیان کیا ہے مگر ان لوگوں نے ابن بیلمانی سے انہوں نے عمرو بن اوس سے انہوں نے حارث بن عبداللہ بن اوس سے روایت کر کے بیان کیا ہے ونیز اس حدیث کو محاربی نے حجاج سے نقل کر کے ایسا ہی بیان کیا ہے اور وہ صحیح ہے۔ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن عبدالرحمٰن کوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محاربی نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عبدالملک بن مغیرہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن بیلمانی سے انہوں نے عمرو بن اوس سے انہوں نے حارث بن عبداللہ بن اوس سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا تھا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۸۷۰۔ حضرت عبداللہؓ بن حارث باہلی

حضرت عبداللہؓ بن حارث۔باہلی۔ان کی کنیت ابومجیبۃ ہے۔ان کی حدیث صوم کے متعلق مشہور ہے۔ابوعبداللہ بن علی بن برقی نے مفردات اسماء میں بیان کیا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن حارث ہے مگر ابن مندہ وغیرہ نے ان کو ان لوگوں میں بیان کیا ہے جن کا نام معلوم نہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۸۷۱۔ حضرت عبداللہ ؓ بن حارث بن جزء

حضرت عبداللہ ؓ بن حارث بن جزء بن عبداللہ بن معد یکرب بن عمرو بن عسم اور بعض لوگوں کے قول کے مطابق عصم بن عمرو بن عریج بن عمرو بن زبید۔ زبیدی۔ زبید یمن کے قبیلہ مذحج کے سردار تھے۔ یہ ابووداعۃ سہمی کے حلیف تھے انہوں نے مصر میں سکونت اختیار کر لی تھی اور بڑی عمر پا کر وہیں ان کی وفات ہوئی یہ بھتیجے ہیں محمیہ بن جزء کے جو غزوۂ بدر کے دن تقسیم غنیمت پر مامور تھے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ بیٹے ہیں ابو مالک بن حارث بن عبید بن مالک کے۔ قبیلہ ابن سہم کے حلیف تھے ان کی کنیت ابو حارث ہے غزوۂ بدر میں شریک تھے ۸۶ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ غزوۂ یمامہ میں شہید ہوئے اس کو مجھ سے ابوسعید بن یونس نے بیان کیا ہے۔ یزید بن ابی حبیب اور عقبہ بن مسلم وغیرہما نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے عبداللہ بن حارث بن جزء سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے کسی کو رسول اللہ ؐ سے زیادہ تبسم کرنے والا نہیں دیکھا۔ اور دراج یعنی ابو سمح نے عبداللہ بن حارث زبیدی سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ بلاشبہ دوزخ میں بہت سے سانپ اونٹ کی گردنوں کے برابر موٹے ہیں اگر وہ کسی کو ایک نیش لگائیں گے تو وہ شخص چالیس سال تک اس کے زہر میں مبتلا رہے گا ان کی وفات ۸۵ھ یا ۸۷ھ یا ۸۸ھ میں ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میرے نزدیک ابن مندہ کے اس قول میں کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوئے شبہ ہے۔ واللہ اعلم

۲۸۷۲۔ حضرت عبداللہ ؓ بن حارث بن ابی ربیعہ

حضرت عبداللہ ؓ بن حارث بن ابی ربیعہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ یہ صحابہ میں ذکر کئے گئے ہیں مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ میرے نزدیک ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں اور ان کی حدیث بھی مرسل ہے اس لیے ابن جریج نے عبداللہ بن ابی امیہ سے انہوں نے عبداللہ بن حارث بن ابی ربیعہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے ایک حدیث سارق کے قطع ید کے متعلق روایت کی ہے۔ پس ابوعمر کہتے تھے کہ میرا گمان ہے کہ یہ عبداللہ راوی حدیث وہ ہیں جو حارث بن عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی کے بیٹے ہیں اور عبدالرحمٰن بن حارث کے بھائی ہیں۔ پس اگر واقعی یہ عبداللہ وہی ہیں تو اس حدیث کے مرسل ہونے میں کوئی شک نہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ مگر ان کے متعلق ان کا کلام بھی یہی ہے۔

۲۸۷۳۔ حضرت عبداللہ ؓ بن حارث عدوی

حضرت عبداللہ ؓ بن حارث۔ ان کی کنیت ابو رفاعہ ہے۔ عدوی ہیں ان کا تذکرہ تمیم بن اسید اور عبداللہ بن حارث بن اسد کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پھر ان کا ذکر کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۷۴۔ حضرت عبداللہ ؓ بن حارث عدوی

حضرت عبداللہ ؓ بن حارث بن زید بن صفوان بن صباح بن طریف بن زید بن عمرو بن عامر بن ربیعۃ بن کعب بن ربیعۃ بن ثعلبہ بن سعد بن ضبۃ بن ادضبی صباحی۔ یہ وفد بن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے تو آپ نے ان کا نام عبداللہ رکھ

دیا۔ان کا (یہ) نسب ابن کلبی اور ابن حبیب نے بیان کیا ہے اور ابن حبیب نے یہ بھی کہا ہے کہ قبیلہ عنزہ میں بھی صباح ہیں اور قبیلہ عبدقیس میں بھی ایک صباح ہیں۔اس جگہ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انہوں نے ابن حبیب اور کلبی سے نقل کر کے ان کے نسب کو ایسا ہی بیان کیا ہے۔اور میں جس روایت کو جمہرہ کلبی کے متعلق خیال کر رہا ہوں وہ روایت ان ابن حبیب کی ہے جن کو میں نے عبداللہ بن زید بن صفوان کے تذکرہ میں لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے عبداللہ بن زید بن صفوان کے تذکرہ میں لکھا ہے جو عنقریب ذکر کئے جائیں گے۔

۲۸۷۵۔حضرت عبداللہؓ بن حارث خزاعی

حضرت عبداللہؓ بن حارث ابی ضرار۔ابوضرار کا نام حبیب ہے وہ بیٹے ہیں حارث بن عائذ بن مالک بن جذیمہ کے جو مصطلق کے لقب سے مشہور تھے۔ان کے مصطلق کہلانے کی وجہ یہ تھی کہ (مصطلق کے معنی خوش گلو کے ہیں اور) ان کی آواز اچھی تھی۔جذیمہ بیٹے ہیں سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ بن حارثہ بن عمرو مزیقیا بن عامر کے جن کا لقب ماء السماء تھا۔لوگ عمرو بن ربیعہ کی اولاد کو خزاعہ کہتے ہیں۔عبداللہ بھائی تھے جویریہ بنت حارث کے جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں تھیں نبیؐ کی خدمت میں قبیلہ بنی مصطلق کے قیدیوں میں آئی تھیں۔عبداللہ وفد بن کر نبی ﷺ کی خدمت میں گئے اور راستہ میں کسی جگہ توشہ دان جوان کے ہمراہ تھا وہ اور ایک سیاہ فام لونڈی گم ہوگئی۔جب آپ کے حضور میں پہنچے تو آپ نے سب قیدیوں کو دیکھ بھال کر فرمایا کہ تم کیا اچھی چیز لائے تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں تو کچھ نہیں لایا تو آپ نے فرمایا توشہ دان اور سیاہ لونڈی کہاں ہے جو فلاں جگہ غائب ہوگئی۔پس انہوں نے یہ عرض کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ معبود ہیں اور آپ اس کے رسول ہیں واللہ میرے ساتھ نہ کوئی تھا اور نہ کوئی مجھ سے سبقت کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔اس کے بعد عبداللہ اسلام لے آئے تو رسول اللہؐ نے ان کو فرمادیا کہ تم ہجرت کر کے (بمقام) برک الغماد چلے جاؤ۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۸۷۶۔حضرت عبداللہؓ بن حارث بن عبدالمطلب

حضرت عبداللہؓ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم جو کہ رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی تھے۔ان کا نام (پہلے) عبدشمس تھا۔تو رسول اللہؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھ دیا۔عبداللہ کی وفات (بمقام) صفراء رسول اللہ ﷺ کی حیات ہی میں ہوئی اور آنحضرتؐ نے ان کو قمیص مبارک میں کفنا دیا اور آپ نے اس وقت یہ فرمایا کہ یہ سعید تھے ان کو ان کی سعادت نے اٹھالیا۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کو مصعب وغیرہ نے بیان کیا ہے۔

۲۸۷۷۔حضرت عبداللہؓ بن حارث بن عمرو قرشی

حضرت عبداللہؓ بن حارث بن عمرو موئل۔قرشی عدوی۔یہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے مگر صحابی نہیں ہیں ان کی اولاد میں ابوبکر یعنی محمد بن عبداللہ بن حارث بن عمر ہیں وہ خوارج کی رائے کو پسند کرتے تھے اور قدید کے دن عبداللہ بن یحییٰ کندی کے ساتھ کہ جن کو لوگ طالب حق کہتے تھے اتفاق کر کے آئے تھے اور اپنی قوم سے مقاتلہ کرتے تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۸۷۸۔ حضرت عبداللہؓ بن حارث بن عویمر انصاری

حضرت عبداللہؓ بن حارث بن عویمر۔ انصاری اور بعض لوگوں نے مزنی کہا ہے۔ ان سے محمد بن نافع بن عجیر نے حدیث روایت کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ نے میری پھوپھی سہیمہ بنت عویمر کے بارے میں وہی حکم فرمایا تھا جو حکم پہلے مسلمانوں کی عورت کے لیے فرما چکے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۷۹۔ حضرت عبداللہؓ بن حارث بن قیس قرشی

حضرت عبداللہؓ بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم۔ قریشی سہمی۔ یہ سائب کے بھائی ہیں۔ ابن کلبی نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے واقدی اور ابن اسحق نے ان کے نسب میں بجائے ابن عدی بن سعید بن سہم بیان کیا ہے۔ اس کو ابو عمر نے کہا ہے یہ حبش میں ہجرت کر کے گئے تھے اور شاعر بھی تھے یہ وہی ہیں جو مبرق کے لقب سے بوجہ اس شعر کے مشہور تھے ؎

اذا انا لم ابرق فلا یسعننی　　من الارض برذ وقضاء ولا بحر

اگر میں اپنی تلوار نہ نکالوں۔ تو مجھے کوئی حکومت والی زمین جگہ نہیں دے سکتی خواہ خشکی ہو یا تری۔

اسی قصیدہ کا ایک شعر یہ بھی ہے ؎

وتلک قریش تجحد اللہ ربھا　　کما جحدت عاد و مدین و الحجر

ان قریشیوں نے بھی اپنے پروردگار یعنی اللہ کا انکار کیا ہے۔ جس طرح قوم عاد اہل مدین اور اہل حجر نے کیا تھا۔

یونس بن بکیر نے ابن اسحق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ان اشعار میں جو حبش میں کہے گئے تھے عبداللہ بن حارث بن قیس بن عدی کے بھی اشعار ہیں جب انہوں نے حبش میں امان پائی تو نجاشی کے وزیر وزراء کی تعریفیں کیں اور بلا خوف وخطر اللہ کی عبادت کرنے لگے اپنے دین میں کسی سے خوف نہیں کرتے تھے پس (اسی وقت) انہوں نے چند اشعار کہے اس کے بعض شعر یہ ہیں:

انا وجدنا بلاد اللہ واسعۃ　　تنجی من الذل و المخزاۃ و الھون

فلا تقیموا علی ذل الحیاۃ ولا　　خزی الممات و عتب غیر مامون

ہم نے خدا کے شہروں کو بہت وسیع پایا کہ وہ ذلت و رسوائی اور خواری سے نجات پاتے ہیں۔ پس اے لوگو! تم ذلت کی زندگی پر قائم نہ رہو اور نہ موت کی ذلت پر اور نہ ایسی جگہ جہاں ہلاکت کا اندیشہ ہو امن نہ ہو۔

انا تبعنا رسول اللہ واطرحوا　　قول النبی وعاثوا فی الموازین

ہم نے رسول اللہ (ﷺ) کی پیروی کر لی ہے اور ان لوگوں نے نبی کے قول کو چھوڑ دیا ہے یہ لوگ قیامت کے دن نقصان میں رہیں گے۔

عبداللہ بن حارث اور ان کے بھائی سائب بن حارث غزوۂ طائف کے دن شہید ہوئے یونس نے ابن اسحق سے نقل کر کے ایسا ہی بیان کیا ہے و نیز اس کو زبیر وغیرہ نے بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ اور ان کے بھائی ابو قیس غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوئے پس اسی دن سے بنی حارث کی اولادوں کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۸۰۔ حضرت عبداللہ ؓ بن حارث بن نوفل

حضرت عبداللہ ؓ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ قرشی ہاشمی۔ یہ اور ان کے والد صحابی تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور ان کے والد صحابی تھے۔ ان کی والدہ ہند بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو برس پہلے یہ پیدا ہوئے تھے ان کو لوگ رسول اللہ ؐ کے حضور میں لے گئے تو آپ نے اپنے منہ سے کھجوریں چبا کر ان کے تالو میں لگا دیں اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ کنیت ان کی ابو محمد ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو اسحٰق لقب ان کا ببہؔ ہے یہ لقب اس وجہ سے ہوا کی ان کی والدہ بچپن میں ان کو کھلایا کرتی تھیں اور کہتی تھیں۔

لانکحن ببه جارية خدبة مكرمة محبة تجب اهل الكعبة

میں ببہ کا نکاح کسی فربہ لڑکی سے کروں گی۔ جو عزت دار اور (اپنے شوہر سے) محبت کرنے والی ہوگی۔ اور (حسن و جمال میں) تمام اہل مکہ سے فائق ہوگی۔

یہی ہیں جن کو یزید بن معاویہ کے مرنے کے بعد اہل بصرہ نے مل کر اپنا سردار بنالیا تھا اس وقت تک کے لیے جب تک کہ لوگ کسی خلیفہ کی خلافت پر متفق ہوں ان کے سردار بنانے کی وجہ یہ تھی کہ ان کے والد بنی ہاشم سے تھے اور ان کی والدہ خاندان بنی امیہ سے تھیں پس لوگوں نے یہ خیال کیا کہ جو خلیفہ ہوگا وہ ان کی سرداری سے خوش رہے گا۔ پھر یہ عبداللہ بصرہ ہی میں رہے اور ۸۴ھ میں بمقام عمان وفات پائی عمان جانے کی وجہ یہ ہوئی کہ یہ ابن اشعث کے ہمراہ تھے جب ابن اشعث نے حجاج کی بیعت توڑی اور اس سے جنگ کی تو ابن اشعث کو شکست ہوئی پس عبداللہ عمان کی طرف بھاگ گئے اور وہیں وفات پائی۔ علی بن مدینی نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن حارث بن نوفل نے حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عباس، حضرت ابن عباس، صفوان بن امیہ اور ام ہانی (رضی اللہ عنہم) سے روایت کی بہت معتبر شخص تھے، ان سے انکے بیٹے عبداللہ، عبیداللہ، اسحٰق اور عبدالملک بن عمیر وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کا نام اس طرح بیان کیا ہے عبداللہ بن حارث ابو اسحٰق۔ ان کا تذکرہ اور جو کچھ اس کے متعلق باتیں تھیں اوپر بیان ہو چکی ہیں۔

۲۸۸۱۔ حضرت عبداللہ ؓ بن حارث بن ہشام مخزومی

حضرت عبداللہ ؓ بن حارث بن ہشام بن مغیرہ۔ مخزومی۔ انہوں نے نبی ؐ سے روایت کی ہے مگر بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے اور یہ صحابی نہیں ہیں واللہ اعلم ہاں اتنا ضرور ہے کہ ان کی پیدائش آنحضرت ؐ کے زمانہ میں ہو چکی تھی اس کو ابو عمر نے بیان کیا ہے یہ ابو جہل کے بھتیجے ہیں اور ان کے والد مشہور شخص ہیں۔

۲۸۸۲۔ حضرت عبداللہ ؓ بن حارث بن ہیشہ انصاری

حضرت عبداللہ ؓ بن حارث بن ہیشہ بن حارث بن امیۃ بن معاویہ بن مالک۔ انصاری۔ یہ غزوۂ احد میں شریک ہوئے اور ان کی کوئی اولاد باقی نہ رہی اور ان کے بھائی عمرو بن حارث بھی غزوۂ احد میں شریک ہوئے اور ان کی بھی کوئی اولاد باقی نہ رہی۔

۲۸۸۳۔ حضرت عبداللہؓ بن حارثہ انصاری

حضرت عبداللہؓ بن حارثہ بن نعمان۔ انصاری۔ ان کا پورا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں گزر چکا ہے یہ اہل مدینہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اسحق بن ابراہیم بن عبداللہ بن حارثہ بن نعمان نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن حارثہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ جب صفوان بن امیہ جمحی مدینہ میں گئے تو رسول اللہؐ نے ان سے پوچھا کہ تم کس کے مکان پر اترے ہوئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ عباس بن عبدالمطلب کے مکان پر۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تم تو بہت بڑے قریشی کے یہاں ٹھہرے ہو جو کہ قریش کے ساتھ بہت ہی محبت کرنے والے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۸۴۔ حضرت عبداللہؓ بن حبشی

حضرت عبداللہؓ بن حبشی۔ خثعمی۔ یہ برابر مکہ میں رہے۔ صحابی ہیں۔ عبید بن عمیر اور محمد بن جبیر بن مطعم نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج بن محمد نے ابن جریج سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عثمان بن ابی سلیمان نے علی ازدی سے انہوں نے عبید بن عمیر سے انہوں نے عبداللہ بن حبشی سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی ﷺ سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ وہ ایمان جس میں کسی طرح شک نہ ہو اور وہ جہاد جس میں خیانت نہ ہو اور حج مبرور۔ اس کے بعد پھر اس نے دریافت کیا کہ نمازوں میں سب سے افضل کون سی نماز ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ نماز جس میں قراءت اور دعا زائد ہو۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ صدقوں میں افضل صدقہ کون سا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ بدکلامی کو چھوڑ دینا۔ پھر اس نے پوچھا کہ افضل ہجرت کون سی ہے؟ تو آپ نے فرمایا افضل مہاجر وہ شخص ہے کہ جتنی چیزیں اللہ نے اس پر حرام کی ہیں سب کو چھوڑ دے۔ پھر اس نے عرض کیا کہ افضل مجاہد کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ افضل مجاہد وہ شخص ہے جو اپنا مال و جان دے کر کافروں سے لڑ کے اس کے بعد اس نے دریافت کیا کہ سب سے اچھا قتل کون ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ اچھا مقتول وہ شخص ہے جو (اللہ کی راہ میں) مارا جائے اور اس کے ہاتھ پیر کاٹ لئے جائیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۸۵۔ حضرت عبداللہؓ بن حبیب

حضرت عبداللہؓ بن حبیب۔ ان کا پورا نسب معلوم نہیں۔ ان سے عبید بن عمیر نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا جس شخص کی طبیعت میں مال خرچ کرنے میں بخل کا مرض ہو اور رات کو اس کی حفاظت میں تکلیف اٹھاتا ہو اس کو چاہیے کہ سبحان اللہ وبحمدہ کا ورد رکھے۔ (انشاء اللہ مرض بخل زائل ہو جائے گا) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۸۸۶۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی حبیبہ

حضرت عبداللہؓ بن ابی حبیبہ۔ ابوحبیبہ کا نام ادرع ہے۔ ان کا نسب عبداللہ بن ادرع کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے عبداللہ بیٹے ہیں ابوحبیبہ بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ کے جو خاندان عمرو بن عوف سے ہیں اور وہ انصاری ہیں۔ قبیلہ بنی عبدالاشہل کے لوگوں میں ہیں۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ خاندان عمرو بن عوف بن مالک بن اوس

ہیں پس یہ دونوں تقدیر پر اوسی ہیں صحیح یہی ہے کہ یہ خاندان عمرو بن عوف سے ہیں۔ہمیں یحییٰ بن محمود ثقفی نے اجازتاً اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مجمع بن یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ کسی نے عبداللہ بن ابی حبیبہ سے دریافت کیا کہ آپ نے رسول اللہؐ سے کون سی حدیث لی؟ توانہوں نے جواب دیا کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ مسجد قباء میں تشریف لائے اور ہم وہاں موجود تھے۔میں اس وقت لڑکا تھا لہٰذا قریب آ کر آپ کے داہنے جانب بیٹھ گیا اس کے بعد آپ نے پانی منگوا کر نوش فرمایا پھر وہ پانی آپ نے مجھے عنایت فرمایا پس اس پانی کو میں نے بھی پیا اس کے بعد آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے پس میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنے دونوں جوتوں کو پہنے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ عبداللہ بن ابی حبیبہ کا یہ قول کہ ہم لوگوں کے پاس آنحضرت ﷺ مسجد قبا میں تشریف لائے اس پر دلالت کرتا ہے کہ یہ خاندان عمرو بن عوف سے ہیں بنی عبدالاشہل سے نہیں اس لیے کہ قبا قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے لوگوں کا مسکن تھا۔

۲۸۸۷۔حضرت عبداللہؓ (ابوحجاج ثمالی)

حضرت عبداللہؓ۔ان کی کنیت ابوحجاج ہے۔ثمالی ہیں۔ان کا نسب معلوم نہیں۔بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کے والد کا نام عبد تھا۔انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ پھر کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۸۸۔حضرت عبداللہؓ بن ابی حدرد

حضرت عبداللہؓ بن ابی حدرد۔اسلمی۔ابوحدرد کا نام سلامہ ہے وہ بیٹے ہیں عمیر بن ابی سلامہ بن سعد بن مساب بن حارث بن عبس بن ہوازن بن اسلم کے یہ صحابی ہیں ان کی کنیت ابومحمد ہے۔سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے حدیبیہ ہے اور اس کے بعد خیبر وغیرہ غزوات میں بھی شریک ہوئے۔رسول اللہ ﷺ نے ان کو مالک بن عوف نصری کے پاس جاسوس بنا کر بھیجا تھا اور ایک دوسرے سریہ میں بھی بھیجا تھا۔جس میں عامر بن اضبط (غلطی سے) قتل کر دیئے گئے تھے (ان کے قتل کی یہ صورت ہوئی کہ انہوں نے مسلمانوں کی طرح آ کر سلام کیا مگر محلّم بن جثامہ نے (کچھ خیال نہ کیا اور کافر سمجھ کے) ان کو مار ڈالا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا (الآیہ) اے مسلمانو! جب جہاد کے لیے نکلو تو بے تحقیق کسی پر ہاتھ نہ چلایا کرو اور نہ کسی کو بے وجہ کافر سمجھ لیا کرو۔"

محققین کا اس پر اتفاق ہے کہ بعض لوگ اس اتفاق سے خارج ہیں کہتے ہیں یہ صحابی نہیں اور ان کی حدیثیں مرسل ہیں مگر یہ ان کی غلطی ہے اس لیے کہ بیان سابق میں ان کا جاسوس بنا کر بھیجا جانا اور ایک مرتبہ اس لشکر میں بھیجا جانا جس میں محلّم نے عامر بن اضبط کو قتل کر دیا تھا انہی لوگوں کی تائید کرتا ہے جو ان کے صحابی ہونے کے قائل ہیں۔اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے اور جعفر بن زبیر نے عبداللہ بن ابی حدرد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں اس سریہ میں تھا جس کو رسول اللہ ﷺ نے مقام اضم کی طرف بھیجا تھا اضم نام ہے ایک نالے کا قبیلہ اشجع کے نالوں میں سے۔یہ سب انکی صحابیت کی دلائل ہیں۔

ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا یہاں تک قول ہے کہ (یہ تو یہ) انکے بیٹے قعقاع بھی صحابی ہیں مگر یہ قول قابل سماعت بھی

نہیں۔ جو لوگ انکے صحابی ہونے سے انکار کرتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ اپنے والد سے حدیث روایت کرتے ہیں مگر یہ دلیل ہرگز قابل حجت نہیں اس لیے کہ ابن عمر نے بھی اپنے والد سے حدیث روایت کی ہے (تو کیا وہ صحابی نہیں) اور بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ وہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں اور وہ کبھی (خود) نبیؐ سے روایت کرتے ہیں اور کبھی اپنے والد کے واسطہ سے نبیؐ سے روایت کرتے ہیں اور ایسی بھی روایتیں بہت ہیں جن کو بعض صحابہ نے بعض صحابہ سے روایت کیا ہے حتیٰ کہ حضرت علی نے باوجود کثرت صحبت وخدمت کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام روایت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن اسحٰق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جابر بن اسمٰعیل مدنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن ابی یحییٰ نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی حدرد اسلمی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبداللہ بن ابی حدرد کے ذمہ ایک یہودی کے چار درہم آتے تھے پس اس نے ان پر نالش کر دی اور آنحضرتؐ سے کہا کہ اے محمد ﷺ عبداللہ بن ابی حدرد کے ذمہ میرے چار درہم چاہیں وہ مجھے نہیں دیتے آپ نے ان سے فرمایا کہ تم اس کا حق دے دو تو عبداللہ بن ابی حدرد نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھ کو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میرے پاس اتنا نہیں جو اس کے حق کو ادا کروں۔ اس کے بعد پھر آپ نے یہی فرمایا کہ اس کا حق دے دو۔ پھر عبداللہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کیا میری اتنی استطاعت نہیں جو اس کے حق کو ادا کروں ہاں یہ میں نے اس یہودی سے کہہ دیا ہے۔ کہ آپ مجھے غزوۂ خیبر میں بھیجیں گے تو مجھے امید ہے کہ مال غنیمت سے کچھ مل جائے گا پس جب میں وہاں سے واپس آؤں تو تم اپنا حق لے لینا مگر پھر بھی آپ نے یہی فرمایا کہ اس کا حق دے دو جب رسول اللہؐ نے تیسری دفعہ فرمایا تو عبداللہ نے پھر اعادہ نہ کیا اس یہودی کو لے کر بازار میں چلے گئے اس وقت ان کے سر پر ایک مختصر سا عمامہ تھا اور ایک چادر کی تہبند باندھے ہوئے تھے جب بازار میں پہنچے تو انہوں نے اس عمامہ کو اتار کر تہبند بنالیا اور تہبند والی چادر کو علیحدہ کر کے اس یہودی سے کہا کہ تم اس چادر کو مجھ سے خرید لو چنانچہ انہوں نے اس چادر کو اسی یہودی کے ہاتھ چار درہم میں فروخت کر دیا۔ اتنے میں ایک بوڑھی عورت آئی اور اس نے عبداللہ بن ابی حدرد سے پوچھا کہ اے صحابی رسول اللہ ﷺ آپ کی کیا حالت ہے تو انہوں نے اس بوڑھی عورت کو اپنی پوری سرگزشت کہہ سنائی بڑھیا نے کہا اچھا آپ میری یہ چادر لے لیجئے یہ کہہ کر اس نے اپنی چادر اتار کر ان کے جسم پر ڈال دی عبداللہ کی وفات ۷۱ھ میں ہوئی۔ اس کو واقدی اور ضمرہ بن ربیعہ اور یحییٰ بن بکیر اور ابراہیم بن منذر نے بیان کیا ہے اس وقت اس کی عمر ۸۱ برس کی تھی اور خلیفہ نے کہا ہے کہ ان کی موت مصعب بن زبیر کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ ان سے ان کے لڑکے قعقاع وغیرہ نے حدیث روایت کی ہے۔

۲۸۸۹۔ حضرت عبداللہؓ بن حذافہ

حضرت عبداللہؓ بن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لؤی قرشی سہمی۔ ان کی کنیت ابوحذافہ ہے اس کو ابونعیم اور ابوعمر نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبداللہ بیٹے ہیں حذافہ بن سعد بن عدی بن قیس بن سعد بن سہم کے۔ مگر صحیح اول ہی ہے۔ میں نے ابن مندہ کے قول کو صحیح نسخوں سے نقل کیا ہے مگر وہ غلط ہے۔ ان کی والدہ حرثان کی صاحبزادی تھیں جو کہ خاندان بنی حارث بن عبدمناہ سے تھے۔ عبداللہ قدیم الاسلام تھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہ چکے

ہیں۔ یہ مع اپنے بھائی قیس بن حذافہ کے دوسری دفعہ ہجرت کر کے حبش میں گئے تھے بھائی ہیں خنیس بن حذافہ کے جو رسول اللہ ﷺ
سے پہلے حفصہ بنت عمر بن خطاب کے شوہر تھے ابوسعید خدریؓ نے کہا ہے کہ عبداللہ غزوۂ بدر میں شریک تھے مگر صحیح نہیں اس لیے کہ
موسیٰ بن عقبہ عروہ ابن شہاب اور ابن اسحٰق نے ان کو اصحاب بدر میں شمار نہیں کیا۔ رسول اللہؐ نے ان کے لیے گواہی دی تھی کہ یہ
حذافہ کے بیٹے ہیں۔ ہمیں ابویاسر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے
تھے ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معمر نے زہری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے انس بن مالک
نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال شمس کے بعد (مکان سے) نکلے اور ظہر کی نماز پڑھی پس جب آپ سلام پھیر کر فارغ
ہوئے تو (وعظ کے لیے) منبر پر کھڑے ہوئے پس آپ نے پہلے قیامت کا بیان فرمایا بعدہ فرمایا کہ قیامت کے قریب چند بڑے
بڑے حوادث ہوں گے اس کے بعد آپ نے یہ بھی فرمادیا کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو پوچھنا چاہے تو پوچھے واللہ میں جب تک یہاں پر
کھڑا ہوا ہوں تم لوگ جو پوچھو گے ضرور اس کا جواب دوں گا۔

پس عبداللہ بن حذافہ نے آپ سے یہ دریافت کیا کہ میرے باپ (اس کے پوچھنے کی وجہ یہ تھی کہ لوگ ان کے نسب میں
شک کرتے تھے اور ان کو حذافہ کے سوا اور کسی کے طرف ناجائز طور پر منسوب کرتے تھے۔) کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ
تمہارے باپ حذافہ ہیں۔ الخ رسول اللہؐ نے عبداللہ کو ایک خط دے کر کسریٰ (شاہ فارس) کے پاس بھیجا تا کہ اس کو دعوت اسلام
دیں مگر (یہ جب وہاں پہنچے تو) رسول اللہؐ کے خط کو کسریٰ نے چاک کر دیا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت یہ بددعا
کی کہ اے اللہ اس کی سلطنت کو اسی طرح چاک کر دے چنانچہ اس کو اس کے بیٹے شیرویہ نے قتل کر دیا (اور اس کی سلطنت
حضرت فاروق اعظم کے مقدس ہاتھوں سے چاک ہوگئی۔) عبداللہ کی طبیعت میں ایک قسم کی ظرافت تھی ان کو اہل روم نے
مقام قیساریہ کے کسی لڑائی میں قید کر لیا تھا۔ ہمیں ابومحمد بن ابی القاسم بن عساکر نے اذناً خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید مطرز اور ابوعلی حداد نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
ثابت بن بندار بن اسد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم بن اسحٰق استراباذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالملک بن
محمد بن نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صالح بن علی نوفلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن ربیعہ قدامی نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن مغیرہ نے عطاء بن عجلان سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا وہ
کہتے تھے کہ عبداللہ بن حذافہ سہمی صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اہل روم نے قید کر لیا تو (وہاں کے ظالم) بادشاہ نے ان سے
کہا کہ تم نصرانی ہو جاؤ ورنہ میں تمہیں تانبے کی اس دیگ میں ڈال دوں گا انہوں نے کہا میں ایسا نہیں کروں گا اس ظالم بادشاہ
نے (ان کو خوف دلانے کے لیے) تانبے کی ایک دیگ منگوائی اور اسمیں روغن زیتون بھروا کر آگ پر جوش دلایا اس کے بعد
مسلمانوں کے قیدیوں میں سے ایک قیدی کو بلوایا اور اس سے کہا کہ تم نصرانی ہو جاؤ اس نیک مرد نے بھی نصرانی ہونے سے
انکار کیا پس اس ظالم نے ان کو اسی دیگ میں ڈال دیا۔ (ان کا گوشت پوست جل کر) ان کی ہڈیاں تیل کے اوپر آگئیں اس
کے بعد ظالم بادشاہ نے عبداللہ سے کہا کہ تم نصرانی ہو جاؤ ورنہ ہم تم کو بھی دیگ میں ڈال دیں گے مگر انہوں نے اس وقت بھی
نصرانی ہونے سے انکار کیا۔ اس بادشاہ نے اپنے خدام کو حکم دیا کہ ان کو بھی دیگ میں ڈال دو۔ پس یہ رونے لگے خدام نے جا
کر بادشاہ سے کہا کہ وہ ڈر گئے ہیں اور رو رہے ہیں بادشاہ نے کہا اچھا اب ان کو پھر میرے پاس لے آؤ (اب میرا کہنا

ان پر اثر کرے گا چنانچہ لوگ ان کو پھر بادشاہ کے سامنے لے گئے) عبداللہ نے کہا تم یہ ہرگز نہ سمجھنا کہ میں تمہارے اس فعل سے جو میرے ساتھ کرنا چاہتے ہو گھبرا کر روتا ہوں بلکہ میرے رونے کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت میرے پاس صرف ایک جان ہے اس کے ساتھ اللہ کی راہ میں یہ معاملہ کیا جائے گا اور میری خواہش یہ ہے کہ مجھے اس قدر کثرت سے جانیں ملتیں جس قدر میرے جسم پر بال ہیں پھر تو میرے اوپر مسلط کیا جاتا اور ہر جان کے ساتھ (یکے بعد دیگرے) یہی معاملہ کرتا یہ گفتگو سن کر اس ظالم کو سخت تعجب ہوا اور اس نے چاہا کہ ان کو چھوڑ دے چنانچہ اس نے ان سے کہا کہ تم میرے سر کا بوسہ لے لو تو تم کو چھوڑوں۔ مگر انہوں نے اس سے بھی انکار کیا اس کے بعد اس بادشاہ نے یہ کہا کہ تم نصرانی ہو جاؤ تو میں اپنی لڑکی سے تمہاری شادی کر دوں اور اپنا ملک تمہیں بانٹ دوں گا مگر انہوں نے اس بھی منظور نہ کیا تب اس نے یہ کہا کہ تم میرے سر کا بوسہ لے لو تو تم کو اور تمہارے ساتھ ۸۰ مسلمان قیدیوں کو چھوڑوں گا اس پر انہوں نے کہا کہ اچھا (اور مسلمان بھائیوں کی رہائی کے لیے) میں اس کو منظور کرتا ہوں چنانچہ انہوں نے اس وقت اس کے سر کا بوسہ لیا تو اس نے ان کو اور ان کے ساتھ ۸۰ مسلمانوں کو رہا کر دیا۔ جب یہ وہاں سے روانہ ہو کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے تو حضرت عمر ان کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے اور ان کے سر کا بوسہ لیا۔ بعد میں اصحاب رسول اللہ ﷺ بطور مزاح کے عبداللہ سے کہا کرتے تھے کہ تم نے ایک بے دین کے سر کا بوسہ لیا۔ تو یہ اس وقت جواب دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے ۸۰ مسلمانوں کو رہا کر دیا ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے عبداللہ یعنی ابن ابی بکر اور سالم یعنی ابونضر سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن حذافہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے حکم دے دیا تھا کہ ایام تشریق میں اعلان کر دو کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے۔ عبداللہ کی وفات مصر میں حضرت عثمان کی خلافت کے زمانہ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۹۰۔ حضرت عبداللہؓ بن حرام

حضرت عبداللہؓ بن حرام۔ ان کو ابوبکر بن ابی علی نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے ابراہیم بن ابی عبلہ تک روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے عبداللہ بن حرام کے سر پر چادر دیکھی تھی اور وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ تم لوگ روٹی کی قدر کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے آسمان اور زمین کی برکتوں کو مسخر کر دیا ہے۔

(آسمان و زمین کی برکتوں کے مسخر دینے کا یہ مطلب ہے کہ روٹی کی پیدائش میں بہت سی آسمانی قوتیں اور بہت سی زمین کی قوتیں خرچ ہوتی ہیں اسی مضمون کو حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ ان دو شعروں میں ادا کرتے:

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکار اند — تا تو نانی بکف آری و بغفلت نخوری

ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار — شرط انصاف نہ باشد کہ تو فرمان نہ بری

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اور لوگوں نے ایسا ہی ان کا نسب بیان کیا ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ یہ بیٹے ہیں عمرو بن ام حرام کے اور بسا اوقات لوگ ان کو ابن ام حرام بھی کہتے ہیں پس کوئی تعجب نہیں کہ حرام ان کی والدہ ہوں یا ان کے والد کی والدہ ہوں۔

۲۸۹۱۔ حضرت عبداللہؓ بن ام حرام

حضرت عبداللہؓ بن ام حرام۔ کنیت ان کی ابوابی ہے۔ میں نے اپنے پہلے مسودہ میں ان کا نام لکھا ہوا دیکھا اور اس پر تینوں کی علامت بنی ہوئی تھی مگر اب مجھے ان کا نام ان تینوں کی کتاب میں نہ ملا ہاں عبداللہ بن عمرو بن قیس کے نام میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔

۲۸۹۲۔ حضرت عبداللہؓ بن حرملة

حضرت عبداللہؓ بن حرملة۔ مدلجی۔ ان کا پورا نسب معلوم نہیں۔ ان سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جہاد میں جانے اور ہجرت کو محبوب رکھتا ہوں۔ مگر میں ایک ایسا کام کر رہا ہوں جس کو کوئی دوسرا نہیں کرسکتا تو رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے کسی عمل کو تلف نہ کرے گا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۸۹۳۔ حضرت عبداللہؓ بن حریث

حضرت عبداللہؓ بن حریث۔ بکری۔ یہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ وضو اچھی طرح کرنا اور نماز کو وقت پر پڑھنا۔ ان سے ان کی لڑکی بہیة نے حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۸۹۴۔ حضرت عبداللہؓ بن حزابہ

حضرت عبداللہؓ بن حزابہ۔ یہ صحابہ میں ذکر کیے گئے ہیں مگر (صحیح یہ ہے کہ) یہ شام کے تابعین میں سے ہیں ان سے خالد بن معدان نے حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۲۸۹۵۔ حضرت عبداللہؓ بن حسن

حضرت عبداللہؓ بن حسن۔ ان کا ذکر علی عسکری ابن ابی علی کے تذکرہ میں کیا ہے اور انہوں نے داؤد بن عبدالرحمٰن عطار سے انہوں نے عبداللہ بن حسن سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اگر کسی کی بیٹی یا بہن بے شوہر ہو تو وہ عثمان بن عفانؓ کے ساتھ اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح کردے میری اگر کوئی تیسری بیٹی ہوتی تو میں ضرور عثمانؓ کے ساتھ اس کا نکاح کر دیتا اور میں نے جو اپنی دو بیٹیوں کا نکاح عثمانؓ کے ساتھ کیا تو بحکم اللہ کیا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل بلکہ معضل ہے کیونکہ عبداللہ بن حسن صحابی نہیں ہیں۔

۲۸۹۶۔ حضرت عبداللہؓ بن حصن

حضرت عبداللہؓ بن حصن۔ ان کی کنیت ابومدینہ ہے۔ دارمی ہیں۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خبر دی ابوعلی نے وہ کہتے تھے ہمیں خبر دی ابونعیم نے وہ کہتے تھے ہمیں طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ہشام مستملی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن عائشہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن ثابت سے انہوں نے ابومدینہ دارمی سے جو رسول اللہؐ

کے صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص ایسے تھے کہ جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہونے لگتے تو ایک دوسرے کو سورۂ والعصر سنا دیتے بعد اس کے ایک دوسرے کو سلام کر کے جدا ہو جاتے طبرانی نے کہا ہے کہ علی بن مدینی بیان کرتے تھے کہ ابو مدینہ کا نام عبداللہ بن حصن ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ وغیرہ نے ان کی کنیت ابو مدینہ لکھی ہے اور کنیت کے باب میں ان کا ذکر تابعین کے ذیل میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۸۹۷۔ حضرت عبداللہؓ بن حکل

حضرت عبداللہؓ بن حکل۔ ازدی شامی۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ دارالاسلام کی بنیاد گویا ملک شام ہے۔ ان سے خالد بن معدان نے حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے مگر فی الواقع یہ تابعی ہیں۔

۲۸۹۸۔ حضرت عبداللہؓ بن حکیم جہنی

حضرت عبداللہؓ بن حکیم۔ جہنی۔ انہوں نے نبیؐ کے زمانہ کو پایا ہے مگر ان سے کوئی حدیث مرفوع مروی معلوم نہیں ہوتی اس کو امام بخاریؒ نے کہا ہے۔ اور ابوحاتم رازی نے بیان کیا ہے کہ یہ عبداللہ عکیم کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابومعبد ہے جہنی ہیں۔

۲۸۹۹۔ حضرت عبداللہؓ بن حکیم قرشی

حضرت عبداللہؓ بن حکیم۔ قرشی اسدی۔ ان کا پورا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں گزر چکا ہے یہ اور ان کے والد اور ان کی والدہ زینب بنت عوام اور ان کے بھائی ہشام خالد اور یحیٰ نبیؐ کے صحابیوں میں تھے یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے واقعہ جمل میں حضرت عائشہؓ کے ساتھ تھے اور وہیں قتل کئے گئے اور یہ حضرت طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کے علم برداروں میں تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۹۰۰۔ حضرت عبداللہؓ بن حکیم ضبی

حضرت عبداللہؓ بن حکیم ضبی۔ سیف بن عمر نے صعب بن بلال بن ہلال سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد الحارث بن حکیم ضبی سے روایت کی ہے کہ وہ وفد بن کر نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں عبدالحارث بن حکیم ہوں آپ نے فرمایا نہیں۔ تم عبداللہ ہو۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے ان کو ان کی قوم کے صدقہ کا حاکم بنا دیا۔ نیز اس کو فقیل نے حارث بن حکیم سے روایت کیا ہے۔ مگر صحیح یہی ہے کہ ان کا نام عبدالحارث ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے بھی عبداللہ بن زید ضبی کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام پہلے عبد الحارث تھا رسول اللہؐ نے عبداللہ رکھ دیا تھا۔ اور ابوعمر نے عبداللہ بن حارث ضبی کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام رسول اللہؐ نے عبداللہ رکھ دیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ یہ تینوں ایک ہی ہیں پس اس صورت میں خاندان ضبہ سے زیادہ لوگ اسلام لانے والے نہ ہوں گے تاکہ یہ کہا جائے کہ ان کا اور ان کے باپ دادا کا نام باہم مشتبہ ہو گیا۔ عبداللہ بن زید کے تذکرہ میں ان سے زیادہ بیان کیا جائے

کا۔ واللہ اعلم

۲۹۰۱۔ حضرت عبداللہؓ بن حکیم کنانی

حضرت عبداللہؓ بن حکیم کنانی۔ یمنی ہیں انہوں نے نبی ﷺ کو حجۃ الوداع میں یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اے اللہ! (اس) حج کو دکھانے سنانے کے عیب سے پاک رکھ۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور امیر ابونصر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن حکیم کنانی اہل یمن سے ہیں۔ بشر بن قدامہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میری آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو عرفات میں کھڑا دیکھا۔ ان کی روایت کردہ حدیث کو محمد بن عبداللہ بن الحکم نے سعید بن بشیر سے انہوں نے عبداللہ بن حکیم سے نقل کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تابعی ہیں اور ابوعمر نے ان کو بشر بن قدامہ ضبابی کے تذکرہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان سے عبداللہ بن حکیم روایت کرتے ہیں اور اسی کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بشر بن قدامہ کے تذکرہ میں بیان کیا ہے یعنی ان سے عبداللہ بن حکیم روایت کرتے ہیں اور آخر حدیث تک بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ میری آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں کھڑا دیکھا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ عبداللہ تابعی ہیں۔ واللہ اعلم

۲۹۰۲۔ حضرت عبداللہؓ (ملقب بالحمار)

حضرت عبداللہؓ۔ ان کا لقب حمار تھا۔ ان کی طبیعت میں ظرافت تھی۔ نبی ﷺ کو ہنسادیا کرتے تھے اور آپ کو ہدیہ بھیجا کرتے تھے ہمیں مسمار بن عمر بن عویس وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمٰعیل ابوعبداللہ نے کہا ہمیں یحیٰی بن بکیر نے لیث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے خالد بن زید نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمر بن خطابؓ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں ایک آدمی عبداللہ نامی تھے جن کا لقب حمار تھا رسول اللہ ﷺ کو ہنسادیا کرتے تھے آپ نے ان کو شراب پینے پر کوڑے لگائے تھے ایک دن وہ شراب نوشی کے جرم میں پھر پیش ہوئے۔ آپ نے کوڑے مارنے کا حکم دیا اور کوڑے لگائے گئے۔ ایک آدمی نے کہا اے اللہ اس پر لعنت کر یہ کس قدر رسول اللہؐ کے پاس پکڑ کر آتا ہے تو نبیؐ نے فرمایا اس کو نہ لعنت کرو۔ اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ وہ اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۹۰۳۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی الحمساء

حضرت عبداللہؓ بن ابی الحمساء۔ عامری ہیں۔ قبیلہ عامر بن صعصعہ سے۔ اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مکہ میں رہتے تھے۔ ہمیں ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن حسون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد بن ابی عثمان دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم حسن بن حسن بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ قریشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سنان عوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن طہمان نے بدیل بن میسرہ سے انہوں نے عبدالکریم سے انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن ابی الحمساء سے روایت کر کے

بیان کیا انہوں نے کہا میں نے نبی ﷺ سے آپ کی بعثت سے پہلے ایک معاملہ بیع کا کیا اور میں نے آپ سے وعدہ کیا کہ میں آپ کے پاس اسی جگہ آتا ہوں مگر میں اس دن بھی بھول گیا اور دوسرے دن بھی بھول گیا پھر تیسرے دن آپ کے پاس آیا آپ اسی جگہ پر تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا اے جوان! تو نے مجھے سخت تکلیف دی میں اسی جگہ تین دن سے تیرا انتظار کر رہا ہوں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگ ان کو ابن ابی جدعاء کہتے ہیں اور یہ اوپر گزر چکا ہے ابوعمر نے ان کا تذکرہ اسی جگہ لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ تمیمی ہیں۔ اور بعض لوگ ان کو کنانی اور بعض عبدی کہتے ہیں۔ اور ابوعمر نے ابن ابی الحمساء کو عامری کہا ہے۔ گویا انہوں نے ان کو دو شخص خیال کیا اور ابن مندہ اور ابونعیم نے دونوں جگہ ان کا نسب نہیں بیان کیا اور دونوں تذکروں میں لکھا ہے کہ یہ ابن ابی الحمساء ہیں اور بعض لوگ ان کو ابن ابی الجدعاء کہتے ہیں۔ اور ان دونوں نے ان کو ایک شخص خیال کیا ہے کیونکہ انہوں نے ایسا نسب نہیں بیان کیا جس سے ان دونوں میں فرق ہو اور باوجود اس کے انہوں نے ان کو ایک شخص قرار دیا ہے دو تذکرے لکھے ہیں جن میں سے ہر ایک میں دونوں یہی بیان کرتے ہیں کہ یہ ابن ابی الحمساء ہیں اور بعض لوگ ان کو ابن ابی الجدعاء کہتے ہیں۔

۲۹۰۴۔ حضرت عبداللہؓ بن حمیر

حضرت عبداللہؓ بن حمیر۔ اشجعی۔ قبیلہ بنی دہمان سے ہیں۔ انصار کے حلیف تھے۔ بدر میں اپنے بھائی خارجہ کے ساتھ شریک ہوئے تھے اور احد میں بھی شریک ہوئے۔ ان کے بھائی خارجہ کے بیان میں اس سے زیادہ گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ اور ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ ان کا تذکرہ ابوعبداللہ نے خمیر (خاء معجمہ سے) کے نام میں کیا ہے اور ابن ماکولا نے حمیر حاء مہملہ یائے مشددہ اور میم پر زبر کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۲۹۰۵۔ حضرت عبداللہؓ بن حطب

حضرت عبداللہؓ بن حطب بن حارث بن عبید بن عمر بن مخزوم بن یقظہ۔ قرشی۔ مخزومی مطلب کے والد ہیں۔ ہمیں ابراہیم بن محمد اور اسمٰعیل بن علی وغیرہما نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی فدیک نے عبدالعزیز بن مطلب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے عبداللہ بن حطب سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا اور فرمایا کہ یہ دونوں کان اور آنکھ ہیں ان سے ان کے بیٹے نے بھی روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے (مقام جحفہ میں) ہم لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا (اور پوچھا کیا میں تم سے زیادہ تمہارا دوست نہیں ہوں لوگوں نے جواب دیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ!) آپ نے فرمایا میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں جواب طلب کروں گا یعنی قرآن اور میرے عترت ترمذی نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن حطب نے نبی ﷺ کو نہیں پایا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حطب: حاء پر زبر نون ساکن طاء پر زبر اور آخر میں باء کے ساتھ۔

۲۹۰۶۔ حضرت عبداللہؓ بن حنظلہ

حضرت عبداللہؓ بن حنظلہ بن ابی عامر راہب انصاری ہیں اوسی ہیں۔ ان کے والد حنظلہ وہی ہیں جن کو ملائکہ نے غسل دیا تھا۔ ان کا نسب ان کے والد کے بیان میں گزر چکا ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے کیونکہ ان کے والد احد میں شہید

ہوئے تھے۔ نبی ﷺ کی وفات کے وقت عبداللہ سات برس کے تھے ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے اور بقول بعض ابوبکر کی والدہ جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی بن سلول تھیں۔ حنظلہ ان کے پاس اس شب کو جس کی صبح کو احد کا مقابلہ ہوا داخل ہوئے اور رات بھر ان کے پاس رہے۔ اور جب صبح کی نماز پڑھ چکے تو پھر ان کے پاس گئے اور انہوں نے اپنی قوم کے چار آدمیوں کو بلا بھیجا اور ان کو حنظلہ پر اس بات کا گواہ کیا کہ وہ ان سے ہم بستر ہوئے ہیں۔ بعد میں ان سے دریافت کیا گیا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے دیکھا کہ گویا آسمان پھٹ گیا اور یہ اس میں داخل ہو گئے پھر وہ برابر ہو گیا تو میں نے کہا کہ یہ شہادت ہے اور میں نے ان پر گواہی کرادی۔ اور جمیلہ اسی شب میں عبداللہ سے حاملہ ہوئیں۔ عبداللہ نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور آپ کو دیکھا ہے۔ ان سے عبداللہ بن یزید خطمی اور اسماء بنت زید بن خطاب اور عبداللہ بن ابی ملیکہ وغیرہم نے روایت کی ہے۔ مسیّب بن رافع اور معبد بن خالد نے عبداللہ بن یزید خطمی امیر کوفہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم قیس بن سعد بن عبادہ کے پاس ان کے مکان میں گئے اور نماز کے واسطے اذان ہوئی ہم نے کہا چلو نماز میں ہمارے امام بنو انہوں نے جواب دیا کہ میں ایسے لوگوں کا امام نہیں بنتا جن کا میں سردار نہ ہوں عبداللہ بن حنظلہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدمی اپنی سواری پر سوار ہونے اور اپنے فرش کے صدر مقام میں بیٹھنے اور اپنے گھر میں امامت کرنے کا زیادہ مستحق ہے۔ عبداللہ بن یزید کہتے ہیں کہ قیس نے اپنے غلام سے کہا اٹھو اور ان کو نماز پڑھاؤ۔ عبداللہ واقعہ حرہ ذی الحجہ ۶۳ھ میں شہید ہوئے۔ ان کو شامیوں نے شہید کیا تھا واقعہ حرہ کا یہ سبب ہوا کہ یہ اور دوسرے لوگ مدینہ سے وفد میں یزید بن معاویہ کے پاس گئے مگر ان لوگوں نے اس کے ناشائستہ افعال دیکھ کر جو کچھ اس سے حاصل کیا تھا اس سے فائدہ نہیں اٹھایا اور مدینہ لوٹ کر یزید کی بیعت توڑ ڈالی اور عبداللہ بن زبیرؓ سے بیعت کر لی اور اہل مدینہ نے ان لوگوں کی موافقت کی۔ یزید نے مسلم بن عقبہ مری کو ان لوگوں کی طرف روانہ کیا اسی مسلم کا نام لوگوں نے واقعہ حرہ کے بعد مجرم رکھا۔ اور مسلم نے اہل مدینہ پر سخت حملہ کیا اور بہت لوگوں کو معرکہ میں شہید کیا اور بہتیروں کو قید کر کے بھوکا پیاسا رکھ کر مارا۔ اور عبداللہ بن حنظلہ ان لوگوں میں سے ہیں جو معرکہ میں شہید ہوئے اور جب لڑائی بہت سخت ہو گئی تو انہوں نے اپنے لڑکوں کو یکے بعد دیگر بھیجا یہاں تک کہ سب بیٹے شہید ہو گئے اور وہ آٹھ تھے پھر انہوں نے اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور لڑنے لگے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ یہ فاضل۔ صالح۔ عظیم الشان بڑے مرتبے والے عالی خاندان شریف النسب تھے کسی قاری کو پڑھتے سنا کہ پڑھ رہا ہے:

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّ مِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۔ (الاعراف: ۴۱) (ان کے واسطے جہنم کا فرش ہے اور ان کے اوپر (اسی کا) اوڑھنا ہے) (اس کو سن کر) رونے لگے یہاں تک کہ لوگوں کو خیال ہوا کہ ان کی جان نکل جائے گی پھر کھڑے ہوئے لوگوں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن بیٹھ جاؤ انہوں نے جواب دیا کہ دوزخ کی یاد نے بیٹھنے سے مجھ کو منع کر دیا۔ مجھے کیا معلوم شاید میں انہیں میں سے ہوں۔ عبداللہ کے غلام سعید نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ کے واسطے سونے کا بستر نہ تھا بلکہ جب نماز سے تھک جاتے تو اپنے آپ کو زمین پر ڈال دیتے تھے اور اپنی چادر اور ہاتھ کا تکیہ لگا کر کچھ سو لیتے۔ عبداللہ بن ابی سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن حنظلہ کو شہید ہونے کے بعد خواب میں بہت اچھی صورت میں دیکھا میں نے پوچھا کیا تم شہید نہیں ہوئے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں اور میں اپنے رب سے ملا۔ اس نے مجھے جنت میں داخل کیا اور میں جنت کے میوؤں میں سے جو چاہتا ہوں کھاتا ہوں میں نے پوچھا تمہارے ساتھیوں کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ انہوں نے جواب دیا وہ میرے ساتھ میرے جھنڈے کے گرد ہیں اس کی گرہ قیامت تک نہ کھلے گی اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۰۷۔ حضرت عبداللہؓ بن حوالہ

حضرت عبداللہؓ بن حوالہ۔ ہیثم بن عدی نے ان کا نسب ازد تک بیان کیا ہے اور واقدی نے بنی عامر بن لوی تک۔ لیکن پہلا زیادہ مشہور ہے۔ اور ممکن ہے کہ یہ ازدی ہوں اور بنی عامر کے حلیف ہوں۔ ملک شام کے مقام اردن میں رہتے تھے ان کی کنیت ابو حوالہ ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے ربیعہ بن لقیط سے انہوں نے عبداللہ بن حوالہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص تین چیزوں سے بچا اس نے نجات پائی (وہ تین چیزیں یہ ہیں) میری موت' دجال اور صابر خلیفہ کا قتل جو حق کا دینے والا ہوگا۔ ابوادریس خولانی نے عبداللہ بن حوالہ سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا تم لوگ لشکر لشکر ہو جاؤ گے ایک لشکر شام میں' ایک عراق میں اور ایک یمن میں ہوگا۔ حوالی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ میرے لیے (مقام) تجویز کر دیجئے آپ نے جواب دیا کہ تم شام کو لازم پکڑو۔ مکحول اور جبیر بن نفیر وغیر ہما نے عبداللہ بن حوالہ سے اس کے مثل روایت کی ہے اور ان سے اہل مصر میں سے ربیعہ بن لقیط تجیبی نے روایت کی ہے۔ یہ مصر میں گئے تھے اور شام میں ۸۰ھ میں وفات پائی ان کی روایت سے اور حدیثیں بھی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۰۸۔ حضرت عبداللہؓ بن حولی

حضرت عبداللہؓ بن حولی۔ امیر ابونصر نے بیان کیا ہے کہ حولی وہی عبداللہ بن حولی ہیں بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ ابن حوالہ صحابی ہیں۔

۲۹۰۹۔ حضرت عبداللہؓ بن خازم

حضرت عبداللہؓ بن خازم بن اسماء بن صلت بن حبیب بن حارثہ بن ہلال بن سماک بن عوف ابن امرئ القیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور۔ ان کی کنیت ابوصالح ہے۔ سلمی۔ خراسان کے سردار' مشہور بہادر اور نامی جوانمرد ہیں۔ ان سے سعید بن ارزق اور سعید بن عثمان نے روایت کی ہے۔ بعض لوگ ان کو صحابی بتاتے ہیں۔ انہوں نے سرخس کو فتح کیا اور ابن زبیر کے فتنہ کے زمانہ میں یہ خراساں کے سردار تھے۔ یہ پہلے پہل ۶۴ھ میں یزید اور اس کے بیٹے معاویہ کے انتقال کے بعد خراسان کے والی ہوئے۔ خراسان میں ان کے پورے تسلط ہونے تک بہت لڑائیاں ہوئیں جن کی خبریں پوری طور پر تاریخ کامل میں ہم نے بیان کی ہیں اور ۷۱ھ میں خراساں کے فتنہ میں قتل ہوئے۔

۲۹۱۰۔ حضرت عبداللہؓ بن خالد بن اسید

حضرت عبداللہؓ بن خالد بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبدشمس۔ قرشی۔ اموی عتاب بن اسید کے بھتیجے ہیں۔ ان کے صحابی ہونے اور رسول اللہؐ کے دیکھنے میں اعتراض ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالعزیز نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا عرفہ وہ دن ہے جس میں لوگ پہچانے جائیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے لکھا ہے کہ وہ مخزومی ہیں لیکن یہ

کچھ نہیں ہے یہ بلاشبہ اموی ہیں۔ان کو زیاد نے بلاد فارس کا عامل مقرر کیا تھا اور مرتے وقت زیاد نے ان کو اپنا خلیفہ کیا تھا اور انہیں نے زیاد کی نماز جنازہ پڑھائی۔ان کو حضرت معاویہ نے زیاد کے بعد ان کی جگہ پر برقرار رکھا۔اس کو زبیر نے ذکر کیا ہے۔

۲۹۱۱۔حضرت عبداللہؓ بن خالد بن سعد

حضرت عبداللہؓ بن خالد بن سعد۔ان کو ابوبکر بن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی میں قبیلہ بنی فہر کے زمرہ میں بیان کیا ہے۔ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن ابی بکر بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد قباب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عاید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہیثم بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علاء نے حرام بن حکیم سے (ان کا نسب اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ حرام بن حکیم بن خالد بن سعد قرشی) انہوں نے اپنے چچا سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تم ایسے زمانہ میں ہو جس میں فقہاء بہت ہیں۔خطباء کم ہیں اور مانگنے والے کم ہیں اور دینے والے بہت ہیں عمل اس میں علم سے بہتر ہے اور تم پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں خطباء بہت ہوں گے فقہاء کم ہوں گے۔مانگنے والے زیادہ ہوں گے۔دینے والے کم ہوں گے علم اس زمانہ میں عمل سے بہتر ہوگا۔اس آدمی کو (جس کا نسب ابھی بیان ہوا) ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور ان کا نام عبداللہ بن سعد بیان کیا ہے اور ان کے نسب میں خالد کو نہیں ذکر کیا واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے لیکن اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کیونکہ انہوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔اور اگر ابوموسیٰ پر اس تذکرہ کا استدراک کریں جس میں انہوں نے کچھ نسب چھوڑ دیا ہے تو ان کو ابن مندہ کی اکثر کتاب پر استدراک کرنا چاہیے کیونکہ انہوں نے اکثر انساب کو چھوڑ دیا ہے اور خاص کر اس کے کرنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی ہے۔

۲۹۱۲۔حضرت عبداللہؓ بن خالد بن عروۃ

حضرت عبداللہؓ بن خالد بن عروۃ بن شہاب۔انہوں نے بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی۔اور میں نبیؐ کے پاس ایک دن اکیدر دومۃ الجندل (کے بادشاہ) کو لے آیا تھا۔

۲۹۱۳۔حضرت عبداللہؓ (ابوخالد)

حضرت عبداللہؓ۔ان کی کنیت ابوخالد ہے۔شام کے رہنے والے ہیں۔ان کی روایت کردہ حدیث کو عقیل بن مدرک نے خالد بن عبداللہ سلمی سے انہوں نے اپنے باپ سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو تمہارے مال کی تہائی پر تمہیں اختیار دیا ہے (کہ بعد موت کے جس کو چاہے دے دو) تاکہ تمہارے ثواب میں ترقی ہو ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۹۱۴۔حضرت عبداللہؓ بن ابی خالد

حضرت عبداللہؓ بن ابی خالد بن قیس بن مالک بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔انصاری خزرجی قبیلہ بنی دینار سے ہیں۔غزوۂ خندق میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

۲۹۱۵۔ حضرت عبداللہؓ بن خباب

حضرت عبداللہؓ بن خباب بن ارت۔ ان کا نسب ان کے والد کے بیان میں گزر چکا ہے انہوں نے نبی ﷺ کو پایا تھا اور آپ کو دیکھا تھا اور ان کے والد صحابی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور ابی بن کعب سے روایت کی ہے زکریا بن علاء نے بیان کیا ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن خباب پیدا ہوئے ان کو خارجیوں نے شہید کیا۔

خارجیوں کا ایک گروہ بصرہ سے اپنے کوفی ہم مشرکوں کی طرف جا رہا تھا کہ عبداللہ بن خباب سے ملاقات ہوئی ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی تھیں۔ خارجیوں نے ان سے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں عبداللہ بن خباب صحابی ہوں۔ ان لوگوں نے ان سے حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی کے بارے میں سوال کیا انہوں نے سب کی تعریف کی خارجیوں نے ان کو ذبح کر ڈالا اور ان کا خون پانی میں بہہ گیا اور ان کی حاملہ بیوی کو جن کی مدت حمل پوری تھی قتل کر ڈالا ان کی بیوی نے کہا میں عورت ہوں تم اللہ سے کیوں نہیں ڈرتے؟ ان لوگوں نے ان کا پیٹ پھاڑ ڈالا۔ یہ واقعہ ۳۷ھ میں ہوا۔ یہ مسلمانوں کے سرداروں میں سے تھے اللہ ان سے راضی ہو۔

۲۹۱۶۔ حضرت عبداللہؓ بن خبیب

حضرت عبداللہؓ بن خبیب جہنی۔ انصار کے حلیف تھے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے یہ اور ان کے والد صحابی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے معاذ نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن ابی منصور بن سکینہ امین نے اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی فدیک نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے ابواسید براد سے انہوں نے معاذ بن عبداللہ بن خبیب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا ہم ایک سخت تاریک بارش کی رات میں رسول اللہؐ کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہمارے واسطے دعا کریں وہ کہتے ہیں میں نے آپ کو پایا آپ نے فرمایا کہو میں نے کچھ نہ کہا پھر آپ نے فرمایا کہو میں نے کچھ نہ کہا۔ آپ نے فرمایا کہو میں نے پوچھا کیا کہوں؟ آپ نے جواب دیا کہ قل ہو اللہ احد اور معوذتین صبح و شام تین مرتبہ پڑھا کرو تم کو ہر چیز سے بچالے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۱۷۔ حضرت عبداللہؓ بن خریت

حضرت عبداللہؓ بن خریت۔ بکری ہیں قبیلہ بنی بکر بن معاویہ سے۔ ان کا شمار حجازیوں میں ہے۔ نہ ان سے کوئی مسند حدیث ہے اور نہ ان کا صحابی ہونا صحیح ہے اور نہ دیکھنا صحیح ہے۔ محمد بن اسحق نے عبداللہ بن ابی نجیح سے انہوں نے عبداللہ بن عمیر سے انہوں نے عبداللہ بن خریت سے روایت کی ہے (انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے) کہ انہوں نے کہا قریش میں کوئی ایسا خاندان نہ تھا جس کے واسطے مسجد (حرام) میں نشست گاہ مقرر نہ ہو جس میں وہ لوگ بیٹھتے تھے چنانچہ بنی بکر کی بھی ایک جائے نشست تھی اس حال میں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک لڑکا آیا اور مسجد کے دروازہ سے دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا یہاں تک کہ خانہ کعبہ کے پردوں سے لٹک گیا۔ اس کے بعد ایک بوڑھا اس کو لینے کے ارادہ سے آیا یہاں تک کہ اس لڑکے تک پہنچ گیا اور جب اس کو پکڑنے کے لیے بڑھا اس کا ہاتھ خشک ہو گیا۔ ہم نے کہا غالب گمان یہ ہے کہ یہ بوڑھا بنی بکر میں سے ہے اور ہم اٹھ کر اس کے پاس گئے اور

پوچھا تم کس قبیلہ سے ہو؟ اس نے جواب دیا بنی بکر سے۔ میں نے کہا (تجھ کو کشادگی نہ ہو) تجھ کو اس لڑکے سے کیا تعلق ہے؟ اسی لڑکے نے کہا اللہ کی قسم کچھ تعلق نہیں مگر میرا باپ جب مرا اس وقت ہم لوگ بچے تھے اور ہماری بیوہ ماں کے پاس کچھ مال نہ تھا لہٰذا انہوں نے اس گھر سے پناہ لی اور ہم کو یہاں لے کر چلی آئیں اور ہم کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں اور تم میرے بعد باقی رہو اور تم پر کوئی ظلم کرے اور وہ اس گھر کو دیکھے تو اس کے پاس آ کر پناہ طلب کرے یہ گھر اس کو بچالے گا اب اس شخص نے مجھ کو پکڑ لیا ہے اور مجھ سے خدمت لیتا ہے اور مجھ سے اپنے اونٹ چرواتا ہے۔ اور یہ اپنے اونٹوں کی ایک جماعت کو لئے آتا تھا اور مجھ کو بھی اسی کے ساتھ لاتا تھا جب میں نے اس گھر کو دیکھا اپنی ماں کی وصیت یاد کی۔ ہم نے کہا اللہ کی قسم! ہم دیکھتے ہیں کہ اس گھر نے تجھ کو بچالیا ہے۔ اور ہم اس آدمی کو لے چلے یکایک دیکھا کہ اس کے ہاتھ سوکھ گئے ہم نے اس کو اس کے ایک اونٹ پر کس دیا اور اس سے کہا جا خدا تجھ پر لعنت کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۱۸۔ حضرت عبداللہؓ بن خلف

حضرت عبداللہؓ بن خلف بن اسعد بن عامر بن بیاضۃ بن سبیع بن جعثمۃ بن سعد بن ملیح بن عمرو بن ربیعہ۔ خزاعی۔ طلحۃ الطلحات کے والد ہیں۔ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے دیوان بصرہ کے کاتب تھے ان کی والدہ جنیۃ بنت ابی طلحہ عبدری تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ جنگ جمل میں شہید ہوئے۔ اور ان کے بھائی عثمان بن خلف واقعہ جمل میں حضرت علی کے شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ مجھے ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں اور ان کے صحابی ہونے میں اعتراض ہے۔

۲۹۱۹۔ حضرت عبداللہؓ بن خمیر

حضرت عبداللہؓ بن خمیر۔ قبیلہ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کے حلیف تھے۔ خاندان بن دہمان سے ہیں جو قبیلہ اشجع کا خاندان ہے۔ حارثہ بن خمیر کے بھائی ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے۔ اس کو ابن اسحاق اور عروہ بن زبیر نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔ اموی نے ابن اسحق سے ان کا نام حمیر حائے مہملہ پر پیش، میم زبر اور یاء پر تشدید کے ساتھ نقل کیا ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحق سے خمیر خائے معجمہ پر پیش، میم پر زبر اور یاء ساکن کے ساتھ نقل کیا ہے۔ واللہ اعلم

۲۹۲۰۔ حضرت عبداللہؓ بن خنیس

حضرت عبداللہؓ بن خنیس۔ بعض لوگ ان کا نام عبدالرحمٰن بتاتے ہیں۔ اور یہی صحیح ہے اور عبدالرحمٰن کے نام میں انشاءاللہ ان کا ذکر ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۹۲۱۔ حضرت عبداللہؓ خولانی

حضرت عبداللہؓ خولانی۔ ابی ادریس خولانی کے والد ہیں صحابی ہیں۔ یہ شام کے رہنے والوں میں سے ہیں۔ ابوادریس کا نام عائذ اللہ تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ امام بخاری نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں ان سے ان کے بیٹے ابوادریس نے سماعت حدیث کی ہے۔

۲۹۲۲۔حضرت عبداللہ ؓ بن ابی خولی

حضرت عبداللہ ؓ بن ابی خولی۔کلبی نے ان کو شرکاء بدر میں ذکر کیا ہے اور ابو عمر نے ان کو ان کے بھائی خولی بن ابی خولی کے تذکرہ میں ضمناً ذکر کردیا ہے۔

۲۹۲۳۔حضرت عبداللہ ؓ بن خیثمۃ

حضرت عبداللہ ؓ بن خیثمۃ۔ان کا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے۔محمد بن سعد واقدی کا بیان ہے کہ ان کی کنیت ابوخیثمۃ ہے۔سالمی ہیں۔ان کا نام عبداللہ بن خیثمۃ ہے قبیلہ خزرج کے خاندان بنی سالم سے ہیں۔احد میں شریک ہوئے اور یزید بن معاویہ کے زمانہ تک باقی رہے۔ابوبکر بن بعابی نے کتاب الاخوۃ میں بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن خیثمۃ سعد یعنی ابن خیثمۃ کے بھائی ہیں۔احد میں شریک ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں ابوموسیٰ نے بعابی کا کلام ذکر کیا ہے وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ابوموسیٰ نے ان عبداللہ اور سعد کو جن کا ذکر ابن بعابی نے کیا ہے اور ان عبداللہ کو جو اس تذکرے میں مذکور ہیں ایک شخص خیال کرلیا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ انہوں نے ذکر کیا ہے کہ یہ عبداللہ قبیلہ خزرج کے خاندان بنی سالم سے ہیں۔اور اسی طرح ابوموسیٰ کے سوا اوروں نے بھی ان کو سالمی بیان کیا ہے۔لیکن وہ عبداللہ اور سعد جو خیثمۃ کے بیٹے ہیں اور جن کا ذکر ابن بعابی نے کیا ہے وہ خزرج سے نہیں ہیں بلکہ وہ دونوں قبیلے اوس کے امری القیس بن مالک کی اولاد میں ہیں اور خزرج سے کچھ بھی تعلق نہیں رکھتے ہیں۔اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ سعد بن خیثمۃ کے بیٹے ہیں بھائی نہیں ہیں اور یہی مشہور ہے پس اگر ابن بعابی نے سعد بن خیثمۃ کو ان عبداللہ بن خیثمۃ سالمی کا بھائی خیال کیا تو یہ ان کا وہم ہے کیونکہ سعد بالاتفاق اوس سے ہیں اور اگر انہوں نے یہ خیال کہ سعد اوس سے ہیں اور عبداللہ ان کے بھائی ہیں تو یہ بھی ان کا وہم ہے کیونکہ وہ ان کے بیٹے ہیں اور ان کا ذکر عبداللہ بن سعد بن خیثمۃ کے تذکرہ میں مشرح دار ہوگا واللہ اعلم

۲۹۲۴۔حضرت عبداللہ ؓ بن دارہ

حضرت عبداللہ ؓ بن دارہ۔نبی ﷺ کی حیات میں موجود تھے۔ان سے محمد بن کعب قرظی نے روایت کی ہے۔ان کا نبیؐ سے راوی ہونا معلوم نہیں ہوتا ہے انہوں نے عثمان سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن دارہ عثمان کے غلام تھے۔اس کو بعض متاخرین نے بیان کیا ہے اور گمان کیا ہے کہ وہ نبیؐ کی زندگی میں موجود تھے۔ان کو کسی نے صحابہ میں نہیں کہا۔ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کا نام عبداللہ اور بعض زید بن دارہ بیان کرتے ہیں۔ان کی روایت حمران اور عثمان سے ہے۔محمد بن کعب قرظی نے عبداللہ بن دارۃ جو عثمان کے غلام تھے۔انہوں نے حمران غلام عثمان سے انہوں نے عثمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے وضو کیا اور وضو کو پورے طور پر کیا۔اور کہا اگر میں نے اس کو ایک یا دو تین مرتبہ نہ سنا ہوتا تو میں اس کو تم سے نہ بیان کرتا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ کوئی بندہ پورے طور پر وضو کر کے نماز کے واسطے نہیں کھڑا ہوتا مگر اللہ اس کے اور دوسری نماز کے درمیان میں جتنے گناہ ہوتے ہیں سب کو بخش دیتا ہے اس کو محمد بن عبداللہ بن ابی مریم نے ابن دارہ سے انہوں نے خود حضرت عثمان سے نقل کیا ہے اور ان کا نام زید بن دارہ بتایا ہے۔ان کا تذکرہ

ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۹۲۵۔ حضرت عبداللہؓ بن دیان

حضرت عبداللہؓ بن دیان۔ دیان کا نام یزید بن قطن بن زیاد بن حارث بن مالک بن ربیعہ بن کعب بن حارث بن کعب تھا۔ حارثی ہیں۔ ان کا نام عبدالحجر تھا رسول اللہؐ نے عبداللہ رکھا۔ اور بعض لوگ ان کا نام عبداللہ بن عبدالمدان بیان کرتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ان کا نام عمرو تھا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان کا نام عبداللہ رکھ دیا اور یہ مسلمان ہوئے اور آپ سے بیعت کی۔ ان کی بیٹی عائشہ عبیداللہ بن عباس کی زوجیت میں تھیں۔ یہ وہی عائشہ ہیں جن کے باپ اور بیٹوں کو بشر بن ارطاہ نے قتل کیا تھا اور یہ قصہ مشہور ہے اور ہم اس کو اسی کتاب میں بشر بن ارطاہ کے تذکرہ میں لکھ چکے ہیں۔ اسی طرح اس نام کا ذکر ابوعمر کی کتاب استیعاب میں بیان ہوا ہے اور بعض میں نہیں وارد ہوا اور شاید یہ کاتب سے رہ گیا ہے۔ لیکن عبداللہ بن عبد المدان ان کی کتاب کے تمام نسخوں میں پایا جاتا ہے اور اس کا ذکر اسی جگہ ہوگا اور ہم اس کی طرف اشارہ کریں گے کہ ہم اس کو اس جگہ ذکر کر چکے ہیں۔

۲۹۲۶۔ حضرت عبداللہؓ بن ذرہ

حضرت عبداللہؓ بن ذرہ۔ مزنی ہیں۔ خزاعی بن عبدنہم اور بلال بن حارث کے ہمراہ نبیؐ کے پاس وفد میں آئے تھے۔ ان کا نسب ابواحمد عسکری نے اس طرح بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن ذرہ مزنی بن عائذ بن طابخہ بن لای بن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو۔ مزنی۔ عبداللہ بن عون بن ارطبان کے دادا ارطبان کے غلام ہیں۔ ان کی کنیت ابوبردہ تھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام ذال معجمہ کے ساتھ ہے۔ اور ان کا ذکر خزاعی بن عبدنہم کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔

۲۹۲۷۔ حضرت عبداللہؓ بن ذیاد

حضرت عبداللہؓ بن ذیاد بن عمرو بن زمزمہ بن عمرو بن عمارہ بن مالک۔ بلوی ہیں انصار کے حلیف ہیں۔ مالک کا دوسرا نام مجذر ہے زیاد کے بیٹے ہیں۔ مجذر کے معنی درشت خو۔ یہ عبداللہ بن مجذر ہی کے لقب سے مشہور ہیں۔ ردیف میم میں ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ ہوگا۔ یہاں ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۹۲۸۔ حضرت عبداللہؓ ذوالبجادین

حضرت عبداللہؓ۔ ان کا لقب ذوالبجادین تھا۔ یہ بیٹے ہیں عبدنہم بن عفیف بن سحیم بن عدی بن ثعلبہ بن سعد بن عدی بن عثمان بن عمرو کے۔ وفد بن کر نبیؐ کی خدمت میں گئے تھے (اس وقت) ان کا نام عبدالعزیٰ تھا تو رسول اللہؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھ دیا۔ یہ چچا ہیں عبداللہ بن مغفل بن عبدنہم۔ ان کا لقب ذوالبجادین رسول اللہؐ نے رکھا تھا۔ وجہ یہ ہوئی تھی کہ جب انہوں نے اپنی قوم کے نزدیک اسلام ظاہر کیا تو اُن لوگوں نے اُن کے کل کپڑے چھین کر (ننگا کر دیا اور) ایک بجاد یعنی کملی اڑھا دی۔ پس یہ اپنی قوم سے بھاگ کر رسول اللہؐ کی خدمت میں روانہ ہوئے۔ جب آنحضرت کے قریب پہنچے تو اُس کملی کو دو چاک کر کے ایک کا ازار بنالیا اور

دوسرے کی چادر۔ اُس کے بعد رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے پس آپ نے اُن کو ذوالبجادین فرمایا۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کو ان کی والدہ نے ایک کملی دے دی تھی اُسی کو دو چاک کر کے ازار اور چادر بنا کر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے واللہ اعلم۔ یہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ہی کے ساتھ قیام کیا یہ بہت ہی نرم دل اور فقیہ فاضل شخص تھے۔ قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کرتے تھے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی۔ انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبداللہ قبیلہ مزینہ کے ایک شخص تھے اُن کا لقب ذوالبجادین تھا۔ یتیم تھے۔ اپنے چچا کی گود میں پرورش پاتے تھے وہی ان کو (ضرورتوں کی چیزیں) دیتے تھے اور (طرح طرح کے) احسانات کرتے تھے۔ (پس اسی درمیان میں) ان کے چچا کو خبر پہنچی کہ انہوں نے دین اسلام قبول کر لیا ہے تو ان کے چچا نے ان سے کہا کہ اگر تم نے (واقعی) دین محمدؐ قبول کر لیا ہے تو مجھ سے کہہ دو تا کہ میں اپنی کل چیزیں جو میں نے تم کو دی ہیں لے لوں۔ انہوں نے جواب دیا بیشک میں مسلمان ہو گیا ہوں (تم جو چاہو کر لو) پس اُن کے چچا نے اپنی دی ہوئی کل چیزیں ان سے لے لیں یہاں تک کہ اُن کے بدن کے کپڑوں کو بھی اُتار لیا۔ اس وقت یہ اپنے والد کے پاس گئے ان کی والدہ نے اپنی کملی کے دو ٹکڑے کر کے ان کو دے دیئے۔ انہوں نے ایک ٹکڑے کو تہبند بنا لیا اور دوسرے کو چادر۔ (پس اُسی ہیئت میں وہاں سے روانہ ہو کر) علی الصباح رسول اللہؐ کی خدمت میں پہنچ گئے اور آپ ہی کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی جب رسول اللہؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے تمام لوگوں پر نظر ڈالی کہ کوئی شخص باہر سے تو آپ کے پاس نہیں آیا اور آپ (ہمیشہ فجر کے بعد) ایسا کرتے تھے۔

حضرت نے جب ان کو دیکھا تو ان سے دریافت کیا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرا نام عبدالعزیٰ ہے۔ آپ نے فرمایا (عبدالعزیٰ نہیں) بلکہ تمہارا نام عبداللہ ذوالبجادین ہے۔ تم میرے دروازہ پر رہا کرو۔ چنانچہ انہوں نے رسول اللہؐ کے دروازہ پر رہنا شروع کیا۔ یہ قرآن مجید تسبیح اور تکبیر کو بہت ہی بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ (ایک دفعہ) حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ کیا یہ شخص ریا کار ہے؟ حضرت نے فرمایا ایسا نہ کہو یہ رقیق القلب لوگوں میں سے ہیں۔ ان کی وفات رسول اللہؐ کی حیات ہی میں ہوئی تھی۔ اعمش نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ وہ ایک دفعہ کہتے تھے کہ یہ واقعہ گویا اس وقت بھی میری نظر کے سامنے ہے کہ رسول اللہؐ غزوۂ تبوک میں عبداللہ ذوالبجادین کی قبر میں کھڑے ہیں اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ان کی نعش کو قبر میں اتار رہے ہیں۔ اور رسول اللہؐ فرما رہے ہیں کہ تم اپنے بھائی کو مجھ سے اور قریب کرو۔ (چنانچہ انہوں نے اور قریب کر دیا) پس آپ نے اُن کی نعش کو قبلہ کی جانب لے کر لحد میں رکھ دیا۔ اُس کے بعد رسول اللہؐ قبر سے نکل آئے اور باقی کام حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کے سپرد کر دیا۔ جب وہ اس سے فارغ ہو گئے تو آنحضرت قبلہ کی جانب متوجہ ہوئے اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرنے لگے کہ اے خدا میں ان سے راضی تھا اب تو بھی راضی ہو جا۔ ابووائل نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن مسعود کہتے تھے کہ (عبداللہ ذوالبجادین کے ساتھ رحمۃ للعالمینؐ کا یہ لطف و کرم دیکھ کر) واللہ میں نے یہ تمنا کی کہ کاش اُن کی جگہ میں ہوتا۔ حالانکہ میں اُن سے پندرہ برس پہلے اسلام لا چکا تھا اور ایک دوسری سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا تھا کہ واللہ میں نے تمنا کی کہ کاش اس قبر میں میں ہوتا۔ محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات غزوۂ تبوک میں ہوئی۔ اور محمد بن ابراہیم بن الحارث نے ابن مسعود سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ ان کی وفات پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے وہی دعا کی جو اوپر گزر

چکی ہے۔اور محمد بن ابراہیم کا بیان ہے کہ عبداللہ نے کہا تھا کہ کاش میں ہی صاحب قبر ہوتا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۲۹۔حضرت عبداللہؓ بن راشد کندی

حضرت عبداللہؓ بن راشد کندی۔اشعث بن قیس کے ہمراہ (قبیلہ) کندہ کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

۲۹۳۰۔حضرت عبداللہؓ بن رافع

حضرت عبداللہؓ بن رافع بن سوید بن حرام بن ہیثم بن ظفر۔انصاری اوسی خزرجی ظفری۔غزوۂ احد میں شریک ہوئے۔ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۲۹۳۱۔حضرت عبداللہؓ بن ربیع

حضرت عبداللہؓ بن ربیع بن قیس بن عمرو بن عباد بن ابجر ہے ابجر خدرۃ (کے نام سے مشہور) ہیں جو عوف بن حارث کے بیٹے ہیں (یہ عبداللہ) انصاری خزرجی خدری ہیں۔بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے عروہ نے کہا ہے کہ بدر میں بھی شریک تھے۔ابوجعفر بن سمین نے ہمیں اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے ان انصار کے نام میں جو خاندان خزرج سے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے کہا ہے کہ بنی الجبر یعنی بنی خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج سے عبداللہ بن ربیع بن قیس بھی تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۳۲۔حضرت عبداللہؓ بن ربیعہ بن اغفل

حضرت عبداللہؓ بن ربیعہ بن اغفل عامری۔بنی عامر بن صعصعہ سے ہیں۔یہ قول ابوعمر کا ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن ربیعہ بن مسروح بن معاویہ۔اور بعض لوگوں نے اس طرح بیان کیا ہے ربیعہ بن عامر بن صعصعہ مگر اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ عبداللہ عامر بن طفیل کے ساتھ وفد میں نبیؐ کے پاس آئے تھے۔عامر کا قصہ اُن کا اسلام سے باز رہنا اور آنحضرت ﷺ کا ان کے حق میں بددعا کرنا (کتب سیر میں) مذکور ہے۔ابن مندہ نے پورا قصہ بیان کیا ہے لیکن ابن عبدالبر اور ابونعیم نے اس کو مختصر کر کے لکھا ہے۔میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم کا ان کے نسب میں ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کو بیان کرنا محل کلام ہے کیونکہ جو شخص نبیؐ کے زمانہ میں ہو اس کے اور عامر بن صعصعہ کے درمیان ایک پشت نہیں ہو سکتی۔بلکہ چند پشتیں ہوں گی جیسا کہ علقمہ بن علاثہ بن عوف بن احوص بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ اور لبید بن ربیعہ بن مالک بن جعفر بن کلاب میں ہیں پس یہ لبید باوجود اس کے کہ ان کی عمر زمانہ جاہلیت میں بہت گزر چکی تھی ان کے نسب میں عامر تک پانچ پشتیں ہیں اور علقمہ تک چھ پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ عبداللہ اور عامر میں صرف ایک ہی پشت ہو؟ شاید ربیعہ اور عامر کے درمیانی نام ان کو نہیں ملے اس وجہ سے انہوں نے خیال کیا کہ عامر ربیعہ کے والد ہیں واللہ اعلم۔بعض لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ اغفل غین معجمہ اور (ف) کے ساتھ ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۳۳۔ حضرت عبداللہؓ بن ربیعہ

حضرت عبداللہؓ بن ربیعہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف۔ قرشی مطلبی۔ ان کی ماں حضرت زبیر بن عبدالمطلب کی صاحبزادی تھیں۔ عروہ بن زبیر اور فضل بن حسن ضمری نے ان سے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے فضل بن حسن بن عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے عبداللہ بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ ام الحکم بنت زبیر نے ان کو رسول اللہؐ کے پیچھے بھیجا آپ ام سلمہ کے مکان کی طرف جارہے تھے۔ یہ اس زمانہ میں بچے تھے ام حکم نے ان سے کہا کہ رسول اللہؐ سے (جاکر) مل جاؤ اور آپ کی چادر اتروالاؤ چنانچہ یہ دوڑتے ہوئے آپ کے پاس گئے کہتے تھے میں نے جاکر آپ کی چادر پکڑ لی تو آنحضرتؐ نے میری طرف پھر کر دیکھا اور فرمایا تم کون ہو؟ میں نے جواب دے کر کہا کہ میری ماں نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے آپ نے اپنی چادر لپیٹ کر مجھے عنایت کی اور کہا کہ اپنی ماں کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو اس کو پھاڑ کر دونوں بہنیں بانٹ لو اور اس کو اوڑھو۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کو بنی مطلب سے بیان کیا ہے جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا میں نے ایسا ہی کئی نسخوں میں دیکھا ہے حالانکہ وہ بنی عبدالمطلب سے ہیں (چنانچہ) زبیر بن بکار نے حارث بن عبدالمطلب کی اولاد کے تذکرہ میں ربیعہ بن حارث کو بھی بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اپنے چچا عباس سے عمر میں بڑے تھے اس کے بعد انہوں نے کہا ہے کہ ربیعہ بن حارث کے تین لڑکے تھے محمدؐ عبداللہ اور عباس ان سب کی ماں ام الحکم بنت زبیر بن عبدالمطلب تھیں تینوں صاحب اولاد تھے۔ ابوعمر نے (بھی) ام حکیم بنت زبیر بن عبدالمطلب کے بیان میں لکھا ہے کہ وہ ضباعہ بنت زبیر کی بہن تھیں اور ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کو بیاہی تھیں ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن ربیعہ بن حارث روایت کرتے ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی بنت زبیر کے بیان میں لکھا ہے کہ ان کو ام حکیم اور بعض ام الحکم کہتے ہیں اس کے بعد ایک حدیث فضل بن حسن کی روایت سے نقل کی ہے جس کو وہ عبداللہ بن ربیعہ بن حارث سے وہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں پھر عبداللہ کے والد ربیعہ کے ذکر میں لکھا ہے کہ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب ابواحمد عسکری نے ربیعہ بن حارث کے ذکر کے بعد بیان کیا ہے کہ ان کے بیٹے عبد اللہ بن ربیعہ بن حارث ہیں۔ ان روایات سے روشن ہوگیا کہ عبداللہ عبدالمطلب بن ہاشم کی اولاد سے ہیں نہ ان کے چچا مطلب ابن عبد مناف کی اولاد سے۔ انہیں ربیعہ کی بابت آنحضرتؐ نے (حجۃ الوداع میں) فرمایا تھا کہ پہلا خون جس کو میں معاف کرتا ہوں ربیعہ بن حارث کا خون ہے۔ اس کو ہم ربیعہ کے بیان میں ذکر کر چکے ہیں۔ واللہ اعلم

۲۹۳۴۔ حضرت عبداللہؓ بن ربیعہ ثقفی

حضرت عبداللہؓ بن ربیعہ ثقفی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن ابوعاصم نے ان کو احاد میں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان سے ایک حدیث مروی ہے ابوموسیٰ نے ہمیں اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے حسن بن احمد مقری نے ہمیں خبر دی وہ کہتے تھے عبدالرحمن بن محمد بن احمد نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے عبداللہ بن محمد بن فورک نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے احمد بن عمرو بن ضحاک نے ہمیں خبر دی وہ کہتے تھے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے معاویہ بن ہشام نے ہم سے بیان کیا انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحق سے انہوں نے اسود بن یزید سے روایت کی کہ عبداللہ بن ربیعہ رمضان کے علاوہ اور زمانہ میں بھی اپنے ساتھیوں کو نوافل جماعت سے پڑھایا کرتے تھے اور خود امام ہوتے تھے۔ ابوموسیٰ نے اس کو اسی طرح روایت کیا ہے ابن ابی عاصم نے بروایت ابوبکر

بن ابی شیبہ ان کو احاد میں ذکر کیا ہے اور اسی حدیث کو ان کی روایت سے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوبکر نے بیان کیا ہے کہ ان سے ایک اور حدیث مسند (یعنی رسول اللہ ﷺ کی مروی) ہے جو مجھے نہیں ملی۔

۲۹۳۵۔ حضرت عبداللہؓ بن ربیعہ نمیری

حضرت عبداللہؓ بن ربیعہ نمیری۔ کنیت ان کی ابویزید ہے۔ خضرمی نے ان کو وحدان میں ذکر کیا ہے۔ عفیف بن سالم نے یزید بن عبداللہ بن ربیعہ نمیری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے دو بستیوں کی طرف دو خط دعوت اسلام کے بھیجے ان میں سے ایک کو خاک آلود کیا تھا۔ اور دوسرے کو اسی طرح رہنے دیا۔ جس بستی میں خاک آلود خط پہنچا وہاں کے لوگ مسلمان ہو گئے ابوموسیٰ و ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۹۳۶۔ حضرت عبداللہؓ بن ابوربیعہ ثقفی

حضرت عبداللہؓ بن ابوربیعہ ثقفی۔ سفیان کے والد ہیں ان سے ان کے بیٹے سفیان روایت کرتے ہیں (لیکن) ان کی حدیث میں اعتراض ہے۔ حمید بن اسود نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ایسی چیز سے اپنے کو سیراب (یعنی جو وصف اس میں نہ ہو اس کو اپنے میں ظاہر کرے مثلاً علم سے بے بہرہ ہو اور اپنے آپ کو عالم کہے سخاوت سے معرا ہو اور اپنے آپ کو سخی بتائے۔) ظاہر کرنے والا جو اسے نہیں ملی مثل اس شخص کے ہے جو فریب (فریب کے دو کپڑے پہننے والے کی مثل اس سبب سے فرمائی کہ اس شخص نے بھی دو فریب کئے ایک یہ کہ اپنی جھوٹی تعریف کی دوسرے یہ کہ اللہ پر جھوٹ باندھا جو چیز اللہ نے نہیں دی تھی اس کے دینے کی نسبت اس کی طرف کی۔) کے دو کپڑے پہنے۔

۲۹۳۷۔ حضرت عبداللہؓ بن ابوربیعہ قرشی مخزومی

حضرت عبداللہؓ بن ابوربیعہ بن مغیرہ بن عبداللہ عمرو بن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ ان کی ماں قبیلہ ثقیفہ کی ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کی ماں اور ان کے بھائی عیاش بن ابوربیعہ کی ماں اسماء بنت مخرمہ ہیں جو خاندان بنی مخزوم سے تھیں اور بعض کے نزدیک بنی نہشل بن دارم سے واللہ اعلم۔ یہ عبداللہ عمر بن عبداللہ بن ابوربیعہ شاعر مشہور کے والد ہیں۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن ہے ان کا نام زمانہ جاہلیت میں بجیر تھا (جب یہ مسلمان ہوئے تو) رسول اللہؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا انہی کی بابت ابن زبیری نے یہ شعر کہا ہے:

بجیر بن ذی الرمحین قرب مجلسی وراح علینا فضلہ غیر عاتم

"بجیر ابن ذی الرمحین نے مجھے اپنے پاس بٹھایا اور ہم پر اس کی مہربانی سے بے درنگ آئی۔"

ابوربیعہ کا نام عمرو تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حذیفہ تھا اور یہ روایت بعض ان کی کنیت ہی ان کا نام بھی ہے۔ مگر اکثر لوگ ان کو عمرو کہتے ہیں۔ ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو ہے اور ان کے بھائی ابوامیہ کا حذیفہ ہے۔ ابوربیعہ کو ذوالرمحین بھی کہتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں قریش کے بزرگوں میں سے تھے۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ بہت خوبصورت تھے۔ یہی ہیں جن کو قریش نے عمرو بن عاصم کے ہمراہ نجاشی (بادشاہ حبش) کے پاس رسول اللہؐ کے ان ساتھیوں کو لینے کے واسطے بھیجا تھا جو حبشہ

میں (ہجرت کر گئے تھے) بعض لوگوں کے نزدیک (یہ نہ تھے) کوئی اور تھا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے حارث بن ہشام کے ساتھ ام ہانی کے گھر میں فتح مکہ کے دن پناہ لی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں کے مارنے کا ارادہ کیا ام ہانی نے حضرت علیؓ کو روک دیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس واقعہ کی خبر دی آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس کو تم نے پناہ دی اس کو میں نے بھی دی۔ رسول اللہؐ نے ان کو یمن اور اس کے گرد و نواح کی فوج کا افسر مقرر کیا تھا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت تک برابر اسی کام پر مقرر رہے (بلکہ) حضرت عمرؓ نے صنعاء کی حکومت بھی انہی کے سپرد کر دی تھی پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے بھی ان کو بدستور قائم رکھا۔ جب حضرت عثمانؓ محصور ہوئے یہ ان کی مدد کے واسطے آ رہے تھے مکہ کے قریب پہنچ کر سواری سے گر کر مر گئے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے اور ان کی حدیث کی روایت بھی انہی لوگوں سے ہے۔ ابوالقاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے ہمیں اپنی سند سے خبر دی انہوں نے ابوعبدالرحمٰن نسائی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے عمرو بن علی نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے عبدالرحمٰن نے ہم سے بیان کیا انہوں نے سفیان سے انہوں نے اسمٰعیل بن ابراہیم بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے چالیس ہزار درہم قرض لیے تھے (جب) آپ کے پاس مال آیا تو آپ نے مجھ کو دیا اور کہا کہ اللہ تمہارے مال اور گھر والوں میں برکت عنایت کرے۔ قرض کا بدلہ یہی ہے کہ ادا کیا جائے اور شکر گزاری کی جائے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۳۸۔ حضرت عبداللہؓ بن ربیعہ سلمی

حضرت عبداللہؓ بن ربیعہ سلمی کوفی۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلی نے ان سے روایت کی ہے حکم اور شعبہ نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی تھے اور ان دونوں کے سوا اور لوگ ان کے صحابی ہونے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کی حدیث مرسل ہے۔ علی بن مدینی نے کہا ہے کہ عبداللہ بن ربیعہ سلمی صحابی ہیں اور وہ عمرو بن عتبہ بن فرقد سلمی کے ماموں ہیں اور منصور بن معتمر کے چچا ہیں کیونکہ منصور معتمر بن عتاب بن ربیعہ کے بیٹے ہیں۔ شعبہ نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا یعنی عبداللہ بن ربیعہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے آپ نے موذن کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اشهد ان لا الہ الا اللہ۔ نبیؐ نے اس کے جواب میں کہا کہ اشهد ان لا الہ الا اللہ۔ اس کے بعد موذن نے کہا اشهد ان محمدا رسول اللہ۔ پھر آپ نے فرمایا اشهد ان محمدا رسول اللہ۔ (اس کے بعد آپ اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر) کہنے لگے کہ یہ اذان دینے والا یا تو بکریاں چرانے والا ہے یا کوئی گھر بار چھوڑنے والا (بادیہ نشین) جب نشیب میں اترے تو معلوم ہوا کہ چرواہا ہے وہیں ایک مری ہوئی بکری بھی پڑی تھی (اس کی طرف اشارہ کر کے) فرمایا کیا تم یہ جانتے ہو کہ یہ اپنے مالک کے نزدیک (کیسی) بے قدر ہے بخدا دنیا اللہ کے نزدیک اس مردہ بکری سے بھی زیادہ حقیر و ذلیل ہے۔ عمرو بن میمونؒ مالک بن حارث اور علی بن الاقمر و غیرہم نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ربیعہ: راء پر پیش، باء پر زبر اور یاء مشدد ہے۔ اس لئے ہم نے اس کو ربیعہ (راء پر زبر کے ساتھ) سے مؤخر کیا۔

۲۹۳۹۔ حضرت عبداللہؓ بن رزق

حضرت عبداللہؓ بن رزق مخزومی۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے (لیکن) ان کی صحبت اور رؤیت کا (کچھ) حال معلوم نہیں ہے۔ عمران بن ابی انس نے عبداللہ بن رزق مخزومی سے روایت کی ہے کہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمام مخلوق میں اللہ کے نزدیک دو گروہ چنے ہوئے ہیں عرب میں اللہ کے برگزیدہ قریش ہیں اور عجم میں اہل فارس۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۹۴۰۔ حضرت عبداللہؓ بن رفاعہ

حضرت عبداللہؓ بن رفاعہ بن رافع زرقی۔ ان کا پورا نسب ان کے باپ کے بیان میں گزر چکا ہے حسن بن سفیان نے ان کو وحدان میں ذکر کیا ہے اور بعض متاخرین نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔ ابویاسر بن ابی حبہ نے ہمیں اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میرے والد نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے عبدالواحد بن ایمن مکی سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ بن رفاعہ زرقی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا امام احمد کہتے تھے کہ فزاری (راوی) نے ایک دوسری مرتبہ اس سند میں رفاعہ کے بیٹے کا نام نہیں ظاہر کیا اور فزاری کے علاوہ اور راویوں نے ان کا نام بجائے عبداللہ بن رفاعہ کے عبید بن رفاعہ بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے جب غزوۂ احد میں مشرکوں کو شکست ہوئی تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ سب لوگ صف بستہ ہو جاؤ تاکہ میں اپنے پروردگار کا شکریہ ادا کروں چنانچہ سب لوگ آپ کے پیچھے صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے پس رسول اللہؐ نے حمد و ثنا شروع کی اور کہا اے اللہ تیرے ہی واسطے سب تعریف ہے جس کو تو وسعت دے اس کو تنگی میں ڈالنے والا کوئی نہیں اور جس کو تو تنگی میں ڈالے اس کو وسعت دینے والا کوئی نہیں۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کی حدیث کی اسناد میں اعتراض ہے۔

۲۹۴۱۔ حضرت عبداللہؓ بن رواحہ

حضرت عبداللہؓ بن رواحہ بن ثعلبہ بن امرئ القیس بن عمرو بن امرئ القیس اکبر بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی حارثی ان کی کنیت ابو محمد ہے اور بعض نے ابورواحہ اور ابوعمرو بیان کی ہے۔ انکی والدہ کبشہ بنت واقد بن عمرو بن اطنابہ بھی بنی حارث بن خزرج سے ہیں۔ یہ عبداللہ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور بنی حارث بن خزرج کے سردار تھے بدر' احد' خندق' حدیبیہ' خیبر اور عمرۃ القضاء (وغیرہا) تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک بجز فتح مکہ اور اس کے بعد کے واقعات کے یہ اس سے پہلے (یعنی غزوۂ موتہ میں) شہید ہو چکے تھے۔ غزوۂ موتہ کے سرداروں میں سے ایک یہ بھی تھے۔ نعمان بن بشیر کے ماموں ہیں۔ حماد بن زید نے ثابت سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن رواحہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت خطبہ پڑھ رہے تھے اثنائے خطبہ میں آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ یہ سنتے ہی مسجد سے باہر جس جگہ کھڑے تھے وہیں (فوراً) بیٹھ گئے جب نبیؐ خطبہ سے فارغ ہوئے اور یہ خبر آپ کو پہنچی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تم کو (اس سے) زیادہ اللہ اور اللہ کے رسول کی پیروی کی خواہش عنایت کرے یہ جہاد میں سب سے پہلے گھر سے نکلتے اور سب کے بعد

لوٹتے۔ یہ ان شاعروں میں سے ہیں جو نبیؐ کی طرف سے (مخالفین کی بیہودہ گوئیوں کا) جواب دیا کرتے تھے نبیؐ کی شان میں جو اشعار انہوں نے کہے ہیں ان میں سے چند شعر یہ ہیں:

انی تفرست فیک الخیر اعرفہ — واللہ یعلم ان ماخاننی البصر
انت النبی و من یحرم شفاعتہ — یوم الحساب فقدازری بہ القدر
فثبت اللہ ما اتاک من حسن — تثبیت موسی و نصرا کالذی نصروا

''میں نے آپ (کی ذات مقدس) میں بھلائی پہچان لی تھی میں بھلائی کو پہچانتا ہوں۔ اور اللہ جانتا ہے کہ میری بصیرت خطا نہیں کرتی۔ آپ نبی ہیں قیامت کے دن جو شخص آپ کی شفاعت سے محروم کردیا گیا بے شک قضاء قدر نے اس کو نکما کردیا۔ پس اللہ ان خوبیوں کو قائم رکھے جو اس نے آپ کو دی ہیں جس طرح موسیٰ کو ثابت قدم رکھا۔ اور آپ کی مدد کرے جیسا کہ اگلے نبیوں کی مدد کی گئی''۔

نبیؐ نے ان اشعار کو سن کر فرمایا کہ اے ابن رواحہ! اللہ تم کو بھی ثابت قدم رکھے۔ ہشام بن عروہ نے کہا ہے کہ اللہ نے ان کو (اس دعا کی برکت سے) خوب ثابت قدم رکھا حتی کہ یہ شہید ہوئے اور ان کے واسطے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے اس میں شہید ہو کر داخل ہوئے۔ ابوالدرداء کہتے ہیں کہ میں اس دن سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس میں عبداللہ بن رواحہ کا ذکر نہ کروں (ان کو بھی مجھ سے بہت محبت تھی) جب وہ مجھ سے ملتے اور سامنے کھڑے ہوتے تو میرے سینے پر ہاتھ رکھ دیتے اور اگر پیچھے کھڑے ہوتے تو میرے شانوں کے درمیان میں ہاتھ رکھ دیتے اور مجھ سے کہتے کہ اے عویمر بیٹھو تھوڑی دیر ایمان تازہ کریں پس ہم بیٹھتے اور اللہ کا ذکر کرتے جتنا اللہ چاہتا تھا پھر وہ کہتے کہ اے عویمر یہ ایمانی مجلسیں ہیں۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا انہوں نے کہا عبداللہ بن رواحہ غزوۂ موتہ کی طرف جہاد کے واسطے نکلے تو زید بن ارقم (جو کہ بسبب یتیمی کے ان کے زیر کفالت تھے) بھی اسی کجاوے میں ان کے ساتھ تھے زید نے ان کو بوقت شب خود ان کے تصنیف کردہ اشعار پڑھتے سنا وہ یہ ہیں:

اذا ادنیتنی و حملت رحلی — مسیرۃ اربع بعد الحساء
فشانک فانعمی و خلاک ذم — ولا ارجع الی اھلی ورائی

''(اے نفس) جب تو نے مجھے نزدیک کیا اور میرے کجاوے کو کسا چار ماہ کی مسافت کے لیے مقام حساء کے بھی آگے۔ بس اپنی شان کو دیکھ اور خوش ہو مذمت تجھ سے دور رہے میں اپنے پیچھے اپنے اہل کی طرف نہ لوٹوں گا''۔

وجاء المؤمنون و غادرونی — بارض الشام مشھور الثواء
وردک کل ذی نسب قریب — الی الرحمن منقطع الاخاء
ھنا لک لاابالی طلع بعل — ولانخل اسافلھا رواء

''مسلمان آئے اور مجھے شام کی مشہور خوابگاہ میں چھوڑ دیا۔ اور تجھ کو ہر عزیز قریب نے ناتا توڑ کر خدا کے سپرد کردیا۔ اس

وقت مجھے نہ کسی شوہر سے بیوی کے شادی کرنے کی کچھ پروا ہے اور نہ ان کھجوروں کے باغ کی جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔''

جب زید نے ان اشعار کو سنا تو روئے۔ عبداللہ بن رواحہ نے ان کو کوڑے سے دھمکا کر کہا اے بچے تیرا کیا نقصان ہے؟ اگر خدا مجھ کو شہادت نصیب کرے اور تو (مزے سے) اسی کجاوے کے بیچوں بیچ میں بیٹھ کر گھر لوٹ جائے۔ عبداللہ بن رواحہ نے زید سے (خطاب کرکے) یہ شعر کہا ہے:

یا زید زید الیعملات الذبل　　　تطاول اللیل هدیت فانزل

(''اے زید! اے زید! اونٹنیاں (ہماری) تھک گئی ہیں اور رات بہت آ گئی خدا تمہیں ہدایت دے اب اتر پڑو) یعنی اب ساتھ والے جب آ جائیں تو ان کے ساتھ چلنا''۔

ہم سے ابن اسحٰق نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے غزوۂ موتہ میں زید بن حارثہ کو سردار لشکر بنایا اور فرمایا کہ اگر یہ شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب ان کی جگہ پر ہوں پھر اگر جعفر بن ابو طالب بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ سردار بنیں اگر عبداللہ بھی شہید ہوں تو مسلمان جس کو پسند کریں اس کو اپنا سردار بنالیں پس جب لشکر تیار ہو گیا اور اہل لشکر کوچ کرنے لگے تو لوگوں نے رسول اللہؐ کے (بنائے ہوئے) سرداروں کو رخصت کیا اور ان کو سلام کیا جب لوگوں نے رسول اللہؐ کے (بنائے ہوئے) سرداروں کو اور عبداللہ بن رواحہ کو رخصت کیا تو عبداللہ بن رواحہ رونے لگے لوگوں نے رونے کا سبب دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ بخدا مجھے دنیا کی محبت اور اس کا خیال نہیں ہے (جس کے چھوٹنے پر روتا ہوں) بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ آیت پڑھتے سنا ہے کہ:

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا - الآية (المریم: ۷۱) (یعنی تم میں کوئی ایسا نہیں جو دوزخ پر (ہوکر) گزرنے والا نہ ہو (کیونکہ صراط اسی پر ہوگا) تمہارے رب پر (وعدہ) مقرر ہے۔) پس میں نہیں جانتا کہ پل صراط پر چڑھنے کے بعد پار اترنے میں میرا کیا حال ہو؟ مسلمانوں نے کہا اللہ تمہارے ہمراہ رہے وہی تم کو ہم تک خیر و خوبی سے واپس لائے اور تم پر نظر عنایت رکھے۔ عبداللہ بن رواحہ نے اس وقت یہ اشعار پڑھے:

لکننی اسأل الرحمن مغفرة　　　وضربة ذات فرع یقذف الزبدا

اوطعنة بیدی حران مجهزة　　　بحربة تنفذ الاحشاء و الکبدا

حتی یقولوا اذا مروا علی جدثی　　　یا ارشد الله من غاز و قد رشدا

''لیکن میں خدا سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ اور تلوار کے ایک ایسے کشادہ گھاؤ کو جو تازہ خون پھینکتا ہو۔ یا تیار کئے ہوئے نیزہ کے ایک زخم کو جو کسی خون کے پیاسے کے ہاتھ میں ہو اور وہ ایسا وار کرے کہ جگر اور اندرونی اعضاء کے پار ہو جائے۔ یہاں تک کہ جب لوگ میری قبر کے پاس سے گزریں تو کہیں اے غازی! اللہ تجھے رشد عنایت کرے اور اس نے عنایت کردیا۔''

پھر عبداللہ (مسلمانوں کے پاس سے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے ان کو رخصت کیا۔ پھر لوگ چلے یہاں تک کہ (مقام) معان میں جا کے فروکش ہوئے (وہاں جا کر) معلوم ہوا کہ ہرقل ایک لاکھ رومی اور ایک لاکھ عربی فوج کے ساتھ (مقام) مآب میں پڑا ہے۔ مسلمانوں نے دو دن امعان میں قیام کیا اور آپس میں کہا کہ رسول اللہؐ کے پاس کسی کو بھیج کر اپنے دشمن کی کثرت سے خبر دیں یا تو وہ (اور مجاہدین بھیج کر) ہماری مدد کریں یا کچھ اور ہی حکم دیں گے مگر عبداللہ بن رواحہ نے مسلمانوں کو جوش دلایا۔ چنانچہ وہ لوگ باوجودیکہ تین ہزار تھے آگے بڑھے یہاں تک کہ شہر بلقا کی ایک بستی میں جس کو شراف کہتے ہیں رومیوں سے جا ملے پھر مسلمان (وہاں سے) موتہ کی طرف ہٹ آئے۔ عبدالسلام بن نعمان بن بشیر نے روایت کی ہے کہ جعفر بن ابی طالب جب شہید ہوئے تو لوگوں نے عبداللہ بن رواحہ کو سپہ سالاری کے واسطے بلایا یہ اس وقت لشکر کے ایک گوشہ میں تھے (فوراً) آگے بڑھے اور لڑنے لگے اور اپنے نفس کو مخاطب کر کے یہ اشعار پڑھے:

یانفس الاتقتلی تموتی — ھذا حیاض الموت قد صلیت
وماتمنیت فقد لقیت — ان تفعلی فعلھما ھدیت
وان تاخرت فقد شقیت

"اے نفس! اگر تو قتل نہ کیا جائے گا تو بھی ایک نہ ایک دن مرے گا۔ یہ حوض موت کے تیار ہیں ان میں تو بھی ڈالا جائے گا۔ تیری جو آرزوئے (شہادت) تھی وہ تجھے مل گئی۔ اگر تو زید اور جعفر کے مثل کام کرے گا تو مقصود تک پہنچ جائے گا۔ اور اگر تو (ان سے) پیچھے رہ جائے گا تو (البتہ) نامراد ہوگا۔"

پھر اپنے نفس سے کہا تو کس چیز کا مشتاق ہے کیا تجھ کو (اپنی بیوی کا نام لے کر) فلانی کا اشتیاق ہے اس کو طلاق ہے اور فلاں فلاں غلاموں کا تجھ کو خیال ہے (جاؤ) وہ بھی آزاد ہیں اور کیا تجھ کو اپنے باغ معجف (نامی) کا خیال ہے پس وہ بھی اللہ اور رسول کے واسطے (وقف) ہے پھر کہا:

یانفس مالک تکرھین الجنۃ — اقسم باللہ لتنزلنہ
طائعۃ اولتکرھنہ — فطالما قد کنت مطمئنہ
ھل انت الانطفۃ فی شنہ — قد اجلب الناس و شدوا الرنہ

"اے نفس! تجھے کیا ہوا کہ تو جنت کو ناپسند کرتا ہے میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ تو ضرور اس میں داخل ہوگا (خواہ خوشی سے یا ناخوشی سے) بہت زمانہ تک تو اطمینان سے تھا۔ تو (مثل) آب صافی (کے) ہے جو مشک میں ہو لوگ آ گئے ہیں اور انہوں نے کمانیں کھینچ لی ہیں"۔

مصعب بن شیبہ نے روایت کی ہے کہ ابن رواحہ لڑنے کے واسطے میدان میں گئے ان کے نیزہ لگا انہوں نے خون کو اپنے ہاتھ سے پونچھ کر منہ پر ملا پھر دونوں صفوں کے درمیان میں گر گئے اور (مسلمانوں سے پکار کر) کہا اے مسلمانو! اپنے بھائی کے جسم کی حفاظت کرو۔ مسلمان حملہ کر کے ان کو برابر بچاتے رہے حتی کہ یہ اسی مقام پر انتقال کر گئے۔ یونس بن بکیر کہتے تھے ہم سے ابن اسحٰق نے بیان کیا انہوں نے کہا ان لوگوں پر جب یہ مصیبت واقع ہوئی رسول اللہؐ نے (مدینہ میں اپنے صحابہ سے) فرمایا کہ اس وقت زید بن حارثہ نے فوج کا علم لیا اور اس کو لے کر بڑھے یہاں تک کہ شہید ہو گئے پھر اس کو جعفر بن ابی طالب نے لیا وہ بھی شہید ہوئے پھر

رسول اللہ ﷺ چپ ہو گئے یہاں تک کہ انصار کے چہرے متغیر ہو گئے اور انہوں نے خیال کہ عبداللہ بن رواحہ کی نسبت جس امر کو برا جانتے تھے وقوع میں آیا پھر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ پھر اس علم کو عبداللہ بن رواحہ نے لیا اور لڑے یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے پھر تینوں آدمی سونے کے تختوں پر جنت میں بلند کر کے دکھائے گئے۔ میں نے عبداللہ بن رواحہ کا تخت ان کے ساتھیوں کے تختوں سے کچھ ہٹا ہوا دیکھا میں نے پوچھا اس دوری کا کیا سبب مجھ سے کہا گیا کہ ان دونوں نے بے کھٹکے کام کیا اور عبداللہ بن رواحہ نے کچھ تردد کے بعد۔ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ غزوۂ موتہ جمادی ۸ھ میں ہوا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۴۲۔ حضرت عبداللہؓ بن ریاب

حضرت عبداللہؓ بن ریاب۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے اور ان کی حدیث مرسل ہے۔ جس کو معمر نے کثیر بن سوید سے انہوں نے عبداللہ بن رباب سے روایت کیا ہے۔ یہ ابو عمر کا بیان ہے۔

۲۹۴۳۔ حضرت عبداللہؓ بن زائدہ

حضرت عبداللہؓ بن زائدہ بن اصم۔ یہ ابن ام مکتوم کے نام سے مشہور ہیں ایسا ہی ان کا نام قتادہ نے بیان کیا ہے اور دوسروں نے کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن قیس بن زائدہ ہے۔ اور اسکے سوا بھی لوگوں کے اقوال ہیں جن کا ذکر انشاء اللہ اپنے مقام پر آئے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۴۴۔ حضرت عبداللہؓ بن زبعری

حضرت عبداللہؓ بن زبعری بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص۔ قریشی سہمی شاعر۔ ان کی والدہ عاتکہ بنت عبد اللہ بن عمرو بن وہب بن حذافہ بن جمح تھیں۔ زمانہ جاہلیت میں یہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب پر اپنی زبان و جان سے بہت ہی سخت تھے۔ قریش کی طرف سے مقابلہ کرتے اور مسلمانوں کی ہجو کہتے تھے۔ یہ قریش کے بہترین شاعروں میں سے تھے زبیر نے کہا ہے کہ قریش کے راوی ایسا ہی بیان کرتے ہیں کہ جاہلیت میں یہ قریش کے بہترین شاعر تھے لیکن ان کے اور ضرار بن خطاب کے اشعار جو ہمیں پہنچے ہیں ان کے لحاظ سے ضرار ان سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں ان کے کلام میں گرے ہوئے الفاظ کم ہیں۔ عبداللہ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے اور ان کا اسلام اچھا رہا۔ یونس بن بکیر نے کہا ہے کہ ابن اسحٰق نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے جب مکہ فتح کیا تو ہبیرہ بن وہب اور عبداللہ بن زبعری نجران کی طرف بھاگ گئے۔ جس وقت یہ نجران میں تھے حسان بن ثابت نے ان کی بابت یہ شعر کہا:

لاتعدمن رجلا احلک بغضہ نجران فی عیش اجدلنیم

''تو اس شخص کو نہ دور کر جس کے بغض نے تجھ کو (شہر) نجران میں سخت بُری زندگی میں پہنچا دیا۔''

ابن زبعری نے جب اس شعر کو سنا۔ رسول اللہؐ کے پاس لوٹ آئے اور مسلمان ہو گئے مسلمان ہوتے وقت انہوں نے اشعار کہے جن میں سے چند شعر یہ ہیں:

یارسول الملیک ان لسانی راتق مافتقت اذانا بور

اذا جاری الشیطان فی سنن الغی و من مال میلہ مثبور
امن اللحم و العظام بما قلت فنفسی الشھید انت النذیر
ان ما جئتنا بہ حق صدق ساطع نورہ مضئ منیر
جئتنا بالیقین و البر و الصدق وفی الصدق و الیقین سرور
اذھب اللہ ضلۃ الجھل عنا واتانا الرخاء و المیسور

اے خدا کے رسول بے شک میری زبان (کلمہ شہادت) سے بند تھی میں نہ کھول سکا جس وقت میں ہلاکت میں تھا۔ یعنی جب میں شیطان کے برابر گمراہی کے راستوں میں چلتا تھا۔ اور جو شخص اس کی طرف جھکا برباد ہوا۔ میرا گوشت اور ہڈیاں آپ کے کہے پر ایمان لائیں پس میرا نفس گواہ ہے کہ آپ ڈرانے والے ہیں۔ جو کچھ آپ ہمارے پاس لائے وہ ٹھیک درست ہے اس کی روشنی بلند و تاباں ہے۔ آپ ہمارے پاس یقین' بھلائی اور سچائی لے کر آئے۔ اور سچائی اور یقین ہی میں خوشی ہے۔ خدا ہم سے جہالت و گمراہی لے گیا اور ہمارے پاس نرمی اور آسانی لایا۔

مندرجہ ذیل اشعار بھی انہی کے ہیں:

منع الرقاد بلابل و ھموم والليل معتلج الرواق بھیم
مما اتانی ان احمد لامنی فیہ فبت کاننی محموم
یاخیر من حملت علی اوصالھا عیرانۃ سرح الیدین غشوم
انی لمعتذر الیک من التی اشدیت اذ انافی الضلال اھیم
ایام تامرنی باغوی خطۃ سھم و تامرنی بھا مخزوم
وامد اسباب الھوی و یقودنی امرا لغواۃ و امرھم مشئوم
فالیوم آمن بالنبی محمد قلبی و مخطئ ھذہ محروم
مضت العدواۃ و انقضت اسبابھا واتت اواصر بیننا و حلوم
فاغفر فدا لک و الدای کلاھما وارحم فانک راحم مرحوم
و علیک من سمۃ الملیک علامۃ نور اعر و خاتم مختوم
اعطاک بعد محبۃ برھانہ شرفا و برھان الا لہ عظیم

رنج اور غموں نے نیند دور کر دی تاریک رات کے پردے پڑے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ احمد نے رات میں میری ملامت کی اس وجہ سے میری رات ایسی گزری گویا کہ میں بخار میں مبتلا ہوں (یعنی بہت سختی و بے چینی سے رات کٹی) اے ان لوگوں میں بہتر جن کو تیز سخت اونٹنی نے اپنے جوڑوں پر سوار کیا (یعنی تمام عرب سے بہتر) میں اس پر ان باتوں کی معذرت کرتا ہوں جن کا ارتکاب میں نے گمراہی کی حالت میں کیا۔ یعنی جس وقت سہم و مخزوم مجھ کو سرکشی کا حکم دیتے تھے اور میں خواہش کے اسباب کو بڑھاتا تھا اور سرکش آگ مجھے کھینچ رہی تھی۔ اور حقیقت حال یہی ہے کہ ان کا کام بالکل برا ہے۔ میرا دل نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لایا اور اس سے چوکنے والا محروم ہے دشمنی گزر گئی اور اس کے اسباب

جاتے رہے اور ہمارے درمیان قرابتیں اور دانائی کی باتیں آ گئیں پس آپ فرما دیجئے میرے والدین آپ پر قربان اور رحم کیجئے کیونکہ آپ رحم کرنے والے ہیں اور آپ پر رحم کیا گیا ہے آپ پر خدا کی نشانیوں سے نشان ہے یعنی کھلا ہوا نور اور ختم نبوت کی مہر۔ خدا نے محبت کے بعد آپ کو اپنی برہان بوجہ شرافت عنایت کی اور خدا کی دلیل بہت بڑی ہے۔

ابن زبعری کی اولاد منقطع ہو گئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۴۵۔ حضرت عبداللہؓ بن زبیب

حضرت عبداللہؓ بن زبیب جندی۔ صحابہ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے (مگر) یہ صحیح نہیں ہے۔ عبدالرزاق نے کثیر بن عطاء جندی سے اس حدیث کو نقل کیا انہوں نے کہا کہ مجھے عبداللہ بن زبیب جندی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوالولید! اے عبادہ بن صامت! جب تو دیکھے کہ صدقہ چھپا لیا جائے اور جہاد چھوڑ دیا جائے اور آباد ویران اور ویران آباد ہو جائے اور تو دیکھے کہ آدمی امانت کو اس طرح چٹ کر جائے کہ جس طرح اونٹ درخت کو چٹ کر جاتا ہے تو جان لینا کہ تم اور قیامت مثل ان دو (سبابہ اور اس کی پاس والی انگلی کی طرف اشارہ کر کے) کے ہو (یعنی بہت ہی قریب ہے) ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

زبیب: زاء پر پیش اور دو باؤں کے درمیان یاء ہے۔

جندی: جیم اور نون پر زبر ہے۔

۲۹۴۶۔ حضرت عبداللہؓ بن زبیر

حضرت عبداللہؓ بن زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف۔ قریشی ہاشمی۔ نبیؐ کے چچا کے بیٹے ہیں۔ ان کی ماں عاتکہ بنت ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں۔ ان کے اولاد نہیں ہے۔ یہ ضباعہ بنت زبیر کے بھائی ہیں اور زبیر رسول اللہؐ کے والد عبداللہ اور ابوطالب کے حقیقی بھائی تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جنگ روم پر گئے اور اجنادین کے معرکہ میں شہید ہوئے ان کے گرد رومیوں کی ایک جماعت کشتہ پڑی ہوئی تھی جس کو انہوں نے قتل کیا تھا۔ پھر زخموں نے ان کا خون بہا دیا اور ان کی جان نکل گئی۔ واقدی نے لکھا ہے کہ رومیوں کا پہلا آدمی جو اجنادین کی جنگ میں مارا گیا وہ وہی بطریق تھا جس کو عبداللہ بن زبیر بن عبدالمطلب نے قتل کیا تھا۔ بطریق نشان لگائے ہوئے نکلا عبداللہ بن زبیر نے بڑھ کر اس کو مار ڈالا اور اس کے سامان کی طرف کچھ نہ متوجہ ہوئے دوسرا بطریق آیا عبداللہ بن زبیر اس کی طرف بھی بڑھے دونوں میں نیزہ بازی ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد دونوں نے تلواریں میان سے نکال لیں پھر عبداللہ بن زبیر نے اس پر وار کیا رومی کے کندھوں پر زرہ تھی ایک ہی ہاتھ میں کاٹ کر مونڈھوں تک ضرب پہنچا دی اور کہا کہ اس کو لے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں رومی ایک ہی وار میں بھاگ گیا۔ عمرو بن عاص نے ان کو قسم دے کر کہا کہ اب نہ لڑو انہوں نے جواب دیا کہ بخدا مجھ میں اب صبر کی طاقت نہیں ہے۔ جب باہم تلواریں چلنے لگیں اور ایک دوسرے کو کاٹنے لگے (اس وقت) عبداللہ ایک ٹیلہ پر شہید ملے ان کے گرد دس رومی کٹے پڑے تھے۔ نبی ﷺ ان کو (محبت سے) میرے چچا کے بیٹے اور میرے دوست کہا کرتے تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ آپ میری ماں کے بیٹے۔ فرمایا کرتے تھے ان کی روایت سے کوئی حدیث محفوظ نہیں ہے۔ نبی ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر قریب تیس سال کے تھے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۹۴۷۔حضرت عبداللہؓ بن زبیر عوام

حضرت عبداللہؓ بن زبیر عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی بن کلاب بن مرہ۔قرشی اسدی۔ان کی کنیت ابوبکر ہے۔ ان کی دوسری کنیت ابوخبیب ان کے بڑے بیٹے کے نام سے بھی ہے۔بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کو اس کنیت سے وہ لوگ پکارتے ہیں جو ان کو عیب لگاتے تھے۔ان کی والدہ اسماء بنت ابی بکر بن ابی قحافہ ہیں جو ذات النطاقین کے لقب سے مشہور ہیں اور ان کی دادی صفیہ بنت عبدالمطلب ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں اور خدیجہ بنت خویلد ان کے باپ زبیر بن عوام بن خویلد کی پھوپھی تھیں۔اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان کی خالہ ہیں۔ہجرت کے بعد مہاجر مسلمانوں میں سب سے پہلے یہی پیدا ہوئے۔رسول اللہؐ نے خرمے کو اپنے دہن مبارک میں چبا کر ان کے تالو میں ملا اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن سب سے پہلے ان کے پیٹ میں گیا۔نبیؐ نے ان کے نانا ابوبکر کے نام اور کنیت پر ان کا نام اور کنیت رکھی۔یہ ابوعمر کا کلام تھا۔ان کی والدہ نے جب ہجرت کی ہے تو یہ پیٹ میں تھے۔اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ہجرت کے بعد یہ حمل میں آئے۔ہجرت سے دس مہینے بعد پیدا ہوئے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ہجرت کے پہلے سال میں پیدا ہوئے ان کی پیدائش کے وقت تمام مسلمانوں نے اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے اس وجہ سے کہ یہود کہا کرتے تھے کہ ہم نے مسلمانوں پر جادو کر دیا ہے اب ان کی اولاد نہ ہوگی۔ان کی پیدائش سے خدا نے یہود کی بات جھوٹی کر دی یہ بڑے نمازی' روزہ دار اور بہادر تھے۔جب یہ سات آٹھ برس کے ہوئے ان کے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ان کو بیعت کے واسطے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے۔

رسول اللہؐ نے ان کو دیکھ کر تبسم فرمایا پھر ان سے بیعت لی۔انہوں نے رسول اللہؐ' اپنے والد' حضرت عمر اور حضرت عثمان وغیرہم سے روایت کی ہے۔اور ان کے بھائی عروہ' ان کے دونوں صاحبزادے عامر اور عباد' عبیدہ سلمانی' عطاء بن ابی رباح اور شعبی وغیرہم نے ان سے روایت کی ہے۔ہمیں ابومحمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے میرے والد نے مجھے خبر دی وہ کہتے تھے ابوحسین بن ابی یعلی اور بنا کے دو بیٹوں ابوغالب اور ابوعبداللہ نے ہمیں خبر دی وہ کہتے تھے ابوجعفر نے ہمیں خبر دی وہ کہتے تھے ابوطاہر مخلص نے ہمیں خبر دی وہ کہتے تھے احمد بن سلیمان نے ہمیں خبر دی وہ کہتے تھے زبیر بن ابی بکر نے ہم سے بیان کیا۔انہوں نے کہا عبدالملک بن عبدالعزیز نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے اپنے ماموں یوسف بن ماجشون سے انہوں نے ایک ثقہ کی سند سے روایت کی انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن زبیر نے اپنے وقت کو تین راتوں پر بانٹ دیا تھا ایک رات قیام کی جس میں وہ صبح تک کھڑے رہتے ایک رات رکوع کی جس میں وہ صبح تک رکوع میں رہتے ایک رات سجدہ کی جس کو وہ صبح تک سجدہ ہی میں گزارتے۔احمد بن سلیمان نے کہا ہے کہ زبیر نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے سلیمان بن حرب نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابراہیم تستری سے انہوں نے عبداللہ بن سعید سے انہوں نے مسلم بن یناق مکی سے روایت کی انہوں نے کہا کہ ابن زبیر نے ایک دن ایک (ایسا لمبا) رکوع کیا کہ میں نے سورۂ بقرہ' آل عمران' نساء اور مائدہ ختم کر دی مگر انہوں نے سر نہ اٹھایا۔ہشیم نے مغیرہ سے انہوں نے قطن بن عبداللہ سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے ابن زبیر کو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بلا افطار (معلوم ہوا کہ اس قدر کثرت عبادت ممنوع نہیں ہے بشرطیکہ نفس متحمل ہو سکے۔) برابر روزہ رکھتے دیکھا ہے جب افطار کی رات آتی تو دودھ کا ایک پیالہ منگواتے پھر روغن کی ایک قعب منگوا کر دودھ پر چھوڑواتے پھر کچھ ایلوا منگوا کر چھڑکتے اس کے بعد اس کو پی جاتے۔دودھ سے قوت حاصل

ہوتی روغن سے پیاس مرجاتی۔ ایلوے سے آنتوں کے دہن کھل جاتے۔ ہم سے ابوالفضل بن ابوالحسن طبری نے اپنی سند سے ابویعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ابوخیثمہ نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے یحییٰ بن سعید نے ہم سے بیان کیا انہوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تو یوں کرتے یحییٰ نے اپنے دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھ کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا اور ان کی نظریں اشارہ سے تجاوز نہیں کرگئیں۔ اور عبداللہ بن زبیر نے عبداللہ بن سعد بن ابوسرح کے ہمراہ افریقہ میں جہاد کیا تھا جرجیر افریقہ کا بادشاہ ایک لاکھ بیس ہزار فوج لے کر مسلمانوں کے مقابلہ کو آیا مسلمانوں کی تعداد صرف بیس ہزار تھی مسلمان متحیر ہوئے۔

عبداللہ نے (دشمنوں پر) ایک نگاہ ڈالی دیکھا کہ جرجیر اپنے لشکر سے باہر نکلا ہے۔ عبداللہ مسلمانوں کی ایک جماعت اپنے ہمراہ لے کر بادشاہ کو مارنے کے ارادے سے چلے اور جاتے ہی اس کو مارڈالا اور انہیں کے ہاتھوں یہ مہم فتح ہوئی۔ انہوں نے جنگ جمل میں اپنے والد حضرت زبیر کے ہمراہ حضرت علی سے مقابلہ کیا تھا حضرت علی کہا کرتے تھے کہ زبیر برابر ہم میں یعنی اہل بیت میں رہے یہاں تک کہ ان کے بیٹے کا نشوونما ہوا۔ انہوں نے حضرت معاویہ کے انتقال کے بعد ان کے بیٹے یزید کی بیعت سے انکار کیا یزید نے مسلم بن عقبہ مری کو ان کی طرف بھیجا اس نے مدینہ کا محاصرہ کرلیا اور اہل مدینہ کے ساتھ بہت ظلم کیا جو واقعہ حرہ کے نام سے مشہور ہے۔ پھر ابن زبیر سے لڑنے کے واسطے مکہ کی طرف بڑھا اور راستہ میں مرگیا۔ اور اپنی جگہ پر حصین بن نمیر سکونی کو مقرر کیا حصین نے مکہ پہنچ کر ابن زبیر کو گھیر لیا یہ حصار ۲۶ محرم ۶۴ھ میں ہوا تھا اور اسی حصار میں خانہ کعبہ اور حضرت اسمٰعیل بن ابراہیم خلیل اللہ کے مینڈھے کے سینگ جوان کے فدیہ میں آیا تھا جل گئے۔ یہ محاصرہ یزید کے مرنے تک برابر قائم رہا۔ یزید کا انتقال نصف ربیع الاول ۶۴ھ میں ہوا۔ اس کے بعد حصین نے عبداللہ کو بلایا تاکہ ان سے بیعت کرے اور ان کو ساتھ لے کر شام کو جائے اور جو کچھ مکہ اور مدینہ کے واقعات میں ان سے دونوں میں کشت وخون ہوا ہے درگزر کی جائے۔

ابن زبیر نے اس کو نامنظور کیا اور کہا کہ میں خون معاف نہیں کروں گا۔ حصین نے کہا خدا تمہارا برا کرے کون شخص تم کو ہوشیار و عقلمند خیال کرسکتا ہے؟ میں تو تم کو خلافت کے واسطے بلاتا ہوں اور تم مجھے لڑائی کی طرف بلاتے ہو۔ عبداللہ بن زبیر کی بیعت خلافت یزید کے مرنے کے بعد ہوئی۔ اہل حجاز' یمن' عراق اور خراسان ان کے مطیع ہوئے۔ انہوں نے خانہ کعبہ کو نئے سرے سے بنوایا اور (مقام) حجر کو کعبہ کی بنا میں داخل کردیا۔ جب ابن زبیر شہید ہوئے عبدالملک ابن مروان نے حکم دیا کہ جیسا پہلے تھا ویسا ہی پھر بنادیا جائے اور (مقام) حجر کعبہ کی بنا سے نکال دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور اب تک اسی طرح موجود ہے۔ ابن زبیر کی خلافت عبدالملک بن مروان کی تخت نشینی تک رہی جب عبدالملک اپنے باپ کی جگہ پر بیٹھا اور مصر و شام میں پورا تسلط ہوگیا تو عراق پر فوج کشی کی اور مصعب بن زبیر کو قتل کرڈالا اور حجاج بن یوسف کو حجاز کی طرف روانہ کیا اس نے جاکر یکم ذی الحجہ ۷۲ھ کو عبداللہ بن زبیر کا محاصرہ کرلیا اور خود لوگوں کو حج کرایا خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا۔ جبل ابوقبیس پر منجنیق قائم کی وہاں سے مسجد حرام پر پتھر مارتا تھا۔ جب تک ابن زبیر شہید نہ ہوئے برابر محاصرہ قائم رکھا۔ نصف جمادی الاخریٰ ۷۳ھ میں عبداللہ بن زبیر شہید ہوگئے۔ عروہ بن زبیر نے بیان کیا ہے کہ جب عبداللہ پر حصار سخت ہوا قتل سے دس دن پہلے اپنی والدہ اسماء کے پاس آئے وہ بیمار پڑی تھیں عبداللہ نے اپنی ماں سے کہا کہ مرنے میں راحت ہے انہوں نے عبداللہ کو جواب دیا کہ شاید تم نے موت کی آرزو

میرے واسطے کی ہے۔ میں مرنے کو اس وقت تک ہرگز نہیں پسند کرتی جب تک مجھے تمہاری دو حالتوں میں سے ایک نہ ظاہر ہو جائے یا تو تم شہید ہو اور میں تم پر صبر کر کے اللہ کے یہاں ثواب کی مستحق ہوں اور یا تم دشمن پر کامیاب ہو اور میری آنکھ کو ٹھنڈک نصیب ہو عبداللہ یہ کلام سن کر ہنس پڑے۔

جس دن عبداللہ شہید ہوئے اس دن اپنی والدہ کے پاس گئے انہوں نے کہا کہ (بیٹا) مرنے سے ڈر کر کسی ایسے امر کو ہرگز نہ گوارا کرنا جس میں ذلت ہو بخدا عزت کے ساتھ تلوار کی مار کھانا۔ ذلت کے کوڑوں سے بہتر ہے۔ پھر عبداللہ دشمن کے لشکر کی طرف گئے اور مسجد حرام میں لڑنے لگے جس طرف رخ کرتے تھے اس طرف شامیوں کے پیرا کھڑ جاتے تھے۔ (اسی اثنا میں) ایک پتھر صفا کی طرف سے آیا اور عبداللہ کی پیشانی پر لگا انہوں نے سر جھکا لیا اور یہ شعر پڑھا:

ولسنا على الاعقاب تدمى كلومنا ولكن على اقدامنا يقطر الدما

''ہماری ایڑیوں پر ہمارے زخموں کا خون نہیں گرتا۔ بلکہ ہمارے قدموں پر گرتا ہے۔''

اس کے بعد لوگ ان کے اوپر ٹوٹ پڑے اور ان کو شہید کر ڈالا۔ جب شامیوں نے ان کو شہید کیا تکبیریں کہیں۔ عبداللہ بن عمر نے کہا ان کی پیدائش کے وقت تکبیر کہنے والے وفات پر تکبیر کہنے والوں سے بہتر تھے۔ یعلی بن حرملہ نے بیان کیا ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے بعد میں مکہ میں آیا (دیکھا کہ) عبداللہ کی والدہ (جو دراز قد بوڑھی نابینا تھیں) پکڑا کر آئیں اور حجاج سے کہا کیا اس سوار (یعنی عبداللہ بن زبیر) کے اترنے کا وقت نہیں آ گیا۔ حجاج نے ان سے کہا کہ اس منافق کا انہوں نے کہا اللہ کی قسم! وہ منافق نہ تھا بلکہ وہ بڑا روزہ دار نمازی صلہ رحم کرنے والا تھا۔ حجاج نے کہا تم لوٹ جاؤ تم سٹھیا گئی ہو انہوں نے کہا اللہ کی قسم! میں سٹھیائی نہیں ہوں میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ قبیلہ ثقیف میں جھوٹا اور ہلاک کرنے والا ہوگا سو جھوٹے کو ہم دیکھ چکے اور ہلاک کرنے والا تو ہے۔ جھوٹے سے مراد مختار بن ابی عبید ہے۔ ابن زبیر کو سچ تھے۔ ابن عمر عبداللہ کے پاس سے گزرے یہ سولی پر لٹکے ہوئے تھے انہوں نے ٹھہر کر سلام کیا اور ان کے حق میں دعائے خیر کی اور کہا بخدا جس امت کے بُرے تم ہو وہ امت کیا ہی اچھی ہے! یہ ابن عمر نے اس وجہ سے کہا کہ شامی عبداللہ بن زبیر کو بُرے بُرے ناموں مثل ملحد منافق وغیرہما سے یاد کیا کرتے تھے۔

۲۹۴۸۔ حضرت عبداللہ ؓ بن زغب ایادی

حضرت عبداللہ ؓ بن زغب ایادی۔ ابوزرعہ دمشقی نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں اور دوسروں نے ان کے صحابی ہونے سے انکار کیا ہے۔ عبدالرحمن بن عایذ نے ان سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی ﷺ کو کہتے سنا کہ جو شخص مجھ پر قصداً جھوٹ باندھے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا آگ میں کرے۔ ضمرہ بن حبیب نے بھی ان سے روایت کی ہے۔ انہی نے قس بن ساعد کی حدیث نبیؐ سے روایت کی ہے۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

زغب: زاء پر پیش اور غین ساکن ہے۔

عایذ: یاء اور ذال کے ساتھ ہے۔

۲۹۴۹۔ حضرت عبداللہ ؓ بن زمعہ

حضرت عبداللہ ؓ بن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی۔ قریشی اسدی۔ ان کی والدہ قریبہ بنت ابی امیہ

بن مغیرہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔ یہ عبداللہ سرداران قریش سے تھے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے دربان تھے لوگوں کو آپ سے اجازت لادیا کرتے تھے۔ ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور عروہ بن زبیر نے ان سے روایت کی ہے۔ ابراہیم بن محمد فقیہ اور اسمٰعیل بن علی وغیرہما نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہارون بن اسحٰق ہمدانی نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدہ بن سلیمان نے بیان کیا انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن زمعہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو سنا کہ ایک دن (حضرت صالح علیہ السلام کی) ناقہ اور اس کے مارنے والے کا ذکر کررہے تھے اسی ذکر میں آپ نے فرمایا کہ اونٹنی مارنے کے واسطے قوم کا ایک شخص مستعد ہوا جو زمعہ کی طرح شریر و طاقتور تھا۔ پھر عورتوں کا ذکر کرنے لگے کہ تم میں سے بعض اپنی عورتوں کو مثل غلاموں کے کوڑوں سے مارتے ہیں اور شاید دوسرے وقت اسی سے ہمبستر ہوں پھر لوگوں کو آواز کے ساتھ خروج ریح پر ہنسنے کی بابت نصیحت کی کہ تم اس بات سے ہنستے ہو جس کو خود کرتے ہو۔ ابوزمعہ اسود بن مطلب کی کنیت ہے اور زمعہ بدر کی لڑائی میں بحالت کفر مارا گیا۔ یہ اسود ان لوگوں میں سے تھا جو نبی ﷺ سے استہزا کیا کرتے تھے جن کی بابت یہ آیت نازل ہوئی:

انا کفیناک المستهزئین- الآیة (الحجر: ۹۵) یعنی ہم تم کو (اے محمد) ہنسی کرنے والوں سے بچالیں گے۔

عبداللہ عثمان کے ہمراہ یوم الدار میں شہید ہوئے۔ ابواحمد عسکری نے اس کو ابوحسان زیادی کی روایت سے بیان کیا ہے۔ عبداللہ کے ایک بیٹا یزید نامی تھا جو واقعہ حرہ میں مسلم بن عقبہ مری کے ہاتھ سے شہید ہوا۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۹۵۰۔ حضرت عبداللہؓ بن زمل

حضرت عبداللہؓ بن زمل جہنی۔ مسلمہ بن عبداللہ جہنی نے اپنے چچا ابومسجعہ بن ربعی سے انہوں نے ابن زمل جہنی سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھتے ستر بار **سبحان الله وبحمده استغفر الله ان الله كان توابا** فرماتے۔ اس حال میں آپ دوزانو (بیٹھے) ہوتے اور انہوں نے ابن زمل کا خواب بھی نقل کیا ہے جو انہوں نے دیکھا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور دونوں نے ان کا نام عبداللہ بن زمل بیان کیا ہے اور ابونعیم نے ان کا نام ضحاک بن زمل (بھی) بیان کیا ہے لیکن یہ دونوں قول صحیح نہیں ہیں کیونکہ عبداللہ تابعی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابن زمل اور ضحاک تبع تابعی ہیں صحیح یہ ہے کہ ابن زمل کا نام معلوم نہیں اور یہ عبداللہ اور ضحاک دونوں کے سوا ہیں۔ واللہ اعلم

۲۹۵۱۔ حضرت عبداللہؓ بن زہیر

حضرت عبداللہؓ بن زہیر۔ عسکری نے ان کو افراد میں بیان کیا ہے۔ ابوبکر بن ابوعلی نے اپنی سند کے ساتھ حماد بن سلمہ سے ان کو بیان کیا ہے انہوں نے عطاء بن سائب سے انہوں نے عبداللہ بن زہیر سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حج میں خرچ کرنا مثل اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے ہے۔ یعنی ایک درہم بعوض سات سو درہم کے۔ ابوموسیٰ نے ان کو ابن مندہ پر استدراکا بیان کیا ہے۔ ابن مندہ نے بھی ان کو ذکر کیا ہے مگر انہوں نے (بجائے ابن زہیر کے) ابوزہیر لکھا ہے۔ یہ بعض راویوں کا وہم ہے جنہوں نے اس میں غلطی کی یا لکھنے والوں سے سہو ہوگئی یا یہ کہ بعض راویوں نے ان کو ان کے والد کی طرف منسوب کیا ہو اور دوسروں نے ان کے بیٹے کو ان کی تعریف میں ذکر کردیا جو ان سے روایت کرتے ہیں۔ عنوان دو قرار دیئے ہیں لیکن بیان

دونوں کا ایک ہی ہے۔ہم اس کو بعد اس ترجمہ کے عنوان میں انشاء اللہ ذکر کریں گے۔

۲۹۵۲۔حضرت عبداللہ ابوزہیر

حضرت عبداللہ ابوزہیر۔ان کے بیٹے نے ان سے روایت کی ہے اور یہ درست نہیں اس کی اسناد میں اختلاف ہے۔علی بن عاصم نے عطاء بن سائب سے انہوں نے زہیر بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حج میں خرچ کرنا مثل اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے ہے۔علی بن عاصم نے اس کو عطاء سے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہ وہم ہے۔اس حدیث کی اسناد میں عطاء بن سائب پر اختلاف واقع ہوا ہے یہ ابن مندہ کا کلام تھا۔اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور انہوں نے اس کو علی بن عاصم کی روایت سے انہوں نے عطاء بن سائب سے انہوں نے زہیر سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا ہے انہوں نے یعنی ابونعیم نے کہا ہے کہ ٹھیک وہی ہے جو ہم سے محمد بن علی نے اپنی سند سے منصور بن ابی الاسود سے انہوں نے عطاء بن سائب سے انہوں نے ابوزہیر ضبعی سے انہوں نے ابوبریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج میں خرچ کرنا مثل اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے ہے۔یعنی ایک درہم سات سو درہموں کے برابر۔ابوعوانہ اور ایک جماعت نے اس کو عطاء سے منصور کی روایت کی طرح بیان کیا ہے۔وہم کرنے والے نے جو کچھ علی بن عاصم سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زہیر سے انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا ہے وہ بالکل غلط ہے۔اور یہ ابوزہیر سے ابو کا لفظ گر گیا اور (سند صحیح یوں ہے کہ) ابوزہیر نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی وہم کرنے والے نے (بجائے اس کے یہ) کہا کہ زہیر بن عبداللہ نے اپنے والد سے روایت کی۔واللہ اعلم

۲۹۵۳۔حضرت عبداللہ بن زید انصاری

حضرت عبداللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبدربہ بن زید۔خاندان بنی جشم بن حارث بن خزرج سے۔انصاری خزرجی حارثی ہیں۔ان کی کنیت ابومحمد ہے۔یہ ابوعمر کا بیان ہے۔عبداللہ بن محمد انصاری نے کہا ہے کہ ثعلبہ ان کے آباء نہیں ہیں۔یہ تو عبداللہ بن زید بن عبدربہ بن زید بن حارث ہیں۔اور ثعلبہ بن عبدربہ عبداللہ بن زید کے چچا ہیں ہیں جن کو نسب بیان کرنے والوں نے ان کے نسب میں داخل کر دیا اور یہ محض خطا ہے۔ابن مندہ ابن کلبی اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔اور ثعلبہ کو ثابت رکھا ہے۔عبداللہ بیعت عقبہ بدر اور تمام مشاہد میں رسول اللہ کے ہمراہ شریک ہوئے۔انہی کو اذان خواب میں دکھائی گئی تھی جس پر نبی نے بلال کو حکم دیا کہ عبداللہ کے خواب کے مطابق اذان دیا کریں۔ان کا خواب پہلے سال ہجری میں نبی کے مسجد نبوی بنانے کے بعد ہوا تھا۔ہمیں اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید اموی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن عبداللہ بن زید سے روایت کی انہوں نے کہا کہ ہم نے جب صبح کی رسول اللہ کے پاس آئے اور ان سے اپنا خواب عرض کیا آپ نے فرمایا یہ سچا خواب ہے۔پس تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو کیونکہ وہ تم سے بلند آواز ہیں اور جو کچھ تم سے خواب میں کہا گیا ہے وہ بلال کو بتاؤ تا کہ وہ اس کو پکار کر کہہ دیں پس جب عمر بن خطاب نے نماز کی ندا حضرت بلال سے سنی رسول

اللہ کے پاس اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے آئے اور کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا۔ میں نے بھی ایسا ہی خواب میں دیکھا جیسا کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا الحمد للہ اس کو یاد رکھو۔ محمد بن عیسیٰ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن زید وہ ابن عبدربہ ہیں۔ اور ہم کوئی صحیح حدیث ان کی روایت سے، بجز اس ایک حدیث کے نہیں جانتے ہیں۔

اور عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی کی روایت سے بہت سی حدیثیں مروی ہیں اور یہ عباد بن تمیم کے چچا ہیں۔ اور زید بن ثعلبہ بن حارث یعنی عبداللہ کے والد کے بیان میں گزر چکا ہے کہ ان کے بیٹے عبداللہ نے اپنا تمام مال خیرات کر دیا تھا۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعمر کا بیان عبداللہ کے نسب میں کہ خاندان جشم بن حارث بن خزرج سے ہیں صرف ابوعمر کا وہم ہے (کیونکہ) وہ تو زید بن حارث بن خزرج کی اولاد سے ہیں۔ ابن اسحٰق نے بیعت عقبہ کے شرکاء کے بیان میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن رواحہ پھر انہوں نے کہا اور عبداللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبدربہ بن زید بن حارث بن خزرج اور زید بن حارث بن خزرج [یہ دونوں (یعنی بنی جشم بن حارث اور زید بن حارث) جڑواں ہیں] سے خبیب بن اساف بن عبید بن عمرو بن جندح بن جشم اور عبداللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبدربہ بن زید بن حارث بن خزرج شریک (بدر) ہوئے۔ اور ابن کلبی نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہو گیا کہ عبداللہ بنی جشم سے نہیں ہیں۔ ابوعمر کو اس وجہ سے دھوکا ہوا کہ انہوں نے ابن اسحٰق کو دیکھا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ خاندان بنی جشم بن حارث اور زید بن حارث سے خبیب (شریک بدر) ہوئے۔ اور ان کو جشم کی طرف منسوب کر دیا پھر کہا اور عبداللہ بن زید پس ابوعمر نے ان کو بھی بنی جشم سے خیال کر لیا اور اگر وہ تامل کرتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ وہ زید کی اولاد سے ہیں نہ کہ جشم کی اولاد سے۔ واللہ اعلم۔ ابوعمر نے اسی نسب کو جس کو ہم نے شروع میں زید تک بیان کیا ہے عبداللہ سے نقل کر کے بیان کیا ہے مگر ان کے نسب میں ثعلبہ کا نام گر گیا ہے۔

۲۹۵۴۔ حضرت عبداللہؓ بن زید جہنی

حضرت عبداللہؓ بن زید جہنی۔ ان کی حدیث کی سند میں اعتراض ہے۔ حرام بن عثمان نے معاذ بن عبداللہ بن خبیب سے انہوں نے عبداللہ بن زید جہنی سے روایت کی کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جو شخص چوری کرے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو اگر (دوبارہ) چوری کرے اس کا پیر کاٹ ڈالو اگر (تیسری بار) چوری کرے اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ ڈالو (اگر چوتھی) مرتبہ چوری کرے اس کا (دوسرا) پیر کاٹ ڈالو اگر (پھر بھی) چوری کرے گردن مار دو۔ حرام نے معاذ بن عبداللہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور دوسروں نے ان کی مخالفت کی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے عبداللہ بن زید کو بیان کر کے کہا ہے کہ ان کی حدیث کی اسناد میں اعتراض ہے۔ ابن مندہ نے اس حدیث کو محمد بن یحیٰی مازنی کی روایت سے انہوں نے حرام سے انہوں نے معاذ سے انہوں نے عبداللہ بن حبیب سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جو شخص چوری کرے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو الخ۔ یحیٰی نے حرام سے انہوں نے معاذ سے ایسا ہی بیان کیا ہے اور درست یوں ہے کہ معاذ بن عبداللہ بن حبیب نے عبداللہ بن بدر جہنی سے روایت کی جیسا کہ اوپر گزر چکا۔

۲۹۵۵۔ حضرت عبداللہؓ بن زید ضبی

حضرت عبداللہؓ بن زید بن صفوان بن صباح بن طریف ضبی۔ ان کا نسب عبداللہ بن حارث بن زید کے بیان میں گزر چکا

ہے۔ امام دارقطنی نے اس کو اپنی سند سے سیف بن عمر سے انہوں نے صعب بن عطیہ سے انہوں نے بلال بن ابی بلال ضبی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ عبدالحارث بن زید ضبی نبیؐ کے پاس آئے اور نبیؐ سے اپنا نسب بیان کیا آپ نے ان کو دعوت اسلام کی یہ مسلمان ہو گئے۔ نبیؐ نے فرمایا تم عبداللہ ہو نہ کہ عبدالحارث انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے سچ فرمایا۔ نہیں ہے پرہیزگاری مگر خدا کے بچانے سے اور نہیں ہے کوئی عمل مگر توفیق سے اور ثواب کے واسطے کام کرنا سب سے زیادہ درست ہے۔ اور عذاب سے ڈرنا سب سے زیادہ زیبا ہے اللہ کی پروردگاری سے ہم راضی ہوئے اور ہم اس کے حکم تک پہنچے تا کہ ہم اس کے وعدہ سے حصہ پائیں اور اس کے عذاب سے بچیں (یہ کہہ) کر لوٹ گئے اور ہجرت نہیں کی۔ ابوموسیٰ نے اس کو بیان کیا ہے۔ میں کہتا ہوں ابوموسیٰ نے اس نام کو اس مقام پر اور عبداللہ بن حکیم کے تذکرہ میں بیان کیا ہے اور بعینہٖ یہی روایت موسیٰ نے سیف سے انہوں نے صعب سے روایت کی ہے اور ابوعمر نے اس کو عبداللہ بن حارث کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ وہ عبداللہ بن زید ہے جیسا کہ ابوموسیٰ نے اس کو ذکر کیا ہے اور ابن ماکولا ابن حبیب اور ابن کلبی وغیرہم نے ان کی موافقت کی ہے۔ ابوعمر نے شاید عبدالحارث کو دیکھا ہو اس کو عبداللہ بن حارث خیال کر لیا۔ لیکن معلوم نہیں کہ ابوموسیٰ نے اس کو دو بیان کیوں قرار دے دیئے؟ غایۃ الامر یہ کہ ان کے والد میں اختلاف واقع ہوا ہے۔ حالانکہ قبیلہ ضبہ کا وفد کچھ اتنا بڑا بھی نہ تھا۔ جس میں تین شخص عبدالحارث نام کے ہوں جن کو رسول اللہؐ نے بدل کر عبداللہ کر دیا ہو۔

۲۹۵۶۔ حضرت عبداللہؓ بن زید بن عاصم

حضرت عبداللہؓ بن زید بن عاصم بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی مازنی۔ ابن ام عمارہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ابومحمد ان کی کنیت ہے۔ ابوعمر نے ان کے والد کے بیان میں ان کا نسب بیان کیا ہے۔ بعض جگہ کچھ اختلاف بھی کیا ہے۔ جس کو ہم وہیں بیان کر چکے ہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک ہوئے تھے اور ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ احد وغیرہ میں شریک تھے اور بدر میں نہ تھے اور یہی صحیح ہے۔ خلیفہ بن خیاط وغیرہ کے بیان کے موافق یہی مسیلمہ کذاب ملعون کے قاتل ہیں۔ مسیلمہ نے ان کے بھائی حبیب بن زید کو مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تھا۔ جس کو ہم ذکر کر چکے ہیں پس عبداللہ کی یہ خواہش ہوئی کہ اپنے بھائی کا بدلہ لیں۔ (چنانچہ) خدا نے ان کو مسیلمہ کے مارنے میں وحشی کا شریک کر دیا وحشی نے مسیلمہ کو حملہ کر کے گرا دیا اور عبداللہ نے تلوار سے اس کو مار ڈالا۔ عبداللہ نے نبیؐ سے روایت حدیث کی ہے اور ان کے بھتیجے عباد بن تمیم یحییٰ بن عمارہ اور واسع بن حبان وغیرہم نے ان سے روایت کی ہے۔ ہم سے عمر بن محمد بن طبرزد وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم حریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق برمکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن نجیت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن زیدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوکریب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی زائدہ نے بیان کیا انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حبیب بن زید سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی کہ آپ نے وضو کیا اور دونوں کانوں کا مسح کیا۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج بن محمد نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے روایت کی وہ کہتے تھے مجھے یحییٰ بن جرجہ نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن زید سے روایت کی انہوں نے

کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں پیر پر پیر رکھے چت لیٹے دیکھا ہے۔ مالک، یونس، ابن جریج، یحییٰ بن سعید، معمر، عبداللہ بن عمر اور ابراہیم بن سعد وغیرہم (جیسے سفیان) نے اس حدیث کو ابن شہاب سے روایت کیا ہے اور عبدالعزیز بن ماجشون نے ان کی مخالفت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ زہری نے محمود بن لبید سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کیا ہے (لیکن) پہلا قول صحیح ہے۔ عبداللہ بن زید واقعہ حرہ ۶۳ھ زمانہ یزید بن معاویہ میں شہید ہوئے۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۹۵۷۔ حضرت عبداللہؓ بن زید بن عمرو

حضرت عبداللہؓ بن زید بن عمرو بن مازن۔ رسول اللہؐ کے اسباب پر مقرر تھے۔ یونس نے ابن اسحٰق سے روایت کی انہوں نے کہا کہ نبیؐ مدینہ لوٹے آ رہے تھے آپ کے ہمراہ اسباب غنیمت تھا جس پر عبداللہ بن زید بن عمرو بن مازن مقرر تھے۔ یہ ابن مندہ کا کلام ہے۔ ابونعیم نے اس کو نقل کر کے کہا ہے کہ انہوں نے اس میں وہم و تصحیف کی ہے۔ وہم تو یہ کہ وہ عبداللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہیں۔ اور تصحیف یہ کہ نفل جو انفال کا مفرد ہے اور جس کے معنی عطیہ کے ہیں اس کو ثقل سے جس کے معنی سواری اور عورتوں کے تھے بدل دیا۔ رسول اللہؐ نے بدر سے مدینہ کی واپسی میں غنائم کی دیکھ بھال ان کے سپرد کی تھی۔ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو باب الکاف میں عبداللہ بن کعب کے بیان میں ذکر کیا ہے۔ لیکن ابونعیم کا قول درست ہے۔ ابوعمر اور ابن کلبی وغیرہما نے ان کی موافقت کی ہے۔ علاوہ اس کے ابن مندہ کو اس بارے میں کچھ معذوری بھی ہے کیونکہ ابن اسحٰق نے بواسطہ یونس بن بکیر کے عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ بدر سے لوٹے ہوئے مدینہ آ رہے تھے۔ اور جو مال غنیمت آپ کو ملا تھا وہ ساتھ تھا اس مال کی حفاظت کے لیے عبداللہ بن زید بن عمرو بن مازن کو اپنے مقرر کیا تھا ابن مندہ نے جو کچھ سنا اس کو نقل کر دیا مگر اس میں بھی کلام نہیں کہ ابن مندہ نے نفل کے لفظ کو بدل کے ثقل کر دیا ہے۔ واللہ اعلم

۲۹۵۸۔ حضرت عبداللہؓ بن سابط

حضرت عبداللہؓ بن سابط بن ابی حمیضہ بن عمرو بن اہیب بن حذافہ بن جمح۔ قرشی جمحی مکی ہیں ان کے بیٹے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سابط سے روایت کی ہے۔ بعض لوگوں نے جو ان کے بیٹے کو عبداللہ بن سابط لکھ دیا ہے انہوں نے دادا کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں ہیں۔ اکثر لوگ ان کو ابن سابط اور بعض لوگ عبدالرحمٰن بن سابط کہتے ہیں۔ ان کے والد عبداللہ صحابی ہیں۔ اور بعض علمائے نسب نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ اور عبدالرحمٰن فرزندان سابط دونوں بھائی بھائی ہیں۔ اور دونوں صحابی نہیں ہیں دونوں فقیہ تھے۔ زبیر اور ان کے چچا مصعب نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن سابط کی ماں اور ان کے بھائیوں عبداللہ، ربیعہ، موسیٰ، فراس، عبیداللہ، اسحٰق اور حارث کی ماں ام موسیٰ ہیں جو اعور کی بیٹی تھیں۔ اعور کا نام خلف بن عمرو بن اہیب بن حذافہ بن جمح تھا اور ابو موسیٰ کا نام تماضر تھا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سابط بڑے تابعین میں تھے اور فقیہ تھے۔ ان سے ابن جریج وغیرہ نے روایت کی ہے ان کے والد عبداللہ بن سابط کا ذکر صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ قریش کے قبیلہ بنی جمح کے مشہور صحابی اور مشہور نسب کے آدمی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۹۵۹۔ حضرت عبداللہ ؓ بن ساعدہ بن عامر

حضرت عبداللہ ؓ بن ساعدہ بن عامر کنیت ان کی ابوخثمہ ہے۔انصاری ہیں۔ہم نے ان کا تذکرہ عامر کے نام میں بھی کیا ہے۔ یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔سہل بن ابی حثمہ کے والد ہیں۔ان کا تذکرہ انشاءاللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۹۶۰۔ حضرت عبداللہ ؓ بن ساعدہ بن عائش

حضرت عبداللہ ؓ بن ساعدہ بن عائش بن قیس بن زید بن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔انصاری اوسی ہیں۔ابن کلبی نے ان کا تذکرہ اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ اصل میں یہ قبیلہ بلی سے ہیں۔عویم بن ساعدہ کے بھائی ہیں۔مدینہ کے رہنے والے ہیں۔رسول اللہ ﷺ کے عہد میں پیدا ہو چکے تھے۔ان سے مسلم بن جندب نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس کے پاس بکریاں ہوں اسے چاہیے کہ مدینہ سے لے کر ان کو چلا جائے۔کیونکہ مدینہ اللہ کی زمینوں میں بلحاظ پانی کے سب سے کم ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کی وفات ۱۰۰ھ میں ہوئی۔

۲۹۶۱۔ حضرت عبداللہ ؓ بن ساعدہ ہذلی

حضرت عبداللہ ؓ بن ساعدہ ہذلی۔کنیت ان کی ابومحمد ہے۔انہوں نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے۔۱۰۰ھ میں ان کی وفات ہوئی ان کا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے۔ابن مندہ نے عبداللہ بن ساعدہ انصاری کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ۱۰۰ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ممکن ہے کہ یہ دونوں ایک ہوں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۲۹۶۲۔ حضرت عبداللہ ؓ بن سالم

حضرت عبداللہ ؓ بن سالم۔ان سے عبادہ بن نسی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم کتاب خدا (یعنی توراۃ) میں ایک حمد کرنے والی امت کا ذکر پاتے ہیں۔بعد اس کے انہوں نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۹۶۳۔ حضرت عبداللہ ؓ بن سائب بن اسد

حضرت عبداللہ ؓ بن سائب بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ۔ان کی والدہ عاتکہ بنت اسود بن مطلب بن اسد تھیں۔بزرگ شخص تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔اور کہا ہے کہ ہمارے بعض مشائخ نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔یہ فاطمہ بنت ابی حبیش کے بھتیجے ہیں بہت بعید معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحابی ہوں۔

۲۹۶۴۔ حضرت عبداللہ ؓ بن سائب مخزومی

حضرت عبداللہ ؓ بن سائب مخزومی بن ابی سائب۔ابوسائب کا نام صیفی بن عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔قرشی ہیں۔مخزومی ہیں۔قاری ہیں۔ان سے اہل مکہ نے قرأت حاصل کی تھی اور انہی کی قرأت کے موافق مجاہد وغیرہ قراء مکہ پڑھتے تھے۔یہ مکہ

مکہ میں رہتے تھے اور وہیں عبداللہ بن زبیر کی شہادت سے کچھ پہلے وفات پائی۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ مجاہد کے آقا تھے اور بعض نے کہا ہے کہ مجاہد کے آقا قیس بن سائب تھے۔ ابن کثیر نے قرآن مجاہد سے پڑھا۔ اور مجاہد نے عبداللہ بن سائب سے پڑھا۔ ہشام بن محمد کلبی نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ بن سائب زمانہ جاہلیت میں نبیؐ کے شریک رہتے تھے۔ اور واقدی نے کہا ہے کہ نبیؐ کے شریک سائب بن ابی سائب تھے اور دوسرے لوگوں نے کہا ہے کہ آپ کے شریک قیس بن سائب تھے۔ ہر ایک کے متعلق حدیث وارد ہوئی ہے اور یہ اختلاف مجاہد سے شروع ہوا ہے۔ یہ کلام ابوعمر کا تھا اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ عبداللہ بن سائب بن ابی سائب عایذی مخزومی قاری قبیلہ قارہ کے ہیں۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن ہے۔ ہمیں ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ابوغالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن حمدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہوذہ بن خلیفہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن جریج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عباد بن جعفر نے ایک حدیث بیان کی ہے۔ جس کی سند ابوسلمہ بن سفیان' عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن سائب تک پہنچائی کہ عبداللہ بن سائب کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں فتح مکہ کے دن حاضر ہوا۔ آپ نے صحن خانہ کعبہ میں نماز پڑھی اور اپنی نعلین مبارک اتار کر بائیں جانب رکھ لیں۔ پھر آپ نے سورۃ مومنون پڑھنا شروع کی۔ جب حضرت موسیٰ یا عیسیٰ (علیہما السلام) کا ذکر آیا آپ کو کھانسی آئی اور آپ نے رکوع کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم کا بیان کہ یہ عبداللہ قاری ہیں قبیلہ قارہ سے۔ یہ ان دونوں کے الفاظ تھے۔ قارہ ایک مشہور قبیلہ ہے جس کی طرف ان کی نسبت کی جاتی ہے قارہ کا نام اثیع بن ملیح بن ہون بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام دیش بن محلّم بن غالب بن یثیع بن ملیح بن ہون بن خزیمہ ہے۔ اس کو ابن کلبی نے بیان کیا ہے لہٰذا ان کی طرف نسبت قاری تشدید یاء کے ساتھ ہونا چاہیے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے اور یہ عبداللہ بنی مخزوم سے ہیں قبیلہ قارہ سے نہیں ہیں۔ اور یہ قاری ہمزہ کے ساتھ (یعنی قرأت سے) ہے جیسا کہ ابوعمر نے بیان کیا ہے۔ پھر ابن مندہ اور ابونعیم ان کو مخزوم کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور باوجود اس کے ان کو قبیلہ قارہ سے بھی بتلاتے ہیں۔ واللہ اعلم

۲۹۶۵۔ حضرت عبداللہؓ بن سبرۃ جہنی

حضرت عبداللہؓ بن سبرۃ۔ جہنی ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ سے ہے۔ ان سے ان کے بیٹے مسلم نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں تم کو تین باتوں (یعنی قیل وقال' کثرت سوال اور بربادی مال) سے منع کرتا ہوں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۶۶۔ حضرت عبداللہؓ بن سبرۃ ہمدانی

حضرت عبداللہؓ بن سبرۃ۔ ہمدانی ہیں۔ مجہول شخص ہیں۔ ان کو ابن ابی خیثمہ نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ محمد بن مہاجر نے محمد بن سعد سے انہوں نے عبداللہ بن سبرہ ہمدانی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپاہج ہو جانے کی وجہ سے تندرست آدمیوں کی طرح کام نہ کر سکتا ہو اور پہلے وہ اچھے کام کرتا تھا تو اللہ اس کی اپاہجی کو اس کے گناہوں کا کفارہ کر دے گا اور اس کے اعمال زائد رہیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ یہ عبدی ہیں قبیلہ عبدالقیس سے۔

۲۹۶۷۔ حضرت عبداللہؓ بن عمیر سدوسی

حضرت عبداللہؓ بن عمیر سدوسی۔ سدوسی ہیں۔ عمیر سدوسی کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عبداللہ سدوسی سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ ان کا ذکر اپنے مقام پر انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

۲۹۶۸۔ حضرت عبداللہؓ بن سراقہ

حضرت عبداللہؓ بن سراقہ۔ بن معتمر بن انس بن اذاۃ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی۔ ان کا نسب کلبی نے بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کے نسب میں معتمر اور عبداللہ کے درمیانی نام گرا دیئے ہیں۔ یہ قرشی ہیں۔ عدوی ہیں یہ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ریاح میں مل جاتے ہیں۔ یہ عمرو بن سراقہ کے بھائی ہیں۔ ان دونوں کی والدہ امۃ بنت عبداللہ بن عمیر بن اہیب بن حذافہ بن جمح ہیں۔ ابن اسحٰق اور زبیر نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن سراقہ اور ان کے بھائی عمرو بدر میں شریک ہوئے تھے۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابومعشر نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بدر میں نہیں شریک ہوئے اور احد اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے۔ اس کو ابوعمر نے نقل کیا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے نقل کر کے ان کا بدر میں شریک ہونا بیان کیا ہے۔ عمران قطان نے قتادہ سے انہوں نے عقبہ بن وساج سے انہوں نے عبداللہ بن سراقہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا رمضان میں سحری ضرور کرو کچھ نہ ہو تو پانی ہی سہی۔ اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ ابونعیم نے عمران کی روایت کو محمد بن بلال تک نقل کیا ہے۔ انہوں نے عمران سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عقبہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (رمضان میں) سحری ضرور کرو کچھ نہ ہو تو پانی ہی سہی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۶۹۔ حضرت عبداللہؓ بن سرجس مزنی

حضرت عبداللہؓ بن سرجس۔ مزنی ہیں۔ بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ بنی مخزوم کے حلیف تھے۔ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ گوشت اور روٹی کھائی تھی۔ اور آپ نے ان کے واسطے استغفار کیا تھا۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے۔ ان سے عاصم احول اور قتادہ نے روایت کی ہے۔ عاصم کہتے ہیں کہ عبداللہ ابن سرجس نے نبی ﷺ کو دیکھا تھا۔ اور یہ صحابی نہ تھے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ ان کا صحابہ میں بغیر اختلاف کے ذکر ہے۔ اور یہ ان لوگوں کے مذہب پر جو صحابی ہونے میں لقاء رؤیت اور سماع کو کافی سمجھتے ہیں صحابی ہیں۔ لیکن عاصم نے میرے خیال میں صحابیت سے اس معنی کو لیا ہو جس کی طرف تھوڑے سے علماء گئے ہیں۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن مذہب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن زید نے عاصم سے انہوں نے عبداللہ بن سرجس سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سفر کرتے فرماتے "اے اللہ! تو ہی سفر میں ساتھی ہے اور گھر میں خلیفہ ہے۔ اے اللہ! سفر میں ہمارے ساتھ رہ۔ ہمارے پیچھے ہمارے گھر کی کفالت کر اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی سختی اور لوٹنے کے رنج سے اور آسانی کے بعد سختی سے اور اپنے گھر اور مال کے بارے میں

بے منظر سے اور مظلوم کی بددعا سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۷۰۔ حضرت عبداللہؓ بن سعد ازدی

حضرت عبداللہؓ بن سعد۔ ازدی ہیں۔ شامی ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ نے بجیر بن سعد سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبداللہ بن سعد سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا نے مجھ کو ملک فارس اور وہاں کی عورتیں، لڑکے، ہتھیار اور مال عنایت کئے۔ اور خدا نے مجھ کو روم اور وہاں کے لڑکے اور ہتھیار عنایت کئے۔ اور قبیلہ حمیر سے میری مدد کی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کو ابن مندہ اور ابونعیم نے عبداللہ بن سعد انصاری کے تذکرے میں لکھا ہے اور ان دونوں نے اس تذکرے کو نہیں لکھا۔ اور ابوعمر نے دونوں تذکروں کو لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۲۹۷۱۔ حضرت عبداللہؓ بن سعد اسلمی

حضرت عبداللہؓ بن سعد۔ اسلمی ہیں۔ مدنی ہیں۔ ان کی روایت واقدی کے پاس ہے انہوں نے ہشام بن عاصم اسلمی سے انہوں نے عبداللہ بن سعد اسلمی سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مسافت رات میں اس قدر طے ہوتی ہے جتنی دن میں نہیں ہوتی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۹۷۲۔ حضرت عبداللہؓ بن سعد انصاری

حضرت عبداللہؓ بن سعد۔ انصاری ہیں۔ حرام بن حکیم کے چچا ہیں۔ اور بعض لوگ ان کو حرام بن معاویہ کا چچا بتاتے ہیں۔ ان کا شمار شامیوں میں ہے۔ بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے اور یہ اس دن مقدمۃ الجیش کے سردار تھے۔ ان کی روایت کردہ حدیث کو ان کے بھتیجے حرام بن حکیم اور خالد بن معدان نے نقل کیا ہے۔ ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب ابن علی صوفی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معاویہ نے علاء بن حارث سے انہوں نے حرام بن حکیم سے انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن سعد انصاری سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (ان چیزوں کو) پوچھا جن سے غسل واجب ہوتا ہے اور یہ کہ اگر غسل کے بعد پھر رطوبت نکلے (تو کیا پھر غسل کرنا چاہیے؟) آپ نے (ان چیزوں کو بیان کر کے جن سے غسل واجب ہوتا ہے میرے دوسرے سوال کے جواب میں) فرمایا کہ وہ رطوبت مذی ہے اور ہر مرد کے مذی نکل آتی ہے۔ تم اس کی وجہ سے اپنی شرمگاہ دھوڈالا کرو اور جس طرح نماز کے واسطے وضو کرتے ہو وضو کرلیا کرو۔ بقیہ بن ولید نے بجیر بن سعد سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبداللہ بن سعد انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ نے فرمایا اللہ نے مجھ کو ملک فارس اور وہاں کی عورتیں، لڑکے، ہتھیار اور اموال عنایت کئے اور خدا نے مجھ کو ملک روم اور وہاں کے لڑکے، ہتھیار اور مال دیا اور قبیلہ حمیر سے میری مدد کی''۔ ابواحمد عسکری نے ان کو ذکر کیا ہے اور ان کو قبیلہ عنبر کے خاندان تمیم سے بیان کیا ہے اور ان کو ذؤیب بن شعثم بن قرط عنبری کا بھائی بتایا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابوعمر نے ان کے تذکرہ میں اس حدیث کو نہیں ذکر کیا ہے

اوران کا جنگ قادسیہ میں شریک ہونا اوران سے خالد بن معدان اور حرام بن حکیم کا روایت کرنا ذکر کیا ہے۔ فارس اور روم کی حدیث کو عبداللہ بن سعد ازدی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے۔ اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو اسی مقام پر ذکر کیا ہے اور ان کے سوا کسی کا ذکر نہیں کیا۔ اور ابوعمر نے ان کو دو تذکروں میں بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۲۹۷۳۔ حضرت عبداللہؓ بن سعد بن خیثمۃ

حضرت عبداللہؓ بن سعد بن خیثمۃ بن مالک بن حارث بن نحاط بن کعب بن عمرو۔ خاندان بنی عمرو بن عوف سے ہیں۔ اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ کلبی اور ابن حبیب نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بیٹے ہیں سعد بن خیثمہ بن حارث بن مالک بن کعب بن نحاط بن کعب بن حارثہ بن سلم بن امرئ القیس بن مالک بن اوس کے۔ یہ ان کے والد اور دادا صحابی ہیں۔ ان کے والد بدر کے دن اور دادا احد کے دن شہید ہوئے۔ ابن مبارک نے رباح بن ابی معروف سے انہوں نے مغیرہ بن حکم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن سعد بن خیثمہ انصاری سے پوچھا کیا تم رسول اللہ کے ساتھ احد میں شریک ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں اور بیعت عقبہ میں بھی۔ اور اس وقت میں اپنے والد کا ردیف تھا۔ اور بشر بن سری نے رباح سے انہوں نے مغیرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عبداللہ سے پوچھا کیا تم بدر میں شریک تھے؟ انہوں جواب دیا ہاں بلکہ بیعت عقبہ میں بھی اور اس وقت اپنے والد کے پیچھے سوار تھا۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ روایت میں اسی طرح بدر کا لفظ ہے لیکن ابن مبارک احفظ اور اضبط ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کو ابوعامر عقدی ابواحمد زبیری ابوداؤد طیالسی اور ابوعاصم نے رباح بن ابی معروف سے نقل کیا ہے اور سبھوں کی روایتوں میں ہے کہ میں نے عبداللہ سے پوچھا کیا تم بدر میں شریک ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں بلکہ بیعت عقبہ میں بھی اور میں اس وقت اپنے والد کا ردیف تھا۔

۲۹۷۴۔ حضرت عبداللہؓ بن سعد بن ابی سرح

حضرت عبداللہؓ بن سعد بن ابی سرح بن حارث بن حبیب بن جذیمۃ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ قریشی ہیں۔ عامری ہیں۔ یہ قریش ظواہر میں سے ہیں قریش بطاح میں سے نہیں ہیں۔ ان کی کنیت ابویحییٰ ہے۔ عثمان بن عفان کے رضاعی بھائی ہیں۔ ان کی والدہ نے حضرت عثمان کو دودھ پلایا تھا۔ یہ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی اور آپ کی خدمت میں یہ کتابت کیا کرتے تھے۔ پھر یہ مرتد ہو کر مشرکین مکہ سے مل گئے اور ان سے بیان کیا کہ میں محمد (ﷺ) کو جس طرح چاہتا تھا پھیر دیتا تھا وہ مجھ کو عزیز حکیم لکھاتے تھے پوچھتا کیا علیم حکیم وہ کہتے ہاں ہر ایک ٹھیک ہے۔ جب مکہ فتح ہوا رسول اللہؐ نے ان کے عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ کے مار ڈالنے کا حکم دیا۔ اگرچہ یہ لوگ خانہ کعبہ کے پردوں میں چھپے ہوئے تھے۔ عبد اللہ بن سعد عثمان بن عفان کے پاس بھاگ کر گئے اور عثمان نے ان کو پوشیدہ کر دیا یہاں تک کہ جب مکہ میں اطمینان ہو گیا وہ ان کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ سے امان کے خواستگار ہوئے۔ آپ بہت دیر تک خاموش رہے پھر آپ نے درخواست منظور کر لی۔ جب عثمان چلے گئے آپ نے اپنے گردو پیش والوں سے فرمایا میں اس وجہ سے خاموش تھا تاکہ تم میں سے کوئی شخص اٹھ کر اس کی گردن اڑا دے۔ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے میری جانب کیوں نہ اشارہ کیا۔

آپ نے جواب دیا کہ نبی کی آنکھ کو خائن نہ ہونا چاہیے۔'' اور یہ اسی دن مسلمان ہو گئے اور پھر اسلام پر ثابت قدم رہے۔ اور پھر ان سے کوئی ایسی بات نہیں ظاہر ہوئی جس سے ان کو ملامت کی جاتی۔ یہ قریش کے دانش مندوں اور بزرگوں میں سے ہیں۔ پھر حضرت عثمان نے ۲۵ھ میں ان کو مصر کا سردار مقرر کیا۔ اور خدا نے ان کے ہاتھ پر افریقہ کو فتح کیا یہ فتح بہت بڑی تھی۔ اس میں سوار کو تین ہزار مثقال سونا ملا اور پیادہ کو ایک ہزار مثقال۔

اس فتح میں ان کے ساتھ عبداللہ بن عمرؓ عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمرو بن العاص شریک تھے۔ یہ خاندان بنی عامر بن لوی کے شہسواروں میں شریک تھے۔ اور فتح مصر کے دن عمرو بن العاص کے میمنہ پر تھے۔ اور اس جگہ ان کی جتنی لڑائیاں ہوئیں ان سب میں شریک رہے۔ جب حضرت عثمان نے ان کو مصر کا عامل مقرر کیا اور عمرو کو معزول کر دیا تو وہ حضرت عثمان پر اعتراض کرنے لگے اور ان کی مخالفت اور ان کے انتظام بگاڑنے میں کوشاں ہوئے عبداللہ بن سعد نے افریقہ کے بعد سرزمین نوبہ میں حبشیوں سے جنگ کی اور انہوں نے ان کو ایسا پست کر دیا جس کا اثر آج تک باقی ہے۔ اور انہوں نے جہاد صواری سمندر میں روم تک کیا تھا۔ اور جب لوگوں نے حضرت عثمان پر نرغہ کیا تو یہ مصر میں سائب بن ہشام بن عمرو عامری کو اپنا خلیفہ کر کے حضرت عثمان کے پاس حاضر ہونے کے ارادے سے چلے۔ ادھر سائب پر محمد بن ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن امیہ اموی نے غلبہ کر کے وہاں سے ان کو ہٹا دیا اور خود مصر کے سردار بن گئے۔ اور جب عبداللہ بن سعد لوٹ کر آئے محمد بن حذیفہ نے ان کو فسطاط مصر کے اندر داخل ہونے سے روکا۔ وہ عسقلان چلے گئے اور وہیں اقامت کی یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے فتنوں سے بچنے کے لیے رملہ میں سکونت اختیار کی اور انتقال کر گئے۔ ہم ان لڑائیوں اور واقعات کو تاریخ کامل میں کامل طور سے درج کر چکے ہیں۔ عبداللہ بن سعد نے دعا کی تھی کہ اے خدا میرا آخری عمل نماز کو کرنا۔ چنانچہ انہوں نے (ایک دن) فجر کی نماز پڑھی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور والعادیات پڑھی اور دوسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت پڑھی اور داہنی طرف سلام پھیرنے کے بعد بائیں طرف سلام پھیرتے تھے کہ انتقال کر گئے۔ انہوں نے نہ حضرت علی کی بیعت کی اور نہ حضرت معاویہ کی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ صفین میں حضرت معاویہؓ کے ساتھ شریک ہوئے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نہیں شریک ہوئے اور یہی صحیح ہے ان کی وفات ۳۶ھ میں عسقلان میں ہوئی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ افریقہ میں ۳۷ھ ان کا انتقال ہوا۔ اور بعض کا قول ہے کہ حضرت معاویہؓ کے اخیر زمانہ تک زندہ رہے اور ۵۹ھ میں انتقال کیا۔ لیکن پہلا قول اصح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کے نسب میں غلطی کی ہے کیونکہ ان دونوں نے حبیب کو حارث پر مقدم کر دیا ہے حالانکہ یہ بالکل بے اصل ہے پھر ان دونوں نے بیان کیا کہ جذیمہ بیٹے ہیں نصر بن مالک کے حالانکہ وہ مالک کے بیٹے ہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ وہ قریشی ہیں خاندان بنی معیص سے اور یہ دوسرا وہم ہے کیونکہ حسل معیص بن عامر کے بھائی ہیں۔ ان کے باپ اور بیٹے نہیں ہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ حارث کو حبیب پر مقدم کرنا چاہیے۔ زبیر بن بکار جو انساب قریش کے بہت بڑے ماہر ہیں ان کا بیان ہے کہ عامر بن لوی بن غالب سے حسل بن عامر اور معیص بن عامر پیدا ہوئے۔ اور حسل بن عامر سے مالک بن حسل پیدا ہوئے اور مالک بن حسل سے نصر اور جذیمہ بن مالک بن حسل پیدا ہوئے۔ پھر زبیر نے نصر بن مالک کی اولاد کو ذکر کرنے کے بعد بیان کیا ہے کہ جذیمہ یعنی شحام بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی سے حبیب پیدا ہوئے اور یہی حبیب ابن شحام ہیں۔ اور حبیب بن جذیمہ سے حارث پیدا ہوئے اور حارث بن حبیب سے ربیعہ اور ابوسرح پیدا ہوئے اور ابوسرح بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن

مالک بن حسل سے سعد پیدا ہوئے اور سعد سے عبداللہ بن سعد پیدا ہوئے اور یہ عبداللہ حضرت عثمانؓ کے رضاعی بھائی تھے۔ یہ ابن زبیر کے کلام کا ماحصل ہے۔ اور اسی طرح ابن کلبی نے بیان کیا ہے۔

حبیب: حاء پر پیش اور یاء مخفف ہے۔ یہ ابن ماکولا اور ابن کلبی وغیرہما کا بیان ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ اس کو مثقل کیا ہے حسان نے حاجۃ۔ اور ابن حبیب نے کہا ہے کہ یہ حبیّب ہے تشدید کے ساتھ۔

۲۹۷۵۔ حضرت عبداللہؓ بن سعد بن سفیان

حضرت عبداللہؓ بن سعد بن سفیان بن خالد بن عبید شاعر بن سالم بن مالک بن سالم بن عوف۔ ان کی کنیت ابو سعد ہے۔ احد اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے اور رسول اللہؐ کے غزوۂ تبوک سے واپسی میں انتقال کر گئے۔ بنو عوف بن خزرج کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی قمیص کا کفن دیا۔ ان کا تذکرہ غسانی نے ابن قداح سے نقل کر کے لکھا ہے۔

۲۹۷۶۔ حضرت عبداللہؓ بن سعد ہذلی

حضرت عبداللہؓ بن سعد بن معاذ۔ اشہلی ہیں۔ ان کی اولاد نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ غسانی نے عدوی سے نقل کر کے لکھا ہے۔

۲۹۷۷۔ حضرت عبداللہؓ بن سعدی

حضرت عبداللہؓ بن سعدی۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ قدامہ اور بعض وقدان اور بعض عمرو بن وقدان بیان کرتے ہیں اور یہی انشاء اللہ صحیح ہے۔ اور وقدان بیٹے ہیں عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کے قرشی ہیں۔ عامری ہیں۔ ان کے والد کو سعدی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ انہوں نے قبیلہ سعد بن بکر میں دودھ پیا تھا۔ یہ اور سہیل بن عمرو عبد شمس میں مل جاتے ہیں۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ عطاء خراسانی نے عبداللہ بن محیریز سے انہوں نے عبداللہ بن سعدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنی قوم کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں ان سب میں سب سے کم سن تھا۔ وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی حاجتیں پوری کیں اور مجھ کو فرودگاہ پر چھوڑ دیا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے حاجت ہے۔ آپ نے پوچھا تمہاری کیا حاجت ہے؟ میں نے عرض کیا کیا ہجرت منقطع ہو گئی؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب کفار سے لڑائی ہوتی رہے گی ہجرت منقطع نہ ہوگی۔ ان کی وفات ۵۷ھ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۷۸۔ حضرت عبداللہؓ بن سعید بن عاصی

حضرت عبداللہؓ بن سعید بن عاصی بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ قریشی ہیں۔ اموی ہیں۔ ان کی والدہ صفیہ بنت عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھیں۔ ان کا نام جاہلیت میں حکم تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے جواب دیا کہ حکم آپ نے فرمایا تمہارا نام عبداللہ ہے۔ یہ جاہلیت میں لکھنا جانتے تھے اس وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ اہل مدینہ کو لکھنا سکھا دیں۔ یہ اچھے کاتب تھے۔ بدر میں شہید ہوئے۔ زبیر کہتے ہیں کہ غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے اور ابو معشر نے بیان کیا ہے کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۷۹۔ حضرت عبداللہؓ بن سفیان ازدی

حضرت عبداللہؓ بن سفیان۔ ازدی ہیں' شامی ہیں۔ حمص میں رہتے تھے۔ ان سے عثامہ بن قیس نے روایت کی ہے (اور یہ دونوں صحابی ہیں) کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کے واسطے ایک دن روزہ رکھے اللہ اس کو دوزخ سے بقدر سو برس کی راہ کے دور کر دیتا ہے۔ عبداللہ بن سفیان کہتے ہیں کہ میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جس کو نبی ﷺ سے سنا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۸۰۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی سفیان

حضرت عبداللہؓ بن ابی سفیان بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ قریشی ہیں۔ ہاشمی ہیں۔ ان کا ذکر صحابہ میں ہے لیکن ان کا صحابی ہونا اور آپ کو دیکھنا صحیح نہیں ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث کو شعبہ نے سماک سے انہوں نے عبداللہ بن ابی سفیان سے روایت کی ہے اور یہ کبیر السن تھے کہ انہوں نے کہا ایک یہودی کے کچھ خرمے رسول اللہ ﷺ پر تھے وہ آپ سے تقاضا کرنے آیا آپ نے خولہ بنت حکیم سے خرمے قرض لے کر اس کو دے دیئے الی آخرہ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۹۸۱۔ حضرت عبداللہؓ بن سفیان بن عبدالاسد

حضرت عبداللہؓ بن سفیان بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ سلمہ بن عبدالاسد کے بھتیجے ہیں اور ہبار بن سفیان کے بھائی ہیں۔ ان دونوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ یہ یرموک میں شہید ہوئے۔ اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ ابو سلمہ بن عبدالاسد کے چچازاد بھائی ہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ ابو سلمہ عبداللہ کے چچا ہیں۔

۲۹۸۲۔ حضرت عبداللہؓ بن سفیان

حضرت عبداللہؓ بن سفیان۔ ان کو ابن ابی عاصم نے ذکر کیا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معمر بن سلیمان نے زید بن حبان سے انہوں نے ابو امیہ سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبداللہ بن سفیان سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ (ظہر سے پہلے) قبل زوال آفتاب کے چار رکعتیں پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس گھڑی آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اس وجہ سے میں دوست رکھتا ہوں کہ میرا کوئی نیک عمل آسمان میں چڑھے۔

۲۹۸۳۔ حضرت عبداللہؓ (ابو سفیان)

حضرت عبداللہؓ۔ کنیت ان کی ابو سفیان تھی۔ عروہ بن زبیر نے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ اس روایت میں سفیان بن عبداللہ کا اپنے والد سے راوی ہونا صحیح نہیں ہے۔ بلکہ یہ روایت خود سفیان سے درست ہو جاتی ہے بغیر والد کے ذکر کے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۹۸۴۔ حضرت عبداللہؓ بن سلام

حضرت عبداللہؓ بن سلام بن حارث۔ اسرائیلی ہیں۔ انصار کے حلیف تھے۔ قبیلہ بنی قینقاع سے ہیں۔ یہ یوسف بن یعقوب علیہما السلام کی اولاد سے ہیں۔ ان کا نام جاہلیت میں حصین تھا جب یہ مسلمان ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ یہ اس وقت مسلمان ہوئے جب آپ مدینہ ہجرت کر کے آئے تھے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں یوسف محمد انس بن مالک اور زرارہ بن اوفی نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابو عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن سعید کندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومحیاۃ یعنی یحییٰ بن یعلی نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عبداللہ بن سلام کے بھتیجے سے روایت کر کے بیان کیا۔ انہوں نے بیان کیا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو باغیوں نے شہید کرنا چاہا۔ عبداللہ بن سلام آئے۔ حضرت عثمانؓ نے ان سے پوچھا تم کیوں آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ تمہاری مدد کو آئے ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے کہا "لوگوں کے پاس جا کر ان کو مجھ سے ہٹا دو اور تمہارا باہر رہنا میرے واسطے تمہارے اندر رہنے سے بہتر ہے" پھر عبداللہ بن سلام لوگوں کے پاس گئے اور کہا اے لوگو! میرا نام جاہلیت میں فلاں تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے میرا نام عبداللہ رکھا۔ اور میری بابت قرآن میں بہت سی آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ۔ الآیۃ (الاحقاف: ۱۰) میرے حق میں نازل ہوئی ہے۔

اور یہ آیت بھی میری ہی بابت ہے کہ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ الآیۃ (الرعد: ۴۳) بے شک اللہ کے (غضب کی) تلوار میان میں ہے اور فرشتے تمہارے اس شہر کی مجاورت کرتے ہیں جس میں رسول اللہ ﷺ نازل ہوئے۔ سو تم اس شخص کے قتل میں اللہ سے ڈرو اللہ کی قسم اگر تم ان کو قتل کر ڈالو گے تو فرشتے تمہاری ہمسائیگی سے بھاگ جائیں گے۔ اور اللہ کی بند تلوار تم لوگوں پر کھنچ جائے گی پھر قیامت تک میان میں نہ ہوگی۔"

باغیوں نے کہا اس یہودی کو مار ڈالو۔ اور ان لوگوں نے حضرت عثمان کو شہید کر ڈالا۔ راوی کہتا ہے ہمیں ترمذی نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے معاویہ سے انہوں نے ابن صالح سے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے یزید سے انہوں نے ابو ادریس خولانی سے انہوں نے زید بن عمیرہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا جب معاذ بن جبل کی وفات کا وقت آیا۔ لوگوں نے ان سے کہا اے ابو عبدالرحمٰن! ہم کو وصیت کیجئے۔ انہوں نے کہا مجھ کو اٹھا کر بٹھا لو۔ پھر انہوں نے کہا کہ "علم اور ایمان کے مرتبہ کو جو شخص طلب کرتا ہے اس کو پالیتا ہے۔ اور تم علم کو چار شخصوں (عویمر یعنی ابوالدرداء، سلمان فارسی، عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن سلام) کے پاس طلب کرو" عبداللہ بن سلام وہ شخص ہیں جو یہودی تھے پھر مسلمان ہوئے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ وہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ زرارہ بن اوفی نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں آئے۔ میں بھی آپ کے دیدار کرنے والوں میں گیا۔ جب میں نے آپ کا چہرہ دیکھا پہچان لیا کہ آپ جھوٹے نہیں ہیں۔ اور سب سے پہلے میں نے آپ سے جو کلام سنا وہ یہ تھا کہ "سلام کو پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ اور صلہ رحمی کرو اور رات کو جب لوگ سوتے ہوں نماز پڑھو۔ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو"۔ عبداللہ بن سلام کی وفات ۴۳ھ میں ہوئی۔ اس کو ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۸۵۔ حضرت عبداللہؓ بن سلامہ

حضرت عبداللہؓ بن سلامہ بن عمیر یعنی عبداللہ بن ابی حدرد۔ اسلمی ہیں۔ معززین صحابہ میں سے تھے ان کو رسول اللہ ﷺ لشکروں کا سردار مقرر کیا کرتے تھے۔ ان کا ذکر اوپر گزر چکا ہے صرف ابواحمد نے ان کی صحابیت اور سماعت حدیث سے انکار کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کے والد صحابی اور صاحب روایت تھے۔ لیکن یہ ان کی غلطی اور وہم ہے واللہ اعلم۔ مدائنی کا بیان ہے کہ عبداللہ بن ابی حدرد کی کنیت ابومحمد تھی۔ ان کی وفات ۷۱ھ میں بعمر ۸۱ سال ہوئی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۹۸۶۔ حضرت عبداللہؓ بن سلمۃ بن مالک

حضرت عبداللہؓ بن سلمۃ بن مالک بن حارث بن عدی بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعۃ بلوی ہیں۔ عجلانی ہیں۔ انصاری اوسی ہیں۔ یہ قبیلہ بلی سے ہیں اور ان کے حلف انصار کے قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے تھے۔ ان کی کنیت ابومحمد تھی۔ ان کی والدہ انیسہ بنت عدی تھیں۔ یہ بدر میں شریک ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔ ان کو ابن زبعری نے شہید کیا تھا یہ ابن اسحاق وغیرہ کا کلام تھا۔ دار قطنی اور ابن ماکولا کا بیان ہے کہ سلمہ جب شہید ہوئے تو یہ اور مجذر بن زیاد دونوں ایک ہی عباء میں لپیٹ کر سلمہ کے اونٹ پر اٹھا لائے۔ اور سلمہ کی والدہ نے نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہو کر عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرا بیٹا عبداللہ بن سلمہ بدری تھا اور احد میں شہید ہوا میں چاہتی ہوں کہ اس کو لے آؤں تا کہ اس کی نزدیکی سے مانوس رہوں۔ آپ نے ان کو لانے کی اجازت دی عبد اللہ بہت ہی جسیم تھے اور مجذر بہت ہی دبلے پتلے، لیکن اونٹ پر دونوں برابر رہے۔ لوگوں کو ان دونوں کے حال سے بہت تعجب ہوا۔ رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ دونوں کے عمل نے ان دونوں میں مساوات کر دی۔ ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے بیان میں جو بدر میں شریک ہوئے ذکر کیا ہے کہ انصار کے قبیلہ اوس سے عبداللہ بن سلمہ بن مالک بن حارث بن عدی بن عجلان بنی عبید بن زید کے حلیف (شریک بدر ہوئے) اور احد میں شہید ہوئے۔ موسیٰ بن عقبہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سلمہ بن مالک بن حارث بن زید قبیلہ بنی عجلان سے ہیں یہ انصاری ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے۔ لیکن انہوں نے ان کا بلوی ہونا نہیں بیان کیا حالانکہ بنو عجلان بلوی ہیں۔ اور یہ نسب کے سبب بنی عمرو بن عوف کے حلیف ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۸۷۔ حضرت عبداللہؓ بن سلمۃ مرادی

حضرت عبداللہؓ بن سلمۃ۔ مرادی ہیں۔ تابعی ہیں کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۹۸۸۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی سلیط

حضرت عبداللہؓ بن ابی سلیط۔ ان کے والد بدری تھے۔ اور ان کے صحابی ہونے میں اعتراض ہے۔ یہ مدینہ کے باشندے ہیں انہوں نے پالتو گدھوں کے گوشت کھانے کی ممانعت میں حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۹۸۹۔ حضرت عبداللہؓ بن سلیمان اللیثی

حضرت عبداللہؓ بن سلیمان بن اکیمہ۔ لیثی ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ محمد بن عبداللہ بن سلیمان بن اکیمہ نے اپنے

والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں آپ سے حدیث سنتا ہوں لیکن جس طرح میں سنتا ہوں اس کو اسی طرح نہیں ادا کرسکتا۔ بلکہ کوئی حرف گھٹ بڑھ جاتا ہے۔آپ نے جواب دیا کہ جب تم حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہ کرو اور ٹھیک ٹھیک معنی بیان کر دو تو کچھ حرج نہیں ہے پھر اس کا ذکر حسن (بصری) کے سامنے ہوا۔ انہوں نے کہا اگر یہ نہ ہوتا تو ہم حدیث نہ بیان کرتے۔اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ابونعیم نے ابن مندہ کا کلام ذکر کرنے کے بعد بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی روایت ولید بن سلمہ طبرانی نے یعقوب سے انہوں نے عبداللہ بن سلیمان بن اکیمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔اور اس کا ذکر حرف سین میں گزر چکا ہے لہٰذا ابونعیم اور ابن مندہ کے بیان پر نہ سلیمان صحابی ہوں گے نہ عبداللہ۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۹۹۰۔حضرت عبداللہ ؓ بن سنان

حضرت عبداللہ ؓ بن سنان مزنی ہیں۔ابن ابی خیثمہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بیٹے ہیں عمرو بن سنان بن غبشہ بن سلمہ کے خاندان بنی لاطم بن عثمان بن عمرو سے۔یہ علقمہ بن عبداللہ مزنی کے والد ہیں۔بصرہ میں فروکش ہوئے۔ان کو ابن مندہ نے عبداللہ بن عمرو کے نام میں ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۹۹۱۔حضرت عبداللہ ؓ بن سندر

حضرت عبداللہ ؓ بن سندر۔جذامی ہیں۔ان کی کنیت ابوالاسود تھی۔ان کے والد سندر زنباع بن سلامہ جذامی کے غلام تھے۔ سندر اور ان کے بیٹے عبداللہ صحابی ہیں۔ان سے ان کے بیٹے اور ابوالخیر یعنی مرثد بن عبداللہ یزنی اور ربیعہ بن لقیط نے روایت کی ہے۔ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے کہ ابوالخیر نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے ابن سندر سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ قبیلہ اسلم کو خدا سلامت رکھے اور قبیلہ غفار کو خدا بخش دے اور قبیلہ تجیب نے خدا اور اس کے رسول کی دعوت کو قبول کیا۔ابوالخیر نے پوچھا اے ابوالاسود کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبیلہ تجیب کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں' ابوالخیر نے پوچھا کیا لوگوں نے تم سے اس کی روایت کی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔اور عبداللہ سے ایک اور حدیث مروی ہے کہ ان کے والد زنباع جذامی کے غلام تھے انہوں نے ان کے والد کو خصی کر ڈالا اور ان کی ناک کاٹ لی۔وہ نبیؐ کے پاس آئے اور آپ سے حال بیان کیا۔آپ نے زنباع کو سخت ملامت کی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۹۲۔حضرت عبداللہ ؓ بن سہل بن حنیف

حضرت عبداللہ ؓ بن سہل بن حنیف۔انصاری ہیں۔رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے۔ان کا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ان کی والدہ امیمہ تھیں جو حسان بن دحداح کی زوجیت میں رہ چکی تھیں۔انہی کے بارے میں آیت "اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ" (الممتحنۃ: ۱۲) نازل ہوئی۔اس کی روایت ابن وہب نے ابن لہیعہ سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے کی ہے کہ ان کو یہ خبر پہنچی ہے۔اور صحیح یہ ہے کہ عبداللہ اپنے والد سہل بن حنیف سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے

تھے ہم سے زکریا بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن عمر نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے عبداللہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے یا مکاتب کی گلوخلاصی میں مدد کی اللہ اس کو اس دن سایہ میں رکھے گا جس دن اس کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

۲۹۹۳۔ حضرت عبداللہؓ بن سہل بن رافع

حضرت عبداللہؓ بن سہل بن رافع۔ انصاری ہیں۔ اشہلی ہیں خاندان بنی زعوراء بن عبدالاشہل سے۔ اور بعض لوگوں کہتے ہیں کہ یہ قبیلہ غسان سے ہیں اور بنی عبدالاشہل کے حلیف ہیں۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ بعض لوگوں نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن سہل بن زید بن عامر بن عمرو بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری ہیں۔ اوسی ہیں۔ پہلے نسب کو ابونعیم نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ ابن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ نے ان کو ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو قبیلہ انصار کے خاندان بنی عبدالاشہل اور ان کے حلفاء میں سے بدر میں شریک ہوئے ہیں۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحق سے ان لوگوں کے ناموں میں جو قبیلہ انصار کے خاندان بنی عبدالاشہل سے بدر میں شریک ہوئے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سہل شریک بدر تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابونعیم سے ان کی سند سے ابن شہاب تک روایت کر کے بیان کیا کہ یہ بدر میں شریک ہوئے اور انہیں ابوموسیٰ نے بیان کیا کہ تنہا ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ممکن ہے کہ جن کا ذکر ہم نے رافع بن سہل کے تذکرہ میں کیا ہے کہ وہ خیبر میں شہید ہوئے یہی ہوں۔ ابوموسیٰ کا کلام ختم ہوگیا۔ ابن اسحق نے ان لوگوں کے بیان میں جو غزوۂ خندق میں شہید ہوئے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن سہل اشہلی بھی انہیں شہداء خندق میں تھے۔ واللہ اعلم

میں کہتا ہوں کہ میرا گمان ہے کہ جس نسب کو ابوعمر نے بعض لوگوں سے روایت کر کے بیان کیا ہے وہ پہلا نسب نہیں ہے اس وجہ سے کہ پہلا نسب خاندان عبدالاشہل سے ہے اور یہ خاندان بنی عمرو بن جشم بن حارث سے اور عمرو عبدالاشہل کے بھائی ہیں۔ اور اکثر کم اولاد والے بھائی کے لڑکے نامی بھائی کی طرف منسوب کر دیئے جاتے ہیں۔ اور ہم اس قسم کی بہت سی مثالیں اسی کتاب کے متعدد مقاموں پر ذکر کر چکے ہیں۔ واللہ اعلم۔ اور یہ عبداللہ وہ نہیں ہیں جن کا ذکر اس تذکرہ کے بعد آئے گا کیونکہ جن کا ذکر اس تذکرہ کے بعد ہے وہ عبداللہ بن سہل بن زید ہیں جو حویصہ کے بھتیجے ہیں خاندان بنی حارثہ بن حارث بن خزرج سے۔ یہ اور جن کا ذکر ابوعمر نے کیا ہے حارث بن خزرج میں مل جاتے ہیں۔ پس یا تو عبداللہ ان دونوں سے علیحدہ ہیں اور یا (دونوں) ایک ہیں۔ اختلاف نسب سے الگ الگ ہوگئے ہیں اور ان کا نسب ان کے بھائی رافع بن سہل کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔

۲۹۹۴۔ حضرت عبداللہؓ بن سہل بن زید

حضرت عبداللہؓ بن سہل بن زید۔ انصاری ہیں۔ حارثی ہیں۔ یہود نے خیبر میں ان کو شہید کر ڈالا تھا۔ یہ عبدالرحمٰن کے بھائی اور حویصہ اور محیصہ کے بھتیجے ہیں۔ اور انہی کی وجہ سے قسامت ہوئی تھی۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے بشیر بن ابی حبشان یعنی بنی حارثہ کے غلام سے انہوں نے سہل بن حنیف سے روایت

کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن سہل خیبر میں شہید ہوئے۔ یہ خیبر اپنے ساتھیوں کے ساتھ گئے تھے وہ لوگ خرمے چکانے گئے تو یہ ایک چشمہ میں ملے ان کی گردن توڑ کر کسی نے ان کو اس میں ڈال دیا تھا۔ ان لوگوں نے ان کو دفن کیا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر آپ کو ان کے حال سے آگاہ کیا اور حدیث کو آخر تک بیان کیا۔ اس کی روایت امام مالکؒ نے موطا میں ابولیلیٰ یعنی عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سہل سے انہوں نے سہل بن حنیف سے کی ہے۔ اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے یونس کی سند سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے بشیر بن ابی حبشان سے (یعنی بنی حارثہ کے غلام سے) انہوں نے سہل بن حنیف سے روایت کی ہے۔ انہوں نے اس سند میں دو جگہ غلطی کی ہے ایک ابی حبشان میں۔ حالانکہ وہ بشار ہے۔ اور باتفاق بشیر بشار کے لڑکے ہیں۔ اور دوسری سہل بن حنیف میں۔ حالانکہ وہ سہل بن ابی خیثمہ ہیں۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ اور تعجب ہے کہ انہوں نے امام مالکؒ کی حدیث کو شہادت میں پیش کیا کہ اس کو امام مالکؒ نے موطا میں ابولیلیٰ سے انہوں نے سہل بن حنیف سے نقل کیا ہے باوجودیکہ موطا میں اس کے برخلاف ہے۔ کیونکہ انہوں نے سہل بن ابی خیثمہ کا ذکر کیا ہے۔ اور سہل بن حنیف کا اس حدیث میں نام بھی نہیں۔

میں کہتا ہوں کہ جو میں نے بیان کیا ہے اس کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے کتاب المغازی میں نقل کیا ہے کہ وہ بشیر بن بشار ہیں۔ جس طرح کہ اس کو ابونعیم نے بیان کیا ہے پھر میں نہیں جانتا کہ ابن مندہ کو کہاں سے دھوکا ہو گیا؟ شاید کاتب نے یسار یا کے ساتھ لکھ دیا ہو۔ جس کو انہوں نے حاء خیال کر لیا ہو۔ لیکن موطا کی حدیث اس کی خبر ہمیں فتیان جوہری نے اپنی سند سے قعنبی تک دی۔ انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے ابولیلیٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سہل سے انہوں نے سہل بن ابی خیثمہ سے روایت کی ہے کہ ان کو ان کی قوم کے بڑے لوگوں نے خبر دی کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ دونوں مصیبت کی وجہ سے خیبر گئے اور محیصہ نے آ کر خبر دی کہ عبداللہ بن سہل مار کر چشمہ میں ڈال دیئے گئے۔ یہودیوں نے آ کر کہا کہ اللہ کی قسم! تمہیں نے ان کو مارا ہے۔ اور حدیث آخر تک بیان کی۔ اور سہل بن حنیف کا اس حدیث میں ذکر تک نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ اور امام مالک نے اس کی روایت یحییٰ بن سعید سے انہوں نے بشیر بن یسار سے بھی کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

بشیر: باء پر پیش اور شین پر زبر ہے۔

یسار: یاء اور سین کے ساتھ ہے۔

۲۹۹۵۔ حضرت عبداللہؓ بن سہل عامری

حضرت عبداللہؓ بن سہل بن عمرو۔ عامری ہیں قبیلہ بنی عامر بن لوی سے۔ ان کا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں گزر چکا ہے ان کے اور ان کے بھائی ابوجندل کی والدہ فاختہ بنت عامر بن نوفل بن عبد مناف تھیں۔ اور ابواہاب بن عزیز بن قیس بن سوید تمیمی ان دونوں کے مادرزاد بھائی تھے۔ ابن مندہ ان کو صحابی بتاتے ہیں انہوں نے ان کا ذکر کتاب المغازی میں کیا ہے۔ ان کا روایت کرنا نہیں معلوم ہوتا ہے۔ ابن مندہ نے اس کو ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے ابوعمر کہتے ہیں کہ ان کی کنیت ابوسہل تھی۔ انہوں نے حبشہ کو دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی۔ موافق بیان ابن اسحاق اور واقدی کے پھر یہ مکہ میں لوٹ کر آئے۔ اور ان کے والد نے ان کو پکڑ کر قید کیا۔ اور دین کے بارے میں ان کو بہت ستایا مجبوراً انہوں نے اپنا اسلام سے لوٹنا ظاہر کیا۔ حالانکہ ان کا دل اسلام کی طرف سے

مطمئن تھا۔ پھر یہ اپنے والد کے ساتھ بدر میں گئے اور یہ اپنے والد سے اپنے مسلمان ہونے کو چھپائے ہوئے تھے اور جب رسول اللہ بدر میں اترے تو یہ بھی اپنے باپ کے پاس سے بھاگ کر رسول اللہؐ سے مل گئے۔ یہ بدر اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ یہ بزرگ صحابہ میں سے ہیں۔ اور یہ صلح حدیبیہ کے گواہوں میں سے ہیں۔ یہ اپنے بھائی ابوجندل سے بڑے تھے۔ انہیں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہؐ سے اپنے والد کے واسطے امان لی تھی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ میرے والد کو امان دیں گے؟ آپ نے جواب دیا کہ وہ اللہ کی امان سے بے خوف ہیں ان کو چاہیے کہ ظاہر ہو جائیں۔ پھر رسول اللہؐ نے اپنے پاس والوں سے فرمایا کہ جو شخص سہیل بن عمرو کو دیکھے تو ان کو سختی کی نگاہ سے نہ دیکھے۔ زندگی کی قسم ہے کہ وہ عقلمند اور شریف آدمی ہیں۔ اور سہیل جیسا آدمی اسلام سے جاہل نہیں رہ سکتا۔ عبداللہ اٹھ کر اپنے والد کے پاس گئے اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو سے آگاہ کیا۔ سہیل نے کہا کہ اللہ کی قسم! وہ بڑھاپے اور بچپن میں نیکوکار تھے۔ عبداللہ ۱۲ھ میں بعمر ۳۸ سال جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۹۶۔ حضرت عبداللہؓ بن سہیل اخوابی جندل

حضرت عبداللہؓ بن سہیل بن عمرو۔ ابوجندل بن سہیل کے بھائی ہیں۔ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے صرف ابن مندہ نے ان کا دوسرا تذکرہ لکھا ہے۔ اور انہیں ابن مندہ نے اپنی سند سے ابن اسحاق سے روایت کی کہ انہوں نے شرکائے بدر کے ناموں میں بیان کیا ہے کہ قبیلہ بنی عامر بن لوی کے خاندان بنی مالک بن حسل سے عبداللہ بن سہیل بن عمرو شریک بدر ہوئے انتہی کلامہ۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ بعض متاخرین نے ان عبداللہ کو مکرر بیان کیا ہے اور ان کے دو تذکرے لکھے ہیں۔ ایک میں عبداللہ بن سہیل بن عمرو بن عبدشمس بیان کیا ہے اور دوسرے تذکرہ میں عبداللہ بن سہیل کو ابوجندل بن سہیل کا بھائی بیان کیا ہے حالانکہ دونوں ایک ہی شخص ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم کا کہنا کہ وہ دونوں ایک ہی شخص ہیں ٹھیک ہے لیکن انہوں نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو مکرر بیان کیا ہے اور ان کے دو تذکرے لکھے ہیں۔ حالانکہ ابن مندہ کے متعدد نسخوں میں میں نے دیکھا ہے کہ انہوں نے تین تذکرے ان کے نام میں لکھے ہیں۔ باوجودیکہ سب ایک ہی ہیں۔ جن میں سے دو اوپر گزر چکے تیسرے تذکرہ کو میں اس کے بعد بیان کرتا ہوں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۲۹۹۷۔ حضرت عبداللہؓ بن سہیل

حضرت عبداللہؓ بن سہیل۔ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ پہلے عبداللہ سے علیحدہ ہیں۔ اس کے قائل ابن مندہ ہیں۔ اور انہوں نے اپنی سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ان لوگوں میں سے جنہوں نے حبشہ کو ہجرت کی عبداللہ بن سہیل (بھی) ہیں۔ ابن مندہ کا کلام ختم ہو گیا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ عبداللہ وہی پہلے اور دوسرے شخص ہیں اس میں کوئی (شک) شبہ نہیں ہے اور شاید ابن مندہ کو اس وجہ سے غلطی ہوئی کہ انہوں نے ان کا ذکر ایک جگہ شرکائے بدر میں دیکھا۔ اور مہاجرین حبشہ میں نہیں دیکھا اور دوسری جگہ ان کا ذکر مہاجرین حبشہ میں دیکھا تو ان کو گمان ہوا کہ یہ دوسرے شخص ہیں اور ابوعمر نے

ان کا تذکرہ لکھنے میں بہت خوبی کی ہے کہ انہوں نے سب کو ایک ہی تذکرہ میں بیان کر دیا ہے۔ واللہ اعلم

۲۹۹۸۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سوید

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سوید۔ انصاری ہیں حارثی ہیں قبیلہ بنی حارثہ سے۔ صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ لیث بن سعد نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن سوید حارثی صحابی سے عورات ثلاث کے اذن کے بارے میں سوال کیا جن کا ذکر اس آیت میں لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ الآیہ (النور: ۵۸) عبداللہ بن سوید نے کہا ہاں ان اوقات کے سوا بغیر اجازت اندر جانے میں کچھ حرج نہیں۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے بیان کیا کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں اور کہا ہے کہ یہ اپنی پھوپھی ام حمید سے روایت کرتے ہیں وہ ابو حمید ساعدی کی بیوی تھیں ان سے ثعلبہ بن ابی مالک نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۹۹۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سیدان

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سیدان سلمی۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی اور کہتے تھے کہ میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے بھی نماز پڑھی ہے اس کو ابن شاہین نے محمد بن سعد کاتب واقدی سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۰۰۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سیلان

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سیلان۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے قیس بن ابی حازم نے روایت کی ہے۔ حافظ ابو علی نیشاپوری نے ان کا نام لکھا ہے۔ قیس نے ابن سیلان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر فرمایا سبحان اللہ تم لوگوں پر فتنے اس طرح اتر رہے ہیں جس طرح پانی برستا ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ امیر ابو نصر نے بیان کیا ہے سیلان کی سین مکسور اور یائے تحتانیہ ساکن ہے وہ صحابی ہیں ان کی حدیث بیان بن بشر نے قیس سے انہوں نے سیلان سے روایت کی ہے۔

۳۰۰۱۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن شبل انصاری

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن شبل بن عمرو بن نجدہ بن مالک بن عمرو۔ بنی سمیعہ سے ہیں۔ پھر خزرج میں داخل ہوئے۔ سرداران انصار میں سے ہیں۔ ابن عیسیٰ نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن شبل سرداران انصار میں سے ایک شخص تھے اور ان لوگوں میں تھے جو حمص میں فروکش ہوئے۔ بیعت الرضوان میں شریک تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ عبداللہ عبدالرحمٰن بن شبل کے بھائی تھے ابن ابی عاصم ابو عروبہ اور ابن شاہین وغیرہم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ضحاک بن مخلد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمٰعیل بن عباس نے اپنے والد سے انہوں نے ضمضم سے انہوں نے زرعہ سے انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے یزید بن حمیر نے بواسطہ عبداللہ

ثبل کے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک شخص کا نام لے کر فرمایا کہ یا اللہ اس کو لعنت کر اور اس کے دل کو بہت برا دل بنا دے اور اس کے پیٹ کو جہنم کی آگ سے بھر دے۔ ان کی وفات حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں ہوئی۔ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۰۰۲۔ حضرت عبداللہؓ بن شبیل احمسی

حضرت عبداللہؓ بن شبیل احمسی۔ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ۲۸ھ میں بعہد خلافت حضرت عثمانؓ جہاد کرنے کے لیے آذربائیجان گئے تھے وہاں کے لوگوں نے ان شرائط کو پورا کر دیا جن پر حضرت حذیفہ سے اور ان لوگوں سے صلح ہوئی تھی ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور طبری نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن شبیل غزوۂ آذربائیجان میں جب کہ ان لوگوں نے نقض صلح کی ولید بن عقبہ کے لشکر کے سردار تھے پس عبداللہ نے اہل موقان' تبر اور طیلسان پر شب خون مارا اور ان مقامات کو فتح کیا اور مال غنیمت حاصل کیا اور کچھ لوگوں کو قید کیا پھر آذربائیجان والوں نے صلح کی درخواست کی لہٰذا انہوں نے ان لوگوں سے صلح کر لی۔

۳۰۰۳۔ حضرت عبداللہؓ بن شخیر

حضرت عبداللہؓ بن شخیر بن عوف بن کعب بن وقدان بن حریش۔ نام ان کا معاویہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے۔ عامری ہیں کعبی ہیں۔ قبیلہ بنی حریش سے ہیں جو بنی عامر بن صعصعہ کی ایک شاخ ہے۔ صحابی ہیں' بصرہ میں رہتے تھے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن محمد بن حسین بن حسون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی احمد بن علی بن حسن دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوالقاسم بن حسن بن علی بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی یعنی حسین بن صفوان برذعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن خداش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مہدی بن میمون نے عیلان بن جریر سے انہوں نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے حضور میں بنی عامر کی ایک جماعت کے ساتھ حاضر ہوا ان لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ ہمارے سردار ہیں اور آپ ہمارے باپ ہیں اور آپ ہم سے افضل ہیں اور آپ ہمارے محسن ہیں اور آپ بڑے مہمان نواز ہیں غرض ان لوگوں نے بہت کچھ تعریف آپ کی بیان کی آپ نے فرمایا تم اپنا مطلب بیان کرو اور شیطان کے پھندے میں نہ آؤ۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہما نے اپنی سند سے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے کرخی نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پہنچے اس وقت آپ الھکم التکاثر. الآیۃ (التکاثر: ۱) پڑھ رہے تھے اور فرماتے تھے کہ ابن آدم کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ تیرا مال وہی ہے جو تو خیرات کر جائے یا کھا کے ختم کر دے یا پہن کر ختم کر دے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۰۴۔ حضرت عبداللہ ؓ بن شداد

حضرت عبداللہ ؓ بن شداد بن اسامہ بن عمرو۔ عمرو کا مشہور نام ہاد بن عبداللہ بن جار بن بر بن عتوارہ بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ کنانی لیثی ثم العتواری۔ ان کے دادا کو ہاد اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ شب کے وقت مہمانوں کو راہ معلوم ہونے کی غرض سے آگ جلا دیا کرتے تھے ان عبداللہ کے والد کو شداد بن ہاد دادا کی طرف منسوب کر کے کہتے ہیں۔ یہ عبداللہ نبی ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے انہوں نے اپنے والد سے حضرت عمر سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔ ان سے شعبی نے اور اسمٰعیل بن محمد بن سعد وغیرہما نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۰۰۵۔ حضرت عبداللہ ؓ بن ابی شدیدہ

حضرت عبداللہ ؓ بن ابی شدیدہ۔ ان کا شمار اہل طائف میں ہے ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ ان سے مغیرہ بن سعید طائفی نے روایت کی ہے مغیرہ کہتے تھے میں عبداللہ بن ابی شدیدہ کے ہمراہ ایک باغ میں گیا وہاں ایک بیری کا درخت بہت بلند تھا میں نے کہا کاش آپ اس درخت کو کاٹ ڈالتے انہوں نے کہا معاذ اللہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بغیر ضرورت کاشت بیری کا درخت کاٹ ڈالے اللہ اس کے لیے جہنم میں گھر بنائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ابن قانع نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عبداللہ بن ابی شدیدہ بن عبداللہ بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن حارث بن مالک بن حطیط بن جشم بن قسی۔ قسی کا نام ثقیف ہے ثقفی ہیں۔

۳۰۰۶۔ حضرت عبداللہ ؓ بن شرحبیل

حضرت عبداللہ ؓ بن شرحبیل۔ کنیت ان کی ابو علقمہ ہے۔ ان کا نسب یحییٰ بن یونس شیرازی نے بیان کیا ہے ان کا ذکر صحابہ میں کیا جاتا ہے اور شمار ان کا تابعین میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۳۰۰۷۔ حضرت عبداللہ ؓ بن شریح

حضرت عبداللہ ؓ بن شریح اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام عمرو ہے کنیت ان کی ابن ام مکتوم ہے۔ قبیلہ بنی عبد غنم بن عامر بن لؤی سے ہیں۔ ان کا نسب ابو موسیٰ نے ابن شاہین سے اسی طرح نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ غزوۂ بدر کے دو برس بعد ہجرت کر کے مدینہ آئے تھے ان کی بینائی چلی گئی تھی غزوۂ قادسیہ میں شریک تھے اور جھنڈا انہی کے پاس تھا پھر مدینہ لوٹ کر آئے اور وہیں وفات پائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد ان کا ذکر نہیں سنا گیا نبی ﷺ نے بعض غزوات میں ان کو مدینہ پر خلیفہ بنایا تھا ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ عمرو بن قیس کے نام میں ہوگا اور وہیں ان کے نسب کی تحقیق بھی انشاء اللہ تعالیٰ کی جائے گی۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۰۸۔ حضرت عبداللہ ؓ بن شریک

حضرت عبداللہ ؓ بن شریک بن انس بن رافع بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل۔ انصاری اوسی ثم الاشہلی۔ احد میں اپنے والد شریک کے ہمراہ حاضر تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۰۹۔ حضرت عبداللہؓ بن شفی بن رقی

حضرت عبداللہؓ بن شفی بن رقی بن زید بن ذی العابل بن رحیب بن یخص بن تزاید بن عبل بن عمرو بن مالک بن زید بن رعین۔ رعینی ثم العبلی۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے اور وہاں سے لوٹ کر یمن گئے یمن میں حضرت معاذ نے ان کے لیے ایک جھنڈا باندھ دیا تھا۔ یہ سب سے پہلا جھنڈا تھا جو یمن میں باندھا گیا انہوں نے مرتدین سے جہاد کیا ان کے بھائی جرادہ بن شفی اسی میں شہید ہوئے یہ عبداللہ فتح مصر میں شریک تھے ان کا تذکرہ ہانی بن منذر نے کیا ہے۔ اہل مصر میں یہ ایک مشہور شخص ہیں قبیلہ عبل سے ہیں۔ یہ سب حالات ابوسعید بن یونس نے لکھے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۱۰۔ حضرت عبداللہؓ بن شمر خولانی

حضرت عبداللہؓ بن شمر خولانی۔ صحابی ہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا شمار تابعین میں ہے۔

۳۰۱۱۔ حضرت عبداللہؓ بن شہاب زہری اکبر

حضرت عبداللہؓ بن شہاب بن عبداللہ بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قرشی زہری۔ بقول بعض یہ عبداللہ بن شہاب زہری فقیہ کے دادا ہیں اور زبیر نے کہا ہے کہ یہ دو بھائی تھے دونوں کا نام عبداللہ تھا یہ عبداللہ بڑے بھائی تھے ان کا نام عبدالجان تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا یہ ان لوگوں میں ہیں جو حبش کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے مدینہ کی طرف ہجرت سے پہلے ہی مکہ میں ان کی وفات ہوگئی تھی ان کے بھائی عبداللہ اصغر غزوۂ احد میں مشرکوں کی طرف سے تھے پھر بعد میں اسلام لائے مکہ ہی میں ان کی بھی وفات ہوئی یہی ابن شہاب زہری کے دادا ہیں یہ قول زبیر کا ہے۔

ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ یہی ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک زخمی کیا تھا اور ابن قمیہ نے آپ کا رخسار زخمی کیا تھا اور عتبہ بن ابی وقاص نے آپ کا دندان مبارک شہید کیا تھا اور زبیر نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالعزیز سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے عتبہ بن ابی وقاص کی اولاد میں جو شخص سن بلوغ کو پہنچا یا تو اس کے منہ میں بو آنے لگی یا اس کے دانت گر گئے یہ اسی کی سزا تھی جو عتبہ نے آپ کا دندان مبارک شہید کیا تھا۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن شہاب اصغر زہری فقیہ کے نانا تھے اور عبداللہ اکبر ان کے دادا تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عبداللہ اصغر ہی حبش کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے اور وہی زہری کے دادا ہیں اور وہی ہیں جو حبش سے لوٹ کر مکہ میں انتقال کر گئے۔ قبل اس کے کہ مدینہ کی طرف ہجرت کرتے اور یہ بھی روایت ہے کہ ابن شہاب زہری سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کے جد غزوۂ بدر میں شریک تھے انہوں نے کہا ہاں مگر مشرکوں کی طرف سے۔ واللہ اعلم۔ انہوں نے جد سے دادا مراد لیا یا نانا؟ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۰۱۲۔ حضرت عبداللہؓ بن شہاب زہری اصغر

حضرت عبداللہؓ بن شہاب زہری۔ یہ انہی عبداللہ کے بھائی ہیں جن کا ذکر پہلے ہوا یہ ان سے چھوٹے ہیں ان کا ذکر ان کے بھائی کے تذکرہ میں ہو چکا ہے جو کافی ہے۔ شہاب بن عبداللہ کی نسل بہت جلد ختم ہوگئی۔ یہ زبیر کا قول ہے۔

۳۰۱۳۔ حضرت عبداللہؓ بن شیاب

حضرت عبداللہؓ بن شیاب۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ ان کا نام ابن ابی داؤد نے عبداللہ رکھا ہے۔ خالد بن معدان نے ابن ابی بلال سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ابن شیاب نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ شعب کے دن اپنے تمام صحابہ کے پیچھے تھے آپ کے اور دشمن کے درمیان میں آپ کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی نہ تھا وہ کافروں سے لڑ رہے تھے وحشی ان کی گھات میں بیٹھا ہوا تھا پس یکا یک اس نے انہیں شہید کر دیا اللہ نے حضرت حمزہ کے ہاتھ سے اکتیس کافروں کو قتل کرایا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو اسی وجہ سے شیر خدا کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۱۴۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی شیخ

حضرت عبداللہؓ بن ابی شیخ محاربی۔ ابن ابی داؤد نے ان کا نام عبداللہ بتایا ہے۔ ان سے عاصم بن بجیر نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں گئے اور آپ نے فرمایا کہ اے گروہ محارب خدا تمہیں فتح مند رکھے مجھے کسی عورت کا دودھا ہوا دودھ نہ پلانا۔ ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ عبداللہ بن ابی شیخ نے اس کے سوا اور کوئی حدیث روایت نہیں کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۱۵۔ حضرت عبداللہؓ بن صعصعہ

حضرت عبداللہؓ بن صعصعہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی ثم النجاری۔ احد اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے اور یوم جسر میں شہید ہوئے۔

۳۰۱۶۔ حضرت عبداللہؓ بن صفوان جمحی

حضرت عبداللہؓ بن صفوان بن امیہ بن خلف جمحی۔ ان کا نسب ان کے والد کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ایک لشکر اس گھر یعنی کعبہ پر چڑھائی کرے گا وہ لشکر جنگل میں دھنس جائے گا بعض لوگوں نے اس حدیث کو مرسل قرار دیا ہے اور بعض لوگ اس کو مسند کہتے ہیں۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے منجملہ ان کے بیٹے امیہ کے۔ یہ ابن زبیر کے ہمراہ تھے جب حجاج نے ان کا محاصرہ کیا جب ابن زبیر کی جماعت ٹوٹی تو مخالفین نے ان کو امان دی ابن زبیر نے بھی ان سے کہا کہ میں نے اپنی بیعت سے تم کو آزاد کر دیا (تم امان قبول کر لو) مگر انہوں نے کہا کہ واللہ میں آپ کے ساتھ آپ کے لیے نہ لڑتا تھا بلکہ میں تو اپنے دین کے لیے لڑتا تھا اور انہوں نے امان نہ قبول کی۔ یہ بھی اسی دن شہید ہوئے جس دن عبداللہ بن زبیر شہید ہوئے۔ یعنی نصف جمادی الآخرہ ۷۳ھ میں حجاج نے ان کا سر ابن زبیر کا سر اور عمارہ بن عمرو بن حزم کا سر مدینہ بھیجا وہاں لوگوں نے ان سروں کو لٹکایا اور بطور مسخر اپن کے ابن صفوان کا سر ابن زبیر کے سر کے پاس رکھتے تھے کہ گویا یہ ان سے آہستہ آہستہ کچھ باتیں کر رہے ہیں۔ اس کے بعد پھر ان سروں کو عبدالملک بن مروان کے پاس بھیج دیا۔ مجاہد نے عبداللہ بن صفوان سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عباس سے نبیؐ کے حضور میں سفارش کرائی کہ آپ میرے والد سے ہجرت کے لیے بیعت لے لیں۔ نبیؐ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد اب ہجرت باقی نہیں رہی حضرت عباس نے آپ کو قسم دلائی تو نبیؐ نے ان سے بیعت لے لی اور فرمایا کہ

میں نے اپنے چچا کی قسم پوری کردی مگر فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی۔ان کا تذکرہ ابوعمراور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۱۷۔ حضرت عبداللہؓ بن صفوان انصاری

حضرت عبداللہؓ بن صفوان۔انصاری۔بعض لوگ ان کو صفوان بن عبداللہ کہتے ہیں اور بعض لوگ محمد بن صفوان یا صفوان بن محمد کہتے ہیں۔داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انہوں نے صفوان بن عبداللہ یا عبداللہ بن صفوان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوکر گزرا یعنی دو خرگوش شکار کئے تھے ان کو لٹکائے ہوئے جارہا تھا اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے پورا تذکرہ ان کا محمد بن صفوان کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

۳۰۱۸۔ حضرت عبداللہؓ بن صفوان خزاعی

حضرت عبداللہؓ بن صفوان خزاعی۔صحابی ہیں۔حماد بن سلمہ نے ابوسنان سے انہوں نے یعلی بن شداد سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن صفوان جو صحابی تھے انہوں نے وصیت کی تھی کہ ان کے کفن کا جو حصہ زمین سے ملا ہوا رہے وہ چاک کردیا جائے اور ان پر مٹی اچھی طرح ڈال دی جائے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھ کر کہا ہے کہ بعض متاخرین کا گمان ہے کہ یہ صحابی ہیں مگر انہوں نے ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی اور ان کو ردیف صاد میں صفوان بن عبداللہ لکھا ہے اور یہی حدیث بعینہٖ حماد سے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ اس کو ابوسنان نے عبداللہ بن اوس سے انہوں نے صفوان بن عبداللہ سے روایت کیا ہے۔ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو حدیث کے راویوں میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں مگر میرے نزدیک یہ ایک مجہول شخص ہیں ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۱۹۔ حضرت عبداللہؓ بن صفوان تمیمی

حضرت عبداللہؓ بن صفوان بن قدامہ تمیمی۔اپنے والد صفوان کے ہمراہ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے عبدالرحمٰن بن صفوان کے بھائی ہیں۔یہ ان کے والد اور ان کے بھائی سب صحابی ہیں جب یہ اور ان کے والد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو ان دونوں کا نام عبدالعزیٰ اور عبدنہم تھا۔رسول اللہؐ نے ان کا نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن رکھا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۲۰۔ حضرت عبداللہؓ صنابحی

حضرت عبداللہؓ صنابحی۔ان سے عطاء بن یسار نے روایت کی ہے۔ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں ان کا نام عبداللہ یا ابوعبداللہ بیان کیا جاتا ہے اور لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ ابوعبداللہ کے علاوہ دوسرے شخص ہیں۔ابوعبداللہ کا نام عبدالرحمٰن ہے اور ان کا نام عبداللہ ہے۔ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند سے ابویعلی یعنی احمد بن علی ابن مثنیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مصعب بن عبداللہ زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے مالک بن انس نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ صنابحی سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ آفتاب کے ساتھ شیطان کا سینگ بھی نکلتا ہے پھر جب آفتاب بلند ہوجاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہوجاتا ہے پھر

جب آفتاب سمت الراس پر آتا ہے تو شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے زوال کے بعد پھر شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے پھر جب آفتاب قریب غروب آتا ہے تو شیطان اس سے مل جاتا ہے اور بعد غروب کے پھر اس سے جدا ہو جاتا ہے اسی وجہ سے رسول اللہؐ نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اور نیز ان سے عطاء نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو مومن وضو کرتا ہے اور کلی کرتا ہے گناہ اس کے منہ سے نکل جاتے ہیں اس کے بعد پوری حدیث انہوں نے ذکر کی۔ اور امام مالک نے موطا میں زید بن اسلم سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ابو عبد اللہ صنابحی بڑے درجہ کے تابعین میں سے ہیں۔ ان کا نام عبد الرحمٰن بن عسیلہ ہے نبیؐ سے نہیں ملے اور عبد اللہ صنابحی صحابہ میں مشہور نہیں ہیں۔ ابن معین نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ ان کی حدیث مرسل ہے اور ایک مرتبہ کہا کہ عبد اللہ صنابحی جن سے اہل مدینہ روایت کرتے ہیں ممکن ہے کہ صحابی ہوں مگر میرے نزدیک وہ ابو عبد اللہ ہیں نہ عبد اللہ اور ابو عیسیٰ ترمذی نے کہا ہے کہ صنابحی جنہوں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے نبیؐ کی کوئی حدیث نہیں سنی نام ان کا عبد الرحمٰن بن عسیلہ ہے کنیت ان کی ابو عبد اللہ ہے۔ انہوں نے رسول اللہؐ کی طرف سفر کیا لیکن یہ ابھی راستے میں تھے کہ حضورؐ پردہ فرما گئے۔ نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں اور صنابح بن اعسر احمسی رسول اللہؐ کے صحابی تھے ان کو لوگ صنابحی بھی کہتے ہیں ان کی حدیث یہ ہے کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے میں (قیامت کے دن) سب امتوں سے اپنی امت کے زیادہ ہونے کا فخر کروں گا۔ پس لوگو! باہم میرے بعد قتال نہ کرنا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۲۱۔ حضرت عبد اللہؓ بن صیاد

حضرت عبد اللہؓ بن صیاد۔ ان کا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صائد کے بیٹے تھے اس کے والد یہودی تھے یہ نہیں معلوم کہ کس خاندان سے ہیں؟ اسی کی نسبت بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دجال تھا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہو چکا تھا یک چشم تھا اور مختون تھا اس کی اولاد میں سے عمارہ بن عبد اللہ بن صیاد اچھے مسلمانوں میں سے تھے سعید بن مسیّب کے شاگرد تھے ان سے امام مالکؒ وغیرہ نے روایت کی ہے کئی آدمیوں نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم سے عبد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معمر نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی ﷺ کا گزر ایک مرتبہ ابن صیاد کی طرف ہوا آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ بھی تھے۔ حضرت عمر بن خطابؓ بھی تھے ابن صیاد لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے ٹیلہ کے پاس کھیل رہا تھا اس زمانے میں کم سن تھا اسے بالکل خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ رسول اللہؐ نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی نیز ہمیں ابو عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الاعلیٰ نے جریری سے انہوں نے ابو نضرہ سے انہوں نے ابو سعید سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ابن صیاد ہمارے ساتھ ہوا ہم حج کر رہے تھے یا عمرہ کر رہے تھے اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی کہتے تھے مجھ سے ابن صیاد کہتا تھا کہ میرا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ ایک رسی لے کر درخت میں باندھوں اور اس سے گلا گھونٹ لوں بوجہ اس کے کہ لوگ میری نسبت یہ یہ باتیں کہہ رہے ہیں کیا کوئی شخص ہے جو میرے حالات نہ جانتا ہو؟ کیا تم نہیں جانتے؟ کیا رسول اللہؐ نے نہیں فرمایا کہ دجال لاولد ہوگا اس کی کوئی اولاد نہ ہوگی حالانکہ میں مدینہ میں اپنی اولاد چھوڑ آیا ہوں اور کیا رسول اللہؐ نے نہیں فرمایا کہ دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہوگا مگر میں خاص مدینہ کا رہنے والا ہوں اور اب مکہ جا رہا ہوں۔ ابو سعید کہتے تھے کہ ان سے اسی قسم کی بہت سی

باتیں کیں یہاں تک کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید اس پر جھوٹ جوڑا جاتا ہے پھر ان سے کہا کہ اے ابوسعید واللہ میں تم سے ایک سچی بات بیان کرتا ہوں واللہ میں دجال کو پہچانتا ہوں اور اس کے والد کو بھی پہچانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ اس وقت کہاں ہے میں نے کہا تیری خرابی ہو۔ یہ تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ یہ دجال نہ تھا جیسا کہ اسی حدیث میں بیان ہوا اور اس وجہ سے کہ ابن صیاد کی وفات مدینہ میں بحالت اسلام ہوئی پس اگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اسلام لے آیا تھا تو صحابی ہے کیونکہ اس نے آنحضرتؐ کو دیکھا اور آنحضرتؐ سے باتیں کیں اور اگر بعد نبیؐ کے اسلام لایا تو صحابی نہ ہوگا مگر صحیح یہی ہے کہ بعد نبیؐ کے اسلام لایا کیونکہ بہت سے صحابہ جن میں حضرت عمرؓ بھی تھے اس شخص کو دجال سمجھتے رہے اور اگر وہ رسول اللہ ﷺ کی حیات میں اسلام لے آیا ہوتا یہ گمان جاتا رہتا۔ واللہ اعلم

۳۰۲۲۔ حضرت عبداللہؓ بن صفی

حضرت عبداللہؓ بن صفی بن وبرہ بن ثعلبہ بن غنم بن سری بن سلمہ بن انیف بلوی انصار کے حلیف ہیں پھر بنی عمرو بن عوف کے حلیف ہوئے حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے درخت کے نیچے آپ سے بیعت الرضوان کی تھی۔

۳۰۲۳۔ حضرت عبداللہؓ بن ضمرۃ

حضرت عبداللہؓ بن ضمرۃ بن مالک بن سلمۃ بن عبدالعزیٰ بجلی۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے یزید بن عبداللہ بن ضمرہ نے اپنی ماں ام قصاف بنت عبداللہ بن ضمرہ سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن ضمرہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں تھا اور آپ کے پاس اور صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے ان میں اکثر لوگ یمن کے تھے رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اس پہاڑی کی طرف سے ایک شخص آنے والا ہے جو تمام اہل یمن سے بہتر ہے پس سب لوگ اس بات کی آرزو کرنے لگے کہ کاش وہ شخص ہمارے ہی گھرانے کا ہو پس یکا یک جریر بن عبداللہ اس سے برآمد ہوئے جب وہ آئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا جتنے لوگ موجود تھے ان سب نے سلام کا جواب دیا پھر آنحضرتؐ نے اپنی چادر ان کے لیے بچھادی اور فرمایا کہ اے جریر اس پر بیٹھو مگر جریر اور صحابہ کے پاس ہی بیٹھ گئے اور تھوڑی دیر کے بعد چلے گئے جب وہ جا چکے تو چند صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آج ہم نے جو کیفیت آپ کی جریر کے ساتھ دیکھی وہ کسی کے ساتھ نہیں دیکھی آپ نے فرمایا ہاں وہ اپنی قوم کے بزرگ تھے اور جب تمہارے پاس کسی قوم کا بزرگ آئے تو اس کی عزت کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی اولاد میں صابر بن سالم بن حمید بن یزید بن عبداللہ بن ضمرہ محدث تھے۔

۳۰۲۴۔ حضرت عبداللہؓ بن طارق

حضرت عبداللہؓ بن طارق ظفری۔ بدر میں شریک تھے یہ زہری کا قول ہے اور عروہ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن طارق بلوی جو انصار کے حلیف تھے بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن طارق بن عمرو بن مالک بلوی تھا انصار کے قبیلہ بنی ظفر کے حلیف تھے بدر اور احد میں شریک ہوئے تھے۔ یہ ان چھ آدمیوں میں تھے جن کو رسول اللہ ﷺ نے ۳ھ

کے آخر میں قبیلہ عضل اور قارہ کے چند آدمیوں کے پاس بھیجا تھا تاکہ انہیں علم دین سکھائیں اور قران اور شرائع اسلام کی تعلیم کریں۔ چنانچہ یہ لوگ جب مقام رجیع میں پہنچے رجیع حجاز میں ایک چشمہ ہے جو قبیلہ ہذیل کی ملک تھا اس وقت ہذیل نے ان لوگوں پر تاخت کی اور بے وفائی سے ان سے قتال کیا ان چھ آدمیوں کے نام یہ ہیں: عاصم بن ثابت، مرثد بن ابی مرثد خبیب بن عدی، خالد بن بکیر، زید بن دثنہ اور عبداللہ بن طارق۔ پس مرثد اور عاصم تو وہیں مقتول ہو گئے اور خبیب اور عبداللہ اور زید نے صلح کر لی لہذا ان کافروں نے انہیں قید کر لیا اور ان کو مکہ لے چلے جب مقام ظہران میں پہنچے تو عبداللہ بن طارق نے اپنا ہاتھ رسی سے چھڑا لیا اور اپنی تلوار ہاتھ میں لی یہ کیفیت دیکھ کر کافران سے پیچھے ہٹ گئے اور ان کو پتھروں سے مار کر قتل کر دیا اور وہیں مقام ظہران میں ان کو دفن کر دیا حضرت حسان نے اپنے شعر میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۲۵۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی طلحہ

حضرت عبداللہؓ بن ابی طلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام ان کا نسب اوپر ان کے والد کے نام میں گزر چکا ہے یہ انصاری ہیں قبیلہ خزرج کی شاخ میں مالک بن نجار سے۔ کنیت ان کی ابو یحییٰ ہے۔ نام ان کا عبداللہ بن ابی طلحہ ہے۔ انس بن مالک کے اخیافی بھائی ہیں ماں ان دونوں کی ام سلیم بنت ملحان ہیں۔ یہی ہیں جن کا ذکر اس حدیث میں ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن یعقوب وراق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدالرحمٰن سقطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے ابن عون سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ابوطلحہ کا ایک لڑکا بیمار تھا ابوطلحہ اپنے کسی کام سے گئے ان کے پیچھے لڑکے کا انتقال ہو گیا جب ابوطلحہ لوٹ کر آئے تو انہوں نے پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے؟ ام سلیم نے کہا پہلے سے اچھا ہے اور کھانا ان کے سامنے رکھا اور ابوطلحہ نے کھانا کھایا پھر ام سلیم سے ہمبستری بھی کی جب فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہا کہ اس لڑکے کو دفن کر آؤ صبح کو ابوطلحہ نبیؐ کے حضور میں گئے اور یہ کیفیت آپ سے بیان کی آپ نے پوچھا کہ کیا تم شب کو اپنی بیوی کے پاس بھی رہے۔ ابوطلحہ نے کہا ہاں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تمہیں برکت دے چنانچہ جب وہ بچہ پیدا ہوا تو مجھ سے ابوطلحہ نے کہا کہ اس بچہ کو تم رسول اللہؐ کے پاس لے جاؤ پس میں آپ کے پاس اسے لے گیا۔ ام سلیم نے میرے ساتھ کچھ کھجوریں بھی کر دیں تھیں۔ نبیؐ نے ان کھجوروں کو چبایا اور اپنے منہ سے نکال کر بچے کے منہ میں دے دیں اور اس کے تالو میں لگا دیں اور اس کا نام عبداللہ رکھا اور بعض روایتوں میں اس طرح ہے کہ جب ابوطلحہ (ہمبستری سے) فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہا کہ اے ابوطلحہ دیکھو فلاں لوگوں نے فلاں لوگوں سے کچھ عاریت لی تھی اب جو وہ لوگ عاریت طلب کرتے ہیں تو یہ نہیں دیتے ابوطلحہ نے کہا یہ انہیں مناسب نہیں ہے۔ ام سلیم نے کہا تو سنو وہ تمہارا بیٹا خدا کی عاریت تھا جب تک خدا نے چاہا اسے رکھا اور جب چاہا لے لیا۔ حضرت انسؓ کہتے تھے کہ انصار میں کوئی نوجوان عبداللہ بن ابی طلحہ سے افضل نہ تھا۔ علی بن مدینی کہتے تھے کہ عبداللہ بن ابی طلحہ کے دس بیٹے ہوئے سب قاری قرآن تھے اور ان میں سے اکثر لوگوں نے علم کی روایت کی ہے عبداللہ حضرت علی کے ہمراہ صفین میں شریک تھے ان سے ان کے دونوں بیٹوں اسحاق اور عبداللہ نے روایت کی ہے یہ عبداللہ فارس میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ مدینہ میں بعہد خلافت ولید بن عبدالملک وفات پائی اور وہ بچہ یعنی ان کا بھائی جس کا انتقال ہو گیا تھا ابوعمیر تھا جس سے نبی ﷺ مزاح فرمایا کرتے تھے اور

مذاق میں فرماتے تھے کہ اے ابو عمیر تمہارا لال کیا ہو گیا؟ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۲۶۔ حضرت عبداللہؓ بن طہفہ

حضرت عبداللہؓ بن طہفہ۔ غفاری یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ اصحاب صفہ سے ہیں علما کا ان کے بارے میں بہت سخت اختلاف ہے۔ میں نے ان کا ذکر طہفہ کے نام میں کیا ہے۔ ان کی حدیث بہت مضطرب ہے ابن ابی ذئب نے حارث بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن طہفہ کے ایک بیٹے سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ کی عادت تھی کہ جب آپ کے یہاں بہت سے مہمان آجاتے تو آپ فرماتے تھے کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے اپنے مہمان کو لے جائے اس کے بعد انہوں نے پورا قصہ ذکر کیا ہے۔ ان کا ذکر تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۲۷۔ حضرت عبداللہؓ بن عامر انیس

حضرت عبداللہؓ بن عامر انیس۔ بنی منتفق بن عامر بن عقیل بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ سے ہیں۔ ان سے یعلی بن اشدق نے روایت کی ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں اپنی قوم کے اسلام کی خبر لے کے گئے تھے نبی ﷺ نے ان سے مصافحہ کیا اور دعا دی اور فرمایا کہ تم مبارک وفد ہو پھر صبح کے وقت بنی عامر کے لوگ بھی ان کے پاس پہنچ گئے اور وہ سب مسلمان ہو گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ بنی عامر کے ساتھ بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں کرنا چاہتا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۲۸۔ حضرت عبداللہؓ بن عامر بلوی

حضرت عبداللہؓ بن عامر بلوی۔ انصار کے قبیلہ بنی ساعدہ کے حلیف ہیں۔ بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۰۲۹۔ حضرت عبداللہؓ بن عامر عنزی اکبر

حضرت عبداللہؓ بن عامر بن ربیعہ بن مالک بن عامر عنزی۔ بنی عدی بن کعب کے حلیف ہیں اس قبیلہ میں ایک شخص خطاب تھے ان سے اور ان سے حلف کی دوستی تھی۔ یہ قبیلہ عنز بن وائل سے ہیں جو بکر بن وائل کا بھائی تھا۔ بکر بن وائل ربیعہ بن نزار کا مشہور قبیلہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ یمن کے قبیلہ مذحج سے تھے۔ یہ عبداللہ وہی ہیں جن کا لقب اکبر ہے۔ یہ اور ان کے والد رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں طائف کے دن رسول اللہ ﷺ کی معیت میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور انہوں نے اس نام کے دو آدمی لکھے ہیں ایک یہی عبداللہ اکبر اور دوسرے عبداللہ اصغر۔ زبیر بن بکار نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے انہوں نے بھی اس نام کے دو آدمی لکھے ہیں ایک اکبر اور دوسرے اصغر مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے صرف ایک ہی شخص کو ذکر کیا ہے جن کا ذکر ہم بعد اس تذکرہ کے لکھتے ہیں۔

۳۰۳۰۔ حضرت عبداللہؓ بن عامر عنزی اصغر

حضرت عبداللہؓ بن عامر بن ربیعہ بن مالک بن عامر عنزی۔ حضرت عمرو کے والد خطاب کے حلیف تھے۔ یہ انہی عبداللہ کے

بھائی ہیں جن کا ذکر اوپر ہوا ان عبداللہ کا لقب اصغر ہے ابوعمر کے قول کے مطابق کنیت ان کی ابومحمد ہے اور قبیلہ عنزہ کے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں یمن کے قبیلہ مذحج کے ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ عنزہ یمن کا ایک قبیلہ ہے۔ رسول اللہؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ۶ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو ان کی عمر چار برس کی تھی ابونعیم نے کہا ہے کہ پانچ برس کی تھی ان کی والدہ وہی ہیں جو ان کے بھائی کی والدہ تھیں یعنی لیلیٰ بنت ابی حثمہ بن عبداللہ بن عوتج بن عدی بن کعب۔ ان دونوں کے والد حضرت عامر تھے جو اکابر صحابہ میں تھے انہیں عبداللہ بن عامر نے زید بن عمر بن خطاب کے مرثیہ میں یہ اشعار کہے۔ زید اس لڑائی میں مقتول ہوئے تھے جو عدی بن کعب میں ہوئی تھی یہ لڑائی بنی ابی حذیفہ اور ابن مطیع کے درمیان میں تھی۔

ان عدیا لیلة البقیع　　تکشفوا عن رجل صریع

مقابل فی الحسب الرفیع　　ادرکہ شوم بنی مطیع

شعیب نے زہری سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے جو بنی عدی میں سب سے بڑے تھے خبر دی ابوعمر کہتے تھے کہ نسب ان کا ان کے حلیف قبیلہ کی طرف ہے اور اکثر لوگ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہاشم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے محمد بن عجلان سے انہوں نے زیاد سے جو عبداللہ بن عامر بن ربیعہ عدوی کے غلام تھے انہوں نے عبداللہ بن عامر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے نبیؐ ہمارے پاس ہمارے گھر میں آئے اس وقت میں بچہ تھا کھیل رہا تھا میری والدہ نے کہا اے عبداللہ یہاں آؤ میں تمہیں چیز دوں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تم ان کو کیا دینا چاہتی ہو؟ انہوں نے کہا میں اس کو ایک کھجور دینا چاہتی ہوں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا سنو اگر تم ایسا نہ کرو گی تو ایک جھوٹ تمہارے ذمہ لکھ لیا جائے گا۔ عبداللہ بن عامر کی وفات ۸۵ھ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ عنزہ یمن کا ایک محلہ ہے۔ لیکن یہ بات درست نہیں اور بعض نے کہا عنزی اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ عنز کی طرف منسوب ہے جو ربیعہ بن نزار کے قبیلہ سے ہیں اور عنز کا نسب اس طرح ہے۔ عنز بن بکر بن وائل بن قاسط بن ہنب بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار اور بعض نے کہا ہے کہ عبداللہ قبیلہ مذحج سے جو کہ یمن سے ہے اور ان کا عنزہ سے ہونا جو کہ یمن سے ہے درست نہیں۔ اور عنزہ کو نون کی حرکت اور آخر پر ہاء کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے۔ اگر ایسا ہو تو پھر وہ عنزۃ بن اسد بن نزار جو کہ ربیعہ کا مشہور قبیلہ ہے۔ اور اہل نسب کی ایک جماعت نے ذکر کیا ہے کہ یہ عبداللہ عنز بن بکر بن وائل سے ہیں۔ یہ قول جن اہل نسب کا ہے ان میں سے ابن کلبی ابن حبیب زبیر بن ابی بکر اور ابن ماکولا وغیرہ ہیں۔

۳۰۳۱۔ حضرت عبداللہؓ بن عامر بن کریز

حضرت عبداللہؓ بن عامر بن کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی قرشی عبشمی۔ حضرت عثمان بن عفان کے ماموں کے بیٹے ہیں۔ حضرت عثمان کی والدہ اروی بنت کریز ہیں اور اروی اور عامر بن کریز کی والدہ ام حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب

ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں اور ان عبداللہ کی والدہ دجاجہ بنت اسماء بن صلت سلمیہ ہیں۔ یہ عبداللہ رسول اللہؐ کے عہد میں پیدا ہو چکے تھے یہ بچپن میں نبیؐ کے حضور میں لائے گئے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا یہ لڑکا ہمارے مشابہ ہے اور آنحضرتؐ نے ان پر پڑھ کر پھوکا۔ عبداللہ نے رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن نگل لیا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس لڑکے کو پانی بہت ملے گا چنانچہ جب یہ زمین کھودتے تھے تو فوراً پانی نکل آتا تھا۔ بڑے بزرگ اور بابرکت تھے حضرت عثمان نے ان کو ۲۹ھ میں بعد ابوموسیٰ کے بصرہ کا حاکم بنایا تھا اور بعد عثمان بن ابی العاص کے بلاد فارس کا بھی ان کو حاکم کر دیا تھا جب یہ بصرہ کے حاکم ہوئے تو ان کی عمر چوبیس یا پچیس برس کی تھی انہوں نے خراسان پورا فتح کر لیا اور اطراف فارس و بجستان و کرمان اور زابلستان کو جو غزنہ کے متعلقات میں سے تھا فتح کر لیا تھا انہوں نے لشکر کشی کر کے ان تمام مقامات کو فتح کیا انہی کی حکومت میں کسریٰ یزدگرد قتل ہوا۔ انہوں نے نیشاپور سے بطور شکرانہ ان فتوحات کے عمرہ اور حج کا احرام باندھا اور مدینہ میں حضرت عثمان کے پاس پہنچے حضرت عثمان نے ان سے کہا کہ اپنے قرابت والوں اور اپنی قوم سے نیک سلوک کرو تو انہوں نے بہت سا مال اور کپڑے اپنی قوم کو دیئے سب ان کی تعریف کرتے تھے اس کے بعد پھر یہ اپنی حکومت پر واپس گئے یہی ہیں جنہوں نے عامر بن عبدالقیس عبدی کو بصرہ سے شام کی طرف بھیجا تھا اور انہی نے بصرہ میں بازار بنایا تھا کئی گھر مول لے کر انہوں نے گرا دیئے اور وہاں بازار بنا دیا انہی نے سب سے پہلے بصرہ میں اونی جبہ پہنا تو لوگوں نے کہا دیکھو امیر نے سوسمار کی پوستین پہنی ہے۔ پھر انہوں نے سرخ جبہ پہنا۔ انہی نے سب سے پہلے مقام عرفہ میں حوض بنائے اور وہاں نہر پہنچائی۔ حضرت عثمان کی وفات تک یہ بصرہ کے حاکم رہے جب انہوں نے حضرت عثمان کی شہادت کی خبر سنی تو بیت المال کا ذخیرہ لے کے مکہ کی طرف چل دیئے مکہ میں انہیں طلحہؓ زبیر اور حضرت عائشہؓ ملیں وہ لوگ شام جانے کا ارادہ رکھتے تھے انہوں نے کہا نہیں بلکہ بصرہ جاؤ وہاں میں نے بہت کچھ بنایا ہے اور وہ زرخیز زمین ہے اور وہاں بہت سے مرد ہیں چنانچہ وہ لوگ بصرہ کی طرف چلے واقعہ جمل میں یہ بھی طلحہ اور زبیر کے ہمراہ شریک ہوئے جب ان لوگوں کو شکست ہوئی تو یہ دمشق چلے گئے اور وہیں مقیم رہے صفین میں ان کا کوئی ذکر نہیں سنا گیا مگر جب حضرت حسن نے حضرت معاویہ سے بیعت کر لی اور خلافت ان کو سپرد کر دی اور حضرت معاویہؓ نے بسر بن ابی ارطاۃ کو حاکم بصرہ مقرر کیا تو ابن عامر نے حضرت معاویہؓ سے کہا کہ بصرہ میں کچھ لوگوں کے پاس میرا مال ہے اگر آپ مجھے حاکم بصرہ مقرر نہ کریں گے تو وہ مال جاتا رہے گا چنانچہ تین برس کے لیے حضرت معاویہ نے ان کو حاکم بصرہ مقرر کیا مصعب بن عبداللہ زبیری نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے میرے دادا مصعب بن ثابت سے انہوں نے حنظلہ بن قیس سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عامر سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مال کے لیے مقتول ہو وہ بھی شہید ہے۔ ابن عامر کی وفات ۵۷ھ اور بقول بعض ۵۸ھ میں ہوئی انہوں نے عبداللہ بن زبیر کو اپنا وصی بنایا تھا یہ ان سخی لوگوں میں سے تھے جن کی تعریف کی جاتی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۳۲۔ حضرت عبداللہؓ بن عامر بن لویم

حضرت عبداللہؓ بن عامر بن لویم۔ ان کا ذکر عبداللہ بن عمرو بن لویم کے نام میں آئے گا ابونعیم نے ان کا ذکر عبداللہ بن عمرو کے نام میں کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو ابن عامر کہتے ہیں۔

۳۰۳۳۔ حضرت عبداللہؓ بن عائذ ثمالی

حضرت عبداللہؓ بن عائذ ثمالی۔ ابوحاتم نے کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن عبد ہے اور بعض لوگ عبدالرحمٰن بن عائذ کہتے ہیں اور بعض لوگ ان کو عبد بن عبد کہتے ہیں۔ یحییٰ بن جابر نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عائذ نبی ﷺ کے اور آپ کے صحابہ کے اصحاب میں سے تھے صفوان بن عمرو نے عبدالرحمٰن بن ابی عوف حریشی سے انہوں نے عبداللہ بن عائذ ثمالی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میں کسی بات پر قسم کھاؤں تو ضرور اس کو پورا کروں۔ (الحدیث) ان کا تذکرہ ابواحمد عسکری نے لکھا ہے۔

۳۰۳۴۔ حضرت عبداللہؓ بن عائذ بن قرط

حضرت عبداللہؓ بن عائذ بن قرط۔ بعض لوگ ان کو ابن قریط کہتے ہیں۔ صحابی ہیں۔ عمرو بن عثمان اور محمد بن ہاشم نے ابن خمیر سے انہوں نے عمرو بن قیس سکونی سے انہوں نے عبداللہ بن عائذ بن قرط سے جو صحابہ میں سے ایک شخص تھے۔ روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے دن آدمی کی نماز لائی جائے گی اگر اس نے کامل طریقہ سے نماز ادا کی ہے تو فبہا ورنہ وہ نوافل سے پوری کی جائے گی اس حدیث کو حیرۃ بن شریح اور ابوالتقی یعنی ہشام بن عبدالملک نے بن خمیر سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے ابن عائذ بن قرط سے روایت کیا ہے اور نام ابن عائذ کا نہیں لیا اور ولید بن شجاع اور حسین بن ابی السری اور ہیثم بن خارجہ نے ابن خمیر سے انہوں نے عمرو بن عائذ بن قرط سے اس کو روایت کیا ہے اور ابن مہنا نے اس کو ابن خمیر سے انہوں نے عمرو بن عائذ بن عمرو سے روایت کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۳۵۔ حضرت عبداللہؓ بن عباس بن عبدالمطلب ---حبر الامۃ ابن عم النبی ﷺ

حضرت عبداللہؓ بن عباس عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف۔ کنیت ان کی ابوالعباس ہے قریشی ہیں ہاشمی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ان کے والد عباس ہی کے نام پر رکھی گئی ہے۔ حضرت عباس کی اولاد میں یہ سب سے بڑے ہیں۔ ان کی والدہ لبابہ کبریٰ بنت حارث بن حزن ہلالیہ ہیں۔ یہ عبداللہ حضرت خالد بن ولید کے خالہ کے بیٹے تھے۔ ان کو لوگ بحر کہتے تھے بوجہ اس کے کہ ان کا علم بہت وسیع تھا اور لوگ ان کو حبر الامۃ بھی کہتے تھے جب یہ پیدا ہوئے اس وقت نبی ﷺ اور آپ کے اہل بیت مکہ میں شعب (ابی طالب) میں رہتے تھے ان کو لوگ نبیؐ کے پاس لے گئے آپ نے اپنا لعاب دہن ان کے منہ میں ڈال دیا یہ ہجرت سے تین برس پہلے کا واقعہ ہے۔ اس کے علاوہ دیگر اقوال بھی ہیں۔ انہوں نے جبرئیل علیہ السلام کو نبیؐ کے پاس دیکھا تھا۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بندار اور محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابواحمد نے سفیان سے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابی جہضم سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے جبرئیل علیہ السلام کو دو مرتبہ دیکھا اور نبیؐ نے ان کے لیے دو مرتبہ دعا کی نیز ابراہیم کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد حذاء نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول

اللہؑ نے لپٹایا اور فرمایا کہ یا اللہ اس کو حکمت تعلیم کر۔

ہمیں ابویاسر ابن ابی حبہ وغیرہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی اسمٰعیل بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن محمد بن سابق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مالک جنبی نے جو یبر سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم اہل بیت (نبی) ہیں ہم شجرۂ نبوت ہیں ہمارے گھر میں ملائکہ کی آمد و رفت تھی ہم اہل بیت رسالت ہیں ہم اہل بیت رحمت ہیں اور معدن علم ہیں۔ ہمیں ابومحمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ام بہاء یعنی فاطمہ بنت محمد نے خبر دی وہ کہتی تھی ہمیں ابوطاہر ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر زراد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریح بن نعمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی الزناد نے اپنے والد سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب پیچدار مقدمات آئے تو وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہتے کہ یہ پیچ دار مقدمات ہمارے پاس آئے ہیں ایسے مقدمات کے لیے تم ہی ہو پھر انہی کے قول پر عمل کرتے اور اس قسم کے کاموں کے لئے سوائے ابن عباس کے کسی کو طلب نہ کرتے تھے حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ یعنی حذاقت میں اور اللہ کے لیے اور مسلمانوں کے لیے اجتہاد کرنے میں (بے نظیر تھے) عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کہتے تھے کہ حضرت ابن عباس چند باتوں میں تمام لوگوں سے فوقیت رکھتے تھے ان سے پہلے جس قدر احادیث ہو چکی تھیں ان کے علم میں علم فقہ میں جس کی لوگوں کو ضرورت رہتی ہے حلم میں نسب میں اور تاویل میں میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ ان سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی گزشتہ حدیثوں کا علم رکھتا ہو یا حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان کے فیصلوں کا علم ان سے زیادہ رکھتا ہو یا شعر و عربیت یا تفسیر قرآن یا حساب یا فرائض کا علم ان سے زیادہ رکھتا ہو یا لوگوں کو جن باتوں کی ضرورت ہے ان باتوں میں ان سے زیادہ مضبوط رائے رکھتا ہو وہ ایک دن بیٹھتے تھے اور سوائے فقہ کے اس دن اور کچھ نہ بیان کرتے تھے اور ایک دن تفسیر بیان کرتے تھے اور ایک دن شعر اور ایک دن واقعات عرب میں نے جس عالم کو دیکھا کہ ان کے پاس بیٹھا اس نے ضرور ان کے سامنے سر جھکا لیا جس سائل نے ان سے کوئی بات پوچھی اس نے ان کے پاس علم پایا۔ لیث بن ابی سلیم کہتے ہیں میں نے طاؤس سے کہا کہ تم اس لڑکے یعنی ابن عباس کے پاس بیٹھتے ہو اور تم نے اکابر صحابہ کو چھوڑ دیا طاؤس نے جواب دیا کہ میں نے ستر آدمیوں کو اصحاب رسول اللہ ﷺ سے دیکھا کہ جب وہ کسی امر میں اختلاف کرتے تھے تو حضرت ابن عباس کے قول کی طرف رجوع کرتے تھے اور معتمر بن سلیمان نے شعیب بن درہم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت ابن عباس کا یہ مقام یعنی رخساروں میں آنسو بہنے کی جگہ پوشیدہ چمڑے کی طرح (سیاہ) ہو رہی تھی بوجہ اس کے کہ وہ زیادہ روتے تھے۔ ان کو حضرت علی نے بصرہ کا حاکم بنایا تھا چنانچہ وہ وہاں رہے مگر حضرت علی کی شہادت سے قبل یہ وہاں سے چلے آئے تھے اور حجاز میں لوٹ گئے تھے حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے اور اس جنگ میں یہ بھی ایک سردار تھے۔ حضرت ابن عباس نے نبی ﷺ، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر، انس بن مالک، ابوطفیل، ابوامامہ بن سہل بن حنیف، ان کے بھائی کثیر بن عباس، ان کے بیٹے علی بن عبداللہ بن عباس، ان کے غلاموں عکرمہ، کریب، ابومعبد نافذ نے، عطاء بن ابی رباح، مجاہد، ابن ابی ملیکہ، عمرو بن

دینار' عبید بن عمیر' سعید بن میسب' قاسم بن محمد' عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ' سلیمان بن یسار' عروہ بن زبیر' علی بن حسین' ابوالزبیر' محمد بن کعب' طاؤس' وہب بن منبہ اور ابوالضحیٰ اور بہت سے لوگوں نے علاوہ ان کے روایت کی ہے۔ ہمیں کئی آدمیوں نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث اور ابن لہیعہ نے قیس بن حجاج سے نقل کر کے بیان کیا ترمذی کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے قیس بن حجاج نے بیان کیا مضمون دونوں روایتوں کا ایک ہے۔ قیس بن حجاج نے قیس صنعانی سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں (ایک دن) رسول اللہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا اے لڑکے! میں تجھے چند باتیں تعلیم کرتا ہوں تو اللہ پاک کو یاد رکھ اللہ تجھے یاد رکھے گا تو اللہ کو یاد رکھ ہر وقت اس کو اپنے سامنے پائے گا۔ جب کوئی سوال کرنا ہو تو اللہ سے سوال کر و اور جب مدد مانگنا ہو تو اللہ سے مدد مانگ اور یہ سمجھ لے کہ اگر تمام دنیا اس بات پر اتفاق کر لے کہ تجھے مضرت پہنچائے تو وہ مضرت نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے جو اللہ نے تیری قسمت میں لکھ دیا ہو ہر بات لکھی جا چکی ہے۔ محمد بن سعد کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر واقدی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے قاضی حسین بن حسن بن عطیہ بن سعد بن جنادہ عوفی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب عبداللہ بن زبیر اور عبدالملک بن مروان کے درمیان میں فتنہ واقع ہوا تو حضرت عبداللہ بن عباس اور محمد بن حنفیہ اپنے بچوں اور عورتوں کو لے کر مکہ چلے گئے عبداللہ بن زبیر نے ان لوگوں سے کہلا بھیجا کہ میری بیعت کرو مگر ان دونوں نے منظور نہیں کیا اور کہا تم جانو اور تمہارا کام ہم نہ تم سے کچھ مطلب رکھتے ہیں نہ تمہارے دشمن سے۔ ابن زبیر نے نہ مانا اور سخت اصرار کیا یہاں تک کہ کہلا بھیجا یا تو بیعت کر لو ورنہ میں تمہیں آگ میں جلا دوں گا پس ان دونوں نے ابوالطفیل کو کوفہ میں اپنے دوستوں کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ ہم کو ابن زبیر کی طرف سے کھٹکا ہے پس چار ہزار آدمی وہاں سے مکہ آئے اور انہوں نے بلند آواز سے تکبیریں کہیں کہ تمام مکہ والوں نے اور ابن زبیر نے سنیں ابن زبیر بھاگ کر دارالندوہ میں چھپ گئے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ کعبہ کا پردہ پکڑ کر لٹک گئے اور کہا میں اللہ کے گھر سے پناہ لیتا ہوں اس کے بعد سب لوگ ابن عباس اور ابن حنفیہ اور ان کے دوستوں کے پاس گئے مسجد کے قریب ہی گھروں میں وہ لوگ ٹھہرے ہوئے تھے لکڑیاں ان کے گرد جمع تھیں دیوار تک لکڑیوں کا ڈھیر تھا اگر ان لکڑیوں میں آگ لگا دی جاتی تو پھر کسی کا پتہ نہ چلتا لوگوں نے ان لکڑیوں کو ہٹایا اور حضرت ابن عباس سے کہا کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم ابن زبیر کو قتل کر دیں حضرت ابن عباس نے کہا نہیں یہ حرمت والا شہر ہے۔

خدا نے اس میں قتل کو حرام کیا ہے اور سوائے نبی ﷺ کے کسی کے لیے یہاں قتال جائز نہیں کیا اور آپ کے لیے بھی تھوڑی دیر کو جائز ہوا تھا ہاں تم ہماری حفاظت کرو اور ہمیں پناہ دو پس وہ لوگ حضرت ابن عباس کو لے کے چلے اس وقت ایک منادی یہ اعلان کر رہا تھا کہ بعد آنحضرت کے کسی لشکر کو ایسا مال غنیمت حاصل نہیں ہوا جیسا تم کو حاصل ہوا اور لشکر تو سونا چاندی غنیمت میں حاصل کرتے ہیں اور تم ہماری جانیں غنیمت میں حاصل کر رہے ہو پس ان لوگوں نے حضرت ابن عباس کو لے کر مقام منیٰ میں ٹھہرایا اور (وہاں) قیام کیا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا پھر (وہاں سے) ان لوگوں کے ہمراہ طائف کی طرف چلے گئے۔ (طائف میں پہنچ کر) عبداللہ بن عباس بیمار ہو گئے۔ پس جس وقت کہ ہم لوگ ان کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے اپنی حالت مرض میں یہ فرمایا کہ میں ایک ایسی جماعت میں مرتا ہوں جو روئے زمین پر سب سے بہتر و افضل ہے۔ وہ جماعت جو کہ عند اللہ محبوب اور مکرم ہے اور

وہ جماعت جو کہ (ازروئے تقویٰ) اللہ کے نزدیک مقرب ہے۔ پس اگر میں تم لوگوں میں مروں تو وہ جماعت تم ہی لوگ ہو۔ اس کے فرمانے کے بعد آٹھ شب سے زیادہ نہیں گزرے تھے کہ ان کی وفات ہوگئی (اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کرے) ان کے جنازہ کی نماز محمد بن حنفیہ نے پڑھائی پس (اتنے میں) ایک سفید چڑیا آ کر ان کے کفنوں میں گھس گئی اور وہ چڑیا ان کے کفنوں سے نہیں نکلی یہاں تک کہ وہ بھی ان کے ساتھ مدفون ہوگئی۔ جب قبر کی مٹی برابر کردی گئی تو محمد بن حنفیہ نے یہ فرمایا کہ واللہ آج کے دن اس امت کا عالم مرگیا۔ جس وقت نبیؐ کی وفات ہوئی تھی اس وقت ان کی عمر تیرہ سال کی تھی اور بعض لوگوں نے کہا کہ پندرہ سال کی تھی۔ ان کی وفات (بمقام) طائف ۶۸ھ میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ستر سال کی تھی اور بعض کا قول ہے کہ ان کی عمر اے سال کی تھی اور بعض کا بیان ہے کہ ان کی وفات ۷۰ھ میں ہوئی اور بعض اس کے قائل کہ ان کی وفات ۷۳ھ میں ہوئی۔ مگر یہ قول خلاف جمہور ہے یہ اپنی داڑھی میں زرد خضاب لگاتے تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ مہندی کا خضاب لگاتے تھے خوبصورت اور طویل قد اور موٹے آدمی تھے ان کا سینہ ابھرا ہوا تھا چہرہ روشن تھا' گفتگو میں فصیح و بلیغ تھے حضرت عثمان محبوس ہوئے تھے۔ اسی سال میں انہوں نے حج کیا یہ آخر عمر میں نابینا ہوگئے تھے تو انہوں نے اس کے متعلق یہ اشعار کہے تھے:

ان یاخذ اللہ من عینی نورھما ففی لسانی و قلبی منھما نور

قلبی ذکی و عقلی غیر ذی دخل وفی فمی صارم کالسیف ماثور

''اگر اللہ نے میری آنکھوں سے روشنی لے لی (تو کچھ پروا نہیں۔) میری زبان اور میرے قلب میں آنکھوں کی روشنی موجود ہے۔ میری روح ہوشیار ہے اور میری عقل صحیح وسالم ہے۔ اور میرے منہ میں برہنہ تلوار کی طرح ایک شمشیر ہے''۔

۳۰۳۶۔ حضرت عبداللہؓ بن عبدالاسد

حضرت عبداللہؓ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظۃ بن مرۃ بن کعب لوی۔ قریشی مخزومی۔ ان کی کنیت ابوسلمہ ہے یہ رسول اللہؐ کے پھوپھی کے لڑکے تھے۔ ان کی والدہ برہ بنت عبدالمطلب ہیں اور یہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے رضاعی بھائی بھی ہیں اس لیے کہ ان سب کو ثویبہ نے جو کہ ابی لہب کی باندی تھیں دودھ پلایا تھا۔ پس انہوں نے پہلے حمزہ رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو اس کے بعد ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو۔ ابوسلمہ ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں پھر ان کا تذکرہ کیا جائے گا۔ ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوسلمہ غزوۂ بدر اور احد اور حنین اور بہت سے غزوات میں شریک تھے پس غزوۂ بدر سے واپس آ کر مدینہ میں مرے یہ نبیؐ سے پہلے حضرت ام سلمہ کے خاوند تھے۔ انہوں نے دس آدمیوں کے بعد اسلام قبول کیا تھا اور گیارہویں شخص یہی تھے۔ اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے۔ یہ ملک حبش میں ہجرت کر کے چلے گئے تھے اور حبش کے مہاجرین میں پہلے مہاجر یہی تھے۔ اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جو اپنے ظعینہ سمیت حبش اور مدینہ کی طرف ہجرت کر کے گئے اور ابونعیم کا یہ بیان ہے کہ یہ اول ان لوگوں کے ہیں جو خاندان قریش سے ہجرت کر کے مدینہ میں گئے۔ قبل بیعت کرنے رسول اللہؐ کے انصار کو بیعت عقبہ میں۔ اور اس وقت ان کی بیوی حضرت ام سلمہ ان کے ساتھ تھیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ام سلمہ ان کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ میں نہیں گئی تھیں بلکہ انہوں نے ان کے بعد ہجرت کی تھی ہم نے اس کو ان کے نام میں بیان بھی کردیا ہے۔ اور حضرت ابوسلمہ

کے ہاں حبش میں لڑکا ہوا تھا جس کا نام عمر بن ابی سلمہ تھا اور وہ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شریک تھے۔ چنانچہ اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا کِتٰبِیَهْ – الآیة (الحاقة: ۱۹) ''سنو! جس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا کہ آؤ میرا اعمال نامہ پڑھو۔''

ہم سے یونس بن بکیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن اسحٰق نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ قریش نے اہل قریش کے اسلام لانے والوں پر تعدی کی ان کو باندھا اور طرح طرح کی ایذائیں دیں مسلمانوں پر مصیبت سخت ہوگئی اور وہ بڑی آزمائش میں پڑ گئے اور سخت زلزلہ میں ڈال دیئے گئے قبیلہ بنی جمح کے لوگوں نے حضرت عثمان بن مظعون پر تعدی کی اور ابوسلمہ بن عبدالاسد بھاگ کر (حضرت) ابوطالب کے پاس گئے تا کہ ان کو بچالیں (وہ ابوطالب کے پاس گئے تا کہ ابوسلمہ کو گرفتار کرلیں مگر ابوطالب نے ان کو نہیں دیا) تو ان لوگوں نے کہا کہ اے ابوطالب تم نے ہم لوگوں سے اپنے بھتیجے کو بچالیا تو اب کیا ہم سے ہمارے بھتیجے کو بھی بچاتے ہو۔ ابوطالب نے کہا ہاں میں اپنے بھانجے کو (بھی) اس چیز سے بچاؤں گا جس سے میں نے اپنے بھتیجے کو بچایا ابولہب نے کہا کہ ابوطالب سچ کہتے ہیں وہ ابوسلمہ کو تمہارے حوالہ نہ کریں گے ابولہب سے سوائے اس دن کے کبھی کوئی کلمہ خیر نہیں سنا گیا۔ رسول اللہ نے حضرت ابوسلمہ کو مدینہ میں خلیفہ بنایا تھا جس وقت کہ ۲ھ میں غزوۂ عشیرہ میں تشریف لے گئے تھے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی رجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے قراءۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن جعفر جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن عون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی ذئب نے زہری سے انہوں نے قبیصہ بن ذؤیب سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتی تھیں کہ جب ابوسلمہ کی موت قریب پہنچی تو رسول اللہؐ ان کے پاس تشریف لائے جب ان کی روح قبض ہوگئی تو رسول اللہؐ نے ان کی دونوں آنکھوں کو بند کر دیا اور اس حدیث کو ابوقلابہ نے (بھی) قبیصہ سے روایت کر کے بیان کیا مگر انہوں نے اتنا اور زیادہ بیان کیا ہے کہ آپ نے آنکھ کے بند کرنے کے بعد یہ فرمایا کہ جس وقت روح قبض ہوتی ہے تو آنکھ اس کو دیکھتی رہتی ہے (لہٰذا آنکھ کھلی رہ جاتی ہے۔) پس بعد قبض روح ان کے اہل وعیال چیخنے (اور کچھ زبان سے نکالنے) لگے تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے نفسوں کے لیے خیر کے سوا کوئی دعا نہ کرو۔ اس لیے کہ ملائکہ آمین کہتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے دعا کی کہ اے خداوند کریم تو ابوسلمہ کی مغفرت کر اور ان کے درجہ کو مہدیین میں بلند کر اور ان کے بعد ان کے باقی ماندہ میں (کوئی) خلیفہ کر اے رب العالمین میرے لیے اور ان کے لیے مغفرت کر۔ مصعب زبیری نے بیان کیا ہے کہ ابوسلمہ بن عبدالاسد کی وفات بعد غزوۂ احد کے ۴ھ میں ہوئی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ ان کی وفات ۳ھ جمادی الاخری کے مہینہ میں ہوئی تھی۔ اور ابوعمر کا بیان ہے کہ ان کی وفات ۲ھ میں بعد غزوۂ بدر کے ہوئی تھی اور ابن اسحٰق کا یہ قول ہے کہ ان کی وفات بعد غزوۂ احد کے ہوئی تھی۔ لوگوں کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کی بیوی ام سلمہ سے ماہ شوال ۴ھ میں نکاح کیا حضرت ابوسلمہ کی وفات کا وقت جب قریب پہنچا تو انہوں نے یہ دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ میری اہل پر بہتر شخص کو بنا پس اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا خلیفہ ان کی بیوی حضرت ام سلمہ پر بنا دیا جس کے باعث وہ تمام مسلمانوں کی ماں ہوگئیں اور رسول اللہؐ ان کی اولاد عمر، سلمہ، زینب اور درہ کے نگہبان ومحافظ ہوگئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے یہ کہا ہے کہ ابوسلمہ غزوۂ بدر، احد، غزوۂ حنین اور بہت سے غزوات میں شریک تھے پھر بعد اس کے

بیان کیا چونکہ ان کی وفات مدینہ میں رسول اللہ کے زمانے میں اس وقت ہوئی جبکہ وہ غزوۂ بدر سے واپس آئے پس جو شخص غزوۂ بدر سے لوٹ کر مر جائے تو وہ غزوۂ حنین میں کیونکر شریک ہو سکتا ہے؟ اس لیے کہ غزوۂ حنین ۸ھ میں ہوا ہے۔ پس ان کا یہ قول کہ غزوۂ بدر سے واپس آنے کے بعد ان کی وفات ہوئی اس میں شبہ ہے۔ اس لیے کہ غزوۂ احد میں شریک تھے اور اس کے بعد ان کی وفات ہوئی جیسا کہ میں نے اس کو ذکر کیا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کی وفات ۲ھ میں بعد غزوۂ بدر ہوئی تھی۔ اور غزوۂ بدر ۲ھ کے رمضان شریف میں ہوا تھا۔

۳۰۳۷۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عبداللہ بن ابی انصاری

حضرت عبداللہ ؓ بن عبداللہ بن ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن الخزرج۔ انصاری خزرجی۔ سالم کا پیٹ چونکہ بڑا تھا لہٰذا لوگ ان کو حبلی کہتے تھے۔ عبداللہ انصار میں معزز اور شریف تھے۔ ان کے والد عبداللہ بن ابی ہیں وہ ابی جو ابن سلول کے ساتھ مشہور تھے سلول قبیلہ خزاعہ کی ایک عورت کا نام تھا وہ ابی کی والدہ تھیں انہی کے لڑکے عبداللہ بن ابی منافقین کے سردار تھے۔ اور ان عبداللہ بن ابی کے لڑکے حضرت عبداللہ بن عبداللہ افضل اور بہترین صحابہ میں تھے۔ ان کا نام قبل اسلام کے حباب تھا اسی وجہ سے ان کے والد ابو حباب کے ساتھ پکارے جاتے تھے۔ جب یہ اسلام لائے تو رسول اللہ ؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ یہ غزوۂ بدر، غزوۂ احد اور کل غزوات میں رسول اللہ ؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ اسلام سے قبل قبیلہ خزرج کے لوگوں نے اتفاق کر کے ان کے والد عبداللہ بن ابی کو اپنا سردار بنا لیا اور اپنے کل کاموں کا دارومدار انہیں کے سپرد کر دیا تھا۔ پس جب رسول اللہ ؐ تشریف لے گئے تو لوگ اس معاہدہ سے لوٹ گئے (اور ان کی اتباع چھوڑ دی) پس ان کو ان کی بڑائی اور عظمت نے گمراہ کیا کہ نبی ؐ سے حسد کرنے لگے اور دل میں نفاق رکھنے لگے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے آنحضرت ؐ سے غزوۂ بنی مصطلق میں یہ کہا تھا۔

لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ - الآية (المنافقون: ۸)

''اگر ہم مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو جو ہم میں باعزت ہے وہ ذلیل کو وہاں سے نکال دے گا۔''

تو ان کے لڑکے عبداللہ نے نبی ؐ سے یہ عرض کیا تھا کہ قسم خدا کی وہی ذلیل و خوار ہے اور آپ غالب و معزز ہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ مجھ کو اس کے قتل کے لیے حکم دیں تو میں فوراً اسے قتل کر دوں اس حالت میں کہ واللہ آپ بھی جانتے ہیں کہ قبیلہ خزرج میں مجھ سے زیادہ کوئی اپنے والد کے ساتھ نیک سلوک کرنیوالا نہیں تھا مگر میں اس سے خوف کرتا ہوں کہ آپ کسی مرد مسلمان کو اس کے قتل کا حکم دیں پس وہ شخص اسے قتل کر دے اور میرا نفس اس کو نہیں دیکھ سکتا کہ اپنے والد کے قاتل کو زمین پر زندہ چلتا ہوا دیکھوں یہاں تک کہ میں بھی اسے قتل کر دوں پس میں ایک مومن کو ایک کافر کے عوض میں قتل کروں جس کے باعث میں جہنم میں داخل ہو جاؤں۔ اس کے بعد نبی ؐ نے فرمایا کہ تم قتل نہیں کرو بلکہ اس کی اچھی طرح خدمت کیا کرو۔ جب تک میرے ساتھ رہے گا میں بھی اس کے ساتھ نرمی کیا کروں گا۔ ہرگز اس کی نوبت نہیں آئے گی کہ لوگ یہ گفتگو کریں کہ محمد (ﷺ) اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں (ہرگز ایسا نہ ہوگا) تم اپنے والد کے ساتھ احسان و نیک سلوک کیا کرو جب ان کے والد مرے تو ان کے بیٹے حضرت عبداللہ نے نبی ؐ سے درخواست کی کہ آپ ان کے جنازہ کی نماز پڑھا دیں۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے خبر دی اور ان سب نے اپنی اپنی سندوں سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم

سے عبید اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں نافع نے ابن عمر سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ جب عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی کے والد کا انتقال ہوا تو وہ رسول اللہ کی خدمت میں آئے اور یہ عرض کیا کہ آپ اپنی قمیص (مبارک) دیں کہ میں اس میں اپنے والد کو کفناؤں اور آپ ان کے جنازے کی نماز پڑھا دیں اور ان کے لیے دعائے مغفرت کریں پس آپ نے ان کو اپنی قمیص دے دی اور یہ فرمایا کہ جب تم لوگ (غسل وغیرہ سے) فارغ ہو جاؤ تو مجھ کو خبر دے دینا۔ (چنانچہ انہوں نے خبر دی اور آپ تشریف لے گئے) پس جب آنحضرتؐ نے ان پر نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر نے (آپ کا دامن پکڑ کر) کھینچا اور یہ عرض کیا کہ کیا اللہ عزوجل نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے تو آپ نے جواب دیا کہ مجھ کو دونوں باتوں کا اختیار ہے (فرمایا اللہ تعالیٰ نے) چاہے تم ان لوگوں کے لیے طلب استغفار کرو چاہے نہیں کرو اس کے بعد آپ نے ان پر نماز پڑھائی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ عَلٰى قَبۡرِهٖ– الآية (التوبة: ۸۴)

''اور (اے نبی ﷺ) اگر ان میں سے کوئی مر جائے تو تم اس کی نماز نہ پڑھو اور اسکی قبر پر نہ کھڑے ہو۔''

پس اس کے بعد آپ نے منافقین پر نماز پڑھانی چھوڑ دی ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ غزوۂ احد میں عبد اللہ بن عبد اللہ کی ناک کٹ گئی تھی تو نبیؐ نے ان کے لیے حکم دیا کہ چاندی کی ناک بنوالیں۔ اور ابونعیم کا بیان ہے کہ عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی سے نقل کر کے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میرا دانت ٹوٹ گیا تو رسول اللہؐ نے مجھے حکم دیا کہ تم چاندی کا بنوالو۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہی قول مشہور ہے اور قول متاخرین یعنی ابن مندہ کا یہ قول کہ ان کی ناک کٹ گئی تھی (فقط) وہم ہے۔ حضرت عبد اللہ زندہ رہے یہاں تک کہ یمامہ کے دن بعہد خلافت حضرت ابوبکر مسیلمۃ الکذاب کی لڑائی میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۳۸۔ حضرت عبد اللہؓ بن عبد اللہ اعشی

حضرت عبد اللہؓ بن عبد اللہ۔ اعشی مازنی۔ ان کا تذکرہ ہمزہ کے باب میں گزر چکا ہے۔ عبد اللہ والے ناموں میں سب سے پہلے انہی کا ذکر ہوا ہے اس لیے کہ ان کے والد عبد اللہ اعور کے لقب سے مشہور تھے۔ ان سے معن بن ثعلبہ اور صدقہ مازنی نے جو کہ طیسلہ بن صدقہ کے والد تھے حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۳۹۔ حضرت عبد اللہؓ بن عبد اللہ بن ابی امیہ مخزومی

حضرت عبد اللہؓ بن عبد اللہ بن ابی امیہ۔ مخزومی۔ یہ بھتیجے تھے حضرت ام سلمہ کے جو کہ نبی ﷺ کی زوجہ تھیں۔ ایک گروہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ مگر اس میں شبہ ہے اس لیے کہ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ بوجہ ان کی صغرسنی کے ان کا صحابی ہونا میرے نزدیک صحیح نہیں۔ عروہ بن زبیر اور محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ ہمیں عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے ہشام بن عروہ نے اسکے والد سے انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ مخزومی سے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے

میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا کہ آپ اس کو لپیٹے ہوئے تھے اور آپ پر کوئی دوسرا کپڑا نہیں تھا۔اس کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ جس وقت نبیؐ کی وفات ہوئی اس وقت ان کی عمر آٹھ سال کی تھی۔ان سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔طبری نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ اپنے والد کے ساتھ اسلام لائے تھے۔اور نبیؐ کی وفات کے بعد زندہ رہے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔مگر ابوموسیٰ نے یوں بیان کیا ہے۔عبداللہ بن ابی عبداللہ بن امیہ پس انہوں نے ابی کو امیہ سے بدل دیا اور اس کو عبداللہ ثانی کے ساتھ کر دیا مگر یہ صحیح نہیں بلکہ صحیح وہ ہے جس کو میں نے اول ترجمہ میں بیان کیا ہے ان کا پورا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔

۳۰۴۰۔حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن ثابت

حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن ثابت بن قیس بن ہیشہ۔ان کی کنیت ابوربیع ہے۔انصاری ہیں۔واقدی اور کلبی نے کہا ہے کہ یہ وہی ہیں کہ جن کی رسول اللہؐ نے عیادت کی تھی اور یہ فرمایا کہ اے ابوربیع ہم تمہارے بارے میں مجبور ہیں اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ اپنے والد کے ہمراہ تھے۔واقدی اور کلبی نے بیان کیا ہے کہ جب یہ عبداللہ مرے تو رسول اللہؐ نے ان کو اپنی قمیص میں کفنایا۔واللہ اعلم۔غسانی نے اس کو ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۳۰۴۱۔حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن عتبان

حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن عتبان انصاری ہیں۔حافظ ابوموسیٰ نے اپنی سند کے ساتھ ابوالشیخ حافظ سے روایت کر کے کہا ہے کہ اہل تاریخ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عبداللہ بن عتبان نبیؐ کے صحابہ میں سے تھے اور انہی نے مسلمانوں اور اہل جَیّ کے درمیان صلح نامہ لکھا تھا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۴۲۔حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن عثمان

حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن عثمان۔یہ عبداللہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لڑکے ہیں۔ان کا پورا نسب ان کے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں لکھا جائے گا اور یہ اسماء بنت ابی بکر کے عینی بھائی ہیں۔ان دونوں کی والدہ قتیلہ تھیں جو کہ قبیلہ بنی عامر بن لوی کی ایک عورت تھیں۔یہ عبداللہ وہی ہیں جو کہ نبی ﷺ اور اپنے والد حضرت ابوبکر کے پاس غار میں ہر شب کھانا اور اہل قریش کی خبریں پہنچایا کرتے تھے۔آپ دونوں حضرات غار میں تین شب ٹھہرے تھے۔اس میں بعض لوگوں کے اور اقوال بھی ہیں۔عبداللہ جوان و بہادر آدمی تھے جب رات کو خبر لے کر جاتے تو تمام رات وہیں غار میں آپ دونوں حضرات کی خدمت میں رہتے۔اور سحر کے وقت اٹھ کر (اس قدر) جلد آتے کہ صبح ہوتے ہوتے قریش میں پہنچ جاتے اور تمام دن وہاں رہ کر جن جن باتوں کو سنتے خوب خیال کر لیتے۔جب رات خوب اندھیری ہو جاتی تو ان خبروں کو لے کر (پھر) آپ حضرات کی خدمت میں پہنچ جاتے۔یہ عبداللہ غزوۂ طائف میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے پس ان کو وہاں ایک تیر لگا کہ جس کو ابومحجن ثقفی نے چلایا تھا تو انہوں نے اس تیر کو نکال لیا اور زخم بھی بھر گیا مگر بعد میں پھر (زیادہ ہوا پس) اسی زخم سے اپنے والد حضرت ابوبکر کی شروع خلافت میں انتقال کر گئے۔یہ واقعہ بماہ شوال ۱۱ھ میں ہوا تھا یہ قدیم الاسلام تھے۔ان کا شریک ہونا فتح مکہ غزوۂ حنین اور طائف

کے سوا اور کسی غزوہ میں نہیں سنا گیا۔ انہوں نے ایک چوغہ کو سات دینار میں اس ارادہ سے خرید لیا تھا کہ رسول اللہؐ اس میں دفن کئے جائیں گے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں دفن نہ کئے گئے تو انہوں نے اس کو اپنے لیے رکھ لیا تا کہ اس میں دفن کیا جاؤں گا۔ جب ان کی موت کا وقت قریب پہنچا تو انہوں نے لوگوں کو منع کر دیا۔ کہ مجھ کو اس میں ہرگز نہ کفنانا اگر اس میں کوئی بھلائی ہوتی تو کیوں نہ رسول اللہؐ اس میں کفنائے جاتے؟ یہ ظہر کے بعد دفن کئے گئے اور ان کے جنازے کی نماز ان کے والد نے پڑھائی ان کی قبر میں انکے بھائی عبدالرحمٰن، عمر اور طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہم اترے تھے اس جگہ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے اور قبل میں ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے یہاں پر ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۳۰۴۳۔ حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن عمر

حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب۔ ان کا تذکرہ ابن ابی عاصم نے احاد میں بیان کیا ہے۔ یزید بن ہارون نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عبداللہ بن عمر (اپنے والد) عبداللہ کی اولاد میں سب سے بڑے تھے۔ سعید بن جبیر نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت (حجۃ الوداع میں) عرفہ سے چلے تو آپ نے اپنے پیچھے سے شور وغل اور اعراب میں لڑائی کی آواز سنی تو آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو! خاموشی اختیار کرو شور وغل میں کوئی بھلائی نہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۴۴۔ حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن ابی مالک

حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن ابی مالک۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے روایت کی ہے وہ کہتے تھے انصار میں خاندان بنی عوف بن خزرج سے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی مالک غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔

میں کہتا ہوں جیسا کہ میں نے سنا ہے ایسا ہی ان کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے بیان کیا ہے مگر یہ وہم ہے اس لیے کہ جو قبیلہ بنی عوف بن خزرج سے غزوۂ بدر میں شریک تھے وہ عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن مالک تھے۔ ایسا ہی اس کو ابن ہشام نے کبائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا ہے و نیز اس کو سلمہ نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔ یہی صحیح ہے۔ تینوں نے یعنی یونس، کبائی اور سلمہ نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے ان لوگوں میں جو غزوۂ بدر میں قبیلہ بنی عوف بن خزرج سے شریک تھے دو شخصوں کو بیان کیا ہے ایک تو یہی عبداللہ دوسرے اوس بن خولی۔ لیکن یونس نے یوں کہا ہے عبداللہ بن ابی مالک پس چونکہ انہوں نے خلاف کیا لہٰذا درست نہیں واللہ اعلم

۳۰۴۵۔ حضرت عبداللہؓ بن عبدالرحمٰن انصاری

حضرت عبداللہؓ بن عبدالرحمٰن۔ انصاری اشہلی۔ یہ صحابی ہیں اور ان سے حدیث بھی مروی ہے ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء نے کتابۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے اسمٰعیل بن ابی حبیبہ سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم لوگوں کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے پس ہم لوگوں کو مسجد بنی عبدالاشہل میں نماز پڑھائی تو میں نے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ جس وقت آپ

سجدہ کرتے تو آپ اپنے دست مبارک کو کپڑے پر رکھتے۔ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۴۶۔ حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن (ابورویحہ)

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن۔ان کی کنیت ابورویحہ ہے۔ خثعمی ہیں۔انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۰۴۷۔ حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق۔یہ غزوۂ طائف میں شہید ہوئے ان کے تذکرہ کو فقط ابن مندہ نے ایسا ہی مختصر لکھا ہے۔میں کہتا ہوں کہ یہ غلط ہے اس لیے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں جو طائف کے دن شہید ہوئے وہ عبد اللہ بن ابی بکر ہیں یعنی وہ آپ کے صاحبزادے ہیں نہ پوتے۔واللہ اعلم

۳۰۴۸۔ حضرت عبداللہ بن عبدالمدان

حضرت عبداللہ بن عبدالمدان۔عبدالمدان کا نام عمرو تھا وہ بیٹے ہیں دیان کے دیان کا نام یزید تھا وہ بیٹے ہیں قطن بن زیاد بن الحارث بن مالک بن ربیعہ بن کعب بن الحارث بن کعب بن عمرو بن علۃ بن جلد کے حارثی ہیں۔وفد بن کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اس کو طبری نے بیان کیا ہے پس (جب یہ حاضر ہوئے) تو آپ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ عبدالحجر تو آپ نے فرمایا (نہیں بلکہ) تم عبداللہ ہو جب حضرت معاویہؓ ان کو حجاز اور یمن میں لے کر وہاں حضرت علی سے مقاتلہ کرنے کے لیے گئے تھے تو (وہاں) ان کو بشر بن ابی ارطاۃ نے قتل کر دیا۔اس وقت حضرت علی کے لشکر کے سردار عبداللہ بن عباس تھے۔اور یہ عبداللہ بن عباس کے داماد تھے۔پس انہوں نے ان کو قتل کرا دیا ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۰۴۹۔ حضرت عبداللہ بن عبدالغافر

حضرت عبداللہ بن عبدالغافر۔حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے انہوں نے عبداللہ بن غافر سے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا تھا کہ جس وقت میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو ان کی برائی نہ بیان کرو اور جب علم نجوم کا تذکرہ ہو تو کوئی دخل نہ دو اور جس وقت قرآن کا تذکرہ ہو تو تم لوگ کہو کہ اللہ عزوجل کا کلام ہے۔غیر مخلوق ہے اور جو اس کے خلاف کہے وہ کافر ہے۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۵۰۔ حضرت عبداللہ بن عبدالملک

حضرت عبداللہ بن عبدالملک اور بعض نے یوں بیان کیا ہے عبداللہ بن عبداللہ بن مالک اور بعض نے یوں کہا ہے عبداللہ بن عبد بن مالک بیٹے ہیں عبداللہ بن ثعلبہ بن غفار بن ملیل کے۔یہ عبداللہ آبی اللحم کے (لقب کے) ساتھ مشہور تھے اس لقب کے ساتھ مشہور ہونے کی وجہ یہ تھی کہ زمانہ جاہلیت میں جو جانور بتوں کے اوپر ذبح کیے جاتے تھے ان کا گوشت نہیں کھاتے تھے۔اور بعضوں نے کہا ہے کہ (مطلقاً) گوشت نہیں کھاتے تھے بلکہ اس سے انکار کرتے تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام حویرث تھا میں نے اس کو ذکر کر دیا ہے یہ غزوۂ حنین کے دن شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۵۱۔ حضرت عبداللہؓ بن عبد مناف

حضرت عبداللہؓ بن عبد مناف بن نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمۃ بنی جشم بن خزرج سے ہیں۔ انصاری ہیں' خزرجی ہیں' سلمی ہیں۔ ان کی کنیت ابویحییٰ ہے غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ عروۂ ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہے اور غزوۂ احد میں بھی شریک تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۵۲۔ حضرت عبداللہؓ بن عبد بن ہلال

حضرت عبداللہؓ بن عبد بن ہلال۔ انصاری۔ ان کا شمار اہل قبا میں ہے۔ بشر بن عمران نے جو اہل قبا سے تھے روایت کی ہے کہ مجھ سے میرے مولیٰ عبداللہ بن عبد بن ہلال بیان کرتے تھے کہ مجھے یاد ہے جب میرے والد مجھے نبیؐ کے حضور میں لے گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! اس کے لیے دعا فرمایئے اور برکت مانگئے۔ رسول اللہؐ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک مجھے نہیں بھولتی۔ بشر بن عمران کہتے تھے کہ یہ عبداللہ رات بھر نماز پڑھا کرتے تھے اور دن کو روزہ رکھتے تھے جب ان کی وفات ہوئی تو ان کے سر اور ڈاڑھی کے بال سفید ہوگئے تھے بالوں کی کثرت کے سبب ان کے بال علیحدہ نہیں کئے جاسکے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ان کے والد کا نام صرف عبد ہے اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف مضاف نہیں ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ بیٹے ہیں عبد بن ہلال کے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ عبداللہ بیٹے ہیں عبداللہ بن ہلال کے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے بھی لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ عبداللہ بن ہلال یا عبید بن ہلال اور بعض لوگوں نے کہا ہے عبد ہلال۔

۳۰۵۳۔ حضرت عبداللہؓ بن عبد

حضرت عبداللہؓ بن عبد اور بعض لوگ ان کو عبد بن عبد کہتے ہیں۔ ثمالی ہیں ان کی کنیت ابوالحجاج ہے۔ ثمالہ ایک شاخ ہے قبیلہ ازد کی۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ حمص میں رہتے تھے۔ بقیہ نے صفوان بن عمرو سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف جرشی سے انہوں نے عبداللہ بن عبد ثمالی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے (ایک روز) فرمایا کہ میں قسم کھاؤں تو سچ ہوگی کہ میری امت کے سابقین سے پہلے صرف چند لوگ جنت میں داخل ہوں گے جن میں ابراہیم' اسمٰعیل' اسحٰق' یعقوب' ان کی اولاد' موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم علیہم السلام ہوں گے ان سے ایک حدیث اور بھی مروی ہے اس کو اسمٰعیل بن عیاش نے صفوان سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ عبدالرحمٰن بن عائذ سے اور وہ عبداللہ بن عبد ثمالی سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور سب نے کہا ہے کہ ان عبداللہ کی کنیت ابوالحجاج ہے ثمالی ہے اور ابن مندہ نے ان کو عبداللہ ثمالی لکھا ہے اور بیان کیا کہ ان سے عبدالرحمٰن بن ابی عوف نے روایت کی ہے۔

۳۰۵۴۔ حضرت عبداللہؓ بن عبس انصاری

حضرت عبداللہؓ بن عبس۔ بعض لوگ ان کو عبیس کہتے ہیں۔ انصاری ہیں۔ بنی عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج۔ بدر اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ زہری نے کہا ہے کہ غزوۂ بدر میں انصار کے خاندان بنی حارث بن خزرج سے عبداللہ بن عبس بھی شریک تھے۔ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی

نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو خزرج کے خاندان بنی زید بن مالک بن ثعلبہ سے غزوۂ بدر میں شریک تھے عبداللہ بن عبس کا نام بھی روایت کیا ہے۔ یہ ثعلبہ بیٹے ہیں کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج کے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ ابو عبس نہیں ہیں یہ خزرجی ہیں اور ابو عبس اوسی ہیں یہ دونوں انصار سے ہیں۔

۳۰۵۵۔ حضرت عبداللہؓ بن عبس

حضرت عبداللہؓ بن عبس۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے لوگوں نے ان کا نسب بیان نہیں کیا اور کہا ہے کہ یہ بنی حارث بن خزرج کی اولاد سے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ میرے خیال میں یہ وہی شخص ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ابو عمر کو اشتباہ اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے اس تذکرہ میں ان کو حلیف لکھا دیکھا اور اس میں حلیف کا ذکر نہیں تو انہوں نے الگ خیال کر لیا حالانکہ اس قسم کے اختلافات بہت ہوا کرتے ہیں بعض علماء ایک شخص کو ایک قبیلہ کا حلیف لکھتے ہیں اور بعض اس شخص کو اسی قبیلہ سے لکھ دیتے ہیں۔ واللہ اعلم

۳۰۵۶۔ حضرت عبداللہؓ بن عبیداللہ

حضرت عبداللہؓ بن عبیداللہ بن عتیق۔ عسکری نے ان کا تذکرہ افراد میں لکھا ہے اور ابوبکر بن علی نے اپنی سند سے علی بن سعید عطاروی سے انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عتیق سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے گھر سے اللہ عزوجل کی راہ میں ہجرت کے ارادہ سے نکلے پھر آپ نے اپنی تین انگلیاں ملائیں اور فرمایا کہ پھر وہ اپنی سواری سے گر کر مر جائے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے یا اسے کوئی جانور کاٹ لے اور اس سے مر جائے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے یا اور کسی طرح مر جائے تب بھی اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے یا کوئی شخص لڑائی میں مارا جائے تو اس کا بھی انجام بخیر ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور عنقریب ان کا ذکر عبداللہ بن عتیک کے نام میں آئے گا۔

۳۰۵۷۔ حضرت عبداللہؓ بن عتبان

حضرت عبداللہؓ بن عتبان انصاری۔ عبدالباقی بن قانع نے ان کا یہی نام بتایا ہے۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے انہوں نے ابو احمد زبیری سے انہوں نے کثیر بن زید سے انہوں نے مطلب بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عتبان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنی بیوی کے ساتھ (خلوت میں) تھا۔ آپ کی آواز سن کر میں نے جلدی کی اور (قبل از فراغت اٹھ کھڑا ہوا) اور میں نے غسل کر لیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا (ایسی حالت میں تمہیں غسل کی ضرورت نہ تھی۔) (☆ یہ حکم بعد میں منسوخ ہو گیا اور صرف ادخال پر غسل واجب کر دیا گیا خواہ انزال ہو یا نہ ہو فقہ حنفیہ کا یہی مسلک ہے) غسل تو انزال سے واجب ہوتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ صالح کے نام میں بیان ہو چکا ہے کہ یہ واقعہ ان کا ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ واقعہ عتبان کا ہے عبداللہ بن عتبان کا ذکر اس حدیث میں نہیں ہے میں نہیں جانتا کہ عبداللہ کا نام کیوں لیا گیا؟ ابو جعفر طبری نے ذکر کیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص نے عبداللہ بن عتبان کو عراق سے جزیرہ کی طرف بھیجا تھا اور وہ مقام نصیبین

کی طرف جو مضافات موصل سے ہے گئے تھے اور وہاں کے لوگوں سے صلح کی تھی اب نہیں معلوم کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور؟

۳۰۵۸۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عتبہ ذکوانی (ابوقیس)

حضرت عبداللہ ؓ بن عتبہ۔ ان کی کنیت ابوقیس ہے۔ ذکوانی ہیں مدنی ہیں۔ ان سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے ابوموسیٰ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کا ذکر صحابہ میں لکھا ہے اور انہوں نے ان عبداللہ اور عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے اور انہوں نے زہری سے روایت کی ہے وہ سالم سے وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے ہم عبداللہ بن عتبہ کے ہمراہ مقام ریم میں گئے تھے۔ ریم مدینہ سے تیس فرسخ ہے وہاں ہم نے نماز میں قصر کیا تھا۔

۳۰۵۹۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عتبہ بن مسعود

حضرت عبداللہ ؓ بن عتبہ بن مسعود ہذلی حجازی ہیں۔ ان کا نسب ان کے چچا عبداللہ بن مسعود کے ذکر میں آئے گا ان سے ان کے بیٹے حمزہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی کوئی بات یاد ہے؟ انہوں نے کہا ہاں مجھے یاد ہے کہ میں پانچ یا چھ سال کا تھا آپ نے مجھے لے کر اپنی گود میں بٹھالیا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے اور میری اولاد کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ عقیلی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ یہ تابعی ہیں کوفہ میں یہ تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں تھے یہ والد ہیں عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود فقیہ مدنی کے جو زہری کے استاد تھے حضرت عمر بن خطاب ؓ نے عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود کو عامل بنایا تھا۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ حمید بن عبدالرحمٰن محمد بن سیرین اور عبداللہ بن معبد مازنی نے روایت کی ہے۔ امام بخاری نے ان کا ذکر تابعین میں کیا ہے اور عقیلی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے بوجہ اس حدیث کے جو ابواسحٰق سبیعی نے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ؐ نے ہمیں نجاشی کے پاس بھیجا ہم قریب اسی آدمی کے تھے جن میں ابن مسعود اور جعفر (طیار) بھی تھے جعفر نے کہا تھا میں آج تم سب کی طرف سے بادشاہ سے گفتگو کروں گا عقیلی نے کہا ہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو ان کی ہجرت حبش کی طرف ثابت ہے مگر صحیح یہ ہے کہ ابواسحٰق نے اس حدیث کو عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہمیں رسول اللہ ؐ نے نجاشی کے پاس بھیجا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابوعمر کا یہ کہنا کہ حضرت عمر نے عبداللہ کو عامل بنایا تھا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عبداللہ صحابی تھے کیونکہ حضرت عمر کی وفات رسول اللہ ؐ کے تیرہ برس بعد ہوئی پس اگر یہ صحابی نہ ہوتے اور رسول اللہ ﷺ کی حیات میں ان کی عمر زیادہ نہ ہوتی تو حضرت عمر ان کو عامل نہ بناتے۔ واللہ اعلم

۳۰۶۰۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عتیک انصاری

حضرت عبداللہ ؓ بن عتیک انصاری۔ جابر بن عتیک اوسی کے بھائی ہیں جو مالک بن معاویہ کی اولاد سے ہیں۔ یہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے ابورافع بن ابی الحقیق یہودی کو قتل کیا تھا۔ ان کا نسب ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے حالانکہ اس میں اعتراض ہے۔ جس کو ہم اخیر تذکرہ میں لکھیں گے اور ہم ان کا صحیح نسب انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔ اور ابن ابی داؤد نے کہا

ہے کہ یہ والد ہیں جابر اور جبر فرزندان عتیک کے ان کی حدیث ان کے بیٹے' کعب بن مالک اور عبدالرحمن بن کعب کے پاس ہے جنگ یمامہ واقعہ ۱۲ھ میں شہید ہوئے۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن عتیک سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے نکلے۔ پھر آپ نے اپنی انگلیاں یعنی انگوٹھے' انگشت شہادت اور درمیان کی انگلی کو ملایا۔ اور کہا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کہاں ہیں؟ اس کے بعد کہا پھر وہ اپنی سواری سے گر کر مر جائے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے یا اس کو کوئی جانور کاٹ کھائے اور مر جائے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے یا یونہی مر جائے تب بھی اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے۔ اور جو شخص مارا جائے اس کا خاتمہ بھی بخیر ہوگا یہی ہیں جنہوں نے ابورافع کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا تھا ان کی بینائی میں کچھ ضعف تھا جب اس کو قتل کر کے زینہ سے اترنے لگے تو گر پڑے اور ان کے پیر میں چوٹ آ گئی ان کے ساتھی ان کو اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے آپ نے ان کے پیر پر ہاتھ پھیر دیا یہ کہتے تھے مجھے ایسا معلوم ہوا کہ گویا اس میں کبھی درد تھا ہی نہیں یہ لوگ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ خطبہ پڑھ رہے تھے ان لوگوں کو دیکھتے ہی آپ نے فرمایا کہ تمہارے چہرے کامیاب ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے میرا خیال یہ ہے کہ یہ اور ان کے بھائی بدر میں شریک تھے اور اس میں تو کسی کا اختلاف ہی نہیں کہ عبداللہ بن عتیک احد میں شریک تھے۔ ہشام کلبی اور ان کے والد محمد بن سائب نے کہا ہے کہ عبداللہ صفین میں علی بن ابی طالب کے ہمراہ تھے اگر یہ صحیح ہے تو معلوم ہوا کہ یہ جنگ یمامہ میں شہید نہیں ہوئے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ جابر بن عتیک کے بھائی نہیں ہیں جابر کے بھائی کا نام حارث ہے مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے کیونکہ جن لوگوں نے ابن ابی حقیق کو قتل کیا تھا وہ سب لوگ خزرج کے تھے اور جن لوگوں نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا وہ سب لوگ اوس کے تھے ابن اسحٰق وغیرہ نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ اس سے اسی قول کی تائید ہوتی ہے کہ عبداللہ بن عتیک قبیلہ اوس سے نہیں ہیں۔ اور جابر بن عتیک کے بھائی نہیں ہیں۔ ان کا نسب خلیفہ بن خیاط نے اس طرح بیان کیا ہے عبداللہ بن عتیک بن قیس بن اسود بن مری بن کعب بن غنم بن سلمہ قبیلہ خزرج سے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ابن کلبی اور ابن حبیب وغیر ہما نے بھی خلیفہ بن خیاط ہی کے مثل نسب بیان کیا ہے باقی رہے جابر بن عتیک تو وہ بیٹے ہیں عتیک بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف کے جو قبیلہ اوس کی ایک شاخ ہے ابن اسحٰق وغیرہ نے بھی قبیلہ اوس تک ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے پس یہ عبداللہ جابر کے بھائی نہیں ہو سکتے۔ اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ قبیلہ اوس کے لوگوں نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا اور قبیلہ خزرج کے لوگوں نے ابورافع کو قتل کیا اس میں اہل سیر کا اختلاف نہیں ہے۔ ابوموسیٰ نے اس تذکرہ سے پہلے عبداللہ بن عبید بن عتیق کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کے تذکرہ میں یہی حدیث لکھی ہے جو ابن بکیر نے اپنی سند سے ابن اسحٰق سے مجاہد کی فضیلت میں روایت کی ہے۔ ابوموسیٰ نے اس حدیث کو عبداللہ بن عبید بن عتیق کے تذکرہ میں لکھا ہے اس میں شک نہیں کہ بعض کاتبوں نے یا راویوں نے عتیک کو عبید کر دیا یعنی کاف کو انہوں نے دال سمجھا یہی صحیح ہے اور پہلا تذکرہ کوئی چیز نہیں ہے۔ اس کے صحیح ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے وہی حدیث روایت کی ہے جو ہم شروع تذکرہ میں لکھ چکے پس معلوم ہوا کہ پہلا تذکرہ غلط ہے واللہ اعلم۔ اور ابن ابی داؤد کا یہ کہنا کہ یہ جابر اور جبر

فرزندان عتیک کے والد ہیں ان کی غلطی ہے کیونکہ بالفرض اگر یہ قبیلہ اوس سے ہوتے تو ان کے بھائی ہوتے نہ کہ والد کیونکہ یہ سب عتیک کے بیٹے ہوتے ہیں اور زیادہ لوگ اس طرف ہیں کہ جابر بن عتیک ہی کا نام جبر بھی ہے یہ دو شخص نہیں ہیں اور اگر یہ عبداللہ قبیلہ خزرج سے ہوں تو پھر اس میں کلام نہیں کہ جابر اور جبر کے بھائی نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ دونوں انصار سے ہیں۔ واللہ اعلم

۳۰۶۱۔ حضرت عبداللہؓ بن عثمان اسدی

حضرت عبداللہؓ بن عثمان اسدی۔ قبیلہ اسد بن خزیمہ سے بنی عوف بن خزرج کے حلیف ہیں۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۰۶۲۔ حضرت عبداللہؓ بن عثمان التیمی

حضرت عبداللہؓ بن عثمان تیمی۔ بعض لوگ ان کا نام عبدالرحمٰن کہتے ہیں۔ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب نے عبداللہ بن عثمان تیمی سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے حاجیوں کی گری ہوئی چیز کے اٹھانے سے منع فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۶۳۔ حضرت عبداللہؓ بن عثمان ثقفی

حضرت عبداللہؓ بن عثمان ثقفی۔ ہمام نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عبداللہ بن عثمان ثقفی سے انہوں نے ایک اعور شخص سے جو قبیلہ ثقیف سے تھے (قتادہ کہتے ہیں کہ لوگ ان کو معروف کہتے تھے اگر ان کا نام عبداللہ بن عثمان نہیں تو میں نہیں جانتا کہ ان کا کیا نام تھا؟) روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ پہلے دن باعث ثواب ہے اور دوسرے دن بھی جائز ہے اور تیسرے دن تو دکھانے سنانے کے لیے ہے بعض لوگوں نے ان کا نام زہیر بن عثمان بیان کیا ہے۔ ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۶۴۔ حضرت عبداللہؓ بن عثمان --- امیر المومنین حبیب رسول اللہؐ حضرت صدیق اکبرؓ

حضرت عبداللہؓ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب بن لؤی۔ قریشی تیمی۔ کنیت ابوبکر لقب صدیق۔ والد کی کنیت ابوقحافہ اور نام عثمان ہے۔ والدہ ام الخیر سلمٰی بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔ ابوقحافہ کے چچا کی بیٹی تھیں۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام لیلیٰ بنت صخر بن عامر تھا یہ محمد بن سعد کا قول ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام سلمی بنت صخر بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم تھا مگر یہ غلط ہے اس لیے کہ اس صورت میں وہ ابوقحافہ کے بھتیجی ہو جائیں گی اور اہل عرب بھتیجی سے (زمانہ جاہلیت میں بھی) نکاح نہ کرتے تھے پہلا ہی قول صحیح ہے۔ حضرت ابوبکر غار میں بھی رسول اللہؐ کے ساتھ تھے اور ہجرت میں بھی ساتھ تھے اور آپ کے بعد خلیفہ بھی ہوئے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے احادیث کی روایت کی ہے اور ان سے حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ حضرت ابن مسعودؓ ابن عمرؓ حضرت ابن عباسؓ حضرت حذیفہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اجمعین وغیرہم نے روایت کی ہے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں عبدالکعبہ تھا پھر رسول اللہؐ نے عبداللہ رکھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کے گھر والوں ہی نے ان کا نام عبداللہ رکھا تھا ایک لقب ان کا عتیق بھی ہے عتیق کی وجہ تسمیہ میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں حسن و جمال کی وجہ سے لوگ ان کو عتیق کہتے تھے لیث

ابن سعد اور بہت سے لوگوں کا یہی قول ہے اور زبیر بن بکار اور بہت سے لوگوں کا قول یہ ہے کہ عتیق ان کو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ان کے نسب میں کوئی بات ایسی نہ تھی جو قابل عیب ہو اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عتیق ان کو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا تھا کہ تم آگ سے خدا کے عتیق (یعنی آزاد کئے ہوئے) ہو۔

ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن یحییٰ بن طلحہ نے اپنے چچا اسحٰق بن طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر ایک دن رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گئے آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ تم آتش جہنم سے آزاد ہو اسی دن سے ان کا نام عتیق ہو گیا یہ حدیث معن سے بھی مروی ہے اور موسیٰ بن طلحہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے۔ ان کا لقب صدیق اس وجہ سے ہے کہ ہم سے ابومحمد بن ابی القاسم دمشقی نے اجازۃً بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوسعد مطرز اور ابوعلی حداہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد بن حیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عباس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مفضل بن غسان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن کثیر نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ نے صبح کو لوگوں سے بیان کیا کچھ لوگ جو ایمان لا چکے تھے اس کو سن کر فتنہ میں پڑ گئے اور مرتد ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ میں اس سے زیادہ بعید از قیاس بات میں ان کی تصدیق کرتا ہوں ہر صبح شام آسمانی خبروں میں ان کی تصدیق کرتا ہوں (پھر معراج کی کیوں نہ تصدیق کروں؟) اسی وجہ سے ان کا نام ابوبکر صدیقؓ مشہور ہو گیا ابومحجن ثقفی نے یہ اشعار نظم کئے ہیں:

وسمیت صدیقا وکل مهاجر سواک یسمیٰ باسمه غیر منکر

سبقت الی الاسلام والله شاهد وکنت جلیسا فی العریش المشهر

"(اے ابوبکر) آپ کا نام صدیق رکھا گیا اور آپ کے علاوہ اور مہاجرین۔ اپنے اپنے نام سے کہ وہ بھی برے نہیں ہیں پکارے جاتے ہیں۔ آپ نے اسلام کی طرف سبقت کی اس کا اللہ شاہد ہے۔ اور آپ عریش میں نبی کے ہمنشین تھے۔"

حضرت صدیق کا اسلام

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں بھی سرداران قریش سے تھے وران میں ہر دلعزیز تھے۔ ان کی تالیف کیا کرتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں دیت کے فیصلہ انہی کے متعلق تھے جب یہ کسی بات کی ذمہ داری لے لیتے تو تمام قریش اس کو مانتے اوران کی ذمہ داری کا پاس ولحاظ کرتے اور اگر کوئی اور ذمہ داری کرتا تو اس کی بات نہ مانتے تھے پھر جب اسلام کا دور آیا تو انہوں نے اسلام کی طرف سبقت کی ان کے ہاتھ پر بہت لوگ اسلام لائے اس وجہ سے کہ لوگ ان سے محبت رکھتے تھے اور ان کی طرف مائل تھے یہاں تک کہ عشرہ مبشرہ کے پانچ آدمی انہی کے ہاتھ پر اسلام لائے ہیں جیسا کہ ان کے ناموں میں بیان کیا جائے گا۔

ایک جماعت علماء کی اس طرف ہے کہ یہ سب سے پہلے اسلام لائے تھے ابن عباس بھی بروایت شعبی اسی کے قائل ہیں اور حسان بن ثابت نے بھی اپنے شعر میں اس کو بیان کیا ہے اور عمرو بن عنبسہ اور ابراہیم نخعی وغیرہم کا بھی یہی قول ہے ہمیں ابوجعفر بن سمین نے

اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن حصین تمیمی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جس کو اسلام کی طرف بلایا کچھ نہ کچھ لغزش اور تردد اسے ضرور ہوا سوائے ابوبکر کے کہ میں نے جس وقت ان سے ذکر کیا انہیں کچھ بھی تردد نہیں ہوا۔ ہمیں حافظ ابوالقاسم بن علی بن حسن نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن احمد بن محمد بن بیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل بن خیرون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے منجاب بن حارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خلف عرفطی یعنی ابوامیہ نے جو خالد بن عرفطہ کی اولاد سے تھے ابن داب یعنی عیسیٰ بن یزید سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابوبکر صدیق بیان کرتے تھے کہ میں ایک دن کعبہ کے قریب بیٹھا ہوا تھا اور زید بن عمرو بن نفیل بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ امیہ بن ابی الصلت ان کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ اے طالب خیر! تمہارا کیا حال ہے۔ زید نے کہا اچھا حال ہے۔ امین نے پوچھا کہ کیا تم اپنا مقصود پا گئے۔ زید نے کہا نہیں مگر جستجو میں ہوں۔ اور یہ شعر پڑھا ؎

کل دین یوم القیامۃ الا ماقضی اللہ بہ والحنفیۃ بور

''سب دین قیامت کے روز سوائے اس کے جس کا اللہ نے حکم دیا ہو اور سوائے ملت حنفیہ کے ہلاک ہو جائیں گے''۔

اچھا بتاؤ تو یہ نبی جن کا انتظار ہے ہم میں سے ہوں گے یا تم میں سے یا اہل فلسطین سے حضرت ابوبکر کہتے ہیں میں نے اس سے پہلے کبھی نہ سنا تھا کہ کسی نبی کا انتظار ہے یا وہ مبعوث ہوں گے اس کے بعد میں ورقہ بن نوفل کے پاس گیا ان کی نظر کتب آسمانی میں زیادہ تھی اور ان کا دل بہت بولتا تھا میں ان سے جا کے ملا اور سب حال ان سے جا کر بیان کیا انہوں نے کہا ہاں اے میرے بھتیجے! اہل کتاب اور علماء سب اس بات پر متفق ہیں کہ یہ نبی جس کا انتظار ہے عرب کے اعلیٰ خاندان سے ہوں گے میں نسب سے واقف ہوں تمہاری قوم عرب کے اعلیٰ خاندان میں سے ہے۔ حضرت ابوبکر کہتے تھے میں نے کہا اے چچا! نبی کیا بات کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا جو ان کو خدا کی طرف سے حکم ملتا ہے وہ بیان کرتے ہیں اور کبھی ظلم کی بات نہیں کہتے چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو میں آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی۔ ہمیں قاسم نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح نصر اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن حسن بن عمر قریشی نے وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر یعنی محمد بن علی بن عمر غازی نیشاپوری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالعباس یعنی احمد بن حسن رازی نے مکہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد یعنی اسماعیل بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابویعقوب قزوینی صوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالقاسم یعنی عبداللہ بن محمد بن ادریس راسبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالقاسم یعنی یحییٰ بن حمید تکلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ محمد بن جراح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوخالد نے عبدالعزیز بن معاویہ سے جو عتاب بن اسید کی اولاد سے تھے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوداؤد طیالسی نے شعبہ سے انہوں نے منصور سے انہوں نے زید سے انہوں نے خالد جہنی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابوبکر صدیق بیان فرماتے تھے کہ میں نبیؐ کے مبعوث ہونے سے پہلے (ایک مرتبہ) یمن گیا اور قبیلہ ازد کے ایک شیخ کے ہاں مہمان ہوا یہ شیخ عالم تھا کتب سماویہ پڑھا ہوا تھا اور اس کے

علاوہ دوسرے علوم بھی جانتا تھا اس نے مجھے دیکھا تو کہا میرا خیال ہے کہ تم حرم کے رہنے والے ہو میں نے کہا ہاں میں حرم کا رہنے والا ہوں۔ پھر اس نے کہا میں تم کو قریشی سمجھتا ہوں میں نے کہا ہاں میں قریشی ہوں۔ پھر اس نے کہا میں تم کو تیمی سمجھتا ہوں میں نے کہا ہاں میں تیم بن مرہ کی اولاد سے ہوں۔ میں عبداللہ بن عثمان ہوں کعب بن سعد بن تیم بن مرہ کی اولاد سے اس نے کہا اب صرف ایک بات باقی رہ گئی ہے۔ میں نے کہا وہ کیا؟ کہا کہ تم اپنا پیٹ کھول دو میں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا تم مجھے بتاؤ کہ ایسا کیوں چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ علم صحیح صادق میں مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ایک نبی حرم میں مبعوث ہوں گے ان کے کام میں ایک جوان اور ایک ادھیڑ عمر مدد کریں گے جوان کا تو حلیہ یہ ہوگا اور ادھیڑ کا حلیہ یہ ہے سفید رنگ جسم لاغر شکم میں ایک تل بائیں ران پر ایک نشانی تمہارا کیا حرج ہے؟ اگر تم مجھے اپنا پیٹ دکھا دو کیونکہ اور سب باتیں تو تم میں موجود ہیں صرف یہی ایک بات باقی ہے پس میں نے اپنا پیٹ کھول دیا اس نے دیکھا تو ناف کے اوپر ایک سیاہ تل تھا کہنے لگا کہ قسم ہے رب کعبہ کی! وہ تم ہی ہو میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں اس کو یاد رکھنا میں نے کہا وہ کیا؟ اس نے کہا کہ خبردار! ہدایت سے انحراف نہ کرنا اور راہ راست کے تمسک کو نہ چھوڑنا اور خدا جو تمہیں مال و دولت دے اس میں خدا سے ڈرتے رہنا۔

حضرت ابوبکر صدیق کہتے ہیں کہ یمن میں میں نے اپنا کام پورا کیا اس کے بعد میں اس شیخ کے پاس رخصت ہونے کو گیا ان سے کہا کیا تم میرے چند اشعار جو میں نے اس نبی کی شان میں کہے ہیں یاد کرو گے؟ میں نے کہا ہاں۔ پس اس نے چند اشعار مجھے سنائے حضرت ابوبکر کہتے تھے پھر میں مکہ میں آیا تو نبیؐ مبعوث ہو چکے تھے پس عقبہ بن ابی معیط' شیبہ' ربیعہ' ابوالجہل' ابوالبختری' نیز دیگر سرداران قریش میرے پاس آ گئے میں نے کہا کیا کوئی مصیبت تم پر آ گئی یا کوئی واقعہ ہو گیا؟ (سب مل کر اس وقت کیوں آئے ہو) ان لوگوں نے کہا کہ اے ابوبکر! بہت بڑا واقعہ ہو گیا ابوطالب کا یتیم یہ کہتا ہے کہ میں خدا کا بھیجا ہوا نبی ہوں ہمیں صرف تمہارا ہی خیال تھا اور نہ ہم اس کے معاملہ میں انتظار نہ کرتے اب تم آ گئے ہو تو تم ہی کافی ہو میں نے ان لوگوں کو لطائف الحیل سے ٹال دیا اور میں نے نبی ﷺ کے بارے میں پوچھا معلوم ہوا کہ آپ خدیجہ کے مکان میں ہیں۔ میں نے جا کے دروازہ کھٹکھٹایا آنحضرتؐ باہر تشریف لائے میں نے کہا کہ اے محمد ﷺ! آپ اپنے خاندانی گھر سے اٹھ گئے اور آپ نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوبکر! میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف بھی اور تمام لوگوں کی طرف۔ پس تم ایمان لاؤ میں نے کہا آپ کے نبی ہونے کی دلیل کیا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا وہ شیخ جس سے تم نے یمن میں ملاقات کی تھی۔ میں نے کہا یمن میں تو بہت سے شیخ ہیں جن سے میں نے ملاقات کی تھی آنحضرتؐ نے فرمایا وہ شیخ جس نے تمہیں اشعار سنائے تھے میں نے عرض کیا اے میرے حبیب! آپ سے کس نے یہ خبر بیان کی؟ آنحضرتؐ نے فرمایا اس بڑے فرشتے نے جو مجھ سے پہلے انبیاء کے پاس بھی آتا تھا میں نے عرض کیا آپ اپنا ہاتھ بیعت کے لیے بڑھائیے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ فرماتے تھے کہ پھر میں لوٹا اور میرے اسلام کی وجہ سے جس قدر خوشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھی اس قدر خوشی مکہ میں کسی کو نہ تھی ہمیں کئی محدثین نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ہارون بن حمید بن مجدر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مغراء نے مجاہد سے انہوں نے شعبی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ سب سے پہلے کون اسلام لایا تھا؟ انہوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر کیا تم نے

حسان کے یہ اشعار نہیں سنے

اذا تذکرت شجوا من اخی ثقة	فاذکر اخاک ابابکر بما فعلا
خیر البریة اتقاھاوا عدلھا	بعد النبی واوفاھا بما حملا
الثانی التالی المحمود مشھدہ	و اول الناس منھم صدق الرسلا

''جب تم اپنے کسی پرہیز گار بھائی کی مصیبت یاد کروتو چاہیے کہ ابوبکر کے حالات پیش نظر رکھو۔ وہ بعد نبی ﷺ کے تمام مخلوق سے بہتر اور سب سے زیادہ پرہیز گار اور عادل تھے۔ اور سب سے زیادہ اپنے فرائض کے پورا کرنے والے تھے۔ انہی کے ہمراہ وہ دوسرے شخص تھے جن کا مشہد پسندیدہ تھا۔ اور سب سے پہلے انہوں نے پیغمبر کی تصدیق کی۔ (یعنی اسلام لائے تھے۔)''

ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ضحاک بن مخلد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابوسلام حبشی نے بیان کیا کہ انہوں نے عمرو بن عنبسہ سلمی سے سنا وہ کہتے تھے میرے دل میں یہ بات آئی کہ بتوں کی عبادت باطل ہے میں ایک روز یہی کہہ رہا تھا کہ ایک شخص سے سنا اس نے کہا اے عمرو! مکہ میں بھی ایک شخص ہے وہ بھی ایسی ہی باتیں کرتا ہے جیسی تم کرتے ہو۔ عمرو کہتے تھے پس میں اس شخص کی تلاش میں مکہ گیا معلوم ہوا کہ وہ چھپے ہوئے ہیں رات کے سوا ان سے ملاقات نہیں ہوسکتی رات کو وہ کعبہ کا طواف کرنے آتے ہیں میں کعبہ کے پردوں کے درمیان میں بیٹھ گیا میں نے ان کی آواز کو اسی سے پہچانا کہ وہ لآ الہ الا اللہ کہہ رہے تھے پس میں باہر نکل آیا اور میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں میں نے پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ذریعہ سے کیا پیغام بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور خونریزی نہ کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرو عمرو کہتے تھے میں نے پوچھا کہ کسی نے آپ کی پیروی بھی کی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں ایک آزاد (یعنی ابوبکر) اور ایک غلام (یعنی زید بن حارثہ) نے میں نے کہا کہ آپ اپنا ہاتھ بڑھایئے میں آپ سے بیعت کروں پس آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا میں نے آپ سے بیعت کی بیشک میں اس وقت چوتھا مسلمان تھا۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوسعید اشج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عقبہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے جریری سے انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے ابوسعید سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر نے (ثقیفہ میں) فرمایا تھا کہ کیا میں سب لوگوں سے زیادہ مستحق خلافت نہیں ہوں؟ کیا میں سب سے پہلے اسلام نہیں لایا؟ کیا فلاں فضیلت مجھ میں نہیں ہے؟ کیا فلاں فضیلت مجھ میں نہیں ہے؟ ابراہیم نے بیان کیا کہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر اسلام لائے تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہؐ کے ساتھ ہجرت کی تھی اور بوقت ہجرت غار میں آپ کے ساتھ تھے اور وہاں آپ کے مونس تھے اور اپنی جان آپ پر سپرد کر دی تھی بعض علماء کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص سوائے حضرت ابوبکرؓ کے اور تمام صحابہ

کہہ دے کہ وہ صحابی نہ تھے تو کافر نہ ہوگا اور اگر کہہ دے کہ حضرت ابوبکر رسول اللہ کے صحابی نہ تھے تو کافر ہو جائے گا کیونکہ قرآن مجید اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ وہ آنحضرتؐ کے صحابی ہیں ہمیں ابوجعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں اللہ کے حکم کے منتظر تھے پس جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے آپ کو حکم پہنچایا کہ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر جائیں کفار قریش سب جمع ہوئے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذائیں پہنچانی چاہی جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے آپ سے کہا کہ آپ اپنے مکان میں رات کو نہ رہیے چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا جب آپ گھر سے نکلے تو تمام کافر آپ کے دروازہ پر جمع تھے آپ نے ایک مشت خاک لے کر سب کے سروں پر ڈال دی اللہ نے اس وقت ان کی بینائی زائل کر دی۔ رسول اللہ نے بیعت عقبہ کے دو مہینے بعد ہجرت کی تھی جس زمانہ میں یہ بیعت ہوئی ہے وہ زمانہ ایام تشریق کا تھا اور آپ شروع ربیع الاول میں مکہ سے چلے تھے یہ ابن اسحٰق کا قول ہے۔ حضرت ابوبکر (بہت دنوں سے) آپ سے ہجرت کی اجازت مانگ رہے تھے مگر رسول اللہ فرماتے تھے کہ جلدی نہ کرو امید ہے کہ اللہ کسی اور کو بھی تمہارے ساتھ کر دے چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کی اجازت ملی تو آپ حضرت ابوبکر کے ہاں تشریف لے گئے وہ سو رہے تھے آپ نے انہیں جگایا اور ان سے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی تھیں میں نے اس وقت ابوبکر کو دیکھا کہ مارے خوشی کے ان کے آنسو نکل پڑے اس کے بعد دونوں چل پڑے یہاں تک کہ غار میں پہنچے اور تین روز اس میں قیام کیا۔

ہمیں ابویاسر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ثابت نے انس سے روایت کر کے خبر دی کہ حضرت ابوبکر ان سے کہتے تھے کہ میں نے نبیؐ سے غار میں ایک مرتبہ عرض کیا کہ اگر ان کافروں میں سے کوئی شخص اپنے پیروں کے نیچے نظر ڈالے تو ہمیں دیکھ لے گا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوبکر! ان دو آدمیوں کی طرف تمہارا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔ ہمیں ابوالقاسم حسین بن ہبۃ اللہ محفوظ بن صصری تغلبی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شریف ابوطالب علی بن حیدرہ بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسین بن حسن بن محمد اسدی نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں فقیہ ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن احمد دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن محمد قریشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے حضرت انس سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ کی طرف چلے تو ابوبکر کو اکثر لوگ پہچانتے تھے جو شخص راہ میں ملتا اور پوچھتا کہ اے ابوبکر! تمہارے ہمراہ کون شخص ہیں؟ تو حضرت ابوبکر جواب دیتے کہ یہ مجھے راستہ بتاتے ہیں۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی احمد بن علی بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد حسن بن علی بن محمد فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن محمد یعنی ابوسعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسرائیل نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر نے میرے والد سے ایک عماری (زین) تیرہ درہم میں مول لی اور کہا کہ براء کو حکم دیجئے کہ وہ اس کو میرے مکان میں پہنچا دیں

میرے والد نے کہا یہ نہ ہوگا تاوقتیکہ آپ مجھ سے اس وقت کے حالات نہ بیان کر دیجئے جب کہ رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے چلے اور آپ ان کے ہمراہ تھے حضرت ابوبکر نے فرمایا (اچھا سنو! میں بیان کرتا ہوں) ہم بہت تڑکے اندھیرے میں چل دیئے تھے پھر اس دن اور اس شب برابر جاگتے رہے یہاں تک کہ دوسرے دن دوپہر کا وقت آیا اور آفتاب سمت الراس پر آیا میں نے ادھر ادھر نظر ڈالی کہ اگر کہیں سایہ معلوم ہو تو وہاں قیام کریں مجھے ایک پتھر دکھائی دیا اس کے قریب گیا تو دیکھا کہ اس کے نیچے سایہ ہے۔ پس میں نے وہ جگہ رسول اللہؐ کے لئے صاف کی اور ایک پوستین آپ کے لیے بچھادی اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ آپ لیٹ جائیے (چنانچہ آپ لیٹے رہے) اس کے بعد میں دیکھنے کے لیے چلا گیا کہ کوئی شخص تعاقب میں تو نہیں آتا؟ اتفاقاً مجھے ایک چرواہا ملا میں نے پوچھا تو کس کا چرواہا ہے اس نے قریش کے ایک آدمی کا نام لیا جس کو میں جانتا تھا میں نے اس سے پوچھا کہ تیری بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے اس نے کہا ہاں۔ میں نے اس سے کہا تو مجھے دودھ دے گا اس نے کہا ہاں پس میں نے اس سے کہا کہ دودھ دے تو اس نے ایک بکری کے پیر باندھے میں نے اس سے کہا تو اس نے اپنے ہاتھوں کو غبار سے صاف کر ڈالا میرے ساتھ ایک برتن تھا جس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا اس چرواہے نے ایک ہانڈی بھر کر دودھ مجھے دوہ دیا میں نے یہ دودھ اسی ظرف میں ڈال دیا یہاں تک کہ وہ خوب ٹھنڈا ہو گیا اس کے بعد میں اس کو رسول اللہؐ کے پاس لے گیا میں جس وقت آپ کے پاس پہنچا تو آپ بیدار ہو چکے تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس کو آپ پی لیجئے چنانچہ آپ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا پھر میں نے عرض کیا کہ اب چلنے کا وقت آ گیا اس کے بعد وہاں سے چلے اور لوگ ہماری جستجو میں چاروں طرف چھوڑے ہوئے تھے مگر ہمیں سراقہ بن مالک بن جعشم کے سوا کسی نے نہ پایا وہ اپنے گھوڑے پر سوار چلا آرہا تھا میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! یہ دوڑ آ گئی آنحضرت نے فرمایا کچھ غم نہ کر و اللہ ہمارے ساتھ ہے یہاں تک کہ جب وہ ہمارے قریب آ گیا اور ہمارے اور اس کے درمیان میں ایک نیزے کا فاصلہ رہ گیا یا تین نیزہ کا فاصلہ رہ گیا تو میں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ دوڑ آ گئی اور ہمارے پاس پہنچ گئی اور میں رونے لگا حضرت ابوبکر کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا واللہ! میں اپنے خیال سے نہیں روتا بلکہ صرف آپ کے خیال سے روتا ہوں پس رسول اللہؐ نے سراقہ کو بددعا دی اور فرمایا کہ اے اللہ! تو ہم سے اس کو روک لے جس طرح تجھے منظور ہو پس اس کا گھوڑا شکم تک دھنس گیا حالانکہ زمین بڑی سخت تھی سراقہ گھوڑے سے اتر پڑا اور کہنے لگا اے محمد! میں سمجھ گیا کہ یہ آپ کے عمل کا نتیجہ ہے اب آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے اس حالت سے نجات دے اللہ کی قسم! اور لوگ جو میرے پیچھے آپ کی جستجو میں آرہے ہیں ان سے میں آپ کو چھپاؤں گا اور یہ میرا ترکش ہے۔ اس میں سے ایک تیر نکال لیجئے عنقریب آپ کا گزر فلاں مقام پر میرے اونٹوں اور بکریوں پر ہو گا۔ آپ ان میں سے بقدر ضرورت لے لیجئے گا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا مجھے ان کی کچھ ضرورت نہیں پھر رسول اللہؐ نے اس کے لیے دعا کی تو اس کا گھوڑا زمین سے نکل آیا اور وہ اپنے اصحاب کے پاس لوٹ گیا اور رسول اللہؐ چل دیئے اور میں آپ کے ساتھ ساتھ تھا یہاں تک کہ ہم مدینہ پہنچ گئے لوگ راستوں میں آ آ کر حضرت سے ملے اور کچھ لوگ بلند مقامات پر بیٹھے ہوئے تھے۔ خدام اور لڑکے راستے میں چلا چلا کر یہ کہتے تھے کہ اللہ اکبر اللہ اکبر جاء رسول اللہ جاء محمد۔ ''آئے رسول اللہ آئے محمد''۔ پھر لوگوں میں باہم اختلاف ہونے لگا کہ آپ کس کے ہاں مہمان رہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں آج شب کو تو بنی نجار کے ہاں اتروں گا جو عبدالمطلب کے ماموں ہیں میں آج ان کی عزت افزائی کروں گا حضرت براء کہتے تھے کہ سب سے پہلے جو شخص مہاجرین میں سے ہمارے پاس آئے وہ مصعب بن عمیر تھے جو بنی عبدالدار کے بھائی تھے پھر ابن ام مکتوم نابینا آئے جو بنی فہر کے بھائی تھے ان کے

ابو حضرت عمر بن خطابؓ بیس سواروں کے ساتھ آئے۔ لوگوں نے پوچھا کہ رسول اللہؐ کا کیا ارادہ ہے؟ حضرت عمر نے کہا وہ بھی میرے پیچھے آ رہے ہیں بعد اس کے رسول اللہؐ تشریف لائے اور ابوبکر آپ کے ساتھ تھے حضرت براء کہتے تھے کہ رسول اللہؐ جس وقت تشریف لائے میں کئی سورتیں مفصل کی پڑھ چکا تھا۔ اسرائیل (راوی) نے بیان کیا ہے کہ حضرت براء انصار کے خاندان بنی حارثہ سے تھے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن موسیٰ قطان بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے منصور بن ابی الاسود سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے کثیر یعنی ابو اسمٰعیل نے جمیع بن عمیر سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر سے فرمایا کہ تم میرے بھائی ہو اور میرے صاحب غار ہو۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بدر وغیرہ میں شریک ہونا

ہمیں ابوالقاسم یعنی حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری تغلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شریف ابوطالب یعنی علی بن حیدرہ بن جعفر حسینی اور ابوالقاسم یعنی حسین بن حسن بن محمد اسدی نے خبر دی وہ یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد ابلی عطار نے بصرہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مقدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ اسدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مسعر بن کدام نے ابوعون سے انہوں نے ابوصالح حنفی سے انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے اور حضرت ابوبکر صدیق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا کہ تم میں سے ایک کے ساتھ جبریل ہیں اور دوسرے کے ساتھ میکائیل ہیں اور اسرافیل بھی ایک بہت بڑے فرشتے ہیں جو لڑائی میں شریک ہیں۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا کہ بدر کے دن جب لڑائی شروع ہو گئی تو سعد بن معاذ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ کے لیے ایک عریش (خیمہ) بنا دیں آپ اسی میں رہیں اور آپ کے قریب آپ کی سواریوں کو بٹھا دیں اور ہم دشمن سے لڑنے چلے جائیں پس اگر اللہ ہمیں فتح دے دے اور ہمیں غالب کر دے تو یہ ہمارا عین مقصود ہے اور اگر کوئی دوسری صورت ہو تو آپ اپنی سواری پر بیٹھ کر جو لوگ باقی رہ گئے ہیں ان سے مل جایئے گا۔ رسول اللہؐ نے ان کی بہت تعریف کی اور ان کو دعا دی پس رسول اللہؐ کے لیے عریش بنا دیا گیا اس میں آپ تھے اور حضرت ابوبکر تھے کوئی اور نہ تھا۔ رسول اللہؐ اپنے پروردگار سے اس کے وعدۂ نصرت کے ایفا کی التجا کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ اے اللہ! اگر یہ چند مسلمان ہلاک ہو جائیں گے تو پھر تیری عبادت کوئی نہ کرے گا حضرت ابوبکر کہنے لگے یارسول اللہؐ! بس اتنی ہی مناجات کافی ہے اللہ نے جو وعدۂ نصرت آپ سے کیا ہے اس کو پورا کرے گا۔ محمد بن سعد نے لکھا ہے کہ اہل سیر نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکر بدر، احد، خندق، حدیبیہ اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے اور رسول اللہؐ نے اپنا بڑا جھنڈا تبوک کے دن حضرت ابوبکر کو عنایت فرمایا تھا یہ جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا خیبر کے دن ان کو رسول اللہؐ نے سو وسق عنایت فرمائے تھے۔ حضرت ابوبکر ان لوگوں میں سے تھے جو احد اور حنین کے دن جبکہ لوگوں کے قدم پیچھے ہٹ گئے رسول اللہؐ کے ہمراہ ثابت قدم رہے۔ اہل سیر کا اس بات پر

اتفاق ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی غزوہ میں رسول اللہؐ سے پیچھے نہیں رہے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل

ہمیں عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن احمد سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن احمد دقاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حامد بن سہل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن جعفر رقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن عمرو نے زید بن ابی انیسہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے جندب بن عبداللہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ایک دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں کچھ لوگ میرے بھائی تھے کچھ میرے دوست تھے لیکن میں اللہ کی طرف برأت کرتا ہوں اگر میں نے تم میں سے کسی کو خلیل (جانی دوست) بنایا ہو اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا۔ مگر میرے پروردگار نے مجھے خلیل بنایا جس طرح اس نے ابراہیم کو خلیل بنایا تھا۔ عبداللہ بن احمد خطیب کہتے تھے کہ ہمیں جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی علی بن محسن تنوخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوسعید یعنی حسن بن جعفر بن محمد بن وضاح حرفی سمسار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوشعیب حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن عبداللہ بابلتی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے محمد بن حارث تیمی سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا کہ سب سے زیادہ سخت واقعہ جو تم نے مشرکوں کو رسول اللہؐ کے ساتھ کرتے دیکھا ہو بیان کرو۔ انہوں نے کہا ایک روز عقبہ بن ابی معیط آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ اس نے اپنا کپڑا رسول اللہؐ کے گلوئے مبارک میں ڈال کر سختی کے ساتھ گھونٹنا شروع کیا اتنے میں حضرت ابوبکر آگئے اور انہوں نے اس کا شانہ پکڑ کر اس کو رسول اللہؐ کے پاس سے ہٹایا اس کے بعد حضرت ابوبکر نے کہا کہ اے لوگو! کیا تم ایسے شخص کو قتل کئے ڈالتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے اور تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے معجزات بھی لایا ہے۔

ہمیں ابومنصور یعنی مسلم بن علی بن محمد سخی عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس جہنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر یعنی احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے عبدالرحمٰن بن حمید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک دن فرمایا کہ ابوبکر جنت میں ہیں، عمر جنت میں ہیں، عثمان جنت میں ہیں، علی جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں ہیں، زبیر جنت میں ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ہیں، سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں، سعید بن زید جنت میں ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح جنت میں ہیں۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین

ہمیں عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد وغیرہ نے کہا کہ ہمیں ابوالقاسم حریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحاق برمکی نے کہا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر یعنی محمد بن عبداللہ بن بخیت دقاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوہاشم یعنی محمد بن ابراہیم مسلطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن موسیٰ بن معدان کرابیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زکریا بن روید کندی نے حمید بن انس سے روایت

کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جبرئیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس اللہ عزوجل کی طرف سے وحی لے کر آئے اور کہا کہ اے محمد! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ عتیق بن ابی قحافہ سے کہہ دیجئے کہ میں ان سے راضی ہوں۔ نیز ہمیں ابن نخیت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن داؤد بن کثیر بن وثید ان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سواد بن عبداللہ عنبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابن عیینہ بیان کرتے تھے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے رسول اللہؐ کے متعلق سب مسلمانوں کو عتاب کیا سوائے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کہ ان پر کچھ عتاب نہیں ہوا اور فرمایا کہ

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ – الآية (التوبة: ۴۰)

"اگر تم نبی کی مدد نہ کرو (تو کچھ پرواہ نہیں) اللہ نے ان کی مدد کی جبکہ کافروں نے انہیں نکالا۔ نبی کے ہمراہ دوسرا ایک اور تھا جب وہ دونوں غار میں تھے۔"

ہمیں ابوقاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد بن طراح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن مندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبیداللہ بن محمد بن اسحٰق بن حبابہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بغوی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالجہم یعنی علاء بن موسیٰ باہلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سوار بن مصعب نے عطیہ سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میرے دو وزیر آسمان پر ہیں اور دو وزیر زمین پر۔ آسمان کے وزیر تو جبرئیل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین کے وزیر ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہم ہیں۔ رسول اللہؐ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا کہ علیین کے رہنے والے نیچے والوں کو ایسے نظر آتے ہیں جیسے تم ستاروں کو دیکھتے ہو اور بیشک ابوبکر و عمر اہل علیین میں سے ہیں اور وہ اسی لائق ہیں۔ حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر زبیر، عثمان، عبدالرحمٰن بن عوف اور طلحہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اسلام لائے اور انہوں نے سات غلاموں کو جن پر راہ خدا میں عذاب کیا جاتا تھا خرید کر آزاد کیا ان لوگوں میں سے حضرت بلال اور عامر بن فہیرہ بھی تھے جن کا ذکر اپنے اپنے مقام پر کیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر اور ان کے ایمان ویقین پر بڑا وثوق اور اعتماد تھا اسی وجہ سے جب آپ سے بیان کیا گیا کہ ایک بیل نے کلام کیا تو آپ نے فرمایا اس پر میں ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی حالانکہ وہ دونوں اس وقت وہاں موجود نہ تھے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابوداؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کو حضرت ابوہریرہؓ سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ایک شخص ایک بیل پر سوار ہونے لگا تو اس بیل نے کہا میں اس لیے نہیں پیدا کیا گیا میں تو زمین جوتنے کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس موقعہ پر میں ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی ابوسلمہ کہتے تھے کہ اس وقت ابوبکر و عمر وہاں موجود بھی نہ تھے ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد بن سعد مؤدب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عبیداللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوجابر یعنی زید بن عبدالعزیز بن حیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معافی بن عمران نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشام بن سعد نے عمر بن اسید سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم لوگوں میں یہ چرچا ہوا کرتا تھا کہ رسول

اللہ ﷺ تو اس امت میں سب سے بہتر ہیں اور آپ کے بعد ابوبکر ہیں ان کے بعد عمر ہیں اور علی بن ابی طالب کو تین باتیں ایسی دی گئی ہیں کہ اگر وہ مجھے ملتیں تو سرخ اونٹوں سے زیادہ مجھے پسند ہوتیں (وہ تین باتیں یہ ہیں)

رسول اللہؐ نے ان کے ساتھ اپنی بیٹی کا عقد کیا اور خیبر کے دن انہیں جھنڈا دیا اور ان کے سوا مسجد سے سب کے دروازے بند کرا دیئے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن خلاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حارث بن ابی اسامہ نے بیان کیا نیز ابونعیم یعنی احمد بن عبداللہ کہتے تھے کہ ہم سے عبداللہ بن حسن نے بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمٰعیل صائغ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے کہ ہم سے روح بن عبادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے قتادہ سے انہوں نے حضرت انس سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی ﷺ جب کوہ احد پر چڑھے اور آپ کے ہمراہ ابوبکرؓ عمر اور عثمان تھے تو وہ پہاڑ ہلنے لگا حضرت نے فرمایا کہ ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی ہے اور ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔ ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر یعنی محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فقیہ ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی عبدالرحمٰن بن عثمان بن القاسم بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق یعنی ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن داؤد قنطری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے عامر شعبی سے انہوں نے حارث سے انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ) ابوبکر و عمر کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ دونوں پیران (مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں نے پیرانہ سالی میں وفات پائی ان سب کے یہ سردار ہیں ورنہ جنت میں کوئی بوڑھا نہ ہوگا۔) اہل جنت کے سردار ہیں۔ یعنی تمام اولین و آخرین کے سوائے انبیاء و مرسلین کے اے علی! ان دونوں سے اس کو بیان نہ کرنا۔ نیز فقیہ ابوالقاسم کہتے تھے کہ ہمیں ابومحمد یعنی عبدالرحمٰن بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی طالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے جویبر سے انہوں نے ضحاک سے اللہ تعالیٰ کے قول:

یَآیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ - الآیة (التوبة: ۱۱۹) ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صادقین یعنی سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔'' کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ صادقین سے مراد ابوبکر و عمر ہیں نیز فقیہ ابوالقاسم کہتے تھے ہمیں خیثمہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی طالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبید طنافسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے عامر شعبی سے انہوں نے ابوجحیفہ سوائی سے وہ کہتے تھے حضرت علیؓ نے کہا اے وہب! میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اس امت میں نبی کے بعد سب سے بہتر ابوبکر و عمر ہیں۔ اور ایک شخص اور اسی قسم کی روایت محمد بن حنفیہ نے اپنے والد سے بھی کی ہے نیز فقیہ ابوالقاسم نے کہا ہے کہ ہم سے خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سلیمان صوری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن صباح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن عبدالحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید قافلانی نے حسن سے انہوں نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی ﷺ نے ایک مرتبہ سات کنکریاں زمین سے اٹھائیں وہ کنکریاں آپ کے ہاتھ میں تسبیح پڑھنے لگیں پھر آپ نے وہ کنکریاں حضرت ابوبکر کو دے

دیں ان کنکریوں نے ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح پڑھیں جس طرح نبیؐ کے ہاتھ میں پڑھی تھی پھر نبیؐ نے وہ کنکریاں حضرت عمر کے ہاتھ میں دے دیں ان کنکریوں نے ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح پڑھی جس طرح ابوبکر کے ہاتھ میں پڑھی تھی پھر آپ نے وہ کنکریاں حضرت عثمان کے ہاتھ میں دے دیں ان کنکریوں نے حضرت عثمان کے ہاتھ میں بھی تسبیح پڑھی جس طرح حضرت ابوبکر وحضرت عمر کے ہاتھ میں پڑھی تھی۔ ہمیں ابوالقاسم یعنی حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری تغلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شریف ابوطالب علی بن حیدرہ علوی اور ابوالقاسم یعنی حسین بن حسن اسدی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی عبدالرحمٰن بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن محمد قلانسی نے مقام رملہ میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن ربیع بن مصبح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے ایک روز پوچھا کہ آج تم میں سے کون شخص روزہ دار ہے؟ حضرت ابوبکر نے کہا میں آنحضرتؐ نے پوچھا کہ آج تم میں سے کس نے صدقہ دیا حضرت ابوبکر نے کہا میں نے۔ آنحضرتؐ نے پوچھا کہ آج تم میں سے کون شخص جنازہ میں شریک ہوا ہے۔ حضرت ابوبکر نے کہا میں نے۔ آنحضرتؐ نے پوچھا آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکر نے کہا میں نے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص یہ سب باتیں ایک دن میں کرے اس کے لیے جنت واجب ہے یا یہ فرمایا کہ وہ بخش دیا جائے گا۔ نیز ابوالقاسم کہتے تھے ہم سے خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسین حنینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عارم ابوالنعمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے حصین سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کچھ لوگ کوفہ کے رہنے والے اور کچھ لوگ بصرہ کے رہنے والے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جب وہ مدینہ پہنچ گئے تو آپس میں کچھ باتیں کرنے لگے یہاں تک کہ حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر آ گیا بعض لوگوں نے حضرت ابوبکر کو حضرت عمر پر فضیلت دی اور بعض نے حضرت عمر کو حضرت ابوبکر پر فضیلت دی۔ جارود بن معلی ان لوگوں میں تھے جنہوں نے حضرت ابوبکر کو حضرت عمر پر فضیلت دی تھی پس حضرت عمر درہ لیے ہوئے آئے اور جن لوگوں نے ان کو حضرت ابوبکر پر فضیلت دی تھی ان کی طرف متوجہ ہوئے اور درہ سے ان کو مارنا شروع کیا یہاں تک لوگ اپنے پیروں سے بچانے لگے پس جارود نے کہا کہ اے امیر المومنین! ٹھہر جائیے۔ اللہ عزوجل اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ ہم آپ کو حضرت ابوبکر پر فضیلت دیں۔ حضرت ابوبکر آپ سے فلاں بات میں افضل ہیں فلاں بات پر افضل ہیں یہ سن کر حضرت عمر کا غصہ فرو ہوا اور وہ لوٹ گئے پھر دوسرے وقت منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی بعد اس کے فرمایا کہ آگاہ رہو اس امت میں بعد نبی کے سب سے افضل ابوبکر ہیں جو شخص اس وقت کے بعد اس کے خلاف کہے گا وہ مفتری ہے اس کو وہی سزا دی جائے گی جو مفتری کو دی جاتی ہے۔

نیز ابوالقاسم کہتے تھے کہ ہم سے خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہلال بن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق ازرق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوسنان نے ضحاک بن مزاحم سے انہوں نے نزال بن سبرہ ہلالی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے (ایک دن) ہم نے حضرت علی کو خوش خوش دیکھا تو ہم نے کہا کہ اے امیر المومنین! ہم سے اپنے اصحاب کی حالت بیان کیجئے انہوں نے کہا کہ جو لوگ رسول اللہؐ کے اصحاب تھے وہی میرے بھی اصحاب ہیں۔ ہم نے کہا حضرت ابوبکر کی حالت بیان کیجئے انہوں نے فرمایا کہ وہ شخص تھے جن کا نام اللہ نے صدیق رکھا ہے جبرئیل علیہ

السلام کی زبان پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر نماز میں وہ رسول اللہؐ کے بنائے ہوئے خلیفہ تھے۔ آنحضرتؐ نے ہماری دینی پیشوائی کے لیے منتخب فرمایا تھا پس ہم ان کی دنیاوی پیشوائی پر راضی ہو گئے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا علم:

ہمیں ابومحمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر حاسب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر بن حیوۃ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمر بن واقد اسلمی نے یحییٰ بن مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے عکرمہ بن خالد سے انہوں نے حضرت عمر سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کون شخص لوگوں کو فتویٰ دیتا تھا؟ انہوں نے کہا حضرت ابوبکر و حضرت عمر ان دونوں کے علاوہ اور میں کسی کو نہیں جانتا۔ ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورشید یعنی عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حافظ ابوبکر بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے دعلج بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن سنان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سالم یعنی ابوالنضر نے عبید بن حنین اور بشر بن سعید سے انہوں نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے ایک دن خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ایک شخص کو اللہ نے دنیا و آخرت کے درمیان میں اختیار دیا ہے کہ چاہے دنیا میں رہے چاہے اللہ کے یہاں چلا جائے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے ہمیں ان کے رونے سے تعجب ہوا کہ نبی ﷺ تو ایک شخص کا حال بیان کر رہے ہیں کہ اسے اختیار دیا گیا ہے اس میں رونے کی کیا بات ہے؟ (مگر بعد میں) معلوم ہوا کہ وہ شخص خود آنحضرتؐ تھے۔ حضرت ابوبکرؓ ہم سب سے زیادہ اس کا علم رکھتے تھے پس آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ابوبکر! تم نہ روؤ۔ سب لوگوں سے زیادہ اپنی رفاقت اور اپنے مال سے میرے اوپر احسان کرنے والے ابوبکر ہیں اور اگر میں کسی کو جانی دوست بناتا تو انہیں کو بناتا مگر اخوت اسلامی و محبت ایمانی کافی ہے۔ خبردار مسجد میں سب کے دروازے بند کر دو سوائے ابوبکر کے دروازے کے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا زہد، تواضع اور سخاوت

ہمیں ابومحمد قاسم بن علی بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی عبدالرحمٰن بن ابی الحسن بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی خلیل بن ہبۃ اللہ خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی یعنی حسن بن محمد بن حسن بن قاسم بن درستویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن اسمٰعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن یعقوب جوزجانی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حسین بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالواحد بن زید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے اسلم کوفی نے مرہ سے انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر نے پانی مانگا تو شہد کا شربت ان کے سامنے لایا گیا جب وہ اس کو اپنے منہ کے قریب لے گئے تو ہٹا لیا اور رونے لگے یہاں تک کہ ان کے اصحاب بھی رونے لگے پھر وہ سب تو

چپ ہو گئے مگر حضرت ابوبکرؓ چپ نہ ہوئے اس کے بعد وہ اور زیادہ رونے لگے یہاں تک کہ لوگوں نے خیال کیا ہم اس رونے کا سبب بھی ان سے نہ دریافت کر سکیں گے مگر بعد اس کے وہ چپ ہو گئے تو لوگوں نے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ ﷺ! آپ کیوں روئے؟ انہوں نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہؐ کے ہمراہ تھا میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کوئی چیز ہٹا رہے ہیں حالانکہ وہاں کوئی چیز نہ تھی میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ یہ کیا چیز ہے؟ جس کو آپ ہٹا رہے ہیں۔ حالانکہ یہاں اور کوئی چیز میں نہیں دیکھتا آپ نے فرمایا کہ یہ دنیا ہے میرے پاس آئی ہے میں نے اس سے کہا کہ میرے پاس سے ہٹ جا تو وہ ہٹ گئی پھر آئی اور کہنے لگی کہ اچھا اگر آپ مجھ سے بچ گئے تو بچ گئے مگر آپ کے بعد والے لوگ مجھ سے ہرگز نہ بچیں گے۔ میں نے اس وقت اسی حدیث کو یاد کیا اور مجھے خوف آیا کہ کہیں دنیا نہ مجھے مل جائے۔

نیز ابومحمد کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعود یعنی احمد بن علی بن محمد بن مجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن محمد بن احمد عکبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالطیب یعنی محمد بن احمد بن خلف بن خاقان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن حسن بن درید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحاتم نے اصمعی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر کی عادت تھی کہ جب ان کی تعریف کی جاتی تو وہ کہتے کہ یا اللہ! تو مجھ سے بھی زیادہ میرے نفس کے حال سے واقف ہے اور میں ان سب لوگوں سے زیادہ اپنے نفس کے حال سے زیادہ واقف ہوں یا اللہ! مجھے اس سے بھی بہتر کر دے جیسا یہ لوگ گمان کرتے ہیں اور جن باتوں کو یہ لوگ نہیں جانتے ان کو بخش دے اور جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں اس کا مواخذہ مجھ سے نہ کر۔

نیز ابومحمد کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر قریشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن شجاع سکونی وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسامہ نے مالک بن مغول سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابوالسفر سے سنا وہ کہتے تھے کہ لوگ حضرت ابوبکر کے مرض (وفات) میں ان کی عیادت کو گئے اور کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ ﷺ! کیا ہم کسی طبیب کو بلائیں کہ وہ آپ کو دیکھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا طبیب مجھے دیکھ چکا ہے لوگوں نے پوچھا کہ طبیب نے کیا کہا؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا وہ یہ کہتا ہے کہ: **انی فعال لما ارید**۔ (''میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں'' مراد حضرت صدیق کی طبیب سے ذات پاک حق سبحانہ ہے)

ہمیں ابوالعباس احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی احمد بن موسیٰ بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے میمون بن اسحٰق بن حسن حنفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدالجبار عطاردی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومعاویہ ضریر نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ مجھے کسی کے مال نے اس قدر نفع نہیں پہنچایا جس قدر ابوبکر کے مال نے نفع پہنچایا پس ابوبکر روئے اور کہا کہ میں اور میرا مال سب یارسول اللہؐ! آپ ہی کا ہے۔ نیز ابومسعود کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن عبدالرحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن عمیر قریشی نے شعبی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب آیت: **ان تبدوا الصدقات**

فنعماھی - الآیة (البقرة: ۲۷۱) پوری آیت کا مطلب یہ ہے کہ "اگر تم لوگ صدقہ ظاہر کر کے دو تو وہ بھی اچھا ہے اور چھپا کے دو تو وہ تمہارے لیے اور بھی بہتر ہے"۔ نازل ہوئی تو حضرت عمر اپنا نصف مال لوگوں کے سروں پر لاد کر رسول اللہ ﷺ کے حضور میں لے آئے اور حضرت ابوبکر اپنا کل مال بہت پوشیدگی کے ساتھ لائے رسول اللہؐ نے پوچھا کہ اپنے گھر والوں کے لیے کیا چیز چھوڑ آئے؟ حضرت ابوبکر نے کہا اللہ کے وعدہ کو اور اس کے رسول کے وعدہ کو۔ حضرت عمر نے یہ دیکھ کر حضرت ابوبکر سے کہا کہ میری جان آپ پر فدا ہو جائے اور میرے گھر والے آپ پر فدا ہو جائیں۔ جس نیکی کی طرف ہم جانا چاہتے ہیں آپ اس میں ہم سے سبقت لے جاتے ہیں۔ اس حدیث کو ابوعیسیٰ ترمذی نے ہارون بن عبداللہ بزاز سے انہوں نے فضل بن دکین سے انہوں نے ہشام بن سعد سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمر سے اس طرح روایت کیا ہے کہ حضرت عمر نے کہا ایک مرتبہ رسول اللہؐ نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم دیا اور اتفاق سے اس وقت میرے پاس مال بھی تھا میں نے (اپنے دل میں) کہا آج میں ابوبکر سے سبقت لے جاؤں گا۔ پس میں اپنا نصف مال لے آیا رسول اللہؐ نے پوچھا کہ اپنے گھر والوں کے لیے کس قدر چھوڑ آئے؟ میں نے کہا اسی قدر اور ابوبکر اپنا کل مال لے آئے۔ آنحضرتؐ نے پوچھا کہ اے ابوبکر! اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے؟ انہوں نے کہا اللہ اور رسول کو ان کے لیے چھوڑ آیا ہوں میں نے (دل میں) کہا کہ ابوبکر پر میں کبھی سبقت نہ لے جاسکوں گا۔

ہمیں ابوالقاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن فضل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر حمیدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر جس وقت اسلام لائے ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے سب انہوں نے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیئے اور سات غلام آزاد کئے جن کو اللہ کی راہ میں عذاب دیا جاتا تھا انہوں نے حضرت بلال کو آزاد کیا اور عامر بن فہیرہ، زنیرہ، نہدیہ، نہدیہ کی لڑکی، بنی مؤمل کی لونڈی، ام عبیس کو زنیرہ: زاء پر کسرہ، نون مشدد، اس کے بعد یاء، پھر راء اور آخر میں ہاء ہے۔

عبیس: عین پر پیش، باء پر زبر، اور یاء ساکنہ اور آخر میں سین ہے۔

نیز ابوالقاسم کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم واسطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خطیب ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حسن بن علی بن محمد واعظ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابونصر یعنی اسحٰق بن احمد بن شبیب بخاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن یعنی نصر بن احمد بن اسمٰعیل بن سانح بن قوامہ نے بخارا میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جبریل بن منجاح کشانی نے بخارا میں خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے رشدین نے حجاج بن شداد مرادی سے انہوں نے ابوصالح غفاری سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطابؓ ایک نابینا بڑھیا کی خبر گیری کیا کرتے تھے جو مدینہ کے کنارہ کسی مقام میں رہتی تھی اس کے لیے پانی بھر دیتے تھے اور اس کے سب کام کر دیتے تھے پھر ایسا ہوا کہ جب حضرت عمر آتے تو دیکھتے کہ کوئی شخص ان کاموں کو کر گیا ہے جب آتے یہی واقعہ پیش آتا پس حضرت عمر تاک میں بیٹھ گئے دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے جو برابر اس بڑھیا کے پاس جاتے تھے حالانکہ وہ اس زمانے میں خلیفہ تھے۔ حضرت عمر نے جب ان کو دیکھا تو کہا قسم اللہ کی! وہ آپ ہی تھے۔ نیز

ابوالقاسم کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی حسن بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فضیل بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد بن ابی شریح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عقیل بن ازہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن معاذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے حبیب بن عبدالرحمٰن سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے اپنی پھوپھی انیسہ سے سنا وہ کہتی تھی کہ حضرت ابوبکرؓ تین برس ہم لوگوں کے پاس رہے دو برس قبل خلافت کے اور ایک برس بعد خلافت کے قبیلہ کی لڑکیاں اپنی بکریاں ان کے پاس لے جاتی تھیں۔ اور وہ ان کا دودھ دوہ دیتے تھے۔

نیز ابوالقاسم کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر انصاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عباس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ نے مورق سے انہوں نے ابوسعید معلّی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے سعید بن میّب سے سنا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن صبیحہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا نیز محمد بن سعد کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن عمر نے نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت صدیق سے اسی دن بیعت ہوئی جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔ یعنی بروز دوشنبہ [1] تاریخ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ کو اس وقت ان کا مکان مقام سنح میں تھا ان کی زوجہ حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے پاس جو قبیلہ بنی حارث بن خزرج سے تھیں وہاں انہوں نے بالوں کا ایک حجرہ بنالیا تھا پھر چند روز کے بعد وہ مدینہ میں اٹھ آئے بعد خلافت کے مقام سنح میں سات مہینے رہے برابر پیادہ پا آیا کرتے تھے اور کبھی سوار ہو کر آتے تھے مدینہ میں آکر لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے پھر عشاء کی نماز پڑھا کر اپنے گھر لوٹ جاتے تھے قبیلہ کی بکریوں کا دودھ دوہ دیا کرتے تھے خلافت کے بعد قبیلہ کی ایک لڑکی نے کہا کہ اب ہمارے لیے دودھ نہ دوہیں گے۔ حضرت ابوبکر نے جو اس کو سنا تو کہا قسم اپنے پروردگار کی! میں اب بھی تمہیں دودھ دوہ دیا کروں گا میں امید کرتا ہوں کہ خلافت کی وجہ سے میری کسی قدیم عادت میں تغیر نہ آئے گا۔ چنانچہ برابر ان لوگوں کو دودھ دوہ دیا کرتے تھے کبھی کبھی کسی لڑکی سے کہتے تھے کہ کیا تو چاہتی ہے کہ میں تیرے لیے گائے کی آواز بولوں یا چیخوں؟ جس بات کو وہ پسند کرتی ویسا ہی کرتے ان کی تواضع کے بہت حالات ہیں۔ جن میں سے صرف اسی قدر پر ہم اکتفا کرتے ہیں۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت

ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر یعنی محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی علاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن

---

[1] دن کی تعیین یقینی ہے مگر تاریخ وفات ۱۲ ربیع الاول کلیۃً محال ہے۔
مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم از سید سلیمان ندوی (محمد احمد)

...روف بن ابی حبیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق یعنی ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد ... بکرویہ بالسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن حسن مدنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مبارک بن فضالہ نے حسن سے ...وں نے انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے (ایک روز) فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک ...ں پر ہوں اور میرے پاس بکریاں آ رہی ہیں کچھ سیاہ کچھ سفید سیاہ بکریوں کی تعبیر تو میں نے اہل عجم سے لی اور سفید بکریوں کی تعبیر ... عرب سے پھر ابوبکرؓ آئے اور انہوں نے ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا اور ایک ڈول یا دو ڈول نکالے ان کے نکالنے میں کچھ ...عف تھا اللہ اس کو معاف کرے پھر عمرؓ آئے اور انہوں نے حوض کو بھر دیا اور تمام وارد و صادر کو سیراب کر دیا۔ نیز ابوالبرکات کہتے ...ے کہ ہمیں عبدالرحمٰن بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ...ن بن حمید بن ربیع خزاز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن اسماعیل بن یحیٰی بن سلمہ بن کہیل نے اپنے والد سے انہوں ...ے ان کے دادا سلمہ سے انہوں نے ابوالزعراء سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ...ول اللہؐ نے فرمایا میرے بعد ان دونوں کی اقتدا کرو یعنی حضرت ابوبکر و حضرت عمر کی۔ نیز ابوالبرکات کہتے تھے ہم سے خیثمہ نے ...ان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ملاعب بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خلف بن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ...ارک بن فضالہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن زبیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے (خلیفہ) عمر بن عبدالعزیز نے حسن بصری ...ے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے کچھ باتیں دریافت کروں چنانچہ میں ان کے پاس گیا وہ چمڑے کا ایک تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے ...ں نے کہا:

مجھے عمر بن عبدالعزیز نے آپ کے پاس کچھ باتیں دریافت کرنے کو بھیجا ہے۔ پس انہوں نے میرے سوالات کا جواب دیا بعد ...س کے میں نے کہا میری تشفی کر دیجئے اس بات میں جو لوگ اختلاف کر رہے ہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنا دیا ...ا؟ پس حسن بصری سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے کیا اس میں کچھ شک ہے؟ قسم اس اللہ کی! جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ رسول ...للہؐ نے ان کو خلیفہ بنایا تھا اور بے شک ابوبکر اللہ کو سب سے زیادہ پہچانتے تھے اور اس سے سب سے زیادہ ڈرتے تھے اور اس بات ...ے وہ بہت خائف تھے کہ ایسی حالت میں وفات پائیں جس کا حکم رسول اللہؐ نے انہیں نہیں دیا۔ ہمیں منصور بن ابی الحسن طبری نے ...نی سند سے ابویعلیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زکریا بن یحیٰی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن دینار مکی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن طلحہ نے عائشہ بنت سعد سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ ...ضی اللہ عنہا سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھائیں بعض لوگوں نے کہا کاش! آپ کسی اور ...و حکم دیتے آنحضرتؐ نے فرمایا میری امت کو سزاوار نہیں ہے کہ ابوبکر کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا شخص ان کی امامت کرے۔ ہمیں ...سمٰعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن عبدالرحمٰن کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن بشیر نے عیسیٰ بن میمون انصاری سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ ...عنہا سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس قوم میں ابوبکر ہوں اس قوم کو سزاوار نہیں ہے کہ کوئی دوسرا ان کی امامت ...کرے نیز اسمٰعیل بن علی کہتے تھے ہم سے ابوعیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے یعقوب ...بن ابراہیم بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے محمد بن جبیر

بن مطعم نے خبر دی کہ ان کے والد جبیر بن مطعم بیان کرتے تھے کہ ایک عورت نبیؐ کے پاس کسی کام کے لیے آئی آپ نے اسے کچھ
حکم دے دیا اس نے عرض کیا یارسول اللہؐ! بتایئے اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر
کے پاس جانا۔ ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورشید یعنی عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعی
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر یعنی احمد بن موسیٰ بن
مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سلیمان مالکی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن محمد بن یوسف واسطی نے بیا
کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ابان واسطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریک بن عبداللہ نخعی نے ابوبکر ہذلی سے انہوں نے حسن
بصری سے انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ابوبکر کو مقدم فرمایا ا
انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی حالانکہ میں وہاں موجود تھا کہیں گیا نہ تھا اور میں صحیح تھا مریض نہ تھا اگر آپ چاہتے تو مجھے مقد
فرماتے پس ہم نے اپنی دنیاوی سرداری کے لیے اس شخص کو پسند کر لیا جس کو اللہ و رسول نے ہماری دینی سرداری کے لیے منتخب فر
تھا۔ ہمیں ابوالقاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی اسمٰعیل بن احمد بن عمر سمرقندی ۔
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن احمد بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ وزیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمی
عبداللہ بن محمد بلوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسحٰق ازرق نے سلمہ بن نبیط ۔
انہوں نے نعیم بن ابی ہند سے انہوں نے نبیط یعنی ابن شریط سے انہوں نے سالم بن عبید سے جو اصحاب صفہ میں سے تھے روای
کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ کا مرض جب سخت ہو گیا تو آپ پر بیہوشی طاری ہونے لگی جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے فر
کہ بلال سے کہو اذان دیں اور ابوبکر سے کہو نماز پڑھائیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرے والد نرم دل آ
ہیں کاش! آپ کسی اور کو یہ حکم دیتے پھر آنحضرتؐ نے پوچھا کہ نماز قائم ہو گئی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یارسول ا
ﷺ! میرے والد نرم دل آدمی ہیں کاش! آپ کسی اور کو یہ حکم دیتے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگ تو یوسف کے ہمنشین (ی
جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی ہمنشین عورتیں یعنی زنان مصر حضرت یوسف علیہ السلام سے ایسی بات کہتی تھیں جس کو ان
دل کبھی منظور نہ کر سکتا تھا ویسی ہی بات تم مجھ سے کہہ رہی ہو۔) عورتوں کے مثل ہو بلال کو حکم دو کہ وہ اذان دیں اور ابوبکر سے کہو
نماز پڑھائیں۔ اس کے بعد پھر آنحضرتؐ کو افاقہ ہوا تو آپ نے پوچھا کہ کیا نماز قائم ہو گئی؟ تو لوگوں نے کہا ہاں آنحضر
نے فرمایا کسی کو بلاؤ میں اس پر ٹیک لگا کر جاؤں گا پس بریرہ آئے اور ایک اور شخص آیا اور وہ آنحضرتؐ کو پکڑ کر لے چلے آ
کے دونوں پیر زمین پر گھسٹتے ہوئے جاتے تھے پھر لوگوں نے لے جا کر آپ کو حضرت ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دیا حضرت ابوبکر
چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں مگر آپ نے ان کو روکا یہاں تک کہ لوگوں نے نماز سے فراغت پائی پھر جب آنحضرتؐ کی وفات ہ
اور اہل عرب امی لوگ تھے آپ سے پہلے ان میں کوئی نبی نہ ہوا تھا تو حضرت عمر نے کہا کہ جو شخص آنحضرتؐ کی وفات کا لفظ
سے نکالے گا میں اسے اپنی اس تلوار سے مار دوں گا۔ لوگوں نے سالم سے کہا کہ جاؤ اور رسول اللہؐ کے صاحب یعنی حضرت ابوبک
بلا لاؤ میں گیا تو میں نے انہیں مسجد میں پایا میں بے اختیار رونے لگا حضرت ابوبکر نے کہا شاید نبی اللہؐ کی وفات ہو گئی میں نے
کہ عمر تو کہتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہؐ کی وفات کا کلمہ منہ سے نکالے گا میں اسے اپنی اس تلوار سے ماروں گا حضرت ابوبکر
میرا ہاتھ پکڑ لیا اور اندر تشریف لے گئے لوگوں نے ان کے لیے جگہ چھوڑ دی۔ وہ رسول اللہؐ کے اوپر جھک گئے یہاں تک کہ قر

تھا کہ ان کا چہرہ آنحضرتؐ کے چہرۂ مبارک سے مل جائے انہوں نے آپ کی سانس دیکھی معلوم ہوا کہ آپ کی وفات ہوگئی تو
حضرت ابوبکر نے یہ آیت پڑھی: انک میت و انهم میتون - الآیة (الزمر: ۳۰) ''اے نبی تم بھی مرنے والے ہو اور یہ
لوگ بھی مرنے والے ہیں''۔ لوگوں نے پوچھا کہ اے صاحب رسول اللہ! کیا آنحضرت ﷺ کی وفات ہوگئی؟ انہوں نے کہا
ہاں لوگوں نے سمجھ لیا کہ یہ سچ ہے لوگوں نے کہا اے صاحب رسول اللہ! کیا نبیؐ پر نماز پڑھی جائے گی؟ حضرت ابوبکر نے فرمایا ہاں
ایک ایک جماعت تم میں سے آئے اور تکبیر کہہ کر دعا مانگے اور چلی جائے یہاں تک کہ سب لوگ فارغ ہو جائیں لوگوں نے سمجھ لیا
کہ یہ ایسا ہی ہے۔ پھر لوگوں نے کہا کہ اے صاحب رسول اللہ! کیا نبی ﷺ دفن کئے جائیں گے؟ حضرت ابوبکر نے کہا ہاں۔
لوگوں نے پوچھا کہ کس مقام پر دفن کئے جائیں گے؟ حضرت ابوبکر نے کہا جس مقام پر اللہ نے ان کی روح کو قبض فرمایا ہے کیونکہ
اللہ نے ان کی روح پاکیزہ مقام میں قبض فرمائی ہے۔ لوگوں نے سمجھ لیا کہ یہ ایسا ہی ہے پھر حضرت ابوبکر نے کہا کہ رسول اللہ ابھی
تم لوگوں کے پاس ہیں یہ کہہ کر باہر چلے گئے۔ پس سب مہاجرین یا چند مہاجرین ان کے پاس (معلوم ہوا کہ خلافت کا انتظام
کرنے کے لیے مہاجرین اور انصار کے اصرار سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ثقیفہ بنی ساعدہ گئے تھے۔) آ گئے۔ حضرت ابوبکر
نے کہا ہمارے انصاری بھائیوں کے پاس جاؤ ان کا بھی اس حق میں حصہ ہے چنانچہ وہ لوگ گئے دیکھا تو وہ باہم مشورہ کر رہے
ہیں یہاں تک کہ انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ ایک خلیفہ ہم میں سے ہونا چاہیے ایک تم میں سے پس حضرت عمر کھڑے ہو
گئے اور انہوں نے حضرت ابوبکر کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا دو تلواریں ایک میان میں ہرگز نہیں رہ سکتی۔ پھر کہا کہ تم میں سے کون شخص ہے؟
جس کو یہ تین فضیلتیں نصیب ہوئی ہوں؟ اذهما فی الغار 'اذ یقول لصحابه اور لاتحزن ان الله معنا- فضیلتیں کس کے
پاس ہیں؟ پھر انہوں نے حضرت ابوبکر کا ہاتھ بڑھایا اور ان سے بیعت کی بعد اس کے پھر اور لوگوں نے بھی بیعت کی اور خوب
بیعت کی۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن علی نے زائدہ سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن
مسعود سے روایت کر کے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو انصار نے مہاجرین سے کہا کہ ایک امیر ہم
میں سے ہونا چاہیے اور ایک تم میں سے حضرت عمر آئے اور انہوں نے کہا کہ اے گروہ انصار! کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو حکم دیا تا کہ وہ لوگوں کی امامت کریں پس تم میں سے کس شخص کا دل اس بات کو گوارا کرتا ہے کہ وہ
ابوبکر پر پیش قدمی کرے سب نے کہا کہ ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ ابوبکر پر پیش قدمی کریں۔

ہمیں قاسم بن علی دمشقی نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب یعنی علی بن عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہم سے ابوالحسن خلعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن نحاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید بن اعرابی نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہم سے شرف بن سعید واسطی نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے زر بن حبیش سے انہوں نے حضرت عبداللہ (بن
مسعود) سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ انصار نے اپنی رائے سے رجوع صرف حضرت عمرؓ کے کلام سے کیا انہوں نے
کہا کہ میں اللہ کی قسم دلاتا ہوں بتاؤ ابوبکر کو یہ حکم ملا تھا یا نہیں کہ وہ لوگوں پر نماز پڑھائیں؟ سب لوگوں نے کہا ہاں۔ حضرت عمرؓ نے کہا
پھر تم میں سے کس کا دل اس بات کو گوارا کرتا ہے کہ جس جگہ پر انہیں رسول اللہؐ نے کھڑا کیا ہے وہاں سے ان کو ہٹا دے۔ سب نے
کہا کہ ہم میں سے کسی کا دل بھی اس بات کو گوارا نہیں کرتا ہم اللہ سے مغفرت چاہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کی یہ گفتگو حدیث صحیح میں

وارد ہے۔ وہ حدیث بہت بڑی ہے ہم نے اس کو بوجہ طویل اور مشہور ہونے کے ترک کر دیا ہے جب رسول اللہؐ کی وفات ہوئی تو تمام مکہ میں زلزلہ پڑ گیا اس کیفیت کو ابو قحافہؓ نے سنا تو پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا رسول اللہؐ کی وفات ہو گئی۔ ابو قحافہ نے کہا بڑا حادثہ ہوا پھر آپ کے بعد خلیفہ کون ہوا؟ لوگوں نے کہا تمہارے بیٹے۔ ابو قحافہؓ نے کہا کہ کیا بنی عبد مناف اور بنی مغیرہ اس بات پر راضی ہو گئے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ ابو قحافہؓ نے کہا جو چیز اللہ دے اس کا کوئی دینے والا نہیں۔ حضرت ابو بکر کے ہاتھ پر سب سے پہلے عمر بن خطابؓ نے بیعت کی تھی یہ بیعت مقام ثقیفہ میں ہوئی۔ اسی دن جس دن رسول اللہؐ کی وفات ہوئی پھر بیعت عام دوسرے دن ہوئی علی بنی ہاشم زبیر بن عوام خالد بن سعید بن عاص اور سعد بن عبادہ انصاری بیعت سے علیحدہ رہے پھر بعد موت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کے سب نے بیعت کر لی سوائے سعد بن عبادہ کے انہوں نے کسی سے بیعت نہیں کی یہاں تک کہ مر گئے ان تمام لوگوں نے موافق صحیح حدیث کے چہار مہینہ کے بعد بیعت کی اور اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں۔

بیشک یہ حدیث جامع شرائط صحت ہے اور صحیح بخاری میں بھی مروی ہے کہ مگر محققین کے نزدیک درایۃً یہ حدیث کمزور ہے اور وہ حدیث صحیح ہے جس کو شیخ ولی اللہ محدث دہلوی نے ازالۃ الخفا میں بطرق متعددہ نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے تین روز کے بعد بیعت کر لی تھی اس کے صحیح ہونے اور چہار مہینے بعد بیعت کی روایت کے ضعیف ہونے کی وجوہ اگر کسی کو بہ تفصیل دیکھنا ہوں تو ہماری کتاب انتصار الاسلام کی طرف رجوع کرے مختصراً یہاں ایک دو باتیں نقل کی جاتی ہیں:

(۱) چہار مہینے کے بعد بیعت کی روایت صحیح مانی جائے تو حضرت علیؓ کا چہار مہینے تک خطا پر اصرار لازم آتا ہے امام برحق اور پھر حضرت صدیق جیسے امام کی بیعت نہ کرنا یقیناً خطا ہے اور اس خطا پر چہار مہینے تک متنبہ نہ ہونا حضرت علی کی شان سے بہت بعید ہے۔

(۲) اس چہار ماہ میں حضرت علیؓ برابر پانچوں وقت نماز میں حضرت صدیق سے ملتے ہوں گے پس درصورت بیعت نہ کرنے کے کسی قسم کا سوال واستفسار درمیان میں نہ آنا یا اس کا مذکور نہ ہونا بہت بعید ہے۔

(۳) روایات صحیحہ میں وارد ہے کہ حضرت صدیقؓ نے حاضرین بیعت میں علی مرتضیٰؓ کو نہ دیکھا تو پوچھا کہ علی کہاں ہیں؟ لوگ ان کو بلا لائے تو حضرت صدیق نے پوچھا کہ اے ابن عم رسول اللہ! کیا تم چاہتے ہو کہ مسلمانوں میں تفرقہ ڈالو؟ انہوں نے کہا نہیں۔ میں ایسا نہیں چاہتا پھر انہوں نے بیعت کر لی اسی طرح حضرت زبیر سے بھی بات چیت ہوئی اور انہوں نے بھی بیعت کر لی۔ اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ توقف بیعت کو بہت زمانہ نہیں گزرا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدین کے قتال میں بڑا کارنمایاں کیا جس کو ہم تاریخ کامل میں ذکر کر چکے ہیں۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسعر نے سفیان سے انہوں نے عثمان بن مغیرہ سے انہوں نے علی بن ربیعہ سے انہوں نے اسماء بن حکم فزاری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی کو کہتے ہوئے سنا کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تھا تو اللہ جس قدر چاہتا اس سے مجھ کو نفع حاصل ہوتا مگر جب کوئی اور شخص مجھ سے حدیث بیان کرتا تو میں اسے حلف دے دیتا اگر وہ حلف لے لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا اور مجھ سے ابو بکر نے بیان کیا اور ابو بکر سچے تھے (اس لیے میں نے ان سے حلف نہیں لیا۔) انہوں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص گناہ کرے پھر وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور بعد

اس کے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ سے استغفار کرے تو اللہ اس کا گناہ بخش دیتا ہے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات

ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن ۷ جمادی الآخرہ ۱۳ھ کو وفات پائی اور حضرت عمر بن خطابؓ نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات دوشنبہ کے دن بعد زوال ہوئی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سہ شنبہ ۲۲ جمادی الآخرہ کو ہوئی۔ ہمیں ابومحمد بن ابی القاسم نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح یعنی یوسف بن عبدالواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شجاع بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ بن مندہ نے خبر دی کہ حضرت ابوبکر کی ولادت واقعہ فیل کے دو برس اور کچھ دن کم چار مہینے بعد ہوئی اور نبی ﷺ کی وفات کے دو برس اور چند ماہ بعد وفات پائی عمر تریسٹھ برس تھی۔ رنگ سفید تھا جسم لاغر تھا' رخسارے کم گوشت تھے چہرہ پر رگیں ظاہر تھیں۔ آنکھیں اندر حلقوں کے تھیں۔ پیشانی بلند تھی حنا اور نیل کا خضاب لگایا کرتے تھے مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے تھے۔ اور ان کے والدین بھی اسلام لائے تھے خود بھی صحابی ہیں اور ان کے والدین بھی صحابی ہیں اور بیٹے بھی صحابی ہیں رضی اللہ عنہم۔ ابومحمد نے کہا ہے کہ مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر فرضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر بن حیوۃ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے لیث بن سعد نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کر کے خبر دی کہ حضرت ابوبکر اور حارث بن کلاہ ایک خزیرہ (ایک خاص ترکیب سے گوشت پکایا جاتا ہے اس کو خزیرہ کہتے ہیں) کھا رہے تھے جو حضرت ابوبکر کے لیے ہدیہ میں آیا تھا حارث نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ! اپنا ہاتھ اٹھا لیجئے واللہ! اس میں ایک سال کی معیاد کا زہر پڑا ہوا ہے اور ہم اور آپ ایک ہی دن مریں گے۔ حضرت ابوبکر نے اس سے ہاتھ اٹھا لیا مگر اس کے بعد دونوں برابر علیل رہے یہاں تک کہ سال ختم ہونے کے وقت ایک ہی دن میں دونوں کی وفات ہوئی۔

نیز ابومحمد کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن سعد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتی تھیں حضرت ابوبکر کے مرض کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ انہوں نے ۷ جمادی الآخرہ کو بروز دوشنبہ غسل کیا اس دن سردی سخت تھی پس ان کو پندرہ دن تک بخار آیا کہ نماز کے لیے باہر نہ جاسکتے تھے۔ حضرت عمر کو حکم دیتے تھے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ لوگ ان کی عیادت کے لیے آتے تھے اور ان کا مرض ہر روز بڑھتا جاتا تھا۔ حضرت عثمان سب سے زیادہ ان کی تیمارداری کے لیے حاضر رہتے تھے وفات ان کی شب سہ شنبہ کو بتاریخ ۲۲ جمادی الآخرہ ۱۳ھ ہوئی۔ پس خلافت ان کی دو برس تین مہینہ دس دن رہی اور ابومعشر کہتے تھے دو برس اور چار دن کم چار مہینے جب وفات ہوئی اس وقت عمر ان کی تریسٹھ برس کی تھی۔ تمام روایات اس بات پر متفق ہیں کی ان کی عمر رسول اللہ ﷺ کی عمر کے برابر ہوئی حضرت ابوبکر واقعہ فیل سے تین برس بعد پیدا ہوئے۔ وہ اسلام میں سب سے پہلے خلیفہ ہوئے اور اسلام میں سب سے پہلے امیر حج وہی تھے۔ رسول اللہؐ نے ۸ھ میں مکہ فتح کیا اور ۹ھ میں حضرت ابوبکر کو بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو حج کرائیں اور انہیں نے سب سے پہلے قرآن جمع کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں سب سے پہلے علی بن ابی طالب

نے قرآن جمع کیا تھا۔ حضرت ابوبکر کے جمع قرآن کا حال ہم حضرت عثمان کے تذکرہ میں لکھیں گے اور وہ سب سے پہلے خلیفہ ہیں جن کی میراث ان کے والد نے بھی پائی۔ زیاد بن حنظلہ نے کہا ہے کہ حضرت ابوبکر کی وفات کا سبب وہ اندرونی صدمہ تھا جو رسول اللہ کی وفات سے انہیں پہنچا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اسی کے مثل کہا ہے جب حضرت ابوبکر کی وفات کا زمانہ قریب آ گیا تو انہوں نے حضرت عمر بن خطابؓ کو خلیفہ بنایا اس کی کیفیت ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں لکھیں گے۔

۳۰۶۵۔ حضرت عبداللہؓ بن عثمان بن عفان

حضرت عبداللہؓ بن عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس۔ ان کی والدہ رقیہ بنت رسول اللہؐ تھیں۔ حضرت عثمان کی کنیت بھی انہیں کے نام پر تھی۔ سرزمین حبش میں پیدا ہوئے تھے۔ مصعب زبیری نے کہا ہے کہ جب حضرت عثمان بن عفان نے ہجرت کی تو ان کے ساتھ ان کی زوجہ رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھیں۔ وہاں انکے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام حضرت عثمان نے عبداللہ رکھا اور عبدالکریم بن روح بن عنبسہ بن سعید مولیٰ حضرت عثمان بن عفان نے (جن کی والدہ ام عیاش رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی تھیں) اپنے والد روح سے انہوں نے اپنے والد عنبسہ سے انہوں نے ان کی دادی ام عیاش سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں حضرت رقیہ سے حضرت عثمان کا ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام نبیؐ نے عبداللہ رکھا اور حضرت عثمان کی کنیت ابوعبداللہ رکھی یہ صاحبزادے چھ برس زندہ رہ کر عالم جاودانی میں تشریف لے گئے ان کی قبر میں نبی ﷺ خود اترے تھے یہ زبیر بن بکار کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۶۶۔ حضرت عبداللہؓ عدوی

حضرت عبداللہؓ عدوی۔ قبیلہ بنی عدی سے ہیں۔ ان کا نام سائب تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا انہوں نے نبیؐ سے قرض کی ضمانت کے متعلق ابوقتادہ کے مثل ایک روایت کی ہے اور ان کی حدیث میں یہ مضمون ہے کہ دو دینار (اگر کسی کے ذمہ قرض باقی رہ جائے تو سمجھنا چاہیے کہ دو) داغ ہیں (آتش جہنم کے) اس حدیث کو ابولہیعہ نے ابوقبیل سے روایت کیا ہے ان کی حدیث اہل مصر روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۰۶۷۔ حضرت عبداللہؓ بن عدی انصاری

حضرت عبداللہؓ بن عدی انصاری ہیں۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عطاء بن یزید سے انہوں نے عبید اللہ بن عدی بن خیاد سے انہوں نے عبداللہ بن عدی انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے اس حال میں کہ رسول اللہؐ اپنے صحابہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے ایک منافق کے قتل کی بابت آپ سے آہستہ کچھ بات کہی۔ مگر رسول اللہؐ نے بلند آواز سے فرمایا کہ کیا وہ لآ الہ الا اللہ کی شہادت نہیں دیتا؟ اس شخص نے کہا شہادت تو دیتا ہے مگر اس کی شہادت قابل اعتبار نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا وہ نماز نہیں پڑھتا؟ اس شخص نے کہا نماز تو پڑھتا ہے مگر اس کی نماز قابل اعتبار نہیں۔ آپ نے فرمایا تو ان لوگوں کے قتل سے مجھے منع کیا گیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن شہاب سے مروی ہے وہ عبید اللہ بن عدی سے روایت کرتے ہیں کہ انصار میں

سے ایک شخص نے ان سے یہ واقعہ بیان کیا تھا اور پھر حدیث ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ صحیح پہلا ہی قول ہے۔

۳۰۶۸۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عدی بن حمراء

حضرت عبداللہ ؓ بن عدی بن حمراء قریشی زہری۔ قبیلہ قریش سے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ثقفی ہیں۔ قریش کے حلیف تھے۔ کنیت ان کی ابوعمر ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعمرو۔ صحابی ہیں اہل حجاز سے ہیں قدید اور عسفان کے درمیان رہتے تھے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کر کے بیان کیا کہ عبداللہ بن عدی بن حمراء زہری نے ان سے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے ہجرت کرتے وقت ایک ٹیکرے کے پاس کھڑا ہوا دیکھا آپ فرما رہے تھے کہ (اے مکہ! تو) اللہ کی زمین میں سب سے بہتر مقام ہے اور اللہ کی زمین میں سب مقامات سے زیادہ اللہ کو محبوب ہے اگر میں تجھ سے نکالا نہ جاتا تو نہ نکلتا۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن عدی سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۶۹۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عدیس بلوی

حضرت عبداللہ ؓ بن عدیس۔ بلوی۔ عبدالرحمٰن کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائے گا بعض لوگ کہتے ہیں یہ صحابی ہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے وہاں ان کی کچھ زمین بھی ہے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ سعید بن یونس کا قول ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے بیعت الرضوان کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۷۰۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عرابہ

حضرت عبداللہ ؓ بن عرابہ جہنی ان سے معاذ بن عبداللہ بن حبیب نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ ؐ کے ہمراہ غزوہ فتح مکہ سے لوٹے جب مقام کدید میں تھے تو کچھ لوگ آپ سے اپنے گھر واپس جانے کی اجازت طلب کرنے آئے آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۷۱۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عرفجہ

حضرت عبداللہ ؓ بن عرفجہ۔ سالمی۔ قبیلہ بنی سالم بن مالک بن اوس میں سے ہیں۔ ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے نام میں جو قبیلہ بن غنم بن سالم بن مالک بن اوس سے غزوۂ بدر میں شریک تھے عبداللہ بن عرفجہ کا نام لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۷۲۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عرفطہ

حضرت عبداللہ ؓ بن عرفطہ بن عدی بن امیہ بن خدارہ بن عوف۔ انصاری۔ خدارہ بھائی ہیں خدرہ کے یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو خدرہ کی اولاد سے قرار دیا ہے اور دونوں نے کہا ہے کہ عروہ، ابن شہاب اور ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے

نام میں جو بنی خدرہ بن عوف سے رسول اللہ کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک تھے عبداللہ بن عرفطہ کا نام بیان کیا ہے اور یہ کہ وہ بنی حارث بن خزرج کے حلیف تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔
میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ابن اسحٰق سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ یہ خدرہ کی اولاد سے ہیں مگر میرے پاس جو نسخہ سیرت ابن اسحٰق کا ہے اس میں بروایت یونس بن بکیر و عبدالملک بن ہشام و سلمہ بن فضل ان کو خدارہ کی اولاد سے بیان کیا ہے جو خدرہ کے بھائی تھے غالباً یہ غلطی کاتب کی ہے۔(کہ اس سے خدارہ کا الف چھوٹ گیا) واللہ اعلم

۳۰۷۳۔حضرت عبداللہؓ (ابو عصام مزنی)

حضرت عبداللہؓ۔کنیت ابو عصام۔مزنی ہیں۔ان کا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے۔سفیان بن عیینہ نے عبدالملک بن نوفل بن مساحق قریشی سے انہوں نے عصام بن عبداللہ مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہؐ نے بھیجا اور فرمایا کہ (جہاں پہنچنا) وہاں قتل کرتے چلے جانا بشرطیکہ مسجد نہ دیکھو یا مؤذن کی آواز نہ سنو چنانچہ ہم مقام بطن نخلہ میں پہنچے پس ہم نے ایک شخص کو دیکھا اس سے ہم نے کہا کہ کیا تو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔اس نے ہمیں کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ ہم نے تین مرتبہ ایسا ہی کہا اور اس سے ہم نے کہا کہ اگر تو نہ کہے گا تو ہم تجھے قتل کر دیں گے اس نے کہا اچھا مجھے مہلت دو میں عورتوں سے ایک ضروری بات کہہ آؤں چنانچہ وہ ایک عورت کے پاس گیا اور اس سے یہ دو شعر کہے

فلاذنب لی قدقلت اذنحن جیرۃ	اثیبی بود قبل احدی الصفائق
اثیبی بود قبل ان تشحط النوی	وینأی امیری بالحبیب المفارق

"میرا کچھ گناہ نہیں میں نے کہہ دیا تھا جب ہم ساتھ رہتے تھے کہ محبت کو پورا کرو قبل موت کے۔محبت کو پورا کرو قبل اس کے کہ جان نکلے اور میرا امیر جدائی معشوق سے علیحدہ ہو جائے۔"
عبداللہ مزنی نے کہا کہ پھر ہم نے اس شخص کو قتل کر دیا پھر وہ عورت آئی اور اس کے اوپر گر گئی۔اور مسلسل اسے چوستی رہی یہاں تک کہ اسی کے اوپر مر گئی۔سفیان نے کہا کہ وہ عورت بہت موٹی تھی۔میں کہتا ہوں کہ یہ واقعہ بنی جزیمہ کے ساتھ پیش آیا تھا جب نبیؐ نے فتح مکہ کے بعد خالد بن ولید کو ان کی طرف بھیجا تھا۔تو انہوں نے ان کو غلطی قتل کر دیا تو نبیؐ نے اس قتل کی دیت ادا کی تھی۔اس عورت کا نام حیشہ تھا۔ہم نے اس پورے واقعہ کو تاریخ کامل میں بیان کر دیا ہے۔

۳۰۷۴۔حضرت عبداللہؓ بن عصام

حضرت عبداللہؓ بن عصام۔یہ اشعری ہیں۔ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ان سے عبداللہ بن محیریز نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے جادو کرنے والی اور جادو کروانے والی۔اور دانت بنانے والی اور دانت بنوانے والی پر دس مرتبہ لعنت فرمائی ہے۔یہ حدیث عائذ کے تذکرہ میں ذکر ہو چکی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۷۵۔ حضرت عبداللہؓ بن عکبرہ

حضرت عبداللہؓ بن عکبرہ۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ یمن سے تھے۔ ان کی حدیث ابو احمد زبیری نے حنظلہ بن عبد الحمید سے انہوں نے عبدالکریم بن ابی امیہ سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبداللہ بن عکبرہ سے روایت کی ہے۔ جو صحابی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ دوستی کرنا سنت ہے۔ اس کو ابو احمد عسکری نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۷۶۔ حضرت عبداللہؓ بن عکیم

حضرت عبداللہؓ بن عکیم۔ ان کی کنیت ابو معبد ہے۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ نبیؐ کا زمانہ پایا ہے مگر آپؐ کو دیکھا نہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ نبیؐ سے ان کے حدیث سننے میں اختلاف ہے۔ ان سے زید بن وہب' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ' ان کے بیٹے عیسیٰ' ہلال وزان اور قاسم بن مخیمرہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں خطیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی تک روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے حکم سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عبداللہ بن عکیم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم جہینہ میں تھے کہ ہمیں رسول اللہ کی ایک تحریر پڑھ کر سنائی گئی کہ مردار کی کسی شی حتی کہ چمڑے اور پٹھوں سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔ اور عبداللہ بن عکیم سے دیگر سندوں کے ساتھ بھی روایت کی گئی ہے۔ جن میں سے بعض میں یہ ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کی وفات سے ایک ماہ پہلے ہمارے پاس آپؐ کی ایک تحریر آئی جس میں یہ تھا کہ تم مردار کی کسی شی سے فائدہ نہ اٹھاؤ حتی کہ چمڑے اور پٹھوں سے بھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

پانچواں حصہ ختم

سلیس، با محاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ

حصہ ششم

مصنف

عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی لکھنوی رح

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

بسم الله الرحمن الرحیم

باب العین والباء

۳۰۷۷۔ حضرت عبداللہؓ بن علقمہ قریشی

حضرت عبداللہؓ بن علقمہ بن (المطلب بن) عبد مناف قریشی۔ مطلبی۔ کنیت ان کی ابونبقہ۔ ہذیم اور جنادہ کے والد ہیں ہیں طبری نے کہا کہ رسول اللہؐ نے خیبر سے انہیں پچاس وثق دیئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کنیت کے باب میں لکھا یہاں ان کا تذکرہ کسی نے نہیں لکھا۔

۳۰۷۸۔ حضرت عبداللہؓ بن عمار

حضرت عبداللہؓ بن عمار۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے مگر ان کی حدیث محدثین کے نزدیک مرسل ہے۔ ان سے عبداللہ بن یربوع نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۰۷۹۔ حضرت عبداللہؓ بن عمر جرمی

حضرت عبداللہؓ بن عمر جرمی۔ بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں ان سے مروی ہے کہ یہ نبیؐ کے پاس سے ایک ظرف لے گئے تھے جس میں پانی تھا حضرت نے اس میں اپنا منہ دھویا تھا اور کلی کی تھی اور ہاتھ دھوئے تھے اور حضرت نے انہیں حکم دیا تھا کہ راستے میں تمہیں جہاں کہیں پانی ملے تو اس ظرف کو بھر لیا کرنا اور جس قدر پانی اس میں موجود ہو اس کو بدستور باقی رہنے دینا پھر جس وقت اپنے شہر میں پہنچنا تو اس پانی کو اس مقام پر چھڑک دینا اور وہاں مسجد بنا لینا۔

۳۰۸۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطابؓ

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطابؓ قریشی عدوی۔ ان کا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں انشاءاللہ آئے گا ان کی والدہ اور ان کی بہن ام المومنین حفصہ کی والدہ زینب بنت مظعون بن حبیب جمحیہ ہیں۔ یہ اپنے والدؓ کے ساتھ بچپن میں مسلمان ہو گئے تھے سن بلوغ کو نہ پہنچے تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے ان کا اسلام ان کے والد کے اسلام سے بھی پہلے تھا مگر یہ صحیح نہیں ان کی ہجرت ان کے والد سے قبل ہوئی تھی تو بعض لوگوں نے خیال کیا کہ وہ اپنے والد کے اسلام سے پہلے اسلام لائے سب لوگوں کا اس امر پر اجماع ہے کہ غزوۂ بدر میں شریک نہ تھے۔ انہیں نبیؐ نے کم سنی کے سبب سے واپس کر دیا تھا اور ان کی شرکت احد میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ احد میں شریک تھے اور بعض کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے اس وقت بھی ان کو نابالغوں کے ساتھ واپس کر دیا تھا ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب حضرت عمر بن خطابؓ اسلام لائے تو

انہوں نے دریافت کیا کہ مکہ میں کون شخص بات کوزیادہ مشہور کیا کرتا ہے لوگوں نے بیان کیا کہ جمیل بن معمر جمحی پس حضرت عمرؓ چلے اور میں بھی ان کے پیچھے چلا اس وقت میں بچہ تھا جو بات دیکھتا تھا سمجھ لیتا تھا پس حضرت عمرؓ نے کہا کہ اے جمیل تم کو معلوم ہے کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں پس واللہ اس نے الٹ کے جواب بھی نہیں دیا اور اپنی چادر کھینچتا ہوا اٹھ کھڑا ہو حضرت عمر بھی اس کے پیچھے پیچھے چلے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا یہاں تک کہ وہ کعبہ کے دروازہ پر کھڑا ہوا اور چلایا کہ اے گروہ قریش! عمر بے دین ہو گئے۔ حضرت عمرؓ نے کہا تو جھوٹ بولتا ہے میں بے دین نہیں ہوا بلکہ مسلمان ہو گیا ہوں اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ صحیح یہ ہے کہ حضرت ابن عمر کا پہلا غزوۂ خندق ہے اور غزوۂ موتہ میں بھی حضرت جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ شریک تھے رضی اللہ عنہم اجمعین۔ یرموک میں بھی شریک تھے اور فتح مصر افریقیہ میں بھی شریک تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کے نہایت متبع تھے یہاں تک کہ (سفر حج میں) انہیں مقامات پر اترتے تھے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترا کرتے تھے اور اسی مقام پر نماز پڑھتے تھے جہاں رسول اللہؐ نماز پڑھتے تھے۔ حتی کہ ایک درخت کے نیچے نبیؐ نے نماز پڑھی تھی حضرت ابن عمرؓ اس درخت کی آب پاشی کیا کرتے تھے تا کہ وہ خشک نہ ہو جائے۔

ہمیں اسماعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک ٹکڑا استبرق کا ہے میں جنت کے جس مقام کی طرف اشارہ کرتا ہوں وہ ٹکڑا مجھے وہیں اڑا لے جاتا ہے میں نے اس خواب کو حفصہ سے بیان کیا حفصہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تمہارے بھائی ایک نیک آدمی ہیں یا یہ فرمایا کہ عبداللہ ایک نیک آدمی ہیں۔ ہمیں حافظ ابومحمد یعنی قاسم بن ابی القاسم علی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زاہر بن طاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بیہقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابونصر بن قتادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خنیسی یعنی محمد بن یزید بن خنیس نے عبدالعزیز بن ابی رؤاد سے انہوں نے نافع سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے حضرت ابن عمر مدینہ کے بعض اطراف میں تشریف لے گئے اور ان کے ہمراہ ان کے اصحاب بھی تھے ان لوگوں نے دسترخوان بچھایا اتنے میں ایک بکریوں کا چرواہا اس طرف سے گزرا اور اس نے سلام کیا حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اے چرواہے آ اور تو بھی اس دسترخوان سے کھا اس نے کہا میں روزہ دار ہوں حضرت ابن عمر نے کہا کیا تو ایسی سخت گرمی کے دن میں بھی روزہ رکھتا ہے اور اسی حال میں ان بکریوں کو بھی چراتا ہے اس نے کہا واللہ میں ان خالی دنوں میں ایسا ہی کرتا ہوں پھر اس سے حضرت ابن عمر نے بغرض امتحان کہا کہ کیا تو اس بات کو منظور کرے گا کہ اپنی ان بکریوں میں سے ایک بکری ہمارے ہاتھ بیچ ڈالے ہم تجھے اس کی قیمت دیں گے اور اس کا گوشت بھی اس قدر دیں گے جس سے تو روزہ افطار کرے اس چرواہے نے کہا میری بکریاں نہیں ہیں یہ بکریاں تو میرے آقا کی ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ نے اس سے کہا اگر تیرا آقا ایک بکری نہ پائے گا تو تیرا کیا کرے گا پس چرواہا وہاں سے چل دیا اور اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھا اور کہتا تھا کہ فاین اللہ۔

---

1 پس اللہ کہاں ہے۔) یعنی اگر میں بے ایمانی کروں تو خدا کو اس کا علم ہو ہی جائے گا۔

پس حضرت ابن عمرؓ چرواہے کے اس قول کو بار بار کہتے تھے کہ چرواہے نے کہا فاین اللہ پھر جب مدینہ آئے تو اس چرواہے کے آقا کے پاس آدمی بھیجا اور اس سے بکریوں اور چرواہے کو مول لے لیا پھر چرواہے کو آزاد کر دیا اور بکریں بھی اسی کو دے دیں۔ نیز حافظ ابو محمد کہتے تھے کہ مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابوالمعانی محمد بن اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بیہقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابو عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سہل فقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن معقل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حرملۃ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ امام مالک فرماتے تھے کہ حضرت ابن عمرؓ نبیؐ کے بعد ساٹھ برس رہے موسم حج میں اور نیز اور اوقات میں برابر لوگوں کو فتویٰ دیتے تھے امام مالک کہتے تھے کہ حضرت ابن عمر ائمہ مسلمین سے تھے۔

نیز حافظ ابو محمد کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن عبدالباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن حیویۃ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن فہم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے مجالد سے روایت کر کے خبر دی گئی وہ شعبی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا حضرت ابن عمر کی حدیث بہت جید ہوتی تھی مگر فقیہ جید نہ تھی حضرت ابن عمر فتویٰ دینے میں نہایت دیانت واحتیاط سے کام لیتے تھے اور خود اپنے عمل میں بھی نہایت متقی تھے یہاں تک کہ انہوں نے خلافت میں نزاع کرنا کبھی پسند نہیں کیا باوجودیکہ اہل شام کا میلان ان کی طرف بہت تھا اور اہل شام ان سے محبت رکھتے تھے کبھی کسی فتنہ میں انہوں نے جنگ نہیں کی حضرت علی کے ساتھ بھی ان کی کسی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے مگر بعد میں حضرت علی کے ساتھ ہو کر نہ لڑنے پر نادم تھے۔

ہمیں قاضی ابو غانم محمد بن ہبۃ اللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا ابوالمجد عبداللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن یعنی علی بن عبداللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح یعنی عبداللہ بن اسماعیل بن احمد بن اسماعیل بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالنمر یعنی حارث بن عبدالسلام بن رغبان حمصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن خالویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابوسعید بزاز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسین بن یحییٰ کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابونعیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن ابن حبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی کہ جب حضرت ابن عمرؓ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے دل میں دنیا کی کسی بات کی آرزو نہیں پاتا ہاں اس کا مجھے افسوس ہے کہ میں نے گروہ باغی سے قتال کیوں نہ کیا۔ اس کو ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔ اور اس میں ''حضرت علی کے ساتھ مل کر'' کا ذکر کیا ہے حضرت جابر بن عبداللہ کہتے تھے کہ ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کی طرف دنیا نہ جھکی ہو اور وہ دنیا کی طرف نہ جھکا ہو سوا عمر اور ان کے بیٹے عبداللہ بن عمر کے ان کی نسبت مروان بن حکم نے کہا کہ ان سے خلافت کے لئے بیعت کی جائے اور ان سے کہا کہ اہل شام آپ کو (خلیفہ بنانا) چاہتے ہیں حضرت ابن عمر نے کہا پھر میں اہل عراق کے ساتھ کیا معاملہ کروں گا مروان نے کہا اہل عراق سے ہم لڑیں گے حضرت ابن عمر نے کہا واللہ اگر تمام لوگ میری مطیع ہو جائیں صرف فدک کے لوگ رہ جائیں اور مجھے ان سے لڑنا پڑے اور لڑائی میں ان کے ایک آدمی کے مارے جانے کا بھی خیال ہو تو میں ہرگز (خلافت قبول) نہ کروں گا پس انہوں نے (ملتی ہوئی) خلافت کو چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حج بہت کیا کرتے تھے اور صدقہ بہت دیتے تھے اور اکثر ایک مجلس میں تیس ہزار روپیہ خیرات

کردیتے تھے۔ نافع کا بیان ہے کہ
حضرت ابن عمرؓ کی عادت تھی کہ جب اپنے مال میں سے کوئی چیز ان کو پسند آتی تو اس کو اللہ کی راہ میں دے دیتے تھے ان کے غلاموں کو ان کی یہ عادت معلوم ہوگئی تھی پس اکثر ان میں سے کوئی شخص مسجد آمدورفت زیادہ کرنے لگتا پس ابن عمر جب اس کو اس اچھے حال میں دیکھتے تو اسے آزاد کردیتے ان کے احباب ان سے کہتے کہ اے ابوعبدالرحمٰن واللہ یہ لوگ آپ کو فریب دیتے ہیں حضرت ابن عمرؓ فرماتے کہ جو شخص ہم کو اللہ کے نام سے فریب دے گا ہم اس کے فریب میں آجائیں گے۔ نافع کہتے تھے ایک مرتبہ دوپہر کے بعد حضرت ابن عمرؓ اپنے ایک اونٹ پر سوار جارہے تھے اس کی رفتار ان کو بہت پسند آئی تو انہوں نے اس کو اسی مقام پر بٹھلا دیا اور اس سے اتر پڑے اور فرمایا کہ اے نافع اس سے مہار اور کجاوا اتارلو اور اس کا اشعار کردو اور اس کو جھول پہنادو اور قربانی کے اونٹوں میں اس کو شامل کردو۔ نافع کہتے تھے حضرت ابن عمر کعبہ کے اندر ایک مرتبہ گئے میں نے ان کو سناوہ سجدہ میں یہ کہہ رہے تھے کہ اے میرے پروردگار تو جانتا ہے کہ دنیا یعنی خلافت کی بابت جو میں نے قریش سے مزاحمت نہیں کی اس کا سبب صرف تیرا خوف ہے نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمرؓ جب اس آیت کو پڑھتے الم یأن للذین آمنوا ان تخشع قلوبهم لذکر الله ''کیا ابھی ایمان داروں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کا دل یادخدا سے ڈر جائے۔'' تو روتے یہاں تک روتے روتے بےخود ہوجاتے حضرت ابن عمر اکثر کہا کرتے تھے البر شئی هین وجه طلق و کلام لین ''نیکی آسان چیز ہے۔'' یعنی کشادہ پیشانی اور تمام کلام۔

حضرت ابن عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں روایت کی ہیں اور حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، ابوذر، معاذ بن جبل، رافع بن خدیج، ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایت کی ہے اور ان سے ابن عباس اور جابر اور اغر مزنی نے صحابی میں سے اور تابعین میں سے ان کے بیٹوں سالم اور عبداللہ اور حمزہ اور ابوسلمہ اور حمید فرزندان عبدالرحمٰن مصعب بن سعد اور سعید بن مسیب اسلم مولائے حضرت عمر اور نافع مولائے ابن عمر نے اور بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن یعقوب معروف بان قفرجل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا محمد بن عبیداللہ بن فضل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر محمد بن ہارون بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے۔ ہم سے محمد بن سلیمان بن حبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے۔ ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کرکے بیان کیا وہ نبیؐ سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا ہر نشہ پیدا کرنے والی چیز شراب (کے حکم میں) ہے ہر نشہ پیدا کرنے والی چیز حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پی لے گا اور اس حال میں مرے گا کہ شراب کا عادی ہوگا تو آخرت میں اس کو شراب نہ ملے گی۔ ابومنصور مسلم بن علی بن محمد سیحی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات یعنی محمد بن محمد بن خمیس جہنی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر یعنی احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالقاسم نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابویعلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سوید بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضیل بن عیاض نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ فرماتے تھے رسول اللہؐ نے ایک دن میرا جسم پکڑا اور فرمایا کہ اے عبداللہ دنیا میں اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو یا راہ چلنے والے ہو اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو پھر مجھ سے فرمایا کہ

اے عبداللہ بن عمر آخرت مین نہ درہم ہوں گے نہ دینار وہاں تو نیکیاں اور بدیاں ہوں گی بس انہیں نیکیوں سے ہر ایک کا بدلہ دلوایا جائے گا۔ (اے ابن عمر) تم دنیا میں اپنے لڑکے سے اپنی برأت نہ کرو ورنہ خدا تم سے برأت کرے گا اور تم کو سب لوگوں کے سامنے فضیحت کرے گا اور جو شخص بوجہ تکبر کے نیا کپڑا پہنے گا اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نظر (عنایت) نہ فرمائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر کی وفات ۷۳ ہجری میں حضرت ابن زبیر کی شہادت کے تین ماہ بعد ہوئی حضرت ابن عمر کی وفات کا سبب یہ ہوا کہ حجاج نے ایک شخص کو حکم دیا تو اس نے اپنے نیزے کی نوک زہر میں بجھائی اور راستے میں حضرت ابن عمر سے بھڑ کر نکلا اور ان کے پیر کی پشت پر وہ نیزہ مار دیا۔ حجاج نے یہ صرف اس سبب سے کیا کہ اس نے ایک دن خطبہ پڑھنا شروع کیا نماز میں دیر ہونے لگی تو حضرت ابن عمر نے کہا کہ (نماز پڑھ لے ورنہ) آفتاب تیرا منتظر نہ رہے گا حجاج نے کہا میرا دل اس وقت یہ چاہتا تھا کہ میں تمہارا سر اڑا دوں حضرت ابن عمر نے کہا اگر تو ایسا کرے (تو کیا بعید کیونکہ) تو بے وقوف حاکم ہے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حجاج نے حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ حج کیا تھا عبدالملک بن مروان نے اسے حکم دیا تھا کہ تو ابن عمر کی اقتدا کر پس حضرت ابن عمر ؓ تمام مقامات میں یعنی عرفہ وغیرہ میں حجاج سے آگے رہتے تھے یہ بات حجاج پر بہت شاق تھی۔

پس حجاج نے ایک اپنے ساتھی کو حکم دیا کہ زہر کا بجھایا ہوا حربہ حضرت ابن عمر کو مار دے چنانچہ جب لوگ عرفہ سے چلنے لگے تو اسی اژدھام میں اس نے زہریلا حربہ حضرت ابن عمر ؓ کی پشت پر مار دیا اس زخم سے حضرت ابن عمر ؓ کئی روز بیمار رہے حجاج ان کی عیادت کو گئے اور اس نے قاتل کا نام پوچھا حضرت ابن عمر ؓ نے کہا تم اس کو کیا کرو گے حجاج نے کہا خدا مجھے غارت کر دے اگر میں اسے قتل نہ کر دوں حضرت ابن عمر ؓ نے کہا میں نہیں جانتا کہ تم ایسا کرو گے تمہیں نے تو اس شخص کو حکم دیا تھا جس نے حربہ مجھے مارا حجاج نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن آپ ایسا نہ کہیے پھر حجاج چلا گیا کئی روز کے بعد حضرت ابن عمر ؓ کی وفات ہوگئی حجاج نے انکی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت ابن عمرؓ کی عمر چھیاسی سال کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں چوراسی سال اور بعض لوگ کہتے ہیں ۷۴ ہجری میں ان کی وفات ہوئی مقام محصب میں دفن کئے گئے اور بعض لوگ کہتے ہیں ذی طوی میں اور بعض لوگ کہتے ہیں فخ میں اور بعض کا بیان ہے کہ سرف میں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کی ولادت بعثت سے ایک سال پہلے ہوئی مگر یہ انہیں لوگوں کے قول کے موافق صحیح ہوسکتا ہے جو نبیؐ کا قیام مکہ میں بعد بعثت کے دس برس کے ہیں کیونکہ انہوں نے ۷۳ ہجری میں وفات پائی اور ان کی عمر چوراسی برس کی تھی پس ہجرت کے وقت یہ گیارہ برس کے ہوں گے اور بعثت سے ایک سال پہلے پیدا ہوئے ہوں گے اسی کی تائید کرتا ہے ان لوگوں کا قول جو کہتے ہیں کہ نبیؐ نے ان کو جنگ احد میں بھی نہیں لیا کیونکہ اس وقت ان کی عمر چودہ برس ہوگی اور غزوۂ احد ۳ ہجری میں ہوا ہے اس حساب سے ہجرت کے وقت ان کی عمر گیارہ برس ہوگی مگر جو لوگ کہتے ہیں کہ نبیؐ کا قیام مکہ میں بعد بعثت کے تیرہ برس رہا اور حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی عمر چوراسی برس کی تھی ان کے حساب سے ان کی ولادت بعثت کے دو برس بعد ہوگی اور جو لوگ ان کی عمر چھیاسی برس کی بیان کرتے ہیں ان کے نزدیک ان کی ولادت عین بعثت کے وقت ہوگی۔ واللہ اعلم

۳۰۸۱۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن احوص

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن احوص۔ ہمیں عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں طراد بن محمد زینبی نے خبر دی وہ

کہتے تھے ہمیں ہلال حفار نے حسین بن یحییٰ بن عباس سے انہوں نے حسن بن محمد بن صباح سے انہوں نے عبیدہ بن حمید سے انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے سلیمان بن عمرو بن احوص سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتی تھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرۃ العقبہ کے پاس سواری پر دیکھا آپ فرمار ہے تھے کہ اے لوگو جو شخص جمرہ کو کنکریاں مارے تو اسے چاہیے کہ حذف کی کنکریوں سے مارے اور وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان میں کنکریاں دیکھیں پھر آپ نے کنکریاں ماریں اور سب لوگوں نے ماریں پھر آپ لوٹ گئے اس کے بعد ایک عورت اپنے لڑکے کو لے کر آئی اس لڑکے کو کچھ بیماری تھی پھر اس عورت نے کہا کہ اے اللہ کے نبیؐ میرا بیٹا یہ ہے پس اسے نبیؐ نے حکم دیا تو وہ ایک خیمہ میں گئی اور وہاں سے پتھر کی ایک لگن لے آئی اس میں پانی تھا حضرت نے اس پانی کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس لگن میں کلی کی اور اس میں دعا پڑھ دی اور یہ پانی اس عورت کو دے دیا اور فرمایا کہ یہ پانی اس لڑکے کو پلانا اور اسی میں اس کو غسل دے دینا سلیمان کی ماں کہتی تھیں کہ میں اس عورت کے پیچھے پیچھے گئی اور میں نے کہا کہ تھوڑا پانی اس میں سے مجھے بھی دو اس نے کہا لے لو تو میں نے ایک چلو بھر کر لے لیا اور میں نے وہ پانی اپنے بیٹے عبداللہ کو پلایا پس عبداللہ نے بڑی عمر پائی اور جس قدر اللہ نے چاہا ان سے نیکیاں ظہور میں آئیں وہ یہ بھی کہتی تھیں کہ میں اس عورت سے پھر ملی تو اس نے مجھ سے بیان کیا کہ اس کا لڑکا صحت پا گیا اور وہ ایسا اچھا لڑکا ہے کہ اس سے بہتر کوئی اور لڑکا نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۸۲۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن بجرہ

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن بجرہ بن خلف بن صداد بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب قریشی عدوی۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ہم ان کی کوئی روایت نہیں جانتے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحٰق نے ان لوگوں میں کیا ہے جو خاندان بنی عدی بن کعب سے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور ابومعشر نے کہا ہے کہ ان کا خاندان یمن میں ہے ان کے گھرانے کو بجرہ بن عبداللہ بن قرط نے متبنیٰ بنایا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۰۸۳۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو جمحی

حضرت عبداللہؓ بن عمرو جمحی' مدنی۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ اپنی موچھیں اور ناخنوں کو جمعہ کے دن ترشواتے تھے اس کی سند میں کچھ کلام ہے۔ ان سے ابراہیم بن قدامہ نے روایت کی ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۰۸۴۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن حرام

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن تزید بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی۔ سلمی۔ ان کی کنیت ابوجابر ہے بوجہ اس کے جابر بن عبداللہ ان کے بیٹے تھے۔ یہ عبداللہ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور غزوۂ بدر میں بھی شریک تھے اور بنی سلمہ کے نقیب تھے یہ بھی اور براءؓ بن معرور بھی۔ ان کو عروہ اور ابن شہاب اور موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحٰق نے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو بدر اور احد میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے ہمیں محمد بن محمد بن سرایا بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالاول بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومنصور بن ابی عاصم یعنی فضیل بن یحییٰ فضیلی نے خبر دی وہ

کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی شریح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم منیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوداؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے محمد بن منکدر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے میرے والد احد کے دن شہید ہوئے میں ان کی نعش کے پاس گیا تو دیکھا کہ ان کے اعضا کاٹ ڈالے گئے ہیں اور ان کا منہ چھپا ہوا ہے پس میں رونے لگا سب لوگ مجھے رونے سے منع کرتے تھے مگر رسول اللہؐ مجھے منع نہ کرتے تھے پھر فاطمہ بنت عمرو یعنی میری پھوپھی رونے لگیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روؤ یا نہ روؤ ان پر فرشتے اپنے پروں کا سایہ کئے ہوئے تھے جب تک کہ تم نے اٹھایا۔ ہمیں ابومحمد یعنی عبداللہ بن علی بن سویدہ تکریتی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ بن حسین بن فرحان نے خبر دی اجازتاً۔ وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن احمد واحدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی احمد واحدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی احمد بن محمد ابن حارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالشیخ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حسین حذاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مدینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن ابراہیم بن بشیر بن فاکہ انصاری نے بیان کیا کہ انہوں نے طلحہ بن خراش انصاری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے ایک دن رسول اللہؐ نے مجھے دیکھا تو فرمایا کہ کیا وجہ ہے میں تم کو اس وقت افسردہ اور غمگین دیکھتا ہوں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد شہید ہو گئے اور انہوں نے قرض چھوڑا ہے اور اہل وعیال ہیں حضرت نے فرمایا اچھا میں تمہیں ایک خوشخبری سناتا ہوں اللہ تعالیٰ جب کسی سے بات کرتا ہے تو پردہ کے پیچھے سے مگر اس نے تمہارے والد سے بالمواجہ باتیں کی اور فرمایا کہ اے میرے بندے مجھ سے کچھ مانگ میں تجھے دوں گا تو تمہارے والد نے کہا کہ میرا سوال یہ ہے کہ مجھے دنیا میں پھر واپس بھیج تاکہ میں دوبارہ تیری راہ میں قتل کیا جاؤں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بات تو میں کر چکا ہوں کہ لوگ دنیا میں دوبارہ نہ بھیجے جائیں، گے تو تمہارے والد نے کہا کہ اے میرے پروردگار۔ میرے پیچھے والوں کو اس کی خبر پہنچا دے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی **ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبل اللہ امواتا بل احیاء** ''جو لوگ خدا کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں۔''

جب یہ غزوۂ احد میں جانے لگے تو انہوں نے اپنے بیٹے جابر کو بلایا اور کہا کہ اے میرے بیٹے میرا خیال ہے کہ سب سے پہلے جو لوگ شہید ہوں گے ان میں میں ہوں گا اور خدا کی قسم میں اپنے بعد سوا ذات اقدس رسول اللہ ﷺ کے تم سے زیادہ کسی کو عزیز نہیں چھوڑتا مجھ پر کچھ قرض ہے اس کو ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کا خیال رکھنا حضرت جابر کہتے تھے کہ جب صبح ہوئی تو سب سے پہلے میرے والد شہید ہوئے کافروں نے ان کی ناک اور کان کاٹ ڈالے تھے میرے والد اور عمرو بن جموح ایک ہی قبر میں مدفون کئے گئے نبیؐ نے حکم دیا تھا کہ ان دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرو کیونکہ یہ دونوں دنیا میں باہم بہت خالص محبت رکھتے تھے عمرو (مذکور) ان عبداللہ کے بہنوئی بھی تھے یعنی ہند بنت عمرو بن حرام کے شوہر تھے۔

حضرت جابر کہتے تھے میں نے چھ مہینے کے بعد اپنے والد کے لئے نئی قبر کھودی اور پرانی قبر سے ان کو نئی قبر میں لایا۔ میں نے ان کے جسم میں کسی قسم کا تغیر نہیں دیکھا سوا اس کے کہ ان کی ڈاڑھی کے چند بالوں میں مٹی لگ گئی تھی۔ ہمیں ابوالحرم یعنی بن زیان بن شبہ مقری نحوی نے اپنی سند سے یحییٰ بن یحییٰ تک خبر دی وہ مالک سے وہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے روایت کرتے تھے کہ ان کو یہ خبر ملی کہ عمرو بن جموح اور عبداللہ بن عمرو بن حرام جو دونوں انصاری سلمی تھے سیل نے ان دونوں کی قبر کھول دی تھی یہ دونوں ایک ہی قبر میں مدفون تھے اور دونوں احد کے دن شہید ہوئے تھے ان دونوں کی نعشیں ان کی قبروں سے

نکالی گئیں تا کہ جگہ بدل دی جائے۔ پس دیکھا گیا کہ ذرا بھی تغیر ان کے جسم میں نہیں آیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان دونوں کی وفات کل ہوئی ہے ان دونوں میں سے کسی نے اپنا ہاتھ اپنے زخم پر رکھ لیا تھا اور اسی حالت میں وہ دفن کر دیئے گئے تھے پس ان کا ہاتھ زخم سے ہٹایا گیا اور پھر چھوڑا گیا تو وہیں پہنچ گیا جہاں تھا۔ غزوۂ احد کو اس وقت چھیالیس برس گزر چکے تھے حضرت عبداللہ کو اسامہ اعور بن عبید نے قتل کیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سفیان ابن عبد شمس نے انہیں قتل کیا تھا جو ابواعور سلمی کا باپ تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۳۰۸۵۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن حزم

حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن حزم انصاری۔ عمارہ بن عمرو بن حزم کے بھائی ہیں ان کا ذکر مغازی میں آتا ہے مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۸۶۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن حضرمی

حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن حضرمی۔ بنی امیہ کے حلیف تھے۔ واقدی نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے۔ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۰۸۷۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن حلحلہ

حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن حلحلہ۔ ان کا ذکر لوگوں نے صحابہ میں کیا ہے مگر یہ غلطی ہے محمد بن عبداللہ بن عمرو بن حلحلہ نے اپنے والد سے اور رافع بن خدیج سے روایت کی ہے یہ دونوں کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا اور مسواک کرنا ہر بالغ پر واجب ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۸۸۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن زید الہالی

حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن زید بن تحمر بن عوثبان بن عمرو بن مالک بن تیہان الہانی۔ نبی ﷺ کے حضور میں گئے تھے حضرت نے ان کا نام پوچھا تو انہوں نے کہا عبدالعزیٰ حضرت نے فرمایا تمہارا نام عبداللہ ہے۔ اس کو ابن کلبی نے بیان کیا ہے۔

۳۰۸۹۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن طفیل

حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن طفیل (ملقب بہ) ذی النور۔ ازدی ہیں دوسی ہیں ان کا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے۔ حسن بن عثمان نے بیان کیا ہے کہ یہ مسلمانوں کے شہسواروں میں تھے اور بہت جفاکش اور بزرگ تھے غزوۂ جناد میں ۱۳ ہجری میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۰۹۰۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن عاص

حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن عاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوئی قریشی سہمی۔ کنیت ان کی ابومحمد اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابوعبدالرحمٰن ہے ان کی والدہ ریطہ بنت منبہ بن حجاج سہمی ہیں اپنے والد سے بارہ برس چھوٹے تھے اور اپنے والد سے پہلے اسلام لائے تھے بڑے فاضل وعالم تھے قرآن پڑھا تھا اور کتب سابقہ بھی پڑھی تھیں۔

انہوں نے نبیؐ سے اجازت مانگی تھی کہ میں آپ کی حدیثیں لکھا کروں گا حضرت نے انہیں اجازت دی تھی پھر انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں جو کچھ آپ سے سنوں لکھ لیا کروں خواہ خوشی کی حالت میں آپ فرمائیں یا ناخوشی کی حالت میں آپ نے فرمایا ہاں میں جو کچھ کہتا ہوں وہ حق ہی ہوتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ کہتے تھے کہ رسول اللہ کی احادیث کا مجھ سے زیادہ حافظ کوئی نہ تھا سوا عبداللہ بن عمرو بن عاص کے مگر وہ لکھ لیا کرتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا۔ حضرت عبداللہ کہتے تھے میں نے نبی ﷺ کی حدیث کے ہزار احکام حفظ کر لئے تھے۔ ہمیں اسماعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسٰی (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبید بن اسباط بن محمد قریشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے مطرف سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کتنے دنوں میں قرآن ختم کیا کروں حضرت نے فرمایا ایک مہینے میں عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں حضرت نے فرمایا تو تم بیس دن میں ختم کیا کرو میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں حضرت نے فرمایا تو تم پندرہ دن میں ختم کیا کرو میں نے عرض کیا کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں حضرت نے فرمایا تو تم دس دن میں ختم کیا کرو میں نے عرض کیا کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں تو حضرت نے فرمایا پانچ دن میں میں نے عرض کیا کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں مگر اس سے آگے حضرت نے مجھے اجازت نہ دی۔

مجاہد کہتے تھے (ایک دن) حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس گیا میں نے ان کے بستر کے نیچے سے ایک کتاب اٹھائی تو انہوں نے مجھے روکا میں نے کہا کہ آپ مجھ سے کبھی کسی چیز کے دینے سے انکار نہ کرتے تھے (آج یہ کیا بات ہے) تو انہوں نے کہا اس کا سبب یہ ہے کہ اس صحیفہ میں وہ حدیثیں ہیں جو میں نے بلا واسطہ خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں (اس لئے یہ صحیفہ مجھے جان سے زیادہ عزیز ہے) اگر میرے پاس یہ صحیفہ اور کتاب اللہ اور مقام وہط رہ جائے تو مجھے کچھ پروا نہیں چاہیے دنیا کی جو حالت ہو جائے وہط ان کی ایک زمین کا نام ہے یہ اس میں زراعت کیا کرتے تھے۔ عبداللہ کہا کرتے تھے کہ جو نیکی میں آج کروں وہ مجھے بہ نسبت اس کے زیادہ مرغوب ہے کہ اس سے دونی نیکی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کی ہو اس لئے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم کو صرف آخرت کا غم تھا دنیا کا غم بالکل نہ تھا اور آج دنیا ہماری طرف جھک پڑی ہے یہ عبداللہ اپنے والد کے ہمراہ فتح شام میں شریک تھے اور غزوۂ یرموک میں ان کے والد کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا اپنے والد کے ساتھ جنگ صفین میں شریک تھے اور اس جنگ میں میمنہ لشکر کے سردار یہی تھے ان سے ان کے والد نے کہا کہ اے عبداللہ نکلو اور لڑو انہوں نے کہا اے میرے باپ کیا آپ مجھ کو لڑنے کا حکم دیتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ مجھ سے اس بارے میں عہد لے چکے ہیں ان کے والد نے کہا اے عبداللہ میں تمہیں خدا کا واسطہ دلاتا ہوں بتاؤ اخیر میں تم سے رسول اللہ ﷺ نے یہ عہد لیا تھا یا نہیں کہ تمہارا ہاتھ پکڑ کے آپ میرے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ اپنے والد کی اطاعت کرو عبداللہ نے کہا ہاں یہ عہد لیا تھا تو ان کے والد نے کہا اچھا میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ جاؤ اور لڑو پس یہ (مجبور ہو کر) صف سے باہر نکلے اور لڑے اس وقت ان کے ہاتھ میں دو تلواریں تھیں بعد اس کے یہ بہت نادم ہوئے اور کہتے تھے مجھے صفین سے کیا مطلب تھا میں مسلمانوں سے کیوں لڑا کاش میں اس سے بیس برس پہلے مر چکا ہوتا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ اپنے والد کے حکم سے جنگ صفین میں

شریک ہوئے تھے مگر لڑے نہیں ابن ابی ملیکہ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عمرو کہتے تھے آگاہ رہو خدا کی قسم میں نے نہ کوئی نیزہ چلایا نہ تلوار ماری نہ تیر مارا اور مجھ سے زیادہ کوئی شخص اس لڑائی میں محنت کرنے والا نہ سمجھا جاتا تھا۔

حالانکہ میں نے یہ باتیں کچھ بھی نہیں کیں بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اس دن جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا یہ کہتے تھے کہ میں لوگوں کے ساتھ ایک منزل یا دو منزل تک گیا تھا۔ ہمیں قاسم بن علی بن حسن نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھ میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی محمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن مہتدی نے خبر دی ہمیں خبر دی میرے والد نے انہیں خبر دی وہ ابوالقاسم سمرقندی نے وہ کہتے تھے ہمیں خبر دی وہ ابوالحسین بن نقور نے یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن رشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بن ہاشم نے اپنے والد سے انہوں نے اسماعیل بن رجاء سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں مسجد رسول اللہ ﷺ میں ایک حلقہ اندر بیٹھا تھا جس میں ابوسعید خدری اور عبداللہ بن عمرو بھی تھے اسی حالت میں حضرت حسین بن علی ہماری طرف سے ہو کر نکلے اور انہوں نے سلام کیا لوگوں نے سلام کا جواب دیا مگر عبداللہ چپ رہے یہاں تک کہ جب سب لوگ فارغ ہو گئے تو انہوں نے بلند آواز سے کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد اس کے ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ آسمان والوں کے نزدیک روئے زمین پر سب سے زیادہ محبوب کون ہے ہم لوگوں نے کہا ہاں بتایئے تو انہوں نے کہا یہی شخص جو ابھی گیا (یعنی حسین بن علی مگر افسوس) جنگ صفین کے بعد سے انہوں نے مجھ سے ترک کلام کر دیا ہے اور یہ بات کہ وہ مجھ سے راضی ہو جائیں مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ حضرت ابوسعید نے کہا کہ آپ ان سے معذرت کیوں نہیں کرتے حضرت عبداللہ نے کہا میں اس کے لئے تیار ہوں پس دونوں نے یہ صلاح کی کہ کل صبح کو ان کے پاس چلیں گے۔

چنانچہ میں بھی ان کے ساتھ گیا حضرت ابوسعید نے اجازت مانگی حضرت حسین نے ان کو اجازت دے دی پھر انہوں نے حضرت عبداللہ کے لئے اجازت طلب کی اور برابر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت حسین نے ان کو بھی اجازت دی پس جب وہ بھی اندر گئے تو حضرت ابوسعید نے کہا کہ اے فرزند رسول اللہ کل جب آپ ہماری طرف گئے تو عبداللہ بن عمرو نے یہ بات کہی تھی حضرت حسین نے کہا اے عبداللہ کیا تم اس بات کو جانتے ہو کہ میں آسمان والوں کے نزدیک روئے زمین میں سب سے زیادہ محبوب ہوں حضرت عبداللہ نے کہا ہاں قسم رب کعبہ کی حضرت حسین نے کہا پھر کیوں تم مجھ سے اور میرے والد سے صفین میں لڑے حالانکہ خدا کی قسم میرے والد مجھ سے بہتر تھے حضرت عبداللہ نے کہا ہاں (بے شک میں لڑا اس کا سبب یہ ہے کہ ایک مرتبہ) عمرو نے رسول اللہؐ سے میری شکایت کی اور کہا یا رسول اللہ عبداللہ رات بھر نماز پڑھتا ہے اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے تو رسول اللہ نے فرمایا کہ اے عبداللہ کچھ دیر نماز پڑھو اور کچھ دیر سو رہو کسی دن روزہ رکھو کسی دن نہ رکھو اور عمرو کی اطاعت کیا کرو پس جب صفین کا دن آیا تو عمرو نے مجھے قسم دلائی اس مجبوری میں میں لڑنے کے لئے آیا مگر خدا کی قسم میں نے تلوار میان سے نکالی اور نہ نیزہ چلایا اور نہ تیر مارا حضرت حسین نے کہا ایسا ہی ہوگا۔ حضرت عبداللہ کی وفات ۶۳ ہجری میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۶۵ ہجری میں بمقام مصر اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۶۷ ہجری میں بمقام مکہ اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ۵۵ ہجری میں بمقام طائف اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ۶۸ ہجری میں اور بعض کہتے ہیں ۶۰ ہجری میں اور بعض کہتے ہیں ۷۳ ہجری

تھی۔ان کی عمر بہتر سال کی تھی اور بعض کہتے ہیں بانوے سال کی یہ شک ابن بکیر کو ہوگیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۹۱۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عوف

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عوف۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو قبیلہ عرینہ کے لوگوں کو گرفتار کرنے گئے تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے (اس کا قصہ یہ ہے کہ قبیلہ عرنیہ کے کچھ لوگ اسلام لائے اور مدینہ میں مقیم ہوئے آب و ہوا کی ناموافقت سے بیمار ہوگئے رسول اللہ نے انہیں کچھ اونٹ دیئے کہ ان کا دودھ پیو چنانچہ وہ اچھے ہوگئے پھر انہوں نے اسلام سے انحراف کیا اور چرواہے کو مارڈالا اور اونٹوں کو بھگا لے گئے۔) کو قتل کیا تھا۔ یہ واقدی کا بیان ہے۔

۳۰۹۲۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن قیس

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ ابی کے والد ہیں اور ابن ام حرام کے ساتھ مشہور ہیں حضرت انس بن مالک کے خالہ زاد بھائی ہیں ان کی والدہ ام حرام بنت ملحان ہیں جو حضرت عبادہ بن صامت کی بیاہی تھی پس یہ حضرت عبادہ کے ربیب ہوئے۔ انہوں نے بہت بڑی عمر پائی تھی یہاں تک کہ ان سے ابراہیم ابن ابی عبلہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابویاسر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے کثیر بن مروان یعنی ابومحمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن ابی عبلہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عمرو بن ام حرام انصاری کو دیکھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی تھی ان کے جسم پر ایک خاکی رنگ کا سوتی کپڑا تھا۔ کثیر کا خیال ہے کہ سوتی چادر مراد ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۹۳۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن لویم

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن لویم۔ بعض لوگ ان کو عبداللہ بن عامر کہتے ہیں ان کا شمار صحابہ میں ہے مسعر نے عبید بن حسن سے انہوں نے عبداللہ بن معقل سے انہوں نے دو آدمیوں سے جن میں سے ایک شخص قبیلہ مزینہ کے تھے اور ایک دوسرے سے روایت کرتے تھے ان میں سے ایک کا نام عبداللہ بن عمرو بن لوئیم تھا اور دوسرے کا غالب بن ابجر مسعر کہتے تھے میں سمجھتا ہوں غالب وہی شخص ہیں جو نبیؐ کے حضور میں گئے تھے اور انہوں نے عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ ﷺ اب میرے پاس سوائے گدھوں کے اور کوئی مال باقی نہیں رہا آپ نے فرمایا ان میں جو فربہ ہوں وہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو اس لئے کہ میں نجاست کھانے والے جانوروں کو مکروہ سمجھتا ہوں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن ملیل مزنی صحابی ہیں۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن ملیل مزنی ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے کہ صحابی ہیں ابوحاتم نے کہا ہے کہ میں ان کو نہیں پہچانتا اور عسکری نے وہ حدیث بھی روایت کی ہے جس کو مسعر نے عبید بن حسن نے روایت کیا ہے اور انہوں نے ابن معقل سے روایت کی ہے اور انہوں نے مزنی قبیلہ کے دو آدمیوں سے رویت کی ہے جو شروع تذکرہ میں بیان ہو چکی وہ ان دونوں کو ایک سمجھتے ہیں اور یہی صحیح ہے صرف دادا کے نام میں اختلاف ہے۔ واللہ اعلم

۳۰۹۴۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو ابو ہریرہ

حضرت عبداللہؓ بن عمرو۔ کنیت ابو ہریرہ واقدی نے یہی بتایا ہے اور کہا ہے کہ ۵۹ ہجری میں بعمر اٹھاون سال وفات پائی مقام ذوالحلیفہ میں رہتے تھے ان کا ایک گھر مدینہ میں تھا جس کو انہوں نے اپنے غلاموں پر خیرات کر دیا تھا کنیت کے بابوں میں ان کا حال پھر بیان کیا جائے گا ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے حضرابو ہریرہ کے نام میں قریب قریب بیس اختلاف ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۹۵۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن ہلال

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن ہلال اور بعض لوگ ان کو ابن شرحبیل کہتے ہیں۔ مزنی ہیں۔ یہ علقمہ اور بکر کے والد ہیں یہ بھی ان رونے والوں میں تھے جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ **ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملھم قلت لا اجد ما احملکم علیہ. الایۃ** ''اور ان لوگوں پر کچھ الزام نہیں جو (اے نبی) تمہارے پاس سواری مانگنے کو آئیں اور تم کہہ دو کہ میرے پاس سواری نہیں۔'' یہ لوگ چھ آدمی تھے ان سے ان کے بیٹے علقمہ نے اور ابن بریدہ نے روایت کی ہے صحابی ہیں اور روایت حدیث بھی کرتے ہیں ان کے بیٹے اہل بصرہ کے بڑے لوگوں میں تھے مشہور تھا کہ حسن بصری بوڑھوں میں ہیں اور بکر جوانوں میں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معتمر بن سلیمان نے محمد بن فضاء سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علقمہ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے مسلمانوں کے رائج کئے ہوئے سکہ کے لئے بے ضرورت توڑنے سے۔ ان سے ان کے بیٹے علقمہ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص گوشت خریدے تو اس میں شوربا زیادہ کر دے۔ (تا کہ بہت سے لوگ اس میں شریک ہو سکیں) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۹۶۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن وہب

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن وہب بن ثعلبہ بن وقش بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ۔ انصاری خزرجی ثم الساعدی۔ ابن شہاب اور ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے نام میں جو احد کے دن قبیلہ بنی ساعدہ سے شہید ہوئے عبداللہ بن عمرو کا نام بھی لکھا ہے اور ابن اسحٰق نے طریف تک ان کا نسب بھی بیان کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ طریف کی جس قدر اولاد ہے وہ سعد بن معاذ کے گروہ میں شامل ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کو ابن مندہ نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے کہ یہ عبداللہ سعد بن معاذ کے گروہ سے تھے جو روایت ہم نے بواسطہ یونس کے ابن اسحٰق سے نقل کی ہے۔ اس میں بھی اسی طرح ہے مگر یہ غلط ہے صحیح یہ ہے وہ سعد بن عبادہ کے گروہ سے ہیں اس وجہ سے کہ سعد بن معاذ تو قبیلہ اوس سے ہیں اور بنی طریف قبیلہ ساعدہ سے ہیں جو خزرج کی شاخ ہے اور بنی ساعدہ کی شاخ ہے قبیلہ سعد بن عبادہ کی۔ میں نے یہ عبارت ابن مندہ اور ابو عمر کے کئی صحیح نسخوں میں دیکھی ہے پس یہ کاتب کی غلطی نہیں ہے۔ واللہ اعلم

تعجب ہے یونس سے کہ وہ باوجودیکہ ان کو خزرج سے کہتے ہیں پھر بنی ساعدہ میں بھی داخل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بنی طریف سے عبداللہ بن وہب بن عمرو ہیں جو سعد بن معاذ کے گروہ سے ہیں۔ پس یہ درآں حالیکہ اوس سے ہیں سعد بن معاذ کے گروہ سے جو

قبیلہ خزرج کی شاخ ہے کیونکر ہو سکتے ہیں۔ یونس نے اس روایت میں ابن اسحاق عبدالملکؒ بن ہشام اور سلمہ اور ابراہیم بن سعد کی مخالفت کی ہے ان سب لوگوں نے ابن ہشام سے روایت کی ہے کہ یہ سعد بن عبادہ کے گروہ سے ہیں یہی صحیح ہے۔

۳۰۹۷۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن وقدان

حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو بن وقدان بن عبد شمس بن عبدود عامری معروف بہ ابن سعدی۔ ان کا تذکرہ عبداللہ بن سعدی کے نام میں گزر چکا ہے۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۰۹۸۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو یشکری

حضرت عبداللہ ؓ بن عمرو یشکری۔ ان کا نام اعوس تھا جیسا کہ ابن شاہین نے اس کو ذکر کیا ہے۔ ابو سنان حنفی نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے جس قبیلہ نے اپنی زکوۃ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کی وہ قبیلہ یشکر سے تھا اس قبیلہ کی زکوۃ لے کر اعوس بن عمرو آئے تھے حضرت نے پوچھا کہ تم کون ہو انہوں نے کہا میں اعوس بن عمرو ہوں حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ تمہارا نام عبداللہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۹۹۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عمیر شجعی

حضرت عبداللہ ؓ بن عمیر اشجعی۔ صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی شخص باغی ہو جائے اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا چاہے تو اس کو قتل کر دو۔ اس میں آپ نے کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۰۰۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عمیر خطمی

حضرت عبداللہ ؓ بن عمیر خطمی۔ قبیلہ بنی خطمہ بن جشم بن مالک بن اوس انصاری اوسی خطمی۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے نابینا تھے مگر باوجود نابینا ہونے کے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کرتے تھے۔ بنی خطمہ کی مسجد میں امامت انہی کے متعلق تھی۔ جریر نے ہشام بن عروہؒ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عمیر سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے عہد میں بنی خطمہ کا امام تھا اور ابو معاویہ نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور انہوں نے عدی بن عمیرہ سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۰۱۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عمیر سدوسی

حضرت عبداللہ ؓ بن عمیر سدوسی۔ صحابی ہیں۔ رسول اللہ ؐ کے حضور میں گئے تھے۔ عمرو بن سفیان بن عبداللہ بن عمیر سدوسی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ ایک ظرف رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے تھے جس میں نبیؐ نے منہ دھویا تھا اور اسی پانی میں کلی کی تھی اور دونوں ہاتھ دھوئے تھے پھر آپ نے ظرف کو بھر دیا اور فرمایا کہ راستے میں جہاں کہیں تم کو پانی ملے اس ظرف کو بھر لیا کرنا پھر جب اپنے شہر میں پہنچنا تو ایک مقام پر اس پانی کو چھڑک لینا اور اس مقام کو مسجد بنا لینا یہ کہتے تھے کہ ایسا ہی ہوا لوگوں نے اس مقام کو مسجد بنا لیا اور میں نے اس مسجد میں نماز پڑھائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۰۲۔ حضرت عبداللہؓ بن عمیر بن عدی

حضرت عبداللہؓ بن عمیر بن عدی بن امیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج انصاری بالاتفاق غزوۂ بدر میں شریک تھے ابوعمر نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو خدری قرار دیا ہے قبیلہ بنی خدرہ بن عوف سے خدرہ اور خدارہ دونوں بھائی تھے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ بیٹے ہیں عمیر بن حارثہ بن ثعلبہ بن خلاس بن امیہ بن خدارہ کے عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عروہ نے ان کو عبداللہ بن عرفطہ بیان کیا ہے مگر ہم نے جو مغازی کی کتابوں میں دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ قبیلہ خدارہ سے ہیں بزیادت الف نہ خدرہ سے یہی صحیح ہے مگر ابن مندہ نے جو عروہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے دوسرے مقام پر ان کو عبداللہ بن عرفطہ لکھا ہے تو شک نہیں کہ ابن مندہ کا یہ خیال ہے کہ انہیں عبداللہ بن عدی کے والد کا نام بعض لوگوں نے عرفطہ بیان کیا ہے حالانکہ یہ دو شخص ہیں دونوں بدر میں شریک تھے۔ ہمیں ابوجعفر نے اپنی سند سے یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا خاندان بنی خدارہ سے تمیم بن یعار بن قیس اور عبداللہ بن عمیر اور زید بن مرار بن قیس اور عبداللہ بن عرفطہ کل چار آدمی تھے پس معلوم ہوا کہ یہ دونوں دو شخص ہیں واللہ اعلم۔ اور لوگوں نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے ہے پھر ابن اسحٰق نے بنی ابجر کے لوگوں کا ذکر کیا ہے حالانکہ وہ بھی بنی خدارہ کی شاخ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۰۳۔ حضرت عبداللہؓ بن عمیر لیثی

حضرت عبداللہؓ بن عمیر بن قتادہ لیثی۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوبکر بن حارث کی کتاب سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد عطار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحفص بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی خثیمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن عبدالحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عمیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں بنی خطمہ کے امام تھے حالانکہ نابینا تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد بھی کرتے تھے باوجودیکہ نابینا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے ممکن ہے کہ یہ عبداللہ لیثی کے علاوہ کوئی دوسرے ہوں کیونکہ بنی خطمہ انصار کا خاندان ہے اور انصار بنی لیث نہیں ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قول ابوموسیٰ کا تھا ان عبداللہ بن عمیر خطمی کو ابن مندہ نے بھی اسی طرح ذکر کیا ہے جس طرح ابوموسیٰ نے ذکر کیا جیسا کہ اس تذکرے سے پہلے گزر چکا اور انہوں نے اس حدیث کو بواسطہ جریر کے اپنی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے پس میں نہیں سمجھا کہ ابوموسیٰ نے کیوں استدراک کیا اگر اس وجہ سے استدراک کیا کہ ان کے نسب میں قتادہ کا لفظ زیادہ آیا ہے تو اس بنا پر استدراک نہیں کرنا چاہیے اور اگر اس وجہ سے استدراک کیا کہ ان کو بعض لوگوں نے لیثی کہہ دیا ہے تو یہ کہنے والے کی غلطی ہے اگر ہر غلطی کے سبب سے استدراک کیا جائے تو استدراک کی کوئی حد نہ رہے گی خصوصاً ہمارے اس زمانہ میں جبکہ جہل غالب ہو گیا ہے خلاصہ یہ کہ استدراک کی کوئی وجہ نہیں ہے اور ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ ممکن ہے کہ یہ لیثی کے علاوہ کوئی دوسرے شخص ہوں (نہایت تعجب انگیز بات ہے) اس میں کچھ شبہ نہیں کہ یہ لیثی نہیں ہیں کیونکہ خطمہ انصار کا قبیلہ ہے اور انصار خاندان ازد سے ہیں جو اہل

یمن ہیں اور لیث کنانہ کے خاندان سے ہیں اور کنانہ مصر کی شاخ ہے شاید لیثی کا لفظ غلطی کا تب سے ہو یا کاتب سے لیثی کے بعد کچھ تذکرہ انصاری کا چھوٹ گیا جس سے بعض لوگوں کو یہ گمان ہوا کہ یہ حدیث لیثی کی ہے حالانکہ ان کی نہیں ہے۔ واللہ اعلم اور حدیث میں جو یہ وارد ہوا ہے کہ یہ بنی خطمہ کی امامت کرتے تھے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بھی خطمی ہیں کیونکہ امام ہر قبیلہ کا اسی قبیلہ سے ہوتا ہے کیونکہ عرب کی طبیعتیں اس بات سے بہت متنفر تھیں کہ قبیلہ کا امام ایسا شخص ہو جو اس قبیلہ سے نہ ہو۔ واللہ اعلم

۳۱۰۴۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عمیرہ

حضرت عبداللہ ؓ بن عمیرہ۔ بزیادت ہا۔ زمانہ جاہلیت کو پایا تھا۔ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے روح نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے عبداللہ بن عمیرہ سے روایت کی ہے جو زمانہ جاہلیت میں اعشی (شاعر) کو پکڑا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور امیر ابونصر نے کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن عمیرہ ہے بفتح عین ان کی حدیث اہل کوفہ سے مروی ہے۔ انہوں نے جریر وغیرہ سے روایت کی ہے اور ان سے سماک بن حرب نے روایت کی ہے اور ابراہیم حربی نے کہا ہے کہ میں عبداللہ بن عمیر کو نہیں جانتا میں صرف عمیرہ بن زیاد کندی کو جانتا ہوں انہوں نے عبداللہ سے روایت کی ہے یہ عبداللہ ان کے بیٹے ہوں تو خیر ورنہ میں ان کو نہیں جانتا۔

۳۱۰۵۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عنبہ

حضرت عبداللہ ؓ بن عنبہ۔ کنیت ان کی ابوعنبہ خولانی۔ طبرانی نے معجم میں ان کا نام ذکر کیا ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے حمص میں رہتے تھے ان سے محمد بن زیاد الہانی نے اور بکر بن زرعہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اسلام لے آئے تھے مگر آپ کو دیکھا نہ تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے احادیث سنی ہیں اور دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے۔ جراح بن ملیح بہرانی نے بکر بن زرعہ خولانی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے ابوعنبہ خولانی سے سنا وہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے تھے جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے اور زمانہ جاہلیت میں خون کا بھی استعمال کیا ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ نے دین (کے باغ) میں پودے لگائے اور ان کو اپنی طاعت کے کام میں لگایا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۰۶۔ حضرت عبداللہ ؓ بن غنمہ مزنی

حضرت عبداللہ ؓ بن غنمہ مزنی۔ صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے۔ محمد بن عمر واقدی نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اسکندریہ کی دوسری فتح میں شریک تھے صحابہ میں ان کا ذکر آیا جاتا ہے یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۳۱۰۷۔ حضرت عبداللہ ؓ بن عوسجہ بجلی

حضرت عبداللہ ؓ بن عوسجہ بجلی۔ ثم العرنی۔ رسول اللہ نے ان کو اپنا خط دے کر بنی حارثہ بن عمرو بن قریط کی طرف بھیجا تھا ان کو آپؐ نے اسلام کی دعوت دی تھی انہوں نے ان سے خط کو لے لیا اور اسے دھو کر اپنے ڈول میں پیوند لگا لیا اور رسول اللہ ﷺ کے

پاس اس کا جواب بھیجنے سے بھی انکار کر دیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی عقل سلب کر لی ہے چنانچہ اس قبیلہ کے لوگ اب تک بیوقوف اور مخبوط الحواس ہوتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۱۰۸۔ حضرت عبداللہؓ بن عوف

حضرت عبداللہؓ بن عوف۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ یحییٰ بن یونس شیرازی نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی رجاء نے اپنی کتاب میں اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے حماد بن ہارون سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے جبلہ بن عطیہ سے انہوں نے عبداللہ بن عوف سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ایمان یمن میں ہے محمود بن ابراہیم بن سمیع نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ تابعی ہیں شام کے رہنے والے تیسرے طبقے سے ہیں عمر بن عبدالعزیز کے عامل تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۰۹۔ حضرت عبداللہؓ بن عوف اشج

حضرت عبداللہؓ بن عوف اشج۔ وفود میں سے ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے یہ ابن شاہین کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۱۱۰۔ حضرت عبداللہؓ بن عوف بن عبد عوف

حضرت عبداللہؓ بن عوف بن عبد عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ۔ عبدالرحمٰن بن عوف کے بھائی ہیں ابن شاہین نے کہا ہے کہ یہ اور ان کے بھائی اسود فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے ان کا ایک گھر بھی مدینہ میں تھا۔ زبیر نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عوف نے ہجرت نہیں کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۱۱۱۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی عوف بن عویف

حضرت عبداللہؓ بن ابی عوف بن عویف بن مالک بن کیسان بن ثعلبہ بن عمرو بن یشکر بن علی بن مالک بن سعد بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن اراش بجلی۔ ان کا نام عبدشمس تھا۔ نبی ﷺ کے حضور میں جب یہ گئے تو آپ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۳۱۱۲۔ حضرت عبداللہؓ بن عویم

حضرت عبداللہؓ بن عویم بن ساعدہ انصاری۔ ان کا نسب ان کے والد کے نام میں ذکر کیا جائے گا ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ محمد بن عباد نے عبدالرحمٰن بن سالم بن عبداللہ بن عویم بن ساعدہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے اپنی تمام مخلوق سے منتخب کیا اور میرے لئے اصحاب منتخب کئے ان میں سے میرے وزیر انصار بنائے پس جو شخص میرے اصحاب کو برا کہے اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے۔ اس حدیث کو جماعت محدثین نے محمد بن طلحہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سالم بن عبدالرحمٰن بن عویم

ن ساعدہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۱۲۔ حضرت عبداللہؓ بن عیاش

حضرت عبداللہؓ بن عیاش بن ابی ربیعہ۔ ابوربیعہ کا نام عمرو بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔ قریشی مخزومی ہیں۔ سرزمین حبش میں پیدا ہوئے تھے کنیت ان کی ابوالحارث ہے ان کی والدہ اسماء بنت مخربہ بن جندل بن ابیر بن نہشل تمیمہ ہیں۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے اور حضرت عمرو غیرہ صحابہ سے بھی روایت کی ہے نبیؐ سے جو ان کی روایتیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جس کو ان سے عبداللہ بن حارث نے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ آل ابی ربیعہ کے کسی گھر میں تشریف لے گئے یا تو کسی مریض کی عیادت کے لئے یا اور کسی کام کے لئے آپ سے اسما بنت مخربہ تمیمہ نے جو عیاش بن ابی ربیعہ کی والدہ تھیں کہا کہ یا رسول اللہ آپ ہمیں کچھ نصیحت کیوں نہیں فرماتے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ام جلاس اپنی بہن (مومنہ) کے ساتھ وہی معاملہ کرو جس کو تم اپنے ساتھ کیا جانا پسند کرتے اسی حالت میں عیاش کا ایک بچہ نبیؐ کے حضور میں لایا گیا ام جلاس پہلے سے اس بچہ کی بیماری کا حال رسول اللہؐ سے عرض کر چکی تھیں۔

پس آپ نے اس بچہ کو لے لیا اور کچھ پڑھ کر اس پر پھوکا اور کچھ لعاب دہن بھی اس پر ڈالا بچہ نے (جو یہ دیکھا تو ناسمجھی سے اس نے) بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تھوکنا شروع کیا گھر والے اس بچہ کو ڈانٹنے لگے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ڈانٹنے سے منع کرتے تھے ان سے بکر بن محمد بن عمرو بن خرم نے اور نافع مولائی ابن عمرو غیرہ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس سند میں جس اسماء کا ذکر ہے یہ ابوجہل کی ماں تھی اسلام نہیں لائی اس کا ذکر اس کے بیٹے عیاش کے نام میں آئے گا اور ان اسماء بنت مخربہ کا بھی ذکر ہوگا جو ان عبداللہ کی ماں تھیں۔ اسماء بنت سلامہ بن مخربہ کے نام میں کیونکہ عبداللہ کی والدہ اسماء بنت مخربہ کی والدہ ابوجہل کی بھتیجی تھیں بعض لوگوں نے ان کو دادا کی طرف منسوب کیا ہے اس وجہ سے لوگوں کو غلطی ہوئی واللہ اعلم۔

۳۱۱۴۔ حضرت عبداللہؓ بن غالب

حضرت عبداللہؓ بن غالب لیلی۔ کبار صحابہ سے ہیں۔ انہیں رسول اللہ ﷺ نے ۲ ہجری میں ایک لشکر کے ہمراہ بھیجا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۱۱۵۔ حضرت عبداللہؓ بن غسیل

حضرت عبداللہؓ بن غسیل۔ مجہول شخص ہیں۔ ان سے عامر بن عبدالاسود نے روایت کی ہے ان کا شمار بصرہ کے بدویوں میں ہے۔ عبدالرحمٰن بن حکم بن برا بن قبیصہ ثقفی نے اپنے والد سے انہوں نے عامر بن عبدالاسود عجقی سے انہوں نے عبداللہ بن غسیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا کہ آپ کا گزر حضرت عباس پر ہوا آپ نے فرمایا کہ اے بچا اپنے لڑکوں کو میرے پیچھے لئے ہوئے چلے آؤ چنانچہ وہ اپنے چھ لڑکوں کو ساتھ لے کے چلے فضل اور عبداللہ

اور عبید اللہ، قثم، معبد اور عبدالرحمٰن۔ پس رسول اللہؐ نے انہیں ایک گھر میں داخل کیا اور ایک سیاہ چادر جس میں سرخ دھاریاں تھیں ان لوگوں پر ڈال دی اور فرمایا کہ یا اللہ یہ لوگ میرے اہل بیت اور میری عزت ہیں تو ان کو آگ میں چھپالے جس طرح میں نے ان کو اس کملی سے چھپایا پس گھر میں جس قدر در و دیوار تھے سب سے آمین کی آواز آنے لگی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر انصاری کو ابن غسیل اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ان کے والد حنظلہ احد کے دن جب شہید ہوئے تو نبیؐ نے فرمایا کہ فرشتے ان کو غسل دے رہے ہیں۔ لہٰذا ان کے بیٹے کو ابن الغسیل کہتے ہیں۔ یہ بھی صحابی ہیں۔

۳۱۱۶۔ حضرت عبداللہؓ غفاری

حضرت عبداللہؓ غفاری۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ لکھا ہے مگر انہوں نے صرف نام لکھ کر چھوڑ دیا ہے۔

۳۱۱۷۔ حضرت عبداللہؓ بن غنام

حضرت عبداللہؓ بن غنام بن اوس بن مالک بن بیاضہ انصاری بیاضی صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ہمیں ابو احمد عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن حسان نے اور اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن بلال نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن عنبسہ سے انہوں نے عبداللہ بن غنام سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص صبح کو یہ کہہ لیا کرے (اللھم ما اصبح بی من نعمة فمنک وحدک لا شریک لک فلک الحمد ولک الشکر) تو یقیناً اس نے اس دن کا شکر یہ ادا کر دیا اور جو شخص شام کو یہ کہہ لیا کرے تو یقیناً اس نے رات شکر ادا کیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے لکھا ہے کہ بعض راویوں نے ان کے تذکرہ میں غلطی کی ہے چنانچہ ابن وہب سے ان کا نام عبداللہ بن عباس مروی ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام ہی نہیں ذکر کیا صرف ابن غنام ہی لکھ دیا ہے چنانچہ حدیث مذکورہ بالا ابن مندہ نے بواسطہ یحییٰ بن صالح وحاظی اور عبداللہ بن مسلمہ نے سلیمان سے روایت کی ہے کہ وہ اس کو ابن غنام سے روایت کرتے تھے اور ان کا نام ذکر نہیں کیا۔

۳۱۱۸۔ حضرت عبداللہؓ بن فضالہ لیثی

حضرت عبداللہؓ بن فضالہ لیثی۔ کنیت ان کی ابو عائشہ ہے۔ ان سے روایت ہے کہ یہ کہتے تھے میں زمانہ جاہلیت میں پیدا ہوا تھا۔ میرے والد نے میرے عقیقہ میں ایک گھوڑا ذبح کیا تھا مگر سند اس حدیث کی صحیح نہیں ہے اس میں اختلاف ہے کہ یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یا نہیں مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے ابی حرب بن ابوالاسود سے انہوں نے عبداللہ بن فضالہ سے کہ وہ حضور کے پاس آئے تھے اور اس کو روایت کیا ہے خالد واسطی اور زہیر بن اسحاق نے داؤد سے انہوں نے ابو حرب سے انہوں نے عبداللہ بن فضالہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ان کا شمار تابعین میں ہے بعض لوگوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے خلیفہ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن فضالہ بصرہ کے قاضی تھے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ جس قدر حدیثیں انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہیں وہ محدثین کے نزدیک مرسل ہیں باوجود کہ وہ نبی کے حضور میں گئے تھے ان کے والد کے صحابی ہونے میں اختلاف نہیں ان کا تذکرہ

انشاء اللہ تعالیٰ فضالہ کے نام میں آئے گا۔

۳۱۱۹۔ حضرت عبداللہؓ بن فضالہ مزنی

حضرت عبداللہؓ بن فضالہ مزنی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ لیثی کے علاوہ ہیں۔ ابراہیم بن جعفر نے عبداللہ بن سلمہ جبیری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن مرہ جہنی اور عبداللہ بن فضالہ مزنی سے جو دونوں صحابی تھے اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت کی ہے کہ یہ سب لوگ کہتے تھے سب سے پہلے علی بن ابی طالب اسلام [1] لائے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۱۲۰۔ حضرت عبداللہؓ (ابوقابوس)

حضرت عبداللہؓ۔ کنیت ابوقابوس ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا شمار اہل کوفہ میں ہے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام مخارق ہے سماک نے قابوس بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عباس کی بیوی ام الفضل رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا کہ یارسول اللہ میں نے (خواب) دیکھا ہے کہ آپ کے جسم کا ایک ٹکڑا میرے گھر میں ہے آپ نے فرمایا کہ تم نے اچھا خواب دیکھا فاطمہ سے ایک بچہ پیدا ہوگا کہ تم اس کو (اپنے بیٹے) قثم کے ساتھ دودھ پلاؤ گی (چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا) پھر وہ اس بچہ کو لے کر رسول اللہ کے پاس آئیں اس بچے نے حضرت کے اوپر پیشاب کردیا ام فضل نے اس بچہ کو (آہستہ سے) مارا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تم پر رحم کرے تم نے میرے بیٹے کو تکلیف دی پھر فرمایا کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دینا کافی ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھونا چاہیے۔ اس روایت میں یہ نہیں ذکر ہوا کہ یہ لڑکا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۲۱۔ حضرت عبداللہؓ بن قارب

حضرت عبداللہؓ بن قارب۔ کنیت ابووہب ثقفی۔ اور بعض لوگ ان کو ابن مارب کہتے ہیں ان سے ان کے بیٹے وہب نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں اپنے والد کے ہمراہ تھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگ رہے تھے کہ اللہ پاک سرمنڈوانے [2] والوں پر رحم کرے پس ایک شخص نے کہا کہ یارسول اللہ بال کتروانے والوں کے لئے بھی دعا کیجئے پس آپ نے اور دوسری یا تیسری مرتبہ بال کتروانے والوں کے لئے بھی دعا کی ان کے بارے میں جو اختلافات ہیں وہ ان کے والد قارب کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کئے جائیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۲۲۔ حضرت عبداللہؓ بن قداد

حضرت عبداللہؓ بن قداد حارثی۔ ابن اسحٰق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو قبیلہ بنی حارث بن کعب سے خالد بن ولید کے ہمراہ رسول اللہؐ کے حضور آئے تھے۔ بعض لوگوں نے ان کو عبداللہ بن قریط بھی کہا ہے۔ ان کا تذکرہ اپنے مقام کیا جائے گا۔

۳۱۲۳۔ حضرت عبداللہؓ بن قدامہ

حضرت عبداللہؓ بن قدامہ سعدی۔ وقاص بن قدامہ کے بھائی ہیں ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ قدامہ

---

[1] اس میں اختلاف ہے کہ ابوبکر صدیق پہلے اسلام لائے یا حضرت علی اکثر محققین صدیق ہی کو اول الاسلام کہتے ہیں۔

[2] یعنی بعد فراغ اعمال حج کے سر کا منڈوانا بہ نسبت کتروانے کے بہتر ہے۔

کہتے ہیں بعض لوگ کچھ اور کہتے ہیں۔ان کا تذکرہ عبداللہ بن سعدی کے نام میں جو خاندان بنی عامر بن لوے سے ہیں گزر چکا ہے کنیت ان کی ابومحمد ہے ان دونوں کو نبی ﷺ نے ایک تحریر لکھ دی تھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے فرق یہ ہے کہ ابوعمر نے ان کو خاندان عامر سے قرار دیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو سلمی قرار دیا ہے اور ابن مندہ نے ان کے والد کا نام بجائے قدامہ کے قمامہ بیان کیا ہے۔ہم ان کا تذکرہ اپنے مقام پر کریں گے۔یہ دونوں ایک ہیں۔واللہ اعلم

۳۱۲۴۔حضرت عبداللہ ؓ بن قرط ازدی

حضرت عبداللہ ؓ بن قرط ازدی ثمالی۔زمانہ جاہلیت میں ان کا نام شیطان تھا۔رسول اللہ نے ان کا نام عبداللہ رکھا یہ اور ان کے بھائی عبدالرحمٰن دونوں صحابی ہیں۔یرموک میں اور فتح دمشق میں شریک تھے یزید بن ابی سفیان نے ان کے ہاتھ اپنا خط حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے پاس بھیجا تھا۔ان کا تذکرہ عبداللہ بن محمد بن ربیعہ نے اپنی کتاب فتوح الشام میں کیا ہے۔ابوعبیدہ نے ان کو دو مرتبہ حمص کا حاکم بنایا اور یہ حمص کے حاکم رہے یہاں تک کہ حضرت ابوعبیدہ کی وفات ہوگئی بعد اس کے حضرت معاویہ نے بھی ان کو حمص کا حاکم مقرر کیا انہوں نے نبیؐ سے حدیثیں روایت کی ہیں اور ان سے عضیف بن حارث اور عمرو بن محصن اور سلیم بن عامر خبائری وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنیٰ نے یحییٰ قطان سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے راشد بن سعد سے انہوں نے عبداللہ بن نجی سے انہوں نے عبداللہ بن قرط سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام دنوں سے افضل اللہ کے نزدیک قربانی کا دن ہے اور وہ دن جس میں لوگ وقوف کرتے ہیں۔پھر پانچ یا چھ قربانی کے اونٹ رسول اللہ ﷺ کے قریب کئے گئے وہ اونٹ خود بخود آنحضرتؐ کے قریب ہوتے جاتے تھے اور آپ ان کو ذبح کرتے تھے پس جب وہ گر گئے تو آپ نے آہستہ آواز سے ایک بات کہی جس کو میں نہیں سمجھا میں نے بعض ان لوگوں سے جو آپ کے قریب تھے پوچھا کہ حضرت نے کیا فرمایا لوگوں نے کہا کہ یہ فرمایا جو شخص چاہے دنیا سے بےتعلقی پیدا کرے۔یہ عبداللہ سرزمین روم میں ۵۶ ہجری میں شہید ہوئے۔یہ ابن یونس کا قول ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۲۵۔حضرت عبداللہ ؓ بن قرہ

حضرت عبداللہ ؓ بن قرہ۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے خطیب ابوبکر سے نقل کیا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام عبداللہ بن قرط بیان کیا ہے اور روایت ہے کہ ان کا نام شیطان تھا نبی ﷺ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ان کا تذکرہ عبداللہ بن قرط کے نام میں ہو چکا تھا۔

۳۱۲۶۔حضرت عبداللہ ؓ بن قرہ ہلالی

حضرت عبداللہ ؓ بن قرہ بن نہیک ہلالی۔انہیں نبی ﷺ نے برکت کی دعا دی تھی میں نے ابوعبداللہ بن مندہ کی کتاب کے بعض نسخوں میں ایسا ہی دیکھا ہے۔

۳۱۲۷۔حضرت عبداللہ ؓ بن قریط

حضرت عبداللہ ؓ بن قریط زیادی۔حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ بنی حارث بن کعب کے وفد میں آئے تھے یہ سب لوگ

اسلام لائے یہ واقعہ ۱۰ ہجری کا ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے ابن اسحٰق سے سلمہ اور یونس نے روایت کی ہے کہ ان کے والد کا نام قریط تھا اور عبدالملک بن ہشام نے بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے قداد روایت کیا ہے قداد کا نام اوپر آ چکا ہے یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۳۱۲۸۔ حضرت عبداللہؓ بن قمامہ سلمی

حضرت عبداللہؓ بن قمامہ سلمی۔ وقاص بن قمامہ کے بھائی ہیں ان دونوں کو نبی ﷺ نے ایک تحریر لکھ دی تھی۔ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور ابوعمر اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن قدامہ ہے۔ ان کا ذکر واوپر ہو چکا ہے۔

۳۱۲۹۔ حضرت عبداللہؓ بن قنیع

حضرت عبداللہؓ بن قنیع بن اہبان بن ثعلبہ بن ربیعہ۔ ان کا نام عبد عمرو تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ درید بن صمہ کے قاتل یہی ہیں غسانی نے ابن ہشام سے اس کو نقل کیا ہے۔

۳۱۳۰۔ حضرت عبداللہؓ بن قیس اسلمی

حضرت عبداللہؓ بن قیس اسلمی۔ یزید نے عیاض سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص بغرض ریا کاری کوئی کام کرے اس پر اللہ عزوجل کا غضب ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کام کو چھوڑ دے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے ابونعیم نے ان سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ نبیؐ نے قبیلہ بنی غفار کے ایک شخص سے اس کا حصہ جو خیبر میں تھا ایک اونٹ کے عوض میں مول لیا اس شخص سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو چیز میں نے تجھ سے لی ہے وہ بہتر ہے اس چیز سے جو میں نے تجھے دی اب بھی تجھے اختیار ہے چاہے اپنا حصہ لے لے چاہے چھوڑ دے اس شخص نے کہا میں لئے لیتا ہوں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ابن مندہ نے پہلی حدیث کو اسی تذکرہ میں لکھا ہے اور ابونعیم نے عبداللہ بن قیس خزاعی کے تذکرہ میں لکھا ہے جن کا ذکر عنقریب ہوگا اور انہوں نے دوسری حدیث اس تذکرہ میں لکھی ہے۔ واللہ اعلم مگر ابوعمر نے اس تذکرہ کو نہیں لکھا صرف خزاعی کے تذکرہ کو لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو اسلمی کہتے ہیں اور ان کی حدیث نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے قبیلہ غفار کے ایک شخص سے اس کا حصہ مول لیا ہم بعد اس تذکرہ کے انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ لکھیں گے۔

۳۱۳۱۔ حضرت عبداللہؓ بن قیس انصاری

حضرت عبداللہؓ بن قیس انصاری۔ نبیؐ نے جو متفرق طور پر لشکر بھیجے تھے ان میں کسی لشکر میں یہ شہید ہوئے۔ حضرت ابن عباس نے روایت کی ہے کہ (ایک مرتبہ) نبی ﷺ نے فرمایا روئے زمین پر جو شخص اس حال میں مرے گا کہ اس کے دل میں رائی کے برابر بھی غرور ہو اللہ اس کو دوزخ میں ڈالے گا۔ جب عبداللہ بن قیس نے اس حدیث کو سنا تو رونے لگے نبیؐ نے ان سے پوچھا کہ اے عبداللہ بن قیس تم کیوں روتے ہو انہوں نے کہا آپ کے اسی فرمانے سے تو نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ تم خوش ہو کہ تم جنت میں جاؤ گے پھر نبیؐ نے کوئی لشکر بھیجا یہ اسی لشکر میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۳۲۔ حضرت عبداللہ ؓ بن قیس بن خالد

حضرت عبداللہ ؓ بن قیس بن خالد بن خلدہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری خزرجی نجاری ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ اس کو موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے نقل کیا ہے اور ابن اسحق کا بھی یہی قول ہے اور محمد بن سعد نے عبداللہ بن محمد بن عمارہ انصاری سے نقل کیا ہے کہ وہ احد کے دن شہید ہوئے مگر محمد بن عمر واقدی نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ عبداللہ احد کے بعد زندہ رہے اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے اور حضرت عثمان ؓ کی خلافت میں وفات پائی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابونعیم نے ان کا تذکرہ ان عبداللہ بن قیس سے علیحدہ کر کے لکھا ہے جن کا حال حضرت ابن عباس کی اس حدیث میں ہے جس میں غرور کا بیان ہے اور ممکن ہے کہ یہ وہی ہوں یعنی جن کا تذکرہ اس سے اوپر ہو چکا ہے۔

۳۱۳۳۔ حضرت عبداللہ ؓ بن قیس خزاعی

حضرت عبداللہ ؓ بن قیس خزاعی۔ ابونعیم نے اپنی سند سے یزید بن عیاض سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن قیس خزاعی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دکھانے سنانے کے لئے کوئی کام کرے وہ اللہ کے غضب میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس کام سے باز آئے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ خزاعی ہیں مگر بعض لوگوں نے ان کو اسلمی لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے اس حدیث کو عبداللہ بن قیس اسلمی کے تذکرہ میں لکھا ہے اور ہم بھی اس کو وہیں لکھ چکے ہیں مگر ابونعیم نے اس حدیث کو وہاں نہیں لکھا کیونکہ یہ ان کو دو شخص سمجھتے ہیں۔ اسی لئے انہوں نے عبداللہ بن قیس اسلمی کا تذکرہ میں صرف یہ حدیث لکھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنی غفار کے کسی شخص سے اس کا حصہ جو خیبر کے مال غنیمت سے اس کو ملا تھا مول لیا اور ابوعمر ان دونوں کو ایک سمجھتے ہیں اور اسی واسطے انہوں نے کہا ہے کہ عبداللہ بن قیس خزاعی اور بعض لوگ ان کو اسلمی کہتے ہیں اور انہوں نے ان کے تذکرہ میں حصہ خیبر والی حدیث بھی لکھی ہے اور کہا ہے کہ ان کے متعلق ایک حدیث اور بھی ہے۔ میں بھی ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں انہیں کو بعض لوگ خزاعی کہتے ہیں اور بعض لوگ اسلمی۔ ابوعمر کے کلام کی تائید میرے قول سے بھی ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

۳۱۳۴۔ حضرت عبداللہ ؓ بن قیس بن زائدہ

حضرت عبداللہ ؓ بن قیس بن زائدہ بن اصم بن ہرم بن رواحہ بن حجر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوئی۔ قریشی عامری معروف بہ ابن ام مکتوم ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عبداللہ کہتے ہیں اور بعض لوگ عمرو یہی آخری نام زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۱۳۵۔ حضرت عبداللہ ؓ بن قیس بن سلیم اشعری

حضرت عبداللہ ؓ بن قیس بن سلیم بن حضار بن حرب بن عامر بن عنز بن بکر بن عامر بن عذر بن وائل بن ناجیہ بن جماہر بن

اشعر بن ادد بن زید بن یشجب ۔ کنیت ان کی ابوموسیٰ اشعری ۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں ۔ اشعر کا نام نبت تھا ۔ ان کی والدہ ظبیہ بنت وہب تھیں جو قبیلہ عک کی ایک خاتون تھیں ۔ وہ بھی اسلام لائیں تھیں اور مدینہ میں ان کی وفات ہوگئی تھی ۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ ابوموسیٰ مکہ گئے اور وہاں ابواحیحہ یعنی سعید بن عاص بن امیہ سے حلف کی دوستی کی ۔ مکہ میں اپنے اشعری بھائیوں کی ایک جماعت کے ساتھ گئے تھے پھر اس کے بعد اسلام لائے اور حبش کی طرف ہجرت کی اور بعض علمائے نسب وسیر نے بیان کیا ہے کہ ابوموسیٰ جب مکہ گئے اور سعید بن عاص سے حلف کی دوستی کی اس کے بعد پھر اپنی قوم کے پاس لوٹ آئے اور حبش کی طرف ہجرت نہیں کی بعد اس کے اپنے بھائیوں کے ساتھ چلے اتفاقاً ان کی کشتی انہیں دونوں کشتیوں کے ساتھ آئی جو حبش سے آ رہی تھیں اور ابوعمر نے کہا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ ابوموسیٰ مکہ سے بنی عبدشمس کے ساتھ حلف کرنے کے بعد لوٹ کر گئے اور وہاں کچھ روز رہے بعد اس کے اشعریوں کے پچاس آدمیوں کے ہمراہ ایک کشتی میں سوار ہوئے مگر ہوا کے ناموافق ہونے سے وہ کشتی حبش پہنچ گئی پھر جب حضرت جعفر طیار اور ان کے ساتھی وہاں سے چلے تو یہ بھی انہیں کے ساتھ چلے پھر دونوں کشتیاں ایک کشتی حضرت جعفر طیار کی دوسری اشعریوں کی ساتھ ہی ساتھ نبی ﷺ کے حضور میں پہنچیں جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب اشعریوں کی کشتی ہوا کی ناموافقت سے حبش پہنچ گئی تو حضرت ابوموسیٰ نے کچھ دنوں حبش میں قیام کیا پھر جب حضرت جعفر وہاں سے چلے تو یہ بھی وہاں سے چلے اسی وجہ سے ابن اسحٰق نے ان کو مہاجرین حبش میں ذکر کیا ہے ۔ واللہ اعلم

حضرت ابوموسیٰ مقام زبید اور عدن میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حاکم تھے ۔ حضرت عمر نے ان کو بصرہ کا حاکم بنایا تھا ۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح کی وفات کے وقت یہ وہاں موجود تھے مازہ بن زبار نے بیان کیا ہے کہ ابوموسیٰ کی ہر بات بے خطا تیر ہوتی تھی ۔ قتادہ نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ کو یہ خبر پہنچی کہ کچھ لوگ نماز جمعہ میں اس وجہ سے نہیں آتے کہ ان کے پاس (عمدہ) کپڑے نہیں ہیں تو انہوں نے صرف ایک عبا پہن کر باہر نکلنا شروع کیا ۔ ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ ۱۹ ہجری میں حضرت سعد بن ابی وقاص نے عیاض بن غنم کو مقام جزیرہ کی طرف لڑنے کے لئے بھیجا اور ان کے ساتھ ابوموسیٰ کو بھی بھیجا ۔ اور اپنے بیٹے عمر بن سعد کو بھی عیاض نے ابوموسیٰ کو مقام نصیبین کی طرف بھیج دیا چنانچہ انہوں نے ۱۹ ہجری میں مقام نصیبین کو فتح کیا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عیاض نے ابوموسیٰ کو بھیجا تھا پھر خود بھی ان کے ساتھ جا ملے اور دونوں نے مل کر حران اور نصیبین کو فتح کیا ۔ اور خلیفہ نے بیان کیا ہے کہ عاصم بن حفص کہتے تھے کہ حضرت ابوموسیٰ ۱۰ ہجری میں حضرت مغیرہ کے معزول ہو جانے کے بعد بصرہ گئے اور حضرت عمر ؓ نے ان کو لکھا کہ تم اہواز جاؤ ۔

چنانچہ یہ اہواز گئے اور اس کو لڑ کر فتح کیا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس کو بذریعہ مصالحت کے فتح کیا اور ۲۳ ہجری میں اصفہان کو فتح کیا ۔ یہ ابن اسحٰق کا قول ہے ۔ جب حضرت عمر ؓ شہید ہوئے تو حضرت ابوموسیٰ بصرہ کے حاکم تھے حضرت عثمان نے ان کو بدستور وہیں رکھا بعد اس کے ان کو معزول کیا اور ان کے بعد ابن عامر کو مقرر کیا پس یہ بصرہ سے کوفہ چلے آئے اور پھر وہیں رہے یہاں تک کہ اہل کوفہ نے سعید بن عاص (عامل کوفہ) کو وہاں سے نکال دیا اور حضرت عثمان سے درخواست کی کہ ابوموسیٰ کو ہمارا حاکم بنا دیجئے چنانچہ حضرت عثمان ؓ نے ان کو کوفہ کا حاکم بنا دیا پس یہ کوفہ کے حاکم رہے یہاں تک کہ حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے پھر حضرت علی نے ان کو معزول کر دیا۔ عکرمہ نے بیان کیا ہے کہ حکمین [1] کا واقعہ ہوا تو حضرت معاویہ نے عمرو بن عاص کو حکم بنایا احنف بن قیس نے حضرت علی سے کہا کہ آپ ابن عباس کو بنا دیجئے کیونکہ وہ عمرو بن عاص کے مثل ہیں مگر اہل یمن نے کہا کہ ایک حکم ہم میں سے ہونا چاہیے اور انہوں نے حضرت ابوموسیٰ کو منتخب کیا حضرت ابن عباس نے حضرت علی سے کہا کہ آپ ابوموسیٰ کو کیوں حکم بناتے ہیں واللہ مجھے معلوم ہے جو ان کی رائے ہم لوگوں کے بارہ میں ہے جب ان کو ہم سے امید تھی اس وقت بھی کبھی انہوں نے ہماری طرف داری نہیں کی اب آپ ان کو (ایسے بڑے) معاملہ کے لئے حکم مقرر کرتے ہیں اور باوجود اس کے وہ اس قابل بھی نہیں ہیں لہٰذا آپ احنف کو حکم بنا دیجئے کیونکہ وہ عمرو بن عاص کے ہم پہل ہیں حضرت علی مرتضیٰ نے کہا میں ایسا ہی کروں گا مگر اہل یمن نے جن میں اشعث بن قیس وغیرہ نے کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا ابوموسیٰ ہی حکم ہوں گے۔ پس (مجبور ہو کر) حضرت علی نے ان کو حکم بنا دیا اور ان سے اور عمرو بن عاص سے کہا کہ میں تم دونوں کو اس لئے حکم بناتا ہوں کہ کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کرو کتاب اللہ سب میری تائید کرتی ہے اور اگر تم کتاب اللہ کے موافق فیصلہ نہ کرو گے اور کسی کی رعایت مروت کرو گے تو تمہارا فیصلہ قبول نہ ہوگا چنانچہ ان دونوں نے وہ لیا جو تواریخ [2] میں مذکور ہے۔ ہم نے اس کو بسط کے ساتھ تاریخ کامل میں لکھا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ کی وفات کوفہ میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں مکہ میں ۴۲ ہجری میں اور بعض کا قول ہے ۴۴ ہجری میں اس وقت ان کی عمر ترسٹھ سال کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۴۹ ہجری میں ان کی وفات ہوئی اور بعض کا بیان ہے کہ ۵۰ ہجری میں بعض لوگ کہتے ہیں ۵۲ ہجری میں بعض کہتے ہیں ۵۳ ہجری میں۔ واللہ اعلم

۳۱۳۶۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن قیس بن صخر

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ انصاری، خزرجی سلمی۔ بدر میں یہ اور ان کے بھائی معبد دونوں شریک تھے۔ ابن اسحق نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور ابن عقبہ نے بھی کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اس کو ابونعیم نے ابن عقبہ سے روایت کیا ہے اور ابوعمر نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اہل بدر میں ان کا ذکر نہیں کیا مگر اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ احد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۳۷۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن قیس بن صرمہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن قیس بن صرمہ بن ابی انس۔ بیر معونہ میں شہید ہوئے اس کو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے۔

---

[1] جب صفین کی لڑائی کو بہت طول ہو گیا تو آخر اس بات پر فیصلہ ہوا کہ ایک شخص کو حضرت معاویہ حکم بنا دیں ایک کو حضرت علی یہ دونوں حکم جس کو خلیفہ بنا دیں وہی رہے دوسرا علیحدہ ہو جائے اسی واقعہ کو حکمین اور واقعہ تحکیم کہتے ہیں۔ ۱۲

[2] مختصر واقعہ یہ ہے کہ عمرو بن عاص اور ابوموسیٰ اشعری دونوں پہلے ایک جگہ جمع ہوئے عمرو بن عاص نے کہا میں معاویہ کو معزول کر دوں گا تم علی کو معزول کر دینا بعد اس کے مہاجرین و انصار کو اختیار ہے بطیب خاطر جس کو چاہیں خلیفہ بنائیں ابوموسیٰ نے بھی اس رائے کو پسند کیا چنانچہ دوسرے دن مجمع عام میں دونوں گئے پہلے ابوموسیٰ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا میں علی کو معزول کرتا ہوں اس کے بعد عمرو بن عاص نے کہا میں معاویہ کو معزول نہیں کرتا پس یہ معاملہ یوں ہی رہ گیا اور اسلام میں دو خلافتیں قائم ہو گئیں۔

۳۱۳۸۔ حضرت عبداللہ ؓ بن قیس عتقی

حضرت عبداللہ ؓ بن قیس عتقی۔ صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے مگران کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے وفات ان کی ۴۹ ہجری میں ہوئی۔

۳۱۳۹۔ حضرت عبداللہ ؓ بن قیس بن عدس

حضرت عبداللہ ؓ بن قیس بن عدس نابغہ جعدی۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ ردیف نون میں آئے گا کیونکہ یہ نابغہ کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔

۳۱۴۰۔ حضرت عبداللہ ؓ بن قیس بن عکرمہ

حضرت عبداللہ ؓ بن قیس بن عکرمہ بن مطلب۔ ان کی حدیث ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے اب تک رسول اللہ ﷺ کے نماز شب کی کیفیت کچھ کچھ یاد ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔

۳۱۴۱۔ حضرت عبداللہ ؓ بن قیس بن مخرمہ

حضرت عبداللہ ؓ بن قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ یہ ابن شاہین کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور ابواحمد عسکری نے ان کا ذکر ان کے والد قیس کے تذکرہ کے ضمن میں لکھ دیا ہے اور کہا ہے کہ قیس کے دونوں بیٹوں محمد اور عبداللہ نے بھی آنحضرت ؐ کو دیکھا تھا۔

۳۱۴۲۔ حضرت عبداللہ ؓ بن قیس بن عوراء

حضرت عبداللہ ؓ بن قیس بن عوراء۔ بنی وہب بن ریاب کے بھائی ہیں۔ ان کو لوگ ابن العوراءٔ بھی کہتے تھے۔ یہی ہیں جنہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ بنی ریاب ہلاک ہوئے جاتے ہیں اور نبیؐ نے یہ دعا مانگی تھی کہ یا اللہ بنی ریاب کی مصیبت دفع کردے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا جب قبیلہ بنی نصر کے لوگوں نے قبیلہ بنی ریاب کے لوگوں کو قتل کرنا شروع کیا تو لوگ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن قیس نے جن کو ابن العورا بھی کہتے ہیں عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ بنی ریاب ہلاک ہوئے جاتے ہیں پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یااللہ ان کی مصیبت کو دفع کر۔

۳۱۴۳۔ حضرت عبداللہ ؓ بن قیظی

حضرت عبداللہ ؓ بن قیظی ابن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ انصاری۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور جسر ابی عبیدہ کے دن یہ اور ان کے دونوں بھائی عقبہ اور عباد شہید ہوئے۔ ان تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۱۴۴۔ حضرت عبداللہ ؓ بن ابی کرب

حضرت عبداللہ ؓ بن ابی کرب بن اسود بن شجرہ معاویہ بن ربیعہ بن وہب بن معاویہ اکرمین۔ کندی۔ کنیت ان کی ابولبینہ ہے

نبی ﷺ کے حضور میں وفد کے ساتھ گئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے یہ عیاض بن ابی لینہ کے والد ہیں۔ حضرت علی ؓ کی طرف سے کئی مرتبہ ان کو بڑے بڑے عہدے ملے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۱۴۵۔ حضرت عبداللہؓ بن کرز لیثی

حضرت عبداللہؓ بن کرز لیثی۔ ان کا ذکر حضرت عائشہ کی حدیث میں ہے۔ ابن شہاب نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ ایک روز بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے گرد مہاجرین وانصار تھے پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کی مثال اور اس کے مال واولاد واعمال کی مثال مثل اس شخص کی ہے جس کے تین بھائی ہوں پس اس نے مرتے وقت اپنے ایک بھائی سے جو مال ہے یہ کہا کہ اب تو میرا کیا کام کر سکتا ہے تو دیکھتا ہے کہ اب جو حالت مجھ پر طاری ہے۔ تو مال نے جواب دیا کہ اب میں تیرے کچھ کام نہیں آسکتا نہ کچھ نفع پہنچا سکتا ہوں ہاں جب تک تو زندہ ہے مجھ سے جس قدر چاہے لے لے مگر جب میں تجھ سے جدا ہوں جاؤں گا تو پھر جہاں تو مجھے نہ لے جانا چاہتا تھا جاؤں گا اور مجھے دوسرے لوگ لیں گے۔ پھر نبی ﷺ نے سب لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ یہ اس شخص کا وہ بھائی ہے جس کا نام مال ہے پس تم لوگ اس بھائی کو کیا سمجھتے ہو ان سب لوگوں نے کہا کہ ہم اس کو اچھا بھائی نہیں سمجھتے پھر آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے اپنے دوسرے بھائی سے جس کا نام اولاد ہے کہا کہ دیکھو موت مجھ پر طاری ہے جو حالت میری ہے تم دیکھتے ہو اب تم مجھے کیا فائدہ پہنچا سکتے ہو اس بھائی نے یہ جواب دیا کہ ہم تو صرف اتنا کام کر سکتے ہیں کہ تمہاری تیمارداری کریں اور تمہاری خدمت کریں اور جب تم مر جاؤ تو تمہیں غسل دیں کفن پہنائیں خوشبو لگائیں اور سب لوگوں کے ساتھ مل کر تمہارا جنازہ اٹھائیں اور (قبر تک) تمہارے ساتھ جائیں پھر لوٹ آئیں اور جو شخص تمہارا حال ہم سے پوچھے اس سے تمہاری تعریف کر دیں پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا اس بھائی کو تم لوگ کیا سمجھتے ہو ان لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم اس کو بھی اچھا بھائی نہیں سمجھتے پھر آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے اپنے تیسرے بھائی سے جس کا نام اعمال ہے کہا کہ تم مجھے کیا فائدہ دے سکتے ہو اس نے کہا میں تمہارے ساتھ قبر میں جاؤں گا اور وہاں تمہارا انیس بنوں گا تمہاری وحشت دفع کر دوں گا تمہارا غم غلط کر دوں گا تمہاری طرف سے جھگڑوں گا تمہارے کفن میں بیٹھوں گا اور تمہارے گناہوں کو دور کروں گا پس رسول اللہ نے فرمایا کہ اچھا اس کو تم لوگ کیسا بھائی سمجھتے ہوں ان لوگوں نے کہا یہ بہت اچھا بھائی ہے حضرت نے فرمایا تو یہی کیفیت پیش آنے والی ہے۔

حضرت عائشہ کہتی تھیں (یہ سن کر) عبداللہ بن کرز لیثی کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کے متعلق ایک شعر کہوں آپ نے فرمایا ہاں تو انہوں نے چند اشعار اسی مضمون کے پڑھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۴۶۔ حضرت عبداللہؓ بن کریز

حضرت عبداللہؓ بن کریز۔ ان کا تذکرہ علی بن سعید عسکری نے افراد میں لکھا ہے۔ عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد سے انہوں نے حنظلہ بن قیس سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے عبداللہ بن کریز سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا جائے وہ بھی شہید ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۱۴۷۔ حضرت عبداللہؓ بن کعب حمیری

حضرت عبداللہؓ بن کعب حمیری ازدی۔ اہل شام سے ہیں۔ ۵۸ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۱۴۸۔ حضرت عبداللہؓ بن کعب بن زید انصاری

حضرت عبداللہؓ بن کعب بن زید بن عاصم۔ کنیت ان کی ابوالحارث ہے۔ بنی مازن بن نجار سے ہیں۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ نے ان کو مال غنیمت کی حفاظت کے لئے مقرر کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو عبداللہ بن کعب بن عاصم کہتے تھے ابن مندہ نے لکھا ہے کہ ان کی وفات ۳۳ ہجری میں ہوئی حضرت عثمان نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ ابن مندہ نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عبداللہ بن کعب بن عاصم بن مازن بن نجار غرضکہ کئی نام انہوں نے درمیان سے حذف کر دیئے ہیں جن کا ذکر اس تذکرہ کے بعد والے تذکرہ میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

۳۱۴۹۔ حضرت عبداللہؓ بن کعب بن عمرو انصاری

حضرت عبداللہؓ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار' انصاری خزرجی' نجاری ثم المازنی۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور بدر کے دن نبی ﷺ کی طرف سے مال غنیمت کی حفاظت کے لئے مامور تھے مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک رہے اور بدر کے علاوہ دوسرے غزوات میں نبی ﷺ کے خمس پر متعین رہے۔ کنیت ان کی ابوالحارث ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو یحییٰ۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بدر میں شریک تھے یہ نہیں بیان کیا کہ خمس پر متعین تھے کیونکہ ابونعیم اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ خمس پر وہ عبداللہ بن کعب متعین تھے جن کا ذکر اوپر ہو چکا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم' اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی وفات ۳۰ ہجری میں مدینہ میں ہوئی اور حضرت عثمان نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے ان عبداللہ کو ان عبداللہ کے علاوہ دوسرا شخص قرار دیا ہے جن کا ذکر اوپر ہو چکا پہلے کی نسبت لکھا ہے کہ وہ مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے اور دوسرے کی نسبت صرف یہ لکھا ہے کہ وہ بدر میں شریک تھے مگر کسی کی وفات کو نہیں بیان کیا اور ابن مندہ نے دوسرے کو ذکر ہی نہیں کیا بلکہ پہلے ہی کی نسبت لکھا ہے کہ وہ مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے اور ان کی وفات کا حال بھی بیان کیا ہے اور ابوعمر نے پہلے کو ذکر نہیں کیا صرف دوسرے ہی کو ذکر کیا ہے اور انہیں کی نسبت لکھا ہے کہ مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے اور یہ ۳۰ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے پہلے کی نسبت ابوالحارث کنیت بیان کی ہے اور ابوعمر نے یہ کنیت دوسرے کی بیان کی ہے اور ابن کلبی نے ان کا تذکرہ اس طرح لکھا ہے عبداللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بدر میں شریک تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو بدر میں مال غنیمت کی حفاظت پر مقرر کیا تھا ابن کلبی نے بھی ابوعمر ہی کی موافقت کی ہے اور پہلے کو ذکر نہیں کیا ہاں حبیب بن کعب بن زید بن عاصم بن عمرو بن عوف بن مبذول کا ذکر کیا ہے جن کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔

مگر صحیح یہ ہے کہ ابوالحارث عبداللہ بن کعب بن عمرو بن عوف کی کنیت ہے اور انہیں کو رسول اللہؐ نے خمس پر متعین کیا تھا اور انہیں کے جنازہ کی نماز حضرت عثمان نے پڑھائی تھی۔ علاوہ اس کے ابواحمد عسکری نے عبداللہ بن کعب بن عاصم کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ابن ابی خیثمہ نے ان کو ذکر کیا ہے کنیت ان کی ابوالحارث ہے غزوۂ بدر میں خمس پر متعین تھے ۳۳ ہجری میں وفات پائی اور حضرت عثمان نے ان کے جنازے کی نماز پڑھائی۔ اس میں شک نہیں ہے کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی جو کچھ لکھا ہے ابن ابی خیثمہ سے نقل کیا ہے مگر ابونعیم سے تعجب ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن یزید بن عمرو بن مازن کے ذکر میں جن کا تذکرہ اوپر ہو چکا ابن مندہ کے کلام کو نقل کیا ہے اور ابن مندہ کی غلطی بیان کی ہے اور کہا ہے کہ جو شخص مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے وہ عبداللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہیں اور یہاں انہوں نے مال غنیمت کا محافظ عبداللہ بن کعب بن زید بن عاصم کو بیان کیا ہے خود ہی اپنے قول کی مخالفت کر گئے۔ واللہ اعلم

۳۱۵۰۔ حضرت عبداللہؓ بن کعب بن مالک

حضرت عبداللہؓ بن کعب بن مالک بن ابی بن کعب۔ انصاری سلمی۔ ابواحمد عسکری نے ان کا تذکرہ ان لوگوں میں لکھا ہے جو نبیؐ سے ملے تھے۔

۳۱۵۱۔ حضرت عبداللہؓ بن کعب مرادی

حضرت عبداللہؓ بن کعب مرادی صفین میں شہید ہوئے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مخصوص اصحاب میں تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۱۵۲۔ حضرت عبداللہؓ بن لبید

حضرت عبداللہؓ بن لبید بن ثعلبہ۔ زیاد بن لبید بیاضی کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی کے نام میں گزر چکا۔ ابن قداح کا قول ہے کہ غزوۂ احد اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے۔ اس کو ابوعلی غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے۔

۳۱۵۳۔ حضرت عبداللہؓ بن کلیب

حضرت عبداللہؓ بن کلیب بن ربیعہ خولانی۔ ان کا نام ذؤیب تھا۔ رسول اللہؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۱۵۴۔ حضرت عبداللہؓ لتبیہ

حضرت عبداللہؓ لتبیہ ازدی۔ ان کو نبی ﷺ نے کبھی کبھی زکوٰۃ کی تحصیل کرنے پر مقرر کیا تھا۔ ان کا ذکر ابوحمید ساعدی کی حدیث میں ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان لوگوں میں ہوگا جو ان کے ساتھ مشہور ہیں اور نام ان کا محقق نہیں ہوا۔

۳۱۵۵۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی لیلیٰ

حضرت عبداللہؓ بن ابی لیلیٰ۔ انصاریؓ ان سے مروی ہے کہ یہ کہتے تھے میں انصار کے چند لڑکوں کے ساتھ نبی ﷺ سے اس

وقت ملا جب آپ تبوک سے لوٹ کر آئے تھے اس وقت میری عمر پانچ سال کی تھی اب بھی وہ کیفیت میری آنکھوں کے سامنے ہے جب آپ اونچے ٹیلہ پر چڑھ کر اونٹ پر سوار ہوئے تھے اور لوگ آپ کے اردگرد تھے جب حضرتؐ کی وفات ہوئی تو میں سمجھدار ہو چلا تھا لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے سروں پر اور کپڑوں پر مٹی ڈالے ہوئے تھے ان کے رونے کو دیکھ کر میں بھی رو رہا تھا۔ ان عبداللہ کی کوئی حدیث سوا اس کے مروی نہیں ہے۔

۳۱۵۶۔ حضرت عبداللہؓ بن ماعز تمیمی

حضرت عبداللہؓ بن ماعز تمیمی۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان کی حدیث جعید بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے۔ ہنید بن قاسم نے جعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن ماعز سے روایت کی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے حضور میں گئے اور آپ سے بیعت کی اور کہا کہ ماعز سب لوگوں کے بعد اسلام لائے ہیں پس ان کو کوئی شخص مضرت نہ پہنچائے حضرتؐ نے ان سے اسی شرط پر بیعت لے لی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۵۷۔ حضرت عبداللہؓ بن مالک بن ابی اسید اسلمی

حضرت عبداللہؓ بن مالک بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم بن افصیٰ اسلمی۔ یہ عبداللہ بن ابی اوفی بن حارث بن ابی اسد اسلمی کے چچا ہیں۔ ان سے عقبہ بن عامر نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے ہم ایک عمرہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ گئے جب مقام رابغ میں پہنچے اس وقت میں حضرتؐ کے پہلو میں تھا تو آپؐ نے سورۃ قل ہو اللہ احد اور معوذتین کی فضیلت بیان کی۔ اس کو ابوعلی غسانی نے ابن کلبی سے نقل کیا ہے اور ابواحمد عسکری نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔

۳۱۵۸۔ حضرت عبداللہؓ بن مالک بن بحینہ

حضرت عبداللہؓ بن مالک بن بحینہ۔ بحینہ ان کی والدہ کا نام ہے اور مالک ان کے والد ہیں۔ مالک بیٹے ہیں قشب ازدی کے۔ قبیلہ ازدشنوءۃ سے بنی مطلب بن عبدمناف کے حلیف تھے۔ مقام بطن ریم میں جو مدینہ کے اطراف میں ہے رہتے تھے۔ کنیت ان کی ابومحمد ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بحینہ ان کی دادی کا نام ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ پہلا ہی قول صحیح ہے۔ ان سے ان کے بیٹے علی نے اور عطا بن یسار نے اور اعرج نے اور محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسماعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن بحینہ ازدی سے جو بنی مطلب کے حلیف تھے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ ظہر کی نماز میں قعدہ کو بھول کر اٹھ کھڑے ہوئے پھر جب آپ نے نماز پوری کر لی تو قبل سلام کے بیٹھے تھے (سہو کے) دو سجدے کئے اور ہر سجدہ میں تکبیر کہی تمام لوگوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کئے یہ سجدے بعوض اس قعدہ کے تھے۔ ان سے بہت احادیث مروی ہیں۔ حضرت معاویہ کی خلافت کے آخری زمانے میں وفات پائی۔ ان کا تذکرہ عبداللہ بن بحینہ کے نام میں ہو چکا ہے۔

۳۱۵۹۔ حضرت عبداللہؓ بن مالک حجازی

حضرت عبداللہؓ بن مالک حجازی۔ اوسی انصار کے قبیلہ اوس سے ہیں حجاز میں رہتے تھے' صحابی ہیں۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبیداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب برادرزادہ زہری نے اپنے چچا سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان سے شبل بن خلید مزنی نے عبداللہ بن مالک اوسی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبیؐ نے فرمایا لونڈی اگر زنا کرے تو اس کو درے مارو پھر زنا کرے تو درے مارو پھر زنا کرے تو اس کو درے مارو اس کے بعد پھر زنا کرے تو اس کو بیچ ڈالو چاہے وہ ایک رسی کے عوض میں بکے۔ اس حدیث کو سفیان بن عینیہ نے زہری سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۶۰۔ حضرت عبداللہؓ بن مالک غافقی

حضرت عبداللہؓ بن مالک غافقی۔ کنیت ان کی ابوموسیٰ ہے بعض لوگ ان کو مالک بن عبداللہ کہتے ہیں' مصری ہیں۔ ابن وہب نے ابن ربیعہ سے انہوں نے عبداللہ بن سلیمان سے انہوں نے ثعلبہ بن ابی کنود سے انہوں نے عبداللہ بن مالک غافقی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا آپؐ حضرت عمرؓ سے فرماتے تھے کہ جب مجھے نہانے کی ضرورت ہوتی ہے تو میں وضو کر کے کھا پی لیتا ہوں مگر نماز نہیں پڑھتا اور قرآن نہیں پڑھتا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۶۱۔ حضرت عبداللہؓ بن مالک بن ابی قین

حضرت عبداللہؓ بن مالک بن ابی قین۔ خزرجی۔ کعب بن مالک کے بھائی ہیں ان سے ان کے بھتیجے عبداللہ نے روایت کی ہے مگر ان کی روایت معلوم نہیں۔ ان کی اور روایت بھی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۶۲۔ حضرت عبداللہؓ بن مالک (کنیت ابوکاہل بجلی)

حضرت عبداللہؓ بن مالک۔ کنیت ان کی ابوکاہل بجلی احمسی ہیں۔ اسماعیل بن ابی خالد نے اپنے بھائی سے انہوں نے عبداللہ بن مالک سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور ایک جماعت نے ان کی متابعت کی ہے مگر اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ ابوکاہل کا نام قیس بن عائذ تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۶۳۔ حضرت عبداللہؓ بن مالک

حضرت عبداللہؓ بن مالک۔ ابن ابی عاصم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن مسلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اعمش نے عمرہ بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے عبداللہ بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظلم سے بچو کیونکہ قیامت کے دن ایک ظلم سے بہت سی تاریکیاں پیدا ہوں گی اور فحش سے بچو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فحش کام اور فحش گفتگو کو پسند نہیں کرتا اور حرص سے بچو تم سے پہلے جو لوگ تھے ان کو حرص ہی نے ہلاک کیا حرص نے انہیں ظلم کرنے کی

ترغیب دی پس انہوں نے ظلم کیا اور حرص نے انہیں بدگوئی کی ترغیب دی پس انہوں نے بدگوئی کی اور حرص نے انہیں قطع قرابت کی ترغیب دی پس انہوں نے قطع قرابت کی۔

۳۱۶۴۔ حضرت عبداللہؓ بن مالک بن معتمر

حضرت عبداللہؓ بن مالک بن معتمر۔ قبیلہ بنی قطیعہ بن عبسی سے ہیں' صحابی ہیں۔ نبی ﷺ نے ایک لشکر بھیجا تھا اس میں ان کو ایک سفید جھنڈا عنایت کیا تھا۔ فتح قادسیہ میں شریک تھے اور اس دن لشکر کے ایک جانب کے افسر یہی تھے۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۶۵۔ حضرت عبداللہؓ بن مالک خثعمی

حضرت عبداللہؓ بن مالک خثعمی۔ ان کا تذکرہ محمد بن مسلمہ کی حدیث میں ہے۔ ابویحییٰ نے عمرو بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہو جائیں اس کے بعد پوری[1] حدیث ذکر کی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۳۱۶۶۔ حضرت عبداللہؓ بن مبشر

حضرت عبداللہؓ بن مبشر۔ جس وقت ہوازن کے لوگوں نے زمانہ ردت میں اسلام سے پھر جانے کا قصد کیا یہ وہاں سے علیحدہ ہو گئے تھے اس کو غسانی نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے۔

۳۱۶۷۔ حضرت عبداللہؓ بن محمد بن سلمہ

حضرت عبداللہؓ بن محمد بن مسلمہ بن سلمہ' انصاری۔ نبی کی صحبت سے شرف یاب ہوئے اور فتح مکہ میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک رہے۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نے عبداللہ بن سلیمان کو بیان کرتے ہوئے سنا۔

۳۱۶۸۔ حضرت عبداللہؓ بن محمد

حضرت عبداللہؓ بن محمد۔ اہل یمن سے ہیں۔ عبداللہ بن قرط نے روایت کی ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن محمد یمنی سے سنا وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ دوزخ سے بچنے کی فکر کرو گو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر سہی۔ ان سے عبداللہ بن قرط نے روایت کی ہے۔ عبداللہ بن قرط کا شمار بھی صحابہ میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے ابوعمر نے ان کے والد کا نام محمد بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے تحمر کہا ہے۔ ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

۳۱۶۹۔ حضرت عبداللہؓ (ابومحمد)

حضرت عبداللہؓ۔ کنیت ان کی ابومحمد ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے ایک مد شراب کے بارے میں ایک روایت کی ہے۔ ان کی حدیث سہیل بن ابی صالح نے محمد بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ سہیل نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔

---

[1] پوری حدیث یہ ہے کہ اگر وہ دس برس کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر ان کو مارو۔

۳۱۷۰۔ حضرت عبداللہؓ بن محیریز

حضرت عبداللہؓ بن محیریز۔ عقیلی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھ سے میرے دادا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فہر بن حیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے خالد خذاء سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابن محیریز صحابی سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم اللہ سے دعا مانگو تو اپنی دونوں ہتھیلیاں پھیلا دو اور ہتھیلیوں کی پشیت اپنی طرف نہ کرو عقیلی نے اسی حدیث کے سبب سے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے حالانکہ اس حدیث کو اسماعیل ابن علیہ اور عبدالوہاب ثقفی نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے اس طرح روایت کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن محیریز نے کہا جب تم اللہ سے دعا مانگو الخ ان دونوں نے عبدالرحمٰن کہا ہے نہ عبداللہ اور خالد خذاء سے بھی اس حدیث میں عبدالرحمٰن منقول ہے اور عبداللہ بن محریز اہل شام میں سے ایک مشہور شخص ہیں قریش کے خاندان بنی جمح کے اشراف سے تھے علم اور دین میں ان کا بڑا پایہ تھا خود صحابی نہیں ہیں مگر عبادہ بن صامت اور ابوسعید وغیرہما سے روایت کرتے ہیں یہ بات علما سے مخفی نہیں ہے۔ ابونصر کلاباذی نے ان دونوں کو بھائی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ عبداللہ بن محیریز قریشی شامی عبدالرحمٰن کے بھائی تھے انہوں نے ابوسعید خدری سے حدیثیں سنی ہیں۔ ان سے زہری اور محمد بن یحییٰ بن حبان نے روایت کی ہے۔ ولید بن عبدالملک کے زمانے میں وفات پائی اور ہیثم نے کہا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں۔

۳۱۷۱۔ حضرت عبداللہؓ بن مخرمہ

حضرت عبداللہؓ بن مخرمہ بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئ قریشی عامری۔ یہ عبداللہ اکبر کے لقب سے مشہور ہیں۔ ان کی والدہ بہنانہ بنت صفوان بن امیہ بن محرث تھیں جو خاندان بنی کنانہ کی ایک خاتون تھیں۔ کنیت ان کی ابومحمد ہے۔ سابق الاسلام ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن مخرمہ نے حضرت جعفر بن ابی طالب سے کے ہمراہ حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور مدینہ کی طرف بھی ہجرت کی تھی رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور فروہ بن عمرو بن وذفہ انصاری بیاضی کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ بدر میں اور تمام مشاہد میں شریک تھے ابوعمر نے لکھا ہے کہ واقدی کا بیان ہے کہ انہوں نے ہجرت کی تھیں مگر ابن اسحٰق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں نہیں کیا جنہوں نے پہلی ہجرت کی تھی بلکہ کہا ہے کہ انہوں نے دوسری ہجرت نبی ﷺ کے ہمراہ کی تھی اس وقت ان کی عمر تیس برس کی تھی۔ جنگ یمامہ میں ۱۲ ہجری میں شہید ہوئے اس وقت ان کی عمر اکتالیس برس کی تھی۔ اللہ عزوجل سے دعا مانگا کرتے تھے کہ انہیں موت نہ دے یہاں تک کہ ان کے ہر ہر جوڑ میں فی سبیل اللہ کے زخم نہ پہنچ جائے۔

چنانچہ جنگ یمامہ میں ان کے ہر ہر جوڑ پر زخم تھا اور اسی سے شہید ہوئے۔ بڑے بزرگ اور عابد تھے۔ ہمیں ابوالقاسم یحییٰ بن اسعد بن یحییٰ بن بوش نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن ابنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق یعنی ابراہیم بن محمد بن فتح جلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویوسف بن محمد بن سفیان بن موسیٰ صفار مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعثمان یعنی معبد بن رحمتہ بن نعیم اصحی نے بیان کیا میں نے ابن مبارک سے سنا وہ ابن لہیعہ سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے مجھ سے بکیر بن اشج نے حضرت ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جنگ یمامہ میں ہم اور عبداللہ بن مخرمہ اور سالم غلام ابی حذیفہ ایک ساتھ تھے اور ہم تینوں آدمی باری باری بکریاں چرایا کرتے تھے۔

چنانچہ جس دن لڑائی شروع ہوئی وہ دن میری بکریاں چرانے کا تھا پس میں بکریاں چرا کے لوٹا تو میں نے عبداللہ بن مخرمہ کو گرا ہوا پایا ان کے پاس جا کے کھڑا ہو تو انہوں نے کہا اے عبداللہ بن عمر دیکھو تو روزہ کھل گیا میں نے کہاہاں تو انہوں نے کہا اچھا اس برتن میں کچھ پانی دے دو کہ میں اس سے افطار کرلوں مین نے ایسا ہی کر دیا پھر لوٹ کر جو آیا تو دیکھا کہ وہ عالم جاودانی کی طرف سدہار گئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے جو یہ کہا ہے کہ ابن اسحٰق نے ان کا ذکر لوگوں میں نہیں کیا جنہوں نے پہلی ہجرت کی تھی اور کہا کہ انہوں دوسری ہجرت نبیؐ کے ساتھ کی تھی مراد ابوعمر کی پہلی ہجرت سے دو ہجرتوں سے ایک ہجرت حبش ہے اور ایک ہجرت مدینہ کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے دوسری ہجرت نبیؐ کے ساتھ کی تھی اور نبیؐ نے صرف مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی یہ قول اس کے مخالف ہے جو ابن مندہ اور ابونعیم نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے انہوں نے یہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے حبش کی طرف حضرت جعفر کے ساتھ ہجرت کی تھی ابن اسحٰق کی مراد حبش کی پہلی ہجرت نہیں ہے حبش کی طرف مسلمانوں نے دومرتبہ ہجرت کی تھی دوسری ہجرت میں حضرت جعفر تھے اور یہ بھی ان کے ساتھ تھے پس ابوعمر کی نقل اور ابن مندہ اور ابونعیم کی نقل میں موافقت ممکن تھی اگر ابوعمر یہ نہ کہتے کہ انہوں نے دوسری ہجرت نبیؐ کے ساتھ کی تھی کیونکہ نبیؐ نے حبش کی طرف ہجرت کی ہی نہیں شاید نبی ﷺ کی معیت جو ابوعمر نے بیان کی ہے غلط ہے پس اس صورت میں ان کا قول بھی صحیح ہو جائے گا اور کچھ اختلاف نہ رہے گا۔

صحیح یہ ہے کہ ابن اسحٰق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے حضرت جعفر کے ہمراہ حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔
ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے روایت کی ہے اور انہوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے ذکر میں جنہوں نے حبشہ کی طرف دوسری ہجرت کی ہے کہ وہ کہتے تھے خاندان بنی عامر بن لوئی سے عبداللہ بن مخرمہ بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بھی تھے اور ایسا ہی سلمہ اور بکائی نے بھی ابن اسحٰق سے روایت کی ہے پس اس سے ظاہر ہو گیا کہ نبی ﷺ کی معیت کا ذکر غلط ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۱۷۲۔ حضرت عبداللہؓ بن تحمر

حضرت عبداللہؓ بن تحمر۔ اہل یمن سے ہیں۔ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ادریس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی مریم نے یحیٰی بن ایوب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن قرط نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ ابن تحمر یمنی کو یہ روایت کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فومایا کہ دوزخ سے بچنے کی فکر کرو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح خاے معجمہ کے ساتھ کیا ہے مگر ابوعمر نے حاے مہملہ اور اس کے بعد دال روایت کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم کا قول غلط ہے۔

۳۱۷۳۔ حضرت عبداللہؓ بن مربع انصاری

حضرت عبداللہؓ بن مربع انصاری۔ان سے یزید بن شیبان نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمارے پاس ابن مربع آئے اور انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے تم لوگوں کے پاس بھیجا ہے حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ تم اپنے مراسم حج پر قائم رہو کیونکہ ان کو تم نے اپنے جد امجد ابراہیم علیہ السلام سے میراث میں پایا ہے بعض لوگ ان کو یزید بن مربع کہتے ہیں اور بعض زید بن مربع

ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے اور یہی حدیث ان سے روایت کی ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اس حدیث کو اس کے بعد والے تذکرہ میں لکھا ہے اس کی بحث انشاء اللہ تعالیٰ وہیں ہوگی۔

۳۱۷۴۔ حضرت عبداللہؓ بن مربع بن قیظی

حضرت عبداللہؓ بن مربع بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث۔ انصاری، حارثی۔ احد اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے اور نبیؐ سے احادیث کی روایت کی یہ اور ان کے بھائی عبدالرحمٰن جسر ابی عبید میں شہید ہوئے۔ ان کے دو حقیقی بھائی اور تھے ایک زید دوسرے مرارہ یہ دونوں بھی نبی ﷺ کے صحابی ہیں مگر احد میں شریک نہیں ہوئے ان کا باپ مربع بن قیظی منافق تھا اور اندھا تھا اس نے نبیؐ کے لئے اپنا باغ بند کر دیا تھا جب آپ احد جانے لگے تو مسلمانوں کے منہ پر مٹی ڈالتا تھا اور کہتا تھا اگر آپ نبیؐ ہیں تو میرے باغ میں نہ جایئے۔ یہ ابوعمر کا کلام تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب تو اسی طرح بیان کیا ہے لیکن ان دونوں نے عبداللہ بن صفوان جمحی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے ماموں کو جن کا نام یزید بن شیبان تھا یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہمارے پاس ابن مربع آئے اور انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہؐ نے تمہارے پاس بھیجا ہے الخ اور نیز انہوں نے واقدی سے انہوں نے عبداللہ بن یزید ہزلی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن محمد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن مربع بن قیظی حارثی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ چشمہ زم زم کے پاس تشریف لے گئے اور اس کا پانی پیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے یہ دونوں حدیثیں اسی تذکرہ میں لکھی ہیں مگر ابوعمر نے پہلی حدیث پہلے تذکرہ میں لکھی ہے انہوں نے ان کو دو شخص قرار دیا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان دونوں کو ایک کر دیا پہلے عبداللہ کا نسب اگر پورا بیان کیا گیا ہوتا تو ہم کو معلوم ہوتا کہ دونوں ایک ہیں یا دو۔ واللہ اعلم

(مکرر) ۳۱۷۲۔ حضرت عبداللہؓ بن مرقع مکرر

حضرت عبداللہؓ بن مرقع اور بعض لوگ ان کو عبدالرحمٰن کہتے ہیں۔ ان سے ابویزید مدنی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو جب فتح کیا اس وقت آپؐ کے ساتھ ایک ہزار آٹھ سو آدمی تھے آپ نے مال غنیمت کے ایک ہزار آٹھ سو حصہ کر دیئے پس سب لوگوں نے میوں کو کھایا تو بخار میں مبتلا ہو گئے لہٰذا نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ مغرب اور عشاء کے درمیان میں اپنے اوپر پانی ڈالیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(مکرر) ۳۱۷۳۔ حضرت عبداللہؓ مزنی مکرر

حضرت عبداللہؓ مزنی مکرر۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کے والد کا نام مغفل تھا۔ ان کی حدیث ابومعمر نے عبدالوارث سے انہوں نے حسین معلم سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے عبداللہ مزنی سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہیں ایسا نہ ہو کہ بدوی لوگ تمہاری نماز کے نام غلط کر دیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ یہ عبداللہ مغفل کے بیٹے ہیں اس میں کچھ شبہ نہیں اور یہ حدیث بھی انہیں کی ہے۔ واللہ اعلم

(مکرر) ۳۱۷۴۔ حضرت عبداللہ ؓ بن مزین مکرر

حضرت عبداللہ ؓ بن مزین مکرر۔ زید بن مزین کے بھائی ہیں۔ابن عقبہ نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو خاندان بنی حارث بن خزرج سے بدر میں شریک تھے اور ابن اسحٰق نے زید کو ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو بدر میں شریک تھے اور ابو عمر نے عبداللہ کو ان کے بھائی زید کے تذکرہ میں ضمناً بیان کر دیا ہے۔

۳۱۷۵۔ حضرت عبداللہ ؓ بن ابی مستقہ

حضرت عبداللہ ؓ بن ابی مستقہ باہلی۔ان کی حدیث شبل بن نعیم باہلی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں حجۃ الوداع میں رسول اللہ کے پاس گیا میں نے آپؐ کو دیکھا کہ آپ اونٹ پر سوار ہیں آپ کی پنڈلیاں رکاب میں ایسی معلوم ہوتی تھیں کہ گویا کھجور کے درخت کا گابھا میں آپ کے پیروں سے لپٹ گیا (اتفاقاً) آپ کے ہاتھ سے میرے کوڑا لگ گیا میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ قصاص ملنا چاہیے پس آپ نے اپنا کوڑا مجھے دے دیا (کہ تم بھی مجھے مارلو) پس میں نے آپ کی پنڈلی اور آپ کے پیروں کو چوم لیا بعض لوگ ان کو عبداللہ بن ابی سقیہ کہتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۷۶۔ حضرت عبداللہ ؓ بن مسعدہ

حضرت عبداللہ ؓ بن مسعدہ۔بعض لوگ ان کو بن مسعود کہتے ہیں فزاری ہیں ان کا لقب صاحب الجیوش ہے کیونکہ یہ غزوۂ روم میں لشکروں کے سردار تھے۔طبرانی نے معجم اوسط میں ان کا نام لکھا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا تذکرہ ان لوگوں میں کیا ہے جن کا نام محقق نہیں۔ہمیں ابو موسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن محمد بن برہ صنعانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن جریج نے عثمان بن ابی سلیمان سے انہوں نے ابن مسعدہ سے روایت کر کے خبر دی کہ نبیؐ نے ظہر کی یا عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیر دیا آپؐ سے ذوالیدین نے کہا کہ نماز میں قصر ہو گیا یا آپ بھول گئے نبیؐ نے فرمایا کہ ذوالیدین کیا کہتے ہیں صحابہ نے عرض کیا کہ سچ کہتے ہیں پس آپ نے دو رکعتیں اور پڑھ لیں بعد اس کے سلام پھیر کر بیٹھے بیٹھے دو سجدہ سہو کئے سلیمان (راوی حدیث) نے بیان کیا ہے کہ ابن مسعدہ کا نام عبداللہ تھا وہ نبی ﷺ کے اصحاب سے تھے۔اس حدیث کو ابن جریج سے سوا عبدالرزاق کے اور کسی نے روایت نہیں کیا ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا اور حافظ ابوالقاسم ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن مسعدہ نے جن کو بعض لوگ ابن مسعود بن حکمہ بن مالک بن حذیفہ بن بدر فزاری کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ عبداللہ بنی فزارہ کے قیدیوں میں نبیؐ کے پاس آئے تھے آپؐ نے ان کو اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کے حوالہ کر دیا تھا انہوں نے ان کو آزاد کر دیا تھا اور یہ دمشق میں رہتے تھے صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ تھے۔یزید بن معاویہ نے واقعہ حرہ میں دمشق کے لشکر کا سردار بنا کے بھیجا تھا۔یہ مروان کی خلیفہ ہونے تک مقام جابیہ میں رہتے تھے۔یحییٰ بن عباد بن عبداللہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابن مسعدہ نے حضرت ابن زبیر کی لڑائی میں بہت سختی کی تھی۔مصعب بن عبدالرحمٰن بن عوف نے ان کی ران پر ایک وار کیا اور ان کو زخمی کیا اور ابن ابی ورع نے ان کے دوسرے جانب سے ان کو زخمی کیا پھر اس کے بعد یہ لڑائی کے لئے نہیں نکلے یہاں تک جنگ ختم ہو گئی۔

۳۱۷۷۔ حضرت عبداللہؓ بن مسعود

حضرت عبداللہؓ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ بن فار بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تمیم بن سعد بن ہذیل بن مدرکہ بن الیاس بن مضر کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن ہے۔ ہذلی ہیں' بنی زہرہ کے حلیف تھے ان کے والد مسعود نے زمانہ جاہلیت میں عبد بن حارث بن زہرہ سے حلف کی دوستی کی تھی حضرت ابن مسعود کی والدہ ام عبد تھیں بیٹی عبدود بن سوا کی وہ بھی قبیلہ ہذیل کی تھیں۔

حضرت ابن مسعود بہت قدیم الاسلام تھے سعید بن زید اور ان کی بیوی فاطمہ بنت خطاب نے اسلام قبول کیا اسی وقت یہ بھی مسلمان ہوئے تھے یعنی حضرت عمر کے اسلام سے بہت پہلے اعمش نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عبداللہ ابن مسعود فرماتے تھے میں اسلام میں چھٹا شخص تھا اس وقت روئے زمین پر ہم چھ آدمیوں کے سوا کوئی مسلمان نہ تھا ان کے اسلام کا سبب یہ ہے جو ہم سے فقیہ ابوالفضل طبری نے اپنی سند سے ابویعلی یعنی احمد بن علی تک بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معلّٰی بن مہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعوانہ نے عاصم بن بہدلہ سے انہوں نے زرّ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ میں سن تمیز کو پہنچ گیا تھا عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرا رہا تھا کہ نبی ﷺ تشریف لائے ابوبکر بھی آپ کے ہمراہ تھے حضرت نے مجھ سے فرمایا اے لڑکے تیرے پاس کچھ دودھ ہے میں نے عرض کیا ہاں مگر میں امین ہوں (دے نہیں سکتا) حضرت نے فرمایا اچھا دودھ کوئی بکری لے آؤ جو گابھن نہ ہو چنانچہ میں ایک جوان بکری آپ کے پاس لے گیا رسول اللہ ﷺ نے اس کے پیر باندھ دیئے اور اس کے تھن پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا اور دعا فرمائی یہاں تک کہ اس کے دودھ اتر آیا پس ابوبکر ایک برتن لے آئے حضرت نے اس برتن میں اس کا دودھ دھویا اور ابوبکر سے فرمایا کہ پیو۔

چنانچہ ابوبکر نے پیا بعد اس کے رسول اللہ ﷺ نے پیا پھر آپؐ نے تھنوں سے فرمایا سکڑ جاؤ وہ سکڑ گئے اور ویسے ہی ہو گئے جیسے کہ تھے' پس میں نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے بھی یہ کلام سکھا دیجئے۔ یا قرآن سے کچھ سکھا دیجئے۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تم سیکھے سکھائے ہو پس میں نے آپ سے بلاواسطہ ستر سورتیں قرآن کی یاد کیں اس فضیلت میں میرا کوئی شریک نہیں یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے مکہ میں بالاعلان قرآن پڑھا ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن عروہ بن زبیر نے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کے بعد جس نے سب سے پہلے مکہ میں قرآن کو بالاعلان پڑھا وہ حضرت عبداللہ بن مسعود تھے (اس کی کیفیت یوں ہے کہ) ایک دن رسول اللہؐ کے اصحاب جمع ہوئے اور آپس میں کہا کہ قریش نے قرآن کو بلند آواز سے پڑھتے ہوئے کبھی نہیں سنا کیا کوئی شخص ان کو سنا سکتا ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا میں سنا سکتا ہوں لوگوں نے کہا ہمیں تمہارے حق میں اندیشہ ہے ہم چاہتے ہیں کوئی ایسا شخص جس کا کنبہ قبیلہ ایسا ہو کہ کافر اگر اس کو مارنا چاہیں تو قبیلہ کے لوگ اس کو بچالیں۔ حضرت ابن مسعود نے کہا اس کی فکر نہ کرو اللہ مجھے بچالے گا۔

چنانچہ دوسرے دن چاشت کے وقت حضرت عبداللہ بن مسعود مقام ابراہیم میں پہنچے قریش اپنی مجلسوں میں بیٹھے ہوئے تھے ابن مسعود جا کر مقام ابراہیم کے پاس کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے پڑھنا شروع کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

الرحمان علم القران اسی طرح برابر پڑھتے چلے گئے کافروں نے جواس کوسنا تو غور کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ابن ام عبد کیا کہہ رہے ہیں پھر بعض لوگوں نے کہا یہ انہیں عبارتوں کو پڑھ رہے ہیں جو محمد بیان کرتے ہیں پس یہ سنتے ہی سب اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرابن مسعود کے منہ پر طمانچہ مارنے لگے مگر حضرت ابن مسعود برابر پڑھتے ہی چلے گئے یہاں تک کہ جس قدر انہوں نے پڑھنے کا ارادہ کیا جب اس قدر پڑھ چکے تو اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹ کر آئے ان کے منہ پر طمانچہ کے نشان بن گئے تھے صحابہ نے کہا دیکھو اسی کا ہمیں اندیشہ تھا حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا خدا کی قسم یہ خدا کے دشمن میری نظر میں ایسے بے حقیقت کبھی نہ تھے جیسے اس وقت تھے اور اگر تم چاہو تو میں پھر کل ایسا ہی کروں صحابہ نے کہا نہیں بس اسی قدر کافی ہے تم نے انہیں وہ چیز سنادی جس کا سننا وہ نہ چاہتے تھے۔

جب حضرت عبداللہ بن مسعود اسلام لائے تو رسول اللہ نے ان کو اپنے یہاں رکھ لیا یہ آنحضرتؐ کی خدمت کیا کرتے تھے آنحضرتؐ نے ان سے کہہ دیا تھا کہ جب تم میری آواز سن لو اور پردہ نہ پڑا ہو تو تم کو اجازت طلب کرنے کی ضرورت نہیں چنانچہ یہ برابر بغیر اجازت اندر جاتے تھے (اور آپ کا ہر کام کرتے تھے) آپ کو جوتی پہناتے تھے اور آپ کے ساتھ (کہیں جانے کی ضرورت ہوتی تو) جاتے تھے کبھی آپ کے آگے آگے بھی چلتے تھے اور جب حضرت غسل کرتے تو یہ پردہ لے کے کھڑے ہوتے تھے اور آپ کو خواب سے بھی بیدار کرتے تھے صحابہ میں یہ صاحب السواد والسواک کے لقب سے مشہور تھے ہمیں ابوالفراج ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن جعفر جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد مثنیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن زیاد احمر نے ہم سے ابن ادریس اور حفص نے حسن بن عبیداللہ سے انہوں نے ابراہیم بن سوید سے انہوں نے عبدالرحمٰن ابن یزید سے انہوں نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ جب پردہ نہ ہو اور تم میری آواز سنو تو بس یہی تمہارے لئے اجازت ہے جب تک میں تم کو منع نہ کردوں تم برابر بغیر اجازت آیا جایا کرو) حضرت عبداللہ بن مسعود نے دونوں ہجرتیں کی تھیں حبش کی طرف بھی اور مدینہ کی طرف بھی اور دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی۔ بدر اور احد اور خندق اور ربیعت الرضوان اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے اور بعد نبیؐ کے غزوہ یرموک میں شریک ہوئے انہیں نے ابوجہل پر وار کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے ان کو جنت کی بشارت دی تھی انہوں نے نبی سے احادیث روایت کی ہیں اور ان سے منجملہ صحابہ کے حضرت ابن عباس اور ابن عمر اور ابوموسیٰ اور عمران بن حصین اور ابن زبیر اور جابر اور انس اور ابوسعید اور ابوہریرہ اور ابورافع وغیرہ ہم نے روایت کی ہے اور منجملہ تابعین کے علقمہ اور ابووائل اور اسود اور مسروق اور عبیدہ اور قیس بن ابی حازم وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں ابومنصور یعنی مسلم بن علی بن محمد موصلی عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے مغیرہ سے انہوں نے ابورزین سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابن مسعود بیان کرتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک بار مجھ سے فرمایا کہ سورۃ نسا مجھے پڑھ کر سناؤ میں نے عرض کیا کہ میں بھلا کیا آپ کو پڑھ کر سناؤں گا آپ ہی پر تو نازل ہوئی ہے حضرت نے فرمایا میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ کوئی دوسرا شخص پڑھے اور میں سنوں۔

چنانچہ میں نے پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچا فکیف اذا جئنا من کل امتہ بشھید وجئنا بک

علی ھولاء شھیدا ''اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ نکالیں گے اور اے محمد تم کو ان لوگوں پر گواہ بنائیں گے۔'' تو حضرت کی آنکھوں میں آنسو بہنے لگے ہمیں۔ ابوالبرکات یعنی حسن بن محمد بن حسن بن ہبتہ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر یعنی محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان ابن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان ابن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبیدہ یعنی سری بن یحییٰ نے کوفہ میں خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان ثوری نے عبدالملک ابن عمیر سے انہوں نے ربعی کے ایک غلام سے انہوں نے ربعی سے انہوں نے حضرت حذیفہ سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ نے فرماتے تھے کہ ابن ام عبد یعنی عبداللہ بن مسعود کے حکم پر عمل کرو۔ اس حدیث کو سلمہ بن کہیل نے ابوالزعرا سے انہوں نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے ہمیں اسماعیل ابن علی بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ۔ یعنی امام ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوکریب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اور ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحٰق نے اپنے والد سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے ابوالاسود بن یزید سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ سے سنا وہ کہتے تھے ہم اور ہمارے بھائی جب یمن سے آئے تو ہم یہی سمجھتے تھے کہ عبداللہ بن مسعود بھی نبیؐ کے اہل بیت میں ہیں کیونکہ ہم دیکھتے تھے کہ ان کی اور ان کی والدہ کی آمد و رفت نبیؐ کے یہاں بہت ہے۔

نیز اسماعیل وغیرہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسرائیل نے ابواسحٰق سے انہوں نے عبدالرحمٰن ابن یزید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم حضرت حذیفہ کے پاس گئے اور ہم نے کہا کہ ہمیں ایسے شخص کا پتہ دیجئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روش سے زیادہ قریب ہوتا کہ ہم اس سے (علم حاصل کریں اور حدیثیں) سنیں انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ رسول اللہ کی روش سے قریب ابن مسعود ہیں اسی دوران میں حضرت ابن مسعود ہم سے گھر جانے کی وجہ سے اوجھل ہو گئے اور سر برآوردہ صحابہ رسول اللہ ﷺ کے جانتے ہیں کہ ابن مسعود سب سے زیادہ اللہ کے یہاں مقرب ہیں نیز اسماعیل وغیرہ کہتے تھے کہ ہمیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صاعد حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زہیر نے منصور سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علیؓ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر میں مشورہ کے بغیر کسی کو امیر بناتا تو ابن ام عبد کو بناتا حضرت ابن مسعود کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ وہ بعد رسول اللہؐ کے بڑے بڑے معرکوں میں شریک ہوئے منجملہ ان کے ملک شام میں غزوۂ یرموک میں شریک ہوئے اور اس دن مال غنیمت ان کے سپرد تھا۔ (یہ بھی ایک بہت بڑی فضیلت ہے کہ) ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ بھیجا تھا اور اہل کوفہ کو لکھا تھا کہ میں عمار بن یاسر کو حاکم بنا کے اور عبداللہ بن مسعود کو معلم اور وزیر بنا کے بھیجتا ہوں یہ دونوں رسول اللہ کے اصحاب میں منتخب ہیں اہل بدر سے ہیں تم لوگ ان کی پیروی کرو اور ان کے احکام کی اطاعت کرو ان کی باتیں سنو تمہارے لئے میں نے عبداللہ بن مسعود کو اپنے سے زیادہ بہتر سمجھا ہے۔

ہمیں ابن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مغیرہ نے موسیٰ کی والدہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں میں نے حضرت علیؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبیؐ نے ایک مرتبہ کسی کام کے لئے ابن مسعود کو ایک درخت پر چڑھنے کا حکم دیا آپ کے اصحاب نے عبداللہ

کی پنڈلیوں کو کمزور اور پتلا دیکھ کر تبسم کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیوں ہنستے ہو عبداللہ کا پیر ترازوئے اعمال میں قیامت کے دن کوہ احد سے بھی زیادہ وزنی ہوگا۔

ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات انماطی نے اجازۃً خبر دی اگرچہ ان کا سماع نہ تھا وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر اور ابوالفضل باقلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم واعظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اعمش سے انہوں نے حبہ بن جوین سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم ایک دن حضرت علی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے لوگوں نے کہا کہ ہم نے ابن مسعودؓ سے زیادہ کسی کو خلیق اور تعلیم میں نرمی کرنے والا اور علم مجلس کا ماہر اور متقی نہیں دیکھا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں بتاؤ کیا تم صدق دل سے ایسا کہہ رہے ہو لوگوں نے کہا کہ ہاں حضرت علی نے فرمایا کے اے اللہ گواہ رہ میں بھی ایسا ہی کہتا ہوں بلکہ اس سے زیادہ۔ ابووائل کہتے تھے کہ جب حضرت عثمان نے (جمع قرآن کے وقت مشتبہ) مصاحف کو چاک کرا دیا اور یہ خبر حضرت عبداللہ بن مسعود کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ تم اصحاب محمد ﷺ جانتے ہیں کہ میں کتاب اللہ کا سب سے زیادہ عالم ہوں حالانکہ میں سب سے بہتر نہیں ہوں اور باوجود اس کے اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا عالم موجود ہے اور وہاں تک میں پہنچ سکتا ہوں تو بے شک میں اس کے پاس جاؤں ابووائل کہتے تھے کہ میں کھڑا ہو کر لوگوں کو دیکھنے لگا کہ وہ کیا کرتے ہیں مگر میں نے اصحاب نبیؐ میں کسی کو اس کا انکار کرتے ہوئے نہیں سنا۔ زید بن وہب کہتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت عمر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں عبداللہ بن مسعود آئے چونکہ وہ پستہ قامت تھے اس سبب سے اور لوگ جو بیٹھے ہوئے تھے ان میں چھپنے کے قریب ہو گئے حضرت عمر ؓ نے جوان کو دیکھا تو مسکرائے پھر حضرت عمران سے ہنس ہنس کر باتیں کرنے لگے اور وہ کھڑے رہے بعد اس کے جب وہ چلے گئے تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ شخص علم سے بھرا ہوا ایک ظرف ہے حضرت ابن مسعود کے بیٹے عبیداللہ کہتے تھے کہ حضرت ابن مسعود کی عادت تھی کہ جب (رات کو) لوگ سو جاتے تو وہ (تہجد کے لئے) اٹھتے (ایک شب میں بھی جاگ پڑا) صبح تک میں نے ان کو گنگناتے ہوئے سنا جس طرح شہد کی مکھی گنگناتی ہے۔

سلمہ بن تمام کہتے تھے کہ ایک شخص نے حضرت ابن مسعود سے ملاقات کی کہ ایک خواب سنئے میں نے شب کو آپ کو خواب میں دیکھا اور (یہ دیکھا کہ) نبیؐ ایک اونچے منبر پر بیٹھے ہیں اور آپ اس منبر کے نیچے ہیں حضرت یہ فرما رہے ہیں کہ اے ابن مسعود میرے پاس آ جاؤ تم نے میرے بعد بڑی بے مروتی اختیار کر لی حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ اے شخص خدا کی قسم کیا تو نے یہ خواب دیکھا ہے اس شخص نے کہا ہاں حضرت ابن مسعود نے فرمایا تو کیا تو مدینہ سے میرے جنازے کی نماز پڑھنے آیا ہے الغرض چند ہی روز کے بعد حضرت ابن مسعود کی وفات ہوگئی۔ ابوظبیہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود کی عیادت کے لئے حضرت عثمان بن عفان تشریف لے گئے۔ حضرت عثمان ؓ نے پوچھا کہ تم کو کیا شکایت ہے حضرت ابن مسعود نے کہا اپنے گناہوں کی حضرت عثمان نے پوچھا کہ تمہارا جی کسی چیز کو چاہتا ہے حضرت ابن مسعود نے کہا اپنے پروردگار کی رحمت کو چاہتا ہے حضرت عثمان نے کہا کیا میں کوئی طبیب تمہارے لئے تجویز کر دوں حضرت ابن مسعود نے کہا طبیب ہی نے تو مجھے بیمار بنایا ہے۔ حضرت عثمان نے کہا میں تمہارا وظیفہ دلا دوں حضرت ابن مسعود نے کہا مجھے اس کی کچھ ضرورت نہیں ہے حضرت عثمان نے کہا تمہاری لڑکیوں کے

کام آئے گا حضرت ابن مسعود نے کہا کیا آپ میری لڑکیوں کے محتاج ہو جانے کا اندیشہ رکھتے ہیں حالانکہ میں نے انہیں حکم دے دیا ہے کہ وہ ہر شب سورۃ واقعہ پڑھ لیا کریں۔ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ہر شب کو سورۃ واقعہ پڑھ لیا کرے کبھی اس کو فاقہ کی مصیبت نہ ہوگی۔ حضرت عثمان نے ان کو وظیفہ دینے کے لئے اس سبب سے کہا کہ دو برس سے ان کا وظیفہ حضرت عثمان نے بند کر دیا تھا جب حضرت ابن مسعود کی وفات ہوگئی تو حضرت عثمان نے ان کا وظیفہ حضرت زبیر کے پاس بھیج دیا انہوں نے حضرت ابن مسعود کے وارثوں کے حوالہ کر دیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود نے خود ہی وظیفہ لینا چھوڑ دیا تھا بوجہ اس کے کہ ان کو ضرورت نہ رہی تھی ایسا اور صحابہ نے بھی کیا تھا۔ اعمش نے زید بن وہب سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ جب حضرت عثمان نے حضرت عبداللہ بن مسعود کو مدینہ میں اپنے پاس بلایا وہ کوفہ میں تھے تو لوگ ان کے پاس جمع ہوئے اور کہا کہ آپ یہیں رہیے ہم آپ کی حفاظت کریں گے کوئی شخص آپ کو ایذا نہ پہنچا سکے گا (آپ خلیفہ کا حکم نامنظور کر دیجئے) حضرت ابن مسعود نے کہا نہیں ان کی اطاعت میرے اوپر ضروری ہے دیکھو عنقریب کچھ فتنے فساد ہوں گے میں نہیں چاہتا کہ ان فتنوں کا پیدا کرنے والا سب سے پہلے میں ہوں الغرض انہوں نے کسی کی بات نہ مانی اور حضرت عثمان کے پاس چلے آئے اور مدینہ ہی میں ۳۲ ہجری میں وفات پائی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو وصیت کر گئے تھے جنت البقیع میں مدفون ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے جنازے کی نماز پڑھائی تھی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت عمار بن یاسر نے نماز پڑھائی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت زبیر نے پڑھائی تھی اور رات ہی کو دفن کر دیا تھا یہی ان کی وصیت تھی۔ یہاں تک بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی اس کی اطلاع نہیں دی اس پر حضرت عثمان حضرت زبیر پر غصہ بھی ہوئے حضرت ابن مسعود کی عمر بوقت وفات ساٹھ سے کچھ زیادہ تھی اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ۳۳ ہجری میں ان کی وفات ہوئی مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔ جب حضرت ابن مسعود کی وفات ہوگئی اور حضرت ابوالدرداء کو ان کے وفات کی خبر ملی تو کہنے لگے افسوس انہوں نے اپنے بعد اپنا مثل نہیں چھوڑا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۷۸۔ حضرت عبداللہؓ بن مسعود غفاری

حضرت عبداللہؓ بن مسعود غفاری۔ ان سے ایک طویل حدیث فضائل ماہ رمضان میں مروی ہے بعض لوگوں نے روایت میں ان کا نام عبداللہ بیان کیا ہے مگر اکثر روایتیں جو ان سے منقول ہیں ان میں ان کا نام نہیں ہے (صرف ابن مسعود ہے) ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ کیا جائے گا۔

۳۱۷۹۔ حضرت عبداللہؓ بن مسلم

حضرت عبداللہؓ بن مسلم۔ ابوالقاسم رفاعی نے عبداللہ والے ناموں میں ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ایک حدیث بھی ان کی روایت سے لکھی ہے جس کو سعید بن سلیمان نے عباد بن حصین سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن مسلم سے سنا وہ صحابی تھے کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو غلام اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرے اور اپنے مالک کی بھی تابعداری کرے اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۱۸۰۔ حضرت عبداللہؓ بن مسیّب

حضرت عبداللہؓ بن مسیّب۔ عسکری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابن جریج نے محمد بن عباد بن جعفر سے انہوں نے ابوسلمہ بن سفیان اور عبداللہ بن مسیّب اور عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ یہ لوگ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مکہ میں ہمیں فجر کی نماز پڑھائی آپ نے نماز میں سورۃ مومنون پڑھنا شروع کی یہاں تک کہ جب حضرت موسیٰ وہارون وحضرت عیسیٰ علیہما السلام کا ذکر آیا تو یکا یک آپ کو کھانسی آنے لگی پس آپ نے سجدہ کر دیا انہوں نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے یہ سند ان تینوں سے ثابت ہے اور یہ تینوں اس حدیث کو عبداللہ بن سائب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۱۸۱۔ حضرت عبداللہؓ بن مطر

حضرت عبداللہؓ بن مطر۔ کنیت ان کی ابوریحانہ۔ بعض لوگ ان کا نام شمعون بتاتے ہیں یہ قبیلہ ازد کے ایک شخص تھے۔ مقام ایلیا (بیت المقدس) میں وعظ کہا کرتے تھے صاحب کشف وکرامات تھے ان سے کریب بن ابرہہ نے اور ثوبان بن شہر نے اور ہثیم بن شفی نے اور عبادہ بن نسی نے روایت کی ہے یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ قبیلہ بنی نمیر سے ہیں جو بنی ثعلبہ بن یربوع کی ایک شاخ ہے۔ شہر بن حوشب نے ابوریحانہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخار جہنم کی سانس سے پیدا ہوتا ہے مومن کے لئے آتش دوزخ سے صرف اتنا ہی حصہ مقرر ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعمیر نے ضمرہ سے انہوں نے ابن عطا سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک مرتبہ ابوریحانہ کو دریا کا سفر پیش آیا دریا کی طغیانی سے انہیں سخت تکلیف ہوئی تو انہوں نے کہا اے دریا ٹھہر جا تو ایک حبشی غلام ہے پس وہ دریا ٹھہر گیا یہاں تک کہ مثل روغن زیتون کے ہوگیا۔ ایک مرتبہ ان کی سوئی گر پڑی انہوں نے کہا اے میرے پروردگار میں تجھ سے اصرار کے ساتھ کہتا ہوں کہ میری سوئی مجھے واپس کر دے پس وہ سوئی نمایاں ہوگئی اور انہوں نے اس کو اٹھالیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بعض علما نے کہا ہے کہ عبداللہ بن مطر جن کی کنیت ابوریحانہ ہیں ان کے بارہ میں کہا گیا ہے وہ شمعون ہیں اور کہا کہ وہ دونوں آدمی ہیں۔ ایک ان دونوں میں سے صحابی ہیں اور وہ شمعون ابوریحانہ ہیں اور یہ وہی ہیں جو بیت المقدس میں قصے سنایا کرتے تھے۔ اور ان کی بہت سی کرامات ہیں۔ اور دوسرے ابوریحانہ عبداللہ بن مطر ہیں۔ وہ تابعی ہیں بصرہ کے رہنے والے ہیں حضرت ابن عمر و اور حضرت سفینہ سے روایت کرتے ہیں ان دونوں کا ذکر ائمہ محدثین نے مثل امام مسلم اور ابن ابی حاتم کے کیا ہے۔

۳۱۸۲۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی مطرف

حضرت عبداللہؓ بن ابی مطرف۔ صحابی ہیں انکا شمار اہل شام میں ہے قبیلہ ازد کے رہنے والے ہیں ان کی حدیث ہشام بن عمار نے رفدہ بن قضاعہ سے انہوں نے صالح بن راشد قریشی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ حجاج بن یوسف کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنی بہن کے ساتھ زنا کی تھی تو حجاج نے کہا اسے قید کر دو اور جو لوگ یہاں اصحاب محمد ﷺ سے ہوں ان سے مسئلہ دریافت کرو چنانچہ لوگوں نے عبداللہ بن ابی مطرف سے یہ مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص دو حرام باتیں ایک ساتھ کرے اس کو تلوار سے دو ٹکڑے کر دو پھر لوگوں نے حضرت ابن عباس کے پاس یہ مسئلہ لکھ کر بھیجا انہوں نے بھی ایسا ہی جواب دیا ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ بن ابی مطرف تو کوئی شخص معلوم نہیں ہوتے ہاں عبداللہ بن مطرف بن عبداللہ بن شخیر البتہ ایک شخص ہیں اور یہ حدیث مرسل ہی روایت کی گئی ہے کہ حجاج کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنی بہن کے ساتھ زنا کیا تھا تو انہوں نے کہا کہ اس کی گردن تلوار سے کاٹ دی جائے۔ واللہ اعلم

۳۱۸۳۔ حضرت عبداللہ ؓ بن مطلب زہری

حضرت عبداللہ ؓ بن مطلب بن ازہر بن عبدعون زہری۔ سرزمین حبش میں پیدا ہوئے اور وہیں ان کے والد نے وفات پائی اور ان کی میراث انہیں عبداللہ کو ملی ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے جس نے اپنے باپ کی میراث پائی وہ یہی ہیں۔ ہمیں ابوجعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے مہاجرین حبش کے ناموں میں بیان کیا ہے کہ خاندان بنی زہرہ سے مطلب بن ازہر بن عبدعوف بن عبدالحارث بن زہرہ بھی تھے اور ان کے ساتھ ان کی بی بی رملہ بنت ابی عوف بن صُبیرہ بھی تھیں۔ ان سے سرزمین حبش میں یہ عبداللہ بن مطلب پیدا ہوئے۔

۳۱۸۴۔ حضرت عبداللہ ؓ بن مطلب بن حنطب

حضرت عبداللہ ؓ بن مطلب بن حنطب بن حارث بن عبید بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ہمارے بعض مشائخ نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ انہوں نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (میرے) کان اور آنکھ کے قائم مقام ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابن ابی حاتم رازی نے بھی ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ ابن ابی فدیک نے عبدالعزیز بن مطلب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عبداللہ بن مطلب بن حنطب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے (ایک دن) میں نبیؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابوبکر و عمر سامنے سے آئے آنحضرتؐ نے فرمایا یہ دونوں (دین کے) کان اور آنکھ ہیں۔ ہم سے یہ حدیث ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوموسیٰ (امام ترمذی) تک بیان کی کہ وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی فدیک نے عبدالعزیز بن مطلب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عبداللہ بن حنطب سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ نے ابوبکر و عمر کو دیکھ کر (ایک دن) فرمایا کہ یہ دونوں (دین کی) کان اور آنکھ ہیں ابوعیسیٰ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن حنطب نے نبی ﷺ کو نہیں پایا انہوں نے ان کا نام عبداللہ بن حنطب ہی بیان کیا ہے۔

۳۱۸۵۔ حضرت عبداللہ ؓ بن مطیع

حضرت عبداللہ ؓ بن مطیع بن اسود بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قریشی عدوی نبی ﷺ کے عہد میں پیدا ہوئے تھے آنحضرتؐ نے ان کی تحنیک[1] کی تھی جب اہل مدینہ نے زمانہ یزید بن معاویہ میں بنی امیہ کو مدینہ سے نکال

---

[1] حضرتؐ کے زمانے میں صحابہ کا اصول تھا جب کسی کے ہاں بچہ ہوتا تھا تو اس کو حضور نبوی میں لے جاتے آپ اس بچہ کو گود میں لیتے دعا دیتے اور کھجور چبا کر اپنے دہن مبارک سے اس کے منہ میں ڈال دیتے اسی کو تحنیک کہتے ہیں۔ ۱۲

یا اور یزید کی بیعت توڑ دی تو یہ عبداللہ بن مطیع قریش کے سردار تھے اور عبداللہ بن حنظلہ انصار کے سردار تھے جب واقعہ حرہ میں ال شام کو اہل مدینہ پر فتح حاصل ہوئی تو یہ عبداللہ بن مطیع بھاگ کر مکہ میں عبداللہ بن زبیر سے جا ملے اور ان کے ساتھ پہلے محاصرہ میں شریک تھے جبکہ ان لوگوں کا اہل شام نے واقعہ ہرہ میں محاصرہ کر لیا تھا اور یہ عبداللہ بن مطیع انہیں کے پاس رہے یہاں تک حجاج بن یوسف نے عبداللہ بن زبیر کا مکہ میں عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں محاصرہ کر لیا پس اس وقت بھی عبداللہ بن مطیع عبداللہ بن زبیر کے ساتھ ہو کر مقابلہ کرتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے۔

انا الذی فررت یوم الحره — والحر لا یفر الاسره

یاجذ الکرة بعد الغره — لاجزین کرة بغزه

"ہم وہی ہیں جو کہ واقعہ حرہ کے دن بھاگ گئے تھے۔ اور (حرہ یعنی) گرمی (سال بھر میں) ایک ہی دفعہ جاتی ہے۔ کیا اچھی وہ بہادری اور لڑائی ہے جو کہ بعد فرار کے ہو۔ پس آج ہم اپنی (اس) بہادری کی لڑائی کو اس فرار کا عوض بناتے ہیں۔"

اور عبداللہ بن مطیع عبداللہ بن زبیر (ہی) کے ساتھ مقتول ہوئے عبداللہ بن مطیع قریش کے بڑے بہادر اور مضبوط لوگوں میں تھے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے (یہ) روایت کی ہے کہ آپ فرماتے تھے کون ایسا شخص ہے جس کو بزرگی کا عہدہ چاہیے چھوٹا ہو یا بڑا دیا جائے پھر اس کو وہ قبول نہ کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ عبداللہ بن مطیع ابن اسود قریشی خاندان عبلات سے ہیں۔ جو قبیلہ بنی عدی کی ایک شاخ ہے اور ابونعیم نے (یہ بھی) کہا ہے کہ زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کر کے یہ بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن مطیع خاندان عبلات سے ہیں۔ ابن عمر کے گروہ سے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم کے اس قول کا وہ خاندان عبلات سے ہیں (کوئی) مطلب سمجھ میں نہیں آتا اس لئے کہ عبلات تو امیہ اصغر ابن عبد شمس کی اولاد کہلاتے ہیں اور وہ لوگ قبیلہ بنی عدی سے نہیں ہیں۔ واللہ اعلم

۳۱۸۶۔ حضرت عبداللہؓ بن مظعون

حضرت عبداللہؓ بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ یہ اور ان کے بھائی عثمان بن مظعون ملک حبش میں ہجرت کر کے چلے گئے تھے اور یہ اور ان کے بھائی غزوۂ بدر میں شریک تھے واقدی نے لکھا ہے کہ ان کی وفات ۳۰ ہجری میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ساٹھ سال کی تھی ان سب بھائیوں میں سے سوا قدامہ بن مظعون کے اور کسی سے کوئی حدیث مروی نہیں ہے مظعون کے لڑکے عبداللہ بن عمرو بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ماموں تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۸۷۔ حضرت عبداللہؓ بن مظفر

حضرت عبداللہؓ بن مظفر۔ ابوموسیٰ نے کہاہ کہ میں نے ایسا ہی ان (کے نسب) کو ابوالحسن یعنی محمد بن ابن قاسم فارسی کے کتاب موسوم بہ الاسباب الجالبۃ للرزق میں پایا۔ اسی کتاب میں ابوالحسن نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن مثنی سے انہوں نے ربیع سے انہوں نے سلام بن سلیم سے انہوں نے معاذ بن قرہ سے انہوں نے عبداللہ بن مظفر سے روایت کر کے یہ بیان کیا ہے

کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے (ایک دن) فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ (اپنے بندوں کو مخاطب کر کے) فرماتا ہے کہ اے ابن آدم میری عبادت کے لئے تم (ہر کام سے فارغ ہو جاؤ تو ہم تمہارے قلب کو غنا سے اور تمہارے دونوں ہاتھوں کو رزق سے بھر دیں گے۔ اے ابن آدم ہم سے دور نہ ہو ورنہ ہم تمہارے قلب کو فقر سے بھر دیکھیں گے اور تمہارے دونوں ہاتھوں کو کاموں میں مشغول کر دیں گے ابوالحسن نے لکھا ہے کہ ہم نے اس (حدیث میں عبداللہ بن ظفر ہے) کو اسی طرح (بے راوی حدیث) پایا ہے مگر (فی الواقع) بات یہ ہے کہ راوی اس حدیث کے معاویہ بن قرہ ہیں اور ابویعلی یعنی احمد بن علی وغیرہ کو ابوربیع سے ایسی سند کے ساتھ معاویہ بن قرہ سے اور ان کو معقل بن یسار سے یہ حدیث ملی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۱۸۸۔ حضرت عبداللہؓ بن معاویہ غاضری

حضرت عبداللہؓ بن معاویہ غاضری۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے انہوں نے حمص میں سکونت اختیار کر لی تھی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ اس غاضرہ کے خاندان سے ہیں جو قبیلہ اقیس کی ایک شاخ ہے ان سے جبیر بن نضیر نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ تین چیزیں (ایسی) ہیں کہ جس نے ان تینوں کو کیا اس نے ایمان کا مزا پالیا (اول یہ کہ) اس نے فقط اللہ کی عبادت کی اس لئے کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں اور (دوسری بات) یہ کہ اس نے بطیب خاطر اپنے مال کی زکوٰۃ کو ادا کیا جو کہ ہر سال اس پر واجب ہوا کرتی ہے۔ زکوٰۃ میں نہ اس نے اس بوڑھے جانوروں کو دیا اور نہ اس کو کہ جس میں کوئی داغ وغیرہ ہو اور نہ موٹے تازے دیئے (تم لوگ اپنے متوسط اور درمیانی قسم کے کے مالوں سے زکوٰۃ دیا کرو) اس لئے کہ اللہ عزوجل نے تم سے (زکوٰۃ میں) سب سے بہتر چیز طلب نہیں کی اور نہ تم لوگوں کو سب سے بری چیز دینے کا حکم دیا ہے اور (تیسری بات) یہ کہ اس نے اپنے نفس کی زکوٰۃ ادا کی پس ایک شخص نے عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ) آدمی کے لئے اپنے نفس کی کیا زکوٰۃ ہے تو آپ نے فرمایا کہ نفس کی زکوٰۃ یہ ہے کہ آدمی جہاں کہیں ہو ہر جگہ یہی سمجھتا رہے کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۸۹۔ حضرت عبداللہؓ اخو معبد بن قیس

حضرت عبداللہؓ اخو معبد بن قیس۔ یہ معبد بن قیس بن صخر کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے ان کے بھائی معبد کے تذکرہ میں ضمناً لکھ دیا ہے۔ ان کے بھائی معبد غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔

۳۱۹۰۔ حضرت عبداللہؓ بن معتب

حضرت عبداللہؓ بن معتب اور بعض لوگوں نے (ان کے والد کا نام) مغیث بیان کیا ہے۔ مغیث کا تذکرہ اپنی جگہ پر آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۱۹۱۔ حضرت عبداللہؓ بن معتمر

حضرت عبداللہؓ بن معتمر۔ یہ صحابی ہیں ان سے سلیمان بن شہاب عبسی نے حدیث روایت کی ہے چنانچہ سلیمان کہتے تھے کہ عبداللہ بن معتمر میرے گھر پر اترے تھے اور وہ نبی ﷺ کے اصحاب میں سے تھے پس انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کر کے مجھ سے یہ حدیث سنائی کہ دجال کے آنے میں کوئی) شبہ نہیں ہے وہ یقینی مشرق کی جانب سے نکلے گا اور لوگوں کو اپنی عبادت کی طرف

لائے گا پس (بعض) لوگ تو اس کے متبع ہو جائیں گے اور (بعض) لوگوں سے مقاتلہ کرے گا یہاں تک کہ ان پر بھی غالب آ جائے گا ہمیشہ اس کی یہی حالت رہے گی یہاں تک کہ کوفہ میں پہنچ جائے گا اور ان لوگوں پر بھی غالب آ جائے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کے والد کا نام معتم تا اور میم مشددہ کے ساتھ بیان کیا ہے اور ابوعمر نے معتمر را کے ساتھ بیان کیا ہے مگر سبھوں نے سلیمان بن شہاب کو ان سے حدیث کا روایت کرنے والا قرار دیا ہے۔ ابوعمر نے (یہ بھی) کہا ہے کہ میں ان سے دجال کے سوا اور کوئی دوسری حدیث مروی نہیں سمجھتا اور ابوعمر نے ان کو کندی قرار دیا ہے بعض لوگوں نے ان کے والد کا نام مغنم غین اور نون کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۳۱۹۲۔ حضرت عبداللہؓ بن معتم

حضرت عبداللہؓ بن معتم۔ یہ (جنگ) قادسیہ کے دن لشکر کے ایک جانب کے سردار تھے پھر عراق سے ان کو سعد بن وقاص نے بمقام تکریت بھیجا (اس وقت) ان کے ہمراہ عرفجہ بن ہرثمہ اور ربعی بن افکل بھی تھے تکریت میں بہت سے لوگ روم و عرب کے تھے پس (اللہ نے) تکریت کو فتح دی اس کے بعد عبداللہ بن معتم نے ربعی بن افکل کو نینوی اور موصل کی جانب (فتح کے لئے) بھیجا پس انہوں نے ان دونوں کو بھی فتح کر لیا تو عبداللہ بن معتم نے موصل کا حاکم ربعی بن افکل کو بنا دیا اور عرفجہ بن ہرثمہ کو خراج وصول کرنے کے لئے مقرر کر دیا۔ یہ قول ابن اسحق کا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ شخص جنہوں نے موصل کو فتح کیا ان کا نام عتبہ بن فرقد ہے ان کو (حضرت) عمر بن خطاب نے موصل کی فتح کے لئے بھیجا تھا انہوں نے ۲۰ ہجری میں اس کو فتح کیا نیز اس میں بہت سے اقوال ہیں عبداللہ بن معتم اور زہرہ بن جویۃؓ قادسیہ سے لے کر مدائن تک سعد بن وقاص کے آگے تھے ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ ان کے والد کا نام معتمر ر کے ساتھ تھا اور وہ صحابی تھے اور بعض لوگوں نے معتم بغیر ر کے بیان کیا ہے واللہ اعلم۔ امیر ابونصر نے بیان کیا ہے کہ جن کے والد کا نام معتم ضمہ میم (اول) اور تا اور میم مشددہ ثانی کے ساتھ ہے پس وہی عبداللہ بن معتم ہیں اور ابوزکریا یعنی یزید بن ایاس نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن معتم عبسی وہ ہیں جنہوں نے موصل کو فتح کیا تھا اور یہ سیف بن عمر سے (بھی) مروی ہے۔

۳۱۹۳۔ حضرت عبداللہؓ بن معرض

حضرت عبداللہؓ بن معرض باہلی۔ انہوں نے یمامہ کے جانب کسی گاؤں میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ یہ وفد بن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے منیع اور ابن ابی داؤد نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ عبداللہ بن حمزہ یعنی ابویمن باہلی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عبداللہ بن معرض باہلی نے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ وفد بن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے پس رسول اللہ ﷺ نے ان کے اونٹوں میں کچھ حصہ مقرر کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۹۴۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی معقل

حضرت عبداللہؓ بن ابی معقل۔ انصاری۔ یہ اپنے والد کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک تھے انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں کریں گے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۱۹۵۔ حضرت عبداللہؓ بن معمر عبسی

حضرت عبداللہؓ بن معمر عبسی۔ صحابی ہیں یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے اہل بصرہ کی لڑائی میں حضرت علیؓ سے مخالفت کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۳۱۹۶۔ حضرت عبداللہؓ بن معیہ سُوائی

حضرت عبداللہؓ بن معیہ۔ سُوائی ہیں اس لئے کہ سواۃ بن عامر بن صعصعہ کے خاندان سے ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا تھا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ طائف کے محاصرہ میں شریک تھے۔ سعید بن سائب طائفی نے ان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے دو شخص نبی ﷺ کے اصحاب سے طائف میں باب بنی سالم کے پاس قتل کئے گئے پس وہ دونوں نبی ﷺ کے حضور میں لائے گئے تا کہ آپ ان کو پہچانیں الی آخر الحدیث۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن معیہ عامری کے تذکرہ کو بعض مشائخ نے صحابہ میں لکھا ہے۔ معیہ میم مضمومہ اور یا مشددہ اور ہا کے ساتھ ہے۔

۳۱۹۷۔ حضرت عبداللہؓ بن مغفل

حضرت عبداللہؓ بن مغفل بن عبد غنم اور بعض لوگوں نے عبد نہم بیان کیا ہے وہ بیٹے ہیں عفیف بن اسحم بن ربیعہ بن عداء بن عدی بن ثعلبہ بن ذویب ذویب کا نام بعض نے ووید بیان کیا ہے۔ ذویب بیٹے ہیں سعد بن عداء بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ کے مزنی ہیں عثمان کی وہ اولاد جو کہ (ان کی بیوی) مزینہ (کے بطن) سے ہیں سب اپنی ماں مزینہ بن کلب بن وبرہ کی طرف منسوب ہیں یہی عمرو بن اد کے چچا ہیں تمیم بن مر بن اد کے حضرت عبداللہ اصحاب شجرہ سے تھے۔ ان کی کنیت ابوسعید تھی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابوعبدالرحمٰن تھی اور بعض کا قول ہے کہ ان کی کنیت ابوزیاد تھی۔ انہوں نے (پہلے) مدینہ میں سکونت اختیار کر لی تھی (بعد میں) پھر وہاں سے بصرہ چلے گئے اور وہیں جامع مسجد کے قریب ایک مکان بھی بنا لیا۔ عبداللہ ان اہل بکا میں ہیں کہ جن کے بارہ میں اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ **ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملھم قلت لا اجدا ما احملکم علیہ تولوا واعینھم تفیض من الدمع. الایۃ** ''ان لوگوں پر بھی کچھ گناہ نہیں ہے جو اے نبی (سفر جہاد کے لئے آمادہ کر) تمہارے پاس آئیں گے مگر تم ان سے کہہ دو کہ میرے پاس کوئی جانور نہیں ہے جو تمہیں سواری کے لئے دوں۔''

عبداللہ بن مغفل ان دس شخصوں میں ہیں جن کو حضرت عمر نے بصرہ میں مسائل دین کے تعلیم کرنے کے لئے بھیجا تھا اور یہ عبداللہ پہلے شخص ہیں کہ شہر تستر کے دروازے میں داخل ہوئے جس وقت کہ مسلمانوں نے تستر کو فتح کر لیا۔ عبداللہ بن مغفل نے بیان کیا ہے کہ جس درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ نے بیعت کرائی تھی میں اس درخت کی شاخوں سے بعض شاخ کو پکڑ کر آپ کے اوپر سایہ کئے ہوئے تھا پس ہم سب نے آپ سے اس پر بیعت کی کہ (ہرگز لڑائی سے) نہیں بھاگیں گے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں اور ان سے حسن بصری اور ابوعالیہ نے اور عبداللہ بن شخیر کے دونوں بیٹے مطرف اور یزید نے اور عقبہ بن صہبان اور ابووازع اور معاویہ بن قرہ اور حمید بن ہلال وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ ہمیں ابوفضل بن عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی جعفر بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد دقاق نے

خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن مکرم نے بیان کیا وہ کہتے تھے عثمان بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے کہمس نے ابن بریدہ سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے ایک آدمی کو خذف کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے کہا کہ تم خذف نہ کرو اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا ہے۔ یا یوں کہا کہ آپ نے خذف کو ناپسند کیا ہے (تم چھوڑ دو) ورنہ میں تم سے ہرگز کوئی بات نہ کروں گا۔ عبداللہ ابن مغفل کی وفات بمقام بصرہ ۵۹ ہجری میں ہوئی جس وقت ابن زیاد بصرہ کا امیر تھا اور ابو برزہ اسلمی نے ان کے جنازے کی نماز پڑھائی اس لئے کہ انہوں نے اس کی وصیت کر دی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۹۸۔ حضرت عبداللہؓ بن مغنم

حضرت عبداللہؓ بن مغنم۔ امیر ابو نصر نے بیان کیا ہے کہ مغنم جو فتح میم اور سکون غین اور فتح نون کے ساتھ ہے وہ عبداللہ بن مغنم ہیں یہ صحابی ہیں اور نیز انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث روایت کی ہے اور ان سے سلیمان بن شہاب عبسی نے حدیث روایت کی ہے اور ان کی حدیث دجال کے بارہ میں مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ (امام) بخاری نے اپنی تاریخ میں کیا ہے بعض لوگوں نے ان کے والد کا نام معتمر عین اور تا کے ساتھ بیان کیا ہے ابو عمر کو بھی اسی طرح ملا ہے۔ واللہ اعلم

۳۱۹۹۔ حضرت عبداللہؓ بن مغیث

حضرت عبداللہؓ بن مغیث یا معتب۔ عسکری نے ان کا نسب ایسا ہی شک کے ساتھ بیان کیا ہے یحییٰ بن ایوب نے ولید بن ابی ولید سے انہوں نے عبداللہ مغیث سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دفعہ) ایک آدمی کے پاس سے گزرے کہ وہ گیہوں فروخت کر رہا تھا پس آپ نے اپنا دست مبارک اس کے اندر ڈال کر دیکھا تو اندر سے بھیگا ہوا دیکھا پس آپ نے یہ فرمایا کہ جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم سے نہیں (یعنی اس کا شمار ہماری امت میں نہیں) ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۰۰۔ حضرت عبداللہؓ بن مغیرہ

حضرت عبداللہؓ بن مغیرہؓ۔ مغیرہ کی کنیت ابو سفیان ہے وہ بیٹے ہیں حارث بن عبدالمطلب کے قریشی ہیں۔ ہاشمی ہیں۔ ان سے سماک بن حرب نے روایت کی ہے کہ نبی نے فرمایا تھا کہ کوئی ایسی امت نہیں گزری کہ جس میں ضعیف کا حق قوی سے بدوں کسی طرح کی اذیت پہنچنے کے نہ لیا ہوگا یہ حدیث عبداللہ کے واسطے کے ساتھ ان کے والد سے بھی مروی ہے۔ الغرض کوئی راوی ہو اتنا ضرور ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے اور فتح مکہ کے بعد مسلمان ہو کر آپ کے ساتھ رہے...... ہیں ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ پھر ان کا تذکرہ عبداللہ بن ابی سفیان کے ذکر میں کیا جائے گا۔

۳۲۰۱۔ حضرت عبداللہؓ بن مغیرہ

حضرت عبداللہؓ بن مغیرہ بن معیقیب۔ یہ حبش کے مہاجروں میں ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو احمد عسکری نے مختصراً کیا ہے۔

۳۲۰۲۔ حضرت عبداللہؓ ابومغیرہ یشکری

حضرت عبداللہؓ۔ ان کی کنیت ابومغیرہ ہے۔ یشکری ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی اور ہم سے ابن نمیر نے بیان کیا ان سے یحییٰ بن عیسیٰ نے عمرو ابن مرہ سے انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ بن سعد بن اخرم سے انہوں نے اپنے والد سے یا اپنے چچا سے (یہ شک اعمش کا ہے) روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو کوئی ایسا کام بتلا دیں کہ جو مجھ کو جنت کے قریب کر دے اور دوزخ سے دور کر دے۔ ان کا تذکرہ ابن ابی عاصم نے ایسا ہی لکھا ہے۔ پھر ان کا ذکر اس سے واضح طور پر عبداللہ یشکری کے تذکرہ میں کیا جائے گا اور نیز عبداللہ بن منتفق کے تذکرہ میں کیا جائے گا۔

۳۲۰۳۔ حضرت عبداللہؓ بن مقرن مزنی

حضرت عبداللہؓ بن مقرن مزنی۔ ان سے ابن سیرین اور عبدالملک بن عمیر نے حدیث روایت کی ہے انشاء اللہ تعالیٰ ان کا پورا نسب ان کے بھائی نعمان وغیرہ کے تذکرہ میں لکھا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے یہ (بھی کہا ہے) کہ ان کا ذکر بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے کیا ہے مگر ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

۳۲۰۴۔ حضرت عبداللہؓ بن منتفق

حضرت عبداللہؓ بن منتفق۔ ان کی کنیت ابومنتفق ہے۔ یشکری ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سلمی ہیں کوفی ہیں۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ان سے ان کے لڑکے مغیرہ نے حدیث روایت کی ہے۔ محمد بن جحادہ نے مغیر بن عبداللہ یشکری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں کوفہ میں گیا۔ پس وہاں ایک مسجد میں (نماز کے لئے) گیا اتفاق اس مسجد میں ایک شخص تھے جن کو لوگ ابن منتفق کہا کرتے تھے تو وہ شخص بیان کر رہے تھے کہ میرے نزدیک رسول اللہؐ کے اوصاف بیان کئے گئے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ عرفات میں تھے پس میں نے آپ کے حضور میں جانے کی بہت کوشش کی یہاں تک کہ آپ کے پاس پہنچ گیا اس وقت لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تم رسول اللہؐ کے سامنے سے علیحدہ ہو جاؤ تا کہ راستہ کھل جائے تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ تم (اس) شخص کو چھوڑ دو نہ معلوم اس کی کیا حاجت ہے۔

چنانچہ میں پہنچا اور میں نے آپ کی اونٹنی کی باگ کو تھام لیا اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں دو چیزیں آپ سے دریافت کرتا ہوں (اول تو یہ کہ) کون چیز مجھ کو جہنم سے بچائے گی اور (دوسری بات یہ کہ) کون چیز مجھ کو جنت میں داخل کرے گی ان کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ اگرچہ تم نے مختصر بات پوچھی مگر درحقیقت بہت بڑی بات پوچھی (اچھا سنو اور) میری بات کو یاد کر لو جس وقت اللہ کی عبادت کرو تو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور فرض نمازوں کو ادا کرو اور زکوٰۃ واجبہ کو دیا کرو اور رمضان کے روزہ رکھو اور تم اپنے ساتھ لوگوں کے جس معاملہ کو اچھا سمجھتے ہو وہی معاملہ تم بھی لوگوں کے ساتھ کیا کرو اور اپنے ساتھ لوگوں کے جس معاملہ کو برا سمجھتے ہو اس کو تم بھی لوگوں کے ساتھ نہ برتو۔ اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو اور اس حدیث کو ابواسحٰق، یونس اور اسرائیل نے مغیرہ بن عبداللہ یشکری کے دونوں بیٹوں نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے والد سے انہوں نے حضور علیہ السلام سے اور عبداللہ

ابوالمغیرہ کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ان کا تذکرہ پھر عبداللہ یشکری کے تذکرہ میں کیا جائے گا۔مگر سب ایک ہی ہے۔

۳۲۰۵۔حضرت عبداللہ ؓ بن منیب ازدی

حضرت عبداللہ ؓ بن منیب۔ازدی ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حارث بن عبیدہ بن رباح غسانی نے اپنے والد عبیدہ سے انہوں نے منیب بن عبداللہ ازدی سے انہوں نے عبداللہ بن منیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کل یوم ھو فی شان پس میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ یہ شان کیا ہے تو آپ نے جواب دیا (وہ یہ ہے کہ) گناہوں کو معاف کرتا ہے اور سختی و تکلیف کو دور کرتا ہے اور کسی قوم کو عزت دیتا ہے اور کسی قوم کو پستی میں ڈالتا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۰۶۔حضرت عبداللہ ؓ بن ابی میسرہ

حضرت عبداللہ ؓ بن ابی میسرہ اور بعض نے ان کو فقط مسرہ بیان کیا ہے یہ بیٹے ہیں عوف بن سباق بن عبدالدار بن قصی کے۔ یہ حضرت عثمان ابن عفان کے ساتھ واقعہ دار کے دن مقتول ہوئے۔ان کو عدوی نے ذکر کیا ہے مگر ان کے صحابی ہونے میں اور ان کی روایت میں اختلاف ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ بنی سباق وہ لوگ ہیں جنہوں نے پہلے مکہ میں بغاوت کی تھی پس انہوں نے قریش کے بہت سے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا۔قبیلہ بنی سباق کے کل آدمی سوائے ان اہلبیت کے جو یمن میں تھے مخالفت میں پڑ گئے تھے۔

۳۲۰۷۔حضرت عبداللہ ؓ بن ناشج

حضرت عبداللہ ؓ بن ناشج۔حضرمی۔ان کا تذکرہ حسن بن سفیان نے صحابہ میں کیا ہے اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ حمصی ہیں اور ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعمرو بن حمدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوحیوہ نے سعید بن سنان سے انہوں نے شریح بن کسیب سے انہوں نے عبداللہ بن ناشج سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے کہ میری امت میں لوطیہ کی ایک جماعت ہمیشہ قیامت تک رہے گی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ ناشح حا کے ساتھ ہے اور میں نے ایسا ہی ان لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنایا ہے کہ جو لوگ ان کے نام سے زیادہ واقف تھے اور بعض لوگوں کا یہ قول ہے کہ ناشخ خا یا ناشج جیم کے ساتھ ہے۔

۳۲۰۸۔حضرت عبداللہ ؓ بن نحام

حضرت عبداللہ ؓ بن نحام۔اور بعض لوگ نحماء کہتے ہیں۔ربیع بن صبیح نے حسن (بصری) سے انہوں نے عبداللہ بن نحام سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک دن میں رسول اللہ ؐ کے حضور میں گیا میرے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے اور سفید ہو کر گھاس کی

طرح (کمزور) ہوگئے تھے حضرت نے فرمایا اے ابن نحام کیا میں تمہارے اس بڑھاپے کی فضیلت میں ایک حدیث تم سے بیان کروں میں نے عرض کیا کہ ہاں یارسول اللہ آپ نے فرمایا اے ابن نحام اللہ عزوجل بوڑھے آدمی سے قیامت کے دن آسانی کے ساتھ حساب لے گا بعد اس کے اعمال نامہ اس کا رضوان (داروغہ جنت) کو دے دے گا اور فرمائے گا کہ میرا بندہ جب جنت میں پہنچ جائے اور ہول قیامت کو بھول جائے تو یہ اعمال نامہ اس کو دینا جب وہ اس کو پڑھے اور اس کا رنگ متغیر ہونے لگے تو اس سے کہنا کہ رنجیدہ نہ ہو تیرا پروردگار بزرگ برتر فرماتا ہے کہ مجھے تیرے بڑھاپے سے شرم آتی ہے کہ اس اعمال نامہ کے ساتھ تجھ سے ملاقات کروں۔

چنانچہ میں نے یہ سب خطائیں تیری معاف کردیں چنانچہ جب کوئی بوڑھا آدمی جنت میں جاتا ہے تو رضوان اعمال نامہ لے کر اس کے پاس جاتا ہے جب وہ بوڑھا اس اعمال نامہ کو پڑھتا ہے اور اس کا رنگ متغیر اور قلب بے چین ہونے لگتا ہے تو رضوان اس سے کہتا ہے کہ تیرا پروردگار بزرگ تجھ سے فرماتا ہے کہ مجھے تیرے بڑھاپے سے شرم آتی ہے کہ اس اعمال نامہ کے ساتھ میں تجھ سے ملوں لہٰذا میں نے تیری خطائیں معاف کردیں۔ اے ابن نحام اللہ عزوجل مسلمان کے بوڑھاپے سے شرم کرتا ہے اور یہ شرم بہ نسبت اس شرم کے زیادہ ہوتی ہے جو بندہ اللہ عزوجل سے کرتا ہے۔ اس حدیث میں بجائے نحام کے تمام مقامات میں نحار بھی روایت کیا گیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے صرف ان کا نام ہی ذکر کیا ہے اور حدیث لکھ دی ہے (ان کے والد کا نام نہیں بیان کیا) ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۰۹۔ حضرت عبداللہؓ بن نضر سلمی

حضرت عبداللہؓ بن نضر سلمی۔ ان سے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے (ایک مرتبہ) فرمایا جس مسلمان کے تین لڑکے مرجائیں اور وہ ثواب سمجھ کر صبر کرے تو وہ لڑکے اس کے لئے دوزخ سے سپر بن جائیں گے۔ ایک عورت نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اگر کسی کے دو لڑکے مرے ہوں آپ نے فرمایا دو لڑکے (مرے ہوں) تب بھی (یہی ثواب ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ ایک مجہول شخص ہیں سوا اس حدیث کے اور کوئی حدیث ان کی معلوم نہیں ہوتی ان لوگوں نے صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر اس میں کلام ہے بعض لوگ ان کو محمد کہتے ہیں اور بعض ابونضر کہتے ہیں یہ سب اختلافات (امام) مالک کے شاگردوں نے کئے ہیں مگر ابن وہب نے یہ حدیث ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کی ہے اور وہ عبداللہ بن عامر اسلمی سے روایت کرتے ہیں۔

۳۲۱۰۔ حضرت عبداللہؓ بن نضلہ (کنیت ابوبرزہ)

حضرت عبداللہؓ بن نضلہ۔ کنیت ان کی ابوبرزہ ہے اسلمی ہیں۔ ان کے نام میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ عبداللہ کے ناموں میں کیا ہے اور واقدی سے مروی ہے کہ ان کے بیٹے کہتے تھے کہ ان کا نام عبداللہ بن نضلہ ہے ابن شاہین نے کہا ہے کہ ان کے بیٹے سے زیادہ ان کا علم کسے ہوسکتا ہے۔ ہم عنقریب انشاءاللہ تعالیٰ ان کا ذکر کنیت کے باب میں بھی کریں گے۔

۳۲۱۱۔ حضرت عبداللہؓ نھلہ قریشی

حضرت عبداللہؓ نھلہ۔ قبیلہ بنی عدی بن کعب سے ہیں قریشی ہیں۔ مہاجرین حبش سے ہیں۔ عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جن لوگوں نے حبش کی طرف حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ ہجرت کی تھی ان میں عبداللہ بن نھلہ بھی تھے جو خاندان بنی عدی بن کعب سے تھے قریشی تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ غلطی ہے علمائے مغازی نے خواہ زہری ہوں خواہ ابن اسحٰق کسی نے اس بات میں اختلاف نہیں کیا کہ ان کا نام معمر بن عبداللہ بن نھلہ ہے۔ ان کا تذکرہ معمر کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

۳۲۱۲۔ حضرت عبداللہؓ بن نھلہ کنانی

حضرت عبداللہؓ بن نھلہ کنانی۔ فریابی نے سفیان ثوری سے انہوں نے عمر بن سعید سے انہوں نے عثمان بن ابی سلیمان سے انہوں نے عبداللہ ابن نھلہ کنانی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ کی اور حضرت ابوبکر وعمر کی وفات ہوئی اس وقت تک مکہ کے بازار فروخت نہ کئے جاتے تھے۔ اس کو معاویہ بن ہشام نے عمر سے انہوں نے عثمان سے انہوں نے نافع بن جبیر بن معطم سے انہوں نے علقمہ بن نھلہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۱۳۔ حضرت عبداللہؓ بن نھلہ بن مالک

حضرت عبداللہؓ بن نھلہ بن مالک بن عجلان بن زید بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی۔ بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۳۲۱۴۔ حضرت عبداللہؓ بن نعمان

حضرت عبداللہؓ بن نعمان بن بلدمہ بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی۔ ابن ہشام نے کہا ہے کہ بلدمہ کی بے کو ضمہ اور بے کے بعد ذال منقوط ہے۔ یہ عبداللہ ابو قتادہ کے چچازاد بھائی تھے یہ عبداللہ بدر میں اور احد میں شریک تھے۔ یہ ابن اسحٰق اور ابو موسیٰ کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۲۱۵۔ حضرت عبداللہؓ

حضرت عبداللہؓ۔ ان کا نام نعمی تھا۔ نبی ﷺ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ اس کو ابو اسحٰق نے براٗ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۱۶۔ حضرت عبداللہؓ بن نعیم اشجعی

حضرت عبداللہؓ بن نعیم اشجعی۔ یہ سفر خیبر میں نبیؐ کے رہبر تھے۔ ان کا تذکرہ بغوی نے اسی طرح لکھا ہے مگر ان کی کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۱۷۔ حضرت عبداللہؓ بن نعیم انصاری

حضرت عبداللہؓ بن نعیم انصاری۔ عاتکہ بنت نعیم کے بھائی ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۲۱۸۔ حضرت عبداللہؓ بن نعیم بن نحام

حضرت عبداللہؓ بن نعیم بن نحام۔ ان سے حضرت ابن عمر کے غلام نافع اور ابوالزبیر نے روایت کی ہے معلیٰ بن اسد نے حرب بن ابی العالیہ سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے عبداللہ بن تمیم سے اسی طرح روایت کیا ہے معلیٰ نے کہا ہے کہ حرب کہتے تھے ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک ایک عورت کا گزر اس طرف سے ہوا پس آپ ام المومنین زینب بنت جحش کے پاس گئے اور قضاے حاجت کے بعد اس کے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ جب کوئی شخص تم میں سے کسی عورت کو دیکھے اور وہ اس کو اچھی معلوم ہو تو چاہیے کی اپنی بیوی کے پاس چلا جائے کیونکہ عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے اس حدیث کو ابن ابی الحسین سے انہوں نے معلیٰ بن اسد سے انہوں نے حرب سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے عبداللہ بن نعیم سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ معلیٰ نے اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے صریح غلط ہے کیونکہ معلیٰ بن اسد اور معلیٰ بن مہدی اور عبدالصمد بن عبدالوارث نے اس حدیث کو ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کیا ہے اور معقل نے بھی ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳۲۱۸۔ حضرت عبداللہؓ بن نفیل

حضرت عبداللہؓ بن نفیل۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بہت لوگوں نے ان کے والد کا تذکرہ ردیف نون میں لکھا ہے اور ابوعبداللہ ابن مندہ نے ردیف با مع الغین میں ان کے والد کا نام لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحابی ہیں مگر ان کی حدیث روایت نہیں کی عبداللہ بن سالم نے سلیمان بن سلیم ابی سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن نفیل کنانی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبی ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ حکم دے کر فارغ ہو گیا ہے (اول تو) یہ کہ کوئی بغاوت نہیں کرنا اس لئے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا دیا ہے کہ اے لوگو! خبردار ہو جاؤ کہ تم لوگوں کی بغاوت کا ثمرہ تمہیں لوگوں کے نفس پر عائد ہونا ہے اور (دوم) یہ کہ کوئی کسی پر مکر وفریب نہیں کرتا ہے (بلکہ اپنے ہی نفس پر کرتا ہے) اس لئے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا دیا ہے کہ برا مکر نہیں گھیرتا ہے مگر اس کے اہل وعیال ہی کو اور (سوم) یہ کہ عہد شکنی نہیں کرتا ہے اس لئے کہ اللہ عزوجل فرما چکا ہے کہ جس کسی نے کسی کے ساتھ عہد شکنی کی اس نے گویا اپنے ہی نفس کے ساتھ عہد شکنی کی۔ ابن ابی عاصم نے کہا ہے کہ یہ حدیث جو سلیمان بن سلیم کی سند سے بیان کی گئی ہے یہ غلط ہے فی الواقع وہ سلمہ بن نفیل ہے۔ غلطی سے سلیمان بن سلیم بیان کیا گیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۱۹۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی نملہ

حضرت عبداللہؓ بن ابی نملہ انصاری۔ عقیلی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ مگر ان کے والد ابی نملہ کا صحابی ہونا اور روایت

کرنا مشہور ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۲۲۰۔ حضرت عبداللہؓ بن نوفل

حضرت عبداللہؓ بن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب' قریشی' ہاشمی۔ان کی کنیت ابو محمد تھی۔واقدی نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کے زمانہ کو پایا ہے مگر انہوں نے آپ سے کوئی روایت نہیں کی ہے۔یہ حضرت معاویہ کے زمانہ میں مدینہ منورہ کے قاضی بنائے گئے تھے ان کو مروان بن حکم نے قاضی بنایا تھا۔ایک قول کے مطابق یہی اول شخص ہیں جو مدینہ میں قاضی بنائے گئے۔ان کی صورت شبہات نبیؐ کے مشابہ تھی۔ان کی وفات ۸۴ ہجری میں ہوئی تھی اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ واقعہ حرہ کے دن ۶۳ ہجری میں شہید ہوئے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات حضرت معاویہ کے زمانہ میں ہوئی تھی۔یہ چچا تھے عبداللہ بن حارث بن نوفل بن حارث کے جو کہ جیہ کے ملقب تھے۔ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے

۳۲۲۱ حضرت عبداللہؓ بن نہیک

حضرت عبداللہؓ بن نہیک۔یہ مالک بن حسل کی اولاد میں ہیں۔ان کا تذکرہ ابن داب نے صحابہ میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کو رسول اللہؐ نے (قبیلہ) بنی معیص اور محارب بن فہر کے پاس بھیجا تھا تا کہ ان لوگوں کو دعوت اسلام دیں۔

۳۲۲۲۔ حضرت عبداللہؓ بن ہاد

حضرت عبداللہؓ بن ہاد۔ان کا تذکرہ حسن بن سفیان نے (کتاب) وحدان میں لکھا ہے۔ابونعیم نے ان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں شبہ ہے۔عبداللہ بن عمرو جمحی نے عبداللہ بن ہاد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دعا میں یہ مانگتے تھے کہ اللہ! مجھ کو ثابت قدم رکھ اس بات سے کہ (حق سے) جاؤں اور میری ہدایت کرتا کہ گمراہ نہ ہونے پاؤں اور اے اللہ تو میرے اور میرے قلب کے درمیان حائل ہو گیا ہے ویسا ہی تو میرے اور شیطان اور شیطانی کاموں کے درمیان میں حائل ہو جا۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۲۳۔ حضرت عبداللہؓ بن ہانی

حضرت عبداللہؓ بن ہانی۔یہ بھائی ہیں شریح ابن ہانی بن یزید بن نہیک بن درید بن سفیان بن ضباب ضباب کا دوسرا نام سلمہ ہے وہ بیٹے ہیں ربیعہ بن حارث بن کعب کے حارثی ہیں اس لئے کہ یہ قبیلہ بنی حارث بن کعب بن مذحج کی ایک شاخ سے ہیں۔یزید بن مقدام بن شریح بن ہانی نے اپنے والد مقدام سے انہوں نے اپنے والد شریح سے انہوں نے اپنے والد ہانی بن یزید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک دفعہ رسول اللہؐ میرے یہاں تشریف لائے اور یہ پوچھا کہ تمہارے کتنے لڑکے ہیں میں نے عرض کیا کہ تین یعنی شریح اور عبداللہ اور مسلم تو آپ نے یہ فرمایا کہ ان سب میں بڑا کون ہے۔تو میں نے عرض کیا کہ شریح تو آپ نے یہ فرمایا کہ جاؤ تمہاری کنیت ابوشریح ہے امام بخاری ان کے تذکرہ کو ان لوگوں میں بیان کیا ہے جنہوں نے نبیؐ کے زمانہ کو پایا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۲۴۔ حضرت عبداللہؓ بن ہبیب

حضرت عبداللہؓ بن ہبیب بن اہیب بن سحیم بن غیرۃ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبدمناۃ بن کنانہ۔ کنانی لیثی۔ یہ قبیلہ عبدشمس کے حلیف تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ کے حلیف تھے اور ان کے بھانجے تھے۔ یہ خیبر کے دن شہید کئے گئے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے محمد بن اسحٰق سے نقل کر کے ان لوگوں کے نام میں جو واقعہ خیبر کے دن شہید ہوئے یہ بیان کیا ہے کہ قبیلہ بنی سعد بن لیث سے عبداللہ بن فلان ابن وہیب بن سحیم تھے جو کہ قبیلہ بنی اسد کے حلیف تھے اور ان کے بھانجہ تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۲۵۔ حضرت عبداللہؓ (کنیت ابوہریرہ)

حضرت عبداللہؓ۔ ان کی کنیت ابوہریرہ تھی۔ یہ برابر رسول اللہ ﷺ کے حضور میں رہا کرتے تھے۔ ان کے اور ان کے والد کے نام میں بہت سا اختلاف ہے چنانچہ کچھ اختلاف گزر چکا ہے اور کچھ آئندہ آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ ہم کنیت کے باب میں اس کا تصیفہ کر دیں گے۔ اس لئے کہ یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۲۲۶۔ حضرت عبداللہؓ بن ہداج

حضرت عبداللہؓ بن ہداج، حنفی۔ ابراہیم بن منذر خزامی نے ہاشم بن غطفان سے انہوں نے عبداللہ بن ہداج سے روایت کر کے بیان کیا اور عبداللہ بن ہداج نے زمانہ جاہلیت کو بھی پایا تھا کہ وہ کہتے تھے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں زرد رنگ کا خضاب لگائے ہوئے آیا تو نبیؐ نے اس کو دیکھ کر یہ فرمایا کہ یہ اسلام کا خضاب ہے اور ایک شخص سرخ رنگ کا خضاب لگائے ہوئے آنحضرت کی خدمت میں آیا تو نبیؐ نے یہ فرمایا کہ یہ ایمان کا خضاب ہے۔ اس حدیث کو ابوبکر بن ابی شیبہ مدنی نے ہاشم سے نقل کر کے روایت کیا ہے مگر انہوں نے عبداللہ بن ہداج کے واسطہ سے ان کے والد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۲۷۔ حضرت عبداللہؓ بن ہشام

حضرت عبداللہؓ بن ہشام بن عثمان بن عمرو۔ قریشی تیمی۔ یہ زہرۃ بن معبد کے دادا تھے۔ اس کو ابوعمرو نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے یہ کہا ہے کہ عبداللہ بن ہشام بن زہرۃ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ کی والدہ زینب تھیں جو کہ حمید بن زہیر بن حارث اسد بن عبدالعزیٰ بن قصیٰ کی لڑکی تھیں۔ ہمیں محمد بن محمد بن سرایا بن علی وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے محمد بن اسماعیل جعفی تک خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے سعید بن ابی ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ابوعقیل یعنی زہرۃ بن معبد نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے روایت کر کے بیان کیا اور عبداللہ بن ہشام نے نبیؐ کے زمانہ کو پایا تھا کہ وہ کہتے تھے کہ عبداللہ بن ہشام کو ان کی والدہ زینب بنت حمید نبی ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس کو بھی بیعت کرا لیجئے تو آپ نے یہ فرمایا کہ یہ تو ابھی بچہ ہے اس کے بعد آپ نے اس کے سر پر اپنا دست مبارک پھیر دیا اور اس کے لئے دعا برکت کی اور ان کی والدہ سے یہ فرمایا کہ تم اپنے جمیع اہل کی

جانب سے ایک قربانی کردو۔ ان کی پیدائش ۴ ہجری میں ہوئی تھی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۲۸۔ حضرت عبداللہؓ بن ہلال بن عبداللہ

حضرت عبداللہؓ بن ہلال بن عبداللہ بن ہمام ثقفی۔ ان کا شمار اہل مکہ میں ہے ان سے عثمان بن عبداللہ بن اسود نے یہ روایت کی ہے کہ یہ ایک دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ قریب تھا کہ میں صدقہ کے ایک اونٹ یا ایک بکری کی وجہ سے قتل کیا جاؤں تو نبیؐ نے فرمایا کہ تم نے صدقہ کی جو چیز لی تھی اگر فقراء اور مہاجرین کو نہ دیتے تو (ضرور) ایسا ہی ہوتا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی حدیث ان لوگوں کے نزدیک مرسل ہے۔

۳۲۲۹۔ حضرت عبداللہؓ بن ہلال مزنی

حضرت عبداللہؓ بن ہلال مزنی۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے بکر بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن ہلال مزنی سے جو کہ نبیؐ کے حاضر باش تھے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ آپ فرماتے تھے میرے بعد کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ حج کے لئے احرام باندھے اور (یوم حج کو عمرہ کے عوض فسخ کر دے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۳۰۔ حضرت عبداللہؓ بن عبد ہلال

حضرت عبداللہؓ بن عبد ہلال۔ ان کو بعض لوگوں نے انصاری بیان کیا ہے۔ زید بن حباب نے بشیر بن عمران قبائی سے انہوں نے عبداللہ بن عبد ہلال سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے مجھ کو میری والدہ نبی ﷺ کے حضور میں لے گئیں اور یہ عرض کیا کہ یا نبی اللہ آپ اس بچہ کے لئے اللہ سے دعا کر دیں تو آپ نے مجھ پر اس قدر شفقت کی کہ کہ اپنے دست مبارک کو میرے سر رکھا یہاں تک کہ مجھ کو آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک بھی محسوس ہوئی اس کے بعد آپ نے میرے لئے دعا کی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کو ان کے والد آنحضرت نے کی خدمت میں لے گئے تھے۔ اس کو ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے۔

۳۲۳۱۔ حضرت عبداللہؓ بن ہند

حضرت عبداللہؓ بن ہند۔ ان کی کنیت ابو ہند ہے۔ انصاری ہیں بیاضی ہیں ان سے جابر نے خمر کے برتنوں کے متعلق حدیث روایت کی ہے بغوی نے ان کا نام ایسا ہی بیان کیا ہے ان کا ذکر ابن مندہ نے کنیت کے باب میں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔

۳۲۳۲۔ حضرت عبداللہؓ ابن الہیثم

حضرت عبداللہؓ ابن الہیثم بن عبداللہ بن الحارث بن سیدان بن مرۃ بن سفیان بن مجاشع بن دارم، تمیمی۔ ان کا نام پہلے عبداللات تھا تو بعد اسلام کے نبی ﷺ نے ان کا نام عبداللہ رکھ دیا۔

۳۲۳۳۔ حضرت عبداللہؓ بن واقد

حضرت عبداللہؓ بن واقد۔ ان کا تذکرہ ابوقاسم رفاعی نے عبادلہ صحابہ میں لکھا ہے۔ عبدالملک بن سار یہ کعبی نے کہا ہے کہ میں نے عبداللہ بن واقد سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں خوں میں بھی قسم لی جاتی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۳۴۔ حضرت عبداللہؓ بن وائل

حضرت عبداللہؓ بن وائل بن عامر بن مالک بن لوذان۔ یہ صحابی ہیں۔ غزوۂ احد اور کل غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے ان کے بعد ان کی اولاد باقی تھے ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن وائل ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے موقع پر کیا جائے۔

۳۲۳۵۔ حضرت عبداللہؓ بن ودیعۃ

حضرت عبداللہؓ بن ودیعۃ بن حرام انصاری۔ یہ صحابی ہیں ان کو ابوحاتم رازی نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابومعشر نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن ودیعہ سے جو کہ رسول اللہ ﷺ کے خادم تھے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا مثل غسل جنابت کے الی آخر الحدیث اور اس حدیث کو ابن عجلان نے مقبری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ودیعہ سے انہوں نے ابوذر سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور ابن ابی ذئب نے سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ودیعہ سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کر کے اس حدیث کو بیان کیا ہے یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۳۶۔ حضرت عبداللہؓ بن وزاج

حضرت عبداللہؓ بن وزاح۔ ان کا ذکر طبرانی اور ان کے مابعد کے لوگوں نے کیا ہے۔ عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے عبداللہ بن وزاج قدیم الاسلام تھے صحابی تھے ہم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ قریب ہے کہ تم لوگوں پر کوئی جوان مرد امیر بنایا جائے گا۔ پس اس کی قوم مطیع ہو جائے گی وہ قوم کہ جس کے سر کے موخر جانب تعلق ہوگا اور اس کی سواریاں سفید ہوں گی جب حاکم ان لوگوں پر کوئی حکم کرے گا تو (فوراً) حاضر ہو جائیں گے پس اس کے بعد ہی عبداللہ بن وزاج کسی شہر کے حاکم بنائے گئے تو دہقانی کی قوم جوق در جوق ان کے پاس آنے لگی کہ جس کے سر کے موخر جانب تعلق تھا اور اس کی سواریاں سفید تھیں پس جب عبداللہ ان پر کوئی حکم نافذ کرتے تو فوراً وہ لوگ حاضر ہو جاتے اس وقت عبداللہ بے ساختہ یہ کہتے کہ سچ کہا اللہ کے رسول ﷺ نے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۳۷۔ حضرت عبداللہؓ بن وقدان

حضرت عبداللہؓ بن وقدان بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئیؑ عامری قریشی۔ یہ ابن سعدی

کے ساتھ مشہور تھے اس لئے کہ انہوں نے قبیلہ بنی سعد بن بکر میں دودھ پیا تھا بعض لوگوں نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے عبداللہ بن عمرو بن وقدان اور ان کا تذکرہ اپنے موقع پر گزر گیا ہے۔ اہل شام کے بڑے بڑے تابعی ابوادریس اور عبداللہ بن محیریز اور مالک بن یخامر نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ ہمیں ابوقاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فراتی فقیہ نے اپنے سند کے ساتھ احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عیسٰی بن مساور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ولید نے عبداللہ بن علاء بن زین سے انہوں نے بُسر بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن وقدان سعدی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سب وفد بن کر نبی ﷺ کی خدمت حاضر ہوئے پس سب اپنی اپنی حاجت وضرورت پیش کرنے لگے۔ میں سب کے اخیر میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں آیا تو میں نے یہ عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں بہت آدمیوں کو چھوڑ کر آیا ہوں وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اب ہجرت کا سلسلہ منقطع ہوگیا تو آپ نے یہ جواب دیا کہ جب تک کفار مقتول نہ ہوں گے ہجرت ہرگز منقطع نہ ہوگی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۳۸۔ حضرت عبداللہ ؓ بن ولید

حضرت عبداللہ ؓ بن ولید بن الولید بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ یہ خالد بن ولید کے بھتیجے تھے ان کے والد ولید بن ولید خالد سے بڑے تھے اور ان سے اسلام لانے میں مقدم تھے۔ ان عبداللہ کا بھی نام (پہلے) ولید بن ولید تھا پس جب یہ اپنے صغیر سنی میں نبی ﷺ کی خدمت میں لائے گئے تو آپ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے تو انہوں نے عرض کیا ولید بن ولید ابن ولید ابن المغیرہ۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ بنی مخزوم ولید (نام کو) لازم کرلیں پس تم اپنا نام عبداللہ رکھ لو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۳۹۔ حضرت عبداللہ ؓ بن وہب اسدی

حضرت عبداللہ ؓ بن وہب اسدی۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ اسحٰق سے غزوۂ حنین کے واقعات میں روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ابوثواب بن زید نے جو قبیلہ بنی سعد بن بکر کی شاخ بنی ناضرہ کے ایک شخص تھے۔ حنین کے دن یہ اشعار کہے تھے

الاھل اتاک ان غلبت قریش ... ھوازن والخطوب لھا شروط

وکنا یا قریش اذا غضبنا ... یجنی من انعضاب دم عبیط

وکنا یا قریش اذا غضبنا ... کان الوفنا فیھا سعوط

فاصبحنا تسوقنا قریش ... سیاق العیر یحدوھا النبیط

کیا تم نے کبھی سنا ہے کہ قریش قبیلہ ہوازن پر غالب آگئے (جو آج تم اس کی آرزو رکھتے ہو) ایسے ایسے کاموں کے لئے بڑے ہونے چاہیں۔ اے اہل قریش ہماری یہ حالت تھی کہ جب ہم کو غصہ آتا تھا تو مارے غصہ کے تازہ خون (ہمارے جسم سے) ٹپکنے لگتا تھا۔ اے اہل قریش ہماری یہ حالت تھی کہ جب ہم کو غصہ آتا تھا تو (بیبا کی کی یہ حالت ہوتی تھی کہ) گویا ہماری ناک میں ناس ہے۔ مگر اب یہ حالت ہے کہ قریش ہم کو

اس طرح ہانکتے ہیں جیسے قافلہ ہانکا جاتا ہے اور قبیلہ عبیط کا شتر بان جدا پڑھتا ملتا ہے۔
اس کے جواب میں عبداللہ وہب نے جو قبیلہ بنی اسد کی شاخ بنی غنم کے ایک شخص تھے یہ اشعار کہے:

بشرط اللہ نضرب من لقینا — بأفضل ما لقیت من الشروط
وکنایا ھوازن حین نلقی — نُبلَ الھام من علق عبیط
بجمعکم وجمع بنی قسی — نحک البرک کالورق الخبیط
اصبنا من سراتکم وملنا — بقتل فی المباین والخلیط
فان یک قیس عیلا غضابا — فلا ینفک یرغمھم سعوطی

خدا کی مدد سے ہم اپنے حریف کو ماریں گے اور ایسا ماریں گے کہ بڑا بہادر سے بہادر بھی ویسا ہی مارے گا۔ اے اہل ہوازن جب ہم کسی سے مقابلہ کرتے ہیں تو اس کے سر کا خون سے تر کر دیتے ہیں۔ ہم نے تمہارے بہت سے سرداروں کو قید کیا اور تمہارے دوست احباب کو بھی قتل کیا۔ پس اب اگر قبیلہ قیس غیلان کے لوگوں کو غصہ آیا ہے تو میری ایک چھینک ان کو ذلیل کر دی گئی۔

ایسا ہی اس کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے روایت کیا ہے مگر انہوں نے ان کو قبیلہ بنی اسد کی شاخ بنی غنم سے گردانا ہے اور اس کو ابن ہشام نے بکائی سے نقل کر کے (بھی) بیان کیا ہے انہوں نے یوں کہا ہے کہ ان اشعار کا جواب عبداللہ بن وہب نے دیا جو کہ قبیلہ بنی اسید کی شاخ بنی تمیم سے تھے واللہ اعلم۔ اسید ضمہ ہمزہ اور فتح سین تشدید یا کے ساتھ ہے۔

۳۲۴۰۔ حضرت عبداللہ ؓ بن وہب دوسی

حضرت عبداللہ ؓ بن وہب دوسی۔ ان کی کنیت ابو حارث تھی۔ یہ مدینہ منورہ میں قبیلہ دوس کے ان ستر سواروں کے ساتھ گئے تھے جو کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور یہ پھر وہاں سے لوٹ کر (بمقام) سراۃ چلے آئے۔ ان کے بہت سے باغات تھے ان کے لڑکے حارث مدینہ ہی میں رہے یہاں تک کہ نبی ﷺ نے وفات فرمائی۔ یہ عبدالرحمٰن کے والد مغرا کے دادا تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۴۱۔ حضرت عبداللہ اکبر ؓ بن وہب

حضرت عبداللہ اکبر ؓ بن وہب بن زمعۃ بن الاسود بن المطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی۔ ان کی والدہ زینب ہیں جو کہ شیبہ بن ربیعۃ بن عبد شمس کی لڑکی ہیں۔ قریشیہ ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کے تذکرہ میں ہمارے بعض اصحاب نے یحییٰ بن عبداللہ بن حارث سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ فتح مکہ کے دن جب رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو سعد بن عبادہ نے یہ عرض کیا کہ ہم نے قریش کی عورتوں میں وہ چیز نہ دیکھی جو کہ بھلائی میں شمار کی جائے تو اس پر نبی ﷺ نے یہ فرمایا کہ کیا تم نے بنی امیہ بن مغیرہ کی لڑکیوں کو دیکھا ہے کیا تم نے قریبہ کو دیکھا ہے کیا تم نے ہندہ کو دیکھا ہے ضرور تم نے انہیں دیکھا ہوگا ان لوگوں کو اپنے باپ بیٹوں کی مصیبت پہنچی ہے۔ بعض کہنے والوں نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے اس لئے کہ ان کے والد ابن مسعود سے روایت کر کے حدیث بیان کرتے ہیں اور وہ بھتیجے ہیں عبداللہ بن زمعہ بن اسود کے اگر یہ

حدیث صحیح ہوگی تو یہ واقعہ حجاب ہونے کے قبل کا ہوگا ورنہ یہ حدیث منکر ہے اس کا صحیح ہونا ثابت نہیں۔ عبداللہ واقعہ جمل کے دن شہید ہوئے یا واقعہ دار کے دن۔ اس کو زبیر نے کہا ہے۔ ان کی اولاد کا سلسلہ سوائے لڑکیوں کے ان کے بعد منقطع ہوگیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۴۲۔ حضرت عبداللہؓ بن یاسر عبسی

حضرت عبداللہؓ بن یاسرؓ عبسی۔ یہ عمار بن یاسر کے بھائی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا پورا نسب ان کے بھائی عمار کے تذکرہ میں ذکر کیا جائے گا۔ یاسر اور یاسر کے لڑکے عبداللہ دونوں مکہ ہی میں مسلمان ہو کر مرے۔ یہ سب سابقین اسلام میں تھے اور ان لوگوں میں تھے کہ جو لوگ فی سبیل اللہ عذاب و مصیبت میں ڈالے گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۲۴۳۔ حضرت عبداللہؓ بن یامیل

حضرت عبداللہؓ بن یامیل۔ ان کے تذکرہ کو فقط ابن عقدہ نے لکھا ہے۔ جعفر بن محمد نے اپنے والد اور ایمن بن نابل سے ان دونوں نے عبداللہ یامیل سے روایت کر کے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا تھا کہ رسول اللہؐ یہ فرمارہے تھے کہ جس کا میں ولی ہوں اس کے ولی علی (بھی) ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۴۴۔ حضرت عبداللہؓ یربوعی

حضرت عبداللہؓ یربوعی۔ ان کا نسب معلوم نہیں۔ عطوان بن مسکان ضبی نے جمرہ بنت عبداللہ یربوعیہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتی تھیں کہ مجھ کو میرے والد بعد اس کے کہ میں نے ان پر صدقہ کے اونٹ کو واپس کر دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور یہ عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری لڑکی کے لئے آپ دعا کر دیں تو آپ نے مجھ کو اپنی گود میں بٹھالیا اور میرے لئے دعا کی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کے تذکرہ کو ان کی لڑکی جمرہ کے تذکرہ میں لکھا ہے۔

۳۲۴۵۔ حضرت عبداللہؓ بن یزید

حضرت عبداللہؓ بن یزید بن حصن بن عمرو بن الحارث بن خطمۃ بن جشم بن مالک بن الاوس انصاری اوسی خطمی۔ ان کی کنیت ابوموسیٰ تھی۔ یہ کوفہ میں رہ گئے تھے اور وہیں ایک مکان بنالیا تھا اور یہ غزوۂ حدیبیہ میں شریک تھے اس وقت ان کی عمر سترہ سال کی تھی اور غزوۂ حدیبیہ کے مابعد کے غزوات میں بھی شریک تھے ان کو عبداللہ بن زبیر نے کوفہ کا عامل بنادیا تھا اور یہ حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ واقعہ جمل اور صفین اور نہروان میں شریک تھے ان سے ان کے لڑکے موسیٰ نے اور عدی بن ثابت انصاری نے جو کہ ان کے نواسہ تھے اور ابوبردہ بن ابی موسیٰ نے اور شعبی نے جو کہ ان کے کاتب تھے حدیث روایت کی ہے یہ اکابر صحابہ میں تھے۔ ان کے والد بھی نبی ﷺ کی خدمت میں رہے ہوئے ہیں۔ یہ غزوۂ احد اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے۔ ان کی وفات فتح مکہ کے پہلے ہوگئی تھی۔ ہمیں ابراہیم ابن محمد فقیہ نے اور اسماعیل بن علی مذکرو غیرہ نے اپنی اپنی سندوں کے ساتھ ابوعیسیٰ

یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عدی نے حماد بن سلمہ نے انہوں نے ابوجعفر خطمی سے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے انہوں نے عبداللہ بن یزید خطمی انصاری سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ اپنی دعا میں یہ کہتے تھے کہ اے اللہ میرے حصہ میں تو اپنی محبت دے اور اس شخص کی محبت دے جس کی محبت تیرے نزدیک مجھ کو نفع دے۔ اے اللہ اگر میرے حصہ میں تو وہ چیز دے جس کو میں محبوب رکھوں پس اس کو تو اس چیز کے لئے ذریعہ بنادے جس کو تو محبوب رکھے اور جس چیز کو تو مجھ سے لے لے پس اس کو اس چیز کے لئے فراغ بنادے جس کو تو محبوب رکھے امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ ابوجعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن حماشہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۴۶۔ حضرت عبداللہؓ بن یزید قاری

حضرت عبداللہؓ بن یزید قاری۔ ان کا حضرت عائشہ کی حدیث میں تذکرہ ہے۔ روایت کیا عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ سے کہ حضور علیہ السلام نے ایک آدمی کو پڑھتے ہوئے سنا آپؐ نے پوچھا کون ہے؟ صحابہ نے کہا عبداللہ بن یزید۔ آپؐ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے۔ مجھے جو آیت بھولی ہوئی تھی اس کو یاد کرادیا۔

۳۲۴۷۔ حضرت عبداللہؓ (کنیت ابویزید)

حضرت عبداللہؓ۔ ان کی کنیت ابویزید ہے۔ مزنی ہیں۔ اور بعض لوگوں نے ان کا نام فقط عبد بیان کیا ہے۔ ان کی حدیث کو عمرو بن حارث نے ایوب بن موسیٰ سے انہوں نے یزید بن عبداللہ مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ نبیؐ نے فرمایا تھا کہ اونٹوں میں فرع (فرع اس کو کہتے ہیں کہ پہلا بچہ خدا کے نام چھوڑ دیا جائے یہ حکم بعد میں منسوخ ہو گیا لہذا یہ حدیث بھی منسوخ ہے) ہے اور بکریوں میں فرع ہے اور غلام سے معاف کر دیا گیا ہے و نیز غلام میں بعوض خون قتل کے قصاص نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے سند میں (بجائے یزید بن عبداللہ کے) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۴۸۔ حضرت عبداللہؓ بن یزید نخعی

حضرت عبداللہؓ بن یزید نخعی۔ یہ موسیٰ کے والد ہیں۔ ان کے تذکرہ کو علی عسکری نے افراد میں لکھا ہے۔ محمد بن فضل راسی نے ابونعیم سے انہوں نے عمر بن موسیٰ انصاری سے انہوں نے موسیٰ بن عبداللہ بن یزید نخعی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے پس لوگ ان کے سر اٹھانے سے قبل سر اٹھا لیتے تھے اور ان کے سر جھکانے سے قبل سر جھکا لیتے تھے تو انہوں نے یہ کہا کہ اے لوگو! (میری) اقتدا کر رہے ہو اگر مستعد ہو جاؤ تو تم لوگوں کے ساتھ رسول اللہ جیسی نماز پڑھوں کہ جس میں کوئی چیز کم نہ کروں۔ اس حدیث کو احمد بن خلید حلبی نے (بھی) ابونعیم سے انہوں نے محمد بن موسیٰ انصاری سے انہوں نے موسیٰ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا ہے مگر انہوں نے عبداللہ کو نخعی نہیں بیان کیا ہے و نیز اس حدیث کو طبرانی نے عبداللہ بن یزید خطمی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے۔ یہ انصاری ہیں نخعی نہیں یہی شبہ بالصواب ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ خطمی ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں ہے اور ان کے لڑکے موسیٰ نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ کوئی تعجب

نہیں ہے کہ راوی نے کہیں خطمی کو نخعی بیان کر دیا ہے اس لیے کہ یہ دونوں کتابیں قریب ہی قریب ہیں۔ واللہ اعلم

۳۲۴۹۔ حضرت عبداللہ ؓ بن یزید بن مبارک

حضرت عبداللہ ؓ بن یزید۔ ابن مبارک نے سفیان سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عمرو بن عبداللہ بن صفوان سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ عرفات میں وقوف کر رہے تھے یعنی ابن مربع کے اس حدیث کو بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم لوگ اپنے مناسک حج پر قائم رہو۔ یعقوب بن سفیان نے کہا ہے کہ ہم نے اس کو صدقہ بن فضل سے بیان کیا تو انہوں نے یہ کہا کہ ابن مبارک کی غلطی ہے کہ میں نے ان سے پھر عرض کیا کہ نہیں بلکہ علی بن حسن بن شقیق کہتے تھے کہ ہم نے بھی ایسا ہی اس کو سفیان سے سنا ہے انہوں نے جواب دیا کہ صدقہ نے دوسرے کے کہنے پر بھروسا کر لیا ہے یہ حدیث عبداللہ بن مربع کے تذکرہ میں گزر چکی ہے اور وہ صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۵۰۔ حضرت عبداللہ ؓ یشکری

حضرت عبداللہ ؓ یشکری۔ ہمیں ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند سے معافی بن عمران تک خبر دی انہوں نے یونس بن ابی اسحٰق سے انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ یشکری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں کسی ضرورت سے مسجد میں یا بازار میں گیا تو میں نے یکا یک وہاں ایک جماعت کو دیکھا پس اس جماعت کے قریب گیا تو ان لوگوں نے مجھ سے رسول اللہ ﷺ کے اوصاف بیان کئے پس اس کے بعد یکا یک مجھ سے آنحضرت علیہ السلام سے ایک راستے میں ملاقات ہوئی جو کہ عرفات اور منیٰ کے درمیان میں تھا۔ پس چند سوار میرے سامنے آئے (ان لوگوں کو میں نے انہیں اوصاف کے ساتھ جو کہ مجھ سے بیان کئے گئے تھے پہچانا) اور ایک نے مجھ سے کہا کہ اے شخص تم گھوڑے کے سامنے سے علیحدہ ہو جاؤ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس سوار کو چھوڑ دو نہ معلوم اس کی کیا حاجت ہے پس میں آگے بڑھا یہاں تک کہ میں نے آپ کی اونٹنی کی باگ تھام لی اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو ایسی چیز بتلائیے جو مجھ کو جنت سے قریب کر لے اور جہنم سے دور رکھے پس آپ نے جواب دیا کہ تم اللہ کی عبادت کرو شرک نہ کرو اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ ادا کیا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور حج کرو اور لوگوں کے لئے اسی کو بہتر سمجھو جس کو اپنے لئے اچھا سمجھتے ہو (یہی چیزیں تم کو جنت سے قریب کر دیں گی) اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اونٹنی کی باگ چھوڑ دو (پس میں نے چھوڑ دیا) یہ حدیث عبداللہ بن ابو مغیرہ اور عبداللہ بن منتفق کے تذکرہ میں گزر چکی ہے سب حدیث ایک ہی ہے۔

الحمدللہ ان لوگوں کا نام تمام ہو گیا جن کا نام عبداللہ تھا۔ عبدیت کے ساتھ جتنے نام ہیں ان میں سے میں نے عبداللہ کے نام کو مقدم کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کے جتنے نام ہیں ان میں سے اللہ زیادہ مشہور ہے پس اسی وجہ سے میں نے ترتیب بھی چھوڑ دی۔ واللہ اعلم

۳۲۵۱۔ حضرت عبدالجبار ؓ بن حارث

حضرت عبدالجبار ؓ بن حارث بن مالک، حدسی ابو عبید۔ ابراہیم بن غطریف بن سالم حدسی نے بنی منار کے شخص ہیں روایت کی ہے کہ مجھ سے میرے والد غطریف بن سالم نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سالم کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا انہوں نے

عبداللہ بن کدیر بن ابی طلاستہ سے وہ عبدالجبار بن حارث سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے انکے دادا ابوطلاسہ سے انہوں نے عبدالجبار بن حارث ابن مالک حدسی سے جوکہ مناری ہیں روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں وفد بن کر ملک سراۃ سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا پس میں نے آپ کو وہ سلام کیا جوکہ عرب کا دستور تھا یعنی انعم صباحا پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے محمد اور اس کی امت کو دوسرے سلام کا حکم دیا ہے یعنی یہ کہ السلام علیکم، وعلیکم السلام کہا کریں پس میں نے (اسی کے مطابق) اسلام علیکم عرض کیا تو آپ نے جواب دیا علیک السلام اسکے بعد آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے تو میں نے عرض کیا کہ میرا نام جبار ہے آپ نے فرمایا یہ نہیں بلکہ تمہارا نام عبدالجبار ہے۔ اسکے بعد میں نے اسلام قبول کرلیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لی۔ پس جب بیعت کر چکا تو آنحضرت سے میرے متعلق کسی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ مناری اپنی قوم کے شہ سواروں میں ایک شہ سوار ہے اس پر رسول اللہؐ نے میری سواری کے لئے ایک گھوڑا دے دیا۔ پس میں آپ ہی کے حضور میں رہ کر دشمنوں سے مقابلہ کرنے لگا ایک دن رسول اللہ نے میرے گھوڑے کی آواز جس کو میری سواری میں دیا تھا نہیں سنی تو آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں عبدالجبار حدسی کے گھوڑے کی آواز نہیں سنتا ہوں میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے خبر ملی کہ آپ کو اس کی آواز سے تکلیف پہنچتی ہے پس میں نے اسی وجہ سے اس کو خصی کر دیا۔ اس پر نبیؐ نے گھوڑوں کے خصی کرنے سے ممانعت فرمائی اس کے بعد لوگوں نے مجھ سے کہا کہ کاش تم بھی اپنے لئے رسول اللہؐ سے ایک تحریر لکھوا لیتے جیسا کہ تمہارے چچازاد بھائی تمیم داری نے لکھوالیا تھا تو تمہارے لئے بہت ہی اچھا ہوتا میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ اس نے بالفعل کے لئے تحریر لکھوائی تھی یا آئندہ کے لئے تو انہوں نے جواب دیا کہ اس نے بالفعل ہی کے لئے تحریر لکھوائی تھی پس میں یہ کہا کہ مجھ کو بالفعل کی ضرورت نہیں ہاں رسول اللہؐ سے اس کی درخواست کروں گا کہ اللہ عزوجل کے سامنے میری اعانت وشفاعت کریں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۵۲۔ حضرت عبدالجدؓ بن ربیعہ

حضرت عبدالجدؓ بن ربیعہ بن حجر بن الحکم، حکمی۔ انہوں نے نبیؐ سے حدیث سنی ہے۔ خطاب بن نصیر حکمی نے عبداللہ بن حلیل سے انہوں نے عبدالجد بن ربیعہ سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ یہ عبدالجد نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے و نیز آپ کے پاس اہل یمن کے بہت سے لوگ تھے اور عیینہ بن حصن بھی تھے پس اتنے میں آپ نے سبھوں کو آواز دی تو سب کے سب کھڑے ہو گئے۔ سوائے نبیؐ اور ایک شخص (یمنی) جو کہ اپنے بدن کو (بوجہ اپنی غربت کے) ایک کپڑے سے ڈھانکے ہوا تھا پس میں نے اس کو مخاطب کر کے کہا کہ یہ کیا طریقہ ہے تو اس کے جواب میں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ حیا ہے اس کو اہل یمن نے لے لیا ہے اور تمہاری قوم نے چھوڑ دیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ حلیل ضمہ حا اور فتح لام کے ساتھ ہے۔

۳۲۵۳۔ حضرت عبدالحارثؓ بن انس

حضرت عبدالحارثؓ بن انس بن الدیان یہ قبیلہ نجران کے ان لوگوں میں ہیں کہ جو لوگ (زمانہ) ردت میں اسلام پر قائم رہے۔ اس میں کچھ کلام بھی ہے اس کو غسانی نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

۳۲۵۴۔ حضرت عبدالحجرؓ بن عبدالمدان

حضرت عبدالحجرؓ بن عبدالمدان بن الدیان۔ کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ وفد بن کر نبی ﷺ کی خدمت میں گئے تھے۔ ان کو بسر بن ابی ارطاہ نے قتل کیا تھا اور اس کے بیٹے نے مالک کو قتل کیا تھا' نبیؐ نے عبدالحجر کا نام عبداللہ رکھ دیا تھا مگر مشہور اسی نام کے ساتھ رہے) ان کا تذکرہ پہلے بھی گزر چکا ہے لفظ حجر حا کے کسرہ اور سکون جیم کے ساتھ ہے اور بعض لوگوں نے دونوں کو فتح کے ساتھ بیان کیا ہے اس کو امیر ابونصر بن ماکولا نے کہا ہے۔

۳۲۵۵۔ حضرت عبدالحمیدؓ بن حفص

حضرت عبدالحمیدؓ بن حفص بن المغیرۃ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم' قریشی مخزومی۔ ان کی کنیت ابوعمرو تھی اور ان کی والدہ ثقفیہ تھیں۔ یہ فاطمہ بنت قیس کے خاوند تھے اور یہ خالد بن الولید کے چچازاد بھائی تھے۔ انہوں نے (اپنی بی بی) فاطمہ کو طلاق مغلظ دے دی تو انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں آ کر آپ سے نفقہ کے لئے درخواست کی تو آپ نے جواب دیا کہ تمہارے لئے نفقہ نہیں ہے۔ ناشرہ بن سمی نے روایت کی ہے کہ ہم نے عمر بن خطاب کو جابیہ کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے خالد بن ولید کو (اپنے عہدہ سے) معزول کر دیا اور ان کی جگہ ابوعبیدہ کو سردار بنا دیا تو ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ اٹھے اور (اپنے چچازاد بھائی کی پاسداری میں) حضرت عمر سے یہ تقریر کی کہ واللہ تم نے ایک ایسے لڑکے کو معزول کر دیا ہے کہ جس کو رسول اللہؐ نے حاکم بنایا تھا اور (واللہ تم نے) ایسی تلوار کو میان میں ڈال دیا جس کو رسول اللہؐ نے میان سے باہر کیا تھا اور تم نے ایسے جھنڈے کو گرا دیا جس کو رسول اللہؐ نے کھڑا کیا تھا۔[1] بعض لوگوں نے ان کا نام احمد بیان کیا ہے ان کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ پھر کنیت کے باب میں اعادہ کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۵۶۔ حضرت عبدالحمیدؓ بن عبداللہ

حضرت عبدالحمیدؓ بن عبداللہ بن عمرو بن حرام۔ یہ جابر کے بھائی ہیں ان کی کنیت ابوعمرو ہے ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ مستغفری نے ان کے تذکرہ کو ایسا ہی بیان کیا ہے۔ انہوں نے حسن بن سفیان سے حدیث روایت کی ہے یعنی اس حدیث کو بیان کیا ہے جو کہ ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ یعنی فاطمہ بنت قیس کے شوہر سے مروی ہے ان کا تذکرہ پھر اعادہ کیا جائے گا۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ کہاں سے ان کو شبہ پڑ گیا یہ جابر کے بھائی تھے۔ ابوعمرو تو ایک مشہور شخص ہیں واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۵۷۔ حضرت عبدخیرؓ بن یزید ہمدانی

حضرت عبدخیرؓ بن یزید ہمدانی۔ ان کی کنیت ابوعمارہ تھی انہوں نے نبی ﷺ کے زمانہ کو پایا ہے۔ ہمیں ابوربیع یعنی سلیمان ابن محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبرکات یعنی محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدالباقی بن طوق یعنی ابونصر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوقاسم یعنی نصر بن احمد بن مرجی فقیہہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی یعنی احمد بن علی نے

---

[1] حضرت عمرؓ کا جواب اس میں مذکور نہیں وہ جواب یہی تھا کہ تم اپنے چچازاد بھائی کے پاس داری میں یہ گفتگو کر رہے ہو۔

خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن حماد کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسہر بن عبد الملک بن سلع نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ کو میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے عبد خیر سے دریافت کیا کہ آپ کی عمر کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ایک سو بیس برس کی عمر ہو چکی ہے میں نے (اس وقت) ان سے عرض کیا کہ آپ ایام جاہلیت کی کوئی بات بیان فرما سکتے ہیں جواب دیا ہاں لو میں بیان کرتا ہوں۔ میں ملک یمن میں تھا پس (وہاں) ہم لوگوں کے پاس رسول اللہ ﷺ کی ایک تحریر آئی کہ جس میں آپ لوگوں کو خیر واسع یعنی اسلام کی طرف بلا رہے تھے میرے والد اس وقت کہیں باہر گئے ہوئے تھے اور میں صغیر سن تھا جب میرے والد واپس آئے تو میری والدہ سے کہا کہ اس دیگ کو کتوں کے سامنے بہا دو اس لئے کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں پس اس وقت میں بھی اسلام لے آیا دیگ کے بہا دینے کا حکم اس لئے دیا تھا کہ اس میں مردار پکا ہوا تھا۔ عبد خیر علی ؓ کے بڑے شاگردوں میں تھے انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ یہ ایک ثقہ و معتبر شخص تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۵۸۔ حضرت عبد خیر ؓ

حضرت عبد خیر ؓ۔ ان کا نام (پہلے) عبد شر تھا۔ تو نبی ﷺ نے ان کا نام عبد خیر رکھ دیا اس کو ابن مندہ وغیرہ نے حوشب ذی ظلیم کے تذکرہ میں بیان کیا ہے اور ان کے تذکرہ میں نہیں لکھا ہے۔ یہ عبد خیر قبیلہ بنی حمیر سے ہیں اور جو اس کے پہلے گزرے ہیں وہ قبیلہ ہمدان سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۵۹۔ حضرت عبد ربہ ؓ بن حق

حضرت عبد ربہ ؓ بن حق بن اوس بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج بن ساعدہ بن کعب بن الخزرج۔ انصاری خزرجی ساعدی۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کو موسیٰ بن عقبہ نے اہل بدر کے ان لوگوں میں لکھا ہے جو کہ (قبیلہ) بنی ساعدہ بن کعب خزرج کے لوگوں سے تھے پس انہوں نے یوں بیان کیا ہے عبد رب بن حق بن قوال۔ ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عبد اللہ بن حق تھا اور ابن عمارہ کا قول ہے کہ بیٹے ہیں عبد رب بن حق بن اوس بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ کے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۲۶۰۔ حضرت عبد الرحمٰن ؓ بن ابزی خزاعی

حضرت عبد الرحمٰن ؓ بن ابزیٰ خزاعی۔ یہ نافع بن عبد الحارث کے غلام تھے انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کو (حضرت علیؓ نے خراسان کا حاکم بنا دیا تھا۔ انہوں نے نبی ﷺ کے زمانہ کو پایا ہے۔ ان کی اکثر روایتیں حضرت عمر اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہیں۔ انہیں کے بارے میں (حضرت) عمر بن خطاب ؓ کا قول ہے کہ عبد الرحمٰن بن ابزی ان لوگوں میں ہیں کہ جن لوگوں کے مرتبہ کو اللہ عزوجل نے قرآن کے حفظ کرنے کے صلہ میں بلند کیا ان سے ان کے دونوں لڑکے سعید اور عبد اللہ نے اور عبد اللہ بن ابی مجاہد نے حدیث روایت کی ہے ہمیں۔ خطیب ابو الفضل یعنی عبد اللہ بن احمد نے اپنی سند سے ابوداؤد وطیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے محمد بن ابی مجاہد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابو بردہ اور عبد اللہ بن شداد نے بیع سلم کے متعلق جھگڑا کیا تو لوگوں نے مجھ کو ابی بن ابی اوفی کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے دریافت کروں۔

چنانچہ میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گیہوں اور جو اور کھجور اور انگور میں بیع سلم کرتے تھے اور میں نے ابن ابزیٰ سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی ایسا ہی جواب دیا۔ ہمیں ابواحمد جنی عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا ہم سے ابوداؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے حسن ابن عمران سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابن بشار شامی نے بیان کیا ہے کہ ابوداؤد اور ابوعبداللہ عسقلانی نے ابن عبدالرحمٰن بن ابزی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے پس یہ تکبیر کو تمام نہیں کرتے تھے ہمیں ابوفضل یعنی منصور بن ابی حسن فقیہ طبری نے خبر دی انہوں نے اپنی سند سے ابویعلی موصلی تک بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن حجاج سامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے حمید سے انہوں نے حسن بن مسلم سے روایت کر کے بیان کیا کہ (حضرت) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مکہ پر نافع بن عبدالحارث کو عامل بنا دیا پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ میں تشریف لے گئے تو نافع بن عبدالحارث نے ان کا استقبال کیا اور اس کی درخواست کی کہ اہل مکہ پر عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کو خلیفہ بنا دیں (اس کو سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ میں آ گئے یہاں تک کہ مارے غضب کے پالان ہی پر کھڑے ہو گئے اور یہ فرمانے لگے کہ تم نے اللہ کے اہل پر یعنی اہل مکہ پر عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کو خلیفہ بنانا چاہا۔ نافع نے اس کے جواب میں یہ کہا کہ (ہاں) میں نے ان کو اہل مکہ میں سب سے اقرا بکتاب اللہ اور افقہ فی الدین پایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو سن کر ان کی تواضع کی اور یہ فرمایا کہ بے شک میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ چند قوموں کو قرآن کے ذریعہ سے بلند رتبہ کرے گا اور بہتوں کو اسی کے باعث ذلیل وخوار کرے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۶۱۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن اذنیہ عبدی

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن اذنیہ۔ عبدی اسحٰق بن راہویہ نے اپنی (کتاب) مسند میں ان کو صحابہ میں بیان کیا ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ابویعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بن شیرویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن آدم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابواحوص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابواسحٰق نے عبدالرحمٰن بن اذینہ سے روایت کر کے بیان کیا میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کر کے یہ کہا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ جس کسی نے کسی چیز پر قسم کھائی کہ واللہ میں فلاں کام کروں گا اور پھر اس نے اس کام کا جانب مخالف اچھا سمجھا تو چاہیے کہ اس کو کرلے اور اپنے قسم کا کفارہ دے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۶۲۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن ارقم

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن ارقم ان کا تذکرہ علی عسکری وغیرہ نے بیان کیا ہے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عبداللہ بن ارقم کے بھائی ہیں۔ یزید بن عبداللہ تستری نے عبداللہ ابن سعید ابن ابی ہند سے انہوں نے نے ایک انصاری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن

ارقم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ (ماہ رمضان میں) سحری کھایا کرو مسلمان کے واسطے سحری کھانا بہت اچھا ہے اور سحری کھانے والوں پر اللہ عزوجل رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن قیس نے عبداللہ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث سے انہوں نے شماس سے جو انصار میں سے ایک شخص تھے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ارقم سے روایت کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۲۶۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ازہر

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ازہر بن عوف بن عبدعوف بن عبد حارث بن زہرہ بن کلاب قریشی زہری ہیں ان کی والدہ عبدیزید بن ہاشم بن مطلب کی بیٹی تھیں۔ یہ عبدالرحمٰن ابن عوف کے بھتیجے ہیں اس کو ابوعمر نے بیان کر کے کہا ہے کہ جس نے ان کو عبدالرحمٰن ابن عوف بن حارث لکھا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن ابن عوف کے چچازاد بھائی ہیں غلط ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ازہر بن عبدعوف بن عبد بن حارث بن زہرہ وہ عبدالرحمان بن عوف کے بھتیجے ہیں اور ابونعیم نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عبدالرحمٰن بن ازہر بن عبدعوف بن حارث بن زہرہ اور لکھا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن عوف کے بھتیجے ہیں ہیں۔ یہ رسول اللہ کے ساتھ غزوۂ حنین میں موجود تھے اور ان کی کنیت ابوجبیر تھی ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور محمد بن ابراہیم بن حارث اور ان کے بیٹے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن ازہر نے روایت کی ہے ہم کو زین الامناء ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی ابی العلاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن معروف ابی حبیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق یعنی ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن داؤد قنطری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے نافع بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سائب سے انہوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن ازہر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ بیشک رسول اللہؐ نے فرمایا جب مومن بندہ سخت بخار میں مبتلا ہو جائے تو اس کی مثال لوہے کی طرح ہے کہ تم اسکو آگ میں ڈال دو اس کا میل جل جائے اور صاف لوہا نکل آئے۔

نیز ہم کو ابواحمد بن علی بن سکینہ صوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب یعنی محمد بن حسن ماوردی نے اپنی سند کو ابوداؤد بجستانی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی سرح نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے ماموں عبدالرحمٰن بن عبدالحمید کی کتاب میں عقیل سے روایت منقول دیکھی ان کو ابن شہاب نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ازہر سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ مقام حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شرابی کی طرف سے گزر ہوا تو حضرت نے اس کے چہرہ پر خاک ڈال دی اور صحابہ کو حکم دیا کہ اس کو (مارو) چنانچہ صحابہ نے اس کو اپنی جوتیوں سے اور ان چیزوں سے جو ان کے ہاتھ میں تھیں (یعنی لاٹھی) وغیرہ سے اس کو مارنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا موقوف کرو اس وقت صحابہ نے مارنا موقوف کیا یہ عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ اس دن خالد بن ولید زخمی ہوئے تھے یعنی حنین کے دن۔ اور یہ عبدالرحمٰن حنین میں رسول اللہؐ کے گھوڑوں کے محافظ تھے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ جب اللہ نے کافروں کو شکست دی اور مسلمان اپنی اپنی

درگاہ میں واپس آئے کہ رسول اللہ کو میں نے دیکھا کہ مسلمانوں کے پاس جاکر فرمار ہے ہیں کہ خالد بن ولید کی فرودگاہ مجھے کون بتا سکتا ہے پس ہم لوگوں نے آپ کو خالد بن ولید کی فرودگاہ بتادی آپ نے جاکر ان کے زخم کو ملاحظہ فرمایا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ جس طرح ہم اول ان کا نسب بیان کر چکے ہیں اسی طرح ابوعمر نے بھی ان کا نسب بیان کر کے کہا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن عوف کے بھتیجے ہیں اور ابن مندہ نے بھی اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے جس طرح ان کا نسب بیان کیا ہے وہ بھی ہم ذکر کر چکے اور وہ ان کو عبدالرحمٰن بن عوف کا چچازاد بھائی لکھتے ہیں اور ابونعیم نے ابن مندہ ہی کی طرح ان کے نسب کو بیان کر کے عبدالرحمٰن بن عوف کا ان کو بھتیجا کہا ہے یہ ان کی صریح غلطی ہے کیونکہ عبدالرحمٰن بن عوف اور عبدالرحمٰن بن ازہر نے اپنے نسب میں سوائے عبدعوف کے کہیں نہیں ملتے ہیں اور عبدعوف عبدالرحمٰن بن عوف کے دادا ہیں تو عبدالرحمٰن بن ازہران کے بھتیجے ہوں گے لیکن ابن مندہ نے جو ان کے نسب کو بیان کر کے عبدالرحمٰن بن بن عوف کا بھتیجا کہا ہے تو ان کے بیان کئے ہوئے نسب کے موافق درست ہے اور بخاری و مسلم نے بھی ان کے نسب کو ابن مندہ ہی کی طرح بیان کیا ہے اور زبیر بن بکار نے بھی ابوعمر کی طرح (ان کو) ازہر بن عوف کا (بیٹا) بیان کہا ہے اور ابن کلبی نے ابن مندہ اور ابونعیم کی طرح ازہر بن عبدعوف کہا ہے۔ ابوعمر نے جس طرح ان کے نسب کو بیان کیا ہے اس کے موافق عبدالرحمٰن بن عوف کا بھتیجا ہونا ان کا یہ صحیح ہے اور باب الہمزہ میں ازہر کے نسب کو بیان کر کے کہا ہے کہ ازہر بن عبدعوف زہری عبدالرحمٰن بن عوف کے چچا ہیں اور کہا ہے کہ طلیب و مطلب ازہر کے بیٹے ہیں اور ازہر عبدعوف کے بیٹے ہیں اور یہ دونوں عبدالرحمٰن بن ازہر کے بھائی ہیں الحاصل ابوعمر نے نسب کے بیان کرنے میں ابن مندہ اور ابونعیم کی موافقت کی ہے خلاصہ یہ ہے کہ یہ تمام اختلافات علمائے نسب نے بیان کئے ہیں لیکن جس نے ازہر کو عبدعوف کا بیٹا کہا ہے اس کو مناسب تھا کہ عبدالرحمٰن و طلیب کو جو ازہر کے بیٹے ہیں عبدالرحمٰن بن عوف کے چچا کے بیٹوں میں سے کہتا اور ابن ابی خیثمہ نے بھی ابوعمر کی موافقت کی ہے۔ واللہ اعلم

۳۲۶۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن اسعد

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن اسعد۔ اور بعض نے ان کو عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ بیان کیا ہے۔ یہ اختلاف اسعد بن زرارہ کے نسب میں پہلے بیان ہو چکا ہے یزید بن ہارون اور وہب بن جریر نے اپنے والد سے اور ان دونوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر سے انہوں نے یحییٰ بن عباد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جب آنحضرت ﷺ بدر کے قیدیوں اور ام المومنین سودہ بنت زمعہ کو لے کر آل عفرا کی تعزیت میں شریک ہونے کے واسطے تشریف لائے اس کے بعد پوری حدیث اس روایت میں بیان کی ہے۔

نیز ہم کو ابوجعفر عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ محمد بن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر نے یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ جب آنحضرت ﷺ بدر کے قیدیوں اور ام المومنین سودہ بنت زمعہ کو ساتھ لئے ہوئے مدینہ میں تشریف فرما ہوئے تو عوف و معوذ فرزندان عفرا کی تعزیت میں شریک ہوئے یہ واقعہ ازواج نبی پر حجاب فرض ہونے سے پہلے کا ہے۔ اس روایت میں بدر کے قیدیوں کی بابت پوری

حدیث بیان کی ہے اور اس حدیث کو ابن ہشام نے بھی اسحٰق سے روایت کیا ہے مگر بجائے اسد کے سعد کہا ہے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۶۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن اسود

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن اسود بن عبدیغوث بن وہب بن عبدمناف بن زہرہ قریشی زہری۔ ان کی والدہ آمنہ بنت نوفل بن اہیب بن عبدمناف بن زہرہ ہیں۔ مسلمانوں میں ان کی قدر و منزلت بہت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تو پایا تھا مگر ملاقات نہیں ہوئی لہٰذا ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے اور یہ رسول اللہ ﷺ کے ماموں زاد بھائی اور عبداللہ بن ارقم کے چچازاد بھائی تھے جنگ صفین کے واقعہ تحکیم میں شریک تھے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو حضرت ابوموسیٰ اور حضرت عمرو بن عاص نے (واقعہ حکمین میں خلافت کے لئے) ذکر کیا تھا مگر اور لوگوں نے کہا کہ نہ یہ خود مہاجر ہیں نہ ان کے والد مہاجرین سے تھے (لہٰذا خلافت راشدہ کے لئے ان کا انتخاب مناسب نہیں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں ان کی قدر و منزلت زیادہ تھی اسے مروان بن حکم اور سلیمان بن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے معمر نے زہری سے انہوں نے عوف بن حارث سے انہوں نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ ترک کلام کرے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۲۶۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ اشجعی۔ (ابوعیاس)

حضرت عبدالرحمٰنؓ اشجعی۔ یحییٰ بن یونس شیرازی نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے یہ صحیح نہیں۔ ان کے بیٹے عیش بن عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے آمر اصحابہ یومئذ آن یستقوا من آبارھم (الحدیث) اس کا ترجمہ کیا ہے۔

۳۲۶۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن اشیم انماری

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن اشیم انماری ہیں۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ انصاری ہیں ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو انصار کا حلیف سمجھتا ہوں۔ سلمہ بن وردان نے کہا ہے کہ میں نے انس بن مالک اور سلمہ بن اکوع اور عبدالرحمٰن بن اشیم کو جو بنی انمار سے تھے دیکھا ہے یہ سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اپنے سفید بالوں میں خضاب نہ لگاتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۶۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ انصاری

حضرت عبدالرحمٰنؓ انصاری ہیں ان کی کنیت ابواحمد تھی۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے مگر صحابہ میں ان کا تذکرہ کیا گیا ہے یحییٰ بن محمد بن عبدالرحمٰن انصاری نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی عورت بکری کا بھنا ہوا گوشت لائی تو حضرت اور بشر بن براء بن معرور نے اس کو کھایا۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۲۶۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن بجید

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن بجید بن وہب بن قیظی بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعۃ انصاری۔ یہ نبی ﷺ کے صحابی تھے۔ ابن ابی داؤد نے اسی طرح بیان کیا ہے مگر اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ صحابی نہیں ہیں۔ محمد بن اسحٰق نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن بجید انصاری نے جو بنی حارثہ کے بھائی تھے ان سے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن سہل کو خیبر میں (کسی نامعلوم شخص نے) قتل کر ڈالا تو ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن سہل اور محیصہ بن مسعود رسول اللہ ﷺ کے پاس استغاثہ کرنے کے واسطے حاضر ہوئے۔ عبدالرحمٰن بن سہل نے جو کہ صغیر سن تھے گفتگو شروع کی آنحضرت نے فرمایا کہ بڑا شخص گفتگو کرے تب حویصہ نے گفتگو شروع کی پس رسول اللہؐ نے (خیبر کے) یہودیوں کو بلوا بھیجا۔ جب یہودی حاضر ہوئے تو انہوں نے اس بات پر اللہ کی قسم کھائی کہ ہم نے عبداللہ بن سہل کو قتل نہیں کیا پھر رسول اللہؐ نے یہودیوں سے فرمایا کہ ان کی دیت[1] دو کیونکہ یہ انہیں لوگوں میں قتل ہوئے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے بھی روایت کیا ہے لیکن تذکرہ نسب میں تو عبدالرحمٰن بن بجید لکھا ہے اور سند حدیث میں محمد بن ابراہیم نے عبدالرحمٰن بن محمد کہا ہے یہ ان کی خطا اور غلطی اور غفلت ہے کہ سند میں بجائے بجید کے محمد بیان کر دیا اور ابونعیم نے بہت صحیح لکھا ہے۔ ابن مندہ کی کتاب میں ایسا ہی لکھا ہے۔

۳۲۷۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن بدیل

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن بدیل بن ورقا خزاعی ہیں ان کا نسب پہلے بیان ہو چکا ہے۔ ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ اور ان کے بھائی عبداللہ اہل یمن کی طرف رسول اللہؐ کے قاصد بن کر گئے تھے جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ دونوں موجود تھے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۲۷۱۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن بشیر

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن بشیر بعض نے ابن بشر بیان کیا ہے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں ایک حدیث رسول اللہؐ سے روایت کی ہے اور شعبی و ابن سیرین و عبدالملک بن عمیر نے ان سے روایت کی ہے سری بن اسماعیل نے عامر شعبی سے انہوں نے عبدالرحمٰن ابن بشیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول اللہؐ کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص تم سے حکم قرآنی کے رو سے لڑے گا جس طرح میں نے تم سے تنزیل قرآن کے موافق جہاد کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ شخص میں ہوں آپ نے فرمایا نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ شخص میں ہوں فرمایا نہیں بلکہ یہ جوتا سینا والا اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جوتا سی رہے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ میں ان کو ابن ابی سبرہ سمجھتا ہوں بعض کا بیان ہے کہ یہ انصاری ہیں مگر ابوعمر نے ان کو ابن بشیر لکھا ہے اور اپنا کوئی شک اس میں نہیں ظاہر کیا ہے اور ابن مندہ نے ابن ابی

---

[1] یہ مسئلہ ہے کہ جب کوئی کسی شخص کسی مقام پر مقتول ہو جائے اور قاتل کا پتہ نہ چلے تو اہل محلہ سے قسم لی جائے اگر وہ قسم کھالیں کہ ہم نے نہیں قتل کیا نہ ہم قاتل کو جانتے ہیں تو پھر ان سے خون بہا مقتول کو دلوایا جائے۔

سبرہ کہا ہے۔ واللہ اعلم

۳۲۷۲۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ثابت بن عدی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ثابت بن صامت بن عدی بن کعب انصاری ہیں ان کو بخاری نے صحابہ میں اور مسلم نے تابعین میں لکھا ہے اور ان کے والد نے ایام جاہلیت میں وفات پائی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۷۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ثابت بن قیس

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ثابت بن قیس بن شماس انصاری ہیں۔ ان کا نسب پہلے بیان ہو چکا ہے یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ ان سے حسن (بصری) نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے ماموں سے ملاقات کرنے کی اجازت چاہی کیونکہ وہ لوگ مشرک تھے۔ تو آپ نے اجازت دی مگر جب میں ملاقات کر کے لوٹا تو آپ نے یہ آیت پڑھی لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوا دون من حادواللہ ورسولہ. الایۃ ''اے نبی تم ان لوگوں کو جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں (کبھی ایسا) نہ پاؤ گے کہ وہ ان لوگوں سے محبت کریں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی مطلب حضرت کا اس آیت کی تلاوت سے ان کا متنبہ کرنا تھا کہ یہ اپنے مشرک ماموں سے قطع تعلق کر دیں۔'' اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۲۷۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ثوبان

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ثوبان ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے اور ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ ان سے طبرانی نے ایک حدیث اپنے معجم میں روایت کی ہے (طبرانی نے اپنی سند سے) یحییٰ ابن کثیر سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبہ میں فرمایا یہ شہر مدینہ دو قبلوں کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے پس جو نصرانی مسلمان ہو کر پھر نصرانی ہو جائے اس کی گردن مارو اور عباد بن کثیر نے یزید بن حصیفہ سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مسجد کے اندر جس شخص کو تم شعر پڑھتے سنو یا اپنی کھوئی ہوئی چیز کی تحقیقات کرتے یا خرید فروخت کرتے ہوئے دیکھو تو اس سے کہہ دو کہ اللہ تیرے منہ کو شکستہ کرے اس حدیث کو دراوردی نے یزید بن ابن خصیفہ سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے انہوں نے رسول اللہؐ سے اسی حدیث مذکور کے مثل روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۲۷۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ

حضرت عبدالرحمٰنؓ اور بعض نے ان کا نام عبداللہ بن جابر عبدی بیان کیا ہے یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد بن کر آئے تھے۔ نفیس عبدی نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جو قاصد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے ان میں بھی تھا مگر قاصد نہ تھا بلکہ اپنے والد کے ساتھ تھا رسول اللہؐ نے ان لوگوں کو چند (خاص قسم کے) ظروف میں (جن میں شراب کا استعمال ہوتا تھا) پانی پینے سے منع فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۲۷۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن جبر

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس اور ان کے نسب میں اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں۔ کنیت ان کی ابوعبس تھی اور ان کے نام سے زیادہ مشہور تھی۔ ان کا اصل نام عبدالعزیٰ تھا۔ رسول اللہؐ نے عبدالرحمٰن نام رکھا۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور اس وقت ان کی عمر اڑتالیس برس کی تھی۔ کعب بن اشرف یہودی جو رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو اذیت پہنچاتا تھا اس کے قاتلوں میں سے یہ بھی تھا۔ ان سے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے روایت کی ہے اسلام سے پہلے یہ عربی میں خط و کتابت کیا کرتے تھے۔ ہم کو مسمار بن عمر بن عویس اور ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی العز الواسطی اور بہت سے آدمیوں نے خبر دی اور اپنی سندوں کو ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل تک پہنچادیا اور وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مبارک نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن حمزہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یزید بن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے ابوعبس بن جبر سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا نہیں ہوسکتا ہے کہ جس کے پاؤں اللہ کی راہ میں گرد آلود ہوئے ہیں۔ ان کو آتش دوزخ مس کرے انہوں نے ۳۴ ہجری میں وفات پائی اور ان کے جنازہ کی نماز حضرت عثمانؓ نے پڑھی ابوبردہ بن نیار و محمد بن مسلمہ وسلمہ بن سلامہ بن وقش نے ان کو قبر میں اتارا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے ان کی عمر ستر سال کی تھی اور مہندی کا خضاب لگایا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۷۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حارث

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حارث بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی ہیں۔ ان کی کنیت ابومحمد تھی اور ان کی والدہ فاطمہ بنت ولید بن مغیرہ تھیں۔ مصعب زبیری اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اس وقت یہ دس برس کے تھے علم اور دینداری اور بلند رتبگی کے لحاظ سے بزرگان اسلام میں ان کا شمار تھا انہوں نے حضرت عمر و عثمان وعلی و عائشہ صدیقہ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے اور ان سے ان کے بیٹے ابوبکر اور شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے ابو معشر نے محمد بن قیس سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ سے واقعہ جمل کا ذکر کیا گیا تو حضرت عائشہ صدیقہ نے پوچھا کہ کیا لوگ اس واقعہ کا ذکر کیا کرتے ہیں لوگوں نے کہا ہاں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا (لوگ شاید اس میں کوئی فخر کی بات سمجھتے ہیں مگر میری حالت تو یہ ہے کہ) مجھے (رہ رہ) آرزو آتی ہے کہ کاش میں بھی اسی طرح گھر میں بیٹھی رہتی جس طرح اور ازواج نبی بیٹھی رہیں یہ بیٹھ رہنا مجھے اس سے بھی زیادہ محبوب ہے کہ میرے شکم سے عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن زبیر کے ایسے دس سے زائد لڑکے رسول اللہ ﷺ کے پیدا [1] ہوتے ان عبدالرحمٰن کے والد حارث بن ہشام نے

---

[1] ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کو اس بات کا سخت ملال تھا کہ مفسدوں کے بہکانے میں آ کر حضرت علی سے واقعہ جمل میں کیوں بڑی اپنے ملال کو وہ ان الفاظ میں ظاہر کر رہی ہیں کہ باوجود یہ کہ رسول اللہ کی اولاد کا کسی عورت کے شکم سے پیدا ہونا اس کے لئے نہایت فضیلت کی بات ہے مگر میرے نزدیک حضرت مرتضیٰ جنگ نہ کرنا اس سے بھی افضل ہے یہ تھا ام المومنین کا زہد (ورع اور خوف خدا کہ باوجود یہ کہ اس لڑائی میں ان کا قصور بھی نہ تھا پھر بھی وہ اپنے کو قصوروار سمجھتیں تھیں خاصان خدا کی یہی حالت ہوتی ہے یہ کیفیت برکت صحبت سلہا انبیا اس زمانے کے تمام لوگوں میں تھی دیکھئے اس واقعہ جمل میں وزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شہید پر جانے پر حضرت علی مرتضیٰ کو کس قدر ملال و رنج تھا اور کیسی ندامت تھی حالانکہ اس میں ان کا کچھ قصور نہ تھا۔

طاعون عمواس میں وفات پائی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن کی والدہ فاطمہ سے نکاح کرلیا عبدالرحمٰن نے حضرت عمر ہی کے یہاں پرورش پائی۔

اور انہیں عبدالرحمٰن کا نام ابراہیم تھا حضرت نے ان کا نام اس وقت بدل کر عبدالرحمٰن رکھا جس وقت تمام ان لوگوں کے نام بدلے گئے جن کا نام انبیاء کے نام پر تھا یہ غزوۂ جمل میں حضرت عائشہ صدیقہ کے ساتھ موجود تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی مریم کا ان کے ساتھ نکاح کردیا تھا یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دیا تھا کہ زید بن ثابت اور سعید بن عاص اور عبداللہ بن زبیر کے ساتھ مل کر مصحف قرآنی کی کتابت کا کام انجام دیں (ایام بغاوت میں) حضرت عثمان کے ساتھ یہ بھی باغیوں کے حصار میں تھے اور وہیں زخمی ہوئے لوگ ان کو اٹھا کر ان کے گھر لے گئے (ان کی حالت دیکھ کر) ان کی عورتیں آہ وزاری کرنے لگیں۔ عمار بن یاسر نے ان عورتوں کی آواز سن کر یہ شعر پڑھا

ذوقوا کما ذقنا غَدَاة محجر — من الحرفی اکبادنا والتحوب

اب تم بھی تکلیف کا مزہ چکھو۔ جس طرح ہم داغ والے دن اپنے درد جگر اور تکلیف کا مزہ چکھ چکے ہیں۔

اس شعر میں اس (واقعہ کی) طرف اشارہ ہے کہ ابوجہل نے جوان عبدالرحمٰن کا چچا تھا عمار کی والدہ سمیہ کو (نہایت شرمناک اور وحشیانہ طریقہ سے محض مسلمان ہوجانے کے جرم میں) قتل کیا تھا حارث بن ہشام کی نسل سوا عبدالرحمٰن کے اور سب سے منقطع ہوگئی تھی اور ان عبدالرحمٰن کی وفات حضرت معاویہ کی خلافت میں ہوئی تھی ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۷۸۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن حارثہ

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن حارثہ۔ اور بعض لوگوں نے ابن جاریہ بیان کیا ہے ابومسعود نے اس کو ذکر کیا ہے ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے محمد ابن کعب قرظی نے ابن ابی سلیط سے انہوں نے عبدالرحمٰن ابن حارثہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایام گرما میں) جب ذرا ٹھنڈک ہوجائے تو نماز ظہر ادا کیا کرو۔ (ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے۔

۳۲۷۹۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن کعب

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن کعب بن ابی بلتعہ تخمی ہیں۔ ان کے نسب کا ذکر ان کے والد کے نسب میں ہوچکا ہے۔ ان کی کنیت ابو یحییٰ تھی۔ یہ رسول اللہ کی حیات میں پیدا ہوئے تھے ان سے ان کے بیٹے یحییٰ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ عید کی نماز ادا کرنے کے واسطے ایک راہ سے جاتے اور دوسرے راہ سے واپس آتے تھے۔ جعفر ابن سلیمان نے محمد بن عمر بن علقمہ سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن حاطب سے انہوں نے اپنے والد یعنی عبدالرحمٰن ابن حاطب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے عشاء کی نماز کا وقت پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ (عشا کی نماز کا وقت اس وقت آتا ہے) جب ہر طرف شب کی تاریکی پھیل جائے۔ قطن بن نسیر نے جعفر سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور انہوں نے یعنی (عبدالرحمٰن نے) ۶۸ ہجری میں وفات پائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۸۰۔حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حبیب

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حبیب خطمی ہیں حافظ ابوبکر خطیب نے (ان کا تذکرہ اس طرح) بیان کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن حبیب انصاری ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت ہے اور بعض لوگ (ان کا نسب اس طرح) بیان کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن حبیب بن حباذ بن جریر بن عبید بن عبد بن غیان بن عامر بن خطمہ اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔غیان کو بعض لوگ عنان بکسر عین اور بعضے بفتح عین بیان کرتے ہیں۔

۳۲۸۱۔حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حزن

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حزن بن ابی وہب بن عائذ بن عمران بن مخزوم قریشی مخزومی سعید بن میتب کے چچا ہیں۔غزوۂ یمامہ میں شہید ہوئے۔میتب بن حزن کے کئی بھائی تھے جن میں سے یہ عبدالرحمٰن اور سائب اور ابوسعید ہیں سب نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ پایا تھا۔مگر سوائے میتب کے (ان میں سے) کسی نے رسول اللہؐ سے روایت نہیں کی۔ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۲۸۲۔حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حسان بن ثابت

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حسان بن ثابت۔ان کا نسب ان کے والد کے ذکر میں بیان ہو چکا ہے۔اور یہ انصاری خزرجی ہیں انہوں نے رسول اللہؐ کا زمانہ پایا تھا۔ان کی کنیت ابومحمد تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابوسعید تھی یہ عبدالرحمٰن شاعر تھے ان کی والدہ سیرین قبطیہ ماریہ قبطیہ کی بہن تھیں۔رسول اللہؐ نے حسان بن ثابت کو انہیں ہبہ کر دیا تھا انہیں سے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن حضرت ابراہیم فرزند رسولؐ کے خالہ زاد بھائی ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ (صحابی نہیں ہیں بلکہ) تابعی ہیں۔محمد بن سعد نے بیان کیا ہے کہ یہ اہل مدینہ کے طبقہ ثانیہ کے تابعین سے ہیں۔محمد بن اسحٰق نے سعید بن عبدالرحمٰن بن حسان سے انہوں نے اپنے والد حسان سے روایت کی ہے کہ حسان (ایک دن) راستے میں رسول اللہ ﷺ سے ملے (اس وقت) آپ کے ساتھ حارث مری تھے جب حسان نے حارث مری کو پہچانا تو یہ شعر کہے

یاحارمن یغدر بذمة جاره	منکم فان محمد لایغدر
وامانة المری حیث لقیته	مثل الزجاجة صدعها لایجبر
ان تغدرو افا الغدر من عاداتکم	والغدر ینبهت اصول السنجبر

اے حارث تمہارے قبیلہ کے لوگوں میں سے جو شخص اپنے پڑوسی سے بدعہدی کرتا ہے (اس سے کہہ دو کہ) محمد (ﷺ) بدعہدی نہیں کرتے۔اس مری شخص کی امانت (وہیں پہنچا دو) جہاں تم اس سے ملے تھے وہ امانت مثل شیشہ کے ہے کہ اس کی شکستگی کی اصلاح نہ ہو سکے گی۔تم لوگ اگر بدعہدی کرتے ہو تو کچھ (عجب نہیں بدعہدی تو تمہاری عادت ہے) بدعہدی تو تمہارے حصہ میں ہے۔ہم کو ابومحمد بن حافظ ابی قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا ہم خبر دی شریف ابوالحسن علی بن محمد بن عبداللہ ہاشمی

اور ابوالعباس بن قیس دونوں نے وہ کہتے تھے ہمیں خبر دی ابو محمد بن ابی نصر نے وہ کہتے تھے ہمیں خبر دی میرے چچا ابوعلی محمد بن قاسم نے وہ کہتے تھے کہ ہم سے علی بن بکر نے بیان کیا اور انہوں نے احمد بن خلیل سے انہوں نے عمر بن عبیدہ سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے مجھ سے ہارون بن عبداللہ زہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن ابی زریق نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن حسان نے رملہ بنت معاویہ کو مخاطب بنا کر کچھ عاشقانہ اشعار کہے تھے وہ اشعار یہ ہیں ۔

رمل هل تذكرين يوم عراک — اذ قطعنا مسيرنا بالتمني

اذتقولين عمرک الله هل شي — و ان جل سوف يسليک عنّي

ام هل اطمعت منكم يا ابن حسان — كما قدأراک اطمعت مني

اے رملہ تمہیں چشمہ والا دن یاد ہے۔ جب ہم نے اور تم نے بڑے شوق میں قطع مسافت کی تھی۔ جب تم (مجھ سے) یہ کہہ رہی تھیں کہ اللہ تمہیں زندہ رکھے کیا کوئی ایسی تدبیر ہے جو تم کو مجھ سے خوش کردے گو وہ تدبیر دشوار ہو (تو بھی تم مجھے بتادو اچھا یہ تو بتاؤ) اے ابن حسان کبھی میں نے بھی تم سے کسی بات کی خواہش کی ہے۔ جس طرح میں تمہیں اپنے سے خواہش کرتا ہوا) دیکھ رہی ہوں۔

یزید کو جب ان اشعار کی خبر پہنچی تو اسے غصہ آ گیا اور حضرت معاویہؓ کے پاس جا کر کہنے لگا اے امیر المومنین! اس بیدین بچہ کو جو اہل یثرب سے ہے آپ نے دیکھا کہ ہماری آبروریزی کس طرح کر رہا ہے اور ہمارے گھر کی عورتوں سے اظہار عشق کرتا ہے حضرت معاویہ نے کہا وہ کون ہے۔ زید نے کہا عبدالرحمٰن ابن حسان اور جو کچھ شعر عبدالرحمٰن بن حسان نے کہے تھے؛ پڑھ کر سنائے۔ حضرت معاویہ نے کہا اے یزید (فضل خدا سے اس وقت ہم کو ہر طرح کی قدرت حاصل ہے صاحب قدرت سے زیادہ (اپنے دشمن کو) کوئی سزا نہیں دے سکتا (پس تو اس قدر کیوں پریشان ہوتا ہے) ذرا توقف کر اس کو چھوڑ دے جب انصار کا وفد آئے تو مجھ کو یاد دلانا چنانچہ جب انصار کا وفد آیا تو یزید نے حضرت معاویہ کو یاد دہانی کی حضرت معاویہ نے عبدالرحمٰن سے کہا کہ اے عبدالرحمٰن کیا مجھ کو یہ خبر نہیں پہنچی کہ تم نے رملہ کو مخاطب بنا کر کچھ عاشقانہ اشعار کہے ہیں انہوں نے کہا اے امیر المومنین ہاں (میں نے کہے ہیں) (لیکن یہ صرف شاعرانہ مضمون ہے اور شاعر اپنا معشوق اسی کو فرض کرتا ہے جو اس کے نزدیک حسن و جمال میں سب سے فائق ہوتا ہے) پس اگر ایسا ہے) تو تم نے رملہ کی بہن ہند کو کیوں مخاطب نہ بنایا اس کی ایک بہن ہند بھی ہے عبدالرحمٰن نے کہا اب اس کو بھی مخاطب بناؤں گا حضرت معاویہ کا مقصود یہ تھا کہ اگر دونوں کو مخاطب بنالیں تو ایک شاعرانہ مضمون ہونا ثابت ہو جائے (چنانچہ ایسا ہی ہوا) مگر یزید اس فیصلہ پر راضی نہ ہوا اور اس نے کعب بن جعیل (شاعر) کو بلوا بھیجا اور اس سے کہا کہ تو انصار کی ہجو کر کعب نے کہا میں امیر المومنین سے ڈرتا ہوں (اس لیے خود تو نہیں کہہ سکتا) مگر ایک کافر شاعر کا آپ کو پتہ دیتا ہوں وہ بڑا استاد ہے یزید نے کہا وہ کون کعب نے کہا اس کا نام اخطل ہے چنانچہ یزید نے اخطل سے کہا کہ تو انصار کی ہجو کر اخطل نے بھی کہا کہ امیر المومنین سے ڈرتا ہوں۔ یزید نے کہا کچھ خوف نہ کرو میں اس کا ذمہ دار ہوں پس اخطل نے یہ ہجو یہ اشعار کہے ۔

واذا نسبت ابن الفریعة خلته — کالحجش بین حمارة و حمار

لعن الالہ من الیہود عصابة — بالجزع بین صلیصل و صرار

خلوا المکارم لستم من اھلھا — وخذوا مساحیم بنی نجار

ذھبت قریش بالمکارم و العلی — و اللموم تحت عمائم الانصار

جب فریعہ (قبیلہ انصار کی ماں کا نام ہے) کا بیٹا اپنا نسب بیان کرتا ہے۔ جس طرح گدھے کا بچہ گدھے اور گدھی سے پیدا ہوتا ہے۔ اللہ یہودیوں کے گروہ کو لعنت کرے۔ جو اونٹ اور گھوڑوں کے درمیان میں شور مچایا کرتے ہیں۔ اے یہودیو بزرگوں کو تم چھوڑ دو تم اس کے لائق نہیں ہو۔ اور اے بنی نجار تم اپنے پھاڑوے لے کر کام کرو۔ سب بزرگیاں اور بلندیاں قریش لے گئے۔ اور انصار کے عماموں کے نیچے ملامت ہے۔

ان اشعار کی خبر جب نعمان بن بشیر کو ہوئی تو وہ حضرت معاویہ کے پاس گئے اور اپنے سر سے عمامہ اتار کر کہا کہ اے امیر المومنین دیکھو کیا تمہیں ملامت دکھائی دیتی ہے حضرت معاویہ نے کہا نہیں بلکہ بزرگی اور خیریت دکھائی دیتی ہے نعمان بن بشیر نے کہا اخطل یہ کہتا ہے کہ ہمارے عماموں کے نیچے ملامت ہے۔ حضرت معاویہ نے (بہت تعجب کے ساتھ) پوچھا کیا اس نے ایسا کہا ہے نعمان بن بشیر نے کہا ہاں کہا ہے حضرت معاویہ نے فرمایا تو تم کو اس کی زبان (کاٹ لینے) کا اختیار ہے اور (یہ کہہ کر) اخطل (نابنجار) کے حاضر کرنے کا حکم دیا جب وہ لایا گیا تو اس نے قاصد سے کہا مجھے یزید کے پاس لے چلو چنانچہ وہ اس کو یزید کے پاس لے گیا اخطل نے (یزید سے) کہا اسی بات سے میں ڈرتا تھا یزید نے کہا تم کچھ خوف نہ کرو اور یزید حضرت معاویہ کے پاس گیا اور کہا آپ نے اس شخص کو کیوں بلایا ہے یہ تو ہماری تعریف کرتا ہے اور ہمارے دشمنوں کی مذمت کرتا ہے حضرت معاویہ نے کہا اس نے انصار کی ہجو کی ہے یزید نے پوچھا کون کہتا ہے حضرت معاویہ نے کہا نعمان بن بشیر یزید نے کہا ان کا قول مقبول نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ خود مدعی ہے ہاں ان سے آپ گواہ مانگئے اگر وہ گواہ پیش کر دیں تو آپ ان کے موافق فیصلہ کر دیجئے چنانچہ حضرت معاویہ نے ان کو بلوایا مگر وہ کوئی گواہ پیش نہ کر سکے (مجبور ہو کر) حضرت معاویہ نے اخطل کو چھوڑ دیا اس عبدالرحمٰن کی وفات ۱۰۴ھ میں ہوئی یہ خلیفہ کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۸۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حسنہ (برادر شرحبیل بن حسنہ)

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حسنہ۔ شرحبیل بن حسنہ کے بھائی ہیں حسنہ ان کی والدہ کا نام ہے۔ وہ معمر بن حبیب بن حذافہ بن جمح کی لونڈی تھیں ان کے والد کے نام میں اور نسب میں اختلاف ہے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ وہ کس کے غلام تھے ہم یہ سب باتیں شرحبیل کے نام میں بیان کر چکے ہیں۔ ان سے زید بن وہب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی الحسن مخزومی نے اپنی سند سے (جو) احمد بن علی بن مثنی تک (پہنچتی ہے) خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوخیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اعمش نے زید بن وہب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حسنہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ جہاد میں تھے اتفاقاً ہمارا گزر ایک ایسی زمین پر ہوا جہاں کفتار بہت تھے چنانچہ ہم نے کفتار

شکار کئے ان کا گوشت دیگوں میں پک رہا تھا نبیؐ نے پوچھا کہ یہ کیا چیز (پک رہی) ہے ہم نے کہا کچھ گفتار ہم نے پائی تھیں (ان کا گوشت ہے) (حضرت نے فرمایا ایک گروہ بنی اسرائیل کا مسخ ہو گیا تھا (خدا نے اسے گفتار کی شکل میں کر دیا تھا) میں خیال کرتا ہوں کہ شاید یہ گفتارین وہی ہوں پھر آپ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے دیگوں کو الٹ دیا باوجودیکہ ہم (اس وقت بہت) بھوکے تھے ان سے زید نے بھی روایت کی کہ یہ کہتے تھے نبی ﷺ ایک مرتبہ باہر تشریف لائے اور آپ کے پاس ایک عصا تھی آپ نے اس کو رکھ دیا اور پیشاب کرنے لگے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ عبدالرحمٰن بن مطاع کے نام میں لکھا ہے یہ دونوں ایک ہیں۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے موقع پر کیا جائے گا۔

۳۲۸۴۔ عبدالرحمٰن بن ام حکم [1]

ابن ام الحکم۔ ان کا ذکر حضرت معاویہ اور وائل بن حجر کے قصہ میں آتا ہے ان کی والدہ ام الحکم ابوسفیان بن حرب (والدہ حضرت معاویہ) کی بیٹی اور حضرت معاویہ کی بہن ہیں ان عبدالرحمٰن کے والد کا نام عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن حارث بن مالک بن خطیط بن جشم بن قسی ہے۔ ثقفی ہیں۔ اور بعض لوگ ان کا نسب اس طرح بیان کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی عقیل۔ کنیت ان کی ابوسلیمان اور بعض لوگ ابومطرف کہتے ہیں۔ یہ اپنی والدہ ام الحکم ہی کی طرف زیادہ منسوب کئے جاتے ہیں اسی وجہ سے ہم نے ان کا ذکر یہاں کیا انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل روایت کی (یعنی ان کے اور آنحضرت ﷺ میں کوئی دوسرا اصحابی راوی ہوتا ہے جس کو یہ ذکر نہیں کرتے) اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ خود صحابی ہیں۔

انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ ان سے اسماعیل بن عبیداللہ اور عیزار بن حریث اور یعقوب بن عثمان نے روایت کی ہے ان کی ماموں حضرت معاویہ نے انہیں ۵۷ھ میں کوفہ کا عامل مقرر کیا تھا پھر ان کو معزول کر کے نعمان بن بشیر کو ان کی جگہ پر مقرر کیا یہ اپنے زمانہ حکومت میں بہت بدسیرت رہے ہمیں حافظ قاسم بن علی بن حسن نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے ابوالوفاء حفاظ بن حسن سے پڑھا وہ عبدالعزیز بن احمد سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب میدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسلیمان بن زبر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جریر طبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ہشام بن محمد سے روایت کر کے خبر دی گئی وہ کہتے تھے کہ حضرت معاویہ نے عبدالرحمٰن بن ام الحکم کو کوفہ پر عامل مقرر کیا ان کا طریق حکومت وہاں بہت بُرا رہا وہاں کے لوگوں نے ان کو نکال دیا تو یہ اپنے ماموں معاویہ کے پاس چلے گئے حضرت معاویہ نے کہا میں تم کو کوفہ سے بہتر مقام دیتا ہوں یعنی مصر اور ان کو مصر کا حاکم بنا دیا چنانچہ یہ مصر کی طرف روانہ ہو گئے جب یہ خبر معاویہ بن خدیج سلونی کو پہنچی تو وہ مصر سے دو منزل ان کے استقبال کے لیے آئے اور کہا آپ اپنے ماموں کے پاس لوٹ جائیے کیونکہ آپ ہم لوگوں کے یہاں ویسی حکومت نہیں کر سکتے جیسے ہمارے بھائیوں یعنی اہل کوفہ کے یہاں کر چکے ہیں پس یہ اپنے ماموں کے پاس لوٹ گئے اور بعض لوگوں نے بیان کیا

[1] ہم نے ان کے نام کے ساتھ سیدنا اور رضی اللہ عنہ کے الفاظ نہیں لکھے بوجہ اول یہ کہ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں صرف ایک ضعیف قول ہے دوسرے یہ کہ مصنف ان کو بدسیرت بتاتے ہیں گو میرا ناقص خیال یہ ہے کہ اگر آج کل ہوتے تو یقیناً کاملین اولیاء اللہ میں ان کا شمار ہوتا اس زمانے کے اعتبار سے البتہ بدسیرت رہے ہوں گے۔

ہے کہ کوفہ سے ان کے معزول ہونے کا سبب علاوہ ان کے بدسیرت ہونے کے یہ بھی تھا کہ عبداللہ بن ہمام سلولی نے چند اشعار نظم کیے اور ایک پرچہ میں لکھ کر جامع مسجد میں ڈال دیئے وہ اشعار یہ ہیں
میں اس کا ذمہ دار ہوں پس اخطل نے یہ ہجویہ اشعار کہے

الا ابلغ معاویة بن صخر	فقد خرب السواد فلا سوادا
اری العمال اقساء علینا	بعاجل نفعهم ظلموا العبادا
فهل لک ان تدارک مالدینا	وتدفع عن رعیتک الفسادا
و تعزل تابعا ابدا هواهُ	یخرب من بلادته البلادا
اذا ماقلت اقصر عن هواه	تمادی فی ضلالیه و زادا

آ گاہ رہو معاویہ بن صخر کو (یہ پیغام) پہنچادو۔ کہ سواد (کوفہ) ویران ہو گیا اور اب آباد نہ ہوگا۔ ہم تمہارے عاملوں کو دیکھتے ہیں کہ ہمارے لیے قصائی بنے ہوئے ہیں۔ اپنے دنیاوی نفع کے لیے بندگان (خدا) پر ظلم کرتے ہیں۔ پس کیا تم ہماری حالت کا تدارک کر سکتے ہو۔ اور اپنی رعیت سے اس فساد کو دور کر سکتے ہو؟ اور ایسے شخص کو معزول کر سکتے ہو جو ہمیشہ اپنی خواہش نفسانی کی پیروی کرتا ہے اور اپنی کج فہمی سے شہروں کو ویران کئے ڈالتا ہے۔ جب اس سے کہو کہ اپنی خواہش نفسانی کو ترک کر۔ تو اس کی گمراہی اور بڑھ جاتی ہے۔

یہ اشعار جب حضرت معاویہ کو پہنچے تو انہوں نے عبدالرحمٰن کو معزول کر دیا۔ ان کو حضرت معاویہ نے مقام جزیرہ کا حاکم بھی بنایا تھا۔ ان عبدالرحمٰن نے ۵۳ھ میں روم میں جہاد کیا اور وہیں عمر بسر کی اور جب دمشق سے ضحاک بن قیس مرج راہط کی طرف گیا تو انہوں نے دمشق پر بھی قبضہ کر لیا۔ لوگوں کو مروان بن حکم سے بیعت کرنے کا حکم دیا۔ عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں ان کی وفات ہوئی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی عقیل ثقفی رسول اللہ ﷺ کے حضور میں وفد بن کر آئے تھے ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔

ان کی حدیث عبدالرحمٰن بن علقمہ سے مروی ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ عبدالرحمٰن ام حکم بنت ابی سفیان کے بیٹے ہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سند سے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن علقمہ ثقفی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عقیل سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے میں ایک وفد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جس وقت ہم لوگوں نے دروازہ پر پہنچ کر اونٹ کو بٹھلایا اس وقت تک میری یہ حالت تھی کہ روئے زمین پر کوئی شخص نبیؐ سے زیادہ ہمیں ناپسندیدہ نہ تھا مگر جس وقت ہم آپ کے پاس اٹھ کر چلے اس وقت یہ حالت تھی کہ دنیا میں کوئی شخص آپ سے زیادہ ہمیں محبوب نہ تھا میں کہتا ہوں یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا کلام تھا مگر صحیح یہ ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن ام حکم صحابی نہیں ہیں اور ابوعقیل کے بیٹے نہیں ہیں۔ تابعی ہیں محمد بن سعد نے کہا ہے کہ اہل طائف کے پہلے طبقہ سے ہیں اور ابوزرعہ نے کہا ہے کہ یہ تابعی ہیں کوفہ کے رہنے والے نہیں ہیں۔ ہاں وہاں حاکم تھے اور بہت دنوں حاکم بھی نہیں رہے کہ ان کو کوفہ کا رہنے والا کہہ دیا جائے پس شاید یہ کوئی اور شخص ہوں واللہ اعلم۔

یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے جمعہ کے دن بیٹھ کر خطبہ پڑھنا شروع کیا تو حضرت کعب بن عجرہ نے یہ کیفیت دیکھ کر کہا کہ اس خبیث کو دیکھو بیٹھ کر خطبہ پڑھتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

واذا راؤ تجارة اولھوا انفضوا الیھا و ترکوک قائما۔

اے نبی جب یہ لوگ کوئی تجارت یا کھیل دیکھتے ہیں تم کو (خطبہ پڑھتے ہوئے) کھڑا چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

۳۲۸۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ حمیری

حضرت عبدالرحمٰنؓ حمیری ہیں۔ حمید کے والد ہیں ابن مندہ نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو نہیں دیکھا ان سے ان کے بیٹے حمید نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کو دو شخص پکاریں تو اس کے پاس جاؤ جو بہ نسبت دوسرے کے تمہارے قریب ہو اس وجہ سے کہ جس کا دروازہ قریب ہے وہی پڑوس کا زیادہ حق دار ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۸۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حنبل

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حنبل۔ کلدہ بن حنبل کے بھائی ہیں یہ اور ان کے بھائی کلدہ اور یہ دونوں صفوان بن امیہ کے اخیافی بھائی ہیں ان کی والدہ صفیہ بنت معمر ابن حبیب بن وہب ہیں قبیلہ جمحی کے تھے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ دونوں صفوان کے بھانجے تھے ان دونوں کی والدہ صفیہ بنت امیہ بن خلف تھیں اسی وجہ سے کلدہ صفوان کے پاس رہتے تھے ان کی خدمت کیا کرتے تھے کبھی ان سے جدا نہ ہوتے تھے ان دونوں کے والد یمن سے مکہ میں آ کے رہے تھے انشاء اللہ تعالیٰ ان کے بھائی کلدہ کے تذکرہ میں یہ سب حال بیان کیا جائے گا عبدالرحمٰن کی کوئی روایت معلوم نہیں انہی نے حضرت عثمان کی شان میں یہ اشعار کہے یہ حضرت عثمان سے کچھ منحرف تھے اگرچہ اس انحراف پر یہ قائم نہیں رہے (وہ اشعار یہ ہیں)

اقسم باللہ رب العباد — ماخلق اللہ شیئا سدی

ولکن خلقت لنا فتنہ — لکی نبتلی بک او تبتلی

اللہ کی قسم کھاتا ہوں جو تمام بندوں کا پروردگار ہے یہ کہ کوئی چیز اللہ نے بے کار نہیں پیدا کی۔ بلکہ سب چیزیں ہماری آزمائش کے لیے پیدا کی گئی ہیں۔ اے عثمان ہم جو (تم بھی اس لیے پیدا ہوئے ہیں) کہ یا ہماری آزمائش تم سے کی جائے یا تمہاری آزمائش (ہم سے) کی جائے۔

یہ اشعار اور بھی ہیں۔ یہ عبدالرحمٰن کی واقعہ اجنادین میں ملک شام میں شریک ہوئے تھے ان کو خالد بن ولید نے حضرت ابوبکر صدیق کے پاس فتح دمشق کی بشارت دینے کے لیے بھیجا تھا۔ یہ جنگ صفین میں علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۲۸۷۔حضرت عبدالرحمٰنؓ بن خالد

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن خالد بن ولید بن مغیرہ قریشی مخزومی ہیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ پایا تھا اور آپ کو دیکھا بھی تھا ان کے والد بھی صحابی تھے۔ ان کی والدہ اسماء بنت اسد بن مدرک خثعمی تھیں۔ ان کی کنیت ابو محمد تھی قریش کے شہسوار اور بہادروں میں سے تھے اور صاحب فضل وکرم و نیک سیرت تھے۔ لیکن حضرت علی مرتضٰی اور بنو ہاشم سے منحرف تھے بوجہ اس کے کہ یہ اپنے بھائی مہاجر بن خالد کے مخالف تھے اور مہاجر حضرت علی کے محبّ تھے۔ ان کے ساتھ واقعہ جمل وصفین میں شریک تھے (پس ضرور ہوا کہ یہ حضرت علی مرتضٰی سے احتراز کریں) یہ عبدالرحمٰن واقعہ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ تھے۔ اور حمص میں سکونت اختیار کی تھی واقعہ یرموک میں اپنے والد کے ساتھ تھے اور حضرت معاویہ نے ان کو غزوۂ روم میں عامل بنایا تھا اہل روم کے ساتھ انہوں نے خوب جنگ کی۔ جب عباس ابن ولید حمص میں حاکم ہوئے تو انہوں نے اہل حمص کے سرداروں سے کہا کہ جس قدر تم عبدالرحمٰن کو یاد کرتے ہو۔ کیا وجہ ہے کہ اپنے حاکموں میں سے کسی حاکم کو نہیں یاد کرتے ہو؟ بعض لوگوں نے جواب دیا عبدالرحمٰن کو (زیادہ ہم اس وجہ سے یاد کرتے ہیں) کہ وہ ہمارے سرداروں کو قریب جگہ دیتے تھے اور ہم لوگوں کی خطائیں معاف کرتے تھے (ایسے منکسر مزاج تھے کہ) ہمارے مکانوں میں آکر بیٹھا کرتے تھے۔ ہمارے بازاروں میں جاتے تھے اور مظلوموں کا انصاف کرتے تھے مریضوں کی عیادت کرتے تھے۔ جنازوں میں شریک ہوتے تھے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت معاویہ نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے بیٹے یزید کے لیے لوگوں سے بیعت لیں تو اہل شام کو بلا کر ان کے سامنے خطبہ پڑھا اس میں بیان کیا اے لوگو! میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں اور میری موت کا زمانہ قریب آگیا ہے تو یہ ارادہ ہے کہ ایک ایسے شخص کی تم لوگوں سے بیعت لوں جو تمہارا انتظام درست رکھے اور میں تو تمہیں میں سے ایک شخص ہوں (پس بغیر خوف وخطر کے اپنا راز دلی مجھے بتا دو کسے خلیفہ بنانا چاہتے ہو) تو لوگوں نے ایک زبان ہو کر عبدالرحمٰن بن خالد کے واسطے اپنی خوشنودی ظاہر کی۔ حضرت معاویہ کو یہ بات ناگوار گزری مگر اپنے دل ہی میں اس کو رکھا۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن بیمار ہو گئے اور ابن اثال نصرانی (طبیب) نے (ان کو دوا کے دھوکے) جا کر زہر دے دیا۔ جس سے ۴۰ھ (۴۶ھ) میں انتقال ہو گیا۔ بعض کا بیان ہے کہ عبدالرحمٰن کو ابن اثال نے حضرت معاویہ کے حکم سے زہر دے دیا۔ محمد بن سعد نے لکھا ہے کہ ان کی کوئی اولاد نہ تھی پھر مہاجر بن خالد نے (جو عبدالرحمٰن کے بھائی تھے اور باوجودیکہ دونوں میں نفاق تھا مگر خون کے جوش نے مجبور ہو کر اپنے بھائی کے انتقام کے لیے) پوشیدہ طور پر اپنے ایک غلام کے ساتھ دمشق جا کر (ابن اثال) کی گھات میں رہے ایک دن (ابن اثال) رات کو حضرت معاویہ کے پاس سے آرہا تھا مہاجر نے موقع پا کر اس پر حملہ کیا۔ (قصہ اہل سیر میں مشہور ہے۔ اس کو ابو عمر نے بیان کیا ہے زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ (مہاجر نہیں بلکہ خالد بن مہاجر ابن خالد نے حضرت معاویہ کو یہ تہمت لگائی کہ انہوں نے ابن اثال کو بھیج کر میرے چچا کو زہر دلوا دیا۔ اور اسی صدمے سے ان کا انتقال ہو گیا۔ اسی بنا پر اثال کو اثنائے راہ میں مار ڈالا واللہ اعلم۔

عبدالرحمٰن نے جو رسول اللہؐ سے روایت ہے وہ مرسل [1] ہے اور ان سے خالد بن سلمہ وزہری اور عمرو بن قیس شامی ویحییٰ بن ابی عمرو شیبانی وابو ہزان نے روایت کی ہے۔ ابو ہزان نے عبدالرحمٰن ابن خالد سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے اپنے سر

---

[1] مرسل وہ حدیث ہے کہ جس کی سند میں صحابی کو نہ بیان کرے۔

اور شانوں میں پچھنے لگوائے لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ نے پچھنے کیوں لگوائے تو جواب میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پچھلے لگوا کر اپنا خون نکلوا ڈالے تو وہ شخص اگر دوا نہ کرے گا تو اس کو کچھ ضرر نہ ہوگا۔ جب ان کی وفات ہوئی تو کعب بن جعیل نے یہ مرثیہ کہا ؎

الاتبکی وما ظلمت قریش	باعوال البکاء علی فتاھا
ولو سئلت دمشق لاخبرتکم	وبصری من اباح لکم حماھا
وسیف اللہ او ردھا المنایا	وھد حصنھا و حمی حماھا

اے مخاطب! تو نہیں روتا قریش کو اپنے جوانوں کی موت پر حالانکہ وہ بلند آواز سے رونے میں کوتاہی نہیں کرتے۔ اگر شہر دمشق سے پوچھا جائے تو وہ تم سے بیان کرے گا۔ اور شہر بصریٰ میں کس نے وہاں کی چراگاہ تمہارے واسطے عام کر دی۔ اور کس نے خدا کی تلوار کو موت (کے گھاٹ) اتارا۔ اور کس نے دمشق و بصریٰ کے قلعے (جو کافروں نے بنائے تھے) منہدم کئے اور وہاں کی چراگاہیں محفوظ رکھیں۔

۳۲۸۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن خباب

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن خباب سلمی اور بعض نے ابن خباب بن ارت بیان کیا ہے یہ اہل بصرہ میں شمار کئے گئے ہیں اور ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے ہم کو اسماعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد نے اپنی سند سے جو ابوعیسیٰ ترمذی تک پہنچتی ہے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوداؤد طیالسی نے بیان کیا انہوں نے سکن بن مغیرہ سے جو آل عثمان کے غلام تھے انہوں نے ولید ابن ابی ہشام سے انہوں نے فرقد ابی طلحہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن خباب سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوا اس وقت آپ غزوۂ جیش العسرت (یعنی غزوۂ تبوک یہ جیش العسرت کے نام سے اس وجہ سے مسمی ہوا کہ نہایت قحط سالی اور بے سروسامانی میں ہوا تھا) کا سامان مہیا فرما رہے تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس کی مدد کے واسطے سو اونٹ مع نمدہ و کاٹھی کے اللہ کی راہ میں میں نے دیئے پھر آنحضرتؐ اور رغبت دلائی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اللہ کی راہ میں تین سو اونٹ مع اسباب دیئے پھر میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور فرمایا کہ اس عمل کے بعد عثمان جو کچھ بھی کر گزریں ان کے لیے (آخرت میں) مضر[1] نہ ہوگا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۸۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن خبیب

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن خبیب جہنی ہیں۔ ان کی حدیث عبداللہ بن نافع زرگر کے واسطہ سے مروی ہے عبداللہ بن نافع نے ہشام بن سعد سے انہوں نے معاذ بن عبدالرحمٰن جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے

---

[1] یہ ایک نہایت لطف و کرم کا خطاب ہے تمام گناہوں کی بخشش کا پروانہ ہے ایسا لطف و کرم کا خطاب صرف اسی شخص کے ساتھ ہوتا تھا جس کی آئندہ زندگی کی حالت اللہ و رسول نے جانچ لی ہوتی تھی اہل بدر کے لیے بھی اس قسم کا جملہ ارشاد ہوا ہے کہ اب جو چاہے کرو میں تمہیں بخش چکا۔

فرمایا جب لڑکا اپنا داہنا بایاں ہاتھ پہچاننے لگے تو اس کو نماز کا حکم کرو۔ یہ حدیث کسی دوسری سند سے معلوم نہیں ہوتی اس کو ابو عمر نے بیان کر کے کہا ہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو میں ان عبدالرحمٰن کو عبداللہ بن حبیب کا بھائی سمجھتا ہوں۔

۳۲۹۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن خراش

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن خراش انصاری ہیں ان کی کنیت ابولیلیٰ ہے۔ علی مرتضیٰ کے ساتھ واقعہ صفین میں موجود تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر بیان کیا ہے۔

۳۲۹۱۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ خطمی

حضرت عبدالرحمٰنؓ خطمی۔ موسیٰ کے والد ہیں۔ جعید بن عبدالرحمٰن نے موسیٰ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ انہوں نے محمد بن کعب قرظی کو اپنے والد سے پوچھتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے آپ نے قمار بازی کے بابت کیا سنا ہے ان کے والد نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی نے جوا کھیلا پھر نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو تو اس کی حالت مثل اس شخص کے ہے جو پیپ سے وضو کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز اس کی مقبول نہ ہوگی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے عبدالرحمٰن بن حبیب بن خطمی کا تذکرہ لکھا ہے حالانکہ ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا مگر ان کے تذکرہ میں کوئی بات ایسی نہیں بیان ہوئی جس سے معلوم ہوتا کہ یہ عبدالرحمٰن حبیب کے بیٹے ہیں یا اور کوئی ہیں لیکن غالب گمان یہ ہے کہ ابو موسیٰ نے جو ابن مندہ پر استدراک کیا ہے تو یہی سمجھ کر کہ یہ عبدالرحمٰن (حبیب کے بیٹے نہیں بلکہ) کوئی اور ہیں واللہ اعلم۔ وہ حال ان کا بیان کیا جس سے ظاہر ہوتا کہ یہ عبدالرحمٰن خطمی ہیں یا دوسرے غالب گمان یہ ہے کہ اس خدشہ کو ان کو استدراک نہیں ہوا اور سمجھ لیا کہ یہ عبدالرحمٰن دوسرے ہیں اور وہ عبدالرحمٰن خطمی دوسرے ہیں۔

۳۲۹۲۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ ابو خلاد

حضرت عبدالرحمٰنؓ۔ خلاد کے والد تھے۔ بخاری نے ان کو صحابہ میں اور دوسرے لوگوں نے تابعین میں ذکر کیا ہے عبدالرزاق نے معمر نے انہوں نے خلاد سے انہوں نے اپنے والد عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا اور فرمایا کیا تم لوگوں کو اس آدمی کی خبر دوں جو اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے تو ہم لوگوں نے گمان کیا کہ اب کسی شخص کا نام بتائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں میں زیادہ محبوب ہے وہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۹۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن خنبش

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن خنبش تیمی اور بعض نے ان کو عبداللہ بیان کیا ہے مگر عبدالرحمٰن صحیح ہے۔ ہم کو ابن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سیار بن حاتم یعنی ابو سلمہ عنزی نے جعفر بن سلیمان ضبعی سے انہوں نے ابو تیاح سے نقل کر کے بیان کیا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن خنبش سے پوچھا وہ اس وقت بہت بوڑھے تھے کہ کہا آپ نے رسول اللہؐ کو دیکھا تھا تو انہوں نے کہا ہاں دیکھا تھا پھر میں نے پوچھا کہ رسول اللہؐ نے اس

رات کو جس میں شیاطین ان کے ساتھ فریب کرنا چاہتے تھے کیا کیا تو عبدالرحمٰن بن خنبش نے کہا کہ شیاطین پہاڑوں کے دروں اور نالوں سے نکل نکل کر رسول اللہؐ کے پاس آئے ان میں ایک شیطان تھا جس کے پاس آگ کا ایک شعلہ تھا جس سے وہ (نصیب دشمنان) رسول اللہؐ کے روئے مبارک کو جلانا چاہتا تھا۔ اسی اثنا میں جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ اے محمد ﷺ کہیے حضرت نے فرمایا کیا کہوں جبرئیل نے کہا کہیے۔ یعنی یہ دعا پڑھیے:

اعوذ بکلمات الله التامات من شرما خلق وبرا وذراء من شرما ینزل من السماء ومن شرما یعرج فیها ومن شرما یخرج من الارض ومن شر ما ینزل فیها ومن شرفتن اللیل والنهار ومن شر کل طارق الا طارقا یطرق بخیریا رحمان

''میں اللہ کے کامل و مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ان چیزوں کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہیں اور ان چیزوں کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہیں اور ان چیزوں کے شر سے جو آسمان پر چڑھتی ہیں اور ان چیزوں کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہیں اور ان چیزوں کے شر سے جو زمین پر آ گرتی ہیں اور رات اور دن کے فتنوں سے اور آنے والوں کے شر سوا اس آنے والے کے جو بھلائی کے ساتھ آئے۔''

چنانچہ حضرت نے یہ دعا پڑھی پڑھتے ہی اس شیطان کی آگ گل ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ہزیمت دی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۹۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ ابوخیثمہ بن عبدالرحمٰن

حضرت عبدالرحمٰنؓ ابوخیثمہ بن عبدالرحمٰن کے والد ہیں اور ابی سبرہ کے بیٹے ہیں ان کا تذکرہ لوگوں نے لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ کے نام میں لکھا ہے اور یہ اپنی کنیت سے مشہور بھی نہیں ہیں کہ کنیت کے ترک ہو جانے سے ابن مندہ پر استدراک کیا جائے علاوہ ازیں ابن مندہ وغیرہ نے ان کا تذکرہ لکھ کر یہ بھی کہا ہے کہ یہ خیثمہ کے والد ہیں ان کی کنیت ابوخیثمہ نہیں لکھی پس ابن مندہ پر استدراک نہیں ہوسکتا۔ انشاء اللہ عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ کے تذکرہ میں وہ باتیں آئیں گی جن سے معلوم ہو جائے گا کہ خیثمہ کے والد ہی عبدالرحمٰن ہیں۔ واللہ اعلم

۳۲۹۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی درہم

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی درہم کندی ہیں۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے انہوں نے استغفار کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے (ایک حدیث) روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر بیان کیا ہے۔

۳۲۹۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن دلہم

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن دلہم۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں ان کا صحابی ہونا معروف نہیں ہے اور سند حدیث ان کی مجروح ہے حمید بن ابی حمید نے عبدالرحمٰن بن دلہم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ کدو کا استعمال کیا کرو کیونکہ کدو دل و دماغ کی قوت زیادہ کرتا ہے اور اسی طرح ایک حدیث سورہ فضیلت میں ان سے مروی ہے کہ سور کی فضیلت ستر انبیاء نے

بیان فرمائی ہے سوائے ان حدیثوں کے اور بھی حدیثیں ان سے مروی ہیں مگر سب ضعیف اور احادیث صحیحہ کی معارض ہیں۔ ان کا ذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۲۹۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ (ابوراشد)

حضرت عبدالرحمٰنؓ (ابوراشد)۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ طبرانی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور احتمال کیا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن ابن عبدیا ابن عبید ہیں۔ سوائے اس کے کہ ابونعیم نے ان دونوں کے درمیان فرق بیان کیا ہے اور عبدالرحمٰن بن عبد کا انشاء اللہ ہم ذکر کریں گے اور ابوعمرؒ ابونعیم نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن ابوراشد از دی رسول اللہؐ کے پاس وفد ہو کر آئے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے انہوں نے کہا عبدالعزیٰ فرمایا کہ تمہارے والد کا کیا نام ہے کہا ابومغویہ۔ فرمایا نہیں بلکہ عبدالرحمٰن ابوراشد تمہارا نام ہے پھر فرمایا کہ یہ تمہارے ساتھ کون شخص ہے انہوں نے کہا میرا غلام ہے آنحضرتؐ نے فرمایا اس کا کیا نام ہے کہا قیوم فرمایا نہیں بلکہ عبدالقیوم۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۹۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ربیع انصاری

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ربیع انصاری ظفری ہیں۔ عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز نے حکیم بن حکیم سے انہوں نے فاطمہ بنت خشاف سے انہوں نے عبدالرحمٰن ابن ربیع ظفری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے قبیلہ اشجع کے ایک شخص کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے کسی کو بھیجا مگر اس نے دینے سے انکار کیا پھر دوبارہ آنحضرت ﷺ زکوٰۃ لینے کے واسطے اس کے پاس بھیجا اس نے پھر انکار کیا تیسری بار پھر آنحضرتؐ نے زکوٰۃ لینے کے واسطے اس کے پاس بھیجا اور فرمادیا کہ اگر اب کی مرتبہ وہ زکوٰۃ نہ دے تو اس کی گردن ماردینا۔ عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ میں نے حکیم بن حکیم سے کہا میرا خیال یہ ہے کہ حضرت ابوبکر نے منکرین[1] زکوٰۃ سے شاید اسی حدیث کی بنا پر جہاد کیا تھا حکیم نے کہا ہاں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۲۹۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ربیعہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ربیعہ بن کعب اسلمی مدنی ہیں ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۳۰۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ربیعہ باہلی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ربیعہ باہلی ہیں یہ سلمان بن ربیعہ بن یزید بن سہم بن عمرو بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ بن معن باہلی کے بھائی ہیں۔ باہلی باہلہ بنت صعب بن سعد لقب سے مشہور تھے۔ یہ عبدالرحمٰن ذوالنور کے نام سے مشہور تھے۔ یہ نبی ﷺ سے ملے تھے مگر کوئی حدیث آپ سے نہیں سنی یہ اپنے بھائی سلمان سے بڑے تھے۔ جس وقت حضرت عمرؓ نے سعد بن ابی وقاصؓ کو شہر قادسیہ کی طرف (عامل بنا کر) بھیجا تو عبدالرحمٰن بن ربیعہ کو وہاں کا قاضی بنایا تھا اور مال غنیمت کی تقسیم اور

---

[1] سرور عالم کی وفات کے بعد کچھ لوگ فرضیت زکوٰۃ کے منکر ہو گئے تھے ان سے حضرت ابوبکر نے جہاد کیا تھا اسی جہاد کو قتال یزیدین اور واقعہ ردت سے تعبیر کرتے ہیں۔

وصول ان کے سپرد کی تھی پھران کو حضرت عمر نے شہر باب اور ابواب اور ترکستان کے معرکہ جنگ پر حاکم بنادیا تھا یہ عبدالرحمٰن شہر بلنجر میں جو ملک باب کا آخری شہر ہے حضرت عثمان کی خلافت کے آٹھ برس گزرنے کے بعد شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۳۰۱۔حضرت عبدالرحمٰنؓ بن رشید

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن رشید۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بعض لوگ بحوالہ امام بخاری ان کو صحابی کہتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۳۰۲۔حضرت عبدالرحمٰنؓ بن رقیش

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن رقیش بن ریاب بن یعمر اسدی ہیں غزوۂ احد میں شریک تھے یزید بن رقیش کے بھائی تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۳۰۳۔حضرت عبدالرحمٰنؓ بن زبیر

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن زبیر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن نے ابن زبیر بن باطیا قریظی ہیں امیر ابونصر نے دونوں طرح سے ان کا نسب بیان کیا ہے اور اس بات پر سب نے اتفاق کیا ہے انہیں عبدالرحمٰن نے رفاعہ قرظی کی مطلقہ عورت سے نکاح کیا تھا۔ایک دن وہ عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے (عبدالرحمٰن کی شکایت کی اور) کہا کہ عبدالرحمٰن کے پاس جو چیز[1] ہے وہ میرے کپڑے کے کنارہ کے مثل ہے۔ہم کو ابوالفرج یحییٰ بن محمود اور ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سندوں سے (جو مسلم بن حجاجؒ تک پہنچتی ہے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے سفیان نے بیان اور انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی تھیں رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں رفاعہ قرظی کے نکاح میں تھی انہوں نے مجھ کو مغلظہ طلاق دے دی میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کرلیا مگر ان کے پاس جو چیز ہے وہ میرے کپڑے کے مانند ہے آنحضرتؐ نے تبسم کیا اور فرمایا کیا اب تم پھر رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو یہ نہیں ہوسکتا تاوقتیکہ تم عبدالرحمٰن کی چاشنی نہ چکھ لو اور وہ تمہاری چاشنی نہ چکھ لیں۔اس حدیث کو ہشام بن عروہ نے اپنے والد عروہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے اور مسور بن رفاعہ نے زبیر بن عبدالرحمٰن بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔محمد بن اسحٰق نے اس عورت کا نام تمیمہ اور بعض نے سہیمہ بیان کیا ہے اور سوائے ان دونوں ناموں کے اور نام بیان کرتے ہیں۔ان کا تینوں نے لکھا ہے۔زبیر بفتح زا معجمہ عبدالرحمٰن کے والد اور زبیر بضم زائے معجمہ فتح بائے تحتانی عروہ کے والد ہیں۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ وہ نامرد ہیں ان کا عضو مخصوص بیکار ہے اسی مضمون کو کنایہ میں ادا کر رہی ہیں۔۱۲

۳۳۰۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ زجاج

حضرت عبدالرحمٰنؓ زجاج۔ حضرت ام المومنین ام حبیبہ کے غلام تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو پایا تھا۔ عمر بن عثمان بن ولید بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ مجھ کو میرے والد نے اور نیز میرے دوسرے عزیزوں نے عبدالرحمٰن زجاج سے انہوں نے ام المومنین ام حبیبہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ فرماتی تھیں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور عبدالرحمٰن میرے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھ میں ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا تھا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے ام حبیبہ یہ کون ہے میں نے کہا میرا غلام ہے اس کے آزاد کرنے کی مجھے اجازت دیجئے تو آپ نے آزاد کرنے کی اجازت دی ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا ذکر بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے کیا ہے اور یہ گمان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو پایا ہے مگر ان کا شمار تابعین میں ہے اور انہوں نے اپنی سند سے (جو عبداللہ بن مسلم بن ہرمز تک (پہنچی ہے) انہوں نے عبدالرحمٰن زجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے شیبہ بن عثمان سے کہا لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کعبہ میں داخل ہوئے مگر کعبہ کے اندر آپ نے نماز نہیں پڑھی تو شیبہ نے کہا وہ لوگ جھوٹے ہیں۔ میرے والد حضرت پر فدا ہو جائیں جب آپ کعبہ میں تشریف لے گئے تو عمودین کے درمیان آپ نے نماز ادا کی۔ پھر اپنی پشت و شکم سے اس کو مس فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۰۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن زمعہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی قریشی عامری ہیں۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ یہ زمعہ کی اس کنیز کے بطن سے متولد ہوئے تھے جس کے واسطے رسول اللہ نے حکم فرمایا تھا کہ لڑکا عورت کے واسطے ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں اور یہ آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا تھا کہ جب ان عبدالرحمٰن کے بھائی عبد بن زمعہ اور سعد بن ابی وقاص نے ان کے متعلق باہم جھگڑا کیا تھا۔ ہر شخص کہتا تھا کہ یہ لڑکا ہمیں ملنا چاہیے جو نسب ان کا ہم نے بیان کیا ہے کہ ان کی والدہ ان کے والد زمعہ کی کنیز کی تھیں یمن کی رہنے والی تھیں ام المومنین سودہ زوجہ رسول اللہؐ ان عبدالرحمٰن کی بہن تھیں یہ عبدالرحمٰن صاحب اولاد تھے ان کی اولاد مدینہ میں رہتی تھی۔ یہاں تک ابوعمر کا کلام تھا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن زمعہ بن مطلب عبداللہ اور عبد فرزندان زمعہ کے بھائی ہیں۔ ان کی حدیث ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن زمعہ سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن ابن زمعہ نے ایک لڑکے کی نسبت رسول اللہ کے پاس جھگڑا کیا اور کہا میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد کا بیٹا ہے اور ابن مندہ نے کہا کہ یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ ابن مندہ کے سوا دوسروں نے سند حدیث میں عبد بن زمعہ بیان کیا ہے۔ ابونعیم نے عبدالرحمٰن (کا نسب اس طرح بیان کیا ہے) ابن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی اور کہا ہے کہ ان کی والدہ قریبہ ابوامیہ بن مغیرہ ابن عمر بن مخزوم کی بیٹی تھیں۔ ابونعیم نے ابن مندہ کی طرح ہشام سے حدیث بھی روایت کی ہے مگر نسب میں اسود کو بڑھا دیا ہے۔ ہمیں فتیان بن احمد بن محمد جوہری نے جو ابن سمینہ کے نام سے مشہور تھے۔ اپنی سند کو قعنبی تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ زوجہ رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی تھیں عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص سے وصیت کی

تھی کہ زمعہ کی کنیز کا لڑکا میرے نطفہ سے ہے لہٰذا تم اس کو لے لینا۔
چنانچہ فتح مکہ کے سال میں اس لڑکے کو سعد نے لے لیا اور کہا یہ میرا بھتیجا ہے اس کی نسبت میرے بھائی مجھے وصیت کر گئے تھے پس عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے انہوں نے کہا یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد کی کنیز کا بیٹا ہے میرے والد ہی کے یہاں پیدا ہوا ہے (جب جھگڑا زیادہ بڑھا) تو دونوں آدمی رسول اللہؐ کے حضور میں گئے سعد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے بھائی مجھے اس لڑکے کی بابت وصیت کر گئے تھے (لہٰذا یہ لڑکا مجھے ملنا چاہیے) عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے میرے والد کی کنیز کا لڑکا ہے میرے والد ہی کے یہاں پیدا ہوا (لہٰذا میں ہی اس کا مستحق ہوں) رسول اللہؐ نے فرمایا اے عبد ابن زمعہ اس لڑکے کو تم لے لو کیونکہ لڑکا عورت کے واسطے ہے اور زانی کے واسطے پتھر ہیں پھر ام المومنین سودہ بنت زمعہ سے فرمایا اس لڑکے سے پردہ کرو یہ حکم اس سبب سے دیا کہ حضرت نے عبدالرحمٰن کو عتبہ بن ابی وقاص کا مشابہ دیکھا حضرت عائشہ فرماتی تھیں کہ سودہ نے عبدالرحمٰن کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ وفات ہوگئی۔

میں کہتا ہوں کہ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ان کے نسب میں علماء نے اس قدر سخت اختلاف کیا ہے کہ ان کے اقوال میں تطبیق دینا ممکن نہیں صحیح وہی ہے جو ابو عمر نے بیان کیا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ ابو نعیم نے عبد بن زمعہ بن اسود کو سودہ بنت زمعہ کا بھائی کہا ہے اور ابن مندہ نے بھی اسی طرح عبد بن زمعہ کو سودہ بنت زمعہ کا بھائی بیان کیا ہے اور ان دونوں نے نسب کے ذکر میں ام المومنین سودہ کو بنت زمعہ بن قیس بیان کیا ہے۔ جس طرح کہ ہم نے پہلے بیان کیا بس اس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ جن عبدالرحمٰن کو ان دونوں (یعنی ابن مندہ اور ابو نعیم نے عبداللہ بن زمعہ کا بھائی کہا ہے یہ وہی عبدالرحمٰن ہیں جو زمعہ بن قیس عامری کے بیٹے ہیں نہ وہ عبدالرحمٰن جو زمعہ بن اسود اسدی کے بیٹے تھے۔ ابو عمر کے قول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ جب سعد اور عبد بن زمعہ نے زمعہ کی لونڈی کے لڑکے (یعنی انہیں عبدالرحمٰن کی بابت جھگڑا کیا تو رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن کو عتبہ بن ابی وقاص سے صریح مشابہ دیکھ کر اپنی زوجہ حضرت سودہ کو حکم دیا کہ تم اس لڑکے سے پردہ کرو گو یہ لڑکا بوجہ صاحب فراش ہونے کے زمعہ کو دلایا گیا ہے (مگر دراصل یہ عتبہ ہی کا بیٹا ہے) پس اگر عبدالرحمٰن حضرت سودہ کے بھائی نہ سمجھے جانے بوجہ اس کے کہ ان کے والد کے یہاں پیدا ہوئے تھے تو آپ حضرت سودہ کو پردہ کا حکم کیوں دیتے واللہ اعلم۔ (اس مقام پر) سب سے پہلے ابن مندہ سے غلطی ہوئی انہوں نے زمعہ کو قریشی لکھا دیکھا اس وجہ سے ان کے خیال میں یہ بات آ گئی یہ زمعہ اسود اسدی کے بیٹے ہیں کیونکہ اسود اسدی (قریش بن) زیادہ مشہور تھے ابو نعیم نے بھی ابن مندہ ہی کی پیروی کی ہے لیکن ان دونوں کو اگر یہ معلوم ہو جاتا کہ بنی عامر بن لوی سب قریشی ہیں تو ہرگز ایسا نہ کہتے حالانکہ یہ لوگ قریش ظواہر سے ہیں اور کعب بن لوئ کا تذکرہ ابن قریش بطاح سے ہے۔ زبیر بن بکار نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ قیس بن عبد شمس عامری سے زمعہ پیدا ہوئے اور زمعہ سے عبد بن زمعہ اور عبدالرحمٰن بن زمعہ پیدا ہوئے یہ وہی عبدالرحمٰن ہیں کہ ان کی بابت عبد بن زمعہ نے فتح مکہ کے سال سعد بن ابی وقاص سے جھگڑا کیا تھا۔ پھر بیان کیا کہ ام المومنین سودہ بنت زمعہ سکران بن عمر کی زوجہ تھیں جب سکران نے وفات پائی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ نکاح کر لیا۔ یہ قول بھی ہمارے بیان کی تائید کرتا ہے۔ واللہ اعلم

۳۳۰۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن زہیر انصاری

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن زہیر انصاری ہیں۔ ان کی کنیت ابوخلاد تھی اور صحابہ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ یحییٰ بن سعد بن ابان قریشی نے ابوفروہ سے انہوں نے ابوخلاد سے روایت کی ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ ان کا نام عبدالرحمٰن بن زہیر ہے اور رسول اللہ ﷺ کی صحبت بھی ان کو حاصل ہوئی ہے یہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت تم کسی کو دیکھو کہ دنیا کی طرف سے بے رغبتی اور کم بختی اس کو عنایت کی گئی تو اس سے نزدیکی حاصل کرو کیونکہ اس کو حکمت عنایت ہوئی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے عبدالرحمٰن ابوخلاد کو دوسرے عنوان سے بیان کیا ہے جو پہلے گزر چکا اور غالب ظن میرا یہ ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں اس بیان میں ان کے والد کا نام بھی ذکر کیا گیا ہے اور گزشتہ تذکرہ میں نہیں ذکر کیا گیا اسی وجہ سے ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا ذکر نہیں کیا۔ واللہ اعلم

۳۳۰۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن زید

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن زید بن خطاب قریشی۔ عدوی ہیں۔ یہ حضرت عمرؓ کے بھتیجے ہیں ان کے والد کے ذکر میں ان کا نسب بیان ہو چکا ان کی والدہ لبابہ بنت ابی لبابہ بن عبدالمنذر رہیں۔ عبدالرحمٰن کو ابولبابہ ساتھ لے کر رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا اے ابولبابہ یہ تمہارا کون ہے ابولبابہ نے کہا میرا نواسہ ہے آنحضرت نے فرمایا اس سے چھوٹا بچہ میں نے نہیں دیکھا آپ نے کھجور چبا کر ان کے منہ میں ڈالی اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے برکت کی دعا دی پس عبدالرحمٰن ہر مجمع میں بلند قامت معلوم ہوتے تھے پورے قد کے آدمی تھے جب رسول اللہؐ کی وفات ہوئی تھی تو چھ برس کے تھے۔ عمرو بن عبدالعزیز نے ان کے بیٹے عبدالحمید کو کوفہ کا حاکم کر دیا تھا۔ عبدالرحمٰن اپنے والد زید سے بہت مشابہ تھے حضرت عمرؓ جس وقت ان کو دیکھتے تھے یہ شعر پڑھتے تھے۔

اخو کم غیر اشیب قد اتاکم — بحمد اللہ عادلہ الشباب

اللہ کا شکر ہے کہ تمہارے بھائی آتے ہیں جو ابھی بوڑھے نہیں ہوئے۔ شباب ان کا ابھی کامل و مکمل ہے۔

حضرت عمرؓ نے اپنی بیٹی فاطمہ کی شادی ان سے کر دی اور ان کے بطن سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔

۳۳۰۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سابط

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سابط۔ ابوعیسیٰ ترمذی نے اپنے جامع میں ان کو بیان کیا ہے اور ترمذی نے سوید بن نصر سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سابط سے جنت کے گھوڑوں کی صفت میں روایت کی ہے اور ابوعبداللہ بن مندہ نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن سابط نے رسول اللہ ﷺ سے مرسل روایت کی ہے اور اس سند میں علقمہ پر اختلاف کیا گیا ہے بعض نے کہا ہے کہ انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ساعدہ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عمیر بن ساعدہ سے روایت کی ہے اور کہا

ہے کہ انہوں نے علقمہ سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے اور اس کے سوائے اور بھی اختلاف ہے۔ جس کو ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند کو سلیمان بن اشعث تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو خالد احمر نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابی زبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کر کے کہا کہ مجھ کو عبدالرحمٰن ابن سابط نے خبر دی کہ رسول اللہ اور آپ کے اصحاب اونٹ کی قربانی اس طرح کرتے تھے کہ اس کے بائیں پیر کو باندھ دیتے تھے اور وہ باقی پیروں سے کھڑا رہتا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۳۰۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی سارہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی سارہ۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے۔ عبید بن عبید اللہ سری بن اسماعیل سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عبدالرحمٰن ابن ابی سارہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے نماز تہجد کی تعداد پوچھی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تیرہ رکعت آٹھ رکعت تہجد اور (تین رکعت) وتر اور دو رکعت (نفل) فجر کے قریب پھر میں نے پوچھا کہ وتر میں کون کون سورتیں پڑھوں تو فرمایا سبح اسم ربک الا علی اور قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد ان کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے مگر ابو نعیم کہتے ہیں کہ ان کے والد کا نام ابی سارہ ذکر کرنا میں غلط سمجھتا ہوں بلکہ یہ عبدالرحمٰن بن ابی سمرہ ہیں اور حدیث اسی نام سے یعنی عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ سے روایت کی ہے۔ ابو نعیم نے اسماعیل بن ذربی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن نے رسول اللہؐ سے پوچھا وتر میں کیا پڑھا جائے۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔

۳۳۱۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ساعدہ انصاری

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ساعدہ انصاری ساعدی ہیں۔ حنش بن حارث نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ساعدہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں گھوڑے کو بہت دوست رکھتا تھا (اسی بنا پر) رسول اللہؐ سے میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو جنت میں بھی گھوڑا ملے گا آنحضرتؐ نے فرمایا اگر اللہ عزوجل تم کو جنت دے گا تو ایک گھوڑا یاقوت کا ایسا عنایت کرے گا کہ اس کے دو شہپر ہوں گے جس طرف تم چاہو گے وہ اپنے پروں سے اڑے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور اس حدیث میں علقمہ پر اختلاف کیا گیا ہے اور یہ اختلاف عبدالرحمٰن بن سابط کے ذکر میں بیان ہو چکا ہے۔

۳۳۱۱۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سائب

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سائب بن ابی سائب۔ عبداللہ بن سائب کے بھائی ہیں۔ واقعہ جمل [1] میں شہید ہوئے ان کے والد کے مسلمان ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے جیسا کہ ہم نے (اس اختلاف کو) ان کے نام سائب میں بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

---

[1] واقعہ جمل۔ جنگ جمل سے مراد ہے۔ یہ لڑائی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دسویں جمادی الاخریٰ ۳۶ ہجری میں ہوئی تھی۔

۳۳۱۲۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سبرہ اسدی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سبرہ اسدی ہیں۔ کوفیوں میں ان کا شمار کیا گیا ہے۔ مطین نے صحابہ میں ان کو ذکر کیا ہے ان سے شعبی نے روایت کی ہے اور ان کے والد صحابی تھے۔ اسماعیل بن ذربی نے عامر شعبی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سبرہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ سے میں نے پوچھا کہ وتر میں کیا پڑھا جائے تو آپ نے فرمایا کہ **سبح اسم ربک الا علی** اور **قل یا ایھا الکافرون** اور **قل ھو اللہ احد** ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے بعض متاخرین نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے اور یہ عبدالرحمٰن میرے خیال میں وہی پہلے شخص ہیں یعنی عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ ہیں جن کا ذکر ہم اب کریں گے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قول میرے نزدیک مجروح ہے کیونکہ یہ عبدالرحمٰن بن سبرہ اسدی ہیں اور وہ عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ کہ جن کا ذکر ہوگا جعفی ہیں تو دونوں ایک کیونکر ہو سکتے ہیں۔

۳۳۱۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی سبرہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی سبرہ اور ابوسبرہ کا نام یزید ہے وہ ابن مالک بن عبداللہ بن ذویب بن سلمہ بن عمرو بن ذہل بن مروان بن جعفی ہیں۔ ان عبدالرحمٰن کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان کا نام عزیر تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن رکھا اور فرمایا جو نام اللہ کو بہت پسند ہیں وہ عبداللہ و عبدالرحمٰن ہیں یہ عبدالرحمٰن خیثمہ کے والد تھے۔ ہم ان کے والد ابوسبرہ کا ذکر باب الکنیت میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے اور ان کے بھائی سبرہ بن بی سبرہ کا ذکر ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ یہ قول ابوعمر کا تھا۔ ہم کو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے خیثمہ بن عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میرے والد عبدالرحمٰن اپنے دادا کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے بیٹے کا کیا نام ہے انہوں نے کہا عزیز آنحضرتؐ نے فرمایا ان کا نام عزیز نہیں بلکہ عبدالرحمٰن رکھو اور فرمایا عبدالرحمٰن و عبداللہ و حارث بہت اچھے نام ہیں۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا نام جبار تھا آنحضرتؐ نے عبدالرحمٰن رکھا اور بعض ان کا نام عبدالعزیٰ بیان کرتے ہیں لیکن ابونعیم نے ان کو اور جن عبدالرحمٰن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے ان کو ایک ہی بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۳۳۱۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سعد بن زرارہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سعد بن زرارہ۔ ان کا نسب ان کے والد کے ذکر میں ہم بیان کر چکے ہیں اور بعض لوگ ان کو ابن سعد بن زرارہ بیان کرتے ہیں اور ان کا ذکر بھی پہلے ہو چکا ہے۔ اس مقام پر ان کا ذکر صرف ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۱۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سعد بن عبدالرحمٰن

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سعد بن عبدالرحمٰن اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ ابن عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن منذر بن سعد بن خالد بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ انصاری ساعدی ہیں۔ ان کی کنیت ابوحمید تھی یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور تھے۔ ان کے

نام میں اختلاف ہے۔امام احمد بن حنبل نے تو جیسا ہم نے بیان کیا ہے ویسا ہی کہا ہے مگر (امام بخاری نے ان کا نام منذر کہا ہے) ان سے جابر بن عبداللہ اور عباس ابن سہل اور عروہ بن زبیر وغیرہم نے روایت کی ہے ابوزبیر نے جابر سے انہوں نے حمید ساعدی سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن ایک برتن میں رسول اللہؐ کے لئے مقام نقیع (نقیع مدینہ سے تھوڑی دور پر ایک مقام ہے۔) سے دودھ لائے مگر برتن کھلا ہوا تھا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم نے اس کو بند کیوں نہ کر لیا اگر کوئی چیز نہ تھی تو لکڑی ہی اس کے عرض پر رکھ لیتے۔ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۱۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سعید

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سعید بن یربوع بن عنکثہ بن عامر بن مخزوم قریشی مخزومی ہیں۔ان کا نام صرم تھا رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن رکھا۔بعض کہتے ہیں کہ ان کے والد کا نام صرم تھا رسول اللہؐ نے بدل کر سعید رکھا اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۳۱۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ بن حبیب بن عبدشمس بن عبدمناف بن قصی۔ابن کلبی اور ابوعبید اور یحییٰ بن معین اور بخاری اور ابن ابی حاتم وغیرہم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے زبیر بن بکار اور مصعب زبیری نے (ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عبدالرحمٰن) بن سمرہ بن حبیب ابن ربیعہ بن عبدشمس۔انہوں نے نسب بیان کرتے وقت ربیعہ کو زیادہ کر دیا ہے مگر جو نسب پہلے بیان ہوا وہی صحیح ہے حافظ ابوالقاسم نے اس کو ذکر کیا ہے اور ابواحمد عسکری نے ابن کلبی اور ان کے ساتھ والوں کے مانند ان کا نسب لکھا ہے۔عبدالرحمٰن کی والدہ ابوفرعہ کی بیٹی تھیں ابوفرعہ کا نام حارثہ تھا۔(نسب ان کا اس طرح ہے حارثہ) بن قیس بن اعیاش بن مالک بن علقمہ جذل طعان کنانی ہیں۔ان کی کنیت ابوسعید تھی فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے ان کا نام عبدالکعبہ تھا رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن نام رکھا۔انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی عبداللہ بن عامر نے جب کہ وہ بصرہ کے حاکم تھے۔ان کو ایک لشکر کا سپہ سالار بنایا جس سے انہوں نے ۳۳ ہجری میں بجستان فتح کیا اور شہر رخج کے حاکم سے صلح کر کے وہیں مقیم رہے۔

یہاں تک کہ جب حضرت عثمان ؓ کی خلافت میں خلل پڑ گیا تو یہ وہاں سے چلے آئے اور بنی یشکر کے قبیلہ میں سے ایک شخص کو اپنا جانشین کر دیا اور (اس شخص کو اہل بجستان نے نکال دیا۔) جس وقت حضرت معاویہ نے عبداللہ بن عامر کو بصرہ میں حاکم بنایا عبدالرحمٰن بن سمرہ کو بھی ۴۲ ہجری میں پھر بجستان بھیجا اس جہاد میں حسن بصری اور مہلب بن ابی صفرہ اور قطری بن فجاءہ ان کے ہمراہ تھے پس انہوں نے ندرنج کو فتح کیا اور ۴۳ ہجری میں رخج اور زابلستان کو فتح کیا۔پھر ان کو حضرت معاویہ نے ۴۶ ہجری میں بجستان سے معزول کر دیا اور ان کے بعد ربیع بن زیاد کو عامل بنایا جس وقت یہ (عبدالرحمٰن معزول ہو گئے بصرہ میں لوٹ آئے اور ۵۰ ہجری میں وہیں وفات پائی اور بعض کہتے ہیں ۵۱ ہجری میں اور بعض لوگ کہتے ہیں انہوں نے شہر مرو میں وفات پائی مگر قول اول صحیح و اکثر ہے۔بصرہ میں محلہ سمرہ انہیں کی طرف منسوب ہے۔یہ عبدالرحمٰن بڑے منکسر مزاج تھے۔جس روز پانی

برستا تھا اس دن یہ بارانی پہن لیتے تھے اور پھاوڑہ ہاتھ میں لے کر راستہ کو صاف کیا کرتے تھے ان سے حسن اور ابن سیرین اور عمار بن ابی عمار نے جو ہاشم کے غلام تھے اور سعید بن مسیّب وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہم کو ابوالمنصور (یعنی مسلم بن علی بن بن علی بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر یعنی احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن احمد بن خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شیبان بن فروخ ابلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حسن نے عبدالرحمٰن بن سمرہ سے نقل کرکے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبدالرحمٰن بن سمرہ حکومت کو طلب نہ کرو کیونکہ اگر (طلب کرنے پر) حکومت تم کو ملے گی تو (خدا کی طرف سے) تم اسی حکومت کے قبضہ میں دے دیئے جاؤ گے اور بغیر طلب اگر تم کو حکومت مل جائے گی تو (خدا کی طرف سے) اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات کی قسم کھاؤ اور اس کے خلاف کو بہتر سمجھو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور جس کام کو بہتر سمجھتے ہو وہی کرو۔ ان کا تزکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۱۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمیرہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمیرہ بعض نے سمیر بیان کیا ہے۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے مگر ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ سری بن یحییٰ نے قبیصہ سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سمیرہ یا سمیر سے انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کرکے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں کرسکتا کہ جب کوئی شخص (ناحق) اس کے قتل کے ارادہ سے آئے تو (اس کے سامنے) اپنی گردن بڑھادے (کہ کاٹ لے اگر ایسا کرو تو بہت مناسب ہے کیونکہ) قاتل دوزخی ہے اور مقتول جنتی ہے۔ حفص بن عمر نے قبیصہ سے انہوں نے اپنی سندوں سے عبدالرحمٰن بن سمیرہ سے انہوں نے ابن عمر سے اس کو روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۱۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سندر

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سندر۔ اسود کے والد تھے۔ سندر رومی تھے اور زنباع جذامی کے غلام تھے اور زنباع جذامی روح کے والد تھے طبرانی نے ان کا نام عبدالرحمٰن بیان کیا ہے اور دوسروں نے عبداللہ کہا ہے ان سے یہ حدیث اوپر نقل ہو چکی ہے کہ (آنحضرت ﷺ نے بطور دعا فرمایا) قبیلہ اسلم کو اللہ سلامت رکھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ ان صحابہ میں کیا ہے کہ جن کا نام معلوم نہیں ان کی حدیث اسلم وغفار کے ذکر میں مروی ہے۔

۳۳۲۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سنتہ اسلمی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سنتہ اسلمی ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ہم کو ابو یاسر نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابواحمد بن ہثیم بن خارجہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن عیاش نے بیان کیا انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے انہوں نے یوسف بن سلیمان سے انہوں نے اپنی دادی میمونہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سنتہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شروع ہوا اسلام غربت کی حالت میں اور عنقریب پھر

پلٹے گا اور غربت کی حالت میں آجائے گا جیسا کہ شروع ہوا تھا پس مژدہ ہو غریبوں کے واسطے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ غربا کون لوگ ہیں فرمایا کہ غربا وہ لوگ ہیں جس وقت آدمیوں میں بدکاری پھیلے وہ لوگ نیکوکاری کریں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۲۱۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سہل بن حنیف

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سہل بن حنیف انصاری ہیں ان کے والد کے ذکر میں ان کا نسب بیان ہو چکا ہے۔ ابن ابوداؤد نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ ان کے والد اور ان کے بھائی ابی امامہ صحابی تھے۔ ہاں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا۔ ابوحازم نے عبدالرحمٰن بن سہل بن حنیف سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب نبی ﷺ پر آیت **واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی** ''(اے نبی) تم اپنے کو ان لوگوں کی صحبت میں رکھو جو اپنے پروردگار کو صبح اور شام (غرض ہر وقت) یاد کیا کرتے ہیں۔'' نازل ہوئی اس وقت آپ اپنے کسی مکان میں تشریف رکھتے تھے (بعد نزول اس آیت کے) پس آپ مکان سے تشریف لائے اور ان لوگوں کی جستجو کی (جن کا ذکر اس آیت میں ہے) تو آپ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں بعض ان میں سے ایسے لوگ تھے جن کے سر کے بال پریشان اور موٹے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور بعض ایک ہی کپڑے میں بسر کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب ان لوگوں کو دیکھا فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے ایسے لوگوں کو میری امت میں پیدا کیا ہے کہ ان کے ساتھ رہنے کا مجھے حکم فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۲۲۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سہل بن زید

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سہل بن زید بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ انصاری ہیں۔ اس نسب کو واقدی نے بیان کیا ہے ان کی والدہ لیلیٰ بنت نافع بن عامر تھیں ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن غزوۂ بدر میں شریک تھے ابونعیم کہتے ہیں کہ غزوۂ احد اور خندق اور ان کے علاوہ سب غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے یہ وہی عبدالرحمٰن ہیں جن کو سانپ نے کاٹ لیا تھا نبی ﷺ نے عمارہ بن حزم سے فرمایا کہ تم ان کی جھاڑ پھونک کردو عتبہ بن غزوان کے مرنے کے بعد ان (عبدالرحمٰن) کو حضرت عمر نے بصرہ میں حاکم بنادیا تھا۔ ابن عیینہ نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے قاسم بن محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر کے پاس (ایک میت کی) نانی اور دادی آئیں حضرت ابوبکر نے میت کی نانی کو اس کے مال میں سے چھٹا حصہ دلا دیا اور دادی کو کچھ بھی نہ دلایا عبدالرحمٰن بن سہل نے جو انصار کے خاندان بنی حارثہ میں سے تھے اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے کہا اے خلیفہ رسول اللہ ﷺ آپ نے ایسی عورت کو میت کے مال سے میراث دلائی کہ اگر وہ عورت مرجاتی تو اس کے مال میں سے میت کو کچھ بھی نہ ملتا اور ایسی عورت کو محجوب کردیا کہ اگر وہ (دادی) مرجاتی تو اس کے مال سے میت کو میراث ملتی بس حضرت ابوبکر نے اس چھٹے حصہ میں دونوں کو شریک کردیا۔ یہ وہی عبدالرحمٰن ہیں جن کی نسبت محمد بن کعب قرظی نے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان کے زمانہ میں عبدالرحمٰن بن سہل انصاری جہاد کے واسطے گئے اس وقت حضرت معاویہ ملک شام کے حاکم تھے اسی اثنا میں عبدالرحمٰن کے سامنے سے (ایک تاجر کے) کچھ اونٹ شراب کی مشکیں لادے ہوئے نکلے عبدالرحمٰن (ان کو دیکھ کر) کھڑے ہوگئے اور ان مشکوں کو اپنے نیزہ سے چاک کرنا شروع کیا (تاجر کے) غلاموں نے عبدالرحمٰن سے مزاحمت کی (اسی اثنا میں) حضرت معاویہ کو

خبر پہنچی تو انہوں نے (تاجر کے غلاموں سے) کہا کہ ان سے درگزر کرو بڑھاپے کے باعث سے ان کی عقل جاتی رہی ہے عبدالرحمٰن نے (یہ سن کر) کہا اللہ کی قسم میری عقل نہیں گئی بلکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع کیا ہے کہ شراب کو ہم اپنے شکم میں یا پانی کے ظروف میں داخل کریں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ابوعمر نے کہا ہے یہ وہی عبدالرحمٰن ہیں جن کے بھائی خیبر میں مار ڈالے گئے تھے اور یہ وہی ہیں جنہوں نے اپنے بھائی کے مقدمہ قتل میں رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کرنے میں اپنے چچا حویصہ ومحیصہ سے سبقت کی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ بڑا شخص گفتگو کرے۔

۳۳۲۳۔حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سیحان

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سیحان بعض لوگوں نے ان کو ابن سحان کہا ہے یہ بنی انیف کے بھائی تھے یہ (بنی انیف) قبیلہ بلی کی شاخ ہے یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے ایک صاع خرمے خیرات دیئے تھے اور منافقوں نے ان پر طعنہ زنی کی تھی۔ان کی کنیت ابوعقیل تھی محمد بن سائب نے ابوصالح سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے اللہ تعالیٰ کے اس قول الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات (کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے ایک دن خطبہ پڑھا اور لوگوں کو صدقہ دینے کی ترغیب دلائی اور ان کو مستعد کیا۔

چنانچہ ابوعقیل جن کا نام عبدالرحمٰن تھا اور بنی انیف کے بھائی تھے ایک صاع کھجوریں لائے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے اپنی تمام رات پانی بھرنے میں ختم کردی جس کے عوض مجھ کو دو صاع کھجوریں ملی ہیں ان میں سے ایک صاع کھجوریں تو اپنے گھر کے واسطے چھوڑ آیا اور ایک صاع کھجوریں اپنے پروردگار عزوجل کو قرض دیتا ہوں رسول اللہؐ نے ان کو حکم دیا کہ یہ کھجوریں صدقے کی کھجوروں میں ڈال دو پھر منافقوں نے عبدالرحمٰن پر طعنہ زنی کی (کہ ایک صاع کھجوریں لانے کی کیا ضرورت تھی) پس یہ آیت نازل ہوئی بشر بن عبداللہ بن مکنف بن محیصہ نے سہل بن ابوحثمہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ (ایک روز) مکان سے باہر تشریف لائے اور آپ کے ساتھ عبدالرحمٰن بن سہل بھی تھے اور ان کو سانپ نے کاٹ لیا تھا عمرو بن حزم نے کچھ ان پر پڑھ کے دم کردیا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ابونعیم نے ان عبدالرحمٰن کی نسبت بھی لکھا ہے کہ انہیں سانپ نے کاٹا تھا اور عبدالرحمٰن بن سہل کی نسبت بھی لکھا ہے کہ ان کو سانپ نے کاٹا تھا مگر ابن مندہ نے فقط انہیں عبدالرحمٰن بن سیحان کی نسبت سانپ کا کاٹنا ذکر کیا ہے۔

۳۳۲۴۔حضرت عبدالرحمٰنؓ بن شبل

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن شبل بن عمرو بن زید بن نجدہ بن مالک بن لوذان بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری بنو مالک بن لوذان کو بنوسمیعہ بھی کہتے ہیں اور ایام جاہلیت میں یہ لوگ بنو الصماء کہے جاتے تھے صما قبیلہ مزنیہ کی ایک عورت تھی رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کا نام بنی سمیعہ رکھا ان کے بھائی عبداللہ بن شبل صحابی تھے یہ (عبدالرحمٰن) شام میں فروکش ہوئے تھے اس سے تمیم بن محمود نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (سجدہ میں) کوے کی طرح چونچ مارنے اور درندوں کی طرح کہنی بچھا دینے سے اور (مسجد کے) کسی مقام کو اپنی نماز پڑھنے کے لئے مخصوص کر لینے سے جیسے اونٹ اپنی قیام گاہ کو مخصوص کرلیا کرتا ہے (کہ

سوائے اس کے اس مقام کے پھر کہیں بیٹھنا) منع کیا ہے ہم کو ابوالفضل یعنی منصور بن ابوالحسن دینی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی موصلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن ابو کثیر نے ابوراشد حبرانی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن شبل سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن کو تم لوگ پڑھو اور (پڑھتے وقت اس کے الفاظ کو) نہ لپیٹو اور اس کے پڑھانے میں بخیلی نہ کرو اور اس کو ذریعہ معاش مت بناؤ اور اس کے ذریعہ سے مال نہ جمع کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۲۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن شرحبیل

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن شرحبیل بن حسنہ ان کو ربیع بن سلیمان جیزی نے ان صحابہ میں ذکر کیا ہے جو شہر مصر میں داخل ہوئے تھے۔ یہ غسانی کا بیان تھا ابن یونس نے کہا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن عبداللہ بن مطاع ہیں ان کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اور ان کے بھائی ربیعہ بن عبدالرحمٰن نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور یہ دونوں فتح مصر میں شریک تھے ان کے بیٹے عمران نے ان سے روایت کی ہے عمران شہر مصر کے قاضی تھے۔ عبدالرحمٰن کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے اور عبدالرحمٰن سے ابن وہب نے روایت کی ہے یہ بیان ابن ماکولا کا تھا۔

۳۳۲۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن شیبہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن شیبہ بن عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ بن عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبدالدار بن قصی جـحـجی عبدری۔ ہیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو تھا مگر آپ سے حدیث نہیں سنی ان کے والد اور چچا اور دادا سب صحابی تھے عبدالملک بن عمرو نے علی بن مبارک سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوقلابہ سے روایت کی ہے ان کو عبدالرحمٰن بن شیبہ نے خبر دی کہ نبیؐ کو مرض لاحق ہوا جس سے آپ بے چین تھے اور بستر پر کروٹیں بدلتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا (یا رسول اللہؐ) اگر یہ بیماری ہم میں سے کسی نے دی ہوتی تو بے شک اس پر ہمیں سخت غصہ آتا رسول اللہؐ نے فرمایا (ہاں یہ تو خدا کی طرف سے ہے جو دنیا میں) مومن پر سختی ہی کی جاتی ہے یہ ابن مندہ کا قول تھا ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن تابعی تھے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے ان سے صرف ابوقلابہ نے روایت کی ہے بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے ابونعیم نے اس حدیث کو ابوموسیٰ سے انہوں نے ابوعامر سے انہوں نے علی بن مبارک سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ سے حدیث کو روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۲۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن صبیحہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن صبیحہ تیمی ہیں واقدی نے کہا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے اور حضرت ابوبکر کے ساتھ حج کیا تھا انہوں نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے مدینہ میں چھلنی بنانے والوں اور زرہ فروشوں کے پاس ان کا مکان تھا۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۳۲۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن صخر

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن صخر۔ ان کی کنیت ابو ہریرہ تھی عبداللہ بن سعد زہری نے محمد بن اسحٰق سے روایت کی ہے۔ ابو ہریرہ کا نام عبدالرحمٰن بن صخر تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۲۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی صعصعہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی صعصعہ ابوصعصعہ کا نام وہ ابن عمرو زید بن عوف بن منذر بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار کے بیٹے انصاری خزرجی ہیں۔ قیس کے بھائی تھے۔ قیس بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے جو اہل بدر میں سے تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ یہ دعا مانگ رہے تھے کہ اے اللہ انصار کو انصار کے بیٹوں کو انصار کے پوتوں کو بخش دے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور جس طرح ہم نے عبدالرحمٰن کے نسب کو ذکر کیا ہے اسی طرح انہوں نے بھی بیان کیا ہے اور ابن کلبی نے ان کا نسب کیا پھر ان کے بھائی کا اس طرح بیان کیا ہے قیس بن ابی صعصعہ بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم۔ عمرو یعنی ابوصعصعہ کو سیاق نسب سے کلبی نے ساقطہ کر دیا اور منذر کے عوض مبذول کہا ہے اور یہی صحیح ہے۔

۳۳۳۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن صفوان

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن صفوان بن امیہ جمحی قریشی ہیں ان کا شمار اہل مکہ میں ہے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ان کے والد صفوان بن امیہ سے کچھ ہتھیار عاریتاً لئے تھے ان سے ابن ابی ملیکہ نے روایت کی ہے کہ ابو حاتم رازی نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن ابن صفوان جمحی وہی شخص ہیں جنہوں نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے والد سے ہتھیار عاریتاً لئے تھے۔ ان سے ابن ابی ملیکہ نے روایت کی ہے اور جن عبدالرحمٰن سے مجاہد نے روایت کی ہے وہ دوسرے ہیں اور ان کو لوگ عبدالرحمٰن بن صفوان بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں اور قریش کی طرف منسوب نہیں ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۳۳۱۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن صفوان

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن صفوان بن قتادہ یہ اور ان کے والد صحابی تھے۔ موسیٰ بن میمون بن موسیٰ مرئی نے اپنے والد میمون سے انہوں نے اپنے دادا عبدالرحمٰن بن صفوان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبی ﷺ کے پاس مدینہ ہجرت کر گئے اس وقت آپ مدینہ میں تھے اور انہوں نے آپ سے اسلام پر بیعت کی تھی نبیؐ نے اپنے دست مبارک کو بڑھایا صفوان نے دست مبارک کا مسح کیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو سب سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں نبی نے فرمایا آدمی جس کو دوست رکھے گا (اس کا حشر) اسی کے ساتھ ہوگا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ شہر حمص کے رہنے والے ہیں اور انہوں نے محمد بن عمرو بن اسحٰق سے انہوں نے ابی علقمہ یعنی نصر بن علقمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا عبدالرحمٰن بن صفوان بن قتادہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے اور میرے والد نے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کی (جب ہم دونوں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے) میرے والد نے کہا یہ عبدالرحمٰن آپ کے رخ زیبا کے دیدار سے مشرف ہونے کے واسطے ہجرت کر کے آیا ہے۔ رسول

اللہ نے فرمایا آدمی جس کو دوست رکھے گا اسی کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے محمد بن عمرو بن اسحٰق بن علاء سے انہوں نے ابی علقمہ یعنی نصر بن علقمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے حدیث روایت کی ہے مگر انہوں نے اس میں غلطی کی ہے کیونکہ ابوعلقمہ جن سے محمد بن عمرو نے روایت کی ہے ان کا نام نصر بن خزیمہ بن جنادہ بن محفوظ بن علقمہ ہے اور انہوں نے اپنے والد سے مقام نسخہ میں روایت کی اور یہ مرئی نہیں۔ پس بے شک ابوعلقمہ مرئی بصری ہیں اور ان کا نام میمون بن موسیٰ ہے۔ اور یہ حمصی ہیں اور ان کا نام نصر بن خزیمہ ہے یہ دوسری غلطی ہے اور کہا کہ یہ ابوعلقمہ کا نام نصر بن علقمہ بیان کیا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے یہ عبدالرحمٰن بن صفوان بن قتادہ اور ان کے والد دونوں صحابی تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۳۲۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن صفوان بن قدامہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن صفوان بن قدامہ جمحی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قریشی ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا نام صفوان بن عبدالرحمٰن بن امیہ ابن خلف ہے ان کی حدیث مجاہد سے روایت کی گئی ہے۔ ابوبکر بن عیاش نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن صفوان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے (فتح مکہ کے بعد) ہجرت کی نسبت دریافت کیا حضرت نے فرمایا کہ اب ہجرت نہیں ہے۔ ہم کو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن صفوان سے روایت کر کے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن صفوان نے کہا جب رسول اللہ نے شہر مکہ کو فتح کیا میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ کپڑے اپنے پہن لوں اور دیکھوں کے رسول اللہ ﷺ کیا کرتے ہیں پھر میں نے (دیکھنے کے واسطے) چلا تو میں نے رسول اللہؐ کو کعبہ سے باہر تشریف لاتے ہوئے پایا اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب بھی تھے۔ سب نے کعبہ کو دروازہ سے حطیم تک (یعنی ان کے چاروں کونوں کو) بوسہ دیا اور اپنے رخسار کعبہ پر رکھے رسول اللہؐ اصحاب کے درمیان میں تھے۔ میں نے حضرت عمر سے پوچھا رسول اللہؐ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ نے کیا کیا حضرت عمر نے کہا کہ رسول اللہؐ نے دو رکعت نماز پڑھی۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نام اسی طرح شک کے ساتھ بیان کیا ہے لیکن ابوعمر نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن صفوان ابن قدامہ تمیمی ہیں ان کا نام عبدالعزیٰ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس نام کو بدل کر) عبدالرحمٰن رکھا۔ یہ اپنے والد صفوان اور بھائی عبداللہ کے ساتھ رسول اللہؐ کے پاس آئے تھے ان کے والد صحابی تھے اہل مدینہ میں ان کا شمار ہے لیکن فتح مکہ کے بعد ہجرت کے باقی نہ رہنے کی حدیث ابوعمر نے ایک دوسرے شخص کے بیان میں لکھی ہے ان عبدالرحمٰن بن صفوان ابن قدامہ کے بیان میں اس حدیث کو نہیں لکھا اور (ان کے نام میں اپنا شک بھی ظاہر کیا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن صفوان یا صفوان بن عبدالرحمٰن ہیں اور اسی شک کے ساتھ حدیث بھی روایت کی ہے کہ مجاہد نے عبدالرحمٰن بن صفوان یا صفوان بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے اکثر راوی کہتے ہیں کہ یہ عبدالرحمٰن بن صفوان ہیں ابوعمر کہتے ہیں کہ میں بھی یہی سمجھتا ہوں کہ یہ عبدالرحمٰن بن صفوان بن قدامہ ہیں۔ واللہ اعلم جریر نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے مجاہد سے حدیث روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ایک شخص مہاجرین میں

تھے لوگ ان کو عبدالرحمٰن بن صفوان کہتے تھے انہوں نے اسلام میں بڑے بڑے کام نمایاں کئے اور حضرت عباس بن عبدالمطلب کے دوست تھے۔ جب مکہ فتح ہوا تو اپنے والد کے ساتھ نبیؐ کے پاس آئے اور رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے عرض کیا کہ میں ہجرت پر آپ سے بیعت کرتا ہوں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں رہی یہ ابوعمر کا کلام تھا۔ وہ ان عبدالرحمٰن کو صفوان بن امیہ بن خلف سے علیحدہ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ بیان میں لکھا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے دونوں کو ایک ہی سمجھا ہے۔

چنانچہ انہیں عبدالرحمٰن بن صفوان بن قدامہ کے نسب کے ساتھ تحریر کیا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن صفوان بن امیہ بن خلف بھی کہے جاتے تھے واللہ اعلم۔ دیکھو ابن مندہ اور ابونعیم نے عبدالرحمٰن بن صفوان بن قدامہ کو اور عبدالرحمٰن بن صفوان بن امیہ کو ایک کر دیا اور کہا کہ انہیں کو بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں اور عبدالرحمٰن بن صفوان بن قتادہ کو ایک دوسرا شخص قرار دیا ہے لیکن ابوعمر نے عبدالرحمٰن بن صفوان بن امیہ کو علیحدہ بیان کیا ہے اور عبدالرحمٰن بن صفوان بن قدامہ کو علیحدہ اور عبدالرحمٰن بن صفوان یا صفوان بن عبدالرحمٰن کو علیحدہ بیان کیا ہے اور ان کا نسب (جس قدر یہاں پر ہم نے لکھا ہے اس سے) زیادہ نہیں بیان کیا اور کہا ہے کہ میں انہیں عبدالرحمٰن کو ابن قدامہ خیال کرتا ہوں۔ واللہ اعلم

۳۳۳۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عائذ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عائذ۔ بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ کو دیکھا تھا۔ امام بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ان سے مروی ہے کہ یہ کہتے تھے جب رسول اللہ ﷺ (کسی طرف) لشکر بھیجتے تھے تو لشکر والوں سے فرماتے تھے کہ لوگوں کے ساتھ نرمی اور ڈھیل کرنا دعوت اسلام دیئے بغیر ان میں لوٹ مار نہ کرنا مجھ کو بہ نسبت اس کے کہ تم کافروں کی عورتوں اور بچوں کو (قید کر کے) لے آؤ اور ان کے مردوں کو مار ڈالو یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ ان کو مسلمان کر کے میرے پاس لے آؤ خواہ وہ شہر کے رہنے والے ہوں یا گاؤں کے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۳۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عائذ بن معاذ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عائذ بن معاذ بن انس۔ عدوی نے کہا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن غزوۂ احد اور تمام غزوات میں رسول اللہ کے ساتھ شریک تھے اور جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے ان کے والد عائذ بھی صحابی تھے۔ جن عبدالرحمٰن بن عائذ کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں یہ عبدالرحمٰن ان سے علاوہ ہیں کیونکہ ان عبدالرحمٰن بن عائذ نے فقط عبدالرحمٰن کو دیکھا ہی تھا (اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ) اس وقت بچے تھے اور یہ عبدالرحمٰن جنگ احد میں شریک تھے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں) زیادہ عمر کے تھے کیونکہ جس شخص نے رسول اللہ کو اپنے بچپن میں دیکھا ہو وہ جنگ قادسیہ میں اتنی عمر کا نہیں ہو سکتا کہ لڑے اور مارا جائے کیونکہ جنگ قادسیہ ۱۵ ہجری میں ہوئی تھی۔

۳۳۳۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عائش حضرمی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عائش حضرمی ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے ان کی صحابیت اور اسناد حدیث میں اختلاف ہے ان

سے خالد بن لجلاج اور ابوسلام حبشی نے روایت کی ہے۔ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے کیونکہ ان کی حدیث مضطرب ہے۔ ہم کو ابومنصور بن مکارم بن احمد بن سعد مودب نے اپنی سند سے خبر دی انہوں نے معافی بن عمران سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن زید سے انہوں نے خالد بن لجلاج سے سنا کہ وہ کہتے تھے مکحول نے عبدالرحمٰن بن عائش حضرمی سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار کو ایک بہت اچھی صورت میں دیکھا اور آپ نے بہت سی باتیں کیں اور یہ بھی بیان کیا (کہ میں نے پروردگار عالم سے یہ دعا کی) کہ اے اللہ نیک چیزوں کی میں تجھ سے طلب کرتا ہوں اور بری چیزوں کو مجھ سے چھوڑا دے اور مسکینوں کی محبت مجھ کو عنایت فرما۔ میری توبہ کو قبول فرما جب تو میری قوم میں کسی فتنہ کا ارادہ کرے تو مجھ کو ظہور فتنہ کے قبل اٹھالے۔ اس حدیث کو ولید بن مسلم نے ابن جابر سے انہوں نے خالد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عائش سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اس حدیث میں سوائے ولید کے کسی نے یہ نہیں بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن عائش نے یہ کہا ہو کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا اور صدقہ بن خالد نے بھی ابن جابر سے انہوں نے خالد سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے مگر اس روایت کی سند پیش کرتے وقت یہ نہیں کہا کہ عبدالرحمٰن نے کہا ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اور اسی طرح ابن جابر نے ابوسلام سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلام سے انہوں نے عبدالرحمٰن ابن عائش سے انہوں نے مالک بن یخامر سے انہوں نے معاذ بن جبل سے اس طرح روایت کی ہے اور یہی (سند) محدثین کے نزدیک صحیح ہے اس کا ذکر بخاری وغیرہ نے کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ابوقلابہ نے جو خالد بن لجلاج سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے غلط ہے۔ یہ کلام ابوعمر کا تھا اور ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۳۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عباسؓ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عباسؓ بن عبدالمطلب بن ہاشم قریشی ہاشمی ہیں رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی اور عبداللہ بن عباس کے بھائی تھے رسول اللہؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے شہر افریقہ میں یہ اور ان کے بھائی معبد بن عباس عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے ساتھ شہید ہوئے اس کو مصعب وغیرہ نے بیان کیا ہے۔ ابن کلبی نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عباس شہر شام میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۳۳۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عبداللہ ثعلبہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عبداللہ ثعلبہ بن بیحان بن عامر بن مالک بن جشم بن تمیم بن عوذ مناہ بن تاج بن تیم بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فراز بن بلی۔ عقیل کے والد اور بنو جحجبی بن کلفہ بن عمرو بن عوف انصاری کے حلیف تھے ان کا نام عبدالعزیٰ تھا اور رسول اللہؐ نے عبدالرحمٰن رکھا یہ غزوۂ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ اس کو واقدی نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۳۳۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عبداللہ بن عثمان

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عبداللہ بن عثمان۔ یہ عبدالرحمٰن امیر المومنین ابوبکر صدیق بن ابی قحافہ کے بیٹے ہیں ان کے والد کے ذکر میں ان کا نسب بیان ہو چکا ہے۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور بعض نے بیان کیا ہے کہ ان کی کنیت ابومحمد تھی اس وجہ سے کہ ان کے بیٹے کا نام محمد تھا جن کو لوگ ابوعتیق کہتے ہیں اور بعض ابوعثمان بیان کرتے ہیں ان کی والدہ ام رومان تھی یہ مدینہ میں رہتے تھے اور مکہ میں وفات ہوئی۔ صحابہ میں کوئی چار شخص ایسے نہیں ہیں جن کی چار پشت کے لوگ اسلام لائے ہوں اور صحابی ہوں سوائے ابوقحافہ اور ان کے بیٹے حضرت ابوبکر صدیق اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰن اور ان کے بیٹے محمد بن ابوعتیق کے یہ عبدالرحمٰن حضرت عائشہ کے حقیقی بھائی تھے غزوۂ بدر اور احد میں کافروں کی طرف سے شریک تھے (جب میدان جنگ میں) انہوں نے اپنے لڑنے کے واسطے مقابل طلب کیا تو حضرت ابوبکر ان کے مقابلہ پر جانے کو تیار ہوئے مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوبکر تم میرے ہی خدمت میں رہو یہ عبدالرحمٰن بہادر اور بہت اچھے تیرانداز تھے حدیبیہ میں اسلام لائے تھے اور ان کا اسلام بہت اچھا تھا (یعنی نفاق کی آمیزش نہ تھی) ان کا نام عبدالکعبہ تھا رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن رکھا اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام عبدالعزیٰ تھا خالد بن ولید کے ساتھ جنگ یمامہ میں شریک تھے اور اس دن اہل یمامہ کے سات بڑے بڑے آدمیوں کو قتل کیا تھا۔ یہ وہی عبدالرحمٰن ہیں جنہوں نے محکم یمامہ بن طفیل کو قتل کیا تھا اور اس کے سینہ میں انہوں نے تیر مارا تھا محکم یمامہ قلعہ کے ٹوٹے ہوئے جانب میں بیٹھا ہوا تھا۔ جب انہوں نے محکم کو قتل کر ڈالا تو اسی شکستہ جانب سے مسلمان قلعہ کے اندر داخل ہو گئے زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن حضرت ابوبکر کے بیٹوں میں سب سے بڑے تھے اور ان میں مزاح کرنے کی عادت تھی انہوں نے نبی ﷺ سے بہت سی حدیثیں روایت کی تھیں اور ان سے ابوعثمان نہدی اور عمرو بن اوس اور قاسم بن محمد اور موسیٰ بن وردان اور میمون بن مہران اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہم کو ابوالعباس یعنی احمد بن ابی منصور یعنی احمد بن محمد بن نبال صوفی نے جو ترک کنانہ کے نام سے مشہور تھے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومطیع یعنی محمد بن عبدالواحد ابن عبدالعزیز مصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوسعید محمد بن علی نقاش نے ان کو محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی نے وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن زیاد بن مہران عدل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوشہاب نے عمرو بن قیس سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے (جس وقت آپ مرض وفات میں علیل ہوئے) فرمایا کہ شانہ کی ہڈی اور دوات میرے پاس لاؤ کہ میں تم کو ایک تحریر بھی لکھ دوں جس کی وجہ سے تم لوگ میرے بعد گمراہی میں نہ پڑو (اتنا فرما کر آپ نے ہماری طرف) پیٹھ کر لی پھر (تھوڑے عرصہ کے بعد) ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا کہ اللہ عزوجل اور تمام ایمان والے سوا ابوبکر کے اور کسی (کی خلافت) کو منظور نہ کریں گے زبیر بن بکار نے محمد بن ضحاک حزامی سے وہ اپنے والد ضحاک سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی زناد سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ یہ عبدالرحمٰن شام میں تجارت کے واسطے آئے تو انہوں نے وہاں ایک عورت کو جس کو لوگ ابنۃ الجودی کہتے تھے دیکھا اس کے گرد گرد بہت سے لڑکیاں تھیں ان کو وہ عورت بہت اچھی معلوم ہوئی اور انہوں نے اس کے متعلق یہ اشعار نظم کیے۔

تذکرت لیلی والسماوۃ دونہا فما لابنۃ الجودی لیلی و مالیا

وانــی تـعــاطـی قلبــه حــارثية ـ تـدمّن بـصـری او تـحـل الجـوابيا

وانّـی تـلاقيهـا بـلـی ولـعـلهـا ـ ان الـنـاس حـجّـو اقـابلا ان توافيا

میں لیلیٰ کو یاد کیا کرتا ہوں مگر (افسوس) میرے اور اس کے درمیان میں حجاب ہے۔ میں نے یعنی ابنۃ الجودی سے مجھے کیا نسبت۔ میرے دل کو قبیلہ حارث کی وہ عورت کیوں لئے لیتی ہے۔ جو مقام بصری اور جواب میں رہتی ہے۔ اے دل تو اس سے کیونکر ملے گا ہاں شاید جب لوگ آئندہ سال حج کے لئے جائیں بشرطیکہ تو اسے پا جائے۔

پھر جب حضرت عمرؓ نے اپنا لشکر ملک شام کی جانب روانہ کیا تو سپہ سالار کو حکم دیا کہ اگر لڑنے کے بعد تمہیں فتح ہو اور لیلیٰ بت جودی (تمہیں مل جائے) تو اس کو عبدالرحمٰن بن ابی بکر کے حوالہ کر دینا چنانچہ جس وقت سپہ سالار نے لیلیٰ بنت جودی کو پایا تو عبدالرحمٰن کے حوالہ کر دیا عبدالرحمٰن اس کو پا کر بہت خوش ہوئے اور اپنی تمام بیویوں سے اس کو زیادہ چاہنے لگے یہاں تک کہ ان کی اور بیویوں نے حضرت عائشہ سے شکایت کی حضرت عائشہ عبدالرحمٰن پر بہت غصہ ہوئیں عبدالرحمٰن نے کہا (میں اس میں معذور ہوں) خدا کی قسم (لیلیٰ کا حسن و جمال ایسا ہے کہ) گویا میں اس کے دانتوں سے انار کے دانے چوستا ہوں پھر (تھوڑے زمانے بعد کے بعد) لیلیٰ سے عبدالرحمٰن نے سختی و بدخوئی شروع کر دی جس کی وجہ سے لیلیٰ نے حضرت عائشہ نے شکایت کی حضرت عائشہ نے عبدالرحمٰن سے کہا کہ (تمہاری عجیب حالت ہے) لیلیٰ کو دوست رکھا تو اس قدر کہ حد سے بڑھا دیا اور اب اس کے ساتھ دشمنی کی تو اس قدر کہ وہ بھی حد سے تجاوز کر گئی بس یا تو اس کے ساتھ انصاف کا برتاؤ کرو یا اس کو سامان کے ساتھ اس کے عزیزوں میں بھیج دو چنانچہ عبدالرحمٰن نے لیلیٰ کو سامان دے کر اس کے عزیزوں کے پاس بھیج دیا۔ لیلیٰ قبیلہ غسان کی تھیں عبدالرحمٰن اپنی بہن حضرت عائشہ کے ساتھ جنگ جمل میں شریک تھے ہم کو ابو محمد بن ابوالقاسم دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالقاسم بن سمرقندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن عائشہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن زیاد نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ نے مروان کو لکھ بھیجا کہ میرے بیٹے یزید کے لئے بیعت لی جائے۔ عبدالرحمٰن (کو جب یہ خبر معلوم ہوئی تو انہوں) نے کہا تم لوگوں نے رسم ہرقل [1] (شاہ روم) کی سنت اختیار کی کہ اپنے بیٹوں کے لئے بیعت لیتے ہو مروان نے کہا اے لوگو یہ (عبدالرحمٰن) وہی شخص ہے جن کے واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **والذی قال لوالدیه اف لکما** [2] اور آخر تک پوری آیت پڑھی اس کے سننے سے حضرت عائشہ کو غصہ آ گیا اور فرمایا اللہ کی قسم عبدالرحمٰن وہ شخص نہیں ہے کہ اس آیت میں مراد ہو بلکہ جو شخص اس آیت میں مراد ہے اگر میں اس کا نام بتانا چاہوں تو بتا سکتی ہوں۔ زبیر بن بکار نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ مجھ سے ابراہیم بن محمد بن عبدالعزیز زہری نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے

---

[1] یعنی جس طرح قیصر و کسریٰ کا دستور ہے کہ جب کوئی بادشاہ مر جاتا ہے تو اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوتا ہے اب تم بھی کرنے لگے حضرت ابن عمر نے بھی یزید کی بیعت کا حکم سنا تو فرمایا کہ یہ تو کسریٰ و قیصر کی سنت ہے ابوبکر و عمر کی سنت نہیں۔

[2] اس آیت میں اس شخص کی مذمت کی گئی ہے جس نے اپنے والد سے سخت کلامی کی تھی۔

دادا سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے حضرت معاویہ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق کے پاس ایک لاکھ درہم بھیجے بعد اس کے کہ عبدالرحمٰن یزید کی بیعت سے انکار کر چکے تھے انہوں نے وہ درہم واپس کر دیئے اور ان کے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ میں اپنے دین کو دنیا کے عوض میں نہیں بیچتا اور (مدینہ سے) مکہ چلے گئے اور وہیں وفات پائی قبل اس کے یزید کی بیعت کامل ہو۔ ان کی موت ناگہانی تھی (اور اس کا واقعہ اس طرح ہے) کہ یہ عبدالرحمٰن ایک مکان میں جس کا نام حبشی تھا جو مکہ سے دس میل کے فاصلہ پر ہے سوتے کے سوتے ہی رہ گئے۔ وہاں سے ان کی نعش لائی گئی اور وہیں دفن ہوئے جب حضرت عائشہ کو ان کی وفات کی خبر پہنچی تو بارادہ حج تشریف لے گئیں اور عبدالرحمٰن کی قبر پر کھڑے ہو کر روئیں اور یہ شعر پڑھے ؎

وکنا کند مانی جذیمہ حقبة — من الدهر حتی قیل لن یتصدعا

فلما تضرقنا کانی ومالکا — لطول اجتماع لم نبت لیلة معا

(ایک زمانہ وہ تھا جب) ہم دونوں مثل جذیمہ (بادشاہ عراق) کے مثل دو ہمنشینوں کے (ایک ساتھ رہتے) تھے بہت دنوں تک (یہی کیفیت رہی) یہاں تک کہ کہا گیا اب ہم دونوں جدا نہ ہوں گے۔ مگر جب ہم اور مالک بعد اس قدر طویل یکجائی کے جدا ہوئے تو (ایسا معلوم ہوتا تھا کہ) گویا ہم دونوں ایک شب بھی ساتھ مل کر نہیں رہے۔

(اے عبدالرحمٰن) آگاہ ہو جاؤ اللہ کی قسم اگر میں تمہارے پاس ہوتی تو جہاں تم مرے تھے (وہیں تم کو دفن کرتے اور اگر میں تمہارے پاس اس وقت ہوتی تو تمہارے لئے نہ روتی عبدالرحمٰن کی وفات ۵۳ھ میں ہوئی اور بعض لوگ ۵۵ھ اور بعض لوگ ۵۱ھ میں بیان کرتے ہیں۔ مگر ۵۳ھ میں ان کی وفات ہونے کو بہت لوگ بیان کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۳۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عبداللہ بن عثمان ثقفی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عبداللہ بن عثمان ثقفی ہیں اور ام حکم کے بیٹے ہیں عبدالرحمٰن بن ام حکم کے بیان میں پہلے یہ ذکر ہو چکا ہے۔

۳۳۴۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ

حضرت عبدالرحمٰنؓ۔ عبداللہ کے والد ہیں ان کا نسب کسی نے نہیں بیان کیا ہے ابوعمران محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے جو صحابی تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کی طرف دیکھا اور پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں لوگوں نے عرض کیا کہ قبیلہ ازد کے لوگ ہیں فرمایا قبیلہ ازد کے لوگ تمہارے پاس آئے ہیں وہ بہت اچھی صورت والے ہیں اور شیریں کلام اور خندہ پیشانی ہیں پھر دوسرے گروہ کی طرف دیکھ کر پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے عرض کیا قبیلہ بکر بن وائل کے لوگ ہیں رسول اللہ ﷺ نے دعا دی کہ یا اللہ ان کی شکستگی کو دور کر دے ان کے ٹوٹے ہوئے کو جوڑ دے (یعنی ان کی مصیبت دور کر اور فلاح عنایت کر) اور ان کے بے ٹھکانے والوں کو جگہ دے اور ان کے کسی سائل کو رد نہ کر۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۳۴۱۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عبدرب انصاری

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عبدرب انصاری ہیں۔ ان کو صرف ابن عقدہ نے بیان کیا ہے ہم کو ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سید ابومحمد یعنی حمزہ بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن فضل مصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن محمد مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسماعیل بن اسحٰق راشدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن خلف نمیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسن عبدی نے اصبغ بن نباتہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کوفہ کے ایک میدان میں حضرت علی نے لوگوں سے کہا خم غدیر کے دن جس کسی نے رسول اللہ ﷺ کو کچھ فرماتے ہوئے سنا ہو تو کھڑے ہو کر بیان کرے اور وہ شخص نہ کھڑا ہو جس نے کہ رسول اللہ ﷺ سے خود نہ سنا ہو حضرت علی کے اس قول سے دس سے زیادہ آدمی کھڑے ہو گئے ان لوگوں میں ابوایوب انصاری اور ابوعمرۃ بن عمرو بن محصن اور ابوزینب اور سہل بن حنیف اور خزیمہ بن ثابت اور عبداللہ بن ثابت انصاری اور حبشی بن جنادہ سلولی اور عبید بن عازب انصاری اور نعمان بن عجلان انصاری اور ثابت بن ودیعہ انصاری اور ابوفضالہ انصاری اور عبدالرحمٰن بن عبدرب انصاری بھی تھے ان لوگوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے فرماتے ہوئے سنا کہ **الا ان اللہ عزوجل ولیی وانا ولی المؤمنین الا فمن کنت مولاہ فعلی مولا اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ و اعن من اعانہ**۔

۳۳۴۲۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن ابی عبدالرحمٰن

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن ابی عبدالرحمٰن۔ ابوعمرو مزنی کے والد ہیں ہم کو ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن علی بن جراح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے میرے دادا نے مجھ سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومعشر نے یحییٰ بن شبل سے انہوں نے عمرو بن عبدالرحمٰن مزنی سے انہوں نے اپنے والد عبدالرحمٰن مزنی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی ﷺ سے اعراف والوں کی حالت دریافت کی گئی۔ آپ نے فرمایا کہ مقام اعراف میں وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی راہ میں قتل ہوئے مگر اپنے والدین کے نافرمان تھے ان لوگوں کو والدین کی نافرمانی نے جنت سے باز رکھا اور قتل فی سبیل اللہ نے ان کو دوزخ کی آگ سے بچا لیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابونعیم اور ابوعمر نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن مزنی (یعنی ان کے والد کا نام نہیں لکھا) اور ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اپنے موقع پر کیا جائے گا اور ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کے والد کا نام محمد بیان کرتے ہیں اور یہی درست ہے اور ان کا ایک بھتیجا تھا جن کا نام عبدالرحمٰن تھا۔

۳۳۴۳۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عبد قاری

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عبد۔ قاری ہیں قارہ ہون بن خزیمہ برادر اسد بن خزیمہ کی اولاد کو کہتے ہیں یہ عبدالرحمٰن رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے مگر انہوں نے نہ تو رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنی اور نہ آپ سے کوئی روایت کی واقدی نے ان

کوصحابی کہا ہے اور اپنی کتاب طبقات میں ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور کہا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ کی خلافت میں عبداللہ بن ارقم کے ساتھ بیت المال کے محافظ تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۳۴۴۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عبد

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عبد۔ بعض لوگ ابن عبید بیان کرتے ہیں یہ راشد کے والد تھے اور ان کی کنیت ابومغویہ تھی ان سے ان کے بیٹے عثمان نے روایت کی ہے ان کی حدیث اہل شام سے مروی ہے عثمان بن محمد نے اپنے والد محمد بن عثمان سے انہوں نے اپنے والد عثمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد عبدالرحمٰن بن ابی راشد بن عبید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اپنی قوم کے سوسواروں کے ساتھ رسول اللہ ؐ کے پاس آیا تھا جس وقت ہم لوگ رسول اللہ ؐ کے قریب پہنچے تو ٹھہر گئے آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا اے ابومعاویہ تم آگے آؤ۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ابونعیم اور ابوعمر نے ایک دوسرا تذکرہ بھی لکھا ہے اس میں عبدالرحمٰن نام ابوراشد ان کی کنیت بیان کی ہے ابونعیم نے یہ دونوں تذکرہ لکھے ہیں لیکن ابوعمر نے صرف ایک تذکرہ عبدالرحمٰن ابوراشد کا لکھا ہے۔

۳۳۴۵۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عبیداللہ

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عبیداللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تیمی طلحہ بن عبیداللہ کے بھائی تھے اور صحابی تھے جنگ جمل میں ماہ جمادی الاخری ۳۶ھ میں شہید ہوئے اور اسی واقعہ جمل میں ان کے بھائی طلحہ بھی شہید ہوئے اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے۔

۳۳۴۶۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عبید نمیری

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عبید نمیری ہیں ان کا شمار اہل شام میں ہے ابن ابی عاصم نے ان کو احاد میں ذکر کیا ہے ابونعیم نے ان کو علیحدہ بیان میں لکھا ہے ہم کو ابوموسیٰ نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی بکر اور احمد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن محمد نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو بن ابی عاصم سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے بقیہ سے وہ کہتے ہیں ہم سے اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی نے عبداللہ بن ویلمی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبید نمیری سے روایت کیا اسلام میں تین صد پندرہ اخلاق ہیں جو شخص ان میں سے ایک خصلت پر بھی بغرض تحصیل ثواب عمل کرے اس کو اللہ جنت میں داخل کرے گا ابن ابی عاصم نے کہا ہے کہ یہ حدیث میری کتاب میں مرفوعاً نہیں مروی ہے اور حماد بن سلمہ نے ابوسنان سے انہوں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن عبید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا عبید سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۳۴۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عتاب

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عتاب بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس قریشی اموی ہیں ان کی والدہ جویریہ بنت ابی جہل تھیں جن سے حضرت علیؓ سے نکاح کرنا چاہا تھا مگر رسول اللہؐ نے (نکاح کرنے سے) منع فرمایا اس کے بعد عتاب نے ان کے ساتھ نکاح کر لیا اور ان سے یہ عبدالرحمٰن پیدا ہوئے یہ حضرت عائشہ کے ساتھ جنگ جمل میں شریک تھے اور نماز میں ان لوگوں کے امام تھے جنگ جمل میں بمقام بصرہ شہید ہوئے جب حضرت علیؓ نے ان کو مقتول دیکھا تو کہا یہ قوم کے یعسوب (سردار) تھے جب یہ قتل ہو گئے تو ایک پرندا ان کے ہاتھ کو اٹھا لے گیا اور مدینہ میں جا کے ڈال دیا یا وہاں کے لوگوں نے ان کی انگوٹھی سے جوان کے اسی کٹے ہوئے ہاتھ میں تھی ان کو پہچانا چنانچہ انہوں نے اس ہاتھ پر نماز جنازہ پڑھ کر اس کو دفن کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۳۴۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عتبہ بن عویم

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عتبہ بن عویم بن ساعدہ۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ ان کا صحابی ہونا اور نبی ﷺ کی روایت سے شرف یاب ہونا ثابت نہیں ہے۔

۳۳۴۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عثمان

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عثمان بن عبیداللہ قریشی تیمی ہیں طلحہ بن عبیداللہ کے بھتیجے تھے ان کی والدہ عمیرہ بنت جدعان عبداللہ بن جدعان کی بہن تھیں واقعہ حدیبیہ میں اسلام لائے تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ فتح مکہ میں اسلام لائے تھے اور ابوعبیدہ بن جراح کے ساتھ واقعہ یرموک میں شریک تھے معاذ اور عثمان ان کے بیٹے تھے ان دونوں نے ان سے روایت کی ہے اور ان سے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب نے روایت کی ہے یہ عبداللہ بن زبیر کے ساتھیوں میں سے تھے اور انہیں کے ساتھ شہید ہوئے عبداللہ ابن زبیر کے حکم سے یہ مسجد میں دفن کیے گئے اور ان کی قبر پوشیدہ کر دی گئی پھر قبر پر گھوڑے دوڑائے گئے تاکہ اہل شام اس قبر کو نہ دیکھیں۔ ہم کو منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند کو احمد بن علی بن مثنی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ ابن دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے طالقانی یعنی ابراہیم بن اسحٰق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے منکدر بن محمد بن منکدر نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ کو میں نے عید کے دن دیکھا کہ آپ بازار میں کھڑے ہوئے تھے اور جو لوگ اس طرف سے گزر رہے تھے ان کو دیکھ رہے تھے نیز ہم کو یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سندوں کو مسلم بن حجاج تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالطاہر اور یونس بن عبدالاعلیٰ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عمرو بن حارث نے بکیر بن عبداللہ بن اشج سے انہوں نے یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عثمان سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے حاجیوں کی پڑی ہوئی چیز اٹھانے کو منع فرمایا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے بھی لکھ کر بیان کیا ہے کہ انہیں عبدالرحمٰن کے بارے میں یعنی ابن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک کیا ہے باوجود یکہ ان

کے دادا نے عبدالرحمٰن کو بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۳۳۵۰۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عثمان بن مظعون

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عثمان بن مظعون جمحی ہیں۔ ان کا نسب انشاء اللہ تعالیٰ ان کے والد کے تذکرہ میں بیان کیا جائے گا۔ ان کی اور ان کے بھائی سائب بن عثمان کی والدہ خولہ بنت حکیم بن امیہ بن حارثہ بن اوقص سلمیہ تھیں ان عبدالرحمٰن کا کسی نے ذکر نہیں کیا ہے اور میں نے ان کو ذکر کیا ہے کیونکہ ان کے والد نے مدینہ میں ۲ ہجری میں وفات پائی تھی اور ان کی والدہ مدینہ میں موجود تھیں پس بلاشک یہ عبدالرحمٰن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں موجود تھے اور کئی برس کا سن تھا۔ واللہ اعلم

۳۳۵۱۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عدی

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عدی یہ غزوۂ احد میں شریک تھے ہم نے ان کا نسب ان کے بھائی ثابت بن عدی کے بیان میں ذکر کیا ہے جسر ابی عبید کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۳۵۲۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عدلیس

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عدلیس بن عمرو بن عبید بن کلاب بن دہمان بن غنم بن ھمیم بن ذہل بن ہنی بن بلی۔ اسی طرح ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ یہ بلوی یعنی خاندان بلی سے ہیں اور صحابی تھے بیعت رضوان میں شریک تھے انہوں نے بھی اس دن بیعت کی تھی جو لشکر مصر سے حضرت عثمان ؓ کے محاصرہ کو آیا تھا اور جس نے ان کو شہید کیا تھا یہ اس کے سردار تھے ان سے حضرت کے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے منجملہ ان کے ابوالحصین ہثیم بن شفی اور عبدالرحمٰن بن شمامہ و ابوثور فہمی ہیں ابی لہیعہ نے عیاش بن عباس سے انہوں نے ابوالحصین حجری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عدلیس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے کچھ لوگ (جہاد کے لئے) نکلیں گے اور وہ کوہ خلیل میں قتل کئے جائیں گے۔

چنانچہ جب فساد پیدا ہوا تو ابن عدلیس بھی ان لوگوں میں تھے جن کو حضرت معاویہ نے گرفتار کیا تھا اور شہر فلسطین میں قید کر دیا تھا مگر یہ سب لوگ قید خانہ سے بھاگ گئے پھر ان لوگوں کا تعاقب کیا اور گرفتار کر لیا انہیں میں سے ایک سوار نے ابن عدلیس کو گرفتار کر لیا ابن عدلیس نے اس سے کہا خراب ہوتو میرا خون کرنے میں اللہ سے ڈر میں اصحاب شجرہ میں سے ہوں اس سوار نے جواب دیا کہ کوہ خلیل میں بہت سے شجر ہیں اصحاب شجرہ سے ہونا یہاں کوئی فضیلت نہیں ہے اور ان کو وہیں ۳۶ ہجری میں قتل کر ڈالا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۵۳۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عرابہ جہنی

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عرابہ جہنی ہیں۔ بعض لوگ ان کا نام عبداللہ کہتے ہیں مگر صحیح رفاعہ بن عرابہ ہے اس کو ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ان کا حال رفاعہ اور عبداللہ کے نام میں پہلے بیان ہو چکا ہے معاذ بن عبداللہ بن خبیب عبدالرحمٰن بن عرابہ جہنی سے روایت

کی ہے اور (کہا ہے کہ) یہ صحابی تھے کہتے تھے کہ جنت والوں میں (جو اعلیٰ درجہ کے ہوں گے ان کا تو حال ہی نہ پوچھو ان میں) ادنیٰ درجہ کے وہ لوگ ہوں گے جو خدا کی رحمت سے دوزخ سے نکالے جائیں گے اور جنت میں داخل کیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا مانگو (جو مانگنا ہو) پس وہ لوگ کہیں گے اے پروردگار (فلاں چیز) دے (فلاں چیز) دے (غرض وہ مانگتے جائیں گے اور ان کو ملتا جائے گا) یہاں تک کہ وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار بس اسی قدر ہم کو کافی ہے اس وقت اللہ فرما دے گا یہ (اجر) تمہارے واسطے ہے اور اس سے دس گنا (اور بھی زیادہ دیا جائے گا) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۵۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عسیلہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عسیلہ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی صنابحی ہیں صنابح یمن میں ایک قبیلہ ہے۔ ابو عبداللہ اسی قبیلہ کی طرف منسوب ہیں یہ رسول اللہؐ کے زمانے میں مسلمان تھے اور رسول اللہؐ کے پاس جانے کے واسطے انہوں نے ہجرت کی تھی جب (مقام) جحفہ میں پہنچے تو ان کو خبر ملی کہ پانچ دن ہوئے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی یہ تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں شمار کیے گئے ہیں۔ شہر کوفہ میں فروکش تھے۔ انہوں نے حضرت ابوبکر اور عمر اور بلال اور عبادہ بن صامت سے روایت کی ہے یہ عبدالرحمٰن بڑے بزرگ تھے یزید بن ابی حبیب نے ابوالخیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے صنابحی سے کہا کہ تم نے ہجرت کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں یمن سے نکل کر جحفہ تک پہنچا تھا کہ ہمارے پاس ایک سوار کا گزر ہوا ہم نے اس سے کہا تیرے پیچھے والوں کا کیا حال ہے اس نے جواب دیا کہ آج پانچ دن ہوئے کہ رسول اللہؐ نے وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن کے پہنچنے کے دو روز قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی۔

ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبدالرحمٰن یعنی محمد ابن محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر خطیب کشمہینی اور ان کے بیٹے محمود بن محمد بن اور قاضی ابوسلیمان یعنی محمد بن علی بن خالد موصلی اربلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خبر دی ابو منصور محمد بن علی دولابی نے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا ابو غانم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس یعنی عبداللہ بن حسین بن حسن بن احمد ابن قاضی نضر نضری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی حارث بن ابی اسامہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے روح نے وہ کہتے تھے ہم سے امام مالک اور زہیر بن محمد نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے زید بن اسلم نے عطا بن یسار سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابو عبداللہ صنابحی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آفتاب شیطان کے سر کے دونوں کناروں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔ جس وقت آفتاب طلوع ہوتا ہے تو شیطان اس سے قریب ہوتا ہے اور جس وقت آفتاب بلند ہوتا ہے شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے پھر جس وقت آفتاب غروب کے قریب ہوتا ہے تو شیطان اس کے قریب آ جاتا ہے اور جس وقت غروب ہو جاتا ہے شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے تم لوگ ان تینوں وقتوں میں نماز نہ پڑھو۔ (یعنی آفتاب کے طلوع اور غروب اور زوال کے وقت) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۵۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ (کنیت ابو عقبہ) فارسی

حضرت عبدالرحمٰنؓ کنیت ان کی ابو عقبہ فارسی تھی۔ یحییٰ بن علاء نے داؤد بن حصین سے انہوں نے عقبہ بن عبدالرحمٰن سے

انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک تھا ایک کافر پر میں نے وار کیا اور کہا اس (حملے) کو لے میں فارسی غلام ہوں اس قول کو نبیؐ نے سن کر فرمایا تم نے کیوں نہ کہا کہ اس (حملے) کو لے میں انصاری غلام ہوں کیونکہ جو شخص کسی قوم کا غلام ہو وہ اسی قوم میں سے ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ یحییٰ کے علاوہ دوسروں نے اس حدیث کو داؤد سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عقبہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوجعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے انہوں نے فرمایا مجھے داؤد بن حصین نے عبدالرحمٰن بن عقبہ سے انہوں نے اپنے والد عقبہ سے جو جبر بن عتیک انصاری کے غلام تھے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں اپنے آقا کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک تھا اور مشرکوں میں سے ایک آدمی کو میں نے مارا جس وقت میں نے اس کو قتل کیا تو (اس سے کہا اس حملے) کو مجھ سے لے میں مرد فارسی ہوں۔ میرے اس قول کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ اس کو مجھ سے لے میں انصاری مرد ہوں کیونکہ جو شخص کسی قوم کا غلام ہو وہ اسی میں سے ہے۔ بن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے عبدالرحمٰن ارزق فارسی یہی شخص ہیں۔ واللہ اعلم

۳۳۵۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی عقیل

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی عقیل بن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی ہیں ہشام بن کلبی نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے اور یہ عبدالرحمٰن حجاج بن یوسف بن حکم بن ابی عقیل کے چچازاد بھائی ہیں اور لوگوں نے ان کے نسب میں اختلاف کیا ہے مگر ثقفی ہونے میں سب کا اتفاق ہے صحابی تھے ان سے عبدالرحمٰن بن علقمہ ثقفی نے روایت کی ہے اور چند لوگوں نے عبدالرحمٰن بن علقمہ ثقفی کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور عبدالرحمٰن بن عقیل کا صحابی ہونا درست ہے ہشام بن مغیرہ ثقفی نے بھی عبدالرحمٰن بن ابی عقیل سے روایت کی ہے یہ ابوعمر کا بیان تھا لیکن ابن مندہ اور نعیم نے کہا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن ابی عقیل ثقفی ہیں دونوں میں سے کسی نے ان کا نسب اس سے زیادہ نہیں بیان کیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے یہ عبدالرحمٰن ام الحکم بنت ابی سفیان کے بیٹے تھے ان کا شمار اہل کوفہ میں ہو چکا ہے۔ ابن مسعود نے جو ذکر کیا ہے کہ اگر مسعود کا نام ان کے نسب میں صحیح ہے جس طرح کہ ابوعمر نے ان کے نسب میں ذکر کیا ہے تو یہ عبدالرحمٰن ام الحکم کے بیٹے کے علاوہ ہیں۔ واللہ اعلم

۳۳۵۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن علقمہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن علقمہ۔ بعض لوگوں نے ان کو ابن ابی علقمہ ثقفی بیان کیا ہے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہؐ کے پاس ثقیف کے وفد آئے ان میں سے یہ عبدالرحمٰن بھی تھے ان سے عبدالملک بن محمد ابن بشیر نے روایت کی ہے رسول اللہؐ کے پاس کا وفد ثقیف آیا اور ان کے ساتھ کچھ تحفہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے ان لوگوں نے کہا کہ صدقہ آنحضرت نے فرمایا کہ صدقہ وہ چیز ہے جس سے صرف رضا مندی خدا مقصود ہو اور ہدیہ وہ ہے جس سے رضا مندی رسول اور (کوئی) حاجت روائی مقصود ہو ان لوگوں نے کہا کہ یہ صدقہ نہیں ہے بلکہ ہدیہ ہے اس وقت رسول اللہؐ نے اس کو قبول کر لیا عبدالرحمٰن سے عون بن جحیفہ نے اسی طرح روایت کی ہے۔ ابوحاتم نے کہا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن تابعی ہیں صحابی نہ تھے۔

۳۳۵۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن علی حنفی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن علی حنفی، یمامی صحابی ہیں۔ ان سے عبداللہ بن بدر نے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر نظر (عنایت) نہیں کرتا ہے جو اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجود میں اچھی طرح نہ رکھے اس حدیث کو روایت صرف عبدالوارث بن سعید نے ابوعبداللہ سلمہ بن تمام شقری سے انہوں نے عمر بن جابر سے انہوں نے عبداللہ بن بدر سے کی ہے اور عکرمہ بن عمار نے عبداللہ بن بدر سے انہوں نے طلق بن علی سے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور یہ صحیح ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۵۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ الاکبر بن حضرت عمر بن خطابؓ

حضرت عبدالرحمٰنؓ الاکبر بن حضرت عمر بن خطابؓ۔ حضرت عمر بن خطاب کے بڑے بیٹے عبداللہ اور حضرت ام المومنین حفصہ کے بھائی تھے ان کی والدہ زینب بنت مظعون عثمان بن مظعون جمحی بہن تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا لیکن کوئی آپ کی حدیث انہیں یاد نہ تھی اور عبدالرحمٰن ابوشحمہ یہ حضرت عمر کے منجھلے بیٹے ہیں ان کو عمرو بن عاص نے شرابخواری کی حد مصر میں لگائی تھی پھر (وہاں سے) ان کو مدینہ میں بھیج دیا تو ان کے والد حضرت عمر نے ان کو تادیباً ضرب دی بعدہ یہ بیمار ہو گئے اور ایک مہینہ کے بعد اس کا انتقال ہو گیا معمر نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن اہل عراق کہتے ہیں کہ ان کو کوڑے لگائے جا رہے تھے اسی حالت میں ان کا انتقال ہو گیا یہ غلط ہے اور عبدالرحمٰن ابوالمجبر حضرت عمر کے چھوٹے بیٹے ہیں اور مجبر کا نام بھی عبدالرحمٰن ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن عمر کے بیٹے تھے ان کا نام مجبر اس وجہ سے مشہور ہو گیا کہ یہ اپنے بچپن میں گر پڑے تھے جس کی وجہ سے ان کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی تو اپنی پھوپھی حفصہ کے پاس لائے گئے اور حفصہ سے کہا گیا اپنے مکسر بھتیجے کو دیکھئے تو انہوں نے کہا کہ مکسر نہیں بلکہ وہ مجبر ہے یہ ابوعمر نے بیان کیا ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن کی کنیت رسول اللہؐ نے ابوعیسیٰ رکھی تھی اور ان کے والد عمرؓ نے ان کی کنیت بدلنا چاہی عبدالرحمٰن نے کہا اے امیرالمومنین اللہ کی قسم میری کنیت رسول اللہؐ نے رکھی ہے۔ (اس کو بدلنے کا ارادہ نہ کیجئے) ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے غلطی کی ہے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے اور رسول اللہ نے مغیرہ بن شعبہ کی کنیت ابوعیسیٰ رکھی تھی نہ کہ ان عبدالرحمٰن کی اور عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے یہی کہا تھا جب کہ انہوں نے ان کی کنیت بدلنے کا ارادہ کیا اور ان کی کنیت ابوعیسیٰ تھی۔ اللہ کی قسم رسول اللہ نے مغیرہ بن شعبہ کی کنیت (ابوعیسیٰ) رکھی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۶۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عمرو

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عمرو بن غزیہ انصاری ہیں ان کو طبرانی نے بیان کیا ہے ابوجعفر یعنی محمد بن علی نے عمرو انصاری سے جو محسن کے بیٹے تھے انہوں نے عبدالرحمٰن انصاری سے جو بنی نجار میں سے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قیامت کے قریب ہونے کی (علامت) بارش کا زیادہ ہونا اور پیداوار کا کم ہونا اور سرداروں کی کثرت اور امانت داروں کی قلت ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کے بھائی حارث بن عمرو کے بیان میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۳۳۶۱۔حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی عمرہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی عمرہ۔ان کے حال میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔حضرمی نے ان کو وحدان میں ذکر کیا ہے ہم کو ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن شریک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن ابی زرعہ نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ تم لوگوں نے اے آل محمد کس حال میں صبح کی آنحضرتؐ نے فرمایا ہماری حالت اس شخص سے بہتر ہے کہ جس نے کسی مریض کی عیادت نہ کی ہو اور صبح کو روزہ دار نہ ہو۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۳۶۲۔حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی عمیرہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی عمیرہ مزنی ہیں۔اہل شام میں ان کا شمار ہے۔ولید بن مسلم نے کہا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن عمیرہ ہیں اور بعض نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی عمیر مزنی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عمیر یا عمیرہ قریشی ہیں ان کی روایت کردہ حدیث مضطرب ہے ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے۔ہم کو ابراہیم بن محمد اور ان کے سوا دوسروں نے اپنی سندوں کو محمد بن عیسیٰ سلمی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومسہر نے سعید بن عبدالعزیز سے انہوں نے ربیعہ ابن یزید سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ سے جو رسول اللہؐ کے صحابہ میں تھے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے حضرت معاویہ کے واسطے دعا کی کہ اللہ (معاویہ کو) ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے اور اس کے ذریعہ سے ہدایت نصیب کر ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض نے ان کی حدیث کو موقوف بیان کیا ہے اور بعض نے مرفوع بیان کیا ہے اور انہیں کی حدیث سے **لاعدوی ولاھامتہ** ''مرض کسی سے نہیں لگتا اور بری فال کوئی چیز نہیں ہے۔'' بھی ہے اور ان سے قریش کی بزرگی میں بھی ایک حدیث مروی ہے اور ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ ان کی حدیث منقطع السند اور مرسل ہے نہ تو ان کی حدیثیں پایہ ثبوت تک پہنچی ہیں اور نہ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔

۳۳۶۳۔حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوام

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوام بن خویلد اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قریشی اسدی ہیں ان کی والدہ ام الخیر بنت مالک بن عمیلہ بن سباق بن عبدالدار بن قصی تھیں یہ فتح مکہ میں اسلام لائے تھے اور صحابی تھے زبیر (ابن بکار) نے کہا ہے کہ ایام جاہلیت میں ان کا نام عبدالکعبہ تھا رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن رکھا واقعہ یرموک میں شہید ہوئے تھے اور ان کے بیٹے عبداللہ حضرت عثمان کی شہادت کے واقعہ میں قتل کئے گئے ابوعبداللہ عدوی نے اپنی کتاب النسب میں بیان کیا ہے کہ انہیں عبدالرحمٰن کے سبب سے حسان بن ثابت نے آل زبیر بن عوام کی ہجو کی تھی اور کہا (ابوعبداللہ نے) ہے یہی درست ہے اور جس نے کہا ہے کہ یہ ہجو عبداللہ بن زبیر کے سبب سے تھی۔اس کا قول صحیح نہیں ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۳۶۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف بن عبدعوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قریشی زہری ہیں ان کی کنیت ابومحمد تھی اور ایام جاہلیت میں ان کا نام عبدعمرو تھا بعض لوگوں نے عبدالکعبہ بیان کیا ہے رسول اللہؐ نے (بدل کر) عبدالرحمٰن رکھا ان کی والدہ شفا بنت عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ تھیں یہ واقعہ فیل کے دس برس بعد پیدا ہوئے تھے آنحضرتؐ کے دارارقم میں پہنچنے سے پیشتر ایمان لائے تھے اور یہ ان اٹھ شخصوں میں سے ہیں جو سب سے پیشتر ایمان لائے تھے اور ان پانچ آدمیوں سے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے ایک یہ بھی تھے۔ ان لوگوں کو ہم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بیان میں ذکر کیا ہے اور یہ مہاجرین میں سے ہیں جنہوں نے حبش اور مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی حضرت رسولؐ نے ان میں اور سعد بن ربیع میں بھائی چارا کرایا تھا یہ غزوۂ بدر اور احد اور تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے ان کو رسول اللہ ﷺ مقام دومۃ الجندل میں کلب کی طرف بھیجا تھا اور اپنے دست مبارک سے ان کے (سرپر) عمامہ باندھا اور دونوں شانوں کے درمیان (عمامہ کا) شملہ لٹکا دیا تھا اور ان سے فرمایا کہ اگر تم کو اللہ تعالیٰ فتح دیوے تو (وہاں کے) بادشاہ کی لڑکی کے ساتھ نکاح کر لینا یا (فرمایا کہ وہاں کے) شریف کی لڑکی سے نکاح کر لینا (بادشاہ اور شریف دونوں کو اس روایت میں اپنے شک کی وجہ سے راوی نے بیان کیا ہے) اصبغ بن ثعلبہ بن ضمضم کلبی (وہاں کا) شریف تھا انہوں نے (بعد فتح کے) اس کی لڑکی تما کے ساتھ نکاح کر لیا ان سے ابوسلمہ پیدا ہوئے۔ عشرہ مبشرہ میں سے یہ بھی ایک شخص ہیں اور ان چھ اہل مشورہ میں سے ایک یہ بھی ہیں جنہیں حضرت عمرؓ نے اپنے بعد خلیفہ کرنے کے واسطے پیش کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے انتقال فرمایا اور ان چھ شخصوں سے بہت راضی گئے رسول اللہ نے ان کے پیچھے سفر میں نماز پڑھی تھی غزواۂ احد میں ان کے اکتیس زخم لگے تھے اور ایک زخم ان کے پیر میں لگ گیا تھا کہ جس کی وجہ سے یہ لنگڑا کر چلتے تھے اور (غزوۂ احد میں) ان کے دو دانت آگے کے شہید ہو گئے تھے یہ اس کی وجہ سے بہت رنجید تھے یہ اللہ کی راہ میں اپنے مال کو زیادہ خرچ کرتے تھے ایک مرتبہ تیس غلام ایک دن میں آزاد کیے۔ ہم کو ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ اور اسماعیل بن علی مذکرا اور ان کے علاوہ لوگوں نے اپنی سندوں کو ابوعیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے صالح بن مسمار مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی فدیک نے موسیٰ بن یعقوب سے انہوں نے عمر بن سعید سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حمید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ بے شک سعید بن زید نے لوگوں میں بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے تحقیق دس آدمی جنت میں (ضرور) ہوں گے (وہ یہ ہیں) ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، علی، عثمان، زبیر، طلحہ، عبدالرحمٰن بن عوف، ابوعبیدہ بن جراح، سعد بن ابی وقاص۔ کہا (ابراہیم) نے ان نو آدمیوں کو گنایا دسویں سے سکوت کیا۔ لوگوں نے کہا کہ تم کو خدا کی قسم دسویں کو بھی بیان کرو تو (سعید نے) کہا تم لوگ مجھ کو اللہ کی قسم دیتے ہو تو (دسواں) ابوالاعور جنتی ہے ابراہیم نے کہا کہ ابوالاعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کی کنیت ہے ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء اصبہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ یہ حدیث حسن بن احمد سے پڑھی جارہی تھی اور میں اس کو اپنی موجودگی میں سن رہا تھا حسن بن احمد کہتے تھے ہم سے حافظ ابونعیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن حماد بن زغبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے

روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے مہاجرین اور انصار میں بھائی چارا کرایا سعد بن ربیع اور عبدالرحمٰن بن عوف کے درمیان میں بھائی چارا کرایا سعد نے عبدالرحمٰن سے کہا میرے پاس مال ہے وہ میرے تمہارے درمیان نصف نصف ہونا چاہیے اور دو بویاں ہیں ان کو دیکھ لو جس کو تم پسند کرو میں اس کو طلاق دے دوں جب عدت ختم ہو جائے اس وقت اس عورت سے نکاح کر لو انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے مال اور بیوی کی مجھ کو کچھ حاجت نہیں ہے اللہ تعالیٰ تمہارے مال اور اہل میں برکت عنایت کرے مجھ کو بازار بتلا دو۔ ہم کو ابومنصور یعنی مسلم ابن علی بن محمد بن یحیٰی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات یعنی محمد بن محمد بن خمیس جہنی نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں ابونصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن مرجی نے خبر دی وہ ک ہتے تھے ہم کو احمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن محمد وراوردی نے عبدالرحمٰن بن حمید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے دس آدمی جنت میں (ضرور) ہوں گے ابوبکر جنت میں' عمر جنت میں' عثمان جنت میں' علی جنت میں' طلحہ جنت میں زبیر جنت میں عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں سعد بن ابی وقاص جنت میں سعید بن زید جنت میں' ابوعبیدہ بن جراح جنت میں ہوں گے۔ حافظ ابونعیم نے کہا ہے کہ ہم سے احمد بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن حیان مصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن عمر بن عبیداللہ رومی نے بیان کیا کہ میں نے خلیل بن مرہ کو ابومیسرہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ عالم (شریعت کا رتبہ) عابد سے ستر درجہ زیادہ ہے درمیان میں ہر دو درجوں کے (اتنا فاصلہ ہے) جیسا کہ آسمان اور زمین کے درمیان (فاصلہ) ہے اور نبیؐ نے فرمایا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف (اہل) آسمان میں امانت دار ہیں اور (اہل) زمین میں امانت دار ہیں۔

جب حضرت عمرؓ کی وفات ہوئی عبدالرحمٰن بن عوف نے ان اہل مشورہ سے جن میں حضرت عمر نے (امر) خلافت کو ڈال دیا تھا (اور ان سے یہ کہہ دیا گیا تھا کہ ان لوگوں میں سے جس کو چاہنا خلیفہ کرنا) کہا کون شخص ہے جو خلافت اپنے کو نکال ڈالے اور مسلمانوں کے واسطے برگزیدہ کرے ان کو کسی نے جواب نہ دیا۔ عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں اپنی ذات کو خلافت سے باہر کرتا ہوں اور مسلمانوں کے واسطے پسند کرتا ہوں ان لوگوں نے اس کو منظور کر لیا انہوں نے اس بات پر ان لوگوں سے عہد لئے (جب وعدے لے چکے) تو حضرت عثمان کو (خلافت کے واسطے) منتخب کیا اور ان کی بیعت کی۔ یہ قصہ مشہور ہے ہم نے اس کو کامل میں ذکر کیا ہے یہ عبدالرحمٰن بڑے تاجر تھے (انہوں نے) تجارت میں بہت نفع پایا اور بڑے مالدار تھے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن (ایک دن) حضرت ام المومنین ام سلمہ کے پاس آئے اور کہا اے ماں میں ڈرتا ہوں کہیں مجھ کو میرے مال کی زیادتی ہلاک نہ کر دے حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ بیٹا اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ ہم کو ابومحمد بن ابی القاسم نے کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر محمد بن محمد بن قاسم اور ابوالفتح مختار بن عبدالحمید اور ابوالمحاسن اسعد بن علی اور ابوالقاسم حسین بن علی بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی عبدالرحمٰن بن محمد بن مظفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن حمویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن خزیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیٰی بن اسحٰق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمارہ ابن زاذان نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس بن مالک

سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے عبدالرحمٰن بن عوف نے جب ہجرت کی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور عثمان بن عفان کے درمیان مواخاۃ (آپس میں بھائی چارا کر لینا۔) کرادی تھی ان سے حضرت عثمان نے کہا کہ میرے پاس خرمے کے دو باغ ہیں (ان میں سے) جو چاہو تم پسند کر لو عبدالرحمٰن نے کہا کہ اللہ تمہارے باغ میں برکت دے میں اس واسطے مسلمان نہیں ہوا ہوں۔ تم مجھ کو بازار کا راستہ بتادو (تاکہ کچھ کام کروں) حضرت عثمان نے ان کو (بازار کا) راستہ بتادیا پس (یہ بازار جا کر) گھی اور پنیر اور چمڑے کی خرید فروخت کیا کرتے تھے (اس تجارت سے انہوں نے) مال جمع کر لیا (اس کے بعد) انہوں نے (ایک عورت سے) اپنا نکاح کر لیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آنحضرت نے فرمایا کہ ولیمہ کرو اگر چہ ایک ہی بکری ہو۔

انس بن مالکؓ نے کہا تجارت نے ان کو ایسا نفع دیا کہ) ان کے پاس بہت سا مال (جمع) ہو گیا یہاں تک کہ (ایک مرتبہ) عبدالرحمٰن (ابن عوف) کے سات سو اونٹ گیہوں اور آٹا اور خرمے لادے ہوئے آئے (حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں) کہ جب یہ اونٹ مدینہ (منورہ) میں پہنچے تو مدینہ منورہ والوں کو (ان کی رفتار سے) گونج کی آواز سنائی دی حضرت عائشہ نے (اس گونج کو سن کر) فرمایا کہ یہ گونج کیسی ہے بعض لوگوں نے آپ سے کہا کہ عبدالرحمٰن بن عوف کے اونٹ آئے ہیں اور وہ سات سو ہیں گیہوں اور آٹا اور خرمے لادے ہوئے حضرت عائشہؓ نے (یہ سن کے) فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں گھسٹتے ہوئے جائیں گے جب عبدالرحمٰن کو اس کی خبر پہنچی (تو حضرت عائشہ سے) کہا اے ماں بیشک میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اونٹ مع کل سامان و اسباب کے اللہ کی راہ میں وقف ہیں اسی طرح اس روایت میں ہے کہ ان سے اور حضرت عثمان سے مواخاۃ کرادی تھی مگر صحیح یہ امر ہے کہ سعد بن ربیع انصاری کے ساتھ مواخاۃ ہوئی تھی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے اور معمر نے زہری سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے عبدالرحمٰن بن عوف نے (ایک مرتبہ اپنا) نصف مال جو چار ہزار تھا (اللہ کی راہ میں) خیرات کیا پھر (اس کے بعد) چالیس ہزار دینار خیرات کئے پھر پانچ سو گھوڑے فی سبیل اللہ (یعنی جہاد میں سوار ہونے کے لئے دیئے پھر پانچ سو اونٹ فی سبیل اللہ (جہاد میں) ہیں سواری کے لئے دیئے مال ان کی تجارت ہی سے تھا۔ حمید نے انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے خالد بن ولید اور عبدالرحمٰن بن عوف کے درمیان (کچھ) گفتگو ہو گئی پس خالد نے عبدالرحمٰن سے کہا کہ تم ہم سے ان کاموں کے بابت جو پہلے کر چکے ہو زبان درازی کرتے ہو۔ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا میرے اصحاب کو میرے واسطے چھوڑ دو قسم اس (ذات) کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر کوئی شخص تم میں سے (اللہ کی راہ میں کوہ) احد کے مانند سونا خرچ کرے (تو وہ سونا اصحاب کے) ایک مد یا نصف (مد) کے برابر بھی نہ پہنچیگا اور یہ (واقعہ) دونوں (یعنی عبدالرحمٰن و خالد) کے درمیان اس وقت ہوا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خالد بن ولید کو فتح مکہ کے بعد بنی جذیمہ کے مقتولوں کا خون بہا دیا اور ان کا اسباب جو کچھ لے لیا گیا تھا وہ انہیں لوگوں (یعنی بنی جذیمہ) کو واپس دیا بنو جذیمہ نے ایام جاہلیت میں عوف بن عبد عوف یعنی عبدالرحمٰن کے والد کو قتل کر ڈالا تھا اور خالد کے چچا فاکہ بن مغیرہ کو بھی قتل کر ڈالا تھا عبدالرحمٰن نے خالد سے کہا کہ تم نے ان لوگوں (یعنی بنی جذیمہ) کو اس وجہ سے قتل کیا کہ انہوں نے تمہارے چچا کو قتل کیا تھا۔ خالد نے کہا کہ تمہارے باپ کو بھی تو انہوں نے قتل کیا تھا اور گفتگو میں سختی کی (اس واقعہ کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی) آپ نے وہ الفاظ فرمائے (جو اوپر مذکور ہوئے)۔ ہم کو ابو یاسر بن ابی حبہ اور دوسرے لوگوں نے بطریق اجازت کے خبر دی وہ

کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عمر بن حیویہ اور ابو بکر بن اسماعیل دونوں نے بیان کیا وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں یحییٰ بن محمد بن صاعد نے وہ کہتے ہیں ہم سے حسین بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن کھانا لے کر آئے اور روزے سے تھے پس انہوں نے کہا۔ مصعب بن عمیر شہید ہوئے اور وہ مجھ سے نیک تھے (ان کو) انہیں کی چادر کا کفن دیا گیا وہ (وہ چادر اس قدر چھوٹی تھی) کہ اگر ان کا سر ڈھانکا جاتا تھا تو پیر کھل جاتے تھے اگر پیر ڈھانکے جاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا۔

میں یہ خیال کرتا ہوں کہ (عبدالرحمٰن نے) کہا حضرت حمزہ قتل ہو گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے پھر دنیا ہمارے لئے کشادہ کر دی گئی جس قدر کشادہ کی گئی یا یہ کہا کہ دنیا ہمیں دی گئی جس قدر دی گئی ہمیں اندیشہ ہوتا ہے کہ شاید ہماری نیکیاں ہمیں دنیا میں دی دی گئیں پھر یہاں تک روئے کہ ان کے ہاتھ سے کھانا گر پڑا۔ ہم کو ابو الفضل بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند کو ابو یعلی یعنی احمد بن علی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن اسماعیل یعنی ابو سعید بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کر کے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ عبدالرحمٰن بن عوف کے پاس پہنچے تو وہ لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹ جائیں۔ رسول اللہؐ نے ان کو اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو (یہ اشارہ پا کر انہوں نے نماز پڑھا شروع کی) اور رسول اللہؐ نے عبدالرحمٰن کے پیچھے نماز پڑھی۔ ان سے عبداللہ بن عباس اور عبداللہ ابن عمر اور جابر اور انس اور جبیر بن مطعم اور ابراہیم اور حمید اور ابو سلمہ اور مصعب عبدالرحمٰن کے بیٹوں اور مسور بن مخرمہ عبدالرحمٰن کے بھانجے اور عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اور مالک بن اوس بن حدثان وغیرہم نے روایت کی ہے ۳۱ ہجری میں بمقام مدینہ عبدالرحمٰن کی وفات ہوئی ان کی عمر پچھتر برس کی تھی اور پچاس ہزار دینار اللہ کی راہ میں صرف کرنے کی انہوں نے وصیت کی تھی اس کو عروہ بن زبیر نے بیان کیا ہے اور زہری نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن نے غزوۂ بدر میں جو لوگ شریک تھے اور شہید نہیں ہوئے تھے ان میں سے ہر ایک آدمی کے واسطے چار سو دینار (دے دینے کی) وصیت کی تھی وہ سب سو آدمی تھے ان لوگوں نے (چار چار سو دینار وصیت کے موافق) لے لئے جن لوگوں نے وہ دینار لئے تھے ان میں سے حضرت عثمان بھی تھے اور ایک ہزار گھوڑے اللہ کی راہ دینے کی وصیت کی تھی۔ جب عبدالرحمٰن کی وفات ہوئی حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ اے (عبدالرحمٰن) ابن عوف جاؤ بیشک تم نے اچھا زمانہ پایا اور فتنہ سے پہلے چل دیئے جو لوگ عبدالرحمٰن کا جنازہ اٹھائے ہوئے تھے ان میں سے سعد بن وقاص بھی تھے اور واجبلاہ[1] (یعنی اے میرے پہاڑ چل بسے) کہتے (جا رہے) تھے انہوں نے اپنے متروکہ میں سونا بہت چھوڑا تھا وہ کلہاڑیوں سے کاٹا گیا اس سے (مال کی اس قدر کثرت تھی کہ) لوگوں کے ہاتھ بھر گئے اور ایک ہزار اونٹ اور سو گھوڑے اور تین سو بکریاں جو بقیع میں چرا کرتی تھیں چھوڑیں اور ان کی چار بیویاں تھیں۔ (جن میں سے) ایک عورت کو اسی ہزار روپیہ دے کر ان کے وارثوں نے رخصت کیا یہ عبدالرحمٰن سرخ وسفید خوبصورت آدمی تھے کہرا جسم تھا۔ فراخ چشم، پلکیں زیادہ اور بڑی تھیں۔ ان کی ناک اونچی و لمبی تھی ان کے سر کے بال شانوں تک لٹکے ہوئے تھے اور

---

[1] اس قسم کے الفاظ کسی میت کے غم میں نکالنا شرعاً ممنوع ہیں مگر شدت غم میں جب عقل زائل ہو جائے تو تکلیف شرع قائم نہیں رہتی۔

ان کی دونوں ہتھیلیاں پر گوشت تھیں انگلیاں موٹی تھی اپنی داڑھی اور اپنے سر (کے بال) کو نہیں بدلتے تھے (یعنی) خضاب نہیں لگاتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۶۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی عوف

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی عوف بن جرشی ہیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اسی طرح آدم بن ابی ایاس نے کہا ہے مگر یہ غلط ہے عبدالرحمٰن اہل حمص کے تابعین سے ہیں۔ آدم بن ابی ایاس نے حریز بن عثمان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عوف سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو نماز تاریکی میں پڑھتے ہوئے دیکھے گئے۔ یہ ابن مندہ کا بیان تھا۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی عوف جرشی اہل شام کے تابعین سے تھے بعض متاخرین نے ان کو صحابہ میں کہا ہے۔

میں کہتا ہوں انہیں (ابونعیم) کے مانند ابن مندہ نے بھی کہا ہے کہ بیشک آدم نے ان کے (بیان میں) غلطی کی ہے کیونکہ یہ عبدالرحمٰن اہل حمص کے تابعین سے ہیں پھر (ابن مندہ پر) کوئی طعن کی وجہ نہیں ہے۔

۳۳۶۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عویم

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عویم بن ساعدہ انصاری ہیں۔ ان کے والد کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا نسب بیان کیا جائے گا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ ہجرت کے پیشتر پیدا ہوئے تھے۔ محمد بن اسحٰق نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عویم سے روایت کی ہے کہ جب ہم لوگوں (یعنی اہل مدینہ) نے سنا کہ رسول اللہؐ نے بارادہ ہجرت مکہ سے کوچ کر دیا ہے ہم لوگ (حضور کے استقبال کے واسطے) ہر روز ظہر تک (اپنے اپنے مکانوں سے) نکل کر انتظار کیا کرتے تھے پھر پوری حدیث طول کے ساتھ بیان کی اس کو ابن مندہ نے کہا ہے ابونعیم نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عویم ابن ساعدہ انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا اور آپ پر ایمان بھی لائے تھے یہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ دو دو آدمی (ایک انصاری اور ایک مہاجر) اللہ واسطے بھائی بن جاؤ اور آپ نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ یہ میرے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۶۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ اشجعی

حضرت عبدالرحمٰنؓ۔ عیاش کے والد ہیں اشجعی تھے عبدالرحمٰن اشجعی کے تذکرہ میں ان کا بیان ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۶۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عیسیٰ ثقفی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عیسیٰ بن عقیل اور بعض نے (بجائے عقیل کے) معقل ثقفی بیان کیا ہے۔ زیاد بن علاقہ نے عیسیٰ بن معقل سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہؐ کے پاس مع اپنے لڑکے کے آیا لوگ اس کو عارم کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن نام رکھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۶۹۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن غنام انصاری

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن غنام انصاری ہیں۔ یحییٰ بن یونس نے کتاب مصابیح میں ان کا نام بیان کیا ہے علاوہ یحییٰ کے کسی دوسرے شخص نے ان کا نام نہیں ذکر کیا اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ قعنبی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن بلال نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن عنبسہ سے انہوں نے ابن غنام سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا جس شخص نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی اللھم ما اصبح بی من نعمۃ او باحد من خلقک ومنک ''اے اللہ مجھے یا تیری جس مخلوق کو کوئی نعمت ملتی ہے وہ تیرے ہی فضل سے ملتی ہے۔'' پھر پوری حدیث بیان کی ابونعیم نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن غنام ہی عبداللہ ابن غنام ہیں عبداللہ کے بیان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو بوجہ حدیث قعنبی کے اس شخص کے نام میں بھی ذکر کیا ہے جس کا عبداللہ نام تھا اور ان شخصوں میں بھی بیان کیا ہے جن کا عبدالرحمٰن نام تھا اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ جو قعنبی سے حدیث روایت کی ہے اس کو بھی نقل کیا ہے اور دونوں جگہ ابن غنام ہی بیان کیا ہے یعنی عبداللہ اور عبدالرحمٰن اور دونوں جگہ ابن غنام کا نام نہیں بیان کیا واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۷۰۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن غنم اشعری

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن غنم اشعری ہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مسلمان تو تھے مگر آپ کو دیکھا نہ تھا اور نہ آپ کے پاس وفد میں آئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو یمن کی طرف روانہ کیا تو یہ عبدالرحمٰن ان کے ہمراہ (یمن کی طرف) چلے گئے تھے اور وہیں حضرت عمر ؓ کی خلافت کے زمانے میں ان کا انتقال ہو گیا یہ معاذ کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ان کے شاگرد مشہور تھے انہوں نے حضرت عمرؓ سے حدیثیں سنی ہیں اہل شام میں یہ اتنے بڑے فقہ جاننے والے تھے انہیں نے شام کے تابعین کو فقیہ بنا دیا تھا یہ بڑے قدر اور بزرگی والے تھے یہ وہی عبدالرحمٰن ہیں جنہوں نے ابودرداء اور ابوہریرہ پر (اس وقت) غصہ کیا تھا جب وہ دونوں حضرت معاویہ کا پیغام پہنچا کر حضرت علی کے پاس سے لوٹے ہوئے آ رہے تھے انہوں نے ان دونوں سے کہا تم دونوں سے تعجب ہے کہ کس طرح تم دونوں نے اپنے اوپر وہ امر جائز کر لیا جس کی وجہ سے تم دونوں علی سے کہتے ہو کہ (خلافت کو) مشورہ میں ڈال دو۔

حالانکہ تم دونوں نے سمجھ لیا ہے کہ علی کی بیعت مہاجرین اور انصار اور اہل حجاز اور اہل عراق نے کی ہے اور جو لوگ ان سے راضی ہیں وہ بہتر ہیں ان سے جو ان سے ناراض ہیں اور جس نے ان سے بیعت کی ہے وہ اس شخص سے بہتر ہے جس نے ان کی بیعت نہیں کی اور مشورہ کرنے میں معاویہ کو کون سا دخل ہے اور ان دونوں کو ان کے (قاصد ہو کر) آنے پر برا بھلا کہا (عبدالرحمٰن کے کلام سے ان کو شرمندگی ہوئی اور) اپنے آنے پر دونوں نے ان کے روبرو توبہ کی۔ انہوں نے (یعنی عبدالرحمٰن) نے ۷۸ ہجری میں وفات پائی۔ ان سے ابوادریس خولانی اور اہل شام کی ایک جماعت نے روایت کی ہے اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے ابن مندہ نے ابن یونس سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن غنم بن کریب بن ہانی بن ربیعہ بن عامر بن عدی بن وائل بن

ناجیہ بن حنبل بن جماہر ابن ادعم بن اشعر رسول اللہؐ کے پاس دریا کا سفر طے کر کے آئے تھے اور مروان بن حکم کے ساتھ مصر میں ۶۵ ہجری میں آئے تھے۔ہم کو عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالحمید نے شہر بن حوشب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن غنم سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ اسے عتل الزنیم [1] کے معنی دریافت کئے گئے آپ نے فرمایا عتل الزنیم وہ ہے جو بد خلق تندرست زیادہ کھانے پینے والا لوگوں پر زیادہ ظالم شہوت کثیر رکھنے والا ہو۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں ابوعمر نے جو ابودرداء اور ابوہریرہ پر عبدالرحمٰن کے عتاب کرنے کو ذکر کیا ہے اس میں میرے نزدیک غلطی ہے کیونکہ بنا بر صحیح اقوال کے ابوالدرداء کی وفات اس زمانے سے پہلے ہوئی ہے کہ جس میں حضرت علی کے واسطے بیعت کی گئی تھی ابوعمر نے کہا ہے صحیح یہ ہے کہ ابوالدرداء نے حضرت عثمان کی شہادت سے پیشتر وفات پائی جنہوں نے بیان کیا ہے کہ ابوالدرداء کی ۳۸ ہجری یا ۳۹ ہجری میں وفات ہوئی ان کے قول کی تردید ہوگئی۔واللہ اعلم

۳۳۷۱۔حضرت عبدالرحمٰنؓ بن فلاں

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن فلاں یا فلاں بن عبدالرحمٰن یہ مجہول النسب ہیں۔ان سے حازم بن مروان نے روایت کی ہے۔محمد بن اسحٰق صاغانی نے عصمہ بن سلیمان سے انہوں نے حازم بن مروان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن فلاں یا فلاں بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ایک انصاری شخص کے عقد نکاح میں شریک ہو کر ان کا (خطبہ) نکاح پڑھا اور فرمایا (تم دونوں) خیر اور الفت اور فال نیک اور وسعت رزق پر رہو پھر فرمایا کہ یہاں دف بجاؤ پس لوگ دف لائے اور (ان کے قریب) بجانا شروع کیا۔پھر وہاں (لوگ) میوے اور شکر کے طباق لائے اور وہاں لٹانے لگے لوگوں نے اپنے ہاتھوں کو (اس میوے کے لوٹنے سے) باز رکھا رسول اللہؐ نے (یہ دیکھ کر) فرمایا تم لوگوں کو کیا ہوا جو (اس میوے کو) نہیں لوٹتے لوگوں نے عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ کیا آپ نے ہم کو لوٹنے سے منع نہیں فرمایا ہے۔رسول اللہؐ نے فرمایا میں نے لشکروں کی لوٹ سے منع کیا ہے عقد نکاح میں لوٹ سے منع نہیں کیا ہے۔پھر تو رسول اللہؐ نے بھی ان کے ساتھ شریک ہو کر (اس سے میوے کو) کھینچنا شروع کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ابونعیم نے کہا ہے کہ محمد بن اسحٰق سے اسی طرح یہ حدیث روایت کی گئی ہے ابومسلم کشی نے عصمہ سے انہوں نے حازم سے جو بنی ہاشم کے غلام تھے انہوں نے لمازہ سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے معاذ بن جبل سے اس حدیث کو روایت کر کے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے عقد نکاح میں شریک ہوئے پھر (پہلی حدیث کے) مانند پوری حدیث بیان کی۔

---

[1] عتل بضم عین وتا فوقانی وتشدید لام اس شخص کو کہتے ہیں جو نہایت سرکش بد عادت سخت گفتار ہو لوگوں کو آزار بہت دیتا ہو خوراک زیادہ رکھتا ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عتل بعد ذلک زنیم زنیم بفتح زائے معجمہ وکسر نون وہ مجہول النسب ہے کہ کسی قوم میں مل جائے اور اسی قوم میں سے پکارا جائے ذلیل اور جدار اور بد عادت اور وہ کمینہ جو اپنی ذلت اور کمینگی کی وجہ سے مشہور ہو۔۱۲

۳۳۷۲۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن قتادہ سلمی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن قتادہ سلمی شامی ہیں۔ ان سے ایک حدیث جس کی سند مضطرب ہے روایت کی گئی ہے راشد بن سعد نے انہیں سے حدیث کو روایت کیا ہے اس کو ابو عمر نے بیان کیا ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن قتادہ سلمی ہیں ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ ہم کو ابو یاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے راشد بن سعد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قتادہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر ان کے صلب سے ان کی اولاد کو پیدا کر کے فرمایا کہ یہ لوگ جنتی ہیں اور میں کچھ پروا نہیں رکھتا ہوں اور یہ دوزخی ہیں اور میں کچھ پروا نہیں رکھتا ہوں پھر کسی نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ پھر ہم لوگ کیوں عمل کریں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا یہ بھی مقدر ہو چکا ہے معن بن عیسیٰ وعبداللہ بن وہب وحماد بن خالد خیاط وغیرہم نے حضرت معاویہ سے اسی حدیث کے مانند نقل کر کے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۷۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی قراد سلمی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی قراد سلمی۔ ان کا اہل حجاز میں شمار ہے۔ ان کو بعض لوگ ابن فاکہ بھی کہتے ہیں۔ ان سے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت اور حارث ابن فضیل نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوالقاسم یعنی یعیش بن صدقہ فقیہ نے اپنی سند کو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ نے وہ کہتے تھے ہم سے ابو جعفر خطمی یعنی عمیر بن یزید نے عمارہ بن خزیمہ اور حارث بن فضیل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی قراد سے نقل کر کے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ رفع حاجت کے واسطے نکلا حضرت جب (رفع) حاجت کا ارادہ کرتے تھے تو دور (تشریف لے) جاتے تھے۔ ابو جعفر انصاری نے حارث بن فضیل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی قراد سے روایت کی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز وضو کیا اور لوگ آپ کے وضو کا غسالہ لے لے کے اپنے چہروں پر ملنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کس شے نے اس فعل پر تم کو ترغیب دی لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے آنحضرتؐ نے فرمایا جس کو یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہو کہ اللہ ورسول اس سے محبت کریں اس کو چاہیے کہ سچ بولے اور امانت میں خیانت نہ کرے اور ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۷۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن قرط ثمالی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن قرط ثمالی ہیں۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ میں ان کو عبداللہ بن قرط کا بھائی سمجھتا ہوں انہوں نے شام میں سکونت اختیار کی تھی۔ اہل فلسطین میں ان کا شمار ہے۔ مسکین بن میمون نے جو مسجد رملہ کے موذن تھے عروہ بن رویم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قرط سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شب (یعنی شب معراج میں) مسجد اقصیٰ تک (جو ملک شام میں بیت المقدس کے نام سے مشہور ہے) اس شب میں جس میں آپ کو معراج ہوئی اور مسجد اقصیٰ تک آپ

پہنچائے گئے مقام ابراہیم اور زمزم کے درمیان (تشریف فرما) تھے جبرائیل آپ کے داہنی طرف اور میکائیل بائیں (طرف) تھے پھر وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر اڑے یہاں تک کہ آپ ساتوں آسمانوں تک پہنچے بعدہ پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ مسکین بن میمون نے عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے مسکین اور عبدالرحمٰن کے درمیان میں عروہ کو بھی بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۳۳۷۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن قیظی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن قیظی بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ انصاری ہیں غزوۂ احد میں اپنے والد قیظی کے ساتھ شریک تھے اور واقعہ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۷۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن کعب۔ ابولیلیٰ) انصاری

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن کعب۔ ان کی کنیت ابولیلیٰ تھی انصاری مازنی ہیں۔ مازن بن نجار کے خاندان سے تھے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کا نام عبداللہ بن کعب بیان کرتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں غزوہ بدر میں شریک تھے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں نہ جا سکنے کی وجہ سے رونے لگے تھے پس ان کے اور ان کے ساتھیوں کے حق میں (یہ آیت نازل ہوئی تولوا و اعینهم تفیض من الدمع حزنًا ان لا یجد وا ما ینفقون ''وہ لوگ لوٹ گئے اس حال میں کہ آنکھوں سے آنسو جاری تھے اس رنج میں کہ ان کے پاس خرچ کرنے کو نہیں ہے۔'' ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بعض علما نے ابونعیم کے اس قول کو ذکر کر کے بعض نے ان کا نام عبداللہ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابونعیم کی غلطی ہے کیونکہ کسی عالم نے ابولیلیٰ کا نام عبداللہ نہیں بیان کیا بلکہ ان کا نام عبدالرحمٰن تھا اور ان کے بھائی تھے ان کا نام عبداللہ تھا۔ ابن کلبی نے عبدالرحمٰن اور عبداللہ فرزندان کعب کو بھائی بھائی لکھا ہے اس سے ابونعیم کے قول کی تردید ہو گئی۔

۳۳۷۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن لاشر

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن لاشر ابوثعلبہ خشنی کے بھائی تھے ان کے نام میں بہت اختلاف کیا گیا ہے ہم نے اس (اختلاف) کو ان کے بھائی کے تذکرہ میں ذکر کر دیا ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں وفات پائی تھی قاسم بن ثابت کی (کتاب) دلائل النبوت وغیرہ میں ان کا ذکر بہت ہے۔ ان کا تذکرہ غسانی نے لکھا ہے۔

۳۳۷۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ماعز

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ماعز ان کو علی بن سعید عسکری نے افراد میں ذکر کیا ہے۔ اور ابن مندہ نے ان کو عبداللہ کے نام میں بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۷۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مالک بن شداد داری

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مالک بن شداد بن جزیمہ بن ذراع بن عدی بن دار بن ہانی داری ہیں رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عبدالرحمٰن رکھا ان کا (اصل) نام عروہ تھا اور تمیمداری کے قبیلہ سے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے عروہ بن مالک کے نام میں کیا ہے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام مروان بن مالک تھا رسول اللہؐ نے عبدالرحمٰن نام رکھا یہ ان داریوں میں سے ہیں جن کے لئے رسول اللہؐ نے (غنیمت) خیبر (میں سے کچھ دینے) کی وصیت فرمائی تھی۔

۳۳۸۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ

حضرت عبدالرحمٰنؓ۔ محمد کے والد ہیں۔ مجہول ہیں۔ ان کا صحابی ہونا مشہور نہیں ہے ان کو (بعض لوگوں نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ وکیع نے محمد ابن فضیل سے انہوں نے یحییٰ بن محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ جب آپ خیبر میں تشریف لائے تو آپ کے پاس ایک یہودی عورت بکری کا بھنا ہوا گوشت لائی آپ نے اور بشر بن براء بن معرور نے اس گوشت کو کھالیا اور پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۳۸۱۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن محیریز

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن محیریز۔ ان سے دعا مانگتے وقت ہاتھ اٹھانے کی کیفیت میں حدیث (مروی) ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کی (حدیث) میرے نزدیک مرسل ہے ان کو صحابہ میں ذکر کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے سوا اس کے کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جو رسول اللہؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اس کے متعلق عبداللہ بن محیریز کے بیان میں بحث ہو چکی ہے۔ عقیلی نے بھی ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ تھا اور (یہ) بڑے بزرگ تھے۔

۳۳۸۲۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مدلج

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مدلج ان کو ابن عقدہ نے بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ ابوغیلان یعنی سعد بن طالب سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے عمرو ذی مر اور یزید بن یثیع اور سعید بن وہب اور ہانی بن ہانی سے روایت کی ہے ابواسحٰق نے کہا ہے کہ مجھ سے بیشمار لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت علی نے لوگوں کو کوفہ کے میدان میں قسم دے کر پوچھا کہ کن لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے قول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ کو سنا ہے (جس نے سنا ہو بیان کرے یہ سن کے) کچھ لوگ کھڑے ہو گئے اور گواہی دی کہ (ہم نے) اس کو رسول اللہؐ سے سنا ہے اور کچھ آدمیوں نے اس کو چھپایا (ان کی یہ حالت ہوئی) کہ دنیا میں اندھے ہو گئے اور اور ان کو کوئی آفت (ضرور) پہنچی ان میں (یعنی جنہوں نے اس خبر کو پوشیدہ رکھا تھا) سے یزید بن ودیعہ اور عبدالرحمٰن بن مدلج بھی تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۳۸۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مربع

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مربع بن قیظی۔ ان کا نسب ان کے بھائی عبداللہ کے بیان میں پہلے گزر چکا ہے۔ یہ انصاری حارثی

ہیں غزوۂ احد میں اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک تھے جسر ابوعبید کے واقعہ میں شہید ہوئے۔ یہ دونوں (یعنی عبدالرحمٰن اور عبداللہ) زید ابن مربع اور مرارہ بن مربع کے بھائی ہیں۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۳۸۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مرقع

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مرقع سلمی ہیں۔ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان سے ابویزید مدنی نے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن نے کہا رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں ایک ہزار آٹھ سو صحابی کو ساتھ لے کر جہاد کیا پھر اس کو اٹھارہ حصوں پر تقسیم کیا۔خیبر اس وقت میوہ جات سے سرسبز تھا لوگ میوہ کھانے میں مشغول ہو گئے (جس کی وجہ سے) ان سب کو بخار ہو گیا۔ جب بخار میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے رسول اللہؐ سے (اپنی بیماری کی) شکایت کی آپ نے فرمایا اے لوگو! بخار (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) قید خانہ ہے اور (دوزخ کی) آگ کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ تم کو پکڑ لے (یعنی جب بخار میں مبتلا ہو جاؤ) تو اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو (یعنی غسل کرو حسب الحکم) ان لوگوں نے ویسا ہی کیا پس ان کا بخار جاتا رہا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۸۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ مزنی

مزنی عمرو کے والد ہیں انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے یحییٰ بن شبل نے عمرو بن عبدالرحمٰن مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ سے اعراف والوں کی کیفیت پوچھی گئی پھر پوری حدیث بیان کی۔ان کا تذکرہ یہاں پر ابونعیم اور ابوعمر نے لکھا ہے اور لوگوں نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابی عبدالرحمٰن کے بیان میں ذکر کیا ہے اور ہم نے یہاں پر اس وجہ سے ان کا تذکرہ لکھا ہے کہ کوئی شخص ان کا تذکرہ (یہاں پر) نہ دیکھ کر یہ خیال کرے کہ میں نے ان کا بیان چھوڑ دیا ہے۔

۳۳۸۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ مزنی

حضرت عبدالرحمٰنؓ مزنی ہیں شریک بن عبداللہ نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ علی میں (اللہ کی طرف سے) نو خصلتیں عنایت ہوئی ہیں (ان میں) تین (خصلتیں) دنیا میں اور تین آخرت میں اور تین (خصلتوں) کی ان کے واسطے میں امید کرتا ہوں اور ایک (خصلت) جو ان کے واسطے ہے اس سے میں خوف کرتا ہوں اور پوری حدیث بیان کی ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھ کر بیان کیا ہے کہ اس بات کا احتمال ہوتا ہے کہ یہ ان دونوں عبدالرحمٰن میں سے ایک ہیں۔جن کا ذکر ہو چکا ہے۔

۳۳۸۷۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مسعود خزاعی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مسعود خزاعی ہیں انہوں نے شام میں سکونت اختیار کی تھی محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اسماعیل ابن عیاش نے سعید بن عبداللہ خزاعی سے انہوں نے ہثیم بن مالک طائی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مسعود خزاعی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اے لوگوں خوشی اور ناخوشی (غرض ہر حال) میں (حاکم کی بات) سننا اور ماننا اپنے اوپر لازم کرو (تم لوگ) آگاہ رہو بے شک جو شخص سنے اور مانے اس پر کوئی الزام نہیں ہے جو سنے اور نہ مانے

اس کا کوئی عذر (قبول) نہیں اور تم لوگ اللہ عزوجل کی طرف نیک گمان رکھنا اپنے اوپر لازم سمجھو کیونکہ اللہ ہر بندے کو اس کے نیک گمان کے موافق دیتا ہے بلکہ اس سے زیادہ دیتا ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۳۸۸۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مطاع

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مطاع بن عبداللہ بن غطرف بن عبدالعزیٰ بن جثامہ بن مالک بن ملادم بن مالک بن رہم بن یشکر بن مبشر بن غوث بن مر جو تمیم بن مر کے بھائی ہیں بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عبدالرحمٰن کندہ (کے خاندان) سے ہیں اور شرجیل بن حسنہ کے بھائی تھے اعمش نے زید بن وہب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حسنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس (مکان سے) نکل کر تشریف لائے اور آپ کے پاس سپر کے مانند کوئی چیز تھی۔اسی کو سامنے (پردہ کے لئے) رکھ کر آپ نے پیشاب کیا بعض لوگوں نے (یہ حالت دیکھ کر) کہا دیکھو رسول اللہؐ پیشاب کرتے ہیں جس طرح عورتیں پیشاب کرتی ہیں یہ سن کر رسول اللہؐ نے فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ (اس بارے میں) بنی اسرائیل پر کیا آفت آئی ان کے یہاں یہ دستور تھا کہ جس چیز میں پیشاب لگ جاتا اس کو قینچی سے کاٹ ڈالتے پس ان کے ایک حاکم نے ان کو اس فعل سے منع کیا اس کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ان کا تذکرہ اس بیان میں ابونعیم اور ان کے دادا نے لکھا ہے لیکن ابن مندہ اور ابوعمر نے عبدالرحمٰن بن حسنہ کے بیان میں یہ ذکر لکھا ہے اور وہ دونوں ایک ہی ہیں واللہ اعلم۔

۳۳۸۹۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مطیع

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مطیع بن نوفل بن معاویہ انہوں نے رسول اللہؐ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ جس شخص کی نماز عصر فوت ہو جائے الخ مگر ایک نام میں دوسرے نام کا داخل کر دینا صحیح نہیں ہے اس طرح ابن طہمان نے عباد بن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مطیع بن نوفل سے اسی طرح روایت کی ہے غلط ہے اور ابن ابی ذئب نے زہری سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے نوفل سے مرسل روایت کی ہے ابونعیم نے کہا کہ عبدالرحمٰن ابن مطیع کا تابعین میں شمار ہے اور انہوں نے نوفل بن معاویہ سے روایت کی ہے پس بعض متاخرین نے جو کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن مطیع بن نوفل بن معاویہ تو یہ بیان (نسب) میں غلطی کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۹۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن معاذ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن معاذ بن جبل انصاری ہیں۔ان کا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔انہوں نے اپنے والد کے ساتھ طاعون عمواس واقع ۱۸ ہجری میں وفات پائی یہ (ایک) بزرگ شخص تھے۔لوگوں نے ان کی بابت اختلاف کیا ہے بعض لوگوں نے تو کہا ہے کہ معاذ بن جبل کے کوئی لڑکا ہی نہیں پیدا ہوا اور زبیر نے کہا ہے عبدالرحمٰن بن معاذ بن جبل نے (مرض) طاعون میں (مبتلا ہو کر) شام میں وفات پائی۔یہ عبدالرحمٰن ان لوگوں میں آخری شخص تھے جو بنی ادی بن سعد برادر سلمہ بن سعد کی اولاد سے باقی رہ گئے تھے یہ تمام لوگ گزر گئے اور ان کا شمار بنی سلمہ میں ہے ابن کلبی نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن معاذ بن جبل اپنے والد کے پیشتر طاعون میں مبتلا ہو کر انتقال کر گئے تھے۔جن لوگوں نے کہا ہے کہ معاذ کے لڑکا ہوا ہی نہیں شاید ان کا یہ مطلب ہو کہ

معاذ نے (اپنے بعد) کوئی لڑکا نہیں چھوڑا (اگر یہی مراد ہے تو) ان لوگوں کا قول ابن کلبی کے مانند ہے کہ عبدالرحمٰن اپنے والد کے پیشتر مر گئے تھے (اور اگر یہ مراد نہیں ہے تو) عبدالرحمٰن بن معاذ (ایک) مشہور (شخص) ہیں اور ان کے صحابی ہونے میں بھی شک نہیں ہے کیونکہ ۱۸ ہجری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تقریباً آٹھ برس بعد ان کی وفات ہوئی تھی اور جب آپ کی وفات ہوئی تھی تو یہ بڑے تھے پس (یہ امر ضروری ہے کہ) صحابی بھی تھے اور مدینہ کے رہنے والے تھے مدینہ سے باہر کے بھی نہیں تھے کہ (ان کی نسبت) کہا جاتا کہ یہ وفد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس نہیں آئے تھے۔ واللہ اعلم صحیح یہی ہے کہ ان کی وفات آپ کے والد معاذ کے پہلے ہوئی تھی۔

ہم کو عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے محمد بن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابان بن صالح نے شہر بن حوشب سے انہوں نے رابتہ سے روایت کر کے بیان کیا جو ان کی قوم میں سے ایک شخص تھے اور ان کے والد کے بعد انہوں نے ان کی والدہ سے نکاح کر لیا تھا اور وہ طاعون عمواس میں موجود تھے۔ وہ کہتے تھے جب مرض زیادہ ہونے لگا تو ابوعبیدہ بن جراح لوگوں میں خطبہ پڑھنے کے واسطے کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگو یہ مرض تمہارے واسطے رحمت خدا ہے اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور (اسی مرض میں) تم سے پہلے نیک لوگوں کی موت آئی ہے اور ابوعبیدہ بے شک اللہ سے چاہتا ہے کہ اس مرض میں جو حصہ اس کا ہو اس کو عنایت ہو رابہ کہتے تھے پس ابوعبیدہ طاعون میں مبتلا ہوئے اور وفات پائی اور معاذ بن جبل کو لوگوں پر خلیفہ کر گئے۔ (وہ بھی) خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگو بے شک یہ مرض تمہارے پروردگار کی رحمت ہے اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی موت (اسی میں ہوئی) ہے معاذ بھی چاہتا ہے کہ اللہ اس کی اولاد کے واسطے بھی کچھ اس مرض سے حصہ عنایت کرے پس (اس دعا کے بعد) ان کے بیٹے عبدالرحمٰن طاعون میں مبتلا ہوئے اور انتقال ہو گیا پھر کھڑے ہو کر انہوں نے اپنے واسطے بھی پروردگار سے دعا کی دعا مانگتے ہی طاعون میں مبتلا ہو گئے اور انتقال ہو گئے اور پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۳۹۱۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن معاذ بن عثمان قریشی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن معاذ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تیمی طلحہ بن عبیداللہ کے چچازاد بھائی اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے ان سے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے روایت کی ہے مگر ان کو دیکھا نہیں ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند کو سلیمان بن اشعث تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوارث نے حمید اعرج سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن معاذ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا اور ہم لوگ (مقام) منیٰ میں تھے پس ہم لوگوں کی سماعت ایسی کشادہ (یعنی بہت تیز) ہو گئی کہ آپ جو کچھ فرماتے تھے اس کو ہم لوگ سن رہے تھے اور ہم لوگ اپنی اپنی فرودگاہوں میں تھے آپ نے مناسک (حج) تعلیم فرمانا شروع کیے یہاں تک کہ کنکریاں پھینکنے کے احکام تک پہنچے۔ تو آپ نے دونوں سبابہ انگلیوں کو (برابر) رکھ کر فرمایا (رمی) خذف کی کنکریوں سے (چاہیے) پھر مہاجرین کو (قیام) کا حکم دیا انہوں نے مسجد کے آگے قیام کیا انصار کو (قیام کا) حکم

یا وہ مسجد کے پیچھے مقیم ہوئے۔ راوی کہتا ہے کہ ان سب کے بعد تمام آدمیوں نے اپنے اترنے کا سامان کیا اس کو حسن بن عمارہ نے حمید اعرج سے انہوں نے محمد بن عباد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن معاذ سے اسی طرح روایت کیا ہے محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے جو انہیں کی قوم سے تھا روایت کی ہے کہ ان عبدالرحمٰن کو لوگ ابن معاذ کہتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۹۲۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن معاویہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن معاویہ۔ ان کو (کچھ لوگوں نے) صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ انہوں نے مصر میں سکونت اختیار کی تھی۔ یزی ابن ابی حبیب نے سوید بن قیس سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہؐ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہؐ کونسی چیز حلال ہے اور کونسی چیز مجھ پر حرام ہے راوی نے کہا رسول اللہؐ نے (یہ سن کے) سکوت فرمایا پھر (اس شخص نے) رسول اللہؐ سے یہی سوال تین بار کیا اور آنحضرتؐ نے ہر بار سکوت کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے فرمایا کہ دریافت کرنے والا کہاں ہے اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ہوں آپ نے فرمایا جس چیز سے تیرا قلب انکار کرے اس کو تو چھوڑ دے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۹۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن معقل سلمی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن معقل، سلمی ہیں دثینہ کے حاکم تھے۔ حسن بن ابی جعفر نے ابومحمد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن معقل حاکم دثینہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ کفتار کی نسبت کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا نہ اس کو کھاتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں میں نے عرض کیا جب تک آپ منع نہ کریں گے بیشک میں اس کو کھایا کروں گا پھر میں نے عرض کیا آپ گوہ کی نسبت کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ اس (کے کھانے) سے منع کرتا ہوں میں نے عرض کیا جب تک آپ منع نہ کریں گے میں اس کو کھایا کروں گا۔ پھر میں نے عرض کیا کہ خرگوش کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ حرام سمجھتا ہوں میں نے عرض کیا جب تک آپ حرام نہ کریں گے میں اس کو کھایا کروں گے پھر میں نے عرض کیا کہ لومڑی کی نسبت کیا حکم ہے آپ نے فرمایا (کیا) کوئی اس کو کھاتا ہے (یعنی وہ کھانے کی چیز نہیں ہے) پھر میں نے عرض کیا بھیڑیے کی نسبت کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا (کیا) اس کو کوئی شخص کھاتا ہے۔ یعنی وہ کھانے کی چیز نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۹۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن معمر انصاری

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن معمر انصاری ہیں ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے۔ ان سے محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ ان کو بخاری نے وحدان میں ذکر کیا ہے۔ محمد بن ابراہیم انصاری نے عبدالرحمٰن بن معمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ (رمضان میں) سحری کھایا کرو بے شک اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت نازل کرتا ہے اگر چہ تھوڑی کھجوروں سے ہی (سحری) ہو یا روٹی کے ایک ٹکڑے سے ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۳۹۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مکفوف

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مکفوف۔ ان کا ذکر صلوٰۃ الاعمی (یعنی نابینا کی نماز پڑھنے کے بیان) میں کیا گیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہم نے کتاب وظائف میں ان کو ذکر کیا ہے۔

۳۳۹۶۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مل

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن مل اور بعض لوگوں نے ابن مل بیان کیا ہے (اور آگے ان کا نسب اس طرح ہے) ابن عمرو بن عدی بن وہب بن ربیعہ ابن سعد بن خزیمہ بن کعب بن رفاعہ بن مالک بن نہد بن زید نہدی تھے ان کی کنیت ابوعثمان تھی اور نہد (خاندان قضاعہ سے ایک قبیلہ ہے یہ عبدالرحمٰن رسول اللہؐ کے زمانے میں ایمان تو لائے تھے مگر آپ کو دیکھا نہیں ہے انہوں نے رسول اللہؐ کے (مقرر کئے ہوئے) محصلین زکوٰۃ کو تین مرتبہ زکوٰۃ دی تھی اور رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے دو حج کئے تھے اور حضرت عمر بن خطاب ؓ کے زمانے میں مدینہ آئے تھے اور انہیں کے زمانے میں بہت سے جہاد کئے۔ قادسیہ اور جلولا اور تستر اور نہاوند اور آذربیجان اور مہران کی فتح میں عراق سے (آکر) شریک ہوئے شام سے (آکر) یرموک (کے واقعہ میں) شریک ہوئے۔ ابوعثمان نے کہا ہے میرا سن ایک سو تیس برس کے قریب پہنچ گیا اب ہر چیز میں کمی مجھے محسوس ہو رہی ہے (بینائی سماعت غرض تمام قویٰ کمزور ہو گئے) سوا امیدوں کے کہ وہ اب بھی ویسی ہی ہیں جیسی تھیں۔ یہ عبدالرحمٰن عبادت (خدا) زیادہ کرتے تھے ان کی قرات بہت اچھی تھی بارہ برس سلمان فارسی کے ساتھ رہے عاصم احول نے بیان کیا ہے کہ ابوعثمان نہدی سے میں نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے انہوں نے کہا نہیں میں نے کہا (کیا) ابوبکر ؓ کو دیکھا ہے کہا نہیں لیکن حضرت عمر ؓ کے ساتھ رہا ہوں جیسے وہ خلیفہ ہوئے اور میں نے تین مرتبہ نبیؐ کے پاس صدقہ بھیجا تھا۔ یہ عبدالرحمٰن کوفہ میں رہتے تھے مگر جب (وہاں) سے حضرت حسین کی شہادت ہوئی تو بصرہ میں چلے گئے اور کہا کہ جس شہر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ شہید ہو جائے وہاں نہیں رہتا ہوں۔ ابوعثمان نے کہا کہ ہم (ایام) جاہلیت میں ایک بت کی پرستش کیا کرتے تھے لوگ اس (بت) کو یغوث کہا کرتے تھے اور ایک سیسے کا بت خاندان قضاعہ کے پاس تھا (جس کو انہوں نے) عورت کے مانند بنایا تھا۔ میں نے ذوالخلصہ کی بھی پرستش کی۔ ہم لوگ پتھر کی پرستش کیا کرتے تھے (جہاں کہیں پتھر دیکھتے تھے) اس کو اپنے ساتھ اٹھا لیتے تھے پھر جب اس (پتھر) سے اچھا (دوسرا پتھر) دیکھتے تھے تو اس کو پھینک دیتے تھے اور دوسرے (پتھر) کی پرستش کرنے لگتے تھے جب (کوئی) پتھر (ہماری لاعلمی میں) اونٹ پر سے گر جاتا تھا تو ہم لوگ کہتے تھے کہ ہمارا خدا گر پڑا اب کوئی دوسرا پتھر ڈھونڈو (یہی کیفیت رہا کرتی تھی) یہاں تک کہ میں نے اسلام کی پیروی کی۔ یہ عبدالرحمٰن نماز بہت پڑھا کرتے تھے (اس قدر) نماز پڑھا کرتے تھے کہ ان پر غشی (طاری) ہو جاتی تھی انہوں نے عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابی بن کعب اور سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید اور حذیفہ اور سلمان اور ابن عباس اور ابوموسیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) وغیرہم سے روایت کی ہے ان سے عاصم احول اور سلیمان تیمی اور داؤد بن ابی ہند و قتادہ اور حمید طویل اور ایوب وغیرہم نے روایت کی ہے ۹۵ ہجری میں ان کا انتقال ہوا تھا اس کو عمرو بن علی اور ترمذی نے بیان کیا ہے محمد بن سعد نے کہا ہے کہ ایک سو چالیس برس زندہ رہے حجاج کے دور میں فوت ہوئے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا

۸۱ہجری میں ان کی وفات ہوئی اور بعض نے بیان کیا ہے کہ ۱۰۰ ہجری میں وفات ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۹۷۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن نحام

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن نحام بعض لوگوں نے ابن ام نحام بیان کیا ہے کعب بن مرۃ کی حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومعاویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اعمش نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے شرحبیل بن سمط سے روایت کر کے بیان کیا کہ شرحبیل نے کعب بن مرہ سے کہا اے کعب بن مرہ ہم سے کوئی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کرو اور ڈراؤ کعب نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے اہل حرفہ تم لوگ تیر اندازی کیا کرو جس کا ایک تیر بھی دشمن کے پڑ گیا اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بسبب تیر کے بلند کر دے گا عبدالرحمٰن بن ام نحام نے عرض کیا یا رسول اللہ ؐ درجہ کیا (شئے) ہے (راوی نے) کہا رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ وہ درجہ تمہاری ماں کی چوکھٹ کی طرح نہیں ہے بلکہ دو درجوں کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔ اس کو اسباط بن محمد نے اعمش سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے بن ابی عبیدہ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا ہے اور اس حدیث کی روایت میں عبدالرحمٰن بن ام نحام کہا ہے۔

۳۳۹۸۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن نعمان

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن نعمان بن بزرج ان کو سیف نے فتوح میں ذکر کر کے کہا ہے کہ مقام سبا کے لوگوں میں سے جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایمان لائے وہ باذان اور سعد بن بالویہ اور عبدالرحمٰن بن نعمان بن بزرج اور وکبود ہیں۔

۳۳۹۹۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن نیار اسلمی

حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن نیار اسلمی ہیں بعض لوگوں نے ان کو ہانی بن نیار کہا ہے اور یہی صحیح ہے یحیٰی بن خدام نے عبدالرحمٰن بن یزید مقری سے ان کے نام کو اسی طرح روایت کر کے بیان کیا ہے اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ ابویحیٰی بن ابی میسرہ سے انہوں نے عبداللہ بن یزید مقری سے انہوں نے سعید بن ابی ایوب سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے بکیر بن اشج سے انہوں نے سلمان بن یسار سے انہوں نے ابن نیار سے روایت کی ہے بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کسی کو (کسی خطا قصور میں) دس کوڑے سے زیادہ نہ مارے جائیں سوا منہیات الٰہی میں سے کسی چیز کے ارتکاب کے اور اسی طرح ابونعیم نے کہا ہے۔ ان دونوں نے (نسب میں تو) نام بیان کیا ہے اور حدیث جو روایت کی ہے اس میں سوائے ابن نیار کے ان کا نام نہیں ذکر کیا۔ ابن مندہ نے جو حدیث بیان کی ہے اس کو ہم نے ذکر کر دیا (اب رہے) ابونعیم انہوں نے اپنی سند کے ساتھ بشر بن موسیٰ سے انہوں نے عبداللہ سے ابن مندہ کے مانند روایت کی ہے۔ عبداللہ نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوبرزہ اسلمی ہے اور ان کا نام نضلہ بن عبید ہے مگر جس نے ان کو ابوبردہ اسلمی کہا ہے تو ابوبردہ کا نام ہانی تھا ان کو عبدالرحمٰن کہنا غلط ہے اس حدیث کو مقری کے سوا دوسروں نے بھی روایت کیا ہے مگر اسی (پہلی) طرح (ابن نیار کا) نام نہیں بیان کیا۔ ہم کو اسماعیل بن علی اور سب لوگوں

نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے بکیر بن عبداللہ بن اشج سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے عبدالرحمٰن ابن جابر بن عبداللہ سے انہوں نے ابو بردہ بن نیار سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو منہیات اللہ عزوجل نے بیان کر دیئے ہیں ان کے علاوہ کسی اور قصور میں) دس کوڑوں سے زیادہ نہ لگائے جائیں ابو بردہ بن نیار کا نام ہانی ہے جس نے ان کا نام عبدالرحمٰن بیان کیا ہے۔ اس نے غلطی کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح ذکر کر کے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن کو بعض لوگ ہانی بن نیار اسلمی کہتے ہیں اور یہی قول صحیح ہے یہ قول (ان دونوں کا) میرے نزدیک غلط ہے کیونکہ انہوں نے ہانی بن نیار یعنی ابو بردہ کو خاندان بلی کی طرف منسوب کیا ہے اور بلی براٗبن عازب کے ماموں ہیں۔ ان سے (یعنی ہانی بن نیار سے) ابونعیم نے وہ حدیث روایت کی ہے جس کو اس بیان میں ذکر کیا ہے کہ دس کوڑوں سے زیادہ الخ پس اس سیاق سے ظاہر ہو گیا کہ عبدالرحمٰن بن نیار ہی ہیں جن کا اس بیان میں تذکرہ ہوا ہے اور دونوں نے کہا ہے کہ ہانی بن نیار صحیح (نام) ہے یہ اسلمی ہیں یہ کچھ چیز نہیں ہے کیونکہ ان دونوں نے اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے نقل کیا ہے کہ ہانی بن نیار بلوی ہیں۔ ان کا نام کسی نے عبدالرحمٰن نے نہیں کہا ہے۔

۳۴۰۰۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن واثلہ انصاری

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن واثلہ انصاری ہیں۔ ان کو ابوعلی یعنی احمد بن عثمان ابہری نے (اپنی کتاب) طوالات میں نبی ﷺ کی وفات کے بیان میں ذکر کیا ہے انہوں نے اپنی سند کو جعفر بن محمد بن علی تک پہنچا کر کہا ہے کہ جعفر نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے حضرت علی مرتضٰی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ کے یمن بھیجے جانے اور وہاں سے ان کے لوٹنے کا تذکرہ کیا یہاں تک کہ کہا جب معاذ مدینہ سے دو منزل نکل گئے یکا یک انہوں نے رات کی تاریکی میں ایک شخص کو پکارتے ہوئے سنا وہ کہتا تھا کہ اے محمد کے خدا معاذ بن جبل کو خبر پہنچا دے کہ محمد ﷺ نے دنیا سے مفارقت کی اور زمین کے نیچے استراحت کر رہے ہیں۔ (اس کو سن کر) معاذ نے اس کے پاس جا کر کہا تجھ کو تیری ماں روئے (بتلا) تو کون ہے۔ (اس نے) کہا میں عبدالرحمٰن بن واثلہ انصاری ابوبکر صدیق کا پیغام معاذ بن جبل کے لئے جا رہا ہوں کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کی مفارقت کی خبر کر دوں اور یہ خط ان کو دے دوں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۰۱۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن وائل

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن وائل بن عامر بن مالک بن لوذان۔ صحابی ہیں غزوۂ احد اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ اس کو ابن قداح نے بیان کیا ہے مگر ابن قداہ کے سوا کسی شخص نے ان کا غزوۂ احد میں شریک ہونا نہیں بیان کیا۔

۳۴۰۲۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ

حضرت عبدالرحمٰنؓ۔ ہند کے والد تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے ابراہیم بن سعد نے اپنی خالہ ہند سے انہوں

نے اپنے والد عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے انہوں نے نبی ﷺ کی صحبت اٹھائی تھی یہ اپنے بستر کی تہ میں ایک چھڑی رکھا کرتے تھے ان کے بیٹے بھانجے جب ان کے پاس آتے اور کوئی شخص ان میں سے حدیث بیان کرنے لگتا اور کہتا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تو یہ اس پر چھڑی نکال لیتے اور کہتے کہ تجھ کو رسول اللہ سے روایت حدیث سے کیا تعلق۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۰۳۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن یربوع

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن یربوع یہ مولفۃ القلوب (مولفۃ القلوب وہ لوگ ہیں جو بظاہر اسلام لائے تھے مگر ان کے دل میں اسلام کی جڑ مضبوط نہ ہوئی تھی آنحضرتؐ ان لوگوں کو بغرض تالیف کچھ دیا کرتے تھے اسی وجہ سے ان کو مولفۃ القلوب کہتے ہیں۔) سے تھے علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ مولفۃ القلوب تیرہ آدمی تھے آٹھ آدمی تو قریشی تھے (باقی اور لوگ تھے) ان قریشیوں میں ابوسفیان بن حرب تھے جو بنی امیہ میں سے تھے اور حارث بن ہشام اور عبدالرحمٰن بن یربوع تھے جو بنی مخزوم میں سے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۰۴۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن یزید

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن یزید بن جاریہ بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری مجمع کے بھائی ہیں۔ ان کی والدہ جمیلہ بنت ثابت بن ابی اقلح تھیں۔ یہ عاصم بن عمر خطاب کے اخیافی بھائی تھے ان کی کنیت ابومحمد تھی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے انہوں نے آنحضرت سے روایت کی ہے۔ یہ اپنے چچا مجمع بن جاریہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی نے فرمایا عیسیٰ بن مریم (موضع) لد (اور بضم لام و دال مہملہ مشدد فلسطین میں ایک موضع کا نام ہے اور بعض نے شام میں بیان کیا ہے۔) کے دروازہ پر دجال کو قتل کریں گے۔ ابراہیم بن منذر نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن یزید بن جاریہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو مجمع کا بھائی کہا ہے اور یہ بھی ان دونوں کا بیان ہے کہ محمد بن اسماعیل نے ان کو تابعین میں اور دوسروں نے صحابہ میں شمار کیا ہے ان دونوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے قاسم بن محمد سے روایت (بھی) کی ہے کہ بیشک مجمع اور عبدالرحمٰن دونوں یزید ابن جاریہ کے بیٹے تھے۔ ان دونوں نے خبر دی ہے کہ خذام نامی ایک شخص نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی سے کر دیا تھا مگر وہ لڑکی اپنے باپ کے کئے ہوئے نکاح سے راضی نہ تھی پس رسول اللہ ﷺ نے اس لڑکی کا نکاح جو اس کے والد نے کر دیا تھا فسخ کر دیا اور اس نے ابولبابہ بن عبدالمنذر کے ساتھ نکاح کر لیا اس حدیث کو لوگوں نے یحییٰ سے روایت کیا ہے مگر عبدالرحمٰن کے متعلق اس روایت میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۰۵۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن یزید بن رافع

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن یزید بن رافع بعض لوگوں نے ان کو یزید بن راشد انصاری بیان کیا ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ یہ بصرے میں رہتے تھے ان سے حسن بصری نے روایت کی ہے کہ بیشک نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم لوگ سرخ

رنگ سے پرہیز کرو کیونکہ شیطان کو (سب زینتوں سے) سرخ رنگ کی زینت زیادہ محبوب ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۰۶۔حضرت عبدالرحمٰنؓ بن یزید بن عامر

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن یزید بن عامر بن حدیدہ انہوں نے اور نیز ان کے بھائی منذر بن یزید نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے یہ دونوں بہت بزرگ تھے اس کو غسانی نے عدوی پر استدراک کرنے کے لئے بیان کیا ہے۔

۳۴۰۷۔حضرت عبدالرحمٰنؓ بن یعمر دیلی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن یعمر دیلی ہیں انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی۔ہم کو ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سندوں کو محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے سفیان نے بکیر بن عطا سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یعمر سے روایت کر کے بیان کیا کہ کچھ لوگ اہل نجد سے رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ (مقام) عرفہ میں (تشریف فرما) تھے ان لوگوں نے رسول اللہؐ سے کچھ پوچھا آپ نے ایک منادی کو (ندا کرنے کا) حکم فرمایا پس اس نے ندا دی کہ حج (کا بڑا رکن مقام) عرفہ (میں وقوف کرنا) ہے جو شخص شب مزدلفہ کی فجر سے پہلے یعنی نویں تاریخ کو عرفہ میں آ جائے اس کا حج پورا ہو گیا منیٰ (میں رمی کرنے) کے تین دن ہیں اگر کوئی شخص دو ہی دن میں فراغت کرلے تو اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو پورے تین دن میں فراغت کرے اس پر بھی کچھ تنگی نہیں یحییٰ نے اتنی بات اور زیادہ بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیچھے ایک شخص کو سواری پر بٹھا لیا تھا اور وہ شخص ندا کرتا ہوا جاتا تھا ان (عبدالرحمٰن) سے بکیر بن عطا لیثی نے روایت کی ہے۔اس کو شعبہ اور ثوری نے بکیر سے روایت کیا ہے اور وکیع اور دوسرے لوگوں نے بھی سفیان سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۰۸۔حضرت عبدالرحمٰنؓ

حضرت عبدالرحمٰنؓ۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔عبدالرحمٰن بن ابی مالک نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے پاس یمن سے حاضر ہوئے آنحضرت ﷺ نے ان کو اسلام کی طرف بلایا۔یہ اسلام لے آئے آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی اور ان کو یزید بن ابی سفیان کے یہاں رہنے کا حکم دیا جب ابوبکرؓ نے ایک لشکر شام کی طرف روانہ کیا یہ (عبدالرحمٰن بھی) یزید کے ساتھ شام کی طرف چلے گئے اور (وہاں سے پھر) نہیں لوٹے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کو عبدالرحمٰن ابوعبداللہ بیان کیا ہے اور ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر جو ان کا استدراک کیا ہے تو وہ یہی سمجھے کہ یہ عبدالرحمٰن کوئی دوسرے شخص ہیں اور ابونعیم نے دونوں کو بیان کیا ہے اور یہ سمجھے ہیں کہ یہ دونوں دو شخص ہیں لیکن ابن مندہ نے جو ایک کو چھوڑ دیا ہے تو شاید وہ یہ سمجھے ہوں کہ یہ دونوں ایک ہیں کیونکہ (دونوں کا) قصہ قریب قریب ہے بے شک عبدالرحمٰن ابوعبداللہ کی حدیث (قبیلہ) ازد میں روایت کی گئی ہے اور یہ (عبدالرحمٰن یمن سے آئے تھے اور ازد بھی یمن ہی کا قبیلہ ہے۔واللہ اعلم۔

۳۴۰۹۔ حضرت عبد رضیؓ خولانی

حضرت عبدرضیؓ خولانی ہیں ان کی کنیت ابومکنف تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس خولان کے وفد میں آئے تھے (آپ نے) ایک خط ان کے واسطے معاذ کی طرف لکھ دیا (تھا) یہ اسکندریہ کے اطراف میں فروکش تھے ان کا صحابی ہونا یا رسول اللہ ﷺ سے روایت کرنا معلوم نہیں ہے۔ اس کو ابوسعید بن یونس نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۳۴۱۰۔ حضرت عبدالعزیزؓ بن اصم

حضرت عبدالعزیزؓ بن اصم موذن تھے۔ (ایک موذن حضرت کے ابن ام مکتوم بھی تھے۔) حارث ابن ابی اسامہ نے روح بن عبادہ سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ کے دو موذن تھے ان میں سے ایک حضرت بلال اور دوسرے عبدالعزیز بن اصم۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۱۱۔ حضرت عبدالعزیزؓ بن بدر بن یزید

حضرت عبدالعزیزؓ بن بدر بن زید بن معاویہ بن خشان بن اسعد بن ودیعہ بن مبذول بن عثم بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ جہنی ربیع ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد میں آئے تھے آپ نے فرمایا تمہارا کیا نام ہے انہوں نے عرض کیا کہ (میرا نام) عبدالعزیٰ ہے۔ پھر آپ نے ان کا نام عبدالعزیز رکھا ابن کلبی نے ان کو قضاعہ کے نسب میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۴۱۲۔ حضرت عبدالعزیزؓ بن سنجبر

حضرت عبدالعزیزؓ بن سـنـجـبـر بن جبیر بن منبہ بن سعد بن عبداللہ بن مالک غافقی ہیں ان کا نام عبدالعزیٰ تھا رسول اللہ ﷺ نے عبدالعزیز رکھا۔ یہ مصر میں چلے گئے تھے۔ اس کو ابوعبیداللہ جیزی نے بیان کیا ہے۔

۳۴۱۳۔ حضرت عبدالعزیزؓ بن سیف

حضرت عبدالعزیزؓ بن سیف بن ذی یزن حمیری ہیں۔ ان کو رسول اللہؐ نے ایک خط بھیجا تھا اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کو بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے مگر جن کو رسول اللہؐ نے خط لکھا ہے وہ زرعہ بن سیف ابن ذی یزن تھے۔ میں نہیں جانتا کہ کسی نے ان کا نام عبدالعزیز بیان کیا ہو مگر ابونعیم نے نہ تو ان کی کوئی حدیث ذکر کی اور نہ کچھ ان کا بیان لکھا۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کو ابوعبداللہ یعنی ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان عبدالعزیز کو رسول اللہ نے خط لکھا تھا مگر اس خط کی روایت میں کوئی سند نہیں بیان کی اسی وجہ سے ابونعیم نے ان کے قول کا انکار کیا ہے اور کہا ہے جن کو رسول اللہؐ نے خط لکھا تھا وہ زرعہ بن سیف بن ذی یزن ہیں اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ کسی نے ابن مندہ کے سوا ان کا نام عبدالعزیز بیان کیا ہو ابوعبداللہ بن مندہ نے ان (عبدالعزیز) کی حدیث (اہل) خراسان سے روایت کی ہے اور ابوموس نے اپنی سند کے ساتھ ابن مندہ سے روایت کر کے کہا ہے کہ ہم کو ابویزن یعنی ابراہیم بن عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بن عفیر بن عبدالعزیز بن سفر بن عفیر

بن زرعہ بن سیف ابن ذی یزن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے میرے چچا ابوروح یعنی احمد بن خیش نے بیان کیا وہ کہتے تھے محمد سے میرے چچا محمد بن عبدالعزیز نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد اور چچا کو کہتے ہوئے سنا کہ وہ دونوں اپنے والد سے اوران کے دادا سے روایت کر کے بیان کرتے تھے کہ عبدالعزیز رسول اللہ کے پاس آئے تھے ان کا نام عزیز تھا پس رسول اللہ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے عرض کیا کہ عزیز آپ نے فرمایا (نہیں) بلکہ تم عبدالعزیز ہو یہ ذی یزن کے بھائی تھے انہوں نے آنحضرت کی خدمت میں کچھ حلے (حلہ عرب میں ایک جوڑے کپڑے کو کہتے ہیں اور چونکہ عرب کا لباس قدیم چادر تہ بند تھا لہذا حلہ انہیں دونوں کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔) (ہدیتاً) پیش کیے حضرت نے انہیں حلوں میں سے ایک حلہ حضرت عمر بن خطاب ؓ کو دیا تھا جس کی قیمت بیس اونٹ (کے برابر) لگائی گئی تھی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۱۴۔حضرت عبدالعزیزؓ بن عبداللہ

حضرت عبدالعزیزؓ بن عبداللہ بن اسید اس نسب کو ابن شاہین نے بیان کر کے کہا ہے کہ اسی طرح ابن ابی داؤد نے بھی بیان کیا ہے ان (کے حال) میں اختلاف کیا گیا ہے یزید بن ہارون نے عوام بن حوشب سے انہوں نے سفاح بن مطر شیبانی سے انہوں نے عبدالعزیز بن عبداللہ بن اسید سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عرفہ کا دن ایسا دن ہے کہ اس میں لوگ پہچانے جاتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۱۵۔حضرت عبدالعزیزؓ

حضرت عبدالعزیزؓ۔عبدالغفور کے والد تھے۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابونعیم نے ان کا بیان لکھ کر کہا ہے کہ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے اس بیان میں انہیں کی پیروی کی ہے۔ہم کو ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن جعفر بن سلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن علی ابار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مروان بن جعفر بن سعد بن سمرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے عثمان بن مطر بصری سے انہوں نے عبدالغفور بن عبدالعزیز سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (ماہ) رجب ایک بزرگ مہینہ ہے اس میں نیکیوں کا ثواب دوگنا ملتا ہے جس نے اس مہینے میں ایک دن روزہ رکھا تو وہ ایک سال کے برابر ہے ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ (حدیث) مرسل ہے اس میں ابوموسیٰ نے دو غلطیاں کی ہیں اول تو ان کو صحابی کہا ہے حالانکہ یہ تابعی ہیں دوسرے یہ کہا ہے کہ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا حالانکہ یہ عبدالعزیز ابن سعید ہیں اس کو معلیٰ بن مہدی نے عثمان سے انہوں نے عبدالغفور سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔اسی طرح اور بہت سے لوگوں نے عبدالغفور سے اس کو روایت کیا ہے اور ابونعیم وغیرہ نے ان کو ردیف سین میں ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۱۶۔حضرت عبدالعزیزؓ بن یمان

حضرت عبدالعزیزؓ بن یمان حذیفہ بن یمان کے بھائی تھے۔ابن مندہ نے اس کو بیان کیا ہے ہم کو ابراہیم بن محمد نیشاپوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحٰق ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن موسیٰ فزاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم

سے حسن بن زیاد ہمدانی نے ابن جریج سے انہوں نے عکرمہ بن عمار سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن ابی قدامہ سے انہوں نے عبدالعزیز بن یمان سے جو حذیفہ کے بھائی تھے نقل کر کے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی (سخت) کام پیش ہوتا تھا تو آپ نماز پڑھنے لگتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کو بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔ اور یہ ان کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ عبدالعزیز حذیفہ بن یمان کے بھتیجے ہیں اور اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن عمر اور خلف بن ولید نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن زکریا یعنی ابن ابی زائدہ نے عکرمہ بن عمار سے انہوں نے محمد بن عبداللہ دولی سے نقل کر کے بیان کیا وہ وہ کہتے تھ ہم سے حذیفہ بن یمان کے بھتیجے عبدالعزیز نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی (سخت) کام پیش ہو جاتا تھا تو آپ نماز پڑھنے لگتے تھے۔ اور اس کو ابی نعیم نے سریج بن یونس سے انہوں نے یحییٰ بن زکریا سے انہوں نے عکرمہ بن عمار سے انہوں نے محمد بن عبداللہ دولی سے انہوں نے عبدالعزیز سے جو حذیفہ کے بھتیجے تھے انہوں نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی سخت کام پیش ہو جاتا تھا تو آپ نماز پڑھنے لگتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۱۷۔ حضرت عبد عمروؓ بن عبد جبل

حضرت عبد عمروؓ بن عبد جبل کلبی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ صحابی تھے۔ ان کا ذکر ابن ماکولا نے مختصر لکھا ہے۔

۳۴۱۸۔ حضرت عبد عمروؓ بن نضلہ خزاعی

حضرت عبد عمروؓ بن نضلہ خزاعی ہیں بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ نام ذوالیدین کا ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ ذوالیدین کا نام عمروابن عبدود تھا یہ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے محمد بن کثیر نے اوزاعی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید اور ابوسلمہ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے ان سب نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ ظہر کی نماز میں) دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا عبد عمرو بن نضلہ نے جو کہ خاندان خزاعہ سے ایک شخص تھے اور بنی زہرہ کے حلیف تھے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا نماز میں قصر ہوگئی یا آپ بھول گئے آپؐ نے فرمایا کچھ بھی نہیں ہوا۔ ابن نضلہ نے عرض کیا پھر آپ بھول گئے ہیں۔ آپ نے متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا ذوالشمالین سچ کہتے ہیں۔ الخ۔ اس کی تحقیق ذوالیدین کے تذکرے میں ہو چکی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۱۹۔ حضرت عبد عوفؓ بن عبدالحارث

حضرت عوفؓ بن عبدالحارث بن عوف بن حشیش ان کی کنیت ابوحازم تھی احمسی ہیں احمس بن غوث کے خاندان سے تھے یہ قیس ابن ابی حازم کے والد تھے ان سے ان کے بیٹے قیس نے روایت کی ہے اور یہ (عوف) اپنی کنیت سے مشہور ہیں بعض لوگوں نے ان کا نام عوف بیان کیا ہے اس کو ہم نے باب کنیت میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۲۰۔ حضرت عبد قیس ؓ بن لائی

حضرت عبد قیس ؓ بن لائی بن عصیم ۔ یہ انصار کے خاندان بنی ظفر کے حلیف تھے۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ ان کے نسب کو میں نہیں جانتا ہوں یہ غزوۂ احد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۴۲۱۔ حضرت عبد القیوم ؓ (کنیت ابوعبیدہ)

حضرت عبد القیوم ؓ ۔ ان کی کنیت ابوعبیدتھی۔ ازدی ہیں (خاندان) ازد کے غلام تھے۔ موسیٰ بن سہل نے عبد الجبار بن یحییٰ بن فضل بن یحییٰ بن قیوم سے انہوں نے اپنے دادا فضل سے انہوں نے اپنے والد یحییٰ سے انہوں نے اپنے دادا قیوم سے روایت کی ہے کہ وہ (یعنی قیوم) اپنے غلام ابوراشد کو ہمراہ لے کر نبیؐ کے پاس وفد میں آئے رسول اللہؐ نے ابوراشد سے دریافت کیا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے کہا عبد العزیٰ (اور) ابومغویہ (کنیت) ہے آپ نے فرمایا کہ تم عبد الرحمٰن ابوراشد ہو فرمایا یہ تمہارے ہمراہ کون ہے عرض کیا غلام ہے فرمایا اس کا کیا نام ہے کہا قیوم فرمایا (نہیں) لیکن یہ عبد القیوم ابوعبیدہ ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۲۲۔ حضرت عبد المطلب ؓ بن ربیعہ

حضرت عبد المطلب ؓ بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی ہیں بعض لوگوں نے ان کا نام مطلب بیان کیا ہے ان کی والدہ ام حکم بنت زبیر بن عبد المطلب بن ہاشم ہیں یہ نبیؐ کے زمانے میں بالغ تھے اس کو زبیر نے بیان کیا ہے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ بچے تھے واللہ اعلم۔ رسول اللہؐ نے ان کے نام کو نہیں بدلا تھا یہ مدینہ میں رہتے تھے پھر حضرت عمر بن خطاب ؓ کی خلافت کے زمانے میں شام چلے گئے تھے اور دمشق میں فروکش ہوئے اور وہیں مکان بنا لیا تھا زہری نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب سے انہوں نے عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ ربیعہ بن حارث اور عباس دونوں نے متفق ہو کر کہا خدا کی قسم (کیا اچھی بات ہوتی) اگر ہم دونوں لڑکوں کو رسول اللہؐ کے پاس بھیج دیتے پھر دونوں نے رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کی حضرت نے دونوں لڑکوں کو تحصیل صدقات پر مقرر کر دیا اس کے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی۔

ہم کو ابراہیم بن محمد بن مہران اور اسماعیل بن محمد نے اپنی سندوں کو ابوعیسیٰ سلمی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعوانہ نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب نے بیان کیا کہ عباس بن عبد المطلب (ایک دن) رسول اللہ ﷺ کے پاس نہایت رنج کی حالت میں گئے میں آپ کے پاس موجود تھا۔ آپ نے فرمایا تم کس وجہ سے رنجیدہ ہو عباس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں اور قریش میں کیا بات ہے کہ جب وہ آپس میں ملاقات کرتے ہیں تو خندہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو اس طرح نہیں ملتے (راوی نے) کہا رسول اللہ ﷺ کو (یہ سن کے) ایسا غصہ آیا کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور فرمایا قسم ہے اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک تم کو اللہ کے واسطے اور

رسول کے واسطے دوست نہ رکھے۔ پھر فرمایا اے لوگو! جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اس نے مجھ کو تکلیف دی کیونکر چچا اور باپ برابر ہوتے ہیں عبدالمطلب نے دمشق میں وفات پائی تھی حضرت معاویہ نے ان کے جنازے کی نماز پڑھی اور ابن عاصم نے کہا ہے کہ غالباً انہوں نے ۶۱ ہجری میں وفات پائی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۲۳۔حضرت عبدالملک ؓ بن اکیدر

حضرت عبدالملک ؓ بن اکیدر (مقام) دومتہ الجندل کے حاکم تھے۔یحیٰی بن وہب بن عبدالملک حاکم دومتہ الجندل نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور انہوں نے اپنے دادا سے کہ نبیؐ نے میرے والد کو ایک خط لکھا (اس وقت تک) آپ کے پاس مہر نہ تھی (لہٰذا) اپنے ناخن سے آپ نے اس پر نشان بنا دیا اس کو عبدالسلام بن محمد نے براہیم بن عمرو بن وہب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بلاشبہ رسول اللہؐ نے عبدالملک کو غزوۂ تبوک میں خط لکھا تھا (وہ خط لے کر) خالد ابن ولید ان کے پاس گئے تھے اور وہ خط ان کو پہنچا دیا تھا عبدالملک نے حضرت خالد کو قید کر لیا تھا پھر نبیؐ نے ان سے صلح کر لی اور انہوں نے نبیؐ کے پاس جزیہ بھیج دیا واللہ اعلم۔اکیدر کے بیان میں یہ تذکرہ اس مقام سے (زیادہ اور) پورا بیان ہوا ہے۔

۳۴۲۴۔حضرت عبدالملک ؓ جحی

حضرت عبدالملک ؓ جحی ہیں ان کو ابوبکر بن علی نے صحابہ میں بیان کر کے ہاشم بن قاسم ہرانی سے انہوں نے یعلی بن اشدق سے انہوں نے عبدالملک جحی سے روایت کی ہے کہ (ایک مرتبہ) اہل مکہ کی طرف نبی ﷺ کا گزر ہوا ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم آپ کو نبیذ پلا دیں آپ نے فرمایا ہاں (پلاؤ) چنانچہ نبیذ لائی گئی پھر آپ نے اس میں پانی ملایا اور فرمایا اے اہل مکہ نبیذ اسی طرح پیا کرو پھر ان لوگوں نے کہا یا رسول اللہؐ! ہم لوگوں کو پیاس بہت لگتی ہے اور پانی ہمارے یہاں کا گرم ہوتا ہے اس کا پینا ہمیں ناگوار گزرتا ہے آپ نے فرمایا تم لوگ مشک میں نبیذ بنا لیا کرو نبیذ بنانے سے پانی کا مزہ بدل جائے گا۔پس اسی کو پیا کرو۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۲۵۔حضرت عبدالملک ؓ بن عباد

حضرت عبدالملک ؓ بن عباد بن جعفر مخزومی ہیں۔سعید بن سائب طائفی نے عبدالملک بن ابی زہیر بن عبدالرحمٰن ثقفی سے روایت کی ہے ان کو حمزہ بن عبداللہ نے قاسم بن حبیب سے انہوں نے عبدالملک بن عباد بن جعفر سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنی امت میں سب سے پہلے جن کی شفاعت کروں گا وہ اہل مدینہ اور اہل مکہ اور اہل طائف ہیں اس حدیث کو عبدالوہاب ثقفی نے سعید بن سائب سے انہوں نے حمزہ بن عبداللہ ابن سبرہ سے انہوں نے قاسم بن حبیب سے انہوں نے عبدالملک سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کو فرماتے ہوئے اسی طرح سنا ہے اور اسی حدیث کو محمد بن بکار نے زافر بن سلیمان سے انہوں نے محمد بن مسلم سے انہوں نے عبدالملک بن زہیر سے انہوں نے حمزہ بن ابی شمر سے انہوں نے محمد بن عباد سے انہوں نے نبیؐ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۲۶۔ حضرت عبدالملک ؓ بن علقمہ ثقفی

حضرت عبدالملک ؓ بن علقمہ ثقفی۔ ان کو یونس بن حبیب اصفہانی نے ابوداؤد طیالسی کے مسند میں بیان کیا ہے۔ ہم کو عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند کو ابوداؤد طیالسی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر گندم فروش نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن ہانی بن عروہ بن قعاص سے انہوں نے ابوحذیفہ سے انہوں نے عبدالملک بن علقمہ ثقفی سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ کے پاس (خاندان) ثقیف کا وفد آیا اور ان لوگوں نے آپ کے سامنے کچھ تحفہ پیش کیا آپ نے فرمایا یہ صدقہ ہے یا ہدیہ۔ کیونکہ صدقہ (وہ چیز ہے) جس سے صرف خدا کی رضامندی مقصود ہو اور ہدیہ (جو رسول کو دیا جائے) وہ ہے جس سے رسول کی رضامندی یا ان کی حاجت روائی مقصود ہو۔ پھر ان لوگوں نے (کچھ اور) پوچھنا شروع کیا اور یہاں تک آپ سے پوچھتے رہے کہ ظہر کی نماز ان لوگوں نے عصر کی نماز کے ساتھ پڑھی مسند (طیالسی) میں عبدالملک کا تذکرہ اسی طرح ہے اس کو بخاری نے اپنی تاریخ میں یوسف سے انہوں نے انہیں ابوبکر سے نقل کیا ہے یہ ابوبکر عیاش کے بیٹے ہیں انہوں نے یحییٰ بن ابی حذیفہ سے انہوں نے عبدالملک بن محمد بن نسیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن علقمہ سے روایت کیا ہے اور ابوحاتم نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن علقمہ تابعی ہیں۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۲۷۔ حضرت عبدمناف ؓ بن عبدالاسد

حضرت عبدمناف ؓ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم سلمہ کے والد اور ام المومنین ام سلمہ کے شوہر تھے ان کے بعد نبیؐ نے حضرت ام سلمہ سے نکاح کر لیا تھا۔ صحابی بدری ہیں قدیم الاسلام تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی حیات میں ان کی وفات ہوئی تھی ان کا تذکرہ عبداللہ بن عبدالاسد کے بیان میں گزر چکا ہے یہ اپنی کنیت ابوسلمہ سے زیادہ مشہور تھے۔ ان کا تذکرہ باب الکنیت میں انشاء اللہ تعالیٰ لکھا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں ابوموسیٰ کی یہ عادت نہیں ہے کہ اس قسم کی باتوں کا (ابن مندہ پر استدراک کریں اور جن لوگوں کا نام نبی ﷺ نے بدل دیا ہے ان کو پھر پہلے نام کے ساتھ ذکر کریں کیونکہ پہلا نام تو متروک ہو گیا اس سے پہلے اور بھی اس قسم کے نام بہت آئے اگر ابوموسیٰ یہی روش اختیار کرتے تو بہت طول ہو جاتا پس کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ خلاف عادت وخلاف عقل عبدمناف کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیوں لکھا جبکہ نبیؐ نے ان کا نام بجائے عبدمناف کے عبداللہ رکھ دیا تھا۔ واللہ اعلم

۳۴۲۸۔ حضرت عبد ہلال ؓ

حضرت عبد ہلال ؓ۔ ان کو مستغفری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابراہیم بن عرعرہ نے زید بن حباب سے انہوں نے بشر بن عمران سے انہوں نے اپنے غلام عبداللہ بن عبد ہلال سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں بالکل نہیں بھولا (مجھے خوب یاد ہے) جب میرے والد مجھے نبیؐ کے حضور میں لے گئے تھے اور عرض کیا تھا کہ اس بچہ کے لئے دعا فرمائیے اور برکت بھیجیے اور میں بالکل نہیں بھولا (مجھے خوب یاد ہے کہ رسول اللہؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا بلکہ) رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کی ٹھنڈک جو میرے دماغ کو پہنچی تھی (وہ بھی مجھے اچھی طرح یاد ہے) یہ عبد ہلال صائم الدہر اور شب بیدار تھے جب ان کا انتقال ہو گیا تو ان کے سر اور

داڑھی کے بال سفید ہو گئے تھے اور ان کے سر کے بال اس کثرت سے تھے کہ ان کو کنگھی کرنا دشوار ہوتی تھی اس کو عبدہ بن عبداللہ نے اپنی سند کے ساتھ زید سے اسی طرح روایت تو کیا ہے مگر کہا ہے کہ یہ عبداللہ ابن عبداللہ بن ہلال ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۲۹۔ حضرت عبدالواحدؓ

حضرت عبدالواحدؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان کا تذکرہ باطرقانی نے قرآن پڑھانے والوں میں لکھا ہے ابن وہب نے خلاد بن سلیمان سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ جنہوں نے رسول اللہؐ کے زمانے میں قرآن شریف کو حفظ کیا تھا ان میں سے عبداللہ بن مسعود اور یہ عبدالواحد بھی تھے۔ (ایک مرتبہ) عبدالواحد نے عبداللہ بن مسعود سے پوچھا کہ تم مجھ کو بتلاؤ اللہ تعالیٰ جو اپنے کلام میں فرماتا ہے کہ تسع وتسعون نعجۃ انثی (انثی کا لفظ قرأت عبداللہ بن مسعودؓ میں زیادہ تھی واللہ اعلم)۔ کیا نعجہ کے لفظ سے یہ بات معلوم نہیں ہو سکتی کہ نعجہ مونث ہے (تائے تانیث خود مونث ہونے پر دلالت کر رہی ہے پھر لفظ انثیٰ کی کیا ضرورت تھی۔ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ تم مجھ کو بتاؤ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے کہ تین روزے حج کے دنوں میں اور سات روزے اس وقت جب کہ تم حج سے لوٹو یہ دس پورے ہوئے۔ کیا لوگوں کو یہ نہیں معلوم ہے کہ تین اور سات دس ہوئے پھر کیا ضرورت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ دس روزے ہے۔ اس قول سے یہ مطلب تھا کہ جو جواب تم اس کا دو گے وہی تمہارے سوال کا جواب ہو جائے گا۔ ابوزرعہ نے کہا ہے کہ عبدالواحد کا نسب نہیں بیان کیا گیا اور خلاد بن سلیمان جن کا حدیث مذکور کی سند میں ذکر ہے وہ مصری ہیں۔

۳۴۳۰۔ حضرت عبد یالیلؓ بن عمرو

حضرت عبد یالیلؓ بن عمرو بن عمیر ثقفی قبیلہ ثقیف کے سرداروں میں سے یہ بھی ایک سردار تھے۔ یہ وہ شخص ہیں کہ ان کو قبیلہ ثقیف کے لوگوں نے اپنے اسلام کی خبر دینے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے پاس عروہ بن مسعود کے قتل ہونے کے بعد بھیجا تھا اور ان کے ساتھ پانچ آدمی اور بھیجے تھے خاندان ثقیف (والے یہ) ارادہ کرتے تھے کہ ان کو (رسول اللہ ﷺ کے پاس) تنہا بھیجیں مگر یہ (تنہا جانے پر) راضی نہ ہوئے اور ان کو خوف ہوا کہ مبادا کفار میرے ساتھ بھی ویسا ہی کریں جیسا کہ عروہ بن مسعود کے ساتھ کیا ہے لہٰذا ان لوگوں نے اسی وجہ سے ان کے ساتھ پانچ آدمی اور بھیجے جن کے نام یہ ہیں۔ عثمان بن ابی العاص' اوس بن عوف' نمیر بن خرشہ' حکم بن عمرو' شرحبیل بن غیلان بن سلمۃ یہ سب لوگ اسلام لائے اور ان کا اسلام بہت اچھا رہا۔ (اسلام لانے کے بعد) یہ سب اپنی قوم ثقیف کی طرف لوٹ گئے پھر قبیلہ ثقیف کے باقی سب لوگ اسلام لے آئے اور اسی طرح ابن اسحٰق نے کہا ہے (کہ یہ) عبد یالیل ہی ہیں مگر ان کے علاوہ اور لوگوں نے کہا ہے کہ (یہ) مسعود ابن عبد یالیل ہیں اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابن کلبی اور ابوعبید وغیر ہم نے بیان کیا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۳۱۔ حضرت عبد یالیلؓ بن ناشب

حضرت عبد یالیلؓ بن ناشب بن غیرہ لیثی بنی سعد بن لیث (کے خاندان) سے تھے اور بنی عدی بن کعب کے حلیف تھے یہ

غزوۂ بدر میں شریک تھے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کی خلافت کے زمانے میں وفات پائی یہ ایک بوڑھے آدمی تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ میرے علم میں خاندان بنی سعد بن لیث بن عبدیالیل بن ناشب نامی سوائے ایاس اور خالد اور عاقل فرزندان بکیر بن عبدیالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث کے دادا کے دوسرا کوئی نہیں ہے یہ ایاس اوران کے بھائی نبی ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ سب فرزندان عدی کے حلیف تھے جیسا کہ ابوعمر نے بیان کیا ہے (اگر یہی عبدیالیل ہیں تو) ان کا صحابی ہونا بعید ہے اور اگر ان کے سوا کوئی دوسرے ہیں تو میں نہیں جانتا۔

۳۴۳۲۔حضرت عبدؓ بن ازور

حضرت عبدؓ بن ازور۔بعض لوگوں نے ان کو ضرار بن ازور بیان کیا ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے ماجد بن مروان نے کہا ہے مجھ کو میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے عبد بن ازور سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا جب آپ کے سامنے کھڑا ہوا تو میں نے ان اشعار کو پڑھا۔

تقول جمیلہ فرقتنا — وصدعت اھلک شتی شمالا

ترکت القداح وعزف القیان — نہ والخمر تصیلة و ابتھالا

جمیلہ (ان کی بیوی یا معشوقہ) کہتی ہے کہ تم نے ہمیں چھوڑ دیا۔اور اپنے گھر والوں کو پریشان ومتفرق کر دیا۔ تم نے رزم وبزم کے سب سامان چھوڑ دیئے۔اور شراب بھی چھوڑ دی جو خوش کرنے والی اور رلانے والی چیز ہے۔۱۲

ان کا تذکرہ ضرار کے بیان میں گزر چکا ہے۔

۳۴۳۳۔حضرت عبدؓ بن جحش

حضرت عبدؓ بن جحش بن رئاب اسدی قبیلہ اسد (خاندان) خزیمہ سے تھے ان کے بھائی عبداللہ کے تذکرے میں ان کا نسب بیان ہو چکا ہے ان کی کنیت ابواحمد تھی ان کے (نام) پر ان کی کنیت غالب تھی۔(یعنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور تھے) یہ حرب بن امیہ کے حلیف تھے۔جن لوگوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی ان میں سے یہ بھی ہیں۔زینب بنت جحش زوجہ رسول اللہ ﷺ کے بھائی تھے کنیت کے باب میں ان کا تذکرہ اس مقام سے زیادہ آئے گا۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۳۴۔حضرت عبدؓ بن جلندی

حضرت عبدؓ بن جلندی یہ اوران کے بھائی جیفر رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اسلام لائے تھے۔اور (شہر) عمان میں (رہتے) تھے۔ان کا بیان ابوعمر نے ان کے بھائی جیفر کے تذکرے میں لکھا ہے اور ہم نے بھی ان کو جیفر کے تذکرے میں بیان کیا ہے۔

۳۴۳۵۔ حضرت عبدؓ (کنیت ابوحدرد)

حضرت عبد ۔ان کی کنیت ابوحدرد ہے۔اسلمی ہیں یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور تھے۔ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں آئے گا ان کے نام میں علماء (نسب) نے اختلاف کیا ہے ہے احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے تو ان کا نام عبد بیان کیا ہے اور ہشام ابن کلبی نے ان کا نام سلامہ بن عمیر بیان کیا ہے اور پہلے بیان ہو چکا ہے کہ یہ عبداللہ بن ابی حدرد ہیں ام دردا کے والد تھے واللہ اعلم ۔ہم کو عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے جعفر بن عبداللہ بن اسلم سے انہوں نے ابوحدرد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے اپنی قوم کی ایک عورت سے نکاح کیا اور دو سو درہم اس کے مہر کے مقرر کئے اور میں رسول اللہؐ کے پاس (اس واسطے) حاضر ہوا کہ آپ میرے نکاح میں کچھ مدد کریں آپ نے (مجھ سے) دریافت کیا کہ تم نے مہر کس قدر معین کیا ہے میں نے عرض کیا دو سو درہم رسول اللہؐ نے فرمایا سبحان اللہ تم شاید (سمجھے ہو گے) کہ ان (دو سو درہموں) کو جنگل سے اٹھا لاؤ گے۔خدا کی قسم میرے پاس کچھ نہیں ہے کہ جس سے میں تمہاری مدد کروں میں (آپ کے اس فرمانے سے) کچھ دن ٹھہر گیا (اس اثناء میں) جشم بن معاویہ کے خاندان سے ایک شخص آیا جس کو لوگ رفاعہ بن قیس یا قیس بن رفاعہ کہتے تھے وہ اپنی قوم اور ہمراہیوں کے ساتھ مقام غابہ میں اترا وہ ارادہ رکھتا تھا کہ قبیلہ قیس کے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی لڑائی کے واسطے جمع کرے یہ شخص خاندان جشم سے بڑا اعلیٰ مرتبہ تھا پس رسول اللہؐ نے مجھ کو اور دو اور مسلمانوں کو بلا بھیجا (جب ہم لوگ حاضر ہوئے تو) آپ نے (ہم سے) فرمایا اس شخص کی طرف تم لوگ (جاسوس بن کر) جاؤ اور اس کے حالات سے ہم کو اطلاع دو۔

چنانچہ ہم لوگ مع اپنے ہتھیاروں کے چلے غروب آفتاب کے وقت ہم ان لوگوں کے پاس پہنچے پھر میں ایک گوشہ میں چھپ گیا اور دونوں ساتھیوں کو بھی حکم دیا کہ (تم بھی چھپ رہو حسب الحکم وہ دونوں بھی ان لوگوں کے دوسری جانب ایک گوشہ میں چھپ رہے میں نے ان دونوں سے یہ بھی کہا کہ جب تم دونوں لشکر میں میری تکبیر اور حملہ کرنے کی آواز سننا تو تم بھی تکبیر کہنا اور میرے ساتھ حملہ کرنا یہاں تک کہ جب رات ہوگئی اور شام کی تاریکی میں دفع ہوگئی اور (اتفاق سے اس دن) ان کے چرواہے کو آنے میں دیر ہوگئی تو ان لوگوں کو اس کی جان کا خوف پیدا ہوا اس وقت ان کا سردار رفاعہ بن قیس کھڑا ہوا اور تلوار کو (ہاتھ میں) لے کر کہا خدا کی قسم میں چرواہے کا پتہ لگاؤں گا اس کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں نے کہا اس کام کے لئے ہم کافی ہیں اس نے کہا خدا کی قسم سوائے میرے کوئی شخص نہ جائے اور نہ کوئی تم میں سے میرے پیچھے آئے (یہ کہہ کر) باہر نکلا اور ہمارے پاس اس کا گزر ہو جب وہ بالکل میری زد پر آ گیا تو میں نے اس پر ایک تیر چلایا کہ وہ اس کے دل پر (ایسا کاری) پڑ گیا جس کی وجہ سے کچھ بات بھی نہ کر سکا پھر میں نے اس کے سر کو کاٹ لیا اور لشکر کے ایک کنارے پر حملہ شروع کر دیا اور میرے ساتھیوں نے بھی حملہ اور تکبیر شروع کی اللہ کی قسم! اس وقت وہ لوگ بھاگنے کے سوا کچھ نہ کر سکے اور سوا اپنی عورتوں اور بچوں اور ہلکے اسباب کے کچھ اپنے ساتھ نہ لے جا سکے اور ہم لوگ ان کے بہت سے اونٹ اور بکریاں ہانک کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور میں نے اس رفاعہ کا سر بھی حضرت کے سامنے رکھ دیا پس رسول اللہؐ نے ان میں سے مجھ کو تیرہ اونٹ ادائے مہر کے لئے عنایت کئے اور میں اپنی بیوی کو رخصت کرا لایا۔اس کو محمد بن سلمہ وغیرہ نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے انہوں نے جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی حدرد سے

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے ان لوگوں سے روایت کی ہے جن پر مجھے بدگمانی نہیں ہے سلمہ بن فضل نے یونس کی روایت کے مانند اس کو روایت کیا ہے اور اس کو عبدالملک بن ہشام نے کلبی سے انہوں نے ابن الحق سے ابراہیم بن سعد کی روایت کے مانند نقل کیا ہے۔

۳۴۳۶۔ حضرت عبدؓ بن زمعہ

حضرت عبدؓ بن زمعہ بن اسود ام المومنین سودہ بنت زمعہ کے بھائی تھے ان کا نسب ابونعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ عبد بن زمعہ بن قیس بن عبدشمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئ عامری ہیں ان کی والدہ عاتکہ بنت احنف بن علقمہ خاندان بنی معیص بن عامر بن لوئ سے تھیں ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبد بن زمعہ ام المومنین سودہ بنت زمعہ کے بھائی تھے یہ عبد سرداران صحابہ میں سے ایک بزرگ سردار تھے اور ام المومنین سودہ بنت زمعہ کے علاتی بھائی تھے اور عبدالرحمٰن بن زمعہ کے حقیقی تھے یہ زمعہ کی لونڈی کی لڑکے تھے انہیں کی بابت عبد بن زمعہ نے سعد بن ابی وقاص کے ساتھ جھگڑا کیا تھا اور ان کے اخیافی بھائی قرظہ بن عبدعمرو بن نوفل بن عبدمناف تھے ہم کو یحییٰ بن محمود نے اپنی سند کو ابوبکر بن عاصم تک پہنچا کر اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے محمد بن عمرو سے انہوں نے یحییٰ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں نبی ﷺ نے جب سودہ بنت زمعہ کے ساتھ نکاح کیا اور ان کے بھائی عبد بن زمعہ حج سے آئے تو انہوں نے اپنے سر پر خاک ڈالنا شروع کی پھر اسلام لانے کے بعد انہوں نے کہا بیشک میں نے حماقت کی اس روز جب میں نے اپنے سر پر خاک ڈالی تھی اس رنج میں کہ رسول اللہ ﷺ نے میری بہن سے کیوں نکاح کرلیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ عبد کے نسب میں ابونعیم کا یہ کہنا کہ عبد بن زمعہ بن اسود سودہ بنت زمعہ کے بھائی تھے یہ ان کی غلط فہمی ہے کیونکہ سودہ زمعہ بن قیس کی بیٹی ہیں (نہ زمعہ بن اسود کی) اسی طرح ان کے نسب کو ابونعیم نے بھی کیا ہے اور اسود کو ذکر نہیں کیا لیکن ابن مندہ نے ان کے نسب میں زمعہ سے زیادہ نہیں بیان کیا پس وہ تو غلط فہمی سے چھوٹ گئے اور صحیح پہلا نسب ہے کہ وہ خاندان عامر بن لوئ سے ہیں۔ یہ جھگڑا عبدالرحمٰن بن زمعہ کے بیان میں پورا پورا گزر چکا ہے۔

۳۴۳۷۔ حضرت عبدؓ بلوی

حضرت عبدؓ۔ زمعہ کے والد تھے۔ بلوی ہیں یہ ان شخصوں میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان والی بیعت کی تھی۔ یہ مصر میں رہتے تھے ان کے نام میں اختلاف کیا گیا ہے جعفر نے کہا ہے کہ ان کا نام عبد تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۳۸۔ حضرت عبدؓ بن عبد (کنیت ابوالحجاج) ثمالی

حضرت عبدؓ بن عبد۔ کنیت ان کی ابوالحجاج ہے ثمالی ہیں بعض نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن عبد ہے یہ اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور تھے ہم ان کو انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں (پورے طور سے) ذکر کریں گے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے

ابوالحجاج ثمالی کے عنوان میں لکھا ہے۔

۳۴۳۹۔حضرت عبدؓ بن عبد جدلی

حضرت عبدؓ بن عبد جدلی زمانہ قدیم سے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا جاتا ہے مگر (ان کا صحابی ہونا) صحیح نہیں ہے ان سے معبد بن خالد نے روایت کی ہے ان کو بخاری نے تابعین میں ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۳۴۴۰۔حضرت عبدؓ عرکی

حضرت عبدؓ عرکی ہیں بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عبید ہے یہ وہی شخص ہیں کہ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریا کے پانی کی نسبت پوچھا تھا (کہ اس سے طہارت ہوسکتی ہے یا نہیں اور حضرت نے فرمایا تھا کہ ہوسکتی ہے) ابن منیع نے کہا ہے کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ ان کا نام عبد ہے اور ان کو طبرانی نے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے کہ جن کا نام عبید تھا اور عرکی ملاح (کو کہتے ہیں) ان کا نام نہیں ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۴۱۔حضرت عبدؓ بن عبد غنم

حضرت عبدؓ بن عبد غنم ابوہریرہ (ان کی کنیت تھی) دوسی ہیں رسول اللہؐ کے صحابی تھے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے احادیث کی روایت تمام صحابہ سے زیادہ کی ہے ان کے نام میں بہت اختلاف کیا گیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۴۲۔حضرت عبدؓ بن قیس انصاری

حضرت عبدؓ بن قیس بن عامر بن خالد بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہیں یہ (بیعت) عقبہ اور (غزوۂ) بدر میں شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۴۴۳۔حضرت عبدؓ مزنی

حضرت عبدؓ مزنی یزید کے والد ہیں ان سے ان کے بیٹے یزید نے روایت کی ہے۔ہم کو ابوالفرج بن ابی الرجاء نے اپنی سند کو ابن ابی عاصم تک پہنچا کر اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید نے ابن وہب سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے ایوب بن موسیٰ سے انہوں نے یزید بن عبد مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑکے کا عقیقہ کیا جائے مگر اس کے سر میں (عقیقہ کا) خون نہ لگایا جائے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور ابواحمد عسکری نے اس حدیث کو ذکر کر کے بیان کیا ہے کہ میں اس حدیث کو مرسل خیال کرتا ہوں۔

۳۴۴۴۔حضرت عبدۃؓ بن حزن نصری

حضرت عبدۃؓ بن حزن نصری۔نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کی اولاد سے ہیں بعض لوگوں نے ان کے والد کا نام نصر بن

حزن بیان کیا ہے یہ کوفہ کے رہنے والے تھے ان سے ابواسحٰق سبیعی نے روایت کی ہے۔ شعبہ اور ثوری اور اعمش اور یونس ابن ابی اسحٰق نے ابواسحٰق سے انہوں نے عبدہ بن حزن سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام اس حالت میں مبعوث ہوئے کہ بکریاں چرایا کرتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی حالت میں مبعوث ہوئے کہ وہ بکریاں چراتے تھے میں بھی اسی حالت میں مبعوث ہوا کہ اجیاد (اجیاد مکہ معظمہ میں ایک مقام کا نام ہے اور بعض نے وہیں کے ایک پہاڑ کا نام بیان کیا ہے) میں بکریاں چراتا تھا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یونس بن ابی اسحٰق نے اپنے والد سے نقل کر کے (ان کا نام) عبیدہ بیان کیا ہے ابونعیم نے ابواسحٰق سے روایت کر کے (ان کا نام) عبدہ بیان کیا ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہوا بخاری نے کہا ہے کہ (ان کا نام) عبدہ ابن حزن ہے نصری ہیں نصر بن معاویہ کی اولاد سے تھے۔ ولید کے والد تھے انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تھا بعض لوگوں نے ان کو تابعی کہا ہے اور ان کی حدیث کو بھی مرسل بیان کیا ہے کیونکہ (انہوں نے عبداللہ) بن مسعود سے روایت کی ہے مسلم بن بطین اور حسن بن مسلم کی انہیں سے روایت ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۴۵۔ حضرت عبدۃؓ بن حسحاس

حضرت عبدۃؓ بن حسحاس۔ ان کو قیس بن سائب نے غزوۂ بدر میں گرفتار کیا تھا۔ جعفر نے کہا ہے کہ واقدی نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوحاتم بن حبان نے ان کو اپنی تاریخ میں عبید بن حسحاس بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے واقدی نے کہا ہے کہ عبدہ بن حسحاس مجذر بن ذیاد کے بھتیجے اور اخیافی بھائی تھے غزوۂ احد میں شہید ہوئے ابن اسحٰق نے اور ابومعشر نے کہا ہے کہ عبادہ بن خشخاش بن عمرو بن زمزمہ صحابی تھے غزوۂ احد میں شہید ہوئے ان دونوں نے عبدہ کو عبادہ اور حسحاس کو خشخاش بیان کیا ہے ان کا حال عبادہ کے نام میں یہاں سے زیادہ بیان ہو چکا ہے۔ اس کو امیر ابونصر نے بیان کیا ہے۔

۳۴۴۶۔ حضرت عبدۃؓ

حضرت عبدۃؓ۔ رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے ابن شاہین نے ان کو ذکر کیا ہے یحییٰ بن بکیر نے ابن مبارک سے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے غلام عبدہ سے کہا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوائے فرض نماز کے (کسی دوسری) نماز کا بھی حکم دیتے تھے عبدہ نے کہا (ہاں) مغرب اور عشا کے درمیان (ایک اور نماز کا بھی حکم دیتے تھے جس کو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۴۷۔ حضرت عبدہؓ بن مسہر

حضرت عبدہؓ بن مسہر انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے۔ اسماعیل بن ابی خالد نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے انہوں نے عبدہ بن مسہر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے ابن مسہر تمہاری فرودگاہ کہاں ہے یہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ نجران میں۔ اس کو ابن ابی زائدہ اور منصور بن ابی اسود وغیرہما نے اسماعیل سے نقل کر کے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۴۸۔ حضرت عبدہ ؓ بن مغیث بلوی

حضرت عبدہ ؓ بن مغیث بن جد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن بلی بلوی ہیں۔ انصار کے خاندان بنی ظفر کے حلیف تھے غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے یہ انہیں شریک بن سحماء کے والد ہیں جن کا واقعہ لعان مشہور ہے سحماء شریک کی والدہ کا نام ہے۔ ان کا تذکرہ ابوبکر خطیب نے ان کے بیٹے شریک بن سحما کے ذکر میں کتاب الاسماء المبہمہ کے آخر میں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۴۹۔ حضرت عبس ؓ بن عامر انصاری

حضرت عبس ؓ بن عامر بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی ہیں بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر واحد اور تمام غزوات میں شریک تھے ابن اسحٰق نے ان کا نام عبس اور موسیٰ بن عقبہ نے عبسی بیان کیا ہے۔

۳۴۵۰۔ حضرت عبس ؓ غفاری

حضرت عبس ؓ غفاری ہیں بعض لوگوں نے (ان کا نام) عابس کہا ہے یہی اکثر (مشہور) ہے شامی تھے ان سے ابوامامہ باہلی نے روایت کی ہے اور حنس کندی اور علیم کندی ساکنان کوفہ نے بھی روایت کی ہے اور زاذان نے ان سے بلا واسطہ اور نیز بواسطہ علیم کے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ہم کو ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ ابن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شریک بن عبداللہ نے عثمان بن عمیر سے انہوں نے زاذان یعنی ابوعمر سے انہوں نے علیم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم ایک چھت پر بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ ایک شخص رسول اللہ ؐ کے اصحاب میں سے بھی تھے (یزید راوی) نے کہا میں یہی جانتا ہوں کہ وہ عبس غفاری تھے) اور (زمانہ وہ ہے کہ) لوگ طاعون کے سبب سے بھاگ رہے ہیں عبس نے کہا اے طاعون مجھ کو بھی لے لے اور اس کلمہ کو تین بار کہا تو ان سے علیم نے کہا آپ ایسا کیوں کہتے ہیں کیا رسول اللہ ؐ نے نہیں فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے کیونکہ موت سے انسان کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں اور انسان پھر نہیں لوٹے گا کہ اعمال کی تلافی کرے عبس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چھ چیزوں سے پیشتر موت کی خواہش کرو (اول) احمقوں کی حکومت دوسرا سپاہیوں کی کثرت، تیسر جبریہ بیع، چوتھا خون ناحق کا خفیف سمجھنا، پانچواں قرابت قطع کرنا، چھٹا ان لوگوں کا پیدا ہونا جو قرآن کو گا گا کر پڑھیں اور ان کو لوگ ان کے گانے کے سبب سے (نماز میں) آگے کریں اگر چہ مسائل دینی کے سمجھنے میں وہ سب سے کم ہوں۔

۳۴۵۱۔ حضرت عبیداللہ ؓ بن اسلم

حضرت عبیداللہ ؓ بن اسلم رسول اللہ ؐ کے غلام تھے ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ہم کو عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم

سے ابن لہیعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن سوادہ نے رسول اللہؐ کے غلام عبید اللہ بن اسلم سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ جعفر بن ابی طالب سے فرماتے تھے کہ تم میری صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہو۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۵۲۔ حضرت عبیدؓ بن اسود

حضرت عبیدؓ بن اسود سدوسی ہیں یہ کہتے تھے میں بنی سدوس کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۴۵۳۔ حضرت عبید اللہؓ بن بسر مازنی

حضرت عبید اللہؓ بن بسر مازنی۔ مازن بن قیس کی اولاد سے ہیں عبد اللہ بن بسر کے بھائی تھے اس کو ابوالفضل سلیمانی نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۵۴۔ حضرت عبید اللہؓ بن تیہان

حضرت عبید اللہؓ بن تیہان بن مالک بن عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن عامر بن زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو یہ عمرو نبیت بن مالک بن اوس انصاری اوسی ہیں یہ ابوہیثم اور عبید فرزندان تیہان کے بھائی تھے غزوۂ احد میں شریک تھے (ان کے بعد) زعوراء کی اولاد میں سے کوئی شخص باقی نہیں رہا اور ان کا زمانہ گزر گیا یہ زعوراء عبد الاشہل کے بھائی تھے بعض نے بیان کیا ہے کہ ابوہیثم اور ان کے بھائی قضاعہ کے خاندان سے ہیں پھر بلی کے خاندان سے۔ واللہ اعلم

۳۴۵۵۔ حضرت عبید اللہؓ بن حارث

حضرت عبید اللہؓ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب عبد اللہ بن حارث ملقب بہ ببہ کے بھائی تھے۔ زہری نے اعرج سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عبد اللہ بن حارث کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ کے ساتھ جو نماز سب سے آخر میں پڑھی وہ مغرب کی نماز تھی آپ نے پہلی رکعت میں (سورۃ) طور اور دوسری میں (سورۃ) قل یا ایھا الکافرون پڑھی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۵۶۔ حضرت عبید اللہؓ ثقفی

حضرت عبید اللہؓ۔ حرب کے والد تھے ثقفی ہیں۔ بعض لوگوں نے ان کو حرب بن عبید اللہ بیان کیا ہے عطا بن سائب نے حرب بن عبید اللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ رسول اللہ کے پاس وفد (میں) آئے تھے اور کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو اسلام تعلیم کیجئے آپ نے (مجھ کو اسلام) تعلیم فرمایا پھر عبید اللہ نے کہا کہ اسلام تو مجھ کو معلوم ہو گیا مگر زکوٰۃ اور عشور کی کیا کیفیت ہے آپ نے فرمایا کہ عشور تو نصاریٰ اور یہود پر مقرر ہے اہل اسلام پر نہیں ہے۔ ہاں ان پر زکوٰۃ فرض ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۵۷۔ حضرت عبیداللہؓ سلمی

حضرت عبیداللہؓ۔ خالد کے والد تھے سلمی ہیں ہمیں یحییٰ نے اپنی سند کو ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک پہنچا کر کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوہاب بن ضحاک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن عیاش نے عقیل بن مدرک سے انہوں نے خالد بن عبید سلمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے تم کو تمہاری وفات کے وقت تیسرا (اس کا مطلب یہ ہے کہ مرتے وقت تم کو ایک تہائی مال کی وصیت کا اختیار ہے۔ جس کو چاہو دلا جاؤ۔ جس کار خیر میں چاہو صرف کرا جاؤ۔) حصہ تمہارے مال کا (اس واسطے) عنایت کیا ہے کہ (اس کی وجہ سے) تمہاری نیکیوں میں زیادتی ہو جائے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ ابوعبداللہ نے ان کا تذکرہ عبداللہ کے بیان میں لکھا ہے مگر عبیداللہ بہت صحیح ہے۔

۳۴۵۸۔ حضرت عبیداللہؓ بن عبدالخالق انصاری

حضرت عبیداللہؓ بن عبدالخالق انصاری ہیں۔ ان کا ذکر عبداللہ بن عمر کی حدیث میں ہے۔ عطا بن ابی رباح نے ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ میں نے نبیؐ کو سنا آپ فرما رہے تھے کہ میرا خط شاہ روم کے پاس کون لے جائے گا اس معاوضہ پر کہ اسے جنت ملے۔ ابن عمر نے کہا ہے کہ ایک شخص انصاری جس کو لوگ عبید بن عبدالخالق کہتے تھے کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں لے جاؤں گا اگر مر جاؤں گا تو میرے لئے جنت ہے آپ نے فرمایا ہاں تمہارے لئے جنت ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۵۹۔ حضرت عبیداللہؓ بن زید

حضرت عبیداللہؓ بن زید بن عبدربہ عبداللہ کے بھائی تھے عبداللہ بن محمد بن زید نے اپنے چچا عبیداللہ بن زید سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے یہ چاہا کہ نماز کی اطلاع (جاننا چاہیے کہ اذان کی ابتدا مدینہ منورہ میں اہجری سے ہوئی اس سے پہلے نماز بے اذان کے پڑھی جاتی تھی چونکہ اس وقت تک مسلمانوں کی تعداد کچھ ایسی کثیر نہ تھی اس لئے ان کا جماعت کے لئے جمع ہونا بغیر کسی اطلاع کے دشوار نہ تھا جب مسلمانوں کی تعداد یوماً فیوماً ترقی کرنے لگی مختلف حرفہ اور پیشہ کے لوگ جوق جوق دین الٰہی میں داخل ہونے لگے تو ضرورت اس امر کی ہوئی کہ نماز کا وقت آنے اور جماعت قائم ہونے کی اطلاع ان کو دی جائے۔ جس سے وہ اپنے قریب و بعید مقامات سے جماعت کے لئے مسجد میں آسکیں لہٰذا یہ طریقہ اذان کا غرض مذکورہ کے پورا کرنے کے لئے مقرر کیا گیا اذان کی مشروعیت کا قصہ یہ ہے کہ جب صحابہ کو اطلاع اوقات نماز اور قیام جماعت کی ضرورت معلوم ہوئی تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا بعضوں نے یہ رائے دی کہ یہود کی طرح سنکھ بجایا جائے بعضوں کی رائے ہوئی کہ آگ جلا دی جایا کرے مگر نبیؐ نے اس کو پسند نہیں فرمایا حضرت فاروق نے یہ رائے دی کہ نماز کے وقت الصلوٰۃ جامع کہہ دیا جایا کرے اس کے بعد عبداللہ بن زید اور حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خواب دیکھا کہ ایک فرشتہ نے اذان مسنون کا طریقہ ان کو تعلیم کیا کہ اسی طریقہ سے نماز کے اوقات اور جماعت کی اطلاع مسلمانوں کو کی جایا کرے بعض روایات میں ہے کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ میں نے جو یہ خواب دیکھا تھا تو جاگا نیند میں تھا بالکل سوتا نہ تھا پھر صبح کو عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے یہ واقعہ آنحضرتؐ سامنے بیان کیا آنحضرتؐ نے فرمایا یہ کلمات بلال کو تعلیم کر دو حضرت عبداللہ بن زید نے ان کو تعلیم کر دیئے۔) کا کوئی انتظام کریں عبداللہ بن زید آپ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے اذان کے یہ کلمات خواب میں دیکھے ہیں آپ نے فرمایا جاؤ (وہ کلمات) بلال کو بتا دو انہوں نے بلال کو بتا دیئے پھر رسول اللہؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھی کو اذان خواب میں دکھائی گئی اور میں چاہتا تھا کہ میں ہی اذان دوں آنحضرت ﷺ نے فرمایا (اچھا) تم ہی دو زید کہتے تھے پس عُبداللہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اذان دی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۶۰۔ حضرت عبیداللہؓ بن سفیان قرشی مخزومی

حضرت عبیداللہؓ بن سفیان بن عبدالاسد قریشی مخزومی ہیں ان کا نسب پہلے بیان ہو چکا ہے جنگ یرموک میں شہید ہوئے اور یہ ہبار ابن سفیان کے بھائی ہیں۔ان کی کوئی روایت معلوم نہیں ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۴۶۱۔ حضرت عبیداللہؓ بن سہل انصاری

حضرت عبیداللہؓ بن سہل بن عمرو انصاری ہیں جعفر نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا بیان کیا جاتا ہے مگر انہوں نے ان کی کوئی روایت نہیں بیان کی۔ان کا کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۶۲۔ حضرت عبیداللہؓ بن شقیر قریشی مخزومی

حضرت عبیداللہؓ بن شقیر بن عبدالاسد بن ہلال قریشی مخزومی ہیں۔واقعہ یرموک میں شہید ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ کچھ شک نہیں کہ ابوعمر نے اس بیان میں غلطی کی ہے کیونکہ انہوں نے ان کو عبیداللہ بن سفیان بیان کیا ہے اور اس بیان میں شقیر لکھا ہے اور عبداللہ کو بن سفیان بن عبدالاسد بیان کیا ہے اور سب جگہ لکھا ہے کہ یہ واقعہ یرموک میں شہید ہوئے تھے سفیان بن عبدالاسد تو مشہور ہیں لیکن شقیر مشہور نہیں ہیں۔

۳۴۶۳۔ حضرت عبیداللہؓ بن ضمرہ

حضرت عبیداللہؓ بن ضمرہ بن ہود حنفی یمامی ہیں۔مدینہ میں رہتے تھے ان سے ان کے بیٹے منہال نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ اقیصر بن سلمہ پانی کا وہ ظرف لے کر آئے جو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا پس انہوں نے مسجد قران (راوی کہتا ہے) یا مسجد مروان میں چھڑک دیا اس کو ابونعیم اور ابوعمر نے بیان کیا ہے۔ابن مندہ نے کہا ہے کہ (ان کا نام) عبیداللہ بن صبرہ بن ہوذۃ (ہے)۔ہوذہ کو میں خیال کرتا ہوں کہ آخر میں ہا ہے اور یہی بہت صحیح ہے اور ہوذہ یہ علی بادشاہ یمامہ کے بیٹے تھے اور یہی مشہور ہے لیکن ہود قبیلہ حنفیہ میں کوئی شخص مشہور نہیں ہے۔واللہ اعلم۔

۳۴۶۴۔ حضرت عبیداللہؓ بن عباسؓ

حضرت عبیداللہؓ بن عباسؓ بن عبدالمطلب بن ہاشم قریشی ہاشمی ہیں یہ رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی تھے ان کی والدہ لبابہ کبریٰ ام الفضل بنت حارث تھیں ان کی کنیت ابومحمد تھی رسول اللہ کو دیکھا تھا اور آپ کی حدیثیں بھی ان کو یاد تھیں۔یہ اپنے بھائی عبداللہ

ے بہت چھوٹے تھے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ اور عبیداللہ کی پیدائش میں ایک سال کا فرق تھا ہم کو ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ اور عبیداللہ اور کثیر فرزندان عباس کو بلایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو میرے پاس پہلے آئے گا اس کو فلاں فلاں چیز ملے گی پس یہ فرزندان عباس آپ کے پاس دوڑ دوڑ کر جاتے تھے اور آپ کی پشت وسینہ مبارک پر لد جایا کرتے تھے آنحضرت ﷺ ان کو پیار کرتے تھے اور لپٹا لیتے تھے یہ عبیداللہ بڑے بزرگ اور سخی تھے ان کی سخاوت ضرب المثل تھی ان کو حضرت علی (مرتضی) نے یمن کا عامل بنایا تھا اور حج کے زمانے میں ان کو امیر موسم کر کے (کعبہ معظمہ) روانہ کیا تھا پس انہوں نے ۳۶ ہجری اور ۳۷ ہجری میں لوگوں کو حج کرایا جب ۳۸ ہجری (میں حج کا زمانہ آیا) علی (مرتضی) نے (پھر) ان کو امیر موسم کر کے کعبہ روانہ کیا اور حضرت معاویہ نے یزید بن شجرہ رہادی کو بھیجا تا کہ لوگوں کو حج کرا دیں پس ان دونوں یعنی عبیداللہ اور یزید بن شجرہ رہادی نے جب (دیکھا کہ ہم دونوں ایک ہی کام کے واسطے آ کر یہاں) جمع ہو گئے ہیں تو آپس میں یہ صلاح کی کہ شیبہ بن عثمان لوگوں میں نماز پڑھا دیں اور اس سے پیشتر یہ قثم بن عباس کے ساتھ رہتے تھے یہ یمن پر برابر حاکم رہے یہاں تک کہ حضرت علی شہید ہو گئے اس کے بعد جب بسر بن ارطات ھیعان علی کو قتل کرنے کے لئے یمن گئے۔ تو انہوں نے یمن کو چھوڑ دیا پھر جب بسر واپس شام آ گیا تو یمن دوبارہ لوٹ گئے اس مدت میں ان کے دو لڑکوں کو شہید کر ڈالا ہم نے اس کو بسر کے نام میں ذکر کیا ہے یہ عبیداللہ روز ایک اونٹ قربانی کیا کرتے تھے ان کے بھائی عبداللہ نے انہیں منع کیا انہوں نے ان کا کہنا کچھ نہ سنا اور روزانہ دو اونٹ کی قربانی کرنی شروع کی یہ عبیداللہ اور ان کے بھائی عبداللہ جب مدینہ جاتے تو تمام اہل مدینہ (کہتے تھے کہ ہم سب) سے عبداللہ کا علم زیادہ ہے اور عبیداللہ کی سخاوت زیادہ ہے ہمیں ابومحمد بن ابی القاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حمزہ بن علی بن محمد اور محمد بن محمد بن احمد نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابوالفرج عضاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد یعنی جعفر بن محمد خواص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالعباس یعنی احمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ ابن مروان بن معاویہ فزاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن ولید ابوالحجاج فزاری نے بیان کیا کہ عبیداللہ بن عباس کو ایک سفر پیش آیا اس سفر میں ان کا غلام بھی ان کے ساتھ تھا۔ راستہ میں (ایک منزل پر) ان دونوں کو دور سے ایک اعرابی کا مکان نظر آیا عبیداللہ نے اپنے غلام سے کہا کاش چل کر اس گھر میں قیام کرتے اور رات وہیں گزارتے (چنانچہ چلے) جب وہاں پہنچے تو اعرابی نے ان کو دیکھ کر ان کی بڑی تعظیم کی کیونکہ یہ بڑے خوبصورت اور نیک سیرت وجیہ آدمی تھے وہ اعرابی اپنی عورت سے کہنے لگا ہمارے یہاں ایک بزرگ شخص مہمان آیا ہے پھر ان کو اپنے مکان میں اتارا اور عورت سے آ کر پوچھا کہ ہمارے اس مہمان کے واسطے رات کے کھانے کا سامان ہے اس نے کہا کچھ بھی نہیں ہاں یہ ایک بکری ہے کہ جس کے دودھ سے تیری لڑکی کی زندگی (کا مدار) ہے اعرابی نے کہا اسی کو ذبح کروں گا عورت نے جواب دیا کیا اس کو ذبح کر کے لڑکی کو بھی قتل کرے گا۔ اعرابی نے کہا اگرچہ (کچھ بھی ہو راوی نے) کہا پھر اس اعرابی نے بکری (کو ذبح کرنے کے واسطے) چھری (ہاتھ میں) لی اور کہنے لگا۔

یا جارتی لا توقظی البنیہ ان توقظیھا تنتحب علیہ

وتنزع الشفرة من يديه

اے میری پڑوسن تو لڑکی کو نہ جگانا۔ اگر جگادے گی تو وہ رورو کر مجھے پریشان کرے گی۔ اور میرے ہاتھ سے
چھری چھین لے گی۔

پھر بکری کو ذبح کر کے کھانے کا سامان درست کر کے عبید اللہ اور ان کے غلام کے پاس لایا اور ان کو کھانا کھلایا عبید اللہ اعرابی اور اس کی عورت کی گفتگو سن رہے تھے جب صبح ہوئی عبید اللہ نے اپنے غلام سے کہا کیا تیرے پاس کچھ (مال) ہے اس نے کہا ہاں پانچ سو دینار ہمارے خرچ سے فاضل ہیں عبید اللہ نے کہا وہ اعرابی کو دے دے غلام نے کہا سبحان اللہ اس کو پانچ سو دینار آپ عنایت کرتے ہیں باوجودیکہ جو بکری آپ کے واسطے اس نے ذبح کی تھی اس کی قیمت پانچ ہی درہم ہوگی عبید اللہ نے کہا تیرے حال پر افسوس ہے خدا کی قسم وہ اعرابی ہم سے بھی زیادہ سخی اور بخشش کرنے والا ہے کیونکہ ہم تو اپنی ملک میں سے بعض ہی حصہ اس کو دینا چاہتے ہیں اور وہ سخاوت میں ہم پر غالب ہو گیا کیونکہ اس نے اپنا اور اپنی لڑکی کا سرمایہ زندگی ہم کو دے دیا راوی نے کہا ہے یہ خبر حضرت معاویہ کو پہنچی تو انہوں نے کہا۔ عبید اللہ کے تمام کام اللہ کے لئے ہوتے ہیں اور (دیکھو تو سہی) وہ ہیں کس کے بیٹے اور میں کس گھرانے کے عبید اللہ نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور ان سے سلیمان بن یسار اور محمد بن سیرین اور عطا بن ابی رباح نے روایت کی ہے ہم کو عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی اسحٰق نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے عبید اللہ بن عباس سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غمیصا یا رمیصاء (یہ راوی کا شک ہے) اپنے شوہر کا گلہ کرتی ہوئی آئیں اور کہنے لگیں کہ میرا شوہر میری حاجت براری نہیں کر سکتا تھوڑی دیر کے بعد ان کے شوہر بھی آ گئے اور انہوں نے کہا کہ یہ عورت جھوٹی ہے اور یہ ارادہ کرتی ہے کہ پہلے شوہر کے پاس لوٹ جائے رسول اللہؐ نے فرمایا تجھ کو جائز نہیں ہے جب تک تو اپنی چاشنی اس مرد کے علاوہ دوسرے شخص کو نہ چکھا دے (یعنی اس وقت تک تو پہلے شوہر کے پاس نہیں جا سکتی) ۸۷ ہجری میں عبید اللہ کی وفات ہوئی تھی اس کو ابو عبید یعنی قاسم بن سلام نے بیان کیا ہے اور خلیفہ نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات ۵۸ ہجری میں ہوئی تھی اور بعض نے بیان کیا ہے کہ یزید بن معاویہ کے زمانے میں ان کی وفات ہوئی تھی اور یہی قول اکثر ہے مدینہ میں ان کا انتقال ہوا تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یمن میں وفات ہوئی تھی مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۶۵۔ حضرت عبید اللہؓ بن عبید

حضرت عبید اللہؓ بن عبید بن تیہان بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عبید اللہ بن عتیک کے بیٹے تھے کیونکہ عبید کے بیان میں عتیک کو بھی بیان کیا ہے ان کا نسب عبید اللہ بن تیہان کے نام میں گزر چکا ہے اور ابو الہیثم کے بھتیجے تھے واقعہ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۴۶۶۔ حضرت عبیداللہؓ بن عدی

حضرت عبیداللہؓ بن عدی بن خیار بن عدی بن نوفل بن عبد مناف قریشی نوفل ہیں ان کی والدہ ام قتال بنت اسید بن ابی العیص عتاب ابن اسید کی بہن تھیں یہ رسول اللہؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور ولید بن عبدالملک کے زمانے میں وفات پائی مدینہ میں حضرت علی کے مکان کے پاس ان کا مکان تھا انہوں نے حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ہم کو مکی بن ربان بن شبہ نحوی نے اپنی سند کو یحییٰ بن یحییٰ تک پہنچا کر امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عطا بن یزید لیثی سے انہوں نے عبیداللہ بن عدی ابن خیار سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ایک روز رسول اللہؐ لوگوں کے درمیان میں تشریف رکھتے تھے یکا یک ایک شخص آیا اور اس نے آپ سے کچھ چپکے سے کہا ہم لوگ نہ سمجھ سکے کہ چپکے سے اس نے کیا کہا یہاں تک کہ رسول اللہؐ نے اس کو بلند آواز سے جواب دیا اس جواب سے معلوم ہوا کہ وہ ایک منافق کے مار ڈالنے کی اجازت چاہتا تھا حضرت نے اس کو جواب یہ دیا تھا کیا وہ شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی نہیں دیتا اس نے کہا گواہی تو دیتا ہے مگر اس کا گواہی دینا قابل اعتبار نہیں ہے پھر آپؐ نے فرمایا کہ وہ نماز نہیں پڑھتا عرض کیا پڑھتا ہے مگر قابل اعتبار نہیں آپ نے فرمایا اللہ نے مجھے ان لوگوں کے قتل کرنے سے منع کیا کہنے والوں کے قتل سے منع کیا ہے عروہ بن عیاض نے عبیداللہ بن عدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کے زمانے میں سورج کو گہن لگا اور پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۶۷۔ حضرت عبیداللہؓ بن عمر بن خطابؓ

حضرت عبیداللہؓ بن عمر بن خطابؓ بن نفیل قریشی عدوی ہیں۔ ابوعیسیٰ ان کی کنیت تھی ان کا نسب ان کے بھائی عبداللہ کے بیان میں گزر چکا ہے یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے قریش کے شہسواروں اور بہادروں میں سے تھے انہوں نے اپنے والد عمرؓ سے حضرت عثمانؓ بن عفان اور ابوموسیٰ وغیرہم سے حدیث کی سماعت کی ہے زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے اپنے بیٹے عبیداللہ کو درے لگائے اور کہا تم نے اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھی ہے تو (یہ بتاؤ) حضرت عیسیٰ کا کوئی باپ تھا یہ عبیداللہ جنگ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ شریک تھے اور اسی جنگ میں ان کی شہادت ہوئی ان کا جنگ صفین میں (معاویہ کی طرف شریک ہونے کا یہ سبب تھا کہ جب ابولؤلؤ نے حضرت عمر کو شہید اور حضرت عمر حضورؐ کے ساتھ اور حضرت ابوبکر کے ساتھ دفن کیا گیا۔ عبیداللہ سے لوگوں نے کہا کہ ہم نے دیکھا کہ اور ہرمزان دونوں بچ گئے حالانکہ ہرمزان وہ خنجر جس سے حضرت عمر کو شہید کیا تھا اپنے ہاتھ میں الٹ پلٹ رہا ہے اور ان دونوں کے ساتھ جفینہ نامی غلام بھی ہے جفینہ کو اور نیز ابن فیروز کو سعد بن ابی وقاص اہل مدینہ کو کتابت سکھانے کے واسطے لائے تھے اور یہ سب مشرک تھے لیکن ہرمزان مشرک نہ تھا۔ عبیداللہ نے (یہ سن کر ان لوگوں پر تلوار سے حملہ کیا ہرمزان اور اس کے بیٹے اور جفینہ کو مار ڈالا اگرچہ لوگوں نے ان کو منع کیا مگر یہ اپنے قصد سے باز نہ آئے اور کہا خدا کی قسم (ان کی کیا ہستی ہے ان لوگوں کو قتل کروں گا جن کے مقابل میں یہ کچھ بھی نہیں ہیں) ان کا تشدد دیکھ کر صہیب نے عمرو بن عاص کو ان کے پاس اس واسطے بھیجا کہ عبیداللہ کے ہاتھ سے تلوار چھین لیں۔ یہ صہیب وہ شخص ہیں کہ حضرت عمر نے جن کو اپنے جنازے کی نماز پڑھانے کی اور جب تک کوئی خلیفہ نہ مقرر ہو اس وقت تک لوگوں کی

امامت کی وصیت کی تھی۔ جب عمرو بن عاص نے ان سے تلوار چھین لی سعد بن ابی وقاص نے ان پر حملہ کیا اور آپس میں جھگڑنے لگے اور کہا تم نے میرے پڑوسی کو قتل کر ڈالا اور مجھ کو ذلیل کیا پھر عبید اللہ کو سب نے قید کر لیا جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو عبید اللہ ان کے سپرد کر دیئے گئے حضرت عثمان نے فرمایا کہ تم لوگ مجھ کو اس شخص کے حق میں مشورہ دو جس نے اسلام میں ایسی حرکت کی جواب تک نہ ہوئی تھی مہاجرین نے مشورہ دیا کہ عبید اللہ قتل کئے جائیں اور ایک گروہ نے کہا جس میں سے عمرو بن عاص بھی تھے کہ کل تو حضرت عمر شہید ہوئے ہیں آج ان کے بیٹے شہید کر دیئے جائیں اللہ ہرمزان اور جفینہ کو غارت کرے پس حضرت عثمان نے عبید اللہ کو چھوڑ دیا اور مقتول کی دیت دے دی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے دریافت کیا کہ ہرمزان کا ولی کون ہے لوگوں نے جواب دیا کہ آپ ہی ہیں (آپ نے فرمایا جب میں ولی ہوں تو معاف کرتا ہوں) میں نے عبید اللہ کو معاف کیا بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان نے عبید اللہ کو قماذیان بن ہرمزان کے حوالہ کر دیا کہ اپنے والد کا قصاص لے لے قماذان کہتے تھے (جب میں نے باجازت خلیفہ وقت عبید اللہ پر قابو پایا تو) لوگوں نے مجھے گھیر لیا اور عبید اللہ سے قصاص لینے کی معافی میں مجھ سے گفتگو کرنے لگے میں نے لوگوں سے کہا کیا مجھ کو ان کے قتل کرنے سے کوئی منع کر سکتا ہے لوگوں نے جواب دیا کہ نہیں (منع کر سکتا ہے میں نے کہا اگر میں ان کو قتل کرنا چاہوں تو کیا قتل نہیں کر سکتا ہوں لوگوں نے کہا کہ قتل کر سکتے ہو کیونکہ تم کو قصاص لینے کی اجازت ہے قماذان نے کہا کہ (جب یہ ہے تو) میں نے عبید اللہ سے قصاص لینے کو معاف کیا بعض علما نے کہا ہے کہ اگر حضرت عثمان اس طرح نہ کرتے تو طعنہ کرنیوالے یہ نہ کہتے کہ عثمان نے چھ برس عدل کیا بلکہ یہ کہتے کہ ان کی خلافت ابتدا ہی سے ظلم کے ساتھ ہوئی کیونکہ انہوں نے خدا کی حدوں میں سے ایک حد کو معطل کر دیا تھا اور اس روایت میں پھر بھی کلام ہے کہ اگر قماذان نے عبید اللہ سے قصاص لینا معاف کر دیا ہوتا تو حضرت علی کو جائز نہ ہوتا کہ عبید اللہ کو قتل کریں مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو انہوں نے عبید اللہ کے قتل کا ارادہ کیا عبید اللہ وہاں سے بھاگ کر حضرت معاویہ کے پاس چلے گئے اور حضرت معاویہ کی طرف سے جنگ صفین میں شریک ہوئے یہ (وہاں) سواروں کے سردار تھے۔ یہ جنگ صفین میں کسی روز شہید کر ڈالے گئے ربیعہ نے ان کو قتل کیا تھا۔ زیاد ابن خصیفہ ربعی ربیعہ پر حاکم تھے پس عبید اللہ کی بیوی بحریہ جو ہانی شیبانی کی بیٹی تھیں (زیاد کے پاس) آئیں اور اپنے شوہر کی نعش مانگی زیاد نے کہا لے جاؤ انہوں نے عبید اللہ کی نعش کو لے لیا اور اس کو دفن کر دیا یہ عبید اللہ دراز قد شخص تھے بیان کیا گیا ہے کہ جب ان کی بیوی نے ان کی نعش کو خچر پر رکھا تو اس کے جانب عرض میں ان کی نعش تھی ان کے ہاتھ پیر دونوں زمین سے ملے ہوئے تھے جب عبید اللہ شہید ہو گئے تو حضرت معاویہ نے ان کی تلوار خرید لی اور وہ تلوار حضرت عمر کی تھی۔ اور اس کو عبد اللہ بن عمر کے پاس بھیج دیا۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کو ایک ہمدانی شخص نے قتل کیا تھا اور بعض نے کہا ہے کہ عمار بن یاسر نے اور بعض نے کہا ہے فرزندان حنیفہ میں سے کسی نے قتل کیا تھا حنیفہ ربیعہ کے خاندان کا ایک قبیلہ ہے۔ جنگ صفین ماہ ربیع الاول ۳۷ ہجری میں ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۶۸۔ حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ بن فضالہ

حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ بن فضالہ۔ لیثی ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کو ابن مندہ نے عبد اللہ کے نام میں بیان کیا ہے اور ان کا نسب نہیں لکھا اور ابن شاہین نے ان کو عبید اللہ کے نام میں بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عدی بن فضل سے انہوں نے داؤد

بن ابی ہند سے انہوں نے ابوحرب بن ابی اسود دیلی سے انہوں نے عبیداللہ بن فضالہ سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے پاس (ایک سفر سے) آیا تو آپ نے فرمایا جس کا کوئی شناسا ہو وہ اپنے شناسا کے یہاں اترے اور جس کا کوئی شناسا نہ ہو وہ اہل صفہ کے پاس اترے (حسب الحکم) میں اہل صفہ کے پاس اترا جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص نے بھوک کی شکایت کی آپ نے فرمایا عنقریب بڑے بڑے ظروف جو لوگ تم میں سے زندہ رہیں گے ان کے سامنے صبح وشام (دونوں وقت) کھانے کے لگائے جائیں گے اور کھانا کھائیں گے کپڑے (ایسے پر تکلف) جیسے کعبہ کے پردے اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے داود بن ابی ہند سے انہوں نے ابوحرب سے انہوں نے بجائے عبیداللہ بن فضالہ کے طلحہ بن عمرو نصری سے روایت کی ہے۔ یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے۔

۳۴۶۹۔ حضرت عبیداللہؓ بن کثیر

ابن کثیر محمد کے والد تھے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے سلیمان بن بلال نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے محمد بن عبیداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کے پاس اس حال میں جائے گا کہ (وہ زندگی میں) شراب خوار تھا تو اللہ کے سامنے اس کی وہی حالت ہوگی جو بت پرست کی ہوتی ہے۔ اس حدیث کو محمد بن سلیمان اصبہانی نے سہیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابوعمر نے ان کو عبیداللہ بن کثیر بیان کر کے محمد کا والد کہا ہے اور ابن مندہ نے ان کو عبیداللہ ابو محمد بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ عبیداللہ ہیں اور ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے (ان تین قولوں سے) یہ گمان ہوتا ہے یہ تین شخص (علیحدہ علیحدہ) ہیں حالانکہ (یہ تینوں شخص جو علیحدہ علیحدہ عنوان سے بیان ہوئے ہیں) ایک ہی شخص ہیں واللہ اعلم۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ محمد اور ان کے والد عبیداللہ دونوں مجہول شخص ہیں اور (یہ) حدیث سہیل نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔ واللہ اعلم

۳۴۷۰۔ حضرت عبیداللہؓ بن مالک

حضرت عبیداللہؓ بن مالک بن نعمان بن یعمر بن ابی اسید اسلمی ہیں رسول اللہؐ کے صحابی تھے ان کو غسانی نے ابن کلبی سے روایت کر کے بیان کیا ہے۔

۳۴۷۱۔ حضرت عبیداللہؓ بن محصن

حضرت عبیداللہؓ بن محصن انصاری ہیں۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے ہم کو ابراہیم بن محمد بن مہران بن فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں کو محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن مالک اور محمود بن خداش بغدادی نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے مروان بن معاویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی شمیلہ انصاری نے سلمہ بن عبیداللہ بن محصن انصاری حطمی سے انہوں نے اپنے والد سے جو صحابی تھے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے جس شخص نے اس حال میں صبح کی کہ اس کو اپنی جان کا خوف نہ ہو اور بدن صحت وعافیت کے ساتھ ہو اور اس دن کھانے کو بھی اس کے پاس ہو تو اس کو گویا تمام دنیا کی نعمت مل گئی ان سے ان کے بیٹے سلمہ نے بھی (ماہ) رمضان کی فضیلت میں ایک حدیث نبی ﷺ کی

روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے عبیداللہ کی حدیث کو مرسل بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا صحابی ہونا صحیح لکھا ہے اور ان کی حدیث کو مسند کہا ہے۔

۳۴۷۲۔ حضرت عبیداللہ ؓ بن مسلم قرشی

حضرت عبیداللہ ؓ بن مسلم قرشی کے والد تھے۔ بعض لوگوں نے ان کو مسلم بن عبیداللہ نے بیان کیا ہے۔ ابوعمر نے کہا کہ یہ عبیداللہ بن مسلم قریشی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ یہ حضرمی ہیں اور صحابہ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کے قریشی ہونے سے واقف نہیں ہوں اور اس میں کلام ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عبید بن مسلم ایسے شخص ہیں جن سے حصین نے روایت کی ہے اگر یہ وہی شخص ہیں تو اسدی ہیں اور اسد قریش کا ایک بطن ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سندوں کے ساتھ ابونعیم یعنی فضل بن دکین اور قاسم بن حکم عرنی سے ان دونوں نے ہارون بن سلمان فرأابوموسیٰ سے جو عمرو بن حریث کے غلام تھے انہوں نے مسلم بن عبیداللہ قریشی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں آنحضرتؐ نے (جواب سے) سکوت کیا انہوں نے اس سے دوبارہ پوچھا پھر آپ نے (جواب سے) سکوت کیا انہوں نے دوبارہ اس کو پھر پوچھا نبیؐ نے (تھوڑی دیر کے بعد) فرمایا کہ روزے کی نسبت دریافت کرنے والا کہاں ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں ہوں آپ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ (تم پر تمہاری بیوی کا حق ہے (تم) رمضان اور چھ روزے عید میں جو کہ اس کے قریب میں اور بدھ اور جمعرات کے روزے رکھا کرو۔ جب تم ایسا کرو گے تو (گویا) تم نے ہمیشہ روزہ رکھا اور بعض نے اس روایت میں بجائے مسلم بن عبید کے عبید بن مسلم بیان کر کے کہا ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اپنے مقام پر اس کا ذکر آئے گا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۷۳۔ حضرت عبیداللہ ؓ بن مسلم

حضرت عبیداللہ ؓ بن مسلم۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہ شخص نہیں ہیں جن کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ ان کے بیٹے نے ان سے روایت کی ہے ان کو علی عسکری نے ذکر کیا ہے جیسا کہ ابوبکر بن ابی علی نے بیان کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عباد بن عوام سے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے نقل کر کے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے عبیداللہ بن مسلم صحابی کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو غلام اللہ تعالیٰ کی بھی اطاعت کرتا ہے اور اپنے آقا کی بھی تابعداری کرتا ہے اس کو دوگنا ثواب ملتا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر انہوں نے عبیداللہ بن مسلم کو عبید بن مسلم لکھ کر غلام والی حدیث ان سے روایت کی ہے۔

۳۴۷۴۔ حضرت عبیداللہ ؓ بن معمر

حضرت عبیداللہ ؓ بن معمر۔انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور اہل مدینہ میں ان کا شمار ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ان سے عروہ بن زبیر اور محمد بن سیرین نے روایت کی ہے مگر ان کی کوئی حدیث صحیح نہیں ہے یہ سب ابن مندہ کا بیان

تھااور ابونعیم نے (ان کے تذکرے میں) یہ بات زیادہ بیان کی ہے کہ یہ مدینہ میں رہتے تھے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ہشام ابن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبیداللہ بن معمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جن لوگوں کو (خدا کی طرف سے) نرمی عطا ہوتی ہے وہ ان کو فائدہ دیتی ہے اور جن لوگوں کو نرمی نہیں عطا ہوتی وہ نقصان میں رہتے ہیں۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ اچھا لکھا ہے اور انہوں نے اسی طرح لکھا ہے کہ عبیداللہ بن معمر بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوئ قریشی تیمی ہیں انہوں نے رسول اللہؐ کی صحبت پائی ہے اور یہ آپ کے صحابہ میں بہت کم سن اور نوجوان تھے اسی طرح ان کو بعض لوگوں نے بیان کیا ہے (ابوعمر نے) کہا ہے (کہ یہ بیان) غلط ہے (کیونکہ جو عبیداللہ کی حالت بیان کی ہے کہ وہ نوجوان تھے) ایسی حالت میں یہ نہیں کہا جاتا کہ انہوں نے صحبت پائی ہے (ہاں یہ کہا جائے گا) کہ آپ کو دیکھا ہے جب رسول اللہؐ نے انتقال فرمایا تھا تو یہ بچے تھے عبداللہ بن عامر کے ساتھ جنگ اصطخر میں شہید ہوئے تھے اس وقت ان کی عمر چالیس برس کی تھی۔ یہ اس جنگ میں لشکر کے سردار تھے انہوں نے نرمی کی حدیث نبیؐ سے روایت کی ہے اور یہ وہی ہیں کہ جنہوں نے حضرت معاویہ سے کہا تھا۔

اذا انت لم ترخ الازار تکرما — علی الکلمۃ العوراء من کل جانب
فمن ذالذی نرجو لحق دمائنا — ومن ذا الذی نرجو لحمل النوائب

جب آپ ہی نے از راہ بزرگی (ہماری) نامناسب باتوں پر ہر طرف سے پردہ نہ ڈالا۔ تو پھر کون ہے۔ جس سے ہم اپنی جانوں کی حفاظت کی امید رکھیں اور کون ہے۔ جس سے ہم مصائب میں مدد پہنچنے کی آرزو کریں۔

اوران کے بیٹے عمر بن عبیداللہ بن معمر سخی لوگوں میں تھے اس کے بعد انہوں نے کچھ عمر بن عبیداللہ کا حال بیان کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھ کر کہا ہے کہ عبیداللہ معمر کے بیٹے ہیں مستغفری نے کہا ہے کہ ان کو یحییٰ بن یونس نے ذکر کیا ہے میں نہیں جانتا کہ صحابی تھے یا نہیں اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان کے عہد میں بمقام اصطخر انتقال کیا ہے اور نرمی والی حدیث بھی روایت کی ہے۔ مجھ کو نہیں معلوم ہوتا ہے کہ یحییٰ بن یونس نے کس سبب سے ان کا تذکرہ کیا اور ابن مندہ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور (کہا ہے) عبیداللہ نے عمر، عثمان، طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت کی ہے اور ان کی کنیت ان کے بیٹے کے نام کے موافق ابومعاذ تھی۔ ابوعمر کا یہ کہنا کہ عبیداللہ اصطخر میں ابن عامر کے ساتھ شہید ہوئے اور چالیس برس کے تھے قابل اعتراض ہے کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ سب صحابہ سے یہ چھوٹے تھے اور ان کا نبیؐ کو دیکھنا ثابت نہیں ہے تو یہ اصطخر میں شہید ہونے کے وقت چالیس برس کے ہوں گے کیونکہ اصطخر کا واقعہ ۲۹ ہجری میں ہوا ہے اسی بنا پر نبیؐ کی وفات کے وقت یہ اکیس برس کے ہوں گے۔ واللہ اعلم

۳۴۷۵۔ حضرت عبیداللہؓ بن معیہ سوائی

حضرت عبیداللہؓ بن معیہ سوائی سواہ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد سے تھے۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے اور نبیؐ سے روایت کی ہے طائف میں رہتے تھے بعض نے ان کو عبداللہ بن معیہ بیان کیا ہے اور ہم نے ان کا ذکر پیشتر لکھا ہے وکیع نے سعد

بن سائب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے ایک بوڑھے آدمی کو عامر کے خاندان سے جو سواءہ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد سے تھے اور عبید اللہ بن معیہ کے نام سے مشہور تھے کہتے ہوئے سنا کہ واقعہ طائف کے دن مسلمانوں میں سے دو آدمی شہید ہو گئے ان دونوں کی نعش رسول اللہؐ کے پاس روانہ کی گئی مگر آپ کو (پہلے ہی سے) یہ خبر مل گئی تھی تو آپ نے کہلوا بھیجا کہ جس مقام پر وہ شہید ہوئے ہیں یا یہ فرمایا کہ جہاں وہ لڑے ہیں وہیں ان کو دفن کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۷۶۔ حضرت عبید اللہؓ بن ابی ملیکہ

حضرت عبید اللہؓ بن ابی ملیکہ۔ عبد اللہ فقیہ کے والد تھے حکم نے عبد اللہ سے انہوں نے اپنے والد عبید اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے اپنی ماں کی نسبت پوچھا کہ وہ بڑی نیک اور بڑی صلہ رحم کرنے والی اور بڑی نیکو کار تھیں کیا ہم ان کی مغفرت کی امید رکھیں حضرت نے فرمایا انہوں نے کبھی کسی (زمانہ جاہلیت میں لڑکی کی ولادت بہت بری سمجھی جاتی تھی اور جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی تھی تو وہ مارے شرم کے کسی کو منہ نہ دکھاتا تھا اکثر عورتیں اپنے شوہر کی یہ حالت دیکھ کر اور بعض اوقات خود مرد بھی اپنی لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔) لڑکی کو زندہ درگور کیا تھا انہوں نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو وہ دوزخ میں ہے۔ ان کا تذکرہ غسانی نے لکھا ہے۔

۳۴۷۷۔ حضرت عبیدؓ بن ارقم

حضرت عبیدؓ بن ارقم۔ ان کی کنیت ابوزمعہ تھی بلوی ہیں مصر میں رہتے تھے اور صحابی ہیں اپنی کنیت سے مشہور تھے کنیت کے باب میں ان کا یہاں سے زیادہ بیان کیا جائے گا۔ ان کو ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے۔

۳۴۷۸۔ حضرت عبیدؓ انصاری

حضرت عبیدؓ انصاری ہیں۔ انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے۔ ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم کو رسول اللہؐ نے مونچھیں کتروانے کا حکم دیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۷۹۔ حضرت عبیدؓ انصاری

حضرت عبیدؓ انصاری ہیں ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے یہ پہلے عبید کے علاوہ ہیں یہ کہتے تھے کہ مجھ کو حضرت عمر نے تجارت کے واسطے مال دیا تھا اور نفع کی شرکت تھی ان کی حدیث اہل کوفہ میں سے فضل بن دکین نے انہوں نے عبد اللہ بن حمید بن عبید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے مگر کہا ہے کہ ابن عبید اور ان سے پہلے عبید میں کچھ کلام ہے۔

۳۴۸۰۔ حضرت عبیدؓ بن اوس

حضرت عبیدؓ بن اوس بن مالک بن سواد بن کعب انصاری ظفری ہیں اس کو ابو عمر نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ عبید بن اوس انصاری ہیں ان دونوں نے اس سے زیادہ ان کا نسب نہیں بیان کیا اور ابن کلبی نے ان کا نسب اس طرح

بیان کیا ہے عبید بن اوس بن مالک بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر۔ظفر کا نام کعب ہے وہ خزرج ابن عمرو بن مالک بن اوس کے بیٹے تھے۔ابوعمر نے (سیاق نسب میں) زید اور عامر کو ساقط کر دیا ہے۔ان کی کنیت نعمان تھی غزوۂ بدر میں شریک تھے ان کا لقب مقرن اس وجہ سے مشہور ہو گیا کہ انہوں نے بدر میں ایک ہی ساتھ چار آدمیوں کو قید کیا تھا انہوں نے ہی عقیل بن ابی طالب کو بھی قید کیا تھا۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے عباس اور نوفل اور عقیل کو قید کیا اور ان کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے رسول اللہ نے ان سے فرمایا کہ ان کے قید کرنے میں بادشاہ بزرگ نے تمہاری مدد کی اور حضرت نے ان کو مقرن کا خطاب دیا تھا ابو مسلمہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ابو یسر یعنی کعب بن عمرو نے عباس کو قید کیا تھا۔ایسا ہی ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے ابو نعمان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھ کر کہا ہے کہ عبید بن اوس بن مالک بن سواد انصاری ہیں اوس کے خاندان سے تھے پھر سواد بن کعب کی اولاد سے ہیں یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے عقیل بن ابی طالب کو قید کیا تھا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور انہوں نے عبید کے بیان میں سے کچھ بھی نہیں چھوڑا لیکن عقیل کو قید کرنا (نہیں بیان کیا ہے) شاید ابو موسیٰ کو اس بات پر اشتباہ ہو گیا جو کہ ابن مندہ نے ان کا نسب نہیں بیان کیا پس ان کو خیال ہو کہ یہ کوئی دوسرے شخص ہیں حالانکہ وہ یہی ہیں ابو موسیٰ کے اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ جہاں ابن مندہ نے کسی کے نسب کو ساقط کر دیا ہے انہوں نے استدراک نہیں کیا۔

۳۴۸۱۔حضرت عبیدؓ بن تیہان

حضرت عبیدؓ بن تیہان بن مالک ابو ہیثم بن تیہان کے بھائی تھے ان کا نسب پہلے بیان ہو چکا ہے اور اب انشاء اللہ تعالیٰ ابو ہیثم مالک ابن تیہان (کے حال) میں بیان ہو گا اور ابو عمر نے یہاں پر ان کا نسب اوس انصاری تک بیان کیا ہے اور ان کے سوائے دوسروں نے ان کی مخالفت کی ہے اور عبد الاشہل کی اولاد کا ان کو حلیف کہا ہے۔ان کو جس نے حلیف کہا ہے وہ ابن اسحٰق اور واقدی اور موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر ہیں اور ابن اسحٰق اور واقدی کہتے ہیں کہ (ان کا نام) عبید ہے اور موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر اور عبد اللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا ہے کہ یہ عتیک بن تیہان ہیں اور ان کی موافقت ابن کلبی نے بھی کی ہے۔یہ عبید ان ستر لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے لیلۃ العقبہ میں بیعت کی تھی یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے ان کو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا تھا بعض نے کہا ہے کہ (غزوۂ احد میں نہیں) بلکہ جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ بلی کے حلیف تھے اس کو سوا ابو موسیٰ کے کسی اور نے نہیں بیان کیا اور بعض نے ان کو انصاریوں میں سے لکھا ہے اور بعض نے خاندان بلی میں نسب ملا کر انصار کا حلیف کہا ہے مگر ابو موسیٰ کا قول مشہور کے خلاف ہے۔

۳۴۸۲۔حضرت عبیدؓ بن ثعلبہ

حضرت عبیدؓ بن ثعلبہ انصاری بنی نجار (کے خاندان) سے ہیں بن اسحٰق سے ان انصار کے ناموں میں جو قبیلہ خزرج کی شاخ

بنی ثعلبہ بنی غنم بن مالک سے شریک بدر تھے عبید بن ثعلبہ کا نام بھی روایت کیا گیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۸۳۔ حضرت عبیدؓ جہنی

حضرت عبیدؓ جہنی ہیں ان کی کنیت ابوعاصم تھی اور صحابی تھے عاصم بن عبید جہنی نے اپنے والد سے جو صحابی تھے روایت کی ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (ایک روز) میرے پاس جبرائیل نے آ کر کہا کہ تمہاری امت میں تین عمل ایسے ہوں گے جن کو اگلی امتوں نے نہیں کیا ہے۔ کفن چورانا، فخر کرنا، عورتوں کا عورتوں کے ساتھ مشغول ہونا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ (وہ تین کام یہ ہیں کفن چورانا اور جھگڑا کرنا اور فخر کرنا۔

۳۴۸۴۔ حضرت عبیدؓ بن حذیفہ

حضرت عبیدؓ بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوئ قریشی عدوی ہیں ان کی کنیت ابوجہم تھی خمیصہ [1] بیچا کرتے تھے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض تو عبید اور بعض عامر بیان کرتے ہیں ہم ان کو انشاء اللہ تعالیٰ یہاں سے زیادہ کنیت کے باب میں بیان کریں گے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبید بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ ابن عبید بن عویج بن عدی بن کعب۔ انصاری ہیں ابوجہم ان کی کنیت تھی ابن مندہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابونعیم نے ان کا نسب کعب تک بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کو ابوبکر بن ابوعاصم نے بیان کر کے کہا ہے کہ ان کا شمار انصار میں ہے اور ربیع نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ انصاری ہیں اور ابن ابی عاصم کا یہ کہنا کہ انصار میں ان کا شمار ہے۔ میں اس کا مطلب نہیں سمجھتا کیونکہ ابوجہم جن کا نسب یہاں بیان کیا گیا ہے وہ عدوی ہیں اور عدی بلاشبہ خاندان قریش کی ایک شاخ ہے یہ اور ابونعیم نحام اور مطیع بن اسود عبید بن عویج میں جا کر مل جاتے ہیں اور ابونعیم نے جو ابن ابی عاصم کے قول کو نقل کیا ہے کہ ان کا شمار انصاریوں میں ہے میں نے یہ قول ابن ابی عاصم کی کتاب میں جو میرے پاس ہے نہیں پایا۔ واللہ اعلم

۳۴۸۵۔ حضرت عبیدؓ بن خالد سلمی

حضرت عبیدؓ بن خالد سلمی ہیں پھر بہزی ہیں۔ بعض لوگ ان کا نام عبدہ بن خالد اور بعض عبیدہ بن خالد کہتے ہیں مگر عبید بہت صحیح ہے ابوعبیداللہ ان کی کنیت تھی یہ مہاجری تھے ان سے کوفیوں کے ایک گروہ نے روایت کی ہے یہ کوفہ میں رہتے تھے جن لوگوں نے ان سے رویت کی ہے ان میں سعد بن عبیدہ اور تمیم بن سلمہ بھی ہیں یہ جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ شریک تھے ہم کو عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن ربیعہ سلمی سے انہوں نے عبید بن خالد سلمی سے جو رسول اللہؐ کے صحابی تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ نے دو شخصوں کے درمیان مواخات کرا دی تھی تو ان دونوں میں سے ایک تو رسول اللہؐ کے زمانہ

---

[1] خمیصہ ایک قسم کا کرتہ ہوتا ہے جو صوف کے کپڑے سے بنایا جاتا ہے۔

میں قتل کئے گئے پھر دوسرے نے انتقال کیا تو لوگوں نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی نبیؐ نے پوچھا کہ تم لوگوں نے (نماز میں) کیا دعا مانگی انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے کہا اے اللہ ان پر رحم کر اے اللہ ان کو ان کے دینی بھائی سے ملا دے نبیؐ نے فرمایا (یہ اپنے دینی بھائی کے ساتھ کیونکر ملائے جا سکتے ہیں) انہوں نے ان کے شہید ہونے کے بعد جس قدر نمازیں پڑھیں روزے رکھے عبادات کئے وہ سب کہاں چلی جائیں گی درمیان میں بہت بڑی دوری ہے جیسے کہ آسمان اور زمین کے درمیان میں اس حدیث کو منصور اور زید بن ابی انیسہ نے عمرو بن مرہ سے اسی طرح روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۸۶۔ حضرت عبیدؓ بن خالد محاربی

حضرت عبیدؓ بن خالد محاربی اسود بن خالد کے بھائی تھے ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان کا نسب سلیمان بن قرم نے اشعث بن ابی شعثاء سے انہوں نے رہم بنت اسود سے انہوں نے اپنے چچا عبید بن خالد سے روایت کر کے بیان کیا ہے ان سے ان کی بھتیجی رہم بنت اسود بن خالد نے روایت کی ہے اور سعید بن عامر نے سعیہ سے انہوں نے اشعث بن ابی شعثاء سلیم سے انہوں نے اپنی پھوپھی سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ایک روز اتفاقاً مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی میں جا رہا تھا کہ یکایک کسی نے میرے پیچھے سے مجھ کو آواز دی کہ (اے شخص) اپنی ازار کو اونچا کر کیونکہ ازار کو اونچار کھنے میں زیادہ پرہیزگاری اور پائداری ہے (اس آواز کو سن کے) میں نے پھر کے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ (میری ازار کی) چادر ملحاء ہے۔ (ملحاء بفتح میم وسکون لام یہ ایک چادر ہوتی ہے جس سیاہ اور سفید دھاریاں ہوتی ہیں۔) (یعنی یہ اسی قدر عرض میں ہوتی ہے) پھر آپ نے اپنی ازار کو جو نصف ساق تک تھی مجھے دکھایا اور فرمایا کیا تم کو میری پیروی ضروری نہیں ہے۔ یہ حدیث شعبہ کی روایت سے مشہور ہے اور جس نے شعبہ سے روایت کی ہے وہ ابو سلمہ یعنی موسیٰ بن اسماعیل ہیں ابو سلمہ نے اس حدیث کے سوا شعبہ سے کوئی دوسری حدیث نہیں سنی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۸۷۔ حضرت عبیدؓ بن خشخاش عنبری

حضرت عبیدؓ بن خشخاش۔ عنبری ہیں مالک اور قیس کے بھائی تھے ان کا شمار بصرہ کے بدووں میں ہے معاذ بن مثنیٰ بن معاذ نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن حسین سے انہوں نے اپنے دادا نصر بن حسان سے انہوں نے حصین بن ابی حر سے انہوں نے اپنے والد مالک اور اپنے چچا قیس اور عبید سے روایت کی ہے کہ وہ لوگ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ سے بنی فہم کے ایک شخص کی شکایت کی آپ نے (ان کی شکایت سن کر) اس شخص کے پاس ایک خط (اس طرح سے) لکھا کہ **ھذا کتاب من محمد رسول اللہ لمالک وعبید وقیس بنی الخشخاش انکم آمنون مسلمون علی دمائکم واموالکم لا توخذون بجریرۃ غیرکم ولا یجنی علیکم الا ایدکم.** ''یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے مالک اور عبید اور قیس فرزندان خشخاش کے لئے کہ تم لوگ اپنی جان اور مال کی طرف سے بے خوف وخطر رہو کسی دوسرے کی خطا کا تم سے مواخذہ نہ کیا جائے گا۔ تم پر اسی بات کا مواخذہ ہوگا جو خود تمہارے ہاتھوں نے کیا ہو۔'' ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے اس کو بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے معاذ بن مثنیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے مگر انہوں نے اس

(حدیث کی سند) میں تصحیف کی (وہ یہ ہے کہ حسن بن حسین نصر سے حالانکہ وہ حر بن حصین ہیں ایک شخص سے جوان کے چچا کی اولاد سے ہے روایت کی (بجائے اس کے کہا ہے کہ بنی فہم سے روایت کی ہے۔ اس کو مالک بن خشخاش کے بیان میں ذکر کر کے کہا ہے ان کے چچا ہیں یہی درست ہے۔

۳۴۸۸۔ حضرت عبید بن دحی جہضمی

حضرت عبید بن دحی جہضمی بصری ہیں۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے اور ان کی سند حدیث میں بھی اختلاف ہے یحیٰی بن اسحٰق سیلحنی نے سعید بن زید سے انہوں نے ابو عیینہ کے غلام واصل سے روایت کی ہے اور ان کے بیٹے یحیٰی نے بھی ان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے پیشاب کرنے کے واسطے بھی جگہ تجویز کر لیتے تھے جس طرح اپنے ٹھہرنے کی جگہ تجویز کرتے تھے۔ وکیع نے سعید سے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو عمرو بن عاصم نے حماد اور سعید بن زید سے انہوں نے واصل سے انہوں نے یحیٰی بن عبید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابو عمر نے ان کو دحی جہضمی لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کو رحی جہنی کہا ہے مگر ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے دحی بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۳۴۸۹۔ حضرت عبید

حضرت عبید۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے۔ ان سے سلیمان تیمی نے روایت کی ہے۔ ہم کو ابو منصور یعنی مسلم بن علی ابن محمد معدل نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم کو محمد بن محمد جہنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو نصر یعنی احمد بن عبد الباقی طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو القاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الاعلی نرسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے سلیمان تیمی سے انہوں نے رسول اللہؐ کے غلام عبید سے روایت کر کے بیان کیا کہ دو روزہ دار عورتیں لوگوں کی غیبت کر رہی تھیں آنحضرتؐ نے ایک پیالہ منگایا اور ان دونوں عورتوں سے کہا کہ (اس میں) قے کرو تو انہوں نے قے کی جس میں پیپ اور خون اور تازہ گوشت نکلا آنحضرت نے فرمایا کہ ان دونوں نے روٹی سے روزہ رکھا تھا اور افطار حرام چیز سے کیا بعض لوگون نے کہا ہے کہ سلیمان نے عبید سے یہ حدیث نہیں سنی بلکہ ان دونوں کے درمیان میں ایک اور راوی ہے معتمر بن سلیمان نے اپنے والد سے انہوں نے ایک شخص سے انہوں نے عبید سے جو رسول اللہؐ کے غلام تھے روایت کی ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کیا رسول اللہؐ نے فریضہ نماز کے بعد بھی کسی اور نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے انہوں نے جواب دیا ہاں مغرب اور عشاء کے درمیان (نماز کے واسطے حکم فرمایا ہے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۹۰۔ حضرت عبید بن رفاعہ زرقی

حضرت عبید بن رفاعہ بن رافع۔ زرقی۔ ان کا نسب ان کے والد کے تذکرے میں بیان ہو چکا ہے۔ یہ مدینہ میں رہتے تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ہم کو ابو احمد یعنی عبد الوہاب ابن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد سجستانی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہارون بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ

کہتے تھے ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالسلام بن حرب نے یزید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے یحییٰ بن اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنی والدہ حمیدہ یا عبیدہ (یہ راوی کا شک ہے) بنت عبید بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان کیا آپ نے فرمایا تین دفعہ تک چھینکنے والے کے لئے (الحمدللہ کے جواب میں) یرحمک اللہ کہنا چاہیے پھر (اگر چوتھی بار اسے چھینک آئے) تو چاہیے یرحمک اللہ کہے چاہے نہ کہے۔ لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے ابوامیہ انصاری سے انہوں نے عبید بن رفاعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ایک روز رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوا تو آپ کے پاس ایک شخص آپ ہی کے اصحاب میں سے موجود تھے اس کو ابومسعود نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے لیث سے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عبید بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے والد سے اسی حدیث کے مانند روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ان دونوں نے ان کو عبداللہ بن رافع کے نام میں بھی ذکر کیا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے اگر ان دونوں نے ان کو دو شخص سمجھا ہے تو یہ غلط ہے۔

۳۴۹۱۔ حضرت عبیدؓ بن زید

حضرت عبیدؓ بن زید بن عامر بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق انصاری۔ زرقی ہیں یہ غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ عبیداللہ بن زید بن عامر بن عجلان انصاری اوسی ہیں عجلان کی اولاد سے تھے اور عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق ہیں اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے ان انصار کے نام میں جو خاندان اوس سے غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ عبید بن زید کا نام بھی روایت کی ہے نیز ابونعیم نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحٰق سے ان انصاری کے نام میں جو خاندان اوس کی شاخ بنی عجلان بن عمرو سے غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ عبید بن زید بن عجلان کا نام بھی روایت کیا ہے۔ اسی طرح ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم اور ابوموسیٰ کا ان کے نسب میں یہ کہنا کہ زرقی ہیں اس کے بعد اوسی کہنا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ زریق خزرج کے خاندان سے ہیں ان کو اوس کے خاندان سے کہنا غلط ہے لیکن ابن شہاب نے تو نسب ہی زیادہ نہیں بیان کیا جس سے کچھ (ان کی نسبت بھی) معلوم ہوتا۔ وہ تو (اس غلطی سے) چھوٹ گئے اور ابونعیم کا ابن اسحٰق سے یہ روایت کرنا کہ انہوں نے خاندان اوس کی شاخ بنی عجلان بن عمرو سے جو انصار غزوۂ بدر میں موجود تھے ان کا نام بیان کرتے وقت عبید بن زید کو یہی بیان کیا ہے تو ہمارے پاس ابن اسحٰق کی کتاب جس قدر سندوں سے مروی ہے ان میں سے کسی میں ایسا نہیں ہے۔ ہم کو عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی کہ جو لوگ عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق کی اولاد میں سے غزوۂ بدر میں شریک تھے وہ رافع بن مالک اور عبید بن زید بن عامر بن عجلان تھے اسی طرح عبدالملک بن ہشام نے بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے اور ان دونوں کے مانند سلمہ نے بھی ابن اسحٰق سے روایت کی ہے۔ واللہ اعلم

۳۴۹۲۔ حضرت عبیدؓ بن زید زرقی

حضرت عبیدؓ بن زید زرقی ہیں ان کی کنیت ابوعیاش تھی محمد بن اسحٰق نے ان کا نام اسی طرح بیان کیا ہے ابن مندہ نے اپنی سند

کے ساتھ منصور بن معتمر سے انہوں نے مجاہد بن جبر سے انہوں نے ابوعیاش زرقی سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے لوگوں کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۹۳۔ حضرت عبیدؓ

حضرت عبیدؓ۔ بعض لوگوں نے ان کو ابن سعد بیان کیا ہے۔ عبدالوہاب بن عطا نے اس شخص سے جس نے براہیم بن میسرہ سے انہوں نے عبید بن سعد سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کر کے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص میرے دین کو دوست رکھے اسے چاہیے کہ میری سنت کی پیروی کرے اور منجملہ میری سنتوں کے نکاح بھی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۴۹۴۔ حضرت عبیدؓ بن سلیم

حضرت عبیدؓ بن سلیم بن حضار اشعری ہیں ابوموسیٰ کے چچا تھے ان کی کنیت ابوعامر تھی۔ یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور تھے ہم نے ان کا نسب ابوموسیٰ یعنی عبداللہ بن قیس کے نام میں ذکر کیا ہے ہم ان کا حال ان کی کنیت میں یہاں سے زیادہ بیان کریں گے۔

۳۴۹۵۔ حضرت عبیدؓ بن سلیم

حضرت عبیدؓ بن سلیم بن ضبع بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ انصاری حارثی ہیں۔ اوس کے خاندان سے تھے غزوۂ احد میں شریک تھے یہ عبید السہام کے نام سے مشہور تھے واقدی نے کہا ہے کہ ابن ابی حبیبہ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ ان کا نام عبید السہام کیوں ہوا انہوں نے کہا کہ مجھ کو داؤد بن حصین نے خبر دی کہ خیبر کے حصوں میں سے انہوں نے اٹھارہ حصے مول لئے تھے۔ (اسی وجہ سے) ان کا نام عبید السہام پڑ گیا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ نہیں بلکہ ان کا نام عبید السہام (پڑ جانے کی یہ وجہ تھی) کہ یہ عبید خیبر میں رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ ارادہ کیا کہ خیبر کے حصہ کر دیئے جائیں تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ قوم کے چھوٹے لوگوں کو بلاؤ (حسب الحکم حضرت کے) یہ عبید بلائے گئے (جب حاضر ہوئے) تو رسول اللہ نے ان کو کئی حصے دے دیئے اسی وجہ سے ان کا نام عبید السہام پڑ گیا۔ ان کی کنیت ان کے بیٹے ثابت بن عبید کے نام کے موافق ابوثابت تھی۔ یہ ثابت وہی شخص ہیں کہ جن سے اعمش نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے لیکن ابوموسیٰ نے ان کا نسب نہیں بیان کیا بلکہ کہا ہے کہ عبید السہام یہی شخص ہیں۔

۳۴۹۶۔ حضرت عبیدؓ بن شریہ

حضرت عبیدؓ بن شریہ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عمیر بن شبرمہ ہیں۔ ہشام بن محمد کلبی نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ یہ عبید بن شریہ جرہمی دو سو چالیس برس زندہ رہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تین سو برس تک زندہ رہے انہوں نے اسلام کا زمانہ پایا تھا اور اسلام لائے تھے۔ (ایک مرتبہ) یہ عبید حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے کے پاس ان کی خلافت کے زمانے میں گئے حضرت معاویہ نے ان سے کہا (کہ تم نے اپنی عمر میں) جو چیز سب سے زیادہ تعجب خیز دیکھی ہو مجھ سے بیان کرو انہوں نے کہا کہ میں ایک مرتبہ کچھ لوگوں کے پاس پہنچا کہ وہ لوگ اپنے مردے کو دفن کر رہے تھے جب میں نے اس میت کو (دفن کرتے ہوئے) دیکھا میری آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ اور میں نے یہ مثالیہ اشعار پڑھے ؎

استرزق اللہ خیرا وارضینّ بہ فبینما العسر اذدارت میاسیر

وبینما المرؤ فی الاحیاء مغتبطٌ اذصار میتا تعفیہ الا عاصیر

یبکی علیہ غریب لیس یعرفہ وذوقرابۃ فی الحی مسرور

اللہ نیکی نصیب کرے اور میں اس سے خوش ہوں سختی ہی کہ بعد آسانی ہوتی ہے۔ یکا یک اس حال میں کہ آدمی زندوں کے درمیان میں باعث چمک ہوتا ہے پھر وہ مرجاتا ہے تو اس کے دوست اس کو بھول جاتے ہیں اس پر ایک ایسا پردیسی روتا ہے جو اس کو جانتا بھی نہیں اور اس کی قرابت والے اپنے قبیلہ میں خوش ہوئے ہیں۔

عبید نے کہا (جب میں نے یہ اشعار پڑھنا شروع کئے) تو (ان لوگوں میں سے) ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ تم ان اشعار کے کہنے والے کو جانتے ہو ان اشعار کا کہنے والا وہی شخص ہے جس کو ابھی ہم نے دفن کیا ہے۔ یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔ اور (اس میں) ان کا نام عمیر بن شبرمہ (مروی) ہے اور دوسری روایت میں یہ بھی بیان زیادہ ہے کہ تم تو مسافر ہو اور اس میت کو پہچانتے بھی نہیں ہو تو اس پر روتے ہو حالانکہ اس کا چچازاد بھائی (جو) اسی موضع میں (رہتا) ہے اس میت کی عورت پر قابض ہوگیا ہے اور اس کے مال کو اس نے اپنے قبضہ میں کرلیا اور اسی (میت) کے مکان میں رہتا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر وہ اس امر پر نہیں دلالت کرتا ہے کہ عبید صحابی تھے۔ (ہاں یہ ضروری ہے) کہ نبیؐ کے پیشتر اور آپ کے بعد بھی موجود تھے اور مسلمان بھی تھے۔ شاید کہ رسول اللہؐ کے زمانے میں اسلام لائے تھے۔ واللہ اعلم

۳۴۹۷۔ حضرت عبیدؓ بن صخر انصاری

حضرت عبیدؓ بن صخر بن لوذان انصاری ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ کے ساتھ جن لوگوں کو یمن بھیجا تھا ان میں یہ بھی تھے۔ سیف بن عمر تیمی نے سہل بن یوسف بن سہل انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبید بن صخر بن لوذان انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ نے یمن کے تمام عاملوں کو حکم دیا کہ تم لوگ قرآن کا دور باہم کرتے رہو اور نیک نصیحت کی پیروی کرو کیونکہ نیک نصیحت لوگوں کو نیک کام کرنے کی رغبت دلاتی ہے اور تم اللہ کی راہ میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس کی طرف تم لوٹو گے اور عبید سے یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ آپؐ نے یمن کے عاملوں سے یہ عہد لیا تھا کہ (جب زکوٰۃ لینا تو) تیس گائے میں ایک سال کی گائے اور چالیس میں دو برس کی گائے اور تیس اور چالیس کے درمیان جو کچھ مال زیادہ ہو اس میں سے کچھ نہ لینا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۹۸۔ حضرت عبیدؓ بن عازب انصاری

حضرت عبیدؓ بن عازب انصاری ہیں براؔ بن عازب کے بھائی تھے۔ ان کا نسب ان کے بھائی (براؔ) کے تذکرے میں پہلے گزر چکا ہے ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ قیس بن ربیع نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حفصہ بنت براؔ بن عازب سے انہوں نے اپنے چچا عبید بن عازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرا نام اور میری کنیت کو جمع نہ کرو یعنی کسی شخص کا نام رکھا جائے اور وہ نام میرا ہی نام ہو اور میری کنیت کے موافق اس کی کنیت بھی تو یہ اس کو نہیں لازم ہے کیونکہ اس میں

تشابہ پیدا ہوتا ہے اس حدیث کو ابن مندہ نے روایت تو کیا ہے مگر سند اس طرح بیان کی ہے کہ حفصہ بنت عازب نے اپنے چچا سے روایت کی ہے (اس سند کو اس طرح بیان کرنا) یہ ان کی صریح غلطی ہے ہاں درست یہ ہے کہ حفصہ بنت براُ ابن عازب نے روایت کی ہے کیونکہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ حفصہ نے اپنے چچا سے روایت کی ہے انہیں کے قول کا رد ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ عبید اور براُ حضرت علی کے ساتھ ان کی ہر جنگ میں شریک تھے اور کہا ہے کہ یہ عدی بن ثابت کے دادا تھے انہوں نے وضو اور حیض کی نسبت ایک حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے ذکر کیا ہے کہ ثابت بن قیس بن حطیم عدی بن ثابت کے نانا تھے اور عبداللہ بن یزید خطمی کی نسبت بھی کہا ہے کہ وہ عدی بن ثابت کے نانا تھے اور دینار انصاری کو کہا ہے کہ وہ عدی بن ثابت کے دادا تھے اب یہاں پر (ان اقوال میں) غور کرنا چاہیے۔

۳۴۹۹۔ حضرت عبیدؓ

حضرت عبیدؓ۔ یہ عبدالرحمٰن کے والد تھے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث روایت کی ہے منہال بن بحر نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابوسنان یعنی عیسیٰ بن سنان سے انہوں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن عبید سے اور عبید صحابی تھے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے ایمان کی تین سوتیں شاخیں ہیں جس نے ایک شاخ کو بھی پورا کیا وہ جنت میں داخل ہوا لیکن ابو عمر نے ان کی نسبت بیان کیا ہے کہ عبید صحابہ میں سے جو ایک شخص تھے وہ یہی ہیں۔

یہاں عربی متن سے اصلاح

۳۵۰۰۔ حضرت عبیدؓ بن عبدالغفار

حضرت عبیدؓ بن عبدالغفار۔ نبی ﷺ کے غلام تھے۔ حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے انہوں نے رسول اللہؐ کے غلام عبدالغفار سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو تم ان کی برائی کرنے سے باز رہو ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۰۱۔ حضرت عبیدؓ بن عبد

حضرت عبیدؓ بن عبد۔ ان کو مستغفری نے بیان کیا ہے کہ ان سے عتبہ بن عبد نے روایت کی ہے یہ صحابی تھے۔ اسی طرح (عتبہ بن عبید نے) یہ بھی کہا ہے کہ میں نے عبید بن عبد کو (یہ بیان کرتے) سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ گھوڑوں کی پیشانی کے بال اور ان کے یالوں (یال گھوڑے کی گردن کے بالوں کو کہتے ہیں۔) اور دُموں کے بالوں کو نہ کترا کرو کیونکہ دمیں ان کی ان کے لئے پنکھے ہیں (جس سے وہ اپنے اوپر بیٹھتے ہوئے چھوٹے جانور کو ہٹا دیتے ہیں) اور یالیں ان کے لئے سردی دور کرنے کے لئے پوشش ہیں اور ان کی پیشانی کے بالوں میں خیر وابستہ ہے اور یہ حدیث عتبہ بن عبد سے بھی روایت کی گئی وہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے موقع پر بیان کی جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۰۲۔ حضرت عبیدؓ بن ابی عبید انصاری اوسی

حضرت عبیدؓ بن ابی عبید انصاری اوسی۔ امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کی اولاد سے ہیں غزوۂ بدر میں شریک تھے اس کو موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور ان کے قول کو محمد بن اسحٰق نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ عبید غزوۂ بدر اور احد اور خندق میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ کے علاوہ لکھا ہے۔ باجودیکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے پس ابوموسیٰ نے جو ابن مندہ پر استدراک کیا ہے اس کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی ہے۔

۳۵۰۳۔ حضرت عبیدؓ عرکی

حضرت عبیدؓ عرکی (یعنی ملاح) ہیں۔ ان کا تذکرہ طبرانی نے عبید نام والوں صحابہ میں لکھا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام عبد بیان کیا ہے ان کی حدیث جو دریا کے پانی کی نسبت ہے پہلے بیان ہو چکی ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا حال یہاں پر نہیں بیان کیا ہے بلکہ عبد کے نام میں ان کا تذکرہ لکھ کر یہ کہا ہے کہ بعض لوگ ان کا نام عبید بیان کرتے ہیں۔

۳۵۰۴۔ حضرت عبیدؓ بن عمر رعینی

حضرت عبیدؓ بن عمر بن صالح رعینی پھر ذبحانی ہیں ان کو لوگوں نے صحابہ میں ذکر کیا ہے یہ فتح مصر میں شریک تھے اس کو ابوسعید بن یونس نے لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔ ان سے کوئی روایت نہیں ہے میرا خیال ہے کہ یہ عبید وہی عرکی ہیں (جن کا تذکرہ ان سے پہلے بیان ہوا ہے۔

۳۵۰۵۔ حضرت عبیدؓ بن عمرو کلابی

حضرت عبیدؓ بن عمرو کلابی ہیں بعض لوگوں نے ان کو عبیدہ بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے یہ کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد سے تھے۔ ہم کو عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے اسماعیل بن ابراہیم بن معمر یعنی ابومعمر ہذلی نے سعید بن خثیم سے انہوں نے ربعیہ بنت عیاض سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتی تھیں میں نے اپنے دادا عبید بن عمرو کو کہتے ہوئے سنا تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور طہارت کو پورا کیا جب (ربعیہ) وضو کرتی تھیں تو پوری طہارت کرتی تھیں۔ اس حدیث کو سریج بن یونس نے سعید ابن خثیم سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے عبیدہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے روایت کیا ہے اور بجائے ربعیہ کے ربیعہ بیان کیا ہے یہ ان کی غلطی ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ عبیدہ ہیں اور عبیدہ بن عمرو۔

۳۵۰۶۔ حضرت عبیدؓ بن عمیر

حضرت عبیدؓ بن عمیر بن قتادہ بن سعد بن عامر بن جندع بن لیث بن بکر بن عبدمناہ بن کنانہ لیثی جندعی ہیں ان کی کنیت

ابو عاصم تھی۔ یہ اہل مکہ کے قصہ بیان کرنے والوں میں سے تھے۔ان کو بخاری نے ذکر کیا ہے۔انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے اور مسلم نے ذکر کیا ہے کہ نبیؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور کبار تابعین میں ان کا شمار ہے۔انہوں نے حضرت عمر اور ان کے علاوہ اور صحابہ سے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۰۷۔ حضرت عبیدؓ قاری

حضرت عبیدؓ۔ قاری ہیں۔ یہ انصار کے خاندان بنی ظلمہ میں سے ایک شخص ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور ان سے زید بن اسحٰق نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔ نیز ابو عمر نے ان کو عمیر کے نام میں ذکر کیا ہے۔وہ عمیر کے تذکرے میں بیان ہوگا اور وہی صحیح ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عبید بیان کیا گیا ہے پس اگر (ابو عمر) اس طرف اشارہ کر دیتے تو بہت اچھا ہوتا اور ابو احمد عسکری نے ان کو دو عنوان میں ساتھ ہی بیان کیا ہے۔

۳۵۰۸۔ حضرت عبیدؓ بن قشیر

حضرت عبیدؓ بن قشیر مصری ہیں۔ان کی یہ روایت کردہ حدیث مرفوع ہے کہ تم لوگ اس لشکر سے بچتے رہو جو (لشکر اعدا کو تو) دیکھ کر بھاگے اور جب مال غنیمت دیکھے تو لوٹ میں پڑ جائے ان سے کعبہ بن عقبہ نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۵۰۹۔ حضرت عبیدؓ بن قیس انصاری

حضرت عبیدؓ بن قیس۔ان کی کنیت ابو ورد تھی' انصاری ہیں۔ بعض لوگوں نے ابو ورد کا نام ثابت بن کامل بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں لکھا ہے۔

۳۵۱۰۔ حضرت عبیدؓ بن مخمر

حضرت عبیدؓ بن مخمر۔ان کی کنیت ابو امیہ تھی' معافری ہیں۔صحابی تھے جیسا کہ ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ فتح مصر میں شریک تھے ان سے ابو قبیل معافری نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۱۱۔ حضرت عبیدؓ بن مراوح مزنی

حضرت عبیدؓ بن مراوح مزنی ہیں۔ان کو ابن قانع نے بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عبید بن عبید بن مراوح مزنی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہؐ نے (مقام) نقیع میں نزول فرمایا تھا اور حال یہ تھا کہ لوگ لوٹ ہو جانے کا اندیشہ کر رہے تھے اتنے میں رسول اللہؐ کے منادی (یعنی موذن) نے پکارا اللہ اکبر میں نے (اپنے دل میں) اس موذن سے مخاطب ہو کر کہا کہ تو نے ایک بڑے کی بڑائی (بیان) کی پھر منادی نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ میں نے (اپنے دل میں) کہا ان لوگوں کے پاس (ضرور خدا کی طرف سے) کوئی خبر (آئی) ہے ورنہ اس قدر جزم و یقین کے ساتھ خدا کی توحید بلفظ شہادت نہ بیان کرتے پھر میں رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوا اور اسلام لایا آپ نے مجھ کو وضو سکھایا گیا اور میں نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی آپ

نے نقیع کو حمی (حمی اس مقام کو کہتے ہیں جو بادشاہ کے مویشی چرانے کے لئے مخصوص کر دیا جائے اس مقام کو آنحضرتؐ نے صدقہ اور جہاد کے جانوروں کے چرنے کے لئے مخصوص کر دیا تھا۔) بنالیا اور مجھے وہاں کا عامل مقرر کر دیا یہ غسانی کا بیان ہے۔

۳۵۱۲۔ حضرت عبیدؓ بن مسلم اسدی

حضرت عبیدؓ بن مسلم اسدی ہیں عباد بن عوام نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبید بن مسلم صحابی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو غلام اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے اور اپنے آقا کی بھی فرمانبرداری کرے اس کو دوگنا ثواب ملتا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابوعمر نے کہا ہے (یہ حدیث عباد بن حصین سے روایت کی گئی ہے اور وہ کہتے تھے میں نے عبید بن مسلم سے سنا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے عباد بن عوام سے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبید بن مسلم سے روایت کی ہے۔

۳۵۱۳۔ حضرت عبیدؓ بن معاذ

حضرت عبیدؓ بن معاذ بن انس انصاری ہیں۔ یہ معاذ بن عبداللہ بن خبیب جہنی کے والد کے چچا تھے عبداللہ بن سلیمان بن ابی سلمہ مدنی نے معاذ بن عبداللہ بن خبیب جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے چچا عبید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ باہر تشریف لائے اور آپ کے جسم مبارک پر غسل کی علامت پائی جاتی تھی اور آپ کی طبیعت بھی بشاش تھی پس ہم لوگوں نے یہ گمان کر کے کہ آپ نے اپنی ازواج سے خلوت کی ہوگی عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ نے خوشی کے ساتھ صبح کی۔ فرمایا ہاں الحمد اللہ پھر آپ نے دولت مندی کا ذکر کر کے فرمایا دولت مندی میں کوئی قباحت اس شخص کے واسطے نہیں ہے جو اللہ برتر سے ڈرتا ہو مگر جو شخص اللہ برتر سے ڈرتا ہو اس کے واسطے تندرستی دولت مندی سے بہتر ہے اور طبعیت کا بشاش ہونا خوش رہنا بھی ایک نعمت ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ ٗ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۱۴۔ حضرت عبیدؓ بن معاویہ

حضرت عبیدؓ بن معاویہ۔ بعض لوگوں نے ان کو عبید بن معاذ اور بعض نے عتیک بن معاذ اور بعض نے ان کو زید بن صامت بیان کیا ہے ان کی کنیت ابوعیاش تھی زرقی ہیں ان کا حال ردیف زائے میں پہلے گزر چکا ہے اور عبید بن زید کے نام میں بھی ان کا بیان ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۱۵۔ حضرت عبیدؓ بن معلیٰ

حضرت عبیدؓ بن معلیٰ بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج۔ مالک بن زید مناہ کی اولاد بنی زریق کی حلیف تھی اور حبیب اور زریق دونوں (آپس میں) بھائی بھائی تھے۔ یہ عبید انصاری زرقی ہیں غزوۂ احد میں شہید ہوئے ان کو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا تھا۔ اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۱۶۔ حضرت عبیدؓ بن معیہ

حضرت عبیدؓ بن معیہ بعض نے ان کو عبید بن معیہ بیان کیا ہے۔ ان کا حال پہلے گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۱۷۔ حضرت عبیدؓ بن نضیلہ خزاعی

حضرت عبیدؓ بن نضیلہ خزاعی ہیں کوفے میں رہتے تھے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ اوزاعی نے ابوعبید سے جو سلیمان بن عبدالملک کے دربان تھے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے عبید بن نضلہ سے روایت کی ہے کہ ایک سال قحط کے زمانہ میں صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ غلہ کا نرخ مقرر کر دیجئے۔ (بقال روز بروز گران کرتے جاتے ہیں) حضرت نے فرمایا نہیں (میں ایسا نہ کروں گا) اللہ تعالیٰ مجھ سے اس سال کی بابت سوال کرے گا جس میں میں تمہارے لئے کوئی ایسی بات کروں جس کا خدا نے مجھے حکم نہیں دیا بلکہ تم لوگ اللہ سے اس کے فضل کی دعا مانگو اور شعبہ نے منصور سے انہوں نے ابراہیم بن عبید بن نضیلہ سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے ان دونوں عورتوں کا قصہ روایت کیا ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو خیمہ کا ستون مار دیا تھا اور اس عورت کو مع اس کے پیٹ کے بچے کے قتل کر ڈالا تھا پس اسی روایت کی بنا پر یہ عبید تابعی ہوں گے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۱۸۔ حضرت عبیدؓ بن وہب اشعری

حضرت عبیدؓ بن وہب کنیت ان کی ابوعامر تھی۔ اشعری ہیں غزوۂ اوطاس کے واقعہ ۸ ہجری میں شہید ہوئے بیان کیا گیا ہے کہ درید بن صمہ نے ان کو شہید کیا تھا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ درید (اس زمانے میں) ایسے بوڑھے ہو چکے تھے کہ خود اپنی حفاظت سے معذور تھے وہ کیونکر کسی کو قتل کر سکتے تھے ان کے لئے رسول اللہ ﷺ نے دعائے مغفرت کی تھی اور ان کا نام عبید رکھا تھا ان سے ان کے بیٹے عامر اور ان کے بھتیجے ابوموسیٰ اشعری نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ باب الکنی میں اس مقام سے زیادہ لکھا جائے گا یہ اپنی کنیت ابوعامر کے ساتھ زیادہ مشہور تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں بعض علما نے بیان کیا ہے کہ لوگوں کا ان ابوعامر کے حق میں جو غزوۂ طاوس میں شہید ہوئے تھے یہ بیان کرنا کہ وہ ابوموسیٰ کے چچا تھے غلط ہے کیونکہ ابوعامر دو آدمیوں کی کنیت ہے ایک وہ جن کا نام ابوعامر عبید بن سلیم بن حضار ہے جو ابوموسیٰ کے چچا ہیں اور وہی غزوۂ اوطاس میں شہید ہوئے تھے دوسرے وہ جن کا نام عبید بن وہب ہے دونوں کے کے نام اور والد کے نام میں اختلاف ہے شام میں فروکش تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عامر بن ابی عامر نے روایت کی ہے حاکم نیشاپوری یعنی ابواحمد نے ان دونوں (ابوعامر) کے حال کو بیان کر کے کہا ہے کہ عبید بن سلیم اور بعض نے ان کو ابن حضار بیان کیا ہے (یہ بیان کر کے) ان کے نسب کو اشعر بن نبت تک بیان کیا ہے (اور کہا ہے کہ ابوعامر (ان کی) کنیت تھی ابوموسی عبداللہ بن قیس بن حضار کے چچا تھے بعض نے کہا ہے کہ یہ سلیم بن حضار کے بیٹے تھے اشعری ہیں صحابی تھے غزوۂ حنین میں شہید ہوئے رسول اللہؐ نے ان کو ایک لشکر کا سردار بنا کے اوطاس بھیجا تھا وہیں شہید ہو گئے پھر ان کے شہید ہونے کی کیفیت بیان کی ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام عبید بن وہب ہے اور بعض نے ان کو عبداللہ بن ہانی اور بعض نے

عبداللہ بن وہب بیان کیا ہے اور (کہا ہے کہ) یہ نبیؐ کے صحابی تھے اور آپ سے روایت بھی کی ہے کہ قبیلہ از د اور قبیلہ اشعر کے (لوگ) اچھے ہیں۔ حاکم نے کہا ہے کہ یہ ابوموسیٰ کے چچا نہ تھے ان کے چچا تو حنین کے واقعہ میں شہید ہوئے تھے اور ان عبید نے عبدالملک بن مروان کے زمانے میں وفات پائی تھی ان سے ان کے بیٹے عامر نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا قبیلہ از د اور قبیلہ اشعر اچھے (قبیلے) ہیں خلیفہ بن خیاط نے کہا ہے کہ جو صحابہ شام میں فروکش تھے ان میں سے ابوعامر اشعری بھی تھے ان کا نام عبداللہ بن ہانی ہے اور بعض لوگ ان کو ابن وہب کہتے ہیں اور یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ عبید بن وہب نے عبدالملک بن مروان کے زمانے میں وفات پائی اور یہ ابوموسیٰ اشعری کے چچا نہ تھے کیونکہ ابوموسیٰ کا سلسلہ اس بات کو باطل کر رہا ہے کہ یہ ابوموسیٰ کے چچا ہوں۔ واللہ اعلم

۳۵۱۹۔ حضرت عبیدؓ

حضرت عبیدؓ۔ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ جریر بن عبدالحمید نے عطا بن سائب سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے عبید نے جو نبیؐ کے صحابہ میں سے ایک شخص تھے اس حدیث کی سند کو آنحضرتؐ تک پہنچا کر بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھ کر اپنے مصلیٰ پر بیٹھ جائے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو گویا وہ شخص نماز ہی میں ہے۔ اس وجہ سے کہ فرشتے برابر اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں کہتے ہیں اے اللہ اس کو بخش دے اے اللہ اس پر رحم کر اور جو شخص مسجد میں آ کر نماز کا انتظار کرے اس کا بھی یہی حکم ہے۔ اس کو ابن فضیل اور حماد بن سلمہ وغیرہما نے عطا سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے اس شخص سے جس نے نبیؐ سے سنا ہے اس کے مثل روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۲۰۔ حضرت عبیدہؓ املوکی

حضرت عبیدہؓ املوکی ہیں بعض لوگ ان کو ملیکی کہتے ہیں شامی تھے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اے اہل قرآن قرآن کو تکیہ نہ بناؤ (یعنی اس کی تلاوت پر مداومت رکھو اور اس کو یاد رکھو نہ کہ اس سے مانند سونے والوں غافل رہو) ان سے مہاجر بن حبیب اور سعید بن سوید نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے ان کو کہا ہے کہ عبیدہ یا عبیدہ ہیں۔

۳۵۲۱۔ حضرت عبیدہؓ بن جابر

حضرت عبیدہؓ بن جابر بن سلیم ہجیمی ہیں۔ یہ اور نیز ان کے والد دونوں صحابی تھے ہم ان کا تذکرہ لکھ چکے ہیں ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۵۲۲۔ حضرت عبیدہؓ بن حزن نصری

حضرت عبیدہؓ بن حزن نصری ہیں بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام عبدہ تھا۔ ہم ان کو ذکر کر چکے ہیں ان کی کنیت ابوولید تھی ان سے

صرف ابواسحٰق سبیعی نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۲۳۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن خالد

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن خالد بعض لوگوں نے ان کو ابن خلف حنظلی بیان کیا ہے یعنی حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم کی اولاد سے اور بعض نے ان کو محاربی کہا ہے اور بعض نے ان کو ابوشعثاء یعنی اشعث بن سلیم کی پھوپھی کا چچا بیان کیا ہے ان کی حدیث اشعث نے اپنی پھوپھی سے انہوں نے عبیدہ سے نقل کر کے روایت کی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اشعث نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے انہوں نے اپنی پھوپھی سے انہوں نے اپنے چچا عبید بن خالد سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم اپنی ازار کو ٹخنوں سے اونچا رکھو کیونکہ اس میں پرہیز گاری اور پائداری زیادہ ہے۔ دارقطنی نے ان کا نام عبیدہ بیان کیا ہے یہ انہوں نے کچھ نہ کیا اور یہ بھی کہا ہے کہ ان کو ابن خلف یا ابن خالد کہنا غلط ہے بخاری نے اور نیز ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے نقل کر کے ان کا نام عبیدہ بن خالد بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر بعض لوگوں نے ان کو عبید بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے۔

۳۵۲۴۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن ربیعہ

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن ربیعہ بن جبیر۔ عمرو بن کعب بن بہراء کی اولاد سے تھے بنی عصینہ جو انصار کے حلیف تھے ان کے یہ حلیف تھے یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کو ہشام بن کلبی نے بیان کیا ہے۔

۳۵۲۵۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن صیفی

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن صیفی جہنی ہیں بعض نے کہا ہے کہ جعفی ہیں۔ حماد بن عیسیٰ جہنی نے روایت کی ہے کہ ہم سے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا عبیدہ بن صیفی سے نقل کر کے بیان کیا کہ میں نے نبیؐ کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! میری اولاد کے واسطے اللہ سے دعا کیجئے آپ نے دعا فرمائی اور فرمایا اے عبید تم لوگوں پر جب کوئی تنگی پیش آئے گی اللہ تعالیٰ اس کو دور کر دے گا اور حماد بن عیسیٰ سے روایت کی گئی ہے انہوں نے بشر بن محمد بن طفیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبیدہ بن صیفی سے نقل کر کے روایت کی ہے عبیدہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کی طرف ہجرت کی اور اپنے مال کی زکوٰۃ آپ کی خدمت میں پیش کی اور عرض کیا یارسول اللہؐ! آپ میرے لئے دعا فرمائیے اس کے بعد مثل گزشتہ روایت کے بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۲۶۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن عمرو

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن عمرو بعض لوگوں نے ان کو ابن قیس سلمانی کہا ہے۔ قبیلہ مراد کی ایک شاخ ہے ان کی کنیت ابومسلم تھی اور بعض نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوعمرو تھی یہ ایک بزرگ فقیہ ہیں عبداللہ بن مسعود کے شاگرد تھے پھر حضرت علی ﷺ کے ساتھ رہے انہوں نے حضرت ابن مسعود اور حضرت علی اور حضرت عمر سے روایت کی ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ابن سیرین نے ان سے

روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کی وفات سے دو برس پیشتر ایمان لایا تھا اور میں نے نماز پڑھنا شروع کر دی تھی مگر آپ سے ملاقات نہ ہوئی۔ ان کا شمار اکابر تابعین میں ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۲۷۔ حضرت عبیدہؓ بن مسہر

حضرت عبیدہؓ بن مسہر۔ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے ان کی حدیث اسماعیل بن ابی خالد نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت کی ہے۔ ان کا ذکر عبدہ کے نام میں گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۲۸۔ حضرت عبیدہؓ بن حارث

حضرت عبیدہؓ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی قریشی مطلبی ہیں ان کی کنیت ابوحارث تھی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابومعاویہ تھی۔ ان کی اور ان کے دونوں بھائیوں کی والدہ سخیلہ بنت خزاعی بن حویرث ہیں ثقفیہ رسول اللہ ﷺ سے ان کی عمر دس برس زیادہ تھی اور رسول اللہ ﷺ کے ارقم بن ارقم کے مکان میں تشریف لے جانے سے پیشتر اسلام لائے تھے۔ یہ اور ابوسلمہ بن عبدالاسدی اور عبداللہ بن ارقم مخزومی اور عثمان بن مظعون ایک ہی وقت میں اسلام لائے تھے۔ انہوں نے اپنے دونوں بھائیوں طفیل بن حارث اور حصین بن حارث اور مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب کے ساتھ مدینہ کی طرف سے ہجرت کی تھی اور عبداللہ بن سلمہ عجلانی کے مکان پر اترے تھے۔ رسول اللہ کے یہاں ان کی بڑی قدر ومنزلت تھی۔

ہم کو ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ ودان سے واپس آ کر بقیہ ماہ صفر اور کچھ دن ربیعہ الاول ۱ھ میں کے مدینہ میں (بغیر جہاد) قیام کیا بعد اس کے آپ نے مدینہ سے عبیدہ بن حارث بن مطلب کو ساٹھ مہاجرین سواروں کے ساتھ (جہاد کے لئے) روانہ کیا ان سواروں میں کوئی شخص انصار سے نہ تھا۔ یہ سب سے پہلا جھنڈا تھا جو رسول اللہ ﷺ نے باندھا ثنیۃ المرہ میں پہنچ کر عبیدہ کا مقابلہ مشرکوں سے ہوا۔ مشرکوں کے سردار ابوسفیان بن حرب تھے (اس معرکے میں) جس نے پہلے فی سبیل اللہ تیر چلایا ہے وہ سعد بن مالک تھے یہ اسلام میں اول معرکہ تھا۔ پھر عبیدہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ ابوجعفر نے کہا ہے کہ ہم سے یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا کہ پھر ربیعہ کے بیٹے عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ نکلے اور مقابلے کیلئے پکارا۔ تین انصاری مقابلہ کیلئے نکلے عتبہ وغیرہ نے ان سے کہا تم کون لوگ ہو انہوں نے کہا کہ ہم انصاری گروہ سے ہیں۔ انہوں نے کہا تم سے ہمیں کچھ مطلب نہیں ہے پھر مشرکین کی طرف سے کسی پکارنے والے نے آواز دی کہ اے محمد ہماری قوم والوں میں سے ہمارے برابر والوں کو بھیجئے آپ نے (ان کی یہ آواز سن کر) فرمایا اے حمزہ اٹھو اے علی اٹھو اے عبیدہ اٹھو (جاؤ تو حسب الحکم یہ سب آدمی نکلے اور) عبیدہ نے عتبہ سے مقابلہ کیا اور ایک نے دوسرے پر حملہ کر کے اپنے مقابل کو مجروح کیا اور حمزہ نے شیبہ سے مقابلہ کر کے اس کو وہیں مار ڈالا۔ علی نے ولید سے مقابلہ کیا اور اس کو وہیں قتل کیا (اس کے بعد دونوں نے عتبہ پر حملہ کیا اور اس کو قتل کر دیا پھر دونوں عبیدہ کو اٹھا کر ان کے فرودگاہ میں لے لائے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ غزوۂ بدر میں جو مسلمان شریک تھے عبیدہ ان سب سے معمر تھے۔ (اس لڑائی میں) ان کا پیر کٹ گیا تھا آنحضرت ﷺ نے ان کا سر اپنے زانو پر رکھ لیا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ اگر ابوطالب مجھ کو دیکھتے تو سمجھتے کہ میرے

اس شعر کا عبیدہ مجھ سے زیادہ حقدار ہے

ونسلمه حتى نصرّع حوله ونذهل عن ابنائنا والحلائل

ہم محمد کی حفاظت کریں گے یہاں تک کہ ہم ان کے گرد مقتول ہو کر گر جائیں۔ اور ہم اپنے فرزندوں اور عورتوں کو بھی ان کے حمایت میں فراموش کر دیں گے۔

پھر رسول اللہؐ کے ساتھ بدر سے لوٹے اور مقام صفراٗ (صفراٗ بدر کے قریب ایک موضع کا نام ہے۔) میں وفات پائی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ نازیہ میں فروکش ہوئے تو آپ کے صحابہ نے آپ سے عرض کیا کہ ہم مشک کی خوشبو (یہاں پر) پاتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کیوں نہیں یہاں پر ابو معاویہ کی قبر ہے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ جب یہ شہید ہوئے تھے تو ان کی عمر ترسٹھ برس کی تھی یہ عبیدہ میانہ قد اور خوبصورت شخص تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۲۹۔ حضرت عبیدہؓ بن خالد

حضرت عبیدہؓ بن خالد ابو عمر نے کہا ہے کہ میں نے صحابہ میں عبیدہ نام سوائے عبیدہ بن حارث کے کسی کو نہیں پایا لیکن دارقطنی نے موتلف والمختلف میں ان کو عبیدہ بن خالد محاربی کہا ہے اور بعض لوگوں نے ان کو ابن خلف کہا ہے ان کی حدیث اشعث بن ابی شعثاء سے روایت کی ہے کہ اشعث نے اپنی پھوپھی سے انہوں نے اپنے والد کے چچا سے روایت کی ہے ان دونوں کے سوا دوسروں نے کہا ہے کہ اشعث نے اپنی پھوپھی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کے عبیدہ نام ہونے میں تو کسی نے اختلاف نہیں کیا ہاں ان کی حدیث کی سند اور ان کے والد کے نام میں اختلاف ذکر کیا ہے ابن ابی حاتم نے ان کو اپنے والد سے عبیدہ بفتح عین روایت کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ ابن خالد ہیں جو کچھ ان کی نسبت ابن ابی حاتم نے کہا ہے وہی درست ہے ابن ماکولا نے ان کے نام کو بضم عین و فتح عین دونوں طرح سے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابن خلف ہیں یہ حال عبید بن خالد اور عبیدہ بن خالد کے تذکرے میں گزر چکا ہے۔ یہ تینوں نام ایک ہی شخص کے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۵۳۰۔ حضرت عبیدہؓ بن عمرو کلابی

حضرت عبیدہؓ بن عمرو کلابی ہیں بعض نے ان کا نام عبید اور عبیدہ کے نام میں صحیح طور سے بیان کیا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۳۱۔ حضرت عبیدہؓ بن مالک

حضرت عبیدہؓ بن مالک بن ہمام بن معاویہ ہم نے ان کا نسب مزیدہ کے نام میں ذکر کیا ہے یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اللہ میں آئے تھے اور اسلام لائے تھے ان کو ابن کلبی نے بیان کیا ہے۔

باب العین مع التاء

۳۵۳۲۔حضرت عتابؓ بن اسید

حضرت عتابؓ بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی اموی ہیں ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔بعض نے کہا ہے کہ ابومحمد تھی۔زینب بنت عمرو بن امیہ بن عبدشمس ان کی والدہ تھیں یہ فتح مکہ کے واقعہ میں ایمان لائے تھے اور نبی ﷺ جبکہ مکہ فتح کر کے حنین تشریف لے جانے لگے تو آپ نے ان کو مکہ کا عامل بنا دیا اور بعض نے لوگوں نے کہا کہ نبیؐ نے حضرت معاذ کو مکہ میں ٹھہرا دیا تھا تا کہ وہاں کے لوگوں کو دینی مسائل سکھائیں اور محاصرہ طائف سے لوٹنے کے بعد عتاب کو مکہ کا عامل بنا دیا اور فرمایا کہ اے عتاب تم جانتے ہو کہ میں نے تم کو کن لوگوں پر عامل بنایا ہے اللہ کے اہل پر تم کو عامل بنایا ہے اگر میں ان کے لئے تم سے بہتر کسی اور کو سمجھتا تو اسی کو ان پر عامل بناتا۔جب ان کو رسول اللہؐ (نے (مکہ کا عامل بنایا تھا) تو ان کی عمر بیس سے ایک یا دو سال زیادہ تھی پھر انہوں نے لوگوں کو حج کرایا یہ ۸ ہجری کا زمانہ تھا اور (اس سال بھی) مشرکوں نے اپنے قواعد کے موافق کیا اور حضرت ابوبکرؓ نے ۹ ہجری میں حج کیا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے جو شخص امیر حج بنایا گیا وہ ابوبکر صدیقؓ تھے اور بعض نے کہا ہے (نہیں) بلکہ عتاب (پہلے امیر) تھے۔واللہ اعلم

اور عتاب مکہ پر برابر عامل رہے یہاں تک کہ رسول اللہؐ نے وفات پائی پھر حضرت ابوبکر نے بھی ان کو بدستور باقی رکھا یہاں تک کہ انہوں نے بھی وفات پائی۔واقدی کا قول ہے کہ جس روز حضرت ابوبکرؓ نے وفات پائی تھی اسی دن ان کی بھی وفات ہوئی۔اسی طرح عتاب کی اولاد نے بھی کہا ہے مگر محمد بن سلام وغیرہ نے کہا ہے کہ عتاب کے دفن کے دن حضرت ابوبکرؓ کی وفات کی خبر مکہ میں آئی۔یہ عتاب ایک باخبر شخص نیک اور بزرگ تھے باقی رہے ان کے بھائی خالد ابن اسید تو ان کی نسبت محمد بن اسحٰق سراج نے عبدالعزیز بن معاویہ سے جو عتاب بن اسید کے اولاد سے تھے روایت کی ہے کہ خالد بن اسید جو عتاب کے حقیقی بھائی تھے فتح مکہ میں رسول اللہؐ کے مکہ میں داخل ہونے سے پیشتر وفات پائی تھی۔ابن ابی عقرب نے عتاب بن اسید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جس زمانے میں کہ جب رسول اللہؐ نے مجھے مکہ کا عامل بنایا تھا مجھ کو دو چادریں ایک میں سی ہوئی ملیں تھیں وہ دونوں میں نے اپنے غلام کیسان کو دے دیں تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ عتاب نے مجھ سے کچھ لے لیا ہے میرے واسطے رسول اللہ ﷺ نے دو درہم روزانہ وظیفہ مقرر کر دیا تھا۔جس کو دو درہم روزانہ سیر نہ کر سکیں اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے اور ان سے عطاء بن ابی رباح اور سعید بن مسیب نے روایت کی ہے مگر ان دونوں نے ان کو دیکھا نہ تھا ہم کو ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی امین صوفی نے اپنی سند کو ابوداؤد سجستانی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن سری ناقط (یعنی نفط فروش نفط ایک قسم کا روغن ہے جو کسی ولایت سے آتا تھا۔) نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن منصور نے عبدالرحمٰن بن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے عتاب بن اسید سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے حکم کیا ہے کہ انگور کا تخمینہ بھی درخت ہی میں کر لیا جائے جس طرح کہ خرمے کا کیا جاتا ہے اور انگور کی بھی زکوۃ جب وہ خشک ہو جائے لی جائے جس طرح کہ خرمے کی زکوۃ (اس وقت) لی جاتی ہے جبکہ وہ خشک ہو جاتا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۳۳۔ حضرت عتابؓ بن سلیم

حضرت عتابؓ بن سلیم بن قیس بن خالد بن مدلج یعنی ابوالحشر بن خالد بن عبد مناف بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تیمی ہیں۔ فتح مکہ کے زمانہ میں اسلام لائے تھے اور واقعہ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔ حشر کی حا کو فتح ہے اس کو ابن ماکولا نے اور دار قطنی نے بیان کیا ہے۔

۳۵۳۴۔ حضرت عتابؓ بن شمیر ضبی

حضرت عتابؓ بن شمیر ضبی ہیں صحابی تھے۔ ان سے ان کے بیٹے مجمع نے روایت کی ہے۔ فضل بن دکین اور یحییٰ حمانی نے عبدالصمد بن جابر بن ربیعہ ضبی سے انہوں نے مجمع بن عتاب بن شمیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرا ایک بوڑھا باپ ہے اور کئی بھائی میں ان کے پاس جاتا ہوں شاید وہ اسلام لے آئیں پھر ان کو آپ کے پاس لاؤں آپ نے فرمایا اگر وہ لوگ اسلام لائیں تو ان کے لئے بھلائی ہے اور اگر اسلام کو نہ منظور کریں تو کچھ پروا نہیں۔ خود پھیل رہا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۳۵۔ حضرت عتبانؓ بن مالک

حضرت عتبانؓ بن مالک بن عمر بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی سالمی غزوۂ بدر میں شریک تھے مگر ابن اسحٰق نے ان کو اہل بدر میں نہیں لکھا دوسروں نے اہل بدر میں ذکر کیا ہے۔ ہم کو خطیب عبداللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے زہری کو محمود بن ربیع سے روایت کرتے ہوئے سنا اور محمود بن ربیع عتبان بن مالک سالمی سے نقل کرتے تھے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کی امامت کرتا تھا مگر جب مینہ آتی تھی تو مجھے اس نشیب کا پار اترنا مشکل ہوتا تھا جو کہ میرے اور مسجد کے درمیان میں تھا (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہؐ! مجھ پر اس نشیب کا اترنا بہت مشکل ہوتا ہے پس اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے گھر میں تشریف لائے اور میرے گھر کے کسی مقام پر نماز پڑھ دیں تا کہ میں اس مقام کو نماز کی جگہ بنالوں حضرت نے فرمایا میں ایسا کروں گا پھر آپ دوسرے روز تشریف لائے میں نے آپ کو خزیرہ بھی کھلایا جب آپ مکان میں تشریف لائے تو بیٹھے نہیں یہاں تک کہ فرمایا تم اپنے گھر کے کس مقام میں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں میں نے وہ جگہ بتادی جہاں میں نماز پڑھا کرتا تھا پس آپ نے اسی مقام پر دو رکعت نماز پڑھی پھر پوری حدیث بیان کی۔

ان کی یہ درخواست اس وجہ سے تھی کہ یہ نابینا ہو گئے تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی بینائی میں کچھ کمزوری تھی۔ ہم کو محمد بن سرایا بن علی فقیہ اور مسمار اور ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی العز وغیرہم نے اپنی سندوں کے ساتھ محمد بن اسماعیل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل نے وہ کہتے تھے ہم سے (امام) مالک نے ابن شہاب سے انہوں نے محمود بن ربیع انصاری سے انہوں نے عتبان بن مالک سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ان کی قوم ان کو (نماز) میں امام بناتی تھی مگر وہ نابینا تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ (بعض اوقات) یہ حالت ہوتی ہے کہ (شب کو) تاریکی ہوتی ہے اور مینہ

(آئی ہوئی) ہوتی ہے اور میری یہ حالت ہے کہ میں نابینا شخص ہوں پس آپ میرے مکان میں نماز پڑھ لیجئے تو میں اس کو اپنا مصلی بنالوں پھر رسول اللہ ﷺ (میرے یہاں) تشریف لائے اور فرمایا کہ کون سی جگہ تم پسند کرتے ہو کہ میں وہاں نماز پڑھوں پس (میں نے) اپنے گھر کی ایک جگہ کو بتادیا آنحضرت ﷺ نے اسی مقام پر نماز پڑھی ان عتبان سے انس بن مالک اور محمود نے روایت کی ہے حضرت معاویہ کے زمانہ میں عتبان کا انتقال ہوا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۳۶۔ حضرت عتبہؓ بن اسید

حضرت عتبہؓ بن اسید بن جاریہ بن اسید بن عبداللہ بن سلمہ بن عبداللہ بن غیرۃ بن عوف بن ثقیف ثقفی ہیں۔ ان کی کنیت ابو بصیر تھی اور یہ اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں یہ وہی ہیں کہ جو صلح حدیبیہ میں کافروں کے پاس سے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھاگ آئے تھے پھر ان کو قریش نے طلب کیا تا کہ ان کو رسول اللہؐ ان کی طرف واپس کر دیں کیونکہ (اس زمانے میں) آپ نے کفار قریش سے اس بات پر صلح کر لی تھی کہ جو شخص تمہاری طرف سے ادھر آئے گا وہ پھر تمہاری طرف لوٹا دیا جائے گا لہٰذا آنحضرتؐ نے ابوبصیر کو دو کافروں کی ہمراہی میں واپس کر دیا انہوں نے اثناء راہ میں ایک کافر کو قتل کر ڈالا اور دوسرا (یہ دیکھ کر) نبیؐ کے پاس بھاگ آیا اور ابوبصری نے بھی آپ کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہؐ آپ کا عہد پورا ہو گیا اور اللہ نے آپ سے بے وفائی عہد کا بار اتار دیا میں نے اپنی ذات کو مشرکوں سے بچایا تھا تا کہ مجھ کو میرے دین کی بابت فتنے میں نہ ڈالیں نبیؐ نے (اپنے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا اس کی ماں کی خرابی ہو یہ شخص (آتش) حرب کا روشن کرنے والا ہے اگر اس کے پاس کچھ لوگ ہوتے (تو یہ بغیر لڑائی کئے ہوئے نہ مانتا اس گفتگو سے ابوبصیر سمجھ گئے کہ رسول اللہؐ ان کو مشرکوں کی طرف پھر واپس کر دیں گے پس یہ سمندر کے کنارے چلے گئے اور جتنے مسلمان مشرکوں کے پاس سے بھاگ کر آئے تھے ان کے پاس جمع ہو گئے اور وہاں انہوں نے قریش کا ناک میں دم کر دیا اور ان کے قافلہ لوٹ لئے (اور آدمی مار ڈالے) پس کفار نے رسول اللہؐ کے پاس خط لکھا (کہ ان لوگوں کو آپ مدینہ میں بلا لیجئے لہٰذا آنحضرتؐ نے ابوبصیر کے سوا ان سب کو مدینہ میں بلا لیا کیونکہ ان کی وفات ہو چکی تھی ہم انشاء اللہ تعالیٰ باب الکنیت میں ان کا حال یہاں سے زیادہ بیان کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۳۷۔ حضرت عتبہؓ بن ربیع

حضرت عتبہؓ بن ربیع بن رافع بن عبید بن ثعلبہ بن عبد بن ابجر انہیں ابجر کا نام خدرہ ہے یہ عتبہ انصاری خدری ہیں غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ یہ ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۳۸۔ حضرت عتبہؓ بن ربیعہ

حضرت عتبہؓ بن ربیعہ بن خالد بن معاویہ بہرامی ہیں اوس (کے خاندان) کے حلیف تھے ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی شرکت بدر میں اختلاف کیا گیا ہے ابن اسحٰق نے تو ان کو بہرامی بیان کیا ہے مگر ابن کلبی نے ان کو بہزمی بہز بن امرالقیس بن بہثہ بن سلیم کی اولاد سے بیان کیا ہے۔

۳۵۳۹۔ حضرت عتبہؓ بن سالم عدوی

حضرت عتبہؓ بن سالم بن حرملہ عدوی تھے صحابی ہیں ان کو مستغفری نے بیان کیا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۵۴۰۔ حضرت عتبہؓ بن ابی سفیان

حضرت عتبہؓ بن ابی سفیان۔ابوسفیان کا نام صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس تھا۔ یہ عتبہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے حقیقی بھائی تھے اور رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے ان کو حضرت عمرؓ نے طائف کا حاکم بنا دیا تھا جب عمرو بن عاص (والی مصر) کا انتقال ہو گیا تو حضرت معاویہ نے (اپنی خلافت کے زمانہ میں) اپنے بھائی عتبہ کو مصر کا حاکم کر دیا یہ وہاں ایک سال حاکم رہے پھر انہوں نے وہیں مصر میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے ان کی وفات ۴۴ ہجری میں ہوئی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ۴۳ ہجری میں ہوئی تھی۔ یہ نہایت فصیح خطیب تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان سے بڑھ کر کوئی شخص (فصیح) خطبہ پڑھنے والا نہ تھا۔انہوں نے ایک روز مصر والوں کے سامنے خطبہ پڑھا کہ اے اہل مصر تمہاری زبانوں پر حق کی تعریف کرنا آسان ہے مگر تم اس کو (کبھی زبان پر بھی) نہیں لاتے ہو اور باطل کی مذمت بیان کرتے ہو اور کہا تم اس کو کرتے ہو (تم) گدھے کے مانند (ہو) کہ کتابیں لادتا ہے ان کتابوں کے بارے سے بوجھل ہو جاتا ہے مگر ان کا علم کچھ اس کو نفع نہیں دیتا اور میں تمہارے مرض کی دوا نہ کروں گا لیکن تلوار سے اور جب تک کوڑے سے میرا کام نکلے گا اس وقت تک تلوار نہ اٹھاؤں گا اور جب تک درے سے تمہاری اصلاح ہو سکے اس وقت تک کوڑا نہ اٹھاؤں گا پس جو حقوق ہمارے تم پر خدا نے لازم کر دیئے ہیں ان کو لازم سمجھو اور جو حقوق تمہارے ہم پر قائم کئے ہیں ان کو ہم سے پورا کراؤ۔ آج میں بہت آسانی سے باتیں کر رہا ہوں کسی کو) سزا نہیں دی جائے گی مگر آج کے بعد (پھر زبانی) غصہ نہ کیا جائے گا (بلکہ عملی کاروائی کی جائے گی) والسلام یہ عتبہ اپنے بھائی حضرت معاویہ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک تھے اور بمقام دومتہ الجندل واقعہ حکمین میں بھی شریک تھے اور اس واقعہ میں انہوں نے بڑا کار نمایاں کیا ہے اور حضرت عائشہ کے ساتھ جنگ جمل میں بھی شریک تھے ان کی ایک آنکھ بھی کام آ گئی تھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۴۱۔ حضرت عتبہؓ بن طویع مازنی

حضرت عتبہؓ بن طویع۔ مازنی ہیں۔ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے مگر صحابی ہونا ثابت نہیں ہے ان سے ابن جریج نے یزید بن عبداللہ بن سفیان سے انہوں نے عتبہ بن طویع مازنی سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے غلاموں کے گروہ تم میں شریر وہ ہے جو عرب (کی عورتوں) سے نکاح کرے اور اے عرب تم میں وہ شخص بد ہے جو کہ غلاموں میں نکاح کرے۔ جب لوگوں نے آنحضرت کا یہ کلام سنا تو آپ سے ایک غلام کی نسبت جس نے انصار کی عورت سے نکاح کر لیا تھا عرض کیا گیا آپ نے فرمایا کہ وہ عورت راضی ہے۔لوگوں نے کہا ہاں راضی ہے پس آپ نے اس کو روا رکھا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۴۲۔ حضرت عتبہؓ بن عائذ

حضرت عتبہؓ بن عائذ۔ ان کو ابن شاہین نے بیان کر کے کہا ہے کہ اگر ابن عائذ ہیں (تو خیر) ورنہ یہ ابن عبد ہیں کیونکہ حدیثیں دونوں کی (روایت کردہ) ایک ہیں خالد بن معدان نے عتبہ بن عائذ سے روایت کی ہے اور اسی طرح ابن عائذ ہی بیان کیا ہے یہ رسول اللہؐ کے صحابی تھے اور کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جس شخص نے فجر اور عشا کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اس کو حج اور عمرہ کرنے والے کا ثواب ملے گا۔ اس کو ابو عامر الھانی نے ابوامامہ اور عتبہ بن عبد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۴۳۔ حضرت عتبہؓ بن عبداللہ بن صخر

حضرت عتبہؓ بن عبداللہ بن صخر بن خنسا بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی ہیں یہ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا کہ ان کا نسب اس طرح ہے عتبہ بن عبداللہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ پھر خنسا کی اولاد سے ہیں غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ اس کو ابوموسیٰ نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے نقل تو کیا ہے مگر ان کے نسب میں صخر اور خنسا اور سنان تین پشتوں کو ساقط کر دیا اور کہا کہ خنسا کی اولاد سے ہیں لیکن بنی خنسا کو نسب میں نہیں ذکر کیا ہے تا کہ سمجھا جاتا کہ یہ نسب کیونکر ہے میں ان کا نسب صحت کے ساتھ پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں۔ واللہ اعلم

اور جو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے وہ وہی ہے جو ہم سے عبداللہ بن احمد بن علی نے اپنے سند سے یونس بن بکیر تک پہنچا کر ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ روایت کی ہے کہ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب سے پھر بنی خنسا بن سنان بن عبید سے عتبہ بن عبداللہ بن صخر بن خنسا شریک بدر تھے۔ یونس کے علاوہ اور لوگوں نے بھی ابن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا ہے پس اس سے بھی معلوم ہوا کہ ابوموسیٰ نے نسب سے اس کو ساقط کر دیا ہے جس کو ہم (اول) ذکر کر چکے ہیں۔

۳۵۴۴۔ حضرت عتبہؓ بن عبداللہ اسماعیلی

حضرت عتبہؓ بن عبداللہ۔ اسماعیلی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اسماعیل بن عیاش نے حسن بن ایوب سے انہوں نے عبداللہ بن ناشح سے انہوں نے عتبہ بن عبداللہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا دو شخصوں کے پاس جو باہم ایک بکری کی خرید و فروخت کر رہے تھے گزر ہوا اور آپس میں دونوں قسمیں کھا رہے تھے پس آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قسم برکت کو دور کرتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور شاید یہ وہ عتبہ ہیں جن کا ذکر اس بیان کے بعد آئے گا اور وہ عتبہ بن عبد سلمی ہیں۔ ابونعیم نے ان کے بیان میں ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن ناشح ان سے روایت کرتے ہیں بعض راویوں نے ان کے والد کو عبداللہ اور بعض نے عبد کہا ہے اس قسم کا اختلاف راویوں میں بہت ہوا کرتا ہے۔ واللہ اعلم

۳۵۴۵۔ حضرت عتبہؓ بن عبد ثمالی

حضرت عتبہؓ بن عبد ثمالی ان کی (روایت کردہ) حدیث یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں اس بات پر قسم کھالوں تو وہ بہت سچی ہوگی کہ میری امت سے پہلے جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہ پورے بیس بھی نہ ہوں گے منجملہ ان کے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور بارہ اسباط اور موسیٰ اور عیسیٰ اور مریم بنت عمرن علیہم السلام ہوں گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ میں نے یعقوب بن سفیان کی تاریخ میں اسی طرح پایا ہے اور صحیح عبداللہ بن عبد ہی ہیں ہم ان کو پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

۳۵۴۶۔ حضرت عتبہؓ بن عبد سلمی

حضرت عتبہؓ بن عبد سلمی ہیں۔ ان کی کنیت ابوالولید تھی اور نام عتلہ تھا۔ نبی ﷺ نے عتبہ نام رکھا یہ حمص میں رہتے تھے ان کی حدیث شریح بن عبید اور لقمان بن عامر اور کثیر بن مرہ حضرمی اور خالد بن معدان اور عبداللہ بن ناسح اور عقیل بن مدرک اور حبیب بن عبید الرجی اور راشد بن سعد وغیرہم سے مروی ہے اسماعیل بن عیاش نے ضمضم بن زرعہ سے انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ عتبہ بن عبد سلمی نے بیان کیا کہ جب کوئی شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوتا اور اس کا نام آپؐ کو پسند نہ آتا تو آپ اس نام کو بدل دیا کرتے تھے اور ہم بھی آپ کے پاس حاضر ہوئے ہم سات شخص (آئے) تھے قبیلہ بنی سلیم کے ہم میں سب سے بڑے عرباض بن ساریہ تھے ہم سب نے آپ سے بیعت کی۔ ہم کو ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن عیاش نے ضمضم بن زرعہ سے انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ عتبہ کہتے تھے عرباض مجھ سے بہتر ہیں اور عرباض کہتے تھے کہ عتبہ مجھ سے بہتر ہیں کیونکہ وہ نبی ﷺ کے پاس مجھ سے ایک برس پیشتر پہنچے تھے۔ ہم کو ابو محمد دمشقی نے ام المجتبیٰ فاطمہ کے خط سے نقل کر کے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے ام مجتبیٰ یعنی فاطمہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتی تھیں ہم کو ابراہیم بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہم کو ابوبکر بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جبارہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مندل بن علی نے ثور بن یزید سے انہوں نے نصر بن علقمہ سے انہوں نے عتبہ بن عبد سے جو صحابی تھے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم گھوڑوں کی پیشانیوں کے بال نہ کترو کیونکہ ان کی پیشانیوں میں بھلائی وابستہ ہے اور ان کی یالیں نہ کترو کیونکہ یالیں ان کے اوڑھنے کی چیزیں ہیں اور نہ ان کی دمیں کترو وہ ان کے پنکھے ہیں۔ یہ حدیث عبید بن عبد کے حال میں پہلے گزر چکی ہے مگر عتبہ صحیح ہے عبید تصحیف ہے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے یحییٰ بن عتبہ بن عبد نے اپنے والد سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے مجھ کو (ایک مرتبہ) بلایا میں (اس وقت) بہت کمسن تھا آپ نے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے میں نے عرض کیا کہ عتلہ آپ نے فرمایا بلکہ تمہارا نام عتبہ ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے یحییٰ بن عتبہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے واقعہ قریظہ اور نضیر میں فرمایا جو اس قلعہ میں ایک تیر بھی داخل کر دے گا اس کے واسطے جنت واجب ہو جائے گی میں نے جب آپ کا کلام سنا تو اس

قلعہ کے اندر تین تیر داخل کئے اس کو ابن ماکولا نے بیان کر کے کہا ہے کہ عبدالغنی نے عتلہ بیان کیا ہے میں کہتا ہوں کہ اسی طرح (حدیث میں) قریظہ اور نضیر آیا ہے حالانکہ ان دونوں واقعوں کا دن ایک دن نہیں ہے کیونکہ واقعہ قریظہ کا زمانہ غردۂ خندق کے بعد ۵ ہجری میں ہے لیکن نضیر کو جلا وطن کرنے کا واقعہ ۴ ہجری میں ہوا تھا مگر ابو عمر نے عتبہ بن عبد اور عتبہ بن ندر کو ایک ہی کہا ہے اس کے نسبت انشاء اللہ تعالیٰ آگے بیان کیا جائے گا۔

۳۵۴۷۔ حضرت عتبہؓ بن عمرو

حضرت عتبہؓ بن عمرو بن جروہ بن عدی بن عامر بن کعب بن خزر بن حارث بن خزرج انصاری ہیں یہ غزوۂ احد میں شریک تھے ان کی کوئی اولاد نہ تھی اس کو ابن دباغ نے عدوی سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

۳۵۴۸۔ حضرت عتبہؓ بن عمرو

حضرت عتبہؓ بن عمرو بن صالح بن زبحان عینی پھر زبجانی ہیں۔ نبی ﷺ کے صحابی تھے اور فتح مصر کے واقعہ میں شریک تھے۔ اس کو ابن ماکولا نے ابن یونس سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

۳۵۴۹۔ حضرت عتبہؓ بن عویم

حضرت عتبہؓ بن عویم بن ساعدہ انصاری ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں بیان کیا جائے گا ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ یہ درخت کے نیچے بیعت الرضوان میں شریک تھے اور اس کے بعد تمام مشاہد میں شریک رہے۔ عبدالرحمٰن بن سالم بن عبدالرحمٰن بن عتبہ بن عویم بن ساعدہ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا عتبہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے (جو) اصحاب بنائے ہیں (ان کو تمام عالم سے) منتخب (کر کے تجویز) کیا ہے اور ان صحابہ کو میرا انصار اور وزیر بنا دیا ہے جس شخص نے ان کو برا کہا اس پر اللہ اور تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۵۰۔ حضرت عتبہؓ بن غزوان

حضرت عتبہؓ بن غزوان بن جابر بن وہیب بن نسیب بن زید بن مالک بن حارث بن عوف بن حارث بن مازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس عیلان۔ اور بعض نے (اس طرح نسب) بیان کیا ہے کہ غزوان بن حارث بن جابر۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے (اس طرح) بیان کیا ہے کہ عتبہ بن غزوان بن جابر بن وہیب بن نسیب بن مالک بن حارث بن مازن۔ ان دونوں نے ان کے نسب سے زید اور عوف کو ساقط کر دیا ہے ابن مندہ نے (یہ بھی) کہا ہے کہ بعض نے بیان کیا ہے کہ غزوان بن ہلال بن عبد مناف بن حارث بن منقذ بن عمرو بن معیص بن عامر بن لوئی ہیں اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ اس کو ابن ابی خیثمہ نے مصعب زبیری سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی بعض نے کہا ہے کہ ابو غزوان تھی اور بنی نوفل بن عبد مناف بن قصی کے حلیف تھے۔ یہ قدیم الاسلام تھے کیونکہ جو لوگ مسلمان ہو کر رسول اللہ کے ساتھ ہو گئے تھے ان میں یہ ساتویں شخص تھے اور اسی

کو انہوں نے اپنے خطبے میں بمقام بصرہ بیان کیا کہ میں نے اپنے کو رسول اللہؐ کے پاس اسلام میں ساتواں شخص دیکھا (اور عسرت کی حالت یہ تھی کہ) ہمیں کوئی غذا میسر نہ تھی سوا درختوں کے پتوں کے (جس سے) ہم لوگوں کی باچھیں زخمی ہو جاتی تھی (جب) انہوں نے شہر حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی تو یہ چالیس برس کے تھے پھر رسول اللہؐ کے پاس واپس آئے (اس زمانے میں) رسول اللہؐ مکہ معظمہ میں تشریف رکھتے تھے۔ یہ بھی وہیں رہنے لگے یہاں تک کہ انہوں نے مقداد کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی یہ دونوں شخص اول اسلام لانے والے لوگوں میں سے ہیں اور یہ دونوں کفار کے ساتھ (مکہ سے) چلے تھے تا کہ (ان کی معیت میں) مدینہ پہنچ جائیں کفار کا ایک چھوٹا سا لشکر تھا جس کا سردار عکرمہ بن ابی جہل تھا (یہ اسی لشکر کے ساتھ تھے اثناء راہ میں ان کو مسلمانوں کا ایک چھوٹا سا لشکر جس کے سردار عبید بن حارث تھے۔ مقداد اور عتبہ مسلمانوں میں (جا کر) مل گئے۔ اس کے بعد عتبہ غزوۂ بدر اور تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک رہے حضرت عمرؓ نے ان کو روانہ کیا تو فرمایا اُبلہ والوں سے جو ملک فارس میں ایک موضع ہے جہاد کریں جب حضرت عمرؓ نے ان کو روانہ کیا تو فرمایا کہ تم اور تمہارے ہمراہی یہاں سے برابر چلے جاؤ یہاں تک کہ سلطنت عرب کی انتہا اور عجم کی ابتدا تک پہنچ جاؤ پس وہاں قیام کر دینا اللہ کی برکت کے ساتھ چلے جاؤ اور جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہنا اور سمجھ لو کہ تم دشمن کے مقابلہ پر جا رہے ہو میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان پر تمہاری مدد کرے گا اور میں نے علاء بن حضرمی کو لکھ دیا ہے کہ عرفجہ بن ہرثمہ کو تمہاری مدد کے لئے بھیج دیں وہ دشمن سے لڑنے میں بڑے تجربہ کار اور فن حرب سے خوب واقف ہیں پس تم ان سے مشورہ لیا کرنا اور (فتح یاب ہونے کے بعد وہاں کے لوگوں کو) اللہ کی طرف بلانا جو شخص تمہاری بات مان لے اس کا اسلام قبول کر لینا اور جو شخص نہ مانے اس پر جزیہ مقرر کرنا جس کو وہ خود اپنے ہاتھ سے عاجزی اور ذلت کے ساتھ ادا کرے اور جو اس کو اس بھی نہ مانے تو تلوار سے کام لینا ہاں بچوں بوڑھوں اور عورتوں کو نہ مارنا اور مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دیتے رہنا اور اپنے دشمن کے ساتھ ہوشیاری سے برتاؤ کرنا اور اپنے پروردگار یعنی اللہ سے ڈرتے رہنا۔

چنانچہ عتبہ روانہ ہو گئے اور انہوں نے مقام اُبلہ کو فتح کر کے بصرہ کو اپنے لئے مخصوص کر لیا یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بصرہ کو رونق دی اور آباد کیا اور انہوں نے محجن بن ادرع کو حکم دیا چنانچہ انہوں نے بصرہ کی بڑی مسجد کی بنیاد ڈالی اور اس کو نرکل سے (چھت پاٹ کر) تیار کیا پھر عتبہ حج کرنے گئے اور مجاشع بن مسعود کو وہاں خلیفہ کر دیا اور ان کو فرات کی طرف روانگی کا حکم دیا اور مغیرہ بن شعبہ کو حکم دیا کہ وہ نماز کی امامت کیا کریں جب عتبہ حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے تو انہوں نے بصرہ کی حکومت کا استعفا دیا حضرت عمر نے ان کا استعفا منظور نہ کیا تو انہوں نے دعا کی اے اللہ بصرہ میں اب مجھ کو نہ بھیج (یہ دعا ان کی مقبول ہو گئی) یہ اپنے اونٹ پر سے گر پڑے (اسی صدمہ میں) ان کا ۱۷ ہجری میں انتقال ہو گیا (یہ واقعہ اس وقت ہوا جب کہ) یہ مکہ سے لوٹ کر بصرہ کی طرف جا رہے تھے اور اس مقام پر پہنچ گئے تھے جس کو لوگ معدان بنی سلیم کہتے تھے اس کو ابن سعد نے بیان کیا ہے مدائنی نے کہا ہے کہ ۱۷ ہجری میں مقام ربذہ میں ان کا انتقال ہوا تھا۔ بعض نے کہا کہ ۱۵ ہجری میں۔ ان کی عمر ستاون برس کی تھی یہ دراز قد اور خوبصورت شخص تھے۔ ہم کو عبدالوہاب نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قرہ بن خالد نے حمید بن ہلال عدوی سے انہوں نے خالد بن

عمیر سے انہوں نے اپنی قوم کے ایک شخص سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عتبہ بن غزوان کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنے کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (اسلام) میں ساتواں شخص دیکھا ہے ہمارے پاس کیلے کے پتے کے سوا کچھ کھانے کو نہ تھا (اسی کو کھاتے تھے) یہاں تک کہ ہمارا منہ زخمی ہو جاتا تھا۔ عتبہ نے دست میسان کو فتح کیا تھا اور جو کچھ وہاں مال تھا اس کو لوٹ لیا تھا اور ان کی عورتوں اور اولاد کو قید کر لیا تھا اور جن لوگوں کو انہوں نے گرفتار کیا تھا ان میں یسار یعنی ابوالحسن بصری اور ارطبان جد عبداللہ بن عون بن ارطبان وغیرہم بھی تھے ہم کو یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ازہر بن حمید یعنی ابوالحسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ایوب سختیانی نے حمید بن ہلال سے انہوں نے خالد بن عمیر سے نقل کر کے بیان کیا کہ عتبہ بن غزوان نے جو بصرے کے سردار تھے (ایک مرتبہ) خطبہ پڑھا اور اپنے خطبہ میں کہا (اے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ دنیا بہت جلدی پھر جائے گی اور اس میں سے کچھ باقی نہ رہے گا سوا پس خوردہ کے جیسا کہ برتن میں پس جو کوئی شخص تم میں سے چھوڑ دے تم لوگ دنیا سے ضروری منتقل ہو جاؤ گے پس جب تم منتقل ہوئے نیکی کے ساتھ منتقل ہو جو دنیا میں تمہارے سامنے ہے ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ ایک پتھر جہنم کے کنارے ڈالا جائے گا وہ ستر برس تک دوزخ میں گرتا رہے گا مگر اس کے قعر تک نہ پہنچے گا اور خدا کی قسم وہ دوزخ باوجود اس قعر کے) بھر جائے گی اور مجھ سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ جنت کے کواڑوں میں سے دو کواڑوں کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوگا اور خدا کی قسم اس پر بھی ایک دن آئے گا کہ وہ بھی آدمیوں سے ہوگی اور میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ اپنے آپ کو تو میں بڑا سمجھوں اور لوگوں کی نظر میں حقیر سمجھا جاؤں اور تم لوگ میرے بعد امیروں کا تجربہ کرو گے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۵۱۔ حضرت عتبہ ؓ بن فرقد

حضرت عتبہ ؓ بن فرقد بن یربوع بن حبیب بن مالک بن اسعد بن رفاعہ بن ربیعہ بن رفاعہ بن حارث بن بہثہ بن سلیم سلمی ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ کلبی نے کہا ہے کہ فرقد ہی کا نام یربوع ہے۔ ان کی والدہ عباد بن علقمہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھیں یہ صحابی تھے اور صاحب روایت تھے بزرگ شخص تھے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ عتبہ ابن فرقد سلمی بنی مازن کے خاندان سے تھے انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ دو جہاد کئے تھے۔ ہم کو ابومنصور بن مکارم بن سعد مؤدب نے اپنی سند کو ابوزکریا یعنی یزید بن ایاس ازدی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن عبداللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ عتبہ بن فرقد غزوۂ خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے (راوی نے) کہا کہ خیبر (لوگوں میں) تقسیم کر دیا گیا تو ان کو اس میں سے ایک حصہ ملا انہوں نے اس حصہ کو ایک سال کے لئے تو اپنے چچا کی اولاد کے لئے اور ماموں کے لیے ایک سال کے واسطے (معین) کر دیا پس بنوسلیم ایک سال آتے تھے اور تحصیل کرتے تھے اور ایک سال ان کے ماموں آتے اور وہ تحصیل کرتے تھے ہشیم نے کہا ہے کہ حصین اور عتبہ کے درمیان قرابت تھی عتبہ بعض فتوح عراق پر حضرت عمر بن خطاب ؓ کی طرف سے سردار تھے ہم کو یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ نے اپنی سندوں کے ساتھ ابوالحجاج یعنی مسلم بن حجاج سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد عبداللہ بن یونس نے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے زہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عاصم احول نے ابوعثمان سے نقل کر

کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم شہر آذربیجان میں تھے کہ ہم کو حضرت عمر ﷺ نے ایک خط لکھا اے عتبہ بن فرقد (یہ مال) نہ تو تمہاری کوشش سے (حاصل ہوا) ہے نہ تمہارے والد کی کوشش سے (تم کو ملا ہے) اور نہ تمہاری والدہ کی کوشش سے (تم تک پہنچا) ہے پس مسلمانوں کو ان کی منزلوں میں اسی چیز سے سیر کرو جس سے تم اپنی منزل میں سیر ہوتے ہو یعنی جس طرح فراغت کے ساتھ تم اپنی بسر کرتے ہو اسی طرح بفراغت سب مسلمانوں کی بسر ہونی چاہیے) اور تم امیرانہ عیش سے بچو پھر پوری حدیث بیان کی۔ ہم کو یحییٰ بن محمود نے اپنی سند کو ابن ابی عاصم تک پہنچا کر کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد نے ام عاصم زوجہ عتبہ بن فرقد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتی تھیں کہ عتبہ کی ہم تین بیویاں تھیں ہر ایک ان میں سے چاہتی تھی کہ اپنے ساتھ والوں سے زیادہ خوشبو کا استعمال کرے اور عتبہ کے پاس سب سے زیادہ خوشبو آتی تھی یہ جب کسی طرف نکل جاتے تھے تو اپنی خوشبو کی وجہ سے پہچان لئے جاتے تھے (ایک دن) ہم سب نے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے کہا کہ (ایک مرتبہ) میں رسول اللہ کے زمانہ میں پتی کے مرض میں مبتلا ہو گیا میں نے اس کی رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی آپ نے مجھ کو اپنے سامنے بیٹھنے کا حکم دیا پھر آنحضرت نے اپنے ہاتھ میں اپنا لعاب دہن لے کر اسے میری پیٹھ اور پیٹ پر مل دیا اسی وقت سے یہ بینظیر خوشبو میرے جسم میں پیدا ہو گئی ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور ان سے ان کی زوجہ ام عاصم نے روایت کی ہے یہ کوفہ میں رہتے ہیں ام عاصم سے ان کی اولاد باقی رہی تھی جن کو فراقدہ کہتے ہیں۔ ہم کو ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابوزکریا تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے کہ عتبہ بن فرقد حضرت عمر کی طرف سے موصل کے حاکم تھے اور بعض روایات میں ہے کہ انہوں نے موصول کو فتح کیا تھا (اور راوی نے یہ بھی کہا ہے کہ انہوں نے (وہیں) ایک گھر اور ایک مسجد بنائی تھی۔ راوی نے کہا ہے ہم کو ابوزکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ کو خلیفہ بن خیاط سے نقل کر کے خبر دی گئی وہ کہتے تھے ہم سے حاتم بن مسلم نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے عیاض بن غنم کو روانہ کیا پس انہوں نے موصل کو فتح کیا اور عتبہ بن فرقد کو دو قطعوں میں سے ایک قطعہ کا سردار بنا دیا اور انہوں نے سوائے حصن کے کل شہروں کو بزور شمشیر فتح کیا تھا کیونکہ حصن والوں نے ان سے وہیں پر صلح کر لی تھی یہ صلح ۱۸ ہجری میں ہوئی تھی (راوی نے کہا ہے کہ) ہم کو ابوزکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ کو محمد بن یزید نے سری بن یحییٰ سے انہوں نے شعیب سے انہوں نے سیف بن عمر سے انہوں نے محمد اور طلحہ اور مہلب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے موصل کی لڑائی میں جو ۱۷ ہجری میں ہوئی تھی ربعی بن افکل سردار تھے اور خراج پر عرفجہ بن ہرثمہ تھے اور دوسرے قول میں ہے کہ حرب اور خراج پر عتبہ بن فرقد سردار تھے۔ اس سے پہلے یہ تمام کام عبداللہ بن معتمر کے سپرد تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ قبیلہ مازن سے تھے اس کو میں صحیح نہیں سمجھتا (کیونکہ) ان کے نسب میں سلیم تک کوئی مازن نہیں ہے کہ اس کی طرف یہ منسوب کئے جاتے شاید ابن مندہ کو سلیم کے بھائی مازن بن منصور کا خیال آ گیا یا اس کتاب سے نقل کیا ہے جس میں غلطی اور اسقاط ہے یا ابن مندہ کو کوئی بات ایسی معلوم ہو کہ جس کو ہم نہیں جانتے۔ واللہ اعلم

۳۵۵۲۔ حضرت عتبہؓ بن ابی لہب

حضرت عتبہؓ بن ابی لہب۔ ابولہب کا نام عبدالعزیٰ تھا۔ عبدالمطلب کا بیٹا تھا یہ عتبہ قریشی ہاشمی تھے۔ نبیؐ کے چچازاد بھائی

تھے۔ان کی والدہ ام جمیل حرب بن امیہ کی بیٹی اور ابوسفیان کی بہن تھی حمالۃ الحطب یہی تھی عتبہ اور ان کے بھائی معتب فتح مکہ میں ایمان لائے تھے یہ دونوں نبی (کے خوف سے مکہ چھوڑ کر بھاگ گئے تھے پس نبیؐ نے عباس بن عبدالمطلب کو جوان دونوں کے چچا تھے ان کے پاس بھیجا چنانچہ حضرت عباس دونوں کو لے آئے اور دونوں اسلام بھی لائے رسول اللہ ﷺ ان کے اسلام لانے سے خوش ہوئے یہ دونوں رسول اللہؐ کے ہمراہ غزوۂ حنین میں شریک تھے اور اس دن یہ ان لوگوں میں تھے جو ثابت قدم رہے اور نہیں بھاگے اور غزوۂ طائف میں بھی شریک تھے یہ دونوں مکے سے کبھی نہیں نکلے اور مدینہ میں نہیں آئے ان دونوں نے اپنے اولاد چھوڑی تھی زبیر ابن بکار نے کہا ہے کہ عتبہ و معتب جو ابولہب کے بیٹے تھے غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے یہ دونوں ثابت قدم لوگوں میں سے تھے مکہ ہی میں رہتے تھے مدینہ میں نہیں آئے ان دونوں کی اولاد ہے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بشرطیکہ یہ ثابت ہو جائے مگر میں ایسا نہیں سمجھتا اور زبیر کا قول خود ہی ان کے کلام کو رد کرتا ہے۔ واللہ اعلم

۳۵۵۳۔حضرت عتبہؓ بن مسعود ہذلی

حضرت عتبہؓ بن مسعود ہذلی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی عبداللہ بن مسعود کے تذکرہ میں گزر چکا ہے ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ کے ساتھ حبشہ کی طرف دوبارہ ہجرت کی تھی اور مدینے میں بھی آئے تھے غزوۂ احد اور اس کے بعد کے کل غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ زہری نے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک عبداللہ اپنے بھائی سے زیادہ مسائل دینی کو نہ جانتے تھے لیکن یہ بہت جلد انتقال کر گئے تھے۔ زہری سے یہ بھی منقول ہے کہ عبداللہ اپنے بھائی سے زیادہ قدیم الصحبت اور قدیم الہجرت نہ تھے لیکن وہ عبداللہ سے پہلے انتقال کر گئے عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے جب عتبہ بن مسعود کا انتقال ہوا تو ان کے بھائی عبداللہ ان کو رونے لگے بعض لوگوں نے ان سے کہا کہ کیا تم روتے ہو انہوں نے کہا کہ (اس میں تعجب کیا ہے کیا عتبہ) میرے بھائی اور رسول کے یہاں میرے ساتھی تھے اور سوا عمر بن خطاب ؓ کے سب لوگوں سے مجھ کو زیادہ محبوب تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عتبہ نے حضرت عمر ؓ کی خلافت میں وفات پائی تھی جیسا کہ کہا گیا ہے اور وہ جو کہ قاسم بن عبدالرحمٰن سے روایت کی گئی ہے کہ عتبہ نے ۴۴ ہجری میں وفات پائی تھی تو اس بنا پر ان کا انتقال اپنے بھائی کے بعد ہوگا نہ کہ پہلے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۵۴۔حضرت عتبہؓ بن ندر سلمی

حضرت عتبہؓ بن ندر سلمی ہیں۔ شام میں رہتے تھے ان سے علی بن رباح اور خالد بن معدان نے روایت کی ہے ہم کو یحییٰ بن محمود نے اپنی سند کو ابوبکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ نے مسلمہ بن علی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے سعید بن ابی ایوب نے حارث بن یزید حضرمی سے انہوں نے علی بن رباح سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عتبہ بن ندر صحابی کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک دن ہم لوگ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے آپ نے سورۂ طسم پڑھی یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کے بیان تک پہنچے (پھر) فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت

اور پیٹ بھرنے کے واسطے آٹھ برس مزدوری کی تھی یا فرمایا کہ دس برس اس کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔ ابو عمر نے کہا کہ عتبہ بن ندر بن عبد سلمی ہیں صحابی تھے ان کا نام عتلہ تھا نبیؐ نے ان کے نام کو بدل کر عتبہ رکھا محمد بن قاسم طائی نے یحییٰ بن عتبہ بن عبد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے میں نے عرض کیا عتلہ آپ نے فرمایا (عتلہ نہیں بلکہ) عتبہ (تمہارا نام ہے) بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام نشبہ تھا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم عتبہ ہو ابو عمر نے کہا ہے کہ عتبہ بن عبد رسولؐ کے ساتھ خیبر میں شریک تھے ان کی کنیت ابوالولید تھی بعہد ولید بن عبدالملک ۸۷ ہجری میں ان کی وفات ہوئی تھی اور ان کی عمر چورانوے سال کی تھی۔ اہل شام میں ان کا شمار تھا۔ ان سے اہل شام کے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے ان میں سے خالد بن معدان اور عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی اور کثیر بن مرہ اور راشد بن سعد اور ابو عامر الہانی اور علی بن رباح ہیں واقدی نے کہا ہے کہ عتبہ بن عبد کی وفات ان تمام اصحاب نبیؐ کے بعد ہوئی تھی جو شام میں رہتے تھے ابو عمر نے (یہ بھی) کہا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عتبہ بن ندر عتبہ بن عبد کے سوا دوسرے شخص ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے صحیح وہی ہے جس کو ہم نے ذکر کیا (ہاں) ان دونوں کے سلمی ہونے میں کسی نے اختلاف نہیں کیا۔ خالد بن معدان نے ان دونوں سے روایت کی ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا ہے کہ عتبہ بن ندر شامی ہیں ان سے خالد بن معدان اور علی بن رباح نے روایت کی ہے اور دوسرے باب میں ان کو عتبہ بن عبد سلمی ابوالولید شامی بیان کیا ہے ان سے خالد بن معدان اور عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی نے روایت کی ہے اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰن بن ابی حاتم نے کہا ہے کہ ان سے کثیر بن مرہ اور لقمان بن عامر اور راشد بن سعد اور ابو عامر الہانی اور عبداللہ بن عائذ اور حبیب بن عبید اور شرحبیل بن شفعہ اور عبدالرحمٰن بن ابی عوف اور ان کے بیٹے یحییٰ نے روایت کی ہے یہ سب انہوں نے عتبہ بن عبد کے نام میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے عتبہ بن ندر کے نام میں سوائے دو راویوں کے جنہوں نے ان سے روایت کی ہے کہ وہ خالد بن معدان اور علی بن رباح ہیں اور کسی کو نہیں ذکر کیا اور اس میں (بھی) کلام ہے اس لئے کہ میرے نزدیک صحیح وہی ہے جو میں نے ذکر کیا ہے یہ تمام قول ابو عمر کا ہے وہ اس طرف مائل ہیں کہ ابن ندر اور ابن عبد دونوں ایک ہی شخص ہیں واللہ اعلم۔

۳۵۵۵۔ حضرت عتبہؓ بن نیار

حضرت عتبہؓ بن نیار ان کو رسول اللہ ﷺ نے زرعہ بن سیف کے پاس بھیجا تھا اسود نے عروہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زرعہ بن سیف بن ذی یزن کے پاس یہ خط لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم امابعد من محمد رسول اللہ الی زرعة بن ذی یزن اذا اتاکم رسلی فامر کم بھم خیراً معاذ بن جبل و ابن رواحہ و مالک بن عبادة وعتبہ بن نیار ''شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ امابعد محمد رسول اللہ کی طرف سے زرعہ بن ذی یزن کو معلوم ہو جب تمہارے پاس میرے قاصد پہنچیں تو میں تم کو ان کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیتا ہوں (میرے قاصدوں کے نام یہ ہیں) معاذ بن جبل ابن رواحہ مالک بن عباد اور عتبہ بن نیار'' ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ اس بیان میں کلام ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے یمن کے لوگوں سے بعد فتح مکہ کے ۹ ہجری میں خط کتابت کی تھی اور عبداللہ رواحہ ۸ ہجری میں واقعہ موتہ میں شہید ہو چکے تھے۔ واللہ اعلم

۳۵۵۱۔ حضرت عتبہؓ بن ابی وقاص

حضرت عتبہؓ بن ابی وقاص۔ ابووقاص کا نام مالک تھا۔ ان کا نسب ان کے بھائی سعد کے تذکرے میں گزر چکا ہے۔ ان کا صحابہ میں ذکر کیا گیا ہے ان سے ان کے بھائی سعد نے وصیت کی تھی کہ زمعہ کی کنیزک کا لڑکا میرا ہی ہے (تم اس کو لے لینا) اس کو زہری نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے یہ ابن مندہ کا بیان تھا ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کو بعض متاخرین نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور زہری کی اس حدیث سے کہ سعد نے اپنے بھائی سے وصیت کی تھی کہ زمعہ کی کنیزک کا لڑکا میرا بیٹا ہے (ابونعیم نے) کہا ہے کہ یہ وہ شخص ہیں جنہوں نے غزوۂ احد میں رسول اللہ کے روئے مبارک کو زخمی کیا تھا اور آگے کے دانت شہید کیے تھے۔ ان کا اسلام لانا مجھ کو معلوم نہیں ہے ان کو متقدمین نے صحابہ میں ذکر نہیں کیا یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ کافر مرے معمر سے روایت ہے انہوں نے عثمان جزری سے انہوں نے مقسم سے نقل کیا ہے کہ عتبہ نے (جب) رسول اللہ ﷺ کے آگے کے دانت شہید کئے تو آنحضرت نے ان پر بددعا کی اور فرمایا کہ اے اللہ اس کو ایک سال نہ گزرنے پائے کہ یہ کافر مرجائے پس ان پر سے ایک سال نہ گزرا اور کافر ہی مرگیا یہ کلام ابونعیم کا تھا۔ زہیر بن بکار نے کہا ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے قریش میں ایک خون کیا تھا جس کی وجہ سے وہ (وہاں سے) قبل ہجرت مدینے چلا گیا تھا پس ان کا مکان اور مال بعوض خون کے لیا گیا تھا ان کی وفات حالت اسلام میں ہوئی تھی انہوں نے سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی تھی ان کی والدہ ہند بنت وہب بن حارث بن زہرہ تھیں۔

۳۵۵۷۔ حضرت عتبہؓ

حضرت عتبہؓ۔ یہ دوسرے شخص ہیں ان کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے انہوں نے ان کے اور دوسروں کے درمیان فرق ظاہر کیا ہے اور ان کی حدیث ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ قبل از نبوت آپ کی کیا کیفیت تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میری دایہ سعد بن بکر کی اولاد سے تھیں اور پوری حدیث بیان کی ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۵۵۸۔ حضرت عترلیسؓ بن عرقوب

حضرت عترلیسؓ بن عرقوب جن لوگوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے انہیں میں یہ بھی مذکور ہیں۔ ان سے طارق بن شہاب نے روایت کی ہے یہ عبداللہ بن مسعود کے شاگردوں میں سے تھے مگر صحابی ہونا ثابت نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۵۹۔ حضرت عتیبہؓ بلوی

حضرت عتیبہؓ بلوی۔ یہ بلوی النسب ہیں۔ پھر انصاری کے حلیف ہوگئے تھے۔ حسن نے ابن ابی ثعلبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ کے پیچھے ایک شخص کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک عملت سوءاً و سوأء ظلمت نفسی فاغفرلی وارحمنی وتب علی انک انت التواب الرحیم ''پاکی بیان کرتا ہوں تیری اے اللہ اور تیری حمد کے ساتھ

شہادت دیتا ہوں کوئی معبود نہیں مگر تو ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں نے گناہ کیا ہے اپنی جان پر ظلم کیا ہے پس تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور میری توبہ قبول کر بے شک تو توبہ قبول کرنے والا ہے مہربان ہے۔'' آنحضرت نے (بعد نماز کے) فرمایا کہ یہ کلام کہنے والا کون شخص تھا اس نے کہا یا رسول اللہ میں ہوں اور یہ شخص خاندان بلی سے پھر انصار سے تھا عتیبہ ان کا نام تھا پس نبی ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کی قدرت میں میری جان ہے۔ تیرے منہ سے یہ کلمات ختم بھی نہ ہونے پائے تھے کہ میں نے گیارہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ لکھنے میں سبقت کرتے کہ کون لکھ لے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۶۰۔ حضرت عتیرؓ بدری

حضرت عتیرؓ۔ بدری ہیں نبی ﷺ کے صحابی تھے اور آپ سے روایت بھی کی تھی۔ ان سے سلیمان بن عبدالرحمٰن ازدی نے روایت کی ہے مستغفری نے ان کا نام عشیر بیان کیا ہے میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ وہی عتیر عذری ہیں جن کو ہم بیان کریں گے یا دوسرے شخص ہیں۔

۳۵۶۱۔ حضرت عتیرؓ عذری

حضرت عتیرؓ عذری ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کی نسبت ابوزکریا نے اپنے دادا پر استدراک کیا ہے حالانکہ ان کے دادا نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ عُس (ان کا نام) ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دونوں نام ہیں اور برذعی نے ان کو عش کہا ہے اسی طرح عثامہ بن قیس کی بابت بعض لوگوں نے عسامہ کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے ابواحمد نے ان کے نام کو عشیر کہا ہے اور ان کی یہ حدیث روایت کی ہے کہ جب عورت کا زفاف کیا جائے۔ الخ ابواحمد نے ان دونوں کو ایک سمجھا ہے۔

۳۵۶۲۔ حضرت عتیقؓ بن قیس

حضرت عتیقؓ بن قیس۔ ہم نے ان کا حال ان کے بیٹے حارث کے نام میں ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۵۶۳۔ حضرت عتیقہؓ بن حارث

حضرت عتیقہؓ بن حارث انصاری ہیں۔ مکحول نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ ایک روز ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ یکا یک عتقیہ بن حارث آئے اور کہا کہ اس وقت مجھے اچھا موقع ملا ہے چاہتا ہوں کہ آپ سے چند باتیں پوچھوں آپ نے فرمایا جو چاہے پوچھو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جو شخص اپنی گردن میں فی سبیل اللہ تلوار لٹکا دے (یعنی جہاد کرے) تو اس کو کیا (ثواب) ہے آپ نے فرمایا کہ اس کے واسطے جنت کے ہاروں میں سے ایک ہار ہوگا (جو) موتی اور یاقوت و زبرجد کا) ہوگا۔ پھر انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جس نے نیزے کو فی سبیل اللہ پاؤں اور رکاب کا درمیان میں رکھا اس کے واسطے (قیامت میں) کیا ہوگا آپ نے فرمایا اس کے واسطے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس سے وہ شخص پہچانا جائے گا پھر کہا یا رسول اللہ جو شخص فی سبیل اللہ کمان کو اپنے کندھے پر لٹکا دے اس کے واسطے (قیامت کے دن) کیا ہوگا آپ نے فرمایا اس نے

واسطے جنت کی چادروں میں سے ایک سبز چادر ہوگی۔ اور جہاد فی سبیل اللہ عزوجل کی فضیلت میں ایک بڑی حدیث بیان کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۶۴۔ حضرت عتیقہؓ

حضرت عتیقہؓ۔ ان سے عبداللہ بن صفوان نے روایت کی ہے اوران کی (روایت کردہ) حدیث صحیح نہیں ہے بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگران کی کوئی حدیث نہیں بیان کی ان کا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۳۵۶۵۔ حضرت عتیکؓ بن تیہان

حضرت عتیکؓ بن تیہان یہ ابوہثیم ہیں۔ تیہان کے بھائی تھے' انصاری اوسی اشہلی ہیں۔ اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا نام عتیک بیان کیا ہے اور میرے نسخہ میں عتید ہے اور وہ زہری اور ابن اسحٰق سے روایت کیا گیا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام عتیک بن تیہان ہے اوران کا نام عبید بھی بیان کیا جاتا ہے اور ابوعمر نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم نے اس کو بھی ذکر کیا ہے۔ جس نے عبید کے نام میں کہا ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے بعض نے کہا ہے کہ صفین میں شہید ہوئے ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ تیہان کہے جاتے ہیں اور تیہان بھی کہے جاتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۶۶۔ حضرت عتیکؓ بن قیس بن ہیشہ

حضرت عتیکؓ بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک ان کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے ان سے ان کے بیٹے جابر نے انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ایک غیرت وہ ہے کہ اس کو اللہ پسند کرتا ہے اور ایک غیرت وہ ہے جس کو اللہ ناپسند کرتا ہے اور ایک تکبر وہ ہے کہ اس کو اللہ پسند کرتا ہے اور ایک تکبر وہ ہے کہ اللہ اس کو ناپسند کرتا ہے پس وہ غیرت کہ جس کو اللہ پسند کرتا ہے وہ غیرت ہے کہ جو مقام شک میں ہوتی ہے اور وہ غیرت کہ جس کو اللہ ناپسند کرتا ہے وہ ہے جو غیر شک میں ہوتی ہے اور وہ تکبر جس کو اللہ پسند کرتا ہے وہ ہے کہ انسان لڑائی کے وقت بطور رجز کے کرتا ہے اور وہ تکبر جس کو اللہ ناپسند کرتا ہے وہ تکبر ہے جو ناحق فسق و فجور میں ہوتا ہے۔ اس کو بہت لوگوں نے جابر بن عتیک سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے روایت کیا ہے اور یہ بہت صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب العین والثاء

۳۵۶۷۔ حضرت عثامہؓ بن قیس

حضرت عثامہؓ بن قیس۔ بعض نے ان کا نام عسامہ بیان کیا ہے ابوبشر نے عثامہ بن قیس ازدی سے انہوں نے عبداللہ بن سفیان ازدی سے روایت کی ہے یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ سے بقدر سو برس کی مسافت کے) دور کردے گا۔ عبداللہ بن سفیان نے کہا ہے کہ

میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہے عثامہ سے بلال بن ابی بلال نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم ابراہیم سے زیادہ شک (اشارہ ہے اس آیت قرآنی کی طرف کہ حضرت ابراہیم نے ایک مرتبہ عرض کیا تھا کہ اے میرے پروردگار مجھے دکھادے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے اللہ نے فرمایا کیا تم ایمان نہیں لائے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ ایمان تو لایا ہوں مگر اطمینان قلب چاہتا ہوں شک کا لفظ مجازاً استعمال ہوا ورنہ انبیاء علیہم السلام شک و شبہ سے پاک ہوتے ہیں۔) کرنے کے حقدار ہیں اور اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم کرے کہ وہ رکن شدید (اشارہ ہے اس واقعہ کی طرف کہ حضرت لوط علیہ السلام کے یہاں فرشتے بشکل انسان مہمان بن کر آئے قوم کو جب خبر ہوئی تو وہ لوگ ان مہمانوں کو اپنی خوئے بد کے موافق مانگنے کو آئے حضرت لوط علیہ السلام اس وقت بہت پریشان ہوئے اور پریشانی میں جو کلمہ ان کی زبان سے نکل گیا کہ کاش میرا کوئی رکن شدید یعنی مضبوط سہارا ہوتا تو میں اس کی پناہ لیتا یہ کلمہ ایک پیغمبر کی زبان سے خدا تعالیٰ کو خوش نہ آیا اور عتاب ہوا کہ لوط ہم سے زیادہ تمہارے لئے کون سہارا ہے) کی طرف پناہ ڈھونڈھتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۶۸۔ حضرت عثم ؓ بن ربعہ

حضرت عثم ؓ بن ربعہ جہنی ہیں یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد میں آئے تھے (پہلے) ان کا نام عبدالعزیٰ تھا اس کو رسول اللہ ﷺ نے بدل دیا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۵۶۹۔ حضرت عثمان ؓ بن ارقم

حضرت عثمان ؓ بن ارقم مخزومی ہیں۔ ہم کو ابوالفرج بن ابی الرجاء نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن عمرو بن ضحاک سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن صالح نے بیان وہ کہتے تھے مجھ سے عطاف بن خالد مخزومی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن عثمان بن ارقم نے اپنے دادا عثمان بن ارقم سے روایت کرکے بیان کیا کہ میں (ایک روز) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کہاں (جانے) کا ارادہ رکھتے ہو میں نے عرض کیا کہ بیت المقدس کا ارادہ کرتا ہوں آپ نے فرمایا کیا سوداگری کے ارادے سے وہاں جاتے ہو میں نے کہا نہیں لیکن یارسول اللہ میرا ارادہ ہے کہ اس میں نماز پڑھوں آپ نے فرمایا کہ اس مسجد میں (یعنی مسجد نبوی) ایک نماز ہزار نمازوں سے بہتر ہے پھر بیت المقدس کا کوئی کیوں ارادہ کرے اس کو ابن عفیر نے عطاف بن خالد مخزومی سے انہوں نے عبداللہ بن عثمان بن ارقم سے انہوں نے اپنے دادا ارقم سے روایت کی ہے ہم کو ابن ابی عاصم نے بھی حدیث بیان کی ہے۔ اور کہا کہ انہوں نے عبداللہ بن عثمان سے انہوں نے اپنے دادا ارقم سے روایت کی ہے۔ ہم کو یحییٰ بن محمود نے اپنی سند کو ابی عاصم تک پہنچا کر اس حدیث کی اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عطاف بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن عثمان بن ارقم نے اپنے دادا ارقم سے روایت کرکے بیان کیا۔ یہ عثمان بدری تھے رسول اللہ ﷺ انہیں کے گھر میں جو مقام صفا میں تھا تشریف فرما ہوتے تھے۔ ارقم کے نام میں اس کا بیان ہو چکا ہے۔ جو اس کی تائید کرتا

اور یہی صحیح ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۷۰۔ حضرت عثمانؓ بن ازرق

حضرت عثمانؓ بن ازرق۔ ہشام بن زیاد نے عمار بن سعد سے روایت کی ہے کہ (ایک مرتبہ) عثمان بن ازرق ہم لوگوں کے پاس جمعہ کے دن مسجد میں آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا تھا پس انہوں نے آگے آنے میں کمی کی اور وہیں مسجد میں بیٹھ گئے ہم لوگوں نے ان سے کہا آپ پر اللہ رحم کرے اگر آپ ہم لوگوں تک پہنچ جاتے تو آپ کو بہت مناسب تھا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے کہ خروج امام کے بعد (یعنی) امام جب مسجد میں اپنی جگہ پر پہنچ جائے جو شخص آدمیوں پر سے گزرے یا آدمیوں میں تفرقہ ڈال دے (یعنی ان کے درمیان بیٹھ جائے) وہ مثل اس شخص کے ہوگا جو دوزخ میں اپنی انتڑیوں کو کھینچے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۷۱۔ حضرت عثمانؓ بن حنیف انصاری

حضرت عثمانؓ بن حنیف انصاری اوسی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی سہل بن حنیف کے تذکرے میں بیان ہو چکا ہے۔ ان کی کنیت ابوعمر تھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ تھی یہ احد اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے ان کو حضرت عمرؓ نے ملک عراق کی پیمائش کرنے پر مقرر کیا تھا انہوں نے وہاں کی مزروعہ اور غیر مزروعہ زمین کی پیمائش کی اور اس پر خراج مقرر کیا اور ان کو حضرت علی نے بصرہ پر عامل بنا دیا تھا چنانچہ وہاں عامل رہے یہاں تک کہ حضرت طلحہ وزبیر حضرت عائشہ کے ہمراہ واقعہ جمل میں وہاں پہنچے تو انہوں نے ان کو بصرہ سے نکال دیا پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ بصرے میں آئے اور جنگ جمل شروع ہوئی اور جب حضرت علی نے لوگوں پر فتح پائی تو عبداللہ بن عباس کو بصرہ کا عامل کر دیا اور عثمان بن حنیف نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی حضرت معاویہؓ کے زمانے تک زندہ رہے ان سے ان کے بھتیجے ابوامامہ بن سہل اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰن اور ہانی بن معاویہ صدفی نے روایت کی ہے ہم کو ابراہیم بن محمد اور اسماعیل بن علی نے اپنی سند کو ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ (ترمذی) تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن عمر نے کہتے تھے ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوجعفر سے انہوں نے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے انہوں نے عثمان بن حنیف سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور کہا آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ مجھ کو اچھا کر دے آنحضرت نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور چاہے صبر کر۔ وہی تیرے لئے بہتر ہے اس نے کہا کہ دعا کیجئے (راوی نے کہا) کہ آپ نے اس کو حکم دیا کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر یہ دعا مانگے اللھم انی اسئلک واتوجه الیک بمحمد نبیک نبی الرحمة یا محمد انی توجهت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعه فی ''اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور وسیلہ تیرے نبی محمد نبی الرحمۃ کے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اے محمد میں نے آپ کے وسیلہ سے اپنے پروردگار کی طرف اپنی اس حاجت کے متعلق توجہ کی ہے تاکہ میری یہ حاجت روا ہو جائے پس یا اللہ ان کی شفاعت میرے حق میں قبول کر۔'' ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۷۲۔ حضرت عثمانؓ بن ربیعہ جمحی

حضرت عثمانؓ بن ربیعہ بن اہبان بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی ہیں یہ مہاجرین حبشہ میں سے تھے اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ ان کے بیٹے نبیہ بن عثمان وہی ہیں جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۵۷۳۔ حضرت عثمانؓ بن شماس

حضرت عثمانؓ بن شماس بن لبید مخزومی مہاجری ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ہجرت کے ذکر میں روایت کی ہے کہ پھر مصعب بن عمیر اور عثمان بن مظعون اور عثمان بن شماس بن شرید اور ایک گروہ جن کا انہوں نے اپنی روایت میں نام بیان کیا ہے (ہجرت کے واسطے) نکلے۔ اور ابن مندہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عثمان بن شماس بن لبید ان میں ہیں جن کے حق میں اللہ عزوجل نے آیات قرآنیہ نازل کیں ہیں اور ان کو اپنی کتاب میں یاد کیا ہے ابن مندہ نے شماس بن لبید کے نام میں ایسا ہی بیان کیا ہے اور جس شخص نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے ابونعیم نے کہا ہے وہ غلط ہے اسی طرح ابن بکیر نے ابن اسحاق سے ذکر کیا ہے کہ وہ شماس بن عفان بن شرید ہیں جو بنی مخزوم سے تھے اور احد میں شہید ہوئے۔ یہ حال شماس کے نام میں بیان ہو چکا ہے اور زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کر کے کہا ہے کہ عامر بن مخزوم کے بیٹے ہرمی بن عامر تھے اور ہرمی بن ہرمی کے بیٹے شرید تھے اور شرید بن ہرمی کے بیٹے عثمان اور عثمان بن شرید کے بیٹے عثمان بن عثمان تھے اور شماس یہی ہیں یہ نہایت نیک ذات تھے اور مہاجر تھے غزوۂ احد میں شہید ہوئے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے اپنی جان کو سپر بنا دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۷۴۔ حضرت عثمانؓ بن ابی طلحہ

حضرت عثمانؓ بن طلحہ بن ابی طلحہ یعنی عبداللہ بن عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبدالدار بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی عبدری حجبی ہیں ام سعید ان کی والدہ تھیں اور عمرو بن عوف کی اولاد میں سے تھیں ان کے والد طلحہ اور چچا عثمان بن ابی طلحہ غزوۂ احد میں بحالت کفر قتل کیے گئے حضرت حمزہ نے عثمان کو اور حضرت علی نے طلحہ کو مقابلہ کے وقت قتل کیا تھا۔ نیز واقعہ احد میں مسافع اور جلاس اور حارث اور کلاب فرزندان طلحہ یہ سب عثمان بن طلحہ کے بھائی تھے کافر قتل کیے گئے عاصم بن ثابت بن ابی الافلح نے مسافع اور جلاس کو اور زبیر نے کلاب کو اور قزمان نے حارث کو قتل کیا تھا اور عثمان بن طلحہ خالد بن ولید کے ساتھ صلح حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کر آئے تھے (اثنا راہ میں) ان دونوں نے عمرو بن عاص سے ملاقات کی کیونکہ وہ بھی نجاشی کے پاس سے بارادہ ہجرت آ رہے تھے پس یہ سب ساتھ ہو گئے اور رسول اللہؐ کے پاس مدینہ میں حاضر ہوئے ان کو رسول اللہؐ نے دیکھ کر صحابہ سے فرمایا کہ مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمہارے حوالے کر دیئے یعنی یہ لوگ اہل مکہ کے سردار ہیں عثمان نبیؐ کے ساتھ مدینہ میں رہنے لگے اور آپ کے ساتھ فتح مکہ میں شریک ہوئے آپ نے ان کو اور ان کے بھتیجے شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ کو فتح مکہ کے بعد کعبہ مشرفہ کی کنجی

دے دی اور فرمایا کہ تم کنجی لو ہمیشہ اس کے مالک رہو یہ کنجی تم سے وہی لے گا جو ظالم ہو گا یہ عثمان مدینے میں رہتے تھے جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو یہ مکہ چلے گئے اور اپنی وفات تک وہیں رہے ۴۲ ہجری میں ان کی وفات ہوئی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اجنادین کے واقعہ میں شہید ہوئے ہم کو ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی اور حسن بن موسیٰ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عثمان بن طلحہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ میں تمہارے سامنے ہی دو رکعت نماز دونوں ستونوں کے درمیان میں پڑھی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۷۵۔ حضرت عثمانؓ بن ابی عاص

حضرت عثمانؓ بن ابی عاص بن بشر بن عبد بن دہمان بعض نے عبد دہمان کہا ہے۔ ابن عبداللہ بن ہمام بن ابان بن سیار بن مالک بن حطیط بن خشم بن ثقیف ثقفی ہیں ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی یہ ثقیف کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے اور اسلام لائے تھے ان کو رسول اللہؐ نے شہر طائف کا عامل کر دیا تھا ہم کو عبیداللہ بن احمد بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی اور ثقیف کے وفد کے قصہ کو بیان کر کے کہا کہ جب ثقیف کے وفود اسلام لائے تو آپ نے ان کو ایک تحریر لکھ دی اور عثمان بن ابی عاص کو ان کا امیر کر دیا یہ اپنی قوم میں سب سے زیادہ نوجوان تھے اور اس زمانے میں یہ مسائل دینی اور قرآن کے سیکھنے میں زیادہ حریص تھے چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے کہا یا رسول اللہؐ میں اس لڑکے کو مسائل دینی اور قرآن کے سیکھنے میں سب سے زیادہ حریص پاتا ہوں عبیداللہ بن احمد بن سمین نے کہا ہم سے یونس بن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے سعید بن ابی ہند نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے انہوں نے عثمان بن ابی عاص سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے مجھ کو ثقیف کی طرف بھیجتے وقت آخری وصیت یہ کی تھی کہ اے عثمان نماز ہلکی پڑھا کرنا (طول طویل قرأت نہ کرنا) اور لوگوں (کی حالت) کا اندازہ جوان میں ضعیف ہوں ان کی حالت سے کرنا کیونکہ ان میں بڑے بھی ہوں گے اور ضعیف اور حاجت والے اور چھوٹے بھی ہوں گے یہ عثمان رسول اللہؐ کی زندگی اور حضرت ابوبکر کی خلافت میں طائف کے عامل رہے اور حضرت عمر کی خلافت میں بھی دو برس تک طائف کے عامل رہے پھر ان کو حضرت عمر نے ۱۵ ہجری میں عمان اور بحرین کا عامل کر دیا انہوں نے عمان کی طرف کوچ کیا اور اپنے بھائی حکم کو بحرین کی طرف روانہ کیا عثمان نے شہر توج کی طرف کوچ کی اور اس کو فتح کیا اور آباد کیا اور وہاں کے بادشاہ شہرک کو قتل کیا یہ واقعہ ۲۱ ہجری میں ہوا تھا یہ کئی برس حضرت عمر و عثمان کی خلافت کے زمانے میں جہاد کرتے رہے یہ گرمی میں جہاد کیا کرتے تھے اور جاڑے کے ایام میں توج میں رہتے تھے یہ عثمان وہی شخص ہیں جنہوں نے نبی ﷺ کی وفات کے بعد اہل طائف کو مرتد ہو جانے سے روکا تھا اور ان لوگوں نے ان کی فرمانبرداری کی تھی بعد اس کے انہوں نے بصرہ کی سکونت اختیار کر لی تھی انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے ان سے ان کے عزیزوں نے اور اہل مدینہ نے روایت کی ہے حسن بصری نے بھی ان سے روایت کی ہے اور بہت روایت کی ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حسن بصری نے (خود بلاواسطہ) ان سے کوئی حدیث نہیں سنی ہم کو یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مبارک بن عبدالجبار صیرفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن عبداللہ بن محمد بن ملاعب انماطی نے خبر

دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حامد احمد بن حسین بن علی مروزی نے جو ابن طبری کے نام سے معروف تھے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو العباس یعنی احمد بن حارث بن محمد بن عبد الکریم مروزی عبدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے دادا ابو جعفر یعنی محمد بن عبد الکریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہثیم بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشام بن حسان فردوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لقیط بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ کلاب بن امیہ بن اسکر کے پاس عثمان بن ابی العاص کا گزر ہوا اور کلاب اس وقت شہر ایلہ میں تھے۔ عثمان نے کہا کہ تم یہاں کیوں ٹھہرے ہوئے ہو کلاب نے کہا میں اسی بستی پر مقرر کیا گیا ہوں عثمان نے پوچھا کیا تم عشر تحصیل کرتے ہو کلاب نے کہا ہاں عثمان نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب آدھی رات ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ایک منادی کو حکم دیتا ہے کہ (دنیا میں) پکار دے کہ ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ اس کو بخش دوں ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں ہے کوئی مانگنے والا کہ اس کو دوں پس کسی دعا کرنے والے کی دعا نہیں رد کرتا ہے سوا اس عورت کے جو اپنی شرمگاہ سے زنا کراتی ہو یا عشر تحصیل کرنے والے کی۔ عثمان نے اپنی اولاد چھوڑی تھی اور سب بزرگ تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۷۶۔ حضرت عثمانؓ بن عامر قریشی

حضرت عثمانؓ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوئ قریشی تیمی ہیں۔ ان کی کنیت ابو قحافہ تھی حضرت ابو بکر صدیق کے والد تھے (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ان کی والدہ آمنہ بنت عبد العزیٰ بن حرثان بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب تھیں اس کو زبیر بن بکار نے بیان کیا ہے یہ فتح مکہ کے واقعہ میں ایمان لائے تھے۔ یہ حضرت ابو بکر کے ساتھ نبیؐ کے پاس اس واسطے آئے تھے کہ آپ کی بیعت کریں ہم کو عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سلمہ حرانی نے ہشام سے انہوں نے محمد بن سیرین سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انس بن مالک سے رسول اللہؐ کے خضاب لگانے کی نسبت دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ کے بال سفید نہ تھے لیکن چند اور ابو بکر اور عمرؓ نے آپ کے بعد مہندی اور وسمہ کا خضاب کیا تھا۔ انس نے کہا ہے کہ ابو بکر صدیق اپنے والد ابی قحافہ کو فتح مکہ کے دن گود میں اٹھا کر رسول اللہؐ کے پاس لائے یہاں تک کہ ان کو رسول اللہؐ کے سامنے بٹھا دیا آنحضرت ﷺ نے ابو بکر سے فرمایا کہ تم اس شیخ کو گھر ہی میں رہنے دیتے تو یقیناً ہم خود ان کے دیکھنے کو وہیں آتے (یہ کلمہ محض ابو بکر صدیق کی بزرگی کے لحاظ سے آپ نے فرمایا) پھر ابو قحافہ اسلام لائے ان کے سر اور داڑھی کے بال مثل ثغامہ (ایک درخت کا نام ہے جس کے پھل سفید براق ہوتے ہیں۔) کے سفید تھے رسول اللہ نے ان سے فرمایا ان بالوں کا رنگ بدل دو مگر سیاہ رنگ سے پرہیز کرو قتادہ نے کہا کہ اسلام میں یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے خضاب لگایا یہ اپنے بیٹے حضرت ابو بکر کے بعد بھی زندہ رہے اور ان کی میراث پائی یہ پہلے آدمی ہیں جو خلیفہ اسلام کے وارث ہوئے لیکن انہوں نے اپنے حصہ کو جو کہ ان کو میراث میں ملا تھا اور وہ چھٹا حصہ تھا اپنے پوتے کو دے دیا۔

ہم کو ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کی وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن عباد نے اپنے والد عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے نقل کر کے بیان کیا کہ فتح مکہ

کے دن آنحضرت ﷺ مقام ذوطوی میں فروکش تھے ابوقحافہ نے اپنی لڑکی سے جوان کی اولاد میں سب سے چھوٹی تھی کہا کہ ابوقبیس پر چڑھ چلو کیونکہ ان کی آنکھیں جاچکی تھی یہ لڑکی ان کو لئے ہوئے (کوہ) ابوقبیس پر چڑ گئی پھر ابوقحافہ نے لڑکی سے کہا) اے میری چھوٹی بیٹی تو (یہاں) کیا دیکھتی ہے لڑکی نے کہا میں (یہاں) ایک بہت بڑا مجمع دیکھتی ہوں اور ایک شخص کو دیکھتی ہوں کہ وہ اس مجمع میں آگے پیچھے دوڑتا پھرتا ہے ابوقحافہ نے کہا اے میری بیٹی یہ لشکر اور وہ شخص جو دوڑ رہا ہے سپہ سالار ہے ابوقحافہ نے کہا کہ اب کیا دیکھتی ہے لڑکی نے کہا اب مجمع کو دیکھتی ہوں کہ پراگندہ ہوگیا انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم جب لشکر چلا جائے تو جلدی سے گھر چلی چل پس چنانچہ یہ لڑکی تیزی کے ساتھ ان کو لے کر چلی وہ جب ان کو لئے ہوئے ابطح تک پہنچی تو وہاں لشکر مل گیا یہ لڑکی جو چاندی کا طوق پہنے ہوئے تھی اس کو کسی شخص نے اس کی گردن سے اتار لیا جب رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکر بھی اپنے والد کو ساتھ لائے جب ان کو رسول اللہؐ نے دیکھا فرمایا کہ ان بوڑھے آدمی کو تم نے گھر میں کیوں نہ رہنے دیا میں ان کے پاس خود آتا ابوبکرؓ نے کہا یارسول اللہ یہ آپ کے پاس آ ہی رہے تھے پھر ان کو آنحضرتؐ کے سامنے بٹھلا دیا آنحضرتؐ نے ان کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تم اسلام لاؤ (آتش دوزخ سے) بچ جاؤ گے یہ اسلام لے آئے پھر حضرت ابوبکر اپنی بہن کا ہاتھ پکڑ کے کھڑے ہوئے اور کہا میں اپنی بہن کا طوق اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر طلب کرتا ہوں مگر ان کو کسی نے جواب نہ دیا پھر دوبارہ کہا کہ میں اپنی بہن کا طوق اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر طلب کرتا ہوں کسی نے پھر جواب نہیں دیا۔ تو انہوں نے کہا اے میری چھوٹی بہن تو طوق کو چھوڑ دے خدا کی قسم لوگوں میں اب امانت بہت کم ہے ابوقحافہ کی وفات ۱۴ ہجری میں ہوئی اور ان کی عمر چورانوے برس کی تھی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۷۷۔ حضرت عثمانؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت عثمانؓ بن عبدالرحمٰن تیمی ہیں۔ حسن بن عثمان نے کہا ہے کہ عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی نے جن کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی ۷۳ ہجری میں وفات پائی اور صحابی تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۵۷۸۔ حضرت عثمانؓ بن عبد غنم قریشی

حضرت عثمانؓ بن عبد غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک قریشی فہری ہیں۔ یہ اول زمانے میں اسلام لائے تھے۔ انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی یہ سب کا قول ہے مگر ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ یہ عامر بن عبد غنم ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۵۷۹۔ حضرت عثمانؓ بن عبیداللہ

حضرت عثمانؓ بن عبیداللہ بن عثمان۔ ان کا نسب ان کے بھائی طلحہ بن عبیداللہ کے بیان میں گزر چکا ہے یہ قریشی تھے تیم کی اولاد سے تھے ان کی والدہ کریمہ بنت موہب بن نمران قبیلہ کندہ کی ایک خاتون تھیں یہ اسلام لائے تھے اور مہاجر تھے نبی ﷺ کے صحابی تھے ابوعمر نے کہا ہے کہ مجھ کو ان کی کوئی روایت نہیں یاد ہے ان کی اولاد میں سے محمد بن طلحہ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن عثمان بن عبیداللہ تھے نسب اور مغازی کو سب سے زیادہ جانتے تھے ان سے حدیث روایت کی گئی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۵۸۰۔ حضرت عثمانؓ بن عبید اللہ قریشی

حضرت عثمانؓ بن عبید اللہ بن ہدیر بن عبد العزیٰ بن عامر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تیمی ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۸۱۔ حضرت عثمانؓ بن عثمان ثقفی

حضرت عثمانؓ بن عثمان ثقفی ہیں۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے ان سے عبد الرحمٰن بن ابی عوف نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ ایک سال مرنے کے پیشتر قبول کرتا ہے پھر فرمایا ایک مہینے پہلے پھر فرمایا ایک دن پہلے پھر فرمایا حالت غرغرہ سے پہلے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۵۸۲۔ حضرت عثمانؓ بن عثمان بن شرید

حضرت عثمانؓ بن عثمان بن شرید بن سوید بن ہرمی بن عامر بن مخزومی قریشی مخزومی ہیں۔ ان کی والدہ صفیہ بنت ربیعہ بن عبد شمس ہمشیر عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ تھیں یہ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں غزوۂ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے یہ شماس کے نام سے مشہور تھے۔ اور اسی طرح ان کو ابن اسحٰق نے ذکر کر کے کہا ہے کہ شماس بن عثمان ہیں ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ شماس بن عثمان کا نام عثمان ہے ان کا نام شماس اس وجہ سے مشہور ہو گیا کہ ایام جاہلیت میں نصرانیوں کے بعض سردار کے میں آئے تھے لوگ ان کی خوبصورتی دیکھ کر تعجب کرنے لگے تو عتبہ بن ربیعہ نے جو ان کے ماموں تھے کہا (یہ بات کیا تعجب خیز ہے) میں تمہارے پاس ایسے شماس (یعنی آفتاب تاباں) کو لاؤں جو ان سے بھی زیادہ خوبصورت ہو اور اپنے بھانجے عثمان بن عثمان کو لائے اسی دن سے ان کا نام شماس ہو گیا اور اسی نام سے پکارے جاتے تھے۔ ہشام کے قول کے مانند زبیر نے بھی کہا ہے اور زہری تک اس کا نسب بیان کیا ہے شماس بن عثمان کی ردیف میں بھی یہ حال بیان ہو چکا ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۵۸۳۔ حضرت عثمانؓ (امیر المومنین صاحب الحلم والحیا ذو النورین) بن عفان

حضرت عثمانؓ (امیر المومنین صاحب الحلم والحیا ذو النورین) بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی اموی ہیں ان کا نسب اور رسول اللہ ﷺ کا نسب عبد مناف میں مل جاتا ہے ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی اور بعض لوگوں نے ابو عمرو بیان کی ہے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ پہلے ان کی کنیت بیٹے عبد اللہ کے نام پر رکھی گئی تھی جن کی والدہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ تھیں پھر ان کی کنیت ابو عمرو ہو گئی حضرت عثمان کی والدہ اروی بنت کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس عبد اللہ بن عامر کی پھوپھی زاد بہن تھیں اور اروی کی والدہ بیضاء بنت عبد المطلب تھیں جو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں ذو النورین انہیں کا لقب ہے امیر المومنین تھے یہ اول (زمانہ) اسلام میں میں اسلام لائے تھے ان کو حضرت ابو بکر نے اسلام کی طرف بلایا تھا پس اسلام لے آئے یہ اسلام لانے والوں میں چوتھے شخص ہیں ہم کو ابو جعفر نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر ابن اسحٰق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جب حضرت ابو بکر اسلام لائے اور اپنے اسلام کو ظاہر کیا تو انہوں نے لوگوں کو اللہ عزوجل اور اس کے رسول کی طرف بلایا حضرت

ابوبکرکوان کی قوم کے لوگ بہت عزیز رکھتے تھے اور وہ نہایت نرمی والے تھے اور قریش کے نسب کو قریش سے زیادہ جانتے تھے اور قریش میں جس قدر واقعات اچھے یا برے گزرے تھے ان سے خوب واقف تھے۔ قریشی ان کے پاس آتے تھے اور ان سے اکثر معاملات میں دوستانہ صلاح لیتے تھے بوجہ ان کے عالم اور تجربہ کار اور خوش خلق ہونے کے اور حضرت ابوبکر (اسی ذریعہ سے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانے لگے یعنی ان کو جن پر انہیں وثوق تھا اور جو ان کے پاس آمدورفت رکھتے تھے پس ان کے ہاتھ پر موافق ان روایات کے جو مجھے پہنچی ہیں حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عثمان بن عفان اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ اور کئی صحابہ اسلام لائے یہ سب لوگ حضرت ابوبکر کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گئے حضرت نے ان پر اسلام کو پیش کیا قرآن پڑھکر سنایا اسلام کے سچے ہونے کی خبر دی پس وہ ایمان لے آئے اور سچے اسلام کا اقرار کرلیا۔ یہ آٹھ آدمی تھے جنہوں نے اسلام کی طرف سبقت کی اور نماز پڑھی اور صدقہ دیا حضرت عثمان جب اسلام لائے تو سول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی رقیہ کا ان کے ساتھ نکاح کر دیا ان دونوں نے حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت کی پھر مکہ لوٹ آئے اور مدینہ کی طرف ہجرت کی تو حسان بن ثابت کے بھائی اوس بن ثابت کے یہاں فروکش ہوئے اسی وجہ سے حضرت حسان عثمان کو زیادہ دوست رکھتے تھے اور ان کی شہادت کے بعد روتے تھے اس کو ابن اسحق نے بیان کیا ہے انہوں نے حضرت رقیہ کی وفات کے بعد حضرت ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکاح کرلیا تھا جب ان کا بھی انتقال ہوگیا تو رسول اللہ نے فرمایا اگر میری کوئی تیسری لڑکی ہوتی تمہارے ساتھ اس کو منسوب کر دیتا ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورشید یعنی عبدالکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابوبکر بن مردویہ الحافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن عبداللہ بن محمد بن احمد بن اسحق مفسر مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن احمد بن بسطام نے بیان کیا وہ وہ کہتے تھے ہمیں سہل بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نضر بن منصور العنزی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابوجنوب عقبہ بن علقمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی بن ابی طالب کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میری لڑکیاں چالیس ہوتیں تو عثمان کے ساتھ یکے بعد دیگرے نکاح کر دیتا یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رہتی حضرت عثمان کے بیٹے عبداللہ حضرت رقیہ سے پیدا ہوئے تھے ان کی چھ سال کی عمر تھی ۴ ہجری میں وفات پائی حضرت عثمان غزوۂ بدر میں شریک نہیں تھے کیونکہ ان کی بیوی رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ مرض موت میں مبتلا تھیں۔ رسول اللہ نے ان کو یہیں رہنے کا حکم دیا تھا پس (جناب کے فرمان کے موافق) حضرت عثمان وہیں رہے جس روز نبی کی اور مسلمانوں کے مشرکوں پر فتح پانے کی خبر مدینہ میں آئی اسی روز حضرت رقیہ کا انتقال ہوا (باوجودیکہ حضرت عثمان بدر میں شریک نہ تھے) لیکن رسول اللہ نے (مال غنیمت میں) ان کا حصہ اور جہاد کا ثواب قائم کر دیا تھا پس وہ رتبہ میں انہیں لوگوں کے برابر ہیں جو بدر میں شریک ہوئے تھے۔ رسول اللہ نے جن دس آدمیوں کے واسطے جنت کی گواہی دی تھی ان میں سے ایک یہ بھی ہیں ہم کو ابوالفضل یعنی عبداللہ خطیب بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن احمد ابوخطاب اجازتاً خبر دی اگرچہ سماع نہ تھا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن طلحہ بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے سے عثمان بن غیاث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابوعثمان نہدی

نے ابوموسیٰ اشعری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے ساتھ فلاں شخص کے باغ میں تھا اور اس باغ کا دروازہ بند کر لیا گیا تھا یکا یک ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا نبیؐ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! اٹھو اور دروازہ کھول دو اور اس کو جنت کی بشارت دو میں کھڑا ہوا اور دروازہ کھول دیا وہ ابوبکر صدیق تھے ان کو میں نے اس کی خبر دی جو رسول اللہؐ نے فرمایا تھا انہوں نے اللہ کی حمد کی اور باغ میں داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے میں نے پھر دروازہ کو بند کر دیا پھر نبیؐ ایک تنکے سے زمین کھر چنے لگے پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا آنحضرت نے فرمایا اے عبداللہ بن قیس اٹھو اس کے واسطے دروازہ کھول دو اور اس کو جنت کی بشارت دو پس میں نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا وہ عمر بن خطاب تھے جو کچھ مجھے رسول اللہ نے حکم دیا تھا میں نے ان کو خبر دی پس عمر بن خطاب نے اللہ کی حمد کی اور باغ میں داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے اور میں نے دروازہ بند کر لیا پھر نبیؐ ایک تنکے سے زمین کھر چنے لگے پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا نبیؐ نے فرمایا اے عبداللہ بن قیس اس کے لئے دروازہ کھول کر اس کو جنت کی خوشخبری دو اس مصیبت کے معاوضہ میں جو ان کو پیش آئے گی بس میں کھڑا ہوا اور دروازہ کھول دیا او روہ حضرت عثمان تھے جو رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا تھا ان کو اس کی میں نے خبر دی حضرت عثمان نے کہا اللہ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے اور اسی پر بھروسا ہے پھر باغ کے اندر آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ ہم کو ابومنصور بن مکارم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن احمد بن سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن عبیداللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجابر یعنی زید بن عبدالعزیز بن حیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معافی بن عمران نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے حر بن صیاح سے نقل کر کے بیان کیا کہ میں نے عبیداللہ بن اخنس کو کہتے ہوئے سنا کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل آئے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر جنت میں اور عمر جنت میں اور عثمان جنت میں اور علی جنت میں اور طلحہ جنت میں زبیر جنت میں اور عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں سعد جنت میں اگر میں چاہوں تو دسویں شخص کا بھی نام بتاؤں بعد اس کے انہوں نے اپنا نام بتایا ابوالمنصور نے کہا کہ ہم سے معافی بن عمران نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے ابوطالب سے انہوں نے سعید بن زید سے نقل کر کے بیان کیا کہ ایک شخص نے سعید بن زید سے کہا کہ میں حضرت علی کو ایسا محبوب رکھتا ہوں ہے۔ کہ ان سے زیادہ کسی کو ہرگز محبوب نہیں سمجھتا ہوں سعید نے کہا بہت اچھا ہے کہ تو جنتی شخص سے محبت رکھتا ہے۔ اس نے کہا حضرت عثمان سے ایسی دشمنی رکھتا ہوں کہ مجھ کو کسی چیز سے ہرگز ایسی دشمنی نہیں ہے۔ سعید نے کہا برا کیا تو نے کہ تو جنتی شخص سے دشمنی رکھتا ہے۔ پھر سعید بیان کرنے لگے کہ

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کوہ حرا پر موجود تھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم موجود تھے آپ نے فرمایا (اے) حرا ثابت رہ (کیونکہ) تجھ پر سوا نبی اور صدیق اور شہید کے دوسرا کوئی نہیں ہے ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورشید بن عبدالکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے بیان کیا ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے وہ کہتے تھے ہم سے بیان کیا بشر بن موسیٰ نے وہ کہتے تھے ہم سے بیان کیا سعید بن

منصور نے وہ کہتے تھے ہم سے بیان کیا ابوالاحوص نے ابوابراہیم اسدی سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے حسان بن عطیہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عثمان اللہ برتر نے تمہارے اگلے پچھلے ظاہر باطن گناہ بخش دیئے وہ گناہ جو قیامت کے دن تک ہونے والے ہیں۔ ہم کو ابوالفرج یعنی یحییٰ بن محمود ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے خبر دی اور میں اپنی موجودگی میں سنتا تھا وہ کہتے تھے ہم کو حافظ احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر بن خلاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حارث بن اسامہ نے بیان کیا۔

نیز ابونعیم نے کہا اور ہم سے عبداللہ بن حسن بن بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسماعیل زرگر نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے روح بن عبادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی ﷺ (ایک مرتبہ) کوہ احد پر تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ ابوبکر و عمر و عثمان بھی تھے پھر کوہ (احد) ہلنے لگا آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے احد قائم رہ (تجھ پر) نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں۔ ہم کو ابوالبرکات یعنی حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالعشائر محمد بن خلیل قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن یعنی احمد بن عبداللہ بن محمد بن سلیمان معمار نے مقام صفا میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن احمد یمامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ابی حکیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان ثوری نے کلبی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے اس آیت **ونزعنا ما فی صدورھم من غلّ** میں روایت کر کے بیان کیا ہے کہ یہ دس آدمیوں کے حق میں نازل ہوئی وہ ابوبکر' عمر' عثمان' علی' طلحہ' زبیر' سعد' عبدالرحمٰن بن عوف' سعید بن زید اور عبداللہ بن مسعود ہیں۔ ہم کو ابومحمد یعنی حسن بن علی بن ابی القاسم یعنی حسین بن حسن اسدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے دادا ابوالقاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے ابوالقاسم یعنی علی بن محمد مصیصی سے اس حدیث کو پڑھا تھا وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر یعنی محمد بن احمد بن ہارون بن موسیٰ بن عبداللہ غسانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہلال بن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد اور عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن عمرو نے زید بن ابی انیسہ سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حضرت عثمانؓ کے غلام ابوسہلہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے واقعہ دار میں (اپنے آقا) حضرت عثمانؓ سے عرض کیا کہ یا امیر المومنین آپ (بھی ان لوگوں سے) لڑیں اور عبداللہ نے بھی کہا کہ یا امیر المومنین آپ بھی لڑیں حضرت عثمان نے کہا نہیں خدا کی قسم میں (ان سے) نہ لڑوں گا (کیونکہ) مجھ سے رسول اللہؐ نے ایک بات کا وعدہ کیا ہے پس مجھے آخر کار وہ بات حاصل ہونے والی ہے۔ ابونعیم نے کہا اور ہم سے ہلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق ازرق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوسفیان نے ضحاک بن مزاحم سے انہوں نے نزال بن سبرہ ہلالی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے حضرت علی سے کہا یا امیر المومنین ہم سے حضرت عثمان بن عفان کا حال بیان کیجئے۔ کہا حضرت علی نے وہ ایک شخص تھے کہ ملاء اعلیٰ میں ذوالنورین (کے لقب سے) پکارے جاتے ہیں اور رسول اللہؐ کے داماد تھے آپ کی

دو بیٹیاں ان کے عقد میں آئی تھیں آنحضرتؐ نے ان کے واسطے جنت میں ایک محل کی ذمہ داری کی تھی ہم کو اسماعیل بن عبید اور ابراہیم بن محمد وغیر ہمانے اپنی سندوں کو محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو ہشام رفاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن یمان نے بنی زہرہ کے ایک شیخ سے انہوں نے حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذباب سے انہوں نے طلحہ بن عبیداللہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہر نبی کے لئے ایک رفیق ہوتا ہے میرے رفیق یعنی جنت میں عثمان ہیں۔ ابونعیم نے کہا اور ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوزرعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن عبدالملک نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب رسول اللہؐ نے بیعت رضوان کا حکم دیا (اس زمانے میں) حضرت عثمان رسول اللہؐ کے بھیجے ہوئے اہل مکہ کے پاس گئے تھے۔ انس بن مالک نے فرمایا کہ لوگوں نے بیعت کی پھر انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام میں ہیں (یہ فرما کر) اپنا ایک ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھا اور (فرمایا یہ ہاتھ عثمان کا ہے میں ان کی طرف سے خود بیعت کرتا ہوں) پس نبیؐ کا دست مبارک حضرت عثمان کے واسطے ان لوگوں کے ہاتھوں سے جو اپنے لئے وہ پیش کرتے تھے بہتر تھا۔

راوی نے کہا اور ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ایوب نے قلابہ سے انہوں نے ابوالاشعث صنعانی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے (بعد شہادت حضرت عثمان کے) چند خطیب شام میں خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے ان میں کچھ لوگ نبیؐ کے اصحاب کے بھی تھے پس ان میں ایک آخری شخص کھڑے ہوئے جو مرہ بن کعب سے پکارے جاتے تھے اور کہا اگر میں نے رسول اللہؐ سے ایک حدیث نہ سنی ہوتی تو ہرگز اس وقت نہ کھڑا ہوتا۔ حضرت نے فتنوں کا ذکر کیا اور ان کو بہت قریب بتایا پھر ادھر سے ایک شخص نقاب پوش نکلے حضرت نے فرمایا یہ اس وقت ہدایت پر ہوں گے میں نے اٹھ کے دیکھا تو وہ عثمان بن عفان تھے پھر میں نے ان کا چہرہ حضرت کے سامنے کر دیا اور پوچھا کہ یہی شخص ہیں حضرت نے فرمایا ہاں (ایسا ہی حضرت ابن عمر سے بھی مروی ہے۔) راوی نے کہا اور ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابراہیم دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علاء بن عبدالجبار عطار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حارث بن عمیر نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول اللہؐ کی زندگی میں کہا کرتے تھے ابوبکر اور عمر اور عثمان (بہتر امت ہیں بعض لوگوں نے کہا بزرگی میں اور بعض لوگوں نے کہا خلافت میں۔ ہم کو ابو یاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابوقطن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس نے ابن ابی اسحٰق سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت عثمان ایام محصوریت میں مکان سے (کوٹھے پر) چڑھ آئے اور کہا کہ میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کس نے رسول اللہ ﷺ کو واقعہ حرا میں سنا ہے کہ جب وہ جنبش میں آیا اور آنحضرتؐ نے اس کو لات مار کر فرمایا اے حرا سکون کر کیونکہ تجھ پر نبی اور صدیق اور شہید کے سوا اور کوئی نہیں ہے اور میں آپ کے ساتھ تھا۔

پس بہت سے لوگوں نے اس کو بیان کیا راوی نے کہا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں ان

ے جو رسول اللہؐ کے ہمراہ بیعت الرضوان کے واقعہ میں موجود تھے جب مجھے رسول اللہؐ نے مشرکین یعنی اہل مکہ کی طرف بھیجا تھا
اور فرمایا تھا کہ یہ میرا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے پس میرے لئے بیعت کر لی اس کا بھی سب لوگوں نے اقرار کیا پھر حضرت
عثمان نے کہا میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں ان لوگوں سے جو رسول اللہؐ کے پاس موجود ہوں جب آپ نے یہ فرمایا کون شخص
ہے جو اس گھر کو مول لے کر مسجد میں اضافہ کر دے اس کو جنت میں ایک گھر ملے گا پس میں نے اس کو اپنے مال سے خرید کر مسجد میں
اضافہ کر دیا پس اس کا بھی سب لوگوں نے اقرار کیا پھر کہا میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں ان لوگوں سے کہ جو جیش العسرت
کے واقعہ میں رسول اللہؐ کے پاس موجود ہوں جب آپ نے فرمایا کون ہے جو آج کے دن قابل قبول خدمت کرے میں نے
آدھے لشکر کا اپنے مال سے سامان مہیا کیا پس سب لوگوں نے اس کو گواہی دی۔ پھر حضرت عثمان نے کہا میں لوگوں سے اللہ کی قسم
دے کر پوچھتا ہوں جو واقعہ بیر رومہ سے واقف ہیں کہ اس کا پانی مسافروں کے ہاتھ بیچا جاتا تھا میں نے اس کو اپنے مال سے خرید
کیا اور وہ پانی مسافروں کے لئے وقف کر دیا پس اس کی بھی سب لوگوں نے گواہی دی۔ راوی کہتا ہے اور ہم سے عبداللہ نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قاسم یعنی ابن افضل
نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن مرہ نے سالم بن ابی جعد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے حضرت عثمان نے (بحالت
محصور ہونے کے) رسول اللہؐ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو بلایا۔

چنانچہ ان میں عمار بن یاسر بھی تھے اور کہا میں تم لوگوں سے پوچھتا ہوں اور یہ بھی چاہتا ہوں کہ مجھے سچ سچ جواب دینا تم سے
اللہ واسطے قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہؐ تمام لوگوں سے قریش کو زیادہ برگزیدہ سمجھتے تھے اور تمام قریش سے
بنی ہاشم کو زیادہ برگزیدہ سمجھتے تھے (حضرت عثمان کا یہ کلام سب لوگوں نے سنا) اور سکوت کیا حضرت عثمان نے فرمایا اگر جنت کی
کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوتیں تو میں بنی امیہ (یعنی رسول اللہ کا قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو زیادہ محبوب رکھنا اس بات
کی دلیل ہے کہ امام وقت کو اپنی قوم سے محبت کرنا شرعاً جائز ہے اسی وجہ سے میں اپنی قوم بنی امیہ کو محبوب رکھتا ہوں لوگ حضرت
عثمان پر برابر اعتراض بھی کرتے تھے کہ وہ اپنی قوم کو ترجیح دیتے ہیں۔) کو دے دیتا ہوں تا کہ وہ سب کے سب جنت میں داخل ہو
جائیں پھر طلحہ اور زبیر کو بلوا بھیجا حضرت عثمان نے فرمایا کیا میں تم سے عمار کی حالت نہ بیان کروں میں (ایک مرتبہ) رسول اللہؐ کے
ساتھ آ رہا تھا اور آپ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے بطحا مکہ میں ٹہل رہے تھے یہاں تک کہ عمار کے والد پر آپ کا گزر ہوا اور ان دونوں
کو کافروں کی طرف سے سخت تکلیف دی جا رہی تھی پس عمار کے والد نے کہا یا رسول اللہؐ ہمیشہ یہی حالت رہتی ہے پس ان سے
نبی نے کہا تم صبر کرو اور دعا کی اے اللہ یاسر کی اولاد کو بخش دے اور تو بخش چکا۔ راوی نے کہا اور ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عقیل نے ابن شہاب سے انہوں نے
یحییٰ بن سعید بن عاص سے نقل کر کے بیان کیا ان کو سعید بن عاص نے خبر دی کہ حضرت ام المومنین عائشہ زوجہ رسول اللہ ﷺ اور
حضرت عثمان دونوں نے اس کو بیان کیا کہ حضرت ابوبکر نے نبی ﷺ سے (اندر آنے کے واسطے) اجازت طلب کی اور رسول اللہ
ﷺ اپنے بستر پر لیٹے ہوئے اور حضرت عائشہ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے آنحضرت نے اجازت دی اور حضرت عائشہ کی چادر
اوڑھے رہے اور ان سے اپنی حاجت بیان کی پھر حضرت عمر نے اجازت چاہی آپ نے ان کو بھی حکم دیا اور اسی حالت پر رہے اور

انہوں نے بھی اپنی حاجت بیان کی اور لوٹ گئے پھر میں نے آپ سے اجازت چاہی پس آپ (اٹھ کر) بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ سے فرمایا کہ اپنا کپڑا اوڑھ لو پھر میں نے اپنی حاجت آپ سے بیان کی اور واپس آیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا یا رسول اللہ میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ ابوبکر و عمر کے واسطے اٹھ کر بیٹھ گئے ہوتے جس طرح کہ حضرت عثمان کے لئے آپ اٹھ بیٹھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عثمان ایک باحیا شخص ہیں اور میں اندیشہ کرتا ہوں کہ اگر ان کو اسی حالت میں اجازت دے دوں تو وہ اپنی حاجت مجھ سے نہ بیان کریں گے اور لیث نے کہا کہ بہت سے راویوں نے یہ کہا ہے کہ حضرت نے یہ جواب دیا کہ کیا اس سے شرم نہ کروں جس سے ملائکہ شرم کرتے ہیں۔

حضرت عثمانؓ کی خلافت

ہم کو مسمار بن عمر بن عویس اور ابوالفرج یعنی محمد بن عبدالرحمٰن واسطی اور ان کے سوا بہت سے لوگوں نے اپنی سند کو محمد بن اسماعیل تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعوانہ نے حصین سے انہوں نے عمرو بن میمون سے نقل کر کے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو زخمی ہونے سے چند روز پیشتر مدینہ میں دیکھا کہ آپ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم دونوں کی کیا رائے ہے کیا (معاملہ خلافت میں تمہارا خیال یہ ہے کہ) زمین پر تم نے ایسا بار ڈالا جس کی وہ متحمل نہ تھی ان دونوں نے کہا کہ (نہیں بلکہ) ہم نے ایسا بوجھ لادا کہ جس کی وہ طاقت رکھتی ہے اور حضرت عمرؓ کے شہادت کے قصہ کو بیان کیا راوی نے کہا لوگوں نے حضرت عمر سے کہا یا امیر المومنین خلیفہ کرنے کی آپ وصیت کر دیجئے حضرت عمر نے فرمایا کہ میں کسی کو اس امر میں ان لوگوں یا گروہ سے زیادہ حقدار نہیں پاتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور ان سے (زیادہ خوش تھے۔ علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد یا عبدالرحمٰن کا نام بتایا اور فرمایا کہ عبداللہ بن عمر بھی تمہارے پاس حاضر رہا کرے گا مگر اس کو خلافت سے کوئی تعلق نہ ہوگا یہ کلمہ محض حضرت عبداللہ بن عمر کی تسکین کے لئے فرمایا پس اگر خلافت سعد کو ملے تو وہ اس کے قابل ہیں ورنہ جو شخص تم میں خلیفہ ہو ان سے مدد لیتا رہے کیونکہ میں نے ان کو کسی خرابی اور خیانت کی وجہ سے نہیں معزول کیا اور یہ بھی کہا کہ میں اپنے بعد کے خلیفہ کو مہاجرین اولین کے حقوق پہچاننے اور ان کی حرمت کی حفاظت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور انصار کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں جنہوں نے ان سے پہلے ہی مدینہ میں سکونت اختیار کی تھی کہ ان کے محاسن تو قبول کرے اور ان کی برائیوں سے چشم پوشی کرے اور اس کو میں تمام رعایا کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ اسلام کے مددگار ہیں اور مال حاصل کرنے کے ذریعہ ہیں اور دشمنوں کے غصہ کا سبب ہیں کہ ان سے کچھ نہ لیا جائے سوا اس کے جو ان کی حاجت سے زیادہ ہو وہ بھی ان کی خوشی سے اور بدوں کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ عرب کی اصل اور اسلام کے مادہ ہیں اور منجملہ اس کے یہ ہے کہ ان کے زائد مال سے زکوٰۃ لی جائے اور ان کے فقیروں کو دے دی جائے اور میں خلیفہ کو اللہ کے ذمہ اور اس کے رسول کے ذمہ کی وصیت کرتا ہوں اور یہ کہ ان لوگوں کے معاہدوں کو پورا کرے اور یہ کہ ان کے ہمراہ جہاد کرے اور لوگوں کو ان کی طاقت بھر تکلیف دے جب حضرت عمر کی وفات ہوگئی اور ہم جنازہ لے کے نکلے (اور جنازہ حجرہ نبوی کے قریب پہنچ گیا تو) عبداللہ بن عمر نے سلام کیا اور کہا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگتا ہوں حضرت عائشہ نے کہا کہ تم لوگ ان کو داخل کرو (یعنی حجرہ میں دفن کرو)

پس لوگوں نے ان کو داخل کیا اور ان کے دونوں دوستوں کے ساتھ دفن کیا۔ جب ان کے دفن سے فراغت ہوتی تو یہ لوگ (ایک جگہ) جمع ہوئے اور عبدالرحمٰن نے کہا کہ تم اپنے کام کو اپنے میں سے تین شخصوں کے سپرد کرو۔ زبیر نے کہا کہ میں نے اپنے کام کو علی کے سپرد کیا طلحہ نے کہا میں نے عثمان کو سپرد کیا سعد نے کہا میں نے عبدالرحمٰن کو سپرد کر دیا۔ عبدالرحمٰن نے کہا تم میں سے کون خلافت سے بری ہوتا ہے کہ ہم اس کو امر خلافت کو اس کے سپرد کر دیں اور اس کو اللہ کی قسم اور اسلام کی قسم کہ جو سب سے افضل ہو اسی کو خلیفہ بنائے (یہ سن کر) عثمان و علی عبدالرحمٰن نے کہا کہ کیا تم لوگ امر خلافت کو میرے حوالہ کرتے ہو خدا کی قسم جو شخص میرے نزدیک افضل ہوگا اسی کو میں خلیفہ بناؤں گا دونوں نے اس کو منظور کیا پس عبدالرحمٰن نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کے کہا کہ تم کو رسول اللہؐ کی قرابت اور اسلام کی قدامت کا شرف حاصل ہے پس میں تم کو خدا کی قسم دلاتا ہوں کہ اگر میں تم کو خلیفہ بنا دوں تو تم عدل کرنا اور اگر عثمان کو خلیفہ بنا دوں تو تم ان کی اطاعت کرنا بعد اس کے حضرت عثمان سے ایسا ہی کہا جب دونوں سے عہد لے چکے تو کہا کہ اے عثمان اپنا ہاتھ اٹھائے اور انہوں نے حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کی حضرت علی نے بھی ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی بعد اس کے پھر گھر کے اور لوگ تھے اور انہوں نے حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضرت عثمان کی بیعت خلافت بروز شنبہ غرہ محرم ۲۴ ہجری میں حضرت عمر کے دفن کے تین دن بعد ہوئی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت

حضرت عثمانؓ کی شہادت مدینہ میں جمعہ کے دن اٹھارہ یا سترہ تاریخ ذی الحجہ ۳۵ ہجری میں ہوئی تھی اس کو نافع نے بیان کیا ہے اور ابوعثمان نہدی نے بیان کیا ہے کہ ایام تشریق (یعنی ۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ) کے وسط میں شہادت ہوئی تھی ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ حضرت عثمان کی شہادت شروع گیارھویں سال اور گیارھویں مہینہ اور بائیسویں دن حضرت عمر بن خطاب کی شہادت کے بعد ہوئی تھی اور شروع پچیسویں سال رسول اللہ ﷺ کے بعد شہادت ہوئی تھی اور واقدی نے کہا ہے کہ ان کی شہادت جمعہ کے دن ذی الحجہ کی آٹھ راتیں گزر کر یوم ترویہ (یعنی ۸ ذی الحجہ) ۳۵ ہجری میں ہوئی تھی بعض نے کہا ہے کہ جمعہ کے دن دو رات ذی الحجہ باقی رہے شہادت ہوئی تھی۔ واقدی کہتے ہیں کہ آپ کو لوگوں نے انچاس روز محصور رکھا زبیر نے کہا ہے کہ دو ماہ بیس یوم محصور رکھا۔ ہم کو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن عیسیٰ طباع نے ابومعشر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے حضرت عثمان جمعہ کے دن اٹھارہویں ذی الحجہ کی گزرنے کے بعد ۳۵ ہجری میں میں شہید ہوئے اور ان کی خلافت بارہ دن کم بارہ برس رہی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ گیارہ برس گیارہ ماہ ماہ چوبیس روز خلافت رہی راوی نے کہا اور ہم سے عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس نے ابوالیعفور عبدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عثمان بن عفان کے غلام ابوسعید سے نقل کر کے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ حضرت عثمان ؓ نے محصور ہونے کی حالت میں بیس غلاموں کو آزاد کیا اور ایک پاجامہ منگا کر پہنا اس سے پہلے انہوں نے پاجامہ کا استعمال نہ کیا تھا نہ زمانہ اسلام میں نہ زمانہ جاہلیت میں اور کہا میں نے آج شب کو رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے اور حضرت ابوبکر اور عمر کو بھی دیکھا وہ مجھ سے کہتے تھے صبر کرو کیونکہ شام کو ہمارے پاس افطار کرو گے۔ پھر حضرت عثمان نے کلام اللہ کو اپنے سامنے کھولا (اور قرأت

شروع کی) پس جب شہید ہوئے تو قرآن پاک ان کے سامنے تھا۔
ہم کوابراہیم بن محمد اوران کے علاوہ بہت لوگوں نے اپنی سند کوابوعیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجین بن مثنیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن عامر سے انہوں نے نعمان ابن بشیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے عثمان امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو ایک لباس (یعنی لباس خلافت) پہنائے گا پس اگر لوگ تم سے وہ لباس اتارنا چاہیں تو ہرگز نہ اتارنا۔ نیز ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور نے وہ کہتے تھے ہم سے ابومسعود سلیمان نے وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعلی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اسحٰق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن غالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضل ابن جبیر وراق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد بن عبداللہ نے عطا بن سائب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے حضرت عثمان سے فرمایا تم مظلومیت کی حالت میں قتل کئے جاؤ گے اور تمہارے خون کا قطرہ **فسیکفیکھم اللہ۔الآیۃ** پر گرے گا حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ ان کی مصحف میں اس آیت پر اب تک خون کا نشان ہے جب حضرت عثمان گھر گئے اور محاصرہ کا (زمانہ) طویل ہو گیا اور جن لوگوں نے ان کا محاصرہ کیا تھا وہ مصری اور بصری اور کوفی تھے اور ان کے ساتھ میں بعض اہل مدینہ بھی تھے ان لوگوں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ ان سے خلافت نکل جائے مگر یہ نہ کر سکے اور (اس بات سے) ڈرے کہ ان کے پاس شام اور بصرہ وغیرہ سے لشکر آ جائے اور حُجاج آ جائیں اور سب کو ہلاک کر دیں پھر حضرت عثمان کو انہوں نے گھیر لیا اور ان کو قتل کیا ہم نے ان کی شہادت اور خلافت اور تمام فتوح اور ان کے حالات اور جو اعتراضات ان پر کئے گئے تھے ان کی کیفیت اور یہ کہ کس شخص نے ان پر بغاوت کی ترغیب دی بہ تفصیل اپنی کتاب تاریخ کامل میں بیان کیا ہے پس ہم (کوئی وجہ) نہیں دیکھتے ہیں کہ اس ذکر سے یہاں طوالت دیں اور جب آپ شہید ہو گئے تو رات کو دفن ہوئے اور ان کے جنازے کی نماز جبیر بن مطعم نے پڑھی تھی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حکیم بن حزام نے اور بعض نے کہا مسور بن مخرمہ نے پڑھی تھی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان پر کسی نے نماز نہیں پڑھی (کیونکہ) باغیوں نے نماز سے منع کیا تھا حش کوکب میں بمقام بقیع دفن ہوئے حش کوکب کو حضرت عثمان نے مول لے کر بقیع میں زیادہ کر دیا تھا اور عبداللہ بن زبیر ان کے دفن کے واسطے آئے اور ام البنین بنت عیینہ بن حصن فزاریہ اور نائلہ بنت فرافصہ کلبیہ ان کی دونوں بیویاں موجود تھیں۔ جب ان کو قبر میں لے چلے تو ان کی بیٹی عائشہ چلائیں ان سے ابن زبیر نے کہا چپ رہ ورنہ میں تجھ کو قتل کر ڈالوں گا جب حضرت عثمان کو انہوں نے دفن کر دیا تو عائشہ سے کہا اب رو جب تک رونے کو جی چاہیے ہم کو ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے مغیرہ سے انہوں نے ام موسیٰ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتی تھیں کہ حضرت عثمان نہایت خوبصورت تھے اور بعض نے کہا ہے کہ میانہ قد تھے نہ ٹھنگنے تھے نہ لمبے تھے خوبصورت تھے پتلا چہرہ تھا داڑھی بڑی تھی گندمی رنگ تھا بال بہت تھے ان کے تمام اعضا فربہ تھے۔ دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ اپنی داڑھی کو زرد رنگتے تھے اپنے دانتوں کو سونے کے تار سے بندھواتے تھے۔ ان کی عمر بیاسی برس کی تھی بعض نے کہا

ہے کہ چھیاسی برس کی تھی اس کو قتادہ نے بیان کیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نوے برس کی تھی بہت سے شاعروں نے ان کا مرثیہ کہا چنانچہ حسان بن ثابت نے کہا ہے۔

من سره الموت صرفا لامزاج له — فليات مادبة فی دار عثمانا
ضحوا باشمط عنوان السجود به — يقطع الليل تسبيحا و قراناً
صبرا فدا لكم امی وما ولدت — قد ينفع الصبر فی المكروه احيانا
لتسمعن و شيكا فی ديارهم — الله اكبريا ثارات عثمانا

جس کو خالص موت کے دیکھنے کی آرزو ہو کہ اس میں اور کسی چیز کی آمیزش نہیں۔اس کو چاہیے کہ عثمان کے گھر جائے۔ لوگوں نے ایک ایسے شخص کو ذبح کر ڈالا جس کی پیشانی پر سجدہ کے نشان تھے اور وہ تمام رات تسبیح و تلاوت میں بسر کرتا تھا۔ اے مسلمانوں صبر کرو تم پر میری ماں اور بھائی اور فدا ہو جائیں۔ مصیبت کے وقت صبر اکثر نفع دیتا ہے یقیناً تم ضرور ان کے شہروں میں تاخت و تاراج کی خبر سنو گے۔ اللہ اکبر عثمان کے خون کا انتقام لیا جائے گا۔۱۲

بعض اہل شام نے اس مرثیہ میں اور شعر بڑھائے ہیں ان کے بیان کی کوئی حاجت نہیں ہے چنانچہ اس میں کا ایک شعر یہ بھی ہے

يا ليت شعری وليت الطير تخبرنی — ما كان بين علی وابن عفانا

کاش مجھے معلوم ہو جاتا یا کوئی پرندہ مجھے بتا دیتا کہ علی اور عثمان کے درمیان میں کیا واقعات پیش آئے۔۱۲

یہ اشعار ان لوگوں نے صرف اس لئے بڑھائے تھے تا کہ لوگوں کو حضرت علی سے لڑنی کی ترغیب ہو اور ان کے اس خیال کو قوت پہنچے کہ عثمان کو علی نے قتل کیا ہے نیز حسان نے یہ اشعار بھی کہے ہیں

ان تمس دار بنی عفان موحشه — باب صريع و باب محرق حرب
فقد يصادف باغی الخير حاجته — فيها و ياوی اليها الجود والحسب

گو عفان کی اولاد کے گھر اب وحشت ناک ہو رہے ہیں۔کوئی دروازہ گرا ہوا ہے اور کوئی جلا ہوا۔مگر اب بھی حاجت مندوں کی وہاں حاجت روائی ہوتی ہے اور جود و حسب وہیں پناہ لیتا ہے۔۱۲

اور قاسم بن امیہ بن ابی الصلت نے کہا ہے

لعمری لبئس الذبح ضحيتم به — خلاف رسول الله يوم الاضاحيا

قسم اپنی جان کی اے لوگو! تم بہت نے بری قربانی کی۔رسول اللہ ﷺ کے بعد قربانی والے دن۔

ان دونوں کے علاوہ اور شاعروں نے مرثیہ کہا ہے ہم اس کے بیان میں طول نہ دیں گے۔

۳۵۸۴۔حضرت عثمانؓ بن عمرو انصاری

حضرت عثمانؓ بن عمرو انصاری ان کو ابوالقاسم طبرانی معجم میں بیان کیا ہے۔ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ میرے نزدیک نعمان بن عمرو بن رفاعہ ہیں اور انہوں نے وہ حدیث روایت کی ہے جو ہم سے ابوموسیٰ نے کتابۃً بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے محمد بن عمرو بن خالد حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے ان انصار کے نام میں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے عثمان بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سواد (کے نام) کو (بھی) نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۸۵۔ حضرت عثمانؓ بن عمرو

حضرت عثمانؓ بن عمرو۔ حضرت انس کی (روایت کردہ) حدیث میں ذکر ہے (اور) اس (حدیث) کو کثیر بن سلیم نے انس بن مالک سے روایت کیا ہے۔ حضرت انس کہتے تھے کہ عثمان بن عمرو رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ یہ اپنی قوم کے امام تھے اور بدری تھے آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ جب تم اپنی قوم کے ساتھ نماز پڑھا کرو تو بہت طول نہ دیا کرو کیونکہ اس میں بوڑھے اور کمزور اور حاجت مند لوگ (ہوتے) ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ اسی طرح یہ حدیث روایت کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ عثمان بن عمرو ہیں اور بدری تھے اور یہ حدیث عثمان بن ابی العاص ثقفی (کی روایت) سے مشہور ہے۔ یہ بدری نہ تھے ثقیف کے وفد کے ساتھ اسلام لائے تھے۔

۳۵۸۶۔ حضرت عثمانؓ بن قیس

حضرت عثمانؓ بن قیس بن ابی العاص بن قیس بن عدی سہمی ہیں یہ اپنے والد کے ساتھ فتح مصر میں شریک تھے اس کو ابوسعید بن یونس نے کہا ہے۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے (ایک مرتبہ) عمرو بن عاص کے پاس لکھا کہ جن لوگوں نے تحت الشجرہ بیعت کی ہے جو تمہارے سامنے موجود ہیں ہر ایک کو دو سو (درہم مشاہرہ) وظیفہ دیا کرو اور وہی اپنے اور اپنے عزیزوں کے واسطے مقرر کرو اور خارجہ بن حذافہ کو ان کے شجاعت کے سبب سے (وہی) مقرر کرو اور عثمان بن قیس کو شرف مہمان نوازی کے سبب سے (وہی) مقرر کرو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۸۷۔ حضرت عثمانؓ بن محمد تیمی

حضرت عثمانؓ بن محمد بن طلحہ بن عبیداللہ تیمی ہیں۔ ابن ابی علی نے ان کو صحابہ میں بیان کیا ہے ہم کو محمد بن ابی بکر نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن ابی رجاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن فضل مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد ابن ... نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن حارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں صالح بن احمد ابن ابی مقاتل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمار بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسد بن عمرو نے (امام اعظم) ابوحنیفہ) یعنی نعمان بن ثابت سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے عثمان بن محمد بن طلحہ بن عبیداللہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم شکار کے گوشت کا ذکر کر رہے تھے جس کو غیر محرم نے شکار کیا ہو کہ آیا اس کو احرام والے کھا سکتے ہیں (اس وقت) رسول اللہ ﷺ خواب استراحت فرما رہے تھے۔ یہاں تک کہ (اسی ذکر میں) ہم لوگوں کی آوازیں بلند ہو گئیں آپ بیدار ہوئے اور فرمایا کس چیز میں جھگڑ رہے ہو

نے عرض کی کہ شکار کے گوشت میں کہ اس کو غیر محرم صید کرے آیا اس کو محرم کھا سکتا ہے راوی نے کہا کہ اس کو کھانے کا آنحضرتؐ نے ہم کو حکم دیا۔ عبداللہ ابن محمد نے کہا کہ اسی طرح اس کو اسد بن موسیٰ نے ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے اور فلاں فلاں نے یہاں تک کہ ان لوگوں کو پندرہ تک شمار کیا یعنی ان سب نے اس کو اسی طرح روایت کیا ہے اور یہ حدیث مرسل ہے اور صحیح نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس میں (کچھ) خلاف نہیں ہے کہ عثمان صحابی نہ تھے کیونکہ ان کے والد ۳۶ ہجری میں واقعہ جمل میں شہید ہوئے تھے اور وہ اس وقت جوان تھے اور ان کی پیدائش رسول اللہؐ کے آخر زمانے میں تھی پس (یہ کیونکر) ہوگا کہ ان کے بیٹے حجتہ الوداع میں ان لوگوں میں سے ہوں جو احکام شریعت میں مناظرہ کریں یہ صحیح نہیں ہے۔ اس میں کچھ رہ گیا ہے۔ واللہ اعلم

۳۵۸۸۔ حضرت عثمانؓ بن مظعون

حضرت عثمانؓ بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوئ بن غالب قریشی جمحی ہیں۔ ان کی کنیت ابوسائب تھی۔ سخیلہ بنت عنبس بن اہبان بن حذافہ بن جمح ان کی والدہ تھیں اور یہی سائب بن مظعون اور عبداللہ بن مظعون کی والدہ تھیں یہ عثمان اول (زمانہ) اسلام (میں) اسلام لائے تھے ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ عثمان بن مظعون تیرہ آدمیوں کے بعد اسلام لائے تھے انہوں نے اور ان کے بیٹے سائب نے مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ حبش کی طرف ہجرت کی تھی یہ پہلی ہجرت تھی۔ عثمان حبش ہی میں تھے کہ ان کو خبر پہنچی کہ قریش اسلام لے آئے پس یہ واپس چلے آئے۔ ہم کو ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر ابن اسحٰق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جب ان لوگوں کو جو کہ حبش میں تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اہل مکہ (یہ واقعہ اس طرح پر ہے کہ ایک مرتبہ کفار قریش جمع تھے آپ نے ان کو سورۃ والنجم سنائی و اثنائے تلاوت میں شیطان نے بتوں کی تعریف کچھ ایسے لہجہ میں بیان کی کہ کفار سمجھے یہ بھی آنحضرت بیان کر رہے ہیں لہٰذا سورۃ النجم میں جب حضرت سجدہ کرنے لگے تو سب نے آپ کے ہمراہ سجدہ کیا بعد کو جب یہ کیفیت حضرت کو معلوم ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ یہ جملہ میرا نہ تھا میں نے نہیں کہا اس پر سب کافر پھر خلاف ہو گئے۔) کے سجدہ کرنے کی خبر پہنچی تو یہ لوگ وہاں سے چل نکلے اور ان کے ساتھ اور لوگ بھی تھے اور خیال یہ کرتے تھے کہ نبی ﷺ کی سب نے پیروی کر لی جب مکہ سے قریب ہو گئے تو ان کی خبر ان لوگوں کو (اچھی طرح سے) ملی (اب) ان کو حبش جانا گراں گزرا اور مکہ میں بغیر پڑوس دینے والے کے داخل ہونے سے خائف ہوئے (اسی پس و پیش میں) وہیں پر ٹھہر گئے یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک بعض اہل مکہ کی امان میں مکہ کے اندر داخل ہوا۔ عثمان بن مظعون ولید بن مغیرہ کی امان میں آئے ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ مجھ سے صالح بن ابراہیم ابن عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے والد سے انہوں نے اس شخص سے نقل کر کے بیان کیا ہے جس نے بیان کیا کہ جب عثمان نے دیکھا کہ آنحضرتؐ اور آپ کے اصحاب کو تکلیف پہنچتی ہے اور یہ ولید بن مغیرہ کے امان میں رات دن (چین سے بسر) کرتے ہیں عثمان نے کہا خدا کی قسم میری صبح و شام ایک مشرک کی امان میں امن کے ساتھ گزرتی ہے اور میرے دوستوں اور میرے اہل بیت کو اللہ کی راہ میں تکلیف اور اذیت پہنچ رہی ہے اس کا سبب یہی ہے کہ مجھ میں کوئی سخت نقص ہے پس یہ ولید بن مغیرہ کے پاس گئے اور کہا کہ تمہارا ذمہ پورا ہو گیا کیونکہ میں تمہاری امان میں تھا اب یہ چاہتا ہوں کہ یہاں سے نکل کر رسول اللہؐ کے پاس جاؤں مجھ کو ان کی اور ان

کے اصحاب کی پیروی (لازم ہے)۔
ولید نے کہا شاید اے بھتیجے تم کو کوئی تکلیف پہنچی یا تمہارے بے حرمتی کی گئی عثمان نے کہا نہیں لیکن میں اللہ کی امان سے راضی ہوں اور میں یہ نہیں چاہتا کہ اس کے سوائے دوسروں سے امن چاہوں ولید نے کہا کہ تم مسجد چلو اور (وہیں) میرے امان مجھ پر علانیہ پھیر دو جیسے کہ میں نے تم کو پناہ دینے کا علانیہ اعلان کیا تھا۔ عثمان نے کہا چلو پس دونوں گھر سے نکل کر مسجد کی طرف چلے (وہاں پہنچ کر) ولید نے کہا یہ عثمان بن مظعون (یہاں اس واسطے) آئے ہیں کہ مجھ پر امان کو پھیر دیں عثمان نے کہا کہ سچ ہے میں نے ولید کو وعدہ کے بعد سچا نیک سلوک کرنے والا پایا مگر میں نہیں چاہتا اللہ عزوجل کے سوا اور کسی کی امان میں رہوں اور میں نے ولید کی امان کو ولید پر واپس کیا پھر عثمان بن مظعون اور لبید بن ربیعہ بن جعفر بن کلاب قیسی قریش کی مجلس میں گئے اور ان کے ساتھ عثمان بیٹھے لبید نے یہ شعر ان کو پڑھ کر سنایا کہ خبردار ہو جاؤ اللہ کے سوائے سب چیزیں باطل ہیں عثمان نے کہا کہ تم سچے ہو پھر لبید نے کہا کہ ہر نعمت کو ضروری زوال ہے۔ عثمان نے بھی پھر اس کے ایک مصرعہ کی تصدیق اور ایک کی تکذیب کی اور کہا کہ جنت کی نعمت کو زوال نہیں ہے قوم کے لوگوں اسکی طرف توجہ کی اور لبید سے کہا دوبارہ مصرعہ پڑھو تو حضرت عثمان اسی طرح ایک مصرعہ کی تصدیق کی اور ایک کی تکذیب کی۔ لبید نے کہا خدا کی قسم اے گروہ قریش تمہاری محفلیں تو ایسی (خراب طریقہ سے) نہ تھیں (آج کیا ہوگا) پس ان میں سے ایک احمق کھڑا ہوا اور اس نے عثمان بن مظعون کو ایک طمانچہ مارا جس کی وجہ سے ان کی آنکھ نیلی ہوگئی پس جو عثمان کے گرد (بیٹھے ہوئے) تھے انہوں نے کہا اے عثمان بے شک تم ایک مضبوط پناہ میں تھے اور تمہاری آنکھ اس سے محفوظ تھی جو (اس وقت) تم کو (مصیبت) پہنچی ہے عثمان نے کہا اللہ کی امان زیادہ مضبوط اور باعزت ہے اور میری دوسری آنکھ بھی اس مصیبت کی آرزومند ہے جو اس آنکھ کو پہنچی مجھ کو رسول اللہ کی اور جو ایمان لا کر ان کے ساتھ ہیں ان کی پیروی لازم ہے ولید نے کہا کہ میری امان میں (رہنے سے) تمہارا کیا (حرج) ہے۔ عثمان نے کہا کہ اللہ کی امان کے سوا کسی کی امان کی حاجت نہیں ہے پھر عثمان نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ عبادت میں تمام لوگوں سے زیادہ کوشش کرتے تھے۔ یہ دن کو روزہ رکھتے تھے اور رات کو عبادت کرتے تھے خواہشات (نفسانی) سے پرہیز رکھتے تھے اور عورتوں سے کنارہ کشی رکھتے تھے انہوں نے ترک دنیا اور خصی کرا دینے کی رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی تھی مگر آپ نے اس سے منع کیا۔ یہ ان شخصوں میں ہیں جنہوں نے اپنی ذات پر شراب کو (پہلے ہی سے) حرام کیا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ میں شراب نہ پیوں گا (کیونکہ) میری عقل جاتی رہتی ہے اور مجھ سے کم درجہ کے لوگ مجھ پر ہنستے ہیں۔ یہ مہاجرین میں اول شخص ہیں جنہوں نے مدینہ میں وفات پائی ۲ ہجری میں ان کی وفات ہوئی بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ غزوۂ بدر کی شرکت کے ایک سال دس مہینہ بعد ان کی وفات ہوئی تھی یہ پہلے شخص ہیں کہ بقیع میں دفن ہوئے۔ ہم کو ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سند کو محمد بن عیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے عاصم بن عبیداللہ سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ فرماتی تھیں کہ نبیؐ نے عثمان بن مظعون کی نعش کو بوسہ دیا اور آپ رو رہے تھے۔ آپ کی دونوں آنکھوں سے اشک جاری تھے اور جب ابراہیم فرزند رسول اللہؐ نے وفات پائی

سول اللہ نے (ان سے مخاطب ہوکر) فرمایا کہ سلف صالح یعنی عثمان بن مظعون سے جا کر مل جاؤ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ جملہ آپ نے اپنی صاحبزادی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واسطے فرمایا تھا۔ آنحضرتؐ نے عثمان کی قبر پر ایک پتھر نشانی کے لئے رکھ دیا تھا اور ان کی قبر پر تشریف لے جایا کرتے تھے حضرت ابن عباس نے روایت کی ہے کہ نبیؐ عثمان بن مظعون کی نعش کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے اوپر جھکے پھر سر اٹھایا پھر دوبارہ جھکے بعد اس کے سر اٹھالیا پھر سہ بارہ جھکے بعد اس کے سر اٹھایا اور بلند آواز سے فرمایا کہ اے ابوالسائب اللہ تم سے درگزر کرے تم دنیا سے اس حال میں گئے کہ دنیا کی کسی چیز سے آلودہ نہیں ہوئے یوسف بن مہران نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب عثمان بن مظعون کی وفات ہوئی تو ان کی بیوی نے کہا کہ جنت تم کو مبارک ہو تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف غصہ سے دیکھا اور فرمایا کہ تم کو یہ کیونکر معلوم ہوا انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ وہ آپ کے سوار اور آپ کے رفیق تھے حضرت نے فرمایا باوجودیکہ میں خدا کا رسول ہوں مگر میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا اس عورت کی بابت اختلاف ہے جس نے ایسا کہا تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ وہ انہیں کی بیوی ام سائب تھیں اور بعض کا قوم ہے کہ وہ ام علاء انصاریہ تھیں جنؓ کے یہاں وہ رہتے تھے اور بعض کا بیان ہے کہ وہ ام خارجہ بنت زید تھیں۔ ان کی بیوی نے ان کے مرثیہ میں یہ اشعار کہے تھے

یا عین جو دی بدمع غیر ممنون	علی رزیة عثمان بن مظعون
علی امرء بات فی رضوان خالقه	طوبی له من فقید الشخص مدفون
طاب البقیع له سکنی و غرقده	واشرقت ارضه من بعد نعین
واورث القلب حزنا لاانقطاع له	حتی الممات فماترقی له شونی

اے آنکھ جاری کر آنسو جن کا سلسلہ قطع نہ ہو۔ حادثہ پر عثمان بن مظعون کے۔ ایسے شخصے کے حادثہ پر جو اپنے خالق کی رضامندی میں شب بسر کرتا تھا۔ خوشخبری ہو اس کے لئے جسم اس کا دفن ہو چکا ہے۔ بقیع اور اس کا گورستان پاکیزہ ہو گیا۔ زمین اس کے دفن سے روشن ہو گئی۔ اس کی وفات نے قلب کو ایسا صدمہ دیا ہے جو موت تک منقطع نہ ہوگا۔ اور میری یہ حالت نہ بدلے گی۔

ام علاء کہتی تھیں میں نے خواب میں دیکھا کہ عثمان بن مظعون کے لئے ایک نہر جاری ہے پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو جا کر اس کی خبر دی آپ نے فرمایا کہ یہ ان کے اعمال نیک کا ثمرہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۸۹۔ حضرت عثمانؓ بن معاذ قریشی

حضرت عثمانؓ بن معاذ۔ قریشی تیمی ہیں۔ ان کا نام معاذ بن عثمان ہے۔ ان کی (روایت کردہ) حدیث ابن عیینہ نے اسی طرح حمید بن قیس سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے اپنے قوم بنی تیم کے ایک شخص سے جو عثمان بن معاذ یا معاذ ابن عثمان کہے جاتے تھے نقل کر کے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ رمی جمار کیا کرو چھوٹی کنکریوں سے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۵۹۰۔ حضرت عثمہ ؓ (کنیت ابوابراہیم) جہنی

حضرت عثمہ ؓ ابوابراہیم جہنی ہیں۔ ان کی حدیث ان کی اولاد سے مروی ہے چنانچہ اس کو یحییٰ بن بکیر نے رفیع بن خالد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن عثمہ جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد کے دادا سے روایت کر کے نقل کی ہے وہ کہتے تھے ایک دن نبیؐ (مکان سے) باہر تشریف لائے پس ایک انصاری سے آپ سے ملاقات ہوئی انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر فدا ہوں مجھے رنج ہو رہا ہے اس کیفیت کو دیکھ کر جو آپ کے چہرہ سے ظاہر ہے آنحضرتؐ نے تھوڑی دیر ان کی طرف دیکھا بعد اس کے فرمایا کہ (اس کی وجہ) گرسن گی (ہے) وہ شخص اپنے گھر گئے مگر گھر میں کچھ کھانا نہیں پایا (وہاں سے) بنی قریظہ کے پاس گئے اور وہاں مزدوری شروع کی ایک ڈول پانی کے عوض میں ایک کھجور ٹھرالیا یہاں تک کہ ایک مٹھی بھر کھجوریں جمع ہوگئیں پس ان کھجوروں کو لے کر یہ حاضر ہوئے اور حضرت کے سامنے رکھ دئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! کھایئے۔ نبیؐ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ کہ تم اللہ ورسول کو دوست رکھتے ہو انصاری نے کہا ہاں قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ آپ مجھے اپنی جان اور اپنی اولاد اور اپنے گھر والوں اور اپنے مال سے زیادہ محبوب ہیں حضرت نے فرمایا تو آگاہ ہو جاؤ کہ تم کو فاقہ اور مصیبت کے لئے مستعد ہو جانا چاہیے کیونکہ جو شخص مجھے محبوب رکھتا ہے ہے اس کو یہ مصائب اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ پیش آتے ہیں جس تیزی کے ساتھ پانی پہاڑ سے گرتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین اور ابونعیم نے ان کا نام ''ث'' کے ساتھ لکھا ہے مگر ابن مندہ نے بجائے ''ث'' کے نون لکھا ہے اور ابن ماکولا اور ابوعمر نے بھی نون لکھا ہے۔

۳۵۹۱۔ حضرت عثیم ؓ بن کثیر بن کلیب

حضرت عثیم ؓ بن کثیر بن کلیب۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے اور واقدی نے محمد بن مسلم بن عثیم بن کثیر بن کلیب جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے انہوں نے نبیؐ کو دیکھا آپ غروب آفتاب کے بعد عرفات سے آ رہے تھے۔ ابن شاہین نے اسی طرح لکھا ہے اور لوگوں نے واقدی سے پس کہا کہ انہوں نے عبداللہ بن مینب سے انہوں نے ثیم بن کثیر بن کلیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے ایک دوسری حدیث روایت کی ہے شاید اصل میں محمد بن مسلم عن عثیم تھا غلطی سے بجائے عن کے ابن ہو گیا کیونکہ اس سند میں صحابی کلیب ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب العین والجیم

۳۵۹۲۔ حضرت عجری ؓ بن مانع سکسکی

حضرت عجری ؓ بن مانع سکسکی ہیں۔ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے تھے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کی کوئی روایت مشہور نہیں ہے۔ اس کو ابن یونس نے کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۹۳۔ حضرت عجوزؓ بن نمیر

حضرت عجوزؓ بن نمیر۔ نصر بن حماد نے اپنے والد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے جریری سے انہوں سے ابوسلیل سے انہوں نے عجوز بن نمیر سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کعبہ میں دروازہ کے سامنے منہ کئے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور آپ (یہ بھی دعا) مانگتے ہوئے میں نے سنا **اللھم اغفرلی ذنبی عمدی و حطئی** "اے اللہ میرے گناہ بخش دے وہ گناہ میرے قصد سے ہوئے ہوں یا میری خطا سے ہوں۔" ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ اسی طرح عجوز بن نمیر نے کہا ہے اور اس حدیث کو غندر اور حجاج وغیرہما نے شعبہ سے نقل کر کے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ عجوز نمیر کی اولاد سے ہیں۔ ہم کو عبدالوہاب ابن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج بن یوسف نے شعبہ سے انہوں نے سعید جریری سے انہوں نے ابوالسلیل سے انہوں نے نے عجوز سے جو نمیر کی اولاد سے تھے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کو ہجرت کے قبل اَبطح میں کعبہ کے سامنے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور یہ بھی آپ کو فرماتے ہوئے سنا **اللھم اغفرلی ذنبی خطئی و جھلی** اور ابوموسیٰ نے بھی اسی طرح کہا ہے۔ واللہ اعلم

۳۵۹۴۔ حضرت عجیرؓ بن عبد یزید

حضرت عجیرؓ بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی قریشی مطلبی ہیں رکانہ بن عبد یزید کے بھائی تھے یہ ان لوگوں میں ہیں جنہیں حضرت عمر بن خطابؓ نے حرم کے حدود قائم کرنے کے واسطے بھیجا تھا۔ یہ قریش کے بزرگوں میں تھے سب سے معمر تھے رسول اللہؐ نے ان کو غنیمت خیبر میں سے تیس وسق دیئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۵۹۵۔ حضرت عجیرؓ بن یزید

حضرت عجیرؓ بن یزید بن عبدالعزیٰ مکہ میں رہتے تھے۔ اس کو طبرانی نے بخاری سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں روایت کی۔ بخاری کے علاوہ دوسروں نے مقبرہ مکہ کے بزرگی میں ایک حدیث ان کی نسبت روایت کی ہے کہ قیامت کے دن مکہ (کی قبروں میں) سے ستر ہزار آدمی اٹھائے جائیں گے کہ ان سے حساب نہ ہوگا۔ مستغفری نے کہا ہے کہ ان کو رسول اللہؐ نے تیس وسق خیبر سے حصہ دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر دونوں نے ان کا نسب نہیں بیان کیا ہے لیکن اسی طرح اور شاید یہ وہی عجیر بن عبد یزید ہیں جن کا حال ان سے پیشتر ذکر ہوا پس عبد کو (ان کے والد کے نام میں سے) ساقط کر دیا اور تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ رسول اللہؐ نے خیبر میں سے تیس وسق ان کو دیئے تھے ہم کو ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے نام میں جن کو رسول اللہؐ نے خیبر میں سے حصہ دیا تھا نقل کر کے بیان کیا ہے کہ عجیر بن عبد یزید کو تیس وسق دیئے تھے پس غالب گمان یہ ہے کہ پہلا ہی صحیح ہے اور اور یہ بیان غلط ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

باب العین والدال

۳۵۹۶۔ حضرت عداؓ بن خالد

حضرت عداؓ بن خالد بن ہوذہ بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن اور عمرو بکاء بن عامر کے بھائی ہیں اور بکاء کا نام ربیعہ ہے اور ربیعہ عمرو کے بیٹے تھے اور یہی انف الناقہ (کے لقب سے مشہور) تھے یہ وہ انف الناقہ نہیں ہیں کہ جن کے قبیلہ کی مدح حطیۃ نے کی ہے۔ یہ عدا بصرے کے بدووں میں شمار کئے گئے ہیں نبی ﷺ کے پاس وفد میں آئے تھے۔ ان سے ابو رجا عطاردی اور عبدالمجید بن وہب اور جہضم بن ضحاک نے روایت کی۔ یہ فتح مکہ اور حنین کے واقعہ کے بعد ایمان لائے تھے۔ یہی ہیں جنہوں نے کہا تھا کہ ہم نے واقعہ حنین میں رسول اللہؐ کے سامنے جنگ کی مگر نہ ہم کو اللہ نے غلبہ نہ دیا اور نہ ہماری مدد کی پھر اسلام لائے اور ان کا نسب اچھا ہوا ہم کو ابراہیم بن محمد کے علاوہ اور لوگوں نے اپنی سندوں کو ابوعیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عباد بن لیث صاحب کرابیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالمجید بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عدا ابن خالد نے کہا کیا تم کو (وہ) تحریر پڑھ کر نہ سناؤں (جو) کہ رسول اللہؐ نے مجھ کو لکھ دی میں نے کہا کہ ہاں سنایئے پس انہوں نے میرے واسطے یہ تحریر نکالی **ھذا ما اشتری العداء بن خالد بن ھوذہ من رسول اللہ عبد ابو أمۃ لاداء و لا غائلۃ ولا خبثۃ بیع المسلم المسلم** ''یہ تحریر ہے اس بات کی کہ عدا بن خالد بن ہوذہ نے رسول اللہ سے ایک غلام یا لونڈی خریدی جس میں نہ کوئی مرض ہے نہ کوئی غائلہ نہ کوئی خبثہ یہ خرید فروخت ایسی ہوئی ہے جیسی ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے کرنی چاہیے۔

اصمعی نے کہا میں نے غائلہ کی نسبت سعید بن ابی عروہ سے دریافت کیا انہوں نے کہا کہ (غائلہ کے معنی) بندہ کا اپنے مولیٰ کی خدمت سے بھاگنا اور چوری اور زنا میں مبتلا ہونا اور انہیں سے میں نے خبثہ کے معنی دریافت کئے انہوں نے کہا (خبثہ کے معنی) ایسے کافر کو بیچ ڈالنا جس سے مسلمانوں سے معاہدہ ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۹۷۔ حضرت عداسؓ بن شیبہ

حضرت عداسؓ بن شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے غلام تھے۔ شہر موصل کے مقام نینوی کے رہنے والے سے ہیں۔ یہ نصرانی تھے۔ نبیؐ کے حلیہ کے (حدیث میں) ان کا ذکر ہے۔ ہم کو ابومنصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابوزکریا یعنی یزید بن ایاس تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوشعیب حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نفیلی نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن زیاد سے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے نقل کر کے خبر دی اور رسول اللہؐ کے طائف کی طرف تشریف لے جانے کے قصہ کو ذکر کیا اور قبیلہ ثقیف سے جو مصائب آپ کو پہنچے ان کو بیان کیا اور کہا کہ اہل طائف نے آپ کو ایک باغ میں پناہ لینے پر مجبور کیا یہ باغ عتبہ ا شیبہ فرزندان ربیعہ کا تھا وہ دونوں اس باغ میں (موجود) تھے پس آپ نے انگور کے سایہ (میں آرام لینے) کا قصد کیا۔

چنانچہ وہیں سایہ میں آپ بیٹھ گئے ربیعہ کے دونوں بیٹے آپ کو دیکھ رہے تھے اور دیکھتے تھے کہ جہلائے طائف آپ کو کیسے

مصائب دے رہے ہیں پس ان دونوں کے خون نے جوش کیا۔ان دونوں نے اپنے ایک نصرانی غلام کو جس کا نام عداس تھا بلایا اوراس سے کہا کہ ان انگوروں میں سے ایک خوشہ لے کر اس شخص کے سامنے رکھ دے (یہ اشارہ آنحضرت ﷺ کی طرف تھا) چنانچہ اس نے ویسا ہی کیا اور آپ کے پاس آ کر اس نے وہ انگور کا خوشہ رکھ کر کہا اس کو نوش کیجئے جب رسول اللہؐ نے اپنا ہاتھ (کھانے کے لئے) رکھا تو (پہلے) بسم اللہ کہی پھر اس کو کھانا شروع کیا۔عداس نے آپ کے چہرہ (انور) پر نظر کی پھر کہا کہ خدا کی قسم یہ کلام اس شہر کے لوگ تو نہیں کہتے ہیں۔آنحضرتؐ نے اس سے فرمایا اے عداس تم کس شہر کے ہو اور تمہارا دین کیا ہے۔ اس نے کہا میں نصرانی ہوں اور نینوی کے باشندگان سے ہوں۔آنحضرتؐ نے اس سے کہا کہ یونس بن متی مرد صالح کے قریہ کے رہنے والوں میں ہے۔عداس نے کہا تم کیا جانو کہ یونس کون ہیں آپ نے فرمایا وہ میرے بھائی نبی تھے اور میں بھی نبی ہوں پس عداس نبیؐ کے پاس آئے اور آپ کے سر اور ہاتھوں اور قدموں کو بوسہ دیا۔راوی نے کہا کہ ربیعہ کے دونوں بیٹے آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے خبردار ہو کہ تمہارے غلام کو تو اس شخص نے بگاڑ دیا جب عداس ان دونوں کے پاس آئے تو ان دونوں نے ان سے کہا کہ اے عداس تمہاری خرابی ہو تم کو کیا ہو گیا تھا کہ تم نے اس شخص کے سر اور ہاتھ کو بوسہ دیا۔انہوں نے کہ اے آقا اس سے بہتر دنیا میں کوئی نہیں ہے ان دونوں نے کہا کہ تم پر افسوس ہے اے عداس اپنے دین سے نہ پھرو۔تمہارا دین ان کے دین سے بہتر ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے اور ان کا تذکرہ ابوزکریا نے اپنے دادا ابوعبداللہ بن مندہ پر استدراک کیا ہے حالانکہ ان کے دادا نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۵۹۸۔حضرت عدس رضی اللہ عنہ بن عاصم

حضرت عدسؓ بن عاصم بن قطن بن عبداللہ بن سعد بن وائل عکلی ہیں۔اس کو ابن قانع نے اپنی سند کے ساتھ مستنیر بن عبداللہ بن عدس نے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ عدس اور خزیمہ جو عاصم کے بیٹے تھے نبی ﷺ کے پاس وفد میں آتے تھے۔ان کو ابن دباغ اندلسی نے بیان کیا ہے۔

۳۵۹۹۔حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن بداء

حضرت عدیؓ بن بداء کو عبیداللہ بن احمد بن علی وغیرہ اور لوگوں نے اپنی سند کو ابوعیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد بن ابوشعیب حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سلمہ حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحٰق نے ابونضر سے انہوں نے باذان سے جو ام ہانی کے غلام تھے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے تمیم داری سے آیت یا ایھا الذین آمنوا شھادۃ بینکم اذا حضر احد کم الموت حین الوصیۃ اثنان کی نسبت نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے لوگ اس آیت کو میرے اور عدی بن بدا کے علاوہ کسی اور کے حق میں خیال کرتے ہیں یہ دونوں نصرانی تھے قبل اسلام شام کی طرف جایا کرتے تھے پس ایک مرتبہ بقصد تجارت شام کی طرف گئے ان دونوں کے پاس بنی ہاشم کے غلام بدیل بن ابی مریم آئے اور ان کے پاس ایک چاندی کا جام تھا۔وہ (وہاں آ کر) بیمار پڑ گئے (چند عرصہ کے بعد) ہم دونوں کو (کچھ) وصیت کر کے مر گئے۔تمیم داری کہتے تھے ہم نے اس جام کو ہزار درہم پر فروخت کر ڈالا۔پھر اس کو آپس میں ہم نے اور عدی نے بانٹ لیا۔

جب ہم لوگ بدیل کے عزیزوں کے پاس آئے تو بدیل کا جو کچھ مال ہمارے پاس تھا وہ ہم نے ان کے عزیزوں کو دے دیا جب ان لوگوں نے اسباب میں جام کو نہ پایا تو ہم سے اس کی کیفیت دریافت کی ہمنے کہا انہوں نے (ہمارے پاس) اس کے سوا کچھ نہیں چھوڑا۔ تمیم کہتے تھے جب میں نبیؐ کے مدینہ تشریف لانے کے بعد اسلام لایا تو میں پھر بدیل کے عزیزوں کے پاس گیا اور بدیل کا سب واقعہ بیان کیا اور میں نے (وہ) پانچ سو درہم (جو جام فروخت کر کے لئے تھے) ان کو دے دیئے اور یہ بھی ان کو میں نے خبر دی کہ اسی قدر میرے دوست نے لئے ہیں پس رسول اللہؐ کے پاس وہ لوگ ان کو (یعنی عدی کو) لائے آنحضرتؐ نے ان لوگوں سے گواہ طلب کئے انہوں نے گواہوں کو نہ پایا پس آنحضرتؐ نے فرمایا تم اس شخص سے قسم لو اس چیز کی جس کی اس کے ہم مذہب تعظیم کرتے ہیں پس انہوں نے قسم کھالی اسی پر اللہ تعالیٰ نے **یا ایھا الذین آمنو شھادۃ بینکم** ...... الآیۃ کو نازل فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے عدی کا مسلمان ہونا مشہور نہیں ہے اور بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ حق ابو نعیم کے ساتھ ہے کیونکہ حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسلام نہیں لائے کیونکہ تمیم حدیث میں کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو حکم دیا ان سے اس کا حلف لو جس کو ان کے دین والے معظم جانتے ہیں۔ یہ قول اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہ مسلمان نہ تھے۔ واللہ اعلم

۳۶۰۰۔ حضرت عدیؓ بن ابو البداح

حضرت عدیؓ بن ابو البداح۔ ہم کو اسماعیل وغیرہ نے اپنی سندوں کو محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو البداح بن عدی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ نبیؐ نے عام رغبت کے واسطے اجازت دے دی تھی کہ ایک دن تیر اندازی کیا کرو اور ایک دن اس کو موقوف رکھا کرو۔ اسی طرح اس کو ابن عیینہ نے روایت کیا ہے اور اس کو مالک بن انس نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو البداح ابن عاصم بن عدی نے انہوں سے اپنے والد سے نقل کر کے روایت کیا ہے مگر مالک بن انس کی روایت بہت صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۰۱۔ حضرت عدیؓ بن تمیم

حضرت عدیؓ بن تمیم کنیت ابو رفاعہ اسی طرح ان کو ابن ابی علی نے بیان کیا ہے اور ان کے نام میں اختلاف کیا گیا ہے بعض لوگوں نے تمیم بن اسید اور بعض نے عبداللہ بن حارث کہا ہے مگر جہاں تک میں جانتا ہوں تو سوا ابن علی کے دوسروں نے ان کو عدی نہیں کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۰۲۔ حضرت عدیؓ تیمی

حضرت عدیؓ۔ تیمی ہیں ان کو اسماعیلی نے بیان کیا ہے ان سے وازع بن نافع نے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے عدی تیمی سے انہوں نے نبیؐ سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قیامت رذیل آدمیوں پر قائم ہوگی۔ ان کا تذکرہ

ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۰۳۔ حضرت عدی ؓ جذامی

حضرت عدی ؓ۔ جذامی ہیں۔ ہم کو ابوالحسن یعنی علی بن احمد بن علی بن ہبل طبیب بغدادی نے جو موصول میں فروکش تھے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم یعنی اسماعیل بن احمد بن عمر بن اشعث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد یعنی عبدالعزیز بن احمد کنانی خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد یعنی عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابی نصر اور ابوالقاسم تمام بن محمد رازی اور ابونصر یعنی محمد بن احمد بن ہارون نے جو ابن جندی کے لقب سے ملقب تھے اور ابوالقاسم یعنی عبدالرحمٰن بن حسین بن ابی العقب نے اور ابوبکر یعنی محمد بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ قطان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم یعنی علی بن یعقوب بن ابراہیم بن ابی العقب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوزرعہ عبدالرحمٰن بن عمرو نصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم حفص ابن میسرہ صنعانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالرحمٰن بن حرملہ نے عدی جذامی سے نقل کر کے بیان کیا کہ ان کی رسول اللہ ﷺ سے کسی سفر میں ملاقات ہوئی وہ کہتے تھے میں نے کہا یارسول اللہؐ میری دو عورتیں ہیں وہ دونوں (مجھ سے) لڑنے لگیں میں نے ایک کے تیر ماردیا وہ اپنے تختہ پر ڈالدی گئی پس وہ مرگئی آپ نے فرمایا کہ تم اس کی دیت دو اور اس کے مال کے وارث نہ بنو وہ کہتے تھے گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ سرخ ناقہ پر ہیں اور آپ فرماتے ہیں اے لوگو تم جان لو کہ ہاتھ تین ہیں (اول) اللہ کا ہاتھ (وہ) سب سے برتر ہے (دوسرے) دینے والے کا ہاتھ (وہ) اوسط ہے (تیسرے) وہ ہاتھ کہ جس کو دیا جائے وہ سب سے نیچے ہے پس تم لوگ مال دنیا سے بچو اے اللہ میں نے (تیرے احکام کو) پہنچا دیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ طبرانی نے دونوں کو دو عنوان میں ذکر کیا ہے یعنی ان عدی اور عدی بن زید جذامی کو پھر کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن حرملہ نے عدی جذامی سے روایت کی ہے یا انہوں نے کسی اور شخص سے اور اس نے عدی جذامی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عورت کو تیر ماردیا وہ مرگئی اور عبداللہ بن ابی سفیان نے چراگاہ مدینہ کی نسبت عدی بن زید سے روایت کی ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان دونوں کو ایک کردیا ہے لیکن یہ دونوں دو شخص ہیں ابن مندہ کا ایک کردینا اس سبب سے معلوم ہوا کہ انہوں نے یہ دونوں حدیثیں عدی بن زید جذامی کے تذکرہ میں لکھی ہیں۔ واللہ اعلم

۳۶۰۴۔ حضرت عدی ؓ بن حاتم

حضرت عدی ؓ بن حاتم بن عبداللہ بن سعد بن حشرج بن امرء القیس بن عدی بن اخزم بن ابی اخزم بن ربیعہ بن جرول بن ثعل ابن عمرو بن غوث بن طی طائی ہیں ان کے والد حاتم ایسے بخشش والے تھے کہ ان کی بخشش ضرب المثل تھی۔ عدی کی کنیت ابوطریف تھی اور بعض نے کہا ہے کہ ابووہب تھی ان کے نسب میں طی تک بعض ناموں کی نسبت نسب جاننے والوں نے اختلاف کیا ہے۔ یہ نبی ﷺ کے پاس ۹ ہجری میں ماہ شعبان میں وفد ہو کر آئے تھے بعض نے کہا ہے کہ ۱۰ ہجری میں آئے تھے اور اسلام لائے یہ (پہلے) نصرانی تھے۔ ہم کو ابوالفضل یعنی عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد یعنی جعفر بن احمد قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو علی بن محسن تنوخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ بن داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو

عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق ابن ابراہیم مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن زید
نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوعبیدہ بن حذیفہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں عدی بن حاتم
کے حالت کی نسبت کچھ دریافت کر رہا تھا اور وہ میرے ہمسایہ تھے میں نے کہا کہ خود انہیں سے چل کر کیوں نہ دریافت کروں۔
چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور ان کی حالت پوچھی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب مبعوث ہوئے تو آپ نے بلوا بھیجا
مجھ کو ایسا سخت ناگوار ہوا کہ اس سے زیادہ کوئی چیز ناگوار نہ ہوئی پس میں وہاں سے چل دیا یہاں تک کے جب میں روم کی سرحد
کے قریب پہنچ گیا تھا تو مجھ کو میری وہ جگہ ایسی ناگوار معلوم ہوئی کہ اس سے زیادہ ناگوار کوئی چیز نہیں معلوم ہوئی میں نے (اپنے دل
میں) کہا اگر میں اس شخص (یعنی رسول اللہؐ کے پاس جاؤں اگر وہ کاذب ہوں گے تو مجھ کو کوئی خوف نہیں ہے اور اگر سچے ہوں گے
تو میں ان کی پیروی کرلوں گا اور آگے بڑھنے لگا جب میں مدینہ میں آیا تو لوگ میری اطلاع پا کر میرے پاس آئے اور انہوں نے
کہا عدی بن حاتم آئے عدی بن حاتم پھر میں رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اے عدی بن حاتم تم اسلام لاؤ تم
سے محفوظ ہو جاؤ گے میں نے کہا کہ میرا بھی دین ہے آپ نے فرمایا کہ میں تم سے زیادہ تمہارے دین کا جاننے والا ہوں میں نے
کہا آپ مجھ سے زیادہ میرے دین کو جانتے ہیں آپ نے دو یا تین بار فرمایا ہاں آپ نے پھر فرمایا کیا تم اپنی قوم کے رئیس نہیں ہو
کیا تم مرباع کھاتے ہو میں نے کہا ہاں پھر فرمایا کہ تم رکوسی (مذہب) نہیں ہو کیا تم مرباع نہیں کھاتے ہو میں نے کہا ہاں آپ
نے فرمایا یہ تو تمہارے مذہب میں جائز نہیں ہے۔

حضرت عدی نے یہ سنکر اپنے منہ میں زبان کو حرکت دی۔ پھر حضور نے فرمایا۔ اے عدی! اسلام لے آؤ تو دوزخ سے بچ جاؤ
گے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا تم کو اسلام لانے سے کیا یہ چیز مانع ہے کہ میرے اردگرد لوگ غریب ہیں اور لوگ جمع ہو کر ہمارے خلاف
آتے ہیں۔ پھر حضورؐ نے پوچھا تم حیرہ آئے ہو؟ میں نے کہا میں حیرہ تو نہیں آیا البتہ اسکی جگہ کے بارہ میں جانتا ہوں حضورؐ
فرمایا۔ قریب ہی وہ وقت ہے کہ ایک عورت بغیر کسی کے سہارے حیرہ سے چلے گی طواف کرے گی بیت اللہ کا اور ہم پر کسریٰ
ہرمز؟ فرمایا ہاں کسریٰ بن ہرمز دو یا تین دفعہ فرمایا۔ مال اتنا ہو جائے گا کہ لوگ غمگین ہوں گے اس وجہ سے کہ کوئی صدقہ لینے
نہیں۔ حضرت عدی فرماتے ہیں کہ میں نے دو نشانیاں تو دیکھ لیں کہ عورت نے ایک سفر کیا اور طواف کیا۔ کسریٰ بن ہرمز کے
خزانوں پر میں نے خود حملہ کیا اور حلف اٹھا سکتا ہوں کہ تیسری علامت بھی ضرور پوری ہوگی۔

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ جب رسول اللہؐ نے قبیلہ طی کی طرف ایک تھوڑا سا لشکر بھیجا تو عدی نے اپنی بیوی کو (ساتھ لیا اور
ایک جزیرہ کی طرف چلے گئے تھے اور اپنی ہمشیرہ سفانہ بنت حاتم کو وہیں چھوڑ دیا چنانچہ مسلمانوں نے سفانہ ہی کو گرفتار کر لیا پھر
اسلام لے آئیں اور اپنے بھائی کے پاس لوٹ کر گئیں اور ان کو رسول اللہ ﷺ کی طرف بلایا پس عدی اپنی بہن کے ساتھ رسول
اللہؐ کے پاس حاضر ہو کر اسلام لائے ان کا اسلام اچھا ہو گیا ہم نے ان کو (آئندہ) ان کے ہمشیرہ سفانہ کے حال میں ذکر کیا ہے
انہوں نے رسول اللہؐ سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔ جب رسول اللہؐ کا انتقال ہوا تو یہ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس ارتداد
کے وقت میں اپنی قوم کی زکوٰۃ لے کر آئے تھے اور اسلام پر ثابت (قدم) رہے مرتد نہیں ہوئے اور ان کی قوم بھی ان کے ساتھ
ثابت (قدم) رہی یہ بڑے سخی اور اپنی قوم میں بڑے شریف تھے سب لوگ ان کی تعظیم کرتے تھے خواہ ان کی قوم کے ہوں یا

قوم کے حاضر جواب تھے۔ ان سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھ پر کوئی نماز کا وقت نہیں داخل ہوا لیکن اس حال میں اس کا مشتاق رہتا تھا یہ رسول اللہؐ کے پاس جس وقت آتے تھے تو آپ ان کا اکرام کرتے تھے ہم کو بہت سے لوگوں نے خبر دی انہوں نے ابو غالب بن بناء سے انہوں نے ابو محمد جوہری سے انہوں نے ابو عمر بن حیویہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن معروف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن فہم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون یعلی بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابو خالد نے عامر شعبی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے جب عمر ﷺ (کی خلافت) کا زمانہ ہوا تو عدی بن حاتم حضرت عمر کے پاس آئے جب یہ حضرت عمر کے پاس گئے تو گویا حضرت عمر کی طرف سے اپنی جانب کچھ بے التفاتی دیکھی تو انہوں نے کہا یا امیر المومنین کیا آپ مجھ کو پہچانتے ہیں حضرت عمر نے کہا خدا کی قسم پہچانتا ہوں۔ تم کو اللہ تعالیٰ نے حسن معرفت کے ساتھ مشرف کیا میں تم کو پہچانتا ہوں خدا کی قسم تم اسلام اس وقت لائے ہو کہ لوگوں نے کفر کیا اور تم نے پہچانا جب لوگوں نے انکار کیا اور تم نے وفا کی جب لوگوں نے بدعہدی کی تم آگے ہوئے جب لوگ پیچھے ہٹے۔ عدی نے کہا کافی ہے مجھ کو اے امیر المومنین مجھ کو کافی ہے عدی فتوح عراق اور واقعہ قادسیہ اور واقعہ مہران اور واقعہ خیبر میں ابو عبیدہ کے ساتھ شریک تھے اور اس کے علاوہ (اور بھی فتوح میں شریک تھے) جب خالد بن ولید شام کی طرف گئے تھے تو یہ انکے ساتھ بعض فتوح میں شریک رہے۔ خالد بن ولید نے ان کے ہمرہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے پاس خمس بھیجا تھا یہ کوفہ میں رہتے تھے۔ شعبی نے کہا ہے کہ اشعث بن قیس نے عدی بن حاتم کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ ان سے حاتم کی دیگیں عاریت مانگے انہوں نے ان دیگوں کو بھر دیا اور مزدوروں پر لاد کر وہ دیگیں اشعث کے پاس بھیج دیں اشعث نے (یہ کیفیت) دیکھ کر) عدی کے پس کہلا بھیجا کہ ہم نے خالی دیگ چاہی تھی عدی نے جواب دیا کہ ہم خلای دیگیں عاریت نہیں دیتے عدی (کی عادات کی یہ حالت تھی) چیونٹیوں کے واسطے روٹی کے ریزے منتشر کر کے ڈالدیا کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ یہ ہمسایہ ہیں ان کا بھی حق ہے یہ عدی حضرت عثمانؓ سے منحرف تھے جب حضرت عثمان کی شہادت ہوئی تو انہوں نے کہا کہ ان کے قتل کی بابت ایک بکری کا بچہ بھی نہ مارا جائے گا۔ جب واقعہ جمل میں ان کی ایک آنکھ پھوڑ دی گئی اور ان کا بیٹا محمد حضرت علی کی طرف مارا گیا اور ان کا دوسرا بیٹا خارجیوں کے ساتھ مارا گیا تو اسے کہا گیا اے ابو طریف کیا حضرت عثمان کی شہادت میں بکری کا بچہ مارا گیا انہوں نے کہاہاں خدا کی قسم بڑا بکرا (مارا گیا) یہ جنگ صفین میں علی کے ساتھ شریک تھے ان سے شعبی اور تمیم بن طرفہ اور عبداللہ بن معقل اور ابو اسحٰق ہمدانی وغیرہم نے روایت کی ہے انہوں نے ۶۷ ہجری میں وفات پائی تھی بعض نے کہا ہے ۶۸ ہجری میں بعض نے کہا ہے کہ ۶۹ ہجری میں وفات پائی ان کی عمر ایک سو بیس سال کی تھی بعض نے کہا کہ کوفہ میں مختار کے زمانے میں وفات پائی تھی بعض نے کہا کہ قرقیسا میں وفات ہوئی تھی مگر قول اول بہت صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۰۵ حضرت عدیؓ بن ربیعہ بن سواءۃ

حضرت عدیؓ بن ربیعہ بن سواءۃ بن جشم بن سعد جشمی ہیں محمد بن عدی کے والد تھے یہ عدی ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں اپنے لڑکے کا نام محمد رکھا تھا مگر میں نہیں جانتا ہوں یہ نبی ﷺ کی بعثت کے زمانے میں زندہ تھے یا نہیں ہم نے ان کے بیٹے محمد کے نام میں ان کو ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایسا ہی لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کے

اسلام میں اختلاف کیا گیا ہے۔

۳۶۰۶۔ حضرت عدیؓ بن ربیعہ

حضرت عدیؓ بن ربیعہ ان کو لوگوں نے ان شخصوں میں ذکر کیا ہے جنہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا فتح مکہ کے نومسلموں میں ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو گمان کرتا ہوں کہ عدی بن ربیعہ بن ربیعہ بن عبدالعزیٰ بن عبدشمس بن عبد مناف ہیں اور وہ ابوالعاص بن ربیع کے چچازاد بھائی ہیں پس اگر ان کا خیال سچا ہے تو یہ دونوں دو شخص ہیں یعنی یہ عدی اور ان سے پہلے (تذکرہ والے) عدی (دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں)۔

۳۶۰۷۔ حضرت عدیؓ بن ابی زغباء

حضرت عدیؓ بن ابی زغباء ابوزغبا کا نام سنان بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن زہرہ بن بذیل بن سعد بن عدی بن کاہل بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ جہنی ہیں یہ انصار کے خاندان بنی مالک بن نجار کے حلیف تھے غزوۂ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہدین میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے یہ وہی شخص ہیں جنہیں نبیؐ نے بسبس بن عمرو کے ساتھ واقعہ بدر میں ابوسفیان کے قافلہ کی تجسس میں بھیجا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۰۸۔ حضرت عدیؓ بن زید جذامی

حضرت عدیؓ بن زید جذامی حجازی ہیں۔ ان کی (روایت کردہ) حدیث میں اختلاف ہے ان سے عبداللہ بن ابی سفیان نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اطراف مدینہ میں ایک ایک برید مویشیوں کی چراگاہ بنائی تھی کہ اس کے درخت کے پتے نہ جھاڑے جائیں سوا اس کی لکڑی کے جس سے اونٹ ہانکے جاتے ہیں اور کوئی چیز کاٹی نہ جائے ان سے عبدالرحمٰن بن حرملہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے قبیلہ جذام میں سے ایک شخص کو بیان کرتے ہوئے سنا انہوں نے ایک شخص سے نقل کیا جن کو لوگ عدی بن زید کہتے تھے کہ انہوں نے اپنی عورت کو ایک پتھر مار دیا جس کی وجہ سے وہ عورت مرگئی یہ شخص رسول اللہ ﷺ سے تبوک میں پیچھے آ کر ملے اور آپ سے اس عورت کا حال بیان کیا آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ اس کی تم دیت دو اور اس کے (مال کے) وارث نہ بنو۔ اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے اور ابوعمر نے عدی جذامی کہا ہے اور ان سے ایک حدیث انہیں کی عورت کے قتل کی روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث عبدالرحمٰن بن حرملہ نے ایک شخص سے سنی جو قبیلہ جذام سے تھے انہوں نے انہیں میں سے ایک شخص سے سنی جن کو لوگ عدی کہتے تھے مگر نسب نہیں بیان کیا وہ یہی ہیں اور ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھ کر کہا ہے کہ عدی بن زید عدو ی جذامی ہیں اور طبرانی نے ان دونوں کو دو عنوان میں بیان کیا ہے عدی بن زید سے عبداللہ بن ابی سفیان نے حمی مدینہ کی نسبت روایت کی ہے اور جذامی سے عبدالرحمٰن بن حرملہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنی عورت کو مارا وہ مرگئی۔ ابوموسیٰ نے کہا اور حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے دونوں کو ایک کر دیا حالانکہ وہ دونوں دو شخص ہیں عدی جذامی کا حال پہلے گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۰۹۔ حضرت عدیؓ بن شراحیل

حضرت عدیؓ بن شراحیل یہ عامر بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ کی اولاد میں ہیں یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد ہو کر اپنے اور اپنے اعزا کی اسلام (کی خبر لے کر) آئے تھے اور انہوں نے بسبب کسی خوف کے امان کا سوال کیا پس رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک خط لکھ دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۱۰۔ حضرت عدیؓ بن عبد

حضرت عدیؓ بن عبد بن سواءہ بن قاطع بن جری بن عوف بن مالک بن سود بن تدیل بن جشم بن جذام جذامی ہیں یہ نبی کے پاس وفد ہو کر آئے تھے۔ اس کو ابن کلبی نے بیان کیا ہے۔

۳۶۱۱۔ حضرت عدیؓ بن عدی

حضرت عدیؓ بن عدی بن عمیرہ بن فروہ بن زرارہ بن ارقم بن نعمان بن عمرو بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین کندی ہیں ان کی کنیت ابوفروہ تھی ان کو ابن ابی عاصم اور علی عسکری اور طبرانی وغیرہم نے صحابہ میں بیان کیا ہے لیکن ان کے والد کے صحابی ہونے میں تو کوئی شک ہی نہیں ہے۔ طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابوزبیر سے انہوں نے عدی بن عدی بن عمیرہ کندی سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے مسلمان کے مال (تلف کرنے) میں قسم کھائی وہ شخص اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کو بہت غصہ میں پائے گا اور یہ حدیث بہت سے لوگوں نے عدی بن عدی سے انہوں نے اپنے والد سے اور اپنے چچا عرس بن عمیرہ سے نقل کر کے روایت کی ہے۔ ہم کو ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی بن سکینہ صوفی نے اپنی سند کو ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن علا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مغیرہ بن زیاد موصلی نے عدی بن عدی سے انہوں نے عرس سے انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے جب کسی مقام میں کوئی برا کام کیا جائے تو جو شخص وہاں موجود ہو مگر اس کام کو برا جانے یا فرمایا کہ اس سے منع کرے تو وہ مثل اس شخص کے ہوگا جو وہاں موجود نہیں ہے اور جو شخص وہاں موجود نہ ہو مگر اس کو پسند کرے وہ مثل اس شخص کے ہوگا جو وہاں موجود ہو۔ (مقصود یہ ہے کہ برے کام کو سن کر اس سے بیزاری ظاہر کر دینا چاہیے یا کم از کم اس سے دل میں ناراض ہونا چاہیے۔) یہ عرس بن عمیرہ عدی بن عدی کے چچا ہیں نیز اس کو ابوداؤد نے احمد بن یونس سے انہوں نے ابوشہاب سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے عدی بن عدی سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے پس جہاں یہ حدیثیں مرسل روایت ہوئی ہیں ان کو دیکھ کر بعض لوگوں نے ان کو صحابی خیال کیا ہے۔ ہم کو ابومنصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابوزکریا تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن عبداللہ بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا نیز ابوزکریا نے کہا کہ ہم سے احمد بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عدی بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے رجا ابن حیوۃ اور عرس بن عمیرہ نے اپنے والد سے انہوں نے عدی بن عمیرہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے ایسی حلف کی کہ اس سے

اپنے بھائی (مسلمان) کا مال اپنی ملک میں کر لے وہ اللہ برتر کو اپنے اوپر غصہ کرتے ہوئے دیکھے گا ابوز کریا نے کہا ہے کہ میں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل کو کہتے ہوئے سنا وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا کہ عدی بن عدی کے والد رسول اللہ کے صحابی تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ عدی صحابی نہ تھے ان کو عمر بن عبدالعزیز نے جزیرہ اور موصول کا عامل بنا دیا تھا اور یہ بڑے عبادت گزار تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ اہل جزیرہ کے سردار تھے عمر بن عبدالعزیز کا ان کو عامل بنانا اس پر دلالت کرتا ہے کہ یہ صحابی نہ تھے کیونکہ ان کی خلافت ۱۰۰ ہجری میں تھی۔اور یہ عدی ان کے بعد بھی زندہ رہے۔

۳۶۱۲۔حضرت عدیؓ بن عمرو

حضرت عدیؓ بن عمرو بن سوید بن زبان بن عمرو بن سلسلہ بن غنم بن ثوب بن معن بن عتود طائی ہیں۔یہ مغنی اور شاعر ہیں ابن کلبی نے کہا ہے کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اسلام کا بھی بحالت اسلام جو اشعار انہوں نے کہے تھے۔اس میں سے چند یہ ہیں

تركت الشعر واستبدلت منه	اذا داعی صلوة الصبح قاما
كتاب الله ليس له شريك	و ودعت المدامة والندامی
و ودعت القداح وقدا رانی	بهاسد كا وان كانت حراما

میں نے شعر گوئی ترک کر دی اور اس کے عوض میں۔یہ بات اختیار کی ہے کہ جب اذان صبح کی ہوتی ہے اٹھ کھڑا ہوتا ہوں۔کتاب اللہ کا کوئی شریک نہیں۔میں نے شراب خواری اور رندانہ مجلسیں چھوڑ دیں۔میں نے جام نوشی ترک کر دی اور میں اپنے آپ کو اس کی وجہ سے خوش دل پاتا ہوں اور یقیناً حرام تھی۔اور یہ معروف تھے اعرج کے ساتھ۔

۳۶۱۳۔حضرت عدیؓ بن عمیرہ کندی

حضرت عدیؓ بن عمیرہ بن فروہ کندی ہیں ان کی کنیت ابوزرارہ تھی انہوں نے مقام رہا میں وفات پائی تھی۔ان سے قیس بن ابوحازم نے روایت کی ہے ہم کو عبدالوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند کے ساتھ سلیمان بن اشعث سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مسدد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیٰ نے اسماعیل بن ابی خالد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے قیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عدی کندی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! تم میں سے جو شخص ہماری طرف سے عامل بن کر جائے تو وہ اگر ایک دگہ بھی (وہاں کی آمدنی کا) ہم سے چھپائے تو یہ خیانت ہے قیامت کے دن اسے لائے گا پس ایک انصاری سیہ فام کھڑے ہو گئے گویا کہ وہ میری نظر کے سامنے ہے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھ سے اپنا کام واپس لیجئے حضرت نے فرمایا کیوں انہوں نے کہا ابھی آپ نے ایسا ایسا فرمایا ہے آپ نے فرمایا ہاں یہ میں اس شخص کے لئے کہتا ہوں جس کو عامل بناؤں کہ وہ قلیل وکثیر سب لے آئے پھر جس قدر اس کو دے دیا جائے لے لے ورنہ نہ لے۔الخ

تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ حضرمی ہیں اور بعض لوگ ان کو کندی کہتے ہیں صحیح یہی ہے کہ یہ کندی ہیں۔

۳۶۱۴۔ حضرت عدیؓ بن عمیرہ

حضرت عدیؓ بن عمیرہ یہ عرس بن عمیرہ کندی کے بھائی تھے ان سے ان کے بیٹے عدی بن عدی بن عمیرہ نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عورت کے معاملات مخفی ہوتے ہیں ثیبہ عورت تو اپنی رضامندی یا نارضامندی بیان کر دے مگر بکر کی رضا اس کا خاموش ہوتا ہے اور سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابوزبیر سے انہوں نے عدی بن عدی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ دو شخص رسول اللہؐ کے پاس ایک زمین کی بابت جھگڑتے ہوئے حاضر ہوئے اور آپ سے ایک نے عرض کیا کہ وہ زمین میری ہے اور دوسرے نے کہا وہ میری زمین ہے اور اس نے اس کو غصب کر لیا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جس کے ہاتھ میں زمین ہے وہ قسم کھا دے جب لوگوں نے اس شخص کو حلف لینے کے واسطے کھڑا کیا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ خبردار رہو جس نے مرد مسلمان کے مال (تلف کرنے) پر قسم کھائی وہ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کو اپنے اوپر غصہ کرتے ہوئے دیکھے گا۔ اس نے کہا جو اس زمین کو چھوڑ دے آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے جنت ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ میرے خیال میں پہلے ہی شخص ہیں یعنی عدی بن عمیر بن عروہ۔ میں کہتا ہوں کہ حق ابونعیم ہی کے ساتھ ہے کہ وہ دونوں ایک ہیں لیکن ان کے بیٹے عدی بن عدی بن عمیرہ کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے اور عدی بن عمیرہ بن فروہ کوفہ میں رہتے تھے جب امیر المومنین علی بن ابی طالب وہاں گئے تو انہوں نے اہل کوفہ سے حضرت عثمانؓ کے حق میں کچھ سخت و ناملائم باتیں سنیں پس بنوارقم نے جو قبیلہ کندہ کے خاندان سے اور عدی بن عمیرہ کے گروہ سے تھے کہا تھا کہ کہ ہم اس شہر میں نہیں رہتے ہیں کہ جس میں لوگ عثمانؓ کو اشنام دہی کرتے ہیں پس وہ وہاں سے حضرت معاویہؓ کے پاس چلے گئے جب عدی کے پاس کوئی عراق آتا تھا تو یہ اس کو جزیرہ میں اترنے کی جگہ دیتے تھے (کیونکہ یہ) اہل شام سے ڈرتے تھے کہ وہ فساد کر بیٹھیں گے اور ان کو کچھ زمین دے دیتے تھے بعد اس کے انہوں نے اہل عراق کو یہ لکھ بھیجا کہ میں خوف کرتا ہوں کہ نصیبین کے بچھو تم کو تکلیف پہنچائیں گے لہٰذا تم مقام رہا میں رہو اور وہیں ان کو زمین دے دی یہ سب لوگ حضرت معاویہ کے ساتھ صفین میں شریک ہوئے۔ عدی کا انتقال مقام رہا میں ہوا ہے۔ ابوالہیثم نے کہا ہے کہ یہ عدی اور وہ عدی جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا دونوں ایک ہیں اور ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ عدی بن عمیرہ کندی اور بقول بعض حضرمی بن زرارہ بن ارقم بن نعمان بن عدی بن فروہ کندی کے قوم سے ہیں کنیت ان کی ابوفروہ ہے۔ ابن ابی خیثمہ نے عدی بن عمیرہ اور عدی بن فروہ کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۳۶۱۵۔ حضرت عدیؓ بن فروہ

حضرت عدیؓ بن فروہ۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور (یہ بھی) کہا ہے کہ ان کی نسبت کہا جاتا ہے کہ یہ عدی بن عمیرہ بن فروہ بن زرارہ ابن ارقم کندی ہیں کوفی الاصل تھے اور وہیں ان کا مسکن تھا مگر حران چلے گئے تھے بعض نے کہا ہے کہ یہ وہی پہلے شخص ہیں یعنی عدی بن عمیرہ کندی ہیں یہ اکثر لوگوں کے نزدیک پہلے عدی کے علاوہ تھے اسی طرح ابو حاتم وغیرہ نے کہا ہے کہ

یہی عدی بن عدی فقیہ کندی کے بھائی ہیں جو عمر بن عبدالعزیز کے مصاحب تھے اس کو بخاری نے کہا ہے اور بخاری کے علاوہ لوگوں نے بخاری کی مخالفت کی ہے اور ان کو عدی بن عمیرہ کندی کہا ہے اور بعض کے نزدیک یہ پہلے شخص نہیں ہیں اور احمد بن زہیر نے کہا ہے کہ یہ نہ تو عمیر کے بیٹے ہیں نہ فروہ کے اور ان کے والد کو تیسرا شخص کہا ہے اور ان سے ایک شخص نے روایت کی ہے جس کو لوگ عرس کہتے تھے رجا بن حیوہ نے عدی بن عدی بن عمیرہ بن فروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ واقدی نے کہا ہے کہ عدی بن عمیرہ بن زرارہ نے ۴۰ ہجری میں بمقام کوفہ وفات پائی۔ ان کو میں پہلا ہی عدی خیال کرتا ہوں۔ واللہ اعلم

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر کا یہ کلام ایسا نہیں ہے کہ اول کی غیریت پر دلالت کرے اور ابوحاتم و بخاری کا قول بھی اس امر پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ ان دونوں کے علاوہ ہیں ہاں احمد بن زہیر کا قول اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہ عدی ان دونوں کے علاوہ شخص ہیں اور شک نہیں ہے کہ اس میں احمد بن زہیر نے غلطی کی اور میں بھی اس بات میں نہیں شک کرتا ہوں کہ یہ عدی بن فروہ اپنے دادا کی طرف منسوب کر دیئے گئے حالانکہ وہ ابن عمیرہ بن فروہ ہیں نیز یہی عدی عرس بن عمیرہ کے بھائی ہیں میرے خیال میں یہ تینوں شخص ایک ہی ہیں واللہ اعلم۔

۳۶۱۶۔ حضرت عدیؓ بن قیس سہمی

حضرت عدیؓ بن قیس سہمی ہیں یہ بھی مولفۃ القلوب میں سے تھے علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی ہے کہ وہ انہیں میں سے تھے مولفۃ القلوب تیرہ آدمی تھے آٹھ قریشی اور انہیں میں عدی بن قیس سہمی کو بھی بیان کیا ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ معروف نہیں ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۱۷۔ حضرت عدیؓ بن مرہ

حضرت عدیؓ بن مرہ سراقہ بن خباب بن عدی بن جد بن عجلان بلوی ہیں جو انصار عمرو بن عوف کی اولاد سے تھے یہ ان کے حلیف تھے اور خیبر کے واقعہ میں شہید ہوئے ان کے سینہ میں برچھا مار دیا گیا تھا اسی کے صدمہ میں فوت ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۶۱۸۔ حضرت عدیؓ بن نضلہ

حضرت عدیؓ بن نضلہ۔ اسی طرح ابن اسحٰق اور واقدی نے لکھا ہے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ نضیلہ بن عبدالعزیٰ بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن کعب قریشی عدوی ہیں اور عدی کی والدہ مسعود بن حذافہ بن سعد بن سہم کی بیٹی تھیں انہوں نے اور ان کے بیٹے نعمان نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور وہیں عدی ابن نضلہ نے وفات پائی یہ اسلام میں اول مورث ہیں کہ ان کے بیٹے نعمان نے ان کی میراث پائی۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۱۹۔ حضرت عدیؓ بن نوفل

حضرت عدیؓ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی اسدی قریشی ہیں یہ نوفل کے دونوں بیٹوں ورقہ اور صفوان کے بھائی

تھے ان کی والدہ آمنہ بنت جابر بن سفیان تابط شراًفہمی کی بہن تھیں اس کو زبیر نے بیان کیا ہے عدی فتح مکہ میں اسلام لائے تھے پھر حضرت عمر وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف سے حضرت موت کے عامل رہے ام عبداللہ بنت ابی بختری بن ہشام ان کی زوجہ تھیں ان کو برابر لکھ لکھ بھیجتے تھے کہ تم میرے پاس چلی آ ؤ مگر وہ نہ آتی تھیں بالآخر عدی نے ان کو یہ شعر لکھ کر بھیجا

اذا ما ام عبدالله لم تعلل بواديه ولم تمس قريبا هيج الشوق دواعيه

جب ام عبداللہ نے اس کے یہاں آنا نہ چاہا اور قریب بھی نہ گئیں تو ان کا شوق اور بھی جوش میں آیا۔

توام عبداللہ سے ان کے بھائی اسود بن ابی بختری نے کہا کہ تمہارے چچازاد بھائی کا اب یہ حال ہو رہا ہے تم اس کے پاس چلی جاؤ چنانچہ یہ (ان کے پاس) چلی گئیں۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۶۲۰۔حضرت عدیؓ بن ہمام

حضرت عدیؓ بن ہمام بن مرہ بن حجر بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ بن حارث اصغر بن معاویہ کندی ہیں ابوعائذ ان کی کنیت تھی یہ نبی ﷺ کے پاس وفد ہو کر آئے تھے اس کو ابن دباغ نے ابن کلبی سے نقل کیا ہے۔

باب العین والراء

۳۶۲۱۔حضرت عرابہؓ بن اوس

حضرت عرابہؓ بن اوس بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی پھر حارثی ہیں ان کے والد اوس بن قیظی ان منافقوں کے سرداروں سے تھے جو کہتے تھے کہ ان بیوتنا عورۃ اور ابن اسحٰق اور واقدی نے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو احد میں بوجہ کمسنی کے چند اور لوگوں کے ہمراہ جن میں ابن عمر اور براؓ بن عازب بھی تھے واپس کر دیا تھا یہ عرابہ اپنی قوم کے سرداروں سے تھے بڑے سخی تھے سخاوت میں عبداللہ بن جعفر اور قیس بن سعد بن عبادہ کے مقابل سمجھے جاتے تھے۔ابن قتیبہ اور مبرد نے ذکر کیا ہے کہ (ایک مرتبہ) عرابہ نے شماخ شاعر کو دیکھا وہ مدینہ جا رہا تھا اس سے پوچھا کہ مدینہ کیوں جاتے ہو اس نے کہا اپنے گھر والوں کے واسطے غلہ لینے جاتا ہوں اس کے ساتھ دو اونٹ تھے پس انہوں نے کھجوریں اور گیہوں سے ان کو بھر دیا اور اس کو کپڑے پہنا دیئے اور اس کی بڑی عزت کی پس وہ مدینہ سے (اپنے مکان) چلا گیا اور ان کی اپنے اس قصیدہ میں مدح کی

رايت عرابة الاوسی يسمو الی الخيرات منقطع القرين

اذا ما راية رفعت لمجد تلقاها عرابة باليمين

اذا بلغتنی وحملت رحلی عرابة فاشرقی بدم الوتين

میں نے عرابہ اوسی کو دیکھا کہ وہ نیکیوں کی طرف ترقی کرتے ہیں اور کوئی ان کا ساتھی نہیں ہوتا جب کوئی جھنڈا بزرگی کا بلند کیا جاتا ہے تو عرابہ اس کو داہنے ہاتھ سے لے لیتے ہیں جب تم نے مجھے پہنچا دیا اور سواری

میری غلہ سے لا دی تو نے اے عرابہ تو اب رگ گردن کو سرخ کر لے۔

۳۶۲۲۔ حضرت عرابہؓ بن شماخ

حضرت عرابہؓ بن شماخ جہنی ہیں۔ یہ اس تحریر میں گواہ تھے جس کو رسول اللہ ﷺ نے علا بن حضرمی کے لئے بحرین بھیجنے کے وقت لکھ دی تھی۔ اس کو دباغ نے اس میں ذکر کیا ہے کہ جس میں ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۳۶۲۳۔ حضرت عرابہؓ

حضرت عرابہؓ۔ عبدالرحمٰن کے والد تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے ان کی سندوں میں ان کا ذکر ہے اور اس سے زیادہ اور کچھ نہیں بیان ہے۔

۳۶۲۴۔ حضرت عرباضؓ بن ساریہ سلمی

حضرت عرباضؓ بن ساریہ سلمی ہیں ان کی کنیت ابونجیح تھی۔ ان سے عبدالرحمٰن بن عمرو اور جبیر بن نفیر اور خالد بن معدان وغیرہم نے روایت کی ہے یہ شام میں رہتے تھے۔ ہم کو ابوبکر یعنی محمد بن عبدالوہاب بن عبداللہ معروف با بن شیرجی دمشقی وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابوالقاسم یعنی علی بن حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعلا یعنی احمد بن مکی بن حسنویہ حسنوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومنصور یعنی محمد بن احمد بن علی بن شکرویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ یعنی محمد بن ابراہیم بن جعفر یزدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن فرج حمصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ بن ولید نے بجیر بن سعد سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عمرو سے انہوں نے عرباض بن ساریہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ نہایت بلیغ نصیحت فرمائی (کہ جس کی وجہ سے) آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور دل لوگوں کے دہلنے لگے تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہ نصیحت تو گویا رخصت ہونے والے کی ہے پس آپ ہمیں کیا وصیت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور حاکم کی فرمانبرداری کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ حبشی غلام ہو پس جو شخص تم میں سے زندہ رہے گا بڑا اختلاف دیکھے گا تم لوگ امور محدثہ سے بچو کیونکہ وہ گمراہی ہیں پس جو شخص تم میں سے اس کو پائے وہ میرے طریقہ کو اختیار کرلے اور خلفاء مہدیین وراشدین کے طریقہ کو (اختیار کرے) اور سخت پکڑو اس کو عرباض کی وفات ۷۵ ہجری میں ہوئی تھی اور بعض نے کہا کہ عبداللہ بن زبیر والے فتنہ میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۲۵۔ حضرت عزبؓ کندی

حضرت عزبؓ۔ کندی' کندی تھے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے ان سے ابوعفیف یعنی عبدالملک نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ تم لوگ میرے بعد نئی چیزیں پیدا کرو گے مگر محدثات عمرؓ مجھ کو بہت محبوب ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۶۲۶۔ حضرت عرس ؓ بن عامر

حضرت عرس ؓ بن عامر بن ربیعہ بن ہوذہ بن ربیعہ اور وہی ربیعہ بکاء بن عامر بن صعصعہ ہیں یہ عرس اور ان کے بھائی عمرو بن عامر نبی ؐ کے پاس وفد ہو کر آئے تھے آپ نے ان کے رہنے کے مقامات یعنی مصنعہ اور قرار ہبہ کر دئے تھے۔ اس کو ابن دباغ نے بیان کیا ہے۔

۳۶۲۷۔ حضرت عرس ؓ بن عمیرہ

حضرت عرس ؓ بن عمیرہ کندی ہیں۔ عدی بن عمیرہ کے بھائی تھے۔ ان کا نسب ان کے بھائی عدی کے تذکرہ میں گزر چکا ہے ان سے ان کے بھتیجے عدی بن عدی بن عمیرہ نے روایت کی ہے۔ انکی حدیث اہل شام سے مروی ہے ان سے زہدم بن حارث نے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے فرمایا جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا پس اس کو چاہیے کہ وہ اپنی جگہ دوزخ میں تلاش کرے اور عدی بن عدی نے عرس سے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے فرمایا کہ عورتوں کی ترویج میں عورتوں ہی سے مشورہ لو اور یہ حدیث عدی سے روایت کی گئی ہے اور انہوں نے اپنے والد عدی بن عمیرہ سے انہوں نے عرس سے روایت کی ہے۔ اور عدی بن عمیرہ اور عدی بن عدی کے نسب میں جو کچھ کلام ہے وہ پہلے گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۲۸۔ حضرت عرس ؓ بن قیس

حضرت عرس ؓ بن قیس بن سعید بن ارقم بن نعمان کندی ہیں۔ ان کا صحابہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو نہیں جانتا ہوں بعض نے کہا ہے کہ عبداللہ بن زبیر کے فتنہ میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

۳۶۲۹۔ حضرت عرفجہ ؓ بن اسعد

حضرت عرفجہ ؓ بن سعد بن کرب تمیمی ہیں اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ عرفجہ بن اسعد بن صفوان تمیمی ہیں۔ بصری تھے یہ وہی شخص ہیں کہ ایام جاہلیت میں واقعہ کلاب کے دن ان کی ناک کو صدمہ پہنچا تھا ہم کو ابو منصور بن مکارم مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد بن صفوان نے اپنی سند کو معافی بن عمران تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے ابوالاشہب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن طرفہ بن عرفجہ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے ان کے دادا نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور ان کے دادا کی ناک واقعہ کلاب میں کٹ گئی تھی تو انہوں نے چاندی کی ناک لگالی تھی۔ وہ بدبو کرنے لگی (انہوں نے کہا) مجھ کو نبی ﷺ نے اجازت دی کہ سونے کی ناک لگالوں اور اس حدیث کو ہاشم بن برید اور ابو سعید صنعانی نے ابوالاشہب سے اپنی سند کے ساتھ نقل کر کے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۳۰۔ حضرت عرفجہ ؓ بن خزیمہ

حضرت عرفجہ ؓ بن خزیمہ یہ وہ شخص ہیں کہ عمر بن خطاب ؓ نے عتبہ بن غزوان سے ان کے حق میں کہا تھا اور ان کو مدد کے لئے بھیجا تھا کہ ان سے مشورہ لیا کرنا کیونکہ وہ دشمن کو فریب دینے والے اور جہاد کرنے والے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا

ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ان کو اسی طرح ذکر کیا ہے کہ عرفجہ ابن خزیمہ ہیں میں نے اس کو بہت سے ان صحیح نسخوں میں دیکھا ہے جو کہ نہایت معتبر ہیں کہ خزیمہ غلط ہے بلکہ وہ ہرثمہ ہیں اور یہ وہی شخص ہیں جن کو عتبہ بن غزوان کی مدد کے لئے حضرت عمر نے بھیجا تھا اور ابوبکر صدیق نے بھی عمان میں ان سے جیفر بن جلندی کو مدد دی تھی (یہ اس وقت) کہ جب وہاں کے لوگ نقیط بن مالک ازدی صاحب تاج کے ساتھ مرتد ہو گئے تھے اور عرفجہ کے ساتھ حذیفہ بن محصن قلعانی اور عکرمہ بن ابی جہل تھے پس انہوں نے مرتدوں پر فتح پائی۔

۳۶۳۱۔ حضرت عرفجہ ؓ بن شریح

حضرت عرفجہ ؓ بن شریح اشجعی ہیں۔ بعض نے کہا کندی ہیں اور بعض نے ان کے والد کا نام صریح اور بعض نے ضریح اور بعض نے طریح اور بعض نے شریک اور بعض نے ذریح بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے ان کے علاوہ کہا ہے اور ان میں سے بعض لوگوں نے ان کو اسلمی کہا ہے یہ کوفہ میں رہتے تھے ان سے قطبہ بن مالک اور زیاد بن علاقہ اور لسبیعی وغیرہم نے روایت کی ہے کہ زیاد بن علاقہ نے قطبہ بن مالک سے انہوں نے عرفجہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ہمارے ساتھ فجر کی نماز پڑھی پھر فرمایا کہ آج کی شب (میں نے خواب دیکھا کہ) میرے اصحاب وزن کئے گئے چنانچہ ابوبکر وزن کئے گئے پھر عمر وزن کئے گئے دونوں بھاری اترے مگر پھر عثمان وزن کئے گئے تو ہلکے اترے۔ ہم کو یحیٰ بن ابی الرجا نے اپنی سند کو ابوبکر یعنی احمد ابن ابی عاصم تک پہنچا کر اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوموسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے زیاد ابن علاقہ سے انہوں نے عرفجہ بن شریک سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عنقریب فتنہ اور شر برپا ہوگا پس جو ارادہ کرے کہ محمد ﷺ کی امت کو پراگندہ کرے حالانکہ وہ مجتمع ہوں تو تم لوگ اس کو تلوار سے مار دو خواہ کوئی ہو۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ احمد بن زہیر نے کہا ہے کہ عرفجہ اشجعی عرفجہ بن شریح کندی کے علاوہ ہیں اور کہا کہ جس طرح احمد نے کہا ہے وہ میرے نزدیک نہیں اور ان سے ابوعمر نے یہ دونوں حدیثیں روایت کی ہیں اور کہا ہے کہ عرفجہ کے والد کے نام میں بہت اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۳۲۔ حضرت عرفجہ ؓ بن ہرثمہ

حضرت عرفجہ ؓ بن ہرثمہ بن عبدالعزی بن زہیر بن ثعلبہ بن عمرو بارق کے بھائی تھے اور بارق کا نام سعد بن عدی بن حارث بن عمرو مزیقی یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے موصل میں لشکر جمع کیا تھا اور اس کے حاکم ہوئے اور موصل کی نسبت ان کی بہت خبریں ہیں یہ وہی شخص ہیں کہ ان کے ذریعہ عمر بن خطاب نے عتبہ بن غزوان کو مدد دی تھی جب انکو بصرہ کا حاکم کیا تھا اور ابن غزوان کے پاس لکھ بھیجا تھا کہ میں عرفجہ بن ہرثمہ سے تمہاری مدد کرتا ہوں کیونکہ وہ دشمن سے بڑے لڑنے والے اور مکر کرنیوالے ہیں۔ جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے (امور جنگ میں) مشورہ لیتے رہنا ہشام کلبی نے ان کو اسی نسب سے ذکر کیا ہے اور ان کو بنی عمرو سے جو بارق کا بھائی تھا شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا شمار بارق میں ہے طبرانی نے ذکر کیا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں کہ جنہیں حضرت عمر نے عتبہ بن غزوان کی امداد کے واسطے بھیجا تھا اور ابوعمر نے ان کو عرفجہ بن خزیمہ کہا ہے پس اس میں تصحیف ہو گئی

۔۔اور ہم اس کو ذکر کر چکے ہیں کہ ان کی غلطی پہنچان لی جائے ہم کو ابومنصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابوزکریا یزید بن ایاس ۔۔۔ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حسین بن علیل عنزی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابوغسان یعنی ربیع بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبیدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ موصل کو حضرت عثمان بن عفان نے آباد کیا اور وہاں چار ہزار لوگوں کو ۔۔۔اور طی اور کندہ اور عبدالقیس کے بسایا اور عرفجہ بن ہرثمہ بارقی کو حکم دیا پس انہوں نے فارس سے موصل تک ان کو معافی میں ۔۔دیا عرفجہ کو حضرت عثمان نے اہل فارس پر شب خون مارنے کی غرض سے بھیجا تھا اور ہم سے ابوزکریا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ۔۔محمد بن یزید نے سری بن یحییٰ سے انہوں نے سیف بن عمرو سے انہوں نے محمد' طلحہ اور مہلب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے ۔۔۔کہ سعد بن ابی وقاص نے حضرت عمر کو لکھا کہ اہل موصل انطاق میں جمع ہو رہے ہیں اور میں وہاں سے چلا آیا ہوں تکریت ۔۔مقیم ہوں پس حضرت عمر نے ان کے پاس لکھا کہ عبداللہ بن مغنم عبسی کو انطاق کی طرف روانہ کرو اور مقدمۃ الجیش ان کے ۔۔بن افکل عنزی اور محافظ لشکر عرفجہ بن ہرثمہ بارقی ہوں اور تکریب وموصول کی فتح میں پوری حدیث بیان کی۔ واللہ اعلم

۳۶۳۲۔ حضرت عرفجہ ؓ بن ابی یزید

حضرت عرفجہ ؓ بن ابی یزید۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہیا ور کہا ہے کہ جعفر مستغفری نے ان کو صحابہ میں بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ ان کو شرف صحبت حاصل تھا مگر کوئی حدیث ان کی نہیں بیان کی۔

۳۶۳۳۔ حضرت عرفطہ ؓ انصاری

حضرت عرفطہ ؓ انصاری' انصاری ہیں۔ کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ اللہ برتر کا قول للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون. الایۃ' "مردوں کے لئے حصہ ہے اس (مال) میں جو چھوڑ جائیں والدین اور رشتہ دار۔" (اس کی شان نزول یہ ہے کہ) اوس بن ثابت نے وفات پائی اور تین لڑکیاں چھوڑیں اور ایک بیوی جو ام کجہ کے نام مشہور تھیں پس دو شخص اوس کی چچا کی اولاد سے کھڑے ہوئے جن کا نام قتادہ اور عرفطہ تھا اور دونوں نے اس کا مال لے لیا۔ تو ام کجہ نبی ؐ کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ! اوس بن ثابت نے وفات پائی اور میرے پاس تین لڑکیاں چھوڑیں اور میرے پاس کچھ نہیں ہے کہ ان کی معاش میں خرچ کروں حالانکہ انہوں نے اچھا مال چھوڑا ہے وہ انکے چچا کے بیٹے قتادہ اور عرفطہ لے گئے اور انہوں نے لڑکیوں کو کچھ بھی نہیں دیا اور وہ لڑکیاں میرے پاس ہیں اور وہ دونوں ان لڑکیوں کو کچھ کھانے پینے کو نہیں دیتے اور میرے پاس ایسا نہیں کہ ان کو کفابت کرے رسول اللہ ؐ نے ان سے فرمایا کہ تم اپنے گھر لوٹ جاؤ میں دیکھوں اللہ برتر اس کے بارہ میں کیا حکم دیتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون اور آپ نے قتادہ اور عرفطہ کے پاس کہلوا بھیجا کہ تم مال سے کسی شئے کے قریب نہ ہونا (یعنی اس میں سے کچھ صرف نہ کرنا) یہاں تک کہ میں تم کو دیکھوں پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۳۵۔ حضرت عرفطہ ؓ بن حباب

حضرت عرفطہ ؓ بن حباب بن حبیب اور بعض نے کہا ہے کہ یہ ابن جبیر ازدی ہیں۔ بنی امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف کے حلیف تھے واقعہ طائف میں شہید ہوئے انہوں نے اولاد چھوڑی تھی۔ ان کی کوئی روایت معروف نہیں ان کو ابن اسحٰق نے بھی ذکر کیا ہے کہ ابن جناب ہیں اور ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ ابن حباب کہے جاتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔

۳۶۳۶۔ حضرت عرفطہ ؓ بن نضلہ

حضرت عرفطہ ؓ بن نضلہ اسدی ہیں۔ ان کی کنیت ابومکعت تھی۔ ان کا تذکرہ ابومکعت اور ابومصعت میں کیا گیا ہے پس چاہیے کہ وہاں ان کا حال دیکھا جائے۔

۳۶۳۷۔ حضرت عرفطہ ؓ بن نہیک

حضرت عرفطہ ؓ بن نہیک تمیمی ہیں یہ صحابی تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھ کر کہا ہے کہ یزید بن عبداللہ صفوان بن امیہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ عرفطہ بن نہیک تمیمی کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ ؐ میں اور میرے گھر والے شکار سے رزق حاصل کرتے ہیں اور اس میں ہمارے لئے حصہ و برکت ہے اور وہ اللہ عزوجل کے ذکر اور نماز جماعت سے باز رکھنے والا ہے اور ہم کو اسی کی طرف حاجت ہے کیا پس آپ اس کو حلال کہتے ہیں یا حرام آپ نے فرمایا حلال کہتا ہوں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حلال کیا ہے اور پوری حدیث بیان کی۔

۳۶۳۸۔ حضرت عروہ ؓ بن اثاثہ

حضرت عروہ ؓ بن اثاثہ عدوی ہیں۔ مہاجرین فتح مکہ سے تھے اور عمرو بن عاص کے اخیافی بھائی تھے اس کو ابوموسیٰ نے کہا ہے اور ابوعمر نے کہا یہ عروہ بن اثاثہ ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ یہ ابن ابی اثاثہ بن عبدالعزی بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قریشی عدوی ہیں قدیم الاسلام تھے شہر حبش کی طرف انہوں نے ہجرت کی تھی مگر ابن اسحٰق نے ان کو مہاجرین حبش میں نہیں ذکر کیا ہے ہاں موسیٰ بن عقبہ اور ابومعشر اور واقدی نے ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ یہ مہاجرین فتح مکہ سے تھے سمجھ میں نہیں آتا ہجرت فتح مکہ کے ساتھ ہی منقطع ہوگئی تھی۔ ابوموسیٰ نے ان کے تذکرہ کو دو دفعہ کیا ہے اور کہا ہے کہ عروہ بن عبدالعزیٰ ہیں اور ان پر وہاں کلام وارد ہوگا۔

۳۶۳۹۔ حضرت عروہ ؓ بن اسماء

حضرت عروہ ؓ بن اسماء بن صلت بن حبیب بن حارثہ بن ہلال بن سماک بن عوف بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم سلمی ہیں بنی عمرو بن عوف کے حلیف تھے محمد بن اسحٰق اور واقدی نے ان کو ان لوگوں میں بیان کیا ہے جو کہ بیر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے تھے۔ مشرکوں نے واقعہ بیر معونہ میں عروہ بن اسما کے امان دینے کی خواہش کی کیونکہ یہ عامر بن طفیل کے دوست تھے مگر باوجود کہ

ان کی قوم بنی سلیم نے ان کو امان طلب کرنے کی بہت ترغیب دی انہوں نے منظور نہ کیا اور کہا کہ میں اپنے ساتھیوں سے اپنی جان اچھی نہیں رکھتا بعد اس کے آگے بڑھے اور لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۶۰۔ حضرت عروہؓ بن جعد

حضرت عروہؓ بن جعد۔ بعض نے کہا ہے کہ ابن ابی الجعد بارقی ہیں اور بعض نے ازدی کہا ہے یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا بیان ہے کوفہ میں رہتے تھے ان سے شعبی اور سبیعی اور شبیب بن غرقدہ اور سماک بن حرب اور شریح بن ہانی وغیرہم نے روایت کی ہے یہ ان لوگوں میں تھے جن کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شام بھیجا تھا اہل کوفہ میں تھے اور سرحد روز کے محافظ تھے اور ان کے ساتھ بہت سے گھوڑے تھے ان میں ایک گھوڑا ایسا تھا کہ جس کو دس ہزار درہم کو لیا تھا شبیب بن غرقدہ نے کہا ہے کہ عروہ بن جعدہ کے گھر میں میں نے ستر گھوڑے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے بندھے ہوئے دیکھے ہم کو عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کو ابوداؤد طیالسی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زبیر ابن حریت ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نعیم بن ابی ہند نے عروہ بن جعد بارقی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کو دیکھا گیا کہ آپ اپنے گھوڑے کے رخسار کو مسح کر رہے تھے پس اس کی نسبت آپ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جبرئیل نے گھوڑے کی نسبت مجھے بہت تاکید کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ان دونوں کا بارقی لکھنا اور یہ کہنا کہ بعض نے ازدی کہا ہے ایک ہی ہے کیونکہ بارق اور ازدہی کی شاخ ہے اور وہ بارق بن عدی بن حارثہ بن امرءالقیس بن ثعلبہ بن مازن بن ازد ہیں ان کو بارق اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ یہ ایک پہاڑ کے نزدیک فروکش ہوئے تھے اس کا نام بارق تھا پس یہ اسی سے منسوب ہو گئے تھے اور بعض نے اس کے علاوہ کہا ہے۔

۳۶۶۱۔ حضرت عروہؓ سعدی

حضرت عروہؓ سعدی ہیں۔ اس کو ابوبکر اسماعیلی نے بیان کیا ہے ان سے ان کے بیٹے محمد نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی علامتیں یہ ہیں کہ ویران (مقام) آباد ہو جائیں اور آباد (مقام) ویران ہو جائیں گے اور جہاد (کا مال غنیمت) ہو جائے گا اور آدمی امانت کو قلب سے اس طرح نکال ڈالے گا جس طرح اونٹ درخت سے پتے کھینچ لیتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۶۲۔ حضرت عروہؓ بن جہنی

حضرت عروہؓ بن جہنی ان کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔ ان کو عبدالوہاب بن ابی منصور صوفی نے اپنی سند کو ابوداود (سجستانی) تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن حنبل و ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے سفیان نے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے عروہ بن عامر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ احمد قریشی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فال بد کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کہ فال نیک اچھی چیز ہے اور مسلمانوں کے فال بد پر خیال نہ کرنا چاہئے پس جس وقت کوئی شخص تم میں سے فال بد دیکھے تو کہے اللھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یدفع السیات الا

انت لا حول و لا قوة الا بک ''اے اللہ نیکیاں تو ہی لاتا ہے اور برائیاں تو ہی دفع کرتا ہے نہیں طاقت وقوت مگر تیری مدد سے۔'' ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھ کر کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ عروہ بن عامر نے ابن عباس اور عبید بن رفاعہ سے (حدیث کی) سماعت کی ہے ان سے حبیب نے روایت کی ہے اس بنا پر یہ حدیث مرسل ہوگی اور ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ عروہ بن عامر جہنی ہیں انہوں نے نبیؐ سے مرسل روایت کی ہے اس کو ہم نے ذکر کردیا تاکہ پہچان ہوجائے۔

۳۶۴۳۔ حضرت عروہؓ بن عامر

حضرت عروہؓ بن عامر بن عبید بن رفاعہ ان کو بھی اسماعیلی نے بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عمرو بن دینار سے انہوں نے عروہ ابن عامر بن عبید بن رفاعہ سے روایت کی ہے کہ اسماء بنت عمیس اپنے تین لڑکوں کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان لڑکوں کو افسوں سکھانے کی آپ سے اجازت مانگی آپ نے فرمایا سکھادو۔ اسماعیلی نے کہا ہے کہ عمرو بن دینار نے عروہ بن رفاعہ انصاری سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۴۴۔ حضرت عروہؓ بن عبدالعزیٰ

حضرت عروہؓ بن عبدالعزیٰ بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب یہ مہاجرین حبش سے تھے اور وہیں فوت ہوئے انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی تھی یہ جعفر نے کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ان کو عروہ بن اثاثہ عدوی بیان کیا ہے اور ان کا تذکرہ اس بیان سے پیشتر ہوچکا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ مہاجرین فتح سے تھے مگر وہاں ان کا نسب نہیں بیان کیا پھر یہاں ان کو عروہ بن عبدالعزیٰ کہا ہے اور نسب بھی بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ مہاجرین حبش سے ہیں اور وہ دونوں ایک ہیں حالانکہ وہ ابن اثاثہ بن عبدالعزیٰ ہیں اور ان کے بیان میں ان کا نسب پہلے گزر چکا ہے جس طرح کہ ابوعمر اور زبیر وغیرہما نے ذکر کیا ہے اور شک نہیں کہ ابوموسیٰ نے چونکہ اس تذکرہ میں عروہ کو ابن اثاثہ اور مہاجرین فتح سے لکھا ہوا دیکھا اور ان کا نسب انکو معلوم نہ تھا اور یہاں عروہ کو ابن عبدالعزیٰ لکھا ہوا دیکھا عبدالعزیٰ نام ان کے دادا کا تھا لہٰذا انہوں نے ان دونوں کو دو شخص خیال کیا اگر غور کرتے تو ضرور سمجھ لیتے کہ وہ ایک ہی شخص ہیں اور ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ یہ مہاجرین فتح سے ہیں وہم اور غلطی بعض کاتبوں کی ہے۔ واللہ اعلم اور جس نے صحابہ سے اس شخص کو خیال کیا جو ان عبدالعزیٰ کی طرف منسوب ہیں اور ان کی صلبی اولاد کے صحابی ہونے کا منکر ہے منجملہ ان کے نعمان بن عدی بن نضلہ بن عبدالعزیٰ بن حرثان ہیں نعمان کے اور عبدالعزیٰ کے درمیان میں دو شخص ہیں علی ہذا القیاس اور یہ صرف اس سبب سے کہا جاتا ہے کہ بعض لوگوں نے عروہ و اثاثہ بن عبدالعزیٰ کی طرف منسوب کیا ہے اور زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ ابواثاثہ بن عبدالعزیٰ کے بیٹے عمرو ابن اثاثہ اور عروہ بن اثاثہ اور وہ مہاجرین حبش سے ہیں اور ان کی والدہ نابغہ بنت حرملہ تھیں یہ عمرو بن عاص کے اخیافی بھائی تھے ہم نے ان کو عمرو بن اثاثہ کے نام میں ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۳۶۴۵۔ حضرت عروہؓ بن عیاض

حضرت عروہؓ بن عیاض بن ابی الجعد بارقی ہیں۔ اور بارق (خاندان) ازد سے (ایک بطن) ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ

ارق ایک پہاڑ (کا نام) ہے بعض لوگ قبیلہ ازد کے وہاں فروکش ہوئے تھے پس وہ اس (کے نام) سے منسوب ہو گئے حضرت عمر نے انہیں عروہ کو کوفہ کا قاضی بنایا تھا اور ان کے ساتھ سلمان بن ربیعہ باہلی کو بھی مقرر کیا تھا یہ واقعہ شریح کے قاضی بنانے سے پہلے تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور یہ حدیث ان سے مروی ہے کہ گھوڑی کی پیشانی میں خیر وابستہ ہے اور اس حدیث کو ابن مندہ اور ابونعیم نے عروہ بن الجعد کے بیان میں لکھا ہے اور بعض نے ابن ابی الجعد کہا ہے۔ یہ پہلے گزر چکا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ نہیں کیا حالانکہ ایسے تذکروں کی ان کی عادت ہے۔ عروہ کے پاس ستر گھوڑے رہتے تھے جن لوگوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں کوفہ سے شام کی طرف کوچ کیا تھا یہ ان سب میں بڑے تھے۔

۳۶۴۶۔ حضرت عروہ قشیری رضی اللہ عنہ (کنیت ابوغاضرہ)

حضرت عروہ قشیری رضی اللہ عنہ۔ ان کی کنیت ابوغاضرہ تھی۔ فقیمی تھے فقیم بن دارم تمیمی کی اولاد سے تھے۔ ہم کو ابوالفضل یعنی منصور بن ابی الحسن فقیہ مخزومی نے اپنی سند کو ابویعلی احمد بن علی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عاصم ابن ہلال نے غاضرہ بن عروہ فقیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ کو میرے والد نے خبر دی کہ میں مدینہ آ کر مسجد میں داخل ہوا اور لوگ نماز کا انتظار کر رہے تھے پس ایک شخص ہمارے پاس (مکان سے) باہر آئے ان کے سر سے وضو کے (پانی کے) قطرے ٹپ رہے تھے یا غسل کے پس انہوں نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی جب ہم لوگ نماز پڑھ چکے تو لوگ ان کی طرف کھڑے ہو کر کہنے لگے یارسول اللہ فلاں بات بتایئے فلاں بات بتایئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! اللہ کا دین نہایت آسان ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۴۷۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ قشیری

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ۔ ان کو اسماعیلی نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عروہ قشیری سے روایت کی ہے کہ عروہ نے کہا میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہم کئی خداؤں کی پرستش کیا کرتے تھے ان سے ہم دعا مانگتے تھے مگر ہماری دعا مقبول نہ ہوتی تھی پھر خدا نے آپ کو مبعوث کیا اور ہم کو ان خداؤں سے نجات دی نبی ﷺ نے فرمایا کامیاب ہوا وہ شخص جسے عقل دی گئی بعد اس کے آپ نے میرے لئے دو مرتبہ دعا کی اور مجھے دو کپڑے دیئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث اور کسی سے بھی مروی ہے۔

۳۶۴۸۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بن مالک اسلمی

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بن مالک اسلمی ہیں۔ صحابی تھے اس کو جعفر نے کہا ہے اور کچھ انہوں نے ان کی نسبت ذکر نہیں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۶۴۹۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بن مالک بن شداد

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بن مالک بن شداد بن خزیمہ بعض لوگوں نے جذیمہ بن دراع بن عدی بن دار بن ہانی کہا ہے نبی ﷺ نے

ان کا نام عبدالرحمٰن رکھا تھا اس کو جعفر نے کہا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۶۵۰۔ حضرت عروہؓ مرادی

حضرت عروہؓ مرادی' مرادی ہیں۔جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ ابن منیع نے بخاری سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ یہ کوفہ میں رہتے تھے اور نبی ﷺ سے حدیث بھی روایت کی ہے مگر حدیث کو ذکر نہیں کیا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۶۵۱۔ حضرت عروہؓ بن مرہ

حضرت عروہؓ بن مرہ بن سراقہ انصاری ہیں اوسی ہیں واقعہ خیبر میں شہید ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۶۵۲۔ حضرت عروہؓ بن مسعود

حضرت عروہؓ بن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف بن منبہ بن بکر بن ہوازن بن عکرمہ ابن خصفہ بن قیس عیلان ثقفی ہیں کنیت ان کی ابومسعود تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابویعفور تھی اور ان کی والدہ سبیعہ بنت عبد شمس بن عبدمناف قریشیہ تھیں۔عروہ اور مغیرہ بن شعبہ بن ابی عامر بن مسعود کا سلسلہ نسب مسعود میں جا کر مل جاتا ہے یہ عروہ وہی شخص ہیں کہ جن کو قریش نے نبیؐ کے پاس واقعہ حدیبیہ میں بھیجا تھا یہ (وہاں سے جب) قریش کے پاس واپس آئے تو ان سے کہا کہ تم لوگوں پر ایک واضح امر پیش ہے اس کو قبول کرو۔ہم کو ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے اسحٰق سے روایت کی ہے جب رسول اللہؐ ثقیف سے واپس ہوئے تو عروہ بن مسعود بن معتب بھی آپ کے پیچھے سے چل نکلے پس آنحضرتؐ سے مدینہ میں پہنچنے سے پیشتر ملاقات کی اور اسلام لائے اور دریافت کیا کہ اپنی قوم کی طرف اسلام کے ساتھ لوٹ جاؤں رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا جیسا کہ ان کی قوم بیان کرتی تھی کہ وہ لوگ تم کو قتل کر ڈالیں گے اور رسول اللہ ﷺ نے یہ پہچان لیا کہ ان میں نخوت ہے بوجہ اس کے وہ اس وقت تک اسلام نہ لائے تھے پس عروہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی قوم کی ان کی آنکھوں سے زیادہ محبوب ہوں قوم ان کی تابعدار تھی اور یہ بہت محبوب تھے۔

پس یہ اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلاتے ہوئے چلے اور یہ امید کر لی کہ ان کے مرتبہ کی وجہ سے وہ لوگ ان کی مخالفت نہ کریں گے جب یہ ان سے نزدیک ہوئے اور ان لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا اور ان کو اپنا دین ظاہر کیا۔ان لوگوں نے ہر طرف سے ان کے تیر مارنا شروع کر دیئے پس ایک تیر ایسا پڑا (کہ اس کے صدمہ سے) شہید ہو گئے۔بنو مالک تو یہ خیال کرتے ہیں کہ انہی لوگوں میں سے ایک شخص نے ان کو قتل کیا اور اس کا نام اوس بن عوف تھا اور وہ سالم بن مالک کی اولاد سے تھا اور احلاف کا خیال ہے کہ عتاب بن مالک کی اولاد میں سے وہب بن جابر نے قتل کیا تھا۔عروہ سے کہا گیا کہ تم اپنے خون میں کیا دیکھتے ہو انہوں نے کہا کرامت کہ اسی سے مجھ کو اللہ نے بزرگی دی اللہ برتر نے شہادت کو میرے پاس بھیجا ہے نہیں ہے مجھ میں کوئی چیز لیکن جوان شہیدوں میں تھی جو رسول اللہؐ کے شریک ہو کر اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے قبل اس کے کہ آنحضرتؐ ہجرت کریں پس تم لوگ مجھ کو ان کے ساتھ دفن کر دو پس ان لوگوں نے انہیں کے ساتھ دفن کر دیا پس وہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے حق میں فرمایا تھا کہ عروہ کا حال ان کی قوم میں مثل حال صاحب یٰسین کے ہے ان کی قوم میں اور قتادہ نے اللہ تعالیٰ کے قول لو ؛

نزل هذا القران علی رجل من القریتین عظیم کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ یہ قول ولید بن المغیرہ المخزومی ابو خالد کا تھا وہ کہتا تھا کہ محمد جو کچھ کہتے ہیں اگر حق ہوتا تو قرآن مجھ پر یا عروہ بن مسعود ثقفی پر نازل ہوتا اور دو گاؤں سے مراد مکہ اور طائف ہے اور عروہ حضرت مسیح سے صورت میں مشابہ تھے۔ ان سے حذیفہ بن یمان نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اپنے مردوں کو تم لوگ لا الہ الا اللہ تلقین کرو کیونکہ وہ گناہوں کو ہدم کر دیتا ہے جس طرح بھیہ بنیادوں کو ہدم کر دیتی ہے کہا گیا یا رسول اللہ زندوں کے واسطے اس کی کیا کیفیت ہے آپ نے فرمایا کہ زندوں کے واسطے تو وہ بڑی ہدم کرنے والی چیز ہے۔ عروہ کے ایک بیٹا تھا جس کو لوگ ابو الملیح کہتے تھے وہ اپنے والد کے شہید ہو جانے کے بعد قاربؓ بن اسود کے ساتھ اسلام لایا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۵۳۔ حضرت عروہؓ بن مسعود غفاری

حضرت عروہؓ بن مسعود غفاری' غفاری ہیں ان کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے ان سے شعبی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے ماہ رمضان کی نسبت ایک حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اس کے واسطے ایک سیاق ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ کہا ہے کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ کسی نے ان کا عروہ نام بیان کیا ہو کیونکہ یہ ابن مسعود کہے جاتے ہیں ان ان کا کوئی نام نہیں بیان کیا گیا ہے ہاں بعض لوگوں نے عبداللہ نام بیان کیا ہے ہم اس پہلے تذکرہ میں اس کو ذکر کر چکے ہیں پس اگر قول محفوظ ہے تو وہ ضرور ہی نادر ہے۔

۳۶۵۴۔ حضرت عروہؓ بن مضرس

حضرت عروہؓ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام بن عمرو بن طریف بن عمرو بن ثمامہ بن مالک بن جدعاء بن ذہل بن رومان ابن جندب بن خارجہ بن سعد بن فطرہ بن طی یہ اپنی قوم کے سردار تھے اور ریاست کی وجہ سے عدی بن حاتم سے دشمنی رکھتے تھے۔ ان کے والد بھی بڑی ریاست والے تھے یہ وہی عروہ ہیں جن کے ساتھ خالد بن ولید نے عیینہ بن حصن فزاری کو بھیجا جبکہ انہوں نے ان کو زمانہ ردت میں قید کر کے ابوبکر صدیق کے پاس بھیجا تھا ہم کو اسماعیل بن عبید اور ابراہیم ابن محمد وغیرہما نے اپنی سندوں کو ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد اور زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام طائی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مزدلفہ میں آیا جبکہ آپ نماز ادا کرنے نکلے تھے میں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ میں قبیلہ طی کے پہاڑوں سے آیا ہوں میں نے اپنی سواری کو پست کر دیا ہے اور اپنے آپ کو بہت تکلیف میں ڈالا ہے خدا کی قسم جو پہاڑ مجھ کو ملا میں اس پر ٹھہرا پس کیا میرا حج ہو گیا رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص ہماری اس نماز میں شریک ہو اور ہمارے ساتھ وقوف کرے چلنے کے وقت تک اور اس سے پہلے دن کے وقت یا رات کے وقت عرفہ میں وقوف کر چکا ہو تو اس کا حج پورا ہو گیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۵۵۔ حضرت عروہؓ بن معتب

حضرت عروہؓ بن معتب انصاری ہیں۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے (امام) بخاری نے کہا ہے کہ ان کا شمار تابعین میں ہے اور یہی درست ہے ابن ابی خیثمہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے ان سے ولید بن عامر بن مدنی نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سواری کا مالک اس کے صدر مقام میں بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۵۶۔ حضرت عریبؓ (کنیت ابوعبداللہ)

حضرت عریبؓ۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی ملیکی ہیں۔ اہل شام میں ان کا شمار ہے بخاری نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ صحابی تھے ہم کو محمد بن عمر بن ابی عیسیٰ نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبداللہ حافظ نے وہ کہتے تھے ہمیں خبر دی ابوالقاسم سلیمان بن احمد نے وہ کہتے تھے ہمیں سے احمد بن عبدالرحمٰن بن عفان حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوجعفر نفیلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو سعد ابن سنان نے یزید بن عبداللہ بن عریب نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا یہ آیت الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار سر او علانیہ ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے جو جہاد فی سبیل اللہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۵۷۔ حضرت عریبؓ بن عبد کلال

حضرت عریبؓ بن عبد کلال بن عریب بن سرح مدل بن ذی رعین حمیری کی اولاد سے ہیں نبیؐ نے ان کے اور ان کے بھائی حارث بن عبد کلال کی طرف تحریر لکھی تھی اور حکومت حمیر ان دونوں کے متعلق تھی۔ اس کو کلبی نے کہا ہے ان کے بھائی کے تذکرہ میں اس سے زیادہ بیان ہوا ہے۔

باب العین والسین

۳۶۵۸۔ حضرت عسؓ عذری

حضرت عسؓ۔ عذری ہیں۔ اور بعض لوگوں ان کو غفاری کہتے ہیں انہوں نے نبیؐ سے ایک زمین وادی قریٰ میں مانگی تھی جو آپ نے انہیں دے دی تھی اسی وجہ سے اس زمین کا نام بویرہ عس مشہور ہوا۔ یہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کو غزوۂ تبوک میں دیکھا تھا آپ نے مسجد وادی القریٰ میں نماز پڑھی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے اسی طرح عس کے نام میں لکھا ہے اور ابوعمر نے عُنیر کے نام میں بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر اس میں اختلاف ہے امیر ابونصر نے عنتر لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ عذری ہیں اور صحابی ہیں ان کی حدیث ابوحاتم رازی نے روایت کی ہے بعض لوگون کا بیان ہے کہ وہی اس کے ساتھ متفرد ہیں اور عبدالغنی بن سعید نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا نام عس بیان کیا ہے اور یہ نسبت عنتر کے وہ صحیح ہے مگر ابوعمر کی کتاب استیعاب کے کئے صحیح نسخوں میں میں نے عنتر لکھا ہوا دیکھا ہے۔ واللہ اعلم

۳۶۵۹۔حضرت عسجدیؓ بن مانع

حضرت عسجدیؓ بن مانع سکسکی۔ان کا شمار نبی ﷺ کے اصحابہ میں ہے فتح مصر میں شریک تھے اہل مصر میں مشہور ہیں یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۶۶۰۔حضرت عسعسؓ بن سلامہ

حضرت عسعسؓ بن سلامہ تمیمی ہیں بصری تھے بصرہ میں رہتے تھے ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے ان سے حسن اور ازرق بن قیس حارثی نے روایت کی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے خود حدیث نہیں سنی ان کی حدیث مرسل ان کی کنیت ابو صفرہ تھی بعض نے کہا ہے کہ ابوصفیر اور بعض نے کہا کہ ابوسفرہ تھی۔شعبہ نے ازرق بن قیس سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں عسعس بن سلامہ کو کہتے ہوئے سنا کہ اصحاب نبیؐ میں سے ایک شخص پہاڑ میں عبادت کرنے کو چلے آئے پس (وہیں) گم ہو گئے پھر وہ ڈھونڈھے گئے اور نبیؐ کے حضور میں حاضر کئے گئے انہوں نے عرض کیا کہ میں نے نذر مانی تھی کہ میں گوشہ نشینی کرلوں گا اور عبادت کیا کروں گا نبیؐ نے فرمایا ایسا نہ کرو یا یہ فرمایا کہ کوئی ایسا نہ کرے یہی تین بار فرمایا (پھر فرمایا کہ) اسلامی مقامات (کیونکہ اسلامی مقامات میں رہنے سے یا تو خود اس کو مسلمانوں سے دینی نفع پہنچے گا یا اس سے دوسرے مسلمان کو نفع اٹھائیں گے۔) میں ایک تھوڑی دیر ٹھہرنا بہتر ہے تنہائی میں چالیس برس عبادت کرنے سے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب العین والصاد

۳۶۶۱۔حضرت عصام مزنیؓ

حضرت عصام مزنیؓ۔مزنی ہیں صحابی تھے۔ہم کو ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سندوں کے ساتھ محمد بن عیسیٰ بن سورہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن عیینہ نے عبدالملک بن نوفل بن مساحق سے انہوں نے بن عصام مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا اور وہ صحابی تھے فرماتے تھے کہ نبیؐ نے جب (کہیں) لشکر بھیجا تھا تو آپ نے فرمایا کہ تم جب مسجد دیکھو یا (شک راوی ہے) موذن (کی اذان) کو سنو تو (اس وقت) تم کسی کو قتل نہ کرو۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۶۲۔حضرت عصمہؓ بن ابیر

حضرت عصمہؓ بن ابیر بن زید بن عبداللہ بن صریم بن وائلہ بن عمرو بن عبداللہ بن لوئی بن عمرو بن حارث بن تیم بن عبدمناۃ بن اُدّ بن طابخہ بن الیاس بن مضر تیمی تیم ربابی ہیں یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی قوم بنی تیم بن عبدمناہ کے اسلام کی خبر لے کر آئے تھے۔یہ تیم تمیم بن مرہ بن اُدّ بن طابخہ کے چچازاد بھائی تھے یہ عصمہ سجاح کے کارزار میں شریک تھے (کیونکہ) اس نے حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔یہ ان دنوں بنی عبدمناہ کے سردار تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۶۶۳۔ حضرت عصمہ ؓ اسدی

حضرت عصمہ ؓ۔ اسدی تھے اسد بن خزیمہ کی اولاد سے تھے غزوۂ بدر میں شریک تھے اور بنی مازن بن نجار کے حلیف تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے ان کا نام عصیمہ بھی بیان کیا گیا ہے عصیمہ کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا حال بیان کیا جائے گا۔

۳۶۶۴۔ حضرت عصمہ ؓ انصاری

حضرت عصمہ ؓ۔ انصاری ہیں یہ بنی مالک بن نجار کے حلیف تھے اور قبیلہ اشجع سے تھے۔ ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔ ان کے نسب میں بھی جو کچھ کلام ہے انشاء اللہ تعالیٰ عصیمہ کے نام میں ذکر کیا جائے گا۔

۳۶۶۵۔ حضرت عصمہ ؓ بن حصین

حضرت عصمہ ؓ بن حصین یہ اکثر اپنے دادا کی طرف منسوب کئے گئے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ عصمہ بن وبرہ بن خالد بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج اکبر انصاری خزرجی ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے اس کو موسیٰ بن عقبہ اور واقدی اور ابن عمارہ نے بیان کیا ہے مگر ابن اسحٰق اور ابومعشر نے ان کو اہل بدر سے نہیں کہا ہے۔ ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جو لوگ غزوۂ بدر میں شریک تھے ان میں ہبیل اور عصمہ بھی تھے دونوں جو وبرہ کے بیٹے اور عوف بن خزرج کے خاندان سے تھے اسی طرح ان کو ابن کلبی نے بھی کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۶۶۶۔ حضرت عصمہ ؓ بن رباب

حضرت عصمہ ؓ بن ریاب بن حنیف بن رباب بن حارث بن امیہ بن زید یہ غزوۂ حدیبیہ میں شریک تھے۔ انہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی اس کے بعد تمام غزوات میں شریک تھے اور واقعہ یمامہ میں شہید ہوئے تھے ان کو ابن دباغ اندلسی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے بیان کیا ہے۔

۳۶۶۷۔ حضرت عصمہ ؓ بن سرح

حضرت عصمہ ؓ بن سرح۔ یہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک تھا۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور ان کو ابواحمد عسکری نے ذکر کر کے کہا ہے کہ یہ عصمہ بن سرج ہیں۔

۳۶۶۸۔ حضرت عصمہ ؓ بن قیس ہوزنی

حضرت عصمہ ؓ بن قیس۔ ہوزنی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ سلمی ہیں ان نام عصیہ تھا رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عصمہ رکھا ان سے ازہر بن عبداللہ نے روایت کی ہے کہ یہ فتنہ مشرق سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے ان سے کہا گیا کہ فتنہ مغرب کی کیا کیفیت ہے انہوں نے کہا وہ بہت بڑا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۶۹۔حضرت عصمہؓ بن مالک انصاری

حضرت عصمہؓ بن مالک انصاری خطمی ہیں۔ اس کو ابونعیم اور ابوعمر نے کہا ہے لیکن ابوعمر نے ان کا نسب نہیں بیان کیا ہے اور ابونعیم نے ان کا نسب بیان کیا ہے کہ عصمہ بن مالک بن امیہ بن نسیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف اور انہیں کے مانند ابن مندہ نے بھی ان کا نسب بیان کیا ہے لیکن کہا ہے کہ خشعمی تھے ان سے عبداللہ بن موہب نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے اس کا دنیا میں رہنا جو حق کلام کرے اور اس سے باطل کو رد کرے اور حق کی تائید کرے میرے ساتھ ہجرت کرنے سے افضل ہے۔ نیز ان سے روایت کی ہے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا طلاق کا اختیار اسی کو ہے جس ہاتھ میں عورت کی پنڈلی ہے (یعنی شوہر کو طلاق کا اختیار ہے غیر کو اختیار نہیں) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ خشعمی ہیں ان کی غلطی ہے اور یہ نسب جس کو انہوں نے بیان کیا ہے انصار میں مشہور ہے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے اور ناسخ کی بھی غلطی نہیں ہے کیونکہ میں نے اس کو بہت سے صحیح نسخوں میں دیکھا ہے (بنابریں وجہ) میں نہیں جانتا ہوں کہ ابن مندہ نے (خشعمی ہونا) کہاں سے کہہ دیا۔

۳۶۷۰۔حضرت عصمہؓ بن مدرک

حضرت عصمہؓ بن مدرک انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ دھوپ میں بیٹھنے سے ناخوش ہوتے تھے اور اس کو نعیم بن حماد نے زاجر بن صلت سے انہوں نے بسطام بن عبید سے انہوں نے عصمہ بن مدرک سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۳۶۷۱۔حضرت عصیمہؓ اسدی

حضرت عصیمہؓ اسدی۔ یہ عصیمہ اسدی اسد بن خزیمہ کی اولاد سے تھے۔ اور بنی مازن بن نجار کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور ان کو ابونعیم اور ابن مندہ نے عصمہ کہا ہے اور (بیان کیا ہے کہ) کہا گیا ہے (کہ یہ) عصیمہ ہیں غزوۂ بدر میں شریک تھے (یہ) ابن شہاب و ابن اسحٰق کے قول میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا کہ ابوعبداللہ بن مندہ نے ان کا تذکرہ عصمہ کے نام میں لکھا ہے۔

۳۶۷۲۔حضرت عصیمہؓ اشجعی

حضرت عصیمہؓ۔ یہ اشجعی ہیں۔ بنی سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر اور احد اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک رہے۔ حضرت معاویہ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ذکر کیا ہے کہ عصمہ انصاری بنی مالک بن نجار کے حلیف تھے اور کہا ہے کہ یہ اشجعی ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور وہ یہی ہیں اگر یہ کہتے اس ترجمہ میں کہ عصمہ مگر بعض نے عصیمہ کہا ہے اپنی عادت کے موافق تو بہتر ہوتا۔ واللہ اعلم

باب العین والطاء

۳۶۷۳۔ حضرت عطاءؓ بن ابراہیم

حضرت عطاءؓ بن ابراہیم اور بعض نے کہا ہے کہ یہ ابراہیم بن عطا ثقفی ہیں ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ہم کو یحییٰ بن محمود نے سند کو ابن ابی عاصم تک پہنچا کر اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن حلوانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن مسلم بن ہرمز نے یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن عطا بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے نقل کر کے بیان کیا اور وہ طائف کے رہنے والوں میں سے تھے۔ وہ کہتے تھے میں نے نبی ﷺ کو مقام منیٰ میں لوگوں سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! اپنے جوتوں میں دو تسمے لگایا کرو۔ ابو عاصم نے کہا ہے کہ ہم ان کو یحییٰ بن ابراہیم بن عطا کہتے تھے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ ان کا نام یحییٰ بن عطا بن ابراہیم ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا اس طرح لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ عطا ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ جوتے میں دو تسمے لگایا کرو۔ اس کو ابو عاصم نبیل نے عبداللہ بن مسلم بن ہرمز سے انہوں نے یحییٰ بن ابراہیم بن عطا سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے کہا ہے کہ جوتی میں دو تسمہ لگایا کرو۔

۳۶۷۴۔ حضرت عطاءؓ بن عبیداللہ

حضرت عطاءؓ بن عبیداللہ شیبی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ عطا بن نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی بن کلاب قریشی عبدری ہیں۔ ان کا نسب ابو بکر طلحی نے اس طرح بیان کیا ہے یہ کوفہ میں رہتے تھے ان سے فطر بن خلیفہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو مقام (کعبہ) میں دیکھا تھا کہ آپ کا جوتا بغیر بال کے چمڑے کا تھا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔

۳۶۷۵۔ حضرت عطاءؓ (کنیت ابو عبداللہ)

حضرت عطاءؓ۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے کہ عطا نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا موذن (کی حالت) اپنی اذان اور اقامت کے درمیان مثل (اس شخص کے ہے جو کہ) اللہ کی راہ میں (کشتہ ہو کر) اپنے خون میں تڑپتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۳۶۷۶۔ حضرت عطاءؓ مزنی

حضرت عطاءؓ۔ مزنی ہیں۔ سفیان بن عیینہ نے عبدالملک بن نوفل سے انہوں نے ابن عطا مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے جب ایک چھوٹا سا لشکر (کسی طرف) بھیجا تو آپ نے اس کے آدمیوں سے یہ وصیت کی کہ جب تم لوگ مسجد دیکھو تو (وہاں) کسی کو قتل نہ کرنا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر دونوں نے کہا ہے کہ سند میں یہ غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ ابن عصام مزنی نے عصام مزنی سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔

۳۶۷۷۔ حضرت عطاءؓ بن یعقوب

حضرت عطاءؓ بن یعقوب۔ ابن سباع کے غلام تھے۔ ان کو ابن مندہ نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے مگر معرفت صحابہ میں ان کو نہیں بیان کیا ہے نبی ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا (ان کی یہ عادت تھی) کہ اپنے سر کو آسمان کی طرف (کبھی) نہ اٹھاتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۷۸۔ حضرت عطاردؓ بن برز

حضرت عطاردؓ بن برز۔ ابوعشراء دارمی کے والد تھے ان سے ان کے بیٹے ابوعشراءؒ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ سوائے حلق اور لبہ کے (کسی دوسرے مقام پر زخم لگانے سے) کیا ذبح نہیں ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ذبیحہ کی ران میں برچھا مار دو تب بھی تم کو کافی ہے۔ اور ہم ان کا تذکرہ لکھ چکے ہیں۔

۳۶۷۹۔ حضرت عطاردؓ بن حاجب

حضرت عطاردؓ بن حاجب بن زرارہ بن عدس بن زید بن عبداللہ بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم تمیمی ہیں یہ رسول اللہؐ کے پاس ایک گروہ سرداران تمیم کے ساتھ وفد ہو کر آئے تھے ان میں سے اقرع بن حابس اور زبرقان بن بدر اور قیس بن عاصم وغیرہم تھے۔ یہ سب اسلام لائے۔ یہ ۹ ہجری کا واقعہ تھا اور کہا گیا ہے کہ ۱۰ ہجری کا واقعہ تھا مگر پہلا قول صحیح ہے اور یہ اپنی قوم کے سردار تھے۔ یہ عطارد وہی شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہؐ کو وہ ریشمی کپڑا ہدیتاً دیا تھا جوان کو کسریٰ نے پہننے کے لئے دیا تھا صحابہ نے اس کپڑے کو دیکھ کر تعجب کیا تو آپ نے فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں پھر فرمایا کہ تم لوگ اس کو ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ میرے واسطے اس کے عوض میں ایک کرتہ بھیج دیں جب سجاح تیمیہ نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا تو یہ ان لوگوں میں تھے جن لوگوں نے اس کی پیروی کی تھی اور یہی اس شعر کے کہنے والے ہیں

امست نبیتنا انثی نطیف بھا　　　واصبحت انبیاء الناس ذکرانا

ہماری نبی ایک عورت ہے جس کو ہم لئے پھرتے ہیں اور تمام لوگوں کے نبی مرد ہوا کرتے ہیں۔

پھر یہ اسلام لائے اور ان کا اچھا اسلام ہوا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۸۰۔ حضرت عطیہؓ بن بسر مازنی

حضرت عطیہؓ بن بسر۔ مازنی ہیں عبداللہ بن بسر کے بھائی تھے۔ شام میں رہتے تھے۔ ہم کو ابوالفضل یعنی منصور بن ابوالحسن مخزومی نے اپنی سند کو ابویعلی موصلی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بیان کیا کہ ابوطالب یعنی عبدالجبار بن عاصم نے کہا ہے۔ کہ ہم سے بقیہ بن عبدالولید نے معاویہ بن یحییٰ سے انہوں نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے غضیف بن حارث سے انہوں نے عطیہ بن بسر مازنی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے (ایک دن) عکاف بن وداعہ ہلالی رسول اللہؐ کے

پاس حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کیا تمہاری زوجہ ہے اور پوری حدیث بیان کیا۔ وہ عکاف بن وداعہ ہلالی کے تذکرہ میں بیان ہوگی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۸۱۔ حضرت عطیہؓ بن حصن

حضرت عطیہؓ بن حصن بن ضباب تغلبی ہیں۔ مالک بن عدی بن زید کی اولاد سے تھے۔ رسول اللہؐ کے پاس وفد میں آئے تھے اور واقعہ قادسیہ میں (قبیلہ) تغلب اور نمر اور ایاد پر سردار تھے۔ اس کو ابن دباغ نے سیف بن عمر سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

۳۶۸۲۔ حضرت عطیہؓ بن سفیان

حضرت عطیہؓ بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی حجازی ہیں۔ اور بعض نے ان کو سفیان بن عطیہ کہا ہے۔ ہم کو عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ بن مالک سے انہوں نے عطیہ بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ماہ رمضان میں ثقیف کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے ان کے واسطے مسجد میں ایک خیمہ نصب کرا دیا جب وہ لوگ اسلام لائے تو آپ کے ساتھ انہوں نے روزہ رکھا مگر ابن اسحٰق نے یہ نہیں ذکر کیا ہے کہ آپ نے ماہ رمضان کے ایام گذشتہ کی قضا کا ان کو حکم دیا اور اس کو زیاد بکائی اور ابراہیم بن مختار نے عیسیٰ بن عبداللہ سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ علقمہ بن سفیان سے روایت کی گئی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ عطیہ سے روایت کی گئی ہے اور انہوں نے اپنے بعض وفد سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۶۸۳۔ حضرت عطیہؓ بن عازب

حضرت عطیہؓ بن عازب بن عفیف نضری ہیں۔ لوگوں نے ان کو صحابی کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس کے سوا میں کچھ اور نہیں جانتا ہوں اور حضرت عائشہ سے ان کا نام عفیف روایت کیا ہے اس کو ابونضر نے بیان کر کے کہا ہے کہ یہ صحابی تھے شام میں رہتے تھے۔

۳۶۸۴۔ حضرت عطیہؓ بن عامر

حضرت عطیہؓ بن عامر۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان سے شریح بن عبید نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کے تحفہ سے خوش ہوتے تھے تو اس کو نماز کا حکم فرماتے تھے۔ ان کا نام عطیہ ہی بیان کیا گیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ عقبہ بن عامر۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۶۸۵۔ حضرت عطیہؓ بن عروہ

حضرت عطیہؓ بن عروہ سعدی ہیں۔ سعد بن بکر کے خاندان سے تھے ان کی حدیث ان کی اولاد سے مروی ہے۔ عروہ بن محمد بن عطیہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ میں رسول اللہؐ کے پاس بنی سعد بن بکر کے لوگوں کے ساتھ آیا اور میں ان سب میں بہت چھوٹا تھا چنانچہ ان لوگوں نے مجھ کو اپنے قافلہ میں چھوڑ دیا اور خود نبی ﷺ کی خدمت میں گئے

اور اپنی حاجتیں بیان کیں آپ نے فرمایا کیا تم میں اور کوئی بھی باقی ہے ان سب نے کہا کہ ہاں ایک لڑکا ہمارے قافلہ میں ہے تو آپ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ وہ لوگ مجھ کو رسول اللہؐ کے پاس بھیج دیں پس ان لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تم رسول اللہؐ کے پاس جاؤ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کے دینے والے کا ہاتھ بہت بلند ہے اور سوال کرنے والے کا ہاتھ بہت نیچا ہے۔ اسماعیل بن عبید اللہ نے عطیہ بن عمرو سے انہوں نے نبیؐ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ عروہ بن محمد بن عطیہ مروان بن محمد کی طرف سے لشکر پر سردار تھے اور یہ وہی ہیں جنہوں نے ابوحمزہ خارجی کو اور طالب حق کو (یہ اعور ہیں یمن میں رہتے تھے۔) قتل کیا تھا ہم کو ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند کو ابوداؤد بن اشعث تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن حلف اور حسن بن علی معنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابووائل قصہ گو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم عروہ بن محمد سعدی کے پاس (ایک مرتبہ) آئے تو ان سے ایک شخص گفتگو کر رہا تھا ان کو غصہ آ گیا (فوراً) وہ کھڑے ہو گئے اور وضو کیا اور کہا کہ مجھ سے میرے والد نے میرے دادا عطیہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ غصہ شیطان سے (پیدا) ہوتا ہے اور شیطان آگ سے (پیدا) ہے اور آگ کسی چیز سے نہیں گل ہوتی ہے لیکن پانی سے لہٰذا جب تم کو غصہ آئے تو وضو کیا کرو۔ واللہ اعلم

۳۶۸۶۔ حضرت عطیہؓ بن عفیف

حضرت عطیہؓ بن عفیف۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی (روایت کردہ) حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ اس کو ابوزکریا ابن مندہ نے کہا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ان کو بعض محدثین نے ذکر کیا ہے اور اس کو حسن بن سفیان پر حوالہ کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ وہ عطیہ بن عازب بن عفیف وہ شخص ہیں جن کو ہم نے ذکر کیا ہے اور وہاں پر ان کے دادا تک ان کا نسب بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۶۸۷۔ حضرت عطیہؓ بن عمرو

حضرت عطیہؓ بن عمرو بن حشم جعفر نے کہا ہے کہ یہ مدینہ میں رہتے تھے میں خیال کرتا ہوں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے اس کو ابن منیع نے کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۶۸۸۔ حضرت عطیہؓ بن عمرو غفاری

حضرت عطیہؓ بن عمرو۔ یہ حکم بن عمرو غفاری کے بھائی تھے۔ اس کو ابن شاہین نے کہا ہے احمد بن سیار مروزی نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے کہا ہے کہ حکم بن عمرو کے ایک بھائی تھے لوگ ان کو عطیہ بن عمرو کہتے تھے وہ مروہ میں مرے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے اور ان دونوں کے ایک بھائی رافع بن عمرو تھے علی بن مجاہد نے کہا ہے حکم بن عمرو مروہ میں مرے تھے۔ ان کی اور ان کے بھائی عطیہ بن عمرو کی قبر وہیں ہے اور وہ صحابی تھے۔ نیز ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۶۸۹۔ حضرت عطیہ رض قرظی

حضرت عطیہ رض۔ قرظی ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپ سے حدیث بھی سنی تھی یہ کوفہ میں فروکش تھے ان کا نسب مشہور نہیں ہے ان سے مجاہد اور عبدالملک بن عمیر نے روایت کی ہے ہم کو عبدالوہاب بن ابی منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو غالب ماوردی نے اپنی سند کو سلیمان بن اشعث تک مناولتہً پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالملک بن عمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عطیہ قرظی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ قیدیان قریظہ میں سے میں بھی تھا پس لوگ دیکھے جاتے تھے جس کے زیر ناف بال نکل آئے تھے وہ قتل کر دیا جاتا تھا اور جس کے نہ نکلے تھے وہ قتل نہیں کیا جاتا تھا اور میں ان میں سے تھا جن کے بال نہیں تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۹۰۔ حضرت عطیہ رض بن نویرہ

حضرت عطیہ رض بن نویرہ بن عامر بن عطیہ بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ انصاری بیاضی ہیں یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے ابن کلبی نے بھی یوں ہی ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔

۳۶۹۱۔ حضرت عطیہ رض

حضرت عطیہ رض۔ ان کو اسماعیلی نے صحابہ میں بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عمیر یعنی ابو عرفجہ سے انہوں نے عطیہ سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ (ایک روز) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے وہ حلوا بنا رہی تھیں پس آپ بیٹھ گئے یہاں تک کہ وہ بنا چکیں اور حضرت فاطمہ کے پاس حسن و حسین تھے پس نبی ﷺ نے فرمایا کہ علی کو بلا بھیجو پس علی رضی اللہ عنہ آئے سب نے حلوا کھایا پھر اس بستر کو جس پر وہ سب بیٹھے تھے آپ نے کھینچ کر سب پر ڈال دیا پھر فرمایا اے اللہ یہ میرے گھر والے ہیں ان سے پلیدی کو دور کر دے اور ان کو خوب پاک کر دے۔ (اس دعا کو) حضرت ام سلمہ نے سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی ان کے ساتھ ہوں آپ نے فرمایا کہ تم (ان سے) بہتری پر ہو۔ (بہتری پر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ حقیقتاً اس آیت کی فضیلت میں داخل ہو کیونکہ اہل بیت کا لفظ حقیقتاً ازواج ہی کے لئے ہے ازواج کے علاوہ اور لوگوں پر اس لفظ کا اطلاق مجاز ہے۔)

باب العین والفاء

۳۶۹۲۔ حضرت عفان رض بن بجیر

حضرت عفان رض بن بجیر سلمی ہیں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ عفان بن عتر سلمی ہیں جو اصحاب رسول حمص میں فروکش تھے۔ ان میں ان کا بھی تذکرہ ہے ان سے جبیر بن نفیر اور خالد بن معدان نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۶۹۳۔ حضرت عفان ؓ بن حبیب

حضرت عفان ؓ بن حبیب۔ ان کو زکریا نے بیان ہے اور کہا ہے کہ صحابی تھے ان سے ان کے بیٹے داؤد نے روایت کی ہے مگر ابوزکریا نے ان کی روایت کردہ کوئی حدیث نہیں بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۶۹۴۔ حضرت عفیر ؓ بن ابی عفیر

حضرت عفیر ؓ بن ابی عفیر انصاری ہیں۔ ان سے ایک حدیث مروی ہے۔ ہم کو یحییٰ بن ابی الرجا نے اپنی سند کو ابن ابی عاصم تک پہنچا کر اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے یزید بن ہارون سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن ابن ابی بکر نے محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق ؓ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے ایک عربی سے جس کو لوگ عفیر یا عفیر کہتے تھے فرمایا کہ تم نے رسول اللہ ؐ کو دوستی کی نسبت کہتے ہوئے کیا سنا ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ؐ کو فرماتے سنا ہے کہ دوستی میراث (یعنی دوستی دشمنی منجانب اللہ پیدا ہوتی ہے کسی چیز سے نہیں۔) میں ملتی ہے اور دشمنی بھی میراث میں ملتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۶۹۵۔ حضرت عفیف ؓ بن حارث

حضرت عفیف ؓ بن حارث یمانی ہیں طبرانی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ معافی بن عمران نے ابوبکر شیبانی سے انہوں نے حبیب بن عبید سے انہوں نے عفیف بن حارث یمانی سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس امت نے نبی کے بعد کوئی بدعت دین میں پیدا کی ہو اس نے اسی درجہ کی ایک سنت بھی ضرور ضائع کی۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اسی طرح ان کو طبرانی نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے ان کی پیروی کی ہے اور ان دونوں نے ان کے نام میں تصحیف کی ہے ان کا صحیح نام غضیف بن حارث ثمالی ہیں اور شیبانی بھی تصحیف ہے صحیح نام ابوبکر بن ابی مریم غسانی ہے۔

۳۶۹۶۔ حضرت عفیف ؓ کندی

حضرت عفیف ؓ کندی۔ کندی ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عفیف بن قیس بن معدیکرب ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ عفیف بن معدی کرب ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عفیف کندی جو کہ صحابی تھے ان عفیف بن معدیکرب کے علاوہ ہیں جنہوں نے حضرت عمر سے روایت نقل کی ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں اس کو ابوعمر نے کہا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عفیف ابن قیس کندی اشعث بن قیس کے اخیافی بھائی تھے اور چچازاد بھائی تھے بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کا نام عفیف بن قیس ہے اس میں انہوں نے غلطی کی کیونکہ وہ عفیف بن معدیکرب ہیں۔ ان سے یحییٰ اور ان کے بیٹے ایاس نے روایت کی ہے۔ ہم کو ابوالربیع یعنی سلیمان بن ابی البرکات یعنی محمد بن محمد بن حسین بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابونصر یعنی احمد بن عبدالباقی بن حسن بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد ابن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی یعنی احمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن صالح ازدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن خثیم ہلالی

نے اسد بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے ابن یحیٰ بن عفیف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عفیف سے نقل کر کے بیان کیا کہ میں جاہلیت کے زمانے میں مکہ میں آیا اور یہ ارادہ کیا کہ اپنے اعزا کے واسطے کچھ کپڑا اور ان کے واسطے کچھ خوشبو خرید لوں پس میں عباس بن عبدالمطلب کے پاس آیا اور ایک سوداگر بھی تھا پس میں ان کے پاس ایسے مقام پر بیٹھ گیا جہاں سے کعبہ دکھائی دیتا تھا اور اس وقت آفتاب قریب سمت الراس کے تھا پس تھوڑی دیر کے بعد جب دوپہر ڈھل گئی تو میں نے دیکھا کہ ایک جوان آیا اس نے آسمان کو دیکھا اور کعبہ کے روبرو کھڑا ہو گیا تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک لڑکا آیا اور اس شخص کے داہنی طرف کھڑا ہوا پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک عورت آ کر ان کے پیچھے کھڑی ہو گئی پھر اس جوان نے رکوع کیا پس اس لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا پھر وہ جوان رکوع سے اٹھا وہ لڑکا اور عورت بھی اٹھی پھر اس جوان نے سجدہ کیا اور اس لڑکے اور عورت نے بھی سجدہ کیا پس میں نے (یہ دیکھ کر) کہا کہ اے عباس (یہ) عجیب واقعہ ہے عباس نے کہا (ہاں) یہ بڑا واقعہ ہے تم جانتے ہو کہ یہ جوان کون شخص ہے میں نے کہا میں نہیں جانتا ہوں انہوں نے کہا کہ یہ محمد بن عبداللہ ہیں میرے بھتیجے اور کیا تم جانتے ہو کہ یہ لڑکا کون ہے یہ علی میرے بھائی کا لڑکا ہے اور جانتے ہو کہ یہ عورت کون ہے یہ خدیجہ بنت خویلد محمد کی بیوی ہیں میرے اس بھتیجے نے مجھ کو خبر دی ہے کہ اس کا پروردگار آسمان و زمین کا پروردگار ہے اس نے اس کو اس دین کا حکم دیا ہے جس پر وہ (قائم) ہے خدا کی قسم زمین پر کوئی شخص سوا ان تین شخصوں کے اس دین پر نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب العین والقاف

۳۶۹۷۔ حضرت عقبہؓ (کنیت ابوعبدالرحمٰن)

حضرت عقبہؓ۔ یہ جبر بن عتیک کے غلام تھے۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی یہ اپنے آقا کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک تھے ہم کو منصور بن ابی الحسن دینی نے اپنی سند کو ابواحمد بن علی بن مثنیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحٰق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے داؤد بن حصین نے عبدالرحمٰن بن عقبہ سے انہوں نے اپنے والد عقبہ سے جو جبر بن عتیک کے غلام تھے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ غزوۂ احد میں اپنے آقا کے ساتھ میں شریک تھا اور اس میں مشرکوں کے ایک آدمی کو میں نے مارا جب میں نے اس کو قتل کیا تو اس سے میں نے کہا کہ لے (یہ حملہ) جا) اور میں ایک فارسی کا لڑکا ہوں۔ یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ (یہ حملہ) لے مجھ سے میں انصاری لڑکا ہوں کیونکہ جو غلام جس قوم کا ہوتا ہے اسی سے منسوب ہوتا ہے اور اس کو جریر بن حازم نے داؤد سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی عقبہ نے ابی عقبہ سے اسی طرح نقل کر کے روایت کی ہے اور اس کو یحییٰ بن علاء نے داؤد سے انہوں نے عقبہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابن مندہ نے کہا ہے کہ عقبہ یعنی ابوعبدالرحمٰن جہنی جبر بن عتیک کے غلام تھے اور ان کا یہ قول ان کی طرف منسوب کیا ہے کہ میں غلام فارسی ہوں اور ایک دوسری حدیث بھی روایت کی ہے کہ جس مسلمان نے مجھ کو دیکھا ہے وہ دوزخ میں نہ ڈالا جائے گا اس کے متعلق جو باتیں باقی ہیں وہ ابوعبدالرحمٰن جہنی کے نام میں ذکر ہوں گی۔

۳۶۹۸۔ حضرت عقبہؓ بن حارث

حضرت عقبہؓ بن حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف بن قصی قریشی نوفلی ہیں۔ان کی کنیت ابوسروعہ تھی۔ان کی والدہ بنت عیاض ابن رافع خاندان خزاعہ سے ایک عورت تھیں یہ بقول مصعب مکہ میں رہتے تھے اور یہی اہل حدیث کا بھی قول ہے لیکن اہل نسب کہتے ہیں کہ عقبہ ابوسروعہ کے بھائی ہیں اور یہ دونوں فتح مکہ کے زمانے میں ساتھ ہی ایمان لائے تھے۔یہ قول بہت صحیح ہے زبیر نے کہا ہے کہ انہوں نے ہی خبیب بن عدی یعنی ابوسروعہ کو قتل کیا تھا۔ہم کو ابراہیم بن محمد اور اسماعیل وغیرہما نے اپنی سندوں کو ابوعیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبید بن ابی مریم نے عقبہ بن حارث سے نقل کر کے بیان کیا (راوی) نے کہا اور میں نے عقبہ سے سنا لیکن عبیداللہ کی حدیث زیادہ یاد ہے وہ کہتے تھے میں نے ایک عورت سے نکاح کیا پس ہمارے پاس ایک کالی سی عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے چنانچہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے عرض کیا کہ میں نے فلاں عورت بنت فلاں سے نکاح کیا پس ایک کالی سی عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے حالانکہ وہ جھوٹی ہی آپ نے یہ سن کر میری طرف سے منہ پھیر لیا پھر میں دوسری طرف سے آپ کے سامنے گیا اور عرض کیا کہ وہ عورت جھوٹی ہے آپ نے فرمایا کیسے وہ بیان کرتی ہے کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا پس اس عورت کو چھوڑ دو اور جس عورت سے انہوں نے نکاح کیا تھا ان کا نام ام یحییٰ بنت ابی اہاب تھا۔یہ عقبہ وہی شخص ہیں جنہوں نے عبدالرحمٰن بن عمر بن خطاب کے ساتھ مصر میں شراب پی تھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۹۹۔ حضرت عقبہؓ بن حلیس

حضرت عقبہؓ بن حلیس بن نصر بن دہمان بن بصار بن سبیع بن بکر بن اشجع اشجعی تھے۔ان کا لقب مذبح تھا کیونکہ انہوں نے واقعہ رقم میں قیدوں کو ذبح کیا تھا۔یہ اول ہی زمانہ میں اسلام لائے تھے۔نبی ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔اس کو ابن ہشام ابن کلبی نے کہا ہے اور ان کے دادا نصر بن دہمان وہ شخص ہیں جن کی عمر زیادہ تھی اور ان کے بال دوبارہ سیاہ ہو گئے تھے اور دانت بھی نکل آئے تھے ان کے حق میں کہا گیا ہے:

ونصر بن دھمان الھنیدة عاشھا　　　وستین عاما ثم قوم فانصاتا

نصر بن دہمان بہت دنوں تک زندہ رہے ساٹھ برس کی عمر کے بعد پھر وہ جوان ہو گئے۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۰۰۔ حضرت عقبہؓ بن حنظلیہ

حضرت عقبہؓ بن حنظلیہ۔صحابی تھے۔ان کے بھائی سہل کے نام میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ان کو ابن دباغ نے ذکر کیا ہے۔

۳۷۰۱۔ حضرت عقبہ ؓ بن رافع

حضرت عقبہ ؓ بن رافع بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابن نافع بن عبدالقیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن حارث بن عامر بن فہر قریشی فہری ہیں فتح مصر میں شریک تھے اور (ملک) مغرب پر بادشاہ تھے اور افریقہ میں شہید ہوئے اس کو ابونعیم نے کہا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عقبہ بن رافع ہیں ابونعیم نے ان کو اور عقبہ بن نافع کو ایک کر دیا ہے مگر ظاہر یہ ہے کہ یہ دونوں دو شخص ہیں ہم کو ابوالفضل بن ابی الحسن طبری مخزومی نے اپنی سند کو ابویعلی احمد بن علی بن مثنی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے کامل بن طلحہ جحدری نے ابن لہیعہ سے انہوں نے عمارۃ بن غزیہ سے انہوں نے عاصم بن عمر ابن قتادہ سے انہوں نے محمود بن لبید سے انہوں نے عقبہ بن رافع سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ بندے کو اپنا محبوب زیادہ سمجھتا ہے تو اس کو دنیا سے متنفر کر دیتا ہے جیسا کہ تم اپنے مریض سے پرہیز کراتے ہو کہ اچھا ہو جائے اس حدیث کو ابوالفضل کے علاوہ لوگوں نے عمارہ سے روایت کیا ہے اور بجائے عقبہ بن رافع کے قتادہ بن نعمان کہا ہے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

مگر میں کہتا ہوں کہ حق ابوموسیٰ کے ساتھ ہے کیونکہ عقبہ بن نافع فہری بہت مشہور شخص ہیں ان کا نسب ان کے غیر میں مشتبہ نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ بہت سی تاریخوں اور سیر میں ان کا تذکرہ ہے میں کسی شخص کو نہیں دیکھتا ہوں کہ اس نے ان کے نسب کی نسبت کچھ شک کیا ہو ہاں نام ان کا نافع ہے انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقام پر ذکر ہوگا۔

۳۷۰۲۔ حضرت عقبہ ؓ بن ربیعہ انصاری

حضرت عقبہ ؓ بن ربیعہ انصاری ہیں بنی عوف بن خزرج کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۷۰۳۔ حضرت عقبہ ؓ ابوسعد زرقی

حضرت عقبہ ؓ۔ ابوسعد زرقی ہیں ان سے انکے بیٹے سعد نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان پر میں قسم کھاتا ہوں لوگوں نے کہا یا رسول اللہؐ وہ کیا چیزیں ہیں آپ نے فرمایا کہ جو مومن اپنے مال میں سے کچھ کسی کو نہ دے گا تو اس کا مال ہمیشہ کم ہوتا رہے گا۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۰۴۔ حضرت عقبہ ؓ بن طویع مازنی

حضرت عقبہ ؓ بن طویع مازنی۔ ان کو ابن شاہین نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ مسلم بن خالد زنجی سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے انہوں نے عقبہ بن طویع مازنی سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا (جب) ایک شخص نے غلاموں میں سے ایک انصاری عورت کے ساتھ نکاح کیا تو جیسا کہ ابن مندہ نے عتبہ کے نام میں ذکر کیا ہے وہی فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور اس میں شک نہیں ہے کہ ان دونوں میں کسی ایک نام کی تصحیف ہوگئی ہے کیونکہ عتبہ عقبہ کے مشابہ ہے۔ واللہ اعلم

۳۷۰۵۔ حضرت عقبہؓ بن عامر بن عبس

حضرت عقبہؓ بن عامر بن عبس بن عدی بن عمرو بن رفاعہ بن مودودعہ بن عدی بن غنم بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ جہنی ہیں ان کی کنیت ابوحماد تھی بعض نے کہا ہے کہ ابولبید اور ابوعمرو اور ابوعبس اور ابواسید اور ابواسد اور اس کے علاوہ اور بھی تھے ان سے ابوعشانہ نے روایت کی ہے یہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ مدینہ میں تشریف لائے اور میں اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ ان کو چھوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ مجھ کو بیعت کرا دیجئے آپ نے فرمایا کہ تم کون ہو میں نے اپنی حالت بیان کی آپ نے فرمایا کون سی بیعت تم پسند کرتے ہو کہ تم کو بیعت کرادوں بیعت اعرابیہ یا بیعت ہجرت میں نے عرض کیا کہ بیعت ہجرت پس آپ نے مجھ کو بیعت کرادی یہ عقبہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے ساتھیوں میں سے تھے یہ والی مصر کر دیئے گئے تھے وہیں انہوں نے سکونت اختیار کر لی تھی اور وہیں ۵۸ ہجری میں وفات پائی یہ سیاہ خضاب لگاتے تھے ان سے صحابہ میں سے ابن عباس اور ابوایوب اور ابوامامہ وغیرہم نے روایت کی ہے اور تابعین میں سے ابوالخیر، علی بن رباح اور ابوقبیل، سعید بن مسیّب وغیرہم نے روایت کی ہے، ہم کو عبداللہ بن احمد بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی جعفر بن احمد قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن احمد دقاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن جعفر زبرقان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے عبدالرحمٰن ابن عائذ سے انہوں نے عقبہ بن عامر جہنی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہ مسجد اقصیٰ کی طرف نماز ادا کرنے کے واسطے گئے تو انہوں نے لوگوں کو دیکھا کہ ان کے پیچھے لوگ آرہے ہیں انہوں نے ان سے کہا تم لوگوں کو کیا ہوا ہے (کہ تم لوگ میرے پیچھے آرہے ہو) انہوں نے کہا کہ ہم لوگ آپ کے پاس اس وجہ سے آئے ہیں کہ آپ رسول اللہؐ کے صحابی ہیں جو کچھ آپ نے رسول اللہؐ سے سنا ہو اس کو بیان کیجئے انہوں نے کہا تو اچھا اترو اور نماز پڑھو میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہیں ہے کوئی بندہ کہ اس نے اللہ عزوجل سے اس حالت میں ملاقات کی کہ اس کی ذات میں کسی کو شریک نہ کیا ہو اور خون حرام سے آلودہ نہ ہوا ہو لیکن داخل ہوا جنت میں جس دروازے سے چاہا یہ عقبہ جنگ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ شریک تھے اور فتوح شام میں شریک تھے اور حضرت عمرؓ کی طرف فتح دمشق کے واقعات میں قاصد تھے۔ قرآن پڑھنے میں ان کا لہجہ بہت اچھا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۰۶۔ حضرت عقبہؓ بن عامر نابی بن زید

حضرت عقبہؓ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی ہیں۔ یہ عقبہ اولی اور بدر اور احد میں شریک تھے اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے بھی ان کو ذکر کیا ہے مگر یہ نہیں کہا ہے کہ بدر وغیرہ میں شریک تھے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث زید بن اسلم سے مروی ہے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے اپنے والد سے انہوں نے عقبہ بن عامر سلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے لڑکے کو لئے ہوئے آیا اور وہ بہت کم سن تھا میں نے آپ سے عرض کیا کہ میرے والدین آپ پر فدا ہوں میرے لڑکے کو کچھ دعائیں تعلیم کر دیجئے کہ اس کے وسیلہ سے اللہ سے دعا کیا کرے

اوراس پر آسانی بھی ہوتو آپ نے فرمایا اے لڑکے کہو اللھم انی اسالک صحة فی ایمان و ایماناً فی حسن خلق وصلاحا یتبعه نجاح ''یا اللہ میں تجھ سے صحت بحالت ایمان اور ایمان بحالت حسن خلق اور صلاح جس کے بعد نجات ہو چاہتا ہوں۔'' ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کو ابونعیم نے جہنی سے علیحدہ بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اور جعفر نے کہا کہ عقبہ بن عامر بن نابی سلمی انصاری ہیں صحابی تھے واقعہ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ ابونعیم نے ان کو جہنی سے علیحدہ لکھا ہے اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے شک کیا کہ کیا وہ دونوں ایک ہی ہیں یا دو شخص ہیں اسی وجہ سے انہوں نے ابونعیم پر حیلہ کیا یا انہوں نے ان کا تذکرہ ابن مندہ سے نہیں پایا تو گمان کیا دونوں کو کہ ایک ہی شخص ہیں لیکن ابونعیم کی اتباع کے سبب سے ان کا تذکرہ لکھ کر انہیں پر حیلہ کیا۔ حالانکہ یہ عقبہ دو شخص ہیں شاید ابوموسیٰ نے یہ نہیں دیکھا کہ ابونعیم نے ان کے حق میں یہ ذکر کیا ہے کہ یہ غزوۂ بدر اور (بیعت) عقبہ میں شریک تھے ان پر اشتباہ ہوا اور کیونکر ابونعیم وغیرہ نے ان عقبہ کو عقبہ جہنی سے الگ نہ بیان کیا حالانکہ وہ جہنی کے علاوہ ہیں اور ان سے قدر و مرتبہ میں بہت بزرگ اور اعلیٰ ہیں عقبہ اولیٰ اور بدر میں اور احد میں شریک تھے۔ اور احد میں ان کو سبز جھنڈا دیا گیا تھا جو کہ انہوں نے اپنے خود میں لگایا ہوا تھا۔

اور تمام مشاہد میں شریک تھے ہم کو ابوجعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے ان لوگوں کے نام کی روایت کی ہے جو کہ عقبہ اولیٰ میں شریک تھے پس بارہ آدمیوں کو ذکر کیا ہے ان میں عقبہ بن عامر کو بھی ذکر کیا ہے اور ان کا نسب مثل اول کے برابر بیان کیا ہے ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ جو لوگ بدر میں شریک تھے ان میں عقبہ بن عامر بھی تھے جو کہ بنی سلمہ کے خاندان سے تھے پس اس قول سے اور اس کے علاوہ سے ظاہر ہو گیا کہ یہ عقبہ جہنی کے علاوہ ہیں۔ واللہ اعلم اور زید بن اسلم کی حدیث ان سے مرسل ہے کیونکہ انہوں نے عقبہ کو نہیں پایا تھا شاید یہی وجہ تھی کہ ابوموسیٰ کو وہم پیدا ہو گیا کہ یہ جہنی ہیں اور ان کا نسب ابن کلبی نے انصار میں بیان کیا ہے مثل ابونعیم اور ابن مندہ کے کہ ان دونوں کے پہلے تذکرہ میں بیان ہوا اور ابن اسحٰق کے مانند پس یہ انصاری اصل ہیں اور وہ عقبہ پہلے والے ہیں جہنی ہیں۔ واللہ اعلم

۳۷۰۷۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ۔ عبداللہ کے والد تھے۔ شریک نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن عقبہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے مرفوع بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ تم مومن کو اس چیز میں مجتہد پاؤ گے جس میں وہ قدرت رکھتا ہے اور جس چیز میں قدرت نہیں رکھتا اس میں افسوس کرنے والا پاؤ گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۷۰۸۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ (کنیت ابوعبدالرحمٰن) جہنی

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ۔ ابوعبدالرحمٰن جہنی ہیں۔ ان کو طبرانی نے صحابہ میں بیان کیا ہے اور انہوں نے یعنی طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن عقبہ سے انہوں نے اپنے والد عقبہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں ان کو ایک تیر لگ گیا تھا۔ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس مسلمان نے مجھ کو دیکھا ہے وہ دوزخ میں نہ ڈالا جائے گا اور

وہ مسلمان جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا ہے نہ وہ مسلمان جس نے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا۔ ہے ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے جبر بن عتیک کے غلام عقبہ کے سوا ان کو کہا ہے اور دونوں کو دو شخص کہا ہے لیکن ابن مندہ نے کہا ہے کہ عقبہ ابوعبدالرحمٰن جہنی بن عتیک کے غلام ہیں اور یہ متناقض ہے کیونکہ جبر بن عتیک کے غلام فارسی ہیں جہنی نہیں ہیں اور جبر بن عتیک انصاری ہیں پس ان کو جہینہ سے نسبت دینے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ پھر ابن مندہ نے اس ترجمہ میں یہ بھی ذکر کیا ہے جب انہوں نے کہا کہ میں فارسی لڑکا ہوں تو نبی ﷺ نے ان سے کہا کہ تم نے یہ کیوں نہ کہا میں انصاری ہوں لیکن ابوعمر نے جبر بن عتیک کے غلام کے سوا اور کچھ نہیں ذکر کیا اور شک نہیں ہے کہ ابن مندہ کو اشتباہ اس میں ہو گیا کہ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ ہر ایک راوی کا ان دونوں میں سے لڑکے کا نام عبدالرحمٰن ہے حافظ ابوموسیٰ پر واجب تھا کہ ان دونوں میں سے کسی کا استدراک وہ ابن مندہ پر کرتے شاید ابوموسیٰ نے اس وجہ سے استدراک ترک کر دیا کہ جیسا کہ دیکھا گیا ابن مندہ سے کہ انہوں نے جہنی کو جبر بن عتیک کا غلام بیان کیا بس دونوں سے ایک کو ملا دیا۔ اسی وجہ سے انہوں نے ابن مندہ پر استدراک نہیں کیا۔ واللہ اعلم

۳۷۰۹۔ حضرت عقبہؓ بن عبد

حضرت عقبہؓ بن عبد۔ ان کو نبی ﷺ نے ایک چھوٹی سی تلوار عنایت کی تھی اور فرمایا تھا کہ اگر تم اس سے لگانے کی قدرت نہ پاناتو اس سے نیزہ لگانا اس کو یحییٰ بن صالح وحاظی نے محمد بن قاسم طائی سے انہوں نے عقبہ سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۷۱۰۔ حضرت عقبہؓ بن عثمان

حضرت عقبہؓ بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہیں یہ اور ان کے بھائی سعد بن عثمان غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ہم کو ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے ان لوگوں کے نام کی خبر دی جو غزوۂ بدر میں موجود تھے خبر دے کر کہا کہ بنی زریق بن عامر سے پھر بنی مخلد بن عامر بن زریق سے اور ابوعبادہ اور وہ سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد اور ان کے بھائی عقبہ بن عثمان تھے ابن اسحٰق نے کہا غزوۂ احد کے واقعہ میں عقبہ بن عثمان اور سعد بن عثمان یہ انصار سے دو شخص بھاگے اور اعوص کے مقابل ایک پہاڑ پر پہنچے اور وہاں تین روز تک ٹھہرے رہے۔ پھر وہاں سے واپس ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے پھر انہوں نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس لڑائی سے چلے گئے وسعت پا کر۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۷۱۱۔ حضرت عقبہؓ بن عمرو

حضرت عقبہؓ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ اور بعض نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن عسیرہ اور بعض نے کہا ہے ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج اور بعض نے کہا ہے عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بدری ہیں۔ ان کی کنیت ابومسعود تھی یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک نہ تھے بلکہ بدر (یعنی جس مقام پر یہ غزوۂ ہوا یہ اس مقام

کے رہنے والے تھے۔) میں رہتے تھے۔ ہاں عقبہ ثانیہ میں شریک تھے جو لوگ عقبہ ثانیہ میں شریک تھے ان سب سے یہ کم سن تھے۔ اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے غزوۂ احد اور اس کے مابعد کے غزوات میں شریک تھے (امام) بخاری وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے مگر صحیح نہیں ہے۔ کوفہ میں رہتے تھے اور حضرت علی کے شاگرد تھے حضرت علی نے جب صفین کی طرف کوچ کیا تو ان کو کوفہ میں نائب کر دیا تھا۔ ان سے عبداللہ بن یزید خطمی اور ابووائل اور علقمہ اور مسروق اور عمرو بن میمون اور ربعی ابن حراش وغیرہ نے روایت کی ہے ان کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ باب الکنیت میں بیان کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۱۲۔ حضرت عقبہؓ بن قیظی

حضرت عقبہؓ بن قیظی بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری حارثی ہیں یہ اپنے والد اور عبداللہ بن قیظی کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک تھے اور یہ عقبہ اور عبداللہ جسر ابی عبیدہ کے واقعہ میں شہید ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۷۱۳۔ حضرت عقبہؓ بن کدیم

حضرت عقبہؓ بن کدیم بن عدی بن حارثہ بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار صحابی تھے فتح مصر میں بھی شریک تھے۔ انہوں نے مصر میں اپنی اولاد چھوڑی تھی۔ ان کی کوئی روایت مشہور نہیں ہے اس کو ابن یونس نے ذکر کیا ہے عدوی نے کہا ہے کہ عقبہ بن کدیم بن عمرو بن حارثہ بن عدی بن عمرو غزوۂ احد میں اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۱۴۔ حضرت عقبہؓ بن مالک جہنی

حضرت عقبہؓ بن مالک جہنی ہیں ان کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ یزید بن ہارون سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبیداللہ بن زحر ضمری سے انہوں نے ابوسعید رعینی سے انہوں نے عبداللہ بن مالک یحصبی سے نقل کیا ہے کہ ان کو عقبہ بن مالک نے خبر دی کہ عقبہ کی بہن نے یہ نذر مانی تھی کہ میں بیت اللہ شریف تک برہنہ پا اور بغیر چادر اوڑھے ہوئے جاؤں گی۔ عقبہ نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا آپ نے عقبہ سے فرمایا کہ اپنی بہن سے کہہ دو کہ سوار ہوئے اور چادر اوڑھ لے اور تین روزے رکھے اس کو ایک گروہ نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبیداللہ سے نقل کر کے روایت کیا ہے اور ان سب نے کہا ہے کہ عقبہ ابن عامر ہیں اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۷۱۵۔ حضرت عقبہؓ بن مالک لیثی

حضرت عقبہؓ بن مالک لیثی ہیں صحابی تھے۔ ان کا اہل بصرہ میں شمار تھا۔ ہم کو ابوالفرج بن محمود نے اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے شیبان بن فروخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حمید بن ہلال نے بشر بن عاصم سے انہوں نے عقبہ ابن مالک سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ نے ایک چھوٹا سا

لشکر بھیجا اس نے ایک قوم پر لوٹ مار کرنا شروع کی پس قوم سے ایک مرد بھاگا (چنانچہ) لشکر میں سے ایک شخص تلوار ننگی لئے ہوئے اس کے پیچھے چلا تو اس سے بھاگنے والے نے کہا میں مسلمان ہوں اس نے اس کے کہنے کی طرف کچھ خیال نہ کیا اور ضرب لگا کر اس کو مار ڈالا۔ پس یہ خبر رسول اللہؐ کو پہنچی آپ نے قاتل کے حق میں سخت کلام کہا اس کی خبر قاتل کو ملی تو ایک دن رسول اللہؐ خطبہ پڑھ رہے تھے کہ یکا یک قاتل نے کہا کہ (وہ مقتول مسلمان نہ تھا بلکہ) قتل سے بچنے کے واسطے اس نے کہا تھا پس آپ نے اس سے منہ پھیر لیا اور تین بار ایسا ہی کیا (چوتھی بار) آپ نے اس کی طرف منہ کیا تو آپ کے چہرہ سے غصہ کے آثار پہچانے جاتے تھے اور فرمایا اللہ عزوجل عتاب کرتا ہے اس شخص پر جس نے مومن کو قتل کیا اور تین بار فرمایا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور یہ عقبہ بن مالک وہ ہیں کہ ان کو ابو یعلی موصلی نے اس مسند میں ذکر کیا ہے کہ جس کو ہم نے عقبہ بن خالد سے روایت کیا ہے شاید یہ کاتب کی تصحیف ہے۔ واللہ اعلم اور یہی بہت صحیح ہے۔

۳۷۱۶۔ حضرت عقبہؓ بن نافع بن عبدالقیس

حضرت عقبہؓ بن نافع بن عبدالقیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن حارث بن عامر بن فہر قریشی فہری ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے مگر آپ کی فیض صحبت سے شرف یاب نہیں ہوئے تھے۔ یہ عمرو بن عاص کے بھائی تھے عمرو بن عاص نے ان کو افریقہ پر حاکم کر دیا جب کہ وہ مصر پر (حاکم) تھے پس یہ عقبہ (قبیلہ) لوانہ اور مزانہ کے پاس گئے تو ان لوگوں نے ان کی تابعداری کی پھر کافر ہو گئے پس اسی سال میں انہوں نے ان پر جہاد کیا پس وہ قتل کئے گئے اور قید کئے گئے اور یہ ۴۱ ہجری کا واقعہ اور ۴۲ ہجری میں عدامس کو فتح کیا اور وہاں والوں کو قتل کیا اور قید کیا اور ۴۳ ہجری میں انہوں نے شہر سودان کے بہت سے مواضع فتح کئے اور ودان کو فتح کیا اور یہ افریقہ کے ایک شہر برقہ کے اطراف سے ہے اور بربر کے تمام شہروں کو فتح کیا تھا اور یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے یہ قیروان کی حضرت معاویہ کے زمانہ میں بنیاد ڈالی تھی اور یہ بلاد افریقہ کے اصل شہروں سے تھا اور امرا کا مسکن تھا۔ پھر وہاں سے چلے گئے اور یہ مقام اب تک عامرہ میں ہے اور معاویہ بن خدیج نے قیروان کی اس مقام پر آبادی کی تھی جو کہ اب قرن کے نام سے پکارا جاتا ہے جب اس کو عقبہ بن نافع نے دیکھا تو خوش نہ ہوئے اور لوگوں کے ساتھ اسی دن موضع قیروان کو سوار ہو گئے وہاں ایک جنگل تھا جس میں درخت بہت کثرت سے تھے اور وحشی جانور اور سانپوں کا مسکن تھا انہوں نے اس کے کاٹنے اور جلا دینے کا حکم دیا اور شہر کو محدود کیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہاں مکان بنالیں خلیفہ بن خیاط نے کہا ہے کہ عقبہ نے ۵۰ ہجری میں قیروان کو محدود کیا اور تین برس وہاں رہے اور عقبہ بن نافع سوس اقصیٰ کے جہاد کے بعد ۶۳ ہجری میں قتل ہوئے ان کو کسیلہ بن لمرم نے قتل کیا تھا اور ان کے ساتھ ابوالمہاجر دینار کو بھی قتل کیا تھا۔ کسیلہ عیسائی تھا اسی سال یا اگلے سال اس کو بھی قتل کر دیا گیا اس کو زہیر بن قیس بلوی نے قتل کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عقبہ بن نافع کی دعا مقبول ہو جاتی تھی۔ لیکن ابن مندہ اور ابوعمر نے عقبہ بن نافع کہا ہے اور ابونعیم نے بن رافع یا نافع کہا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے اور یہی صحیح ہے۔

۳۷۱۷۔ حضرت عقبہؓ بن نافع انصاری

حضرت عقبہؓ بن نافع انصاری ہیں ان کو اسماعیلی نے بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عکرمہ سے انہوں نے عقبہ بن نافع انصاری سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبیؐ سے دریافت کیا کہ میری بہن نے نذر مانی ہے کہ میں پا پیادہ حج کروں گی حضرت نے فرمایا کہ اس سے کہو سوار ہو لے کیونکہ اللہ کو تیری بہن کی تکلیف اٹھانے سے کوئی مطلب نہیں ہے اسماعیلی نے کہا یہ عقبہ عامر کے بیٹے ہیں اور یہ بھی اوپر بیان ہو چکا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو عقبہ بن مالک کہا ہے ان کے متعلق جو حدیث ہے اس کو ابوموسیٰ نے بھی لکھا ہے۔

۳۷۱۸۔ حضرت عقبہؓ بن نعمان

حضرت عقبہؓ بن نعمان عتکی ہیں یہ رسول اللہؐ کے پاس اس وقت آئے تھے کہ جب آپ کا انتقال ہو گیا یہ اہل عمان سے تھے۔ اس کو وثیمہ نے ذکر کیا ہے ان کو دباغ نے ان میں بیان کیا ہے کہ جن میں ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۳۷۱۹۔ حضرت عقبہؓ بن نمر

حضرت عقبہؓ بن نمر اور بعض نے کہا ہے کہ ابن مرہمدانی ہیں یہ رسول اللہؐ کے پاس وفد ہمدان میں وفد ہو کر آئے تھے۔ رسول اللہؐ نے جو خط ذرعہ بن ذی یزن کی طرف بھیجا تھا تو اس میں ان کا ذکر تھا۔ مغازی ابن اسحٰق میں (ان کا نام) عقبہ (ذکر کیا گیا ہے) ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۷۲۰۔ حضرت عقبہؓ بن وہب

حضرت عقبہؓ بن وہب اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی وہب بن ربیعہ اسد بن صہیب بن مالک بن کثیر بن غنم بن دودان ابن اسد بن خزیمہ اسدی ہیں ان کنیت ابوسنان تھی اور یہ شجاع بن وہب کے بھائی تھے۔ یہ دونوں بنی عبدشمس ابن عبد مناف کے حلیف تھے عقبہ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ یہ اور ان کے بھائی شجاع بن وہب غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۲۱۔ حضرت عقبہؓ بن وہب

حضرت عقبہؓ بن وہب بن کلدہ بن جعد بن ہلال بن حارث بن عمرو بن عدی بن جشم بن عوف بن بہشہ بن عبداللہ بن غطفان بن قیس بن عیلان غطفانی ہیں بنی سالم بن غنم بن عوف بن خزرج کے حلیف تھے عقبہ اولیٰ اور اور عقبہ آخری اور بدر میں یہ شریک تھے۔ ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ عقبہ وہ ہیں جو کہ انصار میں سب سے پہلے اسلام لائے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے مل گئے اور وہیں مکہ میں رہنے لگے یہاں تک کہ نبی ﷺ نے ہجرت کی اور انہوں نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت کی یہ عقبہ مہاجری انصاری کہے جاتے تھے۔ رسول اللہ کے ساتھ غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے بعض نے کہا ہے کہ عقبہ بن وہب یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی دونوں کنپٹیوں سے احد کے واقعہ میں دونوں حلقے (خود کے) نکالے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں بلکہ ان دونوں کو

ابوعبیدہ بن جراح نے نکالا تھا۔ واقدی نے کہا ہے کہ ان دونوں نے مل کر علاج کیا تھا اور حلقوں کو ان دونوں نے آپؐ کی کنپٹیوں سے نکالا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے نہیں لکھا ہے شاید ان دونوں نے ان کو پہلا ہی شخص خیال کیا ہے حالانکہ یہ ان سے علاوہ ہیں اور دونوں میں بہت وجہ سے فرق ظاہر ہے منجملہ ان وجوہ کے ایک یہ ہے کہ یہ غطفانی ہیں اور پہلے والے اسدی تھے اور ابوموسیٰ کا ان کے نسب میں یہ کہنا کہ غطفان بن قیس بن عیلان تو انہوں نے اس میں کم کیا ہے کیونکہ وہ غطفان بن سعد بن قیس بن عیلان ہے۔ واللہ اعلم

۳۷۲۲۔ حضرت عقربہؓ جہنی

حضرت عقربہؓ۔ جہنی ہیں۔ عقبہ بن عبداللہ بن عقبہ بن بشیر بن عقربہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد بشیر کو کہتے ہوئے سنا کہ میرے والد عقربہ احد میں شہید ہو گئے تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ تیرا کیا نام ہے میں نے عرض کیا عقربہ آپ نے فرمایا تو بشیر ہے کیا تو اس امر پر راضی نہیں ہے کہ میں تیرا باپ ہو جاؤں اور عائشہ ماں ہو جائے۔ پھر بشیر نے سکوت کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۲۳۔ حضرت عقفانؓ بن شعثم

حضرت عقفانؓ بن شعثم۔ ان کی کنیت ابوورادتھی۔ بدویان بصری میں ان کا شمار ہے۔ ان سے یہ حدیث مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس یہ عقفان اور ان کے دونوں بیٹے خارجہ اور مرداس آئے تھے پس آپ نے ان کے واسطے دعا کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۷۲۴۔ حضرت عقیبؓ بن عمرویہ

حضرت عقیبؓ بن عمرویہ۔ یہ سہل بن عمرو بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ کے بھائی تھے۔ انصاری حارثی ہیں غزوۂ احد میں شریک تھے عقیب کا ایک بیٹا تھا جس کو سعد کہتے تھے۔ ان کی کنیت ابوالحارث تھی نبی ﷺ کے صحابی تھے مگر ان کو جنگ احد میں چھوٹا سمجھ کر پھیر دیا تھا اور غزوۂ احد میں نہیں شریک ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۷۲۵۔ حضرت عقیبہؓ بن رقیبہ

حضرت عقیبہؓ بن رقیبہ اور بعض نے کہا ہے کہ رقیبہ بن عقیبہ ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم مختصر لکھا ہے۔

۳۷۲۶۔ حضرت عقیلؓ بن ابی طالب

حضرت عقیلؓ بن ابی طالب یعنی عبدمناف بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف قریشی ہاشمی ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد اور علی اور جعفر کے علاتی بھائی تھے یہ اپنے دونوں بھائیوں سے بڑے تھے چنانچہ جعفر سے دس برس بڑے تھے اور جعفر علی سے دس برس بڑے تھے۔ اس کو محمد بن سعد وغیرہ نے کہا ہے ان کی کنیت ابویزید تھی ان کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھیں ان

سے نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں تم کو بسبب دو محبتوں کے بہت زیادہ محبوب رکھتا ہوں ایک تو حب قرابت کی وجہ سے دوسرے یہ کہ تم سے اپنے چچا کی محبت کا میں زیادہ عالم ہوں۔ عقیل ان لوگوں میں ہیں جو کہ مشرکین کے ساتھ غزوۂ بدر میں جبراً شریک تھے پس یہ اسی روز قید کر لئے گئے ان کے پاس کچھ مال نہ تھا تو ان کے چچا عباس نے ان کا فدیہ دیا تھا۔ پھر واقعہ حدیبیہ کے قبل مسلمان ہو کر آ گئے تھے اور ۸ ہجری میں انہوں نے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کی تھی اور غزوۂ موتہ میں شریک تھے پھر وہاں سے لوٹ کر آئے پھر ان کو ایک مرض لاحق ہو گیا۔

چنانچہ فتح مکہ اور حنین اور طائف میں ان کا تذکرہ نہیں سنا گیا نبیؐ نے ان کو خیبر میں ہر سال کے لئے ایک سو چالیس وسق عنایت کئے تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حنین کے واقعہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ یہ ثابت قدموں سے تھے یہ جواب بہت جلد دیتے تھے کہ جس سے دشمن چپ رہ جاتا تھا۔ ان کی ذات میں بہت سی خصلتیں نیک تھیں جن کے ذکر سے ہم طول نہ دیں گے اور قریش کے نسب اور وقائع کو قریش سے بہت زیادہ جانتے تھے مگر قریش ان سے دشمنی رکھتے تھے کیونکہ یہ ان کی برائیوں کا شمار رکھتے تھے اور ان کے پاس ایک بوریا تھا وہ ان کے واسطے رسول اللہؐ کی مسجد میں بچھا دیا جاتا تھا۔ لوگ نسب اور واقعات عرب کے علم میں ان کے پاس جمع ہوتے تھے اور یہ معائب قریش کے ذکر کی کثرت کرتے تھے اسی سبب سے ان لوگوں نے ان کو دشمن سمجھا اور ان کے حق میں غلط باتیں کہیں اور ان لوگوں نے ان کو اس بابت حمق کی طرف منسوب کیا اور ان کے اوپر جھوٹے بیان کا افترا باندھا اور ان باتوں کا موقع بوجہ اس کے کہ یہ حضرت علی سے جدا ہو گئے زیادہ ملا اور یہ حضرت معاویہ کے پاس شام چلے گئے تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حضرت معاویہ نے ان کے واسطے ایک روز کہا کہ یہ ابو یزید اگر یہ نہ جانتے کہ میں بہتر ہوں ان کے لئے ان کے بھائی سے تو ہمارے پاس نہ رہتے۔ تو عقیل نے کہا کہ میرا بھائی حالت دینی میں میرے واسطے بہتر ہے اور تم دنیا میں میرے واسطے بہتر ہو دنیا تو میری بہتر ہو گئی اور اللہ سے بذریعہ اس کے احسان کے خیریت خاتمہ کو چاہتا ہوں یہ حضرت معاویہ کے پاس اس وجہ سے گئے تھے کہ وہ ان کی خالہ فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ کے شوہر تھے اور ہم کو ابو محمد بن ابی القاسم دمشقی نے کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد محمد عبداللہ بن اسد بن عمار سے پڑھا انہوں نے عبدالعزیز بن احمد سے نقل کی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب بن جعفر بن علی نے خبر دی اور میں نے ان کی تحریر سے نقل کیا وہ کہتے تھے مجھ سے احمد بن علی بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن سعید عوصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حافظ محمود بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن حسان ضبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہیثم بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن عیاش مرہبی اور اسحق بن سعد نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ عقیل بن ابی طالب مقروض ہو گئے تو علی بن ابی طالب کے پاس کوفہ میں آئے تو انہوں نے ان کو اتارا اور اپنے بیٹے حسن کو حکم دیا (کہ ان کو کپڑے پہنا دیں) پس انہوں نے ان کو اپنے کپڑے پہنائے جب شام ہوئی تو انہوں نے ان کو شب کے کھانے کے واسطے بلایا کہ وہ روٹی اور نمک اور ترکاری تھی۔

پس عقیل نے کہا کہ جس کو میں خیال کرتا ہوں وہی ہے حضرت علی نے کہا نہیں تو عقیل نے کہا کہ آپ میرا قرض ادا کر دیجئے حضرت علی نے کہا کہ تمہارا قرض کس قدر ہے انہوں نے کہا چالیس ہزار حضرت علی نے کہا کہ اس قدر میرے پاس نہیں ہے لیکن

اس وقت تک تم صبر کرو کہ مجھ کو جو چار ہزار وظیفہ ملتا ہے وہ مل جائے تو میں تم کو دے دوں تو عقیل نے ان سے کہا کہ بیت المال کے تم مالک ہو اور تم مجھ کو اپنے وظیفہ کی بابت تاخیر میں ڈالتے ہو حضرت علی نے کہا کیا تم مجھ کو حکم دیتے ہو کہ مسلمان کا مال تمہیں دے دوں حالانکہ انہوں نے مجھ کو امین بنایا ہے۔ عقیل نے کہا مجھ کو معاویہ کے پاس جانے کی اجازت ہے حضرت نے اجازت دی اور یہ معاویہ کے پاس چلے آئے حضرت معاویہؓ نے ان سے کہا کہ اے ابویزید! تم نے علی اور ان کے اصحاب کو کیوں چھوڑ دیا انہوں نے کہا ہاں وہ لوگ اصحاب محمد ہیں صرف میں ان میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا نہیں ہوں اور تم ہو اور تمہارے اصحاب ابوسفیان اور ان کے اصحاب لیکن میں تمہارے درمیان میں ابوسفیان کو نہیں دیکھتا ہوں جب دوسرے دن صبح ہوئی تو معاویہ اپنے تخت پر بیٹھے اور ان کو تخت کے پہلو میں کرسی پر بیٹھنے کا حکم دیا۔ پھر تمام لوگوں کو (آنے کا) حکم دیا لوگ آنا شروع ہوئے اور ضحاک بن قیس ان کے ساتھ ان کے تخت پر بیٹھے ہوئے پھر انہوں نے عقیل کو اذن دیا وہ بھی ان کے پاس آئے اور کہا اے معاویہ یہ تمہارے ساتھ کون ہیں معاویہ نے کہا ضحاک بن قیس ہیں عقیل نے کہا الحمد للہ جس نے کمینگی کو دور کیا اور عیب کو پورا کیا یہ وہ شخص ہیں کہ جس کا باپ ہمارے مویشیوں کو مقام الطبح میں خصی کیا کرتا تھا اس فن میں وہ خوب مہارت رکھتا تھا ضحاک نے کہا بے شک میں قریش کی خوبیوں کا عالم ہوں اور عقیل قریش کے معائب کے۔ حضرت معاویہ نے ان کو پچاس ہزار درہم دینے کا حکم دیا۔

چنانچہ انہوں نے لے لئے اور لوٹ آئے۔ ہشام بن محمد بن سائب کلبی نے اپنے والد سے انہوں نے ابوصالح سے روایت کی ہے انہوں نے ابن عباس سے کہ انہوں نے کہا قریش میں چار شخص ایسے تھے کہ لوگ ان کے پاس جاتے اور ان کو حکم بناتے تھے ایک عقیل بن ابی طالب دوسرے مخرمہ بن نوفل زہری تیسرے ابوجہم بن حذیفہ عدوی چوتھے حویطب بن عبدالعزیٰ عامری ان میں سے تین آدمی قریش کے محاسن بیان کرتے تھے جب کوئی ان میں سے زیادہ محاسن بیان کرتا تو لوگ دوسرے شخص کے پاس جاتے تھے اور عقیل قریش کی برائیاں بیان کرتے تھے پس جس شخص میں برائیاں زیادہ ہوتیں تو وہ کہتا کہ کاش میں ان کے پاس نہ آتا انہوں نے میرے ایسے معائب بیان کر دیئے جو لوگ نہ جانتے تھے۔

حضرت عقیل سے ان کے بیٹے محمد نے اور حسن بصری وغیرہما نے روایت کی ہے مگر ان کی روایت سے بہت کم حدیثیں ہیں۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے حکم بن نافع نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے اسماعیل بن عیاش نے سالم ابن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عقیل بن ابی طالب نے نکاح کیا پھر جب ہمارے پاس آئے تو ہم نے (بطور تہنیت کے) کہا کہ بیٹے بیٹیاں تمہاری کثرت سے ہوں انہوں نے کہا یہ نہ کہو نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ کہو اللہ تمہارے لئے برکت دے اور تم پر برکت نازل کرے اور تمہارے لئے اس بیوی میں برکت دے۔ حضرت عقیل کی وفات حضرت معاویہ کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۲۷۔ حضرت عقیلؓ بن مالک حمیری

حضرت عقیلؓ بن مالک حمیری۔ شہزادوں میں سے ہیں۔ قبیلہ بنی حنیفہ کے پڑوسی تھے۔ مسلمان تھے مجتہد تھے انہوں نے اس

قبیلہ کے لوگوں کو اسلام پر قائم رہنے کی تاکید کی تھی جب کہ ان لوگوں نے مرتد ہو جانے کا ارادہ کیا تھا مگر ان لوگوں نے ان کی بات نہ مانی۔ یہ وثیمہ کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے کہا۔

۳۷۲۸۔ حضرت عقیلؓ بن مقرن

حضرت عقیلؓ بن مقرن مزنی کنیت ان کی ابوحکیم ہے۔ نعمان اور سوید اور معقل فرزندان مقرن کے بھائی تھے۔ ان کا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے نبیؐ کے پاس آئے تھے اور آپ کی صحبت میں رہے تھے۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ جو صحابہ کوفہ میں چلے آئے تھے ان میں عقیل بن مقرن یعنی ابوحکیم بھی تھے۔ اور بخاری نے ان کو عقیل بن مقرن ابوحکیم مزنی کہا ہے اور اسی طرح احمد بن سعید دارمی نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ واللہ اعلم

چھٹی جلد ختم

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

حصہ ہفتم

مصنف

عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی لکھنوی رح

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسد الغابہ جلد ہفتم

باب العین والکاف

۳۷۲۹۔ حضرت عکؓ ذوخیوان

حضرت عکؓ۔ کنیت ان کی ذوخیوان تھی۔ ان کا ذکر ردیف ذال میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۷۳۰۔ حضرت عکاشہؓ بن ثور

حضرت عکاشہؓ بن ثور بن اصغر غوثی: رسول اللہؐ کی طرف سے مقام سکاسک اور سکون اور قبیلہ بنی معاویہ میں جو کندہ کی ایک شاخ ہے عامل تھے۔ ان کو سیف نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کا حال اس کے سوا اور کچھ نہیں جانتا۔

۳۷۳۱۔ حضرت عکاشہؓ غنوی

حضرت عکاشہؓ غنوی۔ ان کا تذکرہ ابن شاہین نے صحابہ میں کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ حفص بن میسرہ سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عکاشہ غنوی سے روایت کی ہے کہ ان کی ایک لونڈی تھی جو انکی بکریاں چرایا کرتی تھی اس سے ایک بکری کھوگئی تو انہوں نے اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا پھر اپنی یہ حرکت رسول اللہؐ سے بیان کی اور عرض کیا کہ اگر میں جانتا کہ یہ مومنہ ہے تو یقیناً میں اس کو آزاد کر دیتا پس نبیؐ نے اس لونڈی کو بلوایا اور اس سے پوچھا تو مجھے جانتی ہے اس نے کہا ہاں آپ خدا کے رسول ہیں آپ نے پوچھا پھر اللہ (کو جانتی ہے) کہاں ہے اس نے کہا (ہر شخص اپنی سمجھ کے موافق مکلف ہوتا ہے وہ عورت اس سے زیادہ نہ سمجھ سکتی تھی ورنہ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ کسی مکان میں نہیں ہے۔) آسمان میں پس نبیؐ نے (عکاشہ سے) فرمایا کہ اس کو آزاد کر دو یہ مومنہ ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ واقعہ بنی مقرن کا ہے (نہ عکاشہ کا) واللہ اعلم۔

۳۷۳۲۔ حضرت عکاشہؓ بن محصن

حضرت عکاشہؓ بن محصن بن حرثان بن قیس بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی۔ بنی عبد شمس کے حلیف تھے۔ کنیت ان کی ابومحصن ہے۔ سرداران و بزرگان صحابہ سے تھے بدر میں شریک تھے اور اس میں ان سے کارنمایاں ظاہر ہوئے اس دن ان کے ہاتھ میں ایک تلوار ٹوٹ گئی رسول اللہؐ نے ان کو ایک لکڑی دی تھی وہ اسی وقت ان کے ہاتھ میں تلوار ہوگئی

نہایت تیز وار اور صاف لوہے کی تھی اسی سے یہ لڑے یہاں تک کہ اللہ نے فتح عنایت کی۔ پھر برابر یہ اسی تلوار کو لے کر رسول اللہؐ کے ہمراہ تمام مشاہد میں شریک ہوا کرتے تھے یہاں تک کہ واقعہ ردت میں شہید ہوئے اور یہ تلوار اس وقت بھی ان کے پاس تھی۔ اس تلوار کا نام عون تھا۔ غزوۂ احد میں اور غزوۂ خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے ان کو رسول اللہؐ نے بشارت دی تھی کہ تم جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو گے۔ قتال اہل ردت میں بعہد حضرت ابوبکر صدیق شہید ہوئے ان کو طلیحہ بن خویلد اسدی نے قتل کیا تھا جو نبوت کا مدعی تھا یہ اور ثابت بن اقرم بزاخہ کے دن شہید ہوئے تھے۔ یہ قول اہل سیر و تواریخ کا ہے اور سلیمان تیمی نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے ایک لشکر قبیلہ بنی اسد کی طرف بھیجا تھا (اس میں یہ بھی تھے) پس ان کو طلیحہ ابن خویلد نے قتل کیا اور اسی نے ثابت بن اقرم کو بھی قتل کیا مگر یہ غلط ہے یہ غلطی صرف اس وجہ سے ہوئی کہ یہ حادثہ رسول اللہؐ کے زمانہ سے قریب ہی گزرا ہے۔ عکاشہ کی عمر بوقت وفات نبیؐ کے چوالیس برس کی تھی۔ یہ بہت ہی جمیل و حسین تھے۔ ان سے حضرت ابوہریرہؓ اور ابن عباس نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ عکاشہ کے کاف کو تشدید اور تخفیف دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

اور حرثان: حاء مہملہ کے ضمہ اور راء کے سکون اور ثاء مثلثہ اور اس کے بعد الف اور نون ہے۔

۳۷۳۳۔ حضرت عکافؓ بن وداعہ

حضرت عکافؓ بن وداعہ ہلالی۔ ہمیں منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن مثنی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوطالب یعنی عبدالجبار بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ بن ولید نے معاویہ بن یحییٰ سے انہوں نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے غضیف بن حارث سے انہوں نے عطیہ بن بسر مازنی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ عکاف بن وداعہ ہلالی رسول اللہؐ کے حضور میں آئے۔ ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے عکاف تمہاری بیوی ہے انہوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے پوچھا کہ لونڈی ہے انہوں نے عرض کیا کہ نہیں آپؐ نے پوچھا کہ تم تندرست اور مالدار ہو انہوں نے عرض کیا ہاں خدا کا شکر ہے آپ نے فرمایا تو تم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو یا تو تم رہبان نصاریٰ سے ہو جاؤ کیونکہ تم ان کے مثل ہو اور اگر ہم میں رہنا چاہتے ہو تو جو کچھ ہم کر رہے ہیں وہی کرو نکاح ہماری سنت ہے۔ تم میں بدتر لوگ وہی ہیں جو مجرد رہیں تم میں خراب موت ان لوگوں کی ہے جو مجرد مریں خرابی تمہاری اے عکاف نکاح کرو عکاف نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ جس سے چاہیں میرا نکاح کر دیں تو میں نکاح کر لوں گا پس رسول اللہؐ نے فرمایا (اچھا خدا کا نام لے کر کریمہ بنت کلثوم حمیری سے میں نے تمہارا نکاح کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۳۴۔ حضرت عکراشؓ بن ذؤیب

حضرت عکراشؓ بن ذؤیب تمیمی منقری۔ ابن مندہ نے ایسا ہی کہا ہے اور ابونعیم اور ابوعمر نے کہا ہے کہ عکراش بن ذؤیب حرقوص بن جعدہ بن عمرو بن نزال بن مرہ بن عبید نبیؐ کے حضور میں اپنی قوم کی زکوۃ لے کر آئے تھے پورا نسب انہوں نے بھی ذکر نہیں کیونکہ عبید جو ان کے نسب میں آخری نام ہے بیٹے تھے مقاعس کے مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم ہے۔ جب یہ نبیؐ کے پاس اپنی قوم بنی مرہ کی زکوۃ لے کر آئے تو نبیؐ نے حکم دیا کہ (زکوۃ کے اونٹوں پر) داغ کر دیا جائے۔

ہمیں اسماعیل بن عبید وغیرہ نے اپنی سند کو ابوعیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی ہے وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علاء بن عبدالملک بن ابی سویہ یعنی ابوالہذیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبیداللہ بن عکراش بن ذؤیب نے اپنے والد عکراش سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھے بنی مرہ بن عبید نے اپنے مال کی زکوۃ دے کر رسول اللہؐ کے پاس بھیجا پس میں مدینہ پہنچا میں نے دیکھا کہ آپ مہاجرین اور انصار کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں پس آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حضرت ام سلمہ کے مکان پر لے گئے اور پوچھا کہ کیا کچھ کھانا ہے پس ہمارے سامنے ایک ظرف لایا گیا جو ثرید اور چربی سے بھرا ہوا تھا پس ہم کھانے لگے رسول اللہؐ صرف اپنے ہی سامنے سے کھاتے تھے اور میں ہر طرف سے اپنا ہاتھ ڈال دیتا تھا آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرے داہنے ہاتھ کو پکڑ لیا بعد اس کے فرمایا کہ اے عکراش ایک ہی جگہ سے کھاؤ کیونکہ یہ ایک ہی کھانا ہے پھر ہمارے سامنے ایک طبق لایا گیا جس میں کئی قسم کے رطب یا تمر تھے پس میں اس طبق میں بھی اپنے ہی سامنے سے کھانے لگا اور رسول اللہؐ اس میں ہر طرف سے کھاتے تھے پھر آپ نے فرمایا کے اے عکراش جس طرف سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ ایک قسم کی چیز نہیں ہے پھر پانی آیا اور رسول اللہؐ نے اپنا ہاتھ دھویا اور ہاتھ کی تری کو اپنے منہ اور کہنوں پر ملا بعد اس کے فرمایا کہ اے عکراش آگ کی پکی ہوئی چیز کھا کر اس طرح وضو کرنا چاہئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ عکراش منقری ہیں ان کی غلطی ہے درحقیقت یہ مرہ بن عبید کی اولاد سے ہیں جو منقر بن عبید کے بھائی تھے دلیل اس کی وہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا کہ یہ نبیؐ کے حضور میں اپنی قوم بنی مرہ بن عبید کی زکوۃ لے کر آئے تھے اور (یہ اس زمانے کا دستور تھا) کہ اپنی ہی قوم کی زکوۃ لے کر آتے تھے غیر کی زکوۃ لے کر نہ آتے تھے۔ واللہ اعلم۔

۳۷۳۵۔ حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل

حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ ان کی والدہ ام مجالد خاندان بنی ہلال بن عامر کی ایک خاتون تھیں۔ ابوجہل کا نام عمرو تھا اور کنیت اس کی ابوالحکم تھی رسول اللہؐ نے اور مسلمانوں نے اس کو ابوجہل کہنا شروع کیا۔ ہاں یہی کنیت اس کی مشہور ہوئی اور اس کا نام اور پہلی کنیت بھولا دی گئی عکرمہ کی کنیت ابوعثمان تھی فتح مکہ کے تھوڑے ہی دنوں بعد اسلام لے آئے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں یہ رسول اللہؐ کے سخت دشمن تھے اور جو شخص اپنے باپ کے مثل ہو اس کو لوگ برا نہیں کہتے۔ یہ بڑے مشہور شہسوار تھے جب رسول اللہؐ نے مکہ کو فتح کیا تو یہ وہاں سے بھاگ گئے اور یمن میں جا رہے رسول اللہؐ جب مکہ کی طرف چلے تو آپ نے عکرمہ کے قتل کا حکم دیا اور ان کے ساتھ اور بھی چند لوگوں کے متعلق حکم دیا۔ ہمیں ابوالفضل فقیہ مخزومی نے اپنی سند ابویعلی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن مفضل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسباط بن نصر نے بیان کیا وہ کہتے تھے سدی نے مصعب بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب مکہ فتح ہو چکا تو رسول اللہؐ نے تمام لوگوں کو امن دے دیا سوا چار مردوں اور دو عورتوں کے کہ ان کی بابت حکم دیا تھا کہ جہاں پاؤں ان کو قتل کر دو اگرچہ ان کو کعبہ کے پردہ میں لٹکا ہوا پاؤ (ان کے نام یہ تھے عکرمہ بن ابی جہل، اور عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح پس ابن خطل تو اس حالت میں پکڑ لیا گیا کہ وہ کعبہ کے پردہ کے ساتھ لٹکا ہوا تھا پس سعید بن حریث اور عمار بن یاسر اس کی طرف بڑھے سعید جو عمار سے زیادہ تیز تھے آگے پہنچ گئے اور انہوں نے اس کو قتل کر دیا اور

مقیس بن صبابہ کو لوگوں نے بازار میں گرفتار کر لیا اور وہیں قتل کیا اور عکرمہ کشتی میں سوار ہو کر بھاگ گئے اثنائے راہ میں ایک تیز ہوا چلی کشتی والے چلائے کہ اے بھائیو! اب تنہا خدا کو پکارو اب اور معبود تمہارے اس وقت کام نہیں آ سکتے عکرمہ نے کہا کہ جب دریا میں اللہ کے سوا کوئی میرے کام نہیں آ سکتا تو خشکی میں بھی اس کے سوا کوئی دوسرا کام نہیں آ سکتا یا اللہ میں عہد کرتا ہوں کہ اگر تو مجھے اس مصیبت سے بچائے تو میں ضرور محمد (ﷺ) کے پاس جاؤں گا اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دوں گا اس وقت یقیناً میں انہیں بخشش کرنے والا اور بزرگی والا پاؤں گا۔ چنانچہ یہ (اس سفر سے صحیح سالم واپس آ کر) حاضر ہوئے اور اسلام لائے باقی رہے عبداللہ بن سعد یہ حضرت عثمان بن عفان کے پاس جا کر چھپ رہے تھے پھر جب رسول اللہؐ نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو حضرت عثمان ان کو لے کر نبیؐ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ عبداللہ کی بیعت لیجیے حضرت نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور تین مرتبہ عبداللہ بن سعد کی طرف دیکھا بعد اس کے ان سے بیعت کر لی بعد اس کے اس کے اپنے اصحاب کی طرف آپ متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کیا تم میں کوئی سعادت مند ایسا نہ تھا کہ جب مجھے دیکھا کہ میں نے اس کی بیعت میں تامل کیا فوراً اٹھتا اور اس کی گردن مار دیتا اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عکرمہ بن ابی جہل بیوی ام حکیم جو ان کے چچا حارث بن ہشام کی بیٹی تھیں رسول اللہؐ کے امان کی خبر لے کر ان کے پاس یمن گئی تھیں وہ اپنے شوہر سے پہلے فتح مکہ کے دن اسلام لے آئی تھیں پس ام حکیم ان کو رسول اللہؐ کے پاس واپس لائیں اور وہ اسلام لائے اور ان کا اسلام اچھا ہوا اور وہ نیک مسلمانوں میں سے تھے۔ تو رسول اللہؐ ان کو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور ان سے معانقہ کیا اور فرمایا کہ مرحبا ہو سوار مہاجر کو جب یہ اسلام لائے تو مسلمان ان کو کہا کرتے تھے کہ یہ دشمن خدا یعنی ابو جہل کا بیٹا ہے یہ بات ان کو ناگوار گزرتی تھی لہٰذا انہوں نے رسول اللہؐ سے اس کی شکایت کی نبیؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ ان کے باپ کو برا مت کہو کیونکہ مردہ کو برا کہنا زندہ کو تکلیف دیتا ہے اور یہ بھی ممانعت کر دی کہ لوگ ان کو عکرمہ بن ابی جہل کہیں۔ **اللهم صل على محمدٌ وعلى آل محمدٌ** دیکھو یہ خلق کیسا اچھا اور کیسا بڑا اشرف تھا۔ جب عکرمہ اسلام لائے تو انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے جس قدر مال آپ کی ضرر رسانی میں خرچ کیا ہے اب اسی قدر میں اللہ کی راہ میں خرچ کروں گا۔ ان کو رسول اللہؐ نے حجۃ الوداع کے سال میں ہوازن کے صدقات وصول کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔

ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد بن حمید وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن مسعود نے سفیان سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے عکرمہ بن ابی جہل سے۔ روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ **مرحبا بالراكب المهاجر** یعنی اے سوار مہاجر تم کو مرحبا ہے قتال مرتدین میں ان سے بڑے کارنمایاں ظاہر ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک لشکر کا سردار مقرر کر کے اہل عمان کے پاس بھیجا تھا وہ لوگ مرتد ہو گئے تھے پس یہ ان پر غالب آئے پھر حضرت ابوبکرؓ نے ان کو یمن کی طرف بھیجا جب یہ مرتدین کے قتل سے فراغت پا کر مسلمانوں کے لشکر کے ہمراہ بعد حضرت ابوبکر بارادہ جہاد ملک شام کی طرف چلے جب مسلمانوں نے مقام جرف میں جو مدینہ سے دو میل دور ہے قیام کر دیا تو حضرت ابوبکر پوشیدہ طور پر ان کے قیام گاہ اور لشکر کی حالت کا اندازہ کرنے کے لئے نکلے تو انہوں نے ایک بڑا خیمہ دیکھا جس کے گرد آٹھ گھوڑے اور نیزہ اور عمدہ سامان مہیا تھا حضرت ابوبکر اس خیمہ کے قریب پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہ خیمہ حضرت عکرمہ کا ہے حضرت ابوبکر

نے ان کو سلام کیا اور ان کے لئے جزائے خیر کی دعا مانگی اور ان سے کہا کہ تم ہم سے کچھ مدد لے لو حضرت عکرمہ نے کہا مجھے مدد کی حاجت نہیں ہے میرے پاس دو ہزار دینار موجود ہیں پس حضرت ابوبکر نے ان کو دعائے دی پھر حضرت عکرمہ شام کی طرف چلے گئے اور غزوۂ اجنادین میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ واقعہ یرموک میں اور بعض کہتے ہیں کہ واقعہ صفر میں۔ ہمیں بہت سے لوگوں نے کتابۃً ابوالقاسم بن سمرقندی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن سیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سری بن یحیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سیف بن عمر نے ابوعثمان غسانی یعنی یزید بن اسید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ عکرمہ بن ابی جہل نے یرموک میں (کفار سے مخاطب ہو کر بطور رجز کے) کہا کہ میں ہر جنگ میں رسول اللہ (جیسے اشجع الاشجعین) سے لڑ چکا ہوں تو کیا آج میں تم (جیسے بزدلوں) سے بھاگ جاؤں گا پھر بلند آواز سے (مسلمانوں سے مخاطب ہو کر) کہا کہ کون ہے جو مجھ سے موت کے اوپر بیعت کرے پس ان کے چچا حارث بن ہشام اور ضرار بن ازور نے مع چار سو سرداران مسلمین و شہسواران مومنین کے (اسی شرط پر) ان سے بیعت کی ان سب لوگوں نے حضرت خالد کے خیمہ کے سامنے کھڑے ہو کر قتال کیا یہاں تک کہ خوب زخمی ہو کر سب شہید ہو گئے سوا ضرار بن ازور کے۔

نیز انہیں راویوں نے بیان کیا ہے کہ ہمیں ابوالقاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن مسلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن حمامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسن بن علی قطان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن عیسیٰ عطار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحاق نے زہری سے روایت کر کے خبر دی نیز محمد ابن اسحاق کہتے تھے مجھے ابن سمعان نے بھی زہری سے روایت کر کے خبر دی کہ عکرمہ بن ابی جہل نے اس دن یعنی یوم فحل (جنگ یرموک) میں بڑا کارنمایاں کیا نیزوں کے اندر گھستے ہوئے چلے جاتے تھے یہاں تک کہ ان کا سینہ اور چہرہ زخمی ہو گیا ان سے کہا گیا کہ خدا سے ڈرو اور اپنی جان پر رحم کرو تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنی جان لات وعزیٰ کے جہاد میں تو فدا کرتا تھا تو کیا اب میں اللہ ورسول سے اپنی جان بچاؤں نہیں خدا کی قسم ایسا کبھی نہ ہوگا راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر ان کی تیزی اور بڑھتی ہی گئی یہاں تک کہ شہید ہو گئے اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔

نیز ہمیں بہت سے لوگوں نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے نحوی عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن ہلال ابوالمعالی ثعلب بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن محمد شاہد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن یعقوب بن احمد حصاص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مطلب بن کثیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زبیر ابن موسیٰ نے مصعب بن عبداللہ بن ابی امیہ سے انہوں نے ام سلمہ زوجہ رسول اللہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتی تھی کہ رسول اللہ نے (ایک روز) فرمایا کہ میں نے (خواب میں) ابوجہل کا ایک خوشہ جنت میں دیکھا ہے پھر جب عکرمہ بن ابی جہل اسلام لائے تو حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلمہ یہی (اس خواب کی تعبیر) ہے حضرت عکرمہ کی کوئی اولاد نہ تھی ابوجہل کی نسل صرف اس کی دختری اولاد سے چلی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۳۶۔ حضرت عکرمہؓ بن عامر

حضرت عکرمہؓ بن عامر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی قرشی عبدری۔ یہی ہیں جنہوں نے دارالندوہ (نامی مکان کو) حضرت معاویہ کے ہاتھ ایک لاکھ روپیہ کے عوض میں فروخت کیا تھا۔ ان کا شمار مولفۃ القلوب میں تھا ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصرا لکھا ہے۔

۳۷۳۷۔ حضرت عکرمہؓ بن عبید

حضرت عکرمہؓ بن عبید خولانی۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب العین واللام

۳۷۳۸۔ حضرت علاءؓ بن حارثہ

حضرت علاءؓ بن حارثہ بن عبداللہ بن ابی سلمہ بن عبدالعزی بن غیرہ بن عوف بن ثقیف۔ سرداران ثقیف میں سے تھے مولفۃ القلوب میں سے ایک شخص تھے۔ بنی زہرہ کے حلیف تھے۔ ان کو رسول اللہؐ نے حنین کی غنیمت سے سو اونٹ دیئے تھے۔ ابواحمد عسکری نے ان کے والد کا نام جاریہ اور بعض لوگوں نے خارجہ بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۳۹۔ حضرت علاءؓ بن حضرمی

حضرت علاءؓ بن حضرمی۔ حضرمی کا نام عبداللہ بن عباد بن اکبر بن ربیعہ بن مالک بن اکبر بن عویف بن مالک بن خزرج ابن ابی بن صدف تھا اور بعض لوگوں نے ان کا نام عبداللہ بن عمار بیان کیا ہے اور بعض نے عبداللہ بن ضمار اور بعض نے عبداللہ بن عبیدہ بن ضمار بن مالک۔ دارقطنی نے کہا ہے کہ املوکی نے بیان کیا ہے کہ صحیح نام عبداللہ بن عباد تھا اس میں تصحیف ہوگئی ہے۔ سب لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ قبیلہ حضرموت سے تھے اور حرب بن امیہ کے حلیف تھے۔ ان کو نبیؐ نے بحرین کا حاکم مقرر کیا تھا جب نبیؐ کی وفات ہوئی تو یہ وہیں تھے حضرت ابوبکر نے اپنی خلافت میں ان کو قائم رکھا پھر حضرت عمرؓ نے بھی قائم رکھا۔ پھر حضرت عمرؓ کی خلافت میں ۱۴ہجری میں ان کی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۲۱ میں جب کہ یہ بحرین کے عامل تھے ان کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت ابوہریرہ کو بحرین کا عامل مقرر کیا۔ یہ علاء بن حضرمی وہی ہیں جن کا ایک بھائی عامر بن حضرمی بدر کے دن بحالت کفر قتل کیا گیا تھا اور ان کا ایک بھائی عمرو بن حضرمی مشرکوں میں پہلا شخص تھا جس کو ایک مسلمان نے قتل کیا تھا اور اس کا مال پہلا مال تھا جو بطور خمس کے اسلام میں آیا وہ یوم نخلہ کے واقعہ میں مارا گیا تھا۔ ان کی بہن صعبہ بنت حضرمی تھیں جن سے ابوسفیان نے نکاح کیا تھا اور طلاق دے تھی ابوسفیان کے طلاق دینے کے بعد ان سے عبیداللہ بن عثمان تیمی نے نکاح کیا جن سے حضرت طلحہ بن عبیداللہ تیمی پیدا ہوئے یہ سب کلام ابن کلبی کا تھا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ علاء (بڑے) مستجاب الدعوات تھے ایک مرتب یہ کچھ دعا پڑھ کر دریا میں کود پڑے تھے (غرق نہ ہوئے) جب بحرین میں انہوں نے مرتدین سے قتال کیا تو اس لڑائی میں ان سے کارنمایاں ظاہر ہوئے جن کو ہم نے تاریخ کامل میں ذکر کیا ہے وہ واقعات ان کے مشہور ہیں۔ ان کا ایک بھائی میمون بن حضرمی بھی تھا اس نے زمانہ جاہلیت میں مکہ کی بلندی پر ایک کنواں کھدوایا تھا جو اب بیر میمون کے نام سے مشہور ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے عبدالرحمان بن حمید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے سائب بن یزید سے سنا وہ علاء بن حضرمی سے مرفوعاً روایت کرتے تھے کہ حضرت نے فرمایا مہاجر بعد ادائے ارکان حج کے مکہ میں تین دن رہ سکتا ہے۔ اس حدیث کو اسماعیل بن محمد بن سعد بن حمید نے سائب سے انہوں نے علاء سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۴۰۔ حضرت علاءؓ بن خارجہ

حضرت علاءؓ بن خارجہ۔ اہل مدینہ میں سے ایک شخص تھے ان سے عبدالملک بن یعلی نے روایت کی ہے وہیب نے عبدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے عبدالملک بن یعلی سے انہوں نے علاء بن خارجہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اپنے نسب کو اس قدر معلوم رکھو کہ جس سے اپنے عزیزوں کے ساتھ صلہ رحم کر سکو صلہ رحم کرنے سے باہم عزیزوں میں محبت پیدا ہوتی ہے اور مال میں کثرت ہوتی ہے اور عمر بڑھتی ہے۔ اس حدیث کو ہشام مخزومی اور مسلم بن ابراہیم نے وہیب سے اسی طرح روایت کیا ہے اور مسلم بن خالد زنگی نے اس کو عبدالملک بن یحییٰ بن علاء سے انہوں نے عبداللہ بن یزید مولیٰ منبعث سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۴۱۔ حضرت علاءؓ بن خباب

حضرت علاءؓ بن خباب۔ کوفہ میں رہتے تھے ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمان بن عابس نے روایت کی ہے سماک بن حرب نے عبداللہ بن علاء سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ جب بیدار ہوئے (یہ واقعہ تعریس کا ہے کہ اس دن تمام صحابہ سفر کی تکلیف میں ایسے خستہ ہو گئے کہ نماز فجر قضا ہو گئی سب بعد طلوع آفتاب کے بعد بیدار ہوئے حتیٰ کہ خود سرور عالمؐ کی یہی حالت ہوئی۔) تو فرمایا کہ اگر اللہ چاہتا تو ہمیں (وقت پر) بیدار کر دیتا مگر اس نے چاہا کہ تمہارے بعد والوں کے لئے یہ کام ہو جائے۔ ان کی ایک حدیث لہسن کے کھانے کی بابت بھی ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ لوگوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر میں خیال کرتا ہوں کہ انہوں نے نبیؐ سے کچھ نہیں سنا اور ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ ان کا نام علاء بن خباب ہے اور بعض لوگ ان کو علاء بن عبداللہ بن خباب کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۴۲۔ حضرت علاءؓ بن سبیع

حضرت علاءؓ بن سبیع۔ صحابی ہیں مگر ان کے صحابی ہونے میں کلام کیا گیا ہے ان سے سائب بن یزید نے روایت کی ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام علاء بن حضرمی ہے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا نام علاء بن سبیع ہے صحابی

ہیں۔ان دونوں نے ان کا تذکرہ مختصر کیا ہے۔

۳۷۴۳۔حضرت علاءؓ بن سعد

حضرت علاءؓ بن سعد ساعدی۔ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ وہ ان لوگوں سے میں تھے جنہوں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہؐ سے بیعت کی تھی۔عطاء بن یزید بن مسعود نے جو قبیلہ بنی حبلیٰ میں سے تھے سلیمان بن عمرو بن ربیع بن سالم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن علاء سے جو قبیلہ بنی ساعدہ میں سے تھے انہوں نے اپنے والد علاء بن سعد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کیا تم لوگ بھی سنتے ہو جو میں سن رہا ہوں صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کیا سنتے ہیں فرمایا آسمان سے چرچراہٹ کی آواز آتی ہے اور آنا بھی چاہئے کیونکہ اس میں پیر رکھنے کی جگہ بھی ایسی نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ قیام یا رکوع یا سجود میں نہ ہو پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔وانا لنحن الصافون وانا لنحن المسبحون (اور بیشک یقیناً ہم صف باندھنے والے ہیں اور بیشک یقیناً ہم تسبیح پڑھنے والے ہیں اور اس آیت میں فرشتوں کا کلام مذکور ہے) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۴۴۔حضرت علاءؓ بن صحار

حضرت علاءؓ بن صحار۔بعض لوگ ان کا نام علاثہ بیان کرتے ہیں بیٹے تھے صحار سلیطی ہیں۔قبیلہ بنی سلیط سے ان کا نام کعب بن حارث بن یربوع تھا تمیمی سلیطی تھے۔یہ علاء خارجہ بن صلت کے چچا تھے۔ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن ابی خیثمہ نے بیان کیا ہے کہ مجھ سے ان کے بارے ابوعبید قاسم بن سلام سے نقل کر کے بیان کیا گیا ہے۔اور مستغفری نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام علاقہ بن شجار تھا یہی قول علی بن مدینی کا ہے یعنی وہ سلیطی ہیں جن سے حسن نے روایت کی ہے اور بعض لوگ ان کو ابن صحار کہتے ہیں اور نیز انہوں نے ابن ابی خیثمہ سے انہوں نے ابوعبید سے نقل کیا ہے کہ خلیفہ نے بیان کیا کہ خارجہ کے چچا کا نام عبداللہ بن عشیر بن عبدقیس بن خفاف تھا قبیلہ بنی عمرو حنظلہ کے خاندان براجم سے تھے اور نیز خلیفہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا ان کا نام علاثہ بن شجار تھا ابویعلی نسفی کے قلم کا لکھا ہوا ایسا ہی ہے اور بردعی نے بھی ان کو ابن شجار بیان کیا ہے اور ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے۔

۳۷۴۵۔حضرت علاءؓ بن عقبہ

حضرت علاءؓ بن عقبہ۔انہوں نے (کچھ دن) نبیؐ کی طرف سے خط وکتابت کا کام کیا ہے۔ان کا ذکر عمرو بن حزم کی حدیث میں ہے ان کو جعفر نے ذکر کیا ہے۔ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۳۷۴۶۔حضرت علاءؓ بن عمرو

حضرت علاءؓ بن عمرو انصاری صحابی ہیں۔حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۷۴۷۔ حضرت علاءؓ بن مسروح

حضرت علاءؓ بن مسروح حجازی۔ عمرو بن تمیم بن عویم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ میری بہن ملیکہ اور میرے قبیلہ کی ایک عورت جس کا نام ام عفیف بنت مسروح تھا ہمارے قبیلہ کے ایک شخص کے نکاح میں تھیں اس شخص کا نام حمل بن مالک بن نابغہ تھا اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی جس میں یہ مضمون بھی تھا کہ علاء بن مسروح نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا ہم اس بچہ کی دیت بھی دیں جس نے نہ کچھ پیا ہو نہ کھایا ہو نہ بولا ہو نہ رویا ہو گیا ایسے بچہ کی دیت بھی آئے گی تو رسول اللہؐ نے کہا کہ تم تو ایسی مقفیٰ عبارت بولتے ہو جیسی زمانہ جاہلیت میں بولی جاتی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۴۸۔ حضرت علاءؓ بن وہب

حضرت علاءؓ بن وہب بن محمد بن وہبان بن ضباب بن حجیر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی فتح قادسیہ میں شریک تھے حضرت عثمان نے حضرت معاویہ کو لکھا تھا کہ ان کو جزیرہ کا عامل بنادو چنانچہ انہوں نے بنادیا تھا۔ انہوں نے زینب بنت عقبہ بن ابی معیط سے نکاح کیا تھا۔ فتح مکہ کے نو مسلموں میں سے تھے مقام رقہ میں کچھ دنوں حاکم رہے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ان کو ابوعروبہ اور ابوعلی بن سعید نے جزریون کی تاریخ میں ذکر نہیں کیا حالانکہ وہ دونوں فن حدیث میں جزریون کے امام ہیں۔

۳۷۴۹۔ حضرت علاءؓ بن یزید

حضرت علاءؓ بن یزید بن انیس فہری۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا اور مصر میں بعد اس کے فتح ہونے کے گئے تھے ان کی اولاد بھی مصر ہی میں ہے۔ ابوالحارث یعنی احمد بن سعید فہری کے دادا تھے۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۵۰۔ حضرت علاثہؓ بن صحار

حضرت علاثہؓ بن صحار سلیطی خارجہ بن صلت کے چچا ہیں ابن ابی خیثمہ نے ابوعبید یعنی قاسم بن سلام سے نقل کر کے ایسا ہی بیان کیا ہے اس اختلاف کا ذکر علاء بن صحار کے نام میں ہو چکا ہے۔ شعبی نے خارجہ بن صلت سے روایت کی ہے کہ ان کے چچا نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے جب لوٹ کر اپنے وطن جانے لگے تو ان کا گزر ایک اعرابی پر ہوا جو مجنون ہو گیا تھا اور زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا لوگوں نے ان سے کہا کہ کیا آپ کے پاس کوئی چیز ایسی ہے جس سے اس مجنون کی دوا کریں آپ کے نبی تو بہت فائدہ کی چیزیں لائے ہیں انہوں نے کہا ہاں! پھر کہ میں نے اس پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر تین روز دم کیا ہر روز دو مرتبہ پڑھتا تھا پس وہ مجنون اچھا ہو گیا تو ان لوگوں نے مجھ کو سو بکریاں دیں مگر میں نے ان کو نہ لیا یہاں تک کہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تم نے اس کے سوا اور کچھ بھی کہا تھا میں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا تو اس خدا کا نام لے کر اپنے صرف میں لاؤ۔ لوگ تو بیہودہ جھاڑ پھونک کے عوض میں کماتے ہیں تم نے تو ایک برحق جھاڑ پھونک کے عوض میں کمایا۔ ان کا تذکرہ

تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۵۱۔ حضرت علاقہؓ بن صحار

حضرت علاقہؓ بن صحار۔ ان کے متعلق علاء بن صحار کے نام میں گفتگو ہو چکی ہے۔

۳۷۵۲۔ حضرت علباءؓ اسدی

حضرت علباءؓ اسدی۔ یہ ابو احمد عسکری کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ نبیؐ سے ملے تھے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن بکر سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابو الزبیر سے انہوں نے علباء اسدی سے روایت کی ہے کہ وہ بیان کرتے تھے کہ نبیؐ جب سفر میں اپنے اونٹ پر بیٹھتے تو تین مرتبہ تکبیر پڑھتے اور فرماتے کہ الحمد لله الذی سخر لنا هذا و ما كنا له مقرنين (شکر ہے اللہ کا جس نے تابع کر دیا اس کو ہمارے اور نہ ہم اس کو قابو میں لا سکتے تھے ۱۲) عسکری نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اور ہم سے ابو بکر یعنی محمد بن رمضان بن عثمان تبریزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے استاذ ابو القاسم قشیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن احمد ابن عبدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبید نصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فرج ارزق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابن جریج نے کہا کہ مجھے ابو الزبیر نے علباء ازدی سے روایت کر کے خبر دی کہ حضرت ابن عمر نے لوگوں کو تعلیم دی تھی کہ رسول اللہؐ جب سفر میں اونٹ پر بیٹھتے تو تین بار تکبیر کہتے تھے الی آخر الحدیث عسکری نے ان علباء کا تذکرہ بنی اسد بن خزیمہ میں کیا ہے مگر میرا خیال یہ ہے کہ یہ اسدی بسکون سین ہے یعنی قبیلہ ازد سے ہیں اہل عرب اکثر زے کو سین سے بدل دیتے ہیں ازدی بھی کہتے ہیں اور اسدی بھی کہتے ہیں عسکری نے ان کو اسدی لکھا ہوا دیکھ کر سمجھا کہ سین مفتوح ہے لہٰذا انہوں نے ان کو بنی اسد بن خزیمہ میں داخل کر دیا۔ ایک شخص اکابر علما میں سے اس بات میں غلطی کر چکا ہے اس نے ابن لتبیہ کو اسدی لکھا ہوا دیکھ کر کہہ دیا کہ یہ قبیلہ بنی اسد کا ایک شخص ہے واللہ اعلم۔

۳۷۵۳۔ حضرت علباءؓ بن اصمع نیسی

حضرت علباءؓ بن اصمع قیسی۔ نبیؐ کے پاس وفد بن کر آئے تھے ان سے عباد بن جہور نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوا میں نے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جب لوگ دنیا کی طرف متوجہ ہو جائیں گے تو ان کی آخرت خراب ہو جائے گی اور جب ہر شخص اپنی خواہش نفسانی کو پسند کرنے لگے گا اور دین کو ترک کر دے گا تو اللہ تعالیٰ کا غضب سب پر عام ہو جائے گا پھر لوگ دعا کریں گے اور وہ مقبول نہ ہو گی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۷۵۴۔ حضرت علباءؓ سلمی

حضرت علباءؓ سلمی۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازتاً اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن علی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن محمد

نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن ثابت نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علباء سلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ غلاموں میں سے ایک شخص جس کا نام جہجاہ ہوگا لوگوں پر حکومت کرے گا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۷۵۵۔ حضرت علبہؓ بن زید

حضرت علبہؓ بن زید بن صیفی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی۔قبیلہ بنی حارثہ سے ہیں ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان سے محمود بن لبید نے روایت کی ہے یہ بھی منجملہ ان لوگوں کے تھے جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی الذین تولوا اعینھم تفیض من الدمع (جو لوگ روتے ہوئے لوٹ گئے کہ ان کے پاس راہ خرچ نہ تھا جس کو لے کر جہاد میں جاتے) اور عبدالحمید بن ابی عبس بن جبر نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے۔رسول اللہ نے جب صدقہ کی ترغیب دی تو ہر شخص اپنی طاقت کے موافق صدقہ لایا علبہ بن زید نے کہا کہ میرے پاس کچھ مال نہیں ہے جو صدقہ دوں یا اللہ میں اپنی آبرو صدقہ کرتا ہوں جو شخص تیری مخلوق میں سے اس کو چاہے لے لے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے تمہارا صدقہ قبول کر لیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۵۶۔ حضرت علسؓ بن اسود

حضرت علسؓ بن اسود کندی۔طبری نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو نبیؐ کے حضور میں وفد بن کر آئے تھے یہ اور ان کے بھائی سلمہ بن اسود دونوں اس وفد میں تھے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۷۵۷۔ حضرت علسؓ

حضرت علسؓ۔کلبی نے کہا ہے کہ (ان کا نام و نسب یہ ہے) علس بن نعمان بن عمرو بن عرفجہ بن عاتک بن امراء القیس بن ذہل بن معاویہ بن حارث اکبر کندی نبیؐ کے حضور میں وفد بن کر آئے تھے یہ اور ان کے دونوں بھائی حجر اور یزید اسی وفد میں تھے میں نہیں جانتا کہ یہ وہی ہیں جن کا ذکر طبری نے کیا ہے اور ان کا نسب اسود تک بیان کیا ہے یا کوئی اور ہیں ہم نے اسی کے موافق لکھ دیا ہے جو ہشام کلبی نے بیان کیا ہے۔واللہ اعلم۔

۳۷۵۸۔ حضرت علسہؓ بن عدی

حضرت علسہؓ بن عدی بلوی۔یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے۔بیعۃ الرضوان کی تھی اور فتح مصر میں شریک تھے ان سے ان کے بیٹے ولید بن علسہ نے اور موسیٰ بن ابی اشعث نے روایت کی ہے یہ ابن یونس کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۵۹۔ حضرت علقمہؓ بن اعور

حضرت علقمہؓ بن اعور سلمی۔اور بعض لوگ ان کو ابو علقمہ کہتے ہیں ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان سے ابن عباس نے روایت

کی ہے عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے شراب نوشی کی آخری سزا ان کو دی تھی۔ آپ جب غزوۂ تبوک میں تھے تو بوقت شب آپ کے خیمہ کو علقمہ بن اعور سلمی نے نشہ کی حالت میں آ کے گھیر لیا اور خیمہ کی کچھ رسیاں بھی انہوں نے کاٹ ڈالیں حضرت نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے لوگوں نے عرض کیا کہ علقمہ نشہ کی حالت میں ہیں پس حضرت نے حکم دیا کہ کوئی شخص تم میں سے اٹھ کر ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کو ان کے مقام پر جا کر پہنچا آئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۷۶۰۔ حضرت علقمہؓ ابواوفی اسلمی

حضرت علقمہؓ۔ کنیت ان کی ابواوفی یہ اسلمی ہیں۔ انہوں نے نبیؐ کے پاس اپنی زکوۃ کا مال بھیجا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ یا اللہ ابواوفی کے خاندان پر رحمت نازل کر۔ یہ علقمہ عبداللہ بن ابی اوفی کے والد تھے۔ اصحاب بیعۃ الرضوان سے تھے۔ ہمیں مسمار بن عمر بن عویس وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ کی عادت تھی کہ جب کوئی قوم اپنا صدقہ آپ کے پاس (تقسیم کے لئے) لاتی تو آپ دعا فرماتے کہ یا اللہ فلاں شخص کے خاندان پر رحمت نازل کر چنانچہ میرے والد بھی اپنا صدقہ آپ کے پاس لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ ابواوفی کے خاندان پر رحمت نازل کر ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۶۱۔ حضرت علقمہؓ بن جنادہ

حضرت علقمہؓ بن جنادہ بن عبداللہ بن قیس ازدی ثم الحجری۔ صحابی تھے فتح مصر میں شریک تھے اور بحرین میں حضرت معاویہ کی طرف سے حاکم رہے تھے ۵۹ ہجری میں وفات پائی۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۶۲۔ حضرت علقمہؓ بن حارث

حضرت علقمہؓ بن حارث۔ احمد بن خلف دمشقی نے احمد بن ابی الحواری سے انہوں نے ابوسلیمان دارانی سے انہوں نے علقمہ بن سوید بن علقمہ بن حارث سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا علقمہ بن حارث سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے حضور میں اپنی قوم کے چھ آدمیوں کے ساتھ گیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ بہت سے راویوں نے احمد بن حواری سے یہ حدیث روایت کی ہے اور انہوں نے بجائے علقمہ کے سوید بن حارث کا نام لیا ہے (خلاصہ یہ کہ ان علقمہ کے صحابی ہونے میں کلام ہے) وہ روایت اوپر گزر چکی ہے۔

۳۷۶۳۔ حضرت علقمہؓ بن حجر

حضرت علقمہؓ بن حجر۔ ان کا تذکرہ علی عسکری نے لکھا ہے حجاج بن ارطاہ نے عبدالجبار بن وائل بن علقمہ بن حجر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا آپ (نماز میں) اپنی

پیشانی اور ناک دونوں کے بل سجدہ کرتے تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے حالانکہ یہ غلط ہے اس کو بہت لوگوں نے عبدالجبار بن وائل بن حجر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور وہی صحیح ہے۔

۳۷۶۴۔ حضرت علقمہؓ حضرمی

حضرت علقمہؓ حضرمی۔ ابن قانع نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ کلثوم بن علقمہ حضرمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اس وفد میں تھا جو رسول اللہؐ کے پاس گیا تھا اور آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھر لوٹ جاؤ نہ تم قید کئے جاؤ گے نہ روکے جاؤ گے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۳۷۶۵۔ حضرت علقمہؓ بن حوشب غفاری

حضرت علقمہؓ بن حوشب غفاری۔ ان کا تذکرہ جعفر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ بردعی نے بیان کیا ہے کہ یہ مدینہ میں رہتے تھے انہوں نے نبیؐ سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے مگر جعفر نے اس حدیث کو بیان نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۳۷۶۶۔ حضرت علقمہؓ بن حویرث

حضرت علقمہؓ بن حویرث۔ بعض لوگ ان کو علقمہ بن حارث کہتے ہیں غفاری ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر یعنی احمد بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضیل بن سلیمان نے محمد بن مطرف سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے علقمہ بن حویرث غفاری صحابی سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا آنکھوں کا زنا یہ ہے کہ نامحرم کی طرف نظر کی جائے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۶۷۔ حضرت علقمہؓ بن رمثہ بلوی

حضرت علقمہؓ بن رمثہ بلوی۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ فتح مصر میں شریک تھے لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے سوید بن قیس تجیبی سے انہوں نے زہیر بن قیس بلوی سے انہوں نے علقمہ بن رمثہ بلوی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے عمرو بن عاص کو بحرین کی طرف بھیجا اس کے بعد رسول اللہؐ خود کسی لشکر کے ہمراہ تشریف لے گئے اور ہم لوگ بھی آپ کے ہمراہ تھے پس رسول اللہؐ پر غنودگی طاری ہوئی جب آپ بیدا ہوئے تو فرمایا کہ اللہ عمرو پر رحم کرے پس ہم نے جس جس کا نام عمرو تھا اس کی تفتیش کی پھر دوبارہ آپ پر غنودگی طاری ہوئی تو آپ نے ایسا ہی فرمایا پھر سہ بارہ ایسا ہی ہوا تو ہم نے پوچھا کہ یارسول اللہ عمرو کون ہے آپ نے فرمایا عمرو بن عاص کے لئے اللہ کے یہاں بہت بھلائی ہے زہیر کہتے تھے جب فتنہ پھیلا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں اس شخص کے ساتھ ہو رہوں جس کے متعلق رسول اللہؐ نے ایسا فرمایا تھا۔ پس میں نے ان کو نہیں چھوڑا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۶۸۔ حضرت علقمہؓ بن سفیان

حضرت علقمہؓ بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی۔ بصرہ میں رہتے تھے ان سے ان کے بیٹے سفیان وغیرہ نے روایت کی ہے ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم انصاری سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالکریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے علقمہ بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں تھا جو قبیلہ ثقیف سے رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے آپ نے ہمارے لئے دو خیمہ نصب کرا دیئے مغیرہ کے مکان کے پاس بلال ہمارے پاس آتے تھے اور رمضان میں ہمیں افطاری کراتے تھے۔ حالانکہ خوب [1] روشنی پھیلی ہوتی تھی۔ اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ سے انہوں نے عطیہ بن سفیان بن عبداللہ ثقفی سے روایت کیا ہے اور زیاد بکائی نے ابن اسحاق سے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے علقمہ بن سفیان سے روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے یہ ابن مندہ کا کلام تھا۔ اور ضحاک بن عثمان نے عبدالکریم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ان کا نام علقمہ بن سہیل بیان کیا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ اس مقام پر علماء کا سخت اختلاف ہے۔ یہ علقمہ صحابہ میں معلوم نہیں ہوتے ہم نے ان کا تذکرہ عطیہ بن سفیان کے نام میں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۶۹۔ حضرت علقمہؓ (ابوسماک)

حضرت علقمہؓ۔ کنیت ان کی ابوسماک تھی۔ ان کا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ بندار سے انہوں نے محمد بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے ابو یونس سے انہوں نے سماک بن علقمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک دن میں رسول اللہؐ کی خدمت میں تھا کہ ایک شخص ایک آدمی کو رسی سے کھینچتا ہوا لایا الی آخر الحدیث ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ غلط ہے کیونکہ بندار سماک بن حرب سے اور وہ علقمہ بن وائل سے وہ اپنے والد وائل بن حجر سے روایت کرتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔

۳۷۷۰۔ حضرت علقمہؓ بن سمی

حضرت علقمہؓ بن سمی خولانی۔ صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۷۱۔ حضرت علقمہؓ بن طلحہ

حضرت علقمہؓ بن طلحہ بن ابی طلحہ۔ عثمان بن طلحہ کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے۔ یہ اسلام لائے تھے اور صحابی تھے یرموک کی لڑائی میں شہید ہوئے۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ بعد غروب آفتاب کے معاً روزہ افطار کر لیتے تھے تاریکی شب کا انتظار نہ کرتے تھے۔

۳۷۷۲۔ حضرت علقمہؓ بن علاثہ

حضرت علقمہؓ بن علاثہ بن عوف بن احوص بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی۔قبیلہ بنی ربیعہ بن عامر کے بزرگ لوگوں میں تھے مولفۃ القلوب سے تھے اپنی قوم میں سردار تھے حلیم تھے عقل مند تھے مگر بخشش جیسی چاہیے ان میں نہ تھی یہی ہیں جنھوں نے عامر بن طفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب سے مخالفت کی تھی اوران کے سامنے اپنی فخریہ باتیں بیان کی تھیں یہ دونوں کلابی تھے قصہ ان کا مشہور ہے۔ جب رسول اللہؐ طائف سے لوٹے تو علقمہ مرتد ہو کر شام چلے گئے پھر آپ کی وفات کے بعد فوراً یہ اپنے قبیلہ میں آئے اور لشکر جمع کیا پس حضرت ابوبکر نے لشکر ان کی طرف روانہ کیا اس لشکر سے علقمہ نے شکست کھائی مسلمان ان کے گھر کے لوگوں کو پکڑ کر حضرت ابوبکر کی خدمت میں لے گئے ان لوگوں نے کہا ہم علقمہ کی طرح مرتد نہیں ہوئے تھے اور حضرت ابوبکر کو ان لوگوں کی طرف سے کوئی بات خلاف اسلام معلوم بھی نہ ہوئی تھی پس حضرت ابوبکر نے ان سب کو چھوڑ دیا بعد اس کے علقمہ بھی اسلام لائے اور حضرت ابوبکر نے ان کا اسلام قبول کر لیا اور ان کا اسلام اچھا ہو گیا ان کو حضرت عمر نے مقام حوران پر عامل مقرر کیا تھا وہیں ان کی وفات ہوئی حطیہ شاعر انہیں کے پاس گئے تھے مگر قبل اس کے کہ ان کے پاس پہنچیں ان کی وفات ہو گئی تھی پس علقمہ نے ان کے لئے بھی اپنی اولاد کی طرح وصیت کی تھی حطیہ نے ان کی شان میں کچھ اشعار کہے تھے جس میں سے ایک شعر یہ ہے۔

فما کان بینی لو لقیتک سالما   وبین الغنی الالیال قلائل

اگر میں تجھے زندگی میں ملتا تو میرے اور مالداری کے درمیان میں صرف چند روز باقی رہ گئے تھے۔

علقمہ کی والدہ لیلی بنت ابی سفیان بن ہلال تھیں جو قبیلہ نخع سے قید ہو کر آئی تھیں احوص کا نام ربیعہ تھا لوگ ان کو احوص اس سبب سے کہتے تھے کہ ان کی آنکھیں چھوٹی تھیں ان سے ابوسعید خدریؓ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کے ہمراہ کھانا کھایا تھا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۷۳۔ حضرت علقمہؓ بن فغواء

حضرت علقمہؓ بن فغواء۔بعض لوگ ان کو ابن ابی فغوا کہتے ہیں فغواء بیٹے تھے عبید بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ کے خزاعی تھے۔صحابی تھے مدینہ منورہ میں رہتے تھے۔عمرو بن فغوا کے بھائی تھے اُن کو رسول اللہؐ نے کچھ مال دے کر ابوسفیان بن حرب کے پاس بھیجا تھا تا کہ وہ اس مال کو فقراء قریش میں تقسیم کر دیں غزوۂ تبوک میں یہ نبیؐ کے رہنما تھے۔ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے عبداللہ بن علقمہ بن فغوا سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ جب پیشاب کے لئے بیٹھے ہوتے تو اگر ہم آپ سے کچھ بات کرتے تو آپ جواب نہ دیتے اور اگر ہم سلام کرتے تو بھی اس کا جواب نہ دیتے یہاں تک کہ اپنے گھر تشریف لے جا کر وضو کرتے تو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ سے بات کرتے ہیں تو آپ جواب نہیں دیتے اور اگر ہم سلام کرتے ہیں تو بھی جواب نہیں دیتے پس یہ آیت نازل ہوئی یا الھا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ (اے مسلمانوں جب نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھو لیا کرو اور سر کو مسح کرو اور پیروں کو ٹخنوں تک

دھوؤ۱۲)ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۷۴۔حضرت علقمہؓ بن مجزز

حضرت علقمہؓ بن مجزز بن اعور بن جعدہ بن معاذ بن عتوارہ بن عمرو بن مدلج کنانی مدلجی۔ان کو نبیؐ نے کسی لشکر کا سردار مقرر کیا تھا اور عبداللہ حذافہ سہمی کو کسی سریہ (یعنی چھوٹے لشکر) کا سردار بنایا تھا۔ان کی طبیعت میں کچھ مذاق تھا ایک مرتبہ انہوں نے خوب آگ دہکائی بعد اس کے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کیا میری اطاعت تم پر واجب نہیں ہے لوگوں نے کہا ہاں واجب ہے بس انہوں نے کہا تو اچھا اس آگ میں کود پڑو ایک شخص کھڑا ہوا اور چاہتا تھا کہ آگ میں کودے یہ ہنسنے لگے اور کہا کہ میں تو صرف مذاق کرتا تھا۔یہ خبر نبیؐ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ خبردار ہو جاؤ جب تمہارے سردار اس قسم کی بات کریں تو اللہ کی معصیت میں ان کی فرمانبرداری مت کرو۔حضرت عمر بن خطاب نے ان علقمہ کو ایک لشکر کا سردار بنا کر حبش کی طرف بھیجا تھا یہ سب لشکر وہاں ہلاک ہو گیا تو جواس عذری نے ان کا مرثیہ ان اشعار میں کہا تھا:

ان السلام وحسن کل تحیۃ   تغدو علی ابن مجزز وتروح

بے شک سلام اور اچھے اچھے تحفے۔ہر صبح شام ابن مجزز کے پاس آتے ہیں۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ مجزز:جیم اور دو زاؤں کے ساتھ ہے پہلے زاء مشدد مکسور ہے۔

۳۷۷۵۔حضرت علقمہؓ بن ناجیہ

حضرت علقمہؓ بن ناجیہ بن حارث بن کلثوم خزاعی ثم المصطلقی۔مدینہ کے رہنے والے تھے مگر پھر بادیہ میں سکونت اختیار کر لی تھی ہمیں یحییٰ بن ابی الرجاء نے اجازۃ اپنی سند کے ساتھ احمد بن عمرو بن ضحاک سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید نے عیسیٰ بن حضرمی بن کلثوم بن علقمہ بن ناجیہ بن حارث خزاعی سے انہوں نے اپنے دادا علقمہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے ولید بن عقبہ کو ہمارے مال کی زکوۃ تحصیل کرنے کے لیے بھیجا وہ گئے اور ہمارے قریب پہنچ کر واپس آ گئے ہم بھی ان کے پیچھے ہی چل دیئے اور اپنی کچھ زکوۃ بھی ساتھ لے لی ولید ہم سے پہلے رسول اللہؐ کے پاس پہنچ گئے اور انہوں نے (جھوٹ) کہہ دیا کہ یا رسول اللہ میں جہاں گیا وہ ایسے لوگ تھے کہ وہ اسی جاہلیت کی حالت میں باقی ہیں لڑنے کے لیے تیار ہو گئے تھے اور زکوۃ ان لوگوں نے نہیں دی اس بات کو سن کر رسول اللہؐ نے اس کی تردید نہ فرمائی یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین امنوا ان جاء کم فاسق بنباء فتبینوا (اے مسلمانو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو)ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۷۶۔حضرت علقمہؓ بن نضلہ

حضرت علقمہؓ بن نضلہ بن عبدالرحمٰن بن علقمہ کنانی اور بعض لوگ ان کو کندی کہتے ہیں۔مکہ میں رہتے تھے عثمان بن ابی سلیمان نے علقمہ بن نضلہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ اور ابوبکر و عمر کی وفات ہو گئی اور مکہ کی زمین اس وقت تک وقف سمجھی جاتی تھی جو محتاج ہوتا تھا وہاں رہتا اور جب اس کی احتیاج رفع ہو جاتی تھی کسی دوسرے کو اپنی جگہ ٹھہرا دیتا تھا۔ان کا تذکرہ

تینوں نے لکھا ہے۔اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔مگر یہ تابعین میں ہیں۔

۳۷۷۷۔حضرت علقمہؓ بن وقاص

حضرت علقمہؓ بن وقاص لیثی۔رسول اللہؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے جیسا کہ واقدی نے ذکر کیا ہے یہ ابوعمر کا کلام تھا۔ اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان سے ان کے بیٹے عمرو نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں غزوۂ خندق میں شریک تھا اور اس وفد میں تھا جو رسول اللہؐ کے پاس آیا تھا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور حاتم ابواحمد اور نیز اور لوگوں نے ان کو تابعین مین ذکر کیا ہے ان کی وفات عہد عبدالملک بن مروان مدینہ میں ہوئی۔

۳۷۷۸۔حضرت علقمہؓ بن یزید

حضرت علقمہؓ بن یزید بن عمرو بن سلمہ بن منبہ بن ذہل بن غطیف بن عبداللہ بن ناجیہ بن مراد،ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے نبیؐ کے حضور میں وفد بن کر آئے تھے اور پھر یمن واپس گئے تھے فتح مصر میں شریک تھے اور حضرت معاویہ کے زمانہ میں عتبہ بن ابی سفیان نے ان کو اسکندریہ حاکم مقرر کیا تھا۔اس کو ابوعقیل معافری نے روایت کیا ہے یہ ابن یونس کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۷۹۔حضرت علیؓ بن حکم

حضرت علیؓ بن حکم سلمی۔حضرت معاویہ کے بھائی تھے۔کثیر بن معاویہ بن حکم نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میرے بھائی علی بن حکم کا پیر ٹوٹ گیا وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھے پس وہ نبیؐ کے حضور میں آئے آپ نے ان کے پیر پر ہاتھ پھیرا پس وہ اچھا ہو گیا۔یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ میں علی بن حکم برادر معاویہ بن حکم کو سلمی خیال کرتا ہوں یہ دادا تھے بدیح بن سدرہ بن علی سلمی کے جو اہل قباء سے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے علی بن حکم کو سدرہ کا والد قرار دیا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے علی بن حکم کو معاویہ کا بھائی قرار دیا ہے اور ان علی بن ابی علی کو جن کا ذکر آگے آئے گا سدرہ کا والد قرار دیا ہے پس ان دونوں نے اس نام کے دو شخص قرار دیئے ہیں اور ابوعمر نے ایک ہی رکھا ہے واللہ اعلم۔

۳۷۸۰۔حضرت علیؓ بن رفاعہ

حضرت علیؓ بن رفاعہ قرظی۔علی بن سعید عسکری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔عمرو بن دینار نے یحییٰ بن جعدہ سے انہوں نے علی بن رفاعہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میرے والد ان لوگوں میں سے تھے جو اہل کتاب سے ایمان لائے تھے یہ دس آدمی تھے اہل کتاب اپنی مجلسوں میں بیٹھا کرتے تھے پس جب ان لوگوں کا گزر ان مجلسوں میں ہوتا تو وہ لوگ ان سے استہزاء اور مسخراپن کیا کرتے تھے پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی: اولئک یوتون اجرھم مرتین بماصبروا (ان لوگوں کو ان کا ثواب دوگنا دیا جائے گا بوجہ اس کے کہ انہوں نے صبر کیا۔) ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے پس اس روایت کی بنا پر ان کے والد صحابی

ہوں گے۔ (نہ کہ خود یہ)

۳۷۸۱۔ حضرت علیؓ بن رکانہ

حضرت علیؓ بن رکانہ۔ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے ان سے ان کے بیٹے محمد بن علی بن رکانہ نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اے گروہ قریش قوم کا بھانجہ بھی اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۸۲۔ حضرت علیؓ بن شیبان

حضرت علیؓ بن شیبان بن محرز بن عمرو بن عبداللہ بن عمرو بن عبدالعزیٰ بن سحیم بن مرہ بن دوُل بن حنیفہ۔ ان کی کنیت ابویحییٰ ہے یمامہ میں رہتے تھے نبیؐ کے پاس وفد بن کر گئے تھے ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء نے کتابۃً اپنی سند کو ابوبکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ملازم بن عمرو حنفی سے انہوں نے عبداللہ بن بدر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان سے انہوں نے اپنے والد علی بن شیبان سے جو وفد میں سے ایک شخص تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے آپ سے بیعت کی وہ کہتے تھے ہم نے رسول اللہؐ کے ہمراہ نماز پڑھی تو آپ نے گوشہ چشم سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع و سجود میں اپنی پیٹھ کو برابر نہ رکھتا تھا پس جب نبیؐ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ اے مسلمانو جو شخص اپنی پیٹھ رکوع و سجود میں برابر نہ رکھے اس کی نماز نہ ہوگی۔ اس حدیث کو عبدالوارث بن سعید نے ابوعبداللہ شقری سے انہوں نے عمر بن جابر سے انہوں نے عبداللہ بن بدر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن علی سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے اور یہ نہیں کہا کہ یہ روایت میں اپنے والد سے کرتا ہوں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۸۳۔ حضرت علیؓ بن ابی طالب (امیر المومنین ابن عم رسول اللہؐ زوج سیدۃ النساء فاطمہ زہراء)

امیر المومنین حضرت علیؓ بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قریشی ہاشمی رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی ہیں۔ ابوطالب کا نام عبد مناف تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابوطالب ہی ان کا نام تھا اور کنیت بھی اور ہاشم کا نام عمرو تھا۔ حضرت علی کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھیں۔ کنیت ان کی ابوالحسن تھی۔ رسول اللہؐ کے (چچا زاد) بھائی اور آپ کے داماد یعنی آپ کی صاحبزادی فاطمہ سیدۃ النساء کے شوہر تھے اور آپ کے فرزندوں کے والد تھے۔ یہ پہلے ہاشمی ہیں جو دو ہاشمیوں کے درمیان میں پیدا ہوئے اور پہلے خلیفہ ہیں جو بنی ہاشم میں سے ہوئے، حضرت علی، جعفر اور عقیل اور طالب سے چھوٹے تھے۔ بقول اکثر علماء سب سے پہلے [1] اسلام لائے تھے جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور مدینہ کی طرف ہجرت کی

---

[1] اس میں اختلاف ہے کہ آیا سب سے پہلے حضرت علی اسلام لائے یا حضرت ابوبکر صدیق یا کوئی اور محققین نے فیصلہ یوں کیا ہے کہ آزاد مردوں میں سب سے پہلے حضرت صدیق اور غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید۔ عورتوں میں سب سے پہلے ام المومنین حضرت خدیجہ۔ بچوں میں سب سے پہلے حضرت علی المرتضیٰ اسلام لائے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ''ازالۃ الخفاء'' میں لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے اسلام لانا اس سبب سے فضیلت ہے کہ جو پہل اسلام لایا ہوگا وہ اپنے بعد والوں کے اسلام کا ذریعہ بنا ہوگا پس اس لحاظ سے یہ فضیلت حضرت صدیق ہی کے حصہ میں رہی کیونکہ انہیں نے بعد اسلام کے تبلیغ دین میں کوشش کی اور ان کی کوشش سے بڑے بڑے لوگ اسلام لائے یہ کوشش نہ اور کسی سے ظاہر ہوئی نہ ہوسکتی تھی۔

اور بدر میں خندق میں اور بیعۃ الرضوان میں اور تمام مشاہد میں سوا تبوک کے رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک رہے تبوک میں حضرت نے ان کو اپنے اہل وعیال کی نگہداشت کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ تمام مشاہد میں ان سے کارنمایاں ظاہر ہوئے اور بہت سے مواقع میں رسول اللہؐ نے ان کو اپنے ہاتھ سے جھنڈا عنایت کیا منجملہ ان کے غزوۂ بدر ہے مگر اس میں اختلاف ہے اور جب غزوۂ احد میں مصعب بن عمیر جن کے ہاتھ میں جھنڈا تھا شہید ہوئے تو پھر رسول اللہؐ نے جھنڈا حضرت علی کو دیا اور ان سے رسول اللہؐ نے دو مرتبہ مواخات کی ایک مرتبہ آپ نے باہم مہاجرین میں مواخات کرائی اس کے بعد آپ نے ہجرت کے بعد مہاجرین وانصار میں مواخات کرائی اور دونوں مرتبہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ تم دنیا وآخرت میں میرے بھائی ہو۔

حضرت علی المرتضیٰ کا اسلام

ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا پھر حضرت علی بن ابی طالب ایک دن کے بعد یعنی جب کہ حضرت خدیجہ اسلام لا چکیں اور آپ کے ہمراہ نماز پڑھ چکیں اس کے ایک دن کے بعد آئے وہ کہتے تھے میں نے دیکھا کہ دونوں نماز پڑھ رہے ہیں حضرت علی نے کہا کہ اے محمدؐ یہ کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا یہ خدا کا دین ہے جو اس نے اپنے لئے پسند کیا ہے اور جس کی تبلیغ کے لئے پیغمبروں کو بھیجا میں تمہیں اللہ کی طرف اور اس پرستش کی طرف بلاتا ہوں اور لات وعزیٰ کے انکار کرنے کی ترغیب دیتا ہوں حضرت علی نے کہا یہ تو ایک ایسی بات ہے جو میں نے آج سے پہلے نہ سنی تھی لہٰذا میں اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا جب تک ابو طالب سے اس کا ذکر نہ کرلوں رسول اللہؐ کو یہ بات ناپسند ہوئی کہ قبل اس کے آپ اپنے معاملہ کا اظہار کرنا چاہیں افشائے راز ہو جائے پس آپ نے فرمایا کہ اے علی اگر تم اسلام نہیں لائے ہو تو اس راز کو پوشیدہ رکھو پس حضرت علی اس شب کو خاموش رہے پھر اللہ نے ان کے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی اور وہ صبح کو رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد شب کو آپ نے مجھ سے کیا فرمایا تھا رسول اللہؐ نے فرمایا میں نے یہ کہا تھا کہ تم اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہی ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور لات وعزیٰ کا انکار کر دو اور خدا کے ساتھ شرک کرنے سے بری ہو جاؤ۔ حضرت علی نے اس کو منظور کر لیا اور اسلام لائے حضرت ابو طالب کے خوف سے پوشیدہ طور پر آپ کے پاس آیا کرتے تھے اور اپنا اسلام مخفی رکھتے تھے۔ حضرت علی پر خدا کا ایک انعام یہ بھی تھا کہ انہوں نے قبل از اسلام رسول اللہؐ کے ہاتھوں پرورش پائی۔ یونس نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے مجھ سے عبد اللہ بن ابی نجیح نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مجاہد روایت کرتے تھے کہ حضرت علی دس برس کی عمر میں اسلام لائے تھے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند کو ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی سے انہوں نے محمد بن حمید سے انہوں نے ابراہیم بن مختار سے وہ شعبہ سے وہ ابو بلج سے وہ عمرو بن میمون سے وہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ حضرت علی تھے اور ایسا ہی مقسم نے بھی ابن عباس سے روایت کیا ہے۔ ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم تھا۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے ابو عیسیٰ نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عباس نے مسلم ملائی سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبیؐ دوشنبہ کے دن مبعوث ہوئے اور حضرت علی سہ شنبہ کے دن اسلام لائے نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے اور ابن مثنی نے بیان کیا وہ دونوں

کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابوحمزہ سے جو انصار میں سے ایک شخص تھے انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے حضرت علی اسلام لائے عمرو بن مرہ کہتے تھے میں نے اس کا ذکر ابراہیم نخعی سے کیا تو انہوں نے اسکا انکار کیا اور کہا سب سے پہلے حضرت ابوبکر اسلام لائے تھے۔ ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوہشام رفاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے اجلح نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے حبہ بن جوین سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں اس امت میں کسی کو نہیں جانتا کہ اس نے مجھ سے پہلے خدا کی پرستش کی ہو بیشک میں نے پانچ برس یا سات برس سب سے پہلے خدا کی پرستش کی اس کو اسماعیل بن ابراہیم بن بسام نے سعید بن صفوان سے انہوں نے اجلح سے اسی طرح روایت کیا ہے ہمیں عبداللہ بن احمد طوسی خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلمہ بن کہیل نے حبہ عرنی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے نبیؐ کے ہمراہ نماز پڑھی اور ہمیں ابوالطیب یعنی محمد بن ابی بکر بن احمد معروف بہ کلی اصفہانی نے کتابۃً خبر دی اور نیز مجھ سے عثمان بن ابی بکر بن جلدک موصلی نے ابوالطیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن عبدالاعلی صنعانی بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ثوری نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے ابوصادق سے انہوں نے علیم کندی سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ اس امت میں سب سے پہلے (بروز قیامت) جو اپنے نبی سے ملے گا وہ وہی ہوگا جو سب سے پہلے اسلام لایا یعنی علی بن ابی طالب اس حدیث کو بری نے بھی عبدالرزاق سے انہوں نے ثوری سے انہوں نے قیس بن مسلم سے روایت کیا ہے۔ ہمیں ذاکر بن کامل خفاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم باقرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی محمد بن علی بن محمد بن یوسف مقری علاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی یعنی مخلد بن جعفر بن مخلد باقرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جریر طبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاعلی بن واصل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن اسود نے محمد بن عبیداللہ بن عبدالرحمن بن مسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوایوب انصاری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ فرشتے میرے اور علی کے لئے سات برس تک دعا مانگتے رہے اور وجہ یہ تھی کہ اس زمانہ میں سوا علی کے کسی نے نماز نہیں پڑھی۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے قراءۃ بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عباس بن فضل اسقاطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن خطاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن غراب نے یوسف بن صہیب سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ سب سے پہلے نبیؐ پر خدیجہ اسلام لائیں ان کے بعد حضرت علی اسلام لائے اور حضرت ابوذر اور مقداد اور خباب اور جابر اور ابوسعید خدری وغیرہم کہتے تھے کہ حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے حضرت علی اسلام لائے اور یہ لوگ حضرت علی کو سب سے افضل کہتے تھے یہ ابوعمر کا قول ہے اور معمر نے

قتادہ سے انہوں نے حسن وغیرہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ حضرت علی تھے اس وقت ان کی عمر پندرہ برس کی تھی اور محمد بن کعب قرظی سے پوچھا گیا کہ سب سے پہلے کون اسلام لایا حضرت علی یا حضرت ابوبکر انہوں نے کہا سبحان اللہ حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے لوگوں کو شبہ صرف اس سبب سے ہے ہوا کہ حضرت علی نے اپنا اسلام ابوطالب سے مخفی رکھا تھا اور حضرت ابوبکر جو اسلام لائے تو انہوں نے اپنا اسلام ظاہر کیا تھا۔ ہم عفیف کندی کی حدیث کہ حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے ان کے تذکرہ میں لکھ چکے ہیں اور ابوالاسود یعنی تیم بن عروہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی اور زبیر دونوں آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے تھے، ابوعمر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ کسی اور نے بھی ایسا بیان کیا ہو اور ایک جماعت نے علاوہ ان لوگوں کے جن کو ہم نے ذکر کیا ہے کہا ہے کہ حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر سب سے پہلے اسلام لائے واللہ اعلم۔

حضرت علی مرتضیٰ کی ہجرت

ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ جب رسول اللہؐ کے اصحاب مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے تو آپ بھی اس بات کے منتظر رہتے تھے کہ جبریل علیہ السلام آئیں اور آپ کو خدا کی طرف سے مکہ سے نکلنے اور مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم پہنچائیں یہاں تک کہ جب کفار قریش جمع ہوئے اور انہوں نے رسول اللہؐ کے ضرر رسانی کی تدبیر شروع کی تو جبریل آپ کے پاس آئے اور آپ کو حکم دیا کہ آج شب کو آپ اس مکان میں نہ رہیں جس میں رہتے تھے پس رسول اللہؐ نے علی بن ابی طالب کو بلایا اور انہیں حکم دیا کہ آج تم میرے بستر پر سو رہنا اور میری ہی سبز چادر اوڑھنا چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر رسول اللہؐ اپنے گھر سے اس حال میں نکلے کہ کفار آپ کے دروازہ پر جمع تھے ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ پھر اس کے بعد لوگ پے در پے ہجرت کرنے لگے اور سب کے آخر میں جو شخص ہجرت کر کے آیا اور جس نے اپنے دین میں ذرا بھی لغزش نہیں کھائی وہ علی بن ابی طالب تھے وجہ یہ تھی کہ رسول اللہؐ نے ان کو مکہ میں چھوڑ دیا تھا اور حکم دیا تھا کہ میرے بستر پر سو جاؤ اور تین دن تک ان کو وہاں رہنے کا حکم دیا تھا اور یہ حکم دیا تھا کہ جن لوگوں کے حقوق[1] میرے اوپر ہیں وہ ادا کر دینا۔

چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا بعد اس کے رسول اللہؐ سے جا کر مل گئے۔ ہمیں محمد بن قاسم بن علی بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواعز قراتکین بن اسعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوحفص بن شاہین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن سعید ہمدانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یزید نخعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے معاویہ بن عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی رافع نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا ابورافع سے نقل کر کے بیان کیا نیز عبیداللہ بن حسن کہتے تھے مجھ سے محمد بن عبیداللہ بن علی بن ابی رافع نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے

---

[1] وہ حقوق یہ تھے کہ لوگ آپ کے پاس اکثر امانت رکھایا کرتے تھے قبل از نبوت آپ کی امانت پر سب کو وثوق تھا۔

دادا سے انہوں نے ابورافع سے نیز عبیداللہ بن حسن نے کہا ہے مجھ سے محمد بن عبیداللہ بن علی بن ابی رافع نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے ابورافع سے نبیؐ کی ہجرت کے متعلق روایت کر کے بیان کیا ہے کہ آپ نے علی کو پیچھے چھوڑ دیا تھا تا کہ وہ آپ کے گھر والوں کو لے کر آئیں اور انہیں حکم دیا تھا کہ جس قدر امانتیں اور وصیتیں آپ کے پاس ہیں ان کو ادا کر دینا چنانچہ حضرت علی نے ایسا ہی کیا نیز جس شب کو آپ چلے اس شب کو حکم دیا تھا کہ میرے بستر پر سور ہو اور فرمایا کہ جب تم میرے بستر پر رہو گے قریش مجھ کو تلاش نہ کریں گے چنانچہ حضرت علی آپ کے بستر پر لیٹ رہے کفار قریش آپ کے بستر پر نظر لگائے ہوئے تھے حضرت علی کو اس پر لٹیا ہوا دیکھ کر سمجھتے تھے کہ نبیؐ لیٹے ہوئے ہیں یہاں تک کہ جب صبح ہوگئی اور انہوں نے حضرت علی کو اس بستر پر دیکھا تو کہنے لگے کہ اگر محمد باہر گئے ہوتے تو علی کو ضرور اپنے ساتھ لے جاتے۔ بس اسی خیال میں وہ نبیؐ کی تلاش سے باز رہے نبیؐ نے حضرت علی کو حکم دیا تھا کہ تم مدینہ میں آ کر مجھ سے ملنا چنانچہ حضرت علی آپ کے گھر والوں کو لے کر چلے شب کو چلتے تھے اور دن کو پوشیدہ ہو جاتے تھے۔ یہاں تک کہ مدینہ پہنچ گئے جب نبیؐ کو ان کے آنے کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا کہ علی کو میرے پاس بلاؤ لوگوں نے عرض کیا کہ وہ آنے کی طاقت نہیں رکھتے پس آپ خود ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کو دیکھ کر لپٹا لیا اور ان کے پیروں کی جو حالت دیکھی کہ ورم کر گئے ہیں اور ان سے خون ٹپک رہا ہے تو آپ از راہ محبت رونے لگے بعد اس کے آپ نے اپنا لعاب دہن اپنے ہاتھ میں لے کر ان کے پیروں پر مل دیا۔ اور ان کو عافیت کی دعا دی پس اس وقت سے کبھی ان کے پیروں میں کوئی شکایت نہیں ہوئی یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

حضرت علی مرتضیٰ کا بدر وغیرہ میں شریک ہونا

ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابواسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو قریش کے خاندان بنی ہاشم سے بدر میں شریک تھے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب بھی ان میں تھے اور وہ پہلے شخص ہیں جو ایمان لائے تھے اور تمام مورخین اور محققین کا اس پر اجماع ہے کہ وہ بدر میں اور تمام مشاہد میں شریک تھے صرف وہ غزوۂ تبوک میں شریک نہ تھے وجہ اس کی یہ تھی کہ رسول اللہؐ نے ان کو اس وقت اپنے گھر والوں کی خبر گیری کے لئے چھوڑ دیا۔ ہمیں ابوعبداللہ بن محمد بن محمد بن سرایا فقیہ وغیرہ نے اپنی سند کو محمد بن اسماعیل (بخاری) تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن منصور سلولی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن یوسف نے اپنے والد سے انہوں نے ابواسحاق سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے براء بن عازب سے پوچھا میں سن رہا تھا کہ کیا علی بدر میں شریک تھے انہوں نے کہاں ہاں خوب ظاہر اور کھلے ہوئے شریک تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ کو میرے چچا کے دادا ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد کے چچا ابو طاہر اور ابوالفتح نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعروبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابورفاعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسن معرف بہ جبیجی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعوانہ نے اعمش سے انہوں نے حکم سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے سعد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے ان کو یعنی حضرت علی کو دیکھا کہ تلوار لئے ہوئے مشرکوں کے سر اڑاتے تھے اور بطور رجز کے یہ کہتے جاتے تھے سنح اللیل کانی جنی (رات دوڑی چلی

جاری ہے گویا میں میوہ توڑ رہا ہوں ۱۲)

ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی امین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح یعنی محمد بن عبدالباقی بن احمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل احمد بن حسن بن صرون اور ابوطاہر احمد بن حسن بن احمد باقلانی نے اجازۃً خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابومحمد یعنی حسن بن محمد بن یحییٰ بن حسن بن جعفر بن عبیداللہ بن حسین بن علی بن ابی طالب کے سامنے تحریر پڑھی گئی میرے دادا ابوالحسین یعنی یحییٰ بن حسن بن جعفر کہتے تھے کہ مجھے محمد بن علی اور محمد بن یحییٰ نے محمد بن جنید سے روایت کر کے لکھا ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں حصن بن حنادہ نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید بن مسیبؓ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ غزوۂ احد میں حضرت علی کے سولہ ۱۶ زخم لگے تھے اور ہر زخم ان کو زمین پر گرا دیتا تھا پھر ان کو حضرت جبریل علیہ السلام اٹھاتے تھے نیز وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن عبدالوہاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن عیاش حمصی نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ سعد بن عبادہ ہر مقام میں رسول اللہؐ کی طرف سے جھنڈا لیتے تھے مگر جب لڑائی کا وقت آتا تو علی ابن ابی طالب جھنڈا لیتے تھے۔ ہمیں ابومحمد قاسم بن علی بن حسن بن ہبۃ اللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ابوالحسین بن فراء اور ابوغالب اور ابوعبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوجعفر بن مسلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زبیر بن بکار نے بیان کیا کہ اسید بن ابی اناس بن زنیم نے حضرت علی کے متعلق یہ اشعار کہے تھے اس کا مقصود ان اشعار میں یہ ہے کہ مشرکین قریش کو عار دنگ دلا کر حضرت علی کے قتل پر آمادہ کرے وہ اشعار یہ ہیں۔

فی کل مجمع غایة اخزاکم	جذع ابر علی المذاکی القرح
للّه در کم الما تنکروا	قدینکر الحی الکریم ویستحی
هاابن فاطمة الذی افناکم	ذبحاوقتلة قعصة لم تذبح
اعطوه خرجا واتقوا بضریبة	فعل الذلیل وبیعة لم ترلج
این الکهول واین کل دعامة	فی المعضلات واین زین الابطح
افناهم قعصا وضربا یفری	بالسیف یعمل حده لم یصفح

ہر مجمع میں تمہیں انتہا درجہ ذلیل کیا۔ اس نوجوان نے جو عمدہ گھوڑوں پر سوار ہو کے آتا ہے خدا تمہارا بھلا کرے کیا تم کو یہ ناگوار نہیں ہے۔ بزرگ قبیلہ کو کبھی کوئی بات ناگوار گزرتی ہے مگر وہ شرم کرتا ہے۔ یہ فاطمہ (بنت اسد) کا بیٹا (یعنی علی) ہے جس نے تم کو فنا کر دیا۔ اس نے تم کو ذبح کر ڈالا اور اس شکار کی طرح مارا جو جلدی میں ذبح نہ ہو سکے۔ (اچھا) اب اس کو خراج دو اور اس کی مار سے بچو۔ ذلیلوں کے مانند اور بیعت کر لو جس میں کچھ بھلائی نہ ہو گی۔ کہاں ہیں وہ پختہ عمر سردار قوم کے۔ جو مشکلات میں کام آتے تھے اور امت ابطح کی زینت تھے۔ سب کو (فاطمہ کے بیٹے) نے فنا کر دیا اور خوب مار ماری۔ ایسی تلوار سے مارا جس کی باڑھ نہیں مڑی ۱۲۔

ہمیں ابوالفضل یعنی منصور بن ابی الحسین مدینی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوموسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مروان عقیلی نے عمارہ بن ابی حفصہ سے انہوں نے عکرمہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت علی بیان کرتے تھے کہ غزوۂ احد میں جب لوگ رسول اللہؐ کے پاس سے ہٹ [1] گئے تو میں نے شہداء کی لاشوں میں دیکھنا شروع کیا میں نے ان میں رسول اللہؐ کو نہ پایا۔

پس میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ خدا کی قسم رسول اللہؐ بھاگنے والے نہ تھے لیکن اللہ کا غضب ہم پر نازل ہوا بسبب اس حرکت کے جو ہم نے کی پس اللہ نے نبی کو اٹھا لیا پس اب میرے لئے بہتر یہی ہے کہ میں لڑوں یہاں تک کہ قتل کر دیا جاؤں لہذا میں نے اپنی تلوار کی میان توڑ ڈالی اور کفار پر حملہ کیا پس وہ لوگ میری طرف جھک پڑے تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہؐ ان کے درمیان میں تھے ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعشائر یعنی محمد بن خلیل قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی طالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن واقد نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ جب واقعہ خیبر پیش آیا تو حضرت ابوبکر نے جھنڈا لیا پھر جب دوسرا دن ہوا تو حضرت عمر نے جھنڈا لیا اور بعض لوگوں نے کہا کہ محمد بن مسلمہ نے پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عنقریب میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو بغیر فتح نہ لوٹے گا پھر رسول اللہؐ نے نماز صبح پڑھ کر جھنڈا مانگا اور علی کو بلایا ان کی آنکھوں میں درد تھا آپ نے ان کی آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا بعد اس کے جھنڈا انہیں دے دیا اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح دی حسین بن واقد کہتے تھے کہ میں نے عبداللہ بن بریدہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ مرحب (نامی مشہور آفاق پہلوان خیبر) کے حریف حضرت علی ہی تھے حضرت علی کی اور اس کی لڑائیوں کے واقعات بہت ہیں جن کو بیان کر کے ہم طول دینا نہیں چاہتے۔

حضرت علی مرتضیٰ کا علم

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نبیؐ سے بہت حدیثیں روایت کی ہیں ان سے ان کے صاحبزادوں حسن اور حسین اور محمد اور عمر نے اور عبداللہ بن مسعود اور ابن عمر اور عبداللہ بن جعفر اور عبداللہ بن زبیر اور ابوموسیٰ اشعری اور ابوسعید خدری اور ابورافع اور صہیب اور زید بن ارقم اور جابر بن عبداللہ اور ابوامامہ اور ابوسریحہ یعنی حذیفہ بن اسید اور ابوہریرہ اور سفینہ اور ابوجحیفہ سوائی اور جابر بن سمرہ اور عمرو بن حریث اور ابولیلیٰ اور براء بن عازب اور عمارہ بن رویبہ اور بشر بن سحیم اور ابوالطفیل اور عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر اور جریر بن عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن اشیم وغیرہ صحابہ نے روایت کی ہے اور منجملہ تابعین کے سعید بن مسیب اور مسعود بن حکم زرقی اور قیس بن ابی حازم اور عبیدہ سلمانی اور علقمہ بن قیس اور اسود بن یزید اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور احنف بن قیس اور ابوعبدالرحمٰن سلمی اور ابوالاسود دیلمی اور زر بن حبیش اور شریح بن ہانی اور شعبی اور شقیق اور ان کے علاوہ بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔

---

[1] غزوۂ احد میں ابلیس لعین نے یہ مشہور کر دیا کہ رسول اللہؐ شہید ہو گئے اس خبر کے مشہور ہوتے ہی مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے اکثر صحابہ بہ مصلحت سے وہاں سے ہٹ آئے کہ اپنی قوت فراہم کر کے پھر آئیں غرض وہاں سے ہٹ جانے والوں کی بھی نیت بخیر تھی ۱۲۔

ہمیں یحییٰ بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زاہر بن طاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید یعنی محمد بن عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعد یعنی محمد بن بشر بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الولید یعنی محمد بن ادریس شامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سوید بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مسہر نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابوالبختری سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول اللہؐ نے یمن بھیجا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ مجھے یمن بھیجتے ہیں اور لوگ مجھ سے مقدمات کا فیصلہ کرائیں گے حالانکہ مجھے اس کا کچھ علم نہیں ہے حضرت نے فرمایا قریب آؤ میں قریب گیا پس آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر پھیرا بعد اس کے فرمایا کہ اے اللہ ان کی زبان کو ثابت قدم رکھ اور ان کے قلب کو ہدایت کر پس قسم اس کی جس نے دانہ سے درخت نکالا اور جان کو پیدا کیا اس کے بعد کبھی کسی مقدمہ کے فیصلہ کرنے میں مجھے شک نہیں۔

ہمیں زید بن حسن بن زید اور ابوالیمن وغیرہ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومنصور یعنی زریق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے محمد احمد بن زریق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مکرم بن احمد بن مکرم قاضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن عبدالرحمٰن انباری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالصلت ہروی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومعاویہ نے اعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کے دروازہ ہیں پس جو شخص علم کو چاہے وہ اس کے دروازہ سے آئے۔ اس حدیث کو ابومعاویہ کے علاوہ اور لوگوں نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے ابومعاویہ پہلے اس حدیث کو روایت کرتے تھے مگر آخر میں ترک کر دیا اور شعبہ نے ابو اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم باہم چرچا کیا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ عہدہ قضا کا علم رکھنے والے علی بن ابی طالب ہیں۔ اور سعید بن مسیب نے کہا ہے کہ علی ابن ابی طالب کے سوا کوئی شخص ایسا نہ تھا جو کہے مجھ سے سوالات کرو۔ اور یحییٰ بن معین نے عبدہ بن سلیمان سے انہوں نے عبدالملک بن سلمان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا اصحاب محمد (ﷺ) میں علی بن ابی طالب سے زیادہ کوئی شخص عالم تھے عطاء نے کہا خدا کی قسم میں نہیں جانتا۔ اور ابن عباس نے کہا ہے کہ علی کو نو حصہ علم کے دیئے گئے تھے اور دسواں حصہ جو لوگوں کو ملا تھا اس میں بھی وہ شریک تھے۔ اور سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے عبداللہ بن عیاش بن ابی (ربیعہ سے پوچھا کہ اے چچا لوگ علی بن ابی طالب کی طرف کیوں جھک پڑے تھے انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے! علی کو علم میں بڑا کمال تھا اور معاشرت کے بہت اچھے تھے قدیم الاسلام تھے رسول اللہؐ کے داماد تھے اور احادیث کی سمجھ اور جنگ میں دلیری اور نفع عام کی اشیاء میں سخاوت ان کی طبیعت میں تھی۔ اور ابن عیینہ نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عمر اس مشکل سے پناہ مانگا کرتے تھے جس کے (حل کرنے کے) لئے ابوالحسن نہ ہوں۔ اور سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب کوئی بات ہمارے نزدیک علی سے ثابت ہو جاتی تو پھر ہم اس سے عدول نہیں کرتے۔ اور یزید بن ہارون نے فطر سے انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے بعض اصحاب نبیؐ کا قول یہ تھا کہ اگر حضرت علی کی ایک فضیلت تمام مخلوقات پر تقسیم کر دی جائے تو سب فائدہ میں رہیں حضرت علی کے

متعلق اس قسم کے اقوال بہت ہیں ہم اسی قدر پر قناعت کرتے ہیں اور اگر ہم وہ مسائل ذکر کریں جوان سے صحابہ نے مثل حضرت عمر کے پوچھے تو بہت طول ہو جائے۔

حضرت علی مرتضیٰ کا زہد اور عدل

ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی امین وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی ہبۃ اللہ بن عبدالواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق یعنی ابراہیم بن محمد مزکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مسیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن حنیف سے سنا وہ کہتے تھے کہ یوسف بن اسباط کہتے تھے کہ دنیا ظالموں کے لیے آسائش کا گھر ہے اور علی بن ابی طالب فرماتے تھے کہ دنیا مردار ہے جو شخص دنیا میں کچھ لینا چاہے تو وہ کتوں کے ساتھ اختلاط کرنے پر اپنے نفس کو مجبور کرے۔ ہمیں ابویاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن محمد بن حسنون نرسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمٰعیل بن عباس نے املاءً بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی رقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاسم بن علی بن ابان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سہل بن صقیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیٰی بن ہاشم غسانی نے علی بن جزء سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابومریم سلولی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عمار بن یاسر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ علی بن ابی طالب سے فرماتے تھے کہ اے علی اللہ عزوجل نے تم کو ایسی خوبی عنایت فرمائی ہے کہ اس سے بہتر خوبی اپنے بندوں میں سے کسی کو نہیں دی وہ خوبی کیا ہے دنیا کی طرف سے زاہد (یعنی بے رغبت) رہنا تم کو اللہ نے ایسا بنایا ہے کہ نہ تم دنیا سے کچھ لیتے ہو نہ دنیا تم سے کچھ لیتی ہے اور اللہ نے تم کو مساکین کی محبت عنایت فرمائی ہے۔ وہ تم کو اپنا پیشوا بنا کر خوش ہیں اور تم ان کو اپنا پیرو بنا کر خوش ہو۔ پس خوشی ہو اس کی جو تم سے محبت رکھے اور تم پر سچ بولے اور خرابی ہو اس کو جو تم سے اے علی بغض رکھے ہے اور تم پر جھوٹ بولے جو لوگ تم سے محبت رکھتے ہیں اور تم پر سچ بولتے ہیں وہ (جنت میں) تمہارے گھر کے پڑوسی اور تمہارے رفیق ہوں گے اور جو لوگ تم سے بغض رکھتے ہیں اور تم پر جھوٹ باندھتے ہیں اللہ پر حق ہے کہ ان کو قیامت کے دن جھوٹوں کے کھڑے ہونے کی جگہ پر کھڑا کرے۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل یعنی عبیداللہ بن عبدالرحمٰن زہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے امام حمزہ بن قاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن عبیداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابراہیم یعنی جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے امیرالمومنین مامون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہارون الرشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریک بن عبداللہ نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے علی بن ابی طالب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنی وہ حالت بھی دیکھی کہ میں اپنے شکم پر مارے بھوک کے پتھر باندھتا تھا اور (یہ حالت بھی دیکھتا ہوں کہ) آج میرا صدقہ چار ہزار دینار نکلتا ہے۔ اس حدیث کو حجاج اصبہانی اور اسود نے شریک سے روایت کیا ہے اور ان دونوں نے (بجائے چار ہزار کے) چالیس ہزار بیان کیا ہے اور اس حدیث کو حجاج نے شریک سے روایت کیا ہے انہوں نے بھی چالیس ہزار بیان کیا ہے۔ تعداد بیان کرنے والوں کا مقصود یہ ہے کہ اس قدر صدقہ نکلتا تھا کہ جو تھوڑا تھوڑا کر کے اس مقدار کو پہنچ جاتا تھا نہ یہ کہ یکمشت اس قدر نکلتا تھا کیونکہ امیرالمومنین علی رضی

اللہ عنہ نے کبھی مال جمع نہیں کیا اور دلیل اس کی ان کے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہما کا وہ کلام ہے جو ہم حضرت علی کی شہادت کے بیان میں ذکر کریں گے کہ حضرت علی صرف چھ سو درہم چھوڑ گئے تھے جس سے انہوں نے ایک غلام خرید لیا تھا۔ مجھے ابومحمد بن ابوالقاسم دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فقیہ ابومحمد یعنی ہبۃ اللہ بن سہل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے دادا ابوالمعالی یعنی عمر بن محمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی احمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حافظ ابوعبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوقتیبہ یعنی سالم بن فضل آدم نے مکہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابونعیم سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی نے نہ کبھی اینٹ کے اوپر اینٹ رکھی اور نہ کبھی لکڑی کے اوپر لکڑی رکھی (یعنی کبھی کوئی عمارت نہیں بنائی) مدینہ سے ان کے لئے غلہ گٹھریوں میں آتا تھا۔ ہمیں سید ابوالفتوح یعنی حیدر بن محمد بن زید علوی حسینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی عبداللہ بن جعفر دورسی نے موصل میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں طاہر ابوعبداللہ احمد بن علی بن معمر حسینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن عبدالجبار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی محمد بن علی بن محمد بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مالک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے مسعر نے ابی بحر سے انہوں نے اپنے کسی استاد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی کے جسم پر ایک موٹی تہ بند دیکھی جس کی نسبت وہ فرما رہے تھے کہ میں نے پانچ درم میں خریدی ہے جو کوئی مجھے اس میں ایک درہم نفع دے گا میں اس کے ہاتھ اسے بیچ ڈالوں گا وہ یہ بھی کہتے تھے کہ میں نے حضرت علی کے پاس کچھ درہم تھیلی میں دیکھے جن کی بابت انہوں نے یہ کہا کہ یہ ہمارے خرچ سے بچ رہے ہیں جو صاحب ضرورت ہو وہ ان کو لے لے۔ اور ہم سے عبداللہ بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ ازدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن قاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مطیر بن ثعلبہ تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ابوالنوار پارچہ فروش نے بیا نکیا وہ کہتے تھے کہ علی بن ابی طالب میرے پاس آئے اور ان کے ہمراہ ان کا غلام بھی تھا انہوں نے دو کرتے کپڑے کے خریدے پھر اپنے غلام سے فرمایا کہ ان میں سے جو چاہے تو لے لے چنانچہ ایک اس نے لے لیا اور دوسرا علی نے لے لیا اور پہن لیا پھر حضرت نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور فرمایا کہ جس قدر آستین میرے ہاتھ سے بڑی ہے اس کو کاٹ دو چنانچہ غلام نے کاٹ دیا پس انہوں نے اس کرتہ کو پہن لیا اور چلے گئے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن طلحہ نعال نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن محمد صفار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن آدم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن زیاد احمر نے عبدالملک بن عمیر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے قبیلہ ثقیف کے ایک شخص نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے علی بن ابی طالب نے مقام سابور پر عامل مقرر کیا اور فرمایا کہ کسی شخص کو ایک درہم کی علت میں ایک کوڑا بھی نہ مارنا اور نہ کسی سے کچھ کھانے کو مانگنا نہ سردی یا گرمی کا کپڑا مانگنا نہ کوئی ایسا جانور مانگنا جس سے وہ لوگ کام لیتے ہوں اور نہ کسی شخص کو جو ایک درہم کی طلب میں پریشان ہو روکنا میں نے کہا یا امیر المومنین اگر ایسا ہو گا تو میں جیسا جاتا ہوں ویسا ہی لوٹ آؤں گا حضرت علی نے فرمایا اگر تو لوٹ آیا (کچھ پرواہ نہیں) تیری خرابی

ہونے میں ہمیں تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جو مال ان کی حاجت سے زائد ہو اس کو لیں حضرت علی مرتضٰی کے زہد و عدل کی واقعات اس قدر ہیں کہ ان کا پورے طور پر ذکر کرنا ناممکن ہے لہٰذا ہم اسی قدر پر اکتفا کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل

ہمیں ابو العباس یعنی احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے اپنی سند کے ساتھ استاذ ابو اسحاق یعنی احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی مفسر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے بعض کتابوں میں دیکھا ہے کہ رسول اللہؐ نے جب ہجرت کا ارادہ کیا تو علی بن ابی طالب کو مکہ میں اپنا فرض ادا کرنے کے لئے اور ان امانتوں کے واپس کرنے کے لئے جو حضرت کے پاس تھیں چھوڑ دیا تھا اور جس شب کو آپ غار کی طرف چلے ہیں اور مشرکوں نے آپ کا گھر گھیر لیا ہے اسی شب کو حضرت علی کو حکم دیا کہ میرے بستر پر سوؤ اور ان سے فرمایا کہ میری حضرمی چادر سبز رنگ کی اوڑھ لینا انشاء اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف تم کو ان لوگوں سے نہ پہنچ سکے گی چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا پس اللہ نے جبریل و میکائیل علیہم السلام پر وحی بھیجی کہ میں نے تم دونوں کے درمیان میں مواخات کرا دی اور ایک کی عمر بہ نسبت دوسرے کے طویل کر دی ہے اب بتاؤ تم دونوں میں سے کون ایسا ہے جو اپنے ساتھی کو اپنی زندگی دے دے مگر ہر ایک نے اپنی زندگی کو ترجیح دی پھر اللہ عز و جل نے ان پر وحی بھیجی کہ کیا تم دونوں علی بن ابی طالب کے مثل بھی نہیں ہو میں نے ان کے اور اپنے نبی محمد کے درمیان میں مواخات کرائی ہے (جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) علی محمدؐ کے بستر پر لیٹے ہیں اور اپنی جان کو محمد پر فدا کرتے ہیں اور ان کی زندگی کو اپنی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں اچھا زمین پر جاؤ اور دشمنوں سے ان کی حفاظت کرو چنانچہ وہ دونوں زمین پر آئے حضرت جبریل حضرت علی کے سر کے پاس کھڑے ہوئے اور میکائیل پاؤں کے پاس حضرت جبریل یہ ندا کر رہے تھے کہ مبارک ہو مبارک ہو اے ابن ابی طالب تمہارا مثل کون ہے اللہ عز و جل ملائکہ کے سامنے تم پر فخر کرتا ہے پس اللہ عز و جل نے اپنے رسول پر جب کہ وہ مدینہ کی طرف جا رہے تھے حضرت علی کی شان میں یہ آیت نازل کی و من الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ۔ ہمیں ابو محمد یعنی عبداللہ بن علی بن سویدہ تکریتی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل یعنی احمد بن ابی الخیر مہینی نے قراءۃً خبر دی انہوں نے کہا کہ ہمیں ابو الحسن علی بن احمد بن متویہ نے خبر دی ابو محمد نے کہا اور ہمیں ابو القاسم بن ابی الخیر مہنی نے اور حسین بن فرحان سمنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر تمیمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن حبان نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں علی بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر تمیمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحیٰی بن مالک ضبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سہل جرجانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوہاب بن مجاہد نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول "الذین ینفقون اموالھم باللیل و النھار سراً و علانیہ" کی تفسیر میں روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ یہ آیت علی بن ابی طالب کے حق میں نازل ہوئی ان کے پاس چار درہم تھے ایک انہوں نے شب کو (راہ خدا میں) دیا اور ایک دن کو اور ایک چھپا کر اور علانیہ طور پر۔ اس حدیث کو عفان بن مسلم نے وہیب سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔ ہمیں اسماعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیر ہما نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسٰی بن سورۃ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حاتم بن اسماعیل نے بکیر

بن مسمار سے انہوں نے عامر بن سعد بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ حضرت معاویہ نے سعد سے پوچھا کہ ابوتراب کی بدگوئی سے تم کو کون چیز مانع ہے حضرت سعد نے کہا آگاہ رہو جب تک وہ تین باتیں جو رسول اللہؐ نے فرمائی ہیں مجھے یاد رہیں گی اس وقت تک میں ہرگز ان کو برا نہ کہوں گا۔ اگر مجھے ان تین باتوں میں سے ایک بھی مل جائے تو سرخ اونٹوں سے زیادہ مجھے محبوب ہو میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ علی کی نسبت فرماتے تھے جب آپ نے ان کو کسی غزوہ میں پیچھے چھوڑ دیا تھا اور انہوں نے آپ سے کہا تھا کہ یارسول اللہ کیا آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میری طرف سے اس مرتبہ پر ہو جو ہارون کو موسیٰ کی طرف سے تھا فرق یہ ہوگا کہ میرے بعد نبوت نہیں اور میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ خیبر کے دن فرماتے تھے کہ بے شک میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہوگا اور اللہ و رسول اس کو دوست رکھتے ہوں گے پس ہم سب لوگ جھنڈا ملنے کے امیدوار تھے کہ آپ نے فرمایا علی کو میرے پاس بلاؤ چنانچہ وہ آپ کے پاس آئے اور ان کی آنکھ میں درد تھا پس آپ نے اپنا لعاب ان کی آنکھ میں لگا دیا اور جھنڈا ان کو دے دیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح دی اور (تیسری بات یہ ہے کہ) جب یہ آیت نازل ہوئی: قل تعالوا ندع ابناء نا وابناء کم ونساء نا و نساء کم وانفسنا وانفسکم (اے نبی کہہ دو کہ آؤ بلائیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو ہم اپنی عورتوں کو تم اپنی عورتوں کو ہم اپنے آپس والوں کے تم اپنے آپس والوں کو) تو رسول اللہؐ نے علی کو اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے اہل ہیں۔ نیز اسماعیل بن علی کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے شریک سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ربعی بن حراش سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن ابی طالب نے (مقام) رحبہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا تو کچھ مشرکین ہمارے پاس آئے جن میں ایک شخص سہیل بن عمرو تھے اور کچھ لوگ مشرکوں کے سردار تھے اور انہوں نے (حضرت سے) عرض کیا کہ آپ کے پاس کچھ لڑکے اور کچھ بھائی ہمارے اور کچھ غلام ہمارے چلے گئے ہیں وہ دین کی کچھ سمجھ نہیں رکھتے وہ صرف ہمارے مال واسباب (کے کاروبار) سے (گھبرا کر) بھاگ آئے ہیں ان کو آپ ہمیں واپس دیجئے نبیؐ نے فرمایا اے گروہ قریش ان باتوں سے باز آؤ ورنہ اللہ تم پر ایسے شخص کو مسلط کر دے گا جو دین کے لئے تلوار سے تمہاری گردنیں مارے گا اللہ نے اس کے قلب کو ایمان کے لئے جانچ لیا ہوگا انہوں نے کہا یارسول اللہ وہ کون شخص ہوگا ابوبکرؓ نے پوچھا کہ یارسول اللہ وہ کون شخص ہوگا عمرؓ نے بھی پوچھا کہ یارسول اللہ وہ کون شخص ہوگا فرمایا یہ جوتہ سینے والا اور اس وقت حضرت نے اپنا جوتہ علیؓ کو سینے کے لئے دیا تھا پھر علی ہماری طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی عمداً میرے اوپر جھوٹ باندھے وہ اپنی جگہ دوزخ میں ڈھونڈھ لے۔

نیز اسماعیل بن علی کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن عثمان برادر یحییٰ بن عیسی رملی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اعمش نے عدی بن ثابت سے انہوں زر بن حبیش سے انہوں نے حضرت علی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے نبیؐ نے فرمایا کہ تم سے وہی شخص محبت رکھے گا جو مومن ہوگا اور وہی شخص بغض رکھے گا جو منافق ہوگا۔ نیز اسماعیل کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار اور یعقوب بن ابراہیم اور بہت سے لوگوں نے بیان کیا وہ

کہتے تھے ہم سے ابو عاصم نے ابوالجراح سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے جابر بن صبح نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ام شراحیل نے ام عطیہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں کہ رسول اللہؐ نے ایک لشکر (کسی طرف) بھیجا تھا جس میں علی بھی تھے تو میں نے رسول اللہؐ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا کہ یا اللہ مجھے موت نہ دے تاوقتیکہ مجھے علی کو نہ دکھادے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علی مرتضیٰ کے ساتھ آپ کی محبت کس حد تک پہنچ گئی تھیں رضی اللہ عنہ)۔ ہمیں ابو منصور یعنی مسلم بن علی بن محمد بن کجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلی موصلیؒ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن مطرف باہلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن یعقوب ماجشون نے ابوالمنذر سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے حضرت سعد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ (علی سے) فرماتے تھے کہ تم میری طرف سے اس مرتبہ پر ہو جس پر ہارون موسیٰ کی طرف سے تھے فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا سعید کہتے تھے کہ مجھے اس بات کی خواہش پیدا ہوئی کہ خود بالمشافہ سعد سے اس حدیث کو پوچھوں چنانچہ میں ان سے ملا اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا یہ حدیث آپ نے خود سنی ہے تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں پر رکھے اور کہا ہاں (انہیں کانوں سے سنی ہے) ورنہ یہ دونوں بہرے ہو جائیں۔

ہمیں ابوبکر یعنی مسمار بن عمر بن عویس بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس یعنی احمد بن ابی غالب بن طلایہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عبدالعزیز بن علی بن احمد بن حسین انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ہارون حضرمی یعنی ابو حامد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو ہشام یعنی محمد بن یزید بن رفاعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اعمش نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے نقل کر کے بیان کیا کہ جب غزوۂ طائف پیش آیا تو رسول اللہؐ نے علی کو بلایا اور ان سے بہت دیر تک راز کی باتیں کرتے رہے تو آپ کے بعض اصحاب نے کہا کہ حضرت نے اپنے چچازاد بھائی سے بہت دیر تک سرگوشی کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ نے ان سے سرگوشی کی۔ ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن سلیمان ضبعی نے یزید رشک سے انہوں نے مطرف بن عبداللہ سے انہوں نے حضرت عمران بن حصین سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر علی بن ابی طالب کو سردار بنایا چنانچہ وہ اس لشکر کے ہمراہ گئے غنیمت میں سے ایک لونڈی ملی اس سے حضرت علی نے خلوت کی یہ بات اور لوگوں کو بری معلوم ہوئی تو چار آدمیوں نے اصحاب نبیؐ سے اس بات پر اتفاق کیا کہ جب ہم رسول اللہؐ سے ملیں گے تو آپ کو اطلاع دیں گے اس فعل سے جو علی نے کیا اور (یہ دستور تھا کہ) مسلمان جب کسی سفر سے لوٹتے تھے تو سب سے پہلے رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ کو سلام کرنے کے بعد اپنے گھروں کو جاتے تھے)۔ چنانچہ اس لشکر کے لوگ جب لوٹ کر آئے اور رسول اللہؐ کے سلام کو گئے تو ان چار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہ آپ دیکھئے تو علی بن ابی طالب نے ایسا ایسا کیا رسول اللہؐ نے اس کو ٹال دیا پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اور اس نے بھی ایسا ہی کہا آپ نے اس کو بھی ٹال دیا پھر تیسرا شخص کھڑا ہوا اور اس نے بھی ایسا ہی کہا آپ نے اس کو بھی ٹال دیا پھر چوتھا شخص اٹھا اور اس نے بھی ایسا ہی کہا پس رسول اللہؐ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور غصہ کے

آثار آپ کے چہرہ سے ظاہر ہو رہے تھے اور آپ نے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو تم علی سے کیا چاہتے ہو تم علی سے کیا چاہتے علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا محبوب ہے۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن عبد اللہ بن ابی عمرہ نے یزید بن طلحہ بن یزید بن رکانہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت علی کا لشکر جو یمن میں آپ کے ہمراہ تھا اس وجہ سے آپ سے ناراض ہوا کہ آپ نے اپنی جگہ پر ایک شخص کو قائم مقام کر کے خبر بیان کرنے کے لئے رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہونے میں جلدی کی اس شخص نے کیا کیا کہ (مال جزیہ سے) تمام لشکر کو ایک ایک جوڑا کپڑا دے دیا جب لشکر کے لوگ (مدینہ کے) قریب آ گئے تو حضرت علی ان کے استقبال کو تشریف لے گئے دیکھا تو سب لوگ وہی لباس پہنے ہوئے ہیں پوچھا کہ یہ کیا کیا لوگوں نے بیان کیا کہ آپ کے قائم مقام نے یہ لباس ہمیں دیا ہے حضرت علی نے اس شخص سے کہا کہ تم نے رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہونے سے پہلے ایسا کیوں کیا وہ جو چاہتے کرتے پس حضرت علی نے وہ لباس سب سے اتروا لئے (یہ بات سب کو ناگوار گزری تو جب وہ لوگ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اسی وجہ سے انہوں نے حضرت علی کی شکایت کی۔ اہل یمن رسول اللہؐ سے صلح کر چکے تھے حضرت علی کو آپ نے صرف مقررہ جزیہ وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ ہمیں ابو الفرج یعنی محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی العز واسطی اور ابو عبد اللہ یعنی حسین بن ابی صالح بن فناخسرو دیلمی تکریتی نے اپنی اسناد کے ساتھ خبر دی وہ محمد بن اسمٰعیل سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن عبد الرحمٰن نے ابو حازم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے سہل بن سعد نے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے خیبر کے دن فرمایا کہ میں جھنڈا ایسا شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دے وہ اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہو اور اللہ و رسول اس کو دوست رکھتے ہوں پس سب رات بھر اس کا انتظار کرتے رہے کہ دیکھئے جھنڈا کس کو ملتا ہے (صبح کو) حضرت نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ان کی آنکھوں میں درد ہے آپ نے فرمایا ان کو بلواؤ۔ چنانچہ وہ آئے تو آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگا دیا اور ان کے لئے دعا کی وہ اچھے ہو گئے گویا کہ درد تھا ہی نہیں پھر آپ نے ان کو جھنڈا دیا حضرت علی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا میں ان سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ ہمارے مثل ہو جائیں آپ نے فرمایا ٹھہرو جب تم ان کے مقابل پہنچنا تو ان کو اسلام کی دعوت دینا اور انہیں خبر دینا اس حق کی جو اللہ کا ان پر ہے اللہ کی قسم اگر اللہ تمہارے ذریعہ سے ایک آدمی کو ہدایت کر دے تو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ ہمیں فقیہ ابو الفضل بن ابی عبد اللہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی یعنی احمد بن علی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قواریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن ارقم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ابی زیاد نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے (مقام) رحبہ میں حضرت علی کو دیکھا وہ لوگوں کو قسم دلا کر پوچھتے تھے کہتے تھے میں اللہ کی قسم دلاتا ہوں اس شخص کو جس نے غدیر خم میں رسول اللہؐ کو **من کنت مولاہ فعلی مولاہ** فرماتے سنا ہو کہ وہ کھڑا ہو جائے عبد الرحمٰن کہتے تھے پس بارہ صحابہ بدری کھڑے ہو گئے ان میں سے ایک شخص کی صورت اب تک میری نظر میں ہے وہ پائجامہ پہنے ہوئے تھے ان سب لوگوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہؐ کو غدیر خم میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کیا میں سب مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ محبوب نہیں ہوں اور کیا میری ازواج ان کی مائیں نہیں ہیں ہم سب لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں یارسول اللہؐ آپ نے فرمایا تو

میں جس کا مولی (یعنی محبوب) ہوں علی بھی اس کے مولی (یعنی محبوب) ہیں یا اللہ محبت کر اس سے جو محبت کرے علی سے اور دشمنی کر اس سے جو دشمنی کرے علی۔ اسی قسم کی روایت براء بن عازب سے بھی مروی ہے انہوں نے صرف اس قدر اور زیادہ روایت کیا ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ اے علی تم اب ہر مومن کے محبوب ہو گئے۔ ہمیں حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العشائر یعنی محمد بن خلیل قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی علی بن محمد بن علی ابو العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبد الرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ یعنی ابو الحسن طرابلسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسن حنینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حذیفہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے ابن ظالم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک شخص حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے پاس آیا اور اس نے کہا میں علی سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ ایسی کسی سے محبت نہیں رکھتا حضرت سعید نے کہا تم ایک ایسے شخص سے محبت رکھتے ہو جو اہل جنت میں سے ہے پھر انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ ہم لوگ رسول اللہؐ کے ہمراہ کوہ حرا پر تھے تو آپ نے دس آدمیوں کا جنتی ہونا بیان کیا ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمٰن بن عوف اور سعد بن مالک [1] اور عبد اللہ بن مسعود۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبیدہ سری بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قبیصہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نبیؐ کے ہمراہ مدینہ کی کسی دیوار کے پاس تھے آپ نے فرمایا کہ ایک ایسا شخص آنا چاہتا ہے جو اہل جنت میں سے ہے پس ابو بکر آئے ہم سب نے ان کو مبارک باد دی بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ اہل جنت میں سے ایک شخص آنا چاہتا ہے پس عمر آئے ہم سب نے ان کو مبارکباد دی بعد اس کے آپ نے فرمایا اہل جنت میں سے ایک شخص آنا چاہتا ہے۔ اس وقت میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ اپنا سر مبارک دیوار کی طرف جھکائے ہوئے فرما رہے تھے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو اس آنے والے شخص کو علی کر دے پس علی آئے ہم سب نے ان کو مبارک باد دی۔

ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم سے یوسف بن موسیٰ قطان بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن قادم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن صالح بن حی نے حکیم بن جبیر سے انہوں نے جمیع بن عمیر تیمی سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب کے درمیان میں مواخات کرائی پس علی آئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان میں مواخات کرائی مگر میری مواخات آپ نے کسی سے نہیں کرائی رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم میرے بھائی ہو دنیا و آخرت میں۔ ہمیں ابو الفضل فقیہ مخزومی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد اللہ اسدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے زبید سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو ایک کملی اڑھائی بعد اس کے فرمایا کہ یا اللہ یہ لوگ میرے اہل

---

[1] حضرت سعد بن مالک اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا نام مشہور روایت میں نہیں ہے بلکہ بجائے ان کے سعد بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ کا نام ہے اور سعد بن زید کا نام اس میں چھوٹ گیا ہے۔

...ت اور میرے مددگار ہیں یا اللہ ان سے ناپاکی دور کر اور ان کو خوب پاک کر ام سلمہ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی ان میں سے ہوں آپ نے فرمایا تم (ان سے) اچھی حالت میں ہو۔ اور ہمیں کئی آدمیوں نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسٰی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خلاد بن اسلم بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نضر بن شمیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عوف نے عبداللہ بن عمر بن ہند جملی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علیؓ فرماتے تھے کہ میں جب رسول اللہ سے کچھ مانگتا تو آپ مجھے دیتے تھے اور جب میں چپ بیٹھا ہوتا تھا تو آپ مجھ سے ابتدائے کلام کرتے تھے۔

نیز ہم سے محمد بن عیسٰی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن علی جہضمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن جعفر بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے بھائی موسیٰ بن جعفر نے اپنے والد جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی (یعنی امام باقر) سے انہوں نے اپنے والد علی بن حسین (زین العابدین) سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا علی بن ابی طالب سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے (ایک مرتبہ) حسن وحسین کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہو اور ان دونوں سے اور ان کے باپ اور ماں سے محبت رکھتا ہو وہ قیامت کے دن میرے ہمراہ میرے ہی درجہ میں ہوگا۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسٰی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن سلیمان نے ابو ہارون عبدی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم گروہ انصار نے منافقوں کی یہ پہچان رکھی تھی کہ وہ علی بن ابی طالب سے بغض رکھتے تھے۔ ہمیں فقیہ منصور ابن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسہر بن عبدالملک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عیسٰی بن عمر نے سدی سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ کے پاس ایک (بھنا ہوا) پرندہ رکھا ہوا تھا اس وقت آپ نے یہ دعا کی کہ یا اللہ میرے پاس ایک ایسے شخص کو بھیج دے جو تیری مخلوق میں سب سے زیادہ [1] تجھے محبوب ہو کہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کو کھائے پس ابو بکر آئے آپ نے ان کو واپس کر دیا پھر عثمان آئے آپ نے ان کو واپس کر دیا پھر علی آئے تو آپ نے ان کو اجازت دی۔ ابو بکر و عثمان کا ذکر اس حدیث میں نہایت غریب [2] ہے۔

یہ حدیث بہت سندوں کے ساتھ حضرت انس سے مروی ہے اور حضرت انس کے علاوہ اور صحابہ نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ ہمیں ابو الفرج ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا میں اس وقت موجود تھا سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہم سے حافظ احمد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحاق بن ابراہیم اہوازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن عیسٰی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سمیدع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن ایوب نے شعیب بن اسحاق سے انہوں نے (امام اعظم) ابو حنیفہ سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ابراہیم (نخعی) سے انہوں نے حضرت انس بن مالک سے روایت کر کے

---

[1] اس قسم کے کلمات کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ وہ شخص منجملہ ایسے لوگوں کے ہو مثلاً جمعہ کو بھی احادیث میں افضل الایام فرمایا ہے اور عرفہ کو بھی اگر یہ مطلب نہ لیا جائے تو دونوں حدیثوں میں اختلاف پڑ جائے گا اسی طرح اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ وہ شخص ان لوگوں میں ہو جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں ۱۲۔

[2] غریب اس حدیث کو کہتے ہیں جو کسی طبقہ میں صرف ایک راوی کی روایت پر موقوف ہو ۱۲۔

بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبیؐ کی خدمت میں ایک (بھنا ہوا) پرندا کسی نے ہدیۃً بھیجا آپ نے فرمایا اے اللہ میرے پاس کسی ایسے شخص کو بھیج جو تمام مخلوق میں تجھے زیادہ محبوب ہو پس علی آئے اور انہوں نے اس پرندا کو آپ کے ساتھ شریک ہو کر کھایا۔ اس حدیث کی روایت کرنے میں شعیب امام ابوحنیفہ سے منفرد ہیں۔ ہمیں محمد بن ابی الفتح بن حسن نقاش واسطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوروح یعنی عبدالمعز بن محمد بن ابی الفضل بزاز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زاہر بن طاہر شحامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید کنجرودی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حاکم ابواحمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ بن محمد عمرو بن حسین اشعری نے (مقام) حمص میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حفص بن عمر عدنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن سعد بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حسن (بصری) سے سنا وہ کہتے تھے میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کی خدمت میں ایک پرندا بھنا ہوا بھیجا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یا اللہ کسی ایسے شخص کو میرے پاس بھیج جس کو اللہ اور اس کا رسول دوست رکھتا ہو حضرت انس نے کہا کہ پھر علی آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کہ رسول اللہؐ کام میں ہیں اور میری خواہش یہ تھی کہ یہ فضیلت انصار میں سے کسی کو ملے پھر علی نے دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا پھر سہ بارہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے انس ان کو آنے دو میں انہیں کو چاہتا تھا پس جب علی سامنے آئے تو حضرت نے فرمایا یا اللہ (ان سے) محبت کر یا اللہ (ان سے) محبت کر۔ اس حدیث کو حضرت انس سے بہت لوگوں نے روایت کیا ہے ہم سے حمید طویل ابوالہندی اور یغنم بن سالم نے بھی بیان کیا۔

یغنم: یاء کے ساتھ جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور غین معجمہ اور نون اور آخر میں میم ہے۔ یہ اسم مفرد ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ کی خلافت

ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسود بن عامر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالحمید بن ابی جعفر یعنی فراء نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے زید بن یثیع سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ ہم آپ کے بعد کس کو خلیفہ بنائیں حضرت نے فرمایا کہ اگر ابوبکر کو تم خلیفہ بناؤ گے تو ان کو دنیا کی طرف سے بے رغبت اور آخرت کی طرف راغب پاؤ گے اور اگر تم عمر کو خلیفہ بناؤ گے تو ان کو صاحب قوت اور امین پاؤ گے وہ اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کریں گے اور اگر تم علی کو خلیفہ بناؤ گے مگر میں سمجھتا ہوں کہ تم ایسا نہ کرو گے تو ان کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے وہ تمہیں راہ راست پر چلائیں گے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب یعنی محمد بن حسن باقلانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالباقی بن قانع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن زکریا علائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عباس بن بکار نے شریک سے انہوں نے سلمہ سے انہوں نے صنابحی سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا (اے علی) تم کعبہ کے مثل ہو (جاؤ) کہ لوگ اس کے پاس آتے ہیں وہ کسی کے پاس نہیں جاتا پس اگر قوم تمہارے پاس آئے اور خلافت تمہارے حوالہ کرے تو قبول کر لینا اور اگر وہ لوگ تمہارے پاس نہ آئیں تو تم ان کے پاس نہ جانا یہاں تک کہ وہ خود تمہارے پاس

آئیں گے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے خبر دی ان کے سامنے پڑھا جاتا تھا اور میں سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی یعنی محمد بن احمد بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن یوسف صیرفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد صیرفی نے یحییٰ بن عروہ مرادی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ جب نبیؐ کی وفات ہوئی تو میں سمجھتا تھا [1] کہ سب سے زیادہ خلافت کا مستحق میں ہوں مگر جب مسلمانوں کا اتفاق ابوبکر پر ہو گیا تو میں نے (ان کے احکام کو) سنا اور اطاعت کی پھر میں نے خیال کیا کہ ابوبکر میرے سوا اور کسی کو خلافت نہ دیں گے مگر انہوں نے عمر کو دے دی پس میں نے (ان کے احکام کو) سنا اور اطاعت کی پھر عمر جب زخمی ہوئے میں نے خیال کیا کہ وہ میرے سوا اور کسی کو خلیفہ نہ کریں گے مگر انہوں نے خلافت کو چھ آدمیوں میں دائر کر دیا جن میں سے ایک میں ہی تھا پس لوگوں نے عثمان کو خلیفہ بنا دیا تو میں نے (ان کے احکام کو بھی) سنا اور اطاعت کی پھر جب عثمان شہید ہوئے لوگ میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے بیعت کی خوشی سے کوئی جبر نہ تھا پھر انہوں نے میری بیعت توڑ دی تو خدا کی قسم میں نے کچھ چارہ کار نہ دیکھا سوا اس کے تلوار ہاتھ میں لی جائے یا کفر کیا جائے اس چیز کا جو اللہ عزوجل نے محمدؐ پر نازل کیا ہے۔

ہمیں ذاکر بن کامل بن ابی غالب خفاف وغیرہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین یعنی محمد بن احمد بن محمد آبنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عبیداللہ بن عثمان بن یحییٰ بن حنیقا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی اسماعیل بن علی بن اسماعیل خطبی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ مدینہ میں رسول اللہؐ کی مسجد میں حضرت عثمان کی شہادت کے بعد ذی الحجہ ۳۵ ہجری میں خلیفہ کئے گئے اور ان سے بیعت کی گئی۔ نیز وہ کہتے تھے کہ ہم سے اسماعیل خطبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابی حسان انماطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ بن قاسم بن سمیع قرشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن ابی ذئب نے زہری سے انہوں نے ابن مسیب سے نقل کر کے بیان کیا کہ جب حضرت عثمان شہید ہوئے تو لوگ دوڑے ہوئے علی کے پاس گئے جن میں اصحاب محمد (ﷺ) بھی تھے کچھ اور لوگ بھی تھے یہ سب لوگ کہتے تھے کہ مسلمانوں کے خلیفہ علی ہیں یہاں تک کہ یہ لوگ علی کے گھر میں داخل ہوئے اور کہا کہ ہم آپ سے بیعت کریں گے آپ اپنا ہاتھ بڑھایئے کیونکہ آپ سب سے زیادہ خلافت کے مستحق ہیں علی نے کہا خلیفہ بنانے کا اختیار تم کو نہیں ہے یہ اختیار اہل بدر کو ہے جس سے اہل بدر راضی ہو جائیں وہی خلیفہ (برحق) ہے پس جب سب لوگ علی کے پاس آ گئے اور کوئی باقی نہ رہا اور سب نے کہا کہ ہم خلافت کا مستحق آپ سے زیادہ کسی کو نہیں پاتے آپ اپنا ہاتھ بڑھایئے ہم آپ سے بیعت کریں گے حضرت علی نے پوچھا کہ طلحہ اور زبیر کہاں ہیں پس سب سے پہلے جس نے زبانی بیعت کی وہ طلحہ تھے اور سب سے پہلے جس نے ہاتھ سے بیعت کی وہ (سعد بن ابی وقاص) تھے جب حضرت علی نے یہ کیفیت

---

[1] اس روایت سے بہت بہت عمدہ عمدہ نتائج حاصل ہوتے ہیں منجملہ ان کے یہ کہ شیخین کی طرف حضرت علی کو کیسا حسن ظن تھا کہ ان کی طرف یہ خیال کیا کہ وہ اپنے کسی عزیز کو خلافت دے جائیں گے حضرت علی کا اپنے کو سب زیادہ مستحق خلافت سمجھنا محض اس وجہ سے تھا کہ عقد خلافت شارع کی طرف سے نہیں ہوا تھا اور شجاعت آدمی کو اس قسم کے خیالات میں اکثر مبتلا کر دیا کرتی ہے ۱۲۔

دیکھی تو مسجد میں گئے اور منبر پر رونق افروز ہوئے (کہ اب جس کو کرنا ہو بیعت کرے) پس سب سے پہلے جس نے منبر کے پاس جا کر ان سے بیعت کی وہ طلحہ تھے اور ان کے بعد زبیر نے بیعت کی نیز اور اصحاب نبیؐ نے بھی اللہ ان سے راضی رہے۔

ہمیں ابو محمد بن ابی القاسم دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی علی بن ابراہیم نے رشاً بن نظیف سے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن مروان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن موسیٰ بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حارث نے مدائنی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب حضرت علی کوفہ گئے تو ایک شخص حکمائے عرب میں سے ان کے پاس گیا اور اس نے کہا واللہ یا امیر المومنین خلافت کو آپ سے زینت ہوئی آپ کو خلافت سے زینت نہیں ہوئی اور خلافت کا رتبہ آپ نے بلند کر دیا آپ کا رتبہ خلافت نے بلند نہیں کیا خلافت آپ کی طرف زیادہ محتاج تھی بہ نسبت اس کے کہ آپ کو اس کی ضرورت ہو۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قبیصہ نے ابو بکر بن عیاش سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابو وائل سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبدالرحمٰن بن عوف سے پوچھا کہ آپ لوگوں نے علی کو چھوڑ کر عثمان کی بیعت کس طرح کی عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا اس میں میرا کچھ قصور نہیں میں نے تو پہلے علی ہی سے بیعت کرنا چاہی تھی اور میں نے کہا تھا کہ میں آپ سے اس شرط پر بیعت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور سیرت ابی بکر و عمر پر عمل کریں تو انہوں نے کہا جہاں تک [1] مجھ میں قوت ہوگی (ایسا ہی کروں گا) پھر میں نے یہی شرط عثمان سے بیان کی تو انہوں نے اس کو (بغیر کسی شرط کے) منظور کر لیا جب حضرت علی کی بیعت سے چند صحابہ نے کہ منجملہ ان کے ابن عمر اور سعد اور اسامہ وغیرہ تھے تخلف کیا تو حضرت علی نے ان کو مجبور نہ کیا بلکہ ان سے پوچھا گیا کہ جن لوگوں نے آپ سے بیعت نہیں کی وہ کیسے ہیں حضرت علی نے کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ حق سے بیٹھ رہے اور باطل کی بھی مدد نہ کی اور اہل شام نے معاویہ کے ساتھ ہو کر ان سے تخلف کیا اور بیعت نہ کی بلکہ ان سے لڑے۔

ہمیں ابو القاسم یعنی محمد بن سعد بن یحییٰ بن بوش نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب یعنی عبدالقادر بن محمد بن عبدالقادر بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین یعنی حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حسن بن طاز اد موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسین خواص نے عفیف بن سالم سے انہوں نے فطر بن خلیفہ سے انہوں نے ابو الطفیل سے انہوں نے ابو سعید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے آپ کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا تھا اس کو حضرت علی درست کر رہے تھے پھر رسول اللہؐ نے کچھ تذکرہ شروع کیا اور فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص ایسا ہوگا کہ وہ قرآن کی تاویل پر لڑے گا جس طرح میں اس کی تنزیل پر لڑا اس فضیلت کے سب منتظر تھے پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ وہ شخص یہ ہے جو جوتی ٹانک رہا ہے پھر علی آئے تو ہم نے ان کو اس کی بشارت دی وہ کچھ اس طرف متوجہ نہ ہوئے گویا وہ اس کو نبیؐ سے سن چکے تھے۔ ہمیں ارسلان بن بعان صوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الفضل یعنی احمد بن طاہر بن سعید بن ابی سعید میہنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی احمد بن خلف شیرازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حاکم یعنی حافظ ابو عبداللہ

---

[1] چونکہ اس وقت ایک معاملہ ہو رہا تھا اور معاملہ میں اس قسم کے الفاظ شک دلاتے ہیں کہ اس واسطے حضرت عثمان کو ترجیح دی گئی ۱۲۔

بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجعفر یعنی محمد بن علی بن دحیم شیبانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حکم حیری نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم ازدی نے ابو ہارون عبدی سے
انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہؐ نے ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے لڑنے کا حکم
دیا تھا ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہمیں آپ ان لوگوں سے لڑنے کا حکم دیتے ہیں تو ہم کس کے ساتھ ہو کے لڑیں آپ
نے فرمایا علی بن ابی طالب کے ساتھ اور انہیں کے ساتھ عمار بن یاسر شہید ہوں گے۔ نیز وہ کہتے تھے حاکم نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن حمشاد عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
عبدالعزیز بن خطار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن کثیر نے حارث بن حصیرہ سے انہوں نے ابوصادق سے انہوں نے مخنف
بن سلیم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے (جب حضرت علی کی لڑائیاں مسلمانوں سے شروع ہوئیں تو) ہم ابوایوب انصاری
کے پاس گئے اور ہم نے کہا کہ آپ اپنی تلوار سے مشرکوں کا قتال کر چکے ہیں اب آپ مسلمانوں سے قتال کرتے ہیں انہوں نے کہا
مجھے رسول اللہؐ نے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے قتال کا حکم دیا تھا۔ اور ہم سے ابوالفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ
ابویعلی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ربیع بن سہل نے سعید بن
عبید سے انہوں نے علی بن ربیعہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی کو تمہارے اسی منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا
کہ رسول اللہؐ نے مجھے ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے لڑنے کی وصیت کر گئے ہیں۔ ہمیں ابوغانم یعنی محمد بن ہبۃ اللہ بن محمد بن
ابی جرادہ حلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا ابوالمجد یعنی عبداللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن
یعنی علی بن عبداللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالفتح یعنی عبداللہ بن اسماعیل بن احمد بن اسمٰعیل بن سعید
نے حلب میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے استاذ ابوالنمر یعنی حارث بن عبدالسلام بن زعبان حمصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
ابوعبداللہ یعنی حسین بن خالویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابوسعید بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد
بن حسن موسیٰ کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابونعیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن حبیب نے بیان کیا وہ کہتے
تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت (عبداللہ) ابن عمر کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو انہوں نے فرمایا
کہ میرے دل میں دنیا کی طرف سے کوئی حسرت باقی نہیں ہے سوا اس کے کہ میں نے (علی کے ساتھ ہو کر) گروہ باغی سے جہاد
کیوں نہ کیا۔ اور ابوعمر نے لکھا ہے کہ بہت سندوں سے بواسطہ حبیب بن ابی ثابت کے حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ انہوں نے
کہا کسی بات کی مجھے حسرت نہیں ہے سوا اس کے کہ میں نے علی بن ابی طالب کے ساتھ ہو کر گروہ باغی سے قتال کیوں نہ کیا اور شعبی
نے کہا ہے کہ مسروق رحمہ اللہ کی جب وفات ہونے لگی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت علی کا ساتھ نہ دینے کی توبہ کی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ قتال خوارج وغیرہ میں بڑے کارنمایاں ظاہر ہوئے جو تواریخ میں مذکور ہیں اور ہم اپنی کتاب تاریخ
کامل میں ذکر کر چکے ہیں۔

حضرت علی مرتضیٰ کی شہادت اور ان کا اپنی شہادت کی خبر دینا

ہمیں نصر اللہ بن سلامہ بن سالم ہیتی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوالفضل یعنی محمد بن عمر بن یوسف ارموی نے خبر دی وہ

کہتے تھے ہم سے ابوالغنائم یعنی عبدالصمد بن علی مامون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ علی بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الحسن یعنی علی بن محمد بن علی بن عبداللہ بن یحییٰ بن زاہر بن یحییٰ رازی نے بصرہ میں خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے احمد بن محمد بن زیاد قطان رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن زاہر بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اعمش سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابوسنان دولی سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے صادق مصدوقؐ نے بیان فرمایا کہ تم نہ مرو گے یہاں تک کہ ایک ضرب تمہاری اس پر اشارہ داڑھی اور سر کی طرف فرمایا ماری جائے گی اور اس امت کا شقی ترین کو قتل کرے گا جیسا قبیلہ ثمود کے فلاں شقی ترین نے خدا کی اونٹنی کے پیر کاٹے تھے۔ علی بن عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث بروایت اعمش عن زید بن اسلم عن ابی سنان عن علی غریب ہے اس کی روایت میں عبداللہ بن زاہر اپنے والد سے منفرد ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کو عبداللہ بن جعفر نے زید انہوں نے ابوسنان سے بہ نسبت اس کے زیادہ کامل روایت کیا ہے۔

ہمیں ابوالفضل مخزومی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن اسرائیل نے سنان سے انہوں نے عبدالملک بن اعین سے انہوں نے ابوحرب بن ابی الاسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ فرماتے تھے عبداللہ بن سلام میرے پاس اس وقت آئے جب میں اپنا پیر رکاب میں (بہ عزم سفر کوفہ) رکھ چکا تھا انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ عراق نہ جایئے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ وہاں تلوار آپ کے لگے گی حضرت علی نے کہا خدا کی قسم رسول اللہؐ نے مجھے اس کی خبر دی ہے ابوالاسود کہتے تھے میں نے خدا کی قسم اس دن کے سوا کسی لڑنے والے کو نہیں دیکھا کہ وہ اپنے متعلق ایسی خبر بیان کرے۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے اعمش سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے سالم بن ابی جعد سے انہوں نے عبداللہ بن سبع سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایک روز حضرت علی بن ابی طالب خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے اور اس میں بیان کیا کہ قسم اس کی جس نے دانہ کو پھاڑا (اور اس میں سے درخت نکالا) اور جان پیدا کی کہ میری یہ (داڑھی) اس سے یعنی سر کے خون سے رنگین کی جائے گی ایک شخص نے کہا واللہ جو شخص ہم میں سے ایسی حرکت کرے گا ہم اس کی نسل مٹا دیں گے حضرت علی نے فرمایا میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں اور قسم دیتا ہوں کہ میرے عوض میں سوا میرے قاتل کے اور کوئی قتل نہ کیا جائے۔ ہمیں ابوالفرج یعنی عبدالمنعم بن عبدالوہاب بن کلیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالخیر یعنی مبارک بن حسین بن احمد غسال مقریٔ شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد خلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالطیب یعنی محمد بن حسین نحاس نے کوفہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عباس بجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن منیب مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے اسحاق بن عبدالملک بن کیسان نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ علی نے نبیؐ سے عرض کیا کہ آپ نے غزوۂ احد میں جب مجھے شہادت نصیب نہ ہوئی اور بہت سے لوگ شہید ہو گئے فرمایا تھا کہ شہادت تمہارے پیچھے ہے پس تم کیونکر صبر کرو گے جب تمہاری داڑھی خون سے رنگین کی جائے گی تو یا رسول اللہؐ اگر میری یہی حالت رہی جواب ہے تو وہ وقت صبر کرنے کا نہ ہو گا بلکہ خوش ہونے اور بزرگی حاصل کرنے کا وقت ہو گا۔

ہمیں ابوالمنصور بن ابی الحسن نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سوید بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے رشد بن سعد نے یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد سے انہوں نے عثمان بن صہیب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی بیان کرتے تھے کہ مجھ سے رسول اللہ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ اگلی امتوں میں سب سے زیادہ شقی کون تھا۔ میں نے کہا وہ شخص جس نے (صالح علیہ السلام) کی اونٹنی کے پیر کاٹے تھے آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا اچھا بتاؤ اس امت میں سب سے زیادہ شقی کون ہے میں نے کہا یا رسول اللہ اس کا علم مجھے نہیں ہے حضرت نے فرمایا وہ شخص جو تمہارے دماغ پر (تلوار) مارے گا حضرت علی (نہایت شوق کی حالت میں) یہ فرمایا کرتے تھے کہ میں آرزو کرتا ہوں کہ تمہارا شقی اٹھے اور میری داڑھی کو میرے سر کے خون سے رنگین کر دے۔

ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن محمد بن حسین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی موسیٰ بن عیسیٰ بن عبداللہ سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن سلیمان نے فطر بن خلیفہ سے انہوں نے ابو الطفیل سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت علی نے ایک مرتبہ لوگوں کو بیعت کے واسطے جمع کیا پس عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی (ان کا قاتل) آیا آپ نے دو مرتبہ اس کو واپس کیا بعد اس کے فرمایا کہ اس امت کے شقی ترین شخص کو کون چیز روک رہی ہے خدا کی قسم یہ داڑھی اس (سر کے خون) سے رنگین کی جائے گی بعد اس کے انہوں نے یہ شعر پڑھا۔

اشد دحیازیمک للموت فان الموت لامکا
ولا تجذع من القتل اذا احل لوادلکا

اے دل! موت کے لئے اپنا سامان درست کر لے۔ کیونکہ موت تجھے ملنے والی ہے اور قتل سے ہراسان نہ ہو۔ جب وہ تیرے سامنے آ جائے۔

ہمیں ابویاسر نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن عبدالباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن فہم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد بن مخلد اور محمد بن صلت نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ربیع بن منذر نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ محمد بن حنفیہ (فرزند علی مرتضیٰ) کہتے تھے ابن ملجم حمام میں ہمارے پاس آیا اس وقت ہم اور حسن اور حسین حمام میں بیٹھے ہوئے تھے جب وہ آیا تو حسنین اس سے سخت مکدر ہوئے اور دونوں نے کہا کہ تجھ کو کس نے جرأت دلائی کہ ہمارے پاس چلا آیا میں نے کہا کہ اب اس کو چھوڑ دیجئے خدا کی قسم اس سے زیادہ خفگی کا خیال اس کو آپ کی طرف نہ ہوگا پھر جب وہ دن آیا کہ وہ (بجرم قتل علی مرتضیٰ) گرفتار ہو کر آیا تو ابن حنفیہ کہتے تھے کہ میں اس کو اسی دن خوب پہچان گیا تھا جس دن یہ حمام میں ہمارے پاس گھس گیا تھا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ یہ قیدی ہے اس کی مہمانی اچھی طرح کرو اور اس کی خوب عزت کرو اگر میں زندہ رہوں گا تو مجھے اختیار ہے خواہ قتل کر دوں یا معاف کر دوں اور اگر میں مر جاؤں تو تم لوگ اس کو قتل کر دینا مگر قتل میں (اس پر) زیادتی نہ کرنا کیونکہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی امین وغیرہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح یعنی محمد بن عبدالباقی بن احمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل بن خیرون نے اور ابوطاہر یعنی احمد بن حسن باقلانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے یہ روایت ابومحمد یعنی حسن بن محمد بن یحییٰ بن حسن بن جعفر بن عبیداللہ بن حسن بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کے سامنے پڑھی گئی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے دادا ابوالحسین یعنی یحییٰ بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن نوح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابونعیم یعنی فضل بن دکین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالجبار بن عباس نے عثمان بن مغیرہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب رمضان کا مہینہ آیا تو حضرت علی ایک شب کو حسن کے یہاں ایک شب حسین کے یہاں ایک شب عبداللہ بن جعفر کے یہاں کھانا کھانے لگے مگر تین لقموں سے زیادہ نہ کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ (میں چاہتا ہوں کہ مجھے) موت اس حال میں آئے کہ میں بھوکا ہوں اب میری موت میں صرف ایک شب یا دو شب باقی ہیں۔ نیز وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زید بن علی نے عبیداللہ بن موسیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن کثیر نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی نماز فجر کے لئے نکلے تو بطین ان کے سامنے چیخنے لگیں ہم لوگ ان کو ہٹانے لگے حضرت علی نے فرمایا ان کو چھوڑ دو کیونکہ یہ رو رہی ہیں اور آپ باہر چلے گئے اور زخمی ہو گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی وہ سال وہ مہینہ وہ شب جانتے تھے جس میں وہ شہید ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

ہمیں خطیب ابوالفضل یعنی عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نقیب طراد بن محمد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالرحمٰن بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن ہاشم حسینی نے حکاب سے انہوں نے ابوعون ثقفی سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حسین بن علی نے کہا کہ حضرت علی فرماتے تھے شب کو میرے خواب میں رسول اللہؐ جلوہ افروز ہوئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت سے میں نے بہت تکلیف اور زحمت اٹھائی حضرت نے فرمایا تو تم ان کے لئے بددعا کرو پس میں نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے ان کے عوض میں ایسے لوگ دے جو ان سے بہتر ہوں اور ان کو میرے عوض میں ایسا شخص دے جو مجھ سے بدتر ہو پھر حضرت علی باہر نکلے تو ان کو اس شخص نے مارا۔ اس روایت میں حسین بن علی کا نام ہے حالانکہ صحیح حسن ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر انصاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے خوارج میں سے تین شخص باہم متفق ہو گئے عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی جو قبیلہ حمیر کا ہے اور بنی مراد میں ان کا شمار ہے بنی جبلہ کے حلیف تھے جو کندہ کی ایک شاخ ہے اور برک بن عبداللہ تمیمی اور عمر بن بکیر تمیمی یہ تینوں آدمی مکہ میں جمع ہوئے اور باہم عہد و پیمان کیا کہ ان تین شخصوں کو ضرور قتل کرنا چاہیے علی بن ابی طالب کو اور معاویہ کو اور عمرو بن عاص کو اور بندگان خدا کو ان تینوں سے نجات دینا چاہیے ابن ملجم نے کہا میں علی کو قتل کر دوں گا برک نے کہا میں معاویہ کا کام تمام کر دوں گا عمرو بن بکیر نے کہا میں عمرو بن عاص کے لئے کافی ہوں اور خوب مضبوطی کے ساتھ سب نے معاہدہ کیا کہ کوئی شخص اپنے نام بردہ کے قتل سے باز نہ رہے یا قتل کرے یا خود مارا جائے سترھویں

رمضان کی شب کو ان لوگوں نے یہ معاہدہ کیا اور ہر شخص اپنے اپنے نام بردہ کے شہر کی طرف چلا عبدالرحمٰن ابن ملجم کوفہ آیا اور اپنے خارجی دوستوں سے ملا مگر ان سے ظاہر نہیں کیا کہ میں اس (ملعون) ارادہ سے آیا ہوں یہ برابر ان کی ملاقات کو جاتا تھا اور وہ اس کی ملاقات کو آتے تھے ایک روز بنی تیم رباب کے کچھ لوگوں کی ملاقات کو گیا وہاں اس نے ایک عورت کو دیکھا جس کا نام قطام بنت شجنہ بن عدی بن عمر بن عوف بن ثعلبہ بن سعد بن ذہل بن تیم رباب تھا حضرت علی نے اس عورت کے باپ اور بھائی کو نہروان میں قتل کیا تھا یہ عورت ابن ملجم کو پسند آئی اور ابن ملجم نے اس سے نکاح کی درخواست کی وہ کہنے لگی میں تیرے ساتھ نکاح نہ کروں گی تاوقتیکہ تو میرا مہر نہ مقرر کرے ابن ملجم نے کہا تو جو مانگے گی میں دوں گا۔ اس عورت نے کہا تین ہزار روپیہ اور علی بن ابی طالب کا قتل میں چاہتی ہوں (اس وقت) ابن ملجم نے کہا کہ میں تو یہاں علی بن ابی طالب ہی کے قتل کے لئے آیا ہوں اچھا جو تو مانگتی ہے میں نے تجھے دیا پھر ابن ملجم شبیب بن بجرہ اشجعی سے ملا اور اس کو اپنے ارادہ سے آگاہ کیا اور اس سے کہا کہ تو بھی میرے ساتھ ہو جا اس بدبخت نے اس کو منظور کر لیا جس شب کی صبح کو حضرت علی مرتضیٰ کے قتل کا ارادہ کیا تھا اس شب کو رات بھر ابن ملجم اشعث ابن قیس کندی سے سرگوشی کرتا رہا یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی اور اشعث نے اس سے کہا کہ دیکھ صبح ہوگئی پس ابن ملجم اور شبیب بن بجرہ دونوں اٹھے اور اپنی تلواریں لئے ہوئے اس ڈیوڑھی کے مقابل آکر بیٹھ گئے جس سے حضرت علی نکلا کرتے تھے حضرت حسن بن علی فرماتے تھے کہ میں اس دن بہت تڑکے اپنے والد ماجد (رضی اللہ عنہ) کے حضور میں گیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا مجھ سے فرمایا کہ آج رات بھر میں اپنے گھر والوں کو جگاتا رہا کچھ دیر بے اختیار بیٹھے ہی بیٹھے نیند آگئی میں نے دیکھا کہ رسول اللہؐ تشریف رکھتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے آپ کی امت سے یہ یہ تکلیفیں اٹھائیں حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ تم ان کے لئے بددعا کرو میں نے عرض کیا کہ یا اللہ مجھے ان کے عوض میں ایسے لوگ دے جو ان سے بہتر ہوں اور ان کو میرے عوض میں ایسا شخص دے جو ان کے حق میں مجھ سے بدتر ہو اسی حالت میں ابن تیاح موذن آگئے اور انہوں نے کہا نماز تیار ہے پس ابن تیاح (حضرت والد ماجد کے) آگے آگے چلتے تھے اور میں ان کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا جب وہ دروازہ سے نکلے تو الصلوٰۃ الصلوٰۃ پکارنے لگے اسی طرح ہر روز کیا کرتے تھے اور اپنے ساتھ اپنا درہ لے کر نکلا کرتے تھے لوگوں کو جگاتے تھے پس اثنائے راہ میں دو شخص ملے اور تلوار کی چمک معلوم ہوئی اور کسی کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے علی تیرا (خوارج کا یہ مذہب ہے کہ خدا کے سوا اور کسی کو حاکم بننا جائز نہیں۔) حکم نہیں ہے بلکہ حکم اللہ ہی کا ہے۔

اس کے بعد میں نے دوسری تلوار دیکھی ان دونوں نے ایک ساتھ تلواریں ماریں مگر ابن ملجم کی تلوار ان کی پیشانی پر لگی جو ابروئے مبارک تک اتر آئی اور دماغ تک پہنچ گئی اور شبیب کی تلوار مسجد کی محراب پر پڑی پھر حضرت علی کو کہتے ہوئے سنا گیا کہ خبردار یہ شخص جانے نہ پائے اور لوگ ہر طرف سے ان دونوں پر دوڑ پڑے مگر شبیب بھاگ گیا اور ابن ملجم کو پکڑ کر حضرت علی کے پاس لایا گیا حضرت علی نے فرمایا کہ اس کو عمدہ کھانا دو اور نرم فرش پر سلاؤ اگر میں زندہ رہا تو مجھے اپنے خون کی بابت اختیار ہے چاہوں گا معاف کروں گا چاہوں گا قصاص لوں گا اور اگر میں مرگیا تو اس کو بھی مجھ سے ملا دینا میں رب العالمین کے یہاں اس سے جھگڑ لوں گا ام کلثوم بنت علی کہنے لگیں کہ اے دشمن خدا تو نے تو امیرالمومنین کو قتل کر دیا وہ (بدبخت) بولا نہیں میں نے تو تمہارے باپ کو قتل کیا ہے ام کلثوم نے کہا خدا کی قسم میں امید رکھتی ہوں کہ امیرالمومنین کو (اس زخم سے) کوئی نقصان نہ پہنچے گا اس (کمبخت) نے کہا پھر تم

کیوں روتی ہو پھر اس نے کہا خدا کی قسم میں نے اس تلوار کو ایک مہینہ تک زہر میں بجھایا ہے اگر اب بھی یہ مجھ کو دھوکہ دے گئی تو اللہ اس کو غارت کرے اور اشعث بن قیس نے اپنے بیٹے قیس بن اشعث کو اسی دن جب حضرت علی زخمی ہوئے بھیجا کہ اے بیٹے دیکھ آؤ امیر المومنین کی کیا حالت ہے چنانچہ قیس دیکھنے گئے اور لوٹ کر کہا کہ میں نے دیکھا ان کی دونوں آنکھیں سر میں گھس گئی ہیں اشعث نے کہا خدا کی قسم دماغ میں صدمہ پہنچ گیا پھر حضرت علی جمعہ کے دن اور ہفتہ کے دن زندہ رہے اور شب یکشنبہ انیسویں رمضان ۴۰ھ ہجری تک زندہ رہے اس کے بعد وفات پائی اللہ کی رضامندی ان پر نازل ہو۔ ان کو حسن اور حسین اور عبداللہ بن جعفر نے غسل دیا اور تین کپڑے کفن میں دیئے گئے جن میں قمیص نہ تھا لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ملجم قید میں تھا جب حضرت علی کی وفات ہوگئی اور ان کو دفن کر چکے تو حسن بن علی نے ابن ملجم کو قتل کرنے کے لئے نکلوایا پس سب لوگ جمع ہو گئے اور روغن اور چٹائیاں اور آگ لے آئے کہ ہم اس کو جلائیں گے عبداللہ بن جعفر اور حسین بن علی اور محمد بن حنفیہ نے کہا کہ ہمیں چھوڑ دو ہم اپنے دلوں کو ٹھنڈا کر لیں چنانچہ عبداللہ بن جعفر نے اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر کاٹ ڈالے مگر وہ کچھ نہ بولا پھر انہوں نے اس کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیریں اور وہ کچھ نہ بولا اور کہنے لگا کہ تو اپنے چچا کی یعنی میری آنکھوں میں بہت آسان سلائیاں پھیر رہا ہے اور اقرا باسم ربک الذی خلق پڑھنے لگا اور اخیر تک پڑھ گیا اور اس کی آنکھیں بہتی جاتی تھیں بعد اس کے عبداللہ بن جعفر نے حکم دیا تو اس کی زبان پکڑلی گئی تا کہ کاٹ لی جائے پس فریاد کرنے لگا اس سے کہا گیا کہ اے دشمن خدا ہم نے تیرے ہاتھ اور پیر کاٹ ڈالے اور تیری آنکھوں میں سلائی کر دی اور تو نہ چلایا مگر جب ہم تیری زبان کی طرف متوجہ ہوئے تو تو چلانے لگا اس نے جواب دیا کہ یہ چلانا صرف اس سبب سے ہے کہ میں اس بات کو برا سمجھتا ہوں کہ دنیا میں اس حال میں رہوں کہ اللہ کو یاد نہ کروں پھر لوگوں نے اس کی زبان کاٹ ڈالی اور اس کو ایک چٹائی میں رکھ کر آگ میں جلا دیا۔ عباس بن علی اس وقت چھوٹے تھے تھوڑے ہی دنوں کے بعد بالغ ہوئے۔

ابن ملجم گندمی رنگ تھا اس کی پیشانی میں سجدہ کا نشان تھا۔ ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن سمر قندی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوبکر بن طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی الدنیا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ہارون بن ابی یحییٰ نے قریش کے ایک شیخ سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت علی کو جب ابن ملجم نے مارا تو انہوں نے کہا کہ قسم رب کعبہ کی میں (اپنی) مراد کو پہنچ گیا۔

ہمیں عبدالوہاب بن ابی منصور بن سکینہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح یعنی محمد بن عبدالباقی بن سلمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حسین بن خیرون نے اور احمد بن حسن باقلانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ابو محمد یعنی حسن بن محمد بن یحییٰ علوی کے سامنے پڑھا گیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے اسماعیل بن ابان ازدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے فضیل بن زبیر نے عمر ذی مر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی جب اس (نامرادگی) ضرب سے زخمی ہوئے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے سر میں ایک پٹی بندھی ہوئی تھی میں نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین مجھے اپنا زخم دکھایئے چنانچہ انہوں نے زخم کو کھولا میں نے کہا خفیف زخم ہے کچھ ہے نہیں فرمایا میں تم لوگوں کو چھوڑنا چاہتا ہوں پس ام کلثوم پردہ کے اندر سے رونے لگیں حضرت علی نے ان سے

فرمایا کہ چپ رہو اگر تم وہ دیکھ لیتی جو میں دیکھ رہا ہوا تو ہرگز نہ روتیں میں نے عرض کیا کہ یاامیر المومنین آپ کیا دیکھ رہے ہیں فرمایا یہ فرشتے آئے ہیں اور یہ انبیا ہیں اور یہ محمدؐ فرمارہے ہیں کہ اے علی خوش ہو کیونکہ تم جس حالت کی طرف رجوع کرنے والے ہو وہ اس حالت سے بہتر ہے جس میں تم ہو۔ یہ ام کلثوم حضرت علی کی صاحبزادی اور حضرت عمر بن خطاب کی زوجہ تھیں۔

البرک: باء موحدہ کے ضمہ اور راء کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

بجرۃ: باء اور جیم کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ یہ ابن ماکولا کے قول کے موافق ہے۔ مگر ابوعمر نے بجر کو باء کے ضمہ اور جیم کے سکون کے ساتھ کہا ہے۔

ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعد مطرز نے اور ابوعلی حداد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم یعنی احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبداللہ بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر برادر خطاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے عمر بن زرارہ حدثی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فیاض بن محمد رقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن عبس انصاری نے ابومخنف سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حبیب بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی جب اپنی وصیت ختم کر چکے تو فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ بعد اس کے لا الہ الا اللہ کے سوا کچھ کلام نہ کیا یہاں تک کہ اللہ نے ان کی روح قبض کر لی۔ اللہ کی رحمت اور اس کا رضوان ان پر ہو۔

حضرت علی کو غسل ان کے دونوں صاحبزادوں یعنی حسنین رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن جعفر نے دیا اور نماز حضرت حسن نے پڑھائی نماز میں چار تکبیریں کہیں اور کفن میں تین کپڑے دیئے جن میں قمیص نہ تھا اور سویرے صبح کے وقت دفن کئے گئے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت علی کے پاس کچھ مشک تھا جو رسول اللہؐ کے حنوط سے بچ رہا تھا انہوں نے وصیت کی تھی کہ وہ مشک ان کے حنوط میں دیا جائے۔

حضرت علی کی عمر میں اختلاف ہے محمد بن حنفیہ نے سنہ حجاف یعنی ۸۱ھ میں بیان کیا کہ اب میری عمر پینسٹھ برس کی ہے اور میری عمر میرے والد کی عمر سے زیادہ ہوگئی ہے میرے والد کی عمر جب وہ شہید ہوئے تریسٹھ برس کی تھی واقدی نے کہا ہے کہ یہ روایت ہمارے نزدیک صحیح ہے ابوبکر برقی نے کہا ہے کہ ۵۷ھ میں حضرت علی کی وفات ہوئی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ۵۸ھ میں تین دن کم پانچ سال خلافت کی اور بقول بعض چار سال اور نو ماہ اور چھ دن اور بقول بعض تین دن۔ محمد بن علی (یعنی امام) باقر نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی کا رنگ گندمی تھا آنکھیں بڑی اور کشادہ تھیں شکم پر بال نہ تھے میانہ قد تھے خضاب نہ لگاتے تھے ابو اسحاق سبیعی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی کو دیکھا ہے ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے اور کبھی وہ اپنی داڑھی میں خضاب لگایا کرتے تھے۔ ابورجاء عطاردی نے کہا ہے کہ میں نے حضرت علی کو دیکھا ان کا قد میانہ تھا پیٹ بڑا تھا داڑھی بڑی تھی کہ اس نے ان کے سینہ مبارک کو بھر لیا تھا پیٹ پر بال نہ تھے بالکل صاف تھا۔ محمد بن سعد نے ابونعیم یعنی فضل بن دکین سے انہوں نے رزام بن سعد ضبی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے سنا وہ حضرت علی کا حلیہ اس طور پر بیان فرماتے تھے کہ قد ان کا میانہ سے کچھ زیادہ تھا دونوں شانے پر گوشت تھے داڑھی لمبی تھی جب ان کو تم (دور سے) دیکھو تو کہو کہ کھلتا ہوا گندمی رنگ تھا

اور اگر قریب سے دیکھوتو کہو کہ گندمی رنگ سے کچھ دبا ہوا رنگ ہے اور محمد بن سعد نے بیان کیا ہے کہ ہم سے عفان بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابوعوانہ نے مغیرہ سے انہوں نے قدامہ بن عتاب سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت علی کا شکم مبارک بڑا تھا اور شانے پر گوشت تھے اور کہنیاں پر گوشت تھیں پنڈلیاں بھی پر گوشت تھیں میں نے ان کو جاڑے کے زمانے میں خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا ایک قمیص اور ایک قطری پہنے ہوئے تھے اور کسی ایسے کپڑے کا جو تمہارے یہاں بنا جاتا ہے عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ ابن ابی الدنیا نے کہا ہے کہ مجھ سے ابو ہریرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مدرک یعنی ابوالحجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی کو خطبہ پڑھتے ہوئے سنا وہ نہایت حسین تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان کی صورت خوب گڑھ گڑھ کے بنائی گئی ہے سفید بالوں کا رنگ وہ نہ بدلتے تھے بہت ہلکی چال چلتے تھے دانتوں پر مسکراہٹ رہتی تھی۔

الختصر ان کے مناقب بہت بڑے بڑے ہیں ہم یہاں اسی قدر قناعت کرتے ہیں جس کو زیادہ شوق ہو تو ہم نے ایک جامع کتاب میں ان کے مناقب بیان کر دیے ہیں والحمدللہ رب العالمین۔

لوگوں نے ان کے مرثیہ بہت کہے ہیں منجملہ ان کے وہ ہے جو ابوالاسود دولی نے کہا ہے اور بعض لوگ اس کو ام ہثیم بنت عریان نخعیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ یہ ہیں۔

الایا عین ویحک اسعدینا ... الاتبکی امیر المومنینا
تبکی ام کلثوم علیہ ... بعبر تہا وقدرات الیقینا
الا قل للخوارج حیث کانوا ... فلا قرت عیون الشامتینا
افی الشہرا الحرام فجعتمونا ... بخیر الناس طرا اجمعینا
قلتم خیر من رکب المطایا ... فذللہا ومن رکب السفینا
ومن لبس النعال ومن حذاہا ... ومن قرا المثانی والمبینا
وکل مناقب الخیرات فیہ ... وحب رسول رب العالمین
لقد علمت قریش حیث کانوا ... بانک خیر ہا حسبا ودینا
اذا استقبلت وجہ ابی حسین ... رایت البدر راق الناظرینا
وکنا قبل ملقتلہ بخیر ... نری مولی رسول اللہ فینا
یقیم الحق لا یرتاب فیہ ... ویعدل فی العداوا لا قر بینا
ولیس بکاتم علما لدیہ ... ولم یخلق من المتجبرینا
کأن الناس اذ فقد واعلیّا ... نعام حار فی بلد سنینا
فلا تشمت معاویۃ بن حرب ... فإن بقیۃ الخلفاء فینا

اے آنکھ کچھ ہماری مدد کر۔ تو امیر المومنین کے لئے کیوں نہیں روتی۔ ام کلثوم ان کے لئے رو رہی ہیں۔ اپنی آنکھوں سے وہ یقین کو دیکھ چکی ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ خوارج سے کہہ دو جہاں وہ ہوں۔ بدگویوں کی آنکھ میں ٹھنڈک نہ پڑے۔ کہ تم نے ماہ حرام میں ہمیں داغ دیا۔ اس شخص کی (مفارقت) کا جو سب سے بہتر تھا۔ تم نے قتل کر دیا اس شخص کو جو تمام سوار ہونے والوں سے بہتر تھا۔ اور جو کشتی میں بیٹھنے والوں سے بہتر تھا جو جوتی پہننے والوں میں یعنی تمام آدمیوں سے) افضل تھا۔ اور جس نے مثانی اور مبین (یعنی سور قرآنی) پڑھی تھیں۔ تمام نیکیاں اس میں جمع تھیں۔ اور وہ رسول رب العالمین کا محبوب تھا۔ (اے علی مرتضٰی) تمام قریش اس بات کو جانتے ہیں کہ تم ان سب میں بہتر ہو حسب میں بھی دین میں بھی۔ (اے مومن) جب تو حسین کے والد کا چہرہ مبارک دیکھتا تا تو معلوم ہوتا کہ ماہ کامل ہے جو لوگوں کی نظر کو خوش کر رہا ہے۔ ہم ان کی شہادت سے پہلے اچھی حالت میں تھے۔ رسول اللہ کے محبوب کو اپنے میں موجود دیکھتے تھے۔ جو حق کو قائم رکھتا تھا اور اس کو شک شبہ نہ ہوتا تھا۔ اور اپنے پرائے سب کے حق میں انصاف کرتا تھا اور جو علم اس کے پاس تھا اس کو چھپاتا نہ تھا۔ اور وہ مغرور لوگوں میں سے نہ تھا۔ جب لوگوں نے علی کو نہ پایا۔ تو ان کی حالت مثل ان شتر مرغوں کی تھی جو کسی مقام پر سالہا سال سرگردان رہیں۔ (اے شخص) اب معاویہ بن حرب کو برا نہ کہہ (غنیمت جان) کیونکہ وہ بھی ہم میں خلفا کی یادگار ہیں۔ ان کے بعد ان جیسا ملنا بھی دشوار ہے)

فضل بن عباس بن عتبہ بن ابی لہب نے بھی ان کا مرثیہ کہا وہ یہ ہے۔

ما کنت احسب ان الامر منصرف — عن هاشم ثم منها عن ابی حسن
البر اول من صلی لقبلته — واعلم الناس بالقرآن والسنن
وآخر الناس عهد بالنبی ومن — جبریل عون له فی الغسل والکفن
من فیه مافهیم لا تمترون به — ولیس فی القوم ما فیه من الحسن

میں نہیں خیال کرتا تھا کہ امر خلافت ٹل جائے گا۔ خاندان ہاشم سے اور ہاشم میں ابوالحسن (یعنی علی مرتضٰی سے) جو نیکوکار تھے اور جنہوں نے سب سے پہلے قبلہ کی طرف نماز پڑھی۔ اور جو قرآن وحدیث کا علم سب سے زیادہ رکھتے تھے۔ اور جو نبی کے سب سے آخری دیکھنے والے تھے۔ اور علی کے غسل وکفن میں جبریل جن کے مددگار تھے وہ ایسے تھے کہ جو فضائل اوروں میں تھے وہ ان میں بھی تھے تم اس میں شک نہیں کر سکتے۔ مگر جو خوبیاں ان میں تھی وہ اوروں میں نہ تھی۔

اور اسماعیل بن محمد حمیری نے کہا ہے۔

سائل قریشا به ان کنت ذاعمه — من کان اثبتاها فی الدین اوتاد
من کان اقدم اسلاما واکثرها — علماء واطهرها اهلا واولادا
من وحدالله اذ کانت مکذبة — تدعو من الله اوثانا وانددا
من کان یقدم فی الهیجاء ان نکلوا — عهنا وان یخلوا فی ازمة جادا
من کان اعدلها حکما وابسطها — کفا واصدقها وعدا وایعادا

ان یصدقوک فلن یعدوا اباحسن ان انت لم تلق للابرار حسادا

ان انت لم تلق اقواما ذوی صلف وذاعناد لحق اللہ حجادا

(اے شخص) اگر تجھے خود بصیرت نہ ہو تو قریش سے پوچھ۔ کہ دین میں سب سے زیادہ مضبوط کون تھا۔ اسلام میں سب سے قدیم کون تھا۔ علم میں سب سے زیادہ اور بیوی بچے سب سے زیادہ پاکیزہ کس کے تھے۔ خدا کو ایک کس نے کہا جب لوگ تکذیب کرتے تھے۔ اور خدا کے ساتھ بتوں کو شریک کہتے تھے۔ میدان رزم میں کون جاتا تھا جب اور لوگ سست ہو جاتے تھے۔ اور جب لوگ بخل کرتے تھے تو کون سخاوت کرتا تھا۔ حکومت کس کی زیادہ انصاف والی اور سخاوت کس کی بڑھی ہوئی اور وعدہ وعید کا سب سے زیادہ سچا کون تھا اگر وہ لوگ سچ بولیں گے تو سوائے ابوالحسن (علی مرتضٰی کے) کسی کو (ان اوصاف کا) نہ بتا سکیں گے۔ بشرطیکہ تم ایسے لوگوں سے نہ ملو جو نیکوں کے حاسد ہوں۔ ایسے لوگوں سے نہ ملو جو حق خدا کے دشمن اور منکر ہوں۔

حضرت علی مرتضٰی کے مناقب اور ان کے مراثی بہت ہیں اللہ ان سے راضی ہو ہم یہاں اسی (قدر قلیل) پر انحصار کرتے ہیں (اہل ایمان کے لئے) یہی کافی ہے اللہ کا شکر ہے اور سلام ہو اللہ کے ان بندوں پر جن کو اس نے برگزیدہ کیا۔

ضمیمہ از مترجم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علی مرتضٰی کی فضیلت میں یہ اور اسی قسم کی بہت سے حدیثیں مروی ہیں جن سے اہل باطل احتجاج کرتے ہیں بعض ان میں سے ان احادیث سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ بعد رسول اللہؐ کے حضرت علی ہی مستحق خلافت تھے اور یہ کہ حضرت علی کے ہوتے کسی دوسرے کی خلافت صحیح نہیں ہو سکتی اور جتنی خلافتیں ان سے پہلے ہوئی وہ ناجائز تھیں اور بعض ان میں سے یہ نتیجہ تو نہیں نکالتے مگر اتنا ضرور کہتے ہیں کہ حضرت علی تمام صحابہ سے افضل تھے۔ یہ دونوں فرقے گمراہ ہیں اول شیعہ تبرائی اور دوسرے شیعہ تفضیلی کے نام سے موسوم ہیں۔ لہٰذا اس مقام پر ایک مختصر اتقریر ان شبہات کے ازالہ کے لئے کرنا چاہتا ہوں اور اس تقریر کو دو نکتوں کے ضمن میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔

پہلا نکتہ۔ جس چیز کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے اور جس کے متعلق کوئی واقعہ درپیش ہوتا ہے لوگوں کے طبائع فطرۃ اس طرف زیادہ متوجہ ہوتے ہیں اور جو باتیں اس کے متعلق ہوتی ہیں وہ زیادہ محفوظ رہ جاتی ہیں اور ان کا چرچہ بھی زیادہ ہوتا ہے یہ ایک عام قاعدہ ہے۔ جس کے نظائر بکثرت موجود ہیں لہٰذا چونکہ شارع علیہ السلام کو معلوم تھا کہ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ علی مرتضٰی کی مخالفت کریں گے اور ان سے لڑیں گے اور ایک فتنہ عظیم مسلمانوں میں برپا ہوگا اس وجہ سے حضرت مرتضٰی کے فضائل زیادہ بیان میں آئے اور جب ان کی مخالفت شروع ہوئی اور وہ فتنہ درپیش ہو گیا تو ان فضائل کا چرچہ ہوا اور اہل حق نے ان کی شاعت میں کوشش کی۔ تدوین حدیث کے زمانے تک چونکہ علی مرتضٰی کی مخالفتوں کا قوی اثر قائم تھا اس وجہ سے محدثین نے بھی ان کے فضائل خوب جمع کئے اور ان کی ترویج میں کوشش کی اور چونکہ فضائل کی حدیثوں میں زیادہ جانچ پڑتال کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ اس لئے ان فضائل کے راویوں پر چنداں التفات نہ کیا گیا حالانکہ ان راویوں میں بہت سے مفتری کذاب شیعہ مذہب کے شامل تھے جو حضرت علی مرتضٰی کے فضائل میں ---------- کے درج کرنے کے بڑے کوشاں تھے نتیجہ یہ نکلا کہ یہ حدیثیں فضائل کی

بہت جمع ہوگئیں مگر تنقید کے وقت انمیں صحیح بہت کم نکلیں۔

حضرت علی مرتضیٰ کا صاحب فضائل اور کثیر المناقب ہونا اہل سنت کا مسلم ہے بلکہ آنجناب کی محبت سنی ہونے کی علامات میں شمار کی جاتی ہے اور سچ پوچھو تو ان کذابوں نے حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل کو اصل سے منہدم کرنا چاہا تھا علمائے اہل سنت کی کوششوں کا حق تعالیٰ اچھا بدلہ دے یہ محض انہیں کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اب بھی حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل کا ایک معقول ذخیرہ جو ہر طرح قابل اطمینان ہے نہایت محفوظ طریق سے مل جاتا ہے مگر باوجود اس کے حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل بیان کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ بہت سے مسلماان ان کے مخالف ہو گئے تھے اور شیخین کے فضائل بیان کرنے کی اس وقت ایسی ضرورت نہ تھی کیونکہ ان کے فضائل ہر مسلمان کے دل پر نقش تھے اور کوئی مسلمان ان کا مخالف نہ تھا پھر بھی حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل شیخین سے زیادہ نہیں ملتے فرق اس قدر ہے کہ علی مرتضیٰ کے فضائل کی روایتیں باسانید متکثر مروی ہیں اور ان میں سے اکثر میں ضعف ہے اور شیخین کے فضائل میں جو روایتیں ہیں ان کے اسانید میں گو وہ تکثر نہیں ہے مگر صحت وقوت کا وصف غالب ہے۔

لہٰذا اہل سنت کا سلف سے لے کر آج تک اس پر اجماع ہے کہ بعد رسول اللہؐ کے اس امت میں سب سے بہتر و برتر ابو بکر صدیق ہیں ان کے بعد عمر فاروق ان کے بعد عثمان ذوالنورین ان کے بعد علی مرتضیٰ (رضی اللہ عنہم وارضاہم) جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ دائرہ اہل سنت سے خارج اور گمراہ ہے۔ یہ بالکل غلط ہے کہ حضرات صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کا مسلک اس کے خلاف ہے اور وہ حضرت علی مرتضیٰ کو خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم سے افضل جانتے ہیں بڑے بڑے اکابر صوفیاء نے اپنے کلمات میں اس کی تصریح کر دی ہے۔

دوسرا نکتہ جو امور مدار فضیلت ہو سکتے ہیں وہ جس اعلیٰ رتبہ کے ساتھ شیخین رضی اللہ عنہما کی ذات میں بیان فرمائے گئے ہیں اس سے زیادہ علی مرتضیٰ کی ذات میں نہیں ارشاد ہوئے مثلاً ایک صفت علم ہے حضرت علی کو شہر علم کا دروازہ فرمایا گیا مگر شیخین کو اس سے زیادہ مرتبہ عنایت ہوا ابو بکر صدیق کی نسبت سید الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں ڈالا تھا وہ میں نے ابو بکر کے سینے میں ڈال دیا اس سے معلوم ہوا کہ ابو بکر صدیق بجائے خود شہر علم تھے یا حضرت عمر نے جب خواب میں اپنے کو ایک زرہ پہنے ہوئے دیکھا جو پیروں تک لٹکتی تھی تو سید الانبیاءؐ نے فرمایا کہ یہ علم ہے معلوم ہوا کہ وہ سرتاپا علم سے لبریز تھے اور مثلاً حضرت علی کو محب و محبوب رسول اللہؐ نے فرمایا حضرت ابو بکر صدیق میں صلاحیت خلیل رسول اللہ ہونے کی بتائی اور بالفعل خلیل نہ بنانے کا یہ عذر بیان فرمایا کہ اللہ کے سوا اور کسی کو میں خلیل نہیں بنا سکتا معلوم ہوا ابو بکر صدیق کی محبت رسول اللہؐ کے دل میں اس مرتبہ جاگزین تھی کہ اس سے زیادہ سوا اللہ کی اور کسی سے محبت نہ تھی اور مثلاً حدیث غدیر میں علی مرتضیٰ کو مسلمانوں کا مولی فرمایا جس سے ان کی محبت کا وجوب ثابت ہوا ابو بکر صدیق کو بھی یہ مرتبہ عنایت ہوا فرمایا ارحم امتی بامتی ابو بکر یعنی ابو بکر میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ہیں حضرت علی کا واجب المحبۃ ہونا ان کے مولی یعنی محب المسلمین ہونے سے ظاہر کیا گیا اس طرح کا خیال حضرت صدیق کا واجب المحبۃ ہونا ان کے ارحم الامۃ ہونے سے بیان فرمایا گیا۔

یا مثلاً حدیث منزلت میں حضرت علی مرتضیٰ میں مرتبہ ہارونی کی صلاحیت ارشاد ہوئی تو حضرت فاروق میں نبوت مطلقہ کی استعداد بیان فرمائی گئی کہ لو کان بعد بنی لکان عمر یعنی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔ علاوہ اس کے آیات

قرآنیہ سے جو فضائل شیخین کے ثابت ہوئے ہیں یا ان کے افعال واحوال سے جو رتبہ ان کا ظاہر ہوتا ہے اس میں کسی اور کو ان کے ساتھ نسبت ہی نہیں دی جاسکتی۔ یہ مبحث بہت طویل ہے اگر کسی کو زیادہ تحقیق منظور ہو تو کتاب ازالۃ الخفاء وقرۃ العینین دیکھے۔

تیسرا نکتہ احادیث فضائل میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو بالانفراد حضرت علی مرتضٰی کے مستحق خلافت ہونے پر دلالت کرے ہاں مطلق استحقاق ضرور ثابت ہوتا ہے تو اس قسم کا مطلق استحقاق نہ صرف خلفائے راشدین بلکہ ان کے علاوہ اور صحابہ کے لئے بھی احادیث سے ظاہر ہوتا ہے مثلاً حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے لئے طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما کے لئے حضرت امین الامۃ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے لئے مطلق استحاق کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ حضرات خلیفہ بنالئے جائیں تو ان کی خلافت حقہ وراشدہ ہوگی بنظر اختصار اس مقام پر اسی قدر لکھا جاتا ہے ۱۲۔

۳۷۸۴۔ حضرت علیؓ بن طلق بن منذر

حضرت علیؓ بن طلق بن منذر بن قیس بن عمرو بن عبداللہ بن عبدالعزی بن سحیم بن مرہ بن دول حنفی ان سے مسلم بن سلام نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن علی بن عبید وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند محمد عیسیٰ ترمذی تک پہنچا کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع اور جناد نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابومعاویہ نے عاصم احول سے انہوں نے عیسیٰ بن حطان سے انہوں نے مسلم بن سلام سے انہوں نے طلق بن علی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک اعرابی رسول اللہؐ کے حضور میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم میں سے کوئی شخص جنگل میں ہوتا ہے اور اس کی ریح خارج ہو جاتی ہے یعنی وضو ٹوٹ جاتا ہے اور پانی اس کے پاس کم ہوتا ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے ریح خارج ہو جائے تو اس کو چاہیے (غالباً اس وقت تک تیمم کی آیت نازل نہ ہوئی تھی۔) کہ وضو کرے اور عورتوں کے ساتھ خلاف وضع فطرت ہم بستری نہ کیا کرو اللہ سچ بات سے شرم نہیں کرتا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۸۵۔ حضرت علیؓ بن ابی العاص

حضرت علیؓ بن ابی العاص بن ربیع بن عبدالعزی بن عبدشمس بن عبدمناف، قریشی عبشمی، ان علی کی والدہ زینب بنت رسول اللہ تھیں یہ بھائی تھے (رسول اللہؐ کی نواسی) امامہ بنت ابی العاص کے جن کو رسول اللہؐ نے بحالت نماز گود میں اٹھالیا تھا انہوں نے قبیلہ بنی غاضرۃ میں دودھ پیا تھا بعد اس کے رسول اللہؐ نے ان کو اپنی کفالت میں لے لیا اور ان کے باپ اس زمانہ میں مشرک تھے اور رسول اللہؐ نے فرمایا جو شریک ہو میری اولاد میں تو مجھ کو اس پر اس سے زیادہ حق ہے (یعنی میری دختری اولاد پر ان کے والد سے زیادہ مجھ کو اختیار ہے) اور جو کافر کسی مسلمان کا کسی چیز میں شریک ہو تو مسلمان اس سے زیادہ کا حقدار ہے اور جب رسول اللہؐ مکہ میں فتح کے دن داخل ہوئے تو ان علی کو آپ نے اپنے پیچھے اپنی سواری پر بٹھالیا تھا انہوں نے سن بلوغ کو پہنچ کر رسول اللہؐ کی حیات میں وفات پائی اس کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۸۶۔ حضرت علیؓ بن عبیداللہ بن حارث

حضرت علیؓ بن عبیداللہ بن حارث بن رحضہ بن عامر بن رواحہ بن حجر بن معیص بن عامر بن لوی عامری قریشی ان علی نے

رسول اللہؐ کو دیکھا ہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ہیں اور فتح (مکہ) کے بعد اسلام لائے تھے ابوعمر نے اس کو روایت کیا ہے اور زبیر بن بکار نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ علی بن عبیداللہ بن حارث بن رحضہ بن عامر بن رواحہ بن حجر بن معیص بن عامر بن لوی جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ زبیر نے ان علی کا رسول اللہؐ سے ملنا ذکر نہیں کیا حالانکہ اس میں شک نہیں کہ قریش کے جو لوگ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کو رسول اللہؐ کی صحبت حاصل ہوئی تھی۔ واللہ اعلم۔

۳۷۸۷۔ حضرت علیؓ بن عدی بن ربیعہ

حضرت علیؓ بن عدی بن ربیعہ بن عبدالعزیٰ بن عبد شمس بن عبد مناف حضرت عثمان بن عفان نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ان کو مکہ کا حاکم کیا تھا۔ جنگ جمل میں یہ شہید ہوئے ان کا ذکر ابوعمر نے کیا ہے اور کہا ہے کہ میرے نزدیک ان علی کا رسول اللہؐ کی صحبت سے مشرف ہونا صحیح نہیں ہے اور نہ ان کی کوئی روایت مجھ کو معلوم ہے اور میں نے ان کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ میں نے شرط کی ہے کہ ان لوگوں کا ذکر کروں گا جو رسول اللہؐ کے عہد میں مکہ یا مدینہ میں مسلمان والدین سے پیدا ہوئے۔

۳۷۸۸۔ حضرت علیؓ بن ابی علی سلمی

حضرت علیؓ بن ابی علی سلمی۔ ان کی کنیت ابوسدرہ ہے عبداللہ بن کثیر نے بدیح بن سدرہ بن علی سے جو اہل قباء سے تھے روایت کی ہے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے ساتھ قاحہ میں جس کا نام سقیا ہے اترے وہاں پانی نہیں تھا پس رسول اللہؐ نے کسی کو بنی غفار کے چشموں کی طرف بھیجا جو قاحہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے اور نبیؐ وادی کے بیچ میں اس درہ میں جس میں مسجد ہے اترے اور (تفکر کی حالت میں) کنکریوں کو ہاتھ سے کریدنے لگے اس میں تری ظاہر ہوئی پھر آپ بیٹھ گئے اور زیادہ تجسس کیا وہاں پانی کا چشمہ نکل آیا پس نبیؐ نے خود پانی پیا اور تمام اپنے ہمراہیوں کو اچھی طرح پلایا اور فرمایا کہ یہ سقیا ہے یہاں اللہ تعالیٰ نے تم کو پانی پلایا ہے اس وقت سے اس مقام کا نام سقیا رکھا گیا اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے۔

۳۷۸۹۔ حضرت علی نمیریؓ

حضرت علی نمیریؓ۔ ابن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے اور اپنی اسناد کے ساتھ عائذ بن ربیعہ بن قیس نمیری سے انہوں نے علی بن فلاں نمیری سے روایت کی انہوں نے کہا میں نبی صلعم کے پاس آیا میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ مسلمان بھائی ہے مسلمان کا جب کوئی مسلمان اپنے کسی بھائی مسلمان سے ملے اور سلام کرے تو چاہیے کہ اس سے بہتر جواب دے اور ماعون (عام استعمال کی اشیاء) کو نہ منع کرے راوی نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ماعون کیا چیز ہے آنحضرتؐ نے فرمایا پتھر اور لوہا اور پانی اور مثل ان کے اور چیزیں۔

۳۷۹۰۔ حضرت علی ابوعلی ہلالیؓ

حضرت علی ابوعلی ہلالیؓ۔ سفیان بن عیینہ نے علی بن علی ہلالی سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ میں نبیؐ

کے پاس اس بیماری کی حالت میں حاضر ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی حضرت فاطمہؓ آنحضرتؐ کے سرہانے تھیں وہ رونے لگیں حتی کہ ان کی آواز بلند ہوئی پس رسول اللہؐ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا اے میری پیاری فاطمہ کیوں روتی ہو انہوں نے عرض کیا اس لئے کہ آپ کے بعد مجھ کو اپنے برباد ہو جانے کا خوف ہے آپ نے فرمایا اے میری پیاری کیا تجھ کو نہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالی پہلے تمام اہل زمین کی طرف متوجہ ہوا تو ان میں سے تیرے باپ کو پسند کیا پھر دوسری بار ی متوجہ ہوا تو تیرے شوہر کو پسند کیا اور میری طرف وحی بھیجی کہ میں تیرا نکاح ان سے کر دوں۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۳۷۹۱۔حضرت علیؓ بن ہبار

حضرت علیؓ بن ہبار۔ان کی اسناد میں نظر ہے۔ہشیم نے ابی معشر سے انہوں نے یحییٰ بن عبدالملک بن علی بن ہبار بن اسود سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ ایک بار علی بن ہبار کے گھر کی طرف گزرے تو وہاں دف کی آواز سنی آپ نے پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا علی بن ہبار نے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا یہ نکاح ہے نہ کہ زنا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور اس حدیث میں علی بن ہبار کے ذکر کی کوئی اصل نہیں ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو محمد بن سلمہ حرانی اور محمد بن عبیداللہ عرزمی نے عبداللہ بن ابی عبداللہ بن ہبار بن اسود سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ان دونوں نے علی کا ذکر نہیں کیا۔

باب العین والمیم

۳۷۹۲۔حضرت عمارؓ بن حمید

حضرت عمارؓ بن حمید ابوزہیر ثقفی۔ابوبکر بن ابی زہیر کے والد ہیں۔ان کی اسناد میں اس طرح مذکور ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ان کا نام معاذ ہے۔حاکم یعنی ابواحمد نیشاپوری نے اسی طرح بیان کیا ہے ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۷۹۳۔حضرت عمارؓ بن سعد

ابن سعد قرظ موذن۔انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے ان سے ابوامامہ بن سہل نے اور محمد اور حفص اور سعد نے جو خود ان کے بیٹے تھے روایت کی ہے۔عبدالرحمٰن بن سند نے عمر بن حفص بن عمار بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عمار بن سعد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ عیدین کی نماز پڑھنے اس راستہ سے جاتے تھے جو ہشام کے گھر کی طرف سے گیا ہے۔یہ ابن مندہ کا قول ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ عمار صحابی نہیں ہیں انہوں نے احادیث کی روایت اپنے والد سعد سے کی ہے ان کو بہت لوگوں نے ابن کاسب مجود سے نقل کر کے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے عبداللہ بن محمد بن عمار بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے سعد قرظ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ بارش برسنے کی حالت میں مغرب اور عشا کی نماز ایک ساتھ پڑھ لیا کرتے تھے (حنفیہ کے نزدیک یہ حدیث متروک العمل ہے ان کے نزدیک سوا مزدلفہ اور عرفات کے کسی دوسرے مقام اور وقت میں دو نمازوں کا ایک ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے دلائل ان کے کتب فقہ میں مذکور ہیں۔)

۳۷۹۴۔ حضرت عمارؓ بن عبید

حضرت عمارؓ بن عبید خثعمی اور بعض لوگ ان کو عمارہ کہتے ہیں۔ شمار ان کا اہل شام میں ہے ان سے داؤد بن ابی ہند نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اس امت میں پانچ فتنہ ہوں گے اس حدیث کو حبان ابن ہلال نے سلیمان ابن کثیر سے انہوں نے داؤد سے روایت کیا ہے (عمار کا نام چھوڑ دیا ہے) حالانکہ یہ غلط ہے صحیح وہی ہے جو حماد بن سلمہ نے اور حجاج بن منہال نے داؤد سے روایت کیا ہے اور انہوں نے عمار سے روایت کی ہے جو اہل شام میں سے ایک شخص اور قبیلہ خثعم سے ایک بزرگ تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۹۵۔ حضرت عمارؓ بن غیلان

حضرت عمارؓ بن غیلان بن سلمہ ثقفی۔ یہ اور ان کے بھائی عامر اپنے والد سے پہلے اسلام لے آئے تھے عامر نے طاعون عمواس میں وفات پائی ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے یہ پتہ نہیں چلا کہ عمار کی وفات کب ہوئی۔

۳۷۹۶۔ حضرت عمارؓ بن کعب

حضرت عمارؓ بن کعب بن ابی الیسر انصاری۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے مگر صحیح نہیں ہے ان سے ان کے بیٹے عمارہ نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۹۷۔ حضرت عمارؓ بن معاذ

حضرت عمارؓ بن معاذ بن زرارہ بن عمر بن غنم بن عدی بن حارث بن مرہ بن ظفر انصاری اوسی ظفری کنیت ان کی ابونملہ تھی غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابن ابی داؤد نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے مگر اور لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں عنقریب کنیت کے باب میں ان کا ذکر کیا جائے گا۔ ان کی حدیث یہ ہے کہ اہل کتاب جو کچھ تم سے بیان کریں اس کی تصدیق نہ کرو۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا نام عمارۃ تھا چنانچہ ہم عمارہ کے نام میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۹۸۔ حضرت عمارؓ بن یاسر

حضرت عمارؓ بن یاسر بن عامر بن مالک بن کنانہ بن قیس بن حصین بن وزیم بن ثعلبہ بن عوف بن حارثہ بن عامر اکبر بن یام بن عنس بن مالک بن ادد بن زید بن یشجب مذحجی عنسی کنیت ان کی ابوالیقظان تھی۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اسلام کی طرف سبقت کی تھی۔ قبیلہ بنی مخزوم کے حلیف تھے۔ ان کی والدہ سمیہ تھیں اور وہ پہلی خاتون ہیں جو اللہ عزوجل کی راہ میں شہید کی گئیں اور ان کے والد اور ان کی والدہ سب سابقین میں سے تھے حضرت عمار تیس سے کچھ زائد آدمیوں کے بعد اسلام لائے تھے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں کہ جو اللہ کی راہ میں بے حد ستائے گئے۔ واقدی وغیرہ علماء نسب و تاریخ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمار کے والد یاسر عرنی قحطانی مذحجی تھے جو قبیلہ عنس کی ایک شاخ ہے مگر حضرت عمار بنی مخزوم کے غلام تھے وجہ اس کی یہ تھی کہ ان کے

والد نے قبیلہ بنی مخزوم کے کسی شخص کی لونڈی سے نکاح کیا تھا حضرت عمار اس سے پیدا ہوئے (لہٰذا اس لونڈی کے مالک نے ان کو بھی اپنا غلام بنالیا) حضرت یاسر کے مکہ آنے کا سبب یہ ہوا کہ وہ اور ان کے دو بھائی جن کا نام حارث اور مالک تھا اپنے چوتھے گمشدہ بھائی کی تلاش میں نکلے (تلاش کرنے کے بعد) حارث اور مالک تو یمن لوٹ گئے مگر یاسر مکہ ہی میں رہ گئے اور انہوں نے ابوحذیفہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم سے حلف کی دوستی کرلی اور انہی کی لونڈی سے نکاح کرلیا جن کا نام نامی سمیہ تھا حضرت عمار انہی سے پیدا ہوئے ان کے پیدا ہونے کے بعد ابوحذیفہ نے ان کو آزاد کردیا اسی وجہ سے عمار بنی مخزوم کے غلام کہے جاتے ہیں مگر دراصل ان کے والد قبیلہ غرنیہ سے تھے جیسا کہ ہم بیان کرچکے۔

حضرت عمار اس وقت اسلام لائے تھے جب کہ رسول اللہؐ ارقم کے گھر میں پوشیدہ تھے یہ اور صہیب بن سنان دونوں ایک ہی وقت میں اسلام لائے۔ حضرت عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے صہیب بن سنان کو ارقم کے دروازہ پر دیکھا اور رسول اللہؐ اس گھر میں تھے میں نے صہیب سے پوچھا کہ تم یہاں کیوں کھڑے ہو صہیب نے کہا تم کیوں آئے ہو میں نے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ محمد (ﷺ) کے پاس جاؤں اور ان کی باتیں سنوں صہیب نے کہا میں بھی یہی چاہتا ہوں چنانچہ ہم دونوں سرور عالم کے حضور میں گئے آپ نے ہمیں اسلام کی ترغیب دی ہم فوراً اسلام لے آئے۔ ان دونوں بزرگوں کا اسلام تیس سے کچھ زائد آدمیوں کے بعد ہوا تھا۔ یحییٰ بن معین نے اسمعیل بن مجالد سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے بیان سے انہوں نے وبرہ سے انہوں نے ہمام سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عمار سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ کو (آپ نے اسلام لانے کے بعد) دیکھا تو آپ کے ساتھ صرف پانچ غلام اور دو عورتیں اور ابوبکر صدیق تھے۔ مجاہد نے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلے جن لوگوں نے اسلام کا اظہار کیا وہ سات آدمی تھے (۱) رسول اللہؐ (۲) ابوبکر (۳) بلال (۴) خباب (۵) صہیب (۶) عمار (۷) عمار کی (بلند اقبال) والدہ سمیہ۔ ان کی ہجرت حبشہ میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ اللہ کی راہ میں یہ بہت ستائے گئے ہیں ہمیں ابومحمد بن عبداللہ بن علی بن سویدۃ تکریتی نے اپنی سند کو ابوالحسن یعنی علی بن احمد بن متویہ تک پہنچا کر اللہ عزوجل کے اس قول **من کفر باللہ من بعد ایمانه الا من اکره وقلبه مطمئن بالایمان** کے متعلق خبر دی کہ یہ آیت عمار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی ایک مرتبہ ان کو مشرکوں نے پکڑ کر مارنا شروع کیا اور کسی طرح نہ چھوڑا یہاں تک کہ انہوں نے نبیؐ کی برائی (شیعہ مسئلہ تقیہ میں ایسے گھبرا گئے ہیں اور اس مسئلہ کی شناخت جو بالکل کھلی ہوئی تھی مگر ان کو نظر نہ آتی تھیں جب ان کو بتائی گئی تو ہر طرف سے لاچار ہو کر کہنے لگے کہ تقیہ خود سنیوں کے یہاں بھی جائز ہے اور اس جواز کے ثبوت میں یہ آیہ کریمہ الا من اکرہ اور بعض صحابہ کا فعل مثل حضرت عمار بن یاسر وغیرہ کے پیش کرتے ہیں مگر یہ دشمنان عقل ودین اتنا نہیں سمجھتے کہ مسئلہ تقیہ میں ہمارا اور ان کا اختلاف کیا ہے۔ ہمارے یہاں تقیہ رخصت ہے اور ان کے یہاں عزیمت اور عزیمت بھی اس درجہ کی کہ تمام فرائض سے اس کا درجہ بڑھا ہوا ہے اس کے تارک پر خروج از ایمان کی وعید دوسرے یہ کہ یہاں رخصت کے مواضع متعین ان کے یہاں مواضع غیر متعین بلکہ مبتلا بہ کے رائے پر مفوض رخصت اور عزیمت میں جو فرق ہے وہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ رخصت کے فاعل کو کسی قسم کے ثواب کا استحقاق نہیں ہوتا برخلاف عزیمت کے اور رخصت پر عمل کرنا پیشوایان دین اور ہادیان شرع متین کے لئے قطعاً ناجائز چہ جائیکہ معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام کما تفردت بہ الزنادقہ) بیان کی اور ان کے معبودوں کی تعریف کی اس وقت کافروں نے ان کو چھوڑ دیا پھر جب وہ نبیؐ کے

خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کہ کیا خبر لائے ہو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ بہت ہی بری خبر ہے میں اس وقت اس سبب سے زندہ بچ کر آیا کہ میں نے آپ کی برائی بیان کی اور ان کے معبودوں کی تعریف کی حضرت نے پوچھا کہ تم اپنے دل کی کیا کیفیت پاتے ہو انہوں نے عرض کیا کہ دل تو ایمان پر قائم ہے حضرت نے فرمایا کہ پھر (کچھ مضائقہ نہیں ، اگر اب وہ تم سے ایسا کریں تو تم پھر ایسا ہی کرنا۔

ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابن اسحاق سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے کہا کہ مجھ سے عمار بن یاسر کی اولاد میں سے چند لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عمار کی والدہ سمیہ کو بنی مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے لوگوں نے اسلام پر مارنا شروع کیا اور وہ کسی طرح اسلام سے انکار نہ کرتی تھیں یہاں تک کہ ان لوگوں نے ان کو مار ڈالا۔ ایک مرتبہ رسول اللہؐ کا گزر عمار اور ان کی والدہ اور والد کی طرف ہوا وہ لوگ مکہ کے مقام رمضاء میں مارے جا رہے تھے حضرت نے فرمایا کہ اے آل یاسر صبر کرو تمہارے آرام کی جگہ جنت ہے نیز ابوجعفر کہتے تھے کہ ہم سے یونس نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ کا گذر عمار بن یاسر کی طرف ہوا وہ رو رہے تھے اور اپنی آنکھیں مل رہے تھے رسول اللہؐ نے پوچھا کیا حال ہے کیا کافروں نے تمہیں پکڑ کر پانی میں غوطہ دیا اور تم نے ایسا ایسا کہا اگر اب پھر وہ ایسا کریں تو پھر ایسے کہہ دینا نیز ابوجعفر بیان کرتے تھے کہ ہم سے یونس سے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے حکیم جبیر نے سعید بن جبیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ کیا مشرکین مسلمانوں کو ایسا ستاتے تھے کہ مسلمان اپنے دین کے چھوڑ دینے میں معذور سمجھے جاتے انہوں نے کہا اللہ کی قسم بہت مارتے تھے بھوکا رکھتے تھے پیاسا رکھتے تھے کہ اٹھ کر بیٹھنا بھی مشکل ہو جاتا تھا کہتے تھے کہ جو کچھ ہم چاہتے ہیں اس کو منظور کرو اور کہو کہ لات اور عزیٰ ہمارے معبود ہیں اللہ ہمارا معبود نہیں ہے جب وہ ایسا کہہ دیتے تو چھوڑے جاتے تھے یہاں تک کہ اگر کوئی مزدور اس طرف سے نکلتا تو کہتے کہ یہی تیرا معبود ہے اللہ تیرا معبود نہیں جان بچانے کے لئے اس کا بھی اقرار کرنا پڑتا تھا حضرت عمار نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اور بدر اور احد اور خندق اور بیعت الرضوان میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔

عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی اسناد کے ساتھ ہم کو خبر دی انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے ناموں کی بابت روایت کی جو بنی مخزوم سے بدر میں شریک ہوئے کہ ان میں عمار بن یاسر بھی تھے ان لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عمار بن یاسر بدر اور احد وغیرہ میں شریک تھے۔ ہمیں ابوالبرکات یعنی حسن بن محمد بن حسن دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العشائر یعنی محمد بن خلیل بن فارس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فقیہ ابوالقاسم یعنی علی محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن ابی سفیان قیسرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یوسف نے فریابی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ثوری نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی بن خراش کے غلام سے انہوں نے حضرت حذیفہ بن یمان سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے لوگو میرے بعد ابوبکر و عمر کی اقتدا کرو اور عمار کی روش سیکھو اور ابن ام عبد (یعنی عبداللہ ابن مسعود) کے حکم پر عمل کرو۔

ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند عبداللہ بن احمد بن حنبل تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید ابن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عوام بن حوشب نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے حضرت خالد بن ولید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میرے اور عمار کے درمیان میں کچھ گفتگو ہوئی میں نے ان کو کوئی سخت بات کہی پھر عمار میری شکایت کرنے کے لیے نبیؐ کے پاس گئے اور اس کے بعد میں بھی نبیؐ کے حضور میں گیا اس وقت وہ میری شکایت کر رہے تھے وہاں بھی میں نے ان کو کچھ سخت باتیں کہیں نبیؐ چپ بیٹھے ہوئے تھے کچھ نہیں بولتے تھے عمار رونے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ خالد کی حالت نہیں دیکھتے رسول اللہؐ نے سر اٹھایا اور فرمایا جو شخص عمار سے دشمنی رکھے اللہ اس سے دشمنی رکھے جو شخص عمار سے بغض رکھتا ہو اللہ اس کو اپنا مبغوض بنا دے حضرت خالد کہتے تھے اس وقت مجھ کو دنیا میں اس بات سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تھی کہ کسی طرح عمار مجھ سے راضی ہو جائیں چنانچہ میں وہاں سے نکل کر عمار سے ملا (اور ان سے معافی مانگی) پس وہ راضی ہو گئے۔

ہمیں عبداللہ ابن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے ابو اسحاق سے انہوں نے ہانی بن ہانی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عمار (ایک مرتبہ) نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی حضرت نے ان کو یہ الفاظ کہہ کر اجازت دی مرحبا بالطیب المطیب (جگہ بہت کشادہ ہے اس پاک اور پاکیزہ کے لئے) ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند ابو عیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن دینار کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے عبدالعزیز بن سیاہ سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے عائشہ صدیقہؓ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتی تھی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عمار کے سامنے جب کبھی دو باتیں پیش کی جاتی ہیں تو وہ اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جن میں رشد وہدایت زیادہ ہو۔ نیز محمد بن ابراہیم کہتے تھے ہم سے ترمذی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مصعب مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اے عمار خوش ہو تم کو گروہ باغی قتل کرے گا اسی مضمون کی روایت حضرت ام سلمہ سے اور عبداللہ بن عمرو بن عاص سے اور حذیفہ سے مروی ہے اور شعبہ نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمار سے کہا کہ اے کنکٹے غلام؟ حضرت عمار نے کہا میرے کان کی خبر اس قدر مشہور ہو گئی۔ شعبہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمار کا کان رسول اللہؐ کے ہمراہ کسی غزوہ میں کٹ گیا تھا مگر یہ شعبہ کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ کان ان کا جنگ یمامہ میں (بعہد حضرت صدیق) شہید ہوا تھا۔

حضرت عمار کے مناقب

یہ پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے اسلام میں پہلی مسجد بنائی ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے وہ حکم بن عتیبہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ جب مدینہ تشریف لائے تو بوقت چاشت وہاں پہنچے تھے حضرت عمار نے کہا بڑی ضرورت ہے کہ ہم رسول اللہؐ کے لئے کوئی جگہ ایسی بنا دیں جہاں آپ دوپہر کو سایہ میں بیٹھیں اور وہیں آپ نماز پڑھیں چنانچہ چند پتھر جمع کئے اور مسجد قباء کی بنیاد ڈالی پس یہ سب سے پہلی مسجد ہے جو بنائی گئی

اور حضرت عمار نے اس کو بنایا۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند محمد بن عیسی (ترمذی) تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے قتادہ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمار بن یاسر سے روایت کر کے بیان کیا نبیؐ نے حضرت عمار کو حکم دیا تھا کہ تیمم میں صرف چہرہ اور ہتھیلیوں پر مسح کرنا چاہئے۔

حضرت عمار مسیلمہ کذاب کی لڑائی میں شریک تھے نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے عمار بن یاسر کو جنگ یمامہ میں ایک بلند پتھر پر کھڑے ہوئے دیکھا وہ چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ اے مسلمانوں کیا جنت سے بھاگتے ہو یہاں آؤ یہاں آؤ میں عمار بن یاسر ہوں میرے پاس آؤ حضرت ابن عمر کہتے تھے میں ان کے کان کو دیکھ رہا تھا کہ وہ اسی وقت تازہ کٹا ہوا لٹک رہا تھا اور وہ اسی طرح سرگرم قتال تھے۔

حضرت عمار کے مناقب بہت مروی ہیں مگر ہم یہاں اسی مقدار پر قناعت کرتے ہیں۔

حضرت عمار عامل کوفہ

ان کو حضرت عمر بن خطاب نے کوفہ کا عامل بنا کر بھیجا تھا اور اہل کوفہ کو یہ خط لکھا تھا۔ **اما بعد فانی قد بعثت الیکم عمارا امیرا و عبداللہ بن مسعود وزیر و معلما و هما من نجباء اصحاب محمد فاتقدوا بهما** (بعد حمد و نعت کے معلوم ہو کہ میں نے عمار کو تم پر حاکم بنا کر اور عبداللہ بن مسعود کو ان کا وزیر اور تمہارا معلم مقرر کر کے بھیجا ہے یہ دونوں محمدؐ کے برگزیدہ اصحاب میں سے ہیں پس تم سب ان دونوں کی پیروی کرو) جب حضرت عمر نے حضرت عمار کو اس عہدے سے معزول کیا تو ان سے پوچھا کہ کیا اس معزول کرنے سے تم کچھ ناخوش ہو گئے ہو انہوں نے جواب دیا کہ واللہ ہم حکومت ملنے سے نہ خوش ہوئے تھے معزول ہونے سے ناخوش نہیں ہوئے بعد اس کے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہنے لگے اور ان کے ساتھ جنگ جمل اور صفین میں شریک ہوئے جس میں انہوں نے بڑے کارنمایاں کئے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بیان کیا ہے کہ ہم جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے ہم نے دیکھا کہ جس طرف عمار جھکتے تھے تمام اصحاب نبیؐ اسی طرف جھک پڑتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا عمار ان سب کے رہنما ہیں ہم نے اس دن عمار سے یہ بھی سنا وہ ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص سے کہہ رہے تھے کہ اے ہاشم تم جنت سے بھاگتے ہو دیکھو جنت تلوار کی باڑھ کے نیچے ہے آج میں جا کر اپنے دوستوں سے ملوں گا حضرت محمد (ﷺ) سے ملوں گا اور ان کے دوستوں (یعنی ابوبکر و عمر و عثمان وغیرہ رضی اللہ عنہم سے) ملوں گا واللہ اگر یہ لوگ ہم کو ماریں اور مقام ہجر تک مارتے ہوئے چلے جائیں تب بھی میں یہی سمجھوں گا کہ میں حق پر ہوں اور یہ لوگ باطل پر ہیں۔ ابوالبختری نے بیان کیا ہے کہ عمار بن یاسر نے جنگ صفین میں کہا کہ کوئی چیز پینے کی میرے واسطے لے آؤ چنانچہ لوگ دودھ لے گئے حضرت عمار کہنے لگے بیشک رسول اللہؐ مجھ سے فرما گئے ہیں کہ تمہارا آخری شربت دنیا میں دودھ ہو گا بعد اس کے انہوں لڑنا شروع کیا اور شہید ہو گئے اس وقت ان کی عمر ۹۴ سال کی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے ۹۳ سال کی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ۹۱ سال کی۔

عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ خزیمہ بن ثابت جنگ جمل میں شریک تھے مگر انہوں نے تلوار میان سے نہیں نکالی اور صفین میں بھی شریک تھے مگر وہ لڑے نہیں اور یہی کہتے رہے کہ جب تک عمار شہید نہ ہو جائیں گے میں نہ لڑوں گا

میں دیکھ لوں کہ ان کو کون قتل کرتا ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ ؐ سے سنا ہے کہ عمار کو گروہ باغی قتل کرے گا چنانچہ جب حضرت عمار شہید ہو گئے تو خزیمہ نے کہا کہ اب مجھ کو گمراہی (مخالفین کی) ظاہر ہو گئی اس کے بعد وہ آگے بڑھے اور (لڑنا شروع) کیا یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ جب حضرت عمار زخمی ہوئے تو انہوں نے یہ وصیت کی کہ مجھ کو انہی کپڑوں کے ساتھ دفن کر دینا میں انہی کپڑوں کے ساتھ خدا کے سامنے جاؤں گا ان کے قاتل کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کو ابوالغادیہ مزنی یا جھنی نے قتل کیا تھا ایک نیزہ مارا تھا جس سے یہ گر گئے جب یہ گر گئے تو ایک دوسرے شخص نے آکر سر کاٹ لیا وہ دونوں آدمی باہم لڑنے لگے ہر ایک کہتا تھا کہ میں نے قتل کیا حضرت عمرو بن عاص نے کہا کہ خدا کی قسم یہ دونوں دوزخ کے لئے لڑ رہے ہیں (یعنی وہ کہتا ہے میں دوزخی ہوں وہ کہتا ہے میں دوزخی ہوں) واللہ میں اس وقت آرزو کرتا ہوں کہ کاش آج سے بیس برس پہلے میں مر گیا ہوتا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عقبہ بن عامر جہنی اور عمر بن حارث خولانی اور شریک بن سلمہ مرادی نے مل کر ان کو قتل کیا ربیع الاول یا ربیع الآخر ۳۷ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔ حضرت علی نے ان کو انہی کپڑوں میں دفن کیا اور غسل بھی نہیں دیا اور اہل کوفہ نے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے ان کی نماز جنازہ بھی پڑھی شہید کے متعلق اہل کوفہ کا مذہب یہی ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اس کو غسل نہ دیا جائے۔

حضرت عمار کا رنگ گندم گوں تھا قد کچھ لمبا تھا آنکھیں بڑی بڑی تھیں سینہ کشادہ تھا بال سفید ہو گئے تھے اور یہ ان کا رنگ بدلتے تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کے سر میں بال نہ تھے صرف چند بال ان کے آگے والے حصہ میں تھے۔

ان سے بہت حدیثیں مروی ہیں ان سے حضرت علی بن ابی طالب نے اور حضرت ابن عباس نے اور ابوموسیٰ نے اور جابر نے اور ابوامامہ نے اور ابوالطفیل نے اور نیز اور صحابہ نے اور منجملہ تابعین نے ان کے بیٹے محمد بن عمار نے اور ابن مسیب نے اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے اور محمد بن حنفیہ نے اور ابووائل نے اور علقمہ نے اور زر بن حبیش نے اور نیز اور لوگوں نے احادیث کی روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۹۹۔ حضرت عمارہؓ بن احمر مازنی

حضرت عمارہؓ بن احمر مازنی۔ یہ عمارہ بن احمر مازنی ہیں محمد بن اسماعیل بخاری نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ قتیلہ بنت جمیع نے یزید بن حنفیہ سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں نے عمارہ بن احمر مازنی کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ؐ کے لوگوں نے مجھ پر حملہ کیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے تقسیم کرنے سے پہلے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے واپس کر دیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۰۰۔ حضرت عمارہؓ بن اوس بن خالد

حضرت عمارہؓ بن اوس بن خالد بن عبید بن امیہ بن عامر بن خطمہ انصاری۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور تحویل قبلہ کی حدیث ان سے روایت کی ہے اور ابوعمر نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمارہ بن اوس بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاری۔ مگر اول زیادہ صحیح ہے اور یہ کوفی ہیں زیاد بن علاقہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ابوالفضل مخزومی فقیہ نے

اپنی اسناد وابی یعلی موصلی تک پہنچا کر ہم کو خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے یحییٰ بن عبدالحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قیس بن ربیع نے بیان کیا انہوں نے زیاد بن علاقہ سے انہوں نے عمارہ بن اوس سے روایت کی اور انہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے انہوں نے کہا میں اپنے مقام میں تھا کہ میں نے سنا ایک منادی دروازہ پر ندا کر رہا ہے کہ نبیؐ نے قبلہ تبدیل کر دیا پس میرے سامنے آیا اور مردوں اور عورتوں اور لڑکوں نے بیت المقدس کی طرف بھی نماز پڑھی اور کعبہ کی طرف بھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۰۱۔ حضرت عمارہؓ بن ثابت انصاری

حضرت عمارہؓ بن ثابت انصاری۔ بھائی ہیں خزیمہ بن ثابت کے ان کا نسب ان کے بھائی کے ذکر میں پہلے مذکور ہو چکا ان سے ان کے بھائی کے بیٹے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے روایت کی ہے یونس نے زہری سے انہوں نے ابن خزیمہ سے انہوں نے اپنے چچا عمارہ سے جو صحابی تھے روایت کی ہے کہ خزیمہ بن ثابت نے خواب میں دیکھا کہ نبیؐ کی پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں خزیمہ نے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بیان کیا رسول اللہؐ لیٹ گئے اور فرمایا کہ اپنا خواب سچا کر لو پس انہوں نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا اور ابوالیمان نے شعبہ سے اس کو روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے چچا نے جو اصحاب نبیؐ میں سے تھے اس کو اسی طرح ان سے بیان کیا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۰۲۔ حضرت عمارہؓ بن حزم انصاری

حضرت عمارہؓ بن حزم انصاری بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی بنی نجار سے ہیں بھائی ہیں عمرو بن حزم کے اور ان کی ماں خالدہ بنت انس بن سنان بن وہب بن لوذان ہیں۔ یہ سب لوگوں کے نزدیک ان ستر لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے لیلۃ العقبہ میں رسول اللہؐ سے بیعت کی تھی اور رسول اللہؐ نے ان کے اور محرز بن نضلہ کے درمیان اخوت کرا دی تھی۔ یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے ہیں مگر ان کے بھائی عمرو نہیں شریک ہوئے اور نیز عمارہ احد اور خندق اور تمام جہادوں میں رسول اللہؐ کے ساتھ رہے اور فتح مکہ میں بنی مالک بن نجار کا علم ان کے ساتھ تھا اور خالد بن ولید کے ساتھ مرتدین کے قتال میں شریک تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ابن لہیعہ نے یزید بن محمد سے روایت کی انہوں نے زیادہ بن نعیم سے انہوں نے عمارہ بن حزم سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا چار باتیں ہیں جو شخص ان پر عمل کرے گا مسلمانوں میں سے ہو گا اور جو شخص ایک بات بھی ان میں سے چھوڑ دے گا تو تین باتیں اس کو نفع نہ دیں گی۔ میں نے عمارہ سے پوچھا وہ کون سی چار باتیں ہیں انہوں نے کہا نماز زکوۃ رمضان کے روزے اور حج ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۰۳۔ حضرت عمارہؓ بن حزن بن شیطان

حضرت عمارہؓ بن حزن بن شیطان جاہلی۔ انہوں نے اسلام کا زمانہ پایا اور اسلام لائے۔ ان سے ان کے بیٹے ابی بن عمارہ نے روایت کی ہے ابوبکر اسماعیلی نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ خالد بن سنان کی حدیث ونار الحدثان روایت کرتے تھے ان کی روایت سے اس حدیث کو ابوسعید نقاش نے عجائب میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۰۴۔ حضرت عمارہؓ بن ابی حسن انصاری

حضرت عمارہؓ بن ابی حسن انصاری مازنی۔ صحابی تھے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے اور ابواحمد نے اپنی تاریخ میں کہا ہے کہ یہ صحابی اور عقبی بدری ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابونعیم کہتے ہیں کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اس کو ذکر کیا ہے اور اس میں اعتراض ہے اور ابوعمر نے کہا عمارہ بن ابی حسن مازنی انصاری دادا ہیں عمرو بن یحییٰ مازنی کے جو امام مالک کے شیخ تھے۔ صحابی ہیں اور ان کی روایت ہے اور ان کے باپ ابوحسن عقبی بدری تھے۔

۳۸۰۵۔ حضرت عمارہؓ بن حمزہ

حضرت عمارہؓ بن حمزہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ یہ نبیؐ کے چچا کے بیٹے اور ابن سید الشہداء ہیں ان کی ماں خولہ بنت قیس بن فہد بن مالک بن نجار ہیں حضرت حمزہ کی کنیت انہی کے ساتھ مشہور تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ حمزہ کی کنیت ان کے بیٹے یعلی کے ساتھ حضرت حمزہ کی کوئی یادگار نہیں ہے اور رسول اللہؐ کی وفات ہوگئی حمزہ کے دونوں بیٹوں عمارہ اور یعلی کے بھائی بھی تھے ابوعمر نے ان کا تذکرہ اسی طرح کیا ہے اور کہا ہے کہ ان دونوں سے کوئی روایت مجھ کو معلوم نہیں ہے۔

۳۸۰۶۔ حضرت عمارہؓ بن راشد

حضرت عمارہؓ بن راشد بن مسلم۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے ان کا تذکرہ یحییٰ بن یونس نے کیا ہے اور ان کی ایک حدیث لکھی ہے اور کہا ہے کہ یہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے اہل شام اور اہل مصر نے روایت کی ہے۔ یہ تابعین میں سے ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۰۷۔ حضرت عمارہؓ بن رویبہ

حضرت عمارہؓ بن رویبہ ثقفی۔ قبیلہ بنی جشم بن ثقیف سے ہیں کوفی ہیں ان سے ان کے بیٹے ابوبکر اور ابواسحاق سبعی وغیرہما نے روایت کی ہے۔ ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی اسناد ابوعیسیٰ سلمی تک پہنچا کر ہم کو خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حصین نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے عمارہ بن رویبہ سے سنا کہ جب کہ بشر بن مروان نے خطبہ پڑھتے وقت دعا میں ہاتھ اٹھائے تو عمارہ کوفی کہتے ہیں کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ ان دونوں کوتاہ ہاتھوں کا برا کرے بلاشبہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ خطبہ پڑھتے تھے اور یہ زیادتی نہ کرتے تھے کہ اس طرح کہتے اور ہشیم نے سبابہ سے اشارہ کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۰۸۔ حضرت عمارہؓ بن زعکرہ

حضرت عمارہؓ بن زعکرہ کندی۔ ان کا شمار شامیوں میں ہے ان کی کنیت ابوعدی ہے ان سے عبدالرحمٰن بن عائذ یحصبی نے روایت کی ہے۔ ابواسحاق بن محمد نے اپنی اسناد محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر ہم کو خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالولید دمشقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عفیر بن معدان نے بیان کیا انہوں نے ابودوس یحصبی کو بیان کرتے

سنا انہوں نے ابن عائذ یحصبی سے انہوں نے عمارہ بن زعکرہ سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو سنا آپ فرماتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا غلام وہ ہے جو مجھ کو یاد کرے اور وہ اپنے مالک کے پاس ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۰۹۔ حضرت عمارہؓ بن زیاد

حضرت عمارہؓ بن زیاد بن سکن بن رافع انصاری اشہلی۔ ان کا نسب ان کے باپ کے ذکر میں پہلے بیان ہو چکا ہے۔ یہ جنگ احد میں شہید ہوئے ابوجعفر بن سمین نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کر کے ہمیں کو خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے مجھ سے حصین بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے محمود بن عمرو بن یزید بن سکن سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ جنگ احد میں جب قوم کفار نے رسول اللہؐ کو گھیر لیا تو آپ نے فرمایا کہ کون ہے جو اپنے کو میرے لئے فدا کرے پس زیاد بن سکن اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عمارہ بن زیاد بن سکن پانچ انصاریوں میں سے کھڑے ہو گئے اور رسول اللہؐ کے قریب ایک سے ایک لڑنے لگے جو آنحضرتؐ کے قریب لڑ رہے تھے سب سے آخر میں زیاد یا عمارہ بن زیاد نے مقاتلہ کیا حتی کہ زخمی ہو کر گر پڑے پھر مسلمانوں کے ایک گروہ نے آ کر ان کو کفار سے چھڑایا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ان کو میرے پاس لاؤ ان کو آپ کے پاس لے گئے آپ اپنے قدم سے ان کے تکیہ لگا دیا پس ان کی وفات ہو گئی اور ان کا منہ رسول اللہؐ کے قدم مبارک پر تھا۔ ان کا ذکر شہیدان بدر میں نہیں کیا گیا ہے اور ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ عمارہ بن زیاد بن سکن جنگ بدر میں شہید ہوئے اور ان کے باپ زیاد بن سکن جنگ احد میں واللہ اعلم ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۱۰۔ حضرت عمارہؓ بن سعد

حضرت عمارہؓ بن سعد یا سعد بن عمارہ ابوسعید زرقی۔ ان کا ذکر تینوں نے سعد بن عمارہ کے بیان میں اسی طرح بطور شک کے کیا ہے اور یہاں ان کا ذکر نہیں کیا اور نہ ابوموسیٰ نے ان کو ابن مندہ سے معلوم کیا اور ہم ان کا ذکر حرف سین میں کر چکے ہیں۔

۳۸۱۱۔ حضرت عمارہؓ بن شبیب

حضرت عمارہؓ بن شبیب۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے اور عمار بھی کہا گیا ہے ان سے ابوعبدالرحمٰن حبلی نے روایت کی ہے اور وہ اہل مصر سے ہیں ہم سے بہت لوگوں نے اپنی اسناد ابوعیسیٰ سلمی تک پہنچا کر روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے بیان کیا انہوں نے جلاح ابی کثیر سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن حبلی سے انہوں نے عمارہ بن شبیب سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص **لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شی قدیر** مغرب کے بعد دس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے نگہبان بھیج دیتا ہے جو صبح تک شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے جو جنت میں لے جانے والی ہوں اور اس کے دس گناہ مہلک معاف کر دیتا ہے اور اس کو دس مومن غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ ترمذی نے کہا ہے کہ عمارہ بن شبیب کا نبیؐ سے سننا مجھ کو معلوم نہیں ہے۔ سبائی سین مہملہ اور باء موحدہ کے ساتھ منسوب ہے سبا کی طرف۔

۳۸۱۲۔ حضرت عمارہؓ بن عامر

حضرت عمارہؓ بن عامر بن مشنج بن اعور بن قشیر قشیری غلابی نے اہل شام میں سے قبیلہ بنی عامر کے ایک شخص سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ بنی قشیر میں سے بہز بن حکیم کے دادا اور عمارہ بن عامر بن مشنج نے رسول اللہؐ کی صحبت حاصل کی ہے۔ مشنج میم کے ضمہ اور شین معجمہ کے فتحہ اور نون کی تشدید کے ساتھ یہ ابونصر بن ماکولا نے کہا ہے۔

۳۸۱۳۔ حضرت عمارہؓ بن عبید

حضرت عمارہؓ بن عبید اور بعضوں نے کہا ابن عبید اللہ خثعمی اور بعضوں نے کہا ہے عمار بن عبید جنکا ذکر عمار کے بیان میں ہو چکا ہے لیکن عمارہ کے ساتھ صحیح تر ہے داؤد بن ابی ہند نے ان سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو سنا آپ پانچ فتنوں کا ذکر کر کے فرمانے لگے جان لو چار فتنے گزر چکے ہیں اور پانچواں فتنہ تم میں ہے اے اہل شام۔ اور وہ عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث کی ہزیمت کے وقت ہوا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کے اور داؤد کے درمیان میں شام کا ایک شخص اور ہے۔

۳۸۱۴۔ حضرت عمارہؓ بن عقبہ

حضرت عمارہؓ بن عقبہ بن حارثہ از قبیلہ بنی غفار بن ملیل الکنانی پھر غفاری۔ جنگ خیبر میں رسول اللہؐ کے ساتھ شہید ہوئے عبیداللہ بن احمد نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کر کے مجھ کو خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی انہوں نے شہداء خیبر کے ناموں کے ذکر میں بیان کیا ہے کہ بنی غفار میں سے عمارہ بن عقبہ بن حارثہ کو ایک تیر لگا جس سے ان کی وفات ہو گئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۱۵۔ حضرت عمارہؓ بن عقبہ بن ابی معیط

حضرت عمارہؓ بن عقبہ بن ابی معیط ابان بن ابی عمرو ذکوان بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی بھائی ہیں ولید بن عقبہ کے ان سے ان کے بیٹے مدرک نے روایت کی انہوں نے کہا میں نبیؐ کے پاس بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا رسول اللہؐ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ بعض لوگوں کو یہ خوشبو جو تیرے ہاتھ میں ہے مانع ہوتی ہے پس وہ چلے گئے اور اس کو دھو کر پھر آئے اور بیعت کی عمارہ اور ان کے دونوں بھائی ولید اور خالد فتح مکہ کے وقت اسلام لانے والوں سے ہیں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے ان کی کوئی حدیث نہیں بیان کی۔

۳۸۱۶۔ حضرت عمارہؓ بن عمیر انصاری

حضرت عمارہؓ بن عمیر انصاری۔ ان سے ابویزید مدنی نے روایت کی ہے۔ ان میں اختلاف ہے اور ان کا ذکر عمرو بن عمیر کے بیان میں کیا جاتا ہے۔ اسی میں یہ اختلاف انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کیا جائے گا۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

۳۸۱۷۔ حضرت عمارہؓ بن غراب

حضرت عمارہؓ بن غراب۔ ان کا ذکر جعفر نے کیا ہے اور کہا ان کا ذکر یحییٰ بن یونس نے کیا ہے اور ان کی ایک حدیث لکھی ہے اور کہا ہے کہ وہ حمیر میں سے ایک شخص ہیں اور کہا کہ وہ تابعین میں سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۱۸۔ حضرت عمارہؓ بن مخلد بن حارث

حضرت عمارہؓ بن مخلد بن حارث اور بعضوں نے کہا عامر بن خالد جنگ احد میں شہید ہوئے۔ اس کو ابوموسیٰ بن عقبی نے ابن شہاب سے روایت کر کے بیان کیا اور یہ انصار میں سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۱۹۔ حضرت عمارہؓ بن معاذ بن ذرارہ انصاری

حضرت عمارہؓ بن معاذ بن ذرارہ انصاری ابونملہ۔ بعضوں نے کہا یہ ان کا نام ہے صحابی تھے۔ یہ ذکر ابوحاتم بستی نے کیا ہے اور ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے کہ ان کا نام عمار ہے اور ان کا ذکر ہم کر چکے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۲۰۔ حضرت عمارہؓ ابومدرک بن عمارہ

حضرت عمارہؓ ابومدرک بن عمارہ۔ ان سے انکے بیٹے مدرک کے سوا کسی نے خلوق والی حدیث نہیں روایت کی جس میں یہ ذکر ہے کہ رسول اللہؐ نے ان سے بیعت نہیں لی یہاں تک کہ انہوں نے اس سے اپنے ہاتھ دھو ڈالے ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے میں کہتا ہوں ابوعمر کو اس میں وہم ہو گیا ہے اس لئے کہ مدرک بیٹے ہیں عمارہ بن عقبہ بن ابی معیط کے اور نیز ان کا تذکرہ ابوعمر نے عمارہ بن عقبہ کے ذکر میں لکھا ہے مگر انہوں نے یہاں کوئی حدیث ان سے نہیں روایت کی اور نہ ان کے بیٹے مدرک کا ذکر کیا تا کہ یہ معلوم ہوتا کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور حالانکہ یہ دونوں ایک ہی ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم نے عمارہ بن عقبہ کے ذکر میں جو حدیث ان کی لکھی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یہی ہیں واللہ اعلم۔

۳۸۲۱۔ حضرت عمر اسلمیؓ

حضرت عمر اسلمیؓ۔ بعضوں نے کہا جہنی بدون نسبت کے ان کا ذکر حضرمی نے وحدان میں کیا ہے۔ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اپنے چچا قاسم سے روایت کی انہوں نے وکیع سے انہوں نے اپنے چچا مبارک سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے یزید بن نعیم سے انہوں نے جہنیہ کے ایک شخص سے جس کو عمر کہا جاتا تھا روایت کی کہ وہ اسلام لانے کے بعد نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے نبیؐ کو سنا آپ فرماتے تھے جس نے ایام جاہلیت کے اپنے بیٹے کو پہچانا تو اس کے معاوضہ میں ایک غلام ہے ایک غلام دے کر اس کو چھڑا لے۔ اس کو سفیان بن وکیع نے اپنے باپ سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ عمر اسلمی نے اسلم کے ایک شخص کی جس کا نام عبید بن عمیر تھا ملازمت کی اور اس کی لونڈی سے زنا کیا وہ حاملہ ہو گئی اور لڑکا جنی جس کو حمام کہا جاتا تھا۔ یہ واقعہ جاہلیت میں ہوا۔ پھر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور آپ سے اپنے بیٹے کی بابت ذکر کیا نبیؐ نے فرمایا جہاں تک تجھ سے ہو سکے اپنے بیٹے کو چھڑا لے پھر وہ اپنے بیٹے کو نبیؐ کے پاس لے کر آئے اور اس کے مولا کو ایک غلام دے دیا پھر نبیؐ نے

فرمایا جس نے اپنے بیٹے کو پایا تو اس کا معاوضہ ایک غلام ہے ایک غلام دے کر اس کو چھڑا لے۔ یہ تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۲۲۔ حضرت عمرؓ جمعی

حضرت عمرؓ جمعی۔ ان کا نام ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور دونوں نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے صحیح نام ان کا عمرو بن حمق ہے۔ بقیہ بن ولید نے بجیر بن سعد سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے عمر جمعی سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس سے کچھ کام لیتا ہے تم لوگ جانتے ہو کہ کیونکر کام لیتا ہے سنو اس کو کسی نیک عمل کی توفیق دیتا ہے قبل اس کے کہ وہ مرے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور نعیم نے لکھا ہے اور ابوعلی عسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ نام ان کا عمر جمعی ہے اور ابوعلی نے مالک بن سلیمان الہانی سے انہوں نے بقیہ سے انہوں نے ابن ثوبان سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے عمر جمعی سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جب اللہ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کو مرنے سے پہلے پاک کر دیتا ہے اس حدیث کو ابن ابی عاصم نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور امام احمد بن حنبل کی مسند میں یہ حدیث اس طرح ہے ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حیوۃ ابن شریح نے اور یزید بن عبدربہ نے بیان کیا۔ یہ دونوں کہتے تھے ہم سے بقیہ بن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن سعد نے خالد بن معدان سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ عمر جمعی کہتے تھے مجھ سے رسول اللہؐ نے بیان فرمایا کہ جب اللہ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو مرنے سے پہلے اس سے کچھ کام لیتا ہے کسی شخص نے عرض کیا کہ کس طرح کام لیتا ہے آپ نے فرمایا اس کو عمل صالح کی طرف ہدایت کرتا ہے اور جب وہ اس عمل صالح میں مشغول ہو جاتا ہے تو اسی حالت میں اس کی روح قبض کر لیتا ہے اس حدیث کی روایت میں جو کچھ اختلاف پڑا ہے وہ بقیہ (نامی) راوی کی وجہ سے ہے۔

۳۸۲۳۔ حضرت عمرؓ بن حکم سلمی

حضرت عمرؓ بن حکم سلمی۔ امام مالک بن انس نے ہلال بن اسامہ سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے عمر بن حکم سلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں (ایک مرتبہ) رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میری ایک لونڈی میری بکریاں چرایا کرتی تھی میں ایک روز چراگاہ گیا تو ایک بکری میں نے کم پائی اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ اسے بھیڑیا لے گیا مجھے بہت رنج ہوا اور آخر میں بھی آدمی تھا میں نے اس لونڈی کو ایک طمانچہ مار دیا اور میں نے ایک (مسلمان) غلام آزاد کرنے کی نذر کی تھی۔ کیا اس لونڈی کو آزاد کر دوں (تو وہ نذر پوری ہو جائے گی نبیؐ نے اس لونڈی کو بلا کر پوچھا کہ اللہ کہاں ہے لونڈی نے کہا آسمان میں پھر آپ نے پوچھا میں کون ہوں اس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں پس آپ نے عمر بن حکم سے فرمایا کہ یہ مومن ہے اس کو آزاد کر دو۔ اس کے بعد پھر راوی نے کاہنوں کا اور فال بد کا تذکرہ کیا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان عمر کی وفات ۵۷ھ میں ہوئی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ اس روایت میں امام

مالک سے غلطی ہوگئی صحیح نام انکا معاویہ بن حکم ہے۔ابن مدینی اور بخاری وغیرہما کا بھی یہی قول ہے۔

۳۸۲۴۔حضرت عمرؓ بن خطاب (امیر المومنین فاروق اعظمؓ)

حضرت عمرؓ بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی۔قریشی عدوی۔کنیت ان کی ابوحفص تھی والدہ ان کی حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ حنتمہ بنت ہشام بن مغیرہ تھیں اس دوسری روایت کی بنا پر یہ ابوجہل کی حقیقی بہن ہو جائے گی اور پہلے روایت کی بنا پر وہ ابو جہل کی چچازاد بہن ہوں گی۔ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ جس شخص نے حنتمہ کو بنت ہشام لکھا ہے اس نے غلطی کی ہے کیونکہ اس صورت میں ابوجہل اور حارث فرزندان ہشام کی حقیقی بہن ہو جائیں گی۔حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ ابوجہل اور حارث کی چچازاد بہن ہیں ہشام اور ہاشم فرزندان مغیرہ دو بھائی تھے ہاشم حنتمہ کے والد تھے اور ہشام ابوجہل اور حارث کے والد تھے۔ہشام کو جد عمر ذوالرمحین (ذوالرمحین کے معنی دو نیزہ والا شاید وہ لڑائی میں دو نیزہ اپنے پاس رکھتے ہوں۔) کہتے ہیں اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر کی والدہ ابوجہل کی حقیقی بہن تھیں اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ وہ ہشام کی بیٹی تھیں جو ابوجہل کی بہن کا بیٹا تھا (یعنی ابوجہل ہشام کا ماموں تھا) ابونعیم نے اس کو اسحاق سے روایت کیا ہے زبیر نے بیان کیا ہے کہ حنتمہ ہاشم کی بیٹی تھیں لہٰذا وہ ابوجہل کی چچازاد بہن ہوئیں جیسا کہ ابوعمر نے بیان کیا ہے۔ہاشم کے کئی لڑکے تھے مگر سب سے نسلیں نہیں چلی۔

حضرت عمر اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا نسب نفیل میں جا کر مل جاتا ہے حضرت عمر کی ولادت واقعہ فیل کے ۱۳ برس بعد ہوئی خود حضرت عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے واقعہ فجار اعظم کے چار برس بعد میں پیدا ہوا تھا۔حضرت عمر اشراف قریش میں سے تھے زمانہ جاہلیت میں سفارت کا عہدہ انہی کو ملتا تھا قریش کا دستور تھا کہ جب ان میں باہم کوئی لڑائی ہوتی یا کسی غیر قوم سے جنگ در پیش ہوتی تو حضرت عمر ہی کو سفیر بنا کر بھیجتے تھے اور جب کسی غیر قوم کا کوئی شخص مفاخرت یا مفاجرت کے مضامین بیان کرتا تھا تو حضرت عمر ہی کو اس کے مقابلہ میں بھیج دیا کرتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

جب اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو مبعوث فرمایا تو حضرت عمر آنحضرتؐ اور مسلمانوں پر نہایت سخت تھے پھر کچھ لوگوں کے اسلام لانے کے بعد اسلام کو قبول کیا۔ہلال بن یساف نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ چالیس مرد اور گیارہ عورتوں کے بعد اسلام لائے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ۳۹ مرد اور ۲۰ عورتوں کے بعد اسلام لائے پس ان سے مردوں کی تعداد چالیس پوری ہوگئی۔ہم کو ابومحمد عبداللہ بن علی بن سویدہ تکریتی نے اپنی اسناد ابوالحسن علی بن احمد بن متویہ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن محمد بن احمد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن محمد بن جعفر حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان بن مغلس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خلف بن خلیفہ نے ابو ہاشم رمانی سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کے ساتھ ۳۹ مردوں اور عورتوں نے اسلام قبول کیا تھا اس کے بعد عمر اسلام لائے تو وہ چالیس آدمی ہو گئے پس جبرئیل علیہ السلام

اللہ تعالیٰ کا یہ قول لے کر نازل ہوئے **یا ایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین** (اے نبی تجھ کو اللہ تعالیٰ اور وہ مومنین کافی ہیں جنہوں نے تیری پیروی کی) اور عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر نے کہا کہ حضرت عمرؓ ۴۵ مرد اور ۱۱ عورتوں کے بعد اسلام لائے۔ اور سعید بن میتب نے کہا کہ حضرت عمر نے چالیس مرد اور دس عورتوں کے بعد اسلام قبول کیا پھر حضرت عمر کے اسلام لانے کے بعد مکہ میں اسلام ظاہر ہوا۔ اور زبیر نے کہا کہ ارقم کے گھر میں رسولؐ کے تشریف لانے کے بعد اور چالیس یا چالیس سے کچھ زائد مردوں اور عورتوں کے مسلمان ہونے کے بعد حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا۔ آپ سے پہلے نبیؐ دعا کیا کرتے تھے کہ اے خدا! دو شخصوں عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام یعنی ابوجہل میں سے جو تجھ کو پسندیدہ ہو اس سے اسلام کو غلبہ دے۔

ہم کو ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی اسناد عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریح بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے عمر بن خطاب نے کہا کہ اسلام لانے سے قبل میں رسول اللہؐ سے تعرض کرنے کے لئے نکلا تو میں نے آپ کو مسجد میں پایا میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا آپ نے سورۃ الحاقہ کو پڑھنا شروع کیا مجھ کو قرآن کی تالیف سے تعجب ہوا اور میں نے کہا واللہ یہ شاعر ہیں جیسا کہ قریش کہتے ہیں آپ نے پڑھا: **انہ لقول رسول کریم وما ھو بقول شاعر قلیلا ما تؤمنون** (یہ بزرگ رسول کا قول ہے اور شاعر کا کلام نہیں تم لوگ بہت کم ایمان لاتے ہو) میں نے کہا یہ کاہن ہیں آپ نے پڑھا **وما بقول کاھن قلیلاً ما تذکرون تنزیل من رب العالمین ولو تقول علینا بعض الاقاویل لا خذ نا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احد عنہ حاجزین** اخیر سورۃ تک (اور نہ کاہن کا کلام ہے تم لوگ بہت کم نصیحت پکڑتے ہو رب العالمین کی طرف سے اس کا نزول ہے اور اگر ہم یہ پر کوئی بات افترا کرتا تو ہم اس کو داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے پھر اس کی رگ قلب کاٹ دیتے اور تم میں سے کوئی اس کا بچانے والا نہ ہو سکتا) پس اسلام میرے دل میں بخوبی اتر گیا۔

ہم کو عدل ابوالقاسم حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو شریف نقیب ابوطالب علی بن حیدرہ بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسین بن حسن بن محمد نے خبر دی اس طرح کہ ان کے سامنے حدیث پڑھی جاتی تھی اور میں سن رہا تھا وہ دونوں کہتے تھے ہم کو فقیہ ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابوالعلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسین بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن عوف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو سفیان طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے اسحاق بن ابراہیم حنفی کے سامنے یہ حدیث پڑھی انہوں نے کہا اسامہ بن زید نے اپنے باپ سے روایت کر کے اس کو بیان کیا انہوں نے ان کے دادا اسلم سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن خطاب نے کہا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو بتاؤں کہ میرے اسلام کی ابتدا کیونکر ہوئی؟ ہم نے کہا ہاں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں رسول اللہؐ پر سب لوگوں سے زیادہ شدت کرنے والا تھا ایک روز سخت گرمی کے دنوں میں دوپہر کے وقت مکہ کی ایک گلی میں جا رہا تھا کہ قریش کا ایک شخص مجھ سے ملا اور پوچھنے لگا اے ابن خطاب کہاں جاتے ہو؟ تم اپنے کو ایسا (یعنی مخالف اسلام) خیال کرتے ہو حالانکہ یہ امر (اسلام) خود تمہارے گھر میں آچکا ہے میں نے کہا یہ کیا؟ اس نے کہا کہ تمہاری بہن نے تبدیل مذہب کر دیا (یعنی اپنا مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا) میں غضبناک ہو کر لوٹا۔ اور اس وقت رسول اللہؐ کا یہ دستور تھا کہ ایک ایک دو دو (مفلس

آدمیوں کو جو مسلمان ہو جاتے تھے کسی ایسے شخص کی کفالت میں کر دیتے جس کو قوت ہو وہ اس کی کفالت میں رہتے اور اس کے کھانے میں سے کھاتے تھے چنانچہ میری بہن کے شوہر کی کفالت میں بھی دو آدمی کر دیئے تھے میں نے وہاں آ کر دروازہ کھٹکھٹایا (اندر سے) کسی نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا ابن الخطاب اور (مکان کے اندر) کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ایک صحیفہ میں قرآن پڑھ رہے تھے میری آواز سن کر جلدی سے منتشر ہو گئے اور (گھبراہٹ میں) وہ صحیفہ بھی چھوڑ دیا یا بھول گئے پھر میری بہن نے دروازہ کھول دیا میں نے جو کچھ میرے ہاتھ میں آیا اٹھا کر اس سے اس کو مارنا شروع کیا یہاں تک کہ اس کے خون بہنے لگا جب اس نے خون دیکھا تو رونے لگی اور کہا اے ابن خطاب تم جو کچھ کر سکتے ہو کرو میں تو مسلمان ہو چکی ہوں۔ میں اسی غصہ کی حالت میں ایک تخت پر جا کر بیٹھ گیا اور مکان کے ایک طرف ایک کتاب دیکھی میں نے پوچھا یہ کون سی کتاب ہے؟ مجھ کو دے۔ اس نے کہا میں تم کو یہ کتاب نہ دوں گی کیونکہ تم اس کے لائق نہیں ہو تم نہ تو غسل جنابت کرتے ہو اور نہ پاک ہوتے ہو اور اس کتاب کو پاک لوگوں کے سوائے کوئی نہیں چھو سکتا میں ان سے جھگڑتا رہا حتی کہ انہوں نے مجھ کو وہ کتاب دے دی۔ اس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں نے پڑھی تو بے خود ہو گیا اور کتاب ہاتھ سے پھینک دی۔

جب میرا دل قابو میں آیا تو اس میں یہ آیۃ **سبح للہ ما فی السموات والارض وھوا العزیز الحکیم** دیکھی اور جب میں اللہ عزوجل کے ناموں میں سے کسی نام پر پہنچتا تو بے خود ہو جاتا پھر آپے میں آتا یہاں تک کہ آیت **آمنوا باللہ ورسولہ وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ** یہاں تک میں **ان کنتم مومنین** پس میں نے کہا **اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ** پھر لوگ نکل آئے اور میری بات سن کر بوجہ خوشی کے تکبیر کہنے لگے اور اللہ عزوجل کی حمد کی پھر کہا اے ابن خطاب تم کو بشارت ہو اس لئے کہ رسول اللہؐ نے دوشنبہ کے دن یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ دو شخصوں میں سے ایک یعنی عمرو بن ہشام سے یا عمر بن خطاب سے اسلام کو غلبہ دے اور ہم امید کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی دعا تمہارے ہی لئے تھی پس تم کو بشارت دیتے ہیں جب ان لوگوں نے میرا صدق جان لیا تو میں نے ان سے کہا کہ مجھ کو رسول اللہؐ کا مقام بتاؤ ان لوگوں نے کہا کہ آنحضرتؐ صفا اور صفوۃ کے نیچے ایک مکان میں ہیں۔ میں وہاں آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا کسی نے پوچھا کون ہے میں نے کہا ابن الخطاب چونکہ وہ لوگ میری سختی رسول اللہؐ کی نسبت جانتے تھے اور میرے اسلام لانے کی ان کو خبر نہ تھی اس وجہ سے کسی نے دروازہ کھولنے کی جرأت نہیں کی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا دروازہ کھول دو اگر اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو ان کو ہدایت کر دے گا لوگوں نے دروازہ کھول دیا اور دو آدمیوں نے میرے بازو پکڑ لئے میں نبیؐ کے قریب آیا آنحضرتؐ نے فرمایا ان کو چھوڑ دو انہوں نے مجھ کو چھوڑ دیا میں آنحضرتؐ کے سامنے بیٹھ گیا آنحضرتؐ نے میرا کرتہ پکڑ کر مجھ کو اپنی طرف کھینچا اور فرمایا اے ابن خطاب اسلام لے آؤ اے اللہ ان کو ہدایت دے میں نے کہا **اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ** پھر مسلمانوں نے تکبیر کہی جو مکہ کی گلیوں میں سنی گئی (یعنی مسلمانوں نے تکبیر ایسی بلند آواز سے کہے کہ مکہ کی تمام گلیاں گونج اٹھیں) حالانکہ اس کے پہلے مخفی طور پر کہتے تھے اس کے بعد میں چلا آیا اور میرا یہ حال ہوا کہ میں کسی مسلمان کو (کفاروں کے ہاتھوں) مار کھاتے نہیں دیکھنا چاہتا تھا لیکن جب میں نے یہ دیکھا تو پھر یہی پسند کیا کہ جو مصیبت مسلمانوں کو پہنچتی ہے وہ مجھ کو بھی پہنچے پس میں اپنے ماموں کے پاس جو کفاروں میں شریف تھے گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا انہوں نے پوچھا کون ہے میں نے کہا ابن الخطاب وہ میرے پاس آئے میں

نے ان سے کہا تم کو معلوم ہے کہ میں اسلام میں داخل ہو گیا انہوں نے کہا کیا تم نے ایسا کیا ہے میں نے کہاں ہاں انہوں کہا ایسا نہ کرو میں نے کہا میں تو کر چکا ہوں انہوں نے کہا نہیں ایسا نہ کرو اور مجھ کو باہر نکال کر دروازہ بند کر لیا میں نے کہا کچھ نہیں اور روساء قریش میں سے ایک شخص کے یہاں آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا اس نے پوچھا کون ہے میں نے کہا عمر بن الخطاب وہ میرے پاس آیا میں نے کہا تم کو خبر ہے کہ میں اسلام لے آیا۔ اس نے کہا کیا تم نے ایسا کیا ہے میں نے کہاں ہاں اس نے کہا ایسا نہ کرو میں نے کہا میں تو کر چکا اس نے کہا نہیں ایسا نہ کرو پھر وہ اٹھ کر چلا گیا اور دروازہ بند کر لیا جب میں نے یہ دیکھا تو میں لوٹ آیا مجھ سے ایک شخص نے کہا کیا تم اپنے مسلمان ہو جانے کا اعلان کرنا چاہتے ہو میں نے کہا ہاں اس نے کہا جب لوگ حرم کعبہ میں جمع ہوں تو تم فلاں شخص کے پاس جو راز کو نہیں چھپاتا ہے جاؤ اور اس سے چپکے سے اپنا مسلمان ہو جانا کہہ دو وہ غل مچادے گا اور تمہارے مسلمان ہو جانے کا اعلان کر دے گا پس جب وہ لوگ کعبہ میں جمع ہوئے تو میں اس شخص کے پاس گیا اور اس سے چپکے سے کہا کہ کیا تم کو معلوم ہے کہ میں مسلمان ہو گیا اس نے بآواز بلند پکار کر کہنا شروع کیا کہ اے لوگو آگاہ ہو جاؤ کہ عمر بن خطاب اسلام میں داخل ہو گئے پس لوگ مجھ کو مارنے لگے اور میں بھی ان کو مارنے لگا میرے ماموں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا ابن الخطاب وہ ایک پتھر پر کھڑے ہو گئے اور آستین سے اشارہ کر کے کہا اے لوگو! میں اپنے بھانجے کو پناہ دیتا ہوں لوگ مجھ سے الگ ہو گئے اور میں نہیں چاہتا تھا کہ (کفاروں کے ہاتھ سے) کسی مسلمان کو مار کھاتے دیکھوں مگر مجھے دیکھنا پڑتا تھا اور میں نہ مارا جاتا تھا میں نے کہا یہ کچھ نہیں حتی کہ مجھ کو بھی وہی تکلیف پہنچے جو مسلمان پر ہے میں خاموش رہا جب کہ لوگ حرم کعبہ میں جمع ہوئے میں اپنے ماموں کے پاس آیا اور کہا سنئے انہوں نے کہا کیا سنوں میں نے کہا آپ کی پناہ کو میں واپس کرتا ہوں انہوں نے کہا اے میرے بھانجے ایسا نہ کرو میں نے کہا نہیں ایسا ہی ہوگا انہوں نے کہا تم کو اختیار ہے جو چاہو کرو اس کے بعد میں مارتا اور مار کھاتا رہا یہاں تک کہ اسلام کو خدا نے غالب کر دیا۔

ہم کو ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ قریش نے عمر بن خطاب کو جب کہ وہ مشرک تھے رسول اللہؐ کے گرفتار کرنے کے لئے بھیجا اور رسول اللہؐ صفا کے نیچے ایک گھر میں تھے۔ عمر کو (راستہ میں) نحام جو پہلے اسلام لا چکے تھے ملے یہ نحام نعیم بن عبداللہ بن اسید ہیں اور اسید بھائی ہیں بنی عدی بن کعب کے عمر تلوار لٹکائے ہوئے تھے نحام نے پوچھا اے عمر کہاں کا ارادہ ہے عمر نے کہا محمد (ﷺ) کو قتل کرنے جاتا ہوں جس نے قریش کے دانش مندوں کو بے عقل بتایا اور ان کے معبودوں کو گالیاں دیں اور ان کی جماعت کی مخالفت کی نحام نے کہا اے عمر قسم ہے خدا کی تم بہت برے راستہ چل رہے ہو اور سخت نادانی کر رہے ہو۔ آخر عمر نے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ تو بھی اسلام میں داخل ہو گیا اور اگر مجھے یقیناً تیرا مسلمان ہونا معلوم ہو جائے تو میں تجھی سے ابتدا کروں (یعنی پہلے تجھی کو قتل کروں) نحام نے جب دیکھا کہ عمر باز آنے والے نہیں تو کہا میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ تمہارے اعزا مسلمان ہو گئے اور تم کو اور تمہارے طریقہ ضلالت کو چھوڑ دیا جب عمر نے یہ سنا تو پوچھا کہ وہ کون کون لوگ ہیں نحام نے کہا کہ تمہاری بہن اور ان کے شوہر اور تمہارے چچا کے بیٹے وہاں سے چلے اور اپنی بہن کے یہاں آئے رسول اللہؐ اپنے اصحاب میں سے وسعت والوں کو حاجت مندوں کا متکفل کر دیتے تھے اور خباب بن ارت کو عمر کی بہن کے شوہر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کی کفالت میں کر دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے طٰہٰ ما انزلنا

علیک القرآن لتشقی نازل کی تھی اس کے بعد (راوی نے) اسی واقعہ کے مثل ذکر کیا جو پہلے بیان ہو چکا اور اس میں کچھ زیادتی اور کمی ہے ابن اسحاق کہتے ہیں کہ عمر نے اسلام لا کر کہا خدا کی قسم جیسا ہم کفر کی حالت میں کفر کا اظہار کرتے تھے اس سے زیادہ اب اسلام کی حالت میں ہم کو اسلام کے اظہار کا حق ہے پھر اگر ہماری قوم ہم ظلم وتعدی کرنا چاہے گی تو ہم اس سے لڑیں گے اور اگر ہماری قوم انصاف کرے گی تو ہم قبول کریں گے پھر حضرت عمرؓ اور ان کے ساتھی مسجد میں آ کر بیٹھے اور جب قریش نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام دیکھا تو بہت پریشان ہوئے ابن اسحٰق نے کہا مجھ سے نافع نے ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب عمر بن الخطاب اسلام لائے تو (لوگوں سے) پوچھا کہ اہل مکہ میں سے کون شخص سب سے زیادہ بات کو شائع کر دینے والا ہے لوگوں نے کہا جمیل بن معمر۔ حضرت عمر چلے اور میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چلا اور میں (اس وقت) لڑکا تھا (مگر) جو کچھ دیکھتا اس کو سمجھتا تھا۔ حضرت عمر جمیل بن معمر کے پاس گئے اور کہا اے جمیل تم کو معلوم ہے کہ میں اسلام لے آیا خدا کی قسم آپ اور کچھ نہ کہنے پائے تھے کہ جمیل کھڑا ہو گیا اور چادر گھسیٹتے ہوئے چلا حضرت عمر بھی اس کے پیچھے پیچھے چلے اور میں بھی اپنے باپ (یعنی عمر) کے ساتھ تھا۔ جمیل مسجد کعبہ کے دروازہ پر کھڑا ہو گیا اور بلند آواز سے چلا کر کہنے لگا اے گروہ قریش عمر بے دین ہو گیا حضرت عمر نے اس سے کہا تو جھوٹ کہتا ہے میں نے تو اسلام قبول کیا پھر لوگوں نے حضرت عمر پر شورش کی اور ان کو مارنے لگے اور حضرت عمر بھی لوگوں کو مارنے لگے حتی کہ آفتاب سروں پر آ گیا (یعنی دوپہر ہو گئی حضرت عمر تھک گئے اور لوگوں نے ان پر حملہ کیا حضرت عمر کہنے لگے جو کچھ تم سے ہو سکے کرو قسم ہے خدا کی اگر ہم تین سو ہوتے تو کعبہ کو یا تم ہمارے لئے چھوڑ دیتے یا ہم تمہارے لئے۔

ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ جس نے حضرت عمر کو پناہ دی وہ عاص بن وائل ابو عمرو بن عاص سہمی ہیں اور حضرت عمر نے ان کو اپنا ماموں اس وجہ سے کہا کہ عمر کی ماں حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ کی بیٹی ہیں اور حنتمہ کی ماں شفا بنت عبد قیس بن عدی بن سعد بن سہم سہمیہ ہیں اور ماں کی طرف کے لوگ سب ماموں ہوتے ہیں اسی لئے نبیؐ نے سعد بن ابی وقاص کی نسبت فرمایا کہ یہ میرے ماموں ہیں کیونکہ وہ زہری تھے اور رسول اللہؐ کی والدہ بھی زہریہ تھیں۔ اسی طرح حضرت عمر کے دوسرے ماموں کی نسبت جس نے حضرت عمر کو باہر نکال کر دروازہ بند کر لیا تھا جو یہ قول ہے کہ وہ ابوجہل تھا پس ان لوگوں کے قول کی بنا پر جو یہ کہتے ہیں حضرت عمر کی والدہ ابوجہل کی بہن ہیں ابوجہل حضرت عمر کا حقیقی ماموں ہوگا اور ان لوگوں کے قول کی بنا پر جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کی والدہ ابوجہل کی چچا کی بیٹی ہیں ابوجہل حضرت عمر کا ویسا ہی ماموں ہوگا جیسا اوپر بیان ہوا (یعنی ماں کی طرف کے سب لوگ ماموں ہوتے ہیں) محمد بن سعد کا قول ہے کہ عمر کا اسلام لانا ۶ھ میں ہوا۔

ہم کو کئی آدمیوں نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو علی بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوحرزہ یعقوب بن مجاہد نے بیان کیا انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابی عمرو ذکوان سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ حضرت عمر کا نام فاروق کس نے رکھا عائشہ نے کہا نبیؐ نے حرزہ۔ حاء مہملہ کو زبر اور زاء معجمہ ساکن اس کے بعد راء مہملہ پھر ۃ ہے۔

ہم کو محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن محمد ازرقی مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن حسن نے ایوب

بن موسیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان و دل پر حق کو قائم کر دیا اور وہ فاروق ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی وجہ سے حق و باطل میں تفریق کر دی ابن شہاب نے کہا ہم کو خبر پہنچی ہے کہ سب سے پہلے اہل کتاب نے حضرت عمر کو فاروق کہا۔

ہم کو ابوالقاسم حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو شریف ابو طالب علی بن حیدرہ بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسین بن حسن بن محمد اسدی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم کو فقیہ ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن خثیمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبیدہ سری بن یحییٰ بن اخی ہناد بن سری نے کوفہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سیف بن عمر نے وائل بن داؤد سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے یزید البہی سے روایت کی وہ کہتے تھے زبیر بن عوام نے کہا کہ رسول اللہ ؐ نے دعا کی تھی کہ اے اللہ اسلام کو عمر بن خطاب سے عزت دے۔ ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن عون اور یعلی بن عبید اور فضل بن وکین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسعر نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ عمر کا اسلام لانا ایک فتح تھا اور ان کی ہجرت ایک نصرت تھی اور ان کا امیر ہونا رحمت تھا اور ہم لوگ کعبہ میں نماز نہ پڑھ سکتے تھے یہاں تک کہ جب حضرت عمر اسلام لائے اور کافروں سے لڑے تب کافروں نے ہم کو چھوڑا اور ہم کعبہ میں نماز پڑھنے لگے۔ کہا ہم سے ابن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن کامل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی معمری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے عمر بن سعید سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے مسروق سے انہوں نے منصور سے انہوں ربعی سے انہوں نے حذیفہ سے روایت کی وہ کہتے تھے جب حضرت عمر اسلام لائے تو اسلام مثل ایک آنے والے شخص کے تھا کہ اس کی قربت زیادہ ہوتی گئی اور جب عمر کو شہید کیا گیا تو اسلام ایک جانے والے شخص کے ہو گیا کہ اس سے دوری زیادہ ہوتی گئی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہجرت

ہم کو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ دقاق نے بطور اذن کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد جوہری نے بطور املاء کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن علی بن احمد حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوروق احمد بن محمد بن ابن بکر ہزانی نے بصرہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زبیر بن محمد بن خالد عثمانی نے مصر میں ۲۶۵ھ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن قاسم آملی نے اپنے باپ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن ابی طالب نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ مہاجرین میں سے کسی نے چھپ کر ہجرت نہ کی مگر عمر بن خطاب نے جب ہجرت کا ارادہ کیا تو تلوار گلے

ں لٹکائی اور کمان دوش پر لگائی اور تیر ہاتھ میں لئے اور نیزہ بلند کئے ہوئے کعبہ کے پاس گئے حالانکہ قریش کا گروہ کعبہ کے گردا
گرد موجود تھا مگر حضرت عمر نے تمکین کے ساتھ سات مرتبہ کعبہ کا طواف کیا پھر مقام ابراہیم میں آ کر اطمینان سے نماز پڑھی پھر ہر
ایک کے دروازہ پر گئے کھڑے ہو کر لوگوں سے کہا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی ماں اس کو روئے اور اس کا بیٹا ماتم کرے اور اس
کی زوجہ بیوہ ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ اس وادی کے اس پار ہم سے ملے۔ حضرت علی کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے ساتھ صرف وہی
لوگ ہوئے جو ضعیف اور کمزور تھے ان کو آپ نے تعلیم اور ہدایت کی اور ہجرت کر گئے۔ ہم کو عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی اسناد
کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے نافع نے عبداللہ بن عمر
سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ عمر بن خطاب سے روایت کی انہوں نے کہا جب ہم لوگ ہجرت کے لئے جمع
ہوئے تو ہم نے اور عیاش بن ابی ربیعہ اور ہشام بن عاص بن وائل نے باہم یہ معاہدہ کیا کہ بنی غفار کے چشمہ کے پاس ہم سب
ملیں اور جو شخص وہاں نہ آئے تو اس کے ساتھی ان کو چھوڑ دیں پس ہم اور عیاش بن ربیعہ وہاں آئے اور ہشام رک رہے جو فتنہ میں
پڑے اور ہم لوگ مدینے چلے آئے۔ ابن اسحاق نے کہا عمر بن الخطاب اور زید بن خطاب اور عمرو بن سراقہ اور عبداللہ بن سراقہ اور
خنیس بن حذافہ اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور واقد بن عبداللہ اور خولی بن ابی خولی اور ہلال بن ابی خولی اور عیاش بن ابی ربیعہ
اور خالد بن بکیر اور ایاس بن بکیر اور عاقل بن بکیر یہ سب لوگ قبیلہ بنی عمرو بن عوف بن رفاعہ بن منذر کے یہاں اترے۔ ہم کو ابو
الفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے ہم کو ابو بکر احمد بن علی بن بدران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد حسن بن علی
فارسی نے خبر دی وہ کہتے ہم کو ابو بکر قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن محمد ابو سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسرائیل نے ابی اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا
انہوں نے براء بن عازب سے روایت کی انہوں نے کہا کہ مہاجرین میں سب سے پہلے ہمارے پاس مصعب بن عمیر بنی عبدالدار
کے بھائی آئے پھر ابن مکتوم آئے جو بنی فہر کے بھائی تھے پھر عمر بن الخطاب ۲۰ افراد کے ساتھ سواری پر آئے ہم نے پوچھا رسول
اللہؐ نے کیا کیا انہوں نے کہا ہمارے پیچھے آ رہے ہیں پھر رسول اللہؐ تشریف لائے اور ابو بکر صدیق آپ کے ساتھ تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بدر وغیرہ جہادوں میں شریک ہونا

حضرت عمر بن خطاب رسول اللہؐ کے ساتھ بدر، احد خندق، بیعۃ الرضوان، خیبر، فتح حنین وغیرہ میں شریک ہوئے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کفار پر سب سے زیادہ سخت تھے۔ رسول اللہؐ نے حدیبیہ میں حضرت عمر کو اہل مکہ کے پاس بھیجنا چاہا حضرت عمر نے عرض
کیا یا رسول اللہؐ قریش کے ساتھ جو سخت عداوت مجھ کو ہے وہ قریش کو معلوم ہے اس لئے اگر وہ موقع پائیں گے تو مجھ کو قتل کر ڈالیں
گے پس رسول اللہؐ نے حضرت عمر کو نہیں بھیجا بلکہ حضرت عثمان کو (اہل مکہ کے پاس) روانہ فرمایا۔

ہم کو ابو جعفر بن سمین نے اپنی اسناد یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے رسول اللہؐ کے بدر تشریف لے
جانے کی بابت روایت کی وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ وادی ذفار کی طرف چلے تھوڑی دور جا کر اتر پڑے اور آپ کو خبر پہنچی
کہ قریش اپنے قافلہ کو بچانے کے لئے آ رہے ہیں۔ رسول اللہؐ نے لوگوں سے مشورہ لیا ابو بکر نے ایک عمدہ تقریر کی پھر حضرت عمر
کھڑے ہوئے اور ایک عمدہ تقریر کی اور پوری خبر کا ذکر کیا اور حضرت عمر ہی نے بدر کے قیدیوں کو قتل کر دینے کا مشورہ دیا تھا جس کا

قصہ مشہور ہے۔ ابن اسحاق اور دیگر ارباب سیر نے کہا ہے کہ بنی عدی بن کعب میں سے جو لوگ جنگ بدر میں شریک ہوئے منجملہ ان کے عمر بن خطاب بن نفیل بھی ہیں اس میں کچھ اختلاف نہیں کیا گیا اور حضرت عمرؓ جنگ احد میں بھی شریک ہوئے اور رسول اللہؐ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔

ہم کو عبیداللہ بن احمد نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے زہری اور عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے جب ابوسفیان نے لوٹ جانے کا ارادہ کیا تو پہاڑ پر چڑھ کر بلند آواز سے پکارنے لگا کہ لڑائی بدر کے دن ہو گی اے ہبل (بت کا نام ہے) بلند ہو جا یعنی اپنے دین کو غالب کر۔ رسول اللہؐ نے عمر بن خطاب سے فرمایا اے عمر اٹھو اور اس کا جواب دو حضرت عمر نے (ابوسفیان کے جواب میں) کہا کہ اللہ سب سے بزرگ و برتر ہے اس کے سوا کوئی نہیں ہماری طرف کے مقتول جنت میں ہیں اور تمہاری طرف کے مقتول دوزخ میں حضرت عمر نے ابوسفیان کو یہ جواب دیا تو ابوسفیان نے کہا اے عمر ہمارے پاس آؤ رسول اللہؐ نے عمر سے فرمایا جاؤ دیکھو کیا کہتا ہے حضرت عمر اس کے پاس گئے ابوسفیان نے حضرت عمر سے کہا اے عمر میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) کو مقتل میں لاؤ حضرت عمر نے کہا نہیں وہ تیری بات اس وقت سن رہے ہیں ابوسفیان نے کہا تم میرے نزدیک ابن قمئہ سے زیادہ سچے ہو کیونکہ ابن قمئہ نے ان لوگوں سے کہا تھا کہ میں نے محمد (ﷺ) کو قتل کر دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم

ہم کو احمد بن عثمان بن ابی یعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو رشید عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالاحوص سلام بن سلیم نے اعمش سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی وائل سے روایت کی وہ کہتے تھے ابن مسعود نے کہا کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور تمام آدمیوں کا علم دوسرے پلہ میں تو حضرت عمر کا علم بھاری ہو گا میں نے اس کا ذکر ابراہیم سے کیا تو انہوں نے کہا خدا کی قسم عبداللہ نے اس سے بڑھ کر کہا میں نے پوچھا کیا کہا ہے انہوں نے کہا جب حضرت عمر کی وفات ہو گئی تو علم کے دس حصوں میں سے نو حصے جاتے رہے۔ ہم کو اسمعیل بن علی بن عبید وغیرہ نے اپنی اسناد محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے عقیل سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے زہری سے انہوں نے حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں نے رویا میں دیکھا کہ ایک پیالہ دودھ کا مجھ کو دیا گیا میں نے اس میں سے پیا اور باقی عمر بن خطاب کو دیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس کی کیا تاویل ہے آپ نے فرمایا علم۔ ہم کو ابو محمد بن ابی القاسم حافظ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابواغر قراتکین بن اسعد خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر احمد بن محمد بن فضل بن جراح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوجعفر احمد بن عبداللہ نیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوسائب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے قریش کے ایک شیخ کو سنا وہ عبدالملک بن عمیر سے روایت کر کے بیان کرتے تھے انہوں نے قبیصہ بن جابر

سے روایت کی وہ کہتے تھے خدا کی قسم میں نے ابوبکر صدیق سے زیادہ کسی کو رعیت پر رحیم و نرم دل نہیں دیکھا اور نہ عمر بن خطاب سے زیادہ کسی کو کتاب اللہ کا قاری اور دین الٰہی میں فقیہ اور حدود الٰہیہ کا قائم کرنے والا اور لوگوں کے دلوں میں رعب ڈالنے والا دیکھا اور نہ عثمان بن عفان سے زیادہ کسی کو باحیا دیکھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زہد و تواضع

ہم کو ابو محمد بن ابوالقاسم دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر بن عزرتی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسین بن مہتدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو علی بن عمر بن محمد حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو سعید حاتم بن حسن شاشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے قیس بن ابی حازم سے روایت کی انہوں نے کہا طلحہ بن عبیداللہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب نہ اسلام لانے میں ہم سے مقدم تھے نہ ہجرت کرنے میں لیکن ہم سب سے زیادہ زاہد تھے دنیا میں اور ہم سب سے زیادہ راغب تھے آخرت کے۔ کہا اور ہم کو خبر دی ہمارے باپ نے وہ کہتے تھے ہم سے ابوعلی مقری نے کتابۃً بیان کیا اور ابومسعود اصبہانی نے ان سے روایت کر کے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابونعیم حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ محمد بن ابی یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سعید بن جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مغراء دوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمرو نے ابی سلمہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا سعد بن ابی وقاص کہتے تھے قسم ہے خدا کی حضرت عمر ہم پر ہجرت میں مقدم نہ تھے مگر ہم کو معلوم ہو گیا جس چیز سے ان کو ہم پر فضیلت تھی اور وہ دنیا میں ہم سے زیادہ زاہد تھے ہم کو ابن ابی حبہ وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوغالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد بن جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعمر بن حبویہ اور ابوبکر محمد بن اسماعیل بن عباس نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو حسین بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن المبارک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے روایت کر کے خبر دی کہ عمر نے ایک مرتبہ پانی مانگا پس ایک پیالہ شہد کا لایا گیا آپ اس کو اپنے ہاتھ پر رکھ کر کہنے لگے کہ اگر میں اس کو پی لوں گا تو اس کی حلاوت تو جاتی رہے گی مگر اس کی پاداش باقی رہے گی اس کو تین مرتبہ فرمایا پھر وہ شہد ایک شخص کو دے دیا اور اس نے اس کو پی لیا۔

ہم کو ابومحمد قاسم بن علی نے خبر دی وہ کہتے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو اسمٰعیل بن احمد ابوالقاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابن ابی غنیہ (ابوغنیہ کا نام یحییٰ بن عبدالملک ہے) نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلامہ بن صبیح تمیمی نے بیان کیا انہوں نے کہا احنف کہتے تھے کہ میں عمر بن الخطاب کے ساتھ تھا آپ کو ایک شخص ملا اس نے کہا اے امیر المومنین میرے ساتھ چلئے اور فلاں شخص پر میرا انصاف کیجئے کیونکہ اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے حضرت عمر نے درہ اٹھایا اور اس کے سر پر مار دیا اور کہا تم لوگ امیر المومنین کو بلاتے ہو حالانکہ وہ خود تمہارے کاموں کے لئے مستعد رہتے ہیں حتیٰ کہ جب وہ مسلمانوں کے کسی کام میں مشغول ہوتے ہیں تب بھی ان کے پاس آ کر فریاد کرتے ہو۔ وہ شخص ملامت

کرتا ہوا لوٹ کر چلا حضرت عمر نے اس کو بلا کر درہ اس کے سامنے ڈالا دیا اور فرمایا تو اپنا قصاص لے لے اس نے کہا نہیں میں خدا کے واسطے اور تیرے واسطے درگزر کرتا ہوں حضرت عمر نے کہا ایسا نہیں ہے بلکہ خدا کے پاس اجر پانے کے لئے خدا کے واسطے درگزر کر اس نے کہا میں خدا کے واسطے چھوڑے دیتا ہوں یہ کہہ کر وہ شخص چلا گیا کچھ دیر بعد آپ آئے اور دو رکعت نماز پڑھ کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے اے ابن خطاب تو پست تھا خدا نے تجھ کو بلند کیا اور تو گمراہ تھا خدا نے تجھ کو ہدایت کی اور ذلیل تھا خدا نے تجھ کو عزت دی تجھ کو لوگوں پر حاکم بنایا لیکن ایک شخص تیرے پاس دادخواہی کے لئے آیا اور تو نے اس کو مارا کل کو جب تو خدا کے پاس جائے گا تو خدا کو کیا جواب دے گا۔ احنف کہتے ہیں کہ اس معاملہ میں حضرت عمر اپنے کو اس قدر ملامت کرتے تھے کہ ہم کو یقین ہو گیا کہ تمام زمین والوں سے آپ بہتر ہیں۔

کہا اور ہمارے باپ نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر محمد بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسین بن مہتدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عیسیٰ بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالجبار بن ورد نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک مرتبہ حضرت عمر نے اپنے سامنے کھانا (کھانے کے لئے) رکھا تھا کہ غلام نے آکر کہا عتبہ بن ابی فرقد دروازے پر کھڑے ہیں حضرت عمر نے ان کو آنے کی اجازت دی جب وہ آئے تو حضرت عمر نے اس کھانے میں سے کچھ ان کو دیا عتبہ اس کو کھانے لگے تو وہ ایسا بدمزہ تھا کہ عتبہ اس کو نگل نہ سکے اور کہنے لگے اے امیر المومنین کیا آپ کے لئے فائدہ نہیں ہے آپ نے کہا کیا تمام مسلمانوں کے لئے ہو سکتا ہے عتبہ نے کہا نہیں خدا کی قسم آپ نے فرمایا افسوس ہو تم پر اے عتبہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں دنیاوی زندگی میں مزہ دار کھانا کھاؤں۔

محمد بن سعد نے کہا ہم کو ولید بن اغر مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالحمید بن سلیمان نے ابی حازم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے عمر بن خطاب ایک مرتبہ اپنی بیٹی حفصہ کے پاس آئے حفصہ نے آپ کے سامنے شوربا پیش کیا اور اس میں زیتون ڈال دیا حضرت عمر نے فرمایا ایک پیالے میں دو سالن؟ میں اس کو ہرگز نہ کھاؤں گا یہاں تک کہ خدا کے پاس چلا جاؤں (یعنی مرتے وقت تک) ہم کو عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوغالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعمر بن حیویہ نے اور ابوبکر بن اسمٰعیل نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے انس سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمر کے دونوں مونڈھے کے درمیان کرتے میں چار پیوند دیکھے۔ اور ہم کو کئی آدمیوں نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوغالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالفضل عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن ابی داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے منذر ابن ولید بن عبدالرحمٰن جارودی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم شعبہ نے سعید جریری سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی عثمان سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا رمی جمرہ کرتے اور ایک ازار پہنے تھے جس میں چمڑے کا پیوند لگا ہوا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل

ہم کو ابو عبداللہ محمد بن محمد بن سرایا بن علی فقیہ اور ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی العز اور ابو عبداللہ حسین بن ابی صالح بن فناخسر و تکریتی وغیرہ نے اپنی اسناد محمد بن اسمعیل جعفی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عقیل نے ابن شہاب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو سعید بن مسیّب نے خبر دی وہ کہتے تھے ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس حاضر تھے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا خواب میں میں نے اپنے کو جنت میں دیکھا ناگاہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت ایک قصر کی طرف وضو کر رہی ہے میں نے پوچھا یہ قصر کس کے واسطے ہے اس نے کہا عمر کے واسطے میں نے عمر کی غیرت یاد کی اور پیچھے لوٹا اس واقعہ کے سننے سے حضرت عمر رونے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ پر میں غیرت کروں گا۔

کہا ہم سے محمد بن اسمعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبیداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابی امامہ ابن سہل سے روایت کی انہوں نے ابوسعید خدری کو سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں سو رہا تھا خواب میں میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں وہ لوگ پیراہن پہنے ہوئے ہیں کسی کا پیراہن سینہ تک ہے اور کسی کا اس سے کم اور عمر بن خطاب میرے سامنے پیش کئے گئے ان کا پیراہن اس قدر لمبا تھا کہ زمین پر لوٹتا تھا صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ اس کی کیا تعبیر ہے آپ نے فرمایا پیراہن سے مراد دین ہے۔

ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو رشید عبدالکریم بن احمد بن ابن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن عبداللہ بن زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدالجبار عطاردی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو معاویہ ضریر نے اعمش سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے عطیہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اعلیٰ درجات کے لوگ نیچے درجے والوں کو ایسے دکھائی دیں گے جیسے روشن ستارہ آسمان کے افق میں دکھائی دیتا ہے اور بیشک ابوبکر اور عمر انہی عالی درجہ لوگوں میں سے ہیں اور ان پر انعام کیا گیا ہے۔

ہم کو ابوالبرکات حسن بن محمد بن حسن دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالعشائر عمر بن خلیل ابن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو فقیہ ابوالقاسم علی بن محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوقلابہ رقاشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن زکریا نے نضر ابی عمر خراز سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے حرا سے جب وہ ہلنے لگا فرمایا ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر نبی اور صدیق اور شہید کے سوا کوئی اور نہیں ہے اور اس پر نبیؐ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمٰن اور سعد اور سعید رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔

کہا اور ہم کو ابوالحسن خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عوف طائی اور ابو یحییٰ بن ابی سبرہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابو جابر محمد بن عبدالملک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معلیٰ بن ہلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن ابی سلیم

نے مجاہد سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر ہیں جبریل اور میکائیل اور اہل زمین میں سے میرے دو وزیر ہیں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔

کہا اور ہم کو خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابراہیم بن ابی عبس قاضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو یونس بن ابی اسحاق نے شعبی سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے علی بن ابی طالب سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے ساتھ تھا کہ ابوبکر اور عمر آتے ہوئے دکھائی دیئے نبیؐ نے فرمایا اے علی یہ دونوں انبیاء اور مرسلین کے سوا تمام اولین اور آخرین میں سے پیران اہل جنت کے سردار ہیں پھر آنحضرتؐ نے فرمایا اے علی ان دونوں کو اس کی خبر نہ کرنا۔

ہم کو ابو اسحاق ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عامر عقدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خارجہ بن عبداللہ نے نافع سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابن عمر سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر قائم کر دیا اور ابن عمر کہتے تھے کہ لوگوں کو کوئی ایسا امر ہرگز نہیں پیش آیا کہ اس میں لوگوں نے مشورہ دیا ہو اور عمر نے بھی مشورہ دیا ہو مگر یہ کہ اس میں حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق قرآن نازل ہوا جیسا کہ قیدیان بدر کی نسبت جب عمرؓ نے قتل کر دیئے کا مشورہ دیا اور اوروں نے فدیہ لینے کی رائے دی (اور قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی **لو لا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم** (اگر خدا کی طرف سے کتاب (لکھا ہوا) نہ ہوتی تو جو کچھ تم نے لیا ہے اس میں تمہارے لئے عذاب عظیم آ چکا ہوتا) اسی طرح حجاب اور شراب کی بابت حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حکم نازل کیا۔

کہا اور ہم کو ابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن داؤد واسطی ابو محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن اخی محمد بن منکدر سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر نے ابوبکر سے کہا **یا خیر الناس بعد رسول اللہ** (یعنی اے بہترین انسان رسول اللہؐ کے بعد) ابوبکر نے فرمایا تم یہ کہتے ہو میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا ہے کہ عمر سے بہتر کسی شخص پر آفتاب نہیں طلوع ہوا (یعنی عمر سے بہتر کوئی شخص نہیں ہے)

کہا اور ہم کو ابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلمہ بن شبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مقری نے حیوۃ بن شریح سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے بکر بن عمرو سے انہوں نے مسرح بن ہاعان سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔

کہا اور ہم کو ابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن جعفر نے حمید سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے انس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا۔ ناگاہ میں نے ایک محل سونے کا دیکھا میں نے پوچھا یہ کس کا قصر ہے فرشتوں نے کہا قریش کے ایک جوان کا میں نے خیال کیا غالباً وہ جوان میں ہی ہوں پس میں نے پوچھا وہ جوان کون ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب۔

کہااور ہم کوابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حریث نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم کوعلی بن حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم نے بریدہ کوسنا وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہؐ کسی غزوہ میں گئے تھے جب واپس تشریف لائے تو ایک حبشیہ لونڈی آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ میں نے نذر کی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کوسلامت واپس لائے گا تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی آنحضرتؐ نے فرمایا اگر تو نے نذر کی تھی تو بجالے ورنہ نہیں اس لونڈی نے دف بجانا شروع کیا اتنے میں ابوبکر آئے اور وہ بجاتی رہی پھر علی آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عثمان آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عمر آئے تو اس لونڈی نے دف نیچے رکھ لیا اور اس پر بیٹھ گئی رسول اللہؐ نے فرمایا اے عمر تم سے شیطان ڈرتا ہے میں بیٹھا تھا اور وہ بجاتی رہی پھر ابوبکر آئے وہ بجاتی رہی پھر علی آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عثمان اور وہ بجاتی رہی پھر اے عمر تم آئے تو اس نے دف کو چھپالیا۔

کہااور ہم سے ابوعیسیٰ نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے لیث نے ابن عجلان سے روایت کرکے بیان کیااور انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے عائشہؓ سے روایت کی وہ کہتی تھیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ اگلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اور میری امت میں اگر محدث ہوگا تو عمر بن خطاب ہیں۔ہم کواحمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کوابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کوابومسعود سلیمان بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کوابوبکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سفیان بن ابراہیم نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے مسلم بن سعید نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے مجاشع بن عمرو نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے روایت کرکے بیان کیاانہوں نے حسن سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب نے قریش مدینہ کی ایک قوم میں نکاح کا پیغام بھیجاان لوگوں نے نامنظور کیااور مغیرہ بن شعبہ نے جواس قوم میں نکاح کا پیغام دیاتوان کے ساتھ نکاح کردیا پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے ایسے شخص کونامنظور کیا ہے جس سے بہتر زمین پر کوئی نہیں۔

کہااور ہم کوابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کوعبدالرحمٰن بن حسن اسدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن ہارون بن فرج نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منصور نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن بشر نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے جعفر بن مغیرہ سے روایت کرکے بیان کیاانہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ عمر کاذکر بہت کیاکرو کیونکہ جب ان کاذکر کروگے تو عدل کاذکر کروگے اور جب عدل کاذکر کروگے تو اللہ تعالیٰ کاذکر کروگے۔

کہااور ہم کوابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اسحاق نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے جعفر صائغ نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے حسین بن محمد مرودی نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے فرات بن سائب نے میمون بن مہران سے روایت کرکے بیان کیاانہوں نے ابن عمر سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت عمرؓ جمعہ کے دن رسول اللہؐ کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ یکایک آپ نے خطبہ میں چلاکر کہایاساریة بن حصن الجبل الجبل من استرعی الذئب ظلم (یعنی پہاڑ کی طرف آجاؤ جس نے بھیڑیے سے نگہبانی چاہی اس نے ظلم کیا) یہ سن کر سب لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے حضرت علی نے کہاعمر کاکلام سچاہوتا ہے خدا کی قسم جوکچھ عمر نے کہااس سے کچھ نہ کچھ ضرور نتیجہ نکلے گا۔جب نماز سے فارغ ہوچکے تو حضرت علی

نے حضرت عمر سے پوچھا کہ خطبہ پڑھتے وقت آپ کو کیا ظاہر ہوا تھا حضرت عمر نے کہا یہ کیا حضرت علی نے کہا یہ جو آپ نے کہا تھا یا
ساریۃَ الجبل الجبل من استرعی الذئب ظلم. حضرت عمر نے تعجب سے پوچھا کیا میں نے یہ کہا تھا حضرت علی نے کہا ہاں
کہا تھا اور مسجد کے تمام لوگوں نے سنا ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ مشرکین نے ہمارے مسلمان
بھائیوں کو ہزیمت دے دی ہے پس مجھ سے وہ کلام نکل پڑا جو تم نے سنا اس واقعہ کے ایک ماہ بعد فتح کی بشارت لے کر قاصد آیا اور
اس نے بیان کیا کہ اسی جمعہ کو اسی وقت ایک آواز سنی جیسے حضرت عمر کہہ رہے ہیں یا ساریۃ بن حصن الجبل الجبل. اس
قاصد نے کہا یہ آواز سن کر ہم لوگ پہاڑ کی طرف پھر گئے پس اللہ تعالیٰ نے فتح دی۔

کہا اور ہم سے ابوبکر بن درعلج بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ بن منذر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو
عتاب سہل بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مختار بن نافع نے ابی حبان تیمی سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ
سے روایت کی انہوں نے علی سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم کرے انہوں نے اپنی بیٹی کا نکاح
ہم سے کر دیا اور ہم کو دار الہجرۃ میں لائے اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کرایا اور اللہ تعالیٰ عمر بن خطاب پر رحم کرے کہ وہ حق کہتے
ہیں اگرچہ کسی کو تلخ معلوم ہو۔

کہا اور ہم سے ابوبکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن کامل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسمٰعیل ترمذی نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن سعید دمشقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن بشیر نے حرب بن خطاب سے روایت کر کے
بیان کیا انہوں نے روح سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ ایک شخص بیل پر
سوار ہو گیا بیل (بحکم الٰہی) بولا کہ خدا کی قسم میں سواری کے لئے نہیں پیدا کیا گیا بلکہ کھیتی کے لئے پیدا کیا گیا ہوں لوگوں نے (بیل
کے بولنے پر تعجب کر کے) کہا سبحان اللہ پس نبیؐ نے فرمایا کہ میں (خدا کی اس قدرت پر) شہادت دیتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی
گواہی دیتے ہیں حالانکہ جس وقت آنحضرتؐ نے یہ فرمایا حضرت ابوبکر اور عمر اس جگہ موجود نہ تھے۔

کہا اور ہم سے ابوبکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن سہل نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالغنی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن عبدالرحمٰن صنعانی نے ابن جریج سے روایت
کر کے بیان کیا انہوں نے عطا سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ عرفہ
کے دن تمام لوگوں پر عموماً فخر کرتا ہے اور عمر بن خطاب پر خصوصاً فخر کرتا ہے۔

ہم کو ابوالفضل عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد جعفر بن حسین سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسن بن
احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عثمان بن احمد بن سماک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن خلیل برجلانی نے بیان کیا
کہتے تھے ہم سے ابونضر مسعودی نے ابونہشل سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی وائل سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے عبداللہ
بن مسعود نے کہا کہ عمر بن خطاب کو لوگوں پر چار فضیلت ہیں اول یہ کہ بدر کے قیدیوں کی بابت کہ حضرت عمر نے ان کے قتل کا مشورہ
دیا اور اسی کے موافق خدا نے یہ آیت نازل کی لو لا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذ تم عذاب عظیم (ترجمہ
حجاب کے متعلق حضرت عمر نے مشورہ دیا کہ نبیؐ کی ازواج مطہرات پردہ میں رہیں اس پر زینب نے کہا اے ابن خطاب تم ہم پر حکم

کرتے ہو حالانکہ وحی ہمارے گھر میں آتی ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی **واذا سالتموھن متاعا فاسالوھن من وراء حجاب** (جب ازواج مطہرات سے کچھ مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو) اور حضرت عمر کے لئے نبیؐ کی دعا تھی **اللھم اید الاسلام بعمر** (اے اللہ عمر سے اسلام کی تائید کر) اور حضرت عمر کی رائے حضرت ابوبکر کی خلافت کی بابت ہوئی۔ ہم کو ابو محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو طالب علی بن عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن علی بن حسن بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد بن نحاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو سعید بن اعرابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے غلابی یعنی محمد بن زکریا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن حجر شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حفص بن عمر دارمی نے حسن بن عمارہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے سوید بن غفلہ سے روایت کی وہ کہتے تھے میں شیعوں کی ایک قوم پر گزرا وہ لوگ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو برا کہہ رہے تھے اور ان کی منقصت بیان کرتے تھے میں علی بن ابی طالب کے پاس آیا اور کہا اے امیر المومنین میں شیعوں کے ایک گروہ پر گزرا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو گالیاں دیتے اور برا کہتے ہیں اور اگر وہ لوگ یہ نہ جانتے کہ آپ کے دل میں حضرت ابوبکر اور عمر کی برائی ہے تو ہرگز ان کو یہ جرأت نہ ہو سکتی تھی حضرت علی نے فرمایا معاذ اللہ میرے دل میں ابوبکر اور عمر کی سوا اچھائی کے ذرا بھی برائی نہیں ہے اور اس شخص پر خدا کی لعنت ہو جو حضرت عمر اور ابوبکر کی ذرا بھی برائی دل میں رکھے اس کے بعد حضرت روتے ہوئے اٹھے اور نماز کے لئے منادی کی لوگ جمع ہوئے اور حضرت علی منبر پر بیٹھے اور آپ کے اس قدر آنسو جاری تھے کہ داڑھی تر تھی آپ کھڑے ہو گئے اور نہایت بلیغ خطبہ پڑھا پھر کہا کہ وہ لوگ کیسے ہیں جو میری نسبت ایسی بات کہتے ہیں جس سے میں بری اور بیزار ہوں بلکہ جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر سزا دینے کو تیار ہوں قسم ہے خدا کی ابوبکر اور عمر کو ہر ایک مومن متقی دوست رکھتا ہے اور ان سے وہی بغض رکھے گا جو فاجر اور بدکار ہو گا ابوبکر اور عمر رسول اللہؐ کے بھائی اور آنحضرتؐ کے یار اور وزیر تھے۔

کہا اور ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن علی بن احمد بن منصور فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر خطیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن رزق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن علی بن عبدالجبار بن خیرویہ ابو سہل کلوذانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یونس قرشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے روح بن عبادہ نے عوف سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے قسامہ بن زہیر سے روایت کی وہ کہتے تھے ایک اعرابی حضرت عمر بن خطاب کے سامنے کھڑا ہو کر کہنے لگا اے عمر خیرات کر و اس کی جزا جنت ملے گی میرے کھانے اور کپڑے کا سامان کر دو میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ آپ ضرور ایسا کر دیں گے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر ہم ایسا نہ کریں تو کیا ہو گا اعرابی نے کہا خدا کی قسم میں اسی طرح گزار دوں گا حضرت عمر نے فرمایا پھر کیا ہو گا اعرابی نے کہا خدا کی قسم تم سے میری بابت سوال ہو گا اور جس سے سوال کیا جائے گا وہ جنت میں جائے گا یا دوزخ میں پس حضرت عمر رونے لگے یہاں تک آپ کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی پھر آپ نے اپنے غلام سے کہا کہ اس کو میرا کرتا دے دے اور فرمایا قسم ہے خدا کی اس کرتے کے سوا میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب ایک رات کو گشت کے لئے نکلے ناگاہ ایک مکان کی طرف گزرے دیکھا کہ اس مکان میں ایک عورت ہے اور اس کے گرد چند لڑکے رو رہے ہیں اور ہانڈی جس میں پانی بھرا ہوا ہے آگ پر رکھی ہوئی ہے حضرت عمر بن خطاب دروازہ

کے قریب گئے اور اس عورت سے کہا اے اللہ کی بندی یہ لڑکے کیوں رو رہے ہیں اس عورت نے جواب دیا کہ بھوک سے رو رہے ہیں پھر آپ نے پوچھا کہ یہ ہانڈی آگ پر کیوں رکھی ہے اس عورت نے کہا اس ہانڈی میں پانی بھر کر جوش دیتی ہوں اور ان لڑکوں سے حیلہ کرتی ہوں کہ اس میں آٹا اور روغن ہے (یعنی کھانا پک رہا ہے) یہاں تک کہ لڑکے سو جاتے ہیں۔ حضرت عمر بیٹھ گئے اور رونے لگے پھر دار الصدقہ میں آئے اور ایک بوری لے کر اس میں کچھ آٹا اور روغن اور چربی اور کھجور اور کپڑے اور کچھ درہم بھر کر کہا اے اسلم مجھ پر اٹھا دے میں نے عرض کیا یا امیر المومنین میں اس کو اٹھا کر لے جاؤں گا آپ نے فرمایا ہرگز نہیں اے اسلم اس کو میں ہی لے چلوں گا کیونکہ آخرۃ میں مجھی سے باز پرس ہوگی پھر آپ اس کو اپنے کندھے پر اٹھا کر اس عورت کے گھر میں لائے اور اس میں سے کچھ آٹا اور کچھ چربی اور کھجور ہانڈی میں ڈال کر پکانے لگے اور اس کو ہاتھ سے ہلاتے جاتے تھے اور ہانڈی کے نیچے آگ پھونکتے جاتے تھے اسلم کا بیان ہے کہ حضرت عمر کی داڑھی بڑی تھی میں نے دیکھا کہ آگ پھونکنے میں دھواں آپ کی داڑھی کے درمیان سے نکلتا تھا الغرض جب کھانا تیار ہو گیا تو حضرت عمر نے اپنے ہاتھ سے ان لڑکوں کو کھلایا یہاں تک کہ آسودہ ہو گئے پھر آپ ان لڑکوں کے سامنے لیٹ گئے اور میں خوف سے کچھ کہہ نہ سکتا تھا جب وہ لڑکے کھیلنے اور ہنسنے لگے تو آپ وہاں سے چلے اور مجھ سے پوچھا اے اسلم تم جانتے ہو میں کیوں ان لڑکوں کے سامنے لیٹا میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا ان لڑکوں کو روتا ہوا دیکھا تھا پس میں نے پسند نہیں کیا کہ ان لڑکوں کو ہنستا ہوا دیکھے بغیر چھوڑ کر چلا جاؤں اس وجہ سے میں نے ایسا کیا اور جب وہ ہنسنے لگے تو میرا دل خوش ہو گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت

ہم کو محمد بن محمد بن سرایا وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن اسمٰعیل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن سالم نے سالم سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی وہ کہتے تھے نبیؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک چاہ پر ایک ڈول جو لکڑی پر لٹکایا ہوا ہے کھینچ رہا ہوں پھر ابوبکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول آہستگی سے کھینچا اور خدا ان کی مغفرت کرے پھر عمر بن خطاب آئے اور وہ ڈول بہت بڑا ہو گیا (اور عمر نے اس قدر ڈول کھینچے کہ) میں نے کسی قوی آدمی کو ایسا کرتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ سب لوگ سیراب ہو کر پانی کے کنارہ بیٹھ گئے یہ اس طرف اشارہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی خلافت میں شہروں پر فتح دی اور مسلمانوں کو کفار سے اس قدر بکثرت مال غنیمت ملا کہ تمام مسلمان آسودہ حال ہو گئے۔

اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اگر تم لوگ عمر بن خطاب کو خلیفہ بناؤ گے تو ان کو امر الٰہی اور نیز امر دنیا میں نہایت قوی پاؤ گے۔ یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی۔ احمد بن عثمان نے کہا ہم کو ابورشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومسعود سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر بن مردویہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہاشم بن مرثد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوصالح فراء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابواسحاق فزاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی زعرا یا زید بن وہب سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ سوید بن غفلہ جعفی حضرت علی کی خلافت کے زمانہ میں ان کے پاس آئے اور کہا اے امیر المومنین میں کچھ لوگوں کے پاس گزرا

جوحضرت ابوبکراور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی نسبت ان کی شان کے خلاف باتیں ذکر کرتے تھے اور یہ حدیث بیان کی کہ جب رسول اللہؐ کا زمانہ وفات قریب آیا تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں حضرت ابوبکر نے رسول اللہؐ کی حیات میں سات روز تک نماز پڑھائی پھر جب رسول اللہ ﷺ کو خدا نے وفات دی تو کچھ لوگ اسلام سے مرتد ہو گئے اور کہا ہم نماز پڑھیں گے مگر زکوۃ نہ دیں گے تمام صحابہ اس پر راضی ہو گئے لیکن ابوبکر صدیق نے انکار کیا اور تنہا اپنی رائے کو سب صحابہ کی رائے پر ترجیح دی اور کہا خدا کی قسم اگر وہ لوگ خدا اور رسول کی مقرر کردہ زکوۃ سے ایک رسی بھی نہ دیں گے تو میں ان سے اسی طرح لڑوں گا جس طرح نماز کے چھوڑنے پر پھر سب مسلمانوں نے بخوشی بیعت کی اور عبدالمطلب کی اولاد میں سے سب سے پہلے میں نے سبقت کی۔ حضرت ابوبکر صدیق دنیا سے بالکل بے تعلق تھے اور رسول اللہؐ کی تمام سیرتیں آپ میں موجود تھیں ہم لوگ آپ کے کسی حکم سے انکار نہیں کرتے تھے جب آپ کی وفات قریب ہوئی تو آپ نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ خلافت کے زیادہ لائق ہیں اور اگر خلافت کے بارہ میں یگانگت کا خیال ہوتا تو حضرت ابوبکر اپنے بیٹے کو خلیفہ بناتے پھر آپ نے حضرت عمر کو خلیفہ بنانے کے بارہ میں مسلمانوں سے مشورہ لیا بعض مسلمان راضی ہوئے اور بعض مسلمانوں نے کہا کہ آپ ہم لوگوں پر ایسے کو امیر بناتے ہیں جو آپ کی زندگی میں ہم پر نہایت سختی کرتے ہیں آپ خدا کو کیا جواب دیں گے حضرت ابوبکر نے کہا کہ جب میں خدا کے پاس جاؤں گا تو کہوں گا کہ اے میرے پروردگار میں نے مسلمانوں پر ایسے شخص کو امیر بنایا جو سب سے بہتر تھا الغرض حضرت ابوبکر نے حضرت عمرؓ کو ہم پر خلیفہ بنایا پھر حضرت عمر نے رسول اللہؐ اور ابوبکر کے تمام احکام ہم پر قائم رکھے اور ہم لوگوں نے ان میں کوئی خرابی نہیں دیکھی آپ سے ہر روز دین و دنیا کی ترقی ہوتی رہی خدا نے آپ کو زمین پر فتوحات دیں اور آپ کی وجہ سے شہر آباد ہوئے آپ خدا کی باتوں میں کسی کی ملامت کا خیال نہ کرتے تھے حق اور عدل میں آپ کے نزدیک دور اور نزدیک والے سب برابر تھے خدا نے آپ کے دل اور زبان پر حق جاری کر دیا تھا حتی کہ ہم خیال کرتے ہیں کہ آپ کی زبان پر روح القدس کی آواز تھی اور ملائکہ آپ کی اعانت کرتے تھے۔

کہا اور ہم کو ابن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن قاسم بزار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن مسعود نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن عبدالرحمٰن ہاشمی نے عبد خیر سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے علی بن ابی طالب سے روایت کی حضرت علی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر اور عمر کو قیامت تک کے بادشاہوں کے لئے حجت بنایا ہے خدا کی قسم وہ دونوں سبقت لے گئے اور اپنے بعد والوں کو سخت مشقت میں ڈال گئے ان کی یاد امت کو غمگین کرتی ہے اور سرداروں کے لئے موجب طعن۔

ہم کو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے بطور اذن کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر عبداللہ بن ابی سبرہ نے عبدالمجید بن سہیل سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی دوسری سند محمد نے کہا اور ہم کو عمرو بن عبداللہ بن عنبسہ ابی نضر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے عبداللہ بہی سے روایت کی کہ جب ابوبکر صدیقؓ بیمار ہوئے تو

عبدالرحمٰن ابن عوف کو بلایا اور ان سے عمر بن خطاب کا حال پوچھا عبدالرحمٰن نے کہا آپ ہم سے وہ بات پوچھتے ہیں جو آپ کو خود ہم سے زیادہ معلوم ہے پھر ابوبکر صدیق نے عثمانؓ بن عفان کو بلایا اور ان سے حضرت عمر کا حال پوچھا حضرت عثمان نے کہا آپ کو خود ہم سے زیادہ معلوم ہے لیکن اس قدر مجھے معلوم ہے کہ حضرت عمر کا باطن ان کے ظاہر سے بہتر ہے اور ہم میں ان کے مثل کوئی نہیں ہے پھر ابوبکر نے سعید بن زید اور ابوالاعور اور اسید بن حضیر وغیرہ کو بلا کر مشورہ لیا اسید نے کہا کہ میں حضرت عمر کو آپ کے بعد سب سے بہتر جانتا ہوں اور ان کا باطن ان کے ظاہر سے بہت اچھا ہے پھر جب دیگر صحابہ نے عبدالرحمٰن اور عثمان کا ابوبکر صدیق کے پاس خلوت میں جانا سنا تو وہ لوگ بھی ابوبکر کے پاس آئے اور ان میں سے کسی نے کہا اے ابوبکر جب خدائے تعالیٰ تم سے عمر کے خلیفہ بنانے کی بابت سوال کرے گا تو کیا جواب دو گے کیونکہ عمر کی سختی تم دیکھ رہے ہو ابوبکر نے کہا مجھ کو اٹھا کر بٹھاؤ (لوگوں نے آپ کو بٹھایا تو) آپ نے فرمایا تم لوگ مجھ کو خدا کا خوف دلاتے ہو میں خدا سے کہوں گا کہ اے پروردگار میں نے ایسے شخص کو خلیفہ بنایا جو سب سے بہتر تھا یہ کہہ کر حضرت ابوبکر لیٹ گئے اور عثمان بن عفان کو بلا کر کہا لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ وہ عہد ہے جو ابوبکر بن ابوقحافہ نے دنیا سے دار آخرت کی طرف جاتے وقت لکھا بیشک میں نے اپنے بعد عمر بن خطاب کو تم لوگوں پر خلیفہ بنایا تم سب لوگ ان کا حکم سنو اور اطاعت کرو اگر وہ عدل کریں تو ان کے ساتھ میرا یہی خیال ہے اور اگر بدل جائیں تو ہر شخص کے لئے وہی ہے جو وہ کرے اور میں نے تو بہتری ہی کا ارادہ کیا ہے اور میں غیب کی خبر نہیں رکھتا اور تم لوگوں پر سلام اور خدا کی رحمت ہو یہ لکھ کر حضرت ابوبکر نے اس پر مہر کر دی حضرت عثمان وہ مہری تحریر لے کر باہر آئے اور ان کے ساتھ عمر بن خطاب اور اسد بن سعیہ قرظی بھی تھے حضرت عثمان نے لوگوں سے کہا کہ کیا تم لوگ اس شخص کی بیعت کرو گے جس کا نام اس تحریر میں ہے سب لوگوں نے کہا ہاں اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا کہ ہم نے اس شخص کو جان لیا ابن سعد نے اس کہنے والے سے کہا کہ وہ عمر ہیں الغرض سب لوگوں نے اقرار کیا اور راضی ہو گئے اور سبھوں نے بیعت کر لی اس کے بعد حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو خلوت میں بلایا اور جو کچھ وصیت کرنا تھا وصیت کی پھر حضرت عمر باہر نکلے اور حضرت ابوبکر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرنے لگے اے پروردگار میں نے یہ کام محض لوگوں کی بھلائی کے لئے کیا ہے مجھ کو لوگوں پر فتنہ کا خوف ہوا اس لئے میں نے ان میں وہ کام کیا جس کو تو خوب جانتا ہے اور میں نے خوب سمجھ کر لوگوں پر ایسے شخص کو خلیفہ بنایا جو سب سے بہتر اور تمام لوگوں کی اصلاح چاہنے والا ہے۔

صالح بن کیسان نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس مرض موت میں آئے اس وقت آپ کو کچھ افاقہ تھا عبدالرحمٰن نے کہا بحمد اللہ آپ کو صحت ہے ابوبکر نے فرمایا تم ایسا خیال کرتے ہو انہوں نے کہا ہاں ابوبکر نے فرمایا اس حالت میں بھی مجھ کو نہایت شدید درد ہے اور اے گروہ مہاجرین جو صدمہ تم لوگوں سے مجھ کو پہنچا ہے وہ اس میرے درد سے بھی زیادہ سخت ہے کیونکہ میں نے تم پر ایک شخص کو خلیفہ بنایا جو تم سب سے بہتر ہے لیکن تم میں سے ہر شخص میرے اس کام سے سخت ناراض اور خشمناک ہے اور یہ چاہتا ہے کہ خلافت اسی کو ملے تم لوگ یہ دیکھتے ہو کہ دنیا آ رہی ہے لیکن وہ آتی رہے گی یہاں تک کہ تم لوگ حریر کا فرش اور دیبا کی مسند بنانا شروع کرو گے اور تم لوگوں کو صوف پر لیٹنے سے ایسی تکلیف ہوگی جیسے ببول کے کانٹوں پر لیٹنے سے ہوتی ہے۔

ہم کو ابومحمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم بن سمرقندی نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عیسیٰ بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن عبدالملک بن حمید بن ابی غنیّۃ نے بیان کیا انہوں نے صلت بن بہرام سے انہوں نے یسار سے روایت کی وہ کہتے تھے جب حضرت ابوبکر صدیقؓ سخت بیمار ہوئے تو ایک روز مکان کے روزن سے جھانک کر فرمایا اے لوگوں میں نے ایک عہد لکھا ہے پس کیا تم سب اس پر راضی ہو جاؤ گے سب لوگوں نے کہا یا خلیفہ رسول اللہؐ بے شک ہم لوگ راضی ہیں حضرت علی نے فرمایا ہم تو اسی وقت راضی ہوں گے جب عمر بن خطاب (خلیفہ) ہوں۔

ہم کو ابوالقاسم حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری تغلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو شریف ابو طالب علی بن حیدرہ بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسن بن محمد اسدی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم علی بن ابی العلاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن عبدالحمید مہرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو عبدالغفار بن داؤد حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سلیمان بن ابی خثیمہ سے انہوں نے اپنی دادی شفا سے روایت کی یہ شفا اول ہجرت کرنے والوں میں سے ہیں اور حضرت عمرؓ جب سوق میں آتے تو ان کے پاس ضرور جاتے تھے۔ ابن ابی خثیمہ نے کہا میں نے اپنی دادی شفا سے پوچھا کہ حضرت عمرؓ کو امیر المومنین کب سے لکھا گیا انہوں نے کہا کہ حضرت عمر نے عراق کے عامل کو لکھا کہ دو دانش منداور ہوشیار آدمی ہمارے پاس بھیج دو تا کہ میں ان لوگوں کے حالات دریافت کروں عامل عراق نے عدی بن حاتم اور لبید بن ربیعہ کو حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دیا یہ دونوں آئے اور اپنے اونٹوں کو مسجد کے پاس بٹھلا کر مسجد میں داخل ہوئے اور عمرو بن عاص سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ ہمارے واسطے امیر المومنین کے حضور میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کر دو عمرو بن عاص کہتے ہیں کہ میں نے عدی بن حاتم اور لبید بن ربیعہ سے کہا خدا کی قسم تم نے حضرت عمرؓ کا بہت اچھا نام رکھا کیونکہ وہ امیر ہیں اور ہم لوگ مومنین ہیں پھر میں حضرت عمرؓ کے پاس حاضر ہوا اور کہا یا امیر المومنین جب حضرت عمرؓ نے اس کی بابت دریافت کیا تو میں نے کہا یا امیر المومنین عراق کے عامل نے عدی بن حاتم اور لبید بن ربیعہ کو یہاں بھیجا وہ دونوں جب یہاں پہنچے تو اپنے اونٹوں کو مسجد کے پاس بٹھلا کر میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ ہمارے واسطے امیر المومنین کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کر دو میں نے کہا کہ تم نے بہت اچھا نام رکھا کیونکہ حضرت عمرؓ امیر ہیں اور ہم سب لوگ مومنین ہیں۔ اس کے پہلے (فرمان و نامہ وغیرہ میں) یہ لکھا جاتا تھا من عمر خلیفة خلیفة رسول الله صلی الله علیه وسلم مگر اسی دن سے یہ لکھا جانے لگا من عمر امیر المومنین بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ کو یا خلیفہ رسول اللہؐ کہا جاتا تھا اور مجھ کو یا خلیفہ خلیفہ رسول اللہ کہا جاتا ہے مگر اس میں طوالت ہے تم سب لوگ مومنین ہو اور میں تمہارا امیر ہوں (لہٰذا امیر المومنین کہنا نہایت مناسب ہے) اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ نے حضرت عمرؓ کو امیر المومنین کہا تھا۔ واللہ اعلم۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سیرت

حضرت عمرؓ کو فتوحات بہت ہوئیں اور آپ نے بہت شہر آباد کئے عراق شام، مصر جزیرہ، دیار بکر، آذربیجان، آرمینیہ بلاد

جبال، آرانیہ، بلاد فارس اور خوزستان وغیرہ سب آپ ہی نے فتح کئے۔ خراسان کی بابت اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ حضرت عمر ہی نے فتح کیا تھا مگر آپ کے بعد نکل گیا پھر حضرت عثمانؓ نے فتح کیا اور بعضوں کا قول ہے کہ اس کو بھی حضرت عمر نے اس کو نہیں فتح کیا تھا بلکہ حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں فتح ہوا اور یہی صحیح ہے حضرت عمرؓ تمام لوگوں پر عطا و بخشش کرتے اور اپنے کو بیت المال میں مثل اجیر کے سمجھتے تھے اور اپنے کو کسی مسلمان پر ذرا بھی فوقیت نہ دیتے۔ ہر قسم کے دفتر مرتب کئے اور ہر شخص کو اس کے درجہ کے موافق رتبہ دیا پس اہل مدینہ کو آپ کے پاس جانے میں سب لوگوں پر اولیت تھی اور اہل بدر میں سے حضرت علی کو اولیت تھی اور یہی ترتیب عطایا میں بھی تھی اور جو لوگ رسول اللہؐ سے زیادہ قریب تھے جیسے بنی ہاشم ان کے نام سب سے پہلے درج کئے تھے پھر ان کے بعد ان لوگوں کے نام تھے جو بہ نسبت بنی ہاشم کے کچھ کم قربت رکھتے تھے وعلی ہذا القیاس۔

ہم کو قاسم بن علی بن حسن نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو فاطمہ بنت حسین بن حسن بن فضلویہ نے خبر دی وہ کہتی تھیں ہم کو ابوبکر احمد بن خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم کو ابوبکر حیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالعباس اصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ربیع نے خبر دی وہ کہتے تھے شافعی نے کہا کہ ہم کو ہمارے عم محمد بن علی بن شافع نے کسی ثقہ یعنی محمد بن علی بن حسن یا کسی دوسرے سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے عثمان بن عفان کے غلام سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم ایک مرتبہ سخت گرمی کے دنوں میں حضرت عثمانؓ کے پاس ان کے مکان میں تھے ناگاہ دیکھا کہ ایک شخص اونٹ کے دو بچے ہانکے لئے جا رہا ہے اور تپش کی وجہ سے زمین پر اس کے پیر جلے جاتے ہیں حضرت عثمان نے فرمایا دیکھو یہ کون شخص ہے میں نے دیکھ کر عرض کیا کہ شخص چادر سر میں لپیٹے ہوئے اونٹ کے دو بچے لئے جا رہا ہے پھر جب وہ شخص اور قریب گیا تو حضرت عثمان نے فرمایا اب دیکھو کون شخص ہے میں نے دیکھا تو حضرت عمر بن خطاب تھے میں نے حضرت عثمان سے عرض کیا یہ تو امیر المومنین ہیں حضرت عثمان کھڑے ہو گئے اور (دیکھنے کے لئے) دروازہ سے سر نکالا مگر گرم ہوا کی تکلیف سے پھر سر اندر کر لیا جب حضرت عمرؓ سامنے آئے تو حضرت عثمان نے ان سے پوچھا کہ آپ اس وقت کیوں نکلے حضرت عمر نے فرمایا کہ صدقہ کے اونٹ چرانے کے لئے یہ آگے چلے گئے اور ان کے یہ دو بچے پیچھے چھوٹ گئے میں نے چاہا کہ ان کو چراگاہ میں اونٹوں کے پاس پہنچا دوں کیونکہ مجھ کو خوف ہے کہ اگر یہ دونوں بچے ضائع ہو گئے تو مجھ سے اللہ تعالیٰ باز پرس کرے گا۔ حضرت عثمان نے کہا یا امیر المومنین آپ پانی کے قریب سایہ میں آ کر ٹھہریں ہم آپ کا کام کر دیں گے حضرت عمر نے فرمایا تم سایہ میں بیٹھے رہو اور اس کے بعد چلے گئے حضرت عثمان نے کہا جو شخص قوی امین کو دیکھنا چاہتا ہو وہ ان کو دیکھے۔

سری بن یحییٰ نے روایت کی کہ ہم سے یحییٰ بن مصعب کلبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن نافع ثقفی نے ابوبکر عیسٰی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب کے ساتھ صدقہ کے وقت آیا حضرت عثمان سایہ میں بیٹھ گئے اور حضرت علی ان کے پاس کھڑے ہو کر وہ باتیں ان سے کہتے جاتے جو حضرت عمر کہتے تھے اور حضرت عمرؓ باوجود سخت گرمی کے دن ہونے کے دھوپ میں کھڑے تھے اور آپ کے پاس دو سیاہ چادریں تھیں ایک کی تہ بند باندھ لی تھی اور ایک سر پر ڈال لی تھی اور صدقہ کے اونٹوں کا معائنہ کر رہے تھے اور اونٹ کے رنگ اور ان کی عمریں لکھتے تھے حضرت علی نے حضرت عثمان سے کہا کہ کتاب اللہ میں تم نے حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی کا یہ قول سنا ہے ان خیر من استاجرت القوی الامین

(یعنی بے شک بہتر مزدور قوی امین ہے) پھر حضرت علی نے حضرت عمر کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ وہی قوی امین ہیں۔

مجھ کو کئی آدمیوں نے اجازۃً ابو غالب بن بناء سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعلی حسن بن محمد بن فہد علاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن محمد بن احمد بن ابی العوام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن داؤد ضبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ بن محمد بن احمد بن حماد موصلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسین محمد بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن صبیح نے اسماعیل بن زیاد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے حضرت علی ابن ابی طالب رمضان کے مہینہ میں مسجدوں پر گزرے اور ان مسجدوں میں قندیلیں روشن تھیں حضرت علی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عمر کی قبر کو روشن کرے جیسا کہ انہوں نے ہماری مسجدیں روشن کر دیں۔ حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی انہوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ مکہ معظمہ چلے آپ نے قیام کے لئے کہیں کوئی خیمہ نہیں نصب کرایا بلکہ جب اترتے تھے تو کسی درخت پر چادر یا جرسہ (چمڑے کی چٹائی) تان دیا جاتا اسی کے سایہ میں ٹھہرتے تھے۔

موسیٰ بن ابراہیم مروزی نے فضیل بن عیاض سے انہوں نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے روایت کی وہ کہتے تھے حضرت عمر بن خطاب نے ایک مرتبہ حج کیا اور اس میں مدینہ سے مکہ تک اور مکہ سے مدینہ تک اسی ۸۰ درہم خرچ کئے اس پر بھی افسوس کرتے تھے اور ہاتھ ملتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اس لیے خلیفہ نہیں بنائے گئے کہ اللہ تعالیٰ کے مال میں اسراف کریں۔

ہم کو محمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو غالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیویہ اور ابوبکر بن اسمعیل نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم کو یحییٰ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسین بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابن المبارک نے مالک بن مغول سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو خبر ملی کہ عمر بن خطاب نے فرمایا ہے کہ اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو قبل اس کے تم سے محاسبہ کیا جائے کیونکہ یہ بہت آسان ہے اور اپنے نفسوں کو وزن کرو قبل اس کے وزن کئے جاؤ اور قیامت کے لئے سامان مہیا کر لو اس دن خدا کے سامنے پیش کئے جاؤ گے اور تمہارا کوئی راز مخفی نہ رہے گا۔ حضرت عمر کی سیرت میں نہایت ہی عجیب باتیں ہیں جن کی استطاعت اسی شخص کو ہو سکتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور اپنے احسان و کرم سے ان کو راضی کرے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت

ہم کو ابوالبرکات حسن بن محمد بن حسن شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالعشائر محمد بن خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم علی بن محمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن خثیمہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن حسن ہاشمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتادہ نے انسؓ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ احد پر چڑھے اور آپ کے ہمراہ ابوبکر اور عمر اور عثمان بھی تھے احد ہلنے لگا رسول اللہؐ نے اپنا پائے مبارک اس پر مارا اور فرمایا اے احد ٹھہر جا کیوں کہ تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہیدوں کے سوا کوئی اور نہیں۔ ہم کو قاسم بن علی بن حسن نے بطور کتابت کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم ابو محمد بن طاؤس نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہم کو طراد بن محمد نے خبر دی اور نیز ہم کو بسند عالی ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو طراد بن محمد نے بطور اجازۃً اگر چہ سماع نہ ہوا ہو خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعلی بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوخیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے یحییٰ بن سعید بن مسیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب جب (مقام) منیٰ سے لوٹے تو بطحا میں ٹھہرے اور وہاں کنکریوں کا ایک تودہ بنا کر اپنی چادر کا ایک گوشہ بچھا دیا اور اس پر سر رکھ کر دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور یہ دعا کرنے لگے کہ اے اللہ میں بوڑھا ہو اور میری قوت ضعیف اور اور میری عقل ست ہوگئی پس اے اللہ تو مجھ کو اپنے پاس اٹھا لے اس کے بعد ذی الحجہ کا مہینہ بھی نہیں گزرا کہ آپ زخمی کئے گئے اور آپ کی وفات ہوگئی۔

ہم کو ابومحمد بن ابی قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد بن اکفانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبدالعزیز کنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو تمام بن محمد اور عبدالرحمٰن بن عثمان اور عقیل بن عبداللہ نے خبر دی کہا اور مجھ کو ابو محمد بن اکفانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعبداللہ محمد بن عقیل بن کریزی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد بن ابی نصر تمیمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن قاسم بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوزرعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو شعیب نے زہری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ کو محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی وہ کہتے تھے میں حضرت عمر کے ہمراہ اس حج میں تھا جو آپ نے آخر میں کیا ہم لوگ جبل عرفہ پر ٹھہرے تھے ایک شخص نے دور سے چلا کر یا خلیفہ کہا پس ایک شخص قبیلہ لہب کا جو قبیلہ ازدشنوءہ کی ایک شاخ ہے کہنے لگا تجھ کو کیا ہو گیا ہے خدا تیری آواز قطع کرے خدا کی قسم حضرت عمر اس سال کے بعد اس پہاڑ پر کبھی نہ ٹھہریں گے جبیر کہتے ہیں کہ میں اس لہبی سے لڑنے لگا اور میں نے اس کو گالیاں دیں دوسرے دن جب لوگ رمی کر رہے تھے اور حضرت عمر بھی رمی جمار کر رہے تھے کہ ناگاہ ایک کنکری آپ کے سر میں آ کر لگی اور خون بہنے لگا ایک شخص نے کہا قسم ہے رب کعبہ کی کہ اس سال کے بعد حضرت عمرؓ کبھی اس جگہ نہ ٹھہریں گے جبیر کہتے ہیں کہ میں نے جا کر جو اس کہنے والے شخص کو دیکھا تو وہ وہی لہبی شخص تھا جس نے جبل عرفہ پر حضرت عمر کی نسبت کہا تھا کہ خدا کی قسم حضرت عمرؓ اس سال کے بعد کبھی اس پہاڑ پر نہ ٹھہریں گے۔

لہب: لام کے کسرہ اور ہاء کے سکون کے ساتھ ہے۔

ہم کو ابوالفضل بن ابی الحسن فقیہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابی یعلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابراہیم بکری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شبابہ بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے قتادہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے سالم بن ابی جعد سے انہوں نے معدان بن ابی طلحہ یعمری سے روایت کی وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھا اور یہ فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مرغ نے مجھے ایک دو چونچ ماری اور میں اس کی تعبیر یہی سمجھتا ہوں کہ میری موت قریب ہے پس اگر میری موت جلد آ جائے تو خلافت ان چھ آدمیوں میں بطور شوریٰ کے ہونا چاہئے جن سے رسول اللہؐ وفات کے وقت تک راضی گئے۔

ہم کو احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے ہم کو ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومسعود سلیمان بن

ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جہم سمری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن عون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن بشر نے مسعر بن کدام سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے صقر بن عبداللہ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی حضرت عائشہ کہتی تھیں کہ حضرت عمرؓ کی وفات کے تین دن قبل عمر پر جن روتے تھے پھر حضرت عائشہؓ نے یہ اشعار پڑھے۔

ابعد قتیل بالمدینة اصبحت — لہ الارض تھتز العضاہ باسوق

جزی اللہ خیرا من امیر وبارکت — یداللہ فی ذاک الادیم الممزق

فمن یسع او یرکب جناحی نعامة — لیدرک ماقدمت بالامس یسبق

قضیت امورًا ثم غادرت بعدھا — بوائق فی اکمامھا لم تفتق

فما کنت اخشی ان یکون مماته — بکفی سبنتی اخضر العین مطرق

کیا مدینہ میں ایک مقتول کے بعد کوئی بہتری ہے جس کے غم میں زمین کا یہ حال ہوا کہ تمام گلی کوچوں میں شاخیں ہلتی ہیں خدا تعالیٰ امیر المومنین کو جزائے خیر دے اور خدا کا ہاتھ اس شق شدہ زمین پر بہت بابرکت ہے (اے امیر المومنین) جو کچھ آپ کل کر چکے ہیں اس کے حاصل کرنے کے لئے اگر کوئی شخص سواری پر بھی دوڑے تو پیچھے رہ جائے گا (یعنی آپ کے مرتبہ پر کوئی شخص کسی طرح نہیں پہنچ سکتا) (اے امیر المومنین) آپ نے بہت کام انجام دیئے پھر اس کے بعد آپ چلے گئے اور بہت سے فتنے (آپ کے سامنے) ظاہر نہ ہو سکے پس مجھ کو یہ خوف نہ تھا کہ ان کی وفات ایسے شخص کے ہاتھ سے ہوگی جو دراز سر سبز آنکھ والا است نظر ہوگا۔

کہا گیا ہے کہ یہ اشعار شماخ کے یا اس کے بھائی مزرد کے ہیں۔

ہم کو مسمار بن عمر بن عویس نیار نے اور ابو عبداللہ حسین بن ابی صالح بن فناخسرو وغیرہ نے اپنی اسناد محمد بن اسماعیل تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابو عوانہ نے حصین سے روایت کر کے خبر دی اور انہوں نے عمرو بن میمون سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کو ان کے مجروح ہونے کے چند روز پہلے مدینہ میں دیکھا کہ انہوں نے حذیفہ بن الیمان اور عثمان بن حنیف سے فرمایا کہ تم نے کیا کیا تم کو کیا اس بات کا خوف ہے کہ تم نے زمین پر ایسا بار ڈالا جس کی اس کو طاقت نہیں ہے ان دونوں نے کہا نہیں ہم نے زمین پر ایسا بار ڈالا جس کی اس کو طاقت ہے پھر حضرت عمر نے فرمایا اگر خدا نے مجھ کو سلامت رکھا تو میں عراق کے محتاجوں کو ایسا کر دوں گا کہ میرے بعد کسی کی طرف حاجت نہ لے جائیں اس کے بعد چوتھا دن نہیں گزرا تھا کہ آپ زخمی کئے گئے۔ کہا جس صبح کو آپ زخمی ہوئے میں جماعت میں کھڑا تھا اور میرے اور آپ کے درمیان میں عبداللہ بن عباس تھے۔ جب آپ صف میں آتے تھے تو لوگوں سے کہتے تھے کہ صف برابر کر لو جب صف برابر ہو جاتی تو آپ آگے جاتے اور تکبیر کہتے اور اکثر پہلی رکعت میں سورۃ یوسف یا نحل یا اس کے مثل پڑھا کرتے تھے تاکہ لوگ جمع ہو جائیں۔ آپ نے فقط تکبیر کہی تھی کہ میں نے آپ کو یہ کہتے سنا کہ مجھ کو ایک بدخصلت نے یا مجھ کو کسی دشت خو نے زخمی کر دیا پھر غلام جو دو نوکوں والا خنجر لئے ہوئے تھا لگاتار لوگوں کو زخمی کرنے لگا یہاں تک کہ تیرہ اور آدمیوں زخمی کر دیا پھر جب ایک مسلمان نے اس پر

لبادہ ڈال دیا اور اس نے دیکھا کہ اب وہ پکڑ لیا جائے گا تو اس نے خودکشی کر لی حضرت عمر نے عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کر نماز پڑھانے کے لئے آگے کر دیا۔ جو لوگ حضرت عمر کے قریب تھے انہوں نے یہ واقعہ دیکھا لیکن اور لوگوں کو کچھ نہیں معلوم ہوا سوائے اس کے کہ جب ان لوگوں نے حضرت عمر کی آواز نہ سنی تو سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگے پس عبدالرحمٰن نے ان کو جلدی جلدی نماز پڑھائی جب نماز ختم ہو گئی تو حضرت عمر نے فرمایا اے ابن عباس دیکھو کس نے مجھ کو مجروح کیا ابن عباس ہر طرف تلاش کر کے ایک ساعت کے بعد مسجد میں آئے اور کہا کہ مغیرہ بن شعبہ کے غلام نے حضرت عمر نے پوچھا کہ وہی کاریگر غلام ابن عباس نے کہا کہ ہاں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اللہ اس کو ہلاک کر دے میں نے تو اس کو ایک اچھی بات کا حکم دیا تھا خیر اللہ کا شکر ہے کہ اس نے میری موت کسی ایسے شخص کے ہاتھ پر مقدر کی نہیں جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو اے ابن عباس تم اور تمہارے والد دونوں کو اس بات کی خواہش تھی کہ مدینہ میں غلاموں کی کثرت ہو جائے چنانچہ (ایک مرتبہ جب انہوں نے پیشین گوئی سنی کہ ایک غلام مجھے قتل کرے گا) تو انہوں نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم غلاموں کو قتل کر دیں میں نے کہا یہ رائے اچھی نہیں ہے جب وہ لوگ تمہاری زبان بولنے لگے اور تمہارے قبلہ کی طرف نماز پڑھنے لگے اور تمہاری طرح حج کرنے لگے (تو قتل کرنا چہ معنی) اس کے بعد حضرت عمر اپنے گھر میں اٹھا کر لائے گئے ابن عباس کہتے ہیں کہ ہم سب لوگ ان کے ساتھ چلے لوگوں کی یہ کیفیت تھی کہ گویا اس سے پہلے ان پر کبھی کوئی مصیبت نہ پڑی تھی کوئی کہتا تھا کہ کچھ حرج نہیں (امیر المومنین اچھے ہو جائیں گے) کوئی کہتا تھا کہ مجھے اندیشہ ہے (غرض کہ کسی کی عقل بجا نہ تھی) پھر نبیذ (وہ پانی جس میں کھجور تر کی گئی ہو) لائی گئی اور حضرت عمر نے اس کو پیا پیتے ہی پیٹ کے زخم سے نکل گیا اس وقت لوگوں کو یقین ہو گیا کہ اب اخیر حالت ہے ہم سب لوگ ان کے قریب گئے اور لوگوں نے ان کی تعریف کرنا شروع کی ایک نوجوان آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ کو خدا کی طرف سے بشارت ہو کہ آپ رسول اللہؐ کے صحابی ہیں اور آپ قدیم الاسلام ہیں جیسا کہ آپ خود جانتے ہیں پھر آپ خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے بہت انصاف کیا ان سب پر مزید یہ کہ آپ کو شہادت کا رتبہ ملا حضرت عمر نے کہا کہ میں تو یہ آرزو کرتا ہوں کہ (قیامت کے دن) برابر سرابر اتر جاؤں نہ میرے اوپر عذاب کیا جائے نہ مجھ کو ثواب دیا جائے جب وہ نوجوان اٹھ کر جانے لگا تو دیکھا گیا کہ اس کی ازار زمین سے مس کر رہی ہے حضرت عمر نے فرمایا اس نوجوان کو میرے پاس لاؤ اور فرمایا اے میرے بھتیجے ازار اونچی پہنا کرو اس میں صفائی بھی ہے اور پرہیزگاری بھی ہے بعد اس کے اپنے صاحبزادے سے فرمایا کہ اے عبداللہ حساب کرو میرے اوپر کس قدر قرض ہے چنانچہ حساب کیا گیا معلوم ہوا کہ چھیاسی ہزار قرض ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر میرا مال اس کے لئے کافی ہو جائے تو یہ قرض میرے ہی مال سے ادا کیا جائے ورنہ بنی عدی سے سوال کرنا اگر ان کا مال بھی کافی نہ ہو تو تمام قریش سے سوال کرنا اور کسی سے سوال نہ کرنا یہ قرض میرا ادا کر دو اور ام المومنین عائشہ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ عمر آپ کو سلام عرض کرتا ہے میرے نام کے ساتھ امیر المومنین نہ کہنا کیونکہ اب میں مومنوں کا امیر نہیں ہوں اور کہنا کہ عمر بن خطاب اس بات کی اجازت مانگتا ہے کہ اپنے صاحبین کے ساتھ دفن کیا جائے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر گئے اور سلام کر کے اندر آنے کی اجازت مانگی جب اندر گئے تو دیکھا کہ ام المومنین بیٹھی ہوئی رو رہی ہیں حضرت ابن عمر نے عرض کیا کہ عمر بن خطاب آپ کو سلام عرض کرتا ہے اور اس بات کی اجازت چاہتا ہے کہ اپنے صاحبین کے ساتھ دفن کیا جائے ام المومنین نے فرمایا کہ وہ جگہ میں نے اپنے واسطے رکھی تھی مگر میں ان کو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں یہ خوشخبری لے

کرحضرت ابن عمر جب اپنے والد کے پاس پہنچے تو لوگوں نے کہا دیکھئے عبداللہ بن عمر آگئے حضرت عمر نے فرمایا مجھ کو اٹھاؤ چنانچہ ایک شخص نے ان کو اپنا سہارا دے کر اٹھایا حضرت عمر نے پوچھا کہ کیا لائے ہو ابن عمر نے کہا وہی جو آپ چاہتے تھے ام المومنین نے اجازت دے دی حضرت عمر نے کہا الحمدللہ اس وقت مجھے کوئی آرزو اس سے زیادہ نہ تھی دیکھو جب میری روح مفارقت کر جائے تو مجھ لے جانا اور ام المومنین سے سلام عرض کرنا اور کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگتا ہے اگر اس وقت بھی وہ میرے لئے اجازت دے دیں تو مجھے (اس روضہ مقدسہ میں) داخل کر دینا ورنہ جہاں اور مسلمانوں کی قبریں ہیں وہاں مجھے بھی دفن کر دینا اسی اثنا میں ام المومنین حفصہؓ مع چند عورتوں کے آگئیں ہم لوگ ان کو آتا ہوا دیکھ کر اٹھ آئے وہ گئیں اور تھوڑی دیر تک روتی رہیں اتنے میں اور مرد آگئے اور انہوں نے اجازت مانگی وہ پردہ میں چلی گئیں ہم لوگ ان کے رونے کی آواز پردہ سے سن رہے تھے لوگوں نے کہا کہ اے امیر المومنین کچھ وصیت کیجئے کسی کو خلیفہ بنا جایئے حضرت عمر نے فرمایا کہ میں خلافت کا مستحق ان لوگوں سے زیادہ کسی کو نہیں سمجھتا کہ جن سے رسول اللہؐ راضی گئے اس کے بعد انہوں نے علی کا اور عثمان کا اور زبیر کا اور طلحہ کا اور سعد کا اور عبدالرحمٰن بن عوف کا نام لیا اور فرمایا کہ عبداللہ بن عمر بھی تمہاری خدمت میں حاضر رہا کرے گا مگر خلافت میں اس کا کچھ حق نہیں ہے اگر سعد خلیفہ بنائے جائیں تو فہوالمراد ورنہ جو شخص خلیفہ بنایا جائے اس کو چاہئے کہ سعد سے مدد کرے کیونکہ میں نے سعد کو نا قابلیت یا خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا یہ حدیث پوری حضرت عثمان کے تذکرہ میں ہو چکی ہے۔

سماک بن حرب نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے اپنے صاحبزادے عبداللہ سے کہا کہ میرا سر تکیہ سے اتار کر زمین پر رکھ دو شاید اللہ میرے اوپر رحم کرے عمر کی خرابی اور عمر کی ماں کی خرابی اگر اللہ عزوجل اس پر رحم نہ کرے جب میں مر جاؤں تو میری آنکھیں بند کر دینا اور مجھے متوسط درجہ کا کفن دینا اگر اللہ کے یہاں میرے لئے کچھ بھلائی ہے تو مجھے اس سے بہتر لباس عنایت کرے گا اور اگر کوئی دوسری حالت ہوئی تو یہ بھی چھن جائے گا اس کے بعد یہ شعر پڑھنے لگے۔

ظلوم لنفسی غیر انی مسلم اصلی الصلوۃ کلھا واصوم

میں سخت گنہگار ہوں صرف یہ ہے کہ مسلمان ہوں نماز پڑھتا ہوں اور روزہ رکھتا ہوں۔

ہمیں ابو محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ام المجتبیٰ علویہ نے خبر دی وہ کہتی تھیں کہ میرے سامنے ابراہیم بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عباد قطن بن نسیر غبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ثابت نے ابو رافع سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابولولو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا اور چکیاں بنایا کرتا تھا مغیرہ ہر روز اس سے چار درہم لیا کرتے تھے ایک مرتبہ ابولولو حضرت عمر کے پاس آیا اور کہا کہ یا امیر المومنین مغیرہ نے مجھ پر بہت بھاری روزینہ باندھ دیا ہے آپ ان سے کہئے کہ کچھ تخفیف کر دیں حضرت عمر نے اس سے کہا خدا سے ڈرو اور اپنے آقا کے ساتھ نیک سلوک کر مگر حضرت عمر کا ارادہ یہ تھا کہ مغیرہ سے مل کر اس کے بارہ میں سفارش کریں لیکن اس بدبخت کو غصہ آگیا اور کہنے لگا کہ عمر کا عدل سب لوگوں پر پھیلا ہوا ہے سوا میرے اسی وقت سے اس کے دل میں امیر المومنین کے قتل کا ارادہ پیدا ہو گیا اس نے آپ کے لئے ایک خنجر بنایا جس میں دو نوکیں تھیں اور اس کو خوب تیز کیا اور زہر میں بجھایا بعد اس کے ہرمزان کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ دیکھو یہ خنجر کیسا ہے ہرمزان نے کہا ہے کہ

میرے نزدیک یہ خنجر ایسا ہے کہ جس کو مارو گے مر جائے گا پس ابولولو حضرت عمر کی گھات میں رہنے لگا چنانچہ ایک روز صبح کی نماز میں حضرت عمر کے پاس پہنچا اور حضرت عمر کے پیچھے ہی کھڑا ہو گیا حضرت عمر کی عادت تھی کہ نماز شروع کرنے سے پہلے کہا کرتے تھے کہ صفیں برابر کر لو عادت کے موافق انہوں نے اس روز بھی کہا بعد اس کے تکبیر تحریمہ کہی کہتے ہی ابولولو نے وہ خنجر ان کے پہلو میں مار دیا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ چھ زخم اس نے لگائے حضرت عمر گر گئے اس بد بخت نے اپنے خنجر سے تیرہ آدمیوں کو اور زخمی کیا جن میں سے سات مر گئے اور چھ اچھے ہو گئے بعد اس کے حضرت عمر اٹھا کر گھر میں لائے گئے۔

بہت لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر نے ابولولو سے کہا تھا کہ میرے لئے ایک چکی بنا دے اور اس نے جواب دیا کہ بہت خوب میں آپ کے لئے ایسی چکی بنا دوں گا کہ تمام شہروں میں اس کا چرچا ہو گا حضرت عمر اس کی اس بات سے چونک اٹھے اور حضرت علی بھی ان کے ساتھ تھے حضرت علی نے کہا اے امیر المومنین وہ آپ کو قتل کی دھمکی دیتا ہے۔

کہا اور ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعمر بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسین بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو عبیداللہ بن موسیٰ نے اسرائیل بن یونس سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کثیر النواء سے انہوں نے ابوعبید مولی ابن عباس سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے میں حضرت علی کے ساتھ تھا کہ یکا یک "ہائے عمر" کی آواز سنی پس حضرت علی کھڑے ہو گئے اور میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور ہم دونوں اس گھر میں آئے جس میں حضرت عمر تھے حضرت علی نے پوچھا یہ کیسی آواز تھی ایک عورت نے کہا کہ طبیب نے حضرت عمر کو نبیذ پلائی وہ نکل گئی پھر دودھ پلایا وہ بھی نکل گیا اور طبیب نے یہ کہا کہ مجھے آپ کے لئے شام کی بھی امید نہیں ہے لہٰذا جو کچھ کرنا ہو کر لیجئے یہ سن کر ام کلثوم واعمراہ (ہائے عمر) کہہ کر رونے لگیں (شرعاً ہائے وائے کر کے رونا ممنوع ہے لیکن بسا اوقات آدمی شدت غم میں مسلوب العقل ہو جاتا ہے اور تکلیف شرع اس سے مرتفع ہو جاتی ہے حضرت ام کلثوم کی اس وقت یہی کیفیت تھی کہ بوجہ فرط غم کے مسلوب العقل ہو گئی تھیں ورنہ ایسا نہ کرتیں۔) ان کے ساتھ کچھ عورتیں اور بھی تھیں وہ بھی رونے لگیں اور تمام مکان رونے کی آواز سے گونج اٹھا حضرت عمر فرمانے لگے کہ اللہ کی قسم! اس وقت اگر مجھے تمام روئے زمین کی چیزیں مل جائیں تو میں اس ہولناک منظر پر جو پیش آنے والا ہے فدیہ کر دوں ابن عباس نے کہا خدا کی قسم میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کو کوئی ہولناک منظر نہ دیکھنا پڑے گا۔

سوائے اس مقدار کے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وان منکم الاوار دھا (تم میں سے کوئی بھی نہیں ہے جس کو جہنم عبور نہ کرنا پڑے مراد اس سے پل صراط کا عبور ہے۔) جہاں تک ہمارا علم ہے آپ امیر المومنین اور امین المومنین اور سید المومنین ہیں کتاب اللہ کے موافق آپ فیصلہ کرتے تھے اور برابری کی تقسیم کرتے تھے (ابن عباس کہتے ہیں کہ) میری یہ بات حضرت عمر کو اچھی معلوم ہوئی سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اے ابن عباس کیا تم میرے لئے اس کی گواہی دیتے ہو ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے اس کو پورے وثوق کے ساتھ بیان کیا حضرت عمر نے میرے شانہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ گواہ رہنا میں نے کہا ہاں ضرور گواہ رہوں گا پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روح مقدس مفارقت کر گئی تو حضرت صہیب نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

ہم کوعبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میری والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو علی بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عمر بن سعید بن ابی حسین نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے حضرت ابن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت عمرؓ کا جنازہ تیار ہوا تو لوگوں نے ان کو گھیر لیا اور دعائے رحمت کرنے لگے میں بھی ان لوگوں میں تھا یکا یک ایک شخص نے آ کر پیچھے سے میرا شانہ پکڑ لیا میں نے دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب تھے انہوں نے حضرت عمر کے لئے دعائے رحمت کرنے کے بعد کہا کہ اے عمر تم نے اپنے بعد کسی کو ایسا نہیں چھوڑا کہ اس کے جیسے نامہ اعمال کی میں خواہش کروں بیشک میں نے اکثر رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ۔ گیا میں اور ابوبکر اور عمر اور نکلا میں اور ابوبکر اور عمر اور آیا میں اور ابوبکر اور عمر (غرض ہر کام میں تم دونوں کو اپنے ساتھ ضرور شریک کرتے تھے) میرا پہلے سے یقین تھا کہ اللہ تم کو بھی ان دونوں کے پاس ہی جائے استراحت عنایت فرمائے گا جب حضرت عمر کی نماز جنازہ مسجد نبوی میں پڑھی گئی اور جس چار پائی پر حضرت رسول اللہؐ کا جنازہ گیا تھا اسی پر ان کا جنازہ بھی گیا اور غسل ان کو ان کے بیٹے عبداللہ نے دیا تھا اور ان کی قبر میں ان کے بیٹے عبداللہ اور عثمان بن عفان اور سعید بن زید اور عبدالرحمٰن بن عوف اترے تھے۔ ابوبکر بن اسمعیل بن محمد بن سعد نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذی الحجہ کی چھبیسویں تاریخ ۲۳ھ کو چہار شنبہ کے دن (صبح کی نماز میں) زخمی کئے گئے اور محرم کی پہلی تاریخ ۲۴ھ کو یک شنبہ کے دن دفن کئے گئے اور آپ کی مدت خلافت دس سال پانچ ماہ اور اکیس دن ہے اور عثمان بن محمد اخنسی نے کہا ہے یہ غلط ہے بلکہ حضرت عمر کی وفات چھبیس ذوالحجہ کو ہوئی اور انتیس ذوالحجہ دوشنبہ کے دن حضرت عثمان کی بیعت کی گئی۔ اور ابن قتیبہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر کو ابولولو نے چھبیسویں ذی الحجہ کو دوشنبہ کے دن زخمی کیا تھا اس کے بعد وہ تین روز زندہ رہے پھر وفات ہوگئی اور حضرت صہیب نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور رسول اللہؐ اور ابوبکر صدیق کے پاس دفن کئے گئے ان کی خلافت کی مدت دس سال چھ مہینہ پانچ دن تھی بوقت وفات ان کی عمر ۶۳ سال تھی بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی عمر پچپن سال تھی مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی اور حسین بن یوحن بن اتویہ بن نعمان باوردی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے فضل بن محمد بن عبدالواحد بن عبدالرحمٰن بیلی اصبہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم احمد بن منصور خلیلی بلخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم علی بن احمد بن محمد خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوسعید ہیثم بن کلیب بن شریح بن معقل شاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعیسیٰ ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے شعبہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے جریر سے انہوں نے معاویہ سے روایت کی کہ میں نے امیر معاویہ کو خطبہ پڑھتے وقت یہ کہتے سنا کہ رسول اللہؐ کی وفات ۶۳ برس کی عمر میں ہوئی اور ابوبکر اور عمرؓ کی بھی۔ اور ہماری عمر بھی ۶۳ برس کی ہے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ چہار شنبہ کو زخمی ہوئے اور پنج شنبہ کو ان کی وفات ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دونوں ہاتھوں سے یکساں کام کرتے تھے اسی طرح بائیں ہاتھ سے بھی کام کرتے تھے ان کی پیشانی پر بال نہ تھے آپ کا قد اس قدر لمبا تھا کہ آپ سب لوگوں سے ایسا بلند معلوم ہوتے گویا آپ سواری پر ہیں۔ واقدی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رنگ چمکتا ہوا سفید تھا جس پر سرخی غالب تھی اور وہ اپنی داڑھی میں زرد رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے ان کا رنگ عام

الرمادہ (نام قحط سالی کا) میں سیاہ ہو گیا تھا وجہ اس کی یہ تھی کہ انہوں نے تمام زمانہ قحط سالی کے لئے گھی اور دودھ کو اپنے اوپر حرام کرلیا تھا اور صرف روغن زیتون پر قناعت کرلی تھی اور سماک نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر کی رفتار ایسی تیز تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی چیز پر سوار ہیں شباہت ان کی قبیلہ بنی سدوس کے لوگوں سے ملتی تھی۔ زر بن حبیش نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں ہاتھوں سے یکساں کام کرتے تھے رنگ گندمی تھا مگر واقدی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر کے رنگ کا گندمی ہونا ہمارے نزدیک غیر معروف ہے شاید ان کو کسی نے زمانہ قحط میں دیکھا ہوگا (اس نے ان کو گندمی رنگ بیان کیا ہے) ابوعمر نے لکھا ہے کہ زر بن حبیش وغیرہ نے حضرت عمر کا رنگ شدت کے ساتھ گندمی بیان کیا ہے اور یہی اہل علم کے نزدیک مشہور ہے حضرت انس نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر خالص مہندی کا خضاب لگایا کرتے تھے حضرت عمر سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے درہ ہاتھ میں رکھنا شروع کیا اور وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نماز تراویح کی اور وہ پہلے شخص ہیں جو امیر المومنین کے لقب سے ملقب ہوئے شعرا نے ان کے مرثیہ بہت موزوں کئے منجملہ ان کے حضرت حسان بن ثابت انصاری کا مرثیہ یہ ہے۔

ثلثة برزوا بفضلهم — نضرهم ربهم اذا نشروا
فليس من مومن له بصر — ينكر تفضيلهم اذا ذكروا
عاشوا بلا فرقة ثلثتهم — واجتمعوا فى الممات اذ قبروا

تین آدمی تھے جو اپنے فضائل کے ساتھ ظاہر ہوئے (یعنی رسول اللہؐ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) تر و تازہ رکھا ان کو ان کے پروردگار نے جب کہ وہ ظاہر ہوئے کوئی مومن صاحب بصیرت ایسا نہیں ہے جو ان تینوں کے فضائل کا منکر ہو۔ یہ تینوں زندگی میں بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے اور موت کے بعد قبر میں پھر مل گئے۔

اور عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل کے جو حضرت عمر بن خطاب کی زوجہ ہیں یہ مرثیہ کہا ہے۔

عين جودى بعبرة و نحيب — لاتملى على الامام النجيب
فجعتنى الممنون بالفارس — المعلم يوم الهياج والتلبيب
عصمة الناس والمعين على — الدهر وغيث المنتاب و لمحروب

اے آنکھ عبرت اور سختی کے ساتھ آنسو بہا امام برگزیدہ کے لئے رونے میں تاخیر نہ کرائے شخص تو نے مجھ کو اس کی خبر غم سنائی جس کی تلوار ملک فارس میں چمکتی تھی اور میدان کارزار کا وہ معلم تھا لوگوں کے لئے جائے پناہ اور مصائب پر لوگوں کی اعانت کرنے والا اور آفت رسیدوں کا فریاد رس تھا۔

۳۸۲۵۔ حضرت عمرؓ بن سالم خزاعی

حضرت عمرؓ بن سالم خزاعی اور بعض لوگ ان کا نام عمرو بتاتے ہیں یہ قبیلہ خزاعہ کی طرف سے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ حکم بن عتبہ نے مقسم سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عمر بن سالم خزاعی جب نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ شعر آپ کے سامنے پڑھا۔

لاھم انی ناشد محمدا حلف ابینا و ابیہ الا تلدا

اس کے ساتھ اور شعر بھی تھے ہم ان کو عمرو بن سالم کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا نام عمرو بتایا ہے میں کہتا ہوں کہ ابونعیم کا قول صحیح ہے اور ابن مندہ کے قول میں غلطی ہوگئی ہے۔

۳۸۲۶۔ حضرت عمرؓ بن سراقہ قرشی

حضرت عمرؓ بن سراقہ بن معتمر بن انیس قریشی عدوی۔ غزوۂ بدر میں یہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن سراقہ دونوں شریک تھے اور مصعب نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عمرو بن سراقہ ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابن اسحاق وغیرہ نے بہت سندوں کے ساتھ ان کا نام عمر بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے عمر ہی کے نام میں ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۸۲۷۔ حضرت عمرؓ بن سعد انماری ابو کبشہ

حضرت عمرؓ بن سعد انماری۔ کنیت ان کی ابو کبشہ تھی۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے عمر بن سعد بیان کیا ہے اور بعض نے سعد بن عمر اور بعض نے عمرو بن سعد۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ آئندہ اس سے زیادہ لکھیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۲۸۔ حضرت عمرؓ بن سعد سلمی

حضرت عمرؓ بن سعد سلمی۔ مطین نے ان کا تذکرہ وحدان میں لکھا ہے مگر اس میں اعتراض ہے یہ ابونعیم نے کہا ہے ہم کو ابوموسیٰ حافظ نے اپنی سند کے ساتھ اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن یحییٰ امری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے محمد بن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے جعفر بن زبیر سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم نے زیاد بن عمر بن سعد سلمی کو عروہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کرتے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے باپ اور دادا نے جو جنگ خیبر میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے بیان کیا دونوں کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ ظہر کی نماز پڑھائی پھر ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے اور دیت کا قصہ بیان کیا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۲۹۔ حضرت عمرؓ بن سفیان قرشی

حضرت عمرؓ بن سفیان بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ اسود بن سفیان کے بھائی اور ابی سلمہ بن عبدالاسد کے بھتیجے ہیں ان مہاجرین میں سے ہیں جنہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۳۸۳۰۔ حضرت عمرؓ بن ابی سلمہ قرشی

حضرت عمرؓ بن ابی سلمہ بن عبدالاسد قرشی مخزومی رسول اللہؐ کے ربیب تھے کیونکہ ان کی والدہ حضرت ام سلمہ ہیں جو نبیؐ کی

زوجہ تھیں۔ان کا تذکرہ اس کے قبل ان کے باپ عبداللہ بن عبدالاسد کے ذکر میں ہو چکا۔ان کنیت ابوحفص ہے ۲ ہجری میں حبشہ میں پیدا ہوئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ کی وفات کے دن یہ نو برس کے تھے اور غزوۂ خندق میں یہ اور ابن زبیر حسان بن ثابت انصاری کے گھر میں تھے۔جنگ جمل میں حضرت علی کے ساتھ شریک ہوئے۔حضرت علی نے ان کو بحرین اور فارس کا عامل مقرر کیا تھا۔عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں ۸۳ ہجری میں مدینہ میں وفات پائی۔رسول اللہؐ سے بہت حدیثیں انہوں نے روایت کیں ان سے سعید بن میسب اور ابوامامہ سہل بن حنیف اور عروہ بن زبیر نے روایت کی ہے۔

ہم کو اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن صباح ہاشمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاعلی نے معمر سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے روایت کی کہ عمر بن ابی سلمہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت نبیؐ کے سامنے کچھ کھانا رکھا ہوا تھا آپ نے فرمایا اے بیٹے آؤ اور بسم اللہ پڑھو اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۳۱۔حضرت عمرؓ بن عامر سلمی

حضرت عمرؓ بن عامر سلمی۔انہوں نے ایک مسئلہ نبیؐ سے پوچھا تھا ان سے سلمہ یعنی ابوعبدالحمید نے روایت کی ہے۔محمد بن احمد بن سلام نے یحییٰ بن ورد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عدی بن فضل نے عثمان بتی سے انہوں نے عبدالحمید بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمر بن عامر سلمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ چکنے کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھو کیونکہ آفتاب شیطان کے دوسینگوں کے ساتھ طلوع کرتا ہے پھر جب آفتاب بلند ہو جائے تو نماز پڑھو نماز مقبول ہوگی پھر دو پہر تک نماز پڑھنے کی اجازت ہے یہاں تک کہ آفتاب سمت الراس پر آ جائے تو نماز موقوف کر دو پھر جب زوال ہو جائے تو نماز پڑھو نماز مقبول ہوگی پھر عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے کیونکہ آفتاب شیطان کے دوسینگوں کے درمیان میں غروب ہوتا ہے بعد غروب کے پھر نماز پڑھو نماز مقبول ہوگی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو ذکر کیا ہے اور اسی حدیث کو بعینہ بروایت یحییٰ بن ورد نقل کیا ہے حالانکہ اس میں غلطی ہے۔نماز کا مسئلہ پوچھنے کا واقعہ (عمر بن عامر کا نہیں ہے بلکہ) عمرو بن عنبسہ سلمی کا ہے یہ حدیث انہیں کی روایت سے مشہور ہے۔اس کو ابوامامہ باہلی نے اور ابوادریس خولانی وغیرہ نے روایت کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ہمیں احمد بن محمد بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قاضی ابوبکر دینوری نے بذریعہ اپنے خط کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن مہاجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ورد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے عدی بن فضل سے انہوں نے عثمان بتی سے انہوں نے عبدالحمید بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن عنبسہ سلمی سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے نماز کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ نماز صبح کی پڑھ چکنے کے بعد الی آخر الحدیث۔

۳۸۳۲۔ حضرت عمرؓ بن عبیداللہ بن ابی زکریا

حضرت عمرؓ بن عبیداللہ بن ابی زکریا۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ ان کی حدیث ابوضمرہ یعنی انس بن عیاض نے حارث بن ابی ذباب سے انہوں نے عمر بن عبیداللہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ سے ایک مرتبہ نماز مغرب میں سہو ہو گیا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۳۳۔ حضرت عمرؓ بن عکرمہ بن ابی جہل

حضرت عمرؓ بن عکرمہ بن ابی جہل بن ہشام مخزومی۔ جنگ یرموک میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں جنگ اجنادین میں۔

۳۸۳۴۔ حضرت عمرؓ بن عمرو لیثی

حضرت عمرؓ بن عمرو لیثی۔ بعض لوگ ان کا نام عبید بن عمرو بیان کرتے ہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کی حدیث قرۃ بن خالد سے مروی ہے انہوں نے سہل بن علی نمیری سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے فتح مکہ کے وقت عمر بن عمرو لیثی کے عقد میں پانچ عورتیں تھیں نبیؐ نے انہیں حکم دیا کہ ان میں سے ایک عورت کو طلاق دے دیں۔ اس حدیث کو عبدالوہاب بن عطاء نے قرہ بن خالد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا یہ حدیث میں نے عبید بن عمر سے سنی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۳۵۔ حضرت عمرؓ بن عمیر انصاری

حضرت عمرؓ بن عمیر بن عدی بن نابی۔ انصاری سلمی ثعلبہ بن غنمہ بن عدی بن نابی اور عبس بن عامر بن عدی کے چچازاد بھائی ہیں چند غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۳۸۳۶۔ حضرت عمرؓ بن عوف نخعی

حضرت عمرؓ بن عوف نخعی۔ بعض لوگوں نے ان کا نام عمرو بیان کیا ہے ان کا تذکرہ محمد بن اسمٰعیل نے صحابہ میں لکھا ہے یہ ابن مندہ کا قول تھا مالک بن عامر نے ابن سعدی سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ہجرت کا حکم اس وقت تک عام رہے گا جب تک کہ کفار لڑتے رہیں گے۔ معاویہ بن ابی سفیان اور عمرو بن عوف نخعی اور عبداللہ بن عمرو بن عاص نے بیان کیا ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ہجرت دو قسم کی ہوتی ہے ایک ہجرت یہ ہے کہ گناہوں کو ترک کر کے عبادت کی طرف رجوع کرے دوسری ہجرت یہ ہے کہ اپنا وطن چھوڑ کر اللہ اور رسول کی خدمت میں آئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن اسماعیل نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ان کا نام عمر بیان کیا ہے مگر اس میں کلام ہے ابونعیم نے وہ حدیث بھی ذکر کی ہے جو ابن مندہ نے بیان کی ہے اور ابوعمر نے بھی ہجرت والی حدیث لکھی ہے اور بجائے عمرو بن عوف کے عبدالرحمٰن بن عوف کا نام روایت کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس بارہ میں راویوں کا اختلاف ہے واللہ اعلم۔

۳۸۳۷۔ حضرت عمرؓ بن غزیہ

حضرت عمرؓ بن غزیہ۔ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی۔ محمد بن سائب کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے عمر بن غزیہ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میں نے ایک عورت سے کھجوروں کی خریداری کا معاملہ کیا اور اس کو اپنے گھر بلایا جب وہ آئی اور تنہائی میں مجھ سے ملی تو میں نے سوا جماع کے اس کے ساتھ سب کچھ کیا رسول اللہؐ نے فرمایا پھر کیا کیا انہوں نے کہا پھر میں نے غسل کیا اور نماز پڑھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اقم الصلوۃ طرفی النہار (حاصل مطلب پوری آیت کا یہ ہے کہ نماز سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں) عمر نے پوچھا کہ یارسول اللہؐ یہ میرے لئے خاص ہے یا تمام لوگوں کے لئے آپ نے فرمایا تمام لوگوں کے لئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ عمر بن غزیہ انصاری بیعت عقبہ کے شرکا میں سے ہیں اور انہوں نے حدیث مذرکی روایت میں ان کا نام بجائے عمر کے عمرو روایت کیا ہے اور حق بھی یہی ہے ابن مندہ نے بھی ان کا تذکرہ عمر کے نام میں کیا ہے مگر یہاں ان سے غلطی ہوگئی ہے۔ مگر حق ابونعیم کے ساتھ ہے۔ عمر اور عمرو میں اکثر اشتباہ ہوجاتا ہے۔

۳۸۳۸۔ حضرت عمرؓ بن لاحق

حضرت عمرؓ بن لاحق۔ یہ نبیؐ کے صحابی تھے ان سے حسن بن ابی الحسن نے روایت کی ہے کہ عورت کی شرمگاہ مس کرنے سے وضو کی ضرورت نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۳۹۔ حضرت عمرؓ بن مالک بن عتبہ بن نوفل زہری

حضرت عمرؓ بن مالک بن عتبہ بن نوفل زہری۔ فتح دمشق میں شریک تھے اور فتح جزیرہ انہیں کے ہاتھوں پر ہوئی۔ اس سے زیادہ ان کا حال معلوم نہیں۔

۳۸۴۰۔ حضرت عمرؓ بن مالک بن عقبہ

حضرت عمرؓ بن مالک بن عقبہ بن نوفل بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا اور فتح دمشق میں شریک تھے اور فتوحات جزیرہ میں بھی شریک تھے۔ سیف بن عمر نے ابوعثمان سے انہوں نے خالد اور عبادہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے فتح دمشق کے بعد حضرت ابوعبیدہ کے پاس حضرت عمر کا خط آیا کہ عراق کا لشکر عراق بھیج دو۔ اور سیف نے محمد اور طلحہ اور مہلب اور عمرو اور سعید سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جب ہاشم بن عتبہ جلولاء سے مدائن واپس آئے اور اس وقت اہل جزیرہ ہرقل کی مدد بمقابلہ اہل حمص کرنے کے لئے لشکر جمع کر رہے تھے تو حضرت سعد نے اس حال کی اطلاع امیرالمومنین حضرت عمر کو دی انہوں نے لکھا کہ عمر بن مالک بن عقبہ بن نوفل بن عبد مناف کو کچھ لشکر دے کر ان پر بھیج دو چنانچہ وہ لشکر لے کر گئے اور جو لوگ وہاں جمع تھے ان کا محاصرہ کرلیا یہاں تک کہ وہ لوگ جزیہ دینے پر راضی ہوگئے پھر وہ مقام قرقیسا میں گئے وہاں کے لوگوں نے بھی جزیہ پر مصالحت کرلی۔ یہ سب حال حافظ ابوالقاسم دمشقی نے تاریخ دمشق میں لکھا ہے۔

۳۸۴۱۔ حضرت عمرؓ بن مالک انصاری

حضرت عمرؓ بن مالک انصاری۔ مصر میں رہتے تھے۔ ان کا ذکر طبرانی وغیرہ نے کیا ہے ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوزید غانم بن علی اور عبدالکریم بن علی اور ابوبکر محمد بن احمد صغیر اور ابوبکر محمد بن ابی القاسم قرافی اور ابوغالب احمد بن عباس نے خبر دی یہ سب لوگ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ریذہ نے خبر دی۔ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن سہل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے یزید ابن ابی حبیب سے انہوں نے لہیعہ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عمر بن مالک انصاری کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے لوگو میں تمہیں تین باتوں کا حکم دیتا ہوں اور تین باتوں سے منع کرتا ہوں میں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور سب مل کر خدا کی اطاعت کرو یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے اور جو لوگ تم پر حاکم ہوں خدا کے حکم سے ان کی خیر خواہی کرو اور منع کرتا ہوں بے فائدہ گفتگو سے اور سوال کرنے سے اور مال کے ضائع کرنے سے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ اور عمر بن محمد بن حسن اسدی نے اپنے والد سے انہوں نے نصر سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے عمر بن مالک سے روایت کی ہے وہ رسول اللہؐ کے صحابی تھے کہتے تھے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص اللہ کے لئے مسجد بناتا ہے اللہ اس کے لئے ایک گھر جنت میں بناتا ہے۔ اس حدیث کو سفیان نے علی بن زید سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن مالک یا مالک بن عمرو ہے اور ہشیم نے علی سے اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے ان کا نام عمرو بن مالک بیان کیا ہے۔

۳۸۴۲۔ حضرت عمرؓ بن معاویہ غاضری

حضرت عمرؓ بن معاویہ غاضری۔ ان کی حدیث میں اختلاف ہے ان سے ابن عائذ نے روایت کیا ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے پاس گھٹنے سے گھٹنا ملائے ہوئے بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا یا نبی اللہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کے پاس خیرات کرنے کو کچھ مال نہ ہو نہ اسے فی سبیل اللہ جہاد کرنے کی قوت ہو وہ لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے جہاد کرتے ہوئے صدقہ دیتے ہوئے دیکھتا ہے مگر خود کچھ نہیں کرسکتا آپ نے فرمایا وہ اچھی بات کیا کرے اور بدگوئی چھوڑ دے اللہ اس کو اسی سے ان لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل کرے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۸۴۳۔ حضرت عمرؓ بن یزید خزاعی

حضرت عمرؓ بن یزید خزاعی کعبی۔ نبیؐ کی صحبت میں رہے تھے اور آپ کی یہ حدیث ان کو یاد تھی کہ قبیلہ اسلم کو خدا ہر آفت سے سوا موت کے بچائے اور قبیلہ غفار کو اللہ بخش دے اور کوئی قبیلہ انصار کے قبیلہ سے افضل نہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۴۴۔ (الف) حضرت عمرؓ یمانی

حضرت عمرؓ یمانی۔ یہ ابن قانع کا قول ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ شہر بن حوشب سے انہوں نے عمر سے روایت کی

ہے کہ وہ کہتے تھے میں یمن کا رہنے والا ایک شخص تھا قریش سے میری حلف کی دوستی تھی مجھے ابوسفیان نے قاصد بنا کر نبیؐ کے پاس بھیجا تھا مجھے اسلام بہت پسند آیا چنانچہ میں مسلمان ہو گیا۔ ان کا تذکرہ ابو عالی غسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۳۸۴۴۔ (ب) حضرت عمرؓ یمانی

حضرت عمرؓ یمانی۔ یہ یمانی ہیں۔ یہ ابن قانع کا قول ہے۔ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ شہر بن حوشب سے انہوں نے عمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ ابوسفیان نے مجھے بطور برا ول رسول اللہؐ کے پاس بھیجا آپؐ نے مجھ پر اسلام پیش کیا میں نے اسلام قبول کر لیا۔ ان کا تذکرہ ابوعلی غسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۳۸۴۵۔ حضرت عمروؓ بن ابی اثاثہ

حضرت عمروؓ بن ابی اثاثہ۔ عمرو: عین کے فتحہ اور میم کے سکون کے ساتھ اور اس کے آخر پر واو ہے یہ عمرو بن ابی اثاثہ بن عبدالعزیٰ بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب ہیں۔ یہ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ ان کی والدہ نابغہ بنت حرملہ ہیں۔ یہ عمرو بن عاص کے اخیافی بھائی ہیں۔ عمرو بن اثاثہ کے نام ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۸۴۶۔ حضرت عمروؓ بن احوص

حضرت عمروؓ بن احوص بن جعفر بن کلاب۔ جشمی' کلابی ہیں۔ ابوعمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب نہیں بیان کیا۔ ان دونوں نے صرف اتنا کہا ہے کہ عمرو بن احوص جشمی ہیں۔ ان سے ان بیٹے سلیمان نے حدیث روایت کی ہے۔ ہمیں اسماعیل اور ابراہیم وغیر ہمانے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن عیسی سے روایت کر کے خبر دی وہ انہوں نے کہا کہ ہم سے ہناد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے ابواحوص نے شبیب بن غرقدہ سے انہوں نے سلیمان بن عمرو بن احوص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ کو سنا آپؐ حجۃ الوداع میں فرما رہے تھے کہ کون سا دن حرمت والا ہے یہ آپؐ نے تین بار فرمایا۔ لوگوں نے کہا کہ حج اکبر کا دن۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے خون' تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم میں ایسی محترم ہیں جیسے تمہارا یہ دن محترم ہے تمہارے اس مہینے میں' تمہارے اس شہر میں' آگاہ رہو کہ کوئی شخص اپنی ذات کے سوا کسی اور کا ضامن نہیں ہو سکتا۔ آگاہ رہو کہ باپ بیٹے کا اور نہ بیٹا باپ کا ضامن ہو سکتا ہے۔ آگاہ رہو کہ شیطان تمہارے اس شہر میں اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ لیکن عنقریب اسکی اطاعت کی جائیگی ایسے اعمال میں جنکو تم حقیر خیال کرتے ہو۔ اور وہ اس پر راضی ہوگا۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعمر کا یہ کہنا کہ یہ جشمی کلابی ہیں۔ میں اس کو نہیں جانتا کیونکہ ان کے نسب میں کلاب تک جشم نہیں ہیں اور نہ ہی کلاب کے بعد یہ تو احوص بن جعفر بن کلاب ہیں اور یہ نسب مشہور ہے۔ شاید کہ یہ جشم کے حلیف ہوں تو ان کی طرف منسوب کر دیئے گئے ہوں۔

۳۸۴۷۔ حضرت عمروؓ بن احیحہ

حضرت عمروؓ بن احیحہ بن جلاح، انصاری۔ اس نسب کو ہم بیان کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن ابی حاتم نے ان لوگوں میں لکھا ہے جنہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے انہوں نے خزیمہ بن ثابت سے بھی روایت کی ہے ان سے عبداللہ بن علی بن سائب نے روایت کی ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی اس لئے کہ عمرو بن احیحہ اخیافی بھائی ہیں عبدالمطلب بن ہاشم کے کیونکہ ہاشم بن عبدمناف کے نکاح میں سلمی بنت زید تھیں جو قبیلہ بنی عدی بن نجار سے تھیں جب ہاشم کا انتقال ہوا تو سلمٰی سے احیحہ بن جلاح نے نکاح کیا ان سے عمرو بن احیحہ پیدا ہوئے لہٰذا یہ عمرو بن احیحہ عبدالمطلب کے اخیافی بھائی ہوئے پس یہ امر قرین قیاس نہیں ہے کہ جو شخص حضرت کے دادا کا معاصر ہو وہ آپ سے یا حضرت خزیمہ سے روایت کرے۔ ممکن ہے کہ یہ شخص عمرو بن احیحہ کے بیٹے ہوں اور ان کا نام بھی عمرو ہو اور اپنے دادا کی طرف منسوب کر دیئے گئے ہوں ورنہ ابن ابی حاتم نے جو کچھ لکھا ہے وہ یقیناً غلط ہے اس میں کچھ شک نہیں۔

۳۸۴۸۔ حضرت عمروؓ بن اخطب انصاری

حضرت عمروؓ بن اخطب۔ کنیت ان کی ابوزید تھی انصاری ہیں۔ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ بنی حارث بن خزرج سے ہیں اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ نہ اوس سے نہ خزرج سے ہیں ہم انشاءاللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا تذکرہ پورا لکھیں گے۔ انہوں نے نبیؐ کے ساتھ کئی غزوہ کئے اور رسول اللہؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور ان کو خوبصورتی کی دعا دی تھی ہمیں خطیب عبداللہ بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو نقیب طراد بن محمد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے اگر چہ سماع نہیں ہے ہمیں حسن بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بن عبید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوخیثمہ یعنی زہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسن بن شقیق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابونہیک ازدی نے عمرو بن اخطب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہؐ نے پینے کے لئے پانی مانگا تو میں پانی لایا اس میں بال پڑا ہوا تھا میں نے وہ بال نکال لیا اور پانی آپ کو دے دیا آپ نے فرمایا یا اللہ اس کو جمال عنایت کر۔ ابونہیک کہتے ہیں (اس دعا کا اثر یہ تھا کہ) میں نے ان کو ترانوے برس سے زیادہ کی عمر میں دیکھا ان کے سر میں اور ڈاڑھی میں کوئی بال سفید نہ تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی عمر سو سے متجاوز ہو گئی تھی اور ان کے سر اور ڈاڑھی میں صرف چند بال سفید تھے۔ یہ عمرو دادا ہیں عزرہ بن ثابت کے ان سے انس بن سیرین نے اور ابوالخلیل نے اور علباء بن احمر نے اور تمیم بن حویص وغیرہم نے روایت کی ہے انہوں نے خاتم نبوت کی زیارت کی تھی کہتے وہ ایسی تھی جیسے سیاہ گھنڈی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۴۹۔ حضرت عمروؓ بن اراکہ

حضرت عمروؓ بن اراکہ۔ بعض لوگ ان کو ابن ابی اراکہ کہتے ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ حسن بصری نے روایت کی ہے کہ عمرو بن اراکہ زیاد کے ساتھ تخت پر بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص اس کے سامنے آیا جس نے جھوٹی

گواہی دی تھی زیاد نے کہا اللہ کی قسم میں تیری زبان کاٹ ڈالوں گا عمرو نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو مثلہ کی ممانعت کرتے ہوئے اور صدقہ کا حکم دیتے ہوئے سنا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۵۰۔ حضرت عمروؓ بن ابی الاسد

حضرت عمروؓ بن ابی الاسد۔ حسن بن سفیان اور بغوی وغیرہما نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعمرو بن حمدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حرب مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر عبدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن عمر نے ابن شہاب سے انہوں نے عمرو بن ابی الاسد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کو دیکھا کہ صرف ایک چادر اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور اس چادر کے دونوں سرے آپ نے اپنے شانوں پر ڈال لئے تھے اس حدیث کو عیاش دوری نے اور علی بن حرب نے اور ابوکریب نے محمد بن بشر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس میں محمد بن بشر سے غلطی ہوگئی ہے صحیح وہی ہے جو ابواسامہ وغیرہ نے عبیداللہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ بن عبدالاسد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر انہوں نے ان کا نام عمرو بن اسود بیان کیا ہے اور محمد بن بشر کی حدیث ان کے متعلق روایت کی گئی ہے۔

۳۸۵۱۔ حضرت عمروؓ بن اسود بن عامر

حضرت عمروؓ بن اسود بن عامر۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ابن دباغ نے ان کا تذکرہ ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے مختصر لکھا ہے۔

۳۸۵۲۔ حضرت عمروؓ بن اسود عنسی

حضرت عمروؓ بن اسود عنسی۔ ابن ابی عاصم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالیمان نے ابوبکر بن ابی مریم سے انہوں نے حکیم بن عمیر اور ضمرہ بن حبیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ دونوں حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے فرمایا جس شخص کو اس بات کی خواہش ہو کہ رسول اللہؐ کی روش اپنی آنکھوں سے دیکھے اس کو چاہیے کہ عمرو بن اسود کی روش کو دیکھ لے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ عمرو صحابی نہیں ہیں بلکہ وہ صحابہ اور تابعین سے حدیث کی روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوالقاسم دمشقی نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو ہے مگر بعض لوگ عمیر بن اسود کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوعیاض ہے اور بعض لوگ یعنی ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں قبیلہ عنس کے اور شہر حمص کے رہنے والے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے مقام داریا میں سکونت اختیار کی تھی۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب اور عبادہ اور ابن مسعود وغیرہم سے روایت کی ہے اس کے بعد انہوں نے حضرت عمر کا قول

ان کی بابت بیان کیا ہے، جو ہم لکھ چکے ہیں ان کا تذکرہ ابن ابی عاصم نے صحابہ میں لکھا ہے۔

۳۸۵۳۔ حضرت عمروؓ بن اسود

حضرت عمروؓ بن اسود۔ سعید قریشی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ شریح بن عبید حضرمی نے حارث بن حارث سے انہوں نے عمرو بن اسود ابوامامہ سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا قریش کے پیشواؤں میں سے جو لوگ اچھے ہوں گے وہ تمام دنیا کے پیشواؤں سے بہتر ہوں گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تینوں تذکرہ میں لکھ چکا ہوں مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ تینوں ایک ہی ہیں یا جدا جدا ہیں تینوں تذکروں کو ابونعیم نے ذکر کیا ہے لیکن انہوں نے کوئی نسب ذکر کیا نہ اور کوئی چیز ایسی بیان کی جس سے کوئی فیصلہ ان کے ایک یا جدا جدا ہونے کا ہو سکے باقی رہیں ہر تذکرہ کی حدیثیں تو ممکن ہے ایک ہی شخص سے کئی کئی حدیثیں مروی ہوں واللہ اعلم۔

۳۸۵۴۔ حضرت عمروؓ بن اقیش

حضرت عمروؓ بن اقیش۔ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے ان سے حضرت ابوہریرہ نے روایت کی ہے یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے کچھ پوچھا تھا ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کر کے خبر دی کہ عمرو بن اقیش رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے زمانہ جاہلیت میں ان کے گھرانے میں سے کوئی شخص قتل ہو گیا تھا لہٰذا یہ قاتل سے انتقام لئے بغیر اسلام لانا پسند نہ کرتے تھے پس یہ احد کے دن (مدینہ) آئے اور پوچھا کہ میرے چچا کے بیٹے کہاں ہیں لوگوں نے کہا احد میں ہیں انہوں نے (نام لے کر) پوچھا فلاں فلاں لوگ کہاں ہیں لوگوں نے کہا احد میں ہیں پس انہوں نے اپنا لباس پہنا اور گھوڑے پر سوار ہو کر احد کی طرف روانہ ہوئے جب (وہاں پہنچے تو اور) مسلمانوں نے ان کو دیکھا تو (ان کو کافر سمجھ کر) کہا کہ اے عمرو ہم سے الگ رہو اور انہوں نے کہاں میں ایمان لے آیا ہوں پس انہوں نے قتال شروع کیا یہاں تک کہ زخمی ہو گئے اور گھر میں اٹھا کے لائے گئے۔ حضرت سعد بن معاذ ان کو دیکھنے گئے تو انہوں نے ان کی بہن سے پوچھا کہ ان سے پوچھو کہ محض حمیت جاہلیت کی وجہ سے انہوں نے قتال کیا یا ان لوگوں کی کسی بات پر ان کو غصہ آ گیا تھا کہ اس سبب سے لڑے یا محض اللہ و رسول کے لئے انہوں نے جہاد کیا (چنانچہ ان کی بہن نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں محض اللہ اور رسول کے لئے لڑا اس کے بعد ان کی وفات ہو گئی یہ ایسے جنتی ہیں کہ انہوں نے ایک وقت کی بھی نماز نہیں پڑھی) ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۸۵۵۔ حضرت عمروؓ بن امیہ قرشی

حضرت عمروؓ بن امیہ بن حارث بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب قریشی اسدی۔ والدہ ان کی زینب بنت خالد بن عبد مناف بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تھیں۔ یہ زبیر کا قول ہے انہوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور وہیں وفات پائی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۸۵۶۔ حضرت عمروؓ بن امیہ بن خویلد ضمری

حضرت عمروؓ بن امیہ بن خویلد بن عبداللہ بن ایاس بن عبید بن ناشرہ بن کعب بن جدی بن ضمرہ بن بکر عبد مناۃ بن کنانہ، کنانی، ضمری۔ کنیت ان کی ابوامیہ ہے۔ ان کو نبیؐ نے (ایک مرتبہ) تنہا کفار قریش کے پاس جاسوس بنا کر بھیجا تھا چنانچہ یہ وہاں سے حضرت خبیب کی نعش مبارک بھی اس لکڑی سے اتار کر لے آئے تھے جس پر انہیں صلیب دی گئی تھی اور (ایک مرتبہ) آپ نے انہیں نجاشی کے ہاں وکیل بنا کر بھیجا تھا چنانچہ انہوں نے وہاں آپ کا نکاح ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے ساتھ کر دیا تھا۔ اسلام ان کا قدیم تھا پہلے انہوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی بعد ازاں مدینہ کی طرف ہجرت کی سب سے پہلا غزوہ ان کا بیر معونہ تھا۔ یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا کہ یہ غزوہ بدر اور احد میں مشرکوں کی طرف سے شریک تھے اور احد میں جب مشرک لوٹ کر جانے لگے تو یہ اسلام لے آئے رسول اللہؐ ان کو اکثر کاموں پر متعین فرمایا کرتے تھے یہ عرب کے شریف اور جوانمرد لوگوں میں سے تھے۔ سب سے پہلا غزوہ ان کا بیر معونہ تھا اسی غزوہ میں اولاد عامر نے ان کو گرفتار کر لیا تھا پس عامر نے (ان سے) کہا کہ میری والدہ کے ذمہ ایک غلام کا آزاد کرنا ضروری تھا لہذا تم کو میں ان کی طرف سے آزاد کرتا ہوں اور اس نے ان کی پیشانی کے بال کتر لئے۔ ان کو رسول اللہؐ نے نجاشی کے پاس دعوت اسلام کے لئے ۶ ہجری میں بھیجا تھا اور ایک خط بھی نجاشی کے نام ان کے ہاتھ بھیجا تھا پس نجاشی اسلام لائے نجاشی سے انہوں نے یہ بھی کہا کہ ام حبیبہ کا نکاح رسول اللہؐ کے ساتھ کر دیجئے اور ان کو اور نیز تمام مسلمانوں کو جو آپ کے ملک میں ہیں حضرت کی خدمت میں بھیج دیجئے۔ ان سے ان کے بیٹوں یعنی جعفر اور فضل اور عبداللہ نے اور ان کے بھتیجے زبرقان بن عبداللہ بن امیہ نے احادیث کی روایت کی ہے۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ہمیں احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی اسماعیل بن ابی الحسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسلم یعنی محمد بن علی بن مہریز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو مامون بن ہارون بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن عیسیٰ بن حمدان طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن شہاب نے جعفر بن عمرو بن امیہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے نبیؐ کو دیکھا آپ نے بکری کا گشت کھانے کے بعد بغیر وضو کئے ہوئے نماز پڑھی۔ ان کی وفات حضرت معاویہ کی خلافت کے آخر زمانہ میں قبل ۶۰ ہجری کے ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

جدی: جیم کے ضمہ اور دال مہملہ کے فتحہ کے ساتھ اور آخر پر یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں۔

۳۸۵۷۔ حضرت عمروؓ بن امیہ دوسی

حضرت عمروؓ بن امیہ دوسی، جعفر مستغفری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ زیاد بکائی نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے زہری سے روایت کی ہے کہ عمرو بن امیہ دوسی نے کہا میں کعبہ مکرمہ میں داخل ہوا تو مجھے قریش کے کچھ لوگ ملے اور انہوں نے کہا کہ خبردار محمد (ﷺ) سے نہ ملنا اور ان کی بات نہ سننا ورنہ تم ان کے فریب میں آ جاؤ گے اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ ان کا

تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ قصہ عمرو بن طفیل کے نام سے مشہور ہے۔

۳۸۵۸۔ حضرت عمروؓ جدابی امیہ

حضرت عمروؓ۔ ابوامیہ بن عبداللہ کے دادا تھے۔ یعقوب بن محمد مدنی نے ابوامیہ بن عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جبریل نے مجھے ہریسہ نامی ایک مرکب غذا بنا کر کھلائی جس سے میری کمر میں قوت زیادہ ہوگئی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۵۹۔ حضرت عمروؓ بن اوس ثقفی

حضرت عمروؓ بن اوس ثقفی۔ طائف میں فروکش تھے۔ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے ان سے ان کے بیٹے عثمان نے روایت کی ہے بعض لوگوں نے ان کا نام عبداللہ بیان کیا ہے مگر صحیح عمرو ہے۔ ولید بن مسلم نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلیٰ طائفی سے انہوں نے عثمان بن عمرو بن اوس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں قبیلہ ثقیف کے وفد کے ساتھ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوا تھا حضرت روزانہ بوقت شب ہماری فرودگاہ میں تشریف لایا کرتے تھے اور ہم سے باتیں کیا کرتے تھے کہ ایک روز وقت معمول سے کچھ دیر کر کے تشریف لائے اور فرمایا کہ آج میرا وظیفہ دیر میں ختم ہوا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۶۰۔ حضرت عمروؓ بن اوس بن عتیک

حضرت عمروؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر بن زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی زعوراعبدالاشہل کے بھائی تھے اور عمرو مالک اور حارث فرزندان اوس کے بھائی تھے۔ احد وخندق اور اس کے بعد کے غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے۔ جسر ابی عبید کے واقعہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۸۶۱۔ حضرت عمروؓ بن ابی اویس قریشی

حضرت عمروؓ بن ابی اویس بن سعد بن ابی سرح بن حارث بن حارث بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قریشی عامری ہیں۔ جنگ یمامہ میں شہید کئے گئے تھے۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔ ہمیں اس بات کی خبر ابوجعفر نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی اور کہا ہے کہ یہ عمرو بن ابی اوس ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ عمر بن ابی اوس بن سعد ہیں۔ واللہ اعلم

۳۸۶۲۔ حضرت عمروؓ بن اہتم

حضرت عمروؓ بن اہتم۔ اہتم کا نام سنان بن سمی بن سنان بن خالد بن منقر بن عبید بن مقاعس۔ مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی منقری۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ شخص اہتم کے بیٹے نہیں بلکہ خود اہتم ہیں نام اہتم کا سنان بن خالد بن سمی تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ قیس بن عاصم نے سنان کو کمان ماری تھی جس سے ان کا منہ پھٹ گیا تھا اس سبب سے

لوگ ان کو اہتم کہتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ منہ نہیں بلکہ ان کے دانت ٹوٹ گئے تھے قیس بن عاصم نے جوان کو مارا اس کا واقعہ یوں ہے کہ قیس قبیلہ بنی سعد بن زید مناۃ بن تمیم کے سردار تھے ان کے اور اہتم کے درمیان میں عبد یغوث بن وقاص بن صلائہ حارثی کی بابت جب کہ عصمہ تیمی ان کو قید کر کے لائے کچھ اختلاف ہوا پس قیس نے اہتم کو مارا۔ جسے ان کا منہ ٹوٹ گیا۔ ان کی والدہ فذلی بن اعبد کی بیٹی تھیں۔ کنیت ان کی ابوربعی تھیں نبیؐ کے پاس اپنی قوم بنی تمیم کے سرداروں کے ساتھ ۹ ہجری میں وفد بن کر آئے تھے اس وفد میں زبرقان بن بدر اور قیس بن عاصم وغیرہ بھی تھے یہ سب لوگ اسلام لائے زبرقان نے کچھ کلمات فخریہ کہے کہ یارسول اللہ میں قبیلہ بنی تمیم کا سردار ہوں اور ان میں میرا اثر ہے میں ان میں بہت ذی وجاہت ہوں اخذ ومنع کا اختیار مجھے حاصل ہے اور یہ عمرو بن اہتم اس بات سے واقف ہیں عمرو نے کہا یارسول اللہ یہ شخص بڑا جھگڑالو ہے اپنی بات کی پچ بہت کرتا ہے زبرقان نے کہا یارسول اللہ اللہ کی قسم یہ جھوٹا ہے یہ حاسدانہ گفتگو کر رہا ہے عمرو نے کہا (اے زبرقان) میں تیرے اوپر حسد کروں گا خدا کی قسم تیرا ننہال بڑا لئیم ہے تو نو دولت ہے تیرے لڑکے سب احمق ہیں تیرے خاندان کے لوگ تجھے برا سمجھتے ہیں خدا کی قسم میں نے پہلی بات بھی جھوٹ نہ کہی تھی اور دوسری بات بھی سچ کہی نبیؐ نے فرمایا بعض بیان سحر (کے مثل) ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس وفد میں ۷۰ ستر یا ۸۰ اسی آدمی تھے اقرع بن حابس بھی اسی وفد میں تھے انہیں لوگوں نے رسول اللہؐ کو گھر (اشارہ ہے اس آیت کی طرف ان الذین ینادونک من وراء الحجرات چونکہ یہ فعل خلاف ادب تھا لہٰذا اس آیت میں اس کی ممانعت ہے۔) کے پیچھے سے آواز دی تھی ان کا قصہ بہت طویل ہے۔

یہ لوگ مدینہ میں ایک مدت تک قرآن اور دین کا علم حاصل کرتے رہے بعد اس کے اپنی قوم کے پاس گئے ان کو نبیؐ نے کچھ نقد بھی دیا اور کپڑے بھی دیئے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ عمرو اس وقت بہت کم سن تھے جب نبیؐ نے اس وفد کے لوگوں کو انعام دیا تو پوچھا کہ اب تو کوئی شخص تم میں باقی نہیں رہ گیا یہ عمر اس وقت وہاں موجود تھے بلکہ فرودگاہ میں تھے قیس بن عاصم نے جوان کے ہم قبیلہ تھے اور ان سے کچھ رنج رکھتے تھے کہا یارسول اللہ اب کوئی شخص باقی نہیں ہے سوا ایک نوعمر لڑکے کے تو میں اس کو دینا مناسب نہیں جانتا مگر رسول اللہؐ نے ان کو بھی اسی قدر دیا جس قدر اور لوگوں کو دیا تھا۔ عمر کو جب قیس کی یہ گفتگو معلوم ہوئی تو انہوں نے (ان کی ہجو میں) یہ اشعار موزوں کئے۔

ظللت مفترش العلباء تشتمنی عند النبی فلم تصدق ولم تصب
ان تبغضونا فان الروم اصلکم والروم لا تملک البغضاء للعرب
فان سوددنا عودو سوددکم موخر عند اصل العجب والذنب

(اے قیس) تو ہمیشہ بخل کے ساتھ مجھ کو نبی کے سامنے برا کہتا رہا اور تو بڑا دروغ گو ہے۔ اگر تم لوگ ہم سے بغض رکھتے ہو تو کیا پروا روم تمہاری اصل ہے اور روم والے اہل عرب کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ہمارے سردار کی مثال اس لکڑی کی سی ہے جو کجاوے میں سب سے آگے رہتی ہے اور تمہارے سردار کی مثال اس لکڑی کی سی ہے جو کجاوے کے آخر میں رہتی ہے۔

یہ عمرو ان لوگوں میں تھے جنہوں نے سجاح (نامی عورت) کی جب اس نے دعوی نبوت کیا پیروی کی تھی پھر بعد اس کے یہ

تائب ہوئے اوران کا اسلام بہت اچھا ہو گیا۔ بہت عمدہ خطبہ پڑھنے والے اور ادیب تھے بوجہ حسن و جمال کے لوگ ان کو مکحل کہا کرتے تھے شاعر تھے اور عمدہ شعر کہتے تھے ان کے اشعار کی لوگ یہ مثال دیتے تھے کہ گویا حلے پھیلا دیئے گئے۔اپنی قوم میں شریف تھے یہ کلام انہی کا ہے۔

ذرینی فان البخل یا ام هیثم　　　لصالح اخلاق الرجال سروق

لعمرک ما ضاقت بلاد باهلها　　　ولكن اخلاق الرجال تضيق

اے ام ہاشم مجھے معاف کر کیونکہ بخل آدمی کی اچھی باتوں کو چھپا دیتا ہے قسم تیری جان کی کوئی شہر تنگ نہیں ہوتا بلکہ لوگوں کی بری عادتیں تنگی پیدا کر دیتی ہیں۔

ان کی اولاد میں سے خالد بن صفوان بن عبداللہ بن عمر بن اہتم تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۶۳۔حضرت عمروؓ بن ایاس

ابن ایاس۔ یہ انصاری ہیں۔ بنی سالم بن عوف سے ہیں۔احد کے دن شہید کئے گئے۔ابن اسحاق نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۸۶۴۔حضرت عمروؓ بن ایاس بن زید

حضرت عمروؓ بن ایاس بن زید بن جشم۔ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ یمن کے ایک شخص تھے انصار کے حلیف تھے بدر اور احد میں شریک تھے۔ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ عمرو بن ایاس ربیع بن ایاس کے بھائی تھے یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ عمرو بن ایاس قبیلہ بنی لوذان سے ہیں ان کے حلیف ہیں۔موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو خاندان انصار سے شریک بدر ہوئے عمرو بن ایاس کا نام بھی روایت کیا ہے۔ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کی ہے کہ قبیلہ بنی لوذان بن غنم سے عمرو بن ایاس بھی تھے جو اس قبیلہ کے حلیف تھے یمن کے رہنے والے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۶۵۔حضرت عمروؓ بن ایفع

حضرت عمروؓ بن ایفع بن کرب ناعطی۔ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے۔ یہ مالک بن ایفع کے بھائی تھے یہی طبری کا قول ہے۔ یہ دونوں بھائی رسول اللہؐ کی خدمت میں وفد بن کے حاضر ہوئے تھے اور ان کے ساتھ ان کے بھتیجے مالک بن حمرہ بن ایفع بھی تھے یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۳۸۶۶۔حضرت عمروؓ بن بجاد اشعری

حضرت عمروؓ بن بجاد۔کنیت ان کی ابوانس تھی،اشعری ہیں۔عمرو بن عبدالسلام بن عمران بن ابی انس نے خدیجہ بنت عمران بن ابی انس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا ابوانس سے جن کا نام عمرو بن بجاد اشعری ہے روایت کی ہے کہ

رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ کے یہاں ابر (یعنی بادل) کا نام عنان ہے اور رعد (یعنی گرج) ایک فرشتہ کی آواز ہے جو سحاب کو ڈانٹتا ہے اور برق (یعنی بجلی) ایک فرشتہ کی چمک ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۶۷۔ حضرت عمروؓ بن بداح قیسی

حضرت عمروؓ بن بداح قیسی۔ ان کا ذکر مشرج بن خالد کی حدیث میں ہے۔ علی بن حجر سعدی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ میرے دادا مشرج بن خالد کہتے تھے ہم قبیلہ عبدالقیس کے وفد میں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو مجھے نبیؐ نے ایک چادر عنایت فرمائی اور ایک کنواں جو جنگل میں تھا دیا علی بن حجر کہتے ہیں کہ میں نے قبیلہ بنی عوف کی ایک بوڑھیا سے سنا وہ کہتی تھی کہ مشرج وہاں سے ہجرت کر گئے اور وہ کنواں اپنے ایک چچا کے بیٹے عمرو بن بداح کے لئے چھوڑ گئے جن کے بارے میں شاعر کا یہ شعر ہے۔

وانی لمختار الجهاد وتارک　　لعمرو بن بداح کتیب الفوارس

میں جہاد کو اختیار کرنا چاہتا ہوں اور سب مال و متاع عمرو بن بداح سردار شہسواروں کے لئے چھوڑنا پسند کرتا ہوں۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کو ذکر کیا ہے مگر نہ ان کا اسلام معلوم ہے نہ صحابی ہونا صرف ایک شعر میں ان کا ذکر آیا ہے اور وہی شعر ذکر کیا ہے جو ہم لکھ چکے۔

۳۸۶۸۔ حضرت عمروؓ بن بعکک

حضرت عمروؓ بن بعکک۔ ان کی کنیت ابوالسنابل ہے۔ ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ پورا آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۶۹۔ حضرت عمروؓ بکالی

حضرت عمروؓ بکالی صحابی ہیں شمار ان کا اہل شام میں ہے۔ بنی بکال بن دعمی بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن زید بن کہلان سے ہیں۔ خلیفہ نے صحابہ میں ان کا تذکرہ اسی نسب کے ساتھ کیا ہے۔ کنیت ان کی ابوعثمان تھی۔ ان سے ابوتمیمہ ہجیمی نے روایت کی ہے۔ ابوتمیمہ کہتے تھے کہ میں شام کی طرف گیا تو دیکھا کہ جوق در جوق لوگ ایک شخص کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہیں لوگوں نے کہا جو صحابہ اب باقی رہ گئے ہیں یہ ان سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں ان کا نام عمرو بکالی ہے (چنانچہ میں بھی ان کی زیارت کو گیا) میں نے دیکھا کہ ان کی انگلیاں کٹی ہوئی تھیں میں نے پوچھا انگلیاں کیسے کٹیں معلوم ہوا کہ واقعہ یرموک میں ملک شام میں بعہد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ انگلیاں کٹ گئی تھیں۔ وہ نبیؐ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب تم پر ایسے لوگ حکمران ہوں کہ جو تمہیں نماز اور زکوۃ کا حکم دیں تو تم لوگوں کو ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے اور ان کا برا کہنا تم پر حرام ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے ان کا نام عمرو بن سفیان بکالی بیان کیا ہے۔

۳۸۷۰۔ حضرت عمروؓ بن بکر

حضرت عمروؓ بن بکر۔ جعفر نے بیان کیا ہے کہ یہ نام ابوالجعد ضمری کا ہے۔ قبیلہ بنی ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ قبیلہ بنی ضمرہ میں ان کا ایک گھر تھا خلیفہ نے بھی ان کا نام اور نسب اسی طرح لکھا ہے ابوحاتم بن حبان نے ان کا نام ادرع بیان کیا ہے۔ اور ابوعیسی ترمذی نے کہا ہے کہ بخاری نے ابوالجعد ضمری کا ذکر نہیں کیا۔ ابواحمد عسکری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابوالجعد بیٹے ہیں جنادہ بن مراد بن عبد کعب بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ کے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۷۱۔ حضرت عمروؓ بن بلال بن بلیل

حضرت عمروؓ بن بلال بن بلیل۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عمرو بن عمیر ہے۔ کنیت ان کی ابولیلی تھی انصاری ہیں ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ داؤد کہتے ہیں اور بعض لوگ سفیان اور بعض لوگ اوس اور بعض لوگ بلال ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں اور عمرو بن عمیر کے نام میں انشاءاللہ اس سے زیادہ آئے گا۔ احد میں اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے پھر صفین میں حضرت علی کے ساتھ شریک ہوئے۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ مہاجرین سے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۷۲۔ حضرت عمروؓ بن بینا

حضرت عمروؓ بن بینا۔ جعفر نے کہا ہے کہ ان سے ان کے بیٹے صالح نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں تبوک میں رسول اللہؐ سے ملا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۸۷۳۔ حضرت عمروؓ بن تغلب

حضرت عمروؓ بن تغلب عبدی۔ قبیلہ عبدالقیس سے ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بکر بن وائل سے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نمر بن قاسط بن ہنب بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار سے ان کے نسب میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے سب کا منتہی اسد بن ربیعہ پر ہوتا ہے پس یہ بہر حال ربعی ہیں بصرہ میں رہتے تھے ان سے حسن بصری نے روایت کی ہے ہمیں خطیب ابوالفضیل بن ابی النصر نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مبارک بن فضالہ نے حسن بن عمرو بن تغلب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے رسول اللہؐ نے (ایک روز) ایک بات ایسی فرمائی جو مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پسند آئی ایک روز رسول اللہؐ کے پاس کچھ مال آیا تو آپ نے بعض لوگوں کو دیا اور بعض کو نہ دیا اور فرمایا کہ ہم بعض لوگوں کو محض اس خیال سے دے دیتے ہیں کہ ان کو نہ دیا جائے گا تو وہ رنجیدہ ہوں گے اور صبر نہ کر سکیں گے اور بعض لوگوں کو محض اس بھروسہ پر نہیں دیتے کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان قائم کر دیا ہے منجملہ ایسے لوگوں کے عمرو بن تغلب ہیں اور آپ نے فرمایا کہ علامات قیامت سے یہ ہے کہ تجار کی کثرت ہو جائے گی اور قلم ظاہر ہوگا مطلب یہ ہے کہ مال بہت بڑھ جائے گا جس کے باعث سے تاجروں کی کثرت ہو جائے گی اور لکھنے والے زیادہ ہو جائیں گے کتابت کا رواج اس وقت

عرب میں بہت کم تھا۔قتادہ نے بیان کیا ہے کہ قبیلہ بکر بن وائل سے چار آدمیوں نے ہجرت کی تھی دو آدمی بنی سدوس سے تھے اسود بن عبداللہ اہل یمن سے اور بشیر بن خصاصیہ اور عمرو بن تغلب قبیلہ نمر بن قاسط سے اور فرات بن حیان بنو عجل سے۔لیکن اس میں اعتراض ہے کیونکہ اگر یہ نمر سے ہیں تو بکر سے نہیں ہو سکتے مگر یہ کہ ان کے حلیف ہوں لیکن حلیف ہونے کا ذکر نہیں کیا گیا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۷۴۔حضرت عمروؓ بن تیم بیاضی

حضرت عمروؓ بن تیم بیاضی۔ابن قداح نے بیان کیا ہے کہ یہ عمرو احد میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔عدوی نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ ان عمرو سے کوئی واقف ہو۔ابن دباغ نے ان کا تذکرہ ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۳۸۷۵۔حضرت عمروؓ بن ثابت اوسی

حضرت عمروؓ بن ثابت بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری اوسی اشہلی۔سلمہ بن ثابت کے بھائی اور عباد بن بشر کے چچا کے بیٹے تھے۔یہ عمرو اصیرم بنی عبدالاشہل زیادہ مشہور ہے۔یہ حذیفہ بن یمان کے بہن کے بیٹے تھے۔احد کے دن شہید ہوئے انہیں کی بابت کہا گیا ہے کہ یہ ایسے جنتی ہیں جنہوں نے ایک وقت کی بھی نماز نہیں پڑھی یہ طبری کا قول ہے۔ہمیں ابو جعفر یعنی عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر تک انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حصین بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ نے ابو شقیق مولیٰ ابن ابی احمد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ اکثر لوگوں سے پوچھا کرتے تھے کہ بتاؤ وہ کون جنتی ہے جس نے اللہ کے لئے ایک وقت کی بھی نماز نہ پڑھی ہو جب لوگ نہ بتا سکتے تو خود ہی جواب دیتے کہ وہ اصیرم بنی عبدالاشہل یعنی عمرو بن ثابت بن وقش تھے ان کا واقعہ یوں ہے کہ یہ اسلام کی طرف کسی طرح راغب نہ ہوتے تھے مگر جب غزوۂ احد پیش آیا تو خود بخود ان کو اسلام کی طرف رغبت پیدا ہوئی اور اسلام لائے بعد اس کے انہوں نے اپنی تلوار اٹھالی اور جہاد شروع کر دیا زخمی ہو کر گر گئے جب بنی عبدالاشہل نے اپنی قوم کے لوگوں کو معرکہ میں تلاش کرنا شروع کیا تو ان کو دیکھا کہ مقتولوں کے ساتھ پڑے ہوئے ہیں اور کچھ جان باقی ہے لوگوں نے ان کو دیکھتے ہی کہا کہ دیکھو یہ عمرو پڑے ہوئے ہیں یہ یہاں کیوں آئے (یہ تو کافر تھے) پس لوگوں نے ان سے پوچھا کہ اے عمرو تم کیوں یہاں آئے کیا تم اپنی قوم کی حفاظت کے لئے آئے تھے یا اسلام کی طرف راغب ہو کر آئے تھے انہوں نے کہا میں اسلام کی طرف راغب ہو کر آیا ہوں میں مسلمان ہو کر قتل کرنے لگا یہاں تک کہ یہ حالت ہو گئی جو تم دیکھ رہے ہو اس کے بعد ان کی وفات ہو گئی لوگوں نے رسول اللہؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ یقیناً اہل جنت میں سے ہے۔ابو عمر نے کہا ہے کہ میرے نزدیک اس قول میں اعتراض ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمرو بن ثابت بن وقش بن اصیرم بن عبدالاشہل مگر یہ نسب صحیح نہیں کیونکہ اصیرم عمرو کا لقب ہے ان کے دادا کا نام نہیں ہے علاوہ اس کے عمرو کے دادا کا نام اس نسب میں نہیں ہے کیونکہ اصرم اور عبدالاشہل کے درمیان سے زغبہ اور زعوار رہ گیا ہے صحیح وہی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے

ابن مندہ نے ایک تذکرہ اور لکھا ہے اور اس میں عمرو بن اقیش کا نام قائم کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں آئے تھے اور آپ سے مسئلہ پوچھا تھا ابن مندہ نے اس تذکرہ کو مختصر کر دیا ہے مگر ہم نے وہ حدیث بھی لکھی ہے جو ابوداؤد سجستانی نے روایت کی ہے اور وہ حدیث یہی تھی جو اوپر گزر چکی یہ دونوں قصے ایک ہی ہیں۔

۳۸۷۶۔ حضرت عمروؓ بن شمّی

حضرت عمروؓ بن شمی۔ سیف بن عمر نے اپنے راویوں سے نقل کیا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نعمان بن مقرن کو جب کہ انہوں نے اہل رائے سے مشورہ لیا تھا اہل نہاوند پر لشکر کشی کی رائے دی تھی۔ عمرو بن شمی اس وقت عمر میں سب سے زیادہ تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۸۷۷۔ حضرت عمروؓ بن ثعلبہ جہنی

حضرت عمروؓ بن ثعلبہ جہنی ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ یعقوب بن محمد زہری نے وہب بن عطاء بن یزید جہنی سے انہوں نے وضاح بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن ثعلبہ جہنی سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت نے انہیں اسلام کی ترغیب دی وہ اسلام لائے پس حضرت نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا ان کی عمر سو برس سے زیادہ ہوئی مگر جس مقام پر حضرت نے ہاتھ پھیرا تھا اس مقام کے بال سفید نہ ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

مگر ابن مندہ نے ان کو جہنی انصاری کہا ہے اور سند کو یوں بیان کیا ہے وہب بن عطاء بن یزید بن شبیب بن عمرو بن ثعلبہ جہنی۔

۳۸۷۸۔ حضرت عمروؓ بن ثعلبہ خشنی

حضرت عمروؓ بن ثعلبہ خشنی۔ ابوثعلبہ کے بھائی ہیں رسول اللہؐ کے عہد میں اسلام لائے تھے اس کو ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔ اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہے کہ یہ رسول اللہؐ کے عہد میں اسلام لائے تھے۔

۳۸۷۹۔ حضرت عمروؓ بن ثعلبہ انصاری

حضرت عمروؓ بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ کنیت ان کی ابوحکیم یا ابو حکیمہ ہے انصاری خزرجی ہیں پھر بنی عدی بن نجار سے ہوئے۔ ابن شہاب نے ذکر کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں لکھا ہے کہ عمرو بن ثعلبہ بھی تھے۔ ان کے کوئی اولاد نہ تھی۔ غزوۂ احد میں بھی یہ شریک تھے۔ یہ ابونعیم اور ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عمرو بن ثعلبہ انصاری بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ ان کی حدیث یعقوب بن محمد زہری نے وہب بن عطاء سے انہوں نے وضاح بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن ثعلبہ انصاری سے روایت کی ہے عمرو بن ثعلبہ کی عمر سو برس کی ہوگئی تھی مگر ان کے سر میں جس مقام پر رسول اللہؐ نے ہاتھ پھیرا تھا بال سفید نہ ہوئے تھے۔ ان

کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے عمرو بن ثعلبہ جہنی کے تذکرہ میں لکھا ہے جو اس سے پہلے ہو چکا کہ وہ بدر میں شریک تھے اور ان کا شمار اہل حجاز میں ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یعقوب بن محمد زہری سے انہوں نے وہب بن عطاء سے انہوں نے وضاح سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن ثعلبہ جہنی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ سے مقام سیالہ میں ملا اور اسلام لایا حضرت نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ پھر ابن مندہ نے اس دوسرے تذکرہ میں بھی اس واقعہ کو ذکر کیا ہے تعجب ہے کہ انہوں نے اس ایک واقعہ کو دو کیوں بنایا جبکہ حالت بھی ایک ہے سند بھی ایک حدیث بھی ایک پھر آخر کونسا فرق ہے کہ دو واقعے بنا دیئے۔ پھر مزید یہ کہ پہلے کو جہنی انصاری کہا ہے انصاری ہیں تو مدینہ کے رہنے والے ہوئے پھر سیالہ میں ملاقات کیسی یقیناً صحیح وہی ہے جو ابونعیم اور ابوعمر نے بیان کیا ہے۔ جو ہم ذکر کر چکے۔ واللہ اعلم

حکیمہ: حاء کے ضمہ اور کاف کے فتحہ کے ساتھ اور آخر پر ھاء ہے۔

۳۸۸۰۔ حضرت عمروؓ ثمالی

حضرت عمروؓ ثمالی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں یمانی۔ ان کی حدیث شہر بن حوشب نے ان سے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے نبیؐ نے میرے ہمراہ کچھ ہدی قربانی کے لئے بھیجی تھیں اور فرمایا تھا کہ اگر ان میں سے کوئی جانور ہلاک ہونے لگے تو اس کو ذبح کر دینا اور اس کے پیروں کو اس خون سے رنگ (مصلحت اس میں یہ تھی کہ ایسا کرنے سے لوگ سمجھ لیں گے کہ یہ ہدی کا جانور ہے اس کا گوشت غیر مستحقین کو نہ کھانا چاہیے۔) دینا اور اس کے منہ پر بھی ایک چھاپہ خون کا مار دینا اور اس قربانی کو وہیں چھوڑ دینا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۸۱۔ حضرت عمروؓ بن جابر جنی

حضرت عمروؓ بن جابر۔ قوم جن سے تھے۔ ہم نے ان کا تذکرہ محض حافظ ابوموسیٰ کی پیروی کرنے کے لئے لکھ دیا ورنہ ہم نہ لکھتے اور انہوں نے طبرانی کی اقتداء میں لکھا ہے۔ اور ہم نے اس لئے لکھا ہے کہ ہم یہ طے کر چکے ہیں کہ کوئی تذکرہ چھوڑنا نہیں۔ بہر حال اس کو چھوڑ دینا ہی بہتر تھا۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالخیر یعنی محمد بن رجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابی القاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلم بن قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن نبہان عنبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعیسیٰ سلام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان بن معطل سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم لوگ حج کے لئے جا رہے تھے جب ہم مقام عرج میں پہنچے تو ہم لوگوں نے ایک سانپ کو دیکھا جو تڑپ رہا تھا تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ مر گیا ہم میں سے ایک شخص نے ایک کپڑا نکالا اور اس سانپ کو اس میں لپیٹ کر زمین میں دفن کر دیا پھر جب ہم مکہ پہنچے تو ایک روز ہم کعبہ میں تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے ہم لوگوں سے کہا کہ عمرو بن جابر کو تم میں سے کس نے دفن کیا تھا ہم لوگوں نے کہا ہم عمرو بن جابر کو نہیں جانتے اس نے کہا اس سانپ کو کس نے دفن کیا تھا ہم لوگوں نے کہا اس شخص نے اس نے کہا اللہ تمہیں جزائے خیر دے وہ قوم جن کے ان نو آدمیوں میں سے ایک

شخص تھا جو رسول اللہؐ کے حضور میں قرآن سننے کے لئے حاضر ہوئے تھے اس وقت قوم جن کے مسلمانوں اور کافروں میں لڑائی ہو رہی تھی اسی لڑائی میں وہ شخص مارا گیا تھا پس اگر تم لوگ چاہو تو اس کپڑے کے عوض میں دوسرا کپڑا ہم تمہیں دیں ہم لوگوں نے کہا نہیں ہم معاوضہ نہ لیں گے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۸۲۔ حضرت عمروؓ بن جبلہ

حضرت عمروؓ بن جبلہ بن وائل بن قیس۔ ابن کلبی نے اور ابوعبید نے ان کا تذکرہ ان صحابہ میں لکھا ہے جو نبیؐ کے حضور میں وفد لے کر حاضر ہوئے تھے۔ ابوعبید نے بیان کیا ہے کہ سعید ابرش کلبی جو ہشام بن عبدالملک کے مصاحب سے تھے انہیں کی اولاد سے تھے۔ ان کا تذکرہ غسانی نے لکھا ہے۔

۳۸۸۳۔ حضرت عمروؓ بن جدعان

حضرت عمروؓ بن جدعان۔ سعید مقبری نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے عمرو بن جدعان سے فرمایا کہ اے عمرو بن جدعان جب تم کپڑا مول لو تو اس کو جانچ لیا کرو اور جب جوتی مول لو تو اس کو بھی جانچ لیا کرو اور جب تم کسی عورت سے نکاح کرو تو اس کے ساتھ بھلائی کرو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۸۴۔ حضرت عمروؓ بن جراد

حضرت عمروؓ بن جراد۔ ربیع بن بدر نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن جراد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا سعد کو بلاؤ یہی مناسب ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۸۵۔ حضرت عمروؓ بن جموح

حضرت عمروؓ بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن سلمہ، انصاری سلمی۔ بنی جشم بن خزرج سے ہیں۔ بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے مگر ابن اسحاق نے ان کو شرکائے بدر میں ذکر نہیں کیا۔ احد کے دن شہید ہوئے تھے اور یہ عبداللہ بن عمرو بن حرام حضرت جابر کے والد ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے تھے یہ دونوں سالے بہنوئی تھے۔ شعبی نے روایت کیا ہے کہ انصاری کے خاندان بنی سلمہ سے کچھ لوگ رسول اللہؐ کے حضور میں آئے تو آپ نے پوچھا کہ اے بنی سلمہ تمہارا سردار کون ہے لوگوں نے جواب دیا کہ جد بن قیس مگر اس میں کچھ بخل ہے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بخل سے زیادہ اور کون سا مرض ہوگا لہٰذا (تمہارا سردار یہ گھونگھر والا سفید آدمی یعنی عمرو بن جموح ہے اسی واقعہ کی طرف شاعر نے ان اشعار میں اشارہ کیا ہے۔

وقال رسول الله والحق قوله	لمن قال منا من تسمون سيدا
فقالوا له جدبن قيس على التى	نبخله فيها وان كان اسودا
فتى ما تخطى خطوة لدنية	ولا مد فى يوم الى سوأة يدا
فسود عمرو بن الجموح بجوده	وحق لعمر وبالندى ان يسوّدا

اذا جاءہ السوال اذھب مالہ قال خذہ انہ عائد غدا

رسول اللہ نے فرمایا اور ان کا قول سچا ہے جب کہ آپ نے پوچھا کہ تم لوگ کس کو اپنا سردار کہتے ہو لوگوں نے کہا جد بن قیس کو باوجود کہ ان کے مزاج میں بخل ہے جد بن قیس ایسے شخص ہیں کہ کبھی کسی برائی پر ان کا قدم نہیں اٹھا نہ کبھی انہوں نے کسی برائی کی طرف ہاتھ بڑھایا پس حضرت نے عمرو بن جموح کو سردار بنایا بوجہ ان کی سخاوت کے زیادہ مستحق تھے جب کوئی سوال کرتا تو اپنا کل مال دے دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مال پھر کل آ جائے گا۔

معمر نے اور ابن اسحاق نے زہری سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے (بنی سلمہ سے) فرمایا تم لوگوں کا سردار بشر بن براء بن معرور ہے، ہم ان کا حال بشر کے نام میں لکھ چکے ہیں۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے عمرو بن جموح بنی سلمہ کے سرداروں اور اشراف سے تھے انہوں نے اپنے گھر میں لکڑی کا ایک بت بنا لیا تھا جس کا نام مناف تھا اس کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے جب قبیلہ بنی سلمہ کے نوجوان اسلام لائے جس میں ان کے بیٹے معاذ بن عمرو اور معاذ بن جبل بھی تھے یہ سب لوگ بیعت عقبہ میں شریک تھے یہ لوگ رات کے وقت ان کے بت کو لے کر بنو سلمہ کے گڑھے میں ڈال آیا کرتے تھے جس میں غلیظ (گندگی) وغیرہ پڑتا تھا صبح کو عمرو جب اس بت کو نہ پاتے تو کہتے کہ خرابی ہو اس کی معلوم نہیں کون ہمارے معبود کے ساتھ یہ گستاخی کرتا ہے پھر اس کو جا کر ڈھونڈتے تو گڑھے میں پاتے اس کو دھوتے اور خوشبو لگاتے اور کہتے کہ خدا کی قسم اگر مجھ معلوم ہو جائے کہ یہ حرکت کس کی ہے تو میں اسے بہت ذلیل کروں یہی کیفیت روز ہوا کرتی ایک روز عمرو نے ایک تلوار لے کر اس بت کی گردن میں لٹکا دی اور کہا کہ خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ تیرے ساتھ یہ گستاخی کون کرتا ہے لہٰذا اگر تجھ میں کچھ بھی بھلائی ہو تو تو خود اپنی حفاظت کر لے یہ تلوار تیرے پاس ہے جب شام ہوئی تو مسلمان پھر پہنچے اور انہوں نے وہ تلوار اس کی گردن سے نکال لی اور ایک مرے ہوئے کتے کے ساتھ اس بت کو باندھ کر ایک کنویں میں جس میں نجاست ڈالی جاتی تھی اس کو ڈال دیا صبح کو عمرو نے پھر دیکھا کہ بت غائب ہے اس کی تلاش میں نکلے اور دیکھا کہ وہ ایک کتے کے ساتھ بندھا ہوا پڑا ہے یہ حال دیکھتے ہی ہدایت الٰہی نے ان کی دستگیری کی اور اسلام لائے اور ان کا اسلام بہت اچھا ہوا جب عمرو اسلام لے آئے اور اللہ کی معرفت ان کو حاصل ہوئی تو انہوں نے یہ اشعار نظم کیے جن میں اس بت کا بھی ذکر ہے اور خدا کا شکر بھی اس کی رشد و ہدایت پر ادا کیا ہے۔

تاللہ لو کنت الھالم تکن انت وکلب وسط بئر فی قرن

اف لمصرعک الھا مستدن الآن فتشناک عن سوء الغبن

فالحمد للہ العلی ذی المنن الواھب الرزق ودیان الدین

ھو الذی انقذنی من قبل ان اکون فی ظلمۃ قبر مرتھن

اللہ کی قسم اگر تو معبود ہوتا تو کبھی کتے کے ساتھ ایک کنوئیں کے اندر نہ ہوتا۔ کیا بری جگہ تو پڑا ہے اب ہم تجھے ترک کرتے ہیں اللہ کا شکر ہے جو احسان کرتا ہے اور رزق دیتا ہے۔ اسی نے مجھے مرنے سے پہلے اس گمراہی سے نجات دی۔

ابن کلبی نے کہا ہے کہ عمرو بن جموح سب انصار کے بعد اسلام لائے جب رسول اللہؐ نے لوگوں کو غزوہ بدر کی ترغیب دی

توانہوں نے بھی ساتھ چلنے کا ارادہ کیا مگران کے بیٹوں نے رسول اللہؐ کی اجازت لے کران کو روکا وجہ یہ تھی کہ ان کے پیر میں لنگ تھا مگر جب غزوۂ احد درپیش ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم لوگوں نے مجھے غزوۂ بدر میں شریک نہ ہونے دیا لیکن اب غزوۂ احد کی شرکت سے مجھے نہ روکو ان کے بیٹوں نے کہا کہ اللہ نے آپ کو معذور کیا ہے (آپ ارادہ شرکت نہ کیجئے) پس یہ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یارسول اللہؐ میرے بیٹے آپ کے ہمراہ غزوۂ احد میں جانے سے روکتے ہیں حالانکہ خدا کی قسم میں امید رکھتا ہوں کہ میں اپنے اسی لنگڑے پن کے ساتھ جنت میں چلوں گا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ نے تمہیں معذور کیا ہے جہاد تم پر فرض نہیں ہے اور ان کے بیٹوں سے کہا کہ تم لوگ اگر ان کو منع نہ کرو تو کچھ حرج نہیں شاید اللہ ان کو شہادت نصیب کرے پس انہوں نے اپنے ہتھیار اٹھا لئے اور یہ کہتے ہوئے چلے کہ یا اللہ مجھے شہادت نصیب کر اور نامراد بنا کر پھر مجھے اپنے گھر کی طرف واپس نہ کر چنانچہ جب احد کے دن یہ شہید ہوئے تو ان کی بی بی ہند جو حضرت جابر کی پھوپھی تھیں آئیں اور انہوں نے ان کی اور اپنے بھائی عبداللہ بن عمرو بن حرام کی نعش اٹھائی اور دونوں ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم میں نے ان کو جنت میں اسی طرح لنگڑے پن کے ساتھ چلتے ہوئے دیکھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عمرو بن جموح کے چار بیٹے تھے اور وہ چاروں رسول اللہؐ کے ساتھ جہاد میں جاتے تھے۔ احد کے دن جب مسلمانوں کا شبہ زائل ہوا تو انہوں نے اور ان کے بیٹے خلاد نے کافروں پر ایک سخت حملہ کیا تھا اور دونوں ساتھ ہی شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۸۶۔ حضرت عمروؓ بن جندب وداعی

حضرت عمروؓ بن جندب وداعی کنیت ان کی ابوعطیہ ہے۔ علی عسکری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ سفیان سے انہوں نے علی بن اقمر سے انہوں نے ابوعطیہ وداعی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ نے ایک جنازہ کے ساتھ کچھ عورتوں کو دیکھا تو فرمایا کہ تم لوگ لوٹ جاؤ تم گنہگار ہوگی تم کو ثواب نہ ملے گا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے انہوں نے کہا ہے کہ یہ تابعی ہیں۔ حضرت علی اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔

۳۸۸۷۔ حضرت عمروؓ جنی

حضرت عمروؓ۔ قوم جن سے تھے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ ایک دوسرے شخص ہیں اور کہا ہے کہ طبرانی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ طارق کے بیٹے ہیں ابن مندہ نے ان کا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔ احمد بن سعید بن ابی مریم نے عثمان بن صالح سے انہوں نے عمرو جنی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس تھا آپ نے سورۂ نجم پڑھی اور سجدہ کیا میں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ عثمان بن صالح مصری کہتے تھے میں نے عمرو بن طارق جنی کو دیکھا تو میں نے پوچھا کہ کیا آپ نے نبیؐ کو دیکھا ہے انہوں نے کہا ہاں بلکہ میں نے آپ سے بیعت کی تھی اور اسلام لایا تھا اور آپ کے پیچھے نماز صبح پڑھی تھی جس میں آپ نے سورۂ حج پڑھی تھی اور اس میں دو سجدہ کئے تھے۔ ان کا تذکرہ چونکہ ابوموسیٰ نے لکھا تھا لہٰذا ہم نے بھی لکھ دیا لیکن ذکر نہ کرنا بہتر تھا تعجب ہے کہ یہ لوگ قوم جن کے لوگوں کو صحابہ میں ذکر کرتے ہیں۔ حالانکہ ان لوگوں کا نام کسی

سند صحیح سے منقول نہیں ایسا ہی ہے تو جبریل ومیکائیل کو صحابہ میں کیوں نہیں ذکر کرتے تھے جن کے نام ایسی سند کے ساتھ منقول ہیں جس میں کچھ شبہ نہیں ہوسکتا۔

۳۸۸۸۔ حضرت عمروؓ بن جہم

حضرت عمروؓ بن جہم بن عبد شرحبیل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی۔ جعفر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ اور ان کے بھائی خزیمہ اور ان کے والد جہم سرزمین حبش کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے اور (مع اور مہاجرین کے) دو کشتیوں میں سوار ہوکر مدینہ واپس آئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ جعفر نے اس حدیث کو یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا جولوگ حبش کی طرف ہجرت کر گئے تھے ان میں قبیلہ عبدالدار بن قصی سے جہم بن قیس بن عبد شرحبیل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار اور ان کے بیٹے عمرو بن جہم بھی تھے۔

۳۸۸۹۔ حضرت عمروؓ بن حارث بن زہیر قرشی

حضرت عمروؓ بن حارث بن زہیر بن شداد بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر قریشی فہری مکہ میں بہت پہلے اسلام لائے تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا نام عامر تھا اور کنیت ابونافع تھی حبش کی طرف انہوں نے ہجرت کی تھی۔ یہ ابن اسحاق اور واقدی کا قول تھا مگر ابن عقبہ نے اور ابومعشر نے ان کو مہاجرین حبش میں ذکر نہیں کیا ہاں موسیٰ بن عقبہ نے ان کو اصحاب بدر میں ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے بھی ان کو اصحاب بدر میں ذکر کیا ہے مگر انہوں نے ان کے نسب کی بعض باتوں میں اختلاف کیا ہے اور زہیر کے بعد ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ابن ابی شداد بن ربیعہ بن اہیب بن ضبہ۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۹۰۔ حضرت عمروؓ بن حارث مصطلق

حضرت عمروؓ بن حارث بن ابی ضرار بن عائذ بن مالک بن خزیمہ۔ ان خزیمہ کا دوسرا نام مصطلق ہے بیٹے تھے سعد بن کعب بن عمرو کے خزاعی مصطلقی ہیں۔ جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار زوجہ نبیؐ کے بھائی تھے ان سے ابووائل اور ابواسحاق سبیعی نے روایت کی ہے۔ ابوحذیفہ نے زہیر سے انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے عمرو بن حارث سے جو رسول اللہؐ کی زوجہ کے بھائی تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے اپنی وفات کے وقت نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ کوئی لونڈی چھوڑی اور نہ کوئی غلام اور نہ کوئی اور چیز آپ نے صرف ایک سفید خچر چھوڑا تھا اور کچھ ہتھیار اور ایک زمین جو بطور صدقہ کے تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے اور ان کا نسب بھی ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا۔ مگر ابوموسیٰ نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمرو بن حارث بن ابی ضرار بس اس سے زیادہ نسب انہوں نے نہیں بیان کیا۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا خیال ہے کہ یہ عمرو بن حارث بن مصطلق کے علاوہ کوئی اور شخص ہیں جن کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور ہم انشاء اللہ اس کے بعد ان کا تذکرہ لکھیں گے ابوموسیٰ نے ان سے یہ حدیث بھی روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جو شخص چاہے کہ قرآن کو اس طرح پڑھے جیسا کہ وہ نازل ہوا ہے تو اس کو چاہئے کہ ابن مسعود کے لہجہ میں پڑھے اور ابن مندہ نے بیان کیا

ہے کہ علی عسکری نے ان عمرو اور عمر بن حارث بن مصطلق کے درمیان میں فرق نکالا ہے مگر یہ دونوں ایک ہیں ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے صرف عمرو بن حارث بن مصطلق خزاعی کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ام المومنین جویریہ کے بھائی ہیں اور وہ دونوں حدیثیں بھی لکھی ہیں جو ابوموسیٰ نے روایت کی ہے اس میں شک نہیں کہ ان کی دوگنا غلطی ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کے نسب سے حارث اور مصطلق کے درمیان کے نام نکال ڈالے ہیں ممکن ہے کہ ابن مندہ کو کوئی غلط نسخہ ملا ہو جس میں یہ نام نہ ہو اور ابو نعیم نے ان کی متابعت کی ہو اور خود غور نہ کیا ہو مگر تعجب یہ ہے کہ ابونعیم نے حضرت جویریہ کا نسب بالکل ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا ہے اور عمرو بن حارث بن مصطلق کی بہن بھی ان کو بیان کیا ہے۔ابن مندہ نے حضرت جویریہ کے متعلق ایک عجیب بات یہ لکھی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کو غزوۂ اوطاس میں کافر قیدیوں کے ساتھ پایا تھا پھر ان کو آزاد کر کے آپ نے ان سے شعبان ۵ ہجری میں نکاح کیا حالانکہ غزوہ اوطاس فتح مکہ کے بعد ۸ ہجری میں ہوا ہے پس ضرور ہے کہ نبیؐ نے ان سے قبل قید ہونے کے نکاح کیا تھا۔واللہ اعلم۔

۳۸۹۱۔حضرت عمروؓ بن حارث انصاری

حضرت عمروؓ بن حارث بن کندہ بن عمرو بن ثعلبہ، انصاری۔بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔

۳۸۹۲۔حضرت عمروؓ بن حارث بن مصطلق

حضرت عمروؓ بن حارث بن مصطلق۔ام المومنین جویریہ کے بھائی تھے۔ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ان دونوں نے روایت کی ہے کہ عمرو بن حارث مذکور نے کہا رسول اللہؐ کی وفات ہوگئی اور آپ نے کوئی درہم و دینار نہیں چھوڑا نیز ابن مسعود کی قرأت والی حدیث بھی روایت کی ہے۔ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن عبدالوہاب بن عبداللہ بن علی انصاری اور ابومحمد یعنی عبدالعزیز بن ابی طاہر برکات بن ابراہیم خشوعی وغیرہما نے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن حسن بن ہبۃ اللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم بن سمرقندی اور ابوعبداللہ بن محمد بن طلحہ بن علی بن یوسف رازی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی عبداللہ بن محمد بن ہزار مرد صریفینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عبیداللہ بن محمد بن اسحاق بن حبابہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زہیر نے ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن حارث خزاعی سے جو حضرت جویریہ بنت حارث کے بھائی تھے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے خدا کی قسم رسول اللہؐ اپنی وفات کے وقت نہ کوئی دینار چھوڑ گئے نہ کوئی درہم نہ کوئی غلام نہ کوئی لونڈی نہ کوئی اور چیز سوا اپنے ایک سفید مادہ خچر کے اور اپنے ہتھیار کے اور ایک زمین جو صدقہ تھی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور اس کی بحث عمرو بن حارث بن ابی ضرار کے نام میں ہو چکی ہے وہیں اس کو دیکھنا چاہیے۔

۳۸۹۳۔حضرت عمروؓ بن حارث بن ہیشہ

حضرت عمروؓ بن حارث بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک۔غزوۂ احد میں یہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن حارث شریک تھے ان دونوں بھائیوں کے اولاد نہ تھی۔ان کا تذکرہ عدوی نے واقدی سے نقل کیا ہے۔

۳۸۹۴۔ حضرت عمروؓ بن حبیب

حضرت عمروؓ بن حبیب بن عبد شمس۔ بعض لوگ ان کو عمرو بن سمرہ اقطع کہتے ہیں۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور انہوں نے عمرو بن ثعلبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عمرو بن سمرہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں نے یہ چوری کی ہے اور حدیث پوری ذکر کی یہ حدیث ہم ثعلبہ کے نام میں ذکر کر چکے ہیں۔ بعض لوگ ان کا نام عمرو بن ابی حبیب اور بعض عمرو بن جندب بیان کرتے ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان کو حسن بن سفیان نے ذکر کیا ہے صفوان بن عمرو نے ابو رواحہ سے انہوں نے عمرو بن حبیب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے سعید بن عمرو سے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ وہ بندہ نامراد ہے جس کے دل میں اللہ نے بشر پر رحمت نہ رکھی ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۹۵۔ حضرت عمروؓ بن حجاج زبیدی

حضرت عمروؓ بن حجاج زبیدی۔ ابن اسحاق نے کہا کہ یہ رسول اللہؐ کے عہد مبارک میں اسلام لا چکے تھے۔ جب قبیلہ زبید کے لوگوں نے اسلام سے مرتد ہو جانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے بہت اچھا کام کیا ان لوگوں کو ارتداد سے منع کیا اور اسلام پر قائم رہنے کی ترغیب دی عمرو بن فحیل انہیں کا نام ہے یہ ابن دباغ کا قول ہے۔

۳۸۹۶۔ حضرت عمروؓ بن حریث قرشی

حضرت عمروؓ بن حریث بن عمرو بن عثمان بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ کنیت ان کی ابو سعید ہے انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا یہ سعید بن حریث کے بھائی تھے۔ یہ اور حضرت خالد بن ولید اور ابو جہل بن ہشام عبداللہ میں جا کر مل جاتے ہیں۔ یہ عمرو کوفہ میں رہتے تھے وہیں انہوں نے ایک گھر بنا لیا تھا۔ یہ پہلے قریشی ہیں جنہوں نے کوفہ میں گھر بنایا تھا۔ انہوں نے نبیؐ سے احادیث کی روایت کی ہے جب آپ کی وفات ہوئی تو ان کی عمر بارہ برس کی تھی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ غزوۂ بدر کے سال میں یہ اپنی والدہ کی شکم میں آئے۔ نبیؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور ان کو خرید و فروخت میں دعا دی تھی چنانچہ انہوں نے بہت مال کمایا اور کوفہ میں یہ سب سے زیادہ مالدار تھے سب لوگ ان کے پاس آیا کرتے تھے اور ان پر اعتبار رکھتے تھے اور ان سے محبت رکھتے تھے جنگ قادسیہ میں شریک تھے اور وہاں ان سے بڑے کارنامے نمایاں ہوئے۔ ہمیں ابو الفرج بن ابی الرجاء نے اجازۃً اپنی سند ابو بکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حمانی نے نضر یعنی ابو عمر خزاز سے انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے انہوں نے عمرو بن حریث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے بھائی سعید بن حریث رسول اللہؐ کے پاس لے گئے اس وقت آپ سونا تقسیم کر رہے تھے چنانچہ ایک ٹکڑا آپ نے مجھے بھی دیا میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ یہ سونا میں جس چیز میں رکھوں گا اس میں برکت ہو جائے گی چنانچہ آخر میں نے وہ سونا اسی گھر میں رکھ دیا ہمیں فقیہ ابو الفضل مخزومی نے اپنی سند ابو یعلی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن نمیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحیٰ بن یمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے عمرو بن حریث کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھے میرے والد رسول اللہؐ کے پاس

لے گئے تو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھے رزق کی دعا دی ان کی وفات ۸۵ میں ہوئی، ان کی اولاد کوفہ میں تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۹۷۔ حضرت عمروؓ بن حریث

حضرت عمروؓ بن حریث۔ ابو یعلی موصلی نے ان کا تذکرہ عمرو بن حریث مخزومی کے بعد لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو خثیمہ نے ان کو ذکر کیا ہے اور ان سے دو حدیثیں بھی روایت کی ہیں کہا ہے کہ ہم سے ابو خثیمہ نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا ابو یعلیٰ کہتے تھے کہ ہم سے ابن دورقی یعنی احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے سعید بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو ہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن حریث نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اپنے خادم سے خدمت لینے میں جس قدر تخفیف کرو گے اس کا ثواب تمہاری ترازوئے اعمال میں ہوگا۔ ابو یعلیٰ کہتے تھے کہ ہم سے زہیر نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حیوہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابو ہانی یعنی حمید بن ہانی خولانی نے خبر دی کہ انہوں نے ابو عبدالرحمٰن حبلی اور عمرو بن حریث وغیرہما کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ (ایک روز) فرماتے تھے کہ عنقریب تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جن کے بال گھونگھر والے ہوں گے تم ان کے ساتھ عمدہ سلوک کرنا کیونکہ وہ تمہارے لئے قوت بازو ہوں گے اور بحکم خدا دشمن کے سامنے تمہاری کامیابی کا ذریعہ بنیں گے۔ مراد آپ کی اس قوم سے مصر کے قبطی تھے۔ ابو خثیمہ اور ابو یعلی نے جو دیکھا کہ عمرو ان سے اہل مصر فضائل میں حدیثیں روایت کرتے ہیں تو انہوں نے ان کو عمرو مخزومی کے علاوہ دوسرا شخص سمجھا ہے کیونکہ عمرو بن حریث مخزومی کوفہ میں رہتے تھے واللہ اعلم۔

۳۸۹۸۔ حضرت عمروؓ بن حزابہ بن نعیم

حضرت عمروؓ بن حزابہ۔ رسول اللہؐ کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے۔ نعیم بن مطرف بن معروف نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا معروف بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد عمرو بن حزابہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے جب نبیؐ غزوۂ تبوک سے لوٹے تو وہ دودھ پیتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۹۹۔ حضرت عمروؓ بن حزم انصاری

حضرت عمروؓ بن حزم بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری خزرجی ثم النجاری۔ بعض لوگ ان کا نسب مالک بن جشم بن خزرج کے خاندان میں اور بعض ثعلبہ بن زید مناۃ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک کے خاندان سے بیان کرتے ہیں۔ ان کی والدہ قبیلہ بنی ساعدہ کی تھیں۔ کنیت ان کی ابو ضحاک تھی سب سے پہلا غزوہ ان کا خندق تھا۔ رسول اللہؐ نے ان کو اہل نجران پر عامل بھی بنایا تھا اہل نجران کا تعلق بنو حارث بن کعب سے ہے۔ اس وقت ان کی عمر سترہ سال کی تھی ان سے پہلے آپ خالد بن ولید کو اہل نجران کے پاس بھیج چکے تھے اور وہ لوگ مسلمان ہو چکے تھے آپ نے ان لوگوں کو ایک تحریر بھی بھیجی تھی جس میں فرائض اور سنن اور صدقات و دیات کا بیان آپ نے کیا تھا۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند ابو بکر یعنی احمد بن عمرو

تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے مجھ سے عمرو بن حارث نے بکر بن سوادہ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ زیاد بن نعیم نے عمرو بن حزم سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مجھے رسول اللہؐ نے ایک قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اترو اور اس قبر کو تکلیف نہ دو ان کی وفات مدینہ منورہ میں ۵۱ اور بقول ۵۳ بقول بعض ۵۴ میں ہوئی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے بعہد خلافت حضرت عمر بن خطاب مدینہ میں وفات پائی صحیح یہ ہے کہ ۵۰ کے بعد ان کی وفات ہوئی کیونکہ محمد بن سیرین نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ سے بہت سخت گفتگو کی تھی جب انہوں نے یزید کے لئے بیعت لینے کا ارادہ کیا تھا اور ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عمرو بن حزم سے روایت کی کہ جب حضرت عمار بن یاسر (جنگ صفین میں) شہید ہوئے تو انہوں نے حضرت عمر بن عاص کے سامنے یہ حدیث بیان کی تھی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا عمار کو گروہ باغی قتل کرے گا۔ ان سے ان کے بیٹے محمد اور نضر بن عبداللہ سلمی اور زیاد بن نعیم حضرمی نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۰۰۔ حضرت عمروؓ بن حسان

حضرت عمروؓ بن حسان۔ ان کا تذکرہ سبز کے نام میں گزر چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصراً لکھا ہے۔

۳۹۰۱۔ حضرت عمروؓ بن ابی حسن انصاری

حضرت عمروؓ بن ابی حسن انصاری۔ سعید نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عمرو بن یحییٰ بن عمارہ سے انہوں نے اپنے چچا عمرو بن ابی حسن سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور اس میں ایک مرتبہ کلی کی اور ایک مرتبہ ناک میں پانی لیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۰۲۔ حضرت عمروؓ بن حکم قضاعی

حضرت عمروؓ بن حکم قضاعی ثم اللیثی۔ انہیں رسول اللہؐ نے بنی قیس پر عامل بنایا تھا جب قضاعہ کے عمال مرتد ہوئے تو عمرو بن حکم اور امرأالقیس بن اصبغ ان لوگوں میں تھے جو اپنے دین پر قائم رہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو اس سے زیادہ نہیں جانتا۔

۳۹۰۳۔ حضرت عمروؓ بن حماس لیثی

حضرت عمروؓ بن حماس لیثی۔ ان کا تذکرہ غیر محفوظ ہے سفیان نے ابن ابی ذیب سے انہوں نے حارث بن حکم سے انہوں نے عمرو بن حماس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا عورتوں کو بیچ سڑک پر نہ چلنا چاہیے ورنہ مردوں کے ساتھ اختلاط ہوگا بلکہ ان کو یکسو ہو کر چلنا چاہیے اس حدیث کو وکیع نے ابن ابی ذیب سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو حارث نے حکم سے انہوں نے عمرو سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے اور کہا ہے کہ بقول بعض ان کی کنیت ابوعمرو بن حماس ہے اور یہی مشہور ہے۔

۳۹۰۴۔ حضرت عمروؓ بن حمام انصاری

حضرت عمروؓ بن حمام بن جموح، انصاری۔ قبیلہ بنی سلمہ سے ہیں ان کا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے یہ ان رونے والوں میں تھے جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ **ولا علی الذین اذا ماا توک لتحملھم قلت لااجدما احملکم علیه تولو اواعینھم تفیض من الدمع حزنا الا یجدو ما ینفقون** (ان لوگوں پر بھی کچھ گناہ نہیں جوا ے نبی تمہارے پاس آتے ہیں تا کہ تم ان کو جہاد میں جانے کے لئے سواری دو اور تم کہہ دیتے ہو کہ سواری میرے پاس نہیں ہے پس وہ روتے ہوئے لوٹ جاتے ہیں) یہ واقعہ غزوۂ تبوک کا ہے یہ لوگ بہت سے تھے۔ اس حدیث کو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ یہ احد کے دن شہید ہوئے اور یہ اور عبداللہ بن عمرو حضرت جابر کے والد ایک قبر میں مدفون ہوئے تھے اس قبر کا نام قبرالاخوین ہے یہ دونوں باہم سالے بہنوئی تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی طرح کیا ہے حالانکہ جو شخص عبداللہ کے ساتھ مدفون ہوئے تھے وہ عمرو بن جموح ہیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا۔

۳۹۰۵۔ حضرت عمروؓ بن حمزہ بن سنان اسلمی

حضرت عمروؓ بن حمزہ بن سنان، اسلمی۔ حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔ مدینہ میں آئے تھے بعد اس کے انہوں نے نبیؐ سے اجازت مانگی کہ اپنے جنگل کی طرف واپس جائیں چنانچہ آپ نے اجازت دی اور یہ چلے جب مقام صوعہ میں جو مدینہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر ہے تو ایک لونڈی عرب کی ان کو ملی جو نہایت حسین تھی شیطان نے ان کو بہکایا اور یہ اس سے ملوث ہو گئے اور یہ محصن نہ تھے بعد اس کے ان پر ندامت طاری ہوئی اور پھر نبیؐ کے حضور میں واپس آئے اور آپ سے سب حال بیان کیا آپ نے ان پر حد جاری کر دی ایک شخص کو حکم دیا کہ ان کو سودرہ مارے نہ بہت سخت ہوں نہ بہت نرم۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۰۶۔ حضرت عمروؓ بن حمق خزاعی

حضرت عمروؓ بن حمق بن کاہن بن حبیب بن عمرو بن قین بن زراح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ خزاعی۔ انہوں نے نبیؐ کی طرف بعد حدیبیہ کے ہجرت کی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حجۃ الوداع کے سال اسلام لائے تھے مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے نبیؐ کی صحبت میں رہے تھے اور آپ سے احادیث حفظ کی تھیں۔ کوفہ میں رہتے تھے اور پھر مصر میں چلے گئے تھے یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ شام میں رہتے تھے بعد اس کے کوفہ میں چلے گئے تھے اور وہیں رہتے تھے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ مصر سے کوفہ گئے تھے۔ ان سے جبیر بن نفیر اور رفاعہ بن شداد قتبانی وغیرہما نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد مودب نے اپنی سند ابوزکریا یعنی یزید بن ایاس تک پہنچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن موسیٰ نے یحییٰ بن حمزہ سے انہوں نے اسحاق بن ابی فروہ سے انہوں نے یوسف بن سلیمان سے انہوں نے اپنی دادی ناشرہ سے انہوں نے عمرو بن حمق سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) نبیؐ کو پانی پلایا تھا تو آپ نے یہ دعا دی کہ یا اللہ ان کے شباب سے برسر فراز کر چنانچہ ان کی عمر اسی ۸۰ برس کی تھی اور ان کی داڑھی میں

ایک بال بھی سفید نہ تھا۔ یہ ان چار آدمیوں میں سے تھے جو حضرت عثمان کے گھر میں کودے تھے اور بعد شہادت حضرت عثمان کے شیعہ علی میں شامل ہو گئے تھے اور حضرت علی کے ساتھ ان کے تمام غزوات جمل اور صفین اور نہروان میں شریک تھے انہوں نے حجر بن عدی کی اعانت کی تھی اور ان کے اصحاب میں سے تھے ان کو زیاد کی طرف سے ایسا خوف ہوا کہ وہ عراق چلے گئے تھے اور وہاں ایک قریب کے غار میں مخفی ہو گئے تھے پس حضرت معاویہ نے اپنے عامل کو جو موصل میں تھا لکھ بھیجا کہ عمرو کو میرے پاس بھیج دو عامل نے ایک شخص کو بھیجا کہ غار سے ان کو پکڑ لائے وہ آدمی جو گیا تو اس نے دیکھا کہ وہ مردہ پڑے ہیں ان کو سانپ نے کاٹ لیا تھا موصل کے عامل اس وقت عبدالرحمٰن بن حکم تھے جو حضرت معاویہ کی بہن کے بیٹے تھے۔

ہمیں ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند ابوزکریا تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے علی بن مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے عمار دہنی سے سنا وہ کہتے تھے کہ سب سے پہلا سر مسلمان کا جو کاٹ کے بھیجا گیا وہ عمرو بن حمق کا سر تھا جو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا گیا۔ سفیان کہتے تھے کہ حضرت معاویہ کا حکم صرف اسی قدر تھا کہ عمرو بن حمق کو گرفتار کر لاؤ مگر جب لوگوں نے دیکھا کہ ان کو سانپ نے کاٹ لیا ہے اور یہ خیال ہوا کہ حضرت معاویہ کو اس بات کا یقین نہ آئے گا تو ان کا سر کاٹ کے بھیج دیا ابوزکریا کہتے تھے کہ مجھ سے عبداللہ بن مغیرہ قریشی نے حکم بن موسیٰ سے انہوں نے یحییٰ بن حمزہ سے انہوں نے اسحاق بن ابی فروہ سے انہوں نے یوسف بن سلیمان سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں عمرو بن حمق کے نکاح میں آمنہ بنت شرید تھیں حضرت معاویہ نے ان کو دمشق کے قید خانہ میں قید کر دیا تھا جب عمرو بن حمق کا سر آیا تو ان کے پاس بھیجا گیا اور ان کی گود میں ڈال دیا گیا یہ حال دیکھ کر ان کی حالت بہت خراب ہو گئی انہوں نے وہ سر اپنی گود میں رکھا اور ان کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور ان کے منہ پر بوسہ دیا اور کہا کہ تم لوگوں نے اس (ہمدم رفیق) کو مجھ سے بہت دنوں تک جدا رکھا پھر اب تم نے ان کا سر میرے پاس تحفہ میں بھیجا کیا عمدہ تحفہ ہے جو کسی طرح واپس نہیں کیا جا سکتا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ (ان کا انتقال نہیں ہوا تھا) بلکہ یہ بیمار تھے نقل و حرکت کی ان میں طاقت نہ تھی رفاعہ بن شداد بھی ان کے ساتھ تھے انہوں نے رفاعہ سے کہہ دیا کہ تم چلے جاؤ ایسا نہ ہو کہ تم بھی میرے ساتھ گرفتار ہو جاؤ اس کے بعد عمرو کا سر کاٹ کر حضرت معاویہ کے پاس شام بھیج دیا گیا ان کا قتل ۵۰ ہجری میں ہوا تھا ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ قاری یعنی ابوعمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سدی نے رفاعہ بن شداد قتبانی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں مختار کے پاس گیا تو اس نے ایک تکیہ میرے قریب ڈال دیا اور (دوسرے تکیہ کی طرف اشارہ کر کے) کہا کہ اگر (یہ بدنصیب آخر میں دعویٰ نبوت بھی کرنے لگا تھا کہتا تھا کہ جبریل میرے پاس وحی لے کر آتے ہیں۔) میرے بھائی جبریل اس تکیہ کے پاس نہ بیٹھے تو میں یہ تکیہ تمہارے پاس رکھ دیتا (یہ کلمہ سن کر مجھے ایسا غصہ آیا کہ) میں نے ارادہ کیا کہ اس کی گردن ماردوں پھر میں نے اس سے ایک حدیث بیان کی جو مجھ سے عمرو بن حمق نے بیان کی تھی کہ رسول اللہ نے فرمایا جو مومن کسی مومن کو اپنی جان کا امین بنائے اور وہ اس کو قتل کر دے تو میں اس قاتل سے بری ہوں حضرت عمرو بن حمق کی قبر موصل میں مشہور ہے اس کی زیارت کی جاتی ہے اور ان کی قبر پر ایک بڑا قبہ بھی بنا ہوا ہے جس کی تعمیر ابوعبداللہ سعید

بن حمدان جو سیف الدولہ اور ناصر الدولہ کے چچا کا بیٹا تھا شعبان ۳۳۶ ہجری میں شروع کی تھی اور اس قبہ کی تعمیر کے باعث سنی شیعہ میں ایک فتنہ بھی برپا ہوا تھا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۰۷۔حضرت عمروؓ بن حبہ انصاری

حضرت عمروؓ بن حبہ انصاری۔ان کے نام میں اختلاف ہے۔طبرانی نے اپنی مسند میں ان کو اسی طرح ذکر کیا ہے۔ہمیں ابو موسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حبال اور کوشیدی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابن بریدہ نے خبر دی نیز ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن حفص سدوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قیس بن ربیع نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے انصار میں سے ایک شخص جن کو لوگ عمرو بن حبہ کہتے تھے اور ان کو سانپ کا ایک منتر معلوم تھا آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ آپ نے منتر وغیرہ سے ممانعت فرمائی ہے اور مجھے سانپ کا منتر معلوم ہے چنانچہ وہ منتر انہوں نے آپ کو سنایا آپ نے فرمایا اس قسم کے منتر میں کچھ مضائقہ نہیں نیز ایک اور شخص انصار میں سے آئے اور وہ بچھو کا منتر جانتے تھے ان سے آپ نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکے وہ پہنچائے اس حدیث کو ابومعاویہ وغیرہ نے اعمش سے روایت کیا ہے انہوں نے ان کا نام عمرو بن حزم بیان کیا ہے اور ابوالزبیر نے جابر سے روایت کیا ہے انہوں نے بھی ان کا نام عمرو بن حزم بیان کیا ہے یہی صحیح ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۰۸۔حضرت عمروؓ بن خارجہ انصاری

حضرت عمروؓ بن خارجہ بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن عدی بن نجار۔انصاری خزرجی نجاری۔بدر میں شریک تھے یہ ابن اسحاق وغیرہ کا قول ہے۔ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار سے شریک بدر تھے یہ روایت نقل کر کے سنائی کہ بنی عدی بن نجار سے عمرو بن خارجہ بن قیس تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۰۹۔حضرت عمروؓ بن خارجہ اسدی

حضرت عمروؓ بن خارجہ بن منتفق اسدی۔اور بعض لوگ ان کو اشعری کہتے ہیں حضرت ابوسفیان بن حرب کے حلیف تھے اور بقول بعض ان کا نام خارجہ بن عمرو ہے مگر پہلا قول صحیح ہے۔ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ان سے عبدالرحمٰن بن غنم اشعری نے روایت کی ہے۔ہمیں بہت لوگوں نے اپنی سند ابوعیسیٰ (ترمذی) تک پہنچا کر خبر دی کہ انہوں نے کہا ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعوانہ نے قتادہ سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن غنم سے انہوں نے عمرو بن خارجہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے (مقام) منیٰ میں خطبہ پڑھا اس وقت آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور میں اس کی گردن کے نیچے کھڑا تھا اس کا لعاب میرے شانوں پر ٹپک رہا تھا وہ پاگر گرتی جاتی تھی آپ نے اس خطبہ میں بیان کیا کہ اللہ

تعالیٰ نے میراث میں ہر حق دار کا حق قائم کر دیا ہے لہٰذا اب کسی وارث کے لئے وصیت جائز نہیں اور لڑکا صاحب فراش کو دلایا جائے گا اور زانی کو پتھر ملیں گے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو احمد عسکری نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن نافع سے انہوں نے عبدالملک بن قدامہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے خارجہ بن عمرو جمحی سے روایت کیا ہے۔ابو بکر بن ابی عاصم نے بھی ان کو جمحی بیان کیا ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اپنی سند ابو بکر تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے مطرح سے روایت کر کے بیان کیا نیز یعقوب نے کہا کہ ہم سے حاتم نے محمد بن عبیداللہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے عمرو بن خارجہ جمحی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ کی اونٹنی کے گردن کے نیچے کھڑا ہوا تھا اس کے بعد پوری حدیث بیان کی ابو احمد عسکری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر انہوں نے ان کو انصاری بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو اسدی کہتے ہیں نیز انہوں نے ان سے ایک حدیث نماز کی فضیلت میں روایت کی ہے۔

۳۹۱۰۔حضرت عمروؓ (مولیٰ خباب)

حضرت عمروؓ۔حضرت خباب کے غلام تھے ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے مگر اس کی سند صحیح نہیں ہے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۹۱۱۔حضرت عمروؓ بن ابی خزاعہ

حضرت عمروؓ بن ابی خزاعہ۔مکحول نے عمرو بن ابی خزاعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ کے زمانہ میں ایک آدمی ہمارا قتل ہو گیا تھا اور ہم نے حضرت کے سامنے استغاثہ کیا تھا آپ نے اس کا فیصلہ کیا تھا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۱۲۔حضرت عمروؓ بن خلاس

حضرت عمروؓ بن خلاس قبیلہ بنی عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس سے ہیں۔انصاری اوسی ہیں بعض لوگ ان کو خزرجی کہتے ہیں ان کا تذکرہ جعفر نے شرکائے بدر میں لکھا ہے۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۹۱۳۔حضرت عمروؓ بن خلف قریشی

حضرت عمروؓ بن خلف بن عمیر بن جدعان قریشی تیمی۔عمرو کا نام مہاجر بن قنفذ بھی ہے۔مہاجر کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ میم کی ردیف میں آئے کیونکہ یہ مہاجر ہی کے نام سے مشہور ہیں۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۹۱۴۔حضرت عمروؓ بن رافع مزنی

حضرت عمروؓ بن رافع مزنی۔ان سے ہلال بن ابی ہلال نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ کو ظہر کی نماز کے بعد قربانی کے دن خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا اس وقت آپ کے ساتھ اونٹنی پر علی بن ابی طالب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔یہ حدیث بواسطہ عمرو بن رافع کے ان کے والد سے بھی مروی ہے۔ان کا تذکرہ ابو نعیم اور عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۱۵۔ حضرت عمروؓ بن ربعی انصاری

حضرت عمروؓ بن ربعی۔ کنیت ان کی ابوقتادہ تھی۔ انصاری ہیں محمد بن سعد نے واقدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہیثم بن عدی نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عمرو بن ربعی ہے اور محمد بن عمر نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام نعمان بن ربعی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام حارث بن ربعی ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۱۶۔ حضرت عمروؓ بن ربیعہ

حضرت عمروؓ بن ربیعہ۔ سعید نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ قیس بن ہمام نے عمرو بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں وفد بن کر نبیؐ کے حضور میں گیا اس وقت آپ فرما رہے تھے کہ اے لوگو میں تم کو اللہ عزوجل وحدہ لاشریک لہ کی طرف بلاتا ہوں وہ ایسا ہے کہ جب تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو اس کو دفع کرتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۱۷۔ حضرت عمروؓ بن رباب قریشی

بن مہشم بن سعید بن سہم قریشی سہمی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام عمیر تھا۔ مہاجرین حبش سے ہیں واقعہ عین التمر میں خالد بن ولید کے ساتھ شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۹۱۸۔ حضرت عمروؓ بن زائدہ

حضرت عمروؓ بن زائدہ بن اصم۔ انہیں کی کنیت ابن ام مکتوم ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام عبداللہ بن عمرو ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام عمرو بن قیس بن شریح بن مالک تھا۔ ان کی والدہ ام مکتوم کا نام عاتکہ تھا۔ ابواسحاق نے براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے جو شخص ہجرت کر کے ہمارے پاس آئے وہ مصعب بن عمیر تھے ان کے بعد ابن ام مکتوم آئے اور ابوالبختری طائی نے ابن ام مکتوم سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے اہل حجرات آگ دہک رہی ہے اور فتنے (امنڈتے ہوئے) مثل تاریک شب کے چلے آرہے ہیں اگر تم لوگ جان لیتے جو میں جان رہا ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور بہت روتے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۱۹۔ حضرت عمروؓ بن زرارہ انصاری

حضرت عمروؓ بن زرارہ انصاری۔ ابراہیم بن علاء حمصی نے ولید بن مسلم سے انہوں نے ولید بن سلیمان بن ابی سائب سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابوامامہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ یکا یک عمرو بن زرارہ آئے ایک تہ بند باندھے ہوئے اور ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے مگر تہ بند ان کا ٹخنوں سے نیچا تھا نبیؐ نے اپنے کپڑے کا کنارہ اٹھالیا اور نہایت عاجزی کے ساتھ کہنے لگے کہ یا اللہ یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری لونڈی کا بیٹا ہے۔ یہاں تک کہ عمرو بن زرارہ نے آپ کا کلام سنا تو وہ نبیؐ کی طرف ملتفت ہوئے اور عرض کیا رسول اللہؐ میری پنڈلیاں باریک ہیں (اس سبب سے میں نے تہ بند نیچی کرلی ہے) رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ نے ہر چیز اچھی پیدا کی ہے اے عمرو بن زرارہ اللہ نیچی تہ بند

کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔اس حدیث کو ابن نافع نے اسماعیل بن فضل سے انہوں نے یعقوب بن کعب سے انہوں نے ولید بن مسلم سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور انہوں نے ان کا نام عمرو بن سعید بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۲۰۔حضرت عمروؓ بن زرارہ نخعی

حضرت عمروؓ بن زرارہ نخعی۔ان کا حال ان کے والد کے نام میں ردیف زے میں گزر چکا ہے۔یہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو حضرت عثمان بن عفان نے کوفہ سے دمشق بھیجا تھا۔انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ان سے ان کے بیٹے سعید اور سبیعی نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۲۱۔حضرت عمروؓ ابوزرعہ

حضرت عمروؓ۔کنیت ان کی ابوزرعہ تھی۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔منصور بن ابی مزاحم نے اور سوید بن سعید نے خالد زیات سے انہوں نے زرعہ سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے جو ان چار آدمیوں میں سے ایک شخص تھے جنہوں نے بوقت شب حضرت عثمان بن عفان کو دفن کیا تھا روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ اہل قبا کے پاس چلو ہم ان کو جا کر سلام کریں گے چنانچہ آپ تشریف لے گئے اور ان لوگوں کو سلام کیا اور فرمایا کہ اے اہل قبا کچھ پتھر میرے پاس لے آؤ چنانچہ وہ لوگ لائے آپ نے ان پتھروں سے قبلہ بنا دیا اس حدیث کو اسود بن عامر نے خالد سے روایت کیا اور انہوں نے زرعہ بن عمرو سے جو حضرت حباب کے غلام تھے اس کو روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۲۲۔حضرت عمروؓ بن ابی زہیر

حضرت عمروؓ بن ابی زہیر بن مالک بن امرأالقیس انصاری۔ابن عقبہ نے ان کو اصحاب بدر میں ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۹۲۳۔حضرت عمروؓ بن سالم خزاعی

حضرت عمروؓ بن سالم بن کلثوم خزاعی۔یہ ابوعمر کا قول ہے ہشام بن کلبی نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ عمرو بن سالم بن حضیرہ شاعر تھے یہ شعر انہی کا ہے۔

لاھم انی ناشد محمدا حلف ابینا وابیہ الاتلدا

کچھ غم نہیں میں محمد (ﷺ) کو قسم دلاؤں گا اپنے اور ان کے باپ دادا کی

مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ عمرو بن سالم خزاعی کعبی۔ہمیں ابوجعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے زہری نے عروہ بن زبیر

سے انہوں نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ دونوں کہتے تھے عمرو بن سالم خزاعی سوار ہو کر رسول اللہؐ کے پاس گئے جب کہ خزاعہ اور بنی بکر کا واقعہ پیش آیا تو انہوں نے مدینہ پہنچ کر حضرت سے سب واقعہ بیان کیا اور کچھ اشعار بھی اپنے موزوں کئے ہوئے آپ کے سامنے پڑھے وہ اشعار یہ ہیں۔

لا ھم انی ناشد محمدا — حلف ابینا وابیہ الا تلدا
کنت لنا ابا وکنا ولدا — ثمت اسلمنا فلم ننزع یدا
فانصر رسول اللہ نصر اعتدا — وادع عباد اللہ یاتوامددا
فیھم رسول اللہ قد تجردا — ان سیم خسفا وجھہ تربدا
فی فیلق کالبحر یجری مزبدا — ان قریشا اخلفوک الموعدا
ونقضوا میثاقک الموکدا — وزعموا ان لست تدعو احدا
وھم اذل و اقل عددا — قد جعلوا لی بکداء رصدا
ھم بیتونا بالوتیر ھجدا — فقتلونا رکعا و سجدا

کچھ غم نہیں میں محمد (ﷺ) کو قسم دلاؤں گا اپنے اور ان کے باپ دادا کی۔ اے محمد آپ ہمارے باپ ہیں اور ہم آپ کی اولاد ہیں ہم اسلام لائے اور دست کشی نہیں کی۔ پس میں رسول اللہ کی پوری مدد کروں گا اور بندگان خدا کو مدد کے لئے بلاؤں گا۔ ان میں رسول اللہ ہیں ایسے رحیم کہ خوف خدا سے ان کا چہرہ متغیرہ ہو جاتا ہے۔ گویا کہ دربار پر کف بہہ رہا ہے یا اللہ قریش نے تجھ سے وعدہ خلافی کی اور تیرا وعدہ توڑ دیا اور کہتے ہیں کہ تو کسی کو اپنی طرف نہیں بلاتا اور وہ لوگ بہت ذلیل وقلیل ہیں انہوں نے مقام کدا میں ہمارے لئے کمین گاہ قائم کی ہے۔ انہوں نے مقام وتیر میں ہم پر شب خون مارا اور بحالت نماز ہمیں قتل کیا۔

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے عمرو بن سالم تم نے بیشک (دین خدا کی) مدد کی پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک ٹکڑا ابر کا آسمان پر نمودار ہوا تو عمرو بن سالم نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ ابر بنی کعب کی فتح کی خوشخبری سنا رہا ہے اسی وقت سے رسول اللہؐ نے جہاد (مکہ) کی تیاری شروع کر دی اور یہ کسی پر ظاہر نہیں کیا کہ کس طرف جانے کا ارادہ ہے اور آپ نے اللہ سے دعا مانگی کہ اہل قریش سے خبر مخفی رہے تا کہ یکا یک آپ وہاں پہنچ جائیں اس کے بعد آپ تشریف لے چلے اور مکہ فتح ہو گیا اس واقعہ کو ہم تاریخ کامل میں پورا بیان کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۲۴۔ حضرت عمروؓ بن سالم بن حضیرہ

حضرت عمروؓ بن سالم بن حضیرہ بن سالم۔ قبیلہ بنی ملیح بن عمرو بن ربیعہ سے ہیں شاعر تھے۔ جو جھنڈے رسول اللہؐ بنی کعب کے لئے باندھ دیئے تھے ان کو یہی اٹھاتے تھے اور اس وقت کہتے تھے لاھم انی نا شد محمدا معہ تما اشعار کہے۔

ابن شاہین نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے یہ تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے مگر کوئی وجہ استدراک کی معلوم نہیں ہوتی کیونکہ یہ وہی نام ہے جو اس سے پہلے گزر چکا ہے صرف

فرق اس قدر ہے کہ ابن اسحاق وغیرہ نے نسب کو مختصر بیان کیا ہے جیسا کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے شاید ابوموسیٰ نے چونکہ پہلے تذکرہ میں دیکھا کہ نسب صرف سالم تک بیان کیا گیا ہے اور اس تذکرہ میں دیکھا کہ نسب اس سے زیادہ مذکور ہے تو انہوں نے خیال کیا کہ یہ کوئی اور شخص ہیں۔ ہم نے جو نسب ان کا ابن کلبی سے پہلے تذکرہ میں نقل کیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں شاید ان کو دو سمجھنے کی یہ وجہ بھی ہو کہ ابوعمر نے جو نسب بیان کیا ہے اس میں سالم بن کلثوم ہے اور اس تذکرہ میں سالم بن حضیرہ بیان کیا گیا ہے مگر درحقیقت یہ ایک قسم کا اختلاف ہے جیسا کہ اور نسبوں میں اختلاف واقع ہوا ہے۔ جو شعر ان کی طرف ابوموسیٰ نے منسوب کیا ہے اس سے بھی صاف واضح ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں۔ ہم یہاں پر ابن کلبی کا وہ کلام نقل کئے دیتے ہیں جس سے ان دونوں کا ایک ہونا ظاہر ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ملیح بن عمرو بن ربیعہ سے سعد اور غنم پیدا ہوئے پھر لکھتے ہیں کہ سعد بن ملیح کی اولاد سے عبداللہ بن خلف بھی تھے اور ان کا نسب اور ان کے بیٹے طلحہ بن عبداللہ کا نسب بیان کیا ہے جو طلحۃ الطلحات کے لقب سے ملقب تھے نیز انہوں نے اسود بن خلف اور عثمان بن خلف کو بھی ذکر کیا ہے پھر لکھا ہے کہ عمرو بن سالم بن حضیرہ بن سالم شاعر جن کا یہ شعر ہے۔

لاھم انی ناشد محمدا حلف ابینا وابیہ الا تلدا

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ یہ دونوں تذکرہ ایک ہیں واللہ اعلم۔

۳۹۲۵۔ حضرت عمروؓ بن سالم

حضرت عمروؓ بن سالم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں سعید نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور حزام بن ہشام سے انہوں نے اپنے والد عمرو بن سالم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ انس بن زنیم نے آپ کی ہجو کی ہے پس نبیؐ نے ان کی جان بخشی فرمائی۔

۳۹۲۶۔ حضرت عمروؓ بن سبیع رہاوی

حضرت عمروؓ بن سبیع رہاوی۔ رسول اللہؐ کے حضور میں ۱۰ ہجری میں وفد بن کر آئے تھے۔ ہشام بن کلبی نے عمران بن عامر رہاوی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے عمرو بن سبیع رہاوی مسلمان ہو کر رسول اللہؐ کے حضور میں آئے تو نبیؐ نے ان کے لئے ایک جھنڈا بنوا دیا تھا اور یہ اس جھنڈے کو لے کر حضرت معاویہ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک تھے جب نبیؐ کی طرف چلے تو انہوں نے یہ اشعار نظم کئے تھے۔

الیک رسول اللہ من سرو حمیر اجوب الفیافی سملقا بعد سملق

علی ذات الواح اکلفھا السری تخب برحلی تارۃ ثم تعنق

فمالک عندی راحۃ او تحلحلی بباب النبی الھاشمی الموفق

عتقت اذا من حلہ بعد حلہ وقطع دیامیم وھم مورق

آپ کے پاس اے خدا کے رسول قبیلہ حمیر کے سرو نامی محلّہ سے میں آیا ہوں جنگلوں کو قطع کرتا ہوا بیابانوں کو طے کرتا ہوا

آیا ہوں اونٹ کے کجاوہ پر بیٹھ کر اس کو ہانکتا تھا کبھی وہ سست چلتا اور کبھی تیز چلنے لگتا تھا۔ میں اس سے کہتا تھا کہ اب تجھے آرام نہ ملے گا یہاں تک کہ تو مجھے نبی ہاشمی کے دروازہ پر پہنچا دے۔ میں نے اس سفر میں بہت سے کپڑے پرانے کر ڈالے اور کتنے جنگل قطع کئے اور کتنے مصائب اٹھائے۔

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۲۷۔ حضرت عمروؓ بن سراقہ قریشی

حضرت عمروؓ بن سراقہ بن معتمر بن انس بن اذاۃ بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی۔ یہ ابونعیم اور ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عمرو بن سراقہ بن معتمر انصاری عبداللہ بن سراقہ کے بھائی تھے۔

ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس تک انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں نقل کر کے بیان کیا کہ بنی عدی بن کعب سے عمرو بن سراقہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن سراقہ بھی تھے ان کے کوئی اولاد نہ تھی موسیٰ بن عقبہ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ عمرو احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ انہوں نے عامر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہؐ نے ایک چھوٹے لشکر کے ساتھ بھیجا تھا ہمارے ساتھ عمرو بن سراقہ بھی تھے ان کا پیٹ بہت ہلکا تھا اور قد لمبا تھا ان کو بھوک جو معلوم ہوئی تو وہ بیٹھ گئے ہم لوگوں نے ایک پتھر لے کر ان کے شکم پر باندھ دیا پس وہ چلے پھر ہم لوگ عرب کے ایک قبیلہ میں پہنچے ان لوگوں نے ہماری ضیافت کی عمرو کہنے لگے میں سمجھتا تھا کہ انسان کے دونوں پیر اس کے پیٹ کو اٹھاتے ہیں حالانکہ آج معلوم ہوا کہ پیٹ پیروں کو اٹھاتا ہے (پیٹ جب بھوکا ہوتا ہے، تو آدمی چل ہی نہیں سکتا۔) ان کی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے جو ان کو انصاری قرار دیا ہے یہ غلط ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ عدوی ہیں اور ابن مندہ نے ان کو انصاری لکھا ہے لیکن یہ کوئی وجہ استدراک کی نہیں ہے۔

۳۹۲۸۔ حضرت عمروؓ بن سراقہ

حضرت عمروؓ بن سراقہ۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں۔ جعفر نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے وادی القری میں ان کو حصہ دیا تھا۔ جعفر نے ان دونوں کے درمیان میں فرق پیدا کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اسحاق سے اس کو روایت کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا کہ حافظ ابوعبداللہ نے عمرو بن سراقہ انصاری کا ذکر کیا ہے شاید وہ انہیں دونوں میں سے ایک ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ شاید وہ انہیں دونوں میں سے ایک ہیں تعجب انگیز بات ہے کیونکہ پہلے عمرو بن سراقہ کو عدوی بیان کیا گیا ہے پس لامحالہ یہ عمرو بن سراقہ انصاری ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

۳۹۲۹۔ حضرت عمروؓ بن ابی سرح

حضرت عمروؓ بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر قریشی فہری۔ کنیت ان کی ابوسعید ہے یہ اور

ان کے بھائی وہب بن ابی سرح مہاجرین حبش سے تھے اور دونوں غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ ابن عقبہ اور ابن اسحاق اور کلبی کا قول ہے اور واقدی اور ابومعشر نے کہا ہے کہ ان کا نام معمر ہے اور ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابوجعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کیا ہے کہ بنی حارث بن فہر کے خاندان سے عمرو بن ابی سرح بن ربیعہ تھے ان کی کوئی اولاد نہ تھی نیز اسی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے مہاجرین حبش کے ناموں میں بھی عمرو بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال کو بھی نقل کیا ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی وفات مدینہ میں بعہد خلافت حضرت عثمان ۳۰ ہجری میں ہوئی طبری نے اس کو بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۳۰۔ حضرت عمروؓ بن سعد بن معاذ انصاری

حضرت عمروؓ بن سعد بن معاذ انصاری اشہلی۔ یہ انہیں سعد کے بیٹے ہیں جن کی وفات سے رحمٰن کا عرش ہل گیا تھا۔ کنیت ان کی ابو واقد تھی۔ بیعۃ الرضوان میں شریک تھے ان سے ان کے بیٹے واقد نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک دن رسول اللہؐ نے ایک قبا پہنی جس میں ریشمی گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں لوگ اس قبا کو تعجب کی نظر سے دیکھنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ جنت میں سعد کے رومال اس سے بہتر ہیں۔ ان کی اولاد میں سے محمد بن حصین عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ ہیں جو علمائے انصار میں سے ایک شخص ہیں محمد بن عبداللہ بن حسن کے ساتھ یہ بھی تھے اور انصار کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۳۱۔ حضرت عمروؓ بن سعد

حضرت عمروؓ بن سعد اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سعد الخیر کے بیٹے ہیں نام ان کا عامر بن مسعود تھا۔ جعفر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۳۹۳۲۔ حضرت عمروؓ بن سعد ابو کبشہ

حضرت عمروؓ (ابو کبشہ) بن سعد۔ کنیت ان کی ابو کبشہ ہے انماری۔ یحیٰی بن یونس اور سعید قرشی نے ان کا نام اسی طرح بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن سعید ہے۔ یہی زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۳۳۔ حضرت عمروؓ بن سعدی

حضرت عمروؓ بن سعدی۔ قبیلہ بنی قریظہ سے ہیں۔ بنی قریظہ کے قلعہ سے اسی شب میں اترے تھے جس کی صبح کو قلعہ فتح ہوا تھا شب کو یہ مسجد رسول اللہؐ میں رہے مگر صبح کو نہ معلوم ہوا کہ کہاں چلے گئے ہیں پھر اس وقت سے آج تک ان کا پتہ نہ ملا ابن شاہین نے اس کو بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۳۴۔حضرت عمروؓ بن سعواء

حضرت عمروؓ بن سعواء۔بعض لوگ کہتے ہیں شعواءیافعی تھے۔فتح مصر میں شریک تھے۔ان کا شمار صحابہ میں ہے ان سے سلیمان بن زیاد اور ابو معشر حمیری نے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے عیاش بن عباس قتبانی سے انہوں نے ابو معشر حمیری سے انہوں نے عمرو بن شعواء یافعی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ؐ نے فرمایا سات آدمیوں پر میں نے لعنت کی ہے اور ہر نبی کی دعا مقبول ہوتی ہے جن سات آدمیوں پر میں نے لعنت کی وہ یہ لوگ ہیں کتاب اللہ پر زیادتی کرنے والا اور تقدیر الٰہی کی تکذیب کرنے والا اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال جاننے والا اور میری عزت کی بے حرمتی کو جائز جاننے والا اور میری سنت کو ترک کرنے والا اور مال غنیمت کو اپنے لئے مخصوص کرنے والا اور اپنی سلطنت کے غرور میں اس شخص کو عزت دینے والا جسے خدا نے ذلیل کیا اور اس کو ذلت دینے والا جس کو خدا نے عزت دی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۳۵۔حضرت عمروؓ بن سعید بن ازعر انصاری

حضرت عمروؓ بن سعید بن ازعر بن زید بن عطاف اوسی انصاری۔جعفر نے ان کا تذکرہ شرکائے بدر میں کیا ہے ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ سے اس میں غلطی ہوگئی ہے کہ انہوں نے ان کے والد کا نام سعید بتایا حالانکہ ان کے والد کا نام معبد ہے اور انہوں نے خود بھی عمرو بن سعید اور عمیر بن معبد کے نام میں ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ہم نے بھی ان دونوں ناموں میں ان کا ذکر کیا ہے۔واللہ اعلم۔

۳۹۳۶۔حضرت عمروؓ بن سعید بن عاص قریشی

حضرت عمروؓ بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس قریشی اموی۔ان کی والدہ صفیہ بنت مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھیں حضرت خالد بن ولید بن مغیرہ کی پھوپھی تھیں انہوں نے اور ان کے بھائی خالد بن سعید نے دو ہجرتیں کی تھیں ایک حبش کی طرف دوسری مدینہ کی طرف اور یہ دونوں بھائی ایک ساتھ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے مگر عمرو خالد کے کچھ دنوں بعد اسلام لائے تھے۔واقدی نے جعفر بن محمد بن خالد سے انہوں نے ابراہیم بن عقبہ سے انہوں نے ام خالد بنت سعید بن عاص سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں میرے چچا عمرو بن سعید میرے والد کے جانے کے کچھ دنوں بعد حبش گئے تھے پھر وہیں رہے یہاں تک کہ اور اصحاب نبی کے ہمراہ دو کشتیوں میں سوار ہو کر وہاں سے آئے جس وقت مدینہ پہنچے اس وقت آنحضرت خیبر میں تھے یہ ۷ ہجری کا واقعہ ہے پس عمرو نبیؐ کے ہمراہ فتح مکہ اور حنین اور طائف اور تبوک میں شریک ہوئے نبیؐ نے ان کو خیبر کے میوہ جات کی تحصیل پر مقرر کیا تھا۔جب یہ اور ان کے بھائی خالد اسلام لائے تو ان کے تیسرے بھائی ابان بن سعید بن عاص نے یہ اشعار کہے ان کے والد سعید مقام ظریبہ میں انتقال کر گئے تھے وہ اشعار یہ ہیں۔

الالیت میتا بالظریبة شاهدا — لما یفتری فی الدین عمرو وخالد

اطاعا بنا امر النساء واصبحا — یعینان من اعدائنا من یکابد

کاش مقام ظریبہ کا مردہ اس وقت دیکھتا کہ عمرو اور خالد دین میں کیسا افترا کر رہے ہیں ہمیں عورتوں کی راہ

پر چلانا چاہتے ہیں اور ہمارے دشمنوں کی مدد کرتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہے اور ان لشکروں کے ساتھ جنہیں ابوبکر صدیق نے شام کی طرف بھیجا تھا گئے تھے اور واقعہ اجنادین میں بعہد خلافت ابوبکر صدیق شہید ہوئے یہی اکثر اہل سیر کا قول ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ یرموک میں شہید ہوئے تھے مگر اور کسی نے ابن اسحاق کے قول سے اتفاق نہیں کیا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ مرج الصفر میں شہید ہوئے تھے مرج الصفر اور اجنادین دونوں جمادی الاولی ۱۳ ہجری میں ہوئے تھے انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۳۷۔ حضرت عمروؓ ابوسعید انصاری

حضرت عمروؓ۔ کنیت ان کی ابوسعید تھی۔ انصاری ہیں شرکائے بدر میں سے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے سعید نے روایت کی ہے وکیع نے سعد بن سعید تغلبی سے انہوں نے سعید بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے جو اہل بدر سے تھے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جو کوئی میرے اوپر خلوص قلب سے ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل کرے گا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۳۸۔ حضرت عمروؓ بن سعید ہذلی

حضرت عمروؓ بن سعید ہذلی۔ کنیت ان کی ابوسعید تھی۔ حاتم بن اسمٰعیل نے عبداللہ بن یزید ہذلی سے انہوں نے سعید بن عمرو بن سعید ہذلی سے انہوں نے اپنے والد سے جو بہت بوڑھے آدمی تھے اور انہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانے دیکھے تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنی قوم کے ایک شخص کے ہمراہ ایک بت کے پاس جو مقام سواع میں تھا گیا اور کچھ ذبیحہ بھی ہم نے اس کے سامنے کئے تھے ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۳۹۔ حضرت عمروؓ بن سفیان ثقفی

حضرت عمروؓ بن سفیان ثقفی۔ حنین میں مشرکوں کے ساتھ آئے تھے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے ان سے قاسم یعنی ابو عبدالرحمٰن نے اسی طرح روایت کی ہے حاکم ابواحمد نے ایسا ہی بیان کیا ہے پھر حنین کے بعد اسلام لائے ان سے مروی ہے کہ حنین کے دن جب مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی تو رسول اللہؐ کے ہمراہ سوا عباس اور ابوسفیان بن حارث کے کوئی نہ تھا پس آپ نے ایک مشت خاک اٹھائی اور کافروں کی طرف پھینکی پس ہم سب لوگوں کو یہ معلوم ہونے لگا کہ ہر شجر و حجر ہمیں پکڑنے کے لئے دوڑا ہوا آرہا ہے پس میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگا اور طائف میں آکر میں نے دم لیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۴۰۔ حضرت عمروؓ بن سفیان

حضرت عمروؓ بن سفیان بن عبد شمس بن سعد بن قائف بن اوقص بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم

کنیت ان کی ابوالاعور تھی سلمی ہیں۔ان کی والدہ قریبہ بنت قیس بن عبد شمس تھیں قبیلہ عمرو بن ہصص سے۔یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں حضرت معاویہ کے مشہور رفیقوں میں ہیں صفین میں تمام لڑائی کا مدار انہیں پر تھا۔مسلم بن حجاج نے کہا ہے کہ الاعور سلمی کا نام عمرو بن سفیان تھا صحابی ہیں اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ صحابی نہیں ہیں جاہلیت کا زمانہ انہوں نے پایا تھا نبیؐ سے یہ حدیث جو انہوں نے روایت کی ہے مرسل ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے اپنی امت کے حق میں ایک حرص کا خوف ہے دوسرے ہوائے نفسانی کا تیسرے بادشاہ گمراہ کا۔یہ حضرت معاویہ کے اصحاب میں سے تھے ابو عمر نے کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے ان سے عمرو بکالی نے روایت کی ہے ہم ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں لکھا ہے۔انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۴۱۔حضرت عمروؓ بن سفیان عوضی

حضرت عمروؓ بن سفیان۔یہ عوضی ہیں۔اور بعض نے کہا ہے کہ یہ عمرو بن سلیم ہیں۔ان تذکرہ ابن ابی عاصم نے وحدان میں لکھا ہے۔اور بخاری نے کہا ہے کہ یہ تابعی اور ان کا صحابی ہونا معروف نہیں ہے۔ان بشر بن عبد اللہ نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۹۴۲۔حضرت عمروؓ بن سفیان محاربی

حضرت عمروؓ بن سفیان۔محاربی ہیں۔انہوں نبیؐ سے احادیث کو سنا ہے۔ان کا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے۔اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا شمار شامیوں میں ہے۔ان کی حدیث ان کی اولاد نے روایت کی ہے۔ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی اسناد کو ابو بکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے کہا کہ ہم سے جراح بن مخلد قزاز نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے روح بن جمیل ابو محمد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے یزید بن فضل بن عمرو بن سفیان محاربی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تیری نبیذ کے لیے روغنی برتن استعمال کرتی ہے جبکہ اللہ اور اس کے رسول نے ان کو حرام قرار دیا ہے۔اور اس کو بکر بن سہل نے جراح سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور عمرو بن سفی کہا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۴۳۔حضرت عمروؓ بن سفیان

حضرت عمروؓ بن ابی سفیان۔ان کی حدیث روح بن عبادہ نے ابن جریج سے انہوں نے عبد الملک بن عبد اللہ بن ابی سفیان سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا اگر پیالہ کوئی ٹوٹ گیا ہو تو جس طرف سے وہ ٹوٹا ہو اس طرف سے نہ پیو کیونکہ اس طرف سے شیطان پیتا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ میرے خیال میں یہ وہی پہلے شخص ہیں۔

۳۹۴۴۔ حضرت عمروؓ بن ابی سلامہ

حضرت عمروؓ بن ابی سلامہ بن سعد۔ ابو حدرد یعنی سلامہ بن عمرو اسلمی کے والد ہیں ان کا تذکرہ جعفر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث کی سند میں اختلاف ہے۔ محمد بن یحییٰ قطعی نے حجاج سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے انہوں نے ابو حدرد اسلمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کو اور ابوقتادہ اور محلم بن جثامہ کو ایک چھوٹا سا لشکر دے کر اضم کی طرف بھیجا تھا راستہ میں ان کو عامر بن اضبط اشجعی ملا اور اس نے ان کو اسلام کے طریقہ کے موافق سلام کیا مگر محلم بن جثامہ نے اس کو قتل کر دیا اور اس کا سب مال لے لیا جب یہ سب لوگ رسول اللہؐ کے پاس آئے اور آپ سے واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے اس کو قتل کر دیا باوجود یکہ وہ مسلمان تھا بعد اس کے یہ آیت نازل ہوئی یاایھا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا (اے مسلمانو! جب تم سفر کرو تو تحقیق کر لیا کرو (بغیر تحقیق کسی کو قتل نہ کیا کرو) اس حدیث کو ابو خالد اصم نے ابن اسحاق سے انہوں نے ابن قسیط سے انہوں نے قعقاع بن عبداللہ بن ابی حدرد سے انہوں نے اپنے والد سے۔ اور اس کو یونس بکالی نے ابن اسحاق سے انہوں نے یزید قسیط سے انہوں نے قعقاع بن عبداللہ بن ابی حدرد سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن ابی حدرد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہؐ نے ایک لشکر کے ساتھ بھیجا۔ واللہ اعلم۔

۳۹۴۵۔ حضرت عمروؓ بن سلمہ جرمی

حضرت عمروؓ بن سلمہ بن نفیع۔ اور بعض لوگ سلمہ بن قیس اور بعض سلمہ بن لای بن قدامہ جرمی کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابو برید تھی۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا۔ رسول اللہؐ کے زمانہ میں اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے کیونکہ ان کو قرآن سب سے زیادہ یاد تھا۔ حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے عمرو بن سلمہ جرمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے زمانہ میں اپنی قوم کی امامت کیا کرتا تھا حالانکہ اس وقت میری عمر چھ یا سات برس کی تھی اور حجاج بن منہال نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عمرو بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں تھا جو وفد بن کر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ جو شخص تم سب میں زیادہ قاری قرآن ہو وہی امامت کرے تو میں ہی سب سے زیادہ قاری قرآن تھا۔ حماد بن سلمہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے مسعر بن حبیب جرمی روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عمرو بن سلمہ نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے پاس وفد میں گئے تھے جب ان لوگوں نے اپنے وطن واپس جانے کا ارادہ کیا تو عرض کیا کہ یارسول اللہؐ ہم لوگوں کی امامت کون کرے آپ نے فرمایا جو سب سے زیادہ قرآن کا حافظ ہو چنانچہ تمام قوم میں مجھ سے زیادہ قرآن کسی کو یاد نہ تھا لہٰذا سب لوگوں نے مجھی کو امام بنایا حالانکہ میں کم سن بچہ تھا پس میں قبیلہ جرم کے جس مجمع میں ہوتا تھا میں ہی نماز کا امام بنایا جاتا تھا اور میں ہی جنازہ کی نماز اب تک پڑھاتا ہوں۔ سلیمان کہتے ہیں کہ اس حدیث کو یزید بن ہارون نے مسعر بن حبیب سے انہوں نے عمرو بن سلمہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے

میری قوم کے لوگ رسول اللہؐ کی خدمت میں گئے تھے اور انہوں نے اپنے والد کا واسطہ اس روایت میں نہیں ظاہر کیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سلمہ: لام کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ برید: باء موحدہ کے ضمہ اور راء مہملہ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۳۹۴۶۔ حضرت عمروؓ بن سلیم عوفی

حضرت عمروؓ بن سلیم عوفی۔ ان کا تذکرہ ابن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی میں لکھا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن ابی الرجاء نے اجازۃً اپنی سند ابن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوہاب بن ضحاک نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن عیاش نے قیس بن عبداللہ سے انہوں نے عمرو بن سلیم عوفی سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے قبائل کے آباواجداد (عالم مثال میں) میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے بنی عامر کے جد کو دیکھا کہ وہ ایک سرخ اونٹ ہے جو درختوں کے پتے کھا رہا ہے اور قبیلہ غطفان کے جد کو دیکھا کہ وہ ایک سبز رنگ کا پتھر ہے جس سے نہریں بہہ رہی ہیں اور میں نے بنی تمیم کے جد کو دیکھا کہ وہ سرخ رنگ کا مینہ ہے کہ اس کے قریب کوئی نہیں جا سکتا ایک شخص نے عرض کیا کہ قبیلہ ایہم کو آپ نے کیا دیکھا رسول اللہؐ نے فرمایا ان کا ذکر نہ کرو ان کے سر بڑے ہیں ثابت قدم لوگ ہیں حق کے مددگار ہیں بنی عامر کے متعلق یہ تعبیر لی کہ ان میں بلند خیالی اور بلند حوصلگی بہت ہے اور غطفان کے متعلق یہ تعبیر لی کہ ان کے مزاج میں سختی اور سخاوت ہے۔

۳۹۴۷۔ حضرت عمروؓ بن سلیم

حضرت عمروؓ بن سلیم۔ سعید نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحابی نہیں انہوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے مسجد میں جائے تو اسے چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر صحیح وہی ہے جو ہم سے ابواسحاق یعنی محمد وغیرہ نے اپنی سند ابوعیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مالک نے عامر بن عبداللہ سے انہوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے انہوں نے ابوقتادہ سے مرسلاً روایت کیا ہے یہ حدیث ابوقتادہ کی روایت سے مشہور ہے واللہ اعلم۔

۳۹۴۸۔ حضرت عمروؓ بن سلیمان مزنی

حضرت عمروؓ بن سلیمان مزنی۔ ان کا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ مشمعل بن ایاس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عمرو بن ایاس سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عمرو بن سلیمان مزنی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ عجوہ جنت کی کھجور ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۳۹۴۹۔ حضرت عمروؓ بن سمرہ قریشی

حضرت عمروؓ بن سمرہ بن حبیب بن عبدشمس قریشی عبشمی۔ عبدالرحمٰن بن سمرہ کے بھائی ہیں۔ اقطع انہیں کا لقب ہے۔ یزید بن ابی حبیب نے عبدالرحمٰن بن ثعلبہ انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عمرو بن سمرہ نبیؐ کے پاس آئے اور کہا کہ یارسول اللہؐ میں نے فلاں شخص کا ایک اونٹ چرایا تھا الی آخر الحدیث۔ ہم نے ان کا تذکرہ ثعلبہ اور عمرو بن حبیب کے نام میں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ عمرو بن سمرہ کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے میں خیال کرتا ہوں کہ وہ وہی شخص ہیں جن کا ہاتھ چوری میں کاٹا گیا تھا اور ابوموسیٰ نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ عمرو بن سمرہ بن حبیب بن عبدشمس اور بعض لوگ کہتے ہیں عمرو بن حبیب اقطع۔ ابوزکریا نے ان کا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ ان کے دادا نے ان کا تذکرہ لکھا ہے صرف انہوں نے یہ کیا ہے کہ نسب نامہ میں حبیب کا نام سمرہ سے پہلے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابوعبداللہ بن مندہ نے عمرو بن حبیب کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو عمرو بن سمرہ اقطع کہتے ہیں اور انہوں نے چوری والی حدیث بھی ذکر کی ہے پس ابوزکریا کے استدراک کی کوئی وجہ نہیں شاید ان کو معلوم نہیں ہوا کہ یہ وہی شخص ہیں مگر ابونعیم نے تو دونوں تذکرہ لکھے ہیں اور پہلے تذکرہ میں ان کو عمرو بن حبیب بیان کیا ہے اور ان کے متعلق یہ روایت بھی لکھی ہے کہ انہوں نے سعید بن عمرو سے کہا تھا کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے نامراد ہے وہ شخص جس کے دل میں اللہ نے بشر پر مہربانی کرنے کی صفت نہ پیدا کی ہو اور دوسرے تذکرہ میں انہوں نے چوری والی حدیث ذکر کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان کو دو سمجھتے ہیں اگر انہوں نے ابن مندہ کے کلام کے علاوہ کہیں اور سے معلوم کیا ہو تو ممکن ہے کہ یہ دو ہوں اسی واسطے انہوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن حبیب ہے اور بعض لوگ عمرو بن سمرہ اقطع بیان کرتے ہیں اور انہوں نے ان کا نسب عبدشمس تک بیان کیا ہے یہ غلط ہے صحیح نسب یہی ہے عمرو بن سمرہ بن حبیب اہل نسب نے ایسا ہی ذکر کیا ہے زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ سمرہ بن حبیب سے عمرو اور کریز پیدا ہوئے ان دونوں کی والدہ ریطہ بنت عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تھیں اور سمرہ کے ایک بیٹے عبدالرحمٰن بھی ہیں وہ صحابی ہیں۔ ابن کلبی نے عبدالرحمٰن بن سمرہ کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ سمرہ بیٹے ہیں حبیب کے ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی عبدالرحمٰن بن سمرہ کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ ہی نہیں لکھا۔

۳۹۵۰۔ حضرت عمروؓ بن سنان خدری

حضرت عمروؓ بن سنان خدری۔ ان کا تذکرہ ابوسعید خدری نے لکھا ہے۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم غزوۂ خندق میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے پس قبیلہ بنی خدرہ میں سے ایک شخص کھڑے ہوئے جن کا نام عمرو بن سنان تھا انہوں نے کہا کہ یارسول اللہؐ میرا نیا نکاح ہوا ہے آپ مجھے اجازت دیں تو میں اپنی بی بی کے پاس جو قبیلہ بنی سلمہ میں ہے چلا جاؤں پس نبیؐ نے ان کو اجازت دے دی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۵۱۔ حضرت عمروؓ بن سہل بن حارث انصاری

حضرت عمروؓ بن سہل بن حارث بن عروہ بن عبدرزاح بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری۔ اوسی ثم الظفری

کنیت ان کی ابولبید تھی۔ نبیؐ کے صحابی ہیں۔ واقعہ جسر میں شہید ہوئے تھے جب ایک زرہ کی چوری کی تہمت ان کو لگائی گئی تو اللہ عزوجل نے ان کی براءت اپنی کتاب مقدس میں نازل فرمائی ومن یکسب خطیئة او اثماثم یرم به بریئا الآیه۔ پس رسول اللہؐ نے ان کو بلوایا اور فرمایا کہ اللہ نے تمہاری براءت نازل کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ حافظ ابو زکریا نے ان کا تذکرہ لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ان کی کنیت ابولبید لکھی یہ غلط ہے ان کا نام لبید بن سہل ہے انہیں کی بابت بنی ابیرق نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رفاعہ بن زید عم قتادہ بن نعمان کا کچھ غلہ اور ان کی زرہ چرائی تھی حالانکہ خود بنی ابیرق نے یہ حرکت کی تھی پس اللہ عزوجل نے ان کی براءت نازل فرمائی۔ ہمیں اسماعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسن بن احمد بن ابی شعیب حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قتادہ بن نعمان سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کچھ لوگ ہم میں سے تھے جن کا لقب بنی ابیرق تھا اور انہوں نے چوری والا قصہ بیان کیا بنی ابیرق نے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کام لبید بن سہل کا ہے وہ ایک شخص ہم میں کا ہے جو مسلمان اور نیک بخت ہے جب لبید نے یہ واقعہ سنا تو انہوں نے اپنی تلوار کھینچ لی یہ حدیث پوری کتب تفسیر میں سورۂ نساء میں مذکور ہے اور صحابہ کے تذکرہ نویسوں نے لبید کے نام میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے میں نہیں جانتا کہ ابوزکریا کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ ابولبید کنیت عمرو کی ہے شاید ان کو کسی غلط نسخہ میں ایسا ملا ہو۔ واللہ اعلم۔

۳۹۵۲۔ حضرت عمروؓ بن سہل انصاری

حضرت عمروؓ بن سہل۔ انصاری ہیں۔ انہوں نے نبیؐ سے سنا کہ آپؐ صلہ رحمی کی ترغیب دلاتے تھے۔ ان کی حدیث حنان بن سدیر نے عبدالرحمٰن بن غسیل انہوں نے ان عمرو سے مرسلاً روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے۔

حنان: حاء مہملہ کے فتحہ اور دونونوں کے ساتھ ہے۔

۳۹۵۳۔ حضرت عمروؓ بن شاس

حضرت عمروؓ بن شاس بن عبید بن ثعلبہ بن رویبہ بن مالک بن حارث بن سعد بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی اور بعض لوگ ان کو تمیمی کہتے ہیں قبیلہ بنی مجاشع بن دارم سے یہ بنی تمیم کے وفد کے ساتھ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے مگر پہلا قول صحیح ہے یہ ابوعمر کا بیان ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن شاس اسلمی ہیں اور اس کے سوا ان کے نسب میں کوئی اختلاف نہیں بیان کیا گیا۔ صحابی ہیں، حدیبیہ میں شریک تھے بڑے رعب اور دلیری کے آدمی تھے۔ شعر بھی بہت عمدہ کہتے تھے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے انہوں نے اپنے بیٹے عرار اور اپنی بیوی ام حسان کے بارے میں کچھ اشعار کہتے تھے ام حسان عرار سے ناخوش رہا کرتی تھیں اور ان کو ستایا کرتی تھیں اور عمرو ام حسان کو اس سے منع کیا کرتے تھے مگر وہ نہ مانتی تھیں۔ وہ اشعار حسب ذیل ہیں۔

ارادت عرار ابا لهوان ومن يرد   عرار العمرى بالهوان لقد ظلم

فان کنت منی اوتریدین صحبتی | فکونی لہ کالسمن ربت لہ الارم
والا فسیری سیر راکب ناقۃ | تیمم غیثا لیس فی سیرہ امم
وان عرار ان یکن غیر واضح | فانی احب الجون ذاالمنکب العمم

اس نے عرار کو ذلیل کرنے کا ارادہ کیا حالانکہ قسم اپنی جان کی جو عرار کو ذلیل کرنا چاہے وہ ظالم ہے۔اے ام احسان اگر تو میری ہے اور میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو مثل آفتاب کے ہو جا جس کی روشنی سے چمڑے بنتے ہیں ورنہ میں تجھ سے مثل سوار ناقہ کے علیحدہ ہو کر چل دوں گا اس کی رفتار میں سستی نہ ہوگی۔اور اگر عرار خوبصورت نہیں تو نہ ہی میں ایسے سیاہ فام کو پسند کرتا ہوں۔جس کے شانے چوڑے ہیں۔

عرار کا رنگ سیاہ تھا۔عمرو یہ چاہتے تھے کہ اپنے بیٹے اور اپنی بیوی کے درمیان صلح کرا دیں گے مگر یہ نہ ہوا لہذا انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی بعد اس کے نادم ہوئے اور یہ اشعار کہے۔

تذکر ذکری ام حسان فاقشعر | علی دبر لما تبین ما ائتمر
تذکرتها وهنا وقد حال دونها | رعان وقیعان بها الماء والشجر
فکنت کذات البو لما تذکرت | لها ربعا حنت لمعهده سحر

جب میں ام حسان کو یاد کرتا ہوں تو میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔افسوس مجھے بعد کام کر چکنے کے اصل حال معلوم ہوا۔اب میں اس کو یاد کرتا ہوں حالانکہ اب میرے اور اس کے درمیان میں بہت حجابات ہیں۔اب میں مثل اسی نیک عورت کے ہوں جو اپنا باغ یاد کر کے صبح کو روتی تھی۔

یہ عرار وہی ہیں جن کو حجاج نے عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث کا سر دے کر عبدالملک بن مروان کے پاس بھیجا تھا عبدالملک نے ان سے کچھ باتیں پوچھیں تو ان کو حجاج کے خط سے بھی زیادہ خوش بیان پایا تو اس نے یہ شعر پڑھا۔

فان عرار ان یکن غیر واضح | فانی احب الجون ذالمنکب العمم

عرار اگر خوبصورت نہیں ہیں تو نہ ہی میں ایسے سیاہ فام کو دوست رکھتا ہوں جس کے شانے چوڑے ہوں۔

عرار نے کہا اے امیر المومنین آپ جانتے ہیں کہ یہ شعر کس کا ہے واللہ میرا نام عرار ہے اور یہ شعر میرے والد کا ہے اور اپنا قصہ اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ بیان کیا۔عمرو بن شاس ہی نے اشعار ذیل موزوں کئے ہیں۔

اذا نحن ادلجناوانت امامنا | کفی لمطایا نابوجهک هادیا
الیس تزید العیس خفة اذرع | وان کن حسری ان تکون امامیا

جب ہم سفر میں ہوں اور تم ہمارے پیشرو ہو تو تمہارا رخ روشن ہماری رہبری کے لئے کافی ہے۔ہر مسافر طی مسافت کو چاہتا ہے مگر میری خواہش ہوتی ہے کہ تم میرے ہم پیشرو ہو۔

یہ شعر نہایت عمدہ ہیں جن کو وہ فخر اخندف میں قیس کے سامنے پڑھتے تھے۔انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم

سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے ابان بن صالح سے انہوں نے فضل بن معقل بن سنان سے انہوں نے عبداللہ بن نیار اسلمی سے انہوں نے عمرو بن شاس اسلمی سے جو اصحاب حدیبیہ میں سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ میں حضرت علی کے ساتھ یمن گیا تھا انہوں نے اس سفر میں مجھ پر کچھ ظلم کیا جس پر مجھے بہت رنج ہوا چنانچہ جب میں لوٹا تو میں نے مسجد نبوی میں ان کی شکایت بیان کی اس کی خبر نبیؐ کو پہنچی ایک دن میں صحابہ کے ہمراہ مسجد میں تھا حضرت نے جو مجھے دیکھا تو فرمایا کہ اے عمرو میری طرف دیکھو اے عمرو! واللہ تم نے مجھے اذیت دی میں نے کہا آپ کو اذیت دینے سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں حضرت نے فرمایا ہاں جس نے علی کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۵۴۔ حضرت عمروؓ بن شبل ثقفی

حضرت عمروؓ بن شبل بن عجلان بن عتاب بن مالک ثقفی۔ بیعۃ الرضوان میں شریک تھے۔ حبیبہ بنت مطعم بن عدی ان کے نکاح میں تھیں پھر انہوں نے مقبل بن خویلد کی لڑکی سے نکاح کیا۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۳۹۵۵۔ حضرت عمروؓ بن شراحیل

حضرت عمروؓ بن شراحیل۔ طبرانی نے اس کا تذکرہ لکھا ہے۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اے اللہ مدد کر اس کی جو علی کی مدد کرے یا اللہ بزرگی کر اس کی جو علی کی بزرگی کرے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث کی سند میں کلام ہے۔

۳۹۵۶۔ حضرت عمروؓ بن شرحبیل

حضرت عمروؓ بن شرحبیل۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ مجھے ان کا نسب معلوم نہیں۔ یہ عمرو بن شرحبیل ہمدانی نہیں ہیں کنیت ان کی ابومیسرہ ہے حضرت ابن مسعود کے شاگرد تھے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوعبدالرحمٰن نسائی نے اپنی سنن میں ابوکریب سے انہوں نے ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوعمار سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ سے انہوں نے پوچھا کہ جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہو اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں الخ ابوزکریا نے کہا ہے کہ عمرو بن شرحبیل سے ابوعطیہ وداعی نے جن کا نام مالک بن عامر تھا روایت کی ہے یہ اعمش کا قول ہے۔ یہ دونوں ایک ہیں۔ تابعی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوطالب بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد بن عامر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن اشعث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضیل بن عیاض نے شقیق سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن جس چیز کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون کا فیصلہ ہوگا مقتول قاتل کا ہاتھ پکڑے ہوئے آئے گا اور کہے گا کہ اے میرے پروردگار اس

سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا پس اللہ پوچھے گا کہ تو نے اسے کیوں قتل کیا کوئی تو کہے گا کہ میں نے اس واسطے قتل کیا کہ اللہ کی عزت قائم رہے (وہ چھوڑ دیا جائے گا) اور کوئی کہے گا کہ میں نے اس واسطے قتل کیا تھا کہ فلاں شخص کی عزت قائم ہو جائے اللہ فرمائے گا کہ اس دوسرے پر اس کا گناہ نہ ہوگا۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۵۷۔حضرت عمروؓ (ابوشریح)

حضرت عمروؓ۔کنیت ان کی ابوشریح ہے۔خزاعی ہیں یحیٰی بن یونس نے ان کا نام اسی طرح بتایا ہے اور کہا ہے کہ نام ان کا خویلد بن عمرو ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابوشریح کعبی کا نام خویلد بن عمرو ہے اور ابوشریح خزاعی کا نام کعب بن عمرو ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں۔

۳۹۵۸۔حضرت عمروؓ بن شعبہ

حضرت عمروؓ بن شعبہ ثقفی۔ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کا کچھ حال نہیں جانتا۔

۳۹۵۹۔حضرت عمروؓ بن شعواء

حضرت عمروؓ بن شعواء یافعی۔فتح مصر میں شریک تھے۔ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔عمرو بن سعواء کے نام میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

۳۹۶۰۔حضرت عمروؓ بن صلیع

حضرت عمروؓ بن صلیع محاربی۔صحابی ہیں ان سے صخر بن ولید نے روایت کی ہے بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے سیف بن اہیب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے ابوالطفیل نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک شخص تھے جن کا نام عمرو بن صلیع تھا وہ صحابی تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۶۱۔حضرت عمروؓ بن طفیل

حضرت عمروؓ بن طفیل۔قاسم یعنی ابوعبدالرحمٰن نے ابوامامہ باہلی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے عمرو بن طفیل کو خیبر سے ان کی قوم کے پاس بھیجا تا کہ وہ ان سے مدد لیں انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ جب لڑائی کا وقت آتا تو آپ مجھے یہاں سے ہٹا دیتے ہیں تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ رسول اللہ کے رسول بنو۔یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا بیان ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن طفیل بن عمرو دوسی ہے پہلے ان کے والد اسلام لائے تھے اس کے بعد یہ خود اسلام لائے اور اپنے والد کے ساتھ جنگ یمامہ میں شریک ہوئے اسی دن ان کا ہاتھ بھی کٹ گیا تھا اور جنگ یرموک میں شہید ہوئے تھے طفیل کے اسلام کا حال ان کے نام میں گزر چکا ہے۔

۳۹۶۲۔ حضرت عمروؓ بن عم طفیل

حضرت عمروؓ بن عم طفیل بن عمرو بن طریف۔ ان کا نسب طفیل کے نام میں گزر چکا ہے۔ یہ عمرو غزوۂ شام میں شریک تھے اور یرموک میں شہید ہوئے۔ یہ ہشام بن کلبی کا بیان ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ عمرو طفیل بن عمرو دوسی کے والد ہیں۔ محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ ابن طفیل کہتے تھے کہ جب میں مسلمان ہو کر اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گیا تو میرے والد میرے پاس آئے تو میں نے کہا کہ مجھ سے علیحدہ رہو کیونکہ میں مسلمان ہوں انہوں نے کہا کہ اے بیٹے جو دین تمہارا ہے وہی میرا ہے۔

۳۹۶۳۔ حضرت عمروؓ بن طلق جنی

حضرت عمروؓ بن طلق۔ قوم جن سے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ طبرانی نے ان کا حال بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ عمرو جنی کے نام میں گزر چکا ہے۔

۳۹۶۴۔ حضرت عمروؓ بن طلق انصاری

حضرت عمروؓ بن طلق بن زید بن امیہ بن کعب بن غنم بن سواد۔ انصاری سلمی بقول اکثر بدر میں شریک تھے مگر ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ بدریوں میں نہیں لکھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ غزوۂ احد میں شریک تھے ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شہدائے بدر کے ناموں میں لکھا ہے کہ قبیلہ بنی سلمہ سے عمرو بن طلق بن زید تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۶۵۔ حضرت عمروؓ بن عاص

حضرت عمروؓ بن عاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی بن غالب قریشی سہمی۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابومحمد ہے۔ والدہ ان کی نابغہ بنت حرملہ تھیں قبیلہ بنی جلان بن عتیک بن اسلم بن یذکر بن عنزہ سے قید ہو کر آئی تھیں۔ عمرو بن عاص کے اخیافی بھائی عمرو بن اثاثہ عدوی اور عقبہ بن نافع بن عبدقیس فہری تھے ایک شخص نے خود عمرو بن عاص سے ان کی والدہ کا حال پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میری والدہ کا نام سلمٰی بنت حرملہ اور لقب نابغہ تھا۔ قبیلہ بنی عنزہ سے تھیں عرب کی کسی لڑائی میں گرفتار ہو گئی تھیں اور عکاظ میں بیچ ڈالی گئی تھیں ان کو فاکہ بن مغیرہ نے مول لیا تھا پھر ان سے عبداللہ بن جدعان نے ان کو خرید لیا تھا بعد ان کے عاص بن وائل کے پاس آئیں اور ان سے وائل کی اولاد ہوئی۔ کفار قریش نے انہیں عمرو بن عاص کو نجاشی کے پاس بھیجا تھا کہ جس قدر مسلمان ان کے ملک میں ہیں ان کو واپس کر دیں مگر نجاشی نے اس کو منظور نہ کیا اور کہا کہ اے عمرو! محمد (ﷺ) تمہارے) چچا کے بیٹے (ہیں ان) کا حال تم سے کیوں مخفی ہے اللہ کی قسم وہ خدا کے سچے رسول ہیں انہوں نے کہا کہ آپ ایسا کہتے ہیں نجاشی نے کہا ہاں خدا کی قسم تم میرا کہا مانو پس یہ وہاں سے ہجرت کر کے نبیؐ کی طرف چلے اور نجاشی کے پاس ہی اسلام لائے تھے اور نبیؐ کی طرف ہجرت کی بعض نے کہا ہے کہ خیبر والے سال اسلام لائے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ صفر ۸ ہجری میں فتح مکہ سے چھ ماہ پہلے اسلام لائے تھے انہوں نے نجاشی کے پاس سے نبیؐ کی خدمت میں حاضر

ہونے کا ارادہ کیا تھا مگر پھر کچھ توقف ہو گیا بعد اس کے یہ اور خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ عبدری ایک ساتھ آئے پھر خالد نے آگے بڑھ کر اسلام قبول کیا اور بیعت کی بعد اس کے عمرو بن عاص آگے بڑھے اور اسلام لائے اور اس شرط پر بیعت کی کہ جس قدر گناہ پہلے ان سے ہو چکے ہیں وہ معاف ہو جائیں رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ اسلام اور ہجرت اپنے ماقبل کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ بعد اس کے رسول اللہؐ نے ایک چھوٹے لشکر کا سردار بنا کر غزوۂ ذات السلاسل میں بھیج دیا تھا جہاں ان کے والد کے ماموں رہتے تھے۔ ان کی والدہ قبیلہ بلی بن عمرو بن حاف بن قضاعہ سے تھیں یہ وہاں اس لئے گئے تھے کہ ان لوگوں کو اسلام کی ترغیب دیں اور جہاد پر آمادہ کریں چنانچہ یہ اس لشکر کے ساتھ جس میں تین سو آدمی تھے گئے جب یہ وہاں پہنچ گئے تو انہوں نے نبیؐ سے اور لشکر مانگا چنانچہ آپ نے ایک اور لشکر ان کی مدد کے لئے بھیجا ہمیں ابوجعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن حصین تیمی نے غزوۂ ذات السلاسل کے جو قبیلہ بلی اور عذرہ کی سرزمین پر ہوا تھا یہ حالات بیان کئے کہ رسول اللہؐ نے عمرو بن عاص کو بھیجا تھا تاکہ وہ اعراب کو اسلام کی طرف بلائیں ان کے والد عاص بن وائل کی والدہ قبیلہ بلی کی ایک خاتون تھیں ان کو رسول اللہؐ نے بھیجا تھا کہ ان کی وجہ سے تالیف بھی ہو گی چنانچہ یہ روانہ ہوئے جب قبیلہ جذام کی زمین میں ایک چشمہ پر پہنچے جس کو سلاسل کہتے ہیں اور اسی وجہ سے اس غزوہ کا نام ذات السلاسل ہوا تو انہیں کچھ خوف معلوم ہوا اور انہوں نے رسول اللہؐ سے اور مدد مانگی پس آپ نے ان کی مدد کے لئے ابوعبیدہ بن جراح کو مع چند مہاجرین اولین کے جن میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے بھیجا اور ابوعبیدہ سے کہا کہ تم دونوں آدمی اختلاف نہ کرنا پس ابوعبیدہ روانہ ہو گئے جب وہاں پہنچے تو عمرو بن عاص نے کہا کہ تم میری مدد کے لئے بھیجے گئے ہو ابوعبیدہ نے کہا نہیں بلکہ جو کام تمہارے متعلق ہے وہی میرے متعلق کیا گیا ہے ابوعبیدہ ایک بہت نرم دل اور دنیا کو نفرت کی نظر سے دیکھنے والے آدمی تھے عمرو بن عاص نے کہا کہ نہیں اے عبیدہ تم میری مدد کے لئے بھیجے گئے ہو ابوعبیدہ نے کہا کہ اے عمرو رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ تم دونوں آدمی باہم اختلاف نہ کرنا لہٰذا اگر تم میرا کہنا نہ مانو گے تو میں تمہارا کہنا مانوں گا عمرو بن عاص نے کہا تو میں تمہارے اوپر سردار ہوں ابوعبیدہ نے کہا بہتر چنانچہ عمرو بن عاص نے نماز پڑھائی۔ اور ان کو رسول اللہؐ نے عمان کا عامل بنایا تھا اور یہ وہاں رسول اللہؐ کی وفات تک رہے۔

ہمیں ابراہیم اور اسماعیل وغیرہما نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مشرح بن ہاعان نے عقبہ بن عامر سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ سب لوگ اسلام لائے اور عمرو بن عاص ایمان لائے۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے ابوعیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابواسامہ نے نافع بن عمر جمحی سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے طلحہ بن عبیداللہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمرو بن عاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق نے ان کو شام کی طرف سردار بنا کر بھیجا اور یہ وہاں کی فتوحات میں شریک رہے اور حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے فلسطین کے حاکم بھی رہے بعد اس کے حضرت عمر نے ان کو سردار لشکر بنا کر مصر کی طرف بھیجا اور انہوں نے مصر کو فتح کیا اور حضرت عمر کی وفات تک مصر کے حاکم رہے پھر حضرت عثمان نے بھی ان کو چار سال حکومت مصر

پر قائم رکھا بعد اس کے معزول کر دیا اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو ان کی جگہ پر مقرر کیا پس عمرو بن عاص نے فلسطین میں گوشہ نشینی اختیار کر لی کبھی کبھی مدینہ آتے تھے اور حضرت عثمان پر معترض رہتے تھے جب حضرت عثمان شہید ہوئے تو یہ حضرت معاویہ کے پاس چلے گئے اور ان کے معین بن گئے اور ان کے ساتھ جنگ صفین میں شریک ہوئے اس جنگ میں ان کا حال بہت مشہور ہے واقعہ تحکیم میں ایک حاکم یہ بھی تھے پھر حضرت معاویہ نے ان کو مصر بھیجا چنانچہ انہوں نے محمد بن ابی بکر سے جو حضرت علی کی طرف سے وہاں کے حاکم تھے مصر سے نکال دیا حضرت معاویہ نے ان کو مصر کا حکم بنا دیا یہاں تک کہ ۴۳ھ میں اور بقول بعض ۴۷ھ اور بقول بعض ۴۸ھ اور بقول بعض ۵۱ھ میں وفات پائی پہلا ہی قول صحیح ہے۔ سیاہ رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے اور عرب کے بہادروں میں سے تھے مصر میں ان کی وفات شب عید الفطر میں ہوئی ان کے بیٹے عبداللہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کو مقام مصطم میں دفن کیا بعد اس کے عید کی نماز پڑھائی اور اپنے والد کے بعد مصر کے حاکم رہے پھر حضرت معاویہ نے ان کو معزول کر کے اپنے بھائی عتبہ بن ابی سفیان کو مصر کا حاکم بنایا۔ حضرت عمرو بن عاص کے اشعار بھی اچھے ہوتے تھے چنانچہ اشعار جو انہوں نے عمارہ بن ولید کے خطاب میں نجاشی کے یہاں کہے تھے وہ حسب ذیل ہیں ان کے اور عمارہ کے درمیان کچھ جھگڑا تھا جس کو ہم نے تاریخ کامل میں ذکر کیا ہے۔

اذا المرء لم یترک طعا ما یحبہ ولم ینہ قلبا غاویاً حیث یُمما

قضی وطرامنہ وغادر سبۃ اذا ذکرت امثالھا تملا الفما

جب کوئی شخص اپنی پسند کا کھانا نہ چھوڑے اور گمراہ قلب کی خواہشوں کو نہ روکے اور اپنی خواہش نفس کو پورا کرے اور ایسی معشوق سے بیوفائی کرے کہ جس کے امثال کے ذکر سے منہ میں پانی بھر آتا ہے۔

جب زمانہ ان کی وفات کا قریب آیا تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ بے شک تو نے مجھے حکم دیا تو میں نے تیری فرمانبرداری نہ کی اور تو نے مجھے روکا تو میں نہ رکا پھر انہوں نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور دعا کی کہ یا اللہ میں کمزور ہوں میری مدد کر میں گنہگار ہوں میرا عذر قبول فرما میں مغرور نہیں ہوں بلکہ استغفار کر رہا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اسی کی تکرار کرتے کرتے وفات پائی۔ یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن شماسہ نے ان سے بیان کیا کہ جب حضرت عمرو بن عاص کی وفات ہونے لگی تو وہ رو رہے تھے ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے کہا کہ کیا موت سے ڈر کر آپ رو رہے ہیں انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم بلکہ موت کے بعد جو حالات پیش آئیں گے ان سے ڈر کر رو رہا ہوں ان کے بیٹے نے کہا کہ بحمد للہ آپ کی بہت اچھی حالت تھی اور رسول اللہؐ کی صحبت کے حالات اور فتوح شام و مصر کے واقعات ذکر کرنے لگے حضرت عمرو بن عاص نے کہا سب سے بڑی فضیلت میری تو تم نے ترک ہی کر دی یعنی لا الہ الا اللہ کی شہادت۔ میری تین حالتیں ہوئیں پہلی حالت تو یہ تھی کہ میں کافر تھا اور رسول اللہؐ کے حق میں بہت سخت تھا اگر میں اس حالت میں مر جاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا۔ پھر میں نے رسول اللہؐ سے بیعت کی اور آپ سے بہت زیادہ حیا کرنے لگا اگر اس حالت میں مر جاتا تو لوگ کہتے تھے کہ خوشخبری ہو عمرو کو کہ وہ اسلام لے آئے اور اچھی حالت میں مرے ان کے لئے جنت کی امید ہے تیسری حالت میری یہ ہوئی کہ مجھے حکومت ملی اور دنیا میں مبتلا ہوا اب میں نہیں جانتا کہ یہ میرے لئے مضر ہو یا مفید۔ میں جب مر جاؤں تو کوئی عورت میرے لئے نہ روئے نہ کوئی رونے والی میرے ساتھ جائے نہ روشنی میرے ساتھ ہو اور

میری ازار مضبوط باندھ دینا کیونکہ میں فریادی بنوں گا اور میرے اوپر ہر طرف سے مٹی ڈال دینا اور میری قبر میں کوئی لکڑی یا پتھر نہ رکھنا اور اور جب مجھ کو قبر میں بند کر چکنا تو اتنی دیر میرے پاس بیٹھنا جتنی دیر میں ایک اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت بنایا جاتا ہے میں تم سے موانست کروں گا اور سوچوں گا کہ اپنے پروردگار کے فرشتوں سے کیا گفتگو کروں ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے اور ابو عثمان نہدی اور قبیصہ بن ذویب وغیرہ نے روایت کی ہے ہمیں خطیب ابوالفضل بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عبیداللہ بن عمر بن احمد بن عثمان بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب بن ماسی بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مصعب بن عبداللہ زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہاد نے محمد بن ابراہیم تمیمی سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے ابوقیس مولی عمرو بن عاص سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ حاکم سے اگر اجتہاد میں غلطی ہو جائے تب بھی اس کو ایک ثواب ملتا ہے ابوالفضل کہتے تھے یہ حدیث میں نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے ایسی ہی حدیث بیان کی۔ حضرت عمرو بن عاص کا قد پست تھا۔

۳۹۶۶۔ حضرت عمروؓ بن عامر بن ربیعہ

حضرت عمروؓ بن عامر بن ربیعہ بن ہوذہ بن ربیعہ البکاء بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصہ ظمیا۔ بنت عبدالعزیز بن مولہ اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا مولہ سے انہوں نے ہوذہ کے دونوں بیٹوں عرس اور عمرو بن عامر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں رسول اللہؐ کے پاس گئے تھے اور اسلام لائے تھے پس آپ نے دونوں کو ان کے رہنے کے مقامات میں معافیاں دی تھیں۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۳۹۶۷۔ حضرت عمروؓ بن عامر انصاری

حضرت عمروؓ بن عامر بن مالک بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی مازنی۔ کنیت ان کی ابوداؤد تھی۔ محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بدر میں شریک تھے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ نام ان کا عمیر تھا ان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا غزوۂ بدر میں میں ایک مشرک کے پیچھے اس کے قتل کرنے کے لئے چلا یکا یک قبل اس کے کہ میری تلوار اس تک پہنچے اس کا سر گر گیا تو میں نے سمجھ لیا کہ اس کو میرے سوا کسی اور نے قتل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۶۸۔ حضرت عمروؓ بن عبدالاسد مخزومی

حضرت عمروؓ بن عبدالاسد۔ کنیت ان کی ابوسلمہ مخزومی تھی۔ سعید نے ان کا نام یہی بتایا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عبدمناف ہے اور بقول بعض عبداللہ۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے ہم نے ان کا حال عبداللہ کے نام میں بیان کیا ہے اور عبد مناف غالباً ان کا جاہلیت کا نام ہوگا ہم ان کو کنیت کے باب میں انشاء اللہ ذکر کریں گے۔

۳۹۶۹۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ اصم

حضرت عمروؓ بن عبداللہ اصم۔ تابعی ہیں انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۹۷۰۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ انصاری

حضرت عمروؓ بن عبداللہ انصاری۔ ان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ نے ایک بکری کے شانے کا گوشت کھایا بعد اس کے آپ کھڑے ہو گئے اور کلی کر کے نماز پڑھی وضو نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو اس سے زیادہ نہیں جانتا مگر اس میں کلام ہے بخاری نے ان کی حدیث کی سند کو ضعیف کہا ہے۔

۳۹۷۱۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ شامی

حضرت عمروؓ بن عبداللہ شامی۔ جعفر نے کہا ہے کہ بخاری نے تاریخ کبیر میں ایسا ہی لکھا ہے۔ ابراہیم بن ابی عبلہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے اصحاب رسول اللہؐ میں سے عبداللہ بن عمرو اور عمرو بن عبداللہ بن ام حرام اور واثلہ بن اسقع کو دیکھا کہ یہ لوگ بارانی پہنتے تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوابی تھی اور ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عبداللہ بن ابی کہتے ہیں اور بعض لوگ ابن ام حرام کہتے ہیں ام حرام عبادہ بن صامت کی بی بی تھیں اور بعض لوگوں نے کچھ اور بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔

۳۹۷۲۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ ضبابی

حضرت عمروؓ بن عبداللہ ضبابی۔ بنی حارث بن کعب سے ہیں نبیؐ کے حضور میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ جن میں قیس بن حصین بن قنان ذوالغصہ اور یزید بن عبدالمدان اور یزید بن محجل اور عبداللہ بن قریط اور شداد بن عبداللہ قنانی تھے حاضر ہوئے تھے اس کو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۷۳۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ قاری

حضرت عمروؓ بن عبداللہ قاری۔ کنیت ان کی ابوعیاض خلیفہ نے کہا ہے کہ یہ بنی غالب بن اشیع بن ہون بن خزیمہ بن مدرکہ سے ہیں جو قبیلہ بنی قارہ کی ایک شاخ ہے اور ابوعبیدہ نے کہا ہے کہ اشیع بن ہون ہی کا نام قارہ ہے۔ یہ عمرو عبیداللہ بن عیاض کے دادا ہیں ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ عمرو بن عیاض قاری نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عمرو سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ مکہ تشریف لے گئے اور سعد کو مریض ہونے کے باعث سے حنین سے روانگی کے وقت آپ نے پیچھے چھوڑ دیا پھر جب آپ جعرانہ سے عمرہ کر کے لوٹے تو سعد کو دیکھا کہ وہ مریض ہیں انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے پاس کچھ مال ہے اور تہائی وصیت کی حدیث ذکر کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۷۴۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ عامری

حضرت عمروؓ بن عبداللہ بن ابی قیس عامری۔ بنو عامر بن لوی سے ہیں۔ جنگ جمل میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۹۷۵۔ حضرت عمروؓ بن عبدالحارث

حضرت عمروؓ بن عبدالحارث۔ یحییٰ بن یونس نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابو حازم تھی۔ قیس کے والد تھے جعفر نے کہا کہ مشہور یہ ہے کہ نام ان کا عبدعوف بن حارث ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۷۶۔ حضرت عمروؓ بن عبدعمرو بن نضلہ

حضرت عمروؓ بن عبدعمرو بن نضلہ بن عامر بن حارث بن غبشان۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ذی الشمالین کا نام ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ نام ان کا عمرو بن عبدود ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ نام ان کا عمرو بن نضلہ ہے بدر کے دن شہید ہوئے تھے یہ ابن سحاق کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۷۷۔ حضرت عمروؓ بن عبدنہم اسلمی

حضرت عمروؓ بن عبدنہم اسلمی۔ یہ وہی ہیں جو حدیبیہ میں رسول اللہؐ کو راہ بتاتے تھے پس انہوں نے ثنیۃ الحنظل کے راستہ پر چلنا شروع کیا رسول اللہؐ کے آگے آگے چلتے تھے یہاں تک کہ ثنیۃ الحنظل پر جا کر ٹھہر گئے رسول اللہؐ نے فرمایا ثنیہ کی مثال بالکل اس دروازہ کی سی ہے جس کی بابت اللہ عزوجل نے بنی اسرائیل سے فرمایا تھا کہ اس دروازہ سے سجدہ کرتے ہوئے جاؤ اور حطہ کہو جو شخص آج شب میں اس ثنیہ سے باہر نکل جائے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۷۸۔ حضرت عمروؓ بن عبسہ

حضرت عمروؓ بن عبسہ بن عامر بن خالد بن غاضرہ بن عتاب بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن کلبی وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ عمرو بیٹے ہیں عبسہ بن خالد بن حذیفہ بن عمرو بن خالد بن مازن بن مالک بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم سلمی کے مازن بن مالک کی والدہ بجلہ بنت ہناہ بن مالک بن فہم ازدیہ ان کی اولاد ان کی طرف بھی منسوب ہے تھیں لہٰذا یہ عمرو سلمی بھی ہیں اور بجلی بھی ہیں کنیت ان کی ابو نجیح ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو شعیب قدیم الاسلام ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ چوتھے مسلمان ہیں۔ ہم سے ابو الفرج ابن ابو الرجاء ثقفی نے اپنی سند ابو بکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی۔ وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ ابن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسلام حبشی نے بیان کیا کہ میں نے عمرو بن عبسہ سلمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے دل میں یہ بات پڑ گئی تھی کہ بتوں کی پرستش ناجائز ہے۔ ایک روز اسی قسم کی باتیں کر رہا تھا ایک شخص نے میری باتیں سنی تو اس نے کہا کہ اے عمرو مکہ میں ایک شخص ہے وہ بھی ایسی ہی

باتیں کرتا ہے جیسی تم کرتے ہو۔ عمر کہتے ہیں میں اس شخص کی تلاش میں مکے پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ پوشیدہ ہو گئے ہیں بوقت شب اول ان سے ملاقات ہوسکتی ہے کہ اس وقت وہ طواف کرنے کے لئے آتے ہیں پس میں کعبہ کے اندر پردوں کے پاس سو رہا یکا یک مجھے معلوم ہوا کہ کوئی شخص لا الہ الا اللہ کہہ رہا ہے میں باہر نکل کر گیا اور میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں انہوں نے جواب دیا کہ میں خدا کا رسول ہوں میں نے پوچھا کہ اللہ نے آپ کو کس لئے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا اس لئے کہ اللہ کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے اور خونریزی نہ کی جائے اور صلہ رحم کیا جائے میں نے پوچھا کہ کسی نے آپ کی اتباع کی ہے انہوں نے فرمایا کہ ہاں ایک آزاد (یعنی ابوبکر صدیق) اور ایک غلام (یعنی زید ابن حارثہ) نے میں نے کہا کہ آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے میں بھی آپ سے بیعت کروں گا۔ پس آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میں نے اسلام کے لئے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اس وقت میں نے دیکھا کہ اسلام میں میں چوتھا شخص ہوں۔ ان سے روایت ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ آپ کے ساتھ ہی رہوں گا آپ نے فرمایا کہ نہیں تم اپنے وطن چلے جاؤ۔ جب تم کو میری ہجرت کی خبر ملے تو تم میرے پاس آ جانا چنانچہ یہ کہتے تھے میں اپنے وطن چلا گیا اور وہاں ایک زمانہ تک خبر ہجرت کا منتظر رہا یہاں تک کہ ایک قافلہ یثرب کا آ نکلا میں نے ان لوگوں سے وہاں کے حالات پوچھے ان لوگوں نے کہا کہ ایک خبر یہ ہے کہ محمد (ﷺ) مکے سے نکل چکے ہیں مدینہ آ رہے ہیں۔ یہ خبر سنتے ہی وہاں سے چل دیا اور مدینہ پہنچا حضرت سے ملاقات ہوئی میں نے کہا آپ مجھے پہچانتے ہیں فرمایا ہاں تم وہی شخص ہو جو مکے میں میرے پاس آئے تھے۔ یہ عمرو جس وقت مدینہ پہنچے غزوۂ بدر اور احد اور خندق ہو چکا تھا۔ پھر انہوں نے مدینہ میں سکونت اختیار کی اور بعد اس کے شام چلے گئے ان سے منجملہ صحابہ کے حضرت عبداللہ بن مسعود اور ابوامامہ باہلی اور سہل بن سعد ساعدی نے اور منجملہ تابعین کے ابوادریس خولانی اور سلیم بن عامر اور کثیر ابن مرہ اور عدی بن ارطاۃ اور جبیر بن نفیر وغیرہ نے روایت کی ہے) ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ وغیرہ نے خبر دی وہ وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوطالب بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر یعنی محمد بن عبداللہ بن شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن رجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن سلمہ بن ابی حسام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن منکدر نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کی کہ انہوں نے عمرو بن عبسہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے جس شخص کی جوانی اسلام میں گزری قیامت کے دن اس کے لئے ایک نور ہوگا اور جو شخص اللہ کی راہ میں تیر بھی مارے خواہ دشمن تک پہنچے یا نہ پہنچے اس کو ایک غلام کے آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور جو شخص ایک مسلمان غلام کو آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے میں ایک عضو اس آزاد کرنے والے کا آگ سے بچا لے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۷۹۔ حضرت عمروؓ بن عبیداللہ حضرمی

حضرت عمروؓ بن عبیداللہ حضرمی۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے ہم سے ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعید بن عبدالرحمٰن نے حسن بن عبداللہ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ عمرو بن عبیداللہ جو نبیؐ کے صحابی تھے بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ نے شانہ کا گوشت کھایا اس کے بعد کلی کر کے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا

تذکرہ لکھا اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا نبیؐ کو دیکھنا صحیح نہیں ہے اور بخاری نے کہا ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو دیکھا ہے لیکن ان کی حدیث صحیح نہیں ہے ان کا تذکرہ عمرو بن عبداللہ انصاری کے نام میں گزر چکا ہے اور شاید کہ یہ حضرمی تھے اور ان کے حلیف انصار میں تھے۔ واللہ اعلم۔

۳۹۸۰۔ حضرت عمروؓ بن عتبہ بن نوفل

حضرت عمروؓ بن عتبہ بن نوفل۔ اہل حجاز میں شمار کیے گئے ہیں۔ اس کا ذکر محمد بن اسمٰعیل نے بشر بن حکم سے روایت کرکے بیان کیا ہے عاتکہ بنت ابی وقاص یعنی حضرت سعد کی بہن نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو میں آٹھ عورتوں کے ساتھ آپ کے پاس گئی اور میرے ساتھ میرے دونوں لڑکے بھی تھے۔ پھر میں نے کہا کہ یارسول اللہؐ یہ دونوں آپ کے چچا کے لڑکے ہیں اور میں آپ کی خالہ ہوں پس آپ نے میرے لڑکے عمرو بن عتبہ بن نوفل کو جو دونوں میں چھوٹا تھا لے کر اپنی گود میں بٹھالیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۸۱۔ حضرت عمروؓ بن عثمان قریشی

حضرت عمروؓ بن عثمان بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب قرشی تیمی۔ ان کی ماں ہند بنت بیاع بن عبد یالیل بن عنزہ بن سعد بن لیث بن بکر ہیں۔ یہ مہاجرین حبشہ سے تھے اور انہیں دونوں کشتیوں میں سوار ہو کر لوٹے تھے بعد اس کے سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ قادسیہ میں ۱۵ھ میں بعہد خلافت عمرؓ بن خطاب شہید ہوئے ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۸۲۔ حضرت عمروؓ عجلانی

حضرت عمروؓ عجلانی۔ ابوزکریا نے ان کا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ ان کے دادا اس تذکرہ کو لکھ چکے ہیں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے عبدالرحمٰن بن عمرو عجلانی نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے قبلہ رو ہو کر پاخانہ یا پیشاب کے لئے بیٹھنے سے منع فرمایا۔ پھر ان کا بیان عمرو بن ابی عمرو کے نام میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

۳۹۸۳۔ حضرت عمروؓ بن عطیہ

حضرت عمروؓ بن عطیہ۔ طبرانی ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ابن لہیعہ سے انہوں نے سلیمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے عمرو بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب تمہارے ہاتھ پر بہت سے ملک فتح ہوں گے اور محنت و مشقت کی تمہیں ضرورت نہ رہے گی اور تیر اندازی محض کھیل کے طور پر رہ جائے گی ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۸۴۔ حضرت عمروؓ (ابوعطیہ) سعدی

حضرت عمروؓ۔ کنیت ان کی ابوعطیہ ہے سعدی ہیں ان سے ان کے بیٹے عطیہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ قیامت میں (معاملات کے متعلق) سب سے پہلے مال کے متعلق سوال ہوگا (کہ اس کو بجا صرف کیا یا بے جا) آپ نے مجھ سے میری قوم کی زبان میں گفتگو فرمائی تھی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۳۹۸۵۔ حضرت عمروؓ بن عقبہ

حضرت عمروؓ بن عقبہ۔ سعید نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ مکحول سے روایت کی ہے کہ عمرو بن عقبہ نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن بھی چلے گا آگ سے ایک سال کی مسافت پر دور کر دیا جائے گا۔ سعید نے کہا ہے کہ میں ان کو عمرو بن عبسہ خیال کرتا ہوں اور جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ عمرو بن عقبہ بن نیار انصاری بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان کی کنیت ابوسعید ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۸۶۔ حضرت عمروؓ بن ابی عقرب

حضرت عمروؓ بن ابی عقرب۔ ان کا ذکر سعید اور جعفر مستغفری نے کیا ہے شبابہ نے خالد بن ابی عثمان سے انہوں نے سلیط اور ایوب فرزندان عبداللہ بن یسار سے ان دونوں نے عمرو بن ابی عقربہ سے روایت کیا ہے کہ ان دونوں نے عمرو بن ابی عقرب کو کہتے سنا کہ واللہ نہیں پایا میں نے کچھ ان عہدوں سے جن پر مجھ کو رسول اللہؐ نے مقرر کیا تھا سوا دو کپڑوں کے جواز قسم معقد تھے وہ دونوں کپڑے میں نے اپنے مولی کیسان کو دے دیئے اس کو شبابہ نے اسی طرح روایت کیا ہے اور ان کو حرمی بن حفص نے خالد سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے عتاب بن اسید سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۸۷۔ حضرت عمروؓ بن عقیش

حضرت عمروؓ بن عقیش جاہلیت میں ان کا ایک حریف تھا جو ان کو اسلام سے روکتا تھا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا جیسا کہ سعید نے بیان کیا ہے اور ان کی ایک حدیث روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ ابن اقش ہیں اور بعض نے وقش کہا ہے اور بعض نے ابن ثابت بن وقش کہا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۹۸۸۔ حضرت عمروؓ بن ابی عمرو عجلانی

حضرت عمروؓ بن ابی عمرو عجلانی۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن تھی اور بعض نے ابوعبداللہ بیان کی ہے۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے عبدالرحمٰن سے مروی ہے عبداللہ بن نافع نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عمرو عجلانی نے اپنے والد سے روایت کر کے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہؐ نے پائخانہ یا پیشاب کے لئے قبلہ رخ بیٹھنے کو منع فرمایا ہے اور اس کو ایک جماعت نے ایوب سے انہوں نے نافع سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ایک شخص کو سنا کہ وہ ابن عمر کو اپنے والد سے وہ رسول اللہؐ سے نقل

کر کے ایسی ہی حدیث سنا رہا ہے اس کو عاصم بن ہلال نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کیا ہے۔ اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان کا تذکرہ ابونعیم نے دو دفعہ لکھا ہے اور دوسرے تذکرہ میں ان کو عمرو عجلانی نے لکھا ہے اور نسب ان کا نہیں بیان کیا ہے اور ان سے بھی حدیث اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ انہوں نے ان کا تذکرہ دو دفعہ کیوں لکھا حالانکہ یہ ایک شخص ہیں۔ حافظ ابوموسیٰ نے بھی ہمارے موافق ہی لکھا ہے۔ ابوزکریا نے ان کا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کے واسطے لکھا۔ حالانکہ ان کے دادا ان کا تذکرہ لکھ چکے ہیں۔ اور حق انہی کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

۳۹۸۹۔ حضرت عمروؓ بن ابوعمرو قرشی

حضرت عمروؓ بن ابوعمرو بن شداد فہری۔ بنی ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک کے خاندان سے ہیں قرشی فہری ہیں ان کی کنیت ابو شداد ہے۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ واقدی کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ جب غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے تو ان کی عمر بتیس برس کی تھی اور ۳۶ ہجری میں بعہد خلافت حضرت علی وفات پائی یہ جعفر مستغفری کا قول ہے اور سعید نے واقدی سے روایت کر کے بیان کیا کہ یہ عمرو جنگ جمل میں حضرت علی کے ہمراہ شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بعض نے ان کو عمرو بن ابی عمیر بیان کیا ہے ابوزبیر نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی شخص بحالت مومن ہونے کے زنا نہیں کرتا تو کہا میں نے خود نہیں سنا مگر مجھ کو عمرو بن ابی عمیر نے خبر دی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے اس کو سنا ہے۔

۳۹۹۰۔ حضرت عمروؓ بن ابی عمرو مزنی

حضرت عمروؓ بن ابی عمرو مزنی۔ ان کی کنیت ابورافع تھی۔ ان سے ان کے بیٹے رافع نے روایت کی ہے۔ ہلال بن عامر رافع بن عمرو مزنی سے راوی ہیں کہ رافع بن عمرو مزنی کہتے تھے کہ حجۃ الوداع کے دن میں پانچ یا چھ برس کا تھا۔ پس میرے والد منیٰ میں نحر کے دن میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو لے چلے یہاں تک کہ نبیؐ کے پاس پہنچے تو میں نے ایک شخص کو ایک سفید خچر پر سوار ہو کر خطبہ پڑھتے دیکھا تو میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہیں۔ میرے والد نے کہا کہ رسول اللہؐ ہیں پس میں نے قریب جا کر آپ کی پنڈلی پکڑلی۔ پھر اس پر میں ہاتھ پھیرنے لگا یہاں تک کہ میں نے اپنی ہتھیلی کو آپ کے دونوں قدموں اور نعلین کے درمیان میں داخل کر دیا گویا مجھے اپنی ہتھیلی پر آپ کے قدموں کی خنکی اب تک محسوس ہو رہی ہے اس کو محمد بن حمید نے علی بن مجاہد سے انہوں نے ہلال بن ابی ہلال سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رافع سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۹۱۔ حضرت عمروؓ بن عمیر

حضرت عمروؓ بن عمیر ان کے نام میں اختلاف ہے بعض نے ان کو عمرو بن عمیر، اور بعض نے عمیر بن عمرو، اور بعض نے عامر بن عمیر، اور بعض نے عمارہ بن عمیر، اور بعض نے عمرو بن بلال، اور بعض نے عمرو انصاری بیان کیا ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور انہوں

نے کہا ہے کہ یہ کل اختلاف ایک ہی حدیث میں ہیں جس کو حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے ابو یزید مدینی سے انہوں نے عمرو بن عمیر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ تین روز تک غائب رہے صرف نماز فرض کے لئے باہر تشریف لاتے اور نماز پڑھ کر اندر چلے جاتے۔ پس ہم لوگ اس بات سے ڈرے کہ شاید آپ کو کوئی بات پیش آئی ہے تو ہم لوگوں نے آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ سوائے بھلائی کے اور کوئی بات نہیں پیش آئی ہے۔ تحقیق میرے رب عزوجل نے مجھ سے میری امت میں سے ستر ہزار آدمیوں کے بغیر حساب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور جب میں نے اپنے رب سے اس وقت زیادتی طلب کی تو میں نے اپنے رب کو ماجد اور کریم پایا۔ پھر ستر ہزار میں سے ہر ایک کے مقابل ستر ہزار اور مجھ کو دیا۔ حضرت نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار اگر میری امت کا شمار اس قدر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو ہم اعراب سے پورا کردیں گے۔ اس کو یحییٰ سیلحینی نے ضحاک بن نبراس سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے ابو یزید سے انہوں نے عمرو بن حزم سے ایسی ہی روایت کی ہے اور سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے انہوں نے ابو یزید سے انہوں نے عمرو بن عمیر سے یا عامر بن عمیر سے روایت کیا ہے۔ اور عثمان بن مطر نے ثابت سے انہوں نے ابو یزید سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے روایت کی ہے۔ ان کا ذکر ابن اسحٰق نے ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے عقبہ میں بیعت کی تھی اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ عمرو بن عمیر بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۹۲۔ حضرت عمروؓ بن عنمہ

حضرت عمروؓ بن عنمہ بن عدی بن نابی بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی ہیں پھر سلمی ہیں۔ غزوۂ بدر اور بیعت عقبہ میں شریک تھے اور یہ ثعلبہ بن عنمہ کے بھائی ہیں یہ انہیں رونے والوں میں سے ہیں جن کے بارے میں آیہ کریم ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملهم قلت لا اجد ما احملکم علیه تولوا و اعینهم تفیض من الدمع الایه (ان لوگوں پر کچھ گناہ نہیں جو اے نبی تمہارے پاس آئے تا کہ تم ان کو سواری دو تم نے ان سے کہا کہ میرے پاس سواری نہیں ہے تو وہ روتے ہوئے لوٹ گئے) ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۹۳۔ حضرت عمروؓ بن عوف انصاری

حضرت عمروؓ بن عوف انصاری۔ یہ بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہم سے عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے عمرو بن عوف مولیٰ سہیل بن عمر کا نام بھی روایت کر کے بیان کیا ہے۔ ابن اسحٰق نے ان کو سہیل مولی لکھا ہے مگر اور لوگوں نے ان کو ان کا حلیف بیان کیا ہے اور بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ مدینہ کے رہنے والے ہیں اور ان کے کوئی اولاد نہ تھی۔ ان سے مسور بن مخرمہ نے ایک حدیث روایت کی ہے۔ ہم سے اسماعیل اور ابراہیم وغیرہما اپنی سندوں کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے سوید بن نصر نے حدیث بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن معمر اور یونس نے زہری سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان سے عروہ نے بیان کیا اور عروہ سے مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ عمرو بن عوف جو بنی عامر بن لوی

کے حلیف تھے اور غزوۂ بدر میں ہمراہ رسول اللہؐ کے شریک تھے بیان کرتے تھے کہ نبیؐ نے ابوعبیدہ بن جراح کو (بحرین) کی طرف روانہ فرمایا تھا تو وہ بحرین سے مال لے کر واپس آئے۔ پھر جب انصار نے ابوعبیدہ کے واپس آنے کی خبر سنی تو نماز فجر کے بعد رسول اللہؐ کے سامنے گئے جب رسول اللہؐ نے ان لوگوں کو دیکھا تو تبسم فرمایا پھر آپ نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ تم لوگوں نے ابوعبیدہ کے کچھ لانے کی خبر سنی ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں تب آپ نے فرمایا کہ خوشی کرو اور جو چیز تمہیں خوش کرے اس کی امید رکھو واللہ میں تم لوگوں پر فقر سے نہیں ڈرتا بلکہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم لوگوں پر دنیا کشادہ کر دی جائے گی جیسا کہ تم سے اگلوں پر کشادہ کر دی گئی تھی اور تم لوگ بھی ویسی ہی کشمکش کرو گے جیسے اگلوں نے کی تھی اور وہ تم کو بھی ہلاک کرے گی جیسا اگلوں کو اس نے ہلاک کیا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۹۴۔ حضرت عمروؓ بن عوف مزنی

حضرت عمروؓ بن عوف بن زید بن ملیحہ، اور بقول بعض ملحہ۔ بن عمرو بن بکر بن افرک بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ بن الیاس ابن مضر۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے مزنی ہیں۔ یہ قدم الاسلام تھے بیان کیا جاتا ہے کہ نبیؐ کے ہمراہ ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تھے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے تھے خندق ہے یہ انہیں لوگوں میں سے ہیں جو غزوہ تبوک میں (اپنی شرکت نہ ہونے کے سبب) روتے تھے۔ ان کا مکان مدینہ میں تھا اور عرب کا کوئی قبیلہ سوا مزینہ کے ایسا نہ تھا جس کے بیٹھنے کی کوئی جگہ مدینہ میں ہو۔ یہ عمرو کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف کے دادا ہیں ان سے ان کی اولاد نے روایت کی ہے۔ قعنبی کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اسماعیل بن ابی اویس نے کثیر سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا عمرو مزنی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے جب نبیؐ ہجرت مدینہ میں تشریف لائے تو ہم بھی آپ کے ہمراہ تھے تو آپ سترہ مہینہ تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے رہے۔ ہم سے ابراہیم بن محمد اور بہت سے لوگوں نے اپنی سندوں کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسلم بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن نافع نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف بن زید بن ملیحہ سے انہوں نے اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے عیدین کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں قرأت کے پہلے کہیں اور ان کا انتقال مدینہ میں حضرت معاویہ کے اخیر زمانہ میں ہوا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۹۵۔ حضرت عمروؓ بن عوف یربوع

حضرت عمروؓ بن عوف بن یربوع بن وہب بن جراد۔ انہوں نے درخت کے نیچے (بیعۃ الرضوان والی) بیعت کی تھی۔ اس کو ابن کلبی نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے بھی لکھا ہے۔

۳۹۹۶۔ حضرت عمروؓ بن غزیہ

حضرت عمروؓ بن غزیہ بن عمرو بن ثعلبہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی ہیں پھر مازنی

...یں بیعت عقبہ میں اس کے بعد غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ یہ حجاج بن عمرو بن غزیہ اور حارث اور عبدالرحمٰن اور زید اور سعید کے والد ہیں ان سب لڑکوں میں حارث بڑے تھے اور وہ صحابی بھی ہیں اور حجاج کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے حجاج اور حارث کے سوا ان کے اور کسی لڑکے کا صحابی ہونا صحیح نہیں یہ ابو عمر کا قول ہے۔ ابو صالح نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول اقم الصلوٰۃ طرفی النھار (نماز پڑھو دن کے اول و آخر وقت میں) کے متعلق روایت ہے کہ عمرو بن غزیہ انصاری کے بارے میں نازل ہوئی کھجور بیچا کرتے تھے۔ پس ایک عورت کھجور خریدنے کو آئی وہ عورت ان کو پسند آ گئی انہوں نے اس سے کہا کہ مکان کے اندر اس سے اچھی کھجوریں ہیں تو میرے ہمراہ چل میں تجھے اس میں سے دوں جب وہ ان کے ہمراہ مکان کے اندر گئی تو انہوں نے اس پر دست اندازی کی جو کام مرد عورتوں کے ساتھ کرتے ہیں ان میں سے سوا مجامعت کے کوئی کام نہیں چھوڑا جب ان کی شہوت ساقط ہوئی تو یہ اپنے فعل پر نادم ہوئے پھر غسل کر کے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ تم پر کیا حکم جاری کروں۔ اتنے میں عصر کا وقت آ گیا۔ پس رسول اللہؐ اٹھے اور عصر کی نماز پڑھی۔ پھر جب آپ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام ان کی توبہ کی مقبولیت کی خوشخبری لے کر آپ کے پاس آئے۔ پھر فرمایا اقم الصلوۃ طرفی النھار (قائم کرو نماز دن کے دونوں وقت)۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۹۷۔ حضرت عمروؓ بن غنم

حضرت عمروؓ بن غنم بن مازن بن قیس بن ابی صعصہ خزرجی ہیں۔ جعفر نے ان کا نام ان لوگوں میں لکھا ہے جو غزوۂ بدر میں شریک تھے اور ان کا نام ان لوگوں میں لکھا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قول تولوا و اعینھم تفیض من الدمع نازل ہوا ہے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۹۸۔ حضرت عمروؓ بن غیلان

حضرت عمروؓ بن غیلان بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن قسی۔ قسی کا نام ثقیف بن منبہ ہے ثقفی ہیں ان کی حدیث اہل شام نے روایت کی ہے۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے مگر ان کے والد غیلان بالاتفاق صحابی ہیں ان سے ابو عبداللہ بن مشکم نے روایت کی ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند ابن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معلے بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صدقہ بن خالد نے یزید بن ابی مریم دمشقی سے انہوں نے ابو عبید اللہ مسلم بن مشکم سے انہوں نے عمرو بن غیلان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: یا اللہ! جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اور جو کچھ میں تیرے پاس سے لایا ہوں اس کو حق جانا تو اس کو مال اور اولاد کم عنایت فرما اور اس کے دل میں اپنی ملاقات کا شوق پیدا کر دے اور اس کے اعمال بد کے مکافات اس کو دنیا ہی میں دے دے اور جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے اور میری تصدیق نہ کرے اور جو کچھ میں تیرے پاس سے لایا ہوں اس کو حق نہ جانے تو اس کو مال اور اولاد زیادہ دے اور اس کی عمر کو زیادہ کر دے۔ ان کے بیٹے عبداللہ بن عمرو (حضرت) معاویہ کے نامور مددگاروں میں سے تھے۔ حضرت معاویہؓ نے ان کو زیاد کے انتقال اور سمرہ بن جندب کے معزول کرنے کے بعد بصرہ کا حاکم بنا دیا تھا۔ پس چند ماہ تک انہوں

نے وہاں قیام کیا اس کے بعد حضرت معاویہ نے ان کو معزول کر کے عبید اللہ بن زیاد کو وہاں کا عامل مقرر کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۹۹۔ حضرت عمروؓ ابو فراس لیثی

حضرت عمروؓ۔ ان کی کنیت ابو فراس ہے لیثی ہیں۔ ابو یحییٰ تیمی نے سفیان بن وہب سے انہوں نے ابو طفیل سے روایت کی ہے کہ ایک شخص قبیلہ بنی لیث کے جن کا نام فراس بن عمرو تھا ان کے سر میں سخت درد ہوا تو ان کے والد آپ کو رسول اللہؐ کے حضور میں لے گئے اور ان کے دردسر کی حالت آپ سے بیان کی۔ پس رسول اللہؐ نے فراس کو اپنے پاس بلایا ان کی دونوں آنکھوں والی کھال کو پکڑ کر کھینچا۔ پس فوراً دردسر جاتا رہا۔ پھر انہیں فراس نے علی بن ابی طالب پر اہل حروراء کے ہمراہ حملہ کرنا چاہا تو ان کے والد نے ان کو پکڑ کر قید کر دیا یہاں تک کہ انہوں نے اس کے بعد توبہ کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے لیکن ابن مندہ نے سند میں سفیان بن وہب کا نام بیان کیا ہے حالانکہ وہ سیف بن وہب ہیں واللہ اعلم۔

۴۰۰۰۔ حضرت عمروؓ بن فغواء

حضرت عمروؓ بن فغواء بن عبید بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ خزاعی۔ علقمہ کے بھائی ہیں۔ ان کو بعض نے ابن ابی فغواء بیان کیا ہے ہمیں عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سلیمان بن اشعث تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ بن فارس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نوح بن یزید بن سیار مؤدب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن اسحاق نے عیسیٰ بن معمر سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن فغواء خزاعی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فتح مکہ کے مجھے ابوسفیان کے پاس کچھ مال دے کر مکہ بھیجنا چاہا کہ میں اس مال کو قریش میں تقسیم کر دوں تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے ساتھی کے لئے کسی کو تلاش کر لو۔ اسی اثناء میں عمرو بن امیہ ضمری میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ مجھ یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ تم سفر کا ارادہ رکھتے ہو اور تم کو ساتھی کی تلاش ہے میں نے کہا ہاں وہ بولے میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ ساتھی مجھے مل گیا آپ نے پوچھا کون میں نے کہا عمرو بن امیہ تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جب ان کی قوم کی آبادی کے قریب پہنچنا تو ہوشیار رہنا لوگوں کا قول ہے کہ قبیلہ بکر کے لوگوں کی دوستی پر اطمینان نہ کرنا چاہئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۰۱۔ حضرت عمروؓ بن قاری

حضرت عمروؓ بن قاری۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غزوۂ حنین کے مال غنیمت پر عامل مقرر کیا تھا۔ یہ عمرو بن قارہ سے ہیں مسعود بن عامر بن ربیعہ کی اولاد کو بنو قارہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے مدینہ میں یہ لوگ قبیلہ بنی زہرہ کے حلیف ہیں یہ ہشام بن کلبی قول ہے۔

۴۰۰۲۔ حضرت عمروؓ بن قرۃ

حضرت عمروؓ بن قرۃ۔ نبیؐ سے ملے تھے عبدالرزاق نے بشر بن نمیر سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے یزید بن عبداللہ سے انہوں نے صفوان بن امیہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نبیؐ کے پاس تھا کہ عمرو بن قرہ آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں برائی لکھ دی ہے میری روزی دف بجانے پر مقدر ہے پس آپ مجھے کھانے کی اجازت دیجئے سوا ان امور کے جو فحش ہوں ان کو نہ گاؤں گا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تجھے اجازت ملے گی نہ بزرگی اے دشمن خدا تو جھوٹا ہے اللہ نے تجھے حلال رزق دیا تھا تو نے خود ہی حرام کو اختیار کیا اگر مجھے پہلے سے تیری حالت معلوم ہوتی تو میں تجھے سزا دیتا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۰۳۔ حضرت عمروؓ بن قیس عبدی

حضرت عمروؓ بن قیس اشج عبدی کے بھانجے تھے۔ قبیلہ ربیعہ میں سب سے پہلے یہی اسلام لائے تھے کیفیت اس کی یوں ہے کہ اشج نے ان کو رسول اللہؐ کے پاس آپ کے حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجا تھا پس یہ رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوئے اور اسلام لائے بعد اس کے اشج کے پاس گئے اور آپ کے حالات ان سے بیان کئے وہ بھی اسلام لائے اور رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس کو جعفر نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۰۴۔ حضرت عمروؓ بن قیس جدی

حضرت عمروؓ بن قیس بن جدی بن عدی بن مالک بن سالم بن عوف، انصاری خزرجی۔ بدر میں شریک تھے۔ اس کو یونس اور سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔

۴۰۰۵۔ حضرت عمروؓ بن قیس بن زائدہ

حضرت عمروؓ بن قیس بن زائدہ بن اصم۔ اصم کا نام جندب بن ہرم بن رواحہ بن حجر بن عدی بن مصیص بن عامر بن لوی قریشی عامری، ابن ام مکتوم نابینا مؤذن یہی ہیں۔ ان کی والدہ ام مکتوم تھیں نام ان کا عاتکہ بنت عبداللہ بن عنکثہ بن عامر بن مخزوم تھا۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے ماموں کے بیٹے تھے حضرت خدیجہ کی والدہ فاطمہ بنت زائدہ بن اصم۔ قیس کی بہن تھیں ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عبداللہ کہتے ہیں اور بعض لوگ عمرو اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ یہ مصعب اور زبیر کا قول ہے انہوں نے مصعب بن عمیر کے بعد مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اور بقول بعض بدر کے کچھ دنوں بعد ہجرت کی تھی انہیں رسول اللہؐ نے تیرہ مرتبہ مدینہ پر خلیفہ بنایا جب کہ آپ غزوات میں تشریف لے جاتے تھے منجملہ ان کے غزوۂ ابواء میں اور بواط میں اور ذوالعشیر میں اور جب کہ آپ کرز بن جابر کے تعاقب میں قبیلہ جہینہ کی طرف تشریف لے گئے اور غزوۂ سویق میں اور غطفان میں اور احد میں اور حمراء الاسد میں اور نجران میں اور ذات الرقاع میں اور جب بدر کی طرف آپ تشریف لے چلے تب بھی ان کو خلیفہ بنایا تھا۔ فتح قادسیہ میں شریک تھے اور اس دن جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا اور اسی معرکہ میں یہ شہید ہوئے۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ قادسیہ

سے لوٹ کر مدینہ آئے تھے اور وہیں وفات پائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد پھر ان کا ذکر کسی روایت میں نہیں ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ قتادہ نے جو انس سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے ان کو مدینہ پر صرف دو مرتبہ خلیفہ بنایا غالباً حضرت انس کو پورے حالات معلوم نہ ہوں گے واللہ اعلم ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بھی لکھا ہے اور انہوں نے عمرو بن زائدہ لکھا ہے قیس کا نام نہیں ذکر کیا۔

۴۰۰۶۔ حضرت عمروؓ بن قیس بن زید انصاری

حضرت عمروؓ بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم، انصاری نجاری۔ کنیت ان کی ابو عمر اور ابوالحکم ہے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے جیسا کہ ابو معشر اور واقدی اور عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے ذکر کیا ہے اور ان سب لوگوں نے بالاتفاق بیان کیا ہے کہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے شہدائے احد کے ناموں میں ذکر کیا ہے کہ بنی نجار کے قبیلہ بنی سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار سے عمرو بن قیس اور ان کے بیٹے قیس بھی تھے۔ ابن کلبی نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے اور ان کو بدری لکھا ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کو نوفل بن معاویہ دیلی نے قتل کیا تھا ان کے والد قیس اور نیز ان کے بیٹے کے بدری ہونے میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابو نعیم عمرو بن سواد کہا ہے اور زید کو ساقط کر دیا ہے۔ اور ابن مندہ نے عمرو بن قیس نجاری کہا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۰۰۷۔ حضرت عمروؓ بن قیس بن مالک

حضرت عمروؓ بن قیس بن مالک بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۰۸۔ حضرت عمروؓ بن کعب یمامی

حضرت عمروؓ بن کعب یمامی اور بعض لوگ ان کو کعب بن عمرو کہتے ہیں۔ طلحہ بن مصرف کے دادا ہیں لیث بن ابی سلیم نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور اپنے سر پر اس طرح ایک مرتبہ مسح کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ طلحہ بن مصرف کے دادا ہیں مگر بعض اہل حدیث کہتے ہیں کہ طلحہ بن مصرف کے دادا صخر بن عمرو تھے اور بعض نے بیان کیا کہ کعب بن عمرو ہیں۔

۴۰۰۹۔ حضرت عمروؓ بن مازن

حضرت عمروؓ بن مازن۔ قبیلہ بنی خنساء بن مبذول سے ہیں انصاری ہیں بدر میں شریک تھے اس کو ابن مندہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے مگر ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے کیونکہ عمرو بن غنم خنساء کے دادا ہیں جن کی طرف بنی خنساء بن مبذول بن غنم منسوب ہیں ابن اسحاق نے ایسا ہی بیان کیا ہے شاید ان سے کوئی چیز رہ گئی ہے ابن مندہ نے ان کو شرکا بدر میں بیان کیا ہے حالانکہ

ابن اسحاق نے شرکاء بدر میں بنوخنساء کے دوآدمیوں کا ذکر کیا ہے ایک ابوداؤد مازنی جن کا نام عمرو بن عامر بن مالک بن خنساء ہے اور دوسرے سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء اگر کوئی صحیح نسخہ دیکھا جائے تو یہ غلطی ظاہر ہو جاتی عمرو بن مازن اسلام سے سو برس پہلے مر چکے تھے۔ جبکہ ان کو صحابہ میں شمار کیا جا رہا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے جو ابن اسحاق سے شرکائے بدر میں عمرو بن مازن کا نام نقل کیا ہے یہ صحیح ہے۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کی ہے کہ بنی خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار سے ابوداؤد یعنی عمیر بن عامر بن مالک اور عمرو بن مازن اور سراقہ بن عمرو بن عطیہ تین آدمی تھے یہ روایت یونس کی ہے اور اسی پر ابن مندہ کو اعتماد ہے ہاں یونس کے سوا اور لوگوں نے مثل بکائی اور سلمہ کے اپنی روایت میں عمرو بن مازن کا نام نہیں ذکر کیا لہٰذا ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہیں اور ابونعیم نے ابن اسحاق سے ابراہیم بن سعد کی روایت نقل کی ہے جس میں عمرو بن مازن کا نام نہیں ہے ابن اسحاق کے شاگردوں میں اس قسم کا اختلاف اکثر ہوتا ہے۔

۴۰۱۰۔ حضرت عمروؓ بن مالک اشجعی

حضرت عمروؓ بن مالک اشجعی۔ ابن ابی شیبہ وغیرہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالولید بن مسلم نے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوالنصر مولیٰ عمر بن عبیداللہ بن معمر سے انہوں نے عمرو بن مالک اشجعی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے کہا کہ یارسول اللہؐ مجھ کو کچھ وصیت فرمائیے کیونکہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ شاید میں آج کے بعد آپ کو نہ دیکھوں حضرت نے فرمایا کہ تم جبل الخمر میں رہنا اختیار کرو میں نے پوچھا کہ جبل الخمر کیا چیز ہے فرمایا کہ سرزمین محشر (یعنی ملک شام) اور تم سریۃ النفل کے ساتھ جہاد میں شریک نہ ہونا وہ لوگ دشمن کے مقابلہ سے بھاگ جائیں گے اور اگر ان کو غنیمت ملے گی تو آپس میں خیانت کریں گے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۱۱۔ حضرت عمروؓ ابو مالک اشعری

حضرت عمروؓ۔ کنیت ان کی ابو مالک تھی۔ اشعری تھے یحییٰ بن یونس نے اور سعید نے ان کا نام اسی طرح بتایا ہے اور بقول بعض ان کا نام حارث بن مالک ہے اور بقول بعض عمرو بن عاصم۔ ان سے عطاء بن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا تذکرہ لکھیں گے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۱۲۔ حضرت عمروؓ بن مالک اوسی

حضرت عمروؓ بن مالک اوسی معروف بہ رواسی۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔ مکی بن ابراہیم نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے محمد بن کعب سے انہوں نے عمرو بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھتا ہے اس کو ایک نیکی یا فرمایا کہ دس نیکیاں ملتی ہیں میں نہیں کہتا کہ الم ذلک الکتاب ایک حرف ہے بلکہ الف ایک

حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ نام غلط ہے صحیح نام عوف بن مالک ہے بعض لوگ ان کو عمرو بن مالک اور بعض ابی بن مالک کہتے ہیں ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن مالک ہے اور بعض لوگ مالک بن عمر اور بعض لوگ ابی کہتے ہیں۔ردیف ہمزہ میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

۴۰۱۳۔حضرت عمروؓ بن مالک بن جعفر عامری

حضرت عمروؓ بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔عامری جعفری لقب ان کا ملاعب الاسنہ ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے اور انہوں نے ابواحمد زبیری سے انہوں نے مسعر سے انہوں نے خشرم بن حسان سے روایت کی ہے کہ عمرو بن مالک ملاعب الاسنہ نے نبیؐ کے حضور میں کسی آدمی کو دوا لینے کے لئے بھیجا تھا۔اس حدیث کو بہت لوگوں نے مسعر سے انہوں نے خشرم سے انہوں نے مالک بن ملاعب الاسنہ سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۱۴۔حضرت عمروؓ بن مالک بن قیس بن بجید

حضرت عمروؓ بن مالک بن قیس بن بجید بن رؤاس۔ان کا نام حارث بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے عامری ہے۔یہ رؤاسی کوفی تھے نبیؐ کے حضور میں اپنے والد مالک کے ہمراہ آئے تھے۔وکیع بن جراح نے اپنے والد سے انہوں نے ایک شیخ سے جن کا نام طارق تھا انہوں نے عمرو بن مالک سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا (آپ مجھ سے کچھ ناراض تھے) میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ آپ مجھ سے راضی ہو جایئے پس تین بار میری طرف سے منہ پھیر لیا میں نے کہا واللہ یارسول اللہ اللہ بھی راضی ہو جاتا ہے آپ بھی راضی ہو جایئے پس آپ راضی ہو گئے یہ حدیث یوں بھی مروی ہے کہ عمرو بن مالک رؤاسی نے اپنے والد سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے عمرو بن مالک اوسی رؤاسی کا حال اس تذکرہ میں بھی لکھا ہے جو اس سے پہلے ہو چکا۔اور یہاں بھی لکھا ہے۔میں نہیں جانتا کہ یہ دو شخص ہیں یا ایک ہے جبکہ حدیث بھی ایک ہی ہے۔

۴۰۱۵۔حضرت عمروؓ بن محصن

حضرت عمروؓ بن محصن بن حدثان بن قیس بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔عکاشہ بن محصن کے بھائی ہیں غزوہ احد میں شریک تھے ابن اسحاق نے کہا ہے کہ جب مہاجرین ہجرت کر کے پے در پے آنے لگے تو بنی غنم بن دودان بھی آئے ان لوگوں کو مدینہ کی آب و ہوا نا موافق ہوئی عمرو بن محصن بھی انہیں میں سے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عمرہ سے انہوں نے عمرو بن محصن سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرب قیامت کی علامات سے یہ بھی ہیں کہ پانی برسے اور پیداوار کم ہو اور قراء زیادہ ہوں اور فقہا کم ہوں امراء زیادہ ہوں مگر اہل امانت کم ہوں لیکن اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں جبکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۰۱۶۔ حضرت عمروؓ بن محمد بن مسلمہ

حضرت عمروؓ بن محمد بن مسلمہ انصاری۔ ان کا نسب انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کے والد کے نام میں لکھیں گے انہوں نے نبیؐ کا شرف صحبت حاصل کیا تھا اور فتح مکہ میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے اس کو ابن شاہین نے عبداللہ بن ابی داؤد سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۱۷۔ حضرت عمروؓ بن مخزوم غاضری

حضرت عمروؓ بن مخزوم غاضری۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہ اصفہان اور ارجان کے حدود میں گئے تھے ان سے کوئی روایت منقول نہیں ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے مقام مارت میں جانے کے لئے ایک رہبر اپنے ساتھ لیا تھا جب ان کو اس پہاڑ پر چڑھنا دشوار ہوگیا تو انہوں نے اپنے رہبر سے کہا کہ تیرا ارادہ کیا ہے اس وقت سے ان کا لقب مارت مشہور ہوگیا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۱۸۔ حضرت عمروؓ بن مرداس سلمی

حضرت عمروؓ بن مرداس سلمی۔ ان کا نسب ان کے بھائی عباس بن مرداس کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ مولفۃ القلوب میں کیا گیا ہے۔ محمد بن مروان نے محمد بن سائب سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مولفۃ القلوب پندرہ آدمی تھے جن کے نام ہیں (۱) ابوسفیان بن حرب (۲) اقرع بن عابس (۳) عیینہ بن حصن فزاری (۴) سہیل بن عمرو عامری (۵) حارث بن ہشام مخزومی (۶) حویطب بن عبدالعزی خاندان بنی عامر بن لوی سے (۷) سہیل بن عمرو جہنی (۸) ابوالسنابل بن بعلکک (۹) حکیم بن حزام قبیلہ بنی اسد بن عبدالعزی سے (۱۰) مالک بن عوف نضری (۱۱) صفوان بن امیہ (۱۲) عبدالرحمٰن بن یربوع خاندان بنی مالک سے (۱۳) جد بن قیس سہمی (۱۴) عمرو بن مرداس سلمی (۱۵) علاء بن حارث ثقفی ان میں سے ہر شخص کو سو سو اونٹ دیئے گئے تھے اور یربوع اور حویطب کو پچاس پچاس جیسا کہ ایک طویل حدیث میں مذکور ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے صالح بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن مروان سے انہوں نے محمد بن سائب سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے اس کو روایت کیا ہے مگر تین ناموں میں غلطی ہوگئی ہے عمرو بن مرداس کے نام میں صحیح عباس بن مرداس ہے اور سہیل بن عمرو جہنی کے نام میں اور جد بن قیس سہمی کے نام میں صحیح خالد ہے کیونکہ جد بن قیس انصار میں سے ہیں اگر وہ اس کو صحیح کر لیتے تو بہتر ہوتا۔

۴۰۱۹۔ حضرت عمروؓ بن مرہ عبس جہنی

حضرت عمروؓ بن مرہ بن عبس بن مالک بن حارث بن مازن بن سعد بن مالک بن رفاعہ بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ جہنی۔ بنی غطفان میں سے ہیں اور بعض لوگ ان کو اسدی اور بعض ازدی کہتے ہیں مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہے کنیت ان کی ابومریم ہے نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے اور عرض کیا تھا کہ جو شریعت آپ لائے ہیں اس پر میں ایمان لایا اگرچہ

یہ بہت قوموں کو ناگوار گزرے یہ قدیم الاسلام ہیں۔ رسول اللہؐ کے ہمراہ اکثر مشاہد میں شریک رہے۔ شام میں رہتے تھے ان سے عیسی بن طلحہ اور سبرہ بن معبد اور مغرس بن عثمان وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے علی بن حکم سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابوحسن نے بیان کیا کہ عمرو بن مرہ نے حضرت معاویہ سے کہا کہ اے معاویہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو بادشاہ یا حاکم اپنا دروازہ فقر اور مساکین اور صاحبان حاجت کے لئے بند رکھتا ہے اللہ عزوجل بھی آسمان کے دروازے اس کی حاجت وضرورت کے لئے بند کر دیتا ہے پس حضرت معاویہ نے ایک شخص کو لوگوں کی حاجت براری پر مقرر کر دیا تھا یہ عمرو بن مرہ حضرت معاذ بن جبل کے پاس نشست رکھتے تھے اور ان سے قرآن اور سنن اسلام کا علم حاصل کرتے تھے اسی کے متعلق انہوں نے یہ اشعار کہے ہیں۔

الآن حین شرعت فی حوض التقی — وخرجت من عقد الحیاة سلیما

ولبست اثواب الحلیم فاصبحت — ام الغوایة من هوای عقیما

میں نے اب پرہیزگاری کے حوض میں تیرنا شروع کیا ہے اور میں زندگی کی گھاٹیوں سے صحیح سالم نکل آیا۔ میں نے علم کا جامہ پہن لیا ہے شیطان میرے گمراہ ہونے سے مایوس ہو گیا۔

یہ اشعار اس سے زیادہ ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۲۰۔ حضرت عمروؓ بن مسبح طائی

حضرت عمروؓ بن مسبح بن کعب بن طریف بن عصر بن غنم بن جاریہ بن ثوب بن معن بن عتود بن عنبر بن سلامان بن ثعل طائی ثعلی۔ ثعل بن عمرو بن غوث بن طئی کی طرف منسوب ہیں۔ عرب کے تیر انداز لوگوں میں سے تھے ڈیڑھ سو سال کی عمر پائی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کی خدمت میں وفد بن کے گئے تھے اور اسلام لائے تھے امرأ القیس نے اپنے اس شعر میں انہیں کی طرف اشارہ کیا ہے۔

رب رام من بنی ثعل — مخرج کفیه من ستره

اکثر تیر انداز قبیلہ بنی ثعل کے اپنے ہاتھ آستین سے نکالنے والے ہیں۔

حضرت عمروؓ۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ معلوم نہیں کہ نبیؐ کی وفات سے پہلے انہوں نے انتقال کیا یا اس کو قتبی نے معارف میں ذکر کیا ہے۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ ابن کلبی سے نقل کیا ہے۔

عصر: عین اور صاد کے ساتھ ہے۔ ثوب: ثاء مثلثہ کے ضمہ اور واؤ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ مسبح: میم کے ضمہ سین کے فتحہ اور باء موحدہ کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۴۰۲۱۔ حضرت عمروؓ بن مسلم خزاعی

حضرت عمروؓ بن مسلم خزاعی۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور وہ حدیث لکھی ہے جو یزید بن عمر بن مسلم نے

اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے نقل کی ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ حدیث مسلم کی ہے نہ عمرو کی۔

۴۰۲۲۔ حضرت عمروؓ بن مطرف انصاری

حضرت عمروؓ بن مطرف بن عمرو۔ بعض لوگ کہتے ہیں مطرف بن علقمہ۔ انصاری ہیں خاندان بنی عمرو بن مبذول سے۔ احد میں شہید ہوئے تھے۔ ہمیں ابوجعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شہدائے احد کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ بنی عمرو بن مبذول سے عمر بن مطرف بن عمرو بھی تھے۔ یونس نے اور سلمہ نے ابن اسحاق سے ان کا نسب اسی طرح نقل کیا ہے اور زیاد بن عبداللہ بکائی نے ابن اسحاق سے عمرو بن مطرف بن علقمہ نقل کیا ہے۔ اور موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے شہدائے احد کے ناموں میں نقل کیا ہے کہ بنی عوف بن عمرو سے عمرو بن مطرف بن علقمہ بھی تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ عمرو بن مطرف یا مطرف بن عمرو بن علقمہ بن ثقف ہے انصاری ہیں غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔

۴۰۲۳۔ حضرت عمروؓ بن مطعم

حضرت عمروؓ بن مطعم۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی میں ان کا تذکرہ لکھا ہے ہمیں محمد بن عمر بن ابی عیسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر قباب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلمہ نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عمرو بن محمد بن عمرو بن مطعم سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان کے والدان کے دادا سے نقل کرتے تھے کہ وہ حنین سے واپسی کے وقت رسول اللہؐ کے ہمراہ چلے آ رہے تھے کہ یکایک اعراب نے آپ کو گھیر لیا اور آپ سے مانگنے لگے یہاں تک کہ وہ لوگ آپ کو ایک درخت کے نیچے لے گئے اور آپ کی چادر کھینچ لی آپ اس وقت سوار تھے آپ نے فرمایا کہ میری چادر مجھے دے دو کیا تم لوگ مجھے بخیل سمجھتے ہو خدا کی قسم اگر اس جنگل کے کانٹوں کے برابر مجھے بکریاں مل جائیں تو میں سب تم لوگوں کو دے دوں تم نہ مجھے بخیل پاؤ گے نہ جھوٹ بولنے والا نہ نامرد۔ ابن ابی علی نے بحوالہ ابن ابی عاصم کے ایسا ہی لکھا ہے اور بہت سے لوگوں نے اس کو زہری سے یوں نقل کیا ہے کہ معمر نے عمرو بن محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے والد سے کہ جبیر کو ان کے والد نے خبر دی اور یہی صحیح ہے زبیری نے اس کو عبدالرزاق سے اسی طرح روایت کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۲۴۔ حضرت عمروؓ بن معاذ انصاری

حضرت عمروؓ بن معاذ بن نعمان، انصاری اشہلی۔ سعد بن معاذ کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔ یہ اپنے بھائی کے ساتھ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے۔ ان کو ضرار بن خطاب نے قتل کیا تھا ان کے کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۲۵۔ حضرت عمروؓ بن معبد انصاری

حضرت عمروؓ بن معبد بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس، انصاری اوسی ضبیعی۔ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگ ان کو عمرو اور عمیر بھی کہتے ہیں مگر پہلا قول ہی زیادہ مشہور ہے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ وہ بنی ضبیعہ بن زید سے عمرو بن معبد بھی تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۲۶۔ حضرت عمروؓ بن معدی کرب بن زبیدی

حضرت عمروؓ بن معدی کرب بن عبداللہ بن عمرو بن حصم بن عمرو بن زبید اصغر زبید کا دوسرا نام منبہ بن ربیعہ بن سلمہ بن مازن بن ربیعہ بن منبہ بن زبید اکبر بن حارث بن صعب بن سعد عشیرہ بن مذحج زبیدی مذحجی۔ کنیت ان کی ابوثور تھی۔ ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ہشام کلبی نے بجائے حصم کے عصم بیان کیا ہے۔ نبیؐ کے حضور میں قبیلہ مراد کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے یہ اپنی قوم سعد عشیرہ سے علیحدہ ہو گئے تھے اور قبیلہ مراد میں رہتے تھے اور انہیں کے وفد کے ساتھ آئے تھے اور انہیں کے ساتھ اسلام لائے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ زبید کے وفد کے ساتھ آئے تھے واللہ اعلم ۹ ہجری میں یہ اسلام لائے تھے۔ اور واقدی نے کہا ہے کہ ۱۰ ہجری میں اسلام لائے تھے یہ سب لوگ اسلام لانے کے بعد اپنے وطن واپس گئے جب نبیؐ کی وفات ہوئی تو اسود عنسی کے ساتھ یہ بھی مرتد ہو گئے تھے پس خالد بن سعید بن عاص ان کے یہاں گئے خالد نے ان کے شانہ پر ایک ضرب ماری اور یہ بھاگے خالد نے ان کی تلوار لے لی پھر جب عمرو نے دیکھا کہ ابوبکر صدیق کی طرف سے یمن میں مدد آ رہی ہے تو وہ اسلام کی طرف پھر آئے اور مہاجر بن ابی امیہ کے پاس بغیر امان لئے ہوئے چلے گئے مہاجر نے ان کو باندھ کر ابوبکر صدیق کے پاس بھیج دیا حضرت صدیق نے ان سے فرمایا کہ تمہیں شرم نہیں آتی کبھی گرفتار ہو کر آتے ہو کبھی بھاگ جاتے ہو اگر تم اس دین کی مدد کرتے تو اللہ تمہیں عزت دیتا انہوں نے کہا میں اب اسلام قبول کرتا ہوں اور کبھی اب انحراف نہ کروں گا حضرت صدیق نے ان کو رہا کر دیا پھر یہ قوم کے پاس لوٹ کر آئے اس کے بعد پھر مدینہ گئے حضرت ابوبکر نے ان کو شام کی طرف بھیجا اور جنگ یرموک میں یہ شریک ہوئے پھر حضرت عمر نے ان کو عراق کی طرف حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس بھیجا تھا اور حضرت سعد کو یہ تحریر لکھ دی تھی کہ ان کے مشورہ سے کام کرو جنگ قادسیہ میں یہ شریک رہے اور اس میں کارنمایاں کئے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ تشنگی کی شدت میں ان کا انتقال ہو گیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ واقعہ نہاوند کی شرکت کے بعد ۲۱ ہجری میں انہوں نے وفات پائی نہاوند کے قریب ایک موضع روزہ نامی ہے وہیں ان کی وفات ہوئی کسی شاعر نے ان کے مرثیہ میں یہ اشعار کہے ہیں۔

لقد غادر الركبان يوم تحملوا ۔۔۔ بروذة شخصا لا جبانا ولا غمرا

فقل لزبيد بل لمذحج كلها ۔۔۔ رزئتم ابا ثور قريعكم عمرا

ان سے شراحیل بن قعقاع نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہؐ نے تلبیہ کی یہ عبارت تعلیم فرمائی تھی لبیک

اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمدو النعمة لک والملک لا شریک لک عمرو کہتے تھے کہ ہم اس سے پہلے زمانہ جاہلیت میں تلبیہ اس عبارت میں ادا کرتے تھے۔

لبیک تعظیما الیک عذرا ۔ ھذی زبید قداتتک قسرا

تغدوبها مضمرا شزرًا ۔ یقطعن خبتا وجبالا وعرا

قدترکوالا وثان خلفوا صفرا

ہم حاضر ہوتے ہیں تیرے پاس تیری تعظیم کے لئے عذر کرتے ہوئے یہ قبیلہ زبید کے لوگ ہیں جو بڑی دور سے تیرے پاس آئے ہیں ہم بڑے بڑے جنگل اور پہاڑوں کو صبح شام طے کرتے ہوئے آئے ہیں اور اپنے گناہوں کو پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔

مگر اب ہم الحمدللہ وہی عبارت کہتے ہیں جو ہمیں رسول اللہؐ نے تعلیم فرمائی تھی امام شافعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے علی بن ابی طالب اور خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجا اور فرمایا کہ جب تم دونوں یکجا ہو تو علی سردار ہیں اور جب جدا ہو تو تم میں سے ہر ایک سردار ہے پس یہ دونوں یکجا ہوئے عمرو بن معدیکرب کو ان دونوں کے آنے کی خبر ملی تو وہ اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ چلے جب قریب پہنچ گئے تو انہوں نے بلند آواز سے کہا کہ میں ابوثور ہوں میں عمرو بن معدیکرب ہوں تو حضرت علی اور خالد دونوں ان کی طرف چلے اور ہر ایک کہتا تھا کہ مجھے جانے دیجئے عمرو بن معدی کرب نے جو ان دونوں کی گفتگو سنی تو کہنے لگے کہ تمام عرب تو مجھ سے ڈرتے ہے مگر یہ لوگ مجھے قربانی کا جانور سمجھتے ہیں عمرو بن معدیکرب ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر تھے ان کے عمدہ اشعار میں سے یہ دو شعر ہیں۔

امن ریحانه الداعی السمیع ۔ یورقنی واصحابی هجوع

اذا لم تستطع شیئاً فدعه ۔ وجاوزه الی ما تستطیع

پکارنے والے باخبر کی آواز مجھے سلا رہی ہے اور میرے اصحاب بیدار ہیں۔ اے مخاطب جب تو کسی کام کو نہ کر سکے تو اس کو چھوڑ دے اور جو کام کر سکتا ہو اس کو کرو۔

نیز ان کے عمدہ اشعار میں یہ شعر بھی ہیں۔

اعاذل عدتی بدنی ورمحی ۔ وکل مقلص سلس القباد

اعاذل انما افنی شبابی ۔ اجابتی الصریخ الی المنادی

مع الابطال حتی سل جشمی ۔ واقرح عاتقی حمل التجاد

ویبقی بعد حلم القوم حلمی ۔ ویفنی قبل زادالقوم زادی

تمنی ان یلاقینی قبیس ۔ وددت واینما منی و دادی

فمن ذا عاذری من ذی سفاه ۔ یرود بنفسه شرالمراد

ارید حیاته ویرید قتلی ۔ عذیرک من خلیک من مراد

اے عاذل میرا سامان میرا جسم (زورمند) اور میرا نیزہ ہے اور وہ اونچا گھوڑا جو اپنے سوار کا مطیع ہو۔ اے عاذل میں اپنی جوانی اس بات میں صرف کرتا ہوں کہ جو فریاد کرتا ہو اس کی فریاد سنوں۔ بہادروں کے ساتھ رہتا ہوں یہاں تک کہ میں دبلا ہو گیا ہوں اور میرے شانے تلوار اٹھاتے اٹھاتے جب کسی میں برداشت کی قوت نہیں رہتی تو میں برداشت کرتا ہوں اور کھانا سب سے پہلے میرا ختم ہو جاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ قیس مجھ سے ملے مگر میرے چاہنے سے کیا ہوتا ہے پس اس بیوقوف کی طرف سے کون شخص سمجھنے سے معذرت کر سکتا ہے جو ایک بری آرزو رکھتا ہے۔ میں اس کی زندگی چاہتا ہوں اور وہ میرے قتل کا خواہش مند ہے اے مخاطب مجھے کون سی خواہش پسند ہے۔

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہیں بعض لوگ ان اشعار کو درید بن صمہ کی طرف منسوب کرتے ہیں مگر بقول مشہور یہ عمرو بن معد یکرب ہی کے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۲۷۔ حضرت عمروؓ بن میمون اودی

حضرت عمروؓ بن میمون اودی کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور نبیؐ کے زمانے میں اسلام لائے تھے اور سو حج کئے تھے اور بقول بعض ستر حج کئے تھے اور اپنی زکوٰۃ بھی نبیؐ کے حضور میں بھیجی تھی کہتے تھے کہ معاذ بن جبل ہمارے پاس یمن میں رسول اللہؐ کے بھیجے ہوئے گئے صبح کے وقت بلند آواز سے تکبیر کہتے ہوئے ہمارے یہاں پہنچے وہ بہت خوبصورت تھے ان کی محبت میرے دل میں جم گئی پس میں نے ان کا ساتھ نہ چھوڑا یہاں تک کہ میں نے ان کو دفن کیا پھر بعد حضرت معاذ کے یہ ابن مسعود کی صحبت میں رہنے لگے اہل کوفہ کے اعلیٰ طبقہ کے تابعین میں ان کا شمار کیا جاتا ہے یہی ہیں جنہوں نے روایت کی ہے کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک بندر کو دیکھا کہ اس نے زنا کیا پس سب بندر جمع ہوئے اور سب نے اس کو سنگسار کیا یہ روایت بخاری میں ہے مگر اس روایت کا مدار عبدالملک بن مسلم پر ہے وہ عیسیٰ بن حطان سے روایت کرتے ہیں اور یہ دونوں شخص مستند نہیں ہیں اور اکثر اہل علم کے نزدیک اس روایت میں نسبت زنا کی غیر مکلف کی طرف اور بہائم میں حدود کا قائم ہونا صحیح نہیں ہے اور اگر صحیح ہو تو ممکن ہو کہ وہ بندر از قبیل جن ہو کیونکہ عبادات انس و جن پر ہیں اور کسی پر نہیں ہیں رجم کا حکم تورات میں بھی تھا ان کی وفات ۷۵ھ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۲۸۔ حضرت عمروؓ بن نضلہ

حضرت عمروؓ بن نضلہ۔ ان کے نام میں اختلاف ہے معاذ بن رفاعہ نے ابوعبیدہ حاجب سے انہوں نے عمرو بن نضلہ سے روایت کی ہے مگر صحیح یہ ہے کہ اوزاعی نے ابوعبیدہ سے جو سلیمان بن عبدالملک کے دربان تھے انہوں نے عبید بن نضلہ سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۲۹۔ حضرت عمروؓ بن نعمان مازنی

حضرت عمروؓ بن نعمان بن مقرن، مازنی۔ اور بعض لوگ ان کو نعمان بن عمرو کہتے ہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ان کی حدیث بکر بن خلف نے علاء بن عبدالجبار سے انہوں نے عبدالواحد بن زیاد سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوخالد والبی

سے انہوں نے عمرو بن نعمان سے روایت کی ہے کہ بکر نامی صحابی بیان کرتے تھے کہ رسول اللہؐ کا گزر ایک مرتبہ انصار کی ایک مجلس میں ہوا انصار میں ایک شخص نے جن کی نسبت مشہور تھا کہ وہ لوگوں کی بدگوئی کیا کرتے تھے ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مسلمان کی بدگوئی فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر تو اس انصاری نے عرض کیا کہ واللہ اب میں کسی کی بدگوئی کبھی نہ کروں گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ عمرو بن نعمان صحابی ہیں اور ان کے والد اجل صحابہ میں سے تھے۔

۴۰۳۰۔ حضرت عمروؓ بن نعیمان

حضرت عمروؓ بن نعیمان۔ ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۴۰۳۱۔ حضرت عمروؓ ذوالنور دوسی

حضرت عمروؓ۔ لقب ان کا ذوالنور تھا۔ طفیل دوسی کے بیٹے ہیں۔ موسیٰ بن سہل برکی نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ نبیؐ نے ان کو ایک مرتبہ دعا دی تھی تو ان کے کوڑے میں روشنی پیدا ہو گئی تھی۔ واقعہ یرموک میں شہید ہوئے ان کو لوگ ذوالنور کہتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کے والد طفیل کے کوڑے میں روشنی پیدا ہو گئی تھی ہم اس کو بیان کر چکے ہیں اور ان کے بیٹے عمرو کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔

۴۰۳۲۔ حضرت عمروؓ بن ہرم

حضرت عمروؓ بن ہرم۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہ بھی ان لوگوں میں تھے جن کے حق میں آیہ کریمہ **تولوا و اعینهم تفیض من الدمع** نازل ہوئی تھی ہم ان کا تذکرہ اوپر کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۳۳۔ حضرت عمروؓ بن واثلہ

حضرت عمروؓ بن واثلہ۔ کنیت ان کی ابوالطفیل تھی۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے مبارک بن فضالہ نے کثیر یعنی ابو محمد کوفی سے انہوں نے عمرو بن واثلہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہؐ مسکرائے یہاں تک کہ دندان مبارک کھل گئے پھر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں کیوں ہنسا سب نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کو خوب علم ہے آپ نے فرمایا اس وقت مجھے اس بات پر ہنسی آئی کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ وہ زنجیروں میں باندھ کر کشاں کشاں جنت کی طرف لائے جاتے ہیں اور وہ خود آنا نہیں چاہتے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے آپ نے فرمایا عجم کی کچھ قومیں ہوں گی جن کو مہاجرین قید کر کے اسلام میں داخل کریں گے حالانکہ وہ خود اسلام میں داخل ہونا نہ چاہتے ہوں گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۳۴۔ حضرت عمروؓ بن وہب ثقفی

حضرت عمروؓ بن وہب ثقفی۔ ہم ان کا تذکرہ سعدؓ سلمی کے نام میں کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۳۵۔ حضرت عمروؓ بن یثربی

حضرت عمروؓ بن یثربی۔ ضمری حجازی خبث الجمیش میں جو سیف البحر کا علاقہ ہے رہتے تھے۔ فتح مکہ کے سال اسلام لائے تھے اور نبیؐ کی صحبت سے مشرف ہوئے تھے اور آپ سے احادیث کی روایت کی ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالملک یعنی ابن حسن حارثی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عمارہ بن جاریہ ضمری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کا خطبہ منیٰ میں سنا آپ کے خطبہ میں ایک مضمون یہ بھی تھا کہ کسی مسلمانوں کو دوسرے مسلمان کا مال حلال نہیں ہے مگر جو وہ اپنی خوشی سے دے دے یہ کہتے تھے جب میں نے اس کو سنا تو میں نے کہا کہ یارسول اللہ بتایئے اگر میں اپنے چچازاد بھائی کی بکریوں میں سے کوئی بکری لے لوں تو مجھ پر کیا ہوگا آپ نے فرمایا اگر وہ بکری ایسی ہو کہ چھری چاقو کی برداشت کر سکتی ہے تو اس کو نہ لو ان کو حضرت عمر بن خطاب نے اور بقول بعض حضرت عثمان نے بصرہ میں قاضی بنایا تھا۔

۴۰۳۶۔ حضرت عمروؓ بن یزید ابو کبشہ

حضرت عمروؓ بن یزید۔ کنیت ان کی ابو کبشہ تھی۔ انماری ہیں۔ ابوبکر بن ابی علی نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے ان کے نام میں اختلاف ہے جو کچھ اوپر بیان ہو چکا ہے اور مزید انشاء اللہ تعالیٰ ہم کنیت کے باب میں ذکر کریں گے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۳۷۔ حضرت عمروؓ بن یعلی ثقفی

حضرت عمروؓ بن یعلی ثقفی۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہ ایک مرتبہ نبیؐ کے ساتھ نماز میں شریک تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند ابوبکر یعنی احمد بن عمرو تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مہران نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عبدالاعلی نے ابو سہیل ازدی سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عمرو بن یعلی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کسی فرض نماز کا وقت آ گیا اور اس وقت ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ اپنی سواریوں پر سوار تھے رسول اللہ نے امامت فرمائی مگر آگے نہیں کھڑے ہوئے راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو سہل سے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ تھی انہوں نے کہا کہ اس کی وجہ میرے خیال میں یہ تھی کہ جگہ تنگ تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔

۴۰۳۸۔ حضرت عمروؓ

حضرت عمروؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان کا نام جعیل تھا نبیؐ نے ان کا نام عمرو رکھا ہم ان کا تذکرہ جیم کی ردیف میں لکھ چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۳۹۔ حضرت عمروؓ

حضرت عمروؓ۔ ان کا نسب بھی نہیں بیان کیا گیا۔ عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ نے فتح مکہ کے دن خطبہ پڑھا تو ایک شخص جن کا نام عمرو تھا کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ یارسول اللہؐ میں اپنے ایک چچا کے ہمراہ ایک روز چلا جارہا تھا ان کو زمین کی تپش زیادہ محسوس ہوئی تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ اپنی جوتیاں مجھے دے دے میں نے کہا اس شرط پر دیتا ہوں کہ اپنی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کردو انہوں نے کہا اچھا میں نے اپنی جوتیاں ان کو دے دیں تھوڑی دیر تک وہ میری جوتیاں پہن کر چلے بعد اس کے میری جوتیاں اتار دیں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس لڑکی کا خیال تم چھوڑ دو کیونکہ تمہارے لئے اس میں بھلائی نہیں ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر کی تھی آپ نے فرمایا کہ معصیت کے متعلق نذر صحیح نہیں نہ اس چیز میں جو آدمی کے اختیار میں نہ ہو ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کئی آدمیوں نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے یہ سب لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام کردم تھا اور بعض لوگوں نے ان کے چچا کا نام ابوثعلبہ بیان کیا ہے۔

عمرو نام کے صحابہ کا ذکر مکمل ہوا۔ اللہ کے اس احسان پر اسی اللہ کی تعریف اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل اور اصحاب پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

۴۰۴۰۔ حضرت عمرانؓ بن تیم

حضرت عمرانؓ بن تیم۔ بعض لوگ ان کو عمران بن ملحان اور بعض عمران بن عبداللہ کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابورجاء ہے۔ عطاردی ہیں یعنی بنی عطارد بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی عطاردی کے خاندان سے ہیں۔ مخضرم (مخضرم اصطلاح میں ان لوگوں کو کہتے ہیں جو رسول اللہؐ کے عہد میں مسلمان ہو چکے ہوں مگر آپ سے ملے نہ ہوں۔ نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس نے اسلام اور جاہلیت کا زمانہ دیکھا ہو۔) ہیں انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اسلام کا بھی۔

نبیؐ کے عہد میں اسلام لے آئے تھے مگر آپ کو دیکھا نہ تھا اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے۔ جریر بن حازم نے ابورجاء عطاردی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نے نبیؐ کی آمد کی خبر سنی اس وقت ہم اپنے مال کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پس ہم وہاں سے بھاگے اثنائے راہ مجھے ایک ہرن کے پیر ملے میں نے ان کو اٹھالیا اور ان کو بھگویا پھر ایک مٹھی بھر جو ہمیں مل گئے ہم نے ان کو پیسا بعد اس کے ایک دیگچی میں اس کو ڈال دیا پھر اپنے ایک اونٹ کی ہم نے فصد لی اور اس کا خون بھی شریک کیا اور اس کو پکایا زمانہ جاہلیت میں سب سے زیادہ لذیذ کھانا یہی تھی جو ہم نے کھایا۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا کہ اے ابورجاء خون کا مزہ کیسا ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ میٹھا ابوعمرو بن علاء کہتے تھے میں نے ابورجاء عطاردی سے پوچھا کہ تم کو زمانہ جاہلیت کا کوئی واقعہ یاد ہو انہوں نے کہا ہاں مجھے بسطام بن قیس کے قتل کا واقعہ یاد ہے اصمعی نے لکھا ہے کہ بسطام کے قتل کا واقعہ اسلام سے کچھ پہلے ہوا ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ واقعہ بعثت کے بعد کا ہے۔ ان کا شمار تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں ہے۔ اکثر روایتیں ان کی حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن عباس اور سمرہ سے ہیں۔ یہ ثقہ تھے ان سے لوگوں نے حدیث کی روایت کی ہے ان

سے ایوب سختیانی وغیرہ نے روایت کی ہے ابورجاء نے کہا ہے کہ جب نبیؐ مبعوث ہوئے تو میں اونٹ چرا رہا تھا ہم سب لوگ آپ کے خوف سے بھاگے ہم سے بیان کیا گیا کہ یہ شخص یعنی نبیؐ صرف یہ چاہتے ہیں کہ تم لوگ اللہ کے ایک ہونے اور محمدؐ کے رسول اللہ ہونے کی شہادت دو جو شخص ان دونوں باتوں کی شہادت دیتا ہے اس کی جان اور اس کا مال محفوظ ہو جاتا ہے یہ سن کر ہم لوگ اسلام لے آئے۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ خالد بن دینار سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ابورجاء عطاردی سے پوچھا کہ تم لوگ زمانہ جاہلیت میں بھی ماہ حرام کی تعظیم کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں جب رجب کا مہینہ آتا تھا تو ہم لوگ اپنے ہتھیار میان میں رکھ دیتے تھے حتی کہ اگر کوئی شخص اپنے باپ کے قاتل کو سوتا ہوا بھی دیکھتا تو اس کو جگاتا نہ تھا اور اگر کوئی شخص حرم کی لکڑی لے کر اپنے گلے میں ڈال لیتا پھر وہ کسی ایسے شخص کے پاس پہنچ جاتا جس کے باپ کو اس نے قتل کیا ہوتا تو وہ اس سے کچھ نہ بولتا کسی نے پوچھا کہ جب نبیؐ مبعوث ہوئے اس وقت تم کیا کام کرتے تھے تو انہوں نے کہا کہ میں اس زمانہ میں اونٹ چراتا تھا اور ان کا دودھ دوہا کرتا تھا۔ ابورجاء عطاردی کی وفات ۱۰۵ھ میں اور بقول بعض ۱۰۸ھ میں ہوئی ایک سو بتیس سال اور بقول بعض ایک سو بیس سال زندہ رہے سر میں خضاب لگاتے تھے اور ڈاڑھی کو ویسا ہی سفید چھوڑ دیا تھا ان کے جنازہ میں حسن بصری بھی تھے اور فرزدق شاعر بھی تھے فرزدق نے حسن بصری سے کہا کہ اس جنازہ میں سب سے اچھا آدمی بھی شریک ہے اور سب سے برا آدمی بھی شریک ہے حسن بصری نے کہا (یہ ٹھیک نہیں ہے) میں سب سے اچھا نہیں ہوں اور تم سب سے برے نہیں ہو ہاں یہ بتاؤ کہ تم نے اس دن کے لئے کیا سامان کیا ہے فرزدق نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت اور یہ شعر پڑھے۔

الم تران الناس مات کبیرھم	وقد کان قبل البعث بعث محمد
ولم یغن عنه عیش سبعین حجة	وستین لما بات غیر موسد

اے مخاطب کیا تو نہیں جانتا کہ بڑے بڑے لوگ مر گئے۔ قیامت سے پہلے بعثت محمدؐ کی ہوئی۔ مگر ساٹھ برس کی زندگی کے بعد بڑھا نہیں جاتا۔

۴۰۴۱۔ حضرت عمرانؓ بن حجاج

حضرت عمرانؓ بن حجاج۔ محمد بن اسماعیل بخاری نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۴۲۔ حضرت عمرانؓ بن حصین

حضرت عمرانؓ بن حصین بن عبید بن خلف بن عبدنہم بن حذیفہ بن جہمہ بن غاضرہ بن حبشیہ بن کعب بن عمرو، خزاعی کعبی۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ عبدنہم بیٹے ہیں سالم بن غاضرہ کے اور کلبی نے کہا ہے کہ عبدنہم بیٹے ہیں ہرمہ بن جہمہ کے اور باقی نسب میں سب کا اتفاق ہے ان کی کنیت ان کے بیٹے کے نام پر ابونجید تھی ان کے بیٹے کا نام نجید تھا۔ یہ فتح خیبر کے سال اسلام لائے تھے اور رسول اللہؐ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے۔ ان کو حضرت عمر بن خطاب نے بصرہ بھیجا تاکہ

تا کہ وہاں کے لوگوں کو علم دین سکھائیں اور عبداللہ بن عامر نے ان کو بصرہ کا قاضی بنایا تھا چنانچہ یہ چند روز وہاں رہے بعد اس کے انہوں نے استعفیٰ دے دیا۔ محمد بن سیرین نے بیان کیا ہے کہ میں نے بصرہ میں نبیؐ کے کسی صحابی کو نہیں دیکھا جو عمران بن حصین سے کسی کو افضل کہتا ہو بڑے مستجاب الدعوات تھے کسی فتنہ میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ انہوں نے نبیؐ سے احادیث کی روایت کی ہے ان سے حسن بصری اور ابن سیرین وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسماعیل اور ابراہیم وغیرہ نے اپنی سند محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے عمران بن حصین سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے داغ دینے سے منع فرمایا ہے عمران کہتے تھے کہ ہم نے جب داغ دیا تو کچھ فائدہ نہ دیکھا جب یہ بیمار ہوئے تو فرشتے ان کو سلام کرتے تھے مگر لوگوں نے ان کو داغ دے دیا تو وہ سلام موقوف ہو گیا پھر چند روز کے بعد وہ جاری ہو گیا ان کو استسقائی بیماری تھی اور کئی برس تک رہی انہوں نے اس پر صبر کیا پھر ان کا شکم چاک کیا گیا اور اس سے چربی نکالی گئی پاخانہ کے لئے چارپائی میں سوراخ کر دیا گیا تھا یہی حالت ان کی تیس برس تک رہی۔ ایک مرتبہ ایک شخص ان کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اے ابونجید واللہ میں آپ کی عیادت کو صرف اس وجہ سے نہیں آتا کہ آپ کی یہ حالت میں آ کر دیکھتا ہوں تو انہوں نے کہا کہ اے بھتیجے تم میرے پاس بیٹھو خدا کی قسم جو حالت میری اللہ تعالیٰ کو پسند ہے وہی مجھے زیادہ محبوب ہے ۵۲ ہجری میں بمقام بصرہ انہوں نے وفات پائی ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے ان کی اولاد بصرہ میں تھے۔

۴۰۴۳۔ حضرت عمرانؓ بن طلحہ

حضرت عمرانؓ بن طلحہ بن عبیداللہ، قریشی تیمی۔ ان کا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں بیان ہو چکا ہے۔ ان کی والدہ حمنہ بنت جحش تھیں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ نبیؐ کے عہد میں پیدا ہو چکے تھے۔ طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے میرے لڑکوں کے نام موسیٰ اور عمران رکھے۔ بعد واقعہ جمل کے عمران بصرہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے پاس گئے اور اپنے والد کی املاک کی بابت ان سے گفتگو کی حضرت علی نے ان کے والد کی املاک ان کو واپس کر دیں۔ محمد بن سعد نے کہا ہے کہ مدینہ کے تابعین کے طبقہ اعلیٰ میں عمران بن طلحہ بن عبیداللہ تھے ان کی والدہ حمنہ بنت جحش بن رئاب تھیں۔ عمران بن طلحہ کے لڑکے عبداللہ اور اسحاق اور محمد اور حمید تھے اور ان لڑکوں کے بھی اولاد تھی مگر یہ سب لوگ گذر گئے اور کوئی باقی نہیں رہا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۴۴۔ حضرت عمرانؓ بن عاصم ضبعی

حضرت عمرانؓ بن عاصم ضبعی۔ ابو جمرہ یعنی نصر بن عمران ضبعی شاگرد حضرت ابن عباس کے والد ہیں بعض لوگوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ بصرہ میں قاضی تھے ان سے ان کے بیٹے نے اور ابو التیاح وغیرہم نے روایت کی ہے اور یہ خود عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں۔ حماد بن سلمہ نے ابوحمزہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کی وفات تریسٹھ برس کی عمر میں ہوئی تھی۔ اس کو حماد نے بھی روایت کیا ہے مگر صحیح ابو جمرہ ہے نہ ابو

حمزہ۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۴۵۔حضرت عمرانؓ بن عمیر

حضرت عمرانؓ بن عمیر۔علی بن سعید نے ان کا تذکرہ افراد صحابہ میں لکھا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نقل نہیں کی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۴۶۔حضرت عمرانؓ بن عویم

حضرت عمرانؓ بن عویم۔اور بعض لوگ ان کو ابن عویمر کہتے ہیں ان کا ذکر اسامہ ہذلی کی حدیث میں ہے ابوالملیح نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم میں ایک شخص تھے جن کو لوگ حمل بن مالک کہتے تھے ان کی دو بیویاں تھیں ایک ہذلیہ اور دوسری عامریہ ہذلیہ نے عامریہ کے شکم پر خیمہ کا ایک ستون مار دیا جس سے حمل ساقط ہو گیا پس میں مارنے والے عورت کو رسول اللہؐ کے پاس لے گیا اور اس کے ساتھ اس کا بھائی بھی تھا جس کو لوگ عمران بن عویم کہتے ہیں ان لوگوں نے جب رسول اللہؐ سے پورا قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ دیت دینا چاہیے عمران نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم اسے بچہ کی دیت دیں جس نے نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ رویا یہ تو معاف ہونا چاہیے یہ حدیث کئی جگہ بیان ہو چکی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۴۷۔حضرت عمرانؓ بن فصیل

حضرت عمرانؓ بن فصیل بن عائذ۔ان کا تذکرہ حافظ بن یسین نے ان صحابہ میں کیا ہے جو ہرات میں آئے تھے ہیاج بن عمران بن فصیل نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں اپنی قوم کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا تھا آپ نے میری بہت عزت کی تھی میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ آپ کو قسم ہے اس ذات جس نے آپ کو نبوت اور ایمان سے ممتاز کیا اور ہم کو آپ کے ذریعہ سے اور ایمان کی وجہ سے عزت دی بتایئے کہ سب سے بہتر ذریعہ اللہ کے تقرب کا کیا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ اللہ کے حکم کو ہر چیز پر مقدم سمجھو اور اس کی تابعداری کرو اور جھوٹ نہ بولو اور امر حق میں ہر شخص کی مدد کرو اور لوگوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کرو جیسا کہ اپنے ساتھ چاہتے ہو اور شک اور شبہ کی باتیں چھوڑ دو اور جہاں تک تم سے ہو سکے بھلائی کرو پھر عمران رسول اللہؐ کی خدمت میں رہے یہاں تک کہ وفات پائی اور نبیؐ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور ان کو دفن کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ ہرات میں آئے تھے غلط ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۴۸۔حضرت عمیرؓ مولیٰ ابی اللحم

حضرت عمیرؓ ابی اللحم غفاری کے غلام تھے۔خیبر میں جب یہ شریک ہوئے تو اس وقت غلام تھے لہٰذا رسول اللہؐ نے ان کو حصہ نہیں دیا مگر ہاں آپ نے ان کو کچھ بطور خود دے دیا تھا ایک تلوار ان کو دی تھی ان سے یزید بن ابی عبید اور محمد بن زید بن مہاجر بن قنفذ اور محمد بن ابراہیم بن حارث نے روایت کی ہے حفص بن غیاث نے محمد بن زید بن مہاجر سے انہوں نے عمیر مولیٰ ابی اللحم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں حنین میں نبیؐ کے ہمراہ شریک تھا اور اس وقت میں غلام تھا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! مجھے

بھی کچھ حصہ دیجئے تو آپ نے مجھے ایک تلوار دی اور فرمایا کہ اس کو گلے میں لٹکا لو۔ اور مجھے آپؐ نے کچھ فالتو قسم کا سامان دیا۔ مگر حصہ نہیں دیا اسی طرح ابونعیم نے ہشام بن سعد سے انہوں نے محمد بن زید سے حنین کے ذکر میں روایت کیا ہے مگر اور لوگ خیبر کا واقعہ کہتے تھے ہم سیابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی اسناد ابوعیسیٰ تک پہنچا کر بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن فضل نے محمد بن زید سے انہوں نے عمیر مولیٰ ابی اللحم سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں خیبر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ اپنے مالک کے ساتھ تھا مالک نے میرے لئے رسول اللہؐ سے کہا اور یہ بھی کہا کہ میں غلام ہوں [1] تو آپ نے مجھے ایک تلوار دلوائی وہ تلوار اتنی بڑی تھی کہ میں نے جو اس کو باندھا تو زمین پر گھسٹتی جاتی تھی پس آپ نے حکم دیا کہ مجھے اور کوئی چیز دے دی جائے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(الف)۴۰۴۹۔ حضرت عمیرؓ بن اخرم

حضرت عمیرؓ بن اخرم۔ ان کا تذکرہ اسید بن ابی ایاس کے نام میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(ب)۴۰۴۹۔ حضرت عمیرؓ بن اسد حضرمی

حضرت عمیرؓ بن سد۔ حضرمی شامی ان سے جبیر بن نفیر نے ایک مرفوع حدیث جھوٹ کے بارے میں روایت کی ہے کہ جھوٹ بولنا خیانت ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۰۵۰۔ حضرت عمیرؓ بن افصی

حضرت عمیرؓ بن افصی اسلمی۔ حضرت ابوہریرہ نے روایت کی ہے کہ عمیر بن افصی قبیلہ اسلم کے چند لوگوں کے ہمراہ آئے اور انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ ہم لوگ سرداران عرب سے ہیں دشمن کا مقابلہ تیز نیزوں اور مضبوط زرہوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ جو ہم سے لڑتا ہے اس کو ہم موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں اور ایک طویل حدیث انہوں نے انصار کے فضائل میں بیان کی اور یہ کہ رسول اللہؐ نے عمیر کو اور ان کے ساتھیوں کو ایک تحریر لکھ دی تھی جس کو ہم نے اس سبب سے ترک کر دیا کہ اس کے الفاظ بہت غریب اور راویوں کے سبب سے غلط ہو گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۵۱۔ حضرت عمیرؓ بن امیہ

حضرت عمیرؓ بن امیہ۔ یزید بن ابی حبیب نے اسلم بن یزید اور یزید بن اسحاق سے روایت کی ہے وہ دونوں عمیر بن ابی امیہ سے نقل کرتے تھے کہ ان کی ایک بہن مشرکہ تھیں وہ نبیؐ کے پاس جانے کے متعلق بہت ستایا کرتی تھیں ایک روز انہوں نے اپنی بہن کو مخفی طور پر قتل کر دیا ان کی بہن کے بیٹوں نے جو اپنی ماں کو مقتول پایا تو انہوں نے بہت شور مچایا عمیر کو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ یہ لوگ کسی اور کو ناحق قتل کر دیں گے تو وہ نبیؐ کے پاس گئے اور سب واقعہ آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنی بہن کو قتل کر دیا انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کیوں انہوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ مجھے آپ کے پاس آنے کے متعلق بہت

---

[1] مال غنیمت میں غلام کا حصہ نہیں ہے۔

ستایا کرتی تھیں پس نبیؐ نے ان کی بہن کے بیٹوں کو بلوا بھیجا اور ان سے پوچھا کہ تمہاری ماں کو کس نے قتل کیا ہے ان لوگوں نے کسی اور شخص کا نام بتادیا نبیؐ نے ان سے سب واقعہ بیان کر دیا اور ان کا خون معاف کر دیا اور ان سب لوگوں نے نہایت خوشی سے اس کو منظور کر لیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کیا ہے اور ابوعمر نے ان کا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ ان کا نام عمیر خطمی ہے اور اس قصہ کو انہوں نے بھی بیان کیا ہے عمیر بن خرشہ بن امیہ بن عامر بن خطمہ خطمی قاری۔ انہوں نے اس یہودیہ کو قتل کیا تھا جو نبیؐ کی ہجو کیا کرتی تھی۔

۴۰۵۲۔ حضرت عمیرؓ بن اوس انصاری

حضرت عمیرؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبدالأعلم بن عامر بن زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو۔ یہ نبیت ہیں انصاری اوسی۔ زعورا عبدالاشہل کے بھائی تھے۔ عبدالاشہل وہی قبیلہ ہے جس سے سعد بن معاذ تھے یہ عمیر احد میں اور اس کے ما بعد کے غزوات میں شریک تھے۔ یہ عمیر مالک اور حارث فرزندان اوس کے بھائی تھے۔ یہ عمیر جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۵۳۔ حضرت عمیرؓ والد ابی بکر

حضرت عمیرؓ ابوبکر کے والد ہیں ان سے ان کے بیٹے ابوبکر نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میری امت کے تین ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے عمیر نے کہا یارسول اللہ اس تعداد کو اور بڑھایئے رسول اللہؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (یعنی دس ہزار) عمیر نے کہا یارسول اللہ اور زیادہ کیجئے تو حضرت عمر[1] نے کہا کہ اے عمیر بس کرو عمیر نے کہا اے ابن خطاب تم کو اس میں کیا دخل ہے تمہارا کیا حرج ہے اگر اللہ ہمیں جنت میں داخل کرے حضرت عمر نے کہا اگر اللہ چاہے تو ایک چشم زدن میں سب کو جنت میں داخل کر دے نبیؐ نے فرمایا کہ عمر سچ کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۵۴۔ حضرت عمیرؓ (ابوبہیسہ)

حضرت عمیرؓ۔ کنیت ان کی ابوبہیسہ ہے۔ ان کی حدیث یہ ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کون سی چیز ہے جس کا کسی مانگنے والے کو نہ دینا جائز نہیں آپ نے فرمایا کہ پانی اور نمک ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ نمک کا ذکر اس حدیث میں محفوظ نہیں ہے۔

۴۰۵۵۔ حضرت عمیرؓ بن ثابت انصاری

حضرت عمیرؓ بن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ بن عوف انصاری۔ کنیت ان کی ابوحبہ ہے۔ یحییٰ بن یونس نے اور سعید نے ان کا نام اسی طرح بتایا ہے مگر اور لوگوں نے اختلاف کیا ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔ ہم عنقریب ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب

---

[1] حضرت عمر کے منع کرنے کی وجہ یہ تھی کہ مبادا ایسی حدیثوں کو سن کر لوگ عمل ترک کر دیں

میں کریں گے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۵۶۔ حضرت عمیرؓ بن ثابت بن نعمان انصاری

حضرت عمیرؓ بن ثابت بن نعمان۔ کنیت ان کی ابوضیاح تھی۔ انصاری ہیں۔ ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں آئے گا۔

ابوضیاح: ضاد معجمہ اور یا جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۴۰۵۷۔ حضرت عمیرؓ بن جابر کندی

حضرت عمیرؓ بن جابر بن غاضرہ بن اشرس کندی۔ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۵۸۔ حضرت عمیرؓ بن جدعان

حضرت عمیرؓ بن جدعان۔ جعفر مستغفری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے ابوساسان یعنی حضین بن منذر سے انہوں نے مہاجر بن قنفذ سے انہوں نے عمیر بن جدعان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو سلام کیا اس وقت آپ وضو کر رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا جب وضو سے فراغت کر چکے تو سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ اس وقت میں نے جواب اس سبب سے نہ دیا تھا کہ بغیر وضو کے میں نے اللہ کا نام لینا اچھا نہ سمجھا۔ یہ روایت جعفر نے عمیر سے اسی طرح نقل کی ہے حالانکہ یہ روایت قنفذ بن عمیر سے ہے عمیر نے تو میرے خیال میں زمانہ بعثت پایا ہی نہیں۔ یہ عمیر عبداللہ بن جدعان کے بھائی ہیں واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۵۹۔ حضرت عمیرؓ بن جودان عبدی

حضرت عمیرؓ بن جودان عبدی۔ ان سے محمد بن سیرین نے اور ان کے بیٹے اشعث بن عمیر نے روایت کی ہے یہ صحابی نہیں ہیں نبیؐ سے مرسل روایت کرتے ہیں اور بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند ابوبکر یعنی احمد بن عمرو تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے عطاء بن سائب سے انہوں نے اشعث بن عمیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے قبلہ عبدالقیس کا وفد نبیؐ کے حضور میں آیا جب ان لوگوں نے واپسی کا ارادہ کیا تو کہنے لگے کہ جو باتیں ہم لوگوں نے نبیؐ سے سنی ہیں سب یاد کر لی ہیں اب نبیذ کے بارے میں آپ سے پوچھنا چاہئے اس کے بعد پوری حدیث بیان کی ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۰۶۰۔ حضرت عمیرؓ بن حارث ازدی

حضرت عمیرؓ بن حارث ازدی۔ کنیت ان کی ابوظبیان تھی۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اسمٰعیل بن خالد ازدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضیر بن عبداللہ سے انہوں نے ابوظبیان یعنی عمیر بن حارث ازدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ہمراہ جن میں حجر بن مرقع یعنی ابوسبرہ اور مخنف اور عبداللہ فرزندان سلیم اور عبدشمس بن عفیف بن زہیر بھی تھے جن کا نام نبیؐ نے عبداللہ رکھا اور جندب بن زہیر اور جندب

بن کعب اور حارث بن حارث اور زہیر بن محشی اور حارث بن عامر بھی تھے ان لوگوں کو نبیؐ نے ایک تحریر لکھ دی تھی جس کا مضمون یہ تھا قبیلہ غامد کے جو لوگ مسلمان ہو گئے ہیں ان کے حقوق وہی ہیں جو اور مسلمانوں کے ہیں ان کا جان و مال حرام ہے نہ وہ اپنے گھر سے نکالے جائیں نہ ان سے خراج لیا جائے اور جس شخص کے پاس جو زمین ہے وہ اس کا مالک ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۶۱۔ حضرت عمیرؓ بن حارث انصاری

حضرت عمیرؓ بن حارث بن ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد انصاری خزرجی سلمی۔ بدر میں شریک تھے یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے۔ ہمیں عبیداللہ بن حمد بن علی نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو خاندان بنی سلمہ سے غزوہ بدر میں شریک تھے عمیر بن حارث بن ثعلبہ کا نام بھی نقل کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ موسیٰ بن عقبہ کہتے تھے ان کا نسب اس طرح ہے عمیر بن حارث بن لبدہ بن ثعلبہ بن حارث بن حرام یہ عمیر بیعت عقبہ اور غزوہ بدر و احد میں شریک تھے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ لوگ ان کو مقرن کہا کرتے تھے وجہ اس کی یہ تھی کہ واقعہ بعاث میں یہ سب قیدیوں کو یکجا کیا کرتے تھے۔

۴۰۶۲۔ حضرت عمیرؓ بن حارث لبدۃ

حضرت عمیرؓ بن حارث بن لبدہ بن ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب۔ جعفر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ عمیر بن حارث بن حرام جو انصار کے قبیلہ اوس سے تھے غزوۂ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بیعت عقبہ اور احد میں بھی شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ ان کا تذکرہ حافظ ابو عبداللہ یعنی ابن مندہ نے بھی لکھا اور انہوں نے عمیر بن حارث کہا ہے۔ گویا کہ یہ ان کے علاوہ ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ کا عمیر کے نسب میں (حارث بن لبدۃ) کہنا ظاہر کرتا ہے کہ یہ پہلا ہی تذکرہ ہے۔ اگرچہ ابن مندہ نے بھی ان عمیر کے نسب میں لبدہ کا ذکر نہیں لیکن ابو عمر تو موسی بن عقبہ کے ذریعے (ابن حارث بن لبدۃ بن ثعلبہ) پہلے تذکرہ میں نقل کر چکے ہیں پھر ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ ابن مندہ نے ان کا پورا نسب بیان نہیں کیا درست نہیں۔ اگر ابو موسیٰ غور کرتے تو ابن عقبہ کے مغازی میں لبدۃ کا نام ضرور پاتے۔ البتہ ابن اسحاق لبدۃ کا نام ساقط کر دیا ہے۔ اور اہل نسب میں اس قسم کا اختلاف اکثر ہوتا رہتا ہے۔ اور ابو موسیٰ کا ان کو قبیلہ اوس سے قرار دینا یہ ان وہم ہے کیونکہ ان نسب حرام بن کعب تک پہنچتا ہے اور یہ نسب بنو سلمہ کا معروف ترین نسب ہے۔ اور ان میں سے صحابہ کی ایک جماعت ہے۔ واللہ اعلم

۴۰۶۳۔ حضرت عمیرؓ بن حبیب بن حباشہ

حضرت عمیرؓ بن حبیب بن حباشہ اور بعض لوگ ان کو خماشہ کہتے ہیں وہ بیٹے تھے جو یبر عبید بن عنان بن عامر بن خطمہ کے انصاری خطمی ہیں۔ ابو جعفر خطمی محدث کے دادا ہیں ابو جعفر کا نام عمیر بن یزید بن عمیر تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے رسول اللہؐ سے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی ان کا نسب اوپر ان کے والد کے نام میں گذر چکا ہے ان کے والد

رسول اللہؐ کی حیات میں وفات پا چکے تھے اور رسول اللہؐ نے ان کی قبر پر جب کہ یہ دفن ہو چکے تھے نماز پڑھی تھی۔ ابو جعفر نے روایت کی ہے کہ میرے دادا عمیر بن حبیب ان لوگوں میں تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی وہ کہتے تھے کہ اے میرے بیٹے بے وقوفوں کی ہم نشینی سے پرہیز کرو کیونکہ ان کی ہم نشینی ایک مرض ہے جو شخص بے وقوف کی بات پر درگذر کرتا ہے تو وہ اپنی بیوقوفی پر اصرار کرتا ہے اور جو شخص بے وقوف سے دوستی کرتا ہے وہ پشیمان ہوتا ہے اور جو شخص کسی بے وقوف شخص کی ادنیٰ بات سے بیزار نہ ہو گا وہ بہت باتوں سے ضرور بیزار ہو جائے گا اور جب تم میں سے کوئی شخص امر بالمعروف یا نہی عن المنکر کا ارادہ کرے تو اس کو چاہئے کہ پہلے ہی سے اپنے کو تکلیف سہنے کے لئے آمادہ کرے اور ثواب کا یقین کرے اور جو شخص ثواب کا یقین رکھتا ہے اس کو تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۶۴۔ حضرت عمیرؓ بن حرام انصاری

حضرت عمیرؓ بن حرام بن عمرو بن جموح بن یزید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ، انصاری سلمی۔ بدر میں شریک تھے یہ واقدی اور ابن کلبی اور ابن عمارہ کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۶۵۔ حضرت عمیرؓ بن حصین

حضرت عمیرؓ بن حصین۔ اہل نجران سے ہیں یہ نجران کے ان لوگوں میں ہیں جو زمانہ ردت میں اسلام پر قائم رہے تھے ان کا تذکرہ ابو علی نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۴۰۶۶۔ حضرت عمیرؓ بن حمام انصاری

حضرت عمیرؓ بن حمام بن جموح بن زید بن حرام، انصاری سلمی۔ ان کا نسب اوپر گذر چکا ہے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے اور اسی غزوۂ بدر میں یہ شہید ہوئے انصار میں پہلے شہید یہی ہیں۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور عبیدہ بن حارث مطلبی کے درمیان میں مواخات کرا دی تھی یہ دونوں غزوۂ بدر میں شہید ہوئے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے بدر کے دن فرمایا کہ جو شخص آج لڑے گا اور خدا کی راہ میں مارا جائے گا وہ جنت میں داخل ہو گا عمیر اس وقت صف میں کھڑے ہوئے تھے ان کے ہاتھ میں کچھ کھجوریں تھی یہ ان کو کھا رہے تھے یہ ارشاد نبوی سنتے ہی انہوں نے کہا کہ بخ بخ (ایک کلمہ خوشی کا ہے) میرے اور جنت کے درمیان میں صرف اتنا ہی فصل ہے کہ یہ لوگ مجھے قتل کر دیں یہ کہہ کر انہوں نے کھجوریں ہاتھ سے پھینک دیں اور تلوار اٹھا کر لڑنے لگے اور یہ اشعار کہتے جاتے تھے۔

رکضا الی اللہ بغیر زاد	الا التقی وعمل المعاد
والصبر فی اللہ علی الجھاد	ان التقی من اعظم السداد
وخیر ما قادالی الرشاد	وکل حی فالی نفاد

اللہ کی طرف سواء پرہیز گاری اور آخرت کے اور کچھ زاد راہ نہیں لے جاتا۔ اور اللہ کی راہ میں جہاد پر صبر کرتا ہوں بیشک پرہیز گاری عمدہ چیز ہے اور سب سے بہتر ہدایت کی طرف رہنما ہے اور سب زندہ فنا ہونے والے ہیں۔

پھر انہوں نے حملہ کیا اور برابر لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہوئے ان کو خالد بن اعلم نے قتل کیا۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۶۷۔ حضرت عمیرؓ بن رباب

حضرت عمیرؓ بن رباب بن حذیفہ بن مہشم بن سعید بن سہم۔ یہ کلبی اور ابن اسحاق کا قول ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ عمیر بیٹے ہیں رباب بن حذافہ بن سعید بن سہم کے اور زبیر نے کہا ہے کہ رباب بن مہشم کی اولاد سے عمیر بن رباب بن مہشم بن سعید بن سہم قریشی سہمی تھے۔ سابقین اسلام میں سے تھے ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حبش اور مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ عین التمر میں حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ ابوبکر صدیق کی خلافت میں شہید ہوئے تھے۔ان کی کوئی اولاد نہ تھی اس کو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے روایت کیا ہے اور یونس اور بکائی اور سلمہ نے بھی ابن اسحاق سے اسی طرح روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

سعید بن سہم: سین کے ضمہ کے ساتھ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سین کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

۴۰۶۸۔ حضرت عمیرؓ بن زید احمر

حضرت عمیرؓ بن زید بن احمر۔ جعفر مستغفری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحابی ہیں مگر ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۶۹۔ حضرت عمیرؓ سدوسی

حضرت عمیرؓ سدوسی۔ ابن قانع نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عمر بن عنان بن عمیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ ایک برتن نبیؐ کے پاس لائے تھے جس میں آپ نے اپنا منہ دھویا تھا اور کلی کی تھی اور ہاتھ دھوئے تھے۔ صاحب کتاب وحدان نے اپنی سند کے ساتھ عمرو بن عنان بن عبداللہ بن عمیر سدوسی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ ایک برتن نبیؐ کے پاس لائے الخ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان عمیر کے بیٹے عبداللہ صحابی ہیں اور یہی صحیح ہے۔

۴۰۷۰۔ حضرت عمیرؓ بن سعد

حضرت عمیرؓ بن سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن عوف۔ اس کو ابونعیم نے واقدی سے نقل کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو عمیر بن سعد بن شہید بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید انصاری کہتے ہیں ابن مندہ نے اسی نسب کو بیان کیا ہے انکو لاثانی کہا جاتا ہے۔ فلسطین میں رہتے تھے ابن کلبی نے کہا ہے کہ عمیر بن سعد بن عبید بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بدر میں شریک تھے پھر اس کے بعد کہا ہے کہ عمیر بن سعد بن شہید بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن زید بن مالک بن اوس انصاری اوسی ان کو حضرت عمرؓ بن خطاب نے ایک لشکر کا سردار بنا کر شام کی طرف بھیجا تھا پس ابن کلبی نے

ان کو دو شخص بنا دیا ہے۔ یہ عمیر فضلائے صحابہ اور زہاد میں سے تھے۔ اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عمیر بن سعید بن شہید بن عمرو بن زید بن امیہ انصاری۔ انکولا ثانی یعنی صفات حمیدہ میں ان کا کوئی ثانی نہیں۔ یہ فلسطین جا کر رہے تھے اور وہاں ہی وفات پائی تھی۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا امراض میں تعدی نہیں ہوتی۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے اور ابوطلحہ خولانی وغیرہما نے روایت کی ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ عمیر بن سعد بن عبید بن نعمان انصاری یہی ہیں جن کی ماں کے دوسرے شوہر جلاس بن سوید تھے اور انہیں نے ان کو پرورش کیا تھا۔ ایک مرتبہ عمیر نے جلاس کو غزوۂ تبوک میں یہ کہتے سنا کہ اگر وہ باتیں حق ہیں جو محمد بیان کرتے ہیں تو یقیناً میں گدھے سے بھی بدتر ہوں عمیر نے کہا میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ محمدؐ سچے ہیں اور بے شک تو گدھے سے بھی بدتر ہے عمیر کہتے تھے کہ چونکہ جلاس میرے باپ تھے انہوں نے مجھے پرورش کیا تھا اور میں نے انہیں ایسا کہا پس اگر میں اس کو نبیؐ سے مخفی رکھوں گا تو اندیشہ ہے کہ قرآن میں برائی نازل ہو جائے لہٰذا میں نے نبیؐ کو اس واقعہ کی خبر دے دی پس آپ نے جلاس کو بلوایا اور کہا کہ تم نے ایسا کہا تھا انہوں نے قسم کھالی اس کے بعد وحی نازل ہونے لگی تو سب لوگ چپ ہو گئے اور بوقت نزول وحی تمام صحابہ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب وحی نازل ہو چکی تو رسول اللہؐ نے سر اٹھایا اور یہ آیت پڑھی یحلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمة الکفر (خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہیں کہا حالانکہ انہوں نے کفر کی بات کہی تھی) پس جلاس نے کہا کہ میں اللہ کے سامنے توبہ کرتا ہوں بے شک عمیر سچ کہتے ہیں۔ جلاس نے پہلے قسم کھائی تھی کہ میں عمیر کو خرچ نہ دیا کروں پھر انہوں نے اپنی قسم سے بھی رجوع کیا۔

عروہ نے بیان کیا ہے کہ عمیر نے اس کے بعد عوالی مدینہ میں سکونت اختیار کر لی تھی اور آخر وقت تک وہیں رہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اس قصہ کو عمیر بن عبید کے نام میں ذکر کیا ہے ہم اس کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔ باقی رہا اللہ تعالیٰ کا قول وما نقموا الا ان اغناهم اللہ ورسوله من فضله (ان کو صرف اس بات کی عداوت ہے کہ اللہ نے اور رسول نے اللہ کے فضل سے ان کو غنی کر دیا) کا شان نزول یہ ہے کہ جلاس کا ایک غلام قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں مارا گیا تھا بنی عمرو اس کی دیت دینے سے منکر تھے جب نبیؐ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے بنی عمرو بن عوف سے اس کی دیت دلوائی ابن سیرین نے کہا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبیؐ نے عمیر کا کان پکڑا اور فرمایا کہ اے لڑکے تیرا کان سچا ہے اللہ نے تیری تصدیق کی۔

حضرت عمر بن خطاب نے ان کو حمص کا حاکم مقرر کیا تھا اور اہل کوفہ کا بیان ہے کہ ابوزید جنہوں نے رسول اللہؐ کے عہد میں قرآن جمع کیا تھا ان کا نام سعد تھا اور وہ انہیں عمیر کے والد کہتے تھے مگر اور لوگوں نے اس سے اختلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوزید کا نام قیس بن سکن ہے لہٰذا ابوزید کو عمیر کا والد قرار دینا بعید از قیاس ہے۔ کیونکہ حضرت انس کہتے ہیں کہ وہ ابوزید میرے چچا تھے حضرت انس خاندان خزرج سے تھے اور یہ عمیر خاندان اوس سے ہیں۔ حضرت عمیر کی وفات ملک شام میں ہوئی حضرت عمر فرمایا کرتے تھے کہ کاش عمیر کا ایسا کوئی آدمی میرے پاس ہوتا کہ میں اس سے مسلمانوں کے کام میں مدد لیتا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

شہید: شین معجمہ کے ضمہ کے ساتھ ہے۔

۴۰۷۱۔ حضرت عمیرؓ بن سعد بن فہد

حضرت عمیرؓ بن سعد بن فہد۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عمیر بن فہد عبدی ہیں۔ کنیت ان کی ابوالاشعث تھی۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن فضیل نے عطاء بن سائب سے انہوں نے اشعث بن عمیر عبدی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبیؐ کے حضور میں عبدالقیس کا وفد آیا جب وہ لوگ لوٹ کر جانے لگے تو انہوں نے آپس میں کہا کہ جو باتیں ہم نے نبیؐ سے سنیں وہ سب ہم نے یاد کر لی ہیں اب چلو نبیذ کا مسئلہ آپ سے پوچھیں چنانچہ سب لوگ حضرت کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم ایک خراب آب و ہوا کے مقام میں ہیں وہاں شراب ہمارے مزاج کے موافق ہوتی ہے حضرت نے پوچھا شراب تم لوگ کس چیز کو کہتے ہو انہوں نے عرض کیا کہ نبیذ[1] کو حضرت نے پوچھا کہ نبیذ کس چیز میں بناتے ہو انہوں نے کہا نقیر[2] میں آپ نے فرمایا نقیر میں نہ بنایا کرو

پس سب لوگ آپ کے پاس سے چلے گئے اور پھر باہم یہ گفتگو کی کہ واللہ ہماری قوم کے لوگ اس بات پر راضی نہ ہوں گے چنانچہ پھر دوبارہ آ کر حضرت سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ نقیر میں مت بناؤ ورنہ (نشہ پیدا ہو جائے گا اور) کوئی کسی کے پیر میں مار دے گا جس سے وہ لنگڑا ہو جائے گا یہ سن کر وہ لوگ ہنسے آپ نے فرمایا ہنستے کیوں ہو ان لوگوں نے عرض کیا کہ قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ایک مرتبہ ہم نے نقیر میں بنا کر نبیذ پی تو ہم میں سے ایک شخص نے اٹھ کر دوسرے کو مارا جس سے وہ لنگڑا ہو گیا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا نام عمیر بن سعد ہے بغیر کسی شک کے لیکن ابوعمر اور ابوموسیٰ نے عمیر بن فہد کہا ہے اور بعض نے عمیر بن سعد بن فہد کہا ہے۔ واللہ اعلم

۴۰۷۲۔ حضرت عمیرؓ بن سعید

حضرت عمیرؓ بن سعید حمص میں حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے عامل تھے ان کا تذکرہ ابوزکریا نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ عمیر بن سعد ہیں۔ ان کا تذکرہ سب لوگوں نے لکھا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ ابوزکریا نے کسی غلط نسخہ میں دیکھ کر دھوکہ کھایا ہے واللہ اعلم۔

۴۰۷۳۔ حضرت عمیرؓ بن سعید بنو عمر بن عوف سے

حضرت عمیرؓ بن سعید۔ خاندان بنی عمرو بن عوف سے ہیں۔ یہ جلاس بن سوید کی بی بی کے بیٹے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کا ذکر کر کے بیان کیا ہے کہ ہم سے موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابن سعد نے ایسا ہی بیان کیا میں کہتا ہوں کہ یہ دونوں تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھے ہیں حالانکہ یہ غلطی ہے یہ دونوں

---

1. نبیذ اس پانی کو کہتے ہیں جس میں کھجوریں بھگو دی جائیں۔
2. لکڑی کا ایک ظرف ہوتا ہے جس میں شراب بنتی تھی اس وجہ سے ممانعت ہوئی چونکہ وہ شراب کا ظرف ہے لہٰذا اس میں بنانے سے نشہ پیدا ہو جائے گا۔

ایک ہی شخص ہیں اور ان کا نام عمیر بن سعد ہے۔ بغیر یاء کے ہے۔ ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے یہ حضرت عمر کی طرف سے عامل تھے اور جلاس کی بیوی کے بیٹے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ ابوموسیٰ نے یہ جانتے ہوئے کہ یہ غلط ہے پھر بھی ان کا تذکرہ کیوں لکھا ہے؟ واللہ اعلم

۴۰۷۴۔ حضرت عمیرؓ بن سلمہ ضمری

حضرت عمیرؓ بن سلمہ۔ ضمری۔ صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید نے عبدالعزیز بن محمد بن ابی حازم سے انہوں نے یزید بن ہاد سے انہوں نے محمود بن ابراہیم سے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے عمیر بن سلمہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک روز ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ روحا کے نواحی میں جا رہے تھے یکا یک ایک گورخر دکھائی دیا جو زخمی تھا رسول اللہؐ سے اس کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ و عنقریب جس نے اس کو زخمی کیا ہے آئے گا اسی اثناء میں وہ شخص آ گیا جس نے اس کو زخمی کیا تھا وہ قبیلہ بہز کا ایک آدمی تھا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ آپ کو اس گورخر کا اختیار ہے رسول اللہؐ نے ابوبکر صدیق کو حکم دیا کہ اس کا گوشت سب رفقا کو تقسیم کر دو اس کے بعد آگے بڑھے تو ایک ہرن نظر آیا جو ایک درخت کے سایہ میں پڑا ہوا تھا اور اس کے تیر لگا ہوا تھا نبیؐ نے فرمایا کہ اس کو کوئی شخص نہ چھیڑے لہٰذا کسی نے اس سے تعرض نہ کیا۔ ابن ابی عاصم نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے اور حماد بن زید نے اور ہشیم نے اور لیث نے یحییٰ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور مالک بن انس نے اور ابواویس اور عبدالوہاب اور حماد بن سلمہ نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ ان سب نے کہا ہے کہ یحییٰ نے محمد سے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے عمیر سے انہوں نے بہزی سے روایت کیا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث عمیر بن سلمہ کی ہے وہ نبیؐ سے روایت کرتے ہیں اور بہزی جنہوں نے گورخر کا شکار کیا تھا ان کے صحابی ہونے میں اختلاف نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۷۵۔ حضرت عمیرؓ (ابوسیارۃ)

حضرت عمیرؓ۔ کنیت ان کی ابوسیارہ متعی تھی۔ سعید نے ان کا نام اسی طرح ذکر کیا ہے اور کنیت کے باب میں ان کو ذکر کیا ہے یہ بنی بجالہ کے غلام تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۷۶۔ حضرت عمیرؓ بن شبرمہ

حضرت عمیرؓ بن شبرمہ۔ عبید بن شربیہ کے نام میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۷۷۔ حضرت عمیرؓ بن صابی

حضرت عمیرؓ بن صابی یشکری۔ مرہ کے بھائی تھے۔ حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ مرتدین سے لڑنے کے لئے مدینہ سے گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۴۰۷۸۔ حضرت عمیرؓ بن عامر انصاری

حضرت عمیرؓ بن عامر بن مالک بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی۔ کنیت ان کی ابوداؤد تھی۔ بدر میں شریک تھے۔ اس کو عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ بنی خنساء بن مبذول سے ابوداؤد عمیر بن عامر بھی تھے۔

۴۰۷۹۔ حضرت عمیرؓ بن قتادہ لیثی

حضرت عمیرؓ ابن قتادہ بن سعد لیثی۔ مکہ میں رہتے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عبید نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے کبیرہ گناہ پوچھے تھے تو آپ نے فرمایا کہ نو ہیں اللہ کے ساتھ (۱) شرک کرنا (۲) جادو کرنا اور (۳) کسی کو ناحق مار ڈالنا اور (۴) سود کھانا اور (۵) یتیم کا مال کھانا اور (۶) جہاد سے بھاگنا اور (۷) پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا اور (۸) مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور (۹) کعبہ کی بے حرمتی کرنا جو تمہارا قبلہ ہے زندوں کا بھی اور مردوں کا بھی ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۸۰۔ حضرت عمیرؓ بن مالک

حضرت عمیرؓ بن مالک۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ سفیان ثوری نے اسماعیل بن سمیع سے انہوں نے عمیر بن مالک سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ جہاد میں اپنے باپ کے قتل کا مجھے موقع ملا تھا مگر میں نے درگذر کی نبیؐ نے سکوت فرمایا پھر دوسرے شخص نے کہا کہ یارسول اللہ جہاد میں میں نے اپنے والد کو مقابلہ میں دیکھا اور ان سے میں نے ایک بری بات سنی تو میں نے ان کو قتل کر دیا اس پر بھی رسول اللہؐ نے سکوت فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۸۱۔ حضرت عمیرؓ والد مالک

حضرت عمیرؓ۔ مالک کے والد ہیں۔ ابوبکر اسماعیلی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے مالک نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے پڑی ہوئی چیز کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا اس کی شناخت لوگوں سے کراؤ اس کی شناخت کرنے والا کوئی مل جائے تو اس کو دے دو ورنہ اس سے خود فائدہ اٹھاؤ اور لوگوں کو گواہ بنا دو اگر اس درمیان میں بھی اس کا مالک آ جائے تو اس کو دے دو ورنہ سمجھ لو کہ اللہ کا مال ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۸۲۔ حضرت عمیرؓ ذومران

حضرت عمیرؓ ذومران۔ ذومران القیل بن افلح بن شراحیل بن ربیعہ۔ ربیعہ کا نام ناعط بن مرشد ہمدانی ہے ان کے پاس نبیؐ نے ایک خط بھیجا تھا۔ مجالد بن سعید ہمدانی کے دادا ہیں عبدالغنی نے کہا ہے کہ عمیر ذی مران صحابی ہیں۔ مجالد بن سعید بن عمیر ذی مران نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عمیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمارے پاس رسول اللہؐ کا خط آیا جس کی

عبادت یہ تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی عمیر ذی مران و من اسلم من ھمدان سلام علیکم فانی احمد للہ الذی لا الہ الا ھوا ما بعد فاننا بلغنا اسلامکم مقد منا من ارض الروم فابشرو فان اللہ قد ھداکم بھدایتہ وانکم اذا شھد تم ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہؐ واقمتم الصلوۃ واعطیتم الزکوۃ فان لکم ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ علی دمائکم واموالکم وعلی ارض القوم الذین اسلمتم علیھا سھلھا و حبالھا غیر مظلومین ولا مضیق علیھم وان الصدقہ لا تحمل لمحمد ولا لأھل بیتہ وان مالک بن مرارۃ الرھاوی قد حفظ الغیب وادی الامانۃ وبلغ الرسالۃ فامرک بہ خیر افانہ منظور الیہ فی قومہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے عمیر ذی مران کے نام اور قبیلہ ہمدان کے مسلمانوں کے نام سلام ہو تم پر میں تعریف کرتا ہوں اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں امابعد! سرزمین روم سے لوٹتے وقت تمہارے اسلام کی خبر ہم کو ملی تم کو بشارت ہو کہ اللہ نے تمہیں ہدایت کی سمجھ لو کہ جب تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دے دو گے اور نماز پڑھو گے اور زکوۃ دو گے تو تمہاری جان اور مال اللہ اور رسول کی حفاظت میں ہے اور تمہاری قوم کی زمینیں سب ان کی ہیں ان پر تنگی نہ جائیں گی اور صدقہ محمد اور ان کے اہل بیت کے لئے جائز نہیں ہے اور یہ بھی واضح رہے کہ مالک بن مرارہ رہاوی نے تمہاری امانت پہنچا دی اس کے ساتھ نیکی کرنے کا میں تم کو حکم دیتا ہوں وہ اپنی قوم میں مشار الیہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۸۳۔ حضرت عمیرؓ مزنی

حضرت عمیرؓ مزنی۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ سلیمان نے ان کا ذکر کیا ہے مگر کچھ حال نہیں لکھا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۸۴۔ حضرت عمیرؓ بن معبد

حضرت عمیرؓ بن معبد بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید انصاری اوسی۔ یہ ابوموسیٰ کا قول ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن معبد بن ازعر ہے۔ بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ غزوۂ حنین میں یہ انہیں سو آدمیوں میں سے تھے جو ثابت قدم رہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۸۵۔ حضرت عمیرؓ جد معرف

حضرت عمیرؓ۔ معرف بن واصل کے دادا ہیں۔ اسباط بن محمد نے معروف بن واصل سعدی نے حفصہ بنت اقعس سے انہوں نے عمیر سے جو معرف کے دادا تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک طبق آپ کے پاس لایا گیا اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۸۶۔ حضرت عمیرؓ بن نویم

حضرت عمیرؓ بن نویم۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان کی حدیث شعبہ اور مسعر نے عبیداللہ بن حسن سے انہوں نے عبدالرحمٰن

بن معقل سے انہوں نے غالب بن ابجر اور عمیر بن نویم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے پوچھا کہ یارسول اللہ اب ہمارے پاس سوا گدھوں کے اور کوئی چیز باقی نہیں رہی حضرت نے فرمایا کہ فربہ گدھوں کو ذبح کر کے اپنے بال بچوں کو کھلاؤ میں نے تمہیں صرف ان گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی جو بستی کے گرد پھرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۰۸۷۔ حضرت عمیرؓ بن نیار انصاری

حضرت عمیرؓ بن نیار، انصاری۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ابوبردہ بن نیار کے بھتیجے ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان سے ان کے بیٹے سعید نے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث میں اختلاف ہے۔ وکیع نے سعد بن سعید ثقفی سے انہوں نے سعید بن عمیر سے انہوں نے اپنے والد سے جو اہل بدر میں سے تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص خلوص قلب سے میرے اوپر درود شریف پڑھتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس برائیاں اس کی مٹا دیتا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ سعید بن عمیر کے ان کے چچا سے بھی مروی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ سعید کے والد ہیں اس سے خیال ہوتا ہے کہ شاید یہ کوئی اور ہوں گے حالانکہ وہی ہیں واللہ اعلم۔

۴۰۸۸۔ حضرت عمیرؓ بن ودقہ

حضرت عمیرؓ بن ودقہ۔ مولفہ القلوب میں سے ایک شخص ہیں حنین کے دن رسول اللہؐ نے ان کو اور قیس بن مخرمہ کو اور عباس بن مرداس کو اور ہشام بن عمرو کو اور سعید بن یربوع کو سو اونٹ سے کم دیئے تھے اور باقی مولفۃ القلوب کو سو سو اونٹ دیئے تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۰۸۹۔ حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص

حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص۔ ابووقاص کا نام مالک بن اہیب تھا۔ سعد بن ابی وقاص زہری کے بھائی تھے۔ ان کی والدہ حمنہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھیں۔ قدیم الاسلام تھے مہاجر بھی تھے۔ بدر میں نبیؐ کے ہمراہ شریک تھے اور اسی غزوہ میں شہید ہوئے جب انہوں نے بدر میں شرکت کا ارادہ ظاہر کیا تو نبیؐ نے ان کو کم سن ہونے کے باعث منظور نہ کیا مگر یہ رونے لگے بالآخر حضرت نے ان کو اجازت دے دی ان کی تلوار بہت لمبی تھی لہٰذا حضرت نے خود اپنی تلوار ان کو مرحمت فرمائی بوقت شہادت ان کی عمر سولہ برس تھی۔ ان کو عمرو بن عبدود نے شہید کیا تھا۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شہدائے بدر کے ناموں میں عمیر بن ابی وقاص کا نام بھی روایت کیا ہے اور زہری نے اور موسیٰ نے اور عروہ نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔ سعد نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے بھائی عمیر کو دیکھا جب رسول اللہؐ مجاہدین کا معائنہ فرما رہے تھے تو وہ چھپتے پھرتے تھے میں نے پوچھا کہ اے بھائی تم یہ کیا کرتے ہو انہوں نے کہا میں اس لئے چھپتا ہوں کہ حضرت کہیں مجھ کو کم سن قرار دے کر واپس نہ کر دیں اور میں اس غزوہ میں شریک ہونا چاہتا ہوں اس امید پر کہ شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب کرے چنانچہ ان کی تمنا تھی پوری ہوئی ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۹۰۔حضرت عمیرؓ بن وہب

حضرت عمیرؓ بن وہب بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی ۔کنیت ان کی ابوامیہ تھی قریش میں ان کی بہت قدر وعزت تھی صفوان بن امیہ بن خلف کے چچازاد بھائی تھے۔ بدر میں مشرکوں کے ساتھ شریک تھے اس وقت تک کافر تھے۔انہوں نے قریش سے انصار کی بابت کہا تھا کہ میں ان کے چہرے مثل زندگانی سے شاداب دیکھتا ہوں یہ لوگ پیاسے نہیں مرسکتے تاوقتیکہ اپنی ہی برابر ہمارے آدمیوں کو نہ مار ڈالیں پس میری مصلحت یہ ہے کہ تم لوگ ایسے روشن چہروں کا مقابلہ نہ کرو مگر لوگوں نے ان کی نصیحت نہ مانی پھر انہوں نے اور لوگوں کو یہی ترغیب شروع کی اور سب سے پہلے انہوں نے اپنے آپ کو مسلمانوں کے درمیان میں ڈال دیا اور لڑائی شروع ہوگئی۔ یہ قریش کے جوان مردوں اور شریر لوگوں میں سے تھے بدر کے دن مسلمانوں کی تعداد دریافت کرنے کے لئے لشکر کے گرد یہی گھومتے تھے جب مشرکوں کو ہزیمت ہوئی تو عمیر بھی ان لوگوں میں تھے جنہوں نے نجات پائی اس دن ان کے بیٹے وہب بن عمیر قید ہوگئے تھے جب ہزیمت یافتہ لوگ مکہ واپس آئے تو عمیر اور صفوان بن امیہ بن خلف باہم بیٹھے۔صفوان نے کہا کہ اللہ نے ہماری زندگی مقتولین بدر کے بعد مکدر کردی عمیر نے کہا بے شک یہی بات ہے مجھ پر قرض ہے جس کے ادا کرنے کا کوئی سامان مجھے نظر نہیں آتا اور کچھ بال بچے میرے متعلق ہیں جن کے لئے میرے پاس کچھ نہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو میں محمد (ﷺ) کے پاس جاتا اور ان کو قتل کر دیتا بشرطیکہ میرا ان کا سامنا ہو جاتا ان کے پاس جانے کے لئے میرے پاس ایک بہانہ ہے میں کہوں کہ میں اپنے قیدی بیٹے کے پاس آیا ہوں یہ سن کر صفوان بہت خوش ہوا اور اس نے کہا کہ تمہارے قرض کا ادا کر دینا میرے ذمہ ہے اور بال بچے تمہارے میرے بال بچوں سے پہلے کھانا کھایا کریں گے اور صفوان نے ان کے لئے سامان سفر مہیا کر دیا اور ان کو ایک زہر آلود صیقل کی ہوئی تلوار دی پس عمیر مدینہ آئے اور مسجد کے دروازے پر فروکش ہوئے حضرت عمر بن خطاب نے ان کو دیکھا حضرت عمر اس وقت انصار کے چند لوگوں کے پاس بیٹھے ہوئے واقعات بدر کا تذکرہ کررہے تھے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں جو اس غزوہ میں نازل ہوئی تھیں ان کا چرچا کر رہے تھے جب حضرت عمر نے عمیر کو دیکھا کہ ان کے پاس تلوار بھی ہے تو ان کو اندیشہ ہوا اور انہوں نے کہا یہی دشمن خدا بدر کے دن تعداد معلوم کرنے کے لئے آیا تھا اس کے بعد حضرت عمر اٹھے اور رسول اللہؐ کے پاس گئے اور عرض کیا کہ عمیر بن وہب تلوار لئے ہوئے مسجد میں آیا ہے یہ شخص بڑا دغاباز فریبی ہے آپ اس کی کسی بات پر اعتبار نہ کیجئے گا حضرت نے فرمایا اس کو میرے پاس لے آؤ یہ کہہ کر حضرت عمر باہر چلے گئے اور اپنے ساتھیوں سے کہہ گئے کہ رسول اللہؐ کے پاس جاؤ اور عمیر سے آپ کی حفاظت کرو اس کے بعد حضرت عمر اور عمیر دونوں رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت عمر بھی اپنے ہمراہ اپنی تلوار لے آئے تھے عمیر نے کہا انعموا صبا حاً زمانہ جاہلیت میں سلام کے الفاظ یہی تھے حضرت نے فرمایا اس سلام کی اب ہمیں حاجت نہیں رہی السلام علیکم اہل جنت کا سلام ہے۔اے عمیر تم یہاں کیوں آئے ہو انہوں نے کہا میں اپنے قیدی کے رہا کرانے کے لئے آیا ہوں اس کو فدیہ لے کر چھوڑ دیجئے کیونکہ آپ صاحب جودوکرم ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا پھر یہ تلوار تم کیوں لائے ہو عمیر نے کہا یہ کم بخت بدر کے دن ہمارے کس کام آئی جواب کام آئے گی میں اس کو بھول سے لے آیا رسول اللہؐ نے فرمایا اے عمیر سچ کہو کیوں آئے ہو عمیر نے کہا میں اپنے قیدی کے رہا کرانے کو آیا ہوں۔

حضرت نے فرمایا پھر وہ شرطیں کیا تھیں جو تم نے حطیم کے پاس بیٹھ کر صفوان بن امیہ سے کی تھیں یہ سن کر عمیر ڈر گئے اور کہنے لگے کہ میں نے کچھ بھی شرط ان سے نہ کی تھی حضرت نے فرمایا تم نے اس سے میرے قتل کا وعدہ کیا تھا اس شرط پر کہ وہ تمہارے بال بچوں کی کفالت کرے اور تمہارا قرض ادا کر دے حالانکہ خدا میرے اور تمہارے درمیان میں ہے عمیر نے کہا میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں یا رسول اللہ ہم آپ کی وحی کی تکذیب کیا کرتے تھے مگر جو شرائط میرے اور صفوان کے درمیان میں حطیم کے اندر ہوئی تھیں کسی کو خبر نہ تھی۔ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ کو یہاں بھیج دیا اور میں اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لایا اس واقعہ کی مسلمانوں کو بہت مسرت ہوئی۔ حضرت عمر کہتے تھے کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ عمیر کو جب میں نے دیکھا تو خنزیر سے بھی زیادہ میرے نزدیک وہ قابل نفرت تھا مگر اب وہی عمیر مجھے اپنی بعض اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے بعد اس کے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے عمیر بیٹھ جاؤ ہم تم سے کچھ باتیں کریں گے اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اپنے بھائی کو قرآن سکھا دو اور ان کے قیدی کو رہا کر دو عمیر نے کہا یا رسول اللہؐ اب تک میں اپنے امکان بھر نور خدا کے بجھا دینے پر آمادہ تھا خدا کا شکر ہے جس نے مجھے ہلاکت سے بچایا اب آپ مجھے اجازت دیجئے تو میں قریش کے پاس جاؤں اور انہیں اسلام کی طرف بلاؤں شاید اللہ انہیں ہدایت کرے اور ہلاکت سے بچا لے چنانچہ رسول اللہؐ نے انہیں اجازت دی اور یہ مکہ گئے (ان کے مکہ پہنچنے سے پہلے) صفوان بن امیہ نے لوگوں سے کہنا شروع کیا تھا کہ خوش ہو جاؤ ایک ایسی فتح کی خبر آئی چاہتی ہے کہ تم واقعہ بدر کو بھول جاؤ گے اور جو شخص مدینہ سے آتا تھا صفوان اس سے پوچھتا تھا کہ بتاؤ مدینہ میں کچھ حادثہ تو نہیں ہوا یہاں تک کہ ایک شخص آیا اور اس نے بیان کیا کہ عمیر اسلام لے آئے پس سب مشرکوں نے ان کو لعنت کی اور کہا کہ وہ بے دین ہو گیا ہے اور صفوان نے قسم کھالی کہ اب میں عمیر کو کوئی فائدہ نہ پہنچاؤں گا اور نہ اس سے کبھی کلام کروں گا اس کے بعد عمیر بھی وہاں پہنچ گئے اور انہوں نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کیا بہت سے لوگ ان کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۹۱۔ حضرت عمیرؓ بن وہب

حضرت عمیرؓ بن وہب۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا یہ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں ان کا ذکر زہری کی حدیث میں ہے جو انہوں نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ ایک روز دوپہر کو گھر سے باہر نکلے اس وقت آپ کے شکم پر ایک پتھر بندھا ہوا تھا ایک انصاری لڑکے نے کچھ آپ کو ہدیہ دیا نبیؐ نے اس لڑکے سے پوچھا کہ تو کون ہے اس لڑکے نے کہا میرا نام عمیر ہے اور فلاں عورت میری ماں ہے پس نبیؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ کھاؤ چنانچہ سب نے کھایا اور سیراب ہو گئے پھر سب لوگوں نے دودھ پیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۹۲۔ حضرت عمیرہؓ بن اعزل

حضرت عمیرہؓ بن اعزل۔ کنیت ان کی ابو سیارہ تھی متعی ہیں قبیلہ قیس عیلان سے ہیں پھر بنی عدوان سے پھر بنی حارثہ سے یہ جعفر کا قول ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ میں نے ابن حبیب کی کتاب میں ان کا نام عمیلہ بن اعزل بن خالد بن سعد بن حارث

راش بن زید بن حارث دیکھا ہے۔ اور وہ بنو عدوان سے ہیں۔ ابو سیارہ کا تذکرہ عمیر کے نام میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۹۳۔ حضرت عمیرہؓ بن فروخ

حضرت عمیرہؓ بن فروخ۔ جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ یحیٰی بن یونس نے ان کا نام اسی طرح لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا کہ میرے نزدیک یہ عرس ابن عمیرہ کے والد ہیں اور انہوں نے ایک حدیث عدی بن عدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے ہمارے ایک غلام نے بیان کیا اس نے ہمارے دادا کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی خاص شخص کے گناہ کرنے سے عام لوگوں پر عذاب نہیں کرتا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ میرے نزدیک یہ عرس بن عمیرہ کے والد ہیں غلط ہے کیونکہ عرس کے والد عمیرہ بن فروہ نہ کہ عمیرہ بن فروخ اور اگر کاتب کی غلطی سے بجائے فروہ کے فروخ ہو گیا تھا تو ابوموسیٰ کو کہنا چاہئے تھا کہ فروخ غلط ہے یہ حدیث جو اوپر مذکور ہوئی ہم سے یحیٰی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن نمیر نے سیف بن سلیمان سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے عدی بن عدی کندی سے سنا وہ مجاہد سے بیان کرتے تھے کہ مجھ سے ہمارے ایک غلام نے ہمارے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی خاص شخص کے گناہ کے سبب سے عام لوگوں پر عذاب نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے سامنے بری باتوں کو ہوتے ہوئے دیکھیں اور باوجود قدرت کے اس کو نہ روکیں جب عام لوگوں کی یہ حالت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ سب لوگوں پر عذاب نازل کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ فروخ غلط ہو اور صحیح فروہ ہو واللہ اعلم۔

۴۰۹۴۔ حضرت عمیرہؓ بن مالک خارفی

حضرت عمیرہؓ بن مالک خارفی۔ قبیلہ ہمدان کے وفد کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے جب کہ آپ غزوۂ تبوک سے لوٹ کر آئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مالک بن نمط کے نام میں کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

باب العین والنون

۴۰۹۵۔ حضرت عنانؓ

حضرت عنانؓ۔ عسکری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں ان سے صرف یہی ایک حدیث مروی ہے اور انہوں یعنی عسکری نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن عنان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص عید الفطر کے بعد چھ روزہ رکھ لے تو اس کو تمام سال کے روزوں کا ثواب ملے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۹۶۔ حضرت عنبسؓ بن ثعلبہ

حضرت عنبسؓ بن ثعلبہ بلوی۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی۔

۴۰۹۷۔ حضرت عنبسہؓ بن امیہ

حضرت عنبسہؓ بن امیہ بن خلف جمحی۔ کنیت ان کی ابوغلیظ تھی بعض لوگوں نے ان کا نام عنبسہ بیان کیا ہے اور بعض نے کچھ اور بیان کیا ہے ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔

۴۰۹۸۔ حضرت عنبسہؓ بن ربیعہ

حضرت عنبسہؓ بن ربیعہ جہنی۔ بقول بعض یہ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ جعفر نے اسی طرح لکھا ہے۔ اور کچھ زیادہ نہیں لکھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۴۰۹۹۔ حضرت عنبسہؓ بن ابی سفیان

حضرت عنبسہؓ بن ابی سفیان۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر نہ ان کی کوئی روایت حضرت سے ثابت ہے نہ ان کا صحابی ہونا صحیح ہے۔ ان سے ابوامامہ باہلی نے اور نعمان بن سالم نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر ہمارے متقدمین ائمہ سب اس بات پر متفق تھے کہ یہ تابعی ہیں۔

۴۱۰۰۔ حضرت عنبسہؓ بن سہیل

حضرت عنبسہؓ بن سہیل بن عمرو عامری۔ ابوجندل کے بھائی ہیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عتبہ ہے مگر یہ صحیح نہیں عنبسہ اپنے والد کے ہمراہ اسلام لائے اور شام میں شہید ہوئے تھے ان کی بیٹی فاختہ بھی ان کے ہمراہ شام میں تھیں جب یہ شہید ہوئے تو فاختہ کو لوگ حضرت عمر بن خطاب کے پاس لائے اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام بھی آئے ان کے والد بھی شام میں شہید ہوئے تھے حضرت عمر نے فرمایا کہ ان دونوں کا باہم نکاح کر دو پس عبدالرحمٰن نے ان سے نکاح کیا عبدالرحمٰن کے لڑکے ابوبکر و عمر و عثمان و عکرمہ انہیں کے بطن سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

عنبسہ: نون اور باء موحدۃ کے ساتھ ہے۔ یہ ابن ماکولا کا بیان ہے۔

۴۱۰۱۔ حضرت عنترؓ عذری

حضرت عنترؓ عذری۔ صحابی ہیں۔ ان کی حدیث صرف ابوحاتم رازی نے روایت کی ہے۔ عبدالغنی نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا نام عبس عذری: سین غیر معجمہ کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور یہ عنتر: نون اور تاء جس کے اوپر دو نقطے ہیں سے زیادہ

صحیح ہے۔ بیان کیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ عبس کے نام میں ہو چکا ہے۔

۴۱۰۲۔ حضرت عنترہؓ سلمی

حضرت عنترہؓ۔ یہ عنترہ سلمی ذکوانی ہیں بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ کے جو انصار کی ایک شاخ ہے کے حلیف تھے بدر میں شریک تھے ابن ہشام نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابن اسحاق اور ابن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ سلیم بن عمرو بن حدیدہ انصاری کے غلام تھے۔ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے ان کو نوفل بن معاویہ دیلی نے شہید کیا تھا۔ ہمیں عبیداللہ بن سمین نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ سلیم بن عمرو بن حدیدہ کے غلام عنترہ بھی بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن ہشام کی کتاب میں میں نے اس طرح دیکھا ہے کہ بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ سے سلیم بن عمرو بن حدیدہ اور عنترہ جو سلیم بن عمرو کے غلام تھے بدر میں شریک تھے واللہ اعلم۔

۴۱۰۳۔ حضرت عنترہؓ شیبانی

حضرت عنترہؓ شیبانی۔ کنیت ان کی ابو ہارون تھی۔ عبدالملک بن ہارون بن عنترہ شیبانی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک روز ہم لوگوں سے پوچھا کہ تم لوگ شہید کس کو سمجھتے ہو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا پھر تو میری امت میں شہید بہت کم ہوں گے جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص گر کر مرے وہ بھی شہید ہے اور جو عورت نفاس میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص غرق ہو کر مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص مرض سل میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص جل کر مر جائے وہ بھی شہید ہے اور جو سفر میں مر جائے وہ بھی شہید ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۰۴۔ حضرت عنزہؓ بن نقب

حضرت عنزہؓ بن نقب بنی کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم سے ہیں۔ رسول اللہؐ کے حضور میں بنی عنبر کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے۔ سواد بن عبداللہ بن قدامہ بن عنزہ قاضی بصرہ کے دادا ہیں ابن دباغ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن ماکولا نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عنزہ بن نقب بن عمرو بن حارث بن خلف بن حارث بن مجفر بن کعب بن عنبر۔

۴۱۰۵۔ حضرت عنمہؓ جہنی

حضرت عنمہؓ۔ ابراہیم بن عنمہ جہنی کے والد ہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے مگر ابو عمر نے ان کو مزنی قرار دیا ہے اور ابن ماکولا نے ان کی موافقت کی ہے پھر کہا ہے کہ ابراہیم بن عنمہ مزنی سے روایت کی گئی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں پھر کہا ہے کہ ان کے بیٹے محمد بن ابراہیم بن عنمہ جہنی۔ گویا کہ ابن ماکولا نے ایک مقام پر جہنی اور دوسرے پر مزنی قرار دیا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ یہ کہنا چاہتے ہوں کہ اس میں دو قول ہیں۔ محمد بن ابراہیم بن عنمہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی

ہے کہ وہ کہتے تھے ایک روز نبیؐ گھر سے باہر تشریف لائے تو ایک انصاری آپ سے ملا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کے چہرہ کی حالت دیکھ کر مجھے رنج ہوتا ہے آپ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ حالت بھوک کے سبب سے ہے۔الخ ہم یہ حدیث عثمہ ثاء مثلثہ کے ساتھ۔ کے نام میں ذکر کر چکے ہیں۔ یہ صرف ابونعیم نے کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے ان کے نام میں نون ہی صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۱۰۶۔ حضرت عنمہؓ بن عدی

حضرت عنمہؓ بن عدی بن عبد مناف بن کنانہ بن جہمہ بن عدی بن ربعہ بن رشدان جہنی بدر میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔ ان کا تذکرہ ابن کلبی نے کیا ہے مگر اور لوگوں نے ان کو ذکر نہیں کیا میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ وہی شخص ہیں جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا یا کوئی اور ہیں۔

۴۱۰۷۔ حضرت عنیزؓ عذری

حضرت عنیزؓ۔ یہ عذری ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ غفاری ہیں۔ ان کو نبیؐ نے کچھ زمین وادی قریٰ میں عنایت فرمائی تھی یہ وہیں رہتے تھے یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی بعض لوگوں نے ان کا نام عس بیان کیا ہے ہم اس کا ذکر کر چکے ہیں۔ اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ساتھ ہی اس کا تلفظ بھی لکھا ہے کہ یہ نون اور زاء کے ساتھ ہے۔ اور عبدالغنی نے کہا ہے کہ عنتر ہے نون اور تا جس کے اوپر دو نقطے ہیں اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے عبس: سین غیر معجمہ کے ساتھ بھی کہا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ یہی صحیح ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی وجہ سے نہیں کیا کہ وہ جانتے تھے کہ عنیز صحیح نہیں ہے واللہ اعلم۔

باب العین والواوٗ

۴۱۰۸۔ حضرت عوامؓ بن جہیل

حضرت عوامؓ بن جہیل مسامی۔ یغوث (نامی بت) کے مجاور تھے یہ ابواحمد عسکری کا قول ہے اور ابن درید سے مروی ہے وہ سکن بن سعید سے وہ محمد بن عباد سے وہ ہشام بن کلبی سے روایت کرتے ہیں کہ عوام بن جہیل مسامی جو قبیلہ ہمدان سے تھے اور یغوث (نامی بت کی) خدمت کیا کرتے تھے مسلمان ہو جانے کے بعد بیان کرتے تھے کہ میں ایک مرتبہ شب کو اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ کچھ باتیں کر رہا تھا جب وہ سب لوگ اپنے گھر گئے تو میں اسی بت کے مکان میں رہ گیا ہوا بہت تیز چل رہی تھی بجلی چمکتی تھی بادل گرجتا تھا میں سو گیا جب کچھ رات گئی تو میں نے سنا کہ بت سے ایک آواز آرہی ہے اس سے پہلے ہم نے کوئی آواز نہ سنی تھی وہ آواز یہ تھی کہ اے ابن جہیل اب بتوں کی خرابی آئی ہے دیکھو سرزمین مقدس سے یہ نور چمکا ہے اب تم یغوث کو اچھی طرح چھوڑ دو اس آواز کو سنتے ہی واللہ میرے دل میں بتوں سے نفرت پیدا ہوگئی مگر یہ واقعہ میں نے اپنی قوم سے پوشیدہ رکھا پھر میں نے ایک ہاتف کو سنا وہ کہتا تھا۔

اھل تسمعن القول یا عوام — ام قد صممت عن مدی الکلام

قد كشفت ديا جر الظلام — واصفق الناس على الاسلام

اے عوام سنتے ہو، یا بہت باتیں سنتے سنتے تم بہرے ہو گئے ہو تمام تاریکیاں دور ہو گئیں اور لوگوں نے اسلام کے لئے بیعت کی ہے۔

ان اشعار کے جواب میں میں نے کہا۔

يا ايها الهاتف بالنوام — لست بذى وقر عن الكلام

فتبيس عن سنة الاسلام

اے سوتوں کو جگانے والے۔ تو بات کرنے سے عاجز نہیں ہے۔ پس مجھ کو اسلام کا طریق بتادے۔

واللہ میں اس سے پہلے اسلام سے بالکل ناواقف تھا پس مجھے یہ جواب ملا۔

ارحل على اسم الله والتوفيق — رحلة لاوان ولامشيق

الى فريق خيرما فريق — الى النبى الصادق المصدوق

خدا کا نام لے کر اور اس کی توفیق کے ساتھ سفر کر۔ ایسا سفر جس میں کچھ تکلیف و مشقت نہ ہو گی۔ اس فریق کے پاس جا جو سب سے بہتر ہے یعنی نبی صادق و مصدوق کے پاس۔

پس اسی وقت میں نے بت کو پھینک دیا اور نبیؐ کی طرف چلا اثنائے راہ میں مجھ کو قبیلہ ہمدان کا وفد ملا وہ لوگ بھی نبیؐ کے پاس جا رہے تھے بالآخر میں نے جا کر حضرت سے اپنا حال بیان کیا آپ بہت خوش ہوئے اور آپ نے فرمایا اس واقعہ کو مسلمانوں سے بیان کرو پھر آپ نے مجھے بتوں کو توڑنے کا حکم دیا چنانچہ ہم لوگ یمن واپس آئے اور اللہ نے ہم لوگوں کے دل اسلام کے لئے مضبوط کر دیئے۔

۴۱۰۹۔ حضرت عوذؓ بن عفراء

حضرت عوذؓ بن عفراء۔ یہ ان کی والدہ کا نام ہیں اور والد کا نام حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن غنم بن مالک بن نجار ہے۔ انصاری خزرجی نجاری ہیں۔ حضرت معاذ اور معوذ فرزندان عفراء کے بھائی ہیں انہیں عوذ اور معوذ نے ابوجہل کو مارا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عوف ہے جیسا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔

۴۱۱۰۔ حضرت عوسجہؓ بن حرمہ

حضرت عوسجہؓ ابن حرملہ بن جذیمہ بن سبرہ بن خدیج بن مالک بن عمرو بن ذہل بن عمرو بن ثعلبہ بن رفاعہ بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ جہنی۔ فلسطین میں رہتے تھے۔ بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ عروہ بن ولید نے عوسجہ بن حرملہ جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عوسجہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا آپ مروہ میں فروکش تھے اور مروہ کے نیچے مشرقی جانب ٹھہرے ہوئے تھے اور دوپہر کو اس مقام پر آ جاتے تھے جہاں اب مسجد بنی ہوئی ہے ان دونوں مقاموں میں آپ کا دورہ رہتا تھا جب نبیؐ نے مجھ کو دیکھا اور آپ کو تعجب معلوم ہوا کہ عرب کا اور کوئی قبیلہ یہاں نہیں

ہے تو آپ نے فرمایا کہ عوسجہ مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۱۱۔ حضرت عوفؓ بن اثاثہ

حضرت عوفؓ بن اثاثہ۔ ان کا مشہور نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف بن قصی ہے۔ کنیت ان کی ابوعباد تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبداللہ ہے یہ واقدی کا قول ہے یہ مسطح وہی ہیں جن کا ذکر واقعہ افک میں آتا ہے بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں صفین سے پہلے ۳۴ ہجری میں وفات پاچکے تھے مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہے۔ ان کی والدہ ابورہم بن مطلب کی بیٹی تھیں نام ان کا سلمی تھا اور ان کی ماں ریطہ بنت صخر بن عامر تیمی ابوبکر صدیق کی خالہ تھیں اسی قرابت کی وجہ سے ابوبکر صدیقؓ ان کے ساتھ کچھ سلوک کیا کرتے تھے مگر جب یہ حضرت عائشہؓ کی تہمت میں شریک ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی براءت ظاہر فرمائی تو ابوبکر صدیقؓ نے قسم کھالی کہ میں ان کو کچھ نہ دیا کروں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ولا یاتل اولو الفضل منکم والسعۃ ان یوتوا اولی القربی والمساکین والمھاجرین فی سبیل اللہ (تم میں جو صاحبان فضل ہیں وہ اپنے عزیزوں اور مسکینوں اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے باز نہ آئیں۔ (اس آیت میں حضرت ابوبکر کی ایک اعلیٰ فضیلت مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو صاحبان فضل کے عنوان سے یاد فرمایا) پس ابوبکر صدیقؓ نے پھر ان کو دینا شروع کیا اور کہا کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ بخش دے (جیسا کہ اس آیت کے آخر میں تذکرہ ہے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۱۲۔ حضرت عوفؓ بن حارث

حضرت عوفؓ بن حارث اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عبدالحارث بن عوف بن حشیش بن ہلال بن حارث بن رزاح بن کلفہ بن عمرو بن لوی بن دہر بن معاویہ بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار بجلی، احمسی۔ کنیت ان کی ابو حازم تھی قیس بن ابی حازم کے والد ہیں اور بعض لوگوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان کا نام عبدعوف ہے۔ ہم ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ کریں گے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ (ایک روز) خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے میرے والد کو دیکھا دھوپ میں ہیں تو اشارہ سے فرمایا کہ سایہ میں آجاؤ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حشیش: حاء مہملہ کے فتحہ اور شین معجمہ کے کسرہ اور یا جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور اس کے بعد دوسری شین ہے۔

۴۱۱۳۔ حضرت عوفؓ بن حارث

حضرت عوفؓ بن حارث۔ کنیت ان کی ابوواقد تھی لیثی ہیں۔ یہ جعفر کا قول ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام حارث بن عوف تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۱۴۔ حضرت عوفؓ بن حفیرہ

حضرت عوفؓ ابن حفیرہ۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ ان سے شعبی نے روایت کی ہے۔ یہ شام میں رہتے تھے۔ حصین بن عبدالرحمٰن نے شعبی سے انہوں نے عوف بن حفیرہ سے جو اہل شام میں سے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ جمعہ کی وہ ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب امام خطبہ پڑھنے کے لئے نکلتا ہے اور نماز کے ختم ہوتے ہی یہ ساعت ختم ہو جاتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ بطور استدراک کے لکھا ہے حالانکہ یہ استدراک بے وجہ ہے ابن مندہ سے ان کا تذکرہ متروک نہیں ہوا۔

۴۱۱۵۔ حضرت عوفؓ خثعمی

حضرت عوفؓ خثعمی۔ حصین بن عوف کے والد تھے۔ ان کا ذکر ردیف حا میں ان کے والد کے نام کے ساتھ ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۴۱۱۶۔ حضرت عوفؓ بن دلہم

حضرت عوفؓ بن دلہم۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے۔ اصمعی نے ابو عوانہ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عوف بن دلہم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا چار بیویاں جائز ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۱۷۔ حضرت عوفؓ بن ربیع

حضرت عوفؓ بن ربیع بن جاریہ بن ساعدہ بن خزیمہ بن نصر بن قعین بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ ملقب بہ ذوالخیار نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور مقام رقہ میں فروکش تھے ان کی اولاد وہیں تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا تذکرہ علی بن حرانی سے انہوں نے محمود بن محمد ادیب سے نقل کیا ہے اور اس سے زیادہ ان کا کچھ حال نہیں بیان کیا۔ ابو عروبہ نے اور ابو علی بن سعید نے تاریخ جزریین میں ان کا تذکرہ نہیں کیا۔

۴۱۱۹۔ حضرت عوفؓ بن سراقہ ضمری

حضرت عوفؓ بن سراقہ ضمری۔ جعیل بن سراقہ کے بھائی ہیں۔ دونوں بھائی صحابی ہیں عبدالواحد بن عوف بن سراقہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سنان بن سلمہ کو خود انہیں کے ہاتھ سے تلوار لگ گئی اور وہ مر گئے تو رسول اللہؐ نے ان کی دیت نہیں دلائی اور میرے بھائی جعیل بن سراقہ کی آنکھ قریظہ کی لڑائی میں جاتی رہی اس کی دیت بھی آپ نے نہیں دلائی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۲۰۔ حضرت عوفؓ بن سلمہ

حضرت عوفؓ بن سلمہ بن سلامہ بن وقش، انصاری۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی کنیت ابو سلمہ تھی۔ ان سے ان کے بیٹے

سلمہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو الفرج بن ابی الرجاء نے کتابۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے دحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک نے ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابی حبیبہ اشہلی سے انہوں نے عوف بن سلمہ بن عوف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ نے فرمایا یا اللہ انصار کو بخش دے اور انصار کے بیٹوں کو بھی بخش دے اور انصار کے پوتوں کو بھی بخش دے اور انصار کے غلاموں کو بھی بخش دے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ مدنی ہیں مگر ان کی حدیث کا مدار ابن ابی حبیب اشہلی پر ہے اور یہ سند ضعیف ہے۔

۴۱۲۱۔ حضرت عوفؓ (ابو شبیل)

حضرت عوفؓ۔ کنیت ان کی ابو شبیل تھی۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ ان سے ان کے بیٹے شبیل نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۲۲۔ حضرت عوفؓ بن عفراء

حضرت عوفؓ بن عفراء۔ عفراء ان کی والدہ کا نام ہے وہ بیٹی ہیں عبید بن ثعلبہ بن مالک بن نجار کی۔ اور ان کے والد کا نام حارث بن رفاعہ بن حارث ابن سواد بن غنم بن مالک بن نجار ہے۔ انصاری خزرجی نجاری ہیں۔ بدر میں یہ اور ان کے دونوں بھائی معاذ اور معوذ شریک تھے ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب بدر کے دن میدان کارزار گرم ہوا تو عوف بن عفراء بن حارث نے کہا ہے کہ یارسول اللہ پروردگار اپنے بندہ کی کس بات سے زیادہ خوش ہوتا ہے آپ نے فرمایا اس بات سے کہ اس کا ہاتھ جنگ میں مشغول ہو اور بدن کھولے ہوئے (بے خوف) لڑ رہا ہو پس عوف نے زرہ اتار ڈالی اور آگے بڑھ کر لڑنا شروع کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور منجملہ چھ آدمیوں کے تھے جو اس شب میں شریک تھے۔

۴۱۲۳۔ حضرت عوفؓ بن قعقاع

حضرت عوفؓ بن قعقاع بن معبد بن زرارہ بن عدس بن زید بن عبد اللہ بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی دارمی۔ ان کا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔ اپنے والد کے ہمراہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے محمود بن یزید بن قیس بن عوف بن قعقاع نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عوف سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبیؐ کے حضور میں گئے تھے اور میں بہت کم سن تھا اپنے والد کے ہمراہ تھا حضرت نے ہر شخص کو دو دو چادریں دلوائیں اور مجھے ایک چادر دلوائی جب ہم لوگ وہاں سے لوٹکر آئے تو ہم میں سے ہر شخص نے ایک ایک چادر اپنی بیچ ڈالی (چنانچہ ایک چادر میں نے بھی مول لے لی) پھر میں وہ چادریں پہنے ہوئے نبیؐ کے حضور میں گیا آپ نے پوچھا کہ یہ دوسری چادر تم کو کہاں سے ملی میں نے عرض کیا کہ فلاں شخص سے میں نے خریدی آپ نے فرمایا تمہیں اس کے مستحق تھے اس شخص نے رسول اللہؐ کی دی ہوئی چیز ضائع کر دی۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۲۴۔ حضرت عوفؓ بن مالک اشجعی

حضرت عوفؓ بن مالک بن ابی عوف اشجعی۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوحماد اور بقول بعض ابوعمر۔ سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے خیبر تھا۔ فتح مکہ کے دن قبیلہ اشجع کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا انہوں نے شام کی سکونت اختیار کر لی تھی ان سے منجملہ صحابہ کے حضرت ابوایوب انصاری اور حضرت ابوہریرہ اور مقدام بن معدیکرب نے اور منجملہ تابعین کے ابومسلم اور ابوادریس خولانی اور جبیر بن نفیر وغیرہم نے روایت کی ہے۔ مصر میں بھی گئے تھے۔ ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ (ترمذی) سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدہ نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالملیح سے انہوں نے عوف بن مالک اشجعی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (خدا کی طرف سے) ایک آنے والا میرے پاس آیا اور اس نے مجھے اختیار دیا کہ نصف امت کا جنت میں جانا قبول کیجئے یا شفاعت کا اختیار لے لیجئے میں نے شفاعت کا اختیار لے لیا میں تمام ان لوگوں کے لئے شفاعت کروں گا جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں۔ کثیر بن مرہ نے عوف بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کعب کو دیکھا کہ شہر حمص کی مسجد میں وعظ کہہ رہے ہیں تو عوف نے کہا کہ اس کی خرابی ہو کیا اس نے نہیں سنا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو وعظ کہے وہ ریاکار ہے ان کی وفات دمشق میں ۷۳ ہجری میں ہوئی۔ یہ عسکری کا قول ہے۔

۴۱۲۵۔ حضرت عوفؓ بن مالک بن عبدکلال

حضرت عوفؓ بن مالک بن عبدکلال، اعرابی جشمی، کنیت ان کی ابوالاحوص ہے۔ عسکری نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے جیسا کہ ابن علی نے اپنے والد کے چچا سے انہوں نے عسکری سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۲۶۔ حضرت عوفؓ بن نجوۃ

حضرت عوفؓ بن نجوہ۔ ان کا تذکرہ بھی لکھا گیا ہے۔ فتح مصر میں شریک تھے مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن عبدالاعلیٰ کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

نجوۃ: نون اور جیم کے ساتھ ہے۔

۴۱۲۷۔ حضرت عوفؓ بن نعمان

حضرت عوفؓ بن نعمان شیبانی۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ عوام بن حوشب نے لہب بن ابی الخندق سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے عوف بن نعمان نے زمانہ جاہلیت میں کہا تھا کہ مجھے پیاسا مر جانا پسند ہے بہ نسب اس کے کہ میں وعدہ خلافی کروں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۲۸۔حضرت عونؓ بن جعفر

حضرت عونؓ بن جعفر بن ابی طالب بن عبدالمطلب، قریشی ہاشمی۔ان کے والد حضرت جعفر طیار وہ تھے جن کا لقب ذوالجناحین ہے یہ رسول اللہؐ کے عہد میں پیدا ہو چکے تھے۔ان کی والدہ اور ان کے دونوں بھائیوں عبداللہ اور محمد کی والدہ اسماء بنت عمیس خثعمیہ تھیں۔تستر میں شہید ہوئے تھے۔ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔عبداللہ بن جعفر نے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے عون سے فرمایا کہ تم سیرت وصورت دونوں میں میرے مشابہ ہو مگر دراصل یہ کلمہ آپ نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا تھا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۲۹۔حضرت عونؓ بن عباس

حضرت عونؓ بن عباس بن عبدالمطلب۔ابوعمر نے ان کا تذکرہ ان کے بھائی تمام بن عباس کے نام میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بھی صحابی ہیں۔

۴۱۳۰۔حضرت عویفؓ بن اضبط

حضرت عویفؓ بن اضبط۔اضبط کا نام ربیعہ بن ابیر بن نہیک بن خزیمہ بن عدی بن دیل بن عبد مناۃ بن کنانہ تھا دیلی ہے حدیبیہ کے سال میں اسلام لائے تھے۔یہ ابن کلبی کا قول ہے اور بعض لوگ ان کو عویف بن ربیعہ بن اضبط بن ابیر کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے ان کو نبیؐ نے مدینہ میں خلیفہ بنایا تھا جب کہ آپ حدیبیہ کی طرف تشریف لے گئے تھے۔ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ یہی ہیں جن سے خزاعہ نے کہا تھا جب کہ رسول اللہؐ عمرہ کے لئے تشریف لے گئے تھے کہ کیا ایسے گھر کی تلاش ہے جو تہامہ میں سب سے زیادہ باعزت ہو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عویف کی عورتوں کو نہ ڈراؤ کیونکہ وہ اسلام کی تعلیم کرتی ہیں ان کو حضرت نے مدینہ میں خلیفہ بنایا تھا جب کہ آپ عمرہ قضا کے لئے تشریف لے گئے تھے اور ابوعمر نے کہا ہے جب کہ آپ حدیبیہ کی طرف تشریف لے گئے تھے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیبیہ کے سال میں تو یہ اسلام ہی لائے تھے صحیح یہی ہے کہ سال آئندہ میں عمرہ قضا کے وقت آپ نے ان کو خلیفہ بنایا تھا واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۱۳۱۔حضرت عویمؓ (ابو تمیم)

حضرت عویمؓ۔کنیت ان کی ابو تمیم تھی۔قبیلہ بنی سعد بن ہذیل سے تھے۔ان کی حدیث عمرو بن تمیم بن عویم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میری بہن ملیکہ اور ہمارے قبیلہ کی ایک عورت جس کو لوگ ام عفیف کہتے تھے مسروح کی لڑکی تھی اور ہمارے قبیلہ کے ایک شخص حمل بن مالک بن نابغہ کے نکاح میں تھی ایک ساتھ رہتی تھیں ام عفیف نے میری بہن ملیکہ کو اپنے گھر کے ایک ستون سے مارا میری بہن حاملہ تھیں وہ بھی مر گئیں اور ان کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا رسول اللہؐ نے میری بہن کی دیت اور بچہ کے عوض میں ایک لونڈی یا غلام کے آزاد کرنے کا حکم دیا تو علاء بن مسروح نے کہا کہ یارسول اللہؐ کیا ہم ایسے بچہ کا بھی تاوان دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ بولا نہ رویا ایسا جرم تو معاف ہونا چاہئے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا تم ہمیشہ مقفی

عبارت بولا کرو گے۔ عویم کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ سے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ ہم لوگ شکار کیا کرتے تھے حضرت نے فرمایا جب تم کسی شکار کو تیر مارو تو جس شکار پر تمہارا تیر گر جائے اس کو کھاؤ اور جو تم کو بغیر تیر گرے مرا ہوا ملے اس کو نہ کھاؤ۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے ان کا تذکرہ عویمر کے نام میں بھی لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ عویمر کے نام میں کریں گے اور ابو عمر نے ان کا تذکرہ یہاں بیان نہیں کیا صرف عویمر کے نام میں کیا ہے۔

۴۱۳۲۔ حضرت عویمؓ بن ساعدہ

حضرت عویمؓ بن ساعدہ بن عائش بن قیس بن نعمان بن زید بن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس، انصاری اوسی۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ ان کا نسب یوں ہے عویم بن ساعدہ بن صلعجہ یہ قبیلہ بنی عمرو بن الحاف بن قضاعہ سے ہیں بنی امیہ بن زید کے حلیف تھے۔ ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ پہلے تذکرہ میں ہم ان کا ذکر کر چکے ہیں اور یہ قبیلہ بلی سے ہیں۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ عویم عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شریک تھے۔ اور واقدی کے علاوہ دیگر نے کہا ہے کہ یہ منجملہ ان ستر آدمیوں کے تھے جو بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے اور عدوی نے ابن قداح سے نقل کیا ہے کہ یہ تینوں عقبوں میں شریک تھے ابن قداح نے بیان کیا ہے کہ پہلے عقبہ میں آٹھ آدمی تھے اور دوسرے میں بارہ اور تیسرے میں ستر۔ ابن مندہ نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عویم بن ساعدہ بن حابس حالانکہ یہ غلط ہے صحیح لفظ عابس ہے۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور حاطب بن ابی بلتعہ کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اویس نے شرحبیل بن سعد سے انہوں نے عویم بن ساعدہ انصاری سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبیؐ مسجد قبا میں ہم لوگوں کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کی تعریف فرمائی ہے تو کیا طریقہ تمہاری طہارت کا ہے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے پڑوس میں کچھ یہود رہتے ہیں وہ پاخانہ سے فراغت کر کے پانی سے آب دست لیتے ہیں تو ہم نے ان کا طریقہ اختیار کر لیا۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہو چکی تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کے عہد خلافت میں بعمر پینسٹھ یا چھیاسٹھ سال وفات پائی اور یہی صحیح ہے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت میں ان کا کچھ تذکرہ ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید بن کاسب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عاصم بن سوید نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبیدہ بنت عویم بن ساعدہ سے سنا وہ کہتی تھیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب نے عویم بن ساعدہ کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا کہ روئے زمین پر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اس قبر کے رہنے والے سے بہتر ہوں جب رسول اللہؐ نے کوئی جھنڈا جہاد کے لئے کھڑا کیا تو عویم اس کے نیچے ضرور ہوتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے ان کا تذکرہ اپنی کتاب کے دو مقام میں لکھا ہے۔

۴۱۳۳۔ حضرت عویمرؓ بن ابیض

حضرت عویمرؓ بن ابیض عجلانی، انصاری۔ واقعہ لعان انہیں کا ہے۔ طبری نے کہا ہے کہ یہ عویمر بیٹے ہیں حارث بن زید بن حارثہ بن جد عجلانی کے۔ یہی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی کو شریک بن سحماء کے ساتھ متہم کیا تھا پس رسول اللہؐ نے ان دونوں کے درمیان میں لعان کرایا یہ واقعہ شعبان ۹ ہجری کا ہے جب کہ حضرت تبوک سے واپس آئے تھے۔ ہمیں ابوالمکارم یعنی فتیان بن احمد بن محمد بن سمنیہ جوہری نے اپنی سند کے ساتھ امام مالک بن انس سے نقل کر کے خبر دی وہ ابن شہاب سے روایت کرتے تھے کہ سہل بن سعد ساعدی نے ان سے بیان کیا کہ عویمر بن اشقر عجلانی عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے عاصم بتاؤ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے اور اس کو قتل کر دے تو کیا تم لوگ اس کو قتل کر دو گے یا ایسی حالت میں کیا کیا جائے اے عاصم تم اس کے متعلق رسول اللہؐ سے پوچھ دو چنانچہ عاصم نے اس کے متعلق رسول اللہؐ سے پوچھا رسول اللہؐ نے اس کو بہت مکروہ جانا عاصم پر یہ بات بہت شاق گذری جب عاصم لوٹ کر اپنے گھر گئے تو عویمر ان کے پاس گئے اور پوچھا کہ اے عاصم رسول اللہؐ نے تمہیں کیا جواب دیا عاصم نے کہا کہ مجھے اس کے متعلق کوئی جواب اچھا نہیں ملا رسول اللہؐ نے اس سوال کو بہت معیوب سمجھا عویمر نے کہا واللہ میں خود رسول اللہؐ سے پوچھوں گا پس عویمر رسول اللہؐ کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے اور اس کو قتل کر دے کیا آپ لوگ اس کو قتل کر دیں گے یا وہ ایسی صورت میں کیا کرے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے حق میں آیت نازل کی ہے جاؤ اس عورت کو لے آؤ سہل کہتے تھے کہ پھر دونوں میں لعان ہوا موطا میں یہ حدیث بروایت قعنبی اسی طرح ہے اور بروایت یحییٰ بن یحییٰ ان کا نام عویمر عجلانی مروی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۳۴۔ حضرت عویمرؓ بن اشقر بن عوف

حضرت عویمرؓ بن اشقر بن عوف انصاری۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ قبیلہ مازن سے ہیں۔ ہمیں ابوحرم یعنی مکی بن ربان بن شبہ نحوی نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عباد بن تمیم سے روایت کی ہے کہ عویمر بن اشقر نے عیدالاضحیٰ کے دن نماز سے پہلے قربانی کر لی تھی اور انہوں نے اس کا تذکرہ نبیؐ سے کیا تو آپ نے ان کو دوسری قربانی کا حکم دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۳۵۔ حضرت عویمرؓ (ابوتمیم)

حضرت عویمرؓ۔ ان کی کنیت ابوتمیم تھی۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے اور بعض لوگ ان کو عویم کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے انہوں نے نبیؐ سے شکار کی بابت پوچھا تھا۔ ان کی حدیث عمرو بن تمیم بن عویمر نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ عویمر ہذلی ہیں ان کی صرف ایک حدیث ان دو عورتوں کی بابت ہے جن میں سے ایک نے دوسری کو قتل کر دیا تھا اور مقتولہ کے شکم کا بچہ بھی مر گیا تھا اور ابوعمر نے ان سے شکار کے متعلق حدیث نہیں روایت کی اس روایت کو ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۴۱۳۶۔ حضرت عویمرؓ بن عامر

حضرت عویمرؓ بن عامر۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام عویمر بن قیس بن زید ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام عویمر بن ثعلبہ بن عامر بن زید بن قیس بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج ہے۔ کنیت ان کی ابوالدرداء تھی۔ انصاری خزرجی ہیں اور کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام عویمر بن زید بن قیس بن عبسہ بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج ہے۔ ہم ان کا تذکرہ عامر کے نام میں کر چکے ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ قول صحیح نہیں ہے۔ یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں ہم ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں اس مقام سے زیادہ کریں گے۔ یہ افاضل صحابہ اور فقہاء وحکما میں سے تھے ان سے انس بن مالک اور فضالہ بن عبید اور ابوامامہ اور عبداللہ بن عمر اور ابن عباس اور ابوادریس خولانی اور جبیر بن نفیر اور سعید بن مسیّب وغیرہ نے روایت کی ہے۔ یہ دیر میں اسلام لائے تھے لہٰذا بدر میں شریک نہ تھے احد میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ احد میں بھی شریک نہ تھے سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے خندق تھا۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور سلمان فارسی کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ ایوب نے ابوقلابہ سے روایت کی ہے کہ ابوالدرداء کا گذر ایک شخص کی طرف سے ہوا جس نے کچھ گناہ کیا تھا اور لوگ اس کو برا کہہ رہے تھے ابوالدرداء نے کہا اچھا بتاؤ اگر تم اس کو کنوئیں میں گرا ہوا دیکھو تو نکالو گے یا نہیں لوگوں نے کہا ہاں نکالیں گے ابوالدرداء نے کہا تو اس کو برا نہ کہو اور خدا کا شکر کرو کہ تم کو اس نے اس گناہ سے محفوظ رکھا لوگوں نے ان سے کہا کہ کیا آپ اس شخص سے بغض نہیں رکھتے انہوں نے کہا میں اس کے کام سے بغض رکھتا ہوں جس وقت وہ اس کام کو ترک کردے گا تو میرا بھائی ہے۔ صالح مری نے جعفر بن زید عبدی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوالدرداء کی جب وفات ہونے لگی تو یہ روئے ام الدرداء (ان کی زوجہ) نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو کر روتے ہیں انہوں نے کہا کیوں نہ روؤں مجھے خبر نہیں کہ کن کن گناہوں کا مجھے سامنا کرنا ہوگا۔ شمیط بن عجلان نے بیان کیا ہے کہ جب ابوالدرداء کی وفات ہونے لگی تو یہ بہت بے چین تھے ام الدرداء نے ان سے کہا کہ آپ تو ہم سے بیان کرتے تھے کہ میں موت کو دوست رکھتا ہوں انہوں نے کہا ہاں قسم اپنے پروردگار کی عزت کی (یہی بات ہے) مگر جب میرے نفس کو موت کا یقین ہوا تو وہ موت کو برا جاننے لگا یہ کہہ کر روئے اور کہا کہ دنیا میں میری یہ آخری ساعتیں ہیں تم لوگ میرے سامنے لا الہ الا اللہ پڑھو پھر برابر خود اسی کلمہ طیبہ کی تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ روح قبض ہوگئی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اس وقت انہوں نے اپنے بیٹے بلال کو بلایا اور کہا کہ اے بلال اس وقت کے لئے کچھ کام کر جو وقت تیرے باپ پر درپیش ہے اس وقت کے لئے کچھ سامان مہیا کر اور میری حالت کو دیکھ کر اپنی حالت کا خیال کر۔ ان کی وفات حضرت عثمان سے دو برس پہلے ہوئی تھی اور بقول بعض ۳۳ یا ۳۲ ہجری میں شہر دمشق میں وفات پائی لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے اہل علم یہی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کی خلافت میں ان کی وفات ہوگئی تھیں اگر یہ حضرت عثمان کے بعد زندہ رہتے تو ضرور تھا کہ ان کا ذکر تو گوشہ نشین صحابہ میں ہوتا یا لڑنے والوں میں ان کا تذکرہ ہوتا حالانکہ ان دونوں قسموں میں سے کسی قسم میں ان کا نام نہیں لیا گیا۔ واللہ اعلم۔ ابومسہر نے بیان کیا ہے کہ میرے علم میں دمشق میں اصحاب رسول اللہؐ سے سوائے ابوالدرداء اور بلال موذن اور واثلہ بن اسقع اور معاویہ کے کوئی نہیں آیا۔ حضرت ابوالدرداء کا رنگ سرخ تھا زرد

رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے ٹوپی کے اوپر عامہ باندھتے تھے عمامہ کا شملہ دونوں شانوں کے درمیان میں رہتا تھا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب العین والیاء

۴۱۳۷۔ حضرت عیاذؓ بن عمرو

حضرت عیاذؓ بن عمرو۔ اور بعض لوگ ان کو عیاذ بن عبد عمرو کہتے ہیں ازدی ہیں۔ ان کی حدیث نبیؐ سے مہر نبوت کے بیان میں مروی ہے کہ وہ اس شکل کی تھی جیسے بکرے کا کھر۔ ان کی حدیث ابو عاصم نبیل نے بشر بن صحار بن معارک بن بشر بن عیاذ بن عبد عمرو سے مروی ہے انہوں نے معارک بن بشر سے انہوں نے عیاذ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں گئے تھے یہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حضرت نے ان کے لئے دعا فرمائی تھی کہتے تھے کہ میں نے مہر نبوت کی زیارت کی تھی حضرت نے ان کو ایک اونٹنی سواری کے لئے دی تھی انہوں نے بصرہ کی سکونت اختیار کی تھی اور حضرت عثمان کی شہادت تک زندہ تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے یہیں لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے ردیف باء موحدہ میں ان کا نام عباد لکھا ہے۔ ہم ان کا تذکرہ وہاں بھی کر چکے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۱۳۸۔ حضرت عیاشؓ بن ابی ثور

حضرت عیاشؓ بن ابی ثور۔ صحابی ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب نے ان کو قدامہ بن مظعون سے پہلے بحرین کا حاکم مقرر کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۳۹۔ حضرت عیاشؓ بن ابی ربیعہ

حضرت عیاشؓ بن ابی ربیعہ۔ ابو ربیعہ کا نام عمرو بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔ کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبداللہ۔ ابوجہل کے اخیافی بھائی اور نیز چچازاد بھائی تھے اور عبداللہ بن ابی ربیعہ کے حقیقی بھائی تھے بہت قدیم الاسلام ہیں رسول اللہؐ کے دارارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے اسلام لائے تھے۔ انہوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور ان کے بیٹے عبداللہ وہیں پیدا ہوئے تھے پھر مکہ لوٹ کر آئے اور وہاں سے پھر انہوں نے اور حضرت عمر نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ ابن عقبہ نے اور ابو معشر نے ان کا تذکرہ مہاجرین حبش میں نہیں کیا جب انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو ان کے دونوں اخیافی بھائی ابوجہل اور حارث ان کے پاس آئے اور بیان کیا کہ تمہاری ماں نے قسم کھائی ہے کہ نہ میں اپنے سر میں تیل ڈالوں گی نہ سایہ میں بیٹھوں گی جب تک کہ عیاش کو نہ دیکھ لوں پس یہ ان دونوں کے ساتھ لوٹ گئے جب مکہ پہنچے تو دونوں نے ان کو باندھ کر مکہ میں قید کر دیا رسول اللہؐ ان کے لئے رہائی کی دعا مانگا کرتے تھے۔ ان کی والدہ کا نام اور ابوجہل کی والدہ کا نام اسماء بنت مخرمہ بن جندل بن ابیر بن نہشل بن دارم تھا ہشام نے جب ان کو طلاق دی تو ہشام کے بھائی ابو ربیعہ نے ان کے ساتھ نکاح کیا جب کافروں نے ان کو ہجرت سے روک دیا تو رسول اللہؐ نے قنوت میں ان کے لئے دعا مانگنی شروع کی اور نام لے کر ولید بن ولید اور

سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کے لئے آپ نے دعا فرمائی۔ یہ عیاش جنگ یرموک میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ مکہ میں وفات پائی یہ طبری کا قول ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن مسہر اور محمد بن فضیل نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن سابط نے عیاش بن ابی ربیعہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان فرمایا کہ آپ فرماتے تھے یہ امت ہمیشہ خیر پر رہے گی جب تک کہ کعبہ کی تعظیم جیسی کے چاہیے کرتی رہے گی مگر جب کعبہ کی تعظیم یہ لوگ چھوڑ دیں گے تو ہلاک ہو جائیں گے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور حارث نے روایت کیا ہے اور نافع مولائے ابن عمر جو ان سے روایت کرتے ہیں وہ مرسل ہوتی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۴۰۔ حضرت عیاضؓ انصاری

حضرت عیاضؓ انصاری۔ صحابی ہیں عبید بن آبی رایطہ حداد نے عبدالملک بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عیاض انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا میری رضامندی میرے اصحاب اور سسرالی رشتہ داروں کی رضامندی پر موقوف سمجھو جو شخص ان کو راضی رکھے گا اللہ اس کو دنیا و آخرت میں محفوظ رکھے گا اور جو ان کو ناراض کرے گا خدا اس کو چھوڑ دے گا اور جس کو خدا چھوڑ دے گا عنقریب وہ مواخذہ میں آجائے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۴۱۔ حضرت عیاضؓ ثقفی

حضرت عیاضؓ ثقفی۔ عبداللہ بن عیاض کے والد ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے قبیلہ ہوازن پر بارہ ہزار آدمیوں کے ساتھ چڑھائی کی تھی۔ ان کا شمار اہل طائف میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور بخاری نے ان کو اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔

۴۱۴۲۔ حضرت عیاضؓ بن جمہور

حضرت عیاضؓ بن جمہور۔ ابوبکر اسماعیلی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ حریث بن معلی کندی نے ابن عیاش سے انہوں نے عیاض بن جمہور سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس تھا آپ سے ایک شخص نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص تلوار لئے ہوئے میرے پاس آئے اور وہ میری جان اور مال کا قصد کرے تو میں کیا کروں آپ نے فرمایا تم اس کو خدا کا واسطہ دلاؤ اور اس کے عذاب سے ڈراؤ اگر اس پر بھی وہ نہ مانے تو اس کا خون تمہارے لئے حلال ہے اب تم کوتاہی نہ کرو۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۴۳۔ حضرت عیاضؓ بن حارث

حضرت عیاضؓ بن حارث تیمی۔ محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی کے چچا ہیں مدنی ہیں صحابی ہیں۔ ان سے محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۴۴۔ حضرت عیاضؓ بن حمار

حضرت عیاضؓ بن حمار بن ابی حمار بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم تمیمی مجاشعی۔ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعبیدہ نے کہا ہے کہ یہ عیاض بن حمار بن عرفجہ بن ناجیہ ہیں بصرہ میں رہتے تھے۔ ان سے مطرف نے اور یزید نے روایت کی ہے۔ جو عبداللہ بن شخیر نے بن حسن کے دونوں بیٹے تھے۔ ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمران قطان نے اور ہمام نے قتادہ سے روایت کر کے بیان کیا نیز عمران نے بواسطہ مطرف بن عبداللہ کے قتادہ سے نقل کیا وہ یزید بن عبداللہ سے وہ عیاض سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میری قوم کا ایک شخص مجھے گالی دیا کرتا ہے حالانکہ وہ مجھ سے درجہ میں کم ہے حضرت نے فرمایا گالی دینے والے دونوں شیطان ہیں جھوٹ خرافات بکتے ہیں ان دونوں کی خطا چھیڑ کرنے والے کے ذمہ ہے جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ عیاض حمار بن تحمر کے بیٹے ہیں یہ غلط ہے یہ لفظ اصل میں محمد ہے یہ عیاض اور اقرع بن حابس عقال بن محمد ابن سفیان میں جا کر مل جاتے ہیں یہ نسب مشہور ہے ابن مندہ سے کئی نام اور درمیان کے چھوٹ گئے ہیں۔

۴۱۴۵۔ حضرت عیاضؓ بن زہیر

حضرت عیاضؓ بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر، قریشی فہری۔ کنیت ان کی ابو سعید تھی۔ مہاجرین حبش سے ہیں۔ بدر میں شریک تھے۔ اس کو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ ہمیں ابوجعفر بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ ابن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی کہ شرکائے بدر میں بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداد تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے اور واقدی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ان کی وفات شام میں ۳۰ھ میں ہوئی۔ یہ عیاض بن غنم بن زہیر فہری کے چچا ہیں جن کا ذکر آگے آئے گا اور خلیفہ بن خیاط نے بھی ان عیاض بن زہیر کا ذکر کیا ہے اور ان کا نسب بھی ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو عیاض بن غنم بھی کہتے ہیں فتوح شام میں ان کا ذکر مشہور ہے۔ زبیر نے عیاض بن زہیر فہری کا تذکرہ نہیں کیا نہ ان کے چچا نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور نہ اور لوگوں نے ذکر کیا ہے واقدی نے ان کا ذکر اس طرح کیا ہے کہ عیاض بن غنم بھتیجے عیاض بن زہیر کے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عیاض بن زہیر یا ابن ابی زہیر فہری۔ بدر میں شریک تھے سعید قریشی نے ان کا ذکر کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے جیسا ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا اور ابوعمران کو دو شخص سمجھتے ہیں ایک تو یہی اور ایک عیاض بن غنم جن کا ذکر آگے آئے گا محمد بن سعد کاتب نے بھی ابوعمر کی موافقت کی ہے چنانچہ انہوں نے طبقہ اولی میں لکھا ہے کہ بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال تھے انہوں نے حبش کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی جیسا کہ محمد بن اسحاق اور محمد بن عمر نے بیان کیا ہے اور لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عیاض بن زہیر بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں شریک تھے اور

مدینہ میں انہوں نے ۳۰ھ میں وفات پائی ان کی کوئی اولاد نہ تھی اور پھر طبقہ ثالثہ میں لکھا ہے کہ عیاض بن غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حدیبیہ میں شریک تھے اور شام میں ۲۰ ہجری میں بعمر ساٹھ سال وفات پائی۔ ابن سعد نے ان دونوں کا ذکر طبقات کبریٰ اور صغریٰ میں اسی طرح کیا ہے اور ان دونوں کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے پھر اسی طبقات کبریٰ میں ایک دوسرے مقام پر ان دونوں کو ایک کہا ہے ہم اس کو انشاء اللہ تعالیٰ عیاض بن غنم کے نام میں ذکر کریں گے باقی رہے ابن اسحاق تو ان سے یونس بن بکیر اور بکائی اور سلمہ نے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کیا ہے۔ بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداد تھے واللہ اعلم۔

۴۱۴۶۔ حضرت عیاضؓ بن زید عبدی

حضرت عیاضؓ بن زید عبدی۔ ابوالشیخ ہنائی نے عیاض بن زید بن عبدالقیس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگوں اللہ عزوجل کے ذکر کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور نماز اول وقت میں پڑھا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں دوگنا ثواب دے گا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۴۷۔ حضرت عیاضؓ بن سعید ازدی

حضرت عیاضؓ بن سعید بن جبیر بن عوف ازدی حجری۔ فتح مصر میں شریک تھے ان کا ذکر کیا گیا ہے مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ابوسعید بن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۴۸۔ حضرت عیاضؓ بن سلیمان

حضرت عیاضؓ بن سلیمان۔ ان سے مکحول نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا میری امت میں سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جو لوگوں کے سامنے تو ہنسیں مگر تنہائی میں عذاب الٰہی کے خوف سے روئیں صبح شام اللہ کی یاد پاک گھروں یعنی مسجدوں میں کریں اللہ کو امید وخوف کے ساتھ پکاریں ان کی مشقت دوسروں پر بہت کم اور اپنی ذات پر زیادہ ہو زمین پر نرمی سے چلیں نہ کبر ونخوت کے ساتھ بہت وقار کے ساتھ چلیں اور اعمال حسنہ سے تقرب چاہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۴۹۔ حضرت عیاضؓ بن عبداللہ ثقفی

حضرت عیاضؓ بن عبداللہ ثقفی۔ کنیت ان کی ابوعبیداللہ تھی۔ ان کی حدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی نے عبداللہ بن عیاض سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھا ایک شخص قبیلہ فہر کا آپ کے پاس کچھ شہد لایا اور کہا یہ میں ہدیۃً لایا ہوں پس اس کو نبیؐ نے قبول کر لیا پھر اس شخص نے کہا کہ میری گھاٹی کی حفاظت کر دیجئے چنانچہ آپ نے اس کی حفاظت کر دی اور اس کو ایک تحریر لکھ دی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۵۰۔ حضرت عیاضؓ بن عبداللہ مدنی

حضرت عیاضؓ بن عبداللہ بن ذباب مدنی۔ حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذباب نے اپنے چچا عیاض بن عبداللہ بن ابی ذباب

سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ چلے آپ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے ایک شخص اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۵۱۔ حضرت عیاضؓ بن عبداللہ ضمری

حضرت عیاضؓ بن عبداللہ، ضمری۔ عسکری نے ابو سعید پر استدراک کر کے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے اور یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے کہ زہری نے لکھا ہے کہ مجھ سے عیاض بن عبداللہ ضمری نے بیان کیا کہ ایک روز ہم لوگوں نے رسول اللہؐ کے سامنے طاعون کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ ہم لوگوں تک اس کا اثر نہ پہنچے گا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۵۲۔ حضرت عیاضؓ بن عمرو اشعری

حضرت عیاضؓ بن عمرو اشعری۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ انہوں نے نبیؐ سے اور ابو عبیدہ سے اور خالد بن ولید سے اور یزید بن ابی سفیان سے اور شرحبیل بن حسنہ سے روایت کی ہے ان سے شعبی نے اور سماک بن حرب نے اور حصین بن عبدالرحمٰن سلمی نے روایت کی ہے۔ شریک نے مغیرہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عیاض اشعری سے روایت کی ہے کہ وہ مقام انبار میں عید کے دن تھے تو انہوں نے کہا کہ میں ان لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ دف نہیں بجاتے جیسا کہ نبیؐ کے زمانے میں بجتا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۵۳۔ حضرت عیاضؓ بن عمرو

حضرت عیاضؓ بن عمرو بن ملیک بن احجیہ بن جلاح۔ صحابی ہیں احد میں اور اس کے مابعد غزوات میں شریک تھے۔ ایوب بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عیاض زاہد عمری زاہد کے شاگرد انہیں کی اولاد سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کے لئے لکھا ہے۔

۴۱۵۴۔ حضرت عیاضؓ بن غطیف

حضرت عیاضؓ بن غطیف سکونی۔ ابو بکر بن عیسیٰ نے تاریخ اہل مصر میں ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابو عبیدہ بن جراح کے ساتھیوں میں تھے لوگوں نے ان کا صحابی ہونا اور نبیؐ سے روایت کرنا بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۴۱۵۵۔ حضرت عیاضؓ بن غنم قریشی

حضرت عیاضؓ بن غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن وہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر۔ قریشی، کنیت ان کی ابو سعد تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو سعید۔ صحابی ہیں حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حدیبیہ میں شریک تھے۔ شام میں اپنے چچا ابو عبیدہ بن جراح کے ساتھ رہتے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ابو عبیدہ کی بیوی کے بیٹے تھے جب ابو عبیدہ کی وفات ہوئی تو انہوں نے اپنی جگہ پر ان کو مقرر کر دیا تھا حضرت عمر نے بھی ان کو قائم رکھا اور فرمایا کہ جس سردار کو

ابوعبیدہ مقرر کر گئے ہیں اس کو میں معزول نہ کروں گا انہوں نے بلاد جزیرہ کو فتح کیا اور ان سے وہاں کے لوگوں نے مصالحت کر لی۔ بقول زبیر یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے زرہ کو رواج دیا جب ان کی وفات ہوگئی تو حضرت عمر نے سعید بن عامر بن جریم کو شام پر حاکم مقرر کیا۔ عیاض کی وفات ۲۰ ہجری میں ہوئی بڑے نیک اور بزرگ اور سخی تھے لوگ ان کو زادالراکب کہتے تھے اس وجہ سے کہ یہ اپنا توشہ لوگوں کو کھلا دیا کرتے تھے اور جب توشہ ختم ہو جاتا تو اپنا اونٹ ذبح کر کے لوگوں کو کھلا دیتے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالمغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان نے شریح بن عبید سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عیاض بن غنم نے حاکم دارا کو بعد اس کے فتح کرنے کے درے مارے اس پر ہشام بن حکیم نے ان سے کچھ سخت کلامی کی یہاں تک کہ عیاض کو غصہ آ گیا پھر چند روز کے بعد ہشام ان کے پاس معذرت کرنے کو آئے اور کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا آپ فرماتے تھے کہ قیامت میں سب سے زیادہ سخت عذاب اس شخص پر کیا جائے گا جو دنیا میں لوگوں کو سب سے زیادہ ستاتا ہو عیاض نے کہا ہم نے سنا ہے جو کچھ تم نے سنا ہے اور ہم نے دیکھا ہے جو کچھ تم نے دیکھا ہے کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی بادشاہ کو نصیحت کرنا چاہے اس کو چاہئے کہ تنہائی میں اس کو نصیحت کرے کہ اگر وہ قبول کرے تو فبہا نہ قبول کرے تو یہ اپنے حق سے ادا ہو جائے مگر تم اے ہشام بادشاہوں پر بہت جرأت کرتے ہو کیا تم کو یہ خیال نہیں کہ بادشاہ اگر تم کو قتل کر دے گا تو تم خدا کے مقتول ہو گے۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلی یعنی احمد بن علی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہقل نے مثنی سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے عیاض بن غنم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص شراب پیتا ہے اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی اور وہ مرتا ہے تو دوزخ میں جاتا ہے اور اگر توبہ کرتا ہے تو توبہ قبول ہوتی ہے اور اگر دوبارہ پیتا ہے تو پھر اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی اور اگر مرتا ہے تو دوزخ میں جاتا ہے اور اگر توبہ کرتا ہے تو توبہ قبول ہوتی ہے۔ پھر اگر تیسری مرتبہ یا چوتھی مرتبہ پیتا ہے تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو دوزخیوں کا پیپ پلائے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ عیاض بن زہیر جن کا پہلے تذکرہ ہو چکا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے ان دونوں کو ایک خیال کیا ہے یا پھر ان تک ان دونوں کا ذکر پہنچا نہیں ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ ان میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض تو وہ ہیں کہ جو ان کو دو خیال کرتے ہیں اور پہلے کو دوسرے کا چچا قرار دیتے ہیں۔ اور بعض وہ ہیں کہ جو ان کو ایک ہی تصور کرتے ہیں۔ حافظ ابوالقاسم بن عساکر دمشقی اپنی اسناد کو محمد بن سعد تک پہنچا کر روایت کر کے کہا ہے کہ ہم پہلے عیاض بن زہیر کا تذکرہ لکھا ہے اور یہ دو ہیں۔ پھر کہا ہے کہ محمد بن سعد نے طبقات الکبری میں ایک اور مقام پر ان دونوں کا تذکرہ لکھا ہے۔ اور ان کے نام میں کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جو لوگ شام گئے ہیں ان میں عیاض بن غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال فہری بھی ہیں۔ یہ حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے تھے۔ اور حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک

تھے۔ یہ ایک نیک انتہائی سخی انسان تھے۔ حضرت ابوعبیدۃ کے ساتھ یہ شام میں رہتے تھے۔ جب ابوعبیدہ کی وفات ہونے لگی تو انہوں نے عیاض بن غنم کو جوان کے ساتھ ہی رہتے تھے حاکم مقرر کیا۔ اور یہ بدستور حضرت عمر کی طرف سے حمص کے حاکم رہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے شام ہی میں ۲۰ ہجری کو ۶۰ ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ابوقاسم نے کہا ہے کہ یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں۔ اور یہی صحیح ہے۔ یہ کلام ابوقاسم کا تھا۔ مگر محمد بن سعد کے کلام میں کوئی ایسی بات نہیں جو یہ ظاہر کرے کہ یہ دونوں ایک ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ان کے تذکرہ میں یہ لکھا ہے کہ یہ شام جا کر رہے تھے جبکہ پہلے عیاض شام گئے ہی نہیں اور ان کی وفات مدینہ میں ہوئی اور وہ بدر میں شریک تھے۔ اور یہ عیاض بدر میں شریک نہ تھے۔ ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ عیاض بن زہیر۔ عیاض بن غنم کے علاوہ ہیں۔ واللہ اعلم

۴۱۵۶۔ حضرت عیاضؓ کندی

حضرت عیاضؓ کندی۔ ابن ابی عاصم وغیرہ نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے کتابۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حوضی نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے سعید بن سالم بن عیاض کندی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص شراب پیئے اس کو درہ مارو اگر پھر پیئے تو پھر مارو اور پھر پیئے تو اس کی گردن [1] مارو۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۵۷۔ حضرت عیاضؓ بن مرشد غنوی

حضرت عیاضؓ بن مرشد غنوی۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ طبرانی نے اپنے معجم میں ان کا ذکر کیا ہے ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم طبرانی نے خبر دی نیز ابوموسیٰ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں طبرانی اور ابواحمد جرجانی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابن خلیفہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالولید طیالسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عاصم بن کلیب نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے عیاض بن مرشد یا مرشد بن عیاض کو ایک شخص سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ کون سا کام ایسا ہے جو مجھے جنت میں داخل کر دے حضرت نے پوچھا کہ تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے میں نے کہا نہیں اسی کو آپ نے تین بار پوچھا پھر فرمایا کہ لوگوں کو پانی پلاؤ جب لوگ نہ ہوں تو ان کے گھر میں پانی پہنچا دو اور جب ہوں تو ان کا کام کر دیا کرو اس حدیث کو حوضی نے شعبہ سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے عیاض بن مرشد بن عیاض سے انہوں نے اپنے قبیلہ کے ایک شخص سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے سوال کیا۔ اس کو ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[1] یہ حکم تہدیداً بطور تعزیر کے ہے نہیں ہے۔

۴۱۵۸۔ حضرت عیسیٰؓ بن عقیل ثقفی

حضرت عیسیٰؓ بن عقیل ثقفی۔ اور بعض لوگ ان کو ابن معقل کہتے ہیں۔ ان سے زیاد بن علاقہ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس اپنے ایک لڑکے کو جس کا نام حازم تھا لے کر گیا آپ نے اس کا نام عبدالرحمٰن رکھا ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ لوگ اس حدیث کو مسند کہتے ہیں مگر یہ غلط ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

عقیل: عین کے فتحہ اور قاف کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۴۱۵۹۔ حضرت عیسیٰؓ بن لقیم عبسی

حضرت عیسیٰؓ بن لقیم عبسی۔ ان کو رسول اللہؐ نے خیبر کی غنیمت سے دوسو وسق دیئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوجعفر مستغفری نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۶۰۔ حضرت عیینہؓ بن حصن فرازی

حضرت عیینہؓ بن حصن بن حذیفہ بن بدر بن عمرو بن جویہ بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن فزارہ بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان بن سعد بن قیس بن عیلان فزاری۔ کنیت ان کی ابومالک ہے۔ بعد فتح مکہ کے اسلام لائے تھے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور مسلمان کی حیثیت سے فتح مکہ میں شریک تھے۔ حنین اور طائف میں شریک تھے۔ مولفۃ القلوب میں سے تھے اور بدتہذیب اعراب میں سے تھے یعنی بدوی لوگ جیسے غیر مہذب اور ناتعلیم یافتہ ہوتے ہیں ویسے ہی یہ بھی تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بغیر اجازت طلب کئے چلے گئے تھے تو حضرت نے پوچھا کہ تم نے اجازت کیوں نہیں طلب کی انہوں نے کہا کہ میں نے قبیلہ مضر کے کسی شخص سے کبھی اجازت طلب نہیں کی۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جو مرتد ہو کر طلیحہ اسدی کے تابع ہو گئے تھے اور اس کی طرف سے لڑتے تھے انہیں لڑائیوں میں یہ قید ہو کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے مدینہ کے بچے ان کو دیکھ کر کہتے تھے کہ اے دشمن خدا تو ایمان کے بعد کافر ہو گیا تو جواب دیتے تھے کہ میں تو اللہ پر ایک چشم زن کے لئے بھی ایمان نہ لایا تھا پھر اس کے بعد یہ اسلام لائے اور حضرت ابوبکر صدیق نے ان کو رہا کر دیا۔ زمانہ جاہلیت میں یہ بڑے جرار لوگوں میں تھے۔ دس ہزار آدمیوں پر سردار تھے۔ حضرت عثمان نے ان کی بیٹی سے نکاح کیا تھا ایک روز انہوں نے حضرت عثمان سے سخت کلامی کی حضرت عثمان نے کہا کہ اگر عمر زندہ ہوتے تو تم ایسی جرأت نہ کر سکتے انہوں نے جواب دیا کہ عمر نے ہمیں اس قدر دیا کہ مالدار کر دیا اور ہمیں خوف دلا کر گناہوں سے بچایا۔ ابووائل کہتے تھے کہ میں نے (ایک روز) عیینہ بن حصن کو عبداللہ بن مسعود سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں برگزیدہ بزرگوں کا بیٹا ہوں حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا یہ کلمہ حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کے حق میں موزوں ہے۔ یہ عیینہ حر بن قیس کے چچا ہیں۔ حر ایک نیک مرد حافظ قرآن تھے حضرت عمر بن خطاب کے یہاں ان کا تقرب تھا ایک مرتبہ عیینہ نے اپنے انہیں بھتیجے سے کہا کہ تم مجھے اس شخص عمر بن خطاب کے پاس کیوں نہیں لے چلتے ہو انہوں نے کہا میں اس لئے نہیں لے چلتا کہ آپ کہیں کوئی ایسی بات نہ کہہ دیں جو شایان نہ ہو انہوں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا الغرض حران کو حضرت کے پاس لے گئے تو انہوں نے

کہا اے ابن خطاب تم واللہ انصاف کے ساتھ تقسیم نہیں کرتے اور بخشش نہیں کرتے یہ سن کر حضرت عمر کو غصہ آیا اور انہوں نے کچھ سزا دینے کا ارادہ کیا حر نے کہا اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ اپنی کتاب بزرگ میں فرماتا ہے خذا العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاهلين (حاجت سے زائد مال لو اور نیک کام کا حکم دیتے رہو اور جاہل لوگوں سے اعراض کرو) اور یہ شخص جاہلوں میں سے ہے پس حضرت عمر نے ان کو چھوڑ دیا ان کی عادت تھی کہ کتاب اللہ کے سامنے بالکل رک جاتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۶۱۔ حضرت عیینہؓ بن عائشہ مرائی

حضرت عیینہؓ بن عائشہ مرائی۔ صحابہ میں سے ہیں غزوۂ موتہ میں اور اسکے بعد کے غزوات میں شریک تھے ابن معدان نے ان کو ذکر کیا ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

تمام تعریفیں اس رب العالمین کے لیے جس کی توفیق سے حرف عین سے شروع ہونے والے صحابہ ناموں کا تذکرہ مکمل ہوا۔

حرف الغین

۴۱۶۲۔ حضرت غاضرہؓ بن سمرہ تمیمی

حضرت غاضرہؓ بن سمرہ بن عمرو بن قرط بن جناب تمیمی عنبری، صحابی ہیں۔ ان کو نبیؐ نے صدقات کی تحصیل پر مقرر کیا تھا۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۱۶۳۔ حضرت غالبؓ بن ابجر

حضرت غالبؓ بن ابجر، مزنی۔ بعض لوگ ان کو غالب بن دیخ مزنی شاید یہ ان کے دادا ہیں۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے عبداللہ بن مغفل نے روایت کی ہے اس کو شریک نے منصور سے انہوں نے عبید بن حسن بن ابی الحسن بصری سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے انہوں نے غالب بن دیخ سے پالے ہوئے گدھوں کی بابت نبیؐ کی یہ حدیث روایت کی ہے کہ میں نے ان گدھوں کا گوشت تمہارے لئے مکروہ کیا ہے جو بستی کے قریب رہتے ہوں اور شعبہ نے اور مسعر نے ان کا نام غالب بن ابجر بیان کیا ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ابی منصور بن سکینہ نے اپنی سند کے ساتھ سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن ابی زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ نے اسرائیل سے انہوں نے منصور سے انہوں نے عبید بن ابی الحسن بصری سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے غالب بن ابجر سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ قحط پڑا اور میرے پاس کچھ نہ تھا جو میں اپنے گھر والوں کو کھلاتا صرف چند گدھے تھے اور رسول اللہؐ نے پالے ہوئے گدھوں کا گوشت حرام کر دیا تھا لہذا میں آپ کی خدمت میں گیا اور میں نے کہا اس طرح کی قحط سالی ہے اور آپ نے گدھے کا گوشت حرام کر دیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ فربہ گدھوں کا گوشت کھلا دو میں نے صرف ان گدھوں کا گوشت مکروہ قرار دیا ہے جو بستی کے گرد گھومتے ہیں۔ ان سے عبدالرحمٰن بن مقرن نے قبیلہ قیس عیلان کی فضیلت میں روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۶۴۔ حضرت غالبؓ بن بشر اسدی

حضرت غالبؓ بن بشر اسدی۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے طلیحہ سے جدائی اختیار کی تھی اور اسلام پر قائم رہے تھے جب کہ طلیحہ نے بعد نبیؐ کے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔

۴۱۶۵۔ حضرت غالبؓ بن عبداللہ کنانی لیثی

حضرت غالبؓ بن عبداللہ بن مسعر بن جعفر بن کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکیر بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی لیثی۔ ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کر کے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا نام غالب بن عبید اللہ لیثی بیان کیا ہے شماران کا اہل حجاز میں ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو کلبی کہتے ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ غالب بن عبداللہ بن مسعر لیثی ہیں۔ ان کو رسول اللہؐ نے فتح مکہ کے سال میں بھیجا تھا تا کہ مکہ جانے کا آسان راستہ تجویز کر دیں نیز ایک مرتبہ ان کو رسول اللہؐ نے ساٹھ سواروں پر سردار بنا کر قبیلہ بنی ملوح کی طرف بھیجا تھا جو ایک شاخ قبیلہ یعمر شداخ کی ہے یہ لوگ مقام قدید میں رہتے تھے اور حضرت نے ان کو حکم دیا تھا کہ ان لوگوں کو جا کر لوٹ لینا چنانچہ جب یہ مقام قدید میں پہنچے تو حارث بن مالک بن برصاء لیثی ان کو ملے سب مسلمانوں نے ان کو گرفتار کر لیا اور حارث نے کہا میں تو مسلمان ہو کر آیا ہوں غالب نے کہا اگر تم سچے ہو تو ایک شب گرفتار رہنے سے تمہارا کچھ نقصان نہیں اور اگر تمہاری بات غلط ہے تو تم کو گرفتار رکھیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعمر کا یہ کہنا کہ کلبی نہیں لیثی ہیں صحیح نہیں اور اور کلبی اور لیثی میں کوئی فرق نہیں ہے کلب بھی قبیلہ لیث کی ایک شاخ ہے سیاق نسب سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے واللہ اعلم۔ ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوعمر نے لکھا ہے کہ یہ فتح مکہ میں شریک تھے اور آسان راستہ انہیں نے تجویز کیا تھا اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کو بنی مرہ کی طرف مقام فدک میں بھیجا تھا مگر فدک پہنچنے سے پہلے یہ شہید ہو گئے۔ واللہ اعلم۔ ابن اسحاق نے بھی فتح مکہ سے پہلے غالب کے لشکر کا ذکر کیا ہے مگر یہ نہیں بیان کیا کہ یہ شہید ہو گئے تھے ابن اسحاق نے ان کو کلبی لیثی لکھا ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کلب قبیلہ لیث کی ایک شاخ ہے۔

۴۱۶۶۔ حضرت غالبؓ بن فضالہ کنانی

حضرت غالبؓ بن فضالہ، کنانی۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ اگر یہ غالب بن عبداللہ کنانی نہیں ہیں تو کوئی اور ہیں۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے **ما افاء اللہ علی رسولہ من اھل القری فللہ وللرسول** (جو کچھ اللہ اپنے رسول کو دلائے ان بستیوں کے رہنے والوں سے تو وہ اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لئے) اس میں قری سے مراد قبیلہ قریظہ اور نضیر اور خیبر اور فدک اور عرینہ کی بستیاں ہیں۔ قریظہ اور نضیر تو مدینہ ہی میں ہیں اور فدک مدینہ سے تین میل فاصلے پر ہے پس نبیؐ نے ایک لشکر بھیجا جس پر غالب بن فضالہ نامی ایک شخص قبیلہ بنی کنانہ کے سردار تھے ان لوگوں نے مقامات مذکورہ کو بزور فتح کیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ کچھ بعید نہیں ہے کہ یہ غالب وہی غالب بن عبداللہ لیثی ہوں کیونکہ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے غالب بن عبداللہ کو بنی مرہ کی طرف مقام فدک میں بھیجا تھا اب باقی رہ گیا یہ کہ ان کے والد کا نام فضالہ بیان کیا گیا ہے یہ کاتب کی

غلطی ہوگی یا اس میں اختلاف ہوگا واللہ اعلم۔

۴۱۶۷۔حضرت غرفہؓ ازدی

حضرت غرفہؓ ازدی۔ان کا صحابی ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ان سے ابوصادق نے روایت کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ نبیؐ کے اصحاب میں سے تھے اور اصحاب صفہ میں سے تھے۔یہی ہیں جن کے لئے نبیؐ نے دعا کی تھی کہ یا اللہ ان کی خرید و فروخت میں برکت فرما۔یہ کہتے ہیں کہ میرے دل میں حضرت علی کے کاموں کی طرف سے کچھ شک تھا۔ایک روز میں حضرت علی کے ساتھ فرات کے کنارے گیا تو وہ راستہ سے ہٹ کر ایک مقام پر کھڑے ہو گئے اور ہم لوگ بھی ان کے گرد کھڑے ہو گئے انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا کہ یہ مقام ان لوگوں کی فرودگاہ ہے اور ان کا خون یہاں گرایا جائے گا جن کا کوئی مددگار نہ زمین میں ہوگا نہ آسمان میں سوا اللہ کے پس جب حسینؓ شہید ہوئے تو میں گیا جب میں اس مقام پر پہنچا تو دیکھا کہ یہ وہی مقام ہے۔جس کی بابت حضرت علی نے ہم سے کہا تھا کہ پس میں نے توبہ کی ان خیالات سے جو مجھے حضرت علی کی طرف تھے اور مجھے معلوم ہوگیا کہ حضرت علی نے جو کچھ کیا ہے وہ کسی حکم کے موافق کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۴۱۶۸۔حضرت غرفہؓ بن حارث کندی

حضرت غرفہؓ بن حارث کندی۔کنیت ان کی ابوالحارث ہے۔صحابی ہیں۔زمانہ ردت میں عکرمہ بن ابی جہل کے ساتھ ہو کر لڑے تھے۔ان سے کعب بن علقمہ اور عبداللہ بن حارث نے روایت کی ہے۔ہمیں ابواحمد بن ابی منصور امین نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حاتم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے ابن مبارک سے انہوں نے حرملہ بن عمران سے انہوں نے عبداللہ بن حارث ازدی سے انہوں نے غرفہ بن حارث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے ہمراہ حجۃ الوداع میں شریک تھا کچھ اونٹ قربانی کے لئے آپ کے سامنے لائے گئے آپ نے فرمایا ابوالحسن کو میرے پاس بلا لاؤ چنانچہ حضرت علی بلائے گئے آپ نے فرمایا نیزے کے نیچے کا حصہ تم پکڑو اور اوپر کا حصہ آپ نے پکڑا پھر دونوں نے مل کر اونٹوں کے مارنا شروع کیا پھر بعد اس کے جب آپ اپنے خچر پر سوار ہوئے تو حضرت علی کو بھی اپنے پیچھے بٹھا لیا تھا اور حرملہ بن عمران نے کعب بن علقمہ سے انہوں نے غرفہ بن حارث کندی صحابی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک نصرانی کو مصر میں سنا کہ وہ نبیؐ کو گالی دے رہا تھا یہ بھی مصر ہی میں رہتے تھے پس انہوں نے اس نصرانی کی ناک پر ایک گھونسہ مارا یہ معاملہ عمرو بن عاص کے سامنے پیش ہوا عمرو بن عاص نے ان سے کہا کہ دیکھو ہم ان لوگوں سے عہد کر چکے ہیں امان دے چکے ہیں غرفہ نے کہا معاذ اللہ ہم ان کو یہ عہد تھوڑے دے چکے ہیں کہ وہ نبیؐ کو برملا برا کہا کریں ہم نے ان کو صرف یہ عہد دیا ہے کہ اپنے کنیسوں میں ان کو اختیار ہے جو چاہیں کہیں (یعنی مسلمانوں کے سامنے کوئی ناشائستہ بات نہ کہیں) اور اپنے احکام پر عمل کریں ہاں اگر ہمارے پاس سے جانا چاہیں تو ہم ان سے تعرض نہ کریں تو عمرو بن عاص نے کہا کہ بیشک تم سچ کہتے ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

غرفہ: غین اور فاء کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۴۱۶۹۔ حضرت غرقدہؓ (ابوشبیب)

حضرت غرقدہؓ۔کنیت ان کی ابوشبیب تھی۔صحابہ میں ان کا تذکرہ کیا گیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی مگر ابوبکر بن ابی علی نے اپنی سند کے ساتھ زکریا بن عدی سے انہوں نے سلام سے انہوں نے شبیب بن غرقدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ حجۃ الوداع میں فرماتے تھے کہ جو شخص کوئی جرم کرے گا اس کا نتیجہ اسی کو اٹھانا پڑے گا کسی کے جرم کا نتیجہ اس کے باپ یا بیٹے پر نہ پڑے گا۔

۴۱۷۰۔ حضرت غزیہؓ بن حارث انصاری

حضرت غزیہؓ بن حارث انصاری حارثی۔ان کا شمار اہل حجاز میں ہے صحابی ہیں۔بعض لوگ ان کو اسلمی کہتے ہیں اور بعض خزاعی۔ان سے عباللہ بن رافع مولائے ام سلمہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ بعد مکہ کے ہجرت باقی نہیں اب جہاد اور نیک نیت (کا ثواب) البتہ ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۷۱۔ حضرت غزیہؓ بن عمرو انصاری

حضرت غزیہؓ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج انصاری خزرجی نجاری۔بیعت عقبہ میں شریک تھے۔یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے۔احد میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے۔یہ سراقہ بن عمرو والد ضمرہ بن غزیہ کے بھائی ہیں۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۷۲۔ حضرت غسانؓ بن جیش

حضرت غسانؓ بن جیش اسدی۔ابن دباغ نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۴۱۷۳۔ حضرت غسانؓ عبدی

حضرت غسانؓ عبدی،کنیت ابویحییٰ تھی۔قبیلہ عبدالقیس کے وفد کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں آئے تھے۔ان سے ان کے بیٹے یحییٰ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ظروف (یعنی دباء و نقیر و حنتم وغیرہ) کے استعمال سے منع فرمایا تھا (لہذا ہم نے نبیذ کا استعمال ترک کر دیا کیونکہ نبیذ انہیں ظروف میں بنتی تھی نبیذ کے ترک کر دینے سے) ہم لوگوں کو سوء ہضم کی شکایت پیدا ہوگئی پس ہم سال آئندہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ نے ہمیں ان ظروف کے استعمال سے منع فرمایا تھا اب ہم کو سوء ہضم کی شکایت پیدا ہوگئی آپ نے فرمایا اور جس ظرف میں چاہو نبیذ بناؤ اور کوئی نشہ کی چیز نہ بناؤ پس جو شخص تم میں سے چاہے وہ گنہگار ہو کر ان ظروف کا استعمال کرے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۷۴۔ حضرت غشمیرؓ بن خرشہ

حضرت غشمیرؓ بن خرشہ۔ ابن درید نے بیان کیا ہے کہ صحابہ میں قبیلہ بنی خطمہ سے ایک شخص غشمیر بن خرشہ قاری تھے انہیں نے عصما بنت مروان یہودیہ کو قتل کیا تھا جو نبیؐ کی ہجو کیا کرتی تھی اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام عمیر تھا جیسا کہ اوپر گذر چکا۔

۴۱۷۵۔ حضرت غضیفؓ بن حارث کندی

حضرت غضیفؓ بن حارث کندی۔ بعض لوگ ان کو سکونی اور بعض ازدی کہتے ہیں۔ زنیم ثمالی کے بیٹے ہیں۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے کنیت ان کی ابواسماء ہے۔ سب لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ یہ ثمالی ہیں پس یہ ازدی بھی ہوں گے کیونکہ ثمالہ قبیلہ ازد کی ایک شاخ ہے اور بعض لوگ ان کا نام غطیف بیان کرتے ہیں۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معاویہ بن صالح نے یونس بن سیف سے انہوں نے غضیف بن حارث سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جو باتیں میں بھول گیا وہ بھول گیا مگر یہ بات مجھے خوب یاد ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز میں اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے اور علاء بن یزید ثمالی نے غضیف سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں بچہ تھا انصار کے (باغوں میں جا کر ان کی) کھجوروں کے درختوں پر ڈھیلہ پھینکا کرتا تھا پس وہ لوگ مجھے رسول اللہؐ کے پاس پکڑ لے گئے حضرت نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ جو کھجور تم کو گری ہوئی مل جائے اس کو کھالیا کرو اور درخت پر ڈھیلہ نہ مارا کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۷۶۔ حضرت غطیفؓ بن حارث کندی

حضرت غطیفؓ بن حارث۔ کندی اور بعض لوگ ان کو غضیف بن حارث کندی اور بعض سکونی کہتے ہیں۔ صحابی ہیں شام کے رہنے والے ہیں ان کی بابت اختلاف ہے۔ یونس بن سیف نے کہا ہے کہ ان کا نام غطیف بن حارث بن غطیف ہے اور لوگوں نے بغیر کسی شک کے غطیف لکھا ہے اور عقیلی نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو غطیف کندی کہتے ہیں اور بعض ابوغطیف اور بعض غضیف اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور ان کو پہلے غضیف کے علاوہ بیان کیا ہے۔

۴۱۷۷۔ حضرت غطیفؓ بن حارث کندی

حضرت غطیفؓ بن حارث کندی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ ایک دوسرے شخص ہیں۔ عیاض کے والد ہیں ان سے صرف ان کے بیٹے عیاض نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جب کوئی شخص شراب پیئے تو اس کو مارو پھر پیئے تو پھر مارو پھر پیئے تو اس کو قتل کر دو۔ ان کا تذکرہ ازدی موصلی نے لکھا ہے مگر اس میں اور نیز اس سے پہلے کے تذکرہ میں اعتراض ہے یہ ابوعمر کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اس میں بہت اضطراب ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۷۸۔ حضرت غطیفؓ

حضرت غطیفؓ یا ابو غطیف۔ صحابی ہیں عبداللہ بن ابی فروہ نے مکحول سے انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے غطیف یا ابو غطیف سے روایت کی ہے وہ نبیؐ سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا جو شخص اسلام میں کسی کی ہجو کرے اس کی زبان کاٹ لو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا نام طائے مہملہ کے ساتھ لکھا ہے مگر علی بن عبدالعزیز اور محمد بن عثمان اس بات پر متفق ہیں کہ ان کا نام غضیف یا ابو غضیف ضاد کے ساتھ ہے۔

۴۱۷۹۔ حضرت غطیفؓ بن ابی سفیان

حضرت غطیفؓ بن ابی سفیان۔ انہوں نے نبیؐ سے حدیث روایت کی ہے۔ حسن بن ابی سفیان وغیرہ نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے مگر صحیح نہیں ہے یہ تابعی ہیں مکہ کے رہنے والے تھے۔ یعقوب اور نافع فرزندان عاصم سے روایت کرتے ہیں ابن مبارک نے حکم بن ہشام سے انہوں نے غطیف بن ابی سفیان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو عورت حمل سے ہو اور مر جائے وہ جنت میں داخل ہو گی۔ ان سے سعید بن سائب نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عنقریب کچھ لوگ ہوں گے جو تم سے ناحق سوال کریں گے پس جو کچھ وہ مانگیں دے دینا اللہ تعالیٰ تم کو اس کا ثواب دے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ سب تذکرہ ایک ہی شخص کا ہے مگر چونکہ وہ لوگ اس طرح لکھ چکے تھے لہٰذا ہم نے بھی لکھ دیا۔

۴۱۸۰۔ حضرت غنامؓ بن اوس انصاری

حضرت غنامؓ بن اوس بن غنام بن اوس بن عمرو بن مالک بن عامر بن بیاضہ انصاری خزرجی بیاضی۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ ابن کلبی اور واقدی کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ غنام صحابہ میں سے ایک شخص ہیں اہل بدر میں ان کا تذکرہ کیا گیا ہے اور انہوں نے نسب نہیں بیان کیا مگر میرے خیال میں ان کی مراد یہی ہے اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان کی حدیث ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے عبداللہ بن عنبسہ سے انہوں نے غنام سے روایت کی ہے۔

۴۱۸۱۔ حضرت غنامؓ (ابو عبدالرحمٰن)

حضرت غنامؓ۔ کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن تھی ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے ساتھ ہی چھ دن شوال کے بھی رکھ لے تو گویا اس نے سال بھر روزہ رکھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۸۲۔ حضرت غنیؓ بن قطیب

حضرت غنیؓ بن قطیب۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی۔ یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۸۳۔حضرت غنیمؓ بن قیس

حضرت غنیمؓ بن قیس مازنی۔ان سے ان کے بیٹے جناح نے روایت کی ہے مگران کی کوئی روایت نبی سے صحیح نہیں اور نہ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر نہ انہوں نے ان کی کوئی حدیث بیان کی نہ ابونعیم نے۔ابوبکر بن ابی علی نے ان کو ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ صدقہ بن عبداللہ مازنی سے انہوں نے جناح بن غنیم بن قیس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کی وفات کا تذکرہ کررہا تھا یکایک ایک شخص آیا اور اس نے یہ مصرع پڑھے۔

الالی الویل علی محمد　　قد کنت قبل موته بمقعد
ولست بعده و موته بمخلد

آگاہ رہو محمد کے غم میں میری حالت خراب ہے۔ان کی وفات سے پہلے میں چین میں تھا اور ان کے بعد مجھے بھی ہمیشہ رہنا نہیں ہے۔

اس کو شعبہ نے عاصم سے انہوں نے غنیم سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے مجھے اپنے والد کے یہ مصرعے یاد ہیں جو انہوں نے نبیؐ کی وفات پر کہے تھے۔

الالی الویل علی محمد　　قد کنت قبل موته بمقعد
ابیت لیل آمنا الی الغد

یہ مصرعہ اوپر گذر چکا ہے صرف آخری مصرعہ میں فرق ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں رات بھر امن سے سوتا رہا۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور امیر ابونصر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام غنیم بن قیس ہے کنیت ان کی ابوالعنبر ہے مازنی ہیں نبیؐ کا زمانہ پایا تھا اور آپ کو دیکھا تھا اور حضرت سعد بن ابی وقاص اور ابوموسیٰ سے روایت کی ہے۔ان سے ثابت بن عمارہ اور سلیمان تیمی اور یزید رقاشی نے روایت کی ہے۔

۴۱۸۴۔حضرت غیلانؓ بن سلمۃ

حضرت غیلانؓ بن سلمہ بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف بن منبہ بن بکر بن ہوازن۔فتح طائف کے بعد اسلام لائے تھے زمانہ جاہلیت میں دس عورتیں ان کے نکاح میں تھیں انہیں رسول اللہؐ نے حکم دیا کہ ان میں سے چار عورتیں منتخب کرلو۔ہمیں ابراہیم بن محمد اور اسمعیل وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدہ نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی اسلام لائے اس وقت ان کے نکاح میں دس عورتیں تھیں وہ بھی سب ان کے ساتھ اسلام لائیں پس نبیؐ نے ان کو حکم دیا کہ ان عورتوں میں سے چار منتخب کرلو۔قبلہ

ثقیف کے سرداروں میں سے ایک یہ بھی تھے۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جو کسریٰ (شاہ فارس) کے پاس وفد بن کر گئے تھے ایک عجیب خبر ان سے مروی ہے ان سے کسریٰ نے پوچھا کہ تمہیں اپنے لڑکوں میں سب سے زیادہ محبت کس سے ہے انہوں نے کہا چھوٹے بچے سے یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے اور بیمار سے یہاں تک کہ وہ اچھا ہو جائے اور غائب سے یہاں تک کہ وہ آ جائے کسریٰ نے ان سے کہا کہ یہ تو تم نہایت حکیمانہ باتیں کر رہے ہو حالانکہ تم جنگل کے رہنے والے ہو جن میں حکمت کا نام نہیں پھر اس نے پوچھا کہ تمہاری غذا کیا ہے انہوں نے کہا گیہوں کی روٹی کسریٰ نے کہا یہ عقل گیہوں کی روٹی ہی سے پیدا ہوتی ہے دودھ سے اور کھجوروں سے نہیں پیدا ہوتی یہ شعر بھی عمدہ کہتے تھے حضرت عمر بن خطاب کے آخر زمانے میں وفات پائی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۸۵۔ حضرت غیلانؓ بن عمرو

حضرت غیلانؓ بن عمرو۔ ان کا ذکر ابوالملیح ہزلی کی حدیث میں ہے جو انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے یہ تحریر ہے رسول اللہؐ کی بنام نجران اور اس پر ابوسفیان بن حرب اور غیلان بن عمرو کی گواہی درج تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۸۶۔ حضرت غیلانؓ مولیٰ رسول اللہؐ

حضرت غیلانؓ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ تھے۔ ابن سکن نے کہا ہے کہ ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے جس کو مقام رقہ کے رہنے والوں نے ان سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

حرف الفاء

۴۱۸۷۔ حضرت فاتکؓ (ابوخریم)

حضرت فاتکؓ۔ کنیت ان کی ابوخریم تھی بشرطیکہ صحیح ہو۔ حجاج بن حمزہ نے حسین جعفی سے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے رکین بن ربیع سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یسیر بن عمیلہ سے انہوں نے خریم بن فاتک اسدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا آدمی چار قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ کہ دنیا و آخرت دونوں میں ان کو وسعت دی گئی ہو دوسرے یہ کہ صرف دنیا میں ان کو وسعت دی گئی ہو اور آخرت میں ان پر تنگی کی گئی ہو تیسرے وہ کہ دنیا میں ان پر تنگی کی گئی ہو اور آخرت میں ان پر وسعت کی جائے چوتھے وہ کہ دنیا و آخرت دونوں میں بے نصیب ہوں حجاج نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے بھی اس حدیث کو حسین سے روایت کیا ہے مگر انہوں نے ابوخریم کا ذکر نہیں کیا اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۸۸۔حضرت فاتکؓ بن زید بن واہب عبسی

حضرت فاتکؓ بن زید بن واہب عبسی۔رسول اللہؐ کے عہد میں اسلام لے آئے تھے یہ وثیمہ کا قول ہے۔اس کو ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۴۱۸۹۔حضرت فاتکؓ بن عمرو خطمی

حضرت فاتکؓ بن عمرو خطمی۔حلیس بن عمرو بن قیس نے بنت فارعہ سے اور ایک روایت میں ہے کہ خود فارعہ سے انہوں نے اپنے دادا فاتک بن عمرو خطمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نظر بد کی ایک جھاڑ رسول اللہؐ کو سنائی آپ نے مجھے اس کی اجازت دی اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی اور وہ جھاڑ یہ تھی بسم اللہ وباللہ اعیذک باللہ من شرما ذرأ وبرأ ومن شرما اعتریت واعتراک واللہ ربی شفاک واعیذک باللہ من شرملقح و محیل (اللہ کا نام لے کر اللہ سے پناہ مانگتا ہوں برائی سے ان چیزوں کی جن کو اللہ نے پیدا کیا اور جو کام میں نے کئے اللہ میرا پروردگار تجھے شفا دے تجھے میں ہر چیز کے شر سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں) یہ حدیث اس حدیث کے مشابہ ہے جس کو فدیک بن عمرو نے روایت کیا ہے جن کا تذکرہ ہم آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ لکھیں گے۔

۴۱۹۰۔حضرت فاتکؓ

حضرت فاتکؓ۔ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جو ایوب نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک چور نبیؐ کے پاس لایا گیا حضرت نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا وہ شخص مسافر تھا کوئی اس کا عزیز مدینہ میں نہ تھا اور زمانہ سخت سردی کا تھا پس ایک شخص اٹھے جن کا نام فاتک تھا انہوں نے ایک خیمہ اس کے لئے کھڑا کر دیا اور کچھ آگ سلگا دی نبیؐ جو شب کو باہر نکلے تو آپ نے دیکھا کہ آگ جل رہی ہے آپ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے کسی نے کہا کہ یارسول اللہ وہ شخص جس کا آپ نے ہاتھ کٹوا دیا تھا مسافر تھا فاتک نے اس کے لئے خیمہ ایستادہ کر دیا ہے اور آگ جلا دی ہے نبیؐ نے فرمایا کہ یااللہ فاتک کو بخش دے جس طرح اس نے تیرے اس مصیبت زدہ بندہ کو راحت پہنچائی۔اس حدیث کو ابواحمد اور طبرانی اور ابن عدی نے عبدان سے انہوں نے زید بن حریش سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر اور ایوب سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے

۴۱۹۱۔حضرت فاکہؓ بن بشر

حضرت فاکہؓ بن بشر۔ابن اسحاق نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابن ہشام نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے فاکہ بن بشر بن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق انصاری زرقی۔زریق قبیلہ بنی جشم بن خزرج اکبر کی ایک شاخ ہے۔یہ فاکہ بدر میں شریک تھے جیسا کہ ابن اسحاق اور ابن کلبی نے بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۹۲۔حضرت فاکہؓ بن سعد انصاری

حضرت فاکہؓ بن سعد بن جبیر بن عنان بن عامر بن خطمہ، انصاری اوسی خطمی۔کنیت ان ابوعقبہ تھی یہ عبدالرحمٰن بن سعد بن

فا کہ کے دادا تھے۔ان سے عمارہ بن خزیمہ نے روایت کی ہے۔ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے نصر بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو جعفر خطمی نے عبدالرحمٰن بن عقبہ بن فا کہ بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا فا کہ بن سعد سے جو صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ جمعہ کے دن اور عرفہ کے دن اور عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن غسل کیا کرتے تھے فا کہ بن سعد اپنے لڑکے کو بھی ان دنوں میں غسل کا حکم دیا کرتے تھے کلبی نے کہا ہے کہ یہ مہاجر ہیں حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک تھے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۹۳۔حضرت فا کہؓ بن سکن انصاری

حضرت فا کہؓ بن سکن بن زید بن خنساء بن کعب بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔ بدر کے بعد تمام مشاہد میں شریک رہے اور رسول اللہؐ کی حفاظت کیا کرتے تھے یہ ابن کلبی کا قول ہے۔اور کہا ہے سکن کو سکون اور حرکت دونوں طرح پڑھا جاسکتا ہے۔

۴۱۹۴۔حضرت فا کہؓ بن عمرو داری

حضرت فا کہؓ بن عمرو داری۔تمیم داری کے چچازاد بھائی ہیں صحابی ہیں بیت جبرین میں جو فلسطین کا ایک شہر ہے رہتے تھے۔ جعفر مستغفری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اس سے زیادہ نہیں بیان کیا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۹۵۔حضرت فا کہؓ بن نعمان داری

حضرت فا کہؓ بن نعمان داری۔تمیم کے خاندان سے ہیں۔ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ قبیلہ دار کے ان لوگوں میں کیا ہے جن کے لئے رسول اللہؐ نے خیبر کی آمدنی سے دینے کی وصیت فرمائی تھی۔جعفر نے ان کا تذکرہ پہلے لوگوں سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے اور اسی کو اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۹۶۔حضرت فُجیعؓ بن عبداللہ بکائی

حضرت فُجیعؓ بن عبداللہ بن جندح بن بکاء نام ربیعہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بکائی۔ان کا شمار اعراب بصرہ میں ہے کوفہ میں رہتے تھے۔عقبہ بن وہب بن عقبہ عامری بکائی نے اپنے والد سے انہوں نے فُجیع عامری سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے پاس آئے اور پوچھا کہ مردار کا گوشت ہمارے لئے حلال ہے آپ نے پوچھا کہ تمہاری غذا کیا ہے ہم نے کہا کہ ایک قدح صبح کو ایک قدح شام کو آپ نے فرمایا سخت بھوک [1] کی حالت میں مردار کا گوشت حلال ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضل بن دکین نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبدالملک بن عطاء بکائی نے ایک خط نبیؐ کا ہمیں دیا اور کہا اس کی نقل کرلو اور انہوں نے کہا کہ

---

[1] یعنی جب کہ جان کا خوف ہو۔

ایمن بنت فجیع نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ یہ خط محمد رسول اللہؐ کا فجیع اور ان کے تابعین اہل اسلام کے نام تھا مضمون خط کا یہ تھا کہ جو مسلمان نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور اللہ و رسول کی اطاعت کریں اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ اللہ کے لئے نکالتے رہیں اور اللہ کے نبی کی مدد کریں اور اپنے اسلام کا اعلان کر دیں اور مشرکوں سے علیحدہ ہو جائیں وہ خدا اور رسول کی امان میں ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۹۷۔ حضرت فدیکؓ ابوبشیر زبیدی

حضرت فدیکؓ۔ کنیت ان کی ابوبشیر تھی۔ زبیدی حجازی ہیں صحابی ہیں اوزاعی نے اور محمد بن ولید زبیدی نے زہری سے انہوں نے صالح بن بشیر بن فدیک سے روایت کی ہے کہ ان کے دادا فدیک نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ لوگ کہتے ہیں کہ جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہوگا حضرت نے فرمایا اے فدیک نماز پڑھا کرو اور زکوۃ دیا کرو اور برائیوں کو چھوڑ دو اور اللہ کی زمین میں جہاں چاہے رہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۹۸۔ حضرت فدیکؓ بن عمرو

حضرت فدیکؓ بن عمرو۔ حبیب کے والد ہیں دونوں صحابی ہیں۔ ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے اسی طرح لکھا ہے اور طبرانی نے ان کے بیٹے حبیب کے تذکرہ میں ان کا نام فریک لکھا ہے اور بغوی اور ابوالفتح ازدی نے فویک بیان کیا ہے ان کے بیٹے حبیب نے روایت کی ہے کہ ان کے والد انہیں نبیؐ کے حضور میں لے گئے تھے یہ حدیث عدی بن فویک کے نام میں گذر چکی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۹۹۔ حضرت فراتؓ بن حیان بکری

حضرت فراتؓ بن حیان بن ثعلبہ بن عبدالعزیٰ بن حبیب بن حبہ بن ربیعہ بن سعد بن عجل بن لجیم بن سعد بن علی بن بکر بن وائل ربعی بکری ثم العجلی۔ بنی سہم کے حلیف تھے۔ یہ قبیلہ ربیعہ کے ان چار آدمیوں میں سے تھے جو اسلام لے آئے تھے ان سب کا تذکرہ گزر چکا ہے۔ لوگوں کو راستہ بتایا کرتے تھے۔ رسول اللہؐ نے جب ایک لشکر زید بن حارثہ کے ہمراہ اس غرض سے روانہ فرمایا تھا کہ قریش کے قافلہ کو درمیان میں روک کر قتال شروع کر دیں تو اس وقت قریش کے راہ بتانے والے یہی تھے بالآخر مسلمانوں نے اس قافلہ کو شکست دی اور فرات بن حیان کو قید کر کے رسول اللہؐ کے پاس لے آئے آپ نے ان کے قتل کا حکم نہیں دیا۔ پھر ان سے ان کا ایک انصاری حلیف ملا اس سے انہوں نے کہا میں مسلمان ہوں اس انصاری نے حضرت سے عرض کیا کہ یارسول اللہ فرات بن حیان کہتے ہیں کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں حضرت نے فرمایا تم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو ہم ایمان کے بھروسہ پر چھوڑ دیتے ہیں انہیں میں سے فرات بن حیان بھی ہیں پھر آپ نے ان کو رہا کر دیا اور یہ برابر رسول اللہؐ کے ہمراہ جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی پھر یہ مکہ چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کی۔ ان کی اولاد بھی وہیں تھی۔ جب یہ اسلام لائے تو ان کا اسلام بہت اچھا ہوا اور علم دین انہوں نے حاصل کیا اور نبیؐ کی نظر مبارک میں ان کی عزت بھی خوب تھی یہاں تک کہ آپ نے ان کو یمامہ میں ایک زمین دی تھی جس کی آمدنی چار ہزار تھی۔ ان کو نبیؐ نے ثمامہ بن اثال کے پاس مسیلمہ کے قتل کے لئے بھیجا تو

فرات بن حیان نے روایت کی ہے کہ نبی نے حنظلہ بن ربیع تمیمی کی نسبت فرمایا کہ ایسے لوگوں کی تم کو اقتدا کرنی چاہئے۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد سجستانی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم مجھ سے محمد بن محبب ابوہام راہبر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن سعید نے ابواسحاق سے انہوں نے حارثہ بن مضرب سے انہوں نے فرات بن حیان سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ نے فرمایا تھا کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو ہم ان کے ایمان کے بھروسہ پر چھوڑ دیتے ہیں فرات بن حیان بھی انہیں میں ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محبب: حاء مہملہ کے فتحہ اور باء موحدہ کی تشدید اور فتحہ کے ساتھ اور اس کے آخر پر دوسری باء ہے۔

۴۲۰۰۔ حضرت فراتؓ نجرانی

حضرت فراتؓ نجرانی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعمر نے اس طرح بیان کیا ہے فرات بن ثعلبہ بہرانی شامی اور یہی صحیح ہے۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ محمد بن حرب نے زبیدی سے انہوں نے سلیم بن عامر سے انہوں نے فرات بجرانی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ دوزخی کون لوگ ہیں حضرت نے فرمایا تم نے ایک بڑی بات پوچھی اس کے بعد پوری حدیث بیان کی یہ حدیث یوں بھی مروی ہے کہ فرات نے ابو عامر اشعری سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے اس حدیث کو فرات بجرانی سے روایت کیا ہے مگر یہ صحیح نہیں صحیح نام ان کا فرات بن ثعلبہ بہرانی حمصی ہے تابعی ہیں اور ابوعمر نے کہا ہے کہ فرات بن ثعلبہ بہرانی شامی کو بعض لوگوں نے صحابی لکھا ہے اور بعض نے ان کی حدیث مرسل قرار دی ہے۔ ان سے ضمرہ اور مہاجر فرزندان حبیب نے اور سلیم بن عامر خبائری نے روایت کیا ہے واللہ اعلم۔

۴۲۰۱۔ حضرت فراسؓ بن حابس

حضرت فراسؓ بن حابس۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو قبیلہ بنی عنبر سے خیال کرتا ہوں رسول اللہؐ کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ساتھ آئے تھے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ فراس بن حابس تمیمی صحابی ہیں۔ ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ بنی تمیم کے وفد میں کیا ہے۔ ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے عبیدہ تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے عیینہ بن حصن بن حذیفہ کو ایک چھوٹے سے لشکر کے ساتھ بنی عنبر کی طرف بھیجا وہاں ان لوگوں نے کچھ مردوں کو اور کچھ عورتوں کو قید کر لیا تھا جن کے چھڑانے کے واسطے قبیلہ بنی تمیم کے کچھ لوگ رسول اللہؐ کے حضور میں آئے تھے ان لوگوں میں اقرع اور فراس فرزندان حابس بھی تھے اس کے بعد پورا قصہ بیان کیا ہے اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ فراس اقرع بن حابس کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۰۲۔ حضرت فراسؓ عم صفیہ

حضرت فراسؓ۔ صفیہ بنت بحرہ کے چچا تھے صفیہ کہتی تھیں کہ میرے چچا فراس نے نبیؐ سے ایک پیالہ جس میں انہوں نے آپ کو کھاتے ہوئے دیکھا تھا مانگا حضرت نے وہ پیالہ انہیں دے دیا صفیہ کہتی تھیں کہ حضرت عمر جب ہمارے یہاں آتے تھے تو

فرماتے تھے کہ نبیؐ کا پیالہ ہمارے پاس لاؤ چنانچہ ہم اس کو نکالتے تھے پس وہ اس میں آب زم زم بھر کر پیتے تھے اور اپنے چہرہ پر ملتے تھے ایک روز ایک چور آیا اور وہ پیالہ چرا لے گیا پھر جو حضرت عمر آئے اور انہوں نے پیالہ مانگا تو ہم نے بیان کیا کہ اس کو کوئی چرا لے گیا حضرت عمر نے فرمایا خدا کے لئے بس اتنا کہہ کر رہ گئے کوئی بد دعا کا کلمہ اس چور کی نسبت نہ فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۰۳۔ حضرت فراسؓ بن عمرو لیثی

حضرت فراسؓ بن عمرو لیثی۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا اور ان کے والد شرف صحبت سے مشرف تھے۔ ابوالطفیل نے روایت کی ہے کہ ایک شخ قبیلہ لیث کے جن کو لوگ فراس بن عمرو کہتے تھے درد سر میں مبتلا ہوئے تو ان کے والد ان کو نبیؐ کے حضور میں لے گئے اور آپ سے درد سر کی حالت بیان کی پس آپ نے فراس کو بلایا اور اپنے پاس بٹھا دیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان کی کھال پکڑ کر آپ نے کھینچا اس مقام پر ایک بال نکل آیا اور درد سر جاتا رہا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۰۴۔ حضرت فراسؓ بن نضر قریشی

حضرت فراسؓ بن نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی عبدری۔ انہوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی اس کو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے اور ابن عقبہ نے نہیں ذکر کیا۔ یہ فراس واقعہ یرموک میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے ان کے نسب میں کلدہ کا نام علقمہ سے پہلے بیان کیا ہے اور ابو عمر نے ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور ابن کلبی اور ابن حبیب اور ابن ماکولا نے بھی ایسا ہی لکھا ہے زبیر بن بکار نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

۴۲۰۵۔ حضرت فراسیؓ

حضرت فراسیؓ۔ بنی فراس بن مالک بن کنانہ سے ہیں۔ ان کی حدیث اہل مصر سے مروی ہے۔ ہمیں ابو احمد بن سکینہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے مسلم بن مخشی سے انہوں نے ابن فراسی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں لوگوں سے کچھ مانگ لیا کروں حضرت نے فرمایا نہیں اور اگر بہت ہی ضرورت ہو تو نیک لوگوں سے سوال کیا کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۰۶۔ حضرت فرزدقؓ

حضرت فرزدقؓ۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو بکر بن ابی علی نے ان کا نام لکھا ہے اور انہوں نے حسن سے انہوں نے صعصعہ ابن معاویہ سے انہوں نے فرزدق سے روایت کی ہے کہ میں نبیؐ کے حضور میں گیا تو آپ نے یہ آیت میرے سامنے پڑھی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ و من یعمل مثقال ذرہ شرا یرہ (جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ

اس کا نتیجہ دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ برابر بدی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا) میں نے عرض کیا کہ بس یہی مجھے کافی ہے۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اس میں غلطی ہے غالباً یہ واقعہ صعصعہ بن معاویہ کا ہے جو فرزدق کے چچا تھے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے صعصعہ بن معاویہ کو فرزدق کا چچا بیان کیا ہے اس صورت میں معاویہ فرزدق کے دادا ہوں گے حالانکہ ایسا نہیں ہے یہ فرزدق غالب بن صعصعہ بن ناجیہ کے بیٹے ہیں ان کے نسب میں معاویہ کا نام کہیں نہیں ہے ہاں اگر وہ یہ کہتے کہ صعصعہ بن ناجیہ کا یہ واقعہ ہے تو بیشک صحیح ہوتا۔ابوموسیٰ نے اس غلطی میں ابن مندہ کی پیروی کی ہے۔کیونکہ ابن مندہ نے صعصعہ کے ضمن میں یہ لکھا ہے کہ یہ مرزدق کے چچا ہیں اور ہم نے اس کو ذکر کیا ہے۔واللہ اعلم۔

۴۲۰۷۔حضرت فرقدؓ عجلی

حضرت فرقدؓ عجلی ربعی۔بعض لوگ ان کو تمیمی عنبری کہتے ہیں۔ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ان کی والدہ انہیں نبیؐ کے حضور میں لے گئی تھیں اس وقت ان کے گیسو دراز تھے حضرت نے ان کے اوپر ہاتھ پھیرا اور ان کو دعا دی یہ ابوعمر کا قول تھا اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ فرقد صحابی ہیں اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ دہماء بنت سہل بن ملاس بن فرقد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا فرقد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے اپنا ہاتھ ان پر پھیرا تھا۔ابونعیم نے ان کا تذکرہ بحوالہ ابن مندہ لکھا ہے۔

۴۲۰۸۔حضرت فرقدؓ

حضرت فرقدؓ۔انہوں نے نبیؐ کے دستر خوان پر کھانا کھایا تھا۔محمد بن سلام نے حسین بن مہران سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے فرقد صحابی نبیؐ کو دیکھا ہے اور ان کے ساتھ کھانا کھایا ہے انہوں نے نبیؐ کے دستر خوان پر کھانا کھایا تھا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کو ذکر کیا ہے اور اس میں کچھ غلطی کی ہے۔

۴۲۰۹۔حضرت فروہؓ اسلمی

حضرت فروہؓ۔بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ نام ابوتمیم اسلمی کا ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ بریدہ بن سفیان بن عروہ کے دادا ہیں۔مسعود انہیں کے غلام تھے جن کو انہوں نے رسول اللہؐ کے ہمراہ بھیجا تھا۔ان کا تذکرہ مسعود کے نام میں کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۱۰۔حضرت فروہؓ جہنی

حضرت فروہؓ جہنی شامی صحابی ہیں۔ان سے بشیر مولیٰ معاویہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے دس صحابہ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ جب تم نیا چاند دیکھو تو کہو کہ یا اللہ ہمارے گزشتہ مہینہ کو ہمارے لئے اچھا کر دے اور اس کا انجام ہمارے حق میں اچھا کر اور اس مہینے کو سلامتی اور برکت اور ایمان اور عافیت کے ساتھ اور عمدہ رزق کے ساتھ ہمیں نصیب کر۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب نہیں بیان کیا اور صرف اس قدر بیان کیا ہے کہ فروہ صحابی ہیں۔بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

۴۲۱۱۔ حضرت فروہؓ بن خراش ازدی

حضرت فروہؓ بن خراش ازدی۔ ان سے ابولبید نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اہل یمن بہت رقیق القلب ہوتے ہیں اور وہ دین الٰہی کے مددگار ہیں اور وہی لوگ ہیں جو اللہ کے محبوب اور محبّ ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۱۲۔ حضرت فروہؓ بن عامر جذامی

حضرت فروہؓ بن عامر۔ اور بعض لوگ ان کو فروہ بن عمرو کہتے ہیں اور بعض لوگ فروہ بن نفاثہ اور بعض ابن نباتہ اور بعض ابن نعامہ جذامی کہتے ہیں۔ نبیؐ کو انہوں نے اپنا ایک سفید خچر ہدیۃً دیا تھا عمان شام میں رہتے تھے۔ ہمیں ابوجعفر بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے فروہ بن عمرو بن نافرہ جذامی نفاثی نے رسول اللہؐ کے پاس بذریعہ ایک قاصد کے اپنے اسلام کی خبر بھیجی تھی اور ایک سفید خچر ہدیۃً فروہ سلطنت روم کی طرف سے سرحد عرب کے حاکم تھے ان کا مکان معان میں اور اس کے گردنواح سرزمین شام میں تھا جب اہل روم کو ان کے اسلام کی خبر ملی تو ان لوگوں نے ان کو بلایا اور گرفتار کر کے قید کر دیا جب تمام لوگ ان کو سولی دینے کے لئے فلسطین میں ایک پانی کے چشمہ پر جس کا نام عفرا تھا جمع ہوئے تو انہوں نے یہ اشعار کہے تھے۔

الا هل اتى سلمى بان حليلها   على ماء عفراء فوق احدى الرواحل

على ناقة لم يضرب الفحل امها   مشذبة اطرافها بالمناجل

کیا سلمیٰ کو یہ خبر پہنچی کہ اس کا شوہر عفریٰ نامی چشمہ پر ہے ایک نوجوان اونٹنی پر سوار ہے جس کے ہاتھ پیر بندھے ہوئے ہیں۔

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ زہری کہتے ہیں جب لوگوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا تو انہوں نے یہ شعر بھی کہا

بلغ سراة المسلمين بانني   سلم لربي اعظمي وبناني

مسلمانوں کے سردار کو خبر پہنچا دے کہ میری ہڈیاں اور جوڑ اپنے پروردگار کے مطیع فرمان ہیں۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۱۳۔ حضرت فروہؓ بن عمرو انصاری

حضرت فروہؓ بن عمرو بن ودقہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ، انصاری بیاضی۔ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ حضرت نے ان کے اور عبداللہ بن مخرمہ عامری کے درمیان مواخات کرا دی تھی۔ ان کی حدیث نبیؐ سے یہ ہے کہ تم میں سے کوئی قرآن پڑھنے میں ایک دوسرے پر آواز بلند نہ کرے۔ اس حدیث کو امام مالک نے موطا میں یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم تیمی سے انہوں نے ابوحازم تمار سے انہوں نے بیاضی سے روایت کیا ہے امام مالک نے موطا میں ان کا نام نہیں لکھا ابن وضاح اور ابن مزین کہتے تھے کہ امام مالک نے ان کا نام اس سبب سے نہیں لکھا کہ یہ ان

لوگوں میں تھے جنہوں نے حضرت عثمان کے قتل میں اعانت کی تھی مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ بات کچھ صحیح نہیں معلوم ہوتی اور یہ کوئی چیز بھی ذکر نہ کرنے کی نہیں ہوسکتی۔ نبیؐ ان کو اہل مدینہ کے باغوں میں میوہ جات کا تخمینہ کرنے کے لئے بھیجا کرتے تھے چنانچہ جب یہ باغ میں جاتے تھے تو خوشوں کا شمار کر لیتے تھے پھر ان میں باہم کچھ ضرب وغیرہ کے قواعد جاری کر کے جو حساب بتلاتے تھے اس میں غلطی نہ ہوتی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۱۴۔ حضرت فروۃؓ بن قیس ابومخارق

حضرت فروۃؓ بن قیس۔ کنیت ان کی ابوالخارق تھی۔ ابوالقاسم بن ابی عبیداللہ نے کتاب العمر میں ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ابوامامہ باہلی نے فروہ بن قیس یعنی ابوالخارق سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے آدمی اگر مسلمان ہو تو چالیس برس تک کے گناہ اس کے نہیں لکھے جاتے بعد اس کے آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی حتی اذا بلغ اشدہ وبلغ اربعین سنة (جب وہ اپنی پختہ عمر کو پہنچ گیا اور چالیس برس کا ہوگیا) ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ اس اسناد سے حجت ثابت نہیں ہوسکتی اور آیت میں کوئی دلیل اس امر کی نہیں ہے کہ چالیس برس تک کے گناہ نہیں لکھے جاتے اسی حدیث کو ابوامامہ نے قیس بن قارب سے بالفاظ دیگر روایت کیا ہے جس کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقام میں آئے گا۔

۴۲۱۵۔ حضرت فروۃؓ بن قیس

حضرت فروۃؓ بن قیس۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر دیکھنا ثابت نہیں ہے۔ فضل بن شبیب نے عدی بن عدی کندی سے انہوں نے اپنے دادا فروہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک غلام کا ایک لونڈی سے نکاح کر دیا تھا اس لونڈی سے ایک بچہ پیدا ہوا انہوں نے اس بچہ پر حضرت عمر کے یہاں دعویٰ دائر کیا اس لڑکے کے باپ نے کہا کہ میں نے اس لڑکے کی ماں سے اس حالت میں نکاح کیا کہ وہ سمجھ دار تھی جب یہ لڑکا بالغ ہوا تو میرا آقا اس پر دعویٰ کر رہا ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ لڑکا اسی کو ملے گا جس کے نکاح میں وہ لونڈی ہے بعد اس کے کہا کہ اے لوگوں اپنے باپ سے علیحدہ نہ ہو یہ بڑی ناشکری ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ حضرت عمر کے سامنے مقدمہ دائر کرنے سے ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

۴۲۱۶۔ حضرت فروۃؓ بن مالک اشجعی

حضرت فروۃؓ بن مالک اشجعی۔ ان سے ابواسحاق سبیعی نے اور ہلال بن یساف نے اور شریک بن طارق نے روایت کی ہے۔ بعض لوگ ان کو فروہ بن نوفل بھی کہتے ہیں۔ فروہ بن نوفل خوارج میں سے تھے مغیرہ بن شعبہ کے اوپر مستورد کے ساتھ انہوں نے حضرت معاویہ کے شروع زمانہ میں خروج کیا تھا اور مغیرہ نے ایک لشکر ان کے مقابلہ پر بھیجا تھا اور بعض لوگوں نے ان کو فروہ بن معقل اشجعی بیان کیا ہے وہ بھی خوارج میں سے ہیں مگر انہوں نے مقام نہروان میں خوارج سے علیحدگی اختیار کی تھی۔ پس یہ فروہ اگر

نوفل اشجعی کے بیٹے ہیں تو نہ صحابی ہیں نہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے اپنے والد سے اور حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالواحد بن غیاث یعنی ابو بحر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے ابواسحاق سے انہوں نے فروہ بن نوفل سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں مدینہ گیا تو مجھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم کیوں آئے میں نے عرض کیا اس لئے آیا ہوں کہ آپ مجھے کوئی دعا بتا دیں جو میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں آپ نے فرمایا قل یاایھا الکافرون پڑھ لیا کرو کیونکہ اس میں شرک سے بیزاری ہے۔ اس حدیث کو ثوری نے ابواسحاق سے انہوں نے فروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا نام فروہ بن نوفل ہے۔

۴۲۱۷۔ حضرت فروہؓ بن مجالد

حضرت فروہؓ بن مجالد۔ لخمیین کے غلام تھے۔ فلسطین کے رہنے والے ہیں انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے مگر اکثر محدثین ان کی روایت کو مرسل کہتے ہیں۔ ان سے حسان بن عطیہ نے روایت کی ہے یہ فروہ ابدال میں شمار کئے جاتے تھے مستجاب الدعوۃ تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۲۱۸۔ حضرت فروہؓ بن مسیک

حضرت فروہؓ بن مسیک اور بعض لوگ ابن مسیکہ کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ یہ فروہ حارث بن سلمہ بن حارث بن ذوید بن مالک بن منبہ بن غطیف بن عبداللہ بن ناجیہ بن مراد کے بیٹے ہیں۔ اصل میں یمن کے رہنے والے ہیں رسول اللہؐ کے حضور میں ۱۰ ہجری میں آئے تھے اور اسلام لائے تھے ان کو حضرت نے قبیلہ مراد اور زبید اور مذحج پر سردار بنا کر بھیجا تھا۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے فروہ بن مسیک مرادی بادشاہان کندہ سے جدا ہو کر رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اسلام سے پہلے قبیلہ ہمدان اور مراد کے درمیان میں ایک واقعہ ہو گیا تھا جس میں ہمدان کو کامیابی ہوئی تھی اور انہوں نے قبیلہ مراد کے لوگوں کو بہت قتل کیا تھا اس دن کا نام عرب میں یوم الردم تھا جو شخص قبیلہ ہمدان کا قبیلہ مراد کی طرف چلا گیا تھا وہ اجدع بن مالک تھا اس نے ان لوگوں کو بہت فضیحت کیا اسی کے بارہ میں فروہ نے یہ اشعار کہے تھے۔

فان نغلب فغلابون قدما	وان نهزم فغير مهزمينا
وما ان طبنا جبن ولكن	منايانا ودولة آخرينا
كذاك الدهر دولة سجال	تكر صروفه حينا فحينا

اگر ہم غالب آئیں تو کوئی بات نہیں ہم ہمیشہ سے غالب آتے رہتے ہیں اور اگر مغلوب ہوتے تب بھی ہم بھاگنے والے نہیں ہیں ہم نامرد نہیں ہیں مگر ہماری موت اور دوسرے کا اقبال ہو تو اس میں کیا حرج دنیا کا یہی حال ہے کہ آج اس کے پاس تو کل دوسری کے پاس

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہیں۔ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ فروہ جب رسول اللہؐ کی خدمت میں گئے تو انہوں نے یہ شعر کہے۔

لما رایت ملوک کندۃ اعرضوا — کالرجل خان الرجل عرق نسائھا
یممت راحلتی اوم محمدا — ارجو فواضلھا وحسن سرائھا

جب میں نے بادشاہان کندہ کو دیکھا کہ وہ اعراض کرتے ہیں جس طرح عرق النساء میں ایک پیر دوسری پر سے عراض کرتا ہے تو میں محمد کے پاس قصد کر کے آیا تا کہ ان کے اخلاق حسنہ سے بہرہ مند ہوں۔

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ جب یہ رسول اللہؐ کے پاس پہنچے تو آپ نے پوچھا کہ اے فروہ کیا تم کو اس حادثہ سے رنج ہوا جو تمہاری قوم کو یوم ردم میں پیش آیا انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون شخص ایسا ہوگا جس کی قوم پر ایسا سانحہ گذر جائے جیسا کہ میری قوم پر گذرا اور اس کو ملال نہ ہو حضرت نے فرمایا سنو اس قصہ سے تمہاری قوم کے لئے اسلام میں اور خوبی پیدا ہو گئی۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو کریب اور عبد بن حمید نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابو اسامہ نے حسن بن حکم نخعی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو سبرہ نخعی نے فروہ بن مسیک مرادی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اجازت ہو تو اپنی قوم کے اہل اسلام کو ساتھ لے کر اپنی قوم کے کافروں سے قتال کروں حضرت نے مجھے اجازت دی جب میں حضرت کے پاس سے چلا تو آپ نے پوچھا کہ فروہ کہاں ہیں لوگوں نے کہا وہ تو گئے پس آپ نے آدمی بھیج کر بلوایا اور فرمایا کہ تم اپنی قوم کو اسلام کی ترغیب دینا جو شخص اسلام لے آئے گا اس کا اسلام قبول کر لینا اور جو انکار کرے اس کے بارے میں چندے توقف کرنا یہاں تک کہ میں تم کو کوئی حکم بھیجوں۔ اسی اثناء میں ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ سبا کسی مقام کا نام ہے یا کسی عورت کا نام ہے حضرت نے فرمایا نہ مقام کا نام ہے نہ عورت کا نام ہے وہ ایک مرد تھا جس کے دس لڑکے تھے چھ لڑکے تو یمن چلے آئے تھے اور چار لڑکے شام چلے گئے تھے ان کے نام یہ ہیں۔ لخم، جذام، غسان، عاملہ اور جو یمن میں چلے گئے تھے ان کے نام یہ ہیں ازد، اشعر، حمیر، کندہ، مذحج، انمار۔ ایک شخص نے پوچھا کہ انمار کون تھا حضرت نے فرمایا جس کی اولاد میں قبیلہ خثعم اور بجیلہ ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۱۹۔ حضرت فروہؓ بن مسیکہ

حضرت فروہؓ بن مسیکہ۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ عسکری نے ان کے اور فروہ بن مسیک کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے اور انہوں نے مجالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے فروہ بن مسیکہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا تم کو وہ دن یاد ہے جب تمہارے قبیلہ سے اور قبیلہ ہمدان سے لڑائی ہوئی تھی انہوں نے عرض کیا کہ ہاں یاد ہے تمام عزیز قریب اسی دن ہلاک ہو گئے تھے آپ نے فرمایا سنو جو لوگ زندہ رہے ان کے لئے وہ واقعہ اچھا رہا عسکری نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو طبرانی نے فروہ بن مسکین کے نام میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو مسکین کہتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ فروہ بن مسیکہ وہی ہیں جن کا تذکرہ اوپر ہو چکا حدیث بھی وہی ہے جو ابن مندہ نے ان کے تذکرہ میں ذکر

کی ہے۔ اور ابن مندہ نے یہ بھی کہا ہے کہ بعض لوگ انہیں کو فروہ بن مسیکہ بھی کہتے ہیں باقی طبرانی کا فروہ بن مسکین لکھنا یہ غلطی ہے۔

۴۲۲۰۔ حضرت فروہؓ بن نعمان

حضرت فروہؓ بن نعمان بن حارث بن نعمان انصاری خزرجی۔ بنی مالک بن نجار سے ہیں۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور احد میں اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۲۱۔ حضرت فروہؓ

حضرت فروہؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا صحابی ہیں۔ ان کی حدیث معاویہ بن صالح نے ابو عمرو سے انہوں نے بشیر سے روایت کی ہے۔ بخاری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۴۲۲۲۔ حضرت فضالہؓ انصاری

حضرت فضالہؓ انصاری ثم الظفری۔ ادریس بن محمد بن انس بن فضالہ کے دادا ہیں۔ ادریس نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے نبیؐ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۲۳۔ حضرت فضالہؓ بن حارثہ

حضرت فضالہؓ بن حارثہ۔ اسماء بن حارثہ کے بھائی ہیں۔ ان کی حدیث عبدالرحمٰن بن حرملہ نے روایت کی ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۲۴۔ حضرت فضالہؓ بن دینار خزاعی

حضرت فضالہؓ بن دینار خزاعی۔ نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ بخاری نے ان کو ذکر کیا ہے۔ یہ جعفر مستغفری کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۲۵۔ حضرت فضالہؓ مولیٰ رسول اللہؐ

حضرت فضالہؓ۔ رسول اللہؐ کے غلام تھے۔ اہل یمن سے ہیں۔ اس کو جعفر نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ایک مقام پر یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ شام میں فروکش تھے۔ ابوبکر بن جریر نے ان کو رسول اللہؐ کے غلاموں میں ذکر کیا ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی وفات شام میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ میں ان کا حال اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا۔

۴۲۲۶۔ حضرت فضالہؓ بن عبید انصاری

حضرت فضالہؓ بن عبید بن ناقد بن قیس بن صہیب بن اصرم بن جحجبی بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس

انصاری اوسی عمری۔ کنیت ان کی ابو محمد ہے ان کا سب سے پہلا غزوہ احد ہے اور اس کے بعد تمام مشاہد میں شریک رہے۔ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ بعد اس کے یہ شام چلے گئے اور فتح مصر میں شریک تھے شام ہی میں رہتے تھے۔ حضرت معاویہ جب صفین جانے لگے تو ان کو دمشق کا قاضی بنا گئے تھے اور ان سے کہہ گئے تھے کہ اس سے مقصود تمہیں فائدہ پہنچانا نہیں ہے بلکہ میں تمہارے ذریعہ سے دوزخ سے بچنا چاہتا ہوں۔ پھر ان کو حضرت معاویہ نے سردار لشکر بنا کر روم بھیجا چنانچہ یہ دریا میں لڑے اور کچھ لوگوں کو بھی قید کیا ان سے حنش صنعانی اور عمرو بن مالک جنبی اور عبدالرحمٰن بن جبیر اور ابن محیریز وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن فقیہ وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے ابو شجاع یعنی سعید بن یزید سے انہوں نے خالد بن ابی عمران سے انہوں نے حنش صنعانی سے انہوں نے فضالہ بن عبید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے غزوہ خیبر میں ایک ہار بارہ اشرفی کو مول لیا اس میں کچھ سونا تھا اور کچھ جواہر میں نے سونا علیحدہ کیا تو اس میں بارہ اشرفی سے زیادہ مال نکلا میں نے نبیؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے حکم دیا کہ جب تک سونا علیحدہ نہ کر لیا جائے ایسی چیزیں نہ بیچی جائیں۔ فضالہ نے ۵۳ھ میں بعہد خلافت حضرت معاویہ وفات پائی اور بقول بعض ۶۹ھ میں ان کا جنازہ حضرت معاویہ نے خود اٹھایا اور اپنے بیٹے عبداللہ سے کہا کہ اے بیٹے آؤ تم بھی اٹھاؤ اب ان کے بعد کسی ایسے شخص کا جنازہ تم نہ اٹھاؤ گے۔ ان کی وفات دمشق میں ہوئی تھی اور وہیں ان کی اولاد تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۲۷۔ حضرت فضالہؓ لیثی

حضرت فضالہؓ لیثی۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو فضالہ بن عبداللہ کہتے ہیں اور بعض فضالہ بن وہب بن بحرہ بن بجیرہ بن مالک بن عامر۔ بنی لیث بن بکر بن عبد مناۃ سے ہیں لیثی ہیں اور بعض لوگ ان کو فضالہ بن عمیر بن ملوح لیثی کہتے ہیں۔ فتح مکہ کے دن بتوں کے توڑنے کے متعلق یہ اشعار انہیں کے ہیں۔

لو ما رایت محمد و جنوده — بالفتح یوم تکسر الاصنام

لرایت نور اللہ اصبح بینا — والشرک یغشی وجهه الاظلام

اگر تم محمد کو اور ان کے لشکر کو دیکھتے فتح مکہ کے دن جب انہوں نے بتوں کو توڑا تو تم دیکھتے نور خدا کو آشکارا اور شرک کو تاریکیوں میں چھپا ہوا۔

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ اشعار کسی اور کے ہیں۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ فضالہ لیثی زہرانی کے لقب سے مشہور ہیں ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے ہمیں یحییٰ بن ابی الرجاء نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن خالد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے ابو حرب بن ابی الاسود سے انہوں نے عبداللہ بن فضالہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے رسول اللہؐ نے کچھ باتیں تعلیم کی تھیں جن میں ایک بات یہ تھی کہ پانچوں وقت کی نماز کی پابندی کرو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ مجھے ان اوقات میں بہت کام رہتے ہیں لہٰذا آپ مجھے کوئی ایسی جامع بات بتا دیجئے کہ میں کر لیا کروں اور وہ

میرے لئے کافی ہوجایا کرے حضرت نے فرمایا عصرین [1] کی پابندی رکھو میں نے پوچھا کہ عصرین کیا ہے فرمایا کہ نماز فجر اور نماز عصر یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے ان کا نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو زہرانی کہتے ہیں یہ غلط ہے زہرانی تابعی ہیں۔ فضالہ لیثی کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان کی حدیث نبیؐ سے مروی ہے کہ آپ نے ان سے فرمایا تھا کہ فجر اور عصر کی نماز کا التزام رکھو۔ ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا گیا ہے جنھوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ جس کو ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کیا ہے۔

۴۲۲۸۔ حضرت فضالہؓ بن ہلال مزنی

حضرت فضالہؓ بن ہلال مزنی۔ ان کا ان صحابہ میں ذکر کیا گیا ہے جنھوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ اس کو علی بن عمر نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۴۲۲۹۔ حضرت فضالہؓ بن ہندا سلمی

حضرت فضالہؓ بن ہند اسلمی۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ان کی حدیث عبداللہ بن عامر اسلمی نے فضالہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے اسماء بن حارثہ کو ان کی قوم قبیلہ اسلم کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ جاؤ اور ان لوگوں کو یوم عاشورا کے روزے کا حکم دو ابونعیم نے کہا ہے کہ اس روایت میں عبداللہ بن عامر نے غلطی کی ہے صحیح وہی ہے جو حاتم بن اسمٰعیل اور وہب نے عبدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے یحییٰ بن ہند بن حارثہ سے روایت کی ہے یہ ہند اسماء بن حارثہ کے بھائی ہیں۔ یحییٰ بن ہند نے اسماء سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۳۰۔ حضرت فضلؓ بن ظالم

حضرت فضلؓ بن ظالم بن خزیمہ۔ ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ نبیؐ کی خدمت میں گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے لکھا ہے۔

۴۲۳۱۔ حضرت فضلؓ بن عباس قریشی

حضرت فضلؓ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی۔ رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی تھے۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابومحمد ہے۔ ان کی والدہ ام الفضل لبابہ بنت حارث بن حزن ہلالیہ میمونہ بنت حارث زوجہ نبیؐ کی بہن تھیں حضرت عباس کے بیٹوں میں سب سے بڑے یہی تھے حضرت عباس کی کنیت انہیں کے نام پر تھی نبیؐ کے ہمراہ فتح مکہ اور حنین میں شریک تھے اور جب لوگوں کو ہزیمت ہوئی تو یہ ثابت قدم رہے اور آپ کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک تھے اور اس دن آپ ہی کے ہمراہ اونٹ پر سوار تھے۔ نہایت حسین آدمی تھے۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمٰعیل اور ابراہیم

---

[1] اس حدیث کا یہ مطلب نہ سمجھنا چاہئے کہ اور نمازیں ان سے معاف کر دی گئی تھیں کیونکہ نماز معاف نہیں ہوتی بلکہ مطلب یہ ہے کہ اور نمازوں میں وقت مستحب کی رعایت نہ ہوسکے تو خیر مگر ان نمازوں میں ضرور اس کی رعایت ہونی چاہئے۔

غیر ہمانے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے اپنے بھائی فضل بن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول اللہؐ نے مزدلفہ سے منیٰ تک اپنے ساتھ سوار کر لیا تھا ہم برابر تلبیہ کرتے رہے یہاں تک کہ رمی جمرہ کی۔ یہ فضل بن عباس نبیؐ کے غسل میں شریک تھے حضرت علی کو پانی یہی دیتے تھے۔ واقعہ مرج الصفر میں شہید ہوئے اور بقول بعض واقعہ اجنادین میں یہ دونوں واقعہ ۱۳ ہجری کے ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ واقعہ یرموک میں جو ۱۵ ہجری کا واقعہ ہے شہید ہوئے کوئی اولاد سوا ام کلثوم کے نہیں چھوڑی ام کلثوم سے حضرت حسن بن علی نے نکاح کیا اور چند روز کے بعد طلاق دی ان کے بعد ابوموسیٰ اشعری کے نکاح میں آئیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۳۲۔ حضرت فضلؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت فضلؓ بن عبدالرحمٰن ہاشمی۔ سری بن یحییٰ نے حرملہ بن اسیر سے جو ان کے چچازاد بھائی تھے انہوں نے فضل بن عبدالرحمٰن ہاشمی سے روایت کی ہے کہ نبیؐ لڑائی میں رجز پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں سرداروں کا بیٹا ہوں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ حافظ ابومسعود نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس میں شبہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ بنی ہاشم نبیؐ کے زمانہ تک عبدالرحمٰن اور فضل نام کا کوئی شخص سوا فضل بن عباس کے نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۴۲۳۳۔ حضرت فضلؓ بن یحییٰ ازدی

حضرت فضلؓ بن یحییٰ بن قیوم ازدی۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے شام کے رہنے والے ہیں فلسطین میں رہتے تھے۔ انکی حدیث عبدالجبار بن یحییٰ بن فضل نے روایت کی ہے موسیٰ بن سہل نے کہا ہے کہ یہ فضل ازدی ہیں کنیت ان کی ابویحییٰ تھی قیوم کے بیٹے ہیں انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قیوم سے روایت کی ہے یہ وہی شخص ہیں جو ابوراشد کے ہمراہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ یہ غلطی ہے کیونکہ فضل اپنے والد سے وہ اپنے دادا قیوم سے روایت کرتے ہیں جن کا نام نبیؐ نے عبدالقیوم رکھا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۳۴۔ حضرت فضیلؓ بن عائذ

حضرت فضیلؓ بن عائذ۔ ان کی کنیت ابوالحماس تھی۔ ان کا تذکرہ ان کے بیٹے حماس کے نام میں گذر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۳۵۔ حضرت فضیلؓ بن نعمان انصاری

حضرت فضیلؓ بن نعمان انصاری۔ خیبر میں شہید ہوئے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو خاندان بنی سلمہ سے خیبر میں شہید ہوئے لکھا ہے کہ بشر بن براء بن معرور اور فضیل بن نعمان شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ اس طرح لکھا ہے فضیل بن نعمان

انصاری سلمی خیبر میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابن اسحاق نے لکھا ہے۔محمد بن سعد نے کہا ہے کہ غزوہ خیبر کے شہداء میں اگرچہ نام تو ملتا ہے مگر ان کا نسب نہیں ملتا اور کہا ہے کہ میرا یہ خیال ہے کہ یہ وہم ہے ہوسکتا ہے کہ تذکرہ کرنے والوں مراد طفیل بن نعمان بن خنساء بن سنان ہو۔واللہ اعلم۔ بہر حال ابن اسحاق سے نقل کر کے ان کا ذکر کرنا درست ہے کیونکہ ابن اسحاق نے کتاب المغازی میں ان کو ذکر کیا ہے اور ان سے یونس اور ابن سلمہ وغیرہما نے روایت کی ہے۔واللہ اعلم

۴۲۳۶۔حضرت فلتان بن عاصم جرمی

حضرت فلتان بن عاصم جرمی۔بعض لوگ ان کو منقری کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔خلیفہ نے کہا ہے کہ جن لوگوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے ان میں فلتان بن عاصم جرمی بھی ہیں یہ جرم بن ریان بن ثعلبہ بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ سے ہیں۔یہ کلیب بن شہاب جرمی کے ماموں ہیں اور عاصم ابن کلیب کے والد ہیں۔ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے انہوں نے فلتان بن عاصم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نبیؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ایک شخص کو مسجد میں چلتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اس کو پکارا کہ اے فلاں اس نے عرض کیا کہ لبیک یارسول اللہ پس اس سے نبیؐ نے فرمایا کہ کیا تو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کہ کیا تو توراۃ پڑھتا ہے اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا انجیل اس نے کہا انجیل بھی پھر آپ نے اسے قسم دے کر پوچھا کہ کیا تو میرا تذکرہ توراۃ وانجیل میں دیکھتا ہے اس نے کہا دیکھئے میں بیان کرتا ہوں کہ بے شک ہمیں توراۃ میں ایک شخص کی صفت ملتی ہے جو بالکل آپ کے مثل ہے مگر ہم سمجھتے تھے کہ وہ نبی ہم میں سے ہوں گے لیکن جب آپ ظاہر ہوئے تو ہم نے توراۃ والی صفت سے آپ کو ملا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ آپ نہیں آپ نے پوچھا کیوں اس نے کہا اس نبی کی صفت میں لکھا کہ اس کی امت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے اور آپ کے پیرو بہت کم ہیں اس وقت رسول اللہؐ نے تکبیر پڑھی اور فرمایا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ بیشک وہ نبی میں ہی ہوں بیشک میری امت ستر ہزار اور ستر ہزار اور ستر ہزار سے زیادہ ہوگی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۳۷۔حضرت فنج بن دحرج

حضرت فنج بن دحرج اور بعض لوگ ابن برزج کہتے ہیں۔فارسی و دیناری ہیں۔بعض لوگوں نے ان کا نام فتح بیان کیا ہے تاء کے ساتھ اور بعض نے کہا ہے کہ باء اور حاء مہملہ کے ساتھ ہے۔مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ان کی حدیث یعلی بن امیہ سے مروی ہے وہ ایک غیر معلوم الاسم صحابی سے روایت کرتے ہیں وہ حدیث درخت نصب کرنے کے ثواب میں ہے۔ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن قیس صنعانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن وہب نے اپنے والد سے انہوں نے فنج سے روایت کر کے بیان کیا کہ میں مقام دینبار میں کچھ کام کیا کرتا تھا اور علاج معالجہ کرتا تھا۔یعلی بن امیہ اہل یمن پر حاکم ہو کر آئے اور ان کے ساتھ کچھ اور اصحاب نبیؐ بھی تھے ان میں ایک شخص

میرے پاس آئے جن کی آستین میں کچھ اخروٹ تھے کہ جو شخص درخت لگائے اور اس کی خدمت کرے یہاں تک کہ وہ پھلنے لگے تو اس کا پھل جس کسی کو بھی مل جائے گا اس کا ثواب اسی شخص کو ملے گا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۳۸۔ حضرت فو یکؓ

حضرت فو یکؓ۔ رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے ان کی آنکھیں بالکل سفید ہو گئی تھیں کہ کچھ دکھائی نہ دیتا تھا رسول اللہؐ نے اس کا سبب پوچھا انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ میں سانپ کے انڈوں پر گر پڑا اس کا کچھ اثر آنکھ پر پہنچ گیا اسی وقت سے میری بینائی جاتی رہی پس رسول اللہؐ نے ان کی آنکھوں پر کچھ پڑھ کر پھونک دیا تو انکی آنکھوں میں پوری روشنی آ گئی یہاں تک کہ اسی برس کی عمر میں یہ سوئی میں دھاگہ ڈال لیتے تھے مگر آنکھوں کا رنگ ویسا ہی سفید تھا۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے محمد بن بشر سے انہوں نے عبد العزیز بن عمر سے انہوں نے قبیلہ سلامان بن سعد کے ایک شخص سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے اپنے ماموں حبیب بن فو یک سے روایت کی ہے کہ ان کے والد فو یک نے ان سے بیان کیا ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے ان کا نام فدیک بن عمرو سلامانی لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا نام دال کے ساتھ لکھا ہے اور طبرانی نے رائے مہملہ کے ساتھ اور بغوی اور ابوالفتح ازدی اور جعفر نے واو کے ساتھ لکھا ہے اور امام اسمٰعیل بن محمد بن فضل اصفہانی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

۴۲۳۹۔ حضرت فہمؓ بن عمرو

حضرت فہمؓ بن عمرو بن قیس عیلان۔ کنیت ان کی ابو ثور فہمی ہے۔ ابو بکر بن علی نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ ابو بکر بن ابی عاصم نے احاد میں لکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قول غلط ہے کیونکہ فہم بن عمرو بن قیس عیلان کا زمانہ اسلام سے بہت پہلے ہوا ہے قبیلہ فہم کے لوگ اسی شخص کی طرف منسوب ہیں اسی قبیلہ کا ایک شخص تابط شرا کے لقب سے مشہور ہے جس کا نام ثابت بن جابر بن سفیان بن عدی بن کعب بن حرب بن تیم بن سعد بن فہم بن عمرو بن قیس عیلان ہے یہ شخص بھی اسلام سے پہلے کا ہے حالانکہ اس کے اور فہم کے درمیان میں سات پشتیں ہیں پس یہ فہم کیونکر صحابی ہو سکتے ہیں۔ ہاں تابط شرا کا ذکر البتہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۲۴۰۔ حضرت فیروزؓ دیلمی

حضرت فیروزؓ دیلمی۔ کنیت ان کی ابو عبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبدالرحمٰن ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ نجاشی کے بھانجے تھے اسود عنسی جو یمن میں دعویٰ نبوت کرتا تھا اس کو انہیں نے قتل کیا تھا ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو حمیری کہتے ہیں بوجہ اس کے کہ وہ حمیر میں رہتے تھے اہل فارس میں سے تھے مقام صنعا کے رہنے والے نبیؐ کے حضور میں آئے تھے۔ ان کی حدیث پینے کی چیزوں کے متعلق صحیح ہے جب انہوں نے اسود عنسی کے قتل کا ارادہ کیا تو یہ اور داذویہ اور قیس بن مکشوح اس بات پر متفق ہوئے چنانچہ فیروز اس کے پاس گئے اور انہوں نے اس کو قتل کر دیا فیروز نے اسود کو نبیؐ کی وفات سے پہلے قتل کیا تھا مگر اس وقت آپ مرض وفات میں مبتلا تھے حضرت کو اس کے قتل کی خبر بذریعہ وحی کے معلوم ہو چکی تھی چنانچہ آپ نے لوگوں سے

بیان کیا تھا فرمایا تھا اسود کو ایک نیک بندے فیروز دیلمی نے قتل کر دیا۔ ضمرہ بن ربیعہ نے یحییٰ بن عمرو شیبانی سے انہوں نے عبداللہ دیلمی سے انہوں نے اپنے والد فیروز سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں اسود کا سر لے کر گیا تھا۔ یہ روایت صرف ضمرہ کی ہے درحقیقت اسود کا سر نبیؐ کے حضور میں نہیں گیا۔ اسود کے قتل کا قصہ تاریخ کامل میں ہم نے بالتفصیل بیان کیا ہے۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہقل بن زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن دیلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے فیروز دیلمی نے بیان کیا کہ وہ نبیؐ کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ مجھے بھی جانتے ہیں اور میرے قبیلہ کو بھی جانتے ہیں بتایئے ہمارا رفیق کون ہے آپ نے فرمایا اللہ اور اس کا رسول انہوں نے عرض کیا تو بس ہمارے لئے کافی ہے۔ نیز ہم سے بہت سے راویوں نے اپنی سند ابوعیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے ابووہب جیشانی سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے ابن فیروز دیلمی کو اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں اب مسلمان ہو گیا ہوں اور میرے نکاح میں دو حقیقی بہنیں ہیں نبیؐ نے فرمایا ان دونوں میں سے ایک کو رکھ لو۔ فیروز کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۴۱۔ حضرت فیروزؓ ہمدانی

حضرت فیروزؓ ہمدانی، وادعی۔ عمرو بن عبداللہ وادعی کے غلام تھے۔ جاہلیت اور سلام دونوں کا زمانہ پایا تھا۔ زکریا بن ابی زائدہ بن میمون بن فیروز ہمدانی کوفی کے دادا ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

حرف القاف۔ باب القاف والالف

۴۲۴۲۔ حضرت قاربؓ بن اسود

حضرت قاربؓ بن اسود بن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی عروہ بن مسعود کے بھتیجے ہیں۔ ابوعمر نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے قارب بن عبداللہ بن اسود بن مسعود اور ابن مندہ نے ان کو صرف قارب تمیمی لکھا ہے اور ان سب نے ان سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ رحم کرے (احرام سے باہر ہوتے وقت) سر منڈوانے والوں پر۔ حمیدی نے ابن عیینہ سے انہوں نے ابراہیم بن میسرہ سے انہوں نے وہب بن عبداللہ بن قارب یا مارب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے یہ حدیث روایت کی ہے حمیدی کے علاوہ اور لوگ ان کا نام بغیر شک کے قارب کہتے ہیں اور یہی صحیح ہے قارب قبیلہ ثقیف کے سرداروں میں سے تھے مشہور و معروف شخص ہیں جب احلاف نبیؐ سے لڑے تو ان کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا احلاف قبیلہ ثقیف کی ایک شاخ ہے قبیلہ ثقیف کی دو شاخیں ہو گئی ہیں بنی مالک اور احلاف ہم کتاب لباب فی تہذیب الانساب میں یہ سب حالات بہ تفصیل لکھ چکے ہیں۔ اس واقعہ کے بعد پھر یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے

تھے ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ابوملیح بن عروہ اور قارب بن اسود دونوں نبیؐ کے پاس آئے تھے قبیلہ ثقیف کا وفد آنے سے پہلے جب کہ انہوں نے عروہ کو قتل کیا تھا یہ دونوں قبیلہ ثقیف سے قطع تعلق کر کے اس ارادہ سے آئے تھے کہ اب کبھی کسی بات پر ان سے متفق نہ ہوں گے چنانچہ یہ دونوں اسلام لائے ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم جس کو چاہو اپنا دوست بنا لو ان دونوں نے کہا کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کو اپنا دوست بناتے ہیں۔ پھر جب قبیلہ ثقیف کے لوگ اسلام لائے اور رسول اللہؐ نے ابوسفیان کو اور مغیرہ کو بت خانہ کے منہدم کرنے کے لئے بھیجا تو ابوالملیح بن عروہ بن مسعود نے رسول اللہؐ سے درخواست کی کہ میرے والد عروہ پر کچھ قرض ہے اس کو ادا کر دیجئے حضرت نے فرمایا اچھا قارب بن اسود نے کہا اسود پر بھی کچھ قرض ہے اس کو بھی ادا کر دیجئے عروہ اور اسود دونوں حقیقی بھائی تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اسود تو بحالت شرک مرا ہے قارب نے کہا یہ تو سچ ہے مگر اس کا احسان تو ایک مسلمان پر ہوگا کیونکہ اس قرض کا مطالبہ تو مجھ ہی سے کیا جاتا ہے لہٰذا رسول اللہؐ نے ابوسفیان کو حکم دیا کہ ان دونوں کا قرض اسی بت خانہ کے مال سے ادا کر دینا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ قارب بن اسود بن مسعود ثقفی اور حافظ ابوعبداللہ نے قارب کو تمیمی قرار دیا ہے۔ جبکہ یہ ثقفی مشہور ہیں اور ابوعبداللہ کے سوا کسی نے ان کو تمیمی نہیں کہا۔ اگر یہ قارب وہی ہیں تو پھر یہ ابوعبداللہ کی غلطی ہے ورنہ یہ کوئی اور قارب ہونگے۔ اور بخاری نے کہا ہے کہ قارب بن اسود ثعلبہ بن یربوع کے غلام ہیں۔ اور بعض نے ان کو مارب بھی کہا ہے۔ اور عبدان نے کہا ہے کہ اوطاس کے دن قبیلہ احلاف کا جھنڈا انہی کے پاس تھا۔ جب مشرکین کو شکست ہوئی تو جھنڈے ایک درخت کے پاس چھوڑ کر یہ اور اس کے قبیلے کے لوگ بھاگ گئے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا استدراک بلاوجہ ہے کیونکہ ابوموسیٰ ابن مندہ کی غلطیوں پر گرفت نہیں کرتے بلکہ وہ استدراک صرف وہاں کرتے ہیں جہاں ابن مندہ سے کوئی تذکرہ رہ جائے۔ اور اس میں ابن مندہ کا صرف وہم ہے کہ انہوں نے تمیمی کہا ہے جو کہ یہ ایک مشہور شخص ہیں اور نسب بھی مشہور ہے اور حدیث بھی ایک ہے اور سند بھی ایک ہے تو یہ بات یقینی ہے کہ ابن مندہ سے غلطی ہوئی ہے کہ انہوں نے تیمی اور ثقفی کو مشتبہ کر دیا ہے۔

۴۲۴۳۔ حضرت قاسمؓ انصاری

حضرت قاسمؓ انصاری۔ ان کا ذکر جابر کی حدیث میں ہے اعمش نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم میں سے ایک شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہوا اس نے اپنے لڑکے کا نام ابوالقاسم رکھا انصار نے کہا ہم کبھی اس کو ابوالقاسم کہہ کر نہ پکاریں گے چنانچہ سب لوگ رسول اللہؐ کے پاس گئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا میرا نام رکھ لو مگر میری کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ہی قاسم ہوں تم لوگوں کے درمیان میں تقسیم کرتا ہوں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۴۴۔ حضرت قاسمؓ مولیٰ ابی بکر الصدیق

حضرت قاسمؓ۔ ابوبکر صدیق کے غلام تھے صحابی ہیں روایت حدیث کرتے ہیں بغوی اور یحییٰ بن یونس اور جعفر مستغفری نے ایسا

ہی لکھا ہے مگر مشہور نام ان کا ابوالقاسم ہے یہ ابوموسیٰ کا قول ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ مطرف بن طریف سے انہوں نے ابوالجہم غلام براء سے انہوں نے قاسم غلام ابوبکر صدیقؓ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اس بودار ترکاری لہسن کو کھائے، وہ ہماری مسجد کے قریب (یہ ممانعت بطور کراہت کے ہے۔) نہ آئے تاوقتیکہ اس کی بو دفع نہ ہو جائے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۴۵۔ حضرت قاسمؓ بن ربیع

حضرت قاسمؓ بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبدشمس۔ کنیت ان کی ابوالعاص تھی رسول اللہؐ کے داماد یعنی حضرت زینب کے شوہر تھے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ لقیط کہتے ہیں بعض قاسم۔ زبیر بن بکار نے محمد بن ضحاک سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ابوالعاص بن ربیع کا نام قاسم تھا۔ زبیر نے کہا ہے کہ یہی نام ان کا صحیح ہے۔ ۱۲ ہجری میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۴۶۔ حضرت قاسمؓ (فرزند رسول اللہؐ)

حضرت قاسمؓ (فرزند رسول اللہؐ) معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کی کئی لڑکیاں حضرت خدیجہ کے بطن سے پیدا ہوئیں حضرت قاسم بھی انہیں کے بطن سے تھے۔ بعض علماء کا بیان ہے کہ حضرت خدیجہ کے بطن سے ایک صاحبزادے پیدا ہوئے تھے جن کا نام طاہر تھا اور حضرت ابن عباس نے بیان کیا ہے کہ حضرت خدیجہ کے بطن سے دو صاحبزادے پیدا ہوئے تھے قاسم اور عبداللہ۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ متقدمین میں سے میں کسی کو نہیں جانتا کہ جس نے قاسم بن رسول اللہؐ کو صحابہ میں ذکر کیا ہو کیونکہ قاسم آپ کے پہلوٹھی کے بیٹے تھے انہیں کے نام پر آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی اور آپ کی اولاد میں سب سے پہلے مکہ میں انہیں کی وفات ہوئی تھی۔ مجاہد نے بیان کیا ہے کہ قاسم سات دن ہو کر انتقال کر گئے تھے اور زہری نے کہا ہے کہ دو برس کے تھے اور قتادہ نے کہا ہے کہ ایسی عمر تھی کہ اپنے پیروں چلتے تھے۔ قاسم کا تذکرہ رسول اللہؐ کی اولاد میں بے شک کیا جاتا ہے مگر صحابہ میں نہیں کیا جاتا اور اس میں کسی کا خلاف نہیں کہ آپ کی اولاد نرینہ سب آپ کے سامنے ہی وفات پا چکی تھیں اور اکثر لوگوں کا قول یہ ہے کہ قاسم کی وفات دعوت اسلام سے پہلے ہو چکی تھی۔ یونس بن بکیر نے ابوعبداللہ جعفی سے انہوں نے جابر سے انہوں نے محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے قاسم فرزند رسول اللہؐ کی عمر ایسی تھی کہ وہ گھوڑے پر اور اونٹ پر سوار ہو لیتے تھے جب ان کی وفات ہوئی تو عمرو بن عاص نے کہا کہ محمد ابتر ہو گئے۔ (یعنی ان کی نسل منقطع ہو گئی) اس پر اللہ نے یہ سورت نازل فرمائی انا اعطیناک الکوثر یعنی اے محمد اس مصیبت کے بدلے میں ہم نے تمہیں حوض کوثر عطا کیا ہے پس تم اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قاسم کی وفات بعثت اور نزول وحی کے بعد ہوئی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۴۷۔ حضرت قاسمؓ (ابوعبدالرحمٰن)

حضرت قاسمؓ۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن تھی۔ معاویہ کے غلام تھے۔ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے داؤد بن حصین

نے عبدالرحمٰن بن ثابت سے انہوں نے قاسم غلام معاویہ سے روایت کی ہے انہوں نے غزوۂ احد میں ایک کافر پر حملہ کیا اور کہا کہ لے میں غلام فارسی ہوں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تونے اپنے آپ کو انصاری کیوں نہ کہا حالانکہ تم انصار سے ہو کیونکہ ہر قوم کا غلام اسی قوم میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے یہ قاسم حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے غلام نہیں ہیں بلکہ یہ معاویہ بن مالک ہے جو انصار کی ایک شاخ ہے اور سیاق حدیث بھی اسی پر دلالت کرتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۲۴۸۔ حضرت قاسمؓ بن مخرمہ قریشی

حضرت قاسمؓ بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف، قریشی مطلبی۔ قیس بن مخرمہ کے بھائی ہیں انہیں اور ان کے بھائی صلت کو رسول اللہؐ نے خیبر کے مال غنیمت میں سے سو وسق غلے کے دیئے تھے ان دونوں کی والدہ معمر بن امیہ بن عامر کی بیٹی جو بنی بیاضہ تھیں اور ان دونوں کے بھائی قیس کی والدہ ام ولد تھیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں قاسم اور صلت کی روایت کوئی نہیں جانتا۔

۴۲۴۹۔ حضرت قاطعؓ بن سارق

حضرت قاطعؓ بن سارق۔ کنیت ان کی ابوصفرہ تھی۔ رسول اللہؐ نے ان کی کنیت ابوصفرہ رکھی تھی۔ ان کی حدیث محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید بن مہلب بن ابی صفرہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میرے والد نے اپنے اباواجداد سے روایت کی ہے کہ ابو صفرہ نبیؐ کی خدمت میں آئے اور وہ اس وقت سبز رنگ کا لباس پہنے ہوئے تھے جو دو گز ان کے پیچھے لٹک رہا تھا ان کا قد دراز اور حسن و جمال نہایت فائق اور زبان نہایت فصیح تھی جب نبیؐ نے ان کو دیکھا تو آپ ان کے جمال سے خوش ہوئے اور ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے کہا قاطع بن سارق بن ظالم بن عمرو بن شہاب بن مرہ بن ہلقام بن جلندی بن مستکبر بن جلندی۔ جلندی وہی شخص ہیں جس کی بابت اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر کے قصہ میں بیان کیا ہے کہ وہ کشتیاں چھین لیا کرتا تھا میرے خاندان میں سلطنت کئی پشت سے آرہی ہے حضرت نے فرمایا تھا تمہارا نام ابوصفرہ رکھتا ہوں اور سارق و ظالم ناموں سے درگزر کر وانہوں نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اس کے بندے اور اس کے رسول برحق ہیں۔ میرے اٹھارہ بیٹے ہیں اور آخر میں مجھے خدا نے ایک بیٹی دی ہے جس کا نام صفرہ رکھا ہے۔ ہشام بن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام ظالم بن سراق بن صبیح بن کندی بن عمرو بن عدی بن وائل بن حارث بن عتیک بن اسد بن عمران بن عمرو مزیقیا بن عامر ماء السما ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب القاف والباء

۴۲۵۰۔ حضرت قباثؓ بن اشیم

حضرت قباثؓ بن اشیم بن عامر بن ملوح بن یعمر شداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی لیثی۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے کہ کنانی ہیں اور بعض لوگ ان کو لیثی اور بعض تمیمی کہتے ہیں۔ دمشق میں

رہتے تھے بدر میں مشرکوں کے ساتھ آئے تھے اس کے بعد اسلام لائے اور ان کا اسلام اچھا ہوا بہت معمر آدمی تھے عبدشمس کا زمانہ انہوں نے پایا تھا اور واقعہ فیل میں سن تمیز کو پہنچ چکے تھے اس ہاتھی کی لید بھی انہوں نے دیکھی تھی سبز رنگ کی تھی جنگ یرموک میں شریک تھے اور اس دن ایک حصہ لشکر کے یہ سردار تھے۔ ان سے عبدالملک بن مروان نے پوچھا کہ تم بڑے تھے یا رسول اللہؐ انہوں نے (کیا عمدہ ادب کیا) جواب دیا تھا کہ رسول اللہؐ مجھ سے بڑے تھے مگر میں عمر میں آپ سے زیادہ تھا۔ اصبغ بن عبدالعزیٰ نے انس سے انہوں نے ان کے دادا اسلیمان ابن ابی سلیمان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے قباث بن اشیم لیثی کے اسلام کا واقعہ اس طرح ہے کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ ان کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب (ﷺ) لوگوں کو ایک نئے دین کی طرف بلا رہے ہیں پس قباث حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے جب یہ آپ کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ اے قباث بیٹھو تمہیں نے کہا ہے کہ اگر قریش کی عورتیں چاہیں تو محمد اور ان کے اصحاب کو رد کر دیں قباث نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ نہ میری زبان سے یہ کلمہ نکلا نہ میرے ہونٹوں نے اس کے ساتھ حرکت کی نہ میرے کانوں نے اس کو سنا یہ بات صرف میرے دل میں آئی تھی میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو کچھ آپ بیان فرماتے ہیں سب حق ہے۔ ان سے عامر بن زیاد لیثی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث نماز جماعت کی فضیلت میں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے جو کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو کنانی کہتے ہیں اور بعض لوگ لیثی کہتے ہیں ان دونوں قولوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ لیث قبیلہ کنانہ کی ایک شاخ ہے۔ ابن درید نے کہا ہے کہ میں نے اہل عرب کو قباث کا لفظ بولتے ہوئے سنا مگر اس کا اشتقاق مجھے معلوم نہیں ابوحاتم سے بھی میں نے پوچھا مگر ان کو بھی معلوم نہ تھا۔ ان کے نام میں قاف ضمہ ہے اور باء موحدہ اور آخر پر ثاء مثلثہ ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے مگر قاف کو فتحہ صحیح ہے۔

۴۲۵۱۔ حضرت قبیصہؓ بن اسود طائی

حضرت قبیصہؓ بن اسود بن عامر بن جوین بن عبد بن رضا بن قمران بن ثعلبہ بن حبان بن ثعلبہ۔ ثعلبہ کا نام جرم بن عمرو بن غوث ہے۔ قبیلہ طے سے ہیں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۲۵۲۔ حضرت قبیصہؓ بجلی

حضرت قبیصہؓ بجلی۔ انہوں نے نبیؐ سے نماز کسوف کی بابت روایت کی ہے ہشام دستوائی نے قتادہ سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے قبیصہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کے زمانہ میں ایک مرتبہ آفتاب میں گرہن پڑا تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہ نشانیاں خدا کی طرف سے خوف دلانے کے لئے ہیں جب تم ایسا دیکھو تو جو نماز عنقریب پڑھ چکے ہو ویسی ہی نماز پڑھو۔ اس حدیث کو ہشام نے اسی طرح روایت کیا ہے اور انیس نے اور عباد بن منصور نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ہلال بن عامر سے انہوں نے قبیصہ بن مخارق سے روایت کیا ہے اور ہند بن عمرو نے اس حدیث کو قبیصہ ہلالی سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ ہشام کی حدیث غلط ہے اور ابونعیم نے کہا

ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے مگر میرے نزدیک ان کا نام قبیصہ بن مخارق ہلالی ہے۔

۴۲۵۳۔ حضرت قبیصہؓ بن براء

حضرت قبیصہؓ بن براء۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے مگر ثابت نہیں ہے۔ مجاہد بن جبر نے قبیصہ بن براء سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب فلاں سرزمین میں خسف ہوگا تو کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو سیاہ خضاب لگائیں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر نہ فرمائے گا مجاہد نے کہا ہے کہ میں نے اس سرزمین کو دیکھا ہے وہاں خسف ہوا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر اس حدیث میں نبیؐ کا ذکر نہیں ہے۔

۴۲۵۴۔ حضرت قبیصہؓ بن برمہ

حضرت قبیصہؓ بن برمہ بن معاویہ بن سفیان بن منقذ بن وہب بن عمیر بن نصر بن قعین اسدی۔ ان کا نسب ابونعیم نے لکھا ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ان کے بعض لڑکوں نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ ابوحاتم نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے۔ ان سے ان کے بیٹے یزید بن قبیصہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک عورت آپ کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ یارسول اللہ آپ میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے میرا کوئی لڑکا زندہ نہیں رہتا آپ نے پوچھا کہ تمہارے کتنے لڑکے مر چکے ہیں۔ اس نے کہا تین آپ نے فرمایا کہ تو نے آگ کی حفاظت کے لئے مضبوط گھر ابنالیا۔ اس حدیث کو نصیر بن عمیر بن یزید بن قبیصہ بن برمہ اسدی نے اپنے والد عمیر سے انہوں نے اپنے والد یزید سے انہوں نے ان کے دادا قبیصہ سے روایت کی ہے۔ نیز قبیصہ نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں اہل خیر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل خیر ہوں گے بیان کیا گیا ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے کیونکہ یہ ابن مسعود اور مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۵۵۔ حضرت قبیصہؓ بن جابر

حضرت قبیصہؓ بن جابر۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا ان کا شمار تابعین میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۵۶۔ حضرت قبیصہؓ بن دمون

حضرت قبیصہؓ بن دمون بن عبید بن مالک بن ہقل بن سنی بن نعمان بن ذی الم بن صدف صدفی۔ انہوں نے اور ان کے بھائی ہمیل بن دمون نے نبیؐ سے بیعت کی تھی۔ ان دونوں کو رسول اللہؐ نے طائف میں ٹھہرا دیا تھا یہ لوگ قبیلہ ثقیف کے ہیں اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ ان کا نسب اس طرح ہے دمون بن عمرو بن معاویہ بن عیاض بن اسد بن مالک بن صبابہ بن مالک بن ماجد بن جذام بن صدف۔ واللہ اعلم۔

۴۲۵۷۔ حضرت قبیصہؓ بن ذؤیب

حضرت قبیصہؓ بن ذؤیب بن حلحلہ بن عمرو بن کلیب بن اصرم۔ ان کے والد کے نام میں ان کا نسب بیان ہو چکا ہے یہ

خزاعی کعبی ہیں۔ کنیت ان کی ابوسعید ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابواسحاق ہجرت کے پہلے سال میں پیدا ہوئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں فتح مکہ کے سال۔ انہوں نے نبیؐ سے چند مرسل حدیثیں روایت کی ہیں مگر ان کا سننا آپ سے صحیح نہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ نبیؐ کے پاس لائے گئے تھے اور آپ نے انہیں دعا دی تھی۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ اور ابوالدرداء اور زید بن ثابت وغیرہ صحابہ سے روایت کی ہے۔ ان سے زہری نے اور رجاء بن حیوۃ اور مکحول وغیرہم نے روایت کی ہے۔ اس امت کے علماء میں ان کا شمار کیا گیا ہے عبدالملک بن مروان کی انگشتری انہیں کے پاس رہتی تھیں۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء نے اپنی سند کے ساتھ مسلم بن حجاج سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حرملہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن وہب نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت ابوہریرہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہؐ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص پھوپھی بھتیجی یا خالہ بھانجی کے ساتھ یک دم نکاح کرے۔ ان کی وفات ۸۶ھ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۵۸۔ حضرت قبیصہؓ بن شبرمہ

حضرت قبیصہؓ بن شبرمہ۔ ابوبکر بن ابی علی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے نصیر بن عبید بن یزید بن قبیصہ بن شبرمہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے شبرمہ بن لیث بن حارثہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نبیؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ فرماتے تھے کہ جو لوگ دنیا میں اہل خیر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل خیر ہیں اور جو لوگ دنیا میں اہل شر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل شر ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے اس حدیث کو اسی حدیث کے ساتھ قبیصہ بن برمہ کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ جن کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے۔ اور ابن مندہ نے قبیصہ بن برمہ کا تذکرہ لکھا ہے مگر اس حدیث کا ذکر نہیں کیا۔ اور ابوموسیٰ کی یہ عادت رہی ہے کہ باپ یا دادا کے نام میں ذرا اختلاف دیکھا تو ان کو الگ تصور کر کے تذکرہ لکھ دیتے ہیں' اگر ہم ایسے تمام تذکرے لکھنے لگتے تو یہ کتاب بہت طویل ہو جاتی۔ شاید کہ بعض نسخوں میں باء سے پہلے شین کا اضافہ ہو گیا ہو۔ واللہ اعلم۔

۴۲۵۹۔ حضرت قبیصہؓ بن مخارق

حضرت قبیصہؓ بن مخارق بن عبداللہ بن شداد بن ربیعہ بن نہیک بن ہلال بن عامر بن صعصعہ عامری ہلالی۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے تھے کنیت ان کی ابوبشر تھی۔ ابوالعباس یعنی محمد بن یرید نے بیان کیا ہے کہ قبیصہ صحابی ہیں۔ ان سے ابوعثمان ہندی اور ابوقلابہ نے اور ان کے بیٹے قطن بن قبیصہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اپنی سند کے ساتھ مسلم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے اور قتیبہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے حماد بن زید نے ہارون بن رئاب سے انہوں نے کنانہ بن نعیم عدوی سے انہوں نے قبیصہ بن مخارق ہلالی سے روایت کر کے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے میرے اوپر کچھ قرض ہو گیا تھا تو میں نبیؐ کے حضور میں گیا اور آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا کہ تم یہاں رہو صدقہ کا مال آجائے تو ہم تم کو دلا دیں بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ اے قبیصہ سوال صرف تین آدمیوں

کے لئے حلال ہے ایک وہ کہ جس پر قرض ہو دوسرا وہ کہ جس کا مال تلف ہو گیا ہو تیسرا وہ کہ فاقہ میں مبتلا ہو حتی کہ اس کی قوم کے تین آدمی کہہ دیں کہ فلاں شخص فاقہ میں مبتلا ہے بس ان تین کے سوا اور کسی کے لئے سوال کرنا جائز نہیں ہے۔ ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وہیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ایوب نے ابوقلابہ سے انہوں نے قبیصہ ہلالی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبیؐ کے زمانہ میں ایک مرتبہ آفتاب میں گرہن پڑا تو آپ نہایت خوف زدہ ہو کر باہر نکلے آپ کا کپڑا زمین پر لوٹتا جاتا تھا میں اس وقت مدینہ میں آپ کے پاس ہی تھا پس آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور ان میں بہت طویل قیام کیا پھر جب نماز سے فراغت کی تو گرہن موقوف ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان نشانیوں کے ذریعہ سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب تم ان نشانیوں کو دیکھو تو جیسی فرض نماز عنقریب [1] پڑھ چکے ہو ویسی ہی نماز پڑھو۔ یہ حدیث ان لوگوں کی تائید کرتی ہے جو کہتے ہیں کہ قبیصہ کی نسبت قبیلہ بجیلہ کی طرف غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ وہ ہلالی ہیں اور مسلم کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبیصہ ہلالی مخارق کے بیٹے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۶۰۔ حضرت قبیصہؓ بن وقاص سلمی

حضرت قبیصہؓ بن وقاص سلمی۔ صحابی ہیں بصرہ میں رہتے تھے ابوالولید طیالسی نے ابوہاشم صاحب زعفران سے انہوں نے صالح بن عبید سے انہوں نے قبیصہ بن وقاص سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کچھ لوگ تم پر حاکم ہوں گے جو نماز کو اس کے وقت سے ہٹا دیا کریں گے تم نماز انہیں کے ساتھ پڑھنا تمہیں ثواب ملے گا اور ان پر گناہ ہوگا۔ ابوہاشم کا نام عمار بن عمارہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۶۱۔ حضرت قبیصہؓ وہب کے والد

حضرت قبیصہؓ۔ وہب کے والد ہیں۔ ان کا تذکرہ عسکری نے صحابہ میں لکھا ہے اور انہوں نے حیان بن مخارق سے انہوں نے وہب بن قبیصہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا چڑیوں کے ذریعہ سے فال لینا اور کہانت کرنا اور بت پرستی کرنا جاہلیت کا کام ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۶۲۔ حضرت قبیصہؓ

حضرت قبیصہؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے کچھ مسائل پوچھے تھے ان سے ابن عباس نے روایت کی ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہلالی ہیں۔ ہمیں ابوالبرکات یعنی حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم نے خبر

[1] مطلب یہ ہے کہ اگر فجر کی نماز کے بعد یہ واقعہ ہو تو دو رکعت پڑھو ظہر کے بعد ہو تو چار رکعت مغرب کے بعد ہو تو تین رکعت

دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہلال بن معلّی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہلال بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خلیل بن مرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضل نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبیؐ کے حضور میں آپ کے ماموں کے خاندان کے ایک شخص قبیصہ نامی آئے اور انہوں نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا مرحبا اور فرمایا کہ اے قبیصہ تم اب آئے جب تمہارا سن زیادہ ہو گیا ہڈیاں تمہاری کمزور ہو گئیں اور موت تمہارے قریب آ گئی انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! اب میں آپ کے حضور میں حاضر ہوا مگر حاضر ہونے کی قوت مجھ میں نہ تھی میرا سن بہت زیادہ ہو گیا ہے اور ہڈیاں میری پتلی ہو گئی ہیں موت کا وقت قریب ہے اور میں محتاج ہوں اور لوگوں کی نظر میں ذلیل ہوں آپ کے پاس آیا ہوں کہ آپ مجھے کچھ تعلیم فرمائیں جس سے اللہ دنیا و آخرت میں مجھے نفع دے اور بہت باتیں نہ بتایئے گا کیونکہ میں بوڑھا ہوں نسیان کا زیادہ غلبہ ہے رسول اللہؐ نے فرمایا اے قبیصہ کیا کہا پھر تو کہو چنانچہ انہوں نے پھر اپنی گفتگو کا اعادہ کیا حضرت نے فرمایا قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ یہاں تمہارے گرد جس قدر درخت اور پتھر ہیں سب تمہاری گفتگو سے رونے لگے بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ صبح کو نماز فجر کے بعد تم یہ دعا چار مرتبہ پڑھ لیا کرو سبحان اللہ العظیم وبحمدہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہیں چار چیزیں دنیا میں دے گا اور چار آخرت میں دنیا کی چار چیزیں یہ ہیں کہ تم جنون سے اور جذام سے اور برص سے اور فالج سے محفوظ رہو گے اور آخرت کے لئے یہ دعا پڑھ لیا کرو اللھم اھدنی من عندک وافض علی من فضلک وانشر علی من رحمتک وانزل علی من برکاتک اس حدیث کو نافع بن عبداللہ یعنی ابو ہرمز نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے قبیصہ بن مخارق رسول اللہؐ کے پاس آئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قبیصہ اور قبیصہ بن مخارق اور قبیصہ بجلی تینوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

باب القاف والتاء

۴۲۶۳۔ حضرت قتادہؓ اسدی

حضرت قتادہؓ اسدی۔ محمد بن اسحاق نے ابان بن صالح سے انہوں نے قتادہ اسدی سے جو بنی خزیمہ کے خاندان سے ہیں روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول میرے پاس ایک اونٹنی ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کو ہدیہ کر دوں حضرت نے فرمایا اس کو مطلق العنان نہ کرو۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۶۴۔ حضرت قتادہؓ بن اعود تمیمی

حضرت قتادہؓ بن اعور بن ساعدہ بن عون بن کعب بن عبد شمس بن سعد بن زید مناۃ تمیمی۔ جون بن قتادہ کے والد ہیں۔ بغوی نے ان کا تذکرہ وحدان میں کیا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن سعد نے بیان کیا ہے کہ یہ نبیؐ کی صحبت سے قبل وفد آنے کے مشرف ہو چکے تھے اور آپ نے ان کو تحریر موضع شبکہ کے لئے جو مقام دہناء میں ہے لکھ دی تھی اور انہوں نے کہا ہے کہ میں ان کی کوئی حدیث

نہیں جانتا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۶۵۔ حضرت قتادہؓ انصاری

حضرت قتادہؓ انصاری۔ عرفطہ کے بھائی ہیں ہم نے ان کا ذکر ان کے بھائی کے نام میں کیا ہے۔ اس کو ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۶۶۔ حضرت قتادہؓ بن اوفی

حضرت قتادہؓ بن اوفی اور بعض لوگ ان کو قتادہ بن ابی اوفی کہتے ہیں محمد بن سعد نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ قتادہ بیٹے ہیں اوفی بن موالہ بن عتبہ بن ملاوس بن قتادہ بن عبد شمس بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم کے تمیمی سعدی اور عبشمی ہیں۔ والد ہیں ایاس بن قتادہ کو یہ معلوم نہیں کہ قتادہ نے کوئی حدیث روایت کی ہے۔ ان کے بیٹے ایاس وہی ہیں جنہوں نے یزید بن معاویہ کے مرنے کے بعد بہت سی دیتیں اپنے ذمہ لے لی تھیں جب کہ قبیلہ تمیم اور ازد میں بمقام بصرہ لڑائی ہوئی اور قبیلہ تمیم نے مسعود بن عمر سردار ازد کو قتل کر دیا اس واقعہ میں انہوں نے دس دیتیں ادا کی تھیں۔ احنف بن قیس کے بھانجے ہیں یہ اشعار انہیں کے ہیں۔

فلو اسقیتھم عسلا مصفی ۔۔۔ بماء المزن اوماء الفرات

لقالوا انہ ملح اجاج ۔۔۔ ارادبہ لنا احدی الھنات

اگر میں ان لوگوں کو شہد آب باراں یا آب فرات میں گھول کر پلاؤں تب بھی وہ کہیں گے کہ اس نے ہمیں کھاری پانی پلایا اس سے ہمیں تکلیف پہنچانا مقصود تھا۔

ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۶۷۔ حضرت قتادہؓ بن عیاش

حضرت قتادہؓ بن عیاش۔ کنیت ان کی ابوہشام ہے۔ جرشی ہیں اور بعض لوگ رہادی کہتے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے ہشام نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے مجھے جب میری قوم پر سردار بنایا تو میں نے حضرت سے مصافحہ کر کے رخصت چاہی اس وقت حضرت نے فرمایا کہ اللہ تقویٰ کو تمہارا زادراہ بنائے اور تمہارے گناہ بخش دے اور جہاں تم رہو خیر کے ساتھ تم کو رکھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۶۸۔ حضرت قتادہؓ بن قیس صدفی

حضرت قتادہؓ بن قیس بن حبش صدفی۔ صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ مصر میں ان کی کچھ زمین لوگوں نے بیان کیا ہے۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۶۹۔ حضرت قتادہؓ لیثی

حضرت قتادہؓ لیثی۔ کنیت ان کی ابوعمیر ہے۔ اوزاعی نے عبداللہ بن عمیر لیثی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ فرض نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے تھے ابن شاہین نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عبید بن عمیر کے دادا قتادہ لیثی تھے جو نبیؐ کے صحابی تھے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عبید کے دادا عمیر بن قتادہ تھے اور یہ حدیث انہیں کی معلوم ہوتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۷۰۔ حضرت قتادہؓ بن ملحان

حضرت قتادہؓ بن ملحان قیسی۔ بنی قیس بن ثعلبہ سے ہیں۔ نبیؐ نے ان کے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرا تھا۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند ابن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ادریس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے انس بن سیرین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالملک بن قتادہ بن ملحان قیسی نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ ہر مہینہ کی تیرہ چودہ پندرہ کے روزے کا حکم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان روزوں میں سال بھر کے روزہ کا ثواب ملتا ہے۔ اس حدیث کو شعبہ نے انس بن سیرین سے انہوں نے عبدالملک بن منہال یا ملحان سے روایت کیا ہے مگر صحیح ملحان ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۷۱۔ حضرت قتادہؓ بن نعمان انصاری

حضرت قتادہؓ بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ظفری۔ کنیت ان کی ابوعمرو تھی اور بقول بعض ابوعمر بعض ابوعبداللہ کہتے ہیں۔ ابوسعید خدری کے اخیافی بھائی ہیں بیعت عقبہ میں اور غزوۂ بدر اور احد اور تمام مشاہد میں نبیؐ کے ساتھ شریک تھے غزوۂ بدر میں ان کی ایک آنکھ شہید ہوگئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں غزوۂ احد میں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ خندق میں ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ ان کی آنکھ احد میں شہید ہوئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھر درست کر دیا تھا اور وہ ان کی دوسری آنکھ سے بھی نہایت عمدہ ہوگئی تھی۔ ہمیں ابوالربیع یعنی سلیمان بن ابوالبرکات محمد بن محمد خمیس عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر یعنی احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبدالرحمٰن ارزقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن عمران نے عبدالرحمٰن بن حارث بن عبید سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد کی آنکھ احد میں شہید ہوگئی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن اس میں لگا دیا پس وہ آنکھ دوسری آنکھ سے بھی زیادہ عمدہ ہوگئی تھی۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن عبدالحمید حمانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن سلیمان غسیل نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قتادہ بن نعمان سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان کی آنکھ غزوۂ بدر میں زخمی ہوئی اور بہہ کر رخسار پر آ گئی لوگوں نے چاہا کہ اس کو کاٹ ڈالیں نبیؐ سے اس کو دریافت کیا آپ نے فرمایا نہیں اور ان کو اپنے پاس بلایا اور اپنی ہتھیلی سے ان

کے حدقہ چشم کو دبا دیا اس کے بعد یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ ان کی کون سی آنکھ زخمی ہوئی تھی۔ ہمیں ابوجعفر بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے قتادہ کی آنکھ احد کے دن شہید ہوئی تھی اور بہہ کر ان کے رخسار پر آ گئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھر حدقہ کے اندر رکھ دیا پس وہ آنکھ ان کی دوسری آنکھ سے بھی زیادہ عمدہ ہو گئی۔ اصمعی نے ابومعشر مدنی سے روایت کی ہے کہ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اہل مدینہ کے قرض کے متعلق عمر بن عبدالعزیز کے پاس قتادہ بن نعمان کی اولاد میں سے ایک شخص کو لے گئے عمر بن عبدالعزیز نے پوچھا کہ تم کس خاندان سے ہو اس شخص نے یہ اشعار پڑھے۔

انا ابن الذی سالت علی الخدعینه فردت بکف المصطفی احسن الرد

فعادت کما کانت لاول امرها فیاحسن ما عین ویا حسن مارد

میں اس کا بیٹا ہوں جس کی آنکھ رخسار پر بہہ کر آ گئی تھی پھر مصطفیٰ کے دست مبارک سے وہ اپنی اصلی حالت پر آ گئی جیسے پہلے تھی ویسی ہی ہو گئی کیا عمدہ وہ آنکھ تھی اور کیا عمدہ درست ہوئی تھی۔

عمر بن عبدالعزیز نے اس کے جواب میں یہ شعر پڑھا۔

تلک المکارم لا قعبان من لبن شیبا بماء فعادابعد ابوالا

اصلی بزرگیاں یہ ہیں یہ دودھ کے قدح نہیں ہیں جس میں پانی ملا کر پیشاب کے ہم رنگ کر دیا گیا ہو۔

یہ قتادہ بزرگان صحابہ میں سے تھے فتح مکہ کے دن بنی ظفر کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا ابوسلمہ نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ نبیؐ ایک شب کو نماز عشاء کے لئے تشریف لے گئے اس وقت تاریکی بہت تھی پانی برس رہا تھا اور بجلی کوندر ہی تھی رسول اللہؐ نے دیکھا کہ قتادہ بن نعمان موجود ہیں آپ نے پوچھا کہ قتادہ ہیں انہوں نے عرض کیا کہ ہاں یارسول اللہؐ میں نے خیال کیا کہ آج شب کو نماز میں حاضر ہونے والے بہت کم ہوں گے تو میں نے کہا کہ میں آج ضرور حاضر ہوں گا حضرت نے فرمایا جب تم جانے لگنا تو میرے پاس سے ہو کر جانا چنانچہ آپ نے مجھ کو ایک خمیدہ لکڑی دی اور فرمایا کہ یہ لکڑی تمہارے آگے پیچھے دس دس گز تک روشنی کر دے گی۔ یہ قتادہ عاصم بن عمرو بن قتادہ محدث علامہ نسب کے دادا ہیں۔ محمد بن اسحاق نے ان سے بہت روایتیں نقل کی ہیں۔ ابوقتادہ نے نبیؐ سے روایت کی ہے ان سے ابوسعید خدری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمعیل بن علی بن عبید اور ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن محمد ہروی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن جعفر نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے محمود بن لبید سے انہوں نے قتادہ بن نعمان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب اللہ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اس کو دنیا سے اس طرح بچاتا ہے جس طرح تم لوگ اپنے مریض کو پانی سے بچاتے ہو۔ قتادہ بن نعمان کی وفات ۲۳ ہجری میں بعمر ۶۵ سال ہوئی حضرت عمر بن خطاب نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور ابوسعید خدری اور محمد بن مسلمہ ان کی قبر میں اترے۔ ان کا تذکرتینوں نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کی دونوں آنکھیں زخمی ہو گئی تھیں اور بہہ کر رخساروں پر آ گئی تھیں رسول اللہؐ نے دونوں آنکھوں کو درست فرمایا مگر یہ صحیح نہیں ہے ان کی صرف ایک آنکھ زخمی ہوئی تھی جیسا کہ

ہم ذکر کر چکے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۲۷۲۔ حضرت قتادہؓ والد یزید

حضرت قتادہؓ۔ یزید کے والد ہیں۔ حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ابو بلال مزنی سے روایت کی ہے کہ یزید بن قتادہ نے بیان کیا کہ میرے والد رسول اللہؐ کے ہمراہ حنین میں شریک تھے جب ان کی وفات ہوئی تو میں ان کے ترکہ کا مالک ہوا ان کے ترکہ میں صرف ایک باغ تھا اس کے بعد میری بہن اسلام لائیں اور انہوں نے میراث میں مجھ سے جھگڑا کیا آخر حضرت عثمان کے سامنے مقدمہ پیش ہوا عبداللہ بن ارقم نے ان سے بیان کیا کہ حضرت عمر فیصلہ کر چکے کہ جو شخص اسلام لائے اور اس کی میراث تقسیم نہ ہوئی ہو تو اس کو بھی حصہ ملے گا چنانچہ میری بہن بھی اس باغ میں میری شریک ہو گئیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب القاف والثاء والدال

۴۲۷۳۔ حضرت قثمؓ بن عباس

حضرت قثمؓ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم قریشی ہاشمی۔ رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی تھے ان کی والدہ ام الفضل لبابہ بنت حارث بن حزن ہلالیہ تھیں۔ وہ پہلی خاتون ہیں جو حضرت خدیجہ کے بعد مکہ میں اسلام لائیں یہ کلبی کا قول ہے۔ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کہتے تھے کہ ایک روز میں اور عبید اللہ اور قثم فرزندان عباس باہم کھیل رہے تھے اس طرف سے رسول اللہؐ سواری پر گزرے آپ نے فرمایا اس بچہ کو میرے پاس لاؤ چنانچہ مجھ کو آپ نے اپنے آگے بٹھا لیا اور فرمایا کہ قثم کو لاؤ اور ان کو اپنے پیچھے بٹھا لیا حضرت عباس کو عبید اللہ سے زیادہ محبت تھی مگر ان کو حضرت نے نہیں بلایا۔ زہیر نے ابو اسحاق سے روایت کی ہے کہ کسی[1] نے قثم سے پوچھا کہ علی کیوں رسول اللہؐ کے وارث ہوئے اور تم لوگ کیوں وارث نہ ہوئے قثم نے کہا کہ وہ ہم سب سے پہلے اسلام لائے تھے اور رسول اللہ کی خدمت میں حاضر باش رہتے تھے لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سوال کرنے والے عبدالرحمٰن ابن خالد تھے انہوں نے قثم سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ رسول اللہؐ کے حضور میں جس قدر تقرب علی کو تھا عباس کو نہ تھا قثم نے وہ جواب دیا تھا جو اوپر مذکور ہوا۔

یہ قثم وہ شخص ہیں کہ سب سے آخر میں ان کو رسول اللہؐ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا آپؐ کی قبر اقدس میں جو لوگ اترے تھے ان میں یہ بھی تھے اور یہ سب کے بعد نکلے تھے اس کو علی اور ابن عباس نے بیان کیا ہے ہمیں ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے

---

[1] یہ روایت صحیح نہیں ہے اہل اسلام کے نزدیک کوئی خاص شخص انبیاء کا وارث نہیں ہوتا بلکہ ان کے علوم کے تمام امت بقدر اپنی استعداد کے وارث ہوتی ہے اور اگر وراثت سے وراثت مال دنیا مراد ہو تو وہ انبیاء کے لئے قطعاً مفقود ہے ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں تصحیف ہو گئی ہے اصل لفظ قرب تھا جس کو راوی نے وارث سمجھا جیسا کہ دوسری روایت سے واضح ہے کہ سوال تقرب سے تھا نہ وراثت سے واللہ اعلم۔

بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے ابن اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے میں حضرت عمر کے زمانہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ عمرہ کر رہا تھا جب حضرت علی اپنے عمرہ سے فارغ ہوئے تو کچھ لوگ عراق کے رہنے والے ان کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ اے ابوالحسن ہم آپ سے ایک بات پوچھنے آئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ آپ وہ بات ہم سے بیان کردیں حضرت علی نے کہا شاید تم سے مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا ہے کہ وہ رسول اللہ کی آخری زیارت میں سب سے سابق القدم ہیں ان لوگوں نے کہا ہم اسی کے متعلق آپ سے پوچھنے آئے ہیں حضرت علی نے کہا تو یہ فضیلت قثم بن عباس میں ہے۔ جب حضرت علی خلیفہ ہوئے تو انہوں نے قثم بن عباس کو مکہ کا عامل مقرر کیا یہ برابر اسی عہدہ پر رہے یہاں تک کہ حضرت علی شہید ہو گئے یہ خلیفہ کا قول ہے اور زبیر نے بیان کیا ہے کہ ان کو مدینہ کا عامل بنایا تھا پھر قثم حضرت معاویہ کے زمانہ میں سعید بن عثمان بن عفان کے ہمراہ سمرقند چلے گئے تھے اور وہیں شہید ہوئے۔ یہ قثم رسول اللہ کے ہم شکل تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن عاصم سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے عیینہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ابن عباس کو جب ان کے بھائی قثم کی وفات کی خبر سنائی گئی تو اس وقت وہ سفر میں تھے انہوں نے **انا للہ وانا الیہ راجعون** پڑھا اور راستے سے ہٹ کر دو رکعت نماز پڑھی اور ان میں بہت دیر تک قعود کیا پھر اپنی سوار پر یہ پڑھتے ہوئے سوار ہوگئے **واستعینوا بالصبرو والصلوہ وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین**۔ قثم نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۷۴۔ حضرت قدامہ بن حنظلہ

حضرت قدامہ بن حنظلہ ثقفی۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ ان سے غضیف بن حارث نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے کہ رسول اللہ کی عادت تھی کہ جب دن چڑھ جاتا اور سب لوگ آپ کے پاس سے اٹھ جاتے تو آپ مسجد تشریف لے جاتے اور دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھتے پھر آپ دیکھتے اگر کوئی آیا ہوتا تو پھر آپ مسجد سے لوٹ آتے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۷۵۔ حضرت قدامہ بن عبداللہ عامری

حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمار بن معاویہ۔ بنی نفیل بن عمرو بن کلاب سے ہیں عامری کلابی ہیں۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ تھی قدیم الاسلام ہیں مکہ میں رہتے تھے انہوں نے ہجرت نہیں کی حجۃ الوداع میں شریک تھے اور بعد میں بمقام بدو جو بلاد نجد سے ہے مقیم تھے۔ ہمیں کئی راویوں نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مروان بن معاویہ نے ایمن بن نابل سے انہوں نے قدامہ بن عبداللہ سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ کو اونٹنی پر رمی جمار کرتے ہوئے دیکھا نہ حضرت نے کسی کو مارا نہ جھڑکا نہ یہ کہا کہ ہٹ جاؤ عرز ب بن ابراہیم ثقفی نے حمید بن کلاب سے انہوں نے قدامہ کلابی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ کو شب عرفہ میں دیکھا آپ حبرہ (نامی مقام) کا بنا ہوا لباس پہنے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۷۶۔ حضرت قدامہؓ بن مالک

حضرت قدامہؓ بن مالک بن خارجہ بن عمرو بن مالک بن زید بن مرہ۔ سعد العشیرہ کے خاندان سے ہیں۔ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مصر میں جو صحابی تھے وہ مالک بن قدامہ بن مالک تھے۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۷۷۔ حضرت قدامہؓ مظعون

حضرت قدامہؓ بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی۔ کنیت ان کی ابوعمرو تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عمر۔ عثمان بن مظعون کے بھائی تھے اور حفصہ اور عبداللہ فرزندان حضرت عمر کے ماموں تھے اور صفیہ بنت خطاب ان کے نکاح میں تھیں۔ سابقین اسلام میں سے ہیں حبش کی طرف اپنے بھائیوں عثمان اور عبداللہ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ غزوۂ بدر میں اور احد میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے یہ عروہ اور ابن شہاب اور موسیٰ اور ابن اسحاق کا قول ہے۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ جب میرے ماموں عثمان بن مظعون کی وفات ہوئی تو انہوں نے اپنے بھائی قدامہ کو وصیت کی تھی اسی وصیت کے موافق قدامہ نے اپنے بھائی کی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کیا تھا مگر مغیرہ بن شعبہ اس لڑکی کی ماں کے پاس گئے اور انہوں نے مال کا لالچ دلا کر اپنی طرف راغب کرلیا اور لڑکی بھی راضی ہوگئی یہ خبر رسول اللہؐ کو ملی آپ نے قدامہ سے پوچھا قدامہ نے کہا کہ یارسول اللہؐ وہ میرے بھائی کی لڑکی ہے اور میں نے اس کے لئے اچھی جگہ تجویز کی ہے آپ نے فرمایا اس کو اس کی خواہش پر چھوڑ دو وہ خود اپنے نفس کا زیادہ اختیار رکھتی ہیں پھر آپ نے مجھ سے علیحدہ کر کے مغیرہ بن شعبہ کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا۔ حضرت عمر نے قدامہ بن مظعون کو بحرین کا حاکم مقرر کیا تھا وہاں سے جارود عبدی حضرت عمر کے پاس آئے اور کہا کہ یاامیر المومنین قدامہ نے شراب پی اور نشہ میں مست ہو گئے میں نے چونکہ دیکھا کہ ایک حد خدا کی حدود سے معطل ہوتی ہے لہٰذا میرے اوپر حق تھا کہ میں آپ کو اس کی اطلاع دوں حضرت عمر نے فرمایا کوئی گواہ بھی تمہارے ساتھ ہے جارود نے کہا ابو ہریرہ حضرت عمر نے ابو ہریرہ کو بلایا اور کہا کہ تم کیا گواہی دیتے ہو حضرت ابو ہریرہ نے کہا میں نے شراب پیتے نہیں دیکھا ہاں یہ دیکھا کہ نشہ کی حالت میں وہ قے کر رہے تھے حضرت عمر نے فرمایا تم نے صاف شہادت نہ دی پھر قدامہ کو لکھا کہ تم بحرین سے چلے آؤ چنانچہ وہ آئے جارود نے پھر حضرت عمر سے کہا کہ اس شخص پر حد جاری کرو حضرت عمر نے فرمایا کہ اب اپنی زبان بند کرو ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا جارود نے کہا کہ اے عمر خدا کی قسم یہ انصاف نہیں ہے کہ تمہارے چچا کا بیٹا شراب پیے اور سزا مجھ کو دو حضرت ابو ہریرہ نے کہا اگر آپ کو ہماری شہادت میں شک ہے تو ولید کی بیٹی سے آپ پوچھئے جو قدامہ کی بیوی ہے حضرت عمر نے اس کو بلوا بھیجا اور اس سے پوچھا اس نے اپنے شوہر کے خلاف گواہی دی حضرت عمر نے قدامہ سے کہا کہ اب میں تم پر حد جاری کروں گا قدامہ نے کہا بالفرض اگر میں پیتا بھی تو جیسا کہ یہ لوگ بیان کرتے ہیں تب بھی آپ لوگوں کو میرے اوپر حد جاری کرنے کا اختیار نہ تھا حضرت عمر نے پوچھا کیوں قدامہ نے کہا دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا و امنوا الصالحات حضرت عمر نے فرمایا تم اس آیت کا مطلب غلط سمجھے اگر تم تقویٰ کرتے تو اللہ کی حرام کی ہوئی چیز سے پرہیز

رکھتے بعد اس کے حضرت عمر نے اور لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم لوگ قدامہ پر حد جاری کرنے کی بابت کیا کہتے ہو لوگوں نے کہا ہماری رائے نہیں ہے کہ جب تک وہ مریض ہیں آپ ان کو سزا دیں حضرت عمر[1] نے فرمایا کہ میرے نزدیک ان کا دروں کے نیچے خدا سے ملنا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ ان کی حد میری گردن پر رہ جائے اچھا ایک پورا درہ میرے پاس لاؤ اس کے بعد حکم دیا کہ قدامہ پر حد جاری کرو اس واقعہ سے قدامہ کو حضرت عمر سے رنج ہو گیا اور انہوں نے ترک کلام کر دیا ایک مرتبہ سفر حج میں قدامہ بھی حضرت عمر کے ساتھ تھے مگر حضرت عمر سے بولتے نہ تھے جب حج سے لوٹے اور مقام سقیا میں حضرت عمر نے قیام کیا تو سونے کے بعد جس وقت بیدار ہوئے فرمایا کہ قدامہ کو جلد میرے پاس لاؤ خدا کی قسم ایک آنے والا خواب میں میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ قدامہ سے صلح کر لو وہ تمہارا بھائی ہے لہٰذا جلد ان کو میرے پاس لاؤ چنانچہ لوگ ان کے پاس گئے انہوں نے انکار کیا حضرت عمر نے حکم دیا کہ ان کو گھسیٹتے ہوئے لاؤ پھر حضرت عمر نے ان سے معافی مانگی۔ اس وقت سے دونوں میں صلح ہو گئی ابن جریج نے ایوب سختیانی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے اصحاب بدر میں سے کوئی شخص قدامہ بن مظعون کے سوا شراب پینے کے جرم میں ماخوذ نہیں ہوا۔ قدامہ کی وفات ۳۶ ہجری میں بعمر ۶۸ سال ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ کہ رسول اللہؐ نے نعمان کو بھی شراب پینے کے جرم میں سزا دی تھی اور وہ بھی اصحاب بدر میں سے ہیں لہٰذا ایوب کا قول بے دلیل ہے واللہ اعلم۔

۴۲۷۸۔ حضرت قدامہؓ بن ملحان

حضرت قدامہؓ بن ملحان جمحی۔ عبدالملک کے والد ہیں۔ ابو مسعود نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن رجاء سے انہوں نے عبدالملک بن قدامہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ فتح مکہ کے سال منبر پر رونق افروز ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا کہ اے لوگوں اللہ نے تم سے جاہلیت کی رسمیں اور نسبی تفاخر کی عادتیں دور کر دیں ہیں الخ۔ ہمیں یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عبدالرحمٰن یعنی احمد بن شعیب سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے انس بن سیرین نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالملک بن قدامہ بن ملحان نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ ہم کو شب ماہ کی تین راتوں یعنی تیرہویں چودھویں پندرہویں کے روزہ کا حکم دیا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ جمحی ہیں اور انہوں نے ابن مندہ پر استدراک کیا حالانکہ ابن مندہ نے قتادہ بن ملحان کے نام میں ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کو قیسی قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

---

[1] بعض تباہ کاروں نے حضرت فاروق اعظم پر یہ طعن بھی قائم کیا ہے کہ قدامہ پر حد جاری کرنے میں انہوں نے بہت حیل حجت کی بوجہ اس کے کہ وہ ان کے عزیز تھے مگر وہ آنکھیں کھول کر اس واقعہ کو دیکھیں۔ ثبوت سے پہلے بیشک انہوں نے حیل حجت کی تھی مگر ثبوت کے بعد تو انہوں نے یہ بھی انتظار نہ کیا کہ مرض سے وہ فراغت پالیں۔ فاروق اعظم اور اجرائے حدود الٰہی میں سستی معاذ اللہ معاذ اللہ۔

۴۲۷۹۔ حضرت قدامہؓ

حضرت قدامہؓ۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ تفرد کر کے بیان کیا ہے اور انہوں نے عرزب بن ابراہیم ثقفی سے انہوں نے حمید بن کلاب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا قدامہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا آپ حبرہ کا حلہ پہنے ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قدامہ بیٹے ہیں عبداللہ ثقفی کلابی کے اور ابن مندہ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اسی حدیث کو اس طرح روایت کیا ہے کہ حمید بن کلاب نے کہا مجھ سے میرے چچا قدامہ بن عبداللہ بن عمار نے بیان کیا۔ پس نہ معلوم کیا وجہ ہوئی کہ حافظ ابوموسیٰ کو باوجود علم اور ضبط اور اتقان کے یہ بات معلوم نہ ہوئی۔ ابن شاہین نے صرف اس قدر کیا ہے کہ ان کا نسب نہیں بیان کیا مگر یہ اور کوئی نہیں ہو سکتے واللہ اعلم۔

۴۲۸۰۔ حضرت قدد ؓ بن عمار سلمی

حضرت قددؓ بن عمار سلمی۔ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ علی بن محمد مدائنی سے انہوں نے ابو معشر سے انہوں نے یزید بن رومان سے اور مدائنی کے راویوں سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے پھر بنی سلیم رسول اللہؐ کی خدمت میں فتح مکہ کے سال آئے وہ سات سو آدمی تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں ایک ہزار۔ لوگوں نے کہا یہ سب لوگ مال غنیمت کے لئے آئے ہیں پھر رسول اللہؐ نے ان میں سے ایک لڑکے کو نہ دیکھا تو پوچھا کہ وہ زبان آور صادق الایمان خوشرو لڑکا کہاں ہے لوگوں نے کہا آپ قدد بن عمار کو پوچھتے ہیں اس کا انتقال ہو گیا رسول اللہؐ نے اس کے لئے دعائے مغفرت مانگی قدد اس سے پہلے نبیؐ کے حضور میں آ چکے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی اور آپ سے عہد کیا تھا کہ میں بنی سلیم کے ہزار آدمیوں کو لے کر آؤں گا چنانچہ اپنی قوم کے پاس جا کر انہوں نے حضرت کے حالات بیان کیے اور نو سو آدمی لے کر وہاں سے چلے اور ایک سو آدمی قبیلہ میں چھوڑ دیئے ان کو لے کر آ رہے تھے کہ اثنائے راہ موت آ گئی پس انہوں نے اپنے قبیلہ کے تین آدمیوں کو وصی بنایا تھا عباس بن مرداس کو اور ان کو تین سو آدمیوں پر سردار بنایا تھا اور اخنس میں یزید کو اور ان کو بھی تین سو آدمیوں پر سردار بنایا تھا اور حیان بن حکم کو اور ان کو بھی تین سو آدمیوں پر سردار بنایا تھا پس جب یہ سب لوگ حضرت کے پاس پہنچے تو آپ نے پوچھا کہ وہ لڑکا کہاں ہے ان کی تعریف کی پھر حضرت نے پوچھا کہ سو آدمی اور کہاں ہیں لوگوں نے کہا وہ قبیلہ میں رہ گئے ہیں حضرت نے حکم دیا کہ ان کو بھی بلا بھیجو چنانچہ وہ لوگ آئے اور ان پر مقنع بن مالک بن امیہ سردار تھے جن کی شان میں عباس بن مرداس نے یہ شعر کہا ہے۔

القائد المائة التی وفی بها   تسع المئین فتم الفا اقرعا

وہ سردار جو سو آدمیوں کو لئے آ رہا تھا نو سو کی تعداد سے پوری ہو کر ہزار ہو گئی۔

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۸۱۔ حضرت قدادؓ بن حدرجان

حضرت قدادؓ بن حدرجان بن مالک یمانی۔ ہم ان کا تذکرہ ان کے بھائی جزء بن حدرجان کے نام میں لکھ چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

باب القاف والراء

۴۲۸۲۔ حضرت قردہؓ بن نفاثہ سلولی

حضرت قردہؓ بن نفاثہ بن عمرو بن ثوابہ بن عبداللہ بن تمیمہ سلولی۔ مرہ بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کی اولاد کو سلولی کہتے ہیں۔ مرہ بھائی ہیں عامر بن صعصعہ کے مرہ کی اولاد ان کی ماں سلول بنت ذہل بن شیبان بن ثعلبہ کی طرف منسوب ہے یہ قردہ شاعر تھے اور ان کی بڑی عمر تھی بنی سلول کی ایک جماعت کے ساتھ نبیؐ کی خدمت میں آئے تھے اور اس سے پہلے یہ سب لوگ اسلام لا چکے تھے اس وقت انہوں نے یہ اشعار پڑھے۔

بان الشباب فلم احفل به بالا	واقبل الشيب والاسلام اقبالا
وقدار وی نديمی من مشعشعة	وقد اقلب اور اکاوا کفالا
فالحمدلله اذ لم ياتنی اجلی	حتی اکتسيت من الاسلام سربالا

جوانی رخصت ہوگئی مگر کچھ پرواہ نہیں ہوئی۔ بڑھاپا اور اسلام ساتھ ساتھ آئے۔ میرے ساتھ والے سب (قبر کے) سایہ میں سیراب ہوگئے اور ان کے سرین وشانے بھی گل گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ مجھ کو موت نہیں آئی یہاں تک کہ میں نے اسلام سے کچھ حاصل کرلیا۔

بعض لوگوں کا قول ہے کہ آخری شعر لبید کا ہے اسلام کے بعد اور کسی نے یہ شعر نہیں کہا یہ ابوعبیدہ کا بیان ہے نیز قردہ کے اشعار یہ بھی ہیں۔

اصبحت شيخا اری الشخصين اربعة	والشخص شخصين لما مسی الكبر
لا اسمع الصوت حتی استديرله	وحال بالسمع دونی المنظر العسر
وكنت امشی علی الساقين معتدلا	فصرت امشی علی ما تنبت الشجر
اذا اقوم عجنت الارض متكشا	علی البراجم حتی يذهب النفر

ترجمہ میں بوڑھا ہوگیا دو آدمی چار دکھائی دیتے ہیں اور ایک شخص دو معلوم ہوتے ہیں یہ سب بڑھاپے کی وجہ سے ہے۔ اب میں آواز نہیں سن سکتا یہاں تک کہ اس کی طرف میرے اور سماعت کے درمیان میں کوئی سخت چیز حائل ہوجاتی۔ میں اپنے پیروں کے بل سیدھا چلتا تھا اب تو درخت کی طرح جھک کر چلتا ہوں۔ جب میں کھڑا ہوں تو زمین کو گوندھ ڈالتا ہوں اپنے پیروں سے یہاں تک کہ تازگی جاتی رہتی ہے۔

ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوالفتح ازدی اور ابن شاہین نے بھی ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے حالانکہ یہ غلط ہے صحیح نام ان کا فروہ ہے جو پہلے گزر چکا۔

۴۲۸۳۔ حضرت قرطؓ بن جریر ازدی

حضرت قرطؓ بن جریر ازدی۔ جریر بن عبدالحمید ازدی کے دادا ہیں۔ محمد بن قدامہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن عبدالحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد عبداللہ بن قرط سے انہوں نے ان کے دادا قرط بن جریر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ میری امت کو صبح کے وقت میں برکت دے نیز اسی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو اللہ کا شکر نہیں کرتا وہ بندوں کا شکریہ بھی نہیں ادا کرتا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۸۴۔ حضرت قرطؓ بن ربیعہ

حضرت قرطؓ بن ربیعہ۔ قاضی ابواحمد بن عسال نے ان کا ذکر کیا ہے۔ قدامہ بن عائذ بن قرط نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قرط بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کا ذکر کیا تو میں نے کہا کہ آپ کا حلیہ شریف مجھ سے بیان کیجئے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے دندان مبارک روشن تھے۔ حضرت نے ان کو حضر موت میں کچھ زمین دی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۸۵۔ حضرت قرظہؓ بن کعب

حضرت قرظہؓ بن کعب بن ثعلبہ بن عمرو بن کعب بن اطنابہ، انصاری خزرجی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ (ان کا نسب اس طرح ہے) قرظہ بن کعب بن عمرو بن عامر بن زید مناۃ بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج۔ کلبی نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ ان کی والدہ جندیہ بنت ثابت بن سنان تھیں اور ان کے اخیافی بھائی عبداللہ بن ایاس تھے۔ یہ قرظہ غزوہ احد میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔ یہ انصار کے ان دس آدمیوں میں سے تھے جن کو حضرت عمر نے عمار بن یاسر کے ہمراہ کوفہ بھیجا تھا۔ بہت بزرگ آدمی تھے انہوں نے ۲۳ ہجری میں بعہد خلافت حضرت عمر رے کو فتح کیا تھا اور حضرت علی نے ان کو کوفہ کا حاکم بنایا جب کہ وہ جنگ جمل کے لئے جانے لگے اور جب صفین کے لئے جانے لگے تو ان کو اپنے ہمراہ لے لیا تھا اور ابومسعود بدری کو کوفہ کا حاکم بنایا۔ زکریا بن ابی زائدہ نے ابواسحاق سے انہوں نے عامر بن سعد سے روایت کر کے کہا میں ابومسعود بدری اور قرظہ بن کعب اور ثابت بن یزید کی خدمت میں گیا یہ سب حضرات کسی کے نکاح میں آئے ہوئے تھے اور وہاں کچھ لڑکیاں گا رہی تھیں میں نے کہا آپ لوگ اصحاب نبی ہو کر سنتے ہیں ان لوگوں نے کہا نکاح میں گانے کی اور میت پر بغیر بیان کے رونے کی اجازت دی گئی ہے۔ قرظہ حضرت علی کے ساتھ ان کی لڑائیوں میں شریک رہے اور ان کی خلافت میں اپنے گھر میں بمقام کوفہ وفات پائی حضرت علی نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ کے شروع زمانہ خلافت میں جب کہ مغیرہ بن شعبہ کوفہ کے حاکم تھے ان کی وفات ہوئی مگر پہلا صحیح ہے۔ یہ پہلے شخص ہیں جن پر اہل کوفہ روئے یہ علی بن ربیعہ کا بیان ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۸۶۔ حضرت قرہؓ بن ایاس

حضرت قرہؓ بن ایاس بن ہلال بن ریاب بن عبید بن ساریہ بن ذبیان بن ثعلبہ بن سلیم بن اوس بن عمرو مزنی۔ یہ دادا ہیں ایاس بن معاویہ بن قرہ کے جو بصرہ کے قاضی تھے اور بڑے ذہین مشہور تھے۔ یہ قرہ بصرہ میں رہتے تھے شعبہ نے ابوایاس یعنی معاویہ بن قرہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد رسول اللہؐ کے حضور میں آئے اس وقت وہ کم سن بچہ تھے تو حضرت نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے استغفار کیا شعبہ کہتے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ وہ صحابی تھے انہوں نے کہا نہیں وہ رسول اللہؐ کے عہد میں بچے تھے ہم سے ابراہیم وغیرہ نے اپنی اسناد محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر بیان کر کے کہا کہ ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوداؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے جس وقت اہل شام میں خرابی آجائے اس وقت تم میں خیریت رہے گی میری امت میں ہمیشہ ایک گروہ فتح یاب رہے گا جو شخص ان کی مخالفت کرے گا ان کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکے گا قیامت تک یہی کیفیت رہے گی۔ ہمیں ابوالفضل یعنی عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قرہ بن خالد نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے مہر نبوت دکھا دیجئے آپ نے فرمایا اپنا ہاتھ ڈالو چنانچہ میں نے اپنا ہاتھ آپ کے گریبان میں ڈالا اور مہر نبوت پر ہاتھ پھیرا اور اس کو دیکھا تو وہ آپ کے شانہ پر مثل بیضہ کے تھی میرا ہاتھ آپ کے گریبان کے اندر تھا اور آپ میرے لئے دعا مانگ رہے تھے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان قرہ کو ازارقہ نے قتل کیا تھا واقعہ اس کا اس طرح ہے کہ عبدالرحمٰن بن عبیس بن کریز قریشی عبشمی حضرت معاویہ کے زمانہ میں قریب بیس ہزار فوج لے کر ازارقہ کی لڑائی کے لئے نکلے ان کے ساتھ ان کے بھائی مسلم بن عبیس بھی تھے اور یہ دونوں عبداللہ بن عامر بن کریز کے چچازاد بھائی تھے اسی لشکر میں قرہ بن ایاس مزنی اور ان کے بیٹے معاویہ بھی تھے قرہ اس لڑائی میں شہید ہوئے اور معاویہ نے اپنے والد کے قاتل کو قتل کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۸۷۔ حضرت قرہؓ بن حصین

حضرت قرہؓ بن حصین بن فضالہ بن حارث بن زہیر بن جذیمہ بن رواحہ بن ربیعہ بن مازن بن حارث بن قطیعہ بن عبس بن بغیض عبسی۔ یہ قبیلہ عبس کے ان نو آدمیوں میں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور قیس بن زہیر عبسی جو جنگ داحس اور غبراء کے لڑنے والے تھے فضالہ کے چچا اور قرہ کے دادا تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۲۸۸۔ حضرت قرہؓ بن دعموص

حضرت قرہؓ بن دعموص بن ربیعہ بن عوف بن معاویہ بن قریع بن حارث بن نمیر نمیری۔ بنی نمیر بن عامر بن صعصعہ سے ہیں۔ بصری ہیں رسول اللہؐ کی خدمت میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ہمراہ جن میں قیس بن عاصم وغیرہ بھی تھے حاضر ہوئے تھے جریر

بن حازم کہتے تھے میں نے ایوب کی مجلس میں ایک اعرابی کو دیکھا کہ صوف کا لباس پہنے ہوئے تھا جب اس نے لوگوں کو حدیث بیان کرتے ہوئے دیکھا تو اس نے کہا کہ مجھ سے میرے آقا قرہ بن دعموص کہتے تھے کہ میں مدینہ گیا تو میں نے دیکھا کہ نبیؐ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے اصحاب آپ کے گرد ہیں میں نے بہت چاہا کہ آپ کے قریب بیٹھوں مگر آپ تک نہ پہنچ سکا پس میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ اس غلام نمیری کے لئے استغفار کیجئے آپ نے فرمایا اللہ تیرے گناہ بخش دے اور وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ضحاک بن قیس کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے ہمارے یہاں بھیجا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

قریع: قاف کے ضمہ اور راء کے فتحہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے۔

۴۲۸۹۔ حضرت قرہؓ بن عقبہ

حضرت قرہؓ بن عقبہ بن قرہ، انصاری اشہلی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے اور وہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ یہ احد میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۹۰۔ حضرت قرہؓ بن ہبیرۃ

حضرت قرہؓ بن ہبیرہ بن عامر بن سلمۃ الخیر بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ قشیری۔ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یہ وفد کے سرداروں میں سے تھے۔ عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے ابوسعید سے جو ساحل کے رہنے والے ایک شیخ تھے انہوں نے قرہ بن ہبیرہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کی خدمت میں گئے تھے اور انہوں نے عرض کیا تھا کہ زمانہ جاہلیت میں ہمارے کچھ مذکر خدا اور کچھ مونث خدا تھے الی آخر الحدیث۔ ہمیں ابوالقاسم بن علی بن عساکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابراہیم بن ہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن صالح اور یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے سعید بن نشیط سے روایت کر کے بیان کیا کہ قرہ بن ہبیرہ عامری رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے حجۃ الوداع میں رسول اللہؐ نے ان کو دیکھا یہ ایک پستہ قد اونٹنی پر سوار تھے آپ نے ان کو پکارا چنانچہ یہ آپ کے قریب گئے آپ نے پوچھا کہ تم جب میرے پاس آئے تھے تو تم نے مجھ سے کیا کہا تھا انہوں نے عرض کیا میں نے یہ کہا تھا کہ [1] اللہ کے سوا کچھ خدا ہمارے مذکر تھے کچھ مونث تھے ہم ان کو پکارا کرتے تھے مگر وہ جواب نہ دیتے تھے اور ہم ان سے سوال کرتے تھے مگر وہ سوال پورا نہ کرتے تھے پھر جب اللہ نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا تو ہم ان کو چھوڑ کر آپ کے پاس آئے اور آپ کی دعوت قبول کی یہ کہہ کر جب یہ چلے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس شخص کو عقل دی گئی ہے وہ کامیاب ہوگا پھر جب رسول اللہؐ نے عمرو بن عاص کو بحرین بھیجا تو یہ قرہ بھی ان کے ساتھ تھے اور ان کو رسول اللہؐ نے اپنے استعمال کئے ہوئے دو کپڑے عنایت کئے تھے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ قرہ صمتہ قشیری شاعر کے دادا تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] کفار عرب اللہ کو بھی مانتے تھے اور اس کے سوا اور بھی بہت سے خدا انہوں نے بنا رکھے تھے۔

۴۲۹۱۔حضرت قریطؓ بن ابی رمثہ

حضرت قریطؓ بن ابی رمثہ۔امرء القیس بن زید مناہ بن تمیم کے خاندان سے ہیں۔اپنے والد کے ہمراہ رسول اللہؐ کی خدمت میں ہجرت کر کے آئے تھے جب یہ لوگ آپ کے پاس پہنچے اور آپ نے ابورمثہ کو اور ان کے ہمراہ ان کے بیٹے قریط کو دیکھا تو حضرت نے پوچھا کہ کیا یہ تمہارا لڑکا ہے انہوں نے کہا ہاں آپ گواہ رہیں حضرت نے فرمایا آگاہ رہو نہ اس کے کسی قصور کا اثر تم تک پہنچ سکتا ہے نہ تمہارے کسی قصور کا اثر اس تک اس کے بعد آپ نے قریط کو بلایا اور ان کو اپنے زانو پر بٹھالیا اور ان کو برکت کی دعا دی اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔یہ قریط لاہز بن قریط کے والد ہیں ان سرداروں میں سے ایک شخص ہیں جو ابومسلم کے ساتھ تھے اور ابورمثہ کا اپنے بیٹے کے ساتھ آنا مشہور ہے مگر ہاں اکثر روایات میں ان کے بیٹے کا نام نہیں مذکور ہوا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب القاف والزاء والسین والشین

۴۲۹۲۔حضرت قزعہؓ بن کعب

حضرت قزعہؓ بن کعب۔عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے مگر اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا۔ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۴۲۹۳۔حضرت قسؓ بن ساعدہ

حضرت قسؓ بن ساعدہ،ایادی۔یہ ایک مشہور شخص ہیں۔عبدان نے اور ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کی حدیث بھی روایت کی ہے مگر ان کا دیکھنا نبیؐ کو اگر ثابت ہو جائے تو قبل از نبوت ہے۔واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۹۴۔حضرت قسامہؓ بن حنظلۃ

حضرت قسامہؓ بن حنظلہ طائی۔نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے طلحہ بن عبیداللہ کی حدیث میں ان کا تذکرہ ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۹۵۔حضرت قسامہؓ بن زہیر

حضرت قسامہؓ بن زہیر۔ابن شاہین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔یزید رقاشی نے موسیٰ بن سیار سے انہوں نے قسامہ بن زہیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مومن کے قاتل (کی مغفرت) سے انکار کرتا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ غالباً یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ قسامہ اکثر ابوموسیٰ (اشعری) وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔

۴۲۹۶۔حضرت قشیرؓ (ابواسرائیل)

حضرت قشیرؓ۔کنیت ان کی ابواسرائیل تھی۔یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے آفتاب میں کھڑے ہونے کی اور کلام کرنے [1] کی نذر کی تھی۔بغوی نے ان کا نام قشیر بیان کیا ہے اور انہوں نے اسی طرح کریب سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ابوسرائیل یعنی قشیر نے یہ نذر کی تھی۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔واللہ اعلم۔

باب القاف والصاد والضاد

۴۲۹۷۔حضرت قصیؓ بن ظالم

حضرت قصیؓ بن ظالم بن خزیمہ بن جریر بن عمرو بن جریر بن مخصب بن جریر بن لبید بن سنبس طائی سنبسی۔نبیؐ کے حضور میں آئے تھے۔یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۲۹۸۔حضرت قصیؓ بن عمرو

حضرت قصیؓ بن عمرو۔ان کا ذکر علاء بن حضرمی کی کتاب میں ہے اوپر ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔جعفر نے ان کا نام قصی بن ابی عمرو حمیری بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۹۹۔حضرت قضاعیؓ بن عامر دیلی

حضرت قضاعیؓ بن عامر دیلی۔جعفر نے کہا ہے کہ ان کا ذکر ایک حدیث میں ہے جو ان کے صحابی ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اوزاعی نے ابن سراقہ سے روایت کی ہے کہ خالد بن ولید نے اہل دمشق کو یہ تحریر لکھ دی تھی کہ میں نے ان لوگوں کی جان اور مال اور عبادت خانوں کو امان دیا اور اس تحریر کے آخر میں یہ عبارت تھی گواہ شد ابوعبیدہ بن جراح وشرحبیل بن حسنہ وقضاعی بن عامر یہ تحریر ۱۳ ہجری کی لکھی ہوئی تھی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس روایت میں کلام ہے کیونکہ تاریخ کا رواج حضرت ابوبکر کی خلافت میں اور حضرت عمر کی خلافت کے زمانہ میں نہ تھا بعد اس کے ہوا ہے واللہ اعلم۔

۴۳۰۰۔حضرت قضاعیؓ بن عمرو

حضرت قضاعیؓ بن عمرو۔رسول اللہؐ کی طرف سے بنی اسد پر حاکم تھے یہ سیف بن عمرو کا قول ہے ابن دباغ نے ان کا تذکرہ ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔واللہ اعلم۔

---

[1] یہ نذر زمانے جاہلیت کی ہے اسلام میں ایسی نذر جائز نہیں واللہ اعلم۔

باب القاف والطاء والعین

۴۳۰۱۔ حضرت قطبہؓ بن جزی

حضرت قطبہؓ بن جزی۔ اور بعض لوگ ابن جریر کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوالحوصلہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوالحویصلہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور بیعت کی تھی۔ ان سے مقاتل بن معدان نے روایت کی ہے صحابی ہیں۔ ان کی حدیث عمران بن جریر نے مقاتل بن معدان سے انہوں نے ان سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آپ سے اپنے لئے اور اپنی بیٹی حویصہ کے لئے مضبوط اسلام پر بیعت کرتا ہوں میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ ابوحاتم رازی نے کہا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مقام ایلہ کو فتح کیا ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ قطبہ بن قتادہ کے علاوہ ہیں باقی ان دونوں نے صرف قطبہ بن قتادہ کا تذکرہ لکھا ہے کہ بعض لوگ ان کو ابن حریز کہتے ہیں۔ ان دونوں کے ایک ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابوعمر نے قطبہ بن قتادہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ خالد نے ان کو بصرہ کا حاکم اپنی جگہ پر مقرر کیا تھا اور یہ کہ ان سے مقاتل بن معدان نے روایت کی ہے اور یہاں انہوں نے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلے ایلہ کو انہوں نے فتح کیا تھا اور یہ کہ ان سے مقاتل بن معدان نے روایت کی ہے۔ بخاری نے بھی ان کو قطبہ بن قتادہ لکھا ہے اور امیر ابونصر نے قطبہ بن جریر ابوالحوصلہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ابوالحویصہ کہتے ہیں صحابی ہیں نبیؐ سے روایت کرتے ہیں۔

۴۳۰۲۔ حضرت قطبہؓ بن عامر

حضرت قطبہؓ بن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی۔ کنیت ان کی ابوزید ہے۔ بیعت عقبہ اولی وثانیہ میں شریک تھے اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے بدر اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے فتح مکہ کے دن بنی سلمہ کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا۔ غزوۂ احد میں ان کے جسم پر نو زخم لگے تھے غزوۂ بدر میں انہوں نے ایک پتھر دونوں صفوں کے درمیان میں ڈال دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر یہ پتھر بھاگ جائے گا تو میں بھی بھاگ جاؤں گا ورنہ نہیں۔ ابوصالح نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ ایک دن بحالت احرام ایک باغ میں تشریف لے گئے قطبہ بن عامر انصاری نے جو خاندان بنی سلمہ میں سے تھے آپ کو دیکھ لیا تو وہ آپ کے پیچھے ہولئے آپ نے جوان کو دیکھا تو پوچھا کہ تم تو احرام باندھے ہوئے ہو تم یہاں کیسے آئے انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میں آپ کی روش اور دین اور طریقہ کو پسند کرتا ہوں اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی لیس البربان تاتوا البیوت من ظهورها قطبہ کی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۰۳۔ حضرت قطبہؓ بن عبد عمرو

حضرت قطبہؓ بن عبد عمرو بن مسعود بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار، انصاری خزرجی ثم من بنی دینار، غزوہ

بیر معونہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۰۴۔حضرت قطبہؓ بن قتادہ

حضرت قطبہؓ بن قتادہ سدوسی اور بعض لوگ ان کو قطبہ بن جریر سدوسی کہتے ہیں۔بنی ثعلبہ بن سدوس بن ذہل بن شیبان سے ہیں اور عمران بن جدیر نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے قطبہ بن قتادہ بن حریز۔یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے۔یہی ہیں جن کو خالد بن ولید نے ۱۲ ہجری میں بصرہ پر اپنی جگہ حاکم مقرر کیا تھا اور خود سواد کی طرف گئے تھے۔قطبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی۔ان سے مقاتل سدوسی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اپنا ہاتھ بڑھائیے میں آپ سے اپنی طرف سے اور اپنی بیٹی حوصلہ کی طرف سے بیعت کرتا ہوں۔یہ کہتے تھے کہ حضرت نے خالد بن ولید کو لشکر دے کر ہم لوگوں کی طرف بھیجا تھا ہم لوگوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں پس خالد نے ہمیں چھوڑ دیا۔یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مقام ایلہ کو فتح کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے مقام ایلہ کو فتح کیا وہ عتبہ بن غزوان تھے۔قطبہ سرزمین بصرہ میں برابر حاکم رہے یہاں تک کہ عتبہ بن غزوان وہاں پہنچے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۰۵۔حضرت قطبہؓ بن قتادہ عذری

حضرت قطبہؓ بن قتادہ عذری۔غزوۂ موتہ میں مسلمانوں کے لشکر کے داہنی جانب کے سردار تھے۔ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ قطبہ بن قتادہ عذری جو غزوۂ موتہ مسلمانوں کے میمنہ کے سردار تھے جب انہوں نے مالک بن رافلہ پر جو متعربہ کا سردار تھا حملہ کیا اور اس کو قتل کر دیا تو یہ اشعار کہے۔

طعنت ابن رافلہ الرائشی — برمح مضی فیہ ثم انحطم
ضربت علی جیدہ ضربۃ — فمال کما مال غصن السلم
وسقنا نساء بنی عمہ — غداۃ رقوقین سوق النعم

میں نے ابن رافلہ کو جو شاہان یمن کے خاندان سے تھا ایک نیزہ مارا وہ نیزہ اس کے جسم میں گھس کر ٹوٹ گیا۔میں نے اس کی گردن پر ایک ضرب دے ماری اور وہ اس طرح جھک گیا جیسے سلمہ کی شاخ جھک جاتی ہے اور ہم اس کے خاندان کی عورتوں کو اس کے دفن کے دوسرے ہی دن بکریوں کی طرح ہانک لائے۔

یہ قطبہ عذری ہیں اور جو ان سے پہلے ہیں وہ سدوسی ہیں اگر انہیں کو کسی نے عذری بھی لکھا ہو اور سدوسی بھی تو یہ دونوں ایک ہیں ورنہ دو واللہ اعلم۔

۴۳۰۶۔حضرت قطبہؓ بن مالک

حضرت قطبہؓ بن مالک، ثعلی۔اور بعض لوگ ثعلبی کہتے ہیں اور صحیح بھی ثعلبی ہیں۔قبیلہ بنی ثعلبہ بن سعد بن ذبیان سے ہیں اور بعض لوگ ان کو ذبیانی کہتے ہیں اہل کوفہ سے ہیں۔زیاد بن علاقہ کے چچا ہیں اور ابن عقدہ نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ قبیلہ بنی

ثعل سے ہیں مگر اور لوگ اس سے مخالفت کرتے ہیں۔ ہمیں ابراہیم وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے مسعر اور سفیان سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے انہوں نے اپنے چچا قطبہ بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو نماز فجر کی پہلی رکعت میں والنخل باسقات لها طلع نضيد پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۰۷۔ حضرت قطنؓ بن حارثہ

حضرت قطنؓ بن حارثہ، کلبی، علیمی۔ بنی علیم بن ہبل بن عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ سے ہیں۔ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے اپنے لئے اور اپنی قوم کے لئے دعا کی درخواست کی تھی تاکہ پانی برسے یہ ایک بہت بڑی حدیث ہے جس کے الفاظ بہت نادر ہیں اس کو ابن شہاب نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ ان کی ایک دوسری روایت بھی ہے جس کو ہشام بن کلبی نے اپنے والد سے وہ ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے قطن بن حارثہ کے ہاتھ ایک تحریر قبیلہ کلب اور ان کے حلفاء کو بھیجی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۰۸۔ حضرت قعقاعؓ بن ابی حدرد

حضرت قعقاعؓ بن ابی حدرد اسلمی۔ اور بعض لوگ ان کو قعقاع بن عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی کہتے ہیں۔ عبداللہ بن سعید بن ابی سعید مقبری نے اپنے والد سے انہوں نے قعقاع بن ابی حدرد اسلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جفاکشی اور محنت کی عادت ڈالو جوتی پہنو اور برہنہ پا بھی چلو ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ قعقاع اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں اور بعض لوگوں نے قعقاع کے صحابی ہونے کو ضعیف کہا ہے کیونکہ ان کی حدیث بسند عبداللہ بن سعید عن ابیہ مروی ہے اور یہ ضعیف ہے واللہ اعلم۔

۴۳۰۹۔ حضرت قعقاعؓ بن عمرو تمیمی

حضرت قعقاعؓ بن عمرو تمیمی۔ ان سے مروی ہے کہ یہ کہتے تھے نبیؐ کی وفات میں حاضر تھا۔ یہ سیف کا قول ہے۔ مقام قادسیہ وغیرہ میں اہل فارس کی لڑائی میں قعقاع سے بڑے بڑے کارنمایاں ہوئے بہت بڑے شجاع اور بڑے جفاکش تھے۔ حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل اور نیز ان کی دوسری لڑائیوں میں شریک رہے ان کو حضرت علی نے طلحہ وزبیر سے گفتگو کرنے کے لئے بھیجا تھا چنانچہ انہوں نے بہت عمدہ گفتگو کی چنانچہ قریب تھا کہ صلح ہو جائے اور وہ کوفہ میں رہتے تھے۔ یہی ہیں جن کی بابت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا تھا کہ قعقاع کی آواز لشکر میں ہزار مردوں سے بہتر ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۳۱۰۔ حضرت قعقاعؓ بن معبد تمیمی

حضرت قعقاعؓ بن معبد بن زرارہ بن عدس بن زید بن عبداللہ بن دارم تمیمی دارمی۔ قبیلہ تمیم کے سرداروں میں سے تھے۔ نبیؐ

کی خدمت میں تمیم کے وفد کے ساتھ یہ اور اقرع بن حابس وغیرہ حاضر ہوئے۔ حضرت ابوبکر نے (حضرت عمر سے) کہا کہ تم ہمیشہ میری مخالفت کیا کرتے ہو یہاں تک کہ دونوں میں کچھ گفتگو بلند آواز سے ہوئی اس پر یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی. ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۱۱۔ حضرت قعقاعؓ

حضرت قعقاعؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ جعفر نے ان کا تذکرہ اور لوگوں سے علیحدہ کر کے لکھا ہے ممکن ہے کہ یہ بھی انہیں میں سے ہوں اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ابن عیینہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے کثیر بن عباس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے حنین میں رسول اللہؐ نے قعقاعؓ کو خبر لانے کے لئے بھیجا تھا چنانچہ یہ گئے تو انہوں نے عوف بن مالک سردار قبیلہ ہوازن کو دیکھا کہ اس نے اپنے ساتھ والوں کو جمع کر کے لڑائی کے لئے مستعد کیا تھا یہ حدیث طویل ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب القاف والفاء واللام والمیم

۴۳۱۲۔ حضرت قفیرؓ

حضرت قفیرؓ۔ نبیؐ کے غلام تھے۔ ابوبکر بن عبیداللہ بن انس نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ کے ایک غلام تھے جن کا نام قفیر تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۱۳۔ حضرت قلیبؓ

حضرت قلیبؓ۔ محمد بن سعید عوفی نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کو قتل نہ کرو یہ ایک شخص تھے جن کا مرداس تھا یہ اپنی قوم سے جب کہ وہ اس لشکر سے شکست کھا کر بھاگے جس کو رسول اللہؐ نے بھیجا تھا جس پر قلیب سردار تھے علیحدہ ہو گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۱۴۔ حضرت قمذاؓ

حضرت قمذاؓ۔ ابوالفتح ازدی نے اسمائے مفردہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ صالح بن سماعہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے ذکر کیا گیا کہ ایک اعرابی سب چھوڑ کر اللہ کے ہو رہے تھے ذی علم اور معمر تھے ان کے متعلق ایک حدیث بھی بیان کی گئی ہے جس میں قمذا نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے پیاسے کو پانی پلانے کی بابت پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ تمہیں اس میں ثواب ملے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب القاف والنون والہاء

۴۳۱۵۔حضرت قنانؓ بن دارم

حضرت قنانؓ بن دارم بن افلت بن ناشب بن ہدم بن عوذ بن غالب بن قطیعہ بن عبس عبسی۔قبیلہ عبس کے ان نو آدمیوں میں سے ہیں جو رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔یہ کلبی اور دار قطنی اور امیر ابونصر کا بیان ہے۔

۴۳۱۶۔حضرت قنانؓ (ابوعبداللہ) اسلمی

حضرت قنانؓ۔کنیت ان کی ابوعبداللہ تھی۔اسلمی ہیں عبدان نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔عبیداللہ بن زحر نے یزید بن ابی منصور سے انہوں نے عبداللہ بن قنان اسلمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا مسلمان آدمی جب اپنی فراخی کی حالت میں صدقہ دیتا ہے تو اس کی خوشبو مثل مشک کی خوشبو کے تیز گھوڑے کی چال سے ایک دن کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۱۷۔حضرت قنفذؓ بن عمیر

حضرت قنفذؓ بن عمیر بن جدعان تیمی۔صحابی ہیں حضرت عمر نے ان کو مکہ کا حاکم مقرر کیا تھا بعد اس کے معزول کر دیا اور نافع بن عبدالحارث کو ان کی جگہ پر مقرر کیا۔سعید بن ابی ہند نے قنفذ تیمی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری قبر اور منبر کے درمیان میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو حارث بن محمد نے دو جگہ روایت کیا ہے ایک کی سند اس طرح بیان کی ہے کہ سعید سے مروی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے قنفذ تیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے زبیر کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور دوسری سند اس طرح بیان کی ہے کہ مجھ سے ابن قنفذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے ابن زبیر کو دیکھا اور انہوں نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۱۸۔حضرت قہیدؓ بن مطرف

حضرت قہیدؓ بن مطرف یا ابن ابی مطرف مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔یہ غفاری ہیں حجاز میں رہتے تھے مقام طلوح میں جو عرج اور سقیا کے درمیان میں ہے ان کی سکونت تھی۔ہمیں ابو یاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن مطلب مخزومی نے اپنے بھائی حکم بن مطلب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قہید سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ایک شخص نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص میرے اوپر ظلم کرے تو میں کیا کروں تو حضرت نے اسے حکم دیا کہ تین مرتبہ اس کو منع کرو انہوں نے کہا اگر وہ نہ مانے تو حضرت نے ان کو لڑنے کی اجازت دی انہوں نے پوچھا کہ اس لڑائی میں ہماری کیا حالت ہوگی حضرت نے فرمایا اگر وہ تمہیں قتل کر دے گا تو تم جنت میں جاؤ گے اور اگر تم اس کو قتل کر دو گے تو وہ دوزخ میں۔قہید نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی

ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب القاف والیاء

۴۳۱۹۔حضرت قیسؓ (ابوالافلح)

حضرت قیسؓ۔کنیت ان کی ابوالافلح تھی۔ بیٹے ہیں عصمہ بن مالک بن امہ بن ضبیعہ اوس کے خلفاء میں سے ہیں غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قیس دادا ہیں عاصم بن ثابت بن ابی الافلح کے ابوالافلح کا نام قیس بن عصمہ بن مالک بن امہ بن ضبیعہ بن زید بن مالک تھا۔ یہ صحابی نہیں ہیں نبیؐ سے پہلے گذر چکے تھے ان کے پوتے عاصم وہی شخص ہیں جن کی حفاظت بھڑوں [1] نے کی تھی قصہ ان کا مشہور ہے۔شاید ان کا نام اور ان کے والد کا نام رہ گیا ہے۔ابوموسیٰ نے اس قول کو کسی سے نقل نہیں کیا۔ابوموسیٰ نے جوان کو قبیلہ اوس کے حلفا میں لکھا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے ان کا نسب قبیلہ اوس میں مشہور ہے۔ بنی ضبیعہ بن زید ایک مشہور شاخ اوس کی ہے واللہ اعلم۔

۴۳۲۰۔حضرت قیسؓ انصاری

حضرت قیسؓ انصاری۔عدی بن ثابت کے دادا ہیں۔ان کی حدیث استحاضہ والی عورت کے متعلق مرفوع ہے ہمیں اسمعیل وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریک نے ابوالیقظان سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ فرماتے تھے استحاضہ والی عورت اپنے حیض والے زمانہ میں یعنی جس زمانہ میں اس کو حیض آتا تھا نماز ترک کر دے اس زمانہ کے ختم ہو جانے کے بعد غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کیا کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔عدی بن ثابت کے دادا کے نام میں اختلاف ہے۔بعض نے کہا ہے کہ قیس ہے۔ترمذی نے کہا ہے کہ میں نے محمد یعنی بخاری سے عدی بن ثابت کے دادا کا نام پوچھا تو انہوں نے کہا مجھے نہیں معلوم پھر میں نے ان سے یحییٰ بن معین کا قول بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ان کا نام دینار تھا مگر انہوں نے اس پر توجہ نہیں کی اور حسن بن سفیان نے اور مطین نے ان کا نام قیس بیان کیا ہے اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا نام قیس بن دینار تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن یزید خطمی تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن یزید تھا اور وہ عدی بن ثابت کے نانا تھے واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۲۱۔حضرت قیسؓ بن بجدا

حضرت قیسؓ بن بجدا۔اور بعض لوگ ان کو قیس بن بحر بن طریف بن سحمہ بن عبداللہ بن ہلال کہتے ہیں۔اشجعی ہیں نبیؐ کی

---

[1] یہ قصہ حضرت عاصم کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔مختصر کیفیت یہ ہے کہ جب کافروں نے ان کو شہید کیا تو انہوں نے دعا مانگی کہ میری نعش ان کافروں کے تصرف سے محفوظ رہے چنانچہ بھڑوں نے آ کر ان کی نعش کو گھیر لیا جس کی وجہ سے کوئی کافر نعش کے پاس نہ جا سکا۔

...تعریف میں ان کے کچھ اشعار بھی ہیں جن کو جعفر نے ابن اسحاق سے مغازی میں نقل کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۲۲۔حضرت قیسؓ تمیمی

حضرت قیسؓ تمیمی۔ان سے مغیرہ بن شبیل نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو زرد رنگ کا لباس پہنے ...ہوئے دیکھا تھا اور میں نے دیکھا تھا کہ آپ (نماز میں) بائیں جانب بھی سلام پھیرتے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۲۳۔حضرت قیسؓ بن جابر

حضرت قیسؓ بن جابر بن غنم بن دودان۔مہاجرین اولین میں سے ہیں ابوموسیٰ نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے مگر یہ غلط ...ہے ان کے نسب سے کچھ نام گر گئے ہیں کیونکہ غنم بن دودان بیٹے ہیں اسد بن خزیمہ بن غنم بن جابر کے اور اگر یہ کوئی اور شخص ہیں تو ...چاہئے تھا کہ دونوں میں کچھ فرق کیا جاتا تاکہ اشتباہ نہ رہتا واللہ اعلم۔

۴۳۲۴۔حضرت قیسؓ ابوجبیرہ

حضرت قیسؓ۔کنیت ان کی ابوجبیرہ تھی۔ضحاک کے بیٹے ہیں کہتے تھے کہ یہ آیت ہمیں لوگوں کے حق میں نازل ہوئی تھی ولا ...تنابزو بالالقاب (کسی کو برے لقب سے یاد نہ کرو) ان کی حدیث میں اضطراب بہت ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ...ہے۔

۴۳۲۵۔حضرت قیسؓ بن حجدر

حضرت قیسؓ بن حجدر بن ثعلبہ بن عبدرضی بن مالک بن امان بن عمرو بن ربیعہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن غوث بن طی طائی ...ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے طرماح شاعر کے دادا تھے طرماح کا نسب اس طرح ہے طرماح بن حکیم بن نفیر بن قیس بن ...حجدر۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۲۶۔حضرت قیسؓ جذامی

حضرت قیسؓ جذامی۔ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عامر کہتے ہیں اور بعض لوگ زید اور بعض لوگ قیس بن ...زید بیان کرتے ہیں۔شام میں رہتے تھے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ان کے بیٹے نائل شام میں قبیلہ جذام کے سردار ...تھے۔ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے ...بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زید بن یحییٰ بن عبید دمشقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ثوبان نے اپنے والد سے انہوں نے مکحول ...سے انہوں نے کثیر بن مرہ سے انہوں نے قیس جذامی سے جو صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے شہید کو ...اللہ کے ہاں چھ فضیلتیں ملتی ہیں جیسے ہی اس کا خون گرتا ہے اس کے [1] تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور اس کو جنت میں اس ...کا مقام دکھا دیا جاتا ہے اور حور عین کے ساتھ اس کا نکاح کردیا جاتا ہے اور قیامت کی دہشت اور عذاب قبر سے اسے بے خوف کر

[1] صغیرہ اور کبیرہ ہر قسم کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں ہاں حق العباد میں گفتگو ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صاحبان حقوق سے بخشوادے گا۔

دیا جاتا ہے اور زیور ایمان سے اس کو سجا دیا جاتا ہے۔ ان کا تذکرہ قیس بن زید کے نام میں اس سے مفصل ہوگا۔

۴۳۲۷۔ حضرت قیسؓ بن جروہ

حضرت قیسؓ بن جروہ بن کشف بن واثلہ بن عمرو بن عامر بن حصن بن خرشہ بن حیہ طائی۔ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ ابن کلبی کا قول ہے جس کو ابن دباغ نے نقل کیا ہے۔

۴۳۲۸۔ حضرت قیسؓ بن حارث تمیمی

حضرت قیسؓ بن حارث، تمیمی۔ ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ بنی تمیم کے وفد میں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۲۹۔ حضرت قیسؓ بن حارث اسدی

حضرت قیسؓ بن حارث اسدی اور بعض لوگ ابن حارث بن قیس بن عمیرہ کہتے ہیں۔ ان سے حمیضہ بن شمردال اور عائذ بن نصیب نے روایت کی ہے اور قیس بن ربیع نے کہا ہے کہ وہ میرے دادا تھے اہل عرب ان سے اپنے معاملات کا فیصلہ کراتے تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے عیسیٰ بن مختار سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حمیضہ سے انہوں نے قیس بن حارث سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جب میں اسلام لایا تو میری آٹھ بیویاں تھیں مجھے نبیؐ نے حکم دیا کہ ان میں چار رکھ لو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۳۰۔ حضرت قیسؓ بن حارث انصاری

حضرت قیسؓ بن حارث بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ انصاری۔ براء بن عازب کے چچا ہیں۔ واقدی کا بیان ہے کہ یہ قیس بن محرث ہیں اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جو مسلمانوں میں سے غزوۂ احد میں ہزیمت کے بعد ایک گروہ انصار کے ساتھ شہید ہوئے ان لوگوں کو مشرکوں نے گھیر لیا تھا ایک بھی ان میں سے نہ بچ سکا یہ قیس کافروں سے لڑے اور ان میں سے کئی آدمیوں کو مارا یہ تلوار سے لڑ رہے تھے اور کافروں نے اپنے نیزوں میں ان کو پرو لیا ان کے جسم پر چودہ زخم نیزوں کے تھے جن میں سے دس جوف تک پہنچ گئے تھے۔ ابن سعد نے کہا ہے کہ عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے بیان کیا ہے کہ میں یہ واقعہ قیس بن حارث بن عدی کا نہیں سمجھتا بلکہ واقدی نے اس واقعہ کو قیس بن محرث کے نام میں بیان کیا ہے اور شاید قیس بن محرث کوئی اور صحابی ہیں۔ قیس بن حارث تو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۳۳۱۔ حضرت قیسؓ بن ابی حازم

حضرت قیسؓ بن ابی حازم بجلی احمسی۔ ان کا نسب ان کے والد کے نام میں گذر چکا ہے۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اسلام کا بھی مگر انہوں نے نبیؐ کو نہیں دیکھا آپ کی حیات ہی میں اسلام لے آئے تھے اور اپنے مال کا صدقہ بھی ادا کیا تھا۔

ان سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں مسجد میں اپنے والد کے ہمراہ گیا اس وقت رسول اللہؐ خطبہ پڑھ رہے تھے جب میں مسجد سے نکلا تو مجھ سے میرے والد نے کہا کہ اے قیس رسول اللہؐ یہی تھے اس وقت میری عمر سات یا آٹھ برس کی تھی مگر صحیح یہی ہے کہ انہوں نے حضرت کو نہیں دیکھا چنانچہ ان سے مروی ہے کہ یہ کہتے تھے میں حضرت سے بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا تو معلوم ہوا کہ آپ کی وفات ہوگئی اور ابوبکر صدیق آپ کے جانشین ہوئے ہیں پس انہوں نے حضرت کی صفات جمیلہ بیان کئے اور بہت روئے۔ یہ قیس تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں سے ہیں سوا عبدالرحمٰن بن عوف کے سب عشرہ مبشرہ سے روایت کی ہے۔ ۷۷ھ یا ۷۸ھ میں وفات پائی۔ عثانی (حضرت عثمان کی شہادت کے بعد مسلمانوں کے تین گروہ ہوگئے تھے کچھ حضرت عثمان کے طرفدار تھے اور ان کا قصاص چاہتے تھے حضرت علی کی مخالف تھے کچھ حضرت علی کے طرفدار تھے اور طالبان قصاص کے مخالف تھے اور تیسرا گروہ دونوں سے الگ تھا یعنی کسی کا مخالف نہ تھا اہل سنت نے اسی تیسرے گروہ کا مسلک اختیار کیا ہے کیونکہ اس میں سلامت روی ہے۔) تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۳۲۔ حضرت قیسؓ بن حازم منقری

حضرت قیسؓ بن حازم منقری۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ بخاری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۴۳۳۳۔ حضرت قیسؓ بن حذافہ قریشی

حضرت قیسؓ بن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قریشی سہمی ہیں۔ سابقین اسلام میں سے ہیں۔ انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ یہ عبداللہ بن حذافہ کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۳۴۔ حضرت قیسؓ بن حصین مذحجی

حضرت قیسؓ بن حصین ذی الغصہ بن یزید بن شداد بن قنان بن سلمہ بن وہب بن عبداللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب مذحجی حارثی ان کو لوگ ابن ذی الغصہ کہتے تھے۔ بخاری نے ان کو ذکر نہیں کیا۔ اور دارقطنی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابن اسحاق نے بھی ذکر کیا ہے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ خالد بن ولید رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ہمراہ حارث بن کعب کے لوگ تھے جن میں قیس بن حصین اور یزید بن عبدالمدان اور یزید بن محجل اور عبداللہ بن قریط اور شداد بن عبداللہ قنانی اور عمرو بن عبداللہ ضبابی تھے جب یہ لوگ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو اسلام لائے اور کہنے لگے ہم شہادت دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا میں بھی اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام حصین بن یزید تھا ہم اس کو ذکر کر چکے ہیں ابوعمر نے قنان ذی الغصہ کا ذکر کیا ہے اور ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یزید کا لقب ذوالغصہ تھا ذوالغصہ ان کو اس سبب سے کہتے ہیں کہ غصہ گرہ کو کہتے ہیں اور ان کے حلق میں گرہ تھی۔ سو برس تک انہوں نے بنی حارث بن کعب کی سرداری کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۳۵۔ حضرت قیسؓ بن خارجہ

حضرت قیسؓ بن خارجہ، حضرمی ہیں۔ اور بغوی نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔ اوزاعی نے عبادہ بن نسی سے انہوں نے قیس بن خارجہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فریب کی بات کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۳۶۔ حضرت قیسؓ بن خرشہ قیسی

حضرت قیسؓ بن خرشہ قیسی۔ بنی قیس بن ثعلبہ سے ہیں۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ حق کہیں گے۔ حرملہ بن عمران نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے کہ ان کو محمد بن یزید ابی زیاد ثقفی نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ قیس بن خرشہ اور کعب احبار دونوں ساتھ ساتھ سفر کر رہے تھے یہاں تک کہ صفین میں پہنچے کعب تھوڑی دیر وہاں ٹھہر گئے اور کہنے لگے لا الہ الا اللہ اس مقام پر مسلمانوں کا خون اس قدر بہایا جائے گا کہ کسی زمین پر اس قدر نہ بہایا گیا ہوگا قیس کو اس بات پر غصہ آیا اور انہوں نے کہا کہ اے ابواسحاق یہ تم کو کیونکر معلوم ہوا یہ تو غیب کی باتیں ہیں جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں کعب نے کہا زمین کے چپہ چپہ کا حال تورات میں لکھا ہوا ہے جو اللہ نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی تھی قیامت تک کی ہونے والی باتیں اس میں درج ہیں۔ محمد بن یزید نے پوچھا کہ قیس بن خرشہ کون ہیں یزید بن ابی حبیب نے کہا کیا تم ان کو نہیں جانتے وہ تمہارے ہی شہروں کے رہنے والے تھے محمد بن یزید نے کہا واللہ میں ان کو نہیں جانتا یزید نے کہا قیس بن خرشہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور عرض کیا تھا کہ میں آپ سے بیعت کرتا ہوں جو کچھ اللہ کی طرف سے آپ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لاتا ہوں اور ہمیشہ سچ بولوں گا رسول اللہؐ نے فرمایا اے قیس عنقریب کچھ زمانہ کے بعد تم کو ایسے حاکموں سے سابقہ پڑے گا کہ تم ان کے سامنے حق نہ کہہ سکو گے قیس نے کہا نہیں خدا کی قسم میں جس بات پر آپ سے بیعت کرتا ہوں اس کو پورا کروں گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو انشاء اللہ تم کو کوئی نقصان بھی نہ پہنچے گا چنانچہ قیس زیاد اور اس کے بیٹے عبید اللہ کو برا کہا کرتے تھے اس کی خبر عبید اللہ بن زیاد کو پہنچی اس نے ان کو بلوا بھیجا اور کہا کہ تم ہی رسول اللہؐ پر افترا کیا کرتے ہو انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم لیکن اگر تو چاہے تو میں بتا دوں کہ کون اللہ و رسول پر افترا کیا کرتا ہے اس نے کہا بتاؤ انہوں نے کہا جو شخص کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل چھوڑ دے عبید اللہ نے پوچھا وہ کون شخص ہے قیس نے کہا تو اور تیرا باپ۔ عبید اللہ نے کہا تو ہی کہتا ہے کہ مجھ کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا قیس نے کہا ہاں عبید اللہ نے کہا آج تجھے معلوم ہو جائے گا کہ تو اپنے قول میں جھوٹا ہے اچھا جلاد کو بلاؤ یہ سنتے ہی قیس جھکے اور روح پرواز کر گئی رضی اللہ عنہ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۳۷۔ حضرت قیسؓ بن خشخاش

حضرت قیسؓ بن خشخاش بن خباب بن حارث تمیمی عنبری۔ ان کا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے نبیؐ کے حضور میں اپنے والد اور بھائی عبید بن خشخاش کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے حضرت نے ان کو ایک فرمان امان کا لکھ دیا تھا یہ سب لوگ مسلمان ہو کر اپنی قوم کے پاس لوٹ گئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۳۸۔ حضرت قیسؓ بن دینار

حضرت قیسؓ بن دینار عدی بن ثابت کے دادا ہیں۔ان کے نام میں اختلاف ہے۔ان کا تذکرہ قیس انصاری کے نام میں گذر چکا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۳۹۔ حضرت قیسؓ بن رافع

حضرت قیسؓ بن رافع۔عبدان نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔قتیبہ نے لیث سے انہوں نے حسن بن ثوبان سے انہوں نے قیس بن رافع سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ان دونوں چیزوں میں کس قدر شفا ہے شر اور فتنہ سے علیحدہ رہنے میں عبدان نے کہا ہے کہ میں خیال کرتا ہوں اس حدیث کی پوری سند نہیں بیان ہوئی صحابی کا نام چھوٹ گیا ہے مگر چونکہ بعض اہل حدیث کو میں نے دیکھا کہ انہوں نے اس کو مستند حدیثوں میں داخل کیا ہے اس لئے میں نے بھی ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۴۰۔ حضرت قیسؓ بن ربیع

حضرت قیسؓ بن ربیع۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوالعباس یعنی احمد بن منصور زاہد اصفہانی نے اپنی کتاب الروضہ میں جس کی نقل ان سے ابومنصور یعنی معمر بن احمد بن زیاد نے لی تھی بیان کیا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ بن علان سے سنا وہ اپنی سند کے ساتھ علی بن موسیٰ رضا سے وہ اپنے والد موسیٰ بن جعفر سے وہ اپنے والد جعفر سے وہ اپنے والد محمد باقر سے وہ اپنے والد علی یعنی زین العابدین سے وہ اپنے والد حسین سے وہ اپنے والد علی بن ابی طالب سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے بیان کیا رسول اللہؐ نے کوئی چیز عرب کے کسی قبیلہ میں جس کو ذوی الاضغان کہتے تھے بھیجی تا کہ فقیروں پر تقسیم کر دی جائے اس قبیلہ میں ایک بوڑھا بڑا زبان آور تھا اس کا نام قیس بن ربیع تھا نبیؐ نے اس کو تھوڑی چیز دینے کا حکم دیا تھا اس پر اس کو غصہ آ گیا اور اس نے آپ کی ہجو کہی رسول اللہؐ کو جب یہ معلوم ہوا کہ قیس نے آپ کی ہجو کہی ہے تو آپ کو نا گوار گزرا۔قیس کو بھی اس کی اطلاع پہنچی کہ رسول اللہؐ کو میری ہجو کی خبر ہو گئی پس وہ مدینہ میں آئے اور رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہو کر آپ کو سلام کیا آپ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا اس پر قیس نے یہ اشعار پڑھے۔

حی ذوی الاضغان لتسب قلوبھم	تحیتک الحسنی فقدید بغ النغل
وان حنجو للسلم فاجنح لمثلھا	وان کتموا عنک الحدیث فلا تسل
فان الذی یؤذیک منہ سماعہ	وان الذی قالوا وراءک لم یقل

قبیلہ ذوی الاضغان کے قلوب کو آپ کا عمدہ سلام مسخر کر لیتا ہے۔جب کہ وہ صلح کی طرف مائل ہیں تو آپ بھی صلح کر لیجئے اور اگر کوئی بات وہ آپ سے چھپانا چاہتے ہیں تو نہ پوچھئے۔اس کے سننے سے آپ کو تکلیف ہو گی اور جو باتیں آپ کے پیچھے کہی گئی گویا وہ نہیں کہی گئی۔

ان اشعار کو سن کر نبیؐ کا قلب خوش ہو گیا کیونکہ معذرت انہوں نے عمدہ کی تھی اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص کسی معذرت

کرنے والے کا عذر قبول نہ کرے خواہ وہ عذر سچا ہو یا جھوٹا وہ میرے ساتھ حوض کوثر پر نہ آسکے گا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۴۱۔حضرت قیسؓ بن رفاعہ

حضرت قیسؓ بن رفاعہ بن مہیر بن عامر بن عائشہ بن نمیر بن سالم۔ شعراء عرب میں سے ہیں ان کا ذکر عدوی نے کیا ہے۔

۴۳۴۲۔حضرت قیسؓ بن زید جہنی

حضرت قیسؓ بن زید جہنی۔اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن یزید۔ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ان سے شعبی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص ایک روزہ نفل رکھتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۳۴۳۔حضرت قیسؓ بن زید

حضرت قیسؓ بن زید۔مجہول شخص ہیں۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ان سے ابوعمران جونی نے روایت کی ہے مگر ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے ان کی حدیث یہ ہے کہ نبیؐ نے حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کو طلاق دی تھی پس جبریل آپ کے پاس آئے اور کہا کہ حفصہ سے رجوع کیجئے وہ روزہ دار اور قائم اللیل ہے اور جنت میں بھی وہ آپ کی بیوی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۴۴۔حضرت قیسؓ بن زید جزامی

حضرت قیسؓ بن زید بن حبا بن امرأالقیس بن ثعلبہ بن حبیب بن ذبیان بن عوف بن انمار بن ذنیاع بن مازن بن سعد بن مالک بن زید بن افصیٰ بن سعد بن ایاس بن حرام بن جزام جذامی۔نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اپنی قوم کے سردار تھے نبیؐ نے ان کو بنی سعد بن مالک پر سردار مقرر فرمایا تھا۔ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابن کلبی سے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے روایت کیا ہے حالانکہ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو قیس جذامی کہتے ہیں اور بعض لوگ قیس بن زید۔شام میں رہتے تھے۔پس کوئی وجہ استدراک کی نہیں ہے۔

۴۳۴۵۔حضرت قیسؓ بن زید بن عامر

حضرت قیسؓ بن زید بن عامر بن سواد بن کعب ظفر انصاری،اوسی،ظفری،صحابی ہیں۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۴۶۔حضرت قیسؓ بن سائب بن عویمر

حضرت قیسؓ بن سائب بن عویمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم۔یہ ابوعمر اور زبیر بن بکار کا قول ہے۔ابونعیم نے کہا ہے کہ قیس بن سائب بن عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی بقول بعض زمانہ جاہلیت میں نبیؐ کے ساتھ شریک تھے۔ابراہیم بن میسرہ نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے قیس بن سائب سے سنا کہ وہ کہتے تھے ماہ رمضان کا فدیہ لوگ یہ دیتے

ہیں کہ ہر روزہ کے عوض میں ایک مسکین کو کھلاتے ہیں مگر میری طرف سے تم لوگ ہر روزے کے عوض میں ایک صاع دوان کی عمر اس وقت سو برس سے زائد ہو چکی تھی اور بہت ضعیف تھے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ زمانہ جاہلیت میں میرے شریک تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سائب بن ابی سائب آپ کے شریک تھے اور بعض لوگوں نے کسی اور کا نام بتایا ہے غرض اس میں اختلاف ہے جس کو ہم بیان کر چکے ہیں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ مجاہد کے غلام تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ مجاہد کے غلام عبداللہ بن سائب تھے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ان کی حدیث میں بہت اختلاف ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۴۷۔حضرت قیسؓ بن سعد انصاری

حضرت قیسؓ بن سعد بن ثابت، انصاری۔جعفر مستغفری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔عقیل نے زہری سے انہوں نے ثعلبہ بن ابی مالک قرظی سے انہوں نے قیس بن سعد بن ثابت انصاری سے جو رسول اللہؐ کے علمبردار تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے حج کا ارادہ کیا اور اپنے سر پر ایک جانب کنگھی کر چکے تھے کہ ان کے غلام نے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنا دیا پس یہ دیکھ کر انہوں نے سر کے دوسری جانب کنگھی نہیں کی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو قیس بن سعد بن عبادہ سمجھتا ہوں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قیس بن سعد بن عبادہ ہیں۔سعد کی کنیت ابو ثابت تھی میرا خیال ہے کہ ان کے نسب میں بجائے ابو ثابت کے ابن ثابت غلطی کاتب سے بن گیا ہے۔یہی شخص ہیں جو بعض غزوات میں رسول اللہؐ کے علم بردار تھے۔ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ کے ہمراہ انصار کا جھنڈا اٹھانے والے قیس بن سعد بن عبادہ تھے۔ہمیں مسمار بن عمرو وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن اسمٰعیل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عقیل نے ابن شہاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھے ثعلبہ بن ابی مالک قرظی نے خبر دی کہ قیس بن سعد انصاری نے جو رسول اللہؐ کے علم بردار تھے حج کا ارادہ کیا اور کنگھی کرنے لگے الخ۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جن کا تذکرہ ہم نے لکھا واللہ اعلم۔

۴۳۴۸۔حضرت قیسؓ بن سعد بن عبادہ

حضرت قیسؓ بن سعد بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن ابی خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ انصاری خزرجی ساعدی۔کنیت ان کی ابوالفضل تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبداللہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبدالملک۔والدہ ان کی فکیہہ بنت عبید بن دلیم بن حارثہ تھیں۔فضلائے صحابہ میں سے تھے اور عرب کے عقلا اور اہل کرم میں تھے رائے ان کی صائب ہوتی تھی تدبیر جنگ خوب جانتے تھے اور شجاع اور عالی نسب تھے اپنی قوم کے مسلم سردار تھے۔ہمیں ابراہیم اور اسمٰعیل وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ سے نقل کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مرزوق بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے ابوموسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے ثمامہ سے انہوں نے انس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے قیس بن سعد بن عبادہ انصاری کو نبیؐ کے

یہاں وہ تقرب حاصل تھا جیسا کسی حاکم کو بادشاہ کے یہاں ہوتا ہے۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے ابوعیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے منصور بن زاذان سے سنا وہ میمون بن ابی شبیب سے وہ قیس بن سعد بن عبادہ سے روایت کرتے تھے کہ ان کے والد نے ان کو نبیؐ کی خدمت میں کام کرنے کے لئے دیا تھا وہ کہتے تھے کہ ایک روز نبیؐ میری طرف سے گزرے میں نماز پڑھ چکا تھا حضرت نے پیر سے ایک ٹھوکر (بطور پیار کے) مجھے مار کر فرمایا کہ کیا میں تجھے جنت کا ایک دروازہ نہ بتاؤں میں نے عرض کیا کہ ہاں بتایئے تو آپ نے فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا کرو۔ ابن شہاب نے کہا ہے کہ قیس بن سعد رسول اللہؐ کے ہمراہ انصار کا جھنڈا اٹھایا کرتے تھے بیان کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ یہ ایک لشکر میں تھے جس میں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے قیس قرض لے کر لوگوں کو کھلاتے تھے حضرت ابوبکر و عمر نے کہا اگر ہم اس جوان کو اس کے حال پر چھوڑ دیں تو یہ اپنے باپ کا سب مال خرچ کر ڈالے گا چنانچہ انہوں نے اس کا تذکرہ لوگوں سے کیا سعد نے جب اس کو سنا تو وہ نبیؐ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ اور ابن خطاب کی طرف سے کون میرے سامنے معذرت کر سکتا ہے وہ دونوں میرے بیٹے کو بخیل بنانا چاہتے ہیں۔ ابن شہاب نے کہا ہے کہ جب فتنہ پھیلا تو عرب میں پانچ آدمی بڑے عقل مند سمجھے جاتے تھے اور ان کو عرب کا اہل الرائے کہا جاتا تھا وہ پانچ آدمی یہ ہیں (۱) معاویہ (۲) عمرو بن عاص (۳) قیس بن سعد (۴) مغیرہ بن شعبہ (۵) عبداللہ بن بدیل بن ورقاء۔ قیس اور ابن بدیل حضرت علی کے ساتھ تھے اور مغیرہ طائف میں خانہ نشین ہو گئے تھے اور عمرو بن عاص حضرت معاویہ کے ساتھ تھے قیس کہتے تھے اگر میں نے رسول اللہؐ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ مکر و فریب دوزخ میں لے جائے گا تو یقیناً اس امت میں سب سے زیادہ مکار ہوتا۔ ان کی بخشش (سخاوت) کی بھی بہت سے روایتیں ہیں جن کو ذکر کر کے ہم طول دینا نہیں چاہتے۔ حضرت علی سے جب بیعت خلافت کی گئی تو یہ حضرت علی کے ساتھ رہے اور ان کی تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے حضرت علی نے ان کو مصر کا حاکم بنا دیا تھا حضرت معاویہ نے ان کے ساتھ بہت حکمت عملی کے کارروائیاں کیں مگر ان سے پیش نہ پایا پھر انہوں نے حضرت علی کو فریب دیا اور یہ ظاہر کیا کہ قیس میرے ساتھ ہو گئے ہیں اور عثمان کا قصاص طلب کرتے ہیں یہ خبر حضرت علی کو پہنچی تو محمد بن ابی بکر وغیرہ نے اصرار کر کے ان کو معزول کرا دیا ان کے بعد حضرت علی نے اشتر کو مصر کا حاکم بنایا مگر اشتر کا اثنائے راہ انتقال ہو گیا پھر محمد بن ابی بکر کو حضرت علی نے حاکم بنایا مگر نتیجہ یہ ہوا کہ مصر ان سے لے لیا گیا اور وہ قتل کر دیئے گئے۔ جب قیس معزول ہو کر مدینہ پہنچے تو مروان بن حکم نے ان کو ڈرایا پس وہ حضرت کے پاس کوفہ چلے گئے اور انہیں کے ساتھ رہے یہاں کہ حضرت علی شہید ہو گئے پھر حضرت حسن کے ساتھ رہے اور ان کے لشکر کے مقدمۃ الجیش میں تھے جب حضرت حسن نے حضرت معاویہ سے بیعت کر لی تو قیس بھی حضرت معاویہ کی بیعت میں داخل ہو گئے اور مدینہ لوٹ آئے۔ انہیں نے صفین میں یہ اشعار پڑھے تھے۔

هذا اللواء الذی کنا نحف به — مع النبی و جبریل لنا مدد

ماضر من کانت الانصار عیبته — ان لا یکون له من غیرهم احد

قوم اذا حار بوا طالت اکفهم — بالمشرفية حتی یفتح البلد

یہ وہی جھنڈا ہے جس کو ہم رسول کے ساتھ لیتے تھے اور جبریل ہماری مدد کرتے تھے جس کے مددگار انصار ہوں اس کو کوئی

نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر چہ ان کے ساتھ ان کے علاوہ اور کوئی نہ ہو۔ لوگ جب لڑتے ہیں تو ہمارے ہاتھ تلوار کے ساتھ دراز رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ شہر فتح ہو جائے۔
انہوں نے نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ ان سے ابو عمار یعنی غریب بن حمید ہمدانی اور ابن ابی لیلیٰ اور شعبی اور عمرو بن شرحبیل وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں فقیہ ابوالفضل طبری نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن عیینہ نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قیس بن سعد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اگر علم ثریا میں چلا جائے تو فارس کے کچھ لوگ اس کو لے آئیں گے ان کی وفات ۵۹ھ میں اور بقول بعض ۶۰ھ میں ہوئی۔ ان کے چہرہ پر داڑھی کا ایک بال بھی نہ تھا انصار کہا کرتے تھے کہ ہم چاہتے ہیں کہ اپنے مال کے عوض میں قیس داڑھی نکلنے کی کوئی تدبیر کرتے مگر باوجود اس کے یہ نہایت حسین تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا واقعہ سراویل کے متعلق حضرت معاویہ کے یہاں بالکل غلط ہے اس کی کچھ اصل نہیں۔

۴۳۴۹۔ حضرت قیسؓ بن سکن انصاری

حضرت قیسؓ بن سکن بن قیس بن زعوراء بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار کنیت ان کی ابو زید ہے۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں۔ ان کی کنیت ہی زیادہ مشہور ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ سعد بن عمیر کہتے ہیں اور بعض ثابت اور بعض قیس بن سکن ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ حضرت انس بن مالک نے بیان کیا ہے کہ میرے ایک چچا ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے رسول اللہؐ کے عہد میں قرآن کو حفظ کر لیا تھا اور یہ چار آدمی انصار کے تھے (۱) زید بن ثابت (۲) معاذ بن جبل (۳) ابی بن کعب (۴) ابوزید۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ انس کی مراد اس حدیث میں انصار کے حفاظ قرآن ہیں ورنہ مہاجرین میں تو حفاظ قرآن بہت تھے مثل حضرت علی وحضرت عثمان وحضرت ابن مسعود وحضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص وسالم مولی ابی حذیفہ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۵۰۔ حضرت قیسؓ بن سلع

حضرت قیسؓ بن سلع اور بعض لوگ کہتے ہیں قیس بن اسلع مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے یہ انصاری ہیں مدینہ کے رہنے والے ان سے نافع مولی حمنہ نے روایت کی ہے کہ ان کے بھائیوں نے نبیؐ سے ان کی شکایت کی اور کہا کہ انہوں نے فضول خرچی بہت شروع کی ہے اور اپنے مال کو بہت خرچ کرتے تھے رسول اللہؐ نے ان سے پوچھا کہ اے قیس یہ کیا معاملہ ہے تمہارے بھائی تمہاری فضول خرچی کی شکایت کرتے ہیں یہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میں اپنے حصہ کی کھجوریں لیتا ہوں اور ان کو فی سبیل اللہ تقسیم کر دیتا ہوں اور اپنے ساتھیوں کو کھلا دیتا ہوں رسول اللہؐ نے فرمایا اے قیس تم خوب خرچ کرو اللہ تمہیں زیادہ دے گا اور آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ پھیرا چنانچہ بعد اس کے اپنے گھرانے میں میرے برابر مال کسی کے پاس نہ تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا نام قیس بن اسلع تھا مگر یہ صحیح نہیں ہے۔

۴۳۵۱۔ حضرت قیسؓ بن سلمہ بن شراحیل جعفی

حضرت قیسؓ بن سلمہ بن شراحیل بن شیطان بن حارث بن اصہب۔ اصہب کا نام عوف بن کعب بن حارث بن سعد بن عمرو بن ذہل بن مران بن جعفی بن سعد العشیرہ ہے جعفی ہیں۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۳۵۲۔ حضرت قیسؓ بن سلمہ بن یزید جعفی

حضرت قیسؓ بن سلمہ بن یزید بن مسجعہ بن مجمع بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی جعفی معروف بابن ملیکہ۔ یہ اوران کے والداوران کے بھائی یزید سب صحابی ہیں اور نبیؐ کے حضور میں گئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۳۵۳۔ حضرت قیسؓ بن شماس

حضرت قیسؓ۔ ابن شماس عسکری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اورانہوں نے اپنی سند کے ساتھ جراح بن منہال سے انہوں نے ابن عطاء بن مسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ثابت بن قیس بن شماس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں مسجد میں گیا نبیؐ اس وقت نماز میں تھے جب آپ نے سلام پھیرا تو میری طرف متوجہ ہوئے میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا جب میں نماز سے فارغ ہوا تو آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی تھی میں نے عرض کیا کہ پڑھی تو تھی آپ نے فرمایا پھر یہ اب کیسی نماز پڑھ رہے ہو میں نے عرض کیا کہ یہ فجر کی سنتیں ہیں میں نے نہیں پڑھی تھیں پھر آپ نے کچھ نہیں فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اسی طرح ابن جریج نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے قیس بن سہل سے اس کو روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

۴۳۵۴۔ حضرت قیسؓ بن صرمہ

حضرت قیسؓ بن صرمہ۔ بعض نے صرمہ بن قیس اور بعض نے قیس بن مالک بن اوس بن صرمہ مازنی کہا ہے۔ ان کا تذکرہ عبدان نے لکھا ہے اورانہوں اپنی سند کے ساتھ اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے حضرت براءؓ سے جو کہ نبیؐ کے صحابی ہیں روایت کیا ہے بیان کیا ہے کہ پہلے یہ ہوتا تھا کہ اگر آدمی روزہ دار ہے اور رات کو افطار کئے بغیرہ وہ سو گیا تو اگلے دن بھی وہ کچھ نہ کھاتا تھا۔ قیس بن صرمہ انصاری بھی روزہ سے اور دن بھران زمینوں میں کام کرتے رہے۔ اور پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔ اور ابوعمر نے ان کا ذکر قیس بن مالک کے نام میں کیا ہے کہ یہ وہی ہیں۔ اوران کے بارے میں بعض نے کہا ہے کہ صرمہ بن انس ہیں اور بعض نے صرمہ بن ابی انس کہا ہے۔ ہم اس کو اس کے مقام پر ذکر کریں گے۔

۴۳۵۵۔ حضرت قیسؓ بن صعصعہ

حضرت قیسؓ بن صعصعہ۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کا نسب نہیں جانتا ان کی حدیث ابن لہیعہ نے حبان بن واسع سے انہوں نے اپنے والد واسع بن حبان سے انہوں نے قیس بن صعصعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میں کتنے دنوں میں قرآن ختم کروں الخ۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۳۵۶۔حضرت قیسؓ بن ابی صعصعہ

حضرت قیسؓ بن ابی صعصعہ۔ابی صعصعہ کا نام عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہے۔ انصاری خزرجی مازنی ہیں۔بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے۔رسول اللہؐ نے ان کو بدر میں ایک حصہ لشکر کا سردار بنادیا تھا۔یہ عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہے۔یحییٰ بن بکیر اور سعد بن ابی مریم نے ابن لہیعہ سے انہوں نے حبان بن واسع سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قیس بن ابی صعصعہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میں کتنے دنوں میں قرآن ختم کیا کروں آپ نے فرمایا پندرہ دن میں انہوں نے عرض کیا کہ میں اپنے کو اس سے بھی زیادہ قوی دیکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ ہر جمعہ کو عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ خاموش رہے چنانچہ یہ ایک زمانہ تک ایک ہفتہ میں قرآن ختم کیا کرتے تھے جب ان کی عمر بہت زیادہ ہوگئی اور یہ اپنی آنکھوں میں پٹی باندھنے لگے اس وقت پندرہ روز میں قرآن ختم کرنے لگے کہتے تھے اور فرماتے تھے کہ کاش میں نے نبیؐ کی اجازت قبول کرلی ہوتی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے اس حدیث کو اس تذکرہ میں نہیں لکھا بلکہ اس سے پیشتر کے تذکرہ میں یعنی قیس بن صعصعہ کے نام میں لکھا ہے یہ دونوں درحقیقت ایک ہیں واللہ اعلم۔

۴۳۵۷۔حضرت قیسؓ بن صعصعہ بن وہب

حضرت قیسؓ بن صعصعہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری۔احد میں شریک تھے یہ عدوی کا قول ہے اور انہوں نے ان کو مالک بن صعصعہ کا بھائی بیان کیا ہے اس کو ابن دباغ نے بیان کیا ہے۔

۴۳۵۸۔حضرت قیسؓ بن صیفی

حضرت قیسؓ بن صیفی بن اسلت انصاری۔یہی ہیں جن کے والد کی منکوحہ ان کے والد کی وفات کے بعد رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئی تھیں اور عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ قیس کے والد کا انتقال ہوگیا اور قیس جو قبیلہ کے ایک اچھے آدمی ہیں انہوں نے مجھے پیغام نکاح کا دیا ہے لہٰذا میں کیا کروں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ولا تنکحوا اما نکح اباء کم من النساء الآیہ۔ اس کو ابن دباغ اندلسی نے بیان کیا ہے۔

۴۳۵۹۔حضرت قیسؓ بن ضحاک

حضرت قیسؓ بن ضحاک بن خلیفہ بن ثعلبہ۔ابوحاتم بستی نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوجبیرہ تھی انصاری ہیں جعفر نے کہا ہے کہ حافظ ابواحمد کا بیان ہے کہ یہ ثابت بن ضحاک اشہلی کے بھائی ہیں اور بعض لوگوں نے ان کو کلابی کہتے ہیں۔بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں۔ابوجبیرہ کہتے تھے کہ یہ آیت ہمیں لوگوں کے حق میں نازل ہوئی تھی ولا تنا بزوا ابالالقاب ان کی حدیث میں بہت اضطراب ہے۔ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں آئے گا۔ابن کلبی نے کہا ہے کہ ابوجبیرہ کا نام قیس تھا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۶۰۔ حضرت قیسؓ بن طخفہ

حضرت قیسؓ بن طخفہ۔ کنیت ان کی ابویعیش غفاری تھی اور ابوجعفر مستغفری نے کہا ہے کہ یہ قیس بن طخفہ نہدی ہیں اور ان کی روایت سے انہوں نے ایک طویل حدیث بھی لکھی ہے۔ ان کا مشہور نام طخفہ ہے اور ان کے اصلی نام میں بہت اختلاف ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ اصحاب صفہ سے تھے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ یعیش بن قیس بن طخفہ نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے (ایک دن اصحاب صفہ کو اپنے اصحاب پر تقسیم فرمایا اور) کہا کہ اے فلاں اسکو اپنے ساتھ لیتے جاؤ ہم چار آدمی بچ گئے تو ہم لوگوں سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم لوگ میرے ساتھ چلو چنانچہ ہم لوگ حضرت عائشہ کے گھر میں گئے ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد بن مودب نے اپنی سند کے ساتھ ابوزکریا یعنی یزید بن ایاس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ اصحاب صفہ میں طہفہ بن ابی زہیر نہدی بھی تھے اور بعض لوگوں نے ان کا نام قیس بن زہیر بیان کیا ہے بنی مالک بن نہد کے خاندان سے موصل میں گئے تھے اور رسول اللہؐ کی تحریر ان کے پاس تھی یا یہ کہا اہل موصول آئے تھے اور وہ تحریر ان کے پاس تھی نیز انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن خالد قریشی نے احمد بن معاویہ بن بکر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد بن حیش محاربی نے لیث بن ابی سلیم سے انہوں نے مجاہد سے روایت کر کے بیان نیز وہ کہتے تھے ہم سے زکریا بن یحییٰ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محجوب بن مسعود بجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وہب اسدی نے بنی نہد کے چند شیوخ سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان میں سے ایک شخص جن کا نام قیس بن طہفہ تھا اور بنی مالک بن نہد کے خاندان سے تھے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور عرض کیا تھا کہ مجھے کچھ عرض کرنے کی اجازت دیجئے آپ نے فرمایا کہ کہو تو انہوں نے عرض کیا کہ امابعد یارسول اللہؐ ہم آپ کے حضور میں تہامہ کی نشیب سے اونٹوں پر سوار ہو کر آئے ہیں پھر اسی قسم کا واقعہ بیان کیا جو ہم طہفہ کے نام میں ذکر کر آئے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۶۱۔ حضرت قیسؓ بن طلق

حضرت قیسؓ بن طلق۔ عبدان اور جعفر وغیرہما نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ عبداللہ بن بدر نے قیس بن طلق سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ طلق بن علی کو نبیؐ کے حضور میں ایک بچھو نے کاٹ کھایا تو نبیؐ نے زخم پر کچھ پھوک دیا اور اس پر ہاتھ پھیر دیا۔ ان کی حدیث وفد عبدالقیس اور پینے کے متعلق مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۶۲۔ حضرت قیسؓ بن ابی العاص

حضرت قیسؓ بن ابی العاص بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم۔ فتح مصر میں شریک تھے اور ایک گھر وہاں انہوں نے بنالیا تھا اور حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے مصر کے قاضی تھے۔ اس کو ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کیا ہے۔ یہ ابن یونس کا قول ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۳۶۳۔حضرت قیسؓ بن عاصم نمیری

حضرت قیسؓ بن عاصم بن اسد بن جعونہ بن حارث بن نمیر بن عامر بن صعصعہ نمیری۔ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ نے ان کے منہ پر ہاتھ پھیرا تھا اور دعا دی تھی کہ یا اللہ اس پر اور اس کے ساتھیوں پر برکت نازل فرما انہیں کے متعلق شاعر نے یہ شعر کہا ہے۔

الیک ابن خیر الناس قیس بن عاصم حشمت من الامر العظیم المجاشما

اے بہترین شخص کے بیٹے اے قیس بن عاصم۔میں ایک سخت ضرورت سے تیرے پاس آیا ہوں۔

۴۳۶۴۔حضرت قیسؓ بن عاصم منقری

حضرت قیسؓ بن عاصم بن سنان بن خالد بن منقر بن عبید بن مقاعس۔مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم تھا۔تمیمی منقری ہیں۔حارث کا نام مقاعس اس وجہ سے رکھا گیا کہ انہوں نے بنی سعد بن زید کے حلیف بننے سے تقاعس (یعنی انکار) کیا تھا۔کنیت ان کی ابو علی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو طلحہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو قبیصہ مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ان کی والدہ ام اسفر بنت خلیفہ تھیں۔نبیؐ کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے اور ۹ ہجری میں اسلام لائے تھے جب ان کو نبیؐ نے دیکھا تو فرمایا کہ یہ بدویوں کا سردار ہے یہ بڑے عاقل اور بردبار تھے۔بردباری ان کی مشہور ہے لوگوں نے احنف بن قیس سے پوچھا کہ تم نے بردباری کس سے سیکھی انہوں نے جواب دیا حضرت قیس بن عاصم سے ایک روز میں نے ان کو دیکھا کہ اپنے گھر کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اپنی تلوار کی حمائل لپیٹے ہوئے اپنی قوم کے لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اسی حالت میں ایک شخص لایا گیا جس کی مشکیں کسی ہوئی تھیں اور ایک مقتول کی نعش لائی گئی اور ان سے کہا گیا کہ دیکھئے آپ کے اس بھتیجے نے آپ کے بیٹے کو قتل کر دیا احنف کہتے تھے خدا کی قسم انہوں نے تلوار کی حمائل نہیں کھولی نہ اپنی گفتگو کو درمیان میں چھوڑا جب وہ اپنی گفتگو مکمل کر چکے تو اپنے بھتیجے سے کہا کہ تو نے بہت برا کام کیا خدا کا گنہگار ہوا اور حق قرابت کو قطع کر دیا اور اپنے ابن عم کو قتل کر دیا اپنا تیر تو نے اپنے ہی مار لیا اور خود اپنی جماعت کم کر دی بعد اس کے اپنے دوسرے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹے اپنے چچا زاد بھائی کی مشکیں کھول دے اور اپنے بھائی کو دفن کر دے اور اپنی ماں کو سو اس کے بیٹے کی دیت میں دے دے کیونکہ وہ غریب ہے۔قیس بن عاصم نے زمانہ جاہلیت ہی میں شراب اپنے اوپر حرام کر لی تھی اس کا سبب یہ ہوا کہ انہوں نے نشہ کی حالت میں اپنی بیٹی کے شکم پر ہاتھ رکھ دیا تھا اور اس کے ماں باپ کو گالیاں دیں تھی اور چاند کو دیکھ کر کچھ باتیں کیں تھی اور شراب فروش کو اپنا بہت سا مال دے دیا تھا جب نشہ دور ہوا تو لوگوں نے یہ حرکات ان سے بیان کیں اس وقت سے انہوں نے شراب کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا اور اسی کے متعلق یہ اشعار کہے تھے۔

رایت الخمر صالحۃ وفیھا خصال تفسد الرجل الحلیما

فلا واللہ اشربھا صحیحا ولا اشفی بھا ابدا سقیما

ولا اعطی بھا ثمنا حیاتی ولا ادعو لھا ابدا ندیما

فان الخمر تفضح شار بیھا وتجنیم بھا امر العظیما

میں نے شراب کو دیکھا کہ وہ اچھی ہے مگر اس میں چند اثر ایسے ہیں کہ بردبار آدمی کو بھی خراب کر دیتی ہیں۔ پس خدا کی قسم میں نے اب اس کو حالت صحت میں پیوں گا اور نہ حالت مرض میں نہ کبھی دوائی میں اس کا استعمال کروں نہ کبھی زندگی میں کبھی اس کی قیمت دوں نہ کبھی اس کے لئے اپنے ہم نشینوں کو بلاؤں بیشک شراب اپنے پینے والوں کی برائیاں ظاہر کر دیتی ہے اور ان سے بڑے بڑے گناہ صادر کرا دیتی ہے۔

ان سے مروی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے عرض کیا تھا کہ میں نے بارہ یا تیرہ لڑکیاں زندہ دفن کر دی تھیں تو ان سے نبیؐ نے فرمایا کہ ہر لڑکی کے عوض میں ایک غلام آزاد کرو۔ ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے اغر بن صباح سے انہوں نے خلیفہ بن حصین سے انہوں نے قیس بن عاصم سے روایت کر کے خبر دی کہ جب وہ اسلام لائے تو نبیؐ نے انہیں حکم دیا کہ بیری کی پتے پانی میں جوش دے کر اس سے غسل کریں حسن بصری نے بیان کیا ہے کہ جب قیس بن عاصم کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور کہا کہ اے بیٹو یہ چند باتیں میری یاد رکھو کوئی شخص مجھ سے زیادہ تمہارا خیر خواہ نہیں ہو سکتا جب میں مرجاؤں تو جو تم میں بڑا ہو اس کو سردار بنانا چھوٹے کو سردار بناؤ گے تو لوگ تمہارے بڑوں کو بے وقوف سمجھیں گے اور تم ان کی نظروں میں ہلکے ہو جاؤ گے اور اپنے مال کی اصلاح لازم سمجھ کیونکہ مال کریم کے لئے باعث عزت ہے اور لئیم سے محفوظ رکھتا ہے اور لوگوں سے سوال نہ کیا کرو کیونکہ سوال نہایت مجبوری کے درجے میں جائز ہے اور کسی رونے والی عورت کے پاس نہ کھڑے ہونا کیونکہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ نے عورتوں کو رونے سے منع فرمایا ہے۔ ان سے حسن اور احنف اور خلیفہ بن حصین نے اور ان کے بیٹے حکیم بن قیس نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہدیہ بن عبدالوہاب یعنی ابوصالح مروزی نے نضر بن شمیل سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے مطرف بن شجر سے انہوں نے حکیم بن قیس بن عاصم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے اپنی وفات کے وقت یہ نصیحت کی تھی کہ جب میں مرجاؤں تو میرے اوپر نوحہ نہ کرنا کیونکہ رسول اللہؐ پر نوحہ نہیں کیا گیا۔ انہوں نے بتیس ۳۲ اولاد نرینہ چھوڑی تھیں ابوالاشہب نے حسن بصری سے انہوں نے قیس بن عاصم منقری سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ بدویوں کے سردار ہیں کہتے تھے کہ میں نے نبیؐ کو سلام کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! وہ مال کس قدر ہے جس میں میرے اوپر گناہ نہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا مال چالیس اونٹ اور زیادہ ہوں تو ساٹھ اور سو اونٹ والوں کے لئے تو خرابی ہے مگر وہ شخص جوان کے چراگاہ میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور ان کے نر کو جفتی کے لئے عاریتاً دے اور فقیروں کو سوار کرائے اور ان کا دودھ خیرات کرے اور فربہ جانوروں کو ذبح کرے اور قناعت کریں اور محتاج لوگوں کو کھلائے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ اوصاف تو بہت ہی اچھے ہیں آپ نے پوچھا کہ اے قیس! تمہیں اپنا مال زیادہ محبوب ہے یا اپنے وارثوں کا میں نے عرض کیا کہ اپنا مال فرمایا تمہارا مال تو وہی ہے جو تم کھاؤ اور فنا کر دو یا پہن کر کہنہ کر دو یا دے کر گذر جاؤ اور جو باقی رہ گیا وہ تمہارے وارثوں کا ہے میں نے کہا یا رسول اللہؐ! اگر میں زندہ رہا تو بہت تھوڑا چھوڑ جاؤں گا حسن

بصری کہتے تھے انہوں نے ایسا ہی کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۶۵۔حضرت قیسؓ بن عائذ

حضرت قیسؓ بن عائذ۔کنیت ان کی ابو کاہل ہے۔احمسی ہیں۔اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ان کے نام میں اختلاف ہے بعض نے عبداللہ بن مالک کہا ہے یہ بخاری کا قول ہے مگر قیس زیادہ مشہور ہے ہم ان کا حال کنیت کے باب یہاں سے زیادہ انشاءاللہ تعالیٰ لکھیں گے۔ان سے اسماعیل بن خالد نے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ یہ اپنے قبیلے کے امام تھے۔ہمیں ابن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے قیس بن عائذ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ ایک اونٹنی پر سوار خطبہ پڑھ رہے تھے اور ایک حبشی اس اونٹنی کی نکیل پکڑے ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۶۶۔حضرت قیسؓ بن عباد

حضرت قیسؓ بن عباد۔ان کا شمار اہل شام میں ہے۔انہوں نے نبیؐ سے خودکشی کرنے والے کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے مگر ان کا دیکھنا یا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۳۶۷۔حضرت قیسؓ بن عبداللہ اسدی

حضرت قیسؓ بن عبداللہ اسدی۔قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ سے ہیں۔کنیت ان کی ابوآمنہ ہے آمنہ بنت قیس سے یہ آمنہ وہی ہیں جو حضرت ام حبیبہ کے ساتھ تھیں۔قیس نے حبش کی طرف اپنی بیوی برکہ بنت یسار کنیزہ ابوسفیان بن حرب کے ساتھ ہجرت کی تھی موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ عبیداللہ بن جحش اور ام حبیبہ کے رضاعی باپ تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۳۶۸۔حضرت قیسؓ بن عبداللہ نابغہ جعدی

حضرت قیسؓ بن عبداللہ بن عدس۔نابالغہ جعدی۔شاعر ہیں اپنے لقب نابغہ سے زیادہ مشہور ہیں ہم انشاءاللہ تعالیٰ ردیف نون میں ان کا تذکرہ یہاں سے زیادہ لکھیں گے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۶۹۔حضرت قیسؓ بن عبداللہ

حضرت قیسؓ بن عبداللہ۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ان کا تذکرہ یحییٰ بن یونس نے بحوالہ حدیث ابن لہیعہ لکھا ہے جس کو انہوں نے ابن ہبیرہ سے انہوں نے قیس سے روایت کیا ہے کہ غزوۂ احزاب میں رسول اللہؐ کی نماز عصر فوت ہوگئی تھی جعفر نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور قیس کو ہم صحابی نہیں سمجھتے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۷۰۔ حضرت قیسؓ بن عبداللہ کندی

حضرت قیسؓ بن عبداللہ بن قیس بن وہب بن بکیر بن امرا القیس بن حارث بن معاویہ کندی۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۴۳۷۱۔ حضرت قیسؓ بن عبدالعزی

حضرت قیسؓ بن عبدالعزی۔ ان سے انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا لا الہ الا اللہ ہمیشہ غضب الٰہی کو دفع کرتا رہے گا یہاں تک کہ لوگ زبان سے تو اس کلمہ کو کہیں گے مگر اپنے دین کو دنیا کے لئے خراب کرنے لگیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۳۷۲۔ حضرت قیسؓ بن عبدالمنذر

حضرت قیسؓ بن عبدالمنذر، انصاری۔ ان کا نسب ان کے بھائی رفاعہ کے نام میں ہو چکا ہے۔ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے تھے ان کے اور ان کے ساتھیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ولا تقولو لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات الخ اس غزوہ میں مہاجرین کے چھ آدمی شہید ہوئے تھے (۱) عبیدہ بن حارث (۲) عمیر بن ابی وقاص (۳) ذوالشمالین بن عمرو (۴) عاقل بن بکیر (۵) مجع غلام عمر بن خطاب (۵) صفوان اور انصار کے آٹھ آدمی شہید ہوئے تھے (۱) سعد بن خیثمہ (۲) قیس بن عبدالمنذر (۳) زید بن حارث (۴) تمیم بن حمام (۵) رافع بن معلّی (۶) حارثہ بن سراقہ (۷) معوذ بن عفراء (۸) عوف بن عفراء۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کے نام میں کچھ غلطی ہوگئی ہے صحیح نام ان کا مبشر بن عبدالمنذر ہے بنی عمرو بن عوف سے ہیں اس میں کسی کا اختلاف نہیں اور تمیم بن حمام کے نام میں بھی غلطی ہوگئی ہے۔ صحیح نام ان کا عمیر بن سالم ہے یہی اہل سیر کا قول ہے اور یہی صحیح ہے۔

۴۳۷۳۔ حضرت قیسؓ بن عبدیغوث

حضرت قیسؓ بن عبدیغوث بن مکشوح۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو اسود عنسی کے قتل میں شریک تھے ان کا ذکر قیس بن مکشوح کے ذکر میں پورا آئے گا کیونکہ یہ اسی نام سے مشہور ہیں یہاں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۷۴۔ حضرت قیسؓ بن عبید

حضرت قیسؓ بن عبید بن حریر بن عبید بن جعد بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ کنیت ان کی ابوبشر تھی۔ صحابی ہیں احد میں اور تمام مشاہد میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

حریر حاء مہملہ کے ضمہ اور دو راؤں کے ساتھ ہے۔

۴۳۷۵۔ حضرت قیسؓ بن عمرو انصاری

حضرت قیسؓ بن عمرو۔ ان کے والد عمرو بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی ہیں یہ دونوں غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شہدائے احد کے ناموں میں لکھا ہے کہ بنی سواد بن مالک بن غنم سے عمرو بن قیس اوران کے بیٹے قیس بھی تھے۔ ان کا تذکرہ عمرو کے نام میں اس سے زیادہ ہو چکا ہے قیس کی شرکت بدر میں اختلاف ہے ابن کلبی نے ان کو شرکائے بدر میں شمار کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۷۶۔ حضرت قیسؓ بن عمرو بن قہد

حضرت قیسؓ بن عمرو اور بعض لوگ کہتے ہیں قیس بن قہد کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں قیس بن سہل۔ یحییٰ بن سعید انصاری کے دادا ہیں پس بعض لوگ ان کا نسب یوں بیان کرتے ہیں قیس بن عمرو بن قہد بن ثعلبہ۔ اور بعض لوگ یوں بیان کرتے ہیں قیس بن عمرو بن سہیل بن ثعلبہ بن حارث بن یزید بن ثعلبہ بن عبید بن غنم بن مالک بن نجار۔ ان کے نسب میں اختلاف ہے ان سے ان کے بیٹے سعید نے اور عطاء بن ابی رباح نے اور محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابویاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعد بن سعید نے بیان کیا کہ محمد بن ابراہیم نے قیس بن عمرو سے روایت کرکے ان کو خبر دی وہ کہتے تھے نبیؐ نے ایک شخص کو بعد نماز فجر کے دو رکعت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ کیا صبح کی نماز تو نے دو مرتبہ پڑھی اس نے عرض کیا کہ آج سنت فجر میں نے نہ پڑھی تھی اس کو اب پڑھ لیا پس نبیؐ چپ ہو رہے اس حدیث کو لیث نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۷۷۔ حضرت قیسؓ بن عمرو بن لبید

حضرت قیسؓ بن عمرو بن لبید۔ زیاد بن لبید کے بھتیجے ہیں۔ احد میں اور اس کے بعد تمام مشاہد میں شریک رہے یہ ابن قداح کا قول ہے ان کا تذکرہ ابن دباغ نے لکھا ہے۔

۴۳۷۸۔ حضرت قیسؓ بن عمیر

حضرت قیسؓ بن عمیر۔ ابن قانع نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے قیس بن عمیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا اور میں نے اسلام قبول کیا اور میں نے اپنی قوم کو بھی مسلمان کیا حضرت نے مجھے میری قوم کا سردار مقرر کردیا تھا ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۴۳۷۹۔ حضرت قیسؓ بن ابی غرزہ

حضرت قیسؓ بن ابی غرزہ بن عمیر بن وہب غفاری۔ بعض لوگ انہیں جہنی کہتے ہیں کوفہ میں رہتے تھے اور وہیں وفات پائی ان

سے صرف ایک حدیث مروی ہے ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے اعمش سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابووائل کو قیس بن ابی غرزہ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے ایک روز بازار میں رسول اللہؐ ہمارے پاس تشریف لائے ہم بازار میں خرید و فروخت کر رہے تھے ہم لوگ اپنے کو دلال کہتے تھے حضرت نے ہمارا نام اس سے بھی بہتر رکھا جو ہم نے خود اپنے لئے تجویز کیا تھا فرمایا کہ اے گروہ تجار تمہاری اس بیع میں قسم کی آمیزش بہت ہوتی ہے لہٰذا اس کو صدقہ کے ساتھ مخلوط کر دو (یعنی نفع میں سے کچھ صدقہ دے دیا کرو) انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۸۰۔ حضرت قیسؓ بن غربہ

حضرت قیسؓ بن غربہ۔ کنیت ان کی ابوغربہ تھی احمسی ہیں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اپنی قوم کو اسلام کی ترغیب دی تھی۔ ان کو مستغفری نے کتاب الوفود میں ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۴۳۸۱۔ حضرت قیسؓ (ابوغنیم)

حضرت قیسؓ۔ کنیت ان کی ابوغنیم تھی۔ نبیؐ کو انہوں نے دیکھا تھا۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ شعبہ نے عاصم احول سے انہوں نے غنیم بن قیس اسدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے چند کلمات سنے تھے جو انہوں نے رسول اللہؐ کے مرثیہ میں کہے تھے۔

الالی الویل علی محمد　　قد کنت فی حیاته بمقعد

ابیت لیلی آمنا الی الغد

میری خرابی ہو محمد (ﷺ) کے غم میں ان کی زندگی میں میں آرام سے بیٹھا ہوا تھا شام سے صبح تک چین سے سوتا تھا۔
ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۸۲۔ حضرت قیسؓ بن قارب ضحی

حضرت قیسؓ بن قارب ضحی۔ دار قطنی نے ان کو ذکر کیا ہے۔ جعفر بن زبیر نے قاسم بن ابی امامہ سے انہوں نے قیس بن قارب ضحی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ ابن آدم کے گناہ پر چالیس ۴۰ دن تک مواخذہ نہیں کرتا تا کہ وہ توبہ کرے۔ یہ حدیث فرودہ بن قیس سے بھی مروی ہے جو ان کے نام میں بیان ہو چکی ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۸۳۔ حضرت قیسؓ بن قبیصۃ

حضرت قیسؓ بن قبیصہ۔ عبدان نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ بقیہ نے عبداللہ مولیٰ عثمان بن عفان سے انہوں نے عبداللہ بن یحییٰ الہانی سے انہوں نے قیس بن قبیصہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص وصیت [1] نہ کرے گا اس کو دوسرے

---

[1] یہ حکم اس وقت کا ہے جب کہ میراث کی فرضیت نہ ہوئی تھی اور ہر شخص پر فرض تھا کہ اپنے عزیزوں کے لئے وصیت کر جائے۔

مردوں سے بات کرنے کی اجازت نہ ملے گی۔ کسی نے پوچھا یارسول اللہ کیا مردے بھی باتیں کرتے ہیں فرمایا ہاں وہ ایک دوسرے کو دیکھنے کو بھی جاتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۸۴۔حضرت قیسؓ بن قہد

حضرت قیسؓ بن قہد، انصاری۔ نبی مالک بن نجار سے ہیں۔ یہ قیس بیٹے ہیں قہد بن قیس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کے۔انصاری خزرجی ہیں۔ مصعب زبیری نے بیان کیا ہے کہ یہ قیس یحییٰ بن سعید انصاری کے دادا ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ قیس کا نام نبیؐ کے اصحاب میں کچھ پسندیدہ نہ تھا۔ ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے کہ یہ مصعب کی غلطی ہے۔ یحییٰ بن سعید کے دادا قیس بن عمرو ہیں اور قیس بن قہد کی کنیت ابومریم اور نام عبدالغفار بن قاسم ہے انصاری کوفی ہیں۔ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن ابی خیثمہ کا قول ہے کہ مصعب سے غلطی ہوگئی ہے سب لوگوں نے مصعب کے اس قول کو غلط کہا ہے امیر ابونصر نے کہا ہے کہ قیس بن قہد صحابی ہیں ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان کے بیٹے سلیم نے روایت کی ہے۔ بدر میں اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے۔حضرت عثمانؓ کی خلافت میں وفات پائی۔

۴۳۸۵۔حضرت قیسؓ بن قیس

حضرت قیسؓ بن قیس۔ حضرت علیؓ کے ساتھ صفین میں شریک تھے۔ابن کلبی نے ان کو ان لوگوں سے ذکر کیا ہے جو حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۸۶۔حضرت قیسؓ بن ابی قیس

حضرت قیسؓ بن ابی قیس بن اسلت۔ یہ قیس بیٹے ہیں صیفی کے ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔انہیں کے متعلق ان کے والد نے یہ شعر کہا تھا

اقیس ان ھلکت وانت حی　　　فلا یحرم فواضلک العدیم

اگر میں مرجاؤں اور تم زندہ رہو تو تمہاری بزرگیوں میں سے ایک معدوم شخص محروم نہ رہے یعنی مجھ کو ایصال ثواب کرتے رہنا۔

۴۳۸۷۔حضرت قیسؓ بن کعب

حضرت قیسؓ بن کعب۔ان کا ذکر ارطاہ کے نام میں ہو چکا ہے۔ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۴۳۸۸۔حضرت قیسؓ بن کلاب

حضرت قیسؓ بن کلاب، کلابی۔ صحابی ہیں یمن کے رہنے والے۔ان کی حدیث عبداللہ بن حکیم کنانی سے مروی ہے۔محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم نے سعید بن بشیر قریشی مصری سے جو یمن کے ایک شخص تھے۔انہوں نے قیس بن کلاب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو کعبہ مکرمہ کی چھت پر یہ اعلان فرماتے ہوئے سنا کہ بیشک اللہ نے تمہارے خون اور تمہارے مال

اور تمہاری اولاد ہمیشہ کے لئے اس طرح حرام[1] کئے ہیں جیسے آج کے دن اس مہینہ اور جیسے یہ مہینہ اس سال میں یا اللہ میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۸۹۔حضرت قیسؓ بن مالک ارحبی

حضرت قیسؓ بن مالک ارحبی۔ارحب ایک شاخ قبیلہ ہمدان کی ہے۔ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر بھیجی تھی اس تحریر کے بعد یہ اسلام لے آئے تھے۔عمرو بن یحییٰ بن عمرو بن سلمہ ہمدانی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن مالک ارحبی کو یہ خط بھیجا تھا **سلام علیکم اما بعد ذلک فانی استعملتک علی قومک عربھم وخمورھم وموالیھم واقطعتک من ذرة نسار مائتی صاع ومن زبیب خیوان مائتی صاع جارلک ذلک و لعقبک بعد ابدا ابدا ابدا** (تم پر سلام ہو بعد اس کے واضح ہو کہ میں نے تم کو تمہاری قوم پر خواہ بدوی ہوں یا شہری یا غلام سب پر حاکم بنایا اور مقام نسار کے غلہ سے اور اس وادی کے کھجوروں کے دو سو صاع تمہارے لئے مقرر کئے۔یہ عطیہ تمہارے اور تمہاری اولاد کے لیے ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا) قیس کہتے تھے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ابدا ابدا ابدا کہنا بہت محبوب ہے اس سے مجھے امید ہے کہ میری نسل ہمیشہ قائم رہے گی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ابن ماکولا نے کہا ہے کہ حبان بن ہانی بن مسلم بن قیس بن عمرو بن مالک بن لای ہمدانی ارحبی اپنے اساتذہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے قیس بن مالک بن سعد بن مالک بن لای ارحبی نبیؐ کی خدمت میں جب کہ آپ مکہ میں تھے حاضر ہوئے اور ایک حدیث ذکر کی ہے ان سے ابن کلبی نے روایت کی ہے۔

حبان: حاء کے کسرہ اور باء موحدہ کے ساتھ ہے۔

۴۳۹۰۔حضرت قیسؓ بن مالک بن انس

حضرت قیسؓ بن مالک بن انس۔کنیت ان کی ابوصرمہ تھی۔ان کا ذکر قیس بن صرمہ کے نام میں ہو چکا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۹۱۔حضرت قیسؓ بن مالک بن محسر

حضرت قیسؓ بن مالک بن محسر۔زید بن حارثہ کے ہمراہ اس لشکر میں جو ام قرفہ کی طرف گیا تھا یہ بھی تھے انہیں نے ام قرفہ کو گرفتار کیا اور اسے قتل کیا اور عبداللہ اور نعمان فرزندان مسعدہ فرازی کو قتل کیا۔ابن اسحاق نے ان کا ایک شعر نقل کیا ہے جب یہ غزوۂ موتہ سے حضرت خالد بن ولید کے ساتھ لوٹے۔ام فرقہ کا نام فاطمہ بنت یزید بن ربیعہ ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

ابن ماکولا نے کہا ہے کہ محسر: میم کے ضمہ اور حاء کے فتحہ اور سین مہملہ کی تشدید کے ساتھ ہے۔

---

[1] یعنی باہم خونریزی نہ کرنا کسی مسلمان کا؟ ہو کو قتل نہ کرنا۔

۴۳۹۲۔ حضرت قیسؓ بن محصن

حضرت قیسؓ بن محصن ۔بعض لوگ ان کو بن حصن بن خالد بن مخلد بن عامر بن زریق کہتے ہیں۔انصاری زرقی ہیں بدر میں اوراحد میں شریک تھے ہمیں ابوجعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں کے متعلق روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے خاندان بنی زریق بن عامر بن عبد بن حارثہ بن مالک ثم من نبی مخلد بن عامر بن زریق سے قیس بن محصن بن خالد بن مخلد تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۳۹۳۔ حضرت قیسؓ ابو محمد

حضرت قیسؓ۔کنیت ان کی ابو محمد تھی۔طبرانی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب یعنی احمد بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ریذہ نے خبر دی نیز ابوموسیٰ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے محمد بن خالد راسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومیسرہ نہاوندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی رواد نے ابن جریج سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عثمان بن محمد بن قیس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میرے والد نے میرے ہاتھ میں ایک کوڑا دیکھا جس میں رسی نہ تھی۔تو انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے ایک شخص سے فرمایا تھا کہ اپنے کوڑے کی رسی درست کر اللہ تعالیٰ جمیل اور جمال کو دوست رکھتا ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔اور کہا ہے کہ ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے مگر اس روایت سے کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ قیس صحابی ہیں مگر شاید عثمان نے اپنے والد کے والد کی نسبت ایسا کہا ہو واللہ اعلم۔

۴۳۹۴۔ حضرت قیسؓ جد محمد بن اشعث

حضرت قیسؓ۔محمد بن اشعث بن قیس کے دادا ہیں۔محمدؐ نے اپنے دادا سے انہوں نے نبیؐ سے ایک حدیث روایت کی ہے احمد بن سیار نے جعفر بن مسافر سے انہوں نے محمد بن تمیم سے اس کو روایت کیا ہے یہ جعفر کا قول ہے جوان سے برذعی نے سمرقند میں بیان کیا تھا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔میرا غالب گمان یہ ہے کہ یہ محمد بن اشعث بن قیس کندی وہی امیر مشہور ہیں جو عبدالرحمٰن کے والد تھے جنہوں نے حجاج سے قتال کیا تھا اگر یہ وہی ہیں تو ان کے دادا قیس صحابی نہیں ہیں اور اگر یہ کوئی اور ہیں تو میں ان کو نہیں جانتا۔

۴۳۹۵۔ حضرت قیسؓ بن مخرمہ

حضرت قیسؓ بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف بن قصی، قریشی مطلبی۔کنیت ان کی ابو محمد تھی اور بعض لوگ ابوسائب بیان کرتے ہیں ان کی والدہ عبداللہ بن سبع بن مالک بن جنادہ کی بیٹی تھیں جو قبیلہ بنی غنزہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار سے ہیں۔یہ اور رسول اللہؐ واقعہ فیل کے سال میں پیدا ہوئے تھے۔اس کو ابن اسحاق نے مطلب بن عبداللہ بن قیس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قیس بن خرمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اور رسول اللہ ﷺ ایک سال کی پیدائش ہیں ہم

دونوں واقعہ فیل کے سال میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ ان مولفۃ القلوب میں سے تھے جن کا اسلام آخر میں بہت اچھا ہو گیا تھا رسول اللہ نے ان کو حنین میں سو اونٹ نہیں دیئے اور خیبر میں آپ نے ان کو پچاس وسق دیئے تھے ان کی آواز بہت بلند تھی کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر یہ چیختے تھے تو ان کی آواز کوہ حرا پر سنائی دیتی تھیں۔ ان سے ان کو دونوں بیٹے عبداللہ اور محمد روایت کرتے ہیں۔ عبداللہ بزرگ لوگوں میں سے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۹۶۔ حضرت قیسؓ بن مخلد

حضرت قیسؓ بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن حارث بن ثعلبہ بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی مازنی۔ بدر میں شریک تھے یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہے اور احد میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے قیس بن مخلد کا تذکرہ اپنی کتاب میں دو جگہ کیا ہے ایک جگہ تو یوں لکھا ہے کہ قیس بن مخلد انصاری اور اپنی سند کے ساتھ ابن شہاب سے شرکائے بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان خزرج کی شاخ بنی ثعلبہ بن مازن بن نجار سے قیس بن مخلد کا نام روایت کیا ہے اور دوسرے مقام میں یوں لکھا ہے قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن مازن نجاری بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے۔ ابو موسیٰ نے چونکہ ایک جگہ قیس کو ثعلبہ بن مازن کا بیٹا لکھا ہوا دیکھا اور یہ دیکھا ہے کہ وہ احد میں شہید ہو گئے تھے اور دوسری جگہ ثعلبہ اور مازن کے درمیان میں کئی نام دیکھے اور شہادت احد کا ذکر اس میں نہیں دیکھا لہٰذا انہوں نے ان کو دو شخص سمجھ لیا حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں واللہ اعلم۔

۴۳۹۷۔ حضرت قیسؓ بن مسحر کنانی

حضرت قیسؓ بن مسحر کنانی، شاعر۔ کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کی اولاد سے ہیں۔ یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے کہ سین حاء سے پہلے ہے۔ اور ابو موسیٰ نے ان کو قیس بن مسحل یعمری لکھا ہے اور کہا ہے کہ یعمری منسوب ہے یعمر شداخ بن عوف کنانی لیثی کی طرف یہ بھائی ہیں کلب بن عوف کے اور اکثر بھائی کی طرف اگر وہ مشہور ہو نسبت کر دی جاتی ہے غزوۂ اجذام میں جو بمقام حسمی میں ہوا تھا زید بن حارثہ کے ساتھ تھے اور غزوۂ موتہ میں بھی شریک تھے اور اس دن انہوں نے ایک شعر بھی کہا تھا جس کو ابن اسحاق نے مغازی میں نقل کیا ہے اور انہوں نے مثل ابن کلبی کے ان کا نام قیس بن مسحر بیان کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے ان کو قیس بن محسر: یعنی حاء سین سے پہلے ہے۔ لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ زید بن حارثہ کے ساتھ ام فرقہ کے خلاف جہاد میں شریک تھے اور ام فرقہ کو انہی نے قتل کیا تھا مگر ابو موسیٰ نے ان کو قیس بن مسحل لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے بھی ابو عمر کے موافق لکھا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور ابن اسحاق اور ابن کلبی نے ایسا ہی لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے جو لکھا ہے کہ مقام حسمی میں غزوۂ جذام میں یہ شریک تھے یہ غلط ہے صحیح یہی ہے کہ زید کے ساتھ بنی فزارہ پر انہوں نے جہاد کیا تھا اور ام فرقہ کو قتل کیا تھا یہ دونوں غزوے مختلف اوقات اور مختلف مقامات میں ہوئے ہیں دونوں میں جمع ممکن نہیں واللہ اعلم۔

۴۳۹۸۔ حضرت قیسؓ بن معبد

حضرت قیسؓ بن معبد، حنفی۔ یزید بن معبد کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ان کے بھائی یزید کے نام میں ہو چکا ہے۔ ابن مندہ

اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۴۳۹۹۔ حضرت قیسؓ بن مکشوح

حضرت قیسؓ بن مکشوح۔ کنیت ان کی ابوشداد تھی۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عبد یغوث کہتے ہیں اور بعض ہبیرہ بن ہلال اور یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگ خود ان کو بجائے قیس کے عبد یغوث بن ہبیرہ بن ہلال بن حارث بن عمرو بن عامر بن علی بن اسلم بن احمس بن انمار بن اراش بن عمرو بن غوث کہتے ہیں۔ یہ بجلی ہیں اور قبیلہ مراد کے حلیف ہیں۔ یہ ابوعمر کا بیان ہے اور ابوموسیٰ نے ان کو قیس بن عبد یغوث بن مکشوح لکھا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا اور ابن کلبی نے قیس بن مکشوح لکھ کر کہا ہے کہ مکشوح کا نام ہبیرہ بن عبد یغوث بن غزیل بن بدا بن عامر بن عوتبان بن زاہر بن مراد تھا۔ پس انہوں نے ان کو قبیلہ مراد کے نسب میں کر دیا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ مکشوح ان کو اس سبب سے کہتے ہیں کہ ان کے پہلو میں داغ دیا گیا تھا یا چوٹ آ گئی تھی بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں صحابی نہیں ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا اسلام ابوبکر صدیق کے زمانہ میں ہوا ہے اور بقول بعض حضرت عمر کے زمانہ میں۔ یہی ہیں جنہوں نے اسود عنسی سے قتل میں فیروز کے ساتھ کوشش کی تھی اور ان کو اسود نے قتل کر دیا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول اللہؐ کی حیات میں مسلمان ہو چکے تھے قبیلہ مذحج کے مسلم شہسوار تھے پھر عراق میں چلے گئے اور وہاں حضرت سعد بن ابی وقاص کے مقدمۃ الجیش تھے۔ قادسیہ وغیرہ میں اہل فارس کی لڑائی میں ان سے کار نمایاں ظاہر ہوئے نعمان بن مقرن کے ساتھ نہاوند میں بھی شریک تھے پھر صفین میں حضرت علی کے ساتھ شہید ہوئے۔ بڑے شہسوار اور جوان مرد اور شاعر تھے۔ عمرو بن معدیکرب کے بھانجے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی اپنے ماموں کے مخالف رہتے تھے اور اسلام میں بھی دونوں میں باہم بغض رہا انہوں نے عمرو بن معدیکرب کی نسبت یہ شعر کہا تھا۔

فلولا قیتنی لاقیت قرنا ودعت الحبائب بالسلام

اس کے علاوہ اور اشعار بھی ہیں۔ ان کی شہادت کا واقعہ اس طرح پر ہے کہ قبیلہ بجیلہ کے لوگوں نے ان سے کہا کہ اے ابوشداد آج ہمارا جھنڈا تم لو انہوں نے کہا کوئی دوسرا شخص تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے مگر ان لوگوں نے کہا کہ ہم تمہارے سوا کسی کو نہیں چاہتے انہوں نے کہا واللہ اگر میں لوں گا تو پھر اس سنہری ڈھال والے کے ادھر نہ ٹھہروں گا۔ سنہری ڈھال حضرت معاویہ کے سر پر ایک شخص لگائے رہتا تھا۔ الغرض انہوں نے جھنڈا لیا اور لڑتے لڑتے حضرت معاویہ کے پاس پہنچے پس حضرت معاویہ کا ایک رومی غلام سامنے آیا اور اس نے ایک ضرب ان کے پیر پر ایسی ماری کہ ان کا پیر کٹ گیا مگر قیس نے اس رومی غلام کو قتل کر دیا اس کے بعد نیزوں میں گھر گئے اور شہید ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ قیس عبد یغوث کے بیٹے ہیں۔

۴۴۰۰۔ حضرت قیسؓ بن منتفق

حضرت قیسؓ بن منتفق۔ مغیرہ بن عبداللہ یشکری نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں کوفہ کی مسجد میں داخل ہوا تو میں نے قیس بن منتفق کو دیکھا وہ کہہ رہے تھے کہ مجھ سے رسول اللہؐ کا حلیہ بیان کیا گیا تو میں نے آپؐ کو مکہ منیٰ

اور عرفات میں تلاش کرتے ہوئے آپ تک پہنچا اور پوری حدیث بیان کی۔ان کے نام میں اختلاف ہے اور متعدد نام بیان کئے گئے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۴۰۱۔حضرت قیسؓ بن نشبہ

حضرت قیسؓ بن نشبہ سلمی۔ابومعشر نے اپنی سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ جب اہل بدر کے ہاتھوں سے واقع ہوا جو واقع ہوا تو اہل عرب خصوصاً اہل نجد پر بڑا اشاق تھا پھر جب غزوۂ خندق کا واقعہ پیش آیا اور مشرکین اپنے شہروں میں لوٹ کر گئے تو قیس بن نشبہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے آسمانوں کا حال پوچھا آپ نے ان سے سات آسمانوں کا اور فرشتوں کا اوران کی عبادت کا ذکر کیا اور زمین کا ذکر فرمایا اور جو کچھ زمین میں ہے اس کو بیان کیا پس یہ اسلام لائے اور اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے اور کہا کہ اے بنی سلیم میں نے روم وفارس کا کلام سنا ہے اور عرب کے اور کاہنوں کے اشعار سنے ہیں اور قبیلہ حمیر کے لوگوں کی باتیں سنی ہیں مگر محمد کا کلام ان میں سے کسی چیز کے مشابہ نہیں ہے پس تم لوگ محمد کے بارے میں میری اطاعت کرو کیونکہ تم ان کے ماموں ہو۔دیکھو اگر فتح یاب ہو گئے تو تم سب ان سے نفع اٹھاؤ گے اور اگر کوئی دوسری صورت ہوئی تو عرب تم پر پیش قدمی نہ کریں گے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قیس بن نشبہ جنہوں نے آسمان وغیرہ کے متعلق آپ سے سوال کیا تھا عباس بن مرداس کے چچا تھے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ اصم بن عباس رعلی تھے مگر صحیح قیس بن نشبہ ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۰۲۔حضرت قیسؓ بن نعمان

حضرت قیسؓ بن نعمان سکونی اور بعض لوگ ان کو عبسی کہتے ہیں۔ان کی حدیث اہل کوفہ واہل بصرہ سے مروی ہے۔ان سے ایاد بن لقیط اور زید بن علی یعنی ابوالقموص نے روایت کی ہے ابونعیم اور ابوعمر نے ان سے حدیث مذکور بالا روایت کی ہے اور ابن مندہ نے ابوالقموص والی حدیث روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے ان لوگوں میں سے ایک شخص نے جو قبیلہ عبدالقیس سے رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یعنی قیس بن نعمان نے بیان کیا کہ قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں نے رسول اللہؐ کے حضور میں کچھ کھجوریں ہدیتاً پیش کی تھی ابوالقموص کہتے تھے کہ قیس بن نعمان نے رسول اللہؐ کے زمانے میں قرآن پڑھنا شروع کیا تھا اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی خلافت میں اس کو پورا کیا۔ان سے ایاد بن لقیط نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے جب نبیؐ اور ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) غار کی طرف بقصد ہجرت گئے تو ایک غلام پر ان کا گذر ہوا جو بکریاں چرا رہا تھا ان دونوں نے اس سے دودھ طلب کیا اس نے کہا میرے پاس کوئی ایسی بکری نہیں جو دوہی جا سکے پس حضرتؐ نے ایک بکری کو پکڑ کر اس کے تھن پر ہاتھ پھیرا اور ابوبکرؓ نے اس کو دوہا پھر سب لوگوں نے اس کو پیا اس چرواہے نے پوچھا کہ آپ کون ہیں حضرت نے فرمایا میں محمدؐ رسول اللہ ہوں۔پھر اس نے اسلام قبول کرلیا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۰۳۔حضرت قیسؓ بن نعمان عبدی

حضرت قیسؓ بن نعمان عبدی۔وفد عبدالقیس کے ایک شخص یہ بھی ہیں۔ان سے ابوالقموص نے روایت کی ہے کہ یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ہمیں عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن

بقیہ نے خالد سے انہوں نے عوف سے انہوں نے ابوالقموص یعنی زید بن علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھ سے وفد عبدالقیس کے ایک شخص نے جن کا نام شاید قیس بن نعمان تھا بیان کیا کہ نقیر اور مزفت اور دبا اور حنتم میں نبیذ نہ پیو بلکہ چمڑے کے ظرف میں پیو۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور پہلے تذکرہ سے ان کو علیحدہ کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے اور کہا ہے کہ ان سے ایاد بن لقیط اور ابوالقموص نے روایت کی ہے واللہ اعلم۔

۴۴۰۴۔حضرت قیسؓ جدابی ہبیرہ

حضرت قیسؓ۔یہ ابوہبر کے دادا ہیں۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ بعض حفاظ حدیث نے شیخ سعید بن ابی الرجاء سے روایت کیا ہے اور ابوہشام رفاعی سے روایت ہے وہ حفص سے وہ اشعث سے وہ ہبیرہ وہ اپنے دادا قیس سے راوی ہیں کہ وہ کہتے تھے میں سحری کھا کر مسجد نبوی میں گیا اور حجرہ شریفہ سے تکیہ لگا کر بیٹھ گیا پھر مجھے کھانسی آئی تو نبیؐ نے پوچھا کہ کیا ابویحییٰ ہیں میں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا آؤ کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا کہ آج میرا اردہ روزہ رکھنے کا ہے فرمایا میں بھی روزہ کا ارادہ رکھتا ہوں (ابھی وقت سحری کھانے کا ہے) ہمارے مؤذن نے آج فجر سے پہلے اذان دے دی ہے شاید اس کی آنکھ میں کچھ فرق آ گیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے ایسا ہی بیان کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ ابوہبیرہ کے دادا شیبان تھے نہ قیس۔

۴۴۰۵۔حضرت قیسؓ بن ہثیم

حضرت قیسؓ بن ہثیم،شامی۔بنی سلمہ بن لوی کے خاندان سے ہیں۔یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے ان کو سلمی بیان کیا ہے یعنی قبیلہ بنی سلیم سے عبدالقاہر سلمی کے دادا ہیں۔صحابی ہیں ان سے عطیہ نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ بخاری نے ان کو کتاب وحدان میں صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۰۶۔حضرت قیسؓ بن وہرز

حضرت قیسؓ بن وہرز بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سوادہ بن غنم بن مالک بن نجار اور بعض لوگ ان کو قیس بن ابی ودیعہ کہتے ہیں۔حضرت سعد بن عبادہ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے تھے رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور خراسان میں حکم بن عمرو کے ساتھ تھے۔اس کو حاکم ابوعبداللہ نے بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۰۷۔حضرت قیسؓ بن یزید

حضرت قیسؓ بن یزید۔ان سے ان کی اولاد نے روایت کی ہے کہ یہ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور آپؐ نے ان کو ان کی قوم پر سردار مقرر کیا تھا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔انہوں نے سلمان نامی پہاڑ پر چڑھ کر اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلایا اور وہ سب مسلمان ہو گئے ان کے سر پر جس مقام میں رسول اللہؐ نے ہاتھ پھیرا تھا وہاں کے بال سفید نہ ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۰۸۔ حضرت قیسؓ بن یزید جہنی

حضرت قیسؓ بن یزید جہنی۔ ان سے شعبی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص ایک روزہ نفل رکھتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابواحمد عسکری نے لکھا ہے۔

۴۴۰۹۔ حضرت قیسؓ

حضرت قیسؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا کہ میں نہیں جانتا شاید یہ گذشتہ ناموں میں سے کسی کا تذکرہ ہے۔ ام نائلہ خزاعیہ نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے قیس نامی ایک شخص سے پوچھا اور فرمایا کہ زمین میں اس کو ٹھکانا نہ ملے پس وہ جب کسی مقام میں جاتے تھے تو وہاں ان کا قیام نہ ہوتا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۴۱۰۔ حضرت قیسیؓ

حضرت قیسیؓ۔ قیس کی طرف منسوب ہیں۔ عمارہ بن عثمان بن حنیف نے قیسی سے روایت کی ہے کہ وہ کسی سفر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے وہ کہتے تھے کہ آپ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی گرایا اور ان کو ایک مرتبہ دھویا پھر اپنا منہ دھویا اور کہنیاں ایک مرتبہ دھوئیں پھر داہنے ہاتھ سے اپنے دونوں پیر ایک مرتبہ دھوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے مگر اس کی سند میں اختلاف ہے۔

۴۴۱۱۔ حضرت قیسبہؓ بن کلثوم

حضرت قیسبہؓ بن کلثوم بن حباشہ۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ کیا گیا ہے مگر ان کی کوئی روایت نہیں ہے یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۴۴۱۲۔ حضرت قیظیؓ بن قیس

حضرت قیظیؓ بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن خزرج بن عمرو عمرو کا نام نبیت بن مالک بن اوس ہے۔ اوسی انصاری ہیں۔ ان کی والدہ لبنیٰ بنت رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ تھیں۔ بقول واقدی یہ اور ان کے تین بیٹے عقبہ اور عبداللہ اور عبدالرحمٰن احد میں شریک تھے اور تینوں جسر ابوعبیدہ میں شہید ہوئے اور ان کے بھائی عباد بن قیظی رسول اللہؐ کے صحابی تھے مگر احد میں شریک نہ تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ بھی احد میں شریک تھے۔ حافظ ابوالقاسم بن عساکر دمشقی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کو قیظی بن قیس لوذان بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا اور اجنادین میں شہید ہوئے تھے۔ ابن قدح نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۴۴۱۳۔ حضرت قینؓ اشجعی

حضرت قینؓ اشجعی ہیں۔ ان کا ذکر ابوہریرہ کی حدیث میں ہے۔ اس کو یحییٰ بن ابی کثیر نے سلمہ سے انہوں نے حضرت

ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ قین اشجعی نے کہا کہ اوکھلی (ایک ظرف ہے جس میں غلبہ وغیرہ موسل سے کوٹا جاتا ہے) کا کیا حکم ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر اس کی کچھ اصل نہیں۔

۴۴۱۴۔ حضرت قیومؓ

حضرت قیومؓ۔ کنیت ان کی ابو یحییٰ ہے، ازدی ہیں۔ نبیؐ کی خدمت میں وفد یمن کے ساتھ حاضر ہوئے تھے۔ اور رسول اللہؐ نے ان کا نام عبدالقیوم رکھا ہے، ہم حرف عین میں ان کا تذکرہ لکھ چکے ہیں۔ ان کی حدیث عبدالجبار بن یحییٰ بن فضل بن یحییٰ بن قیوم سے مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

حرف الکاف۔ باب الکاف والباء والثاء

۴۴۱۵۔ حضرت کباثہؓ بن اوس

حضرت کباثہؓ بن اوس بن قیظی۔ انصاری اوسی۔ بنی حارثہ کے خاندان سے ہیں۔ غزوۂ احد میں شریک تھے عرابہ بن اوس اوسی کے بھائی تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

۴۴۱۶۔ حضرت کبیشؓ بن ہوذۃ

حضرت کبیشؓ بن ہوذہ۔ بنی حارث بن سدوس میں سے ایک شخص ہیں سیف بن عمر نے عبداللہ بن شبرمہ سے انہوں نے ایاد بن لقیط سدوسی سے انہوں نے کبیش بن ہوذہ سے جو بنی حارث بن سدوس کے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی اور آپ نے ایک تحریر ان کو لکھ دی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۱۷۔ حضرت کثیرؓ ازدی

حضرت کثیرؓ ازدی۔ یہ کثیر ابو کثیر کے بیٹے ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہے۔ ابن وہب نے حیوۃ بن شریح سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عقبہ بن مسلم سے پوچھا کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہے انہوں نے کہا کہ کثیر جو نبیؐ کے صحابی تھے کہتے تھے کہ ہم نبیؐ کے پاس تھے ہم سب لوگوں کے لئے کھانا لایا گیا اور ہم نے کھایا اس کے بعد نماز کی تکبیر ہوئی پھر ہم نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کو کثیر بن ابی کثیر بیان کیا ہے اور ابو عمر نے ان کو کثیر ازدی میں لکھا ہے۔ یہ کوئی اختلاف نہیں ہے۔

۴۴۱۸۔ حضرت کثیرؓ انصاری

حضرت کثیرؓ انصاری ہیں۔ بصری میں رہتے تھے۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ جب آپؐ فرض پڑھتے تو دائیں طرف مڑ کر بیٹھتے تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے۔ ان سے ان کے بیٹے جعفر بن کثیر نے روایت کی ہے۔ ان کا

تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۴۱۹۔ حضرت کثیرؓ خال البراء

حضرت کثیرؓ۔ براء بن عازب کے ماموں ہیں۔ شعبی نے براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میرے ماموں کا نام قلیل تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام کثیر رکھا اور فرمایا کہ اے کثیر ہم عیدالاضحیٰ کی قربانی نماز کے بعد کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۲۰۔ حضرت کثیرؓ بن زیاد

حضرت کثیرؓ بن زیاد بن شاس بن ربیعہ بن رباح بن ربیعہ بن عوف بن ہلال بن شمخ بن فزارہ فزاری۔ نبیؐ کے صحابی تھے اور جنگ قادسیہ میں شریک تھے۔ یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۴۴۲۱۔ حضرت کثیرؓ بن سائب

حضرت کثیرؓ بن سائب۔ علی بن عبدالعزیز نے حجاج بن منہال سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابوجعفر خطمی سے انہوں نے محمد بن کعب سے انہوں نے عمارہ بن خزیمہ سے انہوں نے کثیر بن سائب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ حنین میں (بحالت کفر جنگ میں گرفتار ہو گئے اور) رسول اللہؐ کے سامنے پیش کئے گئے پس جس قدر لوگ بالغ تھے وہ قتل کر دیئے گئے اور نابالغ چھوڑ دیے گئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ابومسلم کجی نے حجاج سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ یہ واقعہ جنگ قریظہ کا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ حنین میں تو کوئی بھی قتل نہیں کیا گیا نہ بالغ نہ نابالغ۔ میں کہتا ہوں کہ یہی صحیح ہے۔

۴۴۲۲۔ حضرت کثیرؓ بن سعد عبدی

حضرت کثیرؓ بن سعد عبدی۔ حکم بن رفید نے روایت کی ہے کہ مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عباد بن عمرو بن شیبان سے انہوں کثیر بن سعد عبدی سے جو قبیلہ بنی عبداللہ بن غطفان سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول اللہؐ کی خدمت میں گئے تھے اور آپ نے ان کو عمیق نامی زمین کا ایک ٹکڑا جو ملک شام کے مقام بیت جبرین میں تھی دیا تھا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۲۳۔ حضرت کثیرؓ بن شہاب حارثی

حضرت کثیرؓ بن شہاب حارثی۔ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ یہی ہیں جنہوں نے قادسیہ میں جالینوس فارسی کو قتل کیا تھا۔ اور اس کا سامان لیا تھا۔ بعض نے کہا ہے کہ اس زہرہ بن حویہ نے قتل کیا تھا۔ اگر ان کا صحابی ہونا محفوظ ہو تو ان سے عدی بن حاتم نے روایت کی ہے۔ احمد بن عمار بن خالد نے عمر بن حفص بن غیاث سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے کہا ہے کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے اعمش سے انہوں نے عثمان بن قیس سے انہوں نے اپنے والد

سے انہوں نے عدی بن حاتم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھ کثیر بن شہاب نے ایک ایسے آدمی کے متعلق بیان کیا کہ جس نے کسی کو تھپڑ مارا تھا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم آپؐ سے اپنے ایسے حکمرانوں کی اطاعت کے بارے میں سوال نہیں کرتے جو تقویٰ اختیار کرے اور اصلاح کرے لیکن یا یہ کام کرے اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو! سنو! اور اطاعت کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے احمد بن عمار کی حدیث کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے عمر بن حفص سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عثمان بن قیس سے روایت کیا ہے۔ مگر صحیح وہ ہے جو علی بن عبدالعزیز' ابوزرعہ اور ابوشیبہ ابراہیم بن عبداللہ نے عمر بن حفص سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عثمان بن قیس سے انہوں نے عدی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے عرض یارسول اللہ! الی آخرہ۔ اور اعمش اور کثیر کا ذکر نہیں کیا۔

۴۴۲۴۔ حضرت کثیرؓ بن صلت

حضرت کثیرؓ بن صلت بن معدیکرب، کندی۔ ان کا شمار بنی جمح میں ہے کنیت ان کی ابوعبداللہ تھی۔ نبیؐ کے زمانے میں پیدا ہو چکے تھے زبید بن صلت کے بھائی ہیں۔ ان کا نام قلیل تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام کثیر رکھا۔ عبیداللہ بن عمر بن نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن صلت کا نام پہلے قلیل تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام کثیر رکھا اور مطیع بن اسود کا نام عاصی تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام مطیع رکھا اور ام عاصم اخت حضرت عمر کا نام عاصیہ تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام جمیلہ رکھا حضرت اچھے نام سے فال نیک لیتے ہیں۔ کثیر نے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و زید بن ثابت سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۲۵۔ حضرت کثیرؓ بن عباس

حضرت کثیرؓ بن عباس بن عبدالمطلب۔ رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی ہیں ۱۰ ہجری میں نبیؐ کی وفات سے چند ماہ پہلے پیدا ہوئے تھے کنیت ان کی ابوتمام ہے ان کی والدہ ایک رومی کنیز تھیں اور بقول بعض ان کی والدہ حمیریہ تھیں۔ بڑے فقیہ اور فاضل تھے۔ ان سے عبدالرحمٰن اعرج نے اور ابن شہاب نے روایت کی ہے۔ یزید بن ابی زیاد نے عباس بن کثیر بن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ مجھے اور عبداللہ و عبیداللہ و قثم کو جمع کرتے تھے اور اپنا ہاتھ ہماری طرف بڑھاتے تھے اور فرماتے تھے جو شخص سب سے پہلے میرے پاس پہنچ[1] جائے گا اس کو فلاں چیز ملے گی۔ انہوں نے کوئی اولاد نہ چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر اس میں کلام ہے کیونکہ جو شخص رسول اللہؐ کی وفات سے چند ماہ پہلے پیدا ہوا وہ ایسا کیونکر ہوسکتا ہے کہ حضرت اس کو بلائیں اور وہ چلا آئے۔ واللہ اعلم۔

۴۴۲۶۔ حضرت کثیرؓ بن عبداللہ

حضرت کثیرؓ بن عبداللہ۔ بقول بعض بخاری نے ان کو ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

---

[1] جس طرح لوگ لڑکوں کو پیار میں کھلاتے ہیں اسی حالت کا ذکر ہے۔

۴۴۲۷۔ حضرت کثیرؓ بن عمرو

حضرت کثیرؓ بن عمرو سلمی۔ بنی اسد کے حلیف تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بنی عبد شمس کے حلیف تھے اور بنی اسد بھی بنی عبد شمس کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہے زیاد نے اس کو روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ غزوۂ بدر میں ان کے دونوں بھائی مالک اور ثقف بھی شریک تھے ان کا تذکرہ ابو عمر نے کیا ہے اور کہا ہے کہ سوا اس روایت کے اور کسی روایت میں میں نے کثیر کا نام نہیں دیکھا۔

۴۴۲۸۔ حضرت کثیرؓ بن قیس

حضرت کثیرؓ بن قیس۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص طلب علم کا سفر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ یہ ابن قانع کا قول ہے مگر یہ غلط ہے یہ روایت دراصل کثیر بن قیس سے مروی ہے اور وہ ابوالدرداء سے روایت کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۴۲۹۔ حضرت کثیرؓ بن مرہ

حضرت کثیرؓ بن مرہ۔ عبدان نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے قتیبہ نے لیث سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ابوالزاہریہ سے انہوں نے کثیر بن مرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا سلطان زمین میں خدا کا سایہ ہے کہ ہر مظلوم اس کے سایہ میں پناہ لیتا ہے لہٰذا اگر وہ عدل کرے گا تو اس کو ثواب ملے گا اور رعیت پر اس کا شکر واجب ہے اور اگر وہ ظلم کرے گا تو اس پر گناہ ہوگا اور رعیت کو صبر کرنا چاہئے جب بادشاہ لوگوں پر ظلم کرتے ہیں تو زمین پر قحط پڑ جاتا ہے اور جب زکوۃ بند ہو جاتی ہے تو مویشی ہلاک ہو جاتے ہیں اور جب زنا علانیہ ہونے لگتی ہے تو فقر و مسکنت کا غلبہ ہو جاتا ہے اور جب بدعہدی کی جاتی ہے تو دشمن کا غلبہ ہو جاتا ہے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے کثیر کو ابو موسیٰ کے سوا اور کسی نے صحابہ میں شمار نہیں کیا۔

۴۴۳۰۔ حضرت کثیرؓ ہاشمی

حضرت کثیرؓ ہاشمی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ حضرت عباس کے بیٹے ہیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ان سے ان کے بیٹے جعفر نے روایت کی ہے کہ نبیؐ جب فرض نماز پڑھتے تھے اور اس کے بعد کچھ نوافل پڑھنا چاہتے تھے تو بائیں طرف ہٹ جاتے تھے اور جس قدر جی چاہتا تھا پڑھتے تھے اور اپنے اصحاب کو بھی آپؐ نے حکم دیا تھا بائیں طرف ہٹ جایا کریں داہنی طرف نہ ہٹا کریں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے یہ کثیر بن عباس ہی ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۴۴۳۱۔ حضرت کثیرؓ

حضرت کثیرؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ حسن بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے کثیر سے کہا جو صحابی تھے الخ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔

باب الکاف والدال والراء

۴۴۳۲۔ حضرت کدنؓ بن عبد

حضرت کدنؓ بن عبد اور بعض لوگ ان کو ابن عبید کہتے ہیں عتکی ہیں اور بقول بعض عکی فلسطین میں رہتے تھے ان کی حدیث ان کی اولاد سے مروی ہے۔ یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی ان سے ان کے بیٹے لفاف بن کدن نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں یمن سے آیا اور میں نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے ہاتھ پر اسلام لایا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۳۳۔ حضرت کدیرؓ ضبی

حضرت کدیرؓ ضبی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد کا نام قتادہ تھا۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے کوفے میں رہتے تھے ان سے ابواسحاق سبیعی نے روایت کی ہے۔ ہمیں خطیب ابوالفضل بن ابی نصر نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بیان کیا وہ ابواسحاق سے رایت کرتے تھے وہ کہتے تھے میں نے کدیر ضبی سے سنا ابواسحاق کہتے تھے مجھے کدیر سے سنے ہوئے پچاس برس ہو گئے اور شعبہ کہتے تھے مجھے ابواسحاق سے سنے ہوئے چالیس سال ہوئے ابوداؤد کہتے تھے مجھے شعبہ سے سنے ہوئے پنتالیس یا چھیالیس سال ہوئے غرض وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نبیؐ کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے کوئی کام ایسا بتائیے جو مجھ کو جنت میں لے جائے آپ نے فرمایا ٹھیک بات کہا کرو اور تمہاری حاجت سے جس قدر زائد ہوا کرے کسی کو دے دیا کرو اس نے عرض کیا کہ اگر ایسا نہ کرسکوں تو آپ نے فرمایا لوگوں کو کھانا کھلایا کرو اور ہر شخص کو سلام کیا کرو اس نے کہا اگر ایسا بھی نہ کرسکوں تو آپ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ اونٹ ہیں اس نے کہاں ہاں تو آپ نے فرمایا کہ ایک اونٹ ان میں سے لے لو اور ڈول لے لو اور جن لوگوں کو دوسرے دن پانی ملتا ہو ان کو پانی پلاؤ جب وہ آئیں اور جب وہ نہ ہوں تو ان کا کام کر دیا کرو امید ہے کہ تمہارا اونٹ بیکار نہ ہونے پائے گا اور تمہارا ڈول پھٹنے نہ پائے گا کہ جنت تمہارے لئے واجب ہو جائے گی۔ یہ حدیث ابواسحاق کی روایت سے مشہور ہے اور ابواسحاق سے اس کو معمر اور ثوری اور قطر بن خلیفہ اور یزید بن عطاء وغیرہم نے روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ اکثر لوگوں کے نزدیک ان کی حدیث مرسل ہے۔

۴۴۳۴۔ حضرت کرامہؓ بن ثابت

حضرت کرامہؓ بن ثابت انصاری۔ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے۔ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے ابن کلبی نے ان کا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۴۳۵۔ حضرت کردمؓ بن سفیان

حضرت کردمؓ بن سفیان ثقفی۔ ان سے ان کی بیٹی میمونہ نے اور عبداللہبن عمرو بن عاص نے روایت کی ہے یزید بن ہارون نے عبداللہ بن یزید بن مقسم سے انہوں نے اپنی پھوپھی سارہ بنت مقسم سے انہوں نے میمونہ بنت کردم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں دیکھا آپ کے ہاتھ میں ایک درہ تھا جیسا معلموں کے ہاتھ میں ہوتا ہے لوگوں نے رفتار کی آواز سے زمین گونج رہی تھی میرے والد آپ کے قریب گئے اور انہوں نے آپ کا قدم مبارک پکڑ لیا رسول اللہؐ نے ان کے لئے اپنی اونٹنی روک لی میمونہ کہتی تھیں کہ مجھے خوب یاد ہے کہ آپ کے پائے مبارک کے بیچ کی انگلی باقی سب انگلیوں سے بڑی تھی۔ میرے والد نے آپ سے عرض کیا کہ میں جیش عثران میں شریک تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جیش کو پہچان لیا اسی جیش میں طارق بن مرقع نے کہا تھا کہ کون شخص ہے کہ کون شخص مجھے اپنا نیزہ مع اس کے ثواب کے دیتا ہے الخ ہم یہ حدیث طارق بن مرقع کے نام میں ذکر کر چکے ہیں۔ ہمیں ابن ابی حبہ نے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحویرث یعنی حفص نے جو عثمان بن ابی العاص کی اولاد سے تھے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلی بن کعب نے میمونہ بنت کردم سے انہوں نے اپنے والد سے کردم بن سفیان سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی ایک نذر کے متعلق جو انہوں نے زمانہ جاہلیت میں کی تھی مسئلہ پوچھا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ وہ نذر کسی بت وغیرہ کے لئے تھی میرے والد نے عرض کیا کہ نہیں بلکہ اللہ کے لئے تھی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کے لئے جو نذر تھی اس کو پورا کرو اس کا ثواب ملے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۳۶۔ حضرت کردمؓ بن ابی السنابل

حضرت کردمؓ بن ابی السنابل۔ اور بعض لوگ ان کو ابن ابی سائب کہتے ہیں۔ انصاری ہیں صحابی ہیں مدینہ میں رہتے تھے۔ ان کی حدیث اہل کوفہ سے مروی ہے۔ قرہ بن ابی المغراء نے قاسم بن مالک مزنی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اسحاق سے انہوں نے اپنے والد کردم بن ابی سائب انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ ایک ضرورت سے مدینہ کی طرف گیا یہ وہ زمانہ تھا کہ رسول اللہؐ کا چرچا مکہ میں شروع ہو چلا تھا اتفاقاً ہم کو رات کے وقت ایک چرواہے کے یہاں رہنا پڑا نصف شب کو ایک بھیڑیا آیا اور اس نے بکری کا بچہ اٹھا لیا چرواہا یہ دیکھ کر اٹھا اور اس نے کہا کہ اے عامر الوادی (نام ایک جن کا ہے) اپنے پڑوسی کی مدد کر پس ایک آواز دینے والے نے جس کی صورت ہم نے نہیں دیکھی کہا کہ اے بھیڑیے اس کو چھوڑ دے فوراً وہ بکری کا بچہ دوڑتا ہوا گلہ میں مل گیا اور اس کے کہیں زخم نہ تھا اس کے متعلق رسول اللہؐ پر یہ آیت نازل ہوئی وانہ کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن فزادھم رھقا (اور بے شک کچھ لوگ انسانوں میں سے پناہ مانگتے تھے جنوں کے ساتھ مگر ان جنوں نے ان کی ہلاکت زیادہ کر دی) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۳۷۔ حضرت کردمؓ بن قیس ثقفی

حضرت کردمؓ بن قیس ثقفی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو خشنی کہا ہے اور کہا ہے کہ ابوحاتم نے ان کے اور کردم بن سفیان کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ طبرانی نے بھی ان دونوں میں فرق کیا ہے مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں کیونکہ ان دونوں کی حدیث بلفظہ ایک ہے ان کی حدیث جعفر بن عمرو بن امیہ نے ابراہیم بن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں نے کردم بن قیس سے سناوہ کہتے تھے میں اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ جن کا نام ابوثعلبہ تھا چلا انہوں نے مجھ سے کہا کہ اپنی جوتیاں مجھے عاریتاً دے دو میں نے کہا اس شرط پر دوں گا کہ اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کردو اس دن گرمی بہت تھی ابوثعلبہ نے کہا اچھا جوتیاں مجھے دے دو میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کردیا بعد اس کے جب گھر پہنچ گئے تو ابوثعلبہ نے میری جوتیاں مجھے واپس بھیج دیں اور کہلا بھیجا کہ میں نکاح نہ کروں گا میں نے یہ واقعہ نبیؐ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو تمہارے لئے اس میں بہتری نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے یہ نذر کی تھی کہ فلاں مقام میں کچھ اونٹ قربانی کروں گا آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو جو نذر پوری نہیں کی جاتی وہ وہ ہے جو صلہ رحم کے قطع کرنے میں ہو یا اس چیز میں ہو جس میں ابن آدمی کا اختیار نہیں ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں باوجودیکہ انہوں نے کردم بن سفیان کو ثقفی بیان کیا ہے اور ان کو خشنی بیان کیا ہے ایک تعجب کی بات ہے اگر وہ ان دونوں کو ثقفی بیان کرتے ہیں جیسا کہ ابوعمر نے بیان کیا تو بے شک ایک بات ہوتی واللہ اعلم۔

۴۴۳۸۔ حضرت کردوسؓ بن عمرو

حضرت کردوسؓ بن عمرو۔ حسن بن سفیان اور عبداللہ بن ابی داؤد نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے مگر اور لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے۔ ان سے ابووائل یعنی شقیق بن سلمہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جو کچھ اللہ عزوجل نے نازل کیا ہے اس میں یہ بھی تھا کہ اللہ کسی بندہ کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی فریاد کی آواز سنے اور مروان بن سالم نے ابن کردوس بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص عیدین کی شب اور پندرھویں شعبان کی شب کو عبادت کرے ان کا قلب نہ مرے گا جب کہ اور سب قلب مرجائیں گے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۳۹۔ حضرت کردوسؓ

حضرت کردوسؓ۔ عبدان نے اور علی بن سعید عسکری نے اور ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ احمد بن سیار نے ابوعباد بصری سے انہوں نے مفضل بن فضالہ قتبانی یعنی ابومعاویہ سے انہوں نے عیسیٰ بن ابراہیم سے انہوں نے سلمہ بن سلیمان حزری سے انہوں نے شداد بن سالم سے انہوں نے ابن کردوس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص عیدین اور نصف شعبان کی شب میں شب بیداری کرے گا اس کا قلب نہ مرے گا جس دن کہ اور قلب مرجائیں گے اس حدیث کو یحییٰ بن بکیر نے فضل بن فضالہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے بجائے شداد بن سالم کے مروان بن سالم کا نام بیان کیا ہے اور حسن بن سفیان نے احمد بن سیار سے اس کو اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں

کہ ابوموسیٰ نے یہ حدیث اس تذکرہ میں لکھی ہے اور اس کو کردوس بن عمرو کے تذکرہ سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے مگر ابونعیم نے یہ حدیث کردوس بن عمرو کے تذکرہ میں لکھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں پھر نہیں معلوم کہ ابوموسیٰ نے ان کو کیسے دو سمجھ لیا۔ ابونعیم نے ان دونوں کو ایک قرار دیا ہے اور پہلے نام کا تذکرہ ہی نہیں لکھا۔

۴۴۴۰۔ حضرت کردوسؓ

حضرت کردوسؓ۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔ وہب بن جریر نے شعبہ سے انہوں نے عبدالملک بن میسرہ سے انہوں نے کردوس سے جو اصحاب نبیؐ سے ایک شخص ہیں نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ مجلس ذکر میں بیٹھنا مجھے چار غلاموں کے آزاد کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ اس حدیث کو علی بن جعد نے شعبہ سے انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے کردوس صحابی سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث مرفوع نہیں بلکہ خود کردوس ہی کا قول ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۴۱۔ حضرت کرزؓ بن اسامہ

حضرت کرزؓ بن اسامہ۔ بعض لوگ ان کو ابن اسامہ کہتے ہیں۔ بنی عامر بن صعصعہ سے ہیں بعض لوگ ان کو ابن اسلمی کہتے ہیں۔ نبیؐ کی خدمت میں نابغہ جعدی کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور ابوالفرج بن محمود نے کتابۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن بشر یعنی ابوحفص نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے یحیٰی بن راشد نے رحال بن منذر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے کرز سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ نبیؐ سے عرض کیا گیا کہ آپ بنی عامر پر لعنت فرمایئے۔ حضرت نے فرمایا میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوزکریا نے ان کا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ ان کے دادا نے ان کا تذکرہ کریز کے نام میں لکھا ہے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کرز کہتے ہیں اور بعض لوگ کریز۔ ابن مندہ نے ان کو کریز بن سلمہ بیان کیا ہے مگر یہ غلط ہے لفظ صحیح سامہ ہے نہ سلمہ۔

۴۴۴۲۔ حضرت کرزؓ تمیمی

حضرت کرزؓ تمیمی۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ابوحاتم اور حضرمی وغیرہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ اسحاق بن منصور نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن بدیل سے انہوں نے بنت کرز تمیمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کو مدینہ کے اس پہاڑ پر کھڑے ہوئے دیکھا آپ کے پیچھے دو صفیں تھیں جنہوں نے پورے پہاڑ کو بھر لیا تھا یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے کریز سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کو اس پہاڑ کے پیچھے حدیبیہ کے دن دیکھا تھا آپ کے پیچھے دو صفیں تھیں یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ ہمیں یحیٰی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مسلم بن وارہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن مسعود نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں نافع بن عمر نے عبداللہ بن بدیل سے یا ان کے چچا سے انہوں نے بنت کرز سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں

نے حدیبیہ کے پہاڑ پر چڑھ کر نبیؐ کو دیکھا کہ پہاڑ کے پیچھے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے آپ کے پیچھے دو صفیں مقتدیوں کی تھیں جنہوں نے اس میدان کو یعنی وادی حدیبیہ کو بھر لیا تھا اور اس روایت سے بھی ابونعیم کے قول کی تائید ہوتی ہے اور ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ کرز کہتے ہیں میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپکو پہاڑ پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ وہی کرز ہیں جن سے عبداللہ بن ولید نے روایت کی ہے یا کوئی اور ہیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۴۳۔ حضرت کرزؓ بن جابر

حضرت کرزؓ بن جابر بن حسیل اور بقول بعض حسل بن احب بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک قریشی فہری۔ہجرت کے بعد اسلام لائے تھے۔ابن اسحاق نے کہا ہے کہ کرز بن جابر فہری نے ایک مرتبہ مدینہ میں شبخون مارا تھا تو رسول اللہؐ ان کے تعاقب کے لئے تشریف لے گئے یہاں تک کہ وادی صفوان تک پہنچ گئے مگر یہ نہیں ملے اس کے بعد یہ اسلام لائے اور ان کا اسلام بہت اچھا رہا ان کو رسول اللہؐ نے اس لشکر کا سردار بنایا تھا جس کو قبیلہ عرینہ کے تعاقب پر آپ نے مامور کیا تھا قبیلہ عرینہ کے لوگوں نے صدقہ کے اونٹ لے لیے تھے اور چرواہے کو قتل کر دیا تھا کرز کی شہادت فتح مکہ ۸ ہجری میں ہوئی۔ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ جب فتح مکہ کے دن کفار سے اور مسلمانوں سے یعنی حضرت خالد بن ولید کے ساتھیوں سے مقابلہ ہوا تو کرز بن جابر بن حسل اور حبیش جو دونوں حضرت خالد کے لشکر میں تھے مگر لشکر سے علیحدہ ہو کر دوسرے راستہ میں جا رہے تھے دونوں شہید ہو گئے پہلے حبیش شہید ہوئے تو کرز نے ان کو اپنے دونوں پیروں کے درمیان میں رکھ کر لڑنا شروع کیا اور بطور رجز کے کہتے تھے۔

قد علمت صفراء من بنی فهر نقية الوجه نقية الصدر

لا ضربن اليوم عن ابی صخر

قبیلہ بنی فہر کے خوبصورت لوگ مشہور ہیں کہ چہرہ بھی ان کا صاف ہوتا ہے سینہ بھی ان کا صاف ہوتا ہے۔آج میں ابو صخر کی طرف سے لڑوں گا۔

جیش کی کنیت ابوصخر تھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ حبیش: حاء مہملہ کے ضمہ کے ساتھ اور باء موحدہ اور اس کے بعد یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور آخر پر شین معجمہ ہے۔

۴۴۴۴۔ حضرت کرزؓ بن علقمہ

حضرت کرزؓ بن علقمہ بن ہلال بن جریبہ بن عبدنہم بن جلیل بن حبیشہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ۔ربیعہ کا نام لحی ہے۔خزاعی، کعبی ہیں۔یہی عمرو بن لحی قبیلہ خزاعہ کے جد امجد ہیں۔زہری نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور عروہ نے ان کو کرز بن حبیش لکھا ہے یہ کرز فتح مکہ میں اسلام لائے تھے اور بڑی عمر پائی تھی۔یہی ہیں جنہوں نے حرم کی نشانیاں حضرت معاویہ کی خلافت میں جب کہ مروان بن حکم مدینہ کا حاکم تھا قائم کی تھیں۔ہمیں ابواسحاق یعنی ابراہیم اور ابومحمد یعنی عبدالعزیز نے خبر دی وہ

کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی برکات بن ابراہیم بن طاہر خشوعی وغیر ہمانے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن حسن حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی محمد اور ابوبکر یعنی عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن محمد بن باذویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل یعنی محمد بن علی سہلکی بسطامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر جبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعتبہ یعنی احمد بن فرج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اوزاعی نے عبدالواحد بن قیس سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے کرز بن علقمہ خزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور اس نے پوچھا کہ اسلام کی انتہا بھی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں اللہ جس عرب یا عجم کے ساتھ بھلائی کرنا چاہے گا اس کو اسلام سے مشرف فرمائے گا۔ اس کے بعد فتنے پیدا ہوں گے کہ ایک دوسرے کی گردن مارے دے گا پس اس وقت سب سے بہتر وہ ہوگا جو پہاڑ کے کسی درہ میں جا کر بیٹھ جائے اور اپنے پروردگار سے ڈرے اور اس سے کسی آدمی کو ضرر نہ پہنچے۔ یہ کرز وہی ہیں جنہوں نے شب غار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تعاقب کیا تھا مگر جب انہوں نے غار کے منہ پر مکڑی کا جالا دیکھا تو کہا کہ یہیں سے نشان پا گم ہو گیا ہے انہیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ قدم اسی قدم سے نکلا ہے جس کا نشان مقام ابراہیم میں ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

جریہ: جیم کے ضمہ اور راء کے فتحہ اور اس کے یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں پھر باء موحدہ ہے۔

۴۴۴۵۔ حضرت کرزؓ بن ببرہ

حضرت کرزؓ بن وبرہ حارثی۔ عبدان نے ان کا تذکرہ لکھا ہے یہ صحابی نہیں ہیں ایک حدیث بھی ان کی لکھی ہے جس کو انہوں نے مرسلاً نبیؐ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۴۶۔ حضرت کرزؓ

حضرت کرزؓ۔ ان سے عبداللہ بن ولید نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۴۴۷۔ حضرت کرکرہؓ

حضرت کرکرہؓ۔ صحابی ہیں مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ان کا ذکر ایک حدیث میں جو ہم سے بہت سے لوگوں نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن اسمٰعیل سے روایت کر کے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے عمرو سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مال غنیمت پر ایک شخص متعین تھے جن کو لوگ کرکرہ کہتے تھے جب وہ مرے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں جائے گا لوگوں نے جا کر دیکھا تو ایک عبا (مال غنیمت کی) انہوں نے چرائی تھی بخاری نے کہا ہے کہ ابن سلامہ نے بھی ان کا نام کرکرہ بیان کیا ہے۔

۴۴۴۸۔ حضرت کریبؓ بن ابرہہ

حضرت کریبؓ بن ابرہہ۔ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ہم نے کوئی روایت نہیں دیکھی مگر صحابہ سے۔ حضرت حذیفہ بن یمان سے ابولدرداء سے ابوریحانہ سے اوران سے شام کے بڑے بڑے تابعین نے روایت کی ہے کہ کعب احبر نے سلیم بن عامر نے مرہ بن کعب وغیرہ نے روایت کی ہے۔ مستغفری نے کہا ہے کہ کہ ان کا صحابی ہونا ابوحاتم کے نزدیک ثابت نہیں ہے بخاری نے ان کی کنیت ابوراشد بیان کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمراورابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۴۹۔ حضرت کریبؓ مولی النبیؐ

حضرت کریبؓ۔ نبیؐ کے غلام تھے۔ ابان بن یزید نے یحییٰ بن کثیر سے انہوں نے زید سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے کریب غلام نبیؐ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مبارک ہومبارک ہو پانچ چیزیں میزان اعمال میں کس قدر وزنی اور زبان پر کس قدر ہلکی ہیں ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ پانچ چیزیں کون ہیں آپ نے فرمایا سبحان اللہ اور الحمدللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور فرزند صالح جس کو خداموت دے دے اور اس کا والد صبر کرے۔ اس حدیث کو دستوائی نے یحییٰ سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے ابوامامہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابوسلام دو ہیں ایک کبیر جن کا نام ممطو حبشی تھا اور وہ تابعین میں سے تھے دوسرے ابوسلام صغیر ان کا نام زید تھا پس اس سند میں زید عن ابی سلام غلط ہے کیونکہ زید ہی کی کنیت ابوسلام ہے۔

۴۴۵۰۔ حضرت کریزؓ بن سامہ

حضرت کریزؓ بن سامہ۔ اور بعض لوگ بن اسامہ کہتے ہیں۔ عامری ہیں یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ کریز بن سلمہ صحابی ہیں ان کا شمار اہل بصر کے خاندان بنی عامر میں ہے اور بعض لوگ ان کو کرز بن اسامہ بھی کہتے ہیں جیسا کہ کرز کے نام میں گزر چکا ہے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۴۴۵۱۔ حضرت کریمؓ بن جزی

حضرت کریمؓ بن جزی۔ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کی حدیث کی سند میں کلام ہے۔ عتبہ بن قیس نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے خالد بن جزی سے انہوں نے اپنے بھائی کریم بن جزی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کی خدمت میں خشاش ارض کا مسئلہ پوچھنے کے لئے حاضر ہوا تھا۔ اس حدیث کو ابن ابی داؤد نے کثیر بن عبید سے انہوں نے بقیہ سے روایت کیا ہے مگر یہ غلط ہے اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عبدالکریم بصری سے انہوں نے حبان بن جزی سے انہوں نے اپنے بھائی خزیمہ بن جزی سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۵۲۔ حضرت کریمؓ بن حارث

حضرت کریمؓ بن حارث۔ زرارہ کے دادا ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ محمد بن اسمٰعیل بخاری نے صحابہ میں ان کو ذکر کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے واللہ اعلم۔

باب الکاف مع الشین والعین

۴۴۵۳۔ حضرت کشذؓ جہنی

حضرت کشذؓ جہنی۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ ان کی حدیث محمد بن عمر واقدی نے عبدالعزیز عمران سے انہوں نے واقد بن عبداللہ سے انہوں نے کشذ جہنی سے روایت کی ہے بشرطیکہ محفوظ ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۵۴۔ حضرت کعبؓ انصاری

حضرت کعبؓ انصاری۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبداللہ بن سلیمان نے بیان کیا ہے کہ یہ کعب بن مالک نہیں ہیں اور انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کعب انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے پوچھا کہ ایک لونڈی نے پتھر سے [1] کسی جانور کو ذبح کر دیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۵۵۔ حضرت کعبؓ بن جماز

حضرت کعبؓ بن جماز بن ثعلبہ بن خرشہ بن عمرو بن سعد بن ذبیان بن رشدان بن قیس بن جہینہ اور بعض لوگ ان کے والد کا نسب اس طرح بیان کرتے ہیں جماز بن مالک بن ثعلبہ جہنی اور بعض لوگ ان کا نام حمان بیان کرتے ہیں اور بقول بعض یہ غسانی ہیں بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج کے حلیف اور بقول بعض بنی طریف بن خزرج کے حلیف ہیں ابن شہاب نے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے خاندان کعب بن خزرج سے غزوۂ بدر میں شریک تھے کعب بن جماز بن ثعلبہ کا نام بھی لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ قبیلہ غسان کے تھے مگر کعب بن خزرج کے حلیف تھے اور ابن اسحاق نے ان انصار کے نام میں جو قبیلہ طریف میں خزرج سے غزوۂ بدر میں شریک تھے کعب بن جماز بن ثعلبہ کا نام لکھا ہے اور میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ بنی ساعدہ کے حلیف ہیں اور ان دونوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ بقول بعض یہ بنی طریف کے حلیف ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا خیال یہ ہے بنی طریف اور ہیں اور بنی ساعدہ اور ہیں حالانکہ وہ دونوں ایک ہی ہیں ابن کلبی نے بھی ابن اسحاق کے موافق ان کو جہنی لکھا ہے اور دارقطنی نے ان کے والد کا نام حمان بیان کیا ہے واللہ اعلم۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ میرے نزدیک جماز جیم اور

---

[1] بعض پتھروں کے کنارہ پتلے ہوتے ہیں وہ بالکل چاقو چھری کا کام دیتے ہیں۔

زاء کے ساتھ ہے۔

۴۴۵۶۔حضرت کعبؓ بن خداریہ

حضرت کعبؓ بن خداریہ۔بنی بکر بن کلاب کے خاندان سے ہیں۔صحابی ہیں۔ان کا تذکرہ ابوزرین عقیلی کی حدیث میں ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۵۷۔حضرت کعبؓ بن خزرج

حضرت کعبؓ بن خزرج انصاری۔بنی حارث سے ہیں۔بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔محمد بن میمون بن کعب بن خزرج نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حکم بن ابی الحکم غزوۂ تبوک میں نبیؐ کے ساتھ میرے ہم سفر تھے اور وہ کیا عمدہ ہم سفر تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۵۸۔حضرت کعبؓ بن زہیر

حضرت کعبؓ بن زہیر بن ابی سلمی۔ابوسلمی کا نام ربیعہ ریاح بن قرط بن حارث بن مازن بن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہذمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ تھا۔مزنی ہیں۔صحابی ہیں۔کعب اور ان کے بھائی بجیر جو زہیر کے بیٹے تھے رسول اللہؐ کی خدمت میں گئے تھے جب مقام ابرق الغراف میں پہنچے تو بجیر نے کعب سے کہا کہ تم اسی مقام میں ہماری بکریوں کو دیکھتے رہو تا کہ میں اس شخص سے یعنی رسول اللہؐ سے مل آؤں اور سنوں کہ وہ کیا کہتے ہیں چنانچہ کعب وہیں ٹھہرے رہے اور بجیر گئے اور رسول اللہؐ کی خدمت میں پہنچے حضرت نے اسلام کی ان کو ترغیب دی چنانچہ یہ مسلمان ہو گئے یہ خبر کعب کو پہنچی تو انہوں نے یہ اشعار نظم کئے۔

الا ابلغا عنی بجیرا رسالة ۔۔۔ علی ای شی ویب غیرک دلکا

علی خلق لم تلف اما ولا ابا ۔۔۔ علیه ولم تدرک علیه اخالکا

سقاک ابوبکر بکاس روية ۔۔۔ وانهلک المامور منها وعلکا

اے قاصد بجیر کو میرا یہ پیغام دے کہ کس وجہ سے تو نے غیر کا دین اختیار کیا وہ دین جس پر نہ تو نے اپنے باپ کو دیکھا نہ ماں کو نہ بھائی کو ابوبکر نے تجھے بہت ہی بری تعلیم دی جس سے تو ہلاک ہو گیا۔

جب ان اشعار کا علم رسول اللہؐ کو ہوا تو آپ نے ان کا خون مباح کر دیا اور فرمایا کہ جو شخص کعب کو پائے وہ اس کو قتل کر دے بجیر نے اپنے بھائی کو اس کی اطلاع کر دی اور کہا کہ اب اپنے بچاؤ کی فکر کرو اور میں سمجھتا ہوں کہ تم نہ بچ سکو گے بعد اس کے لکھا کہ رسول اللہؐ کے پاس جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہے آپ قبول کر لیتے ہیں اور پیچھے قصور معاف کر دیتے ہیں لہٰذا میرے اس خط کے پہنچتے ہی تم چلے آؤ اور اسلام لاؤ چنانچہ کعب بھی آئے اور انہوں نے ایک نعتیہ قصیدہ بھی نظم کیا جب یہ مدینہ پہنچے تو اپنا اونٹ مسجد نبوی کے دروازے پر بٹھا دیا اور مسجد کے اندر چلے گئے دیکھا کہ رسول اللہؐ اپنے اصحاب کے بیچوں بیچ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور کبھی اس کی طرف ملتفت ہو کر اس سے باتیں کرتے ہیں اور کبھی اس کی طرف ملتفت ہوتے ہیں کعب کہتے تھے میں نے اس

طریقہ سے رسول اللہؐ کو پہچان لیا اور میں آپؐ کے قریب کے جا کر بیٹھا اور اپنا اسلام ظاہر کیا اور عرض کیا کہ مجھے امان دیجئے آپ نے فرمایا تم کون ہو میں نے عرض کیا کہ کعب بن زہیر آپ نے فرمایا تمہیں معاد نے یہ اشعار نظم کئے ہیں اور آپ نے حضرت ابوبکر صدیق کو اشارہ کیا کہ ان اشعار کو پڑھو چنانچہ انہوں نے وہ اشعار پڑھے جب یہ مصرعہ پڑھا گیا اور انہلک المامور منہا وعلکا تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے ایسا نہیں کہا تھا بلکہ میں نے بجائے مامور کے لفظ مامون کہا تھا اس کے بعد پھر انہوں نے قصیدہ نعتیہ سنایا۔

بانت معاد فقلبی الیوم متبول	متیم اثر هالم یفد مکبول
ان الرسول السیف یستضاء به	مهند من سیوف الله مسلول
ابنئت ان رسول الله اوعدنی	والعفو عند رسول الله مامول

معار (نامی محبوبہ) نے جدائی اختیار کر لی جس سے میرا دل بے چین ہے۔ اس کے بعد نہایت ذلت ہے اور اس قیدی کا فدیہ نہیں دیا جا سکتا۔ بیشک رسولؐ ایک تلوار ہیں جن کی روشنی پھیل رہی ہے۔ خدا کی تلواروں میں سے ایک برہنہ شمشیر ہے مجھے خبر دی گئی ہے کہ رسول اللہؐ نے مجھے ڈرایا مگر رسول اللہؐ سے بخشش کی امید ہے۔

رسول اللہؐ نے (خوش ہوکر) حاضرین کو اشارہ کیا کہ سنو یہاں تک کہ انہوں نے اپنا قصیدہ پورا کیا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے ہیں جب آپ طائف سے واپس تشریف لائے تھے۔ ان کے عمدہ اشعار میں سے چند شعر یہ ہیں۔

لو کنت اعجب من شی لا عجبنی	سعی الفتی وهو مخبوءٌ له القدر
یسعی الفتی لامور لیس یدرکها	والنفس واحدة والهم منتشر
والمرء ماعاش ممدود له امل	لا تنتهی العین حتی ینتهی الاثر

اگر مجھے کسی چیز پر تعجب ہوتا تو آدمی کی اس کوشش پر ضرور تعجب ہوتا جس کے خلاف تقدیر میں ثابت ہو چکا ہے آدمی ایسی باتوں کے لئے کوشش کرتا ہے جن کو وہ پا نہیں سکتا نفس ایک ہی ہے اور مقاصد بہت ہیں۔ آدمی جب تک زندہ رہے گا ہوس کم نہ ہوگی اثر نہیں جاتا جب تک نشان رہتا ہے۔

نیز اشعار ذیل بھی ان کے عمدہ کلام میں ہیں۔

ان کنت لا ترهب ذمی لما	تعرف من صفحی عن الجاهل
فاخش سکوتی اذانا منصت	فیک لمسموع خنی القائل
فالسامع الذام شریک له	ومطعم الماکول کالاکل
مقالة السوء الی اهلها	اسرع من منحدر سائل
ومن دعا الناس الی ذمه	ذموه بالحق وبالباطل

اگر تو میری مذمت سے نہ ڈرتا ہو اس سبب سے کہ جاہلوں سے میرے اعراض کو جانتا ہے۔ مگر تجھے میرے سکوت سے

ڈرنا چاہئے۔ کیونکہ میں بیہودہ گوئیاں تیری سنتا ہوں سننے والا برائی کرنے والے کا شریک ہے کسی چیز کا کھلانے والا مثل کھانے والے کے ہے۔ بری بات اس کے اہل تک سیال چیز سے بھی تیز پہنچ جاتی ہے۔ جولوگوں کو اپنی مذمت کی طرف ہو جولوگ اس کو حق باطل غرض ہر طرح برا کہنے لگتے ہیں۔

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہیں۔ رسول اللہؐ نے ان کو ایک چادر عنایت فرمائی تھی جو اب تک شاہان اسلام کے پاس ہے ان کے والد زہیر کی وفات بعثت سے ایک برس پہلے ہو گئی ہے۔ یہ ابواحمد عسکری کا قول ہے۔

۴۴۵۹۔ حضرت کعبؓ بن زید انصاری

حضرت کعبؓ بن زید بن قیس بن مالک بن کعب بن حرثہ بن دینار بن نجار، انصاری نجاری۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق اور ابن کلبی کا قول ہے۔ ابن کلبی نے کہا ہے کہ ان کی شہادت غزوۂ خندق میں ہوئی واقدی نے بیان کیا ہے کہ غزوہ خندق میں ان کو رضار بن خطاب نے قتل کیا تھا اور ابن اسحاق نے کہا کہ غزوۂ خندق میں ایک نامعلوم تیر ان کے لگ گیا تھا اسی سے یہ شہید ہو گئے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نامعلوم تیر جس کے لگا تھا وہ امیہ بن ربیعہ بن صخر دولی تھے جو بیر معونہ کے واقعہ میں بچ گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۶۰۔ حضرت کعبؓ بن زید بن قیس

حضرت کعبؓ بن زید بن قیس، انصاری۔ بنی دینار بن نجار سے ہیں۔ بدر میں شریک تھے انہوں نے نبیؐ سے احادیث کی روایت کی ہے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ کعب بن زید کو بعض لوگ زید بن کعب کہتے ہیں۔ انہوں نے قبیلہ غفار کی اس عورت کا قصہ روایت کیا ہے جس کے جسم پر رسول اللہؐ نے سفید داغ دیکھا تھا اور فرمایا تھا کہ تو اپنے کپڑے پہن لے اور اپنے عزیزوں سے جا کے مل جا۔ (اس عورت سے حضرت نے نکاح کیا تھا) ان سے جمیل بن زید نے روایت کی ہے مگر اس روایت میں اضطراب بہت ہے۔ ابوعمر نے ان کا نسب اس سے زیادہ نہیں بیان کیا اگر ابونعیم کی طرح وہ بھی ان کا نسب اس سے زیادہ بیان کرتے تو معلوم ہوتا کہ یہ وہی ہیں جن کا تذکرہ اوپر ہو چکا یا کوئی اور ہیں ابونعیم نے ابن اسحاق سے انصار کے ناموں میں جو انصار کے خاندان خزرج کی شاخ بنی قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے بدر میں شریک تھے کعب بن زید بن قیس بن مالک کا نام بھی روایت کیا ہے۔ ہمیں ابویاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن مالک مزنی یعنی ابوجعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے جمیل بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے میں انصار کے ایک شیخ کی صحبت میں رہا ہوں جو صحابی تھے ان کا نام کعب بن زید یا زید بن کعب تھا وہ مجھ سے بیان کرتے تھے کہ رسول اللہؐ نے قبیلہ بنی غفار کی ایک عورت سے نکاح کیا تھا مگر جب آپ اس کے پاس تشریف لے گئے اور دست مبارک اس کے جسم پر رکھا اور بستر پر لیٹے تو دیکھا کہ اس کے پہلو میں ایک سفید داغ ہے تو آپ بستر سے اٹھ گئے اور فرمایا کہ اپنے کپڑے پہن لو اور جس قدر آپ نے اس عورت کو دیا تھا اس میں سے کچھ واپس نہیں لیا۔ اس حدیث کو نوح بن ابی مریم نے جمیل سے اسی طرح روایت کیا ہے اور محمد بن فضیل نے جمیل سے انہوں نے عبداللہ بن کعب سے روایت کیا ہے اور اسمٰعیل بن زکریا نے اور قاسم بن

غصن نے جمیل سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے اس کو روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اگر غفاری عورت کا قصہ ان سے مروی نہ ہوتا تو یہ کعب اور وہ کعب جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا دونوں ایک ہوتے کیونکہ نسب اور قبیلہ دونوں کا ایک ہے اور بدر میں دونوں شریک تھے واللہ اعلم۔

۴۴۶۱۔حضرت کعبؓ بن سلیم قرظی

حضرت کعبؓ بن سلیم، قرظی، ثم الاوسی۔ بنی قریظہ قبیلہ اوس کے حلیف ہیں۔ یہ قریظہ کے ان قیدیوں میں سے ہیں۔ جو نابالغ ہونے کے باعث سے قتل نہ کئے گئے تھے۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ محمد بن کعب قرظی کے والد ہیں۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ کعب بن سلیم قرظی جو محمد کے والد ہیں ان کی حدیث حاتم بن اسمٰعیل نے جعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے موسیٰ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے محمد بن کعب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے ابونعیم نے ابن مندہ کا یہ کلام نقل کر کے کہا ہے کہ یہ غلط ہے کیونکہ محمد بن کعب نے اپنے والد سے روایت نہیں کی بلکہ موسیٰ کے والد یعنی عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے خود ابن مندہ نے بھی اس کو صحیح طریق پر عبدالرحمٰن خطمی کے تذکرہ میں لکھا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۶۲۔حضرت کعبؓ بن سوداز دی

حضرت کعبؓ بن سور بن بکر بن عبید بن ثعلبہ بن سلیم بن ذہل بن لقیط بن حارث بن مالک بن فہم بن غنم بن دوس بن عدثان بن عبداللہ بن زہران بن کعب بن حارث بن کعب بن عبداللہ بن نصر بن ازاد ازدی۔ بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا یہ بصرہ کے قاضی تھے حضرت عمر بن خطاب نے ان کو بصرہ کا قاضی مقرر کیا تھا۔ محمد بن سیرین نے ان کے بہت سے احکام اور احادیث نقل کی ہیں۔ شعبی نے روایت کی ہے کہ کعب بن سور ایک روز حضرت عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک عورت آئی اور اس نے کہا میں نے اپنے شوہر سے زیادہ بزرگ کسی کو نہیں دیکھا شب بھر تو وہ عبادت کرتے ہیں اور ایسی سخت گرمی کے زمانے میں بھی ہر روز روزہ رکھتے ہیں کبھی ناغہ نہیں کرتے پس حضرت عمر نے اس عورت کے لئے دعائے مغفرت کی اور اس کی تعریف کی اور فرمایا کہ تو تعریف کی زیادہ مستحق ہے وہ عورت شرمندہ ہو کر چلی گئی کعب بن سور نے کہا یاامیر المومنین آپ نے اس عورت کی مصیبت دور نہ کی وہ اپنی مصیبت دور کرانے کے لئے آپ کے پاس آئی تھی حضرت عمر نے کہا ایسی بات ہے۔ انہوں نے کہا ہاں پس حضرت عمر نے فرمایا کہ اس عورت کو میرے پاس واپس لاؤ چنانچہ وہ واپس لائی گئی حضرت عمر نے فرمایا سچ کہنے میں کچھ مضائقہ نہیں کعب کہتے ہیں کہ تم میرے پاس اپنے شوہر کی شکایت کرنے آئی تھیں کہ وہ تمہارے بستر سے علیحدہ رہتا ہے اس عورت نے کہا ہاں یہی بات ہے میں ایک جوان عورت ہوں اور میں بھی وہی چاہتی ہوں جو اور عورتیں چاہتی ہیں پس حضرت نے عمر اس کے شوہر کو بلا بھیجا جب وہ آیا تو کعب سے فرمایا کہ تم ان دونوں کے درمیان میں فیصلہ کر دو انہوں نے کہا کہ امیر المومنین فیصلہ کرنے کے زیادہ حق دار ہیں حضرت عمر نے فرمایا کہ میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ تم ان دونوں کی بات سمجھ گئے اور میں نہیں سمجھ سکا کعب نے کہا میری رائے یہ ہے کہ اس عورت کو چار دنوں میں سے ایک دن ملنا چاہئے گویا اس کے شوہر کی چار بیویاں ہیں۔ پس ایک دن یہ اپنی اس بیوی کے پاس سوئے اور تین دن عبادت کرے حضرت عمر نے

فرمایا واللہ جیسے تمہاری پہلی رائے مجھے پسند آئی ویسی ہی آخری رائے بھی مجھے پسند ہے اچھا جاؤ تم کو میں نے بصرہ کا قاضی بنادیا پھر حضرت ابوموسیٰ کو ایک تحریر ان کی تقرر کی لکھ دی چنانچہ حضرت عمر کی خلافت بھر بصرہ کے قاضی رہے اور حضرت عثمان کی خلافت میں قاضی رہے پھر جنگ جمل میں حضرت عائشہ کی طرف سے شہید ہوئے اس دن یہ دونوں صفوں کے درمیان نکل کر آئے تھے اور ان کے ہاتھ میں مصحف تھا یہ لوگوں کو خون ریزی کی ممانعت کر رہے تھے اور کہتے تھے کتاب اللہ سے فیصلہ کرلو اتنے میں نامعلوم تیرا آیا اور یہ شہید ہو گئے اس وقت ان کے ہاتھ میں مصحف تھا اور دوسرے ہاتھ میں اونٹ کی بھاگ تھی۔ قتال فارس میں ان سے کار نمایاں ظاہر ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۶۳۔ حضرت کعبؓ بن عاصم اشعری

حضرت کعبؓ بن عاصم، اشعری۔ کنیت ان کی ابو مالک ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کنیت عمرو کی ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ مصر میں رہتے تھے۔ یہ اصحاب سفینہ میں سے ہیں۔ ان سے حضرت جابر اور ام الدرداء اور عبدالرحمٰن بن غنم اور خالد بن ابی مریم نے روایت کی ہے ان کی حدیث اہل مدینہ سے مروی ہے۔ ابن جریج نے ابن شہاب سے انہوں نے صفوان بن عبداللہ بن صفوان سے انہوں نے ام الدرداء سے انہوں نے کعب بن عاصم اشعری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان سے ام الدرداء نے روایت کی ہے کنیت ان کی ابو مالک ہے یہی ہیں جن سے عبدالرحمٰن بن غنم نے اور اہل شام نے روایت کی ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو مالک اور شخص ہیں مگر میرے خیال میں ابو مالک کا نام کعب بن عاصم ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۶۴۔ حضرت کعبؓ بن عامر سعدی

حضرت کعبؓ بن عامر سعدی، صحابی ہیں۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔

۴۴۶۵۔ حضرت کعبؓ بن عجرہ

حضرت کعبؓ بن عجرہ بن امیہ بن عدی بن عبید بن حارث بن عمرو بن عوف بن غنم بن سواد بن مری بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فران بن بلی۔ بلوی، انصار کے حلیف ہیں اور بقول بعض بنی حارثہ بن حارث بن خزرج کے حلیف ہیں اور بقول بعض بنی عوف بن خزرج کے حلیف ہیں اور بقول بعض انصار کے خاندان بنی سالم کے ہیں اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ انصار کے حلیف نہیں ہیں بلکہ خود انصاری ہیں مگر ابن سعد نے کہا ہے کہ میں نے ان کا نام انصار کے نام میں بہت ڈھونڈ ا مگر مجھے نہ ملا۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے اور ابن کلبی نے ان کا نسب بلی تک بیان کر کے کہا ہے کہ یہ کعب انصار کے خاندان بنی عمرو بن عوف کی طرف منسوب ہیں ان کا اسلام متاخر ہے اسلام کے بعد یہ تمام مشاہد میں شریک رہے۔ ان سے ابن عمر نے اور جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن عمرو بن عاص اور ابن عباس اور طارق بن شہاب اور ابووائل اور زید بن وہب اور ابن ابی لیلیٰ نے اور ان کے بیٹوں یعنی اسحاق اور عبدالملک اور محمد اور ربیع وغیرہم نے روایت کی ہے یہ آیت انہیں کے حق میں نازل ہوئی تھی (ففدیة من صیام او صدقة اونسک۔) کوفہ میں رہتے تھے۔ ہمیں ابراہیم اور اسماعیل نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی تک

خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے ایوب سے اور ابن ابی نجیح اور حمید اعرج اور عبدالکریم نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ کا گذران کی طرف مقام حدیبیہ میں ہوا ابھی مکہ نہ پہنچے تھے یہ اس وقت دیگ کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور جوئیں ان کے سر سے نکل نکل کر ان کے منہ پر گرتی تھیں حضرت نے پوچھا کہ کیا جوئیں تم کو تکلیف دیتی ہیں انہوں نے عرض کیا کہ ہاں تو آپ نے فرمایا سر منڈوا ڈالو اور ایک فرق غلبہ چھ مسکینوں کو دے دو ایک فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا تین دن روزہ رکھ لو یا ایک قربانی کر لو۔ کعب کی وفات مدینہ میں ۵۱ ہجری اور بقول بعض ۵۲ اور بقول بعض ۵۳ ہجری میں بعمر ۷۳ سال اور بقول بعض ۷۵ سال ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۶۶۔ حضرت کعبؓ بن عدی

حضرت کعبؓ بن عدی بن حنظلہ بن عدی بن عمرو بن ثعلبہ بن عدی بن ملکان بن عوف بن عذرہ بن زید لات۔ انہیں کو تنوخی بھی کہتے ہیں۔ حیرہ کے لوگوں میں سے ہیں کیونکہ بنی ملکان بن عوف تنوخ کے حلیف تھے ان کی حدیث اہل مصر سے مروی ہے حیرہ کا جو وفد رسول اللہؐ کی خدمت میں آیا تھا اس میں یہ بھی تھے۔ ابو بکر صدیق کے عہد میں اسلام لائے تھے زمانہ جاہلیت میں حضرت عمر کے ساتھ شریک تھے ۱۵ ہجری میں حضرت عمر کی طرف سے قاصد بن کر مقوقس کے پاس اسکندریہ گئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے ان کی اولاد مصر ہی میں رہی۔ یزید بن ابی حبیب نے ناعم بن عبداللہ سے انہوں نے کعب بن عدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد حیرہ کے اسقف (عالم پیشوائے) انصاری تھے جب محمد رسول اللہؐ مبعوث ہوئے تو میرے والد نے کہا کہ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ اس شخص (یعنی نبی ﷺ) کے پاس جائیں اور جا کر تم لوگ اس سے کچھ اس کی باتیں سنو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مر جائیں اور تم کہو کہ کاش ہم ان کی کچھ باتیں سنتے چنانچہ چار آدمی منتخب ہوئے اور وہ حضرت کی طرف روانہ کئے گئے میں نے اپنے والد سے کہا کہ میں بھی ان لوگوں کے ساتھ جاؤں میرے والد نے کہا تم جا کر کیا کرو گے میں نے کہا میں بھی ان کی حالت دیکھوں گا چنانچہ ہم لوگ رسول اللہؐ کے پاس آئے نماز صبح کے بعد ہم لوگ آپ کے پاس بیٹھا کرتے تھے اور آپ کا کلام اور قرآن سنا کرتے تھے کوئی ہمیں منع نہ کرتا تھا پھر تھوڑے ہی دنوں کے بعد حضرت کی وفات ہو گئی تو ان چاروں آدمیوں نے کہا کہ اگر یہ سچے نبی ہوتے تو نہ مرتے چلو واسط واپس چلیں میں نے ان سے کہا ابھی توقف کرو دیکھو ان کی جگہ پر کون قائم ہوتا ہے معلوم ہو جائے گا کہ یہ کام منقطع ہو گیا یا پورا ہو گا مگر وہ لوگ چلے گئے اور میں ٹھہرا رہا مگر اس حال میں تھا کہ نہ مسلمان تھا نہ نصرانی تھا پھر جب حضرت ابو بکر نے یمامہ کی طرف ایک لشکر بھیجا تو میں بھی اس لشکر کے ساتھ گیا جب مسلمانوں کو مسیلمہ کذاب کی لڑائی سے فراغت ہوئی تو میرا گذر ایک راہب کی طرف سے ہوا میں اس کے پاس گیا اور میں نے اس سے کچھ تخلی حاصل کرنی چاہئے مجھ سے اس نے پوچھا کہ تم نصرانی ہو میں نے کہا نہیں اس نے کہا یہودی ہو میں نے کہا نہیں پھر میں نے محمدؐ کا ذکر کیا اس نے کہا ہاں ان کا تذکرہ ہماری کتابوں میں ہے میں نے کہا تو مجھے دکھا دو چنانچہ اس نے ایک کتاب [1] نکالی اور مجھ سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا

---

[1] یہ کتاب تورایت انبیائے بنی اسرائیل کا صحیفہ ہوگا۔

ہے میں نے کہا کعب پس اس نے وہ کتاب کھولی میں نے پڑھا تو محمدؐ کی صفت اور ان کی نعت اس میں دیکھی اسی وقت سے میرے دل میں ایمان آ گیا اور میں اس وقت مسلمان ہو گیا پھر میں اپنے وطن حیرہ گیا تو لوگوں نے مجھے اسلام کی بابت بہت طعنہ دیئے اس کے بعد حضرت ابوبکر کی وفات ہو گئی پھر میں حضرت عمر کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے مقوقس کے پاس بھیجا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۴۶۷۔ حضرت کعبؓ بن عمرو بن خدیج

حضرت کعبؓ بن عمرو بن خدیج۔ کنیت ان کی ابوزعنہ ہے۔ شاعر ہیں۔ طبری نے ان کا ذکر شرکائے بدر میں کیا ہے ہم ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں لکھیں گے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۴۶۸۔ حضرت کعبؓ بن عمرو خزاعی

حضرت کعبؓ بن عمرو۔ کنیت ان کی ابوشریح تھی۔ خزاعی ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو خویلد کہتے ہیں اور بعض لوگ کعب بن عمرو، یحییٰ بن یونس اور ابوحاتم بستی اور احمد بن زہیر نے کہا ہے کہ ابوشریح خزاعی کا نام کعب بن عمرو تھا ابن شاہین نے اور جعفر مستغفری نے کعب کے نام میں ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں ہم ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ لکھیں گے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۶۹۔ حضرت کعبؓ بن عمرو خزرجی ابوالیسر

حضرت کعبؓ بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن تزید بن جشم بن خزرج۔ انصاری خزرجی سلمی۔ کنیت ان کی ابوالیسر تھی بیعت عقبہ میں شریک تھے اور بدر میں جب شریک ہوئے تو ان کی عمر بیس سال کی تھی بیان کیا گیا ہے کہ انہیں نے منبہ بن حجاج سہمی کو قتل کیا تھا اور انہیں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب کو بدر کے دن گرفتار کیا تھا قد ان کا پستہ تھا۔ مدینہ میں جن اصحاب بدر کی وفات ہوئی ان میں سب سے آخری شخص ہیں۔ ان کی وفات ۵۵ ہجری میں ہوئی ان سے ان کے بیٹے عمار نے اور موسیٰ بن طلحہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں شریف ابوالمحاسن یعنی محمد بن عبدالخالق جوہری نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح یعنی احمد بن محمد بن احمد حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن ابی عمر بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن نضر ازدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالاحوص نے غانم بن سلیمان سے انہوں نے عون بن عبداللہ سے بن عتبہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ابوالیسر کا قرض ایک شخص کے ذمہ تھا وہ تقاضا کے لئے اس کے لئے گھر پر گئے اس شخص نے لونڈی سے کہا کہ کہہ یہاں نہیں ہیں ابوالیسر نے یہ آواز سن لی اور کہنے لگے باہر نکل میں نے تیری آواز سن لی چنانچہ وہ نکلا ابوالیسر نے اس سے کہا کہ تو نے ایسا کیوں کیا اس شخص نے کہا تنگدستی کی وجہ سے تو انہوں نے کہا کہ اللہ اللہ جا میں نے اپنا قرض معاف کیا میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی قرض دار کو مہلت دے یا معاف کر دے قیامت کے دن وہ اللہ کے سائے میں ہوگا۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں اس سے زیادہ ہوگا کیونکہ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور

ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۷۰۔ حضرت کعبؓ بن عمرو نجاری

حضرت کعبؓ بن عمرو بن عبید بن حارث بن کعب بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری نجاری۔ احد میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ اس کو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے۔

۴۴۷۱۔ حضرت کعبؓ بن عمرو ہمدانی

حضرت کعبؓ بن عمرو ہمدانی، یامی۔ یام ایک شاخ قبیلہ ہمدان کی ہے بعض لوگ ان کو کعب بن عمر کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے نسب ان کا اس طرح ہے کعب بن عمرو بن جحدب بن معاویہ بن سعد بن حارث بن ذہل بن دول بن جشم بن حاشد بن جشم بن خیوان بن نوف بن ہمدان۔ یہ کعب طلحہ بن مصرف کے دادا ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے صحابی ہیں ان کی ایک حدیث وہ ہے جو طلحہ بن مصرف نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا کہ ان کے حال میں اختلاف ہے مگر صحیح یہی ہے جو بیان کیا گیا۔

۴۴۷۲۔ حضرت کعبؓ بن عمیر

حضرت کعبؓ بن عمیر غفاری۔ کبار صحابہ سے ہیں۔ رسول اللہؐ نے ان کو کئی مرتبہ سردار لشکر بنایا یہی ہیں جن کو رسول اللہؐ نے سرزمین شام کے مقام ذات الاطلاح میں بھیجا تھا ان کے ساتھی وہاں شہید ہو گئے اور یہ زخمی ہو کر بچ گئے قبیلہ قضاعہ کے لوگوں نے ان کو شہید کر دیا تھا یہ واقعہ ۸ ہجری کا ہے یہ دولابی وغیرہ کا قول ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ اور ان کے ساتھی دونوں اس لڑائی میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۷۳۔ حضرت کعبؓ بن عیاض اشعری

حضرت کعبؓ بن عیاض اشعری۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالعلاء یعنی حسن بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کعب بن عیاض سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر امت کے لئے کوئی نہ کوئی چیز باعث فتنہ ہوتی ہے اور میری امت کے لئے باعث فتنہ مال ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان سے جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان سے ام الدرداء نے روایت کی ہے۔

۴۴۷۴۔ حضرت کعبؓ بن عیاض مازنی

حضرت کعبؓ بن عیاض مازنی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ جعفر نے اشعری سے روایت کیا ہے۔ یحییٰ بن یونس نے زید بن حریش سے انہوں نے یعقوب بن محمد سے انہوں نے کرامہ بنت حسین سے انہوں نے حارث بن عبداللہ بن کعب مازنی سے انہوں نے ابوعیاش سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کعب بن عیاض سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ؐ کو ایام قربانی کے درمیانی دنوں میں جمرہ کے پاس خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ حدیث ہم سے اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کعب بن عیاض سے روایت کر کے اسی کے مثل بیان کیا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔ مگر انہوں نے جابر کا ذکر نہیں کیا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ کعب بن عیاض اشعری سے حضرت جابر نے روایت کی ہے ممکن ہے کہ یہ دونوں ایک ہوں اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ دونوں کے حدیث کی سند بالکل ایک ہے واللہ اعلم۔

۴۴۷۵۔ حضرت کعبؓ بن عیینہ

حضرت کعبؓ بن عیینہ بن عائشہ تمیمی۔ صحابی ہیں۔ نیشاپور میں عبداللہ بن عامر کے ساتھ رہتے تھے۔ ان کا تذکرہ یحییٰ یعنی ابن مندہ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ سلمو یہ اور حاکم ابوعبداللہ کا بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۷۶۔ حضرت کعبؓ بن قطبہ

حضرت کعبؓ بن قطبہ۔ ان کا تذکرہ ابورزین عقیلی کی حدیث میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ طبرانی نے اور عبداللہ نے اور ابونعیم نے ان کا ذکر لکھا ہے مگر کسی نے ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن زہیر تستری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسین بن اشکاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق ازرق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن عبید نے علی بن ربیعہ سے انہوں نے کعب بن قطبہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میرے اوپر جھوٹ جوڑنا ایسا نہیں ہے جیسا کسی اور پر جھوٹ جوڑنا جو شخص میرے اوپر عمداً جھوٹا جوڑے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں سمجھ لے۔

۴۴۷۷۔ حضرت کعبؓ بن مانع

حضرت کعبؓ بن مانع۔ انہیں کا لقب کعب احبار ہے۔ کنیت ان کی ابواسحاق ہے انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہ تھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اسلام لائے ابوادریس خولانی نے ابومسلم حلبی معلم کعب الخیر سے روایت کی ہے کہ وہ کعب احبار کو رسول اللہ ؐ کی خدمت میں حاضر نہ ہونے پر ملامت کر رہے تھے تو کعب نے کہا کہ میں حضرت ہی

کے خدمت میں حاضر ہونے کے ارادہ سے چلا تھا مگر جب میں مقام ذاقرنات میں پہنچا تو اس بت نے مجھ سے پوچھا کہ اے کعب تم کہاں جاتے ہو میں نے کہا اس نبی کے پاس جاتا ہوں اس نے کہا بیشک وہ نبی تھے مگر اب وہ زمین کے نیچے ہیں اس کے بعد مجھے ایک سوار ملا میں نے اس سے پوچھا کہ کیا خبر ہے اس نے کہا محمدؐ کی وفات ہوگئی اور اہل عرب مرتد ہو گئے اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۷۸۔حضرت کعبؓ بن مالک خزرجی

حضرت کعبؓ بن مالک بن ابی کعب۔ابوکعب کا نام عمرو بن قین بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی تھا۔انصاری خزرجی سلمی ہیں کنیت ان کی ابوعبداللہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبدالرحمٰن۔والدہ ان کی لیلی بنت زید بن ثعلبہ تھیں وہ بھی خاندان بنی سلمہ سے تھیں۔باتفاق بیعت عقبہ میں شریک تھے مگر شریک بدر ہونے میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ شریک نہ تھے۔ جب رسول اللہؐ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ان کے اور طلحہ بن عبیداللہ کے درمیان میں مواخات کرادی تھی جب کہ آپ نے مہاجرین وانصار کے درمیان میں مواخات کرائی تھی صرف غزوۂ بدر اور تبوک میں یہ رسول اللہؐ کے ہمراہ نہیں گئے بدر میں شریک نہ ہونے سے رسول اللہ نے کسی شخص پر عتاب نہیں فرمایا بوجہ اس کے کہ بدر کا واقعہ جلدی میں پیش آ گیا تھا باقی رہا تبوک اس میں یہ شدت گرما کے سبب سے شریک نہیں ہوئے یہ ان تین آدمیوں میں سے ایک شخص ہیں جو حضرت کے ساتھ سے رہ گئے تھے ان تینوں آدمیوں کے نام یہ ہیں کعب بن مالک، مرارہ بن ربیعہ اور ہلال بن امیہ انہیں تینوں کے حق میں اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی **وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیهم الارض بما رحبت** (اللہ نے ان تین آدمیوں کی بھی توبہ قبول کی جو پیچھے رہ گئے تھے یہاں تک کہ ان پر زمین باوجود وسعت کے تنگ ہوگئی) پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی یہ قصہ بہت مشہور ہے انہوں نے احد کے دن نبی کا لباس[1] جو زرد رنگ کا تھا پہن لیا اور نبیؐ نے ان کا لباس پہن لیا تھا احد کے دن ان کے جسم پر گیارہ زخم لگے تھے۔

یہ رسولؐ کے شعرا میں سے تھے ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ نبیؐ کے شعرا یہ لوگ تھے۔(۱) حسان بن ثابت (۲) کعب بن مالک (۳) عبداللہ بن رواحہ کعب بن مالک اپنے کلام میں لوگوں کو جنگ کا خوف دلاتے تھے اور حسان نسب کی برائیاں بیان کرتے تھے اور عبداللہ بن رواحہ کفر سے عار دلاتے تھے ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ قبیلہ دوس کے لوگ صرف کعب بن مالک کے اس شعر سے اسلام لائے تھے۔

قضینا من تهامة کل وتر   وخیبر ثم اغمدنا السیوفا

نخیرها ولو نطقت لقالت   قواطعهن دوسا اوثقیفا

ہم تہامہ اور خیبر میں پورا کام کر چکے اس کے بعد اپنی تلواریں میاں میں رکھیں وہ تلواریں ہم کو خبر دیتی اگر ان میں قوت نطق ہوتی تو صاف صاف کہتیں کہ قبیلہ اوس اور ثقیف کے بھی ہم ٹکڑے کر دیں گے۔

---

[1] تبدیل لباس سے مقصود محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت تھی یہ جان نثاری کا کام تھا۔

ان اشعار کو سن کر قبیلہ دوس کے لوگ بولے کہ چلو اپنے بچاؤ کا سامان کریں ایسا نہ ہو کہ جو قبیلہ ثقیف کی حالت ہوئی وہی تمہاری بھی حالت ہو جائے۔ ان سے ابو جعفر یعنی محمد بن علی اور عمر بن حکم بن ثوبان وغیر ہمانے روایت کی ہے ہمیں ابراہین بن محمد وغیرہ نے خبر دی وہ محمد بن عیسیٰ ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم سے عبد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معمر نے زہری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نبیؐ سے کبھی کسی غزوۂ میں پیچھے نہیں رہا یہاں تک کہ غزوۂ تبوک واقع ہوا ہاں بدر میں البتہ میں آپ کے ساتھ نہ تھا مگر رسول اللہؐ نے بدر میں شریک نہ ہونے کے سبب سے کسی پر عتاب نہیں کیا کیونکہ آپ تو صرف قریش کے ایک قافلہ کے لئے گئے تھے اہل قریش اپنے قافلہ کی مدد کے لئے آ گئے اس وجہ سے جنگ ہو گئی اور نہ جنگ کا کوئی سامان پہلے سے تھا خدا کی قسم رسول اللہؐ کے غزوات میں سب سے زیادہ شہرت لوگوں میں غزوۂ بدر کی ہے مگر نہیں پسند کرتا کہ بعوض اپنی شرکت بیعت عقبہ کے میں غزوۂ بدر میں شریک ہوتا کیونکہ بیعت عقبہ میں ہم لوگوں نے (ایک بہت نازک وقت میں) اسلام پر اتفاق کیا تھا پھر میں بیعت عقبہ کے بعد کسی غزوۂ میں نبیؐ سے پیچھے نہیں رہا یہاں تک کہ غزوۂ تبوک پیش آیا اور وہ نبیؐ کے غزوات میں سب سے آخری غزوۂ تھا اس میں نبیؐ نے سب لوگوں کو کوچ کا حکم دیا تھا اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی جس میں اپنی معذوری شرکت غزوۂ تبوک اور نبیؐ کا ناخوش ہو جانا اور ترک کلام فرمانا اور ان کا اپنی زندگی سے سیر ہو جانا بتفصیل مذکور ہے آخر نتیجہ یہ ہوا کہ کہتے تھے میں ایک روز نبیؐ کی خدمت میں گیا تو آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے گرد مسلمان بیٹھے ہوئے تھے آپ کا چہرہ اس وقت ایسا روشن تھا جیسے چاند میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے فرمایا کہ اے کعب بن مالک خوش ہو جو دن آج تمہیں ملا ہے ایسا دن جب سے تم پیدا ہوئے ہو نصیب نہ ہوا ہو گا میں نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ وہ دن آپکی طرف سے مجھے ملا ہے یا خدا کی طرف سے آپ نے فرمایا خدا کی طرف سے پھر آپ یہ آیتیں پڑھیں لقد تاب الله علی النبی والمهاجرین والانصار الذین اتبعوه فی ساعة العسرة من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منهم ثم تاب علیهم انه بهم رؤف رحیم (اللہ نے رحمت نازل کی نبی پر مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے تنگی کے وقت (یعنی غزوۂ تبوک میں نبی کا ساتھ دیا بعد اس کے کچھ لوگوں کے دل راہ راست سے ہٹے جاتے تھے پھر مگر ان پر رحمت نازل کی۔ اسی آیت کے اخیر میں ان کی عفو تقصیر کا بھی ذکر ہے) الحدیث۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۷۹۔ حضرت کعبؓ بن مرہ

حضرت کعبؓ بن مرہ اور بعض لوگ ان کو مرہ بن کعب کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔ ابو عمر نے بھی کہا کہ کعب بن مرہ ہی صحیح ہے اور ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے کہ کعب بن مرہ اور شخص ہیں اور مرہ بن کعب اور شخص ہیں۔ یہ کعب شام کے مقام اردن میں رہتے تھے ان سے شرحبیل بن سمط اور ابوالاشعث صنعانی اور ابو صالح خولانی اور سالم بن ابی الجعد نے روایت کی ہے۔ عمرو بن مرہ نے سالم بن الجعد سے روایت کی ہے کہ شرحبیل بن سمط نے کہا کہ اے کعب بن مرہ ہم سے کوئی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے رسول اللہؐ سے قبیلہ مضر کے متعلق سنی ہو تو انہوں نے کہا کہ میں ایک روز رسول اللہؐ کے پاس گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ نے آپ کو فتح مند کیا ہے اور بہت کچھ دیا ہے اور آپ کی دعا مقبول کی ہے آپ کی قوم (قحط سالی سے) مری جاتی ہے آپ

اللہ سے ان کے لئے دعا کیجئے تو آپ نے دعا کی کہ یا اللہ مینہ برسا جو ہماری مصیبت کو دور کر دے عالمگیر بارش ہو اور بکثرت ہو جلد ہو دیر نہ ہو نفع دے ضرر نہ پہنچائے ان کعب سے بہت سی حدیثیں مروی ہیں ان حدیثوں کو اہل کوفہ شرحبیل بن سمط سے وہ کعب سے روایت کرتے ہیں اور اہل شام انہیں حدیثوں کو شرحبیل سے وہ عمرو بن عبسہ سے روایت کرتے ہیں واللہ اعلم یہ ابوعمر کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ کعب بن مرہ کی وفات ملک شام میں ۵۹ ہجری میں ہوئی۔ ہمیں یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن شعیب سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو کریب نے ابو معاویہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے اعمش نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کر کے بیان کیا کہ شرحبیل بن سمط نے کعب بن مرہ سے کہا کہ ہم سے رسول اللہ ؐ کی کوئی حدیث بیان کیجئے اور بہت احتیاط کے ساتھ بیان کیجئے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جوانی ختم کرے اور بوڑھا ہو جائے قیامت کے دن اس کے لئے ایک نور ہوگا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۸۰۔ حضرت کعبؓ بن یسار

حضرت کعبؓ بن یسار بن ضبہ بن ربیعہ بن قزعہ بن عبداللہ بن مخزوم بن غالب بن قطیعہ بن عبس بن بغیض بن ریث بن غطفان عبسی ثم المخزومی۔ فتح مصر میں شریک تھے اور وہاں انہوں نے ایک احاطہ گھیر لیا تھا وہاں یہ قاضی بھی تھے۔ سعید بن عفیر نے کہا ہے کہ اسلام میں یہ سب سے پہلے قاضی ہیں جو مصر میں متعین کئے گئے تھے زمانہ جاہلیت میں بھی عہد قضاء سے ممتاز تھے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا ہے کہ یہ خالد بن سنان عبسی کے نواسے تھے جن کے حق میں نبیؐ نے فرمایا کہ وہ بھی ایک نبی تھے مگر ان کی قوم نے ان کو ضائع کر دیا اور حیوۃ بن شریح نے ضحاک بن شرحبیل غافقی سے انہوں نے عمار بن سعد تجیبی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے عمر بن عاص کو لکھا تھا کہ کعب بن ضبہ کو قاضی بنا دو چنانچہ عمرو بن عاص نے ان کو بلوایا اور حضرت عمر کا خط ان کو سنایا مگر انہوں نے کہا کہ ہرگز نہ ہوگا کہ خدا نے مجھ کو جاہلیت سے اور اس کے مہلکوں سے نجات دی اب میں پھر اسی میں [1] پڑوں مجبور ہو کر عمرو بن عاص نے ان کو چھوڑ دیا۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ حضرت عمر کے قاضی بنانے کے ارادہ سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ صحابی ہوں نہ اس حدیث میں کوئی دلیل ان کے صحابی ہونے کی ہے اور یہ بھی کوئی ضروری نہیں ہے کہ جس نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہو وہ صحابی ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے جو لکھا ہے کہ یہ قاضی بنائے گئے تھے اور یہ سب سے پہلے قاضی تھے اور روایت سے معلوم ہوا کہ انہوں نے عہد قضا قبول نہیں کیا اس میں کوئی تناقض نہیں ہے اصل یہی ہے کہ حضرت عمر نے ان کو قاضی بنانا چاہا تھا اور اس کے متعلق انہوں نے عمرو بن عاص کو لکھا ہے۔

۴۴۸۱۔ حضرت کعبؓ

حضرت کعبؓ صحابی ہیں۔ ان کے ہاتھ جنگ یمامہ میں کٹ گئے تھے۔ عبدالکریم بن ابراہیم نے حرملہ بن یحییٰ سے انہوں

---

[1] حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔

نے ابن وہب سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے زیاد بن نافع سے انہوں نے کعب سے روایت کی ہے کہ نماز خوف [1] ہر ٹکڑے کے لئے ایک رکعت ہے یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا بیان ہے ابن مندہ نے عبدالکریم سے اسی طرح روایت کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ حسن بن قتیبہ نے حرملہ سے انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے زیاد سے انہوں نے ابوموسیٰ غافقی سے روایت کی ہے کہ جابر بن عبداللہ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کے دن نماز خوف پڑھی اور ہر ٹکڑے نے ایک رکعت آپ کے ساتھ پڑھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۸۲۔ حضرت کعبؓ

حضرت کعبؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان سے علقمہ بن نضلہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص امیرانہ زندگی بسر کرتا ہے قیامت کے دن وہ اللہ عزوجل کے سامنے طوق اور زنجیر کے ساتھ لایا جائے گا پھر اللہ چاہے تو اس پر رحم کرے یا کوئی دوسرا فیصلہ اس کے حق میں فرمائے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کے بعض ٹکڑے کعب بن عجرہ سے بھی مروی ہیں۔

باب الکاف واللام

۴۴۸۳۔ حضرت کلابؓ بن امیہ

حضرت کلابؓ بن امیہ۔ عبدان نے کہا ہے کہ یہ امیہ اشکر کے بیٹے ہیں۔ اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ امیہ حرثان بن اشکر بن عبداللہ بن زہرہ بن جندع بن لیث کے بیٹے ہیں کنانی لیثی ہیں بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ اور ان کے والد دونوں اسلام لائے تھے انہیں کے والد کا یہ کلام ہے۔ اتاہ مہاجران فولجاہ۔ ابوجعفر نے کہا ہے کہ کلاب بن امیہ کی عثمان بن ابی العاص سے ملاقات ہوئی کلاب نے پوچھا کہ تم یہاں کیسے آئے عثمان نے کہا میں مقام ابلہ کا عشر تحصیل کرنے پر مقرر کیا گیا ہوں تو کلاب نے ان کو ایک حدیث نبیؐ کو عشر لینے والے کی مذمت [2] میں سنائی اس حدیث کو خلید بن دعلج نے سعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کلاب سے روایت کیا ہے۔ بخاری نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوہارون ہے انہوں نے نبیؐ سے حدیث سنی ہے اس کے بعد انہوں نے حدیث اور پورا قصہ بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۸۴۔ حضرت کلابؓ بن عبداللہ

حضرت کلابؓ بن عبداللہ۔ حافظ ابومسعود نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یزید بن ابی خالد سے انہوں نے زید جزری سے انہوں نے شرحبیل مدنی سے انہوں نے کلاب بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ابوالہیثم بن تیہان

---

۱ مطلب اس کا یہ ہے کہ امام مسافر ہو اور قصر نماز پڑھ رہا ہو ورنہ اگر امام مقیم ہو تو ہر ٹکڑے کو دو رکعت پڑھائے۔

۲ عشر لینے والے کی مذمت صرف اس سبب سے کی گئی کہ اس کام میں خیانت وظلم سے بچنا بہت دشوار ہے۔

نے کھانا پکایا اور نبیؐ کی دعوت کی ہم بھی آپ کے ہمراہ تھے جب ہم لوگ کھا پی چکے تو حضرت نے فرمایا کہ اس کا بدلہ اپنے بھائی کو دو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اس کا کیا بدلہ دیں آپ نے فرمایا اس کے لئے اللہ سے برکت کی دعا مانگو جب کوئی شخص کسی کے یہاں کھانا کھائے اور اس کا پانی پئے بعد اس کے اس کے لئے برکت کی دعا مانگے تو یہی اس کا بدلہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۸۵۔ حضرت کلثومؓ بن حصین

حضرت کلثومؓ بن حصین بن عبید بن خلف بن بدر بن احمیس بن غفار بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ۔ کنیت ان کی ابو رہم تھی غفاری ہیں۔ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ نبیؐ کے مدینہ میں تشریف لے آنے کے بعد اسلام لائے تھے بدر میں شریک نہ تھے مگر احد میں شریک تھے۔ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت الرضوان کی تھی احد کے دن ان کے نحر یعنی سینہ میں ایک تیر لگ گیا تھا پس یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت نے اپنا لعاب دہن ان کے زخم پر لگا دیا تھا وہ زخم فوراً اچھا ہو گیا اسی وجہ سے لوگ ان کو منحور کہنے لگے۔ رسول اللہؐ نے ان کو دو مرتبہ مدینہ کا قاضی بنایا ایک مرتبہ عمرہ قضا میں اور ایک مرتبہ سال فتح مکہ میں جب آپ مکہ اور طائف اور حنین تشریف لے گئے تھے۔ یہ کلثوم مدینہ ہی میں رہتے تھے۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۸۶۔ حضرت کلثومؓ بن علقمہ خزاعی

حضرت کلثومؓ بن علقمہ بن ناجیہ خزاعی مصطلقی۔ ان کے بیٹے حضرمی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی مصطلق کے وفد میں تھا جب کہ وہ رسول اللہؐ کے حضور میں ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے بارے میں حاضر ہوئے تھے پس حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ لوٹ جاؤ تم قید نہ کئے جاؤ گے۔ ابو نعیم اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ان کی حدیثیں مرسل ہیں انہوں نے حضرت ابن مسعود سے حدیثیں سنی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے حضرمی روایت کرتے ہیں اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان سے ان کے بیٹے حضرمی اور جامع بن شداد روایت کرتے ہیں ابو نعیم نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کے والد علقمہ بن ناجیہ صحابی ہیں۔ اس حدیث کو یعقوب بن حمید نے اور یعقوب زہری نے حضرمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے اور ابن مندہ نے اس حدیث کو دو سندوں سے روایت کیا ہے ایک سے معلوم ہوتا ہے کہ کلثوم صحابی ہیں اور دوسری سے معلوم ہوتا ہے کہ علقمہ صحابی ہیں یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۸۷۔ حضرت کلثومؓ خزاعی

حضرت کلثومؓ خزاعی۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے جامع بن شداد نے اور زبیر بن عدی وغیرہ نے روایت کی ہے یہ بیان ابو نعیم کا تھا۔ ہمیں ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کے ساتھ ابو زکریا سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ابراہیم بن ہیثم زہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن محمد حیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے جامع بن شداد سے انہوں نے کلثوم خزاعی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ

ایک شخص نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کوئی طریقہ ایسا ہو سکتا ہے جب میں اچھا کام کروں تو مجھے معلوم ہو جائے کہ میں نے اچھا کام کیا اور جب کوئی برا کام کروں تو مجھے معلوم ہو جائے کہ میں نے برا کام کیا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جب تمہارے پڑوسی کہیں کہ تم نے اچھا کام کیا تو سمجھ لو کہ میں نے اچھا کام کیا اور جب تمہارے پڑوسی کہیں کہ تم نے برا کام کیا تو سمجھ لو کہ میں نے برا کام کیا۔ میں کہتا ہوں کہ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے ان کو اور ان کلثوم کو جوان سے پہلے مذکور ہوئے علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ پہلے کلثوم سے ان کے بیٹے حضرمی نے روایت کی ہے اور ان سے جامع بن شداد نے روایت کی ہے مگر ابوعمر نے ان دونوں کو ایک بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ کلثوم علقمہ کے بیٹے ہیں ان سے ان کے بیٹے حضرمی اور جامع نے روایت کی ہے میں نہیں جانتا کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان دونوں کے درمیان میں فرق کیوں سمجھا اور ان کو دو کیوں کہا درصورتیکہ دوسرے کلثوم کا نسب مذکور نہیں ہے اور نہ کوئی ایسی بات مذکور ہے جو فرق پر دلالت کرے اور دونوں خزاعی بھی ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

۴۴۸۸۔ حضرت کلثومؓ بن ہرم اوسی

حضرت کلثومؓ بن ہرم بن امرالقیس بن حارث بن زید عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ یہ ابوعمر اور ابن کلبی کا قول ہے اور ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ کلثوم بن ہرم بنی عمرو بن عوف سے تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ قبیلہ بنی زید بن مالک سے تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ قبیلہ بنی عبید سے تھے قباء میں رہتے تھے رسول اللہؐ کے صحابی مشہور تھے بہت بوڑھے آدمی تھے رسول اللہؐ کے مدینہ پہنچنے سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے یہی ہیں جن کے یہاں مقام قباء میں (بوقت ہجرت) رسول اللہ مہمان ہوئے تھے اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق اور واقدی نے بالاتفاق بیان کیا ہے اور چار دن تک آپ ان کے یہاں مہمان رہے بعد اس کے حضرت ابوایوب انصاری کے یہاں تشریف لے گئے اور ان کے یہاں فروکش رہے یہاں تک کہ آپ نے مکانات تعمیر فرمائے اور ان مکانوں میں سکونت اختیار کی جس وقت رسول اللہؐ بوقت ہجرت کلثوم کے یہاں پہنچے اس وقت کلثوم اپنے غلام کو پکار رہے تھے کہ اے نجیح رسول اللہؐ نے (لفظ نجیح سے فال نیک لی اور) ابوبکر صدیق سے فرمایا کہ اے ابوبکر نجاح یعنی کامیابی ہوگئی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ آپ سعد بن ابی خیثمہ جو قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں کے یہاں فروکش ہوئے تھے۔ واقدی نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ فروکش کلثوم بن ہرم کے یہاں تھے مگر نشست آپ کی سعد کے مکان میں ہوتی تھی جس کو لوگ منزل الغراب کہتے تھے اسی وجہ سے لوگوں نے کہا کہ آپ سعد بن خیثمہ کے یہاں فروکش ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا قیام قباء میں بنی عمرو بن عوف کے یہاں دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ پنج شنبہ (کل چار دن) رہا انہیں دنوں میں آپ نے مسجد قبا کی بنیاد ڈالی جب آپ قبا سے چلے تو جمعہ کا وقت بنی سالم بن عوف کے یہاں آ گیا آپ نے نماز جمعہ بطن وادی میں پڑھی اس کے بعد آپ حضرت ایوب کے یہاں تشریف لے گئے۔ کلثوم بن ہرم کی وفات بدر سے کچھ پہلے ہوئی تھی بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ کے مدینہ آنے کے بعد آپ کے اصحاب میں سب سے پہلے انہیں کی وفات ہوئی تھی ان کو کسی غزوہ میں شرکت کا موقع نہیں ملا اس کو طبری نے ذکر کیا ہے ان کے بعد پھر حضرت اسعد بن زرارہ کی وفات ہوئی۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم اور ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ کلثوم بن ہرم قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں اور بقول بعض بنی زید بن مالک سے اور بقول بعض بنی عبید سے اس عبارت کو اگر کوئی ناواقف دیکھے تو سمجھے کہ یہ اختلاف ہے حالانکہ ان سب اقوال کا نتیجہ ایک ہی ہے واللہ اعلم۔

۴۴۸۹۔حضرت کلدہؓ بن حنبل

حضرت کلدہؓ بن حنبل۔ بعض لوگ ان کو کلدہ بن عبداللہ بن حنبل کہتے ہیں مگر صحیح کلدہ بن حنبل بن ملیل ہے ان کے نسب اور قبیلہ میں اختلاف ہے بعض لوگ غسانی کہتے ہیں اور بعض اسلمی۔ان کی والدہ اینسہ بنت معمر بن حبیب بن وہب بن حدافہ ابن جمح تھیں اور بعض لوگ ان کی والدہ کا نام صفیہ بتاتے ہیں۔ بنی جمح کے حلیف تھے۔صفوان بن امیہ بن خلف جمحی کے اخیافی بھائی ہیں یہ ابن اسحاق اور واقدی اور مصعب کا قول ہے اور کلبی اور ہیثم بن عدی نے بیان کیا ہے کہ کلدہ بن حنبل صفوان بن امیہ کے اخیافی بھتیجے تھے اور ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ حنبل معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح کے غلام تھے۔ یہ کلدہ صفوان کے ساتھ حنین میں شریک تھے جب مسلمانوں کو شکست ہوئی تو انہوں نے کہا کہ ابن ابی کبشہ (یعنی رسول اللہؐ) کا سحر آج مٹ گیا صفوان نے کہا خدا تیرے منہ کو چاک کرے مجھے زیادہ پسند ہے کہ قریش کا کوئی آدمی میری تربیت کرے بہ نسبت اس کے کہ ہوازن کا کوئی شخص میرا مربی ہو۔ یہی ہیں جن کو صفوان بن امیہ نے فتح مکہ کے دن نبیؐ کے پاس کچھ تحائف دے کر بھیجا تھا کچھ دودھ تھا اور کچھ ہرن کے بچہ اور کچھ ککڑیاں۔ یہ کلدہ عبدالرحمٰن بن حنبل کے حقیقی بھائی تھے یہ دونوں بھائی یمن سے مکہ چلے آئے تھے یہ قول مصعب وغیرہ کا ہے اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ کلدہ بن حنبل مکہ کے حبشیوں میں سے تھے صفوان بن امیہ کے پاس رہتے تھے اور ان کی خدمت کیا کرتے تھے سفر اور حضر میں کبھی ان سے جدا نہ ہوتے تھے بعد اس کے صفوان کی وجہ سے مسلمان ہو گئے اور مکہ میں سکونت کی اور وہیں وفات پائی۔ ہمیں بہت سے لوگوں نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن وکیع نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ہم سے روح بن عبادہ نے ابن جریج سے روایت کر کے بیان کیا کہ مجھے عمرو بن سفیان نے خبر دی کہ عمرو بن عبیداللہ بن صفوان نے ان سے بیان کیا کہ کلدہ بن حنبل کو صفوان بن امیہ نے کچھ دودھ اور ہرن کے بچہ اور ککڑی دے کر نبیؐ کی خدمت میں بھیجا تھا اس وقت آپ وادی کی بلندی پر مقیم تھے کلدہ کہتے تھے میں گیا اور نہ میں نے آپ کو سلام کیا اور نہ آپ سے اسے اندر آنے کی اجازت مانگی نبیؐ نے فرمایا لوٹ جاؤ اور کہو السلام علیکم کیا میں اندر آؤ (اس کے بعد جب اجازت ملے تب اندر آؤ) یہ واقعہ صفوان کے مسلمان ہونے کے بعد کا ہے عمرو نے بیان کیا ہے کہ مجھ سے یہ حدیث امیہ بن صفوان نے بیان کی اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ میں نے کلدہ سے سنا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۹۰۔حضرت کلیبؓ بن اساف

حضرت کلیبؓ بن اساف۔ ہم نے ان کا ذکر ان کے بھائی خالد بن اساف کے نام میں لکھا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۹۱۔ حضرت کلیبؓ بن تمیم

حضرت کلیبؓ بن تمیم بن بشر۔ بعض لوگ ان کو کلیب بن بشر بن تمیم کہتے ہیں۔ بنی حارث بن خزرج کے حلیف تھے۔ احد میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں نے کتاب استیعاب کے بہت سے صحیح نسخوں میں ان کے دادا کا نام بشر دیکھا مگر امیر ابو نصر نے نسر نون اور سین مہملہ کے ساتھ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ کلیب تمیم بن نسر کے بیٹے ہیں قبیلہ بنی حارث سے ہیں اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ اس قبیلہ کے حلیف تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ابن اسحاق نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔

۴۴۹۲۔ حضرت کلیبؓ بن جزی عقیلی

حضرت کلیبؓ بن جزی بن معاویہ بن خفاجہ بن عمرو بن عقیل عقیلی اور بعض لوگ ان کو کلیب بن حزن کہتے ہیں ابو عمر نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ان کی کتاب کے بعض نسخوں میں ان کا نام کلیب بن جرز جیم اور راء اور زاء کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ ابو عمر نے روایت کی ہے کہ کلیب کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ہم سے فی سو بکری دو بکریاں زکوٰۃ کی لی تھیں۔ اور یعلی بن اشدق نے ان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جنت کو اپنی پوری کوشش کے ساتھ طلب کرو اور دوزخ سے اپنی پوری کوشش کے ساتھ بھاگو۔ دیکھو جنت کا طالب سوتا نہیں ہے اور نہ دوزخ سے نفرت کرنے والا سوتا ہے آگاہ ہو جاؤ جنت مصائب میں مخفی کر دی گئی اور دوزخ ،نفسانی خواہشوں کے ساتھ آراستہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۹۳۔ حضرت کلیبؓ بن شہاب

حضرت کلیبؓ بن شہاب جرمی۔ کنیت ان کی ابو عاصم تھی۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ سفیان ثوری نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ایک جنازہ کے ساتھ جس کے ہمراہ رسول اللہؐ بھی تھے چلا میں اس وقت بچہ تھا مگر سمجھ دار تھا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ جب کوئی شخص عبادت کرے تو اس کو اچھی طرح ادا کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ کلیب اور ان کے والد شہاب دونوں صحابی ہیں۔

۴۴۹۴۔ حضرت کلیبؓ ابو کثیر جہنی

حضرت کلیبؓ۔ کنیت ان کی ابو کثیر تھی۔ جہنی ہیں۔ ان کی حدیث ان کی اولاد سے مروی ہے۔ عثیم بن کثیر بن کلیب جہنی نے اپنے والد سے انہوں ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ عرفات سے بعد غروب آفتاب چلے تھے یہ کہتے تھے کہ میں وہیں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے اسلام کی بیعت کی اور مسلمان ہوا حضرت نے مجھے حکم دیا کہ زمانہ کفر کے بال منڈ والو چنانچہ میں نے منڈ وا ڈالے نیز اسی سند کے ساتھ انہوں نے بیان کیا کہ نبیؐ نے فرمایا بڑا بھائی بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے۔

عثیم: عین مہملہ کے ضمہ، ثاء مثلثہ کے فتحہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے کے ساتھ اور آخر میں میم ہے۔

۴۴۹۵۔ حضرت کلیبؓ ابومنفعہ

حضرت کلیبؓ۔ کنیت ان کی ابومنفعہ تھی۔ ان سے ان کے بیٹے منفعہ نے روایت کی ہے۔ یحییٰ حمانی نے حارث بن مرہ حنفی سے انہوں نے کلیب بن منفعہ بن کلیب حنفی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں آپ نے فرمایا اپنی ماں کے ساتھ اپنے باپ کے ساتھ اپنی بہن کے ساتھ اپنے بھائی کے ساتھ اور اپنے غلام کے ساتھ یہ حق واجب ہے اور رحمت متواترہ ہے اس حدیث کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے حارث بن مرہ اور ضمضم بن عمرو سے روایت کیا ہے وہ دونوں کہتے تھے ہم سے کلیب بن منفعہ نے اپنے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں الخ اور ضمضم بن عمرو نے اس حدیث کو کلیب سے بھی روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میرے دادا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا الخ مگر یہ مرسل ہے اور احمد بن مسلم نے حارث سے انہوں نے کلیب بن منفعہ سے انہوں نے سراج بن مجاعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے دادا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اس کے بعد انہوں نے اسی حدیث کو بیان کیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۹۶۔ حضرت کلیبؓ

حضرت کلیبؓ۔ ان کا نام ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابوبکر بن ابی علی نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے اور انہوں نے صخر بن عکرمہ سے انہوں نے کلیب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر گناہ میں مومن کے لئے یہ فائدہ نہ ہوتا کہ وہ تکبر سے بچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کبھی کسی مومن کو گناہ نہ کرنے دیتا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۹۷۔ حضرت کلیبؓ

حضرت کلیبؓ۔ صحابی ہیں۔ ان کو ابولؤلؤ نے قتل کیا تھا جس دن کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس نے شہید کیا زہری نے بیان کیا ہے کہ ابولؤلؤ نے بارہ آدمیوں کو زخمی کیا تھا جن میں سے چھ مر گئے منجملہ ان کے حضرت عمر اور حضرت کلیب تھے اور چھ آدمی زندہ رہے ان آدمیوں کو زخمی کرنے کے بعد اس نے اپنی ہی خنجر سے اپنا گلا کاٹ لیا۔ یہ کلیب وہی ہیں جن کی بابت حضرت عمر سے کہا گیا تھا کہ ایک عورت جنگل میں مری ہوئی پڑی تھی بہت سے لوگ اس طرف سے گذرے مگر کسی نے اس کو دفن نہ کیا آخر کلیب نے اس کو دفن کیا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ کلیب کو فائدہ پہنچے گا ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ واللہ اعلم

باب الکاف والنون

۴۴۹۸۔ حضرت کنازؓ بن حصین

حضرت کنازؓ بن حصین بن یربوع بن خرشہ بن سعد بن طریف بن جلان بن غنم بن غنی بن یعصر بن سعد بن قیس غیلان۔ یہ

ابن اسحاق کا قول ہے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام کناز بن حصین بن یربوع بن طریف بن خرشہ بن عبید بن سعد بن عوف بن کعب بن جلان بن غنم بن غنی ہے کنیت ان کی ابومرثد تھی۔ غنوی ہیں۔ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف تھے۔ اکابر صحابہ اور فضلائے صحابہ سے ہیں۔ بدر میں یہ اور ان کے بیٹے مرثد دونوں شریک تھے۔ ان سے واثلہ بن اسقع نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قبروں پر نہ بیٹھوں نہ قبروں کی طرف نماز پڑھو۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی وفات بعہد خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۱۱ ہجری میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۶۶ سال کی تھی ہم انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا تذکرہ اس سے زیادہ کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۹۹۔ حضرت کنانہؓ بن عبدیالیل ثقفی

حضرت کنانہؓ بن عبدیالیل ثقفی۔ قبیلہ ثقیف کے ان سرداروں میں سے تھے جو رسول اللہؐ کے حضور میں محاصرہ طائف سے لوٹنے کے بعد حاضر ہوئے تھے یہ لوگ عروہ بن مسعود کو قتل کر چکے تھے۔ یہ سب لوگ مشرف باسلام ہوئے عثمان بن ابی العاص بھی انہیں میں سے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ردیف عین میں عبدلیل کا نام لکھا ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور کتاب کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ انہوں نے یہ روایت ابن اسحاق سے نقل کی ہے مگر صحیح یہی ہے کہ وہ کنانہ بن عبدیالیل تھے اور اس کو موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے اور مدائنی نے کہا ہے کہ کنانہ بن عبدیالیل نبیؐ کے حضور میں قبیلہ ثقیف کے وفد کے ساتھ آئے تھے وہ سب لوگ سوا کنانہ کے مسلمان ہو گئے کنانہ نے کہا کہ کوئی قریشی شخص میرا وارث نہیں ہو سکتا اس کے بعد وہ بخران چلے گئے اور وہاں سے روم گئے اور وہیں بحالت کفر انتقال کیا واللہ اعلم۔

۴۵۰۰۔ حضرت کنانہؓ بن عدی عبشمی

حضرت کنانہؓ بن عدی بن ربیعہ بن عبدالعزیٰ بن عبدشمس بن عبدمناف عبشمی۔ یہی ہیں جو زینب بنت رسول اللہؐ کو لے کر آئے تھے جب ان کے شوہر ابوالعاص بن ربیع نے ان کو رسول اللہؐ کے پاس مدینہ میں بھیجا یہ کنانہ ابوالعاص کے بھتیجے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۵۰۱۔ حضرت کندیرؓ بن سعید

حضرت کندیرؓ بن سعید بن حیدہ بن قشیر قشیری۔ اور بعض لوگ ان کو مزنی کہتے ہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا اور ان کے والد صحابی تھے۔ خالد بن عبداللہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے عباس بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کندیر بن سعید سے اور ایک مرتبہ انہوں نے کہا کہ کندیر بن سعید نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ یہ کہتے تھے میں نے ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں حج کیا تھا میں نے وہاں دیکھا کہ ایک آدمی طواف کر رہا ہے اور یہ شعر پڑھ رہا ہے۔

یا رب ردراکبی محمدا ردہ إلی واصطنع عندی یدا

اے میرے پروردگار میرے راکب دوش محمد مصطفیٰ کو واپس کر دے اور میرے اوپر احسان کر۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔ مگر صحیح یہی ہے کہ یہ روایت کندیر کے والد کی ہے۔ اس روایت کو مسلمہ بن علقمہ نے داؤد سے انہوں نے بہز بن حکیم سے انہوں نے اپنے دادا حیدہ بن معاویہ سے روایت کیا ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت میں عمرہ کرنے لگے تھے تو انہوں نے ایک شخص کو طواف میں یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا کہتے تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہیں لوگوں نے کہا یہ قریش کے سردار عبدالمطلب ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب الکاف والہاء والواو

۴۵۰۲۔ حضرت کہمس رضی اللہ عنہ ہلالی

حضرت کہمسؓ ہلالی۔ صحابی ہیں ان سے معاویہ بن قرہ نے روایت کی ہے۔ بصرہ میں رہتے تھے حماد بن یزید بن مسلم مقری نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے کہمس ہلالی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں مسلمان ہوکر رسول اللہؐ کی خدمت میں گیا اور میں نے آپ کو اپنے اسلام کی خبر دی پھر ایک سال تک میں نہیں گیا بعد اس کے پھر گیا اس وقت میرا پیٹ ہلکا ہو گیا تھا اور جسم لاغر ہو گیا تھا آپ نے بہت غور سے مجھے دیکھا میں نے کہا کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے میں کہمس ہلالی ہوں جو گذشتہ سال آپ کی خدمت میں آیا تھا آپؐ نے پوچھا کہ تمہاری یہ کیا حالت ہوگئی میں نے عرض کیا کہ آپ سے ملنے کے بعد پھر میں نہ شب کو سویا نہ دن کو نہ کبھی روزہ ترک کیا آپ نے فرمایا یہ تمہیں کس نے حکم دیا کہ اپنی جان کو ستاؤ سنو صرف رمضان کے روزہ رکھا کرو اور ہر ماہ میں دو دن روزہ رکھ لیا کرو میں نے کہا کچھ اور زیادہ اجازت دیجئے کیونکہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا رمضان کے علاوہ ہر مہینہ میں تین روزہ رکھ لیا کرو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۵۰۳۔ حضرت کہیل رضی اللہ عنہ ازدی

حضرت کہیلؓ ازدی۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو بن ہمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن رشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالملک بن محمد یعنی ابوالدرداء نے اور بروایت دیگر ابوالزرقاء نے علقمہ بن عبداللہ قریشی سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے کہیل ازدی سے جو صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے احد میں جب لوگ بہت زخمی ہوئے تو ایک شخص نبیؐ کے پاس گیا اور اس نے کہا کہ یارسول اللہ بہت لوگ زخمی ہو گئے ہیں آپ نے فرمایا کہ جاؤ راستہ میں کھڑے ہو جاؤ جب کوئی زخمی تمہاری طرف سے گذرے تو بسم اللہ پڑھ کر اس کے زخم پر لعاب لگا دو اور یہ دعا پڑھو۔ ماسم ربنا الحی الحمید من کل حدید و حجر تلید اللهم اشف لا شافی الا انت. (اپنے پروردگار زندہ تعریف والے کے ساتھ پناہ لیتا ہوں ہر دھار اور لوہے اور کہنہ پتھر سے یا اللہ شفا دے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں) کہیل کہتے تھے کہ اس دعا کے پڑھ دیئے سے زخم میں پیپ پڑتی ہے نہ ورم پیدا ہوتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۵۰۴۔ حضرت کوزؓ بن علقمہ

حضرت کوزؓ بن علقمہ۔ خطیب نے ان کا نام کرز بن علقمہ کے نام کے ساتھ لکھا ہے ابن ماکولا نے بھی ایسا ہی کہا ہے یہ قبیلہ بنی بکر بن وائل سے ہیں۔ رسول اللہؐ کی خدمت میں وفد نجران کے ساتھ حاضر ہوئے تھے اس وقت یہ نصرانی تھے بعد اس کے اسلام لائے۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انہوں نے یزید بن سفیان سے انہوں نے ابن سلمانی سے کوز بن علقمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کی خدمت میں بخران کے نصرانیوں کا وفد آیا ساٹھ آدمی تھے منجملہ ان کے چوبیس آدمی اور اشراف تھے ان چوبیس میں تین آدمی ایسے تھے کہ باقی لوگ سب ان کی طرف رجوع کرتے تھے ان سب کا سردار اور اہل الرائے اور صاحب مشورۃ اور حاکم عبدالمسیح تھا اور منتظم ان کا نہیم تھا اور قبیلہ بنی بکر بن وائل کا ایک شخص ابوحارثہ بن علقمہ ان کا عالم اور امام اور مدرس تھا جب یہ سب لوگ رسول اللہ ﷺ کی طرف بخران سے چلے تو ابوحارثہ نے اپنے ساتھ اپنے خچر پر اپنے بھائی کو جس کا نام کوز بن علقمہ تھا سوار کر لیا تھا جب ابوحارث کا خچر پھسلا تو کوز نے کہا کہ خیانت کرنے والا ہو ہلاک ہو جائے اسکی مراد رسول اللہؐ کی ذات تھی۔ ابوحارثہ نے کہا بلکہ تو ہلاک ہو جائے کوز نے کہا اے بھائی تم نے یہ کیوں کہا ابوحارثہ نے کہا خدا کی قسم یہ وہی نبی ہیں جن کا ہم انتظار کرتے تھے کوز نے کہا پھر جب تم یہ جانتے ہو تو کیوں ایمان نہیں لاتے ابوحارثہ نے کہا دیکھو قوم نے ہم کو اتنی بزرگی دی ہے کہ ہم اپنے اوپر سردار اور راہنما بنایا ہے اور وہ ہماری تکریم کرتے ہیں۔ اور ان میں کوئی شخص اس کے خلاف کا سوچتا بھی نہیں۔ اور اگر میں اس نبی پر ایمان لے آؤں تو یہ عزت وتوقیر جو تو دیکھ رہا ہے وہ لوگ ہم سے چھین لیں۔ ابوحارث کی یہ بات اس کے بھائی کوز کے دل کو لگ گئی۔ یہاں تک کہ وہ اس کے بعد اسلام لے آیا۔ اس مقام پر ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ لیکن ہم نے یونس کی روایت میں ابن اسحاق سے ''کور'' راء کے ساتھ سنا ہے۔ اور ہم پہلے تفصیل سے اس کا ذکر کر چکے ہیں۔

باب الکاف والیاء

۴۵۰۵۔ حضرت کیانؓ

حضرت کیانؓ۔ انصار کے غلام تھے۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ بعض لوگوں کو بیان کیا ہے کہ یہ بنی عدی بن نجار کے مولیٰ ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ یہ بنی مازن بن نجار کے غلام ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۰۶۔ حضرت کیانؓ مولیٰ رسول اللہؐ

حضرت کیانؓ۔ رسول اللہؐ کے غلام تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام مہران تھا اور بعض نے کہا ہے کہ طہمان تھا اور بعض نے ان کا نام ہرمز بیان کیا ہے۔ ان کی حدیث عطاء بن سائب نے ام کلثوم بنت علی سے انہوں نے ان سے آل رسول پر صدقہ کی حرمت کے بارے میں روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۰۷۔ حضرت کیانؓ بن عبداللہ

حضرت کیانؓ بن عبداللہ بن طارق اور بعض لوگ ان کو ابن بشر کہتے ہیں۔کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن تھی خالد بن اسید کے خادم تھے۔ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ان سے ان کے دونوں بیٹوں عبدالرحمٰن اور نافع نے روایت کی ہے۔ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے یونس بن محمد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے عمرو بن کثیر مکی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن کیسان خالد بن اسید کے غلام سے پوچھا کہ کیا آپ مجھ سے اپنے والد کی حدیث نہیں بیان کرتے تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ میں نے نبیؐ کو دیکھا کہ آپؐ مکہ کی وادی سے نکلے آپؐ کے اوپر صرف تہبند تھی چادر نہ تھی آپ کنوئیں کے پاس اور اپنی ایزار کو ایک طرف سے کندھے پر ڈالا اور دو رکعت نماز پڑھی مجھے نہیں معلوم کہ وہ نماز ظہر کی تھی یا عصر کی۔

ابن لہیعہ نے سلیمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے نافع بن کیسان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے زمانہ میں شراب کی تجارت کرتے تھے جب شراب حرام ہوئی تو وہ نبیؐ نے ان کو اس کی تجارت سے منع کر دیا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے انہیں کیان کو عبدالرحمٰن اور نافع دونوں کا والد بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ جو کیسان عبدالرحمٰن کے والد تھے وہ اور ہیں اور جو کیان نافع کے والد تھے اور ہیں اور ابوعمر نے بھی ان کو دو قرار دیا ہے مگر ابونعیم نے جن کیان کو عبدالرحمٰن کا والد کہتے تھے ابن عمران کو نافع کا والد بتاتے ہیں واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۰۸۔ حضرت کیسانؓ بن عبد

حضرت کیسانؓ بن عبد۔نافع بن کیسان کے والد ہیں۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہی کیسان بن عبداللہ بن طارق ہیں انہوں نے نبیؐ سے شراب اور اس کی قیمت کے حرام ہونے کے متعلق روایت کی ہے ان سے ان کے بیٹے نافع نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ عیسیٰ بن مریم دمشق کے مشرقی سفید منارہ کے پاس اتریں گے۔یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ کیسان۔نافع بن کیسان کے والد ہیں کنیت ان کی ابونافع تھی یہ وہ کیسان نہیں جن کا ذکر اوپر ہوا ابونعیم نے بھی ان سے نزول عیسیٰ کی روایت کی ہے باقی رہی حرمت شراب کی حدیث وہ ہم سے ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے بیان کی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے سلیمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے نافع بن کیسان سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان کے والد رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں شراب کی تجارت کرتے تھے ایک مرتبہ وہ شام سے شراب کی بھری ہوئی مشکیں بغرض تجارت لائے اور رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ یا رسول اللہ اب کی مرتبہ نہایت عمدہ شراب لایا ہوں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے کیسان شراب تو حرام ہوگئی اور اس کی قیمت بھی حرام ہوگئی یہ سنتے ہی کیسان نے جا کر ان مشکوں کو بہا دیا۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ کیسان نافع کے والد تھے طبرانی اور ابن شاہین اور جعفر وغیرہم نے کیسان ابوعبدالرحمٰن سے روایت کی ہے اور ابن مندہ نے دونوں کو ایک کر دیا ہے لیکن غالباً یہ دو ہیں۔واللہ اعلم۔

میں کہتا ہوں اگر چہ ابونعیم اور ابوعمر نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ ابونافع ابوعبدالرحمٰن کے علاوہ ہیں مگر ابوعمر نے کیسان ابوعبدالرحمٰن کو کیسان بن عبداللہ بن طارق کے علاوہ قرار دیا ہے۔ اور انہی یعنی کیسان بن عبداللہ بن طارق کو ابونافع قرار دیا ہے اور یہ خالد بن اسید کے غلام ہیں۔ جبکہ ابونعیم اور ابن مندہ نے کیسان بن عبداللہ کو عبدالرحمٰن کا والد قرار دیا ہے۔ ابونعیم نے کیسان کو ابونافع کی طرف منسوب نہیں کیا۔

ابوالقاسم بن عساکر دمشقی نے کیسان ابونافع کو ذکر کیا ہے اور تحریم خمر کی حدیث ان سے روایت کی ہے۔ اور انہی کیسان سے ایک اور حدیث نزول عیسیٰ بن مریم کی حدیث بھی روایت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ ابن مندہ اپنی کتاب میں بہت بڑی غلطی کی ہے اور کہا ہے کہ کیسان بن عبداللہ بن طارق۔ اور بعض نے ابن بشر کہا اور ان کو اہل حجاز میں شمار کیا ہے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹے عبدالرحمٰن اور نافع نے روایت کی ہے۔ اور عبدالرحمٰن کی حدیث اپنے والد سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا اور کہا ہے کہ یہ دو ہیں ایک مدنی اور دوسرے دمشقی۔ اور بخاری نے اپنی تاریخ 'ابن ابی حاتم نے اپنی کتاب اور بغوی نے اپنے معجم میں ان دونوں میں فرق کیا ہے مگر ابن ابی حاتم نے ان کے نسب میں کہا ہے کہ ابونافع کیسان بن عبداللہ ہیں اور اسی کو ابن لہیعہ نے ذکر کیا ہے۔ اور جو کچھ ان حضرات نے کہا ہے یہی زیادہ صحیح ہے۔ اور ابن ابی عاصم نے کیسان ابونافع ان کو قرار دیا ہے۔ جن سے تحریم خمر اور نزول عیسیٰ کی احادیث مروی ہیں۔ واللہ اعلم

۴۵۰۹۔ حضرت کیسانؓ مولیٰ عتاب

عتاب ابن اسید کے غلام تھے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا عمرو بن ابی عقرب نے عتاب بن اسید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جو چیزیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے دی تھیں ان میں سے صرف دو کپڑے میرے ہاتھ لگے جو میں نے اپنے غلام کیسان کو دے دیئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ اس روایت میں ان کے صحابی ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ بہت سے صحابہ کے پاس غلام تھے مگر یہ نہیں تھا کہ سب غلاموں نے نبیؐ کو دیکھا بھی ہو واللہ اعلم [1]

حرف اللام

۴۵۱۰۔ حضرت لاحبؓ بن مالک بلوی

حضرت لاحبؓ بن مالک بلوی۔ نبیؐ کے اصحاب میں سے ہیں فتح مصر میں شریک تھے۔ کوئی روایت ان کی معلوم نہیں ہوتی یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۴۵۱۱۔ حضرت لاحقؓ بن ضمیرہ

حضرت لاحقؓ بن ضمیرہ۔ باہلی۔ ابوعباد صالح بن یحییٰ نے عفیر سے انہوں نے سلیم یعنی ابوعامر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے

---

[1] اس کے بعد مصنف نے ابن مندہ کی غلطی اور ابونعیم کے قول کی تائید میں بہت سے شواہد پیش کئے ہیں جن کو ہم نے غیر ضروری سمجھ کر چھوڑ دیا۔ (شاید مترجم کے پیش جو نسخہ ہو اس میں یہ دلائل ہوں مگر ہمارے پیش نظر نسخہ میں یہ دلائل نہیں ہیں۔ محمد احمد)

تھے میں نے لاحق بن ضمیرہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے پوچھا کہ جو شخص جہاد اس غرض سے کرتا ہے کہ آخرت میں اس کو ثواب ملے اور دنیا میں ناموری حاصل ہو اس کا کیا انجام ہوگا نبی نے فرمایا آخرت میں اس کو کچھ نہ ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص ہو اور جس سے محض اسی کی خوشنودی مقصود ہو۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۵۱۲۔ حضرت لاحق بن مالک ملیلی

حضرت لاحق بن مالک ملیلی۔ کنیت ان کی ابوعقیل تھی مسور بن مخرمہ نے ابوعقیل یعنی لاحق سے جو نبی ملیل سے کے ایک شخص تھے انہوں نے نبی سے روایت کی ہے کہ آپ فرماتے تھے میرے اوپر جھوٹ نہ جوڑو کیونکہ میرے اوپر جو جھوٹ گا وہ دوزخ میں جائے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۱۳۔ حضرت لاحق بن معد

حضرت لاحق بن معد بن ذہل۔ محمد بن اسماعیل بن قاسم نے ابن ابی العتاہیہ شاعر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اصمعی سے انہوں نے ابوعمرو بن علاء سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے عاصم بن حدثان سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہشام بن عبدالملک کے زمانہ میں ہماری بستی میں قحط پڑا تو عرب کے قاصد ہشام کے پاس گئے۔ ان لوگوں میں سے ایک شخص درواش بن حبیب بن درواش بن لاحق بن معد تھے وہ حدیثیں بیان کرتے تھے حالانکہ ان کی عمر صرف چودہ برس کی تھی تمام لوگوں کو حیرت تھی۔ درواش کہتے تھے کہ اللہ کو گواہ بنا کے کہتا ہوں کہ میں نے حبیب بن درواش بن لاحق بن معد سے سنا وہ اپنے والد سے وہ میرے دادا لاحق بن معد سے روایت کرتے تھے کہ وہ نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت آپ فرما رہے تھے کہ تم سب لوگ چرواہے ہو اور تم سب سے تمہاری رعیت کا سوال کیا جائے گا اور بادشاہ اپنی رعیت کے لئے ایسا ہوتا ہے جیسے روح جسم کے لئے اس کے بعد انہوں نے ایک طویل قصہ ذکر کیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۵۱۴۔ حضرت لاشر بن حمیر

حضرت لاشر بن حمیر۔ کنیت ان کی ابوثعلبہ تھی خشنی ہیں۔ مسلم بن حجاج نے ان کا نام اسی طرح لکھا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام جرہم بن ناشم بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے جرثوم بیان کیا ہے ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ یہاں سے زیادہ ذکر کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۵۱۵۔ حضرت لبدہ بن عامر بن خثعمہ

حضرت لبدہ بن عامر بن خثعمہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی کو دیکھا تھا۔ ابوعبیدہ بن جراح نے ان کو جنگ یرموک کے بعد مقام مرج الصفر سے فلسطین کی سرزمین فحل نامی جگہ کی طرف سردار لشکر بنا کر بھیجا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوالقاسم بن عساکر نے لکھا ہے۔

۴۵۱۶۔حضرت لبدہؓ بن کعب

حضرت لبدہؓ بن کعب۔کنیت ان کی ابوتریس تھی ان کا شمار اہل مصر میں ہے عمرو بن حارث نے مجمع بن کعب سے انہوں نے ابوتریس یعنی لبدہ بن کعب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں حج کرنے گیا تھا پھر دوبارہ حج کرنے گیا تو نبیؐ مبعوث ہو چکے تھے زمانہ جاہلیت میں میں خون کھایا کرتا تھا۔خون سے زیادہ شیریں میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی۔میں نے عمر بن الخطاب کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے سورہ حج نماز میں پڑھی اور دو سجدہ کئے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ابوتریس اہل مصر کے تابعین میں سے ہیں۔واللہ اعلم۔

۴۵۱۷۔حضرت لبدریہؓ

حضرت لبدریہؓ۔کنیت ان کی ابوالسنابل تھی ان کے والد کا نام بعکک تھا۔ابوالفتح یعنی محمد بن حسین ازدی نے ایسا ہی بیان کیا ہے ایک شخص نے دارقطنی سے پوچھا کہ ابوالسنابل کا نام کیا تھا انہوں نے کہا کہ ان کا نام لبدریہ تھا۔یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں نام میں ان کے اختلاف ہے ہم ان کو کنیت کے باب میں یہاں سے زیادہ عرض کریں گے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۵۱۸۔حضرت لبدہؓ بن قیس

حضرت لبدہؓ بن قیس بن نعمان بن سنان بن عبید انصاری خزرجی بدر میں شریک تھے یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۵۱۹۔حضرت لبیؓ بن لبی

حضرت لبیؓ بن لبی۔صحابی ہیں اور ابوبلخ یعنی جاریہ بن بلخ نے بیان کیا ہے کہ لبی کو جواصحاب رسول اللہؐ سے تھے دیکھا ان کے جسم پر ایک سرخ ریشمی [1] چادر پڑی ہوئی تھی اور اپنے گھوڑے پر ایک اعدنی چادر ڈالے ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۲۰۔حضرت لبیبہؓ انصاری

حضرت لبیبہؓ انصاری۔کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن تھی۔ابن ابی فدیک نے یحییٰ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے لبیبہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید آلایہ بعد اس کے فرمایا کہ جو لوگ میرے وقت میں ہیں ان پر تو میں شہادت دوں گا اور جن کو میں نے نہیں دیکھا ان پر کیسے شہادت دوں گا ان کی حدیث یہ بھی ہے کہ ایک بار آلودہ بکری کا گوشت نبیؐ کے پاس ہدیۃ بھیجا گیا تھا اور یہ کہا کرتے تھے کہ جس کو روزہ رکھنے کی طاقت ہو وہ روزہ رکھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] سرخ کا مطلب یہ ہے کہ اس میں سرخ خطوط تھے اور ریشمی کا مطلب یہ ہے کہ اس میں ریشم کی آمیزش تھی

۴۵۲۱۔ حضرت لبیدؓ بن ربیعہ

حضرت لبیدؓ بن ربیعہ بن عامر بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعۃ العامری ثم الجعفری بڑے نامور شاعر تھے رسول اللہؐ کے حضور میں اس سال حاضر ہوئے تھے جب کہ ان کی قوم کے لوگ یعنی بنی جعفر آئے تھے چنانچہ اسلام لائے اور ان کا اسلام بہت ہی اچھا ہوا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ ان کا یہ شعر پڑھا۔

ذهب الذين يعاش فی اکنافهم — وبقيت فی خلف کجلد الاجرب

وہ لوگ چل بسے جن کے ظل حمایت میں زندگی آرام سے گزرتی تھی اور اب میں ناکارہ لوگوں کے درمیان میں ہوں۔

یہ شعر پڑھ کر کہنے لگیں اللہ لبید پر رحم کرے اگر وہ ہمارا زمانہ پاتے تو نہ معلوم کیا کہتے یہ حدیث بہت طویل ہے اور حضرت ابوہریرہ نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا سب سے سچی بات جو شاعر کی زبان سے نکل سکتی ہے لبید کا یہ مصرع ہے الا کل شی ما خلا الله باطل. جب یہ اسلام لائے تو پھر انہوں نے شعر کہنا چھوڑ دیا اور سوائے ایک شعر کے پھر کوئی شعر انہوں نے نہیں کہا وہ شعر یہ ہے۔

ما عاتب المرء الکريم کنفسه — والمرء يصلحه القرين الصالح

کریم آدمی اپنی جان کے برابر کسی کو تکلف نہیں دیتا۔ اور آدمی کو صالح جان نشین صالح بنا دیتا۔

اور بعض لوگوں نے کہا کہ وہ شعر یہ ہے۔

الحمد لله اذ لم ياتنی اجلی — حتی اکتسيت من الاسلام سربالا

خدا کا شکر ہے کہ میری موت نہ آئی۔ یہاں تک کہ میں نے اسلام کا لباس پہنا۔

اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ شعر ان کا نہیں ہے دوسرے کا ہے ان کا شعر یہ ہے۔

وکل امرء يوما سيعلم سعيه — اذا کشفت عند الا له المحاصد

ہر شخص ایک دن اپنے عمل کا نتیجہ دیکھ لے گا۔ جب اللہ کے سامنے تمام اعمال کے نتائج ظاہر ہوں گے۔

اکثر مورخین نے لکھا ہے کہ اسلام کے بعد انہوں نے ایک شعر بھی نہیں کہا ہے جاہلیت میں بھی بزرگ تھے اور اسلام میں بھی بزرگ تھے۔ انہوں نے یہ نذر کی تھی کہ جب صبا (ایک قسم کی ہوا) چلے گی تو اونٹ قربانی کر کے لوگوں کو کھلایا کروں گا پھر اس کے بعد کوفے گئے جب صبا چلتی تو مغیرہ بن شعبہ کہتے تھے کہ اے بھائیو لبید کی مدد کرو تا کہ وہ اپنی نذر میں سچے رہیں بیان کیا گیا ہے کہ ایک روز صبا چلی اور لبید اس وقت کوفے میں تھے اور نہایت تنگدستی اور افلاس کی حالت میں تھے اس کی خبر ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو جو کوفے کے حاکم تھے پہنچی تو انہوں نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا۔ اور کہا کہ تم لوگوں کو معلوم ہے کہ لبید نے کیا نذر مانی ہے لہٰذا تم لوگ اپنے بھائی کی مدد کرو اس کے بعد ولید نے سو اونٹنیاں اپنے پاس سے بھیجیں اور اور لوگوں نے بھی (بقدر ہمت) بھیجے پس لبید نے اپنی نذر پوری کی ولید نے یہ اشعار بھی ان کو لکھ کر بھیجے وہ شعر یہ ہیں۔

اری الجزار يشحذ شفرتيه — اذاهبت رياح ابی عقيل

اغر الوجه ابيض عامری — طويل الباع کاالسيف الصقيل

وفی ابن الجعفری بحلفتیہ عـلـی العلات والمال القلیل

بنحر الکوم اذ سحبت علیہ ذیول صبا تجاوب بالاصیل

میں دیکھتا ہوں کہ بز قصاب اپنی چھری تیز کرنے لگتا ہے۔ جب ہوا ابو عقیل کی چلتی ہے۔ ان کا روشن چہرہ اور سفید رنگ ہے۔ عامری ہیں ان کی ہلتی کلائیاں مثل صیقل کی ہوئی تلوار کے ہیں۔ ابن جعفر نے اپنی حلف پوری کی باوجود کثرت عیال وقلت مال کے۔ اونٹنیاں ذبح کیں جب صبا (نامی ہوا) چلی۔

جب یہ اشعار لبید کے پاس پہنچے تو لبید نے اپنی بیٹی سے کہا کہ ان اشعار کا جواب کہہ دو تم جانتی ہو کہ میں شاعر کے جواب دینے میں معذور نہ تھا مگر میں نے شعر کہنا چھوڑ دیا ہے پس ان کی بیٹی نے یہ اشعار موزوں کئے۔

اذا هبت ریاح ابی عقیل دعونا عند هبتها الولیدا

اشم الانف اصید عبشمیا اعان علی مروئته لبید

بامثال الهضاب کان رکبا علیها من بنی حام قعودا

اباوهب جزاک الله خیرا نحرناها واطعمنا الثریدا

فعدان الکریم له معاد وظنی یا ابن اروی ان تعودا

جب ابو عقیل کی ہوائیں چلتی ہیں تو ہم ولید کو یاد کرتے ہیں۔ بڑی ناک والا بڑی آنکھ والا قبیلہ عبد شمس کا جس نے اپنی مروت کے سبب سے لبید کی مدد کی۔ ایسی بڑی بڑی اونٹنیاں دیں کہ ان کے کوہانوں پر شبہ ہوتا تھا کہ قبیلہ بنی حام کے لوگ سوار ہیں۔ اے ابو وہب اللہ تمہیں جزائے خیر دے ہم نے ان اونٹنیوں کو قربان کیا اور ثرید بنا کر لوگوں کو کھلایا۔ لہذا پھر ایسی ہی بخشش کرو کریم بار بار بخشش کرتا ہے میرا گمان یہ ہے کہ اے ابن اروی تم پھر بخشش کرو گے۔

بعد اس کے انہوں نے یہ شعر اپنے والد کو سنائے انہوں نے کہا کہ شعر تم نے اچھے کہے مگر کچھ طول ہو گیا انہوں نے کہا خدا کی قسم میں نے اس کو اس وجہ سے طول دیا کہ لبید ایک شاہانہ مزاج کا آدمی ہے اگر بازاری آدمی ہوتا تو میں ایسا نہ کرتی لبید بن ربیعہ اور علقمہ بن علاثہ عامری مولفۃ القلوب میں سے تھے مگر آخر کار ان دونوں کا اسلام بہت اچھا ہو گیا ان کے یہ اشعار بھی بہت نفیس ہیں جو اپنے بھائی کے مرثیہ میں کہے تھے۔

اعاذل ما یدریک الا تظنیا اذا رحل السفار من هو راجع

انجزع مما احدث الدهر للفتی وای کریم لم تصبه القوارع

لعمرک ما تدری الضوارب بالحصی والا زاجرات الطیر ماللہ صانع

وما المرء الا کالشهاب وضوءه یحور رمادا بعد ما هو ساطع

وما البر الا مضمرات من التقی وما المال الا معمرات و دائع

اے عاذل تم کو کیا معلوم جو تم سفر کرنے والے کے لوٹنے کی امید رکھتے ہو حوادث زمانہ پر کیوں بے صبری کی جائے کون کریم ہے جس کو مصائب نہ پہنچے ہوں قسم تیری جان کی کنکری پھینکنے والے اور پرندوں کے ڈانٹنے والے نہیں جانتے کہ اللہ ان

کو روکے ہوئے ہے۔ آدمی کی مثال ایسی ہے جیسے شہاب اور اس کی روشنی کہ بلند ہونے کے بعد وہ خاک ہو جاتا ہے۔
نیکی باقی رہنے والی چیز ہے اور مال تو ایک ردیف ہے۔

حضرت عمر بن خطاب نے ایک روز لبید بن ربیعہ سے کہا کہ مجھے کچھ اپنے اشعار سناؤ لبید نے کہا کہ میں کوئی شعر نہ کہوں گا بعد اس کے اللہ نے مجھے سورہ بقرہ اور آل عمران کی تعلیم کر دی ہے یہ سن کر حضرت عمر نے ان کے وظیفہ میں پانچ سو زائد کر دیا پہلے ان کا وظیفہ دو ہزار تھا جب حضرت معاویہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو انہوں نے ان سے کہا کہ خیر دو ہزار تو تھے ہی یہ پانچ سو تمہارے کیوں اضافہ ہوئے اور چاہا کہ اس زیادتی کو دور کر دیں لبید نے کہا اگر آپ ایسا کریں گے تو میں مر جاؤں گا اور اصل اور اضافہ سب آپ کے لئے بچ جائے گا یہ سنکر حضرت معاویہ کو رحم آیا اور انہوں نے ان کا وظیفہ بدستور قائم رکھا چند روز کے بعد ان کی وفات ہوگئی بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ کی خلافت کا زمانہ پایا ہی نہیں بلکہ ان کی وفات کوفہ میں اس وقت ہوئی جب کہ ولید بن عقبہ حضرت عثمان کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے اور یہی صحیح ہے جب ان کی وفات ہوئی تو ولید بن عقبہ نے بیس اونٹ ان کے مکان پر بھیجے وہ ان کی طرف سے قربانی کر دیئے گئے روایت ہے کہ شعبی نے عبدالملک بن مروان کو دعا دی تھی کہ تم اس قدر زندہ رہو کہ جس قدر ولید بن ربیعہ زندہ رہے لبید بن ربیعہ کی عمر بہت تھی جب ان کی عمر ستر برس کی ہوئی تو انہوں نے یہ اشعار کہے۔

باتت تشکی الی النفس مجهشة — وقد حملتک سبعا بعد سبعین
فان تزادی ثلاثا تبلغی املا — وفی الثلاف وفاء للثما نینا

نفس مجھ سے کوتاہی کی شکایت کرتا ہے حالانکہ ستتر سال کی عمر ہو چکی ہے تین اور بڑھ جائیں تو امید پوری ہو تین کے اضافہ سے پورا اسی ۸۰ ہو جائیں۔

پھر جب ان کی عمر نوے برس کی ہوئی تو یہ شعر کہا۔

کانی وقد جاوزت تسعین حجة — خلعت بها عن منکبی ردائیا

اب میری عمر نوے سے زائد ہوگئی اور میرے شانے سے چادر اتر گئی۔

پھر جب ان کی عمر ایک سو دس برس کی ہوئی تو یہ شعر کہا۔

الیس فی ماته قدعا شهارجل — وفی تکامل عشر بعد ها عمر

کیا ایک سو دس ۱۱۰ برس کے بعد پھر انسان کی زندگی نہیں ہو سکتی۔

پھر جب ان کی عمر ایک سو بیس برس ہوئی تو یہ شعر کہا۔

ولقد سئمت من الحیاة وطولها — وسوال هذا الناس کیف لبید

میں زندگی کے طول سے اور لوگوں کے پوچھنے سے کہ لبید کیسا ہے گھبرا گیا ہوں۔

حضرت مالک بن انس نے کہا کہ لبید بن ربیعہ ایک سو چالیس برس زندہ رہے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ایک سو ستاون برس زندہ رہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ۴۱ھ میں ان کی وفات ہوئی بعد اس کے حضرت معاویہ کوفہ گئے اور خلافت اپنے متعلق کر لی اور

مقام نخیلہ میں فروکش ہوئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۲۲۔حضرت لبیدؓ بن سہل

حضرت لبیدؓ بن سہل انصاری۔ابوعمر نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ آیا یہ درحقیقت قبیلہ انصار سے ہیں یا ان کے حلیف ہیں ان کا ذکر بنی ابیرق کے قصہ میں آتا ہے۔ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قتادہ بن نعمان سے روایت کر کے خبر دی ہے کہ وہ کہتے تھے بنی ابیرق قبیلہ بنی ظفر کے چند لوگ تھے کل تین آدمی تھے ایک کا نام بشر دوسرے کا بشیر تیسرے کا مبشر تھا۔بشیر کی کنیت ابوطعمہ تھی شاعر تھا منافق تھا اپنے اشعار میں رسول اللہؐ کی ہجو کرتا تھا اور کہہ دیا کرتا تھا کہ یہ اشعار تو فلاں شخص کے ہیں میرے نہیں مگر صحابہ کرام ان اشعار کو سنتے ہی کہہ دیا کرتے تھے کہ وہ دشمن خدا جھوٹا ہے یہ اشعار اسی کے ہیں بشیر کا چچا رفاعہ بن زید ایک مالدار آدمی تھا اسلام کی رغبت اس کے دل میں آ گئی تھی اور قریب تھا کہ وہ مسلمان ہو جائے اس زمانہ میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی قافلہ شام سے گیہوں لے کر آتا تو مالدار لوگ اپنے لئے گیہوں مول لے لیتے تھے اور اپنے اہل وعیال کے لئے جو خرید دیا کرتے تھے چنانچہ اس وقت بھی ایک قافلہ گیہوں لے کر آیا رفاعہ نے اپنے لئے دو بورہ گیہوں کے خرید لئے اور ان کو اپنے بالا خانہ میں رکھ دیا اس بالا خانہ میں دو زرہیں تھیں اور ان زرہوں کے درست کرنے کے کچھ آلات تھے پس رات کو بشیر ان کے گھر میں گئے اور وہ ہتھیار اور غلہ سب چرا لائے صبح کو رفاعہ نے مجھے (یعنی قتادہ کو) بلا بھیجا اور کہا کہ دیکھو رات کو ہمارے یہاں چوری ہو گئی اور ہمارا غلہ اور ہتھیار سب جاتے رہے بشیر اور ان کے بھائیوں نے کہا کہ خدا کی قسم یہ فعل لبید بن سہل کا ہے جو ہمارے قبیلہ کا ایک شخص ہے یہ شخص نیکوکاری اور زہد وتقویٰ کے ساتھ مشہور تھا جب یہ خبر لبید کو پہنچی تو وہ تلوار لے کر پہنچے اور بنی ابیرق کے پاس گئے کہا خدا کی قسم یہ تلوار تمہارے گوشت میں مل جائے گی ورنہ صاف صاف بتاؤ کہ یہ چوری کس نے کی ہے بنی ابیرق نے کہا آپ یہاں سے جائیے اللہ کی قسم آپ اس چوری سے بری ہیں اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔اسی واقعہ میں اللہ عزوجل نے یہ آیتیں نازل فرمائی تھیں۔ **انا انزلنا الیک الکتاب الحق لتحکم بین الناس (الی قوله) ومن یکسب خطئية او اثمائم یرم به بریئا فقد احتمل بهتانا واثما مبینا.** ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن کلبی نے لبید کا نسب اس طرح بیان کیا ہے لبید بن سہل بن حارث بن عروہ بن عبدرزاح بن ظفر اور کہا ہے کہ چوری کی تہمت انہیں پر لگائی گئی تھی مگر ابوعمر سے تعجب ہے کہ انہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ آیا یہ انصار کے خاندان سے ہیں یا انصار کے حلیف ہیں باوجودیکہ نسب سے واقف تھے۔

۴۵۲۳۔حضرت لبیدؓ بن عطارد

حضرت لبیدؓ بن عطارد تمیمی۔یہ اس وفد کے ایک شخص تھے جو قبیلہ بنی تمیم سے رسول اللہؐ کے پاس آیا تھا یہ اس وفد کے سرداروں میں سے تھے ۹ ہجری میں اسلام لائے تھے ابوعمر نے ان کا حال لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس سے زیادہ میں ان کا کچھ حال نہیں جانتا۔

۴۵۲۴۔ حضرت لبیدؓ بن عقبہ تجیبی

حضرت لبیدؓ بن عقبہ تجیبی۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۴۵۲۵۔ حضرت لبیدؓ بن عقبہ بن رافع

حضرت لبیدؓ بن عقبہ بن رافع بن امرالقیس۔ بعض لوگ ان کو لبید بن رافع بن امرالقیس بن یزید بن عبدالاشہل کہتے ہیں۔ انصاری اشہلی ہیں۔ محمود بن لبید کے والد ہیں۔ صحابی ہیں اور ان کے بیٹے محمود بھی صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۵۲۶۔ حضرت لبیدؓ

حضرت لبیدؓ۔ نبیؐ کے اصحاب میں سے ہیں۔ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن لبید نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا لبید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جب لڑکا تین دن روزہ رکھ لے اور اس کو برداشت ہو جائے تو پھر اس کو رمضان کے روزہ کا حکم دینا چاہئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو لبیبہ کہتے ہیں اور لبیبہ کے نام میں بھی لوگوں نے ان کو ذکر کیا ہے۔ عبدان نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔

۴۵۲۷۔ حضرت لجلاجؓ بن حکیم

حضرت لجلاجؓ بن حکیم۔ جحاف بن حکیم سلمی کے بھائی ہیں۔ ان کا شمار اہل جزیرہ میں ہے۔ ابوالملیح نے محمد بن خالد سلمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے جو صحابی ہیں روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب بندہ کے لئے اللہ کی طرف سے کوئی مرتبہ مقرر ہو جاتا ہے کہ اس مرتبہ پر وہ بندہ اپنے اعمال کے ذریعہ سے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ اس کو بدنی یا مالی یا اولاد کی مصیبت دیتا ہے پھر اس کو ان مصائب پر صبر عنایت کرتا ہے پس اس کی وجہ سے وہ اس مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے جو اللہ عزوجل کی طرف سے اس کے لئے مقرر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ لجلاج اگر جحاف کے بھائی ہیں تو حکیم بن عاصم بن سباع بن خزاعی بن محاربی بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم بن منصور کے بیٹے ہیں۔ سلمی ذکوانی ہیں۔ قبیلہ ثعلب کی لڑائی میں جحاف کے بہت سے واقعات ہیں اخطل نے یہ شعر انہیں کے متعلق کہا ہے۔

لقد اوقع الجحاف بالبشر وقعة الی اللہ منہا المشتکی والمعول

۴۵۲۸۔ حضرت لجلاجؓ ابوالعلاء عامری

حضرت لجلاجؓ۔ کنیت ان کی ابوالعلاء عامری ہے۔ عامر بن صعصاع کے بیٹے ہیں صحابی ہیں دمشق میں رہتے تھے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں علا اور خالد نے روایت کی ہے محمد بن اسحاق سراج نے ابوہمام سے انہوں نے مبشر بن اسمعیل حلبی سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن علاء بن لجلاج سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے

میں سات برس کی عمر میں رسول اللہؐ پر ایمان لایا تھا۔ایک سو بیس سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی کہتے تھے جب سے میں اسلام لایا میں نے پیٹ بھر کے کھانا نہیں کھایا بقدر کفایت کھانا کھاتا ہوں اور بقدر کفایت پانی پیتا ہوں۔محمد بن اسحاق سراج نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث محمد بن اسمعیل سے مروی ہے۔انہوں نے اس کو اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے ہمیں احمد بن ابی سکینہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب ماوردی نے ابوداؤد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدہ بن عبداللہ نے اور محمد بن داؤد بن صبیح نے بیان کیا عبدہ کہتے تھے کہ ہم سے جرمی بن حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن علاثہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے خالد بن لجلاج نے بیان کیا کہ میرے والد بیان کرتے تھے کہ ایک روز میں بازار میں بیٹھا مزدوری کر رہا تھا کہ ایک عورت اس طرف سے نکلی ایک بچہ اس کی گود میں تھا سب لوگ اس عورت کے پیچھے ہو لئے میں بھی ان لوگوں کے ساتھ چلا یہاں تک کہ ہم لوگ رسول اللہؐ کے پاس پہنچے حضرت نے اس عورت سے پوچھا کہ اس بچہ کا باپ کون ہے اس نے کچھ جواب نہ دیا ایک جوان نے کہا میں یارسول اللہ اس کا باپ ہوں رسول اللہؐ نے اپنے پاس والوں کی طرف دیکھا اور اس جوان کی حالت ان سے دریافت کی ان لوگوں نے کہا کہ ہم اس کو اچھا جانتے ہیں پھر نبیؐ نے اس جوان سے دریافت کیا کہ کیا تیرا نکاح ہو چکا اس نے کہا ہاں پس آپ نے اس کے سنگسار کرنے کا حکم دیا لجلاج کہتے ہیں کہ ہم سب نے مل کر ان کو سنگسار کیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔اس کے بعد ایک شخص اس سنگسار کی بابت ہم سے پوچھنے لگا (کہ ہم اس کی تجہیز و تکفین کریں یا نہیں) ہم لوگ اس کو نبیؐ کے پاس لے گئے کہ یہ اس خبیث کی حالت پوچھنے کو آیا ہے۔رسول اللہؐ نے فرمایا (ایسا نہ کہو) وہ اللہ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔معلوم ہوا کہ یہ پوچھنے والا اس کا لڑکا ہے پھر ہم سب نے تجہیز و تکفین میں اس لڑکے کی مدد کی۔لجلاج کہتے ہیں کہ مجھ کو یہ یاد نہیں ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی گئی یا نہیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے ان کو عامری قرار دیا ہے اور بخاری نے بھی ان کی موافقت کی ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب ہی نہیں بیان کیا اور ابن ابی عاصم نے ان کو اسلمی لکھا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۵۲۹۔حضرت لصیتؓ بن خثیم

حضرت لصیتؓ بن خثیم بن حرملہ۔ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔فتح مصر میں شریک تھے۔ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن یونس کا بیان ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۵۳۰۔حضرت لقسؓ بن سلمان

حضرت لقسؓ بن سلمان۔کعب بن عجرہ کے غلام تھے۔نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔حضرت کعب سے روایت کرتے ہیں۔ان کی حدیث ابوضمرہ نے سعد بن اسحاق بن کعب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا اور کسی محدث یا مورخ نے اس بارہ میں ان کی موافقت نہیں کی۔

۴۵۳۱۔ حضرت لقمانؓ بن شبہ

حضرت لقمانؓ بن شبہ بن معیط۔ کنیت ان کی ابوحصین تھی، عبسی ہیں۔ ابوجعفر طبری نے کہا ہے کہ یہ ان نو آدمیوں میں سے ہیں جو رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۵۳۲۔ حضرت لقیطؓ بن ارطاۃ

حضرت لقیطؓ بن ارطاۃ سکونی۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ مسلمہ بن علی خشنی نے نصر بن علقمہ سے انہوں نے اپنے بھائی محفوظ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عائذ سے انہوں نے لقیط بن ارطاۃ سکونی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ ہمارا ایک پڑوسی شراب پیتا ہے اور برے کام کرتا ہے۔ آپ اس کا حال سلطان سے کر دیجئے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کے ہمراہ ننانوے مشرک قتل کئے ہیں مگر کسی مسلمان کی پردہ دری کے بعد اتنے ہی مشرک اور قتل کروں تب بھی مجھے کوئی بھلائی کی امید نہیں۔ ان سے عبدالرحمٰن بن عائذ نے بھی روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے دونوں پیر ٹیڑھے تھے زمین سے مس بھی نہ کرتے تھے حضرت نے میرے لئے دعا فرمائی تو میں زمین پر چلنے لگا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۳۳۔ حضرت لقیطؓ بن ربیع

حضرت لقیطؓ بن ربیع بن عبدالعزی بن عبدشمس بن عبدمناف۔ کنیت ان کی ابوالعاص تھی قریشی عبشمی ہیں۔ رسول اللہؐ کے داماد یعنی حضرت زینب کے شوہر تھے۔ ان کی والدہ ہالہ بنت خویلد حضرت ام المومنین خدیجہ بنت خویلد کی بہن تھی۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام قاسم تھا مگر صحیح یہی ہے کہ لقیط تھا۔ یہ ابوعمر کا قول ہے ان کے نام میں اختلاف بھی ہے۔ انہی کے حق میں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مجھ سے انہوں نے ہمیشہ سچ بات کہی اور سچے وعدہ کئے ہم اس واقعہ کو زینب بنت رسول اللہؐ کے حال میں ذکر کریں گے۔ امامہ بنت زینب انہیں لقیط کی بیٹی تھیں جن کو حضرت نے ایک مرتبہ بحالت نماز گود میں اٹھالیا تھا۔ حضرت زینب نے واقعہ بدر کے بعد ہجرت کی تھی اس کے بعد ابوالعاص بھی اسلام لے آئے لہٰذا حضرت نے بہ نکاح جدید و مہر جدید حضرت زینب کو پھران کے پاس واپس کیا تھا یہ عبداللہ بن عمرو بن عاص کا قول ہے اور عبداللہ بن عباس کہتے تھے کہ حضرت نے پہلے ہی نکاح کو قائم رکھا تھا۔ واللہ اعلم۔ ان کی وفات ۱۲ھ میں ہوئی۔ ان تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۳۴۔ حضرت لقیطؓ بن صبرہ

حضرت لقیطؓ بن صبرہ۔ کنیت ان کی ابوعاصم تھی۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عاصم نے روایت کی ہے۔ اسمٰعیل بن کثیر نے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں بنی منتفق کی طرف سے رسول اللہؐ کی خدمت میں آیا تھا ہم لوگ جب پہنچے تو حضرت اس وقت موجود نہ تھے حضرت عائشہ نے ہم کو کھجوریں کھلائی اور ہمارے لئے عصیدہ (ایک قسم کا کھانا) تیار کرایا اتنے میں رسول اللہؐ بھی آگئے آپ نے پوچھا کہ تم لوگوں نے کچھ

کھایا ہم لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں اس کے بعد ایک چرواہا ایک بکری لے کر آیا اور بچہ کو گود میں اٹھائے ہوئے تھا حضرت نے پوچھا کہ کیا اس بکری کا بچہ ہے چرواہے نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا تو ایک بکری ذبح کر دے بعد اس کے آپؑ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم یہ نہ سمجھنا کہ میں نے یہ بکری تمہارے لئے ذبح کی ہے نہیں میرے پاس سو بکریاں ہیں اس سے زیادہ رکھنا نہیں چاہتا لہٰذا جب کسی بکری کے بچہ پیدا ہوتا ہے تو ایک بکری ذبح کر دی جاتی ہے انہوں نے وضو کے متعلق بھی ایک حدیث روایت کی ہے جس کو ثوری اور قرہ بن خالد اور یحییٰ بن سلیم اور ابن جریج نے اسمعیل بن کثیر سے روایت کیا ہے۔ ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے خبر دی اور حسین بن یوحن بن اتویہ بن نعمان باوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی اسمعیل بن ابی الحسن علی بن حسین حمامی نیشاپوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ادیب ابومسلم یعنی محمد بن علی بن حسین بن مہریر نحوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن ابراہیم بن عاصم بن زادان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ماموں بن ہارون بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعلی یعنی حسین بن عیسیٰ بن حمران بسطامی طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے فضل بن دکین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے ابوہاشم سے انہوں نے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ میں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ وضو بہت اچھی طرح کیا کرو انگلیوں کا خلال کر لیا کرو اور جب ناک میں پانی لیا کرو تو خوب مبالغہ کیا کرو مگر روزہ کے حالت میں نہیں نیز وہ کہتے تھے کہ ہم سے طائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعاصم نبیل اور عثمان بن عمر نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے کہ ہم سے روح نے بیان کیا وہ اسمعیل بن کثیر سے وہ عاصم بن لقیط بن صبرہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ وہ نبی منتفق کے وفد میں شریک تھے جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۵۳۵۔ حضرت لقیطؓ بن عامر

حضرت لقیطؓ بن عامر بن منتفق بن عامر بن عقیل بن کعب بن عامر بن صعصعہ۔ کنیت ان کی ابورزین تھی عقیلی ہیں صحابی ہیں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ بعض لوگ ان کو لقیط بن صبرہ کہتے تھے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام لقیط بن عامر ہے کنیت ابورزین ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگ ان کو لقیط بن صبرہ کہتے ہیں یعنی دادا کی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ ان کا نسب یہ ہے لقیط بن عامر بن صبرۃ بن عبداللہ بن المنتفق اور بعض لوگ ان کو لقیط بن منتفق کہتے ہیں۔ ان سے یعنی لقیط سے وکیع بن عدس اور ان کے بیٹے عاصم بن لقیط اور عمرو بن اوس وغیرہم نے روایت کی ہے۔ (اس مقام پر مصنف نے لفظی تحقیقات میں کچھ طول دیا ہے جس کا ترجمہ غیر ضروری سمجھ کر ترک کر دیا ہے) ہمیں ابوالقاسم بن صدقہ فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعوانہ نے یعلی بن عطا سے انہوں نے وکیع بن عدس سے انہوں نے ابورزین بن عامر عقیلی سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ زمانہ جاہلیت میں رجب کے مہینہ میں ہم کچھ قربانیاں کیا کرتے تھے اور قربانیوں کا گوشت خود بھی کھاتے تھے اور جو ہمارے پاس آ جاتا تھا اس کو بھی کھلاتے تھے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کچھ حرج نہیں ہے۔ وکیع بن عدس کہتے تھے کہ میں اس طریقہ کو کبھی نہ چھوڑوں گا ابورزین نے یہ بھی بیان کیا کہ میں نے حضرت سے

ایمان کی تعریف پوچھی آپ نے فرمایا ایمان اس کو کہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول پر یقین رکھو اور اللہ اور اس کے رسول سے زیادہ تمہارے نزدیک کوئی چیز محبوب نہ ہو اور آگ میں ڈال دیا جانا تم کو بہتر معلوم ہو شرک سے اور جب کسی سے محبت کرو اللہ ہی کے لئے کرو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے یہ کیونکر معلوم ہو کہ میں مومن ہوں آپ نے فرمایا یوں معلوم ہوگا کہ نیک کام تم کو اچھا معلوم ہوا اور اس پر ثواب کی امید ہو اور برا کام کرنا برا معلوم ہو اور یہ سمجھو کہ سوا خدا کے اس کو کوئی بخش نہیں سکتا یہ حدیث بھی ان سے مروی ہے کہ نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جزو سچا خواب ہے اس کے علاوہ اور حدیثیں بھی ان سے مروی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۳۶۔ حضرت لقیطؓ بن عباد سامی

حضرت لقیطؓ بن عباد بن نجید بن بکر بن عمرو بن سواوہ بن سعد بن عبیدہ بن حارث بن سامہ بن لوی ابوفراس شامی نے بیان کیا ہے کہ یہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور حضرت نے ان کی فضیلت میں فرمایا تھا کہ انت منی و انا منک یعنی تم مجھ سے اور میں تم سے ہوں۔ امیر ابونصر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ شبل نے ان کو بنی سامہ بن لوی کے نسب میں بیان کیا ہے۔

۴۵۳۷۔ حضرت لقیطؓ بن عدی

حضرت لقیطؓ بن عدی۔ سوید بن حبان کے دادا ہیں۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ اور ان سے کوئی حدیث مرفوع مروی نہیں ہے ان کا شمار اہل مصر میں ہے یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۵۳۸۔ حضرت لقیطؓ بن عصر بلوی

حضرت لقیطؓ بن عصر بلوی۔ بدر میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے بعض لوگوں نے کہا ان کا نام نعمان ابن عصر تھا اور یہی صحیح ہے ہم ان کا نام ردیف نون میں پورا لکھیں گے۔

۴۵۳۹۔ حضرت لمیسؓ بن سلمی

حضرت قیسؓ بن سلمی۔ ان کا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔ ان کی حدیث عمرو بن جبلہ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۵۴۰۔ حضرت لہبؓ بن خندف

حضرت لہبؓ بن خندف۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت کا پایا تھا۔ عبدان نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عوام بن حوشب سے انہوں نے لہب بن خندف سے جو زمانہ جاہلیت کے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا عوف بن مالک بیان کرتے تھے کہ مجھے پیاسا مر جانا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ وعدہ خلاف ہو کر مروں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۵۴۱۔حضرت لہیبؓ بن مالک

حضرت لہیبؓ بن مالک لہبی۔لوگوں نے ان کا نام لہب بیان کیا ہے انہوں نے ایک عجیب کہانت اور علامات
متعلق نقل کی ہے جس کو عبداللہ بن محمد عدوی نے بسند غیر صحیح روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۴۲۔حضرت لہیعہؓ حضرمی

حضرت لہیعہؓ حضرمی۔بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابوزرعہ رازی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔محمد بن
نے لہیعہ حضرمی سے روایت کی ہے کہ نبیؐ ایک روز سو رہے تھے اور آپ کے پاس آپ کی کوئی بیوی بیٹھی ہوئی تھی
دیکھا کہ آپ کا چہرہ متغیر ہو رہا ہے تھوڑی دیر کے بعد جب بیدار ہوئے تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ جو حالت آپ
آج دیکھی ہے وہ کبھی نہیں دیکھی تھی۔حضرت نے فرمایا یہ وجہ تھی کہ میں نے خواب میں پل صراط کو دیکھا۔ابوبکر کا گز
قریب تھا کہ وہ نہ بچتے اور میں نے گمان کیا کہ وہ نہ بچیں گے مگر بچ گئے۔اسی وجہ سے چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا۔ا
ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۵۴۳۔حضرت لیشرحؓ بن یحییٰ

حضرت لیشرحؓ بن یحییٰ بن محمد رعینی۔کنیت ان کی ابومحمد تھی۔ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے فتح مصر میں شریک۔
کوئی روایت معلوم نہیں۔یہ ابن یونس کا بیان ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

تمت

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ترجمہ اسد الغابہ جلد ہفتم تمام ہوگئی انشاءاللہ تعالیٰ اس کے بعد جلد ہشتم شروع ہوگی جس کی
المیم سے ہے فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسد الغابہ جلد ہشتم

حرف میم۔ میم والف

۴۵۴۴۔ حضرت مابورؓ خصی

حضرت مابورؓ خصی۔ یہ صحابی خصی تھے۔ جنہیں مقوقس حاکم سکندریہ نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں بطور ہدیہ ارسال کیا تھا۔ اس کے راوی جعفر ہیں۔ جنہوں نے معصب سے روایت بیان کی کہ ام المومنین ماریہ بنت شمون کے بطن سے (جو قبطی الاصل تھیں، اور جنہیں مقوقس نے ان کی ہمشیرہ سیرین اور ایک خصی غلام کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں پیش کیا تھا) حضور کے صاحبزادے جناب ابراہیم پیدا ہوئے تھے۔ ابن زہیر نے اس سلسلے میں سلیمان بن ارقم کی حدیث کو جوانہوں نے جناب عروہ سے کی۔ جنہوں نے حضرت عائشہ سے اس حدیث کو یوں روایت کیا ہے کہ جناب ماریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کے عمزاد بھائی مابور رضی اللہ عنہ سے بھی تھے۔ جن کے بارے میں حضور اکرمؐ کو بعض نازیبا واقعات کا علم ہوا تو آپ نے حضرت علی کو حکم دیا کہ جاؤ اور اسے قتل کردو، لیکن انہیں یقین ہو گیا کہ جناب مابور نامرد ہیں تو درگزر فرمایا۔ ابوموسیٰ نے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

۴۵۴۵۔ حضرت ماتعؓ

حضرت ماتعؓ۔ جناب جعفر نے ابن اسحاق سے اس نے محمد بن ابراہیم بن حارث التیمی سے یوں روایت کی کہ غزوۂ طائف میں حضور اکرمؐ کے ساتھ، آپ کی خالہ، فاختہ بن عمرو بن عائذ بن مخزوم کا ایک آزاد کردہ مخنث غلام ماتع بھی تھا۔ یہ شخص کبھی کبھی امہات المومنین کے حجروں میں چلا جایا کرتا تھا اور حضورؐ اسے بےضرر جانتے تھے اور آپؐ کا خیال تھا کہ اسے جنسی معاملات کی سوجھ بوجھ نہیں ہے۔ اس لئے حضور معترض نہ ہوتے تھے ایک دفعہ اتفاقاً آپ نے اسی ماتع کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مخزومی سے کہتے سنا: خالد! اگر حضور اکرمؐ طائف کو فتح کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو بادیہ بنت غیلان بن سلمہ کو ہاتھ سے نہ جانے دینا کیونکہ جب وہ روبرو ہوتی ہے تو اس کے ساتھ چار ہوتے ہیں اور جب وہ پیٹھ پھیرتی ہے تو اس کے ساتھ آٹھ ہوتے ہیں"۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا "میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ یہ شخص ان معاملات کو سمجھتا ہے (ایک روایت میں ہے کہ ماتع کی یہ گفتگو عبداللہ بن ابی امیہ سے ہوئی) آپ نے امہات المومنین کو ہدایت فرمائی کہ ماتع کو آئندہ اپنے حجروں میں آنے کی اجازت نہ دیں محمد بن منکدر اور صفوان بن سلیم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر نے اپنے دورِ خلافت میں ماتع کو جلاوطن کر کے بہ مقام فدک بھیج دیا جہاں وہ بالکل تنہا رہتا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۵۴۶۔ حضرت مازن بن خیثمہ السکونی ؓ

حضرت مازن بن خیثمہ السکونی ؓ۔ جب بنوسکاسک اور بنوسکونی میں جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا تو حضرت معاذ بن جبل نے انہیں ایک وفد کے ساتھ حضور اکرم ؐ کی خدمت میں برائے مصالحت روانہ کیا تھا۔ اسماعیل بن عیاش نے اس حدیث کو صفوان بن عمرو اور عمرو بن قیس بن ثور بن مازن بن خیثمہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اپنے دادا مازن سے اسی طرح روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۴۷۔ حضرت مازن بن غضوبہ الطائی الخطامی ؓ

حضرت مازن بن غضوبہ الطائی الخطامی ؓ۔ خطامہ بنوطے کا ایک ذیلی قبیلہ ہے اور خطامہ بن علی حرب بن محمد بن علی بن حبان بن مازن بن غضوبہ کا دادا تھا۔ اس نے کاہنوں کے انداز میں حضور اکرم ؐ کی بعثت کے بارے میں پیش گوئی کی تھی۔ ابوموسیٰ بن ابوبکر المدینی اور احمد بن عباس سے مروی ہے کہ ہم نے ابوبکر محمد بن عبداللہ سے اس نے سلیمان بن احمد بن ایوب سے، اس نے موسیٰ بن جمہور التیسی سمسار سے اس نے علی بن حرب سے اس نے ابوالمنذر رہشام بن محمد الکلبی سے اس نے اپنے باپ عبداللہ العمانی سے اور اسنے مازن بن غضوبہ سے سنا۔ اس نے بیان کیا کہ میں ایک بت کا (جس کا نام ناجر تھا،) پجاری تھا۔ یہ سرزمین عمان کے ایک قصبے میں نصب تھا۔ ایک دفعہ ہم نے اس پر ایک جانور قربان کیا تو معابت سے آواز آئی "اے مازن! میری ایک بشارت سنو، نیکی عیاں ہوگئی ہے اور برائی نے منہ چھپالیا ہے اور بنومضر کے دین کو خدائے جلیل کے دین نے پچھاڑ دیا ہے اگر تم جہنم کی آگ سے بچنا چاہتے ہو تو پتھروں کی پوجا چھوڑ دو"۔ مازن کہتے ہیں میں نے سنا تو گھبرا گیا، لیکن بات آئی گئی ہوگئی۔ کچھ دنوں کے بعد ہم نے پھر ایک جانور ذبح۔ چنانچہ اس بت نے پھر مجھ سے مخاطب ہوکر کہا "ادھر آؤ۔ میری بات سنو، اور احمق نہ بنو، مکے میں ایک نبی مبعوث ہوا ہے اس پر ایمان لاؤ، تاکہ تم سیدھے راستے سے نہ بھٹکو اور دوزخ کی آگ میں جلنے سے [1] بچ جاؤ"۔ یہ سن کر مجھے حیرت ہوئی اور میں جان گیا کہ اس میں ضرور کوئی بھلائی ہے۔

اس اثناء میں حجاز کا ایک آدمی وہاں آنکلا۔ میں نے پوچھا کہو تمہارے علاقے حجاز میں کوئی نئی بات واقع ہوئی ہے! کہنے لگا ہاں ہمارے یہاں ایک شخص جن کا نام نامی احمد ہے نے ظہور فرمایا ہے وہ کہتے ہیں میری دعوت پر لبیک کہو اور صرف خدائے واحد کی پرستش کر۔ میں نے اسے بتایا کہ یہی بات میں نے اس بت کی زبان سے سنی ہے۔ اس کے بعد میں نے بت کو توڑ پھوڑ دیا اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوکر حضور ؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یوں ملتمس ہوا "یارسول اللہ میں بنوخطامہ سے ہوں، میں بڑا عیاش، شرابی کبابی اور عورتوں کا رسیا رہا ہوں۔ سارا مال و متاع ان نامحمود مشاغل کی بھینٹ چڑھ گیا ہے۔ چنانچہ اب افلاس و بدحالی کی گرفت میں ہوں، دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بیٹا عطا فرمائے" حضور اکرم ؐ نے دعا کی اور تمام افعال بد سے چھٹکارا حاصل ہوا پھر میں نے چار شادیاں کیں، خدا نے مجھے اولادِ نرینہ سے نوازا [2]، قرآن حکیم کی بعض سورتیں میں نے حفظ کرلیں اور کئی حج کئے، اشعار کہے

---

[1] حدیث مخدوش ہے کہ بت نہ بول سکتا ہے اور نہ غیب جانتا ہے۔ مترجم

[2] من وطی الصی: تمام ان لوگوں سے بہتر جنہیں ان سنگریزوں پر چلنے کا اتفاق ہوا۔

جن کا ترجمہ درج ذیل ہے

۱۔ یارسول اللہ! میری اونٹنی آپ کی طرف اٹھ دوڑی، اور عمان سے عرج تک صحراؤں اور ریگستانوں کو طے کرتی چلی گئی۔

۲۔ تاکہ آپ یارسول اللہ (جو اشرف المخلوقات ہیں) میرے شفیع بنیں، اور میرا رب میرے گناہ معاف کردے اور پھر میں اپنے گھر فلج لوٹ جاؤں۔

۳۔ ان لوگوں کی طرف لوٹ جاؤں جن کے دین کو میں نے ترک کردیا اب نہ تو ان کا دین میرا دین ہے اور نہ ان کی جماعت میری جماعت ہے۔

۴۔ میں نے اپنی ساری جوانی، عیاشی اور شراب نوشی کی نذر کردی اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ یہ برائیاں میرے جسم میں رچ بس گئیں۔

۵۔ خدا نے اپنے فضل وکرم سے مجھے شراب نوشی سے بچالیا اور میرے دل میں اپنا ڈر پیدا کردیا۔ چنانچہ زنا کی بجائے میں نے پارسائی اختیار کرلی اور یوں اپنی شرمگاہ کی حفاظت میں کامیاب ہوگیا۔

۶۔ اب میری خواہش اور ارادہ یہ ہے کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں گا۔ اسی طرح میں اس کی رضا کی خاطر روزے رکھوں گا اور حج کروں گا۔

۴۵۴۸۔ حضرت ماعزؓ تمیمی

حضرت ماعزؓ تمیمی۔ انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ وہیب بن خالد نے جریری سے اور اس نے حبان بن عمیر سے اور اس نے جناب ماعز رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ ایک شخص نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا، یارسول اللہ سب سے بہتر عمل کون سا ہے؟ فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ شعبہ نے الجریری سے اس نے یزید بن عبداللہ بن شخیر سے اور اس نے ماعزؓ سے روایت کی ہے کہ ہم سے عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے، اس نے عبداللہ بن احمد سے روایت کی۔ مجھ سے میرے ماں باپ نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن جعفر اور شعبہ بن ابی مسعود الجریری نے اور یزید بن عبداللہ بن شخیر نے ماعز سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا، یارسول اللہ بہترین عمل کون سا ہے۔ فرمایا: اللہ پر ایمان، جہاد اور حج۔ یہ تین اعمال باقی اعمال کے مقابلے میں اس طرح افضل ہیں جیسے مشرق بمقابلہ مغرب تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے ان کی نسبت کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ لکھا ہے کہ میں ان کی نسبت سے ناآشنا ہوں۔ نیز یہ روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ بہترین عمل کیا ہے۔

۴۵۴۹۔ حضرت ابوعبداللہ بن ماعزؓ

حضرت ابوعبداللہ بن ماعزؓ۔ ایک روایت کے مطابق یہ اور مذکور صحابی ایک ہی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی۔ یہ بصری تھے۔ ان کی حدیث احمد بن اسحاق بن صالح نے ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل سے انہوں نے ہنید بن قاسم سے، انہوں نے سعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن ماعز سے روایت کی کہ ماعز حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ

نے انہیں فرمان لکھ کر دیا کہ ماعز اپنے قبیلے کے بعد مسلمان ہو گیا ہے اور اسے کوئی نہ ستائے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۵۵۰۔ حضرت ماعز بن مالک الاسلمیؓ

حضرت ماعز بن مالک الاسلمیؓ۔ یہ صحابی بہ تقاضائے بشریت زنا کر بیٹھے۔ پھر حضورؐ کے سامنے اعتراف گناہ کیا اور سنگسار ہوئے۔ اس حدیث رجم کو ابن عباس' بریدہ اور ابوہریرہ نے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم کا یہی قول ہے ابوعمر کہتا ہے کہ ماعز بن مالک مدنی تھے۔ حضورؐ نے انہیں ان کے قبیلے کے نام قبولِ اسلام کا فرمان لکھ کر دیا تھا۔ انہوں نے ہی اعتراف زنا کیا تھا اور مرجوم ہوئے۔ ان کے بیٹے نے ان سے صرف ایک حدیث بیان کیا ہے۔

ابوبکر مسمار بن عمر بن عویس البغدادی وغیرہ نے ابوالعباس احمد بن ابی غالب بن طلابہ سے انہوں نے ابوالقاسم انماطی سے، انہوں نے مخلص سے انہوں نے ابوحامد محمد بن ہارون الحضرمی سے انہوں نے اسحاق بن ابواسرائیل سے انہوں نے قاضی ابو یوسف سے انہوں نے ابوحنیفہ سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ماعز بن مالک نے حضورؐ کے سامنے ارتکاب زنا کا اقرار کیا۔ حضور نے غور نہ فرمایا اور کہا چلے جاؤ وہ چہار بار آئے اور ہر بار اعتراف جرم کیا۔ آخر کار حضورؐ نے ان کے قبیلے والوں سے پوچھا۔ کیا اس آدمی کے دماغ میں کچھ فتور ہے کیونکہ یہ آدمی چار دفعہ میرے سامنے اپنے گناہ کا اقرار کر چکا ہے اور اجرائے حد کے لئے اصرار کر رہا ہے۔ اہل قبیلہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ آدمی ذہنی لحاظ سے تو بالکل ٹھیک ٹھاک ہے۔ چنانچہ آپ نے حد کا حکم دیا۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے تین ایسے آدمیوں کا ذکر کیا ہے جن کا نام ماعز تھا ان کے قول کے مطابق دوسرے ماعز کی کنیت ابو عبداللہ تھی' بعض اسے پہلا ماعز گردانتے ہیں۔ ابوعمر کے مطابق، جس آدمی کو سنگسار کیا تھا اس کا نام ماعز بن مالک تھا اور اس کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور ماعز بن مالک التمیمی کے بارے میں وہ لکھتا ہے کہ یہ دوسرا آدمی ہے جس کے حسب نسب کا مجھے علم نہیں اور یہی وہ شخص ہے جس نے حضور سے بہتری عمل کے متعلق دریافت کیا تھا۔

۴۵۵۱۔ حضرت ماعز بن مجالد بن ثور بکائیؓ

حضرت ماعز بن مجالد بن ثور بکائیؓ۔ ان کے نسب کا ذکر ان کے والد کے تذکرے میں کیا جائے گا یہ صحابی دربارِ رسالت میں بہ صورت وفد باریاب ہوئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۵۵۲۔ حضرت مالک بن احمرؓ

حضرت مالک بن احمرؓ۔ ہمیں ابوموسیٰ نے بتایا اسے حسن بن احمد نے اسے ابونعیم نے اسے سلیمان بن احمد نے اسے محمد بن ہارون بن بکار بن بلال نے اور اسے صفوان بن صالح نے اسے ولید بن مسلم نے اسے سعید بن منصور الجذامی نے اور اس نے اپنے دادا مالک بن احمر کی زبانی بیان کیا کہ جب انہیں تبوک میں حضور اکرمؐ کی تشریف آوری کا علم ہوا تو انہوں نے دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا اور درخواست کی کہ انہیں تبلیغ دین کے بارے میں اجازت نامہ عطا فرمایا جائے۔ چنانچہ آپ نے

چمڑے کے ایک ٹکڑے پر یہ تحریر لکھ دی:

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ رقعہ محمد رسول اللہؐ کی طرف سے مالک بن احمر اور ان مسلمانوں کو جو اس کے تابع فرمان ہیں بطور امان لکھ کر دیا جا رہا ہے کہ جب تک وہ نماز قائم کئے رکھیں گے، زکوٰۃ ادا کریں گے مسلمانوں کی پیروی کریں گے اور کفار سے قطع تعلق کئے رکھیں گے' مال غنیمت سے خمس ادا کریں گے اور اسی طرح مقروض مسلمانوں کے ادائے قرض میں بقدر استطاعت حصہ ادا کریں گے۔ انہیں خدائے عز و جل اور محمد رسول اللہ کی امان حاصل رہے گی''۔

اور یزید بن عبدربہ یا ابن عبداللہ الحمصی نے ولید سے یوں روایت کی کہ مجھ سے سعید بن منصور بن محرز بن مالک بن احمر العوفی نے اپنے دادا سے بیان کیا کہ جب تبوک میں حضور اکرمؐ کی تشریف آوری کا مجھے علم ہوا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بعد اس کے میرے دادا نے ساری حدیث بیان کی۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۵۳۔ حضرت مالکؓ بن اخیمر باہلی

حضرت مالکؓ بن اخیمر باہلی۔ بعض لوگوں نے اخامر لکھا ہے۔ لیکن صحیح اخیمر ہی ہے۔ ان سے ابورزین الباہلی نے روایت کی ہے کہ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجا نے، ابن ابی عاصم سے اس دحیم سے اس نے ابن ابی فدیک سے اس نے موسیٰ بن یعقوب سے اس نے ابورزین باہلی سے اس نے مالک بن اخیمر سے سنا انہوں نے کہا میں نے حضورؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ صقور (دیوث) سے نہ تو صرف (اللہ کی راہ میں خرچ) کو قبول فرماتا ہے اور نہ عدل کو۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! اصقور کون ہوتا ہے۔ فرمایا دیوث جسے اس کی پرواہ نہ ہو کہ کون اس کی بیوی کے پاس اٹھتا بیٹھتا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابوعمر کہتا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ راوی نے حضور اکرمؐ سے نہیں سنی۔ اس نے عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں وفات پائی۔ میں نے اس حدیث کو صحاح کے کئی نسخوں میں ابوعمر سے مروی دیکھا ہے۔

۴۵۵۴۔ حضرت مالکؓ بن ازہر

حضرت مالکؓ بن ازہر۔ بعض نے ان کے والد کا نام ابی ازہر اور بعض نے زاہر لکھا ہے۔ انہوں نے آپؐ کو ایسی حالت میں دیکھا کہ آپؐ اپنے پاؤں کے تلوے صاف کر رہے تھے۔ ابوعمر نے ان کے والد کا نام زاہر لکھا ہے۔

۴۵۵۵۔ حضرت مالکؓ الاشجعی

حضرت مالکؓ الاشجعی۔ انکا ذکر ہم مالک بن عوف، اشجعی کے تذکرے میں لکھیں گے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے اور ان سے ایک حدیث نقل کی ہے جسے ہم مالک بن عوف کے تذکرے میں بیان کریں گے۔

۴۵۵۶۔ حضرت مالکؓ الاشعری یا ابن مالک

حضرت مالکؓ الاشعری یا ابن مالک: ابوموسیٰ کی روایت ہے کہ عبدان نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام ابو مالک لکھا ہے۔ ابومنہال نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ ہم میں اشعری قبیلے کا ایک آدمی تھا جسے حضور اکرمؐ کی صحبت میں رہنے کا اتفاق ہو

تھا، وہ ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ تمہیں دین کی تعلیم دوں اور اس طرح نماز پڑھاؤں جس طرح حضورؐ ہمیں پڑھایا کرتے تھے ہم جمع ہوئے تو اس نے پانی کا ایک بڑا سا برتن اور ایک چھوٹا سا برتن منگوائے۔ پس اس نے چھوٹے برتن میں بڑے برتن سے پانی نکالا اور ہمارے ہاتھوں پر ڈال کر انہیں پاک صاف کیا۔ ابو موسیٰ نے مکمل حدیث کی تخریج کی ہے۔

۴۵۵۷۔حضرت مالکؓ بن امیہ

حضرت مالکؓ بن امیہ بن عمرو السلمی۔ بنی اسد بن خزیمہ کے حلیفوں میں سے تھے۔ غزوہ بدر میں شامل تھے اور جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔ ابو عمر نے مختصراً اس حدیث کی تخریج کی ہے اور نسب مالک بن امیہ بن عمرو لکھا ہے ہمیں ان کے بارے میں ابو جعفر نے بروایت یونس بن بکیر از ابن اسحاق بیان کیا ہے۔ انہوں نے بنو کثیر بن دودان بن اسد کے ان حلیفوں کا ذکر کیا ہے جو ثقف بن عمرو اس کے بھائی مدلج و مالک' عمرو کے بیٹے تھے' جو بنی حجر جو بنی سلیم سے تھے میرا خیال ہے یہ وہی ہیں۔ جو غزوہ بدر میں موجود تھے۔ واللہ اعلم

۴۵۵۸۔حضرت مالکؓ الانصاری

حضرت مالکؓ الانصاری۔ عبید اللہ بن موسیٰ سے مروی ہے انہوں موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں ایوب بن خالد سے انہوں نے مالک سے جن کا انصار سے تعلق تھا۔ ان سے حضور اکرمؐ کی یہ حدیث مروی ہے حضور اکرم نے فرمایا کہ مجالس کو ان کا حق ادا کرو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ وہ اسے نہیں جانتا۔

۴۵۵۹۔حضرت مالکؓ بن اوس بن حرثان

حضرت مالکؓ بن اوس بن حرثان بن حارث بن عوف بن ربیعہ بن یربوع بن وائلہ بن دہمان بن نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن ابو سعید۔ بعض نے ابو سعید نصری لکھا ہے۔ ان کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ محمد بن اسحاق بن خزیمہ اور احمد بن صالح المصری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ انس بن عیاض نے سلمہ بن وردان سے اور اس نے مالک بن اوس سے روایت کی ہے کہ وہ حضور اکرمؐ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ نے فرمایا ''ضروری ہو گیا'' لیکن یہ وہم ہے اور صحیح نام انس بن مالک ہے۔ ابن ابی فدیک نے سلمہ سے اس نے انس بن مالک سے روایت کی۔ واقدی لکھتا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں مالک بن اوس شاہ سواروں میں شمار ہوتے تھے سلمہ بن وردان راوی ہے کہ میں نے انس بن مالک بن اوس عدثان سلمہ بن اکوع اور عبدالرحمٰن بن اشیم کی زیارت کی اور یہ سب حضرات صحابی تھے۔ انہوں نے کبھی اپنے بڑھاپے کو نہ چھپایا اور نہ اس سلسلے میں انہوں نے حضور اکرمؐ سے کوئی حدیث روایت کی۔ حضرت عمرؓ کی روایت، اس کا تو ہر آدمی کو علم ہے۔ عیاں راچہ بیاں۔

جناب مالک نے عشرہ مبشرہ کے علاوہ حضرت عباس سے بھی روایت کی ہے اور خود ان سے محمد بن جبیر بن مطعم' زہری اور منکدر نے روایت کی ہے۔ فتح بیت المقدس کے موقعہ پر جناب مالک وہاں موجود تھے۔ انہوں نے ۹۲ ہجری میں بہ مقام مدینہ میں وفات پائی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۵۶۰۔ حضرت مالکؓ بن اوس بن عبداللہ اسلمی

حضرت مالکؓ بن اوس بن عبداللہ بن حجر الاسلمی: انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ ہجرت کی اور جحفہ کے مقام سے گزرے، تو آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ سے دریافت کیا کس کا ہے یہ اونٹ۔ انہوں نے عرض کیا بنو اسلم کے ایک شخص کا ہے۔ فرمایا سلمت :بچ گئے تم پھر آپؐ نے اونٹ کے مالک سے اس کا نام پوچھا۔ اس نے عرض کیا: مسعود حضور اکرم نے پھر حضرت ابوبکر کو مخاطب ہو کر فرمایا: سعدت انشاء اللہ اگر خدا نے چاہا تو خوش بختی تمہارا ساتھ دے گی۔ میرا والد حضور اکرم کے قریب گیا تو آپؐ نے اسے اونٹ پر بٹھالیا۔ ابوعمر ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۶۱۔ حضرت مالکؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو

حضرت مالکؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر بن زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس الانصاری الاوسی۔ زعوراء عبدالاشہل کا بھائی تھا اور یہ دونوں مدینے کے پاس ایک ٹیلے پر رہتے تھے۔ جناب مالک غزوہ احد، خندق اور بعد کے غزوات میں شریک رہے تھے۔ بعد میں دونوں بھائی جنگ یمامہ میں شریک ہوئے اور شہادت پائی۔ ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۶۲۔ حضرت مالکؓ بن ایاس انصاری

حضرت مالکؓ بن ایاس الانصاری الخزرجی: یہ صحابی غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ ہاں البتہ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۵۶۳۔ حضرت مالکؓ بن ایفع

حضرت مالکؓ بن ایفع بن کرب ہمدانی ناعظی۔ وفد ہمدان اور ناعظ کے ساتھ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ربیعہ بن مرثد کا تعلق ہمدان کی شاخ سے تھا۔ مجالد بن سعید جو شعبی سے روایت کرتے ہیں وہ بھی انہی میں تھے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۵۶۴۔ حضرت مالکؓ بن بحینہ

حضرت مالکؓ بن بحینہ۔ ان کی حدیث حماد بن سلمہ نے سعید بن ابراہیم سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے مالک بن بحینہ سے یوں بیان کی کہ (ایک دن) صبح کی نماز ادا کی جا چکی تھی کہ ایک شخص نے اٹھ کر دو رکعت نماز ادا کی، حضور اکرمؐ اٹھ کر اس کے پاس گئے تو باقی لوگ بھی اس کے اردگرد جمع ہو گئے، حضورؐ نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تم صبح کی چار رکعتیں اسی طرح ادا کرتے ہو؟

شعبہ، ابوعوانہ وغیرہ نے یہ حدیث سعد بن ابراہیم سے اور یونس بن محمد المؤدب نے ابراہیم بن سعد سے اس نے اپنے باپ سے، اس نے حفص بن عاصم سے اور اس نے عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے اور اس نے اپنے باپ سے روایت کی، لیکن مشہور یہ

ہے کہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ نے رسول اکرمؐ سے روایت کی اور یہی روایت درست ہے۔ ہمیں ابوالفرج یحییٰ بن محمود نے بہ اسنادِ خود مسلم بن حجاج سے اس نے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی سے، اس نے ابراہیم بن سعد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے حفص بن عاصم سے اس نے عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے یہ حدیث روایت کی۔ مسلم کا قول ہے کہ قعنبی کی روایت حسب ذیل ہے عبداللہ بن مالک بن بحینہ نے اپنے والد سے روایت کی۔ اس میں ''اپنے والد سے'' کا اضافہ غلط ہے۔ ابوعمر کا قول ہے کہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ کے والد کا نام مالک بن قشب الازدی تھا اور بحینہ اس کی ماں تھی، جو بنو مطلب بن عبد مناف کے قبیلے سے تھی، لیکن بعض کا خیال ہے کہ بحینہ اس کے بیٹے عبداللہ کی ماں کا نام تھا۔ جناب عبداللہ اور مالک ہر دو کو حضور اکرمؐ کی صحابیت کا شرف حاصل تھا۔ حضرت مالک نے امیر معاویہ کے عہدِ حکومت میں وفات پائی۔

۴۵۶۵۔ حضرت مالکؓ بن برھہ بن بہشل

حضرت مالکؓ بن برھہ بن نہشل المجاشعی: ابن شاہین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابومعشر نجیح نے یزید بن رومان اور محمد بن کعب القرظی سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ مالک بن برھہ بن نہشل مجاشعی نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا میں اپنے قبیلے کا بہترین فرد نہیں ہوں! حضورؐ نے فرمایا اگر تم میں عقل ہے تو بلاشبہ یہ خوبی وجہ فضیلت ہوگی اگر تم میں اخلاق فاضلہ پائے جاتے ہیں تو بامروت ہو گے اور اگر تم مالدار ہو تو باحیثیت شمار ہو گے اور اگر تم دین دار ہو تو متقی اور پرہیزگار ہو گے۔ ایک روایت یہ ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر تم متقی ہو تو لازماً دین دار ہو گے۔

ایک اور روایت کے مطابق جناب مالکؓ کے سلسلہ نسب میں کچھ اختلاف ہے! مالک بن عمرو بن مالک بن برھہ، یعنی سلسلہ نسب میں بعض نام رہ گئے ہیں جس کا ذکر آتا ہے۔

۴۵۶۶۔ حضرت مالکؓ بن تیہان

حضرت مالکؓ بن تیہان بن مالک بن عبید بن عمرو بن عبدالاعلم بن زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو (یعنی النبیت بن مالک بن اوس انصاری الاوسی مراد ہے) ایک روایت کے رو سے وہ بلی بن مرو بن لحاف بن قضاعہ کے قبیلے سے ہے۔ جو بنو عبدالاشہل کے حلیف تھے اور مالک بن التیہان ان چھ انصار میں شامل تھے جنہوں نے حضورؐ سے عقبہ اول اور ثانی میں ملاقات کی تھی اور بنو عبدالاشہل کی روایت کے مطابق مالکؓ پہلے انصاری ہیں جنہوں نے آپؐ سے بیعت کی، بنو النجار کا قول ہے کہ اسعد بن زرارہ نے سب سے پہلے بیعت کی، بنوسلمہ کی رائے میں یہ اعزاز کعبؓ بن مالک کو نصیب ہوا ایک اور روایت کے مطابق البراء بن معرور نے اول از ہمہ بیعت کی۔ مالکؓ اور اسید بن حضیر بنو عبدالاشہل کے نقیب تھے۔ اول الذکر بدر و احد کے علاوہ تمام غزوات میں شریک رہے اور حضرت عمر کے دور خلافت میں بمقام مدینہ ۲۰ یا ۲۱ ہجری میں وفات پائی۔ ایک روایت ہے کہ جنگ صفین کے بعد کچھ عرصہ زندہ رہ کر فوت ہوئے۔ اصمعی سے منقول ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے حین حیات میں وفات پائی لیکن یہ غلط ہے۔

احمد بن عثمان بن ابی اور حسن بن توحن الباوری سے مروی ہے کہ ہمیں محمد بن عبدالواحد بن عبدالرحمان النیلی الاصفہانی نے بتایا کہ ہمیں ابوالاقاسم احمد بن منصور الخلیلی البلخی نے اور انہیں ابوالقاسم علی بن محمد الخزاعی نے اور انہی ابوسعید الہیثم بن کلیب بن

شریح بن معقل الشاشی نے انہیں ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی نے انہیں محمد بن اسماعیل بن آدم بن ابی ایاس نے انہیں شیبان ابی معاویہ نے اور انہیں عبدالملک بن عمیر نے ابوسلمہ سے اور اس نے ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ ایک موقعہ پر حضور اکرمؐ ایسے وقت میں گھر سے باہر نکلے کہ اس وقت گھر سے نکلنا اور ملنا ملانا آپ کے معمول کے خلاف تھا۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ بھی وہاں آگئے۔ ابوہریرہؓ نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا حضور اکرمؐ سے ملنے' آپ کی زیارت اور سلام و دعا کے لئے آیا ہوں۔ جلدی ہی حضرت عمرؓ بھی آ گئے۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کہو عمر! کیسے آئے انہوں نے گزارش کی یارسول اللہ! بھوک نے لاچار کر رکھا ہے آپ نے فرمایا میرا بھی تقریباً یہی حال ہے۔ اس پر آپ اپنے رفقا کے ساتھ ابوالہیثم بن التیہان انصاری کے گھر کی طرف چل دیئے۔ جن کے پاس کھجوروں کے باغ تھے اور بکریوں کے ریوڑ۔ وہ گھر پر موجود نہ تھے حضورؐ نے ان کی بیوی سے خاوند کے بارے میں دریافت کیا تو خاتون نے جواب دیا کہ کنویں سے پانی لینے گئے ہیں۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ تازہ پانی کا مشکیزہ بھر لائے اور مہمانوں کو مرحبا کہہ کر ساتھ لیا اور کھجوروں کے باغ میں لے گئے۔ زمین پر فرش بچھا کر مہمانوں کو بٹھایا اور ایک درخت سے کھجوروں کا ایک خوشہ اتار لائے اور سامنے رکھ دیا اور عرض کیا کہ تناول فرمائیں۔ حضورؐ نے فرمایا ابوالہیثم! تم نے نیم پختہ اور پختہ کھجوروں کو علیحدہ علیحدہ کیوں نہیں کیا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میری خواہش تھی کہ آپ خود حسب ذوق انتخاب فرما کر نوش جان فرمائیں۔ چنانچہ تمام حضرات نے سیر ہو کر کھایا اور ٹھنڈا پانی پیا۔ بعد از فراغت حضور اکرمؐ نے اپنے رفقا سے مخاطب ہو کر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ یہی وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں قیامت کے دن تم سے پوچھ گچھ کی جائے گی۔ یعنی ٹھنڈی چھاؤں' پاکیزہ کھجوریں اور میٹھا پانی۔ اس کی تخریج تینوں نے کی ہے۔

۴۵۶۷۔ حضرت مالکؓ بن ثابت انصاری

حضرت مالکؓ بن ثابت انصاری۔ ان کا تعلق بنو النبیت یعنی عمرو بن مالک بن اوس سے تھا۔ جناب مالک اور ان کے بھائی ان لوگوں میں شامل تھے جنہیں دھوکے سے بئر معونہ کے مقام پر شہید کر دیا گیا تھا۔ واقدی نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۶۸۔ حضرت مالکؓ بن ثعلبہ

حضرت مالکؓ بن ثعلبہ۔ ابوموسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے ابوعبداللہ بن مندہ کی تحریروں کے ایک جزو پر لکھا دیکھا۔ اس میں مقاتل بن سلیمان نے ضحاک سے اور اس نے جابر بن عبداللہ سے یہ روایت درج تھی کہ حضور اکرمؐ کے دور میں مالک بن ثعلبہ ایک امیر کبیر نوجوان تھا۔ ایک دن وہ حضورؐ کی مجلس کے قریب سے گزرا' آپ اس وقت والذین یکنزون الذهب و الفضة والی آیت مبارکہ پڑھ رہے تھے۔ اس نوجوان کے کان میں یہ الفاظ پڑے تو وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ہوش میں آیا۔ تو دربار رسالت میں حاضر ہو کر گزارش کی یارسول اللہ! جو آیت آپ تلاوت فرما رہے تھے' آیا وہ اس آدمی کے بارے میں۔ جس میں سونے چاندی کے خزانے جمع کئے ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا ہاں مالک! بات تو یہی ہے۔ اس پر اس جوان نے کہا یارسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبوت عطا کی۔ شام کے آنے سے پہلے میں اپنا سارا مال و متاع اللہ کی راہ میں صرف کر دوں گا۔

چنانچہ اس نے سارا مال ومتاع اللہ کی راہ میں دے دیا۔ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۶۹۔حضرت مالکؓ بن ابی ثعلبہ

حضرت مالکؓ بن ابی ثعلبہ۔ان سے یہ حدیث مروی ہے کہ حضور اکرمؐ نے مہروز کی ندی کے سیلاب کے بارے میں فرمایا کہ پانی ٹخنوں تک پہنچ جائے تو اسے روک کر باقی پانی نچلے کھیت کو دیا جائے ان سے (مالک بن ابی ثعلبہ) سے محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے۔جعفر کا قول ہے کہ اس کی روایت یحییٰ بن یونس نے کی۔یحییٰ کا قول ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے۔کیونکہ یقین سے نہیں کہا جا سکتا ہے کہ جناب مالک کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی تھی۔کیونکہ ابن اسحاق کی کسی صحابی سے ملاقات ثابت نہیں۔زیادہ سے زیادہ اس کی ملاقات تابعین سے منقول ہے۔ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۷۰۔حضرت مالکؓ بن جبیر اسلمی

حضرت مالکؓ بن جبیر بن حبال بن ربیعہ وعبل الاسلمی:ہم ان کے نسب کا ذکر ان کے چچا حارث بن حبال کے تذکرے میں کر چکے ہیں۔مالکؓ صلح حدیبیہ کے موقع پر اسلامی لشکر میں شامل تھے۔یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۵۷۱۔حضرت مالکؓ بن الحارث ذہلی

حضرت مالکؓ بن الحارث الذہلی۔ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل الربعی البکری سے منسوب ہیں۔ خمخام کے لقب سے مشہور تھے۔حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے،ان کے بعد بہراء کا قبیلہ بھی دربار رسالت میں حاضر ہوا۔ انکا وفد بکر بن وائل کے وفد میں شامل تھا۔فرات بن حیان اور بشیر بن خصاصیہ وغیرہ بھی ساتھ تھے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۷۲۔حضرت مالکؓ بن حارث عامر

حضرت مالکؓ بن حارث العامری:ابویاسر نے عبداللہ بن احمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے ہشیم سے اس نے علی بن زید سے اس نے زرارہ بن اوفی سے اس نے مالک بن حارث سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے ایک مسلمان یتیم بچے کو اپنے ساتھ کھانے پینے میں شریک کیا تا آنکہ اس نے خوب پیٹ بھر کر کھایا پیا اس نے جنت میں اپنا گھر بنا لیا۔اسی طرح جس نے ایک مسلمان غلام کو آزاد کیا وہ جہنم کی آگ سے نجات پا گیا۔خدا اس آزاد کردہ عضو کے بدلے میں آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دے گا۔

اسے شعبہ نے علی بن زید سے اس نے اپنے چچا مالک یا ابو مالک سے اور ایک روایت میں ہے کہ مالک بن عمرو یا عمرو بن مالک سے روایت کیا ہے اور اس میں بہت اختلاف ہے۔اسے ہم نے مالک بن عمرو السلمی کے تذکرے میں بیان کیا ہے۔ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۷۳۔ حضرت مالکؓ بن حارث

حضرت مالکؓ بن حارث: اسے منیع نے محمد بن میمون الخیاط سے اس نے ابن عیینہ سے اس نے زکریا سے اس نے شعبی سے بیان کیا لیکن راوی نے نام میں غلطی کی ہے، کیونکہ صحیح حارث بن مالک ہے۔ جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں اس کی تخریج ابن مندہ اور ابونعیم نے کی ہے۔

۴۵۷۴۔ حضرت مالکؓ بن حارث

حضرت مالکؓ بن حارث: حماد بن زید نے ایوب سے اس نے ابوقلابہ سے اس نے مالک بن الحارث سے روایت کی کہ ہم چھ آدمی حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہاں ۲۰ رات قیام کیا۔ آپؐ بڑے رحمدل تھے، فرمایا جب تم اپنے اپنے علاقوں کو واپس جاؤ تو اپنے لوگوں کو پڑھاؤ اور انہیں ادائے نماز کا مقررہ اوقات پر حکم دو۔ اس صحابی کے والد کا نام الحویرث ہے چنانچہ ہم اسے بعد میں بیان کریں گے لیکن ابوموسیٰ نے اس کی تخریج اسی مقام پر کی ہے۔ ان کا صحیح نام الحویرث ہے۔

۴۵۷۵۔ حضرت مالکؓ بن حارثہ

حضرت مالکؓ بن حارثہ: ابوموسیٰ انہیں اسماء بن حارثہ کا بھائی بتاتا ہے اور ان کا تذکرہ اسماء کے تذکرے کے ضمن میں بیان کیا ہے۔

۴۵۷۶۔ حضرت مالکؓ بن حسل

حضرت مالکؓ بن حسل: یہ صاحب اپنے آدمیوں کی معیت میں بہ سلسلہ ہجرت حضور اکرمؐ کی خدمت میں باریاب ہوئے ان سے عبداللہ الاشعری نے روایت کی ہے۔

۴۵۷۷۔ حضرت مالکؓ بن الحسن

حضرت مالکؓ بن الحسن: بقول جعفر یحییٰ بن یونس نے اس کی تخریج کی ہے، لیکن میرے خیال میں اسے حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ حسن بن علی الحلوانی نے عمران بن ابان سے اس نے مالک بن حسن بن مالک سے اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے روایت کی کہ ایک دن حضور اکرمؐ منبر پر بیٹھے تو جبریلؑ آئے اور کہا یارسول اللہؐ کہیے آمین، آپؐ نے تعمیل کی۔ پھر آپؐ نے دوسرے پائے پر قدم رکھا تو جبریلؑ نے پہلی بات کو دہرایا اور حضور نے اپنی بھی بات دہرائی۔ پھر جبریلؑ نے کہا جس نے اپنے ماں باپ یا دونوں میں سے ایک کو پایا (اور ان کی کوئی خدمت نہ کی) اور مر گیا' وہ جہنمی ہے' خدا اسے برباد کرے۔ حضورؐ نے آمین کہی اس طرح جس نے رمضان کے روزے رکھ کر خدا سے مغفرت طلب نہ کی خدا اسے بھی برباد کرے، حضورؐ نے آمین کہی۔ پھر جبریلؑ نے کہا جس کے سامنے آپ کا نام لیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا' خ سے بھی برباد کرے۔ حضورؐ نے آمین کہی۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۷۸۔حضرت مالکؓ بن ذی حمایہ

حضرت مالکؓ بن ذی حمایہ:ان سے مذکور ہے کہ حضور اکرمؐ نے ایک سفر سے واپسی پر فرمایا کہ ہمیں فوری طور پر قوم کی بیٹیوں کے پاس لے چلو۔ بقول جعفر یحییٰ بن یونس نے ان کی تخریج کی ہے اور یہ حدیث مرسل ہے اور وہ ابن یزید بن ذی حمایہ ہیں جنہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی اور ابن یزید سے ابوبکر بن ابی مریم نے ان سے روایت کی اور ابوشرحبیل مالک بن ذی حمایہ نے معاویہ بن ابوسفیان سے روایت کی اور ان سے صفوان بن عمرو نے روایت کی اور احمد بن محمد بن عیسیٰ نے تاریخ الحمصین میں اس کا ذکر کیا ہے ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۷۹۔حضرت مالکؓ بن حمرہ

حضرت مالکؓ بن حمرہ بن ایفع بن کرب الہمدانی الناعطی۔اپنے دو چچاؤں،عمرو اور مالک کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئے اور ناعط سے مراد بنوربیعہ بن مرثد کا قبیلہ ہے اور حضور اکرمؐ کے صحابی مجالد بن سعید اور عامر بن شہر اسی قبیلے سے تھے۔ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۸۰۔حضرت مالکؓ بن حویرث

حضرت مالکؓ بن الحویرث بن اشیم اللیثی۔بنولیث سے ان کی نسب کے بارے میں اختلاف ہے۔شباب کے مطابق ان کا نسب حسب ذیل ہے:مالک بن حویرث بن حسیس بن عوف بن جندع اور کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ بعض کہتے ہیں کہ ان کا تعلق بنی لیث سے ہے مالک بن الحویرث بن اشیم بن زبالہ بن حسیس بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ اس میں کسی کو اختلاف نہیں کہ ان کا تعلق بنولیث سے تھا اور ان کی کنیت ابوسلیمان سعد بن لیث تھی۔بعض لوگوں نے ان کا نام مالک بن حارث لکھا ہے۔شعبہ نے ان کا نام مالک بن حویرثہ بیان کیا ہے۔وہ بصرے کے باشندے تھے۔حضور اکرمؐ کی خدمت میں اپنے کچھ لوگوں کے ساتھ حاضر ہوئے۔حضورؐ نے انہیں نماز سکھائی اور حکم دیا کہ جب وہ واپس جائیں تو اپنے قبیلے والوں کو نماز پڑھنا سکھائیں۔ان سے ابوقلابہ،نصر بن عاصم اور سوار الجرمی نے روایت کی ہے۔

ہم سے الخطیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے اپنے استاد ابوداؤد طیالسی سے یوں بیان کیا ہے کہ ہمیں شعبہ نے قتادہ سے اس نے نصر بن عاصم سے اس نے مالک بن حویرث سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ نماز شروع کرتے تو اسی طرح رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد ہاتھ اٹھاتے تھے۔اس کے علاوہ بھی ان سے کئی احادیث مروی ہیں۔انہوں نے ۷۴ھ میں بمقام بصرہ وفات پائی۔تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۸۱۔حضرت مالکؓ بن حیدہ

حضرت مالکؓ بن حیدہ القشیری:ہم ان کا نسب ان کے بھائی معاویہ کے تذکرے میں بیان کریں گے۔ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ مجھ سے میرے باپ نے عفان سے اس نے حماد بن سلمہ سے اس نے ابوقزعہ سوید

بن حجیر الباہلی سے اس نے حکیم بن معاویہ سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اس کے بھائی مالک نے اسے کہا معاویہ: میرے ہمسائے کو محمد رسول اللہ نے پکڑ لیا ہے، آؤ ان کے پاس چلیں وہ تمہیں پہچانتے ہیں لیکن مجھے نہیں پہچانتے۔ میں اس کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا، مالک نے گزارش کی کہ اس کے ہمسائے کو چھوڑ دیا جائے کیونکہ وہ مسلمان ہو چکے ہیں۔ حضور نے توجہ نہ فرمائی بعد میں اس آدمی کو آزاد فرما دیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۸۲۔ حضرت مالکؓ بن خشخاش

حضرت مالکؓ بن خشخاش العنبری (عبید اور قیس کے بھائی) حصین بن ابو الحر سے روایت ہے کہ جناب مالک اور ان کے دو چچا قیس اور عبید حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے بنو عم میں سے ایک آدمی کے خلاف شکایت کی آپؐ نے انہیں فرمان لکھ دیا۔ ہم یہ واقعہ عبید بن الخشخاش کے تذکرے میں بیان کر آئے ہیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۸۳۔ حضرت مالکؓ بن خلف

حضرت مالکؓ بن خلف بن عمرو بن دارم بن اسلم بن افصی (نعمان کے بھائی) دونوں بھائی اسلامی لشکر میں غزوۂ احد میں طلایہ کی خدمت پر متعین تھے۔ دونوں اس غزوہ میں شہید ہو گئے اور ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔ سلسلہ نسب اسی طرح ہے لیکن ابو موسیٰ نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

جن کا ذکر ابن حبیب اور ابن کلبی نے کیا ہے وہ دونوں خلف بن عوف بن دارم بن عمرو بن وائلہ بن سہم بن مازن بن الحارث بن سلامان بن اسلم بن حارثہ کے بیٹے تھے۔

۴۵۸۴۔ حضرت مالکؓ بن ابی خولی

حضرت مالکؓ بن ابی خولی بن عمرو بن خیثمہ بن الحارث بن معاویہ بن عوف بن سعید بن جعفی الجعفی بنو عدی بن کعب کا حلیف تھا۔ ابن اسحاق نے ان کا سلسلہ نسب یہی بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ اور لوگوں نے جعفی بن مذحج لکھا ہے لیکن ابن سلام اور ابن ہشام نے انہیں عجل بن نجیم سے منسوب کر کے عجلی لکھا ہے، لیکن یہ غلط ہے کیونکہ صحیح جعفی ہے۔ ہم ان کا نسب مکمل طور پر ان کے بھائی خولی کے تذکرے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ صاحب غزوہ بدر میں موجود تھے۔ بنی عدی بن کعب کے حلیفوں میں سے تھے۔ ابن اسحاق لکھتا ہے کہ ان دونوں بھائیوں کی کوئی اولاد نہ تھی۔

۴۵۸۵۔ حضرت مالکؓ بن دخشم

حضرت مالکؓ بن دخشم بن مالک بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف۔ بعض لوگوں نے ان کا سلسلہ نسب مالک بن الدخشم بن مالک بن الدخشم بن مرضحہ بن غنم لکھا ہے۔ یہ صاحب بقول ابن اسحاق، موسیٰ بن عقبہ اور واقدی العقبہ میں موجود تھے۔ ابو معشر لکھتا ہے کہ العقبہ میں موجود نہ تھے۔ (واقدی سے بھی ایک روایت اسی طرح کی مروی ہے۔ غزوۂ بدر میں بالاتفاق موجود تھے) اس غزوے میں جو شخص قیدی بنا لیا گیا تھا وہ سہیل بن عمرو تھا جس کے بارے میں عتبان بن مالک نے حضور اکرمؐ سے شکایت کی تھی

کہ وہ منافق ہے۔ حضورؐ نے پوچھا کیا وہ کلمہ شہادت نہیں پڑھتا؟ عتبان نے جواب دیا، پڑھتا ہے لیکن اس کے کلمے کا کیا اعتبار! حضورؐ نے پھر پوچھا کیا وہ نماز نہیں پڑھتا؟ یارسول اللہؐ پڑھتا ہے لیکن اس کی نماز کے کیا کہنے! آپ نے فرمایا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بدگمانی سے منع فرمایا ہے کیونکہ ان کے اعمال ان کے حسن اعتقاد کی شہادت دیتے ہیں۔ یہی وہ صاحب ہیں جنہیں حضورؐ نے مسجد ضرار کو آگ لگانے کے لئے بھیجا تھا۔ ان کے دوسرے رفیق کار جناب معن بن عدی تھے۔ اس کی تخریج تینوں نے کی ہے۔

۴۵۸۶۔ حضرت مالکؓ بن رافع

حضرت مالکؓ بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق الانصاری، خزرجی، زرقی: آپ رفاعہ بن رافع کے بھائی تھے۔ جناب مالک اپنے بھائی خلاد اور رفاعہ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ حضور اکرم ایک دفعہ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے کہ آپؐ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا۔ بعد از ادائے نماز حاضر خدمت ہوا اور حضور اکرمؐ اور حاضرین کو السلام علیکم کہا۔ حضورؐ نے جواب دیا اور فرمایا جاؤ! پھر سے نماز ادا کرو کہ تمہاری نماز نہیں۔ اس کی تخریج تینوں نے کی ہے۔

۴۵۸۷۔ حضرت مالکؓ بن ربیعہ

حضرت مالکؓ بن ربیعہ بن البدن بن عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج ابواسید الساعدی: ابن ہشام نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ جناب مالک کے دادا کا نام البدن تھا نہ کہ البدی جیسا کہ موسیٰ بن عقبہ نے شہاب زہری سے روایت کیا ہے اور اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے اپنے چچا موسیٰ سے بروایت الزہری بیان کیا ہے۔ یہ صحابی انصاری، خزرجی، ساعدی تھے۔ غزوہ بدر اور احد سمیت تمام غزوات میں شریک رہے۔ محمد بن اسحاق وغیرہ اور میرے چچا نے شہادت عثمانؓ سے پیشتر یہ بات روایت کی ہے۔

ہمیں ابوجعفر نے اپنے اسناد سے یونس بن بکیر سے اس نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بنوساعدہ کے بعض اشخاص کے حوالے سے بیان کیا کہ میں نے ابواسید مالک بن ربیعہ کو کہتے سنا کہ اگر میں بدر کے موقعہ پر تمہارے ساتھ ہوتا تو میں تمہیں وہ گھاٹی دکھاتا جہاں میں نے بلاشک وشبہ فرشتوں کو دیکھا تھا۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے بھی یہ روایت کی ہے۔ نیز حضورؐ کے صحابہ میں سے انس بن مالک اور سہل بن سعد نے یہ روایت بیان کی۔ اس کے علاوہ بھی ان سے احادیث مروی ہیں۔

الخطیب عبداللہ بن ابی نصر نے اپنے اسناد سے جو ابوداؤد تک پہنچتا ہے، بتایا کہ ہم نے شعبہ بن قتادہ سے بروایت انس بن مالک سنا کہ ابواسید الساعدی نے بتایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ انصار میں بہترین قبیلہ بنوالنجار کا ہے، پھر بنوعبدالاشہل پھر بنوحارث بن خزرج پھر بنوساعدہ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ انصار کے تمام قبیلے اچھے اور بھلے لوگ ہیں۔ بقول واقدی وخلیفہ، ابواسید نے ۳۰ ہجری میں وفات پائی۔ مدائنی کا قول ہے کہ ۶۰ ہجری میں فوت ہوئے یہی امیر معاویہ کا سال وفات ہے۔ یہی روایت ابن مندہ کی ہے۔ ایک روایت میں ۶۵ ہجری آیا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ انکی عمر ۷۵ سال تھی ابونعیم اور بعض متاخرین نے کہا ہے (یعنی ابن

مندہ) کہ وہ ۶۰ ہجری میں فوت ہوئے اور یہ وہم ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۸۸۔ حضرت مالکؓ بن ربیعہ السلولی

حضرت مالکؓ بن ربیعہ السلولی۔ ان کی کنیت ابومریم تھی، اور مرہ بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کی اولاد سے تھے۔ مرہ کی اولاد اپنی والدہ سلول بنتِ ذہل بن شیبان بن ثعلبہ سے منسوب تھی۔ جو یزید بن ابی مریم کا والد تھا۔ یہ صحابی حدیبیہ کے موقعہ پر اسلامی لشکر میں موجود تھے اور حضور اکرمؐ سے بیعت الرضوان کی تھی اور ان کا شمار کوفیوں میں ہوتا ہے۔

ابویاسر نے اپنے والد کے اسناد سے جو عبداللہ بن احمد تک جاتا ہے' بیان کیا کہ مجھ سے میرے باپ نے کہا کہ ہم سے شریح بن نعمان نے بیان کیا کہ مجھ سے اوس بن عبداللہ ابومقاتل سلولی نے بیان کیا کہ مجھ سے یزید بن ابی مریم نے اپنے والد سے روایت کی کہ اس نے حضور اکرمؐ کو یہ فرماتے سنا ''اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کو معاف فرما'' ایک آدمی نے حضورؐ سے تین بار گزارش کی یارسول اللہ! جنہوں نے بال کتروائے ہیں انہیں بھی اس دعا میں شامل فرمالیجئے۔ حضورؐ نے اس کی گزارش منظور فرمالی۔ ابومریم کا قول ہے کہ حسن اتفاق سے میں نے سر منڈایا ہوا تھا، اگر مجھے اس کے بدلے میں سرخ اونٹ بھی دیے جاتے تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔ ابومریم اس امر کا گواہ ہے کہ زیاد ابوسفیان کا بیٹا تھا۔ ہم نے اس واقعہ کو بالتفصیل الکامل فی التاریخ میں بیان کیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۸۹۔ حضرت مالکؓ الروّاسی

حضرت مالکؓ الروّاسی: وکیع بن جراح نے اپنے والد سے اس نے طارق بن علقمہ بن مدلجی سے اس نے عمرو بن مالک الرواسی سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اس نے بنوکلاب کے ساتھ مل کر بنواسد پر حملہ کیا چنانچہ اس کے آدمیوں کو قتل کیا اور ان کی عورتوں سے زنا کیا۔ جب حضورؐ کو اس ناشدنی کا علم ہوا تو آپؐ نے ان پر لعنت بھیجی اور ان کے لئے بددعا کی۔ جب مالک کو پتہ چلا تو اپنے ہاتھوں کو باندھ کر دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے اور معافی کی تین بار درخواست کی مگر حضورؐ نے منہ پھیر لیا۔ مالک نے کہا، بخدا اگر خدا سے اس کی خوشنودی کی درخواست کی جائے تو وہ مان لیتا ہے اس پر حضورؐ نے اپنا چہرہ مبارک اس کی طرف پھیرا مالک نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اپنے کئے پر نادم ہوں اور اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں۔ حضور اکرمؐ نے دربار خداوندی میں مالک کی مغفرت کی دعا فرمائی۔ ابومندہ، ابونعیم اور ابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۵۹۰۔ حضرت مالکؓ بن زاہر

حضرت مالکؓ بن زاہر: ایک روایت میں ان کا نام مالک بن ازہر درج ہے اور ہم ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ انہیں حضور اکرمؐ کی مصاحبت میسر آئی تھی۔ یہاں ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۹۱۔ حضرت مالکؓ بن زمعہ

حضرت مالکؓ بن زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی القرشی العامری۔ یہ قدیم

الاسلام لوگوں میں سے تھے اور اپنی بیوہ عمرہ بنت السعدی عامریہ کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ یہ صحابی جناب سودہ بنت زمعہ (جو حضور اکرمؐ کے حرم میں تھیں) کے بھائی تھے۔ ابوعمر نے تخریج کی ہے۔

۴۵۹۲۔ حضرت مالکؓ ابوالسائب

حضرت مالکؓ ابوالسائب الثقفی: عطا بن سائب کے دادا تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی کہ جس نے مرتے وقت کلمہ شہادت پڑھا اسے جنت میں داخلہ ملے گا ابونعیم اور ابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۵۹۳۔ حضرت مالکؓ بن سعد

حضرت مالکؓ بن سعد مجہول: ان کا شمار اعراب بصرہ میں ہوتا ہے۔ عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ نے ملیکہ بنت الحارثِ المالکیہ سے جس کا تعلق بنو مالک بن سعد سے ہے روایت کی۔ اس نے کہا کہ میری ماں نے میرے دادا مالک بن سعد سے سنا کہ حضور اکرمؐ سے جرابوں پر مسح کے بارے میں پوچھا فرمایا مسافر کے لئے تین دن اور مقیم کے لئے ایک دن کی اجازت ہے۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے تخریج کی ہے۔

۴۵۹۴۔ حضرت مالکؓ ابوسح

حضرت مالکؓ ابوالسح۔ یہ صحابی حضور اکرمؐ کے خادم تھے اور یحییٰ بن یونس نے اس روایت میں ان کا ذکر کیا ہے جو جعفر نے ان سے نقل کی ہے حاکم ابواحمد نیشاپوری راوی ہیں کہ ابوالسح بعد میں کہیں گم ہی ہو گئے کیونکہ ان کی جائے وفات کا علم نہیں ہو سکا ہم بعد میں ان کا ذکر کنیتوں کے عنوان کے تحت بیان کریں گے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۹۵۔ حضرت مالکؓ بن سنان بن عبید

حضرت مالکؓ بن سنان بن عبید بن ثعلبہ بن عبید بن الابجر (اور ابجر سے مراد خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی خدری ہے جو ابوسعید خدری کے والد تھے) یہ صاحب غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے اور انہیں عراب بن سفیان کنانی نے قتل کیا تھا۔ جب احد میں حضور اکرمؐ کے چہرے مبارک پر زخم آیا تو مالک بن سنان نے حضورؐ کے خون کو چوس کر نگل لیا۔ اس پر حضور نے فرمایا، جو شخص ایسے آدمی کو دیکھنا چاہے جس کے خون میں میرا خون شامل ہو گیا ہے وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے ایک موقع پر جناب مالک تین دن بھوکے رہے اور کسی سے کچھ نہ مانگا۔ حضورؐ نے فرمایا جو شخص ایسے آدمی کو دیکھنا چاہے، جس کی پارسائی نے اسے سوال نہ کرنے دیا وہ مالک بن سنان کو دیکھے۔

۴۵۹۶۔ حضرت مالکؓ بن سنان نمری

حضرت مالکؓ بن سنان بن مالک النمری: یہ صحابی صہیب بن سنان کے بھائی تھے۔ اسدی نے ابوعمر پر البطور استدراک بیان کیا۔

۴۵۹۷۔ حضرت مالکؓ بن صعصعہ انصاری

حضرت مالکؓ بن صعصعہ الانصاری الخزرجی المازنی: ان کا تعلق مازن بن نجار سے تھا، یحییٰ بن محمود نے اس اسناد سے جو ابو الحسین مسلم بن حجاج تک جاتا ہے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن مثنی نے' اس سے محمد بن ابی عدی نے' اس نے سعید سے، اس نے قتادہ سے، اس نے انس بن مالک سے اس نے مالک بن صعصعہ سے جو ان کے قبیلے سے تعلق رکھتا تھا سنا اس نے کہا کہ حضور اکرمؐ سے میں نے سنا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ آپؐ بیداری اور نیند سے ملتی جلتی حالت میں کعبے کے پاس تھے کہ حضورؐ نے سنا کہ ایک شخص دو (ابو بکرؓ اور عمرؓ) کے درمیان تیسرے کو بلا رہا ہے۔ آپؐ اس کے ساتھ چل دیئے۔ پھر سونے کا ایک تھال لایا گیا جس میں آبِ زمزم تھا۔ پھر آپ کا سینہ (آپ نے اشارہ کر کے فرمایا) یہاں سے وہاں تک کھولا گیا۔ جناب قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا کہ حضورؐ کا اس سے کیا مقصد تھا۔ اس نے جواب دیا کہ حضورؐ کی مراد اسفل بطن تھی (معلوم ہوتا ہے کہ پریس کی غلطی سے اعلیٰ کی جگہ اسفل کا لفظ چھپ گیا ہے، کیونکہ دل کا مقام اوپر سینے میں ہے پیٹ میں نہیں۔ مترجم) پھر اس نے آپ کا دل نکالا۔ زمزم کے پانی سے دھو کر اسے اپنی جگہ رکھ دیا اور ایمان اور حکمت کے انوار سے بھر دیا۔ پھر ایک سفید رنگ کی سواری لائے جس کا نام براق تھا، جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا۔ جس کا قدم وہاں پڑتا تھا جہاں تک آدمی کی نگاہ جاتی تھی۔ حضور کو اس پر سوار کیا گیا اور آپؐ پہلے آسمان کے دروازے پر پہنچے اور جبریل نے دروازہ کھٹکھٹایا تو انہوں نے نام و پتہ دریافت کرنے کے بعد دروازہ کھول اور حضور اکرمؐ کو خوش آمدید کہا۔ وہاں آپؐ کی ملاقات آدم علیہ السلام سے ہوئی۔ تفصیل احادیث میں مذکور ہے۔ دوسرے آسمان میں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت یحییٰؑ سے۔ تیسرے میں حضرت یوسفؑ سے' چوتھے میں حضرت ادریسؑ سے اور پانچویں میں حضرت ہارونؑ سے ملاقات ہوئی۔ وہاں سے آگے بڑھے تو چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰؑ[1] سے آمنا سامنا ہو گیا۔ تو انہوں نے حضور اکرمؐ کو سلام کیا اور اہلاً و سہلاً مرحباً کہا اور اخ صالح اور نبی صالح کے لقب سے مخاطب کیا۔ جب حضورؐ انہیں پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھے، تو آپؐ کے کانوں میں رونے کی آواز آئی۔ عالم قدس سے آواز آئی موسیٰؑ کیوں رو رہے ہو؟ عرض کیا "الہ العالمین! اس جوان کو تو نے میرے بعد نبی بنا کر بھیجا، لیکن جنت میں ان کی امت کے آدمیوں کی تعداد میری امت کے آدمیوں سے زیادہ ہو گی۔ بعدہ آپ ساتویں آسمان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ وہ واقعات حدیث میں مذکور ہیں۔

بعدہ حضور اکرمؐ نے چار نہریں جن میں دو ظاہر اور دو پوشیدہ تھیں، بہتے دیکھیں۔ آپؐ نے جبریلؑ سے پوچھا کہ یہ نہریں کیسی ہیں۔ جبریل نے کہا باطنی نہریں تو جنت کی دو نہریں ہیں اور ظاہری نہروں سے مراد دریائے نیل اور دریائے فرات ہیں۔ پھر آپ کو جبریل بیت المعمور تک لے گئے۔ حضورؐ نے دریافت کیا بیت المعمور کیا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے جواب دیا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور جب باہر نکلتے ہیں تو انہیں پھر دوبارہ یہاں داخل ہونے کا موقعہ نہیں ملتا۔ آخر میں حضور کے سامنے دو پیالے پیش کیے گئے ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ۔ آپ نے دودھ والے پیالے کو پسند کیا۔ جس کی جبریل علیہ السلام نے تصویب کی پھر پچاس نمازیں فرض کی گئی۔ الی آخر القصہ۔ تینوں نے تخریج کی ہے۔

---

[1] حدیث مخدوش ہے پیغمبر سیاسی لیڈر نہیں ہوتے۔ مترجم

۴۵۹۸۔ حضرت مالکؓ بن ضمرۃ

حضرت مالکؓ بن ضمرۃ الضمری ی۔ کوفہ میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ فضیل بن مرزوق نے جبلہ بنت مصفح سے روایت کی ہے کہ ان کے چچا مالک بن ضمرہ نے اپنے ہتھیاروں کے بارے میں وصیت کی کہ ان کی وفات کے بعد مہاجرین بنو ضمرہ کو اس شرط پر دے جائیں کہ وہ انہیں اہل بیت کے خلاف استعمال نہ کریں۔ جناب مالک نے امیر معاویہ کے زمانے میں وفات پائی۔ جناب جبلہ کو حضور اکرمؐ کی مصاحبت کا موقعہ میسر آیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۹۹۔ حضرت مالکؓ بن طلحہ

حضرت مالکؓ بن طلحہ۔ جعفر کا قول ہے کہ انہیں علی بن المدینی نے صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۰۰۔ حضرت مالکؓ بن عامر ابوعطیہ

حضرت مالکؓ بن عامر ابوعطیہ الوداعی: اہل کوفہ سے تھے اور تابعی تھے یہ بھی روایت ہے کہ وہ زمانہ قبل از اسلام میں موجود تھے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۰۱۔ حضرت مالکؓ بن عامر ہانی

حضرت مالکؓ بن عامر ہانی بن خفاف: وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے مندرجہ ذیل شعر ایک نعتیہ قصیدہ کا پڑھا۔

اتیت النبی علی نایة　　　فبایعته غیر مستنکر

میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں باوجود بعد مسافت کے حاضر ہوا اور خوشی سے ان کی بیعت کرلی۔

جناب مالک نے اس قصیدے میں (جس میں یہ شعر مذکور ہے) قادسیہ کی جنگ اور فتح عراق کا بھی ذکر کیا ہے۔ نیز آپ ان لوگوں میں پہلے نمبر پر تھے، جنہوں نے دریائے دجلہ کو عبور کر کے مدائن پر حملہ کیا تھا۔ ذیل کے رجزیہ اشعار ان ہی سے منسوب ہیں۔

امضوا فان البحر بحر مامور　　　والاول القاطع منکم ماجور

(ترجمہ۔ آگے بڑھو کہ دریا کو ہمارے حکم کے ماتحت کردیا گیا ہے اور جو شخص اس کو پہلے عبور کرے گا اسے خدا کے یہاں سے اجر ملے گا)

قد خاب کسری وابوہ سابور　　　ما تصنعون والحدیث ماثور

(ترجمہ۔ کسریٰ اور اس کا باپ شاہ پور ناکام ہوچکے ہیں۔ تم کیا کررہے ہو حالانکہ حضور اکرمؐ سے یہ حدیث (هلک کسری ولا کسری بعدہ) منقول ہے۔

بعد میں وہ حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین میں شریک تھے۔ ان کے صاحبزادے سعد بن مالک اہل عراق کے اشراف میں شمار ہوتے تھے۔ یہ امر ابوعمر کی روایت پر غسانی کا اضافہ ہے۔

۴۶۰۲۔ حضرت مالکؓ بن عبادہ

حضرت مالکؓ بن عبادہ: ایک روایت میں ان کا نام ابن عبداللہ، ابوموسیٰ الغافقی مذکور ہے۔ اور غافق کا نسب العاص بن عمرو بن مازن بن الازد بن الغوث مصری یا شامی ہے۔ یہ صحابی تھے۔ ہمیں یحیٰی بن محمود نے اپنی اسناد سے جو ابن ابی عاصم تک پہنچتا ہے کہ بتایا ہم سے عقبہ بن مکرمؒ نے ان سے عبدالغفار بن داؤد الحرانی نے، ان سے ابن لہیعہ نے، ان سے عمرو بن حارث نے یحیٰی بن میمون الحضرمی ابی وداعۃ الحمیدی سے بیان کیا کہ میں مالک بن عبادہ ابی موسیٰ الغافقی اور عقبہ بن عامر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہ حضور اکرمؐ کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے، کہنے لگے یا تو میں بچ گیا اور یا غرق ہوگیا۔ حضور اکرمؐ حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہمیں خطبہ دے رہے تھے۔ فرمایا تم قرآن کو مضبوطی سے پکڑو۔ کیونکہ تمہیں بعد میں ایک ایسی قوم سے واسطہ پڑے گا جو احادیث کا تعاقب کریں گے۔ جسے کوئی صحیح بات معلوم ہو تو ضرور بیان کرے اور جس نے مجھ پر افترا باندھا وہ اپنا مقام جہنم میں بنا لے۔ انہوں نے ۵۸ ہجری میں وفات پائی۔ تینوں نے تخریج کی ہے۔

۴۶۰۳۔ حضرت مالکؓ بن عبادہ

حضرت مالکؓ بن عبادۃ ہمدانی: یہ صاحب مالک بن مرہ اور عقبہ بن نمر کی معیت میں ہمدانی وفد کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لائے۔ ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۰۴۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ اوسی

حضرت مالکؓ بن عبداللہ الاوسی: بروایت ابوموسیٰ جعفر کا قول ہے کہ یہ صحابی تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی کہ اگر کوئی لونڈی (غیر منکوحہ) زنا کی مرتکب ہو تو اسے درے مارے جائیں اگر دوبارہ اس جرم کا ارتکاب کرے، تو یہی سزا دی جائے۔ یونس نے ابن شہاب سے اس نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اس نے شبل بن حامد بن مالک بن عبداللہ الاوسی سے اسی طرح روایت کی ہے اور ابن شہاب سے اختلاف کیا ہے۔ اس سے مالک نے بروایت عبیداللہ اس نے ابوہبیرہ اور زید بن خالد سے بہ اتفاق معمر بیان کیا اور عقیل نے ابن شہاب سے، اس نے عبیداللہ سے اس نے شبل بن خلید المزنی سے اس نے مالک بن عبداللہ الاوسی سے روایت کی۔ زبیدی نے اسی طرح روایت کی ہے، جو عقیل نے روایت کی ہے۔ بقول ابوعمرؒ، اکثر محدثین یونس کی روایت کو جو ابن شہاب سے مروی ہے درست کہتے ہیں ابوموسیٰ اور ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۰۵۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ بن خیبری

حضرت مالکؓ بن عبداللہ بن خیبری بن افلت بن مسلسلہ بن عمرو بن سلسلہ بن غنم بن ثوب بن معن بن عتود بن سلامان بن عنین بن سلامان بن ثعل بن عمرو بن الغوث بن طئی الطائی: حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے دو بیٹے تھے مروان اور

ایاس اور دونوں شاعر تھے۔ یہ روایت ابن الکلبی کی ہے۔

۴۶۰۶۔حضرت مالکؓ بن عبداللہ بن سنان خثعمی

حضرت مالکؓ بن عبداللہ بن سنان بن سرح بن عمرو بن وہب بن الاقیصر بن مالک بن قحافہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن سعد بن مالک بن بشر بن وہب بن شہران بن عفرس بن خلف بن افتل (یعنی خثعم ابو حکیم الخثعمی) یہ حضور اکرمؐ کے صحابی تھے۔
عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنے اسناد سے جس کا سلسلہ عبداللہ بن احمد تک پہنچتا ہے، بتایا کہ مجھے میرے باپ نے بتایا کہ ہم سے وکیع نے اس نے محمد بن عبداللہ الشعیثی سے، اس نے لیث بن متوکل سے، اس نے مالک بن عبداللہ الخثعمی سے روایت کی کہ جناب مالکؓ حضور اکرمؐ کے صحابی تھے، انہوں نے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا: جس آدمی کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے۔ اس پر دوزخ کی آگ حرام ہوگئی۔ وکیع نے اسی طرح اس کی روایت کی ہے، لیکن صحیح نام متوکل بن لیث ہے۔

مالک نے یہ حدیث حضور اکرمؐ سے نہیں سنی، بلکہ حضرت جابر سے سنی ہے، جنہوں نے حضور اکرمؐ سے سنی تھی۔ ہم نے اسے بالتفصیل کتاب الجہاد میں بیان کیا ہے۔ جناب مالک غزوۂ روم میں لشکر کے امیر تھے اور امیر معاویہ کے عہد کے دوران میں نیز اس سے پیشتر اور یزید اور عبدالملک بن مروان کے عہد میں متواتر چالیس برس اس منصب پر متعین رہے۔ جب فوت ہوئے تو ان کی قبر پر چالیس سالہ خدمت کی قدر دانی کے صلے میں فی سال ایک علم کے حساب سے چالیس علم توڑے گئے۔ یہ صاحب بڑے شب زندہ دار اور صالح آدمی تھے۔ تابعی تھے حضورؐ سے ملاقات ثابت نہیں۔ واللہ اعلم۔

ابو محمد بن ابوالقاسم الدمشقی نے روایت بیان کی کہ مجھ سے میرے والد نے کہا کہ ان سے ابو محمد بن اکفانی نے کہا کہ اس سے عبدالعزیز الکنانی نے اس سے ابو محمد بن ابو نصر نے اس سے ابوالقاسم بن ابی للقب نے اس سے احمد بن ابراہیم نے اس سے ابن عائذ نے کہا کہ ہم سے محمد بن شعیب نے اس سے نصر بن حبیب السلامی نے بیان کیا کہ امیر معاویہ نے جناب مالک بن عبداللہ الخثعمی اور عبداللہ بن قیس الفزاری کو لکھا کہ خمس علیحدہ کرتے وقت مال غنیمت سے بہترین مال میرے لئے منتخب کر لیا جائے۔ عبداللہ نے اس حکم کی تعمیل کی، لیکن مالک نے اسے قابل اعتنا نہ گردانا۔ جب وہ (عبداللہ) امیر معاویہ سے ملنے آئے تو انہیں فوراً بار یابی کا موقع مل گیا اور امیر معاویہ، عزت اور احترام سے پیش آئے۔ اس پر عبداللہ نے کہا اے امیر! میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی، لیکن عبداللہ نے نہ کی۔ میں نے آپ کے قاصد کو فوراً بلا لیا اور اسے اچھی اچھی اشیاء کے انتخاب کی اجازت دے دی۔ امیر نے کہا ہاں یہ درست ہے تو نے خدا کا حکم نہ مانا لیکن میرا حکم مان لیا۔ مالک نے خدا کا حکم مانا لیکن میرے حکم کی پرواہ نہیں کی۔ جب جناب مالک دربار میں داخل ہوئے تو امیر نے دریافت کیا تم نے کیوں میرے حکم کی تعمیل نہیں کی۔ انہوں نے جواب دیا، خدا ہم دونوں کو غرق کرے۔ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ تو جہنم کے ایک کونے میں گھسا بیٹھا ہو اور دوسرے کونے میں فرشتوں نے مجھے جکڑ رکھا ہو۔ تو مجھ پر لعنت بھیجے۔ میں اسے تیرا فعل قرار دوں اور تو اسے میرا فعل قرار دے۔ ابن مندہ کا قول ہے کہ امام بخاری نے مالک بن عبداللہ بن سنان اور مالک بن عبداللہ الخزاعی کو جس کا ذکر بعد میں آتا ہے۔ علیحدہ علیحدہ دو مختلف آدمی بیان کیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

ابن مندہ کے اس قول سے مترشح ہوتا ہے کہ یہ دونوں آدمی حقیقتاً ایک ہیں۔ حالانکہ یہ وہم ہے۔ بلاشبہ یہ دو مختلف آدمی ہیں

اور دونوں اتنے معروف ہیں کہ انہیں ایک سمجھ لینا بالکل غلط ہے۔ اختلاف صرف اس امر میں ہے کہ آیا اول الذکر صحابی تھے یا نہیں۔

۴۶۰۷۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ خزاعی

حضرت مالکؓ بن عبداللہ الخزاعی: ان کا شمار کوفیوں میں کیا جاتا ہے۔ حضور اکرمؐ کے پیچھے نماز پڑھنے اور لڑائیوں میں شریک ہونے کا انہیں موقع ملا۔ ایک روایت میں ان کا نام مالک بن عبید اللہ بیان کیا گیا ہے، ایک روایت میں ابن ابی عبید اللہ آیا ہے لیکن زیادہ تر مالک بن عبید اللہ ہی مشہور ہے۔

ابو الفرج ثقفی نے اپنے اسناد میں میں جو ابن ابی عاصم تک پہنچتا ہے، بیان کیا کہ ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اس سے مروان بن معاویہ نے اس نے منصور بن حیان سے، اس نے سلیمان بن بشیر الخزاعی سے اس نے اپنے ماموں مالک بن عبداللہ سے بیان کیا کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے اور انہوں نے آپؐ کے پیچھے نمازیں بھی پڑھیں، لیکن وہ کہتے میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو فرض نمازوں میں حضور اکرمؐ کی طرح مقتدیوں کی آسانی کا خیال رکھتا ہو۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۰۸۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ معافری

حضرت مالکؓ بن عبداللہ (ایک روایت میں ان کا نام ابن عبدۃ المعافری مذکور ہے) یہ مصر میں جا بسے تھے۔ یحیٰی بن محمود نے ہمیں اس اسناد سے جو عمرو بن ضحاک تک پہنچتا ہے، بتایا کہ ہم سے عیاش بن ولید نے اس سے عبداللہ بن زید نے اس سے سعید بن ابی ایوب نے اس سے عیاش بن عباس نے اس سے جعفر بن عبداللہ نے اس سے مالک بن عبداللہ المعافری نے روایت کی ہے کہ حضور اکرمؐ نے عبداللہ بن مسعود سے فرمایا پریشانی کی کوئی ضرورت نہیں، جو مقدر ہے وہ ہو کر رہے گا اور جو تیرا رزق ہے وہ خود بخود پہنچ جائے گا۔ اسے نافع بن یزید نے عیاش بن عباس سے اس نے عبداللہ بن مالک سے اس نے جعفر بن عبداللہ بن الحکم سے اس نے خالد بن رافع سے روایت کی۔ ہم اسے حرف 'خاء' کے تحت بیان کر آئے ہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۰۹۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ ہلالی

حضرت مالکؓ بن عبداللہ الہلالی۔ واقدی نے کبیر بن عبداللہ المزنی سے اس نے عمر بن عبدالرحمٰن سے اس نے عبداللہ بن المالک الہلالی سے، اس نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضور اکرم سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ! اعراف میں کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا جو لوگ کہ اللہ کی راہ میں بغیر اجازت والدین لڑنے کو نکلے اور شہید ہو گئے۔ اب ان کا درجہ شہادت پر فائز ہونا دوزخ سے روکتا ہے اور والدین کی نافرمانی جنت کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۰۔ حضرت مالکؓ والد عبداللہ

والدِ عبداللہ آخر حسب روایت ابو موسیٰ: عبدان نے اپنی سند سے حسن بن یحیٰی سے اس نے زہری سے اس نے عبداللہ بن مالک سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے خیبر کے دن منادی کرائی کہ جنت میں مسلمانوں کے علاوہ اور کوئی

داخل نہیں ہوگا اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی فاسق وفاجر کو خدمت دین پر آمادہ کر دیتا ہے۔ بقول راوی عبدان سے اسی طرح مروی ہے۔ نیز اس نے راوی کا نام عبداللہ بن کعب بن مالک لکھا ہے جو والد کی بجائے دادا سے منسوب ہیں۔ سفیان بن حسین نے زہری سے یہ روایت کی ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۱۔ حضرت مالکؓ بن عبدۃ الہمدانی

حضرت مالکؓ بن عبدۃ الہمدانی: ان کا ذکر اس مکتوب میں ہے، جو زرعہ بن سیف بن ذی یزن نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں اس وقت تحریر کیا تھا جب اس نے معاذ بن عبداللہ بن زید، مالک بن عبادہ اور عقبہ بن عمرو کو حضورؐ کے پاس بھیجا تھا اور ان لوگوں کو آپ سے متعارف کرایا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۲۔ حضرت مالکؓ بن عتاہیہ

حضرت مالکؓ بن عتاہیہ بن حرب بن سعد الکندی: یہ صحابی مصری تھے۔ بکر بن ابراہیم نے ابن لہیعہ سے، اس نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے مخیس بن ظبیان سے اس نے عبدالرحمان بن حسان سے اس نے بنو جذام کے ایک آدمی سے اس نے مالک بن عتاہیہ سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص عشار کو پائے اس قتل کر دے (عشار ایک شاعر کا نام ہے جو بدگو شاعروں کی طرح حضور اکرمؐ پر ہجو کرتا تھا) یحییٰ بن القطان نے ابن لہیعہ سے اسی سند اور متن سے یہ روایت بیان کی ہے اور محمد بن معاویہ نے بھی ابن لہیعہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ قتیبہ نے بھی ابن لہیعہ سے روایت کی ہے لیکن اس نے نہ مخیس کا ذکر کیا ہے اور نہ عبدالرحمٰن بن حسان کا۔

ابویاسر نے اپنی سند سے ہمیں عبداللہ بن احمد سے روایت کی ہے کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ ہم سے موسیٰ بن داؤد نے بیان کیا کہ ہم سے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے عبدالرحمٰن بن حسان سے اس نے مخیس بن ظبیان سے، اس نے بنو جذام کے ایک آدمی سے اس نے مالک بن عتاہیہ سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص بھی عشار کو پائے اسے قتل کر دے۔ اس اسناد میں عبدالرحمان کا ذکر مخیس سے پہلے آیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۳۔ حضرت مالکؓ بن عقبہ

حضرت مالکؓ بن عقبہ یا عقبہ بن مالک (کہتے ہیں آخر الذکر صحیح ہے) انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے بشر بن عاصم نے روایت کی ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۴۔ حضرت مالکؓ بن عمرو اسدی

حضرت مالکؓ بن عمرو الاسدی: ان کا تعلق بنو غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ سے تھا۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ مہاجرین ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تھے اور بنو غنم بن دودان اسلام لا چکے تھے۔ چنانچہ یہ سارا قبیلہ (مردوں اور عورتوں سمیت) ہجرت کر کے مدینہ آ گیا۔ ان میں مالک بن عمرو بھی شامل تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۵۔ حضرت مالکؓ بن عمرو بلوی

حضرت مالکؓ بن عمرو البلوی: ابوموسیٰ نے ابن شاہین سے سنبر کے تذکرے میں ان کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۶۔ حضرت مالکؓ بن عمرو تمیمی

حضرت مالکؓ بن عمرو التمیمی۔ ان کا ذکر ان لوگوں میں ملتا ہے جو بنوتمیم کے اس وفد میں شامل تھے جو حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ ابو عمر نے اختصاراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۷۔ حضرت مالکؓ بن عمرو انصاری

حضرت مالکؓ بن عمرو بن ثابت الانصاری: ان کا تعلق بنوعمرو بن عوف سے تھا اور ابعبہ ان کی کنیت تھی۔ ابوحاتم الرازی نے بھی ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ ابو عمر نے اختصاراً اس کی تخریج کی ہے۔ ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت بھی ان کا ذکر کریں گے۔

۴۶۱۸۔ حضرت مالکؓ بن عمرو الرؤاسی

حضرت مالکؓ بن عمرو الرؤاسی: طارق بن علقمہ نے ان سے روایت کی ہے اور ابو عمر نے تخریج کی ہے اور اس کا خیال ہے کہ یہ صاحب الرؤاسی کی بجائے الکلابی ہیں۔ جن سے زرارہ بن اوفی نے روایت کی ہے۔ کیونکہ رواسا سے مراد ابن الکلاب ہی ہے اور اس کا ذکر ہم مالک العقیلی کے تحت کر آئے ہیں۔ (باوجود تلاش مجھے یہ نام نہیں ملا)

۴۶۱۹۔ حضرت مالکؓ بن عمرو السلمی

حضرت مالکؓ بن عمرو السلمی: یہ لوگ بنوعبدالشمس کے حلیف تھے۔ یہ صحابی اپنے دو بھائیوں ثقف اور مدلج جو عمرو کے بیٹے تھے کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ جناب مالک کو جنگ یمامہ میں شہادت نصیب ہوئی۔ ابن اسحاق کی روایت کے مطابق جناب مالک اور ان کے دو بھائی جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے وہ عمرو کے بیٹے مدلج اور کثیر تھے۔ اس کی تینوں نے تخریج کی ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم کا خیال ہے کہ مالک بن عمرو، ثقف بن عمرو کے بھائی تھے اور یہ لوگ بنوحجر سے ہیں جو بنوسلیم سے منسوب ہیں لیکن ابو عمر کا کہنا ہے کہ یہ لوگ سلمی ہیں جو بنوعبدشمس کے حلیف تھے۔ ہم "ثقف" کے لفظ کے تحت لکھ آئے ہیں کہ یہ لوگ اسدی ہیں یا اسلمی ہیں لیکن انہوں نے وہاں یہ نہیں کہا تھا کہ جناب مالک اسلمی ہیں۔ اس لئے ابو عمر کو اب سوچنا چاہئے اور غور کرنا چاہئے۔

ابن الکلبی نے جناب مالک کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مالک، ثقف اور صفوان عمرو کے بیٹے تھے۔ جن کا تعلق بنوحجر بن عیاذ بن یشکر بن عدوان سے تھا یہ غزوۂ بدر میں موجود تھے اور یہ لوگ بنوغنم بن دودان بن اسد کے حلیف تھے۔ اس بنا پر اس کا سلسلہ نسب بنوعدوان یا سلیم سے منسلک ہوگا اور بنوغنم بن دودان ان کے حلیف ہوں گے اور بنوغنم عبدشمس کے حلیف ہیں۔ جس شخص نے جناب مالک کو اسدی لکھا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ بنواسد کے حلیف تھے اور جس نے انہیں بنوعبدشمس کا حلیف لکھا اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بنوغنم کے حلیف تھے اور بنوغنم بنوعبدشمس کے اور حلیف کے حلیف کو حلیف سمجھا جاتا تھا۔

۴۶۲۰۔حضرت مالکؓ بن عمر بن عتیک

حضرت مالکؓ بن عمر بن عتیک بن عمرو بن مبذول اور وہ عامر بن مالک بن النجار انصاری، خزرجی، نجاری ہیں۔ مالکؓ اس جمعے کے دن فوت ہوئے تھے جس دن حضور اکرمؐ مسلح ہو کر احد کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ آپؐ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور پھر احد کی طرف کوچ فرمایا تھا۔ ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۱۔حضرت مالکؓ بن عمرو قشیری

حضرت مالکؓ بن عمرو القشیری: انہیں کلابی' العقیلی اور انصاری بھی لکھا گیا ہے۔ اسی طرح نام کے بارے میں بھی کئی روایات ہیں۔ مالک بن عمرو، عمرو بن مالک ابی بن مالک اور مالک بن حارث وغیرہ۔ علی بن زید نے زرارہ بن اوفی سے اس نے مالک بن عمرو القشیری سے روایت بیان کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے سنا کہ جس نے کسی مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کیا اس نے نارِ جہنم سے بچاؤ کر لیا۔ اس کے آزاد کردہ جسم کے بدلے میں اس کے جسم کو آزادی مل جائے گی۔ ان سے صرف اس حدیث کو علی بن زید نے زرارہ سے اس نے مالک بن عمرو سے (مذکورہ بالا اختلاف کے مطابق) بیان کیا ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے ایک مسلمان یتیم بچے کو اپنی تحویل میں لے لیا۔ اس حدیث کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

امام بخاری نے مالک بن عمرو عقیلی کو مالک بن عمرو القشیری سے مختلف آدمی قرار دیا ہے۔ ابوحاتم کے خیال کے مطابق دونوں ایک ہیں۔ ابواحمد عسکری نے ابوصخر عقیلی کے تذکرے میں لکھا ہے کہ اس سے مراد مالک بن عمرو عقیلی ہیں لیکن امام بخاری نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ قرار دیا ہے۔ ہم اس پر پھر گفتگو کریں گے تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۲۔حضرت مالکؓ بن عمیر حنفی

حضرت مالکؓ بن عمیر الحنفی الکوفی زمانہ جاہلیت کے آدمی ہیں لیکن حضور اکرمؐ سے ان کی ملاقات ثابت نہیں جناب سفیان ثوری نے اسماعیل بن سمیع الحنفی سے اور اس نے مالک بن عمیر سے (بقول سفیان ثوری وہ زمانہ جاہلیت کے آدمی ہیں) یوں روایت بیان کی کہ ایک شخص نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں گزارش کی "یارسول اللہ" میرے والد نے آپ کی شان میں گستاخی کی اور میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ حضورؐ نے ناگواری کا اظہار نہ کیا۔ بعد میں ایک اور آدمی آیا اس نے بیان کیا یارسول اللہ! میرے باپ نے آپ کی شان میں گستاخی کی مگر میں نے اسے قتل نہیں کیا حضور اکرمؐ نے اس پر بھی ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے بہ قول ابوعمر یہ روایت حضور اکرمؐ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۴۶۲۳۔حضرت مالکؓ بن عمرو بن مالک مجاشعی

حضرت مالکؓ بن عمرو بن مالک بن بربہ بن نہشل المجاشعی: ابوحفص نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ وہی صاحب ہیں جن کا ذکر مالک بن بربہ کے تحت کیا جا چکا ہے۔ یہ صحابی ایک جماعت کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں آئے اور حضورؐ کے حجرے کے پاس زور زور سے چیخنے لگ گئے۔ آپؐ نے شور کی وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ بنو عنبر کا وفد ہے جو ملاقات کے لئے حاضر ہوا ہے۔ حضورؐ

فرمایا انہیں کہو کہ اندر آ جائیں اور آرام کریں۔ انہوں نے کہا ہم اپنے سالار قافلہ درداں بن مخرم کا انتظار کر رہے ہیں۔ ارکانِ
جلدی میں اپنے سردار کو، اپنی سواریوں اور ساز وسامان کی حفاظت کے لئے وہیں چھوڑ آئے تھے۔ لوگوں نے آپ کی خدمت
گزارش کی، یارسول اللہ! اہل وفد اپنے اس سردار کا انتظار کر رہے ہیں جس نے زندگی میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ جب وہ حضور
کے دروازے پر آیا۔ اس نے اجازت مانگی اور حضورؐ نے اندر آنے کی اجازت دے دی۔ اتنے میں عیینہ بن حصن، بنو عنبر کے
قیدیوں کو آپ کے سامنے لائے، اہل وفد نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم آپ کی خدمت میں بطورِ مسلمان حاضر ہوئے ہیں۔
لئے ہمارے آدمیوں کو جنگی قیدی نہ گردانا جائے۔ عیینہ بن حصن نے کہا۔ بخدا تم میں سے کسی شخص کو رہائی نہ ملے گی جب تک
چھائی اور برائی میں تمیز کرنا نہیں سیکھ لیتا۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا اے بنی تمیم میں تم میں سے تین کو آزاد کر دوں گا اور تین تمہیں بخش دوں گا اور تین کو گرفتار کروں گا۔ اس پر
ع بن حابس نے آپؐ سے قیدیوں کے بارے میں گفتگو کی۔ چنانچہ فرزدق نے عیینہ بن حصن کے منصب پر اتراتے ہوئے

وعند رسول اللہ قام ابن حابس ۔۔۔ بخطة اسوار الی المجد حازم

حضور اکرمؐ کے سامنے ابن حابس اس سرزمین کھڑا ہوا جو شاہ سواروں کی زمین ہے اور وہ عزت کی طرف احتیاط سے
بڑھا۔

لہ اطلق الاسری التی فی قیودھا ۔۔۔ مغللة اعناقھا فی الشکائم

(ترجمہ۔ حضور نے تمام ان قیدیوں کو جو ان کی قید میں تھے چھوڑ دیا اور جن کی گردنوں میں طوق تھے ابو موسیٰ نے اس کی
تخریج کی ہے)

۴۶۲۔ حضرت مالکؓ بن عمیر سلمی

حضرت مالکؓ بن عمیر السلمی۔ یہ صحابی حضور اکرمؐ کے ساتھ فتح مکہ، غزوۂ حنین اور طائف میں شامل تھے۔ ان کا شمار اہل مدینہ
میں ہوتا ہے۔ ان سے یہ روایت مروی ہے کہ وہ حضورؐ کے ساتھ مذکورہ بالا غزوات میں شریک تھے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ!
میں شاعر ہوں، آپ از راہ کرم اس باب میں میری راہ نمائی فرمائیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی چیز تیرے پیٹ کو پیپ سے
بھر دے تو اس سے بہتر ہے کہ اسے اشعار سے بھرا جائے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۔ حضرت مالکؓ بن عمیرہ

حضرت مالکؓ بن عمیرہ ابو صفوان: عبدان اور ابن شاہین وغیرہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ ایک روایت میں مالک بن عمیر
ہے۔ بعض نے انہیں اسدی لکھا ہے اور بعض نے بنو عبد القیس۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ہم سے ابو یاسر بن حبہ
نے اس اسناد سے جو عبداللہ بن احمد تک پہنچتا ہے بیان کیا کہ مجھ سے میرے باپ نے کہا کہ ہم سے یزید بن ہارون نے اس سے
شعبہ نے اس نے سماک بن حرب کو یہ کہتے سنا کہ میں نے ابو صفوان مالک بن عمیر الاسدی سے سنا۔ محمد بن جعفر نے عمیر کی جگہ عمیرہ

لکھ دیا ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ وہ ہجرت سے پہلے مکے میں آئے اور ایک شخص نے ان سے شلوار خریدی اور مجھ سے حسن سلوک سے پیش آیا۔ ابن مہدی نے شعبہ سے روایت کی ہے اور نام مالک بن عمیرہ بتایا ہے۔ سفیان نے سماک بن حرب سے اس نے سوید بن قیس سے یہی نام سنا ہے لیکن کنیت نہیں بتائی ہے۔ عمرو بن حکام اور یحییٰ بن ابی طالب نے بروایت یزید بن شعبہ ان کا نام ابن عمیرہ بیان کیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۶۔ حضرت مالکؓ بن عمیلہ

حضرت مالکؓ بن عمیلہ بن السباق بن عبدالدار: موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۷۔ حضرت مالکؓ بن عوف اشجعی

حضرت مالکؓ بن عوف الاشجعی: ایک روایت میں ابوعوف ہے۔ ابوموسیٰ نے (کتابۃً) ہمیں بتایا کہ اس نے اپنے باپ کی زبانی سنا کہ ہمیں سلیمان بن ابراہیم نے اسے علی بن محمد الفقیہ نے اسے احمد بن محمد بن ابراہیم نے اسے محمد بن عبدالوہاب نے اسے آدم بن ابوایاس نے اسے عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر نے اسے عبداللہ بن ولید نے محمد بن اسحاق سے جو آل قیس بن مخزمہ کا آزاد کردہ غلام تھا بیان کیا کہ مالک الاشجعی نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا "یارسول اللہ! میرا بیٹا عوف قید میں ہے"۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اسے کہلا بھیجو کہ کثرت سے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کا ورد کرے دشمنوں نے انہیں چمڑے میں جکڑ رکھا تھا اس ورد سے وہ ان کے جسم سے علیحدہ ہو کر گر پڑا۔ ان کی ایک اونٹی پاس کھڑی تھی اس پر سوار ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ جب ان لوگوں کے گھر کے پاس سے (جنہوں نے انہیں قید کیا ہوا تھا) گزرے تو زور سے نعرہ مارا۔ وہ سب ان کے پیچھے اٹھ دوڑے تا آنکہ وہ اپنے گھر کے دروازہ پر پہنچ گئے۔ جب ان کے والد نے ان کی آواز سنی تو خوشی سے اچھل پڑے۔ اس پر آیت اتری:

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا (جو اللہ سے ڈرتا ہے اس کے بچاؤ کی کوئی صورت پیدا کر دیتا ہے)

السدی راوی ہے کہ عوف بن مالک کا بیٹا قید تھا اور سالم بن ابی الجعدان کی روایت ہے کہ بنو اشجع کے ایک آدمی کے لڑکے کو دشمنوں نے قید کر لیا۔ اس کا باپ حضورؐ کی خدمت میں آیا۔ (راوی نے دونوں کا نام نہیں بیان کیا)

مسعر نے علی بن ندیمہ سے اس نے ابوعبیدہ سے روایت بیان کی کہ ایک شخص نے حضورؐ کی خدمت میں گزارش کی کہ فلاں قبیلے نے میری بکریاں چرا لی ہیں۔ فرمایا خدا کے دربار میں عرض کر یا کوئی اور بات اس سے ملتی جلتی فرمائی ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۸۔ حضرت مالکؓ بن عوف بن سعد نصری

حضرت مالکؓ بن عوف بن سعد بن ربیعہ بن یربوع بن وائلہ بن دہمان بن نصر بن معاویہ بن بکر ہوازن النصری: ان کی کنیت ابوعلی تھی یہ صاحب جنگ حنین میں لشکر کفار کے سردار تھے جب مسلمانوں کی شکست کے بعد کفار کو شکست ہوئی۔ ہمیں ابوجعفر نے اپنے اس اسناد سے جو یونس تک پہنچتا ہے۔ ابن اسحاق سے یوں روایت کی اس نے بتایا کہ اسے عاصم بن عمر بن قتادہ نے

عبدالرحمن بن جابر سے اس نے اپنے باپ جابر بن عبداللہ اور عمرو بن شعیب، زہری، عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم اور عبداللہ بن مکرم بن عبدالرحمن ثقفی سے حنین کی جنگ کے بارے میں سنا جب حضور اکرمؐ حنین کی جنگ کے لئے ان کی طرف روانہ ہوئے اور وہ مقابلے کے لئے حضور کی طرف بڑھے، اس بارے میں ان کے بیانات مختلف ہیں، لیکن اس امر پر سب متفق ہیں کہ جب حضور اکرمؐ فتح مکہ سے فارغ ہوئے تو مالک بن عوف نصری نے بنو نصر، بنو جشم، بنو سعد، بنو بکر اور بنو ہلال کے بعض فوجی دستے جمع کئے اور بنو عمرو عامر کے کچھ لوگ اور عوف بن عامر بنو مالک اور بنو ثقیف کے حلیف بھی جمع ہو گئے۔ پھر وہ سب حضور اکرمؐ پر حملہ آور ہونے کے لئے روانہ ہوئے۔ میدان جنگ میں پہنچ کر مالک بن عوف نے اپنے لشکر سے کہا۔ جب تم دشمن کو دیکھو تو اپنی تلواروں کے نیام توڑ دو اور مسلمانوں پر اس طرح حملہ کرو کہ ان کے پاؤں اکھڑ جائیں۔

اس کے بعد ابن اسحاق کہتا ہے کہ مجھ سے عاصم نے اور اس نے عبدالرحمان بن جابر سے اس نے اپنے والد جابر سے یوں روایت کی کہ والد نے وادی حنین کی گھاٹیوں میں اپنے لشکر کو ادھر ادھر چھپا دیا۔ حضور اکرمؐ تشریف لائے تو مسلمانوں کو ساتھ لئے صبح کے جھٹ پٹے میں وادی میں اترے۔ ناگہاں کفار کے سواروں نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا اور مسلمانوں بدحواسی میں تتر بتر ہو گئے۔ چنانچہ حضور اکرمؐ کے ساتھ چند افراد اہل بیت کے اور کچھ آدمی صحابہ سے رہ گئے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے دائیں طرف منہ کر کے فرمایا ''اے لوگو! میں اللہ کا رسول ہوں میں محمد بن عبداللہ ہوں'' اس کے بعد آپ نے حضرت عباس کو حکم دیا کہ اسلامی لشکر کو آواز دو کہ وہ میدان جنگ کی طرف مڑیں۔ حضرت عباس نے بہ آواز بلند پکارا ''اے انصار! اے مہاجرین! یہ آواز ان کے کان میں پڑنے کی دیر تھی کہ مسلمان لبیک لبیک کہتے واپس مڑے۔ میدان جنگ میں پہنچنے کی دیر تھی کہ حضور کے ارد گرد قیدیوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ جمع کر دیئے گئے۔

ایک روایت میں ہے کہ مالک بن عوف اپنے گھوڑے مجاج پر سوار ہو کر حضور اکرمؐ پر حملہ آور ہوا لیکن گھوڑا اڑ کر کھڑا ہو گیا اور اپنی جگہ سے ذرا نہ ہلا۔ اس نے گھوڑے سے مخاطب ہو کر کہا۔

اقدم مجاج انه يوم نكر مثلی علی مثلک يحمی ويكر

اے مجاج قدم آگے بڑھا کہ آج بڑا سخت دن ہے میرے جیسا آدمی تجھ جیسے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنا بچاؤ کرتا ہے اور دشمن پر بار بار حملہ آور ہوتا ہے۔

ويطعن الطعنة تهوی وتهر لها من الجوف نجيع منهمر

وہ گھوڑے پر سوار ہو کر نیزے سے اوپر اور نیچے زخم لگاتا ہے اور دشمن کے پیٹ سے سیاہ رنگ کا خون جاری کر دیتا ہے۔

ويقلب العامل فيها منكسر اذا خزالت زمر بعد زمر

(ترجمہ۔ اور جنگ میں وہ بہادر سپاہی کو عاجز کر دیتا ہے جب لوگ جوق در جوق رسوا اور ذلیل کر دیئے جاتے ہیں)

جب مشرکین جنگ میں شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے تو مالک بن عوف طائف چلا گیا۔ حضور اکرمؐ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا اگر مالک بن عوف اسلام قبول کر کے میرے پاس آ جائے تو میں اس کے اہل و عیال اور مال و متاع کو اس کے سپرد کر دوں گا جب مالک کو یہ خبر پہنچی تو وہ مسلمان ہو گیا اور حضورؐ جعرانہ سے روانہ ہونے کو تھے کہ مالک حاضر ہو گیا۔ آپؐ نے اسے سو اونٹ

عنایت کئے جس طرح کہ باقی مولفۃ القلوب کو عنایت فرمائے تھے۔ بعد میں یہ شخص پکا اور مخلص مسلمان ثابت ہوا اور حضورؐ نے اسے اپنی قوم اور قیس عیلان کے قبائل کا عامل مقرر فرما دیا۔ نیز آپؐ نے انہیں طائف پر چڑھائی کا حکم دیا جس کی انہوں نے تعمیل کی اور اہل طائف گھبرا اٹھے اسلام لانے سے پہلے انہوں نے مندرجہ ذیل دو شعر کہے تھے۔

ما ان رایت ولا سمعت بما اری — فی الناس کلهم بمثل محمد

جیسا کہ میرا اندازہ ہے نہ تو میں نے دیکھا اور نہ سنا۔ رسول اکرمؐ کی طرح کا کوئی آدمی تمام انسانوں میں۔

اوفی واعطی للجزیل اذا اجتدی — ومتی تشا یخبرک عما فی غد

آپ بڑے باوفا ہیں اور جب بخشنے پر آئیں تو بہت بڑے کریم ہیں اور اگر تو چاہے تو تجھے کل پیش آنے والے واقعات سے آگاہ کر دیں گے۔

رسول اللہؐ کی وفات کے بعد جناب مالک رضی اللہ عنہ فتح دمشق اور حضرت سعد بن ابی وقاص کے کمان میں جنگ قادسیہ میں بھی شریک تھے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۹۔ حضرت مالک بن ابی العیز ازؓ

حضرت مالک بن ابی العیز ازؓ۔ ان کا ذکر پیشتر عائذ بن سعید خیبری کی حدیث میں آیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے تخریج کی ہے۔ ابونعیم کے قول کے مطابق بعض متاخرین نے (یعنی ابن مندہ نے) اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ان کے نام کے ساتھ الخیبری کا اضافہ کیا۔ حالانکہ یہ لفظ الجسری (ج۔س) ہے۔

۴۶۳۰۔ حضرت مالک بن قدامہؓ

حضرت مالک بن قدامہؓ بن عرفجہ بن کعب بن النحاط بن کعب بن حارثہ بن غنم بن السلم بن امراء القیس بن مالک بن اوس الانصاری الاوسی۔

ابوعمر نے ان کا سلسلہ نسب اسی طرح لکھا ہے لیکن بقول ابن الکلبی ان کا سلسلہ نسب بن قدامہ بن الحارث بن مالک بن کعب بن النحاط ہے۔ یعنی ابن الکلبی نے عرفجہ کی جگہ الحارث کا ذکر کر کے مالک بن کعب کا اضافہ کر دیا ہے اور باقی وہی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ، ابن اسحاق اور ابن الکلبی کی روایت ہے کہ یہ صحابی غزوہ بدر میں شریک تھے اور ان کے بھائی المنذر بھی۔ بنوسلم کی نسل ہی ختم ہو گئی ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے لیکن ابن مندہ نے غنم بن سالم لکھا ہے حالانکہ صحیح لفظ سلم بہ کسرہ سین ہے۔

۴۶۳۱۔ حضرت مالک بن قطبہؓ

حضرت مالک بن قطبہؓ۔ ان سے زیاد بن علاقہ نے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے مختصراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۲۔ حضرت مالک بن قہطمؓ

حضرت مالک بن قہطمؓ۔ ایک روایت میں قحطم آیا ہے جو ابوالعشراء دارمی کے والد تھے۔ ابوالعشراء اور ان کے والد کے

ناموں کے بارے میں اختلاف ہے۔امام بخاری ان کا نام اسامہ بتاتے ہیں اور والد کا نام مالک بن قحطم ۔ یہ روایت امام احمد بن حنبل کی ہے۔ایک روایت کی رو سے ان کا نام عطارد بن بلز تھا۔بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام یسار بن بلز بن مسعود بن خولی بن حرملہ بن قتادہ تھا (جو بنومولہ بن عبداللہ بن فقیم بن دارم سے تھا) جو بصرہ میں رہتا تھا (یہ ساری روایت ابوالعشراء کے بارے میں امام بخاری سے منقول ہے۔)

امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے لکھا ہے کہ ابوالعشراء کا نام اسامہ بن مالک تھا۔ابوعمر کا قول ہے کہ ابوالعشراء کا نام بکر بن قحطم تھا اور ایک روایت میں عطارد بن برز آیا ہے۔(یہ فتحہ راو سکونِ را) یہ شخص بنودارم بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم سے تھا (یہ کلام ابوعمر کا ہے) امام بخاری اور احمد بن حنبل وغیرہ کی رائے ہم لکھ آئے ہیں۔فی الجملہ اس نام کے بارے میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔

ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے اسے ابومحمد جعفر بن احمد بن الحسین نے' اسے حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے' اسے عثمان بن احمد بن سماک نے' اسے حسن بن سلام نے' اسے عثمان نے' اسے حماد بن سلمہ نے اور اسے ابوالعشراء نے اور اسے اس کے والد نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ! کیا سوائے حلق اور لبہ (وہ مقام جہاں گردن کے نچلے حصے میں ایک گڑھا ہوتا ہے) کے ذبح کرنے کی اور کوئی صورت بھی ہے۔آپ نے فرمایا: اگر تو ران پر زخم لگا دے تو اسے بھی ذبح سمجھا جائے گا۔عفان سے روایت ہے میں نے ابوالعشراء کو کہتے سنا بخدا اگر تو اس کی ران پر وار کرے گا تو تیرے لئے یہ جائز ہوگا۔

ابوالعشراء نے اپنے والد سے اس کے سوا اور کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ان سے حماد نے یہ حدیث سنی اور ان سے آئمہ حدیث سفیان ثوری اور شعبہ وغیرہ نے روایت کی۔تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۳۔حضرت مالکؓ بن قیس بن بجید

حضرت مالکؓ بن قیس بن رواس بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ: وہ اور اس کا بیٹا عمرو بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور وفد کے ساتھ حاضر ہوئے پس وہ دونوں اسلام لائے اس کی تخریج ابوعمر نے کی ہے اور کہا ہے کہ اس میں بھی نظر ہے ہشام کلبی نے کہا ہے کہ عمرو بن مالک بن قیس بن بجید بن رؤاس وفد کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔یہ صاحب حمید اور جنیذ کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ہمیں عبدالرحمٰن بن عوف بن خالد بن عفیف بن بجید نے بتایا کہ حمید اور جنیذ دونوں خراسان کے روساء میں سے تھے اور کوفے میں آل حمید کے سوا بنوبجید کا کوئی آدمی نہیں رہتا تھا۔وہ سب شام کو کوچ کر گئے تھے۔ہشام نے جناب مالک کے بیٹے عمرو کو حضورؐ کا صحابی گردانا تھا۔ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۴۔حضرت مالکؓ بن قیس بن خیثمہ

حضرت مالکؓ بن قیس بن خیثمہ۔ابن شاہین نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ابوخیثمہ مالک بن قیس بن ثعلبہ بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عمرو بن عوف بن خزرج۔سوائے بدر کے تمام غزوات میں حضورؐ کے ساتھ شریک رہے اور غزوہ تبوک کے

موقعہ پر جب حضورؐ نے ادھر کوکوچ فرمایا تو یہ صحابی حضور اکرمؐ کا ساتھ نہ دے سکے اور پیچھے رہ گئے اور چند دنوں کے بعد مدینے سے حضورؐ کے تعاقب میں چل دیئے اور دس دن کے بعد اسلامی لشکر سے جا کر مل گئے۔

ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنے اپنی سند کے ساتھ یونس سے اس نے ابن اسحاق سے یوں روایت کی کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا کہ ابوخیثمہ، بنوسالم کا بھائی، حضور اکرمؐ کے تبوک کو روانگی کے بعد گرم دنوں میں اپنے گھر آ گیا۔ اس نے دیکھا کہ اس کی دونوں بیویوں نے اپنے اپنے کمروں کو اس کی پذیرائی کے لئے سجایا ہوا تھا اور ٹھنڈے پانی کے علاوہ عمدہ عمدہ کھانوں کا بندوبست کر رکھا تھا۔ جب گھر کے دروازے پر پہنچے اور اپنی بیویوں کو سجے سجائے کمروں اور کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھا تو کہنے لگے یہ کہاں کا انصاف ہے کہ حضور اکرمؐ قیامت کی اس تپش اور گرم ہوا کے جھکڑوں میں صحراؤں کی تپتی ریت میں محو سفر ہوں اور میں یہاں ٹھنڈے پانی خوشگوار موسم دل فریب حسین عورتوں کی صحبت سے لطف اندوز ہوں۔ بخدا میں ان کمروں میں اس وقت تک داخل نہیں ہوں گا جب تک میں حضورؐ کے ساتھ اس مہم میں شامل ہو کر تلافی مافات نہ کرلوں۔ چنانچہ زادِ سفر اٹھایا اور بہ مقام تبوک جا پہنچے۔ صحابہ نے ایک شتر سوار کو دور سے دیکھا تو حضور اکرمؐ کو اطلاع دی۔ حضورؐ نے فرمایا ہو سکتا ہے ابوخیثمہ ہو۔ جب انہوں نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور تمام واقعہ گوش گزار کیا تو آپؐ نے تحسین فرمائی اور ان کے لئے دعا کی۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے غزوۂ تبوک کے چندے میں ایک صاع کھجوریں پیش کی تھیں اور منافقین نے مذاق اڑایا تھا۔ اس پر قرآن کی درج ذیل آیت نازل ہوئی تھی۔ الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات (جولوگ اُن مسلمانوں پر (جو اپنی خوشی سے جہاد میں شریک ہوئے ہیں) انگشت نمائی کرتے ہیں الخ) ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۵۔ حضرت مالک بن قیس ابوصرمہ انصاری المازنیؓ

حضرت مالک بن قیس ابوصرمہ انصاری المازنیؓ۔ اپنی کنیت سے مشہور ہیں اور مدنی ہیں۔ ابن مندہ سے روایت ہے کہ ابن ابی خیثمہ نے بروایت احمد بن حنبل ذیل کی حدیث ان سے منسوب کی ہے "جو شخص کسی کو دکھ دیتا ہے خدا اسے دکھ دیتا ہے" کنیتوں کے عنوان کے تحت ہم ان کے مزید حالات لکھیں گے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۶۔ حضرت مالک بن کعب الانصاریؓ

حضرت مالک بن کعب الانصاریؓ۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے لیکن صحیح روایت کعب بن مالک ہے۔ عبدالوہاب بن بجدہ نے ولید بن مسلم سے اس نے مرزوق بن ابی ہذیل سے اس نے زہری سے اس نے عبدالرحمان بن کعب سے اس نے عبداللہ بن کعب سے اس نے اپنے چچا مالک بن کعب سے روایت بیان کی کہ جب حضور اکرمؐ قبائل عرب کے تعاقب سے واپس مدینہ تشریف لے آئے تو آپ نے زرہ اتاری، خوشبو لگائی اور غسل فرمایا یہ روایت اسی طریقے سے ابن بجدہ نے ولید سے بیان کی ہے۔ اس نے صحابی کا نام مالک بن کعب بتایا ہے۔ حالانکہ صحیح نام کعب بن مالک ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۷۔ حضرت مالکؓ بن مالک الجنی

حضرت مالکؓ بن مالک الجنی۔ محمد بن خلیفۃ الاسدی نے حسن بن محمد سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک دن حضرت عمرؓ بن خطاب نے حضرت عباسؓ سے کہا کہ میں آپ کو ایک ایسی بات سناتا ہوں جسے سن کر آپ کو تعجب ہوگا۔ مجھے خریم بن فاتک الاسدی نے بتایا کہ میں ایک دفعہ ایک اونٹ کی تلاش میں گھر سے نکلا۔ وہ مجھے ابرق العزاف کے مقام پر مل گیا میں نے اسے رسی سے باندھ دیا اور اس کی اگلی ٹانگوں پر تکیہ لگا کر بیٹھ گیا۔ یہ اس زمانے کا واقعہ ہے جب حضور اکرمؐ کی بعثت ہوئی تھی میں نے کہا میں اس وادی کے بڑے جن سے پناہ مانگتا ہوں اور لوگ اسی طرح کہا کرتے تھے اتنے میں ہاتف کی آواز آئی جو کہہ رہا تھا:

ویحک عذبا للہ ذی الجلال — منزل الحرام والحلال

(ترجمہ۔ تیرا بھلا نہ ہو، تو خدائے ذوالجلال کے لئے یہ بات کہنے سے رک جا۔ کیونکہ وہی حلال وحرام کے احکام نازل کرنے والا ہے)

ووحد اللہ ولا تبالی — ما ھول ذی الجن من الاھوال

(تم خدا کو ایک تسلیم کرو اور کسی کی پرواہ نہ کرو۔ جنوں کے ڈر کی بھلا کیا حیثیت ہے)

اس کے علاوہ بھی اس نے بہت کچھ کہا تھا۔ میں نے جواباً کہا۔

یا ایھا الھاتف ما تخیل — ارشد عنک ام تضلیل

(ترجمہ۔ اے ہاتف تم نے یہ کیا چکر چلایا ہوا ہے۔ تم میری رہنمائی کرنا چاہتے ہو یا راہِ راست سے بھٹکانا چاہتے ہو)

ہاتف نے جواب میں کہا:

ھذا رسول اللہ ذوالخیرات — جاء بیاسین وحامیمات

(یہ اللہ کے رسول ہیں جو بڑی خوبیوں کے مالک ہیں جو یاسین اور حامیم لے کر آئے ہیں)

وسور بعد مفصلات — محرمات و محللات

(ترجمہ۔ اور مفصل سورتوں کے علاوہ اور سورتیں بھی لائے۔ جن میں حرام حلال (جائز ناجائز) کی فہرست دی گئی ہے)

یامر بالصوم وبالصلوۃ — ویزجر الناس عن الھنات

(ترجمہ۔ آپؐ لوگوں کو نماز روزے کا حکم دیتے اور انہیں لہو ولعب سے روکتے ہیں)

ان اشعار کے بعد میں نے اس سے پوچھا تم کون ہو اس نے کہا میں مالک بن مالک ہوں۔ مجھے حضور اکرمؐ نے نصیبین (نجد) کے (جنوں) کی طرف قاصد بنا کر بھیجا تھا میں نے کہا کہ اگر کوئی شخص ہو جو مجھے اپنا یہ اونٹ دے دے تا کہ میں حضور اکرمؐ کے پاس جا کر اسلام قبول کر لوں۔ اس نے کہا میں یہ اونٹ اس شرط پر دیتا ہوں کہ تم یہ امانت صحیح سلامت اس کے مالک کے گھر پہنچا دو۔ میں مدینے میں حضور کی خدمت میں اس وقت پہنچا جب لوگ نماز جمعہ ادا کرنے کو جا رہے تھے۔ جب میں نے اپنی سواری کو بٹھایا تو حضرت ابوذر مسجد نبوی سے نکلے اور مجھے مسجد میں داخل ہونے کو کہا مجھے دیکھ کر حضور اکرم نے فرمایا کیا تمہیں علم ہے کہ جس شخص کو تم نے اونٹ دیا تھا اس نے اسے صحیح سالم تمہارے گھر پہنچا دیا ہے میں نے کہا اللہ اسے نیک بدلہ دے، حضور نے اس پر آمین کہی۔

میں ایمان لے آیا اور میں نے اپنے طور اطوار بدل لئے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی۔

۴۶۳۸۔ حضرت مالک بن مخلدؓ

حضرت مالک بن مخلدؓ۔ ان کا ذکر اس مکتوب میں ہے جو حضور اکرمؐ نے زرعہ بن ذی یزن کو لکھا تھا۔ اس کا ذکر جعفر نے کیا ہے اور ابوموسیٰ نے اختصار سے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۹۔ حضرت مالک بن مرارہ الرھاویؓ

حضرت مالک بن مرارہ الرھاویؓ۔ ایک روایت میں ان کا نام ابن مرہ اور دوسری میں ابن فزارہ ہے لیکن صحیح ابن مرہ ہے۔ حمید بن عبدالرحمان نے ابن مسعود سے روایت کی کہ وہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہاں مالک بن مرارہ بیٹھے ہوئے تھے اور عطاء بن میسرہ نے مالک بن مرارہ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ بہشت میں وہ شخص داخل نہ ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر بھی غرور ہوگا اور اسی طرح وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان ہوگا اس کی تخریج تینوں کی ہے۔ ابوعمر لکھتا ہے کہ مالک بن مرارہ کا شمار صحابہ میں نہیں ہوتا۔ عبدالغنی بن سعید کی رائے ہے کہ مالک بن مرارہ کو حضور اکرم کی صحبت میسر آئی۔ ان کا سلسلہ نسب رہاء بن یزید بن حرب بن علہ بن خالد بن مالک بن ادد سے ملتا ہے، جو بنومذحج کی ایک شاخ تھی۔ ابن الکلبی لکھتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے مالک بن مرارہ کو یمن میں بھیجا تھا اور طابخہ، واہبا اور سہاان کے بیٹے تھے۔

۴۶۴۰۔ حضرت مالک المری بن ابی غطفانؓ

حضرت مالک المری بن ابی غطفانؓ۔ امام بخاری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور ان سے ایک حدیث بھی مروی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۴۱۔ حضرت مالک بن مزرد الرہاویؓ

حضرت مالک بن مزرد الرہاویؓ۔ ابن اسحاق نے ان کی ولدیت مرہ لکھی ہے ابوموسیٰ نے اسی طرح اس کی تخریج کی ہے اور جو لوگ ان کا نام مالک بن مرارہ بتاتے ہیں ان سے اس نام کے پڑھنے میں غلطی ہوئی ہے۔

۴۶۴۲۔ حضرت مالکؓ بن مسعود

حضرت مالکؓ بن مسعود بن البدن بن عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدۃ الانصاری الخزرجی الساعدی یہ صحابی ابواسید الساعدی کے چچازاد بھائی تھے۔ بدر اور احد کے غزوات میں شامل رہے۔ اس پر سب کا اتفاق ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۴۳۔ حضرت مالک بن سرفؓ

حضرت مالکؓ بن سرف بن اسد بن عبدمناۃ بن عائذ بن ابن سعد العشیرۃ السعدی العائذی: بقول ابن الکلبی یہ صحابی حضور

خدمت کی میں حاضر ہوئے تھے۔

۴۶۴۴۔حضرت مالکؓ بن نصلہ

حضرت مالکؓ بن نصلہ۔ایک روایت میں ان کا نام مالک بن عوف بن نصلہ بن خدیج بن خبیب بن حدید بن غنم بن کعب بن عصیمہ بن جشم بن معاویہ بن بکر بن ہوازن الجشمی مذکور ہے۔یہ صاحب ابوالاحوص جشمی کے والد اور عبداللہ بن مسعود کے ساتھی تھے ان سے ابوالاحوص نے جن کا نام عوف بن مالک تھا روایت کی ہے ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اس اسناد سے جو ابوعیسیٰ ترمذی تک پہنچتا ہے بتایا کہ ہم سے بندار احمد بن منیع اور محمود بن غیلان نے بیان کیا کہ ہمیں ابواحمد نے سفیان سے اس نے ابواسحاق سے اس نے ابوالاحوص سے اس نے اپنے والد سے یہ روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یارسول اللہؐ میں ایک آدمی کے پاس سے گزرتا ہوں وہ نہ تو مجھے کھلاتا پلاتا ہے اور نہ مجھے مرحبا ہی کہتا ہے اگر کبھی اس کا گزر میرے پاس سے ہو تو کیا میں بھی اس سے ایسا ہی سلوک کروں فرمایا نہیں بلکہ تم اس کی خاطر مدارات کرو۔

نیز حضور اکرمؐ نے دیکھا کہ میرا لباس میلا کچیلا ہے، دریافت فرمایا تمہاری مالی حالت کیسی ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ کے فضل سے اونٹ ہیں، بھیڑ بکریاں ہیں فرمایا اپنے لباس کا بھی خیال رکھا کرو۔سبیعی سے شعبہ، اسرائیل، زہیر اور فطر بن خلیفہ اور جریر بن حازم وغیرہ اور کئی ائمہ نے روایت کی، تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۴۵۔حضرت مالکؓ بن نمط الہمدانی

حضرت مالکؓ بن نمط الہمدانی خارفی' الیامی ارجبی (حسب روایت مختلفہ) ابن الکلبی کے قول کے مطابق ان کا نام نمط بن قیس بن مالک بن سعد بن مالک بن لائی بن سلمان بن معاویہ بن سفیان بن ارحب اور اس کا نام مرہ بن دعام بن مالک بن معاویہ بن صعب بن دومان بن بکیل بن جشم بن حیوان بن نوف بن ہمدان ہے اور ان کی کنیت ابوثور ہے۔یہ صاحب حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئے اور آپؐ نے انہیں ایک فرمان لکھ کر دیا جس میں انہیں جاگیر دی گئی تھی۔

ان کی حدیث کو غریب احادیث جمع کرنے والوں اور اہل الاخبار نے اس کی غرابت کی وجہ سے مفصلاً بیان کیا ہے لیکن محدثین کی حدیث مختصر ہے ابواسحاق ہمدانی سے مروی ہے کہ ہمدان کا وفد حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔جن میں ابوثور مالک بن نمط بھی تھے (ان کے لمبے لمبے بال تھے) ان کے علاوہ مالک بن ایفع' ضمام بن مالک السلمانی اور عمیرہ بن مالک الخارفی بھی تھے۔انہوں نے حضور سے اس وقت ملاقات کی جب آپ تبوک سے واپس آرہے تھے۔ان لوگوں نے لکیر دار یمنی چادریں، اور عدنی پگڑیاں باندھ رکھی تھیں اور مہری اور ارجبی اونٹنیوں پر سوار تھے۔اس موقعہ پر جناب مالک بن نمط درج ذیل رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

الیک جاوزت سواد الریف. فی ھبوات الصیف والخریف. مخطمات بحبال اللیف.

۱۔ہم آپ کی خدمت میں ایسے علاقے سے آئے ہیں جس کی بعض زمینوں میں فصلیں ہیں اور کچھ بنجر ہیں۔

۲۔وہاں گرمیوں اور سردیوں میں غبار آلودہ ہوائیں چلتی ہیں۔

۳۔ایسی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئے ہیں جن کی ناک میں کھجور کی چھال کی مہاریں ہیں۔

اس کے علاوہ بھی جناب مالک نے اپنے بہت سے فصیح و بلیغ اشعار سنائے۔ حضور اکرمؐ نے اہل وفد کو ایک فرمان لکھ کر دیا جس میں انہیں وہ جاگیریں عطا کیں جو انہوں نے مانگیں۔ جناب مالک بن نمط کو ان کا امیر مقرر فرمایا اور جو لوگ مسلمان ہو گئے تھے انہیں ان کا عامل مقرر کر دیا تھا اور بنو ثقیف کے خلاف انہیں جہاد کا حکم دیا چنانچہ جب بھی ان کا کوئی دستہ فوج باہر نکلتا۔ اس پر حملہ ہو جاتا۔

ذكرت رسول الله فى فحمة الدجى　　ونحن باعلى رحر حان وصلدد

(ترجمہ۔ میں نے کفر کے گھٹاٹوپ اندھیرے میں رسول کریمؐ کو اس وقت یاد کیا جب کہ ہم رحرحان (پہاڑ) اور اس کی چٹانوں کی چوٹی پر تھے)

وهن بناخوص طلائح تغتلى　　بركبا نهافى الاحب متمدد

(ترجمہ۔ ہماری اونٹنیاں ہمیں نشیب میں لا رہی تھیں اور تھک گئی تھیں۔ یہ اونٹنیاں اپنے سواروں کو لئے صاف اور کشادہ راہوں کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔

على كل فتلاء الذرا عين جعدة　　فمربنا مر الهجف الخفيدد

(ترجمہ۔ ان کی مضبوط ٹانگوں پر گھنے بال تھے اور وہ ہمیں یوں اڑائے لئے جا رہی تھیں جس طرح کہ تیز رفتار شتر مرغ بھاگتا ہے)

حلفت برب الراقصات الى منى　　صوادر بالركبان من هضب قردد

(ترجمہ۔ میں ان تیز رفتار اونٹنیوں کے ساتھ منیٰ کو چل دیا۔ اور اپنے ہم سفر سواروں کے ساتھ تہ بہ تہ گھٹا سے سیراب ہوئے)

بان رسول الله فينا مصدق　　رسول اتى من عندى ذى العرش مهتدى

(ترجمہ۔ ہمیں بتایا گیا کہ رسول کریم جو ہم میں موجود ہیں وہ صادق ہیں اور آپ ہی وہ رسول ہیں جو راہ راست دکھانے والے خدا کی طرف سے فرستادہ ہیں)

لما حملت من ناقة فوق رحلها　　اشد على اعدائه من محمد

(ترجمہ۔ آج تک کسی اونٹنی کے کجاوے سے، کسی شخص نے اپنے دشمنوں پر محمدؐ سے سخت تر حملہ نہیں کیا)

واعطى اذا ما طالب العرف جاءه　　وامضى بحد المشرفى المهند

(ترجمہ۔ جب بھی کوئی مالی امداد مانگنے والا آپ کی خدمت میں آتا ہے تو آپ سے بڑھ کر کوئی کریم نہیں ہوتا اور جب آپ مشرقی ہندی تلوار سے ضرب لگاتے ہیں تو ایسی کاری ضرب اور کوئی نہیں لگا سکتا)

ہشام الکلبی سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہونے والے جناب نمط تھے اور حضورؐ نے انہیں اپنے فرمان میں جاگیر عطا کی تھی وہ آج تک ان کے تصرف میں ہے۔ ابو عمر نے ان کی تخریج کی ہے۔

۴۶۴۶۔ حضرت مالکؓ بن نمیر

حضرت مالکؓ بن نمیر۔ ابوبکر بن ابوعلی سے اس نے ابوبکر بن مقری سے اس نے ابویعلی الموصلی سے اس نے ابوربیع الزہرانی سے اس نے محمد بن عبداللہ سے اس نے عصام بن قدامہ سے اس نے مالک بن نمیر النمیری سے بیان کیا کہ جب حضورؐ نماز میں جلسہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ ران پر رکھ دیتے اور انگلی سے اس طرح اشارہ فرماتے۔ یہ ابن ابی علی نے بیان کیا اور ابراہیم بن منصور نے ابن مقری سے اس کے اسناد سے روایت کی ہے، اس نے مالک بن نمیر سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ اس کی تخریج ابوموسیٰ نے کی ہے۔

۴۶۴۷۔ حضرت مالکؓ بن نمیلہ

حضرت مالکؓ بن نمیلہ۔ نمیلہ ان کی ماں کا نام ہے۔ یہ صاحب ہیں مالک بن ثابت المزنی جو بنومعاویہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر میں شامل تھے۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ یہ قول ہے ابراہیم بن سعد کا جو ابن اسحاق سے مروی ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۴۸۔ حضرت مالکؓ بن نویرہ

حضرت مالکؓ بن نویرہ بن حمزہ بن شداد بن عبید بن ثعلبہ بن یربوع التمیمی یربوعی متمم بن نویرہ کا بھائی تھا۔ یہ صاحب حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور آپؐ نے انہیں بنوتمیم سے کچھ صدقات وصول کرنے پر مقرر فرما دیا۔

جب حضور اکرمؐ فوت ہو گئے اور کئی عرب مرتد ہو گئے اور سجاح نے خروج کر کے نبوت کا دعویٰ کیا، مالک نے اس سے صلح کر لی، لیکن انہوں نے اسلام کو نہ چھوڑا اور بطاح میں قیام کیا۔ جب خالد بن ولید بنواسد اور غطفان سے فارغ ہوئے تو وہ مالک کے لئے بطاح پہنچے۔ وہاں سے سب لوگ مالک کے کہنے پر تتر بتر ہو گئے تھے۔ حضرت خالد نے جنگی قیدیوں کو برائے حفاظت تقسیم کر دیا۔ اس کے بعد وہ مالک بن نویرہ اور ان کے ہم قبیلہ چند آدمیوں سے ملے۔ خالد بن ولید کا فوجی دستہ ان لوگوں کے بارے میں اختلاف کا شکار ہو گیا۔ ان لوگوں میں ابوقتادہ بھی شامل تھے اور انکی شہادت یہ تھی کہ اس قبیلے کے لوگوں نے اذانیں دیں اور نمازیں پڑھیں۔ بوجہ اختلاف اس سردرات کو انہیں بند کر دیا گیا۔ بعد میں از جانب خالد بن ولید منادی کرائی گئی اور منادی کرنے والے نے عربی کا ذومعنی لفظ استعمال کیا۔ جس کے ایک معنی یہ بھی تھے کہ قیدیوں کو قتل کر دو۔ جب شوروغوغا اٹھا اور جناب خالد تحقیق حالات کے لئے باہر نکلے تو مالک بن نویرہ قتل ہو چکے تھے۔ انہوں نے مالک کی بیوی سے نکاح کر لیا۔

جب دربار خلافت میں یہ خبر پہنچی تو حضرت عمر نے جناب خلیفہ سے اس دست درازی کے خلاف احتجاج کیا اور خلیفہ کو مجبور کیا کہ ان سے انتقام لیا جائے۔ حضرت ابوبکر نے ان کی طرف سے یہ عذر پیش کیا کہ خالد سے یہ فعل غلط فہمی کی بنا پر سرزد ہوا ہے اور میں اس تلوار کو جسے اللہ نے دشمنان دین پر مسلط کر رکھا ہے رسوا نہیں کرنا چاہتا چنانچہ انہوں نے بیت المال سے خون بہا ادا کر دیا۔

جب خالد بن ولید دربار خلافت میں پیش ہوئے تو حضرت عمر نے ان سے کہا ''اے اللہ کے دشمن! تم نے ایک مسلمان کو قتل کر کے اس کی بیوی سے بدکاری کی۔ ہم تمہیں سنگسار کریں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ جس رات کو مالک اور ان کے رفقاء کو قابو

کرلیا گیا تو مسلمانوں نے انہیں کہا کہ اچھا اگر تم سچ کہتے ہو تو ہتھیار رکھ دو اور نماز پڑھ کر دکھاؤ اس پر مالک نے کہا "میں باور نہیں کرسکتا کہ تمہارے آقا نے تمہیں ایسا حکم دیا ہوگا" جناب خالد نے کہا تمہاری اس گفتگو سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ حضور اکرمؐ تمہارے آقا نہیں ہیں چنانچہ اس عذر لنگ کا سہارا لے کر انہیں قتل کرادیا۔

اس ناگوار واقع کے بعد جناب مالک کے بھائی متمم دربار خلافت میں آئے اور خون بہا کا دعویٰ کیا۔ جو خلیفہ نے بیت المال سے ادا کردیا اور ان کے قیدی چھوڑ دیئے گئے طبری اور کئی اور ائمہ حدیث نے اس واقعہ کو اسی طرح بیان کیا ہے۔ طبری وغیرہ نے صحابہ سے اس واقعہ سے عجیب تر اور مستبعد تر واقعات نقل کئے ہیں۔ اس کا عدم ذکر باعث تعجب ہے۔

جناب مالک کے ارتداد کے بارے میں اختلاف ہے۔ حضرت عمر نے جناب خالد سے کہا تھا کہ تم نے ایک مسلمان کو قتل کیا ہے اور جناب ابوقتادہ کی شہادت یہ ہے کہ ان لوگوں نے اذانیں دیں اور نمازیں پڑھیں۔ خلیفہ نے ان کے قیدی چھوڑ دیئے اور خون بہا بیت المال سے ادا کردیا۔ ان باتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مالک بن نویرہ مسلمان تھے۔

متمم بن نویرہ نے اپنے بھائی مالک کے بارے میں اپنے خیالات بایں الفاظ کئے ہیں "مالک اڑیل گھوڑوں اور ست قدم اونٹوں پر اندھیری سرد راتوں میں سوار ہوکر پانی سے بھری مشکیں لئے نکلتا۔ اس نے تنگ ساجبہ اوڑھا ہوتا اور خطی نیزہ اپنی ران اور رکاب کے درمیان اڑا کر رکھا ہوتا۔ رات بھر چلتا رہتا اور جب صبح ہوتی تو اس کا چہرہ اس طرح مسکرا رہا ہوتا گویا چاند کا ٹکڑا ہے اللہ اس پر رحم فرمائے۔

۴۶۴۹۔ حضرت مالکؓ بن ہبیرہ بن خالد بن مسلم الکندی السکونی

حضرت مالکؓ بن ہبیرہ بن خالد بن مسلم الکندی السکونی۔ ان کا شمار مصریوں میں ہوتا ہے۔ ان سے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ یزنی نے روایت کی ہے۔ جناب مالک امیر معاویہ کی فوجوں کے کماندار رہے ہیں۔ ہمیں اسماعیل بن علی اور ابراہیم وغیرہ نے اس اسناد سے جو ترمذی تک پہنچتا ہے بتایا کہ ان سے ابوکریب نے اور اس سے عبداللہ بن مبارک اور یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے اس نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے مرثد بن عبداللہ الیزنی سے بیان کیا کہ جب مالک بن ہبیرہ کسی شخص کی نماز جنازہ پڑھاتے تو وہ آدمیوں کی تین صفیں بنایا کرتے اور کہتے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص نماز جنازہ میں تین صفیں بناتا ہے وہ اپنے بھائی کے ساتھ بہت بڑی بھلائی کرتا ہے۔ یہ روایت ابن اسحاق نے کئی آدمیوں سے روایت کی ہے۔

ابراہیم بن سعد نے بھی ابن اسحاق سے یہ روایت نقل کی ہے لیکن انہوں نے مرثد اور مالک کے درمیان حارث بن مالک بن مخلد انصاری کو داخل کردیا ہے۔ اس کی تینوں نے تخریج کی ہے۔

۴۶۵۰۔ حضرت مالکؓ بن ہدم

حضرت مالکؓ بن ہدم۔ ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے ربیعہ بن لقیط سے اس نے مالک بن ہدم سے روایت کی کہ ہم ایک لڑائی میں تھے اور عمرو بن العاص ہمارے امیر تھے اور عمر بن خطاب اور ابوعبیدہ بھی اس دن وہیں تھے۔ سوئے اتفاق سے اس دن ہمارے ہاں راشن کی شدید قلت تھی۔ میں تلاش معاش میں نکلا اور ایک ایسی جماعت کے پاس سے گزرا جو کسی ایسے

آدمی کے انتظار میں تھے جو انہیں بکری ذبح کر دے میں نے اپنی خدمات پیش کیں۔انہوں نے مجھے اجازت دے دی میں نے بکری کو ذبح کیا کھال اتاری اور گوشت کو حسب ہدایت کاٹا۔انہوں نے مجھے حق الخدمت ادا کیا اور میں وہ گوشت لئے کیمپ میں آ گیا اور اسے پکایا اور حضرت عمر کی خدمت میں پیش کیا۔ان کے پوچھنے پر جب میں نے واقعہ بیان کیا تو انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا۔اسی طرح ابوعبیدہ بن جراح نے بھی کھانا گوارہ نہ کیا۔آخر میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں لے گیا۔آپ نے مجھے دیکھ کر صرف اتنا فرمایا"بکری والا"ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۵۱۔حضرت مالکؓ بن ولید

حضرت مالکؓ بن ولید۔عبدان نے ان کا ذکر کیا ہے۔خالد بن حمید نے مالک بن خیر الزبادی سے روایت کی کہ جناب مالک نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے مجھے نصیحت فرمائی کہ اگر تمہیں امارت دی جائے تو ادھر کو ایک قدم بھی مت اٹھاؤ اور اگر کسی آدمی سے معاہدہ کرو تو اس سے ایک سوئی بھی مت قبول کرو اور اسی طرح یہ بھی فرمایا میں حاکم کی برائی کی وجہ سے اس کے خلاف بغاوت نہ کروں۔ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۵۲۔حضرت مالکؓ بن وہب الخزاعی

حضرت مالکؓ بن وہب الخزاعی۔عبدالعزیز بن ابوبکر بن مالک بن وہب الخزاعی نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا مالک بن وہب سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے سلیط اور سفیان بن عوف الاسلمی کو دشمن کے لشکر کے بارے میں اطلاع فراہم کرنے کے لئے جنگ احزاب کے موقع پر مامور فرمایا جب وہ صحرا میں پہنچے تو ابوسفیان کے لشکر سے آمنا سامنا ہو گیا اور اس چپقلش میں یہ دونوں صحابی مارے گئے۔جب حضور اکرمؐ کو اس کا علم ہوا یا ان کی لاشیں آپؐ کے سامنے لائی گئیں تو آپؐ نے حکم دیا کہ دونوں شہیدوں کو ایک قبر میں دفن کر دیا جائے۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۵۳۔حضرت مالکؓ بن وہیب

حضرت مالکؓ بن وہیب بن عبدمناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی ابووقاص والد سعد بن ابی وقاص:عبدان نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی،ان سے کوئی حدیث مروی نہیں ان کی وفات حضور اکرمؐ کی حین حیات میں ہوئی۔اس کی تخریج ابوموسیٰ نے کی ہے۔وہ لکھتا ہے کہ ہم نے کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جس نے عبدان سے اتفاق کیا ہو۔

۴۶۵۴۔حضرت مالکؓ بن یخامر

حضرت مالکؓ بن یخامر۔(ایک روایت میں اخامر آیا ہے)مذکور ہے کہ انہیں حضور اکرم کی صحبت میسر آئی۔انہوں نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے۔خود ان سے معاویہ بن ابوسفیان،جبیر بن نفیر اور مکحول وغیرہ نے روایت کی ہے۔یہ صحابی اہل حمص سے تھے۔انہوں نے ۶۹ ہجری یا ۷۰ ہجری میں وفات پائی۔ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۵۵۔ حضرت مالکؓ بن یسار السکونی العوفی

حضرت مالکؓ بن یسار السکونی العوفی۔ ان سے ابو بحریہ نے روایت کی۔ ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن ابی رجاء اصبہانی نے اس اسناد سے جو ابن ابی عاصم تک جاتا ہے بتایا کہ اس سے محمد بن عوف نے اس سے محمد بن اسماعیل بن عیاش نے اس سے میرے والد نے، اس نے ضمضم بن زرعہ سے اس نے شریح بن ابی عبید سے اس نے ابوظبیہ سے اس نے ابو بحریہ سکونی سے اس نے مالک بن یسار السکونی العوفی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جب تم اللہ سے کوئی چیز مانگو تو ہاتھوں کی تھیلیوں کو سیدھا رکھو نہ کہ الٹا۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

باب: میم و با

۴۶۵۶۔ حضرت مبرحؓ بن شہاب

حضرت مبرحؓ بن شہاب بن حارث بن ربیعہ بن حیت بن شرحبیل الیافعی: یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابو عمر نے ان کا سلسلہ نسب یوں لکھا ہے: مبرح بن شہاب بن حارث الرعینی۔ یہ بنو رعین کے ان لوگوں میں شامل تھے جو حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یہ صحابی فتح مصر کے موقعہ پر حضرت عمرو بن العاص کے میسرہ کے کماندار تھے۔ ابو سعید بن یونس کا قول ہے کہ ان کی سکونت فسطاط کے نواح میں تھی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۵۷۔ حضرت مبشر بن ابیرقؓ

حضرت مبشر بن ابیرقؓ۔ ان کا نام حارث بن عمرو بن جارث بن ہیثم بن ظفر الانصاری، اوسی، ظفری تھا۔ یہ صاحب اپنے دونوں بھائیوں بشر اور بشیر کے ساتھ غزوۂ احد میں موجود تھے۔ ہم نے بشر اور مبشر کا ذکر تو کیا ہے لیکن بشیر کا ذکر اس لئے نہیں کیا کہ وہ مرتد ہو گیا تھا اور حالت کفر میں مرا۔ ابن ماکولا کا بیان ہے کہ جناب مبشر کو حضور کی صحبت میں حاضر ہونے کا موقع ملا تھا اور انہوں نے استقامت کا مظاہرہ کیا۔ ان کے بھائیوں کا ذکر قتادہ بن نعمان کی حدیث میں آیا ہے۔

ہمیں اس بارے میں ابوعیسیٰ ترمذی کے اسناد سے کئی آدمیوں نے بتایا ہے کہ ہم سے احمد بن ابی شعیب حرانی ابو مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ خبر دی ہمیں محمد بن مسلم حرانی نے ہم سے محمد بن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا قتادہ بن نعمان سے بیان کیا کہ ہمارے کچھ اعزہ تھے جنہیں بنو ابیرق کہتے تھے وہ تین بھائی تھے۔ مبشر، بشر اور بشیر۔ آخر الذکر منافق تھا اور صحابہ کی ہجو میں شعر کہتا تھا اور بعض لوگ اسے کچھ دے دلا کر اس کی ہمت افزائی کرتے تھے اور ہم لبید بن سہل کے تذکرے میں یہ ذکر کر آئے ہیں۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۵۸۔ حضرت مبشرؓ بن براء بن معرور

حضرت مبشرؓ بن براء بن معرور۔ ہم ان کا نسب ان کے والد براء کے تذکرے میں لکھ آئے ہیں۔ یہ صحابی بقول ابن الکلبی

صلح حدیبیہ اور بیعۃ الرضوان میں موجود تھے۔

۴۶۵۹۔ (الف) حضرت مبشرؓ بن عبدالمنذر

حضرت مبشرؓ بن عبدالمنذر بن زبیر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن مالک بن اوس الانصاری الاوسی:
یہ صاحب غزوۂ بدر میں مع اپنے دونوں بھائیوں ابولبابہ بن عبدالمنذر اور رفاعہ بن عبدالمنذر کے شریک تھے۔ جس میں جناب مبشر شہید ہوگئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ بمقام خیبر قتل کردیئے گئے تھے۔

ہمیں ابوجعفر نے اپنے اس اسناد سے جو یونس بن بکیر تک پہنچتا ہے ابن اسحاق سے یہ روایت نقل کی کہ بنوامیہ بن زید بن مالک بن عوف سے جو آدمی غزوۂ بدر میں شہید ہوا اور وہ مبشر بن عبدالمنذر تھے، لیکن لڑائی میں ان کے دو بھائی ابولبابہ اور رفاعہ بھی شریک ہوئے تھے اور مبشر لاولد تھے۔

ابولبابہ کے بارے میں یہ روایت مذکور ہے کہ حضور اکرمؐ نے انہیں مدینے کا حکم مقرر کر کے واپس بھیج دیا تھا اور بعد از فتح مال غنیمت سے انہیں برابر کا حصہ عطا فرمایا تھا۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

باب میم و تا و ثا

۴۶۵۹۔ (ب) حضرت متممؓ بن نویرہ تمیمی

حضرت متممؓ بن نویرہ تمیمی۔ ہم ان کا تذکرہ ان کے بھائی مالک کے سلسلے میں کر چکے ہیں۔ یہ صحابی شاعر تھے۔ طبری لکھتا ہے کہ مالک بن نویرہ بن حمزہ کو رسول اکرمؐ نے بنو یربوع کے یہاں زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ مالک اور ان کے بھائی دونوں مسلمان ہو چکے تھے۔ ابوعمر کہتا ہے کہ مالک کو خالد بن ولید نے قتل کر دیا۔ صحابہ کرام اور بعد کے لوگوں میں ان کے اسلام کے متعلق اچھا خاصا اختلاف پایا جاتا ہے۔ بہرحال جناب متمم کے اسلام کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں یہ صاحب بہت اچھے شاعر تھے۔ بالخصوص ان کے وہ مرثیے لاجواب ہیں جو انہوں نے اپنے بھائی کی موت پر کہے تھے۔

(۱) ہم سالہا سال اپنے قبیلے جذیمہ میں دو مخلص ندیموں کی طرح اکٹھے رہے، یہاں تک کہ لوگوں میں یہ خیال پیدا ہوگیا تھا کہ یہ کبھی جدا نہیں ہوں گے۔

(۲) باوجود اس طول طویل قرب کے جب ہم دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ ہوگئے تو اب یوں معلوم ہوتا ہے گویا میں اور مالک ایک رات بھی اکٹھے نہیں رہے۔

کہتے ہیں مالک کی جدائی میں انہوں نے اتنے آنسو بہائے تھے کہ آنکھیں بے نور ہوگئی تھیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۶۰۔ حضرت مشعبؓ سلمی

حضرت مشعبؓ سلمی۔ ابوعمر المحاربی کہتا ہے ابونعیم انہیں منسوب نہیں کرتا۔ حضرمی اور طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور

اشعث بن ابوالشعثاء نے ان سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتا تھا۔ صحابہ کرام میں بعض رمضان کے روزے رکھتے تھے لیکن کوئی شخص بھی دوسرے سے تعرض نہیں کرتا تھا جناب مغب کا نام حمزہ تھا حضورؐ نے بدل کر مغب رکھ دیا۔ ابونصر نے ان کا پورا نام ابوصالح حمزہ بن عمرو الاسلمی لکھا ہے۔ ابوحاتم رازی کے قول کے مطابق ان کا نام مغب تھا یا لقب مغب تھا۔

۴۶۶۱۔ حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ

حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ بن سلمہ بن ضمضم بن سعد بن مرہ بن ذہل بن شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ربعی شیبانی: یہ صاحب اپنے قبیلے کے وفد کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں ۹ ہجری میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابوبکر نے اپنی خلافت کے ابتدائی ایام میں خالد بن ولید سے پہلے عراق پر حملہ کرنے کے لئے انہیں روانہ کیا۔ یہی وہ صاحب ہیں جنہوں نے خلیفہ اور مسلمانوں کو ایران پر چڑھائی کے لئے اکسایا اور بتایا کہ یہ کام بالکل آسان ہے۔ یہ صحابی بڑے بہادر، دلیر، جید الفکر، اور صائب الرائے تھے۔ ایرانیوں کے خلاف لڑائیوں میں انہوں نے بڑے مصائب اور تکالیف برداشت کیں۔

جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو انہوں نے مختار الثقفی کے والد ابوعبید بن مسعود الثقفی کو مثنی بن حارثہ کی مدد کو روانہ کیا۔ دونوں لشکروں نے جمع ہو کر قس ناطف کے مقام پر ایرانیوں پر حملہ کر دیا۔ جس میں ابوعبید شہید ہو گئے اور مثنی بن حارثہ زخمی ہو گئے اور جنگ قادسیہ سے پہلے اسی زخم سے فوت ہو گئے۔ یہ وہی صاحب ہیں جن کی بیوہ سلمیٰ بنت جعفر سے سعد بن ابی وقاص نے نکاح کر لیا تھا۔ اسی خاتون نے قادسیہ میں ایرانیوں کو حملہ کرتے دیکھا تو عربوں کے انداز میں اپنے مرحوم شوہر کو آواز دی: وامثنیاہ! (افسوس کہ مسلمانوں میں آج دوسرا مثنی موجود نہیں ہے) جناب سعد نے سنا تو خاتون کو تھپڑ لگایا اور پوچھا تم نے یہ فقرہ مجھے غیرت دلانے کے لئے استعمال کیا ہے یا مجھے میری بزدلی کا طعنہ دے رہی ہو۔ چنانچہ اغیرۃ و جبناً عربوں میں ضرب المثل بن گیا۔

جناب مثنی بن حارثہ نے ایرانیوں پر تابڑ توڑ اتنے حملے کئے کہ ہر طرف ان کی بہادری کی دھاک بندھ گئی حضرت ابوبکر نے دریافت کیا یہ شخص جس کے کارناموں کی خبریں ہم تک پہنچ رہی ہیں کون ہے؟ ہم اس کے حسب نسب سے ناواقف ہیں۔ قیس بن عاصم نے گزارش کی۔ اے خلیفۃ الرسول! یہ شخص نہ تو گم نام ہے اور نہ مجہول النسب نہ اس کے اہل قبیلہ تھوڑے ہیں اور نہ اس کی مار دھاڑ میں کمی ہے۔ یہ شخص مثنیٰ بن حارثہ شیبانی ہے۔

جب وہ خلیفہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جناب خلیفہ سے گزارش کی۔ آپ مجھے میرے قبیلے کا امیر بنا کر بھیج دیں میں ایرانیوں سے لڑوں گا اور میرے اہل قبیلہ اس علاقے کے مخالفین کا قلع قمع کر کے رکھ دیں گے۔ خلیفہ نے ان کی گزارش کو پذیرائی بخشی اور جناب مثنیٰ نے حملوں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ پھر انہوں نے اپنے بھائی مسعود بن حارثہ کو طلب کمک کے لئے خلیفہ کے پاس بھیجا۔ انہوں نے خالد بن ولید کو مدد کے لئے روانہ کیا۔ خود جناب خالد کو ایرانیوں سے دو دو ہاتھ کرنے کی زبردست خواہش تھی۔ جب رسول اللہؐ قبائل کی طرف متوجہ ہوئے شیبان آیا۔ معروف بن عمرو اور مثنی بن حارثہ سے بھی ملاقات ہو گئی۔ پس آپؐ نے انہیں دعا دی اس کا ذکر ہم "معروف" میں کریں گے ان شاء اللہ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب میم و جیم

۴۶۶۲۔ حضرت مجاشع رضی اللہ عنہ بن مسعود

حضرت مجاشع رضی اللہ عنہ بن مسعود بن ثعلبہ بن وہب بن عائذ بن ربیعہ بن یربوع بن سمال بن عوف بن امراء القیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور السلمی: انہوں نے بصرے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے ابوعثمان النہدی اور کلیب بن شہاب اور عبدالملک بن عمیر نے روایت کی ہے۔ یہ اپنے بھائی مجالد سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے اور جنگ جمل کے موقعہ پر بصرے میں لڑائی شروع ہونے سے پہلے ہی قتل ہو گئے تھے۔ صورت حال کچھ اس طرح ہے کہ حکیم بن جبلہ نے عبداللہ بن زبیر کو قتل کر دیا۔ مجاشع ابن زبیر کے ساتھ تھے۔ انہوں نے حکیم بن جبلہ کو قتل کیا اور یوں مجاشع بھی قتل کر دیئے گئے۔ یہ قول ہے خلیفہ بن خیاط کا۔ باقی لوگوں کی رائے ہے کہ مجاشع اس جنگ میں قتل ہوئے جہاں حضرت علیؓ طلحہ اور ابن زبیر موجود تھے۔ ہم اس واقعہ کو تفصیل سے الکامل فی التاریخ میں بیان کر چکے ہیں اور جناب مجاشع حضرت عمر کے دورِ خلافت میں اس لشکر کے کماندار تھے جس نے توج کے شہر کا محاصرہ کر رکھا تھا اور پھر اسے فتح کر لیا تھا۔

ہمیں ابویاسر نے بروایت عبداللہ بن احمد بتایا کہ اس نے اپنے باپ سے سنا کہ ہم سے ابوالنصر نے اس سے ابومعاویہ نے اس سے شیبان نے اس سے یحییٰ بن ابوکثیر نے اس سے یحییٰ بن اسحاق نے اس سے مجاشع بن مسعود نے بیان کیا کہ میں اپنے بھتیجے کو لے کر حضور اکرمؐ کی خدمت میں ہجرت پر بیعت کو حاضر ہوا۔ حضور نے فرمایا چونکہ فتح مکہ کے بعد ہجرت ختم ہو گئی ہے اس لئے اب بیعت اسلام پر ہو گی۔ اسے تینوں نے تخریج کیا ہے۔

۴۶۶۳۔ حضرت مجاشع رضی اللہ عنہ بن سلیم

حضرت مجاشع رضی اللہ عنہ بن سلیم۔ ابوموسیٰ کا قول ہے کہ عسکری (یعنی علی) نے مجاشع بن مسعود اور مجاشع بن سلیم میں تفریق کی ہے حالانکہ دونوں ایک ہیں اور وہ ہے مجاشع بن مسعود از بنو سلیم۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۶۴۔ حضرت مجاعہ رضی اللہ عنہ بن مرارہ بن سلمی

حضرت مجاعہ رضی اللہ عنہ بن مرارہ بن سلمی۔ اور ایک روایت میں ابن سلیم بن زید بن عبید بن ثعلبہ بن یربوع بن ثعلبہ بن الدول بن حنیفہ بن لجیم بن صعب بن علی بن بکر بن وائل حنفی یمامی مذکور ہے۔ جناب مجاعہ اور ان کے والد حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور اکرمؐ نے انہیں عودہ، عوانہ اور الجبیل کے علاقے بطور جاگیر عطا کئے اور فرمان لکھ دیا۔ مجاعہ بنو حنیفہ کے رؤسا میں سے تھے۔ تحریک ارتداد میں جناب خالد بن ولید سے کچھ واقعات مذکور ہیں جن کا ذکر ہم نے اپنی کتاب الکامل فی التاریخ میں کیا ہے۔ جناب خالد کے ساتھ ایک واقعہ یوں ہے کہ مجاعہ خالد بن ولید کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے مسیلمہ کے آدمیوں کو دیکھا کہ انہوں نے تلواریں نیاموں سے باہر نکالی ہوئی ہیں۔ مجاعہ سے مخاطب ہو کر کہا "مجاعہ! یہ بزدل تیری قوم کے ہیں" "نہیں یہ یمانیہ قبیلے کے لوگ ہیں۔ میرے لوگ تو ایسے ہیں کہ تو ان کی پشت کو نرم نہیں کر سکے گا جب تک تو اسے چیز نہ دے" "کیا تو اپنے قبیلے سے

اس شدت سے محبت کرتا ہے" ہاں یہ درست ہے کیونکہ وہ اولاد آدم میں سے میرا دست و بازو ہیں۔

ہمیں عبدالوہاب بن علی الامین نے بذریعہ اس نے اسناد کے جو ابوداؤد سلیمان بن اشعث تک جاتا ہے بتایا کہ ہمیں محمد بن عیسیٰ نے اسے عنبہ بن عبدالواحد القرشی نے اسے رجیل بن ایاس بن نوح بن مجاعہ نے اسے ہلال بن سراج بن مجاعہ نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا مجاعہ سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی "یارسول اللہ میرے بھائی کو بنوذہل کی شاخ بنوسدوس نے قتل کر دیا ہے اس لئے مجھے اس کا خون بہا دیا جائے حضور اکرم نے فرمایا میں کافروں کا خون بہا نہیں دیا کرتا لیکن بہرحال میں تیری امداد کروں گا۔ حضور نے انہیں ایک فرمان لکھ دیا کہ بنوذہل کے مال غنیمت سے جو خمس نکالا جائے، اس میں سے سو اونٹ مجاعہ کو دے دیئے جائیں۔

مجاعہ سے ان کے بیٹے سراج کے سوا اور کسی نے روایت نہیں کی۔ ان کی نسبت سلمی کی وجہ سے یہ ہے کہ ان کے دادا کا نام سلیم تھا۔ اس کی تخریج تینوں نے کی ہے۔

۴۶۶۵۔ حضرت مجالدؓ بن ثور بن معاویہ بن عبادہ بن البکاء

حضرت مجالدؓ بن ثور بن معاویہ بن عبادہ بن البکاء۔ (اس کا نام ربیعہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ تھا) ان کا شمار کوفیوں میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے کاہل نے روایت کی ہے یہ صحابی اور ان کا بھتیجا بشیر بن معاویہ حضور کے دربار میں حاضر ہوئے انہیں حضور اکرم نے سورۃ یٰسین، الحمد رب العالمین اور معوذات ثلاثہ پڑھائیں۔ نیز یہ بھی بتایا کہ ہر کام کی ابتدا بسم اللہ سے کی جائے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے تخریج کی ہے۔

۴۶۶۶۔ حضرت مجالدؓ والد ابی عثمہ

حضرت مجالدؓ۔ ابوعثمہ جہیمی کے والد تھے۔ جہیم کے تذکرے میں ہم ان کے بارے میں پھر لکھیں گے۔

۴۶۶۷۔ حضرت مجالدؓ بن مسعود السلمی

حضرت مجالدؓ بن مسعود السلمی۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی مجاشع کے تذکرے میں لکھ آئے ہیں۔ مجالد کی کنیت ابومعبد تھی۔ بصرے میں سکونت تھی۔ انہوں نے فتح مکہ کے بعد اپنے بھائی کے اسلام لانے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ ابوعثمان ہندی نے روایت کی کہ جناب مجاشع انہیں حضور کی خدمت میں بیعت علی الہجرۃ کے لئے لے گئے تھے۔ لیکن آپ نے ان کی درخواست مسترد کر دی تھی اور بیعت علی الاسلام والجہاد منظور فرمائی تھی۔

ابن ابی حاتم کا قول ہے کہ مجالد جنگ جمل میں شہید ہوگئے تھے لیکن جناب مجاشع کے بارے میں کچھ نہیں بتایا، حالانکہ اس جنگ میں ان کا قتل یقینی امر ہے۔ ان دونوں بھائیوں سے ابوعثمان کی روایت میں کوئی استبعاد نہیں۔ کیونکہ دونوں اکٹھے حضور اکرمؐ کے پاس آئے تھے اور بصرے میں دونوں کی قبریں قریب قریب ہیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۶۲۔ حضرت مجدی الضمریؓ

حضرت مجدی الضمریؓ۔ یہ صحابی حضور اکرم کے ساتھ سات غزوات میں شریک رہے۔ ابوالمفرج بن عطی بن مجدی ضمری نے اپنے باپ سے اس نے اس کے دادا سے روایت کی کہ ہم حضور کے ساتھ غزوۂ مریسیع اور غزوہ بنوالمصطلق میں شریک تھے۔ ان جنگوں میں کچھ عورتیں بطور جنگی قیدی ہمارے ہاتھ آئیں۔ ہم نے گزارش کی، یارسول اللہ! کیا ہمیں عزل کی اجازت ہے فرمایا "کرلو اگر تمہاری مرضی ہے تو۔ خدا نے جو روح پیدا کی ہے وہ قیامت تک باقی رہے گی"، تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔
ابن مندہ اور ابونعیم کی کتابوں میں اسی طرح مذکورہ ہے لیکن میرے خیال میں غزوۂ مریسیع اور غزوۂ مصطلق کے درمیان واو نہیں بلکہ او ہے، کیونکہ ایک ہی غزوے کے دو نام ہیں اور راوی نے بربنائے شک دونوں نام لکھ دئے ہیں۔ واللہ اعلم

۴۶۶۳۔ حضرت مجدیؓ بن قیس الاشعری

حضرت مجدیؓ بن قیس الاشعری۔ ان کا نسب ہم ان کے بھائی ابوموسیٰ کے تذکرے میں لکھ آئے ہیں۔ ابوعمر نے ان کے بھائی ابوبرہم کے ترجمے میں اس کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر پر غسانی کا یہ استدراک ہے۔

۴۶۶۴۔ حضرت مجذرؓ بن زیاد

حضرت مجذرؓ بن زیاد۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی عبداللہ بن زیاد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ وہ خاندانی لحاظ سے بلوی ہیں، اور وہ انصار کے حلیف تھے۔ یہ وہی آدمی ہیں جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں سوید بن صامت کو قتل کیا تھا اور جنگ بعاث کی آگ بھڑک اٹھی تھی۔ بعد میں مسلمان ہوگئے اور غزوہ احد میں شہادت پائی۔
ہمیں ابوالبختری بن ہشام بن خالد بن اسد بن عبدالعزی قرشی نے ابوجعفر سے اس نے یونس سے اس نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ اس سے یزید بن رومان نے اس نے عروہ بن زبیر سے، اس نے ابن شہاب' محمد بن یحییٰ بن حبان اور عاصم بن عمر بن قتادہ اور عبداللہ بن ابوبکر وغیرہ سے غزوۂ بدر کے بارے میں بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر میدان جنگ میں تمہارا آمنا سامنا ابوالبختری سے ہوجائے تو اسے قتل نہ کرنا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ شخص مکے کے ان لوگوں میں سے تھا جس نے حضور کو قیام مکہ کے دوران میں نہ تو کوئی تکلیف دی اور نہ آپ کے بارے میں کبھی زبان درازی سے کام لیا۔ نیز یہ شخص ان لوگوں میں سے تھا۔ جس نے اس رسوائے زمانہ تحریر کو، جس کی وجہ سے بنوہاشم کو تین برس شعب ابوطالب میں گزارنا پڑے تھے، متروک العمل بنانے میں حصہ لیا تھا۔ اتفاقاً ابوالبختری اور مجذر بن زیاد البلوی کی ملاقات ہوگئی۔ انہوں نے کہا ابوالبختری رسول کریم نے تمہارے قتل سے منع فرمادیا ہے" اس نے پوچھا، میرے ساتھی (ردیف) کے بارے میں کیا فیصلہ ہوگا۔ جناب مجذر نے کہا اسے تو ہم امان نہیں دے سکتے۔ اس پر ابوالبختری نے کہا کیا میں یہ گوارا کرسکتا ہوں کہ مکے کی عورتیں کہیں کہ بختری نے اپنی جان بچالی اور رفیق کو مروا دیا چنانچہ دونوں مقابلے پر تیار ہوگئے۔ مقابلے میں ابوالبختری مارا گیا۔ جناب مجذر نے حضور کی خدمت میں سارا واقع بیان کیا کہ ابوالبختری نے خود مجھے مجبور کردیا کہ میں اس سے مقابلہ کروں۔ چنانچہ وہ مارا گیا۔
جناب مجذر غزوۂ احد میں حارث بن سوید بن صامت کے ہاتھوں مارے گئے، حالانکہ قاتل نے بظاہر اسلام قبول کیا ہوا تھا اور

اس تاک میں تھا کہ موقع پا کر مجذر کو قتل کر دے غزوۂ احد میں جب قریش نے مڑ کر مسلمانوں پر حملہ کیا تو حارث نے پیچھے سے وار کر کے مجذر کو قتل کر دیا اور بھاگ کر مکے چلا گیا بعد از فتح مکہ اس نے پھر اسلام قبول کر لیا لیکن حضور اکرمؐ نے اسے مجذر کے قصاص میں قتل کرا دیا۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔ اس مقابلے کے دوران میں ابوالبختری یہ شعر پڑھتا رہا: ہر دوست اپنے دوست کی حفاظت کرتا ہے تا آنکہ مرجائے یا دوست کے بچاؤ کی کوئی سبیل نکالے۔

۴۶۷۱۔ حضرت مجزاۃؓ بن ثور

حضرت مجزاۃؓ بن ثور بن عفیر بن زہیر بن کعب بن عمرو بن سدوس السدوسی: حضرت عمر کے عہد خلافت میں قتل ہوئے۔ امام بخاری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ لیکن ثابت نہیں اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے روایت کی ہے۔ یہ صاحب منجوف بن ثور کے بھائی تھے۔ انہوں نے ایرانیوں کے خلاف جنگ میں زبردست حصہ لیا۔ فتح تستر کے موقع پر ایک سو ایرانی قتل ہوئے تھے۔ جب ہرمزان گرفتار ہوا اور حضرت عمر کے پاس لایا گیا تو حضرت عمر نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ کسی نے کہا کہ میں نے اسے امان دی ہے۔ خلیفہ نے کہا کہ میں اس شخص کو کیسے پناہ دے سکتا ہوں جس نے مجزاۃ بن ثور اور براء بن مالک کو قتل کیا ہے۔ ہرمزان مسلمان ہو گیا اور حضرت عمر سے جان بچا لے گیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے تخریج کی ہے۔

۴۶۷۲۔ حضرت مجزز المدلجی القائفؓ

حضرت مجزز المدلجی القائفؓ۔ ان کا پورا نسب، مجزز بن اعور بن جعدہ بن معاذ بن عتوارہ بن عمرو بن مدلج الکنانی المدلجی ہے۔ انہیں مجزز اس لئے کہتے ہیں کہ وہ جب بھی جنگی قیدی بنائے گئے ماتھے کو زخمی کرا لیا۔ ہمیں ابراہیم کے علاوہ اور کئی آدمیوں نے بروایت ابوعیسیٰ ترمذی بتایا کہ ہمیں قتادہ نے اس نے لیث سے اس نے ابن شہاب سے اس نے عروہ سے اس نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ ایک دفعہ حضور اکرمؐ میرے یہاں تشریف لائے اور فرطِ مسرت سے آپ کا چہرہ مبارک تمتمارہا تھا۔ فرمایا عائشہ! دیکھ آج عجیب واقعہ پیش آیا آج مجزز نے اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ کو ایسی حالت میں دیکھا کہ ان کے چہرے ڈھانپے ہوئے تھے اور پاؤں ننگے تھے کہنے لگا ان پاؤں کا آپس میں رشتہ ہے۔ ابن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عرورہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے اور اس میں اس کا اضافہ کیا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا آپ نے نہیں دیکھا کہ مجزز کا گزر زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید پر ہوا ان کے سر ڈھانپے ہوئے تھے اور پاؤں ننگے تھے اور کہنے لگا کہ ان پاؤں کا آپس میں رشتہ ہے۔ ابوعمر اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۷۳۔ حضرت مجمعؓ بن جاریہ

حضرت مجمعؓ بن جاریہ بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی پھر بنی عمرو بن عوف: یہ مدنی تھے اور ان کا باپ ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے مسجد ضرار بنائی تھی۔ ابن اسحاق لکھتا ہے کہ مجمع نوجوان تھا جس نے رسول اللہؐ کے زمانے میں جمع قرآن کے کام میں حصہ لیا تھا مگر ان کا والد منافق تھا اور مجمع مسجد ضرار میں امامت کرتے تھے بعد میں حضور ﷺ نے اس کا مسجد کو جلوا دیا تھا۔

جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے کسی نے خلیفہ سے درخواست کی کہ جناب مجمع کو مسجد میں امامت کی اجازت دی جائے۔ حضرت عمر نے انکار کر دیا کیونکہ وہ مسجد ضرار میں امامت کر چکے تھے۔ جناب مجمع نے قسم کھائی کہ انہیں اس قضیہ کی ہوا تک نہ لگی تھی۔ چنانچہ اجازت مل گئی۔

ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے زمانے میں قرآن سوائے ایک آدھ سورت کے جمع کر رکھا تھا ہمیں ابوالفرج بن ابوالرجاء نے اسے ابوعلی بن حسن بن احمد نے بتایا کہ جناب مجمع قرآن کی قرأت کرتے اور میں بیٹھا سنا کرتا۔

ہمیں احمد بن عبداللہ نے بتایا کہ ہم سے عبداللہ بن جعفر الجابری نے اور اسے محمد بن احمد بن مثنی نے اور اسے جعفر بن عون نے اسے زکریا بن ابی زائدہ نے اور اسے عامر نے بتایا کہ حضور اکرم کے زمانے میں چھ آدمیوں نے قرآن جمع کیا تھا اور وہ سب انصار تھے۔ معاذ بن جبل، زید بن ثابت، ابی بن کعب' ابوالدرداء اسعد بن عبید اور ابوزید۔ جب حضور اکرمؐ نے انتقال فرمایا تو جناب مجمع کے پاس صرف ایک دو سورتیں رہ گئی تھیں۔

ان سے ان کے بھتیجے عبدالرحمان بن یزید بن جاریہ اور یعقوب بن مجمع اور عکرمہ بن سلمہ نے بتایا کہ اسے اسماعیل بن علی وغیرہ نے بتایا کہ انہیں قتیبہ نے' اسے لیث نے' اسے شہاب زہری نے، اسے عبداللہ بن ثعلبہ نے، اسے عبدالرحمٰن بن یزید بن جاریہ نے بتایا کہ اس نے اپنے چچا مجمع بن جاریہ سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ حضرت مسیح دجال کو لد کے دروازے پر قتل کریں گے۔ ابن عیینہ عقیل اور ابن عجلان نے زہری سے اس نے عبداللہ بن عبیداللہ سے روایت کی۔ نسائی کا قول ہے کہ لیث اور اس کے تابعین کی روایت زیادہ درست ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۷۴۔ حضرت مجمعؓ بن یزید بن جاریہ

حضرت مجمعؓ بن یزید بن جاریہ۔ وہ عبدالرحمٰن کے بھائی ہیں۔ ابن مندہ لکھتا ہے کہ میرے نزدیک دونوں مجمع ایک ہی آدمی ہے۔ ان سے عکرمہ بن سلمہ بن ربیعہ نے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنے ہمسائے کے مکان کی دیوار میں میخ ٹھونکنا چاہے تو اسے نہ روکا جائے۔ ابوعمر کہتا ہے کہ مجمع بن یزید بن جاریہ میرا بھتیجا ہے جسے حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی اور آپ سے مذکورہ بالا حدیث روایت کی۔

ایک روایت میں ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے۔ کیونکہ یہ حدیث یا تو عمر نے حضور اکرمؐ سے سنی یا حضرت ابوہریرہ نے امام بخاری کی رائے میں مجمع بن یزید، عبدالرحمٰن بن یزید بن جاریہ کا بھائی ہے۔ ہمیں ابویاسر نے عبداللہ بن احمد سے اس نے اپنے باپ سے، اس نے مکی بن ابراہیم سے اس نے عبدالملک بن جریج سے اس نے عمرو بن دینار سے بیان کیا کہ اسے ہشام بن یحییٰ نے بتایا کہ اس عکرمہ بن سلمہ بن ربیعہ نے روایت کی کہ بنو مغیرہ کے دو بھائی، مجمع بن یزید بن جاریہ الانصاری سے ملے۔ انہوں نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی ہمسائے کی دیوار لکڑی ٹھونکنے لگے تو منع نہ کیا جائے اس پر اس نے کہا میرے بھائی! تم نے قسم کھا کر خود ہی اپنے خلاف فیصلہ دے دیا۔ اس لئے آپ اپنا ستون میری دیوار سے پرے ہٹا لیں۔ چنانچہ انہوں نے ستون ہٹا لیا۔ اور اس نے اپنی لکڑی ستون میں ٹھونک دی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

باب میم وحا

۴۶۷۵۔ حضرت محارب ؓ بن مزیدہ

حضرت محارب ؓ بن مزیدہ بن مالک بن ہمام بن معاویہ بن شبابہ بن عامر بن حطمہ بن محارب بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس العبدی: باپ بیٹا حضور اکرم ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا، یہ ہشام کلبی کا قول ہے۔

۴۶۷۶۔ حضرت محتفز ؓ بن اوس المزنی

حضرت محتفز ؓ بن اوس المزنی۔ انہوں نے حضور اکرم سے بیعت کی اور ان کی اولاد نے ان سے روایت کی ہے۔ حاکم ابو احمد عسکری عبداللہ نے تاریخ خراسان میں اس کا ذکر کیا ہے۔ احمد بن حسین نیشاپوری نے اس کی روایت کی ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۷۷۔ حضرت محجن ؓ بن ادرع الاسلمی

حضرت محجن ؓ بن ادرع الاسلمی۔ یہ صحابی اسلم بن افصی بن حارثہ بن عمرو بن عامر کی اولاد سے ہیں۔ قدیم الاسلام مسلمان ہیں۔ ابو احمد عسکری کے بقول وہ سلمی ہیں لیکن ایک روایت کے مطابق اسلمی ہیں۔ انہی کے بارے میں حضور اکرم نے ایک دفعہ فرمایا تھا "تم تیر اندازی کرو اور میں ابن الادرع کے ساتھ ہوں۔ بصرے میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ انہوں نے اپنی مسجد کی حدود بندی کی تھی۔ طویل عمر پائی تھی۔ ان سے حنظلہ بن علی اور رجاء بن ابی رجاء نے روایت کی ہے۔

ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد نے ابوداؤد طیالسی سے اس نے ابوعوانہ سے اس نے ابوبشر سے اس نے عبداللہ بن شقیق سے اس نے رجاء جاہلی سے روایت کی کہ ایک دفعہ محجن نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد تک لے گیا۔ وہاں مسجد کے دروازے پر بریدہ اسلمی بیٹھا ہوا تھا اور مسجد میں سکبہ نامی ایک شخص طویل نماز پڑھ رہا تھا اور بریدہ اس کا مذاق اڑا رہا تھا۔ بریدہ نے محجن سے مزاحاً کہا کیا تم ایسی نماز پڑھنا نہیں چاہتے محجن نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ کہنے لگے ایک دفعہ حضور اکرم ؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مسجد کو لے چلے وہاں ایک شخص رکوع و سجود میں مصروف تھا۔ حضور اکرم نے پوچھا یہ کون ہے۔ محجن نے بتایا یہ فلاں آدمی ہے اور انہوں نے اس کی تعریف و توصیف میں کافی مبالغہ کیا۔ حضور نے فرمایا: تم اس کی باتوں پر دھیان مت دو، ورنہ تمہیں تباہ کر دے گا۔ جب حضور حجرے کے پاس پہنچے تو ان کا ہاتھ چھوڑ دیا فرمایا دین کی بہترین صورت یہ ہے کہ اس کی آسانی کو نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیا جائے یعنی دین میں آسانی پیدا کی جائے۔ بعدۂ جناب محجن بصرے سے مدینہ میں آ گئے اور امیر معاویہ کے آخری عہد میں فوت ہوئے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۷۸۔ حضرت محجن ؓ بن ابی محجن الدیلی

حضرت محجن ؓ بن ابی محجن الدیلی۔ ان کا تعلق بنو دیل بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ سے تھا۔ مدنی تھے اور کنیت ابوبسر تھی۔ ان

ان کے بیٹے بسر نے روایت کی ہے ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض بسر اور بعض بشر کہتے ہیں۔ یہ ثوری کا قول احمد بن صالح مصری کہتے ہیں کہ میں نے ایک جماعت سے ان کے نام کے بارے میں پوچھا بعض لوگوں نے ثوری کی طرح بتایا۔ ابن ماکولا نے بسر بیان کیا۔

بسر نے اپنے والد محجن سے روایت کی۔ ان سے زید بن اسلم نے روایت کی ہمیں فتیان بن احمد بن محمد بن جوہری نے قعنبی اس نے مالک سے اس نے زید بن اسلم سے اس نے بسر بن محجن سے اس نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ وہ حضور اکرمؐ کی ل میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نماز کے لئے اذان ہوئی۔ حضور اٹھے نماز ادا کی اور پھر واپس آ گئے۔ آپ نے جناب محجن سے پوچھا نے نماز کیوں نہ پڑھی کیا تم مسلمان نہیں ہو ا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں گھر میں ادا کر آیا تھا۔ حضور نے فرمایا اگر پھر کبھی صورت پیش آئے تو نماز جماعت میں شریک ہو جایا کرو۔ تینوں نے تخریج کی ہے۔

۴۶۷۔ حضرت محدوجؓ بن زید الہذی

حضرت محدوجؓ بن زید الہذی۔ ان کی صحابیت کے بارے میں اختلاف ہے۔ حضور سے انہوں نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ ت کے دن اول از ہمہ مجھے طلب کیا جائے گا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۸۔ حضرت محرزؓ بن حارثہ

حضرت محرزؓ بن حارثہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف: انہیں عتاب بن اسید نے ایک بار مکے میں اپنا جانشین بنایا تھا۔ بعد وہ حضرت عمر کے عہد خلافت میں پھر سے ایک دفعہ مکے کے حاکم بنائے گئے، پھر خلیفہ نے انہیں معزول کر کے قنفذ بن عمیر التیمی ان کی جگہ مقرر کر دیا۔ جناب محرز جنگ جمل میں مارے گئے تھے۔ ان کا شمار اہل مکہ میں ہوتا ہے۔ ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۹۔ حضرت محرزؓ بن زہیر الاسلمی مدنی

حضرت محرزؓ بن زہیر الاسلمی مدنی۔ انہیں حضور اکرم کی صحبت میسر آئی۔ ان کی حدیث کبیر بن زید نے ام ولد محرز سے اس نے ز سے روایت کی کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ خاموشی عالم کی زینت ہے۔ ان کی بیٹی نے اس سے روایت کی کہ میرے ابا اکثر کہا رتے تھے۔ اللہ میں جھوٹوں کے زمانے سے پناہ مانگتا ہوں۔ بیٹی نے پوچھا ابا وہ کیسا زمانہ ہوگا؟ باپ نے جواب دیا اس زمانے ں جھوٹ الم نشرح ہو چکا ہوگا۔ پھر ایک آدمی ان میں آ شریک ہوگا لیکن جب موضوع پر زیر بحث آئے گا تو وہ بھی اپنی ٹانگ اڑا ر گناہ میں شریک ہو جائے گا تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے اور بیان کیا ہے کہ ابونعیم نے بھی اس حدیث کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابن مندہ کو اس باب ں وہم ہوا ہے اور اس نے ان کی ولدیت ابن زہیر لکھی ہے۔ جعفر نے ابن زہیر اور ابن زہر کو دو مختلف آدمی قرار دیا ہے۔ امام اری نے اپنی تاریخ میں محرز بن زہیر لکھا ایک روایت میں ابن زہر بھی ہے لیکن زہیر درست ہے۔ ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے ر ابن مندہ کی طرح زہیر لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ وہم نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۶۸۲۔ حضرت محرزؓ بن عامر

حضرت محرزؓ بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار خزرجی ونجاری انصاری: غزوۂ بدر میں موجود تھے لیکن جس دن حضور اکرمؐ نے غزوۂ احد کی طرف کوچ فرمانا تھا اس صبح کو وہ فوت ہو گئے۔ حضور نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا جو فی الحقیقت شریکِ جنگ ہوئے تھے۔ یہ لاولد تھے۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا نام ح اور ز سے لکھا ہے۔ دار قطنی کا خیال بھی یہی ہے۔ ابن ماکولا نے "محرز" لکھا ہے اور ان کو بنوعمرو بن عوف کے خاندان سے شمار کیا ہے لیکن یہ غلط ہے۔ کیونکہ ابوجعفر نے یونس سے ان سے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام کے سلسلے میں جو غزوۂ بدر میں موجود تھے انصار سے بنوعدی بن نجار نے محرز بن عامر بن مالک کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح سلمہ نے ابن اسحاق اور عبدالملک بن ہشام سے اس نے بکائی سے اس نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے اور اسی طرح موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے۔ اگر اس کے علاوہ اور روایت صحیح بھی ہو جب بھی اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۶۸۳۔ حضرت محرزؓ بن قتادہ بن مسلمہ

حضرت محرزؓ بن قتادہ بن مسلمہ۔ یہ صاحب بنوحنیفہ کو (حضور اکرم کی وفات کے بعد جب ارتداد کی لہر اٹھی تھی) اسلام پر قائم رہنے اور ارتداد سے بچنے کی تاکید کرتے تھے۔ انہوں نے اس سلسلے میں عمدہ عمدہ اشعار کہے ہیں۔

۴۶۸۴۔ حضرت محرز القصابؓ

حضرت محرز القصابؓ۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ امام بخاری نے ان کا تذکرہ موسیٰ بن اسماعیل سے، اس نے اسحاق بن عثمان سے، اس نے اپنی دادی ام موسیٰ سے سنا کہ ابوموسیٰ اشعری نے کہا کہ مسلمانوں کے لئے جانور ذبح کرنے کی اجازت صرف اسے دی جائے گی، جسے سورۂ فاتحہ آتی ہے اور سوائے جناب محرز کے اور کسی کو سورۂ فاتحہ نہیں آتی تھی۔ اس لئے یہ خدمت ان سے لی جاتی تھی۔ یہ بنوعدی کے آزاد کردہ غلام تھے اور زمانہ جاہلیت میں جنگی قیدی رہے تھے۔ ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۸۵۔ حضرت محرزؓ بن نضلہ

حضرت محرزؓ بن نضلہ بن عبداللہ بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ الاسدی: ان کی کنیت ابونضلہ تھی اور اخرم الاسدی کے عرف سے جانے جاتے۔ بنوعبدالشمس کے حلیف تھے اور بنوعبدالاشہل انہیں اپنا حلیف بتاتے تھے۔ ابن اسحاق لکھتا ہے کہ مہاجرین ہجرت کر کے مدینہ آ رہے تھے اور بنودودان بھی اسلام لا چکے تھے چنانچہ اس قبیلہ کے تمام مرد اور عورتیں ہجرت کر کے مدینہ میں آ گئے اور انہی میں محرز بن نضلہ بھی تھے۔ انہوں نے غزوۂ بدر، احد اور خندق میں شرکت کی اور غزوۂ ذی قرد میں بھی حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے۔ انہیں مسعدہ بن حکم نے قتل کیا۔ اس وقت ان کی عمر ۳۷ یا ۳۸ برس تھی۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کا نام محرز بن وہب لکھا ہے اور ان کا ذکر شرکائے بدر میں کیا ہے۔ بنوعبدشمس کے حلیفوں میں سے تھے ہمیں عبیداللہ بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ بدر کے شرکاء میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بنوعبدالشمس اور بنواسد

خزیمہ کے حلیفوں میں سے تھے۔ان کی تخریج تینوں نے کی ہے۔

۴۶۸۶۔حضرت محرز ؓ

حضرت محرز ؓ ۔ یہ غیر منسوب ہیں۔ ابراہیم بن محمد بن ثابت جو بنو عبدالدار کا بھائی ہے اس نے عکرمہ بن خالد سے روایت کی ہے کہ ایک رات کو محرز میرے پاس آیا۔ہم نے اسے رات کے کھانے کی دعوت دی۔محرز پوچھنے لگا آپ کے پاس مسواک ہے۔ میں نے پوچھا تمہیں اس وقت مسواک کی ضرورت کیوں پیش آ گئی ہے۔اس نے کہا کہ رسول اکرمؐ کا یہ زندگی بھر معمول رہا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۸۷۔حضرت محرش الکعبیؓ

حضرت محرش الکعبیؓ۔ ابن ماکولا نے حرف اول پر پیش (ضمہ) اور حرف ثالث را کو مشدد کر کے کسرہ پڑھا ہے۔ابو عمر نے بہ کسر میم وسکون حا بیان کیا ہے۔علی بن مدینی آخر الذکر کو درست کہتا ہے۔ابو عمر نے اسماعیل بن امیہ سے اس نے مزاحم سے اس نے عبدالعزیز بن عبداللہ بن خالد بن اسید سے اس نے محرش الکعبی سے روایت کی کہ ایک رات کو حضور اکرمؐ جعرانہ سے نکلے اور پھر اس نے حدیث نقل کی۔ابن المدائنی کہتا ہے کہ مزاحم سے مراد مزاحم بن ابی مزاحم ہے اس سے ابن جریج وغیرہ نے روایت کی ہے اور اس سے مراد مزاحم بن زفر نہیں ہے۔

ابو حفص الفلاس کا بیان ہے کہ میں مکہ کے ایک شیخ کو جس کا نام سالم تھا ملا اور منیٰ تک اس سے ایک اونٹ کرائے پر لیا۔اس نے مجھ سے یہ حدیث سنانے کی خواہش کی کہنے لگا محرش بن عبداللہ میرا دادا تھا۔پھر اس وہ حدیث بیان کی اور نیز بتایا کہ کس طرح حضور اکرمؐ ان کے پاس سے گزرے۔ میں نے پوچھا تم نے یہ حدیث کس سے سنی کہا مجھ سے میرے باپ اور اہل خانہ نے بیان کی۔

اکثر اہل حدیث نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے: محرش بن سوید بن عبداللہ بن مرہ الخزاعی الکعبی۔ان کا شمار اہل مکہ میں ہوتا ہے۔ان سے صرف ایک حدیث روایت کی گئی ہے۔ ایک دفعہ رسول اللہ اکرم نے جعرانہ سے عمرے کا ارادہ کیا۔ پھر آپ دوسری صبح کو مکہ میں پائے گئے۔گویا کہ آپ نے رات وہیں بسر کی تھی۔ میں نے حضور کی پیٹھ دیکھی گویا چاندی کا ٹکڑا تھی۔ہم سے کئی آدمیوں نے ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کی اُس نے بندار سے اس نے یحییٰ بن سعید سے اسؒ نے ابن جریج سے اس نے مزاحم سے اس نے عبدالعزیز عبداللہ سے اس نے مکحول سے اس نے محرش الکعبی سے یہ روایت بیان کی کہ رسول اللہؐ ایک رات کو جعرانہ سے عمرہ کرنے کے ارادے سے نکلے۔ مکے میں تشریف لائے اور عمرہ ادا کیا۔ پھر راتوں رات وہاں سے روانہ ہو کر صبح کو ایسے وقت جعرانہ پہنچ گئے گویا آپ نے رات وہیں بسر کی تھی دوسرے دن آپ بوقت زوال وادی سرف سے روانہ ہو کر جامع الطریق تک آئے۔اسی وجہ سے لوگوں کو حضور اکرمؐ کے عمرے کا علم نہ ہوسکا۔ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۸۸۔حضرت محسن ؓ بن علی

حضرت محسن ؓ بن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب قرشی ہاشمی: آپ جناب فاطمہ کے صاحبزادے تھے۔ہمیں ابو احمد

عبدالوہاب بن ابی منصور الامین نے ابوالفضل محمد بن ناصر سے، اس نے ابوطاہر بن ابی الصقر الانباری سے اس نے ابوالبرکات بن لطیف الفراء سے اس نے حسن بن رشیق سے اس نے ابوالبشر الدولابی سے اس نے محمد بن عوف الطائی سے اس نے ابونعیم اور عبداللہ بن موسیٰ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہم سے اسرائیل نے اس سے ابواسحاق نے اس سے ہانی بن ہانی نے اس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جب امام حسن پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھا۔ حضور تشریف لائے فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ۔ پوچھا کیا نام رکھا میں نے عرض کیا حرب فرمایا: نہیں یہ حسن ہے۔ یہی صورت جناب حسین کی پیدائش کے وقت پیش آئی۔ میں نے نام حرب بتایا تو آپ نے حسین تجویز کیا۔ تیسری دفعہ محسن پید ہوئے تو میں نے حرب ہی نام رکھا تھا۔ حضور نے محسن رکھ دیا۔ پھر فرمایا میں نے ان بچوں کے نام حضرت ہارون کے بچوں کے نام پر شبر، شبیر، اور مبشر رکھ دئے ہیں۔ کئی راویوں نے ابو اسحاق سے اس طرح نقل کیا ہے۔ سالم بن ابی الجعدہ نے حضرت علی سے روایت کی ہے، لیکن محسن کا ذکر نہیں کیا۔ اسی طرح ابو الخلیل نے سلمان سے ذکر کیا ہے۔ محسن بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۸۹۔ حضرت محصن الانصاری ؓ

حضرت محصن الانصاری ؓ۔ یہ جعفر کا قول ہے اور اس نے مروان بن معاویہ سے اس نے عبدالرحمٰن بن ابی شمیلۃ الانصاری سے جو اہل قبا سے تھا' اس نے سلمہ بن محصن الانصاری سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا جو شخص صبح کو اپنی جماعت میں امن وامان میں بیدار ہو اور اس کا جسم بہ خیر وعافیت ہو اور اس دن کے کھانے کا معقول بندوبست ہو یوں سمجھے گویا تمام دنیا اسے عطا کر دی گئی ہے جعفر نے اسی طرح روایت کی ہے اور اس کا ترجمہ بیان کیا ہے۔ راویوں میں تھوڑا سا فرق ہے۔ سلمہ بن عبداللہ محصن نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ کئی راویوں نے اس روایت کو مروان سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ ہم اس کا ذکر عبیداللہ کے ترجمے میں کر چکے ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً بن ابی عاصم سے اس نے کثیر بن عبیداللہ الحداء سے اس نے مروان بن معاویہ سے اس نے عبدالرحمان بن شمیلۃ الانصاری سے اس نے سلمہ بن عبیداللہ بن محصن الانصاری سے اس نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے مندرجہ بالا روایت کے مطابق حدیث ارشاد فرمائی۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۹۰۔ حضرت محصن ؓ بن وحوح الانصاری الاوسی

حضرت محصن ؓ بن وحوح الانصاری الاوسی۔ یہ صاحب اپنے بھائی حصین کے ساتھ قادسیہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ ہم ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں بیان کریں گے دونوں بھائی لاولد مرے۔ ابن الکلبی نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۴۶۹۱۔ حضرت محلم ؓ بن جثامہ

حضرت محلم ؓ بن جثامہ۔ ان کا نام یزید بن قیس بن ربیعہ بن عبداللہ بن یعمر الشداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ الکنانی اللیثی ہے۔ ان کے بھائی کا نام صعب بن جثامہ تھا۔ ہمیں عبداللہ نے یونس سے اس نے اس نے ابن اسحاق سے، اس نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے اس نے قعقاع بن عبداللہ بن ابی حدرد سے اس نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ ہمیں رسول اکرمؐ نے چشمہ اضم کی طرف روانہ فرمایا۔ میرے ساتھ ابوقتادہ اور محلم بن جثامہ کے علاوہ کچھ اور لوگ بھی تھے۔

ب ہم وادی میں داخل ہوئے تو ہمارے پاس سے شتر سوار عامر بن اضبط الاشجعی گزرا اور ہمیں مسلمانوں کی طرح السلام علیکم کہا۔ ہم
ک گئے لیکن محلم بن جثامہ نے اسے قتل کر کے اس کے اونٹ اور ساز و سامان پر قبضہ کر لیا۔ کیونکہ ان میں سے پہلے سے عداوت
آ رہی تھی۔ واپسی پر ہم نے حضور اکرمؐ سے یہ واقعہ بیان کیا تو قرآن کی درج ذیل آیت نازل ہوئی۔ یاایھا الذین امنوا اذا
ربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا (اے ایمان والوں جب تم اللہ کی راہ
چلو پھر تو سوچ سمجھ سے کام لو، اور جو شخص تمہیں سلام کہے اسے یہ مت کہو کہ تم مومن نہیں ہو) طبری لکھتا ہے کہ محلم بن جثامہ نے
سور اکرمؐ کی زندگی ہی میں وفات پائی اور جب اسے دفن کیا گیا تو زمین نے اسے باہر اگل دیا۔ پھر لاش کو دو پہاڑیوں کے درمیان
ینک کر اوپر پتھر ڈال دئے گئے۔ حضورؐ نے فرمایا معمولاً تو زمین برے سے برے آدمی کو بھی اندر سمو لیتی ہے لیکن اس شخص نے (بد
ں سے) ایک مسلمان کو قتل کیا تھا چنانچہ اللہ نے اپنا ناپسندیدگی کا اظہار بایں انداز فرمایا۔

ابوعمر لکھتا ہے کہ یہ شخص محلم بن جثامہ نہیں تھا کیونکہ وہ تو آخری عمر میں حمص میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور ابن الزبیر کے عہدِ
لافت ہوئے۔ اس آیت کے شان نزول کے بارے میں علماء میں بڑا اختلاف ہے۔ کوئی کہتا ہے یہ مقداد کے بارے میں نازل
ی کوئی کہتا ہے اسامہ کے بارے میں بعض کی رائے میں اس سے مراد غالب اللیثی ہیں۔ بعض نے کہا کہ اس کا نزول ایک دستہ
ج کے بارے میں ہوا تھا۔ مگر ان اقوال کے قائلوں کا نام کسی نے نہیں بتایا۔ بعض نے اور اور بھی کئی لوگوں کے نام لئے ہیں اور
ں قتل کو قتل خطا لکھا ہے، ہم مکیتل کے ترجمے میں پھر محلم کا ذکر کریں گے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۹۱۔ حضرت محمدؓ بن ابی بن کعب

حضرت محمدؓ بن ابی بن کعب۔ ہم ان کا نسب ان کے والد ابو معاذ کے ترجمے بیان کر آئے ہیں۔ یہ صحابی حضور اکرمؐ کے زمانے
یں پیدا ہوئے اپنے والد اور حضرت عمر سے روایت کی۔ خود ان سے حضرمی بن لاحق اور بشیر بن سعید نے روایت کی۔ تینوں نے
س کی تخریج کی ہے۔

۴۶۹۲۔ حضرت محمدؓ بن احیحہ بن جلاح

حضرت محمدؓ بن احیحہ بن جلاح بن حریش بن جحجبا بن عوف بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف الانصاری الاوسی: انہیں صحابہ میں
شمار کیا گیا ہے عبدان کا قول ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ سب سے پہلے اس شخص کا نام محمد رکھا گیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ یہ صاحب ان
لوگوں میں سے نہیں جن کا محمد بن عدی کی حدیث میں ذکر ہے کہ جب لوگوں کے کانوں میں یہ بات پڑی کہ عنقریب جس نبی کا
ظہور متوقع ہے ان کا نام نامی محمد ہو گا تو لوگوں نے اپنے بچوں کا نام محمد رکھنا شروع کر دیا۔ ان میں محمد بن سفیان بن مجاشع، محمد بن
براء، محمد بن احیحہ، محمد بن حمران بن مالک جعفی، محمد بن خزاعی بن علقمہ بن محارب بن مرہ بن فالج محمد بن عدی بن ربیعہ بن جشم بن
سعد شامل ہیں۔ اس کی تخریج ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے کی ہے۔

لیکن مجھے اس پر یہ اعتراض ہے کہ یہ سب لوگ حضور اکرمؐ سے بہ حیثیت زمانہ سابق ہیں۔ انہیں اس نام کا کیسے علم ہو گیا تھا۔
مثلاً احیحہ بن جلاح نے عبدالمطلب کی ماں سے نکاح کیا تھا اور اس خاتون کا نام سلمیٰ بنت عمرو تھا۔ پس جو شخص والدہ عبدالمطلب کا

شوہر ہوا اور پھر عبدالمطلب نے لمبی عمر پائی تھی۔اس کا بیٹا حضور اکرم کا معاصر کیسے ہوسکتا ہے۔مزید براں ابن مندہ اور ابونعیم اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ منذر بن محمد بن عقبہ بن احیحہ حضور اکرمؐ کے اصحاب میں شامل تھے اور غزوہ بدر میں شریک تھے۔ایسا معلوم ہوتا کہ اس نے منذر اور عقبہ کا ذکر نہ کر کے غلطی کی ہے۔

۴۶۹۴۔حضرت محمدؓ بن اسلم بن بجرۃ الانصاری

حضرت محمدؓ بن اسلم بن بجرۃ الانصاری۔بنو حارث بن خزرج کے بھائی تھے۔انہوں نے حضور اکرمؐ کو دیکھا اور ان کے والد کو حضور کی صحبت میسر آئی۔محمد بن اسحاق نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اس نے محمد بن اسلم بن بجرۃ الانصاری سے جو بنو حارث بن خزرج کا بھائی تھا اور کافی بوڑھا ہو چکا تھا روایت کی کہ وہ جب بھی شہر میں آتا اور بازار میں خرید و فروخت کر چکتا اور واپس گھر کو لوٹتا اور چادر اتار کر رکھتا تو اسے یاد آجاتا کہ اس نے مسجد نبوی میں دو رکعت نماز ادا نہیں کی، تو اسے اس فروگزاشت پر افسوس ہوتا، کیونکہ رسول حضورؐ نے فرمایا تھا جو شخص اس شہر (مدینہ) میں وارد ہو، اسے چاہئے کہ میری مسجد میں دو رکعت ادا کرے۔چنانچہ وہ پھر گھر سے لوٹ کر مدینۃ النبی میں آتا۔دو رکعت نماز ادا کرتا اور واپس چلا جاتا۔ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً اسی طرح بیان کیا ہے۔ابو عمر کا قول ہے کہ محمد بن اسلم کی حدیث مرسل ہے۔اس نے نہ تو حدیث نقل کی اور نہ نسب ہی بیان کیا۔اس لئے پتہ نہیں چلا کہ یہ وہی آدمی ہے یا کوئی اور۔

۴۶۹۵۔حضرت محمد بن اسماعیل الانصاریؓ

حضرت محمد بن اسماعیل الانصاریؓ۔محمد بن ابی حمید نے محمد بن المنکدر سے اس نے محمد بن اسماعیل انصاری سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر آئے۔اس کے بعد راوی نے حدیث بیان کی۔ابن مندہ کا قول ہے کہ اسے اسماعیل بن ثابت بن قیس بن شماس نے دیکھا۔ابونعیم کا قول ہے کہ یہ خیال غلط ہے کیونکہ اسماعیل کا ثابت کی اولاد ہونا ثابت نہیں ہے۔بلکہ اصل میں محمد بن ثابت ہے اور اسماعیل اور یوسف اس کے بیٹے تھے اور ابونعیم نے محمد بن ابی حمید سے اس نے اسماعیل انصاری سے اس نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے سنا ایک شخص نے حضور اکرمؐ سے درخواست کی یارسول اللہ! مجھے مختصر سی نصیحت فرمایئے۔حضور نے فرمایا جو کچھ لوگوں کے پاس دیکھے اس سے اپنی توقعات منقطع کرلے اور طمع کو پاس بھی نہ آنے دے۔کیونکہ یہ دائمی فقر ہے۔یہ قول ابونعیم اس اسماعیل سے مراد اسماعیل بن محمد بن ثابت بن قیس بن شماس ہے۔

بعض راویوں کو اس روایت میں اشتباہ پڑ گیا ہے، چنانچہ انہوں نے محمد بن حمید اور محمد بن اسماعیل کے درمیان محمد بن المنکدر کا اضافہ کر دیا ہے اور اس میں عجیب بات یہ ہے کہ ابن مندہ نے اپنے ترجمہ کی بنیاد ان لوگوں پر رکھی جن کا نام محمد تھا اور تخریج حدیث کرتے وقت روایت بایں انداز بیان کی ہے: محمد بن اسماعیل نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادے سے روایت کی اگر یہ روایت صحیح ہے تو ترجمہ میں محمد بن اسماعیل کا ذکر غلط ہے۔اگر وہ اسماعیل بن محمد عن ابیہ کہتا تو زیادہ مناسب ہوتا۔ابونعیم اور ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۹۶۔ حضرت محمدؓ بن اسودؓ بن خلف

حضرت محمد بن اسودؓ بن خلف بن اسعد بن بیاضہ بن سبیع بن خلف بن جعثمہ بن سعد بن ملیح بن عمرو بن ربیعۃ الخزاعی اور وہ طلحہ الطلحات بن عبداللہ بن خلف کا عم زاد تھا۔ اس کا نسب شباب العصفری بن خیاط نے بیان کیا اور رسول اکرمؐ سے یہ حدیث نقل کی کہ ہر اونٹ کے کوہان پر شیطان ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے یہی روایت کی ہے۔

۴۶۹۷۔ حضرت محمدؓ بن اشعث بن قیس الکندی

حضرت محمدؓ بن اشعث بن قیس الکندی۔ ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمہ میں بیان کر چکے ہیں۔ یہ حضورؐ کے عہد میں پیدا ہوئے تھے۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ان سے ابومنصور بن مکارم بن سعد المودب نے ابوزکریا بن ایاس الازدی سے روایت کی کہ ہم سے محمد بن احمد بن ابوالمثنی نے ان سے سعید بن سلیمان نے، ان سے خالد بن عبداللہ نے ان سے حصین نے ان سے عمرو بن قیس نے ان سے محمد بن اشعث نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضور نے ایک دفعہ یہود کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ قوم ہم سے جمعے کے بارے میں حسد کرتی ہے، اسی طرح در بارۂ قبلہ بھی۔ ہم نے ان دونوں چیزوں کو پالیا اور یہ بد بخت نہ پا سکے۔

زبیر بن بکار نے محمد بن حسن سے روایت کی کہ ایسے لوگ جن کا نام محمد اور کنیت ابوالقاسم تھی، وہ حسب ذیل تھے محمد بن طلحہ، محمد بن علی، محمد بن اشعث اور محمد بن سعد آخر الذکر کو ابن زبیر نے موصل کا امیر مقرر کیا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابونعیم کا خیال ہے کہ حضور اکرم سے ان کی صحبت ثابت نہیں ہے۔

۴۶۹۸۔ حضرت محمدؓ بن انس بن فضالۃ الانصاری الظفری

حضرت محمدؓ بن انس بن فضالۃ الانصاری الظفری۔ اور ایک روایت میں ان کا نام محمد بن فضالہ بن انس ہے ان کے والد اور دادا دونوں کو حضور اکرم کی صحبت میسر آئی ادریس بن محمد بن یونس بن محمد بن انس بن فضالہ الظفری نے اپنے دادے یونس بن محمد سے اس نے اپنے باپ محمد بن انس سے روایت کی کہ میں ابھی چند ہفتوں کا تھا کہ حضور ہمارے گھر تشریف لائے اور مجھے آپ کے سامنے لایا گیا۔ حضور نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائے برکت فرمائی۔ نیز فرمایا کہ اس کا نام میرے نام پر رکھ دو، لیکن کنیت نہ رکھنا میں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضور کے ساتھ حج کیا تھا۔

اور عمرو بن ابی فروہ نے اپنے اہل خانہ کے عمر رسیدہ لوگوں سے روایت کی کہ انس بن فضالہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ انہیں محمد بن انس اٹھا کر حضور اکرم کے سامنے لائے۔ چنانچہ حضور نے عذق کا ٹیلہ انہیں بخش دیا جسے نہ ہبہ کیا جا سکتا اور نہ بیچا جا سکتا ہے۔ فضیل بن سلیمان نے، یونس بن محمد بن فضالہ سے روایت کی کہ خود رسول اللہؐ ان کے یہاں تشریف لائے تھے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

ابونعیم نے یہ ترجمہ محمد بن فضالہ کے لئے مخصوص کیا ہے۔ مگر ابن مندہ اور ابوعمر نے محمد بن انس بن فضالہ کے لئے اور دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۶۹۹۔ حضرت محمد الانصاریؓ

حضرت محمد الانصاریؓ۔ ایک روایت میں الدوسی ہے: انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت حاصل ہوئی تھی اور ان کا ذکر حضرت انس کی حدیث میں ہے۔ حماد نے ثابت سے انہوں نے حضرت انس سے روایت کی کہ ایک شخص نے رسول کریم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی۔ اس وقت آپ کے پاس انصار کا ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا جس کا نام محمد تھا حضور اکرم نے فرمایا اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے تک پہنچنے سے پہلے قیامت آجائے گی[1]! اس حدیث کو حماد بن زید نے معبد بن ہلال سے اور اس نے حضرت انس سے روایت کی لیکن انہوں نے لڑکے کا نام نہیں لیا روایت ہے کہ اس کا نام سعد تھا۔ اسی روایت کو ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی لیکن لڑکے کا نام نہیں لیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۰۰۔ حضرت محمد الانصاریؓ

حضرت محمد الانصاریؓ۔ سلام بن ابی الصہباء نے ثابت سے روایت کی کہ میں حج کو گیا اور ایک ایسے علاقے میں جا نکلا جہاں دو بھائی جن میں ایک کا نام محمد تھا، بیٹھے ہوئے تھے اور وسواس کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کر کے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے، لیکن ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے اس لئے استدراک کی کوئی ضرورت نہیں۔

۴۷۰۱۔ حضرت محمد بن ایاس البکیر کنانیؓ

حضرت محمد بن ایاس البکیر کنانیؓ۔ ہم اس کے نسب کا ذکر اس کے والد کے تذکرے میں کر آئے ہیں۔ انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میسر تھی۔ ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے، لیکن صحابیت کا انتساب درست نہیں۔

۴۷۰۲۔ حضرت محمد بن براء الکنانی اللیثیؓ

حضرت محمد بن براء الکنانی اللیثیؓ۔ بنو عتوارہ سے بھی تعلق تھا۔ ان کا نام جاہلیت ہی میں محمد رکھا گیا تھا، اسی طرح محمد بن سفیان کا بھی جیسا کہ ہم محمد بن احیحہ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابو موسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۷۰۳۔ حضرت محمد بن ابی برزہؓ

حضرت محمد بن ابی برزہؓ۔ ابراہیم بن سعد نے عبداللہ بن عامر سے اس نے ایک آدمی سے جس کا نام محمد بن ابی برزہ تھا سنا حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔ اسی طرح ابراہیم بن سعد نے عبداللہ سے اس نے محمد بن برزہ سے سنا، اور یہ سند صحیح تر ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

---

[1] حیرت ہے کہ ابن اثیر نے اسے حدیث کیسے جانا۔ اسے کون حضور سے منسوب کر سکتا ہے۔ مترجم

۴۷۰۴۔ حضرت محمد بن بشیر الانصاریؓ

حضرت محمد بن بشیر الانصاریؓ۔ ان سے ان کے بیٹے یحیٰی نے روایت کی کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو رسوا کرنا چاہتا ہے تو اس کا مال مکانوں کی تعمیر میں صرف کرا دیتا ہے۔

یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے اس وقت جب حضرت خالد بن ولید نے حیرہ کو فتح کیا خریم بن اوس الطائی کے حق میں شہادت دی تھی کہ حضور اکرم نے خریم کو شماء بنت نفیلہ عطا کی تھی جو خریم کو دے دی گئی۔ ہم اس واقعہ کو خریم کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں اس کے گواہ محمد بن مسلمہ اور محمد بن بشیر تھے۔ ایک اور روایت کے مطابق گواہ محمد بن مسلمہ اور عبداللہ بن عمر تھے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۰۵۔ حضرت محمد بن ثابت بن قیس بن شماسؓ

حضرت محمد بن ثابت بن قیس بن شماسؓ۔ ان کے نسب کا ذکر ان کے والد کے ترجمے میں کیا جا چکا ہے۔ یہ صحابی حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے جب حضور کے سامنے لائے گئے تو آپ نے ان کا نام محمد رکھا اور انہیں کھجور کی گھٹی دی۔ انہوں نے مدینے ہی میں سکونت رکھی اور یزید بن معاویہ کے عہد میں ایام حرہ میں قتل کر دیے گئے۔

اسماعیل بن محمد بن ثابت بن قیس بن شماس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ان کے والد ثابت بن قیس نے اس کی ماں جمیلہ بنت ابی سے علیحدگی اختیار کر لی اور اس وقت محمد اس کے پیٹ میں تھا۔ جب وضع حمل ہوا تو جمیلہ نے قسم کھائی کہ وہ ہرگز اسے دودھ نہیں پلائے گی۔ اس پر ثابت بچے کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر حضور اکرم کی خدمت میں لائے اور واقعہ بیان کیا۔ حضور نے فرمایا: اسے میرے قریب لاؤ۔ چنانچہ میں بچے کو حضور کے قریب لے گیا۔ اس کے بعد حضور اکرم نے بچے کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا۔ محمد نام رکھا اور کھجور کی گھٹی دی فرمایا: اسے لے جاؤ اللہ تعالیٰ اس کا رازق ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۰۶۔ حضرت محمد بن جد بن قیسؓ

حضرت محمد بن جد بن قیسؓ۔ بقول ابن قداح فتح مکہ میں موجود تھے۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۰۷۔ حضرت محمد بن جابر بن غرابؓ

حضرت محمد بن جابر بن غرابؓ۔ فتح مصر میں موجود تھے۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۰۸۔ حضرت محمد بن جعفر بن ابی طالبؓ

حضرت محمد بن جعفر بن ابی طالبؓ۔ یہ صاحب حضرت جعفر طیار کے صاحبزادے تھے۔ ان کی پیدائش حضور اکرمؐ کے زمانے میں ہوئی۔ وہ حبشہ میں پیدا ہوئے اور جب مدینے میں آئے تو بچے تھے۔ جب حضور کو جنگ موتہ کے نتیجے میں حضرت جعفرؓ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ ان کے گھر تشریف لائے، فرمایا میرے بھائی کے بچوں کو میرے پاس لاؤ چنانچہ عبداللہ، محمد اور عون کو اٹھا

ئے اور حضور نے انہیں اپنی رانوں پر بٹھالیا۔ دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میں دنیا اور آخرت میں ان کا ولی ہوں۔ نیز فرمایا کہ محمد شکل و شباہت میں اپنے چچا ابوطالب سے ملتا جلتا ہے۔ یہ وہی محمد ہیں جنہوں نے حضرت علی کی صاحبزادی ام کلثوم سے، حضرت عمر کی شہادت کے بعد نکاح کر لیا تھا۔ بقول واقدی جناب محمد کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ ایک روایت کے مطابق وہ بمقام تستر شہید ہوئے تھے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۰۹۔ حضرت محمد بن ابی جہمؓ

حضرت محمد بن ابی جہمؓ بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی القرشی العدوی رسول اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے اور ایام حرہ میں بہ مقام مدینہ ۶۳ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔

ابونعیم لکھتا ہے ہمیں ابوموسیٰ نے اسے ابوعلی نے اسے ابونعیم نے اسے محمد بن احمد بن حسین نے اسے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اسے احمد بن عیسٰی نے اسے عبداللہ بن وہب نے اسے ابن لہیعہ نے خالد بن یزید سے اس نے سعید بن ابی ہلال سے اس نے محمد بن ابی الجہم سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے ایک شخص کو اونٹ چرانے کے لئے ملازم رکھا۔ اتفاقاً ایک آدمی کا وہاں سے گزر ہوا اس نے دیکھا کہ اس نے اپنی شرمگاہ کو ننگا کیا ہوا تھا، حضور کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ جس شخص کو علی الاعلان خدا سے شرم نہیں آتی وہ اس سے علیحدگی میں کیونکر شرمائے گا اس لئے اس کی مزدوری ادا کر کے اسے فارغ کر دو۔

ابونعیم لکھتا ہے کہ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اقوال صحابہ میں اس کا ذکر کیا ہے لیکن میں اسے درست نہیں سمجھتا۔

اس کی ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۷۱۰۔ حضرت محمد بن حاطبؓ

حضرت محمد بن حاطبؓ بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح القرشی الجمحی۔ یہ صاحب حبشہ میں پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ کا نام ام جمیل فاطمہ بنت مجلل یا جویریہ تھا۔ ایک اور روایت کے مطابق اسماء بنت مجلل بن عبداللہ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قرشیہ عامریہ نام تھا۔ بیوی نے اپنے شوہر حاطب کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی اور وہاں محمد اور حارث اس کے دولڑکے پیدا ہوئے۔ محمد کی کنیت ابوالقاسم یا ابوابراہیم تھی اور یہ پہلے آدمی ہیں جن کا نام بعد از بعثت محمد رکھا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ جب اس کے باپ نے حبشہ کو ہجرت کی تو محمد چھوٹے سے لڑکے تھے۔

ہمیں ابویاسر نے بہ سند خود عبداللہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابراہیم بن ابوالعباس سے اور یونس بن محمد سے سنا انہیں عبدالرحمان بن عثمان بن ابراہیم بن محمد بن حاطب نے اپنی ماں کی زبانی بیان کیا کہ میں تجھے لئے حبشہ سے چلی اور مدینہ سے ایک آدھ دن کی مسافت کے فاصلے پر پڑاؤ کیا۔ میں نے تیرے لئے کھانے کو کچھ پکانا چاہا لیکن لکڑیاں ختم ہو گئیں اور میں ان کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی۔ جب ہانڈی پک چکی اور میں نے اٹھائی تو تمہارے بازو پر گر پڑی مدینے پہنچی تو تجھے رسول اکرم کے پاس لے گئی۔ میں نے کہا! یارسول اللہ! یہ محمد بن حاطب ہے اور یہ پہلا بچہ ہے جو آپؐ کا ہم نام ہے۔ حضور نے تمہارے منہ میں آب دہن ڈالا اور سر پر ہاتھ پھیرا۔ پھر تمہارے لئے دعا فرمائی۔ پھر حضور نے اپنا لعاب دہن تمہارے ہاتھوں پر لگایا۔ حسب ذیل دعا

:اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقما اے انسانوں
بیماری کو دور فرما تو شفا بخش کہ تو ہی شفا بخشنے والا ہے۔ تیری شفا کے بغیر کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا جو بیماری کو نہیں چھوڑتی۔ میں
حضور کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی کہ تیرا ہاتھ بالکل تندرست ہوگیا۔
مصعب کہتے ہیں کہ محمد بن حاطب کو اسماء بنت عمیس نے اپنے بیٹے عبداللہ کے ساتھ دودھ پلایا تھا۔ چنانچہ وہ دونوں اس تعلق
سے عمر بھر ساتھ ساتھ رہے۔ ان سے ابوبلج، سماک بن حرب اور ابوعوان الثقفی نے روایت کی ہے۔
ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے ہشیم سے، انہوں نے ابوبلج سے انہوں
محمد بن حاطب سے بیان کیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ دف کی آواز حلال اور حرام میں مابہ الامتیاز ہے۔
ہشام بن کلبی نے بتایا کہ محمد بن حاطب حضرت علی کے ساتھ جمل، صفین اور نہروان کی جنگوں میں موجود رہے۔ ان کی وفات
ابوعمر عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں مکہ میں ۷۴ھ میں واقع ہوئی۔ ایک روایت میں کوفہ کا ذکر ہے۔ ابونعیم کہتا ہے
انہوں نے کوفہ میں ۸۶ھ میں وفات پائی۔ ایک اور روایت کی رو سے ۷۴ھ میں مکے میں وفات پائی۔ تینوں نے اس کی تخریج
کی ہے۔

۴۷۱۔ حضرت محمد بن حبیب المصریؓ

حضرت محمد بن حبیب المصریؓ۔ ایک روایت میں نصری آیا ہے، لیکن مصری درست ہے۔ ہمیں یحییٰ بن مسعود نے اذنا بہ سند
ابن ابی عاصم سے اسے حوطی نے انہیں ابوالمغیرہ نے انہیں ولید بن سلیمان ابی سائب نے انہیں یسر بن عبیداللہ نے بن محریز
نے اسے عبیداللہ بن سعدی نے اسے محمد بن حبیب نے بتایا حضور اکرمؐ نے فرمایا جب تک کفار مارے جاتے رہیں گے یا جب تک
کفار سے جنگیں ہوتی رہیں گی، ہجرت ختم نہیں ہوگی۔
اور حسان بن ضمری نے ابن سعدی سے اور انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔ ابن مندہ کہتا ہے کہ یہ اسناد درست ہے۔
کیونکہ محمد بن حبیب نہ تو شامیوں میں تھا نہ مصریوں میں' سوائے اس محمد بن حبیب کے جو ابورزین العقیلی سے روایت کرتا ہے۔
واللہ اعلم تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۱۲۔ حضرت محمد بن ابی حدردؓ

حضرت محمد بن ابی حدردؓ۔ بقول ابن مندہ ان کی روایت کردہ حدیث میں اختلاف ہے اور حضور اکرم سے ان کی رفاقت ثابت
نہیں اور ہم ان کا نسب ان کے والد کے ذکر میں بیان کر چکے ہیں۔ محمد بن اسماعیل نیشاپوری نے ان کے والد سے اس نے عبید بن
ہشام سے اس نے عبیداللہ بن عمرو سے اس نے یحییٰ بن سعید سے اس نے محمد بن ابی حدرد سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم کی خدمت
میں اپنی شادی کے سلسلے میں طلب امداد کے لئے حاضر ہوئے، حضور نے دریافت فرمایا کہ تم نے کتنا مہر مقرر کیا ہے۔ انہوں نے کہا
دوسو درہم، فرمایا اگر تم اسے بطحان سے اٹھالاتے جب بھی اس پر اضافہ نہ کرتے۔ ثوری عبدالوہاب اور ابوضمرہ نے یحییٰ سے روایت
کی ہے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن ابراہیم نے ابوحدرد سے روایت کی ہے۔

ہمیں ابوجعفر نے اپنے اسناد سے یونس سے اس نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ جعفر بن عبداللہ بن اسلم نے ابوحدرد سے روایت کی کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا اوراس کا مہر دوسو درہم مقرر کیا۔ میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں طلب مدد کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا تم نے اس کا مہر کتنا مقرر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا دوسو درہم۔ حضورؐ نے فرمایا اگر تم اسے کسی وادی سے پکڑتے، جب بھی اس پر اضافہ نہ کرتے۔ بعدہ ابی حدرد کے غزوۂ غابہ کا ذکر کیا۔ یہی اسناد درست ہے اور وہ روایت جو محمد بن ابی حدرد سے مروی ہے غلط ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۱۳۔ حضرت محمد بن ابی حذیفہؓ

حضرت محمد بن ابی حذیفہؓ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس بن عبد مناف قریشی ہاشمی: ان کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ حضور اکرم کے زمانے میں حبشہ میں پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو العامریہ تھیں۔ یہ صاحب معاویہ بن ابوسفیان کے ماموں کے بیٹے تھے۔ جب ان کے والد ابوحذیفہ قتل ہوگئے تو حضرت عثمان نے محمد کو اپنی کفالت میں لے لیا جب وہ جوان ہوئے تو مصر چلے گئے۔

سوء اتفاق سے یہ نوجوان حضرت عثمان کا بدترین معاند ثابت ہوا۔ یہ شخص ان لوگوں میں پیش پیش تھا جو محاصرے کے بعد خلیفہ کے محل میں داخل ہوئے اور انہیں قتل کر دیا۔ محمد بھاگ کر خلیل کو چلا گیا جو لبنان کا ایک پہاڑ ہے وہاں وہ پکڑا گیا اور قتل کر دیا گیا۔

حاجی خلیفہ لکھتا ہے کہ محمد کو حضرت علی نے حاکم مقرر کیا تھا۔ پھر اسے معزول کر کے قیس بن سعد بن عبادہ کو حکومت دی تھی۔ پھر اسے بھی معزول کر دیا گیا۔ لیکن صحیح امر یہ ہے کہ جب حضرت عثمان قتل ہوئے توان دنوں محمد مصر میں تھا۔ یہی وہ شخص ہے جس نے مصریوں کو حضرت عثمان کے خلاف اتنا اکسایا کہ وہ لوگ خلیفہ کے خلاف مدینے کی طرف چلے پڑے۔

جن دنوں یہ لوگ مدینے پر چڑھ دوڑے ان دنوں حاکم مصر از جانب حضرت عثمان عبداللہ بن سعد تھا۔ وہ بھی وہاں سے چلا گیا اور اپنی جگہ ایک خلیفہ مقرر کرتا گیا۔ اس پر محمد نے والی مصر پر جسے عبداللہ اپنا جانشین بنا گیا تھا حملہ کر کے اسے نکال دیا اور خود حاکم بن بیٹھا۔ جب حضرت عثمان شہید ہوگئے تو حضرت علی نے قیس بن سعد کو حاکم مصر مقرر کیا اور محمد کو معزول کر دیا۔

جب امیر معاویہ خلیفہ بنے تو محمد کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا جہاں سے وہ بھاگ نکلا لیکن امیر معاویہ کے آزاد کردہ غلام رشدین نے پکڑ کر قتل کر دیا اور یوں ابوحذیفہ اور عتبہ کے بیٹے ولید کی اولاد کے بغیر باقی لوگ ختم ہوگئے۔ ولید کے خاندان کے کچھ لوگ شام میں موجود ہیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۱۴۔ حضرت محمد بن حزمؓ

حضرت محمد بن حزمؓ۔ یہ انصاری تھے جنہوں نے حضور اکرمؐ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ قیامت کے دن خدا کے سامنے ستر امتیں پیش ہوں گی۔ ہم ان سب سے زیادہ معزز اور باوقار ہوں گے۔ ابونعیم لکھتا ہے کہ ابوالعباس ہروی نے اس صحابی کا ذکر ان لوگوں کے ذکر کے ساتھ کیا ہے جن کا نام محمد تھا۔ محمد بن حزم سے قتادہ نے جو تابعی ہیں روایت کی۔ جس صحابی کا نام محمد بن عمرو بن حزم ہے ان کا ذکر بعد میں آئے گا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۱۵۔ حضرت محمد بن خطابؓ

حضرت محمد بن خطابؓ بن حارث بن معمر جمحی۔ یہ صحابی محمد بن حاطب کے عم زاد تھے۔ ان کی پیدائش حبشہ میں ہوئی۔ بقول ابو عمر وہ اپنے عم زاد سے عمر میں بڑے تھے۔ اگر یہ درست ہے تو بلاشبہ وہ پہلے آدمی ہیں جن کا نام محمد رکھا گیا اور حبشہ سے لائے گئے تھے۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۱۶۔ حضرت محمد بن حمید بن عبدالرحمٰن الغفاریؓ

حضرت محمد بن حمید بن عبدالرحمٰن الغفاریؓ۔ علی بن سعید العسکری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابن اسحاق نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اس نے اعرج سے اس نے حمید بن عبدالرحمٰن الغفاری سے روایت کی کہ میں ایک سفر میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھا۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ میں حضور اکرم کی نماز بہ نظر غائر ملاحظہ کروں گا چنانچہ آپ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی حضور نے اونٹنی کا پالان زمین پر بچھایا۔ اپنی بعض چھوٹی موٹی اشیاء احتیاط سے باندھیں۔ پھر رات کے چند گھنٹوں کے لئے سو گئے۔ تھوڑی دیر بعد آپ جاگ اٹھے۔ انگڑائی لی اور آسمان کو دیکھ کر آل عمران کی (ان فی خلق السموات) پانچ آیات تلاوت فرمائیں۔ پھر مسواک لے کر دانت صاف کیے اور چار رکعت نماز ادا کی۔ اس طریقے سے کہ رکوع سجود اور قیام کم و بیش برابر تھے۔ پھر بیٹھ گئے اور آسمان کو دیکھ کر پھر مذکورہ بالا آیات تین مرتبہ تلاوت فرمائی۔ پھر رکوع کیا اور وتر کی نماز ادا کی۔ پھر آپ نے نماز ختم کر دی۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ بادل کو اٹھاتا ہے۔ پھر وہ اچھی طرح بولتا ہے اور اچھی طرح ہنستا ہے۔

اس کی روایت یحییٰ الحمانی نے محمد بن خالد سے اور ہیثم بن حمید نے ابراہیم بن سعد سے اس نے اپنے والد سے بیان کی۔ اس نے بیان کیا کہ ہم حمید بن عبدالرحمٰن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ مسجد نبوی میں بنو غفار کے ایک بزرگ سردار سے ہمیں شرف ملاقات ہوا۔ اس نے ہمیں حدیث سنائی۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۱۷۔ حضرت محمد بن حویطب القرشیؓ

حضرت محمد بن حویطب القرشیؓ۔ ان کی حدیث خصیف الجزری نے بیان کیا ہے، اس کی تخریج ابو عمر نے کی ہے۔

۴۷۱۸۔ حضرت محمد بن خثیم ابو یزید المحاربیؓ

حضرت محمد بن خثیم ابو یزید المحاربیؓ۔ بقول امام بخاری حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے عمار بن یاسر سے روایت کی ان سے محمد بن کعب القرظی نے روایت کی۔

یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے اس نے یزید بن محمد بن خثیم سے اس نے محمد بن کعب القرظی سے اس نے محمد بن خثیم بن یزید سے اس نے عمار بن یاسر سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں حدیث بیان کی اور اس کو محمد بن سلمہ و بکر الاسواری نے محمد بن اسحاق سے اس نے محمد بن یزید بن خثیم سے روایت کی کہ محمد بن کعب نے اسے بتایا کہ تمہارے والد یزید بن خثیم نے یہ حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۱۹۔ حضرت محمد الدوسیؓ

حضرت محمد الدوسیؓ۔ بعض لوگ انہیں سعد الدوسی بھی کہتے ہیں حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہؐ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا ان کا ذکر محمد انصاری کے ضمن میں گزر چکا ہے۔ ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۰۔ حضرت محمد بن رافعؓ

حضرت محمد بن رافعؓ۔ عبدان نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن اس کی صحابیت کے بارے میں کچھ علم نہیں۔ ہاں البتہ بعض محدثین نے انہیں صحابی گردانا ہے اور ان سے وہ حدیث منسوب کی ہے جو اسرائیل میں ابراہیم بن عبدالاعلیٰ سے اس نے اسحاق بن حکم سے اس نے محمد بن رافع سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ایک آدمی کو ایسی قوم کی طرف بھیجا جن کی کھجوروں میں پھل نہیں لگتا تھا۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۱۔ حضرت محمدؓ بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشی ہاشمی

حضرت محمد بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشمؓ۔ ان کی کنیت ابوحمزہ تھی اور عبدالمطلب بن ربیعہ کے بھائی تھے۔ روایت ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو دیکھا تھا۔ لیکن نہ اس کا کوئی ثبوت ملا ہے اور نہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے کوئی روایت ہی بیان کی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۲۔ حضرت محمد بن رکانہؓ

حضرت محمد بن رکانہؓ۔ ابن منیع نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے، حالانکہ وہ تابعی ہیں۔ ابن مندہ نے ان کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۳۔ حضرت محمدؓ (مولیٰ رسول اللہؐ)

حضرت محمدؓ۔ حضور اکرمؐ کے مولی تھے۔ ان کا اصلی نام ماناہیہ تھا۔ آپ نے محمد رکھ دیا۔ حاکم ابوعبداللہ نے ان کا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو ترکِ وطن کر کے خراسان آ گئے تھے۔ عبداللہ بن محمد بن مقاتل بن محمد بن موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن محمد نے جو حضور اکرم کے مولیٰ تھے بیان کیا کہ مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ مقاتل بن محمد بن موسیٰ سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ محمد کا نام ماناہیہ تھا اور وہ ایک مجوسی تاجر تھا۔ انہوں نے حضور کا نام نامی سنا اور مرو سے بہ غرض تجارت روانہ ہوئے اور مدینہ میں آئے۔ اسلام لے آئے اور حضور اکرم نے ان کا نام محمد رکھا اور اپنا مولی (دوست، مقرب) قرار دیا۔ بعد از قبول اسلام وہ واپس چلے گئے ان کا مکان جامع مسجد کے آمنے سامنے تھا۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۴۔ حضرت محمد بن زہیر بن ابی جبلؓ

حضرت محمد بن زہیر بن ابی جبلؓ۔ حسن بن سفیان نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً بتایا کہ اسے حسن بن احمد نے اسے احمد بن عبداللہ نے اسے ابوعلی محمد بن احمد بن حسین نے اسے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اسے اس کے باپ نے اسے

بن جعفر نے اسے شعبہ نے اس نے ابوعمران الجونی سے اس نے محمد بن زہیر بن ابی جبل سے روایت کی کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص رات کو چھت پر ننگا سوئے مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ اسی طرح جو شخص طوفانی سمندر میں سفر کرے میں اس کے بارے میں بھی کوئی ذمہ داری نہیں لوں گا۔

ابونعیم لکھتا ہے کہ میرے خیال کے مطابق انہیں حضور اکرم کی صحبت میسر نہیں ہوئی۔ اور ابوعمران الجونی کو کئی صحابہ سے ملاقات کا موقع ملا۔ انہیں خضارمہ گروہ میں شامل کیا جاتا ہے۔ ابن مندہ کہتا ہے کہ محمد بن زہیر مرسل ہے۔ یعنی انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ ان سے وہیب بن ورد نے روایت کی اور شعبہ نے ابوعمران الجونی سے انہوں نے محمد بن زہیر بن ابی زہیر سے مرسلا روایت کی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۵۔ حضرت محمد بن زید الانصاریؓ

حضرت محمد بن زید الانصاریؓ۔ ان سے ابوحاتم الرازی نے تخریج کی عمرو بن قیس نے ابن ابی لیلیٰ سے اس نے عطا سے اس نے محمد بن زید سے روایت کی کہ ایک دفعہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں شکار کا گوشت لایا گیا۔ آپ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں نے احرام باندھا ہوا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۶۔ حضرت محمد بن سعد المجہولؓ

حضرت محمد بن سعد المجہولؓ۔ ان سے خالد بن ابی خالد نے روایت کی ہے۔ قاضی ابواحمد نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ ان کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے انہیں مرسل قرار دیا ہے۔ خالد بن خالد نے روایت کی کہ میں نے سلعہ میں محمد بن سعد سے بیعت کی۔ انہوں نے کہا میرے قریب آؤ تا کہ میں چھوؤں۔ کیونکہ حضور اکرم نے فرمایا چھونے میں برکت ہے۔ یہ حدیث محمد بن مسلمہ کے نام سے مشہور ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۷۔ حضرت محمد بن سفیانؓ

حضرت محمد بن سفیانؓ بن مجاشع بن دارم التمیمی دارمی: ان کا ذکر محمد بن عدی بن ربیعہ اور محمد بن احیحہ بن جلاح وغیرہ کی حدیث میں مذکور ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ ابونعیم کہتا ہے کہ انہی ناموں کے بارے میں مجھ سے احمد بن اسحاق نے کہا کہ ہم سے محمد بن سلیمان ہروی نے کتاب الدلائل میں بیان کیا کہ یہ لوگ جن کے نام ان کے بزرگوں نے حضور اکرم کی پیدائش سے پہلے محمد رکھا تھا۔ انہیں راہب نے آپؐ کی بعثت کے بارے میں اطلاع دی تھی وہ لوگ حسب ذیل ہیں۔ محمد بن عدی بن ربیعہ، محمد بن احیحہ، محمد بن حمران بن مالک الجعفی اور محمد بن خزاعی بن علقمہ۔ اس کی تخریج ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں محمد بن احیحہ کے ترجمے میں اس سلسلے میں کافی لکھ چکا ہوں۔ مزید وضاحت کے لئے کہتا ہوں کہ محمد بن سفیان کی اولاد میں سے جو لوگ حضور اکرم کے معاصر تھے اس (محمد بن سفیان) کے بعد کئی نسلیں شمار ہوتی ہیں۔ مثلاً اقرع بن حابس اپنے قبیلے کا اسلام لانے سے پہلے سردار اور مقدم تھا۔ بعد میں مسلمان ہو گیا۔ اس کا سلسلہ نسب یوں ہے: اقرع بن حابس بن عقال بن محمد بن سفیان

اگر محمد بن سفیان کو صحابی مانا جائے تو ضرور ہے کہ اس کے بعد آنے والے لوگ اقرع تک عقال اور حابس بھی صحابی شمار ہوں گے۔ اسی غالب ابوالفرزدق کو (جس کا سلسلہ نسب غالب بن صعصعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد ہے اور جو حضور اکرمؐ کا معاصر تھا) بھی صحابی ماننا پڑے گا نیز اسی طرح کے اور کئی آدمیوں کو۔ اس لئے ہم محمد بن سفیان کو اور اس کے ہم عصران لوگوں کو جن کا نام محمد تھا صحابی نہیں کہہ سکتے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۸۔ حضرت محمدؓ بن ابی سفیان

حضرت محمدؓ بن ابی سفیان۔ ابونعیم کہتا ہے کہ بعض وہم پرستوں (غلط گو راویوں) نے محمد بن سفیان کو سعید بن زیادہ بن قائد بن زیاد بن ابی ہند الداری کو اس حدیث میں ذکر کیا ہے جس میں حضور اکرمؐ نے انہیں بیت جبرین، بیت عینون اور بیت ابراہیم سے جاگیریں عطا کیں اور اس فرمان پر خلفائے راشدین اور امیر معاویہ کے دستخط ہیں۔ بعض راویوں نے معاویہ بن ابی سفیان کو غلطی سے محمد بن ابی سفیان سمجھ لیا اور اسے صحابہ میں شمار کر دیا۔ حالانکہ اس نام کا کوئی صحابی نہیں تھا۔

۴۷۲۹۔ حضرت محمد بن ابی سلمہ بن عبدالاسد المخزومیؓ

حضرت محمد بن ابی سلمہ بن عبدالاسد المخزومیؓ۔ ان کی پیدائش حضور اکرم کے عہد میں ہوئی ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی اس کی تخریج کی ہے وہ کہتا ہے کہ ابن شاہین نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے، بغوی کہتا ہے کہ میں نے بعض ایسی کتابیں دیکھی ہیں، جن میں ان راویوں کا ذکر ہے، جنہوں نے حضور سے سماع کیا یا آپ کے عہد میں پیدا ہوئے چنانچہ ان لوگوں میں سے کسی کا نام بھی اس فہرست میں شامل نہیں۔ لیکن محمد بن ابی سلمہ کے بارے میں یہ خیال درست نہیں کیونکہ یہ صاحب حضور اکرمؐ کے عہد میں فوت ہوئے۔ ان کی بیوہ ام سلمہ سے حضور نے نکاح کیا اور ان کی اولاد کو اپنے دامن تربیت میں لے لیا۔ ان وجوہ کی بنا پر ان سے بڑھ کر اور کسے درجہ صحابیت حاصل ہو سکتا ہے۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ ابوموسیٰ کو اس استدراک کی ضرورت کیوں پیش آئی۔

۴۷۳۰۔ حضرت محمد ابوسلیمانؓ

حضرت محمد ابوسلیمانؓ۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے اور ایک جماعت نے انہیں صحابہ میں شمار کیا لیکن یہ وہم ہے۔

عاصم بن سوید الانصاری نے (جن کا تعلق اہل قبا سے ہے) سلیمان بن محمد الکرمانی سے اس نے اپنے والد سے سنا انہوں نے حضور اکرمؐ سے سنا آپؐ نے فرمایا جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر وہ مسجد قبا کو نماز پڑھنے کے لئے گیا اسے اس عمل پر عمرے کا ثواب ملے گا۔

قاضی ابواحمد کہتا ہے کہ میرے خیال میں اس شخص کو حضور اکرم کی صحبت نصیب نہیں ہو سکی۔ ابونعیم نے اس اسناد کو بہ طریق ذیل بیان کیا ہے۔ محمد بن سلیمان الکرمانی نے اپنے باپ سے اس نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی۔ یہ روایت قتیبہ نے مجمع بن یعقوب سے اس نے محمد بن سلیمان سے بیان کی۔ اسے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ اور حاتم بن اسماعیل نے مجمع بن یعقوب کی روایت کے مطابق بیان کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۳۱۔ حضرت محمد بن سہلؓ

حضرت محمد بن سہیلؓ۔ ابوموسیٰ کہتا ہے کہ بعض لوگوں نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ عثمان بن عمر نے شعبہ سے اس نے واقد بن محمد سے اس نے صفوان بن سلیم سے اس نے محمد بن سہل بن ابی حثمہ یا سہل بن ابی حثمہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جب تم کسی چیز کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو تو اس کے قریب کھڑے ہو تا کہ شیطان تم میں اور تمہاری نماز میں حائل نہ ہو اسے معاذ بن معاذ اور یزید بن ہارون نے شعبہ سے اسی طرح روایت کیا۔ اسی طرح اسے ابن عیینہ نے صفوان سے اس نے نافع بن جبیر سے اس نے سہل سے بلاشبہ روایت کیا۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۳۲۔ حضرت محمد بن شرحبیل الانصاریؓ

حضرت محمد بن شرحبیل الانصاریؓ۔ ان کا تعلق بنو عبدالدار سے تھا۔ امام بخاری نے ان کا ذکر الواحدان میں کیا ہے اور حضور اکرمؐ سے ان کی صحبت ثابت نہیں۔ یزید بن قسیط' یزید بن نصیفہ اور محمد بن منکدر نے ان سے ایسی احادیث روایت کی ہیں جو انہوں نے حضرت ابوہریرہ کے واسطے سے حضور اکرم سے سنیں۔

ابونعیم لکھتا ہے کہ صحیح نام محمود بن شرحبیل ہے اور ان سے عبداللہ بن موسی التیمی کی حدیث نقل کی ہے۔ اس نے منکدر بن محمد بن منکدر سے۔ اس نے محمد بن منکدر سے اس نے محمد بن شرحبیل سے روایت کی کہ بنو عبدالدار کے ایک فرد نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن معاذ کی قبر سے مٹھی بھر مٹی اٹھائی۔ اس سے کستوری کی خوشبو آ رہی تھی۔

محمد بن عمرو بن علقمہ نے ابن المنکدر سے اس نے محمود بن شرحبیل سے روایت کی۔ ابومندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۳۳۔ حضرت محمد بن شریدؓ

حضرت محمد بن شریدؓ بن سوید الثقفی۔ محمد بن حسین بن مکرم نے محمد بن یحییٰ القطعی سے اس نے زیاد بن ربیع سے اس نے محمد بن عمرو سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ محمد بن شرید ایک کالی سی لونڈی کو ساتھ لئے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی "یارسول اللہ! میری ماں نے ایک مومنہ لونڈی کی منت مانی تھیں میں آپ سے یہ دریافت کرنے حاضر ہوا ہوں آیا اس سے کام چل جائے گا؟" حضور نے اس پر لونڈی سے دریافت کیا تیرا رب کہاں ہے اس نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھایا، پھر پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا اللہ کے رسول۔ حضور نے محمد بن شرید سے مخاطب ہو کر فرمایا یہ مسلمان ہے اسے آزاد کر دو۔ ابن مندہ کی روایت بھی اسی کی طرح ہے۔

ابونعیم کہتا ہے کہ یہ شخص عمرو بن شرید ہے۔ اس نے اپنے اسناد کے ساتھ ابراہیم بن حرب العسکری سے اس نے محمد بن یحییٰ القطعی سے اس نے باسنادہ ابوہریرہ سے روایت کی کہ محمد بن شرید ایک سیاہ فام غلام کو لایا۔ باقی حسب سابق ہے لیکن شرید کی اولاد میں محمد نامی کوئی آدمی نہ تھا اور اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے محمد بن عمرو سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے شرید بن سوید سے روایت کی کہ میری ماں نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے ایک مسلمان لونڈی آزاد کی جائے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی

تخریج کی ہے۔

۴۷۳۴۔ حضرت محمد بن صفوان الانصاریؓ

حضرت محمد بن صفوان الانصاریؓ۔ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔(۱) صفوان بن محمد (۲) عبداللہ بن صفوان (۳) خالد بن صفوان یہ کوفی تھے اور شعبی کے بغیر کسی اور نے ان سے روایت نہیں کی۔

ابو یاسر نے باسناد عبداللہ بن احمد سے، اس نے اپنے والد سے اس نے محمد بن جعفر سے اس نے شعبہ سے اس نے عاصم الاحول سے، اس نے شعبی سے اس نے محمد بن صفوان سے روایت کی کہ میں نے دو خرگوش شکار کئے اور مروہ پر ذبح کر کے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے ان کے کھانے کی اجازت دے دی۔

ابوالاحوص نے اسے عاصم سے اس نے شعبی سے اس نے محمد بن صفوان سے روایت کیا۔ ابوعوانہ نے یہ روایت عاصم سے اس نے شعبی سے بیان کی اور آگے محمد بن صفوان یا صفوان بن محمد لکھا ہے۔ اسی طرح حصین نے شعبی سے اور آخر میں محمد بن صیفی تحریر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ ابوعمر کہتا ہے یہ دو آدمی ہیں محمد بن صفوان اور محمد بن صیفی الانصاری جس کا ذکر آگے آئے گا اور اسے وہ درست خیال کرتا ہے۔ واقدی کی روایت کے مطابق ان کا نام ابومرحب محمد بن صفوان ہے۔ شعبی نے ان سے خوگوش کے بارے میں روایت کی ہے ان کی نسل آگے نہیں چلی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۳۵۔ حضرت محمد بن صیفیؓ

حضرت محمد بن صیفیؓ بن امیہ بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی: ان کی والدہ کا نام ہندہ بنت عتیق بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھا اور ہندہ کی والدہ کا نام حضرت خدیجہ بنت خویلد تھا۔ ان سے کوئی روایت مروی نہیں اور نہ حضور اکرمؐ سے مصاحبت ہی ثابت ہے۔ یہ ابوعمر کی رائے ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا نام محمد بن صیفی المخزومی لکھا ہے۔ ابن شاہین کہتا ہے کہ یہ صحابی انصاری نہ تھے۔ ان کا سلسلہ نسب محمد بن صیفی بن امیہ بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ میں نے عبداللہ بن سلیمان کو سنا کہ وہ اپنی تصنیف کتاب المصابیح میں انہیں نسب قداح سے شمار کرتا ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۳۶۔ حضرت محمد بن صیفی الانصاریؓ

حضرت محمد بن صیفی الانصاریؓ۔ کوفیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے بقول ابوعمر سوائے شعبی کے اور کسی نے کوئی حدیث روایت نہیں کی (شعبی کی روایت کردہ حدیث کا تعلق صوم عاشورہ سے ہے) ابن مندہ اور ابونعیم نے محمد بن سعد الواقدی سے روایت کی ہے کہ محمد بن صیفی اور محمد بن صفوان دو مختلف آدمی تھے۔ شعبی نے دونوں سے روایت کی ہے اور دونوں کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ ابواحمد عسکری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے: محمد بن صیفی بن حارث بن عبید بن عنان بن عامر بن خطمہ بعض اور لوگوں نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے: محمد بن صفوان بن سہل اور بقول ان کے دونوں ایک ہیں۔ ابوحاتم نے دونوں میں یوں فرق کیا ہے کہ محمد بن صیفی مدنی ہیں اور محمد بن صفوان کوفی ہیں۔ اسی طرح بعض کہتے ہیں کہ محمد بن صیفی مخزومی تھے۔ ابن ابی خیثمہ کی

رائے ہے کہ دونوں حضرات کا تعلق انصار سے ہے۔

عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ہیثم سے اس نے حصین سے اس نے شعبی سے اس نے محمد بن صیفی سے روایت کی کہ عاشورہ کے دن حضور اکرمؐ تشریف لائے اور حاضرین سے استفسار فرمایا کہ کیا تم نے آج کا روزہ رکھا ہے۔بعض نے ہاں کہا اور بعض نے کہا نہ، حضور نے فرمایا جنہوں نے روزہ نہیں رکھا وہ اب سے کھانا پینا بند کر دیں۔ نیز حکم دیا کہ قرب و جوار کے لوگوں کو بتا دو۔ وہ آج کے دن کا روزہ اسی طریقے سے رکھ لیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۳۷۔ حضرت محمد بن ضمرہؓ

حضرت محمد بن ضمرہؓ بن اسود بن عباد بن غنم بن سواد۔ حضور اکرمؐ نے ان کا نام محمد رکھا تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر موجود تھے۔ اس کی تخریج ابوموسیٰ نے کی ہے۔

۴۷۳۸۔ حضرت محمد بن طلحہؓ

حضرت محمد بن طلحہؓ بن عبیداللہ القرشی التیمی۔ ہم ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ان کے والد انہیں اٹھا کر حضور اکرم کی خدمت میں لے آئے۔ آپؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور محمد نام رکھا اور اپنی کنیت بھی عطا فرمائی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی کنیت ابوسلیمان تھی۔ ان کی والدہ حمنہ بنت جحش تھیں۔ جو ام المومنین زینب کی ہمشیرہ تھیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے ان کی کنیت ابوسلیمان بھی رکھی تو جناب طلحہ نے گزارش کی یا رسول اللہ! ابوالقاسم کی اجازت فرما دیجئے ارشاد ہوا نہیں۔ میں نام اور کنیت جمع نہیں کرنا چاہتا۔ یہ ابوسلیمان ہے، لیکن پہلی روایت درست ہے۔

ابوراشد بن حفص الزہری کا بیان ہے کہ میں صحابہ کی اولاد میں سے چار ایسے آدمیوں کو جانتا ہوں جن کے نام محمد اور کنیت ابوالقاسم تھی۔ محمد بن علی، محمد بن ابی بکر، محمد بن طلحہ اور محمد بن سعد بن ابی وقاص۔ محمد بن طلحہ کا لقب بوجہ کثرت عبادت سجاد پڑ گیا تھا۔ یہ صاحب اپنے والد سمیت جنگ جمل میں ۳۶ھ میں مارے گئے تھے۔ ہر چند ان کا رجحان حضرت علی کی طرف تھا، لیکن باپ کی پیروی میں حضرت عائشہ کے لشکر میں شامل ہو گئے تھے۔ جب حضرت علی نے انہیں مرے ہوئے دیکھا تو کہا یہ سجاد ہے جو اپنی پارسائی کے باوجود باپ کی وجہ سے مارا گیا۔ وہ جناب طلحہ کی اولاد میں سربرآوردہ تھے۔ حضرت علی نے اپنے لشکر کو تاکید فرما دی تھی کہ انہیں قتل نہ کیا جائے۔ جناب محمد حضرت علی کے خلاف بالکل لڑنا نہیں چاہتے تھے لیکن باپ کے حکم سے مجبوراً شریک قتال ہوئے۔ زرہ اتار کر پھینک دی اور اس کے اوپر کھڑے ہو گئے چنانچہ جب کوئی آدمی ان پر حملہ آور ہوتا تو اسے قرآن کی قسم دیتے۔ تا آنکہ ایک آدمی نے حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا۔ پھر اس نے اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

۱۔ وہ درویش خدا پرست جو اللہ کے احکام پر سختی سے ڈٹا رہا کسی کو دکھ نہیں دیتا تھا اور جہاں تک آنکھوں کی بصارت کام کرتی تھی وہ مسلمان تھا۔

۲۔ میں نے نیزے سے اس کی زرہ کو پھاڑ دیا۔ چنانچہ وہ منہ کے بل زمین پر گر پڑا۔

۳۔اس کے سوااس کااور کوئی قصور نہ تھا کہ وہ حضرت علی کا تابع اور پیروکار نہ تھااور جو شخص حق کا ساتھ نہ دے اس سے زیادتی ہو ہی جاتی ہے۔

۴۔وہ مجھے حامیم کی قسم دیتا تھااور میرا نیزہ تنا ہوا تھا۔تو نے میدان جنگ میں آنے سے پہلے کیوں حامیم نہیں پڑھی تھی۔

کہتے ہیں کہ انہیں کعب بن مدلج نے جو بنواسد بن خزیمہ سے متعلق تھا قتل کیا تھا۔ایک روایت ہے کہ انہیں شداد بن معاویہ عبسی نے قتل کیا تھا۔بعض کہتے ہیں کہ ان کا قاتل اشتر النخعی تھا۔اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ قاتل کا نام عصام بن مقشعر النصری تھا۔ ان کے علاوہ بعض اور آدمیوں کا نام بھی لیا گیا ہے۔

محمد بن حاطب سے مروی ہے کہ جب ہم جمل کے دن لڑائی سے فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ امام حسن عمار بن یاسر، صعصعہ بن صوحان، اشتر اور محمد بن ابوبکر مقتولوں میں گھوم پھر رہے تھے۔حضرت حسن نے ایک مقتول کو منہ کے بل گرا دیکھا۔ حضرت حسن نے اسے سیدھا کیا تو اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔بخدا یہ قریش کی اولاد تھا۔حضرت علی نے دریافت کیا، بیٹا!مقتول کون ہے۔انہوں نے کہا محمد بن طلحہ حضرت علی نے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔بخدا میں نے اسے ایک جوان صالح پایا۔

پھر جناب علی افسردہ اور پریشان خاطر ہو گئے۔حضرت حسن نے کہا ابا جان!میں نے آپ کو ادھر آنے سے بارہا منع کیا تھا لیکن آپ فلاں فلاں آدمی کی باتوں میں آ گئے، بیٹا!اگر اس ناشدنی واقعہ نے ہونا تھا تو میں کیوں نہ آج سے بیس برس پہلے مر گیا۔

ابویاسر بن ابی ہبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے بیان کیا۔اس نے اپنے باپ سے اس سے عفان نے اس سے ابوعوانہ نے اس سے ہلال الوزان نے اس سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ حضرت عمر نے ابن عبدالحمید کو جس کا نام محمد تھا، دیکھا کہ ایک شخص کا نام لے کر اسے برا بھلا کہہ رہا تھااور بے تحاشا کوس رہا تھا۔حضرت عمر نے اسے بلایا۔اے فلاں!میں دیکھ رہا ہوں کہ تیری وجہ سے محمد کو برا بھلا کہا جا رہا ہے۔بخدا جب تک تو زندہ ہے تجھے ہرگز اس نام سے مخاطب نہیں کیا جائے گا۔چنانچہ اس نے نام بدل کر عبدالرحمان رکھ دیا۔اس کے بعد جناب طلحہ کے خاندان کو طلب کیا۔ان میں اس نام کے سات آدمی تھے۔محمد بن طلحہ سب سے بڑا اور ان کا لیڈر تھا۔حضرت عمر نے ان کا نام بدلنے کا ارادہ کیا۔اس پر جناب محمد بن طلحہ نے کہا۔امیر المومنین!میں خدا کا نام لے کر عرض کرتا ہوں کہ حضور نے میرا نام رکھا۔

اس پر حضرت نے کہا۔اٹھو چلیں جس کا نام حضور اکرمؐ نے تجویز فرمایا اس میں کچھ نہیں کر سکتے۔تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۳۹۔حضرت محمد بن عاصمؓ

حضرت محمد بن عاصمؓ بن ثابت ابی الاقلح۔ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں لکھ آیا ہوں۔وہ انصاری ہیں۔ان کا ذکر اسی حدیث میں مذکور ہے، جو ان کے والد عاصم کے غزوۂ رجیع میں تیسرے سال ہجری میں شہادت کے بارے میں مروی ہے، جناب محمد کو مصاحبت کا شرف حاصل ہوا ہوگا۔ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے اور لکھا ہے کہ وہ بیعت رضوان کے موقعہ پر موجود تھے۔نیز اس کے بعد تمام غزوات میں جو صلح حدیبیہ کے بعد وقوع پذیر ہوئے شامل رہے ابوموسیٰ نے ان کی تخریج کی ہے۔اس لئے استدراک بلاوجہ ہے۔

۴۷۴۰۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ

حضرت محمد بن عبداللہؓ بن ابی بن سلول: یہ عبداللہ مجہول کے بھائی تھے حضور اکرمؐ سے انہیں صحبت میسر نہیں ہوئی جعفر بن عبداللہ سالمی نے ربیع بن بدر سے اس نے راشد الحمانی سے اس نے ثابت البنانی سے اس نے محمد بن عبداللہ بن ابی سے روایت کی کہ ہم رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے فرمایا اے انصار! اللہ تعالیٰ نے تمہاری طہارت کو بہ نظر تحسین دیکھا ہے۔ کیا تم بتاؤ گے کہ تم کیا کرتے تھے۔ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم میں کچھ اہل کتاب بھی بود و باش رکھتے تھے۔ جب وہ بیت الخلاء سے واپس آتے تو پانی سے طہارت کیا کرتے۔ یہ حدیث اسی طرح بیان ہوئی ہے اور جعفر السالمی سے روایت کی گئی ہے، لیکن یہ غلط ہے اور درست اسناد حسب ذیل ہیں: محمد بن عبداللہ بن سلام۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۴۱۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ

حضرت محمد بن عبداللہؓ بن جحش الاسدی: ہم نے ان کا نسب ان کے والد کے ترجمہ میں بیان کیا ہے۔ یہ حرب بن امیہ کے حلیف تھے اور ان کی والدہ فاطمہ بنت ابی حبیس تھی اور کنیت ابوعبداللہ تھی انہوں نے اپنے والد اور دو چچاؤں کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ وہاں سے واپسی پر انہوں نے والد کے ساتھ ہجرت کی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔ نیز انہوں نے حضور سے روایت بھی کی ہم نے اس کتاب میں ان کے چچا اور پھوپھیوں کا ذکر کیا ہے۔

جب عبداللہ بن جحش احد کی طرف روانہ ہوئے تو انہوں نے رسول اکرمؐ کو اپنے بیٹے محمد کا وصی مقرر کیا اور بیٹے کے لئے خیبر میں کچھ مال خریدا اور مدینہ کے بازار دقیق میں اس کے لئے ایک مکان بھی خریدا۔

واقدی لکھتا ہے کہ محمد کی پیدائش ہجرت سے پانچ سال پہلے ہوئی تھی اور محمد بن طلحہ بن عبیداللہ، محمد بن عبداللہ کی پھوپھی کا بیٹا تھا۔ کیونکہ محمد بن طلحہ کی والدہ جحش کی بیٹی تھی۔

ہمیں ابن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے یہ بات بتائی کہ مجھے میرے باپ نے اور اسے محمد بن بشر نے اسے محمد بن عمرو نے اور اسے ابوکثیر نے اسے محمد بن عبداللہ بن جحش نے بتایا کہ ایک شخص نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا یا رسول اللہ اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو مجھے کیا ملے گا فرمایا جنت۔ جب وہ چلے گئے تو حضور اکرمؐ نے فرمایا ہاں جبریل نے بھی میرے کان میں کہا ہے کہ قرض کا حساب کتاب دینا ہوگا۔ اسکی تخریج تینوں نے کی ہے۔

۴۷۴۲۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ

حضرت محمد بن عبداللہؓ بن زید بن عبدربہ الانصاری: ان کی پیدائش حضور اکرم ﷺ کے عہد میں ہوئی۔ ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۴۳۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ

حضرت محمد بن عبداللہؓ بن سلام بن حارث الاسرائیلی: آپ حضرت یوسف بن یعقوب علیہما السلام کی اولاد سے تھے۔ انصار

کے حلیف تھے اور ان کے والد یہود کے جلیل القدر عالم تھے۔ مالک بن مغول سے روایت ہے کہ انہوں سیار ابی الحکم سے انہوں شہر بن حوشب سے انہوں نے کہا کہ محمد بن عبداللہ بن سلام سے منقول ہے کہ ایک دفعہ حضور اکرمؐ ہمارے گھر آئے۔ فرمایا اللہ نے تمہاری طہارت کے بارے میں پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔ کیا تم مجھے اس کے بارے میں بتاؤ گے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہمیں توریت میں پانی سے استنجا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

عبداللہ بن سلام مسلمان ہو گئے، چنانچہ ہم ان کا تذکرہ کر آئے ہیں۔ ان کے لڑکے کو حضور اکرم کی زیارت کا موقعہ ملا اور انہوں نے حضور سے روایت بھی کی۔ اس کی تینوں نے تخریج کی ہے۔

۴۷۴۴۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ

حضرت محمد بن عبداللہؓ بن عثمان: یہ محمد بن ابوبکر الصدیق ہیں۔ ان کی والدہ کا نام اسماء بنت عمیس تھا۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ان کی ولادت حجۃ الوداع کے موقعہ پر ذوالحلیفہ میں ذوالقعدہ کی ۲۵ تاریخ کو ہوئی۔ ان کی والدہ رفع حاجت کے لئے نکلی تھیں کہ وضع حمل ہو گیا۔ حضرت ابوبکر نے رسول کریم سے اس باب میں شرعی حکم دریافت کیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ نہانے کے بعد تہلیل و تسبیح کی اجازت ہے، لیکن جب تک وہ پاک نہ ہو، کعبے کا طواف نہ کرے۔

ابوالحرم مکی بن ریان بن شبۃ النحوی نے باسنادہ یحیٰی بن یحیٰی سے اس نے مالک سے اس نے عبدالرحمان بن قاسم سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اسماء بنت عمیس سے روایت کی کہ میرے بطن سے محمد بن ابوبکر صحرا میں پیدا ہوئے۔ حضرت ابوبکر سے حضور اکرم نے فرمایا کہ غسل کے بعد تہلیل و تسبیح پڑھ لیا کرے۔ حضرت عائشہ نے ان کی کنیت ابوالقاسم رکھی تھی اور جب بعد میں ان کو خدا نے بیٹا دیا تو اس کا نام قاسم رکھا گیا۔ حضرت عائشہ انہیں صحابہ کے زمانے میں اسی کنیت سے پکارتی تھیں اور کوئی مضائقہ نہیں تھا۔

حضرت ابوبکر کی وفات کے بعد حضرت علی نے اسماء سے نکاح کر لیا اور جعفر بن ابی طالب کی شہادت کے بعد ابوبکر نے ان سے شادی کر لی تھی۔ محمد حضرت علی کے ربیب ہو گئے اور جنگ جمل میں ان کے ساتھ تھے صفین کی جنگ میں بھی حضرت علی کے لشکر میں تھے۔ بعد میں وہ مصر کے والی مقرر ہوئے اور وہیں قتل ہو گئے یہ ان لوگوں میں سے تھے، جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا تھا۔ جب انہیں قتل کرنے کے لئے ان کے محل میں داخل ہوئے تو خلیفہ نے کہا اگر تیرا باپ تجھے اس حالت میں دیکھتا تو اسے تیری اس حرکت پر رنج ہوتا۔ چنانچہ وہ علیحدہ ہو گئے اور محل سے باہر نکل گئے بعد میں جب وہ مصر کے والی تھے اور حضرت علی کی شہادت کے بعد عمرو بن عاص نے مصر پر حملہ کیا تو محمد کو شکست ہو گئی اور بھاگ کر ایک غار میں پناہ لی۔ پکڑے گئے اور قتل کر دیئے گئے اور ان کی میت کو ایک مردہ گدھے کے پیٹ میں ڈال کر جلا دیا گیا۔ ایک روایت کے مطابق انہیں معاویہ بن خدیج نے قتل کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ عمرو بن عاص نے انہیں بھوکا رکھ کر ہلاک کیا۔ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بھائی کی وفات کا علم ہوا تو انہیں سخت دکھ ہوا۔ فرمایا میں مرحوم کو اپنا بھائی اور بیٹا سمجھتی تھی اور چونکہ انہیں آگ میں جلایا گیا تھا اس لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس واقعہ کے بعد کبھی بھی بھنا ہوا گوشت نہیں کھایا چونکہ مرحوم صاحب فضل اور عبادت گزار آدمی تھے اس لئے حضرت علی ان کو اچھا جانتے تھے اور وہ یحیٰی بن علی اور عبداللہ بن جعفر کے اخیافی بھائی تھے۔ تینوں نے

اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۴۵۔ حضرت محمدؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت محمدؓ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر الصدیق: ان کا نام عبداللہ بن عثمان تھا اور عرف ابوعتیق تھا۔ قریشی تھے بنوتیم سے۔ انہیں اوران کے والد کو رسول کریمؐ کی صحبت میسر آئی۔ اسی طرح ان کے دادے ابوبکر صدیق اور پردادے ابوقحافہ کو بھی یہ اعزاز نصیب ہوا۔ اس لحاظ سے یہ خاندان منفرد ہے۔

۴۷۴۶۔ حضرت محمدؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت محمدؓ بن عبدالرحمٰن۔ مولی رسول اللہؐ: محمد بن عبداللہ حضرمی نے المفاریدمیں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم انہیں غیر متصل قرار دیتا ہے۔ صفوان بن سلیم نے عبداللہ بن یزید سے جو اسود کا مولی ہے اور محمد بن عبدالرحمٰن سے جو رسول کریمؐ کا مولی ہے روایت کی کہ جس شخص نے کسی عورت کی شرمگاہ کو ننگا کیا اس پر اس کا مہر واجب ہو گیا۔

ابوموسیٰ ابونعیم کی رائے کو غلط نہیں گردانتا۔ کیونکہ جو راوی درمیان میں رہ گیا ہے وہ ابن السلمانی ہے اور عبدان بن محمد بن عیسی المروزی نے اپنی کتاب معرفۃ الصحابہ میں اس کا ترجمہ لکھا ہے اور ان کی طرف سے یہ حدیث قتیبہ سے اس نے لیث سے اس نے عبیداللہ سے روایت کی ہے اور اس کے اسناد میں محمد بن ثوبان کا ذکر کیا ہے۔ عبدان لکھتا ہے مجھے اس کا علم تو نہیں آیا انہوں نے حضور اکرمؐ کو دیکھا یا نہیں۔ لیکن بعض حضرات کی مسانید میں ان کا نام دیکھا ہے۔ ابوموسیٰ کہتا ہے کہ یہ شخص محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان ہے، جو حضرت ابوہریرہ کے تابعین میں سے ہیں اور ان سے اجازۃً ابوموسیٰ نے قاضی ابوسہل بن عزیزہ سے اس نے عبدالوہاب بن محمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے احمد بن محمد بن عباس سے اس نے بشر بن موسیٰ سے اس نے یحییٰ بن اسحاق سے۔ اس نے یحییٰ بن ایوب سے اس نے عبیداللہ بن ابی جعفر سے اس نے صفوان بن سلیم سے، اس نے عبداللہ بن یزید مولی اسود بن سفیان سے، اس نے محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان سے جو رسول کریمؐ کے مولی ہیں اسی طرح کی حدیث بیان کی۔ ابوموسیٰ لکھتا ہے کہ ہم نے محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان اور اس طرح کے اور کئی لوگوں کا ذکر اس لئے کیا ہے تاکہ معاملہ گڈمڈ نہ ہو جائے یعنی شبہات نہ اٹھ کھڑے ہوں اور یہ نہ سمجھ لیا جائے۔ چونکہ حفاظ نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے، اس لئے یہ ضرور صحابی ہیں، لیکن ہم نے اس کا نام چھوڑ دیا اور صحابہ میں ان کا شمار نہیں کیا تاکہ ہم پر اس طرح اعتراض نہ کیا جائے۔ جیسا کہ ابوزکریا نے ان کے دادا کے بارے میں اعتراض کیا ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۴۷۔ حضرت محمدؓ بن ابی عبس

حضرت محمدؓ بن ابی عبس بن جبر الانصاری: ابن منیع نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے اور ان کے والد سے حدیث کی روایت بھی کی ہے۔ ابن مندہ نے مختصراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۴۸۔ حضرت محمدؓ بن عدی

حضرت محمدؓ بن عدی بن ربیعہ بن سعد بن سواءۃ بن جشم بن سعد: ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ عبدالملک بن ابی سویہ المنقری نے اپنے والد کے دادا خلیفہ سے (اور خلیفہ مسلم تھا) روایت کی ہے کہ میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ بن سعد بن سواءہ بن جشم بن سعد سے پوچھا کہ تیرے باپ نے تیرا نام محمد کیسے رکھا۔ اس پر وہ ہنسا اور کہنے لگا کہ مجھے میرے باپ عدی بن ربیعہ نے بتایا کہ وہ اور سفیان بن مجاشع، یزید بن ربیعہ بن کابنہ بن حرقوص بن مازن اور اسامہ بن مالک بن عنبر، ابن جفنہ سے ملنے کو روانہ ہوئے۔ جب ہم اس کے گھر کے قریب پہنچے تو دم لینے کو ایک تالاب کے کنارے درختوں کے نیچے ٹھہر گئے۔ وہاں ایک راہب آنکلا۔ کہنے لگا کہ تمہاری زبان اس علاقے کے لوگوں کی زبان سے مختلف ہے۔ ہم نے کہا تمہارا اندازہ ٹھیک ہے ہمارا تعلق بنو مضر سے ہے۔ پوچھا کس قبیلے سے؟ ہم نے کہا خندف سے۔ اس ۱؎ نے کہا جلدی تم میں ایک نبی کی بعثت ہونے والی ہے۔ تم اس میں شامل ہونے سے تساہل نہ کرنا۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ ہم نے پوچھا ان کا نام کیا ہوگا۔ اس نے کہا محمد۔ اس کے بعد ہم ابن جفنہ کے پاس گئے اور بعد از فراغت اپنے گھروں کو چل دیئے اس کے بعد اللہ نے ہمیں اولاد نرینہ سے سرفراز فرمایا اور ہم سب نے اپنے بیٹوں کا نام محمد رکھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

میری رائے ہے کہ اس شخص کو بھی حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی، کیونکہ اس کا زمانہ آپؐ سے پہلے ہے۔ ہم اس بات کا ذکر محمد بن سفیان اور محمد بن احیحہ کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔

۴۷۴۹۔ حضرت محمدؓ بن عطیہ

حضرت محمدؓ بن عطیہ السعدی ابو عروہ: عبداللہ بن ضحاک اور رواد بن جراح نے اوزاعی سے اس نے محمد بن خراشہ سے اس نے اپنے والد سے روایت کی جب تو تین چیزیں ہوتی دیکھے گا تو آبادی کو بربادی اور بربادی کو آبادی نصیب ہوگی۔ (۱) ناپسندیدہ کو پسندیدہ (۲) اور پسندیدہ کو ناپسندیدہ قرار دیا جائے (۳) آدمی امانت کو یوں ہڑپ کر جائے جس طرح اونٹ درختوں کے پتوں کو ہڑپ کر جاتا ہے۔

ابو مغیرہ نے اوزاعی سے اس نے محمد بن خراشہ سے اس نے محمد بن عروہ سے اور اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ اس لئے اس حدیث کو عروہ سے منسوب کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۵۰۔ حضرت محمدؓ بن علیۃ القرشی

حضرت محمدؓ بن علیۃ القرشی۔ ان کا ذکر صرف ایک حدیث میں ہے۔ جسے عمرو بن حارث نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے اسلم ابو عمران سے اس نے ہیب بن مغفل سے روایت کی کہ اس نے محمد بن علیہ کو دیکھا کہ وہ اپنے ازار کا پلو زمین پر گھسیٹتے جارہے تھے۔ انہیں ہیب نے بھی دیکھا اور کہا کہ تم نے رسول اکرمؐ کو یہ کہتے نہیں سنا کہ جو شخص اپنی ازار کا پلو زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہے گویا نار جہنم میں یہ عمل کر رہا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۱؎ حدیث مخدوش ہے۔ راہب غیب دان نہیں ہوسکتا۔ (مترجم)

ابونعیم لکھتا ہے کہ ابن مندہ کے اس قول سے کہ ہیب نے محمد بن علیہ کو حضور کا انتباہ یاد کرایا ثابت ہوتا ہے کہ جناب محمد بن علیہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی اور ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ہارون بن معروف سے روایت کی کہ ہمیں عبداللہ بن وہب نے اس نے عمرو بن حارث سے اس نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے اسلم ابوعمران سے اس نے ہیب بن مغفل سے سنا کہ اس نے محمد القرشی کو اپنی ازار زمین پر گھسیٹتے دیکھا۔ اس نے کہا کیا تو نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے نہیں سنا کہ جو شخص ازار کو اس طرح سے زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلتا ہے گویا وہ یہ عمل جہنم میں سرانجام دے رہا ہے۔

ابن لہیعہ نے اس روایت کو یزید سے نقل کیا ہے اور محمد بن علیہ کا نام نہیں لیا۔ وہ لکھتا ہے کہ بعض لوگوں نے جناب محمد کو اس لئے صحابہ میں شمار کیا کہ وہ ہیب کی محفل میں موجود تھے۔ لیکن صحابہ کی مجلس میں حاضری یا ان سے گفتگو صحابی بننے کے لئے کافی سمجھا جائے تو اس کا دائرہ بہت وسیع ہو جائے گا لیکن متقدمین میں سے کسی شخص نے محمد بن علیہ کو صحابہ میں شمار نہیں کیا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم نے ابن مندہ پر اعتراضات کی بوچھاڑ کرنے میں مبالغہ کیا ہے اور اسے جہالت سے تعبیر کیا ہے کہ ابن مندہ نے صحابہ کی محفل میں حاضری اور ان سے بات چیت کو صحابی بننے کے لئے کافی سمجھا ہے کیونکہ اگر اس دلیل کو درست قرار دیا جائے تو تمام تابعی صحابی بن جائیں گے لیکن ابن مندہ یا کسی اور نے یہ دعویٰ نہیں کیا بلکہ ابن مندہ نے تو اس حدیث میں یہ الفاظ استعمال کئے ہیں "ہیب نے محمد القرشی کو اس حالت میں دیکھ کر کہا کہ تم نے حضور اکرم کا ارشاد نہیں سنا" اس پر ابن مندہ کہتا ہے ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے محمد القرشی نے حضور اکرم کی زیارت کی اور آپ کی گفتگو سنی۔ ایک اور روایت میں گفتگو سننے کا ذکر نہیں ہے، لیکن اس سے ابن مندہ کو ہم الزام نہیں دے سکتے۔ کیونکہ ابن مندہ اور خود ابونعیم کے علاوہ اور بھی کئی لوگ ہمیشہ اس طرح کرتے آئے ہیں۔ نیز ابن ماکولا نے انہیں (محمد القرشی کو) صحابہ میں شمار کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور ان کا تعلق مصر سے تھا اور ان کی حدیث، ہیب بن مغفل اور مسلمہ بن مخلد کی حدیث میں مذکور ہے۔ اس سے ابن مندہ کے قول کی تائید ہوتی ہے۔

۴۷۵۱۔ حضرت محمدؓ بن عمرو

حضرت محمدؓ بن عمرو بن حزم الانصاری: ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ان کی کنیت ابوالقاسم یا ابوسلیمان تھی۔ ایک روایت میں ابوعبدالملک آیا ہے۔ ان کی پیدائش ہجرت کے دسویں برس نجران میں ہوئی۔ ان کے والد حضور اکرمؐ کی طرف سے وہاں کے عامل تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کی پیدائش رسول اکرم کی وفات سے دو سال پہلے ہوئی۔ والدہ نے محمد نام اور ابوسلیمان کنیت رکھی اور آپ کو اطلاع دی۔ حضور نے نام تو وہی رہنے دیا لیکن کنیت بدل کر ابوعبدالمالک کر دی۔ محمد بن عمرو امت مسلمہ کے عالم اور فقیہ شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے اپنے والد اور بعض صحابہ سے بھی روایت کی ہے اور خود ان سے کئی فقہائے مدینہ نے روایت کی ہے اور جناب محمد بن عمرو ۶۳ ہجری میں یزید کے عہد میں ایام حرہ میں قتل کئے گئے۔

مدائنی لکھتا ہے کہ ایک شامی نے خواب میں دیکھا کہ وہ لڑائی میں محمد نامی ایک شخص کو قتل کرے گا اور داخل جہنم ہوگا۔ جب یزید

نے مدینے پر حملے کے لئے لشکر روانہ کیا تو اس آدمی کو بھی اس سپاہ میں شامل کر دیا۔ یہ شخص بھی لشکر کے ساتھ مدینے پہنچ گیا۔ مگر خواب کے ڈر سے لڑائی میں حصہ نہ لیا۔ جب لڑائی ختم ہوئی تو مقتولین میں گھومتا پھرتا تھا کہ اس کی نگاہ محمد بن عمرو پر پڑی جو زخمی ہو چکے تھے۔ محمد نے شامی کو برا بھلا کہا اور اس نے طیش میں جناب محمد کو قتل کر دیا۔ پھر اسے اپنا خواب یاد آیا چنانچہ مدینے کا ایک آدمی ساتھ لے کر پھر سے مقتولین میں گھومنے لگا۔ جب مدنی نے جناب محمد کو مقتولین میں دیکھا تو اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا کہ جس نے اس شخص کو قتل کیا ہے وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ شامی نے پوچھا یہ کون ہے، مدنی نے جواب دیا یہ محمد بن عمرو ہیں۔ قریب تھا کہ شامی وفور غم سے مرجائے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۵۲۔ حضرت محمدؓ بن عمرو

حضرت محمدؓ بن عمرو بن عاص قرشی سہمی: ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ عدوی کا قول ہے کہ انہیں رسول کریم کی صحبت میسر آئی۔ جب حضور اکرمؐ کی وفات ہوئی تو یہ جوان تھے۔ واقدی لکھتا ہے کہ محمد بن عمرو بن عاص جنگ صفین میں موجود تھے۔ انہوں نے لڑائی میں حصہ لیا، لیکن ان کے بھائی عبداللہ شریک نہ ہوئے۔ یہی رائے زبیر کی ہے۔ محمد بن عمرو بے اولاد مرے۔ زہری لکھتا ہے کہ جناب محمد نے میدان جنگ میں اپنی بہادری کے خوب خوب جوہر دکھائے اور ذیل کے اشعار کہے۔

۱۔ اگر جنگ جمل، صفین کے میدان جنگ میں کسی دن میرے مقام اور طریق جنگ کا مشاہدہ کرتی تو دہشت سے اس کے بال سفید ہو جاتے۔

۲۔ جس دن اہل عراق ہم پر حملہ آور ہوئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا سمندر میں طوفان اٹھا ہے کہ جس کی موجیں اوپر نیچے تہہ در تہہ ہیں۔

۳۔ اور ہم یوں ان کی طرف بڑھے گویا ہمارے بہادروں کی صفیں کالی گھٹائیں تھیں جنہیں جنوب کی ہواؤں نے ہلکا کر دیا ہے۔

۴۔ عراقیوں نے ہم سے کہا ہماری رائے ہے کہ تم حضرت علیؓ سے بیعت کر لو۔ ہم نے کہا ہماری رائے یہ ہے کہ تم ہم سے لڑو۔

۵۔ ان کے تیر اندازوں نے ہم پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی اور ہم نے تلواریں ہاتھوں میں لیں اور ان پر ٹوٹ پڑے۔

۶۔ جب ہم نے ان سے کہا کہ بھاگ جاؤ تو ان کی سپاہ کے دستے سامنے آ گئے اور مقابلے میں ڈٹ گئے نہ تو عراقیوں نے پیٹھ پھیری تا کہ بھاگ جائیں اور ہم بھی ان کی طرح مقابلہ کر رہے تھے اور تلواریں چلا رہے تھے۔

تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۵۳۔ حضرت محمدؓ بن عمیر

حضرت محمدؓ بن عمیر بن عطارد: ان کا ذکر صحابہ میں ہوا ہے لیکن نہ حضور اکرمؐ کی صحبت ثابت ہے نہ زیارت۔ یہ صاحب اپنے زمانے میں اہل کوفہ کے سردار تھے جن دنوں یہ آذربائیجان کے حاکم تھے تو ہزار گھوڑوں پر سوار ہزار آدمیوں نے حملہ کیا جن میں اہل

بھی تھے۔ حماد بن سلمہ نے ابوعمران جونی سے، اس نے محمد بن عمیر بن عطارد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ اپنے بعض اصحاب کی میں تشریف فرما تھے کہ جبریل نازل ہوئے اور حضور اکرمؐ کی پیٹھ میں انگلی چبھوئی اور جبریل ایک درخت کی طرف چل جس میں پرندوں کے گھونسلے کی طرح دونشست گاہیں تھیں، ایک میں جبریلؑ خود بیٹھ گئے اور دوسرے میں حضور اکرمؐ کو یا۔ اس پر انہیں نور نے ڈھانپ لیا، چنانچہ جبریلؑ بیہوش ہوکر گر پڑے حضورؐ کو خیال آیا کہ جبریل کے دل میں مجھ سے زیادہ کا ڈر ہے۔ اس اثنا میں مجھ پر خدا کی طرف سے القا ہوا ''آیا تم نبی اور اللہ کے بندے ہو یا نبی اور فرشتے اور جنت کے والی ہو''
ل علیہ السلام نے مجھے اشارہ سے سمجھایا کہ آپ انکسار کا اظہار کریں۔ چنانچہ میں نے کہا کہ میں نبی اور بندہ ہوں۔
ابوعمران جونی کو ایک سے زیادہ صحابہ کی صحبت اور رویت کا اتفاق ہوا جن میں انسؓ اور جندبؓ ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کی تخریج کی ہے۔

۴۷۵۔ حضرت محمدؓ بن ابی عمیرۃ المزنی

حضرت محمدؓ بن ابی عمیرۃ المزنی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔ ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔ ان سے جبیر بن نفیر روایت کی۔
ہمیں یحییٰ بن محمود نے باسنادہ جو ابن ابی عاصم تک پہنچتا ہے کتابۃً بتایا، اسے دحیم نے اسے ولید بن مسلم نے ثور بن یزید سے، نے خالد بن معدان سے اس نے جبیر بن نفیر سے اس نے محمد بن عمیر سے جو حضور اکرمؐ کے صحابی تھے روایت کی آپ نے فرمایا کوئی آدمی پیدا ہوتے اللہ کی عبادت میں سجدہ ریز ہو جائے اور مرتے دم تک اسی حالت میں پڑا رہے، تو قیامت کے دن جب کا اجر و ثواب ملے گا تو اس عمر بھر کی عبادت کو کمتر خیال کرے گا اور اس کی خواہش ہوگی کہ کاش اسے عبادت کا اور موقع ملتا۔
ابن ابی عاصم نے اس کو اسی طرح موقوفاً روایت کیا ہے اور یحییٰ بن سعد نے خالد بن معدان سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ بن عبد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اس کی تخریج ابن مندہ اور ابونعیم نے کی ہے۔ عمیرہ بہ فتح و کسر میم ہے۔

۴۷۵۔ حضرت محمدؓ بن فضالہ

حضرت محمدؓ بن فضالہ بن انس: ایک روایت میں محمد بن انس بن فضالہ ہے اور ہم اس نام پر محمد بن انس کے تحت بحث کر چکے ۔ ابونعیم نے اس کی اسی طرح تخریج کی ہے۔

۴۷۵۔ حضرت محمدؓ بن قیس الاشعری

حضرت محمدؓ بن قیس الاشعری۔ ابوموسیٰ اشعری کے بھائی تھے۔ ہم ان کا نسب ابوموسیٰ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ طلحہ یحییٰ نے ابی بردہ سے اس نے ابن ابی موسیٰ سے اس نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں اور تیرا بھائی بذریعہ سمندر (یمن سے) کے پہنچے اور میرے ساتھ ابو بردہ بن قیس، ابو عامر بن قیس، ابورہم بن قیس اور محمد بن قیس کے علاوہ پچاس آدمی قبیلہ اشعری کے اور چھ افراد قبیلہ عک کے تھے۔ چنانچہ ہم پھر سمندر کے راستے سے مدینے پہنچے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا لوگوں نے ایک ہجرت کی ہے اور تم

نے دو ہجرتیں کی ہیں۔

ابن ابی بردہ نے اپنے بزرگوں سے اسی طرح روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم روانہ ہوئے اور میرے ساتھ میرے بھائی تھے۔ انہوں نے محمد بن قیس کا ذکر نہیں کیا۔ ابو مندہ اور ابو نعیم کی تخریج یہی ہے، لیکن ابو نعیم کہتا ہے کہ یہ فاش غلطی ہے۔

ابو کریب نے ابو اسامہ سے اس نے یزید سے اس نے ابو بردہ سے اس نے ابو موسیٰ سے روایت کی کہ ہم یمن سے روانہ ہوئے اور ہم تین بھائیوں کے علاوہ ہمارے اپنے قبیلے کے پچاس سے کچھ زیادہ افراد ساتھ تھے ہمارا جہاز ہمیں حبشہ میں لے آیا، جہاں نجاشی حکمران تھا اور جعفر طیار اور ان کے ساتھی وہیں ٹھہرے ہوئے تھا۔ وہاں سے ہم جہاز میں سوار ہو کر خیبر میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ وہ زمانہ تھا کہ خیبر فتح ہو چکا تھا۔ جب مال غنیمت کی تقسیم ہوئی تو آپؐ نے اس معرکے سے غیر حاضر ہونے والوں میں سے کسی اور کو سوائے جعفر طیار اور ان کے رفیقانِ سفر کے کچھ عطا نہیں فرمایا۔ نیز ارشاد کیا کہ تم نے لوگوں کی ایک ہجرت کے مقابلے میں دو ہجرتیں کی ہیں۔ ایک ہجرت نجاشی تک اور دوسری وہاں سے مجھ تک۔

روایت ماقبل میں فاش غلطی یہ ہے کہ یہ حضرات حبشہ سے نکلے گئے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری غزوہ خیبر ہی کے دن پہنچے تھے۔

۴۷۵۷۔ حضرت محمدؓ بن قیس

حضرت محمدؓ بن قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبد المناف بن قصی: عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز لکھتے ہیں کہ میں نے ابن ابی داؤد کی کتاب میں جو صحابہ کے بارے میں ہے دیکھا کہ مصنف نے محمد بن قیس بن مخرمہ کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ حالانکہ میں نہیں سمجھتا کہ اس نے حضور اکرمؐ سے کوئی حدیث سنی ہے۔

احمد بن عبد اللہ بن یونس نے ثوری سے اس نے عبد اللہ بن مؤمل سے اس نے محمد بن عباد بن جعفر سے اس نے محمد بن قیس بن مخرمہ سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص حرمین میں فوت ہوا وہ قیامت کے دن امن و امان میں اٹھے گا۔ غریانی نے ثوری سے، اس نے محمد بن قیس بن مخرمہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ ابو احمد عسکری نے قیس بن مخرمہ کے ترجمے میں لکھا ہے کہ ان کے دونوں بیٹے محمد اور عبد اللہ جو ابھی بچے تھے وہ والد کے ساتھ ہو لئے تھے اور جس حدیث کا ہم نے ذکر کیا محمد بن قیس کی زبانی روایت کی ہے۔

۴۷۵۸۔ حضرت محمدؓ بن کعب

حضرت محمدؓ بن کعب بن مالک الانصاری: ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں اس حدیث کے سلسلے میں جو ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ سے مروی ہے، لکھ آئے ہیں۔

عکرمہ بن عمار نے طارق بن قاسم بن عبد الرحمان سے انہوں نے عبد اللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے ابو امامہ سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جس شخص نے دوسرے کا مال اپنے قبضہ میں لینے کے لئے جھوٹی قسم کھائی اور اس میں سے کوئی اپنے دائیں ہاتھ سے اٹھالی تو جنت اس آدمی سے بیزار ہو گئی اور جہنم کی آگ اس کے لئے ضروری ہو گئی۔ اس پر تیرے بھائی

عب نے حضور اکرمؐ سے پوچھا۔ یارسول اللہؐ معمولی چیز ہو جب بھی؟ پس آپ نے پیلو کے درخت کی چھوٹی سی ٹہنی (جو حضور دو انگلیوں میں پکڑ ہوئی تھی) کو پھیرا اور فرمایا ہاں خواہ وہ اتنی سی لکڑی ہی کیوں نہ ہو۔

اور نضر بن محمد جرشی نے عکرمہ سے روایت کی ہے اور محمد کے قول کا اس نے ذکر نہیں کیا اور معبد بن کعب بن مالک نے اپنے عبداللہ بن کعب سے انہوں نے ابوامامہ بن ثعلبہ سے روایت کی کہ آپ سے آدمی نے پوچھا ''یارسول اللہ! خواہ معمولی چیز ہی ں نہ ہو'' ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں محمد کا ذکر فاش غلطی ہے۔ نضر الجرشی یہ حدیث نقل کی ہے مگر محمد کا نام نہیں لیا۔ اور معبد نے اپنے بھائی عبداللہ سے اس نے ابوامامہ سے روایت کی اور محمد کا ذکر نہیں کیا وہ روایت صحیح ہے جس میں محمد بن کعب کا ذکر بایں انداز ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن کعب سے اور انہوں نے ابو سے روایت کی۔ اسی طرح ولید بن کثیر نے محمد بن کعب سے اور انہوں نے اپنے بھائی سے روایت کی جیسا ہم بیان کر آئے ں۔ واللہ اعلم۔

۴۷۵۔ حضرت محمدؓ بن محمود

حضرت محمدؓ بن محمود۔ عبدان بن مروزی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور نیز انہیں حضور اکرمؐ سے شرفِ سماع حاصل ہوا اور ابو یدالاشج نے ابوخالد سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن محمود سے سنا کہ رسول کریم نے ایک اندھے کو وضو کرتے ھا جب وہ اپنے ہاتھ اور منہ دھو چکا تو آپ نے اسے فرمایا کہ پاؤں کے تلووں کو بھی اچھی طرح دھو۔ چنانچہ اس نے تعمیل ارشاد ں پاؤں کو اچھی طرح دھویا۔

عبدان کہتے ہیں کہ ہمیں حسن بن ابی امیہ اور ابوموسیٰ نے بتایا کہ ہمیں ابن نمیر نے انہوں نے یحییٰ سے اس طرح سنا ابن ابی تم کہتے ہیں کہ محمد بن محمود بن عبداللہ بن مسلمہ نے میرے بھائی محمد بن مسلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی اور ان سے ن کے بیٹے سلیمان نے روایت کی اور یحییٰ بن سعید نے محمد بن محمود سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۷۶۔ حضرت محمدؓ بن مخلد

حضرت محمدؓ بن مخلد بن سحیم بن مستورد بن عامر بن عدی بن کعب بن نضلہ: یہ صحابی فتح مکہ میں موجود تھے۔ ابوموسیٰ نے اختصاراً ں کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۔ حضرت محمدؓ بن مسلمہ

حضرت محمدؓ بن مسلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس الانصاری اوسی، حارثی: یہ بنو عبدالاشہل کے حلیف تھے اور کنیت عبدالرحمٰن تھی۔ ایک روایت میں ابوعبداللہ مذکور ہے۔ سوائے تبوک کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ ان کی وفات مدینہ میں ہوئی۔ وہ مدینہ کو چھوڑ کر کہیں نہ جا سکے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے انصار کے قبیلے بنو عبدالاشہل سے ان لوگوں کے ناموں کے سلسلے میں جو بدر میں موجود تھے بتایا کہ ان کے حلیفوں میں محمد بن مسلمہ بھی تھے جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا۔ یہ محمد بن

مسلمہ ان لوگوں میں شامل تھے۔ جنہوں نے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کیا تھا۔ بعض غزوات کے موقعہ پر حضور اکرمؐ نے انہیں مدینے کی امارت تفویض فرمائی۔ ایک روایت کے رو سے اس غزوے کا نام قرقرۃ الکدر، اور ایک دوسری روایت کے مطابق غزوۂ تبوک تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے دورِ خلافت میں جہینہ قبیلے سے وصولی زکوٰۃ کے لئے مقرر کیا تھا۔ نیز وہ اس دور میں تمام عمالِ حکومت کے حاکم اعلیٰ تھے جب کبھی کسی عامل کے خلاف دربارِ خلافت میں شکایات موصول ہوتیں خلیفہ تحقیق احوال کے لئے انہیں روانہ کرتے تھے۔ نیز چونکہ خلیفہ کو ان پر اعتماد تھا اس لئے سرکاری محاصل کی وصولی کے لئے بھی انہی کو بھیجا جاتا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد امت محمدیہ بحران کا شکار ہوگئی تو انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کر لی اور لکڑی کی تلوار سنبھال لی۔ کہتے ہیں کہ مجھے حضور اکرمؐ نے یہی حکم دیا تھا۔

ہمیں عبداللہ بن احمد طوسی نے انہیں جعفر بن احمد قاری نے انہیں عبید اللہ بن عمر بن شاہین نے انہیں عبداللہ بن ابراہیم بن ماشی نے انہیں حسین بن علویہ قطان نے انہیں سعید بن عیسیٰ نے انہیں طاہر بن حماد نے، انہیں سفیان ثوری نے انہیں سلیمان احول نے انہیں طاؤس نے بتایا کہ جناب محمد بن مسلمہ نے بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک تلوار دے کر فرمایا کہ اس سے مشرکین کے خلاف جنگ کرو اور جب مسلمانوں میں باہم اختلاف پیدا ہو جائے تو اسے پتھر پر مار کر توڑ دو اور گھر کی چٹائی بن جاؤ۔ چنانچہ وہ اس دور کے جھگڑوں سے علیحدہ ہوگئے سعد بن ابی وقاصؓ اسامہ بن زید، عبداللہ بن عمرو غیرہ کئی لوگ خانہ نشین ہو گئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ مرحب یہودی کو انہی نے قتل کیا تھا لیکن اہل سیر اور مورخین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مرحب کا قاتل لکھا ہے اور یہی درست ہے۔ حذیفہ بن یمان کہتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ ایسے آدمی ہیں جنہیں اس بحران سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ ہم بمقام ربذہ آئے وہاں ایک خیمے میں ہم نے محمد بن مسلمہ کو دیکھا۔ ہم نے ان سے پوچھا انہوں نے جواب دیا کہ ہم ان کے شہروں میں سے کوئی چیز نہیں لیتے جب تک اس کی حقیقت بالکل واضح نہ ہو جائے۔

ان کی وفات مدینہ میں ۴۶ یا ۴۷ ہجری میں ہوئی۔ کہتے ہیں کہ ان کی عمر ۷۷ برس تھی۔ ان کا رنگ سفید و سرخ قد لمبا اور سر کے بال اڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے دس لڑکے اور سات لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۲۔ حضرت محمدؓ ابو مہند المزنی

حضرت محمدؓ ابو مہند المزنی۔ مطین نے الوحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ نصر بن مزاحم نے عمر الاعرج المزنی سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جو شخص کسی کو دو دفعہ قرض دیتا ہے اسے اتنا ثواب ملتا ہے جتنا کہ وہ ایک دفعہ صدقہ کرے۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ سے ان کی صحبت ثابت نہیں۔

۴۷۶۳۔ حضرت محمد بن نبیط بن جابرؓ

حضرت محمد بن نبیط بن جابرؓ۔ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ان کا نام محمد رکھا اور گھٹی دی۔ یہ ابن القدا

بیان ہے۔ابوموسیٰ نے مختصراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۴۔ حضرت محمد بن نضلہ الاسدیؓ

حضرت محمد بن نضلہ الاسدیؓ۔ہم ان کا نسب ان کے بھائی محرز کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔دونوں ہجرت کر کے مدینہ آگئے تھے اور ان کے والد نضلہ انصار کے حلیف تھے۔ابن اسحاق نے دونوں بھائیوں کی ہجرت کی تصدیق کی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۵۔ حضرت محمد بن ہشامؓ

حضرت محمد بن ہشامؓ۔ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ان کا نام صحابہ میں لیا جاتا ہے۔لیکن غیر معروف آدمی ہیں۔قاضی ابواحمد نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔مدنی ہیں اور غیر معروف۔ان سے مروی حدیث کی لیث نے تصدیق نہیں کی ابن الہاد نے صفوان بن نافع سے انہوں نے محمد بن ہشام سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تمہاری باہمی گفتگو امانت ہوتی ہے اس لئے مومن کے لئے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے بری بات منسوب کرے۔

علی بن المدینی سے کسی نے ان کے بارے میں دریافت کیا۔انہوں نے کہا غیر معروف ہے۔میں اسے نہیں جانتا۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۶۔ حضرت محمد بن ہلال بن معلیؓ

حضرت محمد بن ہلال بن معلیؓ۔حضور اکرمؐ نے ان کا نام رکھا۔فتح مکہ کے موقعے پر موجود تھے۔ابوموسیٰ نے مختصراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۷۔ حضرت محمد بن یفد یدویہؓ

حضرت محمد بن یفد یدویہؓ۔کہتے ہیں کہ ان کا نام یفودان تھا۔حضور نے ان کا نام محمد رکھا۔ابواسحاق بن یاسین نے ان کا تذکرہ (اپنی کتاب تاریخ الہرات میں) ان صحابہ کے ساتھ کیا ہے جو کسی نہ کسی طرح ہرات آگئے تھے۔

ابواسحاق ابراہیم بن علی بالویہ الزنجانی بہراہ سے انہوں نے محمد بن مردان شاہ زنجانی سے (جسے وہ قابل اعتماد خیال کرتے ہیں اور اس باب میں ان سے ۱۶۹ آدمی متفق ہیں) انہوں نے احمد بن عبدۃ الجرجانی سے انہوں نے یفودان بن یفد یدویہ الہروی سے روایت کی کہ میں نے شرک کی حالت میں رسول اکرمؐ ساتھ جنگ کی۔پھر میں اسلام لے آیا اور آپؐ نے میرا نام محمد رکھا۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا جب دعائیں کم ہو جاتی ہیں تو آسمانی بلاؤں کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔جب بادشاہ ظالم ہو تو بارش رک جاتی ہے۔جب باہمی خیانت کی گرم بازاری ہو تو حکومت کفار کو مل جاتی ہے۔جب زکوٰۃ ادا نہ کی جائے تو مویشی مرنا شروع ہو جاتے ہیں اور جب زنا کا دور ہو تو بھونچال آنے لگ جاتے ہیں اور جب جھوٹی شہادتوں کا زور شور ہو تو طاعون پھیل جاتا ہے۔

نیز حضور اکرمؐ نے فرمایا علم مومن کا دوست ہے۔عقل اس کی راہ نما ہے۔عمل اس کا مددگار اور تواضع اس کے لشکر کی کماندار

ہے۔ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۸۔ حضرت محمد غیر منسوبؓ

حضرت محمد غیر منسوبؓ۔ ابوحفص بن شاہین نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ سلام بن ابی الصہباء نے ثابت سے روایت کی ایک سال میں حج کو گیا اور ایک ایسے حلقے میں جا پہنچا جس میں دو ایسے آدمی بیٹھے ہوئے تھے جو حضور اکرم کی صحبت میں بیٹھ چکے تھے ، وہ دونوں بھائی تھے۔ ان میں ایک کا نام محمد تھا اور وہ دونوں ''وسواس'' پر تبادلۂ خیال کر رہے تھے وہ کہنے لگے۔ اتنے میں رسول کریمؐ تشریف لے آئے۔ حضور نے دریافت کیا کس بات پر بحث کر رہے ہو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم وسواس کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔ بخدا اگر ہم سے ایک آسمان سے زمین پر گر پڑے تو ہمیں یہ اس سے کہیں بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے توہمات کا ذکر ہی کریں۔ آپؐ نے دریافت کیا کیا تمہیں ایسی صورت حال پیش آتی ہے۔ انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا یہ خالص ایمان ہے۔ اس پر جناب ثابت نے تمنا کی۔ کاش اللہ تعالیٰ ہمیں اس شخص سے بچائے رکھے۔ اس پر ان دونوں بھائیوں نے مجھے یہ کہہ کر جھڑکا کہ ہم تمہیں رسول کریم کی حدیث سنا رہے ہیں اور تم کہتے ہو کہ اللہ تمہیں اس سے بچائے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۹۔ حضرت محمود بن ربیعؓ

حضرت محمود بن ربیعؓ بن سراقۃ الانصاری الخزرجی: کہتے ہیں کہ ان کا تعلق بنو حارث بن خزرج سے تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ بنو سالم بن عوف سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ ان کا تعلق بنو عبد الاشہل سے تھا۔ اس بنا پر وہ اوسی ہوئے۔ ان کی کنیت ابونعیم اور ایک روایت کے مطابق ابو محمد تھی اور ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے اور انہوں نے اس ڈول سے جس میں حضور اکرمؐ نے اپنا لعاب دہن پانی میں ملا کر اس پانی کو ان کے کنویں میں انڈیلا تھا، گھونٹ بھر پانی اپنے لئے علیحدہ کر لیا تھا۔ حالانکہ اس وقت ان کی عمر چار یا پانچ سال کی تھی۔ ان سے انس بن مالک، زہری اور رجاء بن حیاۃ نے روایت کی ہے۔ انہوں نے ۹۹ یا ۹۶ ہجری میں وفات پائی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۰۔ حضرت محمود بن ربیعہؓ

حضرت محمود بن ربیعہؓ۔ ان کا تعلق انصار سے ہے اور مندرجہ ذیل حدیث جو ان سے مروی ہے کا مخرج اہل مصر اور اہل خراسان تھے: کالی المراۃ والدین الذی لا یؤدی ابوعمر نے اختصاراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۱۔ حضرت محمود بن عمرو بن سعدؓ

حضرت محمود بن عمرو بن سعدؓ۔ عبدان نے ان کا یہی نام لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے یہ حدیث نقل کی ہے آپؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ (حدیث مخدوش ہے۔ مترجم) نے میری امت میں سے تین لاکھ کی مغفرت کا وعدہ کیا ہے حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس تعداد کو بڑھایئے اس کے اسناد میں اختلاف ہے (۱) سعید بن بشیر نے قتادہ سے انہوں نے ابو بکر بن انس سے انہوں نے محمود بن عمیر سے (۲) معمر نے قتادہ سے انہوں نے انس سے یا نضر بن انس سے انہوں نے انس سے

(۳) معاذ بن ہشام نے اپنے باپ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو بکر بن عمیر سے۔ انہوں نے اپنے باپ سے
(۴) ثابت نے ابویزید سے اور انہوں نے عمر یا عامر بن عمیر سے۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۲۔ حضرت محمود بن عمیرؓ

حضرت محمود بن عمیرؓ بن سعد الانصاری: ان سے حدیث ابو بکر بن انس سے روایت کی۔ سعید بن بشیر نے قتادہ سے انہوں نے ابوبکر بن انس سے انہوں نے محمود بن عمیر سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میرے خاندان سے تین لاکھ کو جنت عطا کرے گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس تعداد کو بڑھا دیجئے۔ آپ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا اتنے؟ (یعنی پانچ لاکھ) حضرت ابو بکر نے پھر درخواست کی یا رسول اللہ اس تعداد میں اور اضافہ فرمایئے۔ آپؐ نے دونوں ہاتھ اٹھا لئے فرمایا کیا اتنے؟؟ حضرت ابو بکر نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ اور اضافہ فرمایئے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بول پڑے۔ کہنے لگے ابو بکر بس بھی کرو یہی کافی ہے۔ اگر اللہ چاہے تو کسی ایک فعل کے بدلے میں جتنی تعداد کو چاہے جنت میں داخل کر دے گا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا عمر نے ٹھیک کہا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

یہ وہی نام ہے جس کی تخریج ابو موسیٰ نے اس سے پہلے ترجمے میں کی ہے اور انہوں نے محمود بن عمرو لکھا ہے اور اس کے اسناد میں راویوں کے اختلاف کو ہم بیان کر آئے ہیں۔ اعادے کی ضرورت نہیں۔

۴۷۷۳۔ حضرت محمود بن لبیدؓ

حضرت محمود بن لبیدؓ بن رافع بن امرؤالقیس بن زید بن عبدالاشہل الانصاری اوسی اشہلی: یہ حضور اکرم کے عہد میں پیدا ہوئے مدینے میں سکونت اختیار کی اور حضور اکرمؐ سے کئی احادیث روایت کیں۔ ان میں وہ حدیث بھی ہے جو عمارہ بن غزیہ نے عاصم بن عمر سے انہوں نے محمود بن لبید سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی دنیا میں حفاظت کرنا چاہتا ہے تو اس کی اس طرح حفاظت کرتا ہے جس طرح تم اپنے مریض کی حفاظت کرتے ہو۔

امام احمد بن حنبل ابن ابی خیثمہ: ابراہیم بن منذر، یحییٰ بن عبداللہ بن بکیرؒ سے مروی ہے کہ یہ صاحب رسول اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے اور امام بخاری نے ان کا ذکر محمود بن ربیع کے بعد کیا ہے اور ابن ابی حاتم کا قول ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔ ابن ابی حاتم لکھتے ہیں کہ میرے والد ان کی صحبت کے قائل نہ تھے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ امام بخاری کی رائے بہتر ہے، کیونکہ جو احادیث ان سے مروی ہیں وہ اس کی وضاحت شہادت ہیں، اس لئے انہیں صحابہ میں شمار کرنا چاہئے نیز وہ محمود بن ربیع سے عمر میں بڑے ہیں۔ مسلم نے انہیں تابعین کے طبقہ دوم میں شمار کیا ہے۔ انہوں نے کوئی کام نہیں کیا اور ان سے کوئی کوئی ایسی روایت نہیں سنی گئی۔ جو دوسروں سے نہیں سنی گئی۔ محمود بن لبید علما سے تھے۔ انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی اور انہوں نے ۹۶ ہجری میں وفات پائی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۴۔ حضرت محمود بن مسلمہ الانصاریؓ

حضرت محمود بن مسلمہ الانصاریؓ۔ ہم نے ان کا نسب ان کے بھائی محمد کے ترجمے میں بیان کر دیا ہے۔ جناب محمود غزوہ احد

خندق اور خیبر میں موجود تھے اور اسی غزوے میں ان کی شہادت ہوئی۔

ہمیں ابوجعفر بن سمین نے یونس تک خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی اور فرمایا۔ خیبر کے قلعہ جات میں سے ناعم سب سے پہلے فتح ہوا اور اسی قلعے کے پاس جناب محمود بن مسلمہ شہید ہوئے۔ ان کے سر پر چکی کا پتھر لڑھکایا گیا تھا جس سے وہ مر گئے تھے۔

ہمیں یونس بن بکیر نے حسن بن واقد المروزی سے، انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے روایت کی کہ خیبر کے دن سب سے پہلے حکم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیا گیا۔ انہوں نے پوری کوشش کی، لیکن سب سے مضبوط قلعہ فتح نہ ہو سکا۔ دوسرے دن حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیا گیا، لیکن وہ بھی کامیاب نہ ہو سکے۔

محمود بن مسلمہ قتل ہو گئے تھے۔ کہتے ہیں کہ جب ان پر چکی کا پتھر لڑھکایا گیا تو ماتھے کی کھال ادھڑ کر نیچے آ گئی چنانچہ وہ اس حالت میں تین دن کے بعد فوت ہو گئے۔ یہ ہجرت کا چھٹا سال تھا۔ انہیں اور عامر بن ربیع کو بروایت ابونعیم ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ تینوں نے ان کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۵۔ حضرت محمولؓ انصاری

حضرت محمولؓ انصاری۔ یہ انصاری ہیں۔ اس کی تخریج ابوموسیٰ نے کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ صفوان بن سلیم نے محمول الانصاری سے روایت کی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس نے شرک کی قسم کھائی اور پھر گناہ کا ارتکاب کیا گویا اس نے شرک کیا۔ اسی طرح جس نے کفر کی قسم کھائی اور پھر مرتکب گناہ ہوا گویا اس نے کفر کیا۔

۴۷۷۶۔ حضرت محمیہ بن جزءؓ

حضرت محمیہ بن جزءؓ بن عبد یغوث بن حویج بن عمر بن زبید الاصغر الزبیدی: کلبی لکھتے ہیں کہ وہ بنوجمح کے حلیف تھے۔ ایک روایت ہے کہ بنوسہم کے حلیف تھے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ جناب محمیہ عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی کے چچا تھے قدیم الاسلام ہیں اور جن لوگوں نے حبشہ میں ہجرت کی تھی ان میں شامل تھے اور عرصے تک وہاں مقیم رہے اور مریسیع پہلی جنگ ہے، جس میں و شریک ہوئے تھے اور حضور اکرمؐ نے انہیں خمس کا عامل مقرر فرمایا تھا۔

عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے مروی ہے کہ ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبدالمطلب جمع ہوئے۔ میر اپنے باپ کے ساتھ اور فضل اپنے باپ کے ساتھ تھے۔ اول الذکر میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیوں نہ ہم ان دو حضور اکرمؐ کی خدمت میں روانہ کریں تا کہ آپ ان دونوں کو صدقات کی وصولی کرنے پر متعین فرمادیں۔ حضور اکرمؐ نے حکم د کہ محمیہ کو بلا لاؤ وہ صدقات کی وصولی پر متعین تھے۔ حضور اکرم نے فرمایا ان دونوں سے ان کی بیویوں کے مہر وصول کرو۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۷۔ حضرت محیصہ بن مسعودؓ

حضرت محیصہ بن مسعودؓ بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن عمرو بن مالک بن اوس الانصاری

الاوسی، حارثی: ان کی کنیت ابو سعد تھی، مدنی تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فدک کے پاس اشاعت اسلام کے لئے روانہ کیا۔ غزوۂ احد، خندق اور بعد کے غزوات میں شامل رہے۔ وہ حویصہ بن مسعود کے بھائی تھے، اور بھائی سے عمر میں چھوٹے تھے اور اپنے بھائی سے پہلے ایمان لائے تھے۔ کیونکہ وہ ہجرت سے پہلے مسلمان ہوئے تھے اور حویصہ نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن سینہ یہودی کے قتل کا حکم دیا تو جناب محیصہ نے اس بدگو یہودی پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ حالانکہ ان کا آپس میں میل ملاپ تھا اور باہمی قول قرار تھا۔ حویصہ ابھی تک مشرف بالاسلام نہیں ہوئے تھے۔ چنانچہ حویصہ کو بھائی کے اس فعل کا حد درجہ رنج ہوا اور بھائی کو پیٹا اور کہا اے دشمن خدا! تو نے اس شخص کو قتل کیا ہے کہ تیرے پیٹ کی آدھی چربی ان کی کرم فرمائی کی ممنون ہے۔ جناب محیصہ نے جواب دیا مجھے اس کے قتل کا حکم اس ذات نے دیا تھا کہ اگر وہ مجھے تیرے قتل کا حکم دیتی تو میں تیری گردن اڑا دیتا۔ حویصہ نے سن کر کہا کہ کیا مذہب سے تیری گرویدگی کا یہ عالم ہے۔ اس پر جناب حویصہ مسلمان ہو گئے۔

ہمیں عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے باسنادہ ابوداؤد سے روایت کی وہ کہتے ہیں ہمیں قعنبی نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابن محیصہ سے انہوں نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ میرے والد نے حضور اکرمؐ سے حجام کی اجرت کے بارے میں دریافت کیا۔ حضور نے انہیں منع کر دیا لیکن وہ بار بار پوچھتے رہے اور اجازت مانگتے رہے، آخر کار انہیں اس شرط پر اجازت دے دی کہ تو اسے ہر اچھی اور ہر معمولی چیز سے حصہ دے گا۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

باب میم وخا

۴۷۷۸۔ حضرت مخارق بن عبداللہ البجلیؓ

حضرت مخارق بن عبداللہ البجلیؓ۔ وہ مغیرہ بن زیاد بن مخارق الموصلی کے دادا تھے۔ ہمیں ابی منصور بن مکارم بن احمد الموصلی المودب نے باسناد ابوزکریا زید بن ایاس سے روایت کی کہ ہمیں مغیرہ بن خضر بن زیادہ بن مغیرہ بن زیاد البجلی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے بزرگوں سے بتایا کہ مخارق بن عبداللہ مغیرہ بن زیاد کے دادا جریر بن عبداللہ البجلی کے ساتھ فتح ذی الخلصہ میں موجود تھے ابوزکریا کہتے ہیں کہ مغیرہ بن خضر بن زیاد نے اپنے بزرگوں سے روایت کی ہے کہ یہ لوگ ان لوگوں کی معیت میں جو بجیلہ سے آئے تھے کوفہ سے موصل آئے تھے۔

۴۷۷۹۔ حضرت مخارق بن عبداللہ شیبانیؓ

حضرت مخارق بن عبداللہ شیبانیؓ۔ ابواحمد عسکری نے جو قابوس کے والد ہیں بتایا کہ مخارق کا شمار کوفیوں میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے والد کے بغیر اور کسی نے کوئی روایت بیان نہیں کی۔

سماک بن حرب نے قابوس بن مخارق سے اور انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا کہ ام الفضل جناب حسین کو اٹھائے حضور اکرمؐ کے پاس لائیں۔ انہوں نے حضور کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ ام الفضل نے حضور کے کپڑوں کو دھونا چاہا تو آپؐ نے فرمایا کہ لڑکی کا پیشاب دھو دینا چاہیے مگر لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دینا چاہیے یہی کافی ہے۔

اس روایت کے اسناد میں بڑا اختلاف ہے۔ بعض لوگوں نے اسی طرح روایت کی ہے۔ بعض نے قابوس سے اورانہوں نے ام الفضل سے روایت کی ہے اور درمیان میں مخارق کا نام نہیں لیا۔ سماک کے متعلق بھی کافی اختلاف ہے۔ ان سے یہ حدیث ثابت نہ ہوسکی۔ اس کے علاوہ بھی جو احادیث ان سے مروی ہیں ان میں بھی کافی گڑبڑ ہے۔

انہوں نے حضور اکرمؐ سے مندرجہ ذیل حدیث بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور گزارش کی یارسول اللہ! اگر کوئی میرے پاس آ کر مجھ سے میرا مال چھیننا چاہے تو مجھے کیا کرنا چاہئے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۸۰۔ حضرت مخارق الہلالیؓ

حضرت مخارق الہلالیؓ۔ عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ حرب بن قبیصہ بن مخارق الہلالی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ ایک بار حضور اکرمؐ ان کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے اپنی ران ننگی کی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا اسے ڈھانپ لو کہ یہ بھی شرمگاہ کا حکم رکھتی ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۷۸۱۔ حضرت مخاشن الحمیریؓ

حضرت مخاشن الحمیریؓ۔ جو انصار کے حلیف تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ابوعمر نے مختصراً اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۷۸۲۔ حضرت مخمر بن معاویہؓ

حضرت مخمر بن معاویہؓ۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہشام بن عمار نے اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے یحییٰ بن جابر الحضرمی سے انہوں نے حکیم بن معاویہ سے انہوں نے اپنے چچا مخمر بن معاویہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ نحوست کوئی چیز نہیں۔ ہاں البتہ کبھی کوئی گھوڑا، عورت، اور مکان مبارک نکل آتا ہے۔ علی بن حجر اور حسن بن عرفہ نے اسماعیل سے روایت کی اور انہوں نے اپنے چچا حکیم بن معاویہ نمیری سے نقل کی۔ ابوموسیٰ نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۷۸۳۔ حضرت مختار بن حارثہؓ

حضرت مختار بن حارثہؓ۔ ابوبکر بن ابی علی نے ان کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ مغازی ابن اسحاق میں ان کا تذکرہ آیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۷۸۴۔ حضرت مختار بن ابی عبیدؓ بن مسعود

حضرت مختار بن ابی عبیدؓ بن عمر بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف الثقفی ابواسحاق: ان کے والد جلیل القدر صحابہ سے تھے اور جناب مختار کی پیدائش ہجرت کے سال میں ہوئی۔ انہیں حضور اکرم کی نہ تو صحبت میسر آئی اور نہ انہوں نے کوئی حدیث ہی آپ سے سنی اور ان کی روایت غیر حسن ہیں۔ ان سے شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے لیکن ان کے درمیان تعلقات کی نوعیت کچھ ایسی تھی کہ آخر میں دونوں میں سے کسی ایک کی بات نہیں سنی جاتی تھی۔

مختار حضرت حسین کا بدلہ لینے کے لئے نکل کھڑے ہوئے چنانچہ شیعہ کی ایک بڑی جماعت کوفے میں ان کے گرد جمع ہوگئی اور

کوفے پر قبضہ کرلیا اور قاتلین حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ شمر بن ذی الجوشن اور خولی بن زید الاصبحی کو قتل کیا۔ آخر الذکر وہ شخص ہے جس نے حضرت امام کا سر میدان جنگ سے اٹھا کر کوفے پہنچایا تھا۔ پھر عمر بن سعد بن ابی وقاص کو جو یزیدی لشکر کا کمانڈر تھا۔ نیز اس کے بیٹے حفص کو اور پھر عبید اللہ بن زیاد کو جو شام میں تھا اور مختار سے لڑنے کے لئے کوفہ پر حملہ آور ہوا تھا، قتل کیا۔ مختار نے اشتر النخعی کو ایک لشکر دے کر ابن زیاد کے خلاف بھیجا تھا جس میں ابن زیاد مارا گیا تھا۔ یہ جنگ موصل کے نواح میں ہوئی تھی۔ اسی وجہ سے مسلمان اس کا بہت احترام کرتے تھے اور وہ اس آزمائش میں بڑا کامیاب رہا تھا۔ ہم نے اس کا ذکر بالتفصیل الکامل فی التاریخ میں بیان کیا ہے۔ وہ عبداللہ بن عمرؓ ابن عباس اور ابن حنفیہ وغیرہ کی مالی امداد کیا کرتا تھا اور یہ حضرات قبول کر لیتے تھے۔ عبداللہ بن عمر مختار کے بہنوئی تھے۔ ان کی بہن کا نام صفیہ بنت ابی عبید تھا۔ آخر میں مصعب بن زبیر نے بصرہ سے اہل بصرہ کے ایک لشکر اور نیز کوفیوں کے ایک ہجوم کے ساتھ حملہ کیا اور مختار ۶۷ ہجری میں مارا گیا۔ کوفے میں اس کی امارت صرف ڈیڑھ سال تک چل سکی۔ اس نے سرسٹھ برس کی عمر پائی۔ ابو عمر نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۷۸۵۔ حضرت مختار بن قیسؓ

حضرت مختار بن قیسؓ۔ یہ ان ہدایات کے وقت موجود تھے جو حضور اکرمؐ نے علاء حضرمی کے لئے لکھی تھیں جب انہیں بحرین بھیجا تھا۔

۴۷۸۶۔ حضرت مخربہؓ بن عدی

حضرت مخربہؓ۔ ابن ماکولا نے ان کا نسب یوں لکھا ہے: مخربہ بن عدی الجذامی الضمی، جعفر بن کمیل بن وبرہ بن حارثہ بن امیہ بن صبیب نے بیان کیا۔ میں نے عصمہ بن کہیل سے انہوں نے اپنے بزرگوں سے انہوں نے حارثہ بن عدی سے سنا انہوں نے کہا کہ میں اور میرا بھائی مخربہ اس وفد میں موجود تھے جو حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ لشکر جو ہم پر حملہ آور ہوا تھا موجود تھا۔ ہمیں ان کے لشکر سے جو تکلیف پہنچی تھی ہم نے اس کے بارے میں حضور اکرمؐ سے شکایت کی۔ حضور نے فرمایا تم جاؤ اور اپنے جانوروں سے جو جانور سامنے آئے اسے بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرو جو شخص اس ذبیحہ کو کھالے، اس چھوڑ دو۔ انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۷۸۷۔ حضرت مخرش الخزاعی الکعبیؓ

حضرت مخرش الخزاعی الکعبیؓ۔ ہم ان کا ذکر اس سے پہلے محرش کے ذیل میں کر آئے ہیں۔

۴۷۸۸۔ حضرت مخرفۃ العبدیؓ

حضرت مخرفۃ العبدیؓ۔ انہوں نے حضور اکرمؐ کی زیارت کی تھی۔ سماک بن حرب نے سوید بن قیس سے روایت کی کہ میں نے اور مخرفۃ العبدی نے بیچنے کے لئے ہجر سے (مقام کا نام) کچھ کپڑا خریدا۔ میں نے حضور اکرمؐ کے لئے ایک شلوار خریدی۔ بعد میں ایک بیچنے والے نے جو وہاں تھا ٹکڑے ٹکڑے کر کے بیچنا شروع کر دیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ماپ کر بیچو اور تھوڑا سا زائد کپڑا

بھی دے دیا کرو۔ایوب بن جابر نے سماک سے اور انہوں نے مخرفہ سے روایت کی یہ اسناد غلط ہے اور درست صورت وہی ہے جو ثوری اور اسرائیل وغیرہ نے سماک سے اور انہوں نے سوید سے روایت کی۔تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۸۹۔حضرت مخرمہ بن شریح حضرمیؓ

حضرت مخرمہ بن شریح حضرمیؓ۔ بنو عبدالشمس کے حلیف تھے۔ابن وہب نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سائب بن یزید سے روایت کی کہ مخرمہ بن شریح نے حضور اکرمؐ کے سامنے ذکر کیا اور کہا کہ فلاں آدمی قرآن پر صرف تکیہ ہی نہیں کرتا بلکہ اس پر عمل بھی کرتا ہے اور وہ جنگ یمامہ میں موجود تھا۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۷۹۰۔حضرت مخرمہ بن قاسمؓ

حضرت مخرمہ بن قاسمؓ بن مخرمہ:حضور اکرمؐ نے خیبر کی لگان سے ان کے لئے چالیس وسق غلہ مقرر فرما دیا تھا یہ ابن اسحاق کی روایت ہے لیکن اس نے ان کا نام نہیں لیا۔بلکہ ان کی روایت میں آیا ہے کہ حضور اکرمؐ نے ابن مخرمہ کو ۳۰ وسق غلہ عطا کیا تھا۔ہاں ابن اسحاق کے علاوہ اور لوگوں نے ان کے نام کی تصریح کی ہے۔مثلاً زبیر کا قول ہے کہ حضور نے مخرمہ بن قاسم کو چالیس وسق (۶۰ صاع کا ایک وسق ہوتا ہے) غلہ ارزانی فرمایا تھا اور یہ لاولد تھے۔

۴۷۹۱۔حضرت مخرمہ بن نوفلؓ

حضرت مخرمہ بن نوفلؓ بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قرشی الزہری:ان کی والدہ رقیقہ بنت ابی صیفی بن ہاشم بن عبد مناف تھی،ان کی کنیت ابو صفوان یا ابو المسور یا ابو الاسود۔اول الذکر کنیت کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی تھی۔وہ مسور بن مخرمہ کے والد سعد ابی وقاص کے عم زاد تھے یہ ان لوگوں سے تھے جو بعد از فتح مکہ اسلام لائے تھے اور مولفۃ القلوب میں سے تھے، لیکن بعد میں اسلام کی بہتر خدمت کی۔عمر رسیدہ تھے اور ایام الناس اور بالخصوص قریش کے اہم واقعات انہیں از بر تھے اور اسی طرح علم الانساب کے ماہر تھے۔غزوۂ حنین میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے آپؐ نے انہیں پچاس اونٹ دئے تھے۔یہ صاحب ان خوش قسمت لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے حضرت عمر کے دورِ خلافت میں حدود حرم کو علیحدہ کرنے کے نشان لگائے تھے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ ازہر بن عوف سعید بن یربوع اور حویطب بن عبدالعزیٰ کو بھیجا تھا۔انہوں نے ۵۴ ہجری میں جب ان کی عمر ایک سو پندرہ برس تھی مدینہ میں وفات پائی وہ آخری عمر میں اندھے ہو گئے تھے۔چونکہ درشت خو تھے۔اس لئے حضور اکرمؐ ان کی درشتی سے بچنے کی کوشش فرماتے۔

ہمیں عبداللہ بن احمد خطیب نے بتایا انہیں جعفر السراج القاری نے انہیں ابو علی محمد بن حسین الجازری نے انہیں معانی بن زکریا الحریری نے انہیں حسین بن محمد بن عفیر الانصاری نے انہیں ابو الخطاب زیاد بن یحییٰ الحسانی نے انہیں حاتم بن وردان نے انہیں ایوب نے انہیں عبداللہ بن ابی ملیکہ نے اور انہیں مسور نے بتایا کہ میں نے حضور اکرمؐ کو چند قبائیں پیش کیں۔میرے والد نے مجھ سے کہا تو ہمیں رسول اللہؐ کی خدمت میں لے چل ممکن ہے وہ ہمیں مال غنیمت سے کچھ مرحمت فرما دیں۔میرے والد حضورؐ کے حجرے کے دروازے پر آئے تو آپ نے آواز سن لی۔باہر تشریف لائے تو ان کے ہاتھ میں ایک قبا تھی۔میرے والد کو دکھا رہے

تھے اور اس کی خوبیاں بیان فرمارہے تھے کہ میں نے تمہاری لئے چھپا رکھی تھی۔

نضر بن شمیل نے بتایا ہمیں ابو عامر الخزار نے ابو یزید المدنی سے، انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے سنا انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ مخرمہ بن نوفل حضور اکرمؐ سے ملنے آیا۔ آپؐ نے اس کی آواز سنی تو فرمایا کیسا برا قرابت دار ہے۔ جب وہ حضورؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے اسے قریب بٹھایا اور شفقت فرمائی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ نے مخرمہ کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا مگر بعد میں آپ بڑی ملائمت سے پیش آئے۔ فرمایا اے عائشہ بدترین آدمی وہ ہے کہ لوگ جس کی بدزبانی سے ڈر کر اس سے ملنا چھوڑ دیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۹۲۔ حضرت مخشی بن حمیر الاشجعیؓ

حضرت مخشی بن حمیر الاشجعیؓ۔ انصار میں سے بنو سلمہ کے حلیف تھے۔ منافق تھے اور ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے مسجد ضرار تعمیر کرائی تھی۔ یہ اس اسلامی لشکر میں جو تبوک گیا تھا شامل تھے اور خود حضور اکرم اور مسلمانوں کے بدترین مخالف تھے بعد میں تائب ہو گئے اور بڑے اچھے طریقے سے تلافی مافات کی۔ حضور اکرمؐ سے درخواست کی کہ ان کا نام بدل دیا جائے۔ چنانچہ آپ نے بدل کر عبداللہ بن عبدالرحمٰن کر دیا۔ خود انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ شہادت نصیب ہو اور بعد از وفات انہیں کوئی نہ ڈھونڈ سکے۔ چنانچہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور ان کی میت نہ مل سکی۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۷۹۳۔ حضرت مخشی بن وبرہ بن مخشیؓ

حضرت مخشی بن وبرہ بن مخشیؓ۔ وبرہ بن تجس بھی ایک روایت میں آیا ہے مگر یہی بہتر ہے اور درست ہے۔ رسول اکرم نے انہیں یمن میں الابناء کی طرف بھیجا تھا۔ ابو عمر نے ان کا اختصاراً ذکر کیا ہے۔

۴۷۹۴۔ حضرت مخلد الغفاریؓ

حضرت مخلد الغفاریؓ۔ ابن ابی عاصم نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ امام بخاری ان کی صحبت کے قائل ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں انہیں صحبت میسر نہیں ہوئی۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے کتابۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے روایت کی وہ کہتے ہیں ہمیں یعقوب بن حمید نے انہیں ابن عیینہ نے انہیں عمر بن دینار نے انہیں حسن بن محمد نے انہیں مخلد الغفاری نے بتایا کہ بنو غفار کے تین غلام جو حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں انہیں ہر سال تین ہزار درہم دیا کرتے تھے۔ عمرو بن دینار لکھتے ہیں کہ انہوں نے مخلد الغفاری کو دیکھا تھا...... ابو نعیم' ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۷۹۵۔ حضرت مخمر بن معاویہؓ

حضرت مخمر بن معاویہؓ۔ ایک روایت میں حکیم بن معاویہ ہے۔ علاء بن حارث نے حزام بن حکیم سے انہوں نے اپنے چچا مخمر سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے اس مائع کے بارے میں جو پیشاب کے بعد بعض اوقات نکلتا ہے دریافت کیا۔ فرمایا یہ مذی ہے جب تمہیں ایسی حالت پیش آئے تو آلہ تناسل کو دھو کر نماز کے لئے وضو کر لو۔ اسی طرح مخمر سے منقول ہے، لیکن صحیح نام حکیم

اویہ ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے ہاں ابوعمر نے ان کا نام تمر بن معاویہ البہزی تحریر کیا ہے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے سنا
ست کوئی چیز نہیں۔
ابواحمد عسکری نے اس کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ تمر بن معاویہ بن حیدۃ القشیری نے روایت کی کہ انہیں باسنادہ سلیمان بن سلیم
ں نے حکیم بن معاویہ سے انہوں نے اپنے چچا تمر بن حیدہ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے سنا کہ نحوست کوئی چیز نہیں
بھی ایسا ہوتا ہے کہ عورت، مکان یا گھوڑا مبارک ثابت ہوتا ہے۔ ابوعمر لکھتا ہے کہ مجھے اس کی کوئی وجہ معلوم نہیں کہ انہیں بہزی
س کہتے ہیں۔

۷۔۴۷ حضرت مخنف البکریؓ

حضرت مخنف البکریؓ۔ بصری تھے اور ان کی بیٹی سینہ نے ان سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ان سے فرمایا صلہ رحمی کر،
ں عمر زیادہ ہوگی۔ بھلے کام کر اس سے تیرے گھر میں بھلائی آئے گی۔ اللہ کو ہر پتھر اور ڈھیلے کے سامنے یاد کر، وہ قیامت تک
ے حق میں شہادت دیں گے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۹۔۴۷ حضرت مخنف بن سلیمؓ

حضرت مخنف بن سلیمؓ بن حارث بن عوف بن ثعلبہ بن عامر بن ذہل بن مازن بن ذبیان بن ثعلبہ بن دوٗل بن سعد مناۃ بن
د الازدی الغامدی: انہیں صحبت میسر آئی۔ ان سے ابورملہ نے روایت کی ان کا نام عامر تھا۔ ان کا شمار کوفیوں میں ہوتا ہے۔ اور
فے میں بنوازد کے نقیب تھے۔ ایک روایت میں وہ بصری تھے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مخنف کو اصفہان کا حاکم مقرر کیا وہ جنگ صفین میں بھی شریک تھے اور بنوازد کا علم ان کے پاس تھا
ر وہ ان کی اولاد سے تھے۔ ابومخنف نے لوط بن سعید بن مخنف بن سلیم مورخ اور سیرت نویس تھے۔
ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنے اسناد سے ابوعیسیٰ سے بیان کیا انہیں احمد بن منیع نے انہیں روح بن عبادہ نے انہیں ابن
ون نے انہیں ابورملہ نے مخنف بن سلیم غامدی سے بتایا کہ ہم نے حضور اکرمؐ کے ساتھ عرفات میں وقوف کیا ہوا تھا کہ حضور کو
رماتے سنا، اے لوگو! ہر سال ہر گھر پر قربانی اور رجبیہ (رجب میں قربانی واجب ہے) تینوں نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۷۹۸۔ حضرت مخولؓ بن یزید

حضرت مخولؓ بن برید۔ ابن ابی یزید السلمی البہزی: ان سے ان کے بیٹے قاسم نے دو احادیث نقل کی ہیں، جن کا مدار محمد بن
سلیمان بن شمول المکی پر ہے۔
ہمیں ابوالربیع سلیمان بن ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے انہیں ان کے والد نے انہیں ابونصر بن طوق نے انہیں ابن المرجی
نے انہیں ابویعلی احمد بن علی نے انہیں محمد بن عیاذ مکی نے انہیں محمد بن سلیمان نے انہیں ابوالبرکات قاسم بن مخول بہزی نے بتایا کہ
انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ انہوں نے ابواء کے مقام پر جال لگائے ان میں ایک ہرن پھنس گیا جو بعد میں ادھر ادھر ہو گیا۔ میں
اس کی تلاش میں نکلا ایک آدمی کو دیکھا جس نے اسے پکڑ رکھا تھا۔ میں اس سے جھگڑنے لگا اور اسے حضور اکرمؐ کے پاس لے آیا

جو ابوا، میں ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے۔ ہم نے اپنا مقدمہ پیش کیا تو آپؐ نے برابر برابر دو حصوں میں بانٹ دیا۔ حضور اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا نماز قائم کر و زکوٰۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھو اور حج اور عمرہ (بہ شرطِ استقامت) ادا کرو اور حق کا ساتھ دو جدھر جائے تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۷۹۹۔ حضرت مخیس بن حکیم العذریؓ

حضرت مخیس بن حکیم العذریؓ۔ ان سے ابو ہلال مبین بن قطبہ بن ابی عمرہ نے روایت کی کہ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دومۃ الجندل کا قصہ بیان کیا اور جب ختم کر چکا تو آپؐ نے میرے رزق میں وسعت کی دعا فرمائی۔ ابو علی غسانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۰۰۔ حضرت مخیس ابو غنمؓ

حضرت مخیس ابو غنمؓ۔ ایک نسخے میں ان کا نام محبس مذکور ہے لیکن بظاہر درست وہی ہے جو میں لکھ چکا ہوں۔ بشرطیکہ یہ صاحب قیس ابو غنیم نہ ہوں۔ کیونکہ جس کا ذکر ہم کر رہے ہیں وہ غنیم بن قیس کے نام سے مشہور ہیں۔

جعفر نے ان کے باپ سے ان کا ذکر باب المیم میں کیا ہے۔ ابراہیم بن عرعرۃ الشامی نے سہیل بن یوسف الانماطی السلمی سے انہوں نے صالح بن ابی الاخضر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے مخیس بن غنم سے روایت کی کہ میں نے رات کے وقت بیلچوں کی آواز کو سنا کہ حضور اکرمؐ دفن کئے جا رہے تھے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب میم ودال

۴۸۰۱۔ حضرت مدرکؓ بن حارث

حضرت مدرکؓ بن حارث الازدی الغامدی: انہیں صحبت میسر آئی۔ یہ شامی شمار ہوتے تھے۔ ان سے ولید بن عبدالرحمٰن الجرشی نے روایت کی۔

ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازتاً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہیں ہشام بن خالد نے ولید بن مسلم سے اس نے عبدالغفار بن اسماعیل بن عبیداللہ سے انہوں نے ولید بن عبدالرحمٰن جرشی سے انہوں نے مدرک بن حارث الغامدی سے روایت کی کہ میں نے ایک سال اپنے والد کے ساتھ حج کیا۔ ایک دن ہم منیٰ میں تھے کہ وہاں بہت سے لوگ ایک آدمی کے گرد جمع تھے میں نے والد سے اس ہجوم کے بارے میں پوچھا کہا کہ یہ صابی ہے جس نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا ہے۔ پھر میرا والد اونٹنی پر سوار ان لوگوں کے پاس جا کھڑا ہوا میں بھی اپنی اونٹنی پر وہاں جا کھڑا ہوا۔ وہ لوگ باتیں کرنے کے بعد اسے چھوڑ کر چلے گئے۔ میرا والد وہیں کھڑا رہا تا آنکہ وہ سب لوگ تھک گئے، دن گرم ہو گیا اور وہ سب رخصت ہو گئے۔ اس اثناء میں ایک لڑکی ہاتھ میں پانی کا پیالہ لیے آئی جس کا سینہ کھلا ہوا تھا۔ لوگوں نے کہا یہ لڑکی زینب نامی اس کی بیٹی ہے۔ میں اس سے حسن سلوک سے پیش آیا اور وہ رو رہی تھی۔ میرے والد نے اس سے کہا تو اپنی اوڑھنی سے اپنے سینے کو ڈھانپ لے۔ تم اپنے باپ کے بارے میں پریشان مت ہو۔ اسے نہ

دکھ پہنچے گا نہ ذلت اور رسوائی ہوگی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے اور ابوموسیٰ نے اس پر استدراک کیا ہے۔ ابن مندہ نے اختصار سے کام لیا ہے اور اس پر کسی نے استدراک نہیں کیا۔

۴۸۰۲۔ حضرت مدرکؓ بن زیاد الفزاری

حضرت مدرکؓ بن زیاد الفزاری۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ ان کی قبر زاویہ کے گاؤں میں ہے جو جیرا اور غوطہ دمشق کے درمیان واقع ہے۔

ابوعمیر عدی بن احمد بن عبدالباقی الادمی نے ابوعطیہ عبدالرحیم بن محرز بن عبداللہ بن محرز بن سعید بن حبان بن مدرک بن زیاد الفزاری سے روایت کی کہ مدرک بن زیاد جو حضور اکرمؐ کے صحابی تھے مع ابوعبیدہ کے آئے اور دمشق کے گاؤں زاویہ میں فوت ہو گئے اور یہ پہلے مسلمان ہیں جو وہاں دفن ہوئے، حافظ ابوالقاسم الدمشقی نے اس کا ذکر کیا ہے اس کے علاوہ اور کسی وجہ کی بنا پر جناب مدرک کا ذکر نہیں کیا گیا۔

۴۸۰۳۔ حضرت مدرکؓ ابوالطفیل الغفاری

حضرت مدرکؓ ابوالطفیل الغفاری۔ ان کی حدیث کا ذریعہ ان کی اولاد ہے۔ ہمیں یحییٰ بن الفرج نے جیسا کہ انہیں باسنادہ ابوبکر احمد بن عمرو نے انہیں یعقوب بن حمید نے انہیں عثمان بن حمزہ نے بتایا کہ انہیں کثیر بن زید نے خالد بن طفیل بن مدرک سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ انہیں رسول اکرمؐ نے اپنی صاحبزادی کو مکے سے لانے کے لئے بھیجا اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ سجدے کے بعد سر اٹھاتے تو مندرجہ ذیل دعا مانگا کرتے۔

اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بعفوک من عقوبتک واعوذبک منک لا ابلغ ثناء علیک کما اثنیت علی نفسک.

۴۸۰۴۔ حضرت مدرکؓ بن عمارہ

حضرت مدرکؓ بن عمارہ۔ یہ صاحب حضور اکرمؐ سے بیعت کرنے آئے تو آپ نے ہاتھ کھینچ لیا، کیونکہ انہوں نے ہاتھوں پر خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ چنانچہ جب انہوں نے ہاتھ دھوئے تو بیعت فرمائی۔

لیکن اس حدیث میں کچھ گڑبڑ ہے اور ان کی صحبت کے بارے میں شبہ ہے۔ اگر اس سے مراد مدرک بن عمارہ بن عقبہ بن ابی معیط ہے تو ان کی صحبت ثابت نہیں اور نہ ملاقات اور روایت ہی ثابت ہے۔ اور اس حدیث کی کوئی بنیاد نہیں ہے اور اگر اس روایت کا انتساب ان کے والد عمارہ بن عقبہ سے کیا جائے جب بھی درست نہیں اور ہم نے اس کی وضاحت ولید بن عقبہ کے ذکر میں کر دی ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور اسی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۰۵۔ حضرت مدرکؓ بن عوف

حضرت مدرکؓ بن عوف۔ البجلی الاحمسی: انہیں صحبت میسر آئی، جعفر نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ یہی ابوموسیٰ کا قول ہے۔ ابوعمر کا قول ہے کہ ان کی صحبت کے بارے میں اور نیز اتصال حدیث کے متعلق اختلاف ہے اور ان سے قیس بن ابی حازم نے روایت کی

ہے۔ قیس کبار صحابہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ جناب مدرک نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔

۴۸۰۶۔ حضرت مدعمؓ (مولیٰ رسول اللہؐ)

حضرت مدعمؓ۔ یہ حضور اکرمؐ کے وہ حبشی غلام ہیں جنہیں رفاعہ بن زید الجذامی نے آپ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا تھا اور جنہیں حضورؐ نے آزاد فرما دیا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ آزاد نہیں فرمایا تھا انہوں نے غزوۂ خیبر میں مال غنیمت سے ایک چادر ہتھیائی تھی اور قتل ہو گئے تھے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا اس چادر نے جہنم کی آگ کو ضرور بھڑکایا ہوگا۔

ہمیں عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ مجھے ثور بن زید نے سالم مولی عبد اللہ بن مطیع سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ ہم رسول اکرمؐ کے ساتھ خیبر سے واپسی پر وادی قریٰ میں پہنچے تو جب یہ حبشی غلام جو رفاعہ نے حضور کو دیا تھا حضور اکرمؐ کا کجاوہ ایک اور آدمی مغیر الشمس کے ساتھ اتار رہے تھے کہ انہیں ایک تیر جو نہ معلوم کس نے چلایا تھا، لگا اور اس سے ان کی موت واقع ہو گئی۔ اس پر صحابہ نے کہا انہیں شہادت مبارک ہو۔ حضور نے فرمایا نہیں بلکہ اس چادر نے جو مال غنیمت سے چرائی تھی آگ کو اور بھڑکایا ہوگا۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۰۷۔ حضرت مدلج الانصاریؓ

حضرت مدلج الانصاریؓ۔ ابو صالح نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین اوقات میں پردہ پوشی کا حکم یوں نازل فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری غلام مدلج نامی کو حضرت عمرؓ کو بلانے کے لئے بھیجا۔ وہ سوئے ہوئے تھے۔ غلام نے دروازہ کھولا تو حضرت عمر بیدار ہوئے اور ان کی شرمگاہ ننگی ہو گئی اور غلام کی نظر پڑ گئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کا علم ہو گیا دل میں کہا کاش اللہ تعالیٰ ہمارے بیٹوں، عورتوں اور نوکروں کو ان اوقات میں ہمارے تخلیے میں دخل انداز ہونے سے روک دے۔ چنانچہ وہ آیت نازل ہوئی حضرت عمرؓ نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور رسول اکرمؐ نے غلام کو دعا دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۰۸۔ حضرت مدلجؓ بن عمرو السلمی

حضرت مدلجؓ بن عمرو السلمی۔ یہ بنو عبد الشمس کے حلیف تھے اور ایک روایت میں ان کا نام مدلاج بن عمر مذکور ہے، یہ حضور اکرم کے ساتھ تمام جنگوں میں شریک ہوئے اور ۵۰ ہجری میں وفات پائی۔

ابن کلبی لکھتا ہے کہ مالک، ثقف اور صفوان بنو عمرو جو بنو حجر بن عباد بن یشکر بن عدوان سے تھے سب غزوۂ بدر میں موجود تھے اور وہ بنو عدوان سے تھے جو بنو غنم بن دودان بن اسد سے تھے اور اسی وجہ سے انہیں اور ان کے بھائیوں کو بنو عبد شمس کا حلیف شمار کیا جاتا ہے۔ کیونکہ بنو غنم بن دودان بنو عبد شمس کے حلیف تھے اور یہ ان کے حلیف تھے۔ واللہ اعلم، تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابو عمر اور ابن مندہ نے انہیں سلمی، اسلمی یا اسدی شمار کیا ہے۔

۴۸۰۹۔حضرت مدلوک ؓ ابوسفیان الفزاری

حضرت مدلوک ؓ ابوسفیان الفزاری۔ان کے مولی اسلم باقی موالی کی معیت میں حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

مطر بن علاء الفزاری نے اپنی چچی آمنہ بنت ابی الشعثاء کی زبانی ابوسفیان مدلوک سے بیان کیا ہے کہ ہم حضور کی خدمت میں موالی کے ساتھ حاضر ہوئے۔حضور نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائے برکت فرمائی چنانچہ جہاں ان کے سر پر حضور اکرمؐ نے ہاتھ رکھا تھا وہاں بال عمر بھر سیاہ رہے اور باقی آہستہ آہستہ سفید ہو گئے۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب میم،ذ،ر

۴۸۱۰۔حضرت مذعور ؓ بن عدی العجلی

حضرت مذعور ؓ بن عدی العجلی۔اہل عراق سے تھے کہتے ہیں انہیں صحبت میسر آئی۔حضرت خالد بن ولید کے ساتھ دمشق کے محاصرے اور یرموک کی جنگ میں موجود تھے۔ایرانیوں کے خلاف جنگ میں انہوں نے بعض کارنامے انجام دیئے تھے۔ابوالقاسم دمشقی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۱۱۔حضرت مذکور العذری ؓ

حضرت مذکور العذری ؓ۔انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔وہ حضور کے ساتھ غزوہ دومۃ الجندل میں شریک تھے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ابوالقاسم نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے۔حالانکہ حضور اکرمؐ نے بنفس نفیس دومۃ الجندل پر چڑھائی نہیں کی تھی بلکہ خالد بن ولید کی کمان میں لشکر روانہ فرمایا تھا۔اکثر اس لشکر ہی کو دلیل مان لیا جاتا ہے۔

۴۸۱۲۔حضرت مذکور القبطی ؓ

حضرت مذکور القبطی ؓ۔جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ اعمش سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ ایک انصاری نے ایک قبطی غلام کو جو دبر کا باشندہ تھا،آزاد کیا یہ محتاج تھا اور مقروض تھا۔غلام کا نام مذکور ہے۔حضورؐ نے آٹھ سو درہم سے خرید کر قیمت اسے دے دی اور فرمایا کہ یہ رقم لے لو اور قرض ادا کر کے باقی اپنے اہل خانہ پر خرچ کرو۔ابوالزبیر نے جابر سے روایت کی ہے اور بتایا ہے کہ غلام کا نام یعقوب تھا اور جس انصاری نے آزاد کیا تھا اس کی کنیت ابومذکور تھی۔یہی بات صحیح معلوم ہوتی ہے۔ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۱۳۔حضرت مرار ؓ بن مالک

حضرت مرار ؓ بن مالک۔یہ قبیلہ تمیم الداری سے عبدالرحمٰن الداریان کے بھائی تھے۔رسول اکرمؐ نے انہیں خیبر کی پیداوار سے کچھ غلہ مخصوص فرما دیا تھا۔جعفر المستغفری نے باسنادہ ابن اسحاق سے روایت کی ہے۔ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۱۴۔ حضرت مرارہؓ بن ربیع

حضرت مرارہؓ بن ربیع۔ ابوعمر کہتا ہے کہ ایک روایت میں ابن ربیعہ انصاری عمری مذکور ہے۔ جن کا تعلق بنوعمرو بن عوف سے تھا۔

ہشام بن کلبی کے مطابق ان کا سلسلہ نسب مرارہ بن ربعی بن عدی بن زید بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس ہے یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ یہ ان تین انصار میں سے تھے، جو غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہو سکے تھے اور جن کے بارے میں قرآن کی آیت (وعلی الثلثة الذی خلفوا) نازل ہوئی تھی۔

ہمیں ابومحمد عبداللہ بن علی بن سوید نے باسنادہ ابوالحسن علی بن احمد الواحدی سے بتایا۔ انہیں احمد بن حسین حیری نے انہیں حاجب بن احمد نے انہیں محمد بن حماد نے انہیں ابومعاویہ نے انہیں اعمش نے انہیں ابوسفیان نے انہیں جابر نے ان تین انصار کے بارے میں بتایا کہ وہ کعب بن مالک، مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ تھے تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۱۵۔ حضرت مرارہؓ بن سلمی الیمانی الحنفی

حضرت مرارہؓ بن سلمی الیمانی الحنفی۔ ہم ان کا نسب پیشتر ازیں ان کے بیٹے مجاعہ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے مجاعہ نے روایت کی اور ان کے بیٹے مجاعہ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ یحیٰی بن راشد صاحب السابری نے عارث بن مرہ سے انہوں نے سراج بن مجاعہ بن مرارہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ وہ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضورؐ نے ان کے نام غورہ، غرابہ اور جبل کی جاگیر لکھ دی۔ آپ کی وفات کے بعد وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے الحضر مہ کی جاگیر ان کے نام کر دی۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نجران کا علاقہ دے دیا۔ پھر وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے بھی جاگیر عطا کی جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو وہ وہی پرانا فرمان لے کر ان کے پاس گئے انہوں نے فرمان کو سر آنکھوں پر رکھا اور پوچھا کیا مجاعہ کی نسل سے کوئی شخص باقی ہے۔ انہوں نے کہا ہاں نعم اور شکیر کثیر۔ امیر المومنین ہنس پڑے کہنے لگے عربی زبان کا لفظ ہے۔ حاضرین نے معنی دریافت کئے تو امیر المومنین نے بتایا کہ شکیر تمہاری زبان کا لفظ ہے۔ کیا تم نے کبھی فصل نہیں دیکھی جو پھٹ کر نکھر جاتی ہے۔ زیاد بن ایوب نے ابومرہ حارث بن مرہ کے علاوہ مجاعہ کے کئی افراد سے یہ روایت سنی کہ مجاعہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپؐ نے انہیں جاگیر عطا کی تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۱۶۔ حضرت مرارہؓ بن مربع بن قیظی

حضرت مرارہؓ بن مربع بن قیظی۔ وہ زید بن مربع، عبداللہ و عبدالرحمٰن کے بھائی تھے، انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کا والد مربع بن قیظی منافق تھا۔ جب حضور اکرمؐ احد جاتے ہوئے اس کے احاطے میں داخل ہوئے تو اس نے حضور سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہوتے تو میری اجازت کے بغیر میرے احاطے میں داخل نہ ہوتے۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۱۷۔ حضرت مرثدؓ بن جابر الکندی

حضرت مرثدؓ بن جابر الکندی۔ جعفر سے مروی ہے کہ ابن منیع نے اسے بتایا کہ اس سے اس حدیث کا ذکر علی بن قرین نامی ایک بڈھے نے جو بغداد کے مشرق میں رہتا تھا کیا۔ وہ حد درجہ ضعیف الحدیث تھا اور میری رائے میں اس حدیث کی قطعاً کوئی اصلیت نہیں ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۸۱۸۔ حضرت مرثدؓ بن ربیعہ العبدی

حضرت مرثدؓ بن ربیعہ العبدی۔ یحییٰ بن یونس اور بغوی کے علاوہ بھی اور لوگوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ مجھے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سلیمان بن داؤد الشاذ کونی نے ابوقتیبہ سے انہوں نے بکر بن مرثد بن ربیعہ سے روایت کی کہ میں نے مرثد بن ربیعہ کو یہ کہتے سنا کہ میں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا آیا گھوڑے پر زکوۃ ہے؟ حضور نے فرمایا نہیں ہاں اگر بہ غرض تجارت ہو۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۱۹۔ حضرت مرثدؓ بن صلت الجعفی

حضرت مرثدؓ بن صلت الجعفری۔ بغوی وغیرہ نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی کہ میرے والد نے حضور اکرمؐ سے آلہ تناسل کو چھونے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے۔ یہ صاحب بصری تھے اور ان کی حدیث کا مخرج ان کے اہل خاندان تھے۔ ابونعیم، ابوموسیٰ اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۲۰۔ حضرت مرثدؓ بن ظبیان السدوسی

حضرت مرثدؓ بن ظبیان السدوسی۔ عسکری نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ یہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور غزوۂ حنین میں آپ کے ساتھ شریک تھے اور آپؐ نے انہیں بنوبکر بن وائل کی طرف ایک خط لکھ کر دیا تھا۔

ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ مجھ سے میرے باپ نے ان سے یونس اور حسین نے بیان کیا کہ مجھ سے سفیان نے ان سے قتادہ نے ان سے مضارب بن حزن العجلی نے بیان کیا کہ ان کو مرثد بن ظبیان نے بتایا کہ ہمارے پاس حضور اکرمؐ کا فرمان موصول ہوا۔ ہمارے قبیلے میں کوئی پڑھا ہوا نہ تھا۔ آخر بنوضبیعہ کے ایک شخص نے پڑھا۔ مرقوم تھا: محمد رسول اللہ کی طرف سے بکر بن وائل کے نام اسلام لاؤ اور محفوظ رہو اور یہ لوگ بنوالکاتب کے نام سے مشہور تھے۔

ابن اسحاق نے یہ روایت قرہ بن خالد سے اس نے مضارب بن حزن سے بیان کی کہ مرثد بن ظبیان حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۲۱۔ حضرت مرثدؓ بن عامر التغلبی

حضرت مرثدؓ بن عامر التغلبی۔ جعفر کو ابن منیع نے بتایا کہ ان سے بغداد کے ایک ضعیف الحدیث شیخ نے جس کا نام علی بن قرین تھا حدیث بیان کی جس کی کوئی اصل نہیں۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۲۲۔ حضرت مرثدؓ بن عدی الکندی یا الطائی

حضرت مرثدؓ بن عدی الکندی یا الطائی۔ ابن منیع نے ان کا ذکر کیا ہے اور جس طرح مرثد بن عامر کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے، اسی طرح ان کے متعلق بھی کیا ہے۔ ان سے مروی حدیث یہ ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ بنو عبدالقیس اہل مشرق کے بہترین لوگوں میں ہیں۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۲۳۔ حضرت مرثدؓ بن عیاض

حضرت مرثدؓ بن عیاض یا عیاض بن مرثد۔

۴۸۲۴۔ حضرت مرثدؓ بن ابی مرثد

حضرت مرثدؓ بن ابی مرثد۔ ابو مرثد کا نام کناز الغنوی تھا۔ باب کاف میں ان کا نسب بیان ہوا ہے۔ ان کا تعلق غنی بن اعصر بن سعد بن قیس بن غیلان سے ہے۔ باپ بیٹا دونوں معرکہ بدر میں شریک تھے۔

ہمیں جعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ اسمائے شرکائے غزوۂ بدر بتایا کہ ابو مرثد کناز بن حصین اور ان کے بیٹے مرثد بن ابی مرثد حضرت حمزہ بن عبدالمطلبؓ کے حلیف تھے۔ اور مرثد غزوۂ رجیع میں ۳ ہجری میں عاصم بن ثابت کے ساتھ موجود تھے۔ جب انہوں نے ہجرت کی تو رسول اکرمؐ نے ان میں اور اوس بن صامت میں مواخات قائم فرما دی چونکہ وہ بڑے مضبوط اور طاقتور تھے، اس لئے وہ مسلمان قیدیوں کو مکے سے اٹھا کر مدینے لے جاتے تھے۔ مکے میں عناق نام کی ایک فاحشہ تھی جس سے زمانہ جاہلیت میں ان کے تعلقات رہے تھے۔ انہوں نے ایک آدمی سے وعدہ کر رکھا تھا کہ وہ اسے مکے سے اٹھا کر مدینے لے جائیں گے۔

وہ ایک چاندنی رات کو مکے آئے اور ایک دیوار کی اوٹ میں کھڑے ہو گئے۔ عناق وہاں آ گئی اور اس نے انہیں پہچان لیا اور خوش آمدید کہا اور اس کے یہاں رات بسر کرنے کی خواہش کی۔ انہوں نے کہا عناق! اسلام نے زنا کو حرام قرار دیا ہے۔ اس پر اس نے شور مچا دیا۔ اے اہل مکہ! یہ شخص تمہارے قیدی اٹھانے آیا ہے۔ آٹھ آدمی ان کے تعاقب میں اٹھ دوڑے۔ وہ پہاڑ کے دامن میں چلتے چلتے ایک غار میں چھپ گئے۔ وہ بھی وہاں گئے لیکن خدا نے انہیں بچا لیا اور وہ انہیں نہ ڈھونڈ سکے اور ناچار لوٹ گئے۔

بعد میں وہ اپنے دوست کے پاس جسے اٹھانے آئے تھے پہنچ گئے۔ وہ کافی وزنی تھے۔ اسے اذخر تک اٹھا لائے اور وہاں اس کی بیڑیاں کاٹ ڈالیں۔ پھر وہ مدینے میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا یا رسول اللہؐ! کیا میں عناق سے نکاح کر لوں حضور خاموش رہے تا آنکہ یہ آیت نازل ہوئی۔ الزانی لا ینکح الا زانیة او مشرکة الخ۔

ابن اسحاق لکھتے ہیں کہ مرثد بن ابی مرثد اس دستہ فوج کے کماندار تھے جسے حضور اکرمؐ نے رجیع کی طرف روانہ کیا تھا اور یہ واقعہ ۳ ہجری کے ماہ صفر میں پیش آیا تھا۔ بعض کا خیال ہے کہ اس دستہ فوج کی کمان عاصم بن ثابت کے پاس تھی اور اس واقعہ کو ہم خبیب بن عدی اور عاصم کے ترجموں میں بیان کر چکے ہیں۔

جناب مرشد نے حضور اکرمؐ سے روایت کی آپؐ نے فرمایا تمہاری کامیابی قبولیت نماز میں ہے پس تم اپنے میں سے بہترین آدمی کو امام بناؤ کیونکہ وہ تمہارا سالار وفد ہے۔

قاسم ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ مجھ سے جناب مرشد نے حدیث بیان کی۔ ابوعمر نے حدیث کو اسی طرح بیان کیا ہے لیکن یہ وہم اور غلط ہے کیونکہ جو شخص حضور اکرم کی زندگی کے دوران قتل کر دیا گیا ہو، اسے القاسم کیسے مل سکتا ہے اور نہ حدیثی کہنا درست ہے کہ اسناد منقطع ہے۔ واللہ اعلم تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۲۵۔ حضرت مرشدؓ بن نجبہ

حضرت مرشدؓ بن نجبہ۔ یہ میتب بن نجبہ بن ربیعہ بن ریاح بن ربیعہ بن عوف بن ہلال بن سمح بن فزارہ بن ذبیان الفزاری کے بھائی اور خالد بن ولید کے رفیق تھے۔ حیرہ کی جنگ اور فتح دمشق کے موقعہ پر موجود تھے اور فیصل شہر پر مارے گئے تھے اور ایک دوسری روایت کے مطابق یہ جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔ یہ حضور اکرمؐ کے عہد میں تھے۔

ان کا ذکر حافظ ابوالقاسم بن عساکر دمشقی نے بھی کیا ہے۔

۴۸۲۶۔ حضرت مرثدؓ بن وداعہ

حضرت مرثدؓ بن وداعہ۔ حمصی کندی اور بروایتے قبیلہ جعفی یا طے کے بزرگ تھے۔ امام بخاری ان کی صحبت کے قائل ہیں، لیکن ابوحاتم انکار کرتے ہیں اور عبداللہ بن حوالہ سے روایت کرتے ہیں۔

امام بخاری کہتے ہیں ہمیں عبداللہ بن محمد الجعفی نے ان سے شبابہ نے ان سے جریر نے بیان کیا کہ انہوں نے خمیر بن یزید الرجبی سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے سردار قبیلہ جو حضورؐ کے مصاحب تھے نماز پڑھتے دیکھا۔ اکثر نماز میں کھٹمل یا مکھیوں کو مار دیا کرتے۔ مسلم نے انہیں تابعین میں شمار کیا ہے۔

ان سے خالد بن معدان نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور نہ تمہارے بعد کوئی اور امت ہوگی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۲۷۔ حضرت مرحب یا ابومرحبؓ

حضرت مرحب یا ابومرحبؓ۔ کوفی صحابہ سے تھے۔ زہیر نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے شعبی سے اسی طرح مشکوک انداز میں سنا کہ مرحب یا ابومرحب نے کہا گویا میں اب بھی حضور اکرمؐ کی قبر میں چار (یہ پانچ ہیں چار نہیں۔ مترجم) آدمی علیؓ فضل، عبدالرحمٰن بن عوف، عباس اور اسامہ کو دیکھ رہا ہوں۔ امام ثوری و ابن عیینہ نے اسماعیل سے انہوں نے شعبی سے اور انہوں نے بغیر از شک ابومرحب سے روایت کی۔ ابوعمر کا بیان ہے کہ شعبی سے روایت کے متعلق جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔ اختلاف ہے لیکن سوائے اس وجہ سے کہ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عبدالرحمٰن ان کے ساتھ تھے البتہ ابن شہاب نے ابن میتب سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کو انہیں لوگوں نے دفن کیا جنہوں نے آپ کو غسل دیا تھا اور وہ چار تھے، علی، فضل، عباس اور صالح شقران۔ انہوں نے آپؐ کو لحد میں اتارا اور قبر پر ایک اینٹ گاڑ دی اور انصار میں سے خولی بن اوس بھی قبر میں اترے تھے۔ ابوعمر نے اس کا ذکر

ہے۔

۴۷۹۔ حضرت مرداسؓ بن عروہ

حضرت مرداسؓ بن عروہ۔ صحابی ہیں ان سے زیاد بن علاقہ نے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے ایک آدمی کو پتھر مارا وہ نبیؐ
کے پاس آیا اس کو محمد بن جابر اور ولید بن ابی ثور نے زیاد سے روایت کیا ہے۔ اور ثوری نے زیاد سے انہوں ایک آدمی سے جس کا
انہوں نے نام نہیں لیا روایت کی ہے اسکی تینوں نے تخریج کی ہے۔

۴۸۰۔ حضرت مرداسؓ بن عمرو الفدکی

حضرت مرداسؓ بن عمرو الفدکی۔ کلبی نے مرداس بن نہیک لکھا ہے اور اسی طرح ابو عمر نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ فزاری
تھے۔ ان کے بارے میں قرآن کی درج ذیل آیت اتری تھی۔

ولو تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا

ابو سعید خدری نے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے ایک دستہ فوج بنوضمرہ روزانہ کیا جن میں اسامہ بن زیدؓ بھی تھے۔ اسے اسامہ
نے قتل کر دیا۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ بنو اسلم کے ایک شیخ نے اپنے قبیلے کے کئی آدمیوں کی
طرف سے مجھے بتایا کہ حضور اکرمؐ نے غالب بن عبداللہ الکلبی کو بنومرہ کے علاقے میں کلب لیث کی طرف بھیجا اور ان میں ان کے حلیف
مرداس بن نہیک جو بنوحرقہ سے تھے بھی شریک تھے۔ انہیں اسامہ بن زید نے قتل کر دیا۔

ابن اسحاق سے روایت ہے کہ مجھ سے محمد بن اسامہ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا اسامہ بن زید سے روایت کی کہ
میں اور ایک انصار کو مرداس سے آنا سامنا ہو گیا۔ جب ہم نے اس پر ہتھیار اٹھائے تو اس نے کلمہ شہادت پڑھ دیا۔ مگر ہم وار پر وار
کرتے رہے تا آنکہ وہ مر گیا۔ واپسی پر حضور اکرمؐ کو واقعہ بتایا تو آپ نے فرمایا اے اسامہ تجھے اس شخص سے کیا سروکار تھا جس
نے کلمہ شہادت پڑھا عرض کیا! یارسول اللہ اس نے قتل سے بچنے کے لئے ایسا کیا تھا۔ حضور اکرم نے اپنے پہلے جملے کو اتنی بار دہرایا
کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں اس سے پہلے مسلمان نہ ہوتا بلکہ آج ہی اسلام لایا ہوتا اور میں نے اس قتل کا
ارتکاب نہ کیا ہوتا۔

ایک روایت میں ہے کہ مرداس کے قاتل کا نام محلم بن جثامہ تھا۔ بعض لوگوں نے ان دو کے علاوہ کسی اور کا نام لیا ہے لیکن صحیح
یہ ہے کہ جس شخص نے جنگ میں کلمہ شہادت پڑھا تھا اس کے قاتل اسامہ تھے کیونکہ مسلمانوں نے اس پر سخت احتجاج کیا تھا اور جس
کو محلم نے قتل کیا تھا وہ اور آدمی تھا واللہ اعلم۔ تینوں نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۸۲۔ حضرت مرداسؓ بن قیس الدوسی

حضرت مرداسؓ بن قیس الدوسی۔ اس کی حدیث صالح بن کیسان نے اس شخص سے بیان کی جس نے مرداس بن قیس سے
روایت کی اس کا بیان ہے کہ میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے کہانت اور اس وجہ سے (غیر معمولی تبدیلیوں)

کا ذکر کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے یہاں ایک سانحہ پیش آیا ہے جو میں عرض کرتا ہوں ہمارے یہاں ایک لڑکی ہے جس سے ہمیں کبھی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ ایک دن وہ واپس آئی تو کہنے لگی اے خاندان دوس! آج مجھے ایک عجیب واقعہ پیش آیا میں بکریاں چرا رہی تھی کہ اندھیرا چھا گیا اور میں نے یہ محسوس کیا جیسے مرد عورت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتا ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہیں میں پاگل تو نہیں ہوئی کہانت کے بارے میں یہ حدیث مکمل طور پر بیان کی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۳۱۔ حضرت مرداسؓ بن مالک الاسلمی

حضرت مرداسؓ بن مالک الاسلمی۔ کوفی ہیں اور بیعت رضوان والوں میں سے ہیں۔ ابوالفرج بن محمود نے باسنادہ ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کی انہوں نے وہبان بن بقیہ سے انہوں نے خالد بن عبداللہ سے انہوں نے بیان سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے مرداس الاسلمی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ معاشرے کا صالح عنصر پہلے چلا جائے گا اور وہ ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد کھجور اور جو کے بچے کھچے اور بے کار دانوں کی طرح معاشرے کا ردی حصہ رہ جائے گا۔ جن سے اللہ میاں کوئی سروکار رکھنا گوارا نہ کریں گے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۳۲۔ حضرت مرداسؓ بن مالک الغنوی

حضرت مرداسؓ بن مالک الغنوی۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی اولاد نے ان سے حدیث یوں بیان کی ہے کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کے چہرے کو تھپتھپایا اور دعائے خیر فرمائی۔ ان کو فرمان لکھ کر دیا اور اپنے قبیلے کے صدقات کی تولیت انہیں مرحمت فرمائی۔ ابوموسیٰ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

ابن الکلبی نے ان کا نام مرداس بن مویلک لکھا ہے اور ان کا سلسلہ نسب یوں بیان کیا ہے: مرداس بن مویلک بن واقد بن ریاح بن ثعلبہ بن سعد بن عوف بن کعب بن جلان بن غنم بن غنی بن اعصر الغنوی۔ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہدیۃً ایک گھوڑا پیش کیا۔

۴۸۳۳۔ حضرت مرداس یا ابن مرداسؓ

حضرت مرداس یا ابن مرداسؓ۔ وہ بیعت رضوان میں موجود تھے ان کا ذکر اس حدیث میں ملتا ہے جو راشد بن سیار مولی عبداللہ بن ابی اوفی نے روایت کی وہ کہتے ہیں میں نے جن پانچ آدمیوں کو حضور اکرمؐ سے درخت کے نیچے بیعت کرتے دیکھا۔ ان میں مرداس یا ابن مرداس شامل تھے۔ وہ مغرب سے پہلے نماز پڑھ رہے تھے، ابن مندہ، ابونعیم، ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے اور چونکہ ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اس لئے استدراک کی ضرورت نہیں۔

۴۸۳۴۔ حضرت مرداسؓ بن ابی مرداس

حضرت مرداسؓ بن ابی مرداس۔ ان کا نام مرداس بن عقفان التمیمی العنبری ہے۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ وہ راوی ہیں کہ میں حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے میرے لئے دعا خیر فرمائی۔ ان سے ان کے بیٹے بکر نے روایت کی۔ ابوعمر نے اختصاراً ذکر کیا ہے۔

۴۸۳۵۔ حضرت مرداسؓ بن مروان

حضرت مرداسؓ بن مروان بن جذع بن یزید: باپ بیٹے دونوں نے اسلام قبول کیا۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر موجود تھے اور خیبر کی پیداوار سے دو حصے وصول کرنے کے لیے حضور اکرمؐ کے امین تھے۔ غسانی نے ابن الکلبی سے اور العدوی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۳۶۔ حضرت مرداسؓ بن نہیک

حضرت مرداسؓ بن نہیک۔ ہم ان کا ذکر مرداس بن عمرو الفدکی کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

۴۸۳۷۔ حضرت مرزبانؓ بن نعمان

حضرت مرزبانؓ بن نعمان بن امراؤالقیس بن عمرو المقصور بن حجر آکل المرار بن عمرو بن معاویہ بن حارث الاکبر الکندی: یہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں اشعث بن قیس کندی کے ساتھ حاضر ہوئے تھے۔ یہی ابن الکلبی کا بیان ہے۔

۴۸۳۸۔ حضرت مرزوق الصیقل الشامیؓ

حضرت مرزوق الصیقل الشامیؓ۔ حضور اکرمؐ سے انہوں نے سماع کیا اور وہ انصار کے مولی تھے، ابوالحکم الصیقل الحمصی نے مرزوق سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کی ذوالفقار نامی تلوار کو صیقل کیا اس تلوار کا قبضہ، حلقے اور کنڈے چاندی کے تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۳۹۔ حضرت مرکبودؓ

حضرت مرکبودؓ۔ ایرانی تھے، صنعا میں رہتے تھے۔ رسول کریم کی زندگی میں مسلمان ہوئے۔ بعض لوگوں نے یہ حال کیود سے نقل کیا ہے۔ میرے دل میں ان سے غلطی ہوئی ہے۔ صحیح نام وہی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے۔

۴۸۴۰۔ حضرت مروانؓ بن جذع

حضرت مروانؓ بن جذع بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی اسلمی جب مسلمان ہوئے کافی بوڑھے ہو چکے تھے۔ ان کے بیٹے مرداس صلح حدیبیہ میں موجود تھے اور حضور سے درخت کے نیچے بیعت کی تھی اور خیبر کی پیداوار کے دو حصوں کے امین تھے۔ ابن الکلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۴۱۔ حضرت مروان بن حکمؓ [1]

حضرت مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی: اس کی کنیت ابو عبدالملک تھی۔ حضرت

---

[1] اس کا نام صحابہ میں لکھنا صحابہ کی توہین ہے۔ (مترجم)

عثمان کا عم زاد تھا۔ کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوا کوئی کہتا ہے ہجرت کے دوسرے سال پیدا ہوا۔ مالک کے مطابق غزوۂ احد کے دن کسی کے نزدیک غزوۂ خندق کے دن کسی کے خیال میں فتح مکہ کے دن اور بعض کی رائے میں غزوۂ طائف کے دن پیدا ہوا۔ یہ حضور اکرمؐ کی زیارت سے محروم رہا۔ کیونکہ بچپن میں جب حضور نے ان کے والد کو جلاوطن کر دیا تھا تو یہ طفل نادان تھا۔ اس نے یہ عرصہ طائف میں بسر کیا تھا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے خط لکھ کر حکم کو بلا لیا اور اسے اپنے قریب کر لیا۔ ایک دن حضرت علی نے حکم کو دیکھا تو کہنے لگے خدا تجھے تباہ کرے اللہ امت محمد یہ کو تم سے اور تمہارے بیٹے کے شر سے محفوظ رکھے۔

مروان کو لوگ خیط باطل کہتے ہیں کیونکہ یوم الدار کے موقعہ پر کسی شخص نے اس کی گردن پر وار کیا تھا جس سے اس کی ایک رگ کٹ گئی تھی اور وہ کبا ہو گیا تھا۔ جب شام میں مروان سے لوگوں نے بیعت کی تو اس کے بھائی عبدالرحمٰن نے جو ایک بے باک اچھا شاعر تھا اور مروان کے طور طریقے اسے پسند نہ تھے یہ اشعار کہے۔

فو اللـــه ما ادری وانی لسائل حلیلة مضروب القفا کیف تصنع

بخدا میں نہیں جانتا اسی لئے میں اس کبے کی بیوی سے پوچھتا ہوں کہ تو اس آدمی کے ساتھ کیسے گزر بسر کرتی ہے جو کبا ہے۔

لحا اللـه قوماً امروا خیط باطل علی الناس یعطی ما یشاء ویمنع

خدا اس قوم کا بھلا نہ کرے جنہوں نے خیط باطل کو اپنا امیر بنا لیا۔ جو اپنی مرضی سے جس کو چاہتا ہے نوازتا ہے اور جسے چاہتا ہے محروم رکھتا ہے۔

ایک روایت کی رو سے عبدالرحمٰن نے یہ اشعار اس وقت کہے تھے، جب امیر معاویہ نے مروان کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔ امارت مدینہ کے بعد مکے اور طائف کی امارت بھی مروان کو دے دی تھی۔ پھر حکومت مدینہ سے اسے معزول کر کے سعید بن ابی العاص کو حاکم مقرر کر دیا۔ چنانچہ ۵۴ ہجری تک مدینہ اس کی تحویل میں رہا۔ اس کی معزولی پر ولید بن عتبہ بن ابی سفیان امیر معاویہ کی وفات تک مدینے کا عامل رہا۔

جب معاویہ بن یزید بن معاویہ اپنا جانشین مقرر کئے بغیر مر گیا تو بعض لوگوں نے شام میں مروان بن حکم کی خلافت پر اس سے بیعت کر لی۔ اسی طرح ضحاک بن قیس الفہری نے شام ہی میں عبداللہ بن زبیر کے نام پر لوگوں سے بیعت لی۔ چنانچہ دمشق کے نواح میں مرج رہط کے مقام پر دونوں میں جنگ ہوئی جس میں ضحاک مارا گیا اور شام اور مصر پر مروان کا قبضہ ہو گیا۔ اس اثناء میں مروان نے خالد بن یزید کی ماں سے نکاح کر لیا تا کہ خالد کو خفیف کرے۔ ایک دن خالد سے کہا اے تروتازہ سیرین والی عورت کے بیٹے! خالد نے اسے کہا تو وہ آدمی ہے جسے امین بنایا لیکن تو نے خیانت کی۔ خالد نے ماں سے شکایت کی ماں نے کہا تم مروان کو نہ بتانا کہ تم نے مجھ سے اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ جب مروان ام خالد کے گھر آیا تو وہ اپنی لونڈیوں سمیت اٹھ کھڑی ہوئی اور اسے گلا گھونٹ کر مار دیا۔ اس کی مدت حکومت نو یا دس مہینے تھے۔ یہ ان لوگوں سے ہے جو عورتوں کے ہاتھوں قتل ہوا۔ اس سے علی بن حسین اور عروہ بن زبیر نے روایت کی۔

اس کے بھائی عبدالرحمن نے اس کے بارے میں مندرجہ ذیل اشعار کہے۔

الا من مبلغ مروان عنی رسولا والرسول من البیان

اچھا' وہ آدمی کون ہے جو میری جانب سے مروان کو قاصد روانہ کرے اور ایسا قاصد جو بوضاحت پیغام پہنچا سکے۔

بانک لن تری طرداً لحر کالصاق بہ بعض الھوان

تم ایسے آدمی ہو جو یہ نہیں سمجھ سکتے کہ ایک آزاد آدمی کو دھتکارنا ایسا ہے گویا اس سے بعض رسوائیاں چپکا دی جائیں۔

وھل حدثت قبلی عن کریم معین فی الحوادث او معان

اور کیا مجھ سے پہلے تجھ سے کسی کریم النفس نے جو حوادث اور خوشحالی میں مددگار ثابت ہو گفتگو کی ہے۔

یقیم بدار مضیعۃ اذا لم یکن حیران او خفق الجنان

وہ مصیبت کے مقام پر ٹھہرا رہتا ہے۔ بشرطیکہ وہ حیران اور مخبوط الحواس نہ ہو۔

فلا تقذف بی الرجوین انی اقل القوم من یغنی مکانی

تو مجھے دو امیدوں (پس و پیش) کا الزام نہ دے۔ حالانکہ میں قوم میں ایسا آدمی ہوں جو مکان سے بے نیاز ہے۔

ساکفیک الذی استکفیت منی بامر لا تخالطہ الیدان

جلدی ہی تجھے اس ذات کی امداد، جس نے تجھے مجھ سے بے نیاز کر دیا ہے کافی ہوگی اس کام میں جسے دو ہاتھوں نے الجھایا نہ ہو۔

ولو انا بمنزلۃ جمیعا جریت وانت مضطرب الجنان

ایک وہ وقت تھا جب ہم اکٹھے تھے پھر تو چل کھڑا ہوا اور تو بڑی بے چین طبیعت کا آدمی تھا۔

ولو لا ان ام ابیک امی وان من قد ھجاک فقد ھجانی

اگر تیرے باپ کی ماں میری ماں نہ ہوتی اور اگر ایسا نہ ہوتا کہ تیری ہجو میری ہجو شمار ہوتی۔

لقد جاھرت بالبغضاء انی الی امر الجھارۃ والعلان

تو میں بلاشبہ اپنے عناد کا اظہار کرتا۔ کیونکہ میں واضح اور کھلی بات کو پسند کرتا ہوں۔

۴۸۴۴۔ حضرت مروانؓ بن قیس الاسدی

حضرت مروانؓ بن قیس الاسدی۔ ایک روایت میں سلمی آیا ہے۔ امام بخاری نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ان کے بیٹے خثیم بن مروان نے ان سے روایت کی کہ حضورؐ نعیمان نامی ایک شخص کے پاس سے گزرے، جو شراب کے نشے میں تھا۔ حضور کے حکم سے اسے درے لگائے گئے دوبارہ گزرے تو اسے پھر اسی حالت میں پایا اسے پھر درے لگائے گئے تیسری اور چوتھی بار بھی یہی صورت حال پیش آئی۔ اس موقعہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کس بات کا انتظار کر رہے ہیں یہ شخص چار بار ارتکاب جرم کر چکا ہے کیوں نہ اس کی گردن ماردی جائے۔ اس پر ایک آدمی بول اٹھا میں نے اسے غزوۂ بدر میں دلیری سے لڑتے دیکھا ہے۔ ایک دوسرے شخص نے کہا کہ میں نے غزوۂ بدر میں اس کی قابل تحسین کارگزاری دیکھی

ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کیسے! جب یہ شخص بدر میں موجود تھا۔

عمران بن یحییٰ نے اپنے چچا عمران بن قیس الاسدی سے روایت کی کہ ایک شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگا میرا والد فوت ہوگیا ہے اور اس نے مجھے وصیت کی ہے کہ میں مکے جاؤں اور اس کی طرف سے ایک جانور ذبح کروں۔ حالانکہ اس نے کوئی مال نہیں چھوڑا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہاں! یہ قرض تو تمہیں ادا کرنا ہوگا۔ ذرا غور کرو اگر تمہارے باپ پر کسی آدمی کا قرض ہوتا اور تو اپنے مال سے وہ قرض ادا کرتا تو کیا وہ آدمی خوشی خوشی تجھ سے واپس نہ ہوتا۔ اس بنا پر خدا کو تو راضی کرنا از حد ضروری ہے۔

۴۸۴۳۔ حضرت مروانؓ بن مالک الداری

حضرت مروانؓ بن مالک الداری۔ عبدالملک بن ہشام نے قبیلہ داری کے ان لوگوں کے ناموں کے سلسلے میں جن کو حضور اکرمؐ نے خیبر کی پیداوار سے حصص عطا فرمائے تھے دو بھائیوں عرفہ بن مالک اور مروان بن مالک کے نام لکھے ہیں۔ ابن اسحاق نے مرار بن مالک کا نام لیا ہے ابن ہشام نے مروان بن مالک کا نام لیا ہے۔ جس کا تذکرہ ہم مرار کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ واللہ اعلم

۴۸۴۴۔ حضرت مرہؓ بن حباب

حضرت مرہؓ بن حباب بن عدی بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام جعل بن عمرو بن جشم البلوی! یہ بنو عمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ طبری نے مرہ بن حباب بن عدی بن عجلان لکھا ہے۔ غزوۂ احد میں شریک تھے۔ کلبی وغیرہ کہتے ہیں کہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۴۵۔ حضرت مرہؓ بن سراقہ

حضرت مرہؓ بن سراقہ۔ غزوۂ حنین میں جو مسلمان شہید ہوئے تھے یہ بھی ان میں شامل تھے۔ ابو عمر نے ان کا اختصاراً ذکر کیا ہے لیکن ابن اسحاق نے ان کا نام ان لوگوں میں شامل نہیں کیا جو حنین اور خیبر میں شہید ہوئے تھے۔ ہاں عروہ بن مرہ بن سراقہ کا ذکر کیا ہے اور ابو عمر نے عروہ کے تحت ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۴۶۔ حضرت مرۃ العامریؓ

حضرت مرۃ العامریؓ۔ یعلی بن مرہ کے والد ہیں۔ یہ کوفی ہیں اور باپ بیٹا دونوں کو صحبت میسر آئی اور روایت بھی۔ اس کا نسب بقول ابو عمر مرہ بن وہیب بن جابر ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مرہ بن ابی مرہ ثقفی والد یعلی بن مرہ لکھا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی ہے۔

یونس بن بکیر نے اعمش سے انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے یعلی بن مرہ سے روایت کی وہ کہتے ہیں میں ایک سفر میں رسول کریمؐ کے ساتھ تھا۔ میں نے آپؐ سے ایک عجیب واقعہ کے ظہور کا مشاہدہ کیا۔ ایک عورت ایک آسیب زدہ بچے کو لے حضور کے پاس آئی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے دشمن خدا میں اللہ کا رسول ہوں تو دفع ہو جا۔ وہ بچہ ٹھیک ٹھاک ہوگیا۔

یحییٰ بن عیسیٰ وغیرہ نے اعمش سے اسی طرح نقل کیا ہے اور وکیع نے اعمش سے انہوں نے منہال سے انہوں نے یعلی بن مرہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے عجیب وغریب واقعہ کا مشاہدہ کیا اور پھر واقعہ بیان کیا۔

۴۸۴۷۔ حضرت مرہؓ بن صابی الیشکری

حضرت مرہؓ بن صابی الیشکری۔ ان کا والد اپنے قبیلے کا سردار تھا۔ جناب مرہ نے مسیلمہ کذاب کو فصیح وبلیغ اشعار میں تنبیہ کی۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۴۸۔ حضرت مرہؓ بن عمرو قرشی

حضرت مرہؓ بن عمرو بن حبیب بن واثلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن قرشی الفہری جن کا تعلق مسلمۃ الفتح سے ہے۔
یحییٰ نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے عمرو بن علی سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے انیسہ ام سعید بنت مرہ سے روایت کی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کا کفیل (اس کے لئے ہو یا کسی اور کے لئے) جنت میں اکٹھے ہوں گے۔ ابو عمر' ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۴۹۔ حضرت مرہؓ بن عمرو العقیلی

حضرت مرہؓ بن عمرو العقیلی۔ ابو بکر اسماعیلی نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ محمد بن مطلب سے انہوں نے علی بن قرین سے انہوں نے خشرم بن حسین العقیلی سے انہوں نے عقیل طریف العقیلی سے انہوں نے مرہ بن عمرو سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ کے پیچھے نماز ادا کی اور آپ نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ہم کئی مقام پر بیان کر آئے ہیں کہ یہ شخص ضعیف الروایت ہے۔

۴۸۵۰۔ حضرت مرہؓ بن کعب

حضرت مرہؓ بن کعب۔ ایک روایت میں ان کا نام کعب بن مرہ سلمی بہزی ہے جن کا تعلق بہز بن حارث بن سلیم بن منصور سے ہے۔ پہلے بصرے میں اور پھر شام میں سکونت اختیار کی۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ مرہ بن کعب درست ہے۔ ایک روایت ہے کہ یہ دو مختلف آدمی ہیں مگر یہ غلط ہے اور ہم اس کا ذکر کعب کے باب میں کئی مقام پر کر آئے ہیں اور انہوں نے ۵۷ ہجری میں اردن میں وفات پائی۔
ان سے عبداللہ بن شقیق، جبیر بن نفیر اور اسامہ بن خریم نے روایت کی۔ ہم نے کئی آدمیوں سے باسنادہم ابو عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن بشار سے، انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے، انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ابو الاشعث الصنعانی سے روایت کی شام میں کچھ خطیب خطبہ دینے اٹھے ان میں صحابہ کرام بھی تھے۔ آخر میں جو آدمی اٹھا ان کا نام مرہ بن کعب تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں نے حضور اکرمؐ سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی تو میں نہ اٹھتا۔ آپ نے آنے والے فتنوں اور ان کے قرب کا ذکر فرمایا۔ اتنے میں وہاں سے ایک شخص چادر میں لپٹا لپٹایا مجھے ملا۔ حضور نے فرمایا یہ آدمی آج ہدایت پر ہے۔ میں اٹھ کر اس

کے پیچھے ہولیا دیکھا کہ وہ عثمان بن عفانؓ تھے۔ پھر میں ان کے سامنے ہو گیا اور انہیں بتایا کہ جو کچھ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ انہوں نے کہا ہاں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب میم وز

۴۸۵۱۔ حضرت مزردؓ بن ضرار

حضرت مزردؓ بن ضرار بن ثعلبہ بن حرمہ بن سیفی بن اصرم بن ایاس بن عبد غنم بن جحاش بن بجالہ بن مالک بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان۔ ایک روایت کی رو سے ان کا نام ضرار بن سنان بن امیہ بن عمرو بن جحاش بن بجالہ غطفانی، ذبیانی الشعمی ہے۔ یہ شماخ کے بھائی تھے اور ان کا نام یزید تھا، مگر مشہور مزرد تھا اور انہیں مزرد درج ذیل شعر کی وجہ سے کہتے تھے۔

فقلت تزردها عبید فاننی لزرد الموالی فی السنین مزرد

میں نے کہا کہ عبید اسے نگل جائے گا کیونکہ میں بھی مشکلات میں موالی کو نگل جاتا ہے۔

مزرد حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ذیل کے اشعار پڑھے:

تعلم رسول اللہ انا کاننا افانا با نمار ثعالب ذی غسل

رسول کریمؐ کو بتادو کہ ہم نے انمار کی مدد سے ذی غسل کی لومڑیوں کو تباہ کر دیا ہے۔

تعلم رسول اللہ لم ارمثلھم ادنی علی الادلی و احرم للغصل

رسول کریمؐ کی خدمت میں عرض کیجئے کہ میں نے ان کی طرح ادنیٰ پر مہربان اور قطع تعلق کو ناجائز گرداننے والا انہیں دیکھا۔

انمار ان کے قبیلے کا نام ہے۔ وہ اپنے قبیلے کی ہجو کیا کرتے اور لوگ سمجھتے کہ وہ اپنے مہمانوں کی ہجو کر رہے ہیں۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۵۲۔ حضرت مزیدہؓ بن جابر العبدی العصری

حضرت مزیدہؓ بن جابر العبدی العصری۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کی نسبت اسی طرح بیان کیا ہے۔ ابو عمر نے مزیدۃ العبدی میں لکھا ہے اور عصری کا نام نہیں لیا۔ ابن الکلبی نے مزیدہ بن مالک بن ہمام بن معاویہ بن شبابہ بن عامر بن خطمہ بن محارب بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبد القیس لکھا ہے لیکن عصری کی نسبت کا ذکر نہیں کیا۔ مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے انہیں عصری لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ ہود بن عبداللہ بن سعد بن مزیدہ کے دادا تھے۔

ہود بن عبداللہ العصری نے اپنے دادا مزیدہ سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔

یحییٰ بن محمود نے اذناً بہ اسناد خود ابو بکر احمد بن عمرو سے روایت کی کہ انہوں نے محمد بن صدران سے انہوں نے طالب بن حجیر

العبدی سے انہوں نے ہود العصری سے انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ ایک دن حضور اکرمؐ صحابہ سے گفتگو فرما رہے تھے ارشاد فرمایا کہ ابھی اس طرف سے کچھ سوار تمہارے آمنے سامنے آنے کو ہیں جنہیں تم اہل مشرق کے بہترین افراد کہہ سکتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور اس طرف کو چل دیئے۔ ان کی ملاقات تیرہ شتر سواروں سے ہوئی، جنہیں انہوں نے خوش آمدید کہا اور پوچھا کہ کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو۔ کہا بنو عبد القیس سے۔ کیا تم اس علاقے میں تلواروں کی تجارت کے لئے آئے ہو۔ کہا نہیں۔ معلوم ہوتا ہے تم حضور اکرمؐ کی ملاقات کو آئے ہو۔ پس وہ انہیں ساتھ لئے حضور کی طرف لے چلے۔ وہاں پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ہیں وہ صاحب جنہیں تم ملنے آئے ہو۔

یہ سنتے ہی انہوں نے اونٹوں سے چھلانگیں لگائیں۔ کچھ تیز تیز چلے، کچھ بھاگے اور کچھ آہستہ آہستہ چل کر خدمت اقدس میں پہنچے۔ حضور اکرمؐ کے ہاتھ تھامے، چومے اور پھر قریب ہو کر بیٹھ گئے۔ اشج جو سب سے چھوٹا تھا وہ پیچھے رہ گیا۔ اس نے اپنا اونٹ بٹھایا۔ اسے رسی سے باندھا ساتھیوں کے سامان کو اکٹھا کیا اور پھر متانت سے چلتا ہوا حضور اکرمؐ کے پاس آیا اور آپؐ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ حضورؐ نے فرمایا تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہیں۔ اس نے دریافت کیا: یارسول اللہ وہ کون کون سی ہیں؟ فرمایا وقار اور احساس فرض۔ اس نے پوچھا یارسول اللہ! یہ اوصاف جبلی ہیں یا کسبی۔ حضور نے فرمایا: جبلی، اس پر اس نے کہا، ہر تعریف کا سزاوار وہ خدا ہے جس نے مجھے ایسی جبلت عطا فرمائی جو اسے اور اس کے رسول کو پسند ہے۔

اسماعیل بن علی نے باسنادہ ابو عیسیٰ ترمذی سے انہوں نے محمد بن صدران ابو جعفر البصری سے انہوں نے طالب بن حجیر سے انہوں نے ہود بن عبداللہ سے، انہوں نے اپنے دادا مزیدہ سے روایت کی کہ وہ فتح مکہ کے دن حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے دیکھا کہ آپ کی تلوار پر سونے اور چاندی کے حلقے وغیرہ تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

اس روایت میں سب نے مزیدہ کو مرد قرار دیا ہے، لیکن ابونعیم نے دوبارہ ان کا ذکر صحابیات میں عورت سمجھ کر کیا ہے۔ حالانکہ وہ مرد ہیں۔

باب میم وس

۴۸۵۳۔ حضرت مساحق ابونوفلؓ

حضرت مساحق ابونوفلؓ۔ نصر بن علی نے سفیان سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عبدالملک بن نوفل بن مساحق سے اس نے باپ سے اس نے اس کے دادا سے روایت کی کہ جب بھی حضور اکرمؐ کوئی سریہ روانہ کرتے تو فرماتے، جب تم کوئی مسجد دیکھو یا موذن کی اذان سنو، تو کسی سے جنگ نہ کرو۔ الیاس نے سفیان سے انہوں نے عبدالملک سے خود روایت کی (ان میں عمرو کا نام نہیں) انہوں نے ابن عصام المزنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۵۴۔ حضرت مسافع الدیلی ابوعبیدہؓ

حضرت مسافع الدیلی ابوعبیدہؓ۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے سماع کیا۔ امام بخاری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ مالک بن

عبیدہ بن مسافع الدیلی نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ اگر عبادت گزار بندے شیر نوش بچیاں اور گھاس چرنے والے چرند نہ ہوتے تو خدا تم پر اپنا عذاب انڈیل دیتا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۵۵۔ حضرت مسافعؓ بن عیاض

حضرت مسافعؓ بن عیاض بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی تیمی: وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی تھے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی، لیکن ان کی کوئی حدیث یاد نہیں۔

زبیر اور عدوی کہتے ہیں کہ مسافع اور حسان بن ثابت دونوں شاعر تھے اور لوگوں کی آرا ان کے بارے میں مختلف تھیں اور وہ انہیں ایک دوسرے پر فضیلت دیتے تھے۔ چنانچہ ہم ذیل میں حسان بن ثابت کے ہجو یہ اشعار نقل کرتے ہیں۔

یا آل تیم الا تنهون جاهلكم — قبل القذاف بصم كالجلا ميد

اے بنو تیم! کیا تم اپنے جاہل کو، جو گالیاں بکنے سے پہلے سنگ خارا کی طرح خاموش رہتا ہے، روکتے نہیں ہو۔

فنهنهوه فانی غیر تارككم — ان عاد ما اهتزماء فی ثری عود

پس ہم اسے روکیں گے اور میں تمہیں اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک کہ وہ پانی جو زمین سے لکڑی میں داخل ہوتا ہے اسے حرکت دیتا رہے گا۔

لو كنت من هاشم او من بنی اسد — او عبد شمس او اصحاب اللوا صيد

کاش میں بنو ہاشم یا بنو اسد یا بنو عبد الشمس یا صاحب علم بنو صیداء سے ہوتا۔

او بنی نو فل او ولد مطلب — لله درک لم تهمم بتهديد

کاش میں بنو نوفل یا بنو مطلب سے ہوتا۔ خدا تیرا بھلا کرے تو میری ہجو کی جرأت نہ کرسکتا۔

او من بنی زهرة الابطال قد عرفوا — او من بنی جمح الخضر الجلاعيد

یا میں بنو زہرہ سے ہوتا جن کے جانباز مشہور ہیں یا بنی جمح سے ہوتا جو بڑے مرفہ الحال اور سخت کوش ہیں۔

اوفی الذوابة من تيم اذا انتسبو — او من بنی الحارث البيض الا ما جيد

یا میں بنو تیم کے متعلقین سے ہوتا اور یا بنو حارث سے جو روشن چہرہ اور قابل احترام لوگ ہیں۔

لو لا الرسول وانی لست عاصيه — حتی يغيبنی فی الرمس ملحودی

اگر رسول کریمؐ نہ بھی ہو جب بھی میں ان کی نافرمانی نہیں کروں گا تا آنکہ مجھے قبر میں دفن کردیا جائے۔

وصاحب الغار انی سوف احفظه — وطلحه بن عبيدالله ذوالجود

اور حضورؐ کے رفیق غار جن کی میں حفاظت کروں گا اور نیز طلحہ بن عبید اللہ جو بڑا اکریم النفس ہے۔

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۵۶۔ حضرت مستظلؓ بن حصین

حضرت مستظلؓ بن حصین۔ زمانہ جاہلیت کے آدمی ہیں اور تابعی ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۵۷۔ حضرت المستنیرؓ بن صعصقہ الخزاعی

حضرت المستنیرؓ بن صعصقہ الخزاعی۔ علاء بن حضرمی کے اس خط میں جو حضور اکرمؐ نے انہیں لکھ کر دیا تھا ان کا ذکر اس کے گواہوں میں ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۵۸۔ حضرت المستوردؓ بن جیلان العبدی

حضرت المستوردؓ بن جیلان العبدی۔ اوزاعی نے سلیمان بن حبیب سے روایت کی انہوں نے ابوامامہ سے سنا کہ رسول کریمؐ نے فرمایا جلد ہی تم میں اور سلطنت روم میں بدھ وار کے دن چار مصالحتیں ہوں گی ایک ایسے آدمی کے ہاتھ پر جو ہرقل کے خاندان سے ہوگا۔ بنو عبدالقیس کے ایک آدمی مستورد بن جیلان نے دریافت کیا یا رسول اللہ! ان دنوں مسلمانوں کا امام (لیڈر) کون ہوگا فرمایا میری اولاد میں سے ایک شخص جو چالیس برس کا ہوگا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۵۹۔ حضرت مستوردؓ بن شداد

حضرت مستوردؓ بن شداد بن عمرو بن حسل بن اجب بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہرہ القرشی الفہری: ان کی والدہ کا نام دعد بنت جابر بن حسل بن اجب تھا، جو کرز بن جابر کی ہمشیرہ تھی۔ جب حضور اکرمؐ نے وفات پائی تو بقول واقدی یہ لڑکے تھے اور لوگوں کا خیال ہے کہ انہیں حضورؐ سے سماع کا موقع ملا اور حضور کی بات اچھی طرح دماغ میں محفوظ رکھی اور کوفے میں سکونت اختیار کی۔ بعدہ مصر چلے گئے۔ چنانچہ ان سے اہل کوفہ اور نیز اہل مصر نے روایت کی۔ اہل کوفہ میں قیس بن ابی حازم، شعبی اور ربعی بن خراش تھے اور مصریوں میں ابوعبدالرحمٰن جیلی، عبدالرحمٰن بن جبیر سے اور علی بن رباح ہیں۔

اسماعیل بن ابی خالد نے قیس سے انہوں نے مستورد بن شداد سے جو بنو فہر کا بھائی تھا اور انہوں نے رسول کریمؐ سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا دنیا کی مثال آخرت کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈال دے اور پھر انتظار کرے اور دیکھے کہ انگلی کیا لے کے آتی ہے۔

ابومنصور بن مکارم نے باسنادہ معافی بن عمران اوزاعی سے روایت کی کہ ان کو حارث بن یزید نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے انہوں نے مستورد بن شداد سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص ہمارا عامل ہوا سے بیوی کا انتظام کرنا چاہئے اور جس کے پاس نوکر نہ ہو اور مکان ہو اسے چاہئے کہ وہ ان دو ضرورتوں کی فراہمی کا بندوبست کرے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۰۔ حضرت مستوردؓ بن منہال

حضرت مستوردؓ بن منہال بن قنقد بن عصیہ بن ہصیص بن حیی بن وائل بن جشم بن مالک بن کعب بن القین بن جسر بن سیع اللہ بن وبرہ بن تغلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعۃ: انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی یہ طبری کا قول ہے۔

۴۸۶۱۔حضرت مسرعؓ بن یاسرالجہنی

حضرت مسرعؓ بن یاسر الجہنی۔محمد بن ابوبکر بن ابی عیسی نے کوشیدی سے انہوں نے ابن ریدہ سے انہوں نے طبرانی سے انہوں نے علی بن ابراہیم خزاعی سے انہوں نے عبداللہ بن داؤد بن دلہاث بن اسماعیل بن عبداللہ بن مسرع بن یاسر بن سوید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد دلہاث سے انہوں نے اپنے باپ اسماعیل سے روایت کہ ان کے والد عبداللہ نے اپنے والد مسرع سے روایت کی۔انہیں یاسر نے بتایا کہ حضور اکرمؐ نے انہیں خیل (نواحِ مدینہ میں ایک بستی) کو روانہ کیا اور ان کی بیوی حاملہ تھی۔اس اثناء میں ان کی بیوی نے ایک بچہ جنا جسے وہ اٹھا کر حضورؐ کے پاس لائیں اور کہا! یارسول اللہ یہ بچہ ابھی ابھی پیدا ہوا ہے۔اس کا باپ خیل میں ہے۔آپؐ اس کا نام رکھ دیں۔آپؐ نے بچہ لے لیا اس پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعائے خیر فرمائی اور نام مسرع رکھا۔کیونکہ اس نے آنے میں جلدی کی ہے۔سو یہ مسرع بن یاسر ہے۔

۴۸۶۲۔حضرت مسروح ابوبکرہؓ

حضرت مسروح ابوبکرہؓ۔یہ حارث بن کلدہ الثقفی کے مولی تھے۔طائف کے دن ایمان لائے۔حضور اکرمؐ نے ان کی کنیت ابو بکرہ رکھی کیونکہ وہ طائف سے صبح کے وقت نکلے تھے۔ایک روایت میں ان کا نام نفیع بن حارث مذکور ہے اور ہم انشاء اللہ کنیتوں کے باب میں پھر ان کا ذکر کریں گے۔ابن مندہ اور اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۳۔حضرت مسروقؓ بن اجدع الہمدانی

حضرت مسروقؓ بن اجدع الہمدانی۔زمانہ جاہلیت کے آدمی ہیں۔تابعی ہیں اور کنیت ابو عائشہ ہے۔حضرت علیؓ اور ابن مسعود سے روایت کی ہے۔ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۴۔حضرت مسروقؓ بن وائل حضرمی

حضرت مسروقؓ بن وائل حضرمی۔حضرموت کے وفد کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۵۔حضرت مسطحؓ بن اثاثہ

حضرت مسطحؓ بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن مناف بن قصی قرشی مطلبی: ان کی کنیت ابوعبادہ یا ابوعبداللہ تھی۔ان کی ماں کی کنیت ام مسطح تھی اور ابورہم بن مطلب بن عبدالمناف کی دختر تھیں اور ام مسطح کی ماں کا نام رائطہ بنت صخر بن عامر بن کعب تھا اور حضرت ابوبکر صدیق کی خالہ تھیں۔

مسطح غزوۂ بدر میں موجود تھے اور واقعہ افک کو خواہ مخواہ ہوا دی تھی اور بطور سزا انہیں درے مارے گئے تھے۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی مالی امداد کرتے تھے۔قسم کھائی کہ اب ان کی امداد نہیں کریں گے اس پر مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی ولا یاتل اولو الفضل منکم والسعة الخ۔چنانچہ ابوبکرؓ نے ان کا وظیفہ جاری کر دیا۔

ایک روایت میں ہے کہ مسطح ان کا لقب تھا اور عوف نام اور بہن کا نام ہند تھا۔ مسطح نے ۵۶ برس کی عمر میں ۳۴ ہجری میں وفات پائی ہم ان کا ذکر ان لوگوں میں بھی کر آئے ہیں، جن کا نام عوف تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۶۔ حضرت مسعودؓ بن اسود بن حارثہ

حضرت مسعودؓ بن اسود بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب القرشی العدوی: یہ اور ان کے بھائی مطیع ان ستر آدمیوں میں شامل تھے جنھوں نے بنو عدی میں سے ہجرت کی تھی۔ ان کی ماں عجماء بنت عامر بن فضل بن عفیف بن کلیب بن حبشیہ بن سلول کی بیٹی تھی۔ دونوں بھائیوں کو ابن العجماء کہتے تھے۔ بیعۃ رضوان میں موجود تھے اور جنگ موتہ میں شریک ہوئے تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن مندہ نے ان کے نسب کے بارے میں دوسروں سے اختلاف کیا ہے: مسعود بن اسود بن عبدالاسد بن ہلال بن عمر، مگر یہ نسب بنو مخزوم کا ہے اس لئے یہ غلط ہے۔ اسی ترجمے میں ابن مندہ نے باسنادہ ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ بنو عدی بن کعب سے، مسعود بن اسود جنگ موتہ میں موجود تھے۔ ان میں تضاد پایا جاتا ہے مگر آخر الذکر روایت درست ہے۔ ابو جعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے بنو عدی کے ان لوگوں کے ناموں کے سلسلے میں جو غزوۂ موتہ میں موجود تھے ان کا نام مسعود بن اسود بن حارثہ بن نضلہ لکھا ہے۔

۴۸۶۷۔ حضرت مسعودؓ بن اسود البلوی

حضرت مسعودؓ بن اسود البلوی۔ یہ بلی بن الحاف بن قضاعہ کی نسل سے تھے۔ ایک روایت میں ان کا نام مسعود بن مسور مذکور ہے۔ صلح حدیبیہ میں نیز بیعت رضوان میں موجود تھے۔ مصری شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے افریقہ میں غزا کی اجازت طلب کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ افریقہ دغاباز ہے اور آدمی اس سے دھوکہ کھا جاتا ہے۔

ان سے علی بن رباح وغیرہ نے مصریوں سے روایت کی اور ابن لہیعہ کے مطابق ان کی حدیث حارث بن یزید نے علی بن رباح سے اور انہوں نے مسعود بن مسور سے روایت کی انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور بیعت رضوان میں موجود تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۸۔ حضرت مسعودؓ بن اوس بن اصرم

حضرت مسعودؓ بن اوس بن اصرم بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاری، خزرجی نجاری۔ یہی قول ہے ابن مندہ ابو نعیم ابو عمر ابن اسحاق اور ابو معشر کا۔ ابو عمر نے اس میں تھوڑی سی تبدیلی کی ہے: مسعود بن اوس بن زید بن اصرم یہی قول ہے واقدی ابن الکلبی اور ابن عمارۃ الانصاری کا۔

ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے، عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو زید بن ثعلبہ مسعود بن اوس کا ذکر کیا ہے۔ یہ صاحب فتح مصر میں موجود تھے۔ یہ وہی صاحب ہیں جو وتر کے وجوب کے قائل ہیں۔ اس کا ذکر عبادہ بن صامت سے کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ابو محمد نے غلط کہا ہے۔ وہ غزوۂ بدر کے بعد وقوع پذیر تمام

غزوات میں شریک رہے اور حضرت عمر کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے ابن کلبی کی رائے ہے کہ وہ اس کے بعد بھی بہت عرصہ تک زندہ رہے۔ چنانچہ معرکۂ صفین میں حضرت علی کے لشکر میں تھے۔ ہم نے ان کا ذکر کنیتوں کے عنوان کے تحت بھی کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

یحییٰ بن مندہ نے اپنے دادا کی روایت پر استدراک کیا ہے۔ انہوں نے مسعود بن اوس کا نام لیا ہے، لیکن غزوۂ بدر میں شرکت کا ذکر نہیں کیا۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ ان کے دادا نے اس کا ذکر کیا ہے اور سلسلہ نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح ہم لکھ آئے ہیں۔

۴۸۶۹۔ حضرت مسعودؓ بن اوس بن زید

حضرت مسعودؓ بن اوس بن زید بن اصرم: یہ غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابو نعیم نے مذکورہ بالا ترجمہ کے بعد ان کا علیحدہ ذکر کیا ہے اور باسنادہ موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے بہ سلسلہ تذکرہ شرکائے بدر از انصار بنو خزرج جن کا تعلق بنو زید بن ثعلبہ بن غنم سے ہے مسعود بن اوس بن زید بن اصرم سے روایت کی ہے اور اسی طرح باسنادہ ابراہیم بن سعد سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از زید بن ثعلبہ مسعود بن اوس کا ذکر کیا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ ابو نعیم کا قول ہے اور غلط ہے کیونکہ مسعود بن اوس بن زید بن اصرم تو وہ شخص ہیں جن کا ترجمہ ہم اس سے پہلے لکھ آئے ہیں۔ ابو نعیم کو اشتباہ پڑ گیا ہے کیونکہ انہوں نے اس ترجمے کو اس طریقے سے بیان کیا ہے جیسا کہ ابو معشر اور ابن اسحاق نے ان کا سلسلہ نسب بیان کیا ہے اور یہاں ان کا ذکر کلبی، واقدی اور ابن عمارہ کے قول کے مطابق بیان کیا ہے، لیکن ابن اسحاق سے اس ترجمے میں جو روایت مروی ہے اس کا سلسلہ نسب اوپر تک بیان نہیں کیا گیا تا کہ اس سے ظاہر ہو جائے کہ جو کچھ مسعود بن اوس نے کہا ہے وہ کافی ہے، واللہ اعلم۔

۴۸۷۰۔ حضرت مسعودؓ الثقفی

حضرت مسعودؓ الثقفی۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا اور یہ تابعی ہیں۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۷۱۔ حضرت مسعودؓ بن حراش

حضرت مسعودؓ بن حراش۔ ان کے بھائی کا نام ربعی بن حراش تھا۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ انہیں صحبت نصیب ہوئی لیکن ابو حاتم رازی انکاری ہیں۔ جناب مسعود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کی اور ان سے ان کے بھائی ربعی نے ابو بردہ سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت کے آدمی ہیں اور انہیں صحبت میسر نہیں آئی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۷۲۔ حضرت مسعودؓ بن حکم بن ربیع

حضرت مسعودؓ بن حکم بن ربیع بن عامر بن خالد بن عامر بن زریق الانصاری زرقی: ان کی ماں حبیبہ بنت شریق بن ابی حثمہ تھیں جن کا تعلق بنو ہذیل سے تھا۔ جناب مسعود کی کنیت ابو ہارون تھی۔ وہ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے۔ مدینے کے جلیل

القدر کریم النفس لوگوں میں شمار ہوتے تھے اور جلیل القدر تابعی تھے۔ انہوں نے حضرت عمر حضرت عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے روایت کی۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے ایک بار نماز جنازہ پڑھائی۔ پہلے کھڑے ہوئے اور پھر بیٹھ گئے۔

ان سے نافع بن جبیر بن مطعم، محمد بن المنکدر اور ابوالزناد نے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۷۳۔ حضرت مسعودؓ بن خالد الخزاعی

حضرت مسعودؓ بن خالد الخزاعی۔ ولید بن مسعود بن خالد نے اپنے باپ سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ کے لئے ایک بکری خریدی۔ میں کسی کام کے لئے چلا گیا۔ جب واپس آیا تو دیکھا کہ حضورؐ نے گوشت کا ایک ٹکڑا ہمارے یہاں بھیج دیا تھا۔ میں نے بیوی سے پوچھا تو اس نے صورتِ حال بیان کی۔ میں نے کہا تو نے یہ گوشت کیوں پکا کر بچوں کو نہیں کھلایا۔ اس نے کہا وہ سب پیٹ بھر کے کھا چکے ہیں حالانکہ اس سے پہلے وہ دو اور تین بکریاں بھی ذبح کرتے تھے اور ان کو کفایت نہ کرتیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۷۴۔ حضرت مسعودؓ بن خالد الزرقی

حضرت مسعودؓ بن خالد الزرقی: ایک روایت میں مسعود بن سعد بن خالد آیا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے بنوخزرج کے قبیلے بنوزریق کے ان لوگوں کے سلسلے میں جو غزوۂ بدر میں موجود تھے ان کا سلسلہ نسب مسعود بن خالد بن عامر بن مخلد بن زریق بیان کیا ہے۔

عبیداللہ بن یمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت ان لوگوں کے سلسلے میں جو قبیلہ زریق بن عامر سے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے، مسعود بن خالد بن عامر بن مخلد لکھا ہے۔ واقدی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے اور جناب مسعود غزوۂ احد میں بھی شریک تھے۔ ابو عمر اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہاں دونوں میں فرق یہ ہے کہ ابو عمر نے مسعود بن خلدہ لکھا ہے اور سلسلہ نسب بہ طریق مذکور بالا بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے جعفر سے ان کا نسب بہ طریق ذیل بیان کیا ہے۔ مسعود بن خلدہ بن عامر حسب سابق۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے عامر نے روایت کی ہے پھر جعفر نے مسعود بن مالک بن عامر بیان کیا ہے۔ بقول ابو موسیٰ وہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے اور دونوں کو محمد بن اسحاق کی طرف منسوب کیا ہے۔

۴۸۷۵۔ حضرت مسعودؓ بن ربیعہ

حضرت مسعودؓ بن ربیعہ: ایک روایت کے مطابق ان کا نسب یوں ہے: ابن الربیع بن عمرو بن سعد بن عبدالعزی بن حمالہ بن غالب بن عائذہ بن ثیع بن ہون بن خزیمہ بن مدرکہ۔ یہ نسب ابو عمر کا بیان کردہ ہے، لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے بطریق ذیل لکھا ہے۔ مسعود بن ربیعہ بن عمرو القاری۔ ابن الکلبی کہتا ہے: مسعود بن عامر بن ربیعہ بن عمیر بن سعد بن عبدالعزی بن محلم بن غالب بن عائذہ بن ثیع بن ملیح بن عون بن خزیمہ اور قارہ ہون بن خزیمہ کا خاندانی لقب ہے بعض نے دلیس بن محلم کا بیٹا کہا ہے اور ان لوگوں کو قارہ کہا جاتا ہے اور مسعود بنوزہرہ کا حلیف تھا اور مدینہ میں ان کے خاندان کو بنوالقاری کہتے تھے۔

یہ صاحب قدیم الاسلام ہیں اور حضور اکرمؐ کے دار ارقم میں منتقل ہونے سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ مدینہ کو ہجرت کی اور حضورؐ نے ان میں اور عبید بن تیہان میں مواخات قائم کی تھی۔ غزوۂ بدر میں شریک ہو گئے تھے۔

ابو جعفر بن احمد نے باسنادہ جو یونس تک ہے، ابن اسحاق سے شرکائے بدر میں بنو کلاب اور ان کے حلیف اور مسعود بن ربیعہ بن عمرو بن سعد بن عبدالعزی جو بنوقارہ سے تعلق رکھتے ہیں، شامل ہیں یہ لاولد تھے۔ بروایت واقدی، ابو معشر اور طبری انہوں نے ۳۰ ہجرت میں وفات پائی۔ ان کی عمر ساٹھ برس سے زائد تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۷۶۔ حضرت مسعودؓ بن رخیلہ بن عائذ

حضرت مسعودؓ بن رخیلہ بن عائذ بن مالک بن حبیب بن نمیح بن ثعلبہ بن قنفذ بن خلاوہ بن سبیع بن بکر بن اشجع الاشجعی۔ غزوہ احزاب میں اسلام کے خلاف اپنے قبیلے اشجع کے کمان دار تھے بعد میں اسلام لائے اور قابل قدر خدمات بجالائے ابو جعفر الطبری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو عمر نے ان کی تخریج کی ہے۔

۴۸۷۷۔ حضرت مسعودؓ بن زرارہ

حضرت مسعودؓ بن زرارہ: یہ ابوامامہ اسعد بن زرارہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ غزوہ احد اور بعد کے غزوات میں شامل رہے۔ یہ عدوی کا قول ہے۔

۴۸۷۸۔ حضرت مسعودؓ بن زید بن سبیع

حضرت مسعودؓ بن زید بن سبیع: ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ یہ وہ صاحب ہیں جن کے بارے میں ہم پیشتر لکھ آئے ہیں کہ وہ وتر کے وجوب کے قائل تھے اور جن کے بارے میں عبادہ نے کہا تھا کہ ان کا یہ خیال غلط ہے۔ یہ ابو جعفر کا قول ہے۔

موسیٰ بن عقبہ نے امام زہری سے بہ روایت شرکائے بدر ان کا نام مسعود بن زید لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے، لیکن جیسا کہ ہم مسعود بن اوس بن اصرم کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں وجوب وتر کے قائل مسعود بن اوس ہیں نہ کہ مسعود بن زید۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اس پر ابو موسیٰ نے استدراک کیا ہے، میری خیال میں ابو موسیٰ بھی یہی کہنا چاہتے ہیں لیکن ان میں سے اوس بن اصرم کا نام رہ گیا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور نیز یہ کہ وہ شرکائے بدر سے تھے۔ واللہ اعلم۔

۴۸۷۹۔ حضرت مسعودؓ بن سعد

حضرت مسعودؓ بن سعد: یہ ابن اسحاق کا قول ہے لیکن موسیٰ بن عقبہ، ابو معشر اور عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری کا خیال ہے کہ ان کا نسب مسعود بن عبدِ سعد ہے، واقدی نے مسعود بن عبد مسعود لکھا ہے اور سب ان کا سلسلہ نسب بنو اوس سے حسب ذیل بیان کرتے ہیں: مسعود بن سعد بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی۔ یہ غزوۂ خیبر میں شہید ہوئے۔ ابو موسیٰ، ابو عمر اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۸۰۔ حضرت مسعودؓ بن سعد بن قیس

حضرت مسعودؓ بن سعد بن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق الانصاری زرقی: غزوات بدر اور احد میں شریک تھے اور بئر معونہ کے حادثے میں شہید ہوئے۔ ابوعمر نے واقدی سے روایت کی کہ بقول عبداللہ بن محمد بن عمارہ وہ غزوۂ خیبر میں شہید ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا دوبارہ تذکرہ کیا ہے۔ ایک میں انہوں نے حسب قول واقدی ان کی شہادت غزوۂ خیبر میں بیان کی ہے اور دوسرے میں سانحہ بئر معونہ میں۔ ابونعیم کا قول ہے کہ ان کی شہادت خیبر میں ہوئی۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۸۱۔ حضرت مسعودؓ بن سنان الاسلمی

حضرت مسعودؓ بن سنان الاسلمی: امام زہری نے ان کا ذکر اس حدیث میں کیا ہے جو انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بنوخزرج نے حضور اکرمؐ سے ابورافع بن ابی الحقیق کو قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ آپؐ نے اجازت دے دی، چنانچہ مندرجہ ذیل اصحاب اس مہم پر روانہ ہوئے: عبداللہ بن عتیک (سردار قوم) عبداللہ بن انیس، مسعود بن سنان، ابوقتادہ اور خزاعی بن اسود، جو بنواسلم سے تھے اور بنوخزرج کے حلیف تھے۔ چنانچہ خیبر میں جا کر انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابوعمر لکھتے ہیں کہ مسعود بن سنان بن اسود بنوغنم کے حلیف تھے جو انصاری کی شاخ بنوسلمہ سے تعلق رکھتے تھے غزوۂ احد میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

۴۸۸۲۔ حضرت مسعودؓ بن سنان الانصاری

حضرت مسعودؓ بن سنان الانصاری السلمی: ابوجعفر نے باسناد، یونس بن اسحاق سے بہ سلسلہ شہدائے یمامہ انصار کے بنوسلمہ بنو حرام اور مسعود بن سنان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۸۳۔ حضرت مسعودؓ بن سوید بن حارثہ

حضرت مسعودؓ بن سوید بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قرشی، عدوی: یہ بنوعدی کے ان کے ستر آدمیوں میں شامل تھے جو ہجرت کر کے مدینہ آ گئے تھے اور بقول زبیر و ابن کلبی انہوں نے غزوۂ موتہ میں وفات پائی۔ نیز زبیر نے لکھا ہے کہ یہ لاولد تھے۔ یہ مسعود بن اسود بن حارثہ کے جن کا ذکر پیشتر آ چکا ہے۔ عم زاد تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۸۴۔ حضرت مسعودؓ بن ضحاک بن عدی

حضرت مسعودؓ بن ضحاک بن عدی بن جابر اللخمی: ان سے عبدالسلام بن مستنیر بن مطاع بن زائدہ بن مسعود بن ضحاک نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا مسعود سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ان کا نام مطاع رکھا اور فرمایا کہ تم اپنی قوم کے مطاع ہو اور پھر انہیں ابلق گھوڑے پر سوار کرایا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ابوعمر اور ابن مندہ نے ان کا نام مسعود بن عدی لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام مسعود بن ضحاک لکھا ہے اور چونکہ ابن مندہ نے ان کا نام مسعود بن عدی لکھا ہے اس بنا پر ابوموسیٰ نے انہیں مسعود بن ضحاک کے علاوہ کوئی اور آدمی سمجھا ہے اسی لئے استدراک کیا ہے۔ ابن مندہ نے پھر سے اس سے

مستنیر بن مطاع بن زائدہ بن مسعود بن عدی بن جابر کی روایت کا اپنے سے اور پھر اپنے دادا سے ذکر کیا ہے۔اس سے ظاہر ہو گیا کہ جو کچھ ابن مندہ نے بیان کیا ہے دونوں ایک ہیں۔واللہ اعلم۔

۴۸۸۵۔حضرت مسعودؓ بن عبد سعد

حضرت مسعودؓ بن عبد سعد: ہم ان کا ذکر مسعود بن سعد کے ترجمے میں کر چکے ہیں۔ابو عمر نے بھی ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور جو کچھ ہم نے مسعود بن سعد کے ترجمے میں بیان کیا ہے وہی کچھ ابو عمر نے ان کے بارے میں لکھ دیا ہے۔

۴۸۸۶۔حضرت مسعودؓ بن عبدہ بن مظہر

حضرت مسعودؓ بن عبدہ بن مظہر: علامہ طبری لکھتے ہیں کہ مسعود بن عبدہ اپنے بیٹے نیار کے ساتھ غزوۂ احد میں موجود تھے۔ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۸۷۔حضرت مسعودؓ

حضرت مسعودؓ۔انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ غزوۂ ابی سلمہ بن عبد الاسد قطن کے چشمے پر جو بنو اسد کی ملکیت ہے اور نواح نجد میں واقع ہے یہ لڑائی ہوئی جس میں مسعود بن عروہ مارے گئے۔ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۸۸۔حضرت مسعودؓ بن عمرو الثقفی

حضرت مسعودؓ بن عمرو الثقفی: مدینے میں سکونت اختیار کی اور حضور اکرمؐ سے دربارۂ کراہیت سوال ایک حدیث بیان کی۔ان سے سعید بن یزید نے روایت کی کہ محمد بن جامع العطار ہی وہ اکیلا شخص ہے جس نے ان سے یہ حدیث روایت کی اور وہ متروک الحدیث ہے۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے ان سے ایک اور حدیث مذکور ہے کہ حضور اکرمؐ نے گھروں میں پائے جانے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا۔ان سے حسن نے روایت کی۔

۴۸۸۹۔حضرت مسعودؓ بن عمرو القاری

حضرت مسعودؓ بن عمرو القاری: ان کا تعلق قارہ قبیلے سے تھا۔غزوۂ حنین کے موقعہ پر حضور اکرمؐ نے انہیں مال غنیمت کی نگرانی پر مقرر فرمایا تھا اور جعرانہ کے مقام پر تمام جنگی قیدی اور اموال غنیمت ان کی تحویل میں تھے۔قدیم الاسلام ہیں۔ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۹۰۔حضرت مسعودؓ مولیٰ فروہ اسلمی

حضرت مسعودؓ۔فروہ الاسلمی کے غلام۔ایک روایت کی رو سے ان کا نام مسعود بن ہنیدہ تھا۔غزوۂ مریسیع میں شریک تھے اور فروہ بریدہ بن سفیان کے دادا تھے۔ایک روایت کے مطابق یہ صاحب ابو تمیم بن حجیر الاسلمی کے مولی تھے۔محمد بن سعد نے ان

ذکر کیا ہے کہ مسعود تمیم بن حجرابی اوس الاسلمی کے مولی تھے۔ یہ حضور اکرمؐ کے نقیب تھے اور مریسیع کے موقعہ پر مال خمس کی نگرانی ان کے سپرد تھی۔ یہ واقدی کی روایت ہے۔

جب حضور اکرمؐ نے ہجرت کی اور آپؐ کے بعض اونٹ تھک گئے تو ان کے مولی نے آپؐ کو ایک اونٹ دیا اور اپنے غلام مسعود کو حضور اکرمؐ کے ساتھ مدینہ روانہ کیا۔ افلح بن سعید نے بریدہ بن سفیان بن فروہ سے انہوں نے اپنے دادا کے غلام سے جس کا نام مسعود تھا روایت کی۔ ایک روایت کی رو سے ان کا نام سعد تھا جیسا کہ گزر چکا ہے اور وہ واقعہ ہم سعد کے عنوان کے تحت بیان کر چکے ہیں۔ یہ ابواحمد عسکری کا قول ہے عبدالملک بن ہشام کہتا ہے کہ رسول اللہؐ کو بنو اسلم کے ایک آدمی نے جس کا نام اوس بن حجر تھا سواری کے لئے اونٹ پیش کیا اور اپنا غلام بھی جس کا نام مسعود بن ہنیدہ تھا آپؐ کے ساتھ روانہ کر دیا۔ واللہ اعلم، تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۹۱۔ حضرت مسعودؓ بن قیس بن خلدہ

حضرت مسعودؓ بن قیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق الانصاری الزرقی: ابن الکلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مسعود بن قیس میں شبہ ہے۔

۴۸۹۲۔ حضرت مسعودؓ بن وائل

حضرت مسعودؓ بن وائل۔ یہ صاحب حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے انہیں ایک فرمان لکھ کر دیا، تا کہ وہ اپنے قبیلے کو اسلام کی دعوت دیں۔ خود مشرف بہ اسلام ہوئے اور قابل قدر کام کئے حضورؐ سے درخواست کی۔ یا رسول اللہ! آپ میری قوم کی طرف کسی آدمی کو روانہ فرمائیں جو ان میں اسلام کی تبلیغ کرے۔ حضور نے انہیں ایک فرمان لکھ کر تبلیغ کے لئے روانہ فرمایا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۹۳۔ حضرت مسعودؓ بن یزید بن سبیع

حضرت مسعودؓ بن یزید بن سبیع بن سنان بن عبید بن عدی بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمۃ الانصاری السلمی۔ عقبہ میں موجود تھے۔ ابن سمین نے باسنادہ یونس بن بکیر سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بیعت عقبہ از بنوسلمہ اور مسعود بن یزید بن سبیع بن خنساء روایت کی ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے، لیکن ابوموسیٰ کی رائے ہے کہ مسعود بن زید بن سبیع ابو محمد کا نام ہے جنہوں نے وجوب وتر کی روایت کی تھی، لیکن وتر کے وجوب کے بارے میں ابن مندہ نے مسعود بن اصرم کے ترجمے میں ذکر کیا ہے، ان کے بارے میں ایک روایت مسعود بن اوس بن زید بن اصرم سے بھی مذکور ہے۔

۴۸۹۴۔ حضرت مسلمؓ بن بحرۃ

حضرت مسلمؓ بن بحرۃ الانصاری۔ ابن ابی علی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ از ابن ابی عاصم بیان کیا ہے کہ ہم سے ہشام بن عمار نے ان سے اسماعیل بن عیاش نے ان سے اسحاق بن عبداللہ نے ان سے ابراہیم بن محمد بن مسلم بن

بحرۃ الانصاری نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا مسلم بن بحرہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے انہیں بنو قریظہ کی قیدیوں کی نگرانی پر مقرر فرمایا، چنانچہ وہ لڑکے کے آلہ ہائے تناسل کو دیکھ رہے تھے جس کے آلہ تناسل میں انتشار پیدا ہوتا اس کی گردان اڑا دیتے اور جس کے نہ ہوتا اسے غنائم میں شمار کرتے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ ابراہیم بن مسلم بن بحرہ نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ ان کی کتابوں کے ان نسخوں کی بنا پر جو ہمیں میسر آئے ہیں بریں تقدیر بحرہ صحابی کا نام محمد ہے اور وہ جناب مسلم کے بیٹے ہیں حالانکہ صحیح بات وہی ہے جو ہم بیان کر آئے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۸۹۵۔ حضرت مسلمؓ بن حارث بن بدل

حضرت مسلمؓ بن حارث بن بدل التمیمی۔ ان سے ان کے بیٹے حارث بن مسلم نے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے ہمیں ایک مہم پر روانہ فرمایا۔ جب ہم ایک قبیلے پر حملہ آور ہوئے اور ہم گھوڑوں پر سوار تھے تو عورتوں اور بچوں نے ہمارا استقبال کیا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا تم امان چاہتے ہو، انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا اچھا کلمہ شہادت پڑھو، چنانچہ انہوں نے تعمیل کی۔ اس پر میرے احباب نے کہا، ہمیں حصول مال غنیمت کا ایک موقع ملا تھا جو تم نے رائیگاں کھو دیا۔ واپسی پر احباب نے حضورؐ سے یہ واقعہ بیان کیا تو حضور نے فرمایا کہ تمہیں ہر آدمی کے بدلے میں اتنا اتنا اجر ملے گا۔

اس کے بعد آپؐ نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جب تم مغرب کی نماز پڑھ چکو تو یہ دعا اللھم اجرنی من النار سات دفعہ پڑھ لیا کرو۔ اگر اس رات کے دوران میں تمہارا انتقال ہو گیا تو تمہیں جہنم سے پناہ مل جائے گی۔ اسی طرح اگر تم نے نماز صبح کے بعد یہ دعا سات بار پڑھ لی اور دوران روز میں تم فوت ہو گئے تو عذاب جہنم سے چھوٹ جاؤ گے۔

ابواحمد عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ ابوداؤد سے بالکل اسی طرح اس حدیث کا کچھ حصہ جو "اذا صلیت المغرب" سے شروع ہو کر آخر تک جاتا ہے۔ اسحاق بن ابراہیم ابوالنصر الدمشقی سے، انہوں نے محمد بن شعیب سے انہوں نے ابوسعید فلسطینی عبدالرحمٰن بن حسان سے انہوں نے حارث بن مسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیان کیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۸۹۶۔ حضرت مسلمؓ بن حارث الخزاعی

حضرت مسلمؓ بن حارث الخزاعی المصطلقی۔ یزید بن عمرو بن مسلم الخزاعی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں سوید بن عامر کے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

لا تامنن وان امسیت فی حرم ان المنایا بجنبی کل انسان

خواہ تم حرم ہی میں رات کیوں نہ بسر کرو خود کو محفوظ نہ سمجھو۔ کیونکہ موت ہر انسان کے پہلو میں موجود ہے۔

واسلک طریقا تمشی غیر مختشع حتی تلاقی ما یمنی لک المانی

جس راستے پر تو چل رہا ہے، بلا تحاشا قدم بڑھائے جا تاکہ تو اس خواہش کو پالے، جو قدرت نے تیرے لئے مقدر کی

ہے۔

وکل ذی صاحب یوما مفارقہ وکل زاد وان ابقیتہ فان

ہر آدمی کو اپنے دوست سے ایک دن جدا ہونا ہے اور ہر متاع جس کو تو سنبھال کر رکھے گا ایک دفنا ہو جائے گا۔

والخیر والشر مقرونان فی قرن بکل ذلک یاتیک الجدید ان

خیر اور شر ہر دو باہم سے ملے ہوئے ہیں اور ان کے بعد تجھے نئے نئے خیر و شر سے واسطہ پڑتا رہے گا۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر یہ شخص اسلام کو پاتا، تو مسلمان ہو جاتا اس پر آنکھوں میں آنسو آ گئے میں نے کہا آپ ایک کافر کے لئے رو رہے ہیں۔ میرے والد نے کہا، بیٹا! بخدا میں نے مشرکوں میں سوید بن عامر جیسا آدمی نہیں دیکھا۔

زبیر بن بکار کا قول ہے کہ یہ اشعار ابو قلابہ کے ہیں اور یہ وہی شخص ہے جس نے بنو ہذیل میں اول از ہمہ شعر کہے اور ابو قلابہ کا نام حارث بن صعصعہ بن کعب بن طابخہ بن لحیان بن ہذیل تھا۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ یزید بن عمرو کی روایت زبیر کے قول سے زیادہ قابل وثوق ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۹۷۔ حضرت مسلمؓ بن حبشیہ

حضرت مسلمؓ بن حبشیہ۔ ان کے بھائی کا نام ابو قرصافہ جندرہ بن حبشیہ تھا۔ زیادہ بن سیار نے عزہ بنت عیاض بن ابی قرصافہ سے انہوں نے اپنے والد قرصافہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تمہارا کوئی عزیز ہے۔ میں نے کہا ہاں رسول اللہ! میرا ایک چھوٹا بھائی ہے۔ فرمایا! اسے میرے پاس لے آؤ، میں اسے لائی تو اس نے بیعت کر کے اسلام قبول کر لیا۔ حضورؐ نے پوچھا اس کا کیا نام ہے۔ میں نے عرض کیا میسم۔ حضورؐ نے فرمایا اس کا نام آج سے مسلم ہو گا میں نے کہا درست ہے یا رسول! ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۹۸۔ حضرت مسلمؓ

حضرت مسلمؓ۔ ابو رائطہ بنت مسلم۔ مکے میں سکونت رکھ لی تھی۔ ابو عمر کا قول ہے کہ وہ قرشی تھے لیکن یہ نہیں بتایا کہ قریش کی کس شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی بیٹی نے ان سے روایت کی۔ یہ غزوۂ حنین میں موجود تھے۔ حضورؐ نے ان سے ان کا نام دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا غراب۔ فرمایا تمہارا نام مسلم ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۹۹۔ حضرت مسلمؓ بن رباح

حضرت مسلمؓ بن رباح الثقفی۔ ان سے عدن بن ابی جحیفہ نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ایک سفر کے دوران ایک آدمی کو اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے سنا۔ فرمایا حق بات کہہ رہا ہے۔ پھر اس نے کلمہ شہادت پڑھا، تو فرمایا اس نے شرک سے بیزاری کا اعلان کیا ہے۔ پھر جب اس نے اشھدان محمداً رسول اللہ کہا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ کلمہ اسے جہنم سے ڈھال کی طرح بچائے گا۔ اس کے بعد حکم دیا تم اسے ڈھونڈ لو مجھے یہ کوئی چرواہا معلوم ہوتا ہے۔ نماز کا وقت آیا تو اللہ نے اس کے دل میں ڈالا کہ اگر وضو کے لئے پانی نہ ملے تو تیمم کر کے نماز پڑھے۔ جب صحابہ نے اسے ڈھونڈ نکالا تو وہ ایک چرواہا ہی تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۰۔ حضرت مسلمؓ بن سائب

حضرت مسلمؓ بن سائب بن خباب۔ انہوں نے رسول کریمؐ سے مرسلاً روایت کی۔ بعض نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ان کے بیٹے محمد نے ان سے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۱۔ حضرت مسلمؓ (ابوعباد)

حضرت مسلمؓ۔ ابوعباد۔ ابن ابی لیلیٰ نے عباد بن مسلم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ میرے والد کے پاس سے گزرے جب کہ وہ مسجد میں ایک آدمی کے پاس بیٹھے تھے پھر حدیث بیان کی۔ ابومندہ اور ابونعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۲۔ حضرت مسلمؓ بن عبداللہ ازدی

حضرت مسلمؓ بن عبداللہ ازدی۔ ان کا نام شہاب تھا۔ حضور اکرمؐ نے بدل کر مسلم کر دیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۳۔ حضرت مسلمؓ بن عبداللہ ازدی

حضرت مسلمؓ بن عبداللہ ازدی۔ ابوموسیٰ نے کہا ان کا ذکر علی بن سعد عسکری نے افراد میں کیا ہے۔ انہوں نے باسنادہ اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے بکر بن زرعہ خولانی سے، انہوں نے ابن عبداللہ سے روایت کی کہ جب عبداللہ بن قرط نے اسلام قبول کیا اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے نام پوچھا تو انہوں نے کہا شیطان۔ حضور نے بدل کر عبداللہ بن قرط کر دیا۔ ابو عمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ دونوں حضرات جن کا نسب ایک جیسا ہے، ایک ہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں مجھے خود علم نہیں کہ دونوں ایک ہیں یا نہیں۔

۴۹۰۴۔ حضرت مسلمؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت مسلمؓ بن عبدالرحمٰن۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی اور ان سے شمیسہ بنت نبہان نے روایت کی۔ مسلم ان کے مولی تھے۔ ان سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر حضور خواتین سے بیعت لے رہے تھے۔ ایک عورت آئی جس کا ہاتھ مردوں کا سا تھا۔ آپؐ نے بیعت سے انکار کر دیا۔ وہ چلی گئی اور اپنے ہاتھوں پر مہندی لگالی۔ ایک مرد آیا اور اس کی انگلی میں لوہا کا چھلا تھا۔ فرمایا خدا اس کو ہاتھ کو پاک نہ کرے جس میں لوہے کا چھلا ہو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۵۔ حضرت مسلمؓ (ابوعبداللہ)

حضرت مسلمؓ۔ ابوعبداللہ قرشی۔ ایک روایت میں عبیداللہ بن مسلم آیا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ یہ صاحب نہ تو رائطہ کے والد ہیں اور نہ مجھے معلوم ہے کہ یہ قریش کے کس قبیلے سے ہیں اور جس نے ان کا نام عبیداللہ بیان کیا ہے اس کی یادداشت زیادہ ٹھیک ہے۔

ابواحمد نے باسنادہ ابوداؤد سے، انہوں نے محمد بن عثمان عجلی سے، انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے، انہوں نے ہارون بن سلیمان سے، انہوں نے عبیداللہ بن مسلم سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرمؐ سے پوچھا یا کسی اور شخص نے حضورؐ سے دریافت کیا۔ ہم اس واقعہ کو عبیداللہ بن مسلم کے ذیل میں بہ تفصیل بیان کر آئے ہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۶۔ حضرت مسلمؓ بن عقرب ازدی

حضرت مسلمؓ بن عقرب ازدی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی کہ جس شخص نے قسم کھائی کہ وہ اپنے غلام کو ضرور سزا دے گا اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے چھوڑ دے اور اس کے لئے کفارے میں بھلائی ہے۔ ان سے بکر بن وائل بن داؤد کوفی نے روایت کی اور وہ قابل اعتماد آدمی ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۷۔ حضرت مسلمؓ بن علاء الحضرمی

حضرت مسلمؓ بن علاء الحضرمی۔ ان کا نام عاص تھا۔ جسے حضور اکرم نے بدل کر مسلم کر دیا۔

زکریا بن طلحہ بن مسلم بن علاء بن حضرمی نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے بیان کیا کہ مسلم کا نام عاصی تھا جسے حضورؐ نے بدل کر مسلم کر دیا۔ ان کا نسب ہم علاء بن حضرمی میں بیان کر آئے ہیں۔

ابوموسیٰ اصفہانی نے کتابۃً ابوعلی سے، انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد بن حسن بن ماہرام الایذجی سے، انہوں نے محمد بن مرزوق سے، انہوں نے عمر بن ابراہیم الرقی سے انہوں نے زکریا بن طلحہ بن مسلم بن علاء بن الحضرمی سے، انہوں نے والد سے انہوں نے اپنے دادا مسلم سے روایت کی کہ میں اس وقت موجود تھا جب حضور اکرمؐ نے علاء الحضرمی کو بحرین بھیجتے وقت ضروری ہدایت ارشاد فرمائیں۔ نیز فرمایا کہ کسی شخص کو بھی ترک فرض اور سنت جائز نہیں ہوگا۔ ان کے علاوہ اور کسی چیز کی پابندی ضروری نہیں۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۸۔ حضرت مسلمؓ بن عمرو

حضرت مسلمؓ بن عمرو ابوعقرب۔ ان سے ان کے بیٹے ابونوفل نے روایت کی۔ احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین کا قول ہے کہ ابونوفل کا نام معاویہ بن مسلم بن عمرو تھا اور وہ ابوعقرب کے بیٹے ہیں۔

عباس بن فضل الازرق نے اسود بن شیبان سے، انہوں نے ابونوفل بن ابوعقرب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابولہب کا بیٹا حضور اکرمؐ کی شان میں بدگوئی کرتا تھا۔ آپؐ نے اس کے حق میں بددعا کی کہ اے خدا! تو اپنے کتوں میں سے ایک کتا اس پر مسلط کر دے۔ لہب اپنے احباب کے ساتھ شام کو جا رہا تھا۔ راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ کہنے لگا بخدا مجھے محمد (ﷺ) کی بددعا سے خطرہ ہے۔ دوستوں نے سارا ساز و سامان اس کے اردگرد رکھ کر اسے محفوظ کر دیا اور خود اس کا پہرہ دینے لگے۔ رات کو ایک درندہ آیا اور اسے گھسیٹ کر لے گیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ لہب بن ابولہب سے اسی طرح مذکور ہے لیکن یہ واقعہ عتبہ بن ابولہب کا ہے۔ ابن کلبی، ابن اسحاق اور زبیر

وغیرہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۴۹۰۹۔ حضرت مسلمؓ بن عمیر

حضرت مسلمؓ بن عمیر الثقفی۔ ان سے مزاحم بن عبدالعزیز نے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں ایک سبز رنگ کی ڈبیہ جس میں کافور تھا بطور ہدیہ پیش کی۔ حضور نے مہاجرین اور انصار میں تھوڑا تھوڑا تقسیم فرما دیا پھر فرمایا اے ام سلیم! اس میں تھوڑا سا ہمارے لئے بھی رکھ لینا۔ ابو نعیم، ابوموسیٰ اور ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۰۔ حضرت مسلمؓ بن ابوعوسجہ

حضرت مسلمؓ بن ابوعوسجہ۔ ابوالاحوص سلیمان بن قرم نے عوسجہ بن مسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ کو دیکھا آپ نے پیشاب کر کے وضو کیا اور پھر موزوں پر مسح کیا۔ ابو نعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۱۔ حضرت مسلمؓ بن ابوالغادیہ

حضرت مسلمؓ بن ابوالغادیہ الجہنی۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ وہ اپنی کنیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ انشاء اللہ ان کا ذکر کنیتوں کے عنوان کے تحت تفصیل سے بیان ہوگا۔ ابو نعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۲۔ حضرت مسلمؓ بن ہانی بن یزید

حضرت مسلمؓ بن ہانی بن یزید۔ یہ شریح بن ہانی اور عبداللہ کے بھائی تھے جن کا تذکرہ ہم کر آئے ہیں۔ ابومندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۳۔ حضرت مسلمہؓ بن اسلم

حضرت مسلمہؓ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ انصاری۔ جسر ابوعبید کے دن قتل ہوئے۔ ابو عمر نے اختصاراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۴۔ حضرت مسلمہؓ بن شیبان

حضرت مسلمہؓ بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک والد حبیب بن مسلمہ۔ ابوموسیٰ نے اسی نسب سے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے باسنادہ ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ بن حبیب بن مسلمہ فہری سے روایت کی کہ میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ ان کا والد بھی پہنچ گیا، عرض کیا یا رسول اللہ! میرا بیٹا میرے ہاتھ پاؤں ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ میاں بیٹے! تم باپ کے ساتھ واپس چلے جاؤ کیونکہ ان کے دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ چنانچہ بڑے میاں اسی سال فوت ہو گئے۔ ابوموسیٰ نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ان کا نسب بھی اسی طرح لکھا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے، لیکن یہ غلط ہے، کیونکہ ان کے سلسلہ نسب سے کوئی نام چھوٹ گیا ہے اور درست سلسلۂ نسب وہ ہے جسے ہم مسلمہ بن مالک کے ترجمے میں بیان کریں گے ہم نے ان کا ترجمہ علیحدہ اس

لئے بیان کیا تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ ہم نے انہیں قابل اعتنا سمجھا۔

۴۹۱۵۔ حضرت مسلمہؓ بن قیس الانصاری

حضرت مسلمہؓ بن قیس الانصاری۔ یہ مدنی ہیں۔ حبیب بن ابی حبیب نے ابراہیم بن حصین سے انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے اپنے دادا سے، انہوں نے مسلمہ بن قیس انصاری سے روایت کی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا میں نے جبرئیل علیہ السلام سے یمین مع الشاہد کے بارے میں مشورہ کیا۔ انہوں نے مجھے اس کے بارے میں اجازت دے دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۶۔ حضرت مسلمہؓ بن مالک

حضرت مسلمہؓ بن مالک الاکبر بن وہب بن ثعلبہ بن وائلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک والد حبیب بن مسلمہ۔ ان سے ان کے بیٹے حبیب نے روایت کی۔ ابوعمر نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے، اور ابن مندہ ابونعیم اور ابن کلبی وغیرہ نے اسی طریقے سے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر بایں انداز میں کیا ہے۔ مسلمہ بن شیبان بن محارب بن فہر، مسلمہ اور شیبان کے درمیان سب نام چھوڑ دیئے ہیں۔

۴۹۱۷۔ حضرت مسلمہؓ بن مخلد بن صامت

حضرت مسلمہؓ بن مخلد بن صامت بن نیار بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری خزرجی، ساعدی یہ قول ہے ابوعمر اور ابن کلبی کا لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے نے مسلمہ بن مخلد الزرقی لکھا ہے اور ابونعیم نے اپنی غلطی کو پھر دہرایا ہے۔ کیونکہ انہوں نے ابتدائے ترجمہ میں مسلمہ بن مخلد الزرقی لکھا ہے۔ حالانکہ وہ مسلمہ بن مخلد بن صامت بن لوذان ہے اور سلسلہ نسب اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں اور یہ اس بیان سے مختلف ہے، جس پر اس نے ترجمے کو ختم کیا ہے۔ باوجودیکہ اس میں دونوں سلسلہ ہائے نسب بیان کئے گئے ہیں۔

کہا گیا ہے کہ ان کی ولادت اس زمانے میں ہوئی جب حضور اکرم ہجرت کر کے مدینے میں آ گئے تھے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ جب حضور تشریف لائے ان کی عمر چار برس تھی۔ آپ کے انتقال کے بعد جناب مسلمہ مصر چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی بعد میں واپس آ گئے اور جنگ صفین میں لشکر معاویہ میں شامل تھے۔ ایک رایت میں ہے کہ وہ شریک جنگ نہیں تھے۔ لیکن محمد بن ابوبکر کے قتل میں موجود تھے۔

بعدہ امیر معاویہ نے انہیں مصر اور مغرب ہر دو صوبوں کی امارت عطا کر دی تھی۔ ہمیں خبر دی ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے مجھے میرے باپ نے بیان کیا ہے ہمیں محمد بن بکر نے بیان کیا ابن جریج نے ابن المنکدر سے انہوں نے ابوایوب سے انہوں نے مسلمہ بن مخلد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی دنیا میں ستر پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی ستر پوشی کرے گا جو شخص کسی تکلیف سے دوسرے کو نجات دلائے گا اللہ قیامت کی مکروہات سے اسے نجات بخشے گا۔ اسی طرح جو آدمی اپنے بھائی کی حاجت روائی کرے گا۔ خدا اس کی حاجت روائی فرمائے گا۔ نیز انہوں نے حضور اکرمؐ سے

روایت کی کہ جب عورتیں کجاووں میں بیٹھ جائیں تو اس سے غیر ضروری کپڑے علیحدہ کر دو۔

مجاہد سے مروی ہے کہ میں اپنے آپ کو قرآن کا بہترین شمار کرتا تھا تا آنکہ ایک دن میں نے مسلمہ بن مخلد کے پیچھے نماز پڑھی۔ جس میں انہوں نے سورۃ بقرہ کی قرأت کی اور جس میں انہوں نے شین قاف کو نہایت عمدہ طریقے سے ادا کیا۔ مسلمہ نے ۶۲ ہجری میں وفات پائی۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کی وفات امیر معاویہ کی حکومت کے آخری ایام میں ہوئی۔ ایک روایت کی رو سے ان کی وفات مصر میں ہوئی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۸۔ حضرت مسورؓ ابوعبداللہ

حضرت مسورؓ ابوعبداللہ۔ ابن محیریز نے عبداللہ بن مسور سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم اس وقت تک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض ادا کرتے رہو جب تک تمہیں اس بات کا خطرہ نہ ہو کہ تمہیں انہی برائیوں کا تختہ مشق بنا دیا جائے گا جن سے تم منع کر رہے ہو۔ اگر ایسا خطرہ ہو تو تمہیں سکوت اختیار کر لینا چاہئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۹۔ حضرت مسورؓ بن مخرمہ بن نوفل

حضرت مسورؓ بن مخرمہ بن نوفل بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ قرشی زہری۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔ حضور کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ بنت عوف تھا، جو عبدالرحمٰن بن عوف کی بہن تھیں۔ ان کا نام شفا تھا۔

جناب مسور ہجرت کے دو سال بعد مکے میں پیدا ہوئے، اچھے فقیہہ اور باعمل عالم تھے۔ وہ اپنے ماموں عبدالرحمٰن کے ساتھ ہمیشہ امر شوریٰ میں شریک رہے۔ ان کا رجحان طبع حضرت علیؓ کی طرف تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل تک مدینے میں قیام پذیر رہے پھر وہاں سے مکے چلے گئے۔ جہاں امیر معاویہ کی وفات تک ٹھہرے رہے۔ چونکہ انہیں یزید کی بیعت ناپسند تھی اس لئے جناب ابن زبیر کے ساتھ مکے ہی میں رکے رہے۔ جب حصین بن نمیر شامی لشکر لے کر مکے پر ابن زبیر سے جنگ کے لئے حملہ آور ہوا جناب مسور کعبے میں نماز ادا کر رہے تھے کہ انہیں منجنیق کا پتھر لگا وہ گر پڑے اور اسی سے ان کی موت ۶۴ھ کے ربیع الاول کی پہلی تاریخ کو ہوئی۔ ابن زبیر نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس وقت ان کی عمر ۶۲ برس تھی۔ ان سے علی بن حسین، عروہ بن زبیر اور عبیداللہ بن عتبہ نے روایت کی۔

ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے سید ابوالقاسم عبداللہ بن حسین بن محمد سہروردی اسدی سے انہوں نے ابومحمد کا مکان بن عبدالرزاق سے انہوں نے ابوصالح احمد بن عبدالملک بن علی المؤذن سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ اصفہانی سے انہوں نے سلیمان بن احمد بن ایوب سے، انہوں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے، ابوصالح نے کہا کہ انہوں نے ابوعلی حسن بن علی الواعظ سے، انہوں نے ابوبکر بن احمد بن جعفر بن حمدان سے۔ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ولید بن کثیر سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے حلحلہ الدولی سے روایت کی کہ ابن ابی شہاب نے انہیں بتایا کہ علی بن حسین نے ان سے روایت کی کہ مسور بن مخرمہ سے ان کی ملاقات ہوگئی تو انہوں نے علی بن حسین سے کہا کہ آیا میں آپ کی کوئی خدمت کر سکتا ہوں۔ حضرت حسین نے جواب دیا

...یں۔ اس پر مسور نے کہا کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی کو حضرت فاطمہ کی سوکن بنانا چاہا۔ میں نے رسول کریم کو اس منبر سے ...وں کو خطاب کرتے سنا اور میں اس وقت بالغ تھا۔ فرمایا، فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ در بارۂ دین کسی ابتلا میں ...پھنس جائے، پھر آپ نے اپنے سسرال کا جو بنو عبدالشمس سے تھے ذکر فرمایا اور اس باب میں ان کی خدمت کو سراہا اور تعریف ...ی۔ نیز فرمایا کہ انہوں نے میری تصدیق کی۔ مجھ سے جو وعدے مواعید کئے انہیں ایفا کیا اور حق ادا کر دیا۔ میں نہ تو حلال کو حرام ...ور نہ حرام کو حلال بنانا چاہتا ہوں، لیکن بخدا محمد رسول اللہ کی بیٹی خدا کے دشمن کی بیٹی کے ساتھ ایک چھت کے نیچے کبھی جمع نہیں ہو ...ی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

...۴۹۲۔ حضرت مسورؓ بن یزید الاسدی

حضرت مسورؓ بن یزید الاسدی مالکی۔ کوفی ہیں انہیں حضورؐ کی صحبت میسر آئی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ کے پیچھے نماز ادا کی۔
یحییٰ بن محمود نے باسنادہ تا ابن ابی عاصم، انہوں نے دحیم اور ابوکریب سے روایت کی کہ ان سے مروان بن معاویہ نے یحییٰ بن ...کثیر الکاہلی سے انہوں نے مسور بن یزید مالکی سے سنا انہوں نے کہا کہ میں ایک نماز میں حضور اکرمؐ کی اقتداء میں موجود تھا۔ آپ ...نے قرأت فرمائی اور درمیان میں ایک آیت چھوٹ گئی۔ بعد از نماز ایک آدمی نے کہا۔ یارسول اللہ! آپؐ نے نماز میں ایک آیت ...چھوڑ دی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا تو نے اس وقت کیوں یاد نہ دلایا۔ اس نے جواب دیا میں سمجھا منسوخ ہو گئی ہو گی۔ فرمایا نہیں منسوخ ...نہیں ہوئی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

...۴۹۲۔ حضرت مسیّبؓ بن حزن بن ابی وہب

حضرت مسیّبؓ بن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ ان کی کنیت ابوسعید تھی اور سعید بن ...مسیب کے جو مشہور فقیہ تھے، والد ہیں۔ مسیّب نے اپنے والد حزن کے ساتھ مدینے کو ہجرت کی اور مسیب ان لوگوں سے ہیں ...جنہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت رضوان کی تھی، لیکن مصعب کے قول کے مطابق جناب مسیب اور ان کے والد بالاتفاق ان لوگوں ...سے ہیں، جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے۔ ابواحمد عسکری کہتے ہیں کہ مصعب کا یہ قول غلط ہے، کیونکہ مسیّب بیعت رضوان میں ...موجود تھے اور ابواحمد عسکری نے باسنادہ طارق بن عبدالرحمٰن بجلی سے انہوں نے سعید بن مسیب سے بیعت رضوان کا ذکر کیا، تو وہ ...کہنے لگے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ وہ اس بیعت کے موقعہ پر موجود تھے، سال آئندہ انہوں نے انہیں تلاش کیا، لیکن ...چونکہ میرے والد کے مکان کا علم نہ تھا اس لئے وہ انہیں ڈھونڈ نہ سکے۔ بعد وہ شام کی جنگ یرموک میں بھی موجود تھے۔
ان سے ان کے بیٹے سعید بن میسب نے روایت کی کہ انہیں محمد بن سرایا بن علی وغیرہ نے باسنادہم محمد بن اسماعیل سے، انہوں ...نے محمود سے، انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابن المسیب سے انہوں نے اپنے ...والد سے سنا کہ جب ابوطالب کا وقت قریب آیا تو حضور اکرمؐ ان کے پاس گئے۔ ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بھی ان کے پاس ...بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا چچا جان! آپ کلمہ توحید پڑھ لیں تو مجھے آپ کے بارے میں خدا سے طلب مغفرت کی دلیل ...ہاتھ آجائے گی۔ ابوجہل کہنے لگا۔ ابوطالب! کیا تم اپنے والد کے دین سے پھرنا چاہتے ہو؟ وہ اس وقت تک بولتے رہے جب

تک کہ ابوطالب نے آخر کار کہہ نہ دیا کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا میں اس وقت تک آپ کے لئے دعائے مغفرت مانگتا رہوں گا جب تک مجھے منع نہ کر دیا گیا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۲۲۔ حضرت مسیبؓ بن ابی السائب

حضرت مسیبؓ بن ابی السائب بن عبداللہ بن عابد بن عمر بن مخزوم قرشی، مخزومی اور ابوالسائب کا نام صیفی تھا اور مسیب کے بھائی کا نام سائب تھا۔ ابومعشر کا قول ہے کہ مسیب بن ابی السائب نے اس وقت ہجرت کی جب حضور اکرمؐ غزوۂ خیبر سے لوٹے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۲۳۔ حضرت مسیبؓ بن عمرو

حضرت مسیبؓ بن عمرو۔ مقاتل بن سلیمان نے سورۂ عادیات کی تفسیر میں لکھا ہے کہ رسول اکرمؐ نے بنوکنانہ کے ایک قبیلے کے خلاف ایک دستہ فوج روانہ کیا اور مسیب بن عمرو کو ان کا کماندار مقرر کیا۔ کچھ عرصے تک ان کی کوئی خبر نہ آئی چنانچہ منافقوں نے یہ افواہ اڑادی کہ وہ سب مارے گئے ہیں۔ اس پر عادیات کی سورت نازل ہوئی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

باب میم وشین

۴۹۲۴۔ حضرت مشرحؓ

حضرت مشرحؓ۔ الاشعری والد میل۔ انہیں رویت اور صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے سوائے ان کی بیٹی کے اور کسی نے روایت نہیں کی۔ یحییٰ بن ابوالرجاء نے اجازۃً باسنادہ تا ابوبکر احمد بن عمرو سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے محمد بن قدامہ سے، انہوں نے محمد بن سلیمان مسمول سے انہوں نے عبیداللہ بن سلمہ بن وہرام سے، انہوں نے میل سے جو مشرح کی بیٹی تھیں روایت کی کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ ناخن اتار کر زمین میں دفن کر دیئے۔ اس پر کہنے لگے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

۴۹۲۵۔ حضرت مشمرخؓ بن خالد السعدی

حضرت مشمرخؓ بن خالد السعدی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایاس بن مقاتل بن مشمرخ نے روایت کی کہ مشمرخ بن خالد کی دادی، وفد عبدالقیس کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کیا تم میں کوئی غیر بھی ہے۔ انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ! ہماری بہن کا لڑکا ہمارا غیر ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں وہ تمہاری قوم ہی کا فرد ہے۔ پھر آپؐ نے اسے ایک چادر عطا کی اور صحرا میں ایک قطعہ زمین بھی دیا اور فرمان لکھ دیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم وصاد

۴۹۲۶۔حضرت مصعبؓ الاسلمی

حضرت مصعبؓ الاسلمی۔منیعی اور طبرانی نے ان کا ذکر الوحدان میں کیا ہے۔وہ کہتے ہیں کہ ان کا نام ابومصعب الاسلمی تھا۔ شیبان نے جریر سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے مصعب سے روایت کی کہ ہماری قوم کا ایک لڑکا حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔یارسول اللہ! آپ مجھے ان لوگوں میں شامل فرمالیں جن کی آپ شفاعت فرمائیں گے۔ حضور اکرم نے دریافت کیا،تمہیں یہ بات کس نے بتائی یا کس نے تیری رہ نمائی کی۔اس نے کہا یارسول اللہ! یہ میری اپنی سوچ ہے،فرمایا میں تمہاری شفاعت کروں گا،لیکن تم اس باب میں کثرت سجود سے اپنی امداد کرو۔وہب بن جریر نے اپنے باپ سے روایت کی اور کہا ابومصعب نے کہا۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۲۷۔حضرت مصعبؓ بن ام الجلاس

حضرت مصعبؓ بن ام الجلاس۔انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی اور یہ جلاس بن سوید کی بیوی کے بیٹے ہیں۔ ابومعاویہ الضریر نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ یحلفون باللہ ما قالوا (الآیہ) جلاس بن سوید بن صامت کے بارے میں نازل ہوئی جلاس اور مصعب دونوں حضور اکرم کی خدمت میں حاضری کے لئے روانہ ہوئے جلاس کہنے لگا۔اگر محمد (ﷺ) کا دین حق ہے تو ہم اس گدھے سے بھی برے ہیں۔مصعب نے کہا،اے دشمن خدا میں حضورؐ کو تمہاری بات بتادوں گا چنانچہ جناب مصعب نے حضورؐ کو سب کچھ بتادیا۔بعد میں جلاس حاضر ہوا تو حضور اکرمؐ نے اس سے مصعب کی شکایت کا ذکر کیا جلاس نے کہا یارسول اللہ! میں اس گستاخی سے توبہ کرتا ہوں۔حضورؐ نے اس کی توبہ قبول کرلی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔ابتدائے ترجمہ میں انہوں نے ابن ام جلاس لکھا ہے،لیکن متن حدیث میں ابن امراۃ الجلاس لکھ دیا ہے۔

۴۹۲۸۔حضرت مصعبؓ بن شیبہ بن عثمان

حضرت مصعبؓ بن شیبہ بن عثمان الحجبی العبدری۔ان کی صحبت کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابوموسیٰ نے اذنا حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے،انہوں نے ابومحمد بن حبان سے،انہوں نے محمد بن خالد راسبی سے انہوں نے ابوغسان صفوان بن مغلس سے،انہوں نے یحییٰ بن بکیر سے انہوں نے شیبان سے،انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے مصعب بن شیبہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جب قوم کے افراد اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ جائیں اس حالت میں اگر کوئی کسی دوسرے کو بلائے اور اسے کھلی نشست پیش کرے تو اس آدمی کو یہ پیش کش قبول کرلینا چاہئے کیونکہ اسے یہ عزت خدا نے بخشی ہے اور اگر اسے کوئی ایسی پیش کش نہ کی جائے،تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے لئے مناسب جگہ تلاش کرلے۔ موسیٰ بن عبدالملک بن عمیر نے اپنے والد سے،انہوں نے شیبہ حجبی سے انہوں نے رسول اکرمؐ سے روایت کی۔حضور نے

فرمایا تین اوصاف جن سے تو اپنے بھائی کی محبت خرید سکتا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ تو اسے بیٹھنے کی مناسب جگہ پیش کرے اور
پھر حدیث بیان کی۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۲۹۔حضرت مصعبؓ بن عمیر بن ہاشم

حضرت مصعبؓ بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی بن کلاب بن مرہ قرشی عبدری۔ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی
اور برگزیدہ فضلائے صحابہ اور سابقوں اولون سے تھے۔انہوں نے اس وقت اسلام قبول کیا جب حضور اکرمؐ دارارقم میں قیام
فرماتے۔انہوں نے قوم اور ماں کے ڈر سے اپنے اسلام کو چھپائے رکھا۔وہ وقتاً فوقتاً چھپ چھپا کر حضور سے ملتے رہتے تھے۔
ایک دفعہ عثمان بن طلحہ العبدری نے انہیں نماز پڑھتے دیکھ لیا اور ان کے خاندان والوں کو بتادیا، جنہوں نے انہیں گھر میں بند کر دیا
تا آنکہ وہ ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔وہاں سے واپسی پر وہ عقبہ اول کے بعد اہل مدینہ کو نماز اور قرآن پڑھانے کے لئے مدینے
چلے گئے تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ تا یونس بن بکیر سے، انہوں نے ابن اسحاق سے انہوں نے یزید بن حبیب سے روایت کی کہ انصا
مدینہ عقبہ اولیٰ کے بعد مصعب بن عمیر کو نماز کی امامت کے لئے اس لئے ساتھ لائے کہ بنو اوس وخزرج بر بنائے رقابت ایک
دوسرے کے اقتدا میں نماز ادا کرنے پر آمادہ نہ تھے۔

ابن اسحاق سے مروی ہے کہ ان سے عبیداللہ بن ابی بکر بن حزم اور عبیداللہ بن مغیرہ بن معیقیب نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ
جناب مصعب کو انصار کے ان بارہ آدمیوں کے ساتھ جنہوں نے عقبہ اولیٰ کی رات کو آپؐ سے بیعت کی تھی دین کی تعلیم اور قرآ
پڑھانے کے لئے بھیجا تھا۔انہوں نے جناب اسعد بن زرارہ کے یہاں سکونت کی تھی۔مدینے میں انہیں معلم القرآن کہتے تھے
نیز روایت ہے کہ انہوں نے اول از ہمہ مدینے میں جمعے کے دن لوگوں کو جمع کیا تھا اور اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ نے ان
ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا جو بہت بڑا اعزاز تھا۔

براء بن عازب سے منقول ہے کہ مصعب بن عمیر جو بنو عبدالدار کے بھائی ہیں سب سے پہلے ہجرت کر کے آئے ان کے
عمرو بن ام مکتوم، عمار بن یاسر، سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن مسعود اور حضرت بلال نے ہجرت کی۔ان حضرات کے بعد حضرت
بھی پہنچ گئے۔جناب مصعب غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے اور آخر الذکر معرکے میں حضور اکرمؐ کا علم ان کے پاس تھا۔
غزوہ میں وہ ابن قمیۂ اللیثی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔شہادت کے وقت ان کی عمر چالیس برس یا تھوڑی بہت کم وبیش تھی۔کہتے
کہ مندرجہ ذیل آیت ان کے اور ان کے احباب کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔"رجال صدقوا ما عاهدوا الله"

محمد بن اسحاق نے صالح بن کیسان سے انہوں نے آل سعد کے کسی آدمی سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے روایت
کہ مکے میں رسول کریمؐ کے ساتھ ہماری زندگی حد درجہ تلخ تھی۔جب ہمیں کوئی تکلیف پیش آتی تو ہم آپ کی خدمت میں حا
کر اپنی تکلیف بیان کرتے اور اس طرح ہمیں تھوڑی بہت تسلی ہو جاتی۔مصعب بن عمیر مکے کے خوش پوش اور ناز ونعمت میں
ہوئے نوجوان تھے۔بعد از قبول اسلام انہوں نے خود کو ایسی ایسی زبردست مشقتوں میں ڈالا کہ ان کے جسم سے کھال یوں
جس طرح سانپ کی کینچلی اتر جاتی ہے۔

واقدی کہتے ہیں کہ مصعب مکے کے حسین وجمیل اور دولت مند نوجوان تھے۔ ان کی والدہ انہیں نہایت عمدہ پوشاک پہناتی اور وہ بہترین خوشبو استعمال کرتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ جب بھی ان کا ذکر کرتے فرماتے کہ میں نے مکے میں مصعب سے بڑھ کر اور کوئی آدمی، ناز ونعمت میں پلا ہوا اور سجا سجایا نہیں دیکھا۔

اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ہناد سے، انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے یزید بن زیاد سے، انہوں نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی کہ مجھ سے اس شخص نے جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا بیان کیا کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مصعب بن عمیر زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ ان کے جسم پر ایک چھوٹی سی چادر تھی جس میں چمڑے کے ٹکڑے لگے ہوئے تھے۔ جب حضور نے ان کی گزشتہ حالت کا موجودہ حالت سے مقابلہ کیا تو آپؐ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا تم ایسے شخص کے بارے میں کیا کہو گے جو صبح کے وقت کپڑوں کا ایک جوڑا زیب تن کرتا ہے اور شام کو دوسرا، اور اس کے آگے ایک پیالہ رکھا جاتا ہے اور پھر دوسرا اور تم اپنے گھروں پر یوں غلاف چڑھاتے تھے جس طرح کعبے پر چڑھایا جاتا ہے۔ حاضرین نے جواب دیا یا رسول اللہ! ہمارے موجودہ حالات کئی لحاظ سے بہتر ہیں۔ اب ہمیں عبادت کے لئے کافی وقت مل جاتا ہے اور ہم کئی الجھنوں سے بچ جاتے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا بلاشبہ تم آج کل بہتر حالت میں ہو۔

محمد بن عیسیٰ نے محمود بن غیلان سے، انہوں نے ابو احمد سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے خباب سے روایت کی کہ اللہ کی رضا جوئی کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اور اس کے اجر کی توقع خدا سے رکھی۔ کچھ ایسے لوگ بھی تھے، جنہیں زندگی میں اس اجر سے کچھ نہ ملا اور وہ فوت ہو گئے۔ بعض ایسے لوگ تھے جن کے پھل پک گئے تھے اور انہوں نے لوگوں کو تحفۃً دیئے، مگر مصعب ایسے آدمی تھے، جو فوت ہو گئے اور ان کا سارا ترکہ ایک ایسی چادر تھی جس سے اگر سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا سر چادر سے ڈھانپ دو اور پاؤں پر گھاس ڈال دو۔

ابو محمد بن ابی القاسم بن حافظ نے کتابۃً اپنے والد سے انہوں نے احمد بن حسن سے انہوں نے ابو حسین بن ابو موسیٰ سے انہوں نے ابراہیم بن محمد سے انہوں نے محمد بن سفیان سے انہوں نے سعید بن رحمت سے روایت کی کہ میں نے ابن مبارک سے انہوں نے وہب بن مطر سے انہوں نے عبید بن عمیر سے سنا کہ رسول کریمؐ غزوۂ احد میں مصعب بن عمیر کی لاش کے پاس آ کھڑے ہوئے۔ وہ منہ کے بل زمین پر گرے پڑے تھے۔ جنگ میں حضورؐ کا علم ان کے پاس تھا۔ حضور اکرمؐ نے یہ آیت پڑی:

من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدو الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا.

بلاشبہ اللہ کا رسول اس کا گواہ ہے کہ تم قیامت کے دن شہیدوں میں ہو گے۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا لوگو! آؤ ان کی زیارت کرو اور ان پر سلام بھیجو۔ مجھے اللہ کی قسم! قیامت تک جو شخص بھی ان پر درود وسلام بھیجے گا یہ اس کا جواب دیں گے۔ انہوں نے صرف ایک بیٹی جس کا نام زینب تھا اپنی یادگار چھوڑی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب میم وضاد

۴۹۳۰۔حضرت مضاربؓ

العجلی۔یحییٰ بن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے۔وہ لکھتے ہیں مجھے اس کا علم نہیں ہوسکا،آیا انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی یا
نہ،جعفر نے کہا کہ وہ بکر بن وائل سے ہیں صحابی نہیں ہیں۔اوران کی حدیث مرسل ہے۔قرہ نے قتادہ سے مرثد بن ظبیان کے
ترجمے میں ان سے روایت بیان کی۔ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۳۱۔حضرت مضرحؓ بن جدالہ

حضرت مضرحؓ بن جدالہ۔حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپؐ کی امت کو باقی امتوں پر کیسی فضیلت
حاصل ہے۔اس حدیث کو عاصم بن عبداللہ مروزی نے اسماعیل بن ابی زیاد سے،انہوں نے لیث سے انہوں نے ضحاک سے
انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی۔ابن مندہ اورابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۳۲۔حضرت مضطجعؓ بن اثاثہ

حضرت مضطجعؓ بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب بن عبدمناف۔یہ مسطح بن اثاثہ کے بھائی ہیں،بدر میں موجود تھے۔موسیٰ بن
عقبہ نے یہ روایت ابن شہاب سے بیان کی ہے۔ابن مندہ اورابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۳۳۔حضرت مضرسؓ بن سفیان

حضرت مضرسؓ بن سفیان بن خفاجہ بن نابغہ بن عنز بن حبیب بن واثلہ بن دھمان بن نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن غزوہ
حنین میں شامل تھے۔یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔یہ نصری تھے بنونصر بن معاویہ سے۔

باب میم وطا

۴۹۳۴۔حضرت مطاعؓ

حضرت مطاعؓ۔ان کا نام مسعود تھا اور مسعود بن عبدالرحمان بن مثنی بن مطاع بن عیسی بن مطاع نخعی ان کی اولاد سے تھے
انہوں نے اپنے والد مثنی سے انہوں نے طبرانی سے روایت کی۔یہ ابوسعد سمعانی اور ابواحمد عسکری کا قول ہے۔ابواحمد کا بیان ہے کہ
حضور اکرمؐ نے انہیں فرمایا۔تم اپنی قوم کے مطاع (امیر) ہو۔تم ان میں واپس جاؤ کہ جو بھی میرے علم کے نیچے پناہ لے گا
عذاب سے بچ جائے گا انہوں نے قوم کو یہ بات بتائی تو وہ سب جمع ہو کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔انہوں نے آپؐ سے
روایت بیان کی کہ حضور اکرمؐ نے گھوڑے کو خصی کرنے سے منع فرمایا۔

۴۹۳ ۔ حضرت مطرؓ بن عکامس السلمی

حضرت مطرؓ بن عکامس السلمی ۔ عکاس السلمی ۔ یہ بنو سلیم بن منصور سے تھے ۔ کوفی شمار ہوتے ہیں ۔ ان سے ابو اسحاق سبیعی نے
ہوں نے ابراہیم بن محمد فقیہہ وغیرہ سے انہوں نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے بندار سے، انہوں نے مومل سے، انہوں
نے سفیان بن ابو اسحاق سے انہوں نے مطر بن عکامس سے روایت کی ۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا جب اللہ چاہتا ہے کہ فلاں آدمی،
ں ملک میں جا مرے تو وہ کسی غرض کے لئے وہاں چلا جاتا ہے ۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ۔

۴۹۳ ۔ حضرت مطرؓ لیثی

حضرت مطرؓ اللیثی ۔ ہدبہ بن خالد نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی کہ انہوں نے ابو جعفر کو یہ کہتے
کہ انہوں نے زیاد بن سعد ضمری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے سنا کہ وہ
ول اکرمؐ کے ساتھ غزوۂ حنین میں موجود تھے ۔ آپؐ نماز ظہر ادا کر چکے تو عیینہ بن حصن بن بدر نے اٹھ کر عامر بن اضبط کا (جو
یس کا سردار تھا) خون بہا طلب کیا ۔ اس پر اقرع بن حابس اٹھا اور اس نے محلم بن جثامہ کا جو بنو خندف کا سردار تھا، دفاع کیا ۔
ینہ نے کہا میں اس سے ہرگز دست بردار نہیں ہوں گا جب تک کہ قاتلوں کی عورتیں اتنا دکھ نہ اٹھائیں جتنا کہ ہماری عورتوں کو
انا پڑا ہے ۔ اس موقعہ پر بنو لیث سے ایک شخص جس کا نام مطر تھا اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ! مجھے مقدس دین اسلام میں
ں مقتول کے بارے میں بکریوں سے بڑھ کر اور کوئی موزوں تر مثال نظر نہیں آتی ۔ جب وہ پانی پینے کو گھاٹ پر اترتی ہیں تو ان
ں سب سے پہلی کو تیر کا ہدف بنا دیا جاتا ہے اور باقی بھاگ جاتی ہیں ۔ آج تو اپنی سنت پر عمل فرما دیجئے اور کل جب جی چاہے تو
ں دیجئے ۔ اس حدیث کو محمد بن جعفر بن زبیر نے زیاد بن ضمیرہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ۔ اس آدمی کا نام
تلا تھا ۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے ۔

۴۹۳ ۔ حضرت مطرؓ بن ہلال

حضرت مطرؓ بن ہلال بن بنی صباح بن لکیز بن افصی بن عبد القیس اور صباح جو بکر کے بھائی تھے ۔ ابو سلمہ منقری نے مطر بن
بدالرحمن سے روایت کی کہ انہیں بنو عبد القیس کی ایک عورت نے جس کا نام ام ابان بنت زارع تھا، اپنے دادا زارع بن عامر
سے روایت سنائی کہ وہ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے اپنے اخیافی بھائی کے ساتھ جس کا نام مطر بن ہلال تھا،
انہ ہوئے تا آنکہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پہنچ گئے ۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی ۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے
ں کا ذکر کیا ہے ۔

ابو داؤد طیالسی نے مطر سے انہوں نے امام ابان سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ ان کے دادا حضور اکرمؐ کی زیارت
ے لئے گھر سے نکلے ۔ ان کے ساتھ ان کا ایک دیوانہ بیٹا تھا جسے وہ حضور کے پاس دعا کے لئے لائے تھے ۔

۴۹۳۸۔ حضرت مطرح بن جندلۃ

حضرت مطرح بن جندلۃ السلمی۔ زید العمی نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ بنوسلیم کے ایک بد
نے جس کا نام مطرح بن جندلہ تھا حضور اکرم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! آپ کی امت کو امم سابقہ امت نوح' امت ہود' امت
صالح'۔ امت موسیٰ اور امت عیسیٰ پر کتنی فضیلت حاصل ہے۔ آپ نے فرمایا جتنی فضیلت خالق کو مخلوق پر حاصل ہے۔ ابوموسیٰ نے
ان کا ذکر کیا ہے ہم پیشتر ازیں اس حدیث کا ذکر مضرح بن جدالہ کے ترجمے میں کر چکے ہیں۔ ان میں اسے ایک دوسرے کی تصحیف
معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۳۹۔ حضرت مطرف بن بہصل

حضرت مطرف بن بہصل بن کعب بن قشع بن دلف بن اہضم بن عبداللہ بن حرماز۔ ان کا نام حارث بن مالک بن عمرو بن
تمیم ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم کا یہی قول ہے۔ ابوعمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ مطرف بن بہصل مازنی جن کا تعلق بنو ماز
بن عمرو بن تمیم سے ہے۔ ان کے حالات اعشی مازنی کے قصے میں مذکور ہیں۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی، لیکن کوئی روایت ا
سے مذکور نہیں، تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۰۔ حضرت مطرف بن خالد

حضرت مطرف بن خالد بن نضلۃ الباہلی از بنو قراض بن معن۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے انہیں ایک
فرمان لکھ کر دیا۔ ابواحمد عسکری نے مختصراً اسی طرح بیان کیا ہے۔

۴۹۴۱۔ حضرت مطرف بن مالک

حضرت مطرف بن مالک ابوالریان القشیر۔ ان کی کسی روایت کا علم نہیں ہو سکا۔ حضرت ابوموسیٰ کے ساتھ فتح تستر میں مو
تھے۔ زرارہ بن اوفی نے فتح تستر کے موقع پر ان کی موجودگی کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۲۔ حضرت مطعم بن عبیدۃ

حضرت مطعم بن عبیدۃ البلوی۔ یہ صاحب مصری شمار ہوتے ہیں۔ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔
ان سے ربیعہ بن لقیط نے روایت کی کہ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد اسلام میں جو فتنہ اٹھ کھڑا ہوا تھا، اس کے شر سے
کے لئے میں عبداللہ بن عمر سے ملاقات کو گھر سے نکلا۔ ان کے دروازے پر مطعم بن عبیدہ سے ملاقات ہوگئی۔ پوچھا کس سے
جا رہے ہو۔ میں نے جواب دیا میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے اس شخص سے ملنے آیا ہوں تا کہ اس وقت تک
کا ساتھ دوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اختلاف کو اتفاق میں بدل دے۔ مطعم نے کہا، خدا تیری امداد کرے پھر کہا حضور اکرم صلی اللہ
وسلم نے تاکید فرمائی تھی کہ خواہ مجھ پر ایک نکٹا حبشی حاکم بنا دیا جائے میں اس کی بات سنوں اور اطاعت کروں۔ ابن مندہ او
نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۳۔ حضرت مطلبؓ بن ازہر

حضرت مطلبؓ بن ازہر بن عبدعوف بن عبد بن حارث بن زہرۃ القرشی۔ ان کے دو بھائی تھے۔ ایک نام عبدالرحمٰن اور دوسرے کا طلیب تھا۔ سابقون اولون سے تھے اور ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے اور دونوں وہاں فوت ہو گئے تھے اور جناب مطلب کے ساتھ ان کی بیوی رملہ بنت ابوعوف بن صبیرہ سہمیہ نے بھی ہجرت کی تھی۔ وہاں ان کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ تھا۔ کہتے ہیں عبداللہ پہلے آدمی تھے جنہوں نے اسلام میں باپ کی میراث پائی۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۴۔ حضرت مطلبؓ بن حطب

حضرت مطلبؓ بن حطب بن حارث بن عبید بن مخزوم مخزومی قرشی۔ ان کی والدہ حفصہ بنت مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا، ابوبکر اور عمر کی نسبت مجھ سے ویسی ہی ہے جیسی کان اور آنکھ کی نسبت سر سے ہوتی ہے، لیکن اس کا اسناد قوی نہیں ہے۔ انہوں نے یہی حدیث اپنے والد حطب کو بھی سنائی۔

ان سے ایک اور حدیث بایں انداز مذکور ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے پوچھا کہ غیبت کیا ہے آپؐ نے فرمایا غیبت اسے کہتے ہیں کہ جس آدمی کے بارے میں تو جو بات بیان کرتا ہے، اسے سن کر وہ برا منائے۔ میں نے کہا اگر وہ سچی ہو تو پھر؟ آپ نے فرمایا اگر تو جھوٹ کہے گا تو وہ بہتان ہوگی۔ انہی مطلب کی اولاد سے حکم بن مطلب بن عبداللہ بن مطلب بن حطب اپنے عہد کے بہت بڑے سخی اور کریم النفس تھے۔ آخری عمر میں پارسا بن گئے تھے۔ انہوں نے منبج میں وفات پائی۔ ان کے بارے میں کسی نے کہا۔

سالو اعن الجود والمعروف ما فعلا　　فقلت انهما ماتا مع الحکم

لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ سخاوت اور حسن سلوک کا کیا حال ہے؟ میں نے جواب دیا کہ یہ دونوں اوصاف حکم بن مطلب کے ساتھ ہی مر گئے ہیں۔

ماتا مع الرجل الموفی بذمته　　قبل السوء ال اذا لم یوف بالذمم

میں نے کہا یہ دونوں خوبیاں اس آدمی کے ساتھ ہی مر گئی ہیں جو اپنی ذمہ داری کو سوال سے پہلے ہی عہدہ برآ ہو جاتا ہے، حالانکہ اور لوگ تو اپنی ذمہ داریوں کی پرواہ ہی نہیں کرتے۔

ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۵۔ حضرت مطلبؓ بن ربیعہ

حضرت مطلبؓ بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشی ہاشمی۔ ایک روایت میں ان کا نام عبدالمطلب مذکور ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ یہ حضور اکرمؐ کے عہد میں لڑکے تھے۔ زبیر کہتے ہیں کہ اچھے خاصے مرد تھے انہوں نے دمشق میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ ۲۹ ہجری میں افریقہ جانے کے ارادے سے مصر آئے تھے۔

عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ

سے انہوں نے عبدربہ بن سعید سے انہوں نے انس بن ابی انس سے، انہوں نے عبداللہ بن نافع بن عمیا سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے مطلب بن ربیعہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ نماز دو دو رکعتوں پر مشتمل ہے۔ اس لئے مجھے ہر دو رکعت کے بعد تشہد، خشوع، خضوع کے علاوہ اپنے ہاتھوں کو دعاء کے لئے پھیلانا چاہئے، اور یارب یارب کہنا چاہئے اور جو شخص ایسا نہیں کرتا اس کی نماز ناقص ہے۔

ابوبکر بن ابو عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی میں اسماء صحابہ کے عنوان کے تحت ایک نام عبدالمطلب بن ربیعہ لکھا ہے اور مطلب بن ربیعہ کے لئے علیحدہ عنوان قائم کیا ہے۔ گویا یہ دو آدمی ہیں لیکن مصنف نے دونوں تراجم کے تحت یہ حدیث نقل کی ہے کہ انہیں وصولی زکوٰۃ پر مقرر کیا گیا تھا جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۶۔ حضرت مطلبؓ بن ابی وداعہ

حضرت مطلبؓ بن ابی وداعہ۔ ابو وداعہ کا نام حارث بن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص قرشی سہمی تھا اور ان کی ماں کا نام اروی بنت حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم تھا۔ فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ پھر کوفہ آ گئے اور وہاں سے پھر مدینہ چلے گئے اور ان کے والد ابو وداعہ بدر کے دن گرفتار ہو گئے تھے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اسے قابو رکھنا۔ اس کا ایک لڑکا ذہین و فطین ہے۔ چنانچہ مطلب بن ابی وداعہ زرِ فدیہ لے کر چپکے چپکے باپ کو چھڑانے کے لئے مدینے گئے اور چار ہزار درہم ادا کر کے باپ کو چھڑا لائے۔ یہ پہلے قیدی تھے جس نے زر فدیہ ادا کیا۔ چنانچہ قریش نے اسے جلد بازی اور ادائیگی قرضہ پر ملامت کی۔ مطلب نے کہا میں اپنے باپ کو قید میں نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ اس کے بعد لوگ حضور اکرمؐ کے پاس گئے اور اپنے اپنے قیدیوں کو چھڑا لائے۔ مطلب سے ان کے بیٹوں کثیر اور جعفر اور مطلب بن سائب بن ابی وداعہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

ابوالفضل بن حسن طبری نے باسنادہ تا ابی یعلی انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ سے انہوں نے اپنے والد سے اور بنو مطلب کے بہت سے شرفاء نے مطلب بن وداعہ سے روایت کی کہ میں نے رسول کریم کو دیکھا کہ جب آپؐ سعی بین الصفا والمروہ سے فارغ ہو چکے تو آپ نے اپنے اور سقیفہ کے درمیان آڑ کھڑی کر لی، اور مطاف کے ایک کنارے پر دو رکعت نماز پڑھی اور آپؐ کے اور مطاف کے درمیان اور کوئی نہ تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۷۔ حضرت مطیعؓ بن اسود

حضرت مطیعؓ بن اسود بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قرشی عدوی۔ ان کا نام عاصی تھا رسول کریم نے بدل کر مطیع بنا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تمہارا اعمز اد عاصی عاصی نہیں بلکہ مطیع ہے۔ ان کی ماں عجماء بنت عامر بن فضل بن کلیب بن حبشیہ بن سلول خزاعیہ تھا۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالملک نے روایت کی کہ رسول اکرمؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے، لوگوں کو حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ۔ عین اسی وقت عاصی بن اسود مسجد میں داخل ہوئے اور بیٹھ جاؤ کی آواز سن لی۔ وہ وہیں بیٹھ گئے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے تو آپؐ نے عاصی سے فرمایا میں نے تمہیں نماز میں

نہیں دیکھا۔ عرض کیا یارسول اللہ میں مسجد میں داخل ہوا تو آپ کا حکم بیٹھ جاؤ سنا اور میں بیٹھ گیا اور حضور کی آواز مجھ تک نہ پہنچ سکی۔ فرمایا تم عاصی نہیں، بلکہ مطیع ہو۔ اس دن سے ان کا نام مطیع پڑ گیا۔ ابتداء میں یہ مولفۃ القلوب میں سے تھے۔ بعد میں انہوں نے اسلام کی اچھی خدمت کی۔ چونکہ قریش کے بڑے بڑے سردار قبول اسلام میں دل چسپی نہ رکھتے تھے اس لئے باقی لوگ اسلام قبول کرتے رہے۔

ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یعقوب سے انہوں نے میرے والد سے انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے شعبہ بن حجاج سے، انہوں نے عبداللہ بن ابی السفر سے انہوں نے عامر الشعبی سے انہوں نے عبداللہ بن مطیع بن اسود سے (جن کا تعلق بنوعدی بن کعب سے ہے) انہوں نے اپنے والد مطیع سے سنا جنکا نام عاصی تھا پس آپ نے ان کا نام مطیع رکھا فرماتے ہیں کہ میں نے نبی سے سنا۔ کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ اس دن کے بعد مکے میں کبھی جنگ نہ ہوگی اور آج کے بعد کبھی کوئی قریشی قتل نہیں ہوگا۔

عدوی کا کہنا ہے کہ وہ ان ستر آدمیوں میں شامل تھے جنہوں نے بنوعدی سے ہجرت کی تھی۔ انہوں نے مکے میں وفات پائی اور ایک روایت کی رو سے مدینے میں حضرت عثمان کے عہد خلافت میں فوت ہو گئے اور ان کے لڑکے عبداللہ بن مطیع ایام حرہ میں مدینے کے سربراہ تھے، انہیں اہل مدینہ نے مقرر کیا تھا اور ایک روایت کی رو سے یہ قریش کے امیر تھے۔ مطیع کے دوسرے بیٹے کا نام سلیمان تھا جو جنگ جمل میں قتل ہوئے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۸۔ حضرت مطیع بن عامر

حضرت مطیع بن عامر بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بن ربیعہ۔ وہ ذوالجمیہ کلابی کے بھائی تھے۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کا نام عاصی تھا آپ نے مطیع کر دیا۔ دار قطنی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب میم وظا

۴۹۴۹۔ حضرت مظہر بن رافع

حضرت مظہر بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن عامر بن اوس انصاری اوسی حارثی۔ وہ ظہیر بن رافع کے سگے بھائی تھے اور غزوۂ احد اور بعد کے تمام غزوات میں شامل رہے۔ حضرت عمر کے عہد خلافت تک زندہ رہے۔ واقدی لکھتے ہیں کہ جناب مظہر حارثی شام سے توانا مردوں کا ایک گروہ لے کر خیبر میں اپنی زمینوں پر کام کرانے کو لائے۔ خیبر میں تین تین دن کے بعد یہودیوں نے انہیں اکسایا چنانچہ وہ شہر سے باہر نکلے تو وہ شامی جو بیگار میں پکڑے آئے تھے حملہ آور ہوئے اور انہیں قتل کر دیا یہود نے شامیوں کو زادِ راہ دیا، چنانچہ وہ واپس چلے گئے، خلیفہ کو یہود کی شرارت کا علم ہوا تو یہود کو جلاوطن کر دیا۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم وعین

۴۹۵۰۔ حضرت معاذؓ بن انس

حضرت معاذؓ بن انس جہنی۔ ان کے بیٹے کا نام سہل تھا۔ مصر میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کے بیٹے سہل نے ان سے روایت کی۔ ان کے بیٹے کے پاس ایک بڑی سی کتاب تھی جس میں ان کی روایات مذکور تھیں۔ اس مجموعے سے امام احمد بن حنبل نے مسند میں ابوداؤد، نسائی، ابوعیسیٰ، ابن ماجہ اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔

ابراہیم بن محمد اور اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسناد ہم ابوعیسیٰ ترمذی سے، انہوں نے عباس دوری سے انہوں نے عبداللہ بن یزید مقری سے انہوں نے سعید بن ابی ایوب سے انہوں ابومحروم عبدالرحیم بن میمون سے انہوں نے سہل بن معاذ بن انس الجہنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس شخص کو اچھا لباس پہننے کی استطاعت ہو اور وہ بر بنائے تواضع اچھا لباس نہ پہنے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ساری مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دیا جائے کہ اہل ایمان کا جو لباس بھی اسے پسند ہے وہ اٹھالے۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۵۱۔ حضرت معاذؓ ابوبشر اسدی

حضرت معاذؓ ابوبشر اسدی۔ ہم ان کا ذکر ان کے بیٹے بشر بن معاذ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۵۲۔ حضرت معاذؓ تمیمی

حضرت معاذؓ۔ التمیمی۔ سائب بن یزید نے بنوتمیم کے ایک آدمی سے جس کا نام معاذ تھا روایت بیان کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئے اور آپ نے اوپر نیچے دو زرہیں پہن رکھی تھیں۔ یہ ابوعلی کا قول ہے۔

۴۹۵۳۔ حضرت معاذؓ بن جبل

حضرت معاذؓ بن جبل بن عمرو بن اوس بن عائذ بن عدی بن کعب بن عمرو بن ادی بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن تز بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی، جشمی۔ اور ادی جوان کی طرف منسوب ہے وہ سلمہ بن سعد کا بھائی ہے اور یہ انصار میں سے قبیلہ ہے جو ان کی طرف منسوب ہے بعض لوگوں نے انہیں بنوسلمہ سے منسوب کیا ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ انہیں بنوسلمہ سے اس لئے منسوب کیا گیا ہے کیونکہ وہ سہل بن محمد بن جد بن قیس کے اخیافی بھائی تھے اور سہل بنوسلمہ میں سے ہے۔ کلبی کہتا ہے کہ وہ بنوادی سے تھے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ بنوادی کا کوئی فرد اب باقی نہیں رہا اور انہیں بنوسلمہ سے شمار کیا جاتا۔ اور ان کا جو آخری ایک آدمی بچ گیا تھا اس کا نام عبدالرحمٰن بن معاذ تھا۔ یہ صاحب شام کے علاقے عمواس میں طاعون سے فو ہو گئے تھے۔ ایک روایت کے مطابق یہ اپنے والد سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ اس بنا پر آخری آدمی معاذ ہوں گے اور یہی درس

ہے۔ جناب معاذ کی کنیت عبدالرحمٰن تھی اور معاذ ان ستر آدمیوں میں سے تھے، جو دوسرے عقبہ کے موقع پر موجود تھے۔ یہ
جب بدر، احد اور تمام غزوات میں حضور اکرمؐ کی رکاب میں رہے۔ رسول کریمؐ نے جناب معاذ اور عبداللہ بن مسعود کے درمیان
مواخات قائم کیا۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو ان کی عمر اٹھارہ برس تھی۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ ہم عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ ان سے ان کے والد نے انہوں نے ابومعاویہ سے
ان نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے مسروق سے انہوں عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم
ج ذیل چار اصحاب سے قرآن پڑھو عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل اور سالم مولی ابی حذیفہ۔

اسماعیل وغیرہ نے باسناد محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے سفیان بن وکیع سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے داؤد
عطار سے، انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی حضور اکرمؐ سے فرمایا ابوبکر میری
ت کا وہ آدمی ہے، جو میری امت پر حد درجہ شفیق ہے اور ساری حدیث بیان کی نیز فرمایا معاذ بن جبل حلال و حرام کو بہت اچھی
رح سمجھتا ہے۔

عبداللہ بن ابونصر الخطیب نے جعفر بن احمد القاری سے، انہوں نے علی بن محسن سے انہوں نے ابوالحسن بن جعفر بن محمد السمار
ے، انہوں نے شعیب الحرانی سے، انہوں نے یحیٰی بن عبداللہ البابلی سے، انہوں نے سلمہ بن وردان سے روایت کی کہ انہوں
نے انس بن مالک سے سنا کہ ایک دن معاذ بن جبل حضور اکرمؐ کی مجلس سے اٹھ کر میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ جس شخص نے
سچے دل سے خدا کی توحید اور رسول اکرمؐ کی رسالت کا اقرار کیا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں اسی وقت اٹھ کر حضور کی خدمت
میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپؐ نے معاذ بن جبل سے فرمایا کہ جس شخص نے بھی اشہدان لا الہ الا اللہ و اشہدان محمد
رسول اللہ صدق دل سے پڑھا وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہاں معاذ نے سچ کہا۔ سچ کہا۔ سچ کہا۔

سہل بن ابی خیثمہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ کے زمانے میں مہاجرین سے عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ اور اسی طرح
انصار سے بھی تین آدمی ابی بن کعب، معاذ بن جبل اور زید بن ثابت فتویٰ دیا کرتے تھے۔

جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل بڑے خوش شکل، خوش اخلاق اور حد درجہ سخی تھے، چنانچہ انہوں نے لوگوں سے
اتنا قرض لیا کہ قرض خواہوں سے زچ ہو کر چھپ گئے۔ ان لوگوں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی کہ جناب
معاذ کو بلوایا جائے۔ جب وہ حاضر خدمت ہوئے تو قرض خواہ بھی ساتھ تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں ان سے ہمارا
قرض دلوایئے حضور اکرمؐ نے فرمایا جو انہیں معاف کر دے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا۔ چنانچہ کچھ لوگوں نے ان کا قرض معاف کر
دیا اور کچھ نے انکار کر دیا۔ اس پر حضور نے ان کا اثاثہ لے کر قرض خواہوں میں تقسیم کر دیا اور اسی طرح ہر آدمی کو اس کے قرض کا
۵/۷ حصہ مل گیا۔ پھر قرض خواہوں سے فرمایا بس اسے ہی غنیمت سمجھو، جو تمہیں مل گیا ہے۔ بعدہ آپؐ نے انہیں یمن میں وصولی
زکات کا محصل مقرر فرما دیا اور کہا ہو سکتا ہے کہ اس طرح تمہاری تلافی ہو جائے اور تم باقی ماندہ قرض بھی ادا کر سکو۔ جناب معاذ یمن
ہی میں مقیم رہے تا آنکہ حضور اکرمؐ فوت ہو گئے۔

ثور بن یزید سے مروی ہے کہ معاذ تہجد کی نماز کے بعد ذیل کی دعا مانگا کرتے تھے اے خدا آنکھیں سوئی ہوئی ہیں اور ستارے

ثمار ہے ہیں اور تو ہی حیّ قیوم ہے۔ اے خدا! میں طلب جنت میں ست اور جہنم سے بھاگنے میں کمزور ہوں۔ اے خدا! تو مجھے ایسے راستہ دکھا جس پر میں قیامت تک چلتا رہوں اور تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

جب شام میں طاعون پھیلی تو جناب معاذ نے دعا کی اے خدا! تو آلِ معاذ کو بھی ان کا حصہ عطا کر۔ چنانچہ ان کی دو عورتوں پر طاعون کا حملہ ہوا اور وہ دونوں فوت ہو گئیں۔ پھر ان کے بیٹے عبدالرحمان پر طاعون کا حملہ ہوا اور وہ بھی فوت ہو گئے۔ اب ان کی باری تھی۔ جب بیماری کی لپیٹ میں آئے تو بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے، اے خدا! تو اپنا غم مجھ پر مسلط کر دے۔ تیری عزت کی قسم تو جانتا ہے کہ میں تیری ذات سے محبت کرتا ہوں۔ اس کے بعد پھر ان پر غشی ہو گئی۔ جب ہوش میں آئے تو پھر وہی بات دہرائی۔

عمرو بن قیس بیان کرتے ہیں جب معاذ پر سکرات الموت طاری ہوئی تو کہنے لگے۔ دیکھو! کیا صبح ہو گئی ہے، لوگوں نے کہا نہیں جب آخر کار صبح نمودار ہوئی تو کہنے لگے۔ میں اس رات سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں جس کی صبح جہنم کی طرف رہ نمائی کرے۔ میں موت کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں اپنے محبوب سے ملنے والے کو خوش آمدید کہتا ہوں جو بعد از مدت آ رہا ہے۔ اے خدا تو جانتا ہے کہ ہمیشہ تجھ سے ڈرتا رہا لیکن آج میں پر امید ہوں میں دنیا کو اور اس میں زندگی بسر کرنے کو اس لئے پسند نہیں کرتا تھا کہ نہریں کھودوں گا اور درخت لگاؤں گا بلکہ اس لئے کہ دوپہر کی پیاس اور حالات کی تکالیف برداشت کروں گا اور علماء کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کروں گا جب تیرا ذکر کیا جائے گا۔

جناب حسن سے مروی ہے کہ جب معاذ پر سکرات موت طاری ہوئے تو انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ لوگوں نے کہا تم رو رہے ہو، لیکن تم حضور اکرمؐ کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔ انہوں نے جواب دیا بخدا میں اس لئے نہیں رو رہا کہ میں مرنے لگا ہوں اور نہ اس لئے کہ دنیا کو پیچھے چھوڑ رہا ہوں، بلکہ اس لئے کہ اہل عالم دو گروہوں میں منقسم ہیں۔ نہ معلوم میں کس گروہ میں ہوں۔

کہتے ہیں معاذ ان لوگوں میں شامل تھے، جنہوں نے بنو سلمہ کے بت توڑے تھے اور حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ معاذ قیامت کے دن گروہ علماء سے اتنا آگے ہوگا، جتنا کہ ایک تیر یا دو تیر پھینکے ہوئے یا ایک میل یا دو میل۔ یا ایک حد نگاہ یا دو حد نگاہ کا فاصلہ۔

فروۃ الاشجعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی کہ انہوں معاذ بن جبل کے بارے میں قرآن کی یہ آیت پڑھی۔ کان امة قانتا لله حنیفا. میں نے کہا یہ تو خدا نے حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں فرمایا ہے، عبداللہ بن مسعود نے پھر اس آیت کو دہرایا پھر مجھ سے دریافت کیا کہ امه اور قانت کے کیا معنی ہیں؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ اس پر ابن مسعود نے کہا کہ امہ اس شخص کو کہتے ہیں جو بھلائی کو سمجھتا ہو اور جس کو مقتدا بنایا جا سکتا ہے۔ قانت خدا کا ہر حکم ماننے والا اور یہ دونوں اوصاف معاذ میں پائے جاتے ہیں۔

صحابہ میں مندرجہ ذیل نے معاذ بن جبل سے روایت کی۔ حضرت عمرؓ، عبداللہ بن عمر، ابوقتادہ، عبداللہ بن عمرو، انس بن مالک ابوامامۃ الباہلی، ابولیلی الانصاری وغیرہ۔

تابعین میں سے ذیل کے حضرات نے ان سے روایت کی۔ جنادہ بن ابی امیہ، عبدالرحمان بن غنم، ابوادریس الخولانی، ابومسلم

خولانی، جبیر بن نفیر مالک بن یخامر وغیرہ۔

جناب معاذ نے ۱۸ ہجری یا ۱۷ ہجری میں وفات پائی، لیکن پہلی روایت درست ہے اور اس وقت ان کی عمر ۳۸ سال اور ایک روایت کی رو سے ۳۳ یا ۳۴ برس تھی۔ ایک روایت میں ۲۸ برس مذکور ہے لیکن یہ غلط ہے۔ کیونکہ جو شخص بیعت عقبہ میں جو قبل از ہجرت پیش آئی تھی، موجود ہو اور حضور اکرمؐ کے دس سالہ قیام مدینہ کو پیش نظر رکھا جائے اور حضورؐ کی وفات کے آٹھ سال بعد اس کی وفات ہوئی ہو۔ اس طریقے سے بیعت عقبہ کے وقت ان کی عمر سولہ سال بنتی ہے جو بعید از قیاس ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۵۴۔ حضرت معاذؓ بن حارث انصاری

حضرت معاذؓ بن حارث الانصاری۔ بنوخزرج کے قبیلے بنو نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ کنیت ابوحلیمہ تھی۔ بقول طبری کنیت ابو الحارث تھی اور عرف قاری تھا۔ غزوۂ خندق میں شامل تھے۔ ایک روایت کی رو سے انہوں نے صرف چھ برس حضور اکرمؐ کی صحبت سے استفادہ کیا۔ ان سے عمران بن ابی انس اور نافع مولی ابن عمر نیز المقبری نے روایت کی یہ ان لوگوں سے ہیں جنہیں حضرت عمرؓ نے رمضان میں تراویح پڑھانے پر مقرر کیا تھا اور ابوعبید ثقفی کے ساتھ یوم الجسر میں موجود تھے اور میدان جنگ سے بھاگ کر آ گئے تھے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ بالیقین ہم ان کے ساتھی ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ سے ہوتا ہے۔

ان سے حضور اکرمؐ کی یہ حدیث مروی ہے آپؐ نے فرمایا میرا منبر جنت کی نہروں میں سے ایک نہر پر واقع ہے۔ ان کی وفات زید بن ثابت سے پہلے واقع ہوئی۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ ایام حرہ میں ۶۳ ہجری میں قتل ہوئے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۵۵۔ حضرت معاذؓ بن حارث بن رفاعہ

بن حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ ان کا عرف ابن عفراء تھا۔ عفراء ان کی والدہ کا نام ہے ان کا نسب عفراء بنت عبید بن ثعلبہ بن بنو غنم بن مالک بن نجار تھا۔ ابن ہشام اس سلسلے کو یوں بیان کرتے ہیں۔ معاذ بن حارث بن عفراء بن حارث بن سواد۔ ابن اسحاق لکھتے ہیں۔ معاذ بن حارث بن رفاعہ بن سواد مگر پہلا درست ہے۔

یہ صاحب انصاری خزرجی نجاری تھے۔ یہ خود اور ان کے دو بھائی عوف اور معوذ عفراء کے بیٹے غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ عوف اور معوذ دونوں شہید ہو گئے مگر معاذ بچ گئے جو بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوتے رہے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو سواد بن مالک عوف، معوذ، معاذ اور رفاعہ کا جو بنو حارث بن رفاعہ بن سواد سے تھے اور وہ عفراء کے بطن سے تھے ذکر کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ معاذ حضرت عثمانؓ کے عہد تک زندہ رہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں گھائل ہو گئے تھے۔ مدینہ واپس آ گئے اور فوت ہو گئے۔ بہ قول خلیفہ وہ حضرت علی کے زمانے تک زندہ رہے۔ واقدی کی روایت کے مطابق معاذ بن حارث اور رافع بن مالک زرقی ان انصار میں سے ہیں جو حضور اکرمؐ پر مکہ میں ایمان لائے۔ واقدی کے خیال میں معاذ ان آٹھ انصار میں شامل ہیں جو حضور اکرم پر مکے میں ایمان لائے۔ واقدی لکھتے ہیں کہ انصار کے چھ آدمیوں کا حضور اکرم پر ایمان

لانا زیادہ صحیح اور درست قول ہے۔ حضورؐ نے جناب معاذ بن حارث انصاری اور معمر بن حارث کے درمیان رشتۂ مواخات قائم فرمایا تھا۔

بروایت واقدی معاذ محاربہ علی و معاویہ میں جو صفین میں ہوا تھا مارے گئے تھے، انہوں نے حضرت علی کا ساتھ دیا تھا۔ نیز جناب معاذ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ وہ ابوجہل کے قتل میں شریک تھے۔ ابن ابی خیثمہ نے یوسف بن بہلول سے، انہوں نے ابن ادریس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر کے علاوہ ایک اور آدمی سے، انہوں نے ابن عباس سے، انہوں نے معاذ بن عفراء سے سنا کہ انہوں نے قریش کو کسی الجھن پر غور کرتے دیکھا اور ابوجہل اس ہجوم میں موجود تھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ابوالحکم (ابوجہل) اس کی طرف نہ جائے میں نے سنا تو اس پر نظر رکھ لی اور اس کی طرف بڑھنے لگا۔ جونہی مجھے موقعہ ملا میں نے اس پر حملہ کر کے زبردست وار کیا اور اس کی نصف پنڈلی کٹ کر علیحدہ ہوگئی اس کے بیٹے عکرمہ نے میرے کندھے پر وار کیا جس سے بازو کٹ گیا مگر ایک تسمہ لگا رہ گیا، جو لڑنے میں رکاوٹ بن رہا تھا۔ چونکہ میں ایک جنگ لڑ رہا تھا اور کٹا ہوا ہاتھ ساتھ ساتھ گھسٹتا چلا آرہا تھا اور باعث تکلیف تھا۔ اس لئے میں نے پاؤں اس پر رکھا اور تلوار سے تسمے کو کاٹ دیا۔ اس حادثے کے بعد معاذ (یک دست) حضرت عثمان کے عہد تک زندہ رہے۔

ابوعمر کہتے ہیں ابن ابی خیثمہ سے ابن اسحاق نے اسی طرح روایت کی ہے اور عبدالملک بن ہشام نے زیاد سے انہوں نے ابن اسحاق سے معاذ بن عمر بن جموح کے لئے بیان کیا ہے، لیکن ان کے مقابلے میں صحیح تر روایت وہ ہے جو ابوالفرج محمد بن عبدالرحمن بن عبدالعز اور حسین بن ابی صالح بن فناخسرو کے علاوہ اور کئی آدمیوں نے باسنادہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم الدورقی سے، انہوں نے ابن علیہ سے انہوں نے سلیمان التیمی سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے بدر کے دن فرمایا کوئی ہے جو دیکھ آئے کہ ابوجہل پر کیا گزری۔ عبداللہ بن مسعود گئے دیکھا کہ ابوجہل کو عفراء کے بیٹوں نے زخمی کر دیا ہے اور وہ لاچار ہے۔ انہوں نے پوچھا کیا تم ابوجہل ہو! ابن علیہ۔ سلیمان اور انس نے بھی ایسے ہی کہا۔ انت ابا جہل۔ ابوجہل نے کہا کیا جسے تم نے قتل کیا ہے اس سے بڑھ کر تمہارے پاس کوئی آدمی ہے ایک روایت میں ہے کہ جسے اس کی قوم نے قتل کیا ہے۔ ابو مجلز کی روایت میں ہے۔ ابوجہل نے کہا تھا کیا مجھے قتل کرنے والا کوئی گنوار نہیں تھا۔

یحییٰ بن رجاء ثقفی نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے، انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے، انہوں نے غندر سے انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے نصر بن عبدالرحمان سے انہوں نے اپنے دادا معاذ قرشی سے روایت کی کہ میں معاذ بن عفراء کے ساتھ صبح اور عصر کے بعد گھومتا پھرا اور نماز نہ پڑھی۔ اس پر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ صبح اور عصر کی نمازوں کے بعد ادائے نماز کی اجازت نہیں ہے، جب تک کہ سورج نکل نہ آئے یا غروب نہ ہو جائے۔

ابن مندہ کہتے ہیں کہ معاذ بن حارث بن رفاعہ بن حارث زرقی (اور جن کی والدہ کا نام عفراء تھا اور جو رافع بن مالک کے ساتھ انصار میں سے پیشتر از ہمہ ایمان لائے تھے) بدر کے دن شہید ہوئے تھے۔ پھر ابن مندہ نے باسنادہ ابن اسحاق سے روایت بیان کی کہ معاذ، معوذ اور عوف جو حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن غنم بن مالک بن نجار (جن کی والدہ عفراء تھی) بدر میں قتل ہوئے تھے۔ پھر اسی ترجمہ میں باسنادہ ربیع بنت معوذ سے روایت کی کہ میرے چچا معاذ نے اپنی والدہ عفراء کو کچھ تر و تازہ کھجوریں

کر حضور اکرمؐ کی خدمت میں بھیجا۔ حضور اکرم نے انہیں کچھ زیور عطا فرمائے جو امیر بحرین نے آپؐ کو بطور ہدیہ بھیجے تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے جناب معاذ کو زرقی لکھا ہے، جو وہم ہے کیونکہ اس سے پہلے ان کا جو سلسلہ نسب بیان ہو چکا ہے وہ اس ادعا کی تردید کرتا ہے۔ نیز اسی ترجمے میں ان کی وہ روایت بھی ہے جو انہوں نے ابن اسحاق سے بیان کی ہے ان کے اس قول کی تردید کرتی ہے۔ اسی طرح ان کا قول کہ جناب معاذ غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے تھے بھی بے بنیاد ہے۔ نیز انہوں نے خود اپنے قول کی تردید ربیع بنتِ معوذ کی یہ روایت بیان کر کے کر دی کہ حضور اکرمؐ نے ان کی والدہ کو وہ زیور بطور ہدیہ عطا فرمائے تھے، جو امیر بحرین نے آپ کی خدمت میں روانہ کئے تھے کیونکہ امیر بحرین اور قرب و جوار کے بادشاہوں کی طرف سے حضور کی خدمت میں ہدایا کی ترسیل اس وقت ہوئی تھی جب اسلام پھیل گیا تھا اور بادشاہوں کو قبول اسلام کی دعوت دی گئی تھی اور ظاہر ہے کہ یہ واقعات غزوۂ بدر کے کئی برس بعد پیش آئے تھے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۵۶۔ حضرت معاذؓ بن رباح

حضرت معاذؓ بن رباح ابوزہیر ثقفی۔ ان سے ان کے بیٹے ابوبکر نے روایت کی۔ امام بخاری اور امام مسلم نے یہی نام بتایا ہے۔ یحییٰ ثقفی نے اذنا باسنادہ ابوبکر سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے نافع بن عمر جحمی سے، انہوں نے امیہ بن صفوان بن عبداللہ سے، انہوں نے ابوبکر بن ابی زہیر ثقفی سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ کو طائف کے ایک ٹیلے پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا جلد ہی تمہیں اہل جنت اور اہل نار کا یا بھلے لوگوں اور برے لوگوں کا علم ہو جائے گا۔ ایک آدمی نے دریافت کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! وہ کیسے؟ آپؐ نے فرمایا نیک آدمی اس کی تعریف و توصیف سے اور برا آدمی اپنی بدعملی اور بدکرداری سے پہچانا جاتا ہے تم ایک دوسرے کے نگران اور پاسدار ہو۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۵۷۔ حضرت معاذؓ بن زرارہ

حضرت معاذؓ بن زرارہ بن عمرو بن عدی بن حارث بن مرہ بن ظفر انصاری اوسی ظفری۔ یہ اپنے دونوں بیٹوں ابونملہ اور ابوزرہ کے ساتھ احد میں شریک تھے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۵۸۔ حضرت معاذؓ ابوزہرہ

حضرت معاذؓ ابوزہرہ۔ ان سے یہ حدیث مروی ہے کہ جب حضور اکرمؐ روزہ رکھتے تو فرماتے اللھم لک صمت یحییٰ بن یونس نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ حصین بن عبدالرحمان نے اس سے روایت کی جعفر کا قول ہے کہ وہ تابعی تھے۔ جس شخص نے ان کی حضور اکرمؐ سے صحبت ثابت کی ہے، وہ غلطی پر ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۵۹۔ حضرت معاذؓ بن سعد

حضرت معاذؓ بن سعد یا سعد بن معاذ۔ امام مالک نے مؤطا میں ان کا نام اسی طرح لکھا ہے۔
نافع نے ایک انصاری سے انہوں نے معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ سے بیان کیا کہ کعب بن مالک کی ایک لونڈی تھی جوان کی بکریاں سلع پہاڑی پر چرایا کرتی تھی۔ ایک دفعہ ایک بکری بیمار ہوگئی، چرواہی کو معلوم ہوگیا۔ اس نے بکری کو پتھر سے ذبح کردیا۔ مالک نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ حضورؐ نے بکری کا گوشت کھانے کی اجازت دے دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۶۰۔ حضرت معاذؓ بن صمہ

حضرت معاذؓ بن صمہ بن عمرو بن جموح۔ احد اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے اور حرہ کے موقع پر مارے گئے۔ یہ معاذ بن عمرو بن جموح کے بھتیجے تھے۔ ہم ان کا ذکر بھی کریں گے۔

۴۹۶۱۔ حضرت معاذؓ بن عثمان

حضرت معاذؓ بن عثمان بن معاذ عثمان بن معاذ قرشی تیمی۔ محمد بن ابراہیم تیمی نے اپنی قوم کے ایک فرد سے جن کا نام معاذ بن عثمان تھا سنا ان کا بیان ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو دیکھا کہ آپ لوگوں کو مناسک حج کی تعلیم دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ رمی جمرات میں چھوٹے چھوٹے پتھر پھینکو۔ یہ ابن عیینہ کی روایت ہے اور انہوں نے ان کا نام معاذ بن عثمان یا عثمان بن معاذ لکھا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۶۲۔ حضرت معاذؓ بن عمرو

حضرت معاذؓ بن عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمۃ الانصاری خزرجی سلمی۔ یہ صاحب عقبہ اور بدر میں اپنے والد عمرو بن جموح (ان کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف ہے) کے ساتھ موجود تھے۔ عمرو بن جموح احد میں شہید ہوگئے تھے، بہر حال معاذ بن عمرو کے بارے میں عبدالملک بن ہشام نے زیاد البکائی سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ یہ معاذ وہی آدمی ہیں جنہوں نے ابوجہل کی ٹانگ کاٹ ڈالی تھی اور عکرمہ نے ان کا ایک بازو کاٹ دیا تھا۔ اس کے بعد معوذ بن عفراء نے دوسرا وار کرکے انہیں بالکل بے بس کردیا تھا۔ ابھی ابوجہل میں زندگی کی رمق باقی تھی کہ عبداللہ بن مسعود نے اس کا کام تمام کردیا۔

بکائی نے ابن اسحاق سے، انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس اور عبداللہ بن ابوبکر سے بیان کیا۔ معاذ بن عمرو بن جموح جو بنوسلمہ کے بھائی تھے کہتے ہیں کہ میں نے ایک جماعت کو باہم گفتگو کرتے سنا وہ ابوجہل کے متعلق کہہ رہے تھے کہ وہ ادھر نہ جائے چنانچہ میں نے اپنے دل میں ٹھان لی الی آخرہ ہم اس واقعہ کو معاذ بن حارث بن عفراء کے ترجمے میں بیان کرآئے ہیں۔

بکائی نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ معاذ بن عمرو ہی وہ آدمی ہیں جنہوں نے ابوجہل کو قتل کیا تھا، لیکن ابن ادریس نے ابن اسحاق سے یوں بیان کیا ہے کہ ابوجہل کے قاتل معاذ بن عفراء تھے اور عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے، انہوں السری بن اسماعیل سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عبدالرحمان بن عوف سے روایت کی کہ ہم بدر کے دن دشمن کے آمنے سامنے تھے کہ عفراء کے دونوں بیٹے ایک طرف کو علیحدہ کھڑے تھے اور ان کے سوا میرے قرب و جوار میں اور کوئی آدمی نہیں تھا۔ میں نے دل میں کہا میں یہاں کیوں کھڑا ہوں۔ اگر مجھے کوئی تکلیف پیش آ گئی تو یہ لڑکے مجھے اسی حالت میں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ میں ابھی سوچ ہی میں تھا کہ ان میں سے ایک میری طرف بڑھا اور کہنے لگا۔ چچا جان! کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں بیٹا، لیکن تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا ذرا مجھے دکھا دیجئے میں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ آج اسے جہاں بھی دیکھ پایا ضرور قتل کردوں گا بشرطیکہ درمیان میں کوئی ایسی آڑ نہ حائل ہو جائے، جسے میں نہ ہٹا سکوں۔ اتنے میں دوسرا بھائی بھی قریب آ گیا اور اس نے بھی اسی طرح کی گفتگو کی۔ اتنے میں اچانک ابوجہل اپنے دراز دم گھوڑے پر سوار سامنے آ گیا۔ ان میں سے ایک نے گھوڑے پر حملہ کیا اس کے بعد اچھی طرح سنبھل کر اس نے ابوجہل کی ران پر وار کیا اور ابوجہل گر پڑا۔ اس پر ابوجہل کے ملازم نے جو حفاظت کے لئے ساتھ تھا قاتل کا کام تمام کر دیا اور قاتل کے بھائی نے ملازم کا سر اڑا دیا جلد ہی مشرکین کو شکست ہوگئی۔ اس حدیث اور مذکورہ بالا احادیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ابوجہل کے قاتل معاذ بن عفراء تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۹۶۳۔ حضرت معاذؓ بن عمرو بن قیس

حضرت معاذؓ بن عمرو بن قیس بن عبدالعزیٰ بن غزیہ بن عمرو بن عدی بن عوف بن مالک بن نجار انصاری خزرجی۔ احد اور بعد کے تمام غزوات میں شامل رہے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ یہ غسانی کی روایت ہے ابن القداح سے۔

۴۹۶۴۔ حضرت معاذؓ بن ماعص

حضرت معاذؓ بن ماعص (ایک روایت میں ناعص ہے) ایک دوسری روایت کی رو سے معاص بن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق الانصاری خزرجی الزرقی۔ یہ صاحب غزوات بدر اور احد میں موجود تھے اور بئر معونہ کے موقع پر قتل ہوئے تھے۔ یہ واقدی کی روایت ہے۔ ان کے علاوہ بعض اور مورخین کا خیال ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں زخمی ہوئے اور کچھ عرصہ کے بعد اسی زخم کی وجہ سے فوت ہو گئے۔

ابن مندہ نے کے مطابق ابراہیم بن منذر الخزامی نے محمد بن طلحہ سے روایت کی کہ معاذ بن ماعص ابوقتادہ، ابوعیاش، زرقی، ظہیر بن رافع، عباد بن بشر، سعد بن زید الاشہلی اور مقداد بن اسود کے ساتھ حضور اکرمؐ کی اونٹنیوں کی تلاش میں نکلے، جب عیینہ بن حصن نے چراگاہ میں ان پر چھاپا مارا تھا اور حدیث نقل کی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یحییٰ نے اپنے دادا پر استدراک کیا ہے اور اس کے دادا نے ان کو بیان کیا ہے۔

۴۹۶۵۔ حضرت معاذؓ بن معدان

حضرت معاذؓ بن معدان۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی کہ قطبہ بن جریر نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام

قبول کیا اور بیعت کی۔ ان سے عمران بن جریر نے روایت کی کہا جاتا ہے کہ ان کی روایت مرسل ہے۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۶۶۔ حضرت معاذؓ بن یزید بن سکن

حضرت معاذؓ بن یزید بن سکن۔ یہ حواء بنت یزید بن سکن کے بھائی تھے جو ثابت بن قیس بن خطیم کی والدہ تھیں۔

۴۹۶۷۔ حضرت معاذؓ بن یزید

حضرت معاذؓ بن یزید۔ جب ارتداد کی وبا پھیلی تو انہوں نے بنو عامر کو ارتداد سے منع کیا اور تمسک بالاسلام کی تاکید کی۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۶۸۔ حضرت معاذؓ بن عمرو النہرانی

حضرت معاذؓ بن عمرو النہرانی الکندی۔ ابوالفتح ازدی نے اسماء المفردہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ ایسا نام ہے جس کی تحقیق میں نہیں کر سکا۔ جہاں سے میں نے نقل کیا وہاں بھی اسی طرح لکھا ہوا ہے اور پتہ نہیں چلتا کہ آخر میں نون ہے یا زا ہے۔ ابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۹۶۹۔ حضرت معافی ؓ بن زید الجرشی

حضرت معافی ؓ بن زید الجرشی۔ ان کا ذکر محمد بن تمام بن عیاش بن عبدالعزیز بن قیس عن حمید کی اس حدیث میں موجود ہے، جو انس سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ کو تہامہ کا ایک آدمی ملا۔ اس نے حضور اکرمؐ سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا۔ اس آدمی کا نام معافی بن زید الجرشی تھا۔ ابومندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۰۔ حضرت معاویہؓ بن ثعلبہ

حضرت معاویہؓ بن ثعلبہ۔ ابوبکر اسماعیلی نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن وہ وثوق سے نہیں کہہ سکتے کہ انہیں صحبت نصیب ہوئی ہو یا نہ۔

ابوالجحاف داؤد بن ابی عوف سے مروی ہے، انہوں نے معاویہ بن ثعلبہ حمانی سے سنا حضور اکرمؐ نے حضرت علی سے مخاطب ہو فرمایا اے علی تیری محبت میری محبت اور تیری عداوت میری عداوت ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۱۔ حضرت معاویہؓ بن ثور

حضرت معاویہؓ بن ثور بن عبادۃ البکائی۔ ان کے بیٹے کا نام بشر تھا۔ دونوں باپ بیٹا حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئے۔ معاویہ بہت بوڑھے ہو چکے تھے۔ عقیلی نے ہشام بن کلبی سے روایت کی ہے۔ ہم ان کا نسب ان کے بیٹے بشر کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے بشر کے سر پر ہاتھ پھیرا اور انہیں سات بکریاں عطا کیں۔ ہم اس واقعہ کو پیشتر ازیں بالتفصیل بیان کر چکے ہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۲۔حضرت معاویہؓ بن جاہمۃ

حضرت معاویہؓ بن جاہمۃ السلمی۔ان شمار حجازیوں میں ہوتا ہے مگر اس میں اختلاف ہے،ان سے طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ایک روایت کی رو سے ان سے طلحہ بن یزید بن رکانہ نے روایت کی۔ایک روایت میں محمد بن یزید بن رکانہ کا نام آیا ہے۔

یحییٰ بن محمود نے باسنادہ تا ابن ابی عاصم انہوں نے حسن البزار سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن محمد المحاربی سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے محمد بن طلحہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے معاویہ بن سلمی سے روایت کی کہ وہ رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی یارسول اللہ!میں آپ کی معیت میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چاہتا ہوں۔دریافت فرمایا کیا تمہاری ماں زندہ ہے۔انہوں نے کہاہاں۔فرمایا جاؤ اور اس کی خدمت کرو۔وہ کہتے ہیں میں نے سمجھا کہ حضور اکرمؐ نے میری بات پر توجہ نہیں فرمائی۔میں ہٹ کر دوسری طرف آبیٹھا اور پھر عرض کیا فرمایا دیکھ۔کیا تیری ماں زندہ ہے عرض کیا ہاں یارسول اللہ!فرمایا جاؤ اور اس کے قدموں میں بیٹھ جاؤ۔

اور معاویہ بن جاہمہ نے اپنے والد جاہمہ سے روایت کی اور یہ بات ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔بعض نے ان کا سلسلہ نسب حسب ذیل بیان کیا ہے۔معاویہ بن جاہمہ بن عباس بن مرداس السلمی۔یہ ابوعمر کا قول ہے۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۳۔حضرت معاویہؓ بن خدیج

حضرت معاویہؓ بن خدیج بن جفنۃ السکونی۔ایک روایت میں خولانی آیا ہے۔ابونعیم نے تجیبی کہا ہے اور ابن مندہ نے معاویہ بن خدیج خولانی کہا ہے۔ابوعمر نے اس سلسلہ نسب کو یوں بیان کیا ہے۔معاویہ بن خدیج بن حفنہ بن قنبرہ بن حارثہ بن عبد شمس بن معاویہ بن جعفر بن اسامہ بن سعد بن اشرس بن شبیب بن سکون بن اشرس بن ثور (کندۃ السکونی) یا کندی یا خولانی یا تجیبی،لیکن صحیح السکونی ہے۔ابن الکلبی نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن یا ابونعیم تھی۔ان کا شمار اہل مصر میں ہوتا ہے اور معاویہ سے انہوں نے حدیث سنی۔

کہا جاتا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے محمد بن ابوبکر کو عمرو بن عاص کے حکم سے قتل کیا تھا اور افریقہ میں تین بار جنگ میں شریک ہوئے تھے چنانچہ ایک جنگ میں زخمی ہو گئے تھے۔کہا جاتا ہے کہ ابوسرح کے ساتھ حبشہ کی جنگ میں شریک ہوئے اور گھائل ہوئے۔

ابویاسر بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے،انہوں نے اپنے والد سے،انہوں نے یحییٰ بن اسحاق سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے یا سوید بن قیس سے انہوں نے معاویہ بن خدیج سے انہوں نے رسول کریمؐ سے سنا۔آپؐ نے فرمایا۔اللہ کی راہ میں ایک صبح یا شام دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔

ابوعبدالرحمان بن شماستہ المہری سے مروی ہے کہ ہم حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے سوال کیا کہ تمہارا امیر کیسا رہا (یعنی معاویہ بن خدیج) ہم نے امیر کے خلاف کوئی بات نہ کہی،بلکہ ہم نے ان کی اچھی خاصی تعریف کی کہا گر ہمارا

اونٹ مارا گیا یا ضائع ہو گیا تو اونٹ دے دیا، گھوڑا مارا گیا تو گھوڑا دے دیا نوکر مارا گیا تو نوکر فراہم کر دیا۔ حضرت عائشہ نے سن کر فرمایا استغفر اللہ! میں تمہارے امیر کو اس لئے ناپسند کرتی تھی کہ اس نے میرے بھائی کو قتل کیا ہے۔ میں نے حضور اکرمؐ کو کہتے سنا ''اے اللہ جو شخص میری امت سے حسن سلوک سے پیش آئے تو بھی اس سے ویسا ہی سلوک کر، اور جو میری امت کو دکھ دے تو بھی اسے دکھ دے''۔ معاویہ بن خدیج عبداللہ بن عمر سے تھوڑا سا عرصہ پہلے فوت ہوئے تھے اور مصر میں انہیں بڑا محترم سمجھا جاتا تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن مندہ وغیرہ نے انہیں خولانی لکھا ہے لیکن یہ غلط ہے کیونکہ وہ سکونی ہیں اور اسی طرح ان کا یہ قول کہ معاویہ سکونی یا تجیبی یا کندی تھے۔ جو بھی اس پر غور کرے گا اسے اس میں تناقض معلوم ہو جائے گا کیونکہ جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں سکون کا تعلق کندہ سے ہے۔ سکون کا بیٹا شبیب تھا۔ اس کا اشرس اور اس کے دو بیٹے تھے، عدی اور سعد۔ ان کی ماں کا نام تجیب جس کی نسبت سے انہیں تجیبی کہتے ہیں اس بنا پر تجیبی ہے کہ اور ہر تجیبی سکونی۔ اور ہر سکونی کندی ہے۔

۴۹۷۴۔ حضرت معاویہؓ بن حکم

حضرت معاویہؓ بن حکم سلمی۔ مدینہ ہی میں سکونت پذیر رہے۔ خطیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن محمد بن عبدالقاہر نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے حرب بن شداد اور ابان بن یزید سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے انہوں نے عطاء بن یسار، انہوں نے معاویہ بن حکم سلمی سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی نے دوران نماز میں چھینک ماری اور میں نے حسب دستور یرحمک اللہ کہہ دیا۔ لوگوں نے مجھے آنکھوں سے گھورا۔ اس پر میں نے کہا میری ماں مرے تم لوگ کیوں مجھے گھور رہے ہو۔ نمازیوں نے اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارے تاکہ میں چپ ہو جاؤں جب نماز ختم ہوئی تو حضورؐ نے مجھے بلایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے زندگی بھر ایسا شفیق معلم نہیں دیکھا نہ تو آپؐ نے میرا مذاق اڑایا نہ مارا پیٹا، نہ برا بھلا کہا بلکہ فرمایا کہ نماز میں باتیں کرنا زیب نہیں دیتا کیونکہ نماز نام ہے، تسبیح، تحمید، تکبیر اور قرأت قرآن کا۔

معاویہ سے اس کے علاوہ اور کئی احادیث بھی مروی ہیں۔ مالک نے ہلال بن اسامہ سے باسنادہ عمر بن حکم سے روایت کی ہے جو غلط ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۵۔ حضرت معاویہؓ بن حیدہ

حضرت معاویہؓ بن حیدہ بن معاویہ بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ القشیری۔ ان کا تعلق بصرہ سے تھا۔ خراسان کے معرکوں میں شریک رہے اور وہیں فوت ہوئے وہ بہز بن حکیم بن معاویہ کے دادا تھے۔ ان کے بیٹے حکیم نے ان سے روایت کی۔ یحییٰ ابن معین سے ''عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ'' کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ روایت درست ہے۔ بشرطیکہ بہز سے پہلا راوی ثقہ ہو۔

شعبہ بن ابی قزعہ نے حکیم بن معاویہ سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضور سے دریافت کیا یا رسول

!عورت کا مرد پر کیا حق ہے؟ فرمایا جب خود کھانا کھائے تو اسے بھی کھلائے اور جب خود کپڑے پہنے تو اسے بھی پہنائے اور اس منہ پر تھپڑ نہ مارے نہ برا بھلا کہے اور نہ گھر میں اس سے مقاطعہ کرے۔

ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی نے ابو محمد یحییٰ بن علی بن طراح سے انہوں نے ابوالحسین بن مہتدی باللہ سے انہوں نے علی عمر بن محمد بن شاذان حربی السکری سے، انہوں نے ابوالقاسم حسن بن احمد بن حفص الحلوانی سے انہوں نے قطن بن ابراہیم پوری سے انہوں نے جارود بن یزید سے انہوں نے بہز بن حکیم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے روایت کی ضور اکرمؐ نے فرمایا کیا تم ایسے فاجر آدمی کا ذکر کرنے سے ڈرتے ہو حالانکہ لوگ اس آدمی کو اچھی طرح جان چکے ہیں اس لئے ہیں چاہیے کہ تم اس کا ذکر کرو تا کہ سب لوگ اسے جان سکیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۔ حضرت معاویہؓ بن سوید

حضرت معاویہؓ بن سوید بن مقرن۔ حسن بن سفیان اور منیعی نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں ن بن ابی شیبہ سے انہوں نے عبثر سے انہوں نے مطرف سے انہوں نے عامر سے انہوں نے معاویہ بن سوید سے روایت کی کہ شخص نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو یہ لفظ دونوں میں سے ایک کو اپنا مصداق بنائے گا۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۔ حضرت معاویہؓ بن صخر بن ابی سفیان

حضرت معاویہؓ بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی۔ یہ معاویہ بن ابی سفیان ہیں۔ ان کی ماں ہند عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس تھی۔ اسی طرح ماں اور باپ کے سلسلہ ہائے نسب بنو شمس میں جمع ہو گئے تھے۔ ان کی کنیت ابو الرحمان تھی۔ ان کا سارا خاندان فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوا تھا۔ معاویہ کے بقول وہ عمرۃ القضاء میں ایمان لائے تھے مگر ں نے اپنا اسلام چھپائے رکھا۔ غزوۂ حنین میں وہ شریک تھے اور حضورؐ نے ہوازن کے مال غنیمت سے انہیں ایک سو اونٹ اور س اوقیہ چاندی دی تھی۔ باپ بیٹا دونوں کا شمار مولفۃ القلوب میں تھا۔ آپؐ نے ان سے کتابت کی خدمت بھی لی۔ جب رت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا لشکر شام پر چڑھائی کے لئے بھیجا تو معاویہ اور یزید بن ابی سفیان دونوں شریک مہم تھے۔ جب شہید ہو گئے تو خلیفہ عمر نے معاویہ بن ابی سفیان کو شام میں ان کا جانشین مقرر کر دیا۔ جبکہ وہ دمشق میں تھے۔ جب خلیفہ کو خبر رت موصول ہوئی تو انہوں نے ابوسفیان سے یزید کی تعزیت کی۔ ابوسفیان نے پوچھا کہ آپ نے اس کا جانشین کسے مقرر کیا ؟ جب خلیفہ نے معاویہ کا نام سنا تو ابوسفیان نے اس صلہ رحمی کو سراہا۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے ہم سے باسناد ہم تا ابوعیسیٰ، انہوں نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے ابومسہر سے انہوں نے سعید بن العزیز سے انہوں نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابو عمیرہ سے جو حضور اکرمؐ کے صحابی ہیں روایت کی کہ حضورؐ معاویہ کے لئے دعا فرمائی۔ اے اللہ تعالیٰ اسے ہادی اور مہدی بنا کہ لوگ اس سے ہدایت حاصل کریں۔

ابوعیسیٰ نے سوید بن نصر سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے، انہوں نے یونس سے، انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید

بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ انہوں نے معاویہ کو مدینے میں خطبہ دیتے سنا۔ وہ کہہ رہے تھے اے اہل مدینہ! تمہارے علما کدھر گئے ہیں۔ میں نے رسول کریمؐ کو سنا کہ آپ اس قصے سے منع فرمار ہے تھے چنانچہ حضور نے فرمایا کہ بنی اسرائیل اس لئے ہلاک ہوئے کہ ان کی عورتوں نے اسے اپنالیا تھا۔

ابن عباس کا قول ہے کہ معاویہ فقیہہ تھے ابن عمر کی رائے ہے کہ رسول کریمؐ کے بعد معاویہ جیسا ذی سواد اور کوئی نہ تھا۔ پوچھا گیا خلفائے راشدین کے بارے میں کیا رائے ہے۔ ابن عمر نے کہا بلاشبہ وہ معاویہ سے افضل تھے، لیکن معاویہ ان سب سے اسود تھے۔ جب حضرت عمرؓ نے سفر شام میں معاویہ سے ملاقات کی تو انہوں نے کہا کہ معاویہ عربوں کا کسریٰ ہے۔

یحیٰی بن محمود نے مسلم سے انہوں نے محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار سے اور انہوں نے امیہ بن خالد سے، انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے ابوحمزہ القصاب سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضورؐ تشریف لائے تو میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا۔ آپؐ نے مجھے تھپتھپایا اور فرمایا کہ جاؤ اور معاویہ کو بلالاؤ۔ میں نے واپس آ کر عرض کیا کہ وہ کھانا کھار ہے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد فرمایا جاؤ اور معاویہ کو بلالاؤ میں نے واپس آ کر بتایا کہ وہ ابھی کھانا کھار ہے ہیں۔ فرمایا خدا کرے کہ اس کا پیٹ کبھی سیر نہ ہو۔ مسلم نے یہ حدیث بعینہ اسی طرح دوبار بیان کی ہے پھر اس کے بعد یہ جملے بھی بڑھائے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا "میں نے باری تعالیٰ کے سامنے اس امر کا التزام کیا ہے کہ میں بھی انسان ہوں اور عام انسانوں کی طرح خوش بھی ہوتا ہوں اور ناراض بھی۔ میں اپنی امت میں سے جس کسی کے خلاف نامناسب الفاظ میں بددعا کروں تو اسے اپنے فضل و کرم سے پاک صاف کردے اور اسے اپنے قرب سے نواز"۔

معاویہ حضرت عمر کی خلافت کے دوران میں شام کے حاکم رہے۔ جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو سارا شام ان کی تحویل میں دے دیا گیا۔ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد وہ شام کے خودمختار حاکم بن گئے اور حضرت علی کی بیعت سے انکار کردیا اور حضرت عثمان کے خون کے مدعی بن گئے۔ صفین میں حضرت علیؓ کی افواج سے ان کا مقابلہ ہوا۔ یہ مشہور واقعہ ہے اگر کسی نے دیکھنا ہو تو ہماری کتاب الکامل فی التاریخ میں دیکھئے۔ جب حضرت علیؓ شہید کردیئے گئے اور امام حسن ان کے جانشین ہوئے، تو معاویہ نے عراق پر چڑھائی کی اور امام حسن ان کے مقابلے کو نکلے لیکن جب امام حسن نے حالات کا اندازہ لگایا کہ عراقیوں میں اختلاف ہے اور دیکھا کہ زبردست خوں ریزی کا خطرہ ہے تو خلافت سے دست بردار ہوگئے اور واپس لوٹ آئے۔

عراق پر معاویہ نے قبضہ کرلیا اور کوفے میں آ کر لوگوں سے بیعت لی اور چونکہ حضرت عثمان کی شہادت سے مسلمانوں میں سخت اختلاف پیدا ہوگیا تھا۔ اس بیعت سے اس افتراق کا خاتمہ ہوگیا اور اس کا نام سال اتفاق رکھا گیا۔

امیر معاویہ بیس سال تک خلیفہ رہے، پیشتر ازیں بیس سال امیر شام رہ چکے تھے۔ چار سال دمشق کے والی حضرت عمرؓ کے دور میں۔ بارہ سال حضرت عثمان کے دور میں دمشق و شام کے والی۔ چار سال حضرت علی کے دور میں اور چھ ماہ حضرت حسن کی خلافت کے دور میں والی رہے۔ سن ۴۱ ہجری میں حضرت حسنؓ نے خلافت حضرت معاویہ کو سونپ دی بعض نے چالیس ہجری بھی کہا ہے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ امیر معاویہ نے ۶۰ ہجری کو رجب کے مہینے میں وفات پائی۔ اسی وقت ان کی عمر ۷۸ برس تھی۔ ایک روایت میں ان کی عمر ۸۶ برس بیان کی گئی ہے۔ ایک روایت میں مذکور ہے کہ ان کی وفات جمعرات کے دن رجب

۵۹ھ میں واقع ہوئی اور اس روایت کے مطابق اس وقت ان کی عمر ۸۲ برس تھی، لیکن صحیح روایت وہ ہے جس میں ان کی وفات ۶۰ ہجری میں مذکور ہے۔

جب امیر معاویہ مرض موت میں مبتلا ہوئے تو یزید موجود نہیں تھا۔ جب وہ آیا تو وصیت کی کہ انہیں اس قمیص میں دفن کیا جائے جو حضور اکرمؐ نے انہیں مرحمت فرمائی تھی اور امیر نے آپؐ کے تراشیدہ ناخن اپنے پاس رکھے ہوئے تھے۔ حکم دیا کہ انہیں پیس کر مرنے کے بعد ان کے منہ اور آنکھوں میں ڈال کر ان کا معاملہ ارحم الرحمین کے سپرد کر دیا جائے۔ جب موت نے ہاتھ ڈالا کہنے لگے کاش میں وادی ذی طوی میں قریش کا ایک عام آدمی ہوتا اور حکومت کے جھنجھٹ سے آزاد ہوتا۔ (افسوس ہے کہ امیر معاویہ کو یہ احساس بے وقت ہوا۔ مترجم)

جب امیر معاویہ فوت ہو گئے تو ضحاک بن قیس امیر کا کفن ہاتھ میں لے کر منبر پر چڑھا اور لوگوں سے یوں مخاطب ہوا "معاویہ عرب کی تلوار کی دھار اور اس چمن کی خوشبو تھے۔ اللہ نے ان کے طفیل فتنہ وفساد کا خاتمہ کر دیا اور اپنے بندوں پر انہیں حکومت عطا کی اور ان کی افواج قاہرہ، خشکی وتری پر چھا گئیں۔ امیر اللہ کا ایک بندہ تھا، جس نے خدا کو مدد کے لئے بلایا اور ادھر سے مناسب جواب دیا گیا۔ یہ امیر کا کفن ہے ہم انہیں اس کفن میں لپیٹ کر قبر میں دفن کریں گے۔ اس کے بعد امیر جانے اور اس کا خدا جانے، چاہے معاف کر دے اور چاہے تو سزا دے"۔ ضحاک نے امیر کی نماز جنازہ پڑھائی۔ یزید اس موقعہ پر حوارین میں تھا۔ امیر کو بتایا گیا تو ضحاک نے اسے بلا بھیجا لیکن وہ اس وقت آیا جب امیر فوت ہو چکے تھے۔ یزید نے کہا۔

جاء البريد بقرطاس يحث به | فاوجس القلب من قرطاسه فزعا

قاصد ایک کاغذ لے کر آیا جس نے مجھے پریشان کر دیا اور اس کاغذ سے دل میں خطرے کا کھٹکا پیدا ہو گیا۔

قلنا لک الويل ما ذا فی صحيفتكم | قالوا الخليفة امسى مثبتا وجعا

ہم نے کہا تیرا بھلا نہ ہو، تمہارے خط میں کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خلیفہ درد کی وجہ سے صاحب فراموش ہو گیا ہے۔

امیر معاویہ کا رنگ سفید تھا اور وہ حسین وجمیل آدمی تھے۔ جب ہنستے تو ان کا اوپر کا ہونٹ الٹ جاتا وہ ڈاڑھی کو وسمہ لگاتے تھے۔ صحابہ کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی مثلاً ابن عباس، ابو سعید خدری، ابوالدرداء، جریر، نعمان بن بشیر، عبداللہ بن عمر، ابن زبیر وغیرہ۔ تابعین میں سے ابوسلمہ اور حمید عبدالرحمان کے بیٹے، عروہ، سالم، علقمہ بن وقاص، ابن سیرین اور قاسم بن محمد وغیرہ نے۔

امیر معاویہ سے مروی ہے کہ جب سے رسول کریمؐ نے مجھے فرمایا کہ اگر تو کبھی خلیفہ بن جائے تو لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اس وقت سے میرے دل میں لالچ پیدا ہو گیا تھا۔

عبدالرحمٰن بن ابزی نے حضرت عمرؓ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ کا یہ حکم اصحاب بدر اور اصحاب احد وغیرہ کے بارے میں ہے یعنی جب تک ان میں سے کوئی آدمی زندہ نہ ہو، لیکن میں آزاد کردہ غلاموں ان کی اولاد اور فتح مکہ کے مسلمانوں کے لئے کچھ نہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۸۔ حضرت معاویہؓ بن صعصعہ

حضرت معاویہؓ بن صعصعہ التمیمی۔ بنوتمیم کے جووفود حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ایک وفد میں یہ صاحب بھی شامل تھے اور ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے حضور اکرمؐ کے حجروں کے باہر آ کر آپؐ کو گنواروں کی طرح آوازیں دینا شروع کر دی تھیں۔ ابو عمر نے اختصاراً ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔

۴۹۷۹۔ حضرت معاویہؓ بن عبداللہ بن ابواحمد

حضرت معاویہؓ بن عبداللہ بن ابواحمد۔ ابوبکر بن ابوعلی نے انہیں صحابہ لکھا ہے۔ عاصم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے معاویہ بن عبداللہ کو کہتے سنا کہ انہوں نے غزوۂ احد میں دیکھا کہ حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا پیاسوں کو پانی پلا رہی تھیں اور زخموں کی مرہم پٹی کر رہی تھیں۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۸۰۔ حضرت معاویہؓ بن عبداللہ

حضرت معاویہؓ بن عبداللہ۔ ابوموسیٰ نے انہیں اول الذکر سے مختلف قرار دیا ہے۔ اسماعیلی نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ حیوۃ بن شریح نے جعفر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ ایک بار رسول اکرمؐ نے نماز مغرب میں سورہ حم جس میں دخان کا ذکر ہے تلاوت فرمائی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۸۱۔ حضرت معاویہؓ بن عیاض

حضرت معاویہؓ بن عیاض الکندی۔ بقول جعفر انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔ اہل شام نے ان سے حدیث سنی۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۸۲۔ حضرت معاویہؓ بن قزمل

حضرت معاویہؓ بن قزمل المحاربی۔ صحابی ہیں۔ مودع بن حبان نے ان سے روایت کی کہ وہ شام کی جنگوں میں خالد بن ولید کے ساتھ تھے۔ ایک گرجا فتح ہوا اور ہم اندر داخل ہوئے تو ہم نے السلام علیکم کہا ایک پادری آیا اور کہنے لگا یہ پاکیزہ الفاظ کس نے کہے ہیں۔ معاویہ کے دوستوں کا خیال تھا کہ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۸۳۔ حضرت معاویہؓ لیثی

حضرت معاویہؓ اللیثی۔ انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم، احمد بن فرات اور یونس بن حبیب نے ابوداؤد سے انہوں نے عمران القطان سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے نصر بن عاصم سے انہوں نے معاویہ لیثی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ لوگ صبح کو اٹھتے ہیں تو ملک پر قحط طاری ہوتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پاس سے رزق عطا کرتا ہے۔ اس پر کچھ لوگ منکر ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں فلاں دیوتا نے بارش برسائی ہے۔ تینوں نے

کا ذکر کیا ہے۔
ابوعمر کہتے ہیں کہ امام بخاری کی رائے کے مطابق معاویہ بن حیدہ اور معاویہ لیثی ایک ہیں، لیکن ابوحاتم لیثی کہتے ہیں کہ دونوں الگ آدمی ہیں اور ان کی مذکورہ بالا حدیث کے اسناد میں اسی طرح گڑبڑ ہے، لیکن ابوحاتم حق پر ہے، کیونکہ معاویہ بن حیدہ قشیری، قیس بن غیلان سے ہیں اور معاویہ لیثی بنو کنانہ سے ہیں۔ اس لئے حیرت ہے کہ امام بخاری کو یہ اشتباہ کیسے ہوا۔ واللہ علم۔

۴۹۸۔ حضرت معاویہؓ بن محصن

حضرت معاویہؓ بن محصن بن علس کندی ابوشجر۔ ہم ان کا ذکر کنیتوں کے تحت کریں گے۔

۴۹۸۔ حضرت معاویہؓ بن معاویہ

حضرت معاویہؓ بن معاویہ المزنی۔ بعض نے انہیں لیثی شمار کیا ہے مگر ابوعمر انہیں معاویہ بن مقرن المزنی گردانتے ہیں اور یہ درست ہے، انہوں نے حضور اکرمؐ کی زندگی ہی میں وفات پائی۔
ان کی حدیث کو محبوب بن بلال مزنی نے ابن ابی میمونہ سے، انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہ مقام تبوک خیمہ زن تھے کہ جبریل آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! معاویہ مزنی مدینے میں فوت ہو گئے ہیں۔ آپ ان کی نماز جنازہ پڑھیں۔ جبریل نے اپنے پر زمین پر مارے۔ چنانچہ نہ تو کوئی درخت اور نہ ٹیلہ رہا اور ساری زمین ہموار ہو گئی۔ پھر ان کی چار پائی ہوا میں بلند کی گئی اور حضور کی آنکھوں کے سامنے آ گئی۔ آپؐ نے نماز جنازہ ادا کی۔ آپؐ کے پیچھے ایک ایک ہزار فرشتوں کی دو صفیں تھیں۔ ایک روایت میں فی صف ساٹھ ہزار فرشتے مذکور ہیں۔ حضور نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا یہ مقام اسے کیسے حاصل ہوا۔ جبریل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اسے سورۂ قل ہو اللہ احد سے بڑا لگاؤ تھا۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اس کا ورد جاری رکھتے۔ ابوعمر کا قول ہے کہ ان احادیث کی سند قوی نہیں۔ البتہ قل ھو اللہ احد کے فضائل سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔
ساٹھ ہزار فرشتوں کی روایت یوں ہے۔ یزید بن ہارون نے علاء ابو محمد ثقفی سے، انہوں نے انس بن مالک سے ان سے معاویہ لیثی نے بیان کیا۔ نیز بقیہ بن ولید نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوامامہ باہلی سے اسی طرح روایت کی ہے۔ معاویہ بن مقرن المزنی اور ان کے بھائی نعمان، سوید و معقل یہ سات بھائی ہیں اور سب کا شمار بہترین صحابہ میں ہوتا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ معاویہ کے بارے میں مجھے وہی کچھ معلوم ہے جس کا ذکر کر چکا ہوں۔

۴۹۸۔ حضرت معاویہؓ بن نفیع

حضرت معاویہؓ بن نفیع۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کی حدیث، جسے البکری نے معاویہ بن نفیع سے روایت کیا ہے موقوف ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم عید کے دن اکٹھے ہوئے اور انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۸۷۔ حضرت معاویہؓ بن نوفل

حضرت معاویہؓ بن نوفل دیلمی۔ طبرانی نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ عبدالرزاق نے ابن ابی سبرہ سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے نوفل بن معاویہ سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر تم میں سے کسی شخص کے مال اور اہل وعیال کا کوئی نقصان ہو جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس آدمی سے عصر کی نماز قضاء ہو جائے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۹۸۸۔ حضرت معاویہؓ ہذلی

حضرت معاویہؓ ہذلی۔ غیر منسوب ہیں، اور ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے حمص میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

ابوالمعالی نصر اللہ بن سلامہ الہیتی نے ابوالفضل محمد بن عمرارموی سے انہوں نے ابوجعفر بن مسلمہ سے انہوں نے ابوالفضل عبیداللہ بن عبدالرحمٰن الزہری سے، انہوں نے ابوبکر جعفر بن محمد فریابی سے، انہوں نے تمیم بن منتصر سے، انہوں نے یزید بن ہارون سے، انہوں نے جریر بن عثمان سے، انہوں نے سلیم بن عامر سے انہوں نے معاویہ ہذلی سے، جو حضور اکرمؐ کے صحابی تھے، انہوں نے حضور سے روایت کی فرمایا منافق نماز ادا کرتا ہے، لیکن خدا اس کی کی تکذیب کرتا ہے وہ روزہ رکھتا ہے اور جہاد کرتا ہے مگر خدا اس کی تکذیب کرتا۔ وہ مقاتلہ کرتا اور مارا جاتا ہے اور خدا اسے جہنم میں داخل کرتا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۸۹۔ حضرت معبدؓ بن اکثم

حضرت معبدؓ بن اکثم الخزاعی الکعبی۔ ہم اکثم بن ابی الجون کے ترجمے میں ان کا نسب بیان کر چکے ہیں۔ جابر کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔ عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر بن عبداللہ سے روایت بیان کی آپؐ نے فرمایا کہ شب معراج کو مجھے جہنم دکھایا گیا اس میں زیادہ تعداد ان عورتوں کی تھی کہ جنہیں امین راز بنایا گیا مگر انہوں نے راز افشا کر دیا۔ اگر ان سے کوئی بات پوچھی گئی تو انہوں نے اخفا سے کام لیا اور اگر انہیں کوئی چیز دی گئی تو انہیں شکر ادا کرنے کی توفیق نہ ہوئی۔

اسی طرح میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو بھی دیکھا جس کے سر کے بال بڑھے ہوئے تھے اور معبد بن اکثم اس سے بہت زیادہ ملتا جلتا ہے۔ اس نے دریافت کیا یا رسول اللہ، کیا اسے آدمی کو بھی جو اس سے ملتا جلتا ہے کوئی خطرہ ہو سکتا ہے حضورؐ نے فرمایا نہیں، تو مسلمان وہ کافر تھا۔ یہ وہ آدمی ہے جس نے اول از ہمہ عربوں کو بت پرستی پر اکسایا۔ طفیل بن ابی بن کعب سے نیز ابوہریرہؓ سے اسی طرح مروی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۰۔ حضرت معبدؓ الجذامی

حضرت معبدؓ الجذامی۔ طبرانی نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اذناً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن یزداذ الثوری سے، انہوں نے حسن بن حماد البجلی سجادہ سے، انہوں نے یحییٰ بن سعید اموی سے، انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے حمید بن

دومان سے انہوں نے بیجہ بن زید سے انہوں نے عمیر بن معبد الجذ امی سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رفاعہ بن زید
جذامی حضور اکرمؐ کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے انہیں ایک فرمان لکھ کر دیا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد
سول اللہ کی طرف سے رفاعہ بن زید کو یہ فرمان دے کر اسے اپنی قوم کی طرف اور نیز ان لوگوں کی طرف جو ان میں شامل ہیں یہ
یغام دیا جاتا ہے کہ وہ انہیں خدا اور رسول کی طرف بلائیں۔ جو ایمان لے آیا وہ خدائی گروہ میں شامل ہو گیا اور جس نے انکار کیا،
ے صرف دو ماہ کی مہلت دی جاتی ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۰۔ حضرت معبدؓ بن خالد

حضرت معبدؓ بن خالد الجہنی۔ ان کی کنیت ابوروعہ تھی، واقدی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ قدیم الاسلام ہیں اور ان چار
دمیوں میں شامل ہیں جنہوں نے اپنے قبیلے کے علم فتح مکہ کے دن اٹھائے ہوئے تھے۔ ان کی وفات ۷۲ ہجری میں ہوئی۔ جب
ن کی عمر ۸۰ برس سے کچھ زیادہ تھی تو انہوں نے سکونت صحرا میں رکھی ہوئی تھی۔

ابواحمد حاکم کنیتوں کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ معبد بن خالد کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور ان کی وفات ۸۰ برس
ی عمر میں ۷۳ ہجری میں ہوئی۔ ابن ابی حاتم نے انکی کنیت عمر اور وفات کے بارے میں مذکورہ بالا روایت کی تائید کی ہے۔ نیز ان کا
کہنا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کے مطابق یہ صاحب وہ معبد بن خالد نہیں جنہوں نے اول از ہمہ بصرے میں قدر کے بارے میں
گفتگو کی تھی۔ نیز ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ معبد الجہنی کس کا بیٹا ہے کیونکہ وہ خالد کے بیٹے نہیں ہیں۔ بعض اور لوگوں کا
یال ہے کہ یہ وہی ہیں۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۱۔ حضرت معبدؓ الخزاعی

حضرت معبدؓ الخزاعی۔ یہ وہی صاحب جنہوں نے ابوسفیان کو غزوۂ احد کے موقع پر دوبارہ مدینے پر حملہ آور ہونے سے روکا
ھا۔

عبداللہ بن عمر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے یہ روایت سنی کہ عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم
نے بیان کیا کہ معبد الخزاعی حضور اکرمؐ کے پاس سے گزرے، جب آپ حمراء الاسد میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ بنوخزاعہ کے وہ تمام
فراد جو مسلمان ہو گئے اور جو ابھی مشرک تھے وہ سب حضورؐ کے خیر خواہ تھے۔ ان کا میلان حضورؐ کی طرف تھا اور وہ آپ سے کوئی
ت نہیں چھپاتے تھے۔ معبد جو ابھی تک مشرک تھے، حضورؐ سے کہنے لگے "اے محمد (ﷺ) جو تکلیف آپؐ کے صحابہ کو پیش آئی بخدا
ہمیں اس سے بڑا دکھ ہوا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ سے اس بات میں درگزر کرے۔ حضورؐ ابھی وہیں قیام پذیر تھے کہ انہوں
نے اپنی راہ لی۔ وہ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ ابوسفیان سے سامنا ہوا وہ روحاء کے مقام پر ٹھہرا ہوا تھا اور واپس ہو کر حضور اکرمؐ اور
صحابہ پر حملہ آور ہونا چاہتا تھا جناب معبد کو دیکھ کر کہنے لگا ہم نے مسلمانوں کی سپاہ اور ان کمانداروں کی خوب خبر لی، لیکن ہمیں پوری
طرح انہیں تہس نہس کر دینا چاہیے تھا۔ ہمارا ارادہ ہے کہ ہم واپس ہو کر ان پر حملہ آور ہوں تاکہ جو کچھ ہماری دستبرد سے بچ گیا ہے،
ے ٹھکانے لگا دیں۔ جناب معبد نے کہا "ابوسفیان! میں اسی راستے سے آرہا ہوں میں نے محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کو پوری تیاری کی

حالت میں دیکھا ہے۔ اس کے جو ساتھی شریک جنگ نہ ہو سکے تھے۔ ان کے علاوہ اور بھی کافی نفری اسلامی لشکر میں شامل ہوگئی ہے۔ میں نے ان میں جو انتقامی جوش وخروش دیکھا ہے اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے ارادے بڑے خطرناک ہیں میں نہیں کہہ سکتا کہ اگر ٹکراؤ کی نوبت آ گئی تو تمہارا کیا حشر ہوگا"۔

ابوسفیان نے سن کر کہا "افسوس ہے تجھ پر تو کیا کہہ کہا ہے" معبد نے کہا "اگر تم نے فوراً یہاں سے کوچ نہ کیا تو تھوڑی دیر کے بعد ہی ان کے گھوڑوں کی پیشانیاں اور گردنیں تمہارے سامنے آ جائیں گی۔ دوبارہ حملہ آور ہونے کا خیال جانے دو اور اپنی جانیں بچاؤ میں نے مسلمانوں کی تیاری کو دیکھ کر چند اشعار کہے ہیں۔ اگر کہو تو سنا دوں"۔

کادت تھد من الاصوات راحلتی اذ سالت الارض بالجرد الا بابیل

قریب تھا کہ میری سواری آوازوں سے گھبرا اٹھتی۔ جب زمین پر بے بال گھوڑوں کی وجہ سے طوفان آ گیا۔

تردی باسد کرام لا تنابلۃ عندالللقاء ولا خرق معازیل

بہادر اور معزز سردار گھوڑے دوڑاتے پھرتے تھے۔ جو لڑائی میں نہ کمزور تھے اور نہ احمق اور بزدل تھے۔

ان کے علاوہ بھی کچھ اور اشعار بھی تھے۔ ابوسفیان نے شاعر کی تعریف کی۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۳۔ حضرت معبدؓ بن زہیر

حضرت معبدؓ بن زہیر بن ابی امیہ بن مغیرہ المخزومی۔ وہ ام سلمہ کے بھتیجے ہیں۔ جنگ جمل میں مارے گئے تھے۔ انہیں حضورؐ کی زیارت نصیب ہوئی مگر صحبت نہ میسر ہو سکی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۴۔ حضرت معبدؓ ابورہبر نمیری

حضرت معبدؓ ابورہبر نمیری۔ اس سے شریح بن عبید نے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۵۔ حضرت معبدؓ بن صبیح

حضرت معبدؓ بن صبیح بصری۔ ان سے حسن بصری نے روایت کی ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے حسن بن علان سے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن ابی داؤد نے انہوں نے اسحاق بن ابراہیم سے انہوں نے سعد بن صلت سے انہوں نے ابوحنیفہ سے انہوں نے منصور بن زاذان سے انہوں نے حسن عن معبد سے روایت کی کہ ایک دفعہ حضور اکرمؐ نماز پڑھا رہے تھے کہ اس اثنا میں ایک اندھا آیا اور وہ ایک گڑھے میں گر پڑا۔ اس سے کئی لوگ قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔ جب حضورؐ نے نماز ختم کی تو فرمایا تم میں سے جو شخص قہقہہ مار کر ہنسا ہے اسے چاہیے کہ از سر نو وضو کر کے نماز پھر سے ادا کرے۔

اسد بن عمرو نے ابوحنیفہ سے، انہوں نے معبد بن صبیح سے اور مکی نے ابوحنیفہ سے انہوں نے معبد بن ابی معبد الخزاعی سے روایت کی ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے معبد بن ابی معبد الخزاعی کا ذکر کیا ہے اور دونوں نے ان سے یہ حدیث روایت کی ہے اور لکھا ہے کہ جناب معبد نے حضور اکرمؐ کو اس وقت دیکھا جب وہ چھوٹے تھے اور حضورؐ نے ہجرت کی تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے یہ بھی لکھا ہے کہ جناب معبد نے جابر سے بھی یہ روایت نقل کی کہ

جب رسول اکرمؐ اور حضرت ابوبکرؓ نے ہجرت کی تو دونوں حضرت ام معبد کے خیمے کے پاس سے گزرے حضورؐ نے جناب معبد کو جو اس وقت چھوٹے سے تھے، بلایا اور کہا اس بکری کو ادھر لے آؤ اور کوئی برتن بھی۔ اس بچے نے کہا کہ یہ بکری دودھ دینے والی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا لے تو آؤ آپؐ نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔ وہ آرام سے کھڑی ہوگئی تھنوں میں دودھ اتر آیا آپ نے دوہا پھر خود بھی پیا اور ابوبکر، عامر اور معبد بن ابی معبد کو بھی پلایا، پھر بکری کو چھوڑ دیا۔

ابونعیم کہتے ہیں کہ حدیث ضحک فی الصلوٰۃ کے بعد اسد بن عمرو نے ابوحنیفہ سے بکری والی حدیث روایت کی۔ معبد بن صبیح کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ اور تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابن مندہ نے معبد بن ابی معبد کا ذکر کیا ہے اور ان سے حدیث ''ضحک فی الصلوٰۃ'' بیان کی ہے۔ ابونعیم کی رائے ہے کہ معبد بن ابی معبد اور معبد بن صبیح ایک ہی آدمی ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ دونوں ایک ہیں اور دونوں نے اس کا ذکر کیا ہے اس لئے اس کی کوئی وجہ نہیں کہ کیوں ابوموسیٰ نے ان کے باپ کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۹۶۔ حضرت معبدؓ بن عباد

حضرت معبدؓ بن عباد بن قشیر (تینوں نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے) ابن کلبی نے معبد بن عبادہ بن فلاں (ابن کلبی کو اس کا نام معلوم نہیں ہوسکا) ابن فدم بن سالم بن مالک بن سالم الحبلی بن غنم بن عوف بن خزرج۔ ابوحمیضہ کنیت تھی۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ بدر انصار کے بنو جزء بن عدی بن مالک اور ابوحمیضہ معبد بن عباد بن قشیر سے روایت کی ہے۔ تینوں نے اسکی تخریج کی ہے۔ ابوعمر اس لفظ کو خمیصہ اور ابن اسحاق حمیضہ پڑھتے ہیں۔ امیر نے ان کا سلسلہ نسب یوں لکھا ہے۔ ابوحمیضہ معبد بن عباد بن قشیر بن قدم بن اسلم بن غنم انصاری۔ ابن اسحاق نے ابراہیم بن سعد کی روایت سے لکھا ہے کہ معبد بن عباد غزوۂ بدر میں شامل تھے۔ اسی طرح یحییٰ بن سعید اموی نے ابن اسحاق سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابن قداح نے ان کی کنیت تو ابوحمیضہ ہی لکھی ہے، لیکن سلسلہ نسب میں اختلاف کیا ہے اور معبد بن عمارہ لکھا ہے، لیکن یہ غلط ہے۔ واقدی نے ان کا سلسلہ نسب تو اسی طرح بیان کیا ہے مگر کنیت ابوخمیصہ لکھی ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۹۷۔ حضرت معبدؓ بن عباس

حضرت معبدؓ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشی ہاشمی۔ حضور اکرمؐ کے عمزاد تھے۔ وہ آپؐ کے عہد میں پیدا ہوئے مگر انہیں حضور اکرمؐ کے بارے میں کچھ یاد نہیں رہا تھا۔ ان کی والدہ ام الفضل بنت حارث تھیں۔ یہ صاحب حضرت عثمان کے عہدِ خلافت میں افریقہ میں شہید ہوئے تھے۔ ان کی فوج کے کمانڈر عبداللہ بن سعد بن ابی سرح تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۸۔ حضرت معبدؓ بن عبد سعد بن

حضرت معبدؓ بن عبد سعد بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث الانصاری حارثی۔ غزوہ احد میں مع اپنے بیٹے تمیم بن معبد کے شریک تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۹۔ حضرت معبدؓ قرشی

حضرت معبدؓ القرشی۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے، انہوں نے احمد بن عبداللہ سے (ابوموسیٰ کہتے ہیں) انہوں نے ابوطالب کوشیدی سے، انہوں نے ابوبکر بن ربذہ سے، ان دونوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے اسحاق بن ابراہیم دبری سے، انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے اسرائیل یعنی ابن یونس سے، انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے معبد القرشی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ قدید میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا آیا آج تم نے کچھ کھایا ہے؟ اس نے عرض کیا کھایا تو کچھ نہیں لیکن پانی ضرور پیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا آج یوم عاشورہ ہے۔ اس لئے اب کچھ نہ کھانا اور باقی وقت کے لئے روزہ رکھ لینا۔ اسی طرح تمہارے آگے پیچھے جو لوگ ہیں، انہیں بھی کہنا کہ وہ روزہ رکھ لیں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۰۔ حضرت معبدؓ بن قیس بن صحر

حضرت معبدؓ بن قیس بن صحر اور ایک روایت میں معبد بن وہب بن قیس بن صحر آیا ہے۔ ایک اور روایت میں معبد بن قیس بن صیفی بن صحر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمۃ انصاری السلمی۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ معبد بن قیس بن صحر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ ان کے بھائی کا نام عبداللہ تھا۔ اس روایت کی رو سے معبد غزوۂ احد میں بھی شریک تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۱۔ حضرت معبدؓ بن مخرمہ

حضرت معبدؓ بن مخرمہ بن قلع بن حریش بن عبدالاشہل۔ حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوۂ احد میں موجود تھے۔ ابوعمر نے مختصراً اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۲۔ حضرت معبدؓ بن مسعود

حضرت معبدؓ بن مسعود السلمی البہزی۔ ان کے بھائیوں کے نام مجالد اور مجاشع تھے۔ معبد کی حدیث، مجالد کی حدیث کی طرح ہے۔ امام بخاری ان کی صحبت کے قائل ہیں۔ ابوعثمان نہدی نے مجاشع سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں بعد از فتح مکہ اپنے بھائی معبد کے ساتھ حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے بڑے بھائی معبد کو آپؐ سے ہجرت پر بیعت کرانے لایا ہوں فرمایا ہجرت تو فتح مکہ کے بعد ختم ہو چکی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ کس امر پر آپ سے بیعت ہو سکتی ہے۔ فرمایا ایمان، اور جہاد پر۔ میں نے معبد سے اس کا ذکر کیا ہے۔ وہ مجاشع سے عمر میں بڑے تھے۔ کہنے لگے حضورؐ نے صحیح فرمایا ہے۔

مجاشع سے ایک اور بات مروی ہے کہ وہ اپنے بھائی مجالد کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

ہوئے۔ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے بھائی ابی معبد کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجالد کی کنیت ابو معبد تھی،لیکن ایسا دکھائی دیتا ہے کہ مجاشع اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے وہی بات کہی تھی جو آپؐ بعد از فتح مکہ آنے والوں سے فرمایا کرتے تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۳۔حضرت معبدؓ بن میسرۃ

حضرت معبدؓ بن میسرۃ السلمی۔اس میں کچھ شبہ ہے۔ابو عمر نے مختصراً اسی طرح بیان کیا ہے۔

۵۰۰۴۔حضرت معبدؓ بن نباتہ

حضرت معبدؓ بن نباتہ۔ان کا تعلق بنو غنم بن دودان سے تھا۔انہوں نے مدینے کو ہجرت کی۔ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔ابن اسحاق سے مروی ہے کہ ابو غنم وہ لوگ ہیں جنہوں نے بالاجماع حضور اکرم کے ساتھ مدینے کو ہجرت کی جن میں معبد بن نباتہ بھی تھے۔ابو نعیم نے باسنادہ ابن اسحاق سے روایت کی کہ ان کا نام منقذ بن نباتہ ہے۔متاخرین میں ابن مندہ کا قول ہے کہ معبد سے مراد منقذ بن نباتہ ہے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۵۔حضرت معبدؓ بن وہب

حضرت معبدؓ بن وہب العبدی۔یہ بنو عبد القیس سے تھے۔غزوۂ بدر میں شریک تھے اور بریرہ بنت زمعہ سے جو ام المومنین سودہ کی بہن تھیں بیاہے گئے تھے۔غزوۂ بدر میں دو تلواروں سے مصروف پیکار تھے۔حضور نے سن کر فرمایا۔مجھے بنو عبد القیس کے جوانوں پر رحم آتا ہے لیکن وہ خدا کی زمین میں اس کے شیر ہیں۔اس حدیث کو طالب بن حجیر نے ہود العصری سے انہوں نے معبد سے روایت کی۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۶۔حضرت معبدؓ بن ہوذۃ

حضرت معبدؓ بن ہوذۃ الانصاری۔ابو احمد نے باسنادہ ابوداؤد سلیمان بن اشعث سے انہوں نے نفیلی سے انہوں نے علی بن ثابت سے،انہوں نے عبد الرحمٰن بن نعمان بن معبد بن ہوذہ سے،انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے معبد بن ہوذہ کی دادی سے سنا کہ حضور اکرمؐ سوتے وقت صاف خوشبودار اور پاکیزہ سرمے کے استعمال کی تاکید فرماتے تھے۔نیز آپ نے روزہ دار کو اس سے بچنے کی تاکید فرمائی۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۷۔حضرت معتبؓ بن عمرو

حضرت معتبؓ بن عمرو اسلمی۔ابو مروان ان کی کنیت تھی۔ان سے ان کے بیٹے عطا نے روایت کی۔وہ کہتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ماعز وہاں آ گئے۔اس کے بعد راوی نے حدیث بیان کی۔یہ امیر کا قول ہے۔

۵۰۰۸۔حضرت معتبؓ بن حمراء

حضرت معتبؓ بن حمراء۔ان کا سلسلہ نسب یوں ہے۔معتب بن عوف بن عامر بن فضل بن عفیف بن کلیب بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو الخزاعی السلولی۔بنو مخزوم کے حلیف تھے اور عرف ابن الحمراء تھا۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے اسحاق سے (بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از حلفائے بنو مخزوم) انہوں نے معتب بن عوف بن عامر بن عامر بن فضل بن عفیف سے (اور یہ وہ آدمی ہیں جسے عیہامہ بن کلیب بن سلول بن کعب بن خزاعہ کہا جاتا ہے) اسی اسناد سے از ابن اسحاق مروی ہے کہ یہ بنو مخزوم بن نقط و معتب بن عوف بن عامر سے تھے جو بنو خزاعہ سے ان کے حلیف تھے،ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔انہوں نے رسول اکرمؐ کے ساتھ مدینے کو ہجرت کی۔حضورؐ نے ان میں اور ثعلبہ بن حاطب الانصاری کے درمیان مواخات قائم کر دی تھی۔انہوں نے ۵۷ ہجری میں وفات پائی۔ایک روایت میں ان کی عمر اس وقت ۷۸ برس تھی۔طبری کی رائے ہے کہ اس وقت ان کی عمر ۵۸ برس تھی مگر یہ غلط ہے۔کیونکہ جو شخص غزوۂ بدر میں شریک ہو۔اگر طبری کی بات درست تسلیم کی جائے تو اس وقت ان کی عمر تین برس ہونی چاہئے اور یہ غلط ہے اس لئے پہلی روایت درست ہے۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۹۔حضرت معتبؓ بن عبید بن ایاس

حضرت معتبؓ بن عبید بن ایاس البلوی۔یہ انصار کے بنو ظفر کے حلیف تھے۔ابن اسحاق اور ابن عقبہ نے انہیں غزوۂ بدر کے شرکاء میں شامل کیا ہے۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۱۰۔حضرت معتبؓ بن قشیر

حضرت معتبؓ بن قشیر۔ایک روایت میں معتب بن بشیر بن ملیل بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی آیا ہے۔بیعت عقبہ میں اور بدر اور احد میں شریک تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ انصار کے بنو ضبیعہ بن زید اور معتب بن فلاں بن ملیل غزوۂ بدر میں موجود تھے۔یہ لاولد تھے۔یونس کی روایت میں اسی طرح ہے۔اس نے ان کے والد کا نام نہیں لکھا۔بکائی اور سلمہ نے ابن اسحاق سے روایت کی اور ان کے والد کا نام قشیر لکھا ہے۔اسی اسناد سے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ ان سے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے زبیر سے روایت کی بخدا میں نے ایسا محسوس کیا گویا مجھ پر نیند نے غلبہ پالیا ہے۔میں خواب دیکھ رہا ہوں اور معتب بن قشیر کو یہ کہتے سن رہا ہوں **لو کان لنا من الامر شیئی ما قتلنا ھاھنا** تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۱۱۔حضرت معتبؓ بن ابی لہب

حضرت معتبؓ بن ابی لہب بن عبدالمطلب بن ہاشم،قرشی ہاشمی۔حضور اکرمؐ کے عمزاد تھے اور ان کی والدہ ام جمیل بنت حرب

...امیہ تھی جسے قرآن نے حمالۃ الحطب کہا ہے جو ابوسفیان کی بہن تھی۔
جب مکہ فتح ہوا تو حضور اکرمؐ نے حضرت عباس سے دریافت فرمایا کہ آپ کے بھتیجے عتبہ اور معتب دکھائی نہیں دیئے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! مشرکین قریش کی طرح وہ بھی آگے پیچھے ہوگئے ہیں۔ فرمایا آپ انہیں بلالائیں۔ حضرت عباس سوار ہوکر گئے اور انہیں عرفہ سے بلالائے۔ حضور نے انہیں دعوت اسلام دی جو انہوں نے قبول کرلی۔ یہ ابوموسیٰ کا قول ہے۔
ابوعمر لکھتے ہیں کہ عتبہ اور معتب دونوں غزوۂ حنین میں شریک تھے، چنانچہ معرکہ حنین میں معتب کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی تھی۔ یہ اسلام میں ثابت قدم رہے۔ ان کی اولاد سے قاسم بن عباس بن محمد بن معتب تھے۔ ان سے ابن ابی ذئب نے روایت کی ہے اور ان کے بیٹے عباس بن قائم قدید کے معرکے میں مارے گئے تھے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۱...۔ حضرت معتمرؓ (ابوحنش)

حضرت معتمرؓ۔ ان کی کنیت ابوحنش تھی۔ طبرانی نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔
ابوموسیٰ نے اجازتاً حسن سے، انہوں نے احمد بن عبداللہ سے، ابوموسیٰ کہتے ہیں انہیں ابوغالب نے انہیں ابوبکر نے، انہیں ابو قاسم سلیمان بن احمد نے، انہیں ابویزید قراطیسی نے انہیں نجاح بن ابراہیم ازرق نے انہیں صالح بن عمر واسطی نے اسماعیل بن ...ش بن معتمر سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول کریمؐ ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھا رہے تھے کہ ایک عورت آگ کی انگیٹھی لئے آئی۔ حضور اکرمؐ نے اسے سختی سے منع کیا اور وہ واپس چلی گئی۔

۵۰۱۲۔ حضرت معدؓ بن ذہل

حضرت معدؓ بن ذہل۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کے بیٹے لاحق بن معد نے ان سے روایت کی ہے۔ ...وموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۱۴۔ حضرت معدانؓ ابوالخیر

حضرت معدانؓ ابوالخیر۔ ان کا نام جشیش تھا۔ ان کا ترجمہ باب جیم، حا اور خا میں گزر چکا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ...ذکر کیا ہے۔

۵۰۱۵۔ حضرت معدانؓ ابوخالد

حضرت معدانؓ۔ ابوخالد ان کی کنیت کی تھی۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔
ابوموسیٰ نے اجازتاً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے، ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ انہیں حسن نے، انہیں احمد نے، ان دونوں کو سلیمان بن احمد نے، انہیں عبداللہ بن محمد بن شعیب رجانی نے انہیں محمد بن معمر البحرانی سے، انہیں روح بن عبادہ نے انہیں جریج ...عن زیاد نے انہیں خالد بن معدان نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مہربان ہے، اس لئے نرمی اور

مہربانی کو پسند کرتا ہے اور نرم مزاج آدمی کو اس طرح اعانت کرتا ہے کہ سخت مزاج آدمی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ جب تم ان بے زبان جانوروں پر سواری کرو تو مناسب مقامات پر رات بسر کرو اور اگر زمین پر قحط پڑا ہوا ہے تو اس کے دفعیہ کے لئے دعا کرو۔ کیونکہ زمین رات کے وقت ایسی چیزوں کو چھپاتی ہے جو دن کے وقت نہیں چھپاتی اور تم راستوں پر آرام کرنے کو مت ٹھہرو۔ کیونکہ چوپاؤں کی گزرگاہ اور حشرات الارض کے ٹھکانے ہوتے ہیں۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۱۶۔ حضرت معدی کربؓ بن حارث بن

حضرت معدی کربؓ بن حارث بن لحی بن شرحبیل بن حارث الکندی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۵۰۱۷۔ حضرت معدی کربؓ بن رفاعہ

حضرت معدی کربؓ بن رفاعہ۔ ابو رمثہ ان کی کنیت ہے۔ یحییٰ بن مندہ نے ابو العباس احمد بن حسن نصیری حاکم ابو عبداللہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اس کے علاوہ اوروں کا بھی یہی خیال ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۱۸۔ حضرت معدی کربؓ بن شراجیل

حضرت معدی کربؓ بن شراجیل بن شیطان بن خدیج بن امرء القیس بن حارث بن معاویہ الکندی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ ابن الکلبی کا قول ہے۔ ابو موسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۵۰۱۹۔ حضرت معدی کربؓ بن قیس

حضرت معدی کربؓ بن قیس۔ ان کا عرف اشعث الکندی تھا۔ ہم اس سے پہلے ان کا ذکر اشعث مستوفی اور ان کے بھائی سیف کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابو موسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۵۰۲۰۔ حضرت معدی کربؓ ہمدانی

حضرت معدی کربؓ۔ الہمدانی۔ ابو احمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ فضل بن علاء کوفی سے، انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے معدی کرب سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اکرمؐ کے صحابہ سے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہؐ! جب میں گھر میں داخل ہوتا ہوں تو از حد پریشان ہوتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کسی شریف عورت سے شادی کر لو۔ اس نے اس نصیحت پر عمل کیا اور پریشانی جاتی رہی۔

۵۰۲۱۔ حضرت معدی کربؓ

حضرت معدی کربؓ۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ نیز عسکری یعنی علی بن سعید اور جعفر المستغفری نے عمر بن موسیٰ سے، انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے معدی کرب سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس شخص نے کسی کو آزاد کیا یا طلاق

اور بعد میں استثنا کا ذکر کر دیا تو اس کے استثنا کو قبول کر لیا جائے گا۔ عسکری نے یحییٰ بن عبدالاعظم سے روایت کی ہے۔ ابوموسیٰ قول ہے کہ یہ صاحب مقدام بن معدی کرب ہیں، لیکن میں یہ نہیں بتا سکتا کہ آیا یہ صاحب اور ان سے پیشتر مذکور آدمی دونوں ب ہیں یا نہیں واللہ اعلم۔

۵۰۲-حضرت معرضؓ بن علاط سلمی

حضرت معرضؓ بن علاط سلمی۔ حجاج بن علاط کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں بیان ہو چکا ہے ان کی لدہ ام شیبہ بنت طلحہ تھیں۔ معرض معرکہ جمل میں مارے گئے تھے ابوعمر کی یہی رائے ہے ارباب سیر و تاریخ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ن مبارک نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ معرض معرکہ جمل میں مارے گئے تھے۔ ان کے بھائی حجاج نے ان کی موت پر ل کا شعر کہا۔

ولـم اریـومـا کـان اکثر ساعیا بـکف شـمـال فـارقتها یمینها

میں نے کوئی ایسا دن نہیں دیکھا جس میں اس نے بائیں ہاتھ سے بغیر دائیں کے اتنی محنت کی ہو۔

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ جناب حجاج بن علاط نے حضرت علیؓ کی مدح میں کئی اشعار کہے ہیں۔

۵۰۲۲-حضرت معرضؓ بن معیقیب

حضرت معرضؓ بن معیقیب یمامی۔ شاصویہ بن عبید ابومحمد یمامی نے ان سے حدیث روایت کی ہے، شاصویہ نے معرض بن بداللہ بن معرض بن معیقیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ حجۃ الوداع میں شامل تھے۔ کہ میں ایک مکان میں داخل ہوئے۔ وہاں حضور اکرمؐ موجود تھے اور آپ کا چہرہ مبارک چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ اس سے جیب تر جو چیز مشاہدہ کی وہ یہ تھی کہ اہل یمامہ کا ایک آدمی ایک بچے کو کپڑے میں لپیٹے ہوئے لایا۔ حضور اکرمؐ نے اس بچے سے ریافت کیا۔ کیا تم (حدیث اس لیے مخدوش ہے کہ حضورؐ کو بچے سے پوچھنے کی کیا ضرورت تھی۔ مترجم) جانتے ہو کہ میں کون وں۔ بچے نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ حضور نے فرمایا تو نے درست کہا۔ اللہ تجھے برکت دے اس کے بعد وہ بچہ جوانی تک خاموش رہا۔ لوگ اسے مبارک الیمامہ کہتے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۲۴-حضرت معضدؓ بن یزید

حضرت معضدؓ بن یزید۔ ان کی کنیت ابو یزید تھی۔ اہل کوفہ سے تھے۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ حضرت عثمان کے عہد میں آذربائیجان میں مارے گئے تھے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۲۵-حضرت معقلؓ بن خلید

حضرت معقلؓ بن خلید۔ ایک روایت میں خویلد ہے۔ انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی یہ حجازی ہیں۔

ابن ابی ذئب نے عبداللہ بن یزید ہذلی سے روایت کی کہ ابوسفیان اور معقل بن خویلد کے درمیان مخاصمت تھی۔ جنگ حنین

میں دونوں میں ایک آدمی کے ہتھیاروں کے بارے میں جھگڑا ہو گیا۔ جب حضور اکرمؐ کو علم ہوا تو آپ نے معقل سے مخاطب ہو کر فرمایا معقل! قریش کی مخاصمت سے بچ کر رہو تو بہتر ہوگا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۲۶۔ حضرت معقلؓ بن سنان بن مظہر

حضرت معقلؓ بن سنان بن مظہر بن عرکی بن فتیان بن سبیع بن بکر بن اشجع بن ریث بن غطفان الاشجعی۔ ان کی کنیت ابو عبدالرحمان ہے۔ بعض روایات میں ابو زید ابو سنان اور ابو محمد بھی آئی ہے۔ فتح مکہ میں موجود تھے۔ مدینہ آ گئے اور پھر یہیں رہ گئے۔ فاضل اور متقی آدمی تھے۔ انہوں ہی نے بروع بنت واشق کی حدیث بیان کی۔

اسماعیل اور ابراہیم وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمود بن غیلان انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کی کہ ایک آدمی نے ان سے دریافت کیا کہ ایسے آدمی سے کتنا مہر وصول کیا جائے گا جس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کا مہر بھی مقرر نہ کیا اور اس سے زن شوئی تعلقات بھی قائم نہ کئے اور وہ مر گیا۔ ابن مسعود نے فتویٰ دیا کہ اس پر مہر مثل کی ادائیگی فرض ہوگی جس میں کوئی کمی بیشی نہ ہوگی اور اسے میراث میں بھی حصہ ملے گا۔ اس پر معقل بن سنان اشجعی اٹھے اور کہنے لگے کہ ہمارے قبیلے کی ایک عورت بروع بنت واشق کا معاملہ بالکل ایسا ہی تھا جس کے بارے میں حضور اکرمؐ نے ایسا ہی فیصلہ فرمایا تھا جیسا کہ آپ نے دیا ہے۔ اس سے ابن مسعود خوش ہوئے۔

جناب معقل ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے یزید بن معاویہ کی خلافت سے انکار کر دیا تھا چنانچہ مسلم بن عقبہ مری نے انہیں قتل کر دیا تھا۔ جب ایام حرہ میں اہل مدینہ مغلوب ہو گئے تھے۔ مقتولین میں فضل بن عباس بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب' ابوبکر بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب و ابوبکر بن عبداللہ بن عمر بن خطاب۔ و یعقوب بن طلحہ بن عبیداللہ و عبداللہ بن زید بن عاصم وغیرہم شامل تھے اور جناب معقل مہاجرین کے سردار تھے

الا تلکم الانصار تبکی سراتھا   واشجع تبکی معقل بن سنان

اے انصار! کیا تم اپنے سرداروں کو رو رہے ہو حالانکہ ان میں سب سے بہادر آدمی جس پر ہمیں رونا چاہئے معقل بن سنان ہے۔

جناب معقل سے اہل کوفہ میں سے علقمہ، مسروق اور شعبی نے روایت کی ہے ان کے علاوہ حسن بصری اور اہل مدینہ کے گروہ نے بھی اس سے روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۲۷۔ حضرت معقلؓ بن سنان بن نبیشہ

حضرت معقلؓ بن سنان بن نبیشہ بن سلمہ بن سامان بن نعمان بن صبیح بن مازن ابن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہذمہ بن لاطم بن عثمان بن مزنی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں وفد مزینہ کے ساتھ حاضر ہوئے اور کچھ عرصہ ٹھہرے رہے۔ آپؐ نے انہیں زمین کا ٹکڑا بصورتِ جاگیر عطا کیا تھا۔ ہشام بن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۲۸۔ حضرت معقلؓ بن مقرن

حضرت معقلؓ بن مقرن المزنی۔ ہم ان کا سلسلہ نسب ان کے بھائی سوید کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ لوگ سات بھائی تھے اور سب نے حضور اکرمؐ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ عرب میں اور کسی کو یہ فخر حاصل نہیں ہوا۔ واقدی اور ابن نمیر کا یہی قول ہے، تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے، ابوعمر نے واقدی اور ابن نمیر سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ نیز ابوعمر نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بنو حارثہ بن ہند اسلمی آٹھ بھائی تھے جو سب کے سب مسلمان ہو گئے تھے اور سب بیعت رضوان میں موجود تھے۔ اس کا ذکر ہند بن حارثہ کے ترجمے میں آیا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۲۹۔ حضرت معقلؓ بن منذر

حضرت معقلؓ بن منذر بن سرح بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمۃ الانصاری سلمی۔ عقبہ اور بدر میں موجود تھے۔ ابن اسحاق نے انصاری شرکائے بدر کے سلسلے میں بنو عبید بن عدی بن غنم بن کعب اور معقل بن منذر بن سرح کا ذکر کیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۰۳۰۔ حضرت معقلؓ بن ابی الہیثم اسدی

حضرت معقلؓ بن ابی الہیثم اسدی۔ ایک روایت میں معقل بن ابی معقل اور معقل بن ام معقل بھی آیا ہے لیکن آدمی ایک ہی ہے مدنی ہے۔ ان سے ابوسلمہ ابوزید اور ام معقل نے روایت کی ہے۔

عمرو بن ابی عمرو نے ابوزید سے انہوں نے معقل بن ابی الہیثم اسدی سے جو ان کے حلیف تھے، اور حضور اکرمؐ کی صحبت میں رہے۔ انہوں نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے بول اور پاخانہ کرتے وقت کعبے کا رخ کرنے سے منع فرمایا۔ نیز ان سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ رمضان میں عمرے کا ثواب حج جتنا ہے یہ امیر معاویہ کے عہد میں فوت ہوئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۳۱۔ حضرت معقلؓ بن یسار بن عبداللہ

حضرت معقلؓ بن یسار بن عبداللہ بن معبر بن حراق بن لائی بن کعب بن عبد بن ثور بن ہذمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر المزنی۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ، ابویسار یا ابوعلی تھی۔ عثمان اور اوس کو جو عمرو کے بیٹے تھے مزینہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنی ماں مزینہ سے منسوب تھے اور انہوں نے حضور اکرمؐ سے اس امر پر بیعت کی تھی کہ ہم میدان جنگ سے نہ بھاگیں گے۔ بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے اور بصرہ کی نہر معقل کی طرف منسوب ہے۔ یہ صاحب بصرہ ہی میں امیر معاویہ کے عہد میں فوت ہوئے۔ ایک روایت میں یزید کا عہد مذکور ہے۔ ان سے عمرو بن میمون الاودی، ابوعثمان نہدی اور حسن بصری نے روایت کی اور ان سے کئی احادیث مذکور ہیں۔

عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر خطیب نے ابوعمر جعفر بن احمد القاری سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر بن شاہین سے انہوں نے

عبداللہ بن ابراہیم بن ماشی سے انہوں نے محمد بن عبدوس سے انہوں نے علی بن جعد سے انہوں نے ابوالاشہب سے انہوں نے حسن سے روایت کی کہ عبیداللہ بن زیاد نے معقل بن یسار کی مرض موت میں عیادت کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ابھی میری زندگی کے کچھ دن باقی ہیں تو میں تمہیں یہ حدیث نہ سناتا۔ میں نے حضور اکرمؐ سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص کو خدا نے لوگوں پر حکومت دی ہو اور وہ ایسی حالت میں مرے کہ رعیت اس کے ہاتھوں نالاں ہو اُسے جنت کی خوشبو سونگھنا بھی نصیب نہ ہوگی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۳۲۔ حضرت معلیؓ بن لوذان

حضرت معلیؓ بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناۃ بن حبیب ابن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن مالک بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۵۰۳۳۔ حضرت معمرؓ انصاری

حضرت معمرؓ انصاری۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے معمر انصاری سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ جس شخص نے علم دین ثواب کے لئے حاصل کیا اور پھر اس نے اس سے کوئی دنیوی فائدہ حاصل کیا اس پر جنت کی خوشبو حرام کر دی گئی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابن شاہین نے اسی طرح اس کی روایت کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ابن شاہین سے مراد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر ہے۔ اس بنا پر یہ حدیث مرسل ہوگی۔

۵۰۳۴۔ حضرت معمرؓ بن حارث بن قیس

حضرت معمرؓ بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قرشی سہمی۔ انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنوسہم بن عمرو بن ہصیص و معمر بن حارث بن قیس روایت کی۔ ابن اثیر نے ان کے بھائیوں کا ذکر جو بنوتمیم سے تھے مناسب ابواب میں کر دیا ہے، ابن کلبی نے معبد بن حارث کو انہی میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۳۵۔ حضرت معمرؓ بن حارث بن معمر

حضرت معمرؓ بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ یہ حاطب اور حطاب کے بھائی تھے اور ان کی ماں قتیلہ بنت مظعون اخت عثمان بن مظعون تھی۔ حضور اکرمؐ کے دار ارقم میں آنے سے پیشتر انہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ مدینے کو ہجرت کی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور معاذ بن عفراء کے درمیان مواخات قائم کر دی بدر اور احد کے علاوہ تمام غزوات میں شریک رہے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنوجمح و معمر بن حارث روایت کی۔ یہ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں فوت ہوئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۳۶۔حضرت معمرؓ بن حبیب بن عبید

حضرت معمرؓ بن حبیب بن عبید بن حارث انصاری۔ بدر میں شریک ہوئے تھے۔غسانی نے واقدی سے روایت کی ہے۔

۵۰۳۷۔حضرت معمرؓ بن حزم بن یزید

حضرت معمرؓ بن حزم بن یزید بن لوذان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری۔ابوطوالہ کے دادا اور عمرو بن حزم کے بھائی تھے۔ یہ محمد بن سعد کاتب الواقدی کا قول ہے۔ بیعت رضوان اور بعد کے غزوات میں شریک رہے اور یہ ان دس آدمیوں میں سے ہیں جنہیں حضرت عمرؓ بن خطاب نے ابوموسیٰ کے ساتھ بصرہ روانہ کیا تھا۔ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۳۸۔حضرت معمرؓ (والد ابوخزامہ سعدی)

حضرت معمرؓ۔ابوخزامہ سعدی کے والد تھے ایک روایت میں ان کا نام یعمر مذکور ہے۔یعقوب بن سفیان نے اپنی تاریخ میں ابو خزامہ بن معمر السعدی سعد ہذیم قضائی لکھا ہے۔ نیز بیان کیا ہے کہ ابوصالح نے لیث سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوخزامہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریمؐ سے دریافت کیا، یارسول اللہ! ہم بعض اوقات کسی تکلیف کے ازالے کے لئے منتر جنتر سے، کبھی بیماری کے لئے دوا سے اور مرض سے بچاؤ کے لئے پرہیز سے کام لیتے ہیں۔کیا ان معاملات میں بھی قدرت خداوندی کو دخل ہوتا ہے۔حضورؐ نے فرمایا یہ اشیاء بھی تقدیر خدا میں شامل ہیں۔ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۳۹۔حضرت معمرؓ بن ابی سرح

حضرت معمرؓ بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر قرشی فہری۔غزوۂ بدر میں شریک تھے بقول واقدی ۳۰ ہجری میں وفات پائی۔ان کی کنیت ابوسعید تھی۔یہی قول ابومعشر کا ہے انہوں نے نام معمر بن ابوسرح بیان کیا ہے، لیکن موسیٰ بن عقبہ، ابن اسحاق اور ابن کلبی نے عمرو بن ابی سرح لکھا ہے۔نیز ابن کلبی نے ان کا نسب ہلال بن مالک بن ضبہ لکھا ہے، یعنی اہیب کی جگہ ضبہ لکھ دیا ہے۔ہم عمر کے ترجمے میں یہ امر بیان کر آئے ہیں۔ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۴۰۔حضرت معمرؓ بن عبداللہ بن نضلہ

حضرت معمرؓ بن عبداللہ بن نضلہ بن عبدالعزیٰ بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب القرشی عدوی۔ابن المدینی نے یوں لکھا ہے معمر بن عبداللہ بن نافع بن نضلہ یہ وہی شخص ہیں جو معمر بن ابی معمر کہلاتے ہیں۔قدیم الاسلام ہیں، حبشہ کی ہجرت ثانیہ میں شامل تھے۔ان کی ہجرت مدینہ رکی رہی اور یہ حبشہ سے ان لوگوں کے ساتھ واپس ہوئے جو دو کشتیوں میں سوار ہو کر وارد مدینہ ہوئے تھے۔انہیں نے لمبی عمر پائی مدنی کہلاتے ہیں۔ حجۃ الوداع میں انہوں نے حضور اکرمؐ کے سر کے بال صاف کئے تھے۔ان سے سعید بن مسیب اور بشر بن سعید نے روایت کی ہے۔

اسماعیل وابراہیم بن محمد نے باسناد ہما تا ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ انہوں نے اسحاق بن منصور سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے سعید بن میتب سے انہوں نے معمر بن عبداللہ بن نضلہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا خطا کار ہے۔ میں نے سعید سے کہا کہ تم ذخیرہ اندوزی کرتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ معمر بھی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے۔ تینوں اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۴۱۔ حضرت معمرؓ بن عثمان بن عمرو

حضرت معمرؓ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قرشی تیمی۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور حضور اکرمؐ کی صحبت میں رہے۔ ان کے بیٹے عبیداللہ بھی حضورؐ کی صحبت سے مستفیض ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۴۲۔ حضرت معمرؓ بن کلاب

حضرت معمرؓ بن کلاب الزمانی یہ وہ صاحب ہیں جو مسیلمہ کذاب کو وعظ ونصیحت کرتے تھے اور اسے قابل اعتراض سرگرمیوں سے منع کرتے تھے۔ غسانی نے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۵۰۴۳۔ حضرت معمرؓ

حضرت معمرؓ۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے۔ محمد بن جحش سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ معمر کے پاس سے گزرے دیکھا کہ دونوں رانیں ننگی کیئے بیٹھے ہیں۔ فرمایا معمر! اپنی رانیں ڈھانپ لو کہ جسم کا یہ حصہ بھی شرمگاہ میں شامل ہے۔ ابن شاہین کہتے ہیں یہ حدیث جرہد کہلاتی ہیں۔ اس کو ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے۔

۵۰۴۴۔ حضرت معنؓ بن حاجر

حضرت معنؓ بن حاجر۔ یہ صاحب اور ان کے بھائی طریفہ بن حاجر حضرت خالد بن ولید کے ساتھ ارتداد کی مہم میں شریک تھے۔ ہم ان کے بھائی کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۴۵۔ حضرت معنؓ بن عدی بن حد

حضرت معنؓ بن عدی بن جد بن عجلان بن ضبیعہ بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن ردم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن ہنی بن بلوی یہ عمرو بن عوف کے حلیف اور عاصم بن عدی کے بھائی تھے۔ تمام غزوات میں حضور اکرمؐ کے ساتھ موجود رہے۔ ابوجعفر نے باسنادہ بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنوعمرو بن عوف اور معن بن عدی بن جد بن عجلان بن ضبیعہ جو ان کے حلیف تھے اور اسی اسناد سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنوعبید بن زید بن مالک اور ان کے حلیفوں سے، بن عدی بن جد بن عجلان بن ضبیعہ سے جو روایت کی ہے۔

یہ صاحب لاولد تھے اور حضور اکرمؐ نے ان میں اور یزید بن خطاب میں رشتہ مواخات قائم کیا اور دونوں صاحب حضرت ابوبکر کی خلافت کے دور میں جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے تھے۔

مالک بن انس نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ فوت ہوئے تو لوگ روتے تھے اور کہتے تھے ہم چاہتے تھے کہ حضور اکرمؐ کی وفات سے پہلے ہمیں موت آ جائے کیونکہ ہمیں ڈر تھا کہ حضور اکرمؐ کے بعد کئی فتنے اٹھ کھڑے ہوں گے لیکن معن بن عدی کہتے تھے کہ میں حضور اکرمؐ کی رحلت کے بعد اس لئے زندہ رہنا چاہتا تھا تاکہ میں حضورؐ کے بعد اسی طرح آپ کی تصدیق کروں جیسے آپ کی زندگی میں کی تھی۔

۵۰۴۶۔ حضرت معنؓ بن فضالہ بن عبید

حضرت معنؓ بن فضالہ بن عبید بن نافذ بن صهیبہ بن احرم بن جحجبی بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ امیر معاویہ کے عہد میں یمن کے والی تھی۔ یہ ابن الکلبی کا قول ہے۔

۵۰۴۷۔ حضرت معنؓ بن یزید بن اخنس

حضرت معنؓ بن یزید بن اخنس بن حبیب بن جرہ بن رغب بن مالک بن خفاف بن امرؤالقیس بن بہشہ بن سلیم السلمی۔ معن ان کے والد اور دادا حضور اکرمؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ ان کی کنیت ابو یزید تھی۔ یزید بن حبیب کا قول ہے کہ معن اپنے والد اور دادا کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک تھے ابو عمر کہتے تھے کہ ان کی یا ان کے والد اور ان کے دادا کی شرکت کی روایت درست نہیں بلکہ اس سلسلے میں صحیح روایت ابوالجویریہ کی ہے جو ابوالفضل بن ابوالحسن طبری فقیہ نے باسنادہ ابو یعلی موصلی سے انہوں نے عبدالاعلی بن حماد اور عبدالرحمان بن سلام وعدہ سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابوالجویریہ سے انہوں نے معن بن زید سے روایت کی کہ انہوں نے اور ان کے والد اور دادا نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔ میں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں اپنی خستہ حالی کی شکایت کی تو آپؐ نے میری امداد فرمائی۔ پھر میں نے نکاح کی خواہش کی تو آپؐ نے میرا نکاح کرا دیا۔ معن فتح دمشق میں موجود تھے۔ وہاں انہیں مکان بھی مل گیا تھا۔ جنگ صفین میں امیر معاویہ کے لشکر میں شریک تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۴۸۔ حضرت معنؓ بن یزید

حضرت معنؓ بن یزید الخفاجی۔ خفاجہ سے مراد ابن عمرو بن عقیل بن کعب بن عامر بن صعصعہ ہے۔ عقبہ بن نافع انصاری سے مروی ہے کہ وہ ایک جنگی مہم میں عمر صائفہ کے ساتھ تھے اور معن بن یزید الخفاجی بھی ہمارے ساتھی تھے۔ جب ہم دشمن کے علاقے میں پہنچے تو ہم نے وہاں پڑاؤ کیا۔ اس پر معن بن یزید کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور لوگوں سے کہنے لگے اے لوگو! ہم بکریاں، کھانے کی چیزیں اور اسی طرح کی اور اشیاء تقسیم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ جو چیز آپ کو پسند ہے وہ اٹھا لیجئے ہماری طرف سے اس پر کوئی قدغن نہیں ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۴۹۔ حضرت معوذؓ بن عفراء

حضرت معوذؓ بن عفراء۔ عفراء ان کی والدہ کا نام ہے۔ ان کا نسب معوذ بن حارث بن رفاعہ ہے۔ معاذ ان کے بھائی تھے جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ معوذ عقبہ اور بدر میں موجود تھے۔ ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ

سلسلہ شرکائے بدر لکھا ہے کہ بنوخزرج سے ابن حارثہ، عوف، معاذ اور معوذ بنو عفراء وغیرہ غزوۂ بدر میں موجود تھے اور اسی اسناد سے ابن اسحاق سے مروی ہے کہ شرکائے بدر میں عوف' معاذ اور معوذ موجود تھے۔ آخر الذکر نے ابوجہل کو قتل کیا تھا۔ اس کے بعد وہ خود بھی اس معرکے میں شہید ہو گئے تھے۔ لاولد تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۰۔ حضرت معوذؓ بن عمرو

حضرت معوذؓ بن عمرو بن الجموح بن یزید بن حرام انصاری سلمی۔ موسیٰ بن عقبہ ابو معشر اور واقدی کے مطابق معوذ اپنے بھائی معاذ کے ساتھ غزوۂ بدر میں موجود تھے، لیکن ابن اسحاق نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ کہ احد میں موجود تھے۔

۵۰۵۱۔ حضرت معیقیبؓ بن ابی فاطمہ دوسی

حضرت معیقیبؓ بن ابی فاطمہ دوسی۔ یہ سعید بن عاص بن امیہ کے حلیف تھے۔ بقول موسیٰ بن عقبہ یہ سعید بن عاص کے آزاد کردہ غلام تھے۔ قدیم الاسلام تھے اور مکے سے ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے۔ بعد میں مدینہ چلے گئے۔

عبیداللہ نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنو امیہ ان کے حلفا اور معیقیب بن ابی فاطمہ سے روایت کی کہ یہ صاحب سعید بن عاص کی آل سے تھے اور ان کی اولاد تھی۔ معیقیب حبشہ سے ان لوگوں کے ساتھ آئے تھے جو دو کشتیوں میں سوار ہو کر مدینے پہنچے تھے اور حضور اکرمؐ ان دنوں خیبر میں تھے۔ ابن مندہ کے مطابق وہ بدر میں شریک تھے۔ رسول اکرمؐ کی مہر ان کے پاس ہوتی تھی حضرت عمر نے انہیں بیت المال کا خازن مقرر کیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد یہ جذام میں مبتلا ہو گئے تھے اور حضرت عمر نے اطباء بلائے پھر اطبا کے علاج سے تندرست ہو گئے تھے۔

یہ وہی صاحب ہیں جن کے ہاتھ سے حضرت عثمان کے عہد خلافت میں رسول کریمؐ کی انگوٹھی اریس کے کنوئیں میں گر گئی تھی۔ پھر وہ نہ ملی تھی اس سانحہ کے بعد مسلمانوں میں اختلاف رونما ہوا جو آج تک اسی طرح چلا جا رہا ہے۔ حضرت عثمانؓ پر جو کچھ بیتی وہ تو اوراق تاریخ میں ثبت ہو چکا ہے۔ لوگ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی انگشتری کے گم ہونے پر تعجب کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کا اثر صرف شام تک محدود تھا لیکن حضور اکرمؐ کی خاتم کے گم ہونے سے مسلمانوں پر جو ادبار آیا ہے وہ آج تک ختم نہیں ہوا۔ مسلمانوں کے تمام شہروں میں اتفاق ختم ہو گیا خراسان کے آخری کنارے سے لیکر بلاد مغرب کے آخر تک۔

معیقیب نے رسول کریمؐ سے روایت کی اسماعیل بن علی اور ابراہیم وغیرہ نے باسنادہم تا ابی عیسیٰ ترمذی حسن بن حریث سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انہوں نے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے معیقیب سے روایت کی کہ میں نے رسول کریمؐ سے نماز میں کنکریوں کے چھونے کے بارے میں پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا اگر مجبوری ہو تو ایک بار چھو لینے میں کوئی حرج نہیں۔ ان کے بیٹے محمد سے مروی ہے کہ حضور اکرم نے فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ جہنم کی آگ کس پر حرام ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا متواضع منکسر المزاج، شریف اور خوش اخلاق آدمی پر۔ معیقیب نے حضرت عثمان کے دور خلافت میں وفات پائی۔ ایک روایت میں ۴۰ ہجری دور خلافت

حضرت علیؓ مذکور ہے۔ یہ صاحب اولاد تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۲۔ حضرت معیقیبؓ بن معرض یمامی

حضرت معیقیبؓ بن معرض یمامی۔ ابو عبداللہ ان کی کنیت تھی۔

شاصویہ بن عبید نے معرض بن عبداللہ بن معیقیب بن معرض یمامی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع میں موجود تھا۔ اتفاقاً ایک مکان میں داخل ہوا حضور اکرمؐ وہاں موجود تھے۔ مجھے حضور اکرمؐ کا چہرہ مبارک ایسا دکھائی دیا جیسے چاند، یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

ابونعیم کہتے ہیں کہ معیقیب بن معرض الیمامی جسے بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے شاصویہ بن عبید کی حدیث میں ذکر کیا ہے۔ سراسر وہم ہے کیونکہ وہ شخص معرض بن معیقیب ہے نہ کہ معیقیب بن معرض۔ ابونعیم نے معرض بن معیقیب کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے حقیقت حال کے جاننے کے لئے اس مقام کا مطالعہ کیا جائے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے ابو غالب بن بناء سے انہوں نے ابو محمد جوہری سے انہوں نے ابوبکر بن مالک سے انہوں نے محمد بن یونس قرشی سے انہوں نے شاصویہ بن عبید ابو محمد یمامی سے انہوں نے معرض بن عبداللہ بن معرض بن معیقیب یمامی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا معرض بن معیقیب سے روایت کی کہ وہ حجۃ الوداع میں شریک تھے۔ ایک دن میں مکے کے ایک گھر میں داخل ہوا وہاں اتفاقاً حضور اکرمؐ موجود تھے۔ مجھے آپ کا چہرہ ایسا معلوم ہوا گویا آپؐ چودھویں کا چاند تھے۔ وہاں میں نے اس سے بھی عجیب تر ایک چیز مشاہدہ کی۔ بنو یمامہ کا ایک آدمی نوزائیدہ بچے کو کپڑے میں لپیٹے کمرے میں داخل ہوا۔ حضور نے اس بچے کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے بچے! میں کون ہوں۔ بچے نے کہا آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا تو نے سچ کہا اللہ تجھے مبارک ہے۔ اس کے بعد اس بچے سے کسی نے گفتگو نہ سنی تا آنکہ وہ جوان ہو گیا۔ لوگ اسے بنو یمامہ کا مبارک بچہ کہتے ہیں۔ اس سے ابونعیم کے قول کی تصدیق ہوتی ہے۔

باب میم وغین

۵۰۵۳۔ حضرت مغفلؓ بن عبد غنم

حضرت مغفلؓ بن عبد غنم اور ایک روایت میں ابونہم بن عفیف بن سحیم بن ربیعہ بن عدی اور بروایتے عداء ثعلبہ مزنی آیا ہے، ہم ان کا نسب ان کے بیٹے عبداللہ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں اور مغفل ذوالبجادین مزنی کے بھائی ہیں اور مغفل فتح مکہ کے سال ۸ ہجری میں براہ مکہ شہر میں داخل ہونے سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ یہ طبری کا بیان ہے۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۴۔ حضرت مغلسؓ بکری

حضرت مغلسؓ۔ البکری جو رکینہ کے والد تھے۔ زینت بنت سعید بن سوید بن یزید العقیلیہ نے رکینہ بنت مغلس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئی تھیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم

نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۵۔حضرت مغیثؓ مولیٰ ابی احمد

حضرت مغیثؓ۔مولی ابی احمد بن جحش۔یہ بریرہ کے خاوند تھے۔یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ابوعمر کہتے ہیں کہ وہ بنو مطیع کے مولی تھے۔عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ انہوں نے بریرہ کو ایک انصاری سے خریدا۔بروایتے وہ بنومغیرہ بن مخزوم کا مولی تھا اور ابواحمد اسدی اسد بن خزیمہ سے تھا اور بنومطیع،قریش کے عدی قبیلے سے تھے۔جب حضرت عائشہ نے بریرہ کو خریدا تو مغیث اس کے خاوند تھے جو آزاد تھے اور ایک روایت میں ہے کہ غلام تھے۔

یحییٰ بن محمود اصبہانی اور ابویاسر بن ابی حبہ نے باسناد ہما تا مسلم بن حجاج،محمد بن علاء ہمدانی سے،انہوں نے ابواسامہ سے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے،انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ وہ بریرہ سے ملنے گئیں تو انہوں نے حضرت عائشہ سے گزارش کی کہ میرے اہل خانہ مجھے آزاد کرنے پر تیار ہیں بشرطیکہ میں انہیں متواتر نو سال تک ہر سال ایک اوقیہ کے حساب سے چاندی ادا کرتی رہوں۔آپ میری امداد فرمائیں۔حضرت عائشہ نے فرمایا اگر تمہارے اہل خانہ یک مشت ادائیگی پر رضامند ہو گئے تو میں تمہاری امداد کر سکوں گی اور تمہیں آزاد کردوں گی بشرطیکہ تمہاری ولایت مجھے منتقل ہو جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے زر کتابت کا بندوبست کر لیا اور بریرہ کے خاندان سے اس کا ذکر کیا۔انہوں نے کہا ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن ولایت ہمارے پاس ہی رہے گی۔جب بریرہ حضرت عائشہ سے ملنے آئیں تو جناب صدیقہ نے حقیقت حال کا ذکر کیا تو انہوں نے ناپسند کیا۔اس کی بھنک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں میں پڑ گئی۔آپؐ نے دریافت فرمایا تو میں نے واقعہ عرض کر دیا۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بریرہ کو خرید کر آزاد کردو اور ولاء کی شرط بھی مان لو کیونکہ اصولاً ولاء اس شخص ہی کی ہوتی ہے جو کسی کو آزاد کرتا ہے۔حضرت عائشہ نے بریرہ کو خرید کر آزاد کر دیا اور شام کو حضور نے لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دیا اور خطبے میں ارشاد فرمایا

''ان لوگوں سے،جو ایسی شرائط پیش کرتے ہیں،جو قرآن میں مذکور نہیں ہیں کیا کہوں کیونکہ ایسی تمام شرائط باطل ہوتی ہیں۔اسی طرح جو ولاء کو اپنے لئے مخصوص کرنا چاہتا ہے وہ غلط ہے حالانکہ آزاد کرنے والا آدمی اور ہے اصولاً جو آدمی کسی کو آزاد کرتا ہے ولایت کا استحقاق بھی اسے ہی حاصل ہوگا''۔

مسمار ابوالفرج اور حسین نے (باسناد ہم تا محمد بن اسماعیل) محمد بن عبدالوہاب سے،انہوں نے خالد سے انہوں نے عکرمہ سے،انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ بریرہ کا خاوند مغیث نامی ایک غلام تھا۔یہ منظر اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ وہ بریرہ کے پیچھے بھاگا پھرتا اور اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک کر اس کی ڈاڑھی میں اٹک جاتے۔حضور اکرمؐ نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا۔مقام تعجب ہے کہ مغیث بریرہ سے اتنی محبت کرتا ہے اور بریرہ اس سے نفرت کرتی ہے۔آپؐ نے بریرہ سے فرمایا کاش تو بھی اس کی محبت کا جواب دیتی۔اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ آپؐ کا حکم ہے؟ حضورؐ نے فرمایا نہیں سفارش ہے۔بریرہ نے عرض کیا مجھے اس آدمی میں کوئی دلچسپی نہیں۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۶۔ حضرت مغیثؓ بن عبید بن ایاس

حضرت مغیثؓ بن عبید بن ایاس البلوی۔ انصار کے حلیف تھے یوم الرجیع میں بہ مقام مرالظہر ان شہید ہوئے تھے۔ عبداللہ بن طارق کے اخیافی بھائی تھے۔ واقدی اور ابن اسحاق نے ان کا نام مغیث بن عبیدہ تحریر کیا ہے جو بنوظفر کے حلیف تھے۔ ان کا ذکر معتب کے ترجمے میں گذر چکا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۷۔ حضرت مغیثؓ بن عمرو ابوثروان

حضرت مغیثؓ بن عمرو ابوثروان اسلمی۔ ابن اسحاق نے ان کا نام مغیث تحریر کیا ہے۔ بعض لوگوں نے معتب لکھا ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں اور یہ اختلاف ان کے بارے میں ہے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔ آپ خیبر کے سامنے پہنچے تو صحابہ میں میں بھی موجود تھا۔ فرمایا اللھم رب السموات وما اظللن اے آسمانوں اور سیاہ دار اشیاء کے خدا اس حدیث کو سعید بن عطاء بن ابی مروان نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا اور کہا کہ ان کا نام مغیث بن عمرو تھا۔ طبری نے معتب اور باقی لوگوں نے معتب لکھا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۸۔ حضرت مغیثؓ غنوی

حضرت مغیثؓ الغنوی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور ان سے ابوہریرہ کے ساتھ اونٹنی کے دودھ دوہنے کے بارے میں ایک حدیث منقول ہے۔ ابوعمر نے مختصراً اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن مندہ اور ابونعیم مغیث اور بعض لوگوں نے معتب تحریر کیا ہے۔ حضور اکرمؐ نے بعض مہمات کے سلسلے میں انہیں روانہ فرمایا تھا۔

ان کی حدیث کو محمد بن یزید بن براء الغنوی نے ان کے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے حارث بن عبید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۹۔ حضرت مغیرہؓ بن اخنس

حضرت مغیرہؓ بن اخنس بن شریق الثقفی۔ ہم ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ بنوزہرہ کے حلیف تھے۔ اور یوم الدار کو حضرت عثمانؓ کے ساتھ شہید ہو گئے تھے۔ اس موقعہ پر انہیں زبردست ابتلا پیش آیا اور وہ خوب جی توڑ کر لڑے۔ جب حضرت عثمانؓ کے دروازے کو باغیوں نے آگ لگا دی تو انہوں نے ذیل کے اشعار کہے۔

لما تھدمت الابواب واحترقت یممت منھن بابا غیر محترق

جب دروازے گر پڑے اور جل گئے تو میں ان میں سے ان جلے دروازے کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔

حقا اقول وعبداللہ امرہ ان لم تقاتل لدی عثمان فانطلق

میں سچ کہتا ہوں عبداللہ کو میں نے حکم دیا کہ اگر تم عثمانؓ کی طرف سے نہیں لڑ سکتے تو چلے جاؤ۔

والـلـه اتـركـه مـا دام بي رمق حتى يزايل بين الراس والعنق

بخدا میں اس وقت تک لڑتا رہوں گا جب تک مجھ میں سانس باقی ہے اور جب تک سر اور گردن ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہو جاتے۔

هـو الامـام فلست اليوم خاذلـه ان الـفـرار على اليوم كالسرق

وہ ہمارا امام ہے اور میں اسے آج رسوا نہیں کروں گا۔ ایسے وقت میں بھاگ جانا میرے نزدیک چوری ہے۔

خلیفہ بن خیاط سے مروی ہے کہ جس شخص نے مغیرہ کو قتل کیا تھا اسے بعد میں جذام کا مرض ہو گیا۔ جس شخص نے جناب مغیرہ کو قتل کیا تھا اس نے وقوعہ پہلے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جسے وہ نہیں جانتا تھا کہہ رہا تھا کہ مغیرہ بن اخنس کا قاتل جہنمی ہے۔ یوم الدار کو مغیرہ جنگ کے لئے نکلے۔ چنانچہ انہوں نے تین آدمیوں کو قتل کیا۔ اس آدمی نے جناب مغیرہ پر تلوار کا وار کیا جس سے ان کا پاؤں کٹ گیا۔ قاتل نے دوسرا وار کیا اور وہ شہید ہو گئے۔ اس پر اس نے مقتول کا نام دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہی مغیرہ بن اخنس ہیں وہ کہنے لگا میں اس شخص کو دیکھ رہا ہوں جس کے قاتل کو جہنم کی بشارت دی گئی تھی وہ اسی طرح اس مرض میں مبتلا رہا تا آنکہ وہ ہلاک ہو گیا۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۶۰۔ حضرت مغیرہؓ بن حارث قرشی

حضرت مغیرہؓ بن حارث بن عبد المطلب قرشی ہاشمی نبیؐ کے عم زاد تھے ابو سفیان کے بھائی تھے ان کا تذکرہ گزر چکا ہے۔ صحابی تھے ابو سفیان کی کنیت سے مشہور تھے بعض نے انکی کنیت ابو عبد الملک بتائی ہے۔ فتح مکہ میں اسلام لائے حنین میں وہ اور ان کا بیٹا شریک ہوئے۔ کنیت کے باب میں انشاء اللہ ذکر کیا جائے گا۔

۵۰۶۱۔ حضرت مغیرہؓ بن حارث بن عبد المطلب

حضرت مغیرہؓ بن حارث بن عبد المطلب قرشی ہاشمی۔ حضور اکرمؐ کے عمزاد تھے اور ابو سفیان کے بھائی تھے جس کا ذکر گزر چکا ہے۔ یہ صحابی تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابو سفیان بن حارث کا نام مغیرہ تھا لیکن یہ غلط ہے کیونکہ مغیرہ ان کے بھائی تھے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے لیکن ابن کلبی اور زبیر بن بکار وغیرہ کی رائے کے مطابق ابو سفیان بن حارث کا نام مغیرہ تھا اور وہ شاعر تھے۔ اس سے ابن مندہ اور ابو نعیم کے اس قول کی تصدیق ہوتی ہے کہ مغیرہ خود ابو سفیان کا نام تھا نہ کہ ان کے بھائی کا۔ چنانچہ ابو عمر نے اس خیال سے کہ مغیرہ اور ابو سفیان دو مختلف آدمی ہیں دونوں کا نام مغیرہ لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔ ابو عمر نے اس ترجمے کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۶۲۔ حضرت مغیرہؓ بن حارث بن ہشام

حضرت مغیرہؓ بن حارث بن ہشام۔ حضرمی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور انہوں نے باسنادہ معاویہ بن یحییٰ بن مغیرہ سے، انہوں نے یحییٰ بن مغیرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا مغیرہ بن حارث بن ہشام سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ایک مومن کو مہینہ بھر میں ایک آدھ بار تکلیف سے واسطہ پڑنا کافی ہے ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۶۳۔ حضرت مغیرہؓ بن سلمان الخزاعی

حضرت مغیرہؓ بن سلمان الخزاعی۔ ابن شاہین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ انہوں نے باسنادہ حماد بن سلمہ سے انہوں نے
حمید سے انہوں نے مغیرہ بن سلمان خزاعی سے روایت کی کہ دو آدمی ایک چیز کا جھگڑا طے کرانے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر
ہوئے۔ حضور نے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا آیا تم تقسیم پر آمادہ ہو۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۶۴۔ حضرت مغیرہؓ بن شعبہ بن ابی عامر

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ بن ابی عامر بن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن قیس۔ ان کا تعلق بنو
ثقیف سے تھا اور ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ ایک روایت میں ابو عیسیٰ بھی آئی ہے۔ ان کی والدہ امامہ بنت افقم بن ابی عمر تھیں جو بنو
نصر بن معاویہ سے تھیں۔ مغیرہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر ایمان لائے تھے اور صلح حدیبیہ میں موجود تھے۔ اس موقعہ پر انہوں نے عروہ
بن مسعود سے مذاکرے میں حصہ لیا تھا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ حضور اکرمؐ نے انہیں ابو عیسیٰ کی کنیت عطا کی تھی۔ حضرت عمرؓ نے انہیں
ابوعبداللہ کہنا شروع کر دیا تھا۔

جناب مغیرہ اپنی عقل رسا کی وجہ سے مشہور تھے۔ شعبی کہتے ہیں عرب کے دانشور چار تھے (۱) معاویہ بن ابوسفیان (۲) عمرو بن
عاص (۳) مغیرہ بن شعبہ (۴) زیاد۔ اول الذکر وسیع الظرفی اور حکم کی وجہ سے، عمرو بن عاص حل مشکلات کی بنا پر، مغیرہ بن شعبہ
عقل رسا اور جودت فکر کے سبب سے اور زیادہ چھوٹے موٹے کاموں کی عقدہ کشائی کے سلسلے میں مشہور تھے۔ اسی طرح قیس بن
سعد بن عبادہ کا شمار عرب کے مشہور داناؤں میں ہوتا تھا۔ نیز کرم و فضل میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔

کہتے ہیں کہ بعد از اسلام مغیرہ بن شعبہ نے وقتاً فوقتاً تین سو عورتوں سے نکاح کیا ایک روایت میں ہزار کا ذکر ہے۔ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے انہیں بصرے کا والی مقرر کر دیا تھا۔ کچھ عرصے کے بعد ان پر زنا کی تہمت لگائی گئی چنانچہ وہ معزول کر دیئے گئے۔
پھر انہیں کوفے کا والی مقرر کیا گیا۔ حضرت عمرؓ کی شہادت تک وہ اس منصب پر فائز رہے۔ جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو
انہوں نے مغیرہ کو اس منصب پر رہنے دیا مگر کچھ عرصے کے بعد معزول کر دیئے گئے۔

جناب مغیرہ جنگ یمامہ اور شام کے معرکوں میں شریک رہے۔ یرموک کے معرکے میں ان کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی تھی۔ جنگ
قادسیہ اور نہاوند میں بھی شامل تھے اور نعمان بن مقرن کی فوج کے میسرہ کے کماندار تھے۔ اسی طرح ہمدان وغیرہ کی جنگوں میں بھی
حصہ لیتے رہے۔ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد جھگڑے سے علیحدہ ہو گئے تھے لیکن مجلس میں موجود رہے۔

جب امام حسنؓ نے کاروبارِ خلافت امیر معاویہ کے حوالے کر دیا اور امیر نے کوفے کی ولایت عبداللہ بن عمرو بن عاص کو دے
دی تو جناب مغیرہ نے امیر سے کہا تم نے عمرو بن عاص کو مصر اور مغرب کا علاقہ دے دیا ہے اور کوفے کی ولایت اس کے بیٹے کے
حوالے کر دی ہے۔ اس طرح تم نے خود کو شیر کے دو جبڑوں میں دے دیا ہے۔ چنانچہ عبداللہ کو معزول کر کے مغیرہ کو مقرر کر دیا۔ یہ
اپنی وفات تک جو ۵۰ ہجری میں واقع ہوئی اسی منصب پر رہے۔

مندرجہ ذیل صحابہ نے ان سے روایت کی۔ ابو امامہ باہلی، مسور بن مخرمہ اور قرۃ المزنی۔ تابعین میں ان کی اولاد میں سے عروہ

حمزہ اور عفار نے اسی طرح ان کے آزاد کردہ غلام وراد، مسروق، قیس بن ابی حازم اور ابووائل وغیرہ نے۔

مغیرہ اسلام میں پہلے آدمی ہیں جنہوں نے بصرے میں عدالت قائم کی اور اس لحاظ سے بھی پہلے آدمی ہیں جنہوں نے برفا حاجب عمر کو کچھ رقم دی تھی تاکہ وہ انہیں دارِ عمر میں داخل ہونے کا موقع دے۔ (روایت مخدوش ہے، کیونکہ حضرت عمر کو حاجب کی کیا ضرورت تھی)

ابراہیم بن محمد بن فقیہ وغیرہ نے باسنادہم تا محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ابوالولید الدمشقی سے انہوں نے ولید بن مسلم سے، انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے رجاء بن حیوۃ سے انہوں نے مغیرہ کے کاتب وراد سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی کہ رسول کریمؐ نے موزے کے اوپر اور نیچے دونوں طرف مسح کیا۔ کوفہ میں ۵۰ ہجری میں فوت ہوئے۔

ان کی وفات کے بعد مصقلہ بن ہبیرہ الشیبانی نے ان کی قبر پر کھڑے ہو کر ذیل کے اشعار پڑھے۔

ان تحت الاحجار حزما و جودا وخصيما الدذامعلاق

ان پتھروں کے نیچے ایک باحزم وجود ہے اور ایک ایسا جھگڑالو دشمن ہے جس کی دشمنی کی کوئی حد نہیں۔

حية فى الوجار اربدلا ينفع منه السليم نفث الراقى

وہ ایک سانپ ہے جو بل میں بیٹھ گیا ہے اور جس کو وہ کاٹ لے اسے کسی منتر پڑھنے والے کی پھونک کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔

پھر مصقلہ کہنے لگے بخدا میں جس سے عداوت کروں اس سے سخت عداوت کرتا ہوں اور جس سے محبت کروں اس سے سخت محبت کرتا ہوں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۶۵۔ حضرت مغیرہؓ بن نوفل بن حارث

حضرت مغیرہؓ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشی ہاشمی۔ مکے میں قبل از ہجرت پیدا ہوئے اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی زندگی کے صرف چھ برس نصیب ہوئے۔ ان کی کنیت ابویحییٰ تھی اور ام یحییٰ کا نام امامہ بنت ابوالعاص بن ربیع تھا اور جناب امامہ حضرت زینبؓ بنت رسول اکرمؐ کی صاحبزادی تھیں۔ امامہ سے حضرت علیؓ نے بعد از وفات فاطمہ رضی اللہ عنہا شادی کی تھی۔ جب حضرت علی ملجم کے ہاتھوں زخمی ہوئے تو وصیت کی کہ ان کے بعد مغیرہ بن نوفل امامہ سے نکاح کر لیں۔ بروایتے ان کی کنیت ابوحلیمہ تھی۔ یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے ابن ملجم پر کھیس ڈالا تھا جب اس نے حضرت علی کو زخمی کر دیا تھا۔ جب لوگوں نے ابن ملجم کو پکڑنے کی کوشش تو وہ ان پر تلوار سے حملہ آور ہوا، لوگ آگے سے ہٹ گئے۔ اب مغیرہ سے آمنا سامنا تھا۔ انہوں نے کھیس اس پر ڈال کر اسے زمین پر گرالیا۔ چونکہ ،کافی طاقت ور تھے اس لئے ملجم کو جکڑ لیا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو ابن ملجم کو قتل کر دیا گیا۔

جناب مغیرہ حضرت علی کے ساتھ صفین کی جنگ میں موجود تھے۔ خلافت عثمان کے دوران میں قاضی رہے تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ وہ یہ ہے عبدالملک بن نوفل نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے مغیرہ بن نوفل سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جس نے انصاف کی تعریف نہ کی، اور بے انصاف کی مذمت نہ کی اسے اللہ نے

لڑائی کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔ ایک روایت کے مطابق یہ حدیث مرسل ہے۔ انہوں نے ابن ابی کعب اور کعب احبار سے احادیث روایت کی ہیں۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ کا قول ہے کہ ابن شاہین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

۵۰۶۶۔ حضرت مغیرہؓ بن ہشام

حضرت مغیرہؓ بن ہشام۔ ان کی کنیت ابوذئب تھی۔ ان کا نسب ابن شعبہ بن عبداللہ بن قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب جد محمد عبدالرحمان بن مغیرہ المعروف ابن ابی ذئب ہے۔ مدینے کے فقیہ تھے۔ فتح مکہ کے سال پیدا ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ان سے ابن ابی ذئب نے روایت کی ہے۔

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح ہم لکھ آئے ہیں۔ بعض لوگوں نے ان کا نسب عبداللہ بن ابی قیس رکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

باب میم، فا و قاف

۵۰۶۷۔ حضرت مفروقؓ بن عمرو الاصم

حضرت مفروقؓ بن عمرو الاصم بن قیس بن مسعود بن عامر بن عمرو بن ابی ربیعہ بن ذہل بن شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل شیبانی۔ ان کا نام نعمان تھا، لیکن عرف مفروق تھا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔

ابان بن ثعلب نے عکرمہ سے، انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے اپنے دورۂ بنوشیبان کے دوران میں قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الخ پڑھی۔ اس محفل میں مثنی بن حارثہ، مفروق بن عمرو، ہانی بن قبیصہ اور نعمان بن شریک موجود تھے۔ حضور اکرمؐ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ فرمائی۔ انہوں نے گزارش کی۔ یارسول اللہؐ! ان لوگوں کے علاوہ جو اپنی قوم میں معزز شمار ہوتے ہیں اور کسی سے امداد کی توقع نہیں رکھی جاسکتی۔ اس موقع پر مفروق بن عمرو نے جو اپنی قوم میں زبان اور جمال میں ممتاز تھا کہنے لگا، بخدا جو کچھ آپ نے پڑھ کر سنایا ہے وہ اہل زمین کا کلام نہیں معلوم ہوتا۔ اگر ایسا ہوتا تو ہمیں اس کا علم ہوتا۔ اس کے بعد مثنی نے کہا کوئی اور بات جو آپ کہنا چاہیں۔ اس پر آپؐ نے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء الخ آیت پڑھی۔ مفروق کہنے لگے اے قریشی بھائی! آپؐ نے مکارم اخلاق اور بہترین اعمال کی دعوت دی ہے اور جن لوگوں نے آپؐ کی تکذیب کی ہے انہوں نے جھک ماری ہے اور سخت غلطی کی ہے۔ مثنی کہنے لگا میں نے آپ کی گفتگو سنی اور جو کچھ آپ نے کہا وہ بہت عمدہ ہے، جسے سن کر مجھے تعجب بھی ہوا لیکن مشکل یہ ہے کہ ہم نے کسریٰ سے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ نہ تو ہم کوئی نئی بات پیدا کریں گے اور نہ کسی نئی بات پیدا کرنے والے کو اپنے ہاں پناہ دیں گے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ جس امر کی دعوت دے رہے ہیں، یہ بادشاہوں کو پسند نہیں آئے گی۔ اگر آپؐ چاہتے ہیں کہ ہم آپؐ کی مہم میں آپؐ کی امداد کریں تو بلاشبہ عرب کے قرب و جوار میں ہم آپ کا ہاتھ بٹانے کو تیار ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا تم لوگوں نے سچ کہہ کر بہت اچھا کیا۔ کوئی شخص بھی دین کی اس وقت تک کوئی امداد نہیں کرسکتا جب تک کہ چاروں طرف سے اس کی

اعانت کی ذمہ داری قبول نہ کرے۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ حضرت ابوبکر کا ہاتھ پکڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں مجھے مفروق کے اسلام کا کوئی علم نہیں۔

۵۰۶۸۔ حضرت مقتربؓ

حضرت مقتربؓ۔ ان کا نام اسود تھا۔ رسول اکرمؐ نے بدل کر مقترب رکھ دیا تھا۔ ہم اسود کے ترجمے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔

۵۰۶۹۔ حضرت مقدادؓ بن عمرو

حضرت مقدادؓ بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعہ بن ثمامہ بن مطرود بن عمرو بن سعد بن زہیر بن لوی بن ثعلبہ بن مالک بن شرید بن ابی اہون بن قاس بن دریم بن قین ابن اہون بن بہراء بن عمرو بن جاف بن قضاعہ بہراوی۔ مقداد بن اسود کے نام سے مشہور تھے اور یہ اسود وہی ہیں جن کی طرف اسود بن یغوث زہری منسوب تھے۔ اس انتساب کی وجہ یہ تھی کہ مقداد نے اسود کو اپنا حلیف بنایا، جس پر انہوں نے مقداد کو اپنا متبنی بنالیا انہیں مقداد کندی بھی کہتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے قبیلہ بہراء کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور وہ بھاگ کر قبیلہ کندہ میں چلے گئے چنانچہ وہ مقداد کندی کہلائے۔ کچھ دنوں کے بعد انہوں نے قبیلہ کندہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور بھاگ کر مکے چلے گئے۔ وہاں انہوں نے اسود بن عبدیغوث کو اپنا حلیف بنالیا۔ احمد بن صالح المصری کہتے ہیں کہ وہ حضرمی تھے اور ان کے والد نے کندہ کو حلیف بنالیا تھا اور مقداد نے اسود بن عبدیغوث کو حلیف بنایا اور ان سے منسوب ہوئے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ وہ (مقداد) بہراوی تھے، اور ان کی کنیت ابومعبد تھی۔ ایک روایت کے مطابق ان کی کنیت ابوالاسود تھی۔

جناب مقداد سابقون الاولون میں قدیم الاسلام تھے۔ انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی۔ کچھ عرصے کے بعد وہاں سے واپس آ گئے۔ جب مدینے کو ہجرت شروع ہوئی تو مقداد ہجرت نہ کر سکے۔ کچھ عرصہ کے بعد حضور اکرمؐ ہجرت کر کے مدینے چلے گئے۔ بعد میں آپؐ نے عبیدہ بن حارث کو ایک دستہ فوج کے ساتھ کسی مہم پر روانہ کیا۔ اس دوران میں ان کی ملاقات مشرکین کے ایک گروہ سے ہوگئی، جس میں ابوجہل اور عکرمہ بھی موجود تھے۔ مقداد اور عتبہ بن غزوان بھی اس جماعت کے ساتھ تھے تاکہ جہاں بھی اسلامی دستہ فوج سے ملاقات ہوگی یہ ان سے مل جائیں گے چنانچہ دونوں گروہ آمنے سامنے آ گئے۔ مقداد اور عتبہ اسلامی دستے سے مل گئے اور دونوں دستوں میں کوئی جھگڑا نہ ہوا۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس بن بکیر سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنو زہرہ و بہراء، مقداد بن عمرو کا ذکر کیا ہے اور ان کا نسب بہ طریق ذیل تھا۔ مقداد بن اسود بن عبدیغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ عبدیغوث سے سلسلہ حلف قائم کرنے کے بعد ان کو متبنی بنالیا گیا تھا۔ مقداد غزوہ بدر میں شریک تھے اور یہاں انہوں نے نہایت اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔

اور اسی اسناد سے ابن اسحاق سے مروی ہے کہ جب حضور اکرمؐ بدر کو روانہ ہوئے، تو اطلاع موصول ہوئی کہ قریش اپنے

قافلے کو بچانے کے لئے مکے سے روانہ ہو لئے ہیں اس لئے آپ نے مسلمانوں سے مشورہ کیا۔ پہلے حضرت ابوبکرؓ نے تقریر کی، پھر حضرت عمرؓ نے اور دونوں نے اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ ان کے بعد مقداد بن عمرو اٹھے اور کہنے لگے یارسول اللہ! خدا کی طرف سے جو حکم آپ کو ملا ہے بلا تامل اس پر عمل فرمایئے۔ بخدا ہماری طرف سے ویسا جواب نہیں دیا جائے گا، جیسا کہ موسیٰ کی قوم نے دیا تھا جب انہیں عمالقہ کے خلاف جہاد کا حکم دیا گیا تھا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے۔ اگر آپ ہمیں برک الغماد کو لے چلیں گے، تو ہم آپ کا ساتھ دیں گے اور آپ کی حفاظت کریں گے، تا آنکہ آپ فائز المرام ہو جائیں۔ حضورؐ نے ان کی تحسین فرمائی اور دعائے خیر کی۔

کہا جاتا ہے کہ غزوۂ بدر میں سوائے مقداد بن اسود کے اور کسی کے پاس گھوڑا نہیں تھا۔ واللہ اعلم اور مقداد وہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے مکے ہی میں اپنا اسلام ظاہر کر دیا تھا اور مشرکین سے بالکل مرعوب نہیں ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کل ایسے سات آدمی تھے جو حضور اکرمؐ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے یہ کئی خوبیوں کے مالک تھے۔

کئی راویوں نے ابوعیسیٰ ترمذی سے، انہوں نے اسماعیل بن موسیٰ فزاری سے، انہوں نے شریک بن ابی ربیعہ سے انہوں نے ابی بریدہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ مجھے خدا نے حکم دیا کہ میں چار آدمیوں سے محبت کروں کیونکہ خدا بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ان کے نام لیجئے فرمایا علی، ابوذر، مقداد اور سلمان فارسی۔

حضرت علیؓ نے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا ہر نبی کے سات نجیب وزیر اور رفیق ہوتے ہیں۔ مجھے چودہ ایسے نجیب رفیق دیئے گئے ہیں۔ حمزہ، جعفر، ابوبکر، عمر، علی، حسن، حسین، ابن مسعود، سلمان، عمار، حذیفہ، ابوذر، مقداد اور بلال۔ اور مقداد فتح مصر میں شامل تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور ان سے صحابہ میں سے علی، ابن عباس، مستورد بن شداد، طارق بن شہاب وغیرہ نے اور تابعین میں سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بن ابی شبیب، عبیداللہ بن عدی بن خیار اور جبیر بن نفیر وغیرہم نے روایت کی۔

ابراہیم بن محمد فقیہہ وغیرہ نے باسناد ہم تا محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے سوید بن نصر سے، انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے، انہوں نے سلیم بن عامر سے انہوں نے مقداد سے روایت کی کہ رسول کریمؐ نے فرمایا۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو سورج کو بندوں کے اتنا قریب لایا جائے گا کہ وہ ایک یا دو میل کے فاصلے پر آ کر رک جائے گا۔ سلیم کہتے ہیں کہ میں نہیں سمجھ سکا کہ میل کے لفظ سے حضورؐ کا کیا مقصد تھا۔ میل سے حضور کی غرض میل دو میل کا فاصلہ تھی یا میل سے مراد آنکھ میں سرمہ ڈالنے کی سلائی تھی۔ سورج کی گرمی انہیں پگھلا دے گی اور وہ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں غرق ہوں گے۔ کوئی ٹخنوں تک کوئی گھٹنوں تک، کوئی کمر تک، کوئی سینے تک، کوئی گردن تک، اور کوئی منہ تک بطور لگام کے۔ میں نے دیکھا کہ رسول کریمؐ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور ہاتھ کو منہ میں لگام کی طرح ڈالا۔

عبداللہ بن احمد بن محمد بن عبدالقاہر خطیب نے ابومحمد جعفر بن احمد السراج سے انہوں نے علی بن محسن تنوخی سے انہوں نے ابوعمر بن حیویہ خزاز سے انہوں نے ابوالحسین العباس بن مغیرہ سے انہوں نے ابونصر محمد بن موسیٰ بن ہارون طوسی سے، انہوں نے محمد بن

سعید سے انہوں نے واقدی سے انہوں نے موسیٰ بن یعقوب سے انہوں نے اپنی چچی سے انہوں نے اپنی ماں سے روایت کی کہ جناب مقداد کا پیٹ پھٹ گیا تھا اور چربی باہر نکل آئی۔ ان کی وفات مدینہ میں حضرت عثمان کے دور خلافت میں ۷۰ برس کی عمر میں ہوئی تھی۔ جرف میں ان کی زمین تھی جہاں سے انہیں اٹھا کر مدینے لایا گیا تھا اور زبیر بن عوام کو اپنے بعد وصی بنایا تھا۔ منصور نے ابراہیم سے انہوں نے ہمام بن حارث سے روایت کی کہ مقداد لحیم شحیم آدمی تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۷۰۔ حضرت مقدام ؓ بن معدی کرب

حضرت مقدام ؓ بن معدی کرب بن عمرو بن یزید بن معدی کرب بن سیار بن عبداللہ بن وہب بن ربیعہ بن حارث بن معاویہ بن ثور بن عفیر الکندی ابوکریمہ۔ ایک روایت میں ابو یحییٰ ہے۔ ابوعمر نے ان کا نسب بہ طریق مذکور بیان کیا۔ ابن کلبی نے بانداز ذیل لکھا ہے۔ مقدام بن معدی کرب بن عمرو بن یزید بن معدی کرب بن سیار بن عبداللہ بن وہب بن حارث اکبر بن معاویہ کندی۔ جو وفد کندہ سے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا یہ اس میں شامل تھے۔ ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے اور وہیں فوت ہوئے تھے ان کی وفات ۸۷ ہجری میں ہوئی جب ان کی عمر ۹۱ برس تھی۔

ان سے سلیم بن عامر الخبائری، خالد بن معدان، شعبی اور ابو عامر ہوزنی وغیرہ نے روایت کی۔

ابو محمد بن ابی القاسم دمشقی نے اجازۃً ام المجتبیٰ علویہ سے اذناً انہوں نے ابراہیم بن منصور سے انہوں نے ابوبکر بن مقری سے انہوں نے ابویعلی موصلی سے انہوں نے داؤد بن رشید سے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے اور بقول ابو محمد انہوں نے عبدالرحمٰن بن حسن بن ابراہیم سے انہوں نے ابوالفرج بن بشر بن احمد سے، انہوں نے ابوالحسن محمد بن حسین بن محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن احمد بن عبدالذہلی قاضی سے انہوں نے ابوعمران موسیٰ بن ہارون سے انہوں نے حکم بن موسیٰ اور یحییٰ بن عبدالحمید حبانی سے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے خالد بن معدان سے، انہوں نے مقدام بن معدی کرب سے انہوں نے رسول کریمؐ سے سنا حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ باری تعالیٰ کے پاس شہید کے لئے کچھ خصوصی انعامات ہیں۔ پہلا انعام تو مغفرت ہے جو اسے اس کے خون کے بدلے میں دیا جائے گا پھر اسے جنت میں رہنے کی جگہ عطا ہوگی۔ اس کے بعد اسے ایمان کے زیور سے سجایا جائے گا۔ حور عین سے اس کا نکاح ہوگا۔ عذاب قبر سے چھٹکارا پائے گا اور قیامت کے خوف سے بچ جائے گا اور اس کے سر پر یاقوت کا پروقار تاج رکھا جائے گا جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ حوران بہشتی سے بہتر (۷۲) بیویاں اسے عطا کی جائیں گی اور اس کی شفاعت پر اس کے خاندان سے ستر آدمی بخش دیئے جائیں گے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۷۱۔ حضرت مقسم ؓ (خاوند بریرہ)

حضرت مقسم ؓ۔ بریرہ کے خاوند تھے۔ جعفر المستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے یحییٰ بن عروہ بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ بریرہ کی وجہ سے ہمیں تین سنتوں کا علم ہوا۔

(۱) رسول اکرمؐ نے ان (بریرہ) کے بارے میں فرمایا کہ ولاء اس کی ہوگی جو کسی کو آزاد کرے گا۔ بریرہ کا خاوند غلام تھا جن کا نام مقسم تھا۔ جب وہ آزاد کردی گئیں تو حضرت عائشہ نے ان (بریرہ) سے کہا۔

(۲) ''کیا تجھے علم ہے کہ حضور اکرمؐ نے تیرے بارے میں فرمایا تھا کہ آزادی کے بعد تو اس وقت تک اپنے نفس (اختیار) کی مالک ہوگی جب تک تو کسی سے بیاہی نہ جائے۔ میری خواہش یہی ہے کہ تو اب قصے کو جانے ہی دے'' بریرہ نے جواب دیا مجھے اس کی ضرورت نہیں۔

(۳) حضور نے فرمایا صدقہ وہی بہتر ہوتا ہے جو مناسب جگہ پر صرف کیا جائے۔ اس حدیث میں بریرہ کے خاوند کا نام مقسم بیان ہوا ہے لیکن مشہور ہے کہ ان کا نام مغیث تھا۔ واللہ اعلم۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۷۲۔ حضرت مقعدؓ

حضرت مقعدؓ۔ ابوجعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے باسنادہ یزید بن نمران سے روایت کی کہ انہوں نے تبوک میں ایک آدمی کو جس کا نام مقعد تھا، دیکھا وہ حضور اکرمؐ کے سامنے سے گزرا جب آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا اے خدا تو اس کا نشان مٹا دے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد مجھے انہیں دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔[1]

۵۰۷۳۔ مقوقس

حاکم سکندریہ۔ اس نے حضور کی خدمت میں کچھ ہدیے بھیجے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن یہ صحابی نہیں۔ کیونکہ اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اور عمر بھر عیسائی رہا۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں مسلمانوں نے مصر اسی سے فتح کیا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم ایسے لوگوں کا ذکر کرتے رہتے ہیں لیکن اس کے ذکر کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔ ابن ماکولا کے مطابق مقوقس کا نام جریج تھا۔

باب میم وکاف

۵۰۷۴۔ حضرت مکحولؓ (مولیٰ رسول اللہؐ)

حضرت مکحولؓ۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جعفر نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ انہوں نے باسنادہ سلمہ سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے ابی وجزہ یزید بن عبید السعدی سے روایت کی کہ جب شیماء کو حضور اکرم کی خدمت میں لایا گیا، جو حارث بن عبدالعزیٰ کی بیٹی تھیں اور بنوسعد بن بکر کے قبیلے سے تھیں۔ شیماء نے عرض کیا! یارسول اللہ! میں آپ کی رضاعی بہن ہوں۔ راوی نے ساری حدیث بیان کی۔ راوی لکھتا ہے کہ حضور اکرمؐ نے اپنی رضاعی بہن سے فرمایا، اگر تو میرے پاس ٹھہرنا چاہے تو تیری تکریم اور احترام میں کوتاہی نہ کی جائے گی اور اگر تیری مرضی اپنے عزیزوں میں واپس جانے کی ہو، تو میں تجھ سے بھلائی کرکے واپس بھیج دوں گا۔ شیماء نے دوسری صورت کو ترجیح دی۔ چنانچہ آپؐ نے کچھ تحائف دے کر شیماء کو واپس بھیج دیا۔

بنوسعد سے منقول ہے کہ حضور اکرمؐ نے بہن کو ایک غلام جس کا نام مکحول تھا اور ایک لونڈی بھی خدمت گزاری کے لئے دی تھی۔ اہل قبیلہ نے دونوں کو بیاہ دیا تھا۔ ان کو خدا نے اولاد دی جو اس قبیلے میں ضم ہوگئے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

---

[1] یہ بددعا حضور کی شان کے خلاف ہے۔ اسی لئے حدیث مخدوش ہے۔ (مترجم)

۵۰۷۵۔ حضرت مکرمؓ غفاری

حضرت مکرمؓ۔ الغفاری۔ نھشلہ بن عمرو الغفاری سے مروی ہے کہ بنو غفار کا ایک آدمی حضور اکرمؐ کے پاس آیا۔ آپ نے نام دریافت کیا تو کہنے لگا مہران ایک روایت میں مہان آیا ہے۔ آپؐ نے بدل کر مکرم کر دیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۷۶۔ حضرت مکلبہؓ بن ملکان

حضرت مکلبہؓ بن ملکان۔ جعفر وغیرہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ مظفر بن عاصم بن اغر العجلی نے ۳۱۱ ہجری میں مکلبہ بن ملکان سے خوارزم میں یہ روایت سنی کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ چوبیس غزوات اور سرایا میں شریک رہے۔ ہم آپ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک بوڑھا آدمی جس کی بھنویں، آنکھوں پر لٹک آئی تھیں، دربار رسالت میں وارد ہوا، سلام کہا۔ حضورؐ نے جواب سلام کے فرمایا۔ کیا میں تجھے بڑھاپے کے فضائل میں کچھ بتاؤں اس کے بعد آپؐ نے اس موضوع پر ایک لمبی تقریر ارشاد فرمائی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے، لیکن اگر اسے نہ بیان کرتا تو بہتر تھا۔

۵۰۷۷۔ حضرت مکنفؓ الحارثی

حضرت مکنفؓ الحارثی۔ حسن بن سفیان نے الوحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ کو کتابۃً ابوعلی نے انہیں ابونعیم نے، انہیں حبیب بن حسن نے انہیں محمد بن یحییٰ نے انہیں احمد بن یحییٰ بن محمد نے انہیں ابراہیم بن سعد نے انہیں محمد بن اسحاق نے انہیں محمد بن مسلمہ اور عبداللہ بن ابی بکر نے انہیں مکنف الحارثی نے بتایا کہ حضور اکرمؐ نے خیبر کے موقعہ پر محیصہ بن مسعود کو ۳۰ وسق کھجور اور ۳۰ وسق جو عنایت فرمائے تھے ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۷۸۔ حضرت مکنفؓ بن زید الخیل

حضرت مکنفؓ بن زید الخیل۔ طائی ہیں انکے نسب کا تذکرہ انکے باپ کے تذکرے کے ضمن میں گزر چکا ہے۔ اکبر زید الخیل کی اولاد سے تھا۔ اور اسی کے ساتھ انکی کنیت تھی۔ وہ اور ان کے بھائی حریث بن زید الخیل خالد بن ولید کے ساتھ مرتدین کے قتال میں شریک تھے اس کا ذکر ابوعمر نے کیا ہے۔ ابوموسی نے تخریج کی ہے۔

۵۰۷۹۔ حضرت مکیتلؓ لیثی

حضرت مکیتلؓ لیثی۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے روایت کی، انہوں نے زیاد بن سعد بن ضمیرہ سلمی سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے سنا کہ ان کے والد اور دادا دونوں حنین میں موجود تھے۔ حضور اکرمؐ نے نماز ظہر پڑھائی اور پھر ایک درخت کے سائے تلے آرام کے لئے تشریف لائے۔ اتنے میں اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن حضور اکرمؐ کے سامنے اٹھ کھڑے ہوئے اور عامر بن اضبط اشجعی کے خون بہا کے بارے میں جھگڑنے لگ گئے، جسے محلم بن جثامہ نے قتل کیا تھا۔ عیینہ اس کا خون بہا اس بنا پر مانگتے تھے کہ ان کا تعلق قیس سے تھا اور اقرع بن حابس محلم کا اس بناء پر

دفاع کرتے تھے کہ وہ خندف سے تھا۔ اس دوران میں بنولیث کا ایک آدمی جن کا نام مکیتل تھا۔ جو چھوٹے سے قد کے اور گٹھے جسم کے تھے اٹھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! ابتدائے اسلام میں مجھے ان لوگوں کی حالت ایسی لگتی ہے جس طرح بکریوں کا ریوڑ پانی پینے آتا ہے، تو اگلا حصہ تیروں کی زد میں آ جاتا ہے اور پچھلا حصہ بھاگ جاتا ہے یعنی حال کو سنوار لیتے ہیں اور مستقبل کو بگاڑ لیتے ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۸۰۔ حضرت مکیثؓ

حضرت مکیثؓ۔ ابوبکر بن ابوعلی نے انہیں باب میم میں بیان کیا ہے۔

احمد بن فرات نے عبدالرزاق سے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے عثمان بن زفر سے، انہوں نے رافع بن مکیث سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ نیکی سے عمر بڑھتی ہے۔ دبری نے اسے عبدالرزاق سے اس نے معمر سے اس نے بنورافع کے کسی آدمی سے اس نے رافع سے روایت کی اور یہ اسناد صحیح ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم ولام

۵۰۸۱۔ حضرت ملحانؓ بن زیاد بن عطیف

حضرت ملحانؓ بن زیاد بن عطیف۔ ایک روایت میں یوں آیا ہے۔ ملحان بن عطیف بن حارثہ بن سعد بن حشرج بن امرؤالقیس بن عدی بن اخزم طائی۔ عدی بن حاتم کے بھائی تھے اسلام لائے اور حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیق کی گفتگو سنی۔ مہمات شام اور فتح دمشق میں موجود تھے۔ ابوعبیدہ بن جراح نے انہیں خالد بن ولید کے ساتھ حمص روانہ کیا ہے۔ یہ بلاذری کا بیان ہے۔ معرکہ صفین میں یہ امیر معاویہ کے لشکر میں تھے اور اسکے بھائی عدی بن حاتم حضرت علی کے لشکر میں۔

۵۰۸۲۔ حضرت ملحانؓ بن شبل

حضرت ملحانؓ بن شبل البکری۔ ایک روایت میں قیسی آیا ہے۔ یہ عبدالملک کے والد تھے، ایک روایت میں قتادہ بن ملحان مذکور ہے اور ان سے صرف ایک حدیث مذکور ہے۔

ابواحمد بن سکینہ نے باسنادہ ابوداؤد سے، انہوں نے محمد بن کثیر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے انس بن سیرین سے انہوں نے ابن ملحان قیسی سے، انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ رسول کریمؐ ایام بیض کے روزے کی تاکید فرمایا کرتے اور کہتے کہ تیرہویں اور چودہویں پندرہویں تاریخوں کے روزے، عمر بھر کے روزوں کا حکم رکھتے ہیں۔ شعبہ اور انس بن سیرین کے ناموں میں اختلاف ہے، ابوالولید طیالسی، مسلم بن ابراہیم اور سلیمان بن حرب نے شعبہ سے انہوں عبدالملک بن ملحان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ مگر ابوالولید کی روایت میں عبدالرحمٰن بن ملحان مذکور ہے، جو غلط ہے۔ یزید بن ہارون کی روایت میں یوں آیا ہے، شعبہ نے انس سے انہوں نے عبدالملک بن منہال سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ بقول ابن معین یہ بھی

غلط ہے۔ کیونکہ صحیح عبدالملک بن ملحان ہے۔ ہشام کی روایت میں یوں ہے۔ ہمام نے انس سے انہوں نے عبدالملک بن قتادہ قیسی سے،انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اکرم سے شعبہ کی حدیث کی طرح روایت بیان کی۔ یہ بھی غلط ہے،لیکن صحیح روایت شعبہ کی ہے کیونکہ ان دونوں روایتوں میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جوشعبہ والی روایات کا مقابلہ کر سکے۔ابوموسیٰ اورابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۸۳۔حضرت ملقع رض بن حصین

حضرت ملقع رض بن حصین التمیمی السعدی۔ایک روایت میں ان کا نام منقع بن حصین بن یزید بن سبیل ہے۔ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے لیکن اس کا اسناد قوی نہیں۔قادسیہ میں موجود تھے۔پھر بصرے آگئے اور وہاں رہائش اختیار کر لی۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۸۴۔حضرت ملکوٰ رض بن عبدہ

حضرت ملکوٰ رض بن عبدہ۔جعفر نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔انہیں رسول اکرم نے خیبر میں ۳۰ وسق غلہ عنایت کیا تھا یہ ابن اسحٰق کا قول ہے۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۸۵۔حضرت ملیل رض بن عبدالکریم

حضرت ملیل رض بن عبدالکریم بن خالد بن عجلان۔جعفر نے ابن اسحاق کا یہ قول نقل کیا ہے۔ابن مندہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ملیل بن وبرہ بن عبدالکریم،غالباً ابوموسیٰ نے کسی غلط نسخے سے نقل کیا ہے اور کاتب نے وبرہ کو یہ خیال کر کے چھوڑ دیا ہوگا کہ یہ کوئی اور آدمی ہیں۔حالانکہ یہ وہی آدمی ہیں۔

۵۰۸۶۔حضرت ملیل رض بن وبرہ

حضرت ملیل رض بن وبرہ بن عبدالکریم بن خالد بن عجلان۔یہ سلسلہ ابونعیم نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ابن مندہ کا بیان حسب ذیل ہے۔ملیل بن وبرہ بن عبدالکریم بن عجلان۔ابوعمر نے یہ سلسلہ یوں بیان کیا ہے۔ملیل بن وبرہ بن خالد بن عجلان از بنوعوف بن خزرج،کلبی کا بیان حسب ذیل ہے۔ملیل بن وبرہ بن خالد بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم از بنوعوف بن خزرج الاکبر۔ابن ماکولا نے بھی واقدی سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ان سب نے لکھا ہے کہ ملیل بن وبرہ غزوۂ بدر واحد میں شریک تھے۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب میم ونون

۵۰۸۷۔حضرت منبعث رض

حضرت منبعث رض۔ان کا نام مضطجع تھا۔جب حضور اکرمؐ نے طائف کا محاصرہ کیا تو یہ صاحب ایمان لائے اور آپؐ نے ان کا

نام بدل دیا۔ان کا نام منبعث رکھا انتساب عثمان بن عامر بن معتب سے تھا۔ابن مندہ اور ابونعیم نے اسے بیان کیا ہے۔

۵۰۸۸۔حضرت منبہؓ ابووہب

حضرت منبہؓ ابووہب۔احمد بن محمد بن یاسین نے اپنی کتاب تاریخ ہرات میں ان کا ذکر کیا ہے۔صحابہ میں سے منبہ بن ابو وہب ہرات چلے گئے تھے۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۸۹۔حضرت منبہؓ (والد یعلی بن منبہ)

حضرت منبہؓ۔والد یعلی بن منبہ ابووہب۔ان کی حدیث کے بارے میں اختلاف ہے۔انہوں نے حضور اکرمؐ سے ایک حدیث روایت کی ایک ایسے شخص کے بارے میں جس نے عمرے کا احرام باندھا۔اس نے ایک جبہ پہن رکھا تھا جسے کسی خوشبو سے معطر کر رکھا تھا حضور اکرمؐ نے اسے حکم دیا کہ جبے کو اتار کر اسے دھوڈالو تا کہ خوشبو کا اثر جاتا رہے۔ابوعمر نے اسے بیان کیا ہے۔ ابن اثیر کے مطابق یہ ابوعمر کا وہم ہے۔کیونکہ یعلی کے والد کا نام امیہ ہے جیسا کہ باب ہمزہ میں ہم بیان کر آئے ہیں۔وہاں بھی ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور وہ درست ہے۔ام یعلی کا نام منیہ ہے۔ہم یعلی کے ترجمے میں ان کی والدہ کا بھی ذکر کریں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

۵۰۹۰۔حضرت منتجعؓ

حضرت منتجعؓ۔عبداللہ بن ہشام رقی نے ناجیہ سے انہوں نے اپنے دادا منتجع سے (جو نجد کے باشندے تھے اور جنہوں نے ۱۲۰ سال عمر پائی تھی اور حضور اکرمؐ سے صرف تین حدیثیں روایت کیں) سے روایت کی کہ خدا نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کو وحی کی کہ جب تو صبح اٹھے تو گھر سے نکل کھڑا ہو اور جو پہلی چیز تجھے ملے اسے کھالے اور دوسری چیز کو دفن کر دے، تیسری چیز کو پناہ دے اور چوتھی کو کھلا پلا۔دوسری صبح کو جو پہلی چیز ان کے سامنے آئی وہ ہوا میں ایک اونچا پہاڑ تھا۔انہوں نے سوچا خدا کی پناہ مجھے تو اس کے کھانے کا حکم مل گیا ہے یہ کیسے ہوسکتا ہے اس پر پہاڑ سکڑ کر ایک میٹھی کھجور جتنا ہو گیا، جسے انہوں نے نگل لیا۔آگے چلے تو راستے میں ایک تھال پڑا ہوا ملا۔انہوں نے اسے دفن کرنے کے لئے ایک گڑھا کھودا اور تھال کو اس میں دبا دیا،لیکن جب بھی اسے دبا چکتے تو پھر خود بخود وہ باہر نکل آتا، چنانچہ لاچار ہو کر انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔یہ (اگر علامہ ابن اثیر اس حدیث کو نہ لکھتے تو کیا تھا۔مترجم) حدیث غریب ہے اور بقول منبہ ان کا نام شعیاء نبی تھا۔ابوموسیٰ نے اسے بیان کیا ہے۔

۵۰۹۱۔حضرت متنذرؓ

حضرت متنذرؓ۔ایک روایت کے مطابق ان کا نام منیذر ہے اور نسب یوں ہے۔جعفر تا یحییٰ بن یونس نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ابن مندہ نے ان کا نام المنذر رکھا ہے اور ابن اثیر نے ان کا ذکر منذر اور منیذر دونوں کے تحت کیا ہے۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۹۲۔حضرت منتشرؓ (والد محمد بن منتشر)

حضرت منتشرؓ۔محمد بن منتشر کے والد تھے اور ابراہیم بن محمد بن منتشر کے دادا۔انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ان کے بیٹے محمد نے ان سے روایت کی۔ان سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ لوگوں سے جو بیعت لیتے تھے وہ اللہ کے نام اور اس کے احکام کی فرمانبرداری کے لئے لی جاتی تھی۔آپؐ کے بعد حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی شرط یہ تھی کہ جب تک میں احکام الٰہی کا پابند رہوں تم میری پیری کرو۔ابوعمر کا قول ہے کہ ابن ابی حاتم سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے پوچھا آیا منتشر نے حضورؐ کو دیکھا تھا۔وہ کہنے لگے مجھے نہیں معلوم لیکن انہوں حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے لیکن نہ صحبت ثابت ہے اور نہ روایت اس لئے ان کی حدیث مرسل ہے اور دارقطنی نے ان کا نام منتشر بن اجدع لکھا ہے ابونعیم، ابوعمر، ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۹۳۔حضرت منتفقؓ

حضرت منتفقؓ۔ایک روایت میں ان کا نام عبداللہ بن منتفق مذکور ہے۔ابن شاہین نے بھی اسی طرح لکھا ہے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن سلیمان سے سنا وہ کہتے تھے کہ منتفق کی کنیت ابورزین تھی اور وہ عقیلی تھے۔انہوں نے باسنادہ محمد بن جحادہ سے انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ سے روایت کی کہ میں اور میرا ایک دوست کوفے گئے جب ہم داخل شہر ہوئے تو ہماری ملاقات بنوقیس کے ایک آدمی سے ہوئی جس کا نام منتفق یا ابن منتفق تھا۔اس نے کہا کہ وہ رسول اکرمؐ سے ملنے کا خواہش مند ہے۔انہوں نے کہا حضور اکرمؐ منیٰ میں ہیں جب وہ منیٰ میں پہنچا تو لوگوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں ہیں اور حدیث بیان کی ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن سلیمان کا یہ قول کہ منتفق ہی ابورزین عقیلی ہے سراسر وہم ہے۔کیونکہ ابورزین العقیلی سے مراد لقیط بن صبرہ بن عبداللہ بن منتفق ہے، اور اگرچہ اس میں بھی اختلاف ہے لیکن کسی شخص نے بھی ان کا نام منتفق نہیں لکھا۔ہم نے اس کے نام کے بارے میں مفصل بحث کی ہے اس مقام کو دیکھئے۔ہاں البتہ منتفق اس ضمنی قبیلے کا نام ہے، جس سے انہیں منسوب کیا جاتا ہے۔واللہ اعلم۔

۵۰۹۴۔حضرت منجابؓ بن راشد بن اصرم

حضرت منجابؓ بن راشد بن اصرم بن عبداللہ بن زیاد بن حزن بن بالیہ بن غیظ بن سعید بن مالک بن بکر بن سعد بن ضبہ ضبی۔انہوں نے کوفے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔انہوں نے حضورؐ سے روایت کی اور ان سے ان کے بیٹے سہم نے روایت کی اور سہم کا شمار کوفہ کے اشراف میں ہوتا تھا اور یہ ان تین آدمیوں میں سے ایک ہیں جن کے سامنے زیاد نے مرتے وقت وصیت کی تھی۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۹۵۔حضرت منجابؓ بن راشد ناجی

حضرت منجابؓ بن راشد ناجی۔اور ناجیہ بنواسامہ بن لوی کا ایک ذیلی قبیلہ ہے اور منجاب حریث کے بھائی تھے۔سیف اور

مدائنی نے جناب منجاب کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے۔ جو حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں فارس کے مختلف شہروں میں بطور حاکم مقرر رہے اور ان لوگوں سے تھے جو حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں بھائیوں نے اسلام قبول کیا۔ یہ دونوں حضرت عثمانؓ کے ہواخواہوں میں سے تھے مگر تحکیم کے بعد بھاگ گئے تھے۔ ان کے بھائی حریث نے حضرت علیؓ کے خلاف خراسان میں بغاوت کر دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف لشکر کشی کی کیونکہ بنو ناجیہ کی کثیر تعداد مرتد ہو گئی تھی۔ ہم ان کا واقعہ مفصل طور پر الکامل فی التاریخ میں بیان کر چکے ہیں ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ منجاب اول الذکر سے مختلف ہیں۔ کیونکہ وہ ضبی تھے اور یہ بنو اسامہ بن لوی سے ہیں اور ناجیہ ان کا ذیلی قبیلہ ہے اور بنو ناجیہ عبدالبیت بن حارث بن اسامہ لوی کے خاندان سے ہیں اور ان کی والدہ ناجیہ جرم بن ریان کی بیٹی ہیں۔ جس نے اپنے والد کے بعد ناجیہ کا نکاح مقت سے کر دیا تھا اور اس کا بیٹا ماں کی طرف منسوب ہو گیا۔

۵۰۹۶۔ حضرت منذرؓ بن اجدع

حضرت منذرؓ بن اجدع الہمدانی۔ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۹۷۔ حضرت منذرؓ اسلمی

حضرت منذرؓ الاسلمی۔ ایک روایت میں منتذر مذکور ہے۔ افریقہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو یہ کہتے سنا کہ جس نے صبح اٹھ کر کہا کہ میں اللہ کو اپنا رب اسلام کو اپنا دین اور محمد رسول اللہ کو اپنا نبی تسلیم کرتا ہوں میں اسے ضمانت دیتا ہوں کہ میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے سیدھا جنت میں لے جاؤں گا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابونعیم کہتے ہیں بعض متاخرین نے اس حدیث کو حرملہ سے بہ ایں اسناد بیان کیا۔ حرملہ نے ابن وہب سے انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن سلمی سے روایت کی لیکن یہ وہم ہے کیونکہ یہ ابوعبدالرحمٰن جبلی ہے اور سلمی کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔

۵۰۹۸۔ حضرت منذرؓ بن ابی اسید الساعدی

حضرت منذرؓ بن ابی اسید الساعدی۔ رسول کریمؐ نے ان کا نام منذر رکھا تھا۔

ابوالفرج یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے نے باسناد ہما تا مسلم سے روایت کی کہ ان سے محمد بن سہل تیمی اور ابوبکر بن اسحاق نے بیان کیا کہ ان سے ابن ابی مریم نے اور ان سے محمد یعنی ابن مطرف ابوغسان نے ان سے ابوحازم نے ان سے سہل بن سعد نے بیان کیا کہ منذر بن ابی اسید بعد از پیدائش، حضور کی خدمت میں لائے گئے۔ آپؐ نے بچے کو اپنی رانوں پر رکھا۔ حضور اکرمؐ کے سامنے کوئی چیز پڑی ہوئی تھی۔ آپ کی توجہ ادھر مبذول ہو گئی تو ابواسید نے جو آپؐ کے پاس بیٹھے تھے حکم دیا کہ بچے کو اٹھا لے جاؤ اور واپس کر دو۔ حضورؐ ادھر سے فارغ ہوئے تو پوچھا بچہ کدھر ہے۔ ابواسید نے جواب دیا یا رسول اللہ! ہم نے واپس بھجوا

دیا ہے۔ دریافت فرمایا اس کا کیا نام رکھا ہے انہوں نے کچھ بتایا آپؐ نے فرمایا اس کا نام منذر ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۹۹۔ حضرت منذرؓ بن ساوی بن عبداللہ

حضرت منذرؓ بن ساوی بن عبداللہ بن زید بن عبداللہ بن دارم تمیمی الدارمی۔ یہ بحرین کے حاکم تھے۔ ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ یہ رسول کریمؐ کی طرف سے بحرین کے حاکم تھے۔ ایک روایت کے مطابق ان کا تعلق بنو عبدالقیس سے تھا۔ ہم نے نافع ابوسلیمان کے ترجمے میں ان کی حاضری دربار رسالت کا ذکر کیا ہے۔ ابومجلز نے ابوعبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے منذر بن ساوی کو لکھ کر بھیجا جس شخص نے ہماری طرح نماز ادا کی ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا وہ مسلمان ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۰۔ حضرت منذرؓ بن سعد بن منذر

حضرت منذرؓ بن سعد بن منذر ابوحمید الساعدی۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے کوئی منذر اور کوئی عبدالرحمٰن کہتا ہے اور یہ ان لوگوں میں سے ہیں، جن کی کنیت ان کے نام پر غالب آ گئی۔ ان کا ذکر باب العین میں ہو چکا ہے۔ اب کنیتوں کے عنوان کے تحت ایک دفعہ پھر ان کے حالات بیان ہوں گے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۱۔ حضرت منذرؓ بن عائذ بن منذر

حضرت منذرؓ بن عائذ بن منذر بن حارث بن نعمان بن زیاد بن عصر بن عوف بن عمرو بن عوف بن جذیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس اشج عبدی عصری۔ یہ وہ صاحب ہیں، جنہیں حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا، تم میں دو خصلتیں ایسی پائی جاتی ہیں، جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہیں، وقار اور حلم ہم نے انہیں اشج کے عنوان کے تحت ذکر کیا ہے اور ان کی اولاد میں سے ہیں! عثمان بن ہیثم بن جہم بن عبس بن حسان بن منذر العبدی المحدث۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے انہیں اشج کہہ کر مخاطب کیا اور یہ پہلے آدمی ہیں جنہیں حضور اکرمؐ نے اس نام سے مخاطب فرمایا، تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۲۔ حضرت منذرؓ بن عباد

حضرت منذرؓ بن عباد الانصاری۔ یہ طائف کے محاصرے کے موقعہ پر قتل ہو گئے تھے۔ ابن اسحاق نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ منذر بن عبداللہ بن قوال ہم انہیں منذر بن عبداللہ کے ترجمے میں بیان کریں گے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۳۔ حضرت منذرؓ بن عبداللہ

حضرت منذرؓ بن عبداللہ بن قوال بن وقش بن ثعلبہ از بنو ساعدہ انصاری، خزرجی، ساعدی۔ غزوۂ طائف میں شہید ہوئے تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ طائف اور بنوساعدہ منذر بن عبداللہ بن وقش بن ثعلبہ سے بیان کیا ہے۔ واقدی نے منذر بن عبد بن بن قوال بن قیس بن وقش بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ لکھا ہے۔ ابوعمر نے میرے اندازے کے مطابق منذر بن عباد تحریر کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۴۔ حضرت منذرؓ بن عبدالمدان

حضرت منذرؓ بن عبدالمدان یشکری۔ مغازی میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ ان سے کوئی روایت مذکور نہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ متاخرین (ابن مندہ) نے ان کے بارے میں بس اتنا ہی لکھا ہے۔

۵۱۰۵۔ حضرت منذرؓ بن عدی بن منذر

حضرت منذرؓ بن عدی بن منذر بن عدی بن حجر بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین الکندی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابن الکلبی اور طبری نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۶۔ حضرت منذرؓ بن عرفجہ بن کعب

حضرت منذرؓ بن عرفجہ بن کعب بن نحاط بن کعب بن حارثہ بن غنم انصاری اوسی۔ غزوہ بدر میں موجود تھے۔ ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۷۔ حضرت منذرؓ بن عمرو

حضرت منذرؓ بن عمرو بن خنیس بن حارثہ بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری خزرجی، ساعدی۔ ابوعمر، ابن اسحاق، ابن مندہ، ابونعیم اور ابن کلبی نے ان کا یہی نسب بیان کیا ہے، لیکن انہوں نے خنیس بن لوذان کے بعد حارثہ (جسے معنق لیموت کہتے ہیں) کا نام حذف کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ صاحب بیعت عقبہ اور غزوات بدر اور احد میں شریک تھے۔ عبداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بیعت عقبہ از بنوساعدہ منذر بن عمرو بن خنیس بن حارثہ بن لوذان بن عبدود بن زید نقیب روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ بدر اور احد کے غزوات میں شریک تھے اور بئر معونہ کے حادثے میں شہید ہوئے تھے۔ بنوساعدہ کی طرف سے منذر اور سعد بن عبادہ نقیب تھے۔ زمانہ جاہلیت میں فن کتابت سے آشنا تھے۔ حضور اکرمؐ نے ان میں اور طلیب بن عمیر میں بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ ابن اسحاق کی روایت ہے کہ یہ رشتہ ابو ذر غفاری کے ساتھ قائم ہوا تھا مگر واقدی اس سے انکاری ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے سلسلہ مواخات غزوۂ بدر سے پہلے قائم فرمایا تھا اور ابوذر غفاری ان ایام میں مدینے سے غائب تھے چنانچہ غزوۂ بدر، احد اور خندق میں انہیں شرکت کا واقعہ نہیں ملا اور وہ دونوں غزوات کے بعد ہجرت کر کے مدینے آئے اور لشکر اسلام کے میسرہ پر متعین تھے ایک روایت میں ہے کہ غزوۂ احد کے چار مہینے بعد آئے یعنی ہجرت کے چوتھے سال بئر معونہ کے موقعہ پر۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے اپنے والد اسحاق بن یسار سے انہوں نے مغیرہ بن

عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم وغیرہ سے روایت کی کہ ابو براء عامر بن مالک بن جعفر، رسول اکرمؐ سے ملنے آیا۔ آپؐ نے اسے قبول اسلام کی دعوت دی۔ لیکن اس نے نہ تو یہ دعوت قبول کی اور نہ انکار ہی کیا حضورؐ سے کہا اگر آپؐ اپنے کچھ مبلغ اہل نجد میں تبلیغ اسلام کے لئے بھیج دیں تو ہو سکتا ہے کہ ان میں کچھ لوگ قبول اسلام پر آمادہ ہو جائیں۔ آپؐ نے اس کے کہنے پر چالیس صحابہ جن میں درج ذیل لوگ شامل تھے۔ اس کے ہمراہ کر دیئے جو بئر معونہ جا پہنچے جو بنو عامر اور حرۂ بنو سلیم کا علاقہ تھا۔ منذر بن عمرو، حارث بن صمہ، حرام بن ملحان عروہ بن اسماء بن صلت، رافع بن بدیل بن ورقاء الخزاعی اور عامر بن فہیرہ وغیرہ۔

جب یہ حضرت بئر معونہ پر پہنچے تو عامر بن طفیل نے بنو سلیم کے قبائل کو بلایا، وہ اکٹھے ہوئے اور تلواریں لئے آ گئے اور مبلغین کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ یہ حال دیکھ کر انہوں نے بھی تلواریں سونت لیں اور میدان میں اتر پڑے۔ چونکہ دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ تھی، اس لئے مبلغین میں سے سوائے کعب بن زید بنی دینار بن نجار کے بھائی اور عمرو بن امیہ ضمری کے سب شہید ہو گئے۔ ابن اسحاق نے کہا منذر بن عمرو لاولد تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۸۔ حضرت منذرؓ بن قدامہ بن حارث

حضرت منذرؓ بن قدامہ بن حارث۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی مالک کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ وہ بنو غنم بن سلم بن مالک بن اوس انصاری اوسی تھے غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابو جعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از قبیلہ اوس جن کا تعلق بنو غنم بن سلم بن امراء القیس بن مالک بن اوس سے تھا، منذر بن قدامہ کا ذکر کیا ہے۔ یہی رائے ہے ابن شہاب کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۹۔ حضرت منذرؓ بن کعب دارمی

حضرت منذرؓ بن کعب دارمی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں انہوں نے حاضری دی۔ ابو جعفر احمد بن سعید بن صخر بن سلیمان بن سعید بن قیس بن عبداللہ بن منذر بن کعب دارمی محدث ان کی اولاد سے تھے۔ امام بخاری نے ان سے روایت کی ابو العباس نے اپنی تاریخ میں اس واقعہ کو غسانی سے نقل کیا ہے۔

۵۱۱۰۔ حضرت منذرؓ بن مالک

حضرت منذرؓ بن مالک۔ ابو موسیٰ نے اجازۃً ابو علی سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے ابو محمد بن حیان سے انہوں نے عبداللہ بن محمد زکریا سے، انہوں نے سعد بن یحییٰ سے انہوں نے مسلم بن خالد سے، انہیں نے مطرف البصری سے، انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے منذر بن مالک سے روایت کی، انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہؐ! کون سا صدقہ افضل ہے۔ فرمایا چپکے سے فقیر کو دے دینا اور نادار آدمی کا ہاتھ بٹانا۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ نیز ابو نعیم کا کہنا ہے کہ یہ شخص مجہول الاحوال ہے۔

۵۱۱۱۔ حضرت منذرؓ بن محمد بن عقبہ

حضرت منذرؓ بن محمد بن عقبہ بن احیحہ بن جلاح بن حریش بن جحجبا بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ غزوۂ بدر و احد میں شریک تھے۔ یونس نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ یہ بئر معونہ کے حادثے میں شہید ہوئے تھے۔ ابوعبیدہ ان کی کنیت تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یحییٰ یعنی ابن مندہ انہیں (منذر بن محمد کو) ان کے دادا ابوعبداللہ بن مندہ تک لائے ہیں اور ان کے دادا نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۱۲۔ حضرت منذرؓ بن یزید بن عامر

حضرت منذرؓ بن یزید بن عامر بن حدیدہ۔ انہیں اور ان کے بھائی عبدالرحمٰن کو بقول عدوی حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔

۵۱۱۳۔ حضرت منصور بن عمیر بن ہاشم

منصور بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار ابوالروم العبدری۔ یہ مصعب بن عمیر کے بھائی تھے، ابوبکر بن درید نے اسی طرح ان کا نام لکھا ہے۔ ابوالروم کا لقب انہیں مہاجرین حبش نے دیا تھا۔ غزوۂ احد میں موجود تھے۔ حافظ ابوالقاسم دمشقی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہم کنیتوں کے تحت ذرا تفصیل سے پھر ان کا ذکر کریں گے۔

۵۱۱۴۔ منظور بن زبان بن سیار

حضرت منظورؓ بن زبان بن سیار بن عمرو اور وہ عشراء بن جابر بن عقیل بن ہلال بن سمی بن مازن بن فزارۃ الفزاری ہیں اور یہ وہ آدمی ہیں جس نے اپنی سوتیلی ماں سے شادی کی تھی۔ حضور اکرمؐ نے براء کے ماموں کو حکم دیا کہ وہ اسے قتل کر دیں اور وہ حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب کی ماں کے دادا تھے اور ان کی والدہ خولہ بنت منظور تھیں اور وہ ابراہیم بن طلحہ کی ماں بھی تھیں۔ ابن ماکولا نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو حضور اکرم اس جرم میں اس کے قتل کا حکم نہ دیتے۔ وہ بحالت کفر مارا گیا۔

۵۱۱۵۔ حضرت منقذؓ بن خنیس

حضرت منقذؓ بن خنیس بن سلامہ بن سعد بن مالک بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ جعفر کا قول ہے کہ یہ ابوکعب اسدی کا نام ہے۔ ابن حبیب نے اپنی کتاب میں انہیں ان لوگوں میں شامل کیا ہے جن کی کنیتیں نام پر غالب آ گئیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۱۶۔ حضرت منقذؓ بن زید بن حارث

حضرت منقذؓ بن زید بن حارث۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ بعض لوگوں نے اپنی کتابوں میں انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ لیکن ابن اثیر انہیں نہیں جانتے۔

۵۱۱۷۔ حضرت منقذؓ بن عمرو بن عطیہ

حضرت منقذؓ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار الانصاری خزرجی نجاری مازنی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ وہ محمد بن یحییٰ بن حبان کے دادا تھے۔ ان کے سر پر ایک ضرب لگنے سے ان کی زبان اور عقل متاثر ہوئی تھی چونکہ وہ تجارت پیشہ تھے اس لیے دھوکا کھا جاتے۔ حضورؐ نے انہیں نصیحت کی کہ جب تم کوئی چیز بیچنے لگو تو خریدار سے کہہ دیا کرو کہ مجھے دھوکا نہ دینا اور اسی طرح جب کوئی چیز خریدو تو ہر سودے میں تین دن کا اختیار لے لیا کرو۔ انہوں نے ایک سو تیس سال کی زندگی پائی تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۱۸۔ حضرت منقذؓ بن لبابۃ الاسدی

حضرت منقذؓ بن لبابۃ الاسدی۔ بنو اسد بن خزیمہ سے تھے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے، جو بنو غنم بن دودان بن اسد سے ہجرت کر کے مدینے آ گئے تھے، ابو عمر نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

لبابہ لام سے لکھا جاتا ہے، لیکن ابو موسیٰ نے نباتہ نون سے لکھا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے یہ دونوں نام ایک دوسرے کی تصحیف ہیں۔ ان کے سلسلہ نسب میں جیسا کہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں معبد کا نام بھی آتا ہے۔ ابو نعیم نے اور ابن مندہ دونوں نے ان کا ذکر کیا ہے اور نباتہ نام لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۱۱۹۔ حضرت منفعہؓ

حضرت منفعہؓ۔ ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور خود ان سے ان کے بیٹے کلیب بن منفعہ نے روایت کی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! میں کس سے بھلائی کروں فرمایا اپنی ماں سے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۲۰۔ حضرت منقعؓ تمیمی

حضرت منقعؓ تمیمی۔ ان کا نسب مذکور نہیں صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ابن سعد نے انہیں بصری صحابہ کے طبقے میں شمار کیا ہے اور ان کا نام یوں لکھا ہے۔ منقع بن حصین بن یزید بن شبل بن جبار بن حارث بن عمرو بن کعب بن عبد شمس بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم۔ جنگِ قادسیہ میں موجود تھے پھر بصرے میں سکونت اختیار کر لی۔ ان کے ایک گھوڑے کا نام جناح تھا۔ جس پر سوار ہو کر وہ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے۔ یہ اشعار ان کے ہیں۔

لما رایت الخیل زیل بینھا　　طعان ونشاب صبرت جناحا

جب میں نے دیکھا کہ نیزہ بازوں اور تیر اندازوں کی وجہ سے گھوڑوں میں فاصلہ پیدا ہو گیا، تو میں نے اپنے گھوڑے جناح کو کافی سمجھا۔

فطاعنت حتی انزل اللہ نصرہ　　وودجناح لو قضی فاراحا

میں نے نیزے سے دشمن پر حملہ کیا، اور اللہ تعالیٰ نے کامیابی نازل کی اور جناح کی خواہش تھی کہ یہ کام پورا ہو جاتا تو وہ بھی آرام کرتا۔

کان سیوف الهند فوق جبینه مخاریق برق فی تهامة لاها

ہندوستانی تلواریں، اس کی پیشانی پر اس طرح چمک رہی تھیں گویا وہ بجلی کے کوندے ہیں جو تہامہ کی وادی میں چمک رہے ہیں۔

منقع نے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۲۱۔ حضرت منقعؓ بن مالک بن امیہ

حضرت منقعؓ بن مالک بن امیہ بن عبدالعزی بن ملان بن عمل بن کعب بن حارث بن بہثہ بن سلیم السلمی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ کی زندگی ہی میں وفات پائی۔ جب آپؐ کو ان کی وفات کا علم ہوا تو ان کے لئے دعا فرمائی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۲۲۔ حضرت منکدرؓ بن عبداللہ بن ہدیہ

حضرت منکدرؓ بن عبداللہ بن ہدیر بن عبدالعزی بن عامر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرۃ قرشی تیمی۔ یہ محمد بن منکدر کے والد تھے۔ اور اسکی بہن کے بھی انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔

ابوبکر مسمار بن عمر بن عویس نے ابوالعباس بن طلابہ سے، انہوں نے ابوالقاسم عبدالعزیز بن علی بن احمد انماطی سے، انہوں نے ابوطاہر مخلص سے انہوں نے یحییٰ بن صاعد سے، انہوں نے خلاد بن اسلم سے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے حریث بن سائب سے جو بنوسلمہ کے مؤذن تھے روایت کی کہ انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول کریمؐ سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا جس آدمی نے کعبے کا سات بار طواف کیا اور اللہ کو یاد کیا اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ ایک غلام کو آزاد کرنے سے ملتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ابوعمر اس حدیث کو مرسل قرار دیتے ہیں، ہر چند وہ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے تھے لیکن صحبت کا کوئی ثبوت فراہم نہیں ہو سکا۔

۵۱۲۳۔ حضرت منہالؓ ابوعبدالملک

حضرت منہالؓ۔ ابوعبدالملک القیسی۔ ان کے بیٹے عبدالملک نے ان سے روایت کی۔

ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے انس بن سیرین سے، انہوں نے عبدالملک بن منہال سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے انہیں ایام بیض کے تین دنوں کے روزے کی تاکید فرمائی کہ ان کا ثواب مہینے بھر کے روزوں کے ثواب کے برابر ہے۔

ابوداؤد طیالسی اور سلیمان بن حرب نے شعبہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ابوعمر کا قول ہے کہ ان کے نزدیک عبدالملک بن منہال وہم ہے اور ان کے خیال میں ملحان درست ہے۔ ہم ملحان کے ترجمے میں ان کا ذکر چکے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا

ہے۔

۵۱۲۴۔حضرت منیبؓ ازدی

حضرت منیبؓ ازدی ابومدرک۔ان کی حدیث کومنیب بن مدرک بن منیب نے اپنے والد سے اس نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرمؐ کوزمانہ جاہلیت میں تبلیغ دین کرتے دیکھا۔جب آپ فرماتے کہ لا الہ الا اللہ کہو گے تو نجات پاجاؤ گے تو بعض لوگ ان کے منہ پر تھوکتے ،بعض ان پر مٹی ڈالتے اور بعض گالیاں بکتے۔جب دوپہر ہوجاتی تو ایک لڑکی پانی کا ایک برتن لاتی ،جس سے آپ کا ہاتھ منہ دھلاتی۔حضورؐ صاحبزادی سے مخاطب ہوکر فرماتے ''میری بیٹی! تم اپنے باپ پر دشمنوں کے غلبے اور ذلت سے ڈرنا مت''۔ان سے پوچھا کہ وہ صاحبزادی کون تھیں۔انہوں نے کہا زینبؓ بنت رسول کریمؐ۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔انہوں نے یہ حدیث مدرک بن حارث ازدی کے ترجمے میں بھی بیان کی ہے۔

۵۱۲۵۔حضرت منیبؓ بن عبدالسلمی

حضرت منیبؓ بن عبدالسلمی۔خطیب ابوبکر اور ابونصر بن ماکولا نے ان کا ذکر کیا ہے۔ان سے عبداللہ بن عامر الالہانی نے روایت کی ہے۔ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے۔ابوامامہ باہلی نے حضور اکرمؐ سے روایت کی رسول کریمؐ نے فرمایا جس شخص نے صبح کی نماز باجماعت پڑھی اور وہاں بیٹھا نماز اشراق تک تسبیح پڑھتا رہا اسے حج اور عمرے کا پورا ثواب ملے گا۔ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۲۶۔حضرت منیذرؓ اسلمی

حضرت منیذرؓ اسلمی۔ایک روایت میں منذر مذکور ہے۔ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ان سے ابوعبدالرحمان نے روایت کی ہے انہوں نے افریقہ میں سکونت اختیار کرلی تھی۔انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت اور سماع کی عزت نصیب ہوئی۔آپؐ نے فرمایا جس شخص نے صبح اٹھ کر رضیت باللہ ربا کہا پھر ساری حدیث بیان کی۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم وہا

۵۱۲۷۔حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ

حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔یہ صاحب ام المومنین ام سلمہ کے بھائی تھے ان کا نام ولید تھا۔چونکہ حضور اکرمؐ کو یہ نام اچھا نہ لگا اس لئے آپؐ نے بدل کر مہاجر کردیا۔حضورؐ نے انہیں بطور سفیر حارث بن عبد کلال حمیری کے پاس یمن میں بھیجا تھا۔مہاجر غزوہ تبوک میں حضور اکرمؐ کا ساتھ نہ دے سکے تھے اس لئے حضورؐ ان سے ناراض تھے ام المومنین ام سلمہ نے ان کی سفارش کی ،چنانچہ آپؐ نے درگزر فرمایا اور انہیں کندہ اور صدف سے وصول زکوٰت کا محصل مقرر فرمایا۔اس اثناء میں حضورؐ کا انتقال ہوگیا مگر مہاجر اپنے کام پر جمے رہے۔

جب ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو انہیں حکم ملا کہ وہ مرتدین یمن کے خلاف جہاد کریں۔ ادھر سے فراغت ملی تو حضرت ابوبکرؓ نے حضرموت میں قلعہ نجیر کی تسخیر کے لئے زیاد بن لبید انصاری کے ساتھ مقرر کیا، جہاں سے وہ اشعث بن قیس کو گرفتار کر کے خلیفہ کے پاس لائے۔ یمن میں مرتد کی بغاوت کو فرو کرنے کے لئے انہوں نے مفید کام کیا جیسا کہ ہم نے الکامل فی التاریخ میں بیان کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۲۸۔ حضرت مہاجرؓ بن خالد بن ولید

حضرت مہاجرؓ بن خالد بن ولید۔ یہ اول الذکر کے عمزاد ہیں، قرشی و مخزومی ہیں۔ حضور اکرمؐ کے زمانہ میں یہ اور ان کے بھائی عبدالرحمٰن چھوٹے سے لڑکے تھے۔ دونوں بھائیوں کے مزاج میں اختلاف تھا۔ عبدالرحمان صفین میں امیر معاویہ کے لشکر میں شامل تھے۔ جب کہ مہاجر حضرت علیؓ کے طرف دار تھے۔ اسی طرح جنگ جمل میں بھی حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔ اس جنگ میں ان کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی تھی۔ بعد میں جنگ صفین میں مارے گئے تھے۔

جناب مہاجر کا ایک بیٹا تھا، جس کا نام خالد تھا۔ جب ابن اثال الطبیب نے عبدالرحمٰن بن خالد کو زہر دے کر مار دیا تو خالد نے اپنے چچا کا خون بہانہ طلب کیا، لیکن عروہ بن زبیر نے اسے عار دلائی چنانچہ خالد اور ان کا غلام دمشق چلے گئے ایک رات انہوں نے ابن اثال کا تعاقب کیا۔ وہ اس رات امیر معاویہ کے پاس بیٹھا انہیں کہانیاں سنا رہا تھا۔ جب یہ نشست ختم ہوئی اور وہ خالد اور ان کے غلام نافع کے قریب پہنچا تو اس وقت اس کے ساتھ کئی اور افسانہ گو بھی تھے۔ اس موقعہ پر خالد اور نافع نے حملہ کر دیا۔ باقی لوگ بھاگ گئے لیکن خالد نے ابن اثال طبیب کو قتل کر دیا۔ پھر وہ واپس مدینے آگئے اور وہاں عروہ بن زبیر کو مندرجہ ذیل اشعار سے مخاطب کیا۔

قضی لا بن سیف الله بالحق سیفه　　　وعری من حمل الذحول رواحله

ابن سیف اللہ کے لئے اس کی تلوار نے حق ادا کر دیا اور اس کی اونٹنیوں نے انتقام کا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا ہے۔

فان کان حقا فهو حق اصابه　　　وان کان ظنا فهو بالظن فاعله

اگر یہ حق تھا، تو اس نے اپنا حق پالیا ہے اور اگر یہ ظن ہے تو اس نے اس ظن کی بنا پر ہی یہ کام کر دیا۔

سل ابن اثال هل ثارث بن خالد　　　وهذا ابن جرموز فهل انت قاتله

ابن اثال سے پوچھو تو سہی کہ میں ابن خالد کا انتقام لے رہا ہوں یا نہ اور یہ ابن جرموز ہے جس نے زبیر کو قتل کیا تھا۔ کیا تم اسے قتل کرو گے۔

زبیر کی اولاد میں سے کسی کو ان کا انتقام لینے کی ہمت نہ پڑی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۲۹۔ حضرت مہاجرؓ بن زیاد الحارثی

حضرت مہاجرؓ بن زیاد الحارثی۔ یہ ربیع بن زیاد کے بھائی تھے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ان کا قول ہے کہ انہیں اس کا علم نہیں آیا انہوں نے رسول اکرمؐ سے روایت کی ہے اور اسی طرح ان کی صحبت کے بارے میں شبہ ہے۔ ۱۷ہجری میں وہ مقام

مناذر قتل ہوئے۔ ایک روایت میں ہے وہ تستر کے مقام پر قتل ہوئے۔ ان کے بھائی نے ابوموسیٰ سے کہا کہ مہاجر روزے کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ آپ انہیں حکم دیں کہ وہ افطار کر کے لڑیں، انہوں نے تعمیل ارشاد کی اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

۵۱۳۰۔ حضرت مہاجرؓ

حضرت مہاجرؓ۔ آپ ام المومنین ام سلمہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کا قول ہے کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں رہے۔ ان سے بکیر نے جو عمرہ کے مولی ہیں جو یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر مخزومی کے دادا تھے روایت کی۔ مہاجر کا شمار مصریوں میں ہوتا تھا۔ بکیر سے مروی ہے کہ انہوں نے مہاجر کو کہتے سنا وہ کہتے تھے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں پانچ یا دس برس گزارے، اس عرصے میں انہیں حضورؐ نے کبھی کچھ نہیں کہا خواہ وہ کام جو آپؐ نے فرمایا تھا میں نے کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے اب عمر کہتے ہیں میں نہیں کہہ سکتا آیا یہ وہی آدمی ہیں جنہوں نے یہ بتایا تھا کہ حضور اکرمؐ کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے۔

۵۱۳۱۔ حضرت مہاجرؓ بن قنفذ بن عمیر

حضرت مہاجرؓ بن قنفذ بن عمیر بن جدعان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی تیمی۔ عبداللہ بن جدعان ان کے والد کے چچا تھے اور وہ دادا ہیں محمد بن یزید بن مہاجر کے۔

ایک روایت میں ہے کہ مہاجر کا نام عمرو تھا اور قنفذ کا نام خلف تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مہاجر اور قنفذ دونوں لقب ہیں اور انہیں مہاجر اس لئے کہتے تھے کہ انہوں نے ہجرت کا ارادہ کیا تو مشرکین نے انہیں پکڑ لیا اور خوب مرمت کی۔ اس اثنا میں انہیں موقعہ مل گیا اور بھاگ کر حضور کی خدمت میں پہنچ گئے اس پر آپؐ نے فرمایا کہ فی الحقیقت تم ہی مہاجر ہو۔ ایک روایت کے مطابق مہاجر فتح مکے کے دن اسلام لائے تھے۔ بصرے میں سکونت اختیار کی اور وہیں فوت ہوئے۔ ابوساسان حضین نے ان سے روایت کی۔ حسن نے مہاجر سے جو حدیث روایت کی ہے وہ مرسل ہے کیونکہ ان دونوں میں حضین حائل ہے۔

یعیش بن صدقہ بن علی الفقیہہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب سے، انہوں نے محمد بن یسار سے انہوں نے معاذ بن معاذ سے، انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے حضین ابی ساسان سے انہیں نے مہاجر بن قنفذ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو سلام کیا، لیکن آپؐ نے جواب نہ دیا۔ جب وضو فرما چکے تو اس وقت آپ نے سلام کا جواب دیا اور محکمہ پولیس عثمانؓ کے حوالے کیا اور چار ہزار درہم تنخواہ مقرر فرمائی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۳۲۔ حضرت مہاجرؓ

حضرت مہاجرؓ۔ صحابی ہیں جن سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ کے جوتے مبارک میں دو تسمے تھے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۳۳۔ حضرت مہجعؓ (مولیٰ حضرت عمرؓ)

حضرت مہجعؓ۔ حضرت عمرؓ کے آزادہ کردہ غلام تھے اور غزوۂ بدر میں اسلامی لشکر میں سب سے پہلے شہادت کا اعزاز انہیں

حاصل ہوا۔ یہ دو صفوں کے درمیان تھے کہ اچانک ایک تیر انہیں آ لگا اور شہید ہو گئے۔
ان کا تعلق یمن سے تھا۔ یہ ان لوگوں میں شامل ہیں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی **ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ** ان میں مندرجہ ذیل حضرات شامل تھے، حضرت بلال، صہیب، عمار، خباب، عتبہ بن غزوان، مجع مولیٰ عمرؓ اوس بن خولی اور عامر بن فہیرہ، یہ ابن عباس کا قول ہے۔ تینوں نے ان کی تخریج کی ہے۔

۵۱۳۴۔ حضرت مہدیؓ جزری

حضرت مہدیؓ جزری۔ سلیمان بن مغیرہ نے مبذول بن عمرو سے انہوں نے مہدی جزری سے روایت کی، حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ تین آدمیوں کو تھوڑی بہت بدخلقی کی اجازت ہے، مریض، مسافر اور روزہ دار۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ نیز ان کا خیال ہے کہ حدیث مرسل ہے۔

۵۱۳۵۔ حضرت مہرانؓ (مولیٰ حضور اکرمؐ)

حضرت مہرانؓ۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کے نام کے متعلق کئی روایات ہیں، کیسان، طہمان، ذکوان، میمون، ہرمز، اس اختلاف کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔ روایت ہے کہ آل ابی طالب کے مولیٰ تھے۔
عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سائب سے روایت کی، ان کا بیان ہے کہ وہ حضرت علیؓ کی صاحبزادی ام کلثوم کے پاس صدقہ لے کر گئے۔ انہوں نے لینے سے انکار کر دیا اور وجہ یہ بیان کی کہ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام مہران نے انہیں بتایا کہ حضور نے اہل بیت کے لئے صدقہ حرام قرار دیا ہے اور قبیلے کا غلام ان ہی سے شمار کیا جائے گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۳۶۔ حضرت مہرانؓ (والد میمون)

حضرت مہرانؓ۔ یہ میمون کے والد تھے۔ میمون نے اپنے والد سے روایت کی عمر بن میمون بن مہران نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز ناقص رہی۔ ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۳۷۔ حضرت مہزمؓ بن وہب الکندی

حضرت مہزمؓ بن وہب الکندی۔ ان سے سعید بن جبیر نے روایت کی انہوں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے سنا۔ میں اس امر کو جائز قرار نہیں دوں گا کہ تم سبز، سفید یا سیاہ رنگ کے برتن میں نبیذ تیار کرو۔ ہاں اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے گلاس یا پینے کے برتن میں نبیذ تیار کرو اور جب اس کا ذائقہ ٹھیک ہو جائے تو پی لو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۳۸۔ حضرت مہشمؓ بن عتبہ

حضرت مہشمؓ بن عتبہ۔ یہ نام ہے ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کا۔ ان کے نام کے بارے میں اور بھی کئی روایات

ہیں۔اس کا ذکر گزر چکا ہے اور کنیتوں کے عنوان کے تحت ہم ذرا تفصیل سے ان کا ذکر کریں گے۔ کیونکہ وہ اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور ہیں۔

۵۱۳۹۔حضرت مہلہلؓ

حضرت مہلہلؓ۔غیر منسوب ہیں۔ان سے مسلمۃ الضمی نے روایت کی ہے۔ایک روایت میں سلمہ کا نام آیا ہے۔حضور اکرمؐ کے صحابی تھے۔آپؐ نے فرمایا جو شخص چاہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اپنے سائے میں جگہ دے،اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے اور سلام کہنے میں بخل نہ کرے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۴۰۔حضرت مہینؓ بن ہیثم

حضرت مہینؓ بن ہیثم بن نابی بن مجدعہ از آل اسود بن اوس بن نابی۔یہ لاولد تھے۔ابن اسحاق نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا ہے۔جو بیعت عقبہ میں موجود تھے ابن منیع اور جعفر المستغفری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم وواؤ

۵۱۴۱۔حضرت موسیٰؓ بن حارث

حضرت موسیٰؓ بن حارث (خالد) بن بن صخر بن عامر بن (کعب بن سعد) بن تیم بن مرہ۔ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔یہ حبشہ میں پیدا ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ان کے والد حبشہ سے دو کشتیوں میں سوار ہو کر مدینے آئے تھے۔ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۴۲۔حضرت مولہؓ بن کثیف

حضرت مولہؓ بن کثیف بن حمل بن خالد بن عمرو بن معاویہ۔وہ ضباب بن کلاب تھے اور ان کا نسب تھا۔زبیر بن بکار وکلاب اور وہ ابن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ضبابی کلابی کے بیٹے ہیں۔یہ ابوعمر کا قول ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم کہتے ہیں کہ وہ ضحاک بن سفیان کلابی کے آزاد کردہ غلام تھے۔وہ بیس برس کے تھے کہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے عامر بن طفیل کا واقعہ بیان کیا جسے طاعون کی گلٹی نکلی تھی اور جو اونٹ کے پارہ گوشت کی طرح تھی اور عامر کی موت بیت سلولیہ میں ہوئی تھی۔

انہوں نے حضور اکرم کی بیعت کی اور اپنے اونٹوں کی زکوٰۃ کے سلسلے میں ایک دو سالہ بچہ شتر حضور کی خدمت میں پیش کیا تھا۔آپ کی وفات کے بعد وہ بارہ سال حضرت ابوہریرہ کی رفاقت میں رہے اور سو برس زندگی پائی۔چونکہ بڑے فصیح البیان تھے اس لئے ذواللسانین ان کا لقب پڑ گیا تھا۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور یحییٰ بن مندہ نے ان کے دادا پر استدراک کیا ہے کیونکہ ان کے دادا نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۴۳۔ حضرت مونسؓ بن فضالہ

حضرت مونسؓ بن فضالہ بن عدی بن حزام بن ہیثم بن ظفر انصاری، ظفری۔ یہ انس بن فضالہ کے بھائی تھے۔ حضور اکرمؐ نے غزوۂ احد سے ایک دن پہلے انہیں لشکر مشرکین کا اندازہ لگانے کے لئے بھیجا تھا۔ جب وہ اپنے بھائی کے ساتھ غزوۂ احد میں شرکت کے لئے آئے تھے اور سب لوگ وہاں جمع تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۴۴۔ حضرت موہبؓ بن عبداللہ

حضرت موہبؓ بن عبداللہ بن خرشہ۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے باسنادہ ابومعشر سے، انہوں نے یزید بن رومان سے اور رجال المدینی سے روایت کی کہ موہب بن عبداللہ بنوثقیف کے وفد میں تھے۔ حضورؐ نے فرمایا آج سے تم موہب ابوسہل ہو۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم ویا

۵۱۴۵۔ حضرت میثمؓ یا میتم

حضرت میثمؓ صحابی ہیں، لیکن ان کا نسب نہیں معلوم ہوسکا۔ ابن ابی عاصم نے وحدان میں لکھا ہے کہ یحییٰ بن محمود نے اجازتاً باسنادہ تا ابوبکر بن احمد بن عمرو سے، انہوں نے محمد بن ابراہیم ابویحییٰ سے، انہوں نے زکریا بن عدی بن عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے یزید بن ابی انیسہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے میثم سے جو حضور اکرمؐ کے صحابی ہیں روایت کی انہیں بتایا گیا کہ فرشتہ اپنا علم لئے صبح کو اس وقت بیدار ہوجاتا ہے جب سب سے پہلے جاگنے والا مسجد کو روانہ ہوتا ہے اور فرشتہ اس وقت تک اس کے ساتھ رہتا ہے جب تک وہ اپنے گھر واپس نہیں آجاتا۔ اسی طرح شیطان صبح کو اپنا علم لئے اس وقت بیدار ہوتا ہے جب اول از ہمہ بازار جانے والا اٹھتا ہے اور شیطان اس وقت تک اس کے ساتھ رہتا ہے جب تک وہ گھر واپس نہیں آجاتا اور شیطان بھی داخل منزل ہوجاتا ہے۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۴۶۔ حضرت میسرہؓ ابوطیبہ

حضرت میسرہؓ۔ ابوطیبہ الحجام۔ ابن منیع کا قول ہے کہ ابوطیبہ حجام کا نام میسرہ تھا ان کا بیان ہے کہ انہوں نے احمد بن عبید بن ابی طیبہ سے ابوطیبہ کا نام پوچھا تو انہوں نے میسرہ بتایا۔ ایک روایت میں نافع مذکور ہے۔

یزید بن معقل بن میسرہ نے اپنے والد معقل سے، انہوں نے اپنے والد میسرہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ چھ فرقوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا۔ (۱) امراء کو بوجہ ظلم کے (۲) عربوں کو بوجہ عصبیت کے (۳) علماء کو حسد کی بناپر (۴) خواتین کو کبر اور غرور کی وجہ سے (۵) تاجروں کو بربنائے خیانت (۶) اور گنواروں کو جہالت کی وجہ سے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۴۷۔ حضرت میسرہؓ الفجر

حضرت میسرہؓ الفجر۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کا شمار اعراب بصرہ میں تھا۔

عبداللہ بن احمد خطیب نے ابو محمد سراج قاری سے انہوں نے حسن بن احمد دقاق سے، انہوں نے عثمان بن احمد بن سماک سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے عدیل سے، انہوں نے عبداللہ بن شقیق العقیلی سے انہوں نے میسرۃ الفجر سے روایت کی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا، یارسول اللہ! آپ کو نبوت کب عطا ہوئی۔ فرمایا میں نبی تھا اور آدمؑ بھی ابھی تخلیق کے منازل طے کر رہے تھے۔ تینوں نے اسے بیان کیا ہے۔

ابن الفرضی کہتے ہیں کہ میسرۃ الفجر کا نام عبداللہ بن ابوالجد عاء تھا اور میسرہ لقب تھا۔ ممکن ہے ایسا ہی ہو کیونکہ عبداللہ بن شقیق نے دونوں سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۵۱۴۸۔ حضرت میسرہؓ بن مسروق عیسیٰ

حضرت میسرہؓ بن مسروق عیسیٰ۔ یہ ان نو آدمیوں میں شامل تھے جو بنوعبس سے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ جب حضورؐ نے حجۃ الوداع ادا کیا تو آپؐ نے ان کا نام میسرہ رکھ دیا۔ انہوں نے گزارش کی مجھے آپؐ کی پیروی کا حد درجہ اشتیاق تھا۔ وہ اسلام لائے اور خدمت اسلام میں پیش پیش رہے اور شکر گزار ہوئے کہ حضور اکرمؐ کے طفیل نار جہنم سے بچ گئے اور حضرت ابوبکر ان سے بہ احترام سلوک فرماتے تھے۔ اشیری نے ان کے ذکر میں ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۵۱۴۹۔ حضرت میمونؓ (مولیٰ رسول اللہؐ)

حضرت میمونؓ۔ حضورؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ایک روایت میں ان کا نام مہران وغیرہ بھی مذکور ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔

۵۱۵۰۔ حضرت میمونؓ بن سنباد

حضرت میمونؓ بن سنباد عقیلی۔ ان کی کنیت ابومغیرہ تھی۔ معتمر بن سلیمان نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہم امام حسنؓ کے دروازے پر کھڑے تھے کہ ایک شخص جس کا نام میمون بن سنباد تھا اور صحابی تھا ہماری طرف آیا اور کہنے لگا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میری امت کے قوام کا دارومدار اشراف امت پر ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ بعض لوگ انہیں صحابی نہیں مانتے۔ بات صرف اتنی ہے کہ وہ یمنی تھے۔

۵۱۵۱۔ حضرت میمونؓ بن یامین

حضرت میمونؓ بن یامین۔ سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ میمون بن یامین جو مدینے میں یہود کا سردار تھا مسلمان ہو گیا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! آپ اپنے اور یہود مدینہ کے درمیان کسی کو حکم مقرر کریں تو مجھے وہ بطور حکم تسلیم کر لیں گے۔ حضور اکرمؐ نے یہود کو بلا بھیجا اور میمون کو گھر میں چھپا دیا۔ جب آپؐ نے یہ تجویز پیش کی تو یہود میمون بن یامین کو حکم ماننے پر تیار ہو گئے۔

جب انہیں سامنے لایا گیا اور انہوں نے حضور اکرمؐ کی تصدیق کی تو یہود نے میمون بن یامین کو حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: **قل ارایتم ان کان من عنداللہ و کفرتم بہ و شہد شاھد من بنی اسرائیل علی مثلہ** ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے

۵۱۵۲۔ حضرت میمونؓ

حضرت میمونؓ۔ غیر منسوب ہیں۔ شام میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ اشعث بن سوار نے محمد بن سیرین سے انہوں نے میمون سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرمؐ سے فتح شام سے پیشتر ہی وہاں ایک جاگیر کی درخواست کی۔ حضورؐ نے ایک فرمان لکھ دیا جس میں جاگیر کا حکم تھا۔ جب حضرت عمرؓ کے زمانے میں شام فتح ہوا تو انہوں نے وہ فرمان حضرت عمرؓ کے سامنے پیش کیا۔ خلیفہ نے اس کے تین حصے کر کے ایک حصہ مسافروں کے لئے ایک اس کی تعمیر کے لئے اور ایک جناب میمون کے لئے مخصوص کر دیا۔ ابو نعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۵۳۔ حضرت میناؓ

حضرت میناؓ۔ ان کے بیٹے کا نام الحکم تھا اور وہ ابو عامر راہب کے آزاد کردہ غلام تھے۔ بقول مصعب زبیری جناب مینا غزوۂ تبوک میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے۔ ان کے بیٹے الحکم نے ابن عمر اور ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۵۴۔ حضرت میناؓ

حضرت میناؓ۔ غیر منسوب ہیں۔ اسماعیل بن جعفر نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابوسلمہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ (ہجرت کی رات بھی ایسا ہی ہوا تھا) مقام حجر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا اے حجر تو خدا کی زمین میں محبوب ترین اور معزز ترین مقام ہے اور اگر مجھے یہاں سے نہ نکالا گیا تو میں کبھی نہ نکلوں گا اور آج صرف اس وقت کے لئے مجھے اجازت عطا ہوئی ہے۔ اس کے بعد تا ابد اس زمین سے درخت اکھیڑنا، گھوڑوں کو روکنا، گری پڑی چیزوں کو سوائے اصل مالک کے اٹھانا حرام ہے۔ ایک مینا نامی آدمی نے گزارش کی یارسول اللہ اذخر گھاس کو مستثنیٰ فرما دیجئے کہ اسے ہم چھتوں پر ڈالتے ہیں اور قبروں میں بھی کام آتا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابوالحسن لبنانی مینا کو اسی طرح لکھتے ہیں۔ ایک اور روایت کے مطابق اس کے راوی عباس بن عبدالمطلب ہیں۔ نیز اس حدیث میں شاہ یا ابوشاہ کا ذکر بھی آیا ہے جو تصحیف معلوم ہوتی ہے۔

جلد آٹھ ختم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسد الغابہ جلد نہم

باب نون و الف

۵۱۵۵۔ حضرت نابغہؓ الجعدی

حضرت نابغہؓ الجعدی۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے قیس بن عبداللہ کسی نے عبداللہ بن قیس اور کسی نے حبان بن قیس بن عمرو بن عدس بن ربیعہ بن جعدۃ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعۃ عامری، جعدی لکھا ہے۔ ابو عمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ الکلبی نے قیس بن عبداللہ بن عدس بن ربیعہ لکھا ہے نیز ان کے سلسلہ نسب میں بھی کلبی نے اختلاف کیا ہے۔ جو کچھ ہم نے لکھا ہے، ان کے بارے میں مشہور روایات یہی ہیں۔

انہیں نابغہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت میں شعر کہا کرتے تھے، بعدۂ انہوں نے شعر کہنا بند کر دیا اور ۳۰ برس خاموش رہے۔ پھر طبیعت ادھر متوجہ ہوئی اور شعر کہنے لگے، اس پر نابغہ (غیر معمولی ذہین) کہلائے۔ انہوں نے جاہلیت اور اسلام میں طویل عرصہ بسر کیا۔ وہ نابغہ، ذبیانی سے عمر میں بڑے تھے۔ نابغہ ذبیانی نابغہ جعدی سے پہلے فوت ہو گئے اور آخر الذکر ان کے بعد طویل عرصہ تک زندہ رہے۔ بروایتے انہوں نے ۱۸۰ برس عمر پائی۔ ابن قتیبہ نے ان کی عمر ۲۴۰ سال لکھی ہے اور یہ کچھ مستبعد نہیں۔ کیونکہ حضرت عمرؓ نے ذیل کا شعر پڑھا۔

ثلاثۃ اھلین افنیتم   وکان الالہ ھو المستاسا

تم نے تین بیویوں کو ختم کر دیا۔ حالانکہ خدا سے آہ و فغاں کی جاتی رہی۔

حضرت عمرؓ نے دریافت کیا۔ تم نے ہر بیوی کے ساتھ کتنے سال گزارے انہوں نے جواب دیا، ساٹھ برس اس طرح یہ مدت ۱۸۰ برس بنتی ہے۔ اس کے بعد وہ عبداللہ بن زبیر کے عہد تک زندہ رہے۔ تا آنکہ انہوں نے اوس بن مغراء اور لیلی الاخیلیہ کی ہجو کہی۔

وہ زمانہ جاہلیت میں دین ابراہیم کے پیروکاروں (حنیف) میں شمار ہوتے تھے۔ وہ روزہ رکھتے اور اپنی کوتاہیوں کی معافی طلب کرتے تھے۔ ذیل کا شعر ان کے ایک قصیدے کا مطلع ہے۔

الحمد للہ لا شریک لہ   من لم یقلھا فنفسہ ظلما

تمام اوصاف کا سزاوار وہ خدا ہے جس کا کوئی شریک نہیں، اور جو شخص اس کا قائل نہیں، اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔

اس شعر میں توحید باری حشر و نشر کا اقرار اور جزا و سزا کا عقیدہ مذکور ہے ایک روایت کی رو سے یہ شعر امیہ بن الصلت سے

منسوب ہے لیکن یونس بن حبیب حماد الراویہ، محمد بن سلام اور علی بن سلیمان الاخفش نے اسے نابغہ کا شعر قرار دیا ہے نابغہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اسلام لائے اور ایک قصیدہ پیش کیا، جس کا ایک شعر درج ذیل ہے۔

اتیت رسول اللہ اذ جاء بالھدی ویتلوا کتابا کالمجرۃ نیرا

جب حضور اکرم ﷺ ہدایت لے کر تشریف لائے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور وہ ایسی کتاب پڑھتے ہیں، جو کہکشاں کی طرح روشن ہے۔

قتبان بن محمد بن سودان کو ابو نصر احمد بن محمد بن عبدالقاہر الطوسی نے انہیں ابوالحسین بن النقور نے انہیں ابوالحسین محمد بن عبداللہ بن حسین الدقاق نے، انہیں عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بغوی نے، انہیں داؤد (ابن رشید) نے، انہیں یعلی بن اشدق نے بتایا کہ انہوں نے نابغہ سے سنا، کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے ذیل کا شعر پڑھا:

بلغنا السماء مجدنا وجدودنا وانا لنرجو فوق ذلک مظھرا

ہماری عزت اور حرمت آسمان تک پہنچ گئی۔ اب ہم اس سے بڑھ کر ایک اور مقام کے آرزومند ہیں۔

اس پر حضور اکرمؐ نے دریافت کیا، اے ابولیلی! وہ کون سا مقام ہے، انہوں نے جواب دیا، یارسول اللہؐ! جنت، آپ نے فرمایا، درست، انشاءاللہ! پھر جناب نابغہ نے ذیل کے دو شعر پڑھے۔

ولا خیر فی حلم اذا لم یکن لہ بوادر تحمی صفوہ ان یکدرا

ولا خیر فی جھل اذا لم یکن لہ حلیم اذا ما اوردہ الامر اصدرا

اس حلم میں کوئی بھلائی نہیں جس کے ساتھ ایسے محافظ نہ ہوں، جو اس کے اجلا پن کو گدلا ہونے سے بچالیں۔ اسی طرح اس جہل میں بھی کوئی بھلائی نہیں جس کے ساتھ وہ حلم نہ ہو کہ جب اسے کوئی کٹھن منزل پیش آئے تو وہ اسے صحیح سلامت باہر نکال لائے۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا تو نے پتے کی بات کہی ہے اللہ تیرے چہرے کو رسوا نہ کرے۔

یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی نے زاہر بن طاہر نیشاپوری سے، انہوں نے ابوسعید الجنز روذی سے، انہوں نے ابوبکر محمد بن محمد بن عثمان المقری سے، انہوں نے عبداللہ بن سلیمان بن اشعث سے انہوں نے ایوب بن محمد الوزان سے، انہوں نے یعلی بن اشدق العقیلی سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے قیس بن سعد بن عدی بن عبداللہ بن جعدہ یعنی نابغہ کی زبانی سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہاں انہوں نے اشعار پڑھے۔ ان کا وہ قصیدہ بڑا طویل اور عمدہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد خلفا کی محفلوں میں بھی ان کی آمد و رفت رہی اور وہ نہایت اچھے شاعر تھے، لیکن وہ ہجو اچھی نہیں کہہ سکتے تھے اور جس شاعر سے بھی ان کا معارضہ ہوتا ہار جاتے، حالانکہ بحیثیت شاعر کے وہ لوگ ان سے کمتر درجے کے ہوتے۔ چنانچہ انہوں نے لیلی اخیلیہ کی ہجو کی، جس کا ایک مصرع یہ تھا۔

الاحیسیا لیلی وقولا لھا ھلا (ہاں میرے دوستو! تم دونوں لیلی کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ تیار ہو جاؤ) لیلی نے اس کے جواب میں کہا

وعیرتنی داء بامک مثلہ — وای حصان لا یقال لھا ھلا؟

تو مجھے اس مرض سے شرمندہ کرنا چاہتا ہے حالانکہ تیری ماں بھی اسی مرض میں مبتلا ہے، تو مجھے بتا تو سہی کون سی شادی شدہ عورت ایسی ہے جسے یہ لفظ نہیں سننا پڑتا۔

جناب نابغہ ایک دفعہ مکے میں عبداللہ بن زبیر سے بھی ملے اور ان کا وہ واقعہ مشہور ہے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت بھی کی۔

یحییٰ بن عروہ بن زبیر نے اپنے والد سے نیز اپنے چچا عبداللہ بن زبیر نے نابغہ سے یہ روایت بیان کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جب کبھی قریش کو حکومت ملی۔ رعایا سے عدل کیا، محبت اور شفقت کا برتاؤ کیا، سچ کو رواج دیا اور وعدوں کو پورا کیا تو انہیں جنت میں وہ مقام عطا ہوگا جو مقام انبیاء سے صرف ایک درجہ کمتر ہوگا۔ تینوں نے یہ حدیث بیان کی ہے۔

۵۱۵۶۔ حضرت نابلؓ الحبشی

حضرت نابلؓ الحبشی جو جناب ایمن کے والد تھے۔ ابواحمد عسال کا قول ہے کہ جناب نابل کو حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔

ہمیں ابوموسیٰ نے کتابتاً اطلاع دی کہ انہیں جعفر بن عبدالواحد ثقفی نے انہیں طاہر بن عبدالرحیم نے انہیں عبداللہ بن محمد نے انہیں ابوجعفر عبداللہ بن محمد بن زکریا نے انہیں بکار بن عبداللہ بن محمد بن سیرین نے انہیں ایمن بن نابل المکی نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک بدو نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں دو اونٹنیاں تحفۃً پیش کیں، آپؐ نے اسے واپس کرنا چاہیں، لیکن وہ رضا مند نہ ہوا۔ آپ نے پھر لوٹانا چاہیں لیکن وہ راضی نہ ہوا۔ آپؐ نے فرمایا میں نے تہیہ کر رکھا کہ میں سوائے قریش، انصار اور بنوثقیف کے اور کسی سے ہدیہ قبول نہیں کرتا۔ ایک جماعت نے بکار سے یہ روایت بیان کی ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی اس کی تخریج کی ہے۔

۵۱۵۷۔ حضرت ناجیہؓ بن اعجم اسلمی

حضرت ناجیہؓ بن اعجم اسلمی۔ انہوں نے امیر معاویہ کے عہد میں مدینے میں وفات پائی۔ لاولد تھے۔ یہ قول ابن شاہین کا ہے، جو انہوں نے محمد بن سعد واقدی سے نقل کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اسے بیان کیا ہے۔

۵۱۵۸۔ حضرت ناجیہؓ بن جندب

حضرت ناجیہؓ بن جندب بن کعب۔ ایک روایت میں ناجیہ بن کعب بن جندب ہے، ایک اور روایت میں ناجیہ بن جندب بن عمیر بن یعمر بن دارم بن عمرو بن دائلہ بن سہم بن مازن بن سلامان بن اسلم الاسلمی آیا ہے حضور اکرم ﷺ کی قربانی کے جانوروں کے رکھوالے تھے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے کہتے ہیں، ان کا اصلی نام ذکوان تھا اور چونکہ قریش سے بچ کر نکل آئے تھے اس لئے حضورؐ نے ان کا نام ناجیہ (نجات یافتہ) رکھ دیا۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ ہم نے ہارون بن اسحاق ہمدانی سے انہوں نے عبدہ بن

سلیمان سے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ناجیہ خزاعی سے سنا، انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہؐ قربانی کا جو اونٹ لاچار ہو جائے اسے کیا کیا جائے فرمایا اس کو ذبح کر کے اس کے پاؤں خون سے آلودہ کر دو، لوگ خود بخود کھالیں گے۔ محمد بن عیسیٰ نے اپنی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے اور ان کا نام ناجیہ الخزاعی لکھا ہے۔

مالک نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے ان کا نام ناجیہ صاحب بدن رسول اللہؐ تحریر کیا ہے اور خزاعی نہیں لکھا اور صحیح نسب اسلمی ہے۔

ابوجعفر بن احمد نے باسنادہ یونس سے پھر ابن اسحاق سے روایت کی کہ انہیں بنو اسلم کے بعض پڑھے لکھے لوگوں نے بتایا کہ جو شخص بمقام حدیبیہ حضور اکرمؐ کا تیر لے کر کنوئیں میں اترا تھا۔ وہ ناجیہ بن جندب الاسلمی، حضورؐ کے اونٹوں کا رکھوالا تھا۔ لیکن بعض اہل علم کا خیال ہے کہ براء بن عازب کہا کرتے تھے کہ حضور اکرمؐ کا تیر لے کر کنوئیں میں اترنے والے وہ خود تھے۔ اس موقعہ پر بنو اسلم نے وہ اشعار پڑھے جو جناب ناجیہ نے کہے تھے بنو اسلم کا خیال ہے کہ جب ناجیہ کنوئیں میں تھے اور وہ لوگوں کو پانی پلا رہے تھے، تو انصار کی ایک لڑکی ڈول لئے کنوئیں سے پانی بھرنے آئی تو اس نے ذیل کا شعر پڑھا۔

یا ایھا المائح دلوی دونکا انی رایت الناس یحمدونکا

اے پانی پلانے والے میرا ڈول تیرے قریب آ گیا ہے میں دیکھ رہی ہوں کہ لوگ تیری مدح کر رہے ہیں۔

جناب ناجیہ نے کنوئیں سے جواب میں کہا

قد علمت جاریہ یمانیہ انی انا المائح واسمی ناجیہ

اس یمنی لونڈیا کو معلوم ہو گیا ہے کہ میں پانی پلا رہا ہوں اور میرا نام ناجیہ ہے۔

وطعنۃ ذات رشاش واھیہ طعنتھا تحت صدور العادیہ

اور مجھے چھینٹے اڑانے کا طعنہ دینا فضول ہے کیونکہ میں دشمنوں کے سینوں میں نیزے سے وار کرتا ہوں۔

اور جناب ناجیہ نے امیر معاویہ کے دور حکومت میں مدینہ میں وفات پائی، تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے اور کنواں جس میں جناب ناجیہ اترے تھے۔ حدیبیہ کے مقام پر واقع تھا۔ جناب ناجیہ حضور اکرمؐ کے ساتھ اس سفر میں شریک تھے اور اسی موقعہ پر بیعت رضوان لی گئی تھی۔

۵۱۵۹۔ حضرت ناجیہؓ بن حارث

حضرت ناجیہؓ بن حارث الخزاعی۔ امام احمد حنبل نے اپنی مسند میں ان صاحب کو حضور اکرمؐ کے قربانی کے اونٹوں کا رکھوالا گردانا ہے، انہوں نے بیان کیا ابو یاسر بن ابی حبہ سے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ہشام بن عروۃ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ناجیہ الخزاعی سے اور وہ حضورؐ کے جانوروں کا رکھوالا تھا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قربانی کے جو اونٹ بیمار ہو جائیں میں ان کو کیا کروں فرمایا انہیں ذبح کر کے ان کے پاؤں پر ان کا خون لگا دو اور ان کا پہلو بدل دو اور لوگوں کو ان کے قریب آنے سے مت روکو وہ انہیں کھا جائیں گے۔

عیسیٰ بن حضرمی بن کلثوم بن ناجیہ بن حارث الخزاعی المصطلقی نے ابن کلثوم سے انہوں نے اپنے والد ناجیہ سے روایت کی کہ

جب حضور اکرم ﷺ کا مقابلہ بنو مصطلق سے بہ مقام مریسیع ہوا اور وہاں وہ واقعات پیش آئے جو تقدیر خداوندی میں مقدر ہو چکے تھے۔ پھر بنو مصطلق کو خدا نے ہدایت فرمائی اور انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کر لی اور آپؐ نے ان کی معذرت قبول فرمائی تو حضور اکرمؐ نے قبیلے کی سربراہ جویریہ بنت حارث کو روک لیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ابو عمر نے صرف ناجیہ بن جندب کا ذکر کیا ہے اور ان سے قربانی کے اونٹوں والی روایت نقل کی ہے۔

۵۱۶۰۔ حضرت ناجیہؓ بن خفاف

حضرت ناجیہؓ بن خفاف۔ ان کی کنیت ابو خفاف غنوی تھی۔ ان کا شمار صحابہ میں درست نہیں ہے۔ ان سے ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو نعیم کا قول ہے کہ بعض متاخرین نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ اور اس پر زیادہ کچھ نہیں ہے۔

۵۱۶۱۔ حضرت ناجیہؓ الطفاوی

حضرت ناجیہؓ الطفاوی۔ ان کا نام صحابہ میں مذکور ہے۔ براء بن عبداللہ غنوی نے واصل سے روایت کی کہ انہیں رسول اکرمؐ کے صحابی ناجیہ الطفاوی سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں ادا فرمائیں۔ یعنی جو اوقات حدیث میں بیان ہوئے ہیں ان میں۔ ابو نعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۶۲۔ حضرت ناجیہؓ بن عمرو

حضرت ناجیہؓ بن عمرو۔ ابو موسیٰ نے اذناً ابو علی سے، انہوں نے ابو نعیم اور ابو القاسم بن ابو بکر سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد بن فورک سے، انہوں نے احمد بن عمرو بن ابو عاصم سے، انہوں نے یعقوب بن کاسب سے انہوں نے سلمہ بن رجاء سے، انہوں نے عائذ بن شریح سے روایت کی کہ انہوں نے انس بن مالک اور شعیب بن عمرو اور ناجیہ بن عمرو سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم نے حضور اکرمؐ کو مہندی استعمال کرتے دیکھا۔

ابو موسیٰ نے اجازۃً شریف ابو محمد حمزہ بن عباس علوی سے، انہوں نے احمد بن فضل المقرئ سے انہوں نے ابو مسلم بن شہدل سے، انہوں نے ابو العباس بن عقدہ سے، انہوں نے عبداللہ بن ابراہیم بن قتیبہ سے، انہوں نے حسن بن زیاد سے، انہوں نے عمر بن سعد النصری سے، انہوں نے عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مرہ سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا یعلی سے سنا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا، جس کا مولیٰ میں ہوں، علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔ ''اے اللہ جو اس سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ''۔

جب حضرت علی خلیفہ ہو کر کوفے میں آئے تو انہوں نے لوگوں کے سامنے یہ حدیث پڑھی تو صرف چند آدمیوں نے ان کی ہم نوائی کی، جن میں حضرت ایوب انصاری اور ناجیہ بن عمرو الخزاعی شامل تھے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۱۶۳۔ حضرت ناجیہؓ بن کعب

حضرت ناجیہؓ بن کعب الخزاعی۔ ابن شاہین کی رائے میں ناجیہ بن کعب بن خزاعی اور ناجیہ بن جندب اسلمی دو مختلف آدمی

ہیں لیکن ابونعیم دونوں کو ایک گردانتا ہے اور ابن مندہ نے صرف ایک کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً اسی طرح بیان کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں مذکورہ بالا بیان ابوموسیٰ سے منسوب ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ابونعیم دونوں کو اس بنا پر ایک آدمی قرار دیتا ہے کہ اس نے ان دونوں میں تفریق کرنے کے لئے ان کے قبیلوں کا نام نہیں لیا۔ اگر وہ انہیں دو آدمی خیال کرتا تو ان کے قبائل کا ضرور ذکر کرتا اور جیسا کہ ہم نے ناجیہ کے ترجمے میں ناجیہ بن جندب بن کعب لکھا ہے ابونعیم نے بھی اسی طرح لکھ کر یہ بھی لکھ دیا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا ترجمہ ناجیہ بن کعب بن جندب بیان کیا ہے۔ بعدہ ان کا نسب لکھ کر آخر میں اسلمی لکھ دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مطابق ناجیہ صرف ایک آدمی ہے اور چونکہ ان کے نسب میں اختلاف ہے، اس لئے اس اختلاف کے پیش نظر تعداد بڑھ گئی۔

ابن شاہین کے نزدیک ان کی تعداد دو ہے ایک اسلمی اور دوسرا خزاعی اور دونوں کے آباء واجداد اور قبیلے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اور اللہ زیادہ جانتے ہیں۔

۵۱۶۴۔ حضرت ناسح الحضرمی

حضرت ناسح الحضرمی۔ ابوالفتح ازدی نے ان کا ذکر اسمائے مفردہ میں کیا ہے اور باسنادہ حریز بن عثمان الرحی سے، انہوں نے شرجیل بن شفعہ سے، انہوں نے ناسح حضرمی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ دو آدمیوں کے پاس سے گزرے، جو ایک بکری کی خرید وفروخت میں مصروف تھے اور قسمیں کھا رہے تھے۔ ایک کہتا کہ میں اتنے روپوں سے کم نہیں لوں گا دوسرا کہتا کہ میں اتنے سے زیادہ نہ دوں گا۔ آخر میں حضور اکرم بکری کے پاس سے گزرے، جسے ایک آدمی نے خرید لیا تھا۔ حضور نے فرمایا دونوں میں سے ایک نے گناہ بھی کمایا ہے اور کفارہ قسم بھی ادا کرنا ہوگا۔

ابن ابی حاتم لکھتے ہیں کہ امام بخاری نے ان کا ذکر باب النون میں کیا ہے۔ لیکن میرے والد نے اس روایت کو عبداللہ بن ناسح سے منسوب کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۱۶۵۔ حضرت ناشرہؓ بن سوید

حضرت ناشرہؓ بن سوید الجہنی۔ ان سے ان کے بیٹے مرتع اور علی بن ریاح نے روایت کی۔ ان سے ان کے بیٹے مرتع بن ناشرہ نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے میرے والد ناشرہ کو کسی جنگی مہم پر روانہ فرمایا اور میں اپنی والدہ کے پیٹ میں تھا اس اثناء میں میری ولادت ہوگئی اور مجھے میری والدہ اٹھا کر حضورؐ کی خدمت میں لائی، آپؐ نے اپنا دست مبارک مجھ پر پھیرا میری والدہ نے عرض کیا یارسول اللہ! بچے کا نام تجویز فرما دیجئے۔ ارشاد ہوا چونکہ اس نے داخلہ اسلام میں جلدی کی ہے اس لئے اس کا نام مرتع بن ناشرہ (مناسب لفظ مریع ہے۔ مترجم) ہوگا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کی تخریج کی ہے۔

۵۱۶۶۔ حضرت ناعمؓ بن اجیل

حضرت ناعمؓ بن اجیل الہمدانی۔ آپ جناب ام سلمہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ ہمدان کے بیت شرف میں مقیم تھے۔ اور حضور اکرمؐ کے صحابی تھے۔ عبداللہ بن صالح نے لیث بن سعد سے بقول بردعی روایت کی کہ جناب ناعم

صحابی رسول تھے۔ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔بقول امیر ان کی کنیت ابونصر تھی۔

جناب ناعم بن اجیل ہمدانی ابوعبداللہ ام المومنین ام سلمہ کے مولی تھے۔جنہیں زمانہ جاہلیت میں غلام بنالیا گیا تھا۔بعد میں جب وہ ام المومنین کے پاس آئے تو آزاد کر دیئے گئے۔ان کا شمار مصر کے فقیہوں میں ہوتا تھا انہوں نے حضرت عثمان، علی اور ابن عباس سے روایت کی۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ابواحمد عسکری کہتے ہیں کہ ناعم حضور اکرمؐ کے مولی تھے لیکن ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔

ابواحمد عسکری نے باسنادہ کعب بن علقمہ سے، انہوں نے جناب ناعم سے روایت کی کہ وہ ایک دفعہ حضرت علی کی خدمت میں کوفے یا بصرے میں حاضر ہوئے۔امیر المومنین نے ایک اونٹ کی پیٹھ سے لوگوں کو خطاب فرمایا پھر نیچے اترے ایک سینگوں والے مینڈھے کو ذبح کر کے فرمایا یہ علی اور اولاد علی کی طرف سے صدقہ ہے۔

۵۱۶۷۔حضرت نافعؓ بن بدیل

حضرت نافعؓ بن بدیل بن ورقاء، ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں نافع خود ان کے بھائی اور والد جلیل القدر صحابہ میں سے تھے۔بروایت ابن اسحاق، نافع بن بدیل بن ورقاء منذر بن عمر اور عامر بن فہیرہ چالیس صحابہ کے ساتھ بئیر معونہ پر دھوکے سے قتل کر دیئے گئے تھے۔عبداللہ بن رواحہ نے ان کی شہادت پر ذیل کے دو اشعار کہے۔

رحم اللہ نافع بن بدیل رحمة المبتغی ثواب الجهاد

نافع بن بدیل پر خدا کی رحمت ہو ایسی رحمت جو ثواب جہاد کی خواہش مند ہو۔

صابرا صادق اللقاء اذا ما اکثر القوم قال قول السداد

وہ بڑا صابر اور صادق الوعد تھا۔جس مقام پر کہ زیادہ تر لوگ ڈھیلی بات کہتے تھے۔

ابوعمر، ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۶۸۔حضرت نافعؓ الجرشی

حضرت نافعؓ الجرشی۔جعفر نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔محمد بن اسحاق نے ابن شہاب سے انہوں نے عبداللہ بن کعب سے، انہوں نے نافع الجرشی سے روایت کی کہ جب رسول اکرم ﷺ کی بعثت ہوئی ان دنوں پہاڑ کی چوٹی پر ایک کاہن رہتا تھا۔ لوگوں نے اسے بلا کر کہا کہ تم ہمیں اس آدمی کے بارے میں جس نے عرب میں ایک نئی بات پیدا کی ہے کچھ بتاؤ۔وہ ان کہنے پر اتر آیا اور کہا خدا نے محمد کو عزت بخشی ہے اور اسے پسند فرمایا ہے اور اس کے دل کو پاک صاف کر کے تمہاری طرف روانہ کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۱۶۹۔حضرت نافعؓ بن عبدالحارث

حضرت نافعؓ بن عبدالحارث بن حبالہ بن عمیر بن غبشان (اس کا نام حارث بن عبد عمرو بن بوی بن ملکان بن افصی الخزاعی تھا) سب لوگوں نے انہیں خزاعی لکھا ہے اور ان کے سلسلہ نسب کو بنو ملکان یعنی اخو خزاعہ اور اخو اسلم تک لے گئے ہیں اور چونکہ بنو

ماکان کی تعداد کم تھی اس لئے ان میں سے بعض کو بنوخزاعہ سے منسوب کر دیتے تھے۔ نافع کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور انہوں نے آپؐ سے روایت بھی کی۔

حضرت عمرؓ نے انہیں مکے اور طائف کا عامل مقرر کر دیا تھا۔ جہاں قریش اور بنوثقیف کے جلیل القدر سردار مقیم تھے۔ نافع حضرت عمر سے ملنے لگے اور اپنے غلام عبدالرحمٰن بن ابزی کو اپنا جانشین مقرر کر گئے۔ خلیفہ نے اس جانشینی کو ناپسند کیا، اور نافع کو معزول کر دیا اور خالد بن عاص بن ہشام کو مقرر کر دیا۔ جناب نافع کا شمار جلیل القدر فضلاء میں ہوتا تھا۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے، وہیں سکونت رکھ لی اور ہجرت نہ کی۔ ابوسلمہ، حمید اور ابوالطفیل نے ان سے روایت کی ہے۔

ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ انہیں وکیع نے سفیان سے، انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن اور مجاہد سے اور انہوں نے نافع بن عبدالحارث سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا کہ اس آدمی کو خوش قسمت سمجھو، جس کا مکان وسیع ہو، ہمسایہ صالح ہو، اور گھوڑا مبارک قدم ہو۔

نیز ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ایک بار مدینے کی ایک حویلی میں داخل ہوئے اور ایک کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں حضرت ابوبکر آ گئے اور انہوں نے حاضری کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے فرمایا ابوبکر کو اندر آنے کی اجازت دے دو اور اسے جنت کی بشارت بھی پہنچا دو۔ پھر حضرت عمر آئے اور ان سے بھی یہی صورت حال پیش آئی۔ آخر میں حضرت عثمان آئے۔ حضورؐ نے انہیں بھی جنت کی بشارت دی اور فرمایا عثمان کو ایک ابتلا پیش آئے گا۔

واقدی جناب نافع کو صحابی نہیں گردانتا، اور اس حدیث کا راوی حضرت ابوموسیٰ اشعری کو قرار دیتا ہے۔ تینوں نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۵۱۷۰۔ حضرت نافعؓ بن حارث بن کلدہ

حضرت نافعؓ بن حارث بن کلدہ ابوعبداللہ ثقفی۔ ابوبکرہ کے ماں جائے بھائی تھے اور ان کی ماں کا نام سمیہ تھا۔ ہم ان کے بھائی ابوبکرہ نفیع کے ترجمے میں ان کا نسب بیان کریں گے۔ جب حضور اکرمؐ نے طائف کا محاصرہ کیا اور منادی کرائی کہ طائف کے غلاموں میں سے جو بھی ہم سے مل جائے گا ہم اسے آزاد کر دیں گے۔ جناب نافع اور ان کے بھائی ابوبکرہ طائف میں تھے۔ زیاد بن ابیہ جوان کا ماں جایا تھا، بھی طائف میں تھا۔ تینوں اسلامی لشکروں میں شامل ہو گئے اور آزاد ہو گئے۔

جناب نافع ان چار گواہوں میں شامل تھے، جنہوں نے مغیرہ بن شعبہ کے خلاف مقدمہ زنا میں شہادت دی تھی۔ ان تین اخیافی بھائیوں میں زیاد بن ابیہ نے ٹھیک طور پر شہادت نہ دی تھی اور یوں مغیرہ حد سے بچ گیا تھا۔ چوتھے گواہ کا نام شبل بن معبد تھا۔

جناب نافعؓ نے بصرے میں سکونت اختیار کر لی تھی اور مکان بنا لیا تھا حضرت عمرؓ نے انہیں دس جریب زمین بطور جاگیر عطا کی تھی اور یہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے بصرے میں گھوڑے جمع کئے۔

انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا کہ ایک بار حضورؐ نے ایک ایسے مقام پر پڑاؤ کیا جہاں پانی نہ تھا۔ جس سے لشکر کو پریشانی ہوئی۔ اتنے میں ایک بکری آ نکلی، حضورؐ نے اس کا دودھ دوہا۔ جس سے سارا لشکر سیراب ہو گیا اسی طرح جناب نافع نے حضورؐ سے روایت کی آپ نے حضرت علی سے مخاطب ہو کر فرمایا تمہیں مجھ سے وہی قرب حاصل ہے، جو حضرت ہارون کو

حضرت موسیٰ سے حاصل تھا۔ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۱۔ حضرتؓ نافعؓ مولیٰ رسول اکرمؐ

حضرت نافعؓ۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ خالد بن ابی امیہ اور ابو ہاشم رومانی نے ان سے روایت کی۔

عقبہ بن خالد نے صباح سے انہوں نے خالد بن ابی امیہ سے، انہوں نے جناب نافع سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا متکبر مسکین، بوڑھا زانی اور اپنے اعمال صالحہ کو دربار خداوندی میں بطور احسان پیش کرنے والے کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۱۷۲۔ حضرت نافعؓ بن زید

حضرت نافعؓ بن زید الحمیر ی۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے باسنادہ ایاس بن عمرو الحمیر ی سے روایت کی کہ جناب نافع بن زید الحمیر ی بنو حمیر کے کچھ آدمیوں کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، ہم اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ دین میں تفقہ حاصل کریں اور معلوم کریں کہ دنیا کی ابتداء کیوں کر ہوئی فرمایا ایک وقت ایسا تھا کہ خدا کے بغیر کچھ نہ تھا اور اللہ کا عرش پانی پر تھا۔ پھر خدا نے قلم کو پیدا کیا اور حکم دیا کہ جن اشیا نے پیدا ہونا ہے انہیں لکھ دو پھر زمین وآسمان اور مافیہا کو پیدا کیا اور عنان خدائی سنبھال لی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۳۔ حضرت نافعؓ ابوالسائب

حضرت نافعؓ ابوالسائب۔ آپ غیلان بن سلمہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے عرۃ بن غیلان بن سلمۃ سے کہ نافع غیلان بن سلمہ کے غلام تھے۔ غیلان ابھی مشرک ہی تھے کہ نافع بھاگ کر حضورؐ کے پاس آگئے، اور آپؐ نے انہیں آزاد کر دیا۔ بعد میں جب غیلان مسلمان ہو گئے۔ تو آپ نے نافع کی ولایت غیلان کو منتقل کر دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۴۔ حضرت نافعؓ ابوسلیمان

حضرت نافعؓ ابوسلیمان۔ منذر بن ساوی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے انہوں نے حلب میں سکونت اختیار کر رکھی تھی۔

اسحاق بن راہویہ نے سلیمان بن نافع العبدی سے حلب میں سنا کہ ان کے والد نے ذکر کیا ہے کہ منذر بن ساوی حاکم بحرین حضورؐ کی خدمت میں بمقام مدینہ حاضر ہوا۔ منذر کے ساتھ انا س بھی تھا اور میں ان دنوں ابھی بچہ تھا اور ان باتوں کو نہیں سمجھتا تھا۔ میں نے ان کے اونٹ روک رکھے اور وہ دونوں ہتھیاروں سمیت حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہونے چلے۔ منذر نے اپنا ہتھیار رکھ دیا، کپڑے بدلے اور ڈاڑھی کو تیل لگایا۔ اور پھر دربار رسالت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اے منذر! میں نے تم میں ایسی چیز دیکھی جو تمہارے ساتھیوں میں نہیں پائی جاتی اس نے دریافت کیا۔ یارسول اللہؐ! وہ کون سی ایسی چیز ہے جو

صرف مجھ میں ہے فرمایا تم نے ہتھیار رکھ دیئے کپڑے بدلے اور تیل لگایا۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ وہبی چیز یا کسبی۔ فرمایا وہبی۔ اس پر وہ لوگ اسلام لے آئے۔ حضورؐ نے فرمایا بنو عبدالقیس نے بخوشی اسلام قبول کیا جب کہ باقی لوگوں نے مجبوراً۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی برکات سے نوازے۔ اس کے بعد جناب نافع نے اپنے بیٹے سلیمان سے کہا۔ میں نے حضور اکرمؐ کو اپنے سامنے یوں بیٹھے دیکھا، جیسے تمہیں دیکھ رہا ہوں لیکن میں اس وقت سمجھ بوجھ نہیں رکھتا تھا۔ سلیمان نے کہا کہ میرے باپ نے ۱۴۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ابن مندہ ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ جو بات منذر بن ساوی کی طرف منسوب کی گئی ہے، فی الحقیقت اس کا قائل اشج العبدی ہے۔ حضور اکرمؐ نے اس سے فرمایا تھا کہ تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں، جو اللہ کو بڑی پسند ہیں انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ، یہ وہبی ہیں یا کسبی، فرمایا وہبی اس پر جناب اشج العبدی نے کہا خدا کا شکر کہ اس نے مجھے ایسی وہبی خصلتیں عطا کی ہیں جنہیں وہ پسند کرتا ہے۔

۵۱۷۵۔ حضرت نافعؓ بن صبرہ

حضرت نافعؓ بن صبرہ۔ حضرت ابوہریرہ کی طرح اس حدیث کا مخرج جس میں بیہودہ مجالس میں بیٹھنے کا کفارہ بیان کیا گیا ہے۔ اہل مدینہ ہیں۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۶۔ حضرت نافعؓ ابوطیبہ

حضرت نافعؓ ابوطیبہ حجام۔ ان کا نام میسرہ تھا اور وہ محیصہ بن مسعود انصاری کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ کی فصد لی اور آپؐ نے حق الخدمت ادا کیا۔ ان کا ذکر کنیتوں کے تحت پھر بیان ہوگا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۷۔ حضرت نافعؓ بن ظریب

حضرت نافعؓ بن ظریب بن عمرو بن نوفل بن عبد مناف بن قصی القرشی النوفلی۔ فتح مکہ کے موقع پر ایمان لائے اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بقول عدوی یہ وہی آدمی ہیں جنہوں نے حضرت عمرؓ کے لئے قرآن کی کتابت کی تھی ابوعمر کہتے تھے ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ انہی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۸۔ حضرت نافعؓ بن عتبہ

حضرت نافعؓ بن عتبہ بن ابی وقاص زہری۔ وہ سعد بن ابی وقاص کے بھتیجے تھے اور ہاشم المرکے بھائی۔ ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ ان کا باپ عتبہ وہ شخص ہے۔ جس بدبخت نے احد کی جنگ میں حضور اکرمؐ کے دو دندان مبارک شہید کئے تھے اور عتبہ حالت کفر میں فتح مکہ سے پہلے مرا تھا۔ اور اپنے بھائی سعد کو وصیت کی تھی۔

نافع فتح مکہ کے دن ایمان لے آئے۔ یہ ابن عمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مصعب زبیری سے روایت بیان کی کہ زمانہ جاہلیت میں عتبہ کا ایک خون قریش کے ذمے تھا۔ وہ پھر ترک وطن کرکے مدینہ آ گیا تھا اور وہیں مرگیا اور اپنے بھائی سعد کو وصیت کر گیا تھا۔

یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسناد ہما مسلم سے روایت کی کہ قتیبہ نے جریر سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے

انہوں نے جابر بن سمرہ سے انہوں نے نافع بن عتبہ سے روایت کی، کہ ہم ایک غزوے میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر ہوئے' مغرب سے پہلے جنہوں نے اونی کپڑے پہن رکھے تھے۔ وہ ایک ٹیلے کے پاس آپ سے ملے۔ وہ لوگ کھڑے تھے اور حضورؐ بیٹھے ہوئے تھے۔ میرے دل میں خیال آیا۔ مجھے چاہئے کہ میں وہاں جا کر حضور اکرمؐ اور ان اجنبیوں کے درمیان کھڑا ہو جاؤں مبادا وہ دھوکہ کریں۔ چنانچہ میں جا کر درمیان میں کھڑا ہو گیا مجھے حضور اکرمؐ کے چار ارشادات اب تک نوک برزبان ہیں (۱) تم جزیرۂ عرب کے لئے جنگ کرو گے اور اللہ تمہیں کامیابی عطا کرے گا (۲) پھر ایران کو فتح کرو گے' پھر تم اہل روم سے لڑو گے اور ان کے ملک کو فتح کرو گے (۳) پھر دجال سے تمہاری لڑائی ہو گی اور اس میں بھی تمہیں فتح نصیب ہو گی اس پر نافع نے جابر سے کہا جابر (۴) دجال سے اس وقت تک آمنا سامنا نہیں ہو گا جب تک روم فتح نہ ہو جائے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۹۔ حضرت نافعؓ بن عجیر

حضرت نافعؓ بن عجیر القرشی المطلبی۔ انہوں نے مدینہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ بغوی وغیرہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

شافعی نے اپنے چچا محمد بن علی بن شافع سے انہوں نے عبداللہ بن علی بن سائب سے انہوں نے نافع بن عجیر بن عبد یزید سے روایت کی کہ اس نے اپنی بیوی ہشیمہ کو طلاق دی اور پھر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر گذارش کی۔ یارسول اللہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے اور میرا ارادہ ایک طلاق ہی کا تھا۔ آپ نے مجھے رجوع کی اجازت دے دی۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں دوسری طلاق دی اور پھر حضرت عثمان کے عہد میں تیسری۔

اس حدیث کے اسناد میں اختلاف ہے۔ ایک روایت کے رو سے جس کے راوی نافع ہیں مروی ہے کہ رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی کو طلاق دی۔ چنانچہ ابوداؤد نے سنن ابوداؤد میں ابوالطاہر بن سرح سے روایت کی۔ ابوثور نے امام شافعی سے روایت کی۔ اسی طرح حمیدی اور ربیع نے بھی امام شافعی سے روایت کی۔ ان دونوں نے نافع سے اور انہوں نے رکانہ سے روایت کی۔ جریر بن حازم نے زبیر بن سعید سے انہوں نے عبداللہ بن یزید بن رکانہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اس طرح عورت کے نام کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ ایک روایت میں ہشیمہ ہے' دوسری روایت میں جو زیادہ مشہور ہے سہیمہ ہے۔ ایک اور روایت میں تمیمہ اور سفیجہ بھی ہے۔

۵۱۸۰۔ حضرت نافعؓ بن علقمہ

حضرت نافعؓ بن علقمہ۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ شام میں مقیم ہو گئے تھے اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا۔ ابوعمر لکھتے ہیں جناب نافع نے حضور اکرمؐ سے سماع کیا ہے۔ ایک روایت کے رو سے ان کی حدیث مرسل ہے۔ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۸۱۔حضرت نافعؓ بن عمرو المزنی

حضرت نافعؓ بن عمرو المزنی۔ان سے ہلال بن عامر المزنی نے روایت کی۔انہوں نے بیان کیا کہ وہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر پانچ برس کے تھے یا کچھ زیادہ میرے والد مجھے ساتھ لئے حضور اکرمؐ کے پاس لے آئے۔حضور ﷺ اپنے خچر شہبا پر سوار تھے۔ آپؐ خطبہ دے رہے تھے اور حضرت علیؓ ساتھ ساتھ وضاحت کر رہے تھے۔میں سواریوں کے درمیان سے نکلتا بچتا حضورؐ کے خچر کے پاس پہنچ گیا۔دونوں ہاتھ آپ کے گھٹنے پر رکھے۔پھر آپ کی پنڈلی کو چھوتا آپ کے پاؤں تک جا پہنچا۔اس کے بعد میرا یہ ہاتھ حضورؐ کے جوتے اور تلوے کے درمیان میں جا گھسا۔چنانچہ میں اب بھی یہ محسوس کرتا ہوں کہ میرا ہاتھ حضور اکرمؐ کے ٹھنڈے تلووں کو چھو رہا ہے۔ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور نیز حافظ ابومسعود نے میرے شیخ ابوعبداللہ احمد بن علی الاسواری سے بیان کیا ہے اور جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔انہوں نے نافع کی بجائے رافع کا نام لیا ہے۔

۵۱۸۲۔حضرت نافعؓ بن عمرو بن معدیکرب

حضرت نافعؓ بن عمرو بن معدی کرب۔ان کی حدیث محمد بن اسحاق نے اور اسحاق بن ابراہیم بن ابی بن نافع بن معدی کرب نے اپنے دادا ابی سے انہوں نے اپنے والد نافع بن معدی کرب سے روایت کی کہ میں نے اور ام المومنین عائشہ نے حضور اکرمؐ سے (واذا سالک عبادی عنی فانی قریب احیب دعوۃ الداع اذا دعان) (اور (اے پیغمبر) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں) کا مطلب دریافت کیا۔حضور نے دربار خداوندی میں گزارش کی،اے خدا عائشہ کے سوال کا کیا جواب دوں پر جبرئیل نازل ہوئے اور کہا جب آدمی صدق دل اور خلوص نیت سے خدا کو پکارتا ہے تو باری تعالیٰ جواب میں لبیک کہتا ہے اور اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے۔

ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے ان سے صرف یہی ایک حدیث نقل کی ہے مگر اور لوگوں نے اسحاق بن ابراہیم سے کئی احادیث نقل کی ہیں۔

۵۱۸۳۔حضرت نافعؓ بن غیلان

حضرت نافعؓ بن غیلان بن سلمہ الثقفی۔خالد بن ولید کے ساتھ معرکہ جندل میں شامل تھے وہاں شہادت پائی تو ان کے والد نے مرثیہ کہا اور شدید رنج وغم کا اظہار کیا۔اس کا قول درج ذیل ہے۔

ما بال عینی لا تغمض ساعۃ   الا اعترتنی عبرۃ تغشانی

میری آنکھوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایک دم بھی بند نہیں ہوتیں مگر یہ کہ آنسوؤں کی جھڑی بندھ جاتی ہے۔

اسی طرح یہ اشعار بھی انہیں جذبات کے حامل ہیں۔

یا نافع من للفوارس احجمت   عن شدۃ مذکورۃ وطعان

اے نافع شاہ سواروں میں کون ایسا تھا جس نے اس شدت سے دشمن پر نیزے سے حملہ کیا ہو۔

لو استطیع جعلت منی نافعا   بین اللہاۃ وبین عقد لسان

اے نافع اگر ممکن ہوتا تو میں تجھے اپنے منہ اور زبان کے درمیان چھپا لیتا،
ابوعمر نے اس کی تخریج کی۔

۵۱۸۴۔ حضرت نافعؓ بن کیسان

حضرت نافعؓ بن کیسان۔ ان کے بیٹے کا نام ایوب تھا۔ دمشق میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے ان کے بیٹے ایوب نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جلدی ہی میری امت شراب نوشی میں پڑ جائے گی اور وہ اس کا نام بدل دیں گے اور امرائے قوم اس باب میں ان کے امدادی ہوں گے۔ جناب نافع سے ان کے بیٹے نے ایک اور حدیث بھی جس کا تعلق نزول عیسیٰ سے ہے۔ روایت کی ہے ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۸۵۔ حضرت نافعؓ بن ابی نافع الروَاسی

حضرت نافعؓ بن ابی نافع الروَاسی۔ علقمہ کے دادا تھے۔ ان سے حمید بن عبدالرحمٰن ابوعوف رواسی نے بیان کیا کہ جب عمرو بن مالک دربار رسالت میں حاضر ہوا تو میں بھی اس وفد میں شامل تھا۔ اس کے بعد اس نے اپنی قوم کو اسلام لانے کی دعوت دی، لیکن انہوں نے کہا جب تک ہم بنوعقیل سے انتقام نہ لے لیں، ہم اسلام قبول نہیں کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے بنوعقیل کے ایک گروہ پر حملہ کر کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اس پر بنوعقیل نے پیچھا کر کے ان کے ایک آدمی کو مار ڈالا۔ جنگ چھڑ گئی بنوعقیل میں ایک آدمی جس کا نام ربیعہ بن منتفق تھا وہ بطریق رجز ذیل کا شعر پڑھ رہا تھا۔

اقسمت لا اقتل الا فارسا ان الرجال لبسوا القلانسا

میں نے قسم کھائی ہے کہ میں شاہ سواروں ہی سے لڑوں گا، بلاشبہ بہادروں نے سر پر خود کفن پہن لئے ہیں۔
اس پر ایک آدمی نے اپنے قبیلے سے مخاطب ہو کر کہا اے میری قوم! کیا تم دن بھر اسی طرح بیٹھے رہو گے۔ یہ سن کر ان کا ایک آدمی محرش بن عبداللہ، ربیعہ کے مقابلے کے لئے نکلا۔ ربیعہ نے نیزے سے اس کو زخمی کر دیا اور گھوڑا چھین لیا۔ اس پر محرش نے اپنے قبیلے کو یا آل روَاس کہہ کر مدد کے لئے پکارا۔ ربیعہ نے استہزاء کہا' روَاس گھوڑے ہیں یا انسان ہیں۔
اس کے بعد عمرو بن مالک اپنے ہاتھ باندھ کر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور طالب معافی ہوا مگر آپؐ نے غصے سے منہ پھیر لیا۔ پھر التجا کی دائیں سے بائیں سے سامنے سے اور کہنے لگا یارسول اللہ مجھے تو بتایا گیا تھا کہ اللہ بھی خطا کار کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ حضور بھی میری تقصیر معاف فرما دیں۔ رحمت عالم نے درگزر فرما دیا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۸۶۔ حضرت نافعؓ بن یزید الثقفی

حضرت نافعؓ بن یزید الثقفی۔ ان کا شمار صحابہ میں کیا جاتا ہے، لیکن بغیر از ثبوت ابوبکر ہذلی نے حسن سے انہوں نے جناب رافع بن یزید الثقفی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ شیطان سرخی کو اور نمائشی لباس کو پسند کرتا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۸۷۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ۔ یہ ان لوگوں میں شامل ہیں جو شام سے حبشہ آ گئے تھے چنانچہ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی الذین آتینٰھم الکتاب من قبلہ ھم بہ یومنون. ہم ابرہہ کے ترجے میں اس کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

باب النون والباء

۵۱۸۸۔ حضرت نباش رضی اللہ عنہ بن زرارہ

حضرت نباش رضی اللہ عنہ بن زرارہ بن وقدان بن حبیب بن سلامہ بن غوی بن جروۃ بن اسید بن عمرو بن تمیم التمیمی اسیدی۔ ابوہالہ کنیت تھی۔ مصعب بن عبداللہ نے ان کا سلسلہ نسب نباش بن زرارہ تمیمی ابوہالہ از بنو اسید بن عمرو بن تمیم حلیف بنو عبدالدار لکھا ہے۔ ابونعیم نے نباش بن زرارہ کا ذکر مغازی میں کیا ہے اور بعض متاخرین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے حالانکہ یہ اعتراض بلاوجہ ہے۔

ابن اثیر کی رائے ہے کہ نباش کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی، کیونکہ وہ حضور اکرمؐ سے پہلے ہو گذرے ہیں کیونکہ ان کے بیٹے ابوہالہ ہند بن نباش ام المومنین حضرت خدیجہ کے خاوند تھے جو حضور اکرمؐ سے پیشتر فوت ہو چکے تھے۔ ایک روایت کے رو سے ابوہالہ کا نام نباش تھا۔ بایں اختلاف انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ ہم ان کا مفصل ذکر ہند بن ابی ہالہ کے ترجے میں اور نیز ام المومنین کے ترجے میں بیان کریں گے۔

۵۱۸۹۔ حضرت نبہان رضی اللہ عنہ التمار

حضرت نبہان رضی اللہ عنہ التمار ابومقبل۔ مقاتل نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباس سے والذین اذا فعلوا فاحشۃ اور اقم الصلوۃ طرفی النھار ہر دو آیات کی شان نزول کے بارے میں کہا کہ ان دونوں آیات کا تعلق نبہان التمار سے ہے۔ ایک حسین و جمیل عورت ان سے کھجور خریدنے کو آئی، نبہان نے اس کے سیرین کو چھوا۔ اس عورت نے کہا نہ تو نے اپنے بھائی کی غیر حاضری کا کوئی خیال کیا اور نہ تیری خواہش ہی پوری ہوئی اس پر نبہان کو حد درجہ ندامت ہوئی۔ جناب نبہان نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کر دیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا تجھے محتاط ہونا چاہئے تھا ممکن ہے کہ وہ کسی غازی کی عورت ہو دربار رسالت سے اٹھے تو روتے جا رہے تھے چنانچہ تین رات وہ عبادت میں مصروف رہے اور دن کو روزے سے ہوتے، اس پر والذین اذا فعلوا فاحشۃ نازل ہوئی۔ آپ نے صحابی کو طلب فرمایا اور نزول آیت کے بارے میں بتایا۔ وہ بہت خوش ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میری توبہ تو قبول ہو گئی ہے۔ اب میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ دربار خداوندی میں میں اپنا شکر کیوں کر (کس طریقے سے) پیش کروں۔ اس پر دوسری آیت نازل ہوئی اقم الصلوۃ طرفی النھار ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۹۰۔ حضرت نبہانؓ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت نبہانؓ۔ ابن شاہین نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ ابوالزبیر نے عمرو بن نبہان سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی' حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حالت اسلام میں جس کے دو بیٹے فوت ہو جائیں اللہ اسے جنت میں جگہ دے گا۔ ان سے ابوہریرہ کی ملاقات ہوگئی پوچھا کیا حضورؐ نے آپ سے ایسا فرمایا تھا۔ انہوں نے کہاہاں ابوہریرہ کہنے لگے بخدا میرے نزدیک یہ بشارت اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ شام اور فلسطین میرے پاس رہن ہوں۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۹۱۔ حضرت نبیشۃؓ الخیر

حضرت نبیشۃؓ الخیر۔ بقول ابوعمران کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ نبیشہ بن عمرو بن عوف بن عبداللہ بن عتاب بن حارث بن حصین بن دابغۃ بن لحیان بن ہذیل بن مدرکہ بن الیاس بن مضر ایک روایت کے رو سے سلمۃ الخیر بن عبداللہ ابوطریف آیا ہے۔ بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ابن ماکولا کے خیال میں ان کا نسب یوں تھا۔ نبیشۃ الخیر بن عمرہ بن عوف بن سلمہ بن حنش بن طیار بن اللیان بن عمیر بن عادیہ بن صعصعہ بن وائلۃ بن لحیان بن ہذیل ایک اور روایت کے مطابق یوں ہے۔ نبیشۃ بن عبداللہ بن شیبان بن عفان بن حارث بن جون بن حارث بن عبدالعزیٰ بن وائل بن لحیان بن ہذیل۔ اور بعض نے اس کے علاوہ بھی نسب بیان کیا ہے۔

اوران کے چچا کے بیٹے سلمۃ بن المحبق کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے انہیں الخیر کے لقب سے اس لئے نوازا کہ وہ ایک بار حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چند جنگی قیدیوں کو وہاں دیکھا تو عرض کیا یارسول اللہ! یا تو فدیہ لے کر انہیں آزاد فرما دیجئے اور یا احسان کر کے چھوڑ دیجئے، فرمایا تم نے اچھی بات کہی اس لئے آج سے تم نبیشۃ الخیر ہو۔

اسماعیل، ابراہیم اور ابوجعفر نے بذریعہ اس سند کے جو ابوعیسیٰ تک جاتی ہے بیان کیا کہ ہم نے نصر بن علی سے انہوں نے معلّی بن راشد ابوالیمان سے انہوں نے اپنی دادی ام عاصم سے جو لسنان بن سلمۃ کی ام ولد تھی سنا کہ ایک بار ہم ایک برتن میں کھانا کھا رہے تھے کہ نبیشۃ الخیر وہاں آ گئے اور ہمیں حضور اکرمؐ کی ایک حدیث سنائی فرمایا جو شخص کسی برتن میں کھانا کھائے اور پھر اسے اچھی طرح صاف کر دے تو وہ برتن اس آدمی کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔

ابوالملیح ہذلی نے انہی سے روایت کی، لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں بتوں کے نام پر قربانی دیا کرتے تھے فرمایا کہ اللہ کے نام پر جس مہینے میں چاہو ذبح کرو خدا کے نام پر دو اور لوگوں کو کھلاؤ۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۹۲۔ حضرت نبیشۃؓ

حضرت نبیشۃؓ۔ ان کا نسب مذکور نہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے عین حیات ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ ابن عباس نے انہی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ایک شخص کو جو نبیشۃ کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا پوچھا آیا خود تم نے حج کیا ہے۔ اس نے نفی میں جواب دیا تو فرمایا پہلے خود حج کر پھر اس کی طرف سے ادا کرنا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۹۳۔حضرت نبیطؓ بن جابر

حضرت نبیطؓ بن جابر بن مالک بن عدی بن زید مناہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجارم الانصاری خزرجی غزوۂ احد میں موجود تھے۔ان کی اولاد تھی۔حضور اکرمؐ نے ان کی شادی فریعہ بنت ابی امامہ اسعد بن زرارہ سے کی تھی اور فریعہ ان عورتوں سے تھیں جنہوں نے حضورؐ سے بیعت کی تھی۔ان کے بطن سے جو بیٹا پیدا ہوا۔ان کا نام عبدالملک تھا۔جناب اسعد بن زرارہ نے حضور اکرمؐ سے درخواست کی تھی کہ جناب فریعہ اوران کی ہمشیرگان کی خانہ آبادی کا انتظام فرمایا جائے۔جناب نبیط حضورؐ کی وفات کے بعد عرصے تک زندہ رہے۔

ابوعمر کا قول ہے کہ جناب نبیط کا ایک اور بیٹا بھی تھا۔جس کا نام سلمہ تھا۔جن سے بعض احادیث مروی ہیں۔ابونعیم،ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

علامہ ابن اثیر،ابوعمر کے اس خیال کو اہم قرار دیتے ہیں۔ان کے خیال میں سلمہ بن نبیط سے مراد ابن نبیط بن شریط ہے،جس کا ذکر بعد میں آئے گا۔

۵۱۹۴۔حضرت نبیطؓ بن شریط

حضرت نبیطؓ بن شریط بن انس بن مالک بن ہلال الاشجعی۔انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اوران سے ان کے بیٹے سلمہ نے روایت کی۔ابوالقاسم یعیش بن علی نے باسنادہ تا ابوعبدالرحمٰن النسائی سے،انہوں نے عمرو بن علی سے'انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سلمہ بن نبیط سے انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ انہوں نے حضور اکرم کو حج کے موقعہ پر عرفہ میں ایک سرخ اونٹ کی پیٹھ پر لوگوں کو خطاب کرتے دیکھا۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۹۵۔حضرت نبیہؓ الجہنی

حضرت نبیہؓ الجہنی۔ایک روایت میں نبیہ الجہنی آیا ہے۔ابن معین کے مطابق ان کا نام ینہ الجہنی ہے۔ابن السکن نے بھی ان کا نام ینہ کہا ہے۔

ابوزبیر نے جابر سے انہوں نے نبیہ الجہنی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جب تم ایک دوسرے کو تلوار دو تو اسے پہلے نیام میں ڈال لو۔ابوعمر نے بیان کیا ہے۔

۵۱۹۶۔حضرت نبیہؓ بن حذیفہ

حضرت نبیہؓ بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی قرشی عدوی۔یہ ابوجہم بن حذیفہ کے بھائی تھے۔لیکن ابن اثیر نہ انہیں جانتے ہیں اور نہ ان کے بھائیوں میں سے کسی کو جن سے ابوعمر نے ایک مختصری روایت بیان کی ہے۔

۵۱۹۷۔ حضرت نبیہؓ

حضرت نبیہؓ۔ حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابو عمر کہتے ہیں میں ان کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا کہ بعض علماء نے انہیں حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلاموں میں شمار کیا ہے اور یہ کہ آپؐ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ ایک روایت میں ان کا نام النبیہ مذکور ہے۔ واللہ اعلم۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۹۸۔ حضرت نبیہؓ بن صواب

حضرت نبیہؓ بن صواب الجہنی۔ دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور فتح مصر میں شریک رہے تھے اور ان چار آدمیوں میں شامل تھے۔ جنہوں نے قبلۂ مصر کی سمت درست کی تھی۔ ان سے یزید بن حبیب عبدالمالک بن رائطہ اور عبدالعزیز بن ملیل نے روایت کی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۹۹۔ حضرت نبیہؓ بن عثمان

حضرت نبیہؓ بن عثمان بن ربیعہ بن وہب بن حذافہ بن جح القرشی جمحی۔ قدیم الاسلام ہیں مکہ کے رہنے والے ہیں اور حبشہ کی ہجرۂ ثانیہ میں شریک تھے۔ یہ روایت واقدی کی ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ حبشہ کو ہجرت کرنے والے ان کے والد تھے۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر نے دونوں باپ بیٹے کا نام مہاجرین حبشہ میں شامل نہیں کیا۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

باب النون مع حاء ذال وزاوسین

۵۲۰۰۔ حضرت نحاتؓ بن ثعلبہ

حضرت نحاتؓ بن ثعلبہ۔ ہم اس سے پیشتر ان کا ذکر چکے ہیں۔ اکیلے ''با'' کی بحث میں ابو عمر نے ان کا نام نحات اور ابو موسیٰ نے اور ابو نعیم نے نجاب لکھا ہے۔ غزوۂ بدر میں شامل تھے۔ وہ بلوی ہیں اور انصار کے حلیف۔

۵۲۰۱۔ حضرت نذیرؓ ابو مریم

حضرت نذیرؓ ابو مریم الغسانی۔ ابو بکر بن بن عبداللہ بن ابو مریم کے دادا تھے۔ ابو حاتم رازی کہتے ہیں کہ انہوں نے بعض شامیوں سے ابو مریم کا نام دریافت کیا انہوں نے بتایا نذیر، بقیہ بن ولید نے ابو بکر بن ابو مریم سے انہوں نے اپنے دادا ابو مریم سے رایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے ساتھ ایک غزوے میں شرکت کی۔ چنانچہ آپ نے ان کی تیراندازی کی تعریف فرمائی۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۰۲۔ حضرت نزالؓ بن سبرۃ

حضرت نزالؓ بن سبرۃ الہلالی۔ ان کا تعلق بنو ہلال بن عامر بن صعصعہ سے تھا۔ ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے لیکن مجھے ان سے کسی روایت کا علم نہیں۔ ہاں البتہ انہوں نے حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے۔ لیکن ان کا شمار کبار فضلائے

تابعین میں ہوتا ہے۔ان سے شعبی، عبدالملک بن میسرہ اور اسماعیل بن رجاء نے روایت کی ہے۔ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۰۳۔حضرت نسیرؓ بن العنبس

حضرت نسیرؓ بن عنبس بن زید بن عامر بن سواد بن کعب۔(اور کعب سے مراد ظفر الانصاری الظفری ہیں) انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت اور روایت کا موقعہ ملا اور آپؐ کے ساتھ کافی غزوات میں شریک رہے۔عبداللہ بن محمد بن قداح نے ان کا ذکر انصار میں کیا ہے اور ان کا نام نسیر لکھا ہے دارقطنی نے بشیر تحریر کیا ہے۔مگر اول الذکر ثابت ہے۔یہی رائے ابن ماکولا کی ہے۔

باب النون وصاد

۵۲۰۴۔حضرت نصرؓ بن الحارث

حضرت نصرؓ بن حارث بن عبید بن رزاح بن کعب (اور کعب سے ظفر الانصاری اوسی ظفری مراد ہیں) ایک روایت میں ان کا نام ابن عبد رزاح، اور بروایت ابوموسیٰ ابن عبداللہ تھا۔پہلی دونوں روایتیں درست تر ہیں۔اکثر ان کی کنیت ابوالحارث مذکور ہے۔غزوۂ بدر میں موجود تھے اور ان کے والد ابوالحارث کو حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی اور اکثر اہل السیر والانساب نے ان کا نام نصر بن حارث لکھا ہے ابن سعد نے محمد ابن اسحاق سے ان کا نام نمیر بن حارث نقل کیا ہے۔ابن سعد کے خیال میں یہ ان صاحب کی غلطی ہے۔جنہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے۔وہ ابراہیم بن سعد الزہری تھے۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابن سعد نے غلطی کا انتساب ابراہیم بن سعد سے کیا ہے حالانکہ یونس بن بکیر اور سلمہ بن فضل نے ابن اسحاق سے نمیر ہی نقل کیا ہے اور ہشام نے بکائی سے انہوں نے ابن اسحاق سے نضر (ضاد سے) روایت کیا ہے۔یہی روایت ابن ماکولا کی ہے۔نیز ابن القداح سے بھی یہی منقول ہے یہ صاحب جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے، اور شہادت پائی تھی۔

۵۲۰۵۔حضرت نصرؓ بن حزن

حضرت نصرؓ بن حزن النصری۔ایک روایت میں عبدۃ بن حزن آیا ہے۔انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ابن ابی عدی نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے نصر بن حزن سے، انہوں نے حضور اکرمؐ سے انبیاء کے بکریاں چرانے کے بارے میں روایت بیان کی۔ابوداؤد نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے روایت کی اور نام بشر بن حزن لکھا ہے اور ایک روایت میں ابوداؤد نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے عبدہ بن حزن لکھا ہے۔بقول ابوعمر یہی درست ہے واللہ اعلم۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۰۶۔حضرت نصرؓ بن دہر

حضرت نصرؓ بن دہر بن اخرم بن مالک الاسلمی۔اس کو اور ان کے والد کو حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور وہ مدنی تھے۔

یحییٰ بن محمود بن سعد نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے، انہوں نے محمد بن خالد بن عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوالہیثم بن نصری دہر اسلمی سے انہوں نے اپنے والد نصر سے سنا کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے سفر خیبر کے دوران میں سنا کہ آپؐ نے عامر بن اکوع سے جو سلمہ بن عمرو بن اکوع کے چچا تھے فرمایا اے ابن اکوع سواری سے نیچے اترو۔ اور اپنے اشعار میں سے کچھ سناؤ۔ تعمیل ارشاد میں انہوں نے مندرجہ ذیل رجزیہ اشعار پڑھے۔

واللہ لو لا اللہ ما اھتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا

بخدا! اگر ذات باری نہ چاہتی تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ ہم حضور اکرم کی تصدیق کرتے اور نہ نماز پڑھتے

انا اذا قوم بغوا علینا وان ارادوا فتنۃ ابینا

بلاشبہ جب قوم نے ہمارے خلاف بغاوت کی اور جب انہوں نے شر پھیلانا چاہا تو ہم نے انکار کر دیا (روک دیا)

فانزلن سکینۃ علینا وثبت الاقدام ان لا قینا

اے خدا تو ہم پر سکون دل نازل فرما اور اگر دشمن سے مقابلہ ہو۔ تو ہم ثابت قدم رہیں۔

حضور اکرمؐ نے سن کر فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے۔ حضرت عمرؓ نے سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ یہ دعا تو مقبول ہوگئی۔ چنانچہ وہ غزوہ خیبر میں شہید ہو گئے۔

جناب نصر سے مروی ہے کہ وہ ان لوگوں میں شامل تھے۔ جنہوں نے ماعز اکے رجم میں حصہ لیا تھا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۰۷۔ حضرت نصرؓ بن عوف

حضرت نصرؓ بن عوف بن قدامہ بن اخی صفوان بن قدامہ۔ حدیث صفوان میں ان کا ذکر آیا ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۰۸۔ حضرت نصرؓ بن وہب

حضرت نصرؓ بن وہب الخزاعی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ان سے ابوالملیح ہذلی نے روایت کی کہ ایک بار حضور ایک بے زین گدھے پر جس کی پیٹھ پر دری کا ایک ٹکڑا تھا۔ سوار تھے اور حضرت معاذ بن جبل آپ کے پیچھے بیٹھے تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۰۹۔ حضرت نصیبؓ مولیٰ سری

حضرت نصیبؓ مولیٰ سری نبہان غنویہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ساکنہ دختر جعد نے سری دختر نبہان سے روایت کی کہ جناب نصیب نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا کہ سانپوں میں سے کیسے سانپ کو ہلاک کیا جائے فرمایا جو نظر آئے اسے مار دو کیونکہ ان کا ہلاک کرنا ایسا ہے جیسا کہ کافر کا ہلاک کرنا اور اگر اس کے کاٹے سے کوئی مر جائے تو وہ شہید شمار ہوگا۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۱۰۔ حضرت نصیرؓ

حضرت نصیرؓ۔ ان کا نسب معلوم نہیں ہو سکا۔ حضرمی اور بغوی نے ان سے حضور اکرم ﷺ کی یہ حدیث روایت کی، کہ آپ نے نقصان دہ اشیاء کی تقسیم سے منع فرمایا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے۔

باب نون وضاد

۵۲۱۱۔ حضرت نضرؓ بن حارث الاوسی

حضرت نضرؓ بن حارث بن عبدرزاح بن ظفر (ان کا نام کعب بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس الانصاری اوسی ظفری تھا) انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی اور آپؐ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے۔ ابن ماکولا نے بروایت ابن قداح ان کا ذکر کیا ہے۔ بعض نے ان کا نام نصر (صاد سے) تحریر کیا ہے۔ اور ابن قداح کا قول ہے کہ نضر قادسیہ میں شہید ہوئے لاولد تھے۔

۵۲۱۲۔ حضرت نضرؓ بن حارث القرشی

حضرت نضرؓ بن حارث بن کلدہ بن علقمہ القرشی۔ ان کا تعلق بنوعبدالدار سے تھا اور حجازی شمار ہوتے تھے غزوۂ حنین میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے اور آپ نے ایک سو اونٹ مال غنیمت سے عطا کئے تھے ان کا شمار مولفۃ القلوب میں تھا۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ روایت ابن اسحاق سے بیان کی ہے ابن اثیر لکھتے ہیں کہ جناب نضر کے بارے میں میری یہ روایت کہ انہیں حضورؐ کی زیارت نصیب ہوئی اور وہ غزوۂ حنین میں شریک تھے ایسی کتابوں سے لی گئی ہے۔ جو بالکل درست اور صحیح ہیں لیکن ابن مندہ کی کتاب ان تین کتابوں پر مبنی ہے جن کا مدار سماع پر ہے اور جن میں تصحیف کی گئی۔ ان میں سے ایک نسخہ اصفہانی ہے جو مصنف کے عہد سے اب تک چلا آیا ہے ان دونوں نے جناب نضر کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے۔ جن کا نام نضر تھا اور پھر ان کا نام نضر بن سلمہ متعین کیا ہے جو غلط ہے کیونکہ اولاً ان دونوں نے انہیں حارث بن کلدہ بن علقمہ لکھا ہے حالانکہ جیسا کہ زبیر اور ابن کلبی نے لکھا ہے۔ حارث بن علقمہ بن کلدہ چاہئے۔ چنانچہ انہوں نے نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبدالدار تحریر کیا ہے اور ابوعمر نے ان کے بھائی نضیر کے ترجمے میں ان کا سلسلہ نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔

ان دونوں حضرات سے دوسری غلطی یہ سرزد ہوئی کہ انہوں نے نضر کو حضور اکرمؐ کی صحبت کا شرف بھی عطا کر دیا ہے۔ حالانکہ اسے غزوۂ بدر کے موقعہ پر قتل کر دیا گیا تھا کیونکہ وہ بدگو تھا اور حضور اکرمؐ اور مسلمانوں کی ہجو کرتا تھا۔ اس کے قتل پر اس کی بہن یا لڑکی نے جس کا نام قتیلہ تھا۔ ذیل کے اشعار کہے۔

یا راکبا ان الاثیل مظنة　　　من صبح خامسة وانت موفق

اے سوار! اثیل تک رسائی تو موہوم ہے گذشتہ پانچ دنوں سے اور تو اس سے آشنا ہے۔

ابلغ بہ میتا بان تحیة　　　ما ان تزال بها النجائب تعنق

فوت شدہ آدمی کو یہ پیغام پہنچا دے کہ میرے سلام کو عمدہ عمدہ اونٹنیاں اٹھائے دوڑتی پھرتی ہیں۔

منی الیہ وعبرۃ مسفوحۃ جادت لمائحھا و اخری تخنق

میری طرف سے یہ پیغام پہنچا کہ بہتے ہوئے آنسو رونے والے کے لئے مفید ہوتے ہیں اور پھر اس کا گلا ہی گھونٹ دیتے ہیں۔

فلیسمعن النضر ان نادیتہ ان کان یسمع میت لا ینطق

اگر تو نضر کو بلائے گا تو وہ ضرور سنے گا کیونکہ میت سنتا تو ہے لیکن بول نہیں سکتا۔

ظلت سیوف بنی ابیہ تنوشہ للہ ارحام ھناک تشقق

اس کے اقارب نے اسے نوچ ڈالا اللہ کے نام پر ایسے مقام پر رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔

قسرا یقاد إالی المنیۃ متعبا رسف المقید وھو عان موثق

اسے جبر سے موت کی طرف ہانک کرلے جاتے ہیں اور وہ جکڑے ہوئے قیدی کی طرح رک رک کر چلتا ہے۔

امحمد ولا انت ضن ء نجیبۃ من قومھا والفحل فحل معرق

اور بلاشبہ محمدؐ آپ ایک نہایت شریف خاتونؒ کے بیٹے ہیں اور آپ بڑے مضبوط اور تنومند مرد ہیں۔

ما کان ضرک لومننت وربما من الفتی وھو المغیظ المحنق

اس میں کیا حرج تھا اگر آپ اس پر احسان کرتے۔ اکثر جوان مرد، غصے کی حالت میں بھی دشمن کو معاف کردیتے ہیں۔

النضر اقرب من ترکت وسیلۃ واحقھم ان کان عتق یعتق

اگر آپ کسی حیلے وسیلے سے معاف فرمادیتے تو نضر اس کا زیادہ مستحق تھا اور آزادی کا زیادہ حق دار تھا۔

جب حضور اکرم ﷺ کو یہ اشعار سنائے گئے تو آپؐ نے فرمایا اگر یہ اشعار بروقت میرے علم میں لائے جاتے تو میں اسے معاف کردیتا۔

۵۲۱۳۔ حضرت نضرؓ بن سلمۃ الھذلی

حضرت نضرؓ بن سلمہ ہذلی۔ مدنی تھے۔ بقول ابن شاہین حضورؐ کے عین حیات میں پیدا ہوئے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۱۴۔ حضرت نضرؓ بن سفیان الھذلی

حضرت نضرؓ بن سفیان ہذلی۔ انہوں نے حضور اکرم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگوں کو ان مشاہدات کا علم ہو جائے جو عشا کے خاتمے اور ظہور صبح کے درمیان وقوع پذیر ہوتے ہیں تو وہ انہیں دیکھنے کے لئے سوار ہو کر آئیں۔ ابوعبداللہ بن قراط نے ان سے روایت کی ہے۔ ابومندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۲۱۵۔ حضرت نضرہؓ بن اکتم

حضرت نضرہؓ بن اکتم الخزاعی۔ ایک روایت میں انصاری آیا ہے۔

عبدالوہاب بن علی الامین نے باسنادہ ابوداؤد سے، انہوں نے حسن بن علی اور ابن ابی السری المعنی سے روایت کی انہوں نے

بیان کیا کہ ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے جریج سے انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے سعید بن میتب سے انہوں نے ایک انصاری سے سنا۔ ابن ابی سری کی روایت میں ''من اصحاب النبی'' مذکور ہے پھر سب راویوں نے اس پر اتفاق کیا اور انصاری کا ذکر نہیں کیا۔ ان کا نام نضرہ تھا۔ وہ کہتے ہیں میں نے ایک کنواری لڑکی سے خفیہ طور پر نکاح کیا۔ جب میں نے اس سے مجامعت کی تو وہ حاملہ نکلی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا چونکہ تم نے اس سے جماع کیا ہے اس لئے مہر تو ادا کرنا پڑے گا اور لڑکا بعد از پیدائش غلام شمار ہوگا بقول حسن آپؐ نے فرمایا فاجلدھا یعنی اسے درے لگاؤ بروایت ابن ابی السری حضور نے فرمایا ''فاجلدوہا'' ایک روایت میں ''فحدوھا'' آیا ہے یعنی اس پر حد جاری کرو۔

یحیٰی بن ابی کثیر نے زید بن نعیم سے انہوں نے ابن میتب اور عطاء الخراسانی سے انہوں نے سعید بن میتب سے ''ارسلوہ'' روایت کی ہے اور یحیٰی بن ابی کثیر کی حدیث میں آیا ہے کہ نضرہ بن اکتم نے ایک عورت سے نکاح کیا اور لڑکے کو سب نے غلام قرار دیا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۱۶۔ حضرت نصلہؓ انصاری

حضرت نصلہؓ الانصاری۔ ابوالبرکات حسن بن محمد الدمشقی نے ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس القیسی سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابوالعلاء سے انہوں نے ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابونصر سے انہوں نے ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن احمد ابی ثابت سے روایت کی کہ ہم سے محمد بن حماد نے عبدالرزاق سے، انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے نصلہ سے سنا کہ انہوں نے ایک کنواری لڑکی سے جو پردے میں تھی۔ شادی کی اور جب اس سے جماع کیا تو وہ حاملہ نکلی انہوں نے حضور اکرمؐ سے ذکر کیا تو آپ نے ان سے فرمایا چونکہ تم نے اس سے جماع کیا ہے، اس لئے مہر تو ادا کرنا ہوگا ہاں اس کا لڑکا اگر اس نے جنا تو تمہارا غلام ہوگا اور عورت کو درے مارے جائیں گے۔

عبدالرزاق نے بھی باسنادہ اس کا ذکر کیا ہے اور نام نضرہ بتایا ہے جیسا کہ ہم ذکر کر آئے ہیں۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے بھی ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ صاحب جنہیں نصلہ کہتے ہیں وہ نضرہ تھے جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں لیکن میں ابوموسیٰ کی وجہ استدراک کو سمجھ نہیں سکا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن انہوں نے دونوں کے ترجمے علیحدہ علیحدہ لکھ دیئے ہیں۔ ایسے مقامات پر اس کی عادت یہ ہے کہ ایک کا ترجمہ لکھ کر دوسری روایت کو قیل کہہ کر بیان کر دیتا ہے۔

۵۲۱۷۔ حضرت نصلہؓ بن خدیج

حضرت نصلہؓ بن خدیج الجشمی۔ سفیان بن عیینہ نے ابوالزعراء سے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے اپنے والد سے (مرہ نے اس میں یہ ترمیم کی ہے کہ ابوالاحوص نے اپنے دادا سے) روایت کی کہ وہ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے نظر اوپر اٹھائی اور پھر سر جھکا لیا حضور اکرمؐ نے دریافت کیا۔ آیا تم اونٹوں کے مالک ہو یا بکریوں کے۔ انہوں نے گزارش کی یارسول اللہ! خدا نے دونوں نعمتوں سے مجھے نواز رکھا ہے۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی اور ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نصلہ تھا اور حدیث کی زیادہ تر شہرت ان کے والد کے نام سے ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۱۸۔حضرت نھلہؓ بن طریف

حضرت نھلہؓ بن طریف بن نھصل الجرمازی و مازنی۔انہوں نے اعشی مازنی کا یہ واقعہ بیان کیا کہ اس کی بیوی اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی اور اس نے دربار رسالت میں آ کر گزارش کی تھی۔

یاسید الناس ودیان العرب الیک اشکو ذربة من الذرب

اے لوگوں کے اور ادیان عرب کے سردار! میں آپ کی خدمت میں اپنی ایک بپتا بیان کرنے حاضر ہوا ہوں۔
ہم اس واقعہ کو اعشی کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں اور وہاں ہم نے اس کا نسب بھی بیان کیا ہے۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۱۹۔حضرت نضلہؓ بن عبید الاسلمی

حضرت نضلہؓ بن عبید بن حارث بن حبال بن ربیعہ بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصی الاسلمی۔ایک روایت کے مطابق نضلہ بن عبداللہ بن حارث ہے۔ایک اور روایت کی رو سے عبداللہ بن نضلہ بھی آیا ہے۔ہم اسے کنیتوں کے عنوان کے تحت زیادہ تفصیل سے بیان کریں گے۔
یہ صاحب قدیم الاسلام تھے اور غزوات خیبر فتح مکہ اور حنین میں شامل تھے۔بصرے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ان کا بیٹا وہیں مقیم رہا۔خراسان کی جنگوں میں شریک رہے اور امیر معاویہ کے آخری دور میں یا یزید کے دور میں وہیں وفات پائی۔ان سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقعہ پر انہوں نے ابن خطل کو اس وقت قتل کیا جب وہ کعبے کے غلاف کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ثعلبہ بن ابی برزہ سے مروی ہے کہ ان کے والد صفین اور نہروان کی جنگوں میں حضرت علی کے ساتھ تھے اور انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور ان سے حسن البصری ابوالعالیہ ریاحی، ابوعثمان نہدی، ابوالوازع، عبداللہ بن مطرف، سعید بن جمہان اور عبداللہ بن بریدہ وغیرہ نے روایت کی۔
ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہ ابوعیسیٰ سے، انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے عوف سے احمد کہتے ہیں ہم سے عباد بن عباد مہلبی اور اسماعیل بن علیہ سب نے عوف سے، انہوں نے سیار بن سلامہ سے انہوں نے ابوبرزہ سے روایت بیان کی کہ حضور اکرمؐ قبل از نماز عشاء سونے کو ناپسند فرماتے تھے اور اسی طرح بعد از نماز عشاء گفتگو کو ناپسند فرماتے۔
ابوبرزہ یزید ابن معاویہ کے پاس بیٹھے تھے۔جب حضرت امام حسینؓ کا سر مبارک لایا گیا انہوں نے دیکھا کہ یزید ایک چھڑی سے جو اس کے ہاتھ میں تھی۔حضرت امام کے لبوں کو چھو رہا تھا۔انہوں نے کہا اے یزید! اپنی چھڑی کو ہٹالے۔میں نے بارہا دیکھا کہ حضور اکرمؐ ان ہونٹوں کو چومتے تھے۔بہر حال اے یزید! جب تو قیامت کے دن میدان حشر میں آئے گا تو ابن زیاد تیرا شفیع ہوگا اور جب امام تشریف لائیں گے تو حضور اکرمؐ ان کے شفیع ہوں گے۔پھر وہ مجلس سے اٹھ کر چلے گئے۔تینوں نے اسے بیان کیا ہے۔

۵۲۲۰۔ حضرت نھلہؓ بن عمرو الغفاری

حضرت نھلہؓ بن عمرو الغفاری۔ یہ صاحب حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے انہیں صفراء میں کچھ زمین بطور جاگیر عطا کی تھی۔ انہوں نے صوبہ حجاز میں عرج کے نواح میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

ابو یاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن محمد بن معن بن نھلہ بن عمرو الغفاری سے، انہوں نے اپنے والد معن بن نھلہ بن عمر غفاری سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ مومن ایک انتڑی کی مقدار میں پیتا ہے اور کافر مقابلۃً سات حصے زیادہ اور اس مضمون کی احادیث کئی صحابہ سے مروی ہیں اور ان سے ان کے بیٹے علقمہ نے بھی روایت کی ہے۔ تینوں نے اسے بیان کیا ہے۔

۵۲۲۱۔ حضرت نھلہؓ بن ماعز

حضرت نھلہؓ بن ماعز۔ انہوں نے جناب ابوذر کو نماز اشراق پڑھتے دیکھا۔ حسین المعلم نے ان کی حدیث عبداللہ بن بریدہ سے روایت کی۔ ابو مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۲۲۲۔ حضرت نضیرؓ بن حارث قرشی

حضرت نضیرؓ بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی القرشی العبدری۔ ایک روایت کے رو سے مہاجر ہیں اور دوسری روایت کے مطابق فتح مکہ کے دن ایمان لائے کنیت ابو الحارث تھی اور ان کے والد حارث رہین کے عرف سے مشہور تھے اور محمد بن مرتفع ان کی نسل سے تھے۔

نضیرؓ اللہ کے شکر گزار بندے تھے کہ خدا نے انہیں نعمت اسلام سے نوازا اور اپنے بھائی نضر اور آباؤ اجداد کے برخلاف دین اسلام پر فوت ہوئے اور حنین کے موقعہ پر حضور اکرمؐ نے انہیں ایک سو اونٹ عطا فرمائے تھے۔ جب بنو دیل کے ایک آدمی نے آ کر انہیں خوشخبری دی اور کہا کہ مجھے بھی ان اونٹوں سے کچھ دے دینا تو انہوں نے اس بنا پر لینے سے انکار کر دیا کہ گویا انہیں اونٹ قبول اسلام کے لئے بطور رشوت دیئے جا رہے ہیں، کہنے لگے میں اپنے اسلام کو اس لالچ سے کیوں ملوث کروں۔ پھر خیال آیا کہ جب بغیر از طلب و سوال مل رہے ہیں تو حضورؐ کا عطیہ ہے۔ اس لئے مجھے بصد شکر قبول کر لینا چاہئے۔ چنانچہ انہوں نے دس اونٹ اس آدمی کو عطا کر دیئے، جس نے خوش خبری دی تھی۔

پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نماز اور اوقات نماز کے بارے میں سوالات کرتے رہے اور کہا اللہ کی قسم مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبت ہے اسلام سے۔ پھر حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! اللہ کو سب سے زیادہ کون سا عمل پسند ہے، فرمایا جہاد اور انفاق فی سبیل اللہ۔

نضیر ہجرت کر کے مدینہ آ گئے اور وہاں قیام پذیر رہے تا آنکہ بغرض جہاد اسلامی لشکر کے ساتھ شام کو گئے اور جنگ یرموک میں شریک ہوئے اور وہاں رجب سن پندرہ ہجری میں شہید ہو گئے اور ان کا شمار قریش کے بردبار لوگوں میں ہوتا تھا۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ہر چند وہ یقینی طور پر صحابی ہیں، لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

لیکن عجب تر یہ امر ہے کہ انہوں نے ان کے بھائی نضر کا ذکر کیا ہے حالانکہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ وہ کافر مرا اور بدر کے دن انتقاماً قتل کر دیا گیا تھا۔ جناب نضیرؓ بقول ابوعمر مہاجرین سے تھے اور ایک روایت کے مطابق انہوں نے فتح مکہ کے موقعہ پر اسلام قبول کیا تھا اور یہی روایت درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ فتح حنین کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے انہیں سو اونٹ بطور عطیہ دیئے تھے اور چونکہ یہ عطیہ صرف مولفۃ القلوب کو دیا گیا تھا۔ اس لئے تسلیم کرنا پڑے گا کہ جناب نضیر بھی فتح مکہ میں ایمان لائے تھے۔ نیز یہ بھی منقول ہے کہ وصولی عطیہ کے بعد غزوہ حنین کے دن جناب نضیر نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر حضور اکرم ﷺ سے نماز و اوقات نماز کے بارے میں سوالات کئے، اگر وہ مہاجرین میں سے ہوتے تو نماز اور اوقات نماز کے بارے میں استفسار کرنے میں کیا تک ہے۔ حنین کے دن کیونکہ وہ تو فتح سے پہلے ہے اور جو بعد میں ہے یہ نہیں اور درست بات یہ ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے۔ اور اللہ ہی بہتر جانتے ہیں۔

۵۲۲۳۔ حضرت نضیرؓ بن نضر بن حارث

حضرت نضیرؓ بن نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ۔ ان کے والد کو بدر کے دن قتل کیا گیا تھا۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ جعفر نے ان کو مہاجرین حبشہ کی اولاد میں شمار کیا ہے اور انہوں نے یہ روایت ابن اسحاق سے بیان کی ہے۔ ابوموسیٰ نے اسے مختصراً بیان کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ان کے سلسلہ نسب کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب نضیر ابن نضر کے بیٹے ہیں جسے بدر کے دن قتل کیا گیا تھا۔ اس لئے یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ مہاجرین حبشہ کی اولاد ہوں۔ ہاں اگر جعفر یہ کہتے کہ نضیر نے قبول اسلام کے بعد حبشہ کو ہجرت کی تھی تو یہ بات قابل تسلیم ہو سکتی تھی اسی طرح جعفر کا یہ قول بھی نا قابل یقین ہے کہ ابن اسحاق نے انہیں (جناب نضیر) کو ابنائے مہاجرین حبشہ میں شمار کیا ہے حالانکہ یہ روایت بھی اسی ابن اسحاق کی ہے کہ ان کا والد بدر کے دن انتقاماً قتل کیا گیا تھا۔ چنانچہ وہ مہاجرین حبشہ میں کیسے شمار ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم۔

باب النون وظاء وعین

۵۲۲۴۔ حضرت نظیرؓ المزنی

حضرت نظیرؓ المزنی یا المدنی۔ ابن شہاب نے اسماعیل بن ابی حکیم سے روایت کی کہ انہیں نظیر المزنی نے بتایا کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ جب کسی آدمی کو یہ آیت ''لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب'' پڑھتے سنتا ہے تو فرماتا ہے ''میرے بندے تجھے بشارت ہو پس مجھے میری عزت کی قسم کہ میں تجھے کسی حالت میں بھی دنیا اور آخرت میں فراموش نہیں کروں گا اور میں تجھے جنت میں اتنی نعمتیں عطا کروں گا کہ تو راضی ہو جائے گا'' ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۲۵۔ حضرت نعمؓ

حضرت نعمؓ۔ ابواسحاق نے البراء سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص سے اس کا نام دریافت کیا اس نے نعم بتایا تو

آپؐ نے بدل کر عبداللہ کر دیا۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۲۶۔ حضرت نعامہؓ الضبی

حضرت نعامہؓ الضبی۔ یزید کے والد تھے۔ حبان عبدی نے یزید بن نعامۃ الضبی سے روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے کہ جب حضورؐ کے سامنے کھانا لایا جاتا تو آپؐ اس پر دعا پڑھتے "سبحانک ما اکثر ما اعطیتنا سبحانک ما اعظم ما عافیتنا اللھم اوسع علینا وعلی فقراء المسلمین" ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۲۷۔ حضرت نعمانؓ بن اُشیم

حضرت نعمانؓ بن اشیم ابو ہند الاشجعی۔ ایک روایت میں ان کا نام رافع مذکور ہے۔ حضورؐ کی صحبت سے مشرف ہوئے۔ کوئی ہیں اور کنیت سے مشہور ہیں۔ بخاری اور مسلم نے انہیں صحابی قرار دیا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے نعیم نے روایت کی کہ میں اپنے چچا اور والد کے ساتھ حجۃ الوداع میں موجود تھا۔ حضورؐ ایک سرخ اونٹ کی پشت پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میرے والد نے فرمایا۔ یہ ہیں محمد رسول اللہ تینوں نے اسے بیان کیا ہے۔

۵۲۲۸۔ حضرت نعمانؓ بن بازیہ

حضرت نعمانؓ بن بازیہ۔ ابن منیع نے ان کا نام نعمان بن راذیہ قبیلہ ازد کا عریف اور وان کا علم بردار لکھا ہے بقول بخاری وہ حمص میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ صالح بن شریح نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے عریف الازد (جن کا نام نعمان تھا) سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! ہم زمانہ جاہلیت میں راتوں کے پچھلے پہر سفر کرتے اب ہم بفضلہٖ مسلمان ہیں ہمیں کیا کرنا چاہئے فرمایا اسلام میں بھی یہ عمل پسندیدہ ہے۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ کسی کو بھی ایسے سفر سے منع نہ کرنا۔ ابن ابی حاتم انہیں صحابی بتاتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ہاں البتہ ابو عمران کے والد کا نام بازیہ بیان کرتے ہیں اور دوسرے دو ان کے والد کا نام راذیہ بتاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۵۲۲۹۔ حضرت نعمانؓ بن برزج

حضرت نعمانؓ بن برزج۔ جاہلی دور کے آدمی ہیں۔ محمد بن حسن بن اُتش صنعانی انباری نے سلیمان بن وہب سے انہوں نے نعمان بن برزج سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن آخر الذکر ان کے اسلام کے قائل نہیں۔

۵۲۳۰۔ حضرت نعمانؓ بشیر

حضرت نعمانؓ بشیر بن ثعلبہ بن سعد بن خلاس بن زید بن مالک الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج اکبر انصاری خزرجی۔ ان کی والدہ کا نام عمرہ دختر رواحہ تھا۔ جو عبداللہ بن رواحہ کی بہن تھیں۔ مالک الاغر ان کی والدہ اور والد کا چند پشتوں کے بعد مشترک جد بنتا تھا۔ حضور اکرمؐ کی وفات سے آٹھ سال سات مہینے پیشتر ان کی پیدائش ہوئی۔ ایک روایت میں چھ

برس مذکور ہیں۔ مگر روایت اول قریب بصواب ہے۔ ابن زبیر کہتے ہیں کہ نعمان ان سے چھ مہینے بڑے ہیں۔ بعد از ہجرت نعمان دو پہلے آدمی ہیں جن کی ولادت انصار میں ہوئی۔ انہیں اور ان کے والد کو حضور اکرمؐ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

ان سے ان کے دونوں بیٹوں محمد اور بشیر کے علاوہ شعبی، حمید بن عبدالرحمٰن خیثمہ، سماک بن حرب، سالم بن ابی الجعد، ابواسحاق سبعی اور عبدالملک بن عمیر وغیرہ نے روایت کی۔

احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے ابوالقاسم اسماعیل بن ابوالحسن علی بن حسین الحمامی سے انہوں نے ابوسعید مسعود بن ناصر بن ابی زید الرکاب السجزی سے، انہوں نے ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم المزکی سے، انہوں نے ابومحمد یحییٰ بن منصور القاضی سے، انہوں نے یحییٰ بن یحییٰ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ انہوں نے مالک سے، انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمان اور انہوں نے محمد بن نعمان بن بشیر سے روایت کی کہ ان کے والد انہیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا کہ میں اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دینا چاہتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تم اپنے سب بیٹوں سے برابر کا سلوک کرو گے انہوں نے نفی میں جواب دیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے واپس لے جاؤ۔

ابراہیم بن محمد کے علاوہ کئی اور لوگوں نے اپنے اس استاد کے رو سے جو محمد بن عیسیٰ تک جاتا ہے بیان کیا کہ ہمیں قتیبہ بن سعید نے حماد بن زید سے، انہوں نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے، انہوں نے نعمان بن بشیر سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حرام اور حلال بالکل واضح ہیں مگر ان دونوں کے درمیان کچھ امور ایسے ہیں جو واضح نہیں ہیں اور اکثر لوگوں کو علم نہیں ہوتا کہ ان امور میں حرام کون سے ہیں اور حلال کون سے ہیں۔ جس آدمی نے اپنے دین اور عزت کو آلودگی سے بچائے رکھا وہ بچ گیا اور جس شخص نے ایسی اشیا سے سروکار رکھا جو حرام سے ملتی جلتی تھیں۔ اس کی مثال اس جانور کی طرح ہوگی جو ممنوعہ رقبے کے آس پاس چرتا ہو۔ ایسا جانور ممنوعہ رقبے میں داخل ہو جاتا ہے۔ ہر بادشاہ کی خالصہ جاگیر ہوتی ہے۔ خداوند تعالیٰ کی خالصہ جاگیر محرمات ہیں۔

بعض علمائے حدیث کی رائے بقول ابوعمر یہ ہے کہ حضور اکرمؐ سے نعمان بن بشیر کی روایت سماع درست نہیں ہے لیکن علامہ ابن اثیر کہتے ہیں کہ وہ نعمان بن بشیر کے سماع کے قائل ہیں کیونکہ شعبی نے خود جناب نعمان کو کہتے سنا کہ انہیں حضور اکرمؐ سے سماع کا شرف حاصل تھا۔

بعد میں امیر معاویہ نے انہیں حمص کا اور پھر کوفے کا والی مقرر فرمایا۔ بعد میں یزید نے بھی انہیں یہ منصب دیئے رکھا، کیونکہ ان کا رجحان طبع امیر معاویہ کی طرف تھا۔ جب یزید کے بعد معاویہ بن یزید فوت ہو گئے تو جناب نعمان نے شام میں لوگوں کو عبداللہ بن زبیر سے بیعت کی ترغیب دی۔ لوگوں نے ان کی مخالفت کی وہ حمص سے بھاگ نکلے مگر عوام نے ان کا تعاقب کر کے قتل کر دیا۔ یہ واقعہ مرج راہط میں ۶۴ ہجری کے ماہ ذوالحج میں پیش آیا۔ جناب نعمانؓ کریم النفس، سخی، شاعر اور اپنے عہد کے بہادر آدمی تھے۔

ابومحمد بن ابوالقاسم دمشقی کو ان کے والد نے کتابۃً بتایا کہ انہیں حسن بن علی بن احمد بن حسن اور ابوغالب اور ابوعبداللہ نے بتایا کہ انہیں محمد بن احمد بن علی بن ابنوسی نے، انہیں ابوالحسن دارقطنی نے (ان کا قول کہ انہیں میرے والد نے بتایا) انہیں ابوسعید احمد

بن محمد بغدادی نے، انہیں ابومنصور محمد بن احمد بن علی بن شکرویہ اور ابوبکر بن احمد بن علی السمار نے بتایا کہ ہمیں ابراہیم بن عبداللہ بن محمد بن خوشند نے بتایا کہ ہمیں قاضی حسین بن اسماعیل نے انہیں عبداللہ بن ابی سعد نے انہیں عبداللہ بن حسین نے بتایا کہ انہیں ابراہیم بن حسن بن ربیع نے انہیں ہیثم بن عدی نے بتایا کہ جب امیر معاویہ نے نعمان بن بشیر کو کوفے کی حکومت سے معزول کر کے انہیں حمص کی حکومت عطا کی تو اعشی ہمدانی نعمان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نعمان نے دریافت کیا کہو بھائی کیسے آئے ہو۔ اعشی نے کہا اے نعمان! میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ ازراہِ صلہ رحمی میری قرابت کا خیال رکھیں اور میرا قرض ادا کر دیں۔ نعمان نے سر جھکا لیا پھر سر اٹھایا اور کہا کہ میرے پاس تمہارے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر کچھ سوچ کر اٹھا۔ جیسے اسے کوئی بات یاد آ گئی ہو اور منبر پر بیٹھ کر اہل حمص سے، جن کی تعداد اس وقت رجسٹر میں ۲۰ ہزار تھی، کہنے لگا یہ شخص جو اہل القرآن والشرف سے ہے تمہارا ابن عم ہے تمہارے پاس طلب امداد کے لئے آیا ہے۔ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔ انہوں نے کہا اللہ امیر کا بھلا کرے۔ آپ اپنے ابن عم کو انعام سے نوازیں۔ مگر امیر نے ان کی درخواست مسترد کر دی۔ انہوں نے کہا ہم نے از خود ان کے لئے ہر آدمی سے دو دو دینار بطور چندہ جمع کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس لئے آپ فوری طور پر یہ رقم بیت المال سے ادا کریں۔ چنانچہ امیر نے فوراً رقم (چالیس ہزار دینار) ادا کر دیئے۔ اس پر اعشی نے ذیل کے اشعار پڑھے۔

فلم ار للحاجات عند انکما شها   کنعمان اعنی ذا الندی ابن بشیر

اہل حاجت کی حاجت ہر آدمی کے وقت میں نے نعمان بن بشیر کی طرح کا کوئی سخی نہیں دیکھا۔

اذا قال اوفی بالمقال ولم یکن   کمدل الی الاقوام حبل غرور

جب وہ کوئی بات کرتا ہے تو اسے پورا کرتا ہے اور وہ ان لوگوں کی طرح نہیں ہے جو فریب کا ڈول ڈالتے ہیں۔

متی اکفر النعمان لم اک شاکرا   وما خیر من لا یقتدی بشکور

میں کیوں نعمان کی ناشکری کروں اور شکر گزار نہ بنوں۔ اس آدمی میں کوئی بھلائی نہیں جو کسی شکر گزار کی تقلید نہ کرے۔

تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۱۔ حضرت نعمانؓ البلوی

حضرت نعمانؓ۔ البلوی۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے (بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو معاویہ بن مالک بن عوف یعنی ابن مالک بن اوس جو بنو بلی کے حلیف تھے) یہ روایت سنی۔ ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۲۔ حضرت نعمانؓ بن بیبا

حضرت نعمانؓ بن بیبا۔ ان سے مروی ہے کہ ہم لوگ بنو الضبیب کے چند افراد کے ساتھ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے چند چیزیں مانگیں۔ حضور اکرمؐ نے ہماری درخواست منظور فرمائی پھر نعمان بن بیبا نے حدیث بیان کی۔ ابو موسیٰ نے اسے مختصراً بیان کیا ہے۔

۵۲۳۳۔ حضرت نعمانؓ بن ثابت

حضرت نعمانؓ بن ثابت بن ثابت بن نعمان بن ثابت بن امرؤالقیس ابوالضیاح انصاری۔ وہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت پھر ان کا ذکر کریں گے۔ امیر ابونصر نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۴۔ حضرت نعمانؓ بن جزء

حضرت نعمانؓ بن جزء بن نعمان بن قیس بن سعد بن مالک بن ذہل۔ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بقول ابن یونس وہ فتح مصر میں شامل تھے۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۵۔ حضرت نعمانؓ بن ابی جعال

حضرت نعمانؓ بن ابی جعال جذامی الضبیبی - رفاعہ بن زید کے ذیلی قبیلے سے تھے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو اس قبیلے میں مسلمان ہو گئے تھے۔ ان کا ذکر ان لوگوں میں بھی ہے جو زیدؓ بن حارثہ کے اس غزوے میں شریک تھے، جو حسمی کے مقام پر ہوا تھا۔

۵۲۳۶۔ حضرت نعمانؓ بن حارثہ انصاری

حضرت نعمانؓ بن حارثہ انصاری۔ عقیلؓ بن ابی طالب سے مروی ہے جب مشرکین نے حضور اکرمؐ اور مسلمانوں کو سخت پریشان کیا تو آپؐ نے اپنے چچا حضرت عباس سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی ضرور مدد کرے گا۔ ایک ایسی قوم کے ذریعے جو قریش کے علی الرغم انہیں ذلیل و رسوا کرے گی۔ جب حضور اکرمؐ منیٰ جمرہ عقبہ کے پاس چھ آدمیوں سے ملے تو آپ نے انہیں حمایت دین الٰہی کی دعوت دی تو جناب نعمان نے کہا یارسول اللہ میں دین اسلام کی حمایت پر آپؐ سے بیعت کرتا ہوں اور میں اس باب میں کسی اپنے یا پرائے کا لحاظ نہیں کروں گا اور اگر آپ حکم دیں گے تو ہم منیٰ میں موجود ان لوگوں پر تلواریں لے کر ٹوٹ پڑیں گے۔ حضورؐ نے فرمایا مجھے ابھی اس کی اجازت نہیں ملی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۷۔ حضرت نعمانؓ بن حمید

حضرت نعمانؓ بن حمید۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا اسی طرح مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۸۔ حضرت نعمانؓ بن ابی خزمہ

حضرت نعمانؓ بن ابی خزمہ بن نعمان بن امیہ بن البرک۔ اور ان کا نام امرؤالقیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف انصاری اوسی تھا پھر وہ بنو عمرو بن عوف کے ذیلی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابن اسحاق وغیرہ کا خیال ہے کہ وہ بدر اور احد ہر دو غزوات میں شریک تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۹۔ حضرت نعمانؓ بن خلف

حضرت نعمانؓ بن خلف۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ دونوں کا تعلق خزاعہ سے تھا اور دونوں

نے احد کے موقعہ پر جاسوسی کی خدمت سرانجام دی تھی اور دونوں شہید ہو گئے تھے اور آپ نے دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۵۲۴۰۔ حضرت نعمانؓ بن ربعی

حضرت نعمانؓ بن ربعی۔ یحییٰ بن یونس کہتے ہیں کہ یہ ابوقتادہ انصاری کا نام تھا۔ یہ ان کے بیٹے کی روایت ہے ایک روایت میں ان کا نام حارث بن ربعی آیا ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ ایک اور روایت میں عمرو بن ربعی مذکور ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۱۔ حضرت نعمانؓ بن زارع

حضرت نعمانؓ بن زارع۔ بنوازد کے نقیب تھے۔ ابوعمر کہتے ہیں میں نے ان سے اس حدیث کے سوا اور کچھ نہیں سنا (انا کنا نعتاف فی الجاھلیۃ) ابن مندہ اور ابونعیم نے اس حدیث کو نعمان بن بازیہ سے منسوب کیا ہے۔ ابوعمر نے نعمان بن بازیہ کا ذکر بھی کیا ہے۔ لیکن اس حدیث کا انتساب ان سے نہیں کیا۔ ابوعمر کے مطابق یہ دو آدمی ہیں۔ لیکن ابن مندہ اور ابونعیم دونوں کو ایک شمار کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۵۲۴۲۔ حضرت نعمانؓ بن زید

حضرت نعمانؓ بن زید بن اکال۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی سعد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ہشام بن کلبی سے مروی ہے کہ غزوۂ بدر کے بعد جناب نعمان بہ غرض حج نکلے۔ اس دوران میں ابوسفیان نے انہیں روک لیا۔ اسے کہا گیا کہ فدیہ لے کر انہیں رہا کر دو۔ اس نے کہا میں انہیں اس وقت تک رہا نہیں کروں گا جب تک محمد (ﷺ) میرے بیٹے عمرو کو جسے غزوۂ بدر میں جنگی قیدی بنا لیا تھا رہا نہیں کرتے۔ اس موقعہ پر ابوسفیان نے کہا۔

ارھط ابن اکال اجیبوا دعاءہ تعاقدتم لا تسلموا السید الکھلا

کیا بنواکال کے مردان کار میری پکار کا جواب دیں گے۔ تم نے عہد کیا تھا کہ تم ایک عمر رسیدہ سردار کو تنہا چھوڑو گے نہیں۔

فان بنی عمرو لئام اذلہ لئن لم یفکوا عن اسیرھم الکبلا

بلاشبہ بنوعمرو خطا کار اور ذلیل ہیں اگر تم ان کے قیدی کی بیڑیاں نہیں کاٹو گے۔

حضور اکرم ﷺ نے عمرو کو چھوڑ دیا اور ابوسفیان نے نعمان بن زید کو۔ ایک روایت کے رو سے ابوسفیان نے ان کے بھائی سعد کو روکا تھا۔ جن کا ذکر پہلے ہو چکا تھا

۵۲۴۳۔ حضرت نعمانؓ السبئی

حضرت نعمانؓ السبئی۔ یہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جب واپس گئے تو اسود عنسی نے انہیں قتل کر دیا۔ واقدی نے کتاب الروح میں اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۴۔ حضرت نعمانؓ بن سنان

حضرت نعمانؓ بن سنان۔ جو پہلے بنوسلمہ کے مولی تھے۔ بعد میں بنوعبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کے مولی بن گئے وہ انصاری خزرجی سلمی تھے اور بدر اور احد کے غزوات میں شریک تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۵۔ حضرت نعمانؓ بن شریک

حضرت نعمانؓ بن شریک الشیبانی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں بہ مقام منی اپنے دو دوستوں مفروق بن عمرو اور ہانی بن قبیصہ کے ساتھ حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے اسلام کی دعوت دی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۶۔ حضرت نعمانؓ بن عبد عمرو

حضرت نعمانؓ بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار انصاری خزرجی۔ غزوۂ بدر میں اپنے بھائی ضحاک بن عبد عمرو کے ساتھ شریک تھے۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر جن کا تعلق بنو دینار بن نجار سے تھا۔ پھر ان کا جن کا تعلق بنو مسعود بن عبد الاشہل سے تھا النعمان بن عبد عمرو بن مسعود اور ان کے بھائی نے ضحک بن عبد عمرو کو ذکر کیا ہے۔ جناب نعمان احد میں بھی شریک تھے، جہاں وہ شہید ہو گئے تھے یونس نے ابن اسحاق سے اسی سند سے ذکر کیا ہے کہ وہ اور ان کے بھائی ضحاک لاولد تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۷۔ حضرت نعمانؓ بن عجلان

حضرت نعمانؓ بن عجلان بن نعمان بن عامر بن زریق انصاری زرقی۔ یہ صاحب فصیح البیان شاعر تھے اور اپنی قوم کے سردار۔ حضور اکرمؐ ایک بار ان کی عیادت کو گئے۔ آپؐ نے دریافت کیا ''نعمان کہو تمہارا کیا حال ہے'' انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سخت تکلیف میں ہوں'' حضور اکرمؐ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ اگر یہ مرض عارضی ہے، تو مریض کو شفائے عاجل عطا فرما اور اگر اسے لمبا کرنا ہے تو نعمان کو صبر کی توفیق دے اور اگر اس کی زندگی ختم ہو رہی ہے تو اسے دنیا سے نکال کر اپنی رحمت میں جگہ دے'' اور جناب نعمان نے حضرت حمزہؓ کی بیوہ خولہ دختر قیس سے شادی کر لی تھی۔ مندرجہ ذیل اشعار میں انہوں نے انصار کی ان خدمات کا ذکر کیا ہے۔ جن سے اسلام کی پیش رفت میں مدد ملی اور نیز حضور اکرمؐ کی وفات کے بعد کے واقعات قلم بند کئے ہیں۔

فقل لقریش نحن اصحاب مکه　　　یوم حنین والفوارس فی بدر

قریش کو کہہ دو ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے مکے کو فتح کیا اور ہم ہی وہ شاہ سوار ہیں جنہوں نے بدر اور حنین میں اپنے جوہر دکھائے۔

واصحاب احد و النضیر وخیبر　　　ونحن رجعنا من قریظة بالذکر

اور ہم ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے احد میں اور بنو نضیر کے خلاف شمشیر زنی کی اور خیبر کو فتح کیا اور جب ہم بنو قریظہ کے

خلاف کارگزاری ختم کر کے واپس ہوئے تو ہماری شہرت کی دھوم مچی ہوئی تھی۔

ویوم بارض الشام اذ قیل جعفر وزید وعبداللہ فی علق یجری

اور اسی شام کی اس جنگ میں ہم شریک تھے جس میں جعفر طیار، زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ شہید ہوئے۔ یوں ہمارے کارناموں کا سلسلہ چلتا ہے۔

نصرنا واوینا النبی ولم نخف صروف اللیالی والعظیم من الامر

ہم نے حضور اکرم ﷺ کو پناہ دی، اور آپ کی امداد کی نہ تو ہمیں زمانے کے مصائب ڈرا سکے اور نہ بڑی بڑی مہمات

وقلنا لقوم هاجروا مرحبابکم واهلا وسهلا قد امنتم من الفقر

ہم نے مہاجرین کو اہلا وسہلا ومرحبا کہا اور نیز یہ کہا کہ تم ناداری کی مصیبت سے بچ گئے ہو۔

نقاسمکم اموالنا ودیارنا کقسمة الیسار الجزور علی الشطر

ہم تمہیں اپنا مال ومتاع اور گھر بار اس طرح تقسیم کر دیں گے جس طرح کہ دولت مند لوگ مذبوحہ بکری یا اونٹنی کے ٹکڑے کر کے بانٹ دیتے ہیں۔

(یہ ایک خاصہ لمبا قصیدہ ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسے دو بحروں میں استعمال کیا ہے) چنانچہ جو شخص بھی بنوزریق سے آتا وہ اسے نوازتے۔ اس سلسلے میں ایک شاعر کے تاثرات ملاحظہ کیجئے۔

اری فتنة قدا الهت الناس عنکم فند لا زریق المال من کل جانب

میں ایسے جوان مردوں کو دیکھ رہا ہوں جنہوں نے لوگوں کو تم سے اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے اور بنوزریق مال کو ہر طرف سے اپنی طرف جذب کر رہے ہیں۔

فان ابن عجلان الذی قد علمتم یبدد مال اللہ فعل المناهب

تم جانتے ہو کہ نعمان بن عجلان ایسا آدمی ہے جو اللہ کے عطا کردہ مال سے ایسا سلوک کرتا ہے جیسا کہ غازی مال غنیمت سے۔

یمرون بالدهنا خفافا عیابهم ویخرجن من دارین بجر الحقائب

وہ اپنی اونٹنیوں پر گھروں کو واپس ہوتے ہیں تو ان کی ہمیانیاں خالی ہوتی ہیں۔ حالانکہ جب وہ گھروں سے نکلے تھے تو انہیں گھسیٹتے لائے تھے۔

تینوں نے ہی ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۸۔ حضرت نعمانؓ بن عدی

حضرت نعمانؓ بن عدی بن نضلہ۔ ایک روایت کے مطابق نضلہ بن عبدالعزی بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب القرشی العدوی ہے۔ باپ بیٹا دونوں ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے جہاں جناب عدی فوت ہو گئے اور نعمان کو ان کی وراثت منتقل ہوئی۔ اسلام میں جناب نعمان پہلے وارث تھے۔ اور ان کے باپ پہلے انسان تھے جن کی وراثت منتقل ہوئی۔

حضرت عمر نے اپنے دورِ خلافت میں انہیں میسان کا عامل مقرر کیا۔ ان کی بیوی نے خاوند کا ساتھ دینا چاہا۔ لیکن اجازت نہ مل سکی چنانچہ وہاں سے انہوں نے ذیل کے اشعار لکھ کر اپنی بیوی کو بھیجے۔

فمن مبلغ الحسناء ان حليلها — بميسان يسقى فى زجاج وحنتم

حسناء کو میرا یہ پیغام کون پہنچائے گا کہ تمہارا شوہر میسان میں شیشے کے گلاس اور لکڑی کے برتن میں پی رہا ہے۔

اذا شئت غنتنى دهاقين قرية — وصناجة تجذو على كل منسم

جب میں چاہوں تو گاؤں کی عورتیں مجھے گانا سناتی ہیں اور ناچنے والی عورتوں جو ہر قدم پر ناچتی ہیں۔

اذا كنت ندمانى فبالأكبر اسقنى — ولا تسقنى بالاصغر المتثلم

جب تو میری رفیقہ تھی تو تو مجھے بڑے برتن میں شراب پلاتی تھی اور چھوٹے ٹوٹے برتن میں مجھے نہیں پلاتی تھی۔

لعل امير منين يسوئه — تنادمنا فى الجوسق المتهدم

غالباً امیر المومنین (عمرؓ) یہ برداشت نہ کر سکے کہ ہم باہم ٹوٹے پھوٹے گھر میں ایک ساتھ زندگی بسر کرتے۔

جب امیر المومنین کو ان اشعار کا علم ہوا تو انہوں نے جناب نعمان کو لکھا کہ تمہارے اشعار پڑھ کر بلا شبہ مجھے تکلیف ہوئی ہے، چنانچہ انہیں معزول کر دیا۔ جب دربار خلافت میں پیش ہوئے تو عرض کیا۔ امیر المومنین! بخدا پینے پلانے کی کوئی بات نہ تھی۔ اس کا ذکر صرف شعر تک محدود ہے۔ مجھے شراب ملی تھی تو میں نے پی نہیں خلیفہ نے کہا تمہارے بارے میں میرا ظن یہی ہے۔ لیکن میں تمہیں کوئی عہدہ نہ دوں گا۔ اس کے بعد انہوں نے بصرے میں سکونت اختیار کر لی اور جب تک زندہ رہے۔ مسلمانوں کے ساتھ شریک جہاد رہے ابو عمر، ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۹۔ حضرت نعمانؓ بن عصر

حضرت نعمانؓ بن عصر بن ربیع بن حارث بن ادیم بن امیہ بن خدرہ بن کاہل بن رشد (مراد افرک بن ہرم بن ہنی بن بلی ہے) ایک روایت میں ان کا نسب یوں مذکور ہے۔ نعمان بن عصر بن عبید بن وائلہ بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن وذم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن ہنی بن بلی بن عمرو بن حاف بن قضاعہ بلوی جو انصار کے حلیف تھے بعد میں بنو معاویہ بن مالک بن عمرو بن عوف کے حلیف ہو گئے جناب نعمان بدر سمیت حضور اکرمؐ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے انہوں نے جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔ عبداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو معاویہ بن مالک بن عوف النعمان البلوی کا جو ان کا حلیف تھا ذکر کیا ہے۔

ابن اسحاق، موسیٰ بن عقبہ، ابو معشر اور واقدی نے ان کے والد کا نام عصر بکسر العین وسکون صاد بیان کیا ہے۔ ہشام بن کلبی نے عصر بفتح العین والصاد لکھا ہے اور عبداللہ بن محمد بن عمارۃ (جس سے مراد لقیط بن عصر ہے) نے عصر بفتح العین وسکون صاد تحریر کیا ہے۔ طبری نے ان سب کا ذکر کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ابن مندہ نے انہیں بلوی شمار کیا ہے مگر سلسلہ نسب نہیں بیان کیا۔

ابن ماکولا کی روایت ہے کہ وہ (نعمان) بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شریک تھے اور یہ وہی صاحب ہیں جنہیں ارتداد عام کے دوران میں طلیحہ نے قتل کر دیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہرم بکسر الہاء وسکون الراء

۵۲۵۰۔ حضرت نعمانؓ بن عمرو بن رفاعہ

حضرت نعمانؓ بن عمرو بن رفاعہ بن سواد اور بروایتے رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار انہیں نعیمان بھی کہتے تھے۔ آخری بیعت عقبہ میں ستر اشخاص میں یہ بھی موجود تھے۔ رسول کریمؐ کے ساتھ تمام غزوات میں شامل رہے۔ بقول واقدی انہوں نے امیر معاویہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ ابو عمر نے بھی یہی کہا ہے۔

۵۲۵۱۔ حضرت نعمانؓ بن عمرو بن خلدہ

حضرت نعمانؓ بن عمرو بن خلدہ بن عمرو بن امیہ بن عامر بن بیاضۃ الانصاری البیاضی۔ یہ صاحب جنگ احد میں مسلمانوں میں شامل تھے۔ ابن الکلبی نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۵۲۔ حضرت نعمانؓ بن غصن

حضرت نعمانؓ بن غصن بن حارث البلوی۔ انصار کے حلیف تھے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے باسنادہ ابونعیم سے انہوں نے ابن شہاب سے بہ سلسلہ شرکائے بدر جن کا تعلق انصار کے اوس قبیلے سے تھا اور جو بنو معاویہ بن مالک النعمان بن غصن سے تھا اور جو بنو بلی سے ان کے حلیف تھے۔ ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ان بیانات کا تعلق ابونعیم اور ابوموسیٰ سے ہے۔ لیکن جناب عصر کو جن کا ذکر ہم پہلے کر آئے ہیں۔ انہوں نے تصحیف کر کے غصن بنا دیا ہے اور ہم اپنی رائے نعمان بن عصر کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں اور اسی طرح ابن مندہ پر اعتراض بھی مبنی بر وہم ہے کیونکہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اگر چہ ان کا نسب نہیں بیان کیا۔ ہاں ابن مندہ نے انہیں بلوی لکھا ہے اور ابن اسحاق سے روایت ہے کہ یہ شخص جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے جو بنو معاویہ بن مالک سے ہیں۔ اور چونکہ ابن مندہ نے ان کا نسب نہیں بیان کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ انہیں علیحدہ آدمی تصور کرتے ہیں اور اگر چہ ہم نے التزام کر رکھا ہے کہ کوئی ترجمہ ترک نہیں کریں گے۔ لیکن ہم نے اس ترجمے کو چھوڑ دیا ہے اور نعمان بن عصر کے ترجمے میں ابوموسیٰ کے اس قول کا ذکر کر دیا ہے۔

۵۲۵۳۔ حضرت نعمانؓ بن ابی فاطمہ

حضرت نعمانؓ بن ابی فاطمہ۔ ایک روایت میں ابوفطیمہ انصاری مذکور ہے۔ ابوسلمہ اور محمود بن عمرو الانصاری نے نعمان بن ابی فاطمہ سے روایت کی کہ قربانی کے لئے انہوں نے ایک مینڈھا خریدا جس کی بڑی بڑی آنکھیں اور بڑے بڑے سینگ تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے دیکھا تو فرمایا یہ مینڈھا اس مینڈھے سے ملتا جلتا ہے جو ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کیا تھا۔ ابن عفراء نے اسی طرح کا ایک مینڈھا خرید کر حضور کو ہدیۃً پیش کیا جسے آپؐ نے ذبح فرمایا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۵۴۔ حضرت نعمانؓ بن قوقل

حضرت نعمانؓ بن قوقل۔ اور ایک روایت میں نعمان بن ثعلبہ ہے اور بقول ابوعمر ثعلبہ کو قوقل کہتے ہیں۔ بقول موسیٰ بن عقبہ وہ غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ نعمان الاعرج بن مالک بن ثعلبہ بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن قوقل اور ان کا نام غنم بن عوف بن عمرو بن عوف تھا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنواصرم بن فہر بن غنم النعمان بن مالک بن ثعلبہ جنہیں قوقل کہتے تھے روایت کی یہی وہ صاحب ہیں جنہوں نے غزوۂ احد میں کہا تھا میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ آج سورج غروب ہونے سے پہلے لنگڑاتا لڑکھڑاتا جنت میں پہنچ جاؤں۔ حضور اکرم ﷺ (ان کی شہادت کے بعد) سنا تو فرمایا۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے ایک خواہش کی جو اس نے پوری کر دی ہے۔ میں نے اسے بہشت میں گھومتے دیکھا ہے اور وہ بالکل سیدھا چل رہا تھا۔

ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے روایت کی کہ نعمان بن قوقل کوفی تھے انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی اور ان سے بلال بن یحییٰ نے روایت کی۔ نیز جابر بن عبداللہ اور ابوصالح نے بھی ان سے روایت کی لیکن ان سے سماع نہیں کیا اور ابوصالح کی حدیث مرسل ہے۔

ابومنصور بن مکارم المؤدب نے باسنادہ معافی بن عمران سے، انہوں نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ نعمان بن قوقل حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں تمام فرض نمازیں ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھوں تو کیا مجھے بہشت کا مستحق گردانا جائے گا۔ حضورؐ نے فرمایا ہاں۔ انہوں نے کہا بخدا میں اس پر کسی چیز کا اضافہ نہ کروں گا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۵۵۔ حضرت نعمانؓ بن قیس الحضرمی

حضرت نعمانؓ بن قیس الحضرمی۔ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی اور انہوں نے خود آپؐ سے اور صدیق اکبر سے غار کا قصہ سنا۔ ان سے ایاد بن لقیط الکوفی نے روایت کی۔ تینوں نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۵۶۔ حضرت النعمانؓ قیل ذی رعین

حضرت النعمانؓ۔ بروایتے یہ وہی ذی رعین ہیں جنہیں ملوک حمیر نے حضور اکرم کی خدمت میں بھیجا تھا۔

ابوجعفر بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ جب حضور اکرم تبوک میں تشریف لائے تو حارث بن عبد کلال، نعیم بن عبد کلال، نعمان ذی رعین اور ہمدان اور معافر ملوک حمیر کا خط اور ان کے قبول اسلام کی اطلاع لے کر دربار رسالت میں حاضر ہوئے نیز انہوں نے زرعہ ذایزن بن مالک بن مرہ رہاوی کو حضورؐ کے پاس اپنے قبول اسلام اور ترک شرک کے بارے میں اطلاع دینے کے لئے بھیجا اور آپ کو خوش آمدید کہا۔

ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور نیز وہ کہتے تھے کہ ابن اسحاق سے بھی ایسا ہی مروی ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں صحیح بات یہ ہے کہ نعمان ذی رعین، حارث اور نعیم ملوک حمیر کے نام ہیں جنہوں نے اپنے قاصد اور مکتوب دربار رسالت میں بھیجے

تھے اور نعمان قاصد کا نام نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۲۵۷۔ حضرت نعمانؓ بن مالک الخزرجی

حضرت نعمانؓ بن مالک بن ثعلبہ بن دعد بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن خزرج اور ثعلبہ بن دعد وہی آدمی ہیں جنہیں قوقل کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ بڑے معزز اور مکرم آدمی تھے اور جب کوئی آدمی ان کے پاس پناہ لینے آتا تو وہ اسے اس لفظ قوقل سے پناہ کا یقین دلاتے اسی بنا پر اس کے بھائی عوف کے دونوں بھائیوں بنو غنم اور بنو سالم کو بھی قواقلہ کہتے تھے اور اسی وجہ سے بیت المال کے رجسٹر میں ان کا نام بنو قوقل درج تھا۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔

ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد بن فہر بن غنم بن سالم اوسی بدر اور احد کے غزوات میں شریک تھے۔ ابو عمر کی رائے ہے کہ نعمان بدر اور احد کے غزوات میں موجود تھے۔ ان کی شہادت بقول واقدی صفوان بن امیہ کے ہاتھوں غزوۂ احد میں ہوئی لیکن عبداللہ بن محمد بن عمارہ کہتے ہیں کہ جو صحابی بدر اور احد میں شریک ہوئے اور پھر احد میں شہید ہوئے وہ نعمان الاعرج بن مالک بن ثعلبہ بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم تھے اور جن صاحب کو قوقل کہا جاتا ہے وہ نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد بن فہر ہیں۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں تھے اور السدی کا بیان ہے کہ نعمان بن مالک انصاری جب غزوۂ احد کے لئے مدینے سے نکلے اور انہوں نے عبداللہ بن ابی سے بھی مشورہ کیا حالانکہ اس سے پہلے ایسی نوبت کبھی نہیں آئی تھی تو انہوں نے حضور اکرم کی خدمت میں عرض کیا بخدا یارسول اللہ میں ضرور جنت میں داخل ہوں گا۔ حضورؐ نے پوچھا وہ کیسے عرض کیا یارسول اللہ میں توحید اور رسالت کا قائل ہوں اور میں جنگ میں بھاگوں گا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا تو نے سچ کہا۔ چنانچہ اسی دن شہید ہو گئے۔ ابو موسیٰ اور ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ اس نعمان سے مراد نعمان بن قوقل ہیں جن کا ذکر ہو چکا ہے۔ نسب ایک ہی ہے اور بدر و احد میں شرکت اور احد میں ان کی شہادت بھی ایک ہی سی ہے۔ دونوں کے نسب میں سوائے دعد اور اصرم کے اور کوئی فرق نہیں ہے اور ایسے مواقع پر راویوں میں سے اس سے بھی زیادہ اختلاف کا ہونا معمول میں داخل ہے بعض اوقات ایک راوی اپنے اسناد میں ایک یا دو آدمیوں کا نام حذف کر دیتا ہے حالانکہ بعض اور روات نے ان کا نام اسناد میں شامل کیا ہوتا ہے۔ ان کی کتابوں میں بہ کثرت ایسی مثالیں ملتی ہیں اسی وجہ سے ابن مندہ نے اور نیز ابو نعیم نے نعمان بن مالک کا علیحدہ ترجمہ نہیں لکھا۔ رہا ابو موسیٰ کا ان کے نسب میں سالم کا اضافہ کرنا یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ سالم' غنم کا بھائی ہے' بیٹا نہیں۔ انصار میں ایک اور سالم جو عبداللہ بن ابی کے خاندان سے تھے۔ ان کا لقب الحبلی تھا۔ لیکن ان کا نسب بالکل غیر اہم ہے نیز ابو موسیٰ کا جناب نعمان کو اوسی لکھنا بھی درست نہیں کیونکہ وہ خزرجی تھے۔

ابو عمر اور ابو موسیٰ کے لئے ان کا علیحدہ ترجمے لکھنے کی کوئی معقول وجہ نہ تھی۔ ابو عمر نے ان کا ترجمہ نعمان بن قوقل کے عنوان سے قلم بند کیا ہے۔ جو ان کے جد اعلیٰ تھے۔ ابن کلبی کا قول ہے کہ وہ غنم ہیں اور ابو عمر کا قول ہے کہ وہ ثعلبہ ہیں جو نسب میں ان کے جد ادنیٰ ہے بنابر بن ابو موسیٰ کے لئے استدراک کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ کیونکہ ابن مندہ نے ان کا ترجمہ نعمان بن قوقل کے نام سے لکھا ہے اور قوقل سے ان کی مراد ثعلبہ تھے جو مالک کے والد تھے اور قوقل ان کا لقب تھا۔ واللہ اعلم۔

۵۲۵۸۔ حضرت نعمانؓ بن مالک انصاری اوسی

حضرت نعمانؓ بن مالک بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ بن حارث انصاری اوسی۔ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ بعد از بدر تمام غزوات میں شریک رہے اور بقول عدوی عامر بن مجدعہ سوید بن نعمان کے والد تھے۔ ابوعمر نے سوید بن نعمان کے ترجمے میں عامر کی جگہ عائذ کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۲۵۹۔ حضرت نعمانؓ بن ابی مالک الخزرجی

حضرت نعمانؓ بن ابی مالک۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ جعفر نے واقدی سے روایت کی کہ نعمان ابی مالک وہ آدمی ہیں جنہوں نے عویمر بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم کو قتل کیا تھا۔ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۲۶۰۔ حضرت نعمانؓ بن مرۃ

حضرت نعمانؓ بن مرہ۔ ابن مندہ لکھتے ہیں کہ ابونعیم نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے، حالانکہ وہ تابعی ہیں۔ ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے روایت کی ہے۔

۵۲۶۱۔ حضرت نعمانؓ بن مقرن

حضرت نعمانؓ بن مقرن۔ ایک روایت کے رو سے ان کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے۔ نعمان بن عمرو بن مقرن بن عائذ بن میجا بن ہجیر بن نصر بن حبشیہ بن کعب بن عبد بن ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن ادبن طابخہ مزنی اور عثمان کی اولاد مزینہ شمار ہوتی تھی کیونکہ وہ اپنی ماں کی طرف منسوب تھے۔ ان کی کنیت ابوعمرو یا ابوحکیم تھی اور فتح مکہ کے موقعہ پر بنومزینہ کا علم ان کے پاس تھا۔ مصعب سے مروی ہے کہ نعمان بن مقرن نے اپنے سات بھائیوں کی معیت میں ہجرت کی تھی۔

ان سے مروی ہے کہ بنومزینہ کا وفد جب رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ تو وہ چار سو سواروں پر مشتمل تھا۔ اولاً انہوں نے بصرے میں سکونت اختیار کی پھر کوفے میں منتقل ہو گئے اور بعد میں مدینے آگئے اور وہاں قادسیہ کی فتح ان کے طفیل حاصل ہوئی۔

جب نہاوند پر حملہ آور ہونے کے لئے سوار حضرت عمرؓ کے پاس جمع ہوئے۔ تو خلیفہ نے اہل بصرہ اور کوفہ کو لکھا کہ دونوں شہروں کے دوثلث مردان کار اسلامی لشکر میں شمولیت کے لئے مدینے پہنچ جائیں میں ان کی کمان ایسے آدمی کے حوالے کروں گا جو اس کام کے لئے موزوں ہوگا۔ مسجد نبوی میں آئے تو نعمان بن مقرن کو نماز پڑھتے دیکھا۔ انہوں نے انہیں میدان جنگ کو روانگی کا حکم دیا اور لشکر کی کمان ان کے سپرد کی اور فرمایا کہ اگر نعمان شہید ہو جائیں تو حذیفہ کمان سنبھال لیں اور اگر حذیفہ بھی شہید ہو جائیں تو جریر کمان دار ہوں گے۔

نعمان نے کوچ کیا۔ اور ان کے ساتھ حذیفہ، مغیرہ بن شعبہ، اشعث بن قیس، جریر اور عبداللہ بن عمر بھی تھے۔ جب نہاوند کے مقام پر پہنچے تو جناب نعمان نے اسلامی لشکر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اے مسلمانو! میں حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوات میں شریک رہا ہوں۔ جب تک زوال نہ ہو جاتا تا آپ صبح کی جنگ کو آخری شکل نہیں دیتے تھے۔ اے اللہ تو نعمان کو شہادت عطا فرما اور مسلمانوں کو

دشمن پر فتح عطا فرما'' اس پر سارے لشکر نے آمین کہی نیز جب میں علم کو تین دفعہ ہلاؤں تو آخری جنبش پر یک لخت دشمن پر حملہ کر دینا اور اگر میں مارا جاؤں تو میرے پاس کوئی نہ رکے جب کمان دار نے تیسری باری علم کو جنبش دی تو مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ یہ جنگ اکیس ہجری میں واقع ہوئی تھی اور کماندار کی شہادت جمعہ کے دن ہوئی تھی۔

جب خلیفہ کو ان کی شہادت کی خبر ملی تو مسجد میں آئے اور منبر پر بیٹھ کر لوگوں کو نعمان کی شہادت کی خبر سنائی پھر سر پر ہاتھ رکھ کر رونے لگ گئے۔ جناب عبداللہ بن مسعود نے فرمایا ایمان کے بھی گھر ہیں اور نفاق کے بھی گھر ہیں۔ ابن مقرن بھی ایمان کا گھر تھا۔ جناب نعمان سے معقل بن یسار، محمد بن سیرین اور ابوالخالد والبی نے روایت کی۔

اسماعیل بن علی وغیرہ نے بذریعہ اس اسناد کے جو ابوعیسیٰ ترمذی تک پہنچتا ہے کہا کہ ہمیں حسن بن علی الخلال نے انہیں عفان بن مسلم اور حجاج بن منہال نے بتایا کہ ہمیں حماد بن سلمہ نے انہیں عمرابودان الجونی نے علقمہ بن عبداللہ مزنی سے انہوں نے معقل بن یسار سے روایت کی کہ جب حضرت عمرؓ نے نعمان بن مقرن کو ہرمزاں کے خلاف جنگ کے لئے روانہ کیا اس کے بعد ساری حدیث مفصل بیان کی۔ جناب نعمان نے اسلامی لشکر سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے ہیں۔ اگر حضورؐ دن کے ابتدائی حصے میں جنگ نہ کرتے تو زوال کا انتظار فرماتے۔ ہوائیں چلتیں اور آسمان سے فتوحات نازل ہوتیں۔ علقمہ بن عبداللہ بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۶۲۔ حضرت نعمانؓ بن یزید

حضرت نعمانؓ بن یزید بن شرجیل بن امرؤالقیس بن عمرو المقصود بن حجر آکل المرار بن عمرو بن معاویہ بن حارث الاکبر۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نعمان، اشعث بن قیس ذوالنمرق کے ماموں تھے۔ بواسطہ طبری، یہ ابوعلی غسانی کا قول ہے کلبی کہتے ہیں کہ ذوالنمرق امروءالقیس کا لقب تھا۔ جو نعمان کے دادا تھے۔

۵۲۶۳۔ حضرت نعیمؓ بن اوس

حضرت نعیمؓ بن اوس۔ تمیم الداری کے بھائی تھے۔ ان کا ذکر اس حدیث میں جو بعض متاخرین نے بیان کی ہے پایا جاتا ہے۔ جناب نعیم اپنے بھائی تمیم اور عمزاد ابوہند کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جو جاگیر انہوں نے مانگی۔ آپؐ نے عطا فرمادی۔ ایک روایت کے مطابق ان کے بھائی حضورؐ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکے تھے اور ان کا شمار صحابہ میں نہیں ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۶۴۔ حضرت نعیمؓ بن بدر

حضرت نعیمؓ بن بدر۔ السدی نے ان کا ذکر ابومالک اور انہوں نے عبداللہ بن عباس سے بہ سلسلہ نزول آیت ولا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی بیان کیا ہے کہ بنوتمیم کا ستر اسی آدمیوں کا وفد حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان میں اقرع بن حابس، زبرقان، عطارد، قیس بن عاصم، نعیم بن بدر اور عمرو بن اہتم بھی تھے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ کتاب میں اسی طرح مذکور تھا لیکن ان کا خیال ہے کہ ان صاحب کا نام عیینہ بن بدر تھا۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ کا خیال غلط ہے کیونکہ عیینہ بن بدر

بنو فزارہ سے تھے۔ یہ بنو تمیم سے تھے۔

۵۲۶۵۔حضرت نعیمؓ بن جناب

حضرت نعیمؓ بن جناب التجیبی۔حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن ان سے کوئی روایت مذکور نہیں۔ابن ماکولا نے ان کا ذکر بروایت حضرمی کیا ہے۔

۵۲۶۶۔حضرت نعیمؓ بن ربیعہ

حضرت نعیمؓ بن ربیعہ بن بن کعب اسلمی۔ یہ صاحب کچھ عرصہ حضور اکرم کی خدمت گزاری میں مصروف رہے (اور ایک روایت میں ہے کہ کنت اخدم النبی کے راوی ربیعہ بن کعب ہیں نہ کہ نعیم بن ربیعہ جیسا کہ ہم باب را میں بیان کر آئے ہیں) اس کے راوی ابراہیم بن سعد ہیں جنہوں نے محمد بن اسحاق سے،انہوں نے محمد بن عمرو بن عطا سے انہوں نے نعیم بن ربیعہ بن کعب سے روایت کی۔لیکن یہ وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ اس کے راوی ربیعہ بن کعب ہیں۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۶۷۔حضرت نعیمؓ بن زید التیمی

حضرت نعیمؓ بن زید التیمی۔ابن اسحاق نے انہیں تمیم الداری کے وفد میں شامل کیا ہے اور ابو موسیٰ نے مختصراً اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور جب تک وہ زندہ رہے تمیم الداری کو ان سے منسوب نہیں کیا گیا اور اگر یہ انتساب ان کی وفات کے بعد عمل میں آیا تو ہوسکتا ہے کہ درست ہو اور ہمارے علم میں نہ آیا ہو جب بھی تمیمی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے تمیم بن مرہ بن ادمراد ہوتا ہے اور نعیم بن زید کا تعلق تمیم بن مرسے ہے جیسا کہ ہم نے حتات کے ترجمے میں بیان کیا ہے اور آگے چل کر نعیم بن یزید کے ترجمے میں بیان کریں گے۔

۵۲۶۸۔حضرت نعیمؓ بن سلامة

حضرت نعیمؓ بن سلامہ۔ایک روایت میں سلام آیا ہے ابو ہریرہ کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے اس حدیث کو عطاء بن ابی رباح نے ابو ہریرہ سے یوں بیان کیا کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے، نیز ابو بکر، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل اور نعیم بن سلام بھی موجود تھے کہ اس اثناء میں ایک قاصد جسے حضور اکرمؐ نے کسی ضروری کام کے لئے بھیجا تھا۔واپس آ گیا حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا تیز رفتار قاصد جو سالماً غانماً واپس آ گیا ہے کم ہی کسی نے دیکھا ہوگا حضورؐ نے فرمایا اے ابو بکر! میں تمہیں اس سے بھی زیادہ تیز رو اور کامیاب تر آدمی کے بارے میں بتاتا ہوں یعنی جو شخص صبح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے اور طلوع آفتاب تک وہاں بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہے۔ابن ابی فدیک نے یزید بن عیاض سے انہوں نے ابو عبید سے جو سلیمان بن عبدالملک کا حاجب تھا اور انہوں نے نعیم بن سلامہ سے روایت کی۔جناب نعیم کو حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی تھی۔ ابو نعیم اور ابن مندہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۵۲۶۹۔ حضرت نعیمؓ بن عبداللہ النحام

حضرت نعیمؓ بن عبداللہ النحام۔ ان کا نسب بن عبداللہ بن اسید بن عبدعوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب القرشی العدوی ہے۔ ابوعمر نے بھی ان کا نسب یوں ہی بیان کیا ہے۔ کلبی نے بھی اسی طرح لکھا ہے مگر صرف اتنی تبدیلی کی ہے۔ اسید بن عبد بن عوف۔ انہیں نحام اس لئے کہتے تھے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ آپ جنت میں داخل ہوئے تو آپ نے وہاں نعیم کی نخ نخ کی آواز سنی اور یوں ان کی آواز کافی دیر آتی رہی۔

نعیم قدیم الاسلام لوگوں میں سے تھے۔ ایک روایت کے مطابق وہ گیارہویں مسلمان تھے اور ایک دوسری روایت کے رو سے اٹھائیسویں۔ حضرت عمرؓ سے پیشتر جناب نعیم نے اپنا اسلام چھپایا ہوا تھا اور چونکہ ان کا قبیلہ ان کا احترام کرتا تھا اور وہ اپنے قبیلے کی بیوہ عورتوں اور یتیموں پر کشادہ دلی سے خرچ کرتے تھے اس لئے انہوں نے انہیں ہجرت سے روکے رکھا اور اجازت دے دی کہ جس دین پر چاہو عمل کرو لیکن یہاں سے جاؤ مت۔ جب تک ہم زندہ ہیں تمہارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ اس کے بعد وہ ہجرت کے چھٹے سال مدینے آ گئے۔ یہ صلح حدیبیہ کا سال تھا۔ بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔

جب وہ وارد مدینہ ہوئے تو ان کے ساتھ ان کی قوم کے چالیس آدمی تھے۔ حضور اکرمؐ نے انہیں گلے سے لگایا اور بوسہ دیا۔ فرمایا تمہاری قوم میری قوم سے اچھی ہے کہ انہوں نے تجھے اپنے پاس ٹھہرائے رکھا اور میری قوم نے مجھے گھر سے نکال دیا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی قوم اس لئے اچھی ہے کہ اس نے آپ کو ہجرت کا موقعہ فراہم کیا اور میری قوم نے مجھے روکے رکھا۔

ان سے نافع اور محمد بن ابراہیم تیمی نے روایت کی۔ ابن اثیر کہتے ہیں، میرا خیال ہے کہ ان دونوں کو جناب نعیم سے سماع کا موقعہ نہیں ملا۔

حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں پندرہ سن ہجری میں نعیم بن عبداللہ معرکہ یرموک میں شہید ہوئے ایک اور روایت کے رو سے تیرہ سن ہجری میں معرکہ اجنادین میں بھی موجود تھے۔ خلافت ابوبکرؓ میں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۷۰۔ حضرت نعیمؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت نعیمؓ بن عبدالرحمٰن ازدی بصری۔ داؤد بن ابوہند نے ان سے روایت کی ان کو صحابہ میں شمار کیا گیا ہے لیکن یہ درست نہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۵۲۷۱۔ حضرت نعیمؓ بن قعنب

حضرت نعیمؓ بن قعنب۔ محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے یہ وادی کے باشندے تھے انہوں نے باسناد حمران بن نعیم بن قعنب سے روایت کی کہ وہ (نعیم) اپنے اور اپنے قبیلے کے صدقات لے کر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ حضورؐ کو ان کی یہ ادا پسند آئی۔ ان کے چہرے کو چھوا اور دعا فرمائی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۷۲۔ حضرت نعیمؓ بن عبدکلال

حضرت نعیمؓ بن عبدکلال۔ ان کا ذکر ہم نعمان کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ نیز رعین اور ان کے بھائی شرجیل بن عبد

فلال کے ترجمے میں بھی ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۷۳۔ حضرت نعیمؓ بن عمرو بن مالک

حضرت نعیمؓ بن عمرو بن مالک (از بنی الضبیب از جذام) حزابہ کے والد تھے۔ جنہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہیں حضور کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ ابواحمد عسکری نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۷۴۔ حضرت نعیمؓ بن مسعود

حضرت نعیمؓ بن مسعود بن عامر بن انیف بن ثعلبہ بن قنفذ بن خلاوہ بن سبیع بن بکر بن اشجع بن ریث بن غطفان، غطفانی اشجعی۔ ان کی کنیت ابوسلمہ تھی۔ غزوۂ خندق کے موقعہ پر اسلام لائے۔ یہی وہ صاحب ہیں جنہوں نے بنوقریظہ غطفان اور قریش میں بدگمانی پیدا کر کے انہیں ایک دوسرے کا مخالف بنا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر آندھی، سردی اور فرشتوں کے لشکر کو مسلط فرما دیا اور اس طرح حضور اکرمؐ اور اسلامی لشکر کفار کے شر سے بچ گئے۔

جب جناب نعیم ایمان لائے تو انہوں نے دربار رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ اجازت دیں تو میں کفار کو ذلیل و خوار کرنے کے لئے کوئی داؤ پیچ کھیلوں۔ فرمایا اجازت ہے کیونکہ الحرب خدعہ ان کے بیٹے سلمہ نے ان سے وہ واقعہ نقل کیا ہے جسے علامہ ابن اثیر نے بالتفصیل الکامل فی التاریخ میں بیان کیا ہے۔

ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اسحاق بن ابراہیم الرازی سے انہوں نے سلمہ بن فضل سے، انہوں نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے سعد بن طارق اشجعی (وہ ابومالک ہیں) سے، انہوں نے سلمہ بن نعیم بن مسعود الاشجعی سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب دو قاصد مسیلمہ کذاب کا رقعہ لے کر دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے رقعہ پڑھا تو قاصدوں سے دریافت فرمایا کہ اس خط کے مندرجات کے بارے میں تمہاری ذاتی رائے کیا ہے؟ انہوں نے کہا جو کچھ اس کے راقم کی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اگر قاصد کا قتل کرنا ممنوع نہ ہوتا تو میں تمہاری گردن مار دیتا۔

جناب نعیم حضرت عثمان کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے ایک روایت کے مطابق وہ جنگ جمل میں بصرے آنے سے پہلے مارے گئے تھے۔ مجاشع بن مسعود سلمی اور حکیم بن جبلہ عبدی کو بھی یہی صورت حال پیش آئی۔ تینوں نے بیان کیا ہے۔

۵۲۷۵۔ حضرت نعیمؓ بن مقرن

حضرت نعیمؓ بن مقرن۔ نعمان بن مقرن مزنی کے بھائی تھے۔ جب نعمان جنگ نہاوند میں شہید ہو گئے تو جناب نعیم نے ان کی جگہ لے لی اور علم اٹھا کر جناب حذیفہ کو دے دیا چنانچہ ایران میں جناب نعیم کے ہاتھوں کئی فتوحات ہوئیں۔ دونوں بھائی اپنے قبیلے کے اشراف میں اور نیز کبار صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت عمرؓ بھی دونوں بھائیوں کے فضل و کمال کے قائل تھے۔ ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۲۷۶۔ حضرت نعیمؓ بن ہزال

حضرت نعیمؓ بن ہزال اسلمی۔ بنو مالک بن افضی سے تھے۔ ان کے بھائی کا نام اسلم تھا اور انہیں اسلمی اور مالکی کہتے تھے مدینے میں بس گئے تھے۔

ابو احمد عبدالوہاب بن علی ابن سکینہ کو ابو غالب محمد بن حسن الماوردی مناولہ نے باسنادہ ابوداؤد سے، انہوں نے محمد بن سلیمان انباری سے، انہوں نے وکیع سے، انہوں نے ہشام بن سعد سے، انہوں نے نعیم بن ہزال سے، انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا کہ ایک یتیم لڑکا جس کا نام ماعز تھا میرے والد کے زیر تربیت تھا اس نے قبیلے کی ایک لڑکی کے ساتھ زنا کیا۔ میرے والد نے اسے کہا آؤ رسول اکرمؐ کے سامنے اپنا واقعہ بیان کرو شاید وہ تمہاری مغفرت کی کوئی صورت پیدا کر سکیں۔ میرے والد کا مقصد یہ تھا کہ شاید اس کے بچاؤ کی کوئی صورت نکل آئے۔ ماعز نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ! میں زنا کا ارتکاب کر بیٹھا ہوں مجھ پر احکام الٰہی کا اجرا فرمایئے۔ حضورؐ نے منہ پھیر لیا۔ دوبارہ پھر آیا اور اسی بات کو دہرایا۔ اس طرح ماعز چار دفعہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا اور اپنی بات کو دہراتا رہا۔ آخری دفعہ آپؐ نے پوچھا ''کس سے'' ماعز نے نام بتایا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کیا تو اس سے ہم بستر ہوا۔ اس نے کہا ہاں یارسول اللہ! کیا تم نے اس سے مجامعت کی۔ اس کا جواب اثبات میں تھا تو آپ نے رجم کا حکم دیا۔ جب پتھر برسنا شروع ہوئے تو شدت تکلیف کی وجہ سے چیختا چلاتا بھاگ اٹھا۔ راستے میں عبداللہ بن انیس سے آمنا سامنا ہو گیا۔ انہوں نے اونٹ کی پنڈلی کی ہڈی سے ڈنڈے کا کام لیا اور ماعز کو قتل کر دیا۔ جب حضور کو علم ہوا تو رحمت عالم نے فرمایا اگر تم اس سے مزید تعرض نہ کرتے تو عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا۔

ابن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے، انہوں نے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب سے روایت کی کہ وہ جابر بن عبداللہ کے پاس گئے اور کہا کہ بنو اسلم کے لوگ کہتے ہیں کہ جب انہوں نے حضورؐ کے سامنے اس (ماعز) کے چیخنے چلانے کا ذکر کیا تو حضور اکرمؐ نے فرمایا تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا مجھے اس حدیث کا علم نہیں ہے۔ انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے! مجھے اس حدیث کا ٹھیک سے علم ہے کیوں کہ میں بھی اسے رجم کرنے والوں میں شامل تھا۔ جب ہم اسے لے کر چلے اور سنگ باری شروع کی تو وہ شدت درد سے چلا اٹھا۔ کہنے لگا اے لوگو! مجھے حضور اکرمؐ کے پاس لے چلو کہ میری قوم مجھے قتل کر رہی ہے اور انہوں نے مجھے دھوکا دیا ہے، حالانکہ آپؐ مجھے قتل نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن ہم نے اسے اس وقت چھوڑا جب وہ مر چکا تھا۔ بعدہ ہم نے حضور اکرمؐ سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا تم نے اسے چھوڑ دیا ہوتا اور اسے میرے پاس لے آتے تا کہ آپؐ اس سے اس کا ثبوت طلب فرماتے اس سے حضورؐ کا مقصد ترک حد نہ ہوتا۔ ماعز چھوٹے قد کا بد نماز آدمی تھا۔ حضور نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میں اسے جنت کی نہروں میں تیرتا دیکھ رہا ہوں۔ تینوں نے اسے بیان کیا ہے ابن مندہ کو اسی میں شبہ ہے ابو عمر کہتے ہیں کہ ایک روایت کی رو سے نعیم کو حضورؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی ہاں البتہ ان کے والد ہزال کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی تھی اور یہی روایت اولیٰ بالصواب ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۲۷۷۔ حضرت نعیمؓ بن ہمار

حضرت نعیمؓ بن ہمار۔ ایک روایت میں ہبار، ایک میں ہدار اور ایک میں حمار اور خمار مذکور ہے۔ وہ غطفانی تھے ابوسعد سمعانی کی روایت کی رو سے وہ غطفان بن سعد بن ایاس بن حرام بن جذام سے تھے جو بنو جذام کا ذیلی قبیلہ ہے اور وہ اہل شام میں شمار ہوتے تھے۔

ابوالفضل بن ابوالحسن فقیہ نے باسنادہ ابویعلی احمد بن علی سے، انہوں نے داؤد بن رشید سے، انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے بحیر بن سعد سے، انہوں نے خالد بن معدان سے، انہوں نے کثیر بن مرہ سے، انہوں نے نعیم بن ہمار سے روایت کی کہ ایک آدمی حضور اکرمؐ کی خدمت میں آیا اور دریافت کیا، یارسول اللہ! شہداء میں افضل کون ہے؟ فرمایا وہ شخص جو صف میں کھڑا لڑتا رہے اور جنگ سے منہ نہ موڑے تاآنکہ قتل ہو جائے۔ ایسے لوگ بہشت کے محلات میں سکونت پذیر ہوں گے اور تیرا رب انہیں دیکھ کر خوشی سے ہنسے گا اور جہاں یہ صورت حال ہو، وہاں حساب کتاب کا کیا ذکر۔

جناب نعیم سے قیس الجذامی نے روایت کی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابن آدم سے کہتا ہے۔ دیکھو میاں! تم دن کے ابتدائی لمحات میں چار رکعات کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرنا۔ یہ تمہیں دن کے ختم ہونے تک کفایت کریں گی۔ ایک روایت میں دو رکعتیں مذکور ہیں۔

نعیم نے عقبہ بن عامر سے، انہوں نے ولید بن سلیمان بن ابی السائب سے، انہوں نے بسر بن عبیداللہ سے، انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے نعیم بن ہمار غطفانی سے روایت کی، انہوں نے حضور اکرمؐ کو فرماتے سنا کہ ہر آدمی کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ اگر اسے ٹیڑھا کرنا چاہے تو ٹیڑھا کر دیتا ہے اور اگر سیدھا کرنا چاہے تو سیدھا کر دیتا ہے۔

ولید کے علاوہ اور راویوں نے اس روایت کو نواس بن سمعان سے روایت کیا ہے اور یہی درست ہے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۷۸۔ حضرت نعیمؓ بن یزید

حضرت نعیمؓ بن یزید۔ بنوتمیم کے وفد کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے الحتات کے ترجمے کے تحت ان کا ذکر کیا ہے، مگر نام نعیم بن زید لکھا ہے۔ غسانی نے ان کا ذکر کیا ہے جیسا کہ ہم نعیم بن زید کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

۵۲۷۹۔ حضرت نعیمانؓ بن عمرو

حضرت نعیمانؓ بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ ان کی کنیت ابوعمرو تھی۔ بیعت عقبہ غزوۂ بدر اور اسی طرح باقی غزوات میں شریک رہے۔ طبیعت میں مزاح تھا۔ چنانچہ حضورؐ ان کی باتیں سن کر محظوظ ہوتے تھے۔

جناب نعیمان سویبط بن حرملہ کے رفیق تھے ہم ان دونوں حضرات کی دلچسپ باتوں سے ایک واقعہ ابوموسیٰ کی زبانی سناتے ہیں۔ ابوعلی نے ابونعیم سے، انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے، انہوں نے یونس بن حبیب سے، انہوں نے ابوداؤد سے، انہوں نے زمعہ بن صالح سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے ام سلمہ سے سنا کہ ابوبکرؓ

نے شام پر چڑھائی کی اور جناب نعیمان اور سویبط بن حرملہ ان کے ساتھ تھے۔ یہ دونوں حضرات بدری ہیں اس مہم میں سویبط راشن کے مہتمم تھے، نعیمان ان کے پاس آئے اور کچھ کھانے کو مانگا۔ انہوں نے کہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آ لینے دو۔ جناب نعیمان نے کہا اچھا! میں تم سے اس کا انتقام لوں گا وہ گھومتے پھرتے ایک ایسی جماعت کے پاس پہنچ گئے جو کچھ گھوڑے بیچنے کو ساتھ لائے تھے ان سے انہوں نے کہا میں ایک عربی غلام بیچنا چاہتا ہوں جو بڑا دانشور اور فصیح البیان ہے۔ مگر ڈر ہے وہ بگڑ نہ جائے اور یہ کہنے لگ جائے کہ وہ غلام نہیں، بلکہ آزاد ہے اور تم اس کی اس بات سے گھبرا کر اسے چھوڑ دو تو پھر اس سودے کو رہنے دو کیونکہ غلام سے میرے تعلقات خراب ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا نہیں تم اسے لے آؤ۔ ہم دس اشرفیوں پر اسے خریدنے کو تیار ہیں۔

نعیمان انہیں ہانک کر اس جماعت کے پاس لے آئے۔ پھر انہیں کہنے لگے۔ ادھر متوجہ ہو، کہ یہ ہے وہ غلام۔ اس پر وہ لوگ جناب سویبط کے پاس آ کر کہنے لگے کہ ہم نے تمھیں خرید لیا ہے، انہوں نے کہا۔ میں آزاد ہوں، غلام تو نہیں، انہوں نے ان کی گردن میں رسی ڈالی اور گھسیٹ لے چلے۔ جب حضرت ابوبکر کو اس کا علم ہوا۔ تو چند آدمیوں کو ساتھ لے کر گئے اور جناب سویبط کو قیمت واپس کر کے چھڑا لائے جب اسلامی لشکر واپس مدینے پہنچا اور حضور اکرمؐ کو اس کا علم ہوا تو آپ خوب ہنسے۔

عباد بن مصعب نے ربیعہ میں عثمان سے روایت کی کہ ایک بدو شتر سوار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آیا اونٹ کو صحن مسجد میں بٹھا کر خود دربار رسالت میں حاضر ہوا۔ بعض حضرات نے جناب نعیمان سے کہا کہ اگر تم اس اونٹ کو ذبح کر دو تو پیٹ بھر کر کھائیں گے۔ گوشت کو ترس گئے ہیں قیمت حضور اکرم ادا کر دیں گے۔ جناب نعیمان نے اونٹ کو ذبح کر دیا جب بدو باہر نکلا اور اسے صورت حال کا علم ہوا تو چلا اٹھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا اونٹ کھا گئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو دریافت فرمایا یہ حرکت کس نے کی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ، نعیمان نے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تلاش میں نکلے۔ معلوم ہوا کہ ضباعہ دختر زبیر کے گھر میں چھپے ہوئے ہیں۔ ان صاحب نے جو آپؐ کے ساتھ تھے، بلند آواز سے تو یہ کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تو وہ کہیں نظر نہیں آ رہے۔ لیکن انگلی سے ادھر اشارہ کیا۔ جہاں وہ چھپے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وہاں سے باہر نکالا اور پوچھا تم نے یہ فعل کس کے کہنے پر کیا ہے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے میرا نام لیا ہے انہوں نے ہی مجھے اس حرکت پر اکسایا تھا۔ حضورؐ یہ سن کر ہنس پڑے، ان کی گالوں کو چھوا اور قیمت ادا کر دی۔

جناب نعیمان کبھی کبھی شراب پی لیا کرتے، ایک دفعہ رنگے ہاتھوں میں حضور اکرمؐ کے سامنے لائے گئے۔ آپؐ نے حاضرین سے فرمایا جوتوں سے اس کی مرمت کرو۔ جب اچھی طرح جوتوں کی بارش ہو چکی تو صحابہ میں سے کسی نے کہا تم پر خدا کی پھٹکار ہو تو حضورؐ نے فرمایا ایسا مت کہو یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابونعیم نے انہیں سویبط کے رفیق تو لکھا ہے مگر ان کا نسب نہیں لکھا۔ کبھی یہ خیال بھی آتا ہے کہ شاید یہ کوئی اور صاحب ہوں۔ مگر ہم نے اس سے صرف نظر کرنا بہتر جانا۔

باب نون وفا

۵۲۸۰۔ حضرت نفیرؓ ابوجبیر

حضرت نفیرؓ ابوجبیر۔ ایک روایت میں نفیر بن مغلس بن نفیر اور ایک دوسری روایت میں نفیر بن مالک بن عامر الحضرمی آیا ہے۔ ان کی کنیت ابوجبیر تھی ایک اور روایت کے مطابق ابوخمیر بھی مذکور ہے ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔

معاویہ بن صالح نے عبدالرحمان بن جبیر بن نفیر سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر دجال کا خروج میرے زمانے میں ہوا تو میں تمہارا کفیل ہوں گا ورنہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس کے شر سے بچائے گا۔ انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔ لیکن عبداللہ بن عبدالرحمان بن جابر نے اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ بن جبیر بن نفیر سے انہوں نے نواس بن سمعان سے طویل تر حدیث بیان کی ہے۔ جبیر بن نفیر نے زمانہ جاہلیت بھی پایا۔ لیکن انہیں حضورؐ کی زیارت نہ نصیب ہو سکی۔ ان کا شمار شام کے کبار تابعین میں ہوتا تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۸۱۔ حضرت نفیرؓ بن مجیب الشمالی

حضرت نفیرؓ بن مجیب الشمالی شامی۔ حضور اکرمؐ کے قدیم الاسلام صحابہ میں سے تھے۔ اسحاق بن ابراہیم دمشقی نے اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے سعید بن یوسف سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انہوں نے ابوالسلام سے، انہوں نے حجاج بن عبداللہ الشمالی سے (انہوں نے حضور اکرمؐ کو حجۃ الوداع میں دیکھا تھا) انہوں نے نفیر بن مجیب سے ان کی حدیث روایت کی۔

ان سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں اور ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں اور ہر گھاٹی میں ستر ہزار مکان ہیں اور ہر مکان میں ستر ہزار بچھو ہیں۔ ہر کافر اور منافق کو ان گھروں میں بند کیا جائے گا۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں۔ ابن مندہ سے اس نام کی روایت میں غلطی ہوئی ہے۔ یہ روایت سفیان بن مجیب کی ہے، انہوں نے باسنادہ ہیثم بن خارجہ سے، انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے سعید سے باسنادہ بیان کی، ابوعمر نے نفیر بن مجیب الشمالی شامی تحریر کیا ہے۔ ان سے حجاج نے جہنم کے بارے میں بیان کیا ہے کہ اس میں ستر ہزار وادیاں ہیں، لیکن یہ حدیث منکر ہے اور غلط ہے۔

ابوزرعہ اور ابوحاتم رازیان کی رائے کے مطابق راوی کا نام سفیان بن مجیب ہے لیکن ان دو کے علاوہ اور کوئی اس کا قائل نہیں۔ چونکہ ابوعمر نے نفیر بن مجیب کا نام لیا ہے۔ اس لئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ابن مندہ نے راوی کے نام میں غلطی کھائی ہے، جیسا کہ ابونعیم کا خیال ہے اس نام میں راویوں کا اختلاف ایسا ہی ہے جیسا کہ عام طور پر ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے ابن مندہ کو کوئی الزام نہیں دیا جا سکتا۔ مثلاً نفیر بن جبیر کے ترجمے میں ہم نے دجال کا ذکر کیا ہے۔ بعض لوگوں نے اس حدیث کو نفیر سے روایت کیا اور بعض نے نواس سے ان میں سے ہم کسی کو تصحیف نہیں کہہ سکتے۔ جیسا کہ ہم سفیان کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ اسی طرح ابو

احمد عسکری نے ابن مندہ سے اتفاق کیا ہے اور نفیر بن مجیب اور سفیان بن مجیب ہر دو کا ذکر بھی کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۲۸۲۔حضرت نفیعؓ ابوبکرۃ

حضرت نفیعؓ ابوبکرہ۔ ایک روایت میں ان کا نام مسروح آیا ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ نیز ایک روایت میں ان کا نام نفیع بن مسروح اور ایک روایت میں نفیع بن حارث بن کلدہ ہے۔ جو لوگ انہیں مسروح سے منسوب کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ حارث بن کلدہ کے غلاموں میں سے تھے اور ان کی والدہ کا نام سمیہ تھا جو حارث کی لونڈی تھی اور وہ زیاد کے اخیافی بھائی تھے۔ شعبی سے مذکور ہے کہ لوگوں نے انہیں حارث کی طرف منسوب کرنا چاہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ انہوں نے مرتے وقت اپنے بیٹے سے کہا کہ میں مسروح حبشی ہوں۔ امام احمد بن حنبل نے انہیں ابوبکرہ نفیع بن حارث لکھا ہے اور یہی اکثر لوگوں کا قول ہے امام احمد بن حنبل لکھتے ہیں کہ ہوذہ بن خلیفہ نے مجھے ان کا نسب بتایا جب ابوبکرہ تک پہنچے تو میں نے ان کے والد کا نام پوچھا تو انہوں نے کہا چھوڑو، یہیں تک رہنے دو یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو محاصرہ طائف کے موقعہ پر اپنے آقا کو چھوڑ کر حضور اکرمؐ کے پاس آگئے تھے اور اسلام لائے تھے اور آپؐ نے انہیں آزاد کر دیا تھا۔

انہوں نے حضور اکرمؐ سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ خود ان سے ابوعثمان نہدی، احنف اور حسن بصری نے احادیث روایت کی ہیں۔ جناب نفیع فاضل اور صالح صحابہ میں سے تھے۔ ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت ان کا ذکر زیادہ تفصیل سے کریں گے۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۸۳۔حضرت نفیعؓ المعلی

حضرت نفیعؓ بن المعلی بن لوذان۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ صاحب حضور اکرمؐ کی مدینہ میں تشریف آوری سے پہلے اسلام لا چکے تھے۔ اس دوران میں بنو مزینہ کے ایک آدمی سے جو بنو اوس کا حلیف تھا۔ ان کا آمنا سامنا ہو گیا اور چونکہ اوس اور خزرج میں باہم عناد تھے۔ اس لئے اس آدمی نے انہیں قتل کر دیا۔ اس بنا پر جناب نفیع انصار میں وہ پہلے آدمی ہیں جو قتل ہوئے ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ابن الکلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب نون وقاف

۵۲۸۴۔حضرت نقادہؓ الاسدی

حضرت نقادہؓ اسدی۔ ایک روایت میں نقادہ بن عبداللہ ایک میں نقادہ بن خلف، ایک میں نقادہ بن سعر اور ایک میں نقادہ بن مالک آیا ہے۔ حجازی تھے اور صحرانشین تھے ابواحمد عسکری کہتے ہیں کہ ان کی کنیت ابونہیہ تھی۔ بعد میں بصرے میں سکونت اختیار کر لی۔ ان سے زید بن اسلم اور ان کے بیٹے سعر بن نقادہ نے روایت کی ہے۔

ابویاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے یونس اور عفان سے، ان دونوں نے غسان بن برزین سے انہوں نے سیار بن سلامہ ریاحی سے انہوں نے براء سلیطی سے انہوں نے نقادۃ الاسدی سے

روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے انہیں ایک آدمی کے پاس بھیجا کہ اس سے ایک اونٹنی مانگ لائے وہ آدمی حضور کی خواہش پوری نہ کر سکا تو آپؐ نے انہیں ایک دوسرے آدمی کے پاس بھیجا جس نے تعمیل ارشاد کی۔ جب حضورؐ نے اونٹنی کو دیکھا تو فرمایا اے اللہ تعالیٰ تو اونٹنی اور اونٹنی بھیجنے والے کو اپنی رحمت سے نواز۔ جناب نقادہ نے عرض کیا یارسول اللہ! لانے والے کو بھی اپنی دعا میں شامل فرما لیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ لانے والے پر بھی اپنی رحمت فرما۔ اس کے بعد حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اس کا دودھ دوہا گیا اور پیا گیا۔

اس کے بعد آپؐ نے دعا فرمائی یا اللہ تو فلاں آدمی (جس نے اونٹنی نہیں دی تھی) کے مال واولاد میں برکت فرما اور اے خدا! آدمی کے رزق میں (جس نے اونٹنی دی تھی) روز بروز اضافہ فرما۔ تینوں نے اسے ذکر کیا ہے۔

۵۲۸۵۔ حضرت نقبؓ بن فروۃ

حضرت نقبؓ بن فردہ بن بدن الانصاری: یہ بنو ساعدہ سے تھے اور غزوۂ احد میں موجود تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے یہ قول ابن شہاب سے نقل کیا ہے۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابوموسیٰ کے مطابق ایک روایت میں ان کا نام نقیب ہے بقول ابن ماکولا ثقیب ہے۔ ایک اور روایت میں الاحرش اور اخرس بھی آیا ہے۔

۵۲۸۶۔ حضرت نقیدہؓ بن عمرو

حضرت نقیدہؓ بن عمرو الخزاعی الکعبی۔ ان سے حزام بن ہشام نے روایت کی۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا جاتا ہے لیکن بغیر از ثبوت۔ انہوں نے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۸۷۔ حضرت نقیرؓ (والد ابی السلیل)

حضرت نقیرؓ۔ ابوالسلیل بن ضریب بن نقیر کے والد تھے۔ جریری نے روایت کی ہے ابوالسلیل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپؐ اس وقت ایک انصاری کے گھر میں تشریف فرما تھے، جن کا نام اوس بن حوشب تھا، انہوں نے ایک بڑا سا پیالہ حضور اکرمؐ کے ہاتھوں میں تھما دیا۔ دریافت فرمایا کیا ہے؟ عرض کیا دودھ اور شہد ہے۔ حضورؐ نے پیالہ رکھ دیا اور فرمایا یہ دو مشروب ایسے ہیں جنہیں نہ ہم پیتے ہیں اور نہ ناجائز گردانتے ہیں، جو شخص اللہ کے لئے تواضع کرتا ہے، اللہ اسے اوپر اٹھاتا ہے اور جو شخص غرور کرتا ہے اللہ اسے نیچے گراتا ہے اور نہایت عمدہ طریقے سے اس کے رزق میں اضافہ فرماتا ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

باب نون و میم

۵۲۸۸۔ حضرت النمرؓ بن تولب

حضرت النمرؓ بن تولب بن زہیر بن اقیش بن عبد کعب بن عوف بن حارث بن عوف بن وائل بن قیس بن عوف بن عبد مناہ بن اد العکلی۔ عوف بن وائل کے بیٹوں کو عکل کہتے تھے۔ کیونکہ جس لونڈی نے ان کی پرورش کی تھی۔ اس کا نام عکل تھا۔ اس لئے

سارا خاندان اس نام پر مشہور ہو گیا۔ نمر مشہور شاعر تھے۔ ابن الکلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ لیکن ابوعمر نے ان کا نسب یوں بیان ہے۔ نمر بن تولب بن زہیر بن اقیش بن عبدعوف بن عبدمناہ۔ انہوں نے کعب سے لے کر دوسرے عوف تک پانچ نام حذف کر دیئے ہیں۔ لیکن اول الذکر نسب درست ہے کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ نمر سے لے کر ابن عبدمناہ تک (جو بنوتمیم کا چچا تھا) صرف پانچ آدمی ہوں۔

مروی ہے کہ جب جناب نمر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ایک قصیدہ پیش کیا جس کا مطلب یہ تھا۔

انا اتیناک وقد طال السفر تطعمنا اللحم اذا عز الشجر

ہم بڑا لمبا سفر طے کر کے حاضر خدمت ہوتے ہیں ہمیں گوشت کھلایئے جب درختوں کے پتے جھڑ جائیں۔

ذیل کے تین مصرعے بھی اسی قصیدے کے ہیں۔

یا قوم انی رجل عندی خبر اللہ من آیاتہ ھذا القمر،

والشمس، والشعری و آیات اخر

اے قوم میں وہ آدمی ہوں کہ مجھے علم ہے کہ یہ چاند، سورج، شعری اور اسی طرح فطرت کے اور کرشمے اللہ کی آیات ہیں۔

ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اسماعیل سے، انہوں نے سعید جریری سے انہوں نے ابوالعلاء، بن شخیر سے روایت کی کہ وہ مطرف کے ساتھ ربذہ میں اونٹوں کی منڈی میں تھے کہ ایک بدو جس کے ہاتھ میں چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا وہاں آ نکلا۔ کہنے لگا تم میں کوئی پڑھا لکھا آدمی ہے۔ میں نے اس کے ہاتھ سے وہ ٹکڑا لے لیا، جس پر مرقوم تھا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم از محمد رسول اللہ ﷺ بنام زہیر بن اقیش جو بنوعکل کی ایک شاخ ہے۔ اگر تم خدا کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی دو اور مشرکین سے علیحدگی اختیار کر لو اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کے نام پر علیحدہ کر دو تو تم اللہ اور اس کے رسول کی امان میں ہو گے"۔

اس بدو سے اس کی قوم کے بعض افراد نے دریافت کیا۔ آیا تم نے رسول اکرمؐ سے کوئی حدیث بھی سنی ہے اس نے کہا ہاں انہوں نے کہا اچھا وہ حدیث ہمیں سناؤ اس پر اس نے کہا میں نے رسول اکرمؐ سے سنا جو شخص اپنے دل کی کثافتوں سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ ماہ رمضان کے علاوہ ہر مہینے میں تین روزے رکھے۔ لوگوں نے دریافت کیا' کیا سچ مچ تم نے حضورؐ کی زبان مبارک سے یہ سنا وہ کہنے لگا تمہیں اتنا خیال نہیں آتا کہ میں حضور اکرمؐ کی طرف ایک غلط بات کو کس طرح منسوب کر سکتا ہوں بخدا اب میں تم سے دن بھر بات نہیں کروں گا۔ اس نے وہ مکتوب لے لیا اور چلا گیا۔ جریری نے اس بدو کا نام نہیں بتایا۔ لیکن باقی راویوں نے اس کا نام بتایا ہے۔

ابوالعلاء، سے روایت ہے کہ وہ بدو بمقام مربد آیا تھا نہ کہ ربذہ۔ باقی واقعہ اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔ جب وہ بدو چلا گیا تو ہم نے دریافت کیا کہ بدو کون تھا کسی نے بتایا کہ اس کا نام نمر بن تولب تھا اصمعی کا قول ہے کہ وہ مخضرین میں

سے تھا جنہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانے پائے تھے۔ابوعمر اور ابن العلاء نے اس کا نام کیس بتایا ہے۔ جاہلیت میں وہ شاعر رباب تھا نہ کسی کی مدح کی نہ ہجو کہی۔ اسلام قبول کیا معززین میں شمار ہوتا تھا۔ فصیح شعر کہتا تھا اور سخی تھا۔ ذیل کے اشعار اس نے کہے ہیں۔

تدارک ما قبل الشباب وبعده	حوادث ایام تمر واغفل

جوانی سے پہلے اور بعد کا زمانہ انسان گزارتا ہے۔ حوادث گزر جاتے ہیں اور وہ غافل تر ہو جاتا ہے۔

یود الفتی طول السلامة جاهدًا	فکیف یری طول السلامة یفعل

انسان لمبی زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اسے کون بتائے کہ طویل زندگی میں اسے کیا پیش آئے گا۔

یرد الفتی بعد اعتدال وصحة	بنوء اذا رام القیام ویحمل

اعتدال اور صحت کے بعد انسان کو مصائب سے پالا پڑتا ہے اور جب وہ دنیا میں قیام کا ارادہ کرتا ہے تو اسے اٹھالے جاتے ہیں۔

تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۸۹۔ حضرت نمطؓ بن قیس

حضرت نمطؓ بن قیس بن مالک بن سعد بن مالک بن لامی بن سلمان بن معاویہ بن سفیان بن ارحب الہمدانی الارحبی۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے۔ آپؐ نے انہیں یمن میں ایک جاگیر عطا فرمائی جو ایک طویل عرصے تک ان کے خاندان میں رہی۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

۵۲۹۰۔ حضرت نمیرؓ بن اوس

حضرت نمیرؓ بن اوس الاشجعی۔ ایک روایت میں اشعری آیا ہے۔ صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ابوعمر کہتے ہیں انہیں صحابہ میں ان لوگوں نے شمار کیا ہے جنہیں وسعت نظر عطا نہیں ہوئی۔ ان سے ولید بن نمیر نے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں میرے خیال کے مطابق انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی نمیر بن ولید بن نمیر بن اوس نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا کہ دعا اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ جو قضائے مبرم کو بھی ٹال دیتا ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں لیکن ابوموسیٰ نے یہ نہیں لکھا کہ جناب نمیر کو حضور اکرم کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔

علامہ واقدی کے کاتب، محمد بن سعد لکھتے ہیں کہ نمیر بن اوس اشعری شام کے طبقہ ثالث کے تابعی اور دمشق کے قاضی تھے۔ انہوں نے کم احادیث کی روایت کی انہوں نے ۱۲۲ ہجری میں وفات پائی۔ حافظ ابوالقاسم دمشقی لکھتے ہیں کہ نمیر بن اوس اشعری دمشق کے قاضی تھے، انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے ابوموسیٰ، ابوالدرداء، معاویہ اور ام الدرداء سے روایت کی اور ان سے ان کے بیٹے ولید، ابراہیم بن سلیمان افطس، یحییٰ بن حارث ذماری وغیرہ نے روایت کی۔ جناب نمیر آذر بائیجان کے والی رہے۔ علی بن عبداللہ التیمی اور ابوعبید قاسم بن سلام کہتے ہیں کہ نمیر بن اوس نے ۱۲۲ ہجری میں وفات پائی اور ظاہر ہے کہ اس سن ہجری میں

وفات پانے والا صحابی نہیں ہو سکتا۔ واللہ اعلم۔

۵۲۹۱۔ حضرت نمیرؓ بن حارث

حضرت نمیرؓ بن حارث الانصاری اوسی ظفری۔ پھر از بنوعبید بن رزاح بن کعب جن کا نام ظفر ہے۔ جناب نمیر غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ جعفر نے باسنادہ ابن اسحاق سے، انہوں نے ابوجعفر سے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر جن کا تعلق بنوعبید بن رزاح سے نمیر بن حارث کا ذکر کیا ہے۔ ایک روایت میں ان کا نام نصر اور ایک میں نضر مذکور ہے۔ ہم اس کا ذکر پہلے کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۲۹۲۔ حضرت نمیرؓ بن خرشہ

حضرت نمیرؓ بن خرشہ بن ربیعہ ثقفی۔ بلحارث بن کعب۔ ان کے حلیف تھے یہ ان لوگوں میں شامل تھے جو عبدیالیل کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ امام بخاری نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔

عبدالعزیز بن قاسم بن عامر بن نمیر بن خرشہ نے اپنے والد سے، انہوں نے ان کے دادا سے جو بنوثقیف کے وفد میں شامل تھے روایت کی کہ ہم نے حضور اکرمؐ سے جحفہ کے مقام پر ملاقات کی۔ لوگ ہمارے آنے سے خوش ہوئے اور حضورؐ نے انہیں ہمارے خیر مقدم کا حکم دیا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۹۳۔ حضرت نمیرؓ بن عامر

حضرت نمیرؓ بن عامر النمیری۔ جریر بن حازم کہتے ہیں کہ انہوں نے جناب ایوبؓ کی محفل میں ایک بدو کو صوف کا جبہ پہنے دیکھا۔ وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے مولی قرہ بن دعموص بن ربیعہ بن عوف بن معاویہ نے بیان کیا کہ وہ مدینے میں حضور اکرمؐ کی زیارت کے لئے آئے۔ حضورؐ کے آس پاس اتنا ہجوم تھا کہ انہیں قریب آنے کا موقعہ نہ مل سکا۔ انہوں نے وہیں سے عرض کیا یارسول اللہ! اس غلام کے لئے مغفرت کی دعا فرمایئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے معاف فرمائے۔ حضورؐ نے ضحاک بن قیس کو ہمارا عامل مقرر فرمایا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن ان کی روایت میں نمیر بن عامر کا ذکر نہیں اور حدیث کا راوی قرہ ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں اس میں کچھ مواد ایسا ہے جسے میں نہیں سمجھ پایا۔

۵۲۹۴۔ حضرت نمیرؓ بن عریب

حضرت نمیرؓ بن عریب۔ ابوبکر بن ابوعلی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور ابواسحاق کی حدیث جس میں حضور اکرمؐ نے گرمیوں میں روزے کا ذکر کیا ہے۔ اس کے راوی نمیر ہی ہیں اور یہ وہ حدیث ہے جو نمیر نے عامر بن مسعود سے روایت کی ہے ہم اس کا ذکر عامر بن مسعود جمحی کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابن ماکولا نے عریب کے ترجمے میں بیان کیا ہے اور انہوں نے لکھا ہے کہ یہ حدیث عامر بن مسعود جمحی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۹۵۔ حضرت نمیرؓ بن ابی نمیر

حضرت نمیرؓ بن ابونمیر (ان کا نام مالک خزاعی تھا) ایک روایت میں ازدی آیا ہے۔ ابو مالک نے بصرے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے ان کے بیٹے مالک نے روایت کی۔

ابو منصور بن مکارم نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے عصام بن قدامہ سے انہوں نے مالک بن نمیر خزاعی سے روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے کہ انہوں نے حضور اکرم کو بحالت قعدہ دیکھا۔ آپؐ نے اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھا ہوا تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۹۶۔ حضرت نمیلہؓ بن عبداللہ

حضرت نمیلہؓ بن عبداللہ بن فقیم بن حزن بن یسار بن عبداللہ بن کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ لیثی کلبی۔ ابن اسحاق سے مروی ہے کہ نمیلہ بن عبداللہ نے مقیس بن صبابہ کو فتح مکہ کے دن قتل کر دیا تھا اور مقتول ان کے قبیلے سے تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مقیس کا بھائی ہشام مسلمان ہو گیا تھا اور انہیں ایک انصاری نے جنگ کے دوران میں غلطی سے کافر سمجھ کر قتل کر دیا تھا۔ جب مقیس کو معلوم ہوا تو وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں قصاص کے لئے حاضر ہوا۔ چونکہ یہ قتل ایک غلطی کا نتیجہ تھا۔ اس لئے حضورؐ نے مقیس کو خون بہا ادا کر دیا۔ مقیس نے زر دیت قبول کر لیا اور کچھ دن وہیں ٹھہرا رہا اور موقعہ پا کر اپنے بھائی کے قاتل کو قتل کر دیا اور بھاگ کر کفار مکہ کے پاس جا پناہ لی۔ اس لئے فتح مکہ کے دن حضورؐ نے مقیس کے قتل کا حکم دیا تھا۔

بقیہ بن ولید نے عجلان انصاری سے سنا۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے ایک ایسے شخص نے روایت کی جس نے نمیلہ کی زبانی سنا۔ جناب نمیلہ حضور اکرمؐ کے صحابی تھے۔ ان کا بیان ہے کہ ام المومنین ام سلمہ نے اہل عراق کے نام ایک مکتوب میں تحریر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریمؐ اس شخص سے بیزار ہیں جس نے مسلمانوں میں تفرقہ اور افتراق پیدا کیا۔ اس لئے تم تفرقے سے بچو۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ہشام بن کلبی نے ان کے نسب میں ان کے دادا کا نام فقیم لکھا ہے اور طبری نے حثیم۔ ان کا تعلق بنو کلب لیث سے ہے، نہ کہ بنو کلبی وبرہ سے اور جب بھی کلبی کو مطلق استعمال کیا جائے تو مراد کلب وبرہ ہوتا ہے۔

۵۲۹۷۔ حضرت نمیلہؓ

حضرت نمیلہؓ۔ ان کا نسب مذکور نہیں۔ سالم بن قتیبہ نے قزعہ سے انہوں نے عبدالملک بن عبید سے انہوں نے مضر سے، انہوں نے نمیلہ سے سنا کہ رسول اکرمؐ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اسی مقام میں ایمان ہوتا ہے اور اسی میں نفاق اور منافق اللہ کو بہت تھوڑا یاد کرتا ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۹۸۔ حضرت نمیلہؓ

حضرت نمیلہؓ۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ یہ صاحب پیشتر مذکور آدمی سے مختلف ہیں ایک روایت کے مطابق ابو موسیٰ نے ان کا نسب یوں لکھا ہے۔ نمیلہ بن عبداللہ بن تحیم بن حزن بن یسار بن عبداللہ بن کلب بن عوف بن کعب بن

عامر بن لیث، انہوں نے باسنادہ سلمہ سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ مقیس بن صبابہ کو نمیلہ بن عبداللہ نے جوان کا ہم قوم تھا، قتل کیا تھا کیونکہ حضور اکرمؐ نے مقیس کے قتل کا اس لئے حکم دیا تھا کہ اس نے ایک انصاری کو قتل کر دیا تھا، جس سے اس کا بھائی غلطی سے قتل ہو گیا تھا اور پھر وہ مرتد ہو کر کفار قریش کے پاس چلا گیا تھا۔ اس پر مقیس کی بہن نے ذیل کے اشعار کہے۔

لعمری لقد اخزی نمیلة رهطه ففجمع اضیاف الشتاء بمقیس

مجھے اپنی ذات کی قسم کہ نمیلہ نے اپنے قبیلے کو رسوا کیا ہے اور موسم گرما کے مہمان مقیس کی موت کا سوگ منا رہے ہیں۔

فلله منا من رای مثل مقیس اذا النفساء اصبحت لم تخرس

بخدا کس کی آنکھوں نے مقیس جیسے کریم النفس آدمی کو دیکھا ہے جب سارے قبیلے میں کوئی شخص کسی کی کفالت کو آمادہ نہ ہو۔

ابوموسیٰ نے ان کے ذکر سے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے۔ حالانکہ ابن مندہ نے بالاختصار ان کا ذکر کیا ہے نمیلہ بن عبداللہ کے ترجمے میں اور انہیں الکلبی لکھا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابوموسیٰ نے ایک بار انہیں بنولیث سے' پھر بنو کنانہ' سے اور ایک مقام پر کلبی لکھا ہے اور انہیں کلب بن وبرہ سے منسوب کیا ہے، حالانکہ ان کا تعلق لیث سے ہے اور اس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ واللہ اعلم۔

باب نون وہا

۵۲۹۹۔ حضرت نہارؓ العبدی

حضرت نہارؓ العبدی۔ ابوموسیٰ نے اذناً، ابوالقاسم عباد بن محمد بن محسن کی کتاب سے انہوں نے ابواحمد بن محمد بن علی المکفوف سے روایت کی۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں میں نے ابوالخیر محمد بن رجاء بن یونس سے پڑھا۔ انہوں نے احمد بن عبدالرحمٰن بن احمد سے انہوں نے احمد بن موسیٰ سے، ان دونوں نے عبداللہ بن محمد سے، انہوں نے محمد بن احمد بن معدان سے، انہوں نے محمد بن عوف سے، انہوں نے سفیان الفزاری سے، انہوں نے یوسف بن اسباط سے، انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے نہار سے جنہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی سنا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ حضرت اسحاق (یہ حدیث قرآن کی تصریحات کے خلاف ہے۔ ملاحظہ ہو سورۂ صافات) ذبیح اللہ تھے۔ اس کے راوی ابوبکر ہیں جنہوں نے بغیر از اسناد نہار العبدی سے روایت کی، انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا یارسول اللہ! حسب ونسب کے لحاظ سے کون شخص اکرم الناس ہے۔ فرمایا جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ جب وہ مڑا تو فرمایا واپس آؤ حسب ونسب کے لحاظ سے اکرم الناس حضرت یوسف بن یعقوب اسرائیل بن اسحاق ذبیح اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور انہیں اس اعزاز سے کون محروم کر سکتا ہے جب کہ انہوں نے بیس برس سے کچھ زیادہ عرصہ عبادت الٰہی میں صرف کر دیا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۰۰۔ حضرت نہشلؓ بن مالک

حضرت نہشلؓ بن مالک الوائلی۔ حضور اکرمؐ نے انہیں ایک مکتوب دیا۔ یوسف بن عمرو بن موسیٰ بن سعید بن مسلم بن قتیبہ بن مسلم بن عمرو بن حصین وائلی باہلی نے اپنے والد سے انہوں نے سلم بن قتیبہ سے روایت کی کہ رسول کریمؐ نے نہشل کو ایک فرمان لکھ کر دیا اور حدیث بیان کی۔ ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۰۱۔ حضرت نہیرؓ بن الہیثم

حضرت نہیرؓ بن ہیثم بن بنی نابی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی بیعت عقبہ میں موجود تھے مگر غزوۂ بدر میں شرکت سے محروم رہے۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے ایک روایت میں بہیر آیا ہے۔

۵۳۰۲۔ حضرت نہیکؓ بن اساف

حضرت نہیکؓ بن اساف بن عدی بن زید بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی ایک روایت میں اساف بن نہیک آیا ہے ایک اور روایت کے رو سے دونوں روایتوں میں اساف کی جگہ یساف آیا ہے۔

رافع بن خدیج نے اپنے چچا ظہیر بن رافع (دونوں کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی) سے روایت کی انہوں نے کہا ہے میرے بھتیجے! حضور ﷺ نے ہمیں حکم دیا تمہیں چاہئے کہ اللہ اور اس کے رسول کی رضا کی خاطر ایسے امور سے دست بردار ہو جاؤ۔ جنہیں تم اپنے لئے مفید خیال کرتے ہو چنانچہ آپؐ نے ہمیں مزارعت سے منع فرمایا۔ اس لئے ہم اپنی چیزیں نقصان پر بیچتے تھے۔ بنو سلیم کے ایک آدمی نے جس کا نام اساف بن انمار تھا۔ ذیل کا شعر کہا۔

لعل ضرارًا ان تبید دیارھا — وتسمع بالریان تعوی ثعالبہ

خدا کرے کہ ضرار کی بستیاں تباہ ہو جائیں اور ریاں کے علاقے میں لومڑیاں عوعو کرتی سنی جائیں۔

اس کے جواب میں ہمارے ایک شاعر نے جس کا نام نہیک بن اساف یا اساف بن نہیک تھا ذیل کا شعر کہا۔

لعل ضرارًا ان تعیش دیارھا — وتسمع بالریان تبنی مشاربہ

خدا کرے کہ ضرار کی بستیاں آباد ہوں اور ریان کے علاقے میں اس کے چشمے آباد کئے جائیں۔

ابن مندہ اور ابو نعیم دونوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ ابن مندہ نے (قال فبعنا اموالنا تلک بضرار الی آخرہ جس میں یساف اور نہیک کا ذکر ہے) جو اضافہ کیا ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔ کیونکہ یہ حدیث کا ٹکڑا نہیں بلکہ بعض راویوں سے اشتہاد ہے۔

۵۳۰۳۔ حضرت نہیکؓ بن اوس

حضرت نہیکؓ بن اوس بن خزمہ بن عدی بن ابی بن غنم بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی از بنو قواقل۔ حسب قول ابو عمر، وہ غزوۂ احد اور مابعد کے غزوات میں شریک رہے۔ وہ خزیمہ بن خزمہ کے بھتیجے تھے۔ محمد بن سعد طبری وغیرہ نے ان ذکر کیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے حنین اور ہوازن کی فتح کے بعد انہیں اہل مدینہ تک خوش خبری پہنچانے پر مامور فرمایا تھا۔ بعد میں حضرت ابوبکر صدیق نے انہیں اپنے دور خلافت میں زیاد بن لبید کے پاس یمن کو روانہ کیا تھا اور پھر زیاد نے کچھ جنگی قیدی اور اشعث بن قیس کو خلیفہ کے پاس مدینے بھیجا تھا۔ ابو نعیم ابو موسیٰ اور ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۰۴۔ حضرت نہیکؓ بن صریم

حضرت نہیکؓ بن صریم الیشکری: ایک روایت میں سکونی مذکور ہے۔ اہل شام میں شمار ہوتے تھے۔ ابو ادریس خولانی نے حضور اکرمؐ سے روایت کی آپؐ نے فرمایا تم مشرکین سے جہاد کرو اور جو تم سے بچ جائیں وہ دجال سے اردن کے دریا کے کنارے پر جہاد کریں۔ مجھے علم نہیں کہ اردن اللہ کی زمین پر کہاں واقع ہے تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۰۵۔ حضرت نہیکؓ بن عاصم

حضرت نہیکؓ بن عاصم بن مالک بن منتفق، رفیق ابو رزین لقیط بن عامر بن المنتفق عقیلی: ابو المعالی نصر اللہ بن سلامہ بن سالم الہیتی نے اجازۃً (اور میرا خیال ہے کہ میں نے ان سے سنا) نقیب ابو جعفر احمد بن محمد بن عبد العزیز عباسی سے، انہوں نے ابو علی حسن بن عبد الرحمٰن شافعی سے، انہوں نے ابو الحسن احمد بن ابراہیم بن احمد بن ابراہیم بن فراس سے، انہوں نے ابو جعفر محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ الدیبلی سے، انہوں نے ابو یونس محمد بن احمد بن یزید بن عبد اللہ المدینی سے انہوں نے ابراہیم بن منذر سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن مغیرہ خزامی سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن عیاش انصاری سے انہوں نے دلہم بن اسود بن عبد اللہ بن حاجب بن عامر بن المنتفق عقیلی سے، انہوں نے اپنے دادا عبد اللہ سے انہوں نے اپنے چچا لقیط بن عامر العقیلی (ح) سے، دلہم نے کہا کہ مجھ سے ابو الاسود بن عبد اللہ بن عاصم بن لقیط نے بیان کیا کہ لقیط بن عامر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ ان کے رفیق نہیک بن عاصم بن مالک بن منتفق مدینے میں رجب کا مہینہ گزارنے آئے تھے۔ پس ہم حضور کی خدمت میں آئے اور پھر نماز کے بعد واپس ہوئے تو پھر راوی نے حدیث بیان کی۔ ابو نعیم اور ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۰۶۔ حضرت نہیکؓ بن قصی

حضرت نہیکؓ بن قصی بن عوف بن جابر بن عبد نہم بن عبد العزیٰ بن تمیمہ بن عمرو بن مرہ بن عامر بن صعصعہ عامری سلولی: حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

باب نون و واؤ

۵۳۰۷۔ حضرت نواسؓ بن سمعان

حضرت نواسؓ بن سمعان بن خالد بن عمرو بن قرط بن عبد اللہ بن ابوبکر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی۔ شامی شمار ہوتے ہیں روایت ہے کہ ان کے والد سمعان بن خالد حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضورؐ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ اس کے بعد جناب سمعان نے حضور اکرمؐ کو جوتوں کا ایک جوڑا پیش کیا جو آپؐ نے قبول فرمالیا۔ پھر انہوں نے اپنی بہن کو

آپ کی زوجیت میں دے دیا، لیکن جب حضورؐ اس عورت کے پاس گئے تو اس نے بیزاری ظاہر کی۔ پس آپؐ نے اسکو چھوڑ دیا وہ کلابیہ تھی۔ اس کی بیزاری کے بارے میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔

جناب نواس نے رسول اکرمؐ سے جبیر بن نفیر اور بسر بن عبید اللہ وغیرہ نے جناب نواس سے روایت کی۔

ابراہیم وغیرہ نے باسناد ہم ابو عیسٰی سے، انہوں نے علی بن حجر سے، انہوں نے ولید بن مسلم اور عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر سے، وہ دونوں ایک حدیث بیان کرتے ہیں دوسری حدیث اس طرح ہے عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر یحیٰی بن جابر طائی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے عبد الرحمان بن جبیر سے، انہوں نے اپنے والد جبیر بن نفیر سے، انہوں نے نواس بن سمعان کلابی سے روایت کی کہ ایک صبح کو آپؐ نے دجال کا ذکر کیا۔ آپؐ نے سر جھکا لیا اور پھر اوپر اٹھایا اس سے ہم یہ سمجھتے کہ دجال اس طائفے میں موجود ہے جو کھجوروں کے نیچے ٹھہرا ہوا ہے چنانچہ ہم ادھر کو چل دیئے۔ پھر حضور اکرمؐ کی طرف لوٹ آئے۔ آپؐ ہماری پریشانی کو سمجھ گئے تھے۔ فرمایا کیا معاملہ ہے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج جب آپ نے دجال کا ذکر فرمایا تھا ہم سمجھے کہ شاید وہ ان لوگوں میں موجود ہے جو کھجور کے نیچے ٹھہرے ہوئے تھے۔ فرمایا مجھے دجال کے علاوہ بھی بعض اشرار کا خوف ہے اگر میرے ہوتے کسی کا ظہور ہوا تو میں خود اس کا مقابلہ کروں گا لیکن اگر میرے بعد اس کا ظہور ہوا تو ہر آدمی کو خود اپنا بچاؤ کرنا پڑے گا اور اللہ تعالیٰ میری طرف سے تمہاری کفالت کرے گا۔ دجال نوجوان ہے اس کے بال گھنگھریالے ہیں اور اس کی آنکھیں بے نور ہیں اور اس کی شکل عبد العزی بن قطن سے ملتی جلتی ہے۔ اور ایک لمبی حدیث کا ذکر کیا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۰۸۔ حضرت نوحؓ بن مخلد

حضرت نوحؓ بن مخلد ضبیعی، جو ابو جمرۃ نصر بن عمران کے دادا تھے۔ ابو جمرۃ نصر بن عمران نے اپنے دادا نوح بن مخلد سے روایت کی کہ وہ رسول کریمؐ سے ملاقات کرنے کو گئے اور آپؐ ابھی تک مکے ہی میں تھے، حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا تم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا ضبیعہ بن ربیعہ سے حضور نے فرمایا ربیعہ کے ذیلی قبائل میں عبد القیس کا نمبر پہلا ہے اور پھر تمہارا۔ راوی کہتا ہے پھر رسول اللہ اکرمؐ نے دو حلے دے کر انہیں خرید و فروخت کے لئے یمن کو روانہ کیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۳۰۹۔ حضرت نوفلؓ بن ثعلبہ

حضرت نوفلؓ بن ثعلبہ بن عبد اللہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی (پھر بنو سالم بن عوف سے) یہ صاحب غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر (از بنو سالم بن عوف نیز بنو عجلان سے) روایت بیان کی کہ نوفل بن عبد اللہ ایک صحابی تھے۔ اسی طرح ابن اسحاق نے بھی ان کا نام نوفل بن عبد اللہ بیان کیا ہے اور ثعلبہ کا ذکر نہیں کیا اور یونس کی طرح بکائی اور سلمہ نے بھی ابن اسحاق سے غزوۂ احد میں ان کی شرکت اور شہادت کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے اسی اسناد سے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مقتولین احد (از بنو عوف بن خزرج اور از بنو سالم) نوفل بن عبد اللہ بن نضلہ ہی کا نام لیا ہے۔ رہا نسب اول (جس میں ثعلبہ کا نام آتا ہے) اسے صرف ابو عمر نے بیان کیا ہے۔

۵۳۱۰۔ حضرت نوفلؓ بن الحارث

حضرت نوفلؓ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قرشی ہاشمی۔ ان کی کنیت ابوالحارث تھی اور حضور اکرمؐ کے عم زاد اور بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ بنو ہاشم اور بنو حمزہ اور عباس رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ وہ غزوۂ بدر میں جنگی قیدی بنا لئے گئے تھے اور حضرت عباس نے فدیہ دے کر انہیں آزاد کرایا تھا اور پھر مسلمان ہو گئے تھے۔ ایک روایت کے مطابق وہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر ایمان لائے اور پھر ہجرت کی۔ ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے اپنے بہت سے تیر بطور فدیہ دے کر رہائی حاصل کی تھی اور حضور اکرمؐ نے حضرت عباس اور ان کے درمیان مواخات قائم فرمائی تھی یہ دونوں حضرات زمانہ جاہلیت میں بھی ایک دوسرے سے لین دین میں اور میل ملاپ میں بہت قریب تھے۔

جناب نوفل فتح مکہ، غزوۂ حنین اور طائف میں شریک رہے اور حنین کی ابتدائی بدحواسی میں وہ رسول اکرمؐ کے ساتھ ثابت قدم رہے تھے اور اس غزوے میں انہوں نے اسلامی لشکر کی امداد کے لئے تین ہزار تیر حضورؐ کی خدمت میں پیش کئے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا تھا اے نوفل! میں دیکھ رہا ہوں کہ میدان جنگ میں تیرے تیر دشمنوں کی پیٹھوں کو برباد کر رہے ہیں۔

عبداللہ بن حارث بن نوفل سے مروی ہے کہ جب جناب نوفل غزوۂ بدر میں گرفتار ہو گئے تو حضور اکرم نے ان سے کہا تم فدیہ ادا کر کے آزادی حاصل کر لو۔ انہوں نے جواب دیا میرے پاس زر فدیہ نہیں رہائی کیسے ہو۔ حضورؐ نے فرمایا وہ تیر جو تم نے جدہ میں رکھے ہوئے ہیں وہ کس کام آئیں گے۔ انہوں نے کہا میرے ان تیروں کا علم خدا کے بغیر کسی کو نہیں ہے۔ یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں چنانچہ نوفل مسلمان ہو گئے اور تیر دے کر رہائی حاصل کر لی۔ تیروں کی تعداد ایک ہزار تھی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے حضرت عباس کو مشورہ دیا کہ وہ فدیہ دے کر اپنی اور اپنے دو بھتیجوں نوفل بن حارث اور عقیل بن ابی طالب کی گلوخلاصی کرا لیں۔

عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی کہ نوفل بن حارث نے اپنے دونوں بیٹوں کو حضور اکرم کی خدمت میں بھیجا تا کہ آپ انہیں صدقات کے جمع کرنے پر مقرر فرما دیں۔ آپؐ نے فرمایا چونکہ تم دونوں اہل بیت سے ہو اور صدقات میں سے تمہارے لئے کچھ بھی جائز نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ کوئی ایسی چیز بھی درست نہیں ہو سکتی جس سے ہاتھ دھوئے جا سکیں۔ ہاں خمس میں سے پانچواں حصہ تمہارے لئے جائز ہے اور اس سے تمہاری ضرورتیں پوری ہو جائیں گی۔

جناب نوفل نے ۱۵ ہجری میں وفات پائی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۳۱۱۔ حضرت نوفلؓ بن طلحہ

حضرت نوفلؓ بن طلحہ انصاری۔ ان کا ذکر جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ علاء بن حضرمی کے خط کے گواہوں میں آ چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً بیان کیا ہے۔

۵۳۱۲۔ حضرت نوفلؓ بن عبداللہ

حضرت نوفلؓ بن عبداللہ بن ثعلبہ بن مالک بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم۔ یہ صاحب غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابن

اسحاق، ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے اور نوفل بن ثعلبہ بن عبداللہ کا نسب ہم ابوعمر کی روایت کے مطابق پہلے بیان کر آئے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۵۳۱۳۔ حضرت نوفلؓ بن فروۃ

حضرت نوفلؓ بن فروہ اشجعی۔ ابوفروہ نے کوفے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے ان کے بیٹوں فروہ عبدالرحمٰن اور سحیم نے سورہ کافرون کی فضیلت کے بارے میں حدیث نقل کی لیکن اس کے اسناد میں گڑبڑ ہے اس لئے حدیث کو ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

عبدالوہاب بن علی الامین نے باسنادہ ابوداؤد بن اشعث سے انہوں نے نفیلی سے، انہوں نے زہیر سے، انہوں ابواسحاق سے، انہوں نے فروہ بن نوفل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے انہیں فرمایا۔ اے نوفل! تم رات کو بعد از نماز عشاء سورۂ کافرون پڑھ کر سو جایا کرو کہ یہ تمہاری طرف سے شرک سے برأت متصور ہوگی۔

زید بن ابی انیسہ۔ اشعث بن سوار اسرائیل اور فطر بن خلیفہ نے ابواسحاق سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ثوری نے بھی اس کو روایت کیا ہے، لیکن انہوں نے راوی کا نام فروہ اشجعی بیان کیا ہے اور ان کے والد کا نام نہیں لیا اور عبدالرحمٰن بن نوفل نے اپنے والد سے بھی روایت کی ہے اور شریک نے ابواسحاق سے انہوں نے فروہ بن نوفل سے اور انہوں نے جبلہ بن حارثہ سے روایت کی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۱۴۔ حضرت نوفلؓ بن مساحق

حضرت نوفلؓ بن مساحق بن عبداللہ بن مخرمہ (جو بنو مالک بن حسل بن عامر بن لوی سے تھے) قرشی عامری۔ ابوسعید ان کی کنیت تھی۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ ان کی وفات عبدالملک بن مروان کے ابتدائی عہد میں ہوئی۔ جناب نوفل حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوۂ بدر میں موجود تھے اور ابوموسیٰ نے بغیر از اسناد۔ عبدالجبار بن سعید بن سلیمان بھی نوفل سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۱۵۔ حضرت نوفلؓ بن معاویہ

حضرت نوفلؓ بن معاویہ بن عروہ اور ایک روایت میں نوفل بن معاویہ بن عمرو الدیلی مذکور ہے۔ جو بنوالدیل بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ سے (اور پھر وہ بنو نفاثہ بن عدی بن الدیل کا ایک حصہ تھا) ابواحمد عسکری نے ان کا نسب بایں انداز بیان کیا ہے۔

نوفل بن معاویہ بن عروہ بن صخر بن یعمر بن نفاثہ بن عدی بن الدیل۔

جنگ فجار میں معاویہ (نوفل کا والد) بنوالدیل کے لشکر کا سردار تھا۔ ایک شاعر نے اس کے متعلق ذیل کا شعر کہا۔

فلا وابیھا ما نزلنا بعامر   ولا عامر ولا النفاثی نوفل

مگر معاویہ کے بیٹے نوفل مسلمان ہو گئے اور فتح میں مکہ شریک تھے۔ اس سے پہلے وہ کسی غزوۂ میں شریک نہیں ہوئے۔ انہوں نے مدینے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کی وفات یزید بن معاویہ کے عہد میں ہوئی۔

ان سے ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث، عبدالرحمٰن بن مطیع اور عراک بن مالک نے روایت کی۔

خطیب عبداللہ بن احمد بن محمد نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے، انہوں نے اسد بن موسیٰ سے، انہوں نے ابی ذئب سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے نوفل بن معاویہ سے روایت کی، انہوں نے رسول اکرمؐ سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا جس آدمی نے نماز چھوڑ دی گویا اس نے اپنے مال اور اولاد کو ہلاکت میں ڈالا۔ اسی طرح خالد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن اسحاق نے زہری سے، انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن مطیع سے، انہوں نے نوفل بن معاویہ سے اسی طرح سنا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۱۶۔ حضرت نوبہؓ

حضرت نوبہؓ۔ (حدیث زائدہ میں ان کا ذکر آیا ہے) عاصم بن ابی وائل سے انہوں نے مسروق سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ جب حضورؐ بیمار ہوئے اور آپؐ کا مرض بڑھ گیا (اس واقعے کو مسروق نے بالتفصیل بیان کیا ہے) اس حدیث کے آخر میں حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایک دن حضور اکرمؐ نے مرض میں کچھ افاقہ محسوس کیا تو بریرہ اور نوبہ کے سہارے آپ حجرے سے باہر نکلے امیر ابونصر بن ماکولا نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۱۷۔ حضرت نویرہؓ

حضرت نویرہؓ۔ مقاتل بن حیان نے قتادہ سے انہوں نے نویرہ سے جو حضورؐ کی خدمت میں رہے ہیں سنا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص میری احادیث میں سے چالیس حدیثیں میری امت کے لئے محفوظ کرلے گا۔ قیامت کے دن اس کا حشر علمائے امت میں ہوگا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب نون ویا

۵۳۱۸۔ حضرت نیارؓ بن ظالم

حضرت نیارؓ بن ظالم بن عبس الانصاری۔ بنونجار سے تھے اور غزوۂ احد میں موجود تھے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے ابونعیم اور ابوموسیٰ نے محمد بن سعد بن نیار بن ظالم الاسدی سے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ نیار بن ظالم بن عبس بن حرام بن جندب بن عامر بن عدی بن نجار۔ جناب نیار ابوالاعور بن ظالم کے بھائی تھے۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور ان کی والدہ ام نیار دختر ایاس بن عامر بن بلی (جو بنوحارثہ کے حلیف تھے) سے تعلق رکھتی تھی اور ان کا بھائی غزوۂ بدر میں شریک تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔
علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے انہیں بنواسد سے منسوب کرکے ان کے نسب کو انصار سے جا ملایا ہے۔ اس میں واضح تضاد ہے مگر صحیح بات یہ ہے کہ ان کا تعلق انصار سے ہے اور ابونعیم کی رائے درست ہے۔

۵۳۱۹۔ حضرت نیارؓ بن مسعود

حضرت نیارؓ بن مسعود بن عبدہ بن مظہر بن قیس بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف الانصاری وہ اور ان کے والد مسعود دونوں غزوۂ احد میں شریک تھے۔ ابوعمر نے طبری سے مختصراً نقل کیا ہے۔

۵۳۲۰۔ حضرت نیارؓ بن مکرم

حضرت نیارؓ بن مکرم اسلمی۔ انہیں حضور اکرم کی صحبت اور آپ سے روایت کا شرف حاصل ہے۔ جن لوگوں نے حضرت عثمان کی شہادت کے بعد ان کی تدفین کی، ان میں یہ صاحب بھی شامل تھے۔ ان کے علاوہ حکیم بن حزام، جبیر بن مطعم، ابوجہم بن حذیفہ اور بقول مالک بن انس ان کے دادا مالک بن ابی عامر تھے۔ اور وہ پانچ تھے۔

ابومحمد عبداللہ بن سوید نے باسنادہ علی بن احمد بن متویہ الواحدی سے۔ انہوں نے ابونصر احمد بن محمد بن ابراہیم المہر جانی سے، انہوں نے عبیداللہ بن محمد الزاہد سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد البغوی سے، انہوں نے محمد بن سلیمان سے، انہوں نے عبدالرحمان بن ابی زناد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عروہ بن زبیر سے، انہوں نے نیار بن مکرم صحابی بھی تھے ان سے یہ روایت بیان کی کہ جب سورۂ روم نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر یہ سورت لے کر کفار مکہ کے ایک مجمعے میں گئے۔ کفار نے پوچھا کیا یہ کلام تمہارے رفیق (حضور اکرمؐ) کا ہے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ یہ اللہ کا کلام ہے جو محمد رسول اللہ پر اترا ہے۔ اس سے کچھ عرصہ پیشتر ایران نے حکومت روم پر فتح پائی تھی۔ چنانچہ ایرانی رومیوں کو اپنا غلام گردانتے تھے۔ اسی طرح مشرکین مکہ کی خواہش بھی یہی تھی کہ ایرانیوں کو رومیوں پر فتح نصیب ہو۔ کیونکہ ایرانی بھی کفار کی طرح، خدا کی وحدانیت اور جزاوسزا کے منکر تھے۔ والکفر ملة واحدة۔ اس کے برعکس مسلمانوں کی خواہش تھی کہ رومیوں کو کامیابی نصیب ہو کیونکہ وہ اہل کتاب تھے اور جزاوسزا کو مانتے تھے۔ جناب نیار نے یہ قصہ جس میں دونوں طرف سے شرط باندھی گئی تھی۔ بیان کیا ہے تینوں نے اسے بیان کیا ہے۔

باب ھاوالف

۵۳۲۱۔ حضرت ہاشمؓ بن عتبہ

حضرت ہاشمؓ بن عتبہ بن ابی وقاص۔ ابووقاص کا نام مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرۃ القرشی الزہری ہے یہ صاحب سعد بن ابی وقاص کے بھتیجے تھے کنیت ابوعمرو اور عرف مرقال تھا مکہ کی فتح کے موقعہ پر ایمان لائے اور کوفے میں سکونت اختیار کرلی۔ ان کا شمار بہادروں اور فضلا میں ہوتا تھا۔ جنگ یرموک میں ان کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی تھی۔ جلولا کی جنگ میں شریک تھے جس میں ایرانیوں کو فاش شکست ہوئی تھی۔ اس فتح کو فتح الفتوح کا نام دیا گیا ہے کیونکہ اس میں مال غنیمت اٹھارہ کروڑ روپے سے بھی زیادہ مالیت کا تھا معرکہ صفین میں حضرت علیؓ کے لشکر میں تھے۔ فوج کا علم ان کے پاس تھا اور پیادہ فوج کے کماندار تھے اور اسی معرکے میں شہید ہوئے۔ اسی بارے میں انہوں نے کہا۔

اعور یبغی اھلہ محلا قدعالج الحیاۃ حتی ملا

لا بد ان یفل او یفلا

ایک کانا آدمی اپنے لئے مناسب مقام چاہتا ہے، اس نے زندگی سے اس طرح کام لیا کہ تھک گیا۔ اب وہ مجبور ہے کہ بھاگ جائے یا بھگا دے۔

اس جنگ میں ان کا پاؤں کٹ گیا چنانچہ وہ اپنی جگہ پہ ٹھہرے رہے اور جو آدمی بھی ان سے قریب ہوتا اس سے با قاعدہ لڑتے اور کہتے الفحل یحمی شوله معقولا ''بہادر آدمی اپنے نفس کو بچاتا ہے خواہ اس کے پاؤں بندھے ہوں'' روایت ہے کہ ابو لطفیل عامر بن وائلہ نے ذیل کا شعر ان کے بارے میں کہا ہے۔

یا ہاشم الخیر جزیت الجنة قاتلت فی اللہ عدو السنة

اے اچھے ہاشم! تجھے اللہ اس کے بدلے میں جنت دے تم خدا کے لئے رسالت کے دشمن سے لڑتے رہے ہو۔

صفین کا معرکہ ۳۷ ہجری میں پیش آیا ہے۔

عبدالملک بن عمیر نے جابر بن سمرہ سے، انہوں نے ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا مسلمان جزیرۃ العرب پر غلبہ پالیں گے، اسی طرح مسلمان ایران اور روم پر قبضہ کرلیں گے۔ نیز مسلمان کانے دجال کو شکست دیں گے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم کے مطابق ان کا سلسلہ یوں ہے ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص زہری اور ایک روایت میں نافع ابو ہاشم مذکور ہے اور عبدالملک کی حدیث جابر سے انہوں نے ہاشم بن عتبہ سے روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

علامہ ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابن مندہ اور ابونعیم کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ ہاشم بن عتبہ کو نافع کہا جاتا ہے یا ابو ہاشم نافع کی کنیت ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابن مندہ نے کہیں اخو ہاشم لکھا دیکھا اور اسے ابو ہاشم سمجھ بیٹھے یا کسی نسخے میں انہوں نے ابو ہاشم (غلط) لکھا دیکھا اور اس پر غور نہیں کیا چنانچہ ابن مندہ کے تتبع میں ابونعیم بھی یہی سمجھ بیٹھے۔ نیز یہ احتمال بھی ہوسکتا ہے کہ دونوں نے اس حدیث کو اولاً ہاشم سے روایت کر کے پھر دونوں نے اسی حدیث کو یہ سمجھتے ہوئے کہ نافع اور ہاشم ایک ہی آدمی کا نام ہے۔ نافع سے بھی روایت کیا۔ حالانکہ نافع اور ہاشم دونوں بھائی ہیں اور یہ حدیث دونوں سے مروی ہے۔

ان دونوں کے بارے میں علماء کے اختلاف کی نوعیت وہی ہے جو اسی طرح کے معاملات میں اکثر ہوتی ہے اور جس کی کئی مثالیں اس کتاب میں پائی جاتی ہیں۔ محدثین میں ایک آدمی ایک حدیث کو زید سے روایت کرتا ہے تو دوسرا عمرو سے اور چونکہ حدیث کے الفاظ ایک جیسے ہوتے ہیں اس لئے دونوں راویوں کو ایک سمجھ لیا جاتا ہے۔ ہم اپنے مقام پر نافع کا ترجمہ بیان کر آئے ہیں اور علماء نے دونوں کو بھائی قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

اس حدیث کی روایت نافع بن عتبہ سے صحیح ہے۔ رہے ہاشم ان کا ذکر کم ہی آتا ہے۔

۵۳۲۲۔ حضرت ہالہؓ بن ابی ہالہ

حضرت ہالہؓ بن ابی ہالہ تمیمی اسیدی۔ ہم ان کا نسب نباش بن ابی ہالہ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں اور وہ ہند بن ابی ہالہ کے (جو بنو عبدالدار بن قصی کے حلیف تھے) بھائی تھے اور ان کی والدہ ام المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد تھیں جو بعد میں حضور اکرمؐ کے نکاح میں آئی تھیں۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی اور ان کے بیٹے نے ان سے روایت کی۔ ابوعمر ابن مندہ اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے ان کے ترجمے میں ہند بن ابی ہالہ کی وہ حدیث روایت کی ہے جو امام حسن بن علی نے ان سے روایت کی لیکن ہالہ کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے اور ہم اس حدیث کو ہند کے ترجمے میں بیان کریں گے۔ بظاہر اسی وجہ سے ابونعیم نے ان کا ذکر نہیں کیا ہاں البتہ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ مگر حدیث بیان نہیں کی۔

ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ ہالہ بن ابی ہالہ کا ترجمہ حافظ ابوعبداللہ نے لکھا ہے اور ان کے ترجمے میں ہند کی حدیث بیان کی ہے۔ نیز جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں حضرت خدیجہ کا بیٹا لکھا ہے۔ لیکن حافظ ابوعبداللہ لکھتے ہیں کہ ہالہ ام المومنین خدیجہ کی ہمشیرہ کا نام تھا اور دونوں کے والد خویلد تھے اور ہالہ ابوالعاص بن ربیع کی والدہ تھیں۔

ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعدنان محمد بن احمد المظہر بن ابونزار سے، ان دونوں نے محمد بن عبداللہ الضبی سے، انہوں نے سلیمان بن احمد طبرانی سے، انہوں نے علی بن محمد بن عمرو بن تمیم بن زید بن ہالہ بن ابی ہالہ تمیمی سے مصر میں سنا کہ ان سے ابومحمد نے انہوں نے اپنے والد عمرو سے انہوں نے اپنے والد تمیم سے انہوں نے اپنے والد زید سے انہوں نے اپنے والد ہالہ بن ابی ہالہ سے سنا کہ وہ حضور اکرمؐ کے حجرے میں داخل ہوئے اور آپ سوئے ہوئے تھے۔ آپؐ جاگ اٹھے ہالہ کو سینے سے لگالیا اور فرمایا، ہالہ! ہالہ! ہالہ۔

۵۳۲۳۔ حضرت ہامہؓ ابوزہیر

حضرت ہامہؓ ابوزہیر۔ جعفر اور یحییٰ بن یونس نے ابوالنعمان سے، انہوں نے معتمر بن سلیمان سے روایت کی کہ انہیں ان کے والد ابوعثمان نے بتایا کہ ایک شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کا نام ہامہ تھا اور وہ اپنے آپ کو بڑا دولت مند بتاتا تھا۔ حضور اکرمؐ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تجھے اپنے مال سے زیادہ پیار ہے یا اپنے آزاد کردہ غلاموں کے مال سے، اس نے کہا یارسول اللہ! اپنے مال سے، حضورؐ نے فرمایا اے ابوزہیر تمہارا خیال غلط ہے۔ اس مال میں تمہارا صرف اتنا حصہ ہے جس سے تم استفادہ کرتے ہو اور جو باقی بچے گا وہ تیرے وارث اٹھا کر لے جائیں گے اور کوئی بھی تیرا شکر گزار نہ ہوگا ابوموسیٰ نے اسے بیان کیا۔

۵۳۲۴۔ حضرت ہامہؓ ابن الہیم

حضرت ہامہؓ ابن الہیم بن لاقیس بن ابلیس۔ جعفر نے ہامہ کو صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن ان کے نزدیک اس کا اسناد ثابت نہیں۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوالفرج سعید بن ابوالرجاء سے، انہوں نے ابوعلی حسن بن احمد الباد (ح) سے، ابوموسیٰ کہتے ہیں ہمیں احمد بن محمد بن احمد سے انہوں نے ابوالعباس احمد بن محمد الرزاز سے، ان دو نے احمد بن موسیٰ سے، انہوں نے احمد بن حسین بن احمد البصری سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عباس بن عیسیٰ الضبی بصری سے، انہوں نے حسن بن رضوان الشیبانی سے انہوں نے احمد بن موسیٰ سے (انہوں نے مالک بن دینار سے بہت سے اسناد بیان کئے ہیں) اور انہوں نے انس بن مالک سے یہ روایت بیان کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی رفاقت میں مکے کے پہاڑوں سے دور نکل گئے تھے کہ ایک بڈھے سے سامنا ہوگیا جو ایک نیزے پر سہارا لئے ہوئے تھا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اس کی چال ڈھال اور آواز جنوں کی سی ہے۔ اس نے کہا کہ آپ کا اندازہ درست ہے حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ تم جنوں کے کس گروہ سے ہو اس نے کہا۔ ہامہ بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس کے گروہ سے۔ حضور نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ تم میں اور اس میں دو نسلوں کا فاصلہ ہے۔ اس نے کہا درست ہے۔ حضورؐ نے پھر دریافت کیا تمہاری عمر کتنی ہوگی۔ اس نے جواب دیا میری دنیا کی عمر سے چند برس ہی کم ہوگی۔ جس رات قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا میں ان دنوں چند برس کا لڑکا تھا۔ بعدہ میں حضرت نوحؑ کے ہاتھ پر ایمان لایا۔ پھر میں حضرت شعیبؑ، حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ملا۔ حضرت عیسیٰؑ نے

فرمایا کہ اگر تمہاری ملاقات محمد رسول اللہ سے ہو تو میری طرف سے انہیں سلام کہنا۔ حضور اکرمؐ نے سلام کا جواب دیا۔ تو وہ آپؐ پر ایمان لے آیا۔ اس کے بعد آپؐ نے اسے قرآن کی دس سورتیں پڑھائیں۔ حضرت عمر سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ وفات پا گئے لیکن ہمیں اس کی وفات کے بارے میں کوئی اطلاع نہ ملی۔ امید ہے کہ وہ ابھی تک زندہ ہوگا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں ہمارے خیال میں اس کا ترک کر دینا اس کے ذکر سے بہتر ہے۔ ہم نے باقی لوگوں کے تتبع میں اس کا ذکر اس لئے کر دیا۔ تاکہ اس کا ترجمہ رہ نہ جائے۔

(نوٹ) تعجب ہے کہ علامہ کو یہ خیال کیوں نہ آیا کہ حضرت انس بن مالک جو انصار سے ہیں مکے کیسے پہنچ گئے (مترجم)

۵۳۲۵۔ حضرت ہانیؓ بن جزء

حضرت ہانیؓ بن جزء بن نعمان بن قیس المرادی۔ نعمان عطیفی کے بھائی تھے۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فتح مصر میں موجود تھے۔ بقول ابوسعید بن یونس ان سے ایک حدیث بھی مروی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۲۶۔ حضرت ہانیؓ بن حارث

حضرت ہانیؓ بن حارث بن جبلہ بن حجر بن شرجیل بن حارث بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ الاکرمین الکندی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہشام بن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۲۷۔ حضرت ہانیؓ بن عدی

حضرت ہانیؓ بن عدی بن معاویہ بن جبلہ۔ حجر بن عدی الکندی کے بھائی تھے۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ دونوں بھائی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ابن الکلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۲۸۔ حضرت ہانیؓ بن عمرو

حضرت ہانیؓ بن عمرو ابوشریح الخزاعی۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ سلیمان نے انہیں ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جن کا نام ہانی ہے۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۲۹۔ حضرت ہانیؓ بن فراس

حضرت ہانیؓ بن فراس الاشجعی۔ بیعت رضوان میں موجود تھے۔ کوفے میں سکونت اختیار کی تو بیمار ہو گئے چنانچہ دونوں گھٹنوں کے نیچے تکیے استعمال کرتے تھے۔ تینوں نے ان کا مختصر سا تذکرہ کیا ہے مگر بعض نے انہیں اسلمی تحریر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۳۳۰۔ حضرت ہانیؓ ابومالک

حضرت ہانیؓ ابومالک الکندی۔ خالد بن یزید بن ابی مالک کے دادا تھے۔ اس میں شبہ ہے کہ آیا انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی تھی۔ یہ امام بخاری کا قول ہے انہیں شامیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

یحیٰی بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے، انہوں نے محمد بن ادریس سے، انہوں نے سلیمان بن عبدالرحمٰن سے،

انہوں نے خالد بن یزید بن ابی مالک سے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا ہانی سے سنا کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں یمن سے حاضر ہوئے۔ آپؐ نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے قبول کر لی۔ اس پر حضورؐ نے ان کے لئے دعائے برکت فرمائی اور انہیں یزید بن ابی سفیان کے پاس ٹھہرایا۔

جب حضرت ابوبکرؓ نے شام پر چڑھائی کے لئے لشکر کو تیاری کا حکم دیا تو جناب ہانی بھی یزید بن سفیان کے لشکر میں شامل تھے۔ لشکر تو لوٹ آیا مگر یہ وہیں رہ گئے۔ ابو حاتم رازی کا قول ہے کہ جناب ہانی عبدالرحمٰن بن ابی مالک کے دادا تھے انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۱۔ حضرت ہانیؓ المخزومی

حضرت ہانیؓ المخزومی۔ علی بن حرب الطائی نے ابوایوب یعلی بن عمران البجلی سے (جو جریر کی اولاد سے تھے) انہوں نے مخزوم بن ہانی المخزومی سے انہوں نے اپنے والد سے (جن کی عمر اس وقت ڈیڑھ سو برس تھی) سنا کہ جس رات کو حضور اکرمؐ کی ولادت ہوئی۔ ایوان کسریٰ میں زلزلہ آ گیا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے۔ ساوہ کی جھیل خشک ہوگئی وادی سماوہ میں سیلاب آ گیا اور فارس کے آتش کدے کی آگ جو گذشتہ ہزار برس سے نہیں بجھی تھی بجھ گئی۔ نیز موبدوں نے خواب میں ایک سرکش اونٹ کو دیکھا جو عربی نسل کے گھوڑوں کی راہ نمائی کر رہا تھا، انہوں نے دجلہ کو عبور کیا اور تمام ایران میں پھیل گئے۔

جب ہانی نے یہ حدیث تفصیل سے بیان کی۔ ابن دباغ نے اسے ابن السکن سے بیان کیا ہے۔ اس حدیث میں کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس سے راوی کی صحبت ثابت ہو۔ واللہ اعلم۔

۵۳۳۲۔ حضرت ہانیؓ بن نیار

حضرت ہانیؓ بن نیار بن عمرو بن عبید بن کلاب بن دہمان بن غنم بن ذبیان بن ہمیم بن کاہل بن ذہل بن بلی ابو بردہ بلوی جو انصار کے حلیف تھے۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے وہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور تھے اور براء بن عازب کے ماموں تھے۔ نیز وہ بیعت عقبہ اور بدر میں موجود تھے۔ اسی طرح تمام غزوات میں حضور اکرمؐ کے ہمرکاب رہے۔

ابوجعفر عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بیعت عقبہ بیان کیا ہے کہ ابو بردہ بن نیار کا نام ہانی بن نیار بن عمرو بن عبید بن عمرو بن کلاب بن دہمان بن غنم بن ذبیان بن ہمیم بن کاہل بن ذہل بن ہنی بن بلی سے اور اسی اسناد سے بہ سلسلہ شرکائے بدر، ابن اسحاق سے جو بنو حارث بن خزرج کا حلیف ہے۔ بیان کیا کہ ابو بردہ بن نیار کا نام ہانی تھا اور وہ لاولد تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور ان سے براء بن عازب نے اور تابعین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

اسماعیل بن علی بن عبید اور ابراہیم بن محمد الفقیہ وغیرہ نے اس اسناد سے جو محمد بن عیسیٰ تک پہنچتا ہے بیان کیا ہے کہ ہم سے قتیبہ نے، ان سے لیث نے ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے بکیر بن عبداللہ بن اشج نے، ان سے سلیمان بن یسار، ان سے عبدالرحمان بن جابر بن عبداللہ نے، ان سے ابو بردہ بن نیار نے بیان کیا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ کسی شخص کو دس دروں سے

زیادہ نہ مارے جائیں سوائے حدود اللہ کے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے ۴۵ ہجری میں وفات پائی ایک دوسری روایت میں ۴۱ یا ۴۲ ہجری مذکور ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۳۔ حضرت ہانیؓ بن یزید

حضرت ہانیؓ بن یزید بن نہیک بن درید بن سفیان بن ضباب (ان کا نام سلمہ بن حارث بن ربیعہ بن حارث بن کعب الحارثی تھا) ایک روایت میں ہانی بن یزید بن کعب المذحجی حارثی آیا ہے۔ یہ ابوعمر وغیرہ کا قول ہے ابن مندہ نے انہیں النخعی لکھا ہے لیکن اول الذکر روایت زیادہ درست ہے۔ اگرچہ نخع بھی بنو مذحج کی ایک شاخ ہے لیکن ہانی کا تعلق بنو نخع سے نہیں ہے بلکہ وہ حارث بن کعب کی اولاد سے ہیں جو بنو مذحج سے ہیں۔ ان کی کنیت بڑے بیٹے کی وجہ سے ابوشریح تھی۔

حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے ان کی کنیت ابوالحکم تھی۔ عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ ابوداؤد بن اشعث سے، انہوں نے ربیع بن نافع سے، انہوں نے یزید بن مقدام بن شریح سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے اپنے دادا شریح سے، انہوں نے اپنے والد ہانی سے سنا کہ جب وہ اپنی قوم کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے سنا کہ ان کی قوم کے آدمی انہیں ابوالحکم کہہ کر مخاطب کر رہے تھے۔ حضورؐ نے انہیں طلب فرمایا تو معلوم ہوا کہ ان کی کنیت ابوالحکم ہے۔ حضورؐ نے فرمایا حکم تو اللہ کا صفاتی نام ہے۔ اس لئے تم ابوالحکم نہ کہلواؤ۔ انہوں نے عرض کیا جب میری قوم میں کوئی جھگڑا اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو یہ لوگ میرے پاس آتے ہیں۔ میں ان کے مناقشات کا فیصلہ ایسے طریقے پر کرتا ہوں کہ مدعی اور مدعا علیہ دونوں مطمئن ہو جاتے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے ان کی تحسین فرمائی۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا تمہارے کتنے بیٹے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا شریح، مسلم اور عبداللہ اور اول الذکر سب سے بڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا پس آج سے تم ابوشریح ہو۔

یحییٰ بن محمود نے باسنادہ جو ابن ابوعاصم تک جاتا ہے۔ بتایا کہ انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے یزید بن مقدام بن شریح سے، انہوں نے اپنے باپ شریح سے انہوں نے اپنے دادا ہانی شریح سے انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یارسول اللہ! وہ کون سا عمل ہے جس سے میں لازمی طور پر جنت حاصل کرسکوں فرمایا حسن کلام اور خدا کے نام پر محتاجوں کو کھانا کھلانا تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۴۔ حضرت ہبارؓ بن اسود

حضرت ہبارؓ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی القرشی۔ ان کی والدہ کا نام فاختہ دختر عامر بن قرط قشیریہ تھا اور ان کے دو اخیافی بھائی ہبیرہ اور حزن تھے اور ان کے والد کا نام ابووہب مخزومی تھا جناب حزن مشہور تابعی سعید بن مسیب کے دادا تھے اور انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔

یہ ہبار وہی شخص ہے جس نے ایک اور بدقماش کے ساتھ حضرت زینب دختر رسول کریمؐ کا اس وقت تعاقب کیا تھا جب ان کے شوہر ابوالعاص نے انہیں مدینے روانہ کیا تھا۔ اس دوران میں ہبار ان پر لپکا، ان کے کجاوے پر حملہ کیا اور اونٹنی کو دو چار ڈنڈے لگائے چونکہ جناب زینب حاملہ تھیں زمین پر گرنے سے ان کا حمل ساقط ہو گیا۔ حضورؐ کو جب اس زیادتی کا علم ہوا تو فرمایا اگر ہبار

تمہارے ہتھے چڑھ جائے تو اسے آگ میں ڈال دینا پھر فرمایا نہیں اللہ کے بغیر اور کوئی ایسی سزا دینے کا مجاز نہیں ہے اس لئے اگر قابو آجائے تو قتل کر دینا لیکن وہ کسی کے قابو نہ آیا آخر جب مکہ فتح ہوا تو اسلام لا کر تعزیر سے جان بچا لے گیا۔

محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ میں جعرانہ سے واپسی پر حضور اکرمؐ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ہبار بن اسود، دروازے کے سامنے آکھڑا ہوا۔ حاضرین نے عرض کیا یارسول اللہ! ہبار بن اسود فرمایا ہاں میں نے دیکھ لیا ہے۔ اتنے میں ایک آدمی اس سے نمٹنے کو اٹھا۔ فرمایا بیٹھے رہو۔ اس دوران میں ہبار حضور کے قریب آ گیا اور سلام عرض کر کے کلمہ شہادت پڑھا۔ پھر گزارش کی یارسول اللہ میں آپؐ کے ڈر سے گھبرا کر ادھر ادھر بھاگتا پھرا اور ارادہ کیا کہ کسی دوسرے ملک میں چلا جاؤں لیکن پھر مجھے آپؐ کے حسن خلق کا خیال آیا کہ کس فراخ حوصلگی سے آپؐ نے ہماری حماقتوں اور جہالتوں سے درگزر فرمایا ہے یارسول اللہ! ہم مشرک تھے۔ اللہ نے ہمیں آپ کے طفیل ہدایت عطا فرمائی اور ہمیں تباہی اور بربادی سے بچا لیا۔ التجا کرتا ہوں کہ آپؐ میری تقصیرات سے درگزر فرمائیں اور جو کچھ آپؐ نے میرے بارے میں سنا ہے۔ اسے فی سبیل اللہ بھول جائیں۔

حضور اکرمؐ نے ان کی یہ گفتگو سنی تو فرمایا میں نے تجھے معاف کیا اور اللہ کا تجھ پر کتنا کرم ہے کہ تجھے قبول اسلام کی توفیق عطا فرمائی اور اسلام زمانہ جاہلیت کے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے۔

حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی نے ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس القیسی سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی سے، انہوں نے ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابونصر سے، انہوں نے ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن ابوثابت سے، انہوں نے عبدالحمید بن مہدی سے، انہوں نے معافی سے، انہوں نے محمد بن سلمہ سے، انہوں نے فزاری سے، انہوں نے عبداللہ بن ہبار سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جناب ہبار نے اپنی لڑکی کی شادی کی تو انہوں نے اس شادی پر ڈھول اور دف بجوایا جب رسول اکرمؐ کو اس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا یہ کیا حرکت ہے۔ اسے بتاؤ پھر فرمایا یہ نکاح ہے بدکاری تو نہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۵۔ حضرت ہبارؓ بن سفیان

حضرت ہبارؓ بن سفیان بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم القرشی مخزومی۔ وہ ابوسلمہ بن عبدالاسد کے بھتیجے اور قدیم الاسلام تھے اور ہجرت حبشہ میں شریک تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنومخزوم اور ہبار بن سفیان بن عبدالاسد بن ہلال اور ان کے بھائی عبداللہ بن سفیان کا ذکر کیا ہے۔ ایک روایت کی رو سے وہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ جنگ اجنادین میں جو حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں واقع ہوئی تھی شہید ہوئے۔ ابوعمر کے نزدیک یہ روایت مخدوش ہے۔ کیونکہ ابن عقبہ اور ابن اسحاق میں سے کسی نے بھی ان کا نام مقتولین موتہ میں شمار نہیں کیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۶۔ حضرت ہبارؓ بن صیفی

حضرت ہبارؓ بن صیفی۔ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے لیکن اس میں شبہ ہے ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۷۔ حضرت ہبیبؓ بن عمرو

حضرت ہبیبؓ بن مغفل الغفاری۔ابونعیم نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ہبیب بن عمرو بن مغفل بن واقعہ بن حرام بن غفار الغفاری۔ان کے والد کو مغفل اس لئے کہتے ہیں کہ انہیں اپنے اونٹ کو داغ دینا بھول گیا تھا۔انہوں نے بصرے میں سکونت اختیار کرلی تھیں۔

ابوالفضل بن ابوالحسن مخزومی نے باسنادہ جو احمد بن علی تک پہنچتا ہے بتایا کہ ہارون بن معروف نے عبداللہ بن وہب سے، انہوں نے عمرو بن حارث سے، انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے اسلم ابوعمران سے، انہوں نے ہبیب بن مغفل سے سنا کہ انہوں نے محمد بن علبۃ القرشی کو دیکھا کہ وہ اپنی ازار (دھوتی) کو زمین پر گھسیٹ رہے تھے۔ہبیب نے ان سے مخاطب ہو کر کہا میں نے رسول اکرم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص اپنی ازار تکبر سے زمین پر گھسیٹتا ہے وہ اسے جہنم میں گھسیٹتا ہے۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۸۔ حضرت ہبیرہؓ بن سبل

حضرت ہبیرہؓ بن سبل بن عجلان بن عتاب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف الثقفی۔ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوعلی سے، انہوں نے ابونعیم سے، انہوں نے ابوالعباس احمد بن محمد بن یوسف البغوی سے، انہوں نے ابن سعد سے، انہوں نے ابوبکر بن محمد بن ابوسبرۃ سے یا مرۃ المکی سے، انہوں نے مسلم بن خالد سے، انہوں نے ابن جریج سے یا ابن جریر سے روایت کی کہ جب رسول اکرمؐ نے فتح مکہ کے بعد طائف پر چڑھائی کی تو آپؐ نے مکہ میں ہبیرہ بن سبل بن عجلان الثقفی کو اپنا قائم مقام مقرر فرمایا اور جب آپ طائف سے واپس تشریف لے آئے اور مدینے جانے کا ارادہ فرمایا تو حضورؐ نے عتاب بن اسید کو مکے کا والی مقرر فرمایا اور اسی طرح آٹھویں سال ہجرت کا امیر حج بھی۔

یحییٰ بن محمود نے ابونصر محمد بن احمد بن عبداللہ تکرینی سے، انہوں نے ابومسلم محمد بن علی بن محمد بن مہر بزذ سے، انہوں نے ابوبکر محمد بن ابراہیم بن علی بن عاصم سے، انہوں نے ابوعروبہ حرانی سے، انہوں نے سلمہ بن شبیب سے، انہوں نے عبدالرزاق سے، انہوں نے ابن جریج سے روایت کی کہ فتح مکہ کے بعد جس شخص نے مکے میں اول از ہمہ مسلمانوں کو نماز پڑھائی وہ ہبیرہ بن سبل بن عجلان تھے حضور نے انکو حکم دیا تھا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں ان کا تعلق بنوثقیف سے تھا اور صلح حدیبیہ کے بعد حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئے تھے۔ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ امر مخدوش ہے کہ فتح مکہ کے بعد وہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو نماز پڑھائی کیونکہ فتح مکہ کے بعد جب تک حضور اکرمؐ مکے میں قیام فرما رہے تھے آپؐ ہی امامت فرماتے رہے۔ہاں البتہ یہ کہنا درست ہوگا کہ فتح مکہ کے بعد وہ پہلے حاکم شہر تھے کہ جن کی اقتدا میں مسلمانوں نے نماز ادا کی۔

۵۳۳۹۔ حضرت ہبیرہؓ بن المغاضة

حضرت ہبیرہؓ بن مغاضۃ العامری۔ جب حضور اکرمؐ کی وفات کے بعد فتنہ ارتداد نے زور باندھا تو انہوں نے بنو سلیم کو کہلا بھیجا کہ وہ اسلام پر قائم رہیں ابن اسحاق سے وثیمہ نے یہ قول نقل کیا ہے۔ یہ ابن الدباغ کا بیان ہے۔

۵۳۴۰۔ حضرت ہبیلؓ بن کعب

حضرت ہبیلؓ بن کعب۔ ان کا تعلق بنو مازن سے تھا۔ جس عہد میں حضور اکرمؐ نے سکاسک اور سکون کے درمیان قیام فرمایا تھا تو معاذ بن جبل اور مازن بن خیثمہ نے انہیں حضور کی خدمت میں روانہ کیا تھا اور آپؐ نے ان دو قبیلوں کے درمیان مواخات قائم فرمائی تھی۔ اسے صفوان بن عمرو بن قیس بن ثور بن مازن بن خیثمہ نے اپنے دادا مازن بن خیثمہ سے بیان کیا ہے۔

۵۳۴۱۔ حضرت ہبیلؓ بن وبرۃ

حضرت ہبیلؓ بن وبرۃ الانصاری۔ جن کا تعلق بنو عوف بن خزرج سے ہے جو عصمۃ بن وبرہ انصاری کے بھائی تھے ایک اور روایت کے مطابق یہ دونوں بھائی حصین بن وبرہ بن خالد بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن خزرج بن ثعلبہ کے بیٹے ہیں۔ ہم عصمۃ کا ترجمہ بیان کر آئے ہیں۔ بقول عروہ دونوں بھائی غزوۂ بدر میں شریک تھے۔

ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۴۲۔ حضرت ہجیعؓ بن قیس

حضرت ہجیعؓ بن قیس۔ ابو بکر بن ابو علی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور انہوں نے باسنادہ ہشیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یحییٰ سے، انہوں نے ہجیع بن قیس سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس آدمی کے دل میں یہ خواہش ہو کہ وہ حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ جناب مریم علیہا السلام کی زیارت سے فیض یاب ہو اسے ابوذرؓ کو دیکھ لینا کافی ہوگا ابن ابو حاتم کہتے ہیں کہ جناب ہجیع، حضرت علیؓ سے اور ابراہیم نخعی سے مرسل حدیث بیان کرتے تھے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۴۳۔ حضرت ہداجؓ الحنفی

حضرت ہداجؓ الحنفی۔ ان کا تعلق بنو عدی بن حنیفہ سے تھا۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی کہ ایک شخص حضور اکرمؐ کے پاس آیا جس کی داڑھی زرد رنگ کی تھی۔ آپؐ نے فرمایا یہ اسلامی خضاب ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک اور آیا جس کی داڑھی کا رنگ سرخ تھا فرمایا یہ ایمانی خضاب ہے۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت کو بھی پایا تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابو عمر کہتے ہیں اس حدیث کی اسناد قوی نہیں۔

۵۳۴۴۔ حضرت ہدارؓ الکنانی

حضرت ہدارؓ الکنانی۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہوتا ہے۔ محمد بن عوف بن سفیان نے اپنے والد سے انہوں نے شقیر سے حضرت عباسؓ کے آزاد کردہ غلام سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب ہدار کو سنا جب وہ عباس بن ولید کو میدے کی روٹی کھانے پر

ناراض ہو رہے تھے کہہ رہے تھے کہ حضور اکرمؐ نے زندگی بھر ایک دن بھی گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہ کھائی۔ کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے یہ حدیث محمد بن عوف سے سنی۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابو عمر نے اختصار سے کام لیا اور صرف اتنا لکھا ہدار الکنانی کو حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔

۵۳۴۵۔ حضرت ہدمؓ بن مسعود

حضرت ہدمؓ بن مسعود۔ ابن ماکولا نے ان کا نام ہدم بہ کسرۂ اول وسکون دوم لکھا ہے اور ان کا نسب ہدم بن مسعود بن عدی بن بجاد بن عبد بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس العبسی ہے یہ نو آدمیوں میں شامل تھے جو ان کے قبیلے سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یہ ابن کلبی کا قول ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۴۶۔ حضرت ہدۃؓ

حضرت ہدۃؓ۔ جعفر کہتے ہیں یہ ابو الربد البلوی کا نام ہے۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی انہوں نے ابو العباس محمد بن عبد الرحمٰن الدغولی سے روایت کی۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۳۴۷۔ حضرت ہدیلؓ

حضرت ہدیلؓ۔ ابن ابی الدنیا نے عبد اللہ بن عمرؓ کی حدیث کے بعد ذکر کیا ہے کہ دو معذور میاں بیوی کا ایک لڑکا تھا وہ مر گیا۔ حضور اکرمؐ کو معلوم ہوا تو فرمایا اگر کسی آدمی کو کسی دوسرے آدمی کی وجہ سے چھوڑ دیا جاتا تو اس لڑکے کو معذور والدین کی خاطر چھوڑ دیا جاتا۔ اس کے بعد ابن ابی الدنیا نے کہا کہ یعقوب بن عبید نے قبیصہ سے انہوں نے ابو السوداء سے انہوں نے ابن سابط سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر کسی کو کسی ضرورت کے پیش نظر یا کسی کی مفلسی کی خاطر چھوڑ دیا جاتا تو ہدیل کو ان کے والدین کی خاطر زندہ رہنے دیا جاتا۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۴۸۔ حضرت ہدیمؓ التغلبی

حضرت ہدیمؓ التغلبی۔ ایک روایت میں ادیم مذکور ہے۔ ان سے الصبی بن معبد نے روایت کی ہے ادیم کے ترجمے میں ہم پہلے ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ مگر ہدیم زیادہ مشہور ہے۔

۵۳۴۹۔ حضرت ہذیمؓ بن عبد اللہ

حضرت ہذیمؓ بن عبد اللہ بن علقمہ بن مطلب بن عبد مناف۔ یہ اور ان کے بھائی جنادہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ حضورؐ سے ان کی صحبت مذکور نہیں۔ ابن اثیر کہتے ہیں بلا شبہ انہیں یہ شرف حاصل ہوا کیونکہ ابو عمر نے ان کے بھائی جنادہ کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہیں جنگ یمامہ میں شہادت نصیب ہوئی۔ ابو موسیٰ اور ابو عمر دونوں نے ان کے والد عبد اللہ کا ذکر کیا ہے۔ ان کی کنیت ابو نبقہ تھی اور حضور اکرمؐ نے انہیں خیبر میں جاگیر عطا کی تھی اس سے ان کے اسلام اور شرف صحبت کا علم ہوتا ہے۔ نیز فتح مکہ کے بعد قریش میں کوئی ایسا آدمی نہیں رہ گیا تھا جو مسلمان نہ ہو گیا ہو۔ علاوہ ازیں حضور اکرمؐ کی وفات اور جنگ یمامہ کے درمیان زیادہ

عرصہ نہیں تاکہ کہا جاسکے کہ جناب ہذیم حضورؐ کے بعد اسلام لائے ہوں گے واللہ اعلم۔ابوعمر نے ان کا نام ہریم لکھا ہے۔

۵۳۵۰۔حضرت ہرمؓ بن حیان

حضرت ہرمؓ بن حیان العبدی۔کم عمر صحابہ میں سے تھے۔خلیفہ نے ولید بن ہشام سے،انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ عثمان بن ابوالعاص نے ہرم بن حیان کو ۱۶ ہجری میں قلعہ الشیوخ کو فتح کرنے کے لئے روانہ کیا پھر ۱۸ ہجری میں ابرشہر کی تسخیر یعنی محاصرہ ان کے سپرد ہوئی۔دوران محاصرہ حاکم شہر نے ایک عورت کو دیکھا کہ بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے بیٹے کو کھا رہی تھی۔حاکم شہر نے یہ دل دوز منظر دیکھ کر صلح کر لی اور شہر مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۵۱۔حضرت ہرمؓ بن حنبش

حضرت ہرمؓ بن حنبش۔ایک روایت میں وہب مذکور ہے۔شعبی نے ان سے روایت کی کہ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک خاتون نے دریافت کیا یارسول اللہ! میں عمرہ کس مہینے میں ادا کروں فرمایا رمضان میں۔وہب کے بیان میں پہلے اسی کا ذکر ہو چکا ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۵۲۔حضرت ہرمؓ بن عبداللہ

حضرت ہرمؓ بن عبداللہ انصاری۔ان کا تعلق بنوعمرو بن عوف سے تھا اور یہ ان لوگوں میں شامل تھے جن کے بارے میں قرآن حکیم کی یہ آیت اتری "تولوا و اعینهم تفیض من الدمع" ابوعمر نے ان کا نام ہرم تحریر کیا ہے۔لیکن ان کے علاوہ اور لوگوں نے ہرمی تحریر کیا ہے۔

۵۳۵۳۔حضرت ہرمؓ بن قطبہ

حضرت ہرمؓ بن قطبۃ الفزاری۔یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے عیینہؓ بن حصن کو فتنہ ارتداد کے دوران میں ثابت قدم رہنے کا مشورہ دیا تھا۔وثیمہ نے ابن اسحاق سے یہ قول بیان کیا ہے جسے ابن الدباغ نے ذکر کیا ہے۔

۵۳۵۴۔حضرت ہرمؓ بن مسعدہ

حضرت ہرمؓ بن مسعدہ۔ابوحفص بن شاہین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور باسنادہ ہشام بن محمد سے،انہوں نے ابو الشغب العبسی سے روایت کی کہ بنوعبس کے نو آدمی حضور اکرمؐ کی خدمت میں بہ صورت وفد حاضر ہوئے۔ان میں ہرم بن مسعدہ بھی شامل تھے۔جو بنی عدی بن بجاد سے ہیں۔ان سب نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ابوموسیٰ نے ہدمؓ کے ترجمے میں ان کا ذکر کرنے کے بعد دوبارہ ہرم کے تحت بھی ان کا ذکر کیا ہے جو غلط ہے کیونکہ ابن ماکولا نے جو اس فن کے امام ہیں ان کا نام ہدم ہی لکھا ہے۔نیز ہشام بن محمد الکلبی نے الجمہرہ میں ہدم ہی تحریر کیا ہے۔لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تصحیف ہے۔واللہ اعلم۔

۵۳۵۵۔ حضرت ہرماسؓ بن زید

حضرت ہرماسؓ بن زید بن مالک بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ الباہلی جو قیس عیلان ہیں۔ ان کی کنیت ابوحدیر تھی۔ ایک روایت میں ان کا نام شریح مذکور ہے۔ ان سے عکرمہ بن عمار نے روایت کی ہے ابن ماکولا نے انہیں یمامی تحریر کیا ہے اور یمامہ کے رہنے والے سب بنو حنیفہ سے ہیں۔

ابوالفرج یحییٰ بن محمود نے شحامی سے، انہوں نے ابوسعد الکنجروذی سے، انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے، انہوں نے ابویعلیٰ ابویعلیٰ موصلی سے، انہوں نے عبداللہ بن بکار سے، انہوں نے عکرمہ بن عمار سے، انہوں نے ہرماس بن زیاد سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر اونٹ کی پیٹھ سے لوگوں کو خطاب کرتے دیکھا۔

یعیش بن صدقہ بن علی نے باسنادہ احمد بن شعیب سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن محمد بن سلام سے انہوں نے عمر بن یونس سے، انہوں نے عکرمہ بن عمار سے، انہوں نے ہرماس بن زیاد سے روایت کی کہ میں ابھی لڑکا ہی تھا کہ میں نے اپنے ہاتھ حضور اکرمؐ کی طرف بیعت کے لئے پھیلائے۔ لیکن حضور اکرمؐ نے انکار کردیا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۵۶۔ حضرت ہرمزؓ مولیٰ النبیؐ

حضرت ہرمزؓ۔ ایک روایت کی رو سے ان کا نام کیسان تھا اور حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ عطا بن سائب سے مروی ہے کہ میں حضرت علیؓ کی صاحبزادی ام کلثوم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ہرمز یا کیسان نے بتایا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہم صدقات کا مال نہیں کھاتے۔ ایک روایت میں ان کا نام مہران یا میمون بھی بیان ہوا ہے۔

ابواحمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ حضورؐ کے آزاد کردہ غلام کیسان ہرمز ہی تھے۔ ابن ابی خیثمہ وغیرہ نے ان کا ترجمہ اسی طرح بیان کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ کیسان آل ابی طالب کے آزاد کردہ غلام تھے اور غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ ام کلثوم نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا ایک غلام تھا اس کو ہرمز کہا جاتا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۵۷۔ حضرت ہرمزؓ بن ماہان

حضرت ہرمزؓ بن ماہان فارسی۔ محمد بن عمر بن ابوسعدانہ نے والد سے، انہوں نے دادا سے انہوں نے ہرمز بن ماہان سے جو ایرانی تھے سنا کہ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لائے اور آپؐ نے انہیں خالد بن ولید کے لشکر میں شامل فرمادیا۔ وہ پھر حاضر خدمت ہو کر ملتجی ہوئے کہ انہیں صدقہ سے کچھ رقم عطا فرمائی جائے فرمایا صدقہ نہ تو میرے لئے حلال ہے اور نہ میرے اہل بیت کے لئے۔ اس کے بعد حضورؐ نے انہیں ایک دینار عطا فرمایا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ ابن مندہ نے اسے پہلے ترجمے میں بیان کیا ہے کہ ہرمز حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابن موسیٰ نے اسی ترجمے کو بیان کیا ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان دونوں کے خیال میں یہ دو آدمی ہیں لیکن ابن اثیر کی رائے یہ ہے کہ دونوں ایک ہیں۔ ہرمز ایرانی نام ہے اور حدیث کا مضمون بھی ایک ہی ہے۔ اور دونوں تراجم میں انہیں حضور اکرمؐ کا آزاد کردہ غلام کہا گیا

ہے۔ اگر یہ صاحب غلام نہ ہوتے تو حضور انہیں صدقہ دینے سے کیوں انکار کرتے، اور کیوں فرماتے کہ صدقہ میرے لئے اور میرے اہل بیت کے لئے حرام ہے اور اگر چہ اس ترجمے میں مولی کا لفظ مذکور نہیں لیکن فحوائے کلام سے یہ سمجھا جا سکتا ہے۔

۵۳۵۸۔ حضرت ہرمیؓ بن عبداللہ

حضرت ہرمیؓ بن عبداللہ بن رفاعہ بن نجدہ بن مجدعہ بن عامر بن کعب بن واقف ان کا نام مالک بن امرؤالقیس بن مالک بن اوس انصاری واقفی ہے جناب ہرمی قدیم الاسلام ہیں اور ان لوگوں میں شامل تھے جو غزوۂ تبوک کے موقعہ پر حضور اکرمؐ کی خدمت میں سواری کے لئے حاضر ہوئے تھے اور جب خواہش پوری نہیں ہوتی تھی تو روتے واپس ہوئے تھے۔ یہ ابوعمر کلبی ابونعیم کا قول ہے ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ ابوعمر کے نزدیک ان کا نام ہرم انصاری ہے اور بنوعمر بن عوف سے ہیں کیونکہ بنو واقف ان کے حلیف تھے۔ اس لئے جناب ہرم کو بھی بنوعمرو بن عوف سے سمجھ لیا گیا۔

ابن مندہ لکھتے ہیں کہ ہرمی بن عبداللہ واقفی کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے۔ لیکن بغیر ثبوت کے اور انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے ثمامہ بن قیس سے، انہوں نے ہرمی بن عبداللہ سے روایت کی جو حضور اکرمؐ کے زمانے میں تھے اور انہیں صحابہ کی صحبت میسر آئی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ہرمی بن عبداللہ کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ان سے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ ہاں البتہ انہوں نے اجازۃً ہمیں ان کی طرف سے وہ حدیث سنائی۔ جو ابوالقاسم، اسماعیل بن محمد بن فضل نے احمد بن علی بن خلف سے، انہوں نے ابوالطاہر سے، انہوں نے ابو حامد بن بلال سے، انہوں نے ابوالازہر سے، انہوں نے یعقوب بن ابراہیم سے، انہوں نے ابی سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے ثمامہ بن قیس بن رفاعہ واقفی سے، انہوں نے ہرمی بن عبداللہ سے، جو اُسی قوم کے ایک آدمی تھے جو حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے اور انہیں کثیر التعداد صحابہ کی صحبت نصیب ہوئی سنا آپؐ نے فرمایا جو شخص جمعے کی اذان سنتا ہے اور نماز پڑھنے کے لئے مسجد کا رخ نہیں کرتا تو اس کے بعد کا دوسرا جمعہ اسے زیادہ بوجھل معلوم ہوگا۔ اسی طرح اگر وہ متواتر چار جمعوں کی اذانیں سنتا ہے اور نماز پڑھنے نہیں جاتا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ ابراہیم نے محمد بن اسحاق سے مختصراً روایت کی ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں ہیں کہ ابونعیم ابوعمر اور ابن کلبی نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا ہے جو غزوۂ تبوک کے موقعہ پر حضور اکرمؐ سے سواری مانگنے آئے تھے۔ ابن ماکولا لکھتے ہیں کہ ہرمی سوائے غزوۂ تبوک کے تمام غزوات میں شریک ہوئے لیکن ابن مندہ اور ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ جناب ہرمی حضور اکرمؐ کے زمانے میں بچے تھے۔ لیکن ابن ماکولا کی رائے درست ہے۔

عدوی اور ابن ماکولا کی سوچ ایک جیسی ہے لیکن اس سلسلے میں ابن ماکولا کے بیان میں اختلاف ہے چنانچہ واقفی کے ترجمے میں وہ لکھتے ہیں ہرمی بن عبداللہ بن رفاعہ بن نجدہ بن مجدعہ بن کعب الواقفی سوائے تبوک کے تمام غزوات میں شریک تھے اور ان لوگوں میں شامل تھے جو حضور اکرمؐ سے سواری مانگنے آئے تھے۔ ان سے عبیداللہ بن حصین الوائلی نے روایت کی ہے۔ آگے چل کر لکھتے ہیں کہ ایک روایت کے مطابق ان کا نام ہرمی بن عقبہ تھا اور انہوں نے خزیمہ بن ثابت سے روایت کی ہے۔

ہرمی کے ترجمے میں لکھتے ہیں: ہرمی بن عبداللہ بن رفاعہ بن نجدہ بن مجدعہ بن کعب الواقفی۔ تبوک کے بغیر تمام غزوات میں موجود رہے اور ان لوگوں میں شامل تھے جو حضور اکرمؐ سے سواری مانگنے آئے تھے اس کے بعد لکھتے ہیں کہ ہرمی بن عبداللہ نے

خزیمہ بن ثابت سے حدیث روایت کی اور ان سے عبدالملک بن عمرو الخطمی اور عمرو بن شعیب نے روایت کی۔ایک روایت کے مطابق ان کا نام ہرم تھا۔انہیں بنو واقف سے شمار کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ غزوۂ خندق میں شریک تھے اور ان لوگوں میں شامل تھے جو حضور اکرمؐ سے سواری مانگنے گئے تھے۔نیز انہوں نے خزیمہ سے روایت کی ہے۔

وہ آگے چل کر لکھتے ہیں کہ وہ ہری جنہوں نے خزیمہ سے روایت کی وہ اس واقفی سے جو غزوۂ خندق میں موجود تھے اور حضورؐ سے سواری مانگنے گئے تھے مختلف آدمی ہیں۔اگر ابن ماکولا ان اقوال کو ذمہ داری سے عہد برآ ہونے کے لئے کسی امام کی طرف منسوب کر دیتے تو صحیح تھا کیونکہ ان کے ہاں ایسے اختلاف کی کمی نہیں تو ان سے ذمہ داری کا بوجھ اتر جاتا۔لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔واللہ اعلم۔

۵۳۵۹۔حضرت ہریمؓ بن عبداللہ

حضرت ہریمؓ بن عبداللہ بن علقمہ بن مطلب بن عبد مناف قرشی مطلبی۔اپنے بھائی جنادہ کے ساتھ جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے تھے۔ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔ابن ماکولا نے ان کا نام ہذیم تحریر کیا ہے۔

۵۳۶۰۔حضرت ہزالؓ صاحب الشجرۃ

حضرت ہزالؓ۔بیعت رضوان میں شریک تھے۔معاویہ بن قرہ نے ان سے روایت کی۔انہوں نے کہا تم لوگ بعض اوقات ایسے گناہ کر بیٹھتے ہو جو تمہاری نظروں میں بال سے بھی باریک ہوتے ہیں۔حالانکہ ہم انہیں گناہوں کو حضور اکرمؐ کے زمانے میں ہلاکت انگیز گردانتے تھے۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان سے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث نہیں سنی گئی۔

۵۳۶۱۔حضرت ہزالؓ بن مرۃ

حضرت ہزالؓ بن مرہ اشجعی۔ازرق نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ابوعمر نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۶۲۔حضرت ہزالؓ بن ذئاب

حضرت ہزالؓ بن ذئاب بن یزید بن کلیب بن عامر بن خزیمہ بن مازن بن حارث بن سلامان بن اسلم بن افصی الاسلمی۔ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم کے مطابق ان کا نسب یوں ہے "ہزال بن یزید الاسلمی" شعبہ نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن منکدر سے،انہوں نے ابن ہزال سے،انہوں نے اپنے والد ہزال سے روایت کی کہ جس دن ہم نے ماعز کو رجم کیا۔حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر تم ماعز کی میت کو اپنے کپڑے ہی سے ڈھانپ دیتے تو کتنا اچھا ہوتا۔

یحییٰ بن ابی کثیر نے ابی سلمہ سے،انہوں نے نعیم بن ہزال سے روایت کی کہ ہزال کے پاس ایک لونڈیا تھی جو ان کی بکریاں چراتی تھی۔ماعز نے اس سے جماع کیا تو ہزال نے اسے فریب دیا اور کہا آؤ تمہیں حضور اکرمؐ کے پاس لے چلیں۔آپ کو اصل واقعہ بتائیں شاید قرآن کا کوئی حکم نازل ہو۔حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کی سزا رجم ہے۔چنانچہ ماعز کو رجم کر دیا گیا۔اس کے بعد حضور اکرمؐ نے فرمایا "ہزال!اگر تم ماعز کی میت کو اپنے کپڑے سے ڈھانپ دیتے تو اس پر تمہیں ثواب ملتا۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۶۳۔ حضرت ہزانؓ بن عمرو

حضرت ہزانؓ بن عمرو۔ ابن اسحاق نے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج' ہزان بن عمرو بن زُریس بن غنم بن سالم کا نسب تحریر کیا ہے۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۶۴۔ حضرت ہزیلؓ بن شرحبیل

حضرت ہزیلؓ بن شرحبیل۔ کوفہ کے تابعین میں سے تھے۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت کو بھی پایا۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر اختصار سے کیا ہے۔

۵۳۶۵۔ حضرت ہشامؓ بن حبیش

حضرت ہشامؓ بن حبیش بن خالد بن اشعر۔ یحییٰ بن یونس کہتے ہیں مجھے اس کا علم نہیں کہ آیا انہیں حضور کی صحبت میسر آئی یا نہیں لیکن ابو حاتم بن حبان کہتے ہیں کہ جناب ہشام کو حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر سے سماع کیا اور یہ سب کچھ جعفر المستغفری کا بیان ہے۔

عبداللہ بن یزداد نے ابوادریس سے انہوں نے حزام بن ہشام بن حبیش بن اشعر سے انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ ایک دفعہ حضور اکرمؐ نے ایک وادی میں ایک بادل کو آتے دیکھا، تو فرمایا کہ یہ بادل نصر بن کعب کی بستی پر برسے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ اشعر ابی حزام کا لقب ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور حضور اکرمؐ نے نصر بن کعب کا نام اس وقت لیا تھا۔ جب عمرو بن سالم الخزاعی نے حضور اکرمؐ سے اہل مکہ کی شکایت کی تھی۔ اس کا ذکر ہم عمرو بن سالم کے ترجمے میں کر آئے ہیں ابو نعیم نے اس کا متن بنیدہ ہ بن خالد کے ترجمے میں بیان کیا ہے۔

۵۳۶۶۔ حضرت ہشامؓ بن ابی حذیفہ

حضرت ہشامؓ بن ابوحذیفہ۔ اور ابوحذیفہ کا نام مہشم بن مغیرہ مخزومی تھا اور ان کی والدہ ام حذیفہ اسد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کی دختر تھیں اور جناب ہشام مہاجرین حبشہ سے تھے اور ان لوگوں کے ساتھ واپس مدینہ آئے تھے۔ جو حبشہ سے دو کشتیوں میں سوار ہو کر آئے تھے۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنو مخزوم، ان کا نام ہشام بن ابی حذیفہ لکھا ہے۔ واقدی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے لیکن انہوں نے ان کا نام ہاشم بن ابوحذیفہ تحریر کیا ہے (جو وہم ہے) زبیر نے ان کا نام ہشام لکھا ہے اور مہاجرین حبشہ میں شمار کیا ہے۔ لیکن موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر نے انہیں مہاجرین حبشہ میں شمار نہیں کیا تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۶۷۔ حضرت ہشامؓ بن حکیم

حضرت ہشامؓ بن حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی، قرشی، اسدی۔ حضرت خدیجہ الکبریٰ۔ ان کے والد

کی پھوپھی تھیں۔ بقول ابوعمروہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور اپنے والد سے پہلے وفات پا گئے۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ ہشام بن حکیم بن حزام مخزومی اور وہ بن خویلد بن اسد القرشی تھے اور ان کی والدہ ام ہشام، بنوفراس بن غنم سے تھیں۔ ایک روایت میں ان کی والدہ کا نام ملیکہ دختر مالک از بنو حارث بن فہر مذکور ہے۔ ان کی وفات اپنے والد سے پہلے ہوئی اور بروایتے وہ جنگ اجنادین میں شہید ہوئے تھے۔ عیاض بن غنم کے ساتھ انہیں جو واقعہ پیش آتا تھا وہ ہم عیاض کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ وہ ان لوگوں میں سے تھے جو اوامر کا حکم دیتے اور نواہی سے روکتے تھے۔ حضرت عمرؓ کے سامنے جب کسی ناپسندیدہ کام کا ذکر ہوتا تو فرماتے جب تک میں اور ہشام زندہ ہیں۔ ایسی بات نہیں ہو سکتی۔

ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ ترمذی سے بیان کیا کہ ہم سے حسن بن علی کے علاوہ اور کئی لوگوں نے بیان کیا کہ ان سے عبدالرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے ان سے عروہ نے، ان سے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمان بن عبدالقاری نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کو کہتے سنا کہ وہ حضور اکرمؐ کے عین حیات میں ایک ایسے مقام سے گزرے جہاں جناب ہشام نماز پڑھا رہے تھے اور سورۂ فرقان کی قرأت کر رہے تھے۔ اس کے دوران میں انہوں نے بعض آیات کی قرأت ایسے طریقے پر کی جو اس قرأت کے خلاف تھی جو حضرت عمرؓ نے آپؐ سے سنی تھی۔ وہ اثنائے نماز ہی میں ان پر جھپٹنا چاہتے تھے لیکن انہوں نے نماز ختم کرنے کا انتظار کیا۔ جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت عمرؓ نے ان کی چادر کو کھینچا اور دریافت کیا کہ تمہیں یہ آیات کس نے پڑھائی ہیں انہوں نے رسول اکرمؐ کا نام لیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا تم غلط کہتے ہو کیونکہ میں نے بھی یہ سورت آپؐ ہی سے پڑھی ہے وہ انہیں گھسیٹ کر حضورؐ کے پاس لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہشام نے سورۂ فرقان کی کچھ آیات کی تلاوت ایسے طریقے پر کی ہیں کہ جس طریقے پر حضور نے مجھے نماز پڑھائی تھیں۔ اس کی تلاوت اس سے مختلف ہے آپؐ نے جناب ہشام سے فرمایا اچھا تم وہ آیات پڑھو۔ انہوں نے وہ آیات پڑھیں تو آپؐ نے فرمایا تمہاری قرأت درست ہے بعدہ آپؐ نے حضرت عمرؓ کو ان آیات کی تلاوت کا حکم دیا انہوں نے تعمیل ارشاد کی تو آپ نے فرمایا تمہاری قرأت بھی درست ہے۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن حکیم عرب کے سات لہجوں کے مطابق نازل ہوا ہے۔ تمہیں جو قرأت آسان معلوم ہو وہ اپنا لو۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ہشام بن حکیم بن حزام مخزومی کو خویلد بن اسد کی اولاد سے شمار کیا ہے۔ یہ بات ایک عالم سے بڑی عجیب معلوم ہوتی ہے کہ وہ ایک آدمی کو مخزومی لکھ کر اس کے سلسلہ نسب کو بنو اسد تک لے جائے حالانکہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ وہ اسدی ہیں اور جن لوگوں نے انہیں مخزومی لکھا ہے وہ غلطی پر ہیں۔ نیز ابونعیم کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ جناب ہشام اجنادین میں شہید ہوئے تھے کیونکہ ۱۳ ہجری میں جنگ اجنادین میں شہید ہونے والے ہشام بن عاص تھے نیز ہشام بن حکیم بن حزام کا قصہ جو عیاض بن غنم کے ساتھ پیش آیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جنگ اجنادین میں شہید نہیں ہوئے تھے۔ کیونکہ ابونعیم نے باسنادہ بیان کیا ہے کہ جناب ہشام نے حمص میں عیاض بن غنم کو دیکھا کہ وہ نبطیوں کے ایک گروہ سے وصولی جزیہ میں سختی سے پیش آ رہے تھے جب جناب ہشام نے دیکھا تو کہنے لگے اے عیاض! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں کسی کو دکھ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں عذاب دے گا اور حمص کی فتح اجنادین کی فتح مندی سے بہت بعد میں واقع ہوئی۔

مزید تفصیل کے لئے التاریخ الکامل کا مطالعہ کیجئے۔

۵۳۶۸۔ حضرت ہشامؓ مولیٰ رسول اکرمؐ

حضرت ہشامؓ۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان سے ابوالزبیر نے روایت کی کہ ایک شخص حضور کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ! میرے پاس ایک ایسی عورت ہے جو کسی چھونے والے ہاتھ سے بدکتی نہیں فرمایا اسے طلاق دے دو۔ اس نے عرض کیا میں اسے پسند کرتا ہوں اور وہ مجھے چاہتی ہے فرمایا اسے استعمال کر۔ بقول ابن اثیر اس میں اختلاف ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۶۹۔ حضرت ہشامؓ بن صبابۃ

حضرت ہشامؓ بن صبابہ بن حزن بن سیار بن عبداللہ بن کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانۃ الکنانی لیثی۔ ان کے بھائی کا نام مقیس بن صبابہ تھا۔

ابو صالح نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی کہ مقیس کے بھائی ہشام کو کسی نے بنو نجار میں سے قتل کر دیا۔ مقیس نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں معاملہ پیش کیا حضورؐ نے زہیر بن عیاض فہری کو مقیس کے ساتھ بنو نجار کے پاس روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ اگر ہشام بن صابہ کے قاتل کو جانتے ہو تو اسے مقیس کے حوالے کر دو اور اگر نہیں جانتے تو خون بہا ادا کرو۔ بنو نجار نے باہم مل کر خون بہا جمع کیا اور مقیس کے حوالے کر دیا جب مقیس خون بہا وصول کر چکا تو اس نے زہیر کو قتل کر دیا اور مرتد ہو کر بھاگ گیا اس موقعہ پر اس نے کچھ اشعار کہے جن میں سے ایک شعر درج ذیل ہے۔

فادرکت ثاری واضطجعت موسدا وکنت الی الاوثان اول راجع

میں نے انتقام لے لیا اور بستر پر آرام سے لیٹ گیا اور میں اسلام سے پہلے ہی منحرف ہو چکا تھا۔

ابو عمر لکھتے ہیں کہ جناب ہشام غزوۂ ذی قرد میں ۶ ہجری میں قتل ہوئے تھے۔ انہیں غلطی سے عبادہ بن صامت کے قبیلے سے ایک شخص نے کافر سمجھ کر قتل کر دیا تھا۔ ابن مندہ لکھتے ہیں کہ وہ غزوۂ بنو مصطلق میں ۶ ہجری میں قتل ہوئے تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کی کہ ہشام بن صبابہ (جو بنو فلاں بن عوف بن عامر بن لیث بن بکر سے تھے نے غزوۂ مریسیع میں لڑائی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور یہ بڑے جوشیلے مسلمان تھے میدان جنگ میں بنو عوف بن خزرج کے ایک آدمی سے ان کا آمنا سامنا ہو گیا تو اس نے جناب ہشام کو کافر سمجھا اور اس نے انہیں قتل کر دیا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۷۰۔ حضرت ہشامؓ بن عاص القرشی

حضرت ہشامؓ بن عاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی۔ ان کی والدہ کی کنیت ام حرملہ دختر ہشام مغیرہ تھی۔ یہ عمرو بن عاص کے بھائی اور قدیم الاسلام تھے حضور اکرمؐ بھی مکے ہی میں تھے کہ جناب ہشام ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ حضور ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے ہیں تو جناب ہشام مکے آئے تو

ان کے قبیلے نے انہیں روک لیا اور پھر غزوۂ خندق کے بعد دوبارہ ہجرت کر کے مدینہ آئے۔ ہشام بڑے پارسا اور فاضل آدمی تھے اور عمرو بن عاص کے چھوٹے بھائی تھے۔ ایک روایت میں مذکور ہے کہ حضور اکرمؐ ابھی مکے ہی میں تھے کہ ان کے قبیلے نے انہیں روک لیا تھا۔

عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ جب ہم ہجرت کے لئے جمع ہوئے تو میں عیاش بن ابی ربیعہ اور ہشام بن عاص نے بنوغفار کے حوض کے پاس اکٹھا ہونے کا وعدہ کیا تھا اور طے یہ پایا کہ جو شخص مقررہ صبح کو وہاں نہ پہنچ سکا تو یہ سمجھ لیا جائے گا کہ اسے روک لیا گیا ہے اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو جانے کی اجازت ہوگی چنانچہ مقررہ صبح کو میں اور عیاش تو مقام موعود پر پہنچ گئے مگر ہشام نہ پہنچ سکے ہم سمجھ گئے کہ وہ کسی مصیبت میں پھنس گیا ہے اور اسی لئے نہیں آسکا۔

ہم نے مدینے کا رخ کیا ہم دل میں یہ سوچتے چلے آرہے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی توبہ کو کیسے قبول کرے گا جنہوں نے اللہ کو پہچانا رسول اللہ پر ایمان لائے۔ اور دنیا کے مصائب سے ڈر کر دین سے رجوع کر لیا اور ہم لوگ ان خیالات کا اظہار اپنے بارے میں کر رہے تھے۔ اس پر قرآن حکیم کی درج ذیل آیت نازل ہوئی۔

"قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله" الی آخره

جب میں نے یہ آیت سنی تو اپنے ہاتھ سے لکھ کر ہشام بن عاص کو بھجوائی۔ ہشام کہتے ہیں جب یہ آیت مجھے موصول ہوئی تو میں وادی ذی طوی کی طرف نکل کھڑا ہوا۔ چنانچہ اس آیت پر غور و خوض کرتا چلا آیا تا کہ میں اس کے مفہوم تک رسائی حاصل کر سکوں۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ اس آیت کا نزول ہمارے بارے میں ہوا ہے کیونکہ یہ خیال بار بار ہمارے ہی دلوں میں آرہا تھا۔ پس میں اپنے اونٹ پر سوار ہوا اور حضور کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ ہشام حضرت ابوبکرؓ کے دور خلافت میں جنگ اجنادین میں ۱۳ ہجری میں شہید ہوئے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔ جناب ہشام نے غسان کے ایک آدمی پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ اس پر غسانیوں نے ان پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا۔ پھر سواروں کا دستہ ان کی میت کو کچلتا ہوا گزر گیا اور ان کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا پھر ان کے بھائی جنگ سے فراغت کے بعد لوٹ کر آئے اور ان کے جسم کے لوتھڑوں اور ہڈیوں کو جمع کر کے دفن کر دیا۔

خالد بن معدان سے مروی ہے کہ جب جنگ اجنادین میں رومیوں کا لشکر بھاگ کھڑا ہوا تو اس اثنا میں وہ ایک ایسے تنگ درے کے دہانے پر جا پہنچے۔ جہاں سے ایک وقت میں صرف ایک آدمی گزر سکتا تھا۔ رومیوں نے اس مقام پر قبضہ کر لیا۔ جناب ہشام نے بڑھ کر ان پر حملہ کیا اور وہ شہید ہو گئے۔ درہ بند ہو گیا اور ایک ایک کر کے دشمن کا سارا لشکر ان کی میت کے اوپر سے گزر گیا جب اسلامی لشکر رومیوں کے تعاقب میں اس مقام پر پہنچا اور ان کی میت کو وہاں پڑا ہوا پایا تو انہوں نے گوارا نہ کیا کہ وہ خود یا ان کے گھوڑے ان کے جسم کے اوپر سے گزریں لشکر کا یہ توقف دیکھ کر حضرت عمرو بن عاص نے انہیں یوں مخاطب کیا۔ برادران اسلام! میرے بھائی کو خدا نے شہادت کی نعمت سے سرفراز فرمایا اور اس کی روح کو اپنی طرف اٹھا لیا جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں یہ اس کا جسم ہے اس لئے اسے روندھنے میں کوئی حرج نہیں چنانچہ انہوں نے سواروں کے دستے کو گزرنے کا حکم دیا پھر خود گزرے اور ان کے

بعد لشکر گزرا۔ جب دشمنوں کا تعاقب ختم ہوا تو عمرو بن عاص واپس آئے۔ بھائی کے گوشت ہڈیوں اور اعضا کو جمع کیا اور چمڑے کے ایک ٹکڑے میں ڈال کر زمین میں دفن کر دیا۔

حضور اکرمؐ سے ایک حدیث مروی ہے جس میں آپؐ نے فرمایا تھا کہ عاص کے دونوں بیٹے مومن ہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۷۱۔ حضرت ہشامؓ بن العاص

حضرت ہشامؓ بن عاص بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی، مخزومی۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ تھا جو ولید بن مغیرہ کی بیٹی اور خالد کی ہمشیرہ تھیں اور ہشام ابو جہل بن ہشام کے بھتیجے تھے۔ ان کا باپ عاص غروۂ بدر میں کفر کی حالت میں مارا گیا تھا بروایتے انہیں حضرت عمر بن خطاب نے قتل کیا تھا۔ اور عاص حضرت عمرؓ کا ماموں تھا۔

ہشام فتح مکہ کے دن حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ کی پیٹھ سے کپڑا اتارا اور مہر نبوت پر ہاتھ رکھ لیا۔ آپ نے ان کے ہاتھ کو ہٹا کر تین دفعہ ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اے خدا تو اس کے دل سے کینہ اور حسد دور فرما اور ان میں ایک آدمی جس کی گردن ٹیڑھی تھی اور جس کا نام محمد بن عبدالرحمان بن ہشام بن یحییٰ بن ہشام بن عاص تھا۔ کہا کرتے تھے کہ حضور اکرمؐ کی دعا کی وجہ سے ہم میں بغض اور کینہ کم ہے۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۷۲۔ حضرت ہشامؓ بن عامر

حضرت ہشامؓ بن عامر بن امیہ بن زید بن حسحاس بن مالک بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار الانصاری جاہلیت میں ان کا نام شہاب تھا جو حضورؐ نے بدل کر ہشام کر دیا۔ ان کے والد عامر غزوۂ احد میں شریک تھے جناب ہشام نے بعد میں بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ یہ سعد بن ہشام کے والد ہیں۔ جنہوں نے حضرت عائشہؓ سے حضور اکرمؐ کے وتروں کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ انہوں نے بصرے میں وفات پائی۔

ابو الربیع سلیمان ابن ابو البرکات محمد بن محمد بن خمیس نے اپنے والد سے، انہوں نے ابو نصر احمد بن عبدالباقی بن حسن بن طوق سے، انہوں نے ابو القاسم نصر بن احمد بن المرجی سے، انہوں نے ابو یعلی موصلی سے، انہوں نے شیبان بن فروخ سے انہوں نے سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے حمید بن ہلال سے، انہوں نے ہشام بن عامر سے سنا کہ انصار غزوۂ احد کے بعد حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم زخموں اور تھکان سے چور ہیں۔ شہداء کی تعداد اتنی زیادہ ہے۔ اب حضورؐ کا کیا حکم ہے۔ قبریں تیار کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ فرمایا ایک قبر میں دو دو تین تین آدمی دفن کرتے جاؤ اور قبروں کو ذرا کشادہ اور گہرا کر دو۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ تقدیم و تاخیر میں کس قاعدے کو پیش نظر رکھیں۔ فرمایا قرآن کو معیار بناؤ جسے دوسروں کے مقابلے میں قرآن زیادہ یاد ہو۔ اسے ترجیح دو چنانچہ میرے والد نے دو انصار کو میرے سامنے حوالہ قبر کیا۔ شاید ایک انصار ہی کہا ہو۔

۵۳۷۳۔ حضرت ہشامؓ بن عتبہ

حضرت ہشامؓ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدالشمس القرشی عبشمی۔ یہ معاویہ کے ماموں تھے، کنیت ان کی ابو حذیفہ اور نام ہشیم تھا۔

اور وہی مشہور ہے۔ ایک روایت میں مہشم مذکور ہے وہ اور ان کے آزاد کردہ غلام سالم ۱۱ ہجری میں جنگ یمامہ میں موجود تھے۔ نیز وہ غزوۂ بدر کے مجاہدوں میں شامل تھے۔ چونکہ وہ کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ اس لئے ہم ان کا ذکر وہاں زیادہ تفصیل سے لکھیں گے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۷۴۔ حضرت ہشامؓ بن عمرو

حضرت ہشامؓ بن عمرو بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی اور جذیمہ نصر بن مالک کے بھائی مولفۃ القلوب میں سے تھے اور حضور اکرمؐ نے انہیں غنائم حنین سے سو کے لگ بھگ اونٹ عطا فرمائے تھے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ رسول اکرم نے کئی آدمیوں کو سو کے لگ بھگ اونٹ دیئے تھے۔ ان میں سے ہشام بن عمرو بھی تھے جو بنو عامر بن لوی کے بھائی تھے۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے اس صحیفے کو جسے قریش نے بنو ہاشم سے مقاطعہ کے متعلق لکھ کر کعبے میں لٹکا دیا تھا اور جس میں تحریر تھا کہ نہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کو کوئی چیز بیچیں گے اور نہ خریدیں گے اتار کر پھینک دیا تھا۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ اس صحیفے کے خلاف جس میں بنو ہاشم اور بنو مطلب کے خلاف تمام قریش مکہ نے ایک عہد نامہ مرتب کیا تھا۔ کچھ عرصے کے بعد قریش کے کئی آدمی اٹھ کھڑے ہوئے تھے لیکن اسے منسوخ العمل قرار دینے کے لئے جو کردار ہشام بن عمرو بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی نے ادا کیا تھا اس کی تعریف نہیں کی جاسکتی کیونکہ وہ نضلہ بن ہاشم بن عبد مناف کے بھتیجے تھے اور نضلہ اور عمرو بھائی تھے اور چونکہ ہشام اپنے قبیلے میں معزز اور محترم شمار ہوتے اس لئے وہ بنو ہاشم سے شعب ابی طالب میں ملنے چلے جایا کرتے تھے۔ جناب ہشام نے اس عہد نامے کے خاتمے اور اس میں اپنے کردار کا ذکر کیا ہے۔

تینوں نے اس کی تخریج کی ہے البتہ ابو عمر نے بہت اختصار سے کام لیا ہے اور لکھا ہے کہ مجھے اس سے زیادہ کا علم نہیں کہ ہشام بن عمرو مولفۃ القلوب میں سے تھے ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن اسحاق نے ان کا نسب نامہ اسی طرح بیان کیا ہے اور اس میں جذیمہ بن نصر بن مالک کا اضافہ کر دیا ہے لیکن باقی لوگ اس کے خلاف ہیں۔ ابن کلبی نے ان کا نسب اس طرح لکھا ہے جیسا کہ ہم نے ابتدائے ترجمہ میں درج کیا ہے۔ اسی طرح زبیر بن بکار اور ابن ماکولا نے تحریر کیا ہے۔

۵۳۷۵۔ حضرت ہشامؓ بن قتادة

حضرت ہشامؓ بن قتادہ الرہاوی۔ انہوں نے رہا میں سکونت اختیار کر لی تھیں یہ بغوی کا قول ہے۔ ابو نعیم اور یحییٰ نے ان کا تتبع کیا ہے۔ جناب ہشام نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور ان سے قتادہ بن فضیل نے روایت کی۔

ابو موسیٰ نے اذناً ابو علی سے، انہوں نے ابو نعیم سے، انہوں نے احمد بن محمد بن یوسف سے، انہوں نے منیعی سے، انہوں نے ابو بکر بن زنجونہ سے، انہوں نے علی بن بحر سے، انہوں نے قتادہ بن فضیل بن عبد اللہ بن قتادہ سے، انہوں نے اپنے والد سے

انہوں نے اپنے چچا ہشام بن قتادہ سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ نے مجھے اپنی قوم کا سردار مقرر فرمایا تو میں نے حضور اکرمؐ کا ہاتھ پکڑ لیا اور آپؐ سے دعا کی التجا کی اور حضورؐ سے رخصت ہوا آپؐ نے فرمایا تقویٰ تیرا زادِ سفر ہو۔ اللہ تیرے قصور معاف فرمائے اور تو جہاں بھی ہو بھلائی تیرا استقبال کرے اور یہ روایت ہشام بن قتادہ نے اپنے والد سے بیان کی ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۷۶۔ حضرت ہشامؓ بن مغیرۃ

حضرت ہشامؓ بن مغیرہ بن عاص۔ ابن ابی مریم نے ابوغسان سے، انہوں نے ابی حازم سے، انہوں نے عمرو بن ہشام سے، انہوں نے عمرو اور ہشام (یہ دونوں ان کے بزرگ تھے) سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا قرآن خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے اور قرآن حکیم کی بعض آیات دوسری آیات کی تصدیق کرتی ہیں۔ جن آیات کے مفہوم تک تمہاری رسائی ہو جائے (یعنی آیات محکمات) ان پر عمل کرو اور جو آیات تمہاری ذہنی گرفت میں نہ آسکیں (یعنی متشابہات) ان پر ایمان لاؤ، ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۳۷۷۔ حضرت ہشامؓ بن الولید

حضرت ہشامؓ بن ولید بن مغیرہ مخزومی۔ خالد بن ولید کے بھائی اور مولفۃ القلوب میں سے تھے لیکن اس میں اشتباہ پایا جاتا ہے۔ ابوعمر نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۷۸۔ حضرت ہشامؓ

حضرت ہشامؓ۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ ایک اور ہشام ہیں۔ اور جعفر نے ان کا نام لیا ہے اور باسنادہ عمران القطان سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے زرارہ بن ابی اوفی سے، انہوں نے سعد بن ہشام سے، انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کے سامنے ایک آدمی کہ جس کا نام شہاب تھا کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا کہ آج سے تمہارا نام ہشام ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے ممکن ہے وہ ہشام بن عامر ہی ہوں جو سعد کے والد تھے۔

۵۳۷۹۔ حضرت ہشیمؓ ابوحذیفہ

حضرت ہشیمؓ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس قرشی عبشمی۔ ابن شاہین نے محمد بن سعد سے یہی نام بیان کیا ہے۔ ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت پھر ان کا ذکر کریں گے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۸۰۔ حضرت ہلالؓ اسلمی

حضرت ہلالؓ اسلمی۔ ان کی بیٹی ام ہلال نے ان سے روایت کی۔ ابوضمرہ انس بن عیاض نے محمد بن ابی یحییٰ اسلمی سے، انہوں نے اپنی والدہ سے سنا کہ انہیں ام بلال دختر ہلال نے اپنے والد سے سنا انہوں نے حضور اکرمؐ کو فرماتے سنا کہ بھیڑ کا بچہ قربانی کے لئے جائز ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۸۱۔ حضرت ہلالؓ بن امیہ

حضرت ہلالؓ بن امیہ بن عامر بن قیس بن عبدالاعلم بن عامر بن کعب بن واقف۔ اوران کا نام مالک امرؤالقیس بن اوس انصاری واقفی ہے۔ معرکہ ہائے بدر اور احد میں موجود تھے قدیم الاسلام تھے اور بنو واقف کے بت انہوں ہی نے توڑے تھے۔ فتح مکہ کے موقعہ پر ان کی قوم کا جھنڈا ان کے پاس تھا۔ ان کی والدہ کا نام انیسہ تھا جو ہدم کی بیٹی اور کلثوم بن ہدم کی بہن تھیں ہدم وہی صاحب ہیں جن کے پاس حضور اکرمؐ نے ہجرت مدینہ کے موقعہ پر قیام فرمایا تھا۔ انہوں نے اپنی بیوی سے لعان کیا تھا اور اسے شریک بن سحماء سے مطعون کیا تھا اور یہ ان تین حضرات میں شامل تھے جو کاہلی کی وجہ سے غزوۂ تبوک میں شامل نہ ہو سکے تھے۔ ان کے علاوہ کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع تھے۔ جن کے بارے میں "وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا" آیت نازل ہوئی تھی۔ لعان کا واقعہ ہم نے شریک بن سحماء کے ترجمے میں اور ان کے تخلف کا ذکر کعب بن مالک کے ترجمے میں بیان کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۸۲۔ حضرت ہلالؓ بن الحارث

حضرت ہلالؓ بن حارث بن ابوالجمل۔ ہم ان کا ذکرہ کنیتوں کے عنوان کے تحت تفصیل سے بیان کریں گے کیونکہ یہ اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور تھے۔ وہ شامی تھے ابوعمر نے مختصراً اسی طرح ذکر کیا ہے لیکن یہ ابوعمر کا وہم ہے کیونکہ ان کی کنیت ابوالحمراء تھی۔ ابوالحمل کے ترجمے میں ہم اسے بیان کریں گے۔

۵۳۸۳۔ حضرت ہلالؓ بن الحمرا

حضرت ہلالؓ بن الحمراء۔ ایک روایت کے رو سے ان کا نام ہلال بن حارث ابوالحمراء ہے اور یہی درست ہے اور ایک روایت میں ان کا نام ہانی بن حارث ابوالحمراء خادم رسول اکرمؐ مذکور ہے۔ انہوں نے حمص میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ امام بخاری لکھتے ہیں انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی لیکن ان کی حدیث درست نہیں۔

ابواسحاق سبیعی نے ابوداؤد القاص سے، انہوں نے ابوالحمراء سے روایت کی کہ وہ ایک مہینہ مدینے میں ٹھہرے رہے انہوں نے دیکھا کہ رسول اکرمؐ ہر روز صبح کو حضرت علیؓ کے مکان پر تشریف لاتے۔ الصلوۃ، الصلوۃ فرماتے اور پھر آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے واللہ اعلم۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے ان کا نام ابن الحمراء ابوالحمراء لکھا ہے اور یہی درست ہے۔ اور وہ جو اس سے قبل ترجمے میں ذکر ہوا ہے وہ خیالی ہے۔

۵۳۸۴۔ حضرت ہلالؓ بن الحکم

حضرت ہلالؓ بن حکم (اگر ثابت ہو) فلیح بن سلیمان نے ہلال بن علی سے، انہوں نے عطا بن یسار سے، انہوں نے ہلال بن حکم سے روایت کی کہ جب وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے دینی امور کی تعلیم حاصل کی تو ان میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ جب چھینک آئے تو الحمدللہ کہنا چاہئے اور اگر دوسرے آدمی کو چھینک آئے تو اس کے الحمدللہ کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا چاہئے۔

حضور اکرمؐ ایک دن نماز پڑھا رہے تھے کہ دوران نماز ایک شخص کو چھینک آئی تو میں نے بلند آواز سے یرحمک اللہ کہہ دیا اس پر تمام نمازیوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ میں نے ان سے کہا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ مجھے گھور رہے ہو۔ جب نماز ختم ہوئی تو آپ نے دریافت کیا کہ نماز میں کون بول رہا تھا۔ صحابہ نے میرا نام لیا۔ حضورؐ نے مجھا اپنے پاس بلایا اور فرمایا دیکھو میاں اعرابی! نماز میں قرآن کی قرأت کی جاتی ہے اور اللہ کو۔ یاد کیا جاتا ہے۔ جب تم نماز پڑھنے لگو تو تمہیں بھی یہی کچھ کرنا چاہئے۔ ہلال بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ سے بڑھ کر کوئی معلم نرمی سے بات کرنے والا نہیں دیکھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس واقعہ کا انتساب معاویہ بن حکم سے کیا گیا ہے۔ لیکن یہ وہم ہے۔

۵۳۸۵۔ حضرت ہلالؓ بن ابی خولی

حضرت ہلالؓ بن ابی خولی۔ اور ابوخولی کا نام عمرو بن زہیر بن خیثمہ بن ابی حمران تھا (اور ابوحمران کا نام حارث بن معاویہ بن حارث بن مالک بن عوف بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی الجعفی تھا۔ جو عدی بن کعب اور خطاب حضرت عمرؓ کے والد کے حلیف تھے) بقول موسیٰ بن عقبہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ خولی اور مالک دونوں ابوخولی کے بیٹے تھے۔ سب بدر میں شریک تھے ہشام بن کلبی لکھتے ہیں کہ خولی بن ابوخولی مع اپنے بھائی ہلال اور عبداللہ کے غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ لیکن انہوں نے مالک بن خولی کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۸۶۔ حضرت ہلالؓ بن ربیعہ

حضرت ہلالؓ بن ربیعہ۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ لیکن ان کی حدیث مرسل ہے۔ عبدالرحمان بن بشیر نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے ہلال بن ربیعہ سے روایت کی کہ بنوعائذ مخزومی کی تلوار غزوۂ بدر میں ان کے ہاتھ لگ گئی۔ جب رسول اکرمؐ نے مال غنیمت کی واپسی کا حکم دیا تو میں نے اسے مال غنیمت کے ڈھیر پر پھینک دیا جسے ارقم بن ابی ارقم نے پہچان لیا چنانچہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے مانگ لی اور آپؐ نے انہیں عطا فرمادی۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

ابونعیم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ بعض متاخرین نے بھی ان کا ذکر کیا ہے ابونعیم لکھتے ہیں کہ انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی لیکن ان کی حدیث مرسل ہے جسے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ نیز وہ مالک بن ربیعہ ابواسید الساعدی تھے، جنہیں اس نے ہلال بن عامر بنا دیا اور حدیث کی روایت ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے کی ہے اور مالک بن ربیعہ کا نام لیا اور یہی صحیح ہے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے بنوساعدہ کے بعض لوگوں سے، انہوں نے ابی اسید سے سنا کہ ہلال بن ربیعہ نے کہا کہ مجھے بنوعائذ کی تلوار مل گئی اور واقعہ کو اسی طرح بیان کیا اور تلوار کا نام مرزبان تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۸۷۔ حضرت ہلالؓ بن سعد

حضرت ہلالؓ بن سعد۔ انہوں نے حضورِ اکرمؐ کی خدمت میں شہد بطور تحفے کے پیش کیا جو آپ نے قبول کر لیا۔ دوبارہ اسی طرح شہد پیش کیا اور کہا کہ یہ صدقہ ہے۔ حضورؐ نے حکم دیا کہ اسے صدقات میں شامل کر دیا جائے اس سے علماء نے استنباط کیا کہ شہد سے بھی زکوٰۃ وصول کی جا سکتی ہے۔ لیکن یہ حدیث منقطع الاسناد ہے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۳۸۸۔ حضرت ہلالؓ احد بنی متعان

حضرت ہلالؓ۔ متعان نے بیان کیا کہ انہیں عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے احمد بن شعیب حرانی سے، انہوں نے موسیٰ بن اعین سے، انہوں نے عمرو بن حارث المصری سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے دادا سے روایت کی کہ بنو متعان کے ایک آدمی جن کا نام ہلال تھا حضورؐ کی خدمت میں شہد کا عشر لے کر آئے اور درخواست کی کہ ''وادی سلبہ ان کی تحویل میں دے دی جائے'' حضورِ اکرمؐ نے ان کی درخواست قبول فرمالی جب حضرت عمرؓ کا دورِ خلافت آیا تو سفیان بن وہب نے خلیفہ سے اس وادی کے بارے میں دریافت کیا خلیفہ نے لکھا کہ اگر ہلال تمہیں بھی وہ مواجبات ادا کرتا رہے جو حضورؐ کو ادا کرتا تھا تو وادی کو اس کی تحویل میں رہنے دو ورنہ اسے شہد کی مکھی سمجھو جو چاہے اس سے فائدہ اٹھائے اصحاب ابو حنیفہ نے اس واقعہ کو کتب فقہ میں نقل کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۵۳۸۹۔ حضرت ہلالؓ بن عامر

حضرت ہلالؓ بن عامر از بنو نمیر۔ ان کی کنیت ابن حکیم تھی۔ ان کے والد کو حضورِ اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی یہ ابن مندہ کا قول ہے اور انہوں نے باسنادہ وہیب سے، انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے قبیصہ سے روایت کی، اور ان کے سوا باقی لوگوں نے ہلال بن عامر سے روایت کی حضورِ اکرمؐ کے زمانے میں ایک دفعہ سورج گرہن لگا اور حدیث بیان کی اور ایک دوسری اسناد سے جریر بن حازم سے روایت کی کہ ایک آدمی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ مجھ سے قرہ بن دعموص نمیری نے بیان کیا کہ رسولِ اکرمؐ نے ضحاک بن قیس کو صدقات جمع کرنے کو روانہ کیا۔ جب وہ واپس آئے تو حضورؐ نے فرمایا تم نمیر بن عامرؓ ہلال بن عامر اور عامر بن ربیعہ کے ہاں گئے ہو اور ان کے بہترین جانور ہانک لائے ہو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے آپ کو جہاد کا ذکر کرتے سنا۔ اس لئے میں نے مناسب جانا کہ بہترین جانور لے کر جاؤں تاکہ ان سے سواری اور بار برداری کا کام لیا جا سکے۔ حضورِ اکرمؐ نے فرمایا واپس جاؤ اور ان کے اعلیٰ جانور واپس کر کے معمولی درجے کے جانور لے آؤ۔

ابو موسیٰ لکھتے ہیں کہ ہلال بن عامر بن قبیصہ الہلالی کا ذکر اور ان کا ترجمہ جعفر نے اسی طرح لکھا ہے اور کسوف شمس کی حدیث بیان کی ہے لیکن یہ وہم ہے اور ہمیں صحیح بات ابو العباس احمد بن حسین بن ابوذر صالحانی نے اپنے دادا سے، انہوں نے ابو الشیخ حافظ سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن رستہ سے انہوں نے معاویہ بن عمران بن واہب بن سوار الجرمی سے، انہوں نے انیس بن سوار الجرمی سے، انہوں نے ایوب سے، انہوں نے ابو قلابہ سے، انہوں نے ہلال بن عاصم بن قبیصہ ہلالی سے روایت کی کہ حضورِ اکرمؐ کے عہد میں ایسا زبردست سورج گرہن لگا کہ دن کو تارے نمودار ہو گئے تھے۔ اس روایت میں عاصم بن قبیصہ کا نام مذکور ہے

حالانکہ ہونا چاہیے "ہلال بن عاصم عن قبیصہ" ابوموسیٰ اور ابن مندہ ہر دو نے یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ لیکن ابن مندہ پر ابوموسیٰ کے استدراک کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی حالانکہ انہیں غلط بات لکھنے کی عادت نہیں۔

۵۳۹۰۔ حضرت ہلالؓ بن عامر المزنی

حضرت ہلالؓ بن عامر المزنی۔ محمد بن عبیداللہ الطنافسی نے بنوفزارہ کے شیخ سے، جس نے ہلال بن عامر المزنی وغیرہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو ایک سفید خچر یا اونٹ پر سوار دیکھا ابوموسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔ نیز وہ لکھتے ہیں کہ ہم ہلال بن عامر کا ذکر نمیر بن عامر کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔

۵۳۹۱۔ حضرت ہلالؓ بن علقمہ

حضرت ہلالؓ بن علقمہ۔ جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ جس شخص نے سب سے پہلے دریائے دجلہ کو عبور کیا وہ ہلال بن علقمہ تھے۔ شعبی کہتے ہیں کہ جس نے سب سے پہلے دریائے دجلہ میں گھوڑا ڈالا وہ سعد تھے ایک اور روایت کے مطابق دریا کو عبور کرنے والے بنوعبدالقیس کے ایک آدمی تھے۔ ابوعمر نے ہلال بن علقمہ کا ذکر کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ مجھے ان سے کوئی روایت نہیں پہنچی۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ عبور دجلہ کا واقعہ جنگ قادسیہ کے موقعہ پر پیش نہیں آیا۔ کیونکہ دریائے دجلہ اور قادسیہ میں بڑا فاصلہ حائل ہے۔ ان دونوں کے درمیان جو نہریں حائل ہیں ان میں سے ایک تو وہ نہر ہے جو اس قرب و جوار کی زمینوں کو سیراب کرتی ہے۔ جن میں قادسیہ حیرہ اور آس پاس کے علاقے شامل ہیں۔ نیز دریائے فرات اور دریائے نیل بھی درمیان میں حائل ہیں (نہ معلوم دریائے نیل سے ابن اثیر کی کیا مراد ہے کیونکہ نیل تو براعظم افریقہ میں ہے اور قادسیہ ایشیا میں (مترجم) اور مسلمانوں نے دریائے دجلہ اس وقت عبور کیا۔ جب وہ ایرانیوں کو قادسیہ میں شکست دے چکے تھے اور نیز مدائن کا مغربی حصہ بھی فتح کر چکے تھے۔ دریائے دجلہ کو عبور کرنے کی نوبت اس وقت آئی جب مسلمانوں نے مدائن کے مشرقی حصے کو جس میں کسریٰ کے محلات واقع تھے۔ فتح کرنے کے لئے چڑھائی کی اس موقعہ پر مسلمانوں نے دریا کو گھوڑوں پر عبور کیا تھا۔ (مزید تفصیل کے لیے علامہ کی "الکامل فی التاریخ" کا مطالعہ کیجئے)

۵۳۹۲۔ حضرت ہلالؓ بن مرۃ

حضرت ہلالؓ بن مرہ یا ہلال بن مروان اشجعی۔ بروع دختر واشق کے شوہر تھے۔ انہیں ہم نے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جن کا نام جراح تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۳۹۳۔ حضرت ہلالؓ بن المعلّٰی

حضرت ہلالؓ بن معلی بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناۃ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی۔ ان کا تعلق بنی جشم بن خزرج سے تھا۔ غزوۂ بدر میں اپنے بھائی رافع کے ساتھ شریک تھے۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ ابن اسحاق کی بھی

یہی رائے ہے۔ ابو حاتم بن حبان نے اپنی تاریخ میں یہی لکھا ہے۔

۵۳۹۴۔ حضرت ہلالؓ بن ابی ہلال

حضرت ہلالؓ بن ابی ہلال اسلمی۔ ان سے ان کی بیٹی ام بلال نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے بھیڑ کے بچے کی قربانی کو جائز قرار دیا تھا۔ اس حدیث کی راویہ ان کی لڑکی ہے اور حدیث میں ان کے والد کا ذکر نہیں آیا۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۹۵۔ حضرت ہلالؓ بن وکیع

حضرت ہلالؓ بن وکیع بن بشر بن عمرو بن عدس بن زید بن عبداللہ بن دارم التمیمی دارمی۔ جنگ جمل میں حضرت عائشہ کے لشکر میں تھے۔ میدان جنگ میں مارے گئے۔ ابوعمر نے مختصراً بیان کیا ہے۔

۵۳۹۶۔ حضرت ہلبؓ الطائی

حضرت ہلبؓ طائی۔ قبیصہ کے والد تھے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام بخاری نے یزید بن قنافہ اور ایک اور روایت کے رو سے ان کا نام یزید بن عدی بن قنافہ بن عدی بن عبد شمس بن عدی ابن اخزم آیا ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ الکلبی کہتے ہیں ان کا نام سلامہ بن یزید بن عدی بن قنافہ بن عدی بن عبد شمس بن عدی بن اخزم ہے وہ اور عدی بن حاتم طائی عدی بن اخزم میں اکٹھے ہو گئے ہیں۔

انہیں ہلب اس لئے کہتے تھے کہ گنجے تھے۔ حضور اکرمؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اس کے بعد ان کے سر پر بے تحاشا بال اُگ آئے۔ چنانچہ ان کا لقب ہلب پڑ گیا۔ وہ کوفی ہیں ان کے بیٹے قبیصہ نے ان سے روایت کی کہ کئی آدمیوں نے اپنے اپنے اسناد سے جو محمد بن عیسیٰ تک پہنچتا ہے' قتیبہ سے، انہوں نے ابوالاحوص سے، انہوں نے سماک بن حرب سے، انہوں نے قبیصہ بن ہلب سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب رسول کریمؐ وضو فرماتے تو بائیں ہاتھ کو دائیں سے پکڑ لیتے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۹۷۔ حضرت ہلواثؓ

حضرت ہلواثؓ۔ اسمر بن ساعدہ کے دادا تھے۔ ہم نے اسمر کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اسے مختصراً بیان کیا ہے۔

۵۳۹۸۔ حضرت ہمامؓ بن الحارث

حضرت ہمامؓ بن حارث بن ضمرہ۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ابوعمر نے اختصاراً ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مجھے ان سے کسی روایت کا علم نہیں۔

۵۳۹۹۔ حضرت ہمامؓ مولیٰ رسول اکرمؐ

حضرت ہمامؓ۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان سے ابوالزبیر نے روایت کی کہ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے

اور کہا یا رسول اللہ! میری ایک بیوی ہے جو کسی چھونے والے کے ہاتھ کو پاس نہیں آنے دیتی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً اس کا ذکر کیا ہے اور یہی الفاظ ہم ہشامؓ مولائے رسول کریمؐ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں ہم یہ بھی لکھ آئے ہیں کہ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بلاشبہ یہ لفظ اول الذکر کی تصحیف ہے۔

۵۴۰۰۔ حضرت ہمامؓ بن زید

حضرت ہمامؓ بن زید بن وابصہ۔ ابو یوسف یعقوب بن محمد صیدلانی نے سہل بن عمار سے، انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن محمد سے روایت کی کہ جب ہمام بن وابصہ کوفے میں داخل ہوئے تو جس آدمی کے پاس سے گزرتے، سلام کہتے مرد ہو یا عورت یا بچہ اور کہتے کہ حضور اکرمؐ نے ہمیں سلام کو پھیلانے کا حکم دیا ہے۔ ہمام کہتے ہیں کہ حضور نے مجھے ایک چادر اوڑھائی تھی اور لکڑی کا ایک پیالہ عطا فرمایا تھا لوگ اس پیالے میں پانی پیتے اور اس چادر کو تبرکاً چھوتے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوعبداللہ حاکم نے انہیں ان صحابہ میں شمار کیا ہے۔ جو خراسان چلے گئے تھے۔

۵۴۰۱۔ حضرت ہمامؓ بن مالک

حضرت ہمامؓ بن مالک بن ہمام بن معاویہ عبدی۔ ہم ان کا نسب مزیدہ بن مالک کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں وہ اور ان کے بھائی عبیدہ دونوں حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

۵۴۰۲۔ حضرت ہمیلؓ بن الدمون

حضرت ہمیلؓ بن دمون بن عبید بن مالک۔ یہ اپنے بھائی قبیصہ کے پاس آئے اور دونوں نے آپ کی بیعت کی اور حضورؐ نے دونوں کو طائف میں اتارا اور دونوں بنوثقیف میں ٹھہرے ابونصر اور ابن ماکولا دونوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۰۳۔ حضرت ہندؓ بن حارثہ

حضرت ہندؓ بن حارثہ بن ہند۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نسب ہند بن حارثہ بن سعید بن عبداللہ بن غیاث بن سعد بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن مالک بن افصی ہے۔ بقول ابوعمر ہندؓ اسلم حجازی کے بھائی تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم کے خیال میں ان کا نسب یوں تھا۔ ہند بن اسماء بن حارثہ بن ہند اسلمی۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ ایک روایت میں ہند بن حارثہ مذکور ہے ابن کلبی نے ان کے بھائی کا نام اسماء بن حارثہ لکھا ہے اور ابوعمر کی طرح ہند کو اسماء بن حارثہ کا بھائی لکھا ہے اور یہ وہی صاحب ہیں جنہیں حضور اکرمؐ نے حکم دیا تھا کہ اپنی قوم کو کہو کہ وہ عاشورہ کے دن روزہ رکھیں اور ابن ماکولا نے ان کے بھائی اسماء کا نسب ابوعمر کی طرح تحریر کیا تھا اور سب نے انہیں اسلمی قرار دیا ہے حالانکہ وہ مالک بن افصی کے قبیلے سے ہیں۔ جو اسلم بن افصی کے بھائی تھے اور اسلم کی شہرت کی وجہ سے مالک کا خاندان بھی اسلمی کہلاتا تھا۔ جناب ہند سے ان کے بیٹے حبیب نے روایت کی کہ وہ آٹھ بھائی تھے اور سب نے اسلام قبول کر لیا اور حضور اکرمؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے رہے۔ چنانچہ بیعت رضوان کے موقعہ پر یہ سب بھائی موجود تھے۔

ان کے نام حسب ذیل تھے (۱) اسماء (۲) ہند (۳) خراش (۴) ذویب (۵) حمران (۶) فضالہ (۷) سلمہ (۸) مالک۔ ان میں سے ہند اور اسماء عرصے تک حضور اکرمؐ کی خدمت سے بہرہ ور ہوتے رہے دونوں بھائی اصحاب صفہ میں شامل تھے۔ حضرت

ابوہریرہ سے مروی ہے کہ وہ ایک لمبے عرصے تک ان بھائیوں کو حضورؐ کی خدمت گذاری میں مصروف دیکھتے رہے۔ یہ ہند، ہند بن ہند کے والد ہیں۔ جن سے عبدالرحمان بن حرملہ نے درج ذیل حدیث روایت کی۔

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے یعقوب بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد سے، انہوں نے حبیب بن ہند بن اسماء اسلمی سے، انہوں نے اپنے والد ہند سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے مجھے اپنے قبیلے بنو اسلم کی طرف یہ حکم دے کر روانہ فرمایا کہ آج عاشورہ کا دن ہے اس لئے سب لوگ روزہ رکھیں اور جن لوگوں نے صبح کو کچھ کھا پی لیا ہے انہیں چاہئے کہ اس کے بعد کچھ نہ کھائیں پئیں۔

امام احمد بن حنبل نے اپنے مجموعہ احادیث میں ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے لیکن ابن ماکولا نے ان کا نام ہند بن حارثہ کی بجائے ہند بن جاریہ تحریر کیا ہے اور ان کا نسب نہیں لکھا اور صرف اتنا لکھنے پر اکتفا کیا کہ جناب ہند اسماء بن جاریہ ام غیرہ کے بھائی ہیں اور اس باب میں اختلاف ہے عجب تر آنکہ جناب ہند کو تو حارثہ کا بیٹا نہیں لکھا۔ لیکن ان کے بھائی اسماء کو حارثہ کا بیٹا لکھ دیا ہے۔ غالباً انہوں (ابن ماکولا) نے ہند کے بجائے ان کے بھائی اسماء کا نام لکھنا کافی سمجھا اگر صورت حال یہ ہے تو اس صورت میں ہند بن جاریہ اس ہند سے مختلف ہوگا جو اسماء کا بھائی ہے اور اگر جاریہ کے بارے میں علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے تو کیا اسی لئے ابن ماکولا نے اسماء کے والد کا نام حارثہ لکھا اور ہند کے والد کا نام جاریہ لیکن یہ غلط ہے اور یہ ان کی عادت ہے کہ ایک ہی جگہ پر دو مختلف باتیں لکھ دیتے ہیں کیونکہ صحیح بات یہ ہے کہ دونوں کے والد کا نام حارثہ تھا۔ واللہ اعلم۔

۵۴۰۴۔ حضرت ہندؓ بن ابی ہالہ

حضرت ہندؓ بن ابی ہالہ۔ ہم ان کا نسب پہلے بیان کر آئے ہیں وہ تمیمی ہیں اور بنو اسید بن عمرو بن تمیم سے ہیں۔ جناب ہند رسول اکرمؐ کے ربیب تھے اور ان کی والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ تھیں جو بعد میں آپؐ کی زوجیت سے مشرف ہوئی۔ حضرت زینبؓ، رقیہؓ، ام کلثومؓ، اور فاطمہؓ ان کی اخیافی بہنیں ہیں اور ان کے والد بنو عبدالدار کے حلیف تھے۔

ابوہالہ کے نام کے متعلق علماء میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں نباش بن زرارہ بن وقدان ایک دوسرے میں مالک بن زرارہ بن نباش اور تیسری میں مالک بن النباش بن زرارہ مذکور ہے یہ ابن الزبیر کا قول ہے۔ لیکن علمائے نسب کا ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ابن کلبی نے ابوہالہ ہند بن نباش بن زرارہ تحریر کیا ہے۔ اور وہ آپؐ سے پہلے حضرت خدیجہ کے خاوند تھے حضرت خدیجہ کے بطن سے ہند پیدا ہوئے۔ جو غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کے بیٹے اور پوتے کا نام بھی ہند تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ غزوۂ احد میں بھی موجود تھے اور جنگ جمل میں حضرت علیؓ کے لشکر میں تھے اور اس جنگ میں مارے گئے مصعب بن زبیر کے ساتھ ایک اور روایت میں مذکور ہے کہ ہند بن ہند بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ جہاں وہ لاولد فوت ہو گئے۔

جناب ہند بن ابی ہالہ نے حضور اکرمؐ کا حلیہ مبارک درج ذیل حدیث میں بیان کیا تھا ابوالعباس احمد بن عثمان بن ابی علی اور حسین بن یوحن بن اتویہ بن نعمان الباوری نے فضل بن محمد بن عبدالواحد بن عبدالرحمٰن البیلی سے، انہوں نے ابوالقاسم احمد بن منصور الخلیلی البلخی سے، انہوں نے ابوالقاسم علی بن احمد بن محمد خزاعی سے، انہوں نے ابوسعید الہیثم بن کلیب بن شریح بن معقل

الشاشی سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے سفیان بن وکیع سے، انہوں نے جمیع بن عمرو بن عبدالرحمٰن عجلی سے (انہوں نے اپنی کتاب سے املا کرائی) اور بیان کیا کہ انہیں ایک شخص نے جو بنو تمیم سے ابوہالہ کی پشت سے تھا اور جس کی کنیت ابوعبداللہ تھی ابن ابوہالہ سے انہوں نے حسنؓ بن علیؓ سے روایت کی کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابوہالہ سے حضور اکرمؐ کے حلیے مبارک کے بارے میں دریافت کیا میری خواہش تھی کہ وہ مجھے حضور اکرمؐ کے متعلق ایسی باتیں بتائیں جو میں یاد رکھوں چنانچہ انہوں نے بتایا۔

کہ حضور اکرمؐ خوبصورت اور بارعب شخصیت کے مالک تھے، آپؐ کے چہرہ اس طرح چمکتا تھا۔ جس طرح چودھویں کی رات کو چاند چمکتا ہے۔ آپ ٹھگنے قد والے سے لمبے اور طویل القامت سے چھوٹے تھے (آپ کا قد درمیانہ تھا) سر بڑا تھا۔ بال ایسے تھے کہ اگر درمیان میں مانگ نکالی جاتی تو علیحدہ علیحدہ رہتے ورنہ بال بڑھ جاتے تو کانوں کی لوؤں تک پہنچ جاتے۔ رنگ سفید تھا اور پیشانی کشادہ تھی بھویں لمبی اور کشادہ تھیں اور درمیان میں پیوستہ نہ تھیں دونوں بھوؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصے کی حالت میں پھڑکنے لگ جاتی۔ ناک سیدھی (ستوان) تھی جس سے چمک سی اٹھتی معلوم ہوتی۔ ڈاڑھی گھنی' رخسار ہموار' دہانہ ذرا چوڑا اور ہونٹ باہم پیوستہ' دانتوں میں باہم فاصلہ تھا۔ گردن لمبی اور چاندی کی طرح سفید تھی بدن کسا ہوا، پیٹ اور سینہ ہموار تھے۔ سینہ چوڑا تھا اور دونوں کندھوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا، آپؐ کے جوڑ مضبوط تھے' روشن اور صاف سینے سے ناف تک بالوں کی ایک پتلی سی لکیر تھی پیٹ اور پستان بغیر بالوں کے تھے۔ بازوؤں اور کندھوں پر کافی بال تھے، سینہ اٹھا ہوا تھا، بازو لمبے، ہتھیلی چوڑی، ہاتھ اور پاؤں گداز تھے۔ پونچا بڑا تھا۔ بازو لمبے تھے، آپؐ کے پاؤں کے تلوے زمین سے اٹھے ہوئے نہ تھے۔ دونوں برابر تھے اور ان سے پانی بہ جاتا۔ آپؐ زمین پر آہستہ قدم رکھتے' چلتے تو یوں معلوم ہوتا گویا اترائی سے اتر رہے ہیں۔ تیز قدم اٹھاتے' جب مڑتے تو پوری طرح مڑتے۔ زیادہ تر نگاہیں زمین پر لگی رہتیں۔

۵۴۰۵۔ حضرت ہندؓ بن ہند بن ابی ہالہ

حضرت ہندؓ بن ہند بن ابی ہالہ۔ یہ مذکورہ بالا صحابی کے بیٹے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کے ترجمے میں سری بن یحییٰ کی حدیث جو انہوں نے مالک بن دینار سے فرمایا۔ سری بن یحییٰ نے مالک بن دینار سے انہوں نے ہند بن خدیجہ ام المومنین سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ مروان بن حکم کے پاس سے گزرے وہ آپؐ کی توہین کر رہا تھا اور انگلی سے آپ کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ حضورؐ نے اس کے حق میں بددعا فرمائی "اے خدا! تو اسے لرزے میں مبتلا کر" چنانچہ اسی وقت اسی جگہ اس کے جسم پر رعشہ طاری ہو گیا۔

اس حدیث کا ہند بن ہند سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ ان کے والد نے بیان کی ہے۔ زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ ہند بن ہند اور مصعب بن زبیر اس دن قتل ہوئے جس دن مختار ثقفی ۶۷ ہجری میں قتل ہوا۔ زبیر کہتے ہیں کہ ہند بن ہند بصرے میں طاعون سے فوت ہوئے' لوگوں نے اپنے جنازے چھوڑ دیئے اور ان کے جنازے پر ہجوم کر کے آ گئے کیونکہ وہ حضور اکرمؐ کے ربیب تھے۔

ابوعمر باسنادہ محمد بن حجاج سے، انہوں نے بنوتمیم کے ایک آدمی سے روایت کی کہ اس نے ہند بن ہند بن ابی ہالہ کو بصرے میں دیکھا وہ طاعون سے فوت ہوئے تھے ان کے جسم پر کرتہ نہ تھا اور سبز رنگ کی چادر سے ان کی میت ڈھانپی گئی تھی چونکہ لوگ کثرت

اموات کی وجہ سے اپنے اپنے مردوں کی تجہیز و تکفین میں مصروف تھے۔اس لئے جنازہ اٹھانے کے لئے صرف چار آدمی مل سکے تھے۔ایک عورت نے یہ حال دیکھا تو اس نے دہائی دی "لوگو! ہند حضور اکرمؐ کے ربیب ہیں اور ان کی بے کسی کا یہ عالم ہے" لوگوں نے سنا تو اپنے اپنے مردوں کو چھوڑ کر سب ان کے جنازے کے ساتھ ہو لئے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۰۶۔حضرت ہنیدہؓ بن خالد

حضرت ہنیدہؓ بن خالد الخزاعی۔ایک روایت میں نخعی مذکور ہے۔اس امر میں اختلاف ہے کہ آیا انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی یا نہ۔ان کی والدہ حضرت عمرؓ کی زوجیت میں تھیں یہ کوفے میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔

ان سے ابواسحاق سبیعی نے روایت کی کہ ایک دفعہ ایک بادل اٹھا حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ یہ گھٹا نصر بنو کعب پر برسے گی۔نیز ان سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا کون ہے جو اس تلوار کا حق ادا کرے گا۔اس جماعت میں سے ایک شخص نے اٹھالی۔دشمن کی صفوں میں گھس گیا اور شہید ہو گیا۔ذیل کا مصرع اسی نے کہا تھا۔

انا الذی عاھدنی خلیلی

میں ہی وہ آدمی ہوں جس سے اس کے دوست نے وعدہ کیا۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۰۷۔حضرت ہوبجہؓ بن بجیر

حضرت ہوبجہؓ بن بجیر بن عامر بن سفیان بن اسید بن زائدہ بن حصین بن عیاش بن شبیب بن عبد قیس بن علباء بن قیس بن عائذہ بن مالک بن بکر بن سعد بن ضبہ الضبی۔ہجرت کر کے حضور اکرمؐ کے پاس آئے اور وہاں مقیم ہو گئے۔انہوں نے درخواست کی یارسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا انصاف کی بات کر اور لوگوں سے بھلائی کر انہوں نے کہا یارسول اللہ! مجھے اس کی استطاعت نہیں۔حضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ مال ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں یارسول اللہ! میرے پاس اونٹ ہیں۔فرمایا ان اونٹوں میں سے ایسا اونٹ جو پانی لا سکے تو اسے ایسے خاندان کے سپرد کر دے جنہیں پینے کا پانی تیسرے دن ملتا ہے۔

ابو محمد بن ابی القاسم علی بن عساکر دمشقی نے اجازۃً اپنے والد سے ہوبجہ بن بجیر کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ پیشتر تحریر کیا جا چکا ہے۔وہ لکھتے ہیں کہ جناب ہوبجہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے تھے لیکن ان کی لاش میدان جنگ میں نہیں مل سکی تھی۔احمد بن یحییٰ بن جابر البلاذری نے بھی اتنا ہی ان کا ذکر کیا ہے۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے ہشام بن کلبی لکھتے ہیں کہ جناب ہوبجہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے تھے اور ان کی لاش نہ مل سکی تھی۔

۵۴۰۸۔حضرت ہوذۃؓ بن اجمل

حضرت ہوذۃؓ بن اجمل حارثی۔بنوسدوس کے وفد کے ہمراہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ابوموسیٰ نے اختصاراً ذکر کیا ہے۔

۵۴۰۹۔ حضرت ہوذہؓ بن الحارث

حضرت ہوذہؓ بن حارث بن عجرہ بن عبداللہ بن یقظہ بن عصیہ بن خفاف بن امرا ٔالقیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور سلمی۔ اسلام لائے اور فتح مکہ کے موقعہ پر موجود تھے۔ یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے اپنے عمزاد سے علم کے بارے میں جھگڑا کیا اور حضرت عمرؓ سے مخاطب ہوکر یہ شعر پڑھا۔

لقد دار هذاالامر فی غیر اهله   الا فابصروا لی الامراین یرید

یہ معاملہ ان لوگوں تک جا پہنچتا ہے جواس کے اہل نہیں ہیں۔ بہرحال اس معاملے پر نگاہ توڑالو کہ وہ کدھر جانا چاہتا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۱۰۔ حضرت ہوذہؓ بن خالد الکنانی

حضرت ہوذہؓ بن خالد الکنانی۔ علماء کا خیال ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کی حدیث کو ابوالزبیر نے جابر بن عبداللہ سے مع اس واقعہ کے جو معاویہ کے ساتھ پیش آیا ذکر کیا ہے نہ معلوم یہ صاحب وہی ہیں یا کوئی اور ہم بعد میں پھر ان کا ذکر کریں گے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ میرے خیال میں جو حضورؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے وہ ہیں جن کا ذکر ابن مندہ نے کیا ہے اور صرف اتنا لکھا کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی مگر ان کا نسب نہیں لکھا ہاں ابواحمد عسکری نے ہوذہ کنانی کے ترجمے میں ان کے والد کا نام خالد لکھا ہے اور وہ حدیث بھی بیان کی ہے جو ابن مندہ نے ان کے ترجمے میں لکھی ہے کہ معاویہ نے ان سے دریافت کیا آیا تم غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ انہوں نے جواب اثبات میں دیا کہ نہ ان کے خلاف کوئی بات ہوئی اور نہ حق میں۔ ابوموسیٰ لکھتے ہیں میں انہیں نہیں جانتا اور نہ ہی جانتا ہوں کہ انہیں حضورؐ کی صحبت میسر آئی یا نہ۔

۵۴۱۱۔ حضرت ہوذہؓ بن عرفطہ حمیری

حضرت ہوذہؓ بن عرفطہ حمیری۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فتح مصر میں موجود تھے ان سے کوئی حدیث مذکور نہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۱۲۔ حضرت ہوذہؓ بن عمرو

حضرت ہوذہؓ بن عمرو بن یزید بن عمرو بن ریاح بن عوف بن عمیرہ بن ہون بن اعجب بن قدامہ بن جرم بن ربان۔ بروایت کلبی وطبری حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابن ماکولا نے ترجمہ ریاح میں ان کا نسب ہوذہ بن عمرو بن یزید بن عمرو بن ریاح لکھا ہے نیز یہ تحریر کیا ہے کہ یہ بنو جرم بن ربان سے تھے اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ ابن حبیب کا قول ہے۔

۵۴۱۳۔ حضرت ہوذہؓ بن قیس

حضرت ہوذہؓ بن قیس بن عبادہ بن دہیم بن عطیہ بن زید بن قیس بن عامر بن مالک بن اوس انصاری۔ ان کے نسب میں اختلاف ہے۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد بن حنبل سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے علی بن ثابت

سے، انہوں نے عبدالرحمان بن نعمان بن ہوذہ انصاری سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے سوتے وقت خوشبو دار سرمہ استعمال کرنے کا حکم دیا یہ روایت صالح بن رزیق نے علی بن ثابت سے، انہوں نے عبدالرحمان بن معبد بن ہوذہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے دادا سے بیان کی، ایک روایت میں عبدالرحمان بن نضر بن ہوذہ آیا ہے۔ ابن مندہ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۱۴۔ حضرت ہوذہؓ

حضرت ہوذہؓ۔ ان کا نسب مذکور نہیں۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ مجالد نے شعبی سے روایت کی کہ معاویہ کے پاس ایک آدمی جس کا نام ہوذہ تھا آیا۔ معاویہ نے دریافت کیا اے ہوذہ کیا تم غزوۂ بدر میں شریک تھے اس نے جواب دیا، نہ نقصان نہ فائدہ۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے ابونعیم کہتے ہیں کہ بقول بعض متاخرین انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب نہ ہوگی۔ بیان کیا یہ آپؐ کی وفات کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے۔

۵۴۱۵۔ حضرت ہیبانؓ اسلمی

حضرت ہیبانؓ الاسلمی۔ ایک روایت میں ہیفان مذکور ہے۔ عبداللہ بن زحرف نے یزید بن ابی منصور سے انہوں عبداللہ بن ابی ہیبان سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ایک مسلمان جسے وسعت ومقدرت حاصل ہے اگر فی سبیل اللہ صدقہ کرے تو خالص کستوری کی طرح اس کی خوشبو ایک دن کی مسافت پر سونگھی جاسکتی ہے۔ لیکن اگر کوئی غریب اور فاقہ زدہ مسلمان صدقہ کرے تو خالص کستوری کی طرح اس کی خوشبو ایک سال کی مسافت پر سونگھی جاسکتی ہے۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۴۱۶۔ حضرت ہیتؓ

حضرت ہیتؓ۔ یہ وہ مخنث ہے۔ جس کا نام ماتع تھا اور جو کبھی کبھی ازواج مطہرات کے حجروں میں چلا جاتا تھا جعفر نے اس کا ذکر صحابہ میں کیا ہے اور یہ وہ شخص ہے کہ عبداللہ بن امیہ کے لیے کہا تھا جب طائف فتح ہوا کہ تجھ پر غیلان ہو۔ یحییٰ بن محمود اور ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہما مسلم بن الحجاج تک فرماتے ہیں عبد بن حمید سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروۃ سے فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضور کے پاس ایک مخنث داخل ہوا اور جسے بوجہ مخنث ہونے کے بے ضرر سمجھا جاتا تھا۔ ایک دن حضورؐ باہر سے تشریف لائے تو یہ مخنث حضورؐ کی ازواج مطہرات میں سے کسی بیوی کے سامنے کسی خاتون کی تعریف کررہا تھا اور کہہ رہا تھا۔ اسے سامنے سے دیکھو تو چار جٹنی اور پیچھے سے دیکھو تو آٹھ جٹنی معلوم ہوتی ہے یہ سن کر آپؐ نے فرمایا میں نہیں سمجھتا تھا کہ یہ ان باتوں کو سمجھتا ہے۔ آئندہ اسے اندر مت آنے دو۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے اسے صحرا میں بھیج دیا ہر جمعہ کو آتا کھانا کھاتا اور پھر لوٹ جاتا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۱۷۔ حضرت یثمؓ بن دہر

حضرت یثمؓ بن دہر۔ منذر بن جہم نے ان سے دریافت کیا کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان (بچہ ریش) اور آپ کی پیشانی پر چند سفید بال دیکھے تھے جو بہ مشکل تیس ہوں گے۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۱۸۔ حضرت ہیثمؓ ابوقیس

حضرت ہیثمؓ ابوقیس سلمی۔ محمد بن سلام نے عبدالقاہر بن السری بن قیس بن ہیثم سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے میرے دادا ہیثم کو اپنے قبیلے کے صدقات جمع کرنے کے لئے مقرر فرمایا۔ انہوں نے یہ رقم حضرت ابوبکر کو پوری پوری ادا کر دی اور زبرقان نے بھی رقم ادا کر دی۔ اس پر حضرت ابوبکر نے کہا کہ زبرقان نے صدقات کی رقم تکرماً ادا کی اور ہیثم نے تحرجاً تنگی سے یا تبرعاً خوشی سے ادا کی۔ اس پر محمد بن سلام نے عبدالقاہر سے دریافت کیا کہ آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے؟ تھوڑا سا سوچنے کے بعد کہنے لگے کہ حمید نے حسن سے سنا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

اور اس ہیثم سے مراد ابن قیس بن صلت بن حبیب السلمی ہیں۔ جو قیس بن ہیثم کے والد اور عبداللہ بن حازم بن اسماء بن صلت السلمی کے چچا تھے انہوں نے خراسان میں فتنہ برپا کیا تھا۔

۵۴۱۹۔ حضرت ہثیمؓ بن ابومعقل

حضرت ہثیمؓ بن ابومعقل اسدی۔ ابونعیم کا قول ہے کہ ابومعقل کا نام ہیثم ہے زیر عنوان کنیت میں بھی ان کا ذکر کیا جائے گا۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۰۔ حضرت ہیکلؓ بن جابر

حضرت ہیکلؓ بن جابر۔ حماد بن عمرو النصیبی نے عطاف بن حسن سے، انہوں نے ہیکل بن جابر سے روایت کی کہ ایک موقعہ پر حضور اکرمؐ نے انہیں مسجد حرام کا طواف کرتے دیکھا اور وہ اس دوران میں خدا سے مخاطب ہو کر کہہ رہے تھے اے خدا! اس مبارک گھر کے واسطے سے بھی تو نے میرے گناہ معاف نہیں کئے۔ حضورؐ نے سنا تو فرمایا تیرا بھلا نہ ہو کیا تیرے گناہ زمین و آسمان سے زیادہ ہیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! معاملہ کچھ ایسا ہی ہے مجھے اللہ نے کافی مال و دولت سے نوازا ہے لیکن میری حالت یہ ہے کہ جب بھی کوئی سائل مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میرے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔ حضور اکرمؐ نے سنا تو فرمایا مجھ سے دور ہٹ کر کھڑا ہو خدا تجھ سے سمجھ چھین لے۔ اس کے بعد آپ نے بخل کی مذمت میں ایک حدیث بیان کی۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

باب واؤ والف

۵۴۲۱۔ حضرت وابصہؓ بن معبد

حضرت وابصہؓ بن معبد بن مالک بن عبید الاسدی (جن کا تعلق بقول ابوعمر، اسد بن خزیمہ سے ہے) ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا سلسلہ نسب یوں بیان کیا ہے وابصہ بن معبد بن عتبہ بن حارث بن مالک بن حارث بن بشر بن کعب بن سعد بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی ان کی کنیت ابوسالم تھی۔ انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ اولاً کوفہ میں سکونت اختیار کی پھر رقہ چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ انہوں نے حضورؐ سے کئی احادیث روایت کیں ہیں۔ ان سے ان کے دو بیٹوں عمرو اور سالم

نیز شعبی، زیادہ بن ابوالجعد وغیرہ نے روایت کی۔

کئی راویوں نے باسناد ہم جو ابوعیسیٰ ترمذی تک پہنچتا ہے بتایا کہ انہوں نے ہناد سے، انہوں نے ابوالاحوص سے، انہوں نے حصین سے، انہوں نے ہلال بن سیاف سے روایت کی کہ زیاد بن جعد نے جب ہم رقہ میں تھے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک عمر رسیدہ آدمی کے پاس جس کا نام وابصہ بن معبد تھا۔ لے گیا اور کہا کہ ایک شخص نے حضورؐ کے پیچھے نماز ادا کی اور وہ صف کے پیچھے اکیلا کھڑا تھا۔ حضورؐ نے اسے نماز دہرانے کا حکم دیا۔ کئی راویوں نے اس حدیث کو ابوالاحوص کی روایت کی طرح زیاد بن جعد سے بواسطہ وابصہ روایت کیا ہے اور حصین کی حدیث میں مذکور ہے کہ ہلال کو وابصہ سے ملاقات کا اتفاق ہوا۔

محدثین میں اس حدیث کے بارے میں اختلاف ہے، بعض کے نزدیک عمرو بن مرہ کی حدیث جو ہلال نے عمرو بن راشد سے اور انہوں نے وابصہ سے روایت کی اصح ہے اور بعض کہتے ہیں کہ حصین بن ہلال کی حدیث جو زیاد سے اور انہوں نے وابصہ سے روایت کی ہے اصح ہے۔ چنانچہ ابوعیسیٰ ترمذی کے خیال کے مطابق یہ اسناد پہلے سے بہتر ہے۔

جناب وابصہ نے رقہؔ میں وفات پائی اور ان کا مزار جامع مسجد کے مینار کے پاس رافقہ میں واقع ہے۔ جناب وابصہ بڑے رقیق القلب تھے اور اکثر روتے رہتے تھے۔ ان کی اولاد میں سے ہیں عبدالرحمان بن صخر جو رقہ کے قاضی ہیں۔ ہارون الرشید کے زمانے میں رقہ کے قاضی تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۲۔ حضرت واثلہؓ بن اسقع

حضرت واثلہؓ بن اسقع بن عبدالعزی بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ الکنانی اللیثی ایک روایت میں واثلہ بن عبداللہ بن اسقع ہے۔ ان کی کنیت ابوشداد یا ابوالاسقع یا ابوقرصافہ تھی۔ یہ اس عہد میں ایمان لائے جب حضور اکرمؐ غزوۂ تبوک کی تیاری کر رہے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ جناب واثلہ اصحاب صفہ میں شامل تھے اور تین سال آپؐ کی خدمت میں رہے۔

واقدی لکھتے ہیں کہ جناب واثلہ مضافات مدینہ میں فروکش تھے کہ ایک دن حضورؐ ادھر کو تشریف فرما ہوئے اور انہوں نے صبح کی نماز آپ کی اقتدا میں ادا کی۔ حضور اکرمؐ کی عادت تھی کہ بعد از نماز صبح' منہ صحابہ کی طرف پھیر لیتے اور غور سے ہر آدمی کا چہرہ ملاحظہ فرماتے آپؐ نے انہیں دیکھا تو اجنبیت کی وجہ سے نہ پہچان سکے۔ دریافت فرمایا کون ہو اور کیوں آئے ہو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! بیعت کرنے کے لئے آپؐ نے پوچھا کیا تو ہر مہم میں شریک ہوگا۔ خواہ تجھے پسند ہو یا ناپسند عرض کیا ہاں یارسول اللہ! پھر دریافت فرمایا بشرط استطاعت عرض کیا ہاں یارسول اللہ!

حضور اکرمؐ ان دنوں غزوۂ تبوک کی تیاری میں مصروف تھے لیکن جناب واثلہ کے پاس سواری نہ تھی چنانچہ انہوں نے منادی کرادی کہ جو مجھے سواری فراہم کرے گا میں اپنا حصہ مال غنیمت میں سے اسے دوں گا۔ کعب بن عجرہ نے انہیں بلایا۔ واثلہ! میں تمہیں رات کو اپنے پیچھے اونٹ پر بٹھا لیا کروں گا اور تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ کے تابع ہوگا اور اس کے بدلے میں مال غنیمت میں سے جو حصہ تمہیں ملے گا وہ میں لے لوں گا۔ اس پر معاہدہ ہو گیا۔

جناب واثلہ کہتے ہیں خدا اسے جزائے خیر دے اس نے مجھے پیچھے بٹھا لیا اور اپنے راشن سے مجھے باقاعدہ حصہ ادا کرتا رہا۔

بایں ہمہ میرا احترام کرتا۔ جب حضور اکرمؐ نے خالد بن ولید کو اکیدر کندی کے خلاف دومۃ الجندل پر حملے کے لئے روانہ فرمایا تو واثلہ اور کعب بن عجزہ بھی اسی لشکر میں شامل تھے اس مہم میں چھ اونٹنیاں جناب واثلہ کے ہاتھ لگ گئیں وہ انہیں اپنے رفیق کعب کے پاس لے آئے اور کہا آؤ اور اپنی اونٹنیاں سنبھالو، وہ ہنستے ہوئے باہر نکلے۔ کہنے لگے اللہ تجھے اپنے فضل و کرم سے نوازے۔ میں نے کسی لالچ کی وجہ سے تجھ سے یہ مروت نہیں کی تھی۔ میں ان سے کوئی بھی بطور معاوضہ قبول نہیں کروں گا۔

جناب واثلہ نے بصرے میں سکونت اختیار کر لی۔ جہاں ان کا ایک مکان بھی تھا۔ پھر وہاں سے وہ شام آ گئے اور دمشق سے تین میل کے فاصلے پر بہ مقام بلاط میں مقیم ہو گئے۔ فتح دمشق کی مہم میں شریک تھے اور ان مہموں میں بھی شریک رہے جو دمشق اور حمص سے مختلف سمتوں میں روانہ کی جاتی رہیں۔ بعد وہاں سے فلسطین آ گئے اور بیت المقدس یا بیت جبرین میں ٹھہر گئے۔

ان سے ابو ادریس خولانی، شداد بن عبداللہ ابو عمار، ربیعہ بن یزید القصیر، عبدالرحمان بن ابی قیسمہ اور یونس بن میسرہ نے روایت کی۔

جناب واثلہ نے ۸۳ھ میں جب بروایت سعید بن خالد ان کی عمر ۱۶۵ برس تھی وفات پائی ابومسہر کہتے ہیں کہ انہوں نے ۸۵ھ میں جب وہ ۹۸ برس کے تھے انتقال کیا۔ ایک روایت کے رو سے وہ بیت المقدس میں یا دمشق میں فوت ہوئے۔ وہ ڈاڑھی کو مہندی لگاتے تھے اور آخری عمر میں نابینا ہو گئے۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۳۔ حضرت واثلہؓ بن الخطاب

حضرت واثلہؓ بن خطاب القرشی العدوی۔ حضرت عمر کے قبیلے سے تھے۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی وہ دمشق میں سکونت پذیر ہو گئے تھے جہاں ان کا ایک مکان تھا۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ اسماعیل بن عیاش نے مجاہد بن فرقد سے، انہوں نے واثلہ بن خطاب قرشی سے روایت کی کہ ایک شخص مسجد نبوی میں داخل ہوا اور حضور اکرمؐ وہاں تنہا تشریف فرما تھے۔ جب آپؐ نے اسے دیکھا تو آپؐ تھوڑا سا اپنے مقام سے ہلے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! جگہ تو کافی ہے۔ آپ نے کیوں زحمت فرمائی۔ فرمایا مسلمان پر مسلمان کا حق ہے جب وہ اسے دیکھے تو اس کی خاطر ادھر ادھر تھوڑا بہت سرکے ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

یہ روایت اسماعیل سے مروی ہے اور ایک روایت کے مطابق مجاہد سے مروی ہے جنہوں نے ربعی سے روایت کی۔

۵۴۲۴۔ حضرت واثلہؓ اللیثی

حضرت واثلہؓ لیثی۔ جو ابوالطفیل عامر بن واثلہ کے والد تھے۔ عمر بن یوسف ثقفی نے ابوالطفیل عامر بن واثلہ سے، انہوں نے اپنے والد یا دادا سے روایت کی کہ انہوں نے حجر اسود کو دیکھا کہ وہ سفید تھا اور زمانہ جاہلیت میں زیارت کے لئے آنے والے جب اپنے قربانی کے جانوروں کو ذبح کرتے تو ان کا خون اور گوبر حجر اسود پر مل دیتے تھے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور اسے حدیث غریب قرار دیا ہے۔ (اگر یہ پتھر ابتداء میں سفید تھا تو پھر اسے اسود کیوں کہتے تھے۔ مترجم)

۵۴۲۵۔ حضرت وازعؓ بن زارع

حضرت وازعؓ بن زارع۔ ابوبکر بن ابوعلی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اوران سے کسی بات کا ذکر نہیں کیا ہاں ان کے بھائی کوحضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۶۔ حضرت وازعؓ ابوذریح

حضرت وازعؓ۔ ابن ماکولا نے وازع ابوذریح لکھا ہے۔ انہیں آپؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور حضورؐ سے روایت بھی کی۔ ان کے بیٹے ذریح نے ان سے روایت کی۔

۵۴۲۷۔ حضرت وازمؓ بن زر

حضرت وازمؓ بن زرالکلبی۔ یحییٰ بن یونس لکھتے ہیں کہ وازم حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن مجھے کوئی سند یاد نہیں۔ محمد بن یزید بن زبان بن واسع بن علی بن وازم بن زراالکلبی نے روایت بیان کی کہ وازم حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عائشہ بنت سعد کے بارے میں ایک طویل حدیث بیان کی۔ ابن ماکولا نے بھی یحییٰ سے اسی طرح روایت کی ہے اوراسی طرح جعفر نے۔ ابن ماکولا ان کا نام ودان بن زر لکھا ہے اور محمد بن یزید کی حدیث میں ان کا ذکر کیا ہے اوران کی بعض روایات میں اختلاف کا بھی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۸۔ حضرت واسعؓ بن حبان

حضرت واسعؓ بن حبان بن منقذ الانصاری۔ ہم ان کا نسب ان کے والد اور دادا کے ترجمے میں بیان کرآئے ہیں۔ بغوی نے الواحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے مدینہ میں سکونت اختیار کرلی تھی لیکن ان کی صحبت کے بارے میں اختلاف ہے۔

ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے، انہوں نے ابونعیم سے، انہوں نے احمد بن محمد بن یوسف سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد البغوی سے، انہوں نے ہاشم بن ولید سے، انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے عمرو بن حارث سے روایت کی کہ حبان بن واسع نے اپنے والد سے انہیں یہ روایت سنائی کہ انہوں نے آپ کو دیکھا کہ حضورؐ وضو فرمارہے تھے اوراسی پانی سے جو پہلے ہاتھ تر تھے اپنے سر کا مسح کیا۔ ہاشم بن ولید بن طالب نے ابن وہب سے، انہوں نے عمرو بن حارث سے، انہوں نے حبان سے اور علی بن خشرم نے ابن وہب سے روایت کی کہ حبان نے اپنے والد سے اورانہوں نے عبداللہ بن زید سے روایت کی اور یہ اسناد اصح ہے۔

عدوی لکھتا ہے کہ جناب واسع بیعت رضوان میں موجود تھے اپنے بھائی سعد بن حبان کے ساتھ۔ اسی طرح بعد کے غزوات میں شریک رہے اور یوم الحرہ کوقتل ہوئے یہ ابن دباغ کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۹۔ حضرت واصلہؓ بن حباب

حضرت واصلہؓ بن حباب القرشی۔ ابوبکر بن ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح قتیبہ بن مہزان بن ابوعبدالرحمان نے اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے مجاہد بن فرقد سے انہوں نے واصلہ بن حباب القرشی سے روایت کی کہ ایک شخص حضور کی خدمت

میں حاضر ہوا اور پھر ساری حدیث اس طرح بیان کی جس طرح ہم واثلہ بن خطاب کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یا تو اس راوی سے اور یا اوپر کے کسی راوی سے، جناب واصلہ اور ان کے والد کے نام کے بارے میں غلطی ہوگئی ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں بلاشبہ اس نام میں تصحیف ہوئی ہے۔ چنانچہ الحافظ ابوالقاسم بن عساکر دمشقی نے اپنی تاریخ میں اس کا ذکر کیا ہے کہ صحیح نام واثلہ بن خطاب ہے۔

۵۴۳۰۔ حضرت واقدؓ بن الحارث

حضرت واقدؓ بن حارث الانصاری۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور ان کا شمار اہل مصر میں ہوتا ہے۔ قیس بن رافع نے ان سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ کے صحابہ حضرت عباس کے پاس جمع ہوئے انہوں نے گزرے ہوئے اچھے دنوں کی یاد تازہ کی۔ جس سے حاضرین پر رقت طاری ہوگئی۔ واقد بن حارث خاموش بیٹھے رہے، حاضرین نے کہا۔ اے ابوالحارث آپ کیوں نہیں بولتے، انہوں نے جواب دیا آپ لوگ بول رہے ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ اس پر اضافے کی گنجائش نہیں۔ حاضرین نے اصرار کیا کہ آپ بھی گفتگو کریں کیونکہ آپ کسی سے چھوٹے نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا میں بات یوں سنتا ہوں گویا مجھے اس سے خوف آتا ہے میں کام کو یوں دیکھتا ہوں گویا اس سے مجھے سکون ملتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۳۱۔ حضرت واقدؓ مولیٰ رسول اکرمؐ

حضرت واقدؓ۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان سے زاذان نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس نے اللہ کی اطاعت کی خواہ اس نے نماز اور روزے کی ادائیگی اور تلاوت میں کوتاہی کی ہو اسے ذکر الٰہی شمار کیا جائے گا اور جس نے خدا کی نافرمانی کی اور اس نے کثرت سے نمازیں پڑھیں اور روزے رکھے اور تلاوت کی اس کی نمازیں اور روزے رائیگاں جائیں گے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۳۲۔ حضرت واقدؓ بن عبداللہ

حضرت واقدؓ بن عبداللہ بن عبد مناف بن عرین بن ثعلبہ بن یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم التمیمی حنظلی یربوعی، حلیف بنوعدی بن کعب یہ ابوعمر کا قول ہے ابن مندہ نے انہیں واقد بن عبداللہ الحنظلی لکھا ہے۔ انہیں حضور کی صحبت بھی نصیب ہوئی ابونعیم نے بھی انہیں حنظلی لکھا ہے۔ ایک روایت میں یربوعی مذکور ہے۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہیں حضور اکرمؐ نے عبداللہ بن جحش کے سریہ میں روانہ فرمایا تھا۔ انہوں نے اسلام اس وقت قبول کیا تھا کہ حضور اکرمؐ ابھی دار ارقم میں منتقل نہیں ہوئے تھے اور آپؐ نے بعد میں ان کے اور بشر بن براء بن معرور کے درمیان رشتہ مواخات قائم کیا تھا۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ انہیں یزید بن رومان نے اور انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ حضوا اکرمؐ نے انہیں عبداللہ بن جحش کو نخلہ کی طرف روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ تم وہاں ٹھہرنا اور قریش کی نقل و حرکت کے بارے میں ہمیں اطلاع دینا۔ مگر آپ نے لڑائی کا حکم نہیں دیا تھا اور یہ واقعہ شہر حرام میں پیش آیا تھا۔ اس کے بعد

راوی نے حدیث بیان کی۔

تعمیل ارشاد میں یہ لوگ نخلہ کو چل دیئے۔ وہاں پہنچے تو عمرو بن حضرمی، حکم بن کیسان اور عثمان اور مغیرہ فرزندان عبداللہ وہاں سے گزرے۔ جب مسلمانوں نے ان کو دیکھا تو واقد بن عبداللہ پر جنہوں نے اپنا سر منڈایا ہوا تھا ان لوگوں کی نظر پڑی تو عمار نے ان سے کہا کہ ان لوگوں سے تمہیں کوئی خطرہ نہیں کیونکہ سر کا منڈانا یا تو زیارت کعبہ سے پہلے معمول تھا یا بعد از زیارت اور ایسی حالت میں لڑنا بالخصوص ماہ حرام میں سخت ناپسندیدہ امر تھا۔

رجب کی آخری تاریخ کو مسلمان دستہ فوج نے ان کے بارے میں مشورہ کیا۔ چنانچہ طے پایا کہ ابن حضرمی اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا جائے چنانچہ واقد بن عبداللہ کے تیر سے عمرو بن حضرمی مارا گیا۔ بعدہ انہوں نے عثمان اور حکم کو پکڑ لیا اور مغیرہ بھاگ گیا اور اونٹوں کو ہانک کر حضور اکرمؐ کے پاس لے آئے۔ آپؐ نے فرمایا میں نے ماہ حرام میں لڑنے کی اجازت نہیں دی تھی جب قریش نے حضور اکرمؐ پر ماہ حرام کی بے حرمتی کا الزام لگایا تو قرآن کی درج ذیل آیت نازل ہوئی۔ یسئلونک عن الشهر الحراام قتال فيه. قل قتال فيه كبير الخ۔

جناب واقد پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے ایک کافر کو قتل کیا اور عمرو بن حضرمی پہلا مشرک ہے جو ایک مسلمان کے ہاتھوں مارا گیا۔ واقد غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابو جعفر نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ بدر از بنی عدی، جناب واقد کا جوان کے حلیف تھے ذکر کیا ہے یہ لا ولد تھے اور احد کے علاوہ باقی تمام غزوات میں شریک تھے اور حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں فوت ہوئے۔ واقد اور ابن حضرمی کے بارے میں ایک شاعر نے کہا ہے۔

سقينا من ابن الحضرمى رماحنا بنخلة لما اوقد الحرب واقد

ہم نے ابن حضرمی کے قتل سے اپنے نیزوں کو اس وقت سیراب کیا جب نخلہ کے مقام پر واقعہ نے لڑائی کی آگ بھڑکائی۔

ابن مندہ نے واقد بن عبداللہ کو حنظلی قرار دے کر اس قصے کو اس طرح بیان کیا ہے جس طرح کہ ہم لکھ آئے ہیں۔ اور عبداللہ بن جحش بھی اس واقعہ میں ساتھ تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابو نعیم کا واقد کو حنظلی کہنا اور پھر ایک اور روایت کے رو سے انہیں یربوعی کہنا مبنی بر ظن ہے اور اس میں تناقض ہے لیکن صورت حال یوں نہیں ہے کیونکہ بنو یربوع بنو حنظلہ سے ہیں اور بنو حنظلہ بنو تمیم سے جب کسی کو یربوعی کہا جائے گا تو وہ حنظلی بھی ہوگا اور تمیمی بھی، ابو نعیم کو یہ غلطی اس لئے لگی کہ ابن مندہ نے واقد کا ذکر حنظلی کی ذیل میں بھی کیا ہے اور یربوعی کے تحت بھی۔ جس سے ابو نعیم یہ سمجھے کہ دونوں ایک ہیں۔ ہم اس پر اگلے ترجمے میں بھی گفتگو کریں گے۔

۵۴۳۳۔ حضرت واقدؓ بن عبداللہ

حضرت واقدؓ بن عبداللہ یربوعی۔ کبار صحابہ میں سے ہیں۔ عبداللہ بن عمر نے اپنے بیٹے کا نام ان کے نام پر واقد رکھا تھا۔ حضور اکرمؐ نے انہیں قریش کے قافلے کی تلاش میں عبداللہ بن جحش کے ساتھ بھیجا تھا ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد کلبی کی وہ حدیث بیان کی ہے جو ابو صالح نے بروایت ابن عباس بیان کی ہے کہ حضورؐ نے واقد بن عبداللہ کو عبداللہ بن جحش کے

ساتھ قریش کے قافلے کی تلاش میں روانہ فرمایا تھا۔ اور لمبی حدیث کا ذکر فرمایا

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ مقام تعجب ہے کہ ابن مندہ نے ایک ہی حدیث کو دو تراجم واقد بن عبداللہ حنظلی اور واقد بن عبداللہ یربوعی کے تحت بیان کیا۔ حالانکہ دونوں تراجم کے تحت ایک ہی آدمی کا ذکر کیا ہے۔ حنظلی، یربوعی کی شاخ ہے ایسی معمولی بات کو نہ سمجھنا حد درجہ حیران کن ہے۔ امیر ابونصر وغیرہ سے بھی یہ غلطی صادر ہوئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بڑے آدمیوں سے بڑی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں۔

۵۴۳۴۔ حضرت واقدؓ ابومراوح

حضرت واقدؓ ابومراوح۔ ان کی کنیت ابومراوح اللیثی تھی ابوداؤد بجستانی کہتے ہیں کہ ان کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے عروہ بن زبیر اور زید بن اسلم نے روایت کی۔

ربیعہ بن عثمان نے زید بن اسلم سے، انہوں نے واقد ابی مراوح لیثی سے روایت کی۔ کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے مال اس لئے اتارا کہ لوگ نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔ ابن مندہ اور ابونعیم ہر دو نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ بعض متاخرین مثلاً ابن مندہ نے واقد کا ذکر بحوالہ، ابوداؤد بجستانی کے کیا ہے اور ان کی صحبت کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم نے اسی پر اکتفا کیا ہے۔

۵۴۳۵۔ حضرت واقدؓ

حضرت واقدؓ۔ بشرطیکہ صحیح ہو۔ واقد نے نبی کریمؐ سے روایت کی۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے، انہوں نے یزید بن محمد سے انہوں نے جعفر بن عبداللہ بن واقد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم عورتوں کو مساجد میں آنے سے نہ روکو۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ وہم ہے اور یہ صاحب واقد بن عبداللہ بن عمر سے زیادہ مشابہہ ہیں۔

۵۴۳۶۔ حضرت وائلؓ بن حجر

حضرت وائلؓ بن حجر بن ربیعہ بن وائل بن یعمر الحضرمی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابولقاسم بن عساکر الدمشقی نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے وائل بن حجر بن سعد بن مسروق بن وائل بن ضمعج بن وائل بن ربیعہ بن وائل بن نعمان بن زید بن مالک بن زید اور ایک اور روایت کے رو سے ان کا نسب یوں تھا وائل بن حجر بن سعید بن مسروق بن وائل بن نعمان بن ربیعہ بن حارث بن عوف بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن شرجیل بن مالک بن مرہ بن حمیر بن زید الحضرمی۔ ابوعبیدہ حضرمی' حضرموت کے سرداروں سے تھے اور ان کا والد وہاں کے ملوک سے تھا۔ یہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے آنے سے کئی دن پیشتر ہی صحابہ کرام کو ان کے آنے کی بشارت دے دی تھی کہ عنقریب حضرموت کا حاکم اللہ اور رسول کی خوشنودی کی خاطر حلقہ اسلام میں شامل ہونے کے لئے آنے والا ہے۔

جب وائل حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں خوش آمدید کہا اپنی چادر بچھا کر اس پر انہیں بٹھایا اور ان کے لئے اور ان کی اولاد کے لئے دعائے خیر فرمائی پھر حضورؐ نے حضرموت کے سرداروں کا انہیں حاکم اعلیٰ مقرر فرما دیا۔ اور وہاں

ان کو جاگیر عطا کی اور معاویہ بن ابوسفیان کو ان کے ساتھ روانہ کر دیا اور حکم دیا کہ یہ جاگیر معاویہ بن سفیان کو دے دینا۔

معاویہ بن سفیان نے وائل سے کہا کہ چونکہ گرمی سخت ہے۔ اس لئے مجھے اپنے پیچھے بٹھالو وائل نے کہا تم بادشاہوں کے حاشیہ نشینوں میں سے نہیں ہو۔ انہوں نے کہا اپنے جوتے ہی مجھے دے دو۔ وائل نے کہا اونٹنی کے سائے سے کام لو۔ انہوں نے کہا یہ ناکافی ہے۔

وائل نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں گزارش کی کہ جب میرے اہل قبیلہ کو علم ہوا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تو وہ مجھے نکال باہر کریں گے۔ حضورؐ نے فرمایا گھبراؤ مت۔ میں تمہیں اس سے دگنا دوں گا۔

قبول اسلام کے بعد وائل کوفے میں قیام پذیر ہو گئے اور امیر معاویہ کے عہد حکومت تک وہیں ٹھہرے رہے اس دوران میں امیر معاویہ کے دربار میں حاضر ہوئے تو انہوں نے جناب وائل کو اپنے ساتھ تخت پر جگہ دی۔ اس وقت انہیں خیال آیا کاش میں نے انہیں اس موقعہ پر اونٹنی پر اپنے آگے بٹھایا ہوتا۔ جنگ صفین میں وائل حضرت علیؓ کے لشکر میں تھے اور اپنے قبیلے کا جھنڈا ان کے پاس تھا۔

ان دونوں کے بیٹوں علقمہ اور عبدالجبار نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ ایک روایت کے رو سے عبدالجبار نے اپنے والد سے کوئی حدیث روایت نہیں کی بلکہ کلیب بن شہاب جرمی اور ان کی بیوی ام یحییٰ کے علاوہ ابراہیم بن محمد وغیرہ نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے بندار سے، انہوں نے یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمان بن مہدی سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے سلمہ بن کہیل سے، انہوں نے حجر بن عنبس سے انہوں نے وائل بن حجر سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو سورۂ فاتحہ پڑھتے سنا چنانچہ آپؐ نے غیر المغضوب علیهم و الضالین کے بعد آمین کہی اور مد پڑھتے وقت اپنی آواز کو اونچا کیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۳۷۔ حضرت وائلؓ بن ابی القعیس

حضرت وائلؓ بن ابی القعیس۔ ایک روایت میں وائل بن افلح مذکور ہے جو ابوالقعیس کے بھائی تھے اور ایک روایت میں اخوافلح بن ابوالقعیس مذکور ہے۔ اس میں اختلاف ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے عکرمہ سے روایت کی کہ قعیس کے بھائی وائل بن افلح نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ حکم بن عتیبہ نے عراک بن مالک سے روایت کی کہ افلح حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ام المومنین نے پردہ کر لیا حالانکہ وائل بن ابی القعیس کی بیوی نے حضرت عائشہؓ کو دودھ پلایا تھا۔ نیز مروی ہے کہ افلح ابوالقعیس نے بتایا کہ انہیں ترمذی نے انہیں حسن بن علی نے انہیں ابن نمیر نے، انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والد نے، انہیں حضرت عائشہ نے بتایا کہ ام المومنین کے رضاعی چچا ان سے ملنے آئے تو انہوں نے حضور اکرمؐ کی اجازت کے بغیر ملنے سے انکار کر دیا۔ حضور نے فرمایا وہ تمہارا رضاعی چچا ہے اس لئے اس سے مل لو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے دودھ تو عورت کا پیا ہے۔ مرد کس طرح میرا رشتہ دار بن گیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا عائشہ وہ تمہارا چچا ہے اس لئے اسے اندر آنے کی اجازت دے دو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ان کی صحبت اور اسلام کا کسی کو علم نہیں۔

۵۴۳۸۔ حضرت وائلؓ القیل

حضرت وائلؓ القیل۔ ابن شاہین نے انہیں غیر معروف لوگوں میں شمار کیا ہے اور باسنادہ ابراہیم بن یوسف بن ابواسحاق سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابواسحاق سے، انہوں نے عاصم بن کلیب سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے وائل القیل سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو نماز میں دیکھا کہ آپ نے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ بلاشبہ اس سے مراد وائل بن حجر ہیں۔ یہ عجیب معلوم ہوتا ہے کہ بایں انداز ان کا ذکر کیا جائے اور اس سے وائل بن حجر نہ سمجھے جائیں کیونکہ ان کی ریاست کا ہر آدمی کو علم ہے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ جب خزیمہ بن ثابت کا ذکر آئے تو اس سے ذوالشہادتین سمجھے جائیں خواہ یہ لقب ان کے نام کے ساتھ نہ لکھا گیا ہو۔

۵۴۳۹۔ حضرت وبرؓ بن مشہر

حضرت وبرؓ بن مشہر۔ ایک روایت میں وبرہ مذکور ہے۔ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابوبکر بن ابی عاصم سے، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن شیبہ سے، انہوں نے ابن ابی فدیک سے، انہوں نے موسیٰ بن یعقوب سے، انہوں نے حاجب بن قدامہ (عبدالحمید بن قدامہ کے سوتیلے بھائی تھے) اور عبدالحمید سے (جو عبداللہ بن سعید بن نوفل بن مساحق کے اخیافی بھائی تھے) انہوں نے عیسیٰ بن خثیم الحنفی سے انہوں نے وبر بن مشہر الحنفی سے روایت کی کہ مسیلمہ کذاب نے انہیں ابن نواحہ اور ابن شعاف کو حضور اکرمؐ کی خدمت میں روانہ کیا۔ آخر الذکر دونوں جناب وبر سے عمر میں بڑے تھے انہوں نے حضورؐ کی مجلس میں حاضر ہو کر اقرار کیا کہ حضورؐ کا مقام نبوت میں پہلا ہے اور آپؐ کے بعد مسیلمہ کا نمبر آتا ہے اس کے بعد آپؐ نے میری طرف توجہ فرمائی اور پوچھا کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جس چیز کو آپ درست کہتے ہیں وہ درست ہے اور جس کو غلط کہتے ہیں وہ غلط ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں صحراؤں اور دریاؤں کی ریت کے ذرات کی تعداد کے برابر اتنی بار شہادت دیتا ہوں کہ مسیلمہ جھوٹا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔

دوسرے دو آدمیوں کے بارے میں حکم دیا کہ انہیں بند کر دو۔ اس پر وہاں موجود ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! انہیں میرے حوالے فرما دیجئے۔ چنانچہ وہ انہیں اپنے ساتھ لے گیا جناب وبر بہ غرض تعلیم قرآن رک گئے اور حضور اکرمؐ کی وفات تک وہیں ٹھہرے رہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۰۔ حضرت وبرؓ بن یحنس الخزاعی

حضرت وبرؓ بن یحنس الخزاعی۔ ایک روایت میں وبرۃ بن یحنس الخزاعی آیا ہے۔ نعمان بن برزخ نے ان سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے انہیں فرمایا اگر کبھی تم صنعا کی اس مسجد میں جو حیال الصبیل میں ہے جا نکلو تو وہاں ضرور نماز ادا کرنا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ یہ وہ صاحب ہیں جنہیں حضور اکرمؐ نے داذویہ فیروز دیلمی اور جشیش الدیلمی کے پاس اسود العنسی کو جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ قتل کرنے کے لئے روانہ فرمایا تھا۔

۵۴۴۱۔ حضرت وجزؓ بن غالب

حضرت وجزؓ بن غالب بن عمرو ابوقیلہ۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضری کی سعادت حاصل کی۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔
ابن دباغ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۲۔ حضرت وحشیؓ بن حرب

حضرت وحشیؓ بن حرب الحبشی ابودسمہ۔ یہ مکہ کے حبشیوں میں سے تھے اور لطعیمہ بن عدی اور بعض نے کہا جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف القرشی نوفلی کے آزاد کردہ غلام تھے انہوں نے حضرت حمزہؓ کو احد میں اور مسیلمہ کذاب کو جنگ یمامہ میں قتل کیا تھا اور کہا کرتے تھے کہ میں نے بحالت کفر خیر الناس کو اور بحالت اسلام شر الناس کو قتل کیا ہے۔

عبداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے اس نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ عبداللہ بن فضل نے سلیمان بن یسار سے، انہوں نے جعفر بن بن عمرو بن امیہ الضمری سے بیان کیا کہ میں اور عبیداللہ بن عدی بن الخیار مدربین امیر معاویہ کے عہد امارت میں گھومنے پھرنے کو نکلے، جب ہم واپسی پر حمص میں، جہاں وحشی بن حرب جبیر بن معطم کے غلام حضرت حمزہؓ کے قاتل سکونت پذیر تھے۔ وارد ہوئے تو میرے رفیق سفر نے کہا۔ قاتل حمزہؓ وحشی یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں، آؤ ان سے دریافت کریں کہ قتل حمزہ کس طرح وقوعہ پذیر ہوا ہم نے ایک آدمی سے وحشی کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ اکثر اپنے گھر کے صحن میں بیٹھا رہتا ہے اور شراب سے مخمور رہتا ہے اگر اس نے شراب پی رکھی ہو تو اس سے متعرض نہ ہونا اور اگر ہوش میں ہوا تو تم اسے ایک خوش اخلاق اور بامروت عرب کے روپ میں جلوہ گر پاؤ گے جب ہم ان کے مکان پر پہنچے تو وہ صحن میں بیٹھے تھے۔ ہم نے سلام کہا تو انہوں نے سر اٹھا کر ہماری طرف دیکھا اور کہنے لگے کیا تم عدی بن خیار کے بیٹے ہو عبیداللہ نے کہا ہاں آپ کا اندازہ درست ہے۔ کہنے لگے میں نے جب بچپن میں تجھے تیری دودھ پلائی سعدیہ کے سپرد کیا تھا۔ اس کے بعد سے آج تک پھر نہیں دیکھا تھا۔ اس دن تجھے میں نے ہی اس کے حوالے کیا تھا اور جب تجھے وادی ذی طوی میں اس کے سپرد کیا تھا تو تیرے پاؤں چمک رہے تھے۔ آج تم جونہی میرے سامنے آئے، میں نے تمہیں پہچان لیا۔

بعدہ ہم نے اسے کہا کہ ہم تم سے یہ پوچھنے آئے ہیں کہ تم نے حمزہ بن عبدالمطلب کو غزوۂ احد میں کیسے قتل کیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں تم سے یہ واقعہ بیان کروں گا۔ جیسا کہ میں نے حضور اکرمؐ کے سامنے بیان کیا تھا۔

میں جبیر بن مطعم کا غلام تھا اور اس کا چچا طعیمہ بن عدی غزوۂ بدر میں مارا گیا تھا۔ جب لشکر قریش احد کی طرف روانہ ہوا تو جبیر نے مجھ سے کہا کہ اگر تم حمزہ۔ عم محمدؐ کو قتل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو تم آزاد ہو چنانچہ میں بھی اور لوگوں کے ساتھ ہو لیا۔ میں میدان جنگ میں اسے ڈھونڈھتا پھرتا تھا۔ دیکھا کہ بدمست اونٹ کی طرح لوگوں کی صفوں کو تلوار سے چیرتا پھرتا تھا اور کوئی اس کے سامنے نہیں ٹھہرتا تھا میں اس کی تاک میں تھا اور پتھروں اور درختوں کی اوٹ میں چھپتا پھرتا تھا کہ مجھے دیکھ نہ لے چنانچہ سباع بن عبدالعزی نے مجھے حمزہ کے آمنے سامنے کر دیا۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو ماں کی گالی دی۔ کیونکہ وہ فاحشہ عورت تھی۔ پھر میں نے اپنے نیزے کو جنبش دی اور جونہی موقعہ ملا میں نے نیزہ اس انداز سے پھینکا کہ اس کی ناف پر لگا اور دونوں ٹانگوں کے درمیان

سے باہر نکل گیا۔ میں نے نیزے کو اسی حالت میں رہنے دیا۔ تا آنکہ حمزہ کا انتقال ہو گیا پھر میں نے اپنا نیزہ نکالا اور چونکہ مجھے اور کسی سے کوئی پرخاش نہ تھی۔ اس لئے اپنے لشکر میں واپس آ گیا اور جب واپس مکے پہنچا تو مجھے آزادی مل گئی۔

جب مکہ فتح ہو گیا تو میں بھاگ کر طائف چلا گیا۔ جب چند دنوں کے بعد اہل طائف کا وفد قبول اسلام کے لئے حضور اکرم کی خدمت میں روانہ ہوا تو زمین کی وسعتیں مجھ پر تنگ ہو گئیں اور ارادہ کیا کہ شام، یمن یا اور کہیں چلا جاؤں۔ اس پر ایک آدمی نے مجھے کہا ارے احمق! کیا تمہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ جو شخص اسلام قبول کر لے۔ حضورؐ اسے معاف کر دیتے ہیں۔ وحشی نے مدینے کا رخ کیا اور حضور کو اس وقت اس کی موجودگی کا علم ہوا۔ جب وہ حضور اکرمؐ کے سر پر جا کھڑا ہوا اور کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کر لیا مجھے دیکھ کر فرمایا وحشی ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! فرمایا بیٹھو اور قتل حمزہ کا واقعہ بیان کرو۔ میں نے حضور اکرمؐ سے صورت حالت بیان کی تو فرمایا تیرا بھلا نہ ہو۔ آئندہ مجھے اپنا منہ نہ دکھانا۔ اس کے بعد حضورؐ کی وفات تک میں آپؐ سے چھپتا پھرا۔

حضورؐ کے بعد جب اسلامی لشکر مسیلمہ کذاب کے خلاف روانہ ہوا تو میں بھی اپنے اسی نیزے کے ساتھ جس سے میں نے حمزہ کو قتل کیا تھا لشکر میں شامل ہو گیا۔ میدان جنگ میں میں نے مسیلمہ کذاب کو دیکھا کہ ہاتھ میں تلوار لئے کھڑا تھا۔ چنانچہ میں اس پر حملہ آور ہونے کو تیار ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک انصاری بھی اس کی تاک میں تھا۔ ادھر میں نے اپنے نیزے کو جنبش دے کر مسیلمہ پر پھینکا جو اس کے پیٹ میں لگا ادھر انصاری نے تلوار سے اس پر وار کیا۔ اب اللہ ہی جانتا ہے کہ کس کی ضرب سے وہ مرا۔

سلیمان بن یسار۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے راوی ہیں کہ انہوں نے اس روز ایک شخص کو کہتے سنا کہ مسیلمہ کو ایک حبشی غلام نے قتل کیا ہے۔ موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے کہ وحشی کی موت شراب سے ہوئی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۳۔ حضرت وحوحؓ بن اسلت

حضرت وحوحؓ بن اسلت۔ اسلت کا نام عامر بن جشم بن وائل بن زید بن قیس بن عامر بن مرہ بن مالک انصاری اوسی تھا۔ وحوحؓ ابو قیس شاعر کے بھائی تھے جو مسلمان نہیں ہوا تھا۔ زبیر نے اپنے چچا سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عمارہ سے روایت کی کہ وحوح کو حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔ وہ غزوۂ خندق اور بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور جب وہ ابو عامر راہب کے ساتھ مکہ کو روانہ ہوئے تو ابو قیس نے ان کے بارے میں مندرجہ ذیل اشعار کہے۔

اری وحوحًا ولی علی بوده ۔۔۔ وکان امرؤ من حضر موت غریب

وحوح میری محبت کو رد کر کے چلا گیا اور حالانکہ (ابو عامر راہب) حضرموت کا ایک اجنبی تھا۔

کانی امرو ولی ولا ود بیننا ۔۔۔ وانت حبیب فی الفواد قریب

وحوح مجھ سے اس انداز سے علیحدہ ہوا گویا ہم میں محبت تھی ہی نہیں۔ حالانکہ تو میرے دل کے قریب ہے۔

وان بنی العلات قوم وانی ۔۔۔ اخوک فلا یکذبک عنک کذوب

بلاشبہ قبیلے کے لوگ ہمارے بھائی بند ہیں۔ لیکن میں تو تمہارا بھائی ہوں اور کوئی بھی اس کی تکذیب نہیں کر سکتا۔

اخوک اذا تاتیک یوما عظمیة ۔۔۔ تحملها والنائبات تنوب

جب تجھے تکالیف پیش آئیں گی تو تیرا بھائی ہی انہیں برداشت کرے گا اور تکالیف آتی ہی رہتی ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ابوقیس بن اسلت۔ حضورؐ سے ملنے کے لئے روانہ ہوا کہ اسے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی نے کہا۔ بخدا تو نے بنوخزرج کی تلواروں کو رسوا کر دیا ہے۔ یہ سن کر اس نے کہا واللہ میں اس سال اسلام قبول نہیں کروں گا۔ چنانچہ وہ اسی سال کے دوران میں مر گیا۔ ابوعمر نے وحوح کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۴۔ حضرت وداعہؓ بن خزام

حضرت وداعہؓ بن خزام۔ جعفر مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ان سے مروی حدیث کے اسناد میں کچھ اشتباہ ہے اور انہوں نے باسنادہ یحییٰ بن سعید اموی سے انہوں نے کلبی سے، انہوں نے ابوصالح سے، انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ ابولبابہ بن عبدالمنذر، وداعہ بن خزام یا حرام اور اوس بن ثعلبہ، غزوۂ تبوک میں آپ کا ساتھ نہ دے سکے۔ جب انہیں اس باب میں ان آیات کا علم ہوا جو ایسے لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھیں، تو ان لوگوں نے اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں کے ساتھ باندھ لیا۔ جب رسول کریمؐ تشریف لائے تو آپ کو بتایا گیا کہ ان لوگوں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک حضور اکرمؐ انہیں نہیں کھولیں گے۔ یہ اسی حالت میں رہیں گے۔ حضورؐ نے فرمایا جب تک مجھے جناب باری سے کوئی حکم موصول نہیں ہوگا۔ میں بھی کچھ نہیں کروں گا۔

جب قرآن حکیم کی یہ آیت "**خلطوا عملاً صالحاً و آخر سیئا عسی اللہ ان یتوب علیھم**" نازل ہوئی تو آپؐ نے انہیں کھول دیا۔ بعدہ وہ لوگ اپنا مال و متاع اٹھا کر اس لئے لے آئے کہ آپؐ اسے مساکین میں تقسیم فرما دیں کہ اسی مال کی کشش نے انہیں اس مہم میں شرکت سے روکا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا میں اس سلسلے میں بھی خدائی ہدایت کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اس پر مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی۔ **خذ من اموالھم صدقہ تطھرھم و تزکیھم بھا و صل علیھم ان صلاتک سکن لھم** اس پر آپؐ نے ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ جعفر لکھتے ہیں کہ یہی قول کلبی کا ہے۔ لیکن محدثین کے یہاں غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہونے والے حضرات کے نام ہلال بن امیہ، مرارہ بن ربیع اور کعب بن مالک ہیں ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۵۔ حضرت وداعہؓ بن ابی زید

حضرت وداعہؓ بن ابی زید الانصاری۔ کلبی نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے۔ جو صحابہ میں سے جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے لشکر میں شامل تھے اور ان کے والد ابوزید غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۶۔ حضرت وداعہؓ بن ابی وداعۃ

حضرت وداعہؓ بن ابی وداعہ سہمی۔ یہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان سے مروی حدیث میں مجال گفتگو ہے۔ کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے وداعہ سہمی سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم ایک گرم دن میں طواف کعبہ کے لئے تشریف لائے۔ بعد از طواف پانی طلب فرمایا تو ایک شخص نے پیالے میں نبیذ پیش کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح اس کی روایت کی ہے۔

۵۴۴۷۔حضرت ودانؓ بن زر

حضرت ودانؓ بن زر الکلبی۔حضورؐ کی خدمت میں حاضری کی سعادت حاصل کی۔روایت کی محمد بن یزید بن زبان بن واسع بن علی بن ودان بن زر کلبی نے اور ودان جیسا کہ ان کے والد سے بواسطہ ان کے دادا مروی ہے۔آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔راوی نے یہ حدیث صالح بن عبدالرحمٰن بن المسور سے سنی اور انہوں نے (ودان نے) ایک حدیث سعد بن ابی وقاص کے بارے میں حضورؐ سے سنی۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۸۔حضرت ودفہؓ بن ایاس

حضرت ودفہؓ بن ایاس الانصاری۔ایک روایت میں ودفہ۔ابوزکریا نے ان کا ذکر کیا ہے۔غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے،بہ سلسلہ شرکائے انصار از بنولوذان بن غنم،ربیع بن ایاس بن عمرو اور ان کے بھائی ودفہ بن ایاس کا ذکر کیا ہے اور جعفر نے باسنادہ ابن اسحاق سے روایت کی کہ ودفہ اور ان کے دونوں بھائی ربیع اور عمرو غزوۂ بدر میں موجود ہے ابونعیم،ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔فرق یہ ہے کہ ابوعمر نے ان کا نام وذفہ لکھا ہے اور ذ کے اوپر رکھ دیا ہے۔

تینوں نے لکھا ہے کہ ودفہ تمام غزوات میں شریک ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

۵۴۴۹۔حضرت ودیعہؓ بن خزام

حضرت ودیعہؓ بن خزام۔عبدالرحمان بن یزید سے مروی ہے کہ ودیعہ نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا تو لڑکی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ!میرے والد نے میرا نکاح کر دیا ہے لیکن میں اسے ناپسند کرتی ہوں۔حضورؐ نے ودیعہ کو بلایا اور حقیقت حال پوچھی انہوں نے کہا یارسول اللہ!لڑکا نیک خو اور لڑکی کا ابن عم ہے۔حضورؐ نے دریافت کیا۔کیا تم نے لڑکی سے پوچھا تھا۔انہوں نے جواب نفی میں دیا۔تو آپؐ نے نکاح کو منسوخ فرما دیا۔اس حدیث میں لڑکے کے نام کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے۔

۵۴۵۰۔حضرت ودیعہؓ بن عمرو

حضرت ودیعہؓ بن عمرو بن جراد بن یربوع الجہنی۔یہ سلسلہ نسب بہ روایت ابوعمر ہے۔ابن الکلبی نے یوں بیان کیا ہے۔ودیعہ بن عمرو بن یسار بن عوف بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ یہ لوگ بنوسواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار کے حلیف تھے۔انہوں نے بقول موسیٰ وابن اسحاق غزوۂ بدر میں شرکت کی۔ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر،ودیعہ بن عمرو الجہنی کا ذکر کیا ہے اور ابن اسحاق سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ بنواشجع سے تعلق رکھتے تھے لیکن پہلی روایت اصح ہے۔ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۵۱۔ حضرت وردؓ بن خالد السلمی

حضرت وردؓ بن خالد السلمی البجلی ۔نسب یوں ہے۔ ورد بن خالد بن حذیفہ بن عمرو بن خلف بن مازن بن مالک بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم۔ فتح مکہ کے دن یہ صاحب اسلامی لشکر کے میمنہ میں تھے۔ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۵۲۔ حضرت وردانؓ بن اسماعیل

حضرت وردانؓ بن اسماعیل تیمی۔ بنو یربوع (از بنو تمیم) کے قیدیوں میں حضور اکرمؐ کے پاس لائے گئے۔ حضرت عائشہؓ صدیقہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ مجھ پر ایک بنو اسماعیل کے غلام کو آزاد کرنا لازمی ہے۔ اس لئے ان میں سے ایک غلام مجھے عطا فرما دیجئے۔ تاکہ میں اسے آزاد کردوں۔ حضورؐ نے فرمایا یہ غلام بنو عنبر سے ہیں جب وہ آئیں گے تو میں تمہیں ان سے ایک دے دوں گا۔ تم آزاد کردینا ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ وردان بن مخرم کے ترجمے میں ہم پھر ان کا ذکر کریں گے۔

۵۴۵۳۔ حضرت وردانؓ الجنی

حضرت وردانؓ الجنی۔ مستمر بن ریان نے ابوالجوزاء سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی کہ وہ لیلۃ الجن کو حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے، جب مقام حجون پر پہنچے تو آپؐ نے میرے اردگرد ایک خط کھینچ دیا اس کے بعد آپؐ جنوں کے مجمع کی طرف تشریف لے گئے، چنانچہ وہ آپؐ کے اردگرد جمع ہو گئے۔ اس پر ان کے سردار وردان نے حضورؐ سے درخواست کی کیا میں ان جنوں کو آپ سے پرے ہٹا دوں حضورؐ نے فرمایا مجھے صرف اللہ کی پناہ کی ضرورت ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۵۴۔ حضرت وردانؓ مولیٰ رسول اکرمؐ

حضرت وردانؓ۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ایک کھجور کے درخت سے گر پڑے اور فوت ہو گئے۔ یہ ابن عباس سے عکرمہ کی روایت ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اس کے کسی ہم وطن کو تلاش کرو اتفاق سے ایک آدمی مل گیا اور آپ نے وردان کا سازوسامان اس کے حوالے کر دیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق ابوعیسیٰ ترمذی نے اپنی کتاب میں یہ واقعہ ابن اصبہانی سے بیان کیا ہے جنہوں نے مجاہد بن وردان سے سنا۔

۵۴۵۵۔ حضرت وردانؓ جد الفرات

حضرت وردانؓ۔ جو فرات بن یزید بن وردان کے دادا تھے اور وردان عبداللہ بن ربیعہ بن خرشتہ الثقفی کے غلام تھے۔ جو محاصرۂ طائف کے موقعہ پر ایمان لائے، عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ طائف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ تو المنبعث جن کا نام مضطجع تھا۔ اور وردان فرات بن یزید کے دادا چھپ کر شہر سے نکل آئے اور اسلام قبول کرلیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۵۶۔ حضرت وردانؓ بن مخرم

حضرت وردانؓ بن مخرم بن مخرمہ بن قرط بن جناب بن حارث بن مجفر بن کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم التمیمی العنبری بقول طبری انہیں اور ان کے بھائی حیدہ بن مخرم کو حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور دونوں کے لئے آپؐ نے دعا فرمائی۔ یہ قول ہے ابوعمر اور امیر ابونصر کا ابن مندہ نے وردان بن اسماعیل تمیمی لکھا ہے۔

ابن اسحاق نے عاصم بن عمر سے انہوں نے عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے درخواست کی۔ یارسول اللہ! میں نے بنو اسماعیل کا ایک غلام آزاد کرنے کی منت مانی تھی۔ اس لئے ایک غلام عطا فرمایئے آپؐ نے فرمایا بنوعنبر کے غلام آنے والے ہیں۔ ان سے تمہیں دے دوں گا جب یہ غلام حضورؐ کے پاس لائے گئے تو حضرت عائشہ کو وردان بن مخرم آزاد کرنے کے لئے دیئے گئے۔ بنوتمیم کا جو وفد حضورؐ کی خدمت میں آیا تھا۔ ان میں ربیعہ بن رفیع، سبرۃ بن عمرو، قعقاع بن معبد، وردان بن محرز، قیس بن عاصم اور اقرع بن حابس شامل تھے۔ ابونعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ کا ذکر کیا اور ان کا نام ترجمے میں وردان بن اسماعیل لکھا ہے اور جس مقام پر ان سے ایک حدیث نقل کی ہے وہاں انہیں وردان بن محرز لکھا ہے۔ جو غلط ہے ابن اثیر کی رائے میں ابونعیم نے ٹھیک کیا ہے ابن مندہ سے یہ غلطی اس لئے سرزد ہوئی کہ جب حضرت عائشہؓ نے حضور اکرمؐ سے جو بنو اسماعیل کے ایک غلام کی درخواست کی تو ابن مندہ یہ سمجھے کہ اسماعیل سے مراد ایسے آدمی ہیں جو وردان کے سلسلہ نسب میں ان کے قریب ترین والد ہیں۔ اس لئے انہوں نے وردان بن اسماعیل لکھ دیا حالانکہ حضرت عائشہؓ کی مراد اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام تھے۔ واللہ اعلم۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے وردان بن محرز اور ابوعمر اور ابن ماکولا نے وردان بن مخرم لکھا ہے۔

۵۴۵۷۔ حضرت ورقہؓ بن حابس

حضرت ورقہؓ بن حابس التمیمی۔ حاکم ابوعبداللہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ احنف بن قیس کے ساتھ نیشاپور آئے اور انہوں نے یہ بات عباس بن مصعب سے نقل کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۵۸۔ حضرت ورقہؓ بن نوفل القرشی

حضرت ورقہؓ بن نوفل قرشی۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے وہ لکھتے ہیں کہ ان کے اسلام کے بارے میں اختلاف ہے انہوں نے باسنادہ اعمش سے، انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے ورقہ بن نوفل سے روایت کی کہ ورقہ نے حضور اکرمؐ سے در بارِ وحی دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا جبریلؑ آسمان سے اترتے ہیں۔ ان کے دونوں پروں پر موتی ہیں اور پاؤں کے تلوے سبز رنگ کے ہیں۔

ابونعیم نے انہیں ورقہ بن نوفل دیلی اور بروایتے انصاری لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے اذنا حسن بن احمد سے، انہوں نے احمد بن عبداللہ (ابونعیم) سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے مقدام بن داؤد سے، انہوں نے اسد بن موسیٰ سے، انہوں نے روح بن مسافر سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباس

سے انہوں نے ورقہ انصاری سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے جبریل کے بارے میں پوچھا اور آپؐ نے مذکورہ بالا جواب دیا یہ ابونعیم کی روایت ہے اور ورقہ کو انصاری لکھا ہے ابن مندہ نے جن کا ذکر کیا ہے وہ ورقہ قرشی ہیں اور کئی آدمیوں کی روایت نے روح بن مسافر سے اسی طرح نقل کیا ہے لیکن انہوں نے نسب نہیں بیان کیا۔ ابوموسیٰ، ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ورقہ قرشی سے مراد حضرت خدیجہؓ کے ابن عم ہیں۔ جن کے پاس ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ حضور اکرمؐ کو لے گئی تھیں اور انہوں نے کہا تھا کہ محمدؐ اس امت کے نبی بنا کر بھیجے گئے اور یہ واقعہ مشہور عوام ہیں۔

اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ابوموسیٰ انصاری سے انہوں نے یونس بن بکیر سے، انہوں نے عثمان بن عبدالرحمان سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے جناب خدیجۃ الکبریٰ سے دربار ورقہ بن نوفل دریافت فرمایا تو ام المومنین نے جواب دیا کہ انہوں نے آپؐ کے ظہور سے پہلے آپ کی تصدیق کی تھی حضور نے فرمایا میں نے خواب میں انہیں سفید کپڑوں میں ملبوس دیکھا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں ورنہ ان کے کپڑے کسی اور رنگ کے ہوتے۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ہشام سے انہوں نے عروۃ سے انہوں اپنے والد سے روایت کی کہ ورقہ کے بھائی نے ایک شخص کو گالی دی اس نے جواب میں ورقہ کو گالی دی۔ حضور کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ میں نے خواب میں اس کے پاس ایک یا دو باغ دیکھے ہیں اور وہ جنتی ہے چنانچہ آپؐ نے اس قرشی کو برا بھلا کہنے سے منع کر دیا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یہ قرشی ہیں میں دیلی اور انصاری ورقہ بن نوفل کو نہیں جانتا اور ابونعیم اور ابن مندہ نے اس مشہور واقعہ کو دیلی اور انصاری منسوب کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ واقعہ ام المومنین کے ابن عم کا ہے۔

۵۴۵۹۔ حضرت وزرؓ بن سدوس

حضرت وزرؓ بن سدوس طائی۔ یہ ابن قانع کا قول ہے۔ انہوں نے باسنادہ علی بن حرب سے انہوں نے ہشام ابوالمنذر سے، انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ نبہانی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ زید الخیل الطائی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ وزر بن سدوس اور قبیصہ بن اسود بھی تھے۔ انہوں نے اپنی سواریوں کو زمین پر بٹھایا ابن دباغ نے ان کا ذکر ابوعمر پر استدراک سے کیا ہے۔

۵۴۶۰۔ حضرت وعلہؓ بن یزید

حضرت وعلہؓ بن یزید۔ ان کا شمار اعراب بصرہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کی بیٹی ام یزید نے روایت کی کہ ان کے والد نے حضور اکرمؐ کو سورۂ ق اور قل ہواللہ پڑھتے سنا اور عاشورہ کا روزہ رکھتے دیکھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۶۱۔ حضرت وفرہؓ بن نافر البعاثی

حضرت وفرہؓ بن نافر البعاثی۔ بہ قول جعفر روح بن زنباع نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بہ اختصار ان کے حالات لکھے

ہیں۔

۵۴۶۲۔ حضرت وقاصؓ بن قمامہ

حضرت وقاصؓ بن قمامہ وعبداللہ بن قمامہ سلمیان از بنوحارثہ۔ عمرو بن حزم کی حدیث میں ان کا ذکر ہے ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۶۳۔ حضرت وقاصؓ بن مجزز مدلجی

حضرت وقاصؓ بن مجزز مدلجی۔ کئی اہل علم کی رائے ہے کہ یہ صاحب اور محرز بن نضلہ غزوۂ ذی قرد میں شہید ہوئے یہ ابن ہشام کا قول ہے لیکن ابن اسحاق کے مطابق اس دن صرف محرز بن نضلہ شہید ہوئے تھے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۶۴۔ حضرت ولیدؓ بن جابر

حضرت ولیدؓ بن جابر بن ظالم بن حارثہ بن غیان بن ابی حارثہ بن جدی بن تدول بن بحتر بن عتود طائی بحتری حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے انہیں فرمان لکھ کر دیا جو ان کے پاس محفوظ ہے اور بنو بحترا ابوعبادہ ولید بن عبید البحتری جو شاعر ہیں ان کا قبیلہ ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۶۵۔ حضرت ولیدؓ بن زفر

حضرت ولیدؓ بن زفر۔ ہشام بن محمد نے بنوجہینہ کے ایک شخص سے جو شامی تھا اور جو بنومرہ بن عوف سے تعلق رکھتا تھا بیان کیا کہ بنوصرمہ بن مرہ کا ایک آدمی حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ سے معاہدہ کیا جب واپس اپنے قبیلے میں آیا تو معاہدہ توڑ دیا اس پر اس کا چچازاد بھائی جس کا نام ساریہ بن اوفی تھا حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے ایک نیزہ طلب فرمایا اور ساریہ بن اوفی سے معاہدہ فرمایا۔ ساریہ اپنے قبیلے میں واپس آگئے اور انہیں اسلام پیش کیا۔ لیکن اہل قبیلہ نے ٹال مٹول سے کام لیا اس پر ساریہ نے انہیں تلوار کی باڑ پر رکھ لیا۔ جب معاملہ حد سے بڑھ گیا تو آس پاس کے لوگ جو بنوقیس سے تعلق رکھتے تھے مسلمان ہو گئے اور ساریہ ایک ہزار سواروں کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

۵۴۶۶۔ حضرت ولیدؓ بن عبادۃ

حضرت ولیدؓ بن عبادہ بن صامت۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ انہیں حضور کی زیارت بھی ہوئی ہشام بن عمار نے ابوحمزہ یعقوب بن مجاہد سے انہوں نے عبادہ بن ولید بن عبادہ بن الصامت سے روایت کی کہ وہ اکثر اپنے والد کی معیت میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ نیز عبادہ بن ولید نے ابوالیسر کعب بن عمرو سے سنا کہ ولید بن عبادہ حضور اکرمؐ کے آخری ایام حیات میں پیدا ہوئے اور ہیثم بن عدی کے مطابق عبدالملک بن مروان کے دور حکومت کے آخری دنوں میں فوت ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۶۷۔ حضرت ولیدؓ بن عبد شمس

حضرت ولیدؓ بن عبد شمس بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ قریش کے سردار تھے اور اسماء دختر ابوجہل کے شوہر تھے۔ اور وہ ان کے چچازاد ہیں ان کے دادا کی کنیت ابوعبدالشمس تھی اور ولید نے جنگ یمامہ میں خالد بن ولید کی کمان میں شہادپائی تھی۔ انہوں نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے کہ جو شخص یمامہ کے دن شہید ہوئے وہ ولید بن عبدالشمس بن مغیرہ المخزومی تھے۔

۵۴۶۸۔ حضرت ولیدؓ بن عقبہ

حضرت ولیدؓ بن عقبہ بن ابومعیط ان کا نام ابومعیط ابان بن ابوعمرو تھا اور ابوعمرو کا نام ذکوان بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف القرشی اموی تھا۔ ایک روایت کے رو سے ذکوان بنوامیہ کا غلام تھا۔ ولید کی والدہ کا نام اروی تھا جو کہ کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس کی لڑکی تھی اور عثمان بن عفان کی والدہ تھی اس بنا پر ولید عثمان کے اخیافی بھائی تھے۔ ولید اور ان کے بھائی خالد بن عقبہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے تھے۔ ولید کی کنیت ابووہب تھی ابوعمر کہتے ہیں کہ جب ولید مسلمان ہوئے تو وہ بالغ ہو چکے تھے۔ ابن ماکولا کے مطابق ولید نے جب حضور کو دیکھا تو وہ ابھی بچے تھے۔

ابواحمد بن علی نے باسنادہ ابوداؤد بجستانی سے، انہوں نے ایوب بن محمد رقی سے، انہوں نے عمر بن ایوب سے، انہوں نے جعفر بن برقان سے، انہوں نے ثابت بن حجاج سے، انہوں نے عبداللہ ہمدانی سے انہوں نے ولید سے فرماتے ہیں کہ جب مکہ فتح ہوا تو مکہ والے اپنے بچوں کو حضورؐ کی خدمت میں لائے آپ نے ان کے سروں پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دعا کی۔ مجھے بھی لایا گیا لیکن میں مخلق تھا پس مجھے نہیں چھوا بقول ابوعمر یہ ابوجعفر نے روایت کی ہے انہوں نے ثابت بن حجاج سے انہوں نے ابوموسیٰ ہمدانی سے روایت کی اور ابوموسیٰ مجہول الحال آدمی ہے اور اسی بنا پر حدیث بھی مخدوش ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ جس شخص کو حضور اکرمؐ نے بنومصطلق کے پاس تصدیق حالات کے لئے بھیجا ہو۔ وہ فتح مکہ کے موقعہ پر بچہ ہو اور اہل علم میں باہم اس امر پر کوئی اختلاف نہیں کہ قرآن حکیم کی اس آیت میں ان جاء کم فاسق بنباء فتبینوا سے مراد ولید بن عقبہ ہے کیونکہ حضورؐ نے انہیں دریافت حال کے لئے بنومصطلق کے پاس بھیجا تھا۔ انہوں نے واپسی پر رپورٹ دی کہ قبیلہ مذکور مرتد ہو گیا ہے اور ادائے زکوۃ سے انکار کر دیا ہے حالانکہ وہ لوگ ان کے استقبال کے لیے نکلے تھے ولید نے دیکھا تو ڈر گئے اور بھاگ آئے آپؐ نے تحقیق حال کے لئے خالد بن ولید کو بھیجا، انہوں نے واپس آ کر حضور کو بتایا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

علمائے نسب اور سیرت سے مذکور ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر، جب ولید اور عمارہ کی بہن ام کلثوم مدنہ کو ہجرت کر چلی تھی تو یہ دونوں بھائی اپنی ہمشیرہ کو واپس لانے کے لئے اس کے تعاقب میں گئے تھے۔ اگر فتح مکہ کے موقعہ پر جناب ولید بچے تھے تو معاہدہ حدیبیہ کے موقعہ پر انہیں ایسے اہم کام پر کیسے بھیجا جا سکتا تھا۔ واللہ اعلم۔

حضرت عثمان کے عہد خلافت میں جب سعد بن ابی وقاص کو ولایت کوفہ سے معزول کیا گیا تو ولید بن عقبہ کو ان کی جگہ مقرر کیا گیا جب وہ سعد بن ابی وقاص کے پاس پہنچے تو کہنے لگے میں سمجھ نہیں سکا کہ ہمارے بعد تم بہت عقل مند ہو گئے ہو یا ہم تمہارے بعد

احمق ہو گئے ہیں انہوں نے جواب میں کہا ابو اسحاق! پریشان مت ہو یہ ملک ہے صبح کو اسے ایک آدمی کھاتا ہے اور شام کو دوسرا' سعد کہنے لگے میرا خیال ہے کہ تم اسے جلد ہی سلطنت بنا دو گے۔

ولید قریش میں کریم النفس ظریف الطبع حلیم، بہادر اور ادیب تھے اور پسندیدہ شعراء میں شمار ہوتے تھے۔ اصمعی، ابوعبیدہ اور کلبی وغیرہ کی رائے ہے کہ ولید کو شراب کی لت تھی اور وہ اچھے شاعر تھے چنانچہ عمر بن شبۃ نے ہارون بن معروف سے، انہوں نے ضمرہ بن ربیعہ سے انہوں نے ابن شوذب سے روایت کی کہ ولید نے اہل کوفہ کو صبح کی نماز چار رکعت پڑھائی اور کہنے لگے کیا اس پر اضافہ کروں۔ عبداللہ بن مسعود کہنے لگے تم ہمارے ساتھ آج تک یہی سلوک کرتے رہے ہو۔

ابوعمر کہتے ہیں بحالت نشہ نماز پڑھانا اور پھر پوچھنا کہ کیا میں اس پر اضافہ کروں ایسی خبر ہے کہ تمام ثقہ لوگ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ جب ان کے خلاف حضرت عثمان کے سامنے شہادت گزاری گئی تو خلیفہ نے حکم دیا کہ انہیں چالیس درے مارے جائیں۔ حد جاری کی گئی انہیں معزول کر دیا گیا اور سعید بن عاص کو والی مقرر کر دیا گیا۔

ابوالقاسم یعیش بن علی الفقیہ نے ابومحمد یحیٰی بن محلی بن محمد بن طراح سے، انہوں نے شریف ابوالحسین محمد بن علی بن مہتدی سے انہوں نے علی بن عمر دار قطنی سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد بغوی سے، انہوں نے محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب سے، انہوں نے عبدالعزیز بن مختار سے، انہوں نے عبداللہ بن فیروز الداناج سے، انہوں نے حصین بن منذر الرقاشی سے روایت کی کہ وہ حضرت عثمان کے پاس موجود تھے کہ ولید کو لایا گیا اور ان پر نشہ چھایا ہوا تھا اور ایک اور آدمی نے گواہی دی۔ ایک نے کہا کہ میرے سامنے ولید نے شراب پی دوسرے نے کہا کہ میں نے انہیں قے کرتے دیکھا۔ خلیفہ نے کہا قے جب ہی ہوئی کہ پہلے اس نے شراب پی تھی۔ اس پر خلیفہ نے حضرت علیؓ کو اجرائے حد کا حکم دیا۔ حضرت علیؓ نے حضرت حسنؓ کو فرمایا کہ وہ ولید کو درّے لگائیں۔ حضرت حسنؓ نے عرض کیا۔ اس کے شر کو اس شخص کے حوالے کیجئے جو اس کی خیر کا کفیل رہا ہو۔ چنانچہ عبداللہ بن جعفر نے حد لگائی۔

امام طبری کی رائے کے مطابق' یہ اہل کوفہ کی شرارت اور سازش کا نتیجہ تھا۔ خلیفہ نے اس موقعہ پر ولید کو مخاطب ہو کر کہا۔ اے میرے بھائی! تم صبر کرو خدا تمہیں اس کا اجر دے گا اور ان سازشیوں کو غرق کرے گا۔ ابوعمر لکھتے ہیں کہ محدثین کی رائے میں صحیح واقعہ یہ ہے کہ ولید نے شراب پی، قے کی اور نماز صبح میں چار رکعتیں ادا کیں۔

جب حضرت عثمان شہید ہوئے تو ولید نے علیحدگی اختیار کر لی۔ ایک روایت میں ہے کہ جنگ صفین میں امیر معاویہ کے لشکر میں شامل تھے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ جنگ میں تو شریک نہ ہوئے لیکن خط و کتابت اور اشعار کے ذریعے امیر معاویہ کو اکساتے رہتے۔ ابن اثیر نے الکامل فی التاریخ میں اس پر تفصیل سے بحث کی ہے۔

بعد میں ولید نے رقہ میں سکونت اختیار کر لی تھی، وہیں وفات پائی اور یہ مقام بلیخ میں دفن ہوئے۔

۵۴۶۹۔ حضرت ولیدؓ بن عمارہ

حضرت ولیدؓ بن عمارہ بن ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی، مخزومی۔ خالد بن ولید کے بھتیجے تھے۔ یہ اپنے بھائی عبیدہ بن عمارہ کے ساتھ خالد بن ولید کی کمان میں واقعہ بطاح میں جو گیارہ ہجری میں بہ سلسلہ ارتداد پیش آیا تھا مارے گئے تھے۔

اور ان کا والد عمارہ وہ شخص ہیں جو عمرو بن عاص کے ساتھ شاہ نجاشی کے دربار میں مسلمانوں کے خلاف شکایت لے کر گئے تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۰۔ حضرت ولیدؓ بن القاسم

حضرت ولیدؓ بن قاسم۔ عمرو بن فائد نے معلّی بن زیاد سے، انہوں نے ولید بن قاسم سے روایت کی کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر ہوئی۔ نیز حضورؐ سے انہوں نے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ بدترین وہ لوگ ہیں جو حرام اعمال کو شبہات پیدا کر کے اور شہوات کی آڑ میں حلال قرار دے لیں اسی طرح جو لوگ اپنے معاملات میں مبتلائے شبہات ہوں وہ اپنا بوجھ دوسروں پر لاد دیتے ہیں۔ ابن دباغ نے ان کا ذکر کیا ہے اور نیز ان کی صحبت کا ذکر کیا ہے جو مخدوش ہے۔

۵۴۷۱۔ حضرت ولیدؓ بن قیس

حضرت ولیدؓ بن قیس العامری۔ ان سے وہب بن عقبہ نے روایت کی کہ انہیں برص ہو گیا تھا۔ حضورؐ نے دعا فرمائی تو شفایاب ہو گئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۲۔ حضرت ولیدؓ بن ولید بن مغیرۃ

حضرت ولیدؓ بن ولید بن مغیرہ مخزومی۔ جو خالد بن ولید کے بھائی تھے۔ غزوۂ بدر میں لشکر کفار میں تھے انہیں عبداللہ بن جحش نے گرفتار کر لیا ایک اور روایت میں ہے کہ انہیں سلیک مازنی انصاری نے قید کیا تھا۔ ان کے دونوں بھائی خالد اور ہشام ان کا زر فدیہ لے کر آئے۔ ہشام ان کا سگا بھائی تھا اور خالد سوتیلا عبداللہ بن جحش نے چار ہزار درہم ان کا فدیہ طلب کیا لیکن خالد اتنی رقم کے لئے آمادہ نہ تھے ہشام نے کہا چونکہ وہ تمہارا سوتیلا بھائی ہے۔ اس لئے تم متامل ہو۔ بخدا اگر مجھے ایسی صورت سے واسطہ پڑتا تو میں ہرگز دریغ نہ کرتا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے عبداللہ بن جحش سے فرمایا کہ ولید کو رہا نہ کرنا۔ جب تک وہ اپنے والد کا ''شکہ'' بطور فدیہ نہ پیش کرے اور شکہ ایک کھلی زرہ، تلوار اور خود پر مشتمل تھا۔ ہشام رضامند ہو گیا مگر خالد راضی نہ ہوئے۔ آخر کار شکہ کی قیمت سو دینار مقرر ہوئی جو ادا کر دی گئی اور عبداللہ بن جحش نے ولید کو آزاد کر دیا اور انہوں نے فوراً اسلام قبول کر لیا لوگوں نے کہا تم نے ادائے فدیہ سے پہلے کیوں اسلام قبول نہیں کیا انہوں نے کہا اگر میں ایسا کرتا تو لوگ کہتے کہ میں نے قید کے ڈر سے ایسا کیا ہے بعد از رہائی انہیں مکہ میں قید کر دیا گیا یہ ان مجبور لوگوں میں شامل تھے جن کی رہائی کے لئے حضور اکرمؐ دعا فرمایا کرتے تھے۔ آخر کار وہاں سے بھاگ نکلے اور مدینے میں پہنچ گئے چنانچہ قضا شدہ عمرہ میں موجود تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ جب ولید اہل مکہ کی قید سے نکل بھاگے تو وہ پیدل تھے۔ اہل مکہ نے انہیں تلاش کیا لیکن وہ نہ ملے متواتر چلنے سے ان کے پاؤں کی انگلیاں جھڑ گئیں اور وہ مدینہ سے ایک میل کے فاصلے پر ابوعتبہ کے کنوئیں کے قریب پہنچ کر فوت ہو گئے۔

مصعب لکھتے ہیں کہ صحیح روایت یہ ہے کہ وہ عمرہ قضیہ میں موجود تھے۔ جب حضور اکرم انہیں اپنے صحابہ کے ساتھ عمرہ کرنے

تشریف لائے تو خالد بن ولید مکہ چھوڑ کر چلے گئے تھے کہ انہیں مکے میں مسلمانوں کا داخلہ ایک نظر نہیں بھاتا تھا۔ حضورؐ نے جناب ولید سے فرمایا اگر خالد بن ولید مجھ سے ملنے آتا تو میں اس سے حسن سلوک سے پیش آتا اور خالد ایسے آدمی کے دل میں اسلام اپنا اثر دکھائے بغیر نہ رہے گا۔ ولید نے خالد کو بذریعہ خط حضورؐ کے ان جذبات سے آگاہ کر دیا۔ چنانچہ اسلام نے اپنا اثر دکھایا اور وہ ہجرت کر کے مدینہ پہنچ گئے۔

جب ولید فوت ہوئے تو ام سلمہ نے جو ان کی عمزاد تھی۔ ان کی یاد میں مندرجہ ذیل اشعار کہے۔

یا عین فابکی للولید بن الولید بن المغیرہ

اے آنکھ تو ولید بن ولید بن مغیرہ کی یاد میں رو۔

قد کان غیثا فی السنین ورحمة فینا ومیرہ

وہ ایام قحط میں برستا بادل تھا ہمارے لئے باعث رحمت تھا اور سردار تھا۔

ضخم الدسیعة ماجدًا یسمو الی طلب الوتیرہ

وہ کثیر العطاء اور معزز آدمی تھا اور انتقام لینے کے لئے آگے بڑھتا تھا۔

مثل الولید بن الولید ابی الولید کفی العشیرہ

ولید بن ولید، ابوالولید جیسا آدمی خاندان بھر کے لئے بس کافی ہے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن جعفر سے، انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے ولید بن ولید سے روایت کی انہوں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! میں اکثر خواب میں ڈر جاتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا جب تم بستر پر سونے کے لئے لیٹو تو ذیل کی دعا پڑھ لیا کرو۔ اگر شیاطین وہاں موجود بھی ہوئے تو تجھے دکھ نہیں دے سکیں گے اور شرارت کے لئے تیرے قریب نہیں آسکیں گے۔

بسم اللہ الرحمن اعوذ بکلمات اللہ من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین

اس سے ان کی تکلیف رفع ہوگئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۳۔ حضرت وہبؓ بن اسود

حضرت وہبؓ بن اسود بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ قرشی زہری، حضور اکرمؐ کے ماموں کے بیٹے تھے، جناب وہب اور حضور اکرم کی والدہ ماجدہ کا نسب وہب بن عبد مناف میں جمع ہو جاتا ہے۔ ان سے زید بن اسلم نے روایت کی ہے لیکن حضورؐ سے ان کی صحبت ثابت نہیں بروایتے ان کا نام اسود بن وہب مذکور ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۴۔ حضرت وہبؓ بن امیہ

حضرت وہبؓ بن امیہ بن ابی الصلت بن ربیعہ بن عوف بن عقدہ بن غیرۃ الثقفی۔ حضور اکرمؐ نے انہیں وہب بن ابی خویلد کی میراث سے حصہ عطا کیا تھا۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔ یہ ابن الکلبی کا قول ہے۔

۵۴۷۵۔ حضرت وہبؓ الجیشانی

حضرت وہبؓ الجیشانی۔ بقول جعفر مستغفری یحییٰ بن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس چیز کی کثیر مقدار سے نشہ پیدا ہو۔ اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔ ان سے عمرو بن شعیب نے روایت کی۔ ان کا صحیح نام ابو وہب جیشانی ہے۔ وہب جیشانی غلط ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۶۔ حضرت وہبؓ بن حذیفہ

حضرت وہبؓ بن حذیفہ غفاری۔ ایک روایت میں مزنی حجازی بھی آیا ہے۔ مدینے میں سکونت تھی۔ واسع بن حبان نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے، انہوں نے قتیبہ سے، انہوں نے خالد بن عبداللہ واسطی سے، انہوں نے عمرو بن یحییٰ بن حبان سے، انہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے انہوں نے وہب بن حذیفہ غفاری سے روایت کی۔ حضور اکرمؐ فرمایا ہر آدمی کو اپنی نشست پر حق حاصل ہے مثلاً ایک آدمی ایک نشست پر بیٹھا ہوا ہے اگر کسی غرض کے لئے اٹھے اور پھر واپس آجائے تو وہ نشست اس کے لئے خالی کر دینا چاہئے۔ بقول ابن ابی عاصم وہب ثقفی تھے۔ واللہ اعلم۔

تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۷۔ حضرت وہبؓ بن حمزہ

حضرت وہبؓ بن حمزہ۔ اہل کوفہ میں سے ہیں۔ ان کی حدیث یوسف بن صہیب نے رکین سے، انہوں نے وہب بن حمزہ سے سنی کہ وہ ایک موقعہ پر مدینے سے مکے تک حضرت علیؓ کے رفیق سفر تھے۔ اس دوران میں انہوں نے حضرت علیؓ سے بعض ایسے افعال دیکھے جنہیں انہوں نے ناپسند کیا اور حضرت علیؓ سے کہہ دیا کہ وہ حضورؐ سے ان کی شکایت کریں گے واپسی پر انہوں نے حضورؐ سے ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا ایسا مت کہو وہ میرے بعد تم میں بہترین آدمی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۸۔ حضرت وہبؓ بن خنبش

حضرت وہبؓ بن خنبش۔ ایک روایت میں ہرم آیا ہے۔ اس غلطی کا ارتکاب داؤد الاودی نے بربنائے روایت شعبی کیا۔ یہ ترمذی، ابن ماکولا اور ابوعمر کا قول ہے۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے، انہوں نے محمد بن ابی عمر اور یعقوب بن حمید سے ان دونوں نے سفیان سے انہوں نے داؤد بن یزید الاودی سے انہوں نے شعبی سے، انہوں نے ہرم سے روایت کی حضورؐ نے فرمایا رمضان میں عمرہ ادا کرنا حج کے برابر ہے۔

ابن ابی عاصم لکھتے ہیں کہ بیان اور جابر نے شعبی سے، انہوں نے وہب بن خنبش الطائی سے انہوں نے رسول اکرمؐ سے روایت کی۔

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے وکیع سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے

بیان اور جابر سے، انہوں نے شعبی سے، انہوں نے وہب بن خنبش سے سنا آپؐ نے فرمایا رمضان میں عمرہ ادا کرنا حج کے برابر ہے۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۹۔ حضرت وہبؓ بن خویلد

حضرت وہبؓ بن خویلد بن ظویلم بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف۔ ان کی وفات پر ان کی میراث کے بارے میں جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا۔ آپؐ نے وہب بن امیہ بن ابی الصلت کے حوالے کر دی یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۵۴۸۰۔ حضرت وہبؓ بن زمعۃ

حضرت وہبؓ بن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب القرشی الاسدی۔ فتح مکہ کے موقعہ پر مسلمان ہوئے وہ عبداللہ بن زمعہ کے بھائی تھے زمعہ کا والد اسود ان لوگوں میں تھا جو حضور اکرم کا مذاق اڑاتے تھے۔ زمعہ قریش کا بڑا سخی تھا اور اس کا لقب زادالراکب تھا۔ یہ غزوۂ بدر میں بحالت کفر مارا گیا۔

وہب وہ شخص ہے جس نے حضور اکرم کی صاحبزادی حضرت زینبؓ زوجہ ابوالعاص کو جنہیں ان کے شوہر بہ تعمیل ارشاد حضور اکرمؐ مدینہ روانہ کر رہے تھے تلوار سے زخمی کر کے اونٹنی سے گرا دیا تھا اور ان کا حمل ساقط ہو گیا تھا۔ بعد میں وہ مسلمان ہو گئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ ناشائستہ حرکت ان کے چچا ہبار سے سرزد ہوئی تھی۔

ام المومنین ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ روز قربانی کی شام کو ایام حج میں رسول اکرمؐ اور ابوامیہ کے قبیلے کا ایک شخص میرے پاس آئے اور دونوں نے قمیص پہن رکھی تھی۔ حضورؐ نے وہب بن زمعہ سے دریافت فرمایا اے ابوعبداللہ! کیا تم نے طواف کر لیا ہے انہوں نے جواب دیا نہیں یارسول اللہ! آپؐ نے فرمایا قمیص اتار دو انہوں نے وجہ دریافت کی تو حضورؐ نے فرمایا۔ آج کی رخصت کی شرط یہ ہے کہ رمی جمرہ کے بعد اگر تم نے قربانی کا جانور ذبح کر دیا اور کعبے کا طواف کر لیا تو تمہارا احرام ختم ہو گیا اور تمام وہ اشیاء جو حرام تھیں حلال ہو گئیں سوائے عورت کے لیکن طواف کعبہ نہیں کیا تو احرام باقی رہے گا۔ جب تک کہ تم طواف نہ کر لو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۱۔ حضرت وہبؓ بن ابی سرح

حضرت وہبؓ بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک قرشی فہری بقول موسیٰ بن عقبہ غزوۂ بدر میں اپنے بھائی عمرو کے ساتھ شریک تھے۔ ہم ان کا ذکر ان کے بھائی عمرو کے بیان میں کر آئے ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۲۔ حضرت وہبؓ بن سعد

حضرت وہبؓ بن سعد بن ابی سرح بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ ان کے بھائی کا نام عبداللہ تھا، احد خندق، حدیبیہ اور خیبر کے غزوات میں شریک تھے۔ ان کی شہادت غزوۂ موتہ میں واقع ہوئی۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ وہب بن سعد جعفر طیار کے ساتھ موتہ کی جنگ میں شریک تھے اور حضور اکرمؐ نے ان میں اور سوید بن عمرو کے درمیان مواخات قائم کی تھی۔ دونوں ہی اس جنگ میں شہید ہو گئے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۳۔ حضرت وہبؓ بن السماح

حضرت وہبؓ بن السماح العوفی۔ ابن عباس کی حدیث میں، اعلام النبوۃ میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۴۔ حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن محصن

حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن محصن بن حرثان۔ ہم ان کا نسب عکاشہ بن محصن اسدی کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں وہ ان کے چچا تھے۔ ان کی کنیت ابو سنان تھی۔ کہتے ہیں یہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت رضوان کی۔ شعبی نے بنو اسد کے ایک آدمی سے کہا کہ جس شخص نے سب سے پہلے درخت کے نیچے بیعت کی وہ تمہارے قبیلے کا آدمی تھا۔ وہ آدمی حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں آپ سے بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کس بات پر؟ اس نے عرض کیا۔ جو بات آپ کے دل میں ہے۔ آپؐ نے پوچھا میرے دل میں کیا ہے؟ اس نے کہا فتح یا شہادت۔ اس پر ابو سنان نے بیعت کی۔ اس کے بعد جو بھی آتا وہ یہی کہتا کہ میں بھی ابو سنان کی بیعت پر آپ سے بیعت کرتا ہوں۔ ابن مندہ اور ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۵۔ حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن قارب

حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن قارب الثقفی حجازی۔ انہوں نے اپنے والد کی معیت میں حج کیا اور حضور کی زیارت کی۔
ان سے ابراہیم بن میسرہ نے روایت کی کہ وہ اپنے والد کے ساتھ تھے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ اے اللہ! تو ان لوگوں پر رحم فرما جنہوں نے اپنے سر منڈوا دیئے۔ ایک شخص نے گزارش کی یا رسول اللہؐ! ان لوگوں کو بھی اپنی دعا میں شامل فرما لیجئے۔ جنہوں نے اپنے بال کٹوائے ہیں چنانچہ تیسری آواز پر آپؐ نے انہیں بھی شامل فرما لیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۶۔ حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن مسلم

حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن مسلم بن جنادہ بن جندب بن حبیب سواءۃ بن عامر بن صعصعۃ العامری السوائی ایک روایت میں وہب بن جابر ابو جحیفہ مذکور ہے۔ ان کے نسب کے بارے میں اور روایات بھی ہیں جو کنیتوں کے عنوان کے تحت بیان ہوں گی۔ ان کی کنیت نام سے زیادہ مشہور ہے۔ وہ کوفی تھے۔ جب حضور اکرمؐ فوت ہوئے تو وہ ابھی بلوغت کو نہیں پہنچے تھے۔ وہ حضرت علیؓ کے قابل اعتماد کارگزاروں میں شامل تھے اور ان کے منبر کے پاس کھڑے ہوتے تھے۔ حضرت علیؓ انہیں وہب الخیر کے نام سے پکارتے تھے۔ نیز حضرت علیؓ نے انہیں خمس میں اپنے حصے کا نگراں مقرر کیا تھا۔
جناب وہب سے ان کے بیٹے عون اور ابو اسحاق سبیعی، اسماعیل بن ابی خالد اور علی بن ارقم نے ابو موسیٰ اصفہانی سے کتابۃ

انہوں نے ابوالقاسم غانم بن ابونصر محمد بن عبیداللہ البرجی سے جنہیں میرے والد نے پڑھ کر سنایا اور میں وہاں موجود تھا، انہوں نے ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن حسن التاجر سے جس کی مجھے اجازت دی گئی، انہوں نے عبداللہ بن جعفر بن احمد بن فارس سے، انہوں نے محمد بن محمد بن صخر سے، انہوں نے خلاد بن یحییٰ سے (ح) عبداللہ کہتے ہیں، ہم نے ابوعبداللہ محمد بن عمر بن یزید الہز ی سے (جورستہ کے بھائی تھے) انہوں نے بکیر بن بکار سے، انہوں نے مسعر بن کدام سے، انہوں نے علی بن اقمر سے، انہوں نے ابوجحیفہ سے سنا، حضور اکرمؐ نے فرمایا میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

ابویاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد بن حنبل سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے، انہوں نے منصور بن عبدالرحمٰن الاشل سے، انہوں نے شعبی سے، انہوں نے ابوجحیفہ سے، جنہیں حضرت علیؓ وہب الخیر کہتے ہیں، سنا کہ امیر المومنین نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اس امت میں حضور اکرمؐ کے بعد افضل کون ہے۔ میں نے عرض کیا ضرور بتائیے۔ دل میں خیال آیا کہ خود امیر المومنین سے بڑھ کر کون ہوسکتا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا حضور اکرمؐ کے بعد اول ابوبکرؓ اور دوم عمرؓ ہیں اور تیسرے درجے پر ایک اور صاحب ہیں جن کا نام امیر المومنین نے نہیں لیا۔

عبداللہ نے منصور بن ابومزاحم سے، انہوں نے خالد الزیات سے، انہوں نے عون بن ابوجحیفہ سے روایت کی کہ میرے والد امیر المومنین کے محکمہ پولیس میں تھے اور وہ بشر بن مروان کے عہد امارت تک زندہ رہے۔ کوفے میں رہے اور اس وقت ان کے بھائی عبدالملک بن مروان کی امارت تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۷۔ حضرت وہبؓ (والد عثمان)

حضرت وہبؓ۔ والد عثمان بن وہب۔ بقول جعفران کی صحبت کا احتمال ہے۔ ان کے بیٹے عثمان سے مروی ہے کہ ایک دن بعد از نماز صبح حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا کیا فلاں قبیلے کا کوئی آدمی موجود ہے کوئی نہ اٹھا تو آپ نے پھر دریافت فرمایا اس پر ایک آدمی اٹھا۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا تم پہلی دفعہ کیوں نہیں اٹھے تھے۔ اس نے جواب دیا مجھے خطرہ پیدا ہو گیا تھا مبادا ہمارے بارے میں کوئی تنبیہ نازل ہوئی ہو۔ آپ نے فرمایا معاملہ یہ ہے کہ کل جو آدمی تمہارے قبیلے کا فوت ہوا تھا چونکہ وہ مقروض تھا اس لئے اُسے روک لیا گیا ہے۔ اگر ہو سکے تو اپنے عزیز کو چھڑانے کی کوشش کرو۔ پس انہوں نے ایسا کیا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۸۔ حضرت وہبؓ بن عمرو الاسدی

حضرت وہبؓ بن عمرو الاسدی الغنمی ان کا تعلق بنو غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ سے تھا اور مہاجرین اولین سے تھے۔

ابن مندہ نے باسنادہ یونس بن بکیر سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ کچھ عرصے کے بعد مہاجرین بہ کثرت آنے لگے۔ بنو غنم بن دودان جو اسلام قبول کر چکے تھے، ان کے مرد اور عورتیں حضور اکرمؐ کے ساتھ ہجرت پر ٹوٹ پڑیں۔ ان میں وہب بن عمرو بھی تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ان کا نام غلط لکھا ہے۔ صحیح ثقف بن عمرو ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ مغازی ابن اسحاق میں یونس کے اسناد کے علاوہ اور کہیں وہب بن عمرو کا نام میری نظر سے نہیں گزرا۔ ابونعیم کی رائے درست معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۴۸۹۔حضرت وہبؓ بن عمیر

حضرت وہبؓ بن عمیر القرشی الجمحی۔ہم ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں ان کے والد کو صفوان بن امیہ بن خلف نے حضور اکرمؐ کو قتل کرنے کے لئے مدینے روانہ کیا تھا اور وہ مسلمان ہو گئے تھے اور وہب غزوۂ بدر میں کفار کے لشکر میں شامل تھے۔ہم ان کا واقعہ ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

فتح مکہ کے دن حضور اکرمؐ نے وہب کو صفوان کے پاس بھیجا کہ اسے امن کی بشارت دیں اور نیز قبول اسلام کی دعوت دیں۔حالانکہ صفوان ڈر کے مارے بھاگ گیا تھا۔ہم یہ واقعہ صفوان کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔وہب نے شام میں مجاہد کی حیثیت سے وفات پائی۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۰۔حضرت وہبؓ بن قابوس

حضرت وہبؓ بن قابوس مزنی۔یہ اپنے بھتیجے حارث بن عقبہ بن قابوس کے ساتھ مزینہ سے اپنی بکریوں کے ساتھ مدینے آئے مگر شہر کو خالی پایا۔دریافت پر معلوم ہوا کہ اسلامی لشکر کفار سے لڑنے کے لئے احد کو گیا ہوا ہے۔یہ دونوں مسلمان ہو گئے اور جہاد میں شرکت کے لئے روانہ ہو گئے۔دونوں خوب جان توڑ کر لڑے اور شہید ہو گئے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۱۔حضرت وہبؓ بن قیس

حضرت وہبؓ بن قیس بن ابان الثقفی۔سفیان کے بھائی تھے۔ان کی حدیث کو امیہ دختر رقیقہ نے اپنی والدہ کی سند سے یوں بیان کیا کہ جب طائف کو فتح کرنے کے لئے حضور اکرمؐ تشریف لائے تو ان کے گھر بھی تشریف لے گئے اور رقیقہ نے حضورؐ کو ستو پلائے۔آپؐ نے فرمایا اے رقیقہ اہل طائف کے بت کی کبھی عبادت نہ کرنا اور نہ اس کے سامنے جھکنا۔اس نے جواب دیا اگر میں ایسا کروں تو مجھے قتل کر دیں گے۔آپؐ نے فرمایا اگر وہ پوچھیں کہ تیرا رب کون ہے تو کہنا جو اس بت کا رب ہے،وہی میرا رب ہے۔اس کے بعد حضورؐ نے طائف کا محاصرہ اٹھالیا اور واپس ہو گئے۔

امیہ کہتی ہیں کہ جب بنو ثقیف نے اسلام قبول کر لیا تو ان کے بھائیوں سفیان اور وہب نے اپنی ہمشیرہ کو بتایا کہ جب ہم حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ہم سے ہماری والدہ کے بارے میں دریافت فرمایا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! جس حالت میں آپ اسے چھوڑ آئے تھے اسی حالت میں مری ہے۔فرمایا اگر صورت حال یہ ہے تو وہ اسلام لا کر مری۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۲۔حضرت وہبؓ بن کلدہ

حضرت وہبؓ بن کلدہ از بنو عبداللہ بن غطفان جو اوس کے حلیف تھے۔غزوۂ بدر میں شریک تھے جعفر المستغفری نے باسنادہ ابن اسحٰق سے روایت کی ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔عبداللہ بن غطفان کا نام عبدالعزیٰ تھا جب وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے دریافت کیا کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو۔انہوں نے کہا عبدالعزیٰ سے فرمایا آج سے تم بنو عبداللہ ہو۔چنانچہ یہ نام پکا ہو گیا۔

۵۴۹۳۔ حضرت وہبؓ بن معقل

حضرت وہبؓ بن معقل الغفاری۔ مصر میں سکونت پذیر ہو گئے۔ بقول ابوسعید بن یونس ان سے ابوقتیل المغافری نے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۴۔ حضرت وہبانؓ بن صیفی

حضرت وہبانؓ بن صیفی الغفاری۔ ایک روایت میں اہبان مذکور ہے۔ باب ہمزہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ وہبان حرام کی اولاد سے تھے۔ بصرے میں مقیم ہو گئے تھے۔ جہاں ان کا ایک مکان بھی تھا۔ حضور اکرمؐ سے انہیں سماع حدیث کی سعادت حاصل ہوئی۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسناد ہم جو محمد بن عیسیٰ تک پہنچتا ہے' علی بن حجر سے، انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن عبید سے، انہوں نے عدیسہ دختر اہبان بن صیفی غفاری سے روایت کی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہمارے گھر آئے اور میرے والد کو اپنے حامیوں میں شامل ہونے کی دعوت دی میرے باپ نے جواب دیا کہ میرے دوست اور آپ کے ابن عم نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ جب مسلمانوں میں اختلاف اٹھ کھڑے ہوں تو میں لاٹھی کو اپنی تلوار بنالوں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کر لیا ہے اگر آپ چاہتے ہیں تو میں اس تلوار سے جو لکڑی کی ہے۔ آپ کا ساتھ دینے کو آمادہ ہوں۔ اس پر حضرت علیؓ نے انہیں چھوڑ دیا۔

ان کی لڑکی عدیسہ سے منقول ہے کہ جب میرے والد فوت ہوئے تو ہم نے انہیں کفن دینے کے لئے دو کپڑوں کا انتظام کیا۔ پھر انہیں قمیص پہنا دی اور اس طرح تین کپڑوں میں ان کی تدفین عمل میں آئی دوسری صبح کو وہ قمیص لکڑی کے ایک کھمبے پر رکھی دیکھی گئی۔ ابوعمر لکھتے ہیں کہ بصرے کے قابل اعتماد لوگوں نے اس خبر کی تصدیق کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

باب الیاء والالف

۵۴۹۵۔ حضرت یاسرؓ بن سوید

حضرت یاسرؓ بن سوید الجہنی۔ یہ مسرع کے والد تھے۔ ان سے ان کی اولاد نے روایت کی عبداللہ بن داؤد بن دلہاث بن اسماعیل بن عبداللہ بن مسرع بن یاسر بن سوید الجہنی نے جو حضور اکرمؐ کے صحابی تھے بیان کیا کہ میرے والد نے اپنے والد سے، انہوں نے اسماعیل بن عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مسرع بن یاسر سے روایت کی کہ جناب یاسر نے انہیں بتایا کہ حضور اکرمؐ نے انہیں سواروں یا پیدل سپاہ کے ایک جماعت کے ساتھ ایک فوجی مہم پر روانہ فرمایا اور میری بیوی حاملہ تھی اس دوران میں ان کی بیوی نے ایک لڑکا جنا۔ جسے وہ اٹھا کر حضور کے پاس لے گئی اور گزارش کی یا رسول اللہ! اس کا والد کسی فوجی مہم پر گیا ہوا ہے اور اس اثناء میں یہ بچہ پیدا ہوا ہے اس لئے اس کا نام تجویز فرما دیجئے۔ حضور اکرمؐ نے بچے کو اٹھا لیا اور اپنا مبارک ہاتھ اس پر پھیرا اور دعا فرمائی ''اے اللہ تو ان لوگوں میں مردوں کی تعداد کو بڑھا اور عورتوں کی تعداد کو کم کر' انہیں محتاج نہ کر اور ان میں کوئی مفلس نہ ہو''۔ اس کے بعد بچے کا نام مسرع تجویز فرمایا کیونکہ اسلام میں شمولیت کے لئے اس نے جلدی کی تھی۔ پس وہ

مسرع بن یاسر ہو گئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۶۔ حضرت یاسرؓ بن عامر

حضرت یاسرؓ بن عامر العنسی۔ عمار ان کے بیٹے تھے۔ یمن سے آئے تھے ان کا نسب ہم عمار کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ بنو مخزوم کے حلیف تھے۔ ان کی کنیت ابوعمار تھی۔ اور وہ یمن سے آئے تھے اور ابوحذیفہ بن مغیرہ مخزومی کے حلیف بنے۔ ابوحذیفہ بن مغیرہ نے اپنی کنیز سمیہ کو ان سے بیاہ دیا تھا، جب عمار پیدا ہوئے تو ابوحذیفہ نے سمیہ کو آزاد کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد ابوحذیفہ فوت ہو گیا۔ جب ظہور اسلام ہوا تو یاسر کا سارا خاندان مسلمان ہو گیا۔ جس کی وجہ سے انہیں سخت مصائب سے پالا پڑا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ انہیں خاندان یاسر کے کئی مردوں نے بتایا کہ ام عمار سمیہ کو بنی مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم نے قبول اسلام کی وجہ سے بڑے بڑے دکھ دیئے تا آنکہ انہوں نے اس خاتون کو قتل کر دیا۔ جب بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اس خاندان کے پاس سے ہوتا اور انہیں مکہ کی گرمی میں سنگریزوں اور کنکروں پر لٹا کر عذاب دیا جا رہا ہوتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے۔ اے آل یاسر! صبر کرو کہ تم سے جنت کا وعدہ ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۷۔ حضرت یامینؓ بن یامین

حضرت یامینؓ بن یامین۔ بقول ابن مندہ و ابونعیم یہ اہل کتاب سے تھے اور مسلمان ہو گئے تھے۔ ابوعمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ یامین بن عمیر بن کعب بن عمرو بن جحاش۔ ان کا تعلق بنو نضیر سے تھا انہوں نے اسلام قبول کیا، اپنے مال کی حفاظت کی اور اسلام کی خدمت کی۔ ان کا شمار کبار صحابہ میں ہوتا تھا۔

ابوموسیٰ نے انہیں یامین بن عمیر نضیری لکھا ہے یہ عمرو بن جحاش کے عمزاد تھے۔ ابوصالح نے عبداللہ بن عباس سے اس آیت "یاایھا الذین آمنوا آمنوا باللہ و رسولہ" الی آخرہ کے بارے میں روایت کی ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن سلام اسد اور اسید پسران کعب، ثعلبہ بن قیس، سلام پسر ہمشیرہ عبداللہ بن سلام، سلمہ پسر برادر عبداللہ بن سلام اور یامین بن یامین کے بارے میں نازل ہوئی جو اہل کتاب سے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔

یہ لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم صرف آپ پر حضرت موسیٰ، توریت اور عزیرؑ پر ایمان لاتے ہیں اور باقی کسی پر نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا تم مجھ پر، قرآن پر، اور تمام آسمانی کتابوں اور انبیاء پر ایمان لاؤ، انہوں نے جواب دیا ہم ایسا ہی کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

یامین وہ آدمی ہیں جنہوں نے عبداللہ بن مغفل اور ابولیلی کو غزوۂ تبوک کے موقعہ پر اس وقت سواری کے لئے اونٹ دیا تھا۔ جب یہ لوگ لشکر اسلام میں شامل نہ ہو سکنے پر رو رہے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا اور ابن مندہ پر جنہوں نے یامین کے والد کا نام یامین لکھا ہے استدراک کرتے ہوئے ان کے والد کا نام عمیر لکھا ہے اور بلاشبہ ان کے والد کے نام کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے۔ واللہ اعلم۔

باب الیاء والثاء والحاء

۵۴۹۸۔ حضرت یثربیؓ بن عوف

حضرت یثربیؓ بن عوف ابورمثہ التیمی تیم الرباب۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے بعض عمارہ، بعض رفاعہ اور بعض یثربی کہتے ہیں۔ ہم کنیتوں میں بھی ان کا ذکر کریں گے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۹۔ حضرت یحنسؓ النبال

حضرت یحنسؓ النبال۔ یسار بن مالک ثقفی کے غلام تھے۔ وہ شخص جو حضورؐ کے پاس آیا جب آپؐ نے طائف کا محاصرہ کیا۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے فرمایا کہ اس شخص کا نام یحنس نبال تھا اور بنو ثقیف کی آل یسار سے تھا۔ جب حضور اکرمؐ نے طائف کا محاصرہ کیا تو یہ اپنے آقا کو چھوڑ کر حضورؐ کے پاس آ گئے تھے۔ جب ان کے آقا بھی مسلمان ہو گئے تو حضورؐ نے انہیں ان کے آقا کے سپرد کر دیا اور ان کی ولایت بھی یسار بن مالک کے حوالے کر دی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۰۰۔ حضرت یحنسؓ بن وبرۃ

حضرت یحنسؓ بن وبرہ ازدی۔ حضور اکرمؐ نے انہیں بطور سفیر، فیروز دیلمی، قیس بن المکشوح اور اہل یمن کے پاس بھیجا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور جعفر المستغفری سے ابن اسحاق کی روایت بیان کی ہے۔

۵۵۰۱۔ حضرت یحییٰؓ بن اسعد زرارۃ

حضرت یحییٰؓ بن اسعد بن زرارہ انصاری۔ ایک روایت میں یحییٰ بن ازہر بن زرارہ مذکور ہے۔ ان کی صحبت کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابن ابی عاصم نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ان کے سوا باقی لوگ انہیں تابعی شمار کرتے ہیں۔

یحییٰ بن ابی الرجاء نے اجازۃً باسنادہ ابوبکر بن ابی عاصم سے، انہوں نے ابن ابی شیبہ سے انہوں نے غندر سے، انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ سے، انہوں نے اپنے چچا یحییٰ سے (میں نے آج تک کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جو اس کی طرح لوگوں سے حدیث بیان کرتا ہو) روایت کی کہ اسعد بن زرارہ (جو محمد کے نانا تھے) کے گلے میں سخت درد شروع ہو گیا آپؐ نے فرمایا مجھے ابوامامہ کی شکایت سننا پڑے گی۔ آپؐ نے داغ دیا اور وہ فوت ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا مردے کے بارے میں یہود کا رویہ کتنا غلط ہے وہ کہتے ہیں میں نے اپنے ساتھی کو کیوں نہیں بچایا۔ حالانکہ میرے اختیار میں نہ تو اپنے بارے میں کوئی شے ہے اور نہ اس کے بارے میں۔

اسی اسناد کے رو سے حضور اکرمؐ نے فرمایا جو آدمی جمعے کی اذان سنے اور مسجد کو نہ جائے' دوبارہ سنے اور نہ جائے تو اللہ ایسے آدمی کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس حدیث کو اسعد بن زرارہ کی طرف منسوب کیا ہے۔

امام بخاری نے اس اسناد کو یوں بیان کیا ہے۔ یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ بعض راوی اسعد بن زرارہ کہتے ہیں اور یہ غلط ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ جو آدمی یحییٰ کو اسعد بن زرارہ کی اولاد سے شمار کرتا ہے۔ اسے لازماً اسعد کو صحابی تسلیم کرنا پڑے گا کیونکہ اسعد نے ان دنوں وفات پائی جب مسجد نبوی کی تعمیر شروع تھی اور اگر وہ ابن سعد ہوں جب بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ان کا ترجمہ لکھ کر غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔ ابوعمر لکھتے ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ شاید وہ دولت اسلام سے محروم رہا۔ اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اسے صحبت نصیب ہونا چاہئے تھی۔

۵۵۰۲۔ حضرت یحییٰؓ بن اسید

حضرت یحییٰؓ بن اسید بن حضیر الانصاری۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ایسی تھی کہ بات کو یاد رکھ سکتے تھے۔ ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔ ان کے والد کی کنیت ابویحییٰ تھی اور ان کا ذکر اس حدیث میں موجود ہے جس میں ان کے والد کی قرأت کے وقت سکون خاطر یا فرشتوں کے نزول کا ذکر ہے۔

۵۵۰۳۔ حضرت یحییٰؓ بن حکیم

حضرت یحییٰؓ بن حکیم بن حزام القرشی اسدی۔ ہم ان کا نسب ان کے والد اور ان کے بھائی ہشام کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ان کے والد اور ان کے بھائی ہشام عبداللہ اور خالد اور یہ خود فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور حضور اکرمؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ ابوعمر نے اختصاراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۰۴۔ حضرت یحییٰؓ بن حنظلیہ

حضرت یحییٰؓ بن حنظلیہ۔ یہ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے بیعت رضوان کی اور یہ بانجھ تھے۔ یزید بن ابومریم الانصاری نے اپنے والد سے، انہوں نے یحییٰ بن حنظلیہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضورؐ سے بیعت رضوان کی تھی۔ وہ کہا کرتے تھے کہ اگر اللہ مجھے ایک بیٹا عطا فرماتا تو میں اسلام کی تعلیم کے مطابق اس کی تربیت کرتا جو میرے لئے دنیا اور مافیہا سے بہتر ہوتا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۰۵۔ حضرت یحییٰؓ بن خلاد

حضرت یحییٰؓ بن خلاد بن رافع الانصاری۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ ابوعمر کے مطابق وہ کندی تھے۔ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے اور بعد از ولادت حضورؐ کے پاس لائے گئے، آپؐ نے کھجور سے انہیں گھٹی دی اور فرمایا میں اس کا وہ نام تجویز کرتا ہوں جو حضرت یحییٰ کے بعد اور کسی نے نہیں رکھا۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے یحییٰ بن خلاد سے روایت کی کہ جب وہ پیدا ہوئے تو حضور اکرم کی خدمت میں لائے گئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے انہیں کندی لکھا ہے۔ یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ کئی کتابوں میں یہی لکھا دیکھا ہے اور کوئی روایت اس کی ناسخ نہیں دیکھی۔ ان کا سلسلہ نسب وہی ہے جو ان کے والد کے ترجمے میں لکھا جا چکا ہے۔

بن خلاد بن رافع بن مالک عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق الانصاری۔ الزرقی۔ واللہ اعلم۔

۵۵۰۶۔ حضرت یحییٰؓ بن سعید

حضرت یحییٰؓ بن سعید بن عاصی قرشی اموی۔ ابوداؤد لکھتے ہیں کہ قتیان بن جوہری نے باسنادہ قعنبی سے انہوں نے مالک سے، انہوں نے یحییٰ بن سعید الانصاری سے، انہوں نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے یہ سنا کہ یحییٰ نے عبدالرحمان بن حکم کی لڑکی کو طلاق دے دی۔ لیکن عبدالرحمٰن نے اپنی لڑکی کو یحییٰ کے گھر سے اپنے پاس بلوالیا۔ اس پر حضرت عائشہؓ نے مروان بن حکم کو جو والی مدینہ تھا۔ کہلوا بھیجا کہ اللہ سے ڈرو اور لڑکی اس کے گھر بھیجوا۔ مروان نے جواب میں کہلوایا کہ مجھے عبدالرحمٰن نے مجبور کردیا تھا ایک اور روایت میں ہے مروان نے کہلا بھیجا کہ کیا فاطمہ دختر قیس کی طلاق کا واقعہ آپ کو یاد نہیں رہا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا اگر تم فاطمہ دختر قیس کا ذکر نہ بھی کرتے جب بھی تمہارا کچھ نہ بگڑتا۔ مروان کہنے لگا ام المومنین اگر آپ کا مقصد گڑ بڑ پیدا کرنا ہے تو وہ گڑ بڑ کافی نہیں جوان دو آدمیوں میں پیدا ہوگئی ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اور اس حدیث کو اور اسناد سے بھی بیان کیا ہے۔

یہ یحییٰ، عمرو بن سعید جن کا عرف اشدق تھا اور جنہیں عبدالملک بن مروان نے قتل کرا دیا تھا کے بھائی تھے۔ انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ کیونکہ ان کے والد سعید بن عاص کی ولادت پہلے سال ہجری میں ہوئی اور یحییٰ ان کے فرزند اکبر بھی نہیں۔ پھر یہ کیسے باور کیا جاسکتا ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ اسی طرح میرے لئے یہ بھی باعث حیرت ہے کہ ابوموسیٰ کو اس حدیث کے ہوتے ہوئے یہ اشتباہ کیسے پیدا ہوا حالانکہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جاتی جس سے یہ سمجھا جائے کہ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ واللہ اعلم

۵۵۰۷۔ حضرت یحییٰؓ بن صفی

حضرت یحییٰؓ بن صفی۔ یحییٰ بن یونس نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ان کی صحبت کا مجھے علم نہیں۔

زید بن حباب نے ابراہیم بن یزید سے، انہوں نے یحییٰ بن صفی سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا اسے آدمی کی سعادت گردانا چاہیے اگر اس کا بیٹا اس سے ملتا جلتا ہو۔ جعفر لکھتے ہیں کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ یحییٰ بن صفی کو حضورؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۰۸۔ حضرت یحییٰؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت یحییٰؓ بن عبدالرحمان انصاری۔ ہشام بن حسان نے محمد بن عبدالرحمان سے، انہوں نے یحییٰ عبدالرحمان انصاری سے انہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس نے علیؓ کی زندگی اور اس کی موت کے بعد اس سے محبت کی اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ امن میں رکھے گا اور وہ ایماندار رہے گا اور جس شخص نے اس سے بغض رکھا وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور اس بدعت کا اس سے محاسبہ کیا جائے گا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۰۹۔ حضرت یحیٰیؓ بن عمیر

حضرت یحیٰیؓ بن عمیر بن حارث بن لبدۃ بن ثعلبہ بن حارث بن حرام جعفر لکھتے ہیں کہ بقول محمد بن حبان ان کے والد بدری تھے اور انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۰۔ حضرت یحیٰیؓ بن نفیر

حضرت یحیٰیؓ بن نفیر ابوزہیر نمیری۔ انہوں نے حضورِ اکرمؐ سے ٹڈی کے بارے میں حدیث بیان کی۔ احمد بن عمیر بن جوصا نے ان کا نام یہی لکھا ہے۔ مگر محمد بن یحیٰی نے ابوبکر بن ابوالاسود سے ان کا نام یحیٰی بن شرجیل لکھا ہے۔ یہی قول ہے حسین القبابی کا۔ یحیٰی حمص کے باشندے تھے اور کنیتوں کے عنوان کے تحت ان کا ذکر پھر آئے گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۱۔ حضرت یحیٰیؓ بن ہانی

حضرت یحیٰیؓ بن ہانی بن عروۃ المرادی۔ ہشام بن کلبی نے ابوکبران المرادی سے انہوں نے یحیٰی بن ہانی بن عروۃ المرادی سے روایت کی کہ فروہ بن مسیک ملوک کندہ کو چھوڑ کر حضورِ اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ظہورِ اسلام سے پہلے بنومراد اور بنوہمدان میں ایک جنگ ہو چکی تھی جس میں ہمدانیوں کو بنومراد کے ہاتھوں بڑا نقصان اٹھانا پڑا تھا اور اس جنگ کو یوم الردم کہتے تھے۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا اے فروہ! جنگِ ردم میں تمہاری قوم کو جو نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ کیا تمہیں بھی اس سے رنج پہنچا تھا اس نے کہا یارسول اللہؐ! ایسا کون ہے، جسے وہ نقصان اٹھانا پڑے جو میری قوم کو اٹھانا پڑا اور اسے دکھ نہ ہو۔ حضورؐ نے فرمایا بہرحال اسلام قبول کرنے سے تیری قوم کو فائدہ ہی پہنچا ہے۔ چنانچہ مراد اور زبید کے علاقے حضورِ اکرمؐ نے ان کے حوالے کر دیئے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۲۔ حضرت یحیٰیؓ بن ہند

حضرت یحیٰیؓ بن ہند بن حارثہ۔ حدیبیہ اور بیعتِ رضوان میں موجود تھے۔ جعفر نے حاتم بن حبان سے یہ قول نقل کیا ہے ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۳۔ حضرت یربوع ابوالجعدؓ

حضرت یربوع ابوالجعدؓ الجہنی۔ ان کے بیٹے جعد نے ان سے ایک حدیث منکر عبداللہ بن بلوی سے روایت کی کہ ہم بنوجہینہ کے چند آدمیوں کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ تشریف فرما تھے اور لوگ اردگرد جمع تھے۔ آپؐ نے بنوجہینہ کو خوش آمدید کہا اور فرمایا بنوجہینہ! دیکھنے کو سخت اور میدانِ جنگ میں آگے آگے چلنے والے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الیاء والزاء

۵۵۱۴۔ حضرت یزدادؓ الفارسی

حضرت یزدادؓ الفارسی۔ بجیر بن ریسان کے آزاد کردہ غلام تھے ان کا شمار اہلِ یمن میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عیسیٰ

نے روایت کی۔

ابو یاسر عبدالواہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے روح سے، انہوں نے زکریا بن اسحاق سے، انہوں نے عیسیٰ بن یزداد سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص پیشاب کرے وہ اپنے آلہ تناسل کو تین بار جھٹکا دے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابو عمر لکھتے ہیں کہ بعض لوگ ان کی صحبت کے قائل ہیں لیکن اکثر محدثین انہیں نہیں جانتے اور بعض ان کی حدیث کو مرسل قرار دیتے ہیں اور ان کا مدار زمعہ بن صالح پر ہے۔ امام بخاری لکھتے ہیں کہ ان کی حدیث ثابت نہیں۔ یحییٰ بن معین لکھتے ہیں کہ عیسی اور ان کے والد مجہول الحال ہیں اور یہ ان کی طرف سے محض تکلف ہے، واللہ اعلم

۵۵۱۵۔ حضرت یزیدؓ بن اخنس

حضرت یزیدؓ بن اخنس بن حبیب بن جرہ بن زعب بن مالک بن خفاف بن امرؤالقیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور السلمی۔ ان کی کنیت ابو معن تھی یہ کلبی کا قول ہے محمد بن سعد نے جو واقدی کے کاتب ہیں ان کا سلسلہ نسب یہی لکھا ہے اور انہیں کوفی بتایا ہے مگر بعض لوگ انہیں شامی شمار کرتے ہیں۔ نیز انہیں ان کے والد اور ان کے بیٹے کو بدری کہتے ہیں ابو عمر انہیں بدری نہیں کہتے ہاں البتہ وہ انہیں ان لوگوں میں گردانتے ہیں جنہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی تھی انہوں نے حضورؐ سے روایت کی اور ان سے کثیر بن مرہ اور جبیر بن نفیر نے روایت کی کہ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے والد کی ایک کتاب میں ان کے ہاتھ سے لکھا یہ نوٹ دیکھا کہ انہیں ابو توبۃ الربیع نے ایک خط میں تحریر کیا کہ ہیثم بن حمید نے زید بن واقد سے، انہوں نے سلیمان بن موسیٰ سے، انہوں نے کثیر بن مرہ سے، انہوں نے یزید بن اخنس سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تمہیں باہم ایک دوسرے پر رشک نہیں کرنا چاہئے ہاں البتہ دو آدمیوں سے ایسا کر سکتے ہو۔ مثلاً ایک آدمی کو قرآن سے لگاؤ ہے وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا ہے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرتا ہے اسے دیکھ کر ایک آدمی کہتا ہے کہ اگر مجھے بھی یہ سعادت نصیب ہو تو میں بھی اس شخص کی تقلید کروں گا۔ دوسرا وہ آدمی جسے خدا نے مال عطا کیا ہے اور وہ اللہ کی راہ میں اس مال کو بہ طیب خاطر صرف کرتا ہے اسے دیکھ کر ایک آدمی کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مجھے بھی خدا دولت عطا فرمائے تو میں دل کھول کر اس کی راہ میں اسے صرف کروں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۶۔ حضرت یزیدؓ بن اسد

حضرت یزیدؓ بن اسد بن کرز بن عبداللہ بن عبدشمس بن عمعمہ بن جریر بن شق الکاہن بن صعب بن یشکر بن رہم بن افرک بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن اراش البجلی القسری۔ یہ صاحب خالد بن عبداللہ بن یزید القسری کے (جو ہشام بن عبدالملک کی طرف سے امیر عراق تھے) دادا تھے۔ ان کی حدیث خالد بن عبداللہ نے اپنے باپ سے، انہوں نے دادا سے روایت کی کہ ابو الفضل الفقیہ مخزومی نے باسنادہ احمد بن علی بن مثنیٰ سے، انہوں نے عثمان بن ابی شیبہ سے، انہوں نے ہشیم بن بشیر سے، انہوں سیار سے سنا کہ انہوں نے خالد القسری کو منبر پر سے یہ کہتے سنا کہ میرے باپ نے میرے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا

اے یزید بن اسد! تو لوگوں کے لئے وہی بات پسند کر جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ خالد کے خاندان کے لوگ اس امر کو تسلیم نہیں کرتے کہ ان کے دادا کو حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی اگر ہوتی تو انہیں علم ہوتا۔ یحییٰ لوگوں کے خلاف انہیں صحابی گردانتے ہیں، تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۷۔ حضرت یزیدؓ بن اسود الجرشی

حضرت یزیدؓ بن اسود الجرشی۔ ان کی کنیت ابوالاسود تھی یہ شام میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔ ان کا شمار بلاثبوت صحابہ میں کیا گیا۔ ابن مندہ اور ابوعمر نے ان کی حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے عزی کی پرستش ہوتی دیکھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ابونعیم کے مطابق متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے وہ ان کی صحبت کے قائل ہیں لیکن کوئی روایت بیان نہیں کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۸۔ حضرت یزیدؓ بن اسود العامری

حضرت یزیدؓ بن اسود العامری السوائی۔ ان کا تعلق بنوسواء بن عامر بن صعصعہ سے تھا۔ ایک روایت میں خزاعی ابوجابر مذکور ہے۔ ان سے ان کے بیٹے جابر بن یزید نے روایت بیان کی کہ کئی راویوں نے باسنادہم ابوعیسیٰ ترمذی سے، انہوں نے احمد بن منیع سے، انہوں نے ہشیم سے، انہوں نے یعلی بن عطاء سے، انہوں نے جابر بن یزید بن اسود سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ حجۃ الوداع میں موجود تھے انہوں نے حضورؐ کے ساتھ مسجد الخیف میں نماز صبح ادا کی۔ جب آپؐ مڑ کر بیٹھے تو آپؐ نے دو آدمیوں کو ایک طرف بیٹھے دیکھا جنہوں نے نماز میں شرکت نہیں کی تھی آپؐ نے ان سے عدم شرکت کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم پیشتر ازیں نماز ادا کر چکے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا اگر پھر کبھی ایسی صورت پیش آجائے تو جماعت میں شریک ہو جایا کرو۔ یہ نماز نفلی شمار ہوگی۔ اسے ابوداؤد طیالسی نے شعبہ سے، انہوں نے یعلی بن عطاء سے، انہوں نے جابر سے روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۹۔ حضرت یزیدؓ بن اسید

حضرت یزیدؓ بن اسید بن ساعدہ۔ یہ اپنے والد اور اپنے چچا حمہ انصاری کے ساتھ غزوۂ احد میں موجود تھے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۰۔ حضرت یزیدؓ بن اسیر

حضرت یزیدؓ بن اسیر الضبعی۔ ایک روایت میں ابن بشیر آیا ہے اور ایک دوسری روایت میں اسیر بن یزید مذکور ہے۔ ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ ذی قار کی جنگ پہلا موقعہ تھی کہ عربوں کو عجم پر فتح حاصل ہوئی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ امام بخاری اور ابوحاتم نے ان کے والد کا نام بشیر لکھا ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ذی قار کی حدیث ان سے روایت کی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے یزید بن بشیر لکھا ہے اور ذی قار کی حدیث ان سے روایت کی ہے لیکن وہ ان کی صحبت کے قائل ہیں۔

۵۵۲۱۔ حضرت یزیدؓ بن الاصم

حضرت یزیدؓ بن اصم۔ اصم کا نام عمرو تھا۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نسب یوں لکھا ہے یزید بن عبد عمرو بن عدس بن معاویہ بن بکاء بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ابوعوف عامری۔ ان کی والدہ کا نام برزہ دختر حارث بن حزن ہلالیہ تھا اور وہ میمونہ بنت حارث کی بہن کے بیٹے تھے۔ جو حضور اکرمؐ کے حرم میں تھیں وہ الجزیرہ میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔ وہ جناب میمونہ سے روایت کرتے ہیں اور ان کی حدیث کے راوی ان کے بھتیجے عبید اللہ بن عبد اللہ ہیں جو اپنے چچا یزید بن اصم سے روایت کرتے ہیں۔ میں ایک بار اپنی خالہ میمونہؓ سے ملنے گیا نماز کے لئے مسجد میں کھڑا تھا کہ حضورؐ تشریف لے آئے۔ میری خالہ مجھے وہاں کھڑا دیکھ کر چھپ گئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ! اس لڑکے کو دیکھئے کس طرح شرما رہا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اس کا کسی اچھی بات پر مجھ سے شرمانا کسی ناگوار پر شرمانے سے بہتر ہے۔ ان کی وفات ہجرت کے ۱۰۳ یا ۱۰۴ سن میں ہوئی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ابونعیم انہیں تابعین میں شمار کرتے ہیں۔

۵۵۲۲۔ حضرت یزیدؓ بن امیہ

حضرت یزیدؓ بن امیہ ابوسنان الدیلی۔ ان کی ولادت غزوۂ احد کے دوران میں واقع ہوئی۔ ان سے نافع نے جو حضرت ابن عمرؓ کے آزاد کردہ غلام تھے روایت کی کہ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۳۔ حضرت یزیدؓ بن انیس

حضرت یزیدؓ بن انیس بن عبد اللہ بن عمرو بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر۔ ان کی کنیت ابوعبد الرحمٰن تھی۔ فتح مصر میں موجود تھے لیکن ان سے مصر میں کوئی حدیث مروی نہیں۔ ہاں اہل بصرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطاء سے، انہوں نے ابو ہمام عبد اللہ بن سیار سے، انہوں نے ابوعبد الرحمٰن فہری سے روایت کی کہ وہ غزوۂ حنین میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے۔ اس دن سخت گرمی تھی اور ہم نے ایک درخت کے نیچے پناہ لے رکھی تھی جب زوال ہوا تو میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ ایک خیمے میں آرام فرما رہے تھے) اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کہا اور عرض کیا یا رسول اللہ! زوال ہو گیا ہے۔ فرمایا بلال کو بتاؤ۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۴۔ حضرت یزیدؓ بن اوس

حضرت یزیدؓ بن اوس۔ بنو عبد الر بن قصی کے حلیف تھے۔ انہوں نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے کہ وہ جنگ یمامہ میں موجود تھے بہ سلسلہ شرکائے جنگ از بنو عبد الدار، یزید بن اوس ان کے حلیف تھے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۵۔ حضرت یزیدؓ بن برذع

حضرت یزیدؓ بن برذع بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر الانصاری ظفری۔ غزوۂ احد میں موجود تھے ابوعمر نے مختصراً ان کا

ذکر اسی انداز سے کیا ہے لیکن ابن الدباغ اندلسی نے ابوعمر کے خلاف استدراک کرتے ہوئے ان کا سلسلہ نسب بطریق ذیل بیان کیا ہے۔ یزید بن برذع بن زید بن عامر بن کعب بن خزرج۔ ان کی روایت کے مطابق یہ صاحب احد سمیت بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے یہ لاولد تھے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ابن القداح کی روایت کے مطابق وہ یوم حرہ کو قتل ہوئے۔ یہ ابن الدباغ کی روایت ہے اور بلا شبہ ابن الدباغ کا خیال یہی ہے کہ ابوعمر سے ان کے نسب کے بیان کرنے میں غلطی سرزد ہوئی ہے اورانہوں نے یزیدؓ کو ظفر کی طرف منسوب کیا ہے جب کہ ابن الدباغ انہیں سواد بن کعب بن خزرج سے منسوب کرتے ہیں حالانکہ کعب بن خرج بھی ظفر ہی ہے۔ اس لحاظ سے ہر دو نسب ایک ہی ہیں اور غلطی دراصل ابن الدباغ کی ہے۔ جو دونوں کو علیحدہ علیحدہ خیال کرتے ہیں۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ میں نے ابن الدباغ کی غلطی کی نشاندہی اس لئے کی ہے تاکہ کوئی ان کی بات کو درست نہ سمجھ لے اور اس نوع کی اغلاط سے میں نے اکثر بہ غرض اختصار چشم پوشی کی ہے۔

۵۵۲۶۔ حضرت یزیدؓ بن بہرام

حضرت یزیدؓ بن بہرام۔ ابوحاتم بن حبان لکھتے ہیں کہ اس سے مراد مقعد ہے جس کے خلاف حضورؐ نے بددعا فرمائی تھی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۷۔ حضرت یزیدؓ بن تمیم

حضرت یزیدؓ بن تمیم۔ یحییٰ بن یونس کے بقول ان کی صحبت ثابت نہیں۔ عثمان بن حکیم نے یزید بن تمیم سے جو ابن ربیعہ کے آزاد کردہ غلام تھے روایت کی رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ نے دو چیزوں کے شر سے بچالیا وہ جنتی ہو گیا۔ صحابہ نے دریافت فرمایا یا رسول اللہ! وہ دو چیزیں کون سی ہیں فرمایا ایک وہ جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے اور دوسری وہ جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۸۔ حضرت یزیدؓ بن ثابت

حضرت یزیدؓ بن ثابت الانصاری۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی زید بن ثابت کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں یہ اپنے بھائی سے بڑے تھے۔ یزید غزوۂ بدر و بروایتے غزوۂ احد میں بھی موجود تھے، اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ایک روایت کے مطابق جنگ یمامہ میں انہیں تیر لگا اور واپسی میں راہ ہی میں فوت ہو گئے۔ یہ زہری اور ابن اسحاق کا قول ہے۔

عبداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شہدائے جنگ یمامہ از بنونجار و بنو مالک سے اور یزید بن ثابت بن الضحاک بن زید سے سنا کہ وہ جنگ یمامہ میں زخمی ہو گئے اور واپسی پر فوت ہو گئے۔

ان سے خارجہ بن زید نے روایت کی کہ ابوالفضل منصور بن ابوالحسن فقیہ نے باسنادہ ابویعلی موصلی سے انہوں نے عباس بن ولید نرسی سے، انہوں نے عبدالواحد بن زیاد سے، انہوں نے عثمان بن حکیم سے، انہوں نے خارجہ بن زید سے، انہوں نے اپنے چچا یزید بن ثابت سے سنا کہ ایک بار وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ جنۃ البقیع کو گئے۔ وہاں آپؐ نے ایک نئی قبر دیکھی دریافت فرمایا یہ کس کی

ہے ہم نے عرض کیا فلاں کنیز کی جسے فلاں شخص نے آزاد کیا تھا فرمایا مجھے کیوں نہیں بتایا ہم نے گزارش کی آپ قیلولہ فرما رہے تھے۔ جگانا مناسب نہ معلوم ہوا۔ حضورؐ وہیں کھڑے ہو گئے ہمراہیوں کو ایک صف میں کھڑا کیا اور چار تکبیر نماز جنازہ پڑھائی پھر فرمایا جب تک میں تم میں موجود ہوں تو جب بھی کوئی شخص فوت ہو تو مجھے بتایا کرو۔ راوی کہتا ہے میرا خیال ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا میری نماز اس کے لئے رحمت ہو گی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو عمر کہتے ہیں میں نہیں مان سکتا کہ خارجہ نے اپنے چچا سے یہ حدیث سنی ہو گی۔ واللہ اعلم۔

۵۵۲۹۔ حضرت یزیدؓ بن ثعلبہ

حضرت یزیدؓ بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ بن مالک بن عمرو بن بشیرہ بن مشنوء بن القشر بن تمیم بن عوذ مناۃ بن ناج بن تیم بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فران بن بلی البلوی حلیف بنو سالم بن عوف بن خزرج ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن یا ابو عبداللہ تھی۔ ان کے بھائی کا نام بحاث تھا۔ وہ اور مجذر بن ذیار پانچویں پشت میں (عمارہ میں) جمع ہو جاتے ہیں۔

یونس نے ابن اسحاق سے ان کا نسب بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ بیعت عقبہ میں بنو عوف بن خزرج بن ثعلبہ سے، پھر بنو سالم بن عوف اور ابو عبدالرحمٰن یزید بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارۃ حلیف بنی غصینہ از بنو بلی۔ دونوں عقبہ میں موجود تھے۔ یہی رائے علامہ طبری کی ہے۔ طبری اور دار قطنی خزمہ بہ فتح زا اور ابن اسحاق اور کلبی بہ سکون زا پڑھتے ہیں۔ ابو عمر لکھتے ہیں کہ انصار میں خزمہ بہ حرکت نہیں بولا جاتا اور عمارہ بہ تشدید میم ہے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۰۔ حضرت یزیدؓ بن جاریۃ

حضرت یزیدؓ بن جاریہ بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن تھی۔ بقول ابن مندہ ان کا نام زید بن جاریہ بھی آیا ہے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے یزید بن جاریہ یا خارجہ لکھا ہے وہ ابو عبدالرحمٰن بن یزید اور زید و مجمع پسران جاریہ کے بھائی تھے۔ ہم نے ان کے والد جاریہ اور زید اور مجمع کا ذکر ان کے ترجمے میں کیا ہے۔

یزیدؓ سے ان کے بیٹے عبدالرحمان اور خالد بن طلحہ نے روایت کی اور یہ صاحب حضور اکرمؐ کے خطبہ حجۃ الوداع میں موجود تھے جس میں آپؐ نے فرمایا تھا تم اپنے غلاموں کے بارے میں محتاط رہو انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔ یہ حدیث ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی اور اسماعیل بن مجمع نے اپنے والد مجمع بن یزید بن جاریہ سے، انہوں نے اپنے والد یزید سے روایت کی کہ انہوں نے غزوۂ خیبر کے موقعہ پر مال غنیمت میں اپنے حصے سے حلے کے بدلے میں ایک حلہ خریدا۔ اور انہوں نے یزید کے بدلے میں زید سے روایت کی لیکن پہلی سند اصح ہے۔ تینوں نے اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یزید کے بارے میں ابن مندہ کا یہ کہنا کہ ان کے نام کے بارے میں ایک روایت زید بھی ہے بالکل غلط ہے کیونکہ زید ان کا بھائی ہے جنہیں حضور اکرمؐ نے غزوۂ احد میں بوجہ کم عمر ہونے کے علیحدہ کر دیا تھا۔ ابن ماکولا لکھتے ہیں کہ دار قطنی

نے جاریہ بن مجمع اور ان کے دو بیٹوں مجمع اور یزید کے بعد اس کا ذکر کیا ہے۔ نیز ابن ماکولا لکھتے ہیں کہ بقول خطیب یزید بن جاریہ مجمع کا بھائی ہے۔ ان کے بعد ابن ماکولا لکھتے ہیں کہ زید بن جاریہ انصاری عمری اوسی کو حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔ چنانچہ ان سے یہ روایت مروی ہے کہ حضور اکرمؐ نے غزوۂ احد کے موقعہ پر بعض لڑکوں کو بوجہ کم عمری کے علیحدہ کر دیا تھا۔

ابن کلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح ہم لکھ آئے ہیں اور زید، یزید اور مجمع کو ان کے بیٹے شمار کیا ہے۔ اس سے واضح ہو گیا کہ یہ کوئی اور صاحب ہیں اور نیز قیل زید کی روایت بھی غلط ہے۔ واللہ اعلم۔

اور ابن مندہ پر ابو موسیٰ کا اعتراض بلا وجہ ہے کیونکہ اس نے صرف اتنا کہا یزید بن جاریہ یا خارجہ اور جس شخص نے یزید بن خارجہ لکھا ہے وہ بالکل غلط ہے کیونکہ یہ صاحب معروف الاسم والنسب ہیں اور شبہے کی گنجائش نہیں۔ واللہ اعلم۔

ابونعیم نے مروان بن معاویہ کی حدیث عثمان بن حکیم سے انہوں نے خالد سے انہوں نے یزید بن جاریہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے آپؐ پر درود بھیجنے کا طریقہ دریافت کیا۔ پھر حدیث بیان کی بعض علماء کی رائے ہے کہ یہ حدیث زید بن خارجہ بن زید بن ابوزہیر کی ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے اور گفتگو ان کے اور ان کے والد کے بارے میں ہے اور انہوں نے مروان بن معاویہ کی حدیث عثمان بن حکیم انصاری سے، انہوں نے خالد بن سلمہ سے، انہوں نے موسیٰ بن طلحہ سے، انہوں نے زید بن خارجہ سے جو بنو حارث بن خزرج کے بھائی ہیں۔ روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے درود بھیجنے کا طریقہ پوچھا۔

۵۵۳۱۔ حضرت یزیدؓ بن جراح

حضرت یزیدؓ بن جراح۔ ابو عبیدہ بن جراح الفہری کے بھائی تھے انہیں روایت اور صحبت کا اعزاز حاصل ہے۔ لیکن ان سے کوئی مستند حدیث مروی نہیں۔

فیروز بن ناجری نے اپنے والد سے روایت کی کہ یزید بن جراح نے مصر میں ایک نصرانی عورت سے جو یمن کی رہنے والی تھی۔ نکاح کیا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۲۔ حضرت یزیدؓ بن الحارث

حضرت یزیدؓ بن حارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی۔ یہ ابونعیم اور ابو عمر کا قول ہے۔

ابن کلبی اور امیر ابونصر نے ابن احمر تک اسی طرح بیان کیا ہے مگر ابن احمر کے بعد حارثہ بن مالک الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج اکبر لکھا ہے اور یہ اصح ہے۔

ابو عمر نے اس نسب کو عبداللہ بن رواحہ کے ترجمے میں ابن کلبی کی طرح بیان کیا ہے کیونکہ یہ دونوں مالک الاغر میں جمع ہو جاتے ہیں اور ان کا عرف ابن فسحم تھا اور فسحم ان کی والدہ کا نام تھا جو بلقین کی رہنے والی تھی اور عبداللہ بن فسحم ان کے بھائی تھے۔ اور حضور اکرمؐ نے ان میں اور ذوالشمالین میں مواخات قائم کی تھی۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے بے اولاد تھے۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از انصاری پھر از بنو حارث بن خزرج۔ پھر از بنو

زید بن مالک بن ثعلبہ و یزید بن حارث بن قیس روایت کی یہ وہی آدمی ہیں جنہیں ابن فسحم کہتے ہیں۔ یہ لاولد تھے۔
ابن اسحاق کی ایک روایت میں سلمہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ان کا بیان کردہ نسب ابن کلبی کے بیان کردہ نسب کے برابر ہے۔ اور اسی اسناد سے ابن اسحاق سے دوبارہ شہدائے بدر از انصار و یزید بن حارث جو بنو حارث بن خزرج کے بھائی تھے روایت مروی ہے۔
ایک روایت میں ہے کہ یزید بن حارث کو طعیمہ بن عدی قرشی نے جو بنو نوفل بن عبد مناف سے تھے قتل کیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۳۔ حضرت یزیدؓ بن حاطب

حضرت یزیدؓ بن حاطب بن عمرو بن امیہ بن رافع الانصاری الاشہلی۔ ایک روایت کے مطابق ان کا تعلق بنو ظفر سے تھا۔ اس بنا پر ان کا نسب ہوگا یزید بن حاطب بن امیہ بن رافع بن سوید بن حرام بن ہیثم بن ظفر۔
ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شہدائے غزوۂ احد از بنو ظفر یزید بن حاطب بن امیہ بن رافع کا ذکر کیا ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں مجھے عاصم بن قتادہ نے بتایا کہ ان میں ایک آدمی تھا جس کا نام حاطب بن امیہ بن رافع تھا۔ ان کے بیٹے کا نام یزید تھا جو غزوۂ احد میں زخمی ہو گیا اسے گھر واپس لے آئے وہ قریب الموت تھا کہ قبیلے کے سب لوگ جمع ہو گئے اور ابن حاطب کو جنت کی مبارک پیش کرنے لگے۔ حاطب جاہلیت میں رات کو چوکیداری کرتا تھا اور ان دنوں فقر و فاقہ کی گرفت میں تھا کہنے لگا کیا تم اسے اس جنت کی خوش خبری دے رہو جس میں تم نے حرمل گاڑ رکھے ہیں اور وہ تو ابھی بچہ ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔ لیکن ابوموسیٰ نے ان کا نسب نہیں بتایا۔
ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوموسیٰ نے ان کا سلسلہ نسب نہیں بیان کیا اور صرف اس پر اکتفا کیا کہ یزید بن حاطب غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے اور صرف یزید بن حاطب پر اکتفا کیا۔

۵۵۳۴۔ حضرت یزیدؓ والد الحجاج

حضرت یزیدؓ ۔ والد حجاج۔ ان سے ان کے بیٹے حجاج نے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا تم کتاب اللہ سے اپنا تعلق قائم رکھو کہ اس سے تمہاری حاجتیں پوری ہوں گی اور جب تم کسی سے کوئی چیز مانگو تو خوش چہرہ لوگوں سے مانگو۔ اس حدیث کا مدار ابوالمقدام ہشام بن زیاد پر ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔
ابوموسیٰ نے ان کے ذکر میں ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے کیونکہ ابن مندہ نے ابوعبداللہ یزید کو غیر معروف آدمی قرار دیا ہے اور ان کے بیٹے حجاج نے ان سے یہ حدیث نقل کی ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ترجمہ بیان کیا ہے اور یزید ابوالحجاج ان کا نام لکھا ہے اور نیز بیان کیا ہے کہ ان کے بیٹے حجاج نے ان سے یہ روایت بیان کی نیز ابوموسیٰ نے لکھا کہ ابن مندہ نے اس حدیث کو یزید ابوعبداللہ کے ترجمے میں بیان کیا لیکن ان کا ترجمہ نہیں لکھا۔
ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے بلاشبہ یزید کا ترجمہ لکھا ہے ہاں البتہ ان کی نسبت ابوعبداللہ لکھی ہے اور نیز یہ تحریر کیا ہے کہ

ان کے بیٹے حجاج نے ان سے روایت کی زیادہ سے زیادہ ابوموسیٰ نے یہ کیا ہے کہ ان کی کنیت ابوالحجاج لکھی ہے یہ استدراک نہیں کیونکہ ابن مندہ نے ان کا ترجمہ لکھا ہے۔ان کی حدیث بیان کی ہے ممکن ہے ان کی کنیت ابوعبداللہ ہی ہو اور ابن مندہ نے ان کے بیٹے کی وجہ سے جو ان کی حدیث کے راوی ہیں ان کی کنیت ابوالحجاج لکھ دی ہو اور اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہو کہ ان کی کنیت کے بارے میں اختلاف ہو جیسا کہ اکثر ہوتا ہے۔واللہ اعلم۔

۵۵۳۵۔حضرت یزیدؓ بن حذیفہ

حضرت یزیدؓ بن حذیفہ اسدی۔یہ اور ان کے بیٹے زفر اسلام پر ثابت قدم رہے۔جب بنواسد حضورؐ کی وفات کے بعد مع طلیحہ کے مرتد ہو گئے تھے۔وثیمہ نے ابن اسحاق سے یہ بات سنی۔ابن الدباغ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۶۔حضرت یزیدؓ بن حرام

حضرت یزیدؓ بن حرام بن سبیع بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی، بیعت عقبہ میں موجود تھے۔ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے،انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بیعت عقبہ از بنی سلمہ پھر از بنو غنم بن کعب بن سلمہ، یزید بن حرام بن سبیع بن خنساء کا ذکر کیا ہے ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے اور حرام کو را کے ساتھ لکھا ہے لیکن ابن اسحاق اور ابن ہشام نے خذام ذال سے لکھا ہے واللہ اعلم۔میرے نزدیک ابن اسحاق اور ابن ہشام راستی پر ہیں۔

۵۵۳۷۔حضرت یزیدؓ بن حصین

حضرت یزیدؓ بن حصین الشامی۔ایک روایت میں ابن عمیر اور ایک میں ابن نمیر آیا ہے۔بغوی، حسن بن سفیان اور طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن وہ تابعی ہیں۔ان کی حدیث کو موسیٰ بن علی بن رباح نے اپنے والد سے،انہوں نے یزیدؓ بن حصین سے کہ ایک آدمی نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے سبا کو دیکھا ہے؟ وہ مرد تھا یا عورت؟ حضور نے فرمایا اس کے سولہ لڑکے یمنی تھے اور چار شامی۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۸۔حضرت یزیدؓ والد حکیم

حضرت یزیدؓ۔والد حکیم۔ایک روایت میں ابن ابی حکیم اور ایک میں حکیم بن ابی یزید ہے،علی بن عاصم نے عطاء بن سائب سے،انہوں نے حکیم بن یزید سے،انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا لوگوں کو نیکی کی دعوت دو اس طرح لوگ ایک دوسرے سے اچھا اثر لیتے ہیں اور جب کوئی آدمی مشورہ کرے تو اسے اچھا مشورہ دو۔نیز ہمام بن یحییٰ، وہیب بن خالد اور ایک جماعت نے عطاء بن سائب سے اسی طرح روایت کی۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۹۔حضرت یزیدؓ بن حمزہ

حضرتؓ یزیدؓ بن حمزہ بن عوف۔اپنے والد کی معیت میں حضور اکرمؐ کی بیعت کی۔ان کی حدیث کی راوی ان کی اولاد ہی ہے۔ہاشم بن یزید بن حمزہ نے اپنے والد حمزہ سے روایت کی کہ وہ دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور میں اور خزیم ان کے ساتھ تھے۔ہم

نے حضورؐ سے بیعت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۴۰۔ حضرت یزیدؓ بن حوثرہ

حضرت یزیدؓ بن حوثرہ انصاری۔ بقول ابن کلبی وہ احد میں اور صفین میں حضرت علیؓ کے لشکر میں شامل تھے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۴۱۔ حضرت یزیدؓ بن خالد العصری

حضرت یزیدؓ بن خالد العصری۔ ابوبکر بن مردویہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ سعید بن عبدالرحمٰن بن یزید بن خالد العصری سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ سے جھوٹ کو منسوب کیا اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہئے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۴۲۔ حضرت یزیدؓ بن خدارۃ

حضرت یزیدؓ بن خدارہ بن سبیع۔ ابن ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے زہری سے بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ بہ معیت رسول اکرمؐ (غزوہ کا نام مذکور نہیں) یزید بن خدارہ بن سبیع کا ذکر نہیں کیا ہے۔ جعفر کا قول ہے کہ یزید بن خذام بن سبیع بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ، غزوۂ بدر اور بیعت عقبہ ثانیہ میں موجود تھے اور ستر کے گردہ میں شامل تھے۔ ابن اسحاق نے انہیں ان لوگوں میں شامل کیا ہے جو عقبہ ثانی میں موجود تھے۔ یعنی یزید بن جزام ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۵۵۴۳۔ حضرت یزیدؓ بن رقیش

حضرت یزیدؓ بن رقیش بن رباب بن یعمر الاسدی از اسد بن خزیمہ۔ بقول ابوموسیٰ بن عقبہ و ابن اسحاق غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ جس شخص نے ان کا نام اربد بن رقیش لکھا ہے وہ غلطی پر ہے۔

۵۵۴۴۔ حضرت یزیدؓ بن رکانہ

حضرت یزیدؓ بن رکانہ بن عبد یزید بن ہاشم بن عبدالمطلب بن عبد مناف قرشی مطلبی۔ ابوعمر اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے لیکن ابن مندہ نے یزید بن رکانہ بن مطلب لکھا ہے۔ لیکن پہلا سلسلہ اصح ہے یہی قول ہے زبیر اور بعض علماء کا۔ انہیں صحبت اور روایت کا اعزاز حاصل ہے۔ ان سے ان کے بیٹوں علی اور عبدالرحمٰن نے روایت کی۔

حسین بن زید بن علی نے، جعفر بن محمد سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے یزید بن رکانہ سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ نماز جنازہ پڑھنے لگتے تو تکبیر کے بعد ذیل کے الفاظ میں دعا فرماتے۔ اللھم عبدک و ابن امتک، احتاج الی رحمتک وانت غنی عن عذابہ، ان کان محسنًا فزد فی احسانہ و ان کان مسیئًا فتجاوز عنہ، اس کے بعد پھر جو چاہتے پڑھتے۔

ابو الربیع سلیمان بن محمد بن محمد بن خمیس نے اپنے والد سے، انہوں نے ابونصر بن طوق سے، انہوں نے ابوالقاسم بن مرجی سے، انہوں نے ابویعلی سے، انہوں نے ابوالربیع زہرانی سے، انہوں نے جریر یعنی ابن حازم سے روایت کی کہ زبیر بن سعید نے کہا کہ ہمیں عبداللہ بن علی بن یزید بن رکانہ نے اپنے والد سے، انہوں نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی، پھر وہ حضورؐ کے پاس آئے۔ آپؐ نے پوچھا تم نے کیا ارادہ کیا تھا انہوں نے عرض کیا ایک کا آپؐ نے فرمایا اللہ پھر فرمایا اللہ کہ یہ تمہارے ارادے کے تابع ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۴۵۔ حضرت یزیدؓ بن زمعہ

حضرت یزیدؓ بن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قرشی اسدی۔ ان کی والدہ کا نام قریبہ دختر ابوامیہ مخزومیہ تھا۔ جو ام سلمہ کی بہن تھیں۔ قدیم الاسلام اور مہاجرین حبشہ سے تھے یہ ہشام بن الکلبی کا قول ہے۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔ خود انہوں نے اور ان کے بھائی عبداللہ نے حضورؐ سے روایت کی جاہلیت میں قریش جب بھی کوئی اہم کام کرنے لگتے تو ان سے ضرور مشورہ لیتے۔ اگر انہیں قریش کی رائے سے اتفاق ہوتا تو وہ خاموش رہتے ورنہ منع کر دیتے اور وہ اشراف قریش سے تھے۔ یہ زبیر کا قول ہے نیز انہوں نے لکھا ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کی معیت میں طائف کی جنگ میں شرکت کی۔ جب کہ باقی لوگ ان کے خلاف تھے۔ ابن شہاب عروہ موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق کہتے ہیں کہ وہ جنگ حنین میں مارے گئے تھے۔ اسی طرح عبیداللہ نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ مقتولین حنین میں یزید بن زمعہ بن اسود بن عبدالعزیٰ شامل تھے۔ ابن اسحاق لکھتے ہیں کہ ان کا گھوڑا انہیں لے اڑا اور وہ اس طرح مارے گئے۔ عروہ نے ان کا نام ربیعہ لکھا ہے جو غلط ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا نسب یزید بن زمعہ بن مطلب لکھا ہے اور اسود کو حذف کر دیا ہے جو غلط ہے کیونکہ وہ ان کے دادا ہیں۔

۵۵۴۶۔ حضرت یزیدؓ بن ابی زیاد

حضرت یزیدؓ بن ابو زیاد۔ ایک روایت میں یزید بن زیاد الاسلمی آیا ہے۔ صحابہ میں شمار ہوتے ہیں اور اہل مصر سے تھے۔ ان سے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے رشدین بن سعد نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے یزید بن ابوزیاد سے روایت کی کہ وہ صحابہ میں سے تھے۔ کہ ابن موریق شاہ روم، تین سو جہاز لے کر آئے گا اور اسلامی حدود میں لنگر انداز ہوگا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۴۷۔ حضرت یزیدؓ بن زید

حضرت یزیدؓ بن زید بن حصن بن عمرو الانصاری الخطمی۔ ہم ان کا نسب ان کے والد عبداللہ بن یزید کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ان کا بیٹا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کم عمر تھا اور یہ وہی شخص ہیں جو عبداللہ بن زبیر کی طرف سے کوفے کے والی مقرر ہوئے تھے ابواحمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ عدی بن ثابت کے نانا تھے۔ کیونکہ عدی کی ماں عبداللہ بن یزید کی بیٹی تھی۔

۵۵۴۸۔ حضرت یزیدؓ ابوالسائب ازدی

حضرت یزیدؓ ابوالسائب ازدی۔ یہ بنو کنانہ سے ہیں۔ اور ان سے ان کے بیٹے سائب نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے سر پر مسح کیا۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسناد ہم تا ابوعیسیٰ، انہوں نے بندار سے، انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابن ابی ذئب سے، انہوں نے عبداللہ بن سائب بن یزید سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی دوسرے کی لاٹھی نہ تو مذاق سے اور نہ سنجیدگی سے اٹھائے اور جو ایسا کر بیٹھے وہ مالک کو واپس کر دے۔

اسی طرح زہری نے سائب بن یزید سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ مال خمس سے ہمارے حصے سے زائد بھی کچھ عطا فرمادیا کرتے تھے۔ چنانچہ مجھے ایک اونٹ زائد عطا ہوا تھا۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرق یہ ہے کہ ابونعیم نے یہ دونوں حدیثیں یزید ابوالسائب بن یزید بن اخت نمر کے ترجمے میں بیان کی ہیں اور اسی طرح ترجمے میں دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنے کا ذکر کیا ہے۔ مگر ابن مندہ نے سارا معاملہ ہی الٹ دیا ہے۔ چنانچہ یہ دونوں حدیثیں تو اس ترجمے میں بیان کی ہیں اور حدیث دعا کو اخت نمر کے بیٹے کے ترجمے میں بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ بہر حال ابوعمر نے صرف یزید بن اخت نمر کا ترجمہ لکھا ہے اور حدیث نہیں بیان کی۔

۵۵۴۹۔ حضرت یزیدؓ ابوالسائب الکندی

حضرت یزیدؓ ابوالسائب ابن اخت نمر کندی۔ ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی۔ ابن مندہ لکھتے ہیں امام بخاری نے ان کو اور اول الذکر کو علیحدہ علیحدہ شمار کیا ہے اور ابن مندہ نے ان کی طرف سے باسنادہ ابن لہیعہ سے انہوں نے حفص بن ہاشم بن عتبہ بن ابووقاص سے، انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ دعا کر چکتے تو منہ پر ہاتھ پھیرتے۔

ابونعیم لکھتے ہیں کہ یزید ابوالسائب بن اخت نمر بن قاسط الکندی سے مراد یزید بن عبداللہ بن اسود بن ثمامہ بن یقظان بن حارث بن عمرو بن معاویہ بن حارث ہے اور نمر بنو عامر بن صعصعہ کے حلیف تھے اور یزید ابوسفیان بن حرب کے حلیف تھے اور ابونعیم نے ان کی حدیث ابواحمد عبدالوہاب بن علی الامین سے باسنادہ ابوداؤد سجستانی سے، انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے یحییٰ (ح) سے بیان کی ابوداؤد کہتے ہیں کہ ہمیں سلیمان بن عبدالرحمٰن الدمشقی نے انہیں شعیب بن اسحاق نے انہیں ابن ابی ذئب نے انہیں عبداللہ بن سائب بن یزید نے اپنے والد سے، انہوں نے دادا سے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے ایک دوسرے کا مال واسباب اٹھانے سے منع فرمایا، ابوعمر لکھتے ہیں کہ یزید بن سعید بن ثمامہ کندی سے ابوالسائب بن یزید بن اخت النمر، حلیف بنو عبد شمس مراد ہیں جو فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور مدینہ میں سکونت اختیار کی۔ وہ حجازی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے سائب نے روایت کی۔ ہم نے باب سین میں سائب کا ذکر کیا ہے اور ان کے نسب اور حلف کے بارے میں اختلاف کا ذکر بھی کیا ہے۔ تینوں کے علاوہ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ پر استدراک بھی کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے کہا کہ یزید بن

سعید بن ثمامہ الکندی کو حضورؐ کی زیارت ہوئی کوئی شک نہیں کہ ان کا خیال یزید ابی سائب ابن اخت نمر کے علاوہ ہے اور یہی استدراک ہے۔

ابوعمر نے یزید بن سعید بن ثمامہ کے ترجمے میں لکھا ہے کہ وہ اور ابوالسائب بن اخت نمر ایک ہیں اس سے ابن مندہ کے قول کی تائید ہوتی ہے اور اسی بات پر ابوموسیٰ نے استدراک کیا ہے اب یزید ابوسائب بن اخت نمر کے بارے میں ابن مندہ اور ابونعیم کا یہ کہنا کہ یہ اول الذکر سے مختلف ہیں۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اول الذکر کو ازدی اور ثانی الذکر کو کندی لکھنے سے یہ خیال ان کے دل میں یا اس آدمی کے دل میں پیدا ہوا ہوگا۔ جس سے انہوں نے یہ قول نقل کیا ہے لیکن چونکہ ابوالسائب بن اخت انمر کو کسی نے ازدی، کسی نے کندی اور کسی نے کنانی لکھا ہے۔ اس لئے ابن مندہ اور ابونعیم کو یہ خیال پیدا ہوا ہوگا کہ یہ مختلف آدمی ہیں حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔

عجیب تر آنکہ ابونعیم نے ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے کیونکہ بعض متاخرین نے ان میں (یزید ابوالسائب) اور پہلے میں فرق بیان کیا ہے اور امام بخاری نے بھی یہ بات بیان کی ہے اور پہلے سے مراد ابن اخت نمر ہے ان کے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود بات کو نہیں سمجھ سکے اور اعتراض دوسرے پر جڑ دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۵۵۰۔ حضرت یزیدؓ بن ابی سفیان

حضرت یزیدؓ بن ابی سفیان۔ ابوسفیان کا نام صخر بن حرب بن ابوامیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی تھا امیر معاویہ کے بھائی تھے اور ابوسفیان کے خاندان میں بہترین آدمی تھے۔ انہیں یزید الخیر کہتے تھے ان کی والدہ وہ ام الحکم زینب دختر نوفل بن خلف از بنو کنانہ تھیں۔ ایک روایت میں ان کا نام ہند دختر حبیب بن یزید ہے۔ یزید کی کنیت ابوخالد تھی اور فتح مکہ کے دن ایمان لائے تھے، غزوۂ حنین میں شریک تھے اور حضور اکرمؐ نے انہیں مال غنیمت سے ایک سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی عطا فرمائی تھی۔

ابوبکر صدیقؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں انہیں اسلامی لشکر کی کمان دے کر شام بھیجا تھا اور خلیفہ پیدل ان کی سواری کے ساتھ بغرض مشایعت کچھ فاصلے تک چلتے گئے تھے۔

ابن اسحاق لکھتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکرؓ سن بارہ ہجری میں حج سے واپس آئے تو عمرو بن عاص، یزید بن ابوسفیان، ابوعبیدہ بن جراح اور شرجیل بن حسنہ کو فلسطین کی مہم پر روانہ کیا اور حکم دیا کہ وہ بلقا کی طرف جائیں نیز خالد بن ولید کو جو عراق میں تھے حکم دیا کہ وہ شام کو روانہ ہو جائیں چنانچہ وہ سماوہ پہنچے اور مرج راہط (یہ دمشق کی زمین ہے) میں غسان پر چڑھائی کر دی وہاں سے وہ روانہ ہو کر نواح بصریٰ میں پہنچے وہاں یزید بن ابوسفیان، ابوعبیدہ بن جراح اور شرجیل بھی پہنچ چکے تھے چنانچہ حاکم بصریٰ نے صلح کر لی۔ شام کے علاقے میں مسلمانوں کی پہلی فتح تھی وہاں سے وہ فلسطین گئے اور اجنادین کے مقام پر رملہ اور جبرین کے درمیان رومی لشکر سے مقابلہ ہوا۔ جس میں اللہ نے روم کو شکست دی۔ یہ واقعہ جمادی الاولیٰ تیرہ ہجری میں پیش آیا۔

جب حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے فوج کی کمان ابوعبیدہ کو دی جنہوں نے شام کا سارا علاقہ فتح کر لیا۔ فلسطین کی حکومت یزید بن ابوسفیان کے سپرد ہوئی۔ جب ابوعبیدہ فوت ہو گئے تو معاذ بن جبل ان کے جانشین مقرر ہوئے۔ ان کے بعد یزید اور یزید کے بعد ان کے بھائی معاویہ ان کے قائم مقام مقرر ہوئے۔ ان سب حضرات کی وفات عمواس کا طاعون تھا۔ جو ۱۸ ہجری

میں وہاں پھوٹ پڑا تھا۔ ولید بن مسلم کے مطابق یزید کی وفات قیسار یہ کی فتح کے بعد واقع ہوئی۔ ۱۹ھ میں ان سے ابوعبداللہ اشعری نے روایت بیان کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص نماز ادا کرتا ہے لیکن نہ تو سجدہ باقاعدگی سے ادا کرتا ہے اور نہ رکوع، اس کی مثال اس بھوکے آدمی کی طرح ہے جو اپنی بھوک مٹانے کے لئے ایک آدھ کھجور کھاتا ہے جس سے اسے کوئی فائدہ نہیں ہوتا یزید بن سفیان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۱۔ حضرت یزیدؓ بن السکن بن رافع

حضرت یزیدؓ بن السکن بن رافع بن امرؤالقیس بن زید بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث انصاری اوسی اشہلی ان کی لڑکی کا نام اسماء بنت یزید بن السکن تھا، جنہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔ یزید اور ان کے بیٹے عامر غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ انہوں نے ہی ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۲۔ حضرت یزیدؓ بن السکن انصاری

حضرت یزیدؓ بن السکن انصاری۔ حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک تھے۔ ان کے بھائی کا نام زیاد تھا۔ ان سے محمود بن عمر نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ احد کے لئے دو زرہیں پہن کر نکلے تھے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔

ابن مندہ اور ابونعیم کہتے ہیں کہ انہیں ابوجعفر بن احمد نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے الحسین بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے محمود بن عمرو سے، انہوں نے یزید بن سکن سے سنا کہ جب احد کے دن حضور اکرمؐ کو کفار قریش نے گھیر لیا، تو آپؐ نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم میں کون ہے جو خود کو مجھ پر قربان کر دے گا تو زید بن السکن انصار کے پانچ آدمیوں کے ساتھ آگے بڑھے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زیاد نہیں۔ بلکہ ان کے بیٹے عمارہ تھے۔ چنانچہ یہ لوگ حضورؐ کے دفاع میں ایک ایک کر کے سب شہید ہو گئے۔ آخر میں زیاد یا ان کے بیٹے عمارہ رہ گئے وہ لڑتے رہے تا آنکہ زخموں سے چور ہو کر گر پڑے۔ اتنے میں مسلمانوں کی ایک جماعت وہاں پہنچ گئی۔ جس نے کفار کو بھگا دیا۔ حضورؐ نے فرمایا اسے میرے قریب لاؤ۔ آپؐ نے ان کا سر اپنے قدموں پر رکھا تھا کہ وہ فوت ہو گئے۔ اللہ کی رحمت ہو ان پر اور ان کا رخسار حضور کے قدموں پر تھا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۳۔ حضرت یزیدؓ بن سلمہ الضمری

حضرت یزیدؓ بن سلمہ الضمری۔ ایک روایت میں انصاری آیا ہے۔ ان کے لڑکے کا نام عبدالحمید تھا۔ یہ بصرے میں ٹھہر گئے تھے۔ ان کے بیٹے نے ان سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے کوے کی ٹھونگوں اور جنگلی درندوں کے جوٹھے سے منع فرمایا۔ اسی طرح آپؐ نے مسجد میں اونٹ کی طرح جم کر بیٹھ جانے سے بھی منع فرمایا۔

ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ انہیں صحابہ میں شمار کیا جاتا ہے لیکن اس میں اشتباہ ہے۔ احمد بن علی بن علاء الجوزجانی نے ابوالاشعث سے، انہوں نے یزید بن زریع سے، انہوں نے عثمان البتی سے انہوں نے عبدالحمید سے اسی طرح بیان کیا ہے اور انہیں ضمری شمار کیا ہے اور ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی سے، انہوں نے باسنادہ یزید بن

زریع سے روایت کی اور انہیں انصاری کہا ہے۔

۵۵۵۴۔ حضرت یزیدؓ بن سلمہ الجعفی

حضرت یزیدؓ بن سلمہ بن یزید بن مشجعہ بن مجمع بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی الجعفی۔ ان کی کنیت اپنی ماں کے نسب سے ابن ملیکہ تھی۔ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بروایت وہب بن جریر از شعبہ از سماک از علقمہ بن وائل، از والدخود، یزید بن سلمہ نے رسول اکرمؐ سے دریافت کیا۔ یارسول اللہ! اگر ہمیں ایسے لوگوں سے پالا پڑے، جنہوں نے ہم سے کچھ لینا ہو اور اس کا وہ تقاضا کریں لیکن جو کچھ ہمارا ان کے ذمہ واجب الاداء ہو، وہ اسے ادا کرنے پر آمادہ نہ ہوں تو ہم کیا کریں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا سنو، جو کچھ میں کہتا ہوں اس کی تعمیل کرو۔ جو تم نے ان سے لیا ہے وہ تمہارے ذمہ واجب الاداہے اور جو انہوں نے تم سے لیا ہے وہ ان کے ذمے واجب الاداء ہے یہ ابن مندہ کا بیان ہے ابونعیم لکھتے ہے کہ اس میں بعض متاخرین کو غلطی لگی ہے۔ چنانچہ اصحاب شعبہ نے ان سے روایت کی ہے کہ سلمہ بن یزید نے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے نہ کہ یزید بن سلمہ نے لیکن زائدہ نے سماک سے، انہوں نے علقمہ سے، انہوں نے یزید بن سلمہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن سنان

حضرت یزیدؓ بن سنان وبروایتے شیبان۔ ان کی صحابیت کے بارے میں اختلاف ہے، انہوں نے رسول اکرم سے روایت کی حضورؐ نے فرمایا میں آغاز کار میں قسم کھانے کے لئے "لا وابیک" کے الفاظ استعمال کیا کرتا تھا۔ بعد میں آپؐ کو اس سے روک دیا گیا۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۶۔ حضرت یزیدؓ بن سیف

حضرت یزیدؓ بن سیف بن حارثہ الیربوعی۔ ان کا شمار بصریوں میں ہوتا ہے۔ ان کی اولاد نے ان سے روایت کی۔ انہوں نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی۔ یارسول اللہ! بنو تمیم قبیلے کا ایک آدمی میرا سارا مال اٹھا کر لے گیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا میں اس معاملے میں تیری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ پھر فرمایا کیوں نہ تجھے تیرے قبیلے کا محصل مقرر کردوں، اس نے اظہار معذوری کیا۔ آپؐ نے فرمایا محصل جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۷۔ حضرت یزیدؓ بن شجرۃ

حضرت یزیدؓ بن شجرۃ الرہاوی۔ رہا بنو مذحج کا ایک قبیلہ ہے۔ ان کا نسب یوں ہے۔ رہا بن یزید بن منبہ بن حرب بن مالک بن ادد شامی۔ ان سے مجاہد بن جبر نے فضیلت جہاد کے بارے میں حدیث نقل کی کہ ابوجعفر عبید اللہ بن علی البغدادی نے ابوالمظفر علی بن احمد الکرخی سے انہوں نے ابو یعلی یعقوب بن ابراہیم بن احمد سے، انہوں نے ابواسحاق ابراہیم بن عمر البرمکی سے، انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ بن خلف بن بخیت سے، انہوں نے محمد بن صالح بن ذریح العکبری سے انہوں نے ہناد بن سری سے انہوں نے ابن فضیل سے، انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی کہ یزید بن شجرہ اپنے احباب میں کھڑا ہو کر کہنے لگا

میں نے سبز، سرخ اور زرد اور گھروں کے ساز و سامان میں صبحیں اور شامیں گزاری ہیں۔ جب تمہیں دشمن سے صبح کو مقابلہ کرنا ہو تو قدم قدم چل کر جاؤ کیونکہ میں نے رسول اکرمؐ سے سنا فرمایا جب کوئی آدمی اللہ کے لئے جہاد پر روانہ ہوتا ہے تو اللہ اس سے حوران بہشتی کو مطلع فرما دیتا ہے۔ اگر میدان جنگ سے ایک قدم بھی پیچھے ہے تو وہ حوریں اس سے چھپ جاتی ہیں اور اگر وہ شہید ہو جاتا ہے تو اسے سب سے پہلے گناہوں کی معافی کی بشارت موصول ہوتی ہے اور دو حوریں اتر کر اس کے پاس آتی ہیں اس کے جسم سے مٹی جھاڑتی ہیں اور کہتی ہیں مبارک ہو اور تم پر اللہ کی رحمت ہو۔ جواب میں وہ مجاہد بھی انہیں الفاظ سے جواب دیتا ہے۔

امیر معاویہ یزید بن شجرہ کو لڑائیوں میں لشکر کی کمان پر مقرر کرتے تھے اور ۳۹ سال ہجری میں امیر نے انہیں امیر حج بنا کر بھیجا تھا۔ وہاں قثم بن عباس سے ان کا جھگڑا ہو گیا۔ قثمؓ حضرت علی کی طرف سے مکے کے گورنر تھے۔ پھر ابو سعید خدری نے ان کے درمیان مصالحت کرا دی، طے پایا کہ شیبہ بن عثمان العبدری امیر حج ہوں گے اور امامت کے فرائض بھی سرانجام دیں گے۔ یزید ایک جنگ میں ۵۵ سال ہجری میں شہید ہو گئے ایک روایت میں ۵۸ سال ہجری کا ذکر ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۸۔ حضرت یزیدؓ بن شریح

حضرت یزیدؓ بن شریح۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ ان سے جوئے کے بارے میں ایک حدیث مروی ہے۔ ابو عمر نے بالاختصار ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۹۔ حضرت یزیدؓ بن شراحیل

حضرت یزیدؓ بن شراحیل۔ ہم ان کا ذکر زید بن شراحیل کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۰۔ حضرت یزیدؓ بن شریک

حضرت یزیدؓ بن شریک التیمی۔ کوفے کے مشہور تابعی ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت بھی پایا تھا۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۱۔ حضرت یزیدؓ بن شیبان ازدی

حضرت یزیدؓ بن شیبان ازدی یا دیلی۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ ان سے عمر بن عبداللہ بن صفوان الجمحی نے روایت کی کہ ابن مربع الانصاری ان کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ حضور اکرمؐ نے تمہیں حکم دیا ہے چونکہ تم حضرت ابراہیم کی میراث کے وارث ہو۔ اس لئے اپنے مشاعر کی پاسداری کرو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۲۔ حضرت یزیدؓ بن شیبان

حضرت یزیدؓ بن شیبان یا سنان۔ ہم یزید بن سنان کے ترجمے میں ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۳۔ حضرت یزیدؓ بن صحار

حضرت یزیدؓ بن صحار۔ ابو بکر بن ابی عاصم نے یحییٰ بن محمود سے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم انہوں نے عبدالوہاب بن ضحاک

سے انہوں نے ابن عیاش سے، انہوں نے ابن خثیم سے، انہوں جعفر بن یزید بن صحار سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ میں نبیذ بناتا ہوں۔ اس میں سے مجھے کتنا پینا جائز ہے فرمایا تم خزف ُجر اور نقیر سے پرہیز کرو (خزف آگ میں پکانا' جر کھجور کے تنے میں پکانا اور نقیر لکڑی کے برتن میں رکھنا تاکہ نشہ زیادہ ہو جائے) ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۴۔ حضرت یزیدؓ بن ضمرة

حضرت یزیدؓ بن ضمرہ بن فیض بن منقذ بن وہب بن بداء بن غاضرہ بن حبشیہ بن کعب بن عمرو۔ بروایت ہشام حضورؐ کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک تھے۔ الاشیری نے ان کا ذکر الاستیعاب کے حاشیے پر ابوعمر کے ترجمے میں کیا ہے۔

۵۵۶۵۔ حضرت یزیدؓ بن طعمہ

حضرت یزیدؓ بن طعمہ بن جاریہ بن لوذان الخطمی انصاری۔ ابن کلبی نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے۔ جو حضرت علیؓ کے ساتھ صفین میں شامل تھے۔ صحابہ میں سے ہیں۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۶۔ حضرت یزیدؓ بن طلحہ

حضرت یزیدؓ بن طلحہ بن رکانہ۔ یحییٰ بن یونس اور جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کو یزید بن رکانہ سے علیحدہ آدمی قرار دیا ہے۔

القعنبی نے مالک سے، انہوں نے سلمہ بن صفوان سے، انہوں نے یزید بن طلحہ بن رکانہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہر دین کا ایک خلق ہے اور اسلام کا خلق حیا ہے۔ جعفر کے بقول یزید بن طعمہ مرسل ہیں اور محمد بن طلحہ کے بھائی ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۷۔ حضرت یزیدؓ بن طلق

حضرت یزیدؓ بن طلق یا طلق بن یزید۔ ان کی حدیث اس آیت کے بارے میں (ان اللہ لا یستحیی من الحق) باب طلق میں گزر چکی ہے

۵۵۶۸۔ حضرت یزیدؓ بن ظبیان

حضرت یزیدؓ بن ظبیان۔ ان کا ذکر حمام کے ترجمے کے تحت گزر چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۹۔ حضرت یزیدؓ بن عامر بن السوائی

حضرت یزیدؓ بن عامر بن اسود بن حبیب بن سواءة بن عامر بن صعصعہ السوائی حجازی۔ کنیت ابوحاجر تھی، غزوۂ حنین میں مشرکین کے لشکر میں تھے۔ بعد میں اسلام لائے۔

سعید بن سائب طائفی نے اپنے والد سے، انہوں نے یزید بن عامر السوائی سے روایت کی کہ جب غزوۂ حنین میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور کفار نے ان کا تعاقب کیا تو رسول اکرمؐ نے زمین سے مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور ان کے چہروں پر پھینکی۔ فرمایا خدا

تمہاری شکلوں کو مسخ کرے چنانچہ کفار میں کوئی ایسا نہ تھا جس کی آنکھ میں آدھ ریت کا ذرہ نہ پڑا ہو۔

۵۵۷۰۔ حضرت یزیدؓ بن عامر انصاری

حضرت یزیدؓ بن عامر بن حدیدہ بن غنم بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری، خزرجی، سلمی، بیعت عقبہ اور معرکہ بدر اور احد میں موجود تھے۔

ابن سمین نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے محمد سے بیعت عقبہ از بنو سلمہ یزید بن عامر بن حدیدہ بن غنم بن سواد اور اسی اسناد سے دوبارہ شہدائے بدر از بنو سواد بن غنم نیز از بنو حدیدہ ابو المنذر یزید بن عامر بن حدیدہ کو بیان کیا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۵۷۱۔ حضرت یزیدؓ بن عبایہ

حضرت یزیدؓ بن عبایہ بن بجیر بن خالد بن جلاس بن مرہ بن زید بن مالک بن جناوۃ بن معن الباہلی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا صدقہ پیش کیا حضورؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۵۷۲۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ البجلی

حضرت یزیدؓ بن عبداللہ البجلی۔ ان سے ان کے بیٹے حمید نے در بارۂ فضل جریر بن عبداللہ جنہوں نے ان کی حدیث ان کے بیٹے سے بیان کی، روایت کی ہے۔ ابو عمر نے مختصراً اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۷۳۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ بن جراح

حضرت یزیدؓ بن عبداللہ بن جراح جو ابو عبیدہ کے بھائی تھے۔ یزید بن جراح کے ترجمے میں ان کا ذکر ہو چکا ہے ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ پر استدراک کیا ہے کیونکہ ابن مندہ نے ان کے ذکر میں یزید بن جراح برادر ابو عبیدہ لکھا ہے اور وہ یہی آدمی ہیں۔ نیز ابن مندہ نے ان کا نسب بھی تحریر کیا ہے اور اگر کوئی نام چھوٹ گیا ہے جب بھی وہ یہی آدمی ہیں، اور استدراک کی کوئی گنجائش نہیں۔

۵۵۷۴۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ بن الشخیر

حضرت یزیدؓ بن عبداللہ بن شخیر العامری الحرشی۔ کنیت ابو العلاء تھی۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

ہشیمؒ نے یونس بن عبید سے انہوں نے یزید بن عبداللہ سے روایت کی اور ان کا گمان ہے کہ انہیں حضورؐ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ان کا کہنا ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی آزمائش کرتا ہے اور اسے نوازتا ہے۔ اگر وہ اس پر راضی اور شاکر ہو تو اس کے رزق میں برکت دیتا ہے اور اگر راضی نہ ہو تو اس کے رزق میں نہ برکت دی جاتی ہے اور نہ وسعت کی جاتی ہے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۵۷۵۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ الکندی

حضرت یزیدؓ بن عبداللہ الکندی۔ یزید بن خصیفہ کے دادا تھے۔ صحابہ میں شمار ہوتے ہیں مگر ثبوت نہیں ملا۔ ان کی حدیث کے راوی یحییٰ بن یزید نوفلی ہیں جنہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے یزید بن خصیفہ بن یزید بن عبداللہ الکندی سے، انہوں نے والد سے، انہوں نے دادا سے روایت کی۔ ان کا ذکر ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۵۵۷۶۔ حضرت یزیدؓ الخطمی

حضرت یزیدؓ۔ والد عبداللہ بن یزید الخطمی۔ ان سے یہ حدیث مروی ہے "انما الرقوب التی لا یعیش لها ولد" (یعنی رقوب اس آدمی کو کہتے ہیں جس کا کوئی بیٹا زندہ نہ رہے۔ مترجم) لیکن اس میں شبہ ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ یہ حدیث بریدہ بن الحصیب اسلمی کی حدیث سے لی گئی ہے۔ عبداللہ بن یزید الخطمی کو صحبت نصیب ہوئی۔ جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۷۷۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ

حضرت یزیدؓ بن عبداللہ نامعلوم۔ یحییٰ بن واضح نے ابوعاصم خالد بن عبید سے، انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ رسول اکرمؐ کے ساتھ صحرا میں ایک ایسے مقام پر جو خشک تھا مکہ کے قریب اور جس کے چاروں طرف ریت تھی گئے آپؐ نے فرمایا یہ وہ مقام ہے جہاں سے قیامت کے قریب دابۃ الارض نمودار ہوگا۔ چنانچہ بالشت بھر زمین میں دراڑ دکھائی دی۔ ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۷۸۔ حضرت یزیدؓ ابوعبدالرحمٰن

حضرت یزیدؓ ابوعبدالرحمٰن۔ ایک روایت میں یزید بن جاریہ اور ایک دوسری روایت میں زید بن جاریہ انصاری آیا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمان نے حدیث روایت کی۔

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عبدالرحمان سے، انہوں نے سفیان سے انہوں نے عاصم یعنی ابن عبیداللہ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا۔

"تم اپنے غلاموں کا خیال رکھو جو کچھ خود کھاؤ، انہیں کھلاؤ، اور جو کچھ خود پہنو، انہیں پہناؤ۔ اگر ان سے کوئی قصور سرزد ہو اور ان سے درگزر نہ کرسکو تو انہیں فروخت کردو وہ بھی اللہ کے بندے ہیں انہیں دکھ مت دو" ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ صحابی یزید بن جاریہ ہیں اور ہم اس حدیث کا ذکر یزید بن جاریہ کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔

۵۵۷۹۔ حضرت یزیدؓ بن عبدالمدان

حضرت یزیدؓ بن عبدالمدان حارثی از بلحارث بن کعب۔ یہ خالد بن ولید کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لائے۔ یہ دس ہجری کا واقعہ ہے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ خالد بن ولید حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئے اور ان کے ساتھ بنو حارث بن کعب اور یزید بن عبدالمدان بھی تھے ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب وہ حضورؐ کے سامنے پیش ہوئے تو کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۸۰۔ حضرت یزیدؓ بن عبد

حضرت یزیدؓ بن عبد۔ ابوعبداللہ بن ماجہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور یعقوب بن کاسب سے انہوں نے ابن وہب سے، انہوں نے عمرو بن حارث سے، انہوں نے ایوب بن موسیٰ سے، انہوں نے یزید بن عبد مزنی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ بچے کا عقیقہ کیا جائے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۵۸۱۔ حضرت یزیدؓ بن عتر

حضرت یزیدؓ بن عتر النمیری۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۸۲۔ حضرت یزیدؓ العقیلی

حضرت یزیدؓ العقیلی۔ جعفر کو ان کی صحبت کا علم نہیں۔ یحییٰ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی، جلد ہی میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو سرحدوں کی حفاظت کریں گے ان سے حقوق لئے جائیں گے لیکن ان کے حقوق کوئی نہیں ادا کرے گا۔ یہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۸۳۔ حضرت یزیدؓ بن عمرو التمیمی

حضرت یزیدؓ بن عمرو التمیمی اور ایک روایت میں نمیری آیا ہے۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں قیس بن عاصم تمیمی اور ان کے رفقا کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان سے عائذ بن ربیعہ نے روایت کی۔

قیس بن حفص نے دلہم بن دہیم العجلی سے، انہوں نے عائذ بن ربیعہ سے روایت کی کہ انہیں قرہ بن دعموص، قیس بن عاصم، ابو زہیر بن اسید بن جعونہ بن حارث اور یزید بن عمرو اور حارث بن شریح نے بتایا کہ ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ آپ کس بات کا عہد لیتے ہیں فرمایا ''نماز قائم کرو گے زکوۃ ادا کرو گے حج کرو گے اور ماہ رمضان کے روزے رکھو گے۔ جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے''۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۸۴۔ حضرت یزیدؓ بن عمرو ابوقطبہ انصاری

حضرت یزیدؓ بن عمرو ابوقطبہ الانصاری خزرجی سلمی۔ ان کا ذکر کنیتوں کے عنوان کے تحت آئے گا۔ یہ ہشام بن کلبی کا

بیان ہے۔

۵۵۸۵۔حضرت یزیدؓ بن عمرو

حضرت یزیدؓ بن عمرو۔میمون بن مہران سے مروی ہے کہ عبداللہ نے میرے پاس ایک آدمی کو ام المومنین میمونہ اور حضور کے نکاح کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے روانہ کیا انہوں نے جواب دیا کہ حضور اکرمؐ نے ان سے بہ مقام سرف حب شریعت کا نکاح کیا اور وہیں حضورؐ نے ان سے حسب دین زفاف کیا اور اس چھجے کے نیچے قبر انہی کی ہے۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ اس یزید سے مراد ابن اصم یعنی یزید بن عبد عمرو بن عدلیس عامری ہے اور ابن مندہ نے ان کا ذکر یزید بن اصم کے ترجمے میں کیا ہے۔اس بنا پر ابوموسیٰ کو ان کا ذکر یہاں نہیں کرنا چاہئے تھا۔کیونکہ ان کی شہرت ابن اصم سے ہے۔

۵۵۸۶۔حضرت یزیدؓ ابوعمر

حضرت یزیدؓ ابوعمر۔ان کے بیٹے عمر نے ان سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر تم سے کوئی شخص چڑیا کو بھی مارے گا تو قیامت کے دن چڑیا خدا کے سامنے شکایت کرے گی۔اے خدا فلاں آدمی نے مجھے دنیا میں پکڑ لیا تھا نہ تو اس نے مجھے ذبح کر کے کھایا اور نہ مجھے آزاد ہی کیا تاکہ آرام سے زندگی بسر کرتی۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۵۸۷۔حضرت یزیدؓ بن عمیر

حضرت یزیدؓ بن عمیر یا زید بن عمیر۔یہ اس مکتوب کے شاہد ہیں جو حضور اکرمؐ نے علاء بن حضرمی کو لکھ کر دیا تھا اور ایک مہم پر روانہ کیا تھا۔ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے۔

۵۵۸۸۔حضرت یزیدؓ بن قتادہ

حضرت یزیدؓ بن قتادہ۔حماد بن زید نے ایوب سے،انہوں نے ابوقلاب سے،انہوں نے حسان بن بلال مزنی سے روایت کی کہ ہمارے خاندان کا ایک آدمی جو مسلمان تھا فوت ہو گیا اور میری بہن جو اس کے دین کی پیروکار نہ تھی اس کی وارث بنی۔اس کے بعد میرا والد مسلمان ہو گیا اور غزوہ حنین میں شہید ہو گیا تو میں نے اس کی میراث سنبھال لی۔بعد میں میری بہن مسلمان ہو گئی اور مجھ سے والد کی میراث کا حصہ مانگا اور حضرت عثمانؓ کے سامنے مقدمہ پیش کیا چنانچہ عبداللہ بن ارقم نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے فتویٰ دیا تھا کہ اگر میراث کے تقسیم ہونے سے پہلے کوئی مسلمان ہو جائے تو وہ میراث میں حصہ دار ہوگا۔چنانچہ حضرت عثمان نے اس کے مطابق فیصلہ کر دیا نتیجۃً میری بہن پہلی میراث تو لے ہی چکی تھی۔اس میں بھی شریک ہو گئی۔ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اسے بیان کیا لیکن ابوعمر کو ان کی صحابیت میں شبہ ہے۔

۵۵۸۹۔حضرت یزیدؓ بن قنافۃ

حضرت یزیدؓ بن قنافۃ یا قتادہ۔یہ ہلب الطائی ہیں اور باب الہاء میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ان کے بیٹے کا نام قبیصہ تھا۔ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی۔

سفیان نے سماک سے، انہوں نے قبیصہ بن ہلب سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی حضورؐ نے فرمایا ایسی کوئی چیز کبھی بھی تیرے دل میں خلجان نہ پیدا کرے، جس میں نصرانیت کو انہماک رہا ہو۔ اسی اسناد سے انہوں نے کئی احادیث بیان کی ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۹۰۔ حضرت یزیدؓ بن قیس بن خارجہ

حضرت یزیدؓ بن قیس بن خارجہ از قبیلہ تمیم الداری۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لائے۔ طبری کہتے ہیں کہ یزید بن قیس بن خارجہ بن جذیمہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے، تو حسب روایت از ابوجعفر باسنادہ از یونس از ابن اسحاق، حضور اکرمؐ نے ان کے لئے (تمیم و نعیم اور یزید بن قیس اور بعض اور لوگوں کے لئے) خیبر کے خراج سے سو وسق کھجوریں مرحمت فرمائیں۔

۵۵۹۱۔ حضرت یزیدؓ بن قیس الظفری

حضرت یزیدؓ بن قیس بن خطیم بن عدی بن عمرو بن سوید بن ظفر انصاری، ظفری۔ ان کے والد کی کنیت ابو یزید تھی اور قیس مشہور شاعر تھا۔ یہ صحابی احد کی لڑائی سمیت باقی تمام غزوات میں شریک رہے اور احد میں انہیں بارہ زخم آئے تھے۔ حضورؐ نے ان کا نام شجاع رکھ دیا تھا یہ صحابی حضرت ابوعبیدہ کی کمان میں جسر کے معرکے میں شہید ہوئے تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۹۲۔ حضرت یزیدؓ بن قیس

حضرت یزیدؓ بن قیس بروایت ابونعیم وابوموسیٰ۔ لیکن ابن مندہ نے یزید بن وقش لکھا ہے۔ یہ قریش اور بنوعبد شمس کے حلیف تھے۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شہدائے جنگ یمامہ واز بنوعبد شمس وغیرہ یزید بن وقش کا نام لیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی یہی لکھا ہے کہ ابوزکریا نے یزید بن وقش لکھا ہے اور وقش ان کے دادے کا نام ہے۔

۵۵۹۳۔ حضرت یزیدؓ بن اخو سعید

حضرت یزیدؓ بن قیس۔ سعید بن قیس کے بھائی تھے۔ بقول جعفر وہ اولین مہاجرین سے ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۹۴۔ حضرت یزیدؓ بن قیس الکندی

حضرت یزیدؓ بن قیس بن ہانی بن حجر بن شرجیل بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ الاکرمین الکندی۔ حضور اکرمؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے یہ کلبی کا قول ہے۔

۵۵۹۵۔ حضرت یزیدؓ بن کعب

حضرت یزیدؓ بن کعب البہزی۔ ان سے عمیر بن سلمہ ضمری نے روحاء میں زخمی وحشی گدھے کے متعلق حدیث روایت کی جو

یحییٰ بن سعد نے محمد بن ابراہیم سے، انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے عمر بن سلمہ سے اسی طرح روایت کی۔
ابو جعفر عقیلی کہتے ہیں کہ بہزی مذکور کا نام یزید بن کعب تھا۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ داؤد بن رشید نے باسنادہ یزید بن کعب سے روایت کی کہ عمیر بن سلمہ ضمری نے حضورؐ کی خدمت میں جنگلی گدھا پیش کیا جو وہم ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۹۶۔ حضرت یزیدؓ بن مالک ابو سبرہ

حضرت یزیدؓ بن مالک ابو سبرۃ ان کے ایک لڑکے کا نام سبرہ تھا اور دوسرے کا عبدالرحمان۔ ہم کنیتوں میں ان کا ذکر کریں گے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

۵۵۹۷۔ حضرت یزیدؓ بن مالک الجعفی

حضرت یزیدؓ بن مالک بن عبداللہ بن سلمہ بن عمرو الجعفی۔ یہ صحابی اپنی کنیت ابو سبرہ سے مشہور ہیں۔ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اسلام قبول کیا یہ شخص خیثمہ بن عبدالرحمٰن بن ابی سبرۃ کے دادا ہیں ہم انشاء اللہ کنیتوں میں ان کا ذکر کریں گے یہ ابو عمر کا قول ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر یوں کیا ہے۔ یزید بن مالک بن عبداللہ بن ذویب بن سلمہ بن عمرو بن ذہل بن مران بن جعفی یہ ابو سبرہ جعفی کا نام ہے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔
ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابو عمر نے یزید بن مالک کے دو ترجمے لکھے ہیں ایک یہ ہے اور دوسرا جو اس سے پہلے گزر چکا ہے۔ حالانکہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم۔

۵۵۹۸۔ حضرت یزیدؓ بن محجل

حضرت یزیدؓ بن محجل۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں اپنی قوم کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے یہ بنو حارث بن کعب سے تھے۔
عبیداللہ بن احمد البغدادی نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے خالد بن ولید کو بنو حارث بن کعب کی طرف ربیع الثانی ۱۰ ہجری میں روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ انہیں لڑنے سے پہلے اسلام کی دعوت دیں۔ جب خالد وہاں پہنچے تو لوگوں نے اسلام قبول کر لیا اور یہ لوگ جناب خالد کے ساتھ حاضر خدمت ہوئے (بنو حارث بن کعب بن یزید بن محجل وغیرہ ساتھ تھے) اور انہوں نے کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۹۹۔ حضرت یزیدؓ بن مربع

حضرت یزیدؓ بن مربع یا زید بن مربع انصاری۔ ان سے یزید بن شیبان نے روایت کی۔ اسماعیل' ابراہیم وغیرہ نے باسنادہم تا محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے قتیبہ سے، انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے عمرو بن عبداللہ بن صفوان سے، انہوں نے یزید بن شیبان سے روایت کی کہ ہم ایک مکان کے پاس جو عمرو سے ذرا دور تھا کھڑے تھے کہ مربع ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا۔ میں نے حضور اکرمؐ سے سنا کہ تم اپنے مشاعر کی حفاظت کرو کہ تم حضرت ابراہیم کی وراثت کے وارث ہو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۰۰۔ حضرت یزیدؓ بن المزین

حضرت یزیدؓ بن مزین بن قیس بن عدی بن امیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج۔ یہ واقدی کا قول ہے لیکن ابن اسحاق، موسیٰ بن عقبہ اور ابن قداح نے ان کا نام زید لکھا ہے۔ ابو عمر نے اسی روایت کو درست قرار دیا ہے۔

۵۶۰۱۔ حضرت یزیدؓ بن معاویہ

حضرت یزیدؓ بن معاویہ بکائی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابو موسیٰ نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۰۲۔ حضرت یزیدؓ بن معبد

حضرت یزیدؓ بن معبد۔ الخفی یا دولی۔ یہ ابو نعیم کی روایت ہے۔ ابو عمر نے قیسی ربعی لکھا ہے یہ صحابی اور ان کے بھائی قیس حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، ان سے ان کے بیٹے معبد نے روایت کی کہ میرے والد حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ اہل یمامہ کا تعلق کس قبیلے سے ہے؟ میرے دل میں آیا کہ میں بنو عبداللہ بن دول کا نام لے دوں۔ لیکن حضورؐ کے سامنے جھوٹ بولنے سے شرم آئی چنانچہ میں نے بنو عبید کا نام لیا، حضورؐ نے فرمایا تو نے درست کہا پھر فرمایا یہ وہ علاقہ ہے جہاں کے لوگ تنگی ترشی میں بھی قائم و دائم رہیں گے اور تباہ برباد نہیں ہوں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے آپؐ نے فرمایا یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے کام کرتے ہیں اور غلاموں کو کھلاتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں دونوں روایتوں میں کوئی تناقض نہیں کیونکہ دوَل بنو حنیفہ کا ذیلی قبیلہ ہے اور حنیفہ ربیعہ کا۔

۵۶۰۳۔ حضرت یزیدؓ بن ابو معن

حضرت یزیدؓ بن ابو معن الجرمی یا سلمی۔ یہ صحابی مع اپنے بیٹے اور والد کے حضور اکرمؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے کوفی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے معن نے روایت کی کہ انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو الجویریہ سے، انہوں نے معن بن یزید سے روایت کی کہ میں نے میرے والد اور میرے دادا نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔ نیز حضور نے میری منگنی کرائی اور نکاح پڑھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو نعیم نے ان کا نام یزید بن اخنس لکھا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یزید ابو معن ہی زید بن اخنس سلمی ہیں اور ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے اسی لئے ابو عمر نے دوبارہ ان کا ذکر نہیں کیا کیونکہ دونوں ایک ہیں اور جس نے انہیں جرمی لکھا اس نے غلطی کی ہے۔

۵۶۰۴۔ حضرت یزیدؓ بن منذر

حضرت یزیدؓ بن منذر بن سرح بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی۔ یہ صحابی عقبہ غزوۂ بدر اور احد میں موجود تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ اسمائے شرکائے بدر از بنو خناس بن سنان بن عبید بن غنم بن کعب بن سلمہ، یزید بن منذر بن سرح ابن خناس کا ذکر کیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۶۰۵۔ حضرت یزیدؓ بن ابی منصور

حضرت یزیدؓ بن ابی منصور۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ بہ قول بعض انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ بعض نے ان کا نام یزید ابو منصور لکھا ہے۔ ابن وہب نے لیث سے، انہوں نے دوید سے انہوں نے یزید بن ابو منصور سے روایت کی وہ ان کی صحبت کے قائل ہیں۔ ان سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا تیزی طبع میری امت کے بہترین آدمیوں کو نکھار دیتی ہے۔ عبدالرحمان بن ابان نے لیث سے، انہوں نے دوید بن نافع سے، انہوں نے ابو منصور سے روایت کی اور بشر بن عمرو نے لیث سے ابو منصور کو عبداللہ ابن عباس کا غلام لکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۰۶۔ حضرت یزیدؓ بن مہار خسرو

حضرت یزیدؓ بن مہار خسرو۔ یمنی تھے لیکن اصل میں ایرانی نسل سے تھے۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سفید براق کپڑوں میں ملبوس تھے چنانچہ آپؐ نے انہیں زاہر کا لقب عطا فرمایا۔ اس واقعہ کو عباس بن یزید بن شرجیل بن یزید بن مہار خسرو نے اپنے والد سے، انہوں نے شرجیل سے انہوں نے اپنے والد یزید سے بیان کیا کہ وہ رسول اکرمؐ کی خدمت میں سفید لباس میں حاضر ہوئے تھے ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۰۷۔ حضرت یزیدؓ بن نعامہ

حضرت یزیدؓ بن نعامۃ الضبی یا السوائی۔ ان کی صحبت میں اختلاف ہے۔ ان سے سعید بن سلمان الربعی نے روایت کی۔ ابن ابی عاصم اور ابو مسعود نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابو حاتم ان کی صحبت کے منکر ہیں۔

اکثر راویوں نے باسناد ہم ابو عیسیٰ ترمذی سے، انہوں نے ہناد اور قتیبہ سے، انہوں نے حاتم بن اسماعیل سے، انہوں نے عمران بن مسلم القصیر سے، انہوں نے سعید بن سلمان سے، انہوں نے یزید بن نعامہ الضبی سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جو مسلمان دوسرے مسلمان سے رشتہ دوستی قائم کرے۔ اس سے اس کا اور اس کے والد اور نیز اس کے قبیلے کا نام دریافت کرے کیونکہ اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ یزید بن نعامہ کو حضور سے سماعت ہوئی ہو۔

ابو احمد عسکری لکھتے ہیں کہ امام بخاری ان کی صحبت کے قائل ہیں جو غلط ہے یہ روایت انس بن مالک اور عامر بن عبد قیس اور عتبہ بن غزوان سے مرسل مروی ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں کہ یزید بن نعامہ ابو مودود بصری ہیں اور تابعی ہیں۔ انہیں صحبت نہیں ہوئی۔

۵۶۰۸۔ حضرت یزیدؓ بن نعمان

حضرت یزیدؓ بن نعمان بن عمرو بن عرفجہ بن عاتک بن امرالقیس بن ذہل بن معاویہ کندی۔ بقول ہشام بن کلبی اپنے دونوں بھائیوں حجر اور علس کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہشام کلبی نے اس کو بیان کیا ہے۔

۵۶۰۹۔ حضرت یزیدؓ بن نعیم

حضرت یزیدؓ بن نعیم۔ بقی بن مخلد نے سفیان بن وکیع سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے علی بن مبارک سے، انہوں نے ابن ابوکثیر سے، انہوں نے یزید بن نعیم سے روایت کی کہ زمانہ جاہلیت میں ایک شخص عمر نامی جو بنو اسلم سے تھا۔ اسی قبیلے کے ایک آدمی کے پاس رہتا تھا۔ جس کا نام عبید بن عویم تھا۔ اس نے اس کی لڑکی سے زنا کیا اور اس کے بطن سے حمام نامی ایک لڑکا پیدا ہوا۔ ہم اس کا واقعہ پہلے بیان کر آئے ہیں۔ یہ قصہ الاشیری نے ابن مندہ کو سنایا۔

۵۶۱۰۔ حضرت یزیدؓ بن نویرۃ

بن حضرت یزیدؓ بن نویرہ بن حارث عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث انصاری حارثی۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور جنگ نہروان میں مارے گئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۱۱۔ حضرت یزیدؓ ابوہانی

حضرت یزیدؓ ابوہانی الحنفی۔ ان سے ان کے بیٹے ہانی نے روایت کی کہ ان کا بھائی قیس بن معبد اور جاریہ بن ظفر جوان کا عمزاد تھا۔ ایک چراگاہ کے بارے میں لڑ پڑے اور قیس نے جاریہ کا ہاتھ زخمی کر دیا۔ دونوں یزید کی معیت میں حضورؐ کی خدمت میں انفصال مقدمہ کے لئے حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے جاریہ سے کہا کہ اپنے عمزاد کو معاف کر دے انہوں نے تعمیل ارشاد کی۔ اس پر آپؐ نے سب کے لئے دعائے خیر فرمائی اور قیس بن معبد کی ایک لونڈی کو بطور دیت جاریہ کے حوالے کر دیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یزید ابوہانی اور یزید بن معبد حنفی ایک ہی آدمی کا نام ہے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوموسیٰ کے استدراک کی یہاں کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ ابن مندہ نے صرف اتنا کیا ہے کہ ان کی کنیت کا ذکر کر دیا ہے اور اگر ایسی باتوں پر استدراک جائز ہے تو پھر ابوموسیٰ نے ایسے کئی مواقع کھو دیئے ہیں۔ مزید برآں ابن مندہ نے اس قصے کو ابونعیم کے تتبع میں بیان کیا ہے اور ابونعیم نے مکرر اس کا ذکر کیا ہے۔ کیونکہ قیس بن معبد یزید بن معبد کے بھائی ہیں اور قیس کے ترجمے میں ابونعیم نے لکھا ہے کہ دونوں بھائی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور پھر دونوں کو دونوں ترجموں میں بنوحنیفہ سے منسوب کیا ہے اس بنا پر ان میں کیا فرق ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۶۱۲۔ حضرت یزیدؓ بن وقش

حضرت یزیدؓ بن وقش۔ جنگ یمامہ میں شریک تھے۔ ابن مندہ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ مگر نام یزید بن قیس لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۶۱۳۔ حضرت یزیدؓ بن یخنس

حضرت یزیدؓ بن یخنس۔ ابومحمد بن ابوقاسم دمشقی نے اپنے والد سے روایت کی کہ یزید بن یخنس ابوالحسن کوفی کو حضور

اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور یرموک کی لڑائی میں موجود تھے۔ وہ گھوڑوں کے ایک رسالے کے امیر تھے۔ انہوں نے سعید بن زید بن عمرو العدوی اور سعد بن زید انصاری سے روایت کی اور ان سے یزید بن ابوزیاد کوفی نے روایت کی اور جریر نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کی کہ جب امام حسین شہید ہوئے تو وہ چودہ پندرہ برس کے تھے۔

۵۶۱۴۔ حضرت یزیدؓ

حضرت یزیدؓ۔ غیر منسوب۔ سراج بن مجاعہ کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔ ابن مندہ نے ان کی تخریج کی ہے۔

باب یا و سین

۵۶۱۵۔ حضرت یسارؓ بن ازیہر

حضرت یسارؓ بن ازیہر الجہنی۔ مدنی تھے ان کی بیٹی عمرہ ان کی راوی ہیں وہ کہتی ہیں کہ رسول اکرمؐ نے میرے والد کے سر پر ہاتھ پھیرا اور انہیں دو چادریں اوڑھائیں اور ایک تلوار بھی عطا کی۔ مرتے دم تک میرے والد کے سر کے بال سفید نہ ہوئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۱۶۔ حضرت یسارؓ بن اطول

حضرت یسارؓ بن اطول۔ سعد کے بھائی تھے جن کا نسب بیان ہو چکا ہے یسار حضورؐ کے عہد میں فوت ہوئے اور وہ مقروض تھے۔ آپؐ نے ان کے بھائی کو حکم دیا کہ ان کے ترکے سے قرض ادا کرے۔ حاکم ابواحمد نے یہ بیان کیا ہے اور ان کا قصہ ان کے بھائی کے ترجمے میں بیان ہو چکا ہے۔ ابن الدباغ نے یہ ابوعمر سے بیان کیا ہے۔

۵۶۱۷۔ حضرت یسارؓ مولیٰ بریدۃ

حضرت یسارؓ مولیٰ بریدہ۔ یہ مدنی ہیں ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر اختصار سے کیا ہے۔

۵۶۱۸۔ حضرت یسارؓ بن بلال

حضرت یسارؓ بن بلال بن احیحہ بن جلاح بن جحجبی بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ ان کی کنیت ابولیلیٰ تھی۔ ان کے نام کے متعلق اختلاف ہے۔ جو کنیتوں کے تحت بیان ہوگا وہ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے جو مشہور فقیہ تھے۔ والد ہیں جو لوگ انہیں صلباً انصار میں شمار کرتے ہیں وہ بھی ان کا نسب یہی بیان کرتے ہیں۔ بعض انہیں عمرو بن عوف کا مولیٰ کہتے ہیں۔ یہ معرکہ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے قتل ہوئے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے انہیں یسار بن بلال لکھا ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ ابونعیم اور ابن مندہ انہیں یسار ابولیلیٰ لکھتے ہیں اور وہ یہی ہیں۔

۵۶۱۹۔ حضرت یسارؓ الحبشی

حضرت یسارؓ۔ الحبشی۔ یہ صحابی عامر نامی یہودی کے غلام تھے۔ جو محاصرہ خیبر کے موقعہ پر ایمان لائے۔ واقدی نے ان

نام یسار اور ابن اسحاق نے اسلم تحریر کیا ہے۔ یہ ابو عمر کا بیان ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں۔ ان کا نام یسار تھا اور عامر یہودی کے غلام تھے۔ یونس، سلمہ اور بکائی جنہوں نے مغازی ابن اسحاق یونس سے غزوات کے متعلق روایت کی ہے کسی نے بھی ان کا نام تحریر نہیں کیا۔ غالباً ان کے علاوہ جن لوگوں نے ابن اسحاق سے روایت کی یہ ان کا کام ہے۔

عبیداللہ بن احمدؒ نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ مجھ سے میرے والد اسحاق بن یسار نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں ایک حبشی گڈریا بکریوں سمیت اس وقت آیا جب آپ نے خیبر کے قلعوں کا محاصرہ کر رکھا تھا عرض کیا یارسول اللہ مجھ پر اسلام پیش فرمایئے۔ آپؐ نے اس کی خواہش پر اسلام پر روشنی ڈالی وہ مسلمان ہو گیا۔ حضورؐ کسی مسلمان کو ذلیل نہیں سمجھتے تھے۔ وہ حبشی کہنے لگا یارسول اللہؐ! اس یہودی کی بکریاں میرے پاس امانت ہیں، میں کیسے واپس کروں فرمایا ان کا رخ ادھر کر دو وہ خود بخود اپنے گھر چلی جائیں گی۔ حبشی اٹھا مٹھی بھر خاک زمین سے اٹھائی ان کے منہ پر دے ماری اور کہا اپنے گھر چلی جاؤ کہ میں تمہارا ساتھ نہیں دوں گا۔ سب اکٹھی واپس ہوئیں اور سیدھا قلعہ میں داخل ہو گئیں۔

اس کے بعد وہ حبشی اسلامی لشکر میں شامل ہو گیا اور ایک پتھر سے شہید ہو گیا قبول اسلام کے بعد اس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی تھی اس کی میت کو حضورؐ کے سامنے لایا گیا جسے آپؐ کے پیچھے رکھا گیا۔ اس کے جسے کو حضورؐ نے اس کی میت پر ڈال دیا۔ حضورؐ اس کی طرف متوجہ ہوئے ہی تھے کہ آپؐ نے فوراً اپنا رخ بدل لیا۔ صحابہ نے دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ اس کے دائیں بائیں میں نے دو بہشتی حوروں کو دیکھا۔ ابونعیم اور ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

لیکن ابونعیم نے لکھا ہے کہ یہ شخص عامر نامی ایک یہودی کا غلام تھا اور خیبر میں ایمان لایا تھا اس کے بعد انہوں نے وہ حدیث بیان کی جسے ثابت البنانی نے ابوہریرہ سے روایت کیا وہ حضورؐ کے ساتھ مسجد میں تھے کہ ایک بدنما سا حبشی جس کے سر پر ہرن پکڑنے کا جال تھا اور جو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا آیا حضورؐ نے اسے مرحبا کہا۔ اس کے بعد ابونعیم نے اس کے ترجمے میں حدیث بیان کی ہم بھی انشاء اللہ اس کے ترجمے میں بیان کریں گے۔

۵۶۲۰۔ حضرت یسارؓ الخفاف

حضرت یسارؓ الخفاف۔ سلمہ بن شبیب نے حفص بن عبدالرحمان ہلالی سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں ایک رات حضور اکرمؐ کے ساتھ مدینے کی گلیوں میں گشت پر تھا ہم ایک مکان پر پہنچے جسے فرشتوں نے چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا جب حضورؐ اندر داخل ہوئے تو وہاں نور سے چکا چوند کا عالم تھا اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا۔ اس نے نماز کو مختصر کیا۔ تو آپؐ نے پوچھا تم کون ہو؟ عرض کیا فلاں شخص کا غلام ہوں اور یسار نام ہے دریافت فرمایا تمہارے آقا کا کیا نام ہے۔ اس نے کہا خفاف، صبح کو حضور اکرمؐ نے اس کے موالی کو طلب فرمایا اور غلام کو خریدنا چاہا انہوں نے وجہ دریافت کی تو حضورؐ نے فرمایا کہ میں اسے آزاد کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر آپ اجازت دیں تو یہ کام ہم ہی کر دیتے ہیں۔ حضورؐ نے اجازت دے دی اور انہوں نے غلام کو آزاد کر دیا۔ دوسری رات کو جب حضورؐ پھر اس مکان پر تشریف لے گئے تو فرشتے موجود نہ تھے اندر داخل ہوئے دیکھا کہ غلام سجدے میں پڑا ہے اور روح پرواز کر گئی ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۱۔ حضرت یسارؓ الراعی

حضرت یسارؓ الراعی۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے جو آپؐ کے اونٹ چراتے تھے جنہیں بنو عرینہ کے کچھ آدمیوں نے قتل کر دیا تھا اور ان کی آنکھوں میں کانٹے چبھوئے تھے۔ انہیں قبا میں دفن کیا گیا تھا سلمہ بن اکوع سے مروی ہے کہ حضورؐ کے ایک غلام کا نام یسار تھا۔ جو چراگاہ میں اونٹنیاں چراتے تھے چونکہ وہ نماز ذوق شوق سے پڑھتے تھے۔ اس لئے آپؐ نے آزاد فرمادیا تھا۔ اس اثناء میں بنو عرینہ کے کچھ لوگوں نے جن کے پیٹ بڑھ گئے تھے۔ مدینہ آ کر اسلام قبول کیا۔ حضورؐ نے انہیں اس چراگاہ میں بھیج دیا۔ جب وہ اونٹنیوں کا دودھ پینے سے تندرست ہو گئے تو غلام کو قتل کر کے اونٹوں کو بھگا لے گئے۔ اور یہ واقع مشہور ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۲۔ حضرت یسارؓ بن سبع

حضرت یسارؓ بن سبع ابو الغادیہ جہنی یا مزنی بہ قول عقیلی یہ اصح ہے۔ ان کی شہرت کنیت سے ہے۔ یہ عمار بن یاسر کے قاتل ہیں۔ بروایتے ان کا نام یسار بن از یہر تھا اور پہلے ان کا ذکر ہو چکا بعض نے مسلم کہا ہے واسط العراق میں مقیم ہو گئے تھے۔ ہم کنیتوں میں ان کا ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۳۔ حضرت یسارؓ بن سوید

حضرت یسارؓ بن سوید الجہنی یا یسار بن عبداللہ والد مسلم بن یسار بصری۔ انہوں نے کئی احادیث حفیدہ عبداللہ بن مسلم بن یسار سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی ہیں مثلاً جرابوں پر مسح، اور سرخ رنگ۔ یہ ابو عمر کا بیان ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا نام یسار ابو مسلم لکھا ہے جو فضالہ بن ہلال کے مولی تھے۔ ابو نعیم کے مطابق ایک روایت میں یسار بن سوید الجہنی آیا ہے جو بصرہ میں ٹھہر گئے تھے۔ ان سے حدیث مسح بن علی الخفین اور سرخ رنگ کے امتناع کی حدیث مروی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۴۔ حضرت یسارؓ بن عبد

حضرت یسارؓ بن عبد یا یسار بن عمرو بن ابن عہد اشہر۔ وہ بنو لحیان بن ہذیل سے تھے۔ کنیت ابو عزہ تھی۔ اور اسی سے مشہور تھے بصری تھے ان سے ابو الملیح ہذلی نے روایت کی۔

نضر بن شمیل نے عبداللہ بن حمید سے، انہوں نے ابو الملیح سے انہوں نے ابو عزہ یسار بن عبد سے، جو حضور اکرمؐ کے صحابہ سے تھے روایت بیان کی رسول اکرم نے فرمایا کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں۔ جنہیں خدا کے بغیر کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ نے ان الله عندہ علم الساعة آیت پڑھی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۵۔ حضرت یسارؓ مولی فضالہ بن ہلال

حضرت یسارؓ مولی فضالہ بن ہلال۔ انہیں اور فضالہ کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابو عمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔ انہوں

نے یسار کو (یسار بن سوید) فضالہ کا مولی لکھا ہے۔ لیکن ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے یسار کو فضالہ کا مولی اور مسلم کا والد اور سوید کا بیٹا قرار دیا ہے اور دونوں نے عبداللہ بن موسیٰ علوی کی حدیث جو انہوں نے عبداللہ بن مسلم بن یسار سے، انہوں نے والد سے، انہوں نے دادا سے روایت کی بیان کی کہ وہ اپنے آقا فضالہ کے ساتھ حجۃ الوداع میں موجود تھے کہ انہوں نے حضور اکرم کو فرماتے سنا نماز، نماز، خواتین، خواتین۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ دونوں کی حیثیت برابر ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۶۲۶۔ حضرت یسارؓ ابوفکیھہ

حضرت یسارؓ ابوفکیھہ۔ جو صفوان بن امیہ کے مولی تھے۔ جب رسول اکرم خباب عمار، ابوفکیھہ یسار اور اس قسم کے مفلس لوگوں کے ساتھ مل بیٹھتے تو کفار قریش آپ کی ہنسی اڑایا کرتے۔

۵۶۲۷۔ حضرت یسارؓ جد محمد بن اسحاق

حضرت یسارؓ۔ یہ صحابی محمد بن اسحاق بن یسار صاحب المغازی کے دادا تھے۔ جعفر بن عبدالواحد سے مروی ہے کہ ان سے محمد بن اسحاق بن کثیر بن یسار نے بیان کیا کہ ان سے کرامہ دختر محمد بن اسحاق بن یسار نے اپنے والد محمد سے، انہوں نے اپنے والد اسحاق سے انہوں نے دادا یسار سے روایت کی کہ انہیں حضور کی خدمت میں لایا گیا۔ آپؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعائی فرمائی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۸۔ حضرت یسارؓ مولی عمرو

حضرت یسارؓ مولی عمرو بن عمیر ثقفی۔ یہ طائف سے نکل کر حضور کے پاس آ گئے تھے اور آپ نے آزاد فرما دیا تھا ان کے نوے یا ستر بچے تھے بچے اور بچیاں بہ مقام سرف بنو تمیم اور بنو عقیل میں شادی کی تھی اور حجاج بن یوسف کی سرکار میں ملازم رہے تھے۔ یہ جعفر کا بیان ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۹۔ حضرت یسارؓ مولیٰ المغیرۃ بن شعبہ

حضرت یسارؓ مولیٰ مغیرہ بن شعبہ۔ یہ حبشی تھے۔ حضورؐ کے عہد میں فوت ہوئے۔ موسیٰ بن ابوعبید نے ثابت البنانی سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی وہ مسجد میں حضورؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک بھدا سا حبشی جس کے سر پر ہرن پکڑنے کا جال تھا آیا جو کہ مغیرۃ بن شعبہ کا غلام تھا حضورؐ نے اسے خوش آمدید کہا اس کے بعد راوی نے ایک لمبی چوڑی حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ نے تو ترجمے اور حدیث کو اسی انداز میں بیان کیا ہے جس انداز میں کہ ہم نے بیان کیا ہے لیکن ابونعیم نے اس حدیث کو یسار حبشی کے ترجمے میں (جو عامر یہودی کا غلام تھا اور غزوۂ خیبر میں موجود تھا) بیان کیا ہے اور پھر یہ حدیث لکھ دی ہے اس کا خیال تھا کہ دونوں ایک ہیں اور جس نے انہیں دو مختلف آدمی قرار دیا اس کا خیال یہ تھا کہ اول الذکر عامر یہودی کا غلام تھا جو خیبر میں موجود تھا اور وہاں مشرف بہ اسلام ہوا اور ابوہریرہ بھی خیبر میں اسلام لائے مال غنیمت کی تقسیم کے وقت اور ابونعیم نے ذکر کیا کہ یسار عامر کا غلام تھا خیبر میں موجود تھا تو کیسے ہو سکتا ہے کہ ابوہریرہ نے یسار کو مسجد میں دیکھ لیا اور ترجمے میں اسکو عامر یہودی کا غلام بنا دیا۔ اور پھر حدیث میں اسی کا بعینہ تذکرہ کرتے ہوئے اس کو مغیرہ بن شعبہ کا غلام

قرار دیا ہے۔ جو صریح تناقض ہے۔

۵۶۳۰۔ حضرت یسارؓ ابو ہند حجام

حضرت یسارؓ ابو ہند حجام۔ آپؐ کے حجام تھے ابن وہب نے روایت کی ہے ابن سمعان سے کہ ربیعہ نے ان کو خبر دی کہ ابو ہند یسار انہوں نے حضور اکرمؐ کی فصد سینگ اور چھری سے لی تھی کیونکہ اس کھانے کی وجہ سے جو خیبر میں حضورؐ نے ایک یہودیہ کی ضیافت میں کھایا تھا اور جس میں زہر ملایا گیا تھا اس شکایت کے دفعیہ کے لئے آپؐ ہر سال فصد لگوایا کرتے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۳۱۔ حضرت یسارؓ مولی ابوالہیثم

حضرت یسارؓ مولی ابوالہیثم بن تیہان۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۳۲۔ حضرت یسرؓ بن الحارث

حضرت یسرؓ بن حارث بن عبادہ بن عمیر بن سریع بن بجاد بن عبد بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس بن بغیض العبسی۔ ابوالشغب عبسی سے مروی ہے کہ بنو عبس کے ساتھ قبیلے کے جو مہاجرین اولین سے تھے۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں یسر بن حارث بن عبادہ بھی تھے۔ وہ ایمان لائے اور حضورؐ نے ان کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن کلبی اور ابن ماکولا نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔

۵۶۳۳۔ حضرت یسیرؓ بن عمرو

حضرت یسیرؓ بن عمرو انصاری یا اسیر۔ ابوعوانہ نے ان کی حدیث داؤد بن عبداللہ سے، انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ وہ یزید بن معاویہ کے عہد خلافت میں جناب یسیر کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ کہنے لگے لوگ کہتے ہیں کہ یزید اچھا آدمی نہیں۔ میں ان سے متفق ہوں لیکن میں امت محمدیہ میں اتفاق کو افتراق پر ترجیح دیتا ہوں کیونکہ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ اتفاق میں بھلائی ہے۔ نیز آپؐ نے فرمایا حیا علامت ایمان ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

امیر ابونصر نے انہیں صحابی شمار کیا ہے اور ان سے حمید بن عبدالرحمان نے روایت کی ہے۔

۵۶۳۴۔ حضرت یسیرؓ بن عمر الکندی

حضرت یسیرؓ بن عمر الکندی السکونی یا دارمی یا شیبانی کوفی۔ انہیں عدم بلوغت کی حالت میں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ جب حضور اکرمؐ کا انتقال ہوا۔ تو بقول ابن معین ان کی عمر دس برس اور بروایتے گیارہ سال تھی۔ ابن فضیل اور ابومعاویہ نے شیبانی سے اور انہوں نے یسیر سے یہی روایت کی، ابوالخیار ابن معین جنہوں نے ابن مسعود سے روایت کی۔ ان کا نام اسیر بن عمرو بیان کیا اور انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور حجاج کے زمانے تک زندہ رہے، انہوں نے آپؐ سے دو حدیثیں روایت کیں ایک مادہ کھجور کا ملاپ اور دوسری دربارۂ فصد۔

بقول ابن المدینی۔ اہل بصرہ انہیں اسیر بن جابر کہتے ہیں اور ان سے حضرت عمرؓ کی دو حدیث روایت کرتے ہیں جو اویس قرنی کے بارے میں ہے۔ اہل کوفہ میں بعض لوگ انہیں یسیر اور بعض اسیر کہتے ہیں۔

اہل بصرہ میں زرارہ بن اوفی۔ ابن سیرین ابوعمران الجونی اور حمید بن ہلال نے روایت کی ہے اور کوفیوں میں ابواسحاق شیبانی ابوعمرو شیبانی اور ان کے بیٹے قیس بن یسیر نے روایت کی۔ ہم نے اس کا ذکر باب الہمزہ میں کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول ابن ماکولا یہ صحابی حضور اکرمؐ کے زمانہ ہجرت میں پیدا ہوئے۔

۵۶۳۵۔ حضرت یسیرؓ بن العنبس

حضرت یسیرؓ بن عنبس بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر انصاری ظفری۔ ایک روایت میں ان کا نام نسیر مذکور ہے۔ اور وہ اکثر بن نسیر کے باب میں بیان ہوا ہے۔

باب یا و عین و فا

۵۶۳۶۔ حضرت یعقوبؓ بن اوس

حضرت یعقوبؓ بن اوس۔ خالد الحذاء نے قاسم بن ربیعہ سے، انہوں نے ایک صحابی یعقوب بن اوس سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا یاد رکھو قتل خطا قتل عمد کے مشابہ ہے اس بنا پر جو شخص کوڑے یا لاٹھی سے مارا جائے وہ بھی اس میں شامل ہوگا اور اس کی چالیس اقسام ہیں۔

احمد بن زہیر کہتے ہیں کہ یعقوب صحبت سے فیض یاب نہیں ہوئے اور حماد بن سلمہ نے حمید سے، انہوں نے قاسم بن ربیعہ سے، انہوں نے حضور اکرم سے مرسلاً بیان کیا۔ نیز انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے یعقوب سدوسی سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۳۷۔ حضرت یعقوبؓ بن الحصین

حضرت یعقوبؓ بن الحصین نے حضور کی زیارت کی اور ان سے مجاہد بن جبر نے بیان کیا کہ میں نماز میں آپؐ کے دائیں بائیں بالجبر سلام پھیرتے ہوئے رخسار مبارک دیکھ رہا ہوں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۳۸۔ حضرت یعقوبؓ بن زمعہ

حضرت یعقوبؓ بن زمعہ۔ جعفر نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے عبدالرزاق نے ابن جریج سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کی کہ وہ رسول اکرمؐ کے ساتھ ان وادیوں میں گھوم پھر رہے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا آپ نماز کے لئے رک گئے اور ہم بھی، کہ شعب ابودب سے ایک جنگلی گدھا نمودار ہوا۔ حضور اکرمؐ نے تکبیر تحریمہ کہنے میں توقف فرمایا۔ اس دوران میں یعقوب بن زمعہ (بنو اسد کے بھائی) نے اسے ڈرایا اور بھگا دیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۳۹۔ حضرت یعقوبؓ القبطی

حضرت یعقوبؓ القبطی۔ جو ابو مذکور انصار کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابو زبیر نے روایت کی ہے جابر سے کہ انہوں نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا۔ جس کو یعقوب قبطی کہا جاتا تھا۔ جب حضور اکرمؐ کو معلوم ہوا تو آپؐ نے دریافت فرمایا کیا ابو مذکور کے پاس اس کے علاوہ بھی کچھ مال ہے؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا مجھ سے کون اسے خریدے گا۔ چنانچہ نعیم النحام نے آٹھ سو درہم سے خرید لیا۔ بعدہٗ حضورؐ نے فرمایا اس رقم کو اپنی ذات پر خرچ کرو اور اگر کچھ بچ جائے تو اقارب پر اور اگر پھر بھی بچ جائے تو فلاں فلاں مصارف میں صرف کرو۔

راوی نے آزاد کرنے والے اور آزاد کردہ غلام کا نام بیان نہیں کیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابن ماکولا نے اس کا نام یعقوب قبطی لکھا ہے یہ وہ شخص ہیں جنہیں مقوقس نے ماریہ قبطیہ کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں بطور ہدیہ روانہ کیا تھا اور وہ مسلمان ہو گئے تھے اور بنو فہر کی ولایت میں آ گئے تھے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور۔

۵۶۴۰۔ حضرت یعلیٰؓ بن امیہ

حضرت یعلیٰؓ بن امیہ بن ابی عبیدہ بن ہمام بن حارث بن بکر بن زید بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم التمیمی حنظلی ابو صفوان یا ابو خالد ان کا عرف یعلی بن منیہ ہے اور منیہ ان کی والدہ ہیں اور منیہ دختر غزوان، وہمشیرہ عتبہ بن غزوان ہیں ایک روایت میں منیہ دختر حارث بن جابر آیا ہے اس بنا پر وہ عتبہ بن غزوان بن حارث کی پھوپھی ہیں۔ یہ مدائنی اور مصعب اور ان کے بیٹے عبداللہ کی رائے ہے۔ اور ایک روایت میں منیہ دختر جابر کو عتبہ بن غزوان کی پھوپھی کہا گیا ہے زبیر کہتے ہیں کہ وہ یعلی بن امیہ کی دادی ہیں۔ ابو عمر لکھتے ہیں کہ زبیر غلطی پر ہیں۔ ان ماکولا لکھتے ہیں کہ یہ خاتون عوام بن خویلد کی والدہ اور زبیر بن عوام کی دادی تھیں اور یعلی بن امیہ تمیمی (حلیف بن نوفل) کی دادی بھی تھیں اور وہ اسی نام سے معروف تھے اور یہی دارقطنی کی رائے ہے اور محدثین اور مورخین کی رائے یہ ہے کہ منیہ دختر غزوان عتبہ کی ہمشیرہ ہیں۔

یعلی بن منیہ۔ فتح مکہ کے موقعہ پر ایمان لائے اور غزوۂ حنین، طائف اور تبوک میں شریک رہے ابن مندہ کے مطابق یہ صحابی غزوۂ بدر میں شامل تھے۔ لیکن یہ غلط ہے۔ نیز یہ بنو نوفل بن عبد مناف کے حلیف تھے۔ انہیں حضرت عمرؓ نے یمن کے ایک حصے کی حکومت دی تھی بعد میں حضرت عثمانؓ نے انہیں صنعا کا والی مقرر کیا۔ ایک دفعہ وہ حضرت عثمان سے ملنے آئے تو اتفاقاً حضرت علیؓ کا گزر ادھر سے ہوا۔ وہاں ایک عمدہ سا نچر بندھا دیکھا تو دریافت کیا یہ کس کا ہے جب معلوم ہوا کہ یعلی بن منیہ کا ہے تو تعجب سے فرمایا بلاشبہ یعلی کو خلیفہ کا تقرب خاص حاصل ہے۔

مدائنی لکھتے ہیں کہ یعلی یمنی افواج کے کماندار تھے کہ انہیں خلیفہ کی شہادت کی خبر ملی وہ ان کی امداد کے ارادے سے مدینہ کو روانہ ہوئے۔ راستے میں اونٹ سے گر پڑے اور ان کی ران ٹوٹ گئی بعد از ایام حج وارد مکہ ہوئے تو لوگ ان سے ملنے آئے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ جو شخص بھی حضرت عثمانؓ کا انتقام لینے کے لئے روانہ ہو گا۔ اس کے ساز و سامان کی فراہمی ان کے ذمے ہو گی چنانچہ انہوں نے زبیر بن عوام کو ایک ہزار چار سو اونٹ نیز قریش کے ستر آدمیوں کو اور ام المومنین عائشہ کو وہ اونٹ فراہم کیا۔

جس پر وہ سوار تھیں۔اس اونٹ کا نام عسکر تھا۔

یعلی بن منیہ بے حد کریم اور سخی تھے جنگ جمل میں حضرت عائشہؓ کے لشکر میں تھے۔بعد میں حضرت علیؓ کے حامیوں میں شامل ہو گئے اور جنگ صفین میں موجود تھے۔

ان سے ان کے بیٹے صفوان عکرمہ اور مجاہد وغیرہ نے روایت کی ہے۔کثیر راویوں نے باسناد ہم تا ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ سے روایت کی کہ ہمیں قتیبہ نے،انہوں نے سفیان بن عیینہ سے،انہوں نے عمرو بن دینار سے،انہوں نے عطاء سے انہوں نے صفوان بن یعلی سے،انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو منبر پر قرأت کرتے سنا حاضرین نے یامالک اونچی آواز سے کہا تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۱۔حضرت یعلیٰؓ بن حارثہ

حضرت یعلیٰؓ بن حارثہ ثقفی۔بنو زہرہ بن کلاب کے حلیف تھے اور بقول ابو معشر جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ابن اسحاق کے مطابق ان کا نام مجنی بن حارثہ تھا۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۲۔حضرت یعلیٰؓ بن حمزہ

حضرت یعلیٰؓ بن حمزہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قرشی ہاشمی۔حضورؐ کے عم زاد اور سید الشہداء کے بیٹے تھے۔

زبیر کہتے ہیں کہ حمزہ بن عبدالمطلب کی نسل سے سوائے یعلیٰؓ کے کوئی نہ بچا اور ان کی پشت سے پانچ بچے پیدا ہوئے جو سب فوت ہو گئے اور یوں حمزہ بن مطلب کی نسل ختم ہو گئی۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۳۔حضرت یعلیٰؓ العامری

حضرت یعلیٰؓ عامری۔ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ ابن ماجہ نے سنن میں ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے عفان سے،انہوں نے وہیب سے،انہوں نے ابن خثیم سے،انہوں نے سعید بن ابوراشد سے انہوں نے یعلی العامری سے روایت کی کہ امام حسنؓ اور حسینؓ آئے اور ایک حدیث پر غور کر رہے تھے لیکن راوی نے اس حدیث کا ذکر نہیں کیا جو اس ترجمے میں بیان کی ہے۔ابوعمر نے انہیں یعلی عامری اور بعض نے انہیں یعلی بن مرہ لکھا ہے اور حضور اکرمؐ سے ایک حدیث حضرت امام حسین کی فضیلت میں روایت کی ہے۔ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۴۔حضرت یعلیٰؓ بن مرۃ

حضرت یعلیٰؓ بن مرہ بن وہب بن جابر بن عتاب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف الثقفی وعتاب برادر معتب جد عروہ بن مسعود بن معتب۔اسلام لائے اور حضور اکرمؐ کے ساتھ حدیبیہ میں بیعت رضوان،غزوۂ خیبر،فتح مکہ،غزوۂ ہوازن اور طائف کے معرکے میں موجود تھے۔ایک روایت میں انہیں عامری لکھا ہے۔یہ ابوعمر کا قول ہے۔

آپؓ کے فاضل صحابہ سے تھے۔طائف کے غزوے میں حضور اکرمؐ نے انہیں طائف کے انگور کاٹنے کا حکم دیا تھا۔ان کی کنیت ابوالمرازم تھی اور ان کی والدہ کا نام سیابہ تھا۔کبھی انہیں یعلی بن سیابہ بھی کہتے تھے۔یہ ابن معین کا قول ہے یہ صحابی حضرت علیؓ کے

حامیوں میں تھے۔کوفے یا بصرے میں سکونت اختیار کی وہاں ان کا ایک مکان تھا۔

ان سے ان کے بیٹے عبداللہ، عبداللہ بن حفص اور سعید بن ابوراشد وغیرہ نے روایت کی۔ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی الفقیہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن سے، انہوں نے محمود بن غیلان سے انہوں نے ابوداؤد سے، انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے عطا بن سائب سے انہوں نے ابوحفص بن عمر سے انہوں نے یعلی بن مرہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ایک شخص کو پھٹے پرانے کپڑوں میں دیکھا فرمایا جاؤ اور اسے نہلاؤ۔ پھر وہ واپس نہیں لوٹا۔

عفان نے وہب سے انہوں نے ابن خثیم سے، انہوں نے سعید بن ابوراشد سے، انہوں نے یعلی عامری سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ ایک دعوت میں جارہے تھے کہ راہ میں امام حسین بچوں میں کھیل رہے تھے۔آپؐ نے جماعت سے علیحدہ ہوکر اپنا ہاتھ امام حسین کو پکڑنے کے لئے پھیلایا۔امام کبھی ادھر اور کبھی ادھر بھاگ رہے تھے۔آخر آپؐ نے انہیں پکڑ لیا فرمایا اے اللہ میں اس بچے سے محبت کرتا ہوں اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کرتا ہوں حسین میرے بیٹوں میں ایک بیٹا ہے۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یعلی عامری جن کا ذکر گزر چکا ہے وہی یعلی بن مرہ ثقفی ہیں کوئی انہیں عامری اور کوئی ثقفی گردانتا ہے۔اور اکثر محدثین بنوثقیف کو بنوہوازن ہی شمار کرتے ہیں اور اس سلسلہ نسب کو یوں لکھتے ہیں ثقیف بن منبہ بن بکر بن ہوازن اور عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن۔چنانچہ یہ دونوں سلسلہ ہائے نسب بکر میں جمع ہوجاتے ہیں۔اسی لئے کوئی انہیں عامری اور کوئی ثقفی کہتا ہے۔جب صورت حال یہ ہے اور ابن مندہ نے اس حدیث کی روایت میں انہیں عامری لکھا ہے اور ان سے وہی حدیث روایت کی ہے جو ابوموسیٰ نے یعلی عامری سے حضرت امام حسین کی فضیلت کے بارے میں بیان کی ہے تو اعتراض کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں نکل سکتی ابواحمد عسکری نے یعلی بن مرہ عامری اور یعلی بن مرہ ثقفی کو دو علیحدہ آدمی شمار کیا ہے۔واللہ اعلم۔

۵۶۴۵۔حضرت یعلیؓ

حضرت یعلیؓ۔ابن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے انہوں نے باسنادہ ولید بن مسلم سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے عمرو بن یعلی سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ سونے کی انگوٹھی پہنے تھے۔حضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تم نے اس کی زکوۃ ادا کی ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا اس میں بھی زکوۃ ہے۔فرمایا جلتا انگارہ۔ ابن الدباغ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۶۔حضرت یعمرؓ السعدی

حضرت یعمرؓ السعدی سعد ہذیم۔پھر بنوحارث بن سعد سے، اور حارث عذرہ بن سعد کے بھائی سے ان کی کنیت ابوخزامہ تھی۔یہ ابونعیم کا قول ہے ایک روایت کے مطابق وہ ابوخزامہ کے والد ہیں اور یہی درست ہے۔یہ ابن مندہ اور ابونعیم کی روایت ہے۔

نیز ابونعیم نے باسنادہ ابن وہب سے، انہوں نے یونس اور عمرو بن حارث سے انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے ابوخزامہ سے جو بنو حارث بن سعد کے فرد ہیں روایت کی کہ ان کے والد نے رسول کریمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ ہم بیماریوں سے بچاؤ کے لئے دواؤں جنتر منتر اور اسی طرح کی کئی حفاظتی تدبیروں کا استعمال کرتے ہیں۔ کیا یہ اللہ کی تقدیر کو بدل سکتی ہیں حضور اکرمؐ نے فرمایا یہ بھی اللہ کی تقدیر ہی ہے۔ اس طرح ترمذی نے سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے ابوخزامہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک آدمی رسول اکرمؐ کی خدمت میں آیا اور اس نے دوادار و اور منتر جنتر کے بارے میں سوال کیا۔ نیز انہوں نے من غیر وجہ زہری سے، انہوں نے ابوخزامہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی اور یہ اصح ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۷۔ حضرت یعیشؓ جہنی

حضرت یعیشؓ الجہنی۔ ذوالغرہ کے نام سے مشہور ہیں۔ انہوں نے کوفے میں حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی نے روایت کی کہ حضور کی خدمت میں ایک شخص آیا اور دریافت کیا کہ کیا اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنا چاہئے آپؐ نے فرمایا ہاں اس نے پھر دریافت کیا کیا ان کی قیامگاہوں میں نماز جائز ہے۔ فرمایا نہیں اس نے پھر گزارش کی کیا بکری کے گوشت سے وضو کرنا چاہئے فرمایا نہیں کیا ان کے باڑے میں نماز جائز ہے۔ فرمایا ہاں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۸۔ حضرت یعیشؓ بن طخفة

حضرت یعیشؓ بن طخفة الغفاری شامی۔ ان سے ابن لہیعہ نے، ان سے عبدالرحمان بن جبیر بن نفیر نے ان سے یعیش الغفاری نے روایت کی حضور اکرمؐ کے پاس ایک اونٹنی لائی گئی آپؐ نے فرمایا اس کا دودھ کون دوھے گا؟ ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے کہا میں حضورؐ نے نام پوچھا تو اس نے کہا مرہ، فرمایا بیٹھ جاؤ پھر ایک آدمی اٹھا جس نے اپنا نام جمرہ بتایا۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ پھر میں اٹھا اور میں نے اپنا نام یعیش بتایا تو آپؐ نے دوہنے کی اجازت دے دی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۹۔ حضرت یعیشؓ غلام بنی مغیرة

حضرت یعیشؓ غلام بنی مغیرة۔ وکیع نے سفیان سے، انہوں نے حبیب بن ابوثابت سے، انہوں نے عکرمہ سے روایت کی کہ رسول کریمؐ بنو مغیرہ کے ایک عجمی غلام کو پڑھاتے تھے۔ وکیع کہتے ہیں کہ سفیان نے انہیں بتایا کہ انہوں نے اسے دیکھا اس کا نام یعیش تھا۔ قرآن میں ارشاد ہوا ہے۔ "**ولقد نعلم انهم یقولون انما یعلمه بشر" لسان الذی یلحد وان الیه اعجمی وهذالسان عربی مبین**"

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۵۰۔ حضرت یفوذانؓ بن یفد یدویة

حضرت یفوذانؓ بن یفد یدویة۔ جعفر المستغفری نے محمد بن مردانشا سے انہوں نے احمد بن عبدة سے انہوں نے یفوذان بن یفد یدویہ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا! علم مومن کا دوست، عقل اس کی دلیل ہے۔ عمل قیم، صبر اور حلم اس کے لشکر کے

امیر ہیں۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب یا و میم، نون و واؤ

۵۶۵۱۔حضرت الیمانؓ بن جابر

حضرت الیمانؓ بن جابر ابوحذیفہ۔ایک روایت میں ان کا نام حسیل ہے۔ہم ان کا نسب ان کے بیٹے حذیفہ کے ترجمے میں بیان کرآئے ہیں۔ابوالطفیل نے حذیفہ سے روایت کی کہ وہ اوران کے والد غزوۂ بدر میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے مگر راستے میں انہیں کفار قریش نے پکڑلیا کیونکہ انہیں خدشہ تھا کہ دونوں باپ بیٹا اسلامی لشکر میں شامل ہونے جارہے ہیں۔جب انہوں نے کفار سے عہد کیا کہ وہ مدینہ جارہے ہیں اوران کے خلاف جنگ میں شریک نہیں ہوں گے تو کفار نے رہا کردیا۔انہوں نے دربار رسالت میں حاضر ہوکر واقعہ بیان کیا۔تو آپؐ نے انہیں ایفائے عہد کی اجازت دے دی اور فرمایا اللہ ہمارا حامی و مددگار ہو۔ابن مندہ اورابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے اس لئے ان کا ذکر نہیں کیا کہ یمان کے بارے میں محدثین میں اختلاف ہے کہ یہ کس شخص کا لقب ہے۔ابن کلبی اورابن حبیب کے مطابق یہ جروہ کا لقب ہے۔اور حذیفہ اور جروہ کے درمیان کئی پشتیں ہیں،مثلاً حذیفہ بن حسیل بن جابر بن ربیعہ بن عمرو بن جروہ اور یہی آدمی یمان ہے۔اس کا ذکر بالتفصیل گزر چکا ہے۔

۵۶۵۲۔حضرت یناقؓ جدالحسن بن مسلم

حضرت یناقؓ جد حسن بن مسلم بن یناق۔ان کی حدیث کو علی بن حجر وغیرہ نے عمر بن ہارون سے،انہوں نے عبدالعزیز بن عمر سے،انہوں نے حسن بن مسلم بن یناق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضوراکرمؐ کی خدمت میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر حاضری دی۔جب زوال ہوا۔تو آپؐ نے لوگوں کو وعظ فرمانا شروع کیا۔ابن مندہ اورابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۵۳۔حضرت یوسفؓ بن عبداللہ بن سلام

حضرت یوسفؓ بن عبداللہ بن سلام۔ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کرآئے ہیں۔مدنی ہیں حضورؐ کے عہد میں پیدا ہوئے آپؐ نے انہیں اپنی گود میں بٹھایا سر پر ہاتھ پھیرا اور یوسف نام رکھا بقول واقدی ابویعقوب کنیت تھی۔حضورؐ سے کئی احادیث روایت کیں ان سے محمد بن منکدر وغیرہ نے روایت کی ان سے مروی ہے کہ آپؐ نے روٹی کا ٹکڑا لے کر اس پر کھجور رکھی فرمایا یہ اس کا سالن ہے دونوں کو تناول فرمایا۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۵۴۔حضرت یوسفؓ الفہری

حضرت یوسفؓ الفہری۔نسب مذکور نہیں۔ان سے ان کے بیٹے یزید بن یوسف نے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا اگر جریج راہب فقیہہ عالم ہوتا تو وہ خدا کی عبادت پر اپنی والدہ کی خدمت گزاری کو ترجیح دیتا۔ابونعیم اورابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۵۶۵۵۔ حضرت یونسؓ بن شداد

حضرت یونسؓ بن شداد الازدی۔ بہ قول ابن مندہ اورابو نعیم نا معلوم آدمی ہیں۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے ابوموسیٰ عنزی سے، انہوں نے محمد بن عثمہ سے، انہوں نے سعید بن بشیر سے انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ابوقلابہ سے، انہوں نے ابوالشعثا سے، انہوں نے یونس بن شداد سے روایت کی کہ حضورؐ نے ایام تشریق کے روزے سے منع فرمایا۔ تینوں نے اس ذکر کیا ہے۔

۵۶۵۶۔ حضرت یونسؓ ابو محمد الظفری

حضرت یونسؓ ابو محمد ظفری انصاری اوسی۔ بقول ابن مندہ مدنی ہیں۔ ابو نعیم کوفی بتاتے ہیں۔ ابن ابی فدیک نے ادریس بن محمد بن یونس سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا کہ موچھوں کو کٹواؤ۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ جو رب العالمین ہے اسی کے لیے بہت زیادہ تعریفیں ہیں کہ جس کی توفیق سے حرف یاء کے اختتام کے ساتھ ہم ناموں کی فہرست اور ان کے تذکرے سے فارغ ہوئے اور ہم اسی اللہ سے التجاء کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دنیا اور آخرت میں ان کے ذریعے فائدہ مند کرے۔ اب اسی کی توفیق سے اگلے حصے میں کنیت کا تذکرہ شروع کرتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسد الغابہ دسویں جلد

ان صحابہ کے حالات زندگی جو اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور ہیں

باب الف

۵۶۵۷۔ حضرت ابوآمنہ فزاریؓ

حضرت ابوآمنہ فزاریؓ۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی اور صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ ان سے ابوجعفر فراء نے روایت کی۔ یہ کوفی شمار ہوتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ان کے نام میں الف پر مد ہے۔ ابوعمر نے امیہ لکھا ہے لیکن ابن ماکولا نے مد سے لکھا ہے۔ ابوعمر نے آمنہ اور امیہ دونوں صورتوں سے لکھا ہے اور دو علیحدہ آدمی شمار کئے ہیں۔

۵۶۵۸۔ حضرت ابوابراہیم الجحجبیؓ

حضرت ابوابراہیم الجحجبی از بنوشیبہؓ۔ ان سے ان کے بیٹے ابراہیم نے روایت کی۔ ہثیم بن خارجہ نے سعید بن میسرہ سے انہوں نے ابراہیم بن ابوابراہیم الجحجبی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام کو وحی کی کہ میرے گھر کی تعمیر کرو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۵۹۔ حضرت ابوابراہیم مولیٰ ام سلمہؓ

حضرت ابوابراہیم مولیٰ ام سلمہؓ۔ جو حضورؐ کی زوجہ ہیں۔ حسن بن سفیان نے انہیں صحابی کہا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذنا حسن بن احمد مقری سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے عمرو بن علی سے انہوں نے ابوقتیبہ یعنی سلم بن قتیبہ سے انہوں نے یونس بن اسحق سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوابراہیم سے روایت کی کہ وہ ام المومنین ام سلمہ کے غلام تھے۔ وہ حضور اکرم ﷺ کے بستر پر سوتے اور آپ کے وضو کے برتن کو استعمال کرتے تھے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۰۔ حضرت ابوابی ابن ام حرامؓ

حضرت ابوابی ابن ام حرامؓ۔ عبادہ بن صامت کے ربیب تھے اور نام عبداللہ یا عبداللہ بن ابی عبداللہ بن کعب یا عبداللہ بن عمرو بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم بن نجار تھا۔ ان کی والدہ ام حرام ملحان کی بیٹی اور ام سلیم کی بہن تھی۔ وہ انس بن مالک کی خالہ کے بیٹے تھے۔ قدیم الاسلام تھے۔ اور دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔ شامی تھے۔ ان سے ابراہیم بن ابی عبلہ نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سناء اور شہد کا استعمال کرو کہ ان میں سوائے موت کے ہر مرض کا علاج ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۱۔ حضرت ابواشیلہ بن راشدؓ

حضرت ابواشیلہ بن راشد السلمیؓ۔ انہیں صحبت حاصل ہوئی۔ حجازی ہیں۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور ان کی بیٹی اشیلہ کا ذکر عامر بن مرقش کے ترجمہ میں گزر چکا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۲۔ حضرت ابواحمد بن جحشؓ

حضرت ابواحمد بن جحشؓ۔ ان کا نام عبد بن جحش ہے اور ابن معین نے ان کا نام عبداللہ بن جحش لکھا ہے۔ جو غلط ہے ہاں ان کے بھائی کا نام عبداللہ ہے۔ ہم ان کا نسب ان کے اور ان کے بھائی کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ وہ بنو اسد خزیمہ سے اسدی ہیں اور بنو عبد شمس کے حلیف۔

ابواحمد شاعر تھے اور سابقون الاولون سے تھے۔ عبداللہ بن احمد نے یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے در بارہ مہاجرین مدینہ بیان کیا کہ ابوسلمہ کے بعد سب سے پہلے مہاجرین میں سے جس نے ہجرت کی وہ عامر بن ربیعہ تھے اور عبداللہ بن جحش اپنے اہل وعیال اور اپنے بھائی ابواحمد عبد بن جحش سمیت ہجرت کر آئے تھے۔

ابواحمد نابینا تھے اور مکے کے نشیب وفراز میں بغیر کسی ساتھی کے گھومتے پھرتے رہتے اور ابوسفیان کی بیٹی فارعہ ان کے نکاح میں تھی۔ یہ لوگ اپنے مکی مکانات خالی کر گئے تھے۔ ایک دن عتبہ بن ربیعہ عباس بن عبدالمطلب اور ابوجہل بن ہشام وہاں سے گزرے عتبہ نے دروازے پر دستک دی وہاں کوئی نہ تھا جب اس نے یہ حالت دیکھی تو اس نے دردناک آہ بھری اور یہ شعر پڑھا

وکل دار وان طالت سلامتها یوما ستدرکها النکباء و الحوب

''ہر مکان خواہ وہ ایک طویل عرصے تک بہ خیر وعافیت رہا ہو۔ ایک دن اس پر مصائب اور حوادث ٹوٹ پڑیں گے۔

آہ بنو جحش کے گھر خالی ہو گئے ہیں۔ ابوجہل نے کہا تمہیں اس پر کیوں رونا آیا۔ یہ ہمارے بھتیجے کی کارگزاری ہے۔ جس نے ہماری جمعیت کا شیرازہ بکھیر دیا۔ ہمارے درمیان تفرقہ پیدا ہو گیا ہے اور تعلقات منقطع ہو گئے ہیں۔ ابواحمد اور ان کے بھائی عبداللہ مدینہ میں مبشر بن عبدالمنذر کے پاس آ کر ٹھہرے۔ ابواحمد نے اپنی بہن زینب (ام المومنین) کے بعد ۲۰ ہجری میں وفات پائی۔ اور ابواحمد کا ذکر عبد بن جحش کے ذکر میں گزر چکا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۳۔ حضرت ابواخزمؓ

حضرت ابواخزمؓ بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن نجار۔ ان کے بھائی کا نام سہل تھا۔ وہ بیعت عقبہ میں موجود تھے بدری صحابی ہیں۔ اور تمام غزوات میں شریک ہوئے اور معرکہ جسر (جس میں ابوعبید ثقفی مارے گئے تھے میں بھی شریک تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۴۔ حضرت ابوالاخنسؓ

حضرت ابوالاخنس بن حذافہ بن قیسؓ بن عدی بن سعد بن سہم قرشی سہمی۔ان کی اوران کے بھائی خنیس کی ماں کا نام ضعیفہ دختر حزیم بن سعید بن رئاب بن سہم تھا۔یہ صحابی عبداللہ اور خنیس بن حذافہ کے بھائی تھے ان کی صحبت مشکوک ہے۔ان کا نام بھی معلوم نہیں ہوسکا ان کے بھائیوں کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

زبیر اور عقب نے ابوالاخنس ولد حذافہ (جو بنوقیس بن عدی سے تعلق رکھتے ہیں) کی اولاد کے بارے میں لکھا ہے کہ اس خاندان میں سے سوائے عبداللہ بن محمد بن ذویب بن ثمامہ بن ابوالاخنس بن حذافہ کے سب ختم ہو گئے ہیں۔ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۵۔ حضرت ابوادریسؓ

حضرت ابوادریس عائذ اللہ بن عبداللہؓ بن عمرو الخولانی۔یہ غزوۂ حنین کے سال پیدا ہوئے۔کبار تابعین سے ہیں۔وہ فضالہ بن عبید کے بعد امیر معاویہ اور یزید کی طرف سے عبدالملک بن مروان کے عہد تک دمشق کے قاضی رہے اور اسی دوران میں وفات پائی۔مکحول کہتے تھے کہ انہوں نے ادریس کی طرح کا کوئی آدمی نہیں دیکھا انہوں نے عبادہ بن صامت' شداد بن اوس' ابوالدرداء اور عبداللہ بن مسعود سے سماع کیا۔معاذ سے ان کے سماع کے بارے میں اختلاف ہے۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۶۔ حضرت ابواذینہ عبدیؓ

حضرت ابواذینہ عبدی یا صدفیؓ۔آخرالذکر اصح ہے۔ان سے علی بن رباح نے روایت کی تمہاری عورتوں میں اچھی وہ ہیں۔جو بچے پیدا کریں' محبت کریں باحیا اور خیر خواہ ہوں۔انہوں نے اپنی حدیث مصر میں بیان کی۔ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۷۔ حضرت ابوارطاۃ احمسیؓ

حضرت ابوارطاۃ احمسیؓ۔یہ جریر کا پیغام حضور اکرم ﷺ کے پاس لائے تھے۔امام بخاری نے باب المغازی میں ان کا ذکر کیا ہے۔ان کا نام حصین بن ربیعہ یا ربیعہ بن حصین تھا۔حصین کے ترجمے میں ہم بالتفصیل لکھ آئے ہیں مسلم نے یہ روایت مروان بن معاویہ حسین لکھا ہے۔

یحییٰ اور ابویاسر نے باسنادہم مسلم سے انہوں نے ابن ابوعمر سے انہوں نے مروان سے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے جریر سے روایت کی اور ذوالخلصہ کی بربادی کا ذکر کیا اور بتایا کہ ابوارطاہ حسین بن ربیعہ جریر کی طرف سے حضور اکرم ﷺ کو خوش خبری دینے آئے تھے۔ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۸۔ حضرت ابواروی' دوسیؓ

حضرت ابواروی' دوسی' حجازیؓ۔یہ صحابی ذوالحلیفہ میں قیام کرتے۔ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابوواقد صالح بن محمد بن زائدہ مدنی نے سلیمان بن حرب نے وہیب سے انہوں نے ابوواقد صالح بن محمد سے انہوں نے ابواروی سے روایت کی کہ میں

نمازِ عصر حضور اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھ کر غروب آفتاب سے پہلے شجرہ پہنچ جایا کرتا تھا۔

احمد بن عثمان بن ابوعلی نے ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید سے انہوں نے ابومسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلمان سے انہوں نے ابوبکر محمد بن علی بن موسیٰ بن مردویہ سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن ابراہیم دیبلی سے اور دعلج بن احمد سے انہوں نے محمد بن علی بن زید سے انہوں نے بشر بن عیسیٰ بن مرحوم العطار سے انہوں نے نضر بن عربی سے انہوں نے عاصم بن سہیل سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابواروی دوسی سے روایت کی کہ میں حضور اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوبکر اور عمر آ گئے آپ نے فرمایا اللہ کا شکر کہ تم دونوں نے میرے مشن کی تائید کی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۹۔ حضرت ابوالازور احمری رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالازور احمری رضی اللہ عنہ۔ بلند مرتبہ صحابہ سے تھے اور شراب پینے کے بارے میں ان کا واقعہ مشہور ہے۔ ابوالازور' ابوجندل اور ضرار بن خطاب نے شراب کے بارے میں قرآن سے ایک آیت کی تاویل تھی جیسے ہم ابوجندل کے ترجمے میں بیان کریں گے۔

ابوالازور نے حضور اکرم ﷺ سے ایک حدیث روایت کی آپ نے فرمایا۔ رمضان میں عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۷۰۔ حضرت ابوالازور ضرار بن خطاب رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالازور ضرار بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابوعمر نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۷۱۔ حضرت ابوالازہر الانماری رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالازہر الانماری شامی رضی اللہ عنہ۔ ایک روایت میں ان کا نام ابوزہیر مذکور ہے۔ عبدالوہاب بن علی بن علی الامین نے باسنادہ ابوداؤد سلیمان بن اشعث سے انہوں نے جعفر بن مسافر تنیسی سے انہوں نے یحییٰ بن حسان سے انہوں نے یحییٰ بن حمزہ سے انہوں نے ثور سے' انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے ابوالازہر انماری سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ بستر پر استراحت کے لئے لیٹے تو ذیل کی دعا پڑھتے

بسم الله وضعت جنبی. اللهم اغفرلی ذنبی– واخسأ شیطانی وفک رهانی واجعلنی فی الندی الاعلی

ابومسہر نے یحییٰ بن حمزہ سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے ابوالازہر سے اور ابوہمام اہوازی نے ثور بن خالد سے انہوں نے ابوالازہر انماری سے روایت کی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ربیعہ بن یزید دمشقی نے واثلہ بن اسقع اور ابوالازہر سے جو حضور اکرم ﷺ کے صحابی تھے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص طلب علم میں نکلا اور کامیاب ہوا تو اسے دوگنا ثواب ملے گا لیکن جو شخص طلب علم میں نکلا لیکن کامیاب نہ ہوا۔ اسے ایک گنا ثواب ملے گا۔

۵۶۷۲۔ حضرت ابوالازہرؓ

حضرت ابوالازہرؓ۔ نسب نامعلوم یہ ابوموسیٰ کا قول ہے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں کہ یہ صاحب اول الذکر سے مختلف ہیں۔ ابوموسیٰ نے باسنادہ ربیعہ بن یزید سے انہوں نے واثلہ بن اسقع اور ابوالازہر سے روایت کی کہ حضور اکرم نے دربارۂ علم مذکورہ حدیث ارشاد فرمائی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ کی یہ حدیث اول الذکر سے علیحدہ ہے کیونکہ اسے ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور اس میں صرف سونے کی دعا کا ذکر ہے اور طلب علم کی حدیث کو مع سونے کی دعا کے ابوعمر نے انماری کے ترجمے میں بیان کیا ہے اور دونوں کو ایک آدمی قرار دیا ہے لیکن میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ ابواحمد کو کس طرح معلوم ہو گیا ہے کہ یہ صحابی انماری سے علیحدہ ہیں کیونکہ نہ تو ان کا نسب ان سے علیحدہ ہے اور نہ ان کے پاس اس کے علاوہ کوئی اور دلیل ہے۔

۵۶۷۳۔ حضرت ابواسرائیل انصاریؓ

حضرت ابواسرائیل انصاریؓ۔ مدنی ہیں اور انہیں صحبت حاصل ہوئی۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے بیان کیا کہ میرے والد نے عبدالرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابواسرائیل سے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور میں نماز پڑھ رہا تھا۔ صحابہ نے حضور اکرم ﷺ کو بتایا یا رسول اللہ ﷺ یہ وہ شخص ہے جو نہ بیٹھتا ہے نہ لوگوں سے باتیں کرتا ہے اور نہ سائے میں کھڑا ہوتا ہے اور روزہ رکھتا ہے حضور اکرم نے فرمایا اسے کہو کہ بیٹھے باتیں کرے سائے میں آرام کرے اور روزے رکھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۷۴۔ حضرت ابواسماء شامیؓ

حضرت ابواسماء شامیؓ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کی حدیث ان کی اولاد نے والد سے یوں بیان کی ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے دربار میں حاضر ہوئے۔ بیعت کی اور آپ سے مصافحہ کیا اس پر انہوں نے دل میں ٹھان لی کہ وہ اس ہاتھ سے کسی دوسرے آدمی سے مصافحہ نہیں کریں گے چنانچہ وہ کسی سے ہاتھ نہیں ملاتے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۷۵۔ حضرت ابوالاسود تمیمیؓ

حضرت ابوالاسود تمیمیؓ۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان سے رزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے بنو تمیم کے ایک شیخ سے انہوں نے اپنے ایک شیخ سے جس کا نام ابوالاسود تھا' سنا کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا جھوٹی قسم کھانے سے عورتیں بانجھ ہو جاتی ہیں۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۷۶۔ حضرت ابوالاسود بن سندرؓ

حضرت ابوالاسود بن سندر الجذامیؓ۔ ایک روایت میں ان کا نام سندر یا عبداللہ بن سندر ہے۔ یہ درست نہیں ان کا نام

ابوالاسود ابن سندر ہے۔ ان کی حدیث دربارہ بنو اسلم غفار تجیب مصر میں معروف ہے۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ ان سے یزید بن ابی حبیب نے بہ سند ابوالخیر روایت کی۔ ہم ان کا ذکر مفصل عبداللہ بن سندر کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۷۷۔ حضرت ابوالاسود بن یزیدؓ

حضرت ابوالاسود بن یزیدؓ بن معدیکرب بن سلمہ بن مالک بن حارث بن معاویہ بن حارث الاکبر بن معاویہ بن ثور بن مرتع الکندی۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ معزز آدمی تھے یہ طبری کا قول ہے۔ ابن کلبی نے الجمہرہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابو علی غسانی نے استیعاب میں۔

۵۶۷۸۔ حضرت ابواسید بن ثابت انصاریؓ

حضرت ابواسید بن ثابت انصاریؓ یا عبداللہ بن ثابت مدنی تھے۔ ان سے عطا الشامی نے روایت کی۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ زیتون کا تیل کھاؤ اور سر پر لگاؤ کیونکہ یہ ایک مبارک درخت سے حاصل ہوتا ہے لیکن اس حدیث کا اسناد درست نہیں۔ اسید میں ہمزہ پر زبر بھی پڑھی گئی ہے اور پیش بھی یہ ابوعمر کا قول ہے عبداللہ بن ثابت کے ترجمے میں ان کا ذکر آ چکا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۷۹۔ حضرت ابواسید بن علیؓ

حضرت ابواسید بن علی بن مالک انصاریؓ۔ محمد بن اسحق سراج نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ان سے حسن بن ابوالحسن نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جب مدینے کی آبادی سلع پہاڑی تک پہنچ جائے تو شام پر چڑھائی کر دو لیکن اگر ایسا نہ کر سکو تو حکم مانو اور اطاعت کرو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۸۰۔ حضرت ابواسید الساعدیؓ

حضرت ابواسید الساعدیؓ۔ ان کا نام مالک بن ربیعہ یا ہلال بن ربیعہ تھا لیکن مالک زیادہ مشہور ہے۔ ہم مالک کے ترجمے میں ان کا نسب بیان کر آئے ہیں۔ یہ بنو ساعدہ سے انصاری خزرجی ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو ساعدہ مالک بن ربیعہ بن البدن کا نام لیا ہے۔ وہ حجازی تھے۔ ان سے سہل بن سعد نے روایت کی وہ کہنے لگے اگر میری آنکھیں بے نور نہ ہو جاتیں تو میں آپ کو وہ گھاٹی دکھاتا۔ جہاں غزوۂ بدر میں ہماری امداد کو فرشتے نکلے تھے۔ ابواسید نے ۶۰ ہجری یا ۶۵ ہجری یا ۳۰ ہجری میں وفات پائی۔ ابوعمر آخری روایت کو غلط قرار دیتے ہیں کیونکہ انہوں نے شرکائے بدر میں سب سے زیادہ عمر پائی تھی۔ ان کا قد چھوٹا بال گھنے اور داڑھی سیاہ تھی۔ ایک روایت کے مطابق مہندی لگاتے تھے اور ان کی عمر ۷۸ برس تھی۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے ان کے ترجمے میں یہ بھی تحریر کیا ہے کہ ابواحمد حاکم نے کتاب الکنی میں ابواسید بن علی بن مالک انصاری لکھا ہے اور ان کی صحبت کا بھی ذکر کیا ہے اور ان کے بارے میں سعید بن ابوعروبہ سے بروایت قتادہ یہ خبر بیان کی ہے کہ حضور اکرمؐ نے زینب دختر خزیمہ سے نکاح کیا اور ابواسید بن علی بن مالک الانصاری کو بنو عامر بن صعصعہ کی ایک خاتون کے پاس نکاح کا پیغام دے کر بھیجا۔ حضور اکرمؐ نے اس خاتون کو دیکھا نہ تھا

چنانچہ ابواسید نے اس خاتون کا آپ سے نکاح کرادیا اور ابوعمر نے ان ابواسید کو ابواسید ساعدی کے علاوہ کوئی اور آدمی قرار دیا ہے حالانکہ یہ ابواسید ساعدی ہی ہیں۔ واللہ اعلم

۵۶۸۱۔ حضرت ابواسیرہؓ

حضرت ابواسیرہ بن حارث بن علقمہؓ۔ واقدی نے ان کا ذکر شہدائے احد میں کیا ہے۔ واقدی نے ان کا نام ابوہبیرہ لکھا ہے جب کہ باقی لوگ انہیں ابواسیرہ کہتے ہیں اور ابوہبیرہ ان کے بھائی ہیں۔ واللہ اعلم۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوہبیرہ کے ترجمے میں ہم ذرا تفصیل سے بیان کریں گے۔

۵۶۸۲۔ حضرت ابوالاشعثؓ

حضرت ابوالاشعثؓ۔ ابن الدباغ اندلسی لکھتے ہیں کہ بزار نے المقلین میں انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ محمد بن اشعث نے اپنے والد سے۔ انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تیل کی مالش سے سر کی خشکی دور ہو جاتی ہے۔ لباس سے اقتصادی حالت کا اظہار ہوتا ہے اور خادم کے ساتھ حسن سلوک سے دشمن ذلیل ہوتا ہے۔

۵۶۸۳۔ حضرت ابوالاعور الانصاریؓ

حضرت ابوالاعور بن ظالمؓ بن عبس بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی۔ غزوۂ بدر میں اور احد میں موجود تھے۔ ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ ان کا نام کعب بن حارث تھا۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ بدراز بنوحرام بن جندب ابوالاعور بن حارث بن ظالم بن عبس کا نام لیا ہے اور یہی رائے ابن الکلبی کی ہے۔ ابن عمارہ کہتے ہیں کہ ابوالاعور کا نام حارث بن ظالم بن عبس تھا اور کعب ابوالاعور کے چچا کا نام تھا اور جو شخص ان کے نسب کو نہیں جانتا۔ اس نے کعب ابوالاعور کا نام رکھ دیا لیکن یہ غلط ہے۔ ابن ہشام لکھتے ہیں کہ ان کا نام ابوالاعور حارث بن ظالم تھا لیکن صحیح بات وہ ہے جو ابن اسحٰق نے کہی ہے اور اسی طرح موسیٰ بن عقبہ نے ابوالاعور بن حارث لکھا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۸۴۔ حضرت ابوالاعور الجرمیؓ

حضرت ابوالاعور جرمیؓ۔ جبیر بن نفیر سے مروی ہے کہ بنوجرم کا ایک شخص جس کا نام ابوالاعور تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور السلام علیک یارسول اللہ ﷺ کہا حضور نے جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ فرمایا اور اس کی خیریت دریافت کی۔ اور فرمایا اے ابوالاعور! تیرا کیا حال ہے؟ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۸۵۔ حضرت ابوالاعور عمرو بن سفیان السلمیؓ

حضرت ابوالاعور عمرو بن سفیان السلمیؓ۔ ہم ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ صحابی تھے۔ ابوحاتم رازی لکھتے ہیں۔ نہ تو ان کی صحبت ثابت ہے اور نہ ان سے کوئی روایت مروی ہے ایک روایت میں ہے کہ وہ غزوۂ حنین میں بہ حیثیت کافر شریک ہوئے اور بعد میں مالک بن عوف کے ساتھ اسلام قبول کیا اور انہوں نے غزوۂ حنین میں بنوہوازن کی شکست کا واقعہ بیان کیا بعد میں وہ امیر معاویہ

کے خواص میں شامل ہو گئے تھے اور جنگ صفین میں شریک تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہ کے ان مخالفین میں سے تھے جن کے خلاف امیر المومنین قنوت میں بددعا فرمایا کرتے۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۸۶۔ حضرت ابوامامہؓ

حضرت ابوامامہ اسعد بن زرارہ انصاری خزرجی بعدہ از بنو مالک بن نجار۔ عقبہ اول و دوم میں موجود تھے اور انصار کے نقیب تھے۔ بہ قول واقدی یہ پہلے آدمی ہیں جو ذکوان بن عبد قیس کے ساتھ بعد از قبول اسلام مدینے واپس آئے اور بعد از ہجرت انہوں نے بدر سے پہلے نویں مہینے ماہ شوال میں وفات پائی۔ ایک روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری سے پیشتر وفات پا گئے تھے لیکن پہلی روایت اصح ہے۔ ہم اسعد کے ترجمے میں ان کا ذکر زیادہ تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۸۷۔ حضرت ابوامامہ انصاریؓ

حضرت ابوامامہ انصاری۔ جریری نے ابونضرہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ مسجد نبوی میں تشریف لائے۔ تو وہاں انصار کا ایک آدمی ابوامامہ موجود تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۸۸۔ حضرت ابوامامہ باہلیؓ

حضرت ابوامامہؓ باہلی۔ صدی بن عجلان نام تھا۔ ہم ان کا ترجمہ پیشتر لکھ آئے ہیں۔ بعض نے انہیں بنو باہلہ کی شاخ سہم کا فرد شمار کیا ہے اور بعض اس کے خلاف ہیں لیکن سب انہیں بنو باہلہ سے شمار کرتے ہیں۔ مصر میں سکونت اختیار کی پھر حمص میں آ گئے اور وہیں وفات پائی۔ انہوں نے حضور اکرم سے بکثرت احادیث روایت کیں ہیں۔

فتیان بن محمد بن سودان موصلی نے خطیب ابونصر احمد بن محمد بن عبد القاہر سے انہوں نے ابوالحسین بن نقور سے انہوں نے ابن حبابہ سے انہوں نے ابوالقاسم بغوی سے انہوں نے طالوت بن عباد سے انہوں نے فضال بن جبیرۃ سے روایت کی کہ ابوامامہ باہلی نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا تم مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ تم جب بات کرو تو جھوٹ نہ بولو۔ جب تمہیں امین بنایا جائے تو خیانت نہ کرو۔ وعدہ کرو تو وعدہ خلافی نہ کرو۔ آنکھیں نیچی رکھو۔ دست درازی نہ کرو اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

ابوامامہ نے ۸۱ ہجری میں یا ۸۶ ہجری میں وفات پائی اور حضور اکرم ﷺ کے جو صحابہ نقل مکانی کر کے شام میں آ گئے تھے۔ ابوامامہ ان سب سے آخر میں فوت ہوئے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۸۹۔ حضرت ابوامامہ بن ثعلبۃؓ

حضرت ابوامامہ بن ثعلبۃ انصاری حارثی۔ بروایتے ان کا نام ایاس تھا۔ ثعلبہ کے ترجمے میں ہم ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ایک روایت میں ان کا نام سہل آیا ہے۔ صحیح روایت ایاس بن ثعلبہ ہے۔ انہوں نے حضور اکرم سے تین حدیثیں روایت کی ہیں (۱) جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کا مال ناجائز طور پر اڑا لیا۔ اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت پڑتی ہے۔ (۲) اسلام سے بیزاری۔ (۳) حضور اکرم ﷺ نے ابوامامہ کی ماں کی تدفین کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا ابن

ابی عاصم روایت کی کہ عمرو بن علی نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے عبداللہ بن متیب مدنی سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ابی امامہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ نے بدر کی طرف کوچ کا ارادہ کیا۔ تو ابوامامہ بھی آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہو گئے اس پر ان کے ماموں ابو بردہ بن نیار نے بھانجے سے کہا کہ تم اپنی ماں کی خدمت گزاری کے لئے رک جاؤ۔ ابوامامہ نے کہا آپ کی بھی تو بہن ہیں۔ آپ رک جائیں۔ یہ بات حضور علیہ السلام کے سامنے کی گئی تو حضور نے ابوامامہ کو رکنے کا حکم دیا اور ابو بردہ لشکر میں شریک ہو گئے۔ جب غزوہ سے واپس آئے تو ابوامامہ کی والدہ فوت ہو چکی تھیں۔ حضور اکرمؐ نے ان کی تدفین کے بعد نماز جنازہ پڑھی۔

یحییٰ اور ابو یاسر نے باسناد ہما تا مسلم بن حجاج یحییٰ بن ایوب۔ قتیبہ بن سعید اور علی بن حجر نے اسماعیل بن جعفر سے روایت کی۔ ابن ایوب کا بیان ہے کہ اسماعیل نے علاء مولائے حرقہ سے انہوں نے معبد بن کعب السلمی سے انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن کعب سے انہوں نے ابوامامہ سے روایت کی رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا مال اڑا لے۔ تو ضرور جہنم میں جائے گا اور جنت اس پر حرام ہو جائے گی ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! خواہ معمولی چیز ہو حضور اکرم نے فرمایا۔ ہاں خواہ پیلو کی لکڑی کا ٹکڑا ہو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۹۰۔ حضرت ابوامامہ بن سہلؓ

حضرت ابوامامہؓ بن سہل بن حنیف۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ وہ انصاری اوسی ہیں اور ان کا نام اسعد تھا اور حضور اکرمؐ نے ان کا نام ان کے نانا کے نام پر اسعد بن زرارہ رکھا اور کنیت بھی انہی کی عطا فرمائی اور برکت کی دعا کی۔ جناب ابوامامہ نے ۱۰۰ھ میں جب ان کی عمر نوے برس سے کچھ زیادہ تھی وفات پائی۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابو عمر انہیں کبار تابعین میں شمار کرتے ہیں۔

۵۶۹۱۔ حضرت ابوامیمہ الجشمی

حضرت ابوامیمہ الجشمی۔ بعض لوگوں نے ان کا ذکر کیا ہے اور روزے کے بارے میں ان سے ایک حدیث بھی بیان کی ہے جسے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے عصام بن یحییٰ سے قشیری کی حدیث کی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے (کہ اللہ تعالیٰ نے مسافروں سے نماز کا ایک حصہ معاف کر دیا ہے) ان سے مروی حدیث بھی اسی طرح کی ہے۔

بعض لوگوں نے ان کی کنیت ابوامیہ لکھی ہے اور جس حدیث میں اسناد میں گڑ بڑ ہوا سے صحیح نہیں کہہ سکتے اور ابوامیمہ غیر معروف آدمی ہیں بعض لوگوں نے ان کی کنیت ابو تمیمہ لکھی ہے اور اسناد کے پیش نظر ان میں سے منسوب کوئی بات بھی درست نہیں ہے۔ ابو عمر، ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے انہیں ابوامیمہ جعد نے تحریر کیا ہے اور ان سے بہ قول ابو موسیٰ کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے بکر بن سہل سے انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے روایت کی کہ انہیں عصام بن یحییٰ نے ابو قلابہ سے انہوں نے عبیداللہ بن زیاد سے انہوں نے ابوامیمہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ رمضان میں ایک سفر کے دوران کھانا کھا رہے تھے اور وہ پاس بیٹھے

ہوئے تھے۔ آپ نے انہیں کھانے کی دعوت دی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں روزے سے ہوں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اللہ نے رمضان میں نماز اور روزے میں تخفیف فرمادی ہے۔

اس راوی کے نام کے بارے میں اختلاف ہے بعض انہیں ابوامیہ کہتے ہیں بعض نے انس بن مالک الکعبی وغیرہ۔ بعض نے ان کا نام ابوامیمہ برادر بنو جعدہ لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۵۶۹۲۔ حضرت ابوامیہ ازدیؓ

حضرت ابوامیہؓ ازدی۔ جنادہ کے والد تھے ان کا نام کثیر تھا۔ یہ امام بخاری اور ابو حاتم کی روایت ہے خلیفہ نے ان کا نام مالک بیان کیا ہے۔ ابن ابی حاتم نے جنادہ بن ابی امیہ لکھا ہے۔ ابوامیہ کو حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔ جنادہ نے ان سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوعمر نے جنادہ کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۹۳۔ حضرت ابوامیہ تغلبیؓ

حضرت امیہ تغلبیؓ۔ ابوموسیٰ نے اذناً۔ شیخ زاہد ابوالقاسم رازی سے انہوں نے ابوالفوارس سے انہوں نے ہلال الحفار سے انہوں نے حسین بن یحییٰ بن عیاش سے انہوں نے یحییٰ بن السری سے انہوں نے جریر سے انہوں نے عطا بن سائب سے انہوں نے جندب بن ہلال سے انہوں نے ابوامیہ سے (جن کا تعلق بنو تغلب سے ہے) انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا کہ عشور مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ یہود اور النصاریٰ کے لئے ہے اس روایت میں جندب کا نام مذکور ہے لیکن صحیح حرب بن ہلال ہے اور اس حدیث کو ابوالاحوص نے عطاء سے انہوں نے حرب بن عبیداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا ابوامیہ سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کیا۔ امام ثوری کا اسناد یوں ہے۔ عطاء نے حرب بن عبیداللہ سے انہوں نے اپنی خالہ سے روایت کی اور ایک روایت میں حرب بن ابی حرب آیا ہے۔ ہم اس کے ترجمے میں بیان کرآئے ہیں۔

۵۶۹۴۔ حضرت ابوامیہ جمحیؓ

حضرت ابوامیہ جمحیؓ۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں دریافت کیا۔ حضور نے فرمایا۔ قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ علم کے حصول کے لئے لوگ کم سن جماعت سے رجوع کریں گے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ میں ان کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا بعض لوگوں نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن معاملہ مشکوک ہے کیونکہ بنو جمح سے جو لوگ صحابہ میں شمار ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ ابوامیہ صفوان بن امیہ اور عمیر بن وہب یہ ابوعمر کا قول ہے نیز ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے ابوامیہ جہنی یا لخمی لکھا ہے۔ ابن لہیعہ نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے ابوامیہ لخمی سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا قیامت کی علامت یہ ہے کہ لوگ حصول علم کے لئے کم سن طبقے سے رجوع کریں گے۔

اس امر پر سب متفق ہیں کہ ابوامیہ سے بکر بن سوادہ نے روایت کی۔

۵۶۹۵۔ حضرت ابوامیہ شعبانیؓ

حضرت ابوامیہؓ شعبانی۔ ابوموسیٰ کے مطابق ابوزکریا نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ مطر بن علا فزاری دمشقی سے انہوں نے عبدالملک بن سیار ثقفی سے انہوں نے ابوامیہ شعبانی سے روایت کی اور صرف اتنا لکھا کہ وہ جاہلی تھا اور محمد نام تھا اور ابوثعلبہ خشنی سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۹۶۔ حضرت ابوامیہ ضمریؓ

حضرت ابوامیہ ضمریؓ۔ یا جعدی یا قشیری۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابوعمر نے ضمری لکھا ہے۔

اوزاعی اور ابان العطار نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہون نے ابوامیہ سے روایت کی کہ میں ایک سفر کے سلسلے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جب حضور اکرمؐ نے ارادہ نزول فرمایا تو میں واپس ہوا آپ نے فرمایا کیا تم کھانے کا انتظار نہیں کرو گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں روزے سے ہوں۔ حضور نے فرمایا کیا تمہیں علم نہیں کہ اللہ نے مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے اور نماز آدھی کر دی ہے۔ اور خالد الحذائ نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس بن مالک الکعبی سے روایت کی۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ اس حدیث میں انس بن مالک الکعبی ہی محفوظ ہیں اور یہ حدیث کثیر الاضطراب ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۹۷۔ حضرت ابوامیہ مخزومیؓ

حضرت ابوامیہ مخزومی حجازی۔ یحییٰ بن محمود نے کتابۃً باسنادہ ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے ہدبہ بن خالد سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے انہوں نے ابوالمنذر رمولیٰ ابوذر سے انہوں نے ابوامیہ مخزومی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک چور لایا گیا اس نے چوری کا اعتراف کیا لیکن اس کے پاس مال مسروقہ نہ تھا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ میرا خیال ہے تو نے چوری نہیں کی۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے یہ جرم کیا ہے اس نے دوبار یا تین بار یہ کہا فرمایا لیجاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو اور اجرائے حد کے بعد پھر اسے میرے پاس لانا۔ قطع ید کے بعد اسے واپس لائے تو آپ نے فرمایا اللہ سے اپنے جرم کی معافی مانگ اور توبہ کر جب وہ تعمیل ارشاد کر چکا تو حضور اکرم نے دعا فرمائی اے خدا تو اس کا جرم معاف فرمادے۔

اس حدیث کو عمرو بن عاصم نے ہمام سے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ سے انہوں نے ابوامیہ انصاری سے انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۹۸۔ حضرت ابوناسؓ

حضرت ابوناس کنانی دیلی۔ یہ ابودیلی کے قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ قبیلے کے سردار تھے اور ساریہ بن زنیم کے بھتیجے تھے اور شاعر تھے حضور اکرمؐ کے بارے میں انہوں نے کہا:

وما حملت من ناقة فوق رحلها ابرو اوفی ذمة من محمد

"آج تک کسی اونٹنی کے پالان پر رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی راست باز اور اپنی ذمہ داریوں سے اچھی طرح

عہدہ برآ ہونے والا کوئی آدمی نہیں دیکھا گیا۔

ان کا بیٹا بھی شاعر تھا۔ جن کا نام انس بن ابی اناس تھا۔ جب حکم بن عمرو الغفاری حاکم خراسان فوت ہونے لگے تو اس نے انس کو اپنا جانشین مقرر کر دیا لیکن زیاد نے انہیں معزول کر کے خلید بن عبداللہ الحنفی کو عامل بنا دیا۔ اس پر انس نے ذیل کے دو اشعار کہے۔

الا من مبلغ عنی زیادا　مغلغلة یخب بها البرید

اتعزلنی وتطعمها خلیدا　لقد لاقت حنیفة ما ترید

''میری طرف سے زیاد کو یہ پیغام جسے قاصد تیز رفتاری سے پہنچائے کون لے کر جائے گا اور اسے کہے گا کہ تو نے مجھے معزول کر کے خلید کو مقرر کر دیا ہے بے شک بنو حنیفہ کو وہ چیز مل گئی جو تو چاہتا تھا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۹۹۔ حضرت ابوانس انصاریؓ

حضرت ابوانس انصاری مدنی۔ ان سے ان کے بیٹے حمزہ نے روایت کی۔ ابراہیم بن ابی یحییٰ نے مالک بن حمزہ بن ابی انس سے۔ اس نے باپ سے اس نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جب دشمن قریب آ جائے تو اس پر تیر برساؤ اور جب تک وہ تم پر حملہ نہ بول دیں تلواروں کو نیام سے نہ نکالو۔ الیاس نے حمزہ بن ابی اسید سے انہوں نے اپنے والد سے یہ روایت کی کہ ہمیں کثیر التعداد آدمیوں نے جن میں مسمار بن عمر بن عویس اور محمد بن سرایا بن علی الفقیہ شامل ہیں۔ باسنادہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے محمد بن عبداللہ جعفی سے انہوں نے ابواحمد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن غسیل سے انہوں نے حمزہ بن ابی اسید سے انہوں نے ابواسید سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ہمیں غزوۂ بدر میں ہدایت فرمائی کہ دشمن قریب آ جائے تو ان پر تیروں کی بوچھاڑ شروع کر دینا یہ صحیح بخاری کی روایت ہے اور ابوانس نے ابواسید سے تصحیف کی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۰۔ حضرت ابواہابؓ

حضرت ابواہاب بن عزیز بن قیس بن سوید بن ربیعہ بن زید بن عبداللہ بن دارم التمیمی الدارمی۔ یہ خلیفہ کا قول ہے اور ام ابواہاب فاختہ دختر عامر بن نوفل بن عبد مناف بن قصیٰ ہے۔ یہ بنو نوفل کے حلیف تھے۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے تکیہ لگا کر کھانا کھانے سے منع فرمایا۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۱۔ حضرت ابواوس اسلمیؓ

حضرت ابواوسؓ۔ ان کا نام تمیم بن حجر تھا۔ ایک روایت میں ابوتمیم اوس بن حجر اسلمی ہے انہوں نے عرج میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۲۔ حضرت ابواوس ثقفیؓ

حضرت ابواوسؓ ثقفی۔ ان کا نام حذیفہ تھا۔ اور یہ اوس کے والد تھے۔ ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر

آئے ہیں۔ حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطا سے انہوں نے اوس بن ابی اوس سے روایت کی کہا کہ میں نے اپنے والد کو جوتوں پر مسح کرتے دیکھا میں نے اسے ناپسند کیا والد کہنے لگے کہ حضور اکرم ﷺ کو ایسا کرتے میں نے دیکھا ہے۔ اشیری نے اس باب میں ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۵۷۰۳۔ حضرت ابواوسؓ

حضرت ابواوسؓ۔ ان کا نام جابر بن عوف تھا اور عمرو بن اوس کے دادا تھے۔ ہم پیشتر ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۴۔ حضرت ابواوفیؓ

حضرت ابواوفیؓ۔ عبداللہ اور زید ان کے دو بیٹے تھے۔ ان کا نام علقمہ بن خالد بن حارث بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم بن افصیٰ بن حارثہ تھا انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ واقدی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ وہ صاحب ہیں جو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں صدقات لے کر آئے تھے تو حضور اکرم نے دعا فرمائی تھے۔ اے اللہ! تو ابواوفی کی اولاد پر اپنی رحمت نازل فرما۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۵۔ حضرت ابوایاسؓ

حضرت ابوایاس یا ابن ایاس۔ جعفر نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔ ان سے سعید بن میسب نے روایت کی کہ وہ ایک بار سواری پر حضور اکرم ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا پڑھو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا پڑھوں آپ نے سورۃ قل ہواللہ احد کی آیات یکے بعد دیگرے پڑھیں پھر سورۃ فلق اور آخر میں سورۃ الناس جناب ابوایاس کو پڑھائی پھر فرمایا اے ابوایاس! لوگوں نے اس طرح کی آیات نہیں پڑھیں۔ ابن ابی عاصم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابوایاس بن سہل نے (جو بنو ساعدہ سے ہیں) یحییٰ سے انہوں نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے مصعب بن مقدام سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوحازم سے روایت کی کہ وہ ایاس بن سہل انصاری کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے کہا کہ منہ میری طرف کر کے بیٹھو۔ میں نے ان کی طرف منہ کیا۔ تو وہ کہنے لگے۔ اے ابوحازم! میں تجھے حضور اکرم ﷺ کی حدیث سناتا ہوں جو میرے باپ نے مجھے سنائی آپ نے فرمایا اگر ایک آدمی صبح کی نماز پڑھ کر طلوع آفتاب تک وہیں بیٹھا تسبیح وتہلیل میں مصروف رہے اور اسی طرح نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک ذکر الٰہی میں منہمک رہے۔ تو یہ عمل میرے نزدیک اس سے محبوب تر ہے کہ وہ آدمی اعلیٰ درجے کے گھوڑے پر سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد پر روانہ ہو۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۶۔ حضرت ابوایمنؓ

حضرت ابوایمن۔ مولائے عمرو بن جموح۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ شہیدان احد از بنوسلمہ و بنوحرام بن کعب و ابوایمن مولائے عمرو بن جموح اور خلاد بن عمرو بن جموح بھی اس کے ساتھ

ہی قتل ہوئے۔ اللہ ان دونوں پر رحم فرمائے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ابوایمن عمرو بن جموح کے ایک بیٹے تھے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۷۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ

حضرت ابوایوب انصاری۔ ان کا نام خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن النجار انصاری خزرجی نجاری ہے۔ بیعت عقبہ سمیت تمام غزوات میں شامل رہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مخصوص طرف داروں میں تھے۔ ابن کلبی اور ابن اسحٰق وغیرہ لکھتے ہیں کہ جنگ جمل اور جنگ صفین میں حضرت علی کے لشکر میں تھے اور نہروان کی لڑائی میں حضرت علی کے مقدمتہ الجیش میں شامل تھے۔ شعبہ کہتے ہیں میں نے حکم سے دریافت کیا۔ کیا ابوایوب جنگ صفین میں شریک تھے انہوں نے کہا نہیں البتہ معرکہ نہروان میں موجود تھے۔

ابوالعباس احمد بن عثمان اور حسین بن یوحن بن اتویہ بن نعمان الباوری نے اسماعیل بن ابوالحسن علی بن حسین الحمامی نیشاپوری سے انہوں نے ابوسعید مسعود بن ناصر بن ابوزید الرکاب سجزی سے انہوں نے قاضی ابوالقاسم علی بن محسن التنوخی سے انہوں نے ابوعبداللہ حسن بن عمران اضراب سے انہوں نے حامد بن یحییٰ سے انہوں نے یحییٰ بن ایوب العابد سے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے سعد بن سعید بن قیس انصاری سے انہوں نے عمر بن ثابت بن حارث خزرجی سے انہوں نے ابوایوب انصاری سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی آپؐ نے فرمایا۔ جس نے رمضان کے بعد شوال کے بھی چھ روزے رکھے گویا اس نے زمانے بھر کے روزے رکھے۔ جناب ابوایوب انصاری نے امیر معاویہ کے عہد میں یزید کی کمان میں حکومت روم کے خلاف جنگ میں حصہ لیا اور قسطنطنیہ شہر کے پاس پچاس یا اکاون ہجری میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے اور بروایت مجاہد یزید نے اپنے لشکر کے سواروں کو حکم دیا کہ جناب ابوایوب انصاری کی قبر کو گھوڑوں کے سموں سے روند ڈالو تا کہ قبر کا نشان مٹ جائے۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک رومی نے مسلمانوں سے اس صبح کو جس رات کو حضرت ابوایوب کو دفن کیا گیا دریافت کیا کہ گزشتہ رات تم کیا کرتے رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ شخص جسے ہم نے دفن کیا ہے یہ ہمارے رسول کریم ﷺ کے صحابہ کبار سے ہیں اور وہ قدیم الاسلام ہیں اگر ان کی لاش کو زمین سے نکالا گیا تو جب تک ہماری حکومت ہوگی۔ عرب میں ناقوس نہ بج سکے گا۔

مجاہد لکھتے ہیں کہ جب ان کے یہاں قحط پڑتا ہے تو وہ ان کی قبر سے تھوڑی سی مٹی ہٹاتے ہیں۔ تو بارش ہو جاتی ہے جب حضور اکرم ﷺ ہجرت کر کے مدینے تشریف لائے تھے۔ تو ان کے یہاں ہی اترے تھے اور مسجد اور حجرات کی تعمیر تک وہیں قیام فرما رہے تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور خالد بن زید کے ترجمے میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

۵۷۰۸۔ حضرت ابوایوبؓ یمامی

حضرت ابوایوب یمامی۔ بقول جعفر انہوں نے خلیفہ سے انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۹۔ حضرت ابوایوبؓ

حضرت ابوایوب۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوبکر بن ابوعلی نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کے اکثر ظن کے مطابق وہ انصاری ہیں اور علی بن مسہر نے افریقی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوایوب سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں اگر ان میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑ دے گا تو وہ جواب دہ ہوگا۔ اس لئے جب وہ اس سے طالب امداد ہو۔ وہ اسے لبیک کہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً بیان کیا ہے۔ اگر موسیٰ کی مراد اس سے ابوایوب انصاری ہیں۔ تو انہوں نے ان کا نام نہیں لکھا اور نہ کوئی اور ایسی بات لکھی ہے جس سے یہ سمجھا جائے کہ ان کی مراد کیا ہے اگر ابوایوب انصاری کی بجائے کوئی اور شخص ہے۔ تو گویا ابوایوب انصاری کا تذکرہ کرنا وہ بھول گئے ہیں۔ واللہ اعلم

باب الباء

۵۷۱۰۔ حضرت ابوبجیرؓ

حضرت ابوبجیر۔ ان سے ان کے بیٹے بجیر نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک بار ایک گفتگو میں قرآن کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ قرآن خدائے عزوجل کا کلام ہے۔ ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۱۱۔ حضرت ابوالبداحؓ

حضرت ابوالبداح بن عاصم بن عدی بن جد بن عجلان البلوی (جو بنوعمرو بن عوف انصار کے حلیف تھے) ہم ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ان کی صحبت کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کے والد کو صحبت نصیب ہوئی لیکن یہ خود تابعی ہیں اور اپنے والد سے روایت کرتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور یہ سبیعہ اسلمیہ کے شوہر تھے۔ جسے ان کی وفات پر ابوالسنابل بن بعکک نے نکاح کا پیغام بھیجا تھا۔ ابن جریج وغیرہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور بقول ابوعمر اکثر لوگ انہیں صحابی شمار کرتے ہیں۔ ابوالبداح ان کا لقب اور کنیت ابوعمر تھی۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ بعض متاخرین (ابن مندہ) کو ان کے بارے میں اشتباہ ہوا ہے اور لکھا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے ان سے حدیث روایت کی حالانکہ راوی ابوبکر بن عمرو تھے۔ واللہ اعلم تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ ابوعمر کا ابوالبداح کو سبیعہ اسلمیہ کا خاوند کہنا غلط ہے کیونکہ سبیعہ کے شوہر کا نام سعد بن خولہ تھا چنانچہ ابوعمر اور ابن مندہ نے سبیعہ کے ترجمے میں یہی لکھا ہے اور ابوالبداح کی بیوی کا نام نام جمیل دختر یسار تھا جو معقل بن یسار کی بہن تھی اور ان کے شوہر کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ یہ بعض علماء کا قول ہے حالانکہ اس بارے میں مفسرین کا شدید اختلاف ہے۔

۵۷۱۲۔ حضرت ابوالبرادؓ

حضرت ابوالبراد۔ تمیم الداری کے غلام تھے۔ سعید بن زیاد بن فائد نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے ابوہند سے روایت کی کہ تمیم اپنے ساتھ شام سے چند قندیلیں اور تیل لے کر مدینے آئے۔ جس رات کو وہ مدینے پہنچے جمعہ کی رات تھی۔ انہوں نے اپنے غلام ابوالبراؔ کو حکم دیا کہ قندیلوں میں تیل ڈال کر مسجد میں لٹکا دے۔ اس نے حکم کی تعمیل کی چنانچہ جب سورج غروب ہوا تو لیمپ روشن کر دیئے گئے حضور اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے چمک دمک دیکھ کر دریافت کیا۔ یہ کس نے کیا ہے۔ لوگوں نے تمیم کا نام لیا حضور اکرمؐ نے فرمایا تو نے اسلامی عبادت گاہ کو منور کیا۔ اللہ تعالیٰ تیری دنیا و آخرت کو منور فرمائے۔ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے اگر میری کوئی اور بیٹی ہوتی تو میں اسے تجھ سے بیاہ دیتا۔'' اس پر نوفل بن حارث بن عبدالمطلب نے عرض کیا یا رسول اللہ! ام مغیرہ نامی میری ایک بیٹی ہے آپ اس کے بارے میں مختار ہیں۔ جو چاہیں کریں حضور نے وہیں کھڑے کھڑے ان کو بیاہ دیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۱۳۔ حضرت ابو بردہؓ

حضرت ابو بردہ انصاری۔ جابر بن عبداللہ ان کے راوی ہیں کہ ابو احمد بن سکینہ نے بتایا کہ انہیں ابو غالب الماوردی نے عطیۂ باسنادہ ابوداؤد بجستانی سے انہوں نے قتیبہ بن سعید سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے بکیر بن عبداللہ شج سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جابر سے انہوں نے ابو بردہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کو بھی بغیر حدود اللہ کے دس کوڑوں سے زیادہ مت مارو۔

نیز بکیر بن عبداللہ نے سلیمان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جابر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابی بردہ سے روایت کی۔ احمد بن زہیر کہتے ہیں کہ وہ ظفری ہیں۔ یا کوئی اور ان کے علاوہ کسی اور راوی کا قول ہے کہ اس حدیث کو جابر نے ابو بردہ بن نیار سے روایت کیا ہے۔ ابونعیم نے ابن نیار کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۱۴۔ حضرت ابو بردہؓ

حضرت ابو بردہ۔ جمیع بن عمیر کوفی کے ماموں تھے۔ ایک روایت میں ابو بردہ بن نیار آیا ہے۔ شریک نے وائل بن داؤد سے انہوں نے جمیع بن عمیر سے انہوں نے اپنے ماموں ابو بردہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہر آدمی کی بہترین کمائی اس کا بیٹا ہے۔ امام ثوری نے وائل سے روایت کی اور بقول سعید بن عمیر انہوں نے اپنے ابو بردہ سے روایت کی اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۱۵۔ حضرت ابو بردہ انصاریؓ

حضرت ابو بردہ۔ انصاری ظفری اور ظفر کا نام کعب بن مالک بن اوس تھا۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی بقول ابونعیم وہ کوفی ہیں اور ابن مندہ انہیں مدنی بتاتے ہیں۔

عبدالملک نے اور بروایتے عبداللہ بن مغیث بن ابی بردہ نے اپنے والد سے اس نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے حضور

اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ کاہنوں کی دو جماعتوں میں ایک ایسا آدمی پیدا ہوگا جو قرآن کی ایسی تفسیر بیان کریگا جو اس کے بعد اور کوئی ایسی تفسیر پیش نہیں کر سکے گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔
کہتے ہیں کہ وہ مفسر محمد بن کعب القرظی اور کاہنوں سے مراد بنو قریظہ اور بنو نضیر تھے۔

۵۷۱۶۔ حضرت ابو بردہ اشعریؓ

حضرت ابو بردہ بن قیس اشعری جو ابو موسیٰ اشعری کے بھائی تھے۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی عبداللہ بن قیس کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابو بردہ کا نام عامر تھا جو ہم پیشتر بیان کر آئے ہیں۔
ابو اسامہ نے یزید بن ابی بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ ہماری قوم کے پچاس سے دو چار زیادہ آدمی یمن سے روانہ ہوئے ہم تین بھائی تھے ابو موسیٰ' ابو رہم اور ابو بردہ ہمارا جہاز ہمیں نجاشی کے پاس حبشہ میں لے گیا۔ جہاں جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھی ٹھہرے ہوئے تھے ہم سب اپنے جہاز میں حضور اکرم ﷺ کے پاس خیبر میں پہنچے۔ خیبر فتح ہو چکا تھا۔
ابو یاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہمیں عبدالواحد بن زیاد نے انہوں نے عاصم الاحول سے انہوں نے کریب بن حارث بن ابو موسیٰ سے انہوں نے ابو بردہ بن قیس ابو موسیٰ اشعری کے بھائی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے دعا فرمائی۔ اے اللہ میری امت تیری راہ میں۔ دشمنوں کے نیزوں اور طاعون کی وبا سے شہادت پائے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۱۷۔ حضرت ابو بردہ ہانی بن نیارؓ

حضرت ابو بردہ ہانی بن نیار۔ بقول ابن اسحٰق ان کا نام ہانی بن عمرو ہے۔ ہشیم نے اشعث بن عدی بن ثابت سے انہوں نے براء سے روایت کی کہ میرے ماموں حارث بن عمرو میرے پاس سے گزرے ابو عمر کہتے ہیں کہ زیادہ تر ان کا نسب یوں بیان کیا جاتا ہے۔ ہانی بن نیار بن عمرو بن عبید بن کلاب بن دہمان بن غنم بن ذبیان بن ہمن بن کاہل بن ذہل بن ہنی بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ اور انصار کے بنو حارثہ ان کے حلیف تھے) عقبہ ثانیہ میں یہ بھی ستر آدمیوں میں موجود تھے اور تمام غزوات میں حضور اکرمؐ کے ساتھ رہے۔
عبیداللہ بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ حاضرین عقبہ ثانیہ از بنو حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس وابو بردہ بن نیار (جن کا نام ہانی بن نیار بن عسر بن عبید بن عمرو بن کلاب بن دہمان بن غنم بن ذبیان بن ہمیم بن کاہل بن ذہل بن ہنی بن بلی ہے۔ جو ان کا حلیف تھا اور اسی اسناد سے بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ بدر از بنو حارثہ بن حارث اور ان کے حلیفوں سے از بنو بلی' ابو بردہ بن نیار ہیں جو لاولد تھے اور فتح مکہ میں موجود تھے اور بنو حارثہ بن حارث کا علم ان کے پاس تھا نیز وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی جنگوں میں شریک رہے اور امیر معاویہ کی خلافت کے ابتدائی ایام میں انہوں نے وفات پائی۔ یہ واقدی کا قول ہے اور جنگ احد کے موقع پر مسلمانوں کے لشکر میں صرف دو گھوڑے تھے جن میں سے ایک حضور اکرم ﷺ کا گھوڑا

تھا اور دوسرا ابو بردہ بن نیار کا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے اور ہم جناب ہانی کے ترجمے میں زیادہ تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔

۵۷۱۸۔ حضرت ابو بردہؓ

حضرت ابو بردہ۔ غیر منسوب ہیں۔ ابوداؤد طیالسی نے اپنی مسند میں ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے سلام سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو بردہ سے روایت کی (اور ابن ابوموسیٰ نہیں ہیں) کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم پی لو لیکن نشے سے بچو۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۱۹۔ حضرت ابو برزۃ اسلمیؓ

حضرت ابو برزۃ اسلمی! ان کے اور ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے اس کے بارے میں صحیح روایت نضلہ بن عبید ہے۔ امام احمد بن حنبل اور ابن معین کا یہی قول ہے۔ بعض نے ان کا نام نضلہ بن عبداللہ اور بعض نے نضلہ بن عابد بیان کیا ہے۔ الخطیب ابوبکر نے ہیثم بن عدی سے روایت کی کہ ابو برزہ کا نام خالد بن نضلہ تھا۔ واقدی لکھتے ہیں کہ ان کے لڑکے کا خیال تھا کہ ان کا نام عبداللہ بن نضلہ تھا اور بقول ابو عمر نضلہ کا نسب یوں تھا۔

نضلہ بن عبید بن حارث بن حبال بن دعبل بن ربیعہ بن انس بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم اور ابن حبیب اور ابن کلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔

انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی اور وہاں ان کا ایک مکان بھی تھا۔ وہاں سے وہ خراسان کو چلے گئے اور مرو میں ٹھہر گئے اور وہاں سے پھر بصرے میں آ گئے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ انہیں ان کے والد نے بتایا کہ انہیں یزید بن ہارون نے۔ انہیں سلیمان التیمی نے سیار ابوالمنہال سے انہوں نے ابو برزہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں ساٹھ اور سو آیات تلاوت فرمایا کرتے تھے جناب ابو برزہ نے بصرے میں امیر معاویہ کی وفات سے پہلے ۶۰ ہجری میں وفات پائی۔ ایک روایت میں ان کا سال وفات ۶۴ ہجری میں ہے۔ ابو عمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۲۰۔ حضرت ابو برقانؓ

حضرت ابو برقان۔ بنو سعد بن بکر بن ہوازن سے حضور اکرمؐ کے رضاعی چچا تھے۔ جعفر نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ مدائنی نے عیسیٰ بن یزید سے روایت کی کہ ابو برقان حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے محسوس کیا ہے کہ آپ کی قوم کے آدمی نہ تو آپ کے سوا کسی اور سے اتنی محبت کرتے ہیں اور نہ آپ سے زیادہ کسی اور کی اتنی تعریف کرتے ہیں لیکن ان کی گفتگو غیر واضح ہوتی ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابو برقان! کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں فرمایا اگر تمہیں لمبی زندگی عطا ہوئی۔ تو تم سن لو گے کہ وہاں جانے والے کو نہ تو کوئی خطرہ پیش آئے گا اور نہ کسی تنگی ترشی سے واسطہ پڑے گا۔ ابو برقان کہنے لگا یا رسول اللہؐ میں آپ کی بات سمجھ نہیں سکا میں فلاں فلاں گھاٹی سے آیا ہوں اور مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اے

ابو برقان! میں قیامت کے دن تیرا ہاتھ پکڑوں گا اور تجھے یاد دلاؤں گا۔ اس پر حضرت عثمان ﷺ نے کہا اے ابو برقان! حضور اکرمؐ قیامت کے دن تیرا ہاتھ اسی صورت میں پکڑیں گے کہ تو مرد صالح ہوگا۔ ابو برقان کہتے ہیں۔ اس کے بعد میں حیرہ گیا اور اسے ویسا ہی پایا جیسا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۲۱۔ حضرت ابو بزہؓ

حضرت ابو بزہ۔ عبداللہ بن سائب کے مولی اور مکے کے مشہور مقری خاندان کے دادا تھے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابوالحسن احمد بن محمد بن قاسم بن ابو بزہ نے اپنے والد محمد سے اس نے اپنے والد قاسم سے اس نے اپنے والد ابو بزہ سے روایت کی کہ وہ اپنے مولیٰ عبداللہ بن سائب کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور اکرمؐ کے ہاتھوں، پاؤں اور سر کو بوسہ دیا۔ ابوبکر بن مقری نے ابوالشیخ سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۲۲۔ حضرت ابوالبشرؓ

حضرت ابوالبشر بن حارث از بنوعبدالدار۔ یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے سبیعہ اسلمیہ کو نکاح کا پیغام بھیجا تھا۔ جسے سبیعہ نے قبول کرلیا تھا۔ یہ عبداللہ بن وضاح کا قول ہے جسے ابن الدباغ نے ابومحمد بن عتاب سے روایت کیا۔

۵۷۲۳۔ حضرت ابو بشر سلمیؓ

ابو بشر سلمی۔ ابوبکر بن ابوعلی اور ابومسعود نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابو بشر سلمی سے روایت کی روایت کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ اللہ اس کی تکالیف کو دور کرے اور اس کی خواہشات کو پورا کرے۔ اسے چاہیے کہ کسی مصیبت زدہ کی امداد کرے یا اس کی خواہش کو پورا کرے۔

غالباً یہ صاحب ابوالیسر انصاری سلمی ہیں کیونکہ یہ حدیث ان سے مشہور ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۲۴۔ حضرت ابو بشیر انصاریؓ

حضرت ابو بشیر انصاری حارثی یا انصاری ساعدی یا انصاری مازنی۔ ان کے صحیح نام کا علم نہیں ہوسکا۔ ایک روایت میں ان کا نام قیس بن عبید بن حریر بن عمرو بن جعد از بنو مازن بن نجار ہے اور بیعت رضوان میں ان کی موجودگی ثابت نہیں۔

ان سے ان کی اولاد کے علاوہ عباد بن تمیم محمد بن فضالہ اور عمار بن غزیہ نے روایت کی کہ ہمیں ابوالحرم مکی بن ریان النحوی نے باسنادہ یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے ابو بشیر انصاری سے روایت کی کہ وہ ایک سفر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپؐ نے ایک قاصد بھیجا (عبداللہ بن ابوبکر کہتے ہیں کہ ان کا خیال ہے کہ ابو بشر انصاری نے کہا کہ لوگ قیلولہ کر رہے تھے) اور فرمایا کہ قربانی کے جن جانوروں کے گلے میں قلادے ڈالے گئے ہیں۔ وہ کاٹ دیئے جائیں یحییٰ کہتے ہیں میں نے امام مالک کو کہتے سنا۔ میں یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

سعید نے ان سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے طلوع آفتاب کے وقت سورج کے نکل آنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح ان سے عمارہ بن غزیہ نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے مدینہ کے اس حصے کو جو دو سنگ لاخ چٹانوں کے درمیان ہے قابل احترام قرار دیا ہے اور یہ حدیث بھی ان سے مروی ہے کہ گرمی جہنم کی آگ کا جھونکا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابوعمر کا قول ہے کہ ان تمام روایات کا راوی ایک شخص ہے بعض ان احادیث کو دو راویوں سے اور بعض تین سے منسوب کرتے ہیں لیکن صحیح بات یہ ہے کہ تینوں احادیث کا راوی ایک ہی ہے۔

بروایت خلیفہ ابوبشیر کی وفات واقعہ حرہ کے بعد ہوئی۔ انہوں نے طویل عمر پائی تھی اور ایک روایت کے مطابق ان کی وفات چالیسویں سال ہجری میں ہوئی اور پہلی روایت اصح ہے کیونکہ یہ واقعہ حرہ میں موجود تھے۔ خلیفہ کہتے ہیں کہ وہ انصار میں کسی ایسے آدمی کو سوائے حارث بن خزمہ بن عدی کے نہیں جانتے جس کی کنیت ابوبشیر ہو۔

بقول امیر ابونصر حریر کی حا پر پیش اور را پر زبر پڑھنا ہوگی۔

۵۷۲۵۔ حضرت ابوالبشیرؓ

حضرت ابوالبشیر ۔ رسول اللہ ﷺ کے مولی تھے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۲۶۔ حضرت ابوبصرہ الغفاریؓ

حضرت ابوبصرہ الغفاری۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے حمیل (بہ حاء) کسی نے جمیل اور کسی نے کچھ لکھا ہے۔ ان کا ذکر پیشتر ازیں حمیل بن بصرہ بن وقاص بن حبیب بن غفار کے عنوان کے تحت ہو چکا ہے۔ حضرت ابوہریرہ کی ملاقات ان سے ہوئی اور ان سے روایت کی۔ منصور بن ابوالحسن طبری نے باسنادہ ابویعلی سے انہوں نے عمرو الناقد سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے ابی سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں ے یزید بن ابوحبیب سے انہوں نے جبیر بن نعیم حضرمی سے انہوں نے عبداللہ بن ہبیرہ سبائی سے (جو ابوتمیم جیشانی کے ایک ثقہ آدمی تھے) انہوں نے ابوبصرہ غفاری سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے انہیں نماز عصر پڑھائی۔ جب آپ نماز پڑھا چکے (یعقوب نے اسے دہرایا اور کہا کہ جب آپ نماز ختم کر کے مڑے) تو فرمایا یہ نماز تم سے پہلی امتوں پر بھی فرض کی گئی تھی لیکن انہوں نے تساہل کیا اور نماز ترک کر دی تم میں سے جو آدمی بھی اس نماز کو باقاعدہ ادا کرے گا اسے اس کا دوگنا ثواب ملے گا اور اس نماز کے بعد ستارے کے ظاہر ہونے تک اور کوئی نماز نہیں۔ ہم جناب ابوبصرہ کا ذکر اس سے پہلے ان کے ناموں کے تحت کر آئے ہیں۔ وہ پہلے حجاز میں رہتے تھے۔ پھر مصر کو چلے گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ عزہ نامی خاتون جس کا ذکر کئی شعرا نے اپنی تشبیہوں میں کیا ہے۔ ان کی پوتی تھی جس شخص کا یہ قول ہے۔ اس کے مطابق ان کا سلسلہ نسب وقاص بن حاجب بن غفار ہے تا کہ اس کے بہت سے اشعار درست قرار دیئے جاسکیں اسے ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے۔ ابن اثیر کہتے ہیں کہ جس شخص نے ابوبصرہ کو عزہ کا دادا قرار دیا ہے۔ وہ غلطی پر ہے کیونکہ ان کا نسب مشہور ہے اور ابوبصرہ کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ واللہ اعلم

۵۷۲۷۔ حضرت ابو بصیرؓ

حضرت ابو بصیر۔ ان کا نام عتبہ بن اسید بن جاریہ بن اسید بن عبداللہ بن سلمہ بن عبداللہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف ہے۔ یہ ابو مسعود کا قول ہے۔ بقول ابن اسحٰق ان کا سلسلہ نسب عتبہ بن اسید بن جاریہ ہے اور ایک روایت میں عبید بن اسید بن جاریہ مذکور ہے۔ وہ بنو زہرہ کے حلیف تھے۔ علامہ طبری لکھتے ہیں کہ ابو بصیر کی ماں کا نام سالمہ تھا۔ جو عبد بن یزید بن ہاشم بن مطلب کی بیٹی تھی اور ابو بصیر وہی آدمی ہیں جو صلح حدیبیہ کے بعد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

ابو جعفر عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے مسور اور مروان سے روایت بیان کی کہ جب صلح حدیبیہ کے بعد اچھی طرح امن قائم ہو گیا اور باہمی آمد و رفت شروع ہو گئی۔ یہ حالت ہو گئی کہ جو آدمی بھی اسلام کے بارے میں گفتگو کرتا مسلمان ہو جاتا چنانچہ ان دو سالوں کے دوران میں اتنے لوگ مسلمان ہوئے کہ اس سے پہلے نہیں ہوئے تھے اور فی الحقیقۃ صلح حدیبیہ اسلام کی عظیم فتح تھی۔

جب حضور اکرم ﷺ مدینے میں واپس تشریف لائے اور کفار قریش کی طرف سے مطمئن ہو گئے تو ابو بصیر عتبہ بن اسید بن جاریہ ثقفی جو بنو زہرہ کے حلیف تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کیونکہ وہ مسلمان ہو گئے تھے۔ اس پر اخنس بن سریق ثقفی اور ازہر بن عبد عوف نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خط لکھا اور اپنے آزاد کردہ غلام اور بنو عامر بن لوئ کے ایک آدمی کی معرفت وہ خط آپ کی خدمت میں بھیجا اور درخواست کی کہ ان کے آدمی (ابو بصیر) کو واپس کر دیا جائے۔ حضور اکرم ﷺ نے ابو بصیر کو بلا کر فرمایا اے ابو بصیر! تمہاری قوم کے آدمی تمہاری واپسی کا تقاضا کر رہے ہیں اور شرائط معاہدہ کا تمہیں علم ہے۔ میں وعدہ خلافی نہیں کر سکتا کیونکہ تمہاری قوم کا تقاضا مبنی برحق ہے ابو بصیر نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے ان مشرکین کے حوالے کر کے ابتلا میں ڈالنا چاہتے ہیں حضور نے فرمایا ابو بصیر! چند دن اور صبر کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اور اسی طرح کے اور بے بس لوگوں کے لئے نجات کا ضرور کوئی نہ کوئی راستہ نکالے گا تعمیل ارشاد میں ابو بصیر ان لوگوں کے ساتھ چل دیئے۔ جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو ایک دیوار کے پاس دم لینے کو بیٹھ گئے۔ ابو بصیر نے عامری کی تلوار بہانے سے اٹھالی اور چشم زدن میں اس کی گردن اڑا دی۔ یہ دیکھ کر غلام سرپٹ بھاگ کھڑا ہوا اور مسجد نبوی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گیا۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ یہ آدمی کسی مصیبت سے دوچار ہوا ہے کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے آدمی نے میرے ساتھی کو قتل کر دیا ہے اتنے میں ابو بصیر بھی تلوار لٹکائے وہاں پہنچ گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اپنی ذمہ داری پوری کی اور مجھے اپنے پاس نہ ٹھہرنے دیا۔ حضور اکرم نے فرمایا تیرا بھلا نہ ہو۔ اگر اس کے ساتھ اور آدمی ہوتے تو تو نے لڑائی بھڑکا ہی دی تھی۔ ابو بصیر وہاں سے روانہ ہو کر عیص میں (جو مکے سے شام کے راستے پر واقعہ تھا) آ کر ٹھہر گئے۔ جو مسلمان صلح حدیبیہ کے بعد ادھر ادھر رکے ہوئے تھے۔ وہ سب وہاں پہنچ گئے اور ان کی تعداد ساٹھ ستر ہو گئی۔

چنانچہ قریش کا جو آدمی بھی ان کے ہتھے چڑھ جاتا۔ وہ اسے قتل کر دیتے اور جو کاروان تجارت مل جاتا اسے لوٹ لیتے۔ تنگ آ کر قریش نے رسول اکرم کو لکھا کہ ہمارے جو رشتہ دار اسلام قبول کر چکے ہیں اور صلح نامہ حدیبیہ کے ماتحت وہ آپ کے پاس آنے سے رکے ہوئے ہیں ہمیں ان کی کوئی ضرورت نہیں اور ہم انہیں اس شرط کی بجا آوری سے مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ

نے ان لوگوں کو اطلاع دے دی اور وہ سب لوگ مدینے آ گئے۔

مروی ہے کہ ابوجندل بن سہیل بن عمرو بھی ان لوگوں میں شامل ہو چکے تھے۔ جب قریش نے حضور اکرم کو اپنے ارادے سے مطلع کیا تو آپ نے ابوبصیر اور ابوجندل ہر دو کو لکھا کہ وہ مدینے آ جائیں اور اپنے رفقا کو بھی ساتھ لے آئیں جب حضور اکرم ﷺ کا گرامی نامہ وہاں موصول ہوا۔ تو ابوبصیر ان دنوں بیمار تھے اور جلدی فوت ہو گئے۔ ابوجندل نے ان کی تجہیز و تکفین کی جنازہ پڑھا دفن کیا اور (قبر کے پاس) مسجد بنائی اور خود مدینے آ گئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۲۸۔ حضرت ابوبصیرہؓ

حضرت ابوبصیرہ۔ بقول ابوعمر، سیف بن عمر کا بیان ہے کہ ابوبصیرہ انصاری جنگ یمامہ میں شریک تھے اور وہاں ان سے ایک خبر نقل کی ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۲۹۔ حضرت ابوبکرؓ

حضرت ابوبکرؓ۔ حافظ ابومسعود نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور حجاج بن منہال نے حماد سے انہوں نے علی بن ابوالعالیہ سے انہوں نے ابوبکر بن حفص سے روایت کی کہ حضور اکرم عبداللہ بن رواحہ کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے۔ حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ صاحب بیماری سے تو مریں گے نہیں۔ انہیں تو میدان جنگ میں شہید ہونے کی خواہش ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا آیا تمہیں علم ہے کہ میری امت میں کون لوگ شہید ہوں گے؟ صحابہ خاموش ہو گئے۔ عبداللہ بن رواحہ نے کہا حاضرین۔ حضور اکرم ﷺ کی بات کا جواب دو۔ صحابہ نے عرض کیا جس کا گھوڑا زخمی ہو جائے اور وہ خود قتل ہو جائے فرمایا اس طرح تو میرے شہیدوں کی تعداد مقابلۃً کمتر ہو گی۔ مقتول' پانی میں غرق ہونے والا' پیٹ سے مرنے والا' طاعون سے مرنے والا بھی شہید ہے۔ اسی طرح وہ عورت بھی شہید ہے جو نفاس کی وجہ سے مر جائے۔ اس حدیث کو شعبہ نے ابومصبح سے یا ابن مصبح سے اور انہوں نے عبادہ بن صامت سے روایت کیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ نیز انہوں نے لکھا ہے کہ ان کے خیال میں اس ابوبکر سے مراد ابن حفص بن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہے۔

۵۷۳۰۔ حضرت ابوبکر الصدیقؓ

حضرت ابوبکر الصدیق۔ ان کا نام عبداللہ بن عثمان تھا۔ ہم ان کا ذکر پیشتر ازیں ان کے ترجمے میں بالتفصیل بیان کر آئے ہیں۔ وہاں ہم نے ان کے نام کے بارے میں اختلاف کا ذکر کیا ہے۔ ان کی والدہ کا نام سلمی دختر صخر بن عامر بن عمر بن کعب تھا۔ جو اپنے شوہر کے والد کے عم زاد تھیں۔ حبیب بن شہید نے میمون بن مہران سے انہوں نے یزید بن اصم سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ عمر میں تم بڑے ہو یا میں۔ انہوں نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! اکرم اکبر اور بہتر تو آپ ہیں۔ ہاں البتہ عمر میں میں بڑا ہوں۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یہ واحد اسناد ہے جس میں اس امر کا ذکر ہے حالانکہ تمام اہل علم اس پر متفق ہیں کہ حضرت ابوبکر کے زمانہ خلافت کو بھی ان کی عمر میں شامل کیا جائے۔ تو جب ان کی عمر حضور اکرم ﷺ کی عمر کے مساوی بنتی ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۳۱۔ حضرت ابوبکرہ ثقفیؓ

حضرت ابوبکرہ۔ ان کا نام نفیع بن حارث بن کلدہ بن عمرو بن علاج بن ابی سلمہ بن عبدالعزیٰ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف ثقفی ہے اور ثقیف کا نام قسی تھا۔ ایک روایت میں ان کا نام ابن مسروح مولی حارث بن کلدہ مذکور ہے۔ ہم نے نفیع کے ترجمے میں ان کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ بس کرتا ہے۔

ان کی ماں کا نام سمیہ تھا۔ جو حارث بن کلدہ کی لونڈی تھی اور زیاد بن ابیہ کے اخیافی بھائی تھے۔ ابوبکرہ ان لوگوں سے ہیں جو محاصرہ طائف کے موقعہ پر اپنے آقا کو چھوڑ کر حضور اکرم کے پاس آ گئے تھے اور اسلام قبول کر لیا تھا اور آپ نے انہیں آزاد فرما دیا تھا اور ابوبکرہ کنیت عطا کی تھی۔ ابوبکرہ کہا کرتے۔ میں تمہارا دینی بھائی ہوں۔ حضور اکرمؐ کا مولیٰ ہوں۔ سب لوگ میرے باپ ہیں لیکن اگر مجھے کسی آدمی سے منسوب کرنا چاہتے ہو تو ابن مسروح کہہ لو۔

جناب ابوبکرہ فاضل اور صالح صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے مغیرہ بن شعبہ کے خلاف زنا کی شہادت دی تھی۔ پھر انکار کر دیا تھا۔ اس پر حضرت عمر ﷺ نے انہیں حد قذف لگائی تھی اور مردود الشہادۃ قرار دیا تھا۔ پھر حکم دیا توبہ کر و تا کہ یہ تعزیز منسوخ ہو جائے۔ انہوں نے توبہ کی اور خلیفہ نے اس تعزیر پر خط نسخ کھینچ دیا۔

جناب ابوبکرہ کہنے لگے۔ اب میں کبھی بھی بعد ازیں دو آدمیوں کے بارے میں شہادت نہیں دوں گا۔ چار گواہوں میں سے تین گواہ منکر ہو گئے تھے چوتھا گواہ زیاد بن ابیہ تھا۔ وہ کہنے لگا میں نے مغیرہ کو آگے پیچھے حرکت کرتے دیکھا۔ اس کا سانس پھولا ہوا تھا اور عورت کی ٹانگیں گدھے کے کانوں کی طرح کھڑی ہوئی تھیں۔ مزید مجھے علم نہیں کہ کیا ہوا۔ زیاد حد قذف سے بچ گیا۔

جناب ابوبکرہ عمر بھر عبادت الٰہی میں منہمک رہے۔ ان کے اخلاف بصرے کے شرفا اور علما میں شمار ہوتے تھے۔ خطیب عبداللہ بن احمد بن محمد نے ابومحمد جعفر بن احمد سے انہوں نے حسن بن شاذان سے انہوں نے عثمان بن احمد السماک سے انہوں نے حنبل بن اسحٰق سے انہوں نے خلیل بن عمر بن ابراہیم العبدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے ابوبکرہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمانوں کا باہم مقابلہ ہو جائے اور ایک دوسرے کو قتل کر دے تو دونوں کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

میں نے کہا۔ ابا جان! قاتل کے متعلق تو یہ سزا درست ہے لیکن مقتول کو کیوں جہنم جانا ہوگا ان کے والد نے جواب دیا کہ جو سوال تم نے مجھ سے کیا ہے یہی سوال میں نے قتادہ سے کیا تھا انہوں نے جواب دیا تھا چونکہ دونوں ایک دوسرے کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ عمر بن ابراہیم نے اس حدیث کو اسی طرح حسن سے انہوں نے ابوبکرہ سے روایت کی لیکن حسن نے ابوبکرہ سے نہیں سنی بلکہ احنف سے سنی جنہوں نے ابوبکرہ سے روایت کی۔

جناب ابوبکرہ نے بصرہ میں ۵۱ یا ۵۲ ہجری میں وفات پائی۔ انہوں نے وصیت کی تھی کہ ان کی نماز جنازہ ابوبرزہ اسلمی پڑھائیں جناب حسن سے مروی ہے کہ صحابہ کرام میں سے جو لوگ بصرے میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ ان میں سے کوئی بھی عمران بن حصین اور ابوبکر کے پائے کا نہ تھا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۳۲۔ حضرت ابوبہیسہ فزاریؓ

حضرت ابوبہیسہ فزاری۔ ان سے ان کی بیٹی بہیسہ نے روایت کی کہ میرے والد نے حضور اکرم ﷺ سے مہر نبوت کو ہاتھ لگانے کی اجازت طلب کی اور آپ کی قمیص میں ہاتھ ڈال کر اسے چھوا۔ پھر انہوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون سی اشیا ہیں جن کے استعمال سے کسی کو روکنا ناجائز ہے؟ آپ نے فرمایا نمک اور پانی۔ ابن مندہ اور ابونعیم کے علاوہ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ کئی غیر معروف لوگوں نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ نے کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے استدراک کی گنجائش نہیں۔

۵۷۳۳۔ حضرت ابوبہیتہؓ

حضرت ابوبہیتہ۔ ان سے ان کی بیٹی بہیتہ نے روایت بیان کی کہ ان کے والد نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل الاعمال کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا۔ اچھے طریقے سے وضو کرنا' وقت پر نماز ادا کرنا' امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور تو خدا سے ایسی حالت میں ملے کہ تیری زبان پر اس کا ذکر ہو۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا کہ حافظ ابوعبداللہ الکبری کہتے ہیں کہ وہ بھی بہیہ کے والد کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور ابوعبداللہ الکبری نے المعرفتہ میں بھی ان کا ذکر بغیر از سند کیا ہے۔

باب التاء

۵۷۳۴۔ حضرت ابوتحیی انصاریؓ

حضرت ابوتحیی انصاری۔ جناب سمرہ کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔ ثعلبہ بن عباد سے روایت کی کہ سمرہ بن جندب نے خطبہ دیا اور کہا کہ انہوں رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی۔ جب تک تیس جھوٹے جن کا آخری آدمی کانا دجال ہوگا۔ نہ آچکے ہوں گے۔ دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی۔ بالکل ابوتحیی کی آنکھ کی طرح۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۷۳۵۔ حضرت ابوتمام ثقفیؓ

حضرت ابوتمام ثقفی۔ ابوموسیٰ نے کتابتہً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے (یعنی معجم الاوسط میں) انہوں نے احمد بن خلید سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر الرقی سے انہوں نے عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے زید بن انیسہ سے انہوں نے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ بنو ثقیف کے ایک آدمی نے جس کا نام ابوتمام تھا حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں شراب کی ایک ٹھلیا بطور ہدیئے کے پیش کی۔ آپ نے فرمایا ابوتمام شراب تو حرام ہو چکی ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی قیمت خرچ فرما دیجئے آپ نے فرمایا جس نے اس کا پینا حرام کر دیا ہے اس کی قیمت بھی حرام کر دی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۷۳۶۔ حضرت ابوتمیم الجیشانیؓ

حضرت ابوتمیم الجیشانی۔ ابی لہیعہ نے ابوہبیرہ سے انہوں نے ابوتمیم الجیشانی سے روایت کی کہ جب معاذ بن جبل یمن آئے۔ تو انہوں نے ان سے قرآن حکیم پڑھا۔ دولابی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

۵۷۳۷۔ حضرت ابوتمیمہ الہجیمیؓ

حضرت ابوتمیمہ الہجیمی۔ ابونعیم نے انہیں نسبت سے لکھا ہے۔ مگر ابن مندہ اور ابوعمر نے نسبت کا ذکر نہیں کیا۔ ایک روایت میں ان کا نام طریف آیا ہے۔

ابواسحق السبیعی نے ان سے روایت کی کہ انہوں نے آپؐ سے دریافت کیا کہ آپؐ کس کی دعوت دیتے ہیں فرمایا میں تجھے اس خدا کی طرف بلاتا ہوں کہ اگر تجھے دکھ پہنچے اور تو اسے بلائے تو اسے دور کر دیتا ہے اگر تیری زمین بنجر بن جائے۔ تو اسے بلائے۔ تو کھیتی اگ آتی ہے اور اگر صحرا میں تیری اونٹنی گم ہو جائے۔ تو اسے بلائے تو اونٹنی واپس آ جاتی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر انہیں صحابہ میں نہیں شمار کرتے۔

ابوعمر نے باسنادہ بکر بن عبداللہ مزنی سے روایت کی کہ لوگوں نے ابوتمیمہ سے پوچھا کہیے۔ آپ کا کیا حال ہے۔ انہوں نے کہا اللہ کی دو نعمتوں سے بہرور ہوں مستور گناہ اور لوگوں کی تعریف۔ ابوعمر کا قول ہے کہ یہی صاحب ہی طریف بن مجالد الہجیمی ہیں۔ تابعی ہیں اور بصری ہیں انہوں نے ابوہریرہ وغیرہ سے روایت کی اور بعض لوگوں نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے مگر وہ غلطی پر ہے۔

ابونعیم نے باسنادہ حسن سے روایت کی۔ میں نے ابوتمیمہ سے سماع کیا اور حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابواحمد عسکری کہتے ہیں۔ کہ ابوتمیمہ تابعی ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نہ پا سکے۔ ہاں البتہ ایک اور صاحب جن کا نام ابوتمیمہ تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی صحبت سے مستفیض ہوئے ان سے ابواسحق سبیعی نے روایت کی وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا آپ کا مشن کیا ہے اور پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔ ابواحمد عسکری کی رائے یہ ہے کہ حدیث مذکورہ کے راوی دوسرے ابوتمیمہ ہیں جو کہ الہجیمی نہیں ہیں۔ واللہ اعلم

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے سعید الجریری سے انہوں نے ابوالسلیل سے انہوں نے ابوتمیمہ ہجیمی سے (اور اسماعیل نے ایک دفعہ ابوتمیمہ ہجیمی سے انہوں نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے) روایت کی کہ اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ علیک السلام مردوں والا سلام ہے۔ آپؐ نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا کہ تم پر سلام ہو۔ اس کے بعد انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے آزار کے باندھنے کے بارے میں استفسار کیا۔ حضور اکرم نے اپنی پیٹھ کو ڈھانپ کر پنڈلی کی ہڈی کو ہاتھ سے پکڑ کر اشارہ کیا کہ چادر کو یہاں تک رکھو اور اگر یہ ناپسند ہو تو ذرا اور نیچے کر لو اور اگر یہ بھی ناپسند ہو تو ٹخنوں تک اور اگر یہ بھی ناپسند ہو تو یاد رکھو کہ اللہ

تعالیٰ شیخی خورے مغرور کو پسند نہیں کرتا۔

باب الثاء

۵۷۳۸۔ حضرت ابوثابت انصاریؓ

حضرت ابوثابت بن عبد عمرو بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ انصاری حارثی۔ احد میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ لوگ انہیں عدی بن ثابت کا دادا شمار کرتے ہیں مگر یہ مشکوک ہے۔

۵۷۳۹۔ حضرت ابوثابت القرشیؓ

حضرت ابوثابت القرشی۔ حضور اکرمؐ کے ہمسائے تھے۔ ان سے ابوراشد الحبرانی نے روایت کی کہ شرحبیل بن حکم نے حکیم بن عمیر سے انہوں نے ابوراشد سے روایت کی کہ انہیں قریش کے ایک بزرگ نے (جنہیں جار الوحی کہا جاتا تھا اور جو حضور اکرمؐ کے اس گھر کے ہمسائے میں رہتے تھے جہاں حضورؐ پر نزول وحی ہوتا تھا) بتایا' ہم نماز عشا سے فارغ ہوئے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حضور اکرم کو (حسب بیان حضورؐ) آواز دی حضورؐ نے فرمایا اگر آپ کی مرضی ہے کہ میں ہی آ ؤں تو میں ہی آ جاتا ہوں ورنہ آپ آ جائیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے جوب دیا اچھا میں ہی آ جاتا ہوں چنانچہ انہوں نے دیوار کو پھاڑا اور اندر آ کر حضور اکرمؐ اور سواری کے جانور پر جو خچر کے قد کا تھا آپ کو سوار کر کے چل دیئے آپ کا گزر بیت المقدس میں تین ایسے آدمیوں پر ہوا' جو عبادت الٰہی میں منہمک تھے۔ پھر چار آدمیوں کے پاس سے گزرے۔ یہ سب لوگ عبادت میں مشغول تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۴۰۔ حضرت ابوثروانؓ

حضرت ابوثروان تمیمی راعیؓ حضور اکرم ﷺ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ عبدالملک بن ہارون بن عنترۃ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ ابوثروان سے ان کا بیان ہے کہ وہ بنوعمرو بن تمیم کے اونٹ چراتے تھے کہ حضور اکرم قریش سے بھاگ کر آئے اور اونٹوں میں چھپ گئے' حضور اکرم کو دیکھ کر اونٹ بدک گئے۔ میں نے آپ سے پوچھا تم کون ہو کہ میرے اونٹ بدک گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تم سے رفاقت کا خواہش مند ہوں میں نے پھر اپنا سوال دہرایا آپ نے فرمایا اگر تم مجھ سے یہ بات نہ پوچھو تو تمہارا کیا بگڑتا ہے میں نے کہا تم وہ آدمی تو نہیں جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں درست ہے اور آپ نے مجھے اسلام کی دعوت دی۔ میں نے کہا بھاگو یہاں سے' خدا ان اونٹوں کو مبارک نہ کرے۔ جن میں تم پناہ لو۔ اس پر آپ نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے خدا! تو اس شخص کی بدبختی اور زندگی میں اضافہ فرما۔ یہ شخص طویل عرصے تک زندہ رہا اور اپنی موت کی دعا مانگتا رہا لوگ اسے کہتے۔ اے ابوثروان حضور اکرمؐ نے تمہیں بددعا دی ہے۔ تم اس مصیبت سے شاید ہی چھٹکارا پا سکو۔ وہ جواب میں کہتے نہیں میں بعد میں مسلمان ہو گیا تھا۔ حضور اکرمؐ نے مجھے معاف فرما دیا تھا اور دعائے خیر فرمائی تھی لیکن آپ کی پہلی دعا پہلے مقبول ہو گئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

نوٹ: حیف ہے کہ علامہ ابن اثیر نے اس حدیث کو کیسے اس مجموعے میں جگہ دی حضور اکرمؐ کا قریش کے ڈر سے بھاگنا اور پھر ابو ثروان کو اس حیرت انگیز بد دعا سے نوازنا۔ ایجاد بندہ ہے دونوں باتیں آپ کی شان کے خلاف ہیں۔ مترجم

۵۷۴۱۔ حضرت ابوثعلبہ اشجعیؓ

حضرت ابوثعلبہ اشجعی۔ بقول امام بخاری انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ یہ حجازی شمار ہوتے ہیں۔ ابوالفرج بن ابوالرجاء نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے حماد بن سعدہ سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے عمر بن نبہان سے انہوں نے ابوثعلبہ اشجعی سے روایت کی انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! قبول اسلام کے بعد میرے دو بیٹے فوت ہو چکے ہیں حضور اکرم نے فرمایا جسے ایسی صورت پیش آئے۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کے بچوں پر رحم فرما کر اسے جنت عطا کرتا ہے۔

ابوعیسیٰ ترمذی کہتے ہیں کہ ابوثعلبہ اشجعی سے یہی ایک حدیث مروی ہے اور ان کی نسبت الخشنی نہیں ہے۔

۵۷۴۲۔ حضرت ابوثعلبہ انصاریؓ

حضرت ابوثعلبہ انصاری۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ حماد بن سلمہ نے ابن اسحٰق سے انہوں مالک بن ابوثعلبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے وادی مہزور کے بارے میں حکم دیا کہ اس کا پانی ٹخنوں تک روکا جائے اور پھر بند کھول دیا جائے اور اوپر کا آدمی نچلے حصے کے مالک کو محروم نہ رکھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۷۴۳۔ حضرت ابوثعلبہ ثقفیؓ

ابوثعلبہ ثقفی۔ وہ کردم کے عم زاد تھے اور حدیث کردم میں ان کا ذکر آیا ہے۔ جعفر بن عمرو بن امیہ نے ابراہیم بن عمر سے روایت کی کہ انہوں نے کردم بن قیس سے سنا کہ ایک دفعہ وہ اپنے عم زاد ابوثعلبہ کے ساتھ تھا اور دن سخت گرم تھا۔ میرے پاس جوتے تھے اور وہ ننگے پاؤں تھا اس نے مجھ سے جوتے مانگے میں اس شرط پر رضا مند ہوا کہ وہ اپنی لڑکی میرے نکاح میں دے دے۔ کافی پس و پیش کے بعد وہ اس پر رضا مند ہوا جب واپس گھر پہنچے تو اس نے جوتے واپس کر دیئے لیکن لڑکی کے نکاح سے منکر ہو گیا میں نے حضور اکرم ﷺ سے صورت حال بیان کی تو آپ نے اس شرط کو باطل فرما دیا کہ اس میں میرے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۴۴۔ حضرت ابوثعلبہ خشنیؓ

حضرت ابوثعلبہ خشنی۔ ان کے اور ان کے والد کے نام کے بارے میں بڑا اختلاف ہے۔ کسی روایت میں ان کا نام جرہم کسی میں جرثوم بن ناشب کسی میں ابن ناشم کسی میں ابن ناشر کسی میں عمرو بن جرثوم کسی میں لاشر بن جرہم کسی میں اسود بن جرہم اور کسی میں ابن جرثومہ مذکور ہے لیکن ان کی نسبت اور صحبت کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں اور خشینہ کا نام وائل بن نمر بن وبرہ بن ثعلب بن حلوان تھا اور نمر بنو قضاعہ سے کلب بن وبرہ کا بھائی تھا اور اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور تھے۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سے بیعت رضوان کی تھی اور امیر معاویہ کے عہد میں شام میں فوت ہوئے۔ایک روایت میں ہے کہ عبدالملک بن مروان کے زمانہ خلافت میں ۷۵ ہجری میں فوت ہوئے۔

ابن کلبی لکھتے ہیں کہ ابوثعلبہ لاشر بن جرہم نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت رضوان کی اور آپ نے خیبر کے خراج سے ان کے لئے پیداوار کا ایک حصہ مقرر فرما دیا تھا۔انہیں ان کے قبیلے کی طرف اشاعت اسلام کے لئے بھیجا تھا چنانچہ قبیلے کے لوگ بھی مسلمان ہو گئے تھے اور ان کے بھائی عمرو بن جرہم بھی۔

ابومنصور مسلم بن علی بن محمد الشاہد نے ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس سے انہوں نے ابونصر احمد بن عبدالباقی بن طوق سے انہوں نے ابوالقاسم احمد بن خلیل المرجی سے انہوں نے ابویعلی احمد بن علی سے انہوں نے المقدمی سے انہوں نے زہیر بن اسحٰق سے انہوں نے داؤد بن ابوہند سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ابوثعلبہ خشنی سے انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ذمے کچھ فرض لگائے ہیں۔جن کی بجا آوری سے جی مت چراؤ کچھ حدود مقرر کی ہیں۔جن کی خلاف ورزی نہ کرو بعض باتوں سے منع کیا ہے۔انہیں جائز مت گردانو اور بعض امور کے بارے میں سکوت اختیار کیا ہے۔ان کے بارے میں بحث نہ کرو۔ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔اس سے پہلے بھی کئی مقام پر ان کا ذکر آ چکا ہے۔

۵۷۴۵۔حضرت ابوثور فہمیؓ

حضرت ابوثور فہمی۔فہم بن عمرو بن قیس بن عیلان سے تھے۔انہیں صحبت میسر آئی لیکن ان کا اور ان کے والد کا نام نہیں معلوم ہو سکا۔اہل مصر ان کی حدیث سے متعارف ہیں۔عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسناہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوزکریا یحییٰ بن اسحٰق بن کنانہ سے انہوں نے ابن لہیعہ (ح) سے میرے والد نے اسحٰق بن عیسٰی سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے یزید بن عمرو المعافری سے انہوں نے ابوثور فہمی سے روایت کی کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے کہ معافر قبیلے کے کپڑے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائے گئے۔ابوسفیان نے کہا۔لعنت ہو ان کپڑوں پر اور ان کو بننے والوں پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کہو۔یہ میرے لوگ ہیں اور میں ان کا ہوں۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الجیم

۵۷۴۶۔حضرت ابوجابرؓ

حضرت ابوجابر الصدفی۔طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔اعمش نے قیس بن جابر الصدفی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد خلفا ہوں گے۔ان کے بعد امرا پھر ملوک اور پھر جابر حکمرانوں کا دور آئے گا پھر میرے اہل بیت سے ایک آدمی اٹھے گا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا۔اس کے بعد پھر ظلم پھیل جائے

گا۔اس کے بعد ایک قحطانی کو حکومت ملے گی۔ جو بخدا اپنے پیش رو سے کمتر نہیں ہوگا۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۴۷۔حضرت ابو جاریہ انصاریؓ

حضرت ابو جاریہ انصاری۔انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے یہ روایت کی کہ سارا قرآن صواب ہے۔اس حدیث کو حرب بن ثابت نے اسحٰق بن جاریہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کیا۔ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۴۸۔حضرت ابو جبیر حضرمیؓ

حضرت ابو جبیر حضرمی۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کی یہی نسبت بیان کی ہے۔ابوعمر نے کندی شامی تحریر کیا ہے اور ان کی حدیث عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابو جبیر (جنہوں نے اپنی بیٹی کو حضور اکرم سے بیاہا تھا) آپ سے وضو کا طریقہ دریافت کیا چنانچہ آپ نے عملاً انہیں وضو کر کے دکھایا۔عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے اپنے والد سے روایت کی کہ جس شخص نے اپنی بیٹی ہدیۃً حضور اکرم ﷺ کو پیش کی تھی اور لڑکی نے اظہار بیزاری کیا تھا۔بقول ابوذرعہ اسی شخص نے حضور اکرم ﷺ سے وضو کا طریقہ دریافت کیا تھا۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۴۹۔حضرت ابو جبیرۃ بن الحصینؓ

یہ ابن الحصین بن نعمان بن سنان بن عبد بن کعب بن عبدالاشہل انصاری اوسی۔اشہلی ہیں جو صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۵۰۔حضرت ابو جبیرہ بن ضحاکؓ

حضرت ابو جبیرہ بن ضحاک بن خلیفہ بن ثعلبہ بن عدی بن کعب بن عبدالاشہل انصاری اشہلی جو ثابت بن ضحاک کے بھائی تھے ہجرت کے بعد پیدا ہوئے بعض کے مطابق انہیں صحبت نصیب ہوئی اور بعض اس کے قائل نہیں۔وہ کوفی تھے۔

ان سے قیس بن ابوحازم اور شعبی اور ان کے بیٹے محمد بن جبیرہ نے ابواسحٰق ابراہیم بن محمد الفقیہ وغیرہ نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عبداللہ بن اسحٰق جوہری سے انہوں نے ابوزید صاحب الہروی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے داؤد بن ابوہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابو جبیرہ بن ضحاک سے روایت کی کہ ہم میں ایک آدمی کے دو تین نام تھے۔وہ ان ناموں سے پکارا جاتا اور وہ اسے ناپسند کرتا اس پر قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی ولا تنابزوا بالالقاب تینوں نے ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے انہیں کسی قبیلے کی طرف منسوب نہیں کیا لیکن ابوعمر اور ہشام بن کلبی نے انہیں بنو عبدالاشہل سے منسوب کیا ہے اور باقی کچھ لوگوں نے بنوسلمہ سے ابواحمد بن سکینہ سے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے موسیٰ بن اسماعیل سے انہوں نے دہیب سے انہوں نے داؤد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے جبیرہ بن ضحاک سے سنا کہ یہ آیت بنوسلمہ کے بارے میں اتری اور حسب سابق واقعہ بیان کیا ہے۔

۵۷۵۱۔ حضرت ابو جحش لیثیؓ

حضرت ابو جحش لیثی۔ ابو موسیٰ نے اذ ناً ابو علی المقری سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابو محمد بن حیان سے انہوں نے ولید بن ابان سے انہوں نے علی بن حسن ہسنجانی سے انہوں نے اسحٰق فروی سے۔ انہوں نے عبدالملک بن قدامہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ابن عمر سے روایت کی کہ وہ مسجد میں نماز کو آئے جماعت کھڑی تھی اور تین آدمی جن میں ایک ابو جحش لیثی تھے۔ علیحدہ بیٹھے تھے۔ اس نے کہا اٹھو نماز میں شریک ہو جاؤ۔ دو آدمی تو اٹھ کھڑے ہوئے لیکن ابو جحش نے انکار کر دیا۔ اتنے میں بعد از فراغت حضور اکرم ﷺ ادھر آ گئے اور آپ کو ابو جحش کے انکار کے بارے میں بتایا گیا۔ فرمایا بیٹھو۔ میں وضاحت کیے دیتا ہوں اللہ تعالیٰ ابو جحش کی نماز سے بالکل بے نیاز ہے۔ آسمانوں میں ایسے فرشتے بھی ہیں جو عبادت الٰہی میں مصروف ہیں اور قیامت تک سر نہ اٹھائیں گے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابو نعیم اور ابو زکریا نے بھی ان کا ذکر کیا ہے لیکن ہمیں ابو نعیم کی کسی ایسی کتاب کا علم نہیں ہو سکا۔ جس کا تعلق صحابہ سے ہو۔

۵۷۵۲۔ حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبداللہؓ

حضرت ابو جحیفہ وہب بن وہب (ایک روایت میں وہب بن عبداللہ ہے) مراد وہب الخیر السوائی ہیں۔ جو حرثان بن سواۃ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد سے ہیں۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔ ہم ان کی نسبت (وہب کے ترجمے میں) حبیب بن سواۃ سے بیان کر آئے ہیں۔ ابو جحیفہ کوفے میں ٹھہر گئے تھے۔ یہ کم عمر صحابہ میں سے تھے جب حضور اکرم ﷺ نے وفات پائی۔ ان دنوں یہ بالغ ہو رہے تھے انہیں حضور اکرمؐ سے سماع اور روایت کا موقعہ ملا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے انہیں کوفے میں بیت المال کا نگران مقرر کیا تھا اور تمام جنگوں میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت علی انہیں اچھا جانتے قابل اعتماد گردانتے اور انہیں وہب الخیر کے لقب سے یاد فرماتے۔ اسی طرح وہب اللہ کہہ کر انہیں بلاتے۔

ابو الفرج بن محمود نے ابو علی حسن بن احمد سے انہوں نے قرأۃً (میں وہاں موجود تھا اور سن رہا تھا) احمد بن عبداللہ الحافظ سے انہوں نے ابو محمد عبداللہ بن جعفر الموصلی سے انہوں نے محمد بن احمد بن مثنیٰ سے انہوں نے جعفر بن عون سے انہوں نے ابو عمیس سے انہوں نے عون بن ابو جحیفہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ایک خشک وادی میں کیمپ لگایا ہوا تھا۔ اتنے میں بلال آ گئے اور آپ نے انہیں نماز کی اجازت دی آپ نے وضو فرمایا لوگ آ آ کر دو رکعت نماز ادا کر رہے تھے۔ اونٹ، عورتیں اور گدھے آگے سے گزر رہے تھے۔ نیز ان کے بیٹے عون نے بتایا کہ ان کے والد نے گوشت سے ثرید تیار کیا وہ کھا رہے تھے کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لے آئے فرمایا اے ابو جحیفہ! ہاتھ کو روک لے کیونکہ اکثر ایسے لوگ جو دنیا میں پیٹ بھر کر کھاتے ہیں وہ آخرت میں بھوکے رہیں گے۔ اس کے بعد ابو جحیفہ نے کبھی پیٹ بھر کر نہ کھایا اگر صبح کا کھانا کھا لیتے تو رات کا نہ کھاتے اور رات کو کھا لیتے تو صبح نہ کھاتے بشر بن مروان کے عہد میں بصرے میں ۷۲ ہجری میں فوت ہوئے۔ ابو نعیم، ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۵۳۔ حضرت ابوالجد عاءؓ

حضرت ابوالجد عا۔ ابوبکر بن علی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ خالد الحذاءُ نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے ابوالجد عا سے روایت کی کہ انہوں نے ایک محفل میں کہ جس میں وہ چوتھے آدمی تھے۔ بیان کیا کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میری امت میں ایک آدمی کی شفاعت سے بنوتمیم کے کئی آدمی بہشت میں جگہ پالیں گے ہم نے گزارش کی آپ کے سوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں ابوموسیٰ نے اسی طریقے سے اس کا ذکر کیا ہے لیکن ان کا نام عبداللہ بن ابوالجد عاء مشہور ہے۔

۵۷۵۴۔ حضرت ابوالجراح الاشجعیؓ

حضرت ابوالجراح الاشجعی۔ بقول خلیفہ ان کا نام جراح تھا اور بنواشجع بن ریث بن غطفان سے منسوب تھے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کنیتوں میں کیا ہے۔

۵۷۵۵۔ حضرت ابوجرول الجشمیؓ

حضرت ابوجرول الجشمی۔ ان کا نام زہیر بن صرد تھا۔ ابوموسیٰ نے اختصاراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۵۶۔ حضرت ابوجری الہجیمیؓ

حضرت ابوجری الہجیمی۔ ہجیم بن عمرو بن تمیم سے منسوب ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے کسی نے جابر بن سلیم اور کسی نے سلیم بن جابر لکھا ہے۔ بصری ہیں۔

سلام بن مسکین نے عقیل بن طلحہ سے انہوں نے ابوجری ہجیمی سے روایت کی کہ ایک آدمی نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم بادیہ نشین لوگ ہیں۔ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیے۔ جو ہمارے لئے مفید ہو آپ نے فرمایا کسی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو خواہ وہ ایسی معمولی ہو کہ تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی یا رفیق کے لئے برتن میں پانی انڈھیلے یا اپنے بھائی یا رفیق سے بکشادہ پیشانی پیش آئے اور اپنی ازار زمین پر گھسیٹ کر مت چل کہ یہ تکبر ہے اور اگر کوئی شخص تیرے کسی عیب کی وجہ سے تجھے مطعون کرے۔ تو تو ایسا نہ کر۔

عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے ابوخالد الاحمر سے انہوں نے ابوغفار سے انہوں نے تمیمہ ہجیمی سے انہوں نے ابوجری ہجیمی سے روایت کی کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے علیک السلام یا رسول اللہ کہا۔ حضور نے فرمایا علیک السلام مت کہو کہ یہ مردوں کا سلام ہے۔ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۵۷۔ حضرت ابوجریرؓ

حضرت ابوجریر۔ ان سے ابووائل اور ابولیلیٰ نے روایت کی۔ عثمان بن مغیرہ ثقفی نے ابولیلیٰ کندی سے روایت کی میں نے اس گھر کے مالک جریر یا ابوجریر سے سنا وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ منیٰ میں خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے آپ کے پاؤں پر ہاتھ رکھا۔ تو بھیڑ کی کھال کی طرح نرم تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ لوگ انہیں صحابہ میں شمار کرتے ہیں مگر بغیر از ثبوت۔

۵۷۵۸۔ حضرت ابوجسرہؓ

حضرت ابوجبیرہ۔ ابوبکر بن ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یحییٰ بن ابوالرجاء نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم بیان کیا کہ محمد بن عیسیٰ الزجاج نے یحییٰ بن راشد صاحب السابری سے انہوں نے محمد بن حمران سے انہوں نے داؤد بن مساور سے انہوں نے معقل بن ہمام سے انہوں نے ابوجسرہ سے روایت کی کہ ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے ہمیں دباء نقیر اور حنتم سے منع کیا۔ ابن ابی عاصم نے بنو عبدالقیس سے شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۵۹۔ حضرت ابوالجعد افلحؓ

حضرت ابوالجعد افلح جو ابوالقعیس کے (جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رضاعی چچا تھے) بھائی تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے ام المومنین کو حکم دیا کہ اپنے رضاعی چچا کو اپنے پاس آنے کی اجازت دے۔ یعیش بن علی بن صدقہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے انہوں نے اسحٰق بن ابراہیم سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عروہ سے انہوں جناب عائشہ سے روایت کی کہ میرا رضاعی چچا ابوالجعد ملاقات کرنے آئے۔ جب حضور اکرم ﷺ تشریف لائے۔ تو ام المومنین نے آپ سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا انہیں ملاقات کی اجازت دے دو۔ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۰۔ حضرت ابوجعد بن جنادہؓ

حضرت ابوجعد بن جنادہ بن ضمرۃ الضمری از بنوضمرہ بن بکر بن عبدمناہ بن کنانہ الکنانی الضمری ایک روایت میں ان کا نام ادرع ہے۔ ایک میں جنادہ اور ایک میں عمرو بن بکر۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ انہیں صحبت میسر آئی اور مدینہ میں بنوضمرہ کے محلے میں ان کا گھر تھا۔ ان سے عبیدہ بن سفیان حضرمی نے روایت کی۔ کئی راویوں نے باسنادہم ابوعیسیٰ ترمذی سے انہوں نے علی بن خشرم سے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے عبیدہ بن سفیان سے انہوں نے ابوجعد ضمری سے روایت کی کہ یہ زعم محمد بن عمرو کو ہے کہ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے بوجہ کاہلی تین جمعے قضا کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ امام بخاری ان کے نام سے ناواقف ہیں اور ان سے صرف یہی ایک حدیث مروی ہے۔

۵۷۶۱۔ حضرت ابو جعد غطفانیؓ

حضرت ابو جعد غطفانی اشجعی از بنو اشجع بن ریث بن غطفان۔ وہ سالم بن ابو جعد کے والد ہیں۔ ان کا نام رافع تھا اور اشجع کوفی کے مولی تھے انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول ابو عمر ان کی وہ حدیث جو انہوں نے حضرت علی اور ابن مسعود سے روایت کی احترام سے سنی گئی۔ ان کے بیٹے سالم نے ان سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا نیکی پرانی نہیں ہوتی۔ جرم کو نہیں بھلایا جاتا۔ اور گناہ فنا نہیں ہوتا۔ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۲۔ حضرت ابو الجعیجعہؓ

حضرت ابو الجعیجعہ۔ (ستو بیچنے والا) ان کی حدیث کے راوی عبد اللہ بن عون نے حسن سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کے عہد میں ایک ستو فروش تھے۔ جن کا نام ابو الجعیجعہ تھا اور پھر حدیث بیان کی ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۳۔ حضرت ابو جمعہؓ

حضرت ابو جمعہ انصاری۔ ایک روایت میں سباعی ہے بعض لوگوں نے ان میں فرق کیا ہے لیکن دونوں ایک ہیں۔ ابو موسیٰ اور ابو عمر انہیں انصاری گردانتے ہیں بعض کنانی کہتے ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے بعض حبیب بن سباع اور بعض جنید بن سباع اور بعض حبیب بن وہب لکھتے ہیں شامی شمار ہوتے ہیں۔ انہیں عام الاحزاب میں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔

ابو الفضل بن منصور بن ابو الحسن فقیہ نے باسنادہ ابو یعلی سے انہوں نے عبد الغفار بن عبد اللہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عطارد بصری سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے اسید بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے صالح بن محمد سے انہوں نے ابو جمعہ سے روایت کی کہ ایک دن انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ صبح کا کھانا کھایا۔ وہاں ابو عبیدہ بن الجراح بھی تھے کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم پر بھی کسی کو فضیلت حاصل ہے، ہم آپ پر ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا آپ نے فرمایا ہاں میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو مجھ پر ایمان لائیں گے اور انہوں نے مجھے دیکھا نہیں۔

ابو یعلی نے محمد بن عباد سے انہوں نے ابو سعید مولی بنو ہاشم سے انہوں نے ابو خلف سے انہوں نے عبد اللہ بن عوف سے روایت کی میں نے ابو جمعہ حمید بن سبیع سے سنا۔ کہنے لگے میں نے دن کے ابتدائی حصے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بہ حالت کفر جنگ کی اور دن کے آخری حصے بحالت اسلام آپ کی معیت میں کفار سے جنگ کی ہم تین مرد تھے اور سات عورتیں چنانچہ ہمارے بارے میں مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی۔ لولا رجال مومنون ونساء مومنات. الخ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۴۔ حضرت ابو الجملؓ

حضرت ابو الجمل۔ عباس الدوری سے منقول ہے۔ میں نے یحییٰ بن معین کو سنا کہ حضور اکرم ﷺ کے صحابی ابو الجمل کا نام

ہلال بن حارث تھا اور حمص میں رہتے تھے وہاں میں نے ان کا ایک لڑکا بھی دیکھا ابوعمر نے اسی طرح مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں۔ ابوعمر کو ان کی کنیت کے متعلق اشتباہ ہوا ہے کیونکہ ان کی کنیت ابوالحمراءٔ تھی اور علما کا اس پر اتفاق ہے اور عباس نے ابن معین سے جو روایت کی ہے وہ الحمراء ہے۔

اور ابوعمر نے ابوالجمل کے بارے میں لکھا ہے۔ وہ بالکل وہی ہے جو عباس نے ابن معین سے روایت کیا ہے اور دولابی اور ابن الاعرابی نے اسی طرح نقل کر دیا ہے اور اسے محمد بن مخلد العطار وغیرہ نے عباس الدوری سے نقل کیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جس نسخے سے ابوعمر نے نقل کیا ہے۔ اس میں کاتب سے غلطی ہوگئی اور ابوعمر نے غور نہیں کیا۔ ورنہ اس جیسے آدمی سے جو اپنے حافظے اور اتقان کی وجہ سے مشہور ہے۔ ایسی غلطی کا ارتکاب عجیب معلوم ہوتا ہے۔ امام بخاری نے انہیں ابوالحمرا لکھا ہے اور ابوعمر نے بھی ابوالحمراءٔ کے ترجمے میں یہ غلطی نہیں کی۔

۵۷۶۵۔ حضرت ابوجمیلہ سلمیؓ

حضرت ابوجمیلہ سلمی۔ ان کا نام سنین سلمی تھا۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور فتح مکہ کے موقع پر اسلامی لشکر میں شامل تھے۔ حجازی شمار ہوتے ہیں۔

محمد بن سرایا اور ابوالفرج واسطی وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے ابراہیم بن موسیٰ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سنین ابوجمیلہ سے۔ اور ہم ابن المسیب کے ساتھ تھے) بیان کیا کہ ابوجمیلہ اس خیال میں تھے کہ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی اور وہ فتح مکہ میں آپ کے ساتھ تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۶۔ حضرت ابوجندب عتقیؓ

حضرت ابوجندب عتقی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ فتح مصر میں موجود تھے۔ ان سے کوئی حدیث مروی نہیں یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۷۔ حضرت ابوجندب فزاریؓ

حضرت ابوجندب فزاری۔ مطین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ حسن بن احمد نے۔ احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن محمد سے انہوں نے محمد بن عبداللہ حضرمی انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نضر بن ابن منصور سے انہوں نے سہل الفزاری سے انہوں نے جندب فزاری سے انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ حضور اکرم ﷺ اپنے صحابہ سے اس وقت تک مصافحہ نہیں فرماتے تھے۔ جب تک السلام علیکم نہ کہہ لیتے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۸۔ حضرت ابوجندل بن سہیلؓ

حضرت ابوجندل بن سہیل بن عمرو العامری ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ان کا تعلق بنو عامر بن لوی سے تھا۔ بقول زہیر ان کا نام عاصی تھا۔ مکے میں اسلام قبول کیا اور ان کے والد نے انہیں قید کر دیا اور وہ صلح حدیبیہ کے دن

بھاگ کر حضور اکرم ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے صلح حدیبیہ کے بارے میں بیان کیا۔ معاہدہ حدیبیہ لکھا جانے والا تھا کہ جناب ابوجندل بن سہیل زنجیروں میں جکڑے ہوئے وہاں پہنچ گئے ان کے والد نے انہیں گھر میں بند کر رکھا تھا۔ جب ان کے والد نے انہیں دیکھا تو ان کے منہ پر تھپڑ لگایا اور گریبان پکڑ کر گھسیٹا اور حضور اکرم سے مخاطب ہو کر کہا ''اے محمد (ﷺ) ہمارے درمیان یہ معاہدہ اس کے آنے سے پیشتر ہی طے ہو چکا ہے۔'' حضور اکرم نے فرمایا تم ٹھیک کہتے ہو۔ اس پر ابوجندل نے بآواز بلند کہا اے مسلمانو! کیا تم مجھے پھر ان کافروں کے حوالے کرنے لگے ہو جو مجھے میرے دین کے متعلق ابتلا میں ڈال دیں گے۔

اور حقیقت یہ ہے کہ جب اسلامی لشکر حضور اکرم ﷺ کے ساتھ اس مہم پر روانہ ہوا تھا۔ تو انہیں اپنی کامیابی کے بارے میں کوئی شبہ نہ تھا۔ جب ابوجندل کے آنے پر یہ صورت حال پیدا ہوگئی اور مسلمانوں نے محسوس کیا کہ شرائط صلح اور ابوجندل کی واپسی سے حضور اکرمؐ کے دل پر زبردست بوجھ پڑ گیا۔ تو مسلمانوں کو اس سے سخت دکھ ہوا حضور اکرمؐ نے ابوجندل سے مخاطب ہو کر فرمایا اے ابوجندل اپنے جذبات پر قابو رکھ اور صبر کر۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اور اسی طرح کے اور بے بس لوگوں کے لئے کوئی نہ کوئی سبیل رہائی پیدا کرے گا۔ ہم شریف لوگ ہیں۔ غداری نہیں کریں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور آہستہ آہستہ ابوجندل کے قریب ہوتے گئے۔ ان کا باپ ابوجندل کو برا بھلا کہہ رہا تھا۔ حضرت عمر نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اے ابوجندل صبر کرو۔ یہ لوگ مشرک ہیں اور ان کا خون کتے کے خون کی طرح ہے۔ حضرت عمر تلوار حمائل کئے ابوجندل کے قریب ہوتے جا رہے تھے۔ ان کی یہ خواہش تھی کہ ابوجندل ان کی تلوار سے باپ کو قتل کر دیں مگر انہوں نے اپنے والد سے مروت روا رکھی۔ ہم ابوبصیر کے ترجمے میں ابوجندل کے حالات لکھ آئے ہیں کہ جب ان کا والد انہیں واپس لے گیا۔ تو وہ موقعہ پا کر بھاگ نکلے اور ابوبصیر کے ساتھیوں میں شامل ہو گئے۔

ابوعمر لکھتے ہیں جن لوگوں نے صحابہ کے بارے میں کتابیں تالیف کی ہیں۔ انہوں نے ابوجندل کے نام کے بارے میں غلطی کی ہے کہ ان کا نام عبداللہ تھا اور وہ اپنے والد سہیل کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور مشرکین کے لشکر کو چھوڑ کر اسلامی لشکر میں شامل ہو گئے تھے۔ یہ فاحش غلطی ہے۔ ابوجندل کا نام عبداللہ نہیں تھا بلکہ یہ ان کے بھائی کا نام ہے۔ جو جنگ یمامہ میں حضرت خالد کی کمان میں کفار سے لڑے تھے۔ ابوجندل فتح مکہ سے پہلے کسی غزوے میں شریک نہیں ہوئے کیونکہ ان کے والد نے انہیں روک رکھا تھا۔

موسیٰ بن عقبہ لکھتے ہیں کہ ابوجندل اور ان کے والد بعد از قبول اسلام شام کی مہمات میں شریک رہے اور دونوں نے حضرت عمر کے دور خلافت میں وفات پائی۔

عبدالرزاق نے ابن جریج سے روایت کی کہ ابوجندل اور ضرار بن خطاب اور ابوالازور نے شراب پی جب ان کا مواخذہ ہوا تو ابوجندل نے اپنے دفاع میں مندرجہ ذیل آیت پیش کی:

﴿ لیس علی الذین امنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا و امنوا و عملوا

الصالحات۔

ابوعبیدہ نے حضرت عمر کو واقعہ سے اطلاعات دی اور لکھا کہ ابوجندل نے اس آیت سے استدلال کیا ہے اور اجرائے حد میں مزاحمت کرتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا۔ جس چیز نے اس جرم کو اس کی آنکھوں میں مستحسن بنایا ہے۔ وہی اسے اس کٹ حجتی پر آمادہ کر رہی ہے۔ ابوالازور نے کہا کیا آپ ہمیں ضرور حد لگائیں گے۔ ابوعبیدہ نے کہا۔ ہاں ضرور۔ ابوالازور نے کہا۔ آپ کل تک رہنے دیں کل ہم دشمنوں سے جنگ کریں گے اگر ہم مارے گئے تو حد از خود ساقط ہو جائے گی اور اگر ہم بچ نکلے تو حد لگا دینا۔ دوسرے دن ابوالازور میدان جنگ میں مارے گئے۔ دوسرے دو بچ کر آ گئے اور ان پر حد کا اجرا کر دیا گیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۹۔ حضرت ابوجنیدہ بن جندع رضی اللہ عنہ

حضرت ابوجنیدہ ابن جندع ابن عمرو بن مازنی۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں غزوۂ حنین کے موقع پر حاضر ہوئے تھے۔ زہری نے سعید بن خباب سے انہوں نے ابوعنفوان بارقی سے انہوں نے ابوجنیدہ بن جندع بن عمرو بن مازنی سے روایت کی کہ وہ غزوۂ حنین کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ کے پاس پہنچے۔ صحابہ بنوہوازن کے مقابلے میں شکست کھا گئے تھے اور ان کی صفوں میں ایسا اضطراب تھا جیسا کہ سمندری لہروں پر ہوتا ہے میں نے ان سے پوچھا تم کون ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم حضور اکرم ﷺ کے صحابہ ہیں۔ پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۷۰۔ حضرت ابوجنیدہ فہری رضی اللہ عنہ

حضرت ابوجنیدہ فہری۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ابوغالب کوشیدی سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ ابوموسیٰ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں ابوعلی اور ابونعیم نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبدالوہاب بن نجدہ سے انہوں نے علی بن عیاش سے انہوں نے ابوغسان محمد بن مطرف سے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے انہوں نے ابن ابی جنیدہ فہری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ جس شخص نے کسی پیاسے کو پیٹ بھر کر پانی پلایا۔ خدا اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دیتا ہے اور اسے داخل ہونے کو کہتا ہے۔ اسی طرح جو شخص کسی بھوکے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلاتا ہے اور پیاسے کی پیاس بجھاتا ہے۔ خدا جنت کے سب دروازے کھول دیتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ جس دروازے سے چاہو اندر داخل ہو جاؤ۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۷۱۔ حضرت ابوالجودان رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالجودان۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور صرف یہ لکھا ہے کہ ابوزکریا نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

۵۷۷۲۔ حضرت ابوجہاد رضی اللہ عنہ

حضرت ابوجہاد۔ انصاری ہیں اور انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کا تعلق بنوسلمہ سے تھا۔ ابن وہب نے سعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے بنوسلمہ انصار کے ایک آدمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا (ابوجہاد) سے جو حضور

اکرم ﷺ کے صحابہ سے تھے۔ یوں بیان کیا کہ انہوں نے اپنے والد سے مخاطب ہو کہا۔

ابا جان مبارک ہو کہ تجھے حضور اکرم کی زیارت اور صحبت کی سعادت نصیب ہوئی ہے. بخدا اگر مجھے آپؐ کی زیارت نصیب ہوتی تو میں یہ کرتا اور وہ کرتا والد نے کہا بیٹا خاموش ہو جاؤ اور اللہ سے ڈرو کاش تم ہمیں غزوۂ خندق کی رات کو دیکھتے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ کون دشمنوں کے بارے میں دریافت حال کے لئے جائے گا اور جنت میں میرا ساتھی بنے گا۔ کوئی شخص بھی نہ اٹھا۔ آپ نے دوبارہ آواز دی پھر سہ بارہ آواز دی لیکن بھوک کی شدت اور سردی کی وجہ سے کوئی نہ اٹھا پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب حذیفہ کا نام لے کر انہیں بلایا۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں اس ڈر سے نہیں اٹھا کہ مجھ میں دشمنوں کے دریافت حال کی ہمت نہ تھی حضور نے فرمایا۔ جاؤ اور پھر ان کے لئے دعائے خیر کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۷۳۔ حضرت ابوجہم ابن حذیفہؓ

حضرت ابوجہم ابن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قرشی عدوی۔ ایک روایت میں ان کا نام عامر۔ ایک میں عبید بن حذیفہ مذکور ہے۔ ان کی والدہ کا نام یسیرہ دختر عبداللہ بن اذاہ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر ایمان لائے اور حضور اکرم ﷺ کی صحبت میں رہے۔ قریش کے شرفاء معتبرین میں شمار ہوتے تھے۔ ابوجہم اور ان کے بیٹے دونوں بڑے پختہ ارادے اور عزیمت کے مالک تھے۔

زبیر کا قول ہے کہ ابوجہم بن حذیفہ قریش کے معزز اور طویل العمر لوگوں میں سے تھے اور نساب تھے اور تعمیر کعبہ میں دوبار حصہ لیا تھا۔ ایک بار زمانہ جاہلیت میں جب قریش نے مرمت کرائی تھی اور دوبارہ اس وقت جب ابن الزبیر نے کچھ ردوبدل کیا تھا۔ ابوجہم نے امیر معاویہ کے عہد میں وفات پائی نیز یہ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے حضرت عثمان کو بعد از شہادت دفن کیا تھا۔ ابوجہم کے علاوہ حکیم بن حزام۔ جبیر بن مطعم اور نیار بن مکرم بھی تھے' جناب ابوجہم نے ایک دفعہ حضور اکرم کو ایک کپڑا بطور ہدیہ پیش کیا تھا جس پر ایک نقش تھا کہ دوران نماز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دھیان ادھر متوجہ ہو گیا تھا۔

ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن محمد بن عبدالقاہر نے ابومحمد قاری سے انہوں نے حسن بن شاذان سے انہوں نے عثمان بن احمد الدقاق سے انہوں نے حسن بن مکرم سے انہوں نے عثمان بن عمر سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ چادر ابوجہم کو لوٹا آؤ اور اس سے دوسری لے آؤ کہ نماز میں میرا دھیان اس کے نقوش کی طرف منتقل ہو گیا تھا۔

اس کپڑے (چادر کے بارے میں محدثین میں اختلاف ہے بعض حضرات کا خیال ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سیاہ چادریں ہدیۃً پیش کی گئیں۔ ایک آپ نے اوڑھ لی اور دوسری ابوجہم کو لوٹا دی جب نماز میں حضور اکرم ﷺ کا دھیان چادر کی طرف متوجہ ہو گیا تو آپ نے اسے ابوجہم کی طرف واپس کر دیا اور کہلا بھیجا کہ اس چادر کے بدلے میں دوسری چادر بھیج دے۔ یہ روایت سعید بن عبدالکبیر بن عبدالحمید بن زید بن خطاب نے اپنے والد سے اس نے دادا سے بیان کی۔ امام مالک کا قول ہے کہ انہیں ابوالحرم مکی بن ربان نے باسنادہ یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے مالک سے انہوں نے علقمہ بن ابی علقمہ سے روایت کی کہ ام

المومنین سیدہ عائشہؓ نے فرمایا کہ ابوجہم نے حضور اکرم ﷺ کو ایک شامی چادر پیش کی۔ جس پر نقش بنے تھے۔ آپ نے دوران نماز اوڑھی ہوئی تھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے۔ تو آپ نے فرمایا اسے ابوجہم کے پاس واپس بھیج دو۔

۵۷۷۴۔ حضرت ابوجہمہؓ

حضرت ابوجہمہ بن عبداللہ بن جہمہ۔ سفیان نے منصور سے انہوں نے فضیل الفقیمی سے انہوں نے ابوالعالیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ہر مجلس کے آخر میں ذیل کی دعا مانگا کرتے تھے۔ **سبحانک اللھم اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک.** ربیع بن انس نے ابوالعالیہ سے انہوں نے ابی بن کعب سے اور جریر نے فضیل بن عمرو سے انہوں نے زیاد بن حصین سے انہوں نے معاویہ سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۷۵۔ حضرت ابوجہیم بن حارثؓ

حضرت ابوجہیم۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نام ابوالجہم بن حارث بن صمہ انصاری تھا۔ ان کے والد کبار صحابہ سے تھے۔ ان کے ترجمے میں ہم انہیں بنو مالک بن نجار سے منسوب کر آئے ہیں۔ عمیر نے جو عبداللہ بن عباس کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انہوں نے ابوجہم سے حضر میں دیوار پر تیمم کرنے کا ذکر کیا ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن فناخسرو اور ابوبکر مسمار وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے یحییٰ بن بکیر سے انہوں نے لیث سے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے عمیر سے روایت کی کہ وہ اور عبداللہ بن یسار میمونہ کے مولی ابوجہیم بن حارث کے پاس گئے۔ وہ کبار صحابہ سے تھے اور خاندان انصار سے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب حضور اکرم ﷺ بئر جمل کی طرف آئے تو آپ کو راستے میں ایک شخص نے سلام کیا مگر حضور جواب دیئے بغیر آگے نکل گئے۔ ایک دیوار پر مسح کیا اور پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ نیز ان کا کہنا ہے کہ وہ نہیں کہہ سکتے۔ آیا عمیر نے ان سے روایت کی ہے۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نام ابوجہم اور بروایتے ابوجہیم بن حارث لکھا ہے۔ ان سے عمیر اور بسر بن سعید حضرمی نے روایت کی۔ مسلم کے مطابق عبداللہ بن جہیم ہے اور ان دونوں نے ان سے یہ روایت یحییٰ بن محمود اور ابویاسر سے باسنادہما مسلم بن حجاج سے روایت کی کہ انہوں نے مالک سے انہوں نے ابوالنضر سے انہوں نے بسر بن سعید سے روایت کی کہ زید بن خالد جہنی نے انہیں ابوجہیم کے پاس یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا کہ رسول اکرم ﷺ نے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے متعلق کیا فرمایا تھا۔ ابوجہیم نے جواب دیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو علم ہو کہ اس حرکت کا ارتکاب کتنا ناپسندیدہ ہے۔ تو وہ چالیس --- کھڑا رہتا۔ اور آگے سے نہ گزرتا۔ ابوالنصر کا قول ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ حضور چالیس کے بعد دن، مہینے یا سال کہنا چاہتے تھے۔ انہوں نے تیمم والی حدیث بھی ان سے روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہم اگلے ترجمے میں پھر ان کے بارے میں لکھیں گے۔

۵۷۷۶۔ حضرت ابوجہیم عبداللہؓ

حضرت ابوجہیم عبداللہ بن جہیم الانصاری۔ ان سے بسر بن سعید نے جو بنو حضرمی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ حضور اکرم ﷺ سے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے بارے میں حدیث بیان کی۔ جسے امام مالک نے ابوالنضر سے انہوں نے بسیر بن سعید سے انہوں نے ابوجہیم عبداللہ بن جہیم سے روایت کی اور ان کا نام لیا نیز وکیع نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابوالنضر سے انہوں بسر سے انہوں نے عبداللہ بن جہیم سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر نماز کے سامنے سے گزرنے والے کو گناہ کا اندازہ ہو تو وہ چالیس۔۔ کھڑا انتظار کرتا رہے۔ وکیع نے ان کی کنیت کا ذکر نہیں کیا حالانکہ وہ کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔

روایت ہے کہ ابوجہیم۔ ابی بن کعب کی ہمشیرہ کے بیٹے تھے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ مجھے انصار میں ان کے نسب کا علم نہیں ہوسکا۔ صرف ابوعمر ہی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے انہیں اور اول الذکر کو ایک ہی آدمی قرار دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ابوجہیم بن حارث بن صمہ کا نام عبداللہ بن جہیم تھا اور انہوں نے یہ بات مسلم بن حجاج سے روایت کی اور اس سے تیمم علی الجدار اور نمازی کے سامنے سے گزرنے کی حدیث بیان کی جیسا کہ ہم اول الذکر ترجمے میں عمیر اور بسر کی زبانی ابوجہم سے بیان کر آئے ہیں اور ابوعمر نے دونوں کو دو علیحدہ علیحدہ صحابی قرار دیا ہے۔ لکھا ہے کہ عمیر نے حدیث تمیم ابوجہیم بن حارث سے اور نمازی کے سامنے سے گزرنے کی حدیث بسر بن سعید نے عبداللہ بن جہیم سے روایت کی۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ان کے خیال کے مطابق ابوعمر راستی پر ہیں کیونکہ سب لوگوں نے ان کا نسب ابوجہیم بن حارث بن صمہ لکھا ہے اور سب نے ان کے والد حارث کا نسب مالک بن نجار تک بیان کیا ہے چنانچہ ابن حبیب اور ابن الکلبی نے حارث بن صمہ بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن نجار لکھا ہے۔ اس میں کہیں جہیم کا نام مذکور نہیں۔ علاوہ ازیں ابوعمر نے ان کے والد حارث کے نسب میں مالک بن نجار تک کا ذکر کیا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ابوعمر حارث کے سلسلہ نسب کو جانتے ہیں۔ جہاں تک جناب ابوجہیم کا تعلق ہے۔ وہ ان کے نسب سے لاعلمی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دو آدمی ہیں۔ واللہ اعلم

یہ بھی ممکن ہے کہ علما کو ابوجہیم عبداللہ کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف ہو کوئی حارث کہتا ہو اور کوئی جہیم اس باب میں امام مسلم کا قول دونوں گروہوں کے لئے حجت بن سکتا ہے۔ اس لئے دونوں کو اس کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

۵۷۷۷۔ حضرت ابوجہیمہؓ

حضرت ابوجہیمہ۔ جب حضور اکرم ﷺ نے خیبر کو فتح کیا۔ تو ابوجہیمہ بکریاں چرایا کرتے تھے اور ان کے بارے میں جعفر المستغفری نے وہ روایت بیان کی ہے۔ جسے انہوں نے باسنادہ موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوجہیمہ سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ بئر جمل پر تشریف لائے۔ الی آخرہ۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور تصریح کی ہے کہ اس حدیث کا راوی ابوجہیم بن حارث ہے نہ کہ ابوجہیمہ ان کی بات صحیح ہے اس قسم کی اغلاط کی ذمہ داری یا تو کاتب پر عائد ہوتی ہے یا اوہام پر۔ اس لئے ان کا ترک ان کے ذکر سے بہتر ہے۔

باب الحاء

۵۷۷۸۔ حضرت ابو حاتم مزنیؓ

حضرت ابو حاتم المزنی۔ حضور اکرم ﷺ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ مدنی ہیں۔ محمد اور سعید یہ دونوں عبید کے بیٹے ہیں ان سے روایت کی۔ کئی لوگوں نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے حاتم بن اسماعیل سے انہوں نے عبداللہ بن مسلم بن ہرمز سے انہوں نے محمد اور سعید پسران عبید سے انہوں نے ابو حاتم مزنی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم میں کوئی ایسا آدمی شامل ہو جائے کہ جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو۔ تو فوراً اس کا نکاح کر دو اگر ایسا نہ کرو گے تو فتنہ وفساد کے لئے تیار رہو۔

امام ترمذی لکھتے ہیں کہ ابو حاتم مزنی کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی مگر ان سے یہی ایک حدیث مروی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۷۹۔ حضرت ابوالحارث ازدیؓ

حضرت ابوالحارث الازدی۔ یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ تا احمد بن عمرو بن ابی عاصم سے انہوں نے عمرو بن عیسیٰ بن راشد سے انہوں نے ابو بکر عبداللہ بن عثمان سے انہوں نے سلیمان بن عبید سے انہوں نے قاسم بن نجیب سے انہوں نے ابو حارث ازدی سے "وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی" کے بارے میں سنا کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! آپؐ نے کیا دیکھا فرمایا میں نے سونے کے پتنگے دیکھے جیسے مکان ہو۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۰۔ حضرت ابوالحارث انصاریؓ

حضرت ابوالحارث انصاری۔ موسیٰ بن عقبہ نے انہیں بدریوں میں شمار کیا ہے اور ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ ابوالحارث بن قیس بن خلدہ بن مخلد الانصاری زرقی۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۱۔ حضرت ابوالحازم انصاریؓ

حضرت ابوالحازم انصاری جو بنو بیاضہ کے مولیٰ تھے ابو موسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابو عمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے احمد بن عبدہ سے انہوں نے حسن بن صالح سے انہوں نے ابوالاسود سے انہوں نے اپنے چچا منصور بن ابوالاسود سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شمر بن عطیہ سے انہوں نے ابو حازم سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ بدر کے دن سائے میں تھے اور صحابہ دھوپ میں لڑ رہے تھے۔ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے۔ یا رسول اللہ! آپ سائے میں بیٹھے ہیں اور صحابہ دھوپ میں لڑ رہے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے سنا تو آپ بھی دھوپ میں بیٹھ گئے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۲۔ حضرت ابو حازم صخرؓ

حضرت ابو حازم صخر بن عیلہ۔ ہم ان کا ترجمہ صخر کے تحت لکھ آئے ہیں۔ وہ بجلی احمسی ہیں۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا اور روایت بھی کی۔ ان سے حفیدہ عثمان بن ابو حازم نے روایت کی۔ صخر کے ذکر میں اس سے زیادہ ذکر گزرا ہے۔

۵۷۸۳۔ حضرت ابو حازم والد قیسؓ

حضرت ابو حازم قیس بن ابو حازم بجلی احمسی کے والد ہیں۔ ان کا نام عوف بن حارث یا عوف بن عبد الحارث یا عوف بن عبید بن حارث بن عوف بن حشیش بن ہلال بن حارث بن رزاح بن کلب بن عمرو بن لوئ بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن احمس بن الغوث بن انمار یا حصین یا صخر تھا۔ یہ لفظ (صخر) ناموں میں بہت کم استعمال ہوتا ہے۔ ابو موسیٰ ابو نعیم اور ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۴۔ حضرت ابو حازم والد کریمؓ

حضرت ابو حازم والد کریم حسن بن سفیان اور ابن ابی شیبہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے اذ نا حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ سے انہوں نے جنادہ بن مغلس سے انہوں نے قیس بن ربیع سے انہوں نے ابان بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کریم بن ابو حازم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ دو آدمی حضور اکرم ﷺ کے پاس آئے۔ ایک لڑکے کے بارے میں اپنا جھگڑا لے کر آئے۔ حضور اکرم نے وہ لڑکا ایک آدمی کو دے دیا۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۵۔ حضرت ابو حاضرؓ

حضرت ابو حاضر۔ انہیں صحابہ میں شمار کیا گیا ہے۔ خالد الحذاء نے ابو ہندہ سے انہوں نے ابو حاضر سے روایت کی کہ وہ ایک جنازے میں شریک ہوئے۔ بعد میں کہنے لگے کیا میں تمہیں بتاؤں کہ حضور اکرم ﷺ نے جنازہ کیسے پڑھا آپ نے کہا اللھم خلقتھا ونحن عبادک ربنا والیک معادنا' اس کے بعد آپ نے متوفی کے لئے دعا فرمائی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۶۔ حضرت ابو حاطبؓ

حضرت ابو حاطب بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئ قرشی عامری۔ سہیل بن عمرو کے بھائی تھے۔ مہاجرین حبشہ میں ان کا نمبر پہلا تھا۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان دونوں نے اسحٰق سے ان کا ذکر کیا ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے جن کا ذکر ہے۔ ان کا نام حاطب ہے اور اسماء میں ہے ان کا ترجمہ لکھ آئے ہیں۔ زبیر بن بکار اور ہشام بن کلبی نے ان کا یہی نام لکھا ہے اور ابن ہشام نے بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ابو حاطب روایت کیا ہے اور سلمہ نے بھی ابن اسحٰق سے یہی نام روایت کیا ہے۔ ابو عمر اور ابو اسحٰق نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۷۔ حضرت ابو حامدؓ

حضرت ابو حامد اور ایک روایت میں ابو حماد ہے۔ ہم ان کا ذکر اپنے مقام پر کریں گے۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۸۔ حضرت ابوحبہ انصاریؓ

حضرت ابوحبہ انصاری اوسی بدری۔ ایک روایت میں بقول ابو عمر ابوحیہ۔ (بہ یا) ایک میں ابوحنہ (بہ نون) آیا ہے۔ ان کا نام عامر اور ایک روایت میں مالک آیا ہے۔

ابو عمر لکھتے ہیں کہ واقدی نے ان کا ذکر دو مقام پر کیا ہے چنانچہ انصار سے جہاں انہوں نے بنو ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے غزوۂ بدر میں شرکا کا ذکر کیا ہے۔ وہاں انہوں نے انہیں ابوحنہ (بہ نون) لکھا ہے اور ایک دوسرے مقام پر انہیں ابوحنہ بن عمرو بن ثابت تحریر کیا ہے اور ان کا نام مالک لکھا ہے اور دونوں جگہ ان کی کنیت ابوحنہ (بہ نون لکھی ہے) ان کے بغیر اور لوگوں نے ان کا نام ثابت بن نعمان لکھا ہے۔

واقدی لکھتے ہیں کہ بدریوں میں کسی شخص کی کنیت ابوحبہ (بہ با) نہ تھی بلکہ ابوحنہ (بہ نون) تھی اور نام مالک بن عمرو بن کلفہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف تھا۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ ابوحبہ (بہ با) ثعلبہ بن عمرو بن عوف ہے جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے اور سعد بن خیثمہ کے اخیافی بھائی تھے۔ یونس بن بکیر نے اسحٰق سے ابوحبہ کو (بہ با) بدری نقل کیا ہے۔

ابن نمیر لکھتے ہیں کہ ابوحبہ (بہ با) کا نام عامر بن عبد عمرو یا عامر بن عمیر بن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف الاکبر بن مالک بن اوس تھا اور ان کی والدہ ہند دختر اوس بن عدی بن امیہ بن عامر بن خطمہ تھی۔

موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کی کہ غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے ابوحنہ (بہ نون) بن عمرو بن ثابت تھا۔ ابن ہشام نے انہیں ابوحنہ (بہ نون) کیا ہے اور ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ ابوحنہ بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن امراء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف۔ وہ ابو الصباح کے بھائی تھے لیکن موسیٰ نے کہیں ان کی کنیت ابوحبہ اور کہیں ابوحنہ تحریر کیا ہے اور یہ ابن اسحٰق سے مروی ہے نیز انہیں غزوۂ بدر کے علاوہ غزوۂ احد کے شرکا میں شمار کیا ہے ان کی کنیت ابوحبہ تحریر کی ہے۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو سعید مولی بن بنو ہاشم سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے عمار بن ابی عمار انہوں نے ابوحبہ بدری سے روایت کی کہ جب "لم یکن الذین کفروا" آیت اتری تو جبرئیل علیہ السلام نے حضور اکرم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ پیغام ارسال کیا ہے کہ آپ یہ آیت ابی بن کعب کو پڑھ کر سنائیں۔ حضور ﷺ نے ابی بن کعب کو مخاطب کیا اور فرمایا اے ابی! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے یہ آیت پڑھ کر سناؤں۔ ابی رو پڑے اور کہا یا رسول اللہ۔ شمہ کو ابھی ابھی یاد آیا ہے۔ فرمایا ہاں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۹۔ حضرت ابوحبہ بن غزیہؓ

حضرت ابوحبہ بن غزیہ بن عمرو بن عطیہ بن خنسا بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری، خزرجی، نجاری۔ بقول

طبری ان کا نام زید بن غزیہ تھا اور نسب جو اوپر مذکور ہے وہ غزوۂ احد میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ذکر شہدائے یمامہ میں کیا۔ وہ بنو مالک بن نجار سے' مازن بن نجار کے بھائی تھے۔ ابومعشر نے لکھا ہے کہ جنگ یمامہ میں بنو مازن بن نجار سے جو قتل ہوئے۔ ان میں ابوحبہ بن غزیہ بھی شامل تھے۔ یہی رائے سیف کی ہے۔ ابوعمر کا قول ہے کہ یہ ابوحبہ خزرجی تھے اور بدر میں شامل نہیں تھے اور ان سے پہلے جو مذکور ہیں وہ اوسی ہیں اور بدری۔ ابوحبہ بن غزیہ کے دو بھائی تھے ضمرہ اور تمیم اور ان کے بیٹے سعید یوم الحرہ کو قتل ہوئے تھے اور وہ ضمرہ بن سعید کے والد تھے' جو بنو مالک کے شیخ تھے۔

ابوعمر کا یہ کہنا کہ ایک روایت میں ان کی کنیت ابوحنہ (بہ نون) بھی ہے بالکل غلط ہے۔ یہ ابوحبہ ہیں اور بدری نہیں ہیں۔ بقول ابن مندہ یہ ابوحبہ غزیہ ہیں اور سعد بن خیثمہ کے اخیافی بھائی ہیں اور اس سے پیشتر کے ترجمے میں یہ مذکور ہو چکا ہے کہ وہ سعد بن ابی حبہ کے اخیافی بھائی ہیں۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے دربارۂ مقتولین جنگ یمامہ از انصار از بنو مازن بن نجار ابوحبہ بن غزیہ بن عمرو کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۹۰۔ حضرت ابوحبیب بن زیدؓ

حضرت ابوحبیب بن زید بن حباب بن انس بن زید بن عبید۔ ابی بن کعب کا نسب ان سے عبید میں مل جاتا ہے۔ بدری ہیں۔ ابوعمر نے ابن الکلبی سے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن ابوعمر انہیں نہیں جانتے۔

۵۷۹۱۔ حضرت ابوحبیب عنبریؓ

حضرت ابوحبیب العنبری۔ حسن سمرقندی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کے بیٹے ان کے راوی ہیں لیکن روایت بیان نہیں کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۹۲۔ حضرت ابوحبیب بن ازعرؓ

حضرت ابوحبیب بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ ضبعی' وہ بنو ملیل بن ازعر کے بھائی تھے غزوۂ احد میں شریک تھے اور ایک روایت کے مطابق تمام غزوات میں شامل رہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۹۳۔ حضرت ابوحبیش غفاریؓ

حضرت ابوحبیش غفاری۔ ابونعیم' ابوزکریا بن مندہ اور ابوبکر بن ابوعلی نے انہیں باب الحاء (بے نقطہ) میں ذکر کیا ہے۔ ابوعبداللہ بن مندہ نے باب الخاء (بانقطہ) میں نون اور سین کے ساتھ لکھا ہے۔ (ختیس) ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم اسید بن عاصم نے روایت کی عبداللہ بن رجاء سے کہ ہمیں خبر دی سعید بن سلمہ نے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابوربیعہ سے روایت کی۔ انہوں نے ابوحبیش غفاری کو یہ کہتے سنا کہ وہ ایک غزوے تہامہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب وہ بہ مقام عسفان پہنچے تو حضور اکرم ﷺ کے صحابہ بھی

وہاں پہنچ گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم بھوک کے ہاتھوں سخت لاچار ہیں۔ ہمیں سواریوں کو ذبح کرنے کی اجازت فرمایئے۔ پھر حدیث بیان کی۔ امیر ابونصر نے ان کا نام حنیس لکھا ہے۔

۵۷۹۴۔ حضرت ابوحثمہ بن حذیفہؓ

حضرت ابوحثمہ بن حذیفہ بن خانم القرشی عدوی۔ سلیمان کے والد تھے۔ ہم ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ابوحثمہ کی بیوی کا نام شفاء دختر عبداللہ عدوی تھا۔ یہ ابوجہم بن حذیفہ کے بھائی تھے۔ ان کے دو بھائی اور تھے مورق اور نعیم۔ ان سب کو حضور اکرم ﷺ کی رویت نصیب ہوئی لیکن ان سے کوئی روایت مذکور نہیں۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۹۵۔ حضرت ابوحثمہ والد سہلؓ

حضرت ابوحثمہ۔ ان کے بیٹے کا نام سہل تھا اور ان کا نام عبداللہ یا عامر بن ساعدہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری۔ اوسی حارثی تھا۔ غزوۂ احد میں شریک تھے۔ اور احد تک حضور اکرم ﷺ کے نقیب تھے۔ غزوۂ خیبر میں شریک تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت سے انہیں گھوڑے کا حصہ بھی دیا تھا خیبر کے بعد تمام غزوات میں شامل تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں نیز حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان کے عہد خلافت میں بھی پاسداری کا منصب ان کے پاس تھا امیر معاویہ کے ابتدائی دور حکومت میں ان کی وفات ہوئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہم نے عامر اور عبداللہ کے تراجم میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۹۶۔ حضرت ابوالحجاجؓ

حضرت ابوالحجاج الثمانی۔ ان کا نام عبد بن عبد یا عبداللہ بن عبد تھا۔ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہے۔ ہم عبداللہ اور عبد کے تراجم میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔

منصور بن الحسن فقیہ الطبر ی نے باسنادہ تا احمد بن علی انہوں نے ابوالربیع سلیمان بن داؤد البغدادی سے (نہ کہ زہرانی سے) انہوں نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابومریم سے انہوں نے ہیثم بن مالک الطائی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عائذ الازدی سے انہوں نے ابوالحجاج الثمانی سے روایت کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے۔ تو قبر کہتی ہے۔ ارے نابکار! میرے بارے میں تو کس غلط فہمی کا شکار تھا کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میں فتنے اور اندھیرے کا گھر ہوں اور تم میرے متعلق کیا مبتلائے فریب تھے کہ تم میرے پاس سے اکڑتے گزر جاتے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر مردہ نیکوکار ہوا یعنی وہ نیکی کا پرچار کرنے والا اور برائی سے روکنے والا ہوا تو خود قبر اس کی طرف سے جواب دے گی۔ میں تجھے سرسبز کر دوں گی اور تیرے جسم کو نور بنا دوں گی اور تیری روح کو خدا کے پاس بھیج دوں گی۔

ابن عائذ کہتے ہیں میں نے ابن الحجاج سے پوچھا کہ فداد سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا فداد وہ آدمی جو ایک پاؤں آگے رکھے اور دوسرا پیچھے، جس طرح کہ اے میرے بھتیجے کبھی تم چلتے ہو۔ وہ کپڑے پہنتا ہے اور اتراتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۹۷۔ حضرت ابوحدرد اسلمیؓ

حضرت ابوحدرد اسلمی ۔ایک روایت میں ان کا نام سلامہ بن عمر بن ابی سلامہ بن سعد بن مساب بن حارث بن عبس بن ہوازن بن اسلم ہے۔ خلیفہ اور ابراہیم بن منذر کا بھی یہی قول ہے۔ ابن ماکولا نے بھی ان کا یہی نسب بیان کیا ہے۔صرف مساب کی جگہ سنان لکھا ہے۔ امام احمد بن حنبل لکھتے ہیں کہ انہیں ابن اسحٰق نے ان کا نام عبد بتایا' بقول علی بن مدینی ان کا نام عتبہ تھا انہیں صحبت نصیب ہوئی وہ ام الدرداء جن کا نام خیرہ تھا کے والد تھے اور یہ ابوالدرداکی زوجہ التمیمی تھیں جو کہ حجازی تھیں۔

ابوحدرد سے ان کے بیٹے عبداللہ۔ محمد بن ابراہیم بن حارث التیمی اور ابویحییٰ اسلمی نے روایت کی۔

ابن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم التیمی سے انہوں نے ابوحدرد سے روایت کی کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی بیوی کے مہر کے لئے گئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اپنی بیوی کا کتنا مہر مقرر کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا دو سو درہم یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اگر تم بطحان کی وادی سے اوک بھر لیتے جب بھی اس پر اضافہ نہ کرتے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن مندہ نے ان کا نام ابوحدرد اسلمی لکھا ہے اور یہ بھی تحریر کیا ہے کہ ایک روایت کے مطابق ان کا نام عبداللہ بن ابی حدرد ہے۔ابن اثیر لکھتے ہیں۔ ابن مندہ کا یہ قول بے سروپا ہے کیونکہ ابتدائے ترجمہ میں انہوں نے عبداللہ ابوحدرد کا نام بیان کیا ہے اور ترجمے کے آخر میں عبداللہ ان کے بیٹے کا نام تحریر کیا ہے اور یہی درست ہے چنانچہ عبداللہ کے ترجمے میں انہوں نے یہی لکھا ہے اور باقی لوگ بھی ان سے متفق ہیں۔ واللہ اعلم

۵۷۹۸۔ حضرت ابوحدردؓ

حضرت ابوحدرد۔ بقول ابوعمر بعض لوگوں کے مطابق وہ آخری آدمی ہیں۔ جنہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ان کا نام حکم بن حزن یا براُ تھا۔ واللہ اعلم۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۹۹۔ حضرت ابوحدیدہ جہنیؓ

حضرت ابوحدیدہ جہنی ۔ایک روایت میں ابن حدیدہ آیا ہے۔ صحابی تھے۔ کہتے تھے مجھے میرے چچا نے زورائمیں بھیجا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا مختصراً ذکر کیا ہے۔ وہ ابن حدیدہ کو درست خیال کرتے ہیں۔

۵۸۰۰۔ حضرت ابوحذیفہ بن عتبہؓ

حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی عبشمی ۔ ان کی والدہ فاطمہ دختر صفوان بن امیہ بن محرث تھیں۔ ابوحذیفہ سابقین اولین سے ہیں۔ حبشہ اور مدینہ کو ہجرت کی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبش ابوحذیفہ بن عتبہ کا نام لیا ہے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کی بیوی سہلہ دختر سہیل بن عمرو حبشہ میں ان کے ساتھ تھیں۔ وہاں ان کا بیٹا محمد بن ابوحذیفہ پیدا ہوئے۔ یہ

لاولد رہے۔

اور اسی اسناد سے بہ سلسلہ شرکائے بدر ابوحذیفہ کا نام ابن اسحٰق نے تحریر کیا ہے۔ ابوحذیفہ فضلائے صحابہ سے تھے۔ جو شرف وفضل کے حامل تھے۔ رسول پاک علیہ السلام کے دارارقم میں داخل ہونے سے پہلے مسلمان ہوئے تھے اور پھر حبشہ ہجرت کر گئے۔ اور وہاں سے واپس مکہ آ گئے اور ہجرت مدینہ تک حضور اکرم کی صحبت میں رہے مدینے کو ہجرت کی تو آپ نے عباد بن بشر انصاری کے ساتھ ان کی مواخات قائم کر دی۔ تمام غزوات میں شرکت کی اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کی عمر ترپن یا چون (۵۳ یا ۵۴) برس تھی۔ ان کا نام ہشم ہشیم یا ہاشم تھا۔

ابوحذیفہ طویل القامت خوش چہرہ' بھینگے اور عمر رسیدہ تھے۔ جب غزوۂ بدر میں انہیں مقابلے کے لئے بلایا گیا اور حضور اکرم ﷺ نے انہیں منع کر دیا تو ان کی ہمشیرہ ہندہ نے ان کے خلاف ذیل کے دو شعر کہے

فما شکرت ابا رباک من صغر حتی ثبت شبابا غیر معجون

''تو نے اپنے باپ کا جس نے تجھے بچپن سے پالا تا آنکہ تو ایک تندرست اور توانا جوان بن گیا شکر ادا نہیں کیا۔''

الا حول الاتعل الشوم طائرہ ابوحذیفۃ شر الناس فی الدین

ابوحذیفہ۔ بھینگا' کھوسٹ' بدبخت اور دین اسلام میں بدترین انسان ہے۔

یہ ان کی ہمشیرہ کی بے جا زبان درازی ہے۔ ورنہ وہ خیر الناس فی الدین تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ابوحذیفہ سالم کے مولی تھے۔ جنہیں ان کی بیوی سہلا نے دودھ پلایا تھا۔ خود سالم بھی اچھے مسلمان شمار ہوتے تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ ابن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن رومان سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ کے حکم سے غزوۂ بدر میں مقتول مشرکین کی لاشیں بدر کے کنویں میں پھینکی گئیں اور آپ کنوئیں کے دہانے پر تشریف فرما ہوئے تو آپ نے عتبہ' شیبہ' امیہ' ابوجہل وغیرہ کا نام لے کر مخاطب فرمایا اے سرداران قریش تم سے خدا نے جو وعدہ فرمایا تھا۔ وہ پورا ہوا ہے یا نہیں۔ ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا گیا تھا وہ پورا ہو گیا ہے۔ ابن اسحٰق سے منقول ہے جب حضور اکرمؐ نے یہ الفاظ فرمائے تو آپ نے جناب ابوحذیفہ کو دیکھا کہ ذہنی پریشانی سے ان کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑ گیا ہے فرمایا ابوحذیفہ! غالباً تم اپنے والد کی اس حالت سے افسردہ ہو گئے ہو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے دل میں اپنے والد کے بارے میں اور اس کے قتل کے بارے میں کوئی پریشانی یا افسردگی پیدا نہیں ہوئی بلکہ میں اسے صائب الرائی بردبار اور سلجھا ہوا آدمی سمجھتا تھا اور مجھے قوی امید تھی کہ اس کے یہ اوصاف اسے اسلام کے قریب تر لے آئیں گے جب میں نے اس کے انجام کو دیکھا کہ اس کی موت کفر پر ہوئی ہے اور میری آرزو اور خواہش پوری نہیں ہوئی۔ تو مجھے اس کا رنج ہوا حضور اکرمؐ نے سنا تو ان کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۰۱۔ حضرت ابوحذیفہ ثقفیؓ

حضرت ابوحذیفہ ثقفی۔ عتاب بن مالک کی اولاد سے ہیں۔ بیعت رضوان میں موجود تھے۔ یہ مدائنی کا قول ہے۔ ابن مندہ

الدباغ اندلسی نے انہیں ابوعمر کے خلاف بطور استدراک بیان کیا ہے۔

۵۸۰۲۔ حضرت ابوحریرہؓ

حضرت ابوحریرہ یا ابوالحریر۔ بقول جعفر انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ہشیم نے ابواسحٰق کوفی سے انہوں نے ابوحریرہ سے روایت کی کہ عبداللہ بن سلام نے حضور اکرم ﷺ سے گزارش کی یا رسول اللہ ہم مذہبی کتابوں میں آپ کے بارے میں لکھا پاتے ہیں کہ آپ عرش مجید کے سامنے کھڑے ہیں اور آپ کے رخسار سرخ ہیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جو آپ کے بعد امت محمدیہ کو بتائی جائیں گی اسے احمد بن عبداللہ الخزاعی نے ہشیم سے روایت کی اور بتایا کہ اصحاب رسول میں ایک ابوحریر تھے حاکم نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے اور نام ابوحریر لکھا بغیر از ہاء۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۰۳۔ حضرت ابوحریزؓ

حضرت ابوحریز۔ بقول ابن ماکولا انہیں صحبت نصیب ہوئی اور لکھا ہے کہ قیس بن ربیع نے عثمان بن مغیرہ سے انہوں نے ابویعلیٰ سے انہوں نے ابوحریز سے روایت کی۔

۵۸۰۴۔ حضرت ابوحزامہؓ

حضرت ابوحزامہ از بنوسعد بن بکر۔ ان کے نام اور اسناد کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابونعیم نے انہیں کنیتوں کے تحت اور حرف خاء کے تحت بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے بھی ایسا ہی لکھا ہے اور یہی اصح ہے۔ ابوموسیٰ نے انہیں کنیت کے تحت بیان کیا ہے۔

۵۸۰۵۔ حضرت ابوحسان بصریؓ

حضرت ابوحسان بصری۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ نے ان پر چڑھائی کی تھی۔ ان کی حدیث مخلد نے صالح بن حسان سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۰۶۔ حضرت ابوحسن انصاریؓ

حضرت ابوحسن انصاری مازنی۔ بروایتے ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے۔ ایک روایت میں ان کا نام تمیم بن عبد عمرو ہے۔ وہ یحیٰ بن عمارہ کے دادا اور عمرو بن یحیٰ کے والد اور امام مالک بن انس کے شیخ ہیں۔ مدنی ہیں۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ یہ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شریک تھے۔

عمرو بن یحیٰ مازنی نے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے رسول کریم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص مجلس سے اٹھ کر باہر چلا جائے اور پھر واپس آجائے تو وہ اس نشست کا زیادہ مستحق ہے۔

یہ ابوالحسن وہی ہیں جنہوں نے زید بن ثابت کو یوم الدار کے موقعہ پر (جب انہوں نے انصار کو مخاطب ہو کر کہا تھا۔ اے انصار! اللہ کے دین کی امداد کے لئے دوبارہ اٹھ کھڑے ہو) کہا تھا بخدا! ہم ہرگز تمہاری بات نہیں سنیں گے اور نہ تمہاری اطاعت

کریں گے۔ہم قرآن کی اس آیت کا مصداق نہیں بننا چاہتے۔

انا اطعنا سادتنا و کبراء نافاضلو ناالسبیل ایک روایت میں ہے کہ یہ قول نعمان زرقی کا ہے۔

اسی طرح عمرو بن یحییٰ نے باپ سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص اٹھا اور جوتے اٹھانا بھول گیا ایک اور شخص نے جوتا اٹھایا اور اپنے نیچے رکھ لیا۔اتنے میں اس آدمی نے واپس آ کر پوچھا کہ میرے جوتے کسی نے دیکھے ہوں اس آدمی نے کہا میں نے اٹھائے ہیں۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا تم نے کیوں اپنے مومن بھائی کو پریشان کیا ہے۔اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ بخدا میں نے مذاق کیا تھا فرمایا درست ہے لیکن پھر بھی اسے جو پریشانی ہوئی ہے اس کا خیال رکھتے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۰۷۔حضرت ابوحسینؓ مولیٰ بن نوفل

حضرت ابوحسین یا ابوحسان مولی بن نوفل۔صحابہ میں شمار ہوتے ہیں لیکن یہ غلط ہے۔عباس الدوری نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے محمد بن المنکدر سے انہوں نے ابوحسین مولیٰ بنونوفل سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا قیامت کے دن بلا فخر میں لوگوں کا سردار ہوں گا۔عبد بن حمید نے یعقوب سے روایت کی اور حسان نام لکھا ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۰۸۔حضرت ابوحصیرہؓ

حضرت ابوحصیرہ۔حضور اکرم ﷺ نے انہیں وادی القریٰ کی آمدنی سے ایک حصہ عطا فرمایا تھا۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا کہ جعفر نے ابن اسحٰق سے ان کے بارے میں علم حاصل کیا۔

۵۸۰۹۔حضرت ابوالحصین انصاریؓ

حضرت ابوالحصین انصاری۔ان کے دو بیٹے تھے۔شام سے کچھ تاجر آئے۔ان دونوں لڑکوں نے ان کی امداد کی اور ان کے ساتھ شام چلے گئے۔ابوالحصین حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ انہیں واپس بلوایا جائے آپ نے فرمایا دین میں جبر نہیں اور آپ کو ابھی تک جنگ کی اجازت نہیں ملی تھی۔ابوالحسن نے حضور اکرم کے اس ارشاد پر دل میں ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔اس پر یہ آیت اتری فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ ابوداؤد نے اسے ناسخ و منسوخ کی ذیل میں بیان کیا ہے۔ابن الدباغ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۰۔حضرت ابوالحصین سدوسیؓ

حضرت ابوالحصین السدوسی۔ان کی حدیث نعیم نے اپنے والد سے انہوں نے چچا سے روایت کی۔ابن مندہ اور ابونعیم نے اختصاراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۱۔ حضرت ابوالحصین السلمیؓ

حضرت ابوالحصین السلمی۔ بقول طبری حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنی کان کا سونا لئے حاضر ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۲۔ حضرت ابوحصین بن لقمانؓ

حضرت ابوحصین بن لقمان ہے۔ ہم سباع کے ترجمے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ایک روایت میں ان کا نام حصن آیا ہے جس نے ان کا نام ابوحصین لکھا ہے وہ ان کا نسب یوں لکھتے ہیں ابوالحصین لقمان بن شبہ بن معیط بن مخزوم بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس العبسی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۳۔ حضرت ابوحفص بن مغیرہؓ

حضرت ابوحفص بن مغیرہ۔ ایک روایت کے مطابق ان کا سلسلہ یوں ہے۔ ابوعمر بن حفص بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم القرشی مخزومی۔ فاطمہ بنت قیس کے شوہر تھے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ترجمہ کیا ہے اوران کا ترجمہ ناموں کے تحت لکھا ہے۔

۵۸۱۴۔ حضرت ابوحفصہؓ

حضرت ابوحفصہ یا ابن ابی حفصہ۔ جعفر نے ان کا ذکر باب الحاء میں کیا ہے۔ وہب بن جریر نے شعبہ سے انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ جعفی سے روایت کی کہ وہ ابوحفصہ یا ابن حفصہ کے پاس بیٹھے ان سے باتیں کر رہے تھے کہ ایک کالا بڈھا جو فخیم شحیم تھا۔ آ گیا ہماری گفتگو کے دوران میں وہ ایک آدمی پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔ میں نے اسے عتاب کیا۔ ابوحفصہ کہنے لگے تم مجھ سے باتیں کر رہے تھے اور مجھے حضور اکرم ﷺ کی ایک حدیث یاد آ رہی تھی۔ آپ نے ایک دفعہ حاضرین مجلس سے دریافت فرمایا جانتے ہو۔ رقوب کسے کہتے ہیں؟ حاضرین نے جواب دیا۔

یارسول اللہؐ! لاولد کو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ رقوب وہ شخص ہوتا ہے جس کے بیٹے تو ہوں لیکن اسے ان سے کوئی فائدہ نہ ہو پھر آپ نے دریافت فرمایا: جانتے ہو صعلوک کون ہوتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! جو قلاش ہو۔ فرمایا نہیں حقیقی قلاش وہ ہے جس کے پاس مال تو ہو لیکن وہ کسی کو کچھ بھی نہ دے پھر پوچھا جانتے ہو مرگی کیا ہے صحابہ نے جواب دیا یارسول اللہؐ! ایک عارضے کا نام ہے۔ فرمایا حقیقی مرگی یہ ہے کہ کوئی شخص غصے سے بے بس ہو جائے اور اس پر ہذیانی کیفیت طاری ہو جائے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۵۔ حضرت ابوالحکم بن حبیبؓ

حضرت ابوالحکم بن حبیب بن ربیعہ بن عمرو بن عمیر الثقفی۔ حسن سمرقندی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ منصور نے مجاہد سے انہوں نے ابوالحکم ثقفی سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے وضو کیا پھر دو چلو بھر پانی اپنی شرمگاہ پر چھڑکا۔ ایک روایت میں ان کا نام حکم بن سفیان مذکور ہے اور یہی درست ہے۔ ہم اس کا ذکر پہلے کر آئے ہیں اور بقول مدائنی وہ جسر ابوعبیدہ کی

جنگ میں جو قس الناطف کے مقام پر ہوئی تھی۔ مارے گئے تھے۔ اس لڑائی میں تین سو آدمی صرف بنو ثقیف کے قتل ہوئے تھے جن میں سے اسی (۸۰) آدمی ایسے تھے جنھوں نے خضاب لگایا ہوا تھا (عمر رسیدہ تھے) اس کی وجہ سے یہ تھی کہ ابو عبیدہ ثقفی تھے۔ اس لئے ان کے اہل قبیلہ نے جان کی بازی لگا دی تھی جس میں ابو عبیدہ خود بھی مارے گئے تھے مختار ثقفی ان کا بیٹا تھا۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۶۔ حضرت ابو حکیم الانصاریؓ

حضرت ابو حکیم الانصاری۔ ان کا نام عمرو بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار تھا۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ عبید اللہ بن علی نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر انصار کے بنو عدی بن نجار اور عمرو بن ثعلبہ کا (ابو حکیم) کا ذکر کیا ہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۷۔ حضرت ابو حکیمؓ

حضرت ابو حکیم۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ اس سے یزید بن ابو حکیم از پدر خود مراد ہیں۔ کوئی کہتا ہے یزید بن حکیم از پدر خود یا حکیم بن یزید اور یا ابو حکیم بن یزید از پدر خود و از جد خود۔ اس بارے میں کہ انہوں نے عطا بن سائب سے روایت کی۔ اختلاف ہے۔ ان سے مروی ہے کہ جب تم سے کوئی مشورہ طلب کرے تو اسے صحیح مشورہ دو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۸۔ حضرت ابو حکیم بن مقرنؓ

حضرت ابو حکیم بن مقرن بن عائذ المزنی ﷺ۔ سوید اور نعمان کے بھائی تھے۔ ان سے کوئی روایت مذکور نہیں۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۹۔ حضرت ابو حماد انصاریؓ

حضرت ابو حماد انصاری یا ابو حامد۔ ابن لہیعہ نے وہب بن عبد اللہ سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے اور حماد انصاری سے جو حضور اکرمؐ کے صحابی ہیں۔ روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جس شخص نے اپنے مومن بھائی کا کوئی قصور دیکھا اور پردہ پوشی سے کام لیا وہ یوں سمجھے گویا اس نے کسی ایسی بچی کو زندہ کر دیا جسے زندہ دفن کر دیا گیا تھا۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے

۵۸۲۰۔ حضرت ابو الحمراء مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو الحمراء مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان کا نام ہلال بن حارث یا ہلال بن ظفر تھا۔ ان سے ابو داؤد نے روایت کی کہ جب صبح صادق نمودار ہوتی تو حضور اکرم ﷺ حضرت علی اور جناب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے گھر کے پاس سے گزرتے اور فرماتے ''اسلام علیکم اہل البیت الصلوٰۃ الصلوٰۃ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ ابو الحمرا وہی آدمی ہیں جنہیں ابو عمر نے غلطی سے ابو الجمل لکھا ہے۔

۵۸۲۱۔ حضرت ابوالحمراءؓ مولیٰ آل عفراء

حضرت ابوالحمراء مولیٰ آل عفراء۔ ایک روایت میں مولیٰ حارث بن رفاعہ آیا ہے۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ بدر انصار سے اور ابوالحمراء مولیٰ حارث بن عفراء کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ غزوۂ احد میں شریک تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۲۲۔ حضرت ابوحمید الساعدیؓ

حضرت ابوحمید الساعدی۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد اور ایک میں منذر بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ ہے۔ ان کی والدہ امامہ دختر ثعلبہ بن جبل بن امیہ بن عمرو بن حارثہ بن عمرو بن خزرج تھیں۔ مدنی تھے اور امیر معاویہ کے آخری عہد میں فوت ہوئے۔

صحابہ میں ان سے جابر بن عبداللہ نے اور تابعین میں سے عروہ بن زبیر عباس بن سہل محمد بن عمرو بن عطاء اور خارجہ بن زید بن ثابت وغیرہ نے روایت کی۔

ابراہیم بن محمد بن مہران الفقیہہ وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے محمد بن بیسار اور محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے یحییٰ بن سعید القطان سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت کی کہ انہیں ابوحمید الساعدی نے بتایا کہ انہوں نے صحابہ کے ایک گروہ سے جس میں دس حضرات شامل تھے اور ابوقتادہ بن ربعی بھی ان میں موجود تھے۔ کہا کہ آؤ تمہیں بتاؤں کہ حضور اکرمؐ نماز کس طرح ادا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کیا تمہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میں شریک ہونے اور آمدورفت کا ہم سے زیادہ مواقع ملے ہیں؟ انہوں نے کہا اچھا اب بتاؤ انہوں نے کہا جب حضور اکرم نماز کے لئے اٹھتے۔ تو سیدھے کھڑے ہوتے اور دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک لے جاتے اور اللہ اکبر کہتے اور رکوع میں اعتدال کا خیال رکھتے یعنی نہ تو سر کو اوپر اٹھاتے اور نہ زیادہ جھکاتے اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ دیتے۔ اسی طرح مکمل حدیث بیان کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۲۳۔ حضرت ابوحمیضہ مزنیؓ

حضرت ابوحمیضہ مزنی۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے عمرو بن اسحٰق بن علاء سے انہوں نے ابوعلقمہ نصر بن خزیمہ بن جنادہ سے روایت کی کہ ان کے والد نے نصر بن علقمہ سے انہوں نے اپنے بھائی محفوظ بن علقمہ سے انہوں نے ابن عائذ سے انہوں نے عضیف بن حارث سے انہوں نے ابوحمیضہ مزنی سے روایت کی کہ ہم ایک موقعہ پر حضور اکرم ﷺ کے ساتھ کھانے میں شریک تھے حضور اکرمؐ اس اثنا میں ایک مرد اور ایک عورت سے گفتگو میں مشغول ہوگئے۔ ہم آہستہ آہستہ کھاتے رہے اتنے میں حضور اکرمؐ باتوں سے فارغ ہو کر کھانے میں ہمارے ساتھ شریک ہوگئے۔ پھر فرمایا اس طرح کھاؤ جس طرح مسلمان کھاتے ہیں ہم نے کہا یارسول اللہ وہ کیا طریقہ ہے؟ آپ نے ایک بڑا سا لقمہ اٹھایا اور فرمایا اس طرح کے پانچ چھ لقمے۔ اس کے بعد اگر کوئی اور چیز ہو تو وہ۔ ورنہ پانی پیے اور اٹھ کھڑا ہو۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۲۴۔ حضرت ابوحمیضہ انصاریؓ

حضرت ابوحمیضہ۔ معبد بن عباد انصاری سالمی۔ از بنو سالم بن عوف بن قشعر بن مقدم بن سالم بن غنم غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابراہیم بن سعد اور یحییٰ بن سعید اموی نے ان کا یہی نام لکھا ہے مگر یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے خمیصہ روایت کیا ہے۔ یہی قول واقدی کا ہے۔ ہم اس پر آگے چل کر لکھیں گے ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۲۵۔ حضرت ابوحیوہ صنابحیؓ

حضرت ابوحیوہ صنابحی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوبکر بن ابوعلی نے بھی اسی طرح لکھا ہے لیکن ان کے نام اور نسبت میں غلطی کی ہے اور ابوخیرہ صنابحی لکھا ہے۔ ان کے بارے میں باب خاء میں لکھیں گے۔

۵۸۲۶۔ ابوحیوہ کندیؓ

حضرت ابوحیوہ کندی۔ جو رجاء بن حیوہ کے دادا اور کندہ کے مولی تھے لیکن ان کی صحبت اور رؤیت ثابت نہیں۔

لیث بن سعد نے خارجہ بن مصعب سے انہوں نے رجاء بن حیوہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حنین کی ایک کنیز جو حاملہ تھی آپ کے پاس سے گزری آپ نے پوچھا یہ کس کی ہے۔ حاضرین نے نام بتایا تو دریافت کیا۔ کیا اس نے اس سے جماع کیا ہے۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیا آپ نے فرمایا اس کے بیٹے کا کیا بنے گا اور پھر اس کا بیٹا بھی کوئی نہیں۔ ورنہ میری خواہش تھی کہ لعنت بھیج کر اس کی ماں کو اس کے ساتھ قبر میں دفن کر دیتا۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الخاء

۵۸۲۷۔ حضرت ابوخارجہ عمرو بن قیسؓ

حضرت ابوخارجہ عمرو بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر از بنوعدی بن نجار انصاری' خزرجی' نجاری' بدری ہیں۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ہم ان کا ذکر عمرو کے ترجمے کر آئے ہیں۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

۵۸۲۸۔ حضرت ابوخالد الحارث بن قیسؓ

حضرت ابوخالد الحارث بن قیس بن خالد (ایک روایت میں خلدہ ہے) بن مخلد بن عامر بن زریق الانصاری زرقی۔ بیعت عقبہ سمیت تمام غزوات میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ شرکائے عقبہ از انصار اور بنوزریق حارث بن قیس بن خالد بن مخلد سے اور اسی اسناد سے از ابن اسحٰق در بارہ شہدائے بدر ابوخالد کا نام جو حارث بن قیس بن خالد بن مخلد ہیں۔ مذکور ہے۔ بعدہ ابوخالد۔ خالد بن ولید کے معرکہ یمامہ میں شامل تھے۔ اس جنگ میں ابوخالد زخمی ہو گئے تھے۔ بعد میں زخم مندمل ہو گیا تھا۔ مگر حضرت عمر بن خطاب کے دور خلافت میں زخم پھر کھل گیا۔ جس سے ان کی موت واقع ہو گئی۔ اسی وجہ سے انہیں شہدائے جنگ

...مہ شمار کیا جاتا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۲۹۔ حضرت ابو خالد الحارثیؓ

حضرت ابو خالد الحارثی از بنو حارث بن سعد ابراہیم بن بکیر البلوی نے بشیر بن ابی قسیمہ السلامی سے انہوں نے ابو خالد الحارثی ...ے جو بنو حارث بن سعد سے تھے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ایسے موقعہ پر حاضر ہوئے کہ آپ غزوۂ تبوک کی ...یاری میں مصروف تھے ہم آپ کے ساتھ ہو لئے تا آنکہ آپ نے مقام حجر جوارض ثمود میں واقع ہے کیمپ کیا آپ نے ہمیں ان کے مکانوں میں داخل ہونے اور ان کے چشموں سے انتفاع سے منع فرمایا دیا۔ اس کے بعد ان پہاڑوں میں گھومنے کو چل دیئے ...ہاں آپ نے اس کے دو کناروں کا عکس ایک تالاب میں دیکھا حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا یہ کون سا پہاڑ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اس کا نام اجاء ہے۔ اس کے بعد آپ تبوک میں تشریف فرما ہوئے۔ وہاں رومیوں کا ایک مسلح لشکر موجود تھا۔ جو مسلمانوں کو دیکھ کر بھاگ گیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ جب تک یہ مقام رومیوں کا مقتل نہیں بنے گا بعدہ صحابہ تبوک کے اس تالاب کی طرف گئے جسے ایکہ کہتے ہیں۔ جو دو چشموں پر مشتمل ہے۔ جو آنکھوں سے اوجھل رہتے ہیں اس کے بعد حضور اکرمؐ نے ظہر کی نماز بعد از زوال ادا کی۔ پھر آپ ہماری جانب تشریف لائے ہم نے اس چشمہ کو اسی طرح ریت میں دبا ہوا پایا۔ آپ نے فرمایا تم کب تک تبوکو نہ یعنی یہاں ڈیرے ڈالے پڑے رہو گے چنانچہ اس کا نام تبوک پڑ گیا۔

پھر آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا فرمایا نیچے اترو اور اسے پانی کی جگہ پر گاڑ دو چنانچہ خدا کا نام لے کر انہوں نے تیر کو گاڑا اور پانی جوش مار کر نکل آیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۳۰۔ حضرت ابو خالد السلمیؓ

حضرت ابو خالد السلمی۔ انہیں صحبت حاصل ہوئی۔ الجزیرہ میں سکونت رکھ لی تھی۔ ان کی حدیث کے راوی ان کے خلف تھے۔ ابوالملیح نے محمد بن خالد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے (انہیں حضور اکرم کی صحبت حاصل تھی۔ روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی خدا کی طرف سے کسی منصب کے لئے منتخب کیا جاتا ہے اور وہ اس تک پہنچنے میں ناکام ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے یعنی خود اس کی ذات اس کی اولاد یا اس کے مال کو کسی ابتلا میں ڈال دیتا ہے چنانچہ ان مصائب کو برداشت کرنے کے لئے صبر عطا کرتا ہے آخر کار وہ اس مقام تک پہنچ جاتا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۳۱۔ حضرت ابو خالد الکندیؓ

حضرت ابو خالد الکندی۔ خالد بن معدان کے دادا تھے۔ حسن سمرقندی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن ان سے کوئی روایت پیش نہیں کی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۳۲۔ حضرت ابوخالد کندیؓ

حضرت ابوخالد کندی۔ ابوبکر بن ابوعلی نے ذکر کیا کہ ہمیں خبر دی ابوبکر قباب نے' ہمیں خبر دی ابن ابوعاصم نے' ہمیں حدیث بیان کی مسعود رازی نے ہمیں خبر دی محمد بن عیسیٰ نے یحییٰ بن سعید العطار سے (بنو ابوفروہ سے قابل اعتماد آدمی تھے) انہوں نے ابومریم سے انہوں نے ابوخالد کندی سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا اگر کبھی تمہیں ایسے آدمی سے ملاقات ہو جائے۔ جو دنیا سے کنارہ کش ہو اور باتیں کم کرتا ہو تو ایسے شخص کا قرب حاصل کرو۔ اس طرح تمہیں اس سے دانائی اور حکمت کے حصول کا موقع ملے گا۔

ابوالفرج ثقفی نے کتابۂ باسنادہ تا ابن ابی عاصم سے وہ ابومسعود سے باسناد مذکور اسی طرح ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ مزید یہ لکھا ہے کہ ابن ابی عاصم نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے ان کا مشہور نام ابوخلاد ہے اور یحییٰ سے مراد ابن سعید بن ابان العطار ہے۔

۵۸۳۳۔ حضرت ابوخالد المخزومیؓ

حضرت ابوخالد المخزومی۔ خالد بن ابوخالد قرشی مخزومی کے والد تھے ان سے ان کے بیٹے خالد نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں اسی طرح حدیث سنی جس طرح اسامہ وغیرہ نے تبوک میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۳۴۔ حضرت ابوخالدؓ

حضرت ابوخالد۔ یہ دوسرے ابوخالد ہیں ان کو امام بخاری نے کنیتوں کے تحت ذکر کیا ہے۔ نیز لکھا ہے کہ وکیع نے اعمش سے انہوں نے مالک بن حارث سے انہوں نے ابوخالد سے روایت کی کہ انہیں صحبت حاصل ہوئی۔ نیز انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو خلیفہ اہل شام کے ساتھ احترام سے پیش آئے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۳۵۔ حضرت ابوخداشؓ

حضرت ابوخداش صحابی ہیں۔ ان سے ابوعثمان نے روایت کی کہ ہم ایک فوجی مہم پر تھے۔ سپاہ نے ایک جگہ کیمپ کیا تو انہوں نے راستہ روک لیا اور گھاس کے ارد گرد رسیاں کھینچ دیں جب ابوخداش نے یہ حالت دیکھی تو انہوں نے کہا سبحان اللہ ہم حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے ہیں آپ فرماتے تھے کہ سب مسلمان پانی' گھاس اور آگ میں شریک ہیں۔

ابوعثمان کا نام حریز بن عثمان تھا اور اس حدیث کو ابوالیمان نے جریر بن عثمان سے انہوں نے حبان سے جن کی کنیت ابوخداش ہے۔ روایت کیا کہ بنوشرعب کا ایک شیخ ارض روم میں کسی مقام پر ٹھہرا اور حدیث حسب ماسبق بیان کی اور یہی درست ہے تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے لکھا ہے کہ ابوخداش شرعبی سے مراد حبان زید شامی ہے لیکن ان کی صحبت کی روایت درست نہیں اگرچہ بعض لوگوں نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

اسی طرح حضور اکرمؐ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے ابن محیریز سے انہوں نے ابوخداش سلمی سے مذکورہ بالا حدیث سنی۔ نیز ان کا قول ہے کہ اس حدیث کو معاذ بن معاذ عنبری' یزید بن ہارون اور ثور بن یزید نے حریز بن عثمان سے انہوں نے ابوخداش سے (بعض لوگوں نے ان کا نام ابن زید شرعبی لکھا ہے) انہوں نے حضور اکرمؐ کے صحابی سے سنا کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ ایک غزوے میں شریک تھے وہاں انہوں نے آپ سے یہ حدیث سنی اور صحیح روایت یہی ہے اور جس شخص نے لکھا ہے کہ ابوخداش نے حضور اکرم سے یہ حدیث سنی وہ غلطی پر ہے کیونکہ ابوخداش نے یہ حدیث عمرو بن عاص سے سنی ہے اور یہی روایت یحیٰی بن معین سے مروی ہے۔ معاذ بن معاذ نے حریز سے روایت کی اور کہا کہ انہوں نے حبان بن زید شرعبی سے انہوں نے ایک صحابی سے یہ حدیث سنی۔

۵۸۳۶۔ حضرت ابوخداشؓ

حضرت ابوخداش لخمی۔ انہیں صحبت ملی۔ وہ شامی ہیں۔ ان سے عبداللہ بن محیریز نے روایت کی ابونعیم اور ابن مندہ اور مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر اس مفروضے پر کیا ہے کہ ابوخداش دو ہیں حالانکہ وہ حقیقتاً ایک ہی آدمی ہے چنانچہ اسی مفروضے کی بنا پر پہلے مذکور ابوخداش کو بنوشرعب کا ایک شیخ لکھا ہے اور یہاں ابوخداش کو لخمی لکھ کر یہ باور کر لیا ہے کہ یہ دو آدمی ہیں لیکن اگر انہیں معلوم ہوتا کہ بنوشرعب لخمی ہیں۔ تو وہ اس پر علیحدہ ترجمہ نہ لکھتے اور ابوعمر کا تتبع کرتے۔ ابوعمر نے صرف ایک ترجمے میں اکتفا کیا اور ابن محیریز کو ان کا راوی گردانا لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے حریز بن عثمان کو پہلے کا راوی اور ابن محیریز کو دوسرے کا راوی سمجھا شرعب سے مراد ابن مالک بن ذعر بن حجر بن جزیلہ بن لخم ہے۔ جو بنولخم کا ایک ذیلی قبیلہ ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ دونوں ایک ہیں اور جس نے انہیں دو قرار دیا۔ وہ غلطی پر ہے۔

۵۸۳۷۔ حضرت ابوخداش سلمیؓ

حضرت ابوخداش سلمی یا اسلمی۔ بقول ابونعیم ان کا نام حدرد تھا۔ ابوعمر نے مسلم سے انہوں نے ابومحمد عبدالوہاب بن علی سے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے ابوالسرح سے انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے حیوۃ سے انہوں نے ابوعثمان ولید بن ولید سے انہوں نے عمران بن ابی انس سے انہوں نے ابوخداش سلمی سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی سے ایک سال تک قطع تعلق کیے رکھا گویا اس نے ارتکاب قتل کا جرم کیا' اس حدیث کو یحیٰی بن یعلی نے سعید بن مقلاص سے (مراد ابن ابوایوب ہے) انہوں نے ولید سے انہوں نے عمران سے انہوں نے حدرد سلمی سے روایت کیا۔ ہم اسے حدرد کے ترجمے میں پیشتر لکھ آئے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۳۸۔ حضرت ابوخراش رعینیؓ

حضرت ابوخراش رعینی۔ مدنی ہیں۔ اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ نے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوخراش رعینی

سے بیان کیا۔ جب وہ اسلام لائے تو اس وقت دو سگی بہنیں ان کے نکاح میں تھیں آپ نے فرمایا ان میں سے جس کو چاہے طلاق دے دو۔ آپ نے ایتھما کا لفظ استعمال کیا نہ کہ احداہما کا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۸۳۹۔ حضرت ابوخراش ہذلیؓ

حضرت ابوخراش ہذلی۔ شاعر تھے اور ان کا نام خویلد بن مرہ بن قرد بن عمرو بن معاویہ بن تمیم بن سعد بن ہذیل ہے اتنے تیز رفتار تھے کہ دوڑ میں گھوڑے سے آگے نکل جاتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں عرب کے بہادروں میں شمار ہوتے تھے۔ اسلام قبول کیا تو نہایت اچھے آدمی ثابت ہوئے۔

جمیل بن معمر الجمحی نے ان کے بھائی زہیر کو جن کا عرف عجوہ تھا اور اسلام لا چکے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر قتل کر دیا تھا اور جمیل ابھی کافر تھا اور ایک روایت میں ہے کہ زہیر ان کے عم زاد تھے۔ ابن ہشام کا قول ہے کہ زہیر جنگ حنین کے موقعہ پر قیدی بنا لئے گئے تھے اور ان کے ہاتھ پیٹھ کے پیچھے باندھ دیئے گئے تھے جمیل نے جو اسلام لا چکے تھے۔ اسے اس حال میں دیکھا۔ تو کہنے لگے کیا تو ہی ہمارے عیب لوگوں کو بتایا کرتا تھا اس پر زہیر کو قتل کر دیا اور ابوخراش نے اس کا مرثیہ کہا ابوعبیدہ کا قول بھی یہی ہے اور پہلا قول محمد بن یزید کا ہے۔ ابوخراش کہتا ہے:

فـفـجـع اضـيـافـی جـمـيـل بـن معمر　　　بـذی فـخـرتـا وی الـيـه الا رامـل

''جمیل بن معمر نے میرے مہمانوں کو مغموم کر دیا۔ میرا بھائی معزز تھا اور بیوہ عورتوں کی پناہ تھا۔''

طـويـل نـجـاد السيف لـيـس　　　اذا اهتزوا استرخت عليه الحمائل

''اس کی تلوار کی پٹی لمبی تھی وہ کوتاہ قامت نہیں تھا جب وہ جھوم کر چلتا تو تلوار کی پٹی ڈھیلی ہو جاتی۔''

الـی بيتـه يا وی الغريب اذاشتا　　　ومهتلک بـالـی الـدريسين عـائل

''جب قحط پڑتا تو غریب اس کے پاس پناہ لیتے وہ مال خرچ کرنے والا پرانے کپڑے پہننے والا اور دوسروں کا بوجھ اٹھاتا تھا۔''

تـكـاديـداه تـسـلـمـان ردائـه　　　من الـجـود لـمـا استقبلته الشمائل

''جب قحط کی ہوائیں چلتیں تو بوجہ سخاوت اس کی چادر اس کے ہاتھ سے چھوٹ جاتی

فـاقسـم لـو لا قبتـه غير مـوثق　　　لابـک بـالـجـزع الـضـبـاع النواهل

''بخدا اگر تو اسے اس وقت ملتا جب وہ آزاد ہوتا تو بھوکے بجو تمہیں کھانے کو آتے۔''

وانـک لـو واجهتـه و لـقيتـه　　　ونـازلـتـه اوکـنـت مـمـن يـنـازل

''اگر تو اس کے سامنے آتا اور اس سے ملتا اور اسے جنگ کے لئے للکارتا یا اگر تو جنگ کرنے والا ہوتا۔''

لـکـنـت جـمـيـلا اسوء الناس صرعة　　　ولـكـن اقـران الـظـهـور مـقـاتـل

''تو اے جمیل تو اس بری طرح پچھاڑا جاتا مگر وہ سواری کے مقابل ہی لڑنے والے ہوتے ہیں۔''

مندرجہ ذیل اشعار انہوں نے اپنے بھائی عروہ بن مرہ کے مرثیے میں کہے ہیں ان کا شمار ان کے عمدہ اشعار میں کیا جاتا ہے۔

تقول اراہ بعد عروہ لاھیا وذالک رزء ما عملت جلیل

''تم کہتی ہو کہ عروہ کی موت کے بعد میں کھیل کود میں مصروف ہو گیا ہوں اور میں نے اس مصیبت کو کوئی اہمیت نہیں دی۔''

فلا تحسبی انی تنابیت عھدہ ولکن صبری یا امیم جمیل

''اے امیمہ! یہ خیال نہ کرو کہ میں اس کے وعدے کو بھول گیا ہوں یا اس زمانے کو بھول گیا ہوں جو عروہ کے ساتھ بسر کیا تھا لیکن بات یہ ہے کہ میں صبر جمیل کی دولت سے مالا مال ہوں۔''

الم تعلمی ان قد تفرق قبلنا خلیلا صفاءٍ مالک وعقیل

''کیا تمہیں علم نہیں کہ اس سے پیشتر بھی ہم سے دو مخلص دوست' مالک اور عقیل جدا ہو گئے ہیں۔''

ابو عمر کہتے ہیں۔ ابو خراش نے بھی اس کے مرثیے میں بعض عمدہ اشعار کہے ہیں۔

حمدت الھی بعد عروۃ اذا نجا خراش وبعض الشر اھون من بعض

جب عروہ کے بعد خراش بچ نکلا۔ تو میں نے خدا کا شکر ادا کیا کیونکہ بعض مصائب دوسروں کے مقابلے میں آسان ہوتے ہیں۔''

علی انھا تدی الکلوم وانما توکل بالادنی وان جل ما یمضی

''اگرچہ تمام زخموں سے خون بہنے لگ جاتا ہے لیکن ہمارا غم قریب ترین واقعہ سے ہوتا ہے۔ خواہ اس سے پہلے ایک بڑے زخم سے ہمیں پالا پڑ چکا ہو۔''

فواللہ ما انسی فتیلاً رزئتہ بجانب قوسی مامشیت علی الارض

''بخدا جب تک میں زمین پر چلتا رہوں گا میں اس مقتول کو نہیں بھولوں گا جسے تو نے میرے قبیلے کے قرب و جوار میں پچھاڑ دیا تھا۔

ولم ادر من القی علیہ رداء ہ علی انہ قد سل من ماجد محض

''نہ معلوم کس شخص نے اپنی چادر اس پر ڈال دی تھی بلاشبہ وہ کوئی اچھا اور معزز آدمی ہوگا۔''

ابو عمر کہتے ہیں۔ غزوۂ حنین وطائف کے بعد کوئی ایسا عرب نہیں رہ گیا تھا۔ جو اسلام نہ لایا ہو۔ ان میں سے کچھ تو حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور کچھ حاضری سے محروم رہے چنانچہ انہوں نے دینی تعلیم کے اسی حصے پر قناعت کر لی تھی۔ جو اہل وفد دربار رسالت میں حاضر ہو کر سیکھ سکے تھے۔ ابو خراش بھی مسلمان ہو گئے اور بڑھ چڑھ کر اسلام کی خدمت کی۔ انہوں نے حضرت عمر کے عہد خلافت میں وفات پائی۔

ان کی وفات یوں واقع ہوئی کہ یمن کے کچھ لوگ جو حج کرنے جا رہے تھے۔ ان کے مہمان ہوئے۔ وہ ان کے لئے پانی لینے گئے تاکہ انہیں کھلائیں پلائیں اور ان کے لئے کچھ پکانے کا بندوبست کریں اس دوران میں انہیں سانپ نے ڈس لیا۔ وہ جلدی جلدی واپس لوٹے پانی' بکری کا گوشت اور برتن ان کے حوالے کئے کہ پکاؤ اور کھاؤ اور جو مصیبت انہیں پیش آئی تھی۔ مہمانوں کو

اس کے بارے میں کچھ نہ بتایا رات گزر گئی۔ جب صبح ہوئی تو مہمانوں نے دیکھا کہ ابوخراش فوت ہو چکے تھے چنانچہ وہ اس وقت تک ٹھہرے رہے جب تک ان کی تدفین و تکفین سے فراغت نہ ہوگئی۔

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن دربار رسالت میں ان کی حاضری کا ذکر نہیں کیا البتہ انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے کیونکہ وہ حضور اکرمؐ کے عین حیات میں مسلمان ہو گئے تھے۔ اس لئے تو انہوں نے لکھا ہے کہ حنین اور طائف کے غزوات کے بعد تمام عرب مسلمان ہو گئے تھے بعض علما کا قول ہے کہ قرد بن معاویہ جس کے متعلق عربی زبان میں ایک ضرب المثل مشہور ہے۔ ازنی من قرد۔ ابوخراش کی نسل سے تھا۔

۵۸۴۰۔ حضرت ابوالخریف بن ساعدۃ ؓ

حضرت ابوالخریف بن ساعدۃ بن عبدالاشہل بن مالک بن لوذان بن عمرو بن عوف انصاری اوسی۔ ایک غزوے میں زخمی ہو گئے تھے۔ کدید میں وفات پائی حضور اکرمؐ نے انہیں اپنے پیرہن کا کفن عطا کیا اور بنولوذان کو بنوسمیعہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جاہلیت میں انہیں بنوصماء کہتے تھے حضور اکرمؐ نے فرمایا آج سے تم بنوسمیعہ ہو چنانچہ اسی نام سے پہچانے جانے لگے۔ ہشام بن کلبی کا یہی قول ہے۔

۵۸۴۱۔ حضرت ابوخزامہ عذریؓ

حضرت ابوخزامہ۔ ان کا نام رفاعہ بن عرابہ تھا ایک روایت میں عرادۃ العذری از بنوعذرہ بن سعد بن زید بن لیث بن سود بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ مذکور ہے۔ ایک روایت میں جہنی ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے اور جہینہ بن زید عذرہ بن سعد بن زید کا چچا تھا۔ وہ جناب کے علاقے میں رہتا تھا۔ جو بنوعذرہ کا متعلقہ تھا۔

انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت حاصل ہوئی اور وہ حجازی تھے۔ ان سے عطا بن یسار نے روایت کی ہم نے اس کا ذکر رفاعہ بن عرادہ کے ترجمے میں کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ ایک دوسرے ابوخزامہ ہیں۔ نیز لکھا ہے کہ بعض لوگوں نے انہیں صحابہ میں شمار کر کے غلطی سے ان سے ایک حدیث بھی منسوب کی ہے۔ جو انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہے حالانکہ اس باب میں صحیح روایت وہ ہے جو یونس، عیینہ اور عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے زہری سے انہوں نے ابوخزامہ سے (جو بنوحارث بن سعد سے تھے) انہوں نے اپنے والد سے بیان کی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے منتر جنتر کے بارے میں دریافت کیا اور حدیث بیان کی نیز ان کی رائے میں یہ ابوخزامہ تابعین میں سے ہیں اور ان کی حدیث میں زبردست اختلاف ہے۔

۵۸۴۲۔ حضرت ابوخزامہ ؓ احد بنی الحارث بن سعد

حضرت ابوخزامہ۔ جن کا تعلق بنوحارث بن سعد سے ہے۔ ان کی حدیث کے اسناد میں اختلاف ہے۔ ابویاسر سے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابن ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ اور سفیان کہتے ہیں کہ انہوں نے آپ سے دریافت کیا یارسول اللہ! ہم بیماری کے لئے دوا استعمال کرتے ہیں یا جنتر منتر سے کام لیتے ہیں یا پرہیز

کرتے ہیں۔ کیا یہ چیزیں بھی تقدیر الٰہی کے تحت آتی ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں''۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۴۳۔ حضرت ابوخزیمہ بن اوسؓ

حضرت ابوخزیمہ بن اوس بن زید بن اصرم بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری خزرجی' نجاری' بدر اور بعد کے غزوات میں شریک رہے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ شہدائے بدر روایت کی ہے اور ابوخزیمہ کا بانداز ذیل بیان کیا ہے۔ ابوخزیمہ بن اوس بن اصرم از بنو زید بن ثعلبہ۔ اول الذکر نسب کا قائل ابوعمر ہے لیکن ابن اسحٰق نے زید کو ابن ثعلبہ لکھا ہے۔ عبدالملک بن ہشام نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ابوخزیمہ بن اوس بن اصرم بن زید بن ثعلبہ۔ اس لحاظ سے ابوعمر نے زید ثانی کا ذکر نہیں کیا۔

ابوخزیمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں فوت ہوئے۔ اور وہ مسعود بن اوس ابومحمد کے بھائی تھے۔ ابن شہاب نے عبید بن سباق سے انہوں نے زید بن ثابت سے روایت کی کہ مجھے سورۃ توبہ کا آخری حصہ ابوخزیمہ انصاری سے مل سکا۔ ابوخزیمہ اور حارث بن خزیمہ کے درمیان خزیمہ تک وہ سلسلہ نسب میں کہیں بھی جمع نہیں ہوتے۔ دونوں انصاری ہیں۔ ایک خزرجی ہے اور دوسرا اوسی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بھی بیان انہی کا ہے ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ مذکور بالا بیان ابوعمر کا ہی ہے اور انہوں نے حارث بن خزیمہ کو بنواوس کا فرد قرار دیا ہے اور حارث کے نسب کو خزرج تک بیان کیا ہے اور انہوں نے بلاشبہ موسیٰ بن عقبہ کی تحریر میں بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ بدر میں از انصار از بنوعبیت واز بنوعبدالاشہل حارث بن خزمہ کا نام دیکھا اور سمجھے کہ وہ بنواوس سے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ نیز یہ بھی مذکور تھا کہ حارث بنو عبدالاشہل کے حلیف ہیں بنا بریں میں سمجھ نہیں سکا کہ وہ اوسی کیسے بن گئے ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ ابوعمر نے انہیں بر بنائے خلف اوسی کہہ دیا ہو کیونکہ اختلاف نسب سے اس میں فرق نہیں پڑتا۔ واللہ اعلم۔

۵۸۴۴۔ حضرت ابوخزیمہ یربوعؓ

حضرت ابوخزیمہ یربوع بن عمرو بن کعب بن عبس بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری' ابوعلی نے عدوی سے روایت کی کہ بدر اور بعد کے غزوات میں شریک رہے۔

۵۸۴۵۔ حضرت ابوحصفہؓ

حضرت ابوحصفہؓ۔ ایک روایت میں ابوحصہ ہے اور باب الحا میں ہم ذکر کر چکے ہیں۔ انہوں نے مغیرہ جعفی سے روایت کی کہتے ہیں کہ میں ابوحصہ کے بیٹا تھا کہ انہوں نے ابوحصفہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ صعلوک یعنی مفلس کسے کہتے ہیں؟ پھر حدیث بیان کی۔

ابونعیم نے اسی ترجمے میں طبرانی سے انہوں نے ابونصر صائغ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق المسیبی سے انہوں نے یحییٰ بن یزید

بن عبدالملک سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن خصیفہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ خوش چہرے سے بھلائی کا سوال کرو۔ ابوموسیٰ نے اس حدیث کو اس ترجمے میں بیان کیا ہے جو آگے مذکور ہے لیکن ابونعیم نے دونوں حدیثوں کو اس ترجمے میں ذکر کر کے دونوں کو ایک بنا دیا ہے۔ اس کے خلاف ابوموسیٰ نے من الصعلوک والی حدیث کو اسی ترجمے کے تحت بیان کیا ہے اور دوسری حدیث التمسوا الخیر کو بعد کے ترجمے کے تحت اور اس طرح راوی بھی دو بن گئے ہیں۔

۵۸۴۶۔ حضرت ابوخصیفہؓ

حضرت ابوخصیفہ مصغر۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ طبرانی وغیرہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ابوغالب احمد بن عباس سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے (ح) ابوموسیٰ نے کہا کہ انہیں ابوعلی نے اور ابونعیم نے بتایا کہ ہمیں سلیمان بن احمد نے انہیں محمد بن نصر صائغ نے انہیں محمد بن اسحٰق انہیں یحییٰ بن یزید بن عبدالملک نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن خصیفہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ خوش چہرہ لوگوں سے بھلائی کی التماس کرو''۔ اور اسی اسناد سے یزید بن خصیفہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم گھر سے نکلو تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ توکلت علی اللہ اور حسبی اللہ ونعم الوکیل پڑھ لیا کرو''۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابونعیم نے دونوں کو ایک سمجھا ہے۔ واللہ اعلم

۵۸۴۷۔ ابوالخطابؓ

حضرت ابوالخطاب۔ انہیں صحبت میسر آئی لیکن ان کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ ان سے ثویر بن ابی فاختہ روایت کی۔ کوفی تھے۔ ابواحمد زبیری نے اسرائیل سے انہوں نے ثویر سے انہوں نے ایک صحابی سے جس کا نام ابوالخطاب تھا حضور اکرم ﷺ سے دربارۂ وتر سوال کیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں آدھی رات کے وقت وتر پڑھنا بہتر خیال کرتا ہوں کیونکہ اس وقت خدا آسمان دنیا پر اتر آتا ہے اور کہتا ہے کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے۔ معافی مانگنے والا یا دعا کرنے والا ہے۔ جب صبح نمودار ہوتی ہے تو اوپر چلا جاتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۴۸۔ حضرت ابوخلاد الرعینیؓ

حضرت ابوخلاد الرعینی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی مگر ان کے نام اور نسب کا پتہ نہ چل سکا۔ یحییٰ ثقفی نے اذنا باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ہشام بن عمار سے انہوں نے حکم بن ہشام ثقفی سے انہوں نے یحییٰ بن سعید بن ابان قرشی سے انہوں نے ابوفروہ سے انہوں نے ابوخلاد سے جو صحابی ہیں۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا تم کسی ایسے مرد مومن کو دیکھو جو دنیا سے بے نیاز اور کم گو ہو۔ تو اس سے قریب ہونے کی کوشش کرو کہ ایسے شخص پر حکمت کا القاء ہوتا ہے۔ ہشام بن عمار نے حکم سے انہوں نے یحییٰ سے اسی طرح روایت کی۔ امام بخاری نے احمد الدورقی انہوں نے یحییٰ بن سعید بن ابان بن

سعید بن عاص سے روایت کی ابوفروہ جزری نے ابومریم سے انہوں نے خلاد سے انہوں نے رسول کریمؐ سے اسی طرح روایت کی اور یہی اصح ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۴۹۔ حضرت ابوخلیدہؓ

حضرت ابوخلیدہ فہری۔ یزید بن ہارون نے محمد بن مطرف سے انہوں نے اسحٰق بن ابوفروہ سے انہوں نے ابوخلیدہ فہری سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے کسی پیاسے کو پانی پلایا کہ وہ سیر ہو گیا۔ اللہ تعالٰی اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دے گا اور جس نے کسی بھوکے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا۔ اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اسے اجازت ہوگی کہ جس دروازے سے چاہے، بہشت میں داخل ہو جائے اسے رواد بن جراح نے محمد بن مطرف سے روایت کیا اور ان کا نام ابن خلید لکھا ہے۔ ابوالشیخ نے باسنادہ روایت کیا اور ابن خلیدہ عن ابیہ لکھا لیکن پہلی روایت اصح ہے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۵۰۔ حضرت ابوخمیصہؓ

حضرت ابوخمیصہ۔ ان کا نام معبد بن عباد تھا اور کبار انصار سے تھے۔ غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ہم ان کا ذکر پیشتر ازیں باب حا میں زیادہ تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔ ابوعمر لکھتے ہیں کہ ابومعشر نے ان کا نام ابوعصیمہ لکھا ہے جو درست نہیں ابوعمر نے اسی نام سے ان پر دو ترجمے لکھے ہیں حالانکہ وہ ایک آدمی ہے۔ واللہ اعلم

۵۸۵۱۔ حضرت ابوخنیسؓ

حضرت ابوخنیس الغفاری کا بیان ہے کہ وہ ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غزائے تھامہ کے لئے نکلے جب وہ عسفان کے مقام پر پہنچے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی پہنچ گئے اور گزارش کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم بھوک سے لاچار ہو گئے، ہمیں اجازت دیجئے تاکہ ہم اپنی سواریاں ذبح کر کے اپنے پیٹ بھریں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درخواست کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ ان کے راشن میں برکت کے لئے دعا فرماتے تو بہتر ہوتا پھر راوی نے ایک عمدہ حدیث جس کا تعلق نبوت کی نشانیوں سے تھا۔ بیان کی۔ ان کی یہ حدیث ابوبکر بن عمر بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر نے (جو امام مالک کے شیخ ہیں) ابراہیم بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابوربیعہ سے روایت کی اور انہوں نے ابوخنیس سے سنی اور پھر حدیث بیان کی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۵۲۔ حضرت ابوخیثمہ انصاریؓ

حضرت ابوخیثمہ انصاری سالمی۔ ان کا نام عبداللہ بن خیثمہ تھا۔ ابن کلبی کے مطابق ان کا نسب حسب ذیل ہے۔ ابوخیثمہ مالک بن قیس بن ثعلبہ بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج الاکبر۔ یہ وہ صاحب ہیں۔ جو تبوک میں حضور اکرمؐ سے جا ملے تھے اور حضور اکرمؐ نے انہیں آتا دیکھ کر فرمایا تھا۔ ہو نہ ہو۔ یہ ابوخیثمہ ہے۔

ابوجعفر بن یمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابراہیم بن اسماعیل انصاری سے انہوں نے زہری سے روایت کی کہ میرے چچا حسین نے جو بنو کعب بن مالک کے قائد تھے۔ انہیں بتایا کہ مجھے کعب نے وہ واقعہ سنایا۔ جب وہ غزوۂ تبوک کے موقعہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک سخت گرم دوپہر کو تبوک میں دور ایک سوار کو سراب میں تیز تیز قدم اٹھاتے دیکھا اور فرمایا ہو نہ ہو یہ ابوخیثمہ ہے چنانچہ بنو عوف کے ایک آدمی نے اس کی تصدیق کی اور کہا بخدا ابوخیثمہ ہی ہیں وہ آئے اور حضور اکرم ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گئے آپ نے ان سے مدینہ منورہ کی صورت حال پوچھی۔ ابونعیم کہتے ہیں۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہیں منافقوں نے استہزا کا نشانہ بنایا تھا۔ جب انہوں نے مزدوری کر کے ایک صاع کھجور کمائی تھی اور تبوک کے چندے میں پیش کر دی تھی۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ ان کا نام عبداللہ بن خیثمہ تھا اور ایک روایت میں مالک بن قیس از بنوخزرج سالمی مذکور ہے۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور یزید بن معاویہ کے عہد تک زندہ رہے اور صحابہ میں ان کے بغیر اور کوئی آدمی نہ تھا جس کی کنیت ابوخیثمہ تھی۔ سوائے عبدالرحمٰن بن ابوسبرہ جعفی کے جو خیثمہ کے والد تھے اور ان کی کنیت اپنے بیٹے کے نام پر تھی۔ ہم پیشتر ان کا ذکر کر آئے ہیں۔

واقدی لکھتے ہیں کہ ہلال بن امیہ واقفی نے مجھے بتایا کہ جب وہ غزوۂ تبوک میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ شمولیت نہ کر سکے تھے۔ تو ابوخیثمہ بھی ہمارے ساتھ تھے اور ان کا نام عبداللہ بن خیثمہ تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۵۳۔ حضرت ابوخیرہ صباحیؓ

حضرت ابوخیرہ صباحی العبدی از اولاد صباح بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس سے تھے۔ خلیفہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابوخیرہ صباحی جو بنو عبدالقیس سے تھے۔ وہ بنو عبدالقیس کے وفد میں شریک تھے۔ داؤد بن مساور نے مقاتل بن ہمام سے انہوں نے ابوخیرہ صباحی سے روایت کی کہ وہ اس وفد میں جو چالیس سواروں پر مشتمل تھا اور حضوا کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا شامل تھے۔ ان کا بیان ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کدو میں' سیاہ گھڑے میں' درخت کے تنے میں سوراخ کرنے اور قیر اندودہ برتن میں نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا ہم نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے یہاں گھاس ہوتی ہے جس سے ہم کام چلا لیتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا: ''اے خدا! تو بنو عبدالقیس کو معاف فرما۔'' تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

امیر ابونصر کا قول ہے کہ اس قبیلے میں سے کسی نے بھی اس کے سوا کچھ بھی روایت نہیں کیا۔

۵۸۵۴۔ حضرت ابوخیرہؓ

حضرت ابوخیرہ۔ اشیری نے ابوعمر پر استدراک کر کے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ دوسرے ابوخیرۃ ہیں کتاب الوحدان کے مصنف نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ محمد بن مرزوق باسنادہ عبیداللہ بن یزید بن ابوخیرہ سے انہوں نے اپنے والد ابوخیرہ سے روایت کی کہ ان کے پاس ایک اونٹ تھا جس سے بار برداری کا کام لیتا تھا۔ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا اور غزوۂ خیبر یا حنین میں شریک ہوا اور ہم اپنے اونٹوں پر لشکر کے لئے پانی لاد کر لاتے تھے۔ نیز مدینے میں

خرید وفرخت بھی کرتا تھا حضور اکرم نے میرے لئے دعائے برکت فرمائی۔

باب الدال

۵۸۵۵۔ حضرت ابوداؤد انصاریؓ

حضرت ابوداؤد انصاری مازنی۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں عمرو اور دوسری میں عمیر بن عامر بن مالک بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی ہے۔ غزوۂ بدر اور احد میں موجود تھے۔

عبداللہ نے باسنادہ تا یونس انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو مازن بن نجار' ابوابوداؤد عمیر بن عامر بن مالک کا ذکر کیا ہے۔ جنہوں نے ابوالبختری قرشی کو بدر کے دن قتل کیا تھا حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی تھی کہ جو شخص بھی ابوالبختری سے مزاحم ہو۔ وہ اسے قتل نہ کرے کیونکہ یہ وہ شخص تھا جس نے قریش کا وہ معاہدہ جس میں بنو ہاشم سے مقاطعہ کیا گیا تھا۔ تلف کر دیا تھا اور جو مکہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے حسن سلوک سے پیش آتا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس آدمی کے قاتل کا نام مجذر بن زیاد البلوی تھا ایک روایت میں اس کے قاتل کا نام ابوالیسر تھا۔

ابوداؤد سے مروی ہے کہ وہ معرکہ بدر میں ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا تا کہ اسے قتل کرے لیکن قبل اس کے کہ ان کی تلوار اس کی گردن تک پہنچے سر خود بخود کٹ کر زمین پر گر پڑا۔ انہیں معلوم ہو گیا کہ اس کا قاتل کوئی اور تھا۔

یہ روایت ابن اسحٰق نے اپنے والد اسحٰق بن یسار سے انہوں نے بنو مازن بن نجار کے ایک شخص سے اور اس نے ابوداؤد مازنی سے بیان کی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۵۶۔ حضرت ابودجانہ سماک بن خرشہؓ

حضرت ابودجانہ سماک بن خرشہ اور ایک روایت میں سماک بن اوس بن خرشہ بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج الاکبر انصاری خزرجی ساعدی از قبیلہ سعد بن عبادہ مذکور ہے۔ یہ دونوں قبیلے طریف پر جمع ہو جاتے ہیں۔ یہ غزوۂ بدر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ غزوۂ احد میں انہوں نے حضور اکرم ﷺ کا دفاع کیا تھا۔ ابودجانہ کا شمار دلیر اور بہادر سپاہیوں میں ہوتا تھا۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن مسلم زہری' عاصم بن عمر بن قتادہ' محمد بن یحییٰ بن حبان اور حصین بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ وغیرہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زرہیں پہن رکھی تھیں۔ فرمایا اس تلوار کا حق کون ادا کرے گا کئی آدمی لینے کو اٹھے لیکن آپ نے کسی کو نہ دی۔ آخر ابودجانہ اٹھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! تلوار کا کیا حق ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو اس سے دشمن پر اس طرح وار کرے کہ ٹیڑھی ہو جائے''۔ ابودجانہ نے کہا میں اس کا حق ادا کروں گا چنانچہ آپ نے وہ تلوار ان کے حوالے کر دی۔ ابودجانہ جب بھی جنگ ہوتی نہایت دلیری اور شجاعت کا مظاہرہ کرتے اور اکڑ اکڑ کر چلتے۔ نیز ان کے پاس سرخ رنگ کی پٹی

تھی جسے وہ پیشانی پر باندھ لیتے تو لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ وہ آمادہ پیکار ہیں۔ جب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے تلوار لے لی۔ تو سرخ پٹی نکالی اور وہ سر پر باندھ لی اور دونوں صفوں کے درمیان اکڑ اکڑ کر چلنے لگ گئے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ مجھے جعفر بن عبداللہ بن اسلم جو کہ عمر بن خطاب کے مولی ہیں انہوں نے معاویہ بن معبد بن کعب بن مالک سے روایت کی کہ ابودجانہ کو جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا ہر چند خدا کو یہ انداز ناگوار ہے لیکن ایسے مواقع پر چنداں حرج نہیں۔

ابودجانہ جنگ یمامہ میں شامل تھے اور مسیلمہ کذاب کے قتل میں عبداللہ بن زید بن عاصم اور وحشی کے ساتھ شریک تھے۔

ابودجانہ عتبہ بن غزوان کے بھائی تھے اور حضور اکرم ﷺ نے ان میں سلسلہ مواخات قائم فرمایا تھا۔ ہم سماک کے ترجمے میں زیادہ تفصیل سے ان کے حالات لکھ آئے ہیں۔ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۵۷۔ حضرت ابوالدحداح رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالدحداح رضی اللہ عنہ۔ ایک روایت میں ابودحداحہ بن دحداحہ الانصاری ہے۔ صحابی شمار ہوتے ہیں۔ ابوعمر کہتے ہیں۔ مجھے ان کے نام اور نسب کا علم نہیں۔ ہاں وہ انصار کے حلیف تھے۔ ابن ادریس وغیرہ نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے روایت کی کہ ابودحداح فوت ہو گئے اور ان کا قیام انصار میں تھا۔ حضور اکرمؐ نے عاصم بن عدی کو بلا کر دریافت کیا۔ آیا دحداح کا تم سے کوئی نسبی تعلق تھا۔ انہوں نے کہا نہیں' حضور اکرم ﷺ نے ان کی میراث ان کے بھانجے ابولبابہ بن ابوالمنذر کے حوالے کر دی۔ ایک روایت میں ان کا نام ثابت مذکور ہے۔ اور ہم نے باب الثاء کے تحت ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن مسعود کہتے ہیں۔ جب یہ آیت مَنْ ذَالَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ اتری تو جناب ابودحداح نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ ہم سے قرض مانگتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں پھر ابن مسعود نے ان کے صدقے کی روایت بیان کی۔

ابونعیم نے باسنادہ فضیل بن عیاض سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابوالدحداح نے امیر معاویہ سے کہا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جس کی خواہش حصول دنیا ہو۔ اللہ تعالیٰ اس پر میرا قرب حرام کر دے گا کیونکہ مجھے دنیا کی تخریب کے لئے بھیجا گیا ہے۔ نہ کہ اس کی تعمیر کے لئے۔ مگر پہلی بات اصح ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۵۸۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالدرداءؓ۔ ان کا نام عویمر بن مالک بن زید بن قیس بن امیہ بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج تھا۔ ایک روایت کے رو سے ان کا نام عامر بن مالک تھا اور عویمر لقب اور عویمر کے ترجمے میں ہم تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔ ان کی والدہ کا نام محبہ دختر واقد بن عمرو بن اطنابہ تھا۔ انہوں نے قبول اسلام میں ذرا دیر کی تھی جبکہ ان کے گھر کے سب لوگ

اسلام قبول کر چکے تھے۔ انہوں نے حسن عمل سے اسلام کی خدمت کی یہ فقیہہ' دانش ور اور حکیم تھے رسول اللہ اکرم ﷺ نے ان میں اور سلمان فارسی میں مواخات قائم کر دی تھی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا۔ ابوالدرداء میری امت کا فلسفی ہے غزوۂ احد کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے البتہ غزوۂ احد میں ان کی شمولیت کے بارے میں اختلاف ہے۔

عبداللہ بن احمد خطیب نے جعفر بن احمد ابو محمد قاری سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن حسین بن محمد بن عبدالرحیم سے انہوں نے محمد بن حسن بن عبدان سے انہوں نے عبداللہ بن بنت منیع سے انہوں نے ہدبہ سے انہوں نے ابان العطار سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے سالم بن ابوالجعد سے انہوں نے معدان سے انہوں نے ابوالدرداءؓ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے دریافت فرمایا کیا تم قرآن کا تیسرا حصہ ایک رات میں پڑھ سکتے ہو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کافی مشکل اور وقت طلب کام ہے حضور اکرم نے فرمایا خدا نے قرآن کریم کو تین حصوں میں تقسیم فرما دیا ہے چنانچہ ایک حصہ (قل ہو اللہ احد) ہے۔

جبیر بن نفیر نے عوف بن مالک سے روایت کی کہ انہوں نے خواب میں ایک سبزہ زار میں ایک نیلے رنگ کا گنبد دیکھا جس کے اردگرد کثیر التعداد بکریاں کھجوریں چرتی پھرتی تھیں۔ میں نے دریافت کیا یہ عالی شان گنبد کس کا ہے کسی نے عبدالرحمٰن بن عوف کا نام لیا ہم نے تھوڑی دیر تک انتظار کیا۔ تو وہ اپنے مکان سے نکلے ہم نے کہا اے ابن عوف۔ خدا نے یہ محل تمہیں قرآن کریم کی برکت سے دیا ہے اگر تم اس ٹیلے پر چڑھ کر دیکھو تو جو کچھ اللہ نے ابوالدرداءؓ کو عطا فرمایا۔ وہ ایسی چیز ہے جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے کیونکہ وہ دنیا کو دونوں ہاتھوں اور سینے سے دھکیل کر دور پھینکتا ہے۔

وہ حضرت عثمان کے زمانہ خلافت میں دمشق کے قاضی بنا دیئے گئے تھے اور خلیفہ کی شہادت سے دو برس پہلے فوت ہو گئے تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۵۹۔ حضرت ابودرہ بلویؓ

حضرت ابودرہ بلوی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ابوسعید بن یونس نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا جو صحابہ میں سے فتح مصر میں شامل تھے۔ علی بن حسن بن قدید نے بیان کیا کہ میں نے ایک دروازے پر یہ لکھا دیکھا (درابودرہ صحابہ رسول کرم) تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۶۰۔ حضرت ابوالدنیاؓ

حضرت ابوالدنیا۔ حضور اکرم نے فرمایا بشرطیکہ دنیا کے شر سے محفوظ ہو۔ ولید بن مسلم نے عمرو بن قیس سے انہوں نے عطا سے انہوں نے ابوالدنیا سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الذال

۵۸۶۱۔حضرت ابوذباب السعدیؓ

حضرت ابوذباب السعدی از سعد العشیرہ۔ عبداللہ بن ابوذباب کے والد تھے۔ عاصم بن عمر بن قتادہ نے عبداللہ بن ابوذباب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی مجھے شکار کا بڑا شوق تھا۔ انہوں نے اپنے خیالات بیان کئے تا آنکہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جمعہ کا دن تھا اور وہ منبر رسول کے سامنے آ کر بیٹھ گئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور خطبہ دینا شروع کیا بعد از حمد و ثنا فرمایا میرے منبر کے ساتھ سعد العشیرہ کا ایک آدمی بیٹھا ہے جو اسلام قبول کرنے آیا ہے۔ پیشتر ازیں نہ اس نے مجھے دیکھا ہے اور نہ میں نے اسے دیکھا ہے نہ اس نے مجھ سے بات کی ہے نہ میں نے اس سے بات کی ہے بعد از ادائے نماز یہ تمہیں عجیب بات سنائے گا۔ حضور نے نماز پڑھائی اور میں آپ کی باتوں سے ہمہ تن استعجاب تھا۔

بعد از نماز حضور اکرم نے مجھے فرمایا اے سعد عشیرہ کے بھائی! قریب آ جاؤ اور اپنے حالات نیز اپنے کتے اور اپنے معبود قراض کے بارے میں کچھ بتاؤ۔ میں نے اپنے واقعات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور صحابہ کو سنائے میں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے تمتما اٹھا تھا۔ اس کے بعد آپ نے مجھے اسلام کی دعوت دی اور قرآن حکیم کی تلاوت فرمائی میں نے اسلام قبول کر لیا۔ پھر حدیث بیان کی۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۶۲۔حضرت ابوذر غفاریؓ

حضرت ابوذر غفاری۔ ان کے نام کے بارے میں بڑا اختلاف ہے۔ ایک روایت میں جندب بن جنادہ ہے جو باقی روایتوں کے مقابلے میں اصح اور زیادہ عام ہے۔ ایک دوسری روایت میں بریر بن عبداللہ، بریر بن جنادہ، بریری بن عشرقہ، جندب بن عبداللہ اور جندب بن سکن بھی مذکور ہے مشہور روایت جندب بن جنادہ بن قیس بن عمرو بن ملیل بن صغیر بن حرام بن غفار ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق جندب بن جنادہ بن سفیان بن عبید بن حرام بن غفار بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناة بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکتہ الغفاری آیا ہے۔ ان کی والدہ رملہ دختر وقیعہ بنو غفار سے تھیں۔ ابوذر قدیم الاسلام تھے اور کبار صحابہ میں تھے اور فاضل شمار ہوتے تھے۔ اسلام لانے والوں میں پانچویں نمبر پر تھے۔ بعد از قبول اسلام وہ اپنے قبیلے میں واپس چلے گئے تھے اور وہیں قیام پذیر رہے تا آنکہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کو ہجرت فرمائی تو جناب ابوذر بھی وہاں پہنچ گئے۔

کئی راویوں نے باسنادہم جو محمد بن اسماعیل تک ہے۔ عمرو بن عباس سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے مثنیٰ سے انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ جب ابوذر کو حضور اکرم ﷺ کی بعثت کا علم ہوا۔ انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم اپنی اونٹنی پر سوار ہو اور وادی حجاز میں جا کر اس شخص کے حالات و واقعات دریافت کر کے آؤ۔ جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس پر آسمان سے وحی اترتی ہے۔ اس کی باتیں سنو اور پھر مجھے آ کر بتاؤ۔ ان کا بھائی مکہ آیا حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں اور پھر واپس بھائی کے پاس گیا اسے بتایا کہ مدعی نبوت مکارم اخلاق کی تعلیم دیتا ہے اور جو کلام آپ پر اترتا ہے وہ شعر نہیں ہے۔ ابوذر نے کہا جو میں چاہتا تھا۔ اس سلسلے میں میری تسلی نہیں ہوئی۔ رخت سفر باندھا پانی کا مشکیزہ ساتھ لیا اور مکہ کو چل دیئے۔ وہ مسجد الحرام میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں آئے۔ وہ حضور اکرم کو نہیں جانتے تھے کسی سے دریافت کرنا مناسب نہ جانا اس طرح رات کا کچھ حصہ گزر گیا۔ ابوذر لیٹ گئے۔ حضرت علیؓ نے انہیں دیکھا تو سمجھ گئے کہ غریب الوطن ہے۔ جب ابوذر نے حضرت علی کو دیکھا تو ان کے پیچھے چل دیئے۔ لیکن دونوں نے صبح تک ایک دوسرے سے بات نہ کی چونکہ مسجد میں حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کا احتمال تھا اس لئے ابوذر اپنا توشہ دان اور مشکیزہ لے کر مسجد الحرام میں آ گئے وہ دن بھی گزر گیا شام ہو گئی لیکن ابوذر کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب نہ ہوئی۔ وہ اپنی جگہ پر لیٹ گئے اس رات کو حضرت علی پھر ان کے پاس سے گزرے کہنے لگے کیا اس آدمی کو آج تک اپنا گھر نہیں ملا۔ انہیں اٹھایا۔ وہ ان کے ساتھ چل دیئے مگر دونوں نے باہم کوئی گفتگو نہ کی تا آنکہ تیسرا دن بھی گزر گیا اس رات کو حضرت علی نے پھر ابوذر کو اٹھایا اور پوچھا کہ تم یہاں کیوں آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں اس شرط پر آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ میری راہنمائی کریں حضرت علی نے انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں معلومات بہم پہنچائیں۔ اور بتایا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں۔ کل صبح جب میں آؤں تو تم میرے پیچھے پیچھے آنا اگر مجھے کوئی خطرہ محسوس ہوا تو میں اس بہانے کھڑا ہو جاؤں گا گویا میں پانی گرا رہا ہوں جب میں چل پڑوں تو تم بھی میرے ساتھ میرے گھر داخل ہو جانا۔ دوسری صبح وہ اس طریقے سے حضور اکرم کی خدمت میں پہنچ گئے۔ آپ کی گفتگو سنی اور مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اب تم اپنے قبیلے میں واپس چلے جاؤ۔ ان میں تبلیغ کرو اور جب میں بلاؤں تو میرے پاس آ جانا ابوذر نے کہا یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میں مشرکین کے سامنے جا کر اپنے ایمان کا اعلان ضرور کروں گا۔

چنانچہ سیدھے کعبے میں گئے اور بہ آواز بلند کلمہ شہادت پڑھا۔ مشرکین قریش ان پر ٹوٹ پڑے اور انہیں زمین پر گرا لیا حضرت عباس ان پر گر گئے اور کہنے لگے اے قریش! کیا تمہیں علم نہیں کہ یہ شخص بنو غفار سے ہے اور تمہارے تجارتی قافلے جو شام کو جاتے ہیں۔ وہیں سے گزرتے ہیں۔ اس طرح انہیں چھڑا لیا دوسرے دن پھر ابوذر نے کعبے میں جا کر اپنا عمل دہرایا۔ مشرکین پھر ان پر جھپٹے اور انہیں زمین پر گرا لیا اس بار بھی حضرت عباس نے ان پر اوندھے گر کر انہیں بچایا۔ ان کے قبول اسلام کے بارے میں ہمیں بڑی لمبی حدیث سنائی گئی ہے لیکن ہم نے از خوف طوالت اسے چھوڑ دیا ہے۔ جناب ابوذر نے ۳۱ یا ۳۲ سن ہجری میں بہ مقام ربذہ وفات پائی اور عبداللہ بن مسعود نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اسی سال وہ بھی فوت ہو گئے۔ رسول اکرم نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا کہ ابوذر میری امت کا (زہد) ترک دنیا کے لحاظ سے مسیح ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ ابوذر نے ایسا علم حاصل کیا کہ دوسرے لوگ اسے حاصل نہ کر سکے۔ پھر اس نے اس کی اس طرح حفاظت کی کہ کوئی آدمی بھی اس سے کچھ حاصل نہ کر سکا۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے بریدہ بن سفیان سے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ تبوک کو روانہ ہوئے تو کوئی نہ کوئی آدمی پیچھے رہ جاتا۔ صحابہ حضور اکرم ﷺ

کو بتاتے تو فرماتے چلو جانے دو اگر اس میں بھلائی ہوئی تو وہ آ کر تم سے مل جائے گا اور اگر نہ ہوئی تو خدا نے اس کے شر سے تمہیں بچالیا ہے۔ آخر ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ ابوذر بھی پیچھے رہ گئے ہیں۔ حضورؐ نے ان کے بارے میں وہی کچھ فرمایا جو دوسروں کے متعلق فرماتے۔

دراصل ابوذر اپنے اونٹ کی وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ جب وہ تھکان کی وجہ سے بہت سست ہو گیا تو جناب ابوذر نے اپنا سامان اپنی پیٹھ پر لادا اور آپ کے تعاقب میں چل پڑے۔ دور سے کسی صحابی نے انہیں آتا دیکھ لیا اور حضور اکرم ﷺ کو بتایا کہ کوئی آدمی راستے پر چلتا آ رہا ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا عجب نہیں کہ ابوذر ہو۔ صحابہ نے غور سے دیکھا تو انہیں یقین ہو گیا کہ ابوذر ہی ہیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ ابوذر پر رحم فرمائے۔ اکیلا ہی چلا آ رہا ہے۔ اکیلا ہی مرے گا اور اکیلا ہے اٹھایا جائے گا اور زمانے کو اس کے ہاتھوں ایک ضرب برداشت کرنا پڑے گی۔

کچھ عرصے بعد ابوذر مقام ربذہ منتقل ہو گئے چنانچہ ان کی وفات' عبداللہ بن مسعود کی نماز جنازہ' ربذہ میں ان کے ساتھیوں اور وہاں ان کی اقامت کے بارے میں کئی احادیث ہیں۔ جنہیں ہم چھوڑ رہے ہیں۔ ابوذر لمبے چوڑے اور مضبوط آدمی تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۶۳۔ حضرت ابوذرہؓ

حضرت ابوذرہ حارث بن معاذ بن زرارہ انصاری ظفری' ابونملہ انصاری کے بھائی تھے۔ دونوں بھائی اپنے والد معاذ کے ہمراہ غزوۂ احد میں موجود تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۶۴۔ حضرت ابوذرہ حرمازیؓ

حضرت ابوذرہ حرمازی۔ صحابی شمار ہوتے ہیں۔ ابوالبشر دولابی نے کتاب الاسماء والکنی میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ ابن ماکولا اور ابوسعد السمعانی کا قول ہے اور حرمازی۔ حرماز بن مالک بن عمرو بن تمیم کی طرف منسوب ہے۔

۵۸۶۵۔ حضرت ابوذؤیب الہذلیؓ

حضرت ابوذویب الہذلی۔ شاعر تھے اور مسلمان ہوئے حضور اکرم ﷺ کے ہمعصر تھے لیکن حضور اکرم کی زیارت نصیب نہ ہوئی اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ وہ جاہلی تھے اور اسلامی بھی۔ ایک روایت کے رو سے ان کا نام خویلد بن خالد بن محرث بن زبید بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تمیم بن سعد بن ہذیل ہے۔ ابن اسحٰق کہتے ہیں۔ ابوذؤیب شاعر سے مروی ہے مجھے پتہ چلا کہ حضور اکرم ﷺ بیمار ہیں۔ تو غم سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے رات کو سویا تو رات اتنی طویل تھی کہ اس کا اندھیرا ختم ہونے کا نام نہیں لیتا تھا اور نہ صبح ہی طلوع ہوتی تھی میں رات پھر اس کی طوالت پر غور کرتا رہا جب صبح ہونے کو آئی تو میں سو گیا اور میں نے ایک ہاتف کو یہ کہتے سنا

خطب اجل اناخ بالاسلام — بین النخیل ومعقد الاطام

''اسلام پر جو نخلستان اور شہری آبادی کے درمیان واقعہ ہے زبروست افتاد پڑی ہے۔''

قبض النبی محمد فعیوننا تذری الدموع بالتسجام

''محمد رسول اللہ ﷺ انتقال فرما گئے ہیں اور ہماری آنکھیں ان پر زار و قطار آنسو بہا رہی ہیں۔''

ابوذیب کہتے ہیں۔ میں ڈر کے مارے بستر سے اچھل پڑا۔ میں نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی۔ تو سعد الذابح ستارے کے بغیر اور کچھ نظر نہ آیا پس جیسا کہ عرب میں معمول تھا۔ میں نے کسی کی وفات کا شگون لیا اور مجھے معلوم ہو گیا کہ حضور اکرمؐ فوت ہو گئے ہیں یا بیماری کی وجہ سے قریب الموت ہیں۔ میں اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر ادھر کو چل دیا۔ جب صبح ہوئی تو میں آگے پیچھے کسی چیز کی تلاش کرنے لگا جسے دیکھ کر میں فال لوں۔ میری نظر ایک خارپشت پر پڑی جس نے ایک سانپ کو منہ میں پکڑا ہوا تھا۔ جو اس سے لپٹا ہوا تھا اور خارپشت اسے نگل رہا تھا تا آنکہ اس نے اسے ہڑپ کر لیا۔ اس سے میں نے فال لی کہ خارپشت ایک اہم جانور ہے اور سانپ کو نگلنے سے مراد یہ ہے کہ لوگ حضور اکرمؐ کے بعد حکومت کو بچانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس کی تاویل میں نے یوں کی کہ جس طرح خارپشت نے سانپ کو ہڑپ کر لیا ہے۔ اسی طرح حضور اکرم ﷺ کے جانشین حکومت کے کاروبار پر قبضہ کر لیں گے۔ اس پر میں اپنی اونٹنی پر سوار ہوا اور جب غابہ کی چراگاہ کے پاس پہنچا تو کوئے کی آواز نے فال کی تصدیق کر دی کیونکہ کوے کی آواز سے عرب میں یہی سمجھا جاتا ہے چنانچہ میں نے اللہ سے اس واقعہ کے شر سے پناہ طلب کی۔

جب میں مدینے پہنچا تو آہ و زاری سے اتنا شور اٹھ رہا تھا جیسا کہ حاجیوں کی تسبیح و تہلیل سے شور اٹھتا ہے میں نے لوگوں سے اس کی وجہ پوچھی۔ تو انہوں نے بتایا کہ حضور اکرم ﷺ رحلت فرما گئے ہیں۔ مسجد میں آیا اسے خالی پایا اس کے بعد میں حضور اکرم ﷺ کے حجروں کی طرف گیا اور دروازے کو بند پایا اور بتایا کہ آپ کی تجہیز کر لی گئی ہے اور صرف اہل بیت ہی ہیں آپ کے پاس بیٹھے ہیں میں نے دریافت کیا کہ صحابہ کدھر گئے ہیں کہنے لگے کہ وہ انصار کے سقیفہ بنو ساعدہ کو گئے ہیں۔ میں سقیفہ کو گیا۔ تو ابوبکرؓ عمرؓ ابوعبیدہ بن جراح' سالمؓ قریش کے ایک گروہ۔ انصار میں سے یہ سعد بن عبادہ اور ان کا شاعر کعب بن مالک نیز حسان بن ثابت اور کچھ لوگ بھی موجود تھے۔ میں قریش کی جماعت میں جا بیٹھا انصار نے اپنے بارے میں لمبی چوڑی گفتگو کی اور عمدہ گفتگو کی اس کے بعد ابوبکر نے ان کی باتوں کا جواب دیا۔ خدا اسے جزائے خیر دے۔ وہ مختصر گفتگو کرتے ہیں اور برمحل اور وہ اس طرح کی گفتگو کرتے ہیں کہ جو بھی سنتا ہے۔ ان کی بات مان لیتا ہے اور ان کی طرف مائل ہو جاتا ہے اس کے بعد حضرت عمر نے گفتگو کی جو حضرت ابوبکر کی گفتگو سے کمتر تھی۔ اس کے بعد انہوں نے ہاتھ پھیلایا اور ابوبکر سے بیعت کی۔ اس پر باقی لوگوں نے بھی بیعت کر لی اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں سے لوٹے اور میں بھی ان کے ساتھ ہو لیا ابوذؤیب کہتے ہیں کہ وہ حضور اکرمؐ کے جنازے اور تدفین میں شریک تھے پھر انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی وفات پر روتے ہوئے ذیل کے اشعار پڑھے۔

لما رایت الناس فی عسلاتھم مابین ملحود لہ ومضرح

''بہر حال میں نے لوگوں کو آپ کی قبر اور لحد کے درمیان جلدی جلدی ہاتھ مارتے دیکھا۔''

متبادرین لشرجع باکفھم نص الرقاب لفقد ابیض اروح

''وہ حضور اکرم کے جسم مبارک کو اٹھانے کے لئے آگے بڑھ رہے تھے اور حضور اکرم ﷺ کے صاف ستھرے اور معطر جسم کی وفات پر گردنیں اونچی کئے ہوئے تھے۔''

فھناک صرت الی الھوم و من یبت جارا الھموم یبیت غیر مروح

''اسی بناء پر میں بھی دکھوں کی طرف چل پڑا اور جو شخص دکھوں کے ہمسائے میں رات بسر کرتا ہے وہ رات تکلیف میں بسر کرتا ہے۔''

کسفت لمصرعہ النجوم وبدرھا تضعضعت اطام بطن الابطح

''آپ کی وفات سے ستارے اور چاند اپنی چمک دمک کھو بیٹھے اور وادی بطحا کی تمام عورتیں زمین بوس ہو گئیں۔

و تزعزعت اجبال یثرب کلھا و نخیلھا لحول خطب مفدح

''اس ہولناک مصیبت کی وجہ سے یثرب کے سب پہاڑ اور درخت کانپ اٹھے۔''

ولقد زجرت الطیر قبل وفاتہ بمصابہ زجرت سعد الاذبح

''حضور اکرم ﷺ کی وفات سے پہلے میں نے پرندے اور سعد الاذبح سے فال لی۔''

وزجرت ان نعب المشحج سانحًا متفاءلاً فیہ بفال اقبح

''اور میں نے فال لی کیونکہ کوے کی آواز کسی سانحے کی خبر دی رہی تھی اور میں نے اس پرندے سے نہایت قبیح شگون لیا۔''

اس کے بعد ابوذ ؤیب اپنے صحرائی مسکن کی طرف چلے گئے۔ وہیں قیام پذیر رہے اور حضرت عثمان کے دور خلافت میں مکہ کے راستے میں انہوں نے وفات پائی اور ابن زبیر نے انہیں دفن کیا اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے افریقی جنگوں سے واپسی کے دوران میں مصر میں وفات پائی۔ ابوذ ویب اس موقعہ پر عبداللہ بن زبیر کے ساتھ افریقی جنگوں میں شریک تھے۔ جب وہ وہاں سے لوٹے تو یہ ان کے ساتھ تھے فوت ہو گئے اور ابن زبیر نے انہیں دفن کیا ایک روایت میں ہے کہ ارض روم میں لڑتے شہید ہوئے تھے اور وہیں مدفون ہیں ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر نے انہیں ارض روم میں جہاد پر متعین فرمایا اور وہیں فوت ہو گئے تھے اور انہیں ان کے بیٹے ابوعبید نے دفن کیا تھا اور اپنے باپ کی وفات پر ذیل کا شعر کہا۔

ابا عبید! رفع الکتاب واقترب الموعد والحساب

''فاضلوں کا استاد دنیا سے اٹھالیا گیا ہے آخری منزل اور حساب کا دن قریب آ گیا ہے۔''

یہ شعر محمد بن سلام کا ہے۔

ابوعمرو سے منقول ہے کہ حسان بن ثابت سے کسی نے پوچھا کہ سب سے بڑا شاعر کون ہے؟ انہوں نے پوچھا تمہاری مراد موجود زندہ شاعروں سے ہے یا زندہ مردہ سب سے۔ اس نے کہا میری مراد زندہ شاعروں سے ہے۔ حسانؓ نے جواب دیا ہذیل بہترین شاعر ہے ابن سلام کا قول ہے کہ ہذیل سے ابوذ ؤیب بہتر ہے۔ عمر بن شبہ کا قول ہے کہ بنو ہذیل کے تمام شعراء ابوذ ؤیب بہتر ہے کیونکہ اس نے اپنے قصیدہ عینیہ میں ایک ایسا شعر کہا ہے جو اصمعی کی رائے میں نہایت عمدہ شعر ہے۔ وہ یہ ہے۔

والنفس راغبۃ اذا رغبتھا واذ اتر والی قلیل تقنع

''جب تو نفس کی خواہشات پوری کرتا چلا جائے۔ تو اس کی حرص بڑھتی چلی جاتی ہے لیکن جب تو اسے تھوڑی چیز

پر اکتفا کرائے۔ تو اس پر قناعت کر لیتا ہے۔''

اور یہ شعر اس کے ان برگزیدہ اشعار میں پایا جاتا ہے۔ جو اس نے اپنے پانچ بیٹوں کے مرثیے میں کہے تھے۔ جو ایک ہی سال کے دوران میں وفات پا گئے تھے۔ ان اشعار میں اس نے حکمت اور دانائی کی باتوں کا ذکر کیا ہے۔

امن المنون وریبھا تتوجع والدھر لیس بمعتب من یجزع

''کیا تم موت اور حوادث زمانہ سے دکھی ہو اور زمانہ تو اس آدمی کو جو روتا ہے۔ کچھ نہیں کہتا۔''

قالت امامة ما لجسمک شاحبا منذ ا بتذلت ومثل مالک ینفع

امامہ کہنے لگی۔ تیرے جسم کو کیا تکلیف ہے۔ جب سے کہ تو نے مال لوگوں میں تقسیم کیا ہے اور ایسا مال تو مفید ہوتا ہے۔''

ام ما لجنبک لا یلائم مضجعا الا اقض علیک ذاک المضجع

''اور تیرے پہلو کو کیا تکلیف ہے کہ بستر پر نہیں لیٹتا اور کیا تیرے اس بستر میں کنکر ہیں جو تجھے چبھتے ہیں۔''

فاجبتھا ان ما بجسمی انہ اودی بنی من البلاد فودعوا

''میں نے اسے جواب دیا میرے جسم کو تو کوئی دکھ نہیں ہاں البتہ میرے بیٹے بستیوں سے نکل کر مجھے الوداع کہہ گئے ہیں۔''

اودی بنی فاعقبونی حسرة بعد الرقاد وعبرة لا تقلع

''میرے بیٹے رخصت ہو گئے اور میرے لئے حسرت چھوڑ گئے اور آنسو ہیں کہ نیند کے بعد تھمنے کا نام نہیں لیتے۔''

فالعین بعدھم کان حداقھا کحلت بشوک فھی عوری تدمع

''گویا میری آنکھوں کی پتلیوں میں ان کے بعد کانٹے چبھوئے گئے ہیں۔ وہ اندھی ہو گئی ہیں اور آنسو بہا رہی ہیں۔''

سبقوا ھوی واعنقوا الھواھم فتخرموا ولکل جنب مصرع

''وہ میری خواہش کو پیچھے چھوڑ گئے اور اپنی خواہش کو انہوں نے پورا کیا اور وہ ہلاک ہو گئے اور ہر پہلو کی جائے قرار مقرر ہے۔''

فغبرت بعدھم بعیش ناصب واخال انی لاحق مستتبع

''ان کے مرنے کے بعد میری زندگی تلخ ہو گئی اور میرا خیال ہے کہ میں جلدی ہی ان سے جا ملوں گا۔''

ولقد حرصت بان ادافع عنھم فاذا المنیة أقبلت لا تدفع

''میری خواہش تھی کہ میں ان کی مدافعت کروں لیکن جب موت سامنے آ جائے تو اس سے بچاؤ نہیں ہو سکتا۔''

واذا المنية أنشبت اظفارها ‏ ‏ الفيت كل تميمة لا تنفع

''جب موت اپنے پنجے گاڑ لیتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کوئی تعویذ کارگر نہیں ہوتا۔

وتجلدی للشامتين اريهم ‏ ‏ انی لريب الدهر لا اتضعضع

''اور میری بہادری اور بے جگری دشمنوں کو دکھا دیتی ہے کہ میں حوادثات زمانہ کے سامنے نہیں جھکتا۔''

حتى كانى للحوادث مروة ‏ ‏ بصفا المشقر كل يوم تقرع

''گویا میں حوادث زمانہ کا ایسا ہدف ہوں جسے مشقر کے پتھروں سے روزانہ کوٹا جاتا ہوں۔''

والدهر لا يبقى علٰى حدثانه ‏ ‏ جون السحاب له جدائد اربع

''زمانے کے حوادث ہمیشہ نہیں رہتے۔ سیاہ بادل کے چار کنارے ہوتے ہیں۔''

ان اشعار کی خوبی کی وجہ سے ہم نے ان کا ذکر مناسب جانا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الراء

۵۸۶۶۔ حضرت ابوراشد ازدیؓ

حضرت ابوراشد ازدی۔ ان کا نام عبدالرحمٰن ہے۔ ان کا شمار اہل فلسطین شام سے ہے۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے مروی ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نے نام دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا۔ عبدالعزیٰ پھر کنیت پوچھی تو انہوں نے ابومغویہ بتائی۔ آپ نے فرمایا آج سے تم ابوراشد عبدالرحمٰن ہو۔

ہم عبدالرحمٰن کے ترجمہ میں ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۶۷۔ حضرت ابورافعؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابورافعؓ مولیٰ رسول اللہؐ۔ حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ تھے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں اسلم۔ ایک میں ابراہیم اور ایک میں صالح مذکور ہے اور ہم پیشتر ازیں ان ناموں کے تراجم میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ عکرمہ مولیٰ ابن عباس نے بیان کیا کہ ان سے ابورافع نے جو جناب عباس بن عبدالمطلب کے مولی تھے بیان کیا کہ اہل بیت میں اسلام داخل ہو چکا تھا اور جناب عباس ام الفضل اور میں نے اسلام قبول کر لیا تھا چونکہ عباس اپنی قوم سے ڈرتے تھے اور ان کی مخالفت شاق گزرتی تھی اور ان کا کافی روپیہ قریش میں بکھرا ہوا تھا۔ اس لئے مارے ڈر کے اسلام کو ظاہر نہیں کرتے تھے۔

ہمیں کئی راویوں نے اپنے اپنے اسناد سے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے یحییٰ بن موسیٰ سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عمران بن موسیٰ سے انہوں نے سعید بن ابوسعید سے انہوں نے ابورافع سے روایت کی کہ وہ حضرت امام حسن بن علی کے پاس سے گزرے وہ نماز پڑھ رہے تھے اور بالوں کو مینڈھی بنا کر کندھے پر لٹکا رکھا تھا۔ ابورافع نے اسے کھول دیا۔ تو امام حسن نے انہیں گھور کر دیکھا۔ ابورافع نے کہا اپنی نماز کی طرف دھیان دیجئے۔ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپ

نے فرمایا۔ یہ شیطان کا پھندا ہے۔

ابورافع۔ حضرت عثمان کے زمانہ خلافت میں اور بروایتے حضرت علی ﷺ کے دور خلافت میں (اور یہ صحیح ہے) فوت ہوئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۶۸۔ حضرت ابورافع صائغؓ

حضرت ابورافع صائغ۔ ان کا نام نفیع تھا۔ ابورافع (اول الذکر) کہتے ہیں۔ نہ تو مجھے ان کی ولاء کا علم ہے اور نہ ان کے نسب کا مشہور تابعی عالم ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا ان سے ثابت البنانی' قتادہ اور حلاس بن عمرو الجہری نے روایت کی بصری شمار ہوتے ہیں انہوں نے زیادہ تر احادیث حضرت عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیں ثابت البنانی نے ان سے روایت کی کہ ایک دفعہ انہوں نے مجھے بتایا کہ لذیذ گوشت جو انہوں نے زمانہ جاہلیت میں کھایا تھا۔ وہ ایک درندے کا تھا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۶۹۔ حضرت ابورائطہؓ

حضرت ابورائطہ۔ ان کا نام عبداللہ بن کرامۃ المذحجی تھا۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ شعبی نے ان سے روایت کی عبداللہ بن احمد تیمی نے علی بن ابوعلی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابورائطہ بن کرامۃ المذحجی سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۰۔ حضرت ابوالربیع ؓ

حضرت ابوالربیع۔ جعفر مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ ان سے عبدالملک بن جابر بن عتیک نے ان سے ان کے چچا نے بیان کیا کہ ابوالربیع بیمار پڑ گئے اور حضور اکرم ﷺ ان کی عیادت کو آئے اور آپ نے انہیں چادر عطا فرمائی۔ انہیں یہ بات ابوعلی برذعی نے بتائی۔ نیز انہوں نے جریر بن عبدالحمید سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربیع انصاری سے روایت کی کہ حضوا کرمؐ نے ان کے بھتیجے کی عیادت کی۔ پھر حدیث بیان کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۱۔ حضرت ابوالربیعہؓ

حضرت ابوالربیعہ۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ ابوزکریا نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔

۵۸۷۲۔ حضرت ابوالرجاء العطاردیؓ

حضرت ابوالرجاء العطاردی بصری۔ ان کا نام عمران تھا۔ ان کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں عمران بن تیم اور ایک روایت میں عمران بن عبداللہ ہے۔ زمانہ جاہلیت پایا اور بعد از فتح مکہ اسلام قبول کیا اور لمبی عمر پائی۔ جب ابورجاء فوت ہوئے۔ تو فرزدق نے ذیل کا شعر کہا۔

الم تر ان الناس مات کبیرھم — وقد کان قبل البعث بعث محمد

ہم پیشتر عمران کے ترجمے میں ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۳۔ حضرت ابورحیمہؓ

حضرت ابورحیمہ۔ ایک روایت میں ابورحمہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ کی فصد لی۔ عطا بن نافع نے حسن بن ابوالحسن سے انہوں نے ابورحیمہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم کی فصد لی اور حضور اکرمؐ نے انہیں ایک درہم عطا فرمایا۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۴۔ حضرت ابوالرداد اللیثیؓ

حضرت ابوالرداد اللیثی۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی' واقدی نے انہیں صحابی شمار کیا ہے۔ مدینہ کے باسی تھے۔ سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے روایت کی کہ ابوالرداد اللیثی بیمار پڑ گئے اور عبدالرحمٰن بن عوف ان سے ملنے گئے۔ کہنے لگے بہترین آدمی وہ ہے۔ جو زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہو۔ میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں رحمان ہوں اور رحم کو اپنے نام سے نکالا ہے پس جو شخص صلہ رحمی کرے گا میں اس سے اپنا تعلق قائم رکھوں گا اور اگر وہ قطع رحمی کرے گا تو میں بھی اس سے تعلق منقطع کرلوں گا معمر نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے روایت کی کہ ابوالرداد نے ان سے حدیث بیان کی اور بشر بن شعیب بن ابوحمزہ سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے روایت کی انہیں ابوالرداد نے بتایا کہ وہ صحابی ہیں اور ابوالیمان نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے روایت کی کہ ابومالک نے انہیں حدیث سنائی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۵۔ حضرت ابوالردینیؓ

حضرت ابوالردینی شامی۔ غیر منسوب ہیں اور صحابی ہیں۔ اسماعیل بن عیاش نے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوالردینی سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جب بھی کوئی جماعت تلاوت کرتی ہے اور اللہ کی کتاب ایک دوسرے کو دیتی ہے۔ وہ لوگ خدا کے مہمان شمار ہوں گے اور فرشتے انہیں چاروں طرف سے گھیرے رکھیں گے جب تک وہ کسی اور شغل میں مصروف نہ ہو جائیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۶۔ حضرت ابورزین اسدیؓ

حضرت ابورزین اسدی۔ ابن شاہین نے انہیں صحابی شمار کیا ہے اور اپنے اسناد سے سفیان سے انہوں نے اسماعیل بن سمیع سے انہوں نے ابورزین اسدی سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضور اکرمؐ سے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! قرآن حکیم کی اس آیت **الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان** میں تیسری طلاق کہاں ہے فرمای **تسریح باحسان** تیسری طلاق ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابورزین تابعین سے ہیں اور سوائے ابن شاہین کے اور کسی نے بھی انہیں صحابی نہیں شمار کیا۔

۵۸۷۷۔حضرت ابورزینؓ والد عبداللہ

حضرت ابورزینؓ والد عبداللہ۔ عبداللہ بن ابورزین کے والد تھے۔اوران سے ان کے بیٹے کے بغیر اور کسی کے روایت نہیں کی۔دونوں غیر معروف ہیں۔اور شکار کے بارے میں ان کی حدیث پوشیدہ ہے۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۸۔حضرت ابورزین عقیلیؓ

حضرت ابورزین عقیلی۔ان کا نام لقیط بن عامر بن صبرہ بن عبداللہ بن منتفق بن عامر بن عقیل طائفی تھے۔ان سے وکیع بن عدس نے روایت کی ایک روایت میں حدس آیا ہے۔ابومنصور بن مکارم المودب نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے ابن الہیعہ سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا عبداللہ بن عمرو سے روایت کی کہ ابورزین نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا یارسول اللہ ایمان کیا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ تجھے اللہ اور رسول سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہ ہو اور اگر تجھے پکڑ کر آگ میں ڈال دیا جائے جب بھی تو کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرائے اور تو جس غیر ذی نسب سے محبت کرے صرف اللہ کے لئے کرے۔ہم لقیط کے ترجمے میں ذکر کر آئے ہیں۔ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۹۔حضرت ابورزینؓ

حضرت ابورزین۔غیر منسوب ہیں۔اہل صفہ میں شامل ہیں۔ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اصحاب صفہ میں سے ابورزین سے فرمایا اے ابورزین جب تو تنہا ہو تو زبان سے اللہ کا ذکر کئے جا کیونکہ جب تک تو اللہ کا ذکر کرتا رہے گا اسے تیری نماز کہا جائے گا اگر تو جلوت میں ہوگا تو نماز جلوت شمار ہوگی اور اگر خلوت میں ہوا تو نماز خلوت۔اسے ابن دباغ نے غسانی سے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۵۸۸۰۔حضرت ابورفاعہؓ

حضرت ابورفاعہ عدوی۔از بنوعدی بن عبد مناہ بن اد بن طابخہ (عدی الرباب) خلیفہ نے ان کا نسب حسب ذیل بیان کیا ہے۔عبداللہ بن حارث بن اسد بن عدی بن جندل بن عامر بن مالک بن تمیم بن دول بن جبل بن عدی بن عبد مناہ بن اُد ابورفاعہ فضلا اصحابہ سے تھے۔ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے ایک روایت میں تمیم بن اسد ایک میں تمیم بن اسید اور ایک میں ابن اسد مذکور ہے۔بصری تھے۔۴۴ ہجری میں کابل میں قتل ہوگئے تھے۔ان سے صلہ بن اشیم اور حمید بن ہلال نے روایت کی یحیٰی بن محمود نے اذناً باسنادہ ابوبکر احمد بن عمرو سے انہیں شیبان بن فروخ نے انہیں سلیمان بن مغیرہ نے انہیں حمید بن ہلال نے انہیں ابورفاعہ نے بتایا کہ وہ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ خطبہ دے رہے تھے۔انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک غریب الوطن ہوں اور احکام دین سے ناواقف۔حضور اکرم ﷺ نے خطبہ دینا بند کر دیا۔نیچے اترے میرے پاس آ کر لوہے کی ایک کرسی پر بیٹھ گئے مجھے دین کے احکام بتائے اور پھر واپس جا کر خطبہ دینا شروع کر دیا تا آنکہ فارغ ہو گئے۔ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے ہم ان کا ذکر تمیم اور عبداللہ کے ترجموں میں کر آئے ہیں۔

۵۸۸۱۔حضرت ابورمثہ بلویؓ

حضرت ابورمثہ بلوی۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ مصر میں سکونت اختیار کی اور افریقہ میں وفات پائی۔ انہوں نے وصیت کی تھی کہ دفن کرنے کے بعد ان کی قبر زمین سے ہموار کردی جائے۔ اہل مصر ان کے راوی ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۸۲۔حضرت ابورمثہ تیمیؓ

حضرت ابورمثہ تیمی۔ وہ تیم بن عبد مناہ بن اُد سے تھے۔ جو تیم الرباب کہلاتے تھے ایک روایت میں تیمی از امرأالقیس بن زید مناہ بن تمیم مذکور ہے۔

ابواحمد عبدالوہاب بن ابومنصور نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے ابن بشار سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زیاد بن لقیط سے انہوں نے ابورمثہ سے روایت کی کہ میں اور میرے والد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ایک شخص سے جس کا بیٹا بھی وہاں تھا۔ پوچھا یہ کون ہے اس نے جواب دیا یارسول اللہ' یہ میرا بیٹا ہے آپ نے فرمایا تو اس سے زیادتی نہ کر۔ تاکہ یہ تجھ سے زیادتی نہ کرے اور آپ نے ریش مبارک پر مہندی لگائی ہوئی تھی۔

ابورمثہ کے نام کے بارے میں کافی اختلاف ہے ایک روایت میں حبیب بن حیان ایک میں حیان بن وہب ایک میں رفاعہ بن یثربی۔ ایک میں عمارہ بن ثیربی بن عوف اور ایک میں خشخاش ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ترمذی نے ابورمثہ تیمی لکھا ہے اور ان کا نام حبیب بن وہب ہے اور ایک اور روایت میں رفاعہ بن یثربی ہے ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۸۳۔حضرت ابورمداءؓ

حضرت ابورمداء۔ اور ایک روایت میں ابوالربداء البلوی ہے۔ جو اس قبیلے کے آزاد کردہ غلام تھے۔ اکثر اہل حدیث انہیں رمداء لکھتے ہیں اور اہل مصر ربداء لکھتے ہیں۔ ابن عفیر نے ابوالربداء لکھا ہے اور انہیں اس خاندان کی ایک عورت جس کا نام ربداء دختر عمرو بن عمارہ بن عطیۃ البلوی تھا) کا غلام بتایا ہے۔ ان سے مروی ہے کہ وہ بکریاں چرا رہے تھے کہ حضور اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اس ریوڑ میں ان کی بھی دو بکریاں تھیں۔ حضور اکرم نے ان سے پانی طلب کیا۔ انہوں نے آپ کے لئے دو بکریوں کا دودھ دوھا۔ پھر دم لیا اور دونوں بکریوں کے تھنوں میں دودھ پھر بھر گیا۔ انہوں نے اس کا ذکر اپنی مالکہ سے کیا اس نے انہیں آزاد کردیا اور انہوں نے اپنی کنیت ابوالربداء رکھ لی۔

اور ابن وہب نے ان کی حدیث ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوہبیرہ سے انہوں نے ابوسلیمان مولیٰ ام سلمہ ام المومنین سے انہوں نے ابوالرمداء البلوی سے روایت کی کہ ایک شرابی کو حضور اکرمؐ کے پاس لائے۔ آپ نے حد لگانے کا حکم دیا۔ اس آدمی کو اسی جرم میں تین چار دفعہ سزا دی گئی۔ آخری موقعہ پر حضور اکرمؐ نے حکم دیا کہ اسے بچھڑے پر چڑھایا جائے۔ ابوحاتم کہتے ہیں کہ عجل سے مراد گائے کی کھال پر لٹانا ہے۔ پہلے زمانے میں بعض خطرناک مجرموں کو گائے کے رنگ کئے ہوئے چمڑے پر لٹا کر گردن کاٹ دیتے تھے۔ (اس بنا پر یہ حدیث مخدوش ہے کیونکہ شرابی کو یہ سزا کیسے دی جاسکتی ہے۔ مترجم)

۵۸۸۴۔ حضرت ابوروح الکلاعیؓ

حضرت ابوروح الکلاعی۔ ابن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے۔ عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسحٰق بن یوسف سے انہوں نے شریک سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابوروح الکلاعی سے روایت کی کہ ہمیں حضور اکرمؐ نے نماز پڑھائی اور سورہٗ روم کی قرأت فرمائی اور اس میں حضور اکرم سے کچھ غلطی ہوگئی بعد از نماز فرمایا کہ شیطان نے قرأت قرآن مجید میں مجھ سے غلطی کرادی ہے۔ ان لوگوں کی وجہ سے جو بغیر از وضو نماز ادا کرتے ہیں۔ اس لئے تم اچھی طرح وضو کیا کرو۔

۵۸۸۵۔ حضرت ابوالرومؓ

حضرت ابوالروم بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی' جو مصعب بن عمیر قرشی عبدری کے بھائی تھے۔ ان کی والدہ ام ولد رومیہ تھیں۔ انہوں نے اپنے بھائی مصعب کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنو عبدالدار ابوالروم بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی کا ذکر کیا ہے۔ بقول واقدی ابوالروم قدیم الاسلام ہیں۔ مکہ میں رہائش پذیر تھے۔ جو حبشہ کی ہجرت ثانیہ میں شریک تھے اور غزوہ احد میں موجود تھے ابوالزناد کہتے ہیں کہ ابوالروم مہاجرین حبشہ میں شامل نہیں ہے کیونکہ اگر وہ ان مہاجرین حبشہ میں جو غزوہٗ بدر سے پہلے حبشہ سے واپس آگئے تھے شامل ہوتے تو وہ ضرور غزوہٗ بدر میں شامل ہوتے لیکن وہ غزوہٗ احد میں شریک ہوئے تھے۔

ابوعمر کہتے ہیں کہ ابوالروم نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی اور ان لوگوں کے ساتھ وہاں سے لوٹے تھے جو ہجرت مدینہ کے بعد حبشہ سے (کشتیوں کے ذریعے) مدینے میں گئے تھے اگرچہ وہ غزوہٗ بدر سے پہلے اسلام قبول کر چکے تھے مگر غزوہٗ بدر میں شریک نہ ہو سکے اور اس طرح کے شریک نہ ہونے والے بہت کافی لوگ تھے۔ ابوالروم معرکہ یرموک میں شہید ہوئے تھے۔

۵۸۸۶۔ حضرت ابورومیؓ

حضرت ابورومی۔ ابن عباس کی حدیث میں ان کا ذکر آتا ہے۔ ابوالجوزاء نے ابن عباس سے روایت کی کہ ابورومی اپنے زمانے کے بدترین لوگوں میں سے تھا اور ہر برا کام کرنے پر آمادہ رہتا۔ حضور اکرم نے فرمایا اگر ابورومی کو میں مدینے کی کسی تنگ گلی میں مل جاؤں۔ تو میں اس کی گردن اڑا کر دم لوں گا دوسرے دن اسے آپؐ نے دور سے دیکھا تو اسے خوش آمدید کہا اور اپنے پاس اس کے بیٹھنے کے لئے جگہ بنائی جب صحابہ نے حضور اکرم ﷺ کا یہ طرز عمل دیکھا تو انہوں نے ایک دوسرے کو آنکھوں آنکھوں میں یہ بتایا کہ حضور اکرم ﷺ کل کیا فرما رہے تھے۔ آپ نے ابورومی سے دریافت فرمایا ابورومی' کل تم سے کونسا اچھا کام سرزد ہوا ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ مجھ سے آپ کس بھلائی کی توقع کر سکتے ہیں میں تو بدترین انسان ہوں حضور اکرمؐ نے فرمایا تجھے مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیری رہائش کو جنت میں بدل دیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا فرمان ہے یمحو اللہ ما یشاء و یثبت وعندہٗ ام الکتاب ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۸۷۔ حضرت ابورویحہ خثعمیؓ

حضرت ابورویحہ خثعمی۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن خثعمی۔ حضرت بلال بن رباح کے بھائی تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے دونوں کے درمیان مواخات قائم فرمادی تھی۔ انہیں آپ کی صحبت نصیب ہوئی اور شام میں مقیم ہوگئے تھے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ میں ان کے نام اور نسب سے واقف نہیں ہوں حاکم ابواحمد سے ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ ابن مندہ یعنی ابوعبداللہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ بلال کے بھائی تھے۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔

محمد بن ابوالفتح بن حسن الواسطی نقاش نے زینب دختر عبدالرحمٰن الشعری سے انہوں نے زاہر السحامی سے انہوں نے ابوسعد سے انہوں نے حاکم ابواحمد سے انہوں نے ابوالحسن محمد بن عمیص الغسانی سے انہوں نے ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن سلیمان بن بلال سے انہوں نے ام الدرداء سے انہوں نے ابوالدرداءؓ سے روایت کی کہ جب حضرت عمر نے بیت المقدس سے کوچ کیا اور جابیہ گئے تو حضرت بلال نے درخواست کی کہ انہیں شام میں قیام کی اجازت دی جائے۔ خلیفہ نے اجازت دے دی۔ انہوں نے پھر عرض کیا۔ امیرالمومنین! حضور اکرمؐ نے میرے بھائی ابورویحہ اور مجھ میں مواخات قائم فرمائی تھی (اسے بھی میرے ساتھ رہنے کی اجازت فرمایئے) پھر دونوں بھائی داریا کے مقام کو بنوخولان کے ایک قبیلے کے پاس گئے اور ان سے کہنے لگے ہم تم سے چند باتیں کرنے آئے ہیں۔ ہم کافر تھے۔ خدا نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی۔ ہم غلام تھے۔ اللہ نے ہمیں آزاد کردیا۔ ہم مفلس تھے ہمیں دولت بخشی' اگر تم لوگ ہماری شادی کا بندوبست کردو تو ہم خدا کا شکر ادا کریں گے اور اگر ہماری درخواست رد کردو تو برائی سے بچنا اور بھلائی کی توفیق کا مرحمت ہونا خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اہل قبیلہ نے ان کی شادی کردی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابوعبداللہ نے ان کا ذکر کتاب الکنیٰ میں کیا ہے لیکن ہمارے پاس ابوعبداللہ کی جو کتاب ہے۔ اس میں ابورویحہ کا ترجمہ نہیں ہے لیکن اگر ابوعبداللہ نے صحابہ کی کنیتوں کے بارے میں کوئی ایسی کتاب لکھی ہو جو ہماری نظر سے نہ گزری' تو یہ اور بات ہے۔

۵۸۸۸۔ حضرت ابورویحہ الفزعیؓ

حضرت ابورویحہ الفزعی۔ بنوخثعم سے تھے۔ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صحابہ میں مواخات قائم فرمارہے تھے۔ ابوموسیٰ نے جعفر المستغفری سے یہ قول نقل کیا ہے۔ ابوعمر کا قول ہے کہ آپ نے ابورویحہ خثعمی اور بلال بن رباح جو حضرت ابوبکر صدیق کے مولیٰ تھے کے درمیان رشتہ مواخات قائم کیا تھا۔ بلال بھی کہا کرتے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھائی بھائی بنایا تھا۔

ابورویحہ سے مروی ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے میرے لئے ایک علم بنوایا اور فرمایا کہ اسے لے کر نکلو اور منادی کرو کہ جو اس علم کے نیچے آجائے گا وہ محفوظ اور مامون ہوگا۔

ابورویحہ کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن تھا اور وہ شامی شمار ہوتے تھے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں۔ ابوموسیٰ نے اس ترجمے کو پہلے ترجمے کے بعد جس میں ابورویحہ کو بلال کا بھائی لکھا ہے بیان کیا ہے اور ان

کا نسب نہیں لکھا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ آدمی گردانا ہے کیونکہ ابوموسیٰ نے انہیں بلال کا بھائی لکھا ہے اور کسی قبیلے سے منسوب نہیں کیا اور پھر ان کی زبانی یہ بھی نقل کیا ہے کہ انہوں نے بنو خولان میں جا کر بیان کیا کہ وہ دونوں غلام تھے اور خدا نے انہیں آزاد کر دیا اور دوسرے ترجمے میں ابوموسیٰ نے ابورویحہ کو بنو خثعم کی طرف منسوب کیا لیکن یہ نہیں لکھا کہ وہ بلال کے بھائی تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو آدمی ہیں حالانکہ حقیقت اس کے خلاف ہے۔

ابورویحہ کا بنو خثعم کی طرف انتساب بربنائے ولاء ہے اور ابوموسیٰ نے ابورویحہ برادر بلال کے ترجمے میں لکھا ہے کہ جب حضرت بلال نے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے شام میں سکونت کی اجازت طلب کی۔ تو انہوں نے ابورویحہ کے بارے میں عرض کیا تھا کہ حضور اکرم ﷺ نے ہمارے درمیان سلسلہ مواخات قائم فرمایا تھا اور یہ بھائی چارہ بربنائے نسب نہیں تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دونوں آدمی ایک ہے۔

''فزعی من خثعم'' سے مراد یہ ہے کہ فزع بنو خثعم کی ایک شاخ تھی جن کا سلسلہ یوں ہے۔ فزع بن شہران بن عفرس بن حلف بن اقبل اور یہی بنو خثعم ہیں۔

۵۸۸۹۔ حضرت ابورہم انماریؓ

حضرت ابورہم انماری! ابوبکر بن ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن ابوعاصم سے انہیں منسوب کیا ہے خالد بن معدان نے ان سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ بستر پر استراحت فرماتے تو ذیل کے دعائیہ الفاظ دہراتے۔

بسم الله وضعت جنبی اللهم اغفرلی ذنبی واخسا شیطانی وفک رهانی وثقل موازینی واجعلنی فی الرفیق الاعلی.

''اللہ کے نام سے میں اپنا پہلو بستر پر ٹکاتا ہوں اے اللہ تو میرے گناہ معاف فرما میرے شیطان کو ذلیل کر اور میری پابندی کو آزادی بخش' میرے وزن (نیکیوں) کو بھاری کر اور مجھے رفیق اعلیٰ میں جگہ دے۔''

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۹۰۔ حضرت ابورہم سماعیؓ

حضرت ابورہم سماعی یا سمعی۔ ابوخیثمہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ امام بخاری انہیں تابعی شمار کرتے ہیں اور ان کا نام احزاب بن اسید ہے ابوعمر کہتے ہیں کہ انہیں صحابی کہنا درست نہیں۔ کیونکہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہیں کی بلکہ یہ بزرگ تابعین میں سے ہیں۔ عمر بن سعید نخعی نے یزید بن ابوحبیب سے انہوں نے ابورہم سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے امام کی نافرمانی کی اس نے اپنا اجر کھو دیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۹۱۔ حضرت ابورہم ظہریؓ

حضرت ابورہم ظہری۔ ابوبکر بن ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ عقبہ بن منذر سے مروی ہے کہ ابورہم ان لوگوں میں سے تھے۔ جنہیں مال غنیمت سے دو سو درہم ملتے اور ان کے بیٹے کو نوے درہم اور ابوامامہ کو بھی دو سو درہم ملتے تھے۔ راوی کہتا ہے کہ جب

بھی یہ دو بوڑھے ملتے ایک دوسرے کا گلہ کرتے۔ نیز ابورہم داڑھی کو مہندی لگاتے تھے۔ ان کا ایک بیٹا تھا۔ عمارہ نام یزید بن مہلب کے معرکے میں مارا گیا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۹۲۔ حضرت ابورہم غفاریؓ

حضرت ابورہم غفاری۔ ان کا نام کلثوم بن حصینؓ یا ابن حصن بن عبید یا بن عتبہ بن خلف بن بدر بن احیمس بن غفار تھا۔ جب حضور اکرمؐ مدینے تشریف لائے تو انہوں نے اسلام قبول کیا اور غزوۂ احد میں شریک تھے۔ جہاں ایک تیر ان کے نرخرے میں لگا اسی وجہ سے یہ منحور مشہور ہوئے۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئے آپ نے اپنا لعاب دہن ان کے زخم پر لگایا جس سے وہ شفا یاب ہو گئے حضور اکرم ﷺ نے دوبارہ انہیں اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا ایک دفعہ عمرہ قضا کے موقع پر اور دوبارہ فتح مکہ کے موقع پر اور ابورہم اس منصب پر اس وقت تک فائز رہے جب تک حضور اکرم ﷺ طائف کی مہم سے فارغ نہ ہو گئے۔ ابورہم بیعت رضوان میں موجود تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔

ابویاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے میرے بھتیجے ابورہم سے انہوں نے ابورہم غفاری سے جو ان لوگوں سے تھے جنہوں نے حضور اکرمؐ سے درخت کے نیچے بیعت کی تھی سنا کہ وہ غزوۂ تبوک میں شامل تھے جب واپس ہوئے تو رات کو سفر شروع کیا میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا۔ راستے میں مجھ پر نیند نے غلبہ پا لیا اور میں نے خود کو جگانے کی کوشش کی اس اثنا میں میری سواری حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے قریب ہو گئی اور مجھے اندیشہ ہوا مبادا میری سواری حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے ٹکرا نہ جائے۔

اور ان سے ان کے آزاد کردہ غلام ابوحازم نے روایت کی کہ وہ اور ان کے بھائی غزوۂ خیبر میں موجود تھے اور ان کے پاس سواری کے گھوڑے بھی تھے چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے مال غنیمت سے چار حصے عطا فرمائے۔ ہم نے خیبر میں اپنے حصوں کو بیچ کر دو اونٹ خرید لئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۹۳۔ حضرت ابورہم بن قیسؓ

حضرت ابورہم بن قیس الاشعری۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ جناب ابورہم نے اپنے بھائیوں ابوموسیٰ اور ابوبردہ کے ساتھ حبشہ سے جناب جعفر بن ابوطالب کے ساتھ مدینے کو اس وقت ہجرت کی کہ جب خیبر فتح ہوا اور آپ نے انہیں مال غنیمت سے حصہ عطا فرمایا ہم ابوموسیٰ اور ابوبردہ کے تراجم میں ان کا ذکر کر آئے ہیں حضور اکرم ﷺ نے اس موقعہ پر ان لوگوں سے فرمایا تھا۔ لوگوں نے ایک ہجرت کی ہے اور تم نے دو۔ نجاشی کی طرف اور وہاں سے میری طرف۔

حسن بصری سے مروی ہے کہ ابوموسیٰ کا ایک بھائی تھا جو حد درجہ شورش پسند تھا۔ اس کا نام ابورہم تھا اور ابوموسیٰ اسے روکتے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۹۴۔ حضرت ابورہم بن معطمؓ

حضرت ابورہم بن مطعم ارحبی۔ ارحب بنو ہمدان کا ایک ذیلی قبیلہ ہے۔ ابورہم شاعر تھے اور جب ہجرت کر کے آئے تو اس وقت ان کی عمر ایک سو پچاس برس تھی۔ ذیل کا مصرعہ ان کے ان اشعار میں مذکور ہے۔ جو ابن کلبی نے نقل کئے ہیں۔

وقبلک ما فارقت فی الجوف ارحبا

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۹۵۔ حضرت ابورہمہؓ

حضرت ابورہمہ یا ابورہیمہ سجاعی۔ ان کا بیان ہے کہ وہ سونا لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ہمارے لئے اس میں دعا فرمائی اور ایک تحریر عطا کی جس میں مرقوم تھا کہ جس شخص کو کوئی چیز ملے۔ وہ اسی کی ہوگی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے جعفر سے منقول ہے کہ برذعی نے سمرقند میں ان کا ذکر کیا تھا اور یہ صاحب ابورہم سماعی ہیں لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ سماعی ہی لکھنا چاہتے تھے لیکن جلدی میں سجاعی لکھ گئے۔ واللہ اعلم

۵۸۹۶۔ حضرت ابورہیمہؓ

حضرت ابورہیمہ سمعی۔ اگر اس سے مراد ابورہم نہیں تو یہ کوئی اور آدمی ہیں۔ ابوموسیٰ نے اذناً محمد بن ابونصر التاجر سے انہوں نے ابومنصور اور ابوزید سے جو ابوالحسن صوفی کے بیٹے ہیں ان دونوں نے محمد اسحق سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے ابوحاتم رازی سے انہوں نے سلیمان بن داؤد مکی سے (جو تبالہ کے رہنے والے تھے) انہوں نے محمد بن عثمان بن عبیداللہ بن مقلاص طائفی ثقفی سے انہوں نے عبداللہ بن عقیل یزید بن راشد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ مسلم بن حذیفہ عامری سے ملنے گئے۔ انہوں نے بتایا کہ ابورہیمہ سمعی اور ابونخیلہ لہبی نے انہیں بتایا کہ وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں معدنی سونا لے کر حاضر ہوئے نبی ﷺ نے ہمیں فرمان لکھ دیا کہ جسے کوئی چیز مل جائے وہ اس کی ہوگی اور خمس سونے یا چاندی کے بڑے ٹکڑے میں ہوگا اور زکوۃ ہر چالیس دینار پر ایک ہوگی سلیمان کا قول ہے جسے کوئی معدنی دھات مل جائے۔ اس پر کوئی زکوۃ نہیں ہوگی۔ جب تک ان کی تعداد چالیس نہ ہو جائے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابورہیمہ ابورہمہ اور ابورہم سماعی یا سمعی ایک ہی آدمی ہے۔ بات اتنی ہے کہ راویوں سے نام کی صحیح تلفظ میں غلطی ہوگئی ہے اور پہلا نام اصح ہے اور یہ متن وہی ہے جسے ابوموسیٰ نے اس سے پہلے ترجمے میں بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۸۹۷۔ حضرت ابوریحانہ ازدیؓ

حضرت ابوریحانہ ازدی یا دوسی یا انصاری۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں عبداللہ بن مطر ہے اور ہم عبداللہ اور شمعون کے ترجمے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ اور یہی اکثر قول ہے۔

یعیش بن صدقہ بن علی [illegible] نے باسنادہ تا ابوعبدالرحمٰن نسائی۔ عصمہ بن فضل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن شریح سے

روایت کی کہ انہوں نے محمد بن شمیر الرعینی سے سنا انہوں نے ابوعلی تجیبی سے انہوں نے ابوریحانہ سے سنا۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ جہنم کی آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ کی یاد میں جاگتی رہی ابوعمر ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۹۸۔ حضرت ابوریحانہ قرشیؓ

حضرت ابوریحانہ قرشی۔ ابن قانع نے ایک حدیث میں ان کا ذکر کیا ہے کہ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابن قانع نے عقبہ بن مالک الجہنی کی حدیث میں بیان کیا ہے آپ نے فرمایا اگر کسی کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا۔ اس پر جنت حرام کردی جائے گی۔ ابوریحانہ نے گزارش کی یارسول اللہ میں حسن و جمال کو پسند کرتا ہوں آپ نے فرمایا اسے تکبر نہیں کہتے۔ تذکرہ نگاروں نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

۵۸۹۹۔ حضرت ابوریطہؓ

حضرت ابوریطہ۔ انہیں صحبت ملی۔ ان کی لڑکی ریطہ نے ان سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر ایک کھانے کے بعد برتن کو اچھی طرح صاف کردے تو میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ وہ پیالہ بھر کر اللہ کی راہ میں خیرات کردے ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۰۰۔ حضرت ابوریطہ مذحجیؓ

حضرت ابوریطہ مذحجی۔ ان سے شعبی نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ایک رات کو مغرب اور عشاء کے درمیانی وقفہ میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے قریب سے ایک جماعت گزری جو جلدی جلدی چل رہی تھی اور ان کا ہانکنے والا انہیں ہانکے لئے جارہا تھا اور قرآن پڑھتا جارہا تھا حضور نے نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا اور پھر سر جھکالیا۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ آپ اٹھ کر ان کے پیچھے چل دیئے پھر راوی نے ساری حدیث بیان کی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوریطہ وہی ابورائطہ ہیں جن کا ترجم ہم باب الراء میں بیان کر آئے ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور اگر دونوں کو دو مختلف آدمی سمجھ لیا گیا ہے جب بھی استدراک کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اکثر ایسا ہوتا رہتا ہے۔ اسی لئے ہم نے دونوں کا ذکر علیحدہ علیحدہ کردیا ہے۔ واللہ اعلم

۵۹۰۱۔ حضرت ابوریمہؓ

حضرت ابوریمہ عبداللہ بن رباح نے ان سے روایت کی انہیں صحبت ملی۔ ان کا شمار بصریوں میں ہوتا ہے احمد بن ہارون المصیصی نے اشعب بن شعبہ سے انہوں نے منہال بن خلیفہ سے انہوں نے ارزق بن قیس سے روایت کی کہ ہمیں ایک امام نے جس کی کنیت ابوریمہ تھی۔ نماز پڑھائی آخر میں دائیں اور بائیں طرف اس طرح سلام پھیرا کہ ان کے چہرے کی سفیدی نظر آگئی کہنے لگے میں نے تمہیں اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ جس طرح حضور اکرم ﷺ پڑھایا کرتے تھے۔ عثمان بن عمر نے اشعب سے اسی طرح روایت کی ہے۔ مشعبہ نے ارزق سے انہوں نے عبداللہ بن ریاح انصاری سے انہوں نے ایک آدمی سے جو صحابی تھے۔ حدیث بیان کی حضور اکرم ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی بعد از نماز ایک آدمی اٹھا اور نماز پڑھنے لگا حضرت عمرؓ نے اسے پکڑ کر

بٹھا دیا ہم سے پہلے اہل کتاب اس لئے تباہ ہوئے کہ ان کی نمازوں میں وقفہ نہیں ہوتا تھا حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ عمر نے درست کہا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الزاء

۵۹۰۲۔ حضرت ابوزرارہ انصاریؓ

حضرت ابوزرارہ انصاری مدنی۔ ان سے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جس آدمی نے جمعہ کے دن بلاوا (اذان) سنا اور اس نے جواب نہیں دیا اس کا نام منافقین میں لکھ دیا جاتا ہے ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے لیکن ابوعمر نے اس روایت کو مشکوک قرار دیا ہے۔

۵۹۰۳۔ حضرت ابوزرارہ نخعیؓ

حضرت ابوزرارہ نخعی۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابن الدباغ نے ابن الکلبی سے انکا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن الکلبی کی تالیف الجمہرہ میں زرارہ ان کا نام ہے کنیت نہیں۔

۵۹۰۴۔ حضرت ابوزرعہ فزعیؓ

حضرت ابوزرعہ فزعی رمالی۔ ابن طرخان نے وحدان الصحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یحیٰی بن اصبع بن مہران الفزعی نے خشعم سے انہوں نے حزام بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوزرعہ فزعی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ان کے لئے ایک علم تیار فرمایا سفید کپڑا ایک مربع گز تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۰۵۔ حضرت ابوزرعہ مولی مقدادؓ

حضرت ابوزرعہ مولی مقداد بن اسود۔ ان کا نام عبدالرحمٰن تھا لیکن ان کی صحبت اور روایت ثابت نہیں اور ان کی حدیث مرسل ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں منقطع ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۰۶۔ حضرت ابوالزعراءؓ

حضرت ابوالزعراء انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ مصری تھے۔ ان کی حدیث عبد بن اللہ وہب نے عبداللہ بن عیاش قتبانی سے انہوں نے عبداللہ بن جنادہ معافری سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن جبلی سے انہوں ابوالزعراء سے روایت کی کہ وہ ایک سفر میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا میں دجال کے علاوہ اپنی امت کے دجال صفت گمراہ علما سے بھی ڈرتا ہوں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۰۷۔ حضرت ابوزعنہؓ

حضرت ابوزعنہ الشاعر۔ طبری نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے۔ جو غزوۂ احد میں شریک تھے۔ ان کا نام عامر بن کعب بن

عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی تھا ابن شہاب کا قول ہے کہ ابوزعنہ بن عبداللہ بن عمرو بن عقبہ نے احد کے دن ذیل کے تین مصرعے کہے تھے۔

انا ابوزعنة یعدونی الھرم لم یمنع المخزاة الا بالالم

یحمی الدیار الخزرجی من جشم

''میں ابوزعنہ ہوں اور بڑھاپے نے مجھ پر زیادتی کی ہے ذلت اور رسوائی کو دکھ آ کر ٹالا جاتا ہے اور خزرجی علاقے کو دشمن (جشم) سے بچایا جاتا ہے۔''

ابن ماکولا نے اس کا نام زع اور ن سے لکھا ہے لیکن ابوعمر نے اسے زع اور ب سے زعبہ لکھا ہے لیکن اول الذکر قول اصح ہے۔

۵۹۰۸۔ حضرت ابوزمعہ بلویؓ

حضرت ابوزمعہ بلوی۔ ان کا نام عبید بن ارقم تھا اور بیعت رضوان میں شریک تھے۔ مصر میں سکونت اختیار کی اور معاویہ بن خدیج کے زیر کمان، جہاد افریقہ میں شریک رہے اور وہیں وفات پائی۔ انہوں نے وصیت کی تھی کہ بعد از تدفین ان کی قبر زمین کے ہموار کر دی جائے چنانچہ انہیں قیروان میں ایک مقام پر جسے البلویۃ الیوم کہا جاتا تھا۔ دفن کیا گیا۔

ابن لہیعہ میں عبیداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے ابوقیس مولی بنو جمح سے روایت کی کہ انہوں نے ابوزمعہ بلوی سے جو اصحاب شجرہ سے تھے سنا کہ انہیں عبداللہ بن عمرو بن عاص کے بارے میں بتایا گیا کہ اس نے بعض لوگوں پر سختی کی ہے۔ تو ابوزمعہ نے کہا کہ لوگوں پر تشدد نہ کیا جائے۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نے ننانوے قتل کئے پھر وہ ایک راہب کے پاس گیا اور دریافت کیا آیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے راہب نے کہا نہیں اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا اور پھر ایک دوسرے راہب کے پاس گیا اور اسے سارا واقعہ سنایا اس نے کہا خدا غفور رحیم ہے توبہ کر لو۔ اس نے توبہ کر لی۔ اور بنو اسرائیل کے برگزیدہ لوگوں میں شمار کیا گیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۰۹۔ حضرت ابوالزوائد یمانیؓ

حضرت ابوالزوائد یمانی۔ سلیم بن مطیر نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ حجۃ الوداع میں رسول کریم کے ساتھ تھے۔ انہوں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عطا کو قبول کر لو۔ جب تک وہ عطا ہو اور جب قریش ملک کے طول و عرض پر چھا جائیں اور عطا (تحفہ) تمہارے دین کے خلاف رشوت کی صورت اختیار کر لے تو قبول نہ کرو۔

معمر بن بکار نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت کی کہ سب سے پہلے جس شخص نے اشراق کی نماز پڑھی وہ حضور اکرم ﷺ کے صحابی تھے جن کی کنیت ابوالزوائد تھی۔

ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ہم باب ذال کے تحت ذوالزوائد کا ترجمہ بیان کر آئے ہیں اور وہ صحیح ہے اور اس مقام پر تینوں نے ان کا

ذکر کیا ہے اور انہوں نے ذوالزوائد کو جہنی لکھا ہے اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے انہیں یہاں یمانی قرار دیا ہے اگر ان کا مقصد یہ ہے کہ وہ یمن میں رہتے تھے۔ تو یہ غلط ہے کیونکہ وہ مدینے میں رہتے تھے لیکن اگر ان کا مقصد یہ ہے کہ ان کا تعلق یمنی قبائل سے تھا تو یہ بات اس وقت صحیح ہوگی کہ بنوقضاعہ کو بنوحمیر کی شاخ اور جہینہ کو بنوقضاعہ کی شاخ قرار دیا جائے۔ رہا ابوامامہ کا یہ قول کہ سب سے پہلے نماز اشراق ذوالزوائد نے پڑھی۔ مشکوک ہے کیونکہ بروایت ام ہانی۔ حضور اکرمؐ نے اول از ہمہ یہ نماز فتح مکہ کے دن ادا فرمائی۔ غالبًا یہ روایت ابوامامہ تک نہیں پہنچی ہوگی۔

۵۹۱۰۔ حضرت ابوالزہراء بلویؓ

حضرت ابوالزہراء بلوی صحابی تھے۔ فتح مصر میں موجود تھے۔ بقول یونس ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصرًا ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۱۱۔ حضرت ابوزہیر بن اسیدؓ

حضرت ابوزہیر بن اسید بن جعونہ بن حارث بن نمیر بن عامر بن صعصعہ نمیری' قرہ بن دعموص کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کا شمار اعراب بصرہ میں ہوتا تھا۔ عائذ بن ربیعہ نے قرہ بن دعموص نمیری سے روایت کی کہ قرہ اور قیس بن عاصم بن اسید' ابوزہیر بن اسید اور یزید بن عمرو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی یارسول اللہ' آپ ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں فرمایا نماز قائم کرو' زکوۃ ادا کرو' رمضان کے روزے رکھو کیونکہ اس مہینے میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۱۲۔ حضرت ابوزہیر انماریؓ

حضرت ابوزہیر انماری یا نمیری یا تمیمی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دعا کے بارے میں حدیث نقل کی ہے آپ نے فرمایا جب تم کوئی دعا کرو تو اس کے آخر میں آمین ضرور کہو کیونکہ اس کی مثال ایسی ہے جیسی کتاب یا خط پر مہر مگر اس حدیث کا اسناد درست نہیں۔ ضمضم بن زرعہ نے شریح بن عبید الحضرمی سے انہوں نے ابوزہیر نمیری سے انہیں صحبت نصیب ہوئی روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا تم ٹڈی دل کو ہلاک مت کرو کیونکہ یہ خدائی لشکر ہے۔ ایک روایت میں ان کا نام فلاں بن شرحبیل مذکور ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۱۳۔ حضرت ابوزہیر ثقفیؓ

حضرت ابوزہیر ثقفی۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالملک بن عمرو اور شریح المعنی سے ان دونوں نے نافع بن عمر سے انہوں نے امیہ بن صفوان سے انہوں نے ابوبکر بن ابوزہیر ثقفی سے انہوں نے والد سے انہوں نے رسول اکرمؐ سے طائف کے ایک مقام نباہ یا نباوہ میں سنا آپ نے فرمایا اے لوگو تم جلد ہی اہل جنت اور اہل جہنم یا اچھے اور برے میں تمیز کرنا سیکھ لوگے۔ ایک آدمی نے دریافت کیا یارسول اللہ! وہ کیسے؟ فرمایا انسانوں کی اچھی اور بری شہرت سے اور تم باہم ایک دوسرے کے بارے میں اللہ کے گواہ رہو۔

۵۹۱۴۔ حضرت ابوزہیر بن معاذؓ

حضرت ابوزہیر بن معاذ بن رباح ثقفی۔ ابوعمر کے مطابق ایک جماعت انہیں صحابی شمار کرتی ہے اور وہ جماعت انہیں اول الذکر سے جو ابوبکر کے والد تھے۔ مختلف آدمی شمار کرتی ہے۔ امام بخاری نے عبدالعظیم سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی پھوپھی سارہ دختر مقسم سے انہوں نے میمونہ دختر کردم سے جو ابوزہیر بن معاذ کی بیوی تھی۔ اور ابوزہیر اور طلحہ بن عبیداللہ میں عورتوں کی طرف سے رشتہ داری تھی۔

ابوعمر کہتے ہیں کہ ان کے مطابق اس ابوزہیر سے وہ صاحب مراد ہیں جو ابوبکر کے والد تھے اور اذا سمیتم فعبدوا ''جب نام رکھو تو عبد کے لفظ کا التزام کرو۔'' انہی سے مروی ہے۔ ابن مندہ اور اابونعیم کہتے ہیں کہ زہیر بن معاذ بن رباح ثقفی سے ان کے بیٹے ابوبکر نے جو میمونہ دختر کردم کے شوہر ہیں اور حجازی ہیں روایت کی ہے۔

امیہ بن صفوان نے ابوبکر بن ابوزہیر ثقفی سے انہوں نے اپنے والد ابوزہیر سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ طائف کے مقام نباوہ میں خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ جلدی ہی تم اہل جنت اور اہل جہنم میں امتیاز کرنا سیکھ جاؤ گے۔ بوجہ ان کی اچھی یا بری شہرت کے' ان دونوں کا قول ہے کہ حمیدی نے ابوسعید سے جو بنو ہاشم کے مولیٰ ہیں۔ انہوں نے ابوامیہ بن یعلی سے انہوں نے ابوبکر بن ابوزہیر ثقفی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا جب نام رکھو تو عبد کے لفظ کا خیال رکھو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابوزہیر بن معاذ کو اور اس شخص کو جس کو ابوعمر نے ابوزہیر ثقفی کا نام دیا ہے۔ ایک شمار کیا ہے لیکن ابوعمر نے انہیں دو ترجموں کے تحت ذکر کیا ہے ہرچند کہ وہ دونوں کو ایک ہی گردانتا ہے وہ کہتا ہے کہ اگر وہ ان کا علیحدہ علیحدہ ترجمہ نہ بیان کرتا تو کلام میں نقص واقع ہوتا کیونکہ جس ترجمے میں شبہ ہو اس کا ذکر نہ کرنا درست نہیں۔

۵۹۱۵۔ حضرت ابوزہیر نمیریؓ

حضرت ابوزہیر نمیری۔ انہیں صحبت ملی۔ اہل شام سے تھے' ان کا نام یحییٰ بن نفیر تھا۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی دل کے متعلق حدیث نقل کی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں ابوزہیر انماری سے جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے مختلف آدمی قرار دیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے دونوں کو ایک شمار کیا ہے اور ٹڈی دل اور آمین والی حدیث اس ترجمے کے تحت بیان کی ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں میں نہیں سمجھ سکا کہ ابوعمر نے ابوزہیر نمیری اور ابوزہیر انماری میں کس طرح تفریق کی کہ ایک کو نمیری اور دوسرے کو انماری کہہ دیا اسی طرح میں یہ بھی نہیں سمجھ سکا کہ ان سب نے کیسے ابوزہیر نمیری اور ابوزہیر بن اسید النمیری میں تفریق کی اور بنو نمیر کا وفد کتنے افراد پر مشتمل تھا کہ بقول ابوعمر' ان میں تین آدمیوں کی کنیت ابوزہیر تھی اور بقول ابن مندہ اور ابن نعیم دو آدمیوں کی کنیت ابوزہیر تھی اگر اس کی وجہ تعداد احادیث ہے تو یہ کوئی دلیل نہیں کیونکہ ایک آدمی کئی احادیث روایت کر سکتا ہے اور ایک بڑی جماعت اس سے روایت کر سکتی ہے۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ انہیں جن باتوں کا علم تھا مجھے ان باتوں کا علم نہ ہو سکا

کیونکہ یہ سب لوگ علماء تھے چنانچہ ابوبکر بن ابوعاصم ابن مندہ اور ابونعیم سے اتفاق کر کے آئیں اور ٹڈی دل کی حدیث ایک ترجمے کے تحت درج کی ہے اور ابواحمد عسکری نے انہیں نمر بن قاسط کے ترجمے میں ذکر کیا ہے اور ابوزہیر نمیری کنیت درج کی ہے۔ واللہ اعلم

۵۹۱۶۔ حضرت ابوزیاد انصاریؓ

حضرت ابوزیاد انصاری۔ ان کے بیٹے زیاد نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو قرآن کی آیت "ان المجرمین فی ضلال وسعر" پڑھتے سنا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۱۷۔ حضرت ابوزید انصاریؓ

حضرت ابوزید انصاری۔ ابوزید کے دادا تھے اور بنو حارث بن خزرج سے تعلق رکھتے تھے انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ابن نمیر وغیرہ کہتے ہیں کہ ابوزید تین تھے ابوزید جامع القرآن' ابوزید جو عزرہ بن ثابت کے دادا تھے۔ ابوزید جو ابوزید نحوی کے دادا تھے بقول ابوعمر' ابوزید چھ تھے جیسا کہ ان کی کتاب میں مذکور ہیں۔

۵۹۱۸۔ حضرت ابوزید اوسؓ

حضرت ابوزید اوس یا معاذ۔ اس میں شبہ ہے۔ ایک روایت کے رو سے یہ وہی ابوزید ہیں۔ جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں قرآن حکیم کو جمع کیا تھا۔ بقول علی بن مدینی جن صاحب نے جمع قرآن کیا تھا۔ ان کا نام اوس تھا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۱۹۔ حضرت ابوزید ثابت بن زید انصاریؓ

حضرت ابوزید ثابت بن زید انصاری۔ بقول عباس وہ دوری تھے۔ یحییٰ بن معین سے میں نے سنا کہ اس ابوزید کے بارے میں جس نے قرآن جمع کیا تھا پوچھا گیا۔ تو ابوعمر نے کہا کہ میں زید بن ثابت کے علاوہ اور کسی کو نہیں جانتا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۲۰۔ حضرت ابوزید جرمیؓ

حضرت ابوزید جرمی۔ ان سے مجاہد نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ماں باپ کا نافرمان احسان جتانے والا اور دائم الخمر کبھی بہشت میں نہیں ہوں گے۔ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۲۱۔ حضرت ابوزید سعد بن عبیدؓ

حضرت ابوزید سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری۔ اوسی کہتے ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کے عہد میں قرآن جمع کیا تھا۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ ان کا نام محمد بن نمیر تھا۔ ہوسکتا ہے کہ دونوں نے قران جمع کیا ہو۔

قتادہ نے جناب انس سے روایت کی کہ بنوخزرج اور اوس مناقب میں باہم مقابلہ کیا کرتے تھے۔ بنواوس کہتے ہم میں سے حنظلہ بن عامر تھے۔ جنہیں فرشتوں نے غسل دیا۔ عاصم بن ثابت ہمارے آدمی تھے۔ جنہیں (جن کی لاش کو) شہد کی مکھیوں نے مشرکین کی دست برد سے بچایا تھا۔ وہ شخص بھی ہم سے تھا (سعد بن معاذ) جن کی موت پر عرش مجید کانپ اٹھا تھا۔ اسی طرح خزیمہ بن ثابت بھی ہمارے قبیلہ سے تھے۔ جن کی شہادت کو حضور اکرم ﷺ نے دونوں شہادتوں کے برابر قرار دیا تھا۔ جواب میں بنوخزرج نے کہا ان چار آدمیوں (ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابوزید) کا تعلق ہمارے قبیلے سے تھا۔ جنہوں نے قرآن حکیم جمع کیا تھا۔

ثوری نے قیس بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی کہ ایک صحابی نے جن کا نام سعد بن عبید تھا۔ ہمیں اپنے خطبے میں یوں مخاطب کیا کہ کل دشمن سے ہمارا مقابلہ ہوگا اور ہمیں شہادت نصیب ہوگی ہمیں قبل از تدفین نہلایا نہ جائے اور ہمیں انہی کپڑوں میں دفن کر دیا جائے۔

بقول واقدی سعد بن عبید بن نعمان سے مراد وہ صاحب ہیں جن کو سعد القاری کہتے تھے اور جن کی کنیت ابوعمیر تھی عمیر ان کے بیٹے کا نام تھا۔ جو حضرت عمر کے عہد خلافت میں شام کے کچھ حصے کے والی تھے۔ اور سعد بن عبید قادسیہ کی جنگ میں سعد بن ابی وقاص کے ساتھ شہید ہو گئے تھے۔ اور اس وقت ان کی عمر چونسٹھ برس تھی۔

ہوسکتا ہے کہ سعد بن عبید اور قیس بن سکن ہر دو نے حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں قرآن جمع کیا ہو۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۲۲۔ حضرت ابوزید عمرو بن اخطب ؓ

حضرت ابوزید عمرو بن اخطب انصاری۔ ایک روایت کے رو سے وہ عدی بن حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر کی اولاد سے تھے اور اوس اور خزرج ان کے بھائی تھے جس شخص سے ان کی یہ روایت منسوب ہے۔ اس نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ عمرو بن اخطب بن رفاعہ بن محمود بن بشر بن عبداللہ بن ضیف بن احمر بن عدی بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن عامر الانصاری۔ ہر چند یہ اوس اور خزرج کی اولاد سے نہیں ہیں لیکن انہیں انصاری اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ عدی بن حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو مزیقیا بن عامر ماء السماء کی اولاد سے تھے۔ جو ان کے بھائی تھے کیونکہ اوس کے چچا کی طرف اس کی شہرت کی وجہ سے منسوب کر دیا کرتے تھے۔

ایک روایت کی رو سے وہ حارث بن خزرج کی اولاد سے تھے حضور اکرم ﷺ کی صحبت اور روایت سے فیض یاب ہوئے نیز وہ عزرہ بن ثابت محدث کے دادا تھے اور عزرہ کہا کرتے کہ میرے والد نے حضور اکرم ﷺ کے عہد میں قرآن جمع کیا تھا لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔

عمرو بن اخطب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک رہے۔ آپ نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا اور دعا فرمائی تھی اسماعیل اور ابراہیم وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے ابوعاصم سے انہوں نے عزرہ بن ثابت سے انہوں نے علباء بن احمر سے انہوں نے ابوزید بن اخطب سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے دعا فرمائی۔ عزرہ سے مروی ہے کہ ان کے دادا نے ایک سو بیس برس عمر پائی اور ان کے سر میں صرف سفید چند بال تھے۔

نیز عزرہ نے علباء ابن احمر سے انہوں نے ابوزید انصاری سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم کی انگشتری تیار شدہ دیکھی تھی جس میں سیاہ رنگ کا نگینہ تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور تھے اور ان کا نام عمرو بن اخطب تھا۔ ان کا ذکر انہوں نے اسماء کے تراجم کے تحت کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے مختصراً کنیتوں کی ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ ابوزید کو حضور اکرم ﷺ سے سماع حاصل ہے اور ان سے حسن بن ابوالحسن بصری نے روایت کی۔ ابن مندہ نے ان کا نام عمرو بن اخطب لکھا ہے اور ان کے حالات کو انہوں نے ابوموسیٰ کے مقابلے میں زیادہ تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس لئے ان پر استدراک کی کوئی وجہ نہیں۔

۵۹۲۳۔ حضرت ابوزید غافقیؓ

حضرت ابوزید غافقی۔ مصری شمار ہوتے ہیں۔ ان سے عمرو بن شراحیل المعافری نے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ مسواک تین درختوں سے بنائے جائیں۔ پیلو، زیتون اور بن۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۲۴۔ حضرت ابوزید قیس بن سکنؓ

حضرت ابوزید قیس بن سکن بن قیس بن زعوراء بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی نجاری۔ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے۔ بدر از بنو عدی بن نجار و از بنو حرام بن جندب۔ ابوقیس بن سکن کا نام لیا ہے۔ ابوکلبی نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ بایں فرق کہ انہوں نے زعوراء کی بجائے زید کا نام لیا ہے۔ پہلا قول ابن اسحٰق اور ابوعمر کا ہے۔ واقدی اور ابن کلبی نے انہیں جامعین قرآن میں شامل کیا ہے اور اس کی دلیل انس بن مالک کا یہ قول ہے کہ جامعین قرآن میں میرا ایک چچا بھی تھا اور دونوں جامعین قرآن بنونجار سے تھے اور زید بن حرام پر ان کا نسب مل جاتا ہے۔ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے کہ ابوزید قیس بن سکن ۱۵ ہجری میں جسر ابوعبیدہ میں شہید ہوئے تھے۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۲۵۔ حضرت ابوزید قیس بن عمرو ہمدانیؓ

حضرت ابوزید قیس بن عمرو ہمدانی۔ انہوں نے حصین الحارثی کے ساتھ بنومراد کے خلاف جنگ کا معاہدہ کیا تھا پھر انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور حضور اکرم ﷺ نے انہیں اپنی طرف سے خط بھی لکھا تھا۔ یہ ہشام کلبی کا قول ہے۔

۵۹۲۶۔ حضرت ابوزینب بن عوفؓ

حضرت ابوزینب بن عوف انصاری۔ اصبغ بن نباتہ نے روایت کی کہ ہم ان لوگوں کی تلاش میں تھے۔ جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کو خم غدیر پر خطبہ دیتے سنا تھا۔ مجمع میں دس بارہ آدمی اٹھ کھڑے ہوئے جن میں ابوایوب انصاری اور ابوزینب بن عوف

شامل تھے۔ ہمیں بتایا کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس موقعہ پر دیکھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیا اور فرمایا اے لوگو! کیا تم شہادت دیتے ہو کہ میں نے دین کی تبلیغ کی اور تمہیں پند و نصائح سے نوازا لوگوں نے حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کی تصدیق کی۔ اس کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ میرا والی ہے اور میں مومنوں کا والی ہوں جس کا مولیٰ میں ہوں۔ علی بھی اس کا مولیٰ ہے اے اللہ جو شخص اس سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت کر اور جو شخص اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ جو اس سے پیار کرے تو بھی اس سے پیار کر اور جو اس کی مدد کرے تو اس کی مدد کر۔ اور جو اس سے بغض رکھے تو بھی اس سے بغض رکھ۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۲۷۔ حضرت ابو زینب رضی اللہ عنہ

حضرت ابو زینب۔ انہوں نے ولید بن عقبہ کے خلاف شہادت دی تھی۔ ان کا نام زہیر بن حارث بن عوف بن کاسر الجر تھا۔ ابو عمر کا قول ہے کہ جن لوگوں نے انہیں صحابی شمار کیا ہے۔ وہ غلطی پر ہیں کیونکہ یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۲۸۔ حضرت ابو زید بن صلت رضی اللہ عنہ

حضرت ابو زید بن صلت۔ کثیر بن صلت کے بھائی تھے۔ صلت بن زبید نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا ابو زبید سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے انہیں خرص کا والی مقرر کیا تھا۔ ابو مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب السین

۵۹۲۹۔ حضرت ابو سالم حنفی رضی اللہ عنہ

حضرت ابو سالم حنفی۔ عبداللہ بن بدر کے دادا تھے۔ ان کی حدیث عبداللہ بن بدر نے ام سالم سے انہوں نے ام سالم سے روایت کی ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۳۰۔ حضرت ابو السائب مولیٰ غیلان رضی اللہ عنہ

حضرت ابو السائب مولیٰ غیلان بن سلمہ ثقفی۔ یزید بن ابو حبیب بن عروہ بن سلمہ سے روایت کی کہ ابو السائب غیلان کے غلام تھے۔ بھاگ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئے اور اسلام قبول کر لیا آپ نے انہیں آزاد کر دیا ان کے بعد غیلان نے بھی اسلام قبول کر لیا اور حضور نے ان کی ولاء غیلان کو منتقل کر دی۔ ابو علی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۳۱۔ حضرت ابو السائب رضی اللہ عنہ

حضرت ابو السائب۔ انہیں سرور کائنات کی صحبت نصیب ہوئی' مدنی تھے۔ عیاش بن عباس نے بکیر بن اشج سے انہوں نے علی بن یحییٰ سے انہوں نے ابو السائب سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کے ایک صحابی نماز ادا کر رہے تھے اور آپ انہیں دیکھ رہے

تھے۔ جب وہ فارغ ہوئے حضور اکرم نے فرمایا جاؤ اور نماز پڑھو (وہ پڑھ کر آیا تو آپ نے دوبارہ بھیجا پھر سہ بارہ) تین بار کہا راوی نے یہ ساری حدیث بیان کی۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔

یہ حدیث بعض ناقلین کا وہم ہے کیونکہ یحییٰ بن علی بن یحییٰ' داؤد بن قیس' اسحق بن ابی طلحہ' سعید بن ہلال ابن عجلان' محمد بن اسحاق اور محمد بن عمر نے علی بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے والد یحییٰ بن خلاد بن رافع سے اور انہوں نے اپنے چچا رفاعہ بن رافع سے روایت کی ہے۔ ابوالسائب بدری تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے مگر ابوعمر کہتے ہیں کہ جو ابوالسائب صحابہ میں مذکور ہیں میں انہیں نہیں جانتا۔

۵۹۳۲۔ حضرت ابوالسائب والد کردمؓ

حضرت ابوالسائب والد کردم۔ ان کے بیٹے کے ترجمے میں ان کا ذکر آ چکا ہے لیکن اس میں ان کے اسلام کا ذکر نہیں ہوا۔ ابوموسیٰ نے بھی اسی طرح مختصراً ان کا ذکر کیا ہے لیکن چونکہ ان کے اسلام کا ذکر نہیں کیا گیا اس لئے ترجمہ بے سود ہے۔

۵۹۳۳۔ حضرت ابوسبرہ جعفیؓ

حضرت ابوسبرہ جعفیؓ۔ ان کا نام یزید بن مالک بن عبداللہ بن ذؤیب بن سلمہ بن عمرو بن ذہل بن مران بن جعفی بن سعد العشیرہ ہے یہ والد تھے۔ سبرہ بن ابوسبرہ اور عبدالرحمٰن بن ابوسبرہ کے' انہیں صحبت میسر آئی اور انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

حسن بن محمد بن ہبتہ اللہ دمشقی نے ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن محمد بن علی سے انہوں نے ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابونصر سے انہوں نے ابواسحق ابراہیم بن محمد بن ابوثابت سے انہوں نے ہلال بن علاء سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عباد بن عوام سے انہوں نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عمیر بن سعید سے انہوں نے سبرہ بن ابوسبرہ جعفی سے انہوں نے اپنے والد سے کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے دریافت کیا۔ تمہارے بیٹوں کا کیا نام ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں فلاں اور عبدالعزیٰ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ عبدالرحمٰن کہو کیونکہ بہترین نام عبداللہ' عبدالرحمٰن اور حارث ہیں اور حضور نے ان کے لئے دعا فرمائی۔

ان سے ان کے دو بیٹوں نے قرأۃ فی الوتر اور ناموں کے بارے میں مرفوع حدیث روایت کی ہے۔ ابوالسائب خیثمہ بن عبدالرحمٰن کے دادا تھے۔ ابونعیم اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابوسبرہ جعفی خیثمہ بن عبدالرحمٰن کے دادا سبرہ کے والد تھے یحییٰ نے اپنے دادا ابن مندہ پر استدراک کرتے ہوئے ان کا ذکر کیا ہے کیونکہ ان کے دادا نے ان کے ترجمے کو ابوسبرہ بن ابورہم کے ترجمے سے گڈمڈ کر دیا تھا اور اسی طرح کتاب الکنیٰ میں بھی اور وہ حدیث بیان کی جو ہم پیشتر بیان کر آئے ہیں۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے نہ تو ابوسبرہ جعفی کا ذکر کیا ہے اور نہ انہیں ابوسبرہ بن ابورہم سے گڈمڈ کر دیا ہے بلکہ انہوں نے ابوسبرہ نخعی کا ترجمہ لکھا ہے جو خیثمہ بن عبدالرحمٰن کے دادا تھے اور جن کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا تھا۔ یہ سارا بیان ابن مندہ کا ہے۔

بخدا ابن مندہ نے بہت بڑی غلطی کا ارتکاب کیا ہے کہ ابوسبرہ کو نخعی لکھا ہے حالانکہ وہ بلاشبہ جعفی ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کی اغلاط کی نشاندہی نہیں کی بلکہ صرف استدراک پر اکتفا کیا ہے۔

۵۹۳۴۔ حضرت ابوسبرہ جہنیؓ

حضرت ابوسبرہ جہنی۔ مدنی تھے۔ ان کی حدیث کی روایت ان کی اولاد نے کی۔ عیسیٰ بن سبرہ بن ابوسبرہ اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک دن منبر پر سے فرمایا۔ دیکھو جو شخص اللہ کے نام سے شروع نہیں کرتا۔ اس کا نہ وضو ہے نہ نماز نہ روزہ اسی طرح جو شخص انصار کے حق کو نہیں پہچانتا۔ وہ نہ مجھ پر ایمان لاتا ہے نہ خدا پر۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۳۵۔ حضرت ابوسبرہ بن ابی رہمؓ

حضرت ابوسبرہ بن ابورہم بن عبدالعزیٰ بن ابوقیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئ القرشی عامری قدیم الاسلام ہیں۔ دونوں ہجرتوں میں شامل ہیں۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ ابن اسحٰق سے بسلسلہ مہاجرین حبشہ از بنو عامر بن لوئ۔ ابوسبرہ بن ابورہم بن عبدالعزیٰ کا نام لیا ہے۔ ایک روایت کے مطابق انہوں نے ہجرت نہیں کی لیکن پہلی روایت درست ہے اور تمام غزوات میں شریک رہے اور اسی اسناد سے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے بدر از بنو عامر بن لوی و بنو مالک بن حسل۔ ابوسبرہ بن ابورہم اور ابوسبرہ کا جو ابوسلمہ بن عبدالاسد کے اخیافی بھائی تھے۔ ذکر کیا ہے ان کی والدہ کا نام برہ بنت عبدالمطلب تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے حضور اکرم ﷺ نے ان میں اور سلامہ بن وقش میں مواخات قائم کی تھی۔ اس میں تو کوئی اختلاف نہیں کہ ابوسبرہ تمام غزوات میں شریک رہے۔ ہاں البتہ اختلاف اس میں ہے کہ انہوں نے حبشہ میں ہجرت کی تھی یا نہ۔ زبیر بن بکار لکھتے ہیں کہ ہم ابوسبرہ کے علاوہ اور کسی ایسے آدمی کو نہیں جانتے جنہوں نے غزوۂ بدر کے بعد واپس آ کر مکہ میں رہائش اختیار کر لی ہو لیکن ان کے اخلاف اس کے منکر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ابوسبرہ حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد مکہ میں منتقل ہو گئے تھے اور ابوسبرہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۳۶۔ حضرت ابوسبرہ نخعیؓ

حضرت ابوسبرہ نخعی جو خیثمہ بن عبدالرحمٰن کے دادا تھے اور کوفی تھے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ کا انہیں نخعی کہنا غلط ہے کیونکہ وہ جعفی ہیں اور خیثمہ جعفی ہیں نہ کہ نخعی۔ ابن مندہ کو یہ غلطی اس لئے لگی کہ دونوں لفظوں میں کسی حد تک مشابہت ہے۔ واللہ اعلم

۵۹۳۷۔ حضرت ابوسبرہؓ

حضرت ابوسبرہ غیر منسوب انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے قزعہ نے روایت کی اوزاعی نے قزعہ سے روایت کی کہ وہ جناب قزعہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ حضور اکرمؐ سے کوئی سنی حدیث بیان کریں۔ انہوں نے کہا حضور اکرمؐ نے فرمایا جس نے صبح کی نماز ادا کی۔ وہ اللہ کی امان میں ہے پس تم اللہ سے ڈرو۔ اگر وہ تم سے اپنی کوئی چیز طلب کرے۔ ابن

مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۳۸۔ حضرت ابوالسبع زرقیؓ

حضرت ابوالسبع زرقی انصاری۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ان کا نام ذکوان بن عبد قیس تھا۔ ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شہدائے غزوۂ احد میں از بنو زریق بن عامر ذکوان بن عبد قیس کا نام لیا ہے اور ہم ذکوان کے ترجمہ میں اس کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۳۹۔ حضرت ابوسروعہ عقبہ بن حارثؓ

حضرت ابوسروعہ عقبہ بن حارث بن نوفل بن عبد مناف بن قصی قرشی' نوفلی' حجازی۔ انہیں صحبت ملی۔ ان سے عبید بن ابومریم اور ابن ابی ملیکہ نے روایت کی حسب روایت محدثین ہم نے انہیں عقبہ کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے مگر علمائے انساب' زبیر اور ان کا چچا مصعب اور عدوی کہتے ہیں کہ ابوسروعہ بن حارث عقبہ بن حارث کے بھائی تھے۔ نیز انہوں نے لکھا ہے کہ ابوسروعہ فتح مکہ کے سال ایمان لائے تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۰۔ حضرت ابوسریحہ غفاریؓ

حضرت ابوسریحہ غفاری حذیفہ بن اسید بن خالد بن اغوس بن وقیعہ بن حرام بن غفار بن ملیل۔ یہ خلیفہ کا قول ہے بقول ابن کلبی حذیفہ بن اسید بن اغوز بن واقعہ بن حرام بن غفار ہے۔ خلیفہ نے اغوس اور کلبی نے اغوز اور وقیعہ کی جگہ واقعہ لکھا ہے۔ کوفی ہیں اور بیعت رضوان میں موجود تھے ان سے اسود بن یزید نے ان کا وہ واقعہ جو سبیعہ اسلیمہ کے ساتھ پیش آیا بیان کیا ہے۔

ابراہیم اور اسماعیل وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے روایت کی میں نے ابوالطفیل کو ابوسریحہ سے یا زید بن ارقم (شعبہ کو شبہ ہے) سے یہ حدیث سنی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جس شخص کا مولی ہوں علی بھی اس کا مولی ہے۔ ابو عمر' ابوموسیٰ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۱۔ حضرت ابوسعاد جہنیؓ

حضرت ابوسعاد جہنی۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نام عقبہ بن عامر جہنی ہے لیکن یہ روایت مشکوک ہے۔ ان سے معاذ بن عبداللہ بن خبیب اور معاویہ بن عبداللہ بن بدر نے روایت کی۔ اور ان کی کئی کنیتیں ہیں۔ ابو عمر ان کی کنیت ابوسعاد نہیں مانتے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۲۔ حضرت ابوسعادؓ

حضرت ابوسعاد۔ حمص میں مقیم ہو گئے تھے۔ حریز بن عثمان نے ابوعوف سے روایت کی کہ ابوالدردا ابوسعاد کے پاس سے

گزرے۔ وہ کہہ رہے تھے۔ سبحان اللہ! نہ تو ہم کچھ بیچتے ہیں اور نہ کچھ خریدتے ہیں ابوالدرداؓ نے کہا جو شخص دنیا میں احمق ہے۔ وہ آخرت کو بھی ڈبوتا ہے۔

ابن ماکولا کے مطابق ابوسعاد کا نام جابر بن اسامہ جہنی تھا۔ ابوعمر۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۳۔ حضرت ابوسعد انصاریؓ

حضرت ابوسعد انصاری۔ ان کا نام ابن ابووہب یا ابن وہب تھا۔ ان سے یحییٰ بن ابوخالد نے ابن ابوسعد انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ندامت توبہ ہے اور گناہوں سے توبہ اس طرح ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

ابوعمر نے ان کا نام ابوسعد انصاری زرقی لکھا ہے۔ الندم توبہ کی حدیث ان سے نقل کی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ یہ وہ شخص ہیں جن سے عبداللہ بن مرہ نے روایت کی اور ان سے یونس بن میسرہ نے سیاہ ناک والے دنبے کی قربانی کے بارے میں ایک حدیث روایت کی۔ ایک روایت میں ان کا نام ابوسعید مذکور ہے۔ مگر یہ ابوسعد ہیں اور ابن مندہ نے ان سے الندم توبہ کے بعد سیل مہزور کی حدیث نقل کی ہے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۴۔ حضرت ابوسعد الخیرؓ

حضرت ابوسعد الخیر انماری۔ ایک روایت میں ابوسعید آیا ہے۔ ان کا نام عامر بن سعد شامی یا عمرو بن سعد تھا۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ان سے عبادہ بن نسی قیس بن حجر الکندی اور فراس الشعبانی نے روایت کی۔

یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابوعاصم سے انہوں نے محمد بن سہل بن عسکر سے انہوں نے ربیع بن نافع سے انہوں نے معاویہ بن سلام سے انہوں نے اپنے بھائی زید بن سلام سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے عبداللہ بن عامر سے روایت کی کہ قیس بن حجر الکندی نے ولید بن عبدالملک سے ذکر کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے ابوسعد الخیر سے ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار کو حساب بغیر داخل جنت فرما دے گا اور پھر ہر ہزار انسان ستر ہزار کی شفاعت کریں گے پھر میرے لئے اس تعداد کو تین گنا بڑھا دیا گیا قیس کہتے ہیں میں نے ابوسعد کو کھینچ کر سینے سے لگا لیا اور پوچھا کیا تو نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ باتیں سنی ہیں۔ ابوسعد نے کہا میں نے اپنے کانوں اور دل کی گہرائی سے سنا ہے اور اس لحاظ سے یہ بہت بڑی تعداد ہے حضور اکرم ﷺ نے اس تعداد میں مہاجرین کے علاوہ اعراب کی ایک بڑی تعداد شامل ہو جائے گی نیز ان سے حدیث الوضوء مما مست النار مروی ہے۔ امام بخاری نے ان کا نام سعد الخیر لکھا ہے۔ ابوزرعہ کے مطابق ان کا نام ابوسعد ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۵۔ حضرت ابوسعد زرقیؓ

حضرت ابوسعد زرقی یا ابوسعید۔ ابوعمر کہتے ہیں۔ ابوسعد مشکوک ہے اور خلیفہ بن خیاط نے انہیں بعد از ذکر ابوسعید بن معلی ان لوگوں میں شمار کیا ہے۔ جنہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی اور مزید لکھا ہے کہ ان کا نام اور نسب نہیں معلوم ہو سکا مگر انہوں

نے حضور اکرم سے روایت کی۔

عبداللہ بن احمد بن محمد خطیب نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوالفیض سے روایت کی کہ انہوں نے عبداللہ بن مرہ کو ابوسعید زرقی سے روایت کرتے سنا کہ بنو اشجع کے ایک آدمی نے آپ سے عزل کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا جو کچھ رحم میں مقدر ہو چکا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ یہ ابوعمر کا قول ہے خلیفہ کے علاوہ باقی لوگ انہیں ابوسعید زرقی کہتے ہیں۔ یہ اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور ہیں مگر ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے ایک روایت میں سعد بن عمارہ اور ایک میں عمارہ بن سعد آیا ہے۔ ان سے عبداللہ بن مرہ نے روایت کی ہے اور ابوسعید زرقی کا نام عامر بن مسعود بیان کیا ہے۔ جو غلط ہے۔

اور اس ترجمہ کے تحت ابن مندہ اور ابوعمر نے اور یونس بن میسرہ بن حلبس کی حدیث روایت کی ہے۔ یحیٰی بن ابوالرجاء نے باسنادہ ابوبکر احمد بن عمرو سے انہوں نے دحیم سے انہوں نے محمد بن شعیب سے انہوں نے سعید بن عبدالعزیز سے انہوں نے یونس بن حلبس سے روایت کیا کہ وہ ابوسعید زرقی کے ساتھ قربانی کا جانور خریدنے کو نکلے۔ انہوں نے ایک دنبے کی طرف جس کا سر سیاہ تھا۔ اشارہ کیا جو درمیانے قد کا تھا اور مجھے کہا کہ ان کے لئے خریدلوں گویا وہ حضور اکرم ﷺ کے سیاہ سر والے دنبے سے ملتا جلتا تھا۔

ابوعمر اس حدیث کا ذکر ابن ابی وہب کے ترجمہ میں کر چکے ہیں اور اس ترجمہ میں پھر اس کا ذکر کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دونوں کو ایک سمجھتے ہیں۔ واللہ اعلم

ابواحمد عسکری نے بھی ابوسعد کا ذکر کیا ہے اور ابوسعد زرقی لکھا ہے۔ یہ صاحب اسماء بنت یزید کے شوہر تھے اور حدیث قربانی کا ذکر بھی کیا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۶۔ حضرت ابوسعد ساعدیؓ

حضرت ابوسعد ساعدی۔ ابوحفص شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اوزاعی نے یحیٰی بن ابوکثیر سے انہوں نے قرہ بن ابوقرہ سے روایت کی کہ ابوسعد نے ایک شخص کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا۔ انہوں نے کہا دیکھو بعد از عصر نماز نہ پڑھو کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے منع کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۷۔ حضرت ابوسعد بن ابی فضالہؓ

حضرت ابوسعد بن ابی فضالہ انصاری حارثی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ مدنی ہیں۔ کئی راویوں نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابن بشار سے انہوں نے محمد بن بکر برسانی سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے، اپنے والد سے انہوں نے زیاد بن میناء سے انہوں نے ابوسعد بن فضالہ سے جو صحابی تھے۔ سنا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب قیامت کے دن لوگ جمع ہوں گے۔ تو اللہ کی طرف سے ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا کہ جس شخص نے بھی دنیا میں اپنے اعمال میں خدا کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کیا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے اعمال کا بدلہ اس شخص سے طلب کرے جسے وہ خدا کا شریک بناتا رہا ہے کیونکہ اللہ

ایسے لوگوں سے بوجہ شریک بے نیاز ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۸۔ حضرت ابوسعد بن وہبؓ

حضرت ابوسعد بن وہب القرظی۔ یہ بنوقریظہ سے تھے اور انہیں نضیری بھی کہا جاتا ہے۔ یہ یوم قریظہ کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے تھے۔ محمد بن سعد نے اس روایت کو واقدی سے نقل کیا ہے علاوہ ازیں واقدی نے بکر بن عبداللہ نضری سے انہوں نے حسین بن عبداللہ نضری سے انہوں نے اسامہ بن ابوسعد بن وہب النضری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ اس وقت موجود تھے جب حضور اکرم ﷺ سہیل مہزور کے بارے میں اپنا فیصلہ صادر فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اوپر والا آدمی پانی کو اس وقت تک روکے رکھے جب پانی اس کے ٹخنوں تک پہنچ جائے پھر اسے نچلے آدمی کے لئے چھوڑ دے۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

ابن مندہ نے اس متن کو ابوسعد انصاری کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر کہتے ہیں میرے نزدیک یہی صاحب ابوسعد بن ابوہب انصاری ہیں جس کا ذکر تینوں نے کیا ہے لیکن ابوعمر کو غلطی لگی ہے کہ اس نے ایک ہی آدمی کو پیشتر ازیں انصاری لکھا ہے اور یہاں اسی آدمی کو بنوقریظہ یا بنونضیر سے منسوب کر دیا ہے بایں خیال کہ یہ دو آدمی ہیں حالانکہ انصار سے ان کی نسبت بر بنائے حلف ہے۔ بنونضیر خزرج کے اور قریظہ اوس کے حلیف تھے۔

۵۹۴۹۔ حضرت ابوالسعد انؓ

حضرت ابوالسعد ان۔ غیر منسوب ہیں۔ ان کا نام معلوم نہیں۔ ان سے مکحول الدمشقی نے ایک حدیث روایت کی ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۰۔ حضرت ابوسعید اسکندریؓ

حضرت ابوسعدی اسکندری۔ یحییٰ بن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ دارقطنی انہیں صحابی نہیں گردانتے لیکن ابونعیم انہیں ان لوگوں میں شمار کرتے ہیں جنہوں نے صحابہ سے سحری کے بارے میں حدیث بیان کی۔ داؤد بن محبر نے بحر بن کنیز السقاء سے انہوں نے عمران القصیر سے انہوں نے ابوسعید سکندری سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم سحری کھایا کرو کہ اس میں برکت ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۱۔ حضرت ابوسعید مولی ابی اسیدؓ

حضرت ابوسعید مولی ابواسید۔ ان سے ابونضرہ نے حضرت عثمان کی شہادت کا واقعہ بالتفصیل بیان کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۲۔ حضرت ابوسعید انصاریؓ

حضرت ابوسعید انصاری۔ اسماء دختر یزید بن سکن کے شوہر تھے۔ ابونعیم کا قول ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن

میرے نزدیک یہ ابوسعید بن مثنیٰ ہیں۔
مہاجر بن دینار سے مروی ہے کہ ابوسعید انصاری یوم الدار کے موقعہ پر مروان بن حکم کے پاس سے گزرے وہ مرا پڑا تھا۔ وہ کہنے لگے اے ابن زرقاء! اگر مجھے علم ہوتا کہ تو زندہ ہے تو میں تجھ پر ٹوٹ پڑتا۔ اس پر عبدالملک نے بہت برا منایا۔ جب عبدالملک باپ کا جانشین ہوا تو اس نے ابوسعید کو بلوا بھیجا۔ ابوسعید نے اس سے کہا کہ میرے بارے میں تم حضور اکرم کی وصیت پر عمل پیرا ہو۔ اس نے کہا وہ کیا ہے انہوں نے کہا آپ نے فرمایا اپنے محسن کو خوش آمدید کہو اور اس کی برائیوں سے درگزر کرو عبدالملک نے انہیں معاف کر دیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۳۔ حضرت ابوسعید بن زیدؓ

حضرت ابوسعید بن زید۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کا ذکر مسند الشامیین اور مسند الکوفیین میں کیا ہے کہ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے جابر سے انہوں نے شعبی سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: میں ابوسعید بن زید کی تصدیق کرتا ہوں کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ کے پاس سے جنازہ گزرا اور آپ کھڑے ہو گئے۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ قطیعی کی رپورٹ میں اسی طرح مذکور ہے۔ طبرانی نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے باسنادہ اسی طرح روایت کی ہے ہاں البتہ انہوں نے ابوسعید خدری کا نام لیا ہے اور یہ درست معلوم ہوتا ہے۔

۵۹۵۴۔ حضرت ابوسعید سعد بن مالکؓ

حضرت ابوسعید۔ سعد بن مالک بن سنان بن ثعلبہ بن عبید بن ابجر (وہ خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرجی انصاری خدری ہیں) اور خدرہ اور خدارہ دونوں بھائی اور انصار کے دو ضمنی قبیلے تھے چنانچہ ابوسعید خدری تھے اور ابومسعود قبیلہ خدارہ سے تھے۔ ابوسعید قتادہ بن نعمان کے اخیافی بھائی اور حضور اکرم ﷺ کی احادیث کے حافظ اور عالم فاضل اور عاقل تھے۔
ابوسعید سے مروی ہے کہ جب وہ تیرہ برس کے تھے۔ تو غزوۂ خندق کے موقعہ پر آپ کے سامنے پیش کئے گئے والد ان کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ اور حضور اکرم ﷺ سے کہہ رہے تھے یا رسول اللہ اس کی ہڈیاں مضبوط ہیں مگر آپ نے مجھے مسترد فرما دیا۔ واقدی لکھتے ہیں کہ جب ابوسعید پندرہ برس کے تھے تو غزوۂ بنو مصطلق میں حضور اکرم کے ساتھ تھے ان کی وفات ۷۴ ہجری میں ہوئی۔
ابن اثیر لکھتے ہیں کہ سعد بن مالک کے ترجمہ میں ہم ان کا ذکر زیادہ تفصیل سے کر آئے ہیں۔ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۵۔ حضرت ابوسعید بن معلیٰؓ

حضرت ابوسعید بن معلیٰ۔ ایک روایت میں رافع بن معلیٰ اور ایک میں حارث بن معلیٰ مذکور ہے اور رافع کہنے والا غلطی پر ہے کیونکہ رافع بن معلیٰ بدر میں قتل ہو گئے تھے اور ان کے نام کے بارے میں صحیح روایت یہ ہے۔ حارث بن نفیع بن معلیٰ بن لوذان بن

حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب انصاری زرقی۔ ان کی والدہ امیمہ دختر قرط بن خنساء تھیں از بنوسلمہ۔ ان کا نسب ہماری طرف جماعہ اور حبیب بن عبد حارثہ نے ذکر کیا ہے۔ ابوسعید زریق کے بھائی تھے۔

ابوسعید کو زرقی اس بنا پر کہتے ہیں کہ عرب بعض اوقات اپنے بھتیجے کو اس کے مشہور معروف چچا سے منسوب کر دیتے تھے۔ ہم اس کی کئی نظیریں پیش کر آئے ہیں۔

ابوسعید کو حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔ حجازی تھے۔ ان سے حفص بن عاصم اور عبید بن حنین نے روایت کی بقول ابوعمران سے صرف دو حدیثیں مروی ہیں۔ ایک وہ ہے۔ جس میں مذکور ہے کہ وہ نماز میں مصروف تھے کہ آپ نے انہیں بلایا۔ دوسری وہ حدیث ہے کہ ہم صبح کو بازار جا رہے تھے۔

ابومحمد عبداللہ بن علی بن سویدۃ التکریتی نے باسنادہ تا علی بن احمد المفسر نے بیان کیا کہ ابونصر احمد بن محمد بن ابراہیم المہر جانی نے عبیداللہ بن محمد الزاہر سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز سے انہوں نے علی بن مسلم سے انہوں نے حرمی بن عمارہ سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابوسعید بن معلیٰ سے روایت کی میں نماز پڑھ رہا تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور مجھے بلایا۔ میں نماز سے فراغت کے بعد حاضر ہوا تو آپ نے دیر سے آنے کی وجہ دریافت کی میں نے وجہ بیان کی تو آپ نے فرمایا کیا تم نے قرآن کی یہ آیت نہیں پڑھی **استجیبوا لله وللرسول اذا دعاکم** کیا تم پسند کرو گے کہ میں تمہیں قرآن کی عظیم ترین سورت قبل اس کے کہ تم مسجد سے نکلو۔ یاد کرا دوں آپ گئے وہ سورت نکالی اور میں نے یاد کر لی آپ نے اس پر فرمایا **الحمد لله رب العالمین** ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۶۔ حضرت ابوسعید مقبریؓ

حضرت ابوسعید مقبری۔ ان کا نام کیسان مولی لیث تھا۔ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں مسلمان ہوئے اور قبرستان کے قریب رہتے تھے۔ اس لئے ان کا لقب مقبری پڑ گیا۔ ولید بن عبدالملک کے زمانے میں مدینے میں فوت ہوئے انہوں نے حضرت عمر سے روایت کی۔ ان کی زیادہ تر احادیث حضرت ابوہریرہ سے مروی ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۷۔ حضرت ابوسعیدؓ

حضرت ابوسعید شامی ہیں۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے حارث بن یخمد الاشعری نے شامیوں کے بارے میں ان کی حدیث روایت کی۔ حکیم ابوالحسن علی بن احمد بن علی بن ہبل نے ابوالقاسم بن سمرقندی سے انہوں نے عبدالعزیز بن احمد الکتانی سے انہوں نے ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابونصر اور تمام بن محمد الرازی اور ابونصر محمد بن احمد بن ہارون غسانی سے جو ابن جندی کہلاتے ہیں اور ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن حسین بن حسن بن ابوالعقب اور ابوبکر محمد بن عبدالرحمٰن بن یحییٰ القطان سے۔ ان سب نے ابوالقاسم علی بن یعقوب بن ابوالعقب سے انہوں نے ابوزرعہ دمشقی نضری سے۔ انہوں نے ابومسہر سے انہوں نے صدقہ

بن خالد انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے انہوں نے حارث بن مجد الاشعری سے انہوں نے ایک صحابی سے جن کی کنیت ابوسعید تھی روایت کی کہ وہ عوالی (دیہات) مدینہ سے شہر میں آئے اور ابھی شہر نہیں پہنچے تھے کہ انہیں سخت بھوک لگی وہ ابھی مدینہ کے ایک بازار میں پہنچے تھے کہ انہوں نے ایک آدمی کو سنا جو اپنے دوست سے کہہ رہا تھا کہ گزشتہ رات کو حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کی ضیافت کی تھی چونکہ مجھے سخت بھوک لگ رہی تھی۔ اس لئے میں فوراً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور دریافت کیا یارسول اللہ! کیا آپ نے گزشتہ رات ضیافت دی تھی۔ فرمایا ہاں مطبخ میں کھانے کا بندوبست تھا میں نے پوچھا بچا کھچا کھانا کیا ہوا؟ فرمایا۔ وہ اٹھوا دیا گیا۔

بعد میں انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا یارسول اللہ بعداز وفات آپ امت کے آگے ہوں گے یا پیچھے آپ نے فرمایا میں سب سے آگے ہوں گا اور پھر سب ایک ایک کر کے ملتے جائیں گے۔

اسے بشر بن بکر نے ابن جابر سے انہوں نے حارث بن مجد سے انہوں نے اس شخص سے روایت کی جنہوں نے ابوسعید سے سنا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۸۔ حضرت ابوسعیدؓ

حضرت ابوسعید یا ابوسعد۔ انہوں نے حضور اکرم سے دو حدیثیں کیں۔ کثرت سے صلہ رحمی کرو اور ہمسائے سے حسن سلوک سے گھروں کی آبادی ہوتی ہے اور عمریں بڑھتی ہیں۔ ان سے ابوملیکہ نے روایت کی۔ ابوعمرو نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ انصاری تھے مگر ان میں اور اول الذکر کے بارے میں شبہ ہے۔

۵۹۵۹۔ حضرت ابوسفیان بن حارث قریشیؓ

حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف قرشی ہاشمی۔ حضور اکرم ﷺ کے ابن عم اور رضاعی بھائی تھے۔ دونوں نے حلیمہ سعدیہ کا دودھ پیا تھا۔ ان کی والدہ کا نام غزیہ دختر قیس بن طریف تھا۔ جو فہر بن مالک کی نسل سے تھے۔ اکثر کی رائے ہے کہ ابراہیم بن منذر، ہشام بن کلبی اور زبیر بن بکار انہی کے اسلاف ہیں۔

ابوسفیان کا نام مغیرہ تھا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام تھا اور مغیرہ ان کا بھائی تھا۔ جو لوگ شکل وشباہت میں حضور اکرم ﷺ سے ملتے جلتے تھے وہ جعفر بن ابوطالب، حسن بن علی، قثم بن عباس کے علاوہ ابوسفیان بھی تھے۔ ابوسفیان خوشگو شاعروں میں تھے۔ حضور کی ہجو کے جواب میں حسان بن ثابت نے ذیل کے دو شعر کہے تھے۔

الا ابلغ ابا سفیان عنی مغلغلہ فقد برح الخفاء

''ابوسفیان کو میری طرف سے یہ بات پہنچا دو۔ جو شہر بہ شہر پھیلتی جائے گی کہ چھپی باتیں واضح ہو چکی ہیں۔''

ھجوت محمد افاجبت عنہ وعند اللہ فی ذاک الجزاء

''تو نے رسول کریم کی ہجو کی ہے اور میں ان کی طرف سے جواب دے رہا ہوں اور اس کا بدلہ خدا کی طرف

سے ملے گا۔''

بعد میں ابوسفیان مسلمان ہو گئے اور اسلام کی عمدہ خدمت کی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ ابوسفیان بن حارث۔ عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ثنیۃ العقاب کے مقام پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے اور آپ سے ملاقات کی خواہش کی چنانچہ ام سلمہ (ام المومنین) نے حضور اکرم سے درخواست کی یارسول اللہ! آپ کا عم زاد عمہ زاد اور خسر ملاقات کی اجازت چاہتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں۔ عم زاد ہتک عزت کا مرتکب ہوا۔ رہا دوسرا اس نے مکہ میں میرے خلاف کیا کچھ نہیں کیا۔ جب انہیں یہ اطلاع موصول ہوئی۔ اس وقت ابوسفیان کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا۔ اس نے کہا خدا کی قسم! حضور اکرم کو ہمیں ملاقات کی اجازت دینا ہوگی۔ ورنہ میں اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر نکل کھڑا ہوں گا تا آنکہ ہم بھوک اور پیاس سے مرجائیں گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو۔ آپ کو رحم آ گیا اور ملاقات کی اجازت دے دی (میرے خیال میں یہ حدیث اس لئے مشکوک ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی شان رحیمی کے خلاف ہے کہ آپ ملاقات سے انکار فرمادیں۔ مترجم) ابوسفیان نے معذرت میں ذیل کے اشعار پیش کئے۔

لعمرک انی یوم احمل رایۃ لتغلب خیل اللات خیل محمد

''بخدا! وہ دن بھی تھے جب میں نے لات کے لشکر کو محمد کے لشکر کے خلاف کامیاب کرانے کے لئے علم بلند کیا تھا۔''

لکا المظلم الحیران اظلم لیلہ فھذا او انی حین اھدی فاھتدی

''میں اس وقت اندھیرے میں پھنسے ہوئے حیران آدمی کی طرح تھا۔ اب جب خدا نے مجھے ہدایت دی ہے۔ میں سیدھے راستے پر چل رہا ہوں۔''

ھدانی ھاد غیر نفسی ودلنی علی اللہ من طردتہ کل مطرد

ایک ہدایت کار نے مجھے سیدھا راستہ دکھایا اور میری ذات کو بدل دیا اور اس نے خدا کی طرف میری راہ نمائی کی۔ جسے میں بالکل چھوڑ چکا تھا۔

اصد وانای جاھد اعن محمد وادعی وان لم انتسب من محمد

''اس وقت میں محمد رسول اللہ سے روکتا تھا اور دور بھاگتا تھا اور اگرچہ میں محمد سے منسوب ہونا نہیں چاہتا تھا لیکن مجھے لوگ ان سے منسوب کرتے ہیں۔''

حضرت ابوسفیان حضوا کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکہ کے موقعہ پر اور غزوۂ حنین میں موجود تھے اور وہاں ان کو ایک عمدہ آزمائش پیش آئی۔

اسی اسناد سے یونس نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جابر سے انہوں نے

اپنے والد جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی مالک بن عوف نضری اپنے ساتھیوں کو لئے حنین کو روانہ ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکل گیا اور اس نے وادی کے اطراف و جوانب میں اور گھاٹیوں میں اپنے آدمی چھپا دیئے جب رسول کریم اور صحابہ صبح کے اندھیرے میں وادی میں داخل ہوئے تو وہاں چھپے سواروں نے اچانک اس زور کا حملہ کیا کہ اسلامی پیادہ بھاگ کھڑی ہوئی اور شتر سوار بری طرح باہم ٹکرائے جب آپ نے یہ حالت دیکھی تو بھاگتوں کو واپس بلایا اہل بیت میں سے آپ کے ساتھ حضرت علی ابوسفیان' فضل بن عباس اور ربیعہ رہ گئے تھے۔ مہاجرین میں سے صرف حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ حضرت عباس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی۔ جب لوگ واپس آ گئے تو آپ نے ابوسفیان کو جنت کی بشارت دی اور فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تم حمزہ کے جانشین ہو گے۔ ان کا شمار فضلائے صحابہ میں ہوتا تھا۔ روایت ہے کہ جب فوت ہونے لگے تو کہنے لگے مجھ پر رونا مت کیونکہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے۔ میں نے اپنے دامن کو کسی گناہ سے آلودہ نہیں کیا۔

اسی اسناد سے ابن اسحٰق سے مروی ہے کہ ابوسفیان نے حضور اکرم ﷺ کی وفات پر ذیل کے اشعار کہے۔

ارقت وبات لیلی لا یزول — ولیل اخو المصیبة فیه طول

''میں آنسو بہا رہا ہوں اور میری رات ختم نہیں ہوتی اور مصیبت زدہ آدمی کی رات طویل تر ہوتی ہے۔''

واسعدنی البکاء وذاک فیما — اصیب المسلمونٗ به قلیل

''اس رونے سے مجھے سعادت نصیب ہوئی اور یہ ایسی مصیبت ہے کہ مسلمانوں کو کم ہی ایسی مصیبت سے پالا پڑا ہے۔''

فقد عظمت مصیبة وجلت — عشیة قیل قد قبض الرسول

''جس شام یہ خبر پھیلی کہ رسول کریم فوت ہو گئے ہیں۔ اس مصیبت میں عظمت اور جلال پیدا ہو گیا۔''

وتصبح ارضنا مما عراها — تکاد بنا جوانبها تمیل

''اور ہماری زمین سر مازدہ ہو گئی اور قریب تھا اور اس کے کنارے ہمیں ساتھ لئے ایک طرف کو جھک جائیں۔''

فقد نا الوحی والتنزیل فینا — یروح به ویغد وجبریل

''وحی ختم ہو گئی اور قرآن جسے جبرئیل صبح و شام لایا کرتے تھے۔ اترنا بند ہو گیا۔''

وذاک احق ما سالت علیه — نفوس الناس او کادت تسیل

''چاہیے تو یہ تھا کہ لوگوں کی روحیں سیلاب کی طرح بہنے لگ جاتیں لیکن ایسا نہیں ہوا عجب نہیں کہ اب بہنے لگ جائیں۔''

نبی کان یجلو الشک عنا — بما یوحی الیه وما یقول

''حضور نبی کریم ایسے نبی تھے جو ہمارے شکوک کو وحی کے ذریعے سے یا اپنے ارشادات سے رفع فرما دیا کرتے تھے۔''

ویھدینا فلا نخشی ضلالا علینا والرسول لنا دلیل

''آپ ہمیں ہدایت فرماتے ہیں۔ اس لئے ہمیں گمراہی کا کوئی ڈر نہیں اور آپ ہمارے لئے دلیل راہ ہیں۔''

فلم تر مثلہ فی الناس حیا ولیس لہ من الموتی عدیل

''تمہیں زندہ لوگوں میں نہ تو آپ کا کوئی مثیل نظر آئے گا اور نہ فوت ہو جانے والوں میں۔''

افاطم ان جزعت فذاک عذر وان لم تجزعی فھو السبیل

''اے فاطمہ اگر تو اس موقعہ پر جزع فزع کرے۔ تو تو معذور ہے اور اگر نہ روئے تو یہ بھی ایک مروج طریقہ ہے۔''

فعودی بالعزاء فان فیہ ثواب اللہ والفضل الجلیل

''اے فاطمہ! تو ماتم کر کیونکہ اس میں خدا کی طرف سے تجھے ثواب ملے گا اور یہ بہت بڑی نیکی ہے۔''

وقولی فی ابیک ولا تملی وھل یجزی بفعل ابیک قیل

''اور تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے والد) کی مدح کر اور مت اکتا کیونکہ مدحیہ اقوال کی کوئی تعداد بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کی حریف نہیں ہو سکتی۔''

فقبر ابیک سید کل قبر وفیہ سید الناس الرسول

''اور آپ کے والد کی قبر تمام قبروں کی سردار ہے کیونکہ اس میں رسول کریم دفن ہیں۔ جو تمام انسانوں کے سردار ہیں۔''

اور ابوسفیان نے ۲۰ ہجری میں وفات پائی۔ ان کی وفات کی وجہ یہ تھی کہ حج کے موقعہ پر حجام نے ان کا سر مونڈا۔ تو اس نے مہاسے کو کاٹ دیا جو ان کے سر میں تھا۔ بیمار پڑ گئے اور حج سے واپسی پر مدینے میں فوت ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ایک روایت میں ہے کہ اپنے بھائی نوفل کی وفات کے تقریباً چار ماہ بعد فوت ہوئے۔ انہوں نے وفات سے تین دن پہلے خود اپنی قبر کھود لی تھی اور ہجرت کا پندرھواں برس تھا۔ واللہ اعلم۔ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۶۰۔ حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسفیان بن حارث بن قیس بن زید بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف انصاری اوسی۔ ایک روایت میں ہے کہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ اور ایک میں غزوۂ خیبر کا ذکر ہے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحق سے انہوں نے عمران بن سعد بن سہل بن حنیف سے انہوں نے بنوعمرو بن عوف کے ایک آدمی سے روایت کی کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ احد کو روانہ ہوئے تو آپ کے ساتھ ابوسفیان اور ایک صحابی بھی

تھے۔ان صاحب نے دعا کی اے اللہ! تو مجھے اس غزوئے میں شہادت نصیب فرما اور مجھے میرے اہل وعیال کی طرف واپس نہ کر۔ابوسفیان نے دعا کی اے اللہ تو مجھے میرے اہل وعیال کی طرف واپس کرنا تا کہ انکی کفالت کروں، حضور کے ساتھ مل کر جہاد کروں اور ان کی صحبت سے مستفیض ہوں۔لڑائی میں ابوسفیان شہید ہو گئے اور دوسرے صحابی بچ کر آ گئے۔صحابہ نے حضور اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ ابوسفیان کی نیت زیادہ مبنی بر اخلاص تھی۔ابن اسحق نے تذکرہ غزوۂ احد کے سلسلے میں اسی طرح بیان کیا ہے اور پھر ان کا ذکر ان لوگوں میں بھی کیا ہے۔جو غزوۂ خیبر میں شہید ہوئے تھے۔واللہ اعلم

۵۹۶۱۔حضرت ابوسفیان صخر بن حربؓ

حضرت ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی۔یزید اور معاویہ کے والد تھے سال فیل سے دس برس پیشتر پیدا ہوئے سرداران قریش سے تھے اور تجارت پیشہ تھے۔ہر سال قریش کا مال تجارت لے کر شام اور قرب وجوار کے ممالک میں جاتے تھے اور سرداران قریش کا جھنڈا عقاب ان کی تحویل میں تھا۔جب بھی جنگ کی تیاری ہوتی۔تو قریش اکٹھے ہوتے اور علم سردار لشکر کے ہاتھ میں دے دیتے قریش میں تین آدمیوں (عتبہ، ابوجہل اور ابوسفیان) کو صاحب الرائے سمجھا جاتا تھا لیکن جب اسلام آیا تو صاحب الرائی ابوسفیان نے پیٹھ پھیر لی اور یہی سردار تھا۔جو احد کے معرکے میں تمام قریش کو اپنے ساتھ کھینچ لایا حالانکہ اس سے پیشتر سوائے معرکہ ذات نکیف (جو بنو کنانہ کے خلاف لڑا گیا تھا) اور جس کی قیادت عبدالمطلب نے کی تھی، قریش کبھی فرد واحد کی کمان کے تحت نہیں لڑے تھے یہ ابواحمد عسکری کا قول ہے۔

ابوسفیان، حضرت عباس کے دوست تھے اور فتح مکہ کی رات کو ایمان لائے تھے۔غزوۂ حنین میں موجود تھے اور آپؐ نے ابوسفیان اور ان کے دو بیٹوں یزید اور معاویہ کو ایک ایک سو اونٹ اور چالیس چالیس اوقیہ چاندی عطا فرمائی تھے۔نیز طائف کے محاصرے میں بھی حضور اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔اس موقعہ پر ان کی آنکھ اندھی ہو گئی تھی اور دوسری جنگ یرموک میں اندھی ہو گئی تھی جس کی کمان، ان کے بیٹے یزید کے ہاتھ میں تھی۔وہ اس جنگ میں مصروف پیکار تھے اور زور زور سے کہہ رہے تھے، اے اللہ کی مدد ہمارے قریب آ، ہمارے قریب آ، سواروں کے بڑے بڑے جتھوں کے سامنے کھڑے ہو کر انہیں اکساتے اور کہتے، اللہ اللہ تم عرب ہو اور اسلام کے مددگار ہو اور تمہارے دشمن رومی ہیں اور کفر کے مددگار ہیں۔اے اللہ، آج کا دن تیرے دنوں میں سے ہے۔اے اللہ تو اپنے بندوں پر اپنی فتح نازل فرما۔

مروی ہے کہ جب ابوسفیان ایمان لائے اور مسلمانوں کے بڑے بڑے ہجوم دیکھے تو حضرت عباس سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ تمہارا بھتیجا عظیم بادشاہ بن گیا ہے حضرت عباسؓ نے کہا یہ بادشاہی نہیں بلکہ نبوت ہے۔ابوسفیان نے کہا پھر تو اس کے کیا کہنے۔

ابن زبیر سے مروی ہے کہ معرکہ یرموک میں جب ابوسفیان رومیوں کو دیکھتے تو کہتے اے رومیو! بس کرو اور جب مسلمان سامنے آتے تو کہتے:

''یہ زرد رنگ والے روم کے حاکم ہیں۔ان کا نام بھی باقی نہیں رہے گا۔''

اس طرح کی اور کئی باتیں ان سے مذکور ہیں لیکن بلاثبوت چونکہ یرموک کی جنگ میں ان کی دوسری آنکھ بھی ضائع ہو گئی تھی

اگر وہ دشمن سے دور ہوتے تو ان کی آنکھ نہ ضائع ہوتی۔

وہ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے لیکن اسلام کی خوب خدمت کی اور خلافت عثمان کے دوران میں ۳۱ یا ۳۲ یا ۳۳ یا ۳۴ ہجری میں فوت ہوئے۔ حضرت عثمان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ایک روایت میں ہے کہ امیر معاویہ نے پڑھائی ان کی عمر ۸۸ برس یا ۹۳ برس یا کم وبیش تھی۔ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۶۲۔ حضرت ابوسفیانؓ والد عبداللہ

حضرت عبداللہ بن ابوسفیان کے والد تھے۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے یہ حدیث روایت کی کہ رمضان میں عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ وہ مدنی ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مجھے اس حدیث کے مرسل ہونے کا خدشہ ہے۔

۵۹۶۳۔ حضرت ابوسفیان بن محصن ؓ

حضرت ابوسفیان بن محصن۔ انہوں نے رسول اکرمؐ کے ساتھ حج کیا۔ ان سے عدی مولی ام قیس نے روایت کی۔ احمد بن حازم نے صالح مولی التوامہ سے انہوں نے عدی مولی ام قیس سے انہوں نے سفیان بن ابومحصن سے روایت کی کہ ہم نے یوم النحر کو حضور اکرم ﷺ کے ساتھ جمرۃ العقبہ پر کنکریاں پھینکیں اور پھر ہم نے کرتے پہن لئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابونعیم لکھتے ہیں۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے لیکن ابوسنان نام لکھا ہے اور ابوسفیان کو غلط کہا ہے اور باسنادہ ابراہیم بن محمد اسلمی سے انہوں نے صالح سے انہوں نے عدی سے انہوں نے ابوسنان سے حدیث رمی بیان کی۔

۵۹۶۴۔ حضرت ابوسفیان مدلوکؓ

حضرت ابوسفیان مدلوک۔ وہ اپنے آزاد کردہ غلام کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہر دو مسلمان ہو گئے۔ پھر آپ نے برکت کے لئے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی۔ چنانچہ عمر بھر ان کے وہ بال سیاہ رہے اور باقی سفید ہو گئے تھے۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۶۵۔ حضرت ابوسفیان بن وہبؓ

حضرت ابوسفیان بن وہب بن ربیعہ بن اسد بن صہیب بن مالک بن کثیر بن غنم بن دوادن بن اسد بن خزیمہ اسدی۔ غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ یہ جعفر المستغفری کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۹۶۶۔ حضرت ابوسکینہ شامیؓ

حضرت ابوسکینہ شامی۔ حمص میں سکونت کر لی تھی۔ ابوعمر کہتے ہیں مجھے ان کا نام معلوم ہے نہ نسب ایک روایت میں محلم آیا ہے مگر بلا ثبوت۔ ان سے بلال بن سعد الواعظ نے روایت کی ہے اور بلا دلیل صحابہ میں شمار کیا ہے۔

ابوسکینہ کی مروی احادیث میں سے ایک وہ ہے' جو یحییٰ بن محمود بن سعد نے باسنادہ ابوبکر بن عاصم سے انہوں نے محمد بن

ادریس سے انہوں نے ابوتوبہ سے انہوں نے یزید بن ربیعہ سے انہوں نے بلال بن سعد سے انہوں نے ابوسکینہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس کی قیمت سے تم ایک غلام خرید سکو' تو خرید کر اسے آزاد کر دو' اس طرح اللہ تمہارے ہر عضو کو غلام کے آزاد کردہ ہر عضو کے بدلے میں نار جہنم سے آزاد کر دے گا۔ ایک روایت کے مطابق ان کی یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ انہیں صحبت میسر نہیں آئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۶۷۔ حضرت ابوسلالہ اسلمیؓ

حضرت ابوسلالہ اسلمی یا ابوسلالہ سلمی یا ابوسلام سلمی۔ اکثر نے ان کا شمار صحابہ میں کیا۔ عاصم بن عبداللہ نے عبداللہ بن عبیداللہ سے انہوں نے ابوسلالہ اسلمی سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی ہی تم میں ایسے زعما پیدا ہوں گے کہ تمہارا رزق ان کے قبضے میں ہوگا۔ وہ تم سے باتیں کریں گے اور جھوٹ بولیں گے۔ بداعمالی کے مرتکب ہوں گے اور تم سے اس وقت تک خوش نہ ہوں گے جب تک تم ان کی بدعملی کے مداح نہیں بنو گے ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرو گے اور جو وہ مانگیں گے ان کے حوالے نہیں کرو گے۔ جب وہ تم پر ظلم کریں۔ تو ان سے جنگ کرو جو ایسی لڑائی میں مارا گیا۔ وہ میرا ہوگا اور میں اس کا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۶۸۔ حضرت ابوسلام ہاشمیؓ

حضرت ابوسلام ہاشمی۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے خلیفہ نے صحابہ میں شمار کیا ہے اور بنو ہاشم بن عبد مناف کے مولی تھے۔ شعبہ نے ابوعقیل ہشام بن بلال سے انہوں نے سابق بن ناجیہ سے انہوں نے ابوسلام سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو بھی حر یا غلام مسلمان صبح و شام تین بار یہ کہے کہ میں اللہ کو اپنا رب' اسلام کو اپنا دین اور محمد رسول اللہ کو اپنا نبی مانتا ہوں۔ اللہ اسے قیامت کے دن ضرور راضی کرے گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۶۹۔ حضرت ابوسلامہ ثقفیؓ

حضرت ابوسلامہ ثقفی۔ ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کا نام عروہ تھا۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۰۔ حضرت ابوسلالہ سلامیؓ

حضرت ابوسلامہ سلامی اور ابوسلالہ الحنینی۔ ابوعمر کے مطابق دونوں ایک ہیں اور نام خداش تھا۔ ابوسلامہ سلامی یا سلمی ان کا ذکر ایک حدیث میں ملتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اس کی ماں کے بارے میں تین دفعہ حسن سلوک کا حکم دیا اور باپ کے بارے میں ایک بار خداش کے ترجمہ میں ہم نے ان کا ذکر زیادہ تفصیل سے کیا ہے ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے ایک روایت میں حنینی ہیں اور ایک روایت میں یہ سلمی تھے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی کے والد لیکن یہ غلط ہے۔

۵۹۷۱۔ حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسدؓ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ ان کا نام عبداللہ بن عبدالاسد تھا اور والدہ برہ دختر

عبدالمطلب تھی اور قدیم الاسلام تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحق سے روایت کی کہ ابوعبیدہ بن حارث ابوسلمہ بن عبدالاسد ارقم بن ابوارقم اور عثمان بن مظعون حضور اکرم ﷺ کی خدمت حاضر ہوئے حضور اکرمؐ نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور قرآن مجید پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور شہادت دی کہ آپ ہدایت اور راستی پر ہیں اس کے بعد کوئی اور لوگ مسلمان ہوگئے جن میں سعید بن زید بھی تھے چنانچہ وہ اپنی بیوی ام سلمہ کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کر گئے۔ وہاں سے واپس آ کر مدینے کو ہجرت کر گئے غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے۔ آخر الذکر میں زخمی ہو گئے۔ زخم مندمل ہوگیا تھا مگر پھر ہرا ہوگیا اور فوت ہو گئے بقول ابوعمران کی وفات جمادی الآخر میں ہجرت کے تیسرے سال واقع ہوئی۔

ابویاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے روح سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے ابن عمر بن ابوسلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم پر کوئی مصیبت آئے تو ذیل کی دعا پڑھا کرو۔

انا للہ و انا الیہ راجعون. اللھم عندک احتسب مصیبتی فاجرنی فیھا و ابدلنی خیرا منھا.

جب ابوسلمہ فوت ہوگئے میں نے یہ دعا پڑھی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ سے نکاح کرلیا اور اس طرح جناب ام سلمہ کو بہتر رفیق حیات میسر آ گئے۔

۵۹۷۲۔ حضرت ابوسلمہؓ جد عبدالحمید بن سلمہ

حضرت ابوسلمہ۔ عبدالحمید بن سلمہ انصاری کے دادا تھے۔ جب ان کے والدین میں سے ایک نے اسلام قبول کیا تو حضور اکرمؐ نے انہیں اختیار دیا کسی ایک کے پاس رہنے کا۔ ان کا نام رافع تھا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۳۔ حضرت ابوسلمہؓ

حضرت ابوسلمہ صحابی ہیں۔ اور نسب نا معلوم ہے حاکم ابواحمد نے کتاب الکنی میں ان کا ذکر کیا ہے نیز حاکم ابوعبداللہ نے بھی انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

موسیٰ بن اسماعیل نے حماد بن یزید بن مسلم منقری سے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے روایت کی کہ کہمس الہلالی کہنے لگے کیا میں تمہیں خلیفہ عمر کی بات نہ سناؤں۔ انہوں نے کہا ضرور سناؤ کہنے لگے۔ میں خلیفہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک عورت نے آ کر خلیفہ سے اپنے خاوند کی شکایت کی اس میں بھلائی کم اور برائی زیادہ ہے۔ خلیفہ نے دریافت کیا تمہارا خاندان کون ہے اس نے جواب دیا ابوسلمہ خلیفہ نے کہا وہ تو سچا آدمی ہے اور اسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۴۔ حضرت ابوسلمیٰؓ راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوسلمیٰ حضور اکرمؐ کے چرواہے تھے اور ان کا نام حریث کوفی یا شامی تھا۔ ان سے ابوسلام اسود اور ابومعمر عباد بن

عبدالصمد نے روایت کی۔

فتیان بن محمد بن سودان نے ابونصر احمد بن محمد بن عبدالقاہر طوسی سے انہوں نے حسین بن نقور سے انہوں نے ابوالقاسم عیسیٰ بن علی بن جراح سے انہوں نے ابوالقاسم البغوی سے انہوں نے ابوکامل جحدری سے انہوں نے عباد بن عبدالصمد سے انہوں نے ابوسلمی سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جو شخص اللہ سے ایسی حالت میں ملے کہ خدا کی وحدانیت میری رسالت کا قائل ہو اور قیامت اور حساب کتاب پر ایمان رکھتا ہو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا کیا آپ نے حضور اکرم ﷺ سے یہ بات سنی ہے انہوں نے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈالیں اور کہا کہ میں نے ان کانوں سے بارہا یہ بات سنی ہے۔

فضل بن حسین نے عباد بن عبدالصمد سے روایت کی کہ میں ایک موقعہ پر کوفے میں تھا کہ ایک شخص سے ملاقات ہوئی جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ اس پر ایک آدمی نے جن کا نام ابومسعر تھا آواز دی اور پوچھا کیا آپ حضور اکرمؐ کے خادم رہے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ میں آپؐ کی بکریاں چرایا کرتا تھا ابومسعر نے کہا اچھا! ہمیں کوئی حدیث سناؤ اس نے کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں میزان میں بڑا وزن رکھتی ہیں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ابوسلمی سے ابوسلام نے یہی روایت بیان کی ہے اور اس میں ان سے اختلاف کیا گیا ہے۔ ان سے ایک حدیث کی روایت کی گئی۔ جو انہوں نے حضور اکرم کے ایک خادم سے سنی تھی اور ابوسلام نے یہ حدیث ابوثوبان سے روایت کی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۵۔ حضرت ابوسلمیؓ

حضرت ابوسلمی۔ حضور اکرمؐ سے ملاقات کی مگر آپ سے صرف ایک بات انہیں یاد رہ گئی ہے کہ ایک بار حضور اکرمؐ نے نماز صبح میں سورۃ اذا الشمس کورت پڑھی۔ ان سے سری بن یحییٰ نے روایت کی۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں۔ کہ میں نے اپنے والد کو سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے حسان بن عبداللہ سے پوچھا کیا سری بن یحییٰ کی ملاقات ابوسلمی سے ہوئی تھی انہوں نے کہا ہاں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۶۔ حضرت ابوسلمیؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوسلمی حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابوعمر کہتے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ اول ذکر حضور اکرم ﷺ کے چرواہے ہیں یا کوئی اور ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۷۔ حضرت ابوسلیط انصاریؓ

حضرت ابوسلیط انصاری مدنی۔ نام اسیرہ بن عمرو بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی نجاری تھا۔ ان کی والدہ آمنہ دختر عجرہ کعب بن عجرہ کی بہن تھی۔ بقول کلبی ان کا نام سبرہ تھا۔ غزوۂ بدر اور بعد کے غزوات میں موجود رہے۔ ابونعیم کے مطابق ان کا نام اسیرہ بن عمرو تھا اور ایک روایت میں ابن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی ہے۔

یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ تا ابوبکر بن ابوعاصم' ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن ضمرہ فزاری سے انہوں نے عبداللہ بن ابوسلیط سے انہوں نے اپنے والد سے جو بدری تھے۔ روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے گدھوں کے گوشت سے منع کیا کہ ہنڈیا اس کے گوشت سے گندی ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہمیں ان کے ظاہر ہی کو کافی سمجھنا چاہیے۔

عمر بن محمد بن طبرزد وغیرہ نے ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن محمد بن عبدالواحد سے انہوں نے محمد بن بزاز سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن ابراہیم سے انہوں نے محمد بن یونس قرشی سے انہوں نے عبدالعزیز بن یحییٰ (مولی عباس بن عبدالمطلب) سے انہوں نے محمد بن سلیمان بن سلیط انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا ابوسلیط سے جو بدری ہیں روایت کی۔ جب حضور اکرمؐ ہجرت کو حضرت ابوبکرؓ عامر بن فہیرہ (مولی ابوبکر) اور ابن اریقط کے ساتھ (جو راہ نمائی کر رہے تھے) ہجرت کو روانہ ہوئے تو ام معبد خزاعیہ کے پاس سے جو آپ کو نہیں جانتی تھی گزرے پوچھا کیا دودھ ہے اس نے کہا نہیں ریوڑ چرنے گیا ہوا ہے فرمایا وہ بکری جو مکان کے کونے میں کھڑی ہے؟ ام معبد نے کہا وہ بیماری کی وجہ سے ریوڑ کے ساتھ نہیں جا سکی۔ کیا ہم اس کا دودھ دوھ سکتے ہیں اس نے کہا یہ تو گابھن ہی نہیں ہوئی دودھ کیا دے گی حضور اکرم نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو وہ آرام سے کھڑی ہو گئی آپ نے برتن طلب فرمایا تو لوگ جمع ہو گئے دودھ دوھا گیا اور برتن بھر گیا حاضرین نے خوب سیر ہو کر پیا آپ نے پھر دودھ دوھا اور اسے ام معبد کے پاس ہی چھوڑ کر رخصت ہو گئے۔ تینوں نے ان ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۸۔ حضرت ابوالسمحؓ

حضرت ابوسمح۔ حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ایک روایت کی رو سے خادم تھے بروایتے نام زیاد تھا۔ ان سے چھوٹی لڑکی اور لڑکے کے پیشاب کے بارے میں حدیث مروی ہے۔

ابواحمد عبدالوہاب بن ابومنصور نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے مجاہد بن موسیٰ اور عباس بن عبدالعظیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے یحییٰ بن ولید سے انہوں نے محل بن خلیفہ سے انہوں نے ابوالسمح سے روایت کی کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرمانے لگتے تو فرماتے میرے قریب آ جاؤ۔ میں پیٹھ آپ کی طرف کر لیتا۔ اور یوں آپ کو ڈھانپ لیتا۔ کبھی ایسا ہوتا کہ حسن یا حسین لائے جاتے وہ آپ کے سینے پر پیشاب کر دیتے۔ میں آ کر دھو دیتا۔ حضور اکرم فرماتے۔ لڑکی کا پیشاب دھو دیا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے مار دیئے جائیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۹۔ حضرت ابوسنابل بن بعککؓ

حضرت ابوسنابل بن بعکک بن حجاج بن حارث بن سباق بن عبدالدار۔ ابوعمر اور ابن کلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ ابن اسحٰق کے مطابق ان کا نسب السنابل بن بعکک بن حارث بن عمیلہ بن سباق ہے۔ ابونعیم نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور نام عمرو لکھا ہے۔ ایک روایت میں حبہ مذکور ہے۔ ان کی والدہ عمرہ دختر اوس العذریہ از بنو عذرہ بن سعد ہذیم تھی۔ فتح

مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ مولفتہ القلوب سے تھے اور شاعر تھے کوفے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے کہ میرے باپ نے حدیث بیان کی حسین بن محمد سے اس نے شیبان سے انہوں نے منصور سے (ح) احمد نے کہا کہ عفان نے شعبہ سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے ابوالسنابل سے روایت کی کہ سبیعہ دختر حارث نے اپنے خاوند کی وفات کے تیرہ یا پندرہ دن کے بعد ایک بچہ جنا۔ جب وہ نفاس سے فارغ ہوئی۔ تو اس نے نکاح کی خواہش کی لیکن ابوالسنابل نے اسے ناپسند کیا اور حضور اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا فرمایا اگر تمہاری خواہش ہے تو اس کی عدت تو گزر چکی ہے۔

ابواحمد عسکری ہیں۔ کہ قریش میں ایک اور ابوالسنابل بھی تھے۔ جن کا نام عبداللہ بن عامر بن کریز تھا اور بارہا دونوں میں اشتباہ ہو جاتا۔ بقول ابن ماکولا حبہ بھی ہے اور حنہ بھی۔

۵۹۸۰۔ حضرت ابوسنان اسدیؓ

حضرت ابوسنان اسدی۔ نام وہب بن عبداللہ یا عبداللہ بن وہب یا عامر تھا مگر آخر الذکر درست نہیں۔ ایک روایت میں وہب بن محصن بن حرثان بن قیس بن لبہ بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ ہے اگر ان کا نام وہب بن محصن حرثان ہو۔ تو پھر یہ عکاشہ بن محصن کے بھائی ہیں اور ان کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ درست ہے۔ ان کا بیٹا سنان بن ابوسنان تھا اور بنو عبدشمس کے حلیف تھے۔ ابوسنان غزوۂ بدر میں شامل تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر ابوسنان بن محصن کا ذکر کیا ہے وہ اپنے بھائی عکاشہ سے تقریباً بیس برس بڑے تھے۔ نیز ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے چالیس برس کی عمر میں ۵ ہجری میں وفات پائی۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب حضور اکرمؐ نے بنوقریظہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ بروایت شعبی وزر بن حبیش سب سے پہلے آدمی ہیں جنہوں نے بیعت رضوان کی۔ وہ ابوسنان بن وہب اسدی تھے حضور اکرمؐ نے ان سے پوچھا تم کس پر بیعت کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جو کچھ آپ کے دل میں ہے۔ واقدی کے مطابق اول از ہمہ سنان بن ابوسنان نے بیعت کی۔ یعنی اپنے باپ سے بھی پہلے بیعت کی تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابوسنان بن محصن نے حضور اکرمؐ کے ساتھ حج کیا۔ ان سے عدی مولی ام قیس نے روایت کی۔ ابوعبداللہ نے ان کا ذکر ابوسفیان بن محصن کے تحت کیا۔ ابونعیم کے مطابق یہ ابوسنان ہیں۔ بہ قول جعفر ابوسنان جو عکاشہ کے بھائی کے بیٹے یعنی بھتیجے ہیں۔ اپنے بیٹے سمیت غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ بروایتے ان کا نام وہب بن عبداللہ بن محصن یا عبداللہ بن وہب تھا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوسفیان بن محصن کے تحت ابونعیم کا قول بیان ہو چکا ہے لیکن ابن مندہ نے ابوسنان کے نام کو دوبارہ لکھا اور بیان کیا کہ ابوسنان بن وہب اسدی وہ پہلے آدمی ہیں۔ جنہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت رضوان کی اور یہی روایت ہے۔ زر بن حبیش کی بعض اقوال میں ان کا نام ابوسنان بن محصن مذکور ہے اگرچہ ابن مندہ نے ان کا ذکر نہیں کیا مگر ان کی مراد یہی ہے اور ابن مندہ نے ان کے نسب کے بارے میں تمام اقوال کا ذکر نہیں کیا۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہم ان کے خلاف استدراک کریں کیونکہ یہ ابن مندہ کی عادت ہے کہ وہ انساب کو کاملاً بیان نہیں کرے۔ رہا ان کے بارے میں ابوموسیٰ کا یہ قول کہ

ایک روایت کے رو سے ان کا نام وہب بن عبداللہ بن محصن ہے۔ ہم ان کے نام اور نسب کے سلسلے میں اس روایت کا ذکر کر چکے ہیں۔ واللہ اعلم

اگر ابن مندہ دونوں ترجموں میں اپنا وہم واضح کر دیتے۔ تو اچھا ہوتا کیونکہ انہوں نے ایک ترجمہ ابوسفیان بن محصن کا لکھا ہے اور دوسرے ترجمہ میں ابوسفیان بن وہب لکھ کر دونوں آدمیوں کو ایک قرار دیا ہے پہلے کا نام ابوسفیان بن محصن لکھا اور کنیت غلط کر دی اور دوسرے کا نام ابوسفیان بن وہب لکھا۔ یہ چند آدمیوں کا قول ہے جب کہ اکثر کا خیال یہ ہے کہ ان کا نام وہب تھا اور چونکہ ابن مندہ نے اختصار سے کام لیا ہے۔ اس لئے مناسب یہ تھا کہ مشہور تر قول کا ذکر کرتے۔

واقدی سے منقول ہے کہ ابوسنان ۵ ہجری میں فوت ہوئے اور آگے تحریر کیا ہے کہ یہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے بیعت رضوان کی۔ بظاہر ان دو باتوں میں تناقض معلوم ہوتا ہے مگر فی الحقیقۃ ایسا نہیں ہے کیونکہ بقول واقدی سب سے پہلے بیعت رضوان کرنے والے ان کے بیٹے سنان تھے اور جو شخص ابوسنان کو بیعت رضوان کا پہلا آدمی کہتا ہے۔ وہ ان کا سال وفات ۵ ہجری نہیں تسلیم کرتا۔

۵۹۸۱۔ حضرت ابوسنان اشجعیؓ

حضرت ابوسنان اشجعی۔ حضور اکرم ﷺ نے بروع دختر واشق کے بارے میں جو فیصلہ دیا تھا ابوسنان اس کے عینی شاہد ہیں۔ بروایت ان کا نام معقل بن سنان تھا۔

خطیب عبداللہ بن احمد نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے خلاس بن عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن عتبہ سے روایت کی کہ عبداللہ بن مسعود کے پاس ایک عورت کا مقدمہ لایا گیا۔ جس کا خاوند فوت ہو چکا تھا لیکن نہ تو اس نے مجامعت کی تھی اور نہ اس کا مہر مقرر کیا تھا کہ وہ اس کے بارے میں فتویٰ دیں۔ انہوں نے ایک مہینے کے بعد فیصلہ دینے سے پہلے دعا کی۔ اے خدا اگر میرا فیصلہ درست ہے۔ تو میری طرف سے ہے اگر غلط ہے تو میرے فہم کا قصور ہے۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس عورت کو خاوند کے خاندان کی خواتین کا مہر مثل ملے گا اور وہ میراث کی حق دار ہوگی اور حسب معمول عدت بسر کرنا ہوگی۔ اس پر بنو اشجع کا ایک آدمی اٹھا اور کہنے لگا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے قبیلے کی ایک لڑکی بروع دختر واشق کے متعلق ایسا ہی فیصلہ صادر فرمایا تھا۔ ابن مسعود نے حکم دیا کہ گواہ پیش کرو۔ اس پر ابوسنان اور جراح اشجعی نے شہادت دی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۸۲۔ حضرت ابوسنان بن صیفیؓ

حضرت ابوسنان بن صیفی بن صخر بن خنسا بن سنان بن عبید عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احزاب میں شہید ہوئے۔ اسے جعفر نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے۔ ابن کلبی نے ان کا نام سنان بن صیفی لکھا ہے اور ہمارے پاس مغازی ابن اسحٰق کے جو ذرائع ہیں۔ ان کے مطابق سنان کے ساتھ کنیت مذکور نہیں ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ترجمہ اسی طرح اسماء کی ذیل میں لکھا ہے اور کنیت نہیں لکھی۔ واللہ اعلم

۵۹۸۳۔ حضرت ابوسود تمیمیؓ

حضرت ابوسود تمیمی۔ ابن قانع نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ حسان بن تمیس بن ابی سود بن کلب بن عدی بن مالک بن غدانہ بن یربوع بن حنظلہ بن مالک التیمی تمیمی حنظلی۔ وکیع بن ابوسود کے والد تھے۔ ایک روایت کے رو سے وکیع بن حسان بن ابوسود کے دادا تھے۔ جو دادا سے منسوب تھے۔ وکیع وہی ہیں جنہوں نے خراسان میں فتنہ برپا کیا تھا اور قتیبہ بن مسلم کو جو حاکم خراسان تھے۔ قتل کر دیا تھا۔ یہ سلیمان بن عبدالملک کی حکومت کا ابتدائی دور تھا۔ پھر وکیع کو معزول کر دیا گیا۔ دیکھئے الکامل فی التاریخ۔ ابواسود نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔

ابن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے بنوتمیم کے ایک شیخ سے انہوں نے ابوسود سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ دوسروں کا مال ہڑپ کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھانے سے رحم بانجھ ہو جاتا ہے۔ عبدالرزاق نے معمر سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ ابن درید کہتے ہیں کہ وکیع کے دادا ابوسود مجوسی تھے جو بعد میں اسلام لائے تھے اور یہ بعید نہیں کیونکہ بنوتمیم کے قبائل ایرانیوں کے قریب وجوار میں تھے اور ان کے زیر تسلط تھے۔ نیز اسلام سے پہلے کئی عرب قبائل نے عیسائیت قبول کر لی تھی مثلاً بنوتغلب اور بنوشیباق اور غسان کے بعض افراد نے اور تھوڑے سے مجوسی ہو گئے تھے اور یہودی یمن میں تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۸۴۔ حضرت ابوسوید انصاریؓ

حضرت ابوسوید۔ ایک روایت میں ابوسویہ انصاری اور ایک میں جہنی ہے۔ صحابی تھے۔ ان سے عبادہ بن نسی نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے سحر کے وقت اٹھنے والوں پر رحمت بھیجی ہے۔ دارقطنی لکھتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرنے والے ابوسویہ ہیں اور جن لوگوں نے ابوسوید کہا۔ انہوں نے غلطی کی ہے۔

ابن ماکولا ان کا نام ابوسویہ بتاتے ہیں اور ان کی صحبت کے قائل ہیں۔ یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم۔ انہوں نے محمد بن علی بن میمون سے انہوں نے حصن بن محمد سے انہوں نے علی بن ثابت سے انہوں نے حاتم بن ابونصر سے انہون نے عبادہ بن نسی سے انہوں نے ابوسوید صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سحرخیزوں کے لئے دعا فرمائی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۸۵۔ حضرت ابوسہلؓ

حضرت ابوسہل۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ میں ان کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا۔

۵۹۸۶۔ حضرت ابوسہلہؓ

حضرت ابوسہلہ۔ ان کا نام سائب بن خلاد تھا۔ اسماء کے تحت ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۸۷۔ حضرت ابوسیارہؓ

حضرت ابوسیارہ متعی، قیسی شامی۔ ان کا نام عمیرہ بن اعلم یا عامر بن ہلال از بنو عبس بن حبیب از خارجہ عدوان بن عمرو بن قیس عیلان بن مضر یا حارث بن مسلم تھا بروایت جماعتے صحابی تھے اور ان سے حدیث مروی ہے۔

ابو منصور بن مکارم نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے سعید بن عبدالعزیز دمشقی سے انہوں نے سلیمان بنوموسیٰ سے انہوں نے ابوسیارہ متعی سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔

یارسول اللہ۔ میرے پاس کھجوریں اور شہد ہے آپ نے فرمایا عشر ادا کرو۔ انہوں نے التماس کی یارسول اللہ ان کا پہاڑ میری تحویل میں دے دیجئے۔ ابوعمر کے نزدیک بوجہ عدم ملاقات صحابی یہ حدیث مرسل ہے۔ جس سے استدلال نہیں کیا جاتا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۸۸۔ حضرت ابوسیف القینؓ

حضرت ابوسیف القین۔ ام سیف (جو حضور اکرمؐ کے صاحبزادے ابراہیم کو دودھ پلاتی تھی) کے خاوند تھے۔ ثابت نے بواسطہ انس حضور اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا میرے یہاں رات کو ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام میں نے اپنے ابوالاباء کے نام پر ابراہیم رکھا اور بچے کو ابوسیف کی بیوی ام سیف کے حوالے کرنا چاہا۔ کہ وہ اس کی پرورش کرے حضور بچے کو لے کر ان کے گھر گئے۔ ابوسیف دھونکنی دھونک رہے تھے اور گھر دھوئیں سے بھرا ہوا تھا۔ انس کہتے ہیں میں بھاگ کر ابوسیف کے پاس گیا اور کہا رک جاؤ کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے ہیں چنانچہ وہ رک گئے۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

باب الشین

۵۹۸۹۔ حضرت ابوشاہؓ

حضرت ابوشاہ۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ولید سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے (ح) میرے والد اور ابوداؤد نے حرب سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ نے مکہ کو فتح کیا تو آپ اس مجمع میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ کو اصحاب فیل سے بچایا اور اس پر اپنے رسول اور مومنین کو مسلط فرمایا اور میرے لئے صرف آج موجودہ وقت حملے کو حلال قرار دیا گیا ہے اس کے بعد قیامت تک کے لئے حرام ہے۔ حرم کے درخت نہ کاٹے جائیں۔ شکار کو نہ بھگایا جائے اور گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے۔ ہاں ڈھونڈھنے والے کو اجازت ہے اگر کوئی قتل کر دیا جائے تو اسے دو باتوں کا اختیار ہے۔ یا تو فدیہ قبول کرلے یا قاتل کو قتل کر دیا جائے۔ اس پر ابوشاہ یمنی اٹھا اور گزارش کی یارسول اللہ ﷺ مجھے یہ لکھ کر دیا جائے حضورؐ نے فرمایا اسے لکھ دو اس موقعہ پر حضرت عباسؓ نے گزارش کی۔

یارسول اللہ اذخر کو بھی مستثنیٰ فرما دیجئے آپ نے اس کی اجازت بھی دے دی۔

راوی کہتے ہیں میں نے اوازعی سے دریافت کیا کہ ابوشاہ نے کس چیز کے لکھنے کی درخواست کی تھی۔ انہوں نے کہا حضور اکرمؐ کے خطبے کی تحریر مقصود تھی۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۹۰۔ حضرت ابوشباثؓ

حضرت ابوشباث۔ ان کا نام خدیج بن سلامہ تھا۔ ہم ان کا ترجمہ خدیج کے تحت بیان کر آئے ہیں۔

۵۹۹۱۔ حضرت ابوشجرہؓ

حضرت ابوشجرہ۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن انہیں معلوم نہیں کہ انہیں صحبت نصیب ہوئی یا نہیں۔ ابن ابوخیثمہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے بعض اور لوگوں نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ قتیبہ بن سعید نے لیث بن سعد سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ابوالزاہریہ سے انہوں نے ابوالشجرہ سے روایت کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں صفوں کو سیدھا کرو کیونکہ تمہاری صفیں فرشتوں کی صفوں کے ساتھ ساتھ ہوتی ہیں۔ جو تمہارے کندھوں کے درمیان صف آرا ہوتے ہیں اور درمیان میں فاصلے مت چھوڑو کیونکہ ان جگہوں میں شیطان کھڑا ہو جاتا ہے جو لوگ صفوں میں اتصال قائم رکھیں گے۔ اللہ ان میں اتصال پیدا کرے گا۔ ابوزاہریہ نے ان سے ایک حدیث روایت کی جس میں سلام کی فضیلت مذکور ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ کہ یہ ابوشجرہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں اور ان دونوں حدیثوں کو مرسل قرار دیا ہے۔

۵۹۹۲۔ حضرت ابوشجرہ کندیؓ

حضرت ابوشجرہ۔ ان کا نام معاویہ بن محصن بن علس بن اسود بن وہب بن شجرہ بن ربیعہ بن معاویۃ الاکرمین الکندی ہے۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مشہور بہادر تھے۔ ہشام بن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۹۳۔ ابوشداد ذماریؓ

حضرت ابوشداد ذماری عمانی۔ عمان میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے مذکور ہے۔ کہ اہل عمان کو حضور اکرم ﷺ کی طرف سے ایک فرمان موصول ہوا۔ جو چمڑے کے ایک ٹکڑے پر مرقوم تھا۔

> ''محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اہل عمان کے نام۔ السلام علیکم۔ امابعد! اس امر کا اقرار کرو کہ اللہ کے بغیر اور کوئی معبود نہیں اور میں اس کا رسول ہوں۔ زکوٰۃ ادا کرو اور اس اس طریقے سے مسجدوں کی حد بندی کرو ورنہ تمہارے خلاف لشکر کشی کی جائیگی۔''

ابوشداد سے پوچھا گیا کہ ان دنوں عمان کا عامل کون تھا۔ انہوں نے جواب دیا۔ کسریٰ کے سرداروں میں سے ایک سردار۔ موسیٰ بن اسماعیل نے عبدالعزیز بن زیاد الحبطی سے انہوں نے ابوشداد سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اسے تینوں نے ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے ذماری لکھا ہے لیکن باقی اہل علم نے انہیں دمائی لکھا ہے اور دماء عمان کا ایک گاؤں ہے۔ ابومندہ اور ابونعیم نے عمانی تحریر کیا ہے اور ذمار نواحی صنعاء میں یمن کا ایک گاؤں ہے۔

۵۹۹۴۔ حضرت ابوشدادؓ

حضرت ابوشداد۔ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا علم ہے لیکن نہ تو آپ کو دیکھا اور نہ کوئی روایت سنی۔ بقول ابوعمر یہ معن بن عیسیٰ کا قول ہے۔ جو انہوں نے معاویہ بن صالح سے اور انہوں نے ابوشداد سے بیان کیا۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور آپ کی وفات پر مدینے میں موجود تھے۔ اس کو ابن مندہ اور ابوعمر نے بیان کیا ہے۔

۵۹۹۵۔ حضرت ابوشراکؓ

حضرت ابوشراک قرشی فہری۔ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے اور اس وقت ان کی عمر ۳۲ برس تھی اور ہجرت کے (۳۶) سال میں وفات پائی۔ بروایتے ان کا نام عمرو بن ابوعمر تھا۔ یہ واقدی کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۹۶۔ حضرت ابوشریح انصاریؓ

حضرت ابوشریح انصاری۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ان کا ذکر صحابہ میں ہوا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ میں ان کی کنیت کے بغیر ان کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۹۷۔ حضرت ابوشریح خزاعیؓ

حضرت ابوشریح خزاعی کعبی۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں خویلد بن عمرو۔ ایک میں عمرو بن خویلد۔ ایک میں کعب بن عمرو اور ایک میں ہانی بن عمرو ہے۔ فتح مکہ سے پیشتر ایمان لائے۔ بنوکعب بن خزاعہ کا ایک علم فتح مکہ میں ان کے پاس تھا۔ ہم باب ''حاءٗ'' میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوشریح اپنے عہد کے عقل مندوں میں شمار ہوتے تھے وہ کہا کرتے کہ جب تمہارے کانوں تک یہ بات پہنچے کہ میں نے نکاح کر لیا یا میں نے سلطان سے نکاح کی درخواست کی ہے۔ تو جان لو کہ میں پاگل ہو گیا ہوں۔ اسی طرح اگر کسی کو میرا گھی، دودھ یا برہٗ آ ہول جائے۔ تو میری طرف سے اسے کھانے پینے کی اجازت ہے۔

کئی آدمیوں نے باسناد ہم تا ابوعیسیٰ ترمذی قتیبہ سے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے سعید بن ابوسعید سے انہوں نے ابوشریح عدوی سے روایت کی کہ انہوں نے عمرو بن سعید سے جو بعوث (معدی کرب کا گھوڑا) کو مکہ روانہ کر رہے تھے کہا اے امیر! مجھے اجازت دیجئے تا کہ میں آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خطبہ سناؤں۔ جو آپ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا تھا اور جو میں نے اپنے کانوں سے سنا آنکھوں سے دیکھا اور دل میں محفوظ کر لیا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے عزت عطا فرمائی ہے۔ یہ عزت انسانوں کی دی ہوئی نہیں اور جو شخص اللہ اور رسول پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ میرے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرنا چاہتا اسے چاہیے کہ اس (کعبہ) کی حدود میں خون ریزی نہ کرے اور درخت نہ کاٹے اور اگر کوئی شخص میرے حملے کو جواز بنائے تو اسے کہو کہ مجھے تو خدا نے اجازت دی ہے اور تمہیں نہیں دی اور

مجھے بھی آج کے تھوڑے سے وقت کے لئے دی گئی تھی اور اب اسے وہ حرمت واپس مل گئی ہے۔ جو کل تک اسے حاصل تھی۔ مزید حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاضرین کا فرض ہے کہ میری یہ ہدایات غائبین تک پہنچائیں۔ ابوشریح سے پوچھا گیا کہ عمرو بن سعید نے آپ سے کیا کہا۔ انہوں نے کہا کہ میں تم سے اس معاملے کے متعلق زیادہ جانتا ہوں کہ حرم کعبہ کسی گناہ گار کو پناہ نہیں دیتا اور نہ قاتل کو اور نہ (مجرم) جزیے میں خیانت کرنے والے کو اور ابوشریح ۶۸ ہجری میں فوت ہوئے۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۹۸۔ حضرت ابوشریح حارثیؓ

حضرت ابوشریح ہانی بن یزید حارثی۔ عبیداللہ بن احمد بغدادی نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے قیس بن ربیع سے انہوں نے مقدام بن شریح بن ہانی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہانی بنو حارث بن کعب کے وفد کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کی کنیت ابوالحکم تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور فرمایا کہ حکم اللہ کا صفاتی نام ہے۔ اس لئے ابوالحکم تمہاری کنیت کیسے ہوسکتی ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب میرے قبیلے میں کوئی جھگڑا ہو جاتا ہے تو وہ میرے پاس آجاتے ہیں۔ دونوں فریق میرے فیصلے پر راضی ہو کر جاتے ہیں۔ اسی لئے وہ مجھے ابوالحکم کہتے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ تمہارے بڑے بیٹے کا کیا نام ہے؟ عرض کیا شریح، فرمایا آج سے تم ابوشریح ہو۔ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں باپ بیٹے کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ ان کے بیٹے شریح بن ہانی تھے۔ جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے طرف دار تھے اور کوفے میں سکونت کر لی تھی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۹۹۔ حضرت ابوشریحؓ

حضرت ابوشریح۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے **اعتی الناس علی اللہ عزوجل** حدیث روایت کی جعفر انہیں برذعی کہتے ہیں بعض لوگ خزاعی اور بعض کچھ اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۰۰۔ حضرت ابوشریکؓ

حضرت ابوشریک۔ حضرت عمرؓ نے ان میں اور عبدالرحمٰن بن ثابت میں ایک احاطے کی تقسیم کی تھی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۰۱۔ حضرت ابوشعیبؓ

حضرت ابوشعیب انصاری۔ ابومسعود اور جابر نے ان سے روایت کی ہے یحییٰ بن محمود اور ابویاسر نے باسنادہم تا مسلم بن حجاج بتایا کہ انہیں قتیبہ اور عثمان بن ابی شیبہ نے جریر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے ابومسعود انصاری سے روایت کی کہ انصار کے ایک آدمی کا نام ابوشعیب تھا۔ ان کا ایک غلام تھا، موٹا تازہ، ان کی ملاقات حضور اکرمؐ سے ہوئی۔ آپ کے چہرے پر انہیں بھوک کی علامات نظر آئیں۔ انہوں نے اپنے غلام سے کہا میں رسول اکرم ﷺ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں تم پانچ

آدمیوں کا کھانا تیار کرو انہوں نے پانچوں میں پانچویں (حضور اکرمؐ) کو دعوت دی چنانچہ آپ کے پیچھے ایک زائد آدمی بھی ہو لیا۔ جب دروازے پر پہنچے تو آپ نے میزبان سے فرمایا۔ یہ آدمی از خود ہمارے پیچھے آ گیا ہے اگر تم اجازت دو تو ٹھہر جائے ورنہ واپس چلا جائے۔ میزبان نے اجازت دے دی۔ شعبہ، ابو معاویہ اور ابن نمیر نے اعمش سے روایت کی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۰۲۔ حضرت ابوشقرہؓ

حضرت ابوشقرہ تمیمی رضی اللہ عنہ۔ ان سے مخلد بن عقبہ نے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم عورتوں کے سروں پر اونٹ کے کوہان مشاہدہ کرو تو جان لو ان کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر کے نزدیک حدیث مخدوش ہے۔

۶۰۰۳۔ حضرت ابوالشموسؓ

حضرت ابوالشموس بلوی۔ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔ ابوالفرج ثقفی نے باسنادہ ابن ابوعاصم سے انہوں نے بکر بن عبدالوہاب ابومحمد عثانی سے انہوں نے زیاد بن نصر سے انہوں نے سلیم بن مطیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالشموس بلوی سے روایت کی کہ ہم غزوۂ تبوک میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے آپ نے دیکھا کہ ہم ثمود کے کنویں پر اترے ہیں۔ آٹا گوندھا ہے اور کنویں سے پانی نکالا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ پانی کو گرا دیں اور آٹے کو پھینک دیں اور یہاں سے اٹھ بھاگیں۔ میں اپنے لئے کچھ بچت کرنا چاہتا تھا چنانچہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ آٹا اونٹنی کو کھلا دوں آپ نے فرمایا ہاں کھلا دے۔ ہم نے پانی گرا دیا۔ آٹا پھینک دیا اور وہاں سے اٹھ بھاگے اور حضرت صالح علیہ السلام کے کنوئیں پر جا دم لیا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۰۴۔ حضرت ابوشمیلہؓ

حضرت ابوشمیلہ شنئی۔ عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی کہ ابوشمیلہ شراب میں بدمست تھا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مستی کی حالت میں لایا گیا۔ تو آپ نے مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور اس کے منہ پر دے ماری فرمایا کہ اسے پیٹو۔ چنانچہ حاضرین نے اس کی اچھی خاصی مرمت کی ہاتھ جوتے اور ڈنڈے استعمال کئے گئے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۰۵۔ حضرت ابوشہمؓ

حضرت ابوشہم۔ روایت ہے۔ ان کا نام یزید بن ابوشیبہ تھا اور حضور اکرم ﷺ کی صحبت حاصل ہوئی تھی لیکن آدمی تھے بے ہودہ۔ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے پس توبہ کی اور بیعت کی۔ ہم سے ابوربیع سلیمان بن محمد بن محمد بن خمیس نے انہوں نے ان کے والد سے انہوں نے ابونصر بن طوق سے انہوں نے ابوقاسم بن مرجی سے انہوں نے ابویعلی موصلی سے انہوں نے بشر بن ولید کندی سے انہوں نے یزید بن عطاء سے انہوں نے بیان بن بشر سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے

ابوشہم سے اور وہ بیہودہ آدمی تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں مدینے میں ادھر ادھر گھوم رہا تھا کہ ایک لڑکی سامنے آ گئی میں نے اس کے سرین پر ہاتھ رکھا دوسرے دن جب لوگ حضور اکرمؐ سے بیعت کے لئے حاضر ہوئے تو میں نے بھی ہاتھ بڑھایا مگر آپ نے ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا ارے چھیڑ چھاڑ کرنے والے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بیعت سے محروم نہ فرمایئے۔ میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۰۶۔ حضرت ابوشیبہ خدریؓ

حضرت ابوشیبہ حذری۔ بعض نے خضری لکھا ہے کیونکہ وہ سبزی بیچتے تھے۔ صحابیؓ ہیں۔ حجازی ہیں بعض کا خیال ہے کہ وہ ابوسعید حذری کے بھائی ہیں۔ واللہ اعلم

یحیٰی بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے ابوعاصم سے انہوں نے یونس بن حارث ثقفی سے انہوں نے مشرس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوشیبہ حذری سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس نے سچے دل سے خدا کی وحدانیت کا اقرار کیا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یونس بن حارث سے مروی ہے کہ انہوں نے مشرس کو اپنے والد سے یہ حدیث سناتے سنا۔ ابوشیبہ خدری صحابی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) قسطنطنیہ کی فصیل کے باہر فوت ہوئے اور ہم نے انہیں وہیں دفن کیا۔ ابوشیبہ یزید بن معاویہ کے عہد میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے اور بلا درروم میں دفن ہوئے تھے۔

ابوزرعہ سے ابوشیبہ خدری کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ انہوں نے کہا انہیں صحبت حاصل ہوئی لیکن ان کا نام نہیں معلوم ہو سکا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۰۷۔ حضرت ابوشیخؓ

حضرت ابوشیخ بن ابوثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ بیئر معونہ کے حادثے میں شہید ہوئے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شہدائے بدر از بنو مالک بن نجار۔ بعدہ از بنوعدی بن عمرو بن مالک ابوشیخ بن ابوثابت بن منذر بن حرام کا ذکر کیا ہے۔ ابن اسحٰق نے ابوشیخ بن ابوثابت اور ابن ہشام نے ابوشیخ اور ان کا نام ابی بن ثابت تحریر کیا ہے اور حسان بن ثابت کا بھتیجا بیان کیا ہے۔ بقول ہشام وہ حسان کے بھائی تھے۔ واللہ اعلم۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔ ابوشیخ لاولد تھے۔

۶۰۰۸۔ حضرت ابوشیخ محاربیؓ

حضرت ابوشیخ محاربی۔ ان سے بواسطہ اہل کوفہ صرف ایک حدیث مروی ہے لیکن اس کا اسناد بقول ابوعمر نا قابل اعتماد ہے۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے قیس بن ربیع سے انہوں نے امراء القیس محاربی سے انہوں نے عاصم بن بجیر المحاربی سے انہوں نے ابن ابی شیخ سے اور ایک بار ابوشیخ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ ہمارے یہاں تشریف لائے اور فرمایا ''اے معشر محارب! تم مجھے وہ

دودھ نہ پلانا جو تمہاری عورتوں نے دوھا ہے۔'' تینوں نے اس کو ذکر کیا۔

باب الصاد

۶۰۰۹۔ حضرت ابوصالحؓ

حضرت ابوصالح مولی ام ہانی۔ حسن بن سفیان نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ بن احمد سے انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے سعید ذوئیب سے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے رزین سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے ابوصالح مولی ام ہانی سے روایت کی کہ انہیں ام ہانی دختر ابوطالب نے آزاد کر دیا۔ میں ہر مہینے یا دو مہینے کے بعد ان سے ملنے جاتا تھا۔ ایک دفعہ ان کے پاس میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے آپ کو دیکھتے ہی ام ہانی نے کہا۔

اے ابن عم! میرے اچھے اعمال مجھے بھاری معلوم ہوتے ہیں نیز میری قوت عمل کمزور ہوگئی ہے کیا کوئی بچاؤ کی صورت ہے۔ آپ نے فرمایا ام ہانی خیر کے کئی دروازے ہیں اگر تو سو دفعہ الحمد للہ پڑھے تو تیرا یہ عمل سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا اگر سو بار اللہ اکبر کہے تو اس کا ثواب اتنا ہوگا جتنا کہ ایک ایسے آدمی کو جو سو گھوڑے زین اور لگام کے ساتھ اللہ کی راہ میں دے دے اور سو دفعہ سبحان اللہ پڑھنا گویا قربانی کے سو اونٹ خدا کی راہ میں ذبح کیے جائیں۔ اسی طرح سو بار **لا الہ الا اللہ** کا ورد تمہیں شرک کے علاوہ ہر گناہ سے پاک کر دے گا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۰۔ ابوانصاریؓ

حضرت ابوصیاح انصاری اکبر۔ بعض اہل علم نے ان کے نام میں صاد کی جگہ ضاد استعمال کیا ہے اور بقول ابوموسیٰ جعفر نے اسے باب ضاد میں ذکر کیا ہے اور ہم بھی اگلے باب میں ان کا ذکر کریں گے۔ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۱۔ حضرت ابوعقیلیؓ

حضرت ابوصخر عقیلی۔ بصری تھے۔ مسلم بن حجاج نے انہیں صحابی لکھا ہے۔ بقول ابوعمران کا نام عبداللہ بن قدامہ تھا۔ ان سے عبداللہ بن شقیق نے ایک حدیث حسن دربارہ علامات نبوت بیان کی ہے۔ سالم بن نوح نے سعید الجریری سے انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے ابوصخر عقیلی سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کے زمانے میں ایک بار مدینے میں ایک شیر دار اونٹنی بیچنے آئے۔ جب وہ بک گئی۔ تو خیال آیا کہ کیوں نہ حضور اکرمؐ کی زیارت کر لوں۔ اتفاقاً مجھے راستے میں مل گئے۔ ابوبکر اور عمر ساتھ تھے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ اتنے میں ایک یہودی وہاں سے گزرا جو توریت پڑھ رہا تھا اور اپنے قریب المرگ بیٹے پر آنسو بہا رہا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف چلے تو میں بھی ادھر کو ہولیا۔ حضور نے اسے فرمایا۔ اے یہودی میں تجھے اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توراۃ اتاری اور جس نے بنی اسرائیل کے لئے بحیرہ احمر میں راستہ بنا دیا۔ میں تجھے زبردست قسم دیتا ہوں کیا توریت میں میرے اوصاف اور علامات مذکور نہیں ہیں اور کیا میری بعثت کا ذکر نہیں۔

اس نے سر ہلا کر جواب دیا کہ نہیں۔

اس پر اس کا بیٹا جو لب مرگ تھا بول پڑا۔ اس خدا کی قسم جس نے موسیٰ پر تورایت اتاری کہ آپ کے اوصاف' علامات اور بعثت کا ذکر توراۃ میں ہے اور میں آپ کی رسالت کی شہادت دیتا ہوں پھر آپؐ نے کہا کہ اس یہودی کو اپنے اسلامی بھائی کے پاس سے اٹھا دیں۔ اس کے بعد وہ جوان مر گیا اور حضور اکرمؐ نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا اس کی تجہیز و تکفین فرمائی اور نماز جنازہ پڑھائی۔ عبدالوہاب بن عطا نے جریری سے انہوں نے عبداللہ بن قدامہ سے انہوں نے ایک اعرابی سے جس کا نام نہیں لیا۔ اسی طرح روایت کی' تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۲۔ حضرت ابوصرمہؓ

حضرت ابوصرمہ بن قیس انصاری۔ مازنی از بنو مازن بن نجار۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ بنو عدی بن نجار سے تھے اور بقول عمر اول روایت کے اکثر قائل ہیں۔

بقول ابونعیم یہ صاحب ابوصرمہ بن ابوقیس انصاری ہیں۔ نام مالک بن قیس تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک رہے بقول ابوعمران کا نام مالک بن قیس یا لبابہ بن قیس یا قیس بن مالک بن ابوانس یا مالک بن اسعد تھا۔ وہ اپنی کنیت سے مشہور تھے اور غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک رہے۔ ان سے محمد بن کعب القرظی' محمد بن قیس اور ابن محیریز اور لولوہ نے روایت کی۔ اسماعیل اور ابراہیم وغیرہ نے باسنادہم تا ابوعیسیٰ۔ قتیبہ سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے لولوۂ سے انہوں نے ابوصرمہ سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جو شخص کسی کو دکھ دیتا ہے اللہ اسے دکھ دیتا ہے جو شخص کسی کو تنگ کرتا ہے۔ اللہ اسے تنگی میں مبتلا کر دیتا ہے۔

ضحاک بن عثمان نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے ابن محیریز سے روایت کی کہ ابوسعید خدری اور ابوصرمہ نے انہیں بتایا کہ غزوۂ بنو مصطلق میں کچھ لونڈیاں ہمارے ہاتھ آئیں بعض نے چاہا انہیں بیوی بنالیں بعض نے چاہا کہ ان سے تمتع کریں۔ اور پھر بیچ ڈالیں۔ اس کے بعد عزل کا عمل زیر بحث آیا بعض نے اسے جائز سمجھا چنانچہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے منع فرما دیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والی روحوں کی تخلیق فرما دی ہے مندرجہ ذیل اشعار ابوصرمہ کے ہیں

لنا صرم یدول الحق فیها   واخلاق یسود بها الفقیر

''ہمارا ایسا گروہ ہے کہ جس میں حق ہمیشہ متحرک رہتا ہے اور ہم ایسے اخلاق کے مالک ہیں جو فقیر کو سیادت عطا کرتے ہیں۔''

و نصح للعشیرة حیث کانت   اذا ملئت من الغش الصدور

''اور یہ گروہ جہاں بھی ہو معاشرے میں اجالا کر دیتا ہے۔ جب سینے کدورتوں سے لبریز ہو رہے ہوں۔''

وحلم لا یسوع الجهل فیه   واطعام اذا قحط الصبیر

''یہ ایسے حلم کے مالک ہیں کہ جہالت اس میں سرایت نہیں کر سکتی اور کھانا کھلاتے ہیں۔ایسے حالات میں جب صابر آدمی بھی صبر سے اکتا جاتا ہے۔''

بذات ید علی من کان فیھا نجود بہ قلیل او کثیر

''ہم اپنے مال سے تھوڑی بہت ہر اس شخص کی مدد کرتے ہیں جو اس جماعت میں ہوں۔''

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۳۔حضرت ابوصعیرؓ

حضرت ابوصعیر۔ثعلبہ بن ابوصعیر بن زید بن سنان بن مہجن بن سلامان بن عدی بن صعیر بن حزاز بن کاہل بن عذرہ بن سعد بن ہذیم العذری کے والد تھے۔ان کی حدیث کے راوی ان کے بیٹے ثعلبہ ہیں۔

خالد بن ابوخداش نے حماد بن زید سے انہوں نے نعمان بن راشد سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ثعلبہ بن ابوصعیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چھوٹے بڑے' آزاد اور غلام مرد اور عورت کا فطرانہ ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور ہے۔محمد بن متوکل نے اسے مؤمل سے انہوں نے حماد سے انہوں نے نعمان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ثعلبہ بن ابو مالک سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی اور ابن جریج نے اسے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن ثعلبہ سے مرسلا روایت کی اور ہمام نے بکر الکوفی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا اور عمر بن صہبان انہوں نے زہری سے انہوں نے مالک بن اوس بن حدثان سے انہوں نے اپنے والد سے اور معمر نے زہری سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کیا اور سفیان بن حسین اور عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر نے زہری سے انہوں نے ابن مسیب سے مرسلا روایت کیا اور بقول ابونعیم یہی درست ہے۔

ابن مندہ کہتے ہیں کہ حماد بن زید کی حدیث جو نعمان سے مروی ہے۔کسی نے اس کی پیروی نہیں کی اور درست اسناد وہ ہے۔ جو ابن جریج نے مرسلا بیان کیا ہے۔اسی طرح حدیث ابوہریرہ میں صحیح روایت وہ ہے جو عبدالرحمٰن بن خالد نے زہری سے مرسلا بیان کیا ہے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۴۔حضرت ابوصفرہؓ

حضرت ابوصفرہ۔ان کا نام ظالم بن سراق تھا اور ایک روایت میں سارق بن صبیح بن کندی بن عمرو بن عدی بن وائل بن حارث بن عتیک بن اسد بن عمران بن عمرو مزیقیاء بن عامر بن ماء السماء بن حارثہ بن امراء القیس بن ثعلبہ بن مازن بن ازد الازدی العتکی ہے اور وہ مہلب بن ابوصفرہ کے والد تھے۔بصرے میں سکونت تھی حضور کے عہد ہی میں مسلمان ہو گئے تھے لیکن دربار رسالت میں حاضر نہ ہو سکے البتہ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں دس بیٹوں کے ہمراہ جن میں ان کے چھوٹے بیٹے مہلب بھی شامل تھے حاضر ہوئے تھے۔حضرت عمر انہیں دیکھتے رہے اور علامات کا اندازہ لگاتے رہے پھر ابوصفرہ سے کہنے لگے۔ تمہارا یہ بیٹا سب کا سردار ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ ابوصفرہ نے اپنے مال کی زکوٰۃ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کی مگر زیارت سے محروم رہے ایک اور روایت میں ہے کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں حاضر ہوئے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۵۔ حضرت ابوصفوان مالک بن عمیرہؓ

حضرت ابوصفوان مالک بن عمیرہ۔ ایک روایت میں مالک بن عمیر۔ ایک میں سوید بن قیس سلمی بروایتے ربیعہ بن نزار سے تھے۔ ابواحمد عسکری نے انہیں بنواسد بن خزیمہ میں شمار کیا ہے اور ان کا نام ابوصفوان مالک بن عمیر اسدی لکھا ہے۔

عمرو بن مرزوق نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے ابوصفوان مالک بن عمیر سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کے لئے اس شخص سے شلوار کا کپڑا تین روپے کا خریدا۔ اس نے کپڑا ماپا اور تھوڑا سا زیادہ دیا ابوقطن عمرو بن ہیشم نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے ابوصفوان سے اسی طرح روایت کی۔

اور ثوری نے اسے سماک سے انہوں نے سوید بن قیس سے روایت کی کہ انہوں نے اور مخرفتہ الجری نے ہجر سے بیچنے کے لئے کچھ گندم خریدا۔ اتنے میں حضور اکرم ﷺ وہاں تشریف لے آئے اور مجھ سے ایک آدمی نے شلوار کے لئے کپڑا خریدا۔ آپ نے ماپنے والے سے فرمایا کپڑا قیمتاً ماپ کردو۔ اور تھوڑا سا زیادہ دے دیا کرو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۶۔ حضرت ابوصفیہؓ

حضرت ابوصفیہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مہاجر تھے۔ عبدالواحد بن زیاد نے یونس بن عبید سے انہوں نے اپنی والدہ سے سنا کہ انہوں نے ایک مہاجر صحابی کو جن کا نام ابوصفیہ تھا اور ہمارے ہمسائے میں رہتا تھا۔ دیکھا کہ وہ ہر صبح کو سنگریزوں پر تسبیح پڑھا کرتے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۷۔ حضرت ابوصمیمہؓ

حضرت ابوصمیمہ۔ باب صاد میں ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے اور حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے باب ضاد میں ان کا ترجمہ لکھا ہے۔ ہم بھی اگلے باب میں ان کا ذکر کریں گے۔

باب الضاد

۶۰۱۸۔ حضرت ابوضبیسؓ

حضرت ابوضبیس۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ بیعت رضوان اور فتح مکہ میں موجود تھے اور امیر معاویہ کی خلافت کے آخری دور میں فوت ہوئے۔ ابن امندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۹۔ حضرت ابوضحاکؓ

حضرت ابوضحاک۔ غیر منسوب ہیں۔ ان کی حدیث کے راوی کوفی ہیں حسن بن سفیان نے انہیں صحابی شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے ابوعمر بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے جبارہ ابن المغلس سے انہوں نے مندل (ابن علی) سے انہوں نے اسماعیل بن زیاد سے انہوں نے ابراہیم بن قیس بن اوس انصاری سے انہوں نے ابوالضحاک انصاری سے روایت کیا کہ جب رسول اکرم ﷺ خیبر کو روانہ ہوئے تو آپ نے حضرت علی ؓ کو مقدمۃ الجیش پر مقرر فرمایا۔ تو حضور اکرمؐ نے ان سے فرمایا جبرئیل تم سے محبت کرتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے اس سے خوشی ہوئی کہ جبرئیل مجھے پسند کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے علی! تمہیں وہ ذات بھی پسند کرتی ہے جو جبرئیل سے بھی بڑی ہے یعنی خدائے عزوجل۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۰۔ حضرت ابوضمرہؓ

حضرت ابوضمرہ بن عیص از قریش۔ ان کا شمار المستضعفین من الرجال والنسا والولدان میں تھا۔ جب فرمان میں ان کا ذکر عورتوں اور بچوں کے ساتھ کیا گیا' تو وہ دربار رسالت میں حاضری کے لئے روانہ ہوگئے اور جب تنعیم کے مقام پر پہنچے تو فوت ہوگئے۔ اس پر یہ آیت اتری ومن یخرج من بیتہ مھاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ. سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ جس شخص کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اس کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابوضمرہ کے علاوہ اور بھی کئی نام لئے گئے ہیں اور کنیتوں کے تحت کئی ایک کا ذکر ہوا ہے مگر نام میں لیا گیا اور اسماء کے تراجم میں ہم نے کسی اور راوی سے ضمرہ بن عیص کا ذکر کیا ہے جو نہ ابوضمرہ ہے نہ ابوالعیص ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۱۔ حضرت ابوضمضمؓ

حضرت ابوضمضم غیر منسوب ہیں۔ ان سے حسن بن ابوالحسن اور قتادہ نے روایت کی کہ ابوضمضم نے کہا اے اللہ میں اپنی آبرو تیرے بندوں پر قربان کرتا ہوں۔ ابن عیینہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ ایک صحابی نے دعا مانگی اے اللہ میں اپنی آبرو تیرے بندوں پر قربان کرتا ہوں کیونکہ میرے پاس مال نہیں ہے کہ جو ان تک پہنچ سکے حضور اکرم نے فرمایا جس شخص کے بارے میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ ضرور بخشا جائے گا وہ ابوضمضم ہوسکتا ہے اور ثابت نے انس سے ایک حدیث روایت کی آپ نے فرمایا کیا تم ابوضمضم کی طرح بننا پسند نہیں کرتے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! ان میں کونسی خاص بات ہے؟ فرمایا ابوضمضم ہر صبح کو دربار خداوندی میں عرض پرداز ہوتا ہے۔ اللھم انی قد تصدقت عرضی علی من ظلمنی ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۲۔ حضرت ابوضمیرہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوضمیرہ مولی رسول اللہ ﷺ ان کا تعلق حمیر قبیلے سے تھا۔ بقول امام بخاری۔ ان کا نام سعد تھا اور آل ذی یزن سے تھے۔ یہی رائے ابوحاتم کی تھی لیکن انہوں نے ان کا نام سعید حمیری لکھا ہے ایک روایت میں ان کا نام روح بن سندر اور ایک روایت میں روح بن شیرزاد ہے لیکن بقول ابوعمر پہلی روایت درست ہے حضور اکرمؐ نے ان کے لیے اور ان کے اہل بیت کے لئے ایک فرمان لکھ دیا تھا۔ جس میں مسلمانوں کو ان سے حسن سلوک کی دعوت دی تھی۔ وہ حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ بن ابوضمیرہ کے دادا تھے۔ ان کی اولاد ان کی حدیث کی راوی ہے لیکن اس کا اسناد قابل حجت نہیں۔

حسین بن عبداللہ۔ حضور اکرم ﷺ کا یہ فرمان لے کر مہدی امیر المومنین عباسی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مہدی نے اس فرمان کو سر آنکھوں پر رکھا اور اس کو چوما اور حسین کو تین سو دینار عطا کیے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۳۔ حضرت ابوضمیمہؓ

حضرت ابوضمیمہ۔ حضور اکرم ﷺ کی صحبت سے مستفید ہوئے۔ ان سے حسن بصری نے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے قسط کا مفہوم دریافت کیا آپ نے فرمایا تو لوگوں کے ساتھ انصاف کر اور اہل عالم پر امن وسلام کو تقسیم کر۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۴۔ حضرت ابوالضیاح بن ثابتؓ

حضرت ابوالضیاح - ایک روایت میں ان کا نام نعمان ہے اور ایک دوسری روایت میں عمیر بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن امراء القیس (البرک) بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہے۔ اسی طرح ایک اور روایت کے مطابق نعمان بن ثابت بن نعمان بن ثابت بن امرأ القیس ہے۔ وہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ غزوۂ بدر، احد، خندق اور حدیبیہ میں موجود تھے اور معرکہ خیبر میں شہید ہوئے تھے۔

عبیداللہ بن سمین نے باسنادہ ابن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے بدر از بنو ثعلبہ بن عمرو بن عوف وابوالضیاع بن ثابت نیز اسی اسناد سے دربارۂ شہدائے غزوۂ خیبر از قبائل انصار از بنو عمرو بن عوف وابوالضیاح بن ثابت بن نعمان بن ثابت بن امراء القیس کا ذکر کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک یہودی نے ان کے سر پر وار کیا اور کھوپڑی پھٹ گئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الطاء

۶۰۲۵۔ حضرت ابوطخفہ غفاریؓ

حضرت ابوطخفہ غفاری۔ ایک روایت میں ابن طہفہ ہے۔ ہم ان کا ترجمہ قیس بن طخفہ کے تحت لکھ آئے ہیں ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۶۔ حضرت ابوطرفہ کندیؓ

حضرت ابوطرفہ کندی۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے مگر ان کی صحبت کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ بقیہ نے ولید بن کامل سے انہوں نے ابوطرفہ سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جس کی صحت مرض پر غالب ہو۔ وہ دوا استعمال نہ کرے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۷۔ حضرت ابوطریف ہذلیؓ

حضرت ابوطریف ہذلی۔ ان کا نام سیار بن سلمہ یا ابن عیشہ الخیر اور کنیت ابوطریف تھی۔ ابوحاتم انہیں ان لوگوں میں شمار کرتے ہیں جن میں نام معلوم نہیں ہو سکا۔ جب حضور اکرمؐ نے طائف کا محاصرہ کیا۔ یہ وہاں موجود تھے۔

یحییٰ بن ابوالرجاء نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابوعاصم' ابوبشر بن طریف سے انہوں نے از ہر بن قاسم سے انہوں نے زکریا بن اسحٰق سے انہوں نے ولید بن عبداللہ بن ابوسمیرہ سے انہوں نے ابوطریف سے روایت کی کہ وہ محاصرہ طائف میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے آپ نے ہمیں نماز مغرب ایسے وقت میں پڑھائی کہ اگر کوئی شخص ہم پر تیراندازی کرتا تو وہ بآسانی ہدف دیکھ پاتا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۸۔ حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہؓ

حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہ یا بقول معمر عمرو بن واثلہ۔ پہلی روایت درست ہے ہم ان کا نسب ان لوگوں کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ جن کا نام عامر تھا یہ کنانی لیثی ہیں۔ غزوۂ احد کے سال میں پیدا ہوئے اور حضور اکرم ﷺ کی حیات مبارک کے اٹھارہ برس انہیں نصیب ہوئے۔ کوفے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ابی حبہ سے باسناد ہما مسلم سے انہوں نے محمد بن رافع سے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے زہیر سے انہوں نے عبدالملک بن سعید بن ابجر سے انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی انہوں نے عبداللہ بن عباس سے کہا کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا تھا۔ انہوں نے کہا اچھا تم آپ کا حلیہ بیان کرو انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے آپ کو مروہ میں اونٹنی پر سوار دیکھا اور لوگ آپ کے اردگرد جمع تھے۔ ابن عباس نے کہا بلاشبہ وہ رسول کریم ﷺ ہی تھے اور بلاشبہ عوام آپ سے علیحدہ ہونا نہیں چاہتے تھے۔

بعد میں جناب ابوالطفیل حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حمایتوں میں شامل ہو گئے تھے اور ان کے ساتھ تمام معرکوں میں شریک رہے جب حضرت علی شہید ہو گئے تو ابوالطفیل مکہ میں مقیم ہو گئے اور وہیں وفات پائی ایک روایت میں ہے کہ وہ کوفے میں ٹھہر گئے تھے لیکن پہلی روایت درست ہے اور صحابہ میں یہ سب سے آخر میں فوت ہوئے۔ حماد بن زید نے جریری سے انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی وہ کہا کرتے کہ میرے سوا ان دنوں کوئی ایسا آدمی موجود نہیں ہے جسے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی ہو۔ ابوالطفیل اچھے شاعر تھے۔

ایدعوننی شیخا و قد عشت حقبة — وهن من الازواج نحوی نوازع

''کیا تم مجھے بوڑھا شمار کرتے ہو اور میں طویل زمانے سے زندگی گزار رہا ہوں اور میری بیویاں مجھ تک رسائی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے جھگڑتی ہیں۔''

وما شاب راسی من سنین تتابعت　　　علی ولکن شیبتنی الوقائع

''میرا سر اس لئے سفید نہیں ہوا کہ متواتر سالہا سال مجھ پر بیت گئے ہیں بلکہ حوادث زمانہ نے مجھے بوڑھا کر دیا۔''

ابوالطفیل، فاضل، عاقل، حاضر جواب اور فصیح البیان آدمی تھے حضرت علی کے حمایتی تھے اور اصحاب ثلثہ کے مدح خوان روایت ہے کہ وہ ایک دفعہ امیر معاویہ سے ملنے گئے امیر نے دریافت کیا کہو تمہیں اپنے دوست ابوالحسن سے کس درجے کی محبت ہے۔ انہوں نے جواب دیا جیسی موسیٰ کی ماں کو موسیٰ سے تھی بلکہ مجھے تو اس باب میں اپنی کوتاہی کا شکوہ ہے پھر امیر نے پوچھا کیا تم ان لوگوں میں موجود تھے جنہوں نے عثمان کو قتل کیا تھا؟ کہا نہیں! بلکہ میں ان میں تھا جنہوں نے ان کے بچاؤ کے لئے محاصرہ کر رکھا تھا۔ ''تو نے ان کی امداد کیوں نہیں کی؟'' اچھا تم ہی بتاؤ کہ تم نے کیوں عثمان کی امداد نہیں کی؟ کیا تم ان پر حوادث زمانہ کے نزول کا انتظار کر رہے تھے۔ تم ان دنوں شام میں تھے اور وہ سب لوگ تمہارے ماتحت تھے اس دوران میں کیا سوچتے رہے۔ امیر نے آخر پوچھا کیا میں عثمان کے قصاص میں حق بجانب ہوں۔ ہاں درست ہے مگر تمہاری مثال ایک شاعر کے اس شعر کی مصداق ہے:

لا الفینک بعد الموت تندبنی　　　وفی حیاتی مازودتنی زادی

''میں نہیں پسند کرتا کہ تم بعد از موت مجھ پر آہ وزاری کرو جب کہ میری زندگی میں تم نے مجھے کبھی پوچھا تک نہیں کہ میں نے کھانا کھایا ہے۔''

ابوعمر، ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۹۔ حضرت ابوطلحہ انصاریؓ

حضرت ابوطلحہ انصاری۔ ان کا نام زید بن سہیل انصاری نجاری تھا۔ ہم ان کا نسب ان کے نام زید کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحق سے بسلسلہ شرکائے غزوۂ بدراز بنوخزرج ابوطلحہ کا جو بنو مالک بن نجار سے تھے ذکر کیا ہے۔ ان کا نسب زید بن سہل بن اسود بن حرام تھا۔ ابن اسحق نے بھی یہی لکھا ہے۔

جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ آئے تو حضور اکرمؐ نے ابوعبیدہ جراح اور ابوطلحہ میں سلسلہ مواخات قائم فرما دیا یہ سب معرکوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے یہ بہترین تیرانداز بہادر سپاہی تھے۔ غزوۂ احد میں ان کی کارگزاری قابل تعریف رہی وہ حضور اکرمؐ کا بچاؤ اپنے آپ کو ڈھال بنا کر کرتے اور آپ کے آگے کھڑے ہو کر تیراندازی کرتے اور اپنی چھاتی سے سپر کا کام لیتے تاکہ حضور اکرمؐ کو کوئی گزند نہ پہنچے اور کہتے آپ کی گردن کے آگے میری گردن اور ذات کے سامنے میرا جسم ہے حضور اکرمؐ سن کر فرماتے کہ لشکر میں ابوطلحہ کی آواز سو آوازوں پر بھاری تھی۔ غزوۂ حنین میں

انہوں نے بیس آدمیوں کو قتل کیا تھا اور ان کے ہتھیار اتار لئے تھے۔

ابوالقاسم بن صدقہ بن علی الفقیہہ نے ابوالقسم بن سمرقندی سے انہوں نے علی بن احمد بن محمد البشری اور احمد بن محمد بن احمد البزار سے ان دونوں نے المخلص سے اور ان دونوں نے عبداللہ بن محمد البغوی سے انہوں نے صالح بن محمد سے انہوں نے صالح المری سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے ابوطلحہ سے روایت کی کہ وہ ایک دن حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ کے چہرہ مبارک پر ایسی بشاشت اور مسرت دیکھی جو ایسے حالات میں شاذونادر ہی دیکھی جاتی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ اس غیر معمولی کشادہ روئی اور شادمانی کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا اے ابوطلحہ! مجھے کیوں خوشی نہ ہو۔ ابھی ابھی جبرئیل کہہ کر گئے ہیں کہ میری امت میں سے جو شخص بھی مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر دس بار رحمت بھیجیں گے۔ ابوالفضل منصور بن ابوالحسن الفقیہ نے باسنادہ ابویعلی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سلام جمحی سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ جب ابوطلحہ نے سورۃ براۃ کی یہ آیت پڑھی۔ انفروا اخفا فاو ثقالا" تو کہنے لگے میں اس آیت سے یہ سمجھا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے جوانی اور بڑھاپے میں اپنی راہ میں نکل کھڑا ہونے کی خواہش کرتا ہے۔ میرے لئے جہاد کا بندوبست کرو۔ انہوں نے کہا یا! آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ابوبکر اور عمر کے ساتھ شریک جہاد رہے ہیں۔ اب ہم آپ کی طرف سے جہاد کریں گے۔ انہوں نے کہا میرے لئے سامان جہاد کا بندوبست کرو۔ بیٹوں نے باپ کے حکم کی تعمیل کی اور وہ سمندری سفر پر روانہ ہو گئے اور چند دنوں کے بعد فوت ہو گئے چونکہ سمندر میں کوئی جزیرہ نہ ملا کہ انہیں دفن کریں سات دن تک ان کی لاش اسی حالت میں پڑی رہی اور اس میں کوئی تغیر وتبدل نہ ہوا۔

ابوطلحہ ام سلیم کے جو انس بن مالک کی والدہ تھیں، خاوند تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ مدینے میں ۳۱ ہجری میں فوت ہوئے اور دوسری روایت کی رو سے ۳۴ ہجری میں ان کا سال وفات ہے۔ اس وقت ان کی عمر ستر برس تھی۔ نماز جنازہ حضرت عثمان نے پڑھائی۔

حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وہ چالیس برس تک رمضان کے روزے رکھتے رہے۔ بقول مدائنی ابوطلحہ نے ۵۱ ہجری میں وفات پائی۔ اس نے انس کے اس قول کی تصدیق ہوتی ہے کہ ابوطلحہ نے حضور اکرم ﷺ کے بعد چالیس برس تک روزے رکھے۔ وہ داڑھی کو خضاب نہیں لگاتے تھے اور چوڑے چکلے جسم کے مالک تھے۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۳۰۔ حضرت ابوطلیق اشجعیؓ

حضرت ابوطلیق اشجعی یا ابوطلق۔ پہلی روایت درست ہے۔ انہیں صحبت ملی۔ مختار بن فلفل نے طلق بن حبیب سے انہوں نے ابوطلق سے روایت کی کہ ان سے ام طلیق نے حج کے لئے ایک اونٹ مانگا۔ میں نے اس سے کہا، کیا تو یہ حج فی سبیل اللہ ادا کرے گی۔ اس نے کہا اگر تو مجھے اونٹ دے گا تو میں یہ حج فی سبیل اللہ ادا کروں گی۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا

آپ نے فرمایا وہ ٹھیک کہتی ہیں اگر تو اسے اونٹ دے گا' تو تیرا یہ عمل فی سبیل اللہ شمار ہوگا اور اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ رمضان میں عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۳۱۔ حضرت ابوطویل شطب الممدودؓ

حضرت ابوطویل۔ شطب الممدود۔ ان کی حدیث اہل شام نے روایت کی۔ باب شین میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۳۲۔ حضرت ابوطیبہؓ

حضرت ابوطیبہ حجام' جو انصار کے قبیلے بنو حارثہ کے مولی تھے۔ پھر وہ محیصہ بن مسعود کے مولی ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حجامت کیا کرتے تھے' ان کا نام دینار' نافع یا میسرہ تھا۔ ہم ان کا ذکر کر آئے ہیں۔

ان سے ابن عباس' جابر اور انس نے روایت کی۔ یحییٰ بن ابوانیسہ نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی۔ رمضان کی سترہ تاریخ کو میری ملاقات ابوطیبہ سے ہوگئی۔ میں نے پوچھا کہاں سے آ رہے ہو۔ جواب دیا حضور کی موتراشی کر کے آ رہا ہوں۔ آپ نے مجھے اجرت عطا فرمائی تھی۔

ابوالفضل بن ابوالحسن طبری باسنادہ احمد بن علی سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے سلیمان بن قیس سے انہوں نے جابر روایت کی کہ حضور نے ابوطیبہ کو حجامت کے لئے طلب فرمایا۔ حضور ﷺ نے اجرت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے تین صاع بتائے۔ آپ نے ایک کم کر دیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

باب ظاء

۶۰۳۳۔ حضرت ابوظبیانؓ

حضرت ابوظبیان۔ طبری نے ان کا ذکر ابوظبیان الاعرج سے کیا ہے۔ ان کا نام عبدشمس بن حارث بن کثیر بن جشم بن سبیع بن مالک بن ذہل بن مازن بن ذبیان بن ثعلبہ بن الدول بن سعد مناہ بن غامد الازدی الغامدی تھا۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ لوگ سراۃ کے پہاڑی سلسلے کے اشراف سے تھے۔ کلبی نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ حضورؐ نے انہیں ایک فرمان لکھ کر دیا تھا معرکہ قادسیہ میں ان کا علم ابوظبیان کے پاس تھا۔

۶۰۳۴۔ حضرت ابوظبیہؓ

حضرت ابوظبیہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے رکھوالے تھے۔ عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے ابوسلام سے انہوں نے ابوظبیہ سے روایت کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ کلمات ایسے ہیں جو میزان میں بڑے وزنی ہیں۔ سبحان اللہ' الحمد اللہ' لا الہ الا اللہ' اللہ اکبر اور لا حول و لا قوۃ الا باللہ ایک مومن مر جاتا ہے اور اس کا صالح بیٹا

اس کا جانشین بنتا ہے۔ اس حدیث کے اسناد میں ابو سلام حبشی کے متعلق اختلاف ہے بعض کہتے ہیں۔ ابو سلام سے انہوں نے ابوظبیہ سے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ کے رکھوالے تھے۔ روایت کی اور بعض ابو سلام کے بعد ابو سلمٰی کا نام لیتے ہیں۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

باب عین

۶۰۳۵۔ حضرت ابوالعاصؓ

حضرت ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی قرشی عبشمی۔ جو حضور ﷺ کے داماد یعنی جناب زینب کے جو آپ کی بڑی صاحبزادی تھیں، شوہر تھے۔ ان کی والدہ کا نام ہالہ تھا۔ جو خویلد کی بیٹی اور ام المومنین خدیجہ کی بہن تھیں۔ یہ ابوعمر کا قول ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کی والدہ کا نام ہند لکھا ہے ابوالعاص، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس اولاد کے جو جناب خدیجہ کے بطن سے ہوئی۔ خالہ زاد بھائی تھے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کوئی لقیط ہشیم اور کوئی مہشم لکھتا ہے۔ اکثر لقیط کے قائل ہیں۔

ابوالعاص غزوۂ بدر میں مشرکین کی طرف سے شریک ہوئے تھے اور عبداللہ بن جبیر بن نعمان انصاری نے انہیں قیدی بنالیا تھا۔ جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کا زرفدیہ بھیجا تھا، تو ان کا زرفدیہ عمرو بن ربیع لے کر آیا تھا۔ جو حضرت زینب نے دیا تھا۔ اس میں وہ ہار بھی تھا جو جناب خدیجہ نے بیٹی کو ابوالعاص سے بیاہتے وقت دیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا اگر تم مناسب سمجھو، تو زینب کے قیدی کو چھوڑ دو اور زرفدیہ واپس کر دو۔ صحابہ نے اس سے اتفاق کیا اور ابوالعاص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب اور خیر اندیش تھے اور کفار مکہ کے دباؤ کے باوجود انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس حسن کردار سے متاثر تھے جب وہ رہا ہوئے تو حضور نے ان سے یہ عہد لیا کہ جناب زینب کو مدینے بھیج دیں گے چنانچہ انہوں نے ایفائے عہد میں کوئی کوتاہی نہ کی اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس نے مجھ سے سچی بات کی۔ وعدہ کیا اور اسے پورا کیا۔

ابوالعاص مکہ میں اپنے شرک پر قائم رہے تا آنکہ وہ فتح مکہ سے پہلے تجارت کے لئے نکلے۔ ان کے ساتھ مشرکین کی ایک جماعت تھی اور قریش کا مال تجارت بھی تھا۔ واپسی پر ایک اسلامی سریے سے ان کا آمنا سامنا ہو گیا۔ زید بن حارثہ اس سریے کے امیر تھے، اس قافلہ تجارت کا مال لوٹ لیا گیا اور آدمی گرفتار کر لئے گئے۔ ابوالعاص ابن ربیع بھاگ کر مدینہ پہنچ گئے اور جناب زینب کی پناہ میں آ گئے۔

جب حضور اکرم ﷺ دوسرے دن نماز فجر ادا کر رہے تھے تو آپ نے صاحبزادی کی آواز سنی۔ اے لوگو! آگاہ رہو کہ میں نے ابوالعاص بن ربیع کو پناہ دی ہے۔" حضور نے سلام کے بعد نمازیوں کی طرف منہ پھیرا اور فرمایا آیا تم نے وہ آواز سنی ہے۔ جو میں نے سنی ہے۔ حاضرین نے کہا ہاں رسول اللہ، ہم نے بھی سنی ہے۔ فرمایا بخدا مجھے اس سے پہلے اس پناہ کا کچھ علم نہ تھا اور مسلمانوں کا ادنیٰ آدمی بھی پناہ دے سکتا ہے۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم صاحبزادی کے گھر تشریف لائے اور فرمایا اس کے آرام

آسائش کا خیال رکھنا اور اس سے ہٹ کر رہنا۔ کہ تم اس کے لئے حلال نہیں ہو۔ انہوں نے عرض کیا ابا جان! ابوالعاص تو اپنا مال لینے آیا ہے حضورؐ نے تمام اہل سریہ کو جمع کر کے فرمایا تم جانتے ہو کہ اس آدمی کا ہمارے ساتھ کیا تعلق ہے؟ تم نے جو مال اس سے چھینا ہے وہ مال فئے ہے اور تمہارے لئے حلال ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم احسان کرو اور یہ مال اسے واپس کر دو اور اگر نہ واپس کرنا چاہو تو یہ تمہارا حق ہے۔ اہل سریہ نے مال واپس کر دیا اور ابوالعاص مال جمع کر کے مکہ کو روانہ ہو گئے اور لوگوں کا مال انہیں لوٹا دیا اور پھر کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئے اور کہنے لگے میں اسلام قبول کرنے میں اس لئے متامل رہا کہ تم یہ نہ سمجھ بیٹھو کہ میری نظریں تمہارا مال ہڑپ کرنے پر لگی ہوئی تھیں پھر وہ مدینے آ گئے اور حضور ﷺ نے جناب زینب سے پھر ان کے نکاح کی تجدید کر دی اور ایک روایت میں ہے کہ پہلا نکاح ہی کافی سمجھا گیا تھا۔

ابن مندہ کا قول ہے کہ حضور ﷺ نے جناب زینب کو دو سال کے بعد پہلے نکاح کی بنا پر ابوالعاص کے حوالے کر دیا تھا اور ان کے بطن سے ایک لڑکا علی نام اور ایک لڑکی جس کا نام امامہ تھا پیدا ہوئے تھے۔ ان کا ذکر بعد میں آئے گا۔

جب رسول اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ کو یمن روانہ کیا۔ تو ابوالعاص ان کے ساتھ تھے اور بعد میں جب حضرت ابوبکرؓ کی بیعت ہوئی تو ابوالعاص حضرت علی کے ساتھ تھے جناب زینب' ابوالعاص کی زوجیت ہی میں فوت ہوئیں اور ابوالعاص ۱۲ ہجری میں فوت ہوئے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابن مندہ کا یہ قول غلط ہے کہ حضور نے دو سال کے بعد صاحبزادی کو ابوالعاص کے حوالے کر دیا تھا کیونکہ جناب زینب بدر کے بعد مدینے آ گئی تھیں اور غزوۂ بدر ۲ ہجری میں واقع ہوا تھا اور ابوالعاص ۸ ہجری میں فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور یہ عرصہ چھ سال پر محیط ہے۔

۶۰۳۶۔ حضرت ابو عامر اشعریؓ

حضرت ابو عامر اشعری۔ ابوموسیٰ کے چچا تھا اور ان کا نام عبید بن سلیم بن حضار تھا اور ہم ان کا ذکر ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس کے ترجمہ میں کر آئے ہیں۔ اور ابو عامر کبار صحابہ سے تھے۔ جو غزوۂ حنین میں شہید ہوئے تھے۔

عبیداللہ بن سمین نے باسنادہ تا یونس ابن اسحق سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ابو عامر کو ان لوگوں کے تعاقب میں روانہ کیا۔ جو وادی اوطاس سے بھاگ نکلے تھے چنانچہ انہوں نے بعض بھاگنے والوں کو جا لیا اور تیراندازی کر کے ان میں سے بعض کو قتل کر دیا اور باقی کو بھگا دیا۔ اس میں ابو عامر تیر لگنے کی وجہ سے قتل ہو گئے۔ پھر جھنڈا ابوموسیٰ اشعری نے لیا اور ان کے ساتھ لڑائی کر کے ان کو شکست دی۔ پس بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سلمہ بن درید بن صمہ نے تیر سے ابو عامر کو قتل کر دیا تھا۔ سلمہ کا تیر ان کے گھٹنے پر لگا تھا۔ جس کے زخم سے وہ شہید ہو گئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ درید جسے ابو عامر نے قتل کیا تھا۔ اس ہی نے ابو عامر کو قتل کیا تھا لیکن یہ غلط ہے کیونکہ درید بہت بوڑھا ہو چکا تھا اور وہ اس جنگ میں حصہ نہیں لے سکا۔

یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہما مسلم سے انہوں نے عبداللہ بن براد اور ابوکریب سے اور (لفظ لابن براد استعمال ہوا ہے) انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے یزید سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے فارغ ہوئے۔ تو آپ نے ایک لشکر دے کر ابو عامر کو وادی اوطاس کی طرف بھیجا۔

وہاں انہوں نے درید بن صمہ کو قتل کر دیا اور اس کے ساتھی بھاگ گئے۔ اس دوران میں بنوجشم کے ایک آدمی نے ان کے گھٹنے پر تیر مارا جو پھنس کر رہ گیا۔ ابوموسیٰ نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کس آدمی کے تیر سے زخمی ہوئے ہیں انہوں نے ایک کی طرف اشارہ کیا' وہ اس پر حملہ آور ہوئے اور اسے قتل کر دیا واپس آ کر انہوں نے تیر نکال دیا اور ان سے کہا آؤ میں تمہیں حضور کی خدمت میں لے چلوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا اسلام عرض کرنا اور درخواست کرنا کہ میری مغفرت کی دعا فرمائیں۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد ابو عامر فوت ہو گئے۔ واپس آ کر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ کی اطلاع دی آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ اے اللہ تو قیامت کے دن ابو عامر کو اپنی اکثر مخلوق پر فضیلت عطا فرمائیو۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۳۷۔ حضرت ابو عامر اشعریؓ

حضرت ابو عامر اشعری۔ ابوموسیٰ کے بھائی تھے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے ہانی بن قیس' کسی نے عبدالرحمٰن بن قیس کسی نے عبید بن قیس اور کسی نے عباد بن قیس لکھا ہے۔ بھائیوں کے ساتھ اسلام قبول کیا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۳۸۔ حضرت ابو عامرؓ

بقول ابوعمر: حضرت ابو عامرؓ۔ یہ ابوموسیٰ کے چچا کے علاوہ کوئی اور آدمی ہیں۔ ابونعیم نے انہیں اشعری لکھا ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ حضرمی نے عبید بن وہب کسی نے عبداللہ بن وہب کسی نے عبداللہ بن ہانی اور کسی نے عبداللہ بن عمار لکھا ہے۔ وہ عامر کے والد تھے' انہیں صحبت ملی اور شامی شمار ہوتے ہیں۔ ان سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنواز داور اشعری کیسے اچھے لوگ ہیں۔ جو میدان جنگ سے نہیں بھاگتے اور نہ کسی سے دھوکا کرتے ہیں۔ یہ لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں اور خلیفہ بن خیاط نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان صحابہ میں سے جن کا تعلق یمنی قبائل سے تھا اور شام میں مقیم ہو گئے تھے۔ ابو عامر اشعری کا نام لیا ہے۔ عبدالملک بن مروان کے عہد میں فوت ہوئے۔ ابونعیم اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۳۹۔ حضرت ابو عامر انصاریؓ

حضرت ابو عامر انصاری۔ انہوں نے آپ سے اہل نار کے بارے میں سوال کیا۔ ان سے فرات البہرانی نے روایت کی ابوعمر اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں انصاری لکھا ہے حالانکہ وہ اشعری ہیں اور ان سے بسندہ بواسطہ سلیم بن جنائزی۔ انہوں نے فرات البہرانی سے انہوں نے ابو عامر اشعری سے روایت کی کہ ایک آدمی نے حضور اکرم ﷺ سے اہل نار کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا۔ سائل نے بڑا سوال کیا ہے ہر بڑا آدمی اپنے ساتھی پر زیادتی کرتا ہے۔

۶۰۴۰۔ حضرت ابو عامر ثقفیؓ

حضرت ابو عامر ثقفیؓ۔ ان سے محمد بن قیس نے روایت کی۔ ان کی حدیث کے بارے میں ایک شخص سے مروی ہے کہ ابو عامر نامی آدمی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ سبزی جنت ہے۔ کشتی ذریعہ نجات ہے۔ عورت خیر ہے۔ اونٹ باعث رنج ہے اور دودھ عین فطرت ہے اور قید ثبات فی الدین ہے اور مجھے دھوکا دینا ناپسند ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۴۱۔ حضرت ابو عامر والد حنظلہؓ

حضرت ابو عامر۔ حنظلہ کے والد تھے۔ جو غسیل ملائکہ تھے۔

ابو موسیٰ نے کتابۃً ابو عبداللہ محمد بن عمر بن ہارون الفقیر اندھے سے انہوں نے ابو بکر احمد بن علی بن ثابت کے مخطوطے سے انہوں نے ابو بکر احمد بن محمد بن غالب برقانی سے انہوں نے علی سے (جو دارقطنی کے عم زاد ہیں) انہوں نے احمد بن محمد بن سعید سے انہوں نے عبید بن حمدون رواسی سے انہوں نے ابن ظریف بن ناصح سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ناصح الجعفی سے انہوں نے اجلح سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ انہوں نے بنو اوس سے ابو قیس ابن اسلت اور ابو عامر کو جو غسیل الملائکہ کا والد تھا اور بنو خزرج سے معاذ بن عفراؔ اور اسعد بن زرارہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ آپ مسجد میں مصروف نماز تھے اور بقول شعبی آپ سے ملاقات کرنے والوں میں یہ لوگ سب سے آگے تھے جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ جب میں نے بیعت کی تو میرے ماموں میرے ساتھ تھے اور میں سب سے چھوٹا تھا۔

دارقطنی لکھتا ہے کہ ابن ناصح، اجلح اور ظریف سے روایت کرنے میں اکیلا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں میں نہیں سمجھ سکا کہ ابو موسیٰ نے کس طرح ابو عامر کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔ کیا وہ ابو عامر کو اس لئے مسلمان خیال کرتا ہے کہ مذکورہ بالا لوگوں میں شامل تھا حالانکہ اس میں ان کے اسلام کا ذکر نہیں ہے۔ رہا جابر کا قول کہ جب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی تو اس کا ماموں (ابو عامر) موجود تھا۔ اس میں اس کے اسلام کا ذکر نہیں۔ اس سے اس کا کفر ظاہر ہے۔ کچھ عرصے کے بعد وہ مدینہ چھوڑ کر مکہ چلا گیا تھا اور غزوۂ احد میں مشرکین کے ساتھ موجود تھا۔ بحالت کفر مرا۔ اور حضور اکرم نے اس کا نام ابو عامر فاسق رکھ دیا تھا۔ واللہ اعلم

۶۰۴۲۔ حضرت ابو عامرؓ

حضرت ابو عامر یا ابو مالک۔ ان کا شمار شامیوں میں تھا۔ حمص میں مقیم تھے۔ ان سے شہر بن حوشب نے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے درمیان بیٹھے تھے کہ جبرئیل آئے انسانوں کی صورت میں۔ حضور نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ انہوں نے اسلام کی حقیقت دریافت کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۴۳۔ حضرت ابو عامرؓ

حضرت ابو عامر۔ کوفی شمار ہوتے ہیں۔ مطین اور طبرانی نے انکا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے کتابۃً ابو غالب احمد بن عباس سے

انہوں نے ابوبکر بن ریدہ سے (ح) ابوموسیٰ کا قول ہے کہ انہیں ابوعلی نے انہیں احمد بن عبداللہ نے انہیں سلیمان بن احمد نے انہیں احمد بن داؤد مکی نے۔ انہیں مسلم بن ابراہیم نے انہیں مالک بن مغول نے انہیں علی بن مدرک نے انہیں ابوعامر نے بتایا کہ ہم میں کچھ کمی تھی۔ اس لئے انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی محفل میں آنا چھوڑ دیا۔ آپ نے وجہ دریافت کی تو انہوں نے یہ آیت پڑھی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ آپ نے فرمایا اس سے مراد من ضل من الکفار ہے۔ احمد بن عبداللہ نے محمد بن محمد سے انہوں نے محمد بن عبداللہ حضرمی سے انہوں نے محمد بن موسیٰ سے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے اسی طرح روایت کی ہے ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۴۴۔ حضرت ابوعامر السکونی ؓ

حضرت ابوعامر السکونی۔ شامی تھے۔ ان سے عبدالرحمٰن بن غنم نے روایت کی۔ انہوں نے حضور اکرم سے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ مکمل نیکی کیا ہے؟ فرمایا چھپ کر بھی نیکی کا کام اسی طرح کرنا جس طرح لوگوں کے سامنے کرتے ہو۔ ابن غنم نے ابوعامر سے تمامی وضو کے بارے میں حدیث بیان کی۔ حبیب بن صالح کہتے ہیں کہ ان کی نسبت سکونی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۴۵۔ حضرت ابوعامر ؓ

حضرت ابوعامر۔ انہیں حضور اکرم ﷺ نے شام روانہ کیا۔ ان سے ابوالیسر نے روایت کی کہ انہیں حضور اکرم ﷺ نے شام کو روانہ کیا پھر حدیث بیان کی۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۴۶۔ حضرت ابوعامر ؓ

حضرت ابوعامر۔ بقول ابوموسیٰ یہ مختلف آدمی ہیں۔ ابوحنیفہ نے محمد بن قیس سے روایت کی کہ ایک آدمی جس کی کنیت ابوعامر تھی ہر سال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ پیش کیا کرتا تھا جس سال شراب حرام ہوئی۔ اس نے حضور اکرم کو حسب معمول شراب کی ٹھلیا بطور ہدیہ پیش کی۔ آپ نے فرمایا اے ابوعامر! شراب تو حرام ہو چکی ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے بیچ دیجئے۔ اور اس کی قیمت کو اپنے کام میں لائیے فرمایا جس طرح شراب کا پینا حرام ہے۔ اسی طرح اس کا خریدنا، بیچنا اور اس کی قیمت سے فائدہ اٹھانا بھی حرام ہے۔

ابوموسیٰ کہتے ہیں۔ یہ حدیث ابوتمام سے روایت ہو چکی ہے۔ جس نے باہم ایک دوسرے کو گڈمڈ کر دیا ہے کیونکہ اس نے اپنی کتابوں کی درستگی کا پورا اہتمام نہیں کیا اور حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے ابوعامر ثقفی تحریر کیا ہے اور ان سے محمد بن قیس نے ایک اور حدیث روایت کی ہے اور غالباً وہ یہی آدمی ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوعامر کے کئی تراجم لکھے گئے ہیں لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ابوعامر کئی ہیں یا ان میں کچھ گڑبڑ ہے اور ہم نے بھی کئی تراجم لکھ دیئے ہیں کیونکہ یہ لوگ اسی طرح لکھتے آئے ہیں۔ واللہ الموفق بالصواب۔

۶۰۴۷۔ حضرت ابو عائشہؓ

حضرت ابو عائشہ۔ ابن ابی عاصم اور حسن بن سفیان نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذ ناحسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے اسحق بن بہلول بن حسان سے انہوں نے ابوداؤد حفری سے انہوں نے بدر بن عثمان سے انہوں نے عبداللہ بن مروان سے انہوں نے ابو عائشہ سے (جوایک راست گو آدمی تھے) روایت کی کہ ایک صبح کو حضور اکرم ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے فرمایا گزشتہ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمانوں کی کنجیاں مجھے دی گئی ہیں اور اوازن وہی ہیں۔ جوتم دنیا میں استعمال کرتے ہو۔ میں نے ایک پلڑے میں وہ اوازن رکھے اور دوسرے میں اپنی امت کو۔ امت کا پلڑا بھاری نکلا پھر میں نے اوازن اتار کر باری باری ابوبکرؓ عمر اور عثمان کو رکھا تو ان کا وزن زیادہ نکلا۔ اس کے بعد میں جاگ اٹھا۔ اس حدیث کو شریک نے اشعث سے انہوں نے اسود بن ہلال سے انہوں نے ایک اعرابی سے جو بنو محارب سے ہیں اور انہوں نے رسول اللہ سے روایت کی۔

بحیر بن سعد نے خالد بن معدان سے انہوں نے ابو عائشہ سے روایت کی کہ کچھ یہودی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ تورات کے بعض ابواب کی تفسیر بیان فرمایئے کیونکہ نبی ہی ایسا کرسکتا ہے چنانچہ حضور اکرمؐ نے تفسیر بیان کی ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے کہا کہ ابونعیم نے دونوں حدیثوں کو ایک حدیث میں جمع کر دیا ہے لیکن احتمال ہے کہ دونوں راوی مختلف ہوں۔

۶۰۴۸۔ حضرت ابو عبادہ انصاریؓ

حضرت ابو عبادہ انصاری۔ ان کا نام سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری زرقی تھا۔ غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۴۹۔ حضرت ابو عبداللہ اسلمیؓ

حضرت ابو عبداللہ اسلمی۔ ایک روایت میں ان کی کنیت ابوحدرد مذکور ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوسہل غانم بن احمد الحداد اور میں حاضر تھا اور ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد سے انہوں نے ابوطاہر محمد بن احمد بن عبدالرحیم سے انہوں نے عبداللہ بن محمد ابوالشیخ سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن حارث سے انہوں نے عبید بن عبیدہ سے انہوں نے معتمر بن سلیمان سے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے انہوں نے قعقاع بن عبیداللہ سے انہوں نے ابو عبداللہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ہمیں ایک سریہ (فوجی مہم) پر روانہ فرمایا اور اتفاقاً عامر بن اضبط ہمیں راستے میں مل گیا۔ پھر راوی نے وہ قصہ بیان کیا جس پر واذا ضربتم فی الارض فتبینوا آیت اتری۔ اس حدیث کے اسناد میں اختلاف ہے۔ طبرانی لکھتے ہیں کہ ابو عبداللہ جن سے قعقاع نے روایت کی وہی ابوحدرد ہیں۔ ان کی دو کنیتیں تھیں۔

۶۰۵۰۔ حضرت ابوعبداللہ خطمیؓ

حضرت ابوعبداللہ خطمی حجازی انصاری۔ ابن ابوفدیک نے ان کی حدیث عمر بن محمد سے انہوں نے فلیح بن عبداللہ سے انہوں نے ان کے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پانچ اوصاف انبیا کی سنت ہیں حیا، حلم، حجامت، مسواک اور خوشبو۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۵۱۔ حضرت ابوعبداللہ صنابحیؓ

حضرت ابوعبداللہ صنابحی۔ نام عثمان بن عسیلہ تھا۔ صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ حضور اکرم ﷺ کی زیارت کے لئے مکہ سے مدینہ گئے۔ وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ آپ چند روز پیشتر وفات پا گئے ہیں۔ رجاء بن حیوہ نے محمود بن ربیع سے روایت کی۔ ہم عبادہ بن صامت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کی طبیعت ناساز ہوگئی۔ اتنے میں صنابحی وہاں آ گئے۔ عبادہ کہنے لگے۔ جس کی خواہش ایسے شخص کو دیکھنے کی ہو۔ جو سات آسمانوں کی بلندیوں کو چھو آیا ہے۔ تو اسے چاہیے کہ صنابحی کو دیکھ لے جب صنابحی ان کے قریب پہنچے تو۔ عبادہ نے کہا اگر تمہارے بارے میں پوچھا گیا تو میں تمہاری پارسائی کی شہادت دوں گا اگر تمہارے بارے میں شفاعت کی ضرورت پڑی تو شفاعت کروں گا اور اگر میرا بس چلا تو فائدہ پہنچاؤں گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہم ان کا ذکر پہلے کر آئے ہیں۔

۶۰۵۲۔ حضرت ابوعبداللہ قینیؓ

حضرت ابوعبداللہ قینی۔ انہیں صحبت ملی۔ مصر میں سکونت کر لی تھی۔ ان سے ابوعبدالرحمٰن جیلی نے سرق کا قصہ (اور اس کے اس سودے کا ذکر کیا ہے۔ جسے اس نے ادھار پر خریدا تھا) ان کی یہ حدیث قوی نہیں اور ایک روایت میں ابوعبدالرحمٰن مذکور ہے۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۵۳۔ حضرت ابوعبداللہ مخزومیؓ

حضرت ابوعبداللہ مخزومی۔ صحابی ہیں۔ ان سے یزید بن مالک نے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب کسی آدمی کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوتے ہیں۔ تو ایسے شخص پر خدا کی طرف سے دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۵۴۔ حضرت ابوعبداللہؓ

حضرت ابوعبداللہ۔ صحابی ہیں۔ ان سے عرفجہ نے روایت کی حماد نے عطا بن سائب سے انہوں نے عرفجہ سے روایت کی کہ وہ عتبہ بن فرقد کے پاس بیٹھے تھے کہ حضور اکرم ﷺ کے ایک صحابی آ گئے۔ اس پر عتبہ جو حدیث بیان کر رہے تھے۔ رک گئے اور نو آمد سے کہا اے ابوعبداللہ! ہمیں رمضان کے بارے میں حدیث سناؤ۔ انہوں نے کہا میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ رمضان مبارک مہینہ ہے اس میں بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے

جاتے ہیں اور شیاطین کو بیڑیوں میں جکڑا جاتا ہے اور منادی کرنے والا کہتا ہے اے نیکوکار! نیکی کی طرف بڑھ اور اے بدکار اب رک جا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

اور ابونعیم نے باسناد ابراہیم بن طہمان عطا سے روایت کی اور عتبہ نے یا فلاں کہہ کر مخاطب کیا۔ ابن عیینہ نے بھی اسے روایت کیا ہے اور اسے فرقد کی حدیث قرار دیا ہے۔ ابومنصور بن مکارم نے باسنادہ ابوزکریا یزید بن ایاس سے انہوں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عطاء بن سائب سے انہوں نے عرفجہ سے روایت کی کہ ہم عتبہ بن فرقد کے پاس بیٹھے تھے کہ رمضان کا ذکر چھڑ گیا انہوں نے دریافت کیا کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے ہو۔ انہوں نے جواب دیا در بارہ رمضان۔ اس کے بعد انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی حدیث بیان کی۔ کہ جب رمضان آتا ہے۔ تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

۶۰۵۵۔ حضرت ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعبداللہ۔ انہیں صحبت ملی۔ ابوقلابہ جرمی اور ابونضرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ حماد بن سلمہ نے سعید الجریری سے انہوں نے ابونضرہ سے روایت کی کہ ایک صحابی بیمار ہوئے اور دوست احباب عیادت کو آئے دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں۔ احباب نے کہا اے ابوعبداللہ! کیوں رو رہے ہو کیا تمہیں یاد نہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں فرمایا تھا۔ پانی پیئو۔ صبر کرو کہ اب ہماری ملاقات حوض کوثر پر ہوگی۔ انہوں نے جواب دیا ہاں مجھے یاد ہے لیکن میں نے حضور اکرم ﷺ سے یہ بھی سنا کہ خدا نے انسانی روحوں سے کچھ روحیں اپنے دائیں ہاتھ میں لیں اور فرمایا یہ جنتی ہیں اور اس پر مجھے کوئی پریشانی نہیں پھر کچھ اپنے بائیں ہاتھ میں لیں اور فرمایا یہ دوزخی ہیں اور فرمایا اور اس پر مجھے کوئی پریشانی نہیں اور ان سے ابوقلابہ نے یہ حدیث روایت کی۔ بئس مطیۃ المومن زعموا۔ الخ ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۵۶۔ حضرت ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعبداللہ۔ انہیں صحبت ملی۔ ان سے ابومصبح مقرئی نے روایت کی۔ اوزاعی نے ابن یسار سے انہوں نے مصبح بن ابومصبح سے روایت کی ان کے والد نے ایک صحابی ابوعبداللہ سے پوچھا (جو اپنے گھوڑے کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے) کہ آپ گھوڑے پر سوار کیوں نہیں ہو رہے۔ انہوں نے جواب دیا میں نے حضور اکرمؐ سے سنا کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو گئے۔ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دی گئی۔ نیز اس سے میرا گھوڑا فائدے میں رہے گا اور اپنے خاندان سے بے نیاز رہوں گا۔ اور زیادہ تر اپنا سفر گھوڑے سے اتر کر طے کروں گا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۵۷۔ حضرت ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعبداللہ یہ دوسرے ابوعبداللہ ہیں۔ ان سے یحییٰ بکائی نے روایت کی حجاج بن منہال نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے یحییٰ بکائی سے انہوں نے ابوعبداللہ صحابی رسول سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر کہا کرتے تھے کہ ان سے ان کی باتیں اخذ کرو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن کثیر کہتے ہیں، بہت سے نام ایسے ہیں جن کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور اکثر ان میں سے ایسے ہیں کہ جن کا ترجمہ ان کے اسماء کے ذیل میں لکھ آئے ہیں اور وہ بھی باہم گڈمڈ ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جس ابوعبداللہ سے حدیث من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ مروی ہے۔ وہ جابر بن عبداللہ انصاری ہیں اور حصین بن حرملہ نے ابو مصبح سے روایت کی کہ مالک بن عبداللہ ایک دفعہ جابر بن عبداللہ کے پاس سے گزرے (اور یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب ہم ارض روم میں تھے) اور وہ ایک خچر کو کھینچے آ رہے تھے۔ انہیں مالک بن عبداللہ نے کہا۔ ابوعبداللہ سوار ہو جاؤ الی آخرہٖ اور غالباً ان میں (سوائے چند ایک کے) سب کا حال ایک جیسا ہے لیکن ہم سابقین کے تتبع میں سب کا ذکر کر دیا ہے۔

۶۰۵۸۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن اشعریؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن اشعری یا اشجعی۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ طہارت ایمان کی شرط ہے۔ یحییٰ بن میمون عبدی نے یحییٰ بن ابوکثیر سے انہوں نے ابوسلام اسود سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن اشعری سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول ابومندہ ان کی کنیت ابومالک ہے اسے ابان بن یزید نے یحییٰ بن ابوکثیر سے اور بقول ان کے انہوں نے ابومالک الاشعری سے روایت کیا۔

۶۰۵۹۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن انصاریؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن انصاری۔ ان کا نام یزید بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو البلوی ہے۔ جو بنو سالم (از انصار) کے حلیف تھے۔ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۶۰۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن جہنیؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن جہنی۔ مصری تھے۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ ان سے مرثد بن عبداللہ یزنی نے دو حدیثیں روایت کیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں۔ ابوسعید بن یونس کو میں نے کہتے سنا کہ ابوعبدالرحمٰن جہنی جنہیں قینی بھی کہا جاتا ہے۔ مصری صحابی تھے۔ یحییٰ بن ابوالرجاء نے اجازۃً باسنادہ ابن ابوعاصم سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے محمد بن عبید سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن ابوحبیب سے انہوں نے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ یزنی سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن جہنی سے روایت کی کہ ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ دو سوار سامنے نمودار ہوئے۔ آپ نے فرمایا بنو مذحج کے دو رفیق معلوم ہوتے ہیں۔ جب قریب آئے تو بنو مذحج سے تھے۔ جب ان میں سے ایک نے بیعت کے لئے ہاتھ بڑھایا تو کہنے لگا یارسول اللہ! جس نے آپ کو دیکھا آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی اس کی کیا جزا ہے؟ آپ نے جواب دیا اسے بشارت ہو پھر اسے بشارت ہو پھر آپ نے اس سے مصافحہ فرمایا۔ پھر دوسرا آدمی آگے بڑھا اس نے گزارش کی یارسول اللہ! جس نے آپ کو نہیں دیکھا آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی اس کی کیا جزا ہے؟ آپ نے اسے بھی بشارت دی پھر اسے بشارت ہو اور بیعت کے لئے مصافحہ کیا پھر وہ واپس چلا گیا۔

ان سے دوسری مروی حدیث یہ ہے۔ ابوالفضل بن ابوالحسن مخزومی فقیہ نے باسنادہ ابویعلی احمد بن علی سے انہوں نے

ابوخیثمہ سے انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن ابوحبیب سے انہوں نے مرثد بن عبداللہ الیزنی سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن الجہنی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک موقعہ پر فرمایا کل میں یہود کے یہاں جارہا ہوں تم خاموش رہنا اگر وہ السلام علیکم کہیں تو وعلیکم کہہ دینا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۶۱۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن خاضن عائشہؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن۔ (جنہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی تحویل میں لے لیا تھا) ابوموسیٰ نے اذناً ابوغالب احمد بن عباس سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوالقاسم سلیمان بن احمد سے (ح) ابوموسیٰ کو ابوعلی نے انہیں احمد بن عبداللہ نے انہیں محمد بن محمد مقری نے انہیں محمد بن عبداللہ الحضرمی نے انہیں ضرار بن صرد نے انہیں علی بن ہاشم نے انہیں عبدالملک بن ابوسلیمان نے انہیں عبداللہ بن عبداللہ رازی نے انہیں یحییٰ بن ابومحمد نے انہیں ابوعبدالرحمٰن حاضن عائشہ نے روایت کیا کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب عائشہ کو ایک چادر اوڑھے دیکھا آدمی حضورؐ کے جسم پر اور آدھی ام المومنین پر تھی۔

یہ طبرانی کی روایت ہے مگر انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ کا ذکر نہیں کیا۔ اس کے علاوہ وہاں لفظ آخر کا احتمال ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۶۲۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن خطمیؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن خطمی۔ طبرانی نے انہیں صحابی لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب کوشیدی سے انہوں نے ابن ریذہ سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن عثمان ابوشیبہ سے انہوں نے سنجاب بن حارث اور سعید بن عمرو الاشعثی سے انہوں نے حاتم بن اسماعیل سے انہوں نے جعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے موسیٰ بن عبدالرحمٰن الخطمی سے انہوں نے محمد بن کعب القرظی سے سنا جوان کے والد عبدالرحمٰن سے پوچھ رہے تھے کہ جوئے کے بارے میں حضور اکرم ﷺ نے جو ارشاد فرمایا تھا۔ وہ مجھے بتایئے۔ انہوں نے کہا حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جوا کھیل رہا ہو اور پھر نماز ادا کرنے لگ جائے۔ وہ ایسا ہے جیسے کہ کوئی شخص پیپ یا خنزیر کے لہو سے وضو کرے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ ابونعیم کا قول ہے کہ سلیمان وغیرہ نے اسی طرح بیان کیا ہے مگر اس کے باپ کا ذکر نہیں کیا۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۶۳۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن صنابجیؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن صنابجی۔ ان سے حارث بن وہب نے روایت کی اور روایت ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جن سے عطاء بن یسار نے روایت کی ابوعبداللہ ضابجی اور آدمی ہیں۔ جنہیں حضور اکرم کی صحبت نہیں ملی اور الصنابح کا والد اعسر تھا اور ایک روایت میں ہے کہ صنابجی اور آدمی تھا۔

صلت بن بہرام نے حارث بن وہب سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن ضابجی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میری

امت اس وقت تک دین پر ثابت قدم رہے گی۔ جب تک وہ ذیل کی تین باتوں کی مرتکب نہیں ہوتے۔ (۱) مغرب کی نماز کا انتظار کرنا ستاروں کے چمکنے تک۔ (۲) اور جب تک یہود اور نصاریٰ سے مشابہت کے نتیجے میں نماز فجر کو مؤخر نہیں کرتے۔ (۳) اور جب تک نماز جنازہ میں عدم شرکت کے مرتکب نہیں ہوتے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۶۴۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن فہریؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن فہری۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر ابوعبدالرحمٰن قرشی فہری (از بنوفہر بن مالک بن نضر بن کنانہ) کہہ کر کیا ہے۔ انہیں صحبت اور روایت کا موقعہ ملا بقول واقدی ان کا نام عبد تھا۔ کسی نے لکھا کہ ان کا نام یزید بن انیس تھا۔ ایک روایت میں کرز بن ثعلبہ ہے۔ غزوۂ حنین میں موجود تھے اور اس جنگ کے حالات انہوں نے بیان کئے ہیں اور ان کی حدیث میں مذکور ہے۔ فولوا یومئذٍ مدبرین اور اس دن وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے جیسا کہ قرآن میں یہ آیت آئی ہے۔

حضور اکرمؐ نے اس موقعہ پر فرمایا تھا ''اے اللہ کے بندو! میں خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہوں'' پھر فرمایا اے مہاجرین میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ ہم مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں۔ ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں۔ مجھ سے ایک ایسے شخص نے جو آپ کے قریب تر تھا۔ بیان کیا کہ حضور نے مٹھی بھر ریت ان کے چہروں پر پھینکی اور فرمایا رسوا ہوں یہ چہرے چنانچہ اللہ نے کفار کو بھگا دیا اسے حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے ابو ہمام عبداللہ بن یسار سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن فہری سے روایت کی۔ یعلی کہتے ہیں کہ مجھ سے ان کے باپوں نے اپنے باپوں سے روایت کی کہ ہم میں کوئی آدمی بھی ایسا نہیں رہ گیا تھا جس کی آنکھیں اور منہ مٹی سے اٹ نہ گئے ہوں۔ اور کہا کہ ہم نے زمین اور آسمان کے درمیان لوہے پر لوہے کے لگنے کی سی آواز سنی (جیسے تلواروں کی جھنکار) یہ وہی صاحب ہیں جن سے عبداللہ بن عباس نے دریافت کیا تھا اے ابوعبدالرحمٰن کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضور اکرم ﷺ نماز کے لئے کہاں قیام فرماتے تھے۔ انہوں نے کہا ہاں آپ اس قطعہ زمین میں جو کعبے کے سامنے ہے اور باب ابوشیبہ سے ملحق ہے۔ نماز ادا کیا کرتے تھے۔

ابواحمد عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ ابوداؤد سلیمان بن اشعث سے انہوں نے موسیٰ بن اسماعیل سے انہوں نے حماد سے انہوں نے یعلی بن عطا سے انہوں نے ابوہسام عبداللہ بن یسار سے روایت کی کہ ابوعبدالرحمٰن فہری حضور اکرم ﷺ کے ساتھ حنین میں موجود تھے۔ سخت گرم دن تھا چنانچہ ہم آرام کرنے کو ایک درخت کے سائے تلے لیٹ گئے۔ جب سورج ڈھل گیا تو میں نے کپڑے اور اسلحہ پہن کر اور گھوڑے پر سوار ہو کر حضور اکرمؐ کے پاس آیا۔ آپ خیمے میں آرام فرما رہے تھے۔ قریب جا کر السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کہا اور عرض کیا یا رسول اللہ! گرمی کی وجہ سے برا حال ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں ٹھیک کہہ رہے ہو۔ پھر بلال سے فرمایا بلال میاں! میرے گھوڑے پر زین کس دو۔ انہوں نے زین نکالی۔ جس کا باکھر کھجور کی چٹائی تھی۔ نہ استر تھا نہ باہر کا کپڑا تھا۔ آپ سوار ہوئے۔ ہم بھی سوار ہو لئے۔

یوں انہوں نے حدیث بیان کی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔ لیکن ابن مندہ نے اختصار سے کام لیا ہے۔

۶۰۶۵۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن قرشیؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن قرشی۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن سائب کے چچا تھے۔ صحابہ میں شمار ہوئے ہیں مگر بلا دلیل ان سے عبدالرحمٰن بن سائب نے روایت کی کہ عبداللہ بن عباس نے ابوعبدالرحمٰن سے اس مقام کے بارے میں دریافت کیا۔ جہاں حضور اکرم ﷺ نماز کے لئے اترے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابوعبدالرحمٰن پر دو ترجمے تحریر کئے ہیں۔ ایک قرشی کے لئے اور دوسرا فہری کے لئے لیکن ابوعمر نے دونوں کو قرشی فہری لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنے تراجم میں اس کا ذکر نہیں کیا اور ابوعبدالرحمٰن کو انہوں قرشی قرار دیا ہے اور ان سے ابن عباس نے سوال کیا اور دونوں یہ سمجھے کہ وہ فہری نہیں ہیں۔ احتمال ہے کہ ابوعمر کا قول اقرب الی الصواب ہو۔ واللہ اعلم

۶۰۶۶۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن القینیؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن القینی۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ حسن بن احمد نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے بکر بن سہل سے انہوں نے عبداللہ بن یوسف سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن جیلی سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن قینی سے روایت کی کہ سرق نامی ایک آدمی نے ایک دوسرے آدمی سے جس سے اس نے سورۃ بقرہ پڑھی تھی۔ گندم خریدا۔ باہمی لین دین کے بعد سرق غائب ہوگیا۔ جب مل گیا تو صحابہ اسے حضور اکرم ﷺ کے پاس لے آئے آپ نے فرمایا اے سرق! اسے بیچ دے۔ میں اس کے ساتھ چل دیا چنانچہ صحابہ تین دن تک اسے اس بیع پر آمادہ کرتے رہے۔ آخر مجھے کوئی خیال آیا اور میں نے اسے آزاد کر دیا۔

احمد کی روایت میں تین دن کا ذکر نہیں البتہ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور ان کا نام ابوعبداللہ القینی مذکور ہے۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے لیکن کسی نے ان سے روایت نہیں کی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۶۷۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن مخزومیؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن مخزومی۔ طبرانی نے بھی انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ لکھتے ہیں۔ حسن بن احمد نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن محمد بن عبدوس بن کامل السراج سے انہوں نے ابوکریب سے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن مخزومی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ سعد نے حضور اکرم ﷺ سے وصیت کے بارے میں دریافت کیا آپ نے چوتھے حصے کی اجازت دی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۶۸۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن مذحجیؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن مذحجی۔ ان کی حدیث کو عیاض بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی۔ ان کے

نام کے بارے میں اختلاف ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کی تخریج کی ہے۔

۶۰۶۹۔حضرت ابو عبدالعزیز انصاریؓ

حضرت ابو عبدالعزیز انصاری۔ابو موسیٰ نے اذ نا حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن محمد سے (جیسا کہ میرا ظن غالب ہے) انہوں نے عبداللہ بن محمد (قباب) سے انہوں نے ابوبکر بن ابو عاصم سے انہوں نے کثیر بن عبید سے انہوں نے بقیہ سے انہوں نے عبدالغفور انصاری سے انہوں نے عبدالعزیز سے انہوں نے اپنے والد سے جو کہ صحابی بھی ہیں انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ جس شخص نے کوئی اچھا کام کیا اور پھر اس پر اترایا اُس کی جزا کم ہوگئی اور اس کا عمل ضائع ہو گیا۔ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۷۰۔حضرت ابو عبس بن جبرؓ

حضرت ابو عبس بن جبر۔ایک روایت میں ابن جابر بن عمرو بن زید بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس ہے۔ابو عمر نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے۔ابن کلبی نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔ہاں البتہ مجدعہ کا نام حذف کر دیا ہے اور جشم بن حارثہ انصاری اوسی حارثی تحریر کیا ہے۔ان کا نام عبدالرحمٰن تھا اور غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک رہے۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ اسمائے شرکائے بدر از بنو حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس۔ابو عبس بن جبر بن عمرو کا ذکر کیا ہے۔یہ کعب بن اشرف یہودی کے قاتلوں میں شامل تھے نیز اسی اسناد کے ساتھ محمد بن اسحاق سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ کعب بن اشرف کے قتل میں مندرجہ ذیل آدمی شامل تھے: محمد بن مسلمہ، سلکان بن سلامہ ابو نائلہ، عباد بن بشر اور بنی حارثہ کے ایک آدمی ابو عبس بن جبر اور نیز ان سے مروی حدیث بیان کی ہے۔ان کا شمار کبار صحابہ میں ہوتا تھا۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا ابن عاصم۔انہوں نے عبدالوہاب بن بجدہ سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے یزید بن ابو مریم سے روایت کی کہ وہ نماز جمعہ پڑھنے جا رہے تھے۔کہ ان کی ملاقات عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے ہوگئی۔انہوں نے ابو عبس سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا ''جس آدمی کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے ان قدموں پر جہنم کی آگ حرام ہوگئی۔''

ان کی وفات ۳۴ ہجری میں ستر برس کی عمر میں ہوئی۔حضرت عثمان نے نماز جنازہ پڑھائی اور بقیع میں دفن ہوئے۔ان کی قبر میں ابو بردہ بن نیار، قتادہ بن نعمان، محمد بن مسلمہ اور سلمہ بن سلامہ بن وقش اترے تھے۔مروی ہے کہ اسلام کی بعثت سے پہلے بھی عربی میں لکھنا جانتے تھے ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے بقول ابو موسیٰ ان کا نام عبدالرحمٰن تھا جیسا کہ ہم اس نام کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔

۶۰۷۱۔ حضرت ابوعبس بن عامر بن عدیؓ

حضرت ابوعبس بن عامر بن عدی بن سواد بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی۔ بقول ابن الکلبی غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ یہ صاحب اول الذکر سے مختلف ہیں کیونکہ وہ اوسی اور یہ خزرجی ہیں۔ ابن الکلبی نے بھی دونوں کا ذکر کیا ہے ایک کو اوسی اور دوسرے کو خزرجی لکھا ہے۔ بقول ابن اثیر یہ کوئی اختلاف فی النسب نہیں۔

۶۰۷۲۔ حضرت ابوعبید اللہؓ

حضرت ابوعبید اللہ۔ حرب بن عبداللہ کے دادا تھے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ ان کی صحبت کے قائل ہیں لیکن مجھے ان سے کوئی حدیث یاد نہیں۔

۶۰۷۳۔ حضرت ابوعبید مولیٰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوعبید۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے اور آپ کا کھانا پکاتے تھے۔ ان سے ایک حدیث مروی ہے۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کی۔ اپنے باپ سے انہیں عفان نے انہیں ابان العطار سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے ابوعبید سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے گوشت پکایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کا بازو مجھے دو میں نے تعمیل کی۔ آپ نے پھر اپنی بات دہرائی میں نے دوسرا بازو پیش کیا آپ نے تیسری دفعہ پھر بازو طلب فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بکری کے کتنے بازو ہوتے ہیں فرمایا بخدا اگر تم خاموش رہتے۔ تو تم اس وقت تک ہنڈیا سے نکال دیتے رہتے جب تک میں طلب کرتا رہتا۔ تینوں نے بیان کیا ہے۔

۶۰۷۴۔ حضرت ابوعبیدؓ مولیٰ رفاعہ

حضرت ابوعبید۔ رفاعہ بن رافع الزرقی کے مولی تھے۔ صحابہ میں شمار ہوتے ہیں مگر بے دلیل عبداللہ بن اسود نے ابومعقل سے انہوں نے ابوعبید مولیٰ رفاعہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو اللہ کے نام پر سوال کرے وہ ملعون ہے اور جو ایسے سائل کو نہ دے وہ بھی ملعون ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔ فرق یہ ہے کہ ابن مندہ نے ابومعقل بن ابومسلم سے روایت کی ہے اور ابوعبید کا ذکر نہیں کیا۔

۶۰۷۵۔ حضرت ابوعبید زرقیؓ

حضرت ابوعبید زرقی۔ ان کی حدیث کا ذریعہ ان کے بیٹے ہیں۔ ان کی حدیث کو عبدربہ بن عطا اللہ نے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۷۶۔ حضرت ابوعبید بن مسعودؓ

حضرت ابوعبید بن مسعود بن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف الثقفی۔ جو مختار بن ابی عبید کے اور صفیہ

زوجہ عبداللہ بن عمر کے والد تھے۔ حضور اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں ایمان لائے اور بعد میں حضرت عمر نے انہیں ۱۳ سال ہجری میں بھرتی کر لیا اور ایک بڑا لشکر دے کر جس میں بدریوں کی کافی تعداد شامل تھی۔ عراق کو روانہ کیا اور جسر ابوعبیدہ کا واقعہ ان ہی کی طرف منسوب ہے کیونکہ وہ اس واقعہ میں امیر لشکر تھے۔ اور جسر کے مقام پر جو حیرہ اور قادسیہ کے درمیان واقع ہے۔ لڑتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ اس واقعہ کو یوم قس الناطف اور یوم المروحہ بھی کہتے ہیں۔ ایرانیوں کا امیر لشکر مردان شاہ بن بہمن تھا۔ ایرانیوں کا لشکر کثیر التعداد تھا اور ابوعبید نے ایرانیوں کے ململہ نامی ہاتھی پر جو رسالے کے ساتھ تھا۔ حملہ کیا تھا۔ ابوعبید ایک بڑی تعداد کے ساتھ جو اٹھارہ سو افراد پر مشتمل تھی۔ جو قتل ہو گئے تھے۔ ایک روایت کے رو سے غرق ہونے والوں اور شہید ہونے والوں کی تعداد چار ہزار تھی چونکہ مسلمانوں نے پل کو گرا دیا تھا۔ اس لئے جب انہیں شکست ہوئی تو دشمن سے بچنے کے لئے انہوں نے دریا میں چھلانگیں لگائیں اور غرق ہو گئے۔ اس مشکل وقت میں مثنیٰ بن حارثہ شیبانی نے از سر نو پل کو کھڑا کرایا۔ اور جو بچ گئے تھے وہ دریا کو عبور کر کے جانیں بچا سکے۔

ابومحمد بن ابوالقاسم الدمشقی نے اذناً اپنے والد سے انہوں نے ابوغالب بن ابوعلی فقیہہ سے انہوں نے محمد بن احمد بن محمد سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن الفتح سے انہوں نے محمد بن سفیان سے انہوں نے سعید بن احمد بن نعیم سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ابوعبید کے انجام کا علم ہوا تو کہنے لگے اگر وہ میرے پاس آ جاتا تو میں اس کی امداد کرتا۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۷۷۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعبیدہ بن جراح۔ ان کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح تھا۔ ایک روایت میں عبداللہ بن عامر مذکور ہے لیکن پہلی روایت اصح ہے ان کا نسب عامر بن عبداللہ بن جراح بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک بن نضر القرشی الفہری ہے۔ یہ عشرہ مبشرہ سے تھے۔ غزوہ بدر اور احد سمیت تمام غزوات میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ اسی طرح حبشہ کی ہجرت ثانیہ میں شامل تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ تا یونس بن بکیر ابن اسحٰق سے بسلسلہ مہاجرین حبشہ از بنو حارث بن فہر ابوعبیدہ بن جراح کا ذکر کیا ہے اور ابن اسحٰق نے بہ سلسلہ شرکائے بدر ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ بن الجراح کا نام لیا ہے۔

جب حضرت عمر شام میں آئے اور حضرت ابوعبیدہ کے اطوار زندگی کو دیکھا کیونکہ وہ حد درجہ عشرت سے گزر بسر کرتے تھے تو کہنے لگے اے ابوعبیدہ ہم سب کو دنیا نے تیرے سوا بدل دیا۔

ابوعبیدہ کی وفات عمواس کے طاعون کی وجہ سے ۱۸ ہجری میں ہوئی تھی اور معاذ بن جبل نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

سعید بن عبدالرحمٰن بن حسان سے مروی ہے کہ اس وبا میں پچیس ہزار آدمی مر گئے تھے اور بنوصخر کے بیس اور اسی طرح بنومغیرہ سے بھی اتنے ہی آدمی مر گئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ تعداد خالد بن ولید کے خاندان کی تھی۔ ابوعمر ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۷۸۔ حضرت ابوعبیدہ الدیلیؓ

حضرت ابوعبیدہ الدیلی حجازی تھے۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کی حدیث ان کی اولاد سے مروی ہے۔ یحییٰ بن محمود نے باسنادہ تا ابن ابی عاصم۔ ابراہیم بن منذر الحزامی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سعد المؤذن سے انہوں نے مالک بن عبیدۃ الدیلی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر اللہ کے عبادت گزار بندے۔ دودھ پیتے بچے اور گھاس چرنے والے مویشی دنیا میں نہ ہوتے تو خدا تم پر عذاب انڈیل دیتا اور پھر طلب رضا پر راضی ہو جاتا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۷۹۔ حضرت ابوعبیدہ بن عمارہؓ

حضرت ابوعبیدہ بن عمارہ بن ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ آپؐ کی خدمت میں حاضر رہے اور اپنے چچا خالد بن ولید کے ساتھ معرکہ اجنادین میں موجود تھے اور عمارہ ان کا والد وہی آدمی ہے۔ جسے قریش مکہ نے جعفر بن ابوطالب سمیت دوسرے مسلمان مہاجرین کی واپسی کے لئے عمرو بن عاص کے ساتھ نجاشی کے دربار میں روانہ کیا تھا اور عمارہ وہیں مر گیا تھا۔ اس سے لازم آتا ہے کہ اس کا بیٹا حضور اکرم ﷺ کے وصال کے وقت جوان ہو چکا ہوگا۔ کیونکہ عمارہ کا حبشہ کی طرف جانے کا واقعہ ابتدائے اسلام میں پیش آیا تھا۔ واللہ اعلم

۶۰۸۰۔ حضرت ابوعبیدہ بن عمروؓ بن محصن

حضرت ابوعبیدہ بن عمرو بن محصن بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مالک بن نجار۔ یہ بئر معونہ کے حادثے میں شہید ہوئے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۸۱۔ حضرت ابوعبیدہؓ

حضرت ابوعبیدہ۔ ان کا نام عبدالقیوم تھا۔ حضور کی خدمت میں اپنے مولیٰ کے ساتھ جس کا تعلق بنو ازد سے تھا۔ حاضر ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے جواب دیا قیوم یارسول اللہؐ! فرمایا عبدالقیوم ان کے مولیٰ کا نام عبدالعزیٰ ابومغویہ تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم آج سے عبدالرحمٰن ابوراشد ہو۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۸۲۔ حضرت ابوعتاب اشجعیؓ

حضرت ابوعتاب اشجعی۔ ان سے ان کے بیٹے عتاب نے سورۃ قل یا یھا الکفرون کے بارے میں حدیث بیان کی' ابومالک اشجعی نے عبدالرحمٰن بن نوفل سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے عتاب اشجعی سے اس نے اپنے والد سے روایت کی۔ اسے ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا۔ ابونعیم لکھتے ہیں اسے متاخر (ابن مندہ) نے بیان کیا ہے اور اس پر کچھ اضافہ نہیں کیا لیکن صحیح روایت وہ ہے۔ جو ابواسحٰق نے فروہ بن نوفل اشجعی سے اس نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے آپ سے

درخواست کی کہ انہیں کوئی دعا بتائی جائے جسے وہ رات کو سوتے ہوئے پڑھ لیا کریں آپ نے فرمایا سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہاری طرف سے شرک سے اعلان بیزاری شمار ہوگا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ میں ابن مندہ کو مطعون نہیں کرتا کہ اس نے یہ ترجمہ اس طرح کیوں تحریر کیا حالانکہ وہ اس سے پہلے نوفل کے ترجمے میں صحیح بات لکھ آئے ہیں اور یہاں غلط بات نہیں لکھنا چاہیے تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ابونعیم وغیرہ اس طرح کے غلط تراجم لکھتے رہتے ہیں اور اگر ابن مندہ انہیں ناقابل اعتبار جان کر ترک کر دے تو یہ لوگ اس پر اعتراض کر دیتے ہیں لیکن اگر انصاف سے دیکھا جائے تو اس طرح کے تمام اعتراضات کو ابوزکریا اور ابوموسیٰ نے مسترد کر دیا ہے۔ اس ترجمے کے بارے میں بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر ابن مندہ اسے غلط سمجھ کر ترک کر دیتا اور کسی ایک آدھ نے اس کا ذکر کر دیا ہوتا۔ تو یہ لوگ اعتراض جڑ دیتے۔

۶۰۸۳۔ حضرت ابوعتیق محمد بن عبدالرحمٰنؓ

حضرت ابوعتیق۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر الصدیق بن ابوقحافہ قرشی تیمی۔ یہ صاحب خود ان کے والد ان کے دادا اور ان کے پردادا ابوقحافہ دولت اسلام سے مشرف ہوئے۔ اس خاندان کے علاوہ اور کسی خاندان کو یہ شرف حاصل نہیں۔ یہ عبداللہ بن ابوعتیق کے والد تھے۔ جو اپنی خوش طبعی کی وجہ سے مشہور تھے۔ کئی راویوں نے ابوعلی حداد سے انہوں نے ابونعیم حافظ سے انہوں نے ابوبکر بن جعابی سے انہوں نے حضرت ابوبکر سے روایت کی کہ ان کے پوتے محمد بن عبدالرحمٰن حجۃ الوداع کے دوران میں پیدا ہوئے اور آپ کی خدمت میں لائے گئے۔ اس خوش بخت خاندان کی چار پشتیں۔ حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئیں ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۸۴۔ حضرت ابوعثمان اصبحیؓ

حضرت ابوعثمان اصبحی۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں عمرہ کیا تھا۔ ان سے ابوقبیل معافری نے روایت کی۔ وہ بقول ابوسعید بن یونس مصری تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۸۵۔ حضرت ابوعثمان انصاریؓ

حضرت ابوعثمان انصاری۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے (ح) ابوموسیٰ نے ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے غیلان بن عبدالصمد طیالسی سے انہوں نے عمر بن محمد بن حسن سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوالزناد انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوعثمان انصاری سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک موقعہ پر میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور میں ایک عورت سے مجامعت کر رہا تھا۔ اس لئے میں نے مناسب نہ جانا کہ غسل سے پہلے آپ کے سامنے جاؤں چنانچہ میں نے کچھ توقف کیا اور پھر آپ سے جا کر مل گیا اور توقف کی وجہ بیان کی۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا انزال ہوگیا تھا میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا اس صورت میں وضو کافی ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے بقول ابوموسیٰ ان کے نام کے بارے میں

اختلاف ہے۔عتبان اور عبداللہ بن عتبان اور صالح وغیرہ مذکور ہیں۔

۶۰۸۶۔ابوعثمان بن سنہؓ

حضرت ابوعثمان بن سنہ خزاعی۔فتح طائف کے بارے میں انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی۔ربیع بن سلیمان نے ابن وہب سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوعثمان بن سنۃ الخزاعی سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے ہڈی اور لید سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

اسی حدیث کو حرملہ نے ابن وہب سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوعثمان بن سنہ سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کی اور یہی مشہور ہے اور اسی طرح لیث وغیرہ نے یونس سے اور شعبی نے علقمہ سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کی۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابوعمر لکھتے ہیں کچھ لوگ ان کی صحبت کے قائل ہیں اور باقی انکاری ہیں اور اس میں شبہ ہے۔ابونعیم کہتے ہیں کہ زہری نے ان سے یہ حدیث استنجاء مرسل بیان کی ہے۔

۶۰۸۷۔حضرت ابوعثمان نہدیؓ

حضرت ابوعثمان نہدی۔ان کا نام عبدالرحمٰن بن مل بن عمرو بن عدی بن وہب بن سعد بن خزیمہ بن رفاعہ بن مالک بن نہد بن زید القضاعی نہدی ہے۔حضور اکرم ﷺ کے عہد میں اسلام قبول کیا اور مال کی زکوۃ ادا کی لیکن آپ کی زیارت سے محروم رہے لیکن حضرت عمر کے دور خلافت میں جلولا اور قادسیہ کے معرکوں میں شریک رہے۔ان کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔انہوں نے عمر اور ابن مسعود سے روایت کی۔ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۸۸۔حضرت ابوعذرہؓ

حضرت ابوعذرہ۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت انہیں نصیب ہوئی۔ان سے عبداللہ بن شداد نے روایت کی۔یزید بن ہارون،عبدالرحمٰن بن مہدی اور حجاج بن منہال نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے ابوعذرہ سے روایت کی کہ انہیں آپ کی زیارت نصیب ہوئی۔اکثر راویوں نے باسناد وہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے ابوعذرہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں نہانے سے منع فرمایا بعد میں مردوں کو دھوتی کے ساتھ اجازت دے دی۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے حجاج کی حدیث میں اسے ذکر کیا ہے اور جناب عائشہ سے حماموں میں نہانے سے ممانعت کے بارے میں روایت کی ہے۔

۶۰۸۹۔حضرت ابوعرسؓ

حضرت ابوعرس۔انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے یہ حدیث من کانت لہ ابنتان الخ روایت کی لیکن یہ حدیث ایک لحاظ سے مجہول اور ضعیف ہے۔ابوعمر نے بیان کیا ہے۔

۶۰۹۰۔ حضرت ابوعرفجہؓ

حضرت ابوعرفجہ۔ بنواوس کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن اسحٰق کا قول باسنادہ ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۹۱۔ حضرت ابوالعریانؓ

حضرت ابوالعریان محاربی یا سلمی۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے ابوالقاسم طبرانی سے انہوں نے علی بن عبدالعزیز سے (ح) ابوموسیٰ کہتے ہیں ہم نے حسن سے انہوں نے احمد سے انہوں نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے حسن بن حسن حربی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے ابوخلدہ سے روایت کی کہ انہوں نے ابن سیرین سے کہا کہ جب میں نماز پڑھتا ہوں۔ تو مجھے یاد نہیں رہتا کہ میں نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا چار۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ مجھ سے ابوالعریان نے بیان کیا کہ ایک دن حضور اکرم ﷺ نماز پڑھا کر گھر تشریف لے گئے۔ ہم میں ایک دراز دست آدمی تھا۔ جسے حضور ذوالیدین کہتے اس نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے نماز میں قصر کی ہے یا بھول ہوگئی۔ فرمایا نہ قصر کیا ہے نہ بھول ہوئی ہے۔ اس نے کہا آپ سے بھول ہوئی ہے چنانچہ آپ آگے بڑھے۔ دو رکعتیں ادا کیں۔ پھر سلام پھیر کر تکبیر کہی۔ سجدہ ادا کیا پہلے سجدے کی طرح یا ذرا طویل تر۔ پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھایا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا۔ پہلے سجدے کی طرح یا ذرا طویل تر لیکن محمد کو یاد نہیں رہا کہ آیا اس نے سلام پھیرا تھا یا نہ۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ ایک روایت میں ابوالعریان کی بجائے ابوہریرہ کا نام آیا ہے اور صرف ابوخلدہ ہی اس کے قائل ہیں اور ان کا نام ابوالعریان ہیثم بن اسود النخعی مذکور ہے جن سے طارق بن شہاب احمسی اور عبدالملک بن عمیر نے روایت کی ہے۔ کوفی تھے بعض نے بصری لکھا ہے۔

سفیان بن عیینہ نے عبدالملک بن عمیر سے روایت کی کہ عمرو بن حریث' ابوالعریان کی عیادت کو گئے۔ پوچھا کیا حال ہے؟ ابوالعریان نے جواب دیا دیکھتے نہیں ہو کہ جن چیزوں کی سیاہی مجھے مرغوب تھی وہ سفید ہوگئی ہیں اور جن کی سفیدی مجھے پسند تھی وہ سیاہ ہوگئی ہیں اور اسی طرح جن اعضا کو میں مضبوط رکھنا چاہتا تھا وہ نرم پڑ گئے ہیں۔

اسمع انبئک بآیات الکبر — تقارب الخطو وسوء فی البصر

''سنو میں تمہیں بڑھاپے کی علامتیں بتاتا ہوں۔ قدم چھوٹے ہو جاتے ہیں اور آنکھوں میں خرابی ہو جاتی ہے۔''

قلة الطعم اذا الزاد حضر — وکثرة النسیان فیما یذکر

''جب کھانا لایا جائے تو بھوک کم ہو۔ اور جو باتیں یاد رکھنے کی ہوں وہ بکثرت بھول جائیں۔''

وقلة النوم اذا اللیل اعتکر — نوم العشاء وسعال فی السحر

''اور جب رات تاریک ہو جائے۔ تو نیند غائب ہو جائے۔ عشا کے وقت نیند کا حملہ ہو جائے اور سحر کے

وقت کھانسی کا۔"

وترکی الحسناء و فی قبل الطهر والناس یبلون کما تبلی الشجر

"اور خوبصورت عورتوں سے ایام ماہواری سے پہلے کنارہ کشی اور جس طرح درخت پرانے ہو جاتے ہیں۔

آدمی بھی پرانا ہو جاتا ہے۔"

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۹۲۔ حضرت ابوعریضؓ

حضرت ابوعریض۔ ابو حاتم رازی نے محمد بن دینار الخراسانی سے انہوں نے عبداللہ بن مطلب سے انہوں نے محمد بن جابر الشجعی سے انہوں نے ابو مالک اشجعی سے انہوں نے ابوعریض سے جو اہل خیبر میں حضور اکرم ﷺ کے رہنما تھے۔ ان سے مروی ہے کہ آپ نے انہیں ایک سو اونٹ عطا کئے تھے۔ انہوں نے ایک حدیث منکر بیان کی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۹۳۔ حضرت ابوعزہ ہذلیؓ

حضرت ابوعزہ ہذلی۔ ان کا نام یسار بن عبداللہ یا یسار بن عبد یا یسار بن عمرو تھا۔ ابو احمد عسکری کے مطابق ابوعزہ ہذلی یسار بن عبداللہ بن عامر بن تمیم بن لقاشہ بن ملاص بن خزیمہ بن دہمان بن سعد بن مالک بن ثور بن طابخہ بن لحیان بن ہذیل ہے۔ بصرے میں سکونت تھی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ایک روایت میں ان کا نام مطر بن عکامس ہے کیونکہ دونوں سے ایک ہی حدیث مروی ہے۔ ایک روایت میں ابوعزہ مطر سے مختلف آدمی ہیں اور یہی اکثریت کا خیال ہے ان سے ابوالملیح نے روایت کی۔ اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے احمد بن منیع اور علی بن حجر سے (ایک ہی خیال کو) ابراہیم بن اسماعیل سے انہوں نے ایوب بن ابوالملیح سے انہوں نے ابوعزہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب خدا چاہتا ہے کہ فلاں آدمی فلاں ملک میں مرے۔ تو وہاں اُسے کوئی کام نکل آتا ہے۔

ترمذی لکھتے ہیں کہ ابوعزہ کو صحبت ملی اور ان کا نام یسار بن عبد تھا اور ابوالملیح بن اسامہ کا نام عامر بن اسامہ بن عمیر ہذلی تھا۔

ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۹۴۔ حضرت ابوعزیز ابیضؓ

حضرت ابوعزیز۔ ان کا نام ابیض تھا اور ہم باب ہمزہ میں ان کا ترجمہ لکھ آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۹۵۔ حضرت ابوعزیز بن جندبؓ

حضرت ابوعزیز بن جندب بن نعمان۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے۔ ابوعمر نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ میں انہیں نہیں جانتا۔

۶۰۹۶۔ حضرت ابوعزیز بن عمیرؓ

حضرت ابوعزیز بن عمیر بن ہاشم بن عبدمناف بن عبدالدار بن قصی قرشی عبدری۔ یہ مصعب بن عمیر اور ابوالروم بن عمیر کے بھائی تھے اور ان کی اور مصعب کی والدہ کا نام ام خناس دختر مالک از بنو عامر بن لوئی تھا اور ابوعزیز کا نام زرارہ تھا انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور سماع حاصل ہوا۔ ان سے نبیہ بن وہب نے روایت کی یہ غزوۂ بدر میں بحیثیت کافر شریک تھے۔ اور جنگی قیدی بنا لئے گئے تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ مجھے نبیہ بن وہب نے جو عبدالدار کے بھائی تھے بتایا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے قیدیوں کو لئے مدینے تشریف لائے۔ تو انہیں مسلمانوں میں تقسیم کر دیا اور فرمایا کہ ان لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آنا ابوعزیز کہتے ہیں کہ وہ بھی قیدیوں میں تھے اور انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو جنگی قیدیوں کے بارے میں ہدایت دیتے ہوئے سنا۔

اس کے بعد حالت یہ ہوگئی کہ جس گھر میں مجھے رکھا گیا۔ وہاں جس شخص کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا آ جاتا۔ وہ مجھے کھانے کو دے دیتا اور خود کھجور کھا کا گزارہ کر لیتا میں شرم کے مارے روٹی انہیں واپس کر دیتا لیکن وہ پھر میری طرف پھینک دیتے۔

خلیفہ بن خیاط نے انہیں بنو عبدالدار سے صحابہ میں شمار کیا ہے۔ بقول ابن کلبی و زبیر ابوعزیز غزوۂ احد میں بحالت کفر مارا گیا تھا۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ یہ روایت غلط ہے اور احد میں بحالت کفر قتل ہونے والا ابوعزیز کا بھائی تھا اور مصعب بن عمیر احد میں بحالت اسلام شہید ہوئے تھے۔ ابونعیم لکھتے ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن وہ ابوعزیز کے اسلام کے قائل نہیں ہیں کیونکہ غزوۂ احد میں مشرکین کا علم اس کے پاس تھا۔ ابن ماکولا لکھتے ہیں کہ ابوعزیز غزوۂ احد میں بحالت کفر مارا گیا تھا۔

ابوجعفر باسنادہ تا یونس بن بکیر از ابن اسحٰق بسلسلہ مقتولین مشرکین در غزوۂ احد بنو عبدالدار سے جن گیارہ آدمیوں کا ذکر کیا ہے۔ ان میں ابوعزیز کا نام نہیں ہاں البتہ ان کے بھائی ابو یزید بن عمیر کا نام ان میں شامل ہے۔ واللہ اعلم تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۹۷۔ حضرت ابوعسیبؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوعسیب۔ حضور اکرم ﷺ کے مولی تھے۔ صحبت اور روایت سے فیض یاب ہوئے۔ ایک روایت میں ان کا نام احمر ہے۔ ان سے ابونصیرہ اور حازم بن قاسم نے دو حدیثیں روایت کیں۔ ایک یہ ہے کہ جبرئیل میرے پاس بخار اور طاعون لے کر آئے۔ بخار تو میں نے مدینہ کے لئے رکھ لیا اور طاعون شام کو بھیج دیا۔ طاعون میری امت کے لئے باعث شہادت ہے۔ ان سے مسلم بن عبداللہ ابونصیرہ نے روایت کی۔

دوسری حدیث بھی ابونصیرہ نے ان ہی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ ایک رات کو گھر سے نکلے میں ساتھ ہولیا۔ راہ میں ابوبکر سے اور پھر عمر سے ملاقات ہوگئی۔ انہیں بھی ساتھ لے لیا پھر ایک انصار کے گھر کے پاس سے گزرے صاحب خانہ سے فرمایا کہ ہمیں تازہ کھجور کھلاؤ۔ وہ کھجور کا خوشہ لے آئے۔ سب نے کھجور کھائی اور پھر پانی پیا اس کے بعد آپ نے فرمایا یہی وہ نعمتیں

ہیں۔جن کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔

یہ حدیث ہثیم بن تیہان کی حدیث سے ملتی جلتی ہیں۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۹۸۔حضرت ابوعسیمؓ

حضرت ابوعسیم۔بعض نے انہیں ابوعسیب شمار کیا ہے اور بعض نے ان کے علاوہ حاکم ابواحمد وغیرہ نے دونوں میں امتیاز کیا ہے۔ابن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بہز اور ابوکامل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابوعمران الجونی سے انہوں نے ابوعسیب یا ابوعسیم سے روایت کی کہ بہز حضورؐ کے جنازے میں موجود تھے۔لوگوں نے پوچھا ہم حضور اکرم ﷺ کی نماز جنازہ کیسے پڑھیں۔انہوں نے کہا۔حجرے میں داخل ہوکر علیحدہ علیحدہ پڑھو چنانچہ ایک دروازے سے داخل ہوتے اور دوسرے سے نکل جاتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لحد میں رکھا جا چکا۔تو مغیرہ نے کہا کہ آپؐ کے پاؤں کے تلے کچھ خرابی رہ گئی تھی جسے آپ نے درست نہیں کیا۔انہوں نے کہا تم اتر کر درست کر دو چنانچہ انہوں نے قبر میں اتر کر خرابی درست کر دی اور کفن میں ہاتھ ڈال کر آپ کے پاؤں کو چھوا۔پھر ان لوگوں سے کہا مجھ پر مٹی انڈیلو۔جب ان کی پنڈلیوں تک پہنچ گئی۔تو وہ باہر نکل آئے اور حاضرین سے مخاطب ہوکر کہا کہ میں آپ کو حضور اکرم ﷺ کے ساتھ کئے وعدے کے بارے میں بتاتا ہوں۔ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۹۹۔حضرت ابوالعشراءؓ

حضرت ابوالعشراء الدارمی۔ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے کسی نے اسامہ بن مالک بن قہطم کسی نے بلز کسی نے مالک بن اسامہ اور کسی نے عطارد بن برز لکھا ہے۔بعض نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے مگر یہ غلط ہے درج ذیل حدیث کے راوی ان کے والد ہیں لو طعنت فی فخذھا لا جزاء عنک"اگر تم جانور کی ران میں نیزہ چبھودو۔تو یہ جائز ہوگا ہم اسامہ کے ترجمے میں اس کا ذکر کر آئے ہیں۔اور صحبت ان کے والد کو ملی اور مالک بن قہطم کے ترجمے میں اس کا ذکر کر آئے ہیں۔

۶۱۰۰۔حضرت ابوعطیہ بکریؓ

حضرت ابوعطیہ بکری از بکر بن وائل۔ان سے مروی ہے کہ ان کے اہل خاندان انہیں (جب وہ ابھی لڑکے ہی تھے) لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے۔ان سے مسکین بن عبداللہ ابوفاطمہ ازدی نے روایت بیان کی کہ مجھے لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے اور میں ابھی نوجوان لڑکا تھا۔میں نے ابوعطیہ کو اس وقت دیکھا جب وہ بجستان کے لوگوں کو مدینے میں جمع کر رہے تھے اور وہ شہر سے میل بھر دور فروکش تھے۔میں نے ابوعطیہ کو اس وقت دیکھا جب کہ ان کی داڑھی اور سر کے بال سفید ہو چکے تھے اور سر پر سفید پگڑی باندھ رکھی تھی۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۰۱۔حضرت ابوعطیہ مزنیؓ

حضرت ابوعطیہ مزنی۔ان کی حدیث بکر بن سوادہ نے عبدالرحمٰن بن عطیہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے

روایت کی۔ مصری شمار ہوتے ہیں۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۰۲۔ حضرت ابوعطیہ الوداعیؓ

حضرت ابوعطیہ الوداعی۔ شامی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی صحبت میں اختلاف ہے۔ طبرانی اور مطین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب کوشیدی سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے انہوں نے ابوالقاسم طبرانی سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن عوف الحمصی سے انہوں نے محمد بن مصفی سے انہوں نے بقیہ سے انہوں نے بجیر بن سعد سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے ابوعطیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک مرنے والے کا ذکر ہو رہا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا آیا تم سے کسی نے اسے کوئی نیک کام کرتے دیکھا ہے۔ ایک آدمی نے گزارش کی۔ یارسول اللہ! میں اور وہ ایک رات اللہ کی راہ میں بغرض چوکیداری جاگتے رہے تھے حضور اکرم ﷺ اہل مجلس کے ساتھ اٹھے اور آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور جب اسے قبر میں اتارا گیا تو آپ نے اس پر مٹی ڈالتے ہوئے فرمایا تمہارے ساتھیوں کا گمان ہے کہ تم دوزخی ہو لیکن میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ تو جنتی ہے اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے عمر! لوگوں کے اعمال کی چھان بین نہ کیا کرو بلکہ ان کی فطرت کا کھوج لگایا کرو۔

اور اسی مضمون کی حدیث ابوالمنذر سے بھی مروی ہے۔ امام احمد بن حنبل لکھتے ہیں کہ ابوعطیہ ہمدانی اور الوداعی دونوں ایک ہیں اور ان کا نام مالک بن ابوحمزہ تھا اور یہ مالک بن عامر ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے تھے۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۰۳۔ حضرت ابوعقبہؓ

حضرت ابوعقبہ اور ایک روایت میں عقبہ ہے۔ انصار کے ایرانی النسل غلام تھے۔ خلیفہ نے انہیں بنو ہاشم کا مولی اور صحابی لکھا ہے۔ بقول ابراہیم بن عبداللہ خزاعی وہ جبیر بن عتیک کے مولی تھے۔

محمد بن اسحٰق نے داؤد بن حصین سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوعقبہ سے انہوں نے اپنے والد سے جو ایرانی غلام تھے۔ روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزوۂ احد میں موجود تھے اور انہوں نے ایک مشرک پر وار کیا اور کہا۔ لو اس کا مزہ چکھو کہ میں ایک ایرانی غلام ہوں۔ جب حضور کو علم ہوا۔ تو فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ تم انصاری غلام ہو۔ ابن مندہ نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

ابن اسحٰق کے مغازی کے طریق سے معلوم ہوتا ہے کہ عقبہ ان کا نام ہے۔ کنیت نہیں۔ ان کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر کے مطابق ان کا نام رشید تھا۔

۶۱۰۴۔ حضرت ابوعقرب بکریؓ

حضرت ابوعقرب بکری۔ ایک روایت میں کنانی ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق۔ ان کا تعلق بنولیث بن بکر بن عبدمناۃ بن

کنانہ سے تھا۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم انہیں کنانی بتاتے ہیں۔ ابونوفل کہتے ہیں کہ وہ ابونوفل بن ابوعقرب کے والد تھے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ خلیفہ کہتے ہیں۔ ان کا نام خالد بن بجیر تھا اور ایک روایت کے مطابق ان کا نام عویج بن خویلد بن خالد بن عمرو بن حماس بن عویج تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ ابوعقرب کا نام معاویہ بن خویلد بن خالد بن بجیر بن عمرو بن حماس بن عویج بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ تھا اور یہی رائے ازدی موصلی کی ہے لیکن یہ امر مفید مطلب نہیں اور معاویہ کے بیٹے کا نام ابونوفل تھا۔ خلیفہ انہیں بصری کہتا ہے اور واقدی کے نزدیک وہ مکی ہیں اور ان سے ان کے بیٹے ابونوفل نے روایت کی اور ابن ماکولا نے ان کا سلسلہ نسب ازدی کی طرح ہی بیان کیا ہے لیکن انہوں نے ابوعقرب کا نام معاویہ نہیں اور عویج کو عریج لکھا ہے۔

الخطیب عبداللہ بن احمد بن محمد نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں ابوبحر سے انہوں نے محمد بن شاذان سے انہوں نے عمرو بن حکام سے انہوں نے اسود بن شیبان سے انہوں نے ابونوفل بن ابوعقرب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روزے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا مہینے بھر میں ایک روزہ رکھ لے۔ انہوں نے اضافے کا مطالبہ کیا آپ بمشکل مہینے میں تین دنوں پر راضی ہوئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوعمر کے قول بکری اور دوسری روایت کنانی میں کوئی تناقض نہیں کیوں کہ ان کا تعلق بنوبکر بن عبد مناہ بن کنانہ سے ہے چنانچہ وہ لیثی بکری اور کنانی شمار ہوتے ہیں اور یہ بنوبکر بن وائل سے نہیں ہیں۔

رہا عویج کا معاملہ اس کا صحیح تلفظ اور کتابت عریج ہے کیونکہ جن کتابوں سے میں نے امداد لی ہے وہ حد درجہ صحیح ہیں اور ان میں غلطی کی گنجائش نہیں ہے اور بعض کتابوں کے حاشیہ پر لکھا دیکھا گیا ہے کہ ابوعمر نے اس کا نام عویج تحریر کیا ہے حالانکہ یہ لفظ عریج ہے اگرچہ بعض کتابوں میں عویج درج ہے لیکن صحیح لفظ عریج ہے جو ابوعقرب کے اجداد میں کسی کا نام تھا۔

امیر ابونصر لکھتے ہیں کہ یہ لفظ عریج ہے جو بکر بن عبد مناہ بن کنانہ سے ہے اور ابونوفل بن ابوعقرب عریجی اسی خاندان سے تھا۔ اسی طرح ابن الکلبی نے کئی مقام پر اس کا تلفظ ضبط کیا ہے اور عریج بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ لکھا ہے اور ابونوفل بن عمرو بن ابوعقرب بن خویلد بن خالد بن بجیر بن عمرو بن حماس بن عریج ان میں سے تھے اور یہ بنوعریج کا خاندان ہے اور مدینے میں اب بھی ان کے کچھ لوگ رہتے ہیں اور جس شخص نے انہیں لیثی شمار کیا ہے۔ وہ غلطی پر ہے۔ واللہ اعلم۔

۶۱۰۵۔ حضرت ابوعقیل بلویؓ

حضرت ابوعقیل ان کا نام عبدالرحمٰن بن عبداللہ بلوی' انصاری' اوسی تھا۔ یہ لوگ بنوجحجبا بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ جاہلیت میں ان کا نام عبدالعزیٰ تھا جسے بدل کر حضور نے عبدالرحمٰن کر دیا۔ طبری لکھتے ہیں کہ ابوعقیل عبیلہ قسمیل بن فزار بن بلی کی اولاد سے تھے۔ ابن اسحٰق نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں بنوجحجبی کا حلیف قرار دیا ہے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے غزوۂ بدر انصار کے قبیلے اوس سے اور پھر بنوثعلبہ بن عمرو بن عوف سے ایک جماعت کا ذکر کیا ہے آگے چل کر لکھا ہے کہ بنوجحجبی بن کلفہ بن عوف سے ابوعقیل بن عبداللہ بن ثعلبہ از

بنو قضاعہ تھے۔ نیز ابن ہشام نے اکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے اسی طرح روایت کیا ہے ہاں البتہ سلسلہ نسب میں کچھ اضافہ کیا ہے۔ ثعلبہ بن بیجان بن عامر بن حارث بن مالک بن عامر بن انیف بن جشم بن عبداللہ بن تیم بن اراش بن عامر بن عیلہ بن قسمیل بن فزار بن بلی۔ سلمہ نے ابن اسحٰق سے اسی طرح ذکر کیا ہے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے ابو موسیٰ لکھتے ہیں کہ ابو جعفر کی رائے کے مطابق یہ وہی صاحب ہیں جو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔

۶۱۰۶۔ حضرت ابو عقیلؓ

حضرت ابو عقیل صاحب الصاع، جن پر منافقوں نے طنز کیا تھا۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے بقول قتادہ ان کا نام جیجاب تھا۔ ابن اسحٰق نے ابو عقیل صاحب الصاع لکھا ہے، جو بنو انیف اراشی سے بنو عمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ خالد بن یسار نے ابن ابو عقیل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ ایک رات پیٹھ پر کنوئیں کے ڈول کی رسی کھینچتے رہے، جس کی اجرت دو صاع کھجور مقرر تھی۔ صبح کو ایک صاع کھجور اپنے بچوں کے لئے رکھ لی اور ایک صاع حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کردی۔ آپ نے فرمایا اسے صدقات میں شامل کردو۔ مناق کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ ان کھجوروں سے بے نیاز ہے اور ان کا مذاق اڑایا کیونکہ عبدالرحمٰن بن عوف اپنا نصف مال اٹھا لائے تھے جو چار ہزار چار سو درہم بنتا تھا۔ اسی طرح عاصم بن عدی ایک سو وسق کھجور لے آئے تھے۔ منافق کہنے لگے یہ ریاکاری ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ ''اور جو لوگ بطوع خاطر صدقہ ادا کرنے والے مومنوں کی اور ان لوگوں کی جن کے پاس اپنی محنت کے بغیر اور کچھ نہیں ہے، بھد اڑاتے ہیں۔'' تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۰۷۔ حضرت ابو عقیل ملیلیؓ

حضرت ابو عقیل ملیلی یا جعدی۔ ابو موسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے انہوں نے ابو القاسم بن ابو بکر بن ابو علی سے انہوں نے ابو الحسین محمد بن عبداللہ البرائی سے انہوں نے ابو عمرو بن حکیم سے انہوں نے ابو جعفر محمد بن ہشام بن بختری سے انہوں نے احمد بن مالک بن میمون سے انہوں عبدالملک بن قریب الاصمعی سے انہوں نے ہزیم بن سفر سے انہوں نے بلال بن اشقر سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے روایت کی کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کے ارادے سے روانہ ہوئے اور ابواء کے مقام پر اترے سر راہ ایک ضعیف العمر آدمی سے ملاقات ہوگئی۔ کہنے لگا: اے سوارو! ذرا ٹھہر جاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بڑے میاں! کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟ بوڑھے نے کہا کیا تم میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے رفقائے سفر سے کہا۔ تم میں سے کوئی نہ بولے۔ بوڑھے سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کیا تمہاری عقل ٹھکانے پر ہے؟ بوڑھے نے جواب دیا۔ عقل ہی مجھے یہاں تک کھینچ لائی ہے۔ اس پر خلیفہ نے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کب وفات پائی۔ بوڑھا کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں؟ خلیفہ نے جواب دیا ہاں۔ اس پر بوڑھا اتنا رویا، ہم سمجھے اس کی جان ہی نکل جائے گی۔ پھر اس نے دریافت کیا آپ کے بعد خلیفہ کون ہوا خلیفہ نے جواب دیا ابو بکر۔ بوڑھے نے کہا بنو تمیم کا وہ کمزور سا آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں وہی۔ کیا وہ تم میں موجود ہیں۔ کہا نہیں کیا وہ فوت ہو چکے ہیں۔ ہاں فوت ہو گئے ہیں۔ اس پر

اتنا رویا کہ اس کی آواز گلوگیر ہوگئی۔ ابوبکر کا جانشین کون ہوا؟ عمر بن خطاب بوڑھے نے کہا انہیں بنوامیہ کا وہ سفید رنگ آدمی جو بڑا حلیم الطبع اور میل جول رکھنے والا تھا۔ کیا نظر نہیں آیا؟ (بوڑھے کا اشارہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف تھا) خلیفہ نے کہا ہاں معاملہ کچھ ایسا ہی ہوا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے ابوبکر نے عمر کی دوستی کا پاس رکھا اور حکومت اسے دے دی۔ کیا عمر تم میں موجود ہے۔ ہاں جو آدمی تم سے باتیں کر رہا ہے۔ وہ عمر ہی ہے بوڑھا کہنے لگا میری امداد کر کیونکہ میرا کوئی امدادی نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تم کون ہو؟ تا کہ میری امداد تم تک پہنچ سکے۔ اس نے جواب دیا۔ میرا تعلق بنوملیل سے ہے۔ میں نے حضور اکرم ﷺ سے بنوجعل کے پشتے پر ملاقات کی تھی آپ نے مجھے اسلام کی دعوت دی۔ جو میں نے قبول کر لی پھر آپ نے مجھے ستو پلائے پہلے خود نوش جان فرمایا۔ آخر میں مجھے عطا کیا چنانچہ جب بھی مجھے بھوک لگتی ہے۔ وہ شکم سیری یاد آتی ہے اور جب بھی پیاس لگتی ہے وہ سیرابی یاد آتی ہے اور اسی طرح جب گرمی کی آگ بھڑکتی ہے۔ تو اس ٹھنڈک کی یاد سے دل کو بہلاتا ہوں پھر میں نے کوہ ابیض کی چوٹی پر بکریوں کا ایک ریوڑ پال لیا نمازیں پڑھتا اور رمضان کے روزے رکھتا تا آنکہ ہم پر قحط نازل ہوا چنانچہ اس ریوڑ میں سے صرف ایک بکری بچی۔ جس کے دودھ پر ہم گزارا کرتے تھے۔ گذشتہ رات بھیڑیئے نے اسے زخمی کر دیا۔ ہم نے اسے ذبح کیا۔ جس کا کچھ حصہ لئے ہم آپ کے پاس پہنچے ہیں۔ ہماری امداد کیجئے خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔ حضرت عمر نے کہا تم مجھے فلاں چشمے پر ملنا۔ میری امداد تجھے پہنچے گی۔

مسور سے مروی ہے۔ ہم پڑاؤ پر اترے۔ میں دیکھ رہا تھا کہ خلیفہ کی آنکھیں پیچھے سڑک پر لگی ہوئی تھیں۔ انہوں نے اپنی ناقہ کی مہار پکڑی ہوئی تھی کھانا نہیں کھا رہے تھے اور بوڑھے عرب اور اس کے ساتھیوں کا انتظار کر رہے تھے۔ جب باقی لوگ پہنچ گئے تو حضرت عمر نے چشمے کے مالک کو بلایا اور اس نے بوڑھے عرب کا ذکر کیا اور کہا کہ جب شیخ موصوف یہاں تیرے پاس پہنچے۔ تو اس کو روک لینا اور میرے واپس آنے تک اس کے طعام و قیام کا بندوبست کرنا۔

مسور سے منقول ہے کہ ہم حج سے فراغت کے بعد لوٹے اور اس مقام پر اترے تو خلیفہ نے چشمے کے مالک کو بلا کر شیخ کے بارے میں دریافت کیا۔ اس نے کہا کہ شیخ اس کے پاس آ گیا تھا اور اسے سخت تپ تھی۔ وہ تین بار بیمار ہوا آخر کار وہ مر گیا اور میں نے اسے دفن کر دیا اور یہ ہے اس کی قبر۔ راوی بیان کرتا ہے گویا میں اب بھی خلیفہ کو دیکھ رہا ہوں۔ یہ سنتے ہی وہ کود کر اٹھے۔ اس کی قبر پر جا کر کھڑے ہوئے۔ فاتحہ پڑھی پھر اسے گلے سے لگا لیا اور خوب روئے۔ شیخ کے اہل و عیال کو ساتھ لیا اور مدینے آ گئے اور جب تک زندہ رہے ان کی پرورش کرتے رہے۔

ابوعمر اور ابوموسیٰ دونوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن فرق یہ ہے کہ ابوعمر نے اختصار سے کام لیا ہے اور ابوموسیٰ نے پورا واقعہ بیان کیا ہے۔

۶۱۰۸۔ حضرت ابوالعکر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالعکر۔ یہ اس خاتون ام شریک کے بیٹے تھے۔ جس نے اپنا نفس حضور اکرم ﷺ کو بخش دیا تھا۔ ابوالعکر کا نام بقول ابوعمر سلم بن سمی تھا۔ ابوموسیٰ نے باسنادہ تا ابوصالح ابن عباس سے روایت بیان کی کہ انہیں ام شریک دختر جابر نے بتایا کہ ان

کا بیٹا ابوالعکر اسلام قبول کر کے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ہجرت کر گیا۔ اس پر اس کے لوگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے شاید تو بھی اپنے بیٹے کے دین پر ہو گی۔ خود انہوں نے کہا بلاشبہ تا کہ خدا تجھے بھی اس کی جزا دے۔ وہ روانہ ہو پڑے اور مجھے بھی ایک گراں رو اونٹ پر سوار کر دیا۔ مجھے کھانے پینے کو کچھ نہ دیتے تھے۔ جب دوپہر ہوئی وہ اپنے خیموں میں فروکش ہو گئے اور مجھے تپتی دھوپ میں چھوڑ دیا۔ جس سے میری عقل کان اور آنکھیں سب ماؤف ہو گئیں۔ جب تیسرے دن دوپہر ہوئی تو میں نے اپنے سینے پر پانی کے ڈول کی ٹھنڈک محسوس کی۔ میں نے اس سے تھوڑی دیر پانی پیا پھر وہ مجھ سے چھین لیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ڈول زمین و آسمان کے درمیان معلق تھا چنانچہ دوسری بار میرے قریب آیا میں نے تھوڑی دیر اس سے پھر پانی پیا۔ تیسری دفعہ پھر یہی صورت پیش آئی تا آنکہ میں پوری طرح سیراب ہو گئی۔ پھر وہ پانی میرے سر چہرے اور کپڑوں پر انڈیل دیا گیا۔

جب انہوں نے یہ حال دیکھا تو پوچھا اے دشمن خدا یہ کیا معاملہ ہے میں نے کہا یہ اللہ کا کرم ہے۔ وہ جلدی جلدی اٹھ کر اپنی مشکوں کے پاس آئے انہوں نے دیکھا کہ ان کے منہ اسی طرح بندھے ہوئے ہیں۔ اس پر پکار اٹھے کہ جس خدا نے اپنے کرم سے تجھے پانی عطا کیا ہے ہم شہادت دیتے ہیں کہ اسلام اسی کا دین ہے چنانچہ وہ اسلام لے آئے اور ہجرت کر کے حضور اکرم ﷺ کے پاس پہنچے۔

ابن کلبی لکھتے ہیں۔ یہ وہی خاتون ہیں جن کے بارے میں یہ آیت اتری وامرأۃ مومنۃ ان وھبت نفسھا للنبی ''اور وہ مومن خاتون جس نے اپنا نفس نبی کو بخش دیا۔'' ابو عمر اور ابو موسیٰ نے انکا ذکر کیا ہے۔

۶۱۰۹۔ حضرت ابوالعلاء الانصاریؓ

حضرت ابوالعلاء الانصاری۔ نسب نامعلوم۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے اجازۃً ابو غالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابو موسیٰ کہتے ہیں۔ انہیں حسن نے انہیں احمد ان دونوں کو سلیمان بن احمد نے انہیں احمد بن عمرو الخلال نے انہیں یعقوب بن حمید نے انہیں نے محمد بن عمر الواقدی نے انہیں ایوب بن علاء الانصاری نے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو غزوۂ احد میں دو زرہیں پہنے دیکھا۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۱۰۔ حضرت ابوالعلاء العامریؓ

حضرت ابوالعلاء العامری۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اسود بن شیبان نے ابوبکر بن سماعہ سے انہوں نے ابوالعلاء سے روایت کی کہ وہ بنو عامر کے وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے حضور اکرم سے مخاطب ہو کر کہا یا سیدنا ویاذ الطول علینا! حضور اکرمؐ نے فرمایا رک جاؤ حسب معمول گفتگو کرو اور تمہیں شیطان تباہ نہ کرے کیونکہ سید صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ ابوالعلاء یزید بن عبداللہ بن شخیر ہیں اور ان سے قتادہ نے انہوں نے غیلان بن جریر اور ابو نصرہ نے مطرف بن عبداللہ شخیر سے انہوں نے اپنے والد سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ ہم ان کا ذکر عبداللہ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں اور وہاں ان کا نسب بھی بیان کیا ہے۔

۶۱۱۱۔ حضرت ابوالعلاء مولی محمد بن عبداللہ بن جحشؓ

حضرت ابوالعلاء مولی محمد بن عبداللہ بن جحش بن رباب الاسدی اسد بن خزیمہ۔ خلیفہ بن خیاط نے لکھا ہے کہ بنو اسد بن خزیمہ سے محمد بن عبداللہ بن جحش اور ان کے مولی ابوالعلاء حضور اکرم ﷺ کے صحابی تھے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۱۲۔ حضرت ابوعلقمہ بن اعورؓ

حضرت ابوعلقمہ بن اعور سلمی۔ حافظ بن عبدالجلیل بن محمد نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحق سے انہوں نے محمد بن طلحہ بن یزید بن رکانہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ کو کبھی ہماری شراب کا علم نہ ہو سکا مگر آخر میں جب ہم غزوۂ تبوک کے سلسلے میں اس محاذ پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضور اکرم کی اقامت گاہ کو ابوعلقمہ ابن اعور نے گھیرا ہوا تھا اور چونکہ وہ شراب ک نشے میں تھے۔ اس لئے انہوں نے خیمے کی کچھ رسیاں کاٹ دیں حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا۔ یہ کون ہے لوگوں نے عرض کیا ابوعلقمہ ہے؟ جس نے شراب پی ہوئی ہے فرمایا تم میں سے ایک ادھر کا آدمی اٹھے اور اسے پکڑ کر اس کی اقامت گاہ پر چھوڑ آئے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۱۳۔ حضرت ابوعلکثہؓ

حضرت ابوعلکثہ۔ ابوراشد کے بھائی تھے اور ان کا ذکر ان کے بھائی کی حدیث میں گزر چکا ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے کہ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہا گیا اور انہوں نے کنیتوں میں ابوراشد کا ذکر نہیں کیا۔ ابوراشد کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جن کا نام عبدالرحمٰن تھا اور ان کے بھائی کا نام قیوم تھا جسے آپ نے بدل کر عبدالقیوم بنا دیا تھا اور کنیت ابوعبید تھی۔ جسے بگاڑ کر ابوعلکثہ بنا دیا۔

۶۱۱۴۔ حضرت ابوعلی بن عبداللہؓ

حضرت ابوعلی بن عبداللہ بن حارث بن رحضہ بن عامر بن رواحہ بن حجر بن معیص بن عامر بن لوئ قرشی عامری۔ ان کی والدہ کا نام ہند دختر مالک بن علقمہ تھا۔ معرکہ یمامہ میں شہید ہوئے اور فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے تھے ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مجھے ان کی کسی روایت کا علم نہیں۔ یہ بھی تحریر کیا ہے کہ انہیں علی بن عبداللہ بھی کہا گیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور زبیر بن بکار کا خیال یہ ہے کہ بنو رحضہ بن عامر بن رواحہ سے ابوعلی بن حارث بن رحضہ معرکہ یمامہ میں شہید ہو گئے تھے۔ اس کے بعد تحریر کیا ہے کہ علی بن عبیداللہ بن حارث بن رحضہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے چنانچہ زبیر کے قول کے مطابق ابوعلیٰ علی بن عبیداللہ کے چچا ہوں گے اور بقول ابوعمر دونوں ایک ہیں۔ ان کے بارے میں دونوں روایتیں ہیں۔ ابوعلی عبداللہ اور علی بن عبداللہ۔ واللہ اعلم

۶۱۱۵۔ حضرت ابوعلی طلقؓ

حضرت ابوعلی طلق بن علی حنفی۔ بصرہ میں سکونت کر لی تھی۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ابونعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۱۶۔ حضرت ابوعلی قیسؓ بن عاصم

ابوعلی قیس بن عاصم منقری۔ بصرے میں ٹھہر گئے تھے۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ابونعیم نے مختصر ذکر کیا ہے۔

۶۱۱۷۔ حضرت ابوعمارہؓ

حضرت ابوعمارہ براٴبن عازب۔ کوفے میں ٹھہر گئے تھے۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۱۸۔ حضرت ابوعمر انصاریؓ

حضرت ابوعمر انصاری۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ کہتے ہیں۔ ہم نے حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے ان دونوں نے طبرانی سے انہوں نے علی بن عبدالعزیز سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے بشیر بن سلیمان سے انہوں نے ایک انصاری شیخ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جس نے نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں ادا کیں۔ گویا اس نے بنواسماعیل کے ایک غلام کو آزاد کیا۔

اسی طرح طبرانی نے محمد بن اسحٰق بن راہویہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے بشیر بن سلمان سے انہوں نے عمر انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے ایسی ہی روایت بیان کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۱۹۔ حضرت ابوعمر مولیٰ عمر بن خطابؓ

حضرت ابوعمر مولیٰ عمر بن خطاب۔ حسن بن سفیان نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ پھر وحدان میں۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے محمد بن مصفی سے انہوں نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے یحیٰی بن مسلم سے انہوں نے عکرمہ ولیس مولی ابن عباس سے انہوں نے ابوعمر مولی بن عمر بن خطاب سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم آنکھوں سے اپنے بھائی کے لقمے کا تعاقب نہ کرو۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۰۔ حضرت ابوعمرو انصاریؓ

حضرت ابوعمرو الانصاری۔ حمانی نے ابواسحٰق حمیسی سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے غزوۂ احد پر صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کل صبح اس جنت میں داخل ہو جاؤ۔ جس کی وسعت زمین وآسمان سے زیادہ ہے۔ اس پر ایک آدمی نے اپنے بھائی کو آواز دی۔ اے ابوعمرو۔ احد سے پہلے جنت اور رب کعبہ کی خرید سے نفع کما لو۔ وہ شریک

جنگ ہوئے اور ابوعمرو کو شہادت نصیب ہوئی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۱۔ حضرت ابوعمرو انصاریؓ

حضرت ابوعمرو انصاری۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب کوشیدی سے انہوں نے ابن ریذہ سے (ح) ابوموسیٰ کہتے ہیں۔ ہم نے حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے ان دونوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن عثمان بن ابوشیبہ سے انہوں نے عباد بن زیاد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن محمد بن عبیداللہ عرزمی سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن طلحہ بن یزید بن عبیداللہ العرزمی جعفر بن محمد سے وہ اپنے باپ سے وہ محمد بن طلحہ بن یزید بن رکانہ سے انہوں نے محمد بن حنیفہ سے روایت کی کہ انہوں نے ابوعمرو انصاری کو جو بیعت عقبہ کے علاوہ بدر اور احد میں شریک رہے تھے' دیکھا۔ وہ پیاس کی وجہ سے مضطرب تھے اور غلام سے کہہ رہے تھے۔ مجھے تھام کر اٹھاؤ۔ اس نے انہیں اٹھایا اور کمان کو ذرا سا کھینچ کر آہستہ سے تین تیر پھینکے۔ پھر کہنے لگے میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ جس نے اللہ کی راہ میں ایک تیر بھی چلایا۔ نشانے تک پہنچا یا راستے ہی میں رہ گیا۔ قیامت کے دن وہ نور کا کام دے گا۔ اسی شام کو وہ قبل از غروب آفتاب شہید ہو گئے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ صحابی ابوعمرۃ الانصاری تھے جن کا ذکر بعد میں بیان ہوگا۔

۶۱۲۲۔ حضرت ابوعمرو بن حفصؓ

حضرت ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ بروایت زبیر۔ ایک روایت میں ابوحفص بن مغیرہ اور ایک روایت میں ابوعمرو بن حفص بن عمرو بن مغیرہ قرشی مخزومی مذکور ہے۔ ان کے نام میں بھی اختلاف ہے۔ احمد اور عبدالحمید کے علاوہ ایک روایت میں ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام تھی۔ ان کی والدہ درہ دختر خزاعی بن حویرث ثقفی تھی۔ جب آپ نے حضرت علی ؑ کو یمن روانہ فرمایا تو ابوعمرو کو بھی ساتھ بھیج دیا وہاں پہنچ کر انہوں نے اپنی بیوی فاطمہ دختر قیس الفہر یہ کو طلاق دے دی اور بیوی کو مطلع کر دیا اور پھر فوت ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ زندہ رہے۔ فتیان بن احمد بن سمنیہ نے باسنادہ قعنبی سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ بن یزید مولی اسود بن سفیان سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے فاطمہ دختر قیس سے روایت کی کہ ابوعمرو نے مجھے طلاق دے دی ہے اور خود روپوش ہو گیا ہے لیکن اپنے وکیل کو جو دے کر میرے پاس بھیجا ہے۔ جس پر فاطمہ ناراض ہوئی کہ اب اس کا میرے ساتھ کیا رشتہ رہ گیا ہے۔ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور واقعہ بیان کیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اب تیرا نفقہ اس پر واجب الادا نہیں۔ اس لئے تجھے اپنی عدت ام شریک کے گھر میں گزارنا چاہیے پھر فرمایا لیکن وہ ایسی عورت ہے جسے ہر وقت میرے صحابی گھیرے رہتے ہیں۔ اس لئے بہتر ہوگا کہ تو عدت ابن ام مکتوم کے گھر میں گزار لے۔ وہ اندھا آدمی ہے۔ تو کپڑے اتار کر بھی رہ سکتی ہے یعنی اگر کبھی ضرورت پڑ جائے تو۔

ام زہری نے ابوسلمہ سے انہوں نے فاطمہ سے اسی طرح روایت کی اور ان کا نام ابوعمرو بن حفص لکھا ہے اور یحیٰ بن ابوکثیر نے ابوسلمہ سے روایت کی کہ ابوعمرو وہ آدمی ہیں جنہوں نے امیر المومنین عمر سے جب انہوں نے خالد بن ولید کو معزول کر دیا تھا رو

دررونا پسندیدہ انداز میں گفتگو کی تھی۔

ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے سعید بن یزید سے (یعنی ابوشجاع سے) انہوں نے حارث بن یزید الحضرمی سے انہوں نے علی بن رباح سے انہوں نے ناشرہ بن سمی یزنی سے روایت کی کہ انہوں نے عمر بن خطاب کو یوم حابیہ کے موقعہ پر خالد بن ولید کو امارت سے معزول کرنے کی وجہ بیان کرتے اور ابوعبیدہ بن جراح کو ان کی جگہ مقرر کرنے کے متعلق خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ خلیفہ نے کہا کہ خالد بن ولید نے مال غنیمت سے ایک خطیر رقم ایک شاعر کو دے دی تھی۔ اس پر ابوعمرو بن حفص نے کہا اے عمر! آپ نے جو عذر پیش کیا ہے یہ بھی کوئی عذر ہے۔ آپ نے اس آدمی کو معزول کیا جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا تھا اور آپ نے اس تلوار کو نیام میں ڈال دیا۔ جسے اللہ نے بے نیام کیا تھا اور اس علم کو لپیٹ دیا جسے آپ نے تیار کیا تھا۔ آپ قطع رحم اور اپنے عم زاد سے حسد کے مرتکب ہوئے ہیں۔ خلیفہ نے کہا اے ابوعمرو۔ تو خالد سے اقرب القرابت کم عمر (نا تجربہ کار) اور اپنے عم زاد سے جانب داری کر رہا ہے۔ بخاری نے ان کا ترجمہ ان اسما کے تحت بیان کیا ہے۔ جو بغیر از کنیت ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۳۔ حضرت ابوعمرو جریرؓ

حضرت ابوعمرو جریر بن عبداللہ بجلی۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۴۔ حضرت ابوعمرو بن حماسؓ

حضرت ابوعمرو بن حماس۔ صحابی تھے اور حجازی شمار ہوتے ہیں۔ ابن ابوذئب نے حارث بن حکم سے انہوں نے ابوعمرو بن حماس سے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا عورتوں کو راستے کے درمیان نہیں چلنا چاہیے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۵۔ حضرت ابوعمرو شیبانیؓ

حضرت ابوعمرو شیبانی سعد بن ایاس۔ حضور اکرم ﷺ کے معاصر تھے۔ ایمان لائے مگر زیارت سے محروم رہے وہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور وہ ان دنوں کاظمہ میں اونٹ چرایا کرتے تھے۔ ان کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے ابن مسعود، حذیفہ اور ابومسعود بدری وغیرہ سے روایت کی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۶۔ حضرت ابوعمرو بن کعبؓ

حضرت ابوعمرو بن کعب بن مسعود۔ بقول ابن اسحٰق بئر معونہ کے حادثے میں شہید ہوئے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۷۔ حضرت ابوعمرو نخعیؓ

حضرت ابوعمرو نخعی۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو حضور اکرمؐ کی خدمت میں وفد کے ساتھ حاضر ہوئے۔ ابن قتیبہ نے انہیں

غریب الحدیث میں ذکر کیا ہے اور ان سے ایک خواب بیان کیا ہے جس کی تعبیر انہیں بتائی گئی تھی۔ غسانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۸۔ حضرت ابوعمروؓ

حضرت ابوعمرو غیر منسوب ہیں۔ وہ زائل بن عمر کے دادا تھے۔ ان کی حدیث زائل بن عمرو نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے بیان کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی نماز پڑھنے کو نکلے۔ ان کے دائیں ہاتھ ابی بن کعب اور بائیں ہاتھ عمر یا ابن عمر تھے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ابوکبیر کے مکان کے پاس گزرے۔ اس کے صحن میں گوشت بیچنے والے جمع تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس طرح چاہو بیچو مگر حلال اور حرام کو ملانہ دینا۔ نہ ذخیرہ اندوزی کرنا اور نہ قیمت بڑھانا اور نہ مال کو پھینکنا۔ شہری بادہ نشین کے لئے خرید و فروخت نہ کرے اور نہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی خرید کردہ چیز کو خریدنے کی کوشش کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی میں اپنے لئے موقعہ پیدا کرے۔ اور اسی طرح کوئی عورت کسی دوسری عورت کی طلاق کی سعی نہ کرے تا کہ اپنے لیے جگہ پیدا کرے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یحییٰ نے اپنے دادا پر استدراک کیا ہے حالانکہ انہوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۹۔ حضرت ابوعمرہ انصاریؓ

حضرت ابوعمرہ انصاری۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں بشیر اور ایک میں ثعلبہ بن عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول تھا۔ اور مبذول کا نام عامر بن مالک بن نجار انصاری خزرجی تھا۔ بشیر اور ثعلبہ کے تراجم میں ہم ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابن کلبی نے ان کا نام ثعلبہ لکھا ہے اور ابن کلبی اور ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ ہم لکھ آئے ہیں۔ ابونعیم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور اختلاف بھی بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ بنو مازن بن نجار سے تھے لیکن پہلی بات درست ہے اور ابن اسحٰق نے ان کا ذکر بنو مالک بن نجار میں کیا ہے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے غزوۂ بدر از بنو مالک بن نجار واز بنو عامر بن مالک بن نجار اور از عامر (مبذول) ثعلبہ بن عمرو بن محصن ذکر کیا ہے۔ ابوعمرہ غزوۂ احد کے علاوہ اور غزوات میں بھی شریک رہے اور حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین میں شریک تھے اور مارے گئے۔ یہ ابونعیم اور ابوعمر کا قول ہے۔

عبادہ بن زیاد نے عبدالرحمٰن بن محمد بن عبیداللہ عرزمی سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن یزید بن طلحہ بن رکانہ سے انہوں نے محمد بن حنفیہ سے روایت کی کہ انہوں نے ابوعمرہ انصاری کو جنگ صفین میں دیکھا کہ پیاس کی وجہ سے لاچار تھے۔ غلام سے کہا کہ انہیں اٹھا کر بٹھا دو اور پھر اہل شام پر چند تیر پھینکے پھر کہنے لگے میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا جس نے اللہ کی راہ میں ایک تیر چلایا۔ نشانے تک پہنچایا نہ پہنچا وہ تیر قیامت کے دن اس کے لئے نور ثابت ہوگا وہ غروب آفتاب سے پہلے قتل ہوگئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوعمر کا بیان ہے کہ بقول ابراہیم بن منذر اور ابوعمرۃ انصاری بنو مالک بن نجار سے تھے۔ جنگ صفین میں مارے گئے تھے۔ وہ عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ کے والد تھے اور ان کا نام بشیر بن عمرو بن محصن تھا۔ اس لحاظ سے وہ ابوعبیدہ بن عمرو بن محصن کے بھائی

تھے۔ جو سانحہ بئر معونہ میں مارے گئے تھے۔

باوجود ایں ہمہ۔ ان کے نسب کے بارے میں کہ وہ مالک بن نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ اختلاف پایا جاتا ہے چنانچہ ابن مندہ تو اس بارے میں بالکل خاموش ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا ابوعمرہ سے روایت کی کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ غزوۂ بدر میں یا احد میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے پیادہ مجاہدوں کو ایک ایک حصہ اور سواروں کو دو دو حصے مال غنیمت سے عطا فرمائے۔

عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے مطلب بن حطب مخزومی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری سے روایت کی کہ انہیں ان کے والد نے بتایا کہ وہ ایک غزوے میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے چنانچہ لشکر کو سخت بھوک لگی۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے اجازت طلب کی کہ انہیں کچھ سواریاں ذبح کرنے کی اجازت دی جائے کہنے لگے۔ اللہ اس باب میں ہماری مدد کرے۔

جب حضرت عمر نے دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں سواریوں کو ذبح کرنے کا حکم دینے والے ہیں تو انہوں نے گزارش کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل جب ہمارا مقابلہ دشمن سے ہوگا تو جب بھوکے ہوں گے تو بہادروں کی طرح کس طرح لڑ سکیں گے؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ مناسب سمجھیں تو تمام افراد لشکر کو حکم دیں کہ اپنے اپنے توشہ دان خالی کر کے کھانا لے آئیں اور ایک جگہ اکٹھا کر کے آپ اس کی برکت کی دعا فرمائیں۔ آپ نے حکم دیا اور افراد لشکر اپنا کھانا لے آئے اور ایک جگہ جمع کر دیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کر دعا فرمائی اور پھر آپ نے سپاہ کو حکم دیا کہ اپنے اپنے توشہ دان اٹھاؤ اور بھر بھر کر لے جاؤ تمام برتن بھر لئے گئے مگر ذخیرہ خوراک میں کوئی کمی نہ آئی تھی۔ حضور اکرم ﷺ اس حالت کو دیکھ کر اتنا ہنسے کہ آپ کی داڑھیں نمایاں ہو گئیں۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یہ ترجمہ ابونعیم نے ابوعمرہ کے بارے میں تحریر کیا ہے اور اس سے پہلے جو ترجمہ لکھا گیا ہے وہ ابوالحنفیہ کے بارے میں ہے اور بعینہ یہ حدیث لکھی ہے اور دونوں تراجم میں اس کے سوا کوئی فرق نہیں کہ اس ترجمے میں انہوں نے صفین کا ذکر کیا ہے اور پہلے میں نہیں کیا۔ دونوں ایک ہیں لیکن صحیح ابوعمرہ ہے۔ واللہ اعلم

۶۱۳۰۔ حضرت ابوعمرہ انصاریؓ

حضرت ابوعمرہ انصاری۔ حضور اکرم ﷺ کے عین حیات ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ قتیبہ بن سعید نے دراوردی سے انہوں نے ابوطوالہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر سے انہوں نے ایوب بن بشیر سے روایت کی کہ ہم میں ایک شخص جس کا نام ابوعمرہ تھا۔ بیمار ہو گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے اس کا نام لے کر آواز دی۔ خواتین نے اسے بتایا کہ رسول کریم تشریف لائے ہیں حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ رہنے دو اگر اس میں ہمت ہوئی تو میری آواز کا ضرور جواب دیتا۔ خواتین نے زور زور سے چیخنا اور رونا شروع کر دیا۔ مردوں نے انہیں منع کیا حضور نے فرمایا انہیں اپنے حال پر چھوڑ دو۔ جب مجبور ہو جائیں گی۔ تو

...زادر سے نہ روئیں گی ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے ابواحمد نے کنیتوں کے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے مگر انہیں اس ابوعمرہ سے جو عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ کے والد تھے۔ مختلف آدمی قرار دیا ہے اور یہ حدیث بھی بیان کی ہے مگر اس میں ان کی موت کا ذکر نہیں ہے لیکن اگر ان کی موت اس موقعہ پر واقع ہوئی ہے تو پھر یہ عبدالرحمٰن کے والد نہیں ہو سکتے۔

۶۱۳۱۔ حضرت ابوعمیر بن ابی طلحہؓ

حضرت ابوعمیر بن ابی طلحہ۔ اور ابوطلحہ کا نام زید بن سہل تھا۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ابوعمیر۔ انس بن مالک کے اخیافی بھائی تھے اور ام سلیم ان کی والدہ تھیں۔

عبداللہ بن احمد خطیب نے ابومحمد جعفر بن احمد بن حسین سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر بن شاہین سے انہوں نے عبداللہ بن ابی البزاز سے انہوں نے ابومسلم الکجی سے انہوں نے انصاری سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ابوعمیر اداس تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ماں سے دریافت فرمایا۔ ابوعمیر کیوں افسردہ ہے؟ انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا بلبل مر گیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوعمیر! تمہارے نغیر کو کیا ہوا؟''

انس بن سیرین نے انس بن مالک سے روایت کی کہ ابوطلحہ کا بیٹا بیمار ہو گیا۔ ابوطلحہ کسی کام سے گھر سے باہر گیا تو بچہ مر گیا۔ جب ابوطلحہ گھر لوٹا تو پوچھا کہ بچے کو کیا ہوا؟ ام سلیم نے کہا کہ اس کی حالت پہلے سے بہتر ہو گئی تھی جب شام کا کھانا اس کے سامنے رکھا تو اس نے کھایا اور پھر بیوی سے صحبت کی جب فارغ ہوا تو عورت نے کہا کہ بچے کو چادر سے ڈھانپ دو۔

جب صبح ہوئی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا اللہ تمہاری رات کو تم دونوں کے لیے مبارک کرے چنانچہ اس رات کو وہ حاملہ ہو گئیں اور ان کے یہاں عبداللہ بن ابوطلحہ پیدا ہوئے ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ اس رات کو مرنے والا بچہ ابوعمیر تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۳۲۔ حضرت ابوعمیرہؓ

حضرت ابوعمیرہ رشید بن مالک۔ انہیں حضور اکرم ﷺ سے سماع نصیب ہوا۔ ہم ان کا ذکر رشید کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابونعیم اور ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۶۱۳۳۔ حضرت ابوعنبہ خولانیؓ

حضرت ابوعنبہ خولانی۔ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ حاصل ہوا مگر آپ کی زیارت سے محروم رہے۔ انہیں دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز کی سعادت نصیب ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو حضور اکرم ﷺ پر آپ کی وفات سے پہلے ایمان لائے لیکن صحبت سے محروم رہے۔ معاذ بن جبل کی صحبت سے مستفیض ہوئے اور شام میں سکونت کر لی۔ ان سے محمد بن زیاد الہانی۔ ابوالزاہریہ اور بکر بن زرعہ وغیرہ نے روایت کی۔

یحییٰ بن محمود بن سعد نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ہشام بن عمار سے انہوں نے جراح بن ملیح سے انہوں نے بکر

بن زرعہ سے روایت کی کہ میں نے ابوعنبہ خولانی سے سنا کہ انہیں دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہے نیز انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس دین میں ایسے ادارے قائم کرتا رہے گا جنہیں لوگ خدا کی اطاعت میں صرف کریں گے۔

نیز ابوعنبہ سے مروی ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ انہوں نے کہا کہ زمانہ جاہلیت میں میں نے اپنے بال بڑھا لئے تھے اور اپنے ایک بت پر چڑھاوا چڑھایا کرتا۔ پھر خدا نے مجھے ان سے نجات دی۔ اب اسلام میں۔ انہیں اسلام کے لئے کٹاتا ہوں نیز جاہلیت میں میں خون پیا کرتا تھا اور علائی نے یحییٰ بن معین سے ابوعنبہ خولانی کی حدیث میں بیان کیا ہے کہ انہیں دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز کا موقعہ ملا مگر اہل شام ان کی صحبت کے منکر ہیں۔

ابو یاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے شرحبیل بن مسلم خولانی سے روایت کی کہ انہوں نے سات آدمیوں کو دیکھا جنہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی اور دو ایسے آدمیوں کو دیکھا جنہوں نے جاہلیت میں خون پیا تھا لیکن انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی اور یہ دو ابوعنبہ اور ابو فالج انماری تھے۔

عبداللہ نے اپنے والد احمد سے انہوں نے شریح بن نعمان سے انہوں نے بقیہ سے انہوں نے محمد بن زیادہ الہانی سے انہوں نے اپنے والد ابوعنبہ سے روایت کی (بقول شریح ابوعنبہ کو صحبت نصیب ہوئی) حضور اکرمؐ نے فرمایا جب اللہ کسی کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کی موت سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نیک اعمال کے دروازے کھول دیتا ہے۔ ان کی صحابیت میں اختلاف ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۳۴۔ حضرت ابوالعوجاءؓ

حضرت ابوالعوجاء۔ زہری کا قول ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بنوسلیم کے خلاف ایک سریہ ابوالعوجاء سلمی کی کمان میں روانہ کیا۔ وہ سب قتل کر دیئے گئے۔ ابن اسحٰق نے ان کا نام ابن ابوالعوجاء لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۳۵۔ حضرت ابوعوسجہؓ

حضرت ابوعوسجہ ضبی۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوالخیر محمد بن احمد بن باغبان سے انہوں نے ابوالحسین ذکوانی سے انہوں نے ابوعبداللہ الجرجانی سے انہوں نے ابوالعباس اصم سے انہوں نے عباس الدوری سے انہوں نے مہدی بن حفص ابواحمد سے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے سلیمان بن قرم سے انہوں نے عوسجہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ ایک سفر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح فرماتے تھے۔

امام بخاری نے ذہلی سے انہوں نے مہدی سے یہ روایت کی بقول ابن عقدہ عوسجہ کوفے کے ضبی قبیلے سے ہیں۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۳۶۔ حضرت ابوعویمرؓ

حضرت ابوعویمر اسلمی۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن ابواویس نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے ابوعویمر اسلمی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ہاتھ سے بجلی کی طرف اشارہ کرنے سے منع کیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۳۷۔ حضرت ابوعیاش زرقیؓ

حضرت ابوعیاش زرقی۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بقول ابن اسحٰق زید بن صامت یا عبید بن زید بن صامت تھا۔ خلیفہ کے مطابق ان کا نام عبید بن معاویہ بن صامت بن یزید بن خلدہ بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری' خزرجی زرقی ہے۔ ان کی والدہ خولہ دختر زید بن نعمان بن خلدہ بن عامر بن زریق تھیں۔ اکثر اہل حدیث کا خیال ہے کہ ان کا نام زید بن صامت تھا۔ کچھ کہتے ہیں کہ زید بن نعمان تھا اور نعمان بن عیاش کے والد تھے ابوعیاش کو حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور تمام غزوات میں شریک رہے اور حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد بھی زندہ رہے۔ ان سے مجاہد ابوصالح السمان نے روایت کی۔ امیر معاویہ کے عہد تک زندہ رہے اور چالیس ہجری کے بعد وفات پائی۔ ایک روایت میں ہے کہ پچاس ہجری کے بعد فوت ہوئے۔

یحییٰ بن محمود بن سعید اصفہانی نے حسن بن احمد سے (اور میں وہاں حاضر تھا اور سن رہا تھا) انہوں نے حافظ احمد بن عبداللہ بن احمد سے انہوں نے ابوبکر بن خلاد سے انہوں نے حارث بن ابواسامہ سے انہوں نے سعید بن عامر سے انہوں نے ابان بن ابوعیاش سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ ابوعیاش زرقی نے کہا اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں لک الحمد لا الہ الا انت الحنان المنان. بدیع السموات والارض ذالجلال والاکرام حضور اکرم نے فرمایا اے ابوعیاش! تو نے اللہ سے اس کے ان وصفی ناموں سے درخواست کی ہے جسے وہ قبول کرتا ہے اور جو مانگا جائے وہ ضرور عطا کرتا ہے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۳۸۔ حضرت ابوعیسیٰ انصاری حارثیؓ

حضرت ابوعیسیٰ انصاری حارثی۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے ان سے محمد بن کعب القرظی اور صالح مولی التوامہ نے روایت کی۔ ابن ابی ذہب نے صالح سے روایت کی کہ حضرت عثمان بن عفان نے ابوعیسیٰ کی عیادت کی۔ وہ بدری تھے اور خلافت عثمان کے دوران میں فوت ہوئے تھے۔ امام بخاری نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوعمر نے مختصراً ان کے حالات لکھے ہیں۔

۶۱۳۹۔ حضرت ابوعیسیٰ ثقفیؓ

حضرت ابوعیسیٰ مغیرہ بن شعبہ ثقفی۔ ہم پیشتر ازیں اسماء کے ذیل میں ان کا تذکرہ کر چکے ہیں۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الغین

۶۱۴۰۔ حضرت ابو الغادیہ جہنیؓ

حضرت ابو الغادیہ جہنی۔ جہینہ بن زید بنو قضاعہ کے ایک ذیلی قبیلے کا نام ہے۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بشار بن از یہر یا مسلم۔ شامی شمار ہوتے ہیں۔ پھر واسط چلے گئے تھے۔ ابو عمر لکھتے ہیں کہ انہوں نے آپؐ کی زیارت کی جب لڑکے تھے خود ان سے بھی یہی مروی ہے کہ جب وہ حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ تو وہ اٹھتے لڑکے تھے۔ اور اپنی بکریاں چراتے تھے۔

عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبد اللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد الصمد بن عبد الوارث سے انہوں نے ربیعہ بن کلثوم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو غادیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت عقبہ کی صبح کو ہمیں ایک خطبہ دیا ارشاد فرمایا اے مسلمانو! تمہارے خون اور مال تم پر اس طرح حرام یا قابل احترام ہیں جیسا کہ آج کا دن تمہارے اس شہر (مکہ) میں اور اس مہینے (ذوالحج) میں۔

ابو الغادیہ۔ حضرت عثمان کے حمایتوں میں تھے چنانچہ جب امیر معاویہ سے ملنے جاتے۔ تو دربار میں اجازت کے لئے اپنا تعارف قاتل عمار بن یاسر کہہ کر کراتے اور قتل کے بارے میں پوچھا جاتا۔ تو تفصیل سے واقعہ بتاتے جس سے ان کی عدم مبالات کا اظہار ہوتا اور ان کی اس بات پر اہل علم کو تعجب ہوتا۔ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قتل کی نہی روایت کرتے اور پھر عمار جیسے آدمی کو قتل کر کے اس پر اتراتے۔ اللہ ہمیں اس شر سے بچائے۔

ابن ابی الدنیا نے محمد بن ابو معشر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت بیان کی کہ ہم حجاج کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ایک آدمی آتا دکھائی دیا۔ حجاج نے دیکھ کر خوش آمدید کہا اور تخت پر اپنے پاس بٹھایا پوچھا کیا تم ہی نے حضرت ابن سمیہ کو قتل کیا تھا۔ انہوں نے جواب اثبات میں دیا اور تفصیل بتائی۔ اس کے بعد حجاج نے شامیوں کو مخاطب ہو کر کہا۔ جو شخص تم میں سے ایسے شخص کو دیکھنا چاہتا ہے جو قیامت والے دن بڑا کشادہ دست ہے اسے اس آدمی کی زیارت کرنا چاہیے پھر ابو غادیہ نے اس سے کوئی درخواست کی جو اس نے نامنظور کر دی۔ ابو غادیہ کہنے لگے۔ ہم کوسوں کی منازل طے کر کے آتے ہیں۔ جب ان لوگوں سے کچھ مانگتے ہیں۔ تو یہ انکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم قیامت کے دن بڑے کریم النفس ہو گے بخدا میں نے جس آدمی کو قتل کیا تھا۔ وہ احد پہاڑ کی طرح تھا اور اس کے دونوں ران کوہ ورقان کی طرح تھے اور اس کا قبیلہ مدینے سے ربذہ تک تھا۔ یقیناً عمار قیامت کے دن عظیم الباع ہوگا بخدا! اگر تم تمام اہل ارض، عمار کے قتل میں ملوث ہوتے ہیں تو سب کا مقام جہنم ہوتا۔

ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے جناب عمار کو قتل کیا تھا۔ وہ کوئی اور آدمی تھا۔ اور یہ قاتل مشہور ہو گئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۴۱۔ حضرت ابوالغادیہ مزنیؓ

حضرت ابوالغادیہ مزنی۔ بروایتے یہ اول الذکر سے مختلف آدمی ہیں۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ بن احمد سے انہوں نے عبدالملک بن حسن سے انہوں نے احمد بن عوف سے انہوں نے صلت بن مسعود سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی سے روایت کی کہ انہوں نے عاص بن عمر طفادی سے سنا کہ ابوالغادیہ' حبیب بن حارث اور ام ابوالغادیہ یہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں ہجرت کر کے حاضر ہوئے اور ایمان لے آئے۔ ان میں سے خاتون نے عرض کیا۔ یارسول اللہ۔ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا۔ ایسی بات کہنے سے پرہیز کرو۔ جس سے سننے والے کے کانوں میں زہر پھیل جائے۔

ابوموسیٰ نے ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے انہوں نے ابوالقاسم سلیمان بن احمد سے انہوں نے ابوزرعہ دمشقی اور ابوعبدالملک قرشی اور جعفر الفریابی سے انہوں نے محمد بن عائذ سے انہوں نے ہیثم بن حمید سے انہوں نے حفص بن غیلان ابومعید سے انہوں نے جناد بن حجر سے انہوں نے ابوالغادیہ المزنی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جلدی ہی میرے بعد ایسے فتنے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ کہ فائدے میں وہ بادیہ نشین ہوں گے جو نہ تو کسی کا خون بہائیں گے اور نہ کسی کے مال کو ضائع کریں گے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ ابونعیم نے دونوں حدیثوں کو ایک ترجمے کے تحت جمع کر دیا ہے احتمال ہے کہ ہر دو مختلف آدمی ہوں لیکن ابن اثیر لکھتے ہیں کہ میرے پاس ابونعیم کی کوئی ایسی کتاب نہیں کہ جس میں ابوالغادیہ کے ترجمے میں دوسری حدیث مذکور ہوا گر دونوں حدیثیں ایک ترجمے میں مذکور ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ابوالغادیہ جہنی اور مزنی دونوں ایک ہیں کیونکہ حدیث ثانی کا مطلب نہی عن القتل ہے اور یہ امر جہنی کی حدیث میں موجود ہے۔ ہاں ان کے سلسلہ نسب میں راویوں میں اختلاف ہے۔ کوئی جہنی لکھتا ہے اور کوئی مزنی علاوہ ازیں ابونعیم نے حتمی طور پر ایک کو دوسرے سے مختلف نہیں ٹھہرایا۔ بلکہ صرف اتنا کہا۔ قیل انہ غیر الاول۔ واللہ اعلم۔

۶۱۴۲۔ حضرت ابوغزوانؓ

حضرت ابوغزوان۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوبکر محمد بن القاسم القرابی اور نوشیرواں بن شیرزاد دیلمی وغیرہ سے انہوں نے محمد بن عبداللہ الہانی سے انہوں نے سلیمان بن احمد بن ایوب سے انہوں نے اسماعیل بن حسن الخفاف سے انہوں نے احمد بن صالح سے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے حسین سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن حبلی سے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ سے ملاقات کو سات آدمی آئے آپ نے ایک ایک کر کے آدمی چھ صحابہ کی میزبانی میں دے دیئے اور ایک کو خود رکھ لیا حضور اکرم ﷺ نے مہمان سے دریافت کیا۔ تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے ابوغزوان بتایا آپ نے مہمان کے لئے سات بکریوں کا دودھ دوہا اور مہمان سارا پی گیا۔ حضور اکرمؐ نے دریافت کیا کہ اسلام قبول کرو گے۔ ابوغزوان نے رضا مندی ظاہر کی اور مسلمان ہوگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر دست مبارک پھیرا۔ دوسری صبح کو آپ نے ایک بکری کا دودھ دوہا۔ جسے ابوغزوان پی نہ سکا حضور اکرم نے فرمایا۔ ابوغزوان کیا بات ہے؟ ابوغزوان نے جواب دیا یارسول اللہ!

بخدا میرا پیٹ بھر گیا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ کل رات کو تیرے پیٹ میں سات انتڑیاں تھیں اور آج صرف ایک ہے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۴۳۔ حضرت ابو غزیہؓ

حضرت ابو غزیہ انصاری۔ ان سے ان کے بیٹے غزیہ نے روایت کی۔ وہ شامی شمار ہوتے ہیں۔ یزید بن ربیعہ صنعانی نے غزیہ بن ابو غزیہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول کریم باہر کو چلے اور آپ کے ساتھ چند آدمی تھے۔ ان میں سے ایک آدمی دوسرے کو کہنے لگا ''یا محمد یا ابا القاسم' حضور رک گئے تو اس صحابیؓ نے عرض کی میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں آپؐ کو نہیں بلایا تو آپؐ نے فرمایا کہ میرا نام اور کنیت جمع نہ کیا کرو۔ وہاں قریب ہی ایک آدمی کھڑا پڑھ رہا تھا۔ وہ بادل کی طرح دوڑتا آیا۔ اس نے اسید بن حضیر کی طرح حدیث بیان کی تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۴۴۔ حضرت ابو غطیفؓ

حضرت ابو غطیف۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ بقول ابن معین ان کا نام حارث بن غطیف تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام غطیف بن حارث تھا۔ ابو عمر نے ان کا ذکر اختصار سے کیا ہے۔

۶۱۴۵۔ حضرت ابو غلیظؓ

حضرت ابو غلیظ۔ ابو موسیٰ نے اجازۃً ابو بکر محمد بن ابو نصر عثوانی سے انہوں نے اپنے والد کے خالو روح بن محمد سے انہوں نے ابو علی بن شاذان سے (اپنی کتاب میں) انہوں نے ابو بکر محمد بن عباس بن نجیح سے انہوں نے اسمٰعیل بن اسحٰق الرقی سے انہوں نے ابو عبداللہ بن معاویہ جمحی سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے والد سے یہ حدیث سنی۔ جو انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو غلیظ امیہ بن خلف الجمحی سے نقل کی۔ کہ میرے ہاتھ میں لٹورا دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ یہ وہ پہلا پرندہ ہے جس نے عاشورے کا روزہ رکھا تھا۔

اسمٰعیل کا قول ہے کہ عبداللہ ابو غلیظ کی اولاد سے تھا۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ حدیث اسکے نام کی طرح غلیظ ہے۔

۶۱۴۶۔ حضرت ابو الغوثؓ

حضرت ابو الغوث بن حصین خثعمی۔ عرج سے تھے۔ عثمان بن عطاء نے اپنے والد سے انہوں نے ابو الغوث بن حصین سے روایت کی انہوں نے حضور اکرمؐ سے فوت شدہ آدمی کے حج کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں فوت شدہ آدمی کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر اس کے ذمہ روزے بھی ہوں تو آپ نے جواب دیا ہاں۔ روزہ بھی رکھا جا سکتا ہے۔ لیکن صدقہ بہتر ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

باب الفاء

۶۱۴۷۔ حضرت ابو فاختہؓ

حضرت ابو فاختہ۔ صحابی ہیں مگر بے دلیل۔ ان سے ثابت ابو المقدام نے روایت کی۔ خطیب ابو الفضل بن ابو نصر بن محمد نے

باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے ابوعمر بن ثابت بن مقدام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوفاختہ سے روایت کی کہ حضرت علی نے انہیں بتایا کہ حضور اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور رات ہمارے پاس گزاری اور حسن وحسین دونوں سوئے ہوئے تھے اتنے میں امام حسن نے پانی مانگا۔ حضور اکرمؐ اٹھے اور ہمارے ایک مشکیزے سے گلاس میں پانی ڈالنے لگے پھر بچے کو پلانے کے لئے پانی کا گلاس لے آئے۔ اتنے میں حضرت امام حسینؓ نے گلاس سے پانی پینا چاہا مگر آپ نے انہیں روک دیا اور جناب حسن رضی اللہ کو گلاس دے دیا اس پر کسی نے کہہ دیا یا رسول اللہؐ! کیا آپ حسن سے زیادہ پیار کرتے ہیں؟ فرمایا نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ پہلی طلب حسن نے کی تھی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ اے فاطمہ! میں تو حسن وحسین اور یہ سونے والا (علی) قیامت کے دن ایک جگہ میں اکٹھے ہوں گے۔

اور عبدالملک ذفاری کی حدیث جو انہوں نے ہشام بن محمد بن عمارہ سے انہوں نے عمر بن ثابت سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوفاختہ سے روایت کی ہے۔ اس میں جناب علی کا نام نہیں ہے۔ ابن مندہ اور اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۴۸۔ حضرت ابوفاطمہ انصاریؓ

حضرت ابوفاطمہ انصاری۔ ابوحفص بن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے۔ خالد بن ہیاج نے اپنے والد سے انہوں نے ابان سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ ابوفاطمہ انصاری نے حضور سے بہترین عمل کے بارے میں دریافت کیا تا کہ وہ اس پر استقامت سے عمل کرسکیں۔ آپ نے روزے کا نام لیا اور اسے بے مثل قرار دیا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۴۹۔ حضرت ابوفاطمہ ایادیؓ

حضرت ابوفاطمہ ایادی۔ محمد بن ابوبکر مدینی نے (جس کی انہیں اجازت دی گئی) ابوسہل قتیبہ بن محمد بن احمد بن عبدالرحمٰن کسائی سے انہوں نے شجاع بن علی سے انہوں نے عمر بن عبدالوہاب سے انہوں نے ابوسعید نسائی محمد بن یونس سے انہوں نے ابوالعباس محمد بن محمد بن سعید بن بالویہ سے انہوں نے عثمان بن سعید الدارمی سے انہوں نے محمد بن بکار سے انہوں نے عنبسہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوعمران الجونی سے انہوں نے ابوفاطمہ ایادی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کو حکیم نہ کہو کہ جو ایک ایسے شخص کے ساتھ جس سے بچاؤ کی کوئی صورت نہ ہو۔ حسن سلوک سے پیش نہ آئے تا آنکہ اللہ تعالیٰ اس کی نجات کی کوئی صورت پیدا کردے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۵۰۔ حضرت ابوفاطمہ دوسیؓ

حضرت ابوفاطمہ دوسی یا ازدی یا لیثی یا ضمری۔ بقول ابوعمران کا نام عبداللہ تھا لیکن روایت مشکوک ہے۔ شام سے مصر چلے گئے اور وہاں گھر بنالیا ایک روایت کے رو سے وہ ازدی شامی تھے۔ کسی نے لیثی مصری لکھا ہے۔ ابن یونس کے مطابق ازدی لیثی تھے حالانکہ وہ دوسی ہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان سے کثیر بن کلیب اور ایاس بن ابوفاطمہ نے روایت کی۔

مسلم بن ابوعقیل مولی زبیر نے عبداللہ بن ایاس بن ابوفاطمہ دوسی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا۔ تم میں کون ایسا ہے۔ جو ہمیشہ تندرست رہنا

چاہتا ہے اور بیمار ہونا نہیں چاہتا۔ ہم سب نے کہا یا رسول اللہ ہم سب یہی چاہتے ہیں اور ہم نے آپ کے چہرے میں ناگواری کے اثرات دیکھے حضور اکرمؐ نے فرمایا کیا تم بھٹکے ہوئے اونٹ بننا چاہتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! فرمایا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا شمار اصحاب البلاء والکفارات میں ہو بخدا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو بیماری میں مبتلا کرتا ہے۔ تو اس میں اس کی بھلائی مقصود ہوتی ہے۔ کیونکہ خدا اپنے بندے کو کسی ایسے مقام پر اٹھانا چاہتا ہے جس تک رسائی کا راستہ اس خاص ابتلاء سے ہو کر گزرتا ہے۔

اس حدیث کو اس ترجمے میں ابونعیم اور ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں ابوعمر نے حارث بن یزید سے انہوں نے کثیر الاعرج سے انہوں نے ابوفاطمہ سے حدیث السجود روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سجدے کثرت سے کرو۔ جسے ہم اس ترجمہ کے بعد ذکر کریں گے۔ لیکن ابن مندہ نے ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ ہاں اتنا ضرور کہا کہ ابوفاطمہ سے کثیر بن مرہ اور عبدالرحمٰن حبلی نے روایت کی ہے اور ابن یونس کی وہ بات لکھ دی جو ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ رہا دوسی اور ازدی کا قصہ۔ یہ دونوں ایک ہیں اور ان میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ دوس بنو ازد کا ذیلی قبیلہ ہے اور انیس بن ابوفاطمہ اور ایاس بن ابوفاطمہ کے تراجم میں ہم ان کے بارے میں زیادہ تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔

۶۱۵۱۔ حضرت ابوفاطمہ ضمریؓ

حضرت ابوفاطمہ ضمری یا ازدی۔ مصری شمار ہوتے ہیں۔ ان سے کثیر بن مرہ اور عبدالرحمٰن حبلی نے بقول ابونعیم روایت کی۔ ابن مندہ نے انہیں ضمری لکھا ہے اور ان سے حضور اکرم ﷺ کی مندرجہ بالا حدیث روایت کی ہے لیکن ابونعیم نے حدیث الصحۃ کو ترجمہ اول کے تحت بیان کیا ہے اور حدیث السجود کو اس ترجمے کے تحت۔

یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابوعاصم محمد بن مظفر سے انہوں نے محمد بن مبارک سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے ابن ثوبان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ابوفاطمہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے درخواست کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا کام بتایئے جس پر میں استقامت سے عمل کر سکوں آپ نے فرمایا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کر کہ اس جیسا اور کوئی عمل نہیں۔ انہوں نے پھر اپنا سوال دہرایا۔ آپ نے فرمایا کہ ہجرت کر و تیسری دفعہ انہوں نے پھر وہی سوال دہرایہ۔ حضور اکرم نے فرمایا تو خدا کے سامنے سجدہ ریز ہو۔ اس سے ہر سجدے پر تیرا درجہ بڑھتا رہے گا اور تیرا ایک گناہ معاف کر دیا جائے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم نے اس ترجمے کے تحت ابوفاطمہ کو ضمری اور بروایتے ازدی قرار دیا ہے اور ان سے حدیث السجود جسے (جیسا کہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں) ابوعمر نے ابوفاطمہ دوسی کے ترجمے میں بیان کیا ہے روایت کی ہے اور ابن مندہ نے حدیث صحت جسے ابونعیم اور ابوعمر نے ابوفاطمہ دوسی کے ترجمے میں بیان کی۔ ابوفاطمہ ضمری کے ترجمے میں ذکر کیا ہے۔ ہاں البتہ ابونعیم نے یہ حدیث دوسی کے ترجمے میں بیان کی ہے اور اس کا ذکر ضمری کے بعد کیا ہے اور وجہ یہ بیان کی کہ چونکہ ابن مندہ نے ضمری کو افضل قرار دیا ہے۔ اس لئے میں نے ان کے تتبع میں ضمری کو بہتر جانتے ہوئے انہیں دوسی پر مقدم کر دیا اور یوں اغراض سے اپنے آپ کو بچا لیا حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں اور حق یہ ہے کہ ابوعمر اور ابونعیم راستی پر ہیں۔

ابن ابو عاصم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور حدیث السجود اور حدیث الصحۃ ان سے نقل کی ہے اور دونوں کو ایک قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم

ابوموسیٰ نے ابو فاطمہ کی حدیث کے علاوہ ان کا وہ قول بھی (اخبر نا بعمل نستقیم علیه) اور ذکر سجود کو بھی بیان کیا ہے اور ابو فاطمہ انصاری سے منسوب کر دیا ہے لیکن ان کے ماخذ کا انہیں علم ہو سکا مگر ان کا یہ قول غلط ہے۔ واللہ اعلم

۶۱۵۲۔ حضرت ابو فالج انماریؓ

حضرت ابو فالج انماری۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو پایا۔ اور دور جاہلیت میں اکل الدم کا ارتکاب کیا تھا۔ ان سے محمد بن زیاد الہانی الحمصی نے موقوفاً روایت کی۔ امام احمد بن حنبل نے مسند میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان سے جو روایت بیان کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں صحبت نصیب نہیں ہوئی اور ان کی حدیث ہم ابو عنبۃ الخولانی کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۵۳۔ حضرت ابو الفحم بن عمروؓ

حضرت ابو الفحم بن عمرو۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے اور نیز یہ بھی تحریر کیا ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار الزیت کے پاس دعا کرتے دیکھا اور یہ بھی لکھا ہے کہ انہیں ابو علی نے یہ بات سمرقند میں بتائی تھی۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۵۴۔ حضرت ابو فراس اسلمیؓ

حضرت ابو فراس اسلمی۔ ان کا نام ربیعہ بن کعب تھا اور ان سے محمد بن عمرو بن عطا اور ابو عمران الجونی نے روایت کی۔ اسماعیل بن عیاش نے عبدالعزیز بن عبیداللہ سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطا سے انہوں نے ابو فراس اسلمی سے روایت کی کہ ایک نوجوان ہر وقت حضور کی خدمت میں حاضر رہتا آپ نے ایک دن اس سے فرمایا۔ تو جو کچھ چاہتا ہے۔ مانگ لے تاکہ میں تیری خواہش پوری کر دوں۔ اس نے گزارش کی۔ اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے قیامت میں آپ کی معیت نصیب ہو۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا تم اس معاملے میں کثرت سجود سے میری مدد کرنا۔ یہ ابو نعیم اور ابن مندہ کا قول ہے۔ ابو عمر کا قول ہے کہ ابو فراش اسلمی کو حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ ربیعہ بن کعب ان کا نام تھا اور بلاشبہ ربیعہ کی کنیت ابو فراس تھی اور جس شخص کی رائے میں ابو فراس دو ہیں۔ اس کے مطابق ابو فراس اسلمی بصری تھے اور ان سے ابو عمران الجونی نے روایت کی۔

دراصل ابو فراس اسلمی حجازی تھے اور حضور اکرم ﷺ کے خادم تھے اور اصحاب صفہ میں شامل تھے۔ جب آپؐ وفات پا گئے۔ تو ابو فراس صفہ سے اٹھ کر مدینے کی اضافی بستی میں آ گئے اور وفات تک وہیں قائم رہے۔ ان کی وفات واقعہ حرہ ۶۳ ہجری میں ہوئی۔

ان سے محمد بن عمرو بن عطا اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کی۔ اغلب یہی ہے کہ یہ دو آدمی ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۵۵۔ حضرت ابوفروہ اشجعیؓ

حضرت ابوفروہ اشجعی۔ کوفی تھے۔ عبدالعزیز بن مسلم نے ابواسحٰق سے انہوں نے ابوفروہ سے روایت کی کہ وہ مدینے میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی یارسول اللہ۔ مجھے کوئی ایسی چیز بتایئے جسے رات کو سوتے وقت پڑھ لیا کروں فرمایا سورۃ کافرون پڑھ لیا کر۔ جو تیری طرف سے شرک سے اعلانِ بیزاری ہوگا۔ یہی روایت ابن اسحٰق سے ایک جماعت نے از فروہ بن نوفل سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ اسی طرح ابومالک اشجعی نے عبدالرحیم بن نوفل بن عتاب اشجعی سے روایت کی ہے۔ جو غلط ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۵۶۔ حضرت ابوفروہ مولی عبدالرحمٰن بن ہشامؓ

حضرت ابوفروہ مولی عبدالرحمٰن بن ہشام۔ حضور اکرم ﷺ کے عہد میں اسلام لائے۔ واقدی نے ان سے ذکر کیا ہے۔ کہ حضرت ابوبکرؓ نے مال غنیمت تقسیم کیا اور مجھے اتنا ہی دیا جتنا میرے مولی عبدالرحمٰن کو دیا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۵۷۔ حضرت ابوفریعہؓ

حضرت ابوفریعہ سلمی۔ حجازی تھے اور بروایتے بنو اسلم سے تھے۔ حسن بن یعقوب بن خالد بن رفاعہ بن ابوفریعہ نے اپنے والد یعقوب بن خالد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا رفاعہ سے انہوں نے ابوفریعہ سے روایت کی۔ جب غزوۂ حنین میں لوگ بھاگ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ صرف بنوسلیم کھڑے رہ گئے تو حضور اکرمؐ نے فرمایا اے بنوسلیم! اللہ تعالیٰ تمہارے آج کے دن کو نہیں بھولے گا۔ ایک روایت کے مطابق ابوفریعہ ہی ان کا نام تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۵۸۔ حضرت ابوفسیلہؓ

حضرت ابوفسیلہ۔ محمد بن عمر المدینی نے کتابۃً حسن بن احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن محمد بن عبداللہ حضرمی سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے زیاد بن ربیع یحمدی سے انہوں نے عباد بن کبیر شامی سے اور انہوں نے اپنے قبیلے کی ایک عورت سے جس کا نام فسیلہ تھا۔ اپنے والد سے سنا کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا۔ یارسول اللہؐ! کیا اپنی قوم سے محبت کرنا عصبیت ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اپنی قوم کی بے انصافی پر مدد کرنا عصبیت ہے۔

ان کے نام کے بارے میں ایک روایت حصیلہ ہے اور ان کے والد کا نام واثلہ بن اسقع تھا۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا نام ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں۔ کہ بلاشبہ ان کے والد کا نام واثلہ بن اسقع تھا۔

۶۱۵۹۔ حضرت ابوفضالہ انصاریؓ

حضرت ابوفضالہ انصاری۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کے بیٹے فضالہ نے ان سے روایت کی۔ یحییٰ ابن ابوالرجاء ثقفی نے باسنادہ ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے حسن الاشیب سے انہوں نے محمد بن راشد سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے فضالہ بن ابوفضالہ سے روایت کی کہ وہ اپنے والد کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہ کی

یادت کے لئے جو ینبوع میں بیمار تھے گئے۔ ان سے میرے والد نے کہا آپ اس مقام پر کیوں قیام پذیر ہیں۔ فرض کیجئے کہ آپ یہاں مرجائیں تو سوائے بنوجہینہ کے اور کوئی آدمی آپ کے قریب نہ ہوگا آپ مدینہ کو چلیں اور اگر آپ کو یہاں موت آ گئی تو آپ کے ساتھی آپ کو سنبھال لیں گے اور نماز جنازہ ادا کردیں گے۔ ابوفضالہ بدری تھے۔

حضرت علیؓ نے کہا کہ میری موت اس مرض کی وجہ سے نہیں ہوگی کیونکہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھ پر حملہ کیا جائے گا اور میری داڑھی گلے کے خون سے رنگی جائے گی۔

ابوفضالہ نے جنگ صفین میں حضرت علی کے لشکر میں شامل ہو کر ۳۷ ہجری میں جنگ کی تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۶۰۔ حضرت ابوفکیہہؓ

حضرت ابوفکیہہ۔ بنوعبدالدار کے مولیٰ تھے۔ بروایتے وہ بنوازد سے تھے۔ مکہ میں ابتدائے بعثت میں اسلام قبول کیا اور ترک اسلام پر مجبور کرنے کے لئے انہیں بہت دکھ دیئے گئے مگر ان کی استقامت میں فرق نہ آیا۔ بنوعبدالدار کے کچھ لوگ انہیں روزانہ دوپہر کی سخت گرمی میں باہر لاتے۔ ان کے پاؤں میں لوہے کی بیڑیاں ڈال کر کپڑے اتار کر گرم ریت میں لٹا دیتے اور بڑا سا پتھر لاکر سینے پر رکھ دیتے تاکہ وہ حرکت نہ کرسکیں اور اس وقت تک ان کی یہی حالت رہی تا آنکہ اصحاب رسول کریمؐ نے حبشہ کو دوبارہ ہجرت کی اور یہ بھی ان کے ساتھ چھپ کر حبشہ چلے گئے۔

ابن اسحٰق اور طبری لکھتے ہیں کہ ابوفکیہہ صفوان بن امیہ بن خلف جمحی کے غلام تھے۔ جب بلال اسلام لائے تو یہ بھی اسلام لائے امیہ نے ان کے پاؤں میں رسی ڈالی۔ حکم دیا کہ انہیں گھسیٹ کر لے جاؤ اور گرم ریت پر لٹا دو ان کے پاس سے ایک مادہ سگ گزری۔ امیہ نے کہا کیا یہ تمہاری خدا نہیں۔ انہوں نے جواب دیا میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے اس نے سخت زور سے ان کا گلا دبا دیا۔ ابی بن خلف بھی امیہ بھائی کے ساتھ تھا۔ وہ اسے اور اکساتا چنانچہ انہوں نے اتنا مارا سمجھے کہ کام تمام ہوگیا ہوگا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ ادھر سے گزرے تو انہوں نے انہیں خرید کر آزاد کردیا۔

ایک روایت میں ہے کہ بنوعبدالدار نے انہیں اتنے دکھ دیئے کہ ان کی زبان منہ سے باہر کھینچ دی لیکن وہ اپنی بات پر قائم رہے۔ وہ ہجرت کر کے مدینے چلے گئے اور بدر سے پہلے فوت ہوگئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۶۱۔ حضرت ابوفوزہؓ

حضرت ابوفوزہ جریر سلمی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ یہ شامی تھے۔ ان سے عثمان بن ابوالعاتکہ اور بشر مولی معاویہ اور علا بن حارث نے روایت کی۔

ابن وہب نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ابوعمرو الازدی سے انہوں نے بشر مولی معاویہ سے روایت کی ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے دس صحابہ سے جن میں ابوفوزہ شامل ہیں۔ سنا کہ جب تم نئے چاند کو دیکھو ذیل کی دعا پڑھا کرو:

اللھم اجعل شھرنا الماضی خیر شھر وخیر عاقبة وادخل علینا شھرنا ھذا بالسلامة والاسلام وبالامن والایمان والمعافاة والرزق الحسن.

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے بعض لوگوں نے ان کا نام فروہ لکھا ہے لیکن یہ غلط ہے اور صحیح نام وہی ہے۔ جو ہم لکھ آئے ہیں۔

۶۱۶۲۔ حضرت ابوالفیل خزاعیؓ

حضرت ابوالفیل خزاعی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ انہوں نے حضورِ اکرمؐ سے یہ حدیث روایت کی آپ نے فرمایا ماعز کو رجم کے بعد برا بھلا مت کہو۔ ان سے عبداللہ بن جبیر نے روایت کی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب القاف

۶۱۶۳۔ حضرت ابوالقاسم انصاریؓ

حضرت ابوالقاسم انصاری۔ یزید بن ہارون نے حمید سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ بقیع میں کھڑے تھے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو ابوالقاسم کہہ کر پکارا حضورِ اکرمؐ متوجہ ہوئے۔ تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کو نہیں پکارا۔ آپ نے فرمایا۔ تم میرا نام رکھ لیا کرو لیکن کنیت نہ رکھا کرو۔

سفیان نے محمد بن المنکدر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ ایک قبیلے میں ایک بچہ پیدا ہوا۔ اس کے باپ نے قاسم نام رکھا۔ ہم نے اسے کہا کہ تم اس کی کنیت ابوالقاسم نہ رکھنا۔ اس سے تمہیں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا۔ اس کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۶۴۔ حضرت ابوالقاسمؓ مولیٰ ابوبکرؓ

حضرت ابوالقاسم حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مولی تھے۔ ان سے ابوجہم کوفی نے روایت کی ہے۔ ان سے مروی ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو بعض صحابہ نے تھوم کھا لیا۔ حضورِ اکرمؐ نے فرمایا جس شخص نے یہ سبزی کھائی ہے۔ وہ اس وقت تک مسجد میں داخل نہ ہو۔ جب تک اس کے منہ سے بو ختم نہ ہو جائے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۶۵۔ حضرت ابوالقاسمؓ

حضرت ابوالقاسم۔ حضورِ اکرم ﷺ سے روایت کی اور بکر بن سوادہ نے ان سے روایت کی۔ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں۔ مجھے یہ علم نہیں کہ یہ صاحب وہی ابوالقاسم ہیں جو جناب زینب بن جحش کے آزاد کردہ غلام تھے یا ان دونوں کے علاوہ کوئی اور آدمی تھے۔

۶۱۶۶۔ حضرت ابوقتادہ انصاریؓ

حضرت ابوقتادہ انصاری۔ ان کا نام حارث بن ربعی بن بلدمہ بن خناس بن عبید بن غنم بن کعب بن سلمہ سعد انصاری خزرجی سلمی تھا۔ رسول اکرم ﷺ کے شاہ سوار تھے۔ کلبی اور ابن اسحٰق کے مطابق ان کا نام نعمان تھا اور دونوں اسماء کے تحت ہم ان کا ترجمہ لکھ آئے ہیں مگر حارث زیادہ آیا ہے۔ ان کی والدہ کا نام کبشہ دختر مطہر بن حرام بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ تھا۔ ان کی

شرکت بدر کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض نے انہیں بدری لکھا ہے مگر ابن عقبہ اور ابن اسحٰق نے انہیں بدریوں میں نہیں لکھا۔ ہاں غزوہ احد اور بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔

حسین بن یوحن بن اتویہ بن نعمان الباوری یمنی نے (جو اصفہان میں ٹھہر گئے تھے) اور ابوالعباس احمد بن عثمان بن ابوعلی نے ابوالفضل محمد بن عبدالواحد اللیلی سے انہوں نے ابوالقاسم خلیلی سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن احمد الخزاعی سے انہوں نے ابوسعید شاشی سے انہوں نے ابوعیسیٰ محمد بن ابوعیسیٰ سے انہوں نے حسین بن محمد سے انہوں نے سلیمان بن حرب سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے حمید سے انہوں نے بکر بن عبداللہ مزنی سے انہوں نے رباح سے انہوں نے ابوقتادہ سے روایت کی کہ آپ جب رات کو آرام فرماتے' تو دائیں پہلو پر لیٹتے اور جب صبح سے پہلے لیٹتے' تو اپنا بازو کھڑا کر کے سر مبارک ہتھیلی پر رکھ دیتے۔

عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ غزوۂ ذی قرد میں حضورؐ کے سامنے آ گئے۔ آپ نے فرمایا' اے اللہ تو اس کے بالوں اور چہرے کو برکت عطا فرما۔ پھر فرمایا اللہ تیرے چہرے کو کامیابی عطا کرے۔ میں نے عرض کیا آپ کو بھی یارسول اللہ پھر دریافت فرمایا کیا مسعدہ کو تو نے قتل کیا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہؐ! فرمایا تیرے چہرے کو کیا ہوا ہے۔ میں نے کہا لڑائی میں تیر لگا ہے۔ فرمایا قریب آ۔ آپ نے چہرے پر لعاب دہن لگایا تو گویا نہ چوٹ لگی تھی اور نہ خون ہی بہا تھا۔ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ابوقتادہ ایک قول کے مطابق ۵۴ ہجری میں مدینے میں فوت ہوئے اور ایک روایت کے رو سے ان کی وفات کوفے میں حضرت علی کے دور خلافت میں ہوئی اور جناب امیر نے نماز جنازہ پڑھائی اور سات تکبیریں کہیں بروایت شعبی چھ تکبیریں کہی گئیں اور ابوقتادہ ان کے مطابق بدری تھے۔ حسن بن عثمان کہتے ہیں کہ ان کی وفات چالیس ہجری میں ہوئی اور حضرت علی کے ساتھ ان کے تمام معرکوں میں شریک رہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ مسعدہ جسے ابوقتادہ نے قتل کیا تھا۔ اس کا نسب مسعدہ بن حکمہ بن مالک بن حذیفہ بن بدر الفزاری تھا۔ اس کے دو بیٹے تھے عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔ اول الذکر امیر معاویہ کی طرف سے اور ثانی الذکر عبدالملک کی طرف سے ایام گرما کے نظم ونسق کے انچارج رہے تھے۔

۶۱۶۷۔ حضرت ابوقتیلہؓ

حضرت ابوقتیلہ۔ ان کی صحبت میں اختلاف ہے۔ حضرمی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن ابوعاصم اور طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

ابوالفرج بن محمود نے کتابۃً باسنادہ قاضی ابوبکر احمد بن عمرو سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے بحیر بن سعد سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے ابوقتیلہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا اے لوگو! کہ نہ تو میرے بعد کوئی نبی آئے گا اور نہ تمہارے بعد کوئی اور امت ہی ہوگی اپنے رب کی عبادت کرو' پانچ نمازیں قائم کرو۔ زکوٰۃ دو' رمضان کے روزے رکھو' امیر کی اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ابوقتیلہ کے

علاوہ اور بھی کئی آدمیوں نے اس کی روایت کی ہے۔ امام بخاری نے ابوقبیلہ سے بواسطہ ابن حوالہ روایت کی ہے۔ ان سے خالد بن معدان نے روایت کی۔

ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

(الف) ۶۱۶۸۔ حضرت ابوقحافہ ؓ والد ابی بکر

حضرت ابوقحافہ والد ابی بکر صدیق۔ ان کا نام عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ القرشی تیمی تھا۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور حضور اکرم ﷺ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے اور چودہ ہجری کے ماہ محرم میں فوت ہوگئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

(ب) ۶۱۶۸۔ حضرت ابوقحافہ ؓ بن عفیف

حضرت ابوقحافہ ؓ بن عفیف المری۔ بروایتے انہیں صحبت حاصل ہے۔ حافظ ابوالقاسم بن عساکر الدمشقی نے بھی ان کا مختصراً ذکر کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ دمشق میں سکونت پذیر رہے ہیں۔

۶۱۶۹۔ حضرت ابوقدامہ ؓ

حضرت ابوقدامہ انصاری۔ ابن عقدہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اذناً شریف ابومحمد حمزہ بن عباس العلوی سے انہوں نے احمد بن فضل باطرقانی سے انہوں نے ابومسلم بن شہدل سے انہوں نے ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید سے انہوں نے محمد بن مفضل بن ابراہیم اشعری سے انہوں نے رجاء بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن کثیر سے انہوں نے قطر بن جارود سے انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی۔ ہم حضرت علیؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے حاضرین کو مخاطب ہو کر فرمایا میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں۔ تم میں سے وہ کون لوگ تھے جو غدیر خم پر موجود تھے۔ اس پر سترہ آدمی اٹھ کھڑے ہوئے۔ جن میں ابوقدامہ انصاری بھی تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ ہم حضور اکرمؐ کے ساتھ حجۃ الوداع سے واپس ہوئے۔ جب ظہر کا وقت ہوا۔ رسول کریمؐ خیمے سے باہر تشریف لائے۔ حکم دیا کہ لکڑیاں گاڑ کر ان پر کپڑا ڈال دو۔ اذان دی گئی اور ہم نے نماز پڑھی۔ پھر حضور اکرمؐ نے کھڑے ہو کر حمد و ثنا کی اور فرمایا اے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ میرا مولیٰ ہے اور میں مسلمانوں کا مولیٰ ہوں اور میں تم پر تمہاری جانوں سے زیادہ عزیز ہوں۔ یہ جملہ آپ نے کئی بار دہرایا۔ ہم نے کہا بے شک ہاں۔ حضور ﷺ نے اس وقت آپ کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا اور فرما رہے تھے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اے اللہ جو اس سے محبت کرے تو اس سے محبت کر اور جو اس سے عداوت کرے تو اس سے عداوت کر۔ آپ نے ان جملوں کو تین بار دہرایا۔

بقول عدوی ابوقدامہ بن حارث غزوۂ احد میں موجود تھے اور اس غزوے میں انہوں نے نمایاں کام کیا تھا اور وہ عرصے تک زندہ رہے تا آنکہ جناب امیر کے ساتھ صفین کے معرکے میں شریک تھے۔ ان کی وفات پر ان کی نسل ختم ہوگئی۔ عدوی کے مطابق ان کا نسب ابوقدامہ بن حارث از بنوعبدمناہ از بنوعبید ہے اور ایک روایت میں ابوقدامہ بن سہل بن حارث بن جعد یہ بن ثعلبہ بن

سالم بن مالک بن واقف ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۰۔ حضرت ابوقرادؓ

حضرت ابوقرارہ سلمی۔ یحییٰ بن ابوالرجاء نے کتابۃً باسنادہ تا ابوبکر بن ابوعاصم' محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے عبید بن واقد القیسی سے انہوں نے یحییٰ بن عطا ازدی سے انہوں نے عمر بن یزید سے (جو ابوجعفر خطمی ہیں) انہوں نے عبدالرحمٰن بن حارث سے انہوں نے ابوقرارہ سلمی سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے پانی طلب فرمایا۔ اس میں اپنا ہاتھ ڈبویا اور پھر وضو فرمایا۔ ہم نے بھی آپ کے تتبع میں ایسا ہی کیا۔ حضور اکرمؐ نے پوچھا تم نے ایسا کیوں کیا ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی کی خاطر۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی محبت کے خواستگار ہو تو اگر تمہیں امین بنایا جائے تو امانت ادا کرو اور اگر کوئی بات بتائی جائے تو اس کی تصدیق کرو اور اپنے ہمسائے سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۱۔ حضرت ابوقرصافہؓ

حضرت ابوقرصافہ کنانی۔ ان کا نام جندر بن خیشنہ بن مرہ کنانی تھا۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ شام میں بمقام عسقلان سکونت اختیار کی۔ ان کا ذکر باب جیم میں گزر چکا ہے۔

یحییٰ بن محمود نے ابوالقاسم شحامی سے انہوں نے ابوسعد سے انہوں نے ابوبکر طرازی سے انہوں نے عبداللہ بن سلیمان بن اشعث سے انہوں نے ایوب بن علی عسقلانی سے انہوں نے زید بن سیار سے انہوں نے ابوقرصافہ کی بیٹی سے روایت کی کہ انہیں ابوقرصافہ نے بتایا کہ حضورؐ نے فرمایا اے اللہ! تو ہمیں قیامت کے دن نہ رسوا کر اور نہ مضموم بنا۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۲۔ حضرت ابوقرہؓ

حضرت ابوقرہ بن معاویہ بن وہب بن قیس بن حجر الکندی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شریفی تھے۔ یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۶۱۷۳۔ حضرت ابوقریعؓ

حضرت ابوقریع حجۃ الوداع میں حضور اکرمؐ کی سواری کے ساتھ ساتھ تھے۔ ان کی حدیث طالب بن قریع نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۴۔ حضرت ابوقطبہؓ

حضرت ابوقطبہ۔ ان کا نام یزید بن عمرو بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری' خزرجی سلمی تھا۔ قدیم الاسلام تھے اور عقبہ اور بدر میں شریک تھے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے بیعت عقبہ از

بنو سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ اور یزید بن عمرو بن حدیدہ ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا سلسلہ نسب جس طرح ہم نے بیان کیا ہے۔ اولاً ہشام بن کلبی نے لکھا ہے۔

۶۱۷۵۔ حضرت ابو قعیسؓ

حضرت ابو قعیس۔ حضرت عائشہ کے رضاعی چچا یا رضاعی والد تھے۔ ابو موسیٰ نے کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے ابو عمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے محمد بن مرزوق سے انہوں نے محمد بن بکر سے انہوں نے عباد بن منصور سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے ابو قعیس سے روایت کی کہ وہ حضرت عائشہ سے ملنے آئے اجازت مانگی مگر ام المومنین نے ناپسند کیا۔ جب حضور اکرم ﷺ تشریف لائے۔ تو جناب عائشہ نے حضور اکرم ﷺ کو بتایا کہ ابو قعیس کو انہوں نے اندر آنے کی اجازت نہ دی۔ فرمایا وہ تمہارے رضاعی چچا ہیں۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے دودھ عورت کا پیا ہے نہ کہ مرد کا فرمایا' وہ تمہارے چچا ہیں۔ اس لئے وہ اندر آ سکتے ہیں اور ابو قعیس جناب عائشہ کے رضاعی باپ کے بھائی تھے اور ان کے بارے میں اختلاف ہے جو کہ ہم افلح کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۶۔ حضرت ابو القمراءؓ

حضرت ابو القمراء۔ کوفی تھے۔ ان سے شریک نے روایت کی کہ وہ حضور ﷺ کی مسجد میں حلقہ بنائے بیٹھے تھے' کہ آپ تشریف لائے۔ آپ نے اپنے حجرے سے باہر حلقے پر نظر ڈالی اور اصحاب القرآن میں بیٹھ گئے' فرمایا مجھے انہی لوگوں میں بیٹھنے کا حکم ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۷۔ ابو قیس انصاریؓ

حضرت ابو قیس انصاری۔ ان کی وفات حضور اکرم ﷺ کے عہد میں ہوئی۔ ابو موسیٰ نے اجازۃً ابو غالب سے انہوں نے ابو بکر محمد بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے عبد اللہ بن محمد بن سعید بن ابو مریم سے انہوں نے محمد بن یوسف فریابی سے انہوں نے قیس بن ربیع سے انہوں نے اشعث بن سوار سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کی کہ ابو قیس فوت ہو گئے جو انصار کے اچھے لوگوں میں سے تھے ان کے بیٹے نے ان کی بیوی سے نکاح کی خواہش کی۔ اس عورت نے کہا کہ میں تو تجھے اپنا بیٹا شمار کرتی ہوں اور تم اپنی قوم کے اچھے لوگوں میں سے ہو مگر میں جاتی ہوں اور رسول اکرم ﷺ سے اس باب میں مشورہ کرتی ہوں۔ وہ حاضر خدمت ہوئی اور گزارش کی کہ ابو قیس مر گیا ہے۔ وہ اچھا آدمی تھا اور اس کا بیٹا قیس مجھ سے نکاح کرنا چاہتا ہے حالانکہ میں اسے اپنا بیٹا سمجھتی رہی اور وہ اپنے قبیلے کے صالح افراد میں سے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے گھر چلی جاؤ۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ ولا تنکحوا ما نکح اباؤکم من النساء الا ما قد سلف ابو نعیم ابو موسیٰ نے ان کی تخریج کی ہے۔

ابو نعیم کہتے ہیں کہ ابو عمرو نے حسن بن سفیان سے انہوں نے جبارہ سے انہوں نے قیس سے اسی طرح روایت کی۔ ابو نعیم اور

ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۸۔حضرت ابوقیس صرمہؓ

حضرت ابوقیس صرمہ بن ابوانس بن مالک بن عدی بن غنم بن نجار۔ یہ ابن اسحٰق کا قول ہے اور قتادہ کے مطابق ابوقیس بن مالک بن صفرہ ہے اور ایک روایت میں مالک بن حارث ہے لیکن ابن اسحٰق کا قول درست ہے۔

ابن اسحٰق کا قول ہے کہ ابوقیس نے زمانہ جاہلیت میں رہبانیت اختیار کرلی تھی اور وہ اون کے کپڑے پہنتے تھے۔ بتوں کے قریب نہیں جاتے تھے اور جنابت کے بعد غسل کرتے تھے، عیسائی ہونے کا ارادہ کیا تھا مگر پھر رک گئے تھے۔ اپنے گھر میں ایک کمرے کو مسجد بنایا ہوا تھا۔ جس میں حائضہ اور جنبی کو گھسنے نہیں دیتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ رب ابراہیم کی عبادت کرتے ہیں۔ جب حضور ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور اچھے مسلمان ثابت ہوئے۔ وہ اس وقت کافی بوڑھے ہو چکے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی حق اور صداقت کے زبردست حامی تھے چنانچہ اس باب میں انہوں نے عمدہ عمدہ اشعار کہے۔

یقول ابو قیس واصبح ناصحا — الا ما ستطعتم من وصاتی فافعلوا

''ابوقیس تم سے بطور ناصح کے کہتا ہے کہ میری نصائح پر جہاں تک ہو سکے عمل کرو۔''

اوصیکم بالله والبرو التقٰی — واعراضکم والبر بالله اول

''اور میں تمہیں اللہ کے نام پر نیکی اور تقویٰ کی اور برائی سے روگردانی کی وصیت کرتا ہوں اور نیکی کو اللہ کے یہاں اول درجہ حاصل ہے۔''

وان قومکم ساد وافلا تحسدونهم — وان کنتم اهل الریاسة فاعدلوا

اگر تمہاری قوم پر کسی کو سیادت حاصل ہو جائے، تو ان سے حسد نہ کرو اور اگر تمہیں سرداری مل جائے تو لوگوں سے انصاف کرو۔''

وان نزلت احدی الدواهی بقومکم — فانفسکم دون العشیرة فاجملوا

''اور اگر تمہاری قوم پر کوئی مصیبت نازل ہو اور اگر تم اپنے قبیلے کو اپنے نفوس کی قربانی دے کر بچا سکو۔ تو ضرور ایسا کرو۔''

وان یات غرم قادح فارفقوهم — وما حملو کم فی الملمات فاحملوا

''اور اگر ان پر بھاری تاوان ڈالا جائے تو ان کا ساتھ دو اور مصائب میں جو تکلیف پیش آئے اسے برداشت کرو۔''

وان انتم املقتم فتعففوا — وان کان فضل الخیر فیکم فافضلوا

''اور اگر تمہیں غصہ آ جائے۔ تو معاف کر دو اور اگر تم میں دوسروں سے بھلائی کرنے کی خوبی پائی جائے تو ضرور بھلائی کرو۔

ان کے اشعار میں عمدہ عمدہ نصائح اور حکم کا ذکر ملتا ہے چنانچہ ابن اسحٰق نے ان کے بعض اشعار کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا

ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۹۔ حضرت ابوقیس صفیؓ

حضرت ابوقیس صیفی بن اسلت انصاری۔ از بنو وائل بن زید۔ بھاگ کر مکہ چلے گئے تھے اور فتح مکہ تک وہیں قریش کے پاس ٹھہرے رہے۔ ان کا ذکر صاد میں گزر چکا ہے۔

زبیر بن بکار کا قول ہے کہ ابوقیس بن اسلت کا نام حارث یا بروایتے عبداللہ تھا اور زبیر نے اسلت کا نام عامر بن جشم بن وائل بن زید بن قیس بن عامر بن مرہ بن مالک بن اوس لکھا ہے لیکن اس میں شبہ ہے اور صحیح یہ ہے کہ ابوقیس نے اسلام قبول نہیں کیا۔ ابن کلبی نے بھی اس کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ ایک روایت میں کہ جب حضور اکرم ﷺ نے ہجرت کی تو ابوقیس نے ایمان لانے کا ارادہ کیا۔ وہ زمانہ جاہلیت میں بھی خدا کی وحدانیت کا قائل تھے اور خود کو حنفیہ گروہ کا فرد کہتے تھے۔

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے اور ابوقیس قبول اسلام کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کو روانہ ہوئے تو راستے میں اسے عبداللہ بن ابی بن سلول منافقوں کا سردار مل گیا۔ اس نے کہا تمہیں ہماری ہمسائیگی میں ہر طرح کی پناہ حاصل رہی ہے کبھی تم قریش کے حلیف بن جاتے ہو اور اب تم محمد کے پیروکار بننے جا رہے ہو۔ ابوقیس کو غصہ آ گیا کہنے لگا۔ اب میں محمد کے پیروؤں میں شامل ہونے والا آخری آدمی ہوں گا کہا جاتا ہے کہ جب وہ مرنے لگا تو حضور اکرم ﷺ نے اسے کہلا بھیجا اگر تم اب بھی کلمہ شہادت پڑھ لو۔ تو میں قیامت میں تمہاری شفاعت کر سکوں گا۔ کہتے ہیں اسے کلمہ شہادت پڑھتے سنا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ ابوقیس نے حضور اکرمؐ سے اسلام کے بارے میں کئی سوالات کئے۔ جن کے جوابات سے وہ مطمئن ہو گئے اور اس نے اپنے بارے میں غور و خوض کا وعدہ کیا اس دوران میں اس کی ملاقات عبداللہ بن ابی سے ہو گئی۔ کہاں سے آ رہے ہو۔ ابوقیس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا کہ آپ وہی نبی ہیں جن کے بارے میں یہود کے علما ہمیں بتایا کرتے تھے۔ عبداللہ بن ابی کہنے لگا تم خزرج کی جنگ سے گھبرا گئے ہو۔ اس پر ابوقیس نے کہا میں اس سال کے اختتام تک اسلام قبول نہیں کروں گا چنانچہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہوا اور دس ماہ بعد فوت ہو گیا ایک روایت میں ہے کہ موت کے وقت اسے توحید الٰہی کا ذکر کرتے سنا گیا۔ حجاج نے ابن جریج سے انہوں نے عکرمہ سے روایت کی کہ ولا تنکحوا ما نکح اباؤکم آیت کبیشہ دختر معن بن عاصم کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو بنو اوس سے تھیں۔ جب ان کا شوہر ابوقیس مر گیا تو اس کے بیٹے نے اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کرنا چاہا چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔

عدی بن ثابت کا قول ہے کہ جب ابوقیس مر گیا تو اس کے بیٹے نے اپنی سوتیلی والدہ سے نکاح کرنا چاہا۔ کبیشہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر صورت حال بیان کی کہ ابوقیس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا مجھ سے نکاح کی خواہش کرتا ہے حالانکہ وہ اپنے قبیلے کے صالح افراد میں سے ہے۔ میں نے اسے کہا ہے کہ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو رسول کریم ﷺ کی خواہش کے خلاف عمل کریں۔ حضور اکرمؐ نے سکوت فرمایا اور مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔ بایں تقدیر یہ خاتون وہ پہلی عورت ہیں۔ جنہیں اپنے سوتیلے بیٹے سے نکاح کرنے سے منع کر دیا گیا۔

ابوعمر و اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوموسیٰ نے اختصار سے کام لیا ہے اور ابوعمر نے اس ترجمے کے تحت زوائد

امراۃ الاب میں اس قصے کا ذکر کیا ہے اور ابوقیس انصاری کا ترجمہ نہیں لکھا اور دونوں کو ایک شمار کیا ہے۔
ابونعیم نے اس قصے کو ابوقیس انصاری کے ترجمے میں بیان کیا ہے اور ابوقیس بن اسلت کا ذکر نہیں کیا۔ ابوموسیٰ نے دونوں کے علیحدہ علیحدہ ترجمے لکھے ہیں اور ابن سلت کے ترجمے میں لکھا ہے کہ جعفر مستغفری نے ابن جریج سے ذکر کیا ہے کہ عکرمہ سے مذکور ہے کہ ابوقیس اور اس کے والد کی بیوی کبیشہ دختر معن بن عاصم کے بارے میں **لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا** آیت نازل ہوئی اور ابوقیس انصاری کے ترجمے میں اس قصے کا ذکر کیا ہے گویا اس نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ شمار کیا ہے اور اگر ابوموسیٰ دو ترجمے نہ لکھتا تو میں ایک ہی ترجمے پر اکتفا کرتا ہم لکھ آئے ہیں کہ ابوعمر اور ابونعیم نے بھی دو ترجمے لکھے ہیں۔ بایں امتیاز کہ ابونعیم نے ان کا نسب نہیں لکھا اور چونکہ ابوموسیٰ نے دو ترجمے تحریر کئے ہیں۔ اس لئے ان کے تتبع میں ہم نے بھی ایسا ہی کیا ہے تا کہ ہم سے کوئی کوتاہی نہ ہو جائے۔ واللہ الموفق للصواب

۶۱۸۰۔ حضرت ابوقیس بن حارثؓ

حضرت ابوقیس بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم القرشی السہمی۔ وہ سعد بن سہم کی اولاد سے تھے نہ کہ سعید کی اور قیس بن عدی بلا معارضہ قریش کا سردار تھا اور ابوقیس سابقین اولین سے تھے اور مہاجرین حبشہ میں شامل تھے۔
ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ تا یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ اسمائے مہاجرین حبشہ از بنو سہم۔ ابوقیس بن حارث بن قیس السہمی کا نام لیا ہے اور مزید تحریر کیا ہے کہ ابوقیس حبشہ سے واپس آئے اور غزوۂ احد اور بعد کے غزوات میں شامل رہے۔ ابن اسحٰق کے مطابق ابوقیس بن حارث کا نام عبداللہ تھا۔ ابوعمر کہتے ہیں۔ ابن اسحٰق سے مروی ہے کہ عبداللہ ابوقیس کا بھائی تھا اور جو کچھ ہم نے ابن اسحٰق کے مغازی میں دیکھا ہے انہوں نے مہاجرین حبشہ میں عبداللہ بن حارث بن قیس بن عدی کا ذکر کر کے ابوقیس بن حارث بن قیس کا نام لکھا ہے۔ اس طرح وہ ان کے بھائی بنتے ہیں اور ان کا نام نہیں لکھا اور ان کا والد حارث ان لوگوں میں شامل تھا۔ جن کا ذکر قرآن کی اس آیت میں ہے **الذین جعلوا القران عضین**" ابوقیس جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے تھے۔
عبداللہ بن احمد نے باسنادہ تا یونس ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے معرکہ یمامہ از بنو سہم ابوقیس بن حارث کا نام لیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۸۱۔ حضرت ابوقیس جہنیؓ

حضرت ابوقیس جہنی۔ بقول ابن مندہ۔ ابوقیس حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزوۂ فتح مکہ میں موجود تھے۔ وہ صحرا میں گزر بسر کرتے تھے اور امیر معاویہ کی خلافت کے آخر تک موجود تھے۔ یہ محمد بن عمر الواقدی کا قول ہے۔
تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ معرکہ یمامہ میں موجود تھے اور امیر معاویہ کی خلافت کے آخر عہد تک زندہ رہے۔ یہ کتنی غلط بات ہے۔ جسے ابن مندہ نے واقدی سے منسوب کیا ہے کیونکہ امیر معاویہ کی خلافت کا خاتمہ ساٹھ سال ہجری میں ہوا اور معرکہ یمامہ اس سے پچاس برس پہلے واقع ہوا تھا۔ خدا ہمیں ایسے اندھے تناقض سے محفوظ رکھے۔

ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ ابوقیس جہنی فتح مکہ میں موجود تھے۔ حافظ عبداللہ نے ابوقیس بن حارث کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے اور دونوں میں خلط ملط کر دیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں یہ ہے رائے ابوعمر اور ابوموسیٰ کی دربارہ ابن مندہ لیکن یہ ان کی بہت بڑی بے انصافی ہے۔ زیادہ سے زیادہ ابن مندہ کے بارے میں وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے سہمی اور جہنی کے تراجم میں کسی بہتر طریقے سے امتیاز نہیں کیا اور یہ کوئی ایسی کوتاہی نہیں کہ انہیں موردالزام ٹھہرایا جائے اور جس طریقے سے دونوں نے ابن مندہ کا ذکر کیا ہے۔ اس میں اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں اور دونوں تراجم میں ہم نے اس لفظ کو ایک ہی طرح بیان کیا ہے تا کہ اس کا عذر واضح ہو جائے۔ اور یہ کہ اس سے کوئی غلطی سرزد نہیں ہوئی۔ علاوہ ازیں اس کی کتاب کے جو صحیح نسخے میرے پاس ہیں ان میں ابن مندہ نے دونوں تراجم کو بالوضاحت علیحدہ علیحدہ لکھا ہے اور دونوں تراجم میں نام کو جلی قلم سے لکھا ہے لیکن ابونعیم اس نسخے کی وجہ سے جو اس کے پاس ہے یہ نہیں سمجھ سکا کہ ابوقیس دو ہیں۔ اس لئے وہ ان دو کو ایک سمجھا اور معاملہ گڑبڑ ہو گیا چنانچہ اسے ابن مندہ نے ناپسندیدگی سے مجبور کیا کہ وہ اس کا ذکر کرے۔ اس کے بعد ابوموسیٰ نے ابوعمر کے تتبع میں وہی بات سوچے سمجھے بغیر کہہ دی۔ ورنہ ابن مندہ کی جو کتاب اس کے پاس ہے۔ وہ کسی طرح بھی ان کے ادعا کی حمایت نہیں کرتی۔ ابن مندہ کی وہ عبارت جو ہم نے نقل کی ہے۔ وہ ابن مندہ کے دعویٰ کو ثابت کرتی ہے۔ میں نے ان کی عبارت کو سہمی کے ترجمے کے آخر میں منفرداً نقل کیا ہے اور جہنی کے ترجمے کے شروع میں تا کہ اس کا عذر واضح ہو جائے۔

۶۱۸۲۔ حضرت ابوقیس بن معلیٰ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوقیس بن معلیٰ بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن جشم بن خزرج۔ انصار کا ایک ذیلی قبیلہ ہے۔ بقول ابن کلبی غزوۂ بدر میں شریک تھے۔

۶۱۸۳۔ حضرت ابوقیس رضی اللہ عنہ

حضرت ابوقیس۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا میرے لئے محبوب ترین قدم وہ ہیں جو ادائے نماز کے لئے اٹھیں۔ اسے عمرو بن قیس نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کیا۔ ان کا نام بشیر بن عمرو تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۸۴۔ حضرت ابوالقین حضرمی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالقین حضرمی۔ بقول ابوعمر ان کا نام نصر بن دہر تھا۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے انہیں خزاعی لکھا ہے۔

یحییٰ بن حماد نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے سعید بن جمہان سے انہوں نے ابوالقین سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے اور ان کے پاس کچھ کھجوریں تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف جھکے تا کہ ان کھجوروں میں سے کچھ کھجوریں لے کر اپنے ساتھیوں میں بانٹ دیں، ابوالقین نے کپڑے کا دامن اپنے سینے سے لگا لیا۔ حضور نے فرمایا۔ خدا تیری کنجوسی میں اضافہ فرمائے۔

ہدبہ بن خالد نے حماد سے روایت کی اور ابوالقین اسلمی لکھا ہے اور روایت کی کہ ان کے چچا نے ابوالقین سے کچھ کھجوریں لے کر آپ اور چند صحابہ کو دینا چاہی تھیں۔ تینوں نے ان ذکر کیا ہے۔

۶۱۸۵۔ حضرت ابوالقین خزاعیؓ

حضرت ابوالقین خزاعی۔ حضور ﷺ نے انہیں کچھ وقف عطا فرمایا۔ ان سے اسید بن شامہ نے روایت کی۔ ان کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ ابن مندہ نے ان کے دو تراجم لکھے ہیں اور دونوں میں انہیں خزاعی لکھا ہے اگر ایک جگہ حضرمی اور دوسری جگہ خزاعی لکھتے تو بات بن سکتی تھی۔ ابوعمر اور ابونعیم نے صرف ایک ذکر کیا ہے۔

باب الکاف

۶۱۸۶۔ حضرت ابوکاہلؓ

حضرت ابوکاہل احمسی یا بقول ابوعمر بجلی۔ ابونعیم نے احمسی لکھا ہے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے کسی نے قیس بن عائذ اور کسی نے عبداللہ بن مالک لکھا ہے۔ انہیں صحبت اور روایت نصیب ہوئی۔ اپنی قوم کے سردار تھے اور کوفی شمار ہوتے تھے۔ حجاج بن یوسف کے عہد میں فوت ہوئے۔

ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی الفقیہہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم سے انہوں نے ابن ابی زائدہ سے انہوں نے اسماعیل بن ابوخالد سے انہوں نے اپنے بھائی سعید سے انہوں نے ابوکاہل احمسی سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر ایک اونٹنی کی پیٹھ پر سے لوگوں کو خطاب کرتے دیکھا ایک حبشی نے اس کی مہار پکڑی ہوئی تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ ابوکاہل کا ذکر کیا گیا ہے لیکن ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا اور ان سے ایک عجیب سی اچھی خاصی طویل حدیث روایت کی گئی ہے مگر ہم نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

۶۱۸۷۔ حضرت ابوکبشہ انماریؓ

حضرت ابوکبشہ انماری۔ انمار بنو مذحج سے ہے۔ ابن عیسیٰ نے تاریخ حمص میں ان صحابہ کا ذکر کیا ہے۔ جو وہاں آگئے تھے۔ انہوں نے ابوکبشہ کو انماری لکھا ہے اور ان کے بارے میں لوگوں نے ہم سے اختلاف کیا ہے بعض کا قول ہے کہ وہ انمار غطفان سے تھے بعض کہتے ہیں کہ وہ بنولخم سے تھے۔ ابواحمد عسکری انہیں انمار بن بغیض بن ریث بن غطفان سے منسوب کرتے ہیں۔ ابن ابی عاصم انہیں انمار بن اراش بن عمرو بن غوث سے بتاتے ہیں۔

اسی طرح ان کے نام میں بھی اختلاف ہے بقول خلیفہ ان کا نام عمرو بن سعد ہے اور دوسری روایت میں سعد بن عمرو ہے۔ ابونعیم نے ان کا نام سلیم بتایا ہے۔

ابوکبشہ سے عمرو بن رؤبہ اور سالم بن ابوجعد نے روایت کی ہے۔ اسماعیل بن عیاش نے عمرو بن رؤبہ سے انہوں نے ابوکبشہ

انماری سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ تم میں بہتر آدمی وہ ہے جو اپنے اہل وعیال سے حسن سلوک سے پیش آتا ہے۔

کئی راویوں نے باسناد ہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے حمید بن مسعدہ سے انہوں نے محمد بن حمران سے انہوں نے ابوسعید عبداللہ بن بشر سے روایت کی کہ انہوں نے ابوکبشہ انماری کو کہتے سنا کہ حضور اکرم ﷺ کی آستینیں تنگ ہوتی تھیں۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۸۸۔ حضرت ابوکبشہؓ مولیٰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوکبشہؓ مولیٰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں شامل رہے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے غزوۂ بدر از بنو ہاشم ابوکبشہ مولی رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا گیا ہے۔ نیز موسیٰ بن عقبہ نے انہیں بدریوں میں شمار کیا ہے۔ ابن ہشام کے مطابق وہ اہل فارس سے تھے۔ ان کے علاوہ بعض اور لوگوں کا خیال ہے کہ وہ دوس کے باشندے تھے ایک روایت کے مطابق ان کا مولد مکہ تھا۔ آپ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ بقول ابوعمران کا نام سلیم تھا۔ ان کی وفات تیرہ سال ہجری میں اس دن ہوئی۔ جس دن حضرت عمر خلیفہ ہوئے۔ ایک روایت کی رو سے ان کی وفات تیرھویں سال ہجری میں بہ خلافت عمر اس دن ہوئی۔ جس دن عروہ بن زبیر پیدا ہوئے۔ ہم سلیم کے ترجمے میں پیشتر ازیں بیان کر آئے ہیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۸۹۔ حضرت ابوکبیر ہذلیؓ

حضرت ابوکبیر ہذلی شاعر۔ ابویقظان سے مروی ہے کہ ابوکبیر اسلام قبول کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی کہ انہیں زنا کی اجازت دی جائے فرمایا کیا تم دوسروں کو اپنے اہل خانہ کے ساتھ اس کی اجازت دو گے؟ کہا نہیں فرمایا جو چیز تم دوسروں کے لئے جائز خیال کرتے ہو اپنے لئے کیوں درست نہیں سمجھتے؟ اس پر انہوں نے کہا پس اللہ سے دعا کریں کہ یہ بُری عادت مجھ سے چھوٹ جائے۔ اس پر حسان بن ثابت نے ذیل کے دو اشعار کہے۔

سالت هذيل رسول الله فاحشة — ضلت هذيل بما سالت ولم تصب

''بنوہذیل نے رسول کریم ﷺ سے بدکاری کی درخواست کی مگر بنوہذیل نے جو درخواست کی اس میں وہ بھٹک گئے۔ اور راستی سے دور جا پڑے۔''

سالو انبيهم ما ليس معطيهم — حتى الممات و كانوا عرة العرب

''انہوں نے اپنے نبی سے ایسی چیز کی اجازت مانگی جو آپ انہیں زندگی بھر نہیں دے سکتے تھے اور یہ لوگ عرب کے لئے باعث رسوائی تھے۔''

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۹۰۔ حضرت ابوکثیرؓ مولیٰ بنوتمیم

حضرت ابوکثیر شامی۔ بنوتمیم الداری کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابوبشر دولابی نے اسحٰق بن سوید الرملی سے انہوں نے عبید اللہ بن عبدالملک بن ابی کثیر سے روایت کی کہ انہوں نے سو برس زندگی پائی تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے تمام بن وہب اور یسع بن صبح دارانین سے سنا ان دونوں نے عبدالملک بن ابی کثیر سے جو تمیم الداری کے مولیٰ تھے۔ انہوں نے ابن کثیر سے سنا کہ وہ بنوتمیم کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں لڑکا تھا۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۹۱۔ حضرت ابوکثیرؓ

حضرت ابوکثیر صحابی تھے۔ ان سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ معمر کے پاس سے گزرے اور انہوں نے اپنی ران ننگی کی ہوئی تھی۔ اسے مسلم زنجی نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے والد سے انہوں نے ابوکثیر سے روایت کیا لیکن یہ غلط ہے اور صحیح وہ ہے جو اسماعیل بن جعفر نے علاء سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوکثیر سے جو محمد بن جحش کے مولیٰ تھے انہوں نے محمد بن جحش سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معمر کے پاس سے گزرے اور انہوں نے ران ننگی کی ہوئی تھی۔

ابن مندہ کہتے ہیں کہ ابوکثیر تابعی ہیں اور جس نے انہیں صحابی قرار دیا ہے۔ وہ غلطی پر ہے۔ ابواحمد عسکری کا قول ہے کہ ان کی ولادت حضورؐ کے زمانے میں ہوئی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۹۲۔ حضرت ابوکریمہؓ

حضرت ابوکریمہ۔ ایک روایت میں ان کا نام مقدام بن معدیکرب ہے۔ ابوموسیٰ نے اذنا ابوطاہر یحییٰ بن ابوالفضل المحاملی سے مکہ میں انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالحسین بن بشران سے انہوں نے ابوالحسین جوزی سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عبید سے انہوں نے خلف بن ہسام البزار سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے منصور سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابوکریمہ سے روایت کی کہ مہمان کی شب بسری کا بندوبست ہر مسلمان پر ضروری ہے اگر وہ میزبانی کے بغیر رات گزارے اور اسی طرح صبح ہو جائے تو یہ اس پر قرض ہوگا۔ مہمان چاہے تو وصول کرے اور چاہے تو ترک کر دے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۹۳۔ حضرت ابوکلابؓ

حضرت ابوکلاب بن ابوصعصعہ انصاری مازنی۔ وہ اور ان کے بھائی جابر بن ابوصعصعہ غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے تھے۔ یہ دونوں حارث اور قیس پسران ابوصعصعہ کے بھائی تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۹۴۔ حضرت ابوکلیبؓ

حضرت ابوکلیب جہنی۔ ان کی اولاد ان کی حدیث کی راوی ہے۔ یہ حجازی شمار ہوتے ہیں۔ واقدی نے محمد بن سلیم سے انہوں

نے عثیم بن کلیب جہنی سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو غروب آفتاب کے بعد عرفہ سے نکلتے دیکھا آپ کا مقصد مزدلفہ میں جلتی آگ تک پہنچنا تھا چنانچہ آپ اس کے بائیں طرف اترے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں۔ ابونعیم نے بھی ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے جیسا کہ اس اسناد میں مذکور ہے حالانکہ راوی عثیم بن کثیر بن کلیب ہے نہ کہ ان کے والد۔ ابوعمر نے بھی مختصراً ان کا ذکر کیا ہے اور ابوکلیب نے لکھا ہے کہ بعض لوگوں نے انہیں صحابی لکھا ہے لیکن میں ان سے ناواقف ہوا۔

۶۱۹۵۔ ابوالکنودؓ

حضرت ابوالکنود۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ انہوں نے جاہلیت کو پایا۔ محمد بن ابی لیلیٰ نے ہنیدہ بن خالد سے انہوں نے ابوالکنود سے روایت کی کہ ایک آدمی نے آپ سے لڑنے کے لئے تلوار مانگی۔ آپ نے فرمایا غالباً تو چاہتا ہے کہ تلوار لے کر سب کے پیچھے جا کر کھڑا ہو جائے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میرا ایسا ارادہ نہیں ہے چنانچہ تلوار لے کر صفوں میں گھس گیا لڑتا تھا اور یہ اشعار پڑھتا تھا۔

انا امرأ عاهد نی خلیلی ونحن تحت اسفل النخیل

''میں وہ آدمی ہوں کہ میرے دوست نے مجھ سے اس وقت عہد لیا جب ہم کھجور کے ایک پست قامت درخت کے نیچے تھے۔''

ان لا اقوم الدهر فی کبول اضرب بسیف الله والرسول

''میں نے وعدہ کیا تھا کہ میں ایک کنارے پر نہیں کھڑا ہوں گا اور اللہ اور رسول کی تلوار سے جہاد کروں گا۔''

اور جس نے حضور اکرم ﷺ سے تلوار لی تھی۔ وہ ابودجانہ انصاری تھے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب لام

۶۱۹۶۔ حضرت ابولاسؓ

حضرت ابولاس خزاعی۔ ایک روایت میں حارثی ہے۔ ان کا نام عبداللہ یا زیاد تھا۔ مدنی تھے۔ انہیں صحبت ملی۔ ان سے عمر بن حکم بن ثوبان نے روایت کی کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صدقے کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ پر سوار کیا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کمزور اور دبلے اونٹ شاید ہی ہمارا بوجھ اٹھا سکیں فرمایا' ہر اونٹ کی چوٹی پر شیطان مسلط ہوتا ہے۔ اس لئے جب ان پر سوار ہونے لگو تو اللہ کا نام لو اور ان کی نگہداشت کرو کیونکہ وہ تمہیں اپنی پیٹھ پر اٹھاتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۹۷۔ حضرت ابولبابہ اسلمیؓ

حضرت ابولبابہ اسلمی۔ ان کا نام معلوم نہیں ہو سکا' انہیں صحبت ملی اور ان کی حدیث کے راوی کوفی ہیں۔ ابوبکر بزار نے انہیں

صحابہ میں شمار کیا ہے۔ عبدالمالک بن میسرہ نے ان سے روایت کی کہ ان کی ایک اونٹنی چوری ہوگئی۔ جسے انہوں نے ایک انصاری کے پاس دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ حضور ﷺ کے سامنے اس کی ملکیت کے بارے میں شہادت پیش کر سکتے ہیں مگر انصاری نے گواہ پیش کر دیا کہ اس نے یہ اونٹنی طائف کے ایک مشرک سے اٹھارہ درہم میں خریدی ہے۔ حضور نے تبسم فرما کر کہا' اے ابولبابہ اگر تم اونٹنی کے خواہش مند ہو تو اٹھارہ درہم دے کر لے لو اور یا اونٹنی سے دست بردار ہو جاؤ۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۹۸۔ حضرت ابولبابہ رفاعہؓ

حضرت ابولبابہ رفاعہ بن عبدالمنذر بروایت ابن اسحٰق' اور احمد بن حنبل اور ابن معین۔ بقول موسیٰ بن عقبہ' ابن ہشام اور خلیفہ ان کا نام بشیر تھا۔ رفاعہ کے ترجمے میں ہم ان کا نام لکھ آئے ہیں اور یہ اپنے قبیلے کے نقیب تھے۔ بیعت عقبہ میں موجود تھے۔ غزوۂ بدر میں آپ کے ساتھ تھے کہ آپ نے انہیں اپنا جانشین بنا کر مدینہ واپس کر دیا اور مال غنیمت اور ثواب سے انہیں حصہ عطا فرمایا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے' بنواوس سے شرکائے بیعت عقبہ' رفاعہ بن عبدالمنذر بن زبیر بن زید بن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ابولبابہ کا ذکر کیا ہے۔ ابولبابہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں موجود تھے لیکن حضور نے انہیں اپنا جانشین بنا کر واپس کر دیا تھا اور ابن اسحٰق کی روایت کے مطابق' مہاجرین اور انصار کی کی ایک جماعت تھی جو بدر میں شریک نہ ہو سکی تھی اور آپ نے انہیں مال غنیمت سے ان کا حصہ عطا فرمایا تھا۔ ابولبابہ بن عبدالمنذر بھی ان میں شامل تھے کیونکہ آپ نے انہیں مدینہ کی نگرانی کے لئے راستہ سے واپس فرما دیا تھا۔ یہی صورت حال غزوۂ سویق میں پیش آئی تھی۔ وہ غزوۂ احد اور باقی تمام غزوات میں شریک جہاد رہے اور فتح مکہ میں بنوعمرو بن عوف کا علم ان کے پاس تھا۔

ابولبابہ نے خود کو مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا تھا چنانچہ جوائج ضروریہ کے لئے ان کی بیٹی انہیں کھول دیتی۔ اسی طرح سات یا آٹھ دن بندھے رہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جب حضور نے بنوقریظہ کا جو بنواوس کے حلیف تھے' محاصرہ کیا تو انہوں نے اس باب میں ابولبابہ سے مشورہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر تم ہتھیار ڈال دو گے تو موت کے لئے تیار ہو جاؤ۔ یہ بشری لغزش تھی جو ان سے سرزد ہوگئی۔ معاً انہیں خیال آیا کہ وہ دانستہ طور پر اللہ اور رسول سے خیانت کر بیٹھے ہیں۔ اس لئے انہوں نے اپنے آپ کو مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔

ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے خود کو ستون مسجد سے اس لئے باندھ لیا تھا کہ وہ غزوۂ تبوک میں حضور اکرم ﷺ کا ساتھ نہ دے سکے تھے۔ انہوں نے قسم کھائی تھی کہ جب تک ان کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ وہ نہ کچھ کھائیں گے نہ پئیں گے چنانچہ ضعف کی وجہ سے وہ اتنے کمزور ہو گئے کہ ان پر غشی طاری ہوگئی۔ سات دن کے بعد ان کی توبہ قبول ہوئی۔ تو انہوں نے التجا کی کہ آپ ازراہ نوازش بنفس نفیس مجھے آزاد فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کی رسیاں کھولیں تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نے عہد کیا تھا کہ اگر میری توبہ قبول ہوگئی تو میں اسی گھر سے جس میں مجھ سے یہ گناہ سرزد ہوا ہے علیحدہ ہو جاؤں گا اور اپنا تمام مال و متاع اللہ کی راہ میں صدقہ کر دوں گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے لبابہ! تجھے تیسرے حصے کی اجازت ہے کہ وہ صدقہ کرے۔

عبداللہ بن عباس سے "واٰخرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلاً صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا" اس آیت کے نزول کی ایک وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ابولبابہ کے علاوہ سات' آٹھ یا نو اور صحابی بھی غزوۂ تبوک میں شرکت نہ کر سکے تھے ندامت اور پشیمانی کی وجہ سے انہوں نے خود کو مسجد کے ستونوں کے ساتھ باندھ دیا تھا۔ ندامت اور توبہ کو عمل صالح اور غزوئے میں عدم شمولیت کو عمل سیئی سے تعبیر کیا گیا۔

حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس سے ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابوالعلاء سے انہوں نے ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن القاسم المعروف بابن ابی نصر سے انہوں نے ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابوثابت سے انہوں نے ابوعبداللہ محمد بن حماد طہرانی سے انہوں نے سہل بن عبدالرحمٰن ابوالہیثم رازی سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ مدنی ابواویس سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابولبابہ بن عبدالمنذر انصاری سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن نماز استسقاء پڑھی۔ ابولبابہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کھجوریں کھلیانوں میں خشک کرنے کے لئے پھیلائی ہوئی ہیں۔ آسمان میں کہیں بھی بادل کا کوئی ٹکڑا موجود نہ تھا حضورؐ نے تین دفعہ بارش کے لئے دعا فرمائی۔ آخری دفعہ فرمایا اے اللہ تو اتنی بارش فرما کہ ابولبابہ کو اپنے کپڑے اتار کر اپنے کھلیان کا سوراخ اپنی دھوتی سے بند کرنا پڑے۔ آسمان نے برسنا شروع کیا اور اس زور کی بارش ہوئی کہ لوگ ابولبابہ کے گرد جمع ہو گئے اور ان سے کہا کہ جب تک وہ ننگے ہو کر اپنے کھلیان کی نالی دھوتی سے بند نہیں کریں گے' بارش نہیں رکے گی کیونکہ آپنے اپنی دعا میں یہی فرمایا تھا چنانچہ جب ابولبابہ نے کپڑے اتار کر اپنی دھوتی سے نالی کو بند کیا تو بارش رک گئی۔ ان کی وفات حضرت علیؓ کے دور خلافت میں ہوئی۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۹۹۔ حضرت ابولبابہؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابولبابہ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ تھے اور آپ کے غلاموں میں ان کا نام آتا ہے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۰۰۔ حضرت ابولبیبہ اشہلیؓ

حضرت ابولبیبہ اشہلی۔ بنو اشہل سے تھے جو بنو اوس کا ذیلی قبیلہ تھا۔ ابوالفضل المنصور بن ابوالحسن الفقیہہ نے باسنادہ احمد بن علی سے انہوں نے عمرو الناقد سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے حسن بن عبدالرحمٰن بن ابولبیبہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص بعد از نکاح ایک درہم ادا کر کے عورت کو اپنے لئے حلال کرنا چاہے یہ جائز ہے۔ ان سے اس حدیث کے علاوہ اور کئی احادیث بھی مروی ہیں جن کا اسناد قوی نہیں ہے اور ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن کے بغیر اور کسی راوی نے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۰۱۔ حضرت آبی اللحمؓ

حضرت آبی اللحم۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور دونوں نے یزید بن عبداللہ بن ہاد سے انہوں نے عمیر مولیٰ

آبی اللحم سے انہوں نے آبی اللحم سے روایت کی کہ انہوں نے احجار الزیت کے پاس حضور اکرم ﷺ کو بارش کے لئے دعا کرتے دیکھا کہ آپ نے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ ابن مندہ نے آبی اللحم ان کی کنیت قرار دی ہے حالانکہ یہ ان کا لقب (آبی اللحم) ہے کیونکہ وہ گوشت نہیں کھاتے تھے۔

۶۲۰۲۔ حضرت ابولقیطؓ

حضرت ابولقیط۔ حبشی یا یمنی تھے۔ حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے حضرت عمر کے عہد خلافت تک زندہ رہے فوجی نفری کا رجسٹر ان کی تحویل میں ہوتا تھا۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر کہتے ہیں میں انہیں نہیں جانتا۔

۶۲۰۳۔ حضرت ابولیلیٰ اشعریؓ

حضرت ابولیلیٰ اشعری۔ انہیں صحبت ملی۔ ابوعمر عیسیٰ نے سلیمان بن حبیب محاربی سے انہوں نے عامر بن لدین اشعری سے انہوں نے ابولیلیٰ اشعری صحابی سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا کہ تم اپنے زعما کی اطاعت کرو اور مخالفت نہ کرو۔ کیونکہ ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت اور ان کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔ مروان بن معاویہ نے محمد بن ابوقیس سے انہوں نے سلیمان اور محمد بن ابی قیس (محمد بن سعید مصلوب شامی) سے اور یہی آدمی ابوعمر عیسیٰ ہے اور اکثر اہل حدیث ان کے بارے میں تدلیس سے کام لیتے ہیں تاکہ ان کا معاملہ چھپا رہے کیونکہ وہ ضعیف اور متروک الحدیث ہیں اور مدار حدیث ان پر ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۰۴۔ حضرت ابولیلیٰ انصاریؓ

حضرت ابولیلیٰ انصاری۔ ان کے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن تھا۔ ان کے نام میں اختلاف ہے' کسی نے یسار بن نمیر کسی نے اوس بن خولی' کسی نے داود بن بلال اور کسی نے بلال بن بلیل لکھا ہے۔ ابن کلبی نے ابولیلیٰ انصاری کا نام داؤد بن بلیل بن بلال بن احیحہ بن جلاح بن حریش بن جحجبی بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی لکھا ہے حضور ﷺ کی صحبت پائی۔ غزوۂ احد اور بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ پھر کوفے میں منتقل ہو گئے۔ وہاں بنوجہینہ کے محلے میں ان کا ایک مکان تھا۔ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ حضرت علی کے تمام معرکوں میں شریک رہے۔

ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی' ابراہیم اور اسماعیل وغیرہ نے باسناد ہم تا محمد بن عیسیٰ انہوں نے ابن ابی زائدہ سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ثابت البنانی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت کی کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ جب کسی گھر میں سانپ نظر آ جائے تو تمہیں چاہیے کہ اسے کہو کہ ہم تمہیں حضرت نوح اور سلیمان بن داؤد کے عہد کا واسطہ دیتے ہیں کہ ہمیں دکھ نہ دینا اگر اس کے بعد پھر نمودار ہو تو اسے مار ڈالو۔

۶۲۰۵۔ حضرت ابولیلیٰ خزاعیؓ

حضرت ابولیلیٰ خزاعی۔ جعفر نے انہیں صحابی شمار کیا ہے۔ ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۰۶۔ حضرت ابولیلیٰ عبدالرحمٰنؓ

حضرت ابولیلیٰ عبدالرحمٰن بن کعب بن عمرو انصاری مازنی۔ انہیں صحبت ملی۔ غزوۂ احد اور بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ بقول واقدی حضرت عمرؓ کی خلافت کے آخری ایام یا حضرت عثمانؓ کے ابتدائی ایام خلافت تک زندہ رہے۔ ان کے بھائی کا نام عبداللہ بن کعب انصاری تھا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۰۷۔ حضرت ابولیلیٰ غفاریؓ

حضرت ابولیلیٰ غفاری۔ ان کا نام نہیں معلوم ہو سکا۔ ان کی حدیث اسحٰق بن بشر نے خالد بن حارث سے انہوں نے عوف سے انہوں نے حسن سے انہوں نے ابولیلیٰ غفاری سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ آپؐ کے بعد عظیم فتنہ اٹھ کھڑا ہوگا۔ جب ایسی صورت حال پیدا ہو تو تم علی کے گرد جمع ہو جاؤ کیونکہ قیامت کے دن وہ سب سے پہلے ملاقات کرے گا اور مصافحہ کرے گا وہی اس امت کے صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہے جو حق و باطل میں فیصلہ کرے گا اور وہ مومنوں کے سردار ہیں۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ اسحٰق بن بشر وہ راوی ہے جس کی حدیث پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا جبکہ وہ اکیلا ہو۔ کیونکہ وہ ضعیف اور منکر الحدیث ہے۔

۶۲۰۸۔ حضرت ابولیلیٰ نابغہ جعدیؓ

حضرت ابولیلیٰ نابغہ جعدی شاعر تھے اور ان کا نام قیس بن عبداللہ بن عمرو بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ تھا۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے ذیل کا شعر پڑھا۔

بلغنا السماء مجدنا وجدودنا　　　وانا لنرجو افوق ذلک مظهراً

''ہماری توقیر اور ہمارے اسلاف آسمان تک پہنچ گئے ہیں۔ ہمیں اب اس سے بلند تر مظہر کی خواہش ہے۔''

رسول کریم ﷺ نے دریافت فرمایا اس سے تمہارا کیا مقصد ہے۔ ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

بقول ابوعمر' نابغہ جعدی دوسو سال زندہ رہے یہی قول ہے عمر بن شبہ اور ابن قتیبہ کا۔ کہتے ہیں کہ ان کی ولادت نابغہ ذبیانی سے پہلے ہوئی۔ اور ابن زبیر کے عہد خلافت تک زندہ رہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب المیم

۶۲۰۹۔ حضرت ابومالک اسلمیؓ

حضرت ابومالک اسلمی۔ ابوبکر بن ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ محمد بن بکیر نے ابن ابی زائدہ سے انہوں نے ابن ابی خالد سے انہوں نے ابومالک اسلمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ماعز بن مالک کو تین دفعہ واپس بھیجا تھا۔ جب وہ چوتھی دفعہ آئے تو آپ نے انہیں رجم کرنے کا حکم دیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۱۰۔ حضرت ابو مالک اشجعیؓ

حضرت ابو مالک اشجعی۔ ایک روایت میں اشعری ہے۔ ان کا نام عمرو بن حارث بن ہانی تھا۔ بقول ابوعمران سے عطاء بن یسار نے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انہیں صرف اشجعی لکھا ہے اور اس ترجمے میں ان کا ذکر نہیں کیا امام احمد بن حنبل نے انہیں صحابی شمار کیا ہے۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالملک بن عمرو سے انہوں نے زہیر بن محمد سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو مالک اشجعی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ سب سے بڑی دھوکا بازی یہ ہے کہ دو شخص ایک مکان میں شریک ہیں جب اس کی تقسیم عمل میں آئی ہے تو ایک آدمی اپنے ساتھی کے حصے سے بالشت بھر زمین فریب کاری سے ہتھیا لیتا ہے۔ اس طریقے سے وہ اس زمین کا وہ ٹکڑا سات طبقوں تک اپنی گردن میں طوق بنا کر ڈال لے گا۔ یہی قول ہے عبدالملک بن زہیر کا اور اس سے شریک، قیس بن ربیع اور عبیداللہ بن عمر نے عبداللہ بن عطا سے روایت کیا ہے اور ان کا نام انہوں نے ابو مالک اشعری لکھا ہے اور یہی صحیح ہے۔

نیز زہیر نے عبداللہ بن محمد سے انہوں نے عطا سے انہوں نے ابو مالک اشجعی سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی کہ میری امت میں زمانہ جاہلیت کی چار خصلتیں باقی رہ جائیں گی۔ امام بخاری نے بھی اسی اسناد سے اسی طرح نقل کیا ہے اور ان کا نام ابو مالک اشجعی لکھا ہے اور زہیر کثیر الخطاء راوی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۱۱۔ حضرت ابو مالک اشعریؓ

حضرت ابو مالک اشعری۔ اپنے اہل قبیلہ کے ساتھ بذریعہ کشتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہیں صحبت حاصل ہوئی۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ کسی نے کعب بن مالک کسی نے کعب بن عاصم کسی نے عبید کسی نے عمرو اور کسی نے حارث لکھا ہے۔ شامی شمار ہوتے ہیں۔

یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے، ابوالقاسم اور اسماعیل بن احمد بن عمرو السمر قندی نے املاءً عبدالواحد بن علی العلاف سے انہوں نے علی بن محمد بن بشراں سے انہوں نے اسماعیل بن محمد الصفار سے انہوں نے احمد بن منصور سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابن ابی حسین سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے ابو مالک اشعری سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں موجود تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی یَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَکُمْ تَسُؤْکُمْ۔ نیز حضور اکرمؐ نے فرمایا "اللہ کے کچھ بندے جو انبیاء و شہداء نہ ہونے کے باوجود ایسے بھی ہیں کہ جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کرتے ہیں کیونکہ انہیں قیامت کے دن اللہ کے قریب میں ایسا مقام حاصل ہوگا۔"

اسماعیل بن عبداللہ بن خالد بن سعید بن ابو مریم نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ میں نے ابو مالک اشعری کو یہ کہتے سنا کہ آپؐ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر ایام قربانی کے درمیان فرمایا۔ کیا آج یوم حرام نہیں؟ صحابہ کرام نے کہا، درست ہے یا رسول اللہ ﷺ! یہ دن قیامت کے دن تک اسی طرح قابل حرمت رہے گا۔ پھر فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ مسلمان کون ہے۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مومن وہ ہے کہ جس سے دوسرے مومنوں کے جان

وخون محفوظ ہوں اور مومنوں کا جان و مال ان پر تا قیامت حرام ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۱۲۔ حضرت ابو مالک غفاریؓ

حضرت ابو مالک غفاری۔ ابو احمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے اور محمد بن ابراہیم شلا ثائی سے انہوں نے اسحٰق بن ابراہیم الشہید سے انہوں نے ابو فضیل سے انہوں نے حصین سے انہوں نے ابو مالک غفار سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حمزہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے ساتھ سات جنازے اور لائے گئے اور اسی طرح پڑے رہے اور آپ نے سب کا جنازہ اکٹھا پڑھایا۔

۶۲۱۳۔ حضرت ابو مالک قرظیؓ

حضرت ابو مالک قرظی۔ یہ ثعلبہ کے والد ہیں۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو پایا اور اسلام قبول کیا۔ ان کا نام عبداللہ تھا۔ ان کی حدیث یزید بن ہاد نے ثعلبہ بن مالک سے روایت کی۔ ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ ابو مالک یمن کے یہودی تھے۔ بقول محمد بن سعد انہوں نے بنو قریظہ کی ایک عورت سے شادی کر لی تھی اور انہیں سے منسوب ہو گئے۔ یہ خود بنو کندہ سے تھے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۱۴۔ حضرت ابو مالک نخعیؓ

حضرت ابو مالک نخعی دمشقی' بروایتے انہیں صحبت ملی۔ معاویہ بن صالح نے عبداللہ بن دینار بہرانی حمصی سے انہوں نے ابو مالک نخعی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ایسا آدمی جس سے اس کے والدین ناراض ہوں۔ ایسی عورت جو ننگے سر نماز پڑھے اور ایسا امام جسے اس کے مقتدی ناپسند کریں۔ ان سے کسی کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی۔ صحیح بات یہ ہے کہ انہیں صحبت نصیب نہیں ہوئی اور ان کی حدیث مرسل ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۱۵۔ حضرت ابو مالکؓ

حضرت ابو مالک۔ مصر میں سکونت رکھ لی تھی۔ ان سے سنان بن سعد نے روایت کی یزید بن ابوحبیب نے سنان بن سعد سے انہوں نے ابو مالک سے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا۔ وہ جنت میں اہل جنت کی خدمت گزاری کریں گے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ ابو سعید بن یونس سے اسی طرح روایت کی۔ ابو نعیم کے مطابق مشہور اسنادیوں ہے۔ یزید از سنان از انس بن مالک۔

۶۲۱۶۔ حضرت ابو مالکؓ

حضرت ابو مالک۔ ہشام بن الغار نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے اہل دمشق کو بتایا کہ جلد ہی تم میں قذف' مسخ اور خسف کے واقعات ہوں گے۔ انہوں نے کہا اے ربیعہ! تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ انہوں نے کہا یہ شخص ابو مالک حضور اکرم ﷺ کا صحابی ہے۔ اس سے پوچھ لو وہ ان کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے۔ انہوں نے ابو مالک سے پوچھا کہ ابن ربیعہ کیا

کہہ رہا ہے۔ انہوں نے کہا میں نے حضور اکرم ﷺ کو کہتے سنا کہ عنقریب ہی میری امت کو ان تین مصیبتوں سے پالا پڑے گا لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اس کی وجہ کیا ہوگی۔ فرمایا وہ گانے والی عورتیں رکھ لیں گے اور شراب پئیں گے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۱۷۔ حضرت ابو مالکؓ

حضرت ابو مالک نام نامعلوم۔ عبدالرحمٰن بن زید العمی نے اپنے والد سے روایت کی حضور نے فرمایا۔ جس نے اسلام میں اسی برس گزارے اللہ اس پر جہنم کی آگ حرام کردے گا اور جنت کے اونچے درجوں میں اس کا مقام ہوگا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ ہاں البتہ ابن مندہ نے عبدالرحمٰن بن زید لکھا ہے لیکن درست نام عبدالرحیم ہے۔

۶۲۱۸۔ حضرت ابوالمبتذلؓ

حضرت ابوالمبتذل۔ ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ احمد بن سلیمان سے انہوں نے رشدین بن سعد سے انہوں نے حیی بن عبداللہ معافری سے انہوں نے ابوالمتبذل سے جو صحابی تھے اور افریقہ میں مقیم ہو گئے تھے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ جو شخص صبح اٹھ کر خدا کی ربوبیت میری رسالت اور دین اسلام کی قبولیت پر اظہار رضامندی کرے میں اس کی ضمانت دیتا ہوں کہ اسے پکڑ کر سیدھا بہشت میں لے جاؤں گا۔ اور اسی حدیث کو احمد بن طیب نے رشدین سے بیان کیا ہے اور ان کی کنیت ابوالمنیذر یا المنتذر لکھی ہے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور منذر یا منیذر کے نام کے تحت ان کا ترجمہ لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۱۹۔ حضرت ابوالمجبرؓ

حضرت ابوالمجبر۔ حضرمی اور طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے حسن نے ابونعیم سے انہوں نے حبیب بن حسن سے انہوں نے موسیٰ بن اسحٰق سے (ح) ابونعیم نے محمد بن محمد سے انہوں محمد بن عبداللہ حضرمی سے (ح) ابوموسیٰ نے کوشیدی سے انہوں نے ابن ریذہ سے انہوں نے ابوالقاسم طبرانی سے انہوں نے ابوحصین محمد بن حصین بن القاضی سے وہ کہتے ہیں انہوں نے یحییٰ حمانی' انہوں نے مبارک بن سعید سے جو سفیان بن سعید ثوری کے بھائی ہیں۔ انہوں نے ابوالمجبر سے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے دو لڑکیوں' دو بہنوں یا دو خالاؤں یا دو پھوپھیوں یا دو دادیوں کی پرورش کی وہ میرے ساتھ جنت میں اس طرح ہوگا۔ جس طرح یہ دو انگلیاں باہم جڑی ہوئی ہیں۔ آپ نے انگشت شہادت کو ساتھ والی انگلی یعنی درمیانی سے ملا دیا تھا۔

ابوموسیٰ نے اذنا ابوالرجاء احمد بن محمد القاری سے انہوں نے ابوالعلاء عبدالصمد بن محمد الکرجی سے انہوں نے اجازۃً محمد بن صالح العطار سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن احمد بن عقبہ سے انہوں نے حسن بن عرفہ سے انہوں نے مبارک بن سعید سے انہوں نے خلید الفراء سے انہوں نے ابوالمجبر سے روایت کی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ایسی ہیں جو دل کا ناس مار دیتی ہیں۔ احمقوں سے مجالست اگر تو ان کی صحبت میں بیٹھے گا تو ان کی طرح ہو جائے گا اور

اگراس سے دور رہے گا تو بچ جائے گا۔دوسری کثرت گناہ قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے: کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون (بلکہ ان کے اعمال سے ان کے دل زنگ آلود ہو گئے ہیں) تیسرا عورتوں سے خلوت۔ان کی باتیں سننا اور ان کے کہے پر عمل کرنا۔چوتھا مُردوں کی محفلوں میں شریک ہونا صحابہ نے دریافت کیا یارسول اللہ اُمُردوں سے کون مراد ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا دولت مند جس کی دولت نے اسے مغرور کر دیا ہو اور ظالم امام یعنی بے انصاف حاکم وقت۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۰۔حضرت ابومجیبہ باہلیؓ

حضرت ابومجیبہ باہلی۔ایک روایت میں عم مجیبہ ہے۔ابوموسیٰ کے مطابق یہ ان لوگوں میں ہیں۔جن کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ابوعمر کہتے ہیں میں انہیں نہیں جانتا۔ابوعمر اور ابوموسیٰ نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا ہے۔جنہوں نے اپنے والد سے مختصراً روایت کی۔

۶۲۲۱۔حضرت ابومحجن ثقفیؓ

حضرت ابومحجن ثقفی۔ان کا نام عمرو بن حبیب بن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف الثقفی تھا۔ایک روایت میں مالک بن حبیب اور دوسری میں عبداللہ بن حبیب آیا ہے۔ایک اور روایت کے رو سے ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے۔جب نویں ہجری کے ماہ رمضان میں بنوثقیف نے اسلام قبول کیا تو یہ بھی مسلمان ہو گئے تھے۔ان سے ابوسعید بقال نے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے اپنی امت سے تین باتوں کا خطرہ ہے۔ستاروں پر ایمان لانا' تقدیر کی تکذیب اور سلاطین کا ظلم۔

ابومحجن جاہلیت میں اور اسی طرح بعد از قبول اسلام بڑے دلیر اور بہادر سپاہی تھے۔شاعر تھے اور اچھے شعر کہتے تھے مزید برآں بڑے سخی اور کریم النفس آدمی تھے لیکن شراب کا ایسا چسکا تھا کہ کسی طرح بھی رک نہیں سکتے تھے حضرت عمر نے انہیں سات آٹھ دفعہ حد لگائی۔آخر جلاوطن کر کے ایک جزیرے میں قید کر دیا اور حفاظت کے لئے ایک آدمی ساتھ کر دیا لیکن ابومحجن بھاگ کر سعد بن ابی وقاص کے پاس چلے گئے جو ایران میں مصروف جہاد تھے جب حضرت عمر کو علم ہوا تو انہوں نے سعد کو لکھا کہ ابومحجن کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دو انہوں نے انہیں اپنی تحویل میں لے لیا اور پاؤں میں بیڑی ڈال دی۔یہ وہ زمانہ تھا۔جب قادسیہ میں اسلام اور کفر کی ٹھن گئی تھی اور زبردست جنگ ہو رہی تھی۔ابومحجن نے سعد کی بیوی سے درخواست کی کہ وہ اسے آزاد کر دے اور سعد کا گھوڑا اسے دے دے تاکہ وہ جہاد میں حصہ لے سکے اگر وہ بچ گیا تو وعدہ کرتا ہے کہ واپس آ کر بیڑی پہن لے گا لیکن اگر شہید ہو گیا تو بات ہی ختم ہو جائے گی لیکن سعد کی بیوی نہ مانی اپنی بے بسی پر انہوں نے ذیل کے اشعار کہے

کفی حزنًا ان ترتدی الخیل بالقنا واترک مشدودًا علی وثاقیا

''مجھے مغموم بنانے کو اتنی بات ہی کافی ہے کہ شاہ سوار نیزے لہراتے پھر رہے اور میں یہاں بیڑیوں میں جکڑا پڑا ہوں۔''

اذ اقمت عنانی الحدید واغلقت مصارع دونی قدتصم المنادیا

''جب میں کھڑا ہونا چاہتا ہوں تو لوہے کی بیڑیاں مجھے روک لیتی ہیں اور مجھے میدان سے روک لیتی ہیں اور جنہیں میں مدد کے لئے پکارتا ہوں وہ بہرے ہوگئے ہیں۔''

وقدکنت ذامال کثیر واخوۃ فقد ترکونی واحد الا اخالیا

''کبھی میرے پاس بڑا مال تھا اور کثیر التعداد بھائی بند تھے۔ وہ سب چھوڑ گئے ہیں۔ اب میں اکیلا ہوں اور کوئی عزیز میرے ساتھ نہیں۔''

حسبنا عن الحرب العوان وقد بدت واعمال غیری یوم ذاک العوالیا

''جنگ یک حملہ شروع ہوگئی ہے اور ہمیں اس میں شرکت سے روک دیا گیا ہے اور میرے علاوہ دوسرے لوگوں کے کارنامے شان دار ہیں۔''

فللّٰہ عھد لا اخیس بعھدہ لئن فرجت ان لا ازور الحوانیا

''میں خدا کے نام پر عہد کرتا ہوں اور میں اس میں خیانت نہیں کروں گا اگر سلمٰی (سعد کی بیوی) مجھے کھول دے تو میں ہرگز شراب کی دکان پر نہیں جاؤں گا۔''

جب سلمٰی نے یہ اشعار سنے تو اس پر رقت طاری ہوگئی اور اس نے ابومحجن کو کھول دیا اور سعد کا گھوڑا بھی اس کے حوالے کر دیا۔ ابومحجن نے اس قیامت کا حملہ کیا کہ دیکھنے والے عش عش کر اٹھے جس طرف حملہ کرتے کوئی ٹھہر نہ سکتا اور وہ لوگوں پر بڑی تندی اور تیزی سے حملہ آور ہوتے تھے لوگ ہمہ تن حیرت تھے اور کوئی انہیں پہچان نہ سکا سعد ایک مکان کی چھت پر کھڑے یہ تماشا دیکھ رہے تھے کیونکہ وہ زخم کی وجہ سے سواری نہیں کر سکتے تھے۔ نیز عرق النساء کا ان پر حملہ تھا۔ کہنے لگے اگر ابومحجن قید میں نہ ہوتا۔ تو میں کہتا کہ یہ ابومحجن ہے اور جس گھوڑے پر وہ سوار ہے۔ وہ بلقاء ہے جب لوگ میدان جنگ سے واپس ہوئے تو ابومحجن نے بھی واپس آکر پاؤں میں بیڑیاں پہن لیں سلمٰی نے ساری بات سعد کو بتادی اور انہوں نے ابومحجن کو آزاد کر دیا۔ اس حسن سلوک سے متاثر ہوکر ابومحجن نے شراب نوشی سے توبہ کرلی۔ کہنے لگے مجھے چڑ آتی تھی کہ میں حد سے ڈر کر شراب نوشی ترک کردوں۔

مروی ہے کہ ابومحجن کے دونوں بیٹے ایک دفعہ امیر معاویہ کے دربار میں گئے۔ امیر معاویہؓ نے کہا تمہارا والد وہی شخص تھا نا جس نے ذیل کے اشعار کہے تھے۔

اذا مت فاوفننی الیٰ حنب کرمۃ تروی عظامی بعد موتی عروقھا

''جب میں مرجاؤں تو مجھے شراب خانے کے ایک طرف دفن کر دینا تا کہ مرنے کے بعد میری ہڈیاں اس کی شراب سے سیراب ہوتی رہیں۔''

ولا تدفننی فی الفلاۃ فاننی اخاف اذا مامت ان لا اذوقھا

''اور مجھے کسی کھلے میدان میں دفن نہ کرنا کیونکہ میں ڈرتا ہوں کے مرنے کے بعد مجھے اس کا چکھنا نصیب نہ

ہوگا۔"

ابو محجن کے بیٹے نے امیر معاویہ سے کہا کہ اگر آپ چاہتے تو اس کا کوئی اچھا شعر بھی سنا سکتے تھے امیر معاویہ نے کہا مثلاً ابو محجن کے بیٹے نے پڑھا۔

لا تسأل الناس عن مالی و کثرته　　واسئل الناس عن حزمی و عن خلقی

"تم لوگوں سے میرے مال ومتاع اور اس کی کثرت کے بارے میں مت پوچھو بلکہ چاہیے کہ تم میرے وقار اور میرے اخلاق کے بارے میں دریافت کرو۔"

القوم اعلم انی من سراتهم　　اذا تطیش ید الرعد یدة الفرق

"میرے قبیلے کو علم ہے کہ میں ان کا خبر گیر ہوں۔ جب بزدل لوگوں کے ہاتھ کانپنے لگ جاتے ہیں۔"

قد ارکب الهول مسدولا عساکره　　واکتم السرفیه ضربة العنق

"میں خطرات کے فتنوں پر سوار ہو کر اس کے لشکروں کو تتر بتر کر دیتا ہوں اور اس کی گردن پر وار کر کے اس کے راز کو آشکار انہیں ہونے دیتا۔"

اعطی السنان غداة الروع حصته　　وعامل الرمح ارویه من العلق

"جنگ کے دن میں نیزے کے بھالے کو اس کا حصہ دے دیتا ہوں۔ اور نیزے کے دستے کو خون سے سیراب کرتا ہوں۔"

عف المطالب عمالست نائله　　وان ظلمت شدید الحقد والحنق

"جن مقاصد تک میری رسائی نہیں ہو سکتی۔ تم بھی ان سے دست کش ہو جاؤ اور اگر کوئی مجھ سے زیادتی کرے تو میں بھی اس باب میں سخت دشمن اور کینہ توز ہوں۔"

وقد اجود و مالی بذی قنع　　وقد اکرو راء المجحر الفرق

"میں لوگوں میں اپنا مال تقسیم کرتا ہوں لیکن میرے ذرائع غیر ملتجی ہیں اور جب میں حملہ کرتا ہوں تو لوگوں کی پناہ گاہوں کو پار کر جاتا ہوں۔"

قد یعسر المرء حینا وهو ذو کرم　　وقد یثوب سوام العاجز الحمق

"کبھی ایک کریم النفس آدمی کچھ وقت کے لئے عسرت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کبھی ایک عاجز احمق آدمی ایک اچھی فکر تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔"

سیکثر المال یومًا بعد قلته　　ویکتسی العود بعد الیبس بالورق

"کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مال گھٹ جانے کے بعد زیادہ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ خشک لکڑی پر کچھ عرصے کے بعد پتے نمودار ہو جاتے ہیں۔"

یہ اشعار سن کر امیر معاویہ نے کہا اگر مجھ سے پہلی گفتگو میں کچھ غلطی ہوگئی ہے تو انعام دے کر اس فروگزاشت کی تلافی کر دوں

گا چنانچہ اسے انعام سے نوازا اور کہا کہ عورتوں کو ابو محجن کی طرح بچے جننا چاہئیں۔

ابن سعد سے مروی ہے کہ ابو محجن نے جرجان یا آذربائیجان میں وفات پائی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۲۔ حضرت ابومحذورہ موذن رضی اللہ عنہ

حضرت ابومحذورہ موذن۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے سمرہ بن معیر کسی نے اوس بن معیر اور کسی نے معیر بن محیریز لکھا ہے۔ ہم ان کا نسب اوس اور سمرہ کے تراجم میں لکھ آئے ہیں۔ ابو یقظان کے مطابق ان کا بھائی اوس بن معیر غزوۂ بدر میں بحالت کفر مارا گیا تھا اور ابومحذورہ کا نام سلمان یا سمرہ بن معیر تھا۔ ابوعمر لکھتے ہیں بعض لوگوں نے ان کا نام معین تحریر کیا ہے۔ طبری لکھتے ہیں کہ ابومحذورہ کا ایک بھائی تھا جس کا نام انیس تھا۔ جو بدر میں بحالت کفر قتل ہوا۔ محمد بن سعد کہتے ہیں۔ میں نے ابومحذورہ کا نسب ایک آدمی سے بطریق ذیل سنا۔ سمرہ بن معیر بن لوذان بن وہب بن سعد بن جمح اور ان کے بھائی کا نام اویس تھا بخاری اور ابن معین کے مطابق ان کا نام سمرہ بن معیر تھا اور بقول کلبی ان کا نام اوس بن معیر بن لوذان بن ربیعہ بن عریج بن سعد بن جمح تھا اور زبیر لکھتے ہیں کہ عریج' لوذان اور ربیعہ بھائی تھے از بنوسعد بن جمح۔ جو اس کے خلاف کہتے ہیں۔ وہ غلطی پر ہیں۔ نیز یہ کہ ان کا بھائی انیس بن معیر بحالت کفر غزوۂ بدر میں مارا گیا تھا اور ان کی ماں بنوخزاعہ سے تھی اور ان کی نسل ختم ہو گئی تھی۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ زبیر' ان کا چچا مصعب' ابن اسحٰق اور مسیبی اس پر متفق ہیں کہ ابومحذورہ کا نام اوس تھا اور یہ لوگ انساب قریش کے ماہرین سے ہیں اور جس نے ان کا نام سلمہ کہا ہے۔ وہ غلطی پر ہیں اور ابومحذورہ حضور اکرمؐ کے موذن تھے۔ حضوا کرم ﷺ نے انہیں اذان دیتے سنا۔ ان کی آواز آپ کو پسند آئی آپ نے بلایا۔ انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور یہ خدمت ان کے ذمہ لگا دی گئی اور مکہ میں وہ عرصے تک اذان دیتے رہے ان کے بعد ان کے چچازاد بھائی ابن محیریز نے یہ خدمت سنبھال لی۔ ان کے بعد ان کا بیٹا موذن بنا پھر یہ خدمت ربیعہ بن سعد بن جمح کے سپرد ہوئی۔ ابومحذورہ بہت خوش آواز تھے۔ حضرت عمر نے انہیں اذان دیتے سنا۔ تو کہنے لگے میں یہ سمجھا قریب ہے کہ تمہاری باچھیں پھٹ جائیں۔

ابواسحٰق بن محمد الفقیہہ وغیرہ نے باسناد ہم تا ابوعیسیٰ ترمذی۔ بشر بن معاذ سے انہوں نے ابراہیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابومحذورہ سے انہوں نے اپنے والد اور دادا سے انہوں نے ابومحذورہ سے سنا کہ حضور اکرم ﷺ نے انہیں پاس بٹھا کر حرف بحرف اذان سکھائی۔ بشر نے ان سے کہا میرے سامنے اذان دہرایئے۔ انہوں نے ہماری اذان کے ہر کلمے کو دو دو دفعہ دہرایا۔

ابومحذورہ نے مکہ میں ۵۷ سال ہجری یا ۷۹ سال ہجری میں وفات پائی۔ وہ مدت العمر مکہ میں سکونت پذیر رہے اور ہجرت نہ کی۔ ان سے مروی ہے کہ آپؐ نے اپنا ہاتھ ان کے سر پر اور سینے پر ناف تک پھیرا اور مکہ میں اذان کہنے کی اجازت دی۔ پھر عتاب بن اسید حاکم مکہ ہو کر آئے اور ابومحذورہ ان کے عہد میں بھی اذان دیتے رہے۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۳۔ حضرت ابومحرزؓ

حضرت ابومحرز بکری۔ زمانہ جاہلیت کو پایا۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن محرز نے روایت کی۔ امام بخاری نے الوحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ تینوں نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۴۔ حضرت ابومحمد البدری الشامیؓ

حضرت ابومحمد البدری الشامی۔ ابواحمد عبدالوہاب بن ابومنصور امین نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے قعنبی سے انہوں نے مالک سے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے عبداللہ بن محیریز روایت کی کہ ایک شامی کی کنیت ابومحمد تھی اور جنہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت ملی۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے وتر کو واجب قرار دیا۔ مذجی کہتے ہیں کہ میں نے عبادہ بن صامت سے ذکر کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ جھوٹ کہتا ہے۔

ایک روایت میں ان کا نام مسعود بن اوس بن زید بن اصرم بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاری نجاری مذکور ہے۔ بدری تھے مگر ابن اسحٰق نے انہیں بدری نہیں لکھا۔ شامی تھے اور داریا میں رہتے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۵۔ حضرت ابومخارقؓ

حضرت ابومخارق۔ ان کے لڑکے کا نام قابوس تھا۔ حسن بن سفیان نے انہیں کوفی شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے جنادہ بن مغلس سے انہوں نے ابوبکر نہشلی سے انہوں نے سماک سے انہوں نے قابوس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے شکایت کی کہ فلاں آدمی اس کا مال چھیننا چاہتا ہے اسے کیا کرنا چاہیے۔ فرمایا اس کے سامنے اللہ کا نام پیش کرو اگر پھر بھی باز نہ آئے تو مسلمانوں سے امداد لو۔ اس نے گزارش کی کہ اگر مسلمان میری امداد نہ کریں تو فرمایا اپنے مال کے بچاؤ کے لئے اس سے لڑو اور اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤ اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو مال سے دست بردار ہو جاؤ۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۶۔ حضرت ابومخشیؓ

حضرت ابومخشی طائی۔ مہاجرین سے ہیں۔ اور معرکہ بدر میں موجود تھے اور اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ ان کا نام سوید بن مخشی تھا۔ ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔ ابن اسحٰق نے لکھا ہے کہ وہ بنوامیہ کے حلیف تھے اور غزوۂ بدر میں شامل تھے ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۷۔ حضرت ابومدینہؓ

حضرت ابومدینہ الدارمی۔ ان کا نام عبداللہ بن مضر تھا۔ ان کا ذکر عبداللہ کے ترجمہ میں پہلے گزر چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۸۔ حضرت ابومذکورؓ

حضرت ابومذکور انصاری۔ یحیٰی بن محمود اور عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسناد ہما تا مسلم بن حجاج' یعقوب الدورقی سے انہوں نے ابن علیہ سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ ایک انصاری ابومذکور نے ایک قبطی غلام کو جو دبر کا باشندہ تھا۔ آزاد کیا۔ غلام کا نام یعقوب تھا پھر حدیث بیان کی۔ اسے شعبہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر سے انہوں نے قبیلے کے ایک آدمی سے جس نے غلام آزاد کیا۔ حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۹۔ حضرت ابومراوحؓ

حضرت ابومراوح غفاری۔ مدنی تھے۔ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے بقول ابوداود سجستانی انہیں صحبت ملی اور آپ نے ان کے لئے دعائے برکت فرمائی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کی حدیث کی روایت کی روایت اصم سے انہوں نے احمد بن فرج سے انہوں نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے عثمان سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں ے ابوالمراوح لیثی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے مال کو اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ کے لئے نازل فرمایا۔ ان دونوں نے ان کے ترجمے میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور دونوں نے انہیں غفاری لکھا ہے لیکن متن حدیث کے اندر انہیں لیثی لکھا ہے۔ ابوعمر نے انہیں غفاری شمار کیا ہے نیز تحریر کیا ہے کہ انہوں نے ابوذر اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت کی ہے۔ وہ کبار تابعین سے تھے اور ان سے عروہ بن زبیر نے روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۳۰۔ حضرت ابومرثد غنویؓ

حضرت ابومرثد غنوی۔ ان کا نام کناز بن حصین بن یربوع بن طریف بن خرشہ بن عبید بن سعد بن عوف بن کعب بن جلان بن غنم بن غنی بن اعصر بن سعد بن قیس عیلان اور ایک اور روایت میں کناز بن حصین بن یربوع بن جہینہ بن سعد بن طریف بن خرشہ بن سعد بن طریف آیا ہے اسی طرح ایک روایت میں ان کا نام حصین بن کناز آیا ہے مگر پہلی روایت زیادہ مشہور ہے۔ وہ حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف اور ہم عمر تھے ابومرثد اور ان کے بیٹے غزوۂ بدر میں موجود تھے۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے غزوۂ بدر از خلفائے بنو ہاشم ابومرثد اور ان کے بیٹے مرثد کا جو حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف تھے نام لیا ہے اور ان کے بیٹے مرثد معرکہ رجیع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں شہید ہوئے تھے اور ابومرثد کی وفات حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں بارہ سال ہجری میں ہوئی تھی۔ اس وقت وہ ۶۶ سال کے تھے۔ وہ لمبے قد کے آدمی تھے اور بال بہت زیادہ تھے۔

ابوالفضل بن ابوالحسن مخزومی نے باسنادہ ابویعلی موصلی سے انہوں نے عباس النرسی سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے انہوں نے بشر بن عبیداللہ انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے واثلہ بن اسقع سے انہوں نے ابومرثد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا قبروں پر مت بیٹھو اور نہ ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو۔ ابونعیم'

ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۳۱۔ حضرت ابومرحبؓ

حضرت ابومرحب۔ ان کا نام سوید بن قیس تھا۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۳۲۔ حضرت ابومرحبؓ آخر

حضرت ابومرحب۔ ابوعمر کہتے ہیں میں انہیں نہیں جانتا۔ صحابی شمار ہوتے ہیں۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۳۳۔ حضرت ابومرحبؓ

حضرت ابومرحب۔ ایک روایت میں ابن مرحب مذکور ہے اور ایک دوسری روایت میں مرحب آیا ہے۔ انہیں صحبت ملی۔ ان سے شعبی نے روایت کی۔

ابواحمد بن سکینہ الصوفی نے باسنادہ ابوداؤد سلیمان بن اشعث سے انہوں نے محمد بن صباح بن سفیان سے انہوں نے ابن ابی خالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابومرحب سے روایت کی کہ عبدالرحمٰن بن عوف حضور اکرم ﷺ کی قبر میں اترے تھے۔ انہوں نے کہا گویا میں اب بھی ان چار آدمیوں کو دیکھ رہا ہوں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اگر یہ صاحب ان دو حضرات میں شامل نہیں جن کا ذکر ہم کر آئے ہیں تو پھر یہ کوئی اور آدمی ہیں۔

۶۲۳۴۔ حضرت ابومرہ طائفیؓ

حضرت ابومرہ طائفی۔ بقول حضرمی وہ صحابی ہیں۔ ابوموسیٰ کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ انہوں نے محمد بن محمد سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن سلیمان انہوں نے عبداللہ بن حکم سے انہوں ے یحیٰ بن اسحٰق سے انہوں نے سعید بن عبدالعزیز سے انہوں نے ابومرہ طائفی سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم! اگر تو دن کے ابتدائی حصے میں چار رکعت نماز ادا کرے گا تو وہ نماز تجھے دن کے آخری حصے تک کفایت کرے گی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۳۵۔ حضرت ابومرہ ثقفیؓ

حضرت ابومرہ بن عروہ ثقفی۔ ہم ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے عہد میں پیدا ہوئے۔ انہیں اور ان کے والد کو صحبت نصیب ہوئی۔ ان کے والد کبار صحابہ میں سے تھے۔ ابوعمر نے اسی طرح مختصراً ان کا ذکر کیا ہے واقدی لکھتے ہیں کہ عروہ بن مسعود کے دونوں بیٹے ابومرہ اور ابوملیح آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اپنے والد کے قتل کے بارے میں حضور ﷺ کو بتایا اور اسلام قبول کر لیا۔

۶۲۳۶۔ حضرت ابومریم جہنیؓ

حضرت ابومریم جہنی۔ بقول ابوبکر احمد بن عمرو بزار ان کا نام عمرو بن مرہ تھا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۳۷۔ حضرت ابومریم خصیؓ

حضرت ابومریم خصی' شامی تھے۔ اوزاعی نے سلیمان بن موسیٰ سے روایت کی کہ انہوں نے طاؤس سے کہا کہ مجھ سے ابومریم خصی نے حدیث بیان کی اور انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ مجھے کسی غیر خصی سے متعارف کرائیے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۳۸۔ حضرت ابومریم سکونیؓ

حضرت ابومریم سکونی۔ ان سے یہ حدیث مروی ہے "من ولاہ اللہ من امور المسلمین شیئًا" ابن ابی عاصم نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں ازدی لکھا ہے اور ان سے یہ حدیث روایت کی ہے یحییٰ بن محمود نے اجازتًا باسنادہ تا ابن ابی عاصم' ہشام بن عمار سے انہوں نے' صدقہ بن خالد سے انہوں نے یزید بن ابومریم سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے ایک فلسطینی' سے جس کی کنیت ابومریم تھی' حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر حکومت بخشی اور اس نے خود کو مسلمانوں کی نظروں سے اوجھل کر دیا۔ اللہ اس سے قیامت کے دن اس کے فقر و فاقہ کی وجہ سے پردہ کرلے گا۔

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کے خیال میں ان کا تعلق بنو کندہ سے ہے جیسا کہ ہم اگلے ترجمے میں بیان کریں گے۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابومریم سے عبادہ بن نسی' قاسم بن مخیمرہ' زبیر بن عبداللہ اور ابوالمعطل نے روایت کی کہ وہ امیر معاویہ سے ملنے گئے تو انہوں نے کہا اے ابومریم! تم سے مل کر ہمیں بڑی خوشی ہوئی۔

۶۲۳۹۔ حضرت ابومریم سلولیؓ

حضرت ابومریم سلولی۔ ان کی نسبت بنوسلول سے غلط ہے۔ ابومریم مرہ بن صعصعہ بن بکر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کے بیٹے تھے اور ان کے بھائی کا نام عامر تھا اور ان کی ماں کا نام سلول تھا اور دونوں بھائی ماں کے نام سے منسوب ہیں۔ ان کی والدہ ذہل بن شیبان کی دختر تھیں۔ ابومریم بصری یا کوفی تھے۔ انہوں نے حضور ﷺ سے دس احادیث روایت کیں۔ ان کے بیٹے کا نام یزید تھا اور ان کا اپنا نام مالک بن ربیعہ تھا۔ ان کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۴۰۔ حضرت ابومریم غسانیؓ

حضرت ابومریم غسانی۔ ابوبکر بن عبداللہ بن ابومریم کے دادا تھے۔ ان سے مروی ہے کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہ! آج رات کو میرے گھر میں ایک بچی پیدا ہوئی ہے۔ اس کا نام تجویز فرما دیجئے۔ فرمایا' آج رات مجھ پر سورۂ مریم اتری ہے اس لئے اس کا نام مریم رکھ دو۔ اس سے ان کی کنیت ابومریم ہوگئی۔ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک رہے۔

ابوحاتم رازی لکھتے ہیں میں نے ابومریم کے ایک بیٹے سے ان کا نام پوچھا تو اس نے نذیر بتایا۔ وہ شامی تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۴۱۔ حضرت ابومریم کندیؓ

حضرت ابومریم کندی۔ ایک روایت میں ازدی ہے۔ شامی شمار ہوتے ہیں۔ اسماعیل بن عیاش نے صفوان بن عمرو سے انہوں نے حجر بن مالک سے انہوں نے ابومریم کندی سے انہوں نے آپ سے روایت کی کہ میں ایک گوہ لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا یہ اور اس سے ملتے جلتے حشرات الارض گزشتہ عہد کی وہ قومیں ہیں جنہوں نے خدا کی نافرمانی کی اور اللہ نے انہیں مسخ کر کے حشرات الارض بنا دیا۔

ایک روایت کے مطابق غسانی نہیں ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ غسانی ہیں۔ ابن مندہ نے ابومریم سکونی کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ کندی ہے اور اس میں کوئی استبعاد نہیں کیونکہ سکونی بنو کندہ کا ایک ذیلی قبیلہ ہے بایں ہمہ ان کی حدیث ضعیف ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۴۲۔ حضرت ابومسعود انصاریؓ

حضرت ابومسعود انصاری۔ ان کا نام عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ اور ایک روایت کے مطابق یسیرہ تھا۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ وہ بدری مشہور ہیں۔ کیونکہ وہ بدر کے سکونتی تھی۔ یا وہاں آ کر ٹھہر گئے تھے۔ اکثر اہل السیر انہیں بدری نہیں گردانتے ہاں البتہ بیعت عقبہ میں موجود تھے ایک روایت کے رو سے غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ بیعت عقبہ از بنو حارث بن خزرج۔ ابومسعود عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بن خدارہ بن عوف بن خزرج کا نام لیا ہے اور جو لوگ بیعت عقبہ میں موجود تھے۔ ابومسعود عمر میں ان سب سے چھوٹے تھے اور خدارہ خدرہ کے بھائی تھے اور کوفہ میں ٹھہر گئے تھے۔

ابوالفضل بن ابونصر خطیب نے ابومحمد بن جعفر بن احمد سے انہوں نے حسن بن احمد بن شاذان سے انہوں نے عثمان بن احمد الدقاق سے انہوں نے یحییٰ بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن عبدالغفار سے انہوں نے اعمش وفطر سے انہوں نے اسماعیل بن رجاء سے انہوں نے اوس بن ضمعج سے انہوں نے ابومسعود انصاری سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی امامت وہ کرے جسے قرآن پر مقابلۃً زیادہ عبور ہو یعنی بہتر قاری ہو اور اگر اس وصف میں سب برابر ہوں تو پھر اعلم بالسنۃ کو ترجیح دی جائے اور اگر اس وصف میں بھی سب برابر ہوں تو جو ہجرت میں پہلے ہوگا اس کو ترجیح حاصل ہوگی اور اگر اس میں بھی سب مساوی ہیں تو جو آدمی عمر میں بڑا ہوگا۔ وہ امامت کا زیادہ مستحق ہوگا۔ اسی طرح صاحب خانہ پر اس کے گھر میں یا اس کے دائرہ اثر میں کوئی اور شخص امامت کا مجاز نہ ہوگا اور نہ کسی شخص کو اس کی مسند پر بلا اجازت بیٹھنے کی اجازت ہوگی۔

ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان کے سال وفات میں اختلاف ہے بعض کے مطابق انہوں نے اکتالیس یا بیالیس سال ہجری میں وفات پائی۔ بعض نے ان کا سال وفات ساٹھ ہجری کے بعد تحریر کیا ہے۔

ابوعمر نے خدارہ کو خا کے ساتھ اور دارقطنی نے جیم سے جدارہ لکھا ہے۔ اسی طرح یُسیرہ کی یاء پر پیش سین کے نیچے زیر لکھی ہے۔ اُسیرہ کو الف پر پیش اور سین کے نیچے زیر ہے۔ ایک روایت میں الف پر زبر بھی مذکور ہے۔ واللہ اعلم

۶۲۴۳۔ حضرت ابومسعود غفاریؓ

حضرت ابومسعود۔ ابوالقاسم طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب سے انہوں نے محمد بن عبداللہ سے (ح) ابوموسیٰ کہتے ہیں ہمیں حسن بن احمد نے ابونعیم سے ان دونوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن یعقوب بن سورۃ البغدادی سے انہوں نے محمد بن بکار سے انہوں نے ہیاج بن بسطام سے انہوں نے عباد سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابومسعود غفاری سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا اور اس دن رمضان کا چاند نظر آ گیا تھا کہ اگر لوگوں کو رمضان کی برکتوں کا علم ہو جائے۔ تو وہ تمنا کریں گے کہ رمضان سال بھر چلتا رہے۔

اس صحابی کے بارے میں اختلاف ہے۔ زیادہ تر ان سے جو کچھ مروی ہے۔ اس میں انہیں ابن مسعود کہہ کر پکارا گیا ہے۔ ایک روایت میں ان کا نام عبداللہ آیا ہے اور اسماء کے ذیل میں ہم ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۴۴۔ حضرت ابومسعودؓ

حضرت ابومسعود غیر منسوب ہیں۔ ابوبکر بن ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے اگر یہ بدری نہیں ہیں۔ تو لازماً کوئی اور آدمی ہیں۔ محمد بن اسحٰق المسیبی نے محمد بن فلیح سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے زہری سے بنو حارث بن خزرج میں سے ابومسعود بن عمرو بن ثعلبہ کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے ابومسعود کو ابومسعود بدری کے علاوہ کوئی اور آدمی فرض کیا ہے لیکن میرا ظن غالب یہ ہے کہ یہ وہی ہیں کیونکہ ابومسعود بدری کا نسب بھی ابن عمرو بن ثعلبہ سے از بنو عوف بن حارث بن خزرج بنا بریں ابن ابی علی کو کیسے معلوم ہو گیا کہ یہ دونوں غیر ہیں حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔ ابن موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۴۵۔ حضرت ابومسلم اشعریؓ

حضرت ابومسلم اشعری۔ ان سے عبدالرحمٰن بن غنم نے انہوں نے رسول اکرم سے روایت کی آپ نے فرمایا جلد ہی ایک ایسی قوم پیدا ہو گی جو شراب کا نام بدل کر اسے حلال قرار دے لے گی چنانچہ سازہائے لہو ولعب ان کے سروں پر توڑے جائیں گے۔ زمین پھٹ جائے گی اور وہ لوگ مسخ ہو کر سور اور بندر بن جائیں گے۔ اسی طریقے سے ابومسلم سے روایت کی ہے لیکن یہ غلط ہے اور ابومالک اشعری سے بھی روایت کی ہے۔ ابومالک یا ابوعامر سے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۴۶۔ حضرت ابومسلم حلیلیؓ

حضرت ابومسلم حلیلی۔ حضور اکرم ﷺ کو پایا۔ لیکن اسلام امیر معاویہ کے عہد میں قبول کیا۔ حماد بن سلمہ نے قاسم الرحال سے انہوں نے ابوقلابہ سے روایت کی کہ ابومسلم نے امیر معاویہ کے عہد میں اسلام قبول کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ہم انہیں کسی صورت میں بھی صحابی نہیں کہہ سکتے۔

۶۲۴۷۔ حضرت ابومسلم خولانیؒ

حضرت ابومسلم خولانی عابد۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا۔ حضور اکرم ﷺ کی وفات سے پہلے اسلام قبول کیا لیکن زیارت سے محروم رہے اور مدینہ میں اس وقت آئے۔ جب حضور اکرم کا وصال ہو چکا تھا اور حضرت ابوبکر خلیفہ ﷺ بن گئے تھے۔ ان کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔ شامی تھے اور نام عبداللہ بن ثوب تھا۔ ایک روایت میں عبداللہ بن عوف آیا ہے لیکن اول الذکر زیادہ مشہور ہے۔ یہ صاحب بڑے پارسا عبادت گزار' عالم فاضل اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ ان سے ابوادریس خولانی وغیرہ نے جو تابعین شام سے تھے روایت کی۔

اسماعیل بن عیاش نے شرحبیل بن مسلم خولانی سے روایت بیان کی کہ اسود بن قیس بن ذی الخمار نے یمن پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا ابومسلم خولانی کو بلوایا اور کہا کیا تم میری نبوت کی شہادت دیتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا مجھے تمہاری بات سنائی نہیں دیتی پھر اس نے پوچھا۔ کیا تم محمدؐ کی نبوت کے قائل ہو؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اس پر اس نے اپنے پہلے سوال کو بار بار دہرایا جس کا جواب ابومسلم نے وہی دیا جو پہلی بار دیا تھا۔ اسود نے حکم دیا کہ چتا چلائی جائے اور انہیں اس میں پھینک دیا جائے لیکن آگ میں انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی اسود کو مشورہ دیا گیا کہ اسے اپنے پاس سے دور بھگا دے ورنہ تیرے پیروکاروں میں بد دلی پیدا ہوگی چنانچہ انہیں وہاں سے نکل جانے کا حکم ملا۔

ابومسلم مدینہ آ گئے مگر حضور اکرم ﷺ فوت ہو چکے تھے اور ابوبکر کا عہد خلافت تھا مسجد نبوی کے سامنے انہوں نے اونٹ کو بٹھایا اور مسجد میں داخل ہو کر ایک ستون کے ساتھ قیام کیا اور نماز ادا کی حضرت عمر نے انہیں دیکھا تو دریافت کیا کہ کہاں سے آئے ہو۔ انہوں نے یمن کا نام لیا۔ حضرت عمر نے دریافت کیا۔ اس آدمی کا کیا بنا جسے ایک کذاب نے آگ میں ڈالا تھا۔ انہوں نے کہا اس آدمی کا نام عبداللہ بن ثوب تھا۔ پوچھا وہ تم ہی تو نہیں ہو؟ کہا ہاں میں ہی ہوں۔ حضرت عمر نے انہیں گلے سے لگا لیا اور رونے لگ گئے۔ پھر وہ انہیں حضرت ابوبکر کے پاس لے آئے۔ انہوں نے کہا خدا کا شکر ہے کہ میں زندہ ہوں اور امت محمدیہ میں اس شخص کو دیکھ رہا ہوں جسے وہ ابتلاء پیش آیا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیش آیا تھا۔

اسماعیل بن عیاش سے مروی ہے کہ انہوں نے بنوخولان کے ایک آدمی کو جو یمن کے آبادکاروں میں سے تھا۔ بنوعنس کے آبادکاروں کو یہ کہتے سنا کہ تمہارے جھوٹے ساتھی نے ہمارے ایک ساتھی کو آگ میں ڈالا جس سے اسے کوئی ضرر نہ پہنچا۔

ابوعمر کہتے ہیں۔ اس حدیث کا پہلا حصہ عبداللہ بن زید کے بھائی حبیب بن زید بن عاصم انصاری کے بارے میں مشہور ہے جو انہیں مسیلمہ کذاب کے ساتھ پیش آیا۔ جس نے انہیں قتل کرا دیا تھا اور ان کے تمام اعضا ایک ایک کر کے کاٹ دیئے گئے تھے اور اس کا آخری حصہ بنوخولان کے ایک آدمی کے بارے میں ہے جسے اسود عنسی نے یمن میں جلا دیا تھا اور ان کا نام ذؤیب بن وہب تھا اسود عنسی جھوٹے نے ان کو یمن میں آگ لگا دی تھی اور اسماعیل بن عیاش کی حدیث غیر شامیوں کے لئے حجت نہیں بن سکتی ہاں البتہ شامیوں سے مروی ہو تو ان کی حدیث میں مضائقہ نہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۴۸۔ حضرت ابومسلم مرادیؓ

حضرت ابومسلم مرادی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ مصر میں عمرو بن عاص کے محکمہ پولیس میں تھے۔ بقول ابوسعید بن یونس ان سے عمرو بن یزید خولانی نے جو ثابت کے بھائی تھے۔ روایت کی عیاش بن عباس نے عمرو بن یزید خولانی سے انہوں نے ابومسلم سے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ روایت کی کہ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے کہ میں جنت میں پہنچ جاؤں اور دریافت فرمایا اگر تمہاری والدہ زندہ ہے تو اس کی خدمت کرتا کہ اس کے قریب ہو جائے۔ اس نے کہا یارسول اللہ! میری والدہ زندہ نہیں۔ فرمایا پھر فقراء کو کھانا کھلا اور لوگوں سے نرم گفتگو کر۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۴۹۔ حضرت ابومصعب اسدیؓ

حضرت ابومصعب اسدی۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے علی بن عبداللہ المعدل سے انہوں نے ابوروق احمد بن محمد بن بکر سے انہوں نے ریاشی سے انہوں نے سلیمان بن عبدالعزیز سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ بنو اسد کا وفد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جن میں عرفطہ بن نھلہ بھی تھا۔ اس نے ذیل کا شعر پڑھا۔

بقول ابومصعب صادقًا علیک السلام ابا القاسم

آپ نے اس کے جواب میں وعلیکم السلام فرمایا۔ اس حدیث کو ابونعیم اور ابن مندہ نے ابومکعت کے ترجمے میں بیان کیا ہے۔ جس کا مکمل ذکر بعد میں آئے گا۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ ابن مندہ نے غلطی کا ارتکاب کیا ہے کیونکہ ابومصعب کی جگہ ابومکعت لکھ کر یہ حدیث نقل کر دی ہے چنانچہ ابوموسیٰ نے بھی ابومصعب ہی لکھا ہے اور حدیث کے آخر میں یہ لکھ دیا ہے کہ ابونعیم نے یہ حدیث ابومکعت کے ترجمے میں بیان کر دی ہے اور آگے تحریر کر دیا ہے کہ ابن مندہ سے غلطی ہوئی ہے کیونکہ صحابی کا نام ابومصعب ہے اور یہی درست ہے ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ ابونعیم غلطی پر ہیں۔ ابومکعت صحابی ہیں اور شاعر ہیں۔ ابونعیم کا یہ اعتراض بلاوجہ ہے اور ابن مندہ راستی پر ہیں کیونکہ علماء کی ایک بڑی جماعت ان کی ہم نوا ہے۔ ہم ان کا ذکر آگے چل کر بیان کریں گے۔ انشاء اللہ

۶۲۵۰۔ حضرت ابومصعب انصاریؓ

حضرت ابومصعب انصاری۔ ابونعیم کہتے ہیں ان کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی حداد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن اسحٰق قاضی سے انہوں نے احمد بن سہل بن ایوب سے انہوں نے علی بن بحر سے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے روایت کی کہ انہوں نے ابومصعب انصاری سے سنا حضور اکرمؐ نے فرمایا خوش چہرہ لوگوں سے بھلائی کی توقع رکھو۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۵۱۔ حضرت ابومصعبؓ

حضرت ابومصعب۔ غیر منسوب ہیں۔ طالوت بن عبصاد نے جریر سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے روایت کی کہ مدینہ

میں ابومصعب نامی ایک لڑکا تھا اس نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہ! مجھے بہشت میں اپنے ساتھ رکھیں گے فرمایا ٹھیک ہے۔ تم اس سلسلے میں کثرت عبادت سے میری مدد کرو۔ ابوعلی نے ان کا ذکر کر کے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔ غالباً ان کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔

۶۲۵۲۔ حضرت ابومعاویہؓ

حضرت ابومعاویہ بن عبداللات ازدی۔ ان کی حدیث کے راوی ان کی اولاد سے ہیں۔ ابوغالب احمد بن عباس نے ابوبکر بن ریذہ سے (ح) ابوموسیٰ کا قول ہے کہ ابوعلی نے ابونعیم سے ان دونوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے موسیٰ بن جمہور التنیسی سے انہوں نے علی بن حرب موصلی سے انہوں نے علی بن حسن سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن خالد بن عثمان سے انہوں نے اپنے والد خالد سے انہوں نے اپنے والد عثمان بن محمد سے انہوں نے اپنے والد محمد بن عثمان سے انہوں نے اپنے والد عثمان بن ابومعاویہ سے انہوں نے اپنے والد عبداللات ازدی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا امانت کا وصف بنواز د میں اور حیا کی خوبی قریش میں پائی جاتی ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۵۳۔ حضرت ابومعبد جہنیؓ

حضرت ابومعبد جہنی۔ ان کا نام عبداللہ بن عکیم تھا۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ اس کی سند ابوموسیٰ ہیں۔ جو ان سے متقدم ہیں۔ انہوں نے طبرانی سے انہوں نے ابویحییٰ عبدالرحمٰن بن محمد بن مسلم رازی سے انہوں نے حسن بن زبرقان کوفی سے انہوں نے مطلب بن زیاد سے انہوں نے ابن ابولیلیٰ سے انہوں نے عیسیٰ سے روایت کی کہ ہم ابومعبد سے ملنے گئے تاکہ ان کی عیادت کریں ہم نے دریافت کیا۔ آیا آپ کو کچھ چاہیے۔ انہوں نے کہا اب تو میں لب مرگ ہوں۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے کبھی کسی چیز سے دل لگایا۔ وہ اس کا محتاج ہو گیا۔ اسی طرح طبرانی نے ذکر کیا ہے لیکن ان کا نام نہیں لیا۔

ابوعیسیٰ ترمذی نے محمد بن میرویہ سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے ابن ابولیلیٰ سے انہوں نے عیسیٰ سے روایت کی کہ وہ ابومعبد عبداللہ بن عکیم الجہنی کی عیادت کو گئے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۵۴۔ حضرت ابومعبد بن حزنؓ

حضرت ابومعبد بن حزن بن ابووہب مخزومی۔ ابومعبد ان کے بھائی سائب اور عبدالرحمٰن اور ان کی والدہ ام الحارث دختر شعبہ بن ابوقیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسلی بن عامر بن لوئی اور ابومعبد جو سعید بن مسیب کے چچا ہیں کو حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی لیکن ان سے کوئی حدیث مروی نہیں ابن دباغ اور زبیر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۵۵۔ حضرت ابومعبد خزاعیؓ

حضرت ابومعبد خزاعی جو ام معبد کے خاوند تھے۔ ان کا نام میں اختلاف ہے۔ محمد بن اسماعیل کے مطابق ان کا نام جیش تھا۔ انہوں نے ام معبد سے حضور اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک معلوم کیا تھا اور ان کے شوہر ابومعبد اور ان کے بھائی جیش بن خالد نے ام

معبد سے ایک ہی مفہوم کی حدیث سنی ہے۔ ابو معبد کی وفات حضور اکرم ﷺ کے عہد میں ہوئی۔ ابو معبد نے قدید میں اپنی سکونت رکھی ہوئی تھی۔

عبدالملک بن وہب المذحجی نے حر بن مصیاح نخعی سے انہوں نے ابو معبد الخزاعی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ہجرت کے لئے مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور عامر بن فہیرہ ان کے مولیٰ بھی تھے اور عبداللہ بن اریقط لیثی رہنمائی پر مامور تھے۔ یہ لوگ ام معبد خزاعیہ کے خیمے کے پاس سے گزرے۔ وہ ایک زیرک اور جفاکش خاتون تھی۔ جو خیمے کے سامنے صحن میں بیٹھی ہوئی تھی اور وہاں سے گزرنے والوں کو کھلاتی پلاتی تھی۔ ان حضرات نے اس سے گوشت اور کھجوریں طلب کیں مگر اس کے پاس کچھ نہ تھا۔

اس دوران میں حضور اکرم ﷺ نے خیمے کے ایک کونے میں ایک بکری کھڑی دیکھی۔ دریافت فرمایا۔ یہ بکری یہاں کیا کر رہی ہے؟ ام معبد نے کہا۔ بیماری کی وجہ سے ریوڑ کے ساتھ نہیں جا سکی فرمایا کیا دودھ دیتی ہے۔ اس نے جواب دیا۔ نہیں۔ یہ دودھ نہیں دیتی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو مجھے اجازت دے گی کہ اس کا دودھ دوھ لوں۔ اس نے جواب دیا اگر آپ کو اس کے تھنوں میں دودھ دکھائی دیتا ہے تو وہ دوھ لیجئے۔ حضور اکرم ﷺ نے بکری کو بلایا۔ جب وہ آئی۔ تو آپ نے اس کے تھنوں کو چھوا اور اللہ کا نام لے کر دعا فرمائی۔ اے اللہ! تو ام معبد کی بکریوں کو مبارک کر بکری آرام سے کھڑی ہو گئی اور دودھ اتارا اور جگالی کرنے لگی آپ نے اپنے ساتھیوں کو دودھ پلانے کے لئے برتن منگوایا آپ نے سارا دودھ اس برتن میں دوھ کر بکری کو پلا دیا جب اس کا پیٹ بھر گیا تو آپ نے پھر اس کا دودھ دوھ کر اپنے ساتھیوں کو پلایا اور سب سے آخر میں خود نوش فرمایا۔ ہم ان کا حال پیشتر ازیں حبیش کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۵۶۔ حضرت ابو معتب بن عمرو اسلمیؓ

حضرت ابو معتب بن عمرو اسلمی۔ محمد بن اسحٰق نے اس شخص سے جس نے انہیں عطا بن ابو مروان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو معتب بن عمرو سے روایت کی کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر پہنچے آپؐ نے صحابہ سے جن میں میں بھی موجود تھا۔ فرمایا آؤ۔ یہاں کھڑے ہو کر آسمانوں (اور جن پر یہ سایہ کریں) اور زمینوں (اور جن کو یہ اگائیں) اور شیطانوں (اور جن کو یہ گمراہ کریں) اور آندھیوں (اور جن کو یہ اڑائیں) کے خدا سے دعا کریں کہ وہ اس قصبے اور اس کے باشندوں کو خیر و عافیت سے رکھے اور شر اور بربادی سے محفوظ رکھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابو عمر نے اس نام کے لکھنے میں احتیاط سے کام لیا ہے۔ انہوں نے ابو معتب عین اور باء سے لکھا ہے جب کہ اور لوگوں نے ابو مغیث غین اور ثا سے لکھا ہے امیر ابو نصر نے ابو معتب لکھا ہے۔ بقول طبری یہ ابو مروان معتب بن عمرو اسلمی ہیں۔ واقدی نے ان کی کنیت ابو معتب درج کی ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۵۷۔ حضرت ابو معقل انصاریؓ

حضرت ابو معقل انصاری۔ ان سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے روایت کی۔ اعمش نے عمارہ بن عمیر اور

جامع بن شداد سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابومعقل سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہ ﷺ ام معقل نے آپ کے ساتھ حج کرنے منت مانی تھی مگر وہ ادا نہ کر سکی۔ اب وہ کیا کرے۔ فرمایا رمضان میں عمرہ ادا کرے۔

نیز انہوں نے گزارش کی میرے پاس ایک اونٹ ہے۔ جسے میں نے اللہ کے نام پر روک رکھا ہے۔ کیا وہ اس پر سوار ہو کر حج کے لئے جا سکتی ہے آپؐ نے اجازت دے دی۔

اور شریک نے ابواسحٰق سے انہوں نے اسود سے انہوں نے ابومعقل سے روایت کی اور یہ حدیث ام معقل سے بھی مروی ہے۔ جسے ہم ان کے ترجمے میں بیان کریں گے نیز اس حدیث کو ابوموسیٰ نے بھی بیان کیا ہے۔

ہمارے استاد امام ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن فضل نے محمد بن ابونصر حمیدی سے انہوں نے اسماعیل بن سعید الحبال سے انہوں نے ابوالحسین علی بن احمد بن عمر الکنانی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن زکریا نیشاپوری سے انہوں نے احمد بن شعیب سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن محمد بن کثیر الحرانی سے انہوں نے عمرو بن حفص بن غیاث سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ اور جامع بن شداد سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابومعقل سے روایت کی اور مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔ تینوں نے اور ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے اس حدیث کو ترجمے کے شروع میں بیان کیا ہے لیکن اس کے استدراک کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ ابوموسیٰ نے اس حدیث کو محمد بن عبداللہ بن زکریا نیشاپوری سے بیان کیا ہے اور ابومعقل کا نام ہثیم اسدی لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ابومعقل کو اسدی لکھا ہے لیکن ابن مندہ نے ان کی نسبت کا ذکر نہیں کیا۔

۶۲۵۸۔ حضرت ابومعقلؓ

حضرت ابومعقل غیر معروف۔ انہوں نے رسول کریم ﷺ کی یہ حدیث روایت کی کہ قضائے حاجت کرتے اور پیشاب کرتے وقت، نہ تو قبلے کی طرف منہ کیا جائے اور نہ پیٹھ کی جائے۔ احمد بن عبداللہ فاریانانی نے اس حدیث کو ابراہیم بن عبداللہ خزاعی سے روایت کی ہے۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے بھی اسے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن ابوعمر نے اس متن کو اول الذکر ترجمے میں بیان کیا ہے اور دونوں حدیثوں کو ایک راوی سے روایت کیا ہے یعنی ابومعقل انصاری سے۔ واللہ اعلم

۶۲۵۹۔ حضرت ابومعقل بن نہیکؓ

حضرت ابومعقل بن نہیک بن اساف بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ۔ غزوۂ احد میں ابومعقل اپنے بیٹے عبداللہ کے ساتھ موجود تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کے خیال کے مطابق یہ وہی صاحب ہیں جن سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے روایت کی یعنی ان کی مراد ابومعقل انصاری ہیں۔ جن کا ذکر گزر چکا ہے۔

۶۲۶۰۔ حضرت ابومعلق انصاریؓ

حضرت ابومعلق انصاری۔ ابوموسیٰ کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے فضل بن محمد بن سعید ابونصر المعدل سے انہوں نے عبداللہ بن محمد ابوالشیخ سے انہوں نے اپنے ماموں ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمود بن فرج سے انہوں نے ابوسعید عمارہ بن صفوان سے

انہوں نے محمد بن عبداللہ الرقی سے انہوں نے یحییٰ بن زیاد سے انہوں نے موسیٰ بن وردان سے انہوں نے الکلبی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ ایک شخص جن کی کنیت ابو معلق انصاری تھی۔ سفر پر روانہ ہوئے۔ ان کے پاس بہت سا مال تھا۔ جسے لے کر انہیں سارے علاقے میں پھرنا تھا۔ کیونکہ وہ ایک تاجر تھے۔ وہ اپنی پارسائی اور عبادت گزاری کی وجہ سے مشہور تھے۔ راہ میں انہیں ایک مسلح ڈاکو سے مٹھ بھیڑ ہوگئی۔ یہ قصہ بالتفصیل کتاب الوظائف کے باب صلوۃ المضطر میں ابوموسیٰ کی زبانی مذکور ہے۔

ڈاکو نے ابو معلق سے کہا اپنا مال میرے حوالے کردو۔ میں تمہیں قتل کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ میرا مال لے لو۔ ڈاکو نے کہا مال تو میرا ہی ہے میں تم کو بھی قتل کروں گا۔ انہوں نے کہا اچھا مجھے اتنی مہلت دو کہ میں چار رکعت نماز ادا کرلوں۔ ابو معلق نے اپنے آخری سجدے میں دربار خداوندی میں یہ دعا کی

''اے مہربان خدا۔ اے عرش مجید کے مالک۔ میں تجھے تیری عزت و جبروت اور تیری بے سہیم خدائی کا واسطہ دیتا ہوں اور تیرے اس نور کو جس نے ارکان عرش کو منور کیا ہے بطور تمسک کے تیرے دربار میں پیش کرتا ہوں کہ اس ڈاکو کے شر سے مجھے بچا۔'' یا مغیث اغثنی یا مغیث اغثنی

انہوں نے اس دعا کو بحالت سجدہ تین دفعہ دہرایا اچانک ایک سوار نیزہ لئے وہاں نمودار ہوا جس نے ڈاکو کو قتل کردیا۔

۶۲۶۱۔ حضرت ابوالمعلی بن لوذان ؓ

حضرت ابوالمعلی بن لوذان انصاری۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی لیکن اکثر علما ان کے نام سے ناواقف ہیں۔ ایک روایت میں ان کا نام زید بن معلی مذکور ہے۔

فقیہہ ابراہیم بن محمد وغیرہم نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن عبدالملک بن ابوالشوارب سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابن ابوالمعلی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول کرم ﷺ نے ایک دن مسجد نبوی میں خطبہ دیا اور فرمایا۔ اللہ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ وہ آخرت اور دنیا میں سے ایک کا انتخاب کر لے۔ اس بندے نے اپنے رب سے ملاقات کو دنیا کے مال و متاع پر ترجیح دی۔ جب حضرت ابوبکر نے حضرت نبی کریم کا یہ خطاب سنا تو وہ رونے لگ گئے۔ صحابہ باہم کہنے لگے کیا تم کو اس بوڑھے آدمی پر تعجب نہیں آیا کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک آدمی کا ذکر فرمایا۔ اور اس نے رونا شروع کردیا (یعنی صحابہ نہ سمجھ سکے کہ دونوں باتوں میں کیا ربط ہے؟) حالانکہ ابوبکر ہی حضور اکرم کے اشاروں اور کنایوں کو سمجھتے تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۶۲۔ حضرت ابوالمعلی ؓ دادا ابی اسد

ابوالمعلی جو ابوالاسد سلمی کے دادا تھے۔ یہ حسن سمرقندی کا قول ہے اور ان سے کوئی سند مذکور نہیں۔ ہاں ان سے دربارۂ قربانی ایک حدیث مروی ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہیں علم نہیں کہ کسی اور نے بھی ان کا نام ابوالمعلی لکھا ہے۔

۶۲۶۳۔ حضرت ابو معمرؓ

حضرت ابو معمر۔ ان کا قول ہے کہ وہ اہل بیت کو رات کو کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ ان کی حدیث کو معلی واسطی نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے ابن ابی جعفر سے انہوں نے ابو معمر سے روایت کیا لیکن یہ اسناد مجہول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۶۴۔ حضرت ابو معنؓ

حضرت ابو معن' حضرمی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابو علی سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن محمد سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن سلیمان سے انہوں نے محمد بن عبدالعزیز بن ابورزمہ سے انہوں نے علی بن حسن سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے سہیل بن ذراع سے روایت کی کہ انہوں نے معن بن یزید سے سنا کہ انہوں نے ابو معن کی زبانی سنا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تم لوگ مسجد میں جمع ہو اور جب سب لوگ آجائیں تو مجھے بھی اطلاع دینا۔ جب صحابہ جمع ہو گئے تو ہم نے آپ کو اطلاع دی۔ حضور تشریف لائے اور ہمارے پاس آکر بیٹھ گئے پھر ہم میں سے ایک آدمی نے اٹھ کر فصیح و بلیغ تقریر کی جب وہ ختم کر چکا تو آپ نے فرمایا۔ ان من البیان لسحرا

ایک روایت میں ہے کہ عاصم بن کلیب نے محارب بن زیاد سے انہوں نے سہیل بن ذراع سے انہوں نے علی سے ایک اور حدیث روایت کی۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ بعض لوگوں نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ جو غلط ہے اور وہ معن بن یزید ابو یزید ہیں جنہیں حضور اکرم ﷺ نے مخاطب ہو کر فرمایا ما نویت یامعن

۶۲۶۵۔ حضرت ابو معنؓ

حضرت ابو معن آخر۔ بقول ابوموسیٰ جعفر مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ بایں ہمہ میں اس اسناد کی ذمہ داری سے خود کو بری الذمہ قرار دیتا ہوں۔ انہوں نے باسنادہ طالوت بن عباد سے انہوں نے عباس بن طلحہ سے انہوں نے ابو معن صاحب اسکندریہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ بندوں سے ہر نعمت کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔ سوائے اس نعمت کے جو اللہ کی راہ میں صرف کر دی جائے۔

اور اسی اسناد سے انہوں نے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دنیا بھر کی نیکیوں کی مثال جہاد فی سبیل اللہ کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے کہ طوفانی سمندر کے مقابلے میں ویران اور سنگلاخ زمین کا ٹکڑا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۶۶۔ حضرت ابو مغیثؓ

حضرت ابو مغیث۔ محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے ابوموسیٰ نے کتابۃً ابو علی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن عثمان بن ابوشیبہ سے انہوں نے جنادہ بن مغلس سے انہوں نے یحییٰ بن علاء رازی سے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے عثمان بن واقد سے انہوں نے مغیث الجہنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا نیکی سے عمر بڑھتی ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۶۷۔ حضرت ابومکرمؓ

حضرت ابومکرم اسلمی۔ محمد بن ابوبکر مدینی اذنا ابوعبداللہ حسین بن عبدالملک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن محمد سے انہوں نے عبدالصمد بن محمد عاصمی سے بلخ میں انہوں نے ابراہیم بن احمد مستملی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن محمد الحرانی سے انہوں نے احمد بن محمد الذہبی سے انہوں محمد بن عبدالملک بن زنجویہ سے انہوں نے شریح بن نعمان سے انہوں نے ابن ابوالزناد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے ابومکرم اسلمی سے جو حضور اکرم ﷺ کے صحابی تھے۔ روایت کی کہ جب سورۃ روم نازل ہوئی۔ تو مشرکین مکہ نے کہا اے ابوبکر! یہ کیا معاملہ ہے۔ کیا یہ تمہارے ساتھی کا کلام ہے۔ حضرت ابوبکر نے کہا بخدا یہ بات نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ مزید یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے تاریخ بلخ میں اسی طرح مرقوم دیکھا ہے۔ ابوموسیٰ کے علاوہ اوروں نے ان کا نام نیار بن مکرم لکھا ہے اور غالباً ابومکرم ان کی کنیت تھی۔

۶۲۶۸۔ حضرت ابومکعتؓ

حضرت ابومکعت اسدی۔ ان کی حدیث فضل ضبی نے ان کی دادی سے (جو بنو اسد کی ایک خاتون تھیں) ابومکعت اسدی سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ جب انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی۔ تو ذیل کے دو اشعار پڑھے

یقول ابومکعت صادقا	علیک السلام ابا القاسم
سلام الالہ وریحانہ	وروح المصلین والصائم

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اے ابومکعت! تم پر بھی سلام ہو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم کی رائے ہے کہ ابن مندہ کو غلطی لگی ہے کیونکہ ان کی کنیت ابومصعب ہے نہ کہ ابومکعت۔ ابن اثیر کے مطابق ابن مندہ ٹھیک کہہ رہے ہیں اور ابونعیم غلطی پر ہیں۔ امیر ابونصر نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی کنیت ابومکعت لکھی ہے۔ میم پر پیش اور عین پر زیر ہے اور یہ اسدی ہیں۔ اثیری اور ابن دباغ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام ابومکعت عرفطہ بن نھلہ بن اشتر بن حجوان بن فقعس بن طریف بن عمرو بن قعین بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے حارث بن عمرو لکھا ہے' سیف لکھتے ہیں کہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر انہوں نے ایک شعر پڑھا ابواحمد عسکری نے بھی ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

۶۲۶۹۔ حضرت ابومکنفؓ

حضرت ابومکنف۔ بروایتے ان کا نام عبد رضی تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فتح مصر میں شریک تھے اور بقول ابوسعید بن یونس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک فرمان عطا فرمایا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۰۔ حضرت ابوملیحؓ الثقفی

حضرت ابوملیح بن عروہ بن مسعود ثقفی۔ اور عروہ بن مسعود کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ کہ وہ کیسے قتل ہوئے۔ ان کا نسب ہم پیشتر بیان کر چکے ہیں۔ عبدالملک بن عیسیٰ ثقفی نے ان سے روایت کی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ ابوملیح بن عروہ اور قارب بن اسود حضور کی خدمت میں بنو ثقیف کے وفد سے پہلے عروہ بن مسعود کے قتل کے بعد حاضر ہوئے۔اس سے ان کا مقصد بظاہر بنوثقیف سے علیحدگی اختیار کرنا تھا چنانچہ وہ مسلمان ہوگئے۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم جسے چاہو اپنا متولی بنالو۔انہوں نے کہا ہم اللہ اور اس کے رسول کو اپنا متولی تسلیم کرتے ہیں۔آپ نے فرمایا اور ماموں ابوسفیان بن حرب کو بھی۔انہوں نے کہا آپؐ کا فرمان بجا ہے۔یارسول اللہ ہم عروہ کے ترجمے میں ان کا واقعہ تفصیل سے بیان کر آئے ہیں۔

۶۲۷۱۔حضرت ابوملیح ہدادیؓ

حضرت ابوملیح ہدادی۔ان سے عبدالدائم نے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے ان کے جوتے کا تسمہ کاٹ دیا اور وہ ایک جوتے سے چلتے آئے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۲۔حضرت ابوملیح ہذلیؓ

حضرت ابوملیح ہذلی۔حسن بن عمارہ نے حکم سے انہوں نے ابومحمد ہذلی سے روایت کی کہ مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت کو دیکھا۔جس نے ایک حاملہ عورت کے بچے پر ضرب لگائی۔انہوں نے دریافت کیا آیا کسی کو علم ہے کہ کیا کیا جائے۔ایک آدمی ابوالملیح نے کہا۔ہماری ایک عورت نے دوسری کو مارا تھا اور اس کے والی نے دربار رسالت میں شکایت کی تھی۔پھر اس نے ان حدیث بیان کی۔

اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسنادہم تا ابوعیسیٰ ترمذی بیان کیا کہ ان سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یزید الرشک سے انہوں نے ابوملیح سے انہوں نے رسول کریم ﷺ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے درندوں کی کھال کو استعمال کرنے سے منع کیا اور ابوملیح نے اسی روایت کو اپنے والد سے روایت کیا ہے جسے ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کریں گے اور وہ اصح ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۳۔حضرت ابوملیکہ ذماریؓ

حضرت ابوملیکہ ذماری۔انہیں صحبت ملی۔ان سے ان کے بیٹے اور راشد بن سعد نے روایت کی۔شامی شمار ہوتے ہیں۔
معاویہ بن صالح نے راشد بن سعد سے انہوں نے ابوملیکہ ذماری سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کسی بندے کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا۔جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی کچھ پسند نہ کرے۔جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جب تک وہ اللہ سے بحالت مزاح اسی طرح نہ ڈرے جیسا کہ وہ بحالت سنجیدگی ڈرتا ہے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۴۔حضرت ابوملیکہ قرشیؓ

حضرت ابوملیکہ قرشی تیمی۔ان کا نام زہیر بن عبداللہ بن جدعان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ جد عبداللہ بن عبید اللہ بن ابوملیکہ محدث تھا۔انہیں صحبت ملی اور حجازی شمار ہوتے ہیں۔ان کی حدیث عمرو بن علی نے ابن جریج سے انہوں نے عبداللہ بن عبیداللہ بن ابوملیکہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے ابوبکر صدیق سے روایت کی کہ ایک شخص نے

دوسرے کے ہاتھ کو کاٹا۔ جس سے اس کا دانت گر گیا۔ خلیفہ ابوبکر نے ان کا دعویٰ باطل کر دیا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۵۔ حضرت ابوملیکہ کندیؓ

حضرت ابوملیکہ کندی۔ انہیں صحبت ملی۔ مصری شمار ہوتے ہیں۔ انہیں بلوی کہا جاتا تھا۔ ان سے علی بن رباح اور ثابت بن رفیع نے روایت کی یہ ابوبن سعید بن یونس کا قول ہے۔ ان سے مروی ہے کہ انہوں نے ابوراشد کو جو فلسطین میں تھے کہا اگر تمہیں کسی قوم یا علاقے کا والی مقرر کر دیا جائے تو تو اس ذمہ داری سے کیسے عہدہ برآ ہوگا؟ اگر تو ان کی اطاعت کرے گا تو تیرا مقام جہنم ہوگا اور اگر تو ان کی بات نہ مانے گا جب بھی تیرا مقام جہنم ہوگا۔ تینوں نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول ابوعمر کندی اور قرشی دونوں میں شبہ ہے۔

۶۲۷۶۔ حضرت ابوملیل بن ازعرؓ

حضرت ابوملیل بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری۔ اوسی ضبعی غزوۂ بدر اور احد میں موجود تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے بدر از بنوضبیعہ بن زید اور ابوملیل بن ازعر بن زید بن عطاف کا ذکر کیا ہے۔ ابن اسحٰق کے علاوہ اور لوگوں نے بھی انہیں شرکائے بدر میں شمار کیا ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۷۔ حضرت ابوملیل سلیکؓ

حضرت ابوملیل سلیک بن اغر۔ ان کا شمار بھی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۸۔ حضرت ابوملیل بن عبداللہؓ

حضرت ابوملیل بن عبداللہ انصاری خزرجی۔ یہ عباس مستغفری کا قول ہے اور انہوں نے باسنادہ ابن جریج سے "لا خیر فی کثیر من نجوٰھم" اور اس سے بعد کی آیت کے بارے میں بیان کیا کہ یہ عام لوگوں کے بارے میں ہے۔ اس پر انہوں نے اپنی زرہ ابوملیل بن عبداللہ خزرجی کے گھر میں پھینک دی۔ ابوموسیٰ نے مختصر ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۹۔ حضرت ابوالمنتفقؓ

حضرت ابوالمنتفق۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔ ابن ابی عاصم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا قاضی ابوبکر احمد بن عمروٗ محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے معاذ بن معاذ سے انہوں نے ابن عوف سے انہوں نے محمد بن جحادہ سے انہوں نے ایک آدمی سے انہوں نے اپنے ایک ساتھی سے...... جن کا تعلق بنوعنبر سے تھا۔ اس نے اپنے والد سے جن کی کنیت ابوالمنتفق تھی۔ روایت کی کہ وہ مکہ میں آئے معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ عرفات میں ہیں۔ وہ عرفات چلے گئے تا کہ آپ سے ملاقات کر سکیں۔ وہاں انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہونے کی کوشش کی لیکن صحابہ نے انہیں

روکا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اسے میرے قریب آنے دو چنانچہ بارہا ایسا ہوا کہ میری سواری اور آپ کی سواری کی گردنیں آپس سے ٹکرا جاتیں۔ انہوں نے گزارش کی یا رسول اللہ۔ کوئی عمل بتایئے کہ جنت کے قریب اور جہنم سے دور ہو جاؤں۔ فرمایا خدائے واحد کی عبادت کرو' اور شرک نہ کرو' نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو۔ کعبے کا حج اور عمرہ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور جو عمل تو لوگوں کو کرتے پسند کرے وہ عمل تو بھی کر اور جسے ناپسند کرے۔ اس سے کنارہ کشی کر لے۔

۶۲۸۰۔ حضرت ابوالمنذر جہنیؓ

حضرت ابوالمنذر جہنی۔ ان سے زید بن وہب نے روایت کی۔ کوفی تھے۔ ابوالجالد نے زید بن وہب سے روایت کی انہوں نے ابوالمنذر الجہنی سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ انہیں افضل الکلام بتایا جائے۔ فرمایا اے ابوالمنذر! ذیل کے کلمات سو بار دن میں پڑھا کرو۔

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ. ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شئی قدیر

اس کلام کی وجہ سے سوائے اس کے جو ان کا ورد کرتا ہوگا۔ باقی تمام لوگوں سے افضل ہوگا۔ نیز **سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** کا کثرت سے ورد کیا کرو۔ نیز نماز میں استغفار پڑھنا نہ بھولنا کہ اس کے پڑھنے سے اللہ کی رحمت سے خطائیں معاف ہو جاتی ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۸۱۔ حضرت ابوالمنذرؓ یزید بن عامر

حضرت ابوالمنذرؓ یزید بن عامر۔ ان کا نام یزید بن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی تھا۔ بقول موسیٰ بن عقبہ غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے معرکہ بدر از بنو سلمہ پھر بنو سواد بن غنم سے۔ بنو حدیدہ سے۔ ابوالمنذر کا نام لیا ہے۔ یعنی یزید بن عامر بن حدیدہ کا۔

۶۲۸۲۔ حضرت ابوالمنذرؓ

حضرت ابوالمنذر۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ہشام بن سعد نے یزید بن ثعلب سے انہوں نے ابوالمنذر سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کے پاس ایک شخص آیا اور گزارش کی کہ فلاں آدمی مر گیا ہے۔ اس کی نماز جنازہ ادا فرمایئے۔ حضرت ﷺ نے کہا۔ خدا بچائے۔ فاجر تھا۔ یا رسول اللہ رحمت نہ فرمایئے۔ اس آدمی نے کہا یا رسول اللہ۔ وہ رات آپ کو یاد ہوگی۔ جب میں پہرے پر متعین تھا۔ ان پہرہ دینے والوں میں یہ آدمی بھی موجود تھا۔ حضور اکرم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے نماز جنازہ ادا فرمائی۔ پھر اس قبر تک آئے اور بیٹھ گئے اور جب اس پر مٹی ڈالی گئی۔ تو آپ نے بھی تین بار مٹی ڈالی فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ اس پر جنت واجب ہوگئی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ یہ ابوالمنذر یزید بن عامر ہیں یا کوئی اور' یہ حدیث ابوعطیہ کے ترجمے میں گزر چکی ہے۔

۶۲۸...۔ حضرت ابومنصور فارسیؓ

حضرت ابومنصور فارسی۔ مصری شمار ہوتے ہیں۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں ...محمد بن احمد بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے (ح) احمد سے منقول ہے کہ انہوں نے قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ...یم سے انہوں نے حسین بن احمد بن فضل باہلی سے ان دونوں نے قتیبہ سے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے دوید بن ...سے روایت کی کہ میں نے ابومنصور سے کہا۔ اے منصور! کاش تم میں غصہ نہ ہوتا۔ انہوں نے کہا۔ کیا میری تیزی طبع سے ...فلاں کام میں آسانی پیدا نہیں ہوئی۔ خود حضور اکرمؐ نے فرمایا ہے۔ کہ تیزی طبع میری امت کے بہترین آدمیوں کو بھی لرزا ...تی ہے۔

اس حدیث کو احمد نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے ابوالربیع زہرانی سے انہوں نے ...الرحمٰن بن ابان سے انہوں لیث سے انہوں نے دوید سے انہوں نے ابومنصور سے روایت کی اور انہیں صحبت ملی اور یونس بن ...نے لیث سے روایت کی اور ان کا نام ابومنصور فارسی لکھا ہے۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۸...۔ حضرت ابومنظورؓ

حضرت ابومنظور۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ابومنظور سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ نے خیبر فتح کیا تو خچروں ...سیاہ گدھوں کی چار جوڑیاں بھی مال غنیمت میں شامل تھیں۔ حضور اکرمؐ نے ایک گدھے سے اس کا نام پوچھا تو اس نے یزید بن ...شہاب بتایا۔ تو یوں یہ حدیث بہ عنوان مخاطبۃ الحمار بیان کی اور حضور نے اس کا نام یعفور رکھ دیا۔ آپ اس پر سوار ہوتے تھے اور ...موسیٰ نے اسے تفصیل سے بیان کیا ہے اور آخر میں لکھا ہے کہ یہ حدیث ہر لحاظ سے حد درجہ منکر ہے مجھ سے اس کی روایت اسی ...ت درست ہوگی جب میرے اعتراض کا ذکر بھی کیا جائے۔

۶۲۸...۔ حضرت ابومنفعہ ثقفیؓ

حضرت ابومنفعہ ثقفی۔ بقول ابونعیم بصرے میں سکونت کر لی تھی۔ ابوعمر لکھتے ہیں ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے عبدالوہاب بن ...منصور صوفی نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حارث بن مرہ سے انہوں نے کلیب بن منفعہ سے ...انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ میں نے آپؐ سے پوچھا یا رسول اللہ میں کس سے بھلائی کروں۔ آپ ...نے فرمایا اپنے ماں' باپ' بہن' بھائی اور آزاد کردہ غلام سے۔ ان کا حق تجھ پر واجب ہے اور اس صلہ رحمی کا قائم رکھنا ضروری ہے۔ ...تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ نے اختصار سے کام لیا ہے اور ان کی نسبت حنفی لکھی ہے۔ ...وجہ ہے کہ انہوں نے ابوموسیٰ پر استدراک کیا ہے کیونکہ ابونعیم اور ابوموسیٰ دونوں نے انہیں ثقفی لکھا ہے اور ان کے مطابق ...دونوں ایک ہیں۔

۶۲۸...۔ حضرت ابومنقعہ انماریؓ

حضرت ابومنقعہ انماری۔ ان کا نام نصر بن حارث تھا۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ نے تاریخ الحمصین میں

ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ حضور اکرمؐ کے صحابہ میں سے جو لوگ حمص میں آ گئے تھے۔ ابو مقعہ ان میں شامل تھے۔ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے حالانکہ اس سے پہلے انہوں نے ان کا نام فا سے لکھا ہے اور یہاں قاف سے اور یہاں ان کا نام نصر لکھا ہے حالانکہ ان کا نام بکر ہے۔ دار قطنی کی یہی رائے ہے اور انہوں نے ان کا نام فا سے لکھا ہے۔ ہم نے ابو عمر کے تتبع میں ابو مقعہ کا ذکر کر دیا ہے۔ تاکہ ان کی غلطی واضح ہو جائے۔

۶۲۸۷۔ حضرت ابو منیبؓ

حضرت ابو منیب۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ مسلم بن زیاد نے ان سے روایت کی بقیۃ بن ولید نے مسلم سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے چار صحابہ۔ انس بن مالک' فضالہ بن عبید' روح بن سنان یا سنان بن روح اور ابو منیب کلبی کو دیکھا۔ یہ چاروں حضرات اپنی پگڑی کا شملہ پیچھے کو لٹکاتے تھے۔ جو ٹخنوں تک ہوتا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۸۸۔ حضرت ابو المنیذرؓ

حضرت ابو المنیذر یا ابو المنذر۔ جعفر نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ ہم پیشتر ازیں ابو المنذر کے ترجمے میں علماء کے اختلاف کا ذکر کر آئے ہیں۔

۶۲۸۹۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ

حضرت ابو موسیٰ اشعری۔ ان کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔ ہم ان کا نسب اور کچھ حالات ان کے نام کے ترجمے میں اس سے پہلے بیان کر آئے ہیں۔ ان کی والدہ بنو عک سے تھیں۔ اسلام قبول کیا اور مدینہ میں فوت ہو گئیں۔ ایک گروہ نے جن میں واقدی بھی شامل ہیں۔ لکھا ہے کہ ابو موسیٰ سعید بن عاص کے حلیف تھے۔ مکہ میں اسلام قبول کیا اور ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ وہاں سے انہوں نے دو کشتیوں میں اس وقت مراجعت کی جب حضور اکرم ﷺ خیبر میں تھے۔ واقدی نے خالد بن ایاس سے انہوں نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابوجہم سے روایت کی کہ ابو موسیٰ بہت بڑے نساب تھے۔ نیز وہ کہتے ہیں۔ ابو موسیٰ نے حبشہ کو ہجرت نہیں کی اور نہ وہ قریش میں کسی کے حلیف تھے بلکہ وہ قدیم الاسلام ہیں۔ مکہ میں اسلام قبول کیا اور اپنے اہل قبائل میں چلے گئے اور اشعریوں کا وفد لے کر اس موقعہ پر دوبارہ دربار رسالت میں حاضر ہوئے۔ جب حضرت جعفر اپنے ساتھیوں کے ساتھ دو کشتیوں میں سوار ہو کر حبشہ سے واپس آئے تھے اور آپ اس موقعہ پر خیبر میں تھے۔

ابو عمر لکھتے ہیں کہ ابن اسحٰق نے اس لئے (انہیں مہاجرین حبشہ میں شامل کر دیا ہے.....) کہ اتفاق سے ابو موسیٰ اپنے قبیلے کے ساتھ اس وقت دربار میں حاضر ہوئے۔ جب حضرت جعفر اپنے رفقا کے ساتھ حبشہ سے لوٹے تھے اور چونکہ ابو موسیٰ اشعری نے انہیں کشتیوں میں سفر کیا تھا۔ ابن اسحٰق نے اس اشتباہ کی وجہ سے انہیں بھی مہاجرین حبشہ میں شمار کر لیا اگرچہ دونوں فریق علیحدہ علیحدہ کشتیوں میں سوار تھے۔ یہ دونوں گروہ بمقام خیبر حضور اکرم ﷺ کی خدمت حاضر ہوئے تھے اور آپ نے سب کو مال غنیمت سے حصہ عطا فرمایا اور اس قول کی تصدیق یحییٰ بن محمود اور ابو یاسر کی اس روایت سے ہوتی ہے جو انہوں نے باسناد ہما مسلم بن حجاج سے انہوں نے براد الاشعری سے اور محمد بن علاء الہمدانی سے ان دونوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے یزید سے انہوں نے ابو بردہ سے

انہوں نے ابوموسیٰ سے روایت کی کہ ہمیں حضور اکرم ﷺ کی ہجرت کا علم ہوا اور ہم یمن میں تھے چنانچہ میں اور میرے بھائی ابو بردہ اور ابو رہم (ابوموسیٰ ان دنوں چھوٹے تھے) اور ہمارے قبیلے کے ترپن یا کم وبیش افراد ہجرت کے ارادے سے روانہ ہوئے اور کشتی میں سوار ہوئے۔ جس نے انہیں نجاشی کے ملک میں پہنچا دیا۔ وہاں ان کی ملاقات جعفر بن ابی طالب سے اور ان کے ساتھیوں سے ہوگئی اور انہوں نے کہا کہ رسول کریمؐ نے ہمیں یہاں اقامت کے لئے روانہ کیا تھا۔ اس لئے ہم یہاں ہیں۔ مقیم رہیں چنانچہ ابوموسیٰ کے ساتھی بھی وہیں ٹھہر گئے اور پھر وہ سب کچھ عرصے کے بعد اکٹھے بارادہ ہجرت مدینہ روانہ ہوئے اور وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں اس وقت پہنچے جب خیبر فتح ہو چکا تھا چنانچہ آپ نے مال غنیمت سے سب کو حصہ عطا کیا اور جو لوگ غزوہ میں موجود نہ تھے۔ سوائے اہل سفینہ کے اور کسی کو کچھ نہ دیا اور یہ حدیث صحیح ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ان لوگوں کو مال غنیمت سے حصہ نہیں دیا تھا۔

حضرت عمر ﷺ نے انہیں بصرے کی حکومت' مغیرہ کے بعد دی تھی۔ پھر حضرت عثمان نے انہیں معزول کر دیا اور جب اہل کوفہ نے سعید بن عاص کو اپنا حاکم قبول کرنے سے انکار کر دیا اور خلیفہ سے ابوموسیٰ کی تقرری کا مطالبہ کیا۔ تو خلیفہ نے انہیں مقرر کر دیا اور حضرت علی کے دور خلافت تک وہیں رہے۔ جب حضرت علی نے طلحہ اور زبیر کے حملے کو بصرے سے روکنے کے لئے ادھر کا رخ کیا۔ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اہل کوفہ کو مدد کے لئے بلایا لیکن ابوموسیٰ نے اس فتنے سے بچنے کے لئے اہل کوفہ کو روک دیا چنانچہ امیر المومنین نے انہیں معزول کر دیا۔

حضرت علی اور امیر معاویہ کے محاکمے میں ابوموسیٰ حضرت علی کی طرف سے حکم تھے چنانچہ انہیں دھوکا دیا گیا اور یہ دھوکا کھا گئے۔ وہاں سے مکہ چلے گئے اور وہاں فوت ہوگئے۔ ایک روایت کے مطابق ۴۲ ہجری میں کوفے میں وفات پائی۔ ایک روایت میں چوالیس ایک میں پچاس اور ایک میں باون سال ہجری مذکور ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے تفصیل سے ان کا ذکر کیا ہے۔ نیز ہم پیشتر ازیں ان کے نام کے ترجمے میں اس سے زیادہ لکھ آئے ہیں۔

۶۲۹۰۔ حضرت ابوموسیٰ انصاری مدنیؓ

حضرت ابوموسیٰ انصاری مدنی۔ انہیں صحبت ملی۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن سمرقندی نے محمد بن یزید البزاز سے انہوں نے سری بن عبداللہ سلمی سے انہوں نے حاتم بن ربیعہ عامری اور عبداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے چچا نافع ابو سہیل سے انہوں نے ابوموسیٰ انصاری صحابی سے جو آپ کے منتخب صحابہ سے تھے۔ روایت کی کہ ہم لوگ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے حضور نے فرمایا۔ ایمان کی چکی چل رہی ہے۔ تم بھی قرآن کے ساتھ ساتھ گھومتے جاؤ۔ جدھر کو گھومے' صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ! اگر ہم میں اس کی ہمت نہ ہو تو۔ فرمایا عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرح ہو جاؤ جنہیں آروں سے چیر اگیا اور سولیوں پر لٹکا دیا گیا کیونکہ نیکی کی موت بدکاری کی زندگی سے بہتر ہے۔

ہاں سنو۔ یہ بنی اسرائیل کے امرا تھے جوان حواریوں پر ظلم کرتے تھے اور انہیں کوئی روکتا نہیں تھا اگر چہ انہیں کھلاتے پلاتے اپنے گھروں میں مجالس میں آنے کی اجازت دیتے تھے اور امداد کرتے تھے مگر ان کے اس سلوک کی وجہ سے ان کے دلوں میں نفرت پیدا ہوگئی۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے منقول ہے کہ انہوں نے امام بخاری سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے اس کی صحت سے انکار کر دیا اور کہا کہ وہ ابوموسیٰ انصاری اور حاتم بن ربیعہ کو نہیں جانتے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۱۔ حضرت ابوموسیٰ الحکمیؓ

حضرت ابوموسیٰ الحکمی۔ حجاج بن قرافصہ نے عمرو بن ابوسفیان سے روایت کی کہ ہم مروان بن حکم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ابوموسیٰ حکمی وہاں آ گئے۔ مروان نے ان سے دریافت کیا۔ کیا کبھی حضور اکرمؐ کے زمانے میں تقدیر پر گفتگو ہوئی۔ انہوں نے جواب دیا۔ آپ نے فرمایا تھا جب تک یہ امت تقدیر کی تکذیب نہ کرے گی جو کچھ...... اس کے پاس اس وقت ہے۔ اس پر قابض رہے گی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۲۔ حضرت ابوموسیٰ غافقیؓ

حضرت ابوموسیٰ غافقی۔ ان کا نام مالک بن عبادہ یا مالک بن عبداللہ یا عبداللہ بن مالک تھا۔ مصری شمار ہوتے' عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قتیبہ سے (اور قتیبہ نے انہیں لکھا) انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے یحییٰ بن معین حضرمی سے روایت کی کہ ابوموسیٰ غافقی نے عقبہ بن عامر الجہنی کو منبر پر بیٹھے دیکھا کہ حضور اکرمؐ سے احادیث بیان کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ یا تو یہ شخص حافظ حدیث ہے اور یا اپنے کو تباہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ حضور اکرمؐ نے ہم سے جو آخری عہد لیا تھا۔ وہ یہ تھا کہ تم کتاب اللہ پر مضبوطی سے قائم رہو۔ جلد ہی کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو مجھ سے احادیث نقل کریں گے لیکن جس نے مجھ سے کوئی ایسی بات منسوب کی۔ جو میں نے نہیں کہی۔ اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ جس کو میری کوئی حدیث یاد ہو تو وہ اس کو آگے بیان کرے۔ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۳۔ حضرت ابومویہبہؓ

حضرت ابومویہبہ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ اور وہ بنو مزینہ کے مولد تھے۔ حضور اکرمؐ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ معرکہ مریسیع میں موجود تھے لیکن ان کا نام نہیں معلوم ہو سکتا۔ ان سے عبداللہ بن عمرو بن عاص نے روایت کی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن ربیعہ سے انہوں نے عبید سے جو حکم بن ابوالعاص کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے انہوں نے ابومویہبہ سے روایت کی کہ ایک رات کو حضور اکرم ﷺ نے مجھے یاد فرمایا۔ اے ابومویہبہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں جنت البقیع والوں کی مغفرت کی دعا مانگوں۔ میں آپ کے ساتھ چل پڑا۔ ہم قبرستان میں پہنچے حضور اکرم ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور ان کی مغفرت کی دعا فرمائی اور فرمایا اے اہل قبور' جس حالت میں تم ہو وہ اس حالت سے آسان تر ہے جو تمہارے بعد آنے والے لوگوں کو پیش آئے گی۔ فتنے سیاہ رات کے اندھیرے

کی طرح مسلسل بڑھتے چلے آ رہے ہیں اور دوسرا فتنہ پہلے سے مہیب تر ہوگا۔
''اے ابوموہیبہ! مجھے دنیا اور آخرت (خلد اور جنت) کی کنجیاں دی گئیں اور مجھے اختیار دیا گیا کہ چاہوں تو دین و دنیا کی نعمتیں پسند کرلوں یا اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ترجیح دوں میں نے اللہ کی ذات کو ترجیح دی۔
ابوموہیبہ نے عرض کی یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ دین و دنیا ہر دو کی نعمتیں پسند فرمالیتے۔'' حضور نے فرمایا اے ابوموہیبہ! میں نے اللہ تعالیٰ کے دیدار اور جنت کو ترجیح دی ہے۔ اس کے بعد آپ واپس تشریف لے آئے اور دوسری صبح کو اس مرض میں مبتلا ہو گئے جو جان لیوا ثابت ہوا۔

۶۲۹۴۔ حضرت ابوالمہلب ؓ

حضرت ابوالمہلب۔ غیر منسوب ہیں اور حضرمی نے انہیں ''الوحدان'' میں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ بن ابوبکر مدینی نے از نا حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن محمد المقری سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن سلیمان سے (ح) احمد نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ سے انہوں نے ضرار بن صرد سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک سے انہوں نے عبدالعزیز بن مہلب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ابوبکر اور عمر کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ میرے کان اور آنکھ ہیں۔ احمد کا قول ہے کہ ان کی کتاب میں اس طرح مذکور ہے۔
ان کا نام عبدالعزیز بن مطلب بن عبداللہ بن حطب ہے۔ انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے احتمال ہے کہ ابومہلب ان کی کنیت ہو اور اس کا احتمال بھی ہے کہ مطلب کو کسی نے مہلب پڑھ لیا ہو۔ واللہ اعلم ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۵۔ حضرت ابومیسرہ ؓ

حضرت ابومیسرہ۔ انہیں حضور اکرم ﷺ سے سماع حاصل ہے۔ ان سے حضرت ابن عمر کے مولی نافع نے روایت کی۔ قاسم بن حکم نے جریر بن ایوب سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابومیسرہ سے انہوں نے حضوا کرمؐ سے روایت کی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۶۔ حضرت ابومیسرہ ؓ مولیٰ عباس

حضرت ابومیسرہ۔ حضرت عباس کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جعفر مستغفری نے باسنادہ لیث بن سعد سے انہوں نے ابوقبیل سے انہوں نے ابومیسرہ سے روایت کی کہ میں ایک رات رسول اکرمؐ کے قریب سویا حضورؐ نے فرمایا اے عباس! تمہیں آسمان پر کیا نظر آیا انہوں نے کہا یارسول اللہ! ثریا ستاروں کا جھنڈ دکھائی دے رہا ہے فرمایا تمہارے خاندان کے اتنے ہی خلیفے امت محمدیہ پر حکمرانی کریں گے (ثریا ستاروں کی تعداد دیکھنے سے تو سات معلوم ہوتی ہیں۔ جب کہ عباسی خلفاء کی تعداد ۳۷ ہے۔ اس لئے

حدیث مخدوش ہے۔)

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۷۔ حضرت ابومیمونؓ

حضرت ابومیمون۔ ان کا نام جابان تھا۔ حضور اکرم ﷺ کا سماع نصیب ہوا۔ ان کی حدیث ابوخالد نے میمون بن جابان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب النون

۶۲۹۸۔ حضرت ابونائلہؓ

حضرت ابونائلہ۔ سلکان بن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری اشہلی ایک روایت کے مطابق سلکان ان کا لقب تھا اور نام سعد تھا غزوۂ احد میں موجود تھے اور ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کیا تھا اور کعب اس کے رضاعی بھائی تھے اور آپ کے صحابہ میں مشہور تیراندازوں میں سے تھے۔ نیز وہ شاعر تھے۔ ان کے بھائیوں کے نام سلمہ اور سعد سلامہ کے بیٹے تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۹۔ حضرت ابونبقہؓ

حضرت ابونبقہ بن علقمہ بن المطلب۔ ابوعمر نے انہیں صحابی لکھا ہے۔ ہمارے یہاں وہ غیر معلوم ہے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ حضور اکرمؐ نے ان کے لئے خیبر کے خراج سے پچاس وسق غلہ مقرر فرمایا تھا۔ یہ ابن اسحٰق سے مروی ہے۔ ابوالولید بن القرضی کے مطابق ان کا نسب ابونبقہ بن علقمہ بن مطلب بن عبد مناف تھا اور نام عبداللہ تھا اور محمد بن علاء بن حسین بن عبداللہ بن نبقہ ان کی اولاد سے تھے۔ طبری نے ان کا سلسلہ عبداللہ بن علقمہ بن مطلب بن عبد مناف لکھا ہے اور یہ وہی ابونبقہ ہیں جنہیں آپ نے خیبر کے خراج سے کچھ غلہ عطا کیا تھا۔ زبیر بن بکار لکھتے ہیں کہ علقمہ بن مطلب کا بیٹا ابونبقہ تھا اور ان کا نام عبداللہ تھا اور ان کی والدہ ام عمرو دختر ابوالطلاطلہ تھی از بنوخزاعہ ابونبقہ کے دو بیٹے تھے بنام علاء و ہذیم۔ جو دونوں جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے تھے اور دونوں لاولد مرے۔ حضور اکرمؐ نے ابونبقہ کے لئے خیبر کی پیداوار سے پچاس وسق غلہ مقرر فرما دیا تھا۔ ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مجہول الحال نہ تھے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۰۰۔ حضرت ابوالنجمؓ

حضرت ابوالنجم۔ حسن بن سفیان نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی حدیث ابن لہیعہ نے کعب بن علقمہ سے روایت کی کہ ابوالنجم نے حضور اکرمؐ سے سنا آپ نے فرمایا۔ جلدی ہی میری امت میں ایک ایسا آدمی پیدا ہوگا۔ جو بڑا خناس ہوگا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۰۱۔ حضرت ابونجیح سلمیؓ

حضرت ابونجیح سلمی۔ ان کی حدیث کو عبدالرزاق نے ابن جریج سے انہوں نے میمون سے انہوں نے ابوالمغلس سے انہوں نے ابونجیح سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جسے سہولت حاصل ہو اور نکاح نہ کرے وہ مجھ سے نہیں' اور ہارون بن ریاب نے ابونجیح سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا وہ شخص مسکین ہے' مسکین ہے (دو دفعہ) جس کی بیوی نہ ہو صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ۔ خواہ وہ مالی لحاظ سے تونگر ہو۔ فرمایا ہاں' خواہ وہ مالی لحاظ سے امیر ہی کیوں نہ ہو نیز فرمایا جس عورت کا خاوند نہ ہو۔ وہ بھی مسکینہ مسکینہ (دو دفعہ) ہی شمار ہوگی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۰۲۔ حضرت ابونجیح عمرو بن عبسہؓ

حضرت ابونجیح عمرو بن عبسہ۔ ان کا ذکر پیشتر ازیں باب عین میں مذکور چکا ہے۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ اول الذکر ہی ہیں۔

۶۳۰۳۔ حضرت ابونجیح القیسیؓ

حضرت ابونجیح القیسی۔ ایک روایت میں عبسی مذکور ہے اور ان سے صرف ایک حدیث درباره نکاح مروی ہے۔ ان کی حدیث ربیعہ بن لقیط نے روایت کی ہے لیکن وہ ثابت نہیں۔ ابوعمر نے انہیں قیسی اور ایک اور روایت میں عبسی لکھا ہے۔ ابن اثیر کہتے ہیں۔ میرے خیال کے مطابق یہ عمرو بن عبسہ ہیں۔ جنہیں قیسی اور سلمی کہا گیا ہے کیونکہ بنوسلیم' بنوقیس عیلان سے ہیں۔ اس لئے انہیں سلمی کہتے ہیں اور قیسی بھی۔ واللہ اعلم

اور یہ وہی ابونجیح ہیں جنہیں ہم پہلے تر جموں میں بیان کر چکے ہیں اور نکاح کے بارے میں عمرو بن عبسہ کی حدیث مشہور ہے۔ جس کا ذکر ہم پہلے کر آئے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۰۴۔ حضرت ابونخیلہ بجلیؓ

حضرت ابونخیلہ بجلی۔ ان سے ابووائل شقیق بن سلمہ نے روایت کی۔ سفیان نے منصور سے انہوں نے ابووائل سے جو حضور اکرم ﷺ کے صحابی تھے اور جن کی کنیت ابونخیلہ تھی۔ وہ جہاد کے لئے نکلے۔ انہیں ایک تیر لگا جسے انہوں نے کھینچ کر نکال د[illegible] اور دعا کی اے اللہ! تو اس کے درد میں کمی کر دے لیکن اس کے اجر میں کمی نہ کرنا۔ انہیں کہا گیا تو اللہ سے اور مانگ جو مانگنا چاہ[illegible] ہے۔ انہوں نے دعا کی اے اللہ! تو مجھے اپنے مقربین میں شامل کر اور میری ماں کو حور عین بنا دے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۰۵۔ حضرت ابونخیلہ اللہبیؓ

حضرت ابونخیلہ اللہبی۔ عبداللہ بن عقیل بن یزید بن راشد نے اپنے والد سے روایت کی۔ ہم مسلم بن حزیفہ عامری کی ملاقا[illegible] کو گئے۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ ابوریمہ سمی اور ابونخیلہ لہبی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں سونا لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے ا[illegible]

کے لئے ایک فرمان تحریر فرمایا۔ جس میں مذکور تھا کہ جو شخص کسی چیز کو پائے وہ اس کی ہوگی اور معدنیات اور دفینوں میں پانچواں
حصہ حکومت کا ہوگا اور ہر چالیس دینار پر ایک دینار واجب الادا ہوگا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۰۶۔ حضرت ابونضرؓ

حضرت ابونضر۔ غزوہ خیبر میں شریک تھے اور ان کا نام ان میں شامل ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ میں اس
سے زیادہ ان کے بارے میں اور کچھ نہیں جانتا اور ابن ہشام نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جنہیں حضور اکرم ﷺ نے خراج
خیبر میں خصوصی امداد فرمائی تھی لیکن ابن ہشام بھی ان کے بارے میں مطمئن نہیں ہیں۔

۶۳۰۷۔ حضرت ابونضرؓ

حضرت ابونضر سلمی۔ ان کی حدیث معافی بن عمران نے مالک بن انس سے روایت کی اور انہیں ابونضر ہی لکھا ہے حالانکہ صحیح
ابن نضر ہے اور موطا میں اسی طرح مذکور ہے۔ ابن مندہ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے ابن ابوعاصم سے انہوں نے
یعقوب بن حمید سے انہوں نے عبداللہ بن نافع سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر سے انہوں نے ابونضر سے
روایت کی۔ یہ ان لوگوں میں شامل ہیں جن کے تین بیٹے مر گئے تھے۔ یہ معافی بن عمران سے متفق ہیں کہ انہوں نے بھی انہیں نضر
لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۶۳۰۸۔ حضرت ابونضیرؓ

حضرت ابونضیر بن تیہان بن مالک۔ جو ابوہیثم بن انصاری اوسی کے بھائی تھے۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں
بیان کریں گے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک تھے۔ ابوعمر نے طبری سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۰۹۔ حضرت ابونعمان ازدیؓ

حضرت ابونعمان ازدی۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح)
ابوموسیٰ سے حسن سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن علی صائغ سے انہوں نے یعقوب بن
حمید بن کاسب سے انہوں نے محمد بن عمر واقدی سے انہوں نے ایوب بن نعمان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا
سے روایت کی کہ انہوں نے غزوۂ احد میں حضور اکرم ﷺ کو دو زرہیں پہنے دیکھا۔ اسی طرح طبرانی نے ایک دوسرے شیخ سے
انہوں نے یعقوب سے روایت کی اور ایوب بن علاء لکھا ہے اور ہم اسے بیان کر آئے ہیں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا
ہے۔

۶۳۱۰۔ حضرت ابوالنعمانؓ

حضرت ابوالنعمان۔ غیر منسوب ہیں۔ حضرمی اور ابن ابی شیبہ نے انہیں صحابی شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے
انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن محمد مقری سے انہوں نے محمد بن عبداللہ حضرمی سے (ح) ابونعیم کہتے ہیں۔ ہمیں محمد بن احمد

بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ سے (ح) ابونعیم کہتے ہیں ہم سے جعفر بن محمد بن عمرو نے انہیں ابوحسین وداعی نے انہیں یحییٰ بن عبدالحمید نے انہیں قیس بن جابر نے انہیں عمرو بن یحییٰ بن سعید بن العاص نے انہیں ابونعمان نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا۔ ایسی عورت جو نفاس کے دوران میں مر جائے اور اس کے بچے پر جو زنا سے پیدا ہوا ہو۔ نماز جنازہ ادا کرو۔

ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۱۱۔ حضرت ابونملہ انصاریؓ

حضرت ابونملہ انصاری۔ ان کا نام عمار بن معاذ بن زرارہ بن عمرو بن غنم بن عدی بن حارث بن مرہ بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ظفری تھا اور ایک روایت میں ان کا نام عمرو تھا جو حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزوات میں باستثنائے غزوۂ بدر موجود رہے اور ایام حرہ میں ان کے دو بیٹے عبداللہ اور محمد قتل ہوئے تھے۔

یحییٰ بن ابوالرجاء نے اذناً باسنادہ تا ابن ابی عاصم یعقوب بن حمید سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابونملہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی محفل میں موجود تھے کہ اس اثنا میں ایک یہودی وہاں آ گیا اس نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا

اے محمد! کیا اس جنازے نے اس دوسرے جنازے کے ساتھ' جو ان لوگوں کے پاس سے گزرا تھا۔ کوئی بات کی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اس کا علم خدا کو ہوگا۔ یہودی نے کہا۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اس نے بات کی تھی۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے مسلمانو! جب اہل کتاب تم سے کوئی بات اپنے مذہب کے بارے میں بتائیں تو تم نہ اس کی تصدیق کرو نہ تکذیب کرو۔ بلکہ کہو کہ ہمارا اللہ اور اس کی کتاب پر ایمان ہے۔ ابونملہ نے عبدالملک بن مروان کے زمانے میں وفات پائی اور ان کے بیٹے کا نام جن' سے زہری نے روایت کی نملہ تھا اور اسی پر ان کی کنیت تھی۔ ابن ماکولا نے ان کا ذکر کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۱۲۔ حضرت ابونہیک انصاریؓ

حضرت ابونہیک انصاری اشہلی۔ از بنو عبدالاشہل۔ ابوبکر صدیق نے انہیں سلمہ بن سلامہ بن وقش کے ساتھ خالد بن ولید کے پاس یہ حکم دے کر بھیجا تھا کہ بنو حنیفہ کا جو آدمی بھی تمہارے ہتھے چڑھے اسے قتل کر دو لیکن انہیں وہاں جا کر علم ہوا کہ خالد بن ولید نے مجاعہ بن مرارہ سے مصالحت کر لی۔

ابوعمر نے انکا ذکر کیا ہے لیکن وہ لکھتے ہیں کہ مجھے مذکورہ بالا بات کے علاوہ انکے بارے میں اور کسی خبر یا روایت کا علم نہیں ہے۔

باب الہاء

۶۳۱۳۔ حضرت ابوہاشم بن عتبہؓ

حضرت ابوہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس بن عبد مناف قرشی عبشمی۔ معاویہ بن ابوسفیان کے ماموں تھے اور باپ کی طرف

سے ابوحذیفہ کے اور ماں کی طرف سے مصعب بن عمیر کے بھائی تھے۔ان کی ماں خناس دختر مالک قرشیہ عامریہ تھی۔ایک روایت کے رو سے ان کا نام شیبہ ایک اور روایت کے مطابق ہشیم یا مہشم تھا۔فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور شام میں سکونت اختیار کر لی اور حضرت عثمان کے دور خلافت میں وفات پائی۔ان کا شمار زاہد اور پارسا صحابہ میں ہوتا تھا چنانچہ ابوہریرہ جب بھی ان کا ذکر کرتے۔تو انہیں صالح اور پارسا کہہ کر پکارتے۔کئی آدمیوں نے اپنے اسناد سے جو محمد بن عیسیٰ تک جاتا ہے۔محمود بن غیلان سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور اور اعمش سے انہوں نے ابووائل سے روایت کی کہ امیر معاویہ۔ابوہاشم کی عیادت کو آئے۔پوچھا ماموں جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟۔سکرات موت کی وجہ سے آپ بے چین ہیں۔یا دنیا کا لالچ ہے؟ کہا۔ایسی کوئی وجہ نہیں بلکہ وجہ یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد لیا تھا جس پر میں عمل پیرا نہ ہو سکا۔آپ نے فرمایا تھا کہ تجھے اے ابوہاشم! دنیا کے مال سے ایک خادم اور ایک گھوڑا چاہیے۔فی سبیل اللہ جہاد کے لئے اور آج یہ اتنی اشیاء میرے پاس موجود ہیں۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۱۴۔حضرت ابوہاشم مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہاشم۔حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔کئی آدمیوں نے اذناً ابوسعید کی کتاب سے انہوں نے محمد بن ابوعبداللہ مطرز سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن جعفر سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن علی رازی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن ابوثلج سے انہوں نے حسن بن حماد بن کسیب سے انہوں نے یحییٰ بن یعلی سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن حلو بن السری اودی سے انہوں نے ابوہاشم مولی رسول اکرمؐ سے روایت کی کہ ان کی والدہ آپؐ کی کنیز تھیں۔حضور اکرمؐ نے میرے والد اور والدہ ہر دو کو آزاد فرما دیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد سے تشریف لائے۔دیکھا کہ حضرت علیؓ اور فاطمہؓ دونوں دھوپ میں سوئے ہوئے ہیں۔آپ ان کے سرہانے جا کھڑے ہوئے۔حضور خیبر کی ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے۔آپ نے اس چادر سے انہیں لوگوں سے چھپا دیا اور تین دفعہ فرمایا اے شہریوں اور دیہاتیوں سے میرے پیارو! اٹھو۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۱۵۔حضرت ابوہانیؓ

حضرت ابوہانیؓ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعائے برکت فرمائی اور ان کو یزید بن ابوسفیانؓ کے پاس ٹھہرایا۔

ان کی حدیث کو عبدالرحمٰن بن ابومالک اپنے باپ سے وہ اپنے دادا یعنی ابوہانی سے روایت کرتے ہیں اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے۔

۶۳۱۶۔حضرت ابوہبیرہ بن حارثؓ

حضرت ابوہبیرہ بن حارث بن علقمہ بن عمرو بن کعب بن مالک بن مبذول بن مالک بن نجار انصاری۔خزرجی نجاری غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے۔ایک روایت میں ابواسیرہ مذکور ہے۔ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

ابوالفضل مدینی مخزومی نے باسنادہ تا ابویعلی۔ ہارون بن معروف سے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے مخرمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعید بن نافع سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کے صحابی ابوبشیرہ الانصاری نے مجھے ایک دن دیکھا کہ میں اشراق کی نماز طلوع آفتاب کے دوران میں پڑھ رہا تھا۔ انہوں نے اسے غلط قرار دیا اور مجھے ٹھیک طلوع آفتاب کے دوران میں نماز پڑھنے سے منع کیا کیونکہ آپؐ نے فرمایا تھا۔ اس کا طلوع شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے ہوتا ہے۔ ابویعلی نے اسے اسی طرح روایت کیا ہے۔

سعید تابعی ہیں اور انہیں اس کا علم نہ تھا کہ غزوۂ احد میں کون شہید ہوا۔ اسی بنا پر ان کا یہ قول کہ ابوبشیرہ نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا۔ مخدوش ہے اگر یہ ابوبشیرہ غزوۂ احد میں شہید ہونے والے مختلف ہوں تو' ورنہ یہ منقطع ہوں گے۔

واقدی نے ان کا نام ابواسیرہ لکھا ہے جب کہ باقی لوگ ان سے اختلاف کرتے ہیں اور ان کے مطابق یہ ابوبشیرہ ہیں اور ایک روایت میں ان کے بھائی کا نام ابواسیرہ تھا۔ واللہ اعلم

ابوجعفر نے باسنادہ تا یونس ابن اسحٰق سے بسلسلہ شہدائے احد از بنو مالک بن نجار پھر از بنوعمرو بن مبذول۔ ابوبشیرہ بن حارث بن علقمہ بن عمرو بن کعب بن مالک بن عمرو بن مبذول کا نام لیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۱۷۔ حضرت ابوہدبہ انصاریؓ

حضرت ابوہدبہ انصاری۔ ان سے ان کے بیٹے محمد بن ابوہدبہ نے اپنے بھتیجے زہری کی حدیث جو انہوں نے اپنے چچا سے سنی روایت کی۔ جعفر المستغفری کے مطابق انہوں نے برذعی سے اور انہوں نے ابوحاتم الرازی سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے انکا ذکر کیا ہے۔

۶۳۱۸۔ حضرت ابوہذیلؓ

حضرت ابوہذیل۔ ابوبکر بن ابوعلی نے باسنادہ عبداللہ بن خراش سے انہوں نے اوسط سے انہوں نے ابوہذیل سے روایت کی آپ نے فرمایا قربانی کرنے والے کو خود بھی اپنی قربانی کا گوشت کھانا چاہیے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۱۹۔ حضرت ابوہریرہ دوسیؓ

حضرت ابوہریرہ دوسی۔ حضور اکرم ﷺ کے ایسے صحابی ہیں جنہوں نے آپ سے کثیر احادیث روایت کیں۔ وہ دوسی ہیں اور دوس بن عدثان بن عبداللہ بن زہران بن کعب بن حارث بن کعب بن مالک بن نصر بن ازد سے ہیں۔

خلیفہ بن خیاط اور ہشام بن کلبی نے ان کا نام عمیر بن عامر بن عبدذی الشری بن طریف بن عتاب بن ابوصعب بن منبہ بن سعد بن ثعلبہ بن سلیم بن فہم بن غنم بن دوس لکھا ہے۔ ان کے نام کے بارے میں اتنا اختلاف ہے کہ صحابہ کی جماعت میں کسی اور کے بارے میں اتنا اختلاف نہیں۔ ایک روایت میں عبداللہ بن عامر ایک میں بریر بن عشرقہ ایک میں سکین بن دومہ ایک میں عبداللہ بن عبدشمس اور ایک میں عبدشمس مذکور ہے۔ یہ روایات یحیٰی بن معین اور ابونعیم نے بیان کی ہیں۔ اسی طرح ایک روایت میں ان کا نام عبدنہم اور ایک میں عبدغنم آیا ہے۔ محرر بن ابوہریرہ سے مروی ہے کہ ان کے والد کا نام عبدعمرو بن عبدغنم تھا اور عمرو

بن علی الفلاس کا قول ہے کہ اس باب میں صحیح بات یہ ہے کہ ان کا نام عبد عمرو بن غنم تھا۔ ان تمام ناموں میں جو تبعید پائی جاتی ہے۔ وہ قبول اسلام کے بعد بدل دی جاتی تھی کیونکہ حضور اکرم ﷺ عبد شمس عبد غنم اور عبد العزیٰ طرز کے ناموں کو نہیں رہنے دیتے تھے۔ ایک روایت کے رو سے اسلام میں ان کا نام عبداللہ یا عبدالرحمٰن تھا۔ بقول ہثیم بن عدی جاہلیت میں ان کا نام عبد شمس اور اسلام میں عبداللہ تھا۔ ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ مجھ سے بعض ابو ہریرہ کے دوستوں نے ابو ہریرہ سے یہ روایت بیان کی کہ جاہلیت میں ان کا نام عبد شمس تھا جسے قبول اسلام کے بعد حضور اکرم ﷺ نے عبدالرحمٰن بنا دیا اور کنیت کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی آستین میں بلی کا ایک بچہ لئے پھرتے ہیں اس لئے انہیں لوگ ابو ہریرہ کہنے لگے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ان کی آستین میں بلی کا بچہ دیکھا تو فرمایا تم ابو ہریرہ ہو۔

اور کثیر التعداد آدمیوں نے اپنے اسناد سے امام ترمذی سے انہوں نے احمد بن اسماعیل مرابطی سے انہوں نے روح بن عبادہ سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے عبداللہ بن رافع سے روایت کی کہ میں نے ابو ہریرہ سے ان کی کنیت کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے کہا۔ میرے پاس چھوٹی سی بلی تھی۔ جسے میں رات کو ایک درخت پر بٹھا دیتا اور جب صبح ہوتی تو اسے پکڑ لاتا اور دن بھر کھیلتا رہتا۔ اس لئے میری یہ کنیت پڑ گئی۔ ابو ہریرہ اصحاب صفہ میں سے تھے۔ امام بخاری کے مطابق ان کا اسلامی نام عبداللہ تھا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ہم نے ان ناموں کا ذکر اہل علم کی پیروی کی غرض سے کیا ہے۔ ورنہ ان کے ذکر میں کیا دھرا ہے۔ وہ اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور ہیں اور نام معدوم ہو چکے ہیں۔

ابو ہریرہ فتح خیبر کے سال اسلام لائے اور آپ سے ایسے چمٹے کہ زندگی بھر ساتھ نہ چھوڑا اس مواظبت سے ان کی غرض علم دین کا حصول تھا چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ان کے لئے دعا بھی فرمائی تھی۔ ابراہیم وغیرہ نے ابو عیسیٰ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے عثمان بن عمر سے انہوں نے ابن ابو ذئب سے انہوں نے سعید المقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یا رسول اللہ! میں آپؐ سے بہت سی چیزیں سنتا ہوں لیکن مجھے کچھ یاد نہیں رہتا۔ آپؐ نے فرمایا کہ چادر بچھاؤ میں نے بچھا دی۔ اس کے بعد جو کچھ آپ نے کثیر التعداد احادیث روایت فرمائیں چنانچہ ان احادیث میں سے کوئی حدیث عمر بھر نہ بھولا اور امام ترمذی نے ابن منیع سے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے ولید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی کہ انہوں نے ابو ہریرہ سے کہا چونکہ آپؓ اکثر و بیشتر حضور کی خدمت میں موجود رہتے تھے۔ اسی لئے آپ کو احادیث زیادہ یاد ہیں۔

ابوالفرج بن ابوالرجاء نے ابوالفتح اسماعیل بن فضل بن احمد بن اخشید سے انہوں نے ابو طاہر محمد بن احمد بن عبدالرحیم سے انہوں نے ابو حفص کنانی سے انہوں نے ابوالقاسم بغوی سے انہوں نے زہیر بن حرب سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ کو کہتے سنا۔ لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ کیسے حضور اکرم ﷺ سے اتنی کثرت سے احادیث روایت کرتا ہے۔ خدا شاہد ہے کہ میں ایک مسکین آدمی تھا اور صرف شکم پُری پر آپ کی خدمت میں مصروف رہتا۔ مہاجرین خرید و فروخت کے لئے بازار چلے جاتے اور انصار اپنی روزمرہ کی مصروفیات میں منہمک رہتے۔ اس دوران

میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا جو شخص اپنا کپڑا اچھائے گا وہ مجھ سے سنی ہوئی باتوں کو نہیں بھولے گا۔ میں نے کپڑا اچھایا۔ آپ نے احادیث ارشاد فرمائیں۔ پھر میں نے کپڑے کو سمیٹا اور پھر وہ احادیث میں کبھی نہ بھولا۔

عمر بن طبرزد کے علاوہ کافی لوگوں نے ابوالحسین سے انہوں نے ابن غیلان سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے جعفر بن محمد بن شاکر الصائغ سے انہوں نے عفان سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابوسنان سے انہوں نے عثمان بن ابوسودہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی عیادت یا ملاقات کے لئے جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' تجھے مبارک ہو' تو نے نہایت عمدہ کام کیا ہے۔ میں نے اس کے عوض تیرے لئے بہشت میں مقام بنا دیا ہے۔

امام بخاری لکھتے ہیں کہ کم وبیش آٹھ سو صحابہ اور تابعین نے ابوہریرہ سے روایت کی صحابی راویوں میں ابن عباس' ابن عمر' جابر' انس اور واثلہ بن اسقع جیسے لوگ شامل ہیں۔

حضرت عمر نے انہیں بحرین کا والی مقرر کیا۔ پھر معزول کر دیا۔ بعد میں پھر مقرر کرنا چاہا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ مدینہ میں سکونت اختیار کر لی اور وہیں وفات پائی۔ بقول خلیفہ ان کی وفات ۵۷ ہجری میں ہوئی۔ ہیثم بن عدی کا قول ہے کہ ان کی وفات ۵۸ ہجری میں ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر ۷۸ برس تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کی وفات عقیق کے مقام پر ہوئی۔ ان کی میت مدینہ لائی گئی اور ولید بن عتبہ بن ابوسفیان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جو اپنے چچا معاویہ بن ابوسفیان کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے مختصراً اور ابوعمر نے تفصیلاً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۱۔ حضرت ابوہلال تیمیؓ

حضرت ابوہلال تیمی۔ یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابن مندہ نے انہیں کلبی لکھا ہے اور دونوں ایک ہیں کیونکہ تیم الات اور بروایتے تیم اللہ' ابن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ بنو کلب کا ایک اچھا بڑا ذیلی قبیلہ ہے جو حضور ﷺ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا تھا۔ ان کی حدیث کے راوی ان کی اولاد ہی ہے۔

علقمہ بن ہلال نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے جو بنو تیم اللہ سے تھے روایت کی کہ بعد از ہجرت وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے۔ جب آپ ایک چھوٹے سے چشمے کے کنارے قیدیوں کو قتل کر رہے تھے اور سطح آب پر خون پھیل گیا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابوزکریا نے ان کے دادا پر استدراک کیا ہے اور ان کے دادا نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۲۔ حضرت ابوہند اشجعیؓ

حضرت ابوہند اشجعی۔ نعیم بن ابوہند کے والد تھے۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں نعمان بن اشیم اور ایک میں رافع بن اشیم مذکور ہے۔ کوفی تھے خلیفہ بن خیاط کے مطابق' ابوہند کا نام رافع تھا۔ ایک اور روایت میں نعمان مولیٰ اشجع مذکور ہے بقول خلیفہ' نعیم کو حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۲۲۔ حضرت ابو ہند حجامؓ

حضرت ابو ہند حجام بیاضی مولی فروہ بن عمرو بیاضی۔ ان کا نام عبداللہ یا یسار تھا۔ غزوۂ بدر کے علاوہ تمام غزوات میں شریک رہے۔ انہوں نے ایک موقعہ پر آپؐ کی ایک رگ سے رفع درد کے لئے فصد لیا تھا۔ ان کے بارے میں ایک بار حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا۔ اے بنو بیاضہ! ابو ہند کا تعلق انصار سے ہے' اس لئے اس کے نکاح کا بندوبست کرو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۲۳۔ حضرت ابو ہند الداریؓ

حضرت ابو ہند الداری از بنودار بن ہانی بن حبیب بن نمارہ بن لخم اور یہ ہیں۔ مالک بن عدی بن عمرو بن حارث بن مرہ بن اُدد بن زید اور ابو ہند کا نام بریر ہے اور ایک روایت میں بر بن عبداللہ بن بریر بن عمیت بن ربیعہ بن دراع بن عدی بن دار ہے۔ ابونعیم کے بقول وہ تمیم الداری کے بھائی ہیں۔ ابوعمر کے مطابق وہ تمیم الداری کے عم زاد ہیں اور سگے بھائی نہیں ہیں۔ وہ ماں کی طرف سے ان کے بھائی ہیں۔ وہ اور تمیم' دراع بن عدی میں جمع ہو جاتے ہیں اور یہی رائے ہے ابن الکلبی کی ہے۔

ابو ہند اور ان کے دو ہم زاد تمیم اور نعیم پسران اوس حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شام کی جاگیر کی درخواست کی۔ آپ نے انہیں فرمان عطا فرمایا۔ جب حضرت ابوبکر کا عہد آیا تو انہوں نے وہ فرمان سامنے پیش کیا۔ انہوں نے ابوعبیدہ بن جراح کو نفاذ کے بارے میں لکھا ہے۔

ان کی حدیث کا مخرج ان کے بیٹے ہیں۔ سعید بن زیاد نے اپنے والد سے انہوں نے دادا ابو ہند داری سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ جناب باری نے فرمایا جو انسان میری قضا پر راضی نہ ہو اور میری آزمائش پر صبر نہ کر سکے اسے چاہیے کہ کوئی اور خدا تلاش کر لے۔ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۲۴۔ حضرت ابوالہیثم مالک بن تیہانؓ

حضرت ابوالہیثم مالک بن تیہان بن مالک بن عتیک بن عمر بن عبدالاعلم بن عامر بن زعورا بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی اور زعورا جو عبدالاشہل کے بھائی ہیں۔ بیعت عقبہ میں موجود تھے اور نقیبوں میں شامل تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے یہی روایت بیان کی ہے اور لکھا ہے کہ بنو عبدالاشہل کے نقیب اسید بن حضیر اور ابوالہیثم بن تیہان تھے اور اسی اسناد سے انہوں نے غزوۂ بدر میں بنو عبدالاشہل اور ابوالہیثم بن تیہان سے شریک ہونے والوں میں سے مالک اور عتیک کا ذکر کیا ہے۔ جو تیہان کے بیٹے تھے ابوالہیثم تمام غزوات میں شریک رہے اور بیس یا اکیس سال ہجری میں فوت ہوئے۔ ایک روایت کے مطابق وہ جنگ صفین میں حضرت علی کے لشکر میں تھے اور اسی معرکے میں شہید ہوئے ہم پیش ترازیں مالک کے ترجمے میں ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۲۵۔ حضرت ابوالہیثمؓ

حضرت ابوالہیثم۔ یہ اول الذکر سے مختلف آدمی ہیں۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے ان دونوں نے سلیمان بن احمد سے

انہوں نے ورد بن احمد بن لبید سے انہوں نے صفوان بن صالح سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے ابوالہیثم سے روایت کی کہ وہ وضو کر رہے تھے کہ آپ نے فرمایا اے ابوالہیثم! اپنے پاؤں کے نچلے حصے کا خیال رکھو۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الواؤ

۶۳۲۶۔ حضرت ابوواثلہؓ

حضرت ابوواثلہ ہذلی۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یعقوب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے ابان بن صالح سے انہوں نے شہر بن حوشب اشعری سے انہوں نے رابہ نامی ایک شخص سے جو ان کے قبیلے کا تھا اور جو اپنے باپ کے مرنے کے بعد اپنی ماں کے لئے اس کا قائم مقام ہو گیا تھا۔ یہ صاحب عمواس کے طاعون میں موجود تھے۔ جب اس بیماری نے زور پکڑا تو ابوعبیدہ بن جراح نے لوگوں کو خطبہ دیا اور کہا اے لوگو! بیماری اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے تمہارے پیغمبر کی دعوت ہے اور تم سے پہلے گزرے ہوئے صالحین کی موت ہے۔ اس لئے ابوعبیدہ اللہ سے دعا کرتا ہے کہ اسے اس سے حصہ عطا فرمائے چنانچہ انہیں پھوڑا نکلا اور فوت ہو گئے۔

ابوعبیدہ نے معاذ بن جبل کو اپنا جانشین مقرر کر دیا تھا۔ جب ان کی موت کا وقت قریب آیا۔ تو انہوں نے عمرو بن عاص کو فوج کا کمانڈر بنایا۔ انہوں نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا اے لوگو! جب یہ مرض پھیلتا ہے تو آگ کی طرح بھڑکتا ہے۔ اس لئے تم اس سے بچاؤ کے لئے پہاڑوں میں پناہ لو۔ ابوواثلہ نے ان سے کہا تم جھوٹ کہہ رہے ہو حالانکہ تمہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی ہے۔ بخدا تم میرے اس گدھے سے بھی برے ہو۔ عمرو بن عاص نے کہا۔ میں تمہاری تردید نہیں کرتا تاہم یہاں ٹھہریں گے نہیں۔ ان کے چلے جانے سے باقی لوگ بھی ادھر ادھر بکھر گئے اور خدا نے انہیں اس موذی مرض سے بچا لیا۔ جب خلیفہ عمر کو عمرو بن عاص کی بات کا علم ہوا۔ تو انہوں نے اسے ناپسند نہ کیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں میں نے ابوواثلہ سے اس واقعہ کے بغیر اور کچھ نہیں سنا اور ایک دوسرے اسناد سے یہی واقعہ شہر بن حوشب سے مذکور ہے اور انہوں نے ابوواثلہ کی بجائے یہ واقعہ شرحبیل بن حسنہ سے منسوب کیا ہے۔

۶۳۲۷۔ حضرت ابوواقد لیثیؓ

حضرت ابوواقد حارث بن عوف لیثی از بنولیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ بن خزیمہ کنانی لیثی۔ ہم ان کا نسب حارث بن عوف کے ترجمے میں بیان کر چکے ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے حارث بن عوف کسی نے عوف بن حارث اور کسی نے حارث بن مالک لکھا ہے کوئی کہتا ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں موجود تھے اور کوئی کہتا ہے کہ موجود نہیں تھے اور فتح مکہ کے موقعہ پر بنوضمرہ، بنولیث اور بنوسعد بن بکر کے علم ان کے پاس تھے ایک روایت میں ہے کہ وہ فتح مکہ کے موقعہ پر اسلام لائے لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ فتح مکہ میں بحیثیت ایک مسلمان کے شریک تھے۔ مدنی شمار ہوتے ہیں۔ جنگ یرموک میں شامل تھے۔ بعد

میں مکہ میں ایک سال مجاور کعبہ کی حیثیت سے قائم رہے۔ پھر وفات پا گئے اور مہاجرین کے مقبرے میں بمقام فخ دفن ہوئے۔ ان کی وفات اڑسٹھ ہجری میں ہوئی۔ جب ان کی عمر ۷۵ یا ۸۵ سال تھی۔

ان سے ابن مسیّب' عروہ بن زبیر' عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ اور عطا بن یسار وغیرہ نے روایت کی۔ کئی آدمیوں نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی سے انہوں نے سلمہ بن رجاء سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں ابوواقد اللیثی سے روایت کی۔ جب حضور اکرم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے۔ تو یہاں کے لوگ زندہ اونٹ کا کوہان اور دنبے کی سیرین کاٹ لیتے اور کھا لیتے حضور نے فرمایا۔ زندہ جانور کا کوئی عضو نہ کاٹا جائے کیونکہ وہ مردار ہے۔

ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۲۸۔ حضرت ابوواقدؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوواقد۔ جو رسول اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان سے زاذان نے روایت کی۔ ابوعمر نے اسے مرفوع کہا ہے آپ نے فرمایا جو شخص اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔ گویا وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ خواہ اس کی نمازیں روزے اور تلاوت قرآن کم ہی کیوں نہ ہو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۲۹۔ حضرت ابوواقد نمیریؓ

حضرت ابوواقد نمیری۔ ابن شاہین نے انہیں صحابی شمار کیا ہے اور باسنادہ داؤد سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوخثیم سے انہوں نے نافع بن سرجس سے انہوں نے ابوواقد نمیری سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے تو جلدی ختم کر دیتے اور جب انفرادی نماز ادا کرتے تو زیادہ دیر صرف فرماتے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۰۔ حضرت ابووائل شقیق بن سلمہؓ

حضرت ابووائل شقیق بن سلمہ۔ جو ابن مسعود جاہلی کے مصاحب تھے۔ ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۱۔ حضرت ابووحوحؓ

حضرت ابووحوح انصاری یا بلوی۔ اس بنا پر وہ انصار کے حلیف ہوں گے۔ منیعی اور ارغیانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن لہیعہ نے حارث بن یعقوب سے انہوں نے ابوشعیب مولیٰ ابووحوح سے روایت کی کہ ہم نے ایک مردے کو نہلایا اور پھر چاہا کہ غسل کریں کہ اس دوران میں وحوح حضور اکرم ﷺ کے مصاحب وہاں آ گئے وہ کہنے لگے بخدا ہم نہ تو زندگی میں نجس ہیں اور نہ بحالت موت بلکہ مجھے تو خدشہ ہے کہ غسل میت سنت نہ ہو۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۲۔ حضرت ابووداعہؓ

حضرت ابووداعہ القرشی السہمی۔ ان کا نام حارث بن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم تھا۔ یہ اور ان کے بیٹے مطلب بن ابووداعہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے۔ ان کا ذکر حارث کے ترجمے میں ہو چکا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۳۔ حضرت ابوودیعہؓ

حضرت ابوودیعہ۔ جعفر مستغفری اور ارغیانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ جعفر نے ان کا نام خدام بن خالد لکھا ہے۔ جو خنساء کے والد تھے یا کوئی اور۔ ابومعشر نے سعید المقبری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوودیعہ صحابی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص جمعے کے دن اس طرح غسل کرے جیسے جنابت سے کیا جاتا ہے پھر کوئی خوشبو یا تیل جو میسر ہو لگائے اور مسجد میں جا کر دو نمازیوں کے درمیان سے گردنیں پھلانگتے ہوئے نہ جائے بلکہ خاموشی سے امام کے قریب بیٹھ جائے اگر اس نے دو جمعوں میں یہ سلسلہ قائم رکھا تو دونوں جمعوں کے دوران میں اس سے جو قصور سرزد ہوئے ہیں۔ وہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۴۔ حضرت ابوالوردؓ

حضرت ابوالورد المازنی مازن الانصار۔ حضور اکرمؐ نے ان کی کنیت ابوالورد رکھی تھی۔ ان کا نام حرب تھا۔ انہوں نے مصر میں سکونت کر لی تھی۔ ان کی حدیث کے راوی ان کے بیٹے ہیں۔ ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے لہیعہ بن عقبہ سے انہوں نے ابوالورد مازنی سے روایت کی۔ رسول اللہؐ نے تنبیہ فرمائی۔ تم سست رفتار سواروں سے محتاط رہو۔ اگر وہ تم سے مل گئے تو تمہیں چھوڑ دیں گے اور اگر تم نے ان پر کامیابی حاصل کی۔ تو تمہیں فریب دیں گے۔''

عمر بن محمد بن طبرزد وغیرہ نے ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن محمد سے انہوں نے محمد بن محمد بن غیلان سے انہوں نے ابوبکر الشافعی سے انہوں نے محمد بن لیث جوہری' احمد بن یعقوب مقری اور احمد بن محمد السعدی سے ان سب نے جبارہ سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے حمید الطویل سے انہوں نے ابن ابی الورد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے دیکھا کہ میں ایک سرخ رنگ کا آدمی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم ابوالورد ہو۔ ابن الکلبی کہتے ہیں کہ ابوالورد بن قیس بن فہر انصاری۔ حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین میں موجود تھے ابواحمد عسکری نے ابوالورد کا ذکر کیا کہ انہوں نے رسول کریم سے روایت کی کہ ''تم سپاہ کے ایسے دستے سے محتاط رہو جب وہ تمہارا سامنا کرے تو بھاگ جائے اور جب بالادستی حاصل کر لے تو دھوکا دے۔''

ابن کلبی کے مطابق یہ صحابی ابوالورد بن ثمامہ بن خزن قشیری سے مختلف ہیں۔ عبدان نے جبارہ سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے حمید سے انہوں نے ابن ابی الورد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے ان کا رنگ سرخ دیکھا تو فرمایا تم ابوالورد ہو۔ ابن کلبی کے رو سے دونوں ایک نہیں ہیں بلکہ دو مختلف آدمی ہیں۔ جب کہ باقی دونوں کو ایک گردانتے ہیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۵۔ حضرت ابوالوصلؓ

حضرت ابوالوصل۔ حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے مگر معرفتہ الصحابہ میں ذکر نہیں کیا۔ ان کی حدیث ان کی اولاد کے پاس ہے۔ انہوں نے آپؐ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۶۔ ابوالوقاصؓ

حضرت ابوالوقاص۔ مطر نے حسن سے انہوں نے ابووقاص سے جو حضور اکرم ﷺ کے مصاحب تھے۔ روایت کی کہ اللہ کے یہاں سے مؤذنوں کو وہ اجر ملے گا جب وہ اذان اور اقامت میں ہوں جو غازیوں کو ملے گا۔ جب وہ راہ خدا میں اپنے خون میں لت پت ہوتے ہیں۔ حضرت عمر کہا کرتے اگر میں موذن ہوتا۔ تو میرا مقصد حیات پورا ہو جاتا۔ ابوموسیٰ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔ لیکن حضور اکرم ﷺ کا نام مبارک نہیں لیا۔

۶۳۳۷۔ حضرت ابووہب جشمیؓ

حضرت ابووہب جشمی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور ان سے عقیل بن شبیب نے روایت کی عبدالوہاب بن علی نے ابوغالب ماوردی سے انہوں نے باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے ہارون بن عبداللہ سے انہوں نے ہشام بن سعید طالقانی سے انہوں نے محمد بن مہاجر سے انہوں نے عقیل بن شبیب سے انہوں نے ابووہب جشمی سے روایت کی اور انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھوڑوں کو چھوؤ۔ ان کے ماتھوں پٹھوں اور ان کے پہلوؤں پر ہاتھ پھیرو ان کی گردنوں میں پٹے ڈالو اور رسیاں نہ ڈالو۔ اسی اسناد سے رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا تم ہر کمیت سرخ اور ایسے سیاہ گھوڑے کی حفاظت کرو، جس کی پیشانی اور چاروں پاؤں سفید ہوں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۸۔ حضرت ابووہب جیشانیؓ

حضرت ابووہب جیشانی۔ ان کا نام دیلم بن ہوشع یا ابن الہمیع تھا۔ ان سے عبداللہ بن عمر نے روایت کی اور محمد بن عجلان سے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ ابووہب جیشانی نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! ہم انار سے شراب بنایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے جیشانی کا علیحدہ ترجمہ نہیں لکھا بلکہ اس حدیث کو ابووہب جشمی کے ترجمے میں لکھ دیا ہے اور مزید لکھا ہے میں نہیں کہہ سکتا آیا یہ صحابی جشمی ہیں یا جیشانی ہیں اگرچہ اس اسناد میں جیشانی کا لفظ مذکور ہے لیکن صحیح جشمی ہے اور انہیں صحبت نصیب ہوئی اور جیشانی مصری ہیں اور تابعین میں سے ہیں جو ضحاک بن فیروز دیلمی سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے یزید بن ابی حبیب اور جیشان یمنی نے ابواحمد عسکری نے احمد بن حباب الحمیری سے روایت کی کہ ابووہب جیشانی دیلم بن الہمیع نے حضور اکرم ﷺ سے دربارہ شراب سوال کیا۔

۶۳۳۹۔ حضرت ابووہب الکلبیؓ

حضرت ابووہب الکلبی۔ ابونعیم کے بقول ان کا نام عبدالملک تھا اور وہ دومتہ الجندل کے حاکم تھے۔ ان کا بیان ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایسے موقعہ پر حاضر ہوئے کہ آپ دعا فرما رہے تھے۔

یحییٰ بن وہب الکلبی نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے آل اُکیدر کو ایک فرمان لکھ کر دیا مگر آپ کے پاس اس وقت مہر نہ تھی۔ اس لئے آپ نے اپنے ناخنوں سے نشان لگا دیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابونعیم کے مطابق وہ دومتہ الجندل کے حاکم تھے اور ان کا نام عبدالملک تھا مگر اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ اور غزوۂ تبوک کے موقعہ پر حضورؐ سے ادائے جزیہ پر مصالحت ہوئی تھی اور اس پر سب متفق ہیں۔

باب الیاء

۶۳۴۰۔ حضرت ابو یحییٰؓ

حضرت ابو یحییٰ۔ ان کا نام شیبان تھا اور ابوہبیرہ کے دادا تھے۔ کوفی شمار ہوتے ہیں۔ ابوہبیرہ یحییٰ بن عباد بن شیبان نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ میں مسجد نبوی میں آیا اور حضور اکرم ﷺ کے حجرے کی طرف گیا اور آہستہ سے آواز نکالی۔ حضور نے فرمایا۔ ابو یحییٰ ہو۔ عرض کیا ابو یحییٰ ہوں۔ یا رسول اللہ! فرمایا کل آنا۔ میں نے گزارش کی میں آج روزے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ میرا ارادہ بھی یہی ہے لیکن ہمارے موذن کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ وہ صبح اندازہ نہ کر سکا اور طلوع صبح سے پہلے ہی اذان دے دی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۴۱۔ حضرت ابو یزید حذامیؓ

حضرت ابو یزید حذامی۔ وہ ابو یزید بن عمرو ہیں۔ واقدی نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا ہے جو بنو جذام سے اسلام لائے۔ ابن الدباغ نے ابوعلی غسانی سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۴۲۔ حضرت ابو یزید والد حکیمؓ

حضرت ابو یزید والد حکیم۔ ان سے عطا بن سائب نے روایت کی۔ ابن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عطا بن سائب سے انہوں نے حکیم بن ابو یزید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا لوگوں کو نیکی کی دعوت دو کہ انسان اس طرح ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور جب تم سے تمہارا کوئی بھائی مشورہ کرے تو صحیح مشورہ دو اور اس حدیث کو عوانہ نے عطا سے انہوں نے حکیم بن ابو یزید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایک شخص سے جس نے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ حسب ارشاد فرما رہے تھے۔ اسی طرح حماد بن سلمہ نے عطا سے انہوں نے حکیم بن یزید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی اور وہ ابن ابی یزید

ہیں۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۴۳۔حضرت ابویزید لقیطیؓ

حضرت ابویزید لقیطی۔ان کا شمار فلسطینیوں میں ہے۔نعیم بن طریف نے اپنے والد طریف بن معروف سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا عمرو بن حزابہ سے انہوں نے حزابہ بن نعیم سے روایت کی کہ وہ ایک جماعت کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جب آپ تبوک میں کیمپ کئے ہوئے تھے۔آپ نے فرمایا تم اپنے جوان مردوں اور قابل احترام لوگوں کا احترام بجالاؤ اور زکوٰۃ ادا کرو کہ زکوٰۃ کے بغیر دین نہیں۔ابویزید نے دریافت کیا یا رسول اللہ! زکوٰۃ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔زکوٰۃ کی دو قسمیں ہیں۔مال کی زکوٰۃ اور جانداروں کی زکوٰۃ۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۴۴۔حضرت ابویزید نمیریؓ

حضرت ابویزید نمیری۔انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی۔ان سے ایوب سختیانی نے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب اپنی قوم کی امامت (سرداری) سنبھالی۔اس وقت ان کی عمر ستر سٹھ برس تھی۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کا خیال ہے کہ ابویزید عمرو بن سلمہ جرمی ہیں۔جن کی کنیت ابویزید یا ابو برید تھی۔ان سے ایوب سختیانی ابوقلابہ جرمی اور مسعر بن حبیب وغیرہ نے روایت کی ہے۔انہوں نے اپنی قوم کی قیادت سنبھالی۔جب ان کی عمر چھیاسٹھ یا سرسٹھ برس تھی۔نمیری کی نسبت غلط ہے۔

۶۳۴۵۔حضرت ابوالیسرؓ

حضرت ابویسر۔کعب بن عمرو بن (مالک بن عمرو بن) عباد بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔ان کی والدہ نسیبہ دختر ازہر بن مری بنوسلمہ سے تھی۔بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شریک تھے بڑے خوش حال اور تونگر آدمی تھے۔غزوۂ بدر میں حضرت عباس کو انہوں نے ہی گرفتار کیا تھا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے بدر از بنوسلمہ اور پھر بنوعدی سے ابویسر کعب بن عمرو کا نام لیا ہے اور یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے غزوۂ بدر میں مشرکین کا علم جو ابوعزیز بن عمیر کے ہاتھ میں تھا چھین لیا تھا۔بعد کے غزوات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔بعد میں معرکہ صفین میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔

شریف ابوالمحاسن محمد بن عبدالخالق جوہری انصاری نے کتابۃً اور ابوعمرو عثمان بن ابوبکر بن جلدک نے ان سے انہوں نے ابوالفتح احمد بن محمد بن احمد الحداد سے انہوں نے ابوالحسن بن ابوعمر بن حسن سے انہوں نے سلیمان بن احمد الطبرانی سے انہوں نے محمد بن نضر ازدی سے انہوں نے احمد بن یونس سے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے عون بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کی کہ ابویسر کا ایک شخص پر قرضہ تھا۔وہ ان سے تقاضا کرنے ان کے گھر پر گئے۔اس آدمی نے اپنی

کنیز سے کہا کہہ دو کہ میاں گھر پر نہیں ہیں۔ ابو یسر نے یہ بات سن لی اور کہا میں نے تمہاری بات سن لی ہے۔ باہر آؤ اور اس صورت حال کی وضاحت کرو۔ اس نے کہا' اس کی وجہ ناداری ہے۔ ابو یسر نے کہا قسم بخدا؟ اس مقروض شخص نے کہا اللہ کی قسم! تو ابویسر نے کہا جاؤ میں نے تمہیں معاف کیا۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرضہ معاف کر دیا۔ وہ قیامت کے دن اللہ کے سائے میں ہوگا۔

طبرانی کا قول ہے کہ عاصم الاحول سے اس حدیث کو ابوالاحوص کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کیا۔ ابو یسر نے مدینہ میں ۵۵ ہجری میں وفات پائی۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۴۶۔ حضرت ابو یسع رضی اللہ عنہ

حضرت ابو یسع۔ انہوں نے حضور ﷺ کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ آپ عرفات میں ہیں۔ ان کی حدیث محمد بن خالد نے عبداللہ بن ابو حمید سے انہوں نے ابو عثمان المہدی سے طویل روایت کی۔ تینوں نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۶۳۴۷۔ حضرت ابوالیقظان رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالیقظان۔ بخاری نے انہیں صحابی لکھا ہے۔ لیکن ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے۔ ابو عمر کا قول ہے۔ ان کا ذکر ان صحابہ میں آیا ہے جو مقیم مصر ہو گئے تھے۔ ان سے ابو عشانہ نے روایت کی۔ انہوں نے ابو عشانہ سے کہا اے ابو عشانہ! تمہیں مبارک ہو کہ تم حضور اکرم ﷺ کا اتنا احترام کرتے ہو حالانکہ تم نے انہیں نہیں دیکھا اور تم اکثر ان لوگوں سے بدرجہا بہتر ہو۔ جنہوں نے حضور کی زیارت کی۔ ابن ابی حاتم لکھتے ہیں کہ ابوزرعہ نے مسند ابوالیقظان میں اس ایک حدیث کا ذکر مصریوں کی مسند میں کیا ہے۔

۶۳۴۸۔ حضرت ابو یونس ظفری رضی اللہ عنہ

حضرت ابو یونس ظفری۔ ابن ابی عاصم نے الوحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یحییٰ بن محمود بن سعد نے اذناً باسنادہ تا ابن ابی عاصم سے انہوں نے دحیم سے انہوں نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے ادریس بن محمد بن یونس سے انہوں نے ابو محمد ظفری سے انہوں نے دادا یونس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ آپ کے ساتھ حجۃ الوداع میں موجود تھے۔ ان کی عمر بیس سال تھی اور سر پر بڑے بڑے بال تھے۔ ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ایسے صحابہ جو اپنے والد کے نام سے جانے جاتے ہیں

۶۳۴۹۔ حضرت ابن الادرع رضی اللہ عنہ

حضرت ابن الادرع۔ حدیث رمی میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ جب حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اچھا تم تیراندازی کرو میں ابن الادرع کے ساتھ ہوں۔ ایک روایت میں ان کا نام سلمہ آیا ہے۔ ابن ابی عاصم کے مطابق ان کا نام محجن تھا۔ دونوں تراجم میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۰۔ حضرت ابن الاسقع ؓ

حضرت ابن الاسقع بکری۔ ان سے ان کے مولی نے روایت کی۔ امام بخاری کے نزدیک وہ مرسل ہے۔ حجاج نے ابن جریج سے انہوں نے عمر بن عطا سے انہوں نے ابن الاسقع البکری کے آزاد کردہ غلام سے (یہ وہ آدمی ہے جس نے ابن الاسقع سے صحیح روایت کی) روایت کی کہ حضور ﷺ مہاجرین صفہ کے پاس آئے تو ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ! قرآن کی سب سے بلند مرتبہ آیت کون سی ہے۔ آپ نے فرمایا آیت الکرسی۔ مسلم بن خالد نے ابن جریج سے انہوں نے اسقع سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۱۔ حضرت ابن بجیر ؓ

حضرت ابن بجیر شامی۔ ان سے جبیر بن نفیر نے روایت کی یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم محمد بن مصفی سے انہوں نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے سعید بن سنان سے انہوں نے ابو الزاہریہ انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے ابن بجیر سے (جو حضور کے صحابی تھے) روایت کی کہ ایک بار حضور ﷺ نے بھوک کی شدت کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ لئے۔ فرمایا بہت سے لوگ جو دنیا میں کھاتے پیتے ہیں اور عیش کرتے ہیں قیامت کے دن بھوکے ننگے ہوں گے اور بہت سے لوگ جو دنیا میں بھوکے ننگے ہیں۔ آخرت میں شکم پُر اور کپڑوں میں ملبوس ہوں گے۔ بہت سے لوگ جو یہاں معزز شمار ہوتے ہیں۔ وہاں رسوا ہوں گے و برعکس۔ جو شخص اپنے آپ کو اس چیز سے دور رکھتا ہے جو اللہ نے رسول اکرم ﷺ پر اتاری ہے اسے آخرت کی نعمتوں سے محرومی نصیب ہوگی۔ نیز فرمایا۔ اعمال جنت کی مثال اس دشوار گزار زمین کی سی ہے۔ جو اونچائی پر ہو اور اعمال جہنم کی مثال اس نرم زمین کی سی ہے جو نشیب میں ہو۔ بہت سی شہوانی سرگرمیاں ایسی ہیں جن کی لذت کا دورانیہ ایک ساعت ہوتا ہے مگر اس کی سزا طویل عرصے تک بھگتنا پڑتی ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۲۔ حضرت ابن ثعلبہ ؓ

حضرت ابن ثعلبہ۔ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یحییٰ بن جابر نے ابن ثعلبہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہ! میری شہادت کی دعا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا اپنے چند بال مجھے دو۔ پھر فرمایا اپنا بازو ننگا کرو۔ پھر آپ نے وہ بال ان کے بازو پر باندھ دیئے پھر پھونک ماری اور دعا فرمائی۔ اے اللہ! تو ابو ثعلبہ کا خون کافروں اور منافقوں پر حرام کردے۔ مگر اس روایت میں ابن ثعلبہ کا ذکر نہیں ہے۔ مگر پہلی اسناد میں ملتا ہے۔

۶۳۵۳۔ حضرت ابن جاریہ انصاری ؓ

حضرت ابن جاریہ انصاری۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے ان کا نام زید لکھا ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ حمران بن اعین نے ابو الطفیل سے انہوں نے ابن جاریہ سے روایت کی کہ جب نجاشی شاہ حبشہ فوت ہوئے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تمہارا بھائی نجاشی فوت ہوگیا ہے چنانچہ ہم باہر نکلے اور ہم نے نماز جنازہ پڑھی اور ہماری آنکھوں کے سامنے کچھ بھی نہ تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۴۔ حضرت ابن جعدبہؓ

حضرت ابن جعدبہ۔ ان کی صحبت کا علم نہیں' ان سے محمد بن کعب نے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ نے تم سے تین امور کو پسند کیا ہے۔ اللہ کی عبادت کرو' اس سے کسی کو شریک نہ کرو اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو۔ اور اللہ نے جسے تمہارا حاکم بنایا ہے اس کی اطاعت کرو اور اس بات کو ناپسند کیا کہ زیادہ سوال کرو اور مال کو ضائع کرو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۵۔ حضرت ابن جمرہؓ

حضرت ابن جمرہ الاسدی۔ انہیں صحبت ملی۔ جعفر نے مجاہیل میں ان کا ذکر کیا ہے لیکن کوئی حدیث نقل نہیں کی۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۶۔ حضرت ابن جمیلؓ

حضرت ابن جمیل۔ ابو ہریرہ کی حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہما تا مسلم بن حجاج' زہیر بن حرب سے انہوں نے علی بن حفص سے انہوں نے ورقاء سے انہوں نے ابوزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عمر کو جمع صدقات کے لئے بھیجا لیکن ابن جمیل خالد بن ولید اور حضرت عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا نے ادائیگی سے انکار کر دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ کیا ابن جمیل کو زکوٰۃ دینا اس لئے ناگوار ہے کہ وہ غریب تھا اور اب امیر ہو گیا ہے۔ خالد بن ولید سے زکوٰۃ مانگنا' تو بے انصافی ہے۔ اس نے تو راہ حق میں تیاری کے لئے زرہ رہن رکھ دی ہے۔ رہ گیا عباس وہ میرا اعزیز رشتہ دار ہے۔ میں اس کی طرف سے دوگنا ادا کروں گا۔ پھر فرمایا اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ کسی شخص کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۷۔ حضرت ابن حدیدہؓ

حضرت ابن حدیدہ۔ ایک روایت میں ابو حدیدہ ہے۔ اس سے پہلے ان کا ذکر کنیتو میں ہو چکا ہے۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۸۔ حضرت ابن ابی حمامہؓ

حضرت ابن ابی حمامہ سلمی۔ بقول ابن مندہ وہ سلمی حجازی ہیں۔ انہوں نے باسنادہ موسیٰ بن محمد انصاری سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے یعقوب بن عتبہ سے انہوں نے حارث بن ابوبکر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابن ابی حمامہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یا رسول اللہ! میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد میں اور آپ کی نعت میں کچھ اشعار کہے ہیں۔ فرمایا جو کچھ میرے بارے میں لکھا ہے۔ وہ تو رہنے دو ہاں جو کچھ اللہ کی ثنا میں کہا ہے وہ سناؤ۔
ابو نعیم نے ان کا نام ابن حماطۃ السلمی لکھا ہے۔ انہوں نے حماد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے اسی اسناد سے روایت کی ہے

جس سے ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔ ابن حماطہ شاعر تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۹۔ حضرت ابن حنظلیہؓ

ابن حنظلیہ انصاری۔ حجازی تھے۔ ابو محمد بن ابوالقاسم دمشقی نے اذناً ابوالقاسم بن سمرقندی سے انہوں نے ابوالحسین بن نقور سے انہوں نے مخلص سے انہوں نے عبداللہ بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبادہ بن محمد بن عبادہ بن صامت سے انہوں نے ایک شخص سے' جو امیر معاویہ کی گارڈ میں تھا۔ سنا کہ امیر معاویہ کو ایک گھوڑا پیش کیا گیا۔ انہوں نے ابن حنظلیہ نامی ایک انصاری سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ بتاؤ تم نے حضور ﷺ سے گھوڑے کے بارے میں کیا سنا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے گھوڑوں کے ماتھے پر قیامت تک کے لئے خیر اور بھلائی لکھ دی ہے اور ان کے پاسبان ان کے سوار ہیں اور ان پر انفاق کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے ہاتھ کھول رکھا ہو اور اسے بند نہ کرے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۶۰۔ حضرت ابن خالدؓ

حضرت ابن خالد بن سنان عبسی۔ ابن جریج سے منقول ہے کہ انہوں نے کئی آدمیوں سے خالد بن سنان کا قصہ سنا۔ حضورؐ جب بھی ان کے بیٹے کو دیکھتے تو انہیں بھتیجا کہہ کر بلاتے حالانکہ آپؐ نے اور کسی کو اس لفظ سے مخاطب نہیں فرمایا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۶۱۔ حضرت ابن الدحداحؓ

حضرت ابن الدحداح۔ ایک روایت میں ابن الدحداحہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی بقول ابوموسیٰ یہ مختلف فیہ ہے یعنی اس میں اختلاف ہے۔ کئی آدمیوں نے اسناداً ہم تا ابوعیسیٰ ترمذی' محمود بن غیلان سے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ابن الدحداح کا جنازہ پڑھنے جا رہے تھے حضور گھوڑے پر سوار تھے۔ درمیانہ رفتار سے جا رہے تھے اور ہم سب آہستہ آہستہ آپ کے اردگرد چل رہے تھے اور جراح نے سماک سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی کہ حضور ابن الدحداح کے جنازے کے پیچھے پیادہ چل رہے تھے اور واپسی پر آپ گھوڑے پر سوار تھے۔ ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو حسن صحیح لکھا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ جب ابوعیسیٰ نے ان کی وفات اور حضور ﷺ کی نماز جنازہ صحیح قرار دیا ہے۔ تو ابوموسیٰ نے اسے مختلف فیہ کیسے کہا ہے۔

۶۳۶۲۔ حضرت ابن ربعہؓ

حضرت ابن ربعہ خزاعی۔ بخاری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابراہیم بن سعد نے سلیمان بن کثیر سے انہوں نے ابن ربعہ خزاعی سے انہوں نے (ان کی ماں کا نام سمیہ تھا اور یہ زمانہ جاہلیت کے تھے۔ انہیں حضور کا دیدار نصیب ہوا) روایت کی کہ وہ

مختار ثقفی کے زمانے میں کوفے میں آئے اور آپ سے ایک حدیث روایت کی جس میں یہ فقرہ شامل تھا "ما کنت لا کذب علی رسول اللہ ﷺ" میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی جھوٹ منسوب نہیں کروں گا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

۶۳۶۳۔ حضرت ابن زمل جہنی ؓ

حضرت ابن زمل جہنی۔ انہیں حضور اکرم ﷺ سے سماع نصیب ہوا۔ ان سے ابو مشجعہ بن ربعی نے روایت کی۔ محمد بن عمر مدینی نے کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے ابو نعیم احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابو عمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے وہب الولید بن عبدالملک بن عبداللہ بن مسرح حرانی سے انہوں نے سلیمان بن عطا قرشی حرانی سے انہوں نے مسلمہ بن عبداللہ جہنی سے انہوں نے اپنے چچا ابو مشجعہ بن ربعی جہنی سے انہوں نے ابن زمل جہنی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ بعد از ادائے نماز صبح قبلہ رخ رہ کر یہی "سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ' ان اللہ کان توابا" ستر مرتبہ پڑھتے تھے اور پھر نمازیوں کی طرف منہ کر کے ان سے ان کے خواب دریافت فرماتے کیونکہ حضور خوابوں میں دلچسپی لیتے تھے اسی طرح کے ایک موقعہ پر فرمایا کیا تم میں سے کسی نے کوئی چیز دیکھی تو ابن زمل نے اپنا خواب بیان کیا اور حدیث بیان کی۔ ابن مندہ نے ان کا نام عبداللہ بن زمل لکھا ہے۔ ابو نعیم اور ابو ضحاک نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہم ان کے بارے میں پہلے بحث کر چکے ہیں۔ اور صحیح ابن زمل ہے۔ دونوں نے ان کا ذکر بھی کیا ہے۔

۶۳۶۴۔ حضرت ابن سبرہ ؓ

حضرت ابن سبرہ۔ جعفر نے صحابی لکھا ہے اور باسنادہ اوزاعی سے انہوں نے قزعہ سے روایت کی کہ ایک دفعہ ابن سبرۃ جو حضور کے مصاحب تھے۔ ان سے ملنے آئے میں نے گزارش کی کہ ہمیں کوئی حدیث جو آپ نے حضور اکرم ﷺ سے سنی ہو' سنائیے انہوں نے کہا میں نے آپ کو فرماتے سنا۔ جو شخص صبح کی نماز ادا کرتا ہے وہ اللہ کے ذمہ (پناہ) میں آ جاتا ہے پس تم ہوشیار رہو کہ وہ کوئی چیز تم سے مانگ لے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۶۵۔ حضرت ابن سندر ؓ

حضرت ابن سندر مولی روح بن زنباع جذامی۔ مصری شمار ہوتے ہیں۔ ان سے مرثد بن عبداللہ یزنی نے روایت کی رسول اکرم ﷺ نے فرمایا بنو اسلم کو خدا سلامت رکھے۔ بنو غفار کو معاف فرمائے اور بنو نجیب کو اپنی اور اپنے رسول کی پسندیدگی سے نوازے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۶۶۔ حضرت ابن سیلان رضی اللہ عنہ

ابن سیلان کوفی شمار ہوتے ہیں۔ ان سے قیس بن ابی حازم نے روایت کی کہ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابو بکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے محمد بن حسن سے انہوں نے خالد سے انہوں نے بیان سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ابن سیلان سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپ نے نظریں آسمان کی طرف اٹھائی

ہوئی تھیں فرمایا سبحان اللہ اہل دنیا پر حوادث بارش کے قطروں کی طرح برس رہے ہیں۔قیس سے یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے یہ حدیث اس شخص سے سنی ہے جس نے حضور سے سنی ہے۔دونوں نے اس کو اسی طرح بیان کیا ہے۔

۶۳۶۷۔حضرت ابن الشیابؓ

ابن الشیاب۔ان سے ابوبلال نے روایت کی کہ احد کے غزوہ میں حضور اکرم ﷺ اور کفار قریش کے درمیان صرف حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حائل تھے تا آنکہ وہ قتل ہو گئے۔انہوں نے اس جنگ میں اکتیس کافروں کو قتل کیا تھا۔وہ اللہ اور اس کے رسول کے شیر کہلاتے تھے۔دونوں نے اس کو بیان کیا ہے۔

۶۳۶۸۔حضرت ابن شیبہؓ

حضرت ابن شیبہ۔جعفر نے باسنادہ تا حماد بن سلمہ عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابن شیبہ سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا۔جب تمہاری محفل میں کوئی شخص آئے۔تو چاہیے کہ اپنے بھائی کے لئے جگہ بناؤ تا کہ وہ بیٹھ جائے کیونکہ یہ عزت افزائی ہے۔اللہ اس کی عزت افزائی کرے گا اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو اسے چاہیے کہ جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائے۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے مگر اس کے اسناد میں اختلاف ہے۔

۶۳۶۹۔حضرت ابن ابی شیخؓ

حضرت ابن ابی شیخ المحاربی۔کوفی شمار ہوتے ہیں۔ان سے عاصم بن بجیر نے روایت کی۔حضور اکرم ﷺ ان کے یہاں تشریف لے گئے۔اور فرمایا اے بنو محارب! خدا تمہیں اپنی نصرت سے نوازے۔تم مجھے کسی عورت کا دوھا ہوا دودھ نہ پلانا۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۷۰۔حضرت ابن عائذؓ

ایک روایت میں عابد آیا ہے۔ہم عبداللہ بن عائذ کے ترجمے میں ان کا ذکر کر چکے ہیں۔دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۷۱۔حضرت ابن عائشؓ

ابن عائش جہنی۔جعفر اور ابن ابو عاصم نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے یحییٰ بن ابوکثیر سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی کہ انہیں ابن عائش نے بتایا کہ رسول کریم ﷺ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا اے ابن عائش! کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان سے پناہ مانگنے کے لئے بہترین دعا کون سی ہے۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیے۔فرمایا معوذتین۔(قل اعوذ برب الفلق) و (قل اعوذ برب الناس)

۶۳۷۲۔حضرت ابن عبسؓ

ابن عبس۔ان سے مجاہد نے روایت کی ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن بکر

برسانی سے انہوں نے عبیداللہ بن ابوزیاد سے انہوں نے عبداللہ بن کثیر الداری سے انہوں نے مجاہد سے روایت کی کہ ہم جنگ روس میں شریک تھے کہ ایک شخص سے جس نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور جس کا نام ابن عبس تھا۔ ہماری ملاقات ہوگئی اس نے کہا کہ میں اپنے قبیلے کی ایک گائے ہانکے لئے جارہا تھا کہ گائے کے پیٹ سے آواز آئی۔ (اے آل ذریح! کہ ایک آدمی مندرجہ ذیل فصیح الفاظ چیخ چیخ کر بول رہا ہے۔ لا الہ الا اللہ) ہم مکہ آئے تو ہمیں حضور اکرم ﷺ کی بعثت کا علم ہوا۔ اور یہ بھی کہ وہ مکہ سے نکل چکے ہیں ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔ (حیف ہے کہ ابن اثیر نے اس حدیث پر اعتراض نہیں کیا جو بالکل لغو اور بے سرو پا ہے۔ مترجم)

۶۳۷۳۔ حضرت ابن عدسؓ

حضرت ابن عدس معافری۔ انہیں صحبت حاصل ہوئی۔ ان کی حدیث مرسل ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس کی تین لڑکیاں ہوں پس ان پر صبر کرے وہ انہیں کھلائے پلائے پہنائے اور ان کی تربیت کرے وہ ادائے زکوٰۃ اور شرکت جہاد سے مستثنیٰ ہوگا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے بقول جعفر۔

۶۳۷۴۔ حضرت ابن عسالؓ

حضرت ابن عسال۔ علی بن عبداللہ بن بجہ نے اور اسحٰق بن ثعلبہ نے بیان کیا کہ ابن عسال جن کا تعلق بنوثعلبہ بن سعد بن ذبیان سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام لائے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۷۵۔ حضرت ابن عصام اشعریؓ

حضرت ابن عصام اشعری۔ شامی شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ابن محیریز نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے دس عورتوں پر لعنت بھیجی۔ (۱) دروغ گو۔ (۲) جادوگرنی۔ (۳) عورتوں کے بالوں کو جوڑنے والی۔ (۴) ایک عورت کے بال دوسرے کے بالوں میں پیوند کرانے والی۔ (۵) دانتوں کو تیز کرنے والی۔ (۶) دانتوں کو تیز کرانے والی۔ (۷) بالوں کو تاؤ دینے والی۔ (۸) تاؤ دلانے والی۔ (۹) سوئی سے جسم پر نشان بنانے والی۔ (۱۰) اور بنوانے والی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۷۶۔ حضرت ابن عفیفؓ

حضرت ابن عفیف۔ حضور کا زمانہ پایا مگر سماع نصیب نہ ہوا۔ جعفر بن بریفان نے ثابت بن حجاج سے انہوں نے ابن عفیف سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت ابوبکر کو رسول کریم ﷺ کے بعد لوگوں سے بیعت لیتے دیکھا اور تھوڑی دیر ان کے پاس کھڑا رہا۔ میں ان دنوں بالغ ہو چکا تھا۔ یا کہا کہ قریب البلوغ تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۷۷۔ حضرت ابن غنامؓ

حضرت ابن غنام۔ بخاری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوالفرج نے اذنا باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے یعقوب بن حمید سے انہوں نے اسماعیل بن ابواویس سے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے عبداللہ بن عنبسہ سے انہوں نے ابن

غنام سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح اٹھ کر یہ دعا پڑھے۔

اللهم ما اصبح بی من نعمة او با حد من خلقک فمنک وحدک لا شریک لک فلک الحمد ولک الشکر

تو اس دن کا شکر ادا ہو جاتا ہے۔ اسے ابن وہب نے سلیمان سے روایت کیا لیکن اسناد میں اختلاف کیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۷۸۔ حضرت ابن فراسیؓ

حضرت ابن فراسی۔ ایک روایت میں فراسی آیا ہے۔ ہم پہلے ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۶۳۷۹۔ حضرت ابن فسحمؓ

ابن فسحم۔ مسعر بن کدام نے ابوبکر بن حفص سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن یہ آیت تلاوت فرمائی **وسارعوا الی مغفرة من ربکم وجنة عرضها السموات والارض**" یہ سن کر ایک انصاری ابن فسحم نے کہا واہ واہ پھر پوچھا یا رسول اللہ! میرے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے تاکہ میں اس میں داخل ہو جاؤں؟ فرمایا! کفار کے لشکر کا مقابلہ کرو اور فرمان الٰہی کی تصدیق کرو۔ ان کے ہاتھ میں چند کھجوریں تھیں۔ جو انہوں نے پھینک دیں اور صفوں میں گھس گئے تا آنکہ شہید ہو گئے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۰۔ حضرت ابن اقریظہؓ

حضرت ابن اقریظہ۔ ان سے کثیر بن سائب نے روایت کی۔ یہ دونوں بنو قریظہ سے جنگ کے دنوں میں حضور ﷺ کے سامنے پیش کئے گئے تو جوان میں بالغ ہو چکے تھے یا ان میں حالت انتشار پیدا ہو جاتی۔ وہ قتل کر دیئے جاتے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۱۔ حضرت ابن القشبؓ

حضرت ابن القشب۔ حضور اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ بعد از صبح نماز پڑھ رہے تھے۔ حضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا کیا تم صبح کی چار رکعت نماز پڑھتے ہو۔ اس کو عبداللہ بن بحینہ نے روایت کیا ہے۔ ایک روایت ہے کہ دونوں ایک ہیں۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۲۔ حضرت ابن اللتبیہؓ

حضرت ابن اللتبیہ ازدی۔ حضور اکرم ﷺ نے انہیں وصولی زکوۃ پر مقرر فرمایا تھا۔ ابوالفرج بن ابوالرجاء اور عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہما مسلم بن حجاج سے انہوں نے اسحٰق بن ابراہیم اور عبد بن حمید سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ابو حمید ساعدی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے بنو ازد کے ابن

المتبیہ کو وصولی صدقات کے لئے مقرر فرمایا۔ وہ بعد از وصولی آئے اور کچھ مال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا اور کہا یہ بیت المال کا ہے اور یہ مال میرا ہے جو مجھے بطور ہدیہ پیش کیا گیا ہے۔ فرمایا تم اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھے رہے اور دیکھتے کہ لوگ تمہیں ہدیے پیش کرتے ہیں یا نہ۔ ایک روایت میں ان کا نام عبداللہ ہے۔ ہم ان کا ذکر پہلے کر آئے ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۳۔ حضرت ابن لیلیٰؓ

حضرت ابن لیلیٰ مزنی۔ ابوموسیٰ نے اذناً محمد بن رجاء سے انہوں نے احمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے احمد بن موسیٰ سے انہوں نے شافعی سے انہوں نے حسن بن احمد بن لیث سے انہوں نے عمر بن ایوب غفاری سے انہوں نے محمد بن معن سے انہوں نے مجمع بن یعقوب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے مجمع بن جاریہ سے روایت کی کہ غزوۂ تبوک کے موقعہ پر جن لوگوں نے حضور ﷺ سے سواری مانگی تھی۔ تو آپ نے فرمایا تھا کہ ابھی میرے پاس سواریاں نہیں ہیں تو وہ رو رہے تھے۔ وہ سات افراد تھے۔ جن میں ابن لیلیٰ بھی شامل تھے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۴۔ حضرت ابن مربعؓ

یہ وہ صاحب ہیں۔ یہ وہ صاحب ہیں جنہیں حضور اکرمؐ نے اہل موقف کی طرف بھیجا تھا کہ وہ اپنے مشاعر پر ثابت قدم رہیں ایک روایت میں ان کا نام عبداللہ تھا اور ایک میں زید۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۵۔ حضرت ابن ابی مرحبؓ

حضرت ابن ابی مرحب۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ ثوری سے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن ابی مرحب سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں چار آدمی اترے تھے۔ ان میں ایک عبدالرحمٰن بن عوف تھے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۶۔ حضرت ابن مسعدہؓ

حضرت ابن مسعدہ صاحب جیوش۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۷۔ حضرت ابن مسعود غفاریؓ

حضرت ابن مسعود غفاری۔ ایک روایت میں ابومسعود ہے۔ کنیتوں میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۸۔ حضرت ابن مسعود وہبیؓ

حضرت ابن مسعود وہبی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ حضور اکرمؐ نے ایک شخص سے پوچھا تم نے

قیامت کے لئے کیا زادِ سفر تیار کیا ہے' اس آدمی نے جواب دیا میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا ہر آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۹۔ حضرت ابن معیزؓ

حضرت ابن معیز۔ حضور کا زمانہ پایا مگر زیارت نصیب نہ ہوئی۔ ان سے ابووائل نے روایت کی۔ انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۰۔ حضرت ابن ام مکتومؓ

حضرت ابن ام مکتومؓ۔ ان کا نام عمرو بن قیس تھا۔ ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

۶۳۹۱۔ حضرت ابنا ملیکہؓ

حضرت ابنا ملیکہ جعفیان۔ ایک کا نام سلمہ بن یزید تھا۔ داؤد بن ابوہند نے شعبی سے انہوں نے علقمہ بن قیس سے انہوں نے ملیکہ جعفیان کے دونوں بیٹوں سے روایت کی کہ وہ دونوں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی یارسول اللہ! ہماری ماں زمانہ جاہلیت میں مری ہے۔ وہ صلہ رحمی کرتی' غریبوں کو صدقے دیتی اور کئی اچھے اچھے کام کرتی تھی۔ کیا اسے ان کاموں سے کوئی فائدہ ہوگا۔ فرمایا نہیں۔

ہماری ماں نے' ہماری ایک بہن کو زندہ دفن کر دیا تھا کیا اس سے ہماری بہن کو کوئی فائدہ پہنچے گا۔ فرمایا نہیں دونوں مردود ہیں' ہاں اگر وائدہ (زندہ دفن کرنے والی) ایمان قبول کرلے۔ تو اس کا گناہ معاف ہو سکتا ہے۔ جب حضور نے دیکھا کہ آپ کی باتوں سے ہم حد درجہ دلگیر ہو گئے ہیں۔ تو فرمایا میری ماں تمہاری ماں کے ساتھ ہے۔

ابراہیم نے علقمہ اور اسود نے ابن مسعود سے روایت کی کہ ملیکہ کے دونوں بیٹے ہمارے پاس آئے اور اسی طرح روایت بیان کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۲۔ حضرت ابن المنتفقؓ

ابن المنتفق قیسی۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عفان سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے محمد بن جحادہ سے انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ یشکری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ جوتا خریدنے کے لئے کوفے کے بازار میں گئے۔ لیکن بات نہ بنی۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا چلو مسجد کو چلیں وہاں بنوقیس کے ایک آدمی سے جس کا نام ابن المنتفق تھا۔ ملاقات ہوگئی۔ وہ کہنے لگا مجھ سے حضور اکرمؐ کے اوصاف اور حالات بیان کئے گئے چنانچہ میں مکہ گیا۔ وہاں سے منیٰ اور منیٰ سے عرفات گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیا۔ بڑھ کر میں نے حضور ﷺ کی سواری کی مہار پکڑ لی۔ آپ میرے ساتھ گفتگو فرماتے چلے آ رہے تھے۔ بارہا ایسا ہوا کہ ہماری سواریوں کی گردنیں باہم ٹکرا گئیں لیکن آپ نے کبھی اظہار ناپسندیدگی نہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں دو باتیں دریافت کرتا ہوں وہ کون سی چیز ہے جو مجھے جہنم کی آگ سے بچائے گی اور وہ چیز کون سی ہے جو مجھے بہشت کے قریب لے جائے گی۔ پھر اس نے حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے

ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۳۔ حضرت ابن ناسح ؓ

حضرت ابن ناسح حضرمی۔ جعفر مستغفری نے ان کا نام لیا ہے اور وہ حدیث بیان کی ہے۔ جو ہم ناسخ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۴۔ حضرت ابن نھلہ ؓ

حضرت ابن نھلہ۔ ابومنصور بن مکارم بن احمد مؤدب نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے ابن عبید حاجب سلیمان بن عبدالملک سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے ابن نھلہ سے روایت کی۔ لوگوں نے حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی یارسول اللہ ؐ قحط کے غلوں کا نرخ مقرر فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا خدا نے اس قحط کے بارے میں جو تم میں نمودار ہوا ہے۔ نہیں بتایا اور اس کے بارے میں مجھے کوئی ہدایت نہیں دی۔ اس لئے اللہ کے فضل کا سوال کرو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۵۔ حضرت ابن نعمان ؓ

حضرت ابن نعمان۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

ان صحابہ کرام کا ذکر جنہوں نے اپنے والد سے روایت کی

۶۳۹۶۔ حضرت ابوابراہیم ؓ۔ عن ابیہ

ابوابراہیم اشہلی نے اپنے والد سے روایت کی۔ ابومنصور بن مکارم المؤدب نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوابراہیم سے جو بنو اشہل سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو نماز جنازے میں ذیل کی دعا پڑھتے سنا "**اللھم اغفر لحینا و میتنا و غائبنا وشاھدنا**۔ الخ ابواحمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ عبدالاشہل ابوابراہیم بن عبدالاشہل نے اپنے والد سے نماز جنازہ کی دعا نقل کی ہے۔ ابواحمد نے عبدالاشہل کو آباء الادنی میں شمار کیا ہے حالانکہ وہ ابوالقبیلہ ہیں اور انصاری ہیں۔ اور یہ آدمی قبیلہ سے ہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۷۔ حضرت ابوالاسود ؓ۔ عن ابیہ

ابوالاسود النہدی۔ عن ابیہ۔ یونس بن بکیر نے عنبسہ بن ازہر سے انہوں نے ابوالاسود نہدی سے انہوں نے اپنے والد سے جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کو پایا روایت کی کہ حضور اکرم ؐ لنگڑا کر چل رہے تھے اور ایک غار کی طرف جا رہے تھے چنانچہ آپ کے

پاؤں کی ایک انگلی زخمی ہوگئی۔ اس پر آپ نے فرمایا

ھل انت الا اصبع دمیت   و فی سبیل اللہ ما لقیت

''تو ایک انگلی ہی تو ہے' جو زخمی ہوگئی ہے اور یہ تکلیف تجھے اللہ کی راہ میں پیش آئی ہے۔''

اور اسی واقعہ کو شعبہ' ثوری' زہیر اور ابوعوانہ وغیرہم نے اسود بن قیس سے انہوں نے جندب سے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۸۔ حضرت بھیسہؓ۔ عن ابیھا

بھیسہ عن ابیھا۔ ابواحمد نے باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے عبداللہ بن معاذ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہمس بن حسن سے انہوں نے سیار بن منظور سے جو بنوفزارہ سے تھے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایک خاتون سے جن کا نام بھیسہ تھا۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے اجازت لے کر اپنا ہاتھ آپؐ کی قمیص میں ڈال لیا اور دریافت کیا یارسول اللہ ﷺ وہ کون سی چیز ہے' جس کے استعمال سے لوگوں کو روکنا منع ہے۔ فرمایا: پانی۔ انہوں نے پھر اسی سوال کو دہرایا تو آپ نے فرمایا: نمک۔ انہوں نے پھر اس سوال کو داہرایا۔ فرمایا: تو بھلائی کئے جا۔ اس میں تیری بھلائی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۹۔ حضرت حارث بن خفافؓ۔ عن امہ' عن ابیھا

حارث بن خفاف غفاری۔ انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی۔ خالد بن حرملہ نے حارث بن خفاف سے انہوں اپنے اپنی ماں سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور ﷺ کو ہاتھ پر پٹی باندھے دیکھا کہ بچھو نے ڈس لیا تھا۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۰۰۔ حضرت فسیلہؓ۔ عن ابیھا

فسیلہ اپنے والد سے روایت کی۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ واثلہ بن اسقع ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا یارسول اللہ! کیا اپنی قوم سے محبت کرنے کا نام عصبیت ہے فرمایانہیں بلکہ عصبیت اس کا نام ہے کہ وہ بے انصافی میں اپنی قوم کی مدد کریں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر کہتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ خاتون واثلہ بن اسقع کی دختر ہیں۔

۶۴۰۱۔ حضرت مجیبہؓ۔ عن ابیھا او عمھا

مجیبہ باہلیہ۔ انہوں نے اپنے والد یا چچا سے روایت کی۔ ان سے ابوالسلیل ضریب بن نفیر نے اور سعید الجریری نے ابوالسلیل سے انہوں نے ایک خاتون سے جو بنو باہلیہ سے تھیں جن کا نام مجیبہ تھا۔ انہوں نے اپنے والد یا چچا الجریری کو شک ہے سے روایت کی کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ چندروز قیام کے بعد لوٹ آیا اور ایک سال کے بعد پھر حاضر ہوا تو میری حالت بدل چکی تھی۔ میں نے گزارش کی یارسول اللہ! کیا آپ نے مجھے پہچانا فرمایا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا میں باہلی

خاندان سے ہوں۔ ایک سال پیشتر میں حاضر ہوا تھا فرمایا تجھے کیا ہو گیا ہے تو تو خوش شکل آدمی تھا عرض کیا جب سے میں آپ سے ملاقات کر کے گیا ہوں۔ میں دن بھر روزے سے ہوتا ہوں اور صرف رات کو کھاتا ہوں فرمایا تم نے اپنی جان کو کیوں عذاب میں ڈالا تو رمضان کے علاوہ ہر مہینے میں ایک روزہ رکھ لے۔ اس نے عرض کیا کچھ بڑھا دیجئے۔ آپ نے مہینے میں دو دن اور پھر تین دن روزہ رکھنے کی اجازت دے دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن ابی عاصم نے بھی یہ حدیث بیان کی ہے اور راوی کا نام ابوابی مجیہ لکھا ہے اور اسے ایک آدمی کی کنیت گردانا ہے۔ جو اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

۶۴۰۲۔ حضرت میمون الکردیؓ۔ عن ابیہ

میمون الکردی۔ اپنے والد سے روایت کی ان کا نام جابان تھا۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا۔ جس شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کا ارادہ ادائے مہر کا نہ تھا تو قیامت کے دن وہ اللہ سے ایسے ملے گا گویا وہ عمر بھر زنا کرتا رہا تھا اور اسی طرح جس شخص نے قرض لیا اور ارادہ ادا کرنے کا نہ تھا۔ وہ خدا سے اس طرح ملے گا جیسے وہ چور تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۰۳۔ حضرت یحییٰ بن اسحٰقؓ۔ عن امہ' عن ابیھا

یحییٰ بن اسحٰق۔ انہوں نے اپنی والدہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ ان کا نام رفاعہ بن رافع تھا۔ عبدالسلام بن حرب نے یزید بن عبدالرحمٰن سے (وہ دالانی ہیں) انہوں نے یحییٰ بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنی والدہ حمیدہ یا عبیدہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اکرمؐ سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا گھوڑے کو گروی رکھنا جائز ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۰۴۔ حضرت ابوالملیحؓ۔ عن ابیہ

ابوالملیح ہذلی۔ اپنے والد سے روایت کی۔ کثیر لوگوں نے بانسا ہم ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابوکریب سے انہوں نے ابن المبارک اور محمد بن بشر اور عبداللہ بن اسماعیل سے انہوں نے سعید بن ابوعروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالملیح سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے درندوں کے چمڑے کو بطور فرش استعمال کرنے سے منع کیا۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں کہ ہم سعید بن ابوعروبہ کے سوا اور کسی کو نہیں جانتے۔ جس نے ''عن ابی الملیح عن ابیہ'' کہا ہو' ابوموسیٰ کو چاہیے تھا کہ وہ ان کا ذکر کرتے حالانکہ انہوں نے ایسے لوگوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ جو ابوالملیح سے بھی ضعیف تر ہیں۔

۶۴۰۵۔ انصار کا ایک شخص عن ابیہ

انصار کا ایک شخص۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا۔ جس نے قبل از ظہر چار رکعت نماز ادا کی۔ اس کا اتنا ثواب ہے گویا اس نے حضرت اسماعیل کی اولاد سے ایک غلام کو آزاد کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ نے دو ترجمے لکھے ہیں۔ حالانکہ حدیث ایک ہے۔ یہ ابن مندہ کی غلطی ہے۔

۶۴۰۶۔ بلی کا ایک شخص اپنے والد سے

ایک بلوی جس نے اپنے والد سے روایت کی۔ یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے یعقوب بن حمید سے انہوں نے عبدالعزیز بن محمد سے انہوں نے سعد بن سعید سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ایک بلوی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی' جلد ہی وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جب کہ اس عہد کا آدمی بعد کے عہد کے آدمی سے بہتر ہوگا۔ اسے سلیمان بن بلال نے سعد بن سعید سے روایت کیا کہ وہ بلوی شخص اپنے والد کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے والد نے علیحدگی میں حضور ﷺ سے مشورہ کیا آپ نے اس کے والد سے فرمایا۔ جب تو کسی بات کا ارادہ کرے گا۔ تو اللہ تیرے لئے اس میں کامیابی کی سبیل پیدا کر دے گا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۰۷۔ شام کا ایک شخص اپنے والد سے

ایک شامی جس نے اپنے والد سے روایت کی۔ ثوری نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ایک شامی سے جس نے والد سے روایت کی کہ ایک شخص نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہ اسلام کیا ہے فرمایا اسلام قبول کر اور محفوظ ہو جا۔ اس نے پوچھا حقیقت اسلام کیا ہے' فرمایا تو اپنی مرضی کو خدا کے سپرد کر دے اور یہ کہ مسلمان تیری زبان اور ہاتھوں سے محفوظ رہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۰۸۔ بنو ضمرہ کا ایک شخص اپنے والد سے

بنوضمرہ کا ایک آدمی جس نے والد سے روایت کی۔ فتیان بن سمنہ جوہری نے باسنادہ قعنبی سے انہوں نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے بنوضمرہ کے ایک شخص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور ﷺ سے عقیقے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا۔ اس لفظ عقوق کو تو میں پسند نہیں کرتا لیکن جس شخص کو اللہ لڑکا عطا کرے۔ وہ اس کی طرف سے یہ قربانی ضرور ادا کرے۔ ابن مندہ نے اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۰۹۔ ایک عرب اپنے والد سے

ایک عرب اپنے والد سے۔ اس کے والد نے حضور ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی اور آپ نے دائیں بائیں سلام پھیرا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۱۰۔ قبا کا ایک شخص اپنے والد سے

حضرت ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے عبد بن حمید سے اور محمد بن مدویہ سے انہوں نے فضل بن دکین سے انہوں نے اسرائیل سے' انہوں نے ثور سے انہوں نے قباء کے ایک شخص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم قبا میں نماز جمعہ کے لئے حاضر ہوں۔ نیز ان سے مروی ہے کہ آپ سے اونٹنیوں کے دودھ کے بارے میں دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۶۴۱۱۔ بنو مدلج کا ایک آدمی اپنے والد سے

بنو مدلج کے ایک آدمی اپنے والد سے روایت کر کے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم حضور اکرم ﷺ کی محفل سے اٹھ کر ہمارے پاس آیا۔ ایک آدمی نے بطور مذاق سے پوچھا کیا تمہیں یہ بھی نہیں بتایا گیا کہ رفع حاجت کیلئے کیسے بیٹھنا چاہیے؟ سراقہ نے جواب دیا۔ بخدا حضور ﷺ نے ہمیں بتایا ہے کہ ہم بائیں پاؤں پر زور دیں اور دائیں کو کھڑا رکھیں۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۱۲۔ ایک مدنی اپنے والد سے

سعید المقبری نے ایک آدمی سے اس نے اپنے والد سے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اچھی طرح نہایا پھر اس نے اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی۔ پھر جمعے کے لئے مسجد کو روانہ ہوا۔ صف میں آ کر بیٹھ گیا اور پھر نماز پڑھی۔ امام کے انتظار میں خاموش بیٹھ گیا دو جمعوں کے درمیان اس سے سرزد ہونے والی خطائیں معاف کر دی جائیں گی بلکہ تین زیادہ دنوں کی بھی لیکن درست اسناد یہ ہے۔ سعید المقبری نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن ودیعہ سے انہوں نے سلمان سے انہوں نے رسول کریم ﷺ سے دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۱۳۔ ایک مکی نے اپنے والد سے

ایک مکی نے اپنے والد سے۔ حماد بن سلمہ نے ایوب سے انہوں نے ایک شیخ سے منیٰ میں سنا جو اپنے والد سے روایت کر رہے تھے کہ آپ نے ایسے اونٹ کو جس کا پرانا اون جھڑ گیا ہو اور ایسے اونٹ کو جو طاعون کی وجہ سے لب مرگ پہنچ گیا ہو۔ ذبح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۱۴۔ اولاد نقباء سے ایک آدمی نے اپنے والد سے

اولاد نقباء سے ایک آدمی نے اپنے والد سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی اس شرط پر کہ آپ نے فرمایا اللہ کا شریک کسی کو نہیں بناؤ گے' نہ چوری کرو گے' نہ زنا کرو گے اور نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۱۵۔ بنو نمیر کے ایک آدمی نے اپنے والد سے عن جدہ عن ابیہ

بنو نمیر کے ایک آدمی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے' انہوں نے اپنے باپ سے۔ شعبہ نے غالب القطان سے' انہوں نے بنو نمیر کے ایک شخص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ان کے دادا کے والد نے انہیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ میں ان کا سلام آپ تک پہنچا دوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ میری طرف سے تمہارے والد کو بھی سلام ہو پھر فرمایا جو شخص کسی قوم کو سلام بھیجے' اسے اس کے بدلے میں دس نیکیاں عطا ہوتی ہیں خواہ وہ لوگ ان کا سلام مسترد کر دیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۱۶۔ایک شخص عن ابیہ

ایک شخص نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلتین میں سے کسی ایک کی طرف منہ کرے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۱۷۔ایک شخص نے اپنے والد سے

ایک شخص نے اپنے والد سے روایت کی کہ ان کے والد نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! وہ کون سا عمل ہے جس سے جنت لازم ہو جاتی ہے۔معاویہ بن صالح نے اوزاعی سے اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن یزید سے انہوں نے ابویزید کے والد سے انہوں نے ابوذر سے روایت کی اور سماک الحنفی نے مالک بن مرثد سے انہوں نے اس کے والد سے انہوں نے ابی ذر سے روایت کی۔ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۱۸۔ایک شخص اور ان کے والد

ایک شخص اور ان کے والد۔ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوبکر محمد بن قاسم بن علی بن حنتہ الصوفی سے انہوں نے ابوطاہر بن محمود سے انہوں نے ابوبکر بن مقری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالعظیم سے مصر میں انہوں نے یونس بن عبدالاعلیٰ سے انہوں نے محمد بن معن غفاری سے انہوں نے ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی کہ وہ اپنے والد کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گئے اور حضور ﷺ سے ایک بکری جو گم ہو جائے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا بکری تمہارے لئے تمہارے بھائی کے لئے یا بھیڑیئے کے لئے ہے۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ان صحابہ کا ذکر جنہوں نے اپنے بھائی' دادا' ماموں اور چچا سے روایت کی

۶۴۱۹۔حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوامامہ باہلی۔ابوموسیٰ' کتابۃً ابوغالب کوشیدی اور نوشیرواں بن شیرزاد' ابوبکر محمد بن قاسم' ابوزید غانم بن علی مشطہ ابوالخیر عبدالکریم بن فورجہ اور ابوبکر محمد بن احمد الصغیر سے ان سب نے ابوبکر بن ریذہ سے انہوں نے ابوالقاسم طبرانی سے انہوں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انہوں نے سوید بن سعید سے انہوں نے علی بن مسہر سے انہوں نے لیث بن ابوسلیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سابط سے انہوں نے ابوامامہ اور ان کے بھائی سے روایت کی۔ان دونوں کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے دیکھا اور فرمایا اپنی ایڑیوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ایک جماعت نے اس حدیث کو لیث سے نقل کیا ہے۔پھر اس باب میں ان میں باہم اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ اس حدیث کی روایت صرف ابوامامہ سے کی گئی ہے۔بعض نے ان کے بھائی سے اور بعض نے بربنائے شک' دونوں میں سے ایک کا نام لیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ہمیں یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ از ابن ابی عاصم' انہوں نے یوسف بن موسیٰ سے انہوں نے جریر سے انہوں نے لیث سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سابط سے انہوں نے ابوامامہ کے بھائی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے

لوگوں کو دیکھا کہ وہ وضو کر رہے تھے ان کے ٹخنوں کے پیچھے انچ بھر جگہ خشک رہ گئی تھی۔ اس پر آپ نے فرمایا ویل للا عقاب من النار۔

۶۴۲۰۔ حضرت اخو عمرو بن امیہؓ

اخو عمرو بن امیہ ضمری۔ ابواحمد عسکری کا خیال ہے کہ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔

۶۴۲۱۔ حضرت جد ابی الاسدؓ

جد ابی الاسد یا ابوالاسود السلمی۔ ہم ابوالمعلی کے ترجمے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۲۲۔ حضرت جد اسماعیلؓ

جد اسماعیل انصاری۔ امام بخاری نے انہیں ابن ابراہیم لکھا ہے مگر ان کے دادا کا نام معلوم نہیں ہو سکا اور نہ ان کی حدیث ثابت ہو سکی ہے۔

ابوموسیٰ نے اذناً ہمارے استاد سے ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن فضل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن احمد سے انہوں نے جعفر بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن ہارون سے انہوں نے عمرو بن علی سے انہوں نے داؤد سے انہوں نے محمد بن ابوحمید سے انہوں نے اسماعیل انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور گزارش کی یا رسول اللہ! مجھے نصیحت فرمایئے مگر اختصار سے' فرمایا جو چیزوں دوسروں کے ہاتھ میں ہو۔ اس سے قطع امید کرے لالچ سے بچ کر رہ' کہ یہ دائمی فقر ہے اور جب ادائے نماز کرے تو سکون اور اطمینان سے کر اور اس کام سے بچ' جس سے بعد میں پشیمانی ہو۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۲۳۔ حضرت جد ابوالاسودؓ

جد ابوالاسود المالکی۔ یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے حوطی سے انہوں نے بقیہ سے انہوں نے خالد بن حمید المہری سے انہوں نے ابوالاسود مالکی سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا وہ حاکم کبھی انصاف نہیں کر سکتا۔ جو اپنی رعیت کے ساتھ لین دین کرے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۲۴۔ ایک خاتون کا دادا

ایک بدو خاتون کا دادا' داؤد بن ابوہند سے مروی ہے کہ ہم مکہ روانہ ہوئے اور ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ وہاں ایک عرب خاتون آئی اور اس نے ہم سے سوال کیا لیکن ہم نے اسے کچھ نہ دیا۔ جب ہم نے کوچ کا ارادہ کیا۔ تو اس خاتون نے کہا! یا اللہ (تین بار) یا احد (تین بار) اور یا واحد (تین بار) یہ لوگ چاہیں یا نہ چاہیں۔ تو ان سے میرا رزق مجھے دلا۔ تھوڑا سا وقت گزرا تھا کہ ہماری ایک اونٹنی بیمار ہو گئی چنانچہ ہم نے اسے ذبح کر دیا۔ اس کے اچھے اچھے حصے اپنے لئے علیحدہ کر لئے اور باقی وہیں رہنے دیا۔ ہم نے اس خاتون سے اس بارے میں دریافت کیا اس نے کہا میرے دادا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو آپ نے یہ دعا انہیں

سکھائی تھی چنانچہ ہم اسی دعا کے سہارے جی رہے ہیں۔ (یہ حدیث اس لئے مخدوش ہے کہ حضور اکرم ﷺ ایسی دعانہیں سکھا سکتے جس میں دوسرے کا نقصان ہو۔ مترجم)

۶۴۲۵۔ حضرت جدابودعشمؓ

جدابودعشم الجہنی۔ عبداللہ بن ابراہیم نے ابوعمر وغفاری سے انہوں نے ابودعشم حجازی الجہنی سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے چرواہے کو دیکھا جو اپنی بکری سے پاگلوں کی طرح باتیں کررہا تھا۔ فرمایا اس بدو کو میرے پاس لاؤ لیکن اسے ڈرانا مت۔ جب وہ حضورؐ کے پاس آیا۔ تو فرمایا آرام سے بیٹھو اور خبطیوں کی طرح باتیں مت کرنا۔ راوی کہتا ہے میں نے یوں محسوس کیا گویا کہ خبط اس کے ماتھے پر بیٹھا ہوا تھا۔ ابواحمد عسکری نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۲۶۔ حضرت جدابی امیہؓ

جدابی امیہ۔ بقول جعفر' انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے جبرئیل نے کہا کہ میں اپنی کمر مضبوط کرنے کے لئے ہریسہ کھایا کروں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۲۷۔ حضرت جدابوشبلؓ

جدابوشبل مخزومی۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن جعفر سے انہوں نے ابوالفضل بن حباب سے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے واصل بن مرزوق باہلی سے انہوں نے ایک مخزومی سے جن کی کنیت ابوشبل تھی۔ انہوں نے اپنے دادا سے جو حضور اکرمؐ کے صحابی تھے۔ روایت کیا کہ حضور اکرمؐ نے حضرت معاذ بن جبل سے دریافت کیا تم خداوند تعالیٰ کو دن میں کتنی بار یاد کرتے ہو انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ دس ہزار بار۔ میں ہر روز اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہوں فرمایا کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں جو تجھے ان سے آسان ہوں اور جن کا ثواب دس ہزار سے دس ہزار گنا زیادہ ہو۔ **لا الہ الا اللہ عدد ما احصاہ اللہ' لا الہ الا اللہ عدد کلماتہ لا الہ الا اللہ عدد خلقہ' لا الہ الا اللہ زنۃ عرشہ' لا الہ الا اللہ ملأ سماواتہ ' لا الہ الا اللہ ملا ارضہ' لا الہ الا اللہ مثل ذلک لا یحصیہ ملک و لا غیرہ**۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۲۸۔ حضرت جدصعصعہؓ

جدصعصعہ واخوہ۔ صعصعہ بن ابی الحویف نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ وہ اور ان کے بھائی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ مسجد خیف میں منیٰ میں صبح کی امامت فرما رہے تھے اور ہم اپنے ٹھکانوں پر نماز ادا کر آئے تھے۔ جب آپ نے رخ مبارک پھیرا تو فرمایا ان دونوں کو میرے پاس لاؤ۔ آپ نے دریافت فرمایا تم کیوں نماز میں شریک نہیں ہوئے؟ ہم نے گزارش کی کہ ہم نماز ادا کر چکے ہیں فرمایا اگر آئندہ کبھی ایسی صورت پیش آئے۔ تو نماز میں شریک ہو جایا کرو اس سے گھر پر ادا کی ہوئی نماز نفل شمار ہو جائے گی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۲۹۔ حضرت جدالصلت بن زبیدؓ

جدالصلت بن زبید۔ ابواحمد عسکری کا قول ہے کہ بعض لوگوں نے انہیں بنو مزینہ سے شمار کیا ہے اور یہ کہ صاحب زبید بن صلت کندی نہیں ہیں' انہیں نے صلت بن زبید المزنی سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے انہیں خرص کا حاکم مقرر فرمایا۔

ابواحمد عسکری کے مطابق زبید بن صلت کا اس معاملہ سے کوئی واسطہ نہیں کیونکہ زبید اور ان کا بھائی دونوں بنو کندہ کے ذیلی قبیلے بنو کثیر سے تھے اور بنو کثیر اور بنو اشعث دونوں سانحہ ارتداد میں حضرت ابوبکر کے پاس لائے گئے تھے اور آپ نے معاف فرما دیا تھا۔ ابن ماکولا وغیرہ نے صرف بنو کندہ کو مؤلفۃ القلوب میں شمار کیا ہے۔

۶۴۳۰۔ حضرت جد طلحہ بن مصرفؓ

جد طلحہ بن مصرف۔ ابواحمد عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ تا ابوداؤد' محمد بن عیسیٰ اور مسدد سے انہوں نے عبدالوارث سے انہوں نے لیث سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنے سر پر بار بار مسح فرما رہے تھے تا آنکہ آپ نے ﷺ نے دونوں ہاتھ' دونوں کانوں کے نیچے سے نکالے مسدد کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کا ذکر یحییٰ سے کیا تو انہوں نے انکار کر دیا ابوداؤد کہتے ہیں انہوں نے امام احمد کو کہتے سنا کہ یہ ابن عیینہ ہے جن کے بارے میں خیال ہے کہ وہ ماننے سے انکار کرتے اور کہتے یہ کونسی بات ہوئی کہ طلحہ اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے؟

۶۴۳۱۔ حضرت جد عدی بن ثابتؓ

جد عدی بن ثابت۔ یحییٰ بن ابوالرجاء نے ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے شریک سے انہوں نے ابوالیقظان سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی کہ مستحاضہ صرف ایام حیض کے دوران میں نماز چھوڑ سکتی ہے۔ ان ایام کے بعد وہ غسل کرے گی اور پھر ہر نماز کے لئے وضو کرے گی اور نماز ادا کرے گی اور روزے رکھے گی۔

۶۴۳۲۔ حضرت جد عمارۃ قرشیؓ

جد عمارۃ قرشی۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابومنصور عبدالرحمٰن بن محمد قزاز سے انہوں نے ابوبکر احمد بن علی بن ثابت سے انہوں نے احمد بن جعفر قطیعی سے انہوں نے یوسف بن عمر القواس سے انہوں نے محمد بن قاسم بن بنت کعب سے انہوں نے ہثیم بن سہل العستری سے روایت کی کہ انہوں نے حماد بن زید کو دیکھا کہ وہ گدھے پر سوار تھے اور قارویہ کے گھر آئے جو ایک بزاز تھا۔ ان کی آمد پر ایک شخص جس کا نام عمارۃ القرشی تھا۔ پذیرائی کے لئے اٹھا تا کہ ان کی رکاب تھام کر انہیں نیچے اتارے۔ انہوں نے کہا ذرا ٹھہر جاؤ۔ انہوں نے خرندہ سے مزدوری کم کرنے کو کہا۔ اس نے انکار کیا۔ بلکہ مہلت دینے کو آمادہ ہو گیا۔ میرے والد نے میرے دادا سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا۔ تین آدمیوں کے حقوق میں سوائے منافق کے جس کا نفاق ظاہر ہر و باہر

ہو۔ کوئی اور آدمی کی کاروادارنہ ہوگا۔ (۱) جسے اسلام میں بڑھاپے نے آلیا ہو۔ (۲) بھلائی کی تعلیم دینے والا۔ (۳) اور امام عادل۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۳۳۔ حضرت جد عمران الثقفی رضی اللہ عنہ

جد عمران الثقفی۔ یحیٰی بن یمان نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عمران ثقفی سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم نے ان کے ہاتھ میں ایک انگوٹھی سونے کی دیکھی فرمایا اس کا استعمال ترک کردو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ اس کی زکوٰۃ کیا ہے۔ فرمایا آگ کا انگارہ۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۳۴۔ حضرت جد عمرو بن یحیٰی مازنی رضی اللہ عنہ

جد عمرو بن یحیٰی مازنی۔ عمرو بن یحیٰی مازنی نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے ایک شخص اپنی جگہ سے اٹھا اور دوسرا آدمی اس کی جگہ بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر میں وہ آدمی واپس آ گیا۔ آپ نے اس شخص کو جو اس جگہ پر بیٹھ گیا تھا فرمایا کہ اس کی جگہ سے اٹھ جاؤ کیونکہ ہر آدمی کا حق اس کی اپنی جگہ پر فائق ہے۔ ابواحمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۳۵۔ حضرت جد ابی مروان اسلمی رضی اللہ عنہ

جد ابی مروان اسلمی۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابراہیم بن اسماعیل انصاری سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے عطا بن مروان اسلمی سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ ہم رسول کریم کے ساتھ خیبر کو روانہ ہوئے جب ہم قریب پہنچے اور دور سے شہر کو دیکھ لیا تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اے لوگو! ٹھہر جاؤ ہم ٹھہر گئے پس لوگ ٹھہر گئے پھر ذیل کے کلمات ارشاد فرمائے۔

اللھم رب السموات السبع وما اظللن. و رب الارضین السبع وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن. انا نسئلک من خیرھا و خیر اھلھا و نعوذبک من شرھا وشر اھلھا. ادخلو بسم الله.

ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۳۶۔ حضرت جد مسمع الجمحی رضی اللہ عنہ

جد مسمع الجمحی۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے۔ علاء بن اخضر الرام عجلی نے بنوجبہ کے ایک شیخ سے جس کا نام مسمع تھا اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو کعبے میں ساریہ کے پاس دو رکعت پڑھتے دیکھا۔ آپ نے شیخ کو فرمایا۔ تم بھی یہاں دو رکعت نماز ادا کرلو۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے۔

۶۴۳۷۔ حضرت جد ملیح بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

جد ملیح بن عبداللہ انصاری الخطمی۔ ابواحمد عسکری اور ابن ابی عاصم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یحیٰی نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے الحوطی اور دحیم سے انہوں نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے عمر بن محمد اسلمی سے انہوں نے ملیح بن عبداللہ انصاری

ے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ پانچ چیزیں انبیاء کی سنت ہیں۔

(۱) حیا (۲) حلم (۳) حجامت (۴) مسواک (۵) اور خوشبو لگانا۔

۶۴۳۸۔ حضرت خال البراء بن عازبؓ

حضرت خال البراء بن عازب۔ یعیش بن صدقہ بن علی الفقیہ نے باسنادہ نسائی سے انہوں نے احمد بن عثمان بن حکیم سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے حسن بن صالح سے انہوں نے السدی سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براء بن عازب سے روایت کی کہ انہیں ایک آدمی ملا۔ جس کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ پوچھا کہاں جا رہے ہوں۔ اس نے کہا مجھے آپ نے ایک ایسے آدمی کی طرف بھیجا تھا' (جس نے اپنے باپ کے بعد باپ کی بیوی سے نکاح کر لیا تھا) کہ میں اسے قتل کر دوں۔

البراء کے ماموں کا نام ابو بردہ ہانی بن نیار تھا۔ اور بقول ابن ماکولا جس آدمی نے اپنے باپ کی بیوی کو اپنی بیوی بنالیا تھا۔ اس کا نام منصور بن زیان بن سنان الفزاری تھا۔

۶۴۳۹۔ حضرت خال حرب بن عبداللہؓ

خال حرب بن عبداللہ الثقفی۔ ابو یاسر نے باسنادہٖ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن دکین سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عطا سے انہوں نے حرب بن عبیداللہ سے انہوں نے اپنے ماموں سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے کچھ امور کی وضاحت کی درخواست کی آپ نے فرمایا ان کے دس دس حصے کر دو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ عشور کا حکم تو یہود اور نصاریٰ کو دیا گیا ہے۔ نہ کہ مسلمانوں کو۔

۶۴۴۰۔ حضرت خال ابی السوارؓ

خال ابی السوار العدوی۔ ابو موسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے ابوعلی محمد بن احمد بن بالویہ نیشاپوری سے انہوں نے ابوبکر بن خزیمہ سے انہوں نے محمد بن عبدالاعلیٰ سے انہوں نے معتمر بن سلیمان سے انہوں نے والد سے انہوں نے سمیط سے انہوں نے ابوالسوار سے انہوں نے اپنے ماموں سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ ؐ کو دیکھا کہ لوگ آپ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ یہ بھی ان میں شامل ہو گئے جب حضور اکرم ﷺ ان کے پاس آئے تو کھجور کی ٹہنی سے یا چھڑی سے یا مسواک سے جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں تھی انہیں ایک ہلکی سی ضرب لگائی۔ جس سے انہیں کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ جب وہ رات کو سوئے تو انہیں خیال آیا کہ حضور نے انہیں ان کے کسی ایسے کام کی وجہ سے مارا ہے۔ جس کا علم آپ کو خدا کی طرف سے ہوا ہوگا۔ دوسرے دن صبح وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا! یا رسول اللہ ؐ آپ قوم کے راعی ہیں' اس لئے ان کے سینگ نہ توڑیے جب آپ صبح کی نماز ادا فرما چکے تو صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا تمہیں کسی قصور یا مخالفت کی وجہ سے نہیں مارتا۔ اے اللہ! یہ لوگ اکثر میرے آگے پیچھے رہتے ہیں اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اے اللہ! اگر میں کسی کو ماروں یا انہیں مجھ سے کوئی دکھ پہنچے تو اس ضرب کو تو ان کے حق میں کفارہ اور اجر بنا دے یا فرمایا کہ مغفرت اور رحمت بنا دے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۴۱۔ حضرت خال سوید بن جحیرؓ

خال سوید بن جحیر۔ یعلی بن اسد نے قزعہ بن سوید سے انہوں نے والد سے انہوں نے سوید بن جحیر سے انہوں نے اپنے ماموں سے روایت کی کہ میں حضور اکرم ﷺ سے عرفہ اور مزدلفہ کے درمیان ملا اور آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑ لی اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون سے اعمال ہیں۔ جو مجھے جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کر دیں گے آپ نے فرمایا بخدا سوال کو مختصر کر کے تم نے اسے عظمت اور طوالت دے دی ہے! فرض نماز ادا کر' زکوۃ دے اور حج کر اور لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کر جو تو اپنے لئے پسند کرے اور جو تو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے وہ ان کے لئے بھی ناپسند کر۔ یہ حدیث گزر چکی ہے۔ عم مغیرہ بن سعد بن اخرم کے ذکر میں اور ایک روایت کے رو سے سائل سعد بن اخرم یا ابن المنتفق ہیں بلکہ ایک اور روایت میں عبداللہ بن المنتفق مذکور ہے اور صحیح میں ابوایوب کی حدیث مذکور ہے کہ ایک شخص نے یہ سوال پوچھا اور اس کا نام ذکر نہیں کیا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۴۲۔ عم اشعث بن سلیمؓ

عم اشعث سلیم۔ شعبہ نے اشعث بن سلیم' انہوں نے اپنی چچی سے انہوں نے ان کے چچا سے روایت کی کہ ایک بار میں مدینہ کی گلیوں میں گھوم رہا تھا کہ پیچھے سے ایک آدمی نے آواز دی کہ اپنی دھوتی کو اوپر اٹھاؤ کہ زیادہ چلے اور صاف رہے۔ پس مڑ کر دیکھا تو حضور اکرم ﷺ تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ دھوتی ہی تو ہے جو ذرا ڈھلک گئی ہے فرمایا کیا میرا طریقہ تجھے پسند نہیں میں نے دیکھا تو آپ کی دھوتی پنڈلیوں کے نصف تک تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۴۳۔ عم انس بن مالکؓ

عم انس بن مالک۔ یحییٰ بن یزید الرہادی نے زید بن ابی انیسہ سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ میں نے اپنے چچا کو دیکھا کہ علم لئے ہوئے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہاں کا ارادہ ہے۔ کہنے لگے مجھے رسول اللہ ﷺ نے طلب فرمایا ہے اور صحرا میں ایک بدو نے اپنی ماں کو بیوی بنا لیا ہے۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اسے قتل کر دوں اور اس کا مال تقسیم کر دوں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ غلط ہے کیونکہ کافی رواۃ نے اس حدیث کو عدی سے انہوں نے براء سے روایت کیا اور انہوں نے چچا یا ماموں سے روایت کی ہے۔

۶۴۴۴۔ عم براء بن عازبؓ

عم براء بن عازب۔ ابواحمد عبدالوہاب بن ابومنصور نے ابوغالب ماوردی سے مناولۃً باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے عمرو بن قسیط الرقی سے انہوں نے عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے زید بن ابی انیسہ سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براءؓ سے روایت کی کہ میں نے اپنے چچا کے ہاتھ میں نیزہ دیکھا۔ الی آخر الحدیث' ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۴۵۔ عم جبر بن عتیکؓ

عم جبر بن عتیک۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے

محمد بن عثمان بن ابوشیبہ سے انہوں نے قاسم بن خلیفہ سے انہوں نے عمرو بن محمد سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے عبداللہ بن عیسیٰ سے انہوں نے جبر بن عتیک سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ میں آپ کے ساتھ انصار کے ایک گھر میں گیا جس میں موت ہوگئی تھی۔ عورتیں رو رہی تھیں۔ میں نے کہا حضور موجود ہیں اور یہ لوگ رو رہے ہیں فرمایا جب تک میت یہاں رکھی ہے رو لینے دو۔ جب اٹھالی گئی تو پھر نہیں روئیں گے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں۔ یہ حدیث کئی لحاظ سے مختلف فیہ ہے۔

۶۴۴۶۔ ابن عم حارثؓ

حضرت ابن عم حارث۔ حارث بن سعید بن یزید ازدی کے ترجمے میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ یزید بن ابوحبیب نے سعید بن یزید ازدی سے انہوں نے اپنے ابن عم سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ سے گزارش کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ فرمایا تو اللہ سے اس طرح حیا کر۔ جس طرح تو اپنی قوم کے بزرگ سے حیا کرتا ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۴۷۔ عم حبیب بن ہرمؓ

عم حبیب بن حرم بن حارث سلمی۔ ابوالفرج بن محمود نے کتابۃً باسنادہ تا ابوبکر احمد بن عمرو سعید بن اشعث سے انہوں نے ابوبکر زہرانی سے انہوں نے ابوحباب سے انہوں نے حبیب بن حرم بن حارث سے روایت کی کہ میرے چچا کا وظیفہ دو ہزار تھا۔ جب اس کی ادائیگی ہوئی۔ تو انہوں نے اپنے غلام سے کہ جاؤ اور واجب الادا قرض ادا کرو کیونکہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اپنے پیچھے ایک دینار چھوڑ مرے گا۔ اسے ایک داغ اور جو دو دینار چھوڑ مرے گا۔ اسے دو داغ گرم لوہے کے لگائے جائیں گے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۴۸۔ عم ابوحرۃؓ

عم ابوحرۃ الرقاشی۔ بروایتے ان کا نام حنیفہ تھا۔ ابوالفضل بن ابوالحسن طبری نے باسنادہ تا ابویعلی عبدالاعلیٰ بن حماد سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے ابوحرۃ الرقاشی سے روایت کی کہ میں حضور اکرم ﷺ کی اونٹنی کی مہار تھامے ہوئے تھا۔ اس واقعہ کا تعلق حجۃ الوداع کے ایام تشریق سے ہے کہ آپ نے فرمایا اے لوگو! میں ہر قسم کے ربا یعنی سود کو حرام قرار دیتا ہوں۔ اول ربا جس پر یہ حکم لاگو ہو رہا ہے۔ عباس بن عبدالمطلب کا ربا ہے۔ تم اپنے راس المال کے مالک ہو جس میں نہ تم پر کوئی بے انصافی ہوگی۔ اور نہ تم بے انصافی کے مرتکب ہوگے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۴۹۔ عم الحسحاسؓ

عم الحسحاس۔ حسحاس کے ترجمے میں ذکر کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے اختصار سے ذکر کیا ہے۔

۶۴۵۰۔ عم حسناء دختر معاویہؓ

عم حسناء دختر معاویہ صریمیہ۔ ابویاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسحٰق

الازرق سے انہوں نے عوف سے انہوں نے حسناء بنت معاویہ صریمیہ سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی میں نے دریافت کیا جنت میں کون لوگ ہوں گے حضور اکرمؐ نے فرمایا: شہید، بچہ اور زندہ دفن کردہ لڑکی جنتی ہیں۔ شعبہ، یحییٰ بن سعید وغیرہما نے عوف سے نقل کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۵۱۔ عم خارجہ بن صلتؓ

عم خارجہ بن صلت۔ ابواحمد نے باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے مسدد سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے زکریا سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے خارجہ بن صلت سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر انہوں نے اسلام قبول کیا واپسی پر وہ ایک جماعت کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک آدمی کو زنجیروں میں جکڑ رکھا تھا۔ ان لوگوں نے کہا ہمیں بتایا گیا ہے کہ تمہارے آقا خیر کثیر لے کر آئے ہیں۔ کیا تمہارے پاس بھی ہے تاکہ اس مریض کا علاج ہو سکے میں نے کہا بے شک میرے پاس اس کا علاج ہے چنانچہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ انہوں نے مجھے سو بکریاں دیں۔ لیکن میں نے انکار کردیا۔

پھر میں لوٹ کر حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا اور واقعہ بیان کیا دریافت فرمایا۔ اس کے علاوہ بھی کچھ پڑھا تھا میں نے عرض کیا نہیں فرمایا لوگ جھوٹے منتر پڑھ کر لے لیتے ہیں۔ تو نے تو سچا منتر پڑھا ہے۔ اس لئے جائز ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۵۲۔ عم رافع بن خدیجؓ

عم رافع بن خدیج۔ ہم ان کا ذکر ابی ثابت کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۵۳۔ عم زید بن ارقمؓ

عم زید بن ارقم۔ کثیر التعداد نے باسنادہم ترمذی سے انہوں نے عبد بن حمید سے انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کی کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا میں نے عبداللہ بن ابی بن سلول کو اپنے ساتھیوں سے کہتے سنا۔ تم ان لوگوں پر جو محمد کے ارد گرد رہتے ہیں۔ کچھ نہ خرچ کیا کرو تاکہ وہ تتر بتر ہو جائیں اور جب ہم مدینہ واپس جائیں گے۔ تو ان رذیلوں کو مار بھگائیں گے۔ میں نے چچا سے ذکر کیا۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کردیا آپ نے عبداللہ بن ابی کو بلا بھیجا۔ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے قسم کھائی کہ انہوں نے یہ بات نہیں کہی چنانچہ آپؐ نے مجھے جھوٹا اور عبداللہ بن ابی کو سچا قرار دیا۔ اس سے مجھے ایسا صدمہ پہنچا کہ زندگی بھر نہیں پہنچا تھا چنانچہ پریشانی سے خانہ نشین ہو گیا میرے چچا نے کہا۔ تیرا ارادہ اس کے سوا اور کوئی نہ تھا کہ آپؐ تمہیں کاذب قرار دیں۔ جلد ہی یہ آیت نازل ہوئی ''اذا جاء ک المنافقون'' نازل ہوئی۔ آپؐ نے مجھے بلا بھیجا اور آیت پڑھ کر سنائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق کردی ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۵۴۔ بنوساعدہ کے ایک شخص کے چچا

بنوساعدہ کے ایک شخص کے چچا۔ ابن مندہ کا قول ہے۔ بقول ابونعیم یہ آدمی بنوسعد سے تھا۔ خالد بن عبداللہ واسطی نے سعید الجریری سے انہوں نے ساعدی سے (ایک روایت میں السعدی ہے) انہوں نے والد یا چچا سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم کے سجدہ میں اتنی دیر تک پڑے دیکھا۔ جتنی دیر میں کہ آدمی سبحان ربی الاعلیٰ کو تین دفعہ دہرائیے۔

ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے اور عم السعدی یا ابوہ کہہ کر حدیث بیان کی ہے اور ابن مندہ نے اسے ترک نہیں کیا بایں گمان پر استدراک ہو سکے بلکہ انہوں نے تو ابونعیم کے قول کو غلط قرار دیا ہے اور ابوموسیٰ ابن مندہ کی غلطی کی نشاندہی اسی وقت کر سکتے تھے اگر ان سے یہ غلطی سرزد ہوئی ہوتی۔ اس بنا پر اس کا ذکر بے سود ہے۔

۶۴۵۵۔ ابن عم سبرہ بن معبدؓ

ابن عم سبرہ بن معبد جہنی۔ ان کا ذکر ربیع بن سبرہ کی حدیث میں جو انہوں نے اپنے والد سے دربارہ متعہ نساء روایت کی ہے۔ گزر چکا ہے کہ ان کا عم زاد ان کے ساتھ تھا۔ وہ جوان تر تھے اور ان کے عم زاد کی چادر بہتر تھی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۵۶۔ عم ابی الشماخ ازدیؓ

عم ابی الشماخ ازدی۔ زائدہ نے سائب بن جیش الکلاعی سے انہوں نے ابوالشماخ سے انہوں نے اپنے چچا سے جو صحابی تھے۔ روایت کی کہ وہ امیر معاویہ کے دربار میں گئے اور کہا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ جس شخص کو لوگوں کی ولایت عطا ہو اور پھر وہ مسکینوں اور مظلوموں پر اپنا دروازہ بند کر دے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کے دروازے بند کر دے گا۔ اور اسے اپنے ذلیل ترین بندوں میں شامل کر دے گا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۵۷۔ عم شیبہ الحجبیؓ

عم شیبہ الحجبی جعفر نے ذکر کیا ہے۔ انہوں نے باسنادہ مسمار بن عمر بن عویس سے انہوں نے ابوالعباس بن طلابہ سے انہوں نے ابوالقاسم انماطی سے انہوں نے ابوطاہر المخلص سے انہوں نے یحییٰ بن صاعد سے انہوں نے بکار بن قتیبہ سے انہوں نے محمد بن الوزیر ابوالمطرف سے انہوں نے موسیٰ بن عبدالملک سے انہوں نے والد سے انہوں نے شیبۃ الحجبی سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تین اوصاف ایسے ہیں جن کی وجہ سے تو اپنے بھائی کی محبت حاصل کرنے میں کامیاب ہوگا۔ (۱) جب بھی اسے ملے تو سلام کہہ۔ (۲) مجلس میں اس کے لئے جگہ بنا۔ (۳) اور اسے بہتر نام سے پکار۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۵۸۔ عم عامر بن طفیلؓ

عم عامر بن طفیل۔ ابوموسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن محمد سے انہوں نے حضرمی سے انہوں نے شیبان بن فروخ سے انہوں نے عقبہ بن عبداللہ رفاعی سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے عامر بن طفیل

سے روایت کی کہ عامر نے حضور اکرمؐ کو ایک گھوڑا بطور ہدیہ روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ مجھے ایک پھوڑا نکل آیا ہے۔ کوئی دوا ارسال فرمائیں۔ حضور اکرمؐ نے گھوڑا تو واپس فرما دیا کیونکہ اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا لیکن شہد کی ایک کپی روانہ کی اور کہلا بھیجا کہ اس سے پھوڑے کا علاج کرو۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ اسے صحابی کہنا بالکل غلط ہے۔ نیز عامر بن طفیل کا حضور اکرمؐ کو ہدیہ بھیجنا بھی درست نہیں کیونکہ وہ کافر آپ کا شدید ترین دشمن تھا وہ بھلا کیوں آپ سے پھوڑے کا علاج طلب کرتا کیونکہ یہ وہی شخص ہے جس نے مسلمانوں کو بئر معونہ میں قتل کیا تھا بلکہ یہ واقعہ ابو براء ملاعب الاسنہ کا ہے۔ جو عامر بن طفیل کا چچا تھا۔ اسی نے رسول کریمؐ کو ہدیہ بھیجا تھا اور طالب دوا ہوا تھا اور اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا علاوہ ازیں ابن بریدہ کی ملاقات عامر سے ثابت نہیں کیونکہ وہ رسول اکرم ﷺ کی زندگی ہی میں مر گیا تھا اگر اس واقعہ کا ذکر نہ کیا جاتا تو بہتر تھا۔

۶۴۵۹۔ عم عبداللہ جہنیؓ

عم عبداللہ الجہنی۔ ابو علی نے ابو نعیم سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے اسماعیل بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن سلیمان سے انہوں نے معاذ بن عبداللہ الجہنی سے انہوں نے والد سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ اپنے حجرے سے باہر تشریف لائے اور آپ پر غسل کے آثار تھے۔ ہم سمجھے غالباً آپ نے اپنی ازواج سے تمتع فرمایا ہے۔ ہم نے گزارش کی یا رسول اللہ ﷺ آپ کے انفاس سے خوشبو آ رہی ہے۔ فرمایا ہاں اللہ کا شکر ہے۔ پھر اللہ کا شکر ہے۔ پھر آپ نے دولت کا ذکر فرمایا کہ دولت اور صحت میں کوئی حرج نہیں اگر تقویٰ کا خیال رکھا جائے چنانچہ تقویٰ اور انفاس کی پاکیزگی ہر دو دولت اور دنیا کی نعمتوں سے بہتر ہے۔

ایک روایت کے مطابق اس آدمی کا نام عبید اللہ معاذ ہے۔ ابو نعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۰۔ عم عبدالجلیلؓ

عم عبدالجلیل۔ یحییٰ بن محمود نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے دحیم سے انہوں نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے داؤد بن قیس سے انہوں نے عبدالجلیل فلسطینی سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا فرمایا جو شخص غصے کو پی جائے حالانکہ اسے اس کے نفاذ پر مقدرت حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے امن اور ایمان سے مالا مال کر دے گا۔

اس سے آگے اسماعیل بن عبداللہ بن دحیم نے باسنادہ روایت کیا کہ جو شخص صرف تواضعاً للہ خوبصورت لباس پہننا چھوڑ دے۔ اللہ تعالیٰ اسے کرامت اور احترام کی خلعت سے سرفراز فرمائے گا اور جو آدمی اللہ کی رضا کی خاطر اپنے اندر وسعت پیدا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ملکوتی تاج عطا فرمائے گا۔

اور یہی حدیث داؤد نے زید بن اسلم سے انہوں نے عبدالجلیل سے اور بروایتے عبدالجلیل سے انہوں نے چچا سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی۔ ابو نعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۱۔ عم عبدالرحمٰن بن سلمہؓ

عم عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعی۔ روح بن عبادہ نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعی سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ ہم عاشورے کی صبح کو ناشتے کے بعد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا کیا آج تم نے روزہ رکھا ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو ناشتہ کھا آئے ہیں۔ فرمایا دن کے باقی حصے کچھ کھاؤ پیو گے نہیں۔

اسی حدیث کو یزید بن ذریع وغیرہ نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ابواحمد عسکری نے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ عبدالرحمٰن بن منہال بن سلمہ نے اپنے چچا سے انہوں نے ابواحمد سے باسنادہ انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے محمد بن منہال سے انہوں نے یزید سے انہوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سلمہ سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ اسلم رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کیا آج کا روزہ آپ نے رکھا ہے انہوں نے گزارش کی نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا آج کا روزہ پورا کرو۔ بعد میں اسے قضا کر لینا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۲۔ عم عبدالرحمٰن بن ابوعمرہؓ

عم عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ۔ ابن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبدالکریم جزری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی آپ نے فرمایا میرے نام اور کنیت کو مت جمع کرو۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۳۔ عم عبیداللہؓ

عم عبیداللہ یا عبداللہ۔ ابوالیمان نے شعیب بن ابوحمزہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ جب رسول کریمؐ قبائل کے تعاقب سے واپس ہوئے۔ تو آپ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

ابونعیم باسنادہ سفیان سے وہ زہری سے وہ ابن کعب بن مالک سے وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا ہے اور ابن مندہ نے ابویمان سے انہوں نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید سے انہوں نے عبداللہ بن کعب سے انہوں نے چچا سے روایت کی لیکن اس حدیث کے اسناد میں حمید کو کوئی دخل نہیں ہے اور مزروق بن ابی ہذیل نے اس کی تجوید کی ہے اور اسے زہری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے والد کعب سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ جب آپ عرب قبائل کے تعاقب سے واپس آئے۔ عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۴۔ عم ام عمرو دختر عیسیٰؓ

عم ام عمرو دختر عیسیٰ۔ جعفر نے ذکر کیا ہے اور ابن ابی عاصم نے ام عمرو صریمیہ لکھا ہے۔ یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ تا قاضی ابوبکر

انہوں نے محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے ابو عامر سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے ام عمرو دختر عیسیٰ سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ وہ ایک سفر میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ اس دوران میں آپ پر سورۃ مائدہ کا نزول ہوا۔ چنانچہ آپ کی ناقہ عضباء کا کندھا سورۃ کے بوجھ سے جھک گیا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ابن ابی عاصم کے قول کے مطابق ام عمرو بنو تمیم سے تعلق رکھتی ہیں اور ابن مقاعس بن عمرو بن کعب بن سعید بن زید مناۃ بن تمیم بنو صریم سے تھا۔

۶۴۶۵۔ عم عمیر بن سعیدؓ

عم عمیر بن سعید۔ ابوالجواب نے عمار بن زریق سے انہوں نے عبداللہ بن عیسیٰ سے انہوں نے عمیر بن سعید سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی کہ ہم لوگ حضور اکرم ﷺ کی معیت میں جنت البقیع کو روانہ ہوئے فرمایا جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

اسی حدیث کو شریک نے عبداللہ بن عیسیٰ سے انہوں نے جمیع بن عمیر سے انہوں نے اپنے ماموں ابو بردہ سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ اس ترجمے کو ابن مندہ نے اسی طرح لکھا ہے۔ جس طرح ہم لکھ آئے ہیں اور ابوموسیٰ نے بھی بعینہ اسی طرح درج کیا ہے ہاں البتہ انہوں نے شریک کی روایت کا تذکرہ نہیں کیا۔ پھر میں سمجھ نہیں سکا کہ استدراک کیوں کیا گیا؟ حالانکہ انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۶۔ عم ابی عمیر بن انسؓ

عم ابی عمیر بن انس۔ ابواحمد نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے حفص بن عمر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے ابوعمیر بن انس سے انہوں نے اپنے صحابی چچا سے روایت کی کہ کچھ سوار حضور اکرم ﷺ کے پاس آئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے کل چاند دیکھا تھا۔ فرمایا افطار کرلو اور کل صبح کو نماز عید کے لئے عیدگاہ کو جانا۔

اسی حدیث کو بشر بن مفضل اور عثمان بن جبلہ نے شعبہ سے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے ابوعبداللہ بن انس سے روایت کیا نیز اس حدیث کو ابوعوانہ اور ہشیم وغیر ہما نے ابوبشر سے انہوں نے ابوعمیر بن انس سے روایت کیا جیسا کہ روح نے اسے شعبہ سے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۷۔ عم قرہ بن دعموصؓ

عم قرہ بن دعموص۔ ایک دفعہ چچا کی معیت میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۸۔ عم مجیبہؓ

عم مجیبہؓ ام مجیبہؓ کے ترجمے میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۹۔عم معاویہ بن حکیمؓ

عم معاویہ بن حکیم۔اسماعیل بن عیاش نے سلیم بن سلیمان سے انہوں نے یحییٰ بن جابر الطائی سے انہوں نے معاویہ بن حکیم سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔نحوست کوئی چیز نہیں۔ہاں البتہ بعض عورتیں، مکان اور گھوڑے برکت والے ہوتے ہیں۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۷۰۔عم معاویہ بن قرۃؓ

عم معاویہ بن قرۃ المزنی۔زائدہ نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے خطیب ابو الفضل عبد اللہ بن احمد باسنادہ ابو داؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے روایت کی کہ ایک شخص اپنے چھوٹے سے بیٹے کو لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتا اور اسے آپ کے سامنے بٹھا دیتا حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا کیا تم اس سے محبت کرتے ہو۔اس نے جواب دیا بلاشبہ یا رسول اللہؐ مجھے اس سے بہت پیار ہے کچھ عرصہ کے بعد وہ بچہ مر گیا۔حضور نے اس سے دریافت فرمایا تجھے ضرور دکھ ہوا ہوگا اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا اس وقت تجھے کتنی خوشی ہوگی۔جب تو بہشت میں داخل ہوگا اور جنت کے دروازے پر یہ لڑکا کھڑا ہوگا اور تیرے لئے دروازہ کھولے گا۔اس نے کہا بلاشبہ یا رسول اللہ! فرمایا تجھے انشاء اللہ یہی صورت حال پیش آئے گی۔

شعبہ نے بھی اس حدیث کو معاویہ سے ان کے والد کے واسطے سے بیان کیا ہے اور خالد بن میسرہ اور زیاد الجصاص نے اس سے موافقت کی ہے۔بن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۷۱۔عم مغیرہ بن سعدؓ

عم مغیرہ بن سعد بن اخرم۔اعمش نے عمرو بن مرۃ سے انہوں نے مغیرہ بن سعد بن اخرم سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ (بروایتے عرفہ میں تھے) تو وہ آپ کی خدمت میں حاضری کے لئے آگے بڑھے مگر لوگوں نے انہیں روک دیا۔آپ نے فرمایا مت روکو اور اسے آنے دو۔ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ایک روایت میں اس شخص کا نام سعد بن اخرم ہے اور ایک دوسری روایت میں یہ شخص کوئی اور ہے۔یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ از ابن ابی عاصم۔انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے یحییٰ بن عیسیٰ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے مغیرہ بن عبد اللہ بن سعد بن اخرم سے انہوں نے اپنے والد یا چچا سے (اعمش کو اس میں شک ہے) روایت کی انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! وہ کون سا عمل ہے جو مجھے جنت کے قریب تر کر دے گا۔

۶۴۷۲۔عم المنہال بن سلمہؓ

عم المنہال بن سلمہ خزاعی۔بقول جعفر عبد الرحمٰن بن سلمہ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے یحییٰ بن محمود سے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن منہال خزاعی سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ رسول کریم نے اسلم سے فرمایا۔آج کا روزہ رکھو۔

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ ہم تو ناشتہ کر چکے ہیں۔ فرمایا آج عاشورے کا روزہ پورا کرو۔ اس میں انہوں نے عن ابیہ کا ذکر نہیں کیا جب کہ باقی لوگوں نے کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے انتصاراً ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے اس میں ابن مندہ پر استدراک کیا ہے حالانکہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعی نے اپنے چچا سے روایت کی اور عاشورے کے روزے کا ذکر کیا ہے اس کے بعد باسنادہ محمد بن منہال بھر قتادہ سے باسنادہ اسی طرح بیان کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہیں چنانچہ عم عبدالرحمٰن کے ترجمے میں جو کچھ ہم لکھ آئے ہیں۔ وہ کافی ہے کیونکہ کبھی اس روایت کا انتساب ان کے والد کی طرف ہے اور کبھی دادا کی طرف۔ واللہ اعلم

۶۴۷۳۔ عم یحییٰ بن خلادؓ

عم یحییٰ بن خلاد۔ ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی الفقیہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے بکر بن مضر سے انہوں نے ابن عجلان سے انہوں نے علی بن یحییٰ زرقی سے انہوں نے والد سے انہوں نے چچا سے روایت کی (اور وہ بدری تھے) کہ ہم حضور اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور مصروف نماز ہوگیا۔ وہ نماز ادا کر رہا تھا اور آپؐ اسے کنکھیوں سے دیکھ رہے تھے۔ نماز سے فراغت کے بعد اس نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا آپؐ نے جواب سلام کے بعد فرمایا جاؤ پھر نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ راوی کہتا ہے۔ مجھے یاد نہیں رہا۔ دوسری یا تیسری کوشش پر اس آدمی نے گزارش کی مجھے اس ذات کی قسم! جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی میں نے تو کوشش کر دیکھی ہے۔ آپ مجھے بتائیں یا نماز پڑھ کر دکھائیں آپؐ نے فرمایا جب تو نماز کا ارادہ کرے تو اچھی طرح وضو کر قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو تکبیر کہہ پھر فاتحہ سورت پڑھ پھر سکون اور اطمینان سے رکوع کر پھر سر اٹھا اور جب سیدھا کھڑا ہو چکے تو اطمینان سے سجدہ کر پھر سر اٹھا جب سیدھا بیٹھ چکو۔ تو اسی طرح سکون سے دوسرا سجدہ کر۔ جب اس طریقے سے تم ارکان نماز سکون و اطمینان سے کرو گے تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی اور اس میں کوئی کمی نہیں رہ جائے گی۔

یہ علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع الزرقی ہیں۔ اور رفاعہ بن رافع ان کے چچا ہیں اور اس کا ذکر ہو چکا ہے اور اس حدیث کو اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے علی بن یحییٰ بن خلاد بن مالک بن رافع بن مالک سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے چچا سے روایت کی ہے اس سے ظاہر ہو گیا کہ وہ رفاعہ بن رافع ہیں۔

ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ان صحابہ کرام کا ذکر جو اپنے قبائل سے منسوب ہیں

۶۴۷۴۔ حضرت بنوازدؓ

حضرت بنوازدؓ۔ شعبہ نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے زہیر بن اقمر سے روایت کی کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ شہید کر دیئے گئے۔ تو امام حسن تقریر کے لئے اٹھے' اتنے میں بنوازد کا ایک بوڑھا آدمی کھڑا ہوا اور کہا

کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اس شخص سے جو منبر پر ہے محبت کرے نیز فرمایا کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں۔ وہ میرا یہ پیغام ان لوگوں تک پہنچائیں جو موجود نہیں ہیں اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہ ہوتا تو میں اٹھ کر یہ بات نہ کہتا۔

عروہ بن زبیر نے بنوازد کے آدمی کی وساطت سے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ یمن فتح ہو جائے گا اور وہاں کے کچھ بدحال لوگ آئیں گے اور مدینہ ان کے لئے اچھا ثابت ہوگا آپ نے عراق اور شام کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۷۵۔ حضرت بنو اسدؓ

بنو اسد۔ ابو احمد باسنادہ ابو داؤد سے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ سے انہوں نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے بنو اسد کے ایک آدمی سے روایت کی کہ میں اور میرے اہل و عیال بقیع الغرقد میں اترے۔ میری بیوی نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ اور کچھ کھانے کو مانگ لاؤ اور لوگ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنی حاجتیں بیان کرتے تھے۔

میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچا وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو آپ سے مانگ رہا تھا اور آپ فرما رہے تھے کہ میرے پاس دینے کو کچھ نہیں۔ وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا اور غصے میں تھا اور وہ کہہ رہا تھا قسم بخدا! آپ اُسے دیتے ہیں جسے چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ اس لئے بگڑ رہا ہے کہ میرے پاس وہ چیز کیوں نہیں۔ جو یہ مانگتا ہے تم میں جس شخص کے پاس ایک اوقیہ ہو یا اس کی مقدار ہو اور وہ پھر مانگے اسے لجوج ہی کہنا چاہیے۔ اسدی نے کہا یا رسول اللہ ہمیں تو ایک لقحہ ہی کافی ہے۔ اوقیہ تو چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ میں نے کچھ نہ مانگا اور میں واپس آ گیا۔

اس کے بعد آپ کے پاس جو اور منقیٰ آ گیا اس میں سے آپ نے ہمیں بھی عطا فرمایا تا آنکہ اللہ نے ہمیں غنی کر دیا۔ ثوری نے اس کی روایت کی جس طرح امام مالک نے بیان کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۷۶۔ حضرت بنو اسلمؓ

بنو اسلم۔ عبداللہ بن احمد خطیب نے ابو محمد سراج سے انہوں نے ابو القاسم عبید اللہ بن عمر بن احمد بن شاہین سے انہوں نے ابو محمد بن ماسی بزار سے انہوں نے ابو شعیب حرانی سے انہوں نے علی بن جعد سے انہوں نے زہیر سے انہوں نے سہیل بن ابو صالح سے انہوں نے والد سے انہوں نے بنو اسلم کے ایک آدمی سے روایت کی کہ میں حضور اکرم ﷺ کے پاس تھا کہ ایک آدمی جسے بچھو نے کاٹا' آیا۔ اور کہا رات کو مجھے کاٹ کھایا ہے اور میں سو بھی نہیں سکا آپؐ نے پوچھا کس نے کاٹا ہے؟ اس نے کہا بچھو نے۔ فرمایا اگر شام کو تو نے یہ کلمات پڑھے ہوتے تو تجھے کوئی چیز دکھ نہ دیتی اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من شر ما خلق ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

وہ انصار صحابہ جن سے احادیث مروی ہیں

۶۴۷۷۔ حضرت ابوامامہ بن سہلؓ۔ عن رھط من الانصار

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف۔ انصار کے ایک قبیلے سے تھے۔ مروی ہے کہ ان سے ایک آدمی آدھی رات کو بیدار ہوا تاکہ قرآن مجید کی اس سورت کو جو اس نے حفظ کی تھی۔ اسے پھر سے دہرائے لیکن سوائے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے کچھ بھی یاد نہ آیا۔ صبح سویرے دربار رسالت کے دروازے پر حاضر ہوا تاکہ رسول اکرم ﷺ سے دریافت کرے یکے بعد دیگرے وہاں لوگ جمع ہوتے گئے اور وہاں اچھا خاصہ ہجوم ہوگیا وہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھتے رہے مگر کسی کے حافظے میں کچھ بھی محفوظ نہیں رہ گیا تھا۔ اس اثناء میں حضور اکرم ﷺ نے انہیں اندر آنے کی اجازت دی اور انہوں نے اپنی مشکل بیان کی آپ نے مختصر سے سکوت کے بعد فرمایا۔ وہ سورت تو کل رات ہی منسوخ ہوگئی تھی چنانچہ وہ تمہارے حافظوں سے بھی اٹھالی گئی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۷۸۔ حضرت جنادہؓ۔ عن رجل من الانصار

جنادہ (ایک انصاری سے) ابومنصور بن مکارم بن احمد بن سعد بن حسن المؤدب نے باسنادہ (تا ابوزکریا یزید بن ایاس بن قاسم ازدی) ابوحفص احمد بن صالح بن عبدالصمد اسدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن محاشر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے جنادہ بن ابی امیہ سے روایت کی کہ ہم ایک انصاری کے پاس گئے اور کہا جو کچھ تم نے رسول کریم سے سنا ہے ہمیں سناؤ اور کسی غیر کی کوئی بات نہ کہنا۔ خواہ وہ تمہارے دماغ میں جاگزیں ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے کہا حضور اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر تین بار فرمایا۔ میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں اور اس کا قصہ بالتفصیل بیان فرمایا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۷۹۔ حضرت ابوحازمؓ عن البیاضی

ابوحازم التمار البیاضی سے اور بیاضہ انصار کا قبیلہ ہے۔ ان کا نام عبداللہ بن جابر بتایا گیا ہے' مالک نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم التیمی سے انہوں نے ابوحازم التمار سے انہوں نے بیاضی سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور صحابہ نماز پڑھ رہے تھے اور ان کی قراءت کی آواز زیادہ اونچی سنائی دے رہی تھی۔ فرمایا نمازی اللہ سے سرگوشی کررہا ہوتا ہے اس لئے تمہیں یہ امر پیش نظر رکھنا چاہیے کہ وہ کس سے سرگوشی کررہا ہے اور شور نہیں کرنا چاہیے۔

اسی حدیث کو یزید بن ہاد اور ولید بن کثیر نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے بیاضی سے اور لیث بن سعد نے ابن الہاد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ایک آدمی سے اس نے رسول کریم ﷺ سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۰۔ حضرت حضرمی بن لاحقؓ۔ عن رجل من الانصار

حضرمی بن لاحق نے انصاری سے یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً باسنادہ ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے یحییٰ بن درست

سے انہوں نے ابواسماعیل القیاد سے روایت کی کہ میں نے یحییٰ بن ابوکثیر سے کھٹمل کے بارے میں دریافت کیا۔ جو ایسے آدمی کے کپڑوں میں پائی جائے۔ جو نماز پڑھ رہا ہو۔ انہوں نے کہا مجھے حضرمی بن لاحق نے ایک انصاری سے جو بنوخطمہ سے تھا بتایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نماز کے دوران میں اپنے کپڑوں میں کھٹمل دیکھ پائے تو وہ ایسے ہی میں رہنے دے اور مسجد میں نہ پھینکے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۱۔ حضرت ابوالخیر یزنیؓ۔ عن رجل من الانصار

ابوالخیر یزنی نے ایک انصاری۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابوحبیب سے انہوں نے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایت کی کہ ایک انصاری نے انہیں بتایا کہ عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر مدینہ میں لوگوں نے کچھ شور سنا اور سمجھے کہ حضور اکرمؐ نماز عید پڑھ چکے ہیں چنانچہ انہوں نے اپنی قربانی کے جانور ذبح کر دیئے بعد میں کہ انہیں معلوم ہوا کہ اندازہ غلط تھا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی نماز ادا نہیں کی چنانچہ انہوں نے آدمی بھیج کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صورت حال سے آگاہ کیا آپ نے فرمایا کہ اور جانور خریدو اور پھر سے قربانی کرو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۲۔ حضرت زاذانؓ۔ عن رجل من الانصار

زاذان۔ ایک انصاری سے۔ ابن فضیل نے حصین سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے زاذان سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے کے بعد اللھم اغفرلی ذنبی انک انت التواب الغفور پڑھتے ہوئے سنا۔ یہاں تک کہ یہ کلمات پڑھتے پڑھتے یہ تعداد سو دفعہ تک پہنچ گئی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۳۔ حضرت ابوالسائب مولیٰ عائشہؓ۔ عن رجل من الانصار

ابوالسائب مولیٰ عائشہ ایک انصاری سے جو بنوعبدالاشہل سے تھے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن خارجہ بن زید بن ثابت سے انہوں نے ابوالسائب مولیٰ عائشہ دختر عثمان سے روایت کی کہ ایک صحابی جن کا تعلق عبدالاشہل سے تھا۔ وہ اور ان کے بھائی غزوۂ احد میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے چنانچہ لڑائی میں وہ دونوں زخمی ہو گئے جب حضور اکرم ﷺ کے منادی کرنے والے نے دشمن کے مقابلے کے لئے روانگی کی منادی کی تو میں نے بھائی سے کہا۔ یا بھائی نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہؐ کے اس غزوے میں ہمارا برا حال ہوا ہے ہمارے پاس سواری بھی نہیں اور ہمارے ہاں سب زخمی ہیں۔ بہر حال رسول اکرمؐ کے ساتھ روانہ ہو پڑے۔ میں مقابلۃً بھائی سے کمتر زخمی تھا۔ جب وہ لاچار ہو جاتا تو کسی گھاٹی پر میں اسے اٹھا لیتا اور کہیں وہ چلنے لگ جاتا۔ تا آنکہ ہم اسلامی لشکر تک پہنچ گئے۔ رسول اللہؐ بھی تشریف لے آئے اور حمراء الاسد پر جو مدینہ سے آٹھ میل کے فاصلے پر ہے۔ پڑاؤ فرمایا اور وہاں تین روز (یعنی سوموار، منگل وار اور بدھ وار) رکے رہے پھر مدینہ واپس آ گئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۴۔ حضرت سعید بن جشم۔ عن رجل من الانصار

سعید بن جشم نے ایک انصاری سے۔ سعید بن عامر نے ایک شخص سے۔ جس کا نام غالباً سعید بن جشم سے انہوں نے ایک انصاری سے جو حضور اکرم ﷺ کے صحابی تھے اور جو شام میں منتقل ہو گئے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار آپ نے ہمیں ایسی نصیحت کی اور ایسا موثر وعظ فرمایا کہ جس پر بدن پر رونگٹے کھڑے ہو گئے آنکھوں نے بہنا شروع کر دیا اور دل کانپنے لگ گئے۔ ہم نے کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ دنیا سے تشریف لے جانے والے ہیں۔ پس ہم سے کوئی عہد بھی نہیں لیا۔ فرمایا اللہ سے ڈرو۔ میرے طریقے کو اپناؤ اور میرے بعد آنے والے خلفاء کے طریقے کو جو ہدایت یافتہ اور لوگوں کو ہدایت دینے والے ہیں۔ دانتوں سے مضبوط پکڑلو۔ ان کی بات سنو۔ ان کا حکم مانو پس بے شک ہر بدعت گمراہی ہے۔ دونوں سے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۵۔ حضرت ابوالعالیہ۔ عن رجل من الانصار

ابوالعالیہ ایک انصاری سے۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے یزید سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے حفصہ دختر سیرین سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کہ وہ اپنی اہلیہ کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی زیارت کے لئے نکلے۔ میں ابھی آپ کے پاس کھڑا ہی تھا کہ آپ کے ساتھ ایک آدمی تھا جو آپ کی طرف متوجہ تھا۔ میں نے دل میں کہا۔ شاید ان کا باہم کوئی کام ہے چنانچہ میں ایک طرف کو بیٹھ گیا۔ بخدا رسول اکرم ﷺ اتنی دیر تک کھڑے رہے کہ مجھے آپ پر رحم آنے لگا۔ جب وہ صاحب چلے گئے۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! انہوں نے آپ کو اتنی زحمت دی کہ میرا دل آپ کے لیے بے چین ہو گیا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا کیا تم نے اسے دیکھا تھا؟ میں نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا تم سمجھے کہ وہ کون تھے؟ میں نے کہا نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا۔ وہ جبرئیل تھے وہ مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ شاید پڑوسی کو یہ وارث ہی بنا دیں۔ اگر تم سلام کہتے تو وہ تمہارے سلام کا جواب دیتے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۶۔ حضرت عباس بن عبدالرحمٰن۔ عن رجل من الانصار

حضرت عباس بن عبدالرحمٰن ایک انصاری سے۔ روح بن عبادہ نے ابن جریج سے انہوں نے عباس بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا۔ دین (قرضہ) تو ایک طے شدہ امر ہے اور زعیم (ضامن) گھاٹے میں رہتا ہے۔ ابومندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس۔ عن رہط من الانصار

حضرت عبداللہ بن عباس۔ گروہ انصار سے۔ ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آسمان پر ایک ستارا چھوٹا۔ حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا تم ستاروں کے چھوٹنے کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے تھے۔ ہم نے جواب دیا یا رسول اللہ! ہم یہ سمجھتے تھے کہ کوئی بڑا آدمی پیدا یا فوت ہوا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ستاروں کے چھوٹنے کا آدمیوں کی موت وحیات سے کوئی تعلق نہیں ہوتا بلکہ بات یہ ہے کہ جب خداوند تعالیٰ کوئی حکم صادر فرماتا ہے تو حاملین عرش خدا کی تسبیح کہتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ یہ

بات اوپر سے چلتی نیچے آسمان دنیا تک پہنچ جاتی ہے۔ اس مقام پر شیاطین الجن اس خبر کو جھپٹنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ آسمان کی بات اپنے چیلوں چانٹوں تک پہنچا دیں اس پر ستارے ان کا تعاقب کرتے ہیں۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۸۔ حضرت عبداللہ بن محمد بن حنفیہؓ۔ عن رجل من الانصار

حضرت عبداللہ بن محمد بن حنفیہ ایک انصاری سے۔ ابواحمد نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے ابن کثیر سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے عثمان بن مغیرہ سے انہوں نے سالم بن ابوالجعد انہوں نے عبداللہ بن محمد بن حنفیہ سے روایت کی کہ میں اور میرا والد اپنے ایک انصاری رشتہ دار کی عیادت کے لئے گئے۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا۔ تو انصاری نے اپنی کنیز سے کہا کہ ہمیں خالص پاکیزگی اور استراحت لا کر دو۔ ہم نے اس چیز کو ناپسند کیا۔ ہمارے میزبان نے کہا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اے بلال۔ ہمیں نماز سے استراحت دے۔ نیز محمد بن حنفیہ نے اپنے سسرال کے ایک عزیز نے جس کا تعلق بنو اسلم سے تھا روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ سے کوئی جھوٹ منسوب کیا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۹۔ حضرت عبداللہ بن ابوملیکہؓ۔ عن رجل من الانصار

عبداللہ بن ابوملیکہ ایک انصاری سے۔ ابن جریج نے ابی ملیکہ سے انہوں نے ایک انصاری سے جو مکہ میں تھے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ تناول فرمانے لگتے تو ذیل کے دعائیہ کلمات ارشاد فرماتے۔

اللھم بارک لنا فیما رزقتنا وعلیک خلفه

دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۰۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عویم بن ساعدہؓ۔ عن رجل من الانصار

عبدالرحمٰن بن عویم بن ساعدہ انصار کے چند آدمیوں نے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عویم بن ساعدہ سے انہوں نے انصار کے چند آدمیوں سے روایت کی کہ جب ہمیں مکہ سے حضور اکرم ﷺ کی ہجرت کی خبر ملی۔ تو ہم آپ کے انتظار میں شہر سے باہر دھوپ میں آ کر بیٹھ جاتے تھے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۱۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؓ۔ عن اشیاخ من الانصار

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ۔ انصار کے چند شیوخ سے۔ حضور اکرم ﷺ نے کسی بھی مسلمان کو ڈرانے سے منع فرمایا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۲۔ حضرت عبیداللہ بن عدیؓ۔ عن رجل من الانصار

حضرت عبیداللہ بن عدی بن خیار ایک انصاری سے۔ ابوالیمان نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن

عدی بن خیار سے انہوں نے روایت کی ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک انصاری نے آ کر آپ سے حاضری کی اجازت طلب کی اور آپؐ کو ایک طرف لے گیا اور منافقین میں سے ایک آدمی کے قتل کی اجازت طلب کی آپ نے بلند آواز میں اس سے پوچھا۔ کیا وہ کلمہ توحید نہیں پڑھتا اور نماز ادا نہیں کرتا۔ انصاری نے کہا۔ اس کے کلمے اور نماز کا کیا اعتبار؟ فرمایا ایسے لوگوں کے قتل ہی سے اللہ نے مجھے منع کیا ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۳۔ حضرت علی بن بلالؓ۔ عن ناس من الانصار

حضرت علی بن بلالؓ۔ از گروہ انصاری۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے علی بن بلال سے انہوں نے گروہ انصار سے روایت کی کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز مغرب ادا کرتے وہاں سے فراغت کے بعد ہم تیراندازی کی مشق کرتے اور جب ہم گھروں کو واپس لوٹتے تو اس وقت بھی ہم اپنے تیروں کے ہدف بآسانی دیکھ سکتے تھے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۴۔ حضرت ابوعمرو شیبانیؓ۔ عن رجل من الانصار

ابوعمرو شیبانی ایک انصاری سے۔ زائدہ نے رکین بن ربیع سے انہوں نے عمیلہ سے انہوں نے ابوعمرو شیبانی سے انہوں نے ایک انصاری سے انہوں نے رسول کریم سے روایت کی۔ گھوڑے تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ ہے جسے ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کے لئے باندھ رکھے۔ اس کی قیمت، سواری اور چارے پر بھی اللہ کے یہاں اجر ہے۔ دوسری قسم وہ ہے جو ریس (دوڑ) کے لئے رکھے جاتے ہیں۔ اس کی قیمت، سواری اور چارہ سب بوجھ ہے۔ تیسری قسم وہ ہے جو سواری کی غرض سے رکھے جاتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ کبھی یہ گھوڑے سرحدوں کی حفاظت کے کام آئیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۵۔ حضرت ابوقلابہ رقاشیؓ۔ عن رجل من الانصار

ابوقلابہ رقاشی ایک انصاری سے۔ بروایتے یہ ہشام بن عامر تھے۔ حماد بن سلمہ نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے روایت کی کہ میں مسجد میں داخل ہوا: دیکھا کہ بہت سے لوگ ایک صحابی پر ہجوم کئے ہوئے ہیں۔ میں بھی ان کے قریب ہوگیا۔ وہ بیان کر رہے تھے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آپؐ کے بعد ایک جھوٹا اور گمراہ انسان خروج کرے گا اور اس کے سر پر گھنگھریالے بال ہوں گے۔ وہ لوگوں سے کہے گا کہ میں تمہارا خدا ہوں لیکن جو شخص کہے گا: ربی اللہ لا الہ الا اللہ علیہ توکلت والیہ انیب" اس آدمی پر اس کا کوئی بس نہ چلے گا۔ اسی حدیث کو معمر نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ہشام بن عامر انصاری سے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۶۔ حضرت کلیب بن شہابؓ۔ عن رجل من الانصار

کلیب بن شہاب ایک انصاری سے عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے ہناد بن سری سے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے عاصم یعنی ابن کلیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کی کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ہمارے ساتھیوں کو سخت بھوک لگی۔ راستے میں ایک بکری ہاتھ لگ گئی جس کو انہوں نے

چھپ لیا۔ ہماری ہانڈیاں جوش کھا رہی تھیں کہ رسول اکرم ﷺ اپنی کمان کو زمین پر ٹکاتے وہاں تشریف لے آئے چنانچہ آپ نے ہماری ہانڈیاں اپنی کمان سے الٹ دیں پھر آپ نے گوشت کو مٹی میں دبانا شروع کر دیا اور فرمایا کہ ممنوع چیز کسی صورت میں بھی مردار سے حلال تر نہیں یا فرمایا کہ مردار کسی طرح بھی ممنوع چیز سے حلال تر نہیں ہے۔ اس میں ہناد کو شک ہے اور ابو اسحٰق نے زائدہ سے انہوں نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انصاری نے ہمیں بتایا کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنازہ پڑھنے کو روانہ ہوئے جبکہ میں اس وقت جوان تھا جب ہم لوٹے تو راستے میں قریش کی ایک عورت کھڑی تھی۔ جس نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں خاتون نے آپ کو رفقاء سمیت کھانے کی دعوت دی ہے۔ ہم سب حضور اکرمؐ کے ساتھ اس خاتون کے گھر آ کر بیٹھے اور کھانا لایا گیا آپ نے اور صحابہ نے ہاتھ کھانے کی طرف بڑھائے۔ جب آپ نے لقمہ منہ میں ڈالا۔ تو صحابہ نے دیکھا کہ آپ لقمے کو نگل نہیں رہے تھے چنانچہ صحابہ نے ہاتھ روک لئے۔ دیکھیں آپ لقمے سے کیا سلوک کرتے ہیں آخر کار آپ نے لقمہ نکال کر پھینک دیا فرمایا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گوشت مالک کی اجازت کے بغیر پکایا ہے بہتر ہے کہ قیدیوں کو کھلا دو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۷۔ حضرت مجاہد بن جبرؒ۔ عن رجل من الانصار

مجاہد بن جبر ایک انصاری سے منصور بن معتمر نے مجاہد سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کی کہ ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ بنو عبد المطلب کی ایک آزاد کردہ لونڈی رات بھر نماز پڑھتی ہے اور سوتی نہیں۔ روزہ رکھتی ہے اور افطار نہیں کرتی۔ فرمایا میں روزہ رکھ کر افطار کرتا ہوں۔ رات کو نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ جو میرے طریقے سے روگردانی کرتا ہے اس کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۸۔ حضرت محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبانؓ۔ عن رجل من الانصار

محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان ایک انصاری سے۔ ابو نعیم نے سفیان سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے محمد بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جمعے کے دن ہر مسلمان کو غسل اور مسواک کرنا چاہیے اور اگر میسر ہو تو خوشبو لگائے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۹۔ حضرت محمد بن علی بن حسینؓ۔ عن رجل من الانصار

محمد بن علی بن حسین ایک انصاری سے۔ ابن وہب نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے جعفر بن محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کے پاس ایک سائل آیا آپ نے صحابہ سے دریافت فرمایا کیا کسی کے پاس کچھ وافر غلہ ہے۔ انصار کے بنو حبلی میں سے ایک شخص نے کہا ہاں یا رسول اللہ! ہے۔ فرمایا اسے چار وسق وزن غلہ دے دو۔ پھر آپ نے کچھ دیر توقف فرمایا تو انصار کی ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے پاس بھی کچھ نہیں ہے۔ فرمایا گھبراؤ نہیں ہو جائے گا وہ عورت تین بار حاضر ہوئی جب تیسری بار حاضر ہوئی تو کہنے لگی یا رسول اللہ! آپ کتنی بار وعدہ فرما چکے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے تبسم فرمایا اور حاضرین سے پوچھا کس کے پاس وافر غلہ ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! ہے۔ فرمایا: اسے آٹھ وسق دے

دو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس صرف چار وسق ہے۔ فرمایا چار ہی دے دو۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۰۰۔ حضرت محمدؓ بن کعب القرظی۔ عن رجل من الانصار

محمد بن کعب القرظی ایک انصاری بنو وائلی سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا یا رسول اللہ کس پر جمعہ فرض ہے۔ فرمایا سوائے عورت، بچے اور غلام کے ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۰۱۔ حضرت محمد بن منکدرؓ عن رجل من الانصار، عن ابیہ

محمد بن منکدر ایک انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے انہماک سے کسی بات کی طرف کان لگا لئے تا آنکہ ہم اکتا گئے پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور وہ انہماک ختم ہو گیا فرمایا جبرئیل آئے تھے اور کہہ رہے تھے۔ اللہ نے فرمایا کہ جب بندہ مومن مجھ سے کوئی چیز طلب کرتا ہے تو میں اس کی پکار کا جواب دیتا ہوں اور اس کی حاجت پوری کر دیتا ہوں کچھ دیر کے بعد آپ پر پھر وہی حالت انہماک طاری ہو گئی۔ جب وہ حالت ختم ہو گئی تو آپ نے پھر سے ہماری طرف توجہ فرمائی اور فرمایا کہ جبرئیل پھر آئے اور کہہ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کافر مجھ سے اپنی حاجت طلب کرتا ہے۔ تو میں جبرئیل سے کہتا ہوں کہ تو اس کی حاجت پوری کر دے کہ مجھے اس کی آواز ہی ناپسند ہے۔ ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۵۰۲۔ حضرت محمود بن لبیدؓ۔ عن نفر من الانصار

محمود بن لبید انہوں نے چند انصار سے۔ فضل بن دکین نے ہشام بن سعد نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے محمود بن لبید انصاری سے انہوں نے چند انصار سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا صبح سویرے اٹھنے کی کوشش کرو کیونکہ صبح سویرے اٹھنے میں بڑا اجر ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے

۶۵۰۳۔ حضرت مسلمہؓ، عن جابر، عن رجل من الانصار

حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہ نے جابر سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کی۔ یہ انصاری عبداللہ بن انیس ہیں۔ جن سے "من ستر مومنا" والی حدیث مروی ہے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۰۴۔ حضرت معاویہ بن قرہؓ۔ عن رجل من الانصار

معاویہ بن قرہ۔ ایک انصاری سے عبدالوہاب بن عطا نے سعید بن ابوعروبہ سے ایسے محرم (احرام باندھنے والے آدمی) کے بارے میں دریافت کیا جس نے شترمرغ کے انڈے پھوڑ دیئے تھے۔ انہوں نے مطر الوراق سے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے ایک انصاری سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں دریافت کیا۔ جو احرام باندھے ہوئے تھا۔ اونٹنی پر سوار تھا اور یوں اس نے شترمرغ کے انڈے جو ریت میں دفن تھے۔ اونٹنی کے پاؤں کے نیچے روند ڈالے۔ وہ آدمی حضرت علی کے پاس گیا اور اس بارے میں فتویٰ دریافت کیا۔ حضرت علی نے فرمایا۔ ہر انڈے کے بدلے میں تجھے ایک اونٹنی کو گابھن کرانا ہوگا۔ یا اس کا بچہ ہلاؤ

تاوان دینا ہوگا۔ وہ آدمی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور صورت حال بیان کی آپ نے فرمایا جو کچھ علی نے کہا ہے وہ تو سن ہی چکا ہے۔ اب آؤ میں تمہیں اس سلسلے میں کچھ رعایت دیتا ہوں۔ ہر انڈے کے بدلے میں ایک روزہ رکھو اور ایک مسکین کو کھانا کھلاؤ۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

بنو جہینہ

۶۵۰۵۔ اسید بن عبدالرحمٰنؓ۔ عن رجل من جہینہ

بنو جہینہ اسید بن عبدالرحمٰن۔ بنو جہینہ کے ایک آدمی سے اوزاعی نے اسید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے بنو جہینہ کے ایک آدمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہم رسول اکرمؐ کے ساتھ ایک غزوۂ میں شریک تھے۔ اس دوران میں ہم ایک ایسے مقام پر اترے۔ جہاں بڑی تنگ جگہ تھی چنانچہ شدت ہجوم سے راستہ رک گیا۔ حضور اکرمؐ نے منادی کرائی کہ جو شخص ساتھیوں کی تنگی کا ذریعہ بنے گا یا راستہ بند کردے گا وہ جہاد کے ثواب سے محروم رہے گا۔

اسی حدیث کو عباد بن جویریہ نے اوزاعی سے انہوں نے اسید سے انہوں نے قرہ بن مجاہد سے انہوں نے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۰۶۔ حضرت ابواسحٰق سبیعیؓ۔ عن رجل من جہینہ او مزینہ

ابواسحٰق ہمدانی سبیعی۔ بنو جہینہ یا بنو مزینہ کے ایک آدمی سے۔ ابویاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ وہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یحیٰی بن آدم سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے بنو جہینہ کے ایک آدمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے الشعاب میں ایک آدمی کو یا حرام یا حرام کہتے سنا۔ یہ ان کی رسم تھی حضور اکرمؐ نے فرمایا: ''یا حلال یا حلال'' دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۰۷۔ حضرت ابواسحٰق سبیعیؓ۔ عن رجل من جہینہ

ابواسحٰق سبیعی۔ بنو جہینہ کے ایک دوسرے آدمی سے بقول ابونعیم' ابوالاحوص نے ابواسحٰق سے انہوں نے بنو جہینہ کے ایک آدمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا بہترین چیز جو ایک شخص دوسرے کو دے سکتا ہے۔ وہ حسن خلق ہے اور بدترین چیز۔ اچھی شکل کے اندر برا دل ہے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۰۸۔ حضرت ابوبکر بن زید بن مہاجرؓ' عن رجل من جہینہ

ابوبکر بن زید بن مہاجر۔ بنو جہینہ کے ایک آدمی سے۔ ان کا قول ہے کہ ان کا ایک بھائی فوت ہوگیا اور اس نے دو دینار اپنے بعد چھوڑے۔ میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ میرا بھائی فوت ہوگیا ہے اور اس کا ترکہ صرف دو دینار ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ گرم لوہے کے دو داغ اس کے بعد اس آدمی نے کہا اگر میں نے حضور اکرمؐ سے جھوٹ منسوب کیا ہو۔ تو میں بدترین آدمی ہوں۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۰۹۔ حضرت ابوالحویرث عبدالرحمٰن بن معاویہؓ۔ عن رجل من جہینہ

ابوالحویرث عبدالرحمٰن بن معاویہ مدنی۔ بنوجہینہ کے ایک آدمی سے مروی ہے رسول اکرمؐ نے فرمایا جس نے اپنے کسی یتیم کو یا کسی اجنبی یتیم کو اپنے خاندان میں شامل کرلیا اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور اس کی بہتری میں کوشاں رہا۔ اس کی مثال مجاہد فی سبیل اللہ، قائم اللیل اور صائم الدہر کی سی ہوگی۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۱۰۔ حضرت سعید بن یسارؓ

سعید بن یسار بنوجہینہ کے ایک آدمی سے۔ حماد نے عمرو بن یحیٰی سے انہوں نے سعید بن یسار سے روایت کی کہ میں نے بنو جہینہ کے ایک ایسے آدمی کو دیکھا۔ جس سے طویل تر اور عظیم آدمی۔ میں نے نہیں دیکھا تھا۔ اس آدمی سے منقول ہے کہ ہم حضور اکرم کے پاس ایسے زمانے میں آئے۔ جب ملک میں قحط تھا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ان کو باہم تقسیم کرلو۔ لوگ ایک ایک دو دو آدمیوں کے ہاتھ پکڑ کر لے جارہے تھے لیکن میرا قد اور حجم دیکھ کر گھبراتے تھے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۱۱۔ حضرت شمر بن عطیہؓ۔ عن رجل من جہینہ

شمر بن عطیہ، جہینہ یا مزنیہ کے ایک آدمی سے۔ سفیان نے اعمش سے انہوں نے شمر بن عطیہ سے انہوں نے بنوجہینہ یا بنو مزینہ کے ایک آدمی سے روایت کی کہ ایک بار تقریباً سو بھیڑیوں کا ایک جتھا جب حضور اکرم ﷺ نے نماز ادا کی آپ کی خدمت میں پیش ہوا آپ نے فرمایا کہ بھیڑیوں کا یہ وفد اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ تم اپنی خوراک میں سے ان کا حصہ علیحدہ کردو اور باقی کو اپنے لئے محفوظ کرلو چنانچہ بھیڑیوں نے آپ کے سامنے اپنی شکایت پیش کی اور واپس چلے گئے اور ان کے چیخنے کی آواز آرہی تھی۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۱۲۔ حضرت عبداللہ بن عکیمؓ۔ عن مشیخہ من جہینہ

عبداللہ بن عکیم۔ بنوجہینہ کے عمر رسیدہ لوگوں سے، قاسم بن مخیمرہ نے عبداللہ بن عکیم سے انہوں نے جہینہ کے عمر رسیدہ لوگوں سے روایت کی کہ رسول اکرم نے انہیں لکھ کر انتباہ فرمایا کہ مردار سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۱۳۔ حضرت عطاء بن یسارؓ۔ عن رجل من جہینہ

عطاء بن یسار۔ بنوجہینہ کے ایک آدمی سے جو صحابی تھے۔ لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابوہلال سے انہوں نے ہلال بن اسامہ سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے جہینہ کے ایک آدمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے انہیں ایک جن کے پاس بھیجا۔ فرمایا تین دن تک خوب تیز چلتے جاؤ جب تجھے سورج نظر نہ آئے تو اونٹ کو گھاس چراؤ۔ یا کہا کا پیٹ بھرو یہاں تک کہ تمہارے پاس جنوں کی جوان لڑکیاں سینہ پھلائے آئیں گی۔ ان کے مرد پرانے کپڑوں میں ہوں گے اور ان کی عورتیں کالے رنگ کی ہوں گی تم انہیں کہنا اے مغرور بنو اسفع۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۶۵۱۴۔ حضرت عمران بن ابی انسؓ۔ عن رجل من جهينه

عمران بن ابی انس۔ بنو جہینہ کے ایک آدمی سے انہوں نے رسول اکرمؐ کو ذیل کی دعا مانگتے سنا۔ اللھم انی اعوذ بک من الشیطان من نفخہٖ و نفثه و همزه."

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ اس سے پہلے کبھی بھی ہم نے آپ کو یہ دعا مانگتے نہیں سنا یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا نفخ سے مراد کبر نفث سے مراد شعر اور ہمزہ سے مراد غصہ ہے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۱۵۔ حضرت کلیب بن شہابؓ۔ عن رجل من جهينه

کلیب بن شہاب۔ جہینہ یا مزینہ کے ایک آدمی سے۔ عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں سوائے صحابہ کے اور کسی کو بھی حکومت عطا نہیں ہوتی تھی۔ انہی سے مروی ہے کہ دفعہ ہم ایران میں تھے کہ عید الاضحیٰ آ گئی اور بکریاں مہنگی ہو گئیں چنانچہ ہم دو دو اور بعض اوقات تین تین جذع (دو سالہ اونٹ کا بچہ) کے بدلے میں ایک بوڑھی بکری خریدتے تھے پس حضور اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی ہماری مدد کو کھڑا ہوا۔ پس اس نے کہا ہم رسول اللہؐ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ پھر عید الاضحیٰ کا دن آ گیا اور بکریاں اتنی مہنگی ہو گئیں کہ دو دو جذع کے بدلے میں ایک بکری خریدی جانے لگی۔ اس موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جذع اور ثنی (ایک سالہ جانور) دونوں برابر ہیں۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور بنو جہینہ یا مزینہ کے ایک آدمی کا ترجمہ بیان کیا ہے لیکن حدیث میں جہینہ کا نام نہیں لیا۔

۶۵۱۶۔ حضرت ہلال بن یسافؓ۔ عن رجل من ثقيف' عن رجل من جهينه

ہلال بن یساف بنو ثقیف کے ایک آدمی سے انہوں نے بنو جہینہ کے ایک شخص سے انہوں نے عبد الوہاب بن ابو منصور الامین سے باسنادہ ابو داؤد سے انہوں نے مسدد اور سعید بن منصور سے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے بنو ثقیف کے ایک آدمی سے انہوں نے بنو جہینہ کے ایک آدمی سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جلدی ہی ایک قوم سے تمہارا مقابلہ ہو گا اور تم ان پر غلبہ پا لو گے اور وہ تم سے اپنے آپ کو مال و دولت کی وجہ سے بچا لیں گے۔ نہ کہ اپنی ذات یا اولاد کی وجہ سے' سعید بن منصور نے اپنی حدیث میں ذیل کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے" اور وہ تم سے صلح کر لیں گے۔" اس کے بعد مسدد اور سعید دونوں اس پر متفق ہیں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔" تم ان سے اس سے زیادہ کچھ نہ لینا کہ وہ تمہارے لئے حلال نہ ہو گا۔ ابو مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

بنو حارثہ

۶۵۱۷۔ حضرت اسماعیل بن امیہؓ

بنو حارثہ اسماعیل بن امیہ بنو حارثہ کے ایک شیخ سے۔ ایک اونٹ ایک کنویں میں گر پڑا اور وہ اسے کسی طرح ذبح نہیں کر سکتے تھے پس انہوں نے اس کے پہلو میں خنجر مار کر اسے ذبح کر دیا پھر حضور اکرمؐ سے اس کے کھانے کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ

نے اجازت دے دی۔

ابواحمد نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے یعقوب سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے بنوحارثہ کے ایک آدمی روایت کی کہ وہ احد کی ایک گھاٹی میں اونٹ کا بچہ چرا رہا تھا۔ اسے موت نے آلیا لیکن اسے ذبح کرنے کے لئے اس کے پاس کچھ نہ تھا چنانچہ انہوں نے اس کے سینے کو پتھر سے زخمی کر دیا اور خون بہ گیا پھر وہ حضور اکرم ؐ کے پاس آئے اور حضور اکرم ﷺ کو صورت حال سے آگاہ کیا آپ نے کھانے کی اجازت دے دی۔

بنوالحریش

۶۵۱۸۔ حضرت ہانی بن عبداللہؓ بن الشخیر ۔عن رجل من بنی الحریش

بنوالحریش ہانی بن عبداللہ بن شخیر نے بنوالحریش کے ایک آدمی سے یعیش بن صدقہ بن علی نے باسنادہ تا احمد بن شعیب سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے ہانی بن شخیر سے انہوں نے الحریش سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں سفر میں تھا۔ حضور ﷺ کی خدمت میں آیا۔ آپ کھانا کھا رہے تھے اور میں روزے سے تھا۔ مجھے آپؐ نے کھانے کی دعوت دی میں نے گزارش کی یارسول اللہؐ میں تو روزے سے ہوں فرمایا آؤ بھی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ خداوند تعالیٰ نے مسافر کو کتنی رعایتیں دی ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ کون کون سی رعایتیں ہیں۔ فرمایا روزہ اور آدھی نماز۔ یہ آدمی ہی عبداللہ بن شخیر ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی اور کہا ''کنت مسافرًا'' الی آخرہ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

بنوخثعم

۶۵۱۹۔ حضرت عمارہ بن عبدؓ ۔عن شیخ من خثعم

عمارہ بن عبد یا ابن عبید بنوخثعم کے ایک شیخ سے۔ ابویاسر نے باسنادہ وہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عفان سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے داؤد بن ابوہند سے انہوں نے عمارہ سے روایت کی کہ ایک بار ہم دشمن کے علاقے میں داخل ہو گئے۔ پھر واپس آ گئے ہم میں ایک شیخ بھی تھا۔ ان میں حجاج کا ذکر چھڑ گیا۔ وہ لڑ پڑا اور اس نے اسے گالی دی میں نے کہا گالی مت دو وہ تو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ اہل عراق سے امیر المومنین کے حکم کے مطابق اس نے کہا یہ ان سب میں بڑا کافر ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اس فتنے میں پانچ فتنے اٹھیں گے چار تو گزر چکے ہیں اور ایک باقی ہے اور وہ فتنہ صیلم ہے اور اے اہل شام یہ تم میں ہوگا اگر تجھے اس سے پالا پڑے اور تیرا بس چلے تو اسے روک دے اور دونوں فریقوں میں سے کسی کا ساتھ نہ دے ورنہ زمین میں سرنگ بنا اور اس میں گھس جا۔ ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۵۲۰۔ حضرت ابن عباسؓ

حضرت ابن عباسؓ۔ ابوالقاسم یعیش بن صدقہ الفقیہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ بنوخثعم کی ایک عورت نے حضور اکرمؐ سے اس صبح کو جب لوگ حج کے لئے اکٹھے ہو رہے تھے۔ دریافت کیا کہ حج بیت اللہ میرے والد پر بھی جو کافی بوڑھے ہیں۔ فرض ہے لیکن ان کے پاس سواری نہیں۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں۔ فرمایا ہاں ایسا کرنا درست ہے۔

اور یہ واقعہ اول الذکر سے مختلف ہے کیونکہ آپ کے عین حیات میں واقع ہوا ہے اور یہ ایک بوڑھے کا قصہ ہے۔ جس کے پاس سواری نہ تھی اور اول الذکر میں وہ واقعہ ایام حج میں ایک ایسے آدمی کو پیش آیا۔ جو مصروف جہاد تھا اور یہ اس سے مختلف ہے۔ واللہ اعلم

۶۵۲۱۔ حضرت ابو ہمام شعبانیؓ۔ عن رجل من خثعم

ابو ہمام شعبانی بنوخثعم کے ایک آدمی سے۔ معاویہ بن سلام نے زید بن سلام سے انہوں نے ابوسلام سے روایت کی کہ ان سے ابو ہمام شعبانی نے نقل کیا کہ میں قزوین کے ایک سرحدی مورچے پر مقیم تھا اور ہم میں بنوخثعم کا ایک آدمی تھا۔ جو صحابی تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تبوک کو روانہ ہوئے۔ ایک رات ایک مقام پر آپ نے تمام صحابہ کو جمع کر کے فرمایا مجھے دو خزانے حکومت ایران اور روم کے دیئے گئے ہیں اور میری امداد کے لئے ملوک حمیر کو مقرر فرمایا گیا ہے۔ وہ آئیں گے اور اللہ کا مال لے کر اس کی راہ میں جہاد کریں گے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۲۲۔ حضرت الدوسیؓ

الدوسی۔ یحییٰ بن محمود اور ابو یاسر نے باسنادہما تا مسلم۔ ابوبکر بن ابوشیبہ اور اسحٰق بن ابراہیم سے انہون نے سلیمان سے۔ ابوبکر کہتے ہیں۔ ہمیں سلیمان بن حرب نے انہوں نے حماد سے انہوں نے حجاج الصواف سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ طفیل بن عمرو الدوسی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ اور کہا یا رسول اللہ! کیا آپ کے پاس مضبوط قلعہ ہے۔ پھر حدیث بیان کی۔

ان سے مروی ہے کہ رسول کریمؐ نے ہجرت کی۔ تو طفیل بن عمرو اور ان کے قبیلے کے ایک اور آدمی نے بھی ان کے ساتھ ہجرت کی۔ انہوں نے مدینہ میں سکونت اختیار کر لی۔ طفیل کا ساتھی بیمار پڑ گیا اور آہ وزاری کرنے لگ گیا اس نے تیر کا پیکان لیا اور ہاتھوں کی انگلیوں کے پیوید کاٹ ڈالے۔ اس کے ہاتھوں سے خون بہنے لگ گیا اور وہ مر گیا۔ اسے طفیل نے خواب میں دیکھا کہ وہ اچھی حالت میں تھا مگر ہاتھ ڈھانپ رکھے تھے۔ طفیل نے پوچھا کہو۔ خدا نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا۔ کہا ہجرت مدینہ کی وجہ سے میری مغفرت ہوگئی۔ طفیل نے دریافت کیا تو نے ہاتھ کیوں ڈھانپ رکھے ہیں۔ کہا اللہ میاں نے کہا جس چیز کو تو نے خود بگاڑا ہے ہم اسے درست نہیں کریں گے۔ طفیل نے حضور اکرمؐ سے خواب بیان کیا۔ تو آپ نے دعا فرمائی اے اللہ! تو اس کے ہاتھوں کو بھی ٹھیک کر دے اور قصور کو بھی معاف فرما دے۔

بنوالدیل

۶۵۲۳۔حنظلہ بن علی دیلیؓ۔عن رجل من بنی الدیل

حضرت حنظلہ بن علی الدیلی۔ بنودیل کے ایک آدمی سے ان سے مروی ہے کہ میں نے گھر میں ظہر کی نماز ادا کی۔ مسجد نبوی کے پاس سے گزرا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے۔ میں پاس سے گزر گیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تم کیوں شریک نماز نہ ہوئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نماز ادا کر چکا تھا۔ فرمایا تاہم تمہیں شریک ہو جانا چاہیے تھے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

بنوسدوس

۶۵۲۴۔حضرت محارب بن دثارؓ۔عن رجل من قومہ

حضرت محارب بن وثار۔ اپنے قبیلے کے ایک آدمی سے انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ حضور اکرم ﷺ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ ہمارے پاس سے گزرے۔ ہمارے پاس ایک لڑکا تھا جس کا ہاتھ ایک دن پہلے ٹوٹ گیا تھا اور ہم نے اس پر پٹی باندھ دی تھی۔ جب کھانا چنا گیا تو لڑکے نے کھانے کے لئے اپنا بایاں ہاتھ بڑھایا آپ نے فرمایا۔ رک جا۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ کل اس کا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ ہم نے اس پر پٹی باندھ دی تھی۔ حضور اکرمؐ نے پٹی کھول کر اس پر ہاتھ پھیرا اور اس کا دایاں ہاتھ ٹھیک ہو گیا اور اس نے دائیں ہاتھ سے کھانا کھایا اور پھر اپنے قبیلے میں لوٹ گیا۔ اس قبیلے میں ایک شیخ تا حال اسلام سے انکاری تھا۔ اس نے اس لڑکے سے صورت حال پوچھی اور اس نے بتایا تو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گیا۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصمؒ محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے مسلم بن قتیبہ سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے اپنے قبیلے کے ایک آدمی سے انہوں نے ایک اور آدمی سے روایت کی کہ انہوں نے آپؐ کو سفر میں دیکھا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

بنوسلیط

۶۵۲۵۔حضرت الحسنؓ۔عن رجل من بنی سلیط

حضرت الحسن۔ بنوسلیط کے ایک آدمی سے۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالنصر سے انہوں نے ابن المبارک سے انہوں نے حسن سے انہوں نے بنوسلیط کے ایک آدمی سے روایت کی کہ وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صحابہ کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے۔ انہوں نے آپ کو فرماتے سنا۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ وہ اس پر ظلم کرے گا اور نہ اسے رسوا کرے گا۔ آپ نے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ تقویٰ کا مقام

...یان ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

بنو سلیم

۶۵۲۶۔ حضرت اسماعیل بن ابراہیم ؓ۔ عن رجل من بنی سلیم

حضرت اسماعیل بن ابراہیم انصاری۔ بنو سلیم کے ایک آدمی سے، یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ تا ابوبکر ابن ابی عاصم انہوں نے بزارسے انہوں نے بدل بن محبر سے انہوں نے سعید سے انہوں نے علاء بن اخو شعیب الفزاری سے انہوں نے ایک آدمی سے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے بنی سلیم کے ایک آدمی سے روایت کی کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے امامہ دختر عبدالمطلب سے نکاح کی درخواست کی۔ آپ نے اس سے میرا نکاح کرادیا۔ اور گواہ طلب نہ فرمائے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۲۷۔ جری النہدی ؓ۔ عن رجل من بنی سلیم

جری النہدی بنو سلیم کے ایک آدمی سے۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے معاذ سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں جری النہدی سے انہوں نے بنو سلیم کے ایک آدمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ کو میرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ سبحان اللہ نصف میزان ہے اور الحمد للہ میزان کو بھر لے گا اور اللہ اکبر زمین و آسمان کی وسعتوں کو پر کردے گا۔ وضو نصف ایمان اور روزہ نصف صبر ہے۔

یونس بن ابو اسحٰق سے اور فطر اور زہیر نے ابو اسحٰق سے اور عاصم نے بہدلہ سے انہوں نے جری سے انہوں نے بنو سلیم کے دو آدمیوں سے جو حضور اکرم ﷺ کے صحابی تھے۔ وہ دونوں باہم ملے۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو اسی طرح فرماتے سنا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۲۸۔ حضرت خالد بن معدان ؓ۔ عن رجل من بنی سلیم

خالد بن معدان۔ بنو سلیم کے ایک آدمی سے ایک روایت میں ان کا نام عتبہ بن عبد آیا ہے محمد بن اسحٰق نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان صحابی سے مروی ہے کہ ہم نے حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ اپنے بارے میں کچھ ارشاد فرمایئے۔ فرمایا میں اپنے دادا ابراہیم کی دعا اور عیسیٰ بن مریم کی بشارت ہوں اور جب میں ماں کے پیٹ میں تھا۔ تو میری والدہ نے خواب میں دیکھا کہ ان کے جسم سے ایک نور نکلا جس نے شام کے شہر بصریٰ کے محلات کو آنکھوں کے سامنے لا کھڑا کیا۔ بنو سعد بن بکر نے مجھے دودھ پلانے کا بندوبست کیا گیا۔ اس دوران جب میں اپنے رضاعی بھائیوں کے ساتھ رہتا تھا۔ ایک دن دو آدمی آئے جن کا سفید لباس تھا۔ اور ان کے ہاتھ میں ایک تھال تھا جس میں برف تھی۔ انہوں نے مجھے زمین پر لٹایا۔ میرا پیٹ چیرا۔ دل کو نکالا اسے اچھی طرح دھو کر اس میں ایمان اور حکمت بھر دی۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۲۹۔ نعیم بن سلامہ ؓ۔ عن رجل من بنی سلیم

نعیم بن سلامہ بنو سلیم کے ایک آدمی سے۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی جب بھی رسول اکرم ﷺ کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا

پڑھتے۔

اللھم لک الحمد اطعمت وسقیت واتبعت وارویت فلک الحمد غیر مکفور ولا مودع ولا مستغنی عنک.

ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۳۰۔ حضرت یزید بن عبداللہ بن شخیرؓ۔ عن رجل من بنی سلیم

یزید بن عبداللہ بن شخیر بنوسلیم کے ایک آدمی سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی زیارت کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کو جو کچھ عطا کرتا ہے۔ کبھی اسے ابتلا میں بھی ڈال دیتا اگر خدا کی تقسیم پر رضا مند ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے اور وسعت پیدا کرتا ہے اور اگر راضی نہیں ہوتا تو برکت سے محروم رہتا ہے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

شرعب

۶۵۳۱۔ حضرت حبان بن زید شرعبیؓ۔ عن شیخ من شرعب

حضرت حبان بن زید شرعبی۔ بنوشرعب کے ایک شیخ سے۔ ابوالیمان نے جریر بن عثمان سے انہوں نے حبان بن زید شرعبی سے کہ بنوشرعب کے ایک شیخ کے مزاج میں کچھ خرابی تھی۔ ارض روم میں ایک مقام پر انہوں نے پڑاؤ کیا۔ ایک مویشی اس کی سواری اور خیمے کے قریب آیا جسے ایک مسلمان نے جو قریب ہی تھا۔ روک دیا شرعبی اس آدمی کے پاس بھاگ کر گیا اور کہا کہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تین غزوات میں شریک رہا ہوں۔ میں نے آپؐ کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ پانی، گھاس اور آگ میں سب مسلمان شریک ہیں۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔ شرعب قبیلہ حمیر کی شاخ ہے۔

بنوعامر بن صعصعہ

۶۵۳۲۔ حضرت ایوب سختیانیؒ۔ عن رجل من بنی عامر

حضرت ایوب سختیانی۔ بنوعامر کے ایک آدمی سے اس نے اپنے قبیلے کے ایک آدمی سے کہ صحابہ نے کچھ جنگی قیدی پکڑے میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا قریب آجاؤ اور کھاؤ عرض کیا روزے سے ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ نے مسافر سے دو رعاتیں کی ہیں، روزہ اور آدھی نماز، اسی طرح حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی ماں کے لئے بھی رعایت ہے۔

اسی حدیث کو ثوری وغیرہ نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس بن مالک کعبی سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسا کہ ہم انس کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں اور حماد نے اس حدیث کو یزید بن عبداللہ بن شخیر سے انہوں نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے (اور اس کی قوم عامر بن صعصعہ ہے نہ کہ یزید بن حریش بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے اسی طرح کعبی کا

تعلق بھی عامر سے ہے کیونکہ ان کا نسب بھی کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے)

بنو عدی بن کعب

۶۵۳۳۔ حضرت برد بن سنانؓ۔ عن رجل من بنی عدی

حضرت برد بن سنان بنو عدی بن کعب کے ایک آدمی سے۔ یہ لوگ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے وجہ دریافت کی تو آپؐ نے بتایا کہ آپ کو بچھو نے ڈنگ مارا ہے۔ اس کے بعد فرمایا جب تم نماز میں بچھو کو دیکھ پاؤ تو اسے بائیں جوتے سے مار ڈالو۔

۶۵۳۴۔ حضرت العرکیؓ

حضرت العرکی۔ امیر ابونصر بن ماکولا نے کہا کہ یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سمندری پانی سے وضو کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ ان سے عبداللہ بن جریر نے روایت کی۔ یہ ایسا نام ہے۔ جو صفت نسبتی سے ملتا جلتا ہے۔

بنو غفار

۶۵۳۵۔ حضرت ابو حاجبؓ۔ عن رجل من بنی غفار

حضرت ابو حاجب۔ بنو غفار کے ایک آدمی سے ایک روایت کے مطابق ان کا نام حکم بن عمرو تھا۔ ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد الفقیہ وغیرہ نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمود بن غیلان سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سلیمان التیمی سے انہوں نے ابو حاجب سے انہوں نے بنو غفار کے ایک آدمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے اس پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا جس سے عورت نے طہر کا غسل کیا ہو۔

اسی حدیث کو عاصم الاحول نے ابو حاجب سے انہوں نے حکم بن عمرو الغفاری سے روایت کیا اور یوسف بن یعقوب نے سلیمان التیمی سے اور انہوں نے بنو غفار کے ایک آدمی سے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یہ صاحب حکم بن عمرو غفاری ہیں ابو احمد نے باسنادہ ابو داؤد سے انہوں نے ابن بشار سے انہوں نے طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابو حاجب سے انہوں نے حکم بن عمرو سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے عورت کے طہر کے فاضل پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا۔

۶۵۳۶۔ حضرت سعد بن ابراہیمؓ۔ عن رجل من بنی غفار

حضرت سعد بن ابراہیم بنو غفار کے ایک آدمی سے۔ ابراہیم بن سعد زہری نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہم حمید بن عبدالرحمٰن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ مسجد نبوی میں ہمارا ایک غفاری دوست جس کی آنکھوں میں کچھ کمزوری تھی۔ سامنے آ گیا حمید نے اسے بلا بھیجا۔ جب وہ آیا تو حمید نے مجھے کہا اے بھتیجے! ذرا کھلے ہو بیٹھو کیونکہ اس شخص نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ کئی

سفروں میں شرکت کی ہے چنانچہ وہ ہم دونوں کے درمیان بیٹھ گیا پھر حمید نے اس آدمی سے کہا جو حدیث آپ نے حضور اکرم ﷺ سے سنی ہے۔ ہمیں سناؤ کہا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بادل کو اٹھاتا ہے۔ پھر وہ نہایت عمدہ ہنسی ہنستا ہے اور نہایت عمدہ گفتگو کرتا ہے دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۳۷۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔ عن رجل من بنی غفار

حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔ بنو غفار کے ایک آدمی سے۔ عبداللہ بن احمد بن محمد خطیب نے ابوسعد مطرز سے اجازۃً انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے حبیب بن حسن سے انہوں نے محمد بن یحییٰ مروزی سے انہوں نے محمد بن احمد بن ایوب سے انہوں نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن حزم سے انہوں نے اس شخص سے جس نے ابن عباس سے روایت کی۔ وہ کہتے ہیں۔ مجھے بنو غفار کے ایک آدمی نے بتایا کہ میں اور میرا عم زاد ایک پہاڑ پر چڑھے۔ وہاں سے بدر کا میدان جنگ نظر آتا تھا۔ اس وقت ہم مشرک تھے۔ ہم دیکھ رہے تھے کہ کسے شکست ہوتی ہے تاکہ ہم بھی لوٹ مار میں حصہ لے سکیں۔ اتنے میں بادل کا ٹکڑا ہمارے پاس سے گزرا جس میں گھوڑوں کے ہنہنانے کی آوازیں آئیں۔ اس بادل سے ایک آواز آئی۔ حیزوم آگے بڑھو۔ اس سے میرے عم زاد کے دل کا پردہ پھٹ گیا اور گر کر مر گیا۔ میں بھی مرنے کے قریب تھا لیکن میں نے خود کو تھام لیا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ آیا اس آدمی کا ذکر پہلے ہو چکا ہے یا نہ۔

۶۵۳۸۔ حضرت عطاء بن یسارؒ۔ عن رجلین من بنی غفار

حضرت عطاء بن یسار۔ بنو غفار کے دو آدمیوں سے ابن وہب نے عمرو بن حارث سے انہوں نے بکیر سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے بنو غفار کے دو آدمیوں سے روایت کی کہ وہ دونوں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ مانگنے کو حاضر ہوئے۔ ان سے فرمایا جیسے کہ تم ہو پھر آپ مڑے۔ کچھ دیر توقف فرمایا۔ پھر تقریباً تین آدمیوں کا کھانا چادر میں ڈال کر لائے اور فرمایا قریب آ جاؤ۔ جب سے میں تم سے علیحدہ ہوا ہوں۔ میں نے تمہارے لئے خود کو تکلیف میں ڈالا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

قریش

۶۵۳۹۔ حضرت منذر ثوریؒ۔ عن نفر من قریش

حضرت منذر الثوری چند قریشیوں سے۔ ربیع بن منذر ثوری نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت علیؓ اور طلحہؓ کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی حضرت علی نے کہا کہ جری وہ شخص ہے جو اللہ اور رسول کو کافی سمجھے۔ پھر فرمایا فلاں فلاں کو بلاؤ انہیں کہا کہ قریش کے چند آدمیوں کو بلا لاؤ۔ پوچھا تم کس بات کی شہادت دو گے۔ انہوں نے کہا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ میرا نام بھی رکھ لو اور کنیت بھی مگر آج کے بعد اس کی اجازت نہ ہوگی۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

بنو بلقین

۶۵۴۰۔ حضرت عبداللہ بن شقیق ؓ ۔عن رجل من بلقین

حضرت عبداللہ بن شقیق ۔ بنو بلقین کے ایک آدمی سے' ابوالفضل المنصور بن ابوالحسن نے باسنادہ ابویعلی سے انہوں نے عبدالواحد بن غیاث سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے بدیل بن میسرہ سے انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے بلقین کے ایک آدمی سے روایت کیا کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ وادی قری میں تھے۔انہوں نے دریافت کیا یارسول اللہ! آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو انہوں نے دریافت کیا۔مغضوب علیہم کون ہیں۔فرمایا یہود۔پوچھا ضالین کون ہیں فرمایا نصاریٰ۔ انہوں نے دریافت کیا مال غنیمت کس کے لئے ہے فرمایا ایک حصہ اللہ کا اور چار حصے غازیوں کے۔انہوں نے دریافت کیا کیا کسی کا استحقاق دوسرے سے زیادہ بھی ہے۔فرمایا نہیں ہاں اس صورت میں کہ خود کوئی بڑھ کر اٹھالے۔ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

بنو کلب

۶۵۴۱۔ حضرت ثابت بن معبد ؓ

حضرت ثابت بن معبد بنو کلب کے ایک آدمی سے عبدالملک بن ثابت بن معبد نے اپنے والد سے انہوں نے بنو کلب کے ایک آدمی سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا یارسول اللہ ﷺ میں ایک عورت کے حسن و جمال پر فریفتہ ہوں لیکن وہ بانجھ ہے۔کیا میں اس سے شادی کرلوں فرمایا نہیں۔انہوں نے اپنے سوال کر بار بار دہرایا مگر حضور اکرم ﷺ نے ہر دفعہ نفی میں جواب دیا تا آنکہ آخر میں فرمایا کہ ایک سیاہ فام عورت جو بچے جنے میرے نزدیک اس سے کہیں بہتر ہے۔کیا تم نہیں جانتے کہ میں کثرت کو پسند کرتا۔ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

بنو کنانہ

۶۵۴۲۔ حضرت اشعث بن ابوالشعثاء ؓ ۔عن رجل من کنانہ

حضرت اشعث بن ابوالشعثاء۔بنو کنانہ کے ایک آدمی سے۔عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابونضر سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے اشعث بن ابوالشعثاء سے انہوں نے کنانہ کے ایک آدمی سے روایت کی کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ذی المجاز کے بازار میں گھومتے دیکھا فرما رہے تھے۔اے لوگو! لا الہ الا اللہ کہو اور نجات پاؤ گے اور ابوجہل آپ پر مٹی ڈالتا تھا اور کہتا تھا اے لوگو! دیکھنا یہ شخص تمہیں تمہارے دین سے برگشتہ نہ کردے۔یہ چاہتا ہے کہ تم اپنے دین کو چھوڑ دو۔لات وعزیٰ سے اعلان بیزاری کرو لیکن رسول کریم اس کی طرف دھیان نہیں دیتے تھے۔ابن مندہ

اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۴۳۔ حضرت یحییٰ بن حسان ؓ۔ عن رجل من کنانہ

حضرت یحییٰ بن حسانؓ۔ بنو کنانہ کے ایک آدمی سے۔ ابواسحق فزاری نے یحییٰ بن حسان سے روایت کی کہ انہوں نے بنو کنانہ کے ایک آدمی سے سنا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے پیچھے فتح مکہ کے دن نماز پڑھی آپ دعا مانگ رہے تھے

"اللھم لاتخزنی یوم القیامۃ و لا تحزنی یوم الباس"

اور اسی روایت کوریان بن جعد سے انہوں نے یحییٰ بن حسان سے انہوں نے ابوقرصافہ سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

بنولیث

۶۵۴۴۔ حضرت ابن عباسؓ

حضرت ابن عباس۔ ابواحمد بن سکینہ صوفی نے ابوغالب ماوردی سے مناولتہً باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن فارس سے انہوں نے موسیٰ بن ہارون بردی سے انہوں نے ہشام بن یوسف سے انہوں نے قاسم بن فیاض انباری سے انہوں نے خلاد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابن المسیب سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ ایک شخص بکر بن لیث حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اعتراف کیا کہ اس نے ایک عورت سے چار دفعہ زنا کیا ہے لیکن عورت نے انکار کیا اور کہا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ حضور اکرمؐ نے اسے دروغ گوئی کی وجہ سے (۸۰) کوڑے لگائے۔

بنومحارب

۶۵۴۵۔ عبدالملک مصریؓ۔ عن رجل من محارب

حضرت عبدالملک مصری بنومحارب کے ایک آدمی سے۔ ایک شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور گزارش کی یا رسول اللہ! مجھے ایک عورت پسند آ گئی ہے آپ ازراہ کرم میرے لئے دعائے برکت فرمائیں۔ حضور اکرم ﷺ نے انکار کر دیا کیونکہ وہ بانجھ تھی۔ وہ آدمی واپس چلا گیا کچھ دنوں بعد پھر آیا اور اجازت طلب کی لیکن آپ نے اجازت نہ دی اور فرمایا کہ سیاہ فام بچے جننے والی عورت ایک خوبصورت بانجھ عورت سے بہتر ہے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے ابونعیم اس حدیث کو پیشتر ازیں بنوکلب کے ایک آدمی کے ترجمے میں بیان کر چکے ہیں۔

بنومزینہ

۶۵۴۶۔ عبدالرحمٰن بن بشرؓ۔ عن رجل من مزینہ

حضرت عبدالرحمٰن۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً محمد بن عمر بن ہارون سے انہوں نے ابوبکر ثابت کی کتاب سے عبداللہ بن حسن

النحاس کو پڑھ کر سنایا کہ محمد بن اسماعیل بصلانی نے بندار سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عبید سے سنا انہوں نے حسن سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن معقل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن بشر سے انہوں نے بنومزینہ کے کئی آدمیوں سے جو صحابی تھے۔ سنا کہ بنومزینہ کا سردار قبیلہ جس کا نام ابن الابحر یا ابوابجر تھا۔ کچھ مانگنے کے لئے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا میرے پاس صرف حمری رہ گیا ہے۔ باقی جو تھا میں نے اپنے اہل وعیال کو کھلا دیا ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اپنے اہل وعیال کو اپنے عمدہ مال سے کھلائیے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۴۷۔ علقمہ بن عبداللہ المزنیؓ۔ عن رجل من مزینہ

علقمہ بن عبداللہ المزنی۔ بنومزینہ کے ایک آدمی سے۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا جسے اللہ اور یوم آخرت پر ایمان ہے۔ وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ اپنے ہمسائے کا احترام کرے اور اسی طرح اپنے مہمان کا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

بنوہجیم

۶۵۴۸۔ ابوتمیمہ بنوہجیمؓ

حضرت ابوتمیمہ بنوہجیم کے آدمی سے۔ اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسناد ہم ابوعیسیٰ ترمذی سے انہوں نے سوید بن نصر سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے خالد الحذاءٔ سے انہوں نے ابوتمیمہ ہجیمی سے انہوں نے بنوہجیمہ کے ایک آدمی سے روایت کیا کہ میں حضور اکرم ﷺ کی تلاش میں پھر رہا تھا کہ میں نے آپ کو ایک مجمع میں دیکھا جہاں آپ صلح کرا رہے تھے۔ جب آپ اس محفل سے اٹھے تو آپ کے ساتھ اس مجمع سے چند آدمی ہو لئے۔ جب میں نے یہ حالت دیکھی تو میں نے کہا۔ علیک السلام یا رسول اللہ۔ اس پر آپ نے فرمایا تم پر بھی مردوں کا سلام ہو۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر آپ نے فرمایا جب تم اپنے کسی بھائی کو سلام کہو تو السلام علیک ورحمۃ اللہ کہو۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے میرے سلام کے جواب میں فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اس حدیث کو ابوغفار نے ابوتمیمہ سے انہوں نے ابوجری جابر بن سلیم الہجیمی سے روایت کیا۔ ابوتمیمہ کا نام طریف بن مجالد تھا۔

۶۵۴۹۔ والد ابی تمیمہ ہجیمیؓ

والد ابی تمیمہ ہجیمی اور اس کا بیٹا۔ وہ تابعین سے تھے۔ خالد الحذاء نے ابوتمیمہ ہجیمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ سواری پر حضور اکرم ﷺ کے پیچھے بیٹھے تھے کہ سواری کو ٹھوکر لگی میں نے کہا شیطان غرق ہو۔ آپ نے فرمایا۔ ایسا مت کہو۔ کیونکہ اس سے وہ پھولنا شروع ہو جاتا ہے اور پھیلتے پھیلتے مکان سے بڑا ہو جاتا ہے چنانچہ میں نے اپنی قوت سے اسے پچھاڑا ہے بلکہ ایسے موقعہ پر بسم اللہ کہو۔ اس کی تاثیر سے وہ چھوٹا ہو کر مکھی کی طرح ہو جاتا ہے۔

بنو ہلال

۶۵۵۰۔ سماک بن ولید حنفیؓ۔ عن رجل من بنی ہلال

حضرت سماک بن ولید حنفی۔ بنو ہلال کے ایک آدمی سے ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابوزمیل سماک سے انہوں نے بنی ہلال کے ایک آدمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ قبول کرنا دولت مند کو زیب نہیں دیتا اور نہ دینے والے آدمی کے ہم پلہ آدمی کو۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

بنو یربوع

۶۵۵۱۔ اشعث بن سلیمؓ۔ عن رجل من یربوع

حضرت اشعث بن سلیم نے اپنے والد سے انہوں نے بنو یربوع کے ایک آدمی سے' ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے اشعث بن سلیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بنو یربوع کے ایک آدمی سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ لوگوں سے فرما رہے تھے۔ دینے والے کا ہاتھ اونچا ہوتا ہے۔ خواہ تو اپنی ماں' باپ' بھائی' بہن یا اپنے قریب تر رشتہ داروں کو دے۔ پھر ایک آدمی نے گزارش کی یارسول اللہ! یہ بنو ثعلبہ بن یربوع ہیں۔ جنھوں نے فلاں قبیلے کو نقصان پہنچایا ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی آدمی دوسرے پر زیادتی نہ کرے۔

بنو الیمن

۶۵۵۲۔ یحییٰ بن عمارہؓ۔ عن شیخ من الیمن

حضرت یحییٰ بن عمارہ بن حزم نے بنو یمن کے ایک شیخ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ ابو طالب کی وفات میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دل میں کہا کہ میں ضرور آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ اور آپ کی گفتگو سنوں گا میں آپ کی گھر میں داخل ہوا اور پانی طلب کیا۔ آپ کی ایک صاحبزادی نے اٹھ کر ایک پیالے میں مجھے پانی دیا مجھے اس سے الیٰ خوشبو آئی کہ سبحان اللہ! اس سے حضور اکرم ﷺ نے پانی پیا تھا میں نے آپ کو فرماتے سنا اے اللہ تو اس سے دوگنا بھلائی کر جو محمد سے بھلائی کرے۔ ابو طالب کی وفات کے بعد خدیجۃ الکبریٰ فوت ہوگئیں اور آپ پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

ان حضرات کا ذکر جنہیں حضور اکرمؐ کی صرف صحبت نصیب ہوئی راویوں کا ذکر بہ ترتیب حروف تہجی

۶۵۵۳۔ اسد بن وداعہؓ۔ عن رجل من اصحاب النبیؐ

اسد بن وداعہ۔ نے حضور اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کی اور اسد عمر رسیدہ پسندیدہ آدمی تھے۔ آپ نے خیبر کی

گرفتار شدہ عورتوں میں ایک عورت کو دیکھا جو حاملہ تھی اور بچہ جننے کے قریب تھی آپ نے دریافت کیا یہ کس کی لونڈی ہے اس آدمی نے جواب دیا یا رسول اللہ یہ فلاں بن فلاں کی ہے دریافت فرمایا کیا وہ اس سے ہم بستر ہوتا ہے۔اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اس پر ایسی لعنت بھیجوں جو قبر میں بھی اس کا پیچھا نہ چھوڑے۔ یہ بچہ اس کا وارث ہوگا حالانکہ یہ اس کا نہیں ہے کیا وہ اسے غلام بنائے گا۔اس نے اس کے کانوں اور آنکھوں کو کھلایا ہے۔ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۵۵۴۔اکدر بن حمام ؓ۔عن رجل من الصحابہ

اکدر بن حمام ایک صحابی سے۔ابو محمد قاسم بن علی بن عساکر دمشقی نے کتابۃً ابو الوفاء عبد الواحد بن احمد الشرابی سے انہوں نے ابو طاہر بن محمود سے انہوں نے ابوبکر بن مقری سے انہوں نے ابو العباس بن قتیبہ سے انہوں نے حرملہ سے انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے سعید بن ابی ملال سے انہوں نے خدیج بن صوفی الحجری سے روایت کی کہ انہوں نے اکدر بن حمام کو کہتے سنا کہ مجھے حضور اکرم ﷺ کے ایک صحابی نے بتایا کہ ہم ایک دن مسجد نبوی میں بیٹھے تھے کہ ہم نے ایک نوجوان سے کہا جاؤ اور رسول اکرمؐ سے دریافت کرو کہ کونسا عمل جہاد کے ہم پلہ ہے وہ دو دفعہ حاضر خدمت ہوا اور دونوں بار آپ کا جواب تھا لاشیء اس کے بعد ہم نے مشورہ کیا کہ اگر تیسری بار بھی حضور اکرمؐ کا جواب وہی ہو تو پھر دریافت کیا جائے کہ اس کے قریب قریب کونسا عمل ہے چنانچہ حضورؐ سے وہی سوال کیا گیا آپ نے فرمایا خوش کلامی، صائم الدہر ہونا اور ہر سال حج کرنا۔اس کا مقابلہ کوئی اور عمل نہیں کرسکتا ہے۔ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۵۵۔حضرت ابو امامہ ؓ۔عن رجال من الصحابہ

حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف۔حضور اکرمؐ کے ایک صحابی تھے۔ابو امامہ کا نام اسعد تھا۔اوزاعی نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو امامہ بن سہل سے روایت کی کہ انہیں حضور اکرمؐ کے بعض صحابہ نے بتایا کہ آپ مساکین اور غریب مریضوں کی عیادت فرماتے اور ان کے جنازوں کے ساتھ چلتے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۵۶۔حضرت انس بن مالک ؓ۔عن رجل من الصحابہ

انس بن مالک حضور اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے۔معتمر بن سلیمان نے اپنے والد سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آپ کے بعض صحابہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرے۔تو انہیں نماز میں مصروف پایا۔

اسی حدیث کو حماد بن سلمہ نے سلیمان تیمی اور ثابت سے انہوں نے انس بن مالک سے اسی طرح روایت کی ہے۔اسی طرح عمر بن حبیب نے سلیمان سے انہوں نے انس سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۵۷۔حضرت انس بن مالک ؓ ذکر خادم للنبی صلی اللہ علیہ وسلم

انس بن مالک نے جو حضور اکرم ﷺ کے خادم تھے۔یہ روایت بیان کی کہ ابو عبد اللہ محمد بن سرایا بن علی وغیرہ کئی آدمیوں نے

باسنادہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے سلیمان بن حرب سے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک یہودی غلام تھا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزاری میں مصروف رہتا۔ ایک دفعہ وہ بیمار پڑ گیا اور آپؐ اس کی عیادت کو گئے اور اس کے سرہانے جا کر بیٹھ گئے اس سے فرمایا کہ اسلام قبول کر لو اس نے اپنے باپ کی طرف جو وہیں تھا۔ دیکھا اس نے کہا جو کچھ ابوالقاسم کہہ رہے ہیں۔ مان لو چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔ جب حضور اکرم ﷺ وہاں سے باہر آئے تو فرمایا اس اللہ کا شکر ہے کہ جس نے اس کو جہنم کی آگ سے بچا لیا ہے۔

۶۵۵۸۔ ایوب بن بشیرؓ۔ عن بعض الصحابہ

حضرت ایوب بن بشیر بن اکال انصاری۔ بعض صحابہ سے' ابوالیمان نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ایوب بن بشیر انصاری سے انہوں نے بعض صحابہ سے روایت کی کہ اس دفعہ آپ گھر سے نکلے تو سیدھے منبر پر تشریف لائے اور کلمہ شہادت پڑھا اور سب سے پہلے جو گفتگو فرمائی۔ وہ شہدائے احد کے لئے دعائے مغفرت تھی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ایک بندے کو اختیار دیا گیا کہ وہ دنیا اور آخرت میں سے ایک کو پسند کر لے۔ اس نے آخرت کو چن لیا ابوبکر سمجھ گئے کہ حضور کا یہ اشارہ اپنی ذات کی طرف ہے۔ وہ رونے لگ گئے اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ تم اپنی سہولت کے مطابق مسجد میں کھلنے والے سب دروازے۔ سوائے ابوبکر کے دروازے کے بند کر دینا کیونکہ میرے اندازے کے مطابق ابوبکر سے بڑھ کر اور کوئی آدمی ایسا کشادہ دست نہیں ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۵۹۔ ایوب بن شرجبیلؓ۔ عن رجل من الصحابہ

حضرت ایوب بن شرجبیل اصبحی۔ جو عمر بن عبدالعزیز کے والی مصر تھے۔ ایک صحابی سے' یزید بن ہارون نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہران سے انہوں نے ایوب بن شرجیل سے روایت کی کہ انہیں عمر بن عبدالعزیز نے لکھ بھیجا کہ مسلمانوں سے ہر چالیس دینار پر ایک دینار اور اہل ذمہ پر ہر بیس دینار پر ایک دینار وصول کرو جب ان سے اس شرط پر مصالحت ہوتی ہو کیونکہ مجھے یہ بات ایک ایسے آدمی نے بتائی ہے جس نے یہ بات اس شخص سے سنی تھی۔ جس نے حضور اکرم ﷺ سے سنی تھی۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۰۔ بسطام الکوفیؓ۔ عن رجال من الصحابہ

بسلام الکوفی ایک صحابی سے' عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے عمرو بن فروخ سے انہوں نے بسطام سے انہوں نے ایک بدو سے جوان کی مہمان داری کر رہا تھا۔ روایت کی کہ اس نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی اور آپ نے دونوں طرف سلام پھیرا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۱۔ حضرت بشیر بن یسارؓ۔ عن رجال من الصحابہ

بشیر بن یسار چند صحابہ سے۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے چند صحابہ سے روایت کی کہ جب رسول اکرم ﷺ نے خیبر کو فتح کر لیا

اور وہاں کے کاروبار کو سنبھالنے سے عاجز آ گئے۔ تو انہوں نے اسے پھر سے یہود کے حوالے کر دیا تا کہ وہ اسے سنبھال لیں۔
ابونعیم نے اسے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۲۔ حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰنؓ۔ عن بعض الصحابہ

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام۔ ابوالیمان سے شعیب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبدالملک بن ابوبکر سے روایت کی کہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے انہیں بتایا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جلدی ہی دنیا پر خسیس اور ذلیل غالب آ جائیں گے اور افضل الناس وہ ہوگا جو دو شریف آدمیوں میں امن اور دوستی پیدا کرے گا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۳۔ ابوبکر بن عبدالرحمٰن چند صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے

ابوبکر چند صحابہ سے۔ ابوحرم مکی بن ریان بن شبۃ النحوی نے باسنادہ یحییٰ سے انہوں نے مالک سے انہوں نے سمی مولی ابوبکر سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے بعض صحابہ سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے مکہ کے موقعہ پر اپنے رفقا کو حکم دیا کہ وہ افطار کر دیں اور دشمنوں پر اپنی قوت اور طاقت کا اثر ڈالیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود روزے سے تھے۔

اور ابوبکر سے مروی ہے کہ جس شخص نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی میں نے اسے بتایا کہ خود میں نے رسول کریم ﷺ کو عرج کے مقام پر گرمی یا شدت پیاس سے سر پر پانی ڈالتے دیکھا پھر رسول کریم کو بتایا گیا چونکہ آپ نے روزہ رکھا ہے۔ اس لئے لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا ہے چنانچہ جب آپ الکدید کے مقام پر پہنچے تو آپ نے پانی منگا کر افطار کیا اور لوگوں نے بھی افطار کر لیا۔
ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۴۔ حضرت ثابت بن سمطؓ۔ عن رجال من الصحابہ

ثابت بن سمط ایک صحابی سے' شعبہ نے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے عبداللہ بن محیریز سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس مشروب کا نام بدل دیں گے۔

اسی حدیث کو سفیان نے شیبانی سے انہوں نے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے عبداللہ بن محیریز سے انہوں نے ایک صحابی سے اور انہوں نے رسول کریم سے روایت کی۔

اسی طرح بلال نے یحییٰ سے انہوں نے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے عبداللہ بن محیریز سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے عبادہ سے انہوں نے رسول کریم ﷺ سے روایت کیا ہے بقول ابن مندہ۔

نیز بلال بن یحییٰ نے اسے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے ابو مصبح یا ابن مصبح سے انہوں نے ابن سمط سے انہوں نے عبادہ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ ﷺ نے عبداللہ بن رواحہ کی عیادت کی اور انہیں بستر سے اٹھنے کی اجازت نہ دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۵۔ حضرت جریر بن عبداللہؓ۔ عن رجل من الصحابہ

جریر بن عبداللہ بجلی۔ ایک ایسے آدمی سے جسے حضور اکرم ﷺ کی صحبت ملی۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسحٰق بن یوسف سے انہوں نے ابوخباب سے انہوں نے زاذان سے انہوں نے جریر بن عبداللہ سے روایت کی کہ ہم حضور اکرمؐ کے ساتھ مدینہ سے باہر نکلے دیکھا کہ ایک سوار ہماری طرف چلا آرہا ہے حضور اکرم ﷺ نے دیکھا تو فرمایا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ارادہ ہمیں سے ملاقات کا ہے وہ ہمارے قریب آکر رک گیا اور سلام کہا ہم نے سلام کا جواب دیا تو حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا کہاں سے آرہے ہو۔ اس نے جواب دیا۔ اپنے اہل وعیال اور اپنے خاندان سے کس سے ملنا چاہتے ہو اس نے جواب دیا رسول اللہؐ سے۔ فرمایا ان سے تو مل لئے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ۔ ایمان کیا ہے فرمایا خدا کی توحید اور میری رسالت کا اقرار' قیام صلوٰۃ' ادائے زکوٰۃ' صوم رمضان اور حج بیت اللہ۔ اس نے کہا میں ان سب کی ادائیگی کا اقرار کرتا ہوں۔

اس اثناء میں اس کی سواری کا پاؤں ایک چوہے کی بل میں پھنس گیا جس سے وہ جانور گر پڑا۔ ساتھ ہی سوار گرا اور اس کا سر پھٹ گیا اور وہ فوت ہوگیا۔ حضور اکرم ﷺ اس آدمی کی طرف بڑھے اور عمار بن یاسر اور حذیفہ بن یمان نے جھپٹ کر اس آدمی کو اٹھا کر بٹھایا اور حضور اکرم ﷺ کو بتایا کہ وہ آدمی فوت ہوگیا ہے آپ نے ان اصحاب سے منہ دوسری طرف موڑ لیا پھر فرمایا کیا تم میرے اعراض کی وجہ نہیں سمجھے تھے میں نے دیکھا تھا کہ دو فرشتے اس کے منہ میں جنت کے پھل ڈال رہے تھے جس سے میں نے اندازہ لگایا کہ وہ بھوکا مرا ہے۔ بخدا یہ ان لوگوں میں سے تھا جن کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے **الذین امنو ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الا من وھم مھتدون**

اس کے بعد آپ نے فرمایا اپنے بھائی کے قریب ہو جاؤ۔ ہم اس کی میت کو اٹھا کر پانی کے پاس لے گئے۔ اسے نہلایا۔ خوشبو لگائی اور اٹھا کر قبر کے پاس لے گئے۔ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور اس کی قبر کے کنارے پر بیٹھ گئے فرمایا اس کی قبر میں لحد بناؤ کہ لحد ہمارے لئے ہے اور کھدائی دوسروں کے لئے ہے۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے زاذان سے روایت کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۶۔ حضرت جندب بن عبداللہ بجلیؓ۔ عن رجل من الصحابہ

جندب بن عبداللہ بجلی ایک صحابی سے۔ حماد بن سلمہ نے ابوعمران جونی سے روایت کی کہ میں نے جندب سے کہا کہ میں نے ابن زبیر سے بیعت کی ہے کہ ان کی طرف سے شامیوں سے لڑوں گا۔ اس نے کہا گویا تو یہ کہنا چاہتا ہے کہ اس خونریزی کا فتویٰ تو نے جندب سے حاصل کیا ہے۔ میں نے کہا میں اس سلسلے میں اپنے بغیر کسی اور کے لیے فتویٰ لینے کی ضرورت نہیں محسوس کرتا۔ پھر تیرا جو جی چاہے۔ فتویٰ دے۔ فلاں آدمی نے مجھے رسول اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنائی کہ مقتول قاتل کے ساتھ دربار خداوندی میں حاضر ہوگا۔ اللہ پوچھے گا تو نے میرے بندے کو کیوں قتل کیا تھا وہ کہے گا فلاں کے کہنے پر۔ اللہ سے ڈر۔ تو ہی وہ آدمی نہ ہو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۷۔ حضرت حبیب بن ابی ثابتؓ۔ عن رجال من اصحاب النبیؐ

حبیب بن ابی ثابت۔ رسول اکرم ﷺ کے صحابہ سے۔ حکیم بن جبیر نے حبیب بن ابی ثابت سے روایت کی کہ ہم اپنے قبیلے کے بزرگوں کی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے کہ امام زین العابدین علی بن حسین کا گزر وہاں سے ہوا۔ امام اور قریش کے چند آدمیوں کے درمیان ایک عورت کے بارے میں جس سے ان میں سے کسی نے نکاح کر لیا تھا۔ جھگڑا تھا کیونکہ امام اس نکاح پر رضامند نہ تھے۔ بنو انصار کے بزرگوں نے امام سے کہا۔ کیا آپ نے کل ہمیں اس تنازعے کے بارے میں جو آپ میں اور فلاں فلاں میں پایا جاتا ہے دعوت نہیں دی تھی۔ ہمارے بزرگوں نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور التماس کی یا رسول اللہ! کیا ہم اپنا گھر بار اور مال و متاع آپ کے حوالے نہ کر دیں کیونکہ آپ کے طفیل خدا نے ہمیں اپنے انعام و اکرام سے نوازا ہے۔ اس پر ذیل کی آیت اتری۔

قل لا اسئلکم علیه اجرا. الا المودة فی القربی

اور ہم آپ کے مددگار ہیں، ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۸۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ علیہ۔ عن رجال من الصحابہ

حسن بصری۔ اصحاب رسول سے۔ زید العمی وغیرہ نے حسن بصری سے روایت کی۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے پچاس صحابہ سے یہ حدیث سنی حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ مرد مرد کو آغوش میں لے اور چھری کو تیز نہ کرے جب بکری دیکھ رہی ہو اور آدمی اپنی بیوی سے کسی دوسرے کے سامنے مجامعت سے پرہیز کرے۔ خواہ وہ پنگھوڑے میں دودھ پیتا بچہ ہی کیوں نہ ہو اور قرآن مجید کے الفاظ کو لعاب دہن سے نہ مٹایا جائے اور اسی طرح معاوضہ لے کر قرآن پڑھانے، اذان دینے اور امامت کرنے سے منع فرمایا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۹۔ حضرت حسن رحمہ اللہ علیہ۔ عن رجل من الصحابہ

حسن سے ایک صحابی سے۔ یزید بن ہارون نے ہشام سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ ہم ایک سفر میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ اللہ اکبر اللہ اکبر کی آواز آئی فرمایا یہ آواز فطرت کے عین مطابق ہے۔ اس کے بعد اس نے اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا فرمایا آگ سے نجات پا گیا۔ ہم اس وادی کی طرف بڑھے۔ وہاں ایک چرواہے کو دیکھا۔ جو ادائے نماز کی تیاری کر رہا تھا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۰۔ حسن ایک صحابیؓ سے

حسن ایک صحابی سے۔ حجاج نے قتادہ سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ قیامت اس وقت قائم ہوگی۔ جب پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جائیں گے اور تم بڑے بڑے کاموں کو حسب دستور بڑا سمجھنا چھوڑ دو گے۔

عفیر بن معدان نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی۔ ابن مندہ

نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۱۔ حسنؒ ایک صحابیؓ سے

حسن ایک صحابی سے۔ ہشیم نے منصور سے انہوں نے حسن بصری سے روایت کی کہ مجھے ایک صحابی نے بتایا کہ حضور اکرم ﷺ نے بیٹھ کر پیشاب کیا اور اتنی دیر لگائی کہ ہمیں وہم پڑ گیا کہ کہیں سرین کی ہڈیاں علیحدہ نہ ہو جائیں۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۲۔ حصین بن جندب۔ عن بعض الصحابہ

حصین بن جندب ابوظبیان بعض صحابہ سے۔ بکر بن بکار نے حبیب بن حسان سے انہوں نے ابوظبیان سے روایت کی کہ ایک آدمی حضور اکرمؐ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ میں طبیب ہوں کیا آپ کو اپنی ذات میں کسی بیماری کا خدشہ ہے آپ نے فرمایا میں تجھے ایک عجیب بات دکھاتا ہوں۔ آپ نے کھجور کے ایک خوشے کو بلایا۔ وہ اپنی شاخ سے علیحدہ ہوا اور آپ کی طرف چل پڑا۔ کبھی آپ کو سجدہ کرتا اور کبھی سر اٹھاتا۔ جب حضور اکرم ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ واپس جاؤ چنانچہ خوشہ اپنی ٹہنی سے جا کر چمٹ گیا۔

ابن اسحٰق نے مختار بن ابوالمختار سے انہوں نے ابوظبیان سے انہوں نے اپنے رفقا سے روایت کی کہ ہم ایک سفر میں حضور اکرم کے ساتھ تھے۔ ایک گھنگھریالے بالوں والے یہودی آدمی سے سامنا ہو گیا جب وہ حضور کے قریب آیا تو کہنے لگا کہ اے ابوالقاسم! میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں جس کا جواب نبی ہی دے سکتا ہے۔ فرمایا پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ یہودی نے کہا یہ بتائیے کہ کس مرد سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۳۔ ابوالحکم تنوخیؒ۔ عن رجل من الصحابہ

ابوالحکم تنوخی ایک آدمی سے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا جنت ایک خزانہ ہے۔ جو تکالیف اور مشقتوں سے ڈھانپا ہوا ہے اور جہنم کو خواہشات نفسانی نے ڈھانپ رکھا ہے جس نے جنت کے اوپر سے دقتوں کا پردہ اٹھا دیا۔ اس نے جنت تک رسائی حاصل کر لی اور جس نے خواہشات کا پیچھا کیا۔ وہ جہنم میں گر گیا دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۴۔ حمید بن عبدالرحمٰن حمیریؒ۔ عن رجل من الصحابہ

حمید بن عبدالرحمٰن حمیری ایک صحابی تھے۔ ابوالقاسم بن صدقہ الفقیہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے عوانہ سے انہوں نے داود الاودی سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ میں ایک ایسے آدمی سے ملا کہ ابوہریرہ کی طرح چار سال تک آپؐ کی خدمت میں حضوری کا شرف حاصل ہوا تھا۔ انہوں نے کہا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہر روز کے بناؤ سنگار سے اجتناب کیا جائے نیز غسل خانے میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا اسی طرح حکم دیا کہ مرد عورت سے بچے کھچے پانی سے اور عورت مرد کے بچے کھچے پانی سے غسل نہ کرے اور علیحدگی اختیار کریں۔

ابواحمد نے باسنادہ تا ابوداؤد سلیمان ہناد بن السری سے انہوں نے عبدالسلام بن حرب سے انہوں نے ابوخالد الدالانی سے انہوں نے ابوالعلاء داؤد داودی سے انہوں نے حمید سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب

بلانے والے اکٹھے ہو جائیں تو اس آدمی کی دعوت کو قبول کر' جو دروازے کے قریب تر ہو اور اگر ایک آگے نکل جائے تو اس کی پیروی کر۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۵۔ حضرت حمیدؒ۔ عن اعرابی لہ صحبۃ

حمید۔ ایک بدو سے جسے صحبت نصیب ہوئی۔ سلیمان بن مغیرہ نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ایک بدو سے جسے حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس نے آپ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو اپنے ہاتھوں کو کانوں کی لوؤں تک لے گئے۔ اسی بدو سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور جوتے پہن رکھے تھے' اس کے بعد آپ نے بائیں طرف تھوکا اور پھر جوتے سے رگڑ دیا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔ حمید بن عبدالرحمٰن کا قول ہے کہ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور باسنادہ سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ایک بدو سے روایت کیا اور حدیث بیان کی۔

۶۵۷۶۔ حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف۔ عن رجل من الصحابہ

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری نے ایک صحابی سے۔ عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ ایک شخص حضور ﷺ سے نصیحت کا طلبگار ہوا فرمایا غصہ نہ کھایا کر۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۷۔ حضرت حنظلہ بن ابوسفیان جمحی۔ عن رجل ادرک النبیؐ

حنظلہ بن ابوسفیان جمحی ایک ایسے آدمی سے جسے حضور ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' بلاشبہ جو زیادہ ہیں' وہ تھوڑے ہیں۔ اس آدمی نے کہا بالضرور ہم اسے اچھے اور برگزیدہ لوگوں میں پاتے ہیں فرمایا نہیں مگر وہ جس نے ایسا ایسا کہا اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۸۔ حیی بن یومن۔ عن رجل من الصحابہ

حیی بن یومن' ابوقبیل المعافری ایک آدمی سے جسے حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی' لیث بن سعد نے ابوقبیل سے انہوں نے بعض صحابہ سے روایت کی کہ ایک دن حضور کے ساتھ وہ باہر نکلے فرمایا میرے دائیں ہاتھ میں یہ اللہ کی کتاب ہے۔ جس میں اہل جنت کے' ان کے آباؤ اجداد اور ان کے قبائل کے مکمل نام درج ہیں۔ اسی طرح مزید فرمایا میرے بائیں ہاتھ میں یہ اللہ کی کتاب ہے' جس میں اہل جہنم کا مکمل رجسٹر ہے۔ جن میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۹۔ حضرت خالد بن دریک۔ عن رجل من الصحابہ

خالد بن دریک ایک صحابی سے' ابوعمران حفص بن عمر نے اصبغ بن زید سے انہوں نے خالد بن کثیر سے انہوں نے خالد بن دریک سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا۔ وہ جہنم کی آنکھوں میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ صحابہ نے عرض کیا کیا جہنم کی بھی آنکھیں ہیں آپؐ نے فرمایا کیا تم نے قرآن کی یہ آیت نہیں پڑھی؟ واذا

رأتهم من مكان بعيد

اسی حدیث کو حسن بن قتیبہ نے اصبغ سے انہوں نے خالد سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کیا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۰۔ حضرت داؤد بن عمرو۔ عن ابی سلام، عمن رأی النبیؐ

حضرت داؤد بن عمرو ابوسلام ایک آدمی سے جسے حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے داؤد بن عمرو انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ آپ نے پیشاب کیا پھر قرآن کریم کی کوئی آیت تلاوت کی۔ ہشیم کا قول ہے کہ آپ نے بارہا پانی کو چھونے سے پہلے' قرآن کی آیات پڑھیں۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۱۔ حضرت ذکوان' ابوصالح' عن رجل من الصحابۃ

ذکوان' ابوصالح ایک صحابی سے۔ وکیع نے اعمش سے' انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے حضورؐ کے ایک صحابی سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: افضل ترین کلام سبحان اللہ' الحمد للہ' لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر ہے۔ اس کو ابوحمزہ سکری نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے اور اسی طرح وکیع نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے حضور اکرمؐ کے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی عبادت میں اس قدر مصروف رہتے تھے کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہو گئے تھے کہا گیا یا رسول اللہ ﷺ آپ اتنی عبادت فرماتے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے قصور معاف فرما دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں اس کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

اسی حدیث کو ابومعاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نماز ادا فرمایا کرتے۔

اسی حدیث کو شعبہ اور ثوری نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۲۔ حضرت ذکوان ابوصالح۔ عن رجل من الصحابہ

ابوصالح ایک صحابی سے۔ ابواسحٰق فزاری نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ایک صحابی سے انہوں نے رسول اکرمؐ سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اسے یا تو اچھی بات کہنا چاہیے یا خاموش رہے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔ بقول ابن اثیر دونوں راوی ایک ہی معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ اسناد ایک ہی ہے۔

۶۵۸۳۔ حضرت راشد بن سعد المقرائی۔ عن رجل لہ صحبۃ

راشد بن سعد المقرائی۔ ایک صحابی سے ابومحمد بن ابوالقاسم دمشقی اجازۃً ابوالقاسم حسین بن حسن بن محمد بن اسدی سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن محمد بن علاء سے انہوں نے ابومحمد بن ابونصر سے انہوں نے ابوالحسن بن حذلم سے انہوں نے ابوزرعہ عبدالرحمٰن بن عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے صفوان بن عمرو سے انہوں نے راشد بن

سعد سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ انہوں نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ سوائے شہداء کے باقی مسلمانوں کا قبر میں کیا حال ہوگا۔ فرمایا تلوار کی چمک سے ان کے سروں سے اس فتنے کو ٹالا جا سکتا ہے۔ دونوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۴۔ حضرت ربعیؓ۔ عن رجل من الصحابہ

ربعی ایک صحابیؓ سے۔ سفیان نے منصور سے انہوں نے ربعی بن خراش سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ تم اس مہینے (شعبان) سے آگے نہ بڑھو۔ جب تک کہ تم اگلے مہینے کا چاند نہ دیکھ لو یا گنتی پوری نہ کر لو اور پھر روزے رکھو جب تک نیا چاند نہ نظر آئے یا گنتی نہ پوری ہو جائے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۵۔ حضرت رفیع ابوالعالیہؓ۔ عن رجل من الصحابہ

رفیع ابوالعالیہ ایک صحابیؓ سے۔ ابوخلدہ بن دینار نے ابوالعالیہ سے انہوں نے ایک ایسے آدمی سے جسے حضور اکرم ﷺ کی خدمت کا شرف حاصل ہوا۔ یہ روایت کی اور کہا کہ میں نے آپ سے تمہارے لئے یہ بات محفوظ رکھی ہے کہ جب حضور اکرمؐ نماز ادا کر چکتے۔ تو آپ اس وقت تک مسجد سے نہ نکلتے جب تک دوسری نماز کا وقت نہ آ جاتا۔ پھر آپ مسجد کے درمیان سادہ سا وضو فرماتے۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابومعاویہ عبدہ اور یحیٰی بن سعید اموی سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے اس شخص سے جس نے رسول اکرمؐ سے سنا۔ آپ نے فرمایا نماز کے ہر رکن کو رکوع ہو یا سجدہ اس کا حق دو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۶۔ حضرت زاذان۔ عن بعض اصحاب النبیؐ

زاذان۔ بعض صحابہ سے حماد بن سلمہ نے عطاء بن سائب سے انہوں نے زاذان سے انہوں نے ایک ایسے آدمی سے جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا جس نے مرتے وقت کلمہ توحید پڑھا۔ وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۷۔ حضرت زہیر بن عبداللہؓ۔ عن رجل من الصحابہ

زہیر بن عبداللہ ایک صحابی سے۔ عبدالوہاب نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ازہر بن قاسم سے انہوں نے ہشام دستوائی سے انہوں نے ابوعمران جونی سے روایت کی کہ فارس میں زہیر بن عبداللہ نامی ہمارا ایک امیر تھا۔ اس نے بتایا کہ ایک شخص نے حضور اکرم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی جو شخص بالا خانے پر یا گھر کی چھت پر ننگا سوتا ہے اور اس پر کوئی کپڑا نہیں جو اس کے پاؤں کو ڈھانپے۔ میں اس کی ذمہ داری سے بری ہوں۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۸۔ حضرت زید بن اسلمؓ۔ عن رجل من الصحابہ

زید بن اسلم ایک صحابی سے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ہشام بن سعد سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ایک ایسے آدمی سے جس نے حضور اکرمؐ سے حدیث روایت کی۔ وہ حضور اکرمؐ کے پاس سے گزرے۔ آپ ایک قبر پر جس

میں ایک آدمی دفن کیا جا رہا تھا۔ بیٹھے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے۔ اے اللہ میں اس آدمی سے راضی ہوں۔ تو بھی اس سے راضی ہو۔ میں نے دریافت کیا کون فوت ہوا ہے۔ جواب ملا عبداللہ ذوالبجادین۔ اسی حدیث کو یونس نے ابن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کیا اور ذوالبجادین کی موت کا ذکر کیا اور اس کے آخر میں کہا کہ حضور اکرمؐ نے دعا فرمائی اے اللہ میں اس سے راضی ہوں۔ تو بھی اسے اپنی رضامندی سے نواز۔ ابن مسعود نے اس موقعہ پر خواہش کی تھی۔ کاش اس قبر میں دفن ہونے کا اعزاز مجھے ملتا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۹۔ حضرت زید بن اسلمؓ۔ عن رجل عن بعض اصحاب النبیؐ

زید بن اسلم ایک صحابی سے۔ ابواحمد عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ ابوداؤ سجستانی سے انہوں نے محمد بن کثیر سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جسے قے ہوگئی۔ احتلام ہوگیا یا جس نے فصد کھلوائی وہ افطار نہ کرے۔

۶۵۹۰۔ حضرت زید بن حواری۔ عن رجل من اصحاب النبیؐ

زید بن حواری عمی۔ صحابی کی ایک جماعت سے۔ عبدالرحمٰن بن زید العمی نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہم چالیس ایسے شیوخ سے ملے جنہوں نے ہمیں حضور اکرم ﷺ کی زبانی حدیثیں سنائیں آپ نے فرمایا جس نے میرے صحابہ کا احترام کیا اور انہیں اچھا جانا۔ اور ان کے لیے استغفار کیا وہ روز محشر جنت میں ان کے ساتھ ہوگا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۱۔ حضرت سالم بن ابوالجعدؓ۔ عن رجل من الصحابہ

سالم بن ابوالجعد۔ ایک صحابی سے۔ ہمام نے عطا بن سائب سے روایت کی کہ ایک بدو نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا۔ السلام علیک یا غلام نبی عبدالمطلب! حضور اکرم ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ اس نے کہا میں اپنی قوم کا قاصد اور ان کی طرف سے وفد بن کر آیا ہوں۔ میں آپ سے کچھ سوالات پوچھنے آیا ہوں اور میرا تعلق بنو جشم سے ہے جو آپ کے ننھال ہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کو کس نے پیدا کیا۔ آپ سے پہلے کون تھا اور کیا وہ اب بھی ہے آپ نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے اس نے کہا میں آپ کو قسم دیتا ہوں۔ کیا اس خدا ہی نے آپ کو بھیجا ہے؟ فرمایا: ''ہاں''۔

اس حدیث کو محمد بن فضیل نے عطا سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا اور ابن مسیب نے سالم سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن عاصم سے انہوں نے حصین سے انہوں نے سالم بن ابوالجعد سے انہوں نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت کی کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ آپ نے کھجور کی شاخ میرے ہاتھ پر ماری اور فرمایا کہ اسے پھینک دو چنانچہ میں نے پھینک دی۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۲۔ حضرت سعد بن مسعودؓ۔ عن رجل من الصحابہ

سعد بن مسعود ایک صحابی سے۔ بکر بن مضر نے عبیداللہ بن زحر سے انہوں نے سعد بن مسعود سے انہوں نے ایک صحابی سے

انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی۔ فرمایا بخدا اس وقت میری امت کا کیا حشر ہوگا جب مرد اکڑ اکڑ کر چلیں گے اور عورتیں ناز و ادا کی نمائش کریں گے اور اسی طرح جب میری امت دو حصوں میں بٹ جائے گی۔ ایک حصہ اللہ کی راہ میں اپنا سینہ تان کر کھڑا ہوگا اور دوسرا حصہ غیر اللہ کا کارگزار ہوگا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۳۔ حضرت سعید ابوالبختری ؒ۔ عن رجل من الصحابہ

سعید ابوالبختری ایک صحابی سے۔ شعبہ بن عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابوالبختری سے انہوں نے ایک ایسے آدمی سے جس نے حضور اکرمؐ سے سنا آپ نے فرمایا لوگ اس وقت تک تباہ نہیں ہوتے۔ جب تک وہ اپنے آپ سے معذرت خواہ ہوتے رہیں۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۴۔ حضرت سعید بن مسیّبؒ۔ عن رجل من الصحابہ

سعید بن مسیب ایک صحابی سے۔ عبید بن عمر نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ عیدگاہ کی طرف روانہ ہوئے وہاں صحابہ نے آپ کے پیچھے صف بندی کی اور نجاشی کے لئے چار تکبیریں نماز جنازہ ادا فرمائی۔ اس حدیث کو اصحاب سیر نے۔ سعید بن مسیب سے بواسطہ ابوہریرہ روایت کیا ہے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۵۔ حضرت سعید بن مسیب۔ عن ثلاثین رجلا من الصحابہ

سعید بن مسیب۔ تیس عدد صحابہ سے'ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے۔

انہوں نے سعید بن مسیب سے (انہوں نے حضورؐ کے تیس عدد صحابہ سے) یہ حدیث سنی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا۔ یہ حکم باقی ماندہ حصے پر بھی لاگو ہوگا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۶۔ حضرت سلام بن عمروؒ۔ عن رجل من الصحابہ

سلام بن عمرو ایک صحابی سے۔ ابوعوانہ نے ابوبشر سے انہوں نے سلام بن عمرو سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کتا نجس ہے۔ سوائے اس کتے کے جو بکریوں کی رکھوالی کے لئے ہو۔ اس میں نہ تو کوئی عزت ہے اور نہ فائدہ۔

ابوالفضل بن ابوالحسن فقیہہ نے باسنادہ ابویعلی سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے غندر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے سلام سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اپنے بھائیوں سے حسن سلوک سے پیش آ ؤ یا فرمایا کہ ان سے بھلائی کرو اگر تمہیں کوئی تکلیف پیش آئے تو ان سے مدد مانگو اور اگر انہیں کوئی وقت پیش آئے تو ان کی امداد کرو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۷۔ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ؒ۔ عن رجل من الصحابہ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ایک صحابی سے۔ ابوالیمان نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے بنو ہذیل کی دو عورتوں کے جھگڑے میں کہ ایک نے دوسری پر تیراندازی کی تھی۔ فیصلہ فرمایا تھا۔

اس حدیث کو امام مالک نے موطا میں زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کیا' ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے روایت کی کہ انہوں نے ابومالک اشجعی سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اس شخص سے جس نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا۔ روایت کیا کہ انہوں نے آپؐ کو ایک ایسے کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا جو دونوں طرف مختلف رنگ کا تھا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۸۔ حضرت سلیمان بن یسارؒ۔ عن رجل من الصحابہ

سلیمان بن یسار۔ ایک صحابی سے عبداللہ بن محمد بن عقیل نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے کسی صحابی سے سنا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میرا یہ منبر جنت کے ایک حوض کے کنارے پر نصب ہے اور اسی طرح میرے حجرے اور منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کا ایک باغ ہے۔

۶۵۹۹۔ حضرت سوید بن غفلہؒ۔ عن رجل من الصحابہ

سوید بن غفلہ ایک صحابی سے۔ عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے ہلال بن خباب سے انہوں نے میسرہ ابوصالح سے انہوں نے سوید بن غفلہ سے روایت کی کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کی طرف سے صدقات جمع کرنے والا آیا۔ کہنے لگا میری ذمہ داری یہ ہے کہ نہ تو دودھ دینے والے جانور کو پکڑوں گا اور نہ ملے ہوئے جانوروں میں تفریق کروں گا اور نہ بچھڑے ہوئے جانوروں کو جمع کروں گا اتنے میں ایک آدمی بڑے کوہان والی اونٹنی لئے آیا۔ محصل کو کہا کہ یہ لے لو۔ لیکن اس نے انکار کر دیا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۰۰۔ حضرت شبیب بن ابی روحؒ۔ عن رجل من الصحابہ

شبیب بن ابی روح ایک صحابی سے۔ وکیع نے سفیان سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے شبیب بن ابی روح سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ ایک دن حضور اکرم ﷺ نے صبح کی نماز میں سورۃ روم تلاوت فرمائی اور درمیان میں آپ بھول گئے بعد از ختم نماز آپ نے فرمایا بعض لوگ کیسے عجیب ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہیں مگر بغیر طہارت کے جس سے ہماری نماز میں خرابی واقع ہو جاتی ہے کوئی آدمی بغیر از طہارت نماز میں شریک نہ ہو۔ یعنی اچھی طرح وضو کرے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۰۱۔ حضرت شداد بن ہادؓ ایک بدو سے

شداد بن ہاد ایک بدو سے۔ جو حضور اکرم ﷺ کی صحبت سے مستفیض ہوا۔ یعیش بن صدقہ الفقیہ نے باسنادہ ابو عبدالرحمٰن نسائی سے انہوں نے سوید بن نصر سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عکرمہ بن خالد سے انہوں نے ابن ابی عمار سے انہوں نے شداد بن ہاد سے روایت کی کہ ایک بدو آپ کی خدمت میں آیا اور ایمان لے آیا پھر پوچھا کیا میں ہجرت کروں آپ نے اجازت دے دی اور ایک صحابی کو اس کے بارے میں ضروری ہدایات دیں۔ جب کبھی لڑائی ہوتی۔ تو حضور اکرم ﷺ مال غنیمت سے اسے حصہ دیتے اور اس کے ساتھیوں کو بھی اتنا حصہ عنایت فرماتے اور وہ اعرابی ان کی سواریوں کو چرایا کرتا۔ جب صحابہ نے اس کا حصہ اسے پیش کیا تو اس نے پوچھا۔ یہ کیا ہے صحابہ نے اسے بتایا تو دربار رسالت میں حاضر ہو کر پوچھا یا رسول اللہ۔ میں نے اسلام اس لئے قبول نہیں کیا کہ مال غنیمت سے مجھے بھی حصہ ملے گا بلکہ میں نے آپؐ کی پیروی اس لئے اختیار کی تھی تاکہ دشمن کا تیر میرے حلق میں لگے میں مرجاؤں اور سیدھا جنت میں جاؤں فرمایا اگر تیرا ارادہ سچا ہے تو خدا ایسی صورت پیدا کر دے گا۔

کچھ دنوں کے بعد مسلمان کو کفار کے خلاف ایک مہم پیش آئی اور صحابہ اسے اٹھا کر حضور کے سامنے لائے اسے وہیں تیر لگا تھا جہاں اس نے اشارہ کیا تھا۔ حضور نے دریافت فرمایا کیا یہ وہی آدمی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ وہی ہے فرمایا چونکہ وہ اپنے ارادے میں بے ریا تھا۔ یعنی سچا تھا اس لئے خدا نے اس کی خواہش پوری کر دی۔ آپ نے اس کی تکفین فرمائی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جبہ مبارک کا کفن پہنایا گیا اور نماز جنازہ پڑھی اور دعا فرمائی اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے جس نے تیری راہ میں ہجرت کی اور لڑ کر شہید ہوا۔ میں اس کا گواہ ہوں۔

۶۶۰۲۔ حضرت شرحبیل شفعہ رجبیؓ۔ عن رجل من الصحابہ

شرحبیل بن شفعہ رجبی۔ ایک آدمی سے جسے صحبت نصیب ہوئی۔ ابو یاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے ابوالمغیرہ سے انہوں نے جریر بن عثمان سے انہوں نے شرحبیل بن شفعہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے دن بچوں کو حکم ملے گا۔ کہ جاؤ جنت میں چلے جاؤ وہ گزارش کریں گے۔ یا اللہ! ہم اپنے والدین کے بغیر کیسے جائیں اس پر اللہ تعالیٰ حکم دے گا۔ جاؤ اپنے والدین کو بھی ساتھ لے جاؤ۔

اسے حسن اشعب نے جریر سے انہوں نے شرحبیل سے انہوں نے عتبہ بن عبدالسلمی سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۰۳۔ حضرت شریح نے ایک صحابیؓ سے

شریح نے ایک صحابی سے عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسحٰق بن عیسیٰ طباع سے انہوں نے جریر بن حازم سے انہوں نے واصل الاحدب سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے شریح سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے فرماتا ہے اگر تو میری طرف آنے کے لئے اٹھے

گا۔ تو میں تیری طرف آنے کے لئے چلوں گا اور اگر تو چلے گا تو میں دوڑوں گا۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۰۴۔ حضرت صدی بن عجلان عن رجل من الصحابہ

صدی بن عجلان ابوامامہ باہلی ایک صحابی ہے۔ القاسم نے ابوامامہ سے انہوں نے ایک ایسے شخص سے جس نے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی۔ جب آپ یوم الترویہ کو منیٰ کی طرف جا رہے تھے اور آپ کی سواری کے ایک طرف بلال چل رہے تھے۔ ان کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی۔ جس پر انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو گرمی سے بچانے کے لئے ایک کپڑا تان رکھا تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۰۵۔ حضرت طاؤس ایک صحابیؓ سے

طاؤس ایک صحابی سے۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے روح اور عبدالرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے طاوس سے انہوں نے ایک ایسے آدمی سے روایت کی جس نے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی آپ نے فرمایا بیت اللہ کا طواف عبادت ہے اس لئے دوران طواف میں زیادہ باتیں نہ کرو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۰۶۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ۔ عن رجل قدم علی النبیؐ

طلحہ بن عبیداللہ ایک آدمی سے جو حضور اکرم ﷺ کی ملاقات کو آیا۔ ابو جعفر المبارک بن مبارک بن احمد بن زریق الحداد امام الجامع بواسط نے ابوالسعادات المبارک بن حسین بن عبدالوہاب بن یعقوبا المقری سے انہوں نے ابوالفتح نصر بن حسن بن قاسم الشاشی سمرقندی سے انہوں نے ابوبکر احمد بن منصور بن خلف المغربی سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ بن زکریا سے انہوں نے ابوعلی اعرابی سے انہوں نے محمد بن صباح زعفرانی سے انہوں نے عبداللہ بن نافع زبیری سے انہوں نے محمد بن ادریس شافعی سے انہوں نے مالک سے انہوں نے مغربی سے انہوں نے ابوعلی رودباذی سے انہوں نے ابوبکر بن داستہ سے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ سے ان سب نے امام مالک سے انہوں نے اپنے چچا ابوسہیل سے انہوں نے اپنے والد سے جنہوں نے طلحہ بن عبیداللہ سے سنا کہ اہل نجد کا ایک آدمی جس کے سر کے بال غبار آلود تھے۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کی آواز سنی تو جاتی تھی لیکن کچھ پلے نہیں پڑتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے قریب ہو کر اس نے اسلام کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ دن رات میں پانچ نمازیں۔ اس نے دریافت کیا۔ کیا اس کے علاوہ کچھ اور بھی ہے فرمایا نہیں۔ ہاں اگر تو اپنی مرضی سے کچھ اور پڑھنا چاہے۔ فرمایا رمضان کے مہینے بھر کے روزے۔ اس نے پوچھا بس اتنا ہی یا کچھ اور بھی فرمایا نہیں۔ ہاں اگر تیری مرضی ہو تو۔ فرمایا ادائے زکوٰۃ۔ اس نے پوچھا۔ بس اتنا ہی یا کچھ اور بھی۔ فرمایا نہیں۔ ہاں اگر تو خوشی سے کچھ اور دینا چاہے۔ تو اس کے بعد وہ آدمی مڑا۔ اور یہ کہہ کر چل دیا۔ بخدا میں اس میں کوئی کمی وبیشی نہ کروں گا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر یہ آدمی سچ کہہ رہا ہے۔ تو نجات پا گیا۔

امام شافعی نے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۶۶۰۷۔ حضرت طلق بن حبیب ایک صحابیؓ سے

طلق بن حبیب ایک صحابی سے۔ سفیان نے منصور سے انہوں نے یونس بن خباب سے انہوں نے طلق بن حبیب سے انہوں نے ایک ایسے آدمی سے جو خوش حالی کی تلاش میں تھا۔ وہ شام سے مدینہ آیا۔ وہاں اس نے ایک شیخ کے پہلو میں نماز ادا کی۔ شیخ نے دریافت کیا کیسے آئے ہو۔ اس نے کہا خوشحالی کی تلاش میں شیخ نے اسے حضور اکرم ﷺ کی ایک دعا بتائی۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۰۸۔ حضرت عباد بن عبدالصمد۔ عن راعی رسول اللہؐ

عباد بن عبدالصمد رسول اللہ ﷺ کے چرواہے سے۔ چرواہے کا نام حریث ابوسلمیٰ بتایا گیا ہے۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً قاضی ابوبکر انصاری سے انہوں نے علی بن ابراہیم باقلانی سے انہوں نے ابوبکر محمد بن اسماعیل سے انہوں نے بغوی سے انہوں نے کامل بن محمد سے انہوں نے ابومعمر عباد بن عبدالصمد سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے سے روایت کی آپ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے کہ وہ شہادتین کا قائل ہو۔ قیامت کے دن مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے اور حساب کتاب کو مانتا ہو۔ وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔ ہم نے دریافت کیا۔ کیا تو نے آپؐ سے سنا؟ اس نے کہا۔ ہاں۔ ایک، دو، تین، چار بار نہیں بلکہ بارہا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۰۹۔ حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی۔ عن رجل من الصحابہ

حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی ایک صحابی سے۔ عبداللہ بن مبارک نے کہمس بن حسن سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم کبھی کبھی موچھیں کٹوایا کریں اور سر میں روزانہ تیل لگانے اور بالوں کو کھلا چھوڑ دینے سے منع فرمایا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۰۔ حضرت عبداللہ بن حارث۔ عن رجل من الصحابہ

عبداللہ بن حارث ایک صحابی سے شعبہ نے عبدالحمید صاحب الزیادی سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم رمضان میں سحری ضرور کیا کرو۔ ایک گھونٹ پانی ہی سے کیوں نہ ہو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۱۔ حضرت عبداللہ بن حبیب ابوعبدالرحمٰن سلمی۔ عن رجل من الصحابہ

عبداللہ بن حبیب ابوعبدالرحمٰن سلمی ایک آدمی سے جسے صحبت نصیب ہوئی۔ عطاء بن سائب نے ابوعبدالرحمٰن السلمی سے جن کا نام عبداللہ بن حبیب تھا۔ انہوں نے ایک ایسے آدمی سے جس نے حضور اکرم ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا جو شخص مسجد میں نماز کے انتظار میں جب تک بیٹھا رہتا ہے۔ وہ مصروف عبادت سمجھا جاتا ہے اور فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اے اللہ تو اس شخص کو معاف کر دے اے اللہ تو اس پر رحم کر۔

اسی حدیث کو حماد بن سلمہ نے اور ابراہیم بن حجاج نے اسی طرح عطاء سے روایت کیا ہے اور اسی طرح جریر نے عطاء سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے عبید سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۲۔ حضرت عبداللہ بن زید ابوقلابہ۔ عن رجل من الصحابہ

عبداللہ بن زید ابوقلابہ رقاشی ایک صحابہ سے۔ شعبہ نے خالد الحذاءُ سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فیومئذ لا یعذب عذابہ احد پڑھتے سنا عاصم الاحول نے جوان کے پاس تھے کہا کہ میں نے حسن کو اسی طرح پڑھتے سنا خالد الحذاءُ کہتے ہیں کہ انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو اسی طرح پڑھتے سنا۔

اسے عبداللہ بن موسیٰ نے سلیمان خوزی سے انہوں نے خالد سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے مالک بن حویرث سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے اسی طرح سنا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۳۔ حضرت عبداللہ بن سعدؓ۔ عن رجل من الصحابہ

عبداللہ بن سعد ایک صحابی سے۔ یحیٰی بن محمود نے کتابۃً باسنادہ ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے ابوعمر عثمان بن سعید جو خباز تھے یعنی روٹیاں پکاتے تھے سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ رازی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن سعد سے روایت کی کہ انہوں نے بخارا میں ایک آدمی کو سفید خچر پر سوار دیکھا۔ اس نے سیاہ ریشم کی پگڑی باندھی ہوئی۔ کہتا تھا کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھے یہ پگڑی عطا کی ہے۔

۶۶۱۴۔ حضرت عبداللہ بن شقیق۔ عن رجل من الصحابہ

عبداللہ بن شقیق ایک صحابی سے۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے شریح بن نعمان سے انہوں نے حماد سے انہوں نے خالد الحذاءُ سے انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ۔ آپ کو نبوت کب عطا ہوئی۔ فرمایا جب آدم ابھی بن رہے تھے۔ روح اور جسم کے درمیان تھے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۵۔ حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر۔ عن رجل من الصحابہ

عبداللہ بن عبید بن عمیر ایک صحابی سے۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے معتمر بن سلیمان سے انہوں نے حمید سے انہوں نے عبداللہ بن عبید بن عمیر سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہا کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو سویا ہوا پایا۔ جب آپ جاگے تو بغیر تجدید وضو نماز پڑھ لی۔ ان سے ایک اور حدیث بھی درباره فضیلت لا الہ الا اللہ مروی ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر۔ ذکر المقعدین وابنہما

عبداللہ بن عمر دو معذور میاں بیوی اور ان کے بیٹے کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ بن ابوبکر مدینی نے کتابۃً محمد بن عمر بن ہارون سے

انہوں نے ابوبکر بن ثابت کی کتاب سے انہوں نے محمد بن رامین استر آباذی سے املاءً انہوں نے ابوبکر اسماعیلی سے انہوں نے عیاش بن محمد جوہری سے انہوں نے داؤد بن رشید سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ مکہ میں دو معذور میاں بیوی تھے اور ان کا ایک بیٹا تھا۔ جنہیں وہ صبح اٹھا کر مسجد میں لاتا اور دن بھر ان کی خدمت میں مصروف رہتا اور جب شام ہوتی تو وہ انہیں اٹھا کر گھر لے جاتا۔ کچھ دنوں کے بعد وہ نظر نہ آیا۔ تو حضور اکرمؐ نے اس کے بارے میں دریافت کیا صحابہ نے عرض کیا۔ وہ فوت ہوگیا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر اپنے بعد کوئی شخص اپنا وارث چھوڑنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ ایسا وارث چھوڑ کر جائے جیسا کہ وہ لڑکا تھا اس کے بعد بھی حضور اکرمؐ اکثر اس لڑکے کو انہی الفاظ سے یاد فرمایا کرتے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

نوٹ:

یہ حدیث اس لیے غلط ہے کہ مکہ میں سوائے بیت اللہ کے اور کوئی مسجد نہ تھی اور بیت اللہ میں آپ کا داخلہ بند تھا۔ حیرت ہے ابن کثیر کو کیوں خیال نہ آیا۔

۶۶۱۷۔ حضرت عبداللہ بن عمیر۔ عن روح بنت ابی الہب

عبداللہ بن عمیر یا عمیرہ۔ ابولہب کی لڑکی کے خاوند سے، فضل بن دکین نے اسرائیل سے انہوں نے سماک سے انہوں نے معبد بن قیس سے انہوں نے عبداللہ بن عمیر یا عمیرہ سے انہوں نے ابولہب کی بیٹی سے روایت کی کہ میں اپنے گھر میں تھی کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کیا گھر میں کوئی بچہ یا بڑھیا نہیں ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۸۔ حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک۔ عن رجل من الصحابہ

عبداللہ بن کعب بن مالک ایک صحابی سے، ابوالیمان نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن کعب سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے گروہ مہاجرین (حضور ﷺ نے اس دن سر پر پٹی باندھ رکھی تھی) میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری نفری بڑھنا شروع ہوگئی ہے اور انصار وہ لوگ ہیں جنہوں نے مجھے اپنے ہاں پناہ دی پس تمہیں چاہیے کہ ان کے شرفا کی عزت کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۹۔ حضرت عبداللہ بن محیریز۔ عن رجل من الصحابہ

عبداللہ بن محیریز الجمحی ایک صحابی سے، ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے عبداللہ بن محیریز سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل دیں گے۔ اسی حدیث کو سعد بن اوس نے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے ابن محیریز سے انہوں نے ثابت بن سمط سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے انہوں نے رسول اکرمؐ سے اسی طرح روایت کیا اور لیث بن ابوسلیم نے بلال بن یحییٰ سے انہوں نے شرحبیل بن سمط سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے روایت کیا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۰۔ حضرت عبداللہ بن ابی ہذیل۔عن رجل من الصحابہ

عبداللہ بن ابی ہذیل ایک صحابی سے۔فطر بن خلیفہ نے عبداللہ بن ابوہذیل سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ ایک وقت ہم پر ایسا بھی گزرا ہے کہ بھوک کی وجہ سے بوقت رفع حاجت ہمارے پیٹ سے اونٹ کی میگنیاں نکلتی تھیں۔ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۱۔ حضرت عبدالجبار خولانی۔عن رجل من الصحابہ

عبدالجبار خولانی ایک صحابی سے۔ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے عوام سے عبدالجبار خولانی سے روایت کیا کہ ہماری محفل میں ایک صحابی تشریف لائے اور کعب ہمیں کہانی سنا رہا تھا پوچھا کون ہے حاضرین نے کہا کعب ہے جو ہمیں کہانی سنا رہا ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ کہانی یا تو امیر سنائے یا مامور یا حیلہ ساز۔پس جب یہ روایت کعبؓ تک پہنچ گئی تو اس کے بعد کعب نے افسانہ گوئی بند کردی تھی۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۲۔ حضرت عبدالرحمٰن بن بیلمانی۔عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن بیلمانی ایک صحابی سے۔سفیان نے محمد بن عبدالرحمٰن بن بیلمانی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے موت سے ایک مہینہ پہلے توبہ کرلی۔اس کی توبہ قبول ہوجائے گی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۳۔ حضرت عبدالرحمٰن بن جبیرؓ۔عن رجل خدم النبیؐ

عبدالرحمٰن بن جبیر ایک ایسے آدمی سے جس نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت کی۔عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ بن زکریا سے انہوں نے سعید بن ابوایوب سے انہوں نے بکر بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن ہبیرہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے انہوں نے ایک ایسے آدمی سے جس نے حضور اکرم ﷺ کی آٹھ سال خدمت کی اس نے حضور اکرمؐ کو فرماتے سنا جب کھانا پیش کیا جائے تو آدمی بسم اللہ پڑھے اور جب کھانے سے فراغت پا چکے تو یہ دعا پڑھے:

اللهم اطعمت واسقيت و اغنيت واقنيت و هديت فلك الحمد على ما اعطيت

ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۴۔ حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب۔عن رجال لہم صحبۃ

عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب ایسے لوگوں سے جنہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ بن زکریا سے انہوں نے حجاج بن ارطاہ سے انہوں نے حسین بن حارث جدلی سے

روایت کی کہ عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب نے ایک ایسے دن کے بارے میں خطاب کیا جب رمضان کے بارے میں شک پڑ جائے۔انہوں نے کہا غور سے سنو میں حضور اکرم ﷺ کے کئی صحابہ کی صحبت میں بیٹھا ہوں میں نے ان سے دریافت کیا اور انہوں نے مجھے بتایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چاند دیکھو تو روزہ رکھ لو اور چاند دیکھو تو افطار کر لو اور اگر شک میں پڑ جاؤ تو تیس روزے پورے کر لو۔ اگر دو مسلمان گواہ گواہی دیں تو پس روزہ رکھو یا افطار کرو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۲۶۲۵۔ حضرت عبدالرحمٰن صنابحی۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن صنابحی ایک صحابی سے۔ اوزاعی نے عبداللہ بن سعد سے انہوں نے عبدالرحمٰن صنابحی سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے مشکل اور دقیق مسائل میں غلو سے منع فرمایا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۲۶۲۶۔ حضرت عبدالرحمٰن بن علاء الحضرمی۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن بن علاء الحضرمی ایک ایسے آدمی سے جسے صحبت نصیب ہوئی' سفیان نے عطاء بن سائب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حضرمی سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت کے آخر میں ایسے آئیں گے جو مزدور کو اس کی اجرت اس طرح ادا کریں گے جس طرح اس امت کے پہلے لوگ ادا کیا کرتے تھے۔ اور برے اعمال کو برا سمجھیں گے اور اہل فتنے کو قتل کریں گے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۲۶۲۷۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعوف۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن بن ابوعوف جرشی ایک صحابی سے۔ ابوالیمان نے جریر بن عثمان سے انہوں نے ابن ابی عوف سے انہوں نے بعض صحابہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک دن فجر کی نماز اتنے اندھیرے میں ادا فرمائی کہ اگر کوڑا زمین پر پھینکا جاتا۔ تو دکھائی نہ دیتا۔ دوسرے دن جب نماز پڑھائی تو اتنی روشنی تھی کہ سورج ابھرنے والا تھا فرمایا نماز فجر کا وقت ان دو انتہاؤں کے درمیان ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۲۶۲۸۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ایک صحابی سے۔ عبدالوہاب بن علی بن سکینۃ الامین نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے احمد بن حنبل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے روزے دار کو فصد سے منع فرمایا اور اسی طرح وصال سے (یعنی چوبیس گھنٹے کا روزے) سے منع فرمایا لیکن اپنے اصحاب پر شفقت اور مہربانی کے لئے ایسا کیا۔ اسے حرام نہیں فرمایا صحابہ نے گزارش کی یارسول اللہ آپؐ تو ایسا کرتے ہیں فرمایا میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۲۶۲۹۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضور اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے

انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جلب (بیچنے کے لئے سامان دیہات میں لے جانا) اور بیع حاضر ایک بادیہ نشین کے لئے ساز گار نہیں مجھے والد نے بیان کیا انہوں نے عفان سے انہوں نے شعبہ سے باسنادہ مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غورۂ تمر تمر منقی اور تمر سے منع فرمایا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۳۰۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؓ۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے ایک صحابی سے۔ شریک وغیرہ نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی کہ جنگ صفین کے موقع پر ایک شامی نے با آواز بلند کہا کیا تم میں اویس قرنی موجود ہیں ہم نے جواب دیا۔ ہاں موجود ہیں لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو اس نے کہا کہ اس لئے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اویس بوجہ وصف احسان وحس سلوک خیر التابعین ہے۔ اس پر وہ حضرت علی کے ساتھ اندر داخل ہوئے

دونوں نے ذکر کیا ہے۔

یہ سب تراجم عبدالرحمان نے ایک صحابی سے بیان کئے ہیں۔ لیکن میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ ایک ہی صحابی ہے یا صحابیوں کی ایک جماعت ہے جن سے ابن ابی لیلیٰ یہ تمام تراجم روایت کئے ہیں۔ لیکن (ابن اثیر کہتے ہیں) ہم نے یہ سب تراجم اس لئے لکھ دیئے ہیں کہ باقی اہل علم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۶۳۱۔ حضرت عبدالرحمٰن بن معاذ تیمیؓ۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن بن معاذ تیمی ایک صحابی سے ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے معمر سے، انہوں نے حمید الاعرج سے، انہوں نے محمد بن ابراہیم تیمی سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن معاذ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے لوگوں کو منیٰ میں ایک خطبہ دیا اور مہاجرین کو بیت اللہ کے دائیں طرف اور انصار کو بائیں طرف جگہ دی اور باقی لوگوں کو ان کے اردگرد جگہ دی اور پھر انہیں مناسک حج کی تعلیم دی، اور اہل منیٰ کے کان اس طرح کھلے ہوئے تھے کہ اپنی اپنی جگہ پر ہر آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو پوری طرح سن رہا تھا۔ چنانچہ آپ نے رمی جمار کے بارے میں فرمایا کہ اس مقصد کے لیے چھوٹے چھوٹے کنکر چنے جائیں۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۳۲۔ حضرت عبدالواحد بن عبداللہ قرشی۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالواحد بن عبداللہ قرشی ایک صحابی سے۔ محمد بن سوقہ نے عبدالواحد قرشی سے روایت کی کہ جب حضرت امام حسین کا سر یزید کے پاس لایا گیا تو اس بدبخت نے ایک چھڑی سے آپ کے ہونٹوں کو جگہ سے ہٹایا، تو امامؑ کے دانت نمودار ہوئے جو برف سے بھی زیادہ سفید تھے اور شعر پڑھا۔

یفلقن هاما من رجال اعزة علینا وهم کانوا اعق واظلما

''ان بدبختوں معزز لوگوں کی کھوپڑیاں پھوڑ دیں اور انہوں نے ہم پر بڑا ظلم اور زیادتی کی۔''

اس موقعہ پر ایک شخص نے اس بد بخت سے کہا اے یزید! اپنی چھڑی کو امامؓ کے ہونٹوں سے ہٹالے میں نے بارہا حضور کو دیکھا کہ وہ ان ہونٹوں کو چوم رہے تھے۔ اس پر یزید نے چیں بہ چیں ہو کر غصے میں چھڑی ہٹالی۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۳۳۔ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود۔ عن رجل من الصحابہ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعودؓ ایک صحابی سے۔ حضور اکرم ﷺ جب مصروف نماز ہو تو اپنی آنکھیں آسمان کی طرف مت اٹھاؤ مبادا بصارت ضائع کر بیٹھو یا مبادا تمہاری آنکھیں چندھیا جائیں۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۳۴۔ حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار۔ عن رجلین ایتا النبیؐ

عبید اللہ بن عدی بن خیار۔ ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے انہوں نے عبید اللہ بن عدی بن خیار سے انہوں نے دو آدمیوں سے جو حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے سنا کہ آپ صدقہ تقسیم فرما رہے ہیں چنانچہ وہ دونوں بھی آدمیوں سے بچتے نکلتے حضور اکرم ﷺ تک جا پہنچے۔ آپ نے اپنی نظریں اوپر اٹھائی اور پھر نیچے کرلیں دیکھا کہ دو ہٹے کٹے آدمی کھڑے ہیں فرمایا ان صدقات میں دولت مند کا اور ایسے آدمی کا جو کما سکتا ہو کوئی حصہ نہیں ہے۔

اور شعیب بن ابو حمزہ نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عدی سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی اور امام میں بھی دو رجحان (فطرت) ہوتے ہیں ایک وہ جو اسے نیکی کی طرف بلاتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور دوسرا وہ جو اسے برائی کی ترغیب دیتا ہے جو شخص اس کے شر سے بچ گیا' وہ بچ گیا اور اس نے برے جذبے پر غلبہ پالیا۔ دونوں نے حدیث صدقہ کا ذکر کیا ہے لیکن حدیث بطانہ کا ذکر صرف ابن مندہ نے کیا ہے۔ احتمال ہے کہ یہ دو ترجمے ہیں کیونکہ حدیث صدقہ میں دو آدمیوں کا ذکر ہے اور حدیث بطانہ میں ایک کا۔ واللہ اعلم۔

۶۶۳۵۔ حضرت عبید بن عمیرؓ۔ عن الثقۃ من الصحابہ

عبید بن عمیر چند ثقہ صحابہ سے۔ احمد بن حفص نے والد سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے حجاج بن حجاج سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عطاء بن ابو ریاح سے انہوں نے عبید بن عمیر سے انہوں نے چند ثقہ صحابہ سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف وخسوف میں چھ رکعت اور چار سجدے ادا کئے۔ اسی حدیث کو احمد بن معاویہ نے حسین بن حفص سے انہوں نے ابن طہمان سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے حذیفہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے نماز کسفوف ادا کی اور معاذ بن ہشام نے اپنے والد سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عبید سے انہوں نے سیدہ عائشہؓ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ رکعت اور چار سجدے نماز کسوف میں ادا کئے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۳۶۔ حضرت عثمان بن عبید اللہؓ۔ عن رجال من الصحابہ

عثمان بن عبید اللہ نے بیان کیا کہ انہوں نے کئی صحابہ سے سنا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ کی نظروں میں دنیا کی اتنی قدر و منزلت بھی ہوتی جتنی کہ مچھر کے پر کی ہے تو کافر اور مشرک کو کچھ بھی نہ ملتا۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۳۷۔ حضرت عرفجہ سلمیؓ ۔عن رجل من الصحابہ

عرفجہ سلمی ایک صحابی ہے۔ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عطا بن سائب سے انہوں نے عرفجہ سلمی سے روایت کی کہ وہ عتبہ بن فرقد کے گھر میں تھے' انہوں نے ایک حدیث بیان کرنا چاہی اتفاقاً وہاں ایک صحابی بھی موجود تھے' جوان سے بہتر انداز میں حدیث بیان کر سکتے تھے چنانچہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر جہنم میں پھینک دیا جاتا ہے اور ہر رات کو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ اے طالبان خیر آ ؤ اور اے طالبان شر رک جاؤ۔ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۳۸۔ حضرت عسعس بن سلامہؓ ۔عن رجل من الصحابہ

عسعس بن سلامہ ایک صحابی ہے۔ابو اسحٰق فزاری نے ابان سے انہوں نے سعید بن ابوالحسن سے انہوں نے عسعس بن سلامہ سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کی کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی نماز جنازہ چالیس آدمیوں نے پڑھی اور سب نے اس کے لئے دعائے مغفرت مانگی اسے نجات مل گئی اور جس کے بارے میں دس آدمیوں نے شہادت دی۔ان کی شہادت تسلیم کر لی جائے گی۔ابن مندہ نے ذکر کیا ہے

۶۶۳۹۔ حضرت عطاء بن ابورباحؓ ۔عن رجل من الصحابہ

عطاء بن ابورباح ایک صحابی سے۔ابن مبارک نے مصعب بن ثابت سے انہوں نے عاصم بن عبیداللہ سے انہوں نے عطاء بن ابورباح سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ حسب معمول مسجد میں داخل ہوئے اور فرمایا کیا آپ ہنس رہے ہیں؟ کیا میں تمہیں نہیں دیکھ رہا ہوں کہ آپ ہنس رہے ہیں!اور پھر حدیث بیان فرمائی۔دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۰۔ حضرت عطاء بن یزید لیثیؒ ۔عن بعض الصحابہ

عطاء بن یزید لیثی بعض صحابہ سے۔ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے روح بن عبادہ سے انہوں نے صالح بن ابوالاخضر سے انہوں نے زہری سے انہوں عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے بعض صحابہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ سے دریافت کیا گیا یارسول اللہ ﷺ! افضل آدمی کون ہے' فرمایا وہ مومن جو اپنے نفس اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔پوچھنے والے نے پھر پوچھا اس کے بعد کس کا درجہ ہوگا فرمایا۔وہ مومن جو کسی گھاٹی میں ہے اللہ سے ڈرتا ہے اور لوگوں کو اس کے شر سے بچاتا ہے۔

ابن عجلان نے سہیل سے انہوں نے عطاء بن یزید سے انہوں نے بعض صحابہ سے روایت کی حضور نے فرمایا جس شخص نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ' ۳۳ الحمد اللہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر پڑھا اور بعض میں لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک پڑھا اسے معاف کر دیا گیا۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۱۔ حضرت علی بن ربیعہ ؓ ۔ عن رجل من الصحابہ

علی بن ربیعہ ایک صحابی سے۔ عبدالعزیز بن رفیع نے علی بن ربیعہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے نماز پڑھائی اور پھر صحابہ کی طرف منہ پھیرا اور فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف میں کھڑے نمازیوں پر رحمتیں بھیجتے ہیں۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۲۔ حضرت علی بن علی بن سائب ؒ عن اخیہ۔ عن رجل من الصحابہ

علی بن علی بن سائب نے اپنے بھائی سے انہوں نے ایک صحابی سے' حماد بن سلمہ نے حجاج بن ارطاہ سے انہوں نے علی بن علی بن سائب سے انہوں نے اپنے بھائی سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے عورتوں کی دبر یعنی پاخانہ کی جگہ کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۳۔ حضرت عمر بن ثابت انصاری ؓ ۔ عن بعض الصحابہ

عمر بن ثابت انصاری ایک صحابی سے۔ معمر نے زہری سے انہوں نے عمر بن ثابت انصاری سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی حضور اکرم نے فرمایا اللہ انہیں دجال کے فتنے سے بچائے۔ تم میں سے ہر شخص اللہ کو مرنے کے بعد ہی دیکھ سکے گا جبکہ اس دجال کی آنکھوں کے درمیان میں کافر کا لفظ صاف طور پر لکھا ہوگا اور جو آدمی بھی اس کے اعمال سے نفرت کرے گا وہ اس لفظ کافر کو پڑھ سکے گا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۴۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ ۔ عن عدۃ من الصحابہ

عمر بن العزیز چند صحابہ سے۔ عیسیٰ بن عبداللہ نے ان کی حدیث کو محمد بن عمر بن علی بن ابوطالب سے انہوں نے یزید بن عمر بن مورق سے روایت کیا وہ کہتے ہیں' میں شام میں تھا اور خلیفہ عمر بن عبدالعزیز لوگوں کو عطیات دے رہے تھے۔ میں بھی حاضر ہوا تو دریافت کیا کہ کس قبیلے سے ہو؟ میں نے کہا قریش سے اور بنو ہاشم سے پھر دریافت کیا' بنو ہاشم کی کس شاخ سے میں نے کہا علی بن ابوطالب کا مولی ہوں خلیفہ تھوڑی دیر خاموش رہا۔ پھر سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ میں بھی علی بن ابوطالب کا مولی ہوں پھر وہ کہنے لگا میں نے چند صحابہ سے سنا حضور ﷺ نے فرمایا من **کنت مولاہ فعلی مولاہ** اس کے بعد وہ اپنے مزاحم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے فلاں تم اس طرح کے لوگوں کو کتنی کتنی رقم دیتے ہو۔ اس نے کہا سو یا دو سو درہم۔ خلیفہ نے کہا ان صاحب کو ساٹھ دینار دینا۔ کیوں کہ یہ حضرت علی کے قرابت دار ہیں۔ پھر کہنے لگے۔ تیرا حق تیرے شہر میں اسی طرح تجھے پہنچتا رہے گا جیسا کہ تیری طرح کے اور لوگوں کو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۵۔ حضرت عمر بن نھلہ ؓ ۔ عن رجل من الصحابہ

عمر بن نھلہ ایک صحابی سے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمسایہ کا حق بوجہ قرب کے سب پر فائقؑ ہے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۶۔ حضرت عمرو بن اوسؓ۔ عن رجل حدثہ عن مؤذن رسول اللہؐ

عمرو بن اوس' حضور اکرمؐ کے موذن سے شعبہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عمرو بن اوس سے انہوں نے اس آدمی سے جس نے رسول اللہؐ کے موذن سے حدیث روایت کی کہ ایک موقعہ پر بارش ہوگئی۔ حضور اکرمؐ نے منادی کرا دی کہ اپنی اپنی اقامت گاہ پر نماز ادا کرلو (رحل کا لفظ آیا ہے جس کے معنی پالان بھی ہیں) دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۷۔ حضرت عمرو بن شرحبیلؓ۔ عن رجل من الصحابہ

عمرو بن شرحبیل ایک صحابی سے۔ یعیش بن صدقہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے انہوں نے اسحٰق بن منصور اور عمرو بن علی سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوعمار سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی آپ نے فرمایا کہ ایمان' عمار کے جوڑوں میں رس بس گیا ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۸۔ حضرت عوف بن مالک ابوالاحوصؓ۔ عن بعض اصحاب النبیؐ

عوف بن مالک ابوالاحوص۔ سفیان نے عمرو بن ابوالاحوص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ مجھے حضور ﷺ کے ایک صحابی نے بتایا کہ حضورؐ کی قرأت کا اندازہ ہم آپ کی ریش مبارک کی حرکت سے لگایا کرتے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۹۔ حضرت عیاض بن مرثدؓ۔ عن رجل من الصحابہ

عیاض بن مرثد۔ ایک صحابی سے۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے عیاض بن مرثد سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی انہوں نے حضور سے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا عمل ایسا ہے جو مجھے بہشت میں لے جائے گا۔ پوچھا کیا تمہارے والدین میں سے کوئی ایک بھی زندہ ہیں' اس نے جواب نفی میں دیا تو آپ نے فرمایا لوگوں کو پانی پلایا کر' اس نے گزارش کی۔ یارسول اللہ ﷺ وہ کیسے۔ جب وہ موجود ہوں تو پانی ان کے ہاتھوں میں دے اور جب وہ موجود نہ ہوں تو اٹھا کر ان کے پاس لے جا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۵۰۔ حضرت قاسم بن مخیمرہؓ۔ عن رجل من الصحابہ

قاسم بن مخیمرہ ایک صحابہ سے۔ اوزاعی نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے ایک موقعہ پر نماز جمعہ پڑھائی اور سورج آپ کے دائیں ابرو پر چمک رہا تھا۔ ابن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ہلال بن سیاف سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ جس شخص نے کسی ذمی کو قتل کیا۔ اسے بہشت کی خوشبو سونگھنا بھی نصیب نہ ہوگی حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال کے فاصلے سے محسوس کی جاسکتی ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۵۱۔ حضرت ابوقتادہ وابوالدھماءؓ ۔ عن رجل من الصحابہ

ابوقتادہ ابوالدھماء ایک صحابی سے۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے بہزاور عفان سے انہوں نے سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ابوقتادہ اور ابوالدھماء سے روایت کی کہ وہ دونوں کثرت سے حج ادا کیا کرتے تھے۔ ایک موقعہ پر ایک بادہ نشین سے ملے۔ وہ کہنے لگا کہ ایک موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور فرمایا جب بھی تو کوئی چیز اللہ کے نام پر دے گا۔ وہ تجھے اس کے بدلے میں اس سے بہتر چیز عطا کر دے گا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۵۲۔ حضرت قزعہ بن یحیٰیؒ ۔ عن رجل من الصحابہ

قزعہ بن یحیٰی ایک صحابی سے۔ اوزاعی نے حسان بن عطیہ سے انہوں نے قزعہ بن یحیٰی سے روایت کی کہ بصرے میں ایک صحابی سے ہماری ملاقات ہوگئی۔ جب انہوں نے روانگی کا ارادہ کیا۔ تو اہل بصرہ کے کچھ لوگوں نے جن میں میں بھی شامل تھا۔ بغرض مشایعت ان کا ساتھ دیا۔ لوگ واپس ہوتے گئے اور آخر کار صرف میں رہ گیا۔ میں نے ان سے درخواست کی کہ از راہ کرم مجھے حضور اکرم ﷺ کی کوئی حدیث سنایئے۔ انہوں نے کہا میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا جس نے صبح کی نماز ادا کی وہ خدائی تحویل میں آ جاتا ہے۔ اس لئے اسے محتاط ہو جانا چاہیے۔ شاید جناب باری اس سے کچھ طلب کریں۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۵۳۔ حضرت قیس بن ابی حازمؒ ۔ عن رجل من الصحابہ

قیس بن ابی حازم نے ایک صحابی رسول کریم ﷺ سے سنا۔ بیان بن بشر نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ایک صحابی سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا' جو شخص دنیا میں نرمی برتتا ہے۔ آخرت میں یہ اس کو فائدہ دے گی۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۵۴۔ حضرت کردوس ایک صحابیؓ سے

کردوس ایک صحابی سے۔ شعبہ نے عبدالملک بن میسرہ سے انہوں نے کردوس سے جو اہل کوفہ کا مشہور قصہ گو تھا روایت کی کہ اس نے ایک بدری سے سنا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے قصہ گوؤں کی محفل میں بیٹھنے سے یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ میں چار غلام آزاد کروں۔ دونوں نے ذکر کیا ہے

۶۶۵۵۔ حضرت متوکل بن لیثؒ ۔ عن رجل من الصحابہ

متوکل بن لیث ایک صحابیؓ سے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن عبداللہ دمشقی سے انہوں نے متوکل بن لیث سے انہوں نے ایک آدمی سے سنا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس کے پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے اس پر جہنم کی آگ حرام ہوگئی چنانچہ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی اپنے پاؤں کو غبار آلود کروں اور اپنی سواری کو آرام دوں۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور یہ صحابی جابر بن عبداللہ انصاری ہیں۔

۶۶۵۶۔ حضرت محمد بن ابراہیم تیمیؓ ۔عن رجل من الصحابہ

محمد بن ابراہیم تیمی ایک صحابی سے۔ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عبدربہ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو احجار زیت کے پاس دیکھا کہ ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے تھے۔دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۵۷۔ حضرت محمد بن اسحٰق۔عن رجل شہد مؤتہ

محمد بن اسحٰق ایک صحابیؓ سے۔جنگ موتہ میں شریک تھے۔ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ ایک شخص نے جو جنگ موتہ میں شریک تھے۔واپسی پر ذیل کے دو شعر کہے

کفی حزنا انی رجعت وجعفر وزید و عبداللہ فی رمس اقبر

''مجھے غم کو یہی بہت ہے کہ میں تو لوٹ آیا ہوں لیکن جعفرؓ زید اور عبداللہ قبر میں دفن کر دیئے گئے ہیں۔''

قضوا نحبھم ثمت مضوا لسبیلھم وخلفت للبلوی مع المتغبر

''انہوں نے اپنا فرض ادا کیا اور اپنی راہ پر روانہ ہوگئے اور میں مصائب جھیلنے کے لئے بقیۃ السیف کے ساتھ پیچھے رہ گیا ہوں۔''

۶۶۵۸۔ حضرت محمد بن سیرینؒ ۔عن رجل من الصحابہ

محمد بن سیرین ایک صحابی سے۔ابوالفضل بن ابوالحسن نے ابویعلی سے انہوں نے ہدبہ بن خالد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی کہ کوفہ میں ایک آدمی نے شہادت دی کہ حضرت عثمان کا قتل شہادت ہے۔اس پر پولیس نے اسے پکڑلیا اور حضرت علی کے پاس لے آئے اور کہنے لگے اگر آپ نے ہمیں منع نہ کیا ہوتا تو ہم اس آدمی کو قتل کر دیتے کیوں کہ یہ عثمان کو شہید کہتا ہے۔

اس آدمی نے حضرت علیؓ سے مخاطب ہو کر کہا آپ کو یاد ہوگا کہ ایک بار میں نے حضور اکرمؐ سے سوال کرنے کے بعد ابوبکرؓ عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سوال کیا اور سب نے میری امداد فرمائی۔پھر میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہؐ دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ان عطیات میں برکت ڈالے۔حضورؐ نے فرمایا تھا۔عطیات کو اللہ تعالیٰ کیوں برکت عطا نہیں فرمائے گا۔جب کہ تیرے معطیوں میں ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے اور ابونعیم نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہم اس حدیث کو نعیم ابوہند کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

۶۶۵۹۔ حضرت محمد بن ابوعاصمؒ ۔عن رائی النبیؐ

محمد بن ابوعاصم ایک صحابی سے۔ابراہیم بن طہمان نے ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے محمد بن ابوعاصم سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ جوتوں سمیت نماز پڑھ رہے تھے۔ان دنوں مسجد کا فرش مٹی کا تھا چنانچہ آپؐ نے مٹی والے جوتے سے پنڈلی پر مسح کیا۔

اس حدیث کو حکم بن سعد الایلی نے ربیعہ سے انہوں نے انس سے اسی طرح بیان کیا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۰۔ محمد بن ابو عائشہؓ۔ عن رجل من الصحابہ

محمد بن ابو عائشہ ایک صحابیؓ سے۔ خالد الحذاءؒ نے ابو قلابہ سے انہوں نے محمد بن ابو عائشہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے صحابہ سے دریافت فرمایا کہا نماز میں امام قرأت کرتا ہے تو تم بھی قرأت کرتے ہو انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ! فرمایا آئندہ ایسا مت کیا کرو۔ ہاں البتہ تم فاتحہ الکتاب پڑھ سکتے ہو۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۱۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبانؓ۔ عن رجل من الصحابہ

محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان ایک صحابی سے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہر مسلمان کو چاہیے کہ جمعہ کے دن غسل اور مسواک کرے اور اگر ہو سکے تو خوشبو بھی لگائے۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۲۔ محمد بن قیسؓ۔ عن رجل من الصحابہ

محمد بن قیس ایک صحابی سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا۔ سبزہ جنت ہے۔ کشتی نجات ہے' عورت خیر ہے' دودھ فطرت ہے' قید' ثبات فی الدین ہے نیز فرمایا کہ میں کینے کو ناپسند کرتا ہوں۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۳۔ مسلم بن صبیح۔ عن رجل من الصحابہ

مسلم بن صبیح ایک صحابی سے۔ اعمش نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ کے عہد میں اہل اسلام اور اہل کتاب میں جھگڑا ہو گیا۔ مسلمان کہتے کہ ہم بہتر ہیں اور اہل کتاب کہتے ہیں کہ ہم بہتر ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ لیس باما نیکم و امانی اھل الکتاب الخ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۴۔ میتب بن رافع۔ عن رجل من الصحابہ

میتب بن رافع ایک صحابی سے۔ العلاء بن میتب نے اپنے والد سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی رسول اکرمؐ نے فرمایا ہر سورت کا رکوع اور سجود سے پورا حق ادا کرو۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۵۔ مطرف بن عبداللہ۔ عن رجل من الصحابہ

مطرف بن عبداللہ بن شخیر ایک صحابی سے۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حمید بن بلال سے انہوں نے مطرف سے انہوں نے ایک اعرابی آدمی سے روایت کی کہ اس نے حضور اکرم ﷺ کے پاؤں میں کھجور کے پتوں کا جوتا دیکھا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۶۔ معاویہ بن قرہ۔ عن رجل من اصحاب الشجرہ

معاویہ بن قرہ ایک صحابی سے جو بیعت رضوان میں موجود تھے۔ وہ صحابی کہنے لگے۔ اب تم جن گناہوں کو بال سے بھی باریک تر خیال کرتے ہو۔ ہم ان گناہوں کو آقا علیہ السلام کے دور میں ہلاکت آفریں گردانتے تھے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۷۔ معبد الجہنی۔ عن رجل من الصحابہ

معبد الجہنی ایک صحابی سے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا' علم' عمل سے بہتر ہے۔ تمام امور میں اعتدال مستحسن ہے۔ دین قطع و برید اور غلو کے درمیان ہے اور نیکی دو برائیوں کے درمیان ہے جسے صرف اللہ کے فضل و کرم سے حاصل کیا جا سکتا ہے اور گھوڑے کا الف ہو جانا بدترین سواری ہے۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۸۔ مہلب بن ابوصفرہ۔ عمن سمع النبیؐ

مہلب بن ابوصفرہ نے صحابی سے۔ ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہ ابوعیسیٰ سے انہوں نے محمود بن غیلان سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے مہلب بن ابوصفرہ سے روایت کی کہ مجھے ایک صحابی نے بتایا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں رات میدان جنگ میں گزارنا پڑے تو سورہ حٰم پڑھکر سویا کرو۔ دشمن تم پر غلبہ نہیں پا سکے گا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۹۔ موسیٰ بن ابوعائشہ۔ عن رجل عمن سمع النبیؐ

موسیٰ بن ابوعائشہ ایک آدمی کے واسطے سے ایک اور آدمی سے۔ ایک آدمی نے اپنے مکان کے اوپر والی چھت پر بیٹھ کر قرأت کی اور پھر اونچی آواز میں اس نے "الیس ذلک بقادر علیٰ ان یحیی الموتی" اور کہا "سبحانک وبلی" جب ان سے اس بارے میں پوچھا گیا' تو جواب دیا کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی زبان سے اس طرح سنا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۰۔ نافع بن جبیر۔ عن رجل من الصحابہ

نافع بن جبیر بن مطعم ایک صحابی سے۔ رسول اکرم ﷺ نے بشر بن سحیم کو حکم دیا کہ وہ شہر بھر میں منادی کر دیں کہ جنت میں نفس مسلمہ کے علاوہ اور کوئی داخل نہ ہوگا اور وہ کھانے پینے کے دن ہوں گے اور جابر سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۱۔ نصر بن عاصم۔ عن رجل من الصحابہ

نصر بن عاصم لیثی ایک صحابی سے۔ مروی ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں قبول اسلام کے لئے اس شرط پر آیا کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھا کرے گا لیکن جب اسلام قبول کر چکا تو اسے حکم ہوا کہ پانچ نمازیں ادا کرنا ہوں گی۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۲۔ حضرت ابونضرہ۔ عن رجل من الصحابہ

ابونضرہ منذر بن مالک ایک صحابی سے۔ سعید الجریری نے ابونضرہ سے روایت کی کہ مجھ سے ایک صحابی نے جو وہاں موجود تھے بیان کیا کہ ایام تشریق کے دوران میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر' آپ نے فرمایا اے لوگو! تمہارا خدا ایک ہے کسی عرب کو عجمی پر

اور کسی سرخ کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں کیونکہ معیار فضیلت تقویٰ ہے پھر فرمایا کیا میں نے اللہ کا پیغام تمہیں پہنچا دیا ہے۔ صحابہ نے جواب دیا۔ ہاں یا رسول اللہؐ! بلاشبہ آپ نے پہنچا دیا ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۳۔ حضرت نعیم بن سبیع۔ عن رجل من الصحابہ

نعیم بن سبیع ایک صحابی سے۔ رقیہ بن مصقلہ نے نعیم بن سبیع الاودی سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ وہ رسول اکرمؐ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے اور دوران سفر نماز میں قصر کرتے تھے اور وہ مقام مدینہ سے چار فرسنگ کے فاصلے پر تھا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۴۔ حضرت نعیم بن ابو ہند۔ عن رجل من الصحابہ

نعیم بن ابو ہند ایک صحابی سے۔ مسلم بن ابراہیم نے محمد بن طلحہ سے۔ انہوں نے سلیمان بن عثمان سے انہوں نے ابوالرمکاء سے انہوں نے نعیم بن ابو ہند سے روایت کی۔ ایک بادیہ نشین حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے حضورؐ سے کچھ مانگا اور آپ نے اس کی خواہش پوری کر دی۔ ابن مندہ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

اسی حدیث کو ابو نعیم نے اسی اسناد سے نعیم بن ابو ہند سے زیادہ تفصیل سے بیان کیا ہے۔

انہی سے مروی ہے کہ جب حضرت علیؓ خلیفہ ہونے کے بعد کوفے آئے تو ان کے خیر خواہ اگر کسی شخص کی زبان سے حضرت عثمانؓ کے بارے میں کوئی کلمہ خیر سنتے تو اسے پیٹ ڈالتے۔ جب حضرت علیؓ کو اس کا علم ہوا تو کہا کہ اگر آئندہ تمہیں ایسا کوئی آدمی ملے تو اسے میرے پاس لے آؤ۔ ایک دن لوگوں نے ایک عمر رسیدہ بادیہ نشین کو کہتے سنا کہ حضرت عثمانؓ شہید ہو کر فوت ہوئے ہیں۔ حضرت علیؓ نے دریافت کیا۔ تمہارے پاس اس کا کیا ثبوت ہے؟ اس نے جواب دیا کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ طلب کرنے حاضر ہوا تھا۔ پھر اس نے وہ حدیث بیان کی۔ جو ہم محمد بن سیرین کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۵۔ حضرت غلام ابی ہریرہ

غلام ابی ہریرہ۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے حماد بن اسامہ سے انہوں نے اسماعیل بن ابو خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ جب وہ حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کے لئے گھر سے روانہ ہوئے تو انہوں نے راستے میں یہ شعر کہا

ویا لیلۃ من طولھا وعنائھا ۔۔۔ علی انھا من دارۃ الکفر نجت

''اس رات کی طوالت اور مصائب کا کیا ذکر کروں کہ ان راتوں نے دار الکفر سے چھڑایا۔''

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ ان کا غلام راستے میں ان سے بھاگ گیا۔ جب حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر میں نے آپؐ کی بیعت کی۔ تو اچانک میرا غلام سامنے آ گیا آپؐ نے فرمایا۔ ابو ہریرہ یہ ہے تمہارا غلام۔ تو میں نے اسے فی سبیل اللہ آزاد کر دیا۔

۶۶۷۶۔ وفاء الجعفی۔ عن رجل من الصحابہ

وفاء الجعفی ایک صحابیؓ سے۔ہم احرام باندھے ہوئے تھے کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ پانی سے ڈول بھر لاؤ میں نے تعمیل کی۔اس کے بعد آپ نے اپنے کپڑے اتار کر پالان پر رکھے پھر آپ نے اپنے آپ کو ڈھانپ لیا۔میں نے آپ کے سر پر پانی ڈالا یوں آپ نے غسل فرمایا۔دوبارہ مجھے ڈول بھرنے کا حکم دیا میں نے تعمیل کی فرمایا اپنے کپڑے اتارو۔میں نے اپنے آپ کو کپڑے اتارنے کے بعد خود کو ڈھانپ لیا پھر آپ نے وہ ڈول مجھ پر انڈیل دیا۔پھر یہ آیت پڑھی:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. (الاحزاب: ۲۱)

یہ حدیث جابر سے بھی مروی ہے۔دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۷۔ یحییٰ بن ابواسحٰق۔عن رجل من الصحابہ

یحییٰ بن اسحٰق ایک صحابی سے۔یحییٰ بن ابواسحٰق نے بنوغفار کے آدمی سے روایت کی وہ کہتے ہیں ہم حضور اکرم ﷺ کی محفل میں موجود تھے کہ گوشت اور روٹی لائی گئی حضور نے فرمایا مجھے اس کا باز و دو۔ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۸۔ یحییٰ بن وثاب۔عن شیخ من الصحابہ

یحییٰ بن وثاب ایک عمر رسیدہ صحابی سے۔اسماعیل بن علی وغیرہم باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں ابوموسیٰ سے انہوں نے ابن ابوعدی سے انہوں شعبہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے یحییٰ بن وثاب سے انہوں نے ایک عمر رسیدہ صحابی سے روایت کی انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا جو مسلمان لوگوں سے ملے اور ان کی ایذا رسانی پر صبر کرے وہ اس سے بہتر ہے جو لوگوں سے علیحدگی کرلے اور لوگوں کی ایذا رسانی پر صبر نہ کرے۔شعبہ کہتے ہیں یہ عمر رسیدہ صحابی غالباً ابن عمر تھے۔

۶۶۷۹۔ یحییٰ بن یعمر۔عن رجل من الصحابہ

یحییٰ بن یعمر ایک صحابی سے۔عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ارزق بن قیس سے انہوں نے یحییٰ بن یعمر سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اول از ہمہ قیامت کے دن بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر نماز کا حساب کتاب پورا نکلا تو مکمل لکھ دیا جائے گا اور اگر نمازوں میں کمی پائی گئی تو اللہ حکم دے گا۔دیکھو اس کے پاس نوافل کی کچھ تعداد ہے تو فرائض کی کمی کو پورا کر دو۔پھر زکوٰۃ کو جانچا جائے گا اور اسی طرح ایک ایک کر کے علی حسب حال سب اعمال کی جانچ پڑتال کی جائے گی۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۸۰۔ یزید بن عبداللہ بن شخیر۔عن رجل من الصحابہ

یزید بن عبداللہ بن شخیر ایک صحابی سے قرہ بن خالد نے یزید بن عبداللہ بن شخیر سے اس سے مروی ہے کہ وہ بمقام مربد تھے کہ ان کے پاس ایک آشفتہ مو بدو آیا۔اس کے پاس چمڑے کا ایک ٹکڑا یا ہتھیلی سی تھی۔ہم نے اسے کہا یہ چیز جو تمہارے پاس ہے

شہر سے تو تعلق نہیں رکھتی۔ اس نے کہا آپ کا خیال درست ہے' یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو آپ نے مجھے عطا فرمایا تھا لوگوں نے کہا' ادھر لاؤ میں نے اس سے لے لیا اور پڑھا تو اس میں یہ مرقوم تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحمٰن یہ محمد رسول اللہ کا فرمان بنو زہیر بن اقیش کے لئے ہے۔ یزید نے کہا کہ وہ لوگ (بنو زہیر بن اقیش) بنو عکل کا ایک قبیلہ ہیں' اگر تم خدا کو ایک مانو' نماز پڑھو اور زکوۃ دو۔ ہم اس حدیث کو نمر بن تولب شاعر کے ترجمے میں بیان کر چکے ہیں۔ اسے دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۸۱۔ یعقوب بن عاصم۔ عن رجلین من الصحابہ

یعقوب بن عاصم دو صحابیوں سے۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص بھی سچے دل سے **لا الـہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علی کل شیی قدیر** " پڑھتا ہے' خدا اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول کر' اسے اہل زمین میں قدردانی سے دیکھتا ہے۔ اسے دونوں نے ذکر کیا ہے۔

دسواں حصہ ختم ہوا۔

فللہ الحمد

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلو پیڈیا

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

حصہ یازدہم

مصنف
عزالدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ
مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ
طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجرانِ کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسد الغابہ جلد گیارہ

باب الالف صحابیات

۶۶۸۲۔ سیدہ آسیہؓ دختر الفرج جرہمیہ

سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا دختر الفرج جرہمیہ! مکہ کے حجون میں سکونت تھی۔ یعلی بن اشدق نے عبداللہ بن جراد العقیلی سے روایت کی کہ جرہم کی عورت سیدہ آسیہ بنت فرج جو مکہ کے حجون میں رہتی تھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کے سامنے اعتراف جرم کرتے ہوئے کہا کہ مجھ سے زنا کا جرم سرزد ہوگیا ہے۔ اس لئے مجھے پاک کر دیجئے۔ دریافت فرمایا۔ کیا تو نے بچہ جنا ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں آپؐ نے دریافت کیا کتنا عرصہ رہ گیا ہے؟ اس نے جواب دیا کم وبیش مہینہ۔ فرمایا ولادت سے پہلے تطہیر نہیں ہو سکتی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۸۳۔ سیدہ آمنہؓ بنت ارقم

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ارقم۔ ابوالسائب مخزومی نے اپنی دادی آمنہ بنت ارقم سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے انہیں وادی عقیق میں ایک کنواں عطا فرمایا جو بعد میں بیئر آمنہ کے نام سے مشہور ہوا اور آپ نے صحابیہ کے لئے دعائے برکت فرمائی۔

آمنہ مہاجرہ تھیں۔ اشیری نے ان کا ذکر ابن الدباغ سے صحابیات میں کیا ہے اور اس سے انہوں نے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۶۶۸۴۔ سیدہ آمنہؓ بنت خلف الاسلمیہ

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ دختر خلف الاسلمیہ مرجومہ بشرطیکہ اس کے بارے میں حدیث ثابت ہو جائے۔ ابوموسیٰ مدینی نے عائشہ دختر عمر بن سلبب والدہ حافظ محمد لفتوانی سے روایت کی کہ انہیں ابوالقاسم یوسف بن محمد بن یوسف خطیب الہمذانی سے اجازۃً انہوں نے ابوالعباس احمد بن ابراہیم بن برکان سے انہوں نے ابوجعفر بن محمد بن محمد بن احمد صفار سے انہوں نے ابویزید محمد بن یحییٰ بن خالد سے انہوں نے محمد بن احمد بن صالح سے انہوں نے بکر بن یونس حنفی سے انہوں نے مبارک بن فضالہ سے انہوں نے حسن سے (ح) نے ابوعمران نابینا موسیٰ بن خلیل سے انہوں نے محمد بن حارث سے انہوں نے مبارک بن فضالہ سے انہوں نے حسن سے روایت کی کہ جب آمنہ سے وہ گناہ سرزد ہوا تو وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا یا رسول اللہ! میں شادی شدہ

عورت ہوں اور میرا خاوند غازی ہے چنانچہ میں زنا کا ارتکاب کر بیٹھی ہوں میری تطہیر فرمایئے۔ اس نے اپنا واقعہ بالتفصیل بیان کیا اور جب اسے سنگسار کیا گیا تو آپ نے اس کی مغفرت کے لئے کثیر دعائیں فرمائیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۸۵۔ سیدہ آمنہؓ بنت رقیش

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر رقیش بن غنم بن دودان سے مہاجرہ ہیں بقول جعفر المستغفری انہیں صحبت حاصل ہوئی اور انہوں نے باسنادہ ابن اسحٰق سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔ طبری اور واقدی نے بھی ذکر کیا ہے۔

۶۶۸۶۔ سیدہ آمنہؓ بنت سعد

آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر سعد بن وہب جو ابوسفیان کی بیوی تھیں ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۸۷۔ سیدہ آمنہؓ دختر ابی الصلت

آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ابوصلت غفاری خاندان سے تھیں ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۸۸۔ سیدہ آمنہؓ دختر عفان

آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر عفان بن ابوالعاص بن امیہ بن عبدشمس جو عثمان بن عفان ﷺ کی ہمشیرہ تھیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا جو سعد کے ہاں تھیں حلیف بنومخزوم سے ان خواتین میں شامل تھیں جو فتح مکہ کے موقعہ پر ہند زوجہ ابوسفیان کے ساتھ اسلام لائی تھیں۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے زاہد بن احمد سے انہوں نے ابولبابہ سے انہوں نے عمار بن حسن سے انہوں نے سلمہ بن فضل سے انہوں نے محمد ابن اسحٰق سے روایت کی ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۶۸۹۔ سیدہ آمنہؓ بنت قیس بن عبداللہ

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر قیس بن عبداللہ جو بنواسد بن خزیمہ سے تھیں۔ یہ خاتون اپنے والد کے ساتھ حبشہ میں ام حبیبہ دختر ابوسفیان اور برکہ دختر یسار کی معیت میں تھیں اور یہ دونوں خواتین عبیداللہ بن جحش کی رضاعی والدہ تھیں ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ آمنہ دختر قیس اور آمنہ دختر رقیش جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے دونوں ایک ہیں اور ابوموسیٰ نے دونوں کا ذکر علیحدہ علیحدہ کیا ہے اور یہ سمجھا ہے کہ دونوں مختلف ہیں حالانکہ دونوں ایک ہیں کیونکہ ابن اسحٰق نے یونس کی روایت سے ذکر کیا تو آمنہ دختر قیس لکھا اور جب سلمہ سے روایت کیا تو آمنہ دختر رقیش لکھ دیا جب کہ وہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم

۶۶۹۰۔ سیدہ اشیلہؓ بنت حارث بن ثعلبہ

سیدہ اشیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر حارث بن ثعلبہ بن صخر بن حرام انصاریہ۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔

۶۶۹۱۔ سیدہ اشیلہؓ دختر راشد

سیدہ اشیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر راشد۔ ان کا قصہ ہم عامر بن مرقش کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً

ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۶۹۲۔ سیدہ اروی ؓ دختر ربیعہ بن حارث

سیدہ اروی دختر ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب جو یحییٰ اور واسع پسران حبان بن منقذ کی والدہ تھیں۔ ان کی حدیث عطاف بن خالد نے اپنی والدہ سے انہوں نے اپنی والدہ اروی سے سنی عبدالقدوس بن ابراہیم نے عطاف بن خالد سے انہوں نے اپنی والدہ سے اور انہوں ان کی والدہ اثیمہ سے جو عطاف کی دادی اروی تھیں۔ ابونعیم کے بقول حضور ﷺ کی خدمت میں لائی گئیں۔ جب وہ ابھی چھوٹی عمر کی بچی تھیں۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے اپنے ترجمے میں ان کا نام اثیمہ مخزومیہ جدہ عطاف بن خالد تحریر کیا ہے اور ان کی نسبت نہیں لکھی ابن مندہ اور ابونعیم نے انہیں ہاشمیہ لکھا ہے۔

۶۶۹۳۔ سیدہ اروی ؓ دختر ابی العاص

سیدہ اروی رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ابوالعاص بن امیہ بن عبدشمس بقول جعفر یہ ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے فتح مکہ کے موقع پر حضور اکرمؐ سے بیعت کی تھی۔ جعفر نے باسنادہ زاہر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اس نسب سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خاتون حضرت عثمان اور مروان بن حکم کی پھوپھی تھیں۔

۶۶۹۴۔ سیدہ اروی ؓ دختر عبدالمطلب

سیدہ اروی رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف قریشیہ ہاشمیہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ ابوجعفر نے انہیں اور ان کی بہن عاتکہ بنت عبدالمطلب کو صحابیات میں شمار کیا ہے۔ ان کے علاوہ اور کوئی بھی اس کا قائل نہیں ...... ابن اسحٰق اور ان کے ہمنوا کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ کی پھوپھیوں میں سے سوائے صفیہ والدہ زبیر کے اور کسی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ ان کے خلاف باقی حضرات کا خیال ہے کہ آپ کی پھوپھیوں میں سے صفیہ اور اروی ایمان لائی تھیں۔ محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی کا قول ہے کہ جب طلیب بن عمیر اسلام لائے تو اپنی والدہ اروی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں محمد ﷺ پر ایمان لے آیا ہوں آپ کیوں اسلام قبول نہیں کرتیں حالانکہ آپ کے بھائی حمزہ مسلمان ہو گئے ہیں۔ ماں نے جواب دیا میں انتظار کر رہی ہوں کہ جو کچھ میری باقی بہنیں کریں گی میں بھی کروں گی۔ بیٹے نے کہا امی! میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں آپ دیکھتی نہیں کہ میں اسلام لا چکا ہوں اور کلمہ شہادت پڑھ چکا ہوں آپ کو تامل کیوں ہے؟ پس وہ بھی ایمان لے آئیں اور کلمہ پڑھ لیا۔ اس کے بعد وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مددگار اور معاون بن گئیں اور ہمیشہ اپنے بیٹے کو حضور کی اعانت پر اکسایا کرتیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

آپ کی پھوپھیوں میں سے سوائے جناب صفیہ کے اور کسی کا ایمان ثابت نہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے عاتکہ کے ترجے میں ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان پر علیحدہ ترجمہ نہیں لکھا۔

۶۶۹۵۔ سیدہ اروی رضی اللہ عنہا دختر کریز

سیدہ اروی دختر کریز بن عبد شمس' ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب یہی لکھا ہے لیکن صحیح یوں ہے کریز بن ربیعہ بن عبد شمس یہ خاتون حضرت عثمان کی والدہ تھیں اور ان کی والدہ ام حکیم بیضاء دختر عبدالمطلب تھیں جو حضور اکرم کی پھوپھی تھیں۔ ان کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں ہوئی۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا ابوبکر بن ابی عاصم انہوں نے عبداللہ بن شبیب سے انہوں نے ابراہیم بن یحییٰ بن ہانی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حازم بن حسین سے انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ ام عثمان' ام طلحہ' ام عمار بن یاسر' ام عبدالرحمٰن بن عوف' ام ابوبکر صدیق زبیر اور سعد اور ان کی والدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایمان لائیں۔ ایک روایت میں اروی دختر عمیس آیا ہے جو غلط ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۹۶۔ سیدہ اروی رضی اللہ عنہا دختر انیس

سیدہ اروی دختر انیس۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ وضو کرلے اسے ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے اروی سے روایت کی۔ ایک روایت میں ابواروی آیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۶۹۷۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابن اشعریہ

سیدہ اسماء بنت ابن اشعریہ صحابیہ ہے ابوجعفر نے مختصر ذکر کیا ہے لیکن اس کے متعلق کچھ نہیں کہا ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۶۶۹۸۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا دختر ابی بکر

سیدہ اسماء دختر ابوبکر صدیق (ابوبکر کا نام عبداللہ بن عثمان تھا) قرشیہ' تیمیہ جو زبیر بن عوام کی زوجہ عبداللہ بن زبیر کی والدہ اور ذوالنطاقین کے لقب سے ملقب تھیں۔ ان کی والدہ کا نام قیلہ یا قتیلہ دختر عبدالعزیٰ بن عبداسعد بن جابر بن مالک بن حسل بن عامر بن لؤی تھا۔ جناب اسماء حضرت عائشہ کی سوتیلی بہن تھی اور عمر میں ان سے بڑی تھیں۔ اسی طرح عبداللہ بن ابوبکر ان کے سوتیلے بھائی تھے بقول ابونعیم وہ ہجرت سے ستائیس برس پہلے پیدا ہوئیں۔ ان کی پیدائش کے وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر بیس سے کچھ اوپر تھی۔ جناب اسماء سترہ آدمیوں کے بعد ایمان لائیں۔ جب انہوں نے ہجرت کی تو حاملہ تھیں اور جب قبا میں پہنچیں تو عبداللہ بن زبیر پیدا ہوئے۔

ذات النطاقین کی وجہ یہ تھی کہ ہجرت کی رات کو انہوں نے حضور اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر کے لئے کھانا تیار کیا اسے باندھنے کے لئے گھر میں کوئی چیز موجود نہ تھی۔ جناب اسماء نے اپنی اوڑھنی کے دو حصے کئے۔ ایک میں کھانا باندھا اور دوسرا سر پر اوڑھ لیا۔ اس پر آپ نے ان کے اس انداز کو پسند فرما کر یہ لقب عطا کیا۔ کچھ عرصے کے بعد زبیر نے انہیں طلاق دے دی اور یہ

اپنے بیٹے عبداللہ کے پاس رہائش پذیر ہوگئیں۔
ان کی طلاق کے بارے میں اختلاف ہے۔ایک روایت میں کہ ایک دن عبداللہ نے اپنے والد سے کہا کہ آپ جس طرح مجھ سے سلوک کرتے ہیں میری ماں سے ایسا سلوک نہ کیا کریں۔اس پر ان کے والد نے اسماء کو طلاق دے دی۔ایک روایت ہے کہ اسماء عبداللہ عروہ اور منذر کی ولادت کے بعد بوڑھی ہوگئی تھیں۔اس لئے زبیر نے انہیں طلاق دے دی تھی۔ایک روایت میں ہے کہ زبیر نے اسماء کو مارا۔اس پر انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ کو مدد کے لئے بلایا۔جب وہ اپنی ماں کی امداد کے لئے ادھر متوجہ ہوئے تو ان کے والد نے کہا کہ اگر تو میرے کمرے میں داخل ہوا تو تیری ماں کو طلاق ہوجائے گی۔عبداللہ نے کہا حیف ہے کہ میری ماں کو اپنی قسم کا ہدف بنا رہے ہیں۔اس پر عبداللہ اپنے والد کے کمرے میں داخل ہوگئے اور حسب شرط طلاق واقع ہوگئی اور عبداللہ اپنی ماں کو ساتھ لے کر آ گئے اور مفارقت ہوگئی۔
جناب اسماء سے عبداللہ بن عباس' ان کے بیٹے عروہ' عباد بن عبداللہ بن زبیر اور ابوبکر اور عامر پسران عبداللہ بن زبیر' مطلب بن حنطب' محمد بن منکدر اور فاطمہ دختر منذر وغیرہ نے روایت کی ہے۔
ابوالفضل عبداللہ بن احمد الخطیب نے ابو محمد جعفر بن احمد السراج سے۔انہوں نے ابوعبداللہ الحسین بن علی بن یوسف المقری معروف بہ ابن الاخن سے۔انہوں نے ابوالفتح یوسف بن عمر بن مسرور القواس سے۔انہوں نے ابوالقاسم بن بنت منیع سے۔انہوں نے ابوالجہم العلا بن موسیٰ الباہلی سے۔انہوں نے لیث بن سعد سے (ح) ابن بنت المنیع نے ابوالجہم المقری سے انہوں نے ابن عیینہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی والدہ اسماء سے روایت کی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! جب میری ماں نے مجھے جنا تو وہ مجھ سے بیزار سی تھی کیونکہ وہ قریش کے عہد جاہلیت میں مشرکہ تھی کیا میں اس کی بھلائی کا سلوک کروں فرمایا ہاں۔
اس کے بعد اسماء عرصے تک زندہ رہیں اور آخری عمر میں اندھی ہوگئی تھیں۔وہ ۷۳ ہجری میں جب ان کے بیٹے عبداللہ بن زبیر کو عبدالملک بن مروان کے حکم سے قتل کیا گیا اور ان کی لاش سولی پر لٹکا دی گئی زندہ تھیں اور ان کی عمر سو سال سے زائد تھی۔روایت ہے کہ جب ان کے بیٹے کی لاش اتاری گئی تو دس دن کے بعد یا بیس دن کے بعد یا چند دن کے بعد اس مخلص خاتون کی وفات ہوگئی۔
قبول امان کے بارے میں انہوں نے جو گفتگو اپنے بیٹے سے کی وہ دلیل ہے ان کی عقل رسا' دین پر پختہ یقین اور مضبوط ارادے کی جس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۶۹۹۔سیدہ اسماءؓ دختر حارث

سیدہ اسماء دختر حارث جو خطاب مخزومی کی بیوی تھیں۔زیاد بن عبداللہ نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ قبول اسلام بہ موقعہ فتح مکہ خطاب مخزومی اور ان کی بیوی اسماء دختر حارث کا نام لیا ہے۔ابوموسیٰ نے کتابۃً انہوں نے ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ سے انہوں نے منجاب سے انہوں نے ابراہیم بن یوسف سے انہوں نے زیاد بن عبداللہ بکائی سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے روایت کی۔ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا۔

۶۷۰۰۔ سیدہ اسماءؓ دختر زید بن خطاب

سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر زید بن خطاب قرشیہ عدویہ جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھتیجی تھیں۔ ان سے ایک حدیث مروی ہے۔ ان کی حدیث کو محمد بن اسحٰق نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۰۱۔ سیدہ اسماءؓ دختر سلمہ

سیدہ اسماء دختر سلمہ ایک روایت میں سلامہ بن مخرمہ بن جندل بن ابیر بن نہشل بن دارم تمیمیہ دارمیہ مذکور ہے بقول ابوعمران کی کنیت ام الجلاس تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نام اسماء دختر مخربہ تمیمیہ لکھا ہے۔ وہ جلاس اور عیاش اور عبداللہ کی والدہ تھیں۔ یہ دونوں ابوربیعہ کے بیٹے تھے۔ ان سے عبداللہ بن عیاش اور ربیع دختر معوذ نے روایت کی اور ابن مندہ اور ابونعیم نے عبداللہ بن حارث کی وہ حدیث روایت کی جو انہوں نے عبداللہ بن عیاش بن ابوربیعہ سے روایت کی۔ ان سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ بہ غرض عیادت مریض یا کسی اور مقصد کے لئے ابوربیعہ کے گھر تشریف لائے۔ اسماء تمیمیہ جن کی کنیت ام جلاس تھی اور عیاش بن ابی ربیعہ کی والدہ تھیں نے گزارش کی یارسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تو اپنی بہن کے لئے وہی کچھ کر جو تو اپنے لئے چاہتی ہے۔ اس کے بعد آپ کے پاس عیاش کا ایک بیٹا لایا گیا جو مریض تھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ پڑھ کر اس بچے پر دم کرتے اور لعاب دہن کی پھوار ڈالتے بچہ بھی اسی طرح کرتا۔ اہل خانہ اسے منع کرتے لیکن آپؐ نے انہیں روک دیا۔

ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہوں نے اپنے شوہر عیاش بن ابوربیعہ کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی جہاں ان کے ہاں عبداللہ بن عیاش پیدا ہوئے تھے پھر انہوں نے مدینے کو ہجرت کی تھی اور انہوں نے ام جلاس کنیت رکھ لی تھی اسماء نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی اور ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن عیاش نے۔

بقول ابوعمر ام عیاش بن ابی ربیعہ ابوجہل اور حارث بن ہشام بن مغیرہ کی ماں تھی اور وہی عبداللہ بن ابی ربیعہ کی ماں ہے جو عیاش بن ابی ربیعہ کا بھائی تھا اس کا نام اسماء دختر مخرمہ تھا جو اسماء دختر سلمہ بن مخربہ کی پھوپھی اور عیاش کی بیوی تھی۔ ابوعمر کا قول ہے کہ اس عورت نے اسلام نہیں قبول کیا۔ ابن اسحٰق کا قول ہے کہ عیاش بن ابوربیعہ اور ان کی بیوی اسماء دختر سلامہ بن مخربہ تمیمیہ نے اسلام قبول کیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کے مطابق ابوعمر کا خیال درست ہے کیونکہ ابن اسحٰق نے سابقین فی الاسلام میں عیاش بن ابوربیعہ مخزومی اور ان کی بیوی اسماء دختر سلامہ بن مخربہ تمیمیہ کا ذکر کیا ہے مگر ام عیاش نے اسلام نہیں قبول کیا تھا اور یہ وہ عورت ہے جس نے قسم کھائی تھی کہ جب تک عیاش واپس نہیں آئے گا نہ تو وہ سائے میں بیٹھے گی اور نہ کھانا کھائے گی اگر اسماء مسلمان ہوتی تو وہ عیاش کی ہجرت سے خوش ہوتی علاوہ ازیں وہ ابوجہل کی ماں تھی اس کا اسلام قبول کرنا حد درجہ مستبعد ہے اور عیاشؓ کی واپسی کا واقعہ مشہور ہے جس کا ذکر ہم عیاش کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔

زبیر بن بکار نے حارث بن ہشام بن مغیرہ مخزومی کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ عمرو بن ہشام المعروف ابوجہل حارث کا سگا بھائی تھا اور عبداللہ وعیاش پسران ابوربیعہ ان دونوں کے سوتیلے بھائی تھے اور ان کی ماں کا نام اسماء دختر مخربہ بن جندل بن ابیر بن نہشل بن دارم تھا۔ اس کے بعد انہوں نے ان کا قصہ ہجرت ان کی ماں کی قسم اور ان کی واپسی کا ذکر کیا ہے۔ اور عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ کے تذکرے میں لکھا ہے کہ ان کی ماں کا نام اسماء دختر سلامہ بن مخرمہ تھا۔

۶۷۰۲۔ سیدہ اسماءؓ دختر شکل

سیدہ اسماء دختر شکل۔ یحییٰ بن محمود نے باسنادہ مسلم بن حجاج سے انہوں نے یحییٰ بن یحییٰ اور ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے ابراہیم بن مہاجر سے انہوں نے صفیہ دختر شیبہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ اسماء دختر شکل رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور دریافت کیا یا رسول اللہؐ ہمیں بعد از اختتام حیض غسل طہارت کس طرح کرنا چاہیے پھر حدیث بیان کی۔

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعلی نے بھی ان کا ذکر باندازِ استدراک خلاف ابوعمر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابوعمر نے جن خواتین کا ذکر کیا ہے میں ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں جانتا۔

۶۷۰۳۔ سیدہ اسماءؓ دختر صلت

سیدہ اسماء دختر الصلت سلمیہ ان کے متعلق اور ان کے نام کے متعلق اختلاف ہے۔ احمد بن صالح مصری نے اسماء دختر صلت سلمیہ لکھا ہے جو ازواج مطہرات سے تھیں۔ قتادہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ ابن اسحٰق نے سناء دختر اسماء بن صلت سلمی لکھا ہے جن سے حضور اکرم ﷺ نے نکاح کیا اور پھر طلاق دے دی۔ علی بن عبدالعزیز جرجانی کے بقول ان کا نام اور نسب یوں تھا سناء دختر صلت بن حبیب بن حارثہ بن ہلال بن حرام بن سماک بن عوف بن امراالقیس بن بہثہ بن سلیم سلمیہ حضور نے ان سے نکاح کیا مگر رخصتی سے پہلے ہی وہ فوت ہوگئیں۔

ابوعمر کہتے ہیں کہ سناء کی روایت درست ہے مگر ان کی علیحدگی کے بارے میں جو کچھ مذکور ہے وہ اسناد سے ثابت نہیں ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۰۴۔ سیدہ اسماء عائشہؓ

سیدہ اسماء مقینہ عائشہ۔ جعفر مستغفری نے ان کا ذکر ہے (مقینہ کے معنی مشاطہ کے ہیں جو دلہن کا بناؤ سنگار کرتی ہے) اور لکھا ہے بشرطیکہ ان کی روایت کردہ حدیث درست ہو۔

ولید بن مسلم نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے کلاب بن تلاد سے انہوں نے اسماء سے جو جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مشاطہ تھیں روایت کی کہ جب ہم نے جناب عائشہ کو رسول کریم ﷺ کی خلوت کے لئے بٹھایا تو جلد ہی رسول کریمؐ تشریف لے آئے اور دودھ اور کھجور ہمیں عطا فرمایا اور کہا کہ کھاؤ اور پیو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم روزے سے ہیں آپ نے پھر فرمایا کھاؤ پیو جھوٹ اور بھوک کو جمع نہ کرو۔ پس وہ کہتی ہیں کہ ہم نے کھایا اور پیا۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج

کی ہے۔

۶۷۰۵۔ سیدہ اسماءؓ دختر عمرو

سیدہ اسماء دختر عمرو بن عدی بن نابی بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ ام منیع انصاریہ سلمیہ یہ ان خواتین سے ہیں جنہوں نے عقبہ میں حضورؐ سے بیعت کی تھی۔ یہ معاذ بن جبل کی عم زاد بہن تھیں۔

عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری نے اپنے والد کعب سے روایت کی جو بیعت عقبہ میں موجود تھے ان کا کہنا ہے کہ ہم عقبہ کے پاس ایک گھاٹی میں بیعت کے لیے جمع ہوئے تعداد میں ستر مرد تھے اور دو عورتیں ایک نسیبہ دختر کعب ام عمارہ تھیں اور دوسری اسماء بنت عمرو بن عدی بن نابی بنی سلمہ کی عورتوں میں سے ایک عورت تھیں اور یہی ام منیع تھیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۰۶۔ سیدہ اسماءؓ دختر عمیس

سیدہ اسماء دختر عمیس بن معبد بن حارث بن تیم بن کعب بن مالک بن قحافہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن معاویہ بن زید بن مالک بن بشر بن وہب اللہ بن شہران بن عفرس بن خلف بن اقبل اور بقول ابوعمر یہی شخص خشعم ہے یہی رائے ابن الکلبی کی ہے۔ بایں تفاوت کہ انہوں نے نسب میں کچھ مختلف آدمی شامل کر دیئے ہیں مثلاً انہوں نے ربیعہ بن عامر بن سعد بن مالک بن بشر کے علاوہ باقی کو اس طرح رہنے دیا ہے۔

ابن مندہ نے اس نسب کو عمیس بن معتمر بن تیم بن مالک بن قحافہ بن تمام بن ربیعہ بن خشعم بن انمار بن معد بن عدنان لکھا ہے۔ اس نسب میں انمار میں پھر اختلاف ہے۔ آیا یہ بنو معد سے ہیں یا یمنی ہیں نیز ابن مندہ نے اس نسب میں کئی آدمیوں کا ذکر نہیں کیا ہے۔

اسماء کی والدہ کا نام ہند دختر عوف بن زہیر بن حارث کنانیہ تھا۔ اسماء قدیم الاسلام تھیں اور اپنے شوہر کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ چلی گئی تھیں جہاں جعفر بن ابوطالب سے ان کے تین بیٹے عبداللہ عون اور محمد پیدا ہوئے تھے بعد میں وہ ہجرت کر کے مدینے آ گئی تھیں اور جب جعفر بن ابی طالب شہید ہو گئے تھے تو حضرت ابوبکرؓ نے ان سے نکاح کر لیا تھا جن سے محمد بن ابوبکر پیدا ہوئے ان کی وفات کے بعد حضرت علیؓ سے نکاح کر لیا اور ان سے یحییٰ نامی ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ ابن الکلبی کا قول ہے کہ عون بن علی کی والدہ کا نام اسماء دختر عمیس تھا۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے اس معاملہ میں اور کوئی شخص ابن الکلبی کا ہمنوا نہیں اور اسماء میمونہ دختر حارث کی ہمشیرہ تھیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں شامل تھیں نیز وہ ام الفضل زوجہ حضرت عباس ﷛ کی بہن تھیں نیز بروایت ان کی نو اخیافی بہنیں تھیں یا دس تھیں ایک روایت میں ہے کہ اسماء سے پہلے حمزہؓ نے شادی کی اور ان سے ایک لڑکی ہوئی پھر شداد بن ہاد نے اور پھر جعفر نے نکاح کیا لیکن یہ روایت بے اصل ہے کیونکہ جناب حمزہ نے اسماء کی بہن سلمیٰ دختر عمیس سے شادی کی تھی۔ اسماء بنت عمیس سسرال کے لحاظ سے اکرم الناس تھیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حمزہ اور عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایسے لوگ ان میں شامل تھے۔

جناب اسماء سے حضرت عمرؓ ابن عباس ان کے اپنے بیٹے عبداللہ بن جعفر قاسم بن محمد عبداللہ بن شداد بن ہاد عروہ بن زبیر

ور ابن المسیب وغیرہ نے روایت کی۔

(ایک بار) حضرت عمرؓ نے جناب اسماء سے کہا کہ اگر ہمیں ہجرت میں تم پر فوقیت حاصل نہ ہوتی تو تمہاری قوم کی فضیلت میں کوئی شبہ نہ تھا۔ انہوں نے حضور سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تمہیں کہنا چاہیے تھا کہ تم نے ایک کی بجائے دو ہجرتیں کی ہیں۔ مکے سے حبشہ تک اور حبشہ سے مدینے تک۔

ابراہیم' اسماعیل وغیرہ نے باسناد ہم تا ابوعیسیٰ انہوں نے ابن ابوعمر سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عروہ بن عامر سے انہوں نے عبیداللہ بن رفاعہ زرقی سے روایت کی کہ اسماء دختر عمیس نے کہا جعفر کا بیٹا جلد ہی نظر بد کا نشانہ بن جاتا ہے۔ کیا میں اس کے لئے کوئی تعویذ یا افسوں وغیرہ کراؤں کہا ہاں کراؤ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے جناب اسماء کا نسب ضرور بیان کیا ہے لیکن انہوں نے درمیان میں کئی نام حذف کر دیئے ہیں مثلاً ابن مندہ نے اسماء اور معد کے درمیان نو آدمیوں کا ذکر کیا ہے اور ان کے معاصر صحابہ نے بلکہ خود ان لوگوں نے جنہوں نے ان سے (اسماء سے) یکے بعد دیگرے مثلاً جعفر' ابوبکر اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نکاح کیا وہ ان لوگوں کی تعداد بیس بتاتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ انساب کی گنتی میں کمی بیشی ہو جاتی ہے لیکن ایک دو آدمی سے زیادہ نہیں ہوتی جناب اسماء اور ان کے شوہروں کے نسب میں بڑا فرق ہے۔

۶۷۰۷۔ سیدہ اسماءؓ دختر مخربہ

سیدہ اسماء دختر مخربہ تمیمیہ ان کی کنیت ام جلاس تھی اور یہی ام عیاش بن ابی ربیعہ ہیں جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے اسماء دختر سلمہ کے ترجمے میں اور ان کے بارے میں جو گفتگو بیان ہوئی ہے وہ قائل کا وہم ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر ہے۔

۶۷۰۸۔ سیدہ اسماءؓ دختر مرشدہ

سیدہ اسماء دختر مرشدہ الحارثیہ جو بنو حارثہ کی بہن تھی۔ ان کی حدیث در بارہ استحاضہ ہے۔ حرام بن عثمان نے عبدالرحمٰن اور محمد پسران جابر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ اسماء دختر مرشدہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہؐ! مجھے اس دفعہ حیض میں ایسی صورت پیش ائی جو پیشتر ازیں کبھی پیش نہیں آئی تھیں حضورؐ نے فرمایا وضاحت کرو۔ انہوں نے کہا طہر کے تین یا چار دن ہی گزرنے پائے تھے کہ پھر حیض جاری ہو گیا چنانچہ مجھے نماز ترک کرنا پڑی حضور نے فرمایا اگر پھر کبھی ایسی صورت پیش آ جائے تو تین دن کے بعد غسل طہر کر لو اور نماز ادا کرو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابوعمر کا قول ہے کہ اسماء کی یہ حدیث درست نہیں کیونکہ صرف حرام بن عثمان ہی اس کا راوی ہے جو بالاجماع ضعیف ہے۔ امام شافعی کا قول ہے کہ حرام بن عثمان کی حدیث حرام ہے۔

۶۷۰۹۔ سیدہ اسماءؓ دختر نعمان

سیدہ اسماء دختر نعمان بن جون بن شراحیل بقول ابوعمر ان کا نام اسماء دختر نعمان بن اسود بن حارث بن شراحیل بن نعمان تھا۔ ابن الکلبی کے مطابق اسماء دختر نعمان بن حارث شراحیل بن کندی بن جون بن حجر آکل المرار بن عمرو بن معاویہ بن حارث

الا کبر کندیہ تھا حضور اکرمؐ نے اس سے نکاح کیا تو اس نے آپ سے اظہار بیزاری کیا جس پر آپ نے اسے علیحدہ کر دیا۔
یونس نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ رسول کریمؐ نے کعب جونیہ کی بیٹی اسماء سے نکاح کیا اور دخول سے پہلے ہی اسے طلاق دے دی۔ ابوعمر لکھتے ہیں کہ اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ آپ نے کعب جونیہ کی بیٹی سے نکاح کیا لیکن اس میں اختلاف ہے کہ علیحدگی کی وجہ کیا تھی؟ قتادہ لکھتے ہیں کہ آپ نے نعمان بن جون کی لڑکی اسماء سے نکاح کیا۔ جب رات کو اس کے کمرے میں داخل ہوئے تو آپؐ نے اسے بلایا تو وہ کہنے لگی کہ تو آ جا۔ تو آپ نے اس کو طلاق دے دی بعض کا خیال ہے کہ اسے عامریہ کی طرح برص کا عارضہ تھا چنانچہ آپ نے اسے بھی عامریہ کی طرح فارغ کر دیا بعض کہتے ہیں کہ اسماء نے آپ کو دیکھ کر نعوذ بالله منک کہا آپ نے فرمایا تو نے مجھے دیکھ کر خدا سے پناہ طلب کی اور خدا نے تجھے پناہ دے دی چنانچہ آپ نے طلاق دے دی۔ قتادہ اس روایت کو غلط قرار دیتے ہیں۔ ان کے مطابق یہ الفاظ کہنے والی عورت بلعنبر ذات الشقوق کے جنگی قیدیوں سے تھی چونکہ وہ خوش شکل تھی اس لئے ازواج مطہرات کو یہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ اگر وہ ان میں شامل ہو گئی تو ان کی قدر و قیمت گھٹ جائے گی۔ اس لئے انہوں نے یہ کلمہ اسے سکھا دیا کہ آپ کو یہ الفاظ بہت پسند ہیں چنانچہ اس طرح اسے طلاق ہو گئی۔ (میرے خیال میں یہ کہنا قطعاً بے اصل ہے۔ مترجم) قتادہ لکھتے ہیں بقول ابوعبیدہ ان دونوں عورتوں نے یہ الفاظ استعمال کئے تھے۔
عبداللہ بن محمد بن عقیل کا قول ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو کندہ کی ایک عورت سے جس کا نام شقیہ تھا نکاح کیا اس نے آپ سے درخواست کی کہ اسے میکے واپس بھیج دیا جائے چنانچہ آپ نے ابواسید الساعدی کے ساتھ اسے اس کے اہل قبیلہ کے یہاں لوٹا دیا اور یہ خود اپنے آپ کو "شقیہ" کہتی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ جس عورت نے آپ کو "نعوذ بالله منک" کے الفاظ سے مخاطب کیا تھا وہ بنو کندہ سے تھی جسے حضور نے طلاق دے دی تھی۔ اس سے مہاجر بن ابی امیہ مخزومی نے نکاح کر لیا تھا۔ اس کے بعد قیس بن مکشوح المرادی نے اسے اپنی زوجیت میں لے لیا تھا بعض اور لوگوں کا خیال ہے کہ یہ الفاظ کہنے والی عورت بنو عنبر سے تعلق رکھتی تھی اور ازواج مطہرات والی بات کی ہے کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ وہ عورت مبروصہ تھی اس لئے آپ نے اسے علیحدہ کر دیا تھا۔
ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس عورت سے کہا کہ تو اپنا نفس مجھے بخش دے۔ اس نے (نعوذ باللہ) آپ سے مخاطب ہو کر کہا کہ ایک ملکہ اپنا نفس رعیت کے ایک آدمی کو کیسے بخش سکتی ہے؟ اس پر آپ نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تو اس نے اوپر کے مذکورہ الفاظ استعمال کئے چنانچہ آپ نے اس سے علیحدگی اختیار کر لی۔
ابوعمر کا قول ہے کہ کندیہ کے بارے میں اہل علم میں زبردست اختلاف ہے بعض نے اس کا نام اسماء تحریر کیا ہے اور بعض نے امیمہ اور اسی طرح اور ان خواتین کے بارے میں سخت اختلاف ہے جن سے آپ جمع نہ ہو سکے...... محمد بن محمد بن سرایا بن علی اور مسمار بن عمر بن عویس وغیرہ نے باسنادہم تا امام بخاری انہوں نے حمیدی سے انہوں نے ولید سے انہوں نے اوزاعی سے روایت کی کہ انہوں نے زہری سے دریافت کیا کہ وہ کون سی عورت تھی جس نے حضور اکرم ﷺ سے خدا کی پناہ مانگی تھی؟ انہوں نے کہا مجھے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی بتایا کہ جب بنو جون کی ایک خاتون ازواج نبی میں شامل ہوئی۔ تو آپ اس کی خلوت میں داخل ہوئے تو اس نے اعوذ باللہ منک کے الفاظ استعمال کئے اور آپ نے اسے فرمایا کہ آپ نے اس

عظیم خدا کے ساتھ پناہ مانگی ہے تو جا۔ (اور اسے طلاق دے دی۔)

امام بخاری نے ابونعیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن غسیل سے انہوں نے حمزہ بن ابواسید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہم ایک بار حضور اکرم ﷺ کے ساتھ باہر کو روانہ ہوئے۔ ایک دیوار شوط نامی کے پاس پہنچے حضور نے فرمایا تم یہاں بیٹھ جاؤ۔ آپ ایک گھر میں داخل ہوئے۔ وہاں سے جونیہ کی ایک خاتون کے ساتھ ایک اور گھر میں داخل ہوئے جس میں کھجور کا ایک درخت تھا۔ اس عورت کے ساتھ اس کی محافظ دایہ بھی تھی۔ جب آپ نے اس عورت سے کہا کہ تو اپنا نفس مجھے بخش دے تو اس نے کہا کہ ایک ملکہ اپنا نفس ایک عام آدمی کو کیسے بخشے؟ اس پر آپ نے اسے تسلی دینے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس نے مذکورہ بالا الفاظ کہے آپ اسے چھوڑ کر باہر آ گئے اور ابواسید سے مخاطب ہو کر فرمایا اے ابواسید! دو کپڑے دے کر اسے اس کے قبیلے میں چھوڑ آؤ۔ امام بخاری نے اس کا نام امیمہ بتایا ہے۔ ایک روایت میں عمرہ بھی آیا ہے۔ اس کا ذکر بعد میں آئے گا ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ نے اس کا نام امیمہ لکھا ہے۔

۶۷۱۰۔ سیدہ اسماءؓ دختر یزید بن سکن

سیدہ اسماء دختر یزید بن سکن انصاریہ وہ معاذ بن جبل کی عم زاد بہن تھیں جو معرکہ یرموک میں خیمے کے پول سے ۹ رومیوں کو جہنم رسید کیا تھا۔ ان سے شہر بن حوشب' مجاہد' اسحٰق بن راشد اور محمود بن عمرو وغیرہ نے روایت کی۔

ابواحمد عبدالوہاب بن علی الصوفی نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے ابوتوبہ سے انہوں نے محمد بن مہاجر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماء دختر یزید بن سکن سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا تم چوری چھپے اپنی اولاد کو مت قتل کرو کیونکہ قتل سوار کو بھی جا لیتا ہے اور اسے گھوڑے سے نیچے گرا دیتا ہے۔

اسی طرح یحییٰ بن ابوکثیر نے محمود بن عمرو سے انہوں نے اسماء دختر یزید سے انہوں نے حضور سے روایت کی کہ جس نے خدا کے لئے مسجد تعمیر کی اللہ اس کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کرے گا۔

۶۷۱۱۔ سیدہ اسماءؓ دختر یزید اشہلیہ

سیدہ اسماء دختر یزید انصاریہ بنی عبدالاشہل جو خواتین کی طرف سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تھیں۔ ان سے مسلم بن عبید نے روایت کی کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور صحابہ کا مجمع تھا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں خواتین کی طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ اللہ نے آپ کو مردوں اور عورتوں ہر دو کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے۔ ہم آپ پر اور خدا پر ایمان لائیں مگر ہم عورتیں ہیں جو گھروں میں بند ہیں اور آپ کی محفل میں پہنچنے سے قاصر ہیں۔ ہم آپ کے گھروں میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ آپ کی خواہشات نفسانی کو پورا کرتی ہیں اور آپ کی اولاد کو اٹھائے پھرتی ہیں۔ یہ ہے ہماری حالت جب کہ مردوں کو ہم پر فضیلت حاصل ہے کہ وہ مل بیٹھتے ہیں۔ ان کے اجتماعات ہوتے ہیں۔ وہ مریضوں کی عیادت کرتے ہیں۔ جنازوں میں موجود ہوتے ہیں۔ حج کرتے ہیں اور حج کے بعد جہاد میں شریک ہوتے ہیں اور جب مرد حج عمرہ کرتے ہیں جنازوں یا جہاد میں شرکت کے لئے جاتے ہیں تو ہم ان کے مال و متاع کی حفاظت

کرتی ہیں۔ان کا لباس تیار کرتی ہیں۔ان کی اولاد کو پالتی ہیں کیا ہم ان کے اجر وثواب میں شریک ہوں گی؟
اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک صحابہ کی طرف پھیر لیا اور فرمایا تم نے کبھی بھی کسی عورت کی گفتگو دربارہ دین اتنی عمدہ سنی ہے جس طرح کہ اس خاتون نے کی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا:
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تو کبھی خیال بھی نہیں آیا تھا کہ کوئی عورت دین کے معاملات تک اس طرح راہ نمائی حاصل کرسکتی ہے۔
بعدۂ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کی طرف توجہ فرمائی اور کہا ''اے خاتون! تو اس بات کو غور سے سن اور اپنے بعد آنے والی تمام خواتین کو بھی یہ بات بتا دے کہ عورت کا اپنے خاوند سے حسن سلوک اور اس کی خوشنودی کی خواہش اور اس کی خواہش اور مرضی سے ہم آہنگی مذکورہ بالا تمام امور کے ہم پلہ ہے۔ وہ خاتون واپس چلی گئیں اور حضور اکرم ﷺ کے ان ارشادات سے حد درجہ مسرور تھیں۔تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔
ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے اس خاتون کو اول الذکر (اسماء دختر یزید بن سکن) سے علیحدہ شمار کیا ہے حالانکہ میرے نزدیک یہ دونوں ایک ہیں۔
ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم اور ابن مندہ دونوں نے اسماء دختر یزید الاشہلیہ اور اسماد دختر یزید بن سکن کو دو مختلف خواتین قرار دیا ہے اور دونوں نے مذکورہ بالا حدیث کی راویہ اسماء دختر یزید الاشہلیہ کو قرار دیا ہے لیکن ان کے برعکس ابوعمر نے دونوں خواتین کو ایک گردانا ہے۔ابونعیم اس بات میں ابوعمر کا ہمنوا ہے۔انہوں نے اس لئے دونوں ترجمے لکھ کر ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ خواتین دو نہیں بلکہ ایک ہیں چنانچہ امام احمد دونوں کو ایک شمار کرتے ہیں۔
ابویاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالیمان سے انہوں نے شعیب سے انہوں نے عبداللہ بن ابوحسین سے انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی انہوں نے اسماء دختر یزید بن سکون جو بنو عبدالاشہل کی ایک خاتون سے انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مشاطگی کی تھی اور پھر حدیث بیان کی اور ان اہل علم میں سے کسی نے بھی ان کا نسب بیان نہیں کیا جو حسب ذیل ہے۔اسماء دختر یزید بن سکن بن رافع بن امرء القیس بن زید بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس۔

۶۷۱۲۔سیدہ اسیرہؓ انصاریہ

سیدہ اسیرہ انصاریہ ان سے حمیضہ دختر یاسر نے روایت کی ابوعمر نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۱۳۔سیدہ امامہؓ دختر بشر

سیدہ امامہ دختر بشر بن وقش جو عباد بن بشر کی ہمشیرہ تھیں۔انہوں نے اسلام قبول کیا اور آپ کی بیعت کی اور بقول ابن ماکولا انہوں نے محمود بن مسلمہ سے شادی کی جن سے اولاد ہوئی یہ خاتون علی بن راشد بن عبید الہدلی کی ماں تھی اور ہدل قریظہ کا بھائی تھا جنہیں بنو قریظہ میں ہدل کہا جاتا ہے۔ہدلی: ہاء پر زبر اور دال ساکن ہے۔

۶۷۱۴۔ سیدہ امامہؓ دختر حارث بن حزن ہلالیہ
سیدہ امامہ دختر حارث بن حزن ہلالیہ ہمشیرہ میمونہ زوجہ رسول کریم ﷺ لیکن یہ اہل علم کا وہم اور تصحیف ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور وہ کہتے ہیں کہ میں کسی ایسی امامہ کو نہیں جانتا جس کی اخیافی یا علاتی بہن کا نام میمونہ ہو حالانکہ باپ کی طرف سے ان کی دو بہنیں لبابۃ الکبریٰ اور لبابۃ الصغریٰ تھیں اول الذکر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ اور ثانی الذکر خالد بن ولید کی ماں تھیں۔ ان دو کے علاوہ تین بہنیں اور تھیں نیز ماں جائی تین بہنیں اور بھی تھیں کل نو ہوئیں جن کا ذکر کیا جائے گا ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۱۵۔ سیدہ امامہؓ دختر حمزہ بن عبدالمطلب
سیدہ امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر حمزہ بن عبدالمطلب ان کی والدہ کا نام سلمیٰ دختر عمیس تھا جناب امامہ وہ خاتون تھیں جن کی تولیت کے بارے میں حضرت علیؓ جعفر اور زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں جھگڑا پیدا ہو گیا تھا۔ جب وہ مکے سے نکلیں تو ان کے پاس سے جو مسلمان بھی گزرا انہوں نے اس سے التجا کی کہ وہ انہیں اپنے ساتھ لے جائیں لیکن کسی نے ان کی بات نہ مانی۔ جب حضرت علیؓ ان کے پاس سے گزرے تو انہوں نے انہیں اپنی تحویل میں لے لیا۔ ان سے جناب جعفر نے تقاضا کیا کیونکہ ان کی خالہ اسماء دختر عمیس ان کی زوجہ تھیں۔ زید بن حارثہ نے بھی انہیں اپنی تحویل میں لینا چاہا کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور جناب حمزہ ﷺ میں مواخاۃ پیدا کی تھی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب جعفر کے حق کو فائق قرار دیا کیونکہ جناب امامہ کی خالہ ان کی زوجہ تھیں۔ پھر آپ نے ان کی شادی سلمہ بن ام سلمہ سے (جو آپ کے حرم میں تھیں) کر دی پھر دلہن سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تمہیں سلمہ پسند ہے۔ جس کی والدہ میری زوجہ اور وہ میرا ربیب ہے۔
واقدی نے ان کا نام عمارہ اور ان کے اخیافی بھائیوں کے نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن پسران شداد بن ہاد تحریر کیا ہے۔ ابوموسیٰ اور ابن الکلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۱۶۔ سیدہ امامہؓ دختر سماک
سیدہ امامہ دختر سماک بن عتیک اوسیہ اشہلیہ بقول ابن حبیب وہ حارث بن اوس بن معاذ کی والدہ تھیں۔

۶۷۱۷۔ سیدہ امامہؓ دختر ابوالعاص
سیدہ امامہ دختر ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبد مناف قرشیہ عبشمیہ ان کی والدہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر رسول کریمؐ تھیں۔ حضور اکرمؐ کے حین حیات میں پیدا ہوئیں۔ حضورؐ ان سے بہت محبت فرماتے تھے چنانچہ دوران نماز میں بھی انہیں اٹھائے رکھتے صرف سجدے میں اتار دیتے تھے۔
حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے انہوں نے ام محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ کسی شخص نے حضور اکرم کو ہدیہ دیا جس میں یمنی جواہر کا ایک ہار تھا فرمایا یہ ہار میں اپنے خاندان میں اس کو دوں گا جو مجھے سب سے زیادہ پیارا ہو گا چنانچہ امامہ کو طلب فرمایا اور ان کے گلے میں ڈال دیا۔

جب امامہ جوان ہوئیں تو جناب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کرلیا کیونکہ جناب خاتون جنت نے انہیں وصیت کی تھی۔ جب جناب امیر زخمی ہوئے تو اس خدشے سے کہ کہیں امیر معاویہ انہیں اپنی زوجیت میں نہ لے لیں جناب امیرؓ نے مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو مشورہ دیا کہ ان کی وفات کے بعد وہ جناب امامہ سے نکاح کرلیں چنانچہ بعداز انقضائے عدت نکاح ہوگیا اور ان کے بطن سے یحییٰ نامی ایک بچہ پیدا ہوا جن کی کنیت سے وہ مشہور تھے کچھ عرصے بعد جناب امامہ مغیرہ کے ہاں فوت ہوگئیں۔

ایک روایت میں ہے کہ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ اسی طرح جناب رقیہ اور ام کلثوم بے اولاد رہ گئیں صرف خاتون جنت کی اولاد تھی تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۱۸۔ سیدہ امامہؓ والدۂ فرقد

سیدہ امامہ فرقد عجلی کی ماں تھیں اپنے بیٹے کے ساتھ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ ان کے بیٹے کے گیسو تھے جنہیں حضور اکرم ﷺ نے چھوا اور دعا فرمائی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر ان کے بیٹے فرقد کے ترجمے میں کیا ہے۔

۶۷۱۹۔ سیدہ امامہؓ دختر قریبہ بن عجلان

سیدہ امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر قریبہ بن عجلان بن غنم بن عامر بن بیاضہ انصاریہ بیاضیہ۔ میں نے ابوعمر پر بغرض استدراک ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۲۰۔ سیدہ امامۃ المزیدیہؓ

سیدہ امامۃ المزیدیہ ان سے مروی ہے جب سالم بن عمیر نے ابوعتیک منافق کو قتل کردیا جس کا تعلق بنوعمرو بن عوف سے تھا اور اس کا نفاق عیاں ہوگیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ اس خبیث سے میرا پیچھا کون چھڑائے گا؟ تو سالم بن عمیر گئے اور اسے قتل کیا تو اس موقع پر جناب امامہؓ نے ذیل کا شعر کہا تھا:

تکذب دین اللہ والمرء احمدا لعمر الذی امناک ان بئس ما یمنی

تو اللہ کے دین اور رسول اکرم کی تکذیب کرتا ہے بخدا جس نے تیرے دل میں یہ خواہش پیدا کی اس نے بہت بری خواہش پیدا کی۔

ابن دباغ نے ان کا تذکرہ ابن ہشام سے کیا ہے۔

۶۷۲۱۔ سیدہ امۃ اللہ ثقفیہؓ دختر ابوبکر ثقفیہ

سیدہ امۃ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ابوبکر ثقفیہ صحابیہ ہیں۔ ان سے عطاء بن ابی میمونہ نے روایت کی۔ بصری تھیں۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۲۲۔ سیدہ امۃ اللہ دختر رزینہؓ

سیدہ امۃ اللہ دختر رزینہ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزار تھیں۔ محمد بن موسیٰ خرشی نے ان کا ذکر علیہ دختر کمیت کی روایت میں کیا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم کا کہنا ہے کہ ابن مندہ کو ان کے بارے میں وہم ہوا ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ان کی والدہ رزینہ کو نصیب ہوئی اور ان کی حدیث کو ردیف راء میں بیان کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے اس باب میں ابوبکر بن ابی عاصم کی ہمنوائی کی ہے اور ان ہی نے امۃ اللہ کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔

یحییٰ بن محمود نے کتابۃً ابن أبي عاصم سے انہوں نے عقبہ بن مکرم سے انہوں نے محمد بن موسیٰ سے انہوں نے علیہ دختر کمیت حکیہ سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے امۃ اللہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے بنوقریظہ اور بنونضیر سے جنگ کے موقعہ پر جناب صفیہ کو جو بطور جنگی قیدی گرفتار ہو گئی تھیں آزاد کر کے رزینہ انہیں بطور مہر دے دی تھیں۔

۶۷۲۳۔ سیدہ امۃؓ دختر ابی الحکم

سیدہ امۃ دختر ابوالحکم غفاریہ۔ یہ جعفر اور ابوعمر کا قول ہے۔ خطیب نے ان کا نام امیہ دختر ابوالصلت غفاریہ تحریر کیا ہے۔ ابن مندہ نے اپنی تاریخ میں یہی لکھا ہے مگر معرفۃ الصحابہ میں ان کا ذکر نہیں کیا اور یہی قول ہے عبدالغنی کا ...... ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوغالب احمد بن عباس سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ نے ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے حجاج بن عمران السدوسی سے انہوں نے یحییٰ بن خلف سے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے سلیمان بن سحیم سے انہوں نے امہ دختر ابوالحکم غفاری سے روایت کی انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ایک وقت ایسا ہوتا ہے جب آدمی جنت کے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ ان میں باہم گز بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر وہی آدمی اس سے اتنا دور ہو جاتا ہے جتنا کہ یہاں سے صنعاء ابوموسیٰ اور ابوعمر نے انکا ذکر کیا ہے۔

۶۷۲۴۔ سیدہ امہؓ دختر خالد بن سعید

سیدہ امہ دختر خالد بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف قرشیہ امویہ ان کی کنیت ام خالد تھی اور اسی سے مشہور تھیں۔ امہ اور ان کے بھائی سعید بن خالد حبشہ میں پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ کا نام امیمہ یا ہمیمہ دختر خلف تھا۔ ام خالد نے زبیر بن عوام سے شادی کی اور ان سے عمرو بن زبیر اور خالد بن زبیر پیدا ہوئے۔ اور انہی کی وجہ سے ان کی کنیت تھی۔ ان سے موسیٰ اور ابراہیم پسران عقبہ اور کریب بن سلیمان کندی وغیرہ نے روایت کی۔

مصعب بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ام خالد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے سنا

۶۷۲۵۔ سیدہ امہؓ دختر خلیفہ

سیدہ امہ دختر خلیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن عجلان انصاریہ۔

۶۷۲۶۔ سیدہ امہؓ دختر فارسیہ

سیدہ امہ دختر فارسیہ۔ جس سے سلمان فارسی مکے یا مدینے میں ملے۔ ابن مندہ نے بھی کتاب اصفہان میں ان کا یہی نام لکھا ہے۔ ابونعیم نے بھی ان کی پیروی کی ہے لیکن ان سے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔

ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے ابوبکر محمد بن یوسف المؤدب سے انہوں نے احمد بن حسین بن حسن انصاری سے انہوں نے ربیع بن ابورافع سے انہوں نے حسن بن عرفہ سے انہوں نے مبارک بن سعید سے انہوں نے عبید المکتب سے روایت کی کہ انہوں نے سلمان فارسی سے سنا کہ جب وہ اول اول وارد مدینہ میں ہوئے تو انہوں نے ایک اصفہانی عورت کو دیکھا جوان سے پہلے مشرف بہ اسلام ہو چکی تھی۔ میں نے اس سے رسول اکرم ﷺ کے متعلق دریافت کیا چنانچہ اس نے مجھے حضور ﷺ تک رہنمائی کی۔

اس حدیث کو عبداللہ بن عبدالقدوس نے ابوالطفیل سے انہوں نے سلمان سے روایت کی اور اسناد کو پورا کر کے مدینے کی بجائے مکے کا نام لیا اور ایک دوسرے طریقے سے ابوالطفیل سے روایت کی اور مدینے کا نام لیا اور ان سے کوئی حدیث منسوب نہیں کی ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۲۷۔ سیدہ امیمہؓ دختر بشر

سیدہ امیمہ دختر بشر از بنوعمرو بن عوف عبداللہ بن سہل کی والدہ اور سہل بن حنیف کی زوجہ تھیں پہلے وہ حسان بن دحداحہ کی بیوی تھیں۔ بھاگ آئیں۔ اسلام قبول کر لیا اور آپ نے انہیں سہل بن حنیف کی زوجیت میں دے دیا چنانچہ یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا جَآءَ کُمُ الۡمُؤۡمِنٰتُ مُھٰجِرٰتٍ

ابن وہب نے ابن لہیعہ سے اور انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کیا کہ یہ خبر ان تک پہنچی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ مجھے اس آیت کا شان نزول درست نہیں معلوم ہوتا کیونکہ بنوعمرو بن عوف انصار سے ہیں اور مدنی ہیں۔ اس لئے یہ حدیث ایک مدنی عورت کے بارے میں کیسے نازل ہو سکتی ہے؟ بلکہ اس کا نزول ان عورتوں کے بارے میں ہے جو بعد از صلح حدیبیہ ہجرت کر کے مدینے آ گئی تھیں مثلاً ام کلثوم دختر عقبہ بن ابومعیط وغیرہ ہم ام کلثوم کے ترجمے میں اس کا ذکر کریں گے۔

۶۷۲۸۔ سیدہ امیمہؓ دختر بشیر

سیدہ امیمہ دختر بشیر ہمشیرہ نعمان بن بشیر بن سعد انصاریہ ہم ان کا نسب ان کے والد اور بھائی کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ خاتون اول الذکر سے مختلف ہیں کیونکہ یہ بشیر بنوخزرج سے ہیں اور اول الذکر بنواوس کے بنوامیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمر بن عوف بن مالک بن اوس سے ہیں۔

۶۷۲۹۔ سیدہ امیمہؓ دختر حارث

سیدہ امیمہ دختر حارث زوجہ عبدالرحمٰن بن زبیر عبدالرحمٰن نے انہیں تین طلاقیں دے دیں جس کے بعد رفاعہ نے بھی انہیں طلاق دے دی۔ اس پر وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عبدالرحمٰن سے نکاح کی اجازت مانگی۔ آپ نے پوچھا کیا وہ تجھ سے ہمبستری کر چکا ہے؟ امیمہ نے جواب دیا ان کے پاس تو کپڑے ٹکڑا ہے۔ حضور نے فرمایا تاکہ تو اس سے لطف اندوز ہو اور وہ تجھ سے۔ ابوصالح نے اسے ابن عباس سے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۳۰۔ سیدہ امیمہؓ دختر خلف

سیدہ امیمہ دختر خلف بن اسعد بن عامر بن بیاضہ بن سبیع بن جعثمہ بن سعد بن ملیح بن عمرو بن ربیعہ خزاعیہ یہ خاتون طلحہ بن عبداللہ بن خلف کی پھوپھی تھیں جنہیں طلحہ الطلحات کا لقب حاصل تھا۔ جناب امیمہ خالد بن سعید بن عاص کی زوجہ تھیں۔ جو ہجرت کر کے خاوند کے ساتھ حبشہ چلی گئی تھیں۔ اسلام لانے میں سبقت والوں میں سے تھیں۔ بقول ابن اسحٰق ان کا نام امینہ تھا۔ ایک روایت میں ہمینہ مذکور ہے۔ حبشہ میں ان کے بطن سے ایک لڑکا سعید نامی اور ایک لڑکی امہ پیدا ہوئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ نے لڑکی کا نام امیمہ دختر خالد خزاعیہ لکھا ہے جو غلط ہے اور پہلی روایت صحیح ہے۔ واللہ اعلم

۶۷۳۱۔ سیدہ امیمہؓ (رسول اللہ کی آزاد کردہ کنیز)

سیدہ امیمہ۔ رسول کریم ﷺ کی آزاد کردہ کنیز۔ ان کی حدیث کے راوی اہل شام ہیں۔ ان سے جبیر بن نفیر حضرمی نے روایت کی کہ وہ ایک دن حضور اکرمؐ کو وضو کرا رہی تھیں کہ ایک آدمی نے حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔ فرمایا خدا سے شرک نہ کر خواہ تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا آگ میں بھون دیا جائے اور دانستہ ترک نماز نہ کر کیونکہ جس نے عمداً نماز نہ پڑھی خدا اور رسول نے اس سے قطع تعلق کر لیا اور کوئی نشہ آور چیز استعمال نہ کرو کیونکہ نشہ ہر برائی کا سرچشمہ ہے اور اسی طرح اپنے والدین کی نافرمانی سے اجتناب کرو خواہ تمہیں اپنے اہل و عیال اور مال و متاع کو چھوڑنا پڑے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۳۲۔ سیدہ امیمہؓ دختر رقیقہ

سیدہ امیمہ دختر رقیقہ۔ ان کی والدہ رقیقہ بنت خویلد بن اسد ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن اور ان کی اولاد کی خالہ تھیں جناب امیمہ کے والد عبد بن بجاد بن عمیر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ تھے انہوں نے حضورؐ سے بیعت کر لی تھی بقول ابوعمر ان سے محمد بن منکدر اور ان کی بیٹی حکیمہ نے روایت کی...... ابن مندہ اور ابونعیم نے انہیں امیمہ دختر رقیقہ تمیمیہ لکھا ہے اور جناب خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ماں جائی بہن قرار دیا ہے۔ ابونعیم نے اس پر یہ اضافہ کیا ہے کہ وہ خاتون جنت کی خالہ تھیں لیکن یہ دونوں باتیں بہ قول ابن اثیر غلط ہیں کیونکہ ان کی نسبت تیمیہ ہے اور بنوتیم بن مرہ سے تعلق رکھتی ہیں نہ کہ بنوتمیم سے نیز جناب امیمہ ام المومنین خدیجہ کی بھانجی ہیں نہ کہ بہن اور ابونعیم نے ان کا سلسلہ نسب تیم تک بیان کیا ہے۔

کثیر التعداد راویوں نے باسناد ہم تا ابوعیسیٰ انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں

نے امیمہ دختر رقیقہ سے سنا انہوں نے بتایا کہ کچھ عورتوں نے حضور اکرمؐ کی بیعت کی تو حضور نے دریافت فرمایا تم کس کی اطاعت کرنے کی تمنا کروگی اور کس کی اطاعت کروگی۔ ہم نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول ہمیں اپنی جانوں سے عزیز ہیں۔

حجاج بن محمد نے ابن جریج سے انہوں نے امیمہ کی دختر حکیمہ سے انہوں نے اپنی والدہ امیمہ سے روایت کی کہ حضورؐ کا ایک لکڑی کا پیالہ تھا جس میں رات کو پیشاب کر کے چارپائی کے نیچے رکھ دیتے ایک دن برکہ نامی ایک عورت نے پانی سمجھ کر پیالے والے پیشاب کو پی لیا جب حضور ﷺ کو علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ عورت جہنم کی آگ سے محفوظ ہوگئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرق یہ ہے کہ ابن مندہ نے حدیث شرب بول کو اس ترجمے میں بیان کیا ہے اور ابونعیم نے امیمہ دختر ابوصیفی کے ترجمے میں جو اس سے آگے مذکور ہے۔

نوٹ: میری ناقص رائے میں یہ حدیث کبھی صحیح نہیں ہوسکتی کیونکہ پیشاب ناپاک اور حرام ہے اور ناپاک چیز کے پینے سے جہنم کی آگ کیسے حرام ہوسکتی ہے۔؟ بالفرض اگر ایسی بات ہوتی تو شربِ بول ایک فرد تک محدود کیسے رہ سکتا تھا۔ (مترجم)

۶۷۳۳۔ سیدہ امیمہؓ دختر رقیقہ دختر ابوصیفی

سیدہ امیمہ دختر رقیقہ کی دختر ابوصیفی بن ہاشم بن عبدمناف۔ زبیر بن بکار کا قول ہے کہ ابوصیفی کی نسل (ماسوائے رقیہ کی اولاد کے) ختم ہوگئی اور رقیقہ مخرمہ بن نوفل کی ماں ہیں۔ جنہوں نے جناب عبدالمطلب کی دعائے استسقاء کا خواب دیکھا تھا۔ ان سے ان کی بیٹی حلیمہ نے روایت کی۔

طبرانی اور ابونعیم نے اس امیمہ اور امیمہ دختر رقیقہ تیمیہ میں فرق بیان کیا ہے لیکن ابونعیم نے دونوں تراجم میں لکھا ہے کہ امیمہ کی بیٹی حلیمہ نے اپنی والدہ سے روایت کی یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے نام سے موسوم ہوں اور اسی طرح ان کی لڑکیوں کے نام ایک جیسے ہوں اور وہ اپنی اپنی ماؤں سے روایت کریں...... جعفر مستغفری کا قول ہے کہ وہ جناب خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پھوپھی تھیں۔ قاضی ابواحمد العسال کے مطابق سوائے محمد بن منکدر کے اور کسی نے ان سے روایت نہیں کی امیمہ تیم بن مرہ سے تھیں۔ بنوتیم کا تعلق قریش سے تھا اور حکیمہ کی والدہ تھیں ایک روایت میں ان کے والد کا نام ابوالبجاد ہے۔ ان کی لڑکی حکیمہ سے صرف ابن جریج نے روایت کی اور حکیمہ کے والد حکیم یا ابوحکیم تھے اور بقول ابوموسیٰ قاضی ابواحمد نے دونوں کو ایک ترجمہ میں جمع کردیا ہے اور انہوں نے باسنادہ مصعب سے انہوں نے امیمہ سے روایت کی وہ لکھتے ہیں کہ امیمہ دختر رقیقہ کی والدہ اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کی بیٹی تھیں۔ امیمہ نے ہجرت کی تھی اور ان سے ابن منکدر نے روایت کی بقول مصعب وہ محمد بن منکدر کی پھوپھی تھیں۔ امیر معاویہ انہیں شام لے گئے تھے اور وہاں انہیں ایک مکان بنوا دیا تھا۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۳۴۔ سیدہ امیمہؓ دختر شراحیل

سیدہ امیمہ دختر شراحیل۔ حضور ﷺ نے نکاح کے بعد اسے طلاق دے دی تھی۔ مسمار بن عمرو الحسین بن فناخسرو وغیرہ نے باسنادہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے حسین بن ولید نیشاپوری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن غسیل سے انہوں نے عباس بن سہل

...انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابواسید سے روایت کی کہ آپ نے شراحیل کی بیٹی امیمہ سے نکاح کیا اور جب خلوت
...آپ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو عورت نے ناخوشی کا اظہار کیا آپ نے ابواسید کو حکم دیا کہ اسے کتان سفید کے دو کپڑے
...دے کر واپس لے جاؤ۔

امام بخاری لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن محمد نے ابراہیم بن ابوالوزیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے حمزہ (یعنی ابواسید
کے بیٹے) اپنے والد سے اور ابن عباس بن سہل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہم جونیہ کے ترجمے میں اس واقعہ کو پھر
بیان کریں گے۔

۶۷۳۵۔ سیدہ امیمہؓ عبداللہ بن ابی کی کنیز

سیدہ امیمہ عبداللہ بن ابی بن سلول کی کنیز تھی۔ یحیٰ بن محمود اور ابو یاسر نے باسناد ہما تا مسلم بن حجاج سے ابوکامل۔ جحدری سے
انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ عبداللہ بن ابی کے پاس
دو لونڈیاں تھیں۔ مسیکہ اور امیمہ وہ ان دونوں کو زنا پر مجبور کرتا تھا۔ انہوں نے حضور ﷺ سے شکایت کی تو یہ آیت اتری۔

وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ --- غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

''تم اپنی لونڈیوں کو زنا پر مجبور مت کرو۔''

۶۷۳۶۔ سیدہ امیمہؓ دختر عمرو بن سہل

سیدہ امیمہ دختر عمرو بن سہل بن قلعہ بن حارث بن عبدالاشہل انصاریہ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی بیعت
کی۔

۶۷۳۷۔ سیدہ امیمہؓ دختر نجار انصاریہ

سیدہ امیمہ دختر نجار انصاریہ۔ ان کی حدیث ابن جریج نے حکیمہ دختر ابوحکیم سے انہوں نے اپنے والدہ امیمہ سے روایت کی
کہ ازواج مطہرات کے پاس رومال تھے جن میں انہوں نے کلف اور زعفران باندھ رکھا تھا احرام باندھنے سے پہلے انہوں نے
اس مرکب کو اپنے بالوں کی جڑوں میں لگا لیا پھر احرام باندھا۔

ابوعمر کا قول ہے کہ عقیلی نے یہ حدیث امیمہ دختر نجار سے منسوب کی ہے لیکن میرے خیال میں یہ حدیث امیمہ دختر رقیقہ سے
مروی ہے۔ بایں دلیل کہ حجاج نے ابن جریج سے انہوں نے حکیمہ دختر امیمہ دختر رقیقہ سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی
کہ رسول کریم ﷺ کے پاس لکڑی کا ایک پیالہ تھا جس میں آپ پیشاب کیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے محمد بن عیسیٰ
سے انہوں نے حجاج سے روایت کی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۳۸۔ سیدہ امیمہؓ دختر ابوالہیثم

سیدہ امیمہ دختر ابوالہیثم بن تیہان بن مالک بلویہ انصاریہ۔ ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔
حضور سے بیعت کی ابوحبیب نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۳۹۔سیدہ امیمہؓ (والدہ ابوہریرہ)

سیدہ امیمہ ابوہریرہ کی والدہ ابوموسیٰ نے جن روایات کی مجھے اجازت دی ان میں ذکر کیا کہ ابوعلی نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق بن شاذان سے انہوں نے سعد بن صلت سے انہوں نے یحییٰ بن غلاء سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ حضرت عمر نے انہیں بلا بھیجا تا کہ انہیں کسی علاقے کی حکومت عطا کریں لیکن انہوں نے انکار کر دیا خلیفہ نے کہا کیا تم حکومت میں حصہ لینے سے انکار کرتے ہو حالانکہ تم سے ایک بہتر شخص نے اس کی خواہش کی تھی۔انہوں نے پوچھا کہ کس نے طلب کی تھی انہوں نے جواب دیا یوسف بن یعقوب علیہ السلام۔انہوں نے جواب دیا امیر المومنین!وہ نبی بن نبی تھے جبکہ میں ابوہریرہؓ پسر امیمہ ہوں میں تین اور دو امور سے ڈرتا ہوں (خلیفہ نے کہا تم نے پانچ کیوں نہیں کہا؟) (۱) میں ڈرتا ہوں کہ کوئی بات بغیر از علم کہہ دوں (۲) بغیر از حکم فیصلہ کر دوں (۳) میری پیٹھ پر کوڑے برسائے جائیں (۴) میرا مال چھین لیا جائے (۵) اور میری آبرو خاک میں ملا دی جائے۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔طبرانی نے ان کا نام میمونہ لکھا ہے۔

۶۷۴۰۔سیدہ امیمہؓ دختر قیس

سیدہ امیمہ دختر قیس بن ابی الصلت غفاریہ ان کی حدیث کے بارے میں اختلاف ہے ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ خاتون مجھے امہ دختر ابوالحکم معلوم ہوتی ہیں۔ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے لیکن علماء کی ایک جماعت نے ان میں اور اول الذکر میں فرق بیان کیا ہے اور خطیب ابوبکر نے اس نام کو ان ناموں میں شمار کیا ہے جو دونوں صنفوں کے لئے استعمال کیے جاتے ہیں۔

واقدی نے ابن ابی سبرہ سے انہوں نے سلیمان بن سحیم سے انہوں نے ام علی دختر ابوالحکم سے انہوں نے امیہ دختر قیس بن ابی الصلت سے روایت کی کہ وہ بنوغفار کی چند خواتین کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی یارسول اللہ! ہم چاہتی ہیں کہ اس مہم خیبر میں آپ کے ساتھ ہم بھی نکلیں۔زخمیوں کی مرہم پٹی کریں گی اور جو کچھ بن پڑے گا مسلمانوں کے لشکر کے لئے سرانجام دیں گی حضور ﷺ نے ان کے لئے دعائے خیر فرمائی۔

اسے ابن اسحٰق نے روایت کیا ہے اور اس سے اختلاف کیا ہے۔ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے سلیمان بن سحیم سے انہوں نے امیہ دختر ابوالصلت سے انہوں نے بنوغفار کی ایک عورت سے روایت کی کہ وہ بنوغفار کی چند خواتین کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اس وقت کی درپیش مہم خیبر میں شرکت کی اجازت طلب کی ابوداؤد نے اس کو اپنی سنن میں اسی طرح بیان کیا ہے۔

۶۷۴۱۔سیدہ انیسہؓ دختر ثعلبہ

سیدہ انیسہ دختر ثعلبہ بن زید بن قیس انصاریہ بنوحارث بن خزرج سے تھیں۔انہیں صحبت ملی۔یہ ابن حبیب کا قول ہے۔

۶۷۴۲۔سیدہ انیسہؓ دختر ابوحارثہ

سیدہ انیسہ دختر ابوحارثہ بن صعصعہ۔جو قتادہ بن نعمان اور ابوسعید خدری کی والدہ تھیں حضور ﷺ سے بیعت کی یہ ابن حبیب

کا قول ہے۔

۶۷۴۳۔ سیدہ انیسہؓ دختر خبیب

سیدہ انیسہ دختر خبیب بن یساف انصاریہ۔ جو خبیب بن عبدالرحمٰن بن خبیب کی پھوپھی تھیں بصری شمار ہوتی ہیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عفان سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ انہوں نے پھوپھی سے سنا (انہوں نے حضور کے ساتھ حج کیا تھا) کہ حضور اکرمؐ فرماتے ہیں کہ ابن ام مکتوم راتوں کے دوران میں منادی کرتے تھے کہ بلال کے منادی کرنے تک کھاتے پیتے رہو اور کبھی اس کے برعکس ہوتا۔ اسی طرح کبھی ایک اترتا اور کبھی دوسرا اس طرح ہم اپنا دھیان ان کی طرف لگائے رکھتے اور سحری کرتے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۴۴۔ سیدہ انیسہؓ دختر رافع

سیدہ انیسہ دختر رافع بن معلٰی بن لوذان انصاریہ از بنو بیاضہ بقول ابن حبیب انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی سعادت نصیب ہوئی۔

۶۷۴۵۔ سیدہ انیسہؓ دختر رہم

سیدہ انیسہ دختر رہم انصاریہ از بنو خطمہ بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت نصیب ہوئی۔

۶۷۴۶۔ سیدہ انیسہؓ دختر ساعدہ

سیدہ انیس دختر ساعدہ بن عابس بن قیس بن نعمان۔ عویم بن ساعدہ کی ہمشیرہ تھیں اور ان کا تعلق بنو عمرو بن عوف سے تھا بقول ابن حبیب رسول کریم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۷۴۷۔ سیدہ انیسہؓ دختر ابوطلحہ

سیدہ انیسہ دختر ابوطلحہ بن عصمہ بن زید انصاریہ خطمیہ بقول ابن حبیب حضور ﷺ سے بیعت کی۔

۶۷۴۸۔ سیدہ انیسہؓ دختر عدی

سیدہ انیسہ دختر عدی انصاریہ بنو بلی کی ایک خاتون تھیں جو انصار کی حلیف تھیں اور سعید بن عثمان بلوی کی دادی تھی یحیٰی نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن غالب سے انہوں نے احمد بن جناب سے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے سعید بن عثمان بلوی سے انہوں نے اپنی دادی انیسہ دختر عدی سے روایت کی کہ وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی یا رسول اللہ میرا بیٹا عبداللہ بن سلمہ جو بدری تھا وہ معرکہ احد میں شہید ہو گیا میں چاہتی ہوں کہ میں اسے اپنے قریب دفن کروں تا کہ مجھے اس کا قرب حاصل رہے۔ حضورؐ نے اجازت دے دی۔ پھر اس خاتون نے اپنے بیٹے کی لاش کو ایک عبا میں لپیٹ کر اپنے آب کش اونٹ کی پیٹھ پر لادا۔ دوسری طرف مجذر بن زیاد کی لاش تھی جو اس خاتون کے بیٹے کے مقابلے میں ہلکا تھا۔ حضور اکرم کا گزر وہاں سے ہوا تو فرمایا کہ دونوں جانب کا وزن برابر کرو تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۴۹۔ سیدہ انیسہؓ دختر عروہ

سیدہ انیسہ دختر عروہ بن مسعود بن سنان بن عامر بن امیہ انصاری از بنو بیاضہ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۶۷۵۰۔ سیدہ انیسہؓ دختر عمرو

سیدہ انیسہ دختر عمرو بن عنمہ انصاریہ از بنوسواد بقول ابن حبیب انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت حاصل ہوئی اور آپ سے بیعت کی۔

۶۷۵۱۔ سیدہ انیسہؓ دختر کعب

سیدہ انیسہ دختر کعب ام عمارہ۔ انہوں نے ایک دفعہ کہا کیا وجہ ہے کہ قرآن میں ہماری خیر اور بھلائی کا ذکر نہیں ہوتا اس پر قرآن حکیم کی یہ آیت نازل ہوئی ان المسلمین والمسلمات الآیۃ

ابوالوفاء بغدادی نے اپنی تفسیر میں مقاتل سے اسی طرح ذکر کیا ہے لیکن یہ غلط ہے کیونکہ اس آیت کا تعلق نسیبہ سے ہے نہ کہ انیسہ سے۔) ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۵۲۔ سیدہ انیسہؓ بنت معاذ

سیدہ انیسہؓ بنت معاذ بن ماعص بن قیس بن خلدہ بن مخلد ابوعبادہ کی بہن ہے انصاریہ از بنوزریق ابن حبیب نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۵۳۔ سیدہ انیسہ نخعیہؓ

سیدہ انیسہ نخعیہ انہوں نے معاذ بن جبل کے ورود میں یمن کا ذکر کیا ہے جب وہ حضور اکرم ﷺ کے تعمیل فرمان میں وہاں گئے۔ انہوں نے وہاں کے لوگوں کو تعلیم دی۔ پانچ نمازیں روزانہ ادا کرو رمضان شریف میں روزے رکھو اور بشرط استطاعت حج کرو۔ اس وقت ان کی عمر اٹھارہ برس تھی۔

ان کی عمر کا اندازہ غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ معاذ ۹ ہجری میں یمن بھیجے گئے اگر اس وقت ان کی عمر ۱۸ برس تسلیم کی جائے تو بیعت عقبہ میں ان کی عمر نو برس ہوگی جو اس لئے غلط ہے کہ اس بیعت میں کوئی بچہ شامل نہیں تھا۔

۶۷۵۴۔ سیدہ انیسہؓ دختر ہلال

سیدہ انیسہ دختر ہلال بن معلّی بن لوذان انصاریہ از بنو بیاضہ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

باب الباء

۶۷۵۵۔ سیدہ بادیہؓ دختر غیلان

سیدہ بادیہ دختر غیلان ثقفیہ۔ قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ بادیہ دختر غیلان خدمت

...میں حاضر ہوئی اور گزارش کی یا رسول اللہ! میں طہر قائم نہیں رکھ سکتی۔ کیا میں نماز چھوڑ دوں۔ فرمایا تیری شکایت کا تعلق حیض ...نہیں۔ جب حیض کا دورانیہ ختم ہو جائے اور خون بند ہو جائے تو نہالو اور نماز ادا کرو۔

یہ وہی بادیہ ہیں جن کے بارے میں ہیت مخنث نے کہا تھا کہ وہ سامنے سے چار گنا اور پیچھے سے آٹھ گنا معلوم ہوتی ہیں۔ ...ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۵۶۔ سیدہ بثینہؓ دختر ضحاک

سیدہ بثینہ دختر ضحاک ثابت بن ضحاک انصاری کی ہمشیرہ محمد بن مسلمہ ان سے نکاح کے متمنی تھے چنانچہ ایک ہمسائے کے گھر ...میں چھپ کر انہوں نے اس خاتون کو دیکھا۔

ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ لکھتے ہیں کہ ابو نعیم نے اس خاتون کا نام اسی طرح لکھا ہے لیکن ابو عبداللہ بن ...مندہ نے ان کا نام اپنی کتاب التاریخ میں ثا سے ثبینہ تحریر کیا ہے نیز محمد بن مسلمہ کی حدیث میں اس خاتون کی صحبت کا ذکر نہیں۔

۶۷۵۷۔ سیدہ بجیدہؓ

سیدہ بجیدہ ان کا ذکر ابن خیثمہ کی حدیث میں آیا ہے جو انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ...ابن ابی ذئب سے انہوں نے المقبری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن بجیدہ سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ ...نے فرمایا تم سائل کے ہاتھ پر کچھ نہ کچھ ضرور رکھو خواہ وہ روٹی کا جلا ہوا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ ابن ابی خیثمہ نے ان کا نام بجیدہ لکھا ہے ...حالانکہ وہ ام بجید ہیں۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۵۸۔ سیدہ بحینہؓ دختر حارث

سیدہ بحینہ دختر حارث یعنی ارت بن مطلب عبداللہ بن بحینہ کی والدہ تھیں اور عبداللہ کے والد کا نام مالک تھا اور ...حضور ﷺ نے خراج خیبر سے انہیں حصہ دیا تھا۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے دربارہ تقسیم غنیمت خیبر روایت کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے بحینہ دختر ...حارث کو تیس وسق عطا فرمائے تھے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۵۹۔ سیدہ بدیلہؓ دختر مسلم

سیدہ بدیلہ دختر مسلم بن عمیرہ بن سلمی حارثیہ۔ از انصار۔ انہیں حضور کی زیارت نصیب ہوئی۔ جعفر بن محمود بن محمد بن مسلمہ ...نے اپنی دادی بدیلہ سے روایت کی کہ ہمارے یہاں بنو حارثہ کا ایک آدمی آیا جس کا نام عباد بن بشر تھا۔ اس نے ہمیں بتایا کہ تحویل ...قبلہ کا حکم آ گیا ہے۔ ان کی حدیث کو واقدی نے روایت کیا ہے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۰۔ سیدہ برزہؓ دختر مسعود

سیدہ برزہ دختر مسعود بن عمرو جو صفوان بن امیہ کی بیوی تھیں۔ ان کے بیٹے کا نام عبداللہ بن صفوان اکبر تھا۔ جب اسلام آیا تو

ان کی سات بیویاں تھیں۔اور یہ بھی ان میں تھیں۔ام وہب کے ترجمے میں ان کا ذکر آیا ہے۔ابووہب نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۱۔سیدہ برصاءؓ عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کی دادی

سیدہ برصاء عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کی دادی تھیں۔ان کا نام کبشہ یا کبیشہ تھا۔ان سے عبدالرحمٰن بن عمرہ نے روایت کی کہ میری دادی نے مجھے بتایا کہ حضور اکرم ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے اور کھڑے کھڑے ایک مشکیزے سے پانی تناول فرمایا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۲۔سیدہ برکہؓ دختر ثعلبہ

سیدہ برکہ دختر ثعلبہ بن عمرو بن حصن بن مالک بن سلمہ بن عمرو بن نعمان۔ان کی کنیت ام ایمن تھی اور ان کے بیٹے کا نام ایمن بن عبید تھا۔یہ خاتون اسامہ بن زید کی والدہ بھی تھیں۔عبید الحبشی کے بعد ام ایمن نے زید بن حارثہ سے نکاح کیا تھا۔جن سے اسامہ پیدا ہوئے تھے۔یہ خاتون حضور اکرمؐ کی کنیز اور خادم تھیں۔دونوں ہجرتوں میں شریک تھیں اور ام الظباء کے نام سے مشہور تھیں۔ہم اس سے زیادہ تذکرہ ان کی کنیت میں انشاءاللہ کریں گے۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۳۔سیدہ برکہ حبشیہؓ

سیدہ برکہ حبشیہ یہ خاتون ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حبشہ سے آئی تھیں اور یہ وہی خاتون ہیں جن کا ذکر امیمہ بنت رقیقہ کے تذکرے میں آچکا ہے اور یہ وہی ہیں۔جنھوں نے حضورؐ کا پیشاب پی لیا تھا۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۴۔سیدہ برکہؓ دختر یسار

سیدہ برکہ دختر یسار۔قیس بن عبداللہ اسدی کی بیوی بقول موسیٰ بن عقبہ ابن شہاب سے روایت کی کہ اس خاتون نے اپنے خاوند کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی۔یہ ابوسفیان کی کنیز تھیں۔دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۵۔سیدہ بروعؓ دختر واشق

سیدہ بروع دختر واشق الرواسیہ ایک روایت میں ان کی نسبت اشجعیہ ہے جو ہلال بن مرہ کی بیوی تھیں۔

یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ تا ابن ابی عاصمؒ اسماعیل بن عبداللہ سے انہوں نے ہشام بن عمار سے انہوں نے صدقہ بن خالد سے انہوں نے مثنیٰ سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے سعید بن میسب سے انہوں نے بروع دختر واشق سے روایت کی کہ انہوں نے ایک شخص سے نکاح کیا اور خود کو اس کے سپرد کر دیا لیکن وہ قبل از مجامعت مر گیا حضورؐ نے ان کے بارے میں مہر مثل کا حکم دیا اور یہ قصہ بہ حدیث علقمہ از معقل بن سنان منقول ہے۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

رواس کا نام حارث بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ تھا اور اشجع از بنو قیس ہیں اور ان کا نسب یوں ہے' اشجع بن ریث بن غطفان بن سعد بن قیس عیلان۔

۶۷۶۶۔ سیدہ برہؓ دختر ابوتجراۃ

سیدہ برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ابوتجراۃ العبدریہ مکی.......... زبیر کا بیان ہے کہ بنو تجراہ بنوکندہ کا ایک ضمنی قبیلہ ہے جو مکے آ گئے تھے۔

اس خاتون نے صفیہ دختر شیبہ اور عمیرہ دختر عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کی منصور حجی نے اپنی والدہ سے انہوں نے برہ دختر ابوتجراہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھا جب اختتام کو پہنچے تو فرماتے کہ تیز چلو کہ خدا نے تیز چلنے کا حکم دیا ہے نیز انہوں نے سعی کے دوران میں دیکھا کہ تیز چلنے سے آپ کے دونوں گھٹنے ننگے ہو جاتے تھے۔

عطاء بن ابی رباح نے یہ حدیث صفیہ دختر شیبہ سے روایت کی اور برہ کا نام حبیبہ دختر ابوتجراہ لکھا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۷۔ سیدہ برہؓ دختر ابی سلمہ

سیدہ برہؓ دختر ابی سلمہ بن عبدالاسد حضورؐ کی ربیبہ ہے اور یہ ام سلمہ کی بیٹی ہے حضورؐ نے زینب نام رکھا۔ انشاء اللہ زا کے باب میں اس کا ذکر مفصل کریں گے۔ یہ اسی نام کے ساتھ زیادہ مشہور ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا اخراج کیا ہے۔

۶۷۶۸۔ سیدہ برہؓ دختر عامر

سیدہ برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر عامر بن حارث بن سباق بن عبدالدار بن قصی قرشیہ عبدریہ ابواسرائیل کی بیوی تھیں جو بنو حارث سے تھے۔ یہ وہی صاحب ہیں جن کے قصے میں حدیث فی النذر مذکور ہے اور جن کے یہاں اسرائیل نامی ایک بچہ پیدا ہوا تھا۔ ابواسرائیل جنگ جمل میں مارے گئے تھے۔ برہ نے ہجرت کی تھی۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۹۔ سیدہ بزیدہؓ دختر بشر

سیدہ بزیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر بشر بن حارث بن عمرو بن حارثہ۔ عباد بن سہل بن اساف کی بیوی تھیں۔ ان کے بیٹے کا نام ابراہیم بن عباد تھا۔ بزیدہ نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی تھی۔ یہ ابن حبیب کا قول ہے۔

۶۷۷۰۔ سیدہ بریرہؓ عائشہ کی آزاد کردہ کنیز

سیدہ بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ بریرہ اولاً بنو ہلال کی لونڈی تھیں۔ ایک روایت میں ابواحمد بن جحش کا نام مذکور ہے۔ ایک روایت میں بنو انصار میں سے کسی کی لونڈی تھیں۔ انہوں نے انہیں زرفدیہ پر آزاد کرنا قبول کر لیا چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خرید کر انہیں آزاد کر دیا۔

ابواسحٰق بن محمد فقیہ وغیرہ نے باسناد ہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے بندار سے انہوں نے ابن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے

بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا لیکن انہوں نے ولاء کی شرط پیش کی حضور نے فرمایا ولاء اس شخص کی ہوگی جو قیمت ادا کرے گا یا جسے تصرف حاصل ہو۔

ان کے خاوند کا نام مغیث تھا اور وہ بھی غلام تھا حضور ﷺ نے بریرہ کو اختیار دے دیا چنانچہ اس نے خاوند سے علیحدگی اختیار کر لی لیکن مغیث کو بیوی سے محبت تھی چنانچہ وہ گلیوں میں روتا پھرتا حضور نے بریرہ سے مغیث کی سفارش کی۔ انہوں نے گزارش کی یا رسول اللہ! کیا آپ کا حکم ہے فرمایا نہیں سفارش ہے بریرہ نے کہا مجھے اس سے کوئی واسطہ نہیں۔

اس کے شوہر کے بارے میں اختلاف ہے۔ آیا غلام تھا یا حر بعض غلام کہتے ہیں اور بعض حر لیکن صحیح ہے کہ وہ غلام تھا۔

ابوالفضل بن ابوالحسن نے باسنادہ ابویعلی موصلی سے انہوں نے محمد بن بکار سے انہوں نے ابومعشر سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور اکرم نے بریرہ کی خاوند سے علیحدگی کے بعد اسے مطلقہ عورت کی عدت گزارنے کا حکم دیا تھا۔

عبدالملک بن مروان سے مروی ہے کہ میں بریرہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔ وہ کہا کرتی اے عبدالملک! مجھے تجھ میں ایسے اوصاف نظر آتے ہیں کہ تو اس حکومت کو پالے گا اگر ایسی صورت پیش آ جائے تو خونریزی سے پرہیز کرنا کیونکہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا فرمایا جو شخص بلا وجہ خونریزی کرتا ہے وہ جنت کے دروازے سے جب وہ اس کی آنکھوں کے سامنے ہوتی ہے دور دھکیل دیا جاتا ہے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۷۱۔ سیدہ بریعہؓ دختر ابوحارثہ

سیدہ بریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ابوحارثہ بن اوس بن دخیس انصاریہ از بنوعوف بن خزرج بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۷۷۲۔ سیدہ بسرہؓ دختر صفوان

سیدہ بسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر صفوان بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب قرشیہ اسدیہ یہ ابوعمر اور ابونعیم کا قول ہے مگر ابن مندہ نے ان کا نسب یوں لکھا ہے۔ بسرہ دختر صفوان بن امیہ بن محرث بن خمل بن شق بن عامر بن ثعلبہ بن حارث بن مالک بن کنانہ مگر سلسلہ اول درست ہے۔ ان کی والدہ کا نام سالمہ دختر امیہ بن حارثہ بن اوقص سلمیہ اور وہ ورقہ بن نوفل کی بھتیجی تھیں اور عقبہ بن ابی معیط کی ماں جائی بہن اور جناب بسرہ مغیرہ بن ابوالعاص کی زوجہ تھیں اور دو اولاد ہوئیں۔ معاویہ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما آخرالذکر عبدالملک بن مروان کی والدہ تھیں اور ان سے ام کلثوم دختر عقبہ بن ابی معیط' مروان بن حکم اور سعید بن مسیب وغیرہ نے روایت کی۔

کئی راویوں نے باسنادہم از محمد بن عیسیٰ انہوں نے اسحٰق بن منصور سے انہوں نے یحییٰ بن سعید القطان سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بسرہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص اپنے آلہ تناسل کو چھوئے تو وہ وضو بغیر نماز نہ پڑھے اور کئی راویوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بسرہ سے روایت کی۔ اور

اسے ابواسامہ وغیرہ نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مروان بن حکم سے اس نے بسرہ سے روایت کی اور ابو الزناد نے اس حدیث کو عروہ سے انہوں نے بسرہ سے روایت کیا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

خمل: خاء پر پیش اور میم ساکن ہے۔

۶۷۷۳۔ بشیرہؓ دختر حارث

سیدہ بشیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر حارث بن عبدرزاح بن ظفر انصاریہ ظفریہ بقول ابن حبیب انہوں نے آپ سے بیعت کی تھی۔

۶۷۷۴۔ سیدہ بغومؓ دختر معدل

سیدہ البغوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر معدل کنانیہ یہ خاتون صفوان بن امیہ بن خلف جمحی کی زوجہ تھیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا یہ واقدی کا قول ہے اور ابوعلی نے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۶۷۷۵۔ سیدہ بقیرہؓ قعقاع کی اہلیہ

سیدہ بقیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ خاتون قعقاع بن ابوحدرد اسلمی کی بیوی تھیں۔ ابن ابی خیثمہ کا قول ہے کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ اسلمیہ تھیں یا نہیں۔ عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے روایت کی کہ انہوں نے بقیرہ قعقاع کی اہلیہ سے روایت کی حضور اکرم نے فرمایا جب تم سنو کہ تمہارے قرب و جوار میں کوئی لشکر زمین میں دھنس گیا ہے تو سمجھ لو کہ یہ قیامت کا سایہ ہے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۷۶۔ سیدہ بہیسہؓ

سیدہ بہیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ انہیں رسول اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ اس خاتون نے اپنے والد سے روایت کی کہمس حسن بن سیار بن منظور سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے ایک خاتون بہیسہ سے روایت کی کہ ان کے والد نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ انہیں اجازت دی جائے کہ وہ آپ کے کرتے میں داخل ہو جائیں۔ آپ نے اجازت دے دی اور انہوں نے پچھلی طرف سے آپ کا کرتہ اٹھا کر اپنے سینے کو حضور کی پیٹھ مبارک سے رگڑا اور دریافت کیا یا رسول اللہ! کون سی چیز ہے جسے روکے رکھنا حرام ہے فرمایا پانی اور نمک اس کے بعد انہوں نے کبھی ان دو چیزوں کو نہیں روکا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا۔

۶۷۷۷۔ سیدہ بہیہؓ

سیدہ بہیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ ایک روایت میں بہیمہ دختر "بسر" مذکور ہے۔ عبداللہ بن بسر مازنی کی ہمشیرہ تھیں۔ ان کا عرف صماء تھا ابوزرعہ سے منقول ہے کہ انہیں دحیم نے بتایا کہ اس خاندان کے چار آدمی حضور اکرمؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔

بسر اوران کے دو بیٹے عبداللہ اور عطیہ اور بیٹی صماء، دار قطنی کا قول کہ صماء دختر بسر کا نام بہیمہ تھا.......... اس خاتون نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے ہفتے کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا لیکن فرض روزہ مستثنیٰ ہے۔ اس خاتون سے ان کے بھائی عبداللہ نے روایت کی ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۷۸۔ سیدہ بہیہؓ دختر عبداللہ

سیدہ بہیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر عبداللہ البکر یہ از بکر بن وائل یہ خاتون اپنے والد کے ساتھ دربار رسالت میں حاضر ہوئیں۔ حضور ﷺ نے مردوں سے بیعت کی اور مصافحہ کیا لیکن خواتین سے صرف بیعت فرمائی پھر آپ نے ان کی طرف دیکھا دعا فرمائی اوران کے سر پر ہاتھ پھیرا نیز ان کی اولاد کے لئے دعا فرمائی چنانچہ ان کے ساٹھ اولادیں ہوئیں چالیس مرد تھے اور بیس عورتیں ان میں سے بیس شہید ہوئے تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۷۹۔ سیدہ بیضاءؓ

سیدہ بیضاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ جو صفوان اور سہیل کی والدہ تھیں۔ ان کا تعلق بنو حارث بن فہر سے تھا۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کے بیٹے ان سے منسوب تھے چنانچہ ابنا بیضا کہا جاتا۔ ان کا نام دعد دختر جحدم بن عمرو بن عائش بن ظرب بن حارث بن فہر تھا۔ ان کے دونوں بیٹے صحابی تھے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

باب التاء

۶۷۸۰۔ سیدہ تماضرؓ دختر عمرو

سیدہ تماضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر عمرو بن شرید سلمیہ یہ وہی خاتون جو خنساء شاعرہ کے نام سے مشہور ہیں ہم ''خاء'' میں ان کا ذکر کریں گے کیونکہ وہ اسی نام سے مشہور ہیں۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۸۱۔ سیدہ تملکؓ شیبیہ

سیدہ تملک الشیبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا از بنو عبدالدار بعدہ از بنو شیبہ بن عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ عبدری۔ ابو الفرج بن ابو الرجاء نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے یوسف بن موسیٰ سے انہوں نے مہران بن ابی عمر سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے مثنیٰ بن صباح سے انہوں نے مغیرہ بن حکیم سے انہوں نے صفیہ دختر شیبہ سے انہوں نے تملک سے روایت کی کہ وہ اپنے ایک بالاخانے میں جو مروہ اور صفا کے درمیان تھا بیٹھی تھیں کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا اے لوگو خدا نے سعی بین الصفاء والمروۃ کو تم پر فرض کیا ہے اس لئے اس کی تعمیل کرو۔

اس حدیث کو صفیہ نے اپنی والدہ سے جیسا کہ گزر چکا ہے روایت کیا ہے۔ اسی طرح اسے عطاء نے صفیہ سے انہوں نے حبیبہ سے روایت کیا جس کا ذکر بعد میں آئے گا تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۸۲۔ سیدہ تمیمہؓ دختر ابوسفیان

سیدہ تمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ابوسفیان بن قیس بن زید بن امیہ انصاریہ اشہلیہ' بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۷۸۳۔ سیدہ تمیمہؓ دختر وہب

سیدہ تمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر وہب ابوعبید قرظیہ یہ خاتون رفاعہ قرظی کی مطلقہ تھیں۔ سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی کہ رفاعہ قرظی کی عورت عبدالرحمٰن بن زبیر کے پاس تھی لیکن عورت کا نام نہیں لیا اور محمد بن اسحٰق نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ بنوقریظہ کی ایک عورت جس کا نام تمیمہ تھا۔ عبدالرحمٰن بن زبیر کے نکاح میں تھی۔ انہوں نے اسے طلاق دے دی اور پھر رفاعہ نے نکاح کر لیا۔ اس سے علیحدہ ہوگئی تو خاتون نے پھر عبدالرحمٰن سے نکاح کرنا چاہا حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہؐ! ان (رفاعہ) کے ساتھ تو کپڑے کے ٹکڑے جیسا ہے' تو آپؐ نے فرمایا کہ تو عبدالرحمٰن سے تب تک نکاح نہیں کر سکتی جب تک کہ تو کسی اور مرد کا ذائقہ نہ چکھ لے۔ اور قتادہ نے بھی اس خاتون کا یہی نام لکھا ہے۔

عبدالوہاب بن عطاء نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے روایت کی کہ تمیمہ دختر ابوعبید القرظیہ' رفاعہ یا رافع قرظی کی بیوی تھی۔ انہوں نے اسے طلاق دے دی۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن نے اس خاتون سے نکاح کر لیا۔ مگر اس نے یعنی تمیمہ نے دوبارہ رفاعہ سے پھر نکاح کرنا چاہا تو حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ عبدالرحمٰن کے پاس تو میرے اس کپڑے کے پلو جیسا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ تب تک نہیں ہو سکتا جب کہ تو اس کا شہد اور وہ تیرا شہد نہ چکھ لے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۸۴۔ سیدہ توامہؓ دختر امیہ بن خلف

سیدہ توامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر امیہ بن خلف الجمحی۔ ان کا ذکر تو صحابیات میں آیا ہے مگر روایت کوئی مذکور نہیں کہا گیا ہے کہ انہوں نے آپ سے بیعت کی اور انہیں توامہ اس لیے کہتے ہیں کہ ان کی جڑواں بہن بھی تھیں اور وہ صالح کی آزاد کردہ کنیز تھیں بروایت صالح اس خاتون نے حضورؐ سے بیعت کی تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۸۵۔ سیدہ تویلہؓ دختر اسلم

سیدہ تویلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر اسلم انصاریہ۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔ یحیٰی نے اجازۃً باسنادہ تا قاضی ابوبکر احمد بن عمرو۔ محمد بن اسماعیل سے انہوں نے ابراہیم بن حمزہ سے انہوں نے ابراہیم بن جعفر بن محمود بن مسلمہ حارثی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی دادی تویلہ بنت اسلم سے روایت کی کہ ایک موقعہ پر حضورؐ بنوحارثہ میں نماز ادا کر رہے تھے کہ عباد بن بشر نے ہمیں بتایا کہ تحویل قبلہ کا حکم آ گیا ہے اور آپ نے بیت المقدس سے کعبے کی طرف منہ پھیر لیا مردوں کی جگہ عورتیں آ گئیں اور عورتوں کی جگہ مردوں نے لے لی چونکہ یہ حکم دوران نماز میں نازل ہوا تھا اس لیے باقی دو سجدے کعبے کی طرف ادا کیے گئے

ایک روایت میں ان کا نام بدیلہ اور ایک میں نویلہ (بنون) مذکور ہے بعد میں پھر ان کا ذکر کیا جائے گا۔ ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الثاء

۶۷۸۶۔ سیدہ ثبیتہؓ دختر ربیع

سیدہ ثبیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ربیع بن عمرو بن عدی بن جشم بن حارثہ انصاریہ۔ ابوعیسیٰ بن جبر کی والدہ تھیں بقول ابن حبیب انہیں حضورؐ کی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔

۶۷۸۷۔ سیدہ ثبیتہؓ دختر سلیط

سیدہ ثبیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر سلیط بن قیس انصاریہ از بنو عدی۔ بقول ابن حبیب انہوں نے آپ سے بیعت کی۔

۶۷۸۸۔ سیدہ ثبیتہؓ دختر ضحاک

سیدہ ثبیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ضحاک بن خلیفہ انصاریہ اشہلیہ ان کی ولادت حضورﷺ کے عہد میں ہوئی۔ ان کا نام اکثر علماء نے ثبیتہ اور بعض نے بثینہ تحریر کیا ہے۔ ان کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے۔

ابوموسیٰ نے کتابۃً ابونصر احمد بن عمر الغازی سے انہوں نے اسماعیل بن زاہر سے انہوں نے قطان سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر بن درستویہ سے انہوں نے یعقوب بن سفیان سے انہوں نے عمرو بن عون سے انہوں نے ابوشہاب سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے محمد بن سلیمان بن ابی حثمہ سے انہوں نے اپنے چچا سہل بن ابی حثمہ سے روایت کی کہ انہوں نے محمد بن مسلمہ کو دیکھا کہ وہ ثبیتہ نامی ایک عورت کی طرف جو ایک بالا خانے میں تھیں بغور دیکھ رہا تھا انہوں نے محمد بن مسلمہ سے کہا کہ تم حضور اکرمﷺ کے صحابی ہو اور ایک غیر محرم عورت کو تاڑ رہے ہو؟ محمد بن مسلمہ نے کہا میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب خدا کسی آدمی کے دل میں کسی عورت سے نکاح کا خیال ڈال دے تو اسے دیکھنے کی اجازت ہے۔

اس حدیث کو علماء کی ایک جماعت نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے محمد بن سلیمان سے اور انہوں نے ابن ابی ملیکہ کا ذکر نہیں کیا اور ایک روایت میں زکریا بن ابی زائدہ از حجاج مذکورہ ہے۔ انہوں نے اس خاتون کا نام نبیہ لکھا ہے اور ابومعاویہ نے حجاج سے انہوں نے سہل بن محمد بن ابی حثمہ سے انہوں نے اپنے چچا سلیمان سے روایت کی اور خاتون کا نام نبیثہ لکھا ہے اور محمد بن مسلمہ سے بھی کئی اسناد سے مروی ہے ابوموسیٰ اور ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۸۹۔ سیدہ ثبیتہؓ دختر نعمان

سیدہ ثبیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر نعمان بن عمرو بن نعمان بن خلدہ بن عمرو بن امیہ بن عامر بن بیاضہ انصاریہ خزرجیہ بیاضیہ اس خاتون ان کے والد اور دادا کو حضور اکرمﷺ کی صحبت نصیب ہوئی بقول محمد بن سعد بعد از قبول اسلام انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔ ابن حبیب نے بھی ان کا سلسلہ نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور انہیں بنوجحجبی میں شمار کیا ہے اور بنو بیاضہ میں یہ نسب مشہور

ہے کیونکہ نعمان ان کے والد کا نام تھا اور ان کے والد کا نام عمرو تھا اور دونوں کو حضور کی صحبت نصیب ہوئی اور وہ دنوں بنو بیاضہ سے ہیں۔

۶۷۹۰۔ سیدہ ثبیتہ دختر یعار

سیدہ ثبیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر یعار بن زید بن عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف انصاریہ۔ یہ خاتون ان لوگوں میں شامل تھیں۔ جنہوں نے آغاز کار میں ہجرت کی تھی اور ان کا شمار فاضل خواتین میں ہوتا تھا۔ یہ خاتون ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کی زوجہ تھیں اور سالم مولی ابوحذیفہ کی آزاد کردہ کنیز تھی انہیں آزادی کے بعد سالم نے ان کی ولایت ابوحذیفہ کو دے دی تھی۔ ایک روایت میں سالم کو ابوحذیفہ کا آزاد کردہ غلام کہا گیا ہے اور سالم جنگ یمامہ میں مارے گئے تھے۔

اس خاتون کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ مصعب نے ثبیتہ لکھا ہے۔ ابوطوالہ نے عمرہ دختر یعار کہا ہے۔ ابن اسحٰق کا قول ہے کہ سالم ایک انصاریہ کے آزاد کردہ غلام تھے موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کی کہ سالم بن معقل سلمی دختر تعار کے آزاد کردہ غلام تھے لیکن ابراہیم بن منذر نے اس خاتون کا نام یعار لکھا ہے۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۹۱۔ سیدہ ثویبہ ابولہب کی لونڈی

سیدہ ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابولہب کی لونڈی تھیں حضور اکرم ﷺ کو انہوں نے دودھ پلایا لیکن ان کے اسلام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم کا قول ہے کہ سوائے ابن مندہ کے کوئی بھی اس کے اسلام کا قائل نہیں۔

باب الجیم

۶۷۹۲۔ سیدہ جثامہ مزنیہ

سیدہ جثامہ مزنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ عمر بن محمد بن طبرزد نے ابن البناء سے انہوں نے ابومحمد جوہری سے انہوں نے ابوبکر بن مالک سے انہوں نے محمد بن یونس سے انہوں نے ابوعاصم سے انہوں نے صالح بن رستم سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ ایک بڑھیا حضور اکرم ﷺ سے ملنے آئی۔ پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا جثامہ آپ نے فرمایا جثامہ نہیں بلکہ حضانہ پھر فرمایا کہو تم لوگوں کا کیا حال ہے ہمارے بعد تم پر کیا بیتی۔ اس نے جواب دیا۔ خیریت ہی رہی یارسول اللہ۔

جب وہ عورت چلی گئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ اس عورت سے بڑی مہربانی سے پیش آئے فرمایا یہ بڑھیا بزمانہ خدیجہ ہم سے ملنے آیا کرتی تھی اور عہد کی پاسداری ایمان کی شرط ہے۔

ایک روایت کے مطابق آپ نے اس عورت سے حضانہ کی بجائے حسانہ فرمایا تھا ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔ اور ان کا ذکر ''حسانہ'' میں کیا جائے گا۔

۶۷۹۳۔ سیدہ جبلہؓ دختر مصفح

سیدہ جبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر مصفح رسول اکرمؐ کی زیارت حاصل ہوئی۔ ان سے فضیل بن مرزوق نے روایت کی۔ ابو عمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۶۷۹۴۔ سیدہ جدامہؓ دختر جندل

سیدہ جدامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر جندل۔ ابن اسحٰق نے ان کا ذکر ان مہاجر خواتین میں کیا ہے جن کا تعلق بنو غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ سے تھا۔

۶۷۹۵۔ سیدہ جذامہؓ دختر حارث

سیدہ جذامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر حارث' ہمشیرہ حلیمہ جو حضور اکرم ﷺ کی رضاعی ماں تھیں ہم حلیمہ کے ترجمے میں ان کا نسب بیان کریں گے ان کا لقب شیماء تھا اور ان سے کوئی روایت مذکور نہیں ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ابن اثیر کہتے ہیں کہ انہوں نے شیماء لکھا ہے حالانکہ شیماء ان ان کا لقب نہیں تھا کیونکہ شیما حضور کی رضاعی بہن تھیں نہ کہ ان کی خالہ۔

۶۷۹۶۔ سیدہ جذامہؓ دختر وہب

جدامہ دختر وہب الاسدیہ از بنو اسد بن خزیمہ انہوں نے مکے میں اسلام قبول کیا اور بیعت کی اور اپنے آدمیوں کے ساتھ مدینے کو ہجرت کی۔ ان کے شوہر کا نام انیس بن قتادہ بن جن کا تعلق بنی عمرو بن عوف سے تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے روایت کی۔

ابوالفرج بن ابوالرجاء اور ابو یاسر بن ابوحبہ نے باسنادہما مسلم بن حجاج سے انہوں نے عبیداللہ بن سعید اور محمد بن ابی عمر کی سے ان دونوں نے مقری سے روایت کہ ہم سے سعید بن ابوایوب نے انہوں نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انہوں نے جذامہ دختر وہب یعنی عکاشہ کی بہن سے روایت کی کہ وہ حضور کی ایک مجلس میں کچھ مردوں کے ساتھ موجود تھیں حضور اکرم ﷺ فرما رہے تھے میں چاہتا تھا کہ حاملہ عورت کو منع کر دوں کہ وہ بچے کو دودھ نہ پلائے لیکن میں نے دیکھا کہ ایران اور روم میں حاملہ عورتیں بچوں کو دودھ پلاتی ہیں اور ان کے بچوں پر اس کا کوئی نقصان دہ اثر مرتب نہیں ہوتا تو میں رک گیا پھر صحابہ نے عزل کے بارے میں دریافت کیا فرمایا یہ سلسلہ بھی ایک لحاظ سے بچوں کا قتل ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۹۷۔ سیدہ الجرباءؓ دختر قسامہ

الجرباء دختر قسامہ بن قیس بن عبید بن طریف بن مالک۔ یہ خاتون حنظلہ بن قسامہ کی بہن اور زینب دختر حنظلہ کی پھوپھی تھیں۔ ابوعمر نے زینب کے ترجمے میں تو ان کا ذکر کیا ہے لیکن یہاں ان کا ذکر نہیں کیا۔ ہاں زبیر بن ابی بکر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور طلحہ بن عبداللہ نے ان سے نکاح کیا اور ان سے ام اسحٰق نامی ایک لڑکی پیدا ہوئی۔

۶۷۹۸۔ سیدہ جسرہؓ بنت دجاجہ

جسرہ دختر دجاجہ عثام بن علی نے قدامہ سے انہوں نے جسرہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کی رحلت کے دن کسی آدمی نے پہاڑ کے اوپر سے جھانک کر آواز دی کہ اے اہل وادی جس شخص کو تم نبی مانتے تھے وہ فوت ہوگئے ہیں اور تمہارا دین بالکل ازکار رفتہ ہوگیا ہے۔ ہم نے اسے شیطان کی آواز سمجھا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ آپ وفات پا گئے ہیں۔ اس خاتون نے ابوذر سے روایت کی۔

یعیش بن صدقہ بن علی باسنادہ احمد بن شعیب سے انہوں نے نوح بن حبیب سے انہوں نے یحیٰی بن سعید القطان سے انہوں نے قدامہ بن عبداللہ سے انہوں نے جسرہ دختر دجاجہ سے روایت کی کہ انہوں نے ابوذر کو کہتے سنا کہ حضور اکرم ﷺ ایک رات نماز میں کھڑے ہوئے اور صبح تک صرف اس آیت کو بار بار پڑھتے رہے **اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ** ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۹۹۔ سیدہ جعدہؓ دختر عبداللہ

جعدہ دختر عبداللہ بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاریہ حضور اکرم ﷺ اکثر ان کے گھر آتے اور کھانا تناول فرماتے۔ یہ عدوی کا قول ہے اور غسانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۰۰۔ سیدہ جعدہؓ دختر عبید

جعدہ دختر عبید بن ثعلبہ بن سواد بن غنم بن حارثہ بن نعمان انصاریہ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۸۰۱۔ سیدہ جمانہؓ دختر ابی طالب

جمانہ دختر ابو طالب حضورؐ نے انہیں خیبر کی پیداوار سے تیس وسق غلہ فرمایا تھا اسے عمار نے سلمہ سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کیا ابواحمد عسکری نے عبداللہ بن ابوسفیان بن حارث کے ترجمے میں لکھا ہے کہ ان کی والدہ جمانہ دختر ابو طالب تھیں اور یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے امامہ دختر ابی العاص بن ربیع سے نکاح کیا تھا۔ اور ان کی ماں زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں۔ لیکن صحیح روایت یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی نواسی امامہ کی شادی مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب سے ہوئی تھی جو عبداللہ بن ابوسفیان کے چچا تھے اور بقول زبیر بن بکار یہ جمانہ ام ہانی کی بہن تھیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۰۲۔ سیدہ جمرہؓ دختر عبداللہ

جمرہ دختر عبداللہ تمیمہ یربوعیہ از بنو یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم یہ کوفی تھیں۔ عطوان بن مسکان نے جمرہ دختر عبداللہ یربوعیہ سے روایت کی کہ ان کے والد انہیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور آپ نے میرے لئے برکت کی دعا کی اور مجھے اپنی گود میں بٹھالیا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

عطوان: ابوعمر نے عین اور طا پر زبر کے ساتھ لکھا ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عین پر پیش اور طاء ساکن ہے۔

۶۸۰۳۔ سیدہ جمرہؓ دختر قحافہ

جمرہ دختر قحافہ کندیہ کوفی شمار ہوتے ہیں شبیب بن غرقدہ نے جمرہ دختر قحافہ سے روایت کی کہ وہ حجۃ الوداع میں ام المومنین ام سلمہ کے ساتھ تھیں۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا یا امتاہ (اے میری امت) کیا میں نے خدا کا حکم تمہیں پہنچا دیا ہے یہ سن کر جناب ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے نے کہا حضور اکرم اپنی والدہ کو کیوں بلا رہے ہیں جناب ام سلمہ نے کہا نبی کریم ﷺ اپنی امت سے خطاب فرما رہے اے لوگو! تمہارے مال عزتیں اور خون تم پر اس طرح حرام کر دیئے ہیں جس طرح آج کا دن اس شہر میں اور اس مہینے میں قابل احترام بنا دیا گیا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر کہتے ہیں کہ اس حدیث کا اسناد ناقابل اعتماد ہے۔

۶۸۰۴۔ سیدہ جمرہؓ دختر نعمان

جمرہ دختر نعمان عدویہ۔ واقدی نے شعیب بن میمون مخزومی سے انہوں نے ابو مرایۃ البلوی سے انہوں نے جمرہ بنت نعمان سے روایت کی اور انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی آپ نے فرمایا کہ بال اور خون مٹی میں دبا دیئے جائیں۔ ابونعیم اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۰۵۔ سیدہ جمیلؓ دختر یسار

جمیل دختر یسار ہمشیرہ معقل بن یسار مزنیہ ابوالبداح کی زوجہ تھیں۔ انہیں شوہر نے طلاق دی تھی چنانچہ ذیل کی آیت ان کے بارے میں اتری وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ الآية

ابو محمد عبداللہ بن علی بن عبداللہ تکریتی نے باسنادہ علی بن احمد بن متویہ سے روایت کی کہ یہ آیت معقل بن یسار کی ہمشیرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن جعفر النحوی سے انہوں نے محمد بن محمد بن احمد بن اسحٰق سے انہوں نے احمد بن محمد بن حسین سے انہوں نے احمد بن حفص بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے یونس بن عبید سے انہوں نے حسن سے روایت کی کہ انہیں معقل بن یسار نے بتایا کہ یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی انہوں نے اپنی بہن ایک شخص سے بیاہی تھی جس نے انہیں طلاق دے دی لیکن جب عدت گزر گئی تو اس نے پھر نکاح کی خواہش کی۔ میں نے اسے کہا میں نے اپنی بہن کو تمہارے نکاح میں دیا اور تمہاری تعظیم و تکریم کی لیکن تم نے اسے طلاق دے دی۔ اب پھر اس سے نکاح کے خواہش مند ہو بخدا میں ہرگز تمہاری بات کو تسلیم نہیں کروں گا۔ وہ مرنجا مرنج قسم کا آدمی تھا اور میری بہن بھی اس کے پاس جانا چاہتی تھی اس دوران میں مندرجہ بالا آیات نازل ہوئی چنانچہ مجھے رضا مند ہونا پڑا۔

ابن جریج نے حسن سے روایت کی کہ اس خاتون کا نام جمیل تھا۔ ابن کلبی نے اپنی تفسیر میں ان کا نام جمیلا لکھا ہے اور امیر ابو نصر نے ان کا نام جمیل لکھا ہے۔ یہ جمیل بنت یسار معقل بن سیا کی بہن تھیں۔ جنہیں اپنے بھائی سے نکاح سے روکا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۰۶۔سیدہ جمیلہؓ دختر ابی بن سلول

جمیلہ دختر ابی ابن سلول ہمشیرہ عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین ایک روایت میں انہیں عبداللہ بن ابی کی بیٹی کہا گیا ہے جو غلط ہے۔ یہ خاتون حنظلہ بن ابو عامر غسیل الملائکہ کی زوجہ تھی خاوند غزوۂ احد میں مارا گیا تو اس خاتون نے ثابت بن قیس بن شماس سے نکاح کر لیا مگر اس سے علیحدہ ہو گئی اور اسے ترک کر دیا حضور اکرم ﷺ نے انہیں بلا کر اس نفرت کی وجہ دریافت فرمائی خاتون نے گزارش کی یارسول اللہ! مجھے اس سے کوئی نفرت نہیں لیکن ہمارا ایک خون اس کے ذمہ ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تو اس کا باغیچہ لوٹانے کو تیار ہے۔ انہوں نے آمادگی ظاہر کی تو آپ نے تفریق کر دی۔ اس کے بعد مالک بن دخشم سے نکاح کر لیا۔ اس کے بعد حبیب بن اساف کے نکاح میں آئیں تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ بصریوں نے ان کا یہی نام لکھا ہے لیکن مدینہ والوں نے اس خاتون کا نام حبیبہ دختر سہل انصاری لکھا ہے لیکن ابن مندہ نے ان کے بارے میں یہ نہیں لکھا کہ ان کا خاوند حنظلہ غزوۂ احد میں مارا گیا تھا۔

۶۸۰۷۔سیدہ جمیلہؓ دختر ابی بن صعصعہ

جمیلہ دختر ابی بن صعصعہ انصاریہ از بنو مازن بقول ابن حبیب انہوں نے آپ سے بیعت کی۔

۶۸۰۸۔سیدہ جمیلہؓ اوس بن صامت کی اہلیہ

جمیلہ بروایتے خولہ یا خویلہ اوس بن صامت کی بیوی تھیں۔ ابو احمد عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے ہارون بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن فضل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ جمیلہ اوس بن صامت کی بیوی تھیں اور اوس بن صامت میں خفیف سا جنون کا عارضہ تھا۔ جب مرض میں شدت پیدا ہوئی تو اوس نے بیوی سے ظہار کر لیا چنانچہ اس کے بارے میں ادائے کفارہ کی آیت نازل ہوئی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔ اور ابونعیم کہتے ہیں کہ ابن مندہ نے کہا ہے کہ جمیلہ حالانکہ یہ خویلہ ہے۔

۶۸۰۹۔سیدہ جمیلہؓ دختر ثابت بن ابی الاقلح

جمیلہ دختر ثابت بن ابوالاقلح انصاریہ عاصم بن ثابت کی ہمشیرہ اور عمر بن خطاب کی زوجہ تھیں۔ ان کی کنیت ام عاصم تھی۔ عاصم ان کا بیٹا تھا انہوں نے ان کا نام بھائی کے نام پر رکھا تھا۔ حماد بن سلمہ نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی کہ اس خاتون کا نام عاصیہ تھا۔ جب اسلام لائیں تو حضورؐ نے جمیلہ بنا دیا۔ حضرت عمر﷛ نے ان سے ساتویں سال ہجری میں نکاح کیا اور ان کے بطن سے عاصم پیدا ہوئے۔ بعد میں انہوں نے بیوی کو طلاق دے دی اور اس سے یزید بن جاریہ نے نکاح کر لیا اور اس سے عبدالرحمٰن نامی بیٹا پیدا ہوا۔ جو عاصم کا اخیافی بھائی تھا۔ یہ وہی خاتون ہے کہ جس کے بارے میں روایت ہے کہ ایک بار حضرت عمر قباء سے سواری پر گزرے وہاں انہوں نے عاصم کو کھیلتے دیکھا تو اسے اٹھا کر اپنے آگے بٹھا لیا۔ اس کی دادی شموس دختر ابو عامر نے دیکھ لیا تو لڑنے لگ گئی۔ معاملہ حضرت ابوبکر﷛ تک پہنچا تو انہوں نے لڑکا لے کر اس کی دادی

کے حوالے کر دیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۱۰۔سیدہ جمیلہؓ دختر ابی جہل

جمیلہ دختر ابوجہل بن ہشام مخزومیہ ایک روایت میں جویریہ مذکور ہے۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کے شوہر نے ان سے روایت کی کہ ایک بار رسول اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور آپ نے پینے کو پانی طلب فرمایا تو انہوں نے آپ کو پانی پیش کیا۔ آپ نے فرمایا میری امت کا بہتر زمانہ وہ ہے جس میں میں ہوں پھر جو اس کے بعد آئیں گے اور پھر جو اس کے بعد آئیں گے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۱۱۔سیدہ جمیلہؓ دختر زید

جمیلہ دختر زید بن صیفی بن عمرو بن جشم بن حارثہ انصاریہ یہ خاتون علبہ بن زید کی ہمشیرہ تھیں۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی ہم ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

۶۸۱۲۔سیدہ جمیلہؓ دختر سعد

جمیلہ دختر سعد بن ربیع انصاریہ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ انہیں آپ کی صحبت نصیب ہوئی اور حضور سے حدیث روایت کی۔ ان سے ثابت بن عبید انصاری نے روایت کی کہ ان کے والد اور چچا غزوۂ احد میں قتل ہو گئے اور ایک ہی قبر میں دفن کئے گئے۔ یہ خاتون زید بن ثابت کی زوجہ تھیں۔ ثابت بن عبید سے مروی ہے کہ وہ ایک دفعہ جمیلہ دختر سعد بن ربیع کے گھر گئے تو انہوں نے انہیں کھجوریں پیش کیں۔ انہوں نے جناب جمیلہ سے پوچھا کیا یہ کھجوریں تمہیں اپنے والد کی میراث سے ملی ہیں۔ خاتون نے جواب دیا نہیں اس وقت تک وراثت کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۱۳۔سیدہ جمیلہؓ دختر سنان

جمیلہ دختر سنان بن ثعلبہ بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ انصاریہ اوسیہ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۸۱۴۔سیدہ جمیلہؓ دختر عبداللہ بن ابی بن سلول

جمیلہ دختر عبداللہ بن ابی بن سلول۔ یہ خاتون اول الذکر کے بھائی کی بیٹی تھی جس سے حنظلہ بن ابی عامر نے نکاح کیا۔ جب وہ غزوۂ احد میں مارا گیا تو پھر ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں آئی۔ اس کی وفات کے بعد بنی عوف بن خزرج سے مالک بن دخشم سے نکاح کیا۔ اس کے بعد حبیب بن یساف سے جو بنو حارث بن خزرج سے تھے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور محمد بن سعد واقدی کے کاتب سے روایت کی۔

ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے اس خاتون جمیلہ کو عبداللہ بن ابی بن سلول کی بیٹی قرار دیا ہے کہ حنظلہ کے قتل کے بعد ان سے ثابت نے نکاح کر لیا تھا اور ان کے حالات محمد بن سعد واقدی سے لئے ہیں اور اس خاتون سے جس نے اپنے شوہر سے خلع کر لیا

تھا انہیں غیر شمار کیا ہے اور مبتلائے وہم ہو کر علماء کی جماعت سے علیحدگی اختیار کر لی ہے حالانکہ اس سے پیشتر ذکر کردہ ترجمہ میں وہ جمیلہ کو ابی کی بیٹی لکھ آئے ہیں۔

اس بارے میں ابن اثیر کی رائے یہ ہے کہ ابونعیم راستی پر ہیں اور انہیں ابن مندہ کے وہم پر تعجب ہے کیونکہ وہ پہلے ترجمے میں لکھ آئے ہیں کہ جمیلہ نے اپنے خاوند سے خلع کیا تھا اور جب اس کا دوسرا شوہر مر گیا تھا تو اس نے مالک سے نکاح کر لیا تھا۔ وہاں ابن مندہ نے یہ بھی لکھا کہ اس خاتون کا پہلا خاوند حنظلہ احد کے معرکے میں مارا گیا تھا لیکن دوسرے ترجمے میں اس کا ذکر اس لئے نہیں کیا گیا کہ وہ اس خاتون کو اول الذکر کا غیر سمجھے چنانچہ ایک جمیلہ کو ابی بن سلول کی بیٹی سمجھے اور دوسری کو عبداللہ بن ابی بن سلول کی حالانکہ دونوں ایک ہیں چنانچہ ایک کو ابی کی بیٹی اور دوسری کو عبداللہ بن ابی کی بیٹی قرار دینا سراسر وہم ہے اگر ابن مندہ غور سے کام لیتے تو اس غلطی سے بچ سکتے تھے۔ واللہ اعلم۔

۶۸۱۵۔ سیدہ جمیلہؓ دختر عبداللہ بن حنظلہ

جمیلہ دختر عبداللہ بن حنظلہ انصار سے پھر بلحبلی سے بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۸۱۶۔ سیدہ جمیلہؓ دختر عبدالعزیٰ

جمیلہ دختر عبدالعزیٰ بن قطن بنو مصطلق سے جو خزاعہ کا ایک ذیلی قبیلہ ہے حضور سے بیعت کی یہ خاتون عبدالرحمٰن بن عوام کی زوجہ تھیں جو زبیر بن عوام کے بھائی تھے۔ صاحب اولاد تھیں لیکن ان سے کوئی روایت مروی نہیں ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۱۷۔ سیدہ جمیلہؓ دختر عمر بن خطاب

جمیلہ دختر عمر بن خطاب' حماد بن سلمہ نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی کہ حضرت عمرؓ کی ایک لڑکی کا نام عاصیہ تھا حضور اکرم ﷺ نے جمیلہ بنا دیا غسانی نے ابوعمر پر استدراک کرتے ہوئے اسی طرح لکھا ہے لیکن یہ غلط ہے کیونکہ جو جمیلہ عمر کی بیوی تھی وہ ثابت کی بیٹی تھی اور اس کا نام عاصیہ تھا جسے سرور کائنات نے جمیلہ بنا دیا تھا اور جس کا ذکر پیشتر ازیں حماد بن سلمہ کی روایت سے گزر چکا ہے۔

۶۸۱۸۔ سیدہ جمیمہؓ دختر حمام

جمیمہ دختر حمام بن جموح انصاریہ از بنو بلحبلی بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے انہوں نے بیعت کی۔

۶۸۱۹۔ سیدہ جمیمہؓ دختر صیفی

جمیمہ دختر صیفی بن صخر بن خنساء انصاریہ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی لیکن ابوعلی غسانی نے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۶۸۲۰۔ سیدہ جہدمہؓ بشیر بن خصاصیہ کی اہلیہ

جہدمہ بشیر بن خصاصیہ کی بیوی تھیں۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ابو جناب یحییٰ بن ابوحبہ نے ایاد بن لقیط

سے انہوں نے جہدمہ بشیر بن خصاصیہ کی بیوی سے روایت کی کہ ان کے شوہر کا نام زحمان تھا جسے آپ نے بدل کر بشیر بنا دیا۔ نیز ان سے مروی ہے کہ انہوں حضور اکرم ﷺ کو اپنے حجرے سے نکلتے دیکھا۔ آپ نے غسل فرمایا تھا۔ سر کو حرکت دے رہے تھے اور بالوں پر حنا کی تہ جمی ہوئی تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۲۱۔ سیدہ جویریہؓ دختر ابی جہل

جویریہ دختر ابو جہل یہ وہی خاتون ہیں جن سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نکاح کرنا چاہا تھا۔ ایک روایت میں ان کا نام جمیلہ آیا ہے۔

ابو محمد عبداللہ بن علی بن سویدہ نے ابوالفضل بن ناصر سے انہوں نے ابو صالح احمد بن عبدالملک مؤذن سے انہوں نے ابو القاسم عبدالملک بن محمد بن بشران سے انہوں نے ابو سہل احمد بن محمد بن زیاد القطان سے انہوں نے عبدالکریم بن ہیثم الدیر عاقولی سے انہوں نے ابوالیمان حکم بن نافع سے انہوں نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے روایت کی کہ انہیں مسور بن مخرمہ نے بتایا کہ حضرت علی ﷺ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو معلوم ہوا تو وہ حضور ﷺ کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا کہ عوام کے دلوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کی طرف چنداں دھیان نہیں دیتے چنانچہ دیکھئے علیؓ ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے لگے ہیں حضور اکرم مسجد میں تشریف لے گئے اور بعد از حمد وثنا فرمایا میں نے ابوالعاص کو اپنی بیٹی دی۔ اس نے جو وعدے کئے انہیں پورا کیا۔ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ میں اسے ناپسند کرتا ہوں کہ تمہاری وجہ سے اسے تکلیف پہنچے بخدا میری بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس جمع نہیں ہوں گی۔ اس پر حضرت علی ﷺ نے ارادہ بدل دیا اور عتاب بن اسید نے ان سے نکاح کر لیا اور ان کے بطن سے ایک لڑکا عبدالرحمٰن پیدا ہوا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۲۲۔ سیدہ جویریہؓ دختر حارث

جویریہ دختر حارث بن ابی ضرار بن حبیب بن عائذ بن مالک بن جذیمہ اور یہ ہیں المصطلق بن سعد بن عمرو بن ربیعہ بن حارثہ بن عمرو مزیقیا اور عمرو سے مراد ابو خزاعہ ہے خزاعیہ مصطلقیہ یہ خاتون غزوۂ مریسیع میں جنگی قیدی بنالی گئی تھیں۔ یہ غزوہ پانچویں یا چھٹے سال ہجری میں واقع ہوا۔ یہ خاتون قبل از غزوہ مسافع بن صفوان مصطلقی کی بیوی تھیں۔ جب جنگی قیدیوں کو تقسیم کیا گیا تو جویریہ ثابت بن قیس بن شماس یا اس کے چچازاد کے حصے میں آئیں۔

ابو جعفر عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ جب رسول کریم ﷺ نے جنگی قیدیوں کو صحابہ میں تقسیم فرمایا تو جویریہ ثابت بن قیس کے حصے میں آئیں اس پر جناب جویریہ نے ثابت بن قیس سے مکاتبت کر لی جویریہ نے بڑی دل کش صورت پائی تھی چنانچہ جو بھی انہیں دیکھتا دل پکڑ کر رہ جاتا۔

جویریہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جویریہ اپنی قوم کے

سردار حارث کی بیٹی ہوں اور جو صورت حال مجھے پیش آئی ہے وہ آپ پر عیاں ہے میں نے ثابت بن قیس سے نقد ادائیگی پر مکاتبت کرلی ہے۔ آپ اس باب میں میری امداد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا میں اس سے بہتر تجویز کرتا ہوں اگر تو پسند کرے میں تیرا زر مکاتبت ادا کر دیتا ہوں اور تو مجھ سے نکاح کرلے جویریہ نے یہ تجویز منظور کرلی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کرلیا۔

جب صحابہ کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے تمام قیدیوں کو بہ سلسلہ مصاہرت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رہا کر دیا اور اس طرح اس خاتون کی برکت سے کم وبیش سوگھرانے متاثر ہوئے قبل از قبول اسلام ان کا نام برہ تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر جویریہ بنا دیا۔

اس حدیث کو شعبہ' مسعر اور ابن عیینہ نے محمد بن عبدالرحمٰن مولی آل طلحہ سے انہوں نے کریب مولی ابن عباس اور ابن عباس سے روایت کیا اور اسرائیل نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی اور بیان کیا کہ بقول ابوعمر میمونہ کا نام برہ تھا جسے حضور اکرم نے بدل دیا تھا۔

جناب جویریہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور ان سے ابن عباس' جابر' ابن عمر اور عبید بن سباق وغیرہ نے روایت کی۔

ابوجعفر نے باسنادہ ابن اسحٰق سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب دختر جحش کے بعد جویریہ دختر حارث سے نکاح کیا جو پیشتر ازیں اپنے عم زاد کی بیوی تھی جس کا نام ابن ذی الشفر تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے لیکن اس خاتون کے بطن سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے جویریہ دختر حارث سے سنا کہ حضور اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ مصروف عبادت تھیں۔ دوپہر کو پھر آپ کا گزر ہوا تو جناب جویریہ کو مصروف عبادت پایا پوچھا کیا تم صبح سے مصروف عبادت ہو۔ انہوں نے کہا ہاں یارسول اللہ! فرمایا تو ان کلمات کا ورد کیا کر۔

سبحان الله عدد خلقه تین بار۔ سبحان الله رضی نفسه دوبار سبحان الله زنة عرشه تین بار سبحان الله مداد کلماته تین بار

۶۸۲۳۔ سیدہ جویریہؓ دختر مجلل

جویریہ دختر مجلل ان کی کنیت ام جمیل تھی اور کنیت ہی سے مشہور تھیں۔ ان کے نام کے متعلق اختلاف ہے۔ حاطب بن حارث جمحی کی زوجہ تھیں ہم کنیتوں میں پھر ان کا ذکر کریں گے۔

باب الحاء

۶۸۲۴۔ سیدہ حبشیہ خزاعیہ رضی اللہ عنہا

حبشیہ خزاعیہ عدویہ عدی خزاعہ یہ خاتون سفیان بن معمر بن حبیب البیاضی کی بیوی تھیں انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ اسے

ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے روایت کی کہ ان کے نام میں تصحیف ہوئی ہے۔ اصل نام حسنہ اور سفیان بن معمر بن حبیب جمحی کی بیوی تھی جیسا کہ ابن اسحاق وغیرہ کا قول ہے تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۲۵۔ سیدہ حبیبہؓ دختر ابی امامہ

حبیبہ دختر ابوامامہ اسعد بن زرارہ ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان ہو چکا ہے۔ یہ انصار کے قبیلے خزرج سے تھیں۔ ان کی شادی سہل بن حنیف سے ہوئی تھی اور ایک بیٹے ابوامامہ کو جنم دیا تھا جس کا نام حضور اکرم ﷺ نے اسعد رکھا تھا اور کنیت اس کے دادے کے نام پر ابوامامہ تجویز فرمائی تھی اور ان کی بہن فارعہ عبیط بن جابر کی بیوی تھی جو بنو مالک بن نجار سے تھا۔

عبداللہ بن ادریس نے محمد بن عمارہ انصاری مدنی سے انہوں نے زینب دختر عبیط سے جو انس بن مالک کی زوجہ تھی روایت کی کہ ابوامامہ نے میری والدہ اور خالہ کے بارے میں حضور اکرمؐ سے درخواست کی کہ آپ ان کی وفات کے بعد انہیں اپنی تحویل میں لے لیں۔ نیز ابوامامہ حضور اکرمؐ کے پاس سونے کا ایک زیور جسے رعاث کہتے تھے اور جس میں موتی جڑاؤ کئے ہوئے تھے لائے۔ حضور اکرمؐ نے اسی زیور سے میری والدہ اور خالہ کے لئے زیور فراہم کئے چنانچہ مجھے اس سے اپنا حصہ ملا۔

ابراہیم بن محمد اسلمی نے محمد بن عمارہ سے روایت کی کہ مجھے میری والدہ حبیبہ اور خالہ کبشہ نے جو فریعہ بنت ابی امامہ کی بہنیں تھیں یہ بات بتائی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۲۶۔ سیدہ حبیبہؓ دختر ابی تجراۃ

حبیبہ دختر ابو تجراۃ الشیبۃ العبدریہ از بنو عبدالدار یہ اور بعض لوگ ان کا نام حبیبہ لکھتے ہیں یہ مکی خاتون تھیں ابویاسر نے باسنادہ تا عبداللہ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یونس سے انہوں نے عبداللہ بن مومل سے انہوں نے عمر بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے صفیہ دختر شیبہ سے انہوں نے حبیبہ سے روایت کی کہ ہم دار ابوحسین میں قریش کی چند عورتوں کے ساتھ داخل ہوئے اور حضور اکرم ﷺ صفا اور مروہ میں سعی فرمارہے تھے اور آپ کی ازار تیز رفتاری کی وجہ سے ہوا سے پھیل رہی تھی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے فرمارہے تھے تیز تیز چلو کہ قرآن میں یہی حکم آیا ہے۔

ابوعمر کہتے ہیں کہ یہ حدیث تملک شیبیہ کی حدیث سے ملتی جلتی ہے جو ان سے صفیہ دختر شیبہ نے روایت کی لیکن اس کے اسناد میں عبداللہ بن مؤمل پر کچھ گڑ بڑ ہے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوعمر نے اس خاتون کو تملک شیبیہ سے مختلف قرار دیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا طریقہ اپنایا ہے جس سے ان کے عندیے کا پتہ نہیں چل سکتا لیکن میرا خیال یہ ہے کہ دونوں ایک ہیں البتہ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ واللہ اعلم

۶۸۲۷۔ سیدہ حبیبہؓ دختر جحش

حبیبہ دختر جحش سب کا یہی خیال ہے اور انہوں نے ان کی کنیت ام حبیب بتائی ہے لیکن مشہور یہ ہے کہ ان کی کنیت ام حبیبہ تھی اور وہ اپنی کنیت ہی سے مشہور تھیں۔ ہم کنیتوں کے تحت پھر ان کا ذکر ذرا تفصیل سے کریں گے۔ ابوعمر نے اختصار سے ان کا

ذکر کیا ہے۔

۶۸۲۸۔سیدہ حبیبہؓ دختر زید

حبیبہ دختر زید بن خارجہ بن ابوزہیر خزرجی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ تھیں۔یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ابو عمر نے حبیبہ (اور بروایتے ملیکہ) دختر خارجہ بن زید بن ابوزہیر بن مالک بن امرؤالقیس بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج لکھا ہے۔یہ وہی خاتون ہیں جن کے بارے میں حضرت ابوبکرؓ نے مرض موت میں کہا تھا میرا اندازہ ہے کہ میری حاملہ بیوی کے پیٹ میں لڑکی ہے جب وہ بچی پیدا ہوئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ام کلثوم نام رکھا اور جوان ہوئیں تو طلحہ بن عبید اللہ سے بیاہی گئیں اور ان کے بطن سے زکریا اور عائشہ پیدا ہوئیں۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ جس دن حضور اکرم ﷺ کو تھوڑا سا افاقہ تھا تو حضرت ابوبکر آپ سے اجازت لے کر اپنی بیوی بنت خارجہ سے ملنے گئے تھے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔فرق یہ ہے کہ ابوعمر نے ان کے نسب میں خارجہ کو زید پر مقدم کیا اور ابن مندہ اور ابونعیم نے زید کو خارجہ پر مقدم کیا ہے لیکن ابوعمر کی ترتیب درست ہے۔

۶۸۲۹۔سیدہ حبیبہؓ دختر ابی سفیان

حبیبہ دختر ابوسفیان یہ ابان بن صمعہ کا قول ہے۔ان سے صرف محمد بن سیرین نے روایت کی کہ انہیں حبیبہ دختر ابوسفیان نے بتایا کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے "من مات له ثلاثة من الولد" سنی اور یہ بھی معلوم نہیں ہوسکا کہ ابوسفیان کی کسی بیٹی کا نام حبیبہ تھا ابوعمر لکھتے ہیں کہ ان کے خیال کے مطابق حبیبہ ابوسفیان کی بیٹی ام حبیبہ کی بیٹی تھی چنانچہ ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں زہری سے انہوں نے زینب دختر ام سلمہ سے انہوں نے حبیبہ دختر ام حبیبہ سے انہوں نے اپنی ماں ام حبیبہ سے انہوں نے زینب دختر جحش سے روایت کی کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب سے بیدار ہوئے آپ کا چہرہ سرخ تھا اور کلمہ توحید پڑھ رہے تھے فرمایا "تباہی ہے عربوں کے لئے اس فتنے سے جو قریب آ گیا ہے۔"

اس حدیث کی راوی چار خواتین ہیں جنھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رؤیت نصیب ہوئی زینب اور حبیبہ جو حضور کی ربیب تھیں اور ام حبیبہ اور زینب دختر جحش جو آپ کی ازواج میں شامل تھیں۔

اور حبیبہ دختر ام حبیبہ کے والد کا نام عبید اللہ بن جحش تھا جو حبشہ میں جا کر عیسائی ہوگیا تھا اور وہیں مرگیا تھا۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ حبیبہ حضرت عائشہ کی خادمہ تھیں اور ان دونوں نے ابان بن صمعہ سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے حبیبہ سے روایت کی کہ وہ حضرت عائشہ کے پاس تھیں کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ جس شخص کے تین بچے مرجائیں وہ قیامت کے دن دربار خداوندی میں لائے جائیں گے اور حکم ہوگا کہ انہیں بہشت میں لے جاؤ لیکن وہ کہیں گے کہ ہم اس وقت جائیں گے جب ہمارے والدین بھی ہمارا ساتھ دیں گے آخر تیسری یا چوتھی بار ان کی درخواست مان لی جائے گی اور وہ اپنے والدین کے ساتھ بہشت میں داخل ہوجائیں گے۔

۶۸۳۰۔سیدہ حبیبہؓ دختر سہل انصاریہ

حبیبہ دختر سہل انصاریہ اولاً حضور نے اس خاتون سے نکاح کرنا چاہا لیکن پھر ارادہ بدل دیا اور انہوں نے ثابت بن قیس بن شماس سے نکاح کر لیا ان سے عمرہ نے روایت کی اور یہ وہی ہیں جنہوں نے اپنے شوہر ثابت بن قیس بن شماس سے خلع کیا تھا۔ حالانکہ ہم پہلے لکھ آئے اور ثابت بن قیس سے خلع کرنے والی عورت جمیلہ دختر ابی بن سلول تھی۔عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالقدوس سے انہوں نے بکر بن خنیس سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے (ح) اور حجاج نے محمد بن سلیمان بن ابوحثمہ سے انہوں نے اپنے چچا سہل بن ابوحثمہ سے روایت کی کہ حبیبہ دختر سہل ثابت بن قیس کی بیوی تھی مگر اسے ناپسند کرتی تھیں کیونکہ وہ بدصورت تھا وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں گئیں اور گزارش کی یارسول اللہ میں اپنے خاوند کا چہرہ دیکھ نہیں سکتی۔اگر مجھے اللہ کا ڈر نہ ہوتو میں اس کے منہ پر تھوک دوں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔کیا تو اس کا وہ باغ جو اس نے تجھے مہر میں دیا تھا واپس کر دے گی۔ جب اس نے رضامندی کا اظہار کیا تو آپ نے دونوں میں تفریق فرمادی۔اسلام میں یہ پہلا خلع تھا۔اسے ابن جریج' یزید بن ہارون' ہشیم اور یحییٰ بن ابوزائدہ نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حبیبہ سے روایت کی اور بیان کیا کہ ثابت نے اس سے نکاح کیا اور چونکہ اس کی طبیعت میں شدت تھی اس لیے اس نے بیوی کو پیٹا اور نوبت خلع تک پہنچ گئی۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر کا قول ہے ہوسکتا ہے کہ حبیبہ اور جمیلہ دونوں ابی بن سلول کی بیٹیاں ہوں اور دونوں نے یکے بعد دیگرے ثابت سے نکاح کیا ہو اور دونوں نے خلع کر لیا ہو۔

۶۸۳۱۔سیدہ حبیبہؓ دختر شریق

حبیبہ دختر شریق انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔انہوں نے بدیل بن ورقاء سے روایت کی۔ان کی حدیث صالح بن کیسان نے عیسیٰ بن مسعود بن حکم زرقی سے انہوں نے اپنی دادی حبیبہ دختر شریق سے روایت کی کہ وہ حج کے موقعہ پر اپنی دادی عجماء کے ساتھ منیٰ میں تھیں کہ بدیل بن ورقاء حضور کی اونٹنی پر سوار وہاں آ گئے اور منادی کی کہ جس شخص نے روزہ رکھا ہوا ہے اسے افطار کر لینا چاہیے کہ آج کھانے پینے کا دن ہے۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۳۲۔سیدہ حبیبہؓ دختر عبیداللہ بن جحش

حبیبہ دختر عبیداللہ بن جحش جو رسول اکرم ﷺ کی ربیب تھیں اور ان کی والدہ کا نام ام حبیبہ دختر ابوسفیان بن حرب تھا انہوں نے والدہ کی معیت میں حبشہ کو ہجرت کی تھی اور پھر مدینے آ گئی تھیں۔یہ ابن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے۔

انہوں نے اپنی والدہ سے وہ حدیث روایت کی جس میں چار صحابیات کا نام آتا ہے اور جس کا ذکر حبیبہ بنت ابی سفیان کے تذکرے میں گزر چکا ہے۔اسے ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے حالانکہ اس کی گنجائش نہیں ہے۔

۶۸۳۳۔سیدہ حبیبہؓ دختر عمرو بن حصن

حبیبہ دختر عمرو بن حصن از بنو عامر بن زریق اسلام لائیں اور حضور ﷺ سے بیعت کی مگر ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۶۸۳۴۔سیدہ حبیبہؓ دختر قیس

حبیبہ دختر قیس بن زید بن عامر بن سواد انصاریہ از بنو ظفر اور ان کا تعلق بنو حارث بن عبداللہ بن معاذ بن عفراء سے تھا۔حضور ﷺ کی بیعت کی۔

۶۸۳۵۔سیدہ حبیبہؓ دختر مسعود

حبیبہ دختر مسعود بن خالد از بنو عامر بن زریق انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی لیکن ان سے کوئی حدیث مروی نہیں ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۳۶۔سیدہ حبیبہؓ دختر معتب

حبیبہ دختر معتب بن عبید بن سواد بن ہیثم بشر بن حارث کی بیوی تھیں۔ان کی لڑکی کا نام بریدہ تھا۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔

۶۸۳۷۔سیدہ حبیبہؓ دختر ملیل

حبیبہ دختر ملیل بن وبرہ بن خالد بن عجلان انصاری از بنو عوف بن خزرج حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور ان کے شوہر کا نام فروہ بن عمرو بن ودقہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ تھا اور بیٹے کا نام عبدالرحمٰن تھا۔یہ محمد بن سعد کا قول ہے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۳۸۔سیدہ حذافہؓ دختر حارث

حذافہ دختر حارث سعدیہ جو شیماء کے عرف سے مشہور تھیں۔یہ ابن اسحٰق کا قول ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن تھیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت میں اپنی والدہ کی شریک رہیں تھیں ہم شیما کے تحت پھر ان کا ذکر کریں گے۔ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۳۹۔سیدہ حرملہؓ دختر عبدالاسود

حرملہ دختر عبدالاسود بن جذیمہ بن ابو قیس بن عامر بن بیاضہ خزاعیہ ایک روایت میں حریملہ آیا ہے۔ابو عمر نے یہی لکھا ہے۔یہی خیال طبری کا ہے۔ابن حبیب نے حرملہ لکھا ہے۔

۶۸۴۰۔سیدہ حرملہؓ دختر عبید بن ثعلبہ

حرملہ دختر عبید بن ثعلبہ بن سواد بن غنم انصاریہ از بنو مالک بن خزرج بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۸۴۱۔سیدہ حزمہؓ دختر قیس فہریہ

حزمہ دختر قیس فہریہ جو فاطمہ دختر قیس کی بہن تھیں۔ان سے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل نے نکاح کیا اور ان سے اولاد ہوئی۔ان کی حدیث زہری نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت کی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

حزمہ: حاء پر زبر اور زاء ساکن ہے۔

۶۸۴۲۔سیدہ حسانہؓ مزینہ

حسانہ مزینہ ان کا نام جثامہ تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسانہ بنا دیا۔یہ خاتون خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دوست تھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے مروت سے پیش آتے تھے اور اسے پاس داری عہد کا نام دیا کرتے جو اہل ایمان کی علامت ہے۔

ابن ابوملیکہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ ایک بڑھیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی فرمایا کون ہو؟ اس نے عرض کیا میں جثامہ مزنیہ ہوں فرمایا تم جثامہ نہیں بلکہ حسانہ ہوں پھر بڑی توجہ اور مہربانی سے اس کی اور اہل خاندان کی خیریت دریافت کی۔فرمایا کہ ہمارے بعد تمہیں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی۔اس نے خیر وعافیت بیان کی اور چلی گئی۔

اس کے جانے کے بعد حضرت عائشہ نے گزارش کی یارسول اللہ! یہ بڑھیا کون تھی جس میں آپ نے اتنی دل چسپی لی اور اتنی مہربانی اور شفقت کا اظہار کیا۔حضور اکرم نے فرمایا یہ بڑھیا خدیجۃ الکبریٰ کی دوست تھی اور اس سے ملنے اکثر آیا کرتی تھی اور حسن عہد شرط ایمان ہے ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

بقول ابوعمر یہ روایت اس سے جو خولی دختر ثویب سے مذکور ہے بہتر ہے۔

ثابت نے انس سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ جب کوئی تحفہ بھیجنے کا ارادہ فرماتے تو حکم دیتے کہ جاؤ فلاں چیز فلاں خاتون کو دے آؤ کیوں کہ وہ خدیجہؓ کی سہیلی تھی یا وہ خدیجہؓ سے پیار کرتی تھی۔

۶۸۴۳۔سیدہ حسنہؓ والدۂ شرحبیل

حسنہ شرحبیل بن حسنہ کی والدہ تھیں۔انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ابراہیم بن سعد نے مہاجرین حبشہ میں بنو جمح بن عمرو سے سفیان بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ جمح' ان کے دو بیٹوں خالد اور جنادہ' ان کی والدہ حسنہ اور ان کے اخیافی بھائی شرحبیل کا ذکر کیا ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۴۴۔ سیدہ حفصہ ؓ دختر حاطب

حفصہ دختر حاطب بن عمرو بن عبید بن امیہ بن زید انصاریہ اوسیہ حارث بن حاطب کی بہن تھیں اور بقول ابن حبیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔

۶۸۴۵۔ سیدہ حفصہ ؓ دختر عمر رضی اللہ عنہما

حفصہ دختر عمر بن خطاب ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ بنی عدی بن کعب سے تھیں۔ زینب دختر مظعون جن کے بھائی کا نام عثمان تھا۔ حفصہ اور عبداللہ بن عمر کی والدہ تھیں اور جناب حفصہ نے ہجرت کی تھی۔ ان کے پہلے خاوند کا نام خنیس بن حذافہ سہمی تھا جو بدر میں شریک تھے اور مدینے میں فوت ہوئے تھے۔

جب حفصہ بیوہ ہوگئیں تو حضرت عمرؓ نے پہلے ابوبکرؓ کو اور پھر عثمانؓ کو ان سے نکاح کی درخواست کی لیکن وہ دونوں ٹال گئے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے ان احباب کی بے رخی کا گلہ کیا تو آپ نے فرمایا گھبراؤ نہیں عثمان کو (جوان دنوں رنڈوے تھے) حفصہ سے بہتر بیوی مل جائے گی اور حفصہ کو عثمان سے بہتر خاوند مل جائے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے حفصہ سے نکاح کر لیا تو حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا۔ میری طرف سے دل میں کوئی کدورت نہ رکھنا کیونکہ میں رسول کریم کے راز کو افشا نہیں کرنا چاہتا تھا اگر حضورؐ کا ارادہ نہ ہوتا تو میں نکاح کر لیتا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نکاح حسب روایت اکثر سیرت نگاروں کے تیسرے سال ہجری میں کیا اور ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ اس نکاح کا انعقاد دوسرے سال ہجری میں ہوا۔ اس سے پہلے حضرت عائشہ آپ کے عقد میں آ چکی تھیں۔ ایک موقعہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو طلاق دے دی تھی لیکن پھر جبرئیل کے کہنے پر کہ یہ خاتون جنت میں بھی آپ کے ساتھ ہوں گی رجوع فرما لیا تھا۔ آپ کی یہ زوجہ صوامہ (کثرت سے روزہ رکھنے والی) اور قوامہ (احکام دین کی بجا آوری میں پورا اہتمام کرنے والی) تھیں۔

موسیٰ بن علی بن رباح نے اپنے والد سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے روایت کی کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کو طلاق دی اور حضرت عمر کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے شدت غم سے سر پر مٹی ڈالی اور کہنے لگے اس کے بعد اب اللہ کی نگاہ میں عمر اور اس کی لڑکی کی کوئی قدر و قیمت نہیں رہی۔ اس پر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمر کی خاطر رجوع کر لینے کا مشورہ دیا۔

ابوالفضل بن ابوالحسن مخزومی نے باسنادہ ابویعلیٰ سے انہوں نے ابوکریب سے انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی کہ ایک دفعہ حضرت عمر بیٹی سے ملنے گئے تو وہ بیٹھی رو رہی تھیں پوچھا کیا تجھے پھر طلاق ہوگئی ہے دیکھو ایک دفعہ پیشتر ازیں بھی تجھے طلاق مل چکی ہے اگر پھر یہ صورت حال پیش آ گئی تو میں تم سے ہرگز کلام نہیں کروں گا۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بوقت وفات جناب حفصہ کے لئے غابہ میں کچھ مال کی وصیت کی تھی۔ جب وہ فوت ہونے لگیں تو انہوں نے وہی مال اپنے بھائی کے نام وصیت کر دیا کہ وہ مال فی سبیل اللہ صدقہ کر دیا جائے۔

جناب حفصہ نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی اور ان سے ان کے بھائی عبداللہ نے روایت کیا۔ ہمیں کئی آدمیوں نے باسناد ہم ابو عیسیٰ سے انہوں نے اسحٰق بن منصور سے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے مطلب بن ابو وداعہ سہمی سے انہوں نے حفصہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کالی چادر میں بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اور پھر سہج سہج کر تلاوت شروع کرتے اور نماز طویل سے طویل تر ہوتی چلی جاتی۔

ابوالحرم بن ریان نے باسنادہ یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے مالک سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے حفصہ سے روایت کی کہ جب مؤذن صبح کی اذان ختم کرتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبل از نماز صبح دو مختصر سی رکعتیں ادا کرتے تھے۔

ام المومنین نے اس زمانے میں وفات پائی جب امیر معاویہ نے حضرت حسن بن علی ؓ سے خلافت لے لی۔ یہ واقعہ جمادی الاولی اکتالیس سال ہجری میں پیش آیا تھا۔ ایک روایت میں ان کی وفات ۴۵ ہجری میں اور ایک میں ۴۷ ہجری مذکور ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۴۶۔ سیدہ حقہ ؓ دختر عمرو

حقہ دختر عمرو انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی اور انہیں ماشاءاللہ قبلتین (بیت المقدس اور مسجد حرام) کی طرف نماز ادا کرنے کی سعادت ملی۔ شریک نے عاصم احول سے انہوں نے ابومجلز سے انہوں نے حقہ دختر عمرو سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور قبلتین کی طرف نماز ادا کی اور جب بھی احرام باندھتی یا ارادہ کرتی تو میں اپنا جامہ دان کھول کر جو لباس بھی پسند کرتی پہن لیتی حتیٰ کہ زعفرانی رنگ کے بھی کپڑے پہنے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۴۷۔ سیدہ حکیمہ ؓ دختر غیلان

حکیمہ دختر غیلان ثقفیہ یعلی بن مرہ کی بیوی تھیں۔ اپنے شوہر سے روایت کی لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا آیا انہیں حضور اکرم ﷺ سے سماع نصیب ہوا یا نہیں۔ صرف ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

حکیمہ: حاء پر پیش اور کاف پر زبر ہے۔

۶۸۴۸۔ سیدہ حلیمہ ؓ دختر ابوذؤیب

حلیمہ دختر ابوذؤیب ان کا نام تھا۔ عبداللہ بن حارث بن شجنہ بن جابر بن رزام بن ناصرہ بن سعد بن بکر بن ہوازن۔ ابو عمر نے اس نسب کو اسی طرح نقل کیا ہے اور ابوخثیمہ نے اس سے اتفاق کیا ہے لیکن ہشام بن کلبی اور ابن ہشام نے یوں بیان کیا ہے شجنہ بن جابر بن رزام بن ناصرہ بن فصیہ بن نصر بن سعد بن بکر بن ہوازن یہ سلسلہ اصح ہے لیکن ابن کلبی نے ابوذؤیب کا نام حارث بن عبداللہ بن شجنہ لکھا ہے اور ابن ہشام نے باقی اس کی طرح نسب ذکر کیا ہے۔ اور بلاذری نے ان دونوں سے اتفاق کیا ہے۔

ابوجعفر نے باسنادہ تا یونس عن ابن اسحق سے روایت کی کہ جب بعد از ولادت حضور اکرم ﷺ کو اپنی والدہ کے سپرد کیا گیا تو انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے لئے دودھ پلائی کی تلاش شروع کر دی اور آخر کار حلیمہ سعدیہ بنت ابی ذویب یعنی عبداللہ بن حارث بن شجنہ بن جابر بن رزام بن ناصرہ بن سعد بن بکر بن ہوازن اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ تھیں۔ان سے عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب نے روایت کی۔

عبیداللہ بن احمد بغدادی نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحق سے انہوں نے جہم بن ابوجہم سے جو بنوتمیم کی ایک خاتون کے مولیٰ تھے اور حارث بن حاطب کے پاس تھے اور جنہیں حارث بن حاطب کا مولی کہتے ہیں۔روایت کی کہ مجھ سے اس آدمی نے بیان کیا جس نے عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ مجھے حلیمہ سعدیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ پلائی نے بتایا کہ وہ بنوسعد بن بکر کی کچھ خواتین کی معیت میں مکے آئیں۔قحط سالی تھی۔ہم ایک دبلی پتلی گدھی پر سوار تھے جو چلنے سے لاچار تھی میرے ساتھ ایک بچہ تھا اور ایک اونٹنی۔بخدا ہم رات بھر سو نہ سکے میرا بچہ میرے پاس تھا اور میرے پستانوں میں دودھ کا قطرہ نہ تھا اور نہ اونٹنی کے لئے چارہ تھا کہ اسے کھلاتی۔میں ان خواتین کے ساتھ مکہ آئی کوئی دودھ پلائی ایسی نہ تھی جس کے سامنے حضور اکرم ﷺ کو پیش کیا گیا ہو اور اس نے انکار نہ کیا ہو کیونکہ آپ یتیم تھے اور ظاہر ہے کہ ایک بیوہ ماں بچے کی دودھ پلائی کے ساتھ اتنی بھلائی تو نہیں کر سکتی جتنی کہ ایک باپ سے توقع رکھی جاتی۔یہ عجیب اتفاق ہے کہ سوائے میرے دودھ پلائیوں کو بچے مل گئے۔میں نے اپنے شوہر سے کہا میں خالی ہاتھ واپس نہیں جانا چاہتی۔اس لئے میں جاتی ہوں اور اس یتیم بچے ہی کو لے آتی ہوں شوہر نے کہا جو تیری مرضی ہو کر لے چنانچہ میں گئی اور حضور کو اٹھا لائی۔ان کے آنے کی دیر تھی کہ میرے پستانوں میں دودھ اتر آیا اور میرے بیٹے نے خوب پیٹ بھر کر پیا میرا شوہر اونٹنی کی طرف گیا تو اس کا ہوانا بھی دودھ سے بھرا ہوا تھا چنانچہ ہم نے اس کا دودھ دوہا اور سیر ہو کر پیا میرے خاوند نے مجھ سے کہا اے حلیمہ بخدا تو نے بڑا مبارک بچہ حاصل کیا ہے۔اور پوری حدیث ذکر کی اور ان معجزات کا بھی ذکر کیا ہے جو ان کے متعلق مشہور ہیں۔

ابوالفضل بن ابوالحسن فقیہ نے باسنادہ احمد بن علی بن مثنیٰ سے انہوں نے عمرو بن ضحاک بن مخلد سے انہوں نے جعفر بن یحییٰ بن ثوبان سے وہ کہتے تھے کہ ہم نے عمارہ بن ثوبان سے روایت کی کہ انہیں ابوالطفیل نے بتایا کہ رسول اکرم ﷺ جعرانہ میں تھے اور گوشت تقسیم فرما رہے تھے۔میں ان دنوں لڑکا تھا اور اونٹ کا ایک عضو اٹھائے ہوئے تھا کہ ایک بدو عورت آ گئی اور آپ نے اپنی چادر بچھا کر اسے بٹھایا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ حضور سرور کائنات کی رضاعی والدہ ہے۔اس کے شوہر کا نام حارث بن عبدالعزیٰ بن رفاعہ بن ملان بن ناصرہ فصیہ بن نصر بن سعد بن بکر۔ابن ہشام کی سیرت میں "فصیہ" اور "قصیہ" دونوں نام مذکور ہیں۔لیکن صحیح فصیہ ہے یہ ابن درید کا قول ہے اور یہ "فصیة" کی تصغیر ہے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۴۹۔سیدہ حمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حمامہ ابوعمر نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جنہیں کفار مکہ اسلام لانے کے جرم میں تکلیف پہنچاتے تھے انہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خرید کر آزاد کر دیا تھا۔یہ ابن الدباغ کا قول ہے۔

۶۸۵۰۔سیدہ حمنہؓ دختر جحش

حمنہ دختر جحش بن رباب تھا۔ان کی کنیت ام حبیبہ تھی۔ان کا نسب ہم ان کے بھائیوں عبداللہ وعبید کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ابن مندہ نے حمنہ دختر جحش لکھا ہے۔ایک روایت میں حبیبہ بھی آیا ہے۔ابوعمر نے بھی یہی نام لکھا ہے۔یہ خاتون اور ان کی بہن ام حبیبہ کو کثرت حیض کا عارضہ تھا اور ان کی ایک بہن زینب دختر جحش حضور اکرمؐ کی ازواج میں شامل تھیں۔

حمنہ مصعب بن عمیر کی زوجہ تھیں جو غزوۂ احد میں مارے گئے تھے اور حمنہ نے طلحہ بن عبیداللہ سے نکاح کرلیا تھا اور ان سے دو بیٹے محمد اور عمران پیدا ہوئے تھے حمنہ کی والدہ کا نام امیمہ تھا جو حضور اکرم ﷺ کی پھوپھی تھیں نیز اس خاتون نے حضرت عائشہ کے خلاف افک کے معاملے کو اپنی بہن کی حمیت کی وجہ سے بڑی ہوا دی تھی حالانکہ ان کی بہن نے اس سلسلے میں خاموشی اختیار کی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ انہیں حد قذف لگائی گئی تھی اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ کسی کو بھی حد نہیں ماری گئی تھی۔اس خاتون نے ہجرت کی تھی نیز وہ غزوۂ احد میں اسلامی لشکر کے ساتھ تھیں۔جہاں پیاسوں کو پانی پلانے' زخمیوں کو اٹھانے اور ان کی مرہم پٹی میں بڑی سرگرم رہی تھیں۔انہوں نے حضور اکرم سے روایت کی اور ان کے بیٹے نے روایت کی ان سے کئی آدمیوں نے باسناد ہم جو ابوعیسیٰ تک جاتا ہے بیان کیا کہ محمد بن بشار نے ابوعامر عقدی سے انہوں نے زہیر بن محمد سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے اپنے چچا عمران بن طلحہ سے انہوں نے اپنی والدہ حمنہ سے روایت کی کہ وہ شدید استحاضہ کی مریضہ تھیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں کہ اپنی حالت بتا کر فتویٰ دریافت کروں کہ میں نہ نماز پڑھ سکتی تھی نہ روزہ رکھ سکتی تھی آپ نے فرمایا روئی استعمال کرو کہ خون کو چوس لیتی ہے یا لنگوٹ باندھ لو یا کپڑا رکھ لو۔میں نے عرض کیا۔یہ سب طریقے آزما چکی ہوں۔یہ تو پانی کی طرح جاری ہے آپ نے فرمایا میں تجھے دو صورتیں بتاؤں گا تو ان میں سے جس پر بھی عمل کرے گی وہ جائز ہوگا۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ابن مندہ کے خیال میں حمنہ اور حبیبہ ایک ہی ہے ابونعیم نے ان کا نام ام حبیبہ اور کنیت حمنہ لکھی ہے۔ابوعمر لکھتا ہے کہ حمنہ اور حبیبہ دو مختلف خواتین ہیں۔ابن اثیر لکھتے ہیں میں نے کنیتوں کا تتبع کیا تو معلوم ہوا کہ ابو نعیم نے کنیتوں کے بیان میں کوئی ایسا اشارہ نہیں کیا جس سے کوئی فیصلہ کیا جاسکے۔ہاں ابوعمر نے بصراحت لکھ دیا ہے کہ یہ دو مختلف خواتین ہیں۔ایک کا نام ام حبیبہ بنت جحش بن رباب اسدی' زینب اور حمنہ دختران جحش کی بہن تھیں۔اکثر لوگ ہا کو ساقط کر کے ''ام حبیب'' کہتے ہیں۔اور دوسری کا حمنہ ہے۔ایک روایت میں ام حبیب بہ سقوط ہا بھی آیا ہے جو عبدالرحمٰن بن عوف کی زوجہ تھیں اور جو مرض استحاضہ میں مبتلا تھیں بعض اہل سیر کہتے ہیں کہ استحاضہ کی مریضہ حمنہ تھیں لیکن اہل حدیث کی رائے میں دونوں بہنیں اس مرض کا شکار تھیں اور جو لوگ زینب دختر جحش زوجہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مستحاضہ لکھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔

ابن ماکولا نے جحش کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور عبید کا ذکر کیا ہے اور پھر ان کی بہنوں کا ذکر کیا ہے کہ زینب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم میں ام حبیبہ عبدالرحمٰن بن عوف کے گھر میں اور حمنہ طلحہ بن عبیداللہ کی زوجہ تھیں اور وہ آخر الذکر دونوں مستحاضہ تھیں اس لحاظ سے ان کا ترجمہ ابوعمر کے ترجمے کی طرح ہے واللہ علم ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت پھر ان کا ذکر کریں گے۔

۶۸۵۱۔ سیدہ حمنہؓ دختر ابوسفیان

حمنہ دختر ابوسفیان بن حرب بن امیہ۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب احمد بن عباس کوشیدی سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے انہوں نے ابوالقاسم طبرانی سے انہوں نے ابومسلم الکشی سے انہوں نے ابن عائشہ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب دختر ابوسلمہ سے انہوں نے ام حبیبہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم رؤف ورحیمؐ سے گزارش کی یارسول اللہ! کیا آپ کو حمنہ دختر ابوسفیان کا خیال ہے؟ فرمایا اسے میں کیا کروں؟ انہوں نے گزارش کی آپ اس سے نکاح کرلیں فرمایا کیا میرے لئے جائز ہوگا۔

اور کئی آدمیوں نے اسے ہشام سے روایت کیا ہے لیکن نام نہیں لیا البتہ کچھ لوگوں نے عزہ اور کچھ نے درہ لکھا ہے۔

۶۸۵۲۔ سیدہ حمیمہؓ دختر صیفی

حمیمہ دختر صیفی بن صخر از بنوکعب بن سلمہ از انصار۔ براء بن معرور کی زوجہ اور میرے خیال میں ان کی عم زاد تھیں کیونکہ براء بن معرور بن صخر از بنوکعب بن سلمہ انصار سے تھے براء کے بعد ان سے زید بن حارثہ نے نکاح کیا تھا بقول محمد بن سعد کاتب واقدی انہوں نے اسلام لاکر آپ سے بیعت کی تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۵۳۔ سیدہ حمینہؓ دختر ابوطلحہ

حمینہ دختر ابوطلحہ بن عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبدالدار۔ ابن جریج نے قرآن کی آیت اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ کے بارے میں عکرمہ مولی ابن عباس سے روایت کیا کہ اسلام نے چار عورتوں اور ان کے سوتیلے بیٹوں کے درمیان تفریق کی۔ ان میں حمینہ دختر ابوطلحہ بھی تھیں جو خلف بن اسد بن عاصم بن بیاضہ خزاعی کے پاس تھی چنانچہ خلف کے بعد وہ اسود بن خلف کی بیوی بن گئی تھی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۵۴۔ سیدہ حواء ام بجید انصاریہ

حواء ام بجید انصاریہ یہ خاتون انصار میں اپنے شوہر سے پہلے اسلام لائیں اور حضور اکرم ﷺ کی بیعت کی ان کے خاوند کا نام قیس بن خطیم اور والد کا نام یزید بن سکن بن کرز بن زعوراء از بنوعبدالاشہل تھا۔ یہ ابونعیم کا قول ہے کہ ایک روایت میں حواء دختر رافع بن امرأالقیس از بنوعبدالاشہل مذکور ہے۔ ابونعیم نے یہ سارا فلسفہ ابن اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے لیا ہے۔ ابونعیم کی رائے میں یزید بن سکن کی بیٹی ام بجید ہے حالانکہ ام بجید وہ خاتون ہیں جو رافع کی بیٹی ہیں۔ ابن مندہ نے حواء دختر زید بن سکن اشہلیہ کو قیس بن خطیم کی بیوی کہا جنہوں نے اسلام قبول کر کے ہجرت کی اور اسی خاتون کو ام بجید کہتے ہیں۔ ابن مندہ نے ایک دوسرا ترجمہ حواء دختر رافع پر لکھا اور اسے پہلی خاتون سے مختلف خاتون قرار دیا لیکن ابوعمر نے ایک ترجمہ حواء دختر زید بن سکن پر اور دوسرا حواء دختر یزید بن سنان بن کرز بن زعوراء پر جو قیس بن خطیم کی بیوی تھی لکھا ہے تیسرا ترجمہ حواء انصاریہ پر لکھا ہے جو ابن بجیدہ کی دادی تھی۔ اس طرح ابوعمر نے تین ترجمے لکھ دیئے ہیں جن کے بارے میں مفصل بحث کریں گے۔

ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابوبجید سے انہوں نے اپنی دادی حواء جو بیعت کرنے والوں میں سے تھیں

سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ صبح کی نماز میں اسفار کیا کرو کہ اس میں زیادہ اجر ہے اور اس حدیث کو ابوعمر اور ابونعیم نے اس ترجمے میں بیان کیا ہے اور اسی طرح ان دونوں نے اور ابن مندہ نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عمرو بن معاذ سے انہوں نے دادی حواء سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا سائل کے سوال کو رد مت کرو اور کچھ نہ ہو تو روٹی کا جلا ہوا ٹکڑا ہی دو اس سے ابونعیم اور بن مندہ نے نتیجہ اخذ کیا ہے کہ یہ دونوں خواتین ایک ہیں لیکن ابوعمر کے نزدیک یہ صرف اختلاف فی الاسناد ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس اضطراب فی الاسناد کو کتاب التمہید میں بیان کر دیا ہے اور ابوعمر کا قول ہے کہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اس خاتون اور حواء دختر یزید بن سکن کو ایک قرار دیتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ نے ان کا ترجمہ حواء دختر سکن اشہلیہ کے نام سے لکھا ہے۔

۶۸۵۵۔ سیدہ حواءؓ دختر رافع

حواء دختر رافع بن امرأالقیس از بنوعبدالاشہل بقول ابن سعد انہوں نے حضور اکرم سے بیعت کی ابن مندہ نے اختصار اً ذکر کیا ہے۔

۶۸۵۶۔ سیدہ حواءؓ دختر زید بن سکن

حواء دختر زید بن سکن انصاریہ از بنوعبدالاشہل مدنی تھیں اور عمرو بن معاذ اشہلی کی دادی تھیں۔

ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے روح سے انہوں نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابن بجید انصاری سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ سائل کو جلی روٹی کا ٹکڑا ہی دے دو لیکن رد نہ کرو۔

اسی خاتون سے عمرو بن معاذ نے روایت کی اور امام احمد نے اس حدیث کو حواء جدہ عمرو بن معاذ کے ترجمے میں بیان کیا ہے۔ اس بناء پر حواء ابن بجید کی بھی دادی ہوں گی اور ابونعیم اور ابوعمر نے اس ترجمے سے پہلے اس حدیث کو حواء ام بجید کے ترجمے میں لکھا ہے اور ابوعمر نے اس ترجمے میں بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ اس لحاظ سے انہوں نے انہیں دو تراجم میں ذکر کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہیں حالانکہ انہوں نے دو شمار کی ہیں۔ ابوعمر اور ابن مندہ نے ان کا ذکر ہے۔

۶۸۵۷۔ سیدہ حواءؓ دختر یزید بن سنان

حواء دختر یزید بن سنان بن کرز بن زعوراء انصاریہ بقول مصعب اس خاتون نے اسلام قبول کیا اور خاوند سے چھپائے رکھا۔ جب ان کا خاوند قیس بن خطیم جو شاعر تھا قریش کا حلیف بننے مکے آیا تو حضور اکرم ﷺ نے اسلام کی دعوت دی۔ اس نے آپ سے مدینے آنے تک مہلت مانگی حضور رسالت مآب نے اسے اپنی بیوی سے اجتناب کا حکم دیا کیونکہ وہ اسلام قبول کر چکی تھیں اور فرمایا کہ بیوی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے قیس نے حضور کے حکم کی تعمیل کی جب حضور اکرمؐ کو اس کا علم ہوا تو فرمایا کہ قیس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔

بعض علماء نے مصعب کی اس روایت کو غلط قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اس خاتون کے خاوند کا نام قیس بن شماس تھا اور قیس بن

خطیم ہجرت سے پہلے ہی مارا گیا تھا ابوعمر کہتے ہیں کہ مصعب کی روایت درست ہے اور قیس بن شماس قیس بن خطیم سے عمر میں بڑا ہے اور یہ اسلام کو نہ پاسکا البتہ اس کا بیٹا ثابت بن قیس بن شماس مسلمان ہو گیا تھا۔ ابوعمر نے اس خاتون کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن اسحٰق نے مصعب کی رائے سے اتفاق کیا ہے اور اس خاتون کو قیس بن خطیم کی زوجہ قرار دیا ہے۔ ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمرو بن قتادہ سے روایت کی کہ حواء دختر یزید بن سکن مدینے میں قیس بن خطیم کی بیوی تھیں۔ ان کی والدہ کا نام عقرب دختر معاذ تھا جو سعد بن معاذ کی بہن تھیں۔ حواء نے (اپنے خاوند قیس سے چھپ کر) ایمان قبول کر لیا۔ وہ جب بھی گھر آتا عورت کو نماز پڑھتے دیکھتا تو ان کے کپڑے لے کر بیوی کے سر پر رکھ دیتا اور کہتا کہ تم نے ایک ایسا دین اختیار کر لیا ہے جسے ہم نہیں سمجھ سکتے نیز وہ حضور اکرم ﷺ کی تعمیل میں اپنی بیوی سے معترض نہ ہوتا میرے خیال کے مطابق مصعب اور ابن اسحٰق کی بات درست ہے کیونکہ وہ عالم ہیں اور مدنی ہیں۔ نیز وہ عاصم بن عمر سے روایت کرتے ہیں جو انصار کے بارے میں اعلم الناس شمار ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم اور اہل مکہ اپنی گھاٹیوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔

ابوعمر نے اس خاتون کو قیس بن خطیم کی بیوی لکھا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے اس خاتون کو اول الذکر ہی قرار دیا ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ عدوی نے بھی ان کا ذکر بہ ایں انداز کیا ہے حواء دختر یزید بن سکن بن کرز بن زعوراء از بنوعبدالاشہل جو ثابت بن قیس بن خطیم کی والدہ تھیں۔ نیز عدوی نے حضور اکرمؐ کے حکم کا بھی ذکر کیا ہے اس لحاظ سے ان کا اور ابوعمر کا خیال ایک سا ہے۔

محمد بن سلام جمحی لکھتے ہیں کہ قیس بن خطیم کی بیوی حواء ایمان لائی ان کا خاوند انہیں روکتا تھا حضور اکرم ﷺ کو خاتون کے اسلام کا علم ہو گیا جب وہ موسم حج میں آیا تو حضور نے اس خاتون کے اسلام کے بارے میں اسے بتا دیا اور اس سے عہد لیا کہ وہ اسے نہیں ستائے گا۔ اس نے تعمیل کی۔

ابوعمر نے تین حواء نامی خواتین کا ذکر ہے۔ (۱) حواء انصاریہ ام بجید (۲) حواء دختر زید بن سکن (۳) حواء دختر یزید بن سنان ابن مندہ نے ایسی دو خواتین کا ذکر کیا ہے (۱) حواء دختر زید بن سکن ام بجید (۲) حواء دختر رافع لیکن ابونعیم تینوں کو ایک شمار کرتا ہے ہاں البتہ ہم نے سب کے تراجم لکھ دیئے ہیں۔ واللہ اعلم

۶۸۵۸۔ سیدہ حولاءؓ دختر تویت

حولاء دختر تویت بن حبیب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قرشیہ اسدیہ مدینے کو ہجرت کی اور عبادت گزار خاتون تھیں۔

عبداللہ بن احمد بن محمد بن عبدالقاہر نے جعفر بن احمد سے انہوں نے حسن بن شاذان سے انہوں نے عثمان بن احمد سے انہوں نے حسن بن مکرم سے انہوں نے عثمان بن عمر سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ حولاء ان کے قریب سے گزریں اور وہ حضور اکرم کے پاس بیٹھی تھیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اکرم ﷺ سے کہا یا رسول اللہ! یہ خاتون حولاء رات بھر عبادت میں مشغول رہتی ہے فرمایا تم اتنی عبادت کرو جتنی تم آسانی سے کر سکو بخدا اللہ تو نہیں تھکتا جب تک تم نہ تھک جاؤ۔

ابوعاصم النبیل نے صالح بن رستم سے انہوں نے ابن ابوملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے حولاء کو حاضر ہونے کی اجازت لے دی آپ نے اس خاتون سے اچھی طرح خیر و عافیت دریافت کی میں نے پوچھا آپ نے اس خاتون سے اتنا اعتناء کیوں فرمایا۔ حضور اکرمؐ نے جواب دیا یہ خاتون مرحومہ خدیجہ کے زمانے میں آیا کرتی تھی اور شناسائی کا پاس رکھنا شرط ایمان ہے۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ محمد بن موسیٰ شامی نے ابوعاصم سے روایت کی اور خاتون کا نام حولاء لکھا لیکن نہ نسب بیان کیا اور ان کے والد کا نام تویت نہ تھا مگر یہ غلط ہے کیونکہ جیسا ہم پہلے بیان کر آئے ہیں اس خاتون کا نام حسانہ مزنیہ تھا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۵۹۔ سیدہ حولاءؓ عثمان بن مظعون کی اہلیہ

حولاء زوجہ عثمان بن مظعون صحابیات میں ان کا ذکر آیا ہے لیکن کوئی روایت ان سے مذکور نہیں۔ ابن مندہ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۶۸۶۰۔ سیدہ حولاء عطارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حولاء عطارہ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی محمد بن علی الکاتب اور حسن بن احمد سے ان دونوں نے ابومنصور عبدالرزاق بن احمد سے انہوں نے ابوالشیخ عبداللہ بن محمد سے انہوں نے محمد سے انہوں نے اسحٰق بن جمیل سے انہوں نے اسحٰق بن فیض سے انہوں نے قاسم بن حکم سے انہوں نے جریر بن ایوب البجلی سے انہوں نے حماد بن ابوسلیمان سے انہوں نے زیاد ثقفی سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ مدینہ میں ایک عورت حولاء نامی تھی اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بتایا کہ میں ہر رات کو رضائے خداوندی کے لیے اپنے آپ کو سنوارتی ہوں اور دلہن کی طرح سنگار کرتی ہوں اور شوہر کے لحاف میں گھس جاتی ہوں لیکن وہ منہ دوسری طرف پھیر لیتا ہے اس طرز عمل سے میں اتنی برافروختہ ہوں کہ میں اس کی شکل سے بیزار ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا رسول کریم کے آنے تک انتظار کرو۔

اتنے میں آپ تشریف لے آئے فرمایا مجھے حولاء کی بو آ رہی ہے تم نے اس سے کچھ خریدا تو نہیں؟ ہم نے عرض کیا ہم نے کچھ نہیں خریدا۔ وہ تو اپنے خاوند کی شکایت کرنے آئی ہے حضور اکرم نے پوچھا تو خاتون نے بالتفصیل بات بیان کی حضور نے فرمایا حولاء جاؤ اپنے خاوند کی تابعداری کرو اس نے کہا یا رسول اللہ کیا مجھے اس کا اجر ملے گا حضور اکرم ﷺ نے اس حدیث میں میاں بیوی کے حقوق اور ایام حمل ولادت اور دودھ پلانے کے اجر کا ذکر فرمایا ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۶۱۔ سیدہ حویصلہؓ دختر قطبہ

الحویصلہ دختر قطبہ۔ ابوعمر نے قطبہ کے ترجمے میں ذکر کیا ہے کہ قطبہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی یا رسول اللہ! میں اپنی طرف سے اور حویصلہ کی طرف سے آپ سے بیعت کرتا ہوں۔

۶۸۶۲۔ سیدہ حیہؓ دختر ابی حیہ

حیہ دختر ابوحیہ ان کی حدیث کو عبداللہ بن عون نے عمرو بن سعید سے انہوں نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے انہوں نے حیہ

دختر ابوحیہ سے روایت بیان کی کہ ایک بار میرے پاس ایک اجنبی آیا میں نے پوچھا کون ہو؟ کہا ابوبکر صدیق۔ پوچھا حضور اکرمؐ کے رفیق کہاہاں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

امیر ابونصر کہتے ہیں کہ حیہ میں حاء کے بعد یاء پر تشدید ہے اور یہ حیہ بنت ابی حیہ ہیں۔ انہوں نے حضرت ابوبکر سے روایت کی اور ان سے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے۔

باب الخاء

۶۸۶۳۔ سیدہ خالدہؓ دختر اسود

خالدہ دختر اسود بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ قرشیہ زہریہ عمر بن محمد بن معمر نے ابوالقاسم جریری سے انہوں نے ابواسحاق برمکی سے انہوں نے ابوبکر بن محمد بن عبداللہ بن خلف بن بختیت سے انہوں نے اسماعیل بن موسیٰ الحاسب سے انہوں نے جنادہ بن مغلس سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ گھر تشریف لائے۔ وہاں ایک عورت کو دیکھا اور دریافت فرمایا یہ کون ہے؟ حضرت عائشہ نے کہا خالدہ دختر اسود بن عبد یغوث ہے حضور حضور اکرمؐ نے فرمایا یخرج الحی من المیت

یہ حدیث ایک اور طریقے سے بھی روایت کی گئی ہے حضور اکرمؐ نے دریافت کیا یہ کون ہے حضرت عائشہ نے کہا آپ کی ایک خالہ ہیں۔ خالدہ دختر اسود بقول ابن حبیب خالدہ نے ہجرت کی وہ بڑی پارسا خاتون تھیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۶۴۔ سیدہ خالدہؓ دختر انس

خالدہ دختر انس انصاریہ ساعدیہ ام بنوحزم محمد بن عمارہ نے ابوبکر بن محمد سے روایت کی کہ خالدہ دختر انس حضور اکرمؐ کے پاس آئیں۔ آپ کے سامنے ایک منتر پیش کیا جس کی آپ نے اجازت دے دی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۶۵۔ سیدہ خالدہؓ یا خلدہ دختر حارث

خالدہ یا خلدہ دختر حارث جو عبداللہ بن سلام کی پھوپھی تھیں۔ محمد بن اسحٰق نے عبداللہ بن سلام کے قصے میں لکھا ہے کہ اس خاتون نے اسلام قبول کیا اور جلد ہی خود کو اسلامی سانچے میں ڈھال لیا حافظ اسماعیل بن محمد بن فضل نے اس آیت وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ اٰيَةٍ الی آخرہ" کی تفسیر میں اس خاتون کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۶۶۔ سیدہ خدامہؓ دختر جندل

خدامہ دختر جندل اسدیہ ایک روایت میں جرامۃ ہے انہوں نے ہجرت کی لیکن ان سے کوئی روایت مروی نہیں یہ عروہ بن زبیر اور ابن اسحٰق کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۶۷۔ ام المومنین سیدہ خدیجہؓ دختر خویلد

خدیجہ دختر خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قرشیہ اسدیہ ام المومنین۔ اس خاتون سے حضور اکرم ﷺ نے سب سے پہلے نکاح کیا اور یہی خاتون سب سے پہلے آپ پر ایمان لائیں۔ جاہلیت میں ان کا لقب طاہرہ تھا اور ان کی والدہ فاطمہ دختر زائدہ بن اصم تھیں جس کا نام جندب بن ہدم بن رواحہ بن حجر بن عبد معیص بن عامر بن لوی تھا۔ سیدہ خدیجہ حضورؐ سے پہلے ابو ہالہ بن زرارہ بن نباش بن عدی بن حبیبہ بن صرد بن سلامہ بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم تمیمی کی بیوی تھیں۔ زبیر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے اور علی بن عبدالعزیز جرجانی لکھتے ہیں کہ ان کے خاوند کا نام ابو ہالہ ہند بن نباش بن زرارہ بن وقدان بن حبیب بن سلامہ بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم تھا۔ اس کے بعد اس بات میں دونوں متفق ہیں کہ ابو ہالہ کے بعد ان کی شادی عتیق بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم مخزومی سے ہوئی۔ عتیق کے بعد جناب خدیجہ نے حضورؐ سے نکاح کیا۔ بقول ابوعمر قتادہ کہتے ہیں کہ سیدہ خدیجہ پہلے عتیق بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے نکاح میں تھیں۔ اس کے بعد ان کا نکاح ابو ہالہ ہند بن زرارہ بن نباش سے ہوا پہلی روایت ان شاء اللہ درست ہے۔ اسی طرح یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ جناب خدیجہ نے جب وہ کنواری تھی۔ عتیق سے شادی کی اور اس کی موت کے بعد ابو ہالہ سے بعد کہا کہ حضرت خدیجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح سے پہلے عتیق کے نکاح میں تھیں۔ جس سے ایک لڑکی ہندہ نامی پیدا ہوئی تھی۔ عتیق کی موت کے بعد ابو ہالہ سے نکاح ہوا اور اس سے دو لڑکے ہالہ اور ہند پیدا ہوئے۔ یہ سب اولاد رسول کریم کے اخیافی بھائی تھے۔ یہ زبیر کا بیان ہے لیکن ابوعمر نے اس کا تتبع نہیں کیا۔ وہ اس کے خلاف لکھتے ہیں یعنی ابو ہالہ کا نمبر پہلا ہے اور عتیق کا نمبر دوسرا ہے ہاں ابونعیم زبیر کا ہم نوا ہے۔ اور زبیر لکھتے ہیں کہ بعض لوگ ابو ہالہ کا نام عتیق سے پہلے لیتے ہیں۔

جب حضور اکرمؐ نے جناب خدیجہ سے نکاح کیا تو اس وقت آپ کی عمر پچیس برس تھی اور ام المومنین چالیس برس کی تھیں ایک روایت میں حضور اکرمؐ کی عمر اکیس سال بتائی گئی ہے یہ نزول وحی سے پہلے کا واقعہ ہے جناب خدیجہ کے وکیل نکاح ان کے چچا عمرو بن اسد تھے۔ انہوں نے کہا کہ محمد بن عبداللہ خدیجہ بنت خویلد سے نکاح کا خواہش مند ہے اور وہ ایک کریم النفس نوجوان ہے سیدہ خدیجہ نے حضور کے ساتھ زندگی کے بیس سال گزارے۔ اس نکاح کی ابتدا یوں ہوئی ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ سیدہ خدیجہ ایک تجارت پیشہ اور معزز خاتون تھیں۔ وہ اپنے مال تجارت کی خرید و فروخت کے لئے مردوں کو اجرت پر ملازم رکھ لیتی تھیں سیدہ خدیجہ کو آپ کے اوصاف حمیدہ کا علم ہوا تو انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو بلا بھیجا اور آپ کو جو معاوضہ پیش کیا وہ اس معاوضہ سے زیادہ تھا جو اور لوگوں کو دیا جاتا تھا نیز اپنا ایک غلام بھی جس کا نام میسرہ تھا ساتھ کر دیا چنانچہ آپ نے یہ پیش کش قبول کر لی اور سامان تجارت لے کر شام کو روانہ ہو گئے راستے میں حضور اکرم نے ایک درخت کے نیچے جو ایک گرجے کے پاس ہی تھا رخت اقامت ڈالا' اتنے میں ایک راہب گرجے سے نکل کر میسرہ کے پاس آیا اور پوچھا کہ جو شخص اس درخت کے سائے میں اترا ہے کون ہے؟ میسرہ نے کہا کہ یہ صاحب قوم قریش کے ایک معزز فرد ہیں۔ راہب نے کہا کہ اس درخت کے سائے میں نبی کے سوا اور کوئی ٹھہر نہیں سکتا۔ اس بناء پر تمہارے رفیق سفر لازماً نبی ہیں۔ (یہ قطعاً فرضی روایت ہے۔ مترجم) حضور سرور کائناتؐ نے چند دنوں میں ہی اپنا سامان تجارت فروخت کر دیا اور پھر واپس ہو لئے۔ جب مکے پہنچے تو میسرہ

نے راہب کی پیش گوئی کے علاوہ حضور اکرم کی معاملات خرید وفروخت میں سوجھ بوجھ اور دیانت وامانت کا ذکر کیا۔ اس سے جناب خدیجہ نے آپ کو دوسروں کے مقابلے میں بہت زیادہ معاوضہ ادا کیا۔

جناب خدیجہ بیوہ تھیں اور تجارت کے معاملے میں انہیں کسی ایسے مخلص اور دیانت دار آدمی کی شدید ضرورت تھی جو ان کے کاروبار کو سنبھال لے اور انہیں اس دردسر سے چھٹکارا مل جائے چنانچہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو پیغام بھجوایا کہ میں اس قرابتداری کی وجہ سے جو ہم میں پائی جاتی ہے نیز آپ کی شرافت' امانت' حسن خلق اور راست بازی کی بناء پر چاہتی ہوں کہ ہمارے درمیان سلسلہ مناکحت قائم ہو جائے۔ جب حضور اکرم ﷺ کو یہ پیغام موصول ہوا تو آپ نے اپنے اعمام سے ذکر کیا چنانچہ حمزہ بن عبدالمطلب ان لوگوں کے پاس گئے۔ بات طے ہوگئی اور رسم نکاح ادا کر دی گئی۔ حضور اکرمؐ کی ساری اولاد سوائے (صاحبزادہ ابراہیم کے) اسی خاتون کے بطن سے ہوئی۔ زینب' ام کلثوم' رقیہ' فاطمہ' قاسم' طاہر اور طیب آخر الذکر تینوں صاحبزادے قبل از بعثت فوت ہو گئے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابوالقاسم اول الذکر صاحبزادے کے نام پر تھی۔ آپ کی تمام صاحبزادیوں نے ہجرت کی اور بعد از بعثت سب نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ یہ پہلے گزر چکا ہے کہ ان کے چچا نے ان کا نکاح کرایا کیونکہ ان کے والد پہلے فوت ہو چکے تھے یہ زبیر کا قول ہے۔

حضور اکرمؐ کی اولاد کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے ان میں سے معمر زہری سے روایت کر کے کہتے ہیں کہ بعض علماء کا خیال ہے کہ ان سے صرف طاہر نامی صاحبزادہ مولود ہوئے اور دیگر بعض کا خیال ہے کہ سیدہ خدیجہ کے بطن سے صرف جناب قاسم اور چار صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔ عقیل نے ابن شہاب سے چار صاحبزادیوں اور قاسم وطاہر کا ذکر کیا ہے۔ قتادہ بھی اسی تعداد یعنی چار لڑکیوں اور دو لڑکوں کا قائل ہے۔ قاسم جب فوت ہوئے تو چل پھر لیتے تھے۔ دوسرے صاحبزادے کا نام عبداللہ تھا جو بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ زبیر کی رائے کے مطابق پیشتر از ہمہ قاسم پیدا ہوئے پھر زینب پھر عبداللہ جنہیں طیب اور طاہر بھی کہتے تھے۔ کچھ عرصے کے بعد قاسم مکے ہی میں فوت ہو گئے ان کے بعد عبداللہ فوت ہوئے۔ زبیر ہی سے مروی ہے کہ انہیں ابراہیم بن منذر نے انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ جناب خدیجہ کے بطن سے قاسم' طاہر' طیب' عبداللہ' زینب' رقیہ' ام کلثوم اور فاطمہ پیدا ہوئیں۔ علی بن عبدالعزیز جرجانی کا قول ہے کہ رسول کریمؐ کے یہاں پہلے قاسم' پھر زینب (کلبی کے مطابق پہلے زینب اور پھر قاسم) پھر ام کلثوم' پھر فاطمہ' رقیہ اور عبداللہ پیدا ہوئے اور عبداللہ ہی کو طاہر اور طیب کہتے تھے۔ زبیر کے مطابق یہی صورت درست ہے اور باقی غلط۔ بقول کلبی جناب عبداللہ کی ولادت بعد از بعثت ہوئی جب کہ باقی تمام بچے قبل از نزول اسلام پیدا ہوئے تھے۔

ام المومنین کے اسلام کے بارے میں محمد بن سرایا بن علی وغیرہ نے باسنادہم تا محمد بن اسماعیل انہوں نے یحییٰ بن بکیر سے انہوں نے لیث سے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ وحی کے شروع ہونے سے پیشتر حضور اکرمؐ کو سچے خواب آنا شروع ہوئے چنانچہ آپ جو خواب بھی دیکھتے دوسرے دن طلوع صبح کی طرح واقع ہو جاتے۔ کلبی نے یہ پوری حدیث بیان کی ہے۔ آخر ایک دن جبرائیل علیہ السلام نے حضور اکرمؐ سے غار حرا میں کہا۔

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ آپ اس غیر متوقع وقوعہ سے سخت پریشان ہوئے۔ گھر تشریف لے آئے اور ام المومنین سے فرمایا کہ مجھے چادر اوڑھا دو کہ میری جان خطرے میں ہے ام المومنین نے آپ کو تسلی دی کہ اللہ آپ کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ لوگوں کو نفع پہنچاتے ہیں' یتیموں اور ناداروں کی کفالت فرماتے ہیں' مہمان نوازی کرتے اور مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کرتے ہیں۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ اللہ آپ کا حامی اور ناصر نہ ہو۔

جب آپ کی طبیعت بحال ہوئی تو ام المومنین حضور ﷺ کو اپنے عم زاد ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو تورات و انجیل کا عالم تھا اور عیسائیت قبول کر لی تھی عبرانی لکھنا جانتے تھے اور انجیل سے جو چاہتے لکھ لیتے۔ ورقہ نے حضور اکرمؐ سے پوچھا کہ آپ نے کیا دیکھا جب حضور اکرمؐ نے بتایا تو ورقہ نے بتایا کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب آپ کی قوم آپ کو جلاوطن کر دے گی تو میں ضرور آپ کی مدد کرتا۔

ابو جعفر نے باسنادہ تا یونس ابن اسحٰق سے روایت کی کہ سیدہ خدیجہ اول از ہمہ خدا اور رسول پر ایمان لائیں اور آپ کے مشن کی تصدیق کی جو شخص آپ کی تکذیب کرتا تھا آپ کو تکلیف ہوتی ام المومنین کے اسلام سے آپ کو فی الجملہ تسکین ہوئی۔

ابن اسحٰق نے اسماعیل بن ابو حکیم مولی زبیر سے روایت کی کہ انہوں نے مجھے جناب خدیجہ کے بارے میں بتایا کہ جناب خدیجہ نے رسول اکرمؐ سے درخواست کی کہ کیا یہ ممکن ہے کہ جب جبرائیل امین آپ پر نازل ہوں تو مجھے اطلاع دیں۔ تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ جبرائیل آ گئے حضور سرور کائناتؐ نے فرمایا جبرائیل آ گئے ہیں جناب خدیجہ نے پوچھا کیا آپ انہیں دیکھ رہے ہیں حضور اکرمؐ نے فرمایا ہاں۔ خدیجہ بلاشبہ میں انہیں دیکھ رہا ہوں پھر ام المومنین نے آپ کو اپنے بائیں جانب پھر دائیں جانب پھر اپنی گود میں بیٹھنے کو کہا اور ہر دفعہ وہی سوال کیا جس کا جواب آپ نے ہاں میں دیا اس کے بعد ام المومنین نے اپنے سر سے اوڑھنی اتار پھینکی اور پوچھا کیا اب بھی آپ کو جبرائیل دکھائی دے رہے ہیں۔ حضور اکرم نے فرمایا نہیں ام المومنین نے کہا بلاشبہ یہ شیطان نہیں تھا فرشتہ تھا پھر حضور اکرم سے کہا اپنے مشن پر ثابت قدم رہیے اور آپ کو مبارک ہو پھر ام المومنین حضور پر ایمان لے آئیں چنانچہ اول از ہمہ ایمان لانے کا فخر ام المومنین کو حاصل ہے (روایت کا یہ حصہ راوی کے دماغ کی تخلیق ہے ام المومنین کو اس تماشے کی کیا ضرورت تھی کیا حضور اکرم کا فرمانا کافی نہیں تھا۔ مترجم)

ابو محمد عبداللہ بن علی نے ابو الفضل بن ناصر سے انہوں نے ابو صالح احمد بن عبدالملک المؤذن سے انہوں نے حسین بن فاذشاہ سے انہوں نے ابو القاسم طبرانی سے انہوں نے قاسم بن زکریا المطرز سے انہوں نے یوسف بن موسیٰ القطان سے انہوں نے تمیم بن جعد سے انہوں نے ابو جعفر الرازی سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا دنیا کی تمام خواتین میں بلند درجہ مریم والدہ عیسیٰ علیہ السلام آسیہ زوجہ فرعون خدیجہ الکبریٰ اور فاطمہ سیدہ ہیں۔

اسی طرح ابو صالح نے ابو علی حسن بن علی الواعظ انہوں نے احمد بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن سے انہوں نے داؤد سے انہوں نے علباء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ ایک بار آپ نے زمین پر چار لکیریں کھینچ کر صحابہ سے دریافت کیا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ نے جواب دیا کہ اللہ اور اللہ کے رسول بہتر جانتے ہیں حضور اکرمؐ نے فرمایا اللہ کی نگاہ میں چار خواتین (خدیجہ الکبریٰ' فاطمہ الزہرا'

مریم اور آسیہ) کا مقام اور درجہ دنیا کی تمام خواتین سے بلند تر ہے۔ شیخ کی اصل کتاب میں تصحیح شدہ نام داؤد مصلح ہے۔

عارم داؤد بن ابوالفرات نے علباء بن احمر سے انہوں نے ابراہیم اور اسماعیل سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن حریث سے انہوں نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ام المومنین کو بہشت میں نرسل کے ایک گھر کی خوش خبری دی تھی جس میں نہ شور ہوگا اور نہ کوئی اور تکلیف ہوگی (کاش راوی کو معلوم ہوتا کہ بہشت میں جھونپڑیاں نہیں ہوں گی بلکہ سونے چاندی کے محلات ہوں گے۔ مترجم)

یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ابوحبہ نے باسناد ہما تا مسلم ابوکریب سے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کی اور انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ خیر النساء جناب خدیجہ الکبریٰ اور مریم دختر عمران ہیں۔ ابوکریب کہتے ہیں کہ وکیع نے زمین و آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن محمد طوسی نے جعفر ابن احمد السراج سے انہوں نے ابوعلی بن شاذان سے انہوں نے ابوعمرو عثمان بن احمد الدقاق سے انہوں نے ابن ابوالعوام سے انہوں نے ولید بن قاسم سے انہوں نے اسماعیل بن ابوخالد سے انہوں نے ابن ابواوفی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے جناب خدیجہ کو جنت میں نرسل کے مکان کی (جس میں نہ شور ہوگا اور نہ کوئی دقت ہوگی) بشارت دی تھی۔

عبداللہ بن احمد نے ابوبکر بن بدران حلوانی سے سنا کہ ابوالحسن محمد بن احمد بن محمد ابنوسی کے سامنے اور میں نے سنا کہ ابوالحسین محمد بن عبدالرحمٰن بن جعفر الدینوری نے بتایا اور میں اس کا اقرار کرتا ہوں کہ ہمیں ابوبکر محمد بن عبداللہ بن غیلان حزاز نے ابوہشام رفاعی سے انہوں نے حفص بن غیاث سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی وہ کہتی ہیں کہ مجھے حضور اکرم ﷺ کی ازواج میں سے کسی کے ساتھ بھی اتنا جلاپہ نہ تھا جتنا کہ خدیجہ دختر خویلد کے خلاف تھا حالانکہ وہ مجھ سے پہلے گزر چکی تھیں اس کی وجہ یہ تھی کہ حضور اکرمؐ اکثر و بیشتر ان کا ذکر نہایت عمدہ الفاظ سے کیا کرتے تھے اور جب بھی کوئی جانور ذبح کرتے تو خدیجہ کی سہیلیوں کو ان کا حصہ بھجوایا کرتے تھے۔

یحییٰ بن محمود اور ابویاسر نے باسناد ہما مسلم سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ اور ابوکریب اور ابن نمیر سے انہوں نے ابن فضیل سے انہوں نے عمارہ سے انہوں نے ابوزرعہ سے روایت کی کہ انہوں نے ابوہریرہ سے سنا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جبرائیل آئے اور کہا کہ یہ خدیجہ ہیں جو آپ کے پاس آئی ہیں' ان کے پاس ایک برتن ہے' جس میں سالن ہے یا کھانا ہے یا شربت ہے۔ جب وہ آپ کے پاس آئیں تو انہیں خدا کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں بشارت دینا کہ خدا نے ان کے لئے جنت میں نرسل کا ایک مکان بنایا ہے جس میں نہ شور ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔ ابوبکر نے اپنی حدیث میں جو ابوہریرہ ﷺ سے روایت کی ہے نہ تو سمعت کا لفظ کہا اور نہ منی کا۔

مجالد نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ جب بھی گھر سے

کہیں باہر جانا چاہتے تو جناب خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کسی نہ کسی سلسلے میں ضرور فرماتے اور ان کی تعریف کرتے۔

ایک دن کا واقعہ ہے کہ حضورؐ نے ان کا ذکر خیر فرمایا تو مجھے غیرت نے خاموش نہ رہنے دیا۔ میں نے کہا وہ ایک بڑھیا عورت ہی تو تھی خدا نے آپ کو اس کا کہیں بہتر بدل دیا ہے۔ حضورؐ کو اتنا غصہ آیا کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا فرمایا بخدا اس کا نعم البدل مجھے نہیں ملا۔ جب لوگوں نے میری تکذیب کی تو خدیجہ نے تصدیق کی' جب لوگوں سے مجھے مایوسی ہوئی اس نے اپنے مال میں مجھے تصرف کا حق دیا اور اس کے بطن سے خدا نے مجھے اولاد دی جب کہ باقی تمام ازواج سے مجھے محرومی حاصل ہوئی۔ حضرت عائشہ نے دل میں عہد کر لیا کہ آئندہ کبھی ان کے بارے میں کوئی نازیبا خیال دل میں بھی نہ لائیں گی۔

زبیر نے بکار سے انہوں نے محمد بن حسن سے انہوں نے یعلی بن مغیرہ سے انہوں نے ابن ابی رواد سے روایت کی کہ سیدہ خدیجہ کے مرض موت کے دوران میں جب انہیں بہت تکلیف تھی آپ نے فرمایا خدیجہ! میں ہی ان تکالیف کو بہ طیب خاطر برداشت کرنے کی ترغیب دے رہا ہوں بلکہ خود اللہ نے ان تکالیف میں تمہارے لئے خیر کثیر رکھ دی ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنتی زندگی کے لئے تمہیں مریم دختر عمران' کلثم ہمشیرہ موسیٰ علیہ السلام اور آسیہ زوجہ فرعون کو میرے نکاح میں دے دیا ہے۔ جناب خدیجہ نے کہا یا رسول اللہ کیا سچ مچ؟ آپ نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے ام المومنین نے کہا بال بچوں سمیت۔

عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ جناب ام المومنین کی وفات حضرت ابو طالب کے بعد اسی سال کے دوران میں ہوئی اور اس سے حضور اکرمؐ حد درجہ متاثر ہوئے۔ ام المومنین کا وجود حضور اکرمؐ کے لئے از بس غنیمت تھا۔ وہ بڑی تجربہ کار اور بارسوخ خاتون تھیں۔ ابو عبیدہ معمر بن مثنیٰ کا قول ہے کہ جناب خدیجہ ہجرت سے پانچ برس اور بروایتے چار برس پہلے فوت ہوئیں۔ عروہ اور قتادہ کے مطابق ام المومنین کا انتقال ہجرت سے تین برس پہلے ہوا اور یہی روایت درست ہے حضرت عائشہ کا قول ہے کہ جناب خدیجہ کی وفات نماز کی فرضیت سے پہلے ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ ام المومنین ابو طالب کی وفات کے تین دن بعد فوت ہوئیں تھیں۔ ان کی وفات رمضان میں ہوئی اور حجون میں دفن ہوئیں۔ ایک روایت میں ہے کہ

وفات کے وقت ام المومنین ۶۵ برس کی تھیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۶۸۔ سیدہ خرقاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

خرقاء۔ سوادہ کی زوجہ ہے۔ حضور اکرم کے قریب ہی رہتی تھیں۔ حماد بن زید کی حدیث میں جو ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی ہے ان کا ذکر آتا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے بقول ابو عمر ابو السفر سعید بن محمد نے خرقاء سے روایت کی اور ابن السکن نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے حالانکہ اس کی حدیث میں ایسا کوئی اشارہ نہیں جو ان کی صحبت یا روایت پر دلالت کرے۔

۶۸۶۹۔ سیدہ خزیمہؓ دختر جہم

خزیمہ دختر جہم بن قیس عبدریہ از بنو عبد الدار بن قصی انہوں نے اپنے والدین کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی۔ ان کی والدہ کا نام

خولہ ام حرملہ دختر اسود تھا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا۔

۶۸۷۰۔ سیدہ خضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

خضرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ تھیں۔ ابوکریب نے معاویہ بن ہشام سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کی ایک خادمہ کا نام خضرہ تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۷۱۔ سیدہ خلیدہؓ دختر حباب

خلیدہ دختر حباب بن سعد بن معاذ انصاریہ۔ از بنوظفر بقول ابن حبیب انہوں نے رسول اکرمؐ سے بیعت کی۔

۶۸۷۲۔ سیدہ خلیدہؓ دختر قعنب

خلیدہ دختر قعنب ضبیہ حضور اکرمؐ سے بیعت کی اور مہاجرہ تھیں یحییٰ بن محمود نے کتابۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم انہوں نے محمد بن معمر سے انہوں نے حمید بن حماد بن ابوالخوار سے ثعلبہ دختر خوار سے انہوں نے اپنی خالہ خلیدہ دختر قعنب سے جوان خواتین میں شامل تھیں جو حضور اکرمؐ سے بیعت کے لئے آئی تھیں' ایک خاتون نے سونے کا کنگن پہن رکھا تھا۔ آپ نے بیعت سے انکار کر دیا وہ خاتون باہر نکلیں کنگن کسی کے حوالے کر دیا اور جب بیعت کے بعد لوٹ کر آئیں تو کنگن والا وہاں نہیں تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۷۳۔ سیدہ خلیسہؓ۔ کنیز حفصہؓ

خلیسہ جناب ام المؤمنین حفصہ کی کنیز تھیں۔ ان کی حدیث علیہ دختر کمیت نے اپنی دادی سے انہوں نے خلیسہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کی ازواج عائشہ اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما باتیں کر رہی تھیں کہ جناب سودہ نمودار ہوئیں تو انہوں نے آپس میں کہا کہ دیکھو سودہ کی حالت مقابلۃً کتنی بہتر ہے وہ طائف کھالیں بنایا کرتی تھیں آپس میں مشورہ کیا۔ آؤ سودہ کو پریشان کریں جب وہ قریب آئیں تو انہوں نے کہا سودہ! کیا تمہیں معلوم ہوا ہے؟ حضرت سودہ کہنے لگیں کونسی بات؟ دونوں کہنے لگیں دجال کا خروج ہو گیا ہے انہوں نے کہا وہ ڈر گئیں اور قافلے کے خیمے میں جا گھسیں جہاں انہوں نے آگ جلا رکھی تھی اور ان کی ہنڈیا میں زعفران تھی۔ اتنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ جب ان خواتین نے حضور کو آتے دیکھا تو ان پر ہنسی کا ایسا دورہ پڑا کہ وہ ہنسے جا رہی تھیں انہوں نے خیمے کی طرف اشارہ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں گئے تو جناب سودہ نے کہا ابھی دجال یہاں تھا باہر گیا ہے اور میں اس خیمے سے عنکبوت کے جالے اتار رہی ہوں ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۷۴۔ سیدہ خلیسہؓ مولاۃ سلمان فارسیؓ

خلیسہ سلمان فارسی کو آزاد کرانے والی خاتون جن کا ذکر جناب سلمان کے قبول اسلام کے قصے میں آتا ہے۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے سلمان فارسی سے روایت اور اس نے اپنے اسلام کا قصہ ذکر کیا ہے کی کہ میرے پاس سے بنوکلب کے کچھ بدو گزرے۔ مجھے پکڑ لیا اور مدینہ میں خلیسہ نامی ایک عورت جو بنی نجار کے ایک حلیف کی بیٹی تھی کے پاس تین سو درہم میں

بیچ دیا۔ مجھے وہاں سولہ مہینے گزرے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے۔ آپ نے دعوت اسلام دی اور میں نے قبول کر لی اس کے بعد حضور ﷺ نے حضرت علی کو جناب خلیسہ کے پاس بھیجا اور کہا کہ تم سلمان کو آزاد کر دو اور اگر ایسا نہ کر سکو تو میں آزاد کیے دیتا ہوں۔ حالانکہ یہ مسلمان تھیں پس لکھنے لگیں کہ یارسول اللہ آپ کی مرضی! اگر آپ انہیں آزاد کرنا چاہتے ہیں؟ یا اپنے لئے رکھنا چاہتے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ اس کو آزاد کیجئے۔ اس خاتون نے تعمیل ارشاد میں مجھے آزاد کر دیا۔ آپ نے حکم دیا کہ اس خاتون کے لئے کھجور کے تین سو پودے باغ میں لگائے جائیں۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے لیکن یہ روایت غریب ہے اور سلمان کے بارے میں ہم ان کے ترجمے میں صحیح روایت بیان کر آئے ہیں۔

۶۸۷۵۔ سیدہ خنساءؓ دختر خدام

خنساء دختر خدام بن خالد انصاریہ از بنو عمرو بن عوف ایک روایت میں خنساء دختر خدام بن ودیعہ مذکور ہے۔ اس خاتون کا ذکر ابو ہریرہ کی ایک حدیث میں آیا ہے۔ یزید کے بیٹوں عبدالرحمٰن اور مجمع نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ میرے والد نے مجھے بیاہ دیا اور میں ابھی چھوٹی سی لڑکی تھی۔ مجھے یہ بات بری معلوم ہوئی۔ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ نے میرا نکاح فسخ فرما دیا۔

راویوں میں بوقت نکاح اس خاتون کی حالت کے بارے میں اختلاف ہے ابوالحرم مکی بن ربان نے باسنادہ یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن اور مجمع سے جو یزید بن جاریہ کے بیٹے ہیں انہوں نے خنساء سے روایت کی کہ میرے والد نے جب میں بیوہ تھی مجھے بیاہ دیا چونکہ مجھے یہ نسبت ناپسند تھی میں نے حضور ﷺ سے شکایت کی آپ نے نکاح فسخ کر دیا۔

اسی واقعہ کو ثوری نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے عبداللہ بن یزید بن ودیعہ سے انہوں نے خنساء سے روایت کیا کہ وہ اس نکاح کے وقت کنواری تھیں اور مالک کی حدیث اصح ہے۔

اسی طرح محمد بن اسحٰق نے حجاج بن سائب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی دادی خنساء دختر خدام بن خالد سے روایت کی کہ بیوہ تھی اور میرے والد نے بنو عمرو بن عوف کے ایک آدمی سے میرا نکاح کر دیا اور خود میں نے ابولبابہ کو نکاح کا پیغام بھجوایا تھا۔ جب واقعہ کا علم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا تو آپ نے میرے والد کو حکم دیا کہ وہ میری پسند کا احترام کرے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۷۶۔ سیدہ خنساءؓ دختر عمرو

خنساء دختر عمرو بن شرید بن رباح بن ثعلبہ بن عصیہ بن خفاف بن امرؤ القیس بن بہثہ بن سلیم سلمیہ شاعرہ ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ہشام بن کلبی نے صخر، معاویہ اور خنساء تینوں کا ذکر ہے اور خنساء کا نسب یوں بیان کیا ہے خنساء کا نام تماضر از بنو عمرو بن شرید بن رباح بن یقظہ بن عصیہ بن خفاف بن امرائ القیس بن سلیم ہشام لکھتا ہے درید بن صمہ نے اس خاتون کے متعلق کہا تھا "حیوا تماضر واربعوا صحبی" (اے میرے دوستو! ٹھہرو اور تماضر کو سلام کہو۔ صمہ جو سو سال سے

زیادہ عمر کا تھا۔ تماضر پر فریفتہ ہوگیا۔ مترجم) یہ خاتون رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنے قبیلے کے ساتھ حاضر ہوئیں اور ایمان لائیں۔ آپ اس خاتون سے شعر خوانی کی فرمائش کرتے اور تحسین فرماتے۔ منقول ہے کہ آغاز کار میں خنساء دو تین اشعار سے زیادہ نہ کہتی تھیں لیکن جب ان کے سگے بھائی معاویہ کو ہاشم اور زید المریان نے قتل کر دیا اور بعد میں ان کا سوتیلا بھائی صخر بھی، جس سے خنساء کو محبت تھی مارا گیا یہ شخص کریم، حلیم اور سارے خاندان کا چہیتا تھا۔ یہ ابوثور اسدی کے نیزے سے زخمی ہوا تھا۔ سال بھر بستر پر پڑا رہا اور آخر کار مر گیا۔ اس کی موت پر خنساء نے بڑے درد انگیز مرثیے لکھے۔

اعینی جودا ولا تجمدا　　الا تبکیان لصخر الندی

اے میری آنکھو! خوب آنسو بہاؤ اور رونا بند کرو کیا تم صخر ایسے کریم النفس آدمی پر آنسو نہیں بہاؤ گی۔

الا تبکیان الجری الجمیل　　الا تبکیان الفتی السیدا

کیا تم بہادر اور خوش شکل اور جوان سردار پر آنسو نہیں بہاؤ گی۔

طویل العماد عظیم الرماد　　ساعد عشیرته امردا

اس کے علم اونچے ہیں اور اس کے دروازے پر خاکستر کے بڑے بڑے ڈھیر ہیں جسے لڑکپن ہی میں قبیلے کی سیادت سونپ دی گئی تھی۔

ذیل کے دو شعر بھی صخر کے بارے میں ہیں۔

اشم ابلج یاتم الھداۃ بہ　　کانہ علم فی راسہ نار

اس کی ناک اونچی اور پیشانی روشن ہے اور سردارانِ قوم اسے اپنا امام تسلیم کرتے ہیں گویا وہ ایسا شخص ہے جس کے سر میں آگ ہے۔

وان صخرا المولانا وسیدنا　　وان صخرا اذا نشتو لنحار

بلاشبہ صخر ہمارا مولی اور ہمارا سردار تھا اور بلاشبہ جب لوگ تکلیف میں ہوتے تو صخر ان کے اونٹ ذبح کرتا تھا۔

اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ آج تک کسی خاتون نے خنساء سے پہلے اور نہ ان کے بعد ایسے شعر کہے ہیں۔ زبیر بن بکار نے محمد بن حسن مخزومی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے انہوں نے ابو وجزہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ خنساء اپنے چاروں لڑکوں کے ساتھ معرکہ قادسیہ میں موجود تھیں۔ انہوں نے ایک رات پہلے اپنے بیٹوں کو مخاطب کر کے کہا۔

''اے میرے بیٹو! تم نے اسلام قبول کیا اور اپنی خوشی سے ہجرت کی اور خدا واحد لاشریک ہے تم سب ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت کے بیٹے ہو۔ میں نے تمہارے باپ کی خیانت کی نہ تمہارے ننھیال کو شرمندہ کیا نہ تمہارے حسب کو رسوا کیا اور نہ تمہارے نسب کی توہین کی اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ خدا نے ان مسلمانوں کے لئے جو کفار سے جنگ کرتے ہیں آخرت میں کتنا عظیم اجر مقرر فرمایا ہے اور دار باقی دار فانی سے بدرجہا بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ یَآاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اصْبِرُوْآ وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا وَاتَّقُوْا اللّٰهَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ. ﴾

(آل عمران : ۲۰۰)

''اے مومنو! صبر کرو اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرو اور آپس میں ملے جلے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم مراد پاؤ''۔

جب کل صبح اللہ کے فضل و کرم سے تم بہ خیریت جاگو اور دشمن سے لڑنے کے لئے روانہ ہو تو دشمن پر فتح پانے کے لئے خدا سے نصرت کی التجا کرو اور جب تم دیکھو کہ لڑائی اچھی طرح بھڑک اٹھی ہے اور تلواریں آگ کے شعلوں کی طرح چمک رہی ہیں اور میدان جنگ کے اطراف پر آگ برس رہی ہے تو اس کی بھڑکتی آگ میں کود پڑو اور دشمن کے بہادر پہلوانوں کا مقابلہ کرو جب لشکر آمادہ پیکار ہو۔ اس سے تمہیں دارالخلد والمقامہ میں انعام واکرام سے نوازا جائے گا''۔

دوسرے دن ان کے بیٹے ماں کی نصیحتوں پر عمل کرتے ہوئے میدان جنگ میں اترے اور دشمن کی طرف مردانہ وار بڑھے۔ وہ لڑ رہے تھے اور یہ رجز پڑھ رہے تھے ''وابلوا بلاء حسنا'' آخرکار چاروں بھائی شہید ہو گئے۔ جب شیر دل ماں کو اطلاع ملی تو انا للہ کہنے کی بجائے انہوں نے یہ کلمہ اپنی زبان سے نکالا الحمد للہ الذی شرفنی بقتلھم اور مجھے اللہ کی رحمت سے توقع ہے کہ وہ ہمیں اگلی دنیا میں اکٹھا کرے گا۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب تک زندہ رہے جناب خنساء کو ان کے چاروں بیٹوں کے دو سو درہم فی آدمی دیتے رہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۷۷۔ سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا دختر اسود

خولہ دختر اسود بن حذافہ ان کی کنیت ام حرملہ خزاعیہ تھی۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنو عبدالدار جہیم بن قیس اور بروایتے جہم کا نام لیا ہے۔ ان کے ساتھ ان کی بیوی خولہ دختر اسود بن حذافہ بھی تھیں جن کا نام تو ابن عقبہ نے لیا ہے لیکن ان کی کنیت بیان نہیں کی۔ ابن اسحٰق نے کنیت تو لکھ دی ہے لیکن نام نہیں لکھا چنانچہ وہ ان کا ذکر یوں کرتے ہیں۔ ام حرملہ دختر عبدالاسود بن جذیمہ بن اقیش بن عامر بن بیاضہ بن سبیع بن جعثمہ بن سعد بن ملیح بن عمرو بن خزاعہ اس خاتون نے اپنے خاوند جہیم بن قیس کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۷۸۔ سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا دختر ثامر انصاریہ

خولہ دختر ثامر انصاریہ، یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے یعقوب بن حمید سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابوایوب سے انہوں نے ابوالاسود سے انہوں نے نعمان بن ابوعیاش زرقی سے انہوں نے خولہ انصاریہ سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا دنیا ایک دل فریب سبزہ زار ہے اور یقیناً کئی لوگ قیامت کے دن اس لئے

آگ میں ڈالے جائیں گے کہ انہوں نے بغیر حق اللہ کی حدود میں دست اندازی کی تھی تینوں نے ذکر کیا ہے بقول ابوعمر بعض لوگوں کے قول کے مطابق یہ خاتون قیس بن فہد کی بیٹی تھیں اور ثامر قیس کا لقب تھا۔

۶۸۷۹۔سیدہ خولہؓ دختر ثعلبہ

خولہ دختر ثعلبہ ایک روایت میں خویلہ ہے۔اسی طرح ایک روایت میں خولہ دختر حکیم مذکور ہے۔ایک اور روایت میں خولہ دختر مالک بن ثعلبہ اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف ہے۔یوسف بن عبداللہ بن سلام سے خولہ اور خویلہ دونوں مروی ہیں۔ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعد اور یعقوب پسران ابراہیم سے انہوں نے میرے والد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے معمر بن عبداللہ بن حنظلہ سے انہوں نے یوسف بن عبداللہ بن سلام سے روایت کی کہ انہیں خویلہ زوجہ اوس بن صامت جو عبادہ بن صامت کے بھائی تھے نے بتایا کہ خدا نے میرے اور اوس بن صامت کے جھگڑے کے متعلق قرآن کی سورت مجادلہ نازل فرمائی۔

جناب خولہ کی روایت ہے کہ میں اوس بن صامت کی بیوی تھی۔وہ بہت بوڑھا ہونے کی وجہ سے بداخلاق اور بدخو ہوگیا تھا۔ایک دن اس نے مجھ سے کچھ کہا۔جب میں نے جواب دیا تو وہ بھڑک اٹھا اور کہا کہ تو میرے لئے میری ماں کی طرح ہے۔اس پر وہ گھر سے نکل گیا اور جب اہل قبیلہ کی مجلس میں جا بیٹھا تو اسے کئے پر افسوس ہوا۔وہاں سے واپس آیا تو اس نے مجھ سے ہم بستر ہونا چاہا میں نے اسے صاف صاف کہہ دیا خبردار اس وقت تک میرے قریب مت آنا جب تک ہم اس معاملہ میں خداوند و رسول کا فیصلہ دریافت نہ کرلیں۔وہ یہ سن کر مجھ پر جھپٹا لیکن میں نے اپنے آپ کو اس سے اس طرح بچالیا جس طرح ایک عورت بوڑھے اور کمزور خاوند سے بچ نکلتی ہے۔پھر میں بھاگ کر اپنی ایک ہمسائی کے گھر چلی گئی۔اس سے چند کپڑے عاریۃً لئے اور سیدھی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں جا کر سارا واقعہ آپ کے گوش گزار کیا اور اس کی بدسلوکی اور بداخلاقی کی شکایت کی حضور نے فرمایا اے خویلہ! تیرا خاوند' تیرا ابن عم عمر رسیدہ ہے تو اس کے بارے میں اللہ سے ڈر۔بخدا میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت ہی میں تھی کہ حضور اکرمؐ پر وحی نازل ہوئی اور حسب معمول آپ پر وحی کی حالت طاری ہوگئی ور جب آپ سے وہ حالت گئی تو فرمایا اے خولہ تم دونوں کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَکِیْۤ اِلَی اللّٰهِ الی آخر" بعد از قراءت آیات فرمایا اپنے خاوند سے کہو کہ وہ غلام آزاد کرے یا دو مہینے کے متواتر روزے رکھے اور یا ساٹھ مسکینوں کو ساٹھ صاع کھجور کھلائے میں نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ ان تعزیرات میں سے کسی کا متحمل نہیں ہوسکتا اس پر آپ نے فرمایا نصف کھجوریں میں دے دوں گا۔اس نے کہا باقی ماندہ مقدار میں دے دوں گی۔فرمایا تو نے نہایت اچھی بات کہی۔اب جاؤ اور اس کی طرف سے کھجوریں مساکین میں بانٹ دو اور نیز اپنے میاں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا کرو۔یونس بن بکیر نے باسنادہ ابن اسحاق سے خولہ دختر ثعلبہ لکھا ہے اور جعفر نے عطاء بن حارث سے انہوں نے ابن اسحاق سے خولہ دختر مالک بیان کیا ہے اور محمد بن ابوحرملہ نے عطاء بن یسار سے روایت کیا کہ خولہ دختر ثعلبہ اوس بن صامت کی زوجہ تھی اور ابواسحٰق سبیعی نے یزید بن زید سے اور انہوں نے خولہ دختر صامت سے اسی طرح روایت کیا ہے۔نیز ابن مندہ نے خولہ کی حدیث بیان کی اور خولہ دختر صامت کے نام سے ترجمہ لکھا۔ہم ان کا ذکر ان شاء اللہ بعد میں کریں گے۔

اور محمد بن سائب کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ خولہ دختر ثعلبہ بن مالک بن دخشم انصاریہ اوس بن صامت کی زوجہ تھی۔ ایک روایت میں جمیلہ اور ایک میں خویلہ دختر دلیج آیا ہے لیکن کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا اول الذکر درست ہے۔

عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ وہ چند احباب کے ساتھ جارہے تھے کہ ان کا گزر ایک بڑھیا کے پاس سے ہوا۔ خلیفہ وہاں کھڑے ہو گئے اور کچھ دیر اس سے مصروف گفتگو رہے۔ ایک رفیق نے کہا آپ نے اس بڑھیا سے قیل وقال میں اتنے آدمیوں کو روکے رکھا۔ خلیفہ نے کہا خدا تیرا بھلا نہ کرے۔ تجھے معلوم نہیں کہ یہ کون ہے! یہ وہ خاتون ہے کہ خدا نے جس کی شکایت کو ساتویں آسمان پر سن لیا اور پھر سورۃ مجادلہ نازل فرمائی اگر یہ رات تک کھڑی رہتی تو میں بھی کھڑا رہتا اور صرف نماز کے لئے اس سے علیحدہ ہوتا اور پھر واپس آجاتا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۸۰۔سیدہ خولہؓ دختر حکیم

خولہ دختر حکیم انصاریہ۔ طبرانی نے اس خاتون اور خولہ دختر حکیم السلمیہ کے درمیان جو عثمان بن مظعون کی بیوی تھی، فرق کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذنا ابوغالب کوشیدی سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے علی بن عبدالعزیز سے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عطاء خراسانی سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے خولہ دختر حکیم سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کبھی عورت بھی خواب میں وہ کچھ دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے۔ فرمایا اگر ایسی صورت پیش آئے تو غسل کر لینا چاہیے۔ اسماعیل بن عیاش نے عطاء سے اور ثوری نے علی بن زید سے انہوں نے سعید سے روایت کی ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۸۱۔سیدہ خولہؓ دختر حکیم بن امیہ

خولہ اور بروایتے خویلہ دختر حکیم بن امیہ بن حارثہ بن اوقص بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم السلمیہ جو عثمان بن مظعون کی بیوی تھیں اور یہ وہ خاتون ہے جس نے بقول بعض اپنا نفس حضور اکرم ﷺ کو ہبہ کر دیا تھا اور ایک پارسا خاتون تھیں۔ ان سے سعد بن ابی وقاص نے سفر میں کسی مقام پر اترنے کے بارے میں ایک حدیث روایت کی تھی۔

عبداللہ بن احمد خطیب نے ابوبکر بن بدران حلوانی سے انہوں نے ابومحمد عبداللہ بن عبیداللہ بن یحییٰ سے انہوں نے حسین بن اسماعیل محاملی سے انہوں نے ابراہیم بن ہانی سے انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے یزید بن ابوحبیب سے انہوں نے حارث بن یعقوب بن عبداللہ سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے خولہ دختر حکیم سلمیہ سے روایت کی کہ میں آپؐ کو فرماتے سنا جو آدمی سفر میں کسی منزل پر مقام کرے اور یہ دعا پڑھے جب تک وہ وہاں قیام کرے گا وہ دکھ سے محفوظ رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق

اور یہ وہی خاتون ہیں جنہوں نے حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی تھی یا رسول اللہ اگر طائف فتح ہو جائے تو بادیہ دختر غیلان کے زیورات آپ مجھے عنایت فرمائیں۔ فرمایا سوچو تو اگر بنو ثقیف پر حملے کی اجازت ہی نہ ملی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۸۲۔ سیدہ خولہؓ دختر دلیج

خولہ دختر دلیج ایک روایت میں خویلد مذکور ہے۔ ان سے ظہار کا قصہ مذکور ہے جو ہم خولہ دختر ثعلبہ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۸۳۔ سیدہ خولہؓ خادمہ رسول اللہؐ

خولہ حضور اکرمؐ کی خدمت گزار جو حفص بن سعید کی دادی تھیں' یحییٰ بن ابو الرجاء نے کتابتہً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابو بکر بن ابو شیبہ سے انہوں نے ابو نعیم الفضل بن دکین سے انہوں نے حفص بن سعید القرشی سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ان کی ماں سے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزار تھیں روایت کی کہ ایک دفعہ گھر میں کتے کا پلا گھس گیا اور چارپائی کے نیچے مر گیا۔ کئی دنوں تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول نہ ہوا۔ مجھ سے فرمایا خولہ! کیا بات ہے کہ وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے اور جبرائیل علیہ السلام نہیں آ رہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج کا دن تو ماشاء اللہ بڑا اچھا معلوم ہو رہا ہے۔ نہ معلوم جبرائیل کیوں نہیں آ رہے؟ حضور اکرمؐ نے چادر اٹھا کر اوڑھ لی میں نے دل میں کہا بہتر ہے کہ میں گھر میں جھاڑو دے کر اسے صاف کر دوں چنانچہ میں نے جھاڑو دینا شروع کیا کہ بھاری سی چیز پڑی نظر آئی۔ میں نے اسے غور سے دیکھا تو وہ کتے کا پلا تھا۔ میں نے اسے اٹھا کر دیوار کے پیچھے پھینک دیا۔ اتنے میں آپ واپس آئے تو آپ کی ریش مبارک کے بال ہل رہے تھے اور جب بھی حضور اکرم کو وحی ہوتی تھی تو آپ کو یہی صورت پیش آتی مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے خولہ مجھے چادر اوڑھا دو اس موقعہ پر سورۃ والضحیٰ کی آیات فترضی تک نازل ہوئی تھیں پھر آپ اٹھے میں نے پانی رکھا آپ نے غسل فرمایا اور چادر اوڑھ لی۔ یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ سورت ابتدائے بعثت اس وقت نازل ہوئی تھی جب کچھ عرصہ کے لئے سلسلہ وحی منقطع ہو گیا تھا اور مشرکوں نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے رب نے چھوڑ دیا تو یہ سورۃ نازل ہوئی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔ ابو عمر کہتے ہیں یہ اسناد ایسا نہیں کہ اس حدیث کو درست سمجھا جائے۔

۶۸۸۴۔ سیدہ خولہؓ دختر صامت

خولہ دختر صامت۔ ابو اسحٰق سبیعی نے یزید بن زید سے انہوں نے خولہ دختر صامت سے ظہار کا قصہ سنا جسے خولہ دختر ثعلبہ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۸۵۔ سیدہ خولہؓ دختر عاصم

خولہ دختر عاصم ہلال بن امیہ کی زوجہ تھیں۔ انہوں نے اپنے خاوند سے لعان کیا تھا اور حضور اکرم ﷺ نے دونوں میں علیحدگی فرما دی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۸۶۔سیدہ خولہؓ دختر عبداللہ انصاری

خولہ دختر عبداللہ انصاری بصری شمار ہوتی ہیں۔رقیہ دختر سعد نے اپنی دادی خولہ بنت عبداللہ انصاریہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو فرماتے سنا۔''انسان میل کچیل ہے مگر انصار ایک سایہ دار درخت ہیں۔اے اللہ! تو انصار کو معاف کر اور ان کے بیٹوں اور پوتوں کو معاف کر۔''اس کے بعد جناب خولہ نے کہا۔میرا اندازہ ہے کہ حضور اکرم کی اس دعا سے مجھے بھی حصہ ملے گا۔تینوں نے ذکر کیا ہے لیکن بقول ابو عمر اس کے اسناد میں شبہے کی گنجائش ہے۔

۶۸۸۷۔سیدہ خولہؓ دختر عمرو

خولہ دختر عمرو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ہشام بن عروہ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ذبح کرنے کے لئے ایک اونٹ خریدا اور جناب خولہ دختر عمرو کے پاس بھیجا کہ وہ اسے ذبح کر کے تقسیم کر دیں۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۸۸۔سیدہ خولہؓ دختر قیس انصاریہ

خولہ دختر قیس بن قہد بن قیس بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاریہ نجاریہ۔حمزہ بن عبدالمطلب کی زوجہ تھیں اور کنیت ام محمد تھی اور ایک روایت کی رو سے جناب حمزہ کی زوجہ خولہ دختر ثامر تھیں اور ایک روایت میں ہے کہ ثامر قیس بن قہد کا لقب تھا مگر بقول ابو عمر پہلی روایت صحیح ہے۔بقول ابو نعیم ان کی کنیت ام محمد اور ایک روایت میں ام حبیبہ تھی بقول ابن مندہ ان کی کنیت ام محمد یا ام صبیہ تھی لیکن یہ وہم ہے بلکہ حبیبہ کو بدل کر صبیہ بنا دیا ہے کیونکہ ام صبیہ کا تعلق بنو جہینہ سے ہے اور یہ خاتون بنو انصار سے تھیں۔جناب حمزہ کی شہادت کے بعد نعمان بن عجلان انصاری زرقی سے ان کا نکاح ہوا۔علی بن المدینی کے مطابق خولہ دختر قیس خولہ دختر ثامر ہی ہے۔ان سے عبید ابو ولید سنوطی محمود بن ربیع' معاذ بن رفاعہ اور محمد بن یحییٰ بن حبان نے روایت کی۔

ابو منصور بن مکارم نے نصر بن صفوان سے باسنادہ انہوں نے معافی بن عمران سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر انصاری سے انہوں نے سعید سے روایت کی کہ ابو الولید عبید نے انہیں بتایا کہ میں اور عبیدہ زرقی کے ساتھ خولہ دختر قیس کے پاس گیا اس خاتون نے بتایا کہ رسول اکرم ﷺ کے سامنے مال دنیا کا ذکر ہوا۔آپ نے فرمایا کہ مال دنیا ایک شیریں اور دل کش چیز ہے جو جائز طریقے سے حاصل کرے اسے اللہ تعالیٰ برکت عطا کرے گا اور بہت ایسے لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے مال میں اس طرح تصرف کرتے ہیں جس طرح ان کا جی چاہتا ہے۔قیامت میں ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

محمود بن لبید نے خولہ دختر قیس بن قہد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں خطاؤں کے کفارے کے متعلق نہ بتاؤں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیے۔آپ نے فرمایا ناگواریوں میں اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد کی طرف بکثرت آمدورفت رکھنا اور بعد از نماز دوسری نماز کا انتظار کرنا۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں بہت ممکن ہے کہ ثامر' قیس بن قہد کا لقب ہو کیونکہ دونوں تراجم میں مذکور حدیث ایک ہی ہے۔یعنی ان المال حلوة خضرة . واللہ اعلم

۶۸۸۹۔ سیدہ خولہؓ دختر قیس جہنیہ

خولہ دختر قیس جہنیہ۔ ام صبیہ ان کی حدیث کے راوی سالم اور نافع پسران سرج کے علاوہ نعمان بن خربوذ ہیں۔ طبرانی نے اس خاتون اور خولہ دختر قیس بن قہد انصاریہ جو حمزہ بن عبدالمطلب کی بیوی تھیں میں فرق کیا ہے لیکن ابونعیم نے ان کی کنیت ام صبیہ تحریر کی ہے اسی طرح ابوعمر نے دونوں میں فرق کیا ہے اور اس خاتون کی کنیت ام صبیہ لکھی ہے۔ جعفر مستغفری کا قول ہے کہ خولہ دختر قیس کی کنیت ام صبیہ ہے جو خارجہ بن نعمان کی دادی تھیں۔ نہ تو یہ حمزہ کی زوجہ ہیں اور نہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے اپنے شوہر کے خلاف شکایت کی تھی۔

ہمیں ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے خبر دی نیز ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ہمیں ابوغالب نے ابوبکر محمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے علی بن مبارک صنعانی سے انہوں نے اسماعیل بن ابواویس سے انہوں نے خارجہ بن حارث بن رافع بن مکیث جہنی سے انہوں نے سالم بن سرج مولیٰ ام صبیہ یعنی خولہ دختر قیس سے جو خارجہ کی دادی کی ماں ہیں روایت کی کہ ایک دفعہ انہوں نے اور حضور ﷺ نے ایک ہی برتن میں ہاتھ ڈال ڈال کر وضو کیا۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ ام صبیہ کو خولہ دختر قیس بن فہد کی کنیت قرار دیتے ہیں۔ یہ ان کا ظن ہے اور جیسا کہ اس خاتون کے نسب سے ظاہر ہے' یہ قیس جہنی کی دختر تھیں۔ اور وہ انصاریہ تھیں۔ ہم کنیتوں کے تحت پھر ان کا ذکر کریں گے کیونکہ ان کی شہرت کا مدار ان کی کنیت پر ہے۔

امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں خولہ دختر قیس لکھا ہے اور حدیث "الدنیا حلوة خضرة" روایت کی ہے ایک اور ترجمہ ام صبیہ جہنیہ کے نام سے لکھا ہے اور اس میں وہ حدیث لکھی ہے جس کا ذکر ابھی ہوا ہے کہ انہوں نے اور حضور نے ایک برتن سے وضو کیا لیکن امام احمد نے اس خاتون کا نام نہیں لکھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو ہیں ایک نہیں۔

۶۸۹۰۔ سیدہ خولہؓ دختر ہذیل

خولہ دختر ہذیل بن ہبیرہ بن قبیصہ بن حارث بن حبیب بن حرفہ بن ثعلبہ بن بکر بن حبیب بن غنم بن تغلب تغلبیہ حضور اکرم ﷺ نے اس خاتون سے نکاح کیا مگر حضور تک آنے سے پہلے ہی وفات پا گئیں۔ یہ جرجانی کا قول ہے۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

حرفہ: حاء پر پیش' راء ساکن اور فاء کے ساتھ ہے۔

۶۸۹۱۔ سیدہ خولہؓ دختر یسار

خولہ دختر یسار۔ علی بن ثابت جزری نے وازع بن نافع سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے خولہ دختر یسار سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! ایام حیض میں میرے پاس ان کپڑوں کے سوا جو میرے جسم پر ہیں اور کوئی کپڑا نہیں ہوتا فرمایا اسی کو دھولیا کر اور نماز پڑھ لیا کر پھر عرض کیا یا رسول اللہ دھونے کے بعد بھی خون کا نشان رہ جاتا ہے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں۔

ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ خولہ دختر یسار نے حضور ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ اگر کپڑے میں خون کا اثر رہ جائے

فرمایا کپڑے کو دھو دینا ہی ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابوعمر لکھتے ہیں مجھے ڈر ہے کہ یہ خاتون خولہ دختر نعمان نہ ہوں کیونکہ دونوں حدیثوں کا اسناد ایک ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں وہ حدیث جس کا ذکر ہم خولہ دختر یمان کے ترجمے میں کریں گے اس کا اسناد علی بن ثابت از وازع از ابوسلمہ ہے۔ ہاں علی بن ثابت کے بغیر دونوں حدیثوں میں اختلاف ہے اور یہ مشکوک ہے۔

۶۸۹۲۔ سیدہ خولہؓ دختر یمان

خولہ دختر یمان عبسیہ حذیفہ بن یمان کی ہمشیرہ تھیں۔ یحییٰ نے کتابۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے صلت بن مسعود سے انہوں نے علی بن ثابت سے انہوں نے وازع بن نافع سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے خولہ دختر یمان سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا عورتوں کے اجتماع میں کوئی بھلائی نہیں سوائے اس کے کہ جب وہ کسی میت پر جمع ہوتی ہیں تو بے تحاشا باتیں کرتی ہیں۔

ربعی بن حراش اپنی زوجہ سے انہوں نے حذیفہ کی ہمشیرہ سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ ہمارے درمیان خطبے کے لئے کھڑے ہوئے اور حمد وثنا کے بعد فرمایا اے خواتین چاندی کے زیور جو تم پہنتی ہو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن وہ خواتین جن کے پاس سونے کے زیور ہیں اور وہ ان کی نمائش کرتی ہیں انہیں ضرور جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۹۳۔ سیدہ خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ان سے معاویہ بن اسحٰق نے روایت کی کہ ابونعیم کے بقول صرف طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مجھے یہ خاتون حمزہ بن عبدالمطلب کی زوجہ معلوم ہوتی ہیں۔

یحییٰ نے کتابۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم خبر دی کہ ہمیں محمد بن عوف سے انہوں نے موسیٰ بن ایوب سے انہوں نے بقیہ سے انہوں نے ابوالجون سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے معاویہ ابن اسحٰق سے انہوں نے خولہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اس امت کو کبھی تقدیس عطا نہیں کرتا جس میں زبردست سے کمزور کا حق بلا مزاحمت نہ لیا جا سکے نیز فرمایا کہ جو شخص اپنے مقروض سے صرف نظر کرے اور اسے غصہ نہ آئے اس کے لئے زمین کے چوپائے اور سمندر کی مچھلیاں بھی دعا کرتی ہیں اور جو شخص مقروض سے صرف نظر نہ کرے اور وہ غضب ناک ہو تو اس کے نام پر ہر رات، دن ہفتے اور مہینے میں ظلم لکھ دیا جاتا ہے۔ ابونعیم اور موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۹۴۔ سیدہ خیرہؓ دختر ابی حدرد

خیرہ دختر ابوحدرد جو درداء الکبریٰ کی والدہ تھیں۔ ایک روایت میں ان کا نام جھیمہ تھا اور ابوالدرداء کی زوجہ ہیں۔ ان کی حدیث کو سہل بن معاذ نے اپنے والد سے، صفوان بن عبداللہ اور عبداللہ بن باباہ سے انہوں نے ابومحمد بن ابوالقاسم دمشقی سے انہوں نے والد سے انہوں نے ابومنصور محمود بن احمد بن عبدالمنعم سے انہوں نے ابوعلی حسین بن عمر بن حسن بن یونس سے انہوں نے ابوعمر قاسم بن جعفر سے انہوں نے ابوہاشم عبدالغافر بن سلامہ سے انہوں نے یحییٰ بن عثمان سے انہوں نے محمد بن حمیر سے

انہوں نے اسامہ انہوں نے سہل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے ام الدرداء سے سنا کہ میں نہا کر حمام سے نکلی کہ حضور اکرم ﷺ سے سامنا ہو گیا دریافت فرمایا کہاں سے آ رہی ہو عرض کیا حمام سے۔ فرمایا تم میں سے جو عورت بھی کسی غیر کے گھر میں کپڑے اتارتی ہے بخدا وہ ان تمام حجابات کو جو اس کے اور اللہ کے درمیان حائل ہیں پھاڑ دیتی ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔ ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت پھر ان کا ذکر کریں گے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس خاتون خیرہ کو ام الدرداء الکبریٰ قرار دیا ہے اور ایک روایت میں ان کا نام ہجیمہ یا جہیمہ آیا ہے اور انہوں نے دونوں کو ایک سمجھا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ کبریٰ کا نام خیرہ اور ام الدرداء صغریٰ کا ہجیمہ الکبریٰ ہے اور انہیں صحبت نصیب ہوئی اور صغریٰ محروم رہی اور یہی بات درست ہے اور باقی جو کچھ ہے وہ غلط ہے۔

علی بن مدینی کا قول ہے کہ ابو الدرداء کی دو بیویاں تھیں۔ دونوں کو ام الدرداء کہتے تھے۔ ان میں سے ایک یعنی خیرہ دختر ابو حدرد کو حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور دوسری سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد نکاح کیا اور ہماری روایت اسی سے مروی ہے اسے ہجیمہ الوصابیۃ کہتے ہیں۔ ابو مسہر دونوں کو ایک کہتا ہے لیکن یہ غلط ہے۔

امیر ابو نصر کہتے ہیں کہ خیرہ دختر ابو حدرد ام الدرداء الکبریٰ ابو الدرداء کی بیوی تھیں جنہیں صحبت حاصل ہوئی اور ابو الدرداء سے پہلے وفات پائی تھی اور ام الدرداء صغریٰ ہجیمہ دختر حیی وصابیہ وہ خاتون ہیں جن سے امیر معاویہ نے نکاح کی خواہش کی تھی اور خاتون نے انکار کر دیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ دو ہیں۔ واللہ اعلم

۶۸۹۵۔ سیدہ خیرہؓ کعب کی اہلیہ

خیرہ زوجہ کعب بن مالک انصاری۔ یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے ایک آدمی سے جو کعب بن مالک کی اولاد سے تھا اور جن کا نام عبداللہ بن یحییٰ تھا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی والدہ خیرہ سے جو کعب بن مالک کی زوجہ تھیں روایت کی کہ وہ اپنا زیور لے کر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں تا کہ وہ زیور فی سبیل اللہ صدقہ کر دیا جائے۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تو نے اپنے شوہر سے اجازت لی ہے کیونکہ اس کی رضامندی کے بغیر تو ایسا نہیں کر سکتی۔ خاتون نے جواب دیا یا رسول اللہ میں خاوند کی اجازت سے ایسا کر رہی ہوں آپ نے کعب کو طلب فرما کر تصدیق کی اور زیور لے لیا۔

اور یحییٰ کے بیٹے عبداللہ نے یہ حدیث اپنے والد سے انہوں نے ان کی دادی زوجہ کعب سے روایت کی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

باب الدال

۶۸۹۶۔ سیدہ درہؓ بنت ابو سفیان

درہ دختر ابو سفیان صخر بن حرب بن امیہ قرشیہ امویہ امیر المومنین ام حبیبہ کی ہمشیرہ تھیں۔ ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے زینب دختر ابو سلمہ سے انہوں نے ام حبیبہ سے روایت کی کہ میں نے رسول کریمؐ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ!

کیا آپ درہ دختر ابوسفیان کے بارے میں غور فرمائیں گے حضور اکرمؐ نے فرمایا میں کیا کروں۔ میں نے عرض کیا آپ اس سے نکاح کر لیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تو اس امر کو پسند کرتی ہے؟ میں نے عرض کیا میں آپ کو چھوڑنا نہیں چاہتی لیکن میں یہ ضروری چاہتی ہوں کہ آپ کی محبت میں جو خاتون میری شریک ہو وہ میری بہن ہو لیکن وہ تو میرے لئے حلال نہیں ہو سکتی میں نے عرض کیا لیکن میں نے تو سنا ہے کہ آپ زینب دختر ابوسلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ تو میری ربیب ہے اور میں نے اور اس کے باپ نے ثویبہ کا دودھ پیا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ تم عورتیں اپنی لڑکیاں اور بہنیں مجھے نہ پیش کیا کرو۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے' اور اشہر نے کہا ہے کہ ابوسفیان کی لڑکی کا نام عزہ تھا۔ ایک روایت میں جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں ان کا نام حسنہ مذکور ہے۔ واللہ اعلم

۶۸۹۷۔ سیدہ درہؓ دختر ابی سلمہ

درہ دختر ابوسلمہ بن عبدالاسد قرشیہ مخزومیہ رسول اکرم ﷺ کی ربیب تھیں۔ ان کی والدہ ام سلمہ ازواج مطہرات میں شامل تھیں۔

لیث بن سعد نے یزید بن ابوحبیب سے انہوں نے عراک بن مالک سے روایت کی کہ زینب دختر ابوسلمہ نے انہیں بتایا کہ ام حبیبہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ ہمیں معلوم ہوا کہ آپ ابوسلمہ کی بیٹی درہ سے نکاح کرنے والے ہیں فرمایا ام سلمہ کی موجودگی میں اگر میں نے ام سلمہ سے نکاح نہ کیا ہوتا جب بھی وہ میرے لئے حلال نہیں تھی کیونکہ میں اس (ابوسلمہ) کا رضاعی بھائی تھا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ اہل علم جانتے ہیں کہ ام سلمہ کی بیٹیاں آپ کی ربیب تھیں بقول زبیر ابوسلمہ بن عبدالاسد کے دولڑکے سلمہ اور عمرو اور دولڑکیاں درہ اور زینب تھیں اور ان کی ماں ام سلمہ دختر ابوامیہ تھیں۔

۶۸۹۸۔ سیدہ درہؓ دختر ابولہب

درہ دختر ابولہب بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشیہ ہاشمیہ۔ انہوں نے اسلام قبول کر کے ہجرت کی یہ خاتون حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کی زوجہ تھیں۔ ان کے بطن سے عقبہ' ولید اور ابومسلم پیدا ہوئے۔

محمد بن اسحٰق نے نافع اور زید بن اسلم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے سعید بن ابوسعید مقبری اور ابن منکدر سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے عمار بن یاسر سے روایت کی کہ درہ دختر ابولہب ہجرت کر کے مدینے آئیں اور رافع بن معلی زرقی کے مکان میں قیام کیا۔ بنوزریق کی خواتین نے ان سے کہا کہ تجھے ہجرت سے کیا فائدہ ہوگا؟ جبکہ قرآن میں تیرے باپ کے بارے میں ارشاد ہوا ہے "تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ" درہ حاضر خدمت ہوئیں اور ان عورتوں کی گفتگو کا ذکر کیا آپ نے درہ کو تسلی دی اور فرمایا تو آرام سے بیٹھ۔ جب ظہر کی نماز ادا ہو چکی تو آپ منبر پر بیٹھے اور فرمایا میرے قرابت داروں پر طعن و تشنیع سے مجھے نہ ستایا جائے۔ بخدا قیامت کے دن یمن کے صداء' حکم اور سہلب قبائل کے لوگ بھی بہرہ یاب ہوں گے۔

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے احمد بن عبدالملک سے انہوں نے شریک سے

انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے درہ کے شوہر سے انہوں نے درہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے اٹھ کر پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اللہ کے پسندیدہ بندے کون ہیں؟ فرمایا قرآن کی زیادہ تلاوت کرنے والے پارسا' اچھے کاموں کی طرف بلانے والے اور برے کاموں سے روکنے والے اور زیادہ صلہ رحمی کرنے والے۔

اور شریک سے انہوں نے سماک نے انہوں نے عبداللہ بن عمیرہ سے انہوں نے درہ کے شوہر سے انہوں نے درہ سے روایت کی اسی طرح ایک اور اسناد کے مطابق شعبہ نے سماک سے انہوں نے عبداللہ بن عمیرہ سے انہوں نے ایک آدمی سے انہوں نے درہ کے شوہر سے انہوں نے درہ دختر ابوجہل سے لیکن یہ غلط ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۹۹۔ سیدہ دقرہؓ ام ولد اذینہ

دقرہ ام ولد اذینہ۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ایک روایت کے مطابق انہیں صحبت نصیب ہوئی لیکن ان سے کوئی روایت مذکور نہیں۔ جناب عائشہ سے روایت کی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الذال

۶۹۰۰۔ سیدہ ذرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ذرہ کسی صحابی کی زوجہ تھیں۔ ان کا نسب معلوم نہیں ہوسکا۔ ان سے محمد بن منکدر اور زید بن اسلم نے اور ابوالنصر ہاشم بن قاسم نے ابوجعفر رازی سے انہوں نے لیث سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے ذرہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں اور یتیم کا کفیل ان دو انگلیوں کی طرح بہشت میں اکٹھے ہوں گے اسی طرح بیوہ عورتوں اور مساکین کی دیکھ بھال کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ یا اس روزہ دار کی طرح ہے جو اللہ کی رضا کے لئے متواتر روزے رکھتا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

باب الراء

۶۹۰۱۔ سیدہ رائطہؓ دختر حارث

رائطہ دختر حارث بن جبیلہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ انہوں نے اپنے خاوند حارث بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی جہاں عائشہ اور زینب پیدا ہوئیں اور وفات پا گئیں۔

ابوجعفر نے باسنادہ تا یونس محمد بن اسحٰق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ' بنو تیم بن مرہ سے حارث بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب اور ان کی زوجہ ریطہ دختر حارث کا نام لیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا نام رائطہ اور ابوعمر نے ریطہ لکھا ہے۔

۶۹۰۲۔ سیدہ رائطہؓ دختر حیان

رائطہ دختر حیان بن عمیرہ بن ناصرہ از اسیرانِ بنو ہوازن حضور اکرم ﷺ نے یہ خاتون حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ہبہ کردی تھی کہ انہیں کچھ حصہ قرآن پڑھادیں۔ ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی۔

۶۹۰۳۔ سیدہ رائطہؓ دختر سفیان

رائطہ دختر سفیان بن حارث خزاعیہ۔ جو قدامہ بن مظعون کی بیوی تھیں۔ ان سے ان کی بیٹی عائشہ نے روایت کی کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ تھیں جب خواتین نے آپ سے بیعت کی۔ ان کا تذکرہ عائشہ بنت قدامہ میں ہو چکا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۰۴۔ سیدہ رائطہؓ دختر عبداللہ

رائطہ دختر عبداللہ۔ ابن مسعود کی زوجہ تھیں۔ ایک روایت میں ریطہ ہے آگے ہم پھر ان کا ذکر کریں گے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۰۵۔ سیدہ رائعہؓ دختر ثابت

رائعہ دختر ثابت بن فاکہہ بن ثعلبہ انصاریہ از بنوخطمہ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۶۹۰۶۔ سیدہ ربابؓ دختر معرور

رباب دختر براء بن معرور بن خنساء انصاریہ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۶۹۰۷۔ سیدہ ربابؓ دختر حارثہ

سیدہ ربابؓ دختر حارثہ بن سنان بن عبید الصاریہ از بنی ابجر۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ یہ ابن حبیب کا قول ہے۔

۶۹۰۸۔ سیدہ ربابؓ دختر کعب

رباب دختر کعب بن عدی بن عبدالاشہل یہ خاتون حذیفہ، سعد اور صفوان کی والدہ اور یمان کی زوجہ تھیں۔ بقول ابن حبیب حضور ﷺ سے بیعت کی۔

۶۹۰۹۔ سیدہ ربابؓ دختر نعمان

رباب دختر نعمان بن امرأ القیس بن زید بن عبدالاشہل انصاریہ۔ معاذ بن زرارہ ظفری کی والدہ تھیں۔ بقول ابن حبیب حضور ﷺ سے بیعت کی۔

۶۹۱۰۔ سیدہ ربداءؓ دختر عمرو

ربداء دختر عمرو بن عمارہ بن عطیہ بلویہ عبیداللہ بن سعید کا قول ہے کہ ابو ربداء یاسر بنو بلی کی ایک عورت جن کا نام ربداء دختر عمرو بن عمارہ تھا کے غلام تھے۔ وہ بکریاں چرا رہے تھے کہ حضور اکرمؐ وہاں سے گزرے اور ان سے دودھ مانگا۔ انہوں نے ایک بکری کا دودھ دوھ کر حضور اکرم ﷺ کو پیش کیا وہ چلا گیا اور ہم وہاں بیٹھے رہے۔ اس نے جا کر اپنی مالکہ کو یہ بات بتا دی۔ اس خاتون نے غلام کو آزاد کر دیا اور اس نے ابوالربداء اپنی کنیت رکھ لی۔ غسانی نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۱۱۔ سیدہ ربیع ؓ دختر معوذ

ربیع دختر معوذ بن عفراء انصاریہ۔ ہم ان کا نسب ان کے والد اور چچاؤں کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور اہل مدینہ نے ان سے روایت کی۔ اس خاتون نے بارہا حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزا میں شرکت کی زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں اور مقتولین کو مدینے پہنچانے کا بندوبست کرتی تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت رضوان کے موقع پر بیعت کی تھی۔

زبیر نے اپنے چچا سے انہوں نے واقدی سے روایت کی کہ دختر مخربہ مدینے میں عطر کی خرید وفرخت کرتی تھیں اور عیاش اور عبداللہ پسران ابوربیعہ مخزومیوں کی والدہ تھیں۔ یہ خاتون (اسماء) ربیع دختر معوذ کے گھر عطر بیچنے کو گئی۔ انہوں نے اسماء سے عطر مانگا تو اسماء نے ربیع کے والد کا نام لے کر کہا کہ تو اس آدمی کی بیٹی ہے جس نے اپنے سردار (ابوجہل) کو قتل کیا تھا ہاں میں اس کی بیٹی ہوں۔ اسماء نے کہا میں ہرگز تجھ پر عطر نہیں بیچونگی۔ ربیعہ نے کہا کہ میں تجھ سے ہرگز عطر نہیں خریدوں گی۔ میں نے تیرے عطر سے زیادہ بدبودار عطر نہیں دیکھا۔ پھر میں اٹھ کھڑی ہوئی۔ میں نے یہ بات اسے غصہ دلانے کے لئے کہی تھی۔

کئی راویوں نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے حمیدہ بن مسعدہ بصرہ سے انہوں نے بشر بن مفضل سے انہوں نے خالد بن ذکوان سے انہوں نے ربیع دختر معوذ سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ اس صبح کو ہمارے یہاں تشریف لائے جس رات میری شادی ہوئی تھی اور فرش پر یوں بیٹھ گئے جس طرح تم میرے ساتھ بیٹھے ہوئے ہو اور ہماری لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور ان لوگوں کا ماتم کر رہی تھیں جو غزوۂ بدر میں مارے گئے تھے۔ اس دوران میں ایک لڑکی نے یہ مصرع پڑھا **وفینا نبی یعلم ما فی غد** حضورؐ نے سنا تو فرمایا اسے رہنے دو جو آگے گا رہی تھی وہی گاتی جاؤ۔

ابوعبیدہ بن محمد نے عمار بن یاسر سے روایت کی میں نے ربیع دختر معوذ بن عفراء سے کہا مجھے حضور کے بارے میں بتاؤ۔ انہوں نے کہا اے میرے بیٹے! اگر تم حضور اکرم ﷺ کو دیکھتے تو یوں سمجھتے گویا کہ سورج نکل آیا ہے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۱۲۔ سیدہ ربیع ؓ دختر نضر

ربیع (ربیع کی تصغیر ہے یعنی ربیع) دختر نضر ان کا نسب ہم ان کے بھائی انس بن نضر کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ انصار کے قبیلے عدی بن نجار سے تھیں اور حارثہ بن سراقہ کی والدہ تھیں جو غزوہ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کی والدہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی یارسول اللہ حارثہ کس حال میں ہے؟ اگر وہ بہشت میں ہے تو میں صبر کروں گی اور اپنے آنسوؤں کو روکے رکھوں گی اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہے تو پھر میں دل کھول کر روؤں گی فرمایا جنت کے کئی درجے ہیں اور حارثہ کو فردوس اعلیٰ میں جگہ ملی ہے۔

یہ ربیع وہی خاتون ہیں جنہوں نے ایک عورت کا اگلا دانت توڑ دیا تھا چنانچہ ان کے قبیلے نے تاوان پیش کیا مگر مخالفین نے معافی پر اصرار کیا۔ لیکن ربیع کے خاندان نے معافی دینے سے انکار کر دیا۔ مقدمہ حضور اکرم ﷺ تک پہنچا تو آپ نے قصاص کا حکم دیا اس پر ربیع کا بھائی انس بن نضر اٹھا اور عرض کیا یارسول اللہ کیا آپ ربیع کا دانت توڑ دیں گے؟ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو

سچا دین دے کر بھیجا ہے اس کا دانت نہ توڑیئے گا۔ جب انس نے مزاحمت کی تو ان لوگوں نے ربیع کا قصور معاف کر دیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں جو اللہ کے نام کی قسم کھائیں تو خدا انہیں بریٔ الذمہ قرار دیدے ایک روایت میں ہے کہ جس خاتون سے یہ قصور سرزد ہوا تھا وہ ربیع کی ہمشیرہ تھیں۔

یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسناد ہما مسلم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے عفان سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ ربیع کی بہن ام حارثہ نے ایک عورت کو زخمی کر دیا اور معاملہ حضور اکرمؐ کے علم میں لایا گیا۔ حضور اکرمؐ نے قصاص کا حکم دیا ام الربیع نے عرض کیا یارسول اللہ کیا آپ ربیع سے قصاص لیں گے؟ بخدا ایسا ہرگز نہیں ہوگا حضور نے فرمایا یہ اللہ کا حکم ہے۔ تم کیا کہہ رہی ہو لیکن ام ربیع نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ مخالفین نے درگزر کر دیا حضورؐ نے فرمایا بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ سے بھی کسی کام کی قسم کھالیں تو خدا انہیں اس سے عہدہ برآ ہونے کا موقع فراہم کر دیتا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۱۳۔ سیدہ رجاء غنویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رجاء غنویہ بصرے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے محمد بن سیرین نے روایت کی۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے رجاء سے روایت کی کہ میں حضور اکرمؐ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لئے آئی۔ اس نے گزارش کی یارسول اللہ! اس کے لئے برکت کی دعا فرمائیے کہ اس سے پہلے میرے تین بچے مر چکے ہیں حضورؐ نے پوچھا قبول اسلام کے بعد؟ اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ فرمایا تجھے محفوظ جنت مبارک ہو۔ اس پر ایک آدمی نے جو وہاں موجود تھا کہا اے رجاء! تو نے سنا حضور اکرمؐ نے کیا فرمایا ہے؟ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۱۴۔ سیدہ رزینہؓ خادمہ رسول اللہؐ

رزینہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ تھیں اور جناب صفیہ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ ان سے ان کی بیٹی امۃ اللہ نے روایت کی اور انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی۔ جب حضور اکرم نے جناب صفیہ دختر حیئی سے نکاح کیا تو آپ نے انہیں ایک کنیز عطا کی جس کا نام رزینہ تھا اور علیلہ دختر کمیت عتکیہ نے اپنی والدہ امینہ سے انہوں نے امۃ اللہ سے روایت کی کہ میں نے اپنی والدہ سے دریافت کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے عاشورے کے روزے کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود روزہ رکھتے اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیتے۔ ان کی حدیث کے راوی اہل بصرہ ہیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۱۵۔ سیدہ رضویٰؓ خادمہ رسول اللہؐ

رضوی حضور ﷺ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ جعفر مستغفری نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے لیکن ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۶۹۱۶۔سیدہ رضویؓ دختر کعب

رضوی دختر کعب۔سعید بن بشیر نے قتادہ سے انہوں نے رضوی دختر کعب سے روایت کی کہ میں نے رسول اکرمؐ سے حائضہ عورت کے خضاب کے بارے میں دریافت کیا آپؐ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۱۷۔سیدہ رفاعہؓ دختر ثابت

رفاعہ دختر ثابت بن فاکہہ بن ثعلبہ انصاریہ از بنوخطمہ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور سے بیعت کی۔

۶۹۱۸۔سیدہ رفیدہؓ انصاریہ

رفیدہ انصاریہ۔ایک روایت میں اسلمیہ ہے۔عبیداللہ بن احمد نے یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ جب جناب سعد غزوۂ خندق میں زخمی ہوگئے تو حضور ﷺ نے ان کے اہل قبیلہ کو حکم دیا کہ انہیں اٹھا کر رفیدہ کے خیمے میں لے جاؤ تاکہ مجھے ان کی عیادت کے لئے دور نہ جانا پڑے اور اس خاتون نے مسجد میں خیمہ تان رکھا تھا جہاں وہ زخمیوں کا علاج کرتیں اور جو مسلمان ان کے زیر علاج ہوتے وہ ان کی اچھی طرح دیکھ بھال کرتیں اور حضور اکرمؐ جب بھی ادھر سے گزرتے ان کی خیروعافیت دریافت کرتے اور تحسین فرماتے۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۱۹۔سیدہ رقیقہ الثقفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رقیقہ الثقفیہ یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے عمرو بن علی سے انہوں نے ابوعاصم سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلی بن کعب طائفی سے انہوں نے عبدربہ بن حکم سے انہوں نے رقیقہ کی بیٹی سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح طائف کے لئے شہر کا محاصرہ کیا تو ہمارے یہاں تشریف لے آئے اور میں نے آپ کو پانی میں ستو ڈال کر پیش کئے۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے رقیقہ تم نہ ان کے بتوں کی پوجا کرنا نہ ان کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنا میں نے کہا ''یارسول اللہ! پھر تو وہ مجھے قتل کردیں گے'' آپ نے فرمایا اگر وہ تجھ سے پوچھیں کہ تیرا خدا کون ہے؟ تو کہنا جو ان بتوں کا خدا ہے اور جب نماز پڑھے تو ان کی طرف پیٹھ کر لینا اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر سے چلے گئے۔

جب بنوثقیف ایمان لے آئے تو میرے بھائی سفیان اور وہب پسران قیس بن ابان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔حضور رسول مقبولؐ نے دریافت فرمایا کہو تمہاری ماں پر کیا گزری ہم نے کہا یارسول اللہ! جس حالت میں آپ اسے چھوڑ آئے تھے وہ تادم مرگ اسی حالت پر قائم رہی فرمایا تمہاری ماں نے اسلام قبول کرلیا تھا۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۲۰۔سیدہ رقیقہؓ دختر صیفی

رقیقہ دختر صیفی بن ہاشم بن عبد مناف۔طبرانی اور جعفر مستغفری نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے بقول ابونعیم اس خاتون کو

زمانہ بعثت نصیب نہیں ہوا۔ ابوموسیٰ نے اذناً کوشیدی سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن موسیٰ بربری سے انہوں نے زکریا بن یحییٰ طائی سے انہوں نے عم ابوزخر بن حصن سے انہوں نے اپنے دادا حمید بن منہب سے انہوں نے عروہ بن مضرس سے انہوں نے مخرمہ بن نوفل سے انہوں نے اپنی والدہ رقیقہ سے جو عبدالمطلب بن ہاشم کی ہم عمر تھیں بیان کیا کہ قریش قحط میں پھنس گئے جو کئی سال طاری رہا۔ تھنوں میں دودھ خشک ہوگیا اور ہڈیاں کمزور ہوگئیں۔ ایک رات میں سوئی ہوئی تھی یا ابھی ابھی آنکھ لگی تھی کہ میں نے ایک ہاتف کو گلوگیر آواز میں چیختے سنا کہہ رہا تھا اے قریش! نبی آخرالزمان مبعوث ہونے کو ہیں اور تم پراسی نبی کے عہد کا سایہ ہے اور یہ زمانہ اس کے ستارے کے طلوع کا ہے تم پر بارشوں اور فراوانی کا زمانہ جلدی جلدی آئے گا۔ تم اپنے اس آدمی کو دیکھو جو عالی نسب عظیم القدر اور مضبوط و توانا ہے۔ جس کا چہرہ کشادہ اور سفید ہے۔ جس کے بازو لمبے ہیں جس کے رخسار نرم اور جس کی ناک اونچی ہے۔ وہ عظمت کا مالک ہے لیکن اسے چھپائے پھرتا ہے اور وہ ایسا راستہ ہے جس کی طرف لوگ خود بخود آتے ہیں وہ اور اس کا بیٹا اپنے اقران میں ممتاز ہیں۔ اس لئے ہر قبیلے سے ایک ایک آدمی اس سے ملاقات کرے۔ خوب پیٹ بھر کر پانی پئیں خوشبو لگائیں رکن کعبہ یعنی حجر اسود کو چومیں پھر ابوقیس پہاڑ پر چڑھ کر اس آدمی کو بلائیں اور قوم اس پر آمین کہے اور اس پر تم بارش سے فیض یاب ہوگے۔

بخدا یہ سن کر میں ڈر گئی اور میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور میری عقل نے اسے پالیا اور میں نے اپنا خواب بیان کیا اور مکے کی گھاٹیوں میں گھومی اور حرمت کعبہ کی قسم کہ کوئی آدمی بھی ایسا نہ بچا جس نے یہ نہ کہا ہو کہ اس سے مراد عبدالمطلب ہیں چنانچہ قریش کے لوگ ان کی طرف روانہ ہوپڑے اور ہر قبیلہ سے ایک ایک آدمی ان کے پاس پہنچ گیا۔ پس انہوں نے خوب پانی انڈیلا۔ خوشبو لگائی اور کعبہ کو چوما اور ابوقیس پر چڑھے اور اس کا طواف کرنا شروع کیا جس میں سکون نہیں تھا جب وہ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے تو وہاں انہوں نے حضور اکرم ﷺ اور عبدالمطلب کو کھڑا دیکھا۔ آپ ابھی لڑکے تھے عبدالمطلب نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی۔

''اے خدائے حاجت روا اور مصائب کو دور کرنے والے تو اس کا معلم ہے جسے کسی نے نہیں پڑھایا اور تو ایسا مسئول ہے جو کریم ہے یہ لوگ تیرے غلام اور کنیزیں ہیں۔ تیرے حرم کا واسطہ دے کر تجھ سے قحط کی شکایت کرتے ہیں۔ بکریاں اور اونٹ تباہ ہوگئے ہیں۔ اے خدا تو ان پر ایسی بارش برسا کہ ہر طرف جل تھل ہوجائے اور جانوروں کو گھاس میسر آئے۔''

بخدا انہوں نے دعا ختم ہی کی تھی کہ آسمان پھٹ پڑا اور وادیوں میں سیلاب آگیا چنانچہ میں نے قریش کے سرداروں عبداللہ بن جدعان' حرب ابن امیہ اور ہشام بن مغیرہ کو کہتے سنا اے ابوالبطحاء تو نے اہل بطحاء کو اس مصیبت سے چھڑایا ذیل کے اشعار رقیقہ کے ہیں۔

بشيبة الحمد اسقى الله بلدتنا وقد فقدنا الحياو اجلوذا لمطر

خدا نے شیبۃ الحمد کے واسطے سے ہماری بستی پر بارش برسائی۔ ہماری فراوانی ختم ہوگئی تھی اور بارش برسنے میں تاخیر ہوگئی تھی۔

فجاد بالماء جونى لها سبل سحا فعاشت به الانعام و الشجر

سیاہ بادل پانی لے کر آیا جو بارش سے لبالب بھرا ہوا تھا اور اس نے پانی برسایا چنانچہ اس سے جانور اور درخت جی اٹھے۔

منا من اللہ بالمیمون طائرہ وخیر من بشرت یوما بہ مضر

وہ ہم سے ہے جسے خدا نے برکت عطا فرمائی اور وہ شخص کتنا بھلا آدمی ہے کہ جس کی بنو مضر کو بشارت دی گئی ہے۔

مبارک الا مر یستسقی الغمام بہ ما فی الانام لہ عدل ولا خطر

اس کا وجود مبارک ہے کہ اس کی وجہ سے بادل نے ہمیں سیراب کیا اور لوگوں میں اس کا نہ کوئی مثل ہے نہ نظیر ہے۔

ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۲۱۔سیدہ رقیہؓ دختر ثابت بن خالد

رقیہ دختر ثابت بن خالد بن نعمان انصاریہ بقول ابن حبیب انہیں حضور اکرم ﷺ سے بیعت نصیب ہوئی۔

۶۹۲۲۔سیدہ رقیہؓ دختر رسول اللہؐ

رقیہ دختر حضور اکرم ﷺ ان کی والدہ جناب خدیجۃ الکبریٰ تھیں۔ زبیر بن بکار نے اپنے چچا مصعب بن عبداللہ سے روایت کہ جناب ام المومنین کے بطن سے فاطمہ، زینب، رقیہ اور ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ نیز ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے روایت کی کہ ام المومنین سے زینب، رقیہ، فاطمہ اور ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ یہی روایت محمد بن فضالہ کی ہے۔ ایک روایت کی رو سے جناب فاطمہ سب سے چھوٹی تھیں ابوعمر لکھتے ہیں کہ اس میں تو کوئی اختلاف نہیں کہ جناب زینب سب سے پہلے پیدا ہوئیں البتہ اختلاف اس میں ہے کہ ان کے بعد کون پیدا ہوئیں۔

حضور اکرم ﷺ نے جناب رقیہ کو ابولہب کے بیٹے عتبہ سے بیاہا تھا اور ام کلثوم کو عتیبہ سے جب سورۃ تبت یدا نازل ہوئی تو ابولہب اور ان کی ماں ام جمیل دختر حرب بن امیہ نے اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ اپنی بیویوں کو طلاق دے دو انہوں نے اپنی بیویوں کو قبل از دخول طلاق دے دی یہ حضور اکرم کا معجزہ تھا اور ابولہب کے بیٹوں کی توہین وتذلیل اس کے بعد حضور نبی کریمؐ نے جناب رقیہ کو حضرت عثمان سے بیاہ دیا اور میاں بیوی ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے جہاں ان کے یہاں عبداللہ نامی ایک بچہ پیدا ہوا۔ جب وہ چھ برس کا ہوا تو ایک مرغے نے اس کی آنکھ میں چونچ ماردی جس سے اس کا منہ سوج گیا اور وہ چار ہجری کو جمادی الاولیٰ کے مہینے میں فوت ہوگیا حضور علیہ السلام نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور حضرت عثمان نے اسے اپنے ہاتھوں قبر میں رکھا۔

قتادہ لکھتے ہیں کہ جناب رقیہ کے بطن سے ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی بقول ابن اثیر قتادہ غلطی پر ہیں جناب رقیہ کے بطن سے عبداللہ پیدا ہوا تھا ہاں البتہ جناب ام کلثوم بے اولاد تھیں جن سے حضرت عثمان ؓ نے بعد وفات رقیہ نکاح کیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جناب رقیہ ام کلثوم سے بڑی تھیں۔

جب حضور اکرمؐ نے میدان بدر کی طرف کوچ کیا تھا تو جناب رقیہ چیچک کی وجہ سے صاحب فراش تھیں۔ آپ نے ان کی تیمارداری کے لئے حضرت عثمان کو رک جانے کی اجازت دے دی چنانچہ جس دن زید بن حارثہ فتح بدر کی بشارت لائے جناب رقیہ کی تدفین ہو رہی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کی وفات زید بن حارثہ کے آنے کے بعد ہوئی۔ جب ان کی تدفین ہو رہی تھی تو لوگوں نے اللہ اکبر کی آواز سنی۔ نگاہ اٹھا کر دیکھا تو زید بن حارثہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی پیٹھ سے اللہ اکبر کا نعرہ لگا رہے تھے حضور اکرمؐ نے مال غنیمت سے حضرت عثمان کو برابر کا حصہ دیا تھا۔

قتادہ نے کہا ہے کہ مجھے نضر بن انس نے ان کے باپ انس سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ یہ جب میاں بیوی ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تو کچھ عرصہ تک حضور اکرم ﷺ کو ان کے بارے میں کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی چنانچہ آنے جانے والوں سے دریافت حال کے لئے شہر سے باہر نکل جایا کرتے۔ ایک دن ایک عورت نے بتایا کہ اس نے میاں بیوی کو دیکھا ہے۔ وہ بہ خیر وعافیت تھے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا خدا انہیں بہ خیر وعافیت رکھے حضرت لوط علیہ السلام کے بعد عثمان پہلے آدمی ہیں جنہوں نے مع اہل وعیال ہجرت کی تینوں نے ذکر کیا۔

۶۹۲۳۔ سیدہ رقیہؓ دختر کعب اسلمیہ

رقیہ دختر کعب بن اسلمیہ۔ بعض لوگوں کے قول کے مطابق انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ سفیان بن حمزہ نے اپنے شیوخ سے اور انہوں نے ان سے روایت کی یہ امیر ابونصر بن ماکولا کا قول ہے۔

۶۹۲۴۔ سیدہ رملہؓ دختر حارث

رملہ دختر حارث بن ثعلبہ بن زید انصاریہ نجاریہ ابوجعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ جب سعد بن معاذ نے بنوقریظہ کے بارے میں اپنا فیصلہ سنایا تو وہ گھبرا گئے اور رملہ دختر حارث کے مکان میں جا چھپے اور ابن حبیب نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا ہے جنہوں نے حضور سے بیعت کی تھی۔

۶۹۲۵۔ سیدہ رملہؓ دختر ابوسفیان

رملہ دختر ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس ام حبیبہ قرشیہ امویہ ازواج مطہرات میں شامل تھیں انہیں نے نکاح سے پہلے اپنی رضامندی کا اظہار کیا تھا ان کی والدہ کا نام صفیہ دختر ابوالعاص تھا جو حضرت عثمان ﷺ کی چچی تھیں۔ ایک روایت میں ان کا نام رملہ بھی آیا ہے۔ قدیم الاسلام ہیں اور اپنے خاوند عبیداللہ بن جحش کے ساتھ حبشہ چلی گئیں تھیں ان کا شوہر تو عیسائی ہو گیا تھا لیکن رملہ ثابت قدم رہیں جب عبیداللہ مر گیا تو حضرت عثمان نے یا بروایتے خالد بن سعید بن عاص بن امیہ نے حضور اکرم ﷺ کی طرف سے نکاح کا پیغام بھیجا۔ نجاشی نے چار سو دینار مہر ادا کیا اور حضرت عثمان (یا بروایتے نجاشی) نے دعوت ولیمہ دی اور شرحبیل بن حسنہ انہیں حضور اکرم کے پاس مدینے لے گئے یہ نکاح اس وقت ہوا تھا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ آ گئے تھے۔

مسلم بن حجاج نے اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ ابوسفیان نے آپ سے اس نکاح کی خواہش کی تھی جو آپ نے قبول فرمائی تھی لیکن

یہ غلط ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے یہ نکاح اس وقت کیا تھا جب آپ ابھی کے میں تھے اور ابوسفیان نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اور اس پر اہل السیر کا اتفاق ہے۔

جب ابوسفیان قبل از فتح مکہ بنوخزاعہ پر حملے کے سلسلے میں وارد مدینہ ہوئے تھے تو جناب ام المومنین ام حبیبہ نے والد کو اس بنا پر حضور اکرمؐ کے بستر پر بیٹھنے سے منع کر دیا تھا کہ وہ ابھی تک مشرک تھے۔

قتادہ کا قول ہے کہ جب جناب رملہ حبشہ سے ہجرت کر کے مدینے آئی تھیں تو آپ نے اس وقت انہیں پیغام نکاح بھیجا تھا۔ اور پھر ان سے شادی کر لی۔ اسی طرح سے لیث نے عقیل سے اور انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی لیکن معمر نے زہری سے یوں روایت کیا ہے کہ حضور اکرم نے ان سے اس وقت نکاح کیا تھا جب وہ ابھی حبشہ میں تھیں اور یہی درست ہے۔ جب ابو سفیان کو اس واقعہ کا علم ہوا تو کہا یہ وہ جوان مرد ہے جو اپنی آن پر حرف نہیں آنے دے گا۔

حضور اکرمؐ نے ام المومنین سے ہجری کے چھٹے سال میں نکاح کیا تھا اور ان کی وفات چوالیس ہجری میں ہوئی تھیں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمرو بن امیہ الضمری کو نجاشی کے پاس اس نکاح کے لئے بھیجا تھا۔ زبیر بن بکار سے مروی ہے کہ محمد بن حسن نے عبداللہ بن عمرو بن زہیر سے انہوں نے اسماعیل بن عمرو سے روایت کی کہ ام المومنین سے مروی ہے کہ انہیں اس وقت علم ہوا جب نجاشی نے ایک لونڈی کو طلب اجازت کے لئے میرے پاس بھیجا اور میں نے رضامندی کا اظہار کر دیا۔ بادشاہ نے کہلوا بھیجا تھا کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے کہلوا بھیجا ہے کہ آپ سے دریافت کروں کہ آیا آپ حضور کے ازواج میں شامل ہونے کو آمادہ ہیں؟ میں آمادہ ہوگئی اور کہلا بھیجا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت سے نوازے مجھے کوئی عذر نہیں بادشاہ نے پوچھا اس سلسلے میں آپ کا وکیل کون ہوگا؟ میں نے خالد بن سعد کو اپنا وکیل مقرر کیا نجاشی نے جعفر بن ابوطالب کو کہلوا بھیجا کہ وہ خود بھی مجلس نکاح میں موجود رہیں اور حبشہ میں جس قدر مسلمان موجود ہیں وہ بھی ضرور آئیں نجاشی نے حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھے پیغام بھجوایا ہے کہ میں ام حبیبہ دختر ابوسفیان سے آپ کا نکاح پڑھادوں میں نے تعمیل ارشاد میں حضور اکرم کا نکاح کر دیا ہے اور دعا کرتا ہوں کہ خدا اس رشتے کو مبارک کرے اور بادشاہ حبشہ نے دینار بسلسلہ ادائے مہران کے حوالے کر دیئے ام المومنین نے حضور اکرمؐ سے احادیث روایت کیں ہیں۔

جناب ام حبیبہ سے ان کے بھائی معاویہ بن ابی سفیان نے دریافت کیا آیا رسول اکرم ﷺ جس لباس میں مجامعت کرتے اس میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے انہوں نے جواب دیا بشرطیکہ ان کپڑوں میں نجاست نہ لگ گئی ہو۔

نیز ام المومنین سے مروی ہے کہ ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسناد ہم ابوعیسیٰ ترمذی سے انہوں نے علی بن حجر سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے محمد بن عبداللہ شعیثی سے انہوں نے والد سے انہوں نے عنبسہ سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے ام حبیبہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جس نے ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار چار رکعت نماز ادا کی خدا اس پر جہنم کی آگ حرام کر دے گا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۲۲۔ سیدہ رملہؓ دختر شیبہ

رملہ دختر شیبہ بن ربیعہ بن عبدشمس قرشیہ عبشمیہ یہ خاتون ہند دختر عتبہ بن ربیعہ اور ابوحذیفہ بن عتبہ کی عم زاد تھیں۔ قدیم الاسلام

ہیں اور اپنے شوہر عثمان بن عفان کے ساتھ مدینے کو ہجرت کی ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن اثیر کے نزدیک یہ غلط ہے کیونکہ حضرت عثمان نے اول مکے سے حبشہ کو اور پھر مکے سے مدینے کو ہجرت کی اور جناب رقیہ ان کے ساتھ تھیں۔ان کی وفات کے بعد ام کلثوم سے ان کا نکاح ہوا اگر ابوعمر یہ فقرہ نہ لکھتے تو بلاشبہ بہتر ہوتا کیونکہ حضرت عثمان ذوالنورین سے نکاح ہجرت کے بعد ہوا تھا۔واللہ اعلم

ایک روایت میں بقول زبیر ان کا نام رملہ ہے۔جب وہ اسلام لائیں تو ان کی عم زاد ہند دختر عتبہ نے ان کے اسلام لانے کا برا مانا اور انہیں شیبہ کے بدر میں قتل ہوجانے پر عار دلائی۔

لحا الرحمان صابنة بوج ومكة او باطراف الحجون

اس عورت پر اللہ کی لعنت ہو جو وج میں یا مکہ میں یا اطراف حجوں میں چھپی ہوئی ہے۔

تدين لمعشر قتلوا اباها اقتل ابيک جاءک باليقين

اس نے اس گروہ کا دین پسند کیا ہے جنہوں نے اس کے باپ کو قتل کیا ہے۔اے رملہ! کیا تجھے واقعی اپنے باپ کے قتل کا یقین ہے۔

اور ام رملہ دختر شیبہ ام شراک دختر وقدان بن عبد شمس بن عبدود بن نصر از بنو عامر بن لوئی۔

۶۹۲۷۔سیدہ رملہ رضی اللہ عنہا دختر عبداللہ بن ابی بن سلول

رملہ دختر عبداللہ بن ابی بن سلول انصاریہ۔از بنو بلحبلی ان کا والد رأس المنافقین تھا۔بہ قول ابن حبیب اس خاتون نے حضور سے بیعت کی۔

۶۹۲۸۔سیدہ رملہ رضی اللہ عنہا دختر ابوعوف

رملہ دختر ابوعوف بن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم یہ خاتون ابووداعہ بن صبیرہ سہمی کے بھائی کی بیٹی تھیں اور زیاد بن عبداللہ بکائی نے محمد بن اسحق سے بہ سلسلہ اسمائے مسلمین بہ مکہ۔مطلب بن ازہر بن عوف زہری اور ان کی بیوی رملہ بنت ابی عوف بن صبیرہ کا نام لیا ہے۔میاں بیوی دونوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی اور وہاں ان کے یہاں عبداللہ نامی بیٹا پیدا ہوا تھا اور کہتے ہیں کہ عبداللہ پہلے آدمی ہیں جو اسلام میں اپنے والد کے وارث ہوئے ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۲۹۔سیدہ رملہ رضی اللہ عنہا دختر وقیعہ

رملہ دختر وقیعہ بن حرام بن غفار غفاریہ۔بقول خلیفہ بن خیاط یہ خاتون ابوذر کی والدہ ہیں۔ابونعیم اور جعفر وغیرہ نے ان کا نام لیا ہے اور ان کے اسلام کا ذکر ہم ابوذر کے اسلام میں کر آئے ہیں لیکن حدیث میں ان کا نام مذکور نہیں ہے اور ایک روایت میں انہیں ام عمر بن عبسہ لکھا ہے ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۳۰۔سیدہ رمیثہ رضی اللہ عنہا دختر حکیم

رمیثہ دختر حکیم۔لیث بن سعد نے یزید بن ابوحبیب سے ان کی ایک حدیث روایت کی جو اس خاتون نے حضور اکرم ﷺ

سے روایت کی لیکن ان کی وہ حدیث مرسل ہے کیونکہ یہ خاتون تابعیہ ہیں اور بقول ابوموسیٰ انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۳۱۔سیدہ رمیثہؓ دختر عمرو بن ہاشم

رمیثہ دختر عمرو بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف یہ خاتون عاصم بن عمر بن قتادہ کی دادی تھیں اور بقول ابوعمر حکیم والد قعقاع کی والدہ۔ابونعیم نے انہیں انصاریہ لکھا ہے۔

حسین بن یوحن بن اتویہ بن نعمان باوری اور عثمان بن ابوعلی نے ابوالفضل محمد بن عبدالواحد نیلی اصفہانی سے انہوں نے ابو القاسم احمد بن منصور خلیلی سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن احمد الخزاعی سے انہوں نے ابومعید ہیثم بن کلیب سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن سورہ سے انہوں نے ابومصعب مدنی سے انہوں نے یوسف بن ماجشون سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے اپنی دادی رمیثہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی اور وہ حضور اکرمؐ کے اتنی قریب تھیں کہ اگر چاہتی تو آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت کا بوسہ لے لیتیں۔جس دن سعد بن معاذ فوت ہوئے تھے حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا اس صدمے سے عرش مجید کانپ اٹھا ہوگا۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے کچھ لوگوں نے اس حدیث کو یوسف بن ماجشون سے اور انہوں نے عاصم بن عمر سے روایت کی۔

۶۹۳۲۔سیدہ رمیصاءؓ والدہ انس بن مالک

سیدہ رمیصاء۔اور ایک روایت میں عمیصاء آیا ہے۔یہ خاتون انس بن مالک کی والدہ تھیں۔ان سے جناب عائشہ ام سلمہ اور ان کے بیٹے انس بن مالک وغیرہ نے روایت کی ابوطلحہ کی زوجہ تھیں۔ان کی کنیت ام سلیم تھی اور زیادہ تر کنیت سے جانی جاتی تھیں۔

ابوالفضل مخزومی الفقیہ نے باسنادہ ابویعلی سے انہوں نے صالح بن مالک سے انہوں نے عبدالعزیز بن ابوسلمہ سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں اور ابوطلحہ کی زوجہ رمیصاء بھی وہاں موجود ہیں۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۳۳۔سیدہ رمیصاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رمیصاء اور بروایتے غمیصاء اس خاتون نے حضور ﷺ کی خدمت میں اپنے خاوند کی شکایت کی۔سلیمان بن یسار نے عبیداللہ بن عباس سے روایت کی کہ رمیصاء نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے خاوند کے خلاف شکایت کی اس خیال سے کہ اسے خبر نہ ہو سکے گی تھوڑی سی دیر کے بعد خاوند بھی آ گیا۔انہوں نے کہا یا رسول اللہ! یہ جھوٹ بک رہی ہے اور اس کا مقصد اپنے پہلے خاوند کے پاس واپس جانا ہے آپ نے فرمایا یہ اس وقت تک ہو نہیں سکتا جب تک تو ایک اور مرد کا مزہ نہ چکھ لے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۳۴۔سیدہ روضہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

روضہ مدینے میں اسلام لائیں۔جہاں وہ ایک مدنی خاتون کی آزاد کردہ کنیز تھیں جب حضور اکرم ﷺ مدینے میں تشریف

لائے تو یہ دونوں اسلام لائیں۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے عبدالجلیل بن حارث بن عبداللہ بن عبید اللہ انصاری ابوصالح سے انہوں نے شیبہ بنت اسود سے انہوں نے روضہ سے روایت کی کہ مدینے میں ایک خاتون کی ایک لونڈی تھی جب حضور اکرم وارد مدینہ ہوئے تو ایک دن اس کی مالکہ نے اسے کہا اے روضہ! تو اس دروازے پر کھڑی رہ اور جب حضور اکرمؐ وہاں سے گزریں تو مجھے بتانا۔ اس اثنا میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کے ساتھ وہاں سے گزرے۔ اس نے آپ کی چادر کا ایک حصہ ہاتھ میں تھام لیا۔ آپ نے تبسم فرمایا اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ میں نے اپنی مالکہ کو آواز دی کہ حضور تشریف لائے ہیں۔ گھر کے سب لوگ آ گئے اور اسلام قبول کر لیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۳۵۔ سیدہ ریحانہؓ حضور علیہ السلام کی لونڈی

ریحانہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی تھیں۔ بنو قریظہ کے شمعون بن زید بن قنامہ کی بیٹی تھیں جب حضورؐ حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر آئے تو ان کی وفات ہو گئی۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کا تعلق بنو نضیر سے تھا لیکن بقول ابوعمر پہلی روایت کے قائل زیادہ لوگ ہیں۔

ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ ریحانہ دختر عمرو بن خنافہ بنی عمرو بن قریظہ کی ایک عورت تھیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے پہلے فوت ہو گئی تھیں۔ اور بقول بعض ۱۰ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حجۃ الوداع سے واپسی پر فوت ہو گئی تھیں۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ جناب ریحانہ آپ کی لونڈی تھیں (کہ حضور اکرم ﷺ کا انتقال ہو گیا) آپ کی خواہش تھی کہ ریحانہ سے نکاح کر کے انہیں پردے میں بٹھا دیں لیکن جناب ریحانہ نے کہا کہ مجھے اسی حالت میں رہنے دیں کہ مجھے اس پابندی سے کوئی رغبت نہیں اور آپ بھی فائدے میں رہیں گے جب وہ جنگی قیدی بنائی گئی تو انہوں نے اسلام سے کسی خواہش کا اظہار نہیں کیا تھا اور یہودیت کو ترجیح دی تھی لیکن حضور محسوس کر رہے تھے کہ وہ اسلام قبول کر لیں گی۔

ایک موقعہ پر آپ صحابہ کی محفل میں تشریف فرما تھے کہ آپ نے پس پشت جوتوں کی آواز سنی فرمایا یہ ثعلبہ بن سعیہ ہے جو ریحانہ کے قبول اسلام کی بشارت لایا ہے اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ریحانہ دختر عمرو لکھا ہے اور ابن مندہ نے ان کا ذکر ماریہ کے ترجمہ میں کیا ہے لیکن ریحانہ کا ترجمہ نہیں لکھا۔ ایک روایت میں ربیحہ مذکور ہے۔

۶۹۳۶۔ سیدہ ریطہؓ دختر عبداللہ

ریطہ دختر عبداللہ بن معاویہ ثقفیہ۔ عبداللہ بن مسعود کی زوجہ تھیں۔ ایک روایت میں ان کا نام رائطہ مذکور ہے۔ ایک روایت میں ان کا نام زینب آیا ہے اور رائطہ ان کا لقب ہے۔ ایک روایت میں ریطہ۔ عبداللہ بن مسعود کی ایک اور بیوی کا نام ہے جو ابن مسعود کی ام ولد تھیں۔

یحییٰ نے اجازۃً ابن ابو عاصم سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے ابن ابو اویس سے انہوں نے ابن ابوالزناد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے رائطہ سے جو ابن مسعود کی زوجہ اور ام ولد تھیں روایت کی کہ رائطہ صناعہ تھیں اور ابن مسعود بالکل مفلس تھے۔ان کی زوجہ اپنی صنعت سے جو کچھ کماتی تھیں وہ شوہر اور اپنے بیٹے پر صرف کر دیتی۔ایک دن بیوی نے ابن مسعود سے کہا کہ میں جو کچھ کماتی ہوں وہ تم پر اور تمہارے بیٹے پر صرف کر دیتی ہوں اور فی سبیل اللہ صدقے کے ثواب سے محروم رہتی ہوں ابن مسعود نے کہا اگر اس اجر سے تم محروم رہتی ہو تو تمہیں ہم پر خرچ نہیں کرنا چاہیے۔

ریطہ نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر صورت حال آپ سے بیان کی اور دریافت کیا کہ مجھے شوہر اور بیٹے پر مال صرف کرنے کا ثواب ملے گا آپ نے فرمایا ضرور ملے گا اس لئے تجھے ان پر ضرور اپنا مال صرف کرنا چاہیے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یہ قصہ ہم زینب ثقفیہ زوجہ ابن مسعود کے ترجمے میں بیان کریں گے۔انشاءاللہ

یہ حدیث عروہ نے عبداللہ بن عبداللہ ثقفی سے انہوں نے اپنی بہن رائطہ سے اور اسی طرح عروہ نے ریطہ سے روایت کی۔

۶۹۳۷۔سیدہ ریطہؓ دختر منبہ

ریطہ دختر منبہ بن حجاج سہمیہ جو عبداللہ بن عمرو بن عاص کی والدہ تھیں اور ریطہ کی والدہ کا نام زینب دختر وائل بن ہشام بن سعید بن سہم تھا۔انہوں نے اسلام لا کر حضور ﷺ سے بیعت کی۔ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الزاء

۶۹۳۸۔سیدہ زائدہؓ عمر بن خطاب کی کنیز

زائدہ یا زیدہ حضرت عمرؓ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ابوموسیٰ نے اذناً ابوبکر محمد بن ابونصر لفتوانی سے انہوں نے ابوحفص سمسار سے انہوں نے ابوسعید نقاش سے انہوں نے ابویعلی حسین بن محمد زبیری سے انہوں نے ابوبکر محمد بن حمدون بن خالد سے انہوں نے فضل بن یزید بن فضل سے انہوں نے بشر بن بکر سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے واصل سے انہوں نے ام نجیح سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اکرم ﷺ کے پاس بیٹھی تھیں کہ حضرت عمر کی کنیز زائدہ حاضر ہوئیں جو بڑی عبادت گزار تھیں اور حضور اکرم اس وجہ سے انہیں اچھا جانتے تھے انہوں نے سلام کے بعد بیان کیا کہ وہ گھر میں آٹا گوندھنے کے بعد لکڑیاں جمع کرنے شہر سے دور نکل گئیں۔انہوں نے ایک آدمی کو صاف ستھرے لباس میں ایک ایسے گھوڑے پر سوار دیکھا جس کے ہاتھ پاؤں سفید تھے اور ماتھے پر بھی سفید نشان تھا۔اس کا چہرہ چندے آفتاب چندے ماہتاب تھا اس نے سلام کہہ کر مجھے یوں مخاطب کیا میں نے سلام کا جواب دیا تو پھر انہوں نے کہا اے زائدہ! کیا تو میرا ایک پیغام پہنچا سکے گی۔میں نے کہا انشاءاللہ ضرور۔اس نے کہا محمد رسول اللہ ﷺ سے کہنا کہ میری ملاقات خضر سے ہوئی تھی اور اس نے آپ کو سلام کہا ہے۔یہ حدیث حضور

اکرمؐ اور آپ کی امت کی فضیلت کے بارے میں ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

نوٹ: یہ حدیث اس لئے مخدوش ہے کہ خضر ایک متنازعہ شخصیت ہیں جن کا ذکر زیادہ تر شعراء کے دیوانوں میں ملتا ہے اور شعرا کا کیا اعتبار اور اگر بالفرض خضر زندہ ہیں تو کیا وہ خود حاضر خدمت نہیں ہو سکتے تھے۔ مترجم

۶۹۳۹۔ سیدہ زجاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

زجاء ان سے ابن سیرین نے روایت کی کہ وہ حضور ﷺ کے پاس بیٹھی تھیں کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لئے حاضر ہوئی۔ ایک روایت میں رجاء مذکور ہے۔ اور حرف ''راء'' میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

۶۹۴۰۔ سیدہ زرینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

زرینہ والدہ امۃ اللہ۔ ایک روایت میں رزینہ ہے۔ ان کا تذکرہ پہلے مذکور ہے۔ یحییٰ نے کتابۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم عقبہ بن مکرم سے انہوں نے محمد بن موسیٰ سے انہوں نے علیلہ دختر کمیت عتکیہ سے انہوں نے والدہ سے انہوں نے امۃ اللہ سے روایت کی کہ انہوں نے زرینہ سے پوچھا کہ رسول اکرمؐ عاشورہ کے روزے کے بارے میں کیا فرماتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جب یہ دن آتا تو آپ ﷺ روزہ رکھتے اور دوسروں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۴۱۔ سیدہ زنیرہ رومیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

زنیرہ رومیہ یہ خاتون ان لوگوں میں شامل ہیں جو ابتدائے بعثت میں اسلام لائیں اور تکالیف اٹھائیں۔ بقول بعض یہ بنو مخزوم کی کنیز تھیں جنہیں ابوجہل سخت تکلیف دیا کرتا تھا۔ ایک روایت کی رو سے وہ بنو عبدالدار کی لونڈی تھیں۔ جب اسلام لائیں تو اندھی ہوگئیں۔ مشرکین کہتے کہ اسے لات اور عزیٰ کی نافرمانی نے اندھا کر دیا ہے۔ وہ جواب میں کہتیں کہ لات اور عزیٰ کو تو یہ بھی معلوم نہیں کہ ان کو پوجنے والے ہیں کون؟ یہ تقدیر آسمانی ہے اللہ چاہے تو میری بینائی کو لوٹا سکتا ہے حسن اتفاق سے دوسرے دن ان کی آنکھیں ٹھیک ہوگئیں تو مشرکین نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ کرشمہ محمد کے جادو کا ہے۔

جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مشرکین کے ہاتھوں انہیں بے تحاشا پٹتے دیکھا تو انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔ وہ خاتون ان سات افراد میں شامل ہیں جنہیں خرید کر حضرت ابوبکر نے آزاد کر دیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

زنیر: زاء پر زیر نون مشدد اور یاء ساکن ہے جبکہ آخر راء کے بعد ہاء ہے۔

۶۹۴۲۔ سیدہ زینبؓ اسدیہ

زینب اسدیہ مکیہ۔ ابوزبیر نے مجاہد سے انہوں نے زینب اسدیہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ! میرا والد مر گیا ہے اور اس کی ایک لونڈی نے ایک لڑکا جنا ہے اور ہم اسے تہمت لگایا کرتے تھے فرمایا اسے میرے پاس لے آؤ اسے دیکھنے کے بعد فرمایا یہ تمہارے باپ کا وارث ہوگا لیکن تو اس سے حجاب کرے گی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۴۳۔ سیدہ زینبؓ دختر اسعد بن زرارہ

زینب دختر اسعد بن زرارہ انصاریہ۔ اسعد کی کنیت ابوامامہ تھی۔ زینب اور ان کی بہن فریعہ اور ایک دوسری بہن حضور اکرمؐ کے دامن تربیت سے وابستہ تھیں کیونکہ ان کے والد نے اس کی وصیت کی تھی اور عروسی کے موقعہ پر انہیں سونے کی بالیاں پہنائی گئی تھیں بقول بعض ان کی بہنوں کے نام حبیبہ اور کبشہ تھے اور فریعہ ان کی والدہ کا نام تھا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۴۴۔ سیدہ زینبؓ انصاریہ

زینب انصاریہ جو ابومسعود انصاری کی زوجہ تھیں۔ علقمہ نے عبداللہ سے روایت کی کہ زینب انصاریہ اور زینب ثقفیہ ہر دو حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے شوہروں پر صرف مال کے بارے میں دریافت کیا اور یہی حدیث اعمش نے ابووائل سے انہوں نے عمرو بن حارث بن مصطلق سے انہوں نے اپنے بھتیجے سے روایت کی کہ زینب نے جو عبداللہ بن مسعود کی بیوی ہیں انہوں نے زینب انصاریہ سے روایت کی کہ وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو ان کی ہم نام ایک اور خاتون وہی بات پوچھنے حاضر ہوئیں تھیں جو بات میں پوچھنے گئی تھی۔ آپ نے فرمایا تمہیں اس انفاق کے دو اجر ملیں گے۔ ایک اجر صدقے کا اور ایک قرابت کا۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۴۵۔ سیدہ زینب تمیمیہؓ

سیدہ زینب تمیمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی یہ روایت مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عطیہ دینے میں بچوں کو بچیوں پر فضیلت ناپسند فرماتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً کیا ہے۔

۶۹۴۶۔ سیدہ زینبؓ دختر ثابت بن قیس

زینب دختر ثابت بن قیس بن شماس انصاریہ از بنو حارث بن خزرج بقول ابن حبیب انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۹۴۷۔ سیدہ زینبؓ دختر جابر

زینب دختر جابر احمسیہ حضور ﷺ کے زمانے میں تھیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور ان سے عبداللہ بن جابر احمسی نے روایت کی۔ اور یہ ان کی پھوپی تھیں ابن مندہ نے تاریخ میں اسی طرح لکھا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ مہاجر بن جابر کی دختر تھیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ نبیط بن جابر کی بیٹی اور انس بن مالک کی بیوی ہوں کیونکہ وہ بنو احمس سے ہیں۔ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے معرفۃ الصحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں زینب دختر جابر احمسیہ لکھا ہے اور ان سے محمد بن عمارہ کی حدیث حدیث زینب دختر نبیط کے ترجمے میں مذکور ہے اس لئے استدراک بلاوجہ ہے۔ واللہ اعلم

۶۹۴۸۔ سیدہ زینبؓ دختر جحش

زینب دختر جحش زوجہ رسول کریم ﷺ جو عبداللہ بن جحش کی ہمشیرہ تھیں وہ اسدیہ ہیں اور بنو اسد بن خزیمہ سے ان کا تعلق ہے اور ان کی والدہ امیمہ دختر عبدالمطلب تھیں جو حضور اکرم کی پھوپھی تھیں۔ اور ان کا تذکرہ ان کے بھائی کے ترجمے میں مذکور ہے۔ جناب زینب کی کنیت ام الحکم تھی۔ قدیم الاسلام تھیں اور مہاجرات سے۔ زید بن حارثہ سے ان کی شادی کی گئی تھی تاکہ میاں بیوی کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے متعارف کرائے۔ اس کے بعد اللہ نے آسمانوں پر ان کا نکاح رسول اللہؐ سے کردیا چنانچہ اٹھائیسویں پارے (احزاب: ۳۷) میں اس کا ذکر موجود ہے۔ آپ نے ہجرت کے تیسرے سال جناب زینب سے نکاح کیا۔ یہ ابوعبیدہ کا قول ہے۔ قتادہ کے مطابق یہ نکاح ہجرت کے پانچویں سال میں ہوا۔ ابن اسحق کے مطابق یہ نکاح ام سلمہ کے نکاح کے بعد ہوا۔

عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ نے ابوغالب بن بناء سے انہوں نے ابومحمد جوہری سے انہوں نے ابوبکر قصیعی سے انہوں نے محمد بن یونس سے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ جب زینب دختر جحش کی عدت گزر گئی تو آپ نے زید بن حارثہ کو فرمایا جاؤ اور زینب کو میری طرف سے پیغام پہنچاؤ۔ حارثہ کا قول ہے کہ جب حضور ﷺ نے یہ مشن میرے سپرد کیا تو زینب میری نگاہوں میں محترم ہوگئیں چنانچہ میں نے اپنی پیٹھ اس کے گھر کی طرف کرکے کہا اے زینب! حضور اکرمؐ نے تجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ اس نے کہا میں کسی سے کوئی بات اس وقت تک نہیں کروں گی جب تک کہ مجھے جناب باری سے اشارہ نہیں ملتا۔ اس کے بعد وہ نماز کے لئے کھڑی ہوئیں تو حضور اکرمؐ پر ذیل کی آیت نازل ہوئی۔

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا چنانچہ حضور اکرم ﷺ ان کے یہاں بغیر اجازت چلے جایا کرتے تھے۔ ابومحمد عبداللہ بن علی بن سویدہ نے باسنادہ علی بن احمد سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن محمد بن عبدالعزیز الفقیہ سے انہوں محمد بن فضل بن محمد سلمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابواحمد محمد بن عبدالوہاب سے انہوں حسین بن ولید سے انہوں نے عیسیٰ بن طہمان سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ زینب بعد از نکاح ازواج رسول پر اپنا فخر جتایا کرتی تھیں کہ تمہارے نکاح تو تمہارے متولیوں نے پڑھائے ہیں لیکن میرا نکاح خود خدائے ذوالجلال نے عرش مجید پر سرانجام دیا ہے اور حضور نبی کریم نے میرے ولیمے پر روٹی اور گوشت کھلایا تھا۔

جناب زینب بڑی عبادت گزار اور فیاض تھیں چونکہ انہیں کسی صنعت میں بھی درخور حاصل تھا اس لئے جو کچھ کماتی تھیں اللہ کی راہ میں صرف کردیتی تھیں حضور نبی کریم ﷺ کے نکاح میں آنے سے پہلے ان کا نام برہ تھا۔ آپ نے زینب بنا دیا۔ اس نکاح پر کفار مکہ نے بڑی حاشیہ آرائی کی کہ محمد نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرکے حرام کو حلال کرلیا ہے لیکن قرآن نے "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ" کہہ کر دشمنوں کے منہ پر ایک چپت رسید کردی اور صاف صاف فرمادیا۔ "اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ" اس کے بعد (زید بن محمد) زید بن حارثہ ہوگئے۔

جناب زینب نے ایک دفعہ صفیہ دختر حیی کو یہودیہ کہہ کر ان کا منہ چڑایا تھا۔ اس پر حضور نے ان سے قطع تعلق فرمالیا تھا چنانچہ

ذوالحجہ محرم اور ماہ صفر کے کچھ دن اس برہمی کی نذر ہو گئے تھے۔ اس کے بعد آپ نے درگزر فرمایا تھا ایک روایت میں یہ واقعہ جناب حفصہ سے منسوب ہے۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ازواج مطہرات میں اور کوئی خاتون بھی حضور اکرم ﷺ کی توجہ اور حسن منزلت میں زینب کے سوا میرا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی اور وہ اکثر اس کا ذکر فخریہ انداز میں کیا کرتی کہ ان کے نکاح کی محرک خود ذات باری تھی اور اس کے آنے پر آیت حجاب نازل ہوئی۔

ابوالفضل بن ابوالحسن فقیہ نے باسنادہ تا ابویعلیٰ ہارون بن عبداللہ سے انہوں نے ابن فدیک سے انہوں نے ابن ابوذئب سے انہوں نے صالح مولی التوأمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ حضور اکرم نے حجۃ الوداع کے سال ازواج مطہرات کو حجاب کا حکم دیا اور پھر بہ سلسلہ استثنا فرمایا کہ سودہ اور زینب کے بغیر تم سب حجاب کی پابندی کرو کیونکہ یہ دونوں خواتین کہا کرتی تھیں کہ جب سے ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سنا ہے ہمیں کوئی چیز اپنی جگہ سے نہیں ہلا سکتی۔

یحییٰ اور ابویاسر نے باسنادہما مسلم سے انہوں نے محمود بن غیلان سے انہوں نے فضل بن موسیٰ شیبانی سے انہوں نے طلحہ بن یحییٰ سے انہوں نے عائشہ دختر طلحہ سے انہوں نے عائشہ ام المومنین سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میری وفات کے بعد تم میں سے سب سے پہلے وہ خاتون مجھ سے آ ملے گی جس کے ہاتھ دوسروں سے دراز تر ہوں گے اس لئے ہم باہم ہاتھوں کی لمبائی کا مقابلہ کیا کرتے لیکن چونکہ زینب بکثرت انفاق فی سبیل اللہ کیا کرتی اس لئے ہاتھ اسی کے لمبے تھے اور میں نے کوئی خاتون اتنی کریم النفس، متقی اور راست گو زندگی بھر نہیں دیکھی۔

اور شہر بن حوشب نے عبداللہ بن شداد سے روایت کی کہ رسول کریمؐ نے حضرت عمر ﷺ سے فرمایا کہ زینب سے بڑھ کر میں نے کوئی آدمی خضوع خشوع کرنے والا نہیں دیکھا اور جناب زینب نے ہی حضور اکرمؐ کے وصال کے بعد پیشتر از ہمہ وفات پائی۔ ان کی وفات بیس ہجری میں ہوئی اور اس وقت ہم حضور اکرمؐ کے ارشاد کا مطلب سمجھ سکے۔

ان کی وفات سے پہلے حضرت عمر نے بارہ ہزار درہم جو انہوں نے ازواج مطہرات کا وظیفہ بیت المال سے مقرر کر رکھا تھا انہیں ارسال کیا جسے انہوں نے اعزہ اور اقرباء میں بانٹ دیا اور دعا کی بار الہا! مجھے عمر کے وظیفے کا اس کے بعد زیر بار نہ ہونے دینا۔ فوت ہوئیں تو خلیفہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اسامہ بن زید، محمد بن عبداللہ بن جحش اور عبداللہ بن ابواحمد بن جحش نے انہیں قبر میں اتارا۔ بقول بعض یہ پہلی خاتون ہیں جن کے لئے تابوت تیار کیا گیا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۴۹۔ سیدہ زینبؓ دختر حارث

زینب دختر حارث بن خالد بن صخر قرشیہ تمیمیہ از بنوتیم بن مرہ ان کی اور ان کی بہنوں فاطمہ اور عائشہ کی ولادت حبشہ میں ہوئی۔ ان کی والدہ رائطہ دختر حارث بن جبیلہ وہ اور ان کی بہن عائشہ اور بھائی موسیٰ راستے میں زہریلا پانی پینے سے ہلاک ہو گئے تھے اور ان کے خاندان سے سوائے فاطمہ کے اور کوئی نہ بچا۔ اس کی روایت ابن اسحٰق نے کی ہے۔ ابوعمر ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۵۰۔ سیدہ زینبؓ دختر حباب

زینب دختر حباب بن حارث انصاریہ از بنو مازن بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۶۹۵۱۔ سیدہ زینبؓ دختر حمید

زینب دختر حمید بن زہیر بن حارث بن اسد بن عبدالعزیٰ قرشیہ اسدیہ عبداللہ بن ہشام کی والدہ تھیں ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے سعید یعنی ابن ابوایوب سے انہوں نے ابوعقیل زہرہ بن معبد سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے جنہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کی اور ان کی والدہ انہیں حضور اکرمؐ کے پاس بہ غرض بیعت لے گئی تھیں اور حضور نے بوجہ ان کے نابالغ ہونے کے انکار کر دیا تھا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیر کر دعائے خیر فرمائی تھی ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ لکھتا ہے کہ زینب عبداللہ بن ہشام کی دادی تھیں اور وہ حدیث ذکر کی اور اس طرح اپنے پہلے قول کی تردید کر دی کیونکہ زینب ان کی والدہ تھیں۔

۶۹۵۲۔ سیدہ زینبؓ دختر حنظلہ

زینب دختر حنظلہ بن قسامہ بن عبید بن طریف بن مالک بن جدعان بن ذہل بن رومان بن جندب بن خارجہ بن سعد بن فطرہ از بنوطی۔ طریف بن مالک کے بارے میں امرأالقیس کہتا ہے۔

لعمری لنعم المرء یعشو لضوئہ طریف بن مال لیلۃ الریح والخصر

مجھے اپنی عمر کی قسم کہ طریف بن مالک کتنا اچھا آدمی ہے کہ جس کی روشنی میں لوگ ایسی راتوں میں جب آندھی چل رہی ہو آرام سے زندگی گزارتے ہیں۔

یہ خاتون اسامہ بن زید کی زوجہ تھیں جسے اسامہ نے طلاق دے دی تھی۔ جب عدت گزر گئی تو حضور اکرمؐ نے صحابہ سے دریافت فرمایا کہ زینب سے کون نکاح کرے گا کہ میں اس کا متولی ہوں چنانچہ نعیم بن عبداللہ بن نحام نے انہیں اپنی زوجیت میں لے لیا۔

زینب اپنے والد اور پھوپھی جرباء دختر قسامہ کے ساتھ دربار رسالت میں حاضر ہوئی تھیں ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۵۳۔ سیدہ زینبؓ دختر خباب

زینب دختر خباب بن ارت بقول جعفر امام بخاری نے ان کا ذکر ان راویوں میں کیا ہے جنہوں نے نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کی۔

اعمش نے ابواسحٰق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن زید الفائشی سے انہوں نے دختر خباب بن ارت سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے میرے والد کو ایک سریے میں روانہ کیا چنانچہ والد کی غیر حاضری میں آپ ہمارا خاص خیال رکھتے اور ایک برتن میں بکری کا دودھ دوھ کر ہمیں پلایا کرتے تھے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۵۴۔ سیدہ زینبؓ دختر خزیمہ

زینب دختر خزیمہ بن حارث بن عبداللہ بن عمرو بن عبد مناف بن ہلال بن عامر بن صعصعہ ہلالیہ یہ خاتون بھی حضور اکرم ﷺ کی زوجہ تھیں چونکہ وہ مساکین اور ناداروں کا خاص خیال رکھتی تھیں اس لئے ام المساکین کے لقب سے مشہور تھیں۔ اولاً عبداللہ بن جحش کی زوجہ تھیں۔ جب وہ معرکہ احد میں شہید ہو گئے تو حضور اکرم ﷺ کی زوجیت میں آ گئیں ایک روایت کے مطابق وہ پہلے طفیل بن حارث بن عبدمطلب کے نکاح میں تھیں۔ بعد میں ان کے بھائی عبیدہ بن حارث کی زوجیت میں آ گئیں۔ یہ ابوعمر کا قول ہے جو انہوں نے علی بن عبدالعزیز جرجانی سے روایت کیا نیز ابوعمر کے مطابق جناب میمونہ جو ازواج مطہرات میں شامل ہیں جناب زینب کی ماں جائی بہن تھیں لیکن یہ صرف ابوعمر ہی کا قول ہے۔

جناب زینب حضور اکرم ﷺ کی زوجیت میں حفصہ کے بعد آئیں اور دو تین مہینے کے بعد فوت ہو گئیں اور ان کی وفات آپ کی حیات مبارکہ میں ہوئی تھی یہ متفقہ قول ہے۔ اور ابن مندہ نے ان کے ترجمے میں آپ کے اس قول کا ذکر کیا ہے کہ اسرعکن لحوقا بی اطو لکن یدا چنانچہ جب جناب زینب فوت ہو گئیں تو ازواج النبی کو معلوم ہو گیا کہ اس قول کی مصداق وہ تھیں لیکن یہ غلط ہے کیونکہ حضور اکرم کی مراد یہ ہے کہ آپ کی وفات کے بعد جو خاتون اول از ہمہ فوت ہو گی وہ اس حدیث کا مصداق ہو گی اور جناب زینب آپ کی زندگی میں فوت ہو گئی تھیں۔ ہاں اتنا ضرور ہے چونکہ یہ خاتون بھی غریب پرور اور مسکین نواز تھیں اس بناء پر زینب دختر جحش سے بہت مشابہ تھیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۵۵۔ سیدہ زینبؓ دختر خناس

زینب دختر خناس عبید بن تمیمن نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے بنو ہوازن کے اسیران جنگ سے زینب دختر خناس حضرت عثمان ذوالنورین کو دی ابن اسحٰق کے مطابق ابو وجزہ نے ان سے بیان کیا کہ جب عثمان بن عفان کو بنو ہوازن کی ایک لڑکی اسیران جنگ سے دی گئی تو انہوں نے اس لڑکی کے ابن عم سے جس سے وہ منسوب تھی اور نا کارہ ساتھا نکاح کی خواہش کا اظہار کیا۔ بعد میں یہ قیدی بنو ہوازن کو لوٹا دیئے گئے۔ کچھ عرصے کے بعد زینب خاوند کو ساتھ لئے حضرت عمر یا عثمان کے زمانے میں مدینے میں آئیں تو حضرت عثمان نے اس لڑکی کو بوجہ تمتع کے کچھ رقم ادا کی اور زینب سے کہا کہ کیا تو نے اس شخص کو مجھ پر قابل ترجیح گردانا تھا۔ اس نے جواب دیا ہاں یہ میرا خاوند اور ابن عم تھا۔

۶۹۵۶۔ سیدہ زینبؓ دختر ابورافع

زینب دختر ابورافع۔ ابراہیم بن علی رافعی نے اپنی دادی زینب دختر ابورافع سے روایت کی کہ میں نے خاتون جنت کو دیکھا کہ وہ اپنے دونوں بچوں کو ساتھ لئے حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئیں جب نبی کریم ﷺ مرض موت میں صاحب فراش تھے۔ خاتون جنت نے گزارش کی یا رسول اللہ یہ دونوں آپ کے فرزند ہیں۔ انہیں اپنا وارث بنایئے۔ فرمایا حسن میری سرداری اور ہیبت کا اور حسین میری جرأت اور سخاوت کا وارث ہوگا۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۵۷۔ سیدہ زینبؓ دختر رسول اللہؐ

زینب دختر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضور اکرم کی سب سے بڑی اولاد ہیں۔ ان کی ولادت کے وقت آپ کی عمر تیں برس تھی۔ جناب زینب نے حضور نبی کریم ﷺ کی زندگی ہی میں ہجرت کے آٹھویں سال وفات پائی۔ ان کی والدہ خدیجۃ الکبریٰ تھیں۔ ایک غیر معتبر راوی کے مطابق حضور کی دختر اکبر جناب زینب نہ تھیں لیکن اس کا خیال غلط ہے۔ علماء میں اختلاف اس امر میں ہے کہ زینب اور قاسم میں بڑا کون تھا۔ بعض کا خیال ہے کہ اول قاسم پیدا ہوئے اور پھر زینب لیکن بقول ابن کلبی پہلے زینب اور پھر قاسم پیدا ہوئے اور غزوۂ بدر کے بعد انہوں نے ہجرت کی تھی۔ ہم اس امر کا ذکر ابوالعاص اور لقیط کے ترجمے میں کر آئے ہیں لقیط ابوالعاص کا نام تھا۔ جناب زینب کے بطن سے علی نامی ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جو ابتدائے شباب میں فوت ہو گیا فتح مکہ کے دن یہ لڑکا حضور کے پیچھے اونٹ پر سوار تھا۔ ان سے امامہ نامی ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی تھی۔ دونوں کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔ ابوالعاص نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ جناب زینب نے اسلام قبول کر لیا تو اسلام نے میاں بیوی میں علیحدگی پیدا کر دی لیکن رسول کریم ﷺ اس تفریق کو عملی شکل نہ دے سکے کیونکہ آپ مکے میں مغلوب تھے اور حلال وحرام کے بارے میں احکام کا نفاذ نہیں کر سکتے تھے جب ابوالعاص مسلمان ہو گئے تو حضور اکرم نے جناب زینب کو ان کے حوالے کر دیا بعض کہتے ہیں کہ پرانے نکاح کو بحال گردانا گیا اور بعض کے نزدیک نکاح کی تجدید کی گئی۔

ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن علی الامین نے ابوالفضل بن ناصر بن علی سے انہوں نے خطیب ابوطاہر محمد بن احمد بن محمد بن ابو الصقر انباری سے انہوں نے ابوالبرکات احمد بن عبدالواحد بن فضل بن نظیف الفراء سے انہوں نے ابومحمد حسن بن رشیق سے انہوں نے ابوبسر محمد بن احمد بن حماد انصاری دولابی سے انہوں نے ابراہیم بن یعقوب سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ حضور اکرم نے جناب زینب کو کئی برس کے بعد نکاح اول کی بنا پر ہی ابوالعاص کے سپرد کر دیا تھا اور حق مہر کی تجدید بھی نہ فرمائی اور دولابی نے ابراہیم بن یعقوب سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے جناب زینب کو ابوالعاص کے حوالے کیا اور نیا نکاح پڑھایا اور نیا مہر مقرر کیا۔ زینبؓ مدینہ میں فوت ہوئی اور قبر میں اتارنے کے بعد حضورؐ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ قبر کی سختیوں کو زینب کے لیے آسان فرما۔ ۸ ہجری میں فوت ہوئی۔ اس کے بعد ابوالعاص فوت ہوئے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۵۸۔ سیدہ زینبؓ دختر ابوسفیان

زینب دختر ابوسفیان بن حرب بن امیہ قرشیہ امویہ۔ عروہ بن مسعود ثقفی کی زوجہ تھیں۔ محمد بن عبیداللہ ثقفی نے عروہ بن مسعود سے روایت کی کہ جب میں ایمان لایا تو میری کئی بیویاں تھیں جن میں چار کا تعلق قریش سے تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا ان میں سے

چار کا انتخاب کرلو۔ میں نے جو انتخاب کیا اس میں زینب دختر ابوسفیان شامل تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۵۹۔ سیدہ زینبؓ دختر ابوسلمہ

زینب دختر ابوسلمہ بن عبدالاسد قرشیہ مخزومیہ رسول کریم ﷺ کی ربیب تھیں اور والدہ ام سلمہ حضور کی زوجہ تھیں۔ ان کا نام برہ تھا۔ آپ نے زینب بنا دیا۔ ایسی ہی روایت جناب زینب دختر جحش کے بارے میں بھی مروی ہے زینب حبشہ میں پیدا ہوئی تھیں اور جناب ام سلمہ واپسی پر انہیں ساتھ لے آئی تھیں۔

عمر بن محمد بن معمر نے ابوغالب احمد بن حسن بن احمد سے انہوں نے ابومحمد جوہری سے انہوں نے احمد بن جعفر بن حمدان سے انہوں نے عبداللہ بن احمد سے انہوں نے ہیثم بن خارجہ سے انہوں نے عطاف بن خالد مخزومی سے انہوں نے والدہ سے انہوں نے زینب دختر ابوسلمہ سے روایت کی کہ جب رسول کریم ﷺ ہمارے یہاں آتے تو غسل فرماتے اور والدہ کہتی کہ حضور اکرم کے پاس جاؤ۔ میں جاتی تو آپ پانی کی پھوار میرے منہ پر مارتے اور کہتے کہ چلی جاؤ۔ عطاف کہتے ہیں میری ماں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے زینب کو اس وقت دیکھا جب وہ کافی بوڑھی ہو چکی تھیں مگر چہرے کی رونق بحال تھی۔ انہوں نے عبداللہ بن زمعہ بن اسود اسدی کی زوجیت اختیار کی اور ان سے اولاد ہوئی اور یہ خاتون اپنے عہد کی جلیل القدر فقیہہ تھیں۔

جریر بن حازم نے حسن سے روایت کی کہ یوم الحرہ کو جب اہل مدینہ قتل کیے جا رہے تھے تو مقتولین میں ان کے دونوں بیٹے بھی شامل تھیں۔ جب ان کی لاشیں ان کے سامنے لائی گئیں تو انہوں نے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا کہنے لگیں کہ بلاشبہ مجھے ان دونوں کا بڑا دکھ ہے مگر اس کا دکھ اس دوسرے کے دکھ سے سوا ہے کیونکہ یہ بے چارا اپنے گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ یزیدی اندر گھس آئے اور اسے بلاوجہ قتل کر دیا اس دوسرے نے البتہ دشمن پر ہاتھ اٹھایا تھا اور جنگ کی تھی میں نہیں کہہ سکتی کہ اس وجہ سے وہ کس حد تک قصوروار تھا۔ دونوں بھائی عبداللہ بن زمعہ کے بیٹے تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۶۰۔ سیدہ زینبؓ دختر سہل

زینب دختر سہل بن صعب بن قیس انصاریہ خزرجیہ از بنو حبلی۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۶۹۶۱۔ سیدہ زینبؓ دختر صیفی

زینب دختر صیفی بن صخر بن خنساء انصاریہ۔ بہ قول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۶۹۶۲۔ سیدہ زینبؓ دختر علی بن ابی طالب

زینب دختر علی بن ابی طالب جس کا نام عبد مناف تھا بن عبدالمطلب بن ہشام قرشیہ ہاشمیہ۔ ان کی والدہ جناب خاتون جنت تھیں۔ حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں پیدا ہوئیں۔ آپ کی وفات کے بعد خاتون جنت کے اور کوئی اولاد نہ ہوئی۔ جناب زینب بڑی عقل مند ذی فہم اور کریم النفس خاتون تھیں۔ حضرت علی کے برادر اکبر جعفر طیار کے بیٹے عبداللہ سے بیاہی گئیں اور ان کے بطن سے علی، عون، اکبر، عباس، محمد اور ام کلثوم صاحبزادی پیدا ہوئیں کربلا میں حضرت امام حسین ؑ کے ساتھ تھیں۔ جب امام شہید ہو گئے تو یزیدی انہیں دمشق میں یزید کے دربار میں لے آئے۔ انہوں نے یزید سے دربار میں جو گفتگو کی وہ سب کو معلوم ہے اور

انہوں نے یزید سے اپنی ہمشیرہ فاطمہ کو آزاد کرالیا تھا وہ بڑی فطین اور دلیر خاتون تھیں۔

۶۹۶۳۔سیدہ زینبؓ دختر عوام

زینب دختر عوام ہمشیرہ زبیر۔ وہ عبداللہ بن حکیم بن حرام کی والدہ تھیں۔ وہ اسلام لائیں اور جب ان کا بیٹا عبداللہ اور بھائی زبیر جنگ جمل میں مارے گئے وہ زندہ تھیں چنانچہ انہوں نے بیٹے اور بھائی کا مرثیہ لکھا۔

اعینی جودا بالدموع فاسرعا   علی رجل طلق الیدین کریم

اے میری آنکھو! جلدی کرو اور خوب دل کھول کر آنسو بہاؤ۔ اس آدمی کی موت پر جو بڑا کشادہ دست اور سخی تھا۔

زبیر وعبداللہ ندعوالحارث   وذی خلة منا وحمل یتیم

زبیر اور عبداللہ پر آنسو بہاؤ جنہیں مصیبت کے وقت بلایا جاتا ہے۔ جو ہم میں دوستی اور پاسداری کرتے ہیں اور یتیم کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

قتلتم حواریّ النبی وصھرہ   وصاحبہ فاسبشروا بجحیم

تم نے حضور اکرم کے جان نثار اور قرابتدار اور صحابی کو قتل کیا ہے میں تمہیں جہنم کی بشارت دیتی ہوں۔

وقد ھدنی قتل ابن عفان قبلہ   وجادت علیہ عبرتی بسجوم

عثمان بن عفان کے قتل نے پیشتر ازیں مجھے تباہ کر دیا تھا۔ اب میں اپنے بیٹے کی موت پر زار و قطار رو رہی ہوں۔

وایقنت ان الدین اصبح مدبرا   فما ذا تصلی بعدہ وتصومی

''مجھے یقین ہوگیا ہے کہ دین پر ادبار آ گیا ہے۔ اب تم کیوں نمازیں پڑھتے ہو اور کیوں روزے رکھتے ہو؟''

وکیف بنا وکیف بالدین بعد ما   اصیب ابن اروی وابن ام حکیم

جب ابن اروی اور ابن ام حکیم مارے گئے ہیں تو ہمارا اور دین کا کیا حشر ہوگا؟

۶۹۶۴۔سیدہ زینبؓ دختر قیس

زینب دختر قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف قرشیہ مطلبیہ انہیں دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے کا فخر حاصل ہے۔ وہ سدی مفسر کی آزاد کردہ خاتون ہیں جنہوں نے کہ اپنے والد کو آزاد کرایا تھا۔ اسباط بن نصر نے سدی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ زینب دختر قیس نے دس ہزار درہم پر مجھ سے مکاتبت کی اور ایک ہزار درہم میرے لئے چھوڑ دیئے۔ اور انہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۶۵۔سیدہ زینبؓ دختر مالک

زینب دختر مالک ہمشیرہ ابوسعیدہ خدری۔ان کا نسب ہم پہلے ان کے والد اور بھائی کے تراجم میں بیان کر آئے ہیں۔ابوضمرہ نے سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ سے انہوں نے زینب دختر کعب سے انہوں نے ابوسعید اور ان کی ہمشیرہ زینب سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے کفارہ مرض کے بارے میں روایت کی اسے یحیٰی بن سعید نے سعد سے روایت کی اور ابوسعید کی ہمشیرہ کا ذکر نہیں کیا ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۶۶۔سیدہ زینبؓ دختر مصعب بن عمیر

زینب دختر مصعب بن عمیر بن ہاشم بن عبدمناف بن عبدالدار قرشیہ عبدریہ ان کے والد غزوۂ احد میں شہید ہوگئے تھے۔انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔جناب مصعب کی ان کے بغیر اور کوئی اولاد نہ تھی۔ان کی والدہ حمنہ دختر جحش تھیں جو محمد اور عمران پسران عبیداللہ بن طلحہ کی ہمشیرہ تھیں کیونکہ مصعب کی ان کے بغیر اور کوئی اولاد نہ تھی۔ان کی والدہ حمنہ دختر جحش تھیں۔جو محمد عمران پسران طلحہ بن عبیداللہ کی ماں جائی ہمشیرہ تھیں کیونکہ مصعب کے بعد طلحہ نے حمنہ سے نکاح کر لیا تھا۔اور زینب نے عبداللہ بن عبداللہ بن ابوامیہ بن مغیرہ مخزومی سے نکاح کیا تھا اور ان کے بطن سے محمد اور مصعب وغیرہ پیدا ہوئے تھے۔زبیر بن بکار نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۶۷۔سیدہ زینبؓ دختر مظعون

زینب دختر مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشیہ جمحیہ عثمان بن مظعون کی ہمشیرہ تھیں۔عمر بن خطاب کی زوجہ اور عبداللہ بن عمر کی ام ولد اور حفصہ اور عبدالرحمٰن کی والدہ تھیں۔ابوعمر کے مطابق یہ خاتون مہاجرات سے تھیں۔ابوعمر لکھتے ہیں مجھے ڈر ہے کہ یہ بات غلط نہ ہو کیونکہ ایک روایت میں آیا ہے کہ یہ خاتون ہجرت سے پہلے ہی مکے میں فوت ہوگئی تھیں۔البتہ ان کی لڑکی حفصہ نے ہجرت کی تھی ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ بعض احادیث میں مذکور ہے کہ عبداللہ بن عمر نے اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کی تھی۔

۶۹۶۸۔سیدہ زینبؓ دختر معاویہ

زینب دختر معاویہ ایک اور روایت کی رو سے زینب کے والد کا نام ابومعاویہ ثقفیہ تھا اور وہ عبداللہ بن مسعود کی زوجہ تھیں یہ رائے ابن مندہ اور ابونعیم کی ہے۔بقول ابوعمر ان کا نسب کچھ یوں ہے زینب دختر عبداللہ بن معاویہ بن عتاب بن اسعد بن غاضرہ بن حطیط بن جشم بن ثقیف یہ خاتون ابومعاویہ ثقفی کی بیٹی تھیں۔ان سے بسر بن سعید اور ان کے بھتیجے نے روایت کی۔

ابوالفرج بن ابوالرجاء اور ابویاسر بن ابوحبہ نے باسناد ہما تا مسلم حسن بن ربیع سے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے زینب سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا اے خواتین تم ضرور صدقہ کیا کرو خواہ اپنے دودھ سے کیوں نہ دینا پڑے۔زینب سے مروی ہے کہ میں حضور اکرمؐ سے ملنے چلی۔جب وہاں پہنچی تو دیکھا کہ دروازے پر انصار کی ایک عورت کھڑی تھی اور اس کی غرض وہی تھی جو میری تھی اور ہم پر آپ کی ہیبت چھائی ہوئی تھی۔

اتنے میں بلال باہر آئے تو ہم نے اس سے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کو ہمارے بارے میں اطلاع کر دیجئے۔ انہوں نے حضور اکرم کو بتایا کہ دروازے پر دو خواتین کھڑی ہیں جو یہ پوچھنا چاہتی ہیں کہ اگر وہ اپنے شوہروں اور ان کی اولاد پر اپنے مال سے خرچ کریں تو کیا انہیں اس کا اجر ملے گا؟ آپ نے دریافت فرمایا۔ وہ کون ہیں' بلال نے کہا۔ ایک عورت انصار سے ہے اور دوسری زینب ہے۔ دریافت فرمایا کون سی زینب؟ انہوں نے کہا زوجہ عبداللہ بن مسعود۔ فرمایا انہیں کہو تمہیں دو اجر ملیں گے۔ ایک صدقے کا اور دوسرا اس بنا پر کہ تم نے اپنے قرابت دار سے بھلائی کی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۶۹۔سیدہ زینبؓ دختر نبیط

زینب دختر نبیط بن جابر انصاریہ مدنیہ۔ انس بن مالک کی زوجہ تھیں اور بروایتے ان کا تعلق بنو احمسہ سے تھا۔ عبداللہ بن ادریس نے محمد بن عمارہ سے انہوں نے زینب دختر نبیط سے روایت کی کہ ابو امامہ نے اپنی وصیت میں میری والدہ اور خالہ کو حضور اکرم ﷺ کی سرپرستی میں دے دیا۔ ان کی وفات کے بعد حضور اکرمؐ کے پاس سونے اور موتیوں کا زیور لایا گیا جسے بالیاں کہتے تھے۔ حضور اکرمؐ نے میری والدہ حبیبہ اور میری خالہ کبشہ کو زیور عطا فرمائے چنانچہ اس سے مجھے بھی کچھ حصہ ملا۔ اور اس کو روایت کیا ہے محمد بن عمرو بن علقمہ نے محمد بن عمارہ سے انہوں نے زینب بنت نبیط سے وہ کہتی تھی کہ مجھے میری والدہ اور میری خالہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سونے کی بالیاں پہنائیں۔ ان کی والدہ کا نام حبیبہ تھا اور ان کی خالہ کا نام کبشہ تھا جو کہ فریعہ کی بیٹیاں تھیں۔ اور والد کا نام ابو امامہ اسعد بن زرارہ تھا۔

ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام زینب دختر جابر احمسیہ لکھا ہے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ ہاں البتہ ابو موسیٰ نے انہیں والد کی بجائے دادا سے منسوب کر دیا اور ایسی مثالیں ان کی کتابوں میں بکثرت ہیں کہ ایک آدمی ایک شخص کو اس کے والد کی طرف اور دوسرا دادا یا پردادا کی طرف منسوب کر دیتا ہے اور اگر یہ صورت قابل اعتراض ہو تو پھر استدراکات کی کوئی حد نہیں رہے گی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۷۰۔سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

زینب غیر منسوبہ۔ ہوسکتا ہے کہ یہ خاتون مذکورہ بالا خواتین میں سے ہوں۔ ابو موسیٰ نے کتابۃً ابو غالب احمد بن عباس اور فاطمہ عقیلیہ سے انہوں نے ابو بکر بن ریذہ سے انہوں نے ابو القاسم طبرانی سے انہوں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انہوں نے شیبان بن فروخ سے انہوں نے محمد بن زیاد برجمی سے انہوں نے ابو ظلال سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ میری والدہ کے پاس ایک بکری تھی جس سے انہوں نے گھی بنایا اور ایک کپی میں ڈال کر زینب کو دیا کہ اسے حضور اکرمؐ کے پاس لے جاؤ ممکن ہے وہ اس سے سالن تیار کریں حضور اکرمؐ نے گھی لے لیا اور فرمایا کہ کپی خالی کر کے واپس کر دو۔ جب وہ واپس آئیں تو ام سلیم دروازہ بند کر کے کہیں کام کو چلی گئی تھی۔ زینب نے وہ کپی ایک میخ سے لٹکا دی۔ جب ام سلیم واپس آئی تو کپی سے بھی گھی ٹپک رہا تھا اس پر انہوں نے زینب سے پوچھا کہ کیا تو نے گھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش نہیں کیا تھا۔ زینب نے جواب دیا آپ جا کر تصدیق کر سکتی ہیں۔ یہ دونوں خواتین حضور اکرم کی خدمت میں گئیں

اور گزارش کی یارسول اللہ ﷺ اس کپی سے تو گھی ٹپک رہا ہے حضور اکرم نے فرمایا ام سلیم! اس میں تعجب کی کون سی بات ہے۔ خدا نے تیری ضیافت فرمائی ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

باب السین

۶۹۷۱۔ سیدہ سائبہؓ حضور اکرمؐ کی کنیز

سائبہ حضور اکرم ﷺ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ انہوں نے آپ سے گری پڑی چیز کے بارے میں حدیث بیان کی طارق بن عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی تاریخ النساء میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۷۲۔ سیدہ سبیعہؓ دختر حارث

سبیعہ دختر حارث اسلمیہ سعد بن خولہ کی زوجہ تھیں سعد حجۃ الوداع کے موقعہ پر فوت ہو گئے تھے سبیعہ اس وقت حاملہ تھیں اور خاوند کی وفات کے بعد چند دن بعد یا پچیس دن یا ایک ماہ بعد ان کی اولاد ہوئی۔

ابوالحرم مکی بن ربان نحوی نے باسنادہ یحیٰی بن یحییٰ سے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے عبدربہ بن سعید سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ سے ایک ایسی عورت کے بارے میں پوچھا جو حاملہ ہو اور اس کا خاوند فوت ہو جائے تو اس کی عدت کیا ہو گی؟ ابن عباس نے کہا کہ جو عدت بعد میں ختم ہو گی اس عورت کو وہ گزارنا ہو گی ابوہریرہ نے کہا کہ وضع حمل کے بعد اس کی عدت ختم ہو جائے گی بعد ازیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ام المومنین ام سلمہ کے پاس گئے اور ان سے فتویٰ پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ سبیعہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کی وفات کے پندرہ دن بعد بچہ جنا اور دو آدمیوں نے جن میں سے ایک جوان اور دوسرا ادھیڑ عمر کا تھا اسے نکاح کا پیغام بھیجا۔ سبیعہ نے جوان کو ترجیح دی۔ ادھیڑ عمر کے آدمی نے سبیعہ سے کہا کہ تیری عدت ابھی ختم نہیں ہوئی۔ بات یہ تھی کہ سبیعہ کے قرابت دار اس وقت موجود نہ تھے وہ معاملے کو اس لئے طول دینا چاہتا تھا کہ وہ آ جائیں تو ممکن ہے ان کی مداخلت سے اس کا کام ہو جائے۔ سبیعہ نے حاضر خدمت ہو کر صورت حال بیان کی تو آپ نے فرمایا تیری عدت گزر چکی ہے۔ جس سے چاہے نکاح کر لے۔

سبیعہ سے عبداللہ بن عمر نے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو شخص مدینے میں مرنا چاہے اسے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے کیونکہ جو شخص بھی یہاں مرے گا میں اس کا گواہ ہوں گا اور قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ عقیلی کا خیال ہے کہ وہ سبیعہ جس سے ابن عمر نے روایت کی سبیعہ اسلمیہ سے مختلف خاتون ہیں لیکن یہ خیال غلط ہے۔

۶۹۷۳۔ سیدہ سبیعہؓ دختر حبیب

سبیعہ دختر حبیب ضبعیہ بصریہ۔ ان سے ثابت بنانی نے روایت کی ہے ایک شخص حضور اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا کہنے لگا

کہ میں آپ سے اللہ کے نام پر محبت کرتا ہوں۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۷۴۔سیدہ سبیعہؓ قرشیہ

سبیعہ قرشیہ غیر منسوبہ۔حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ میں نے سبیعہ قرشیہ کو حضور اکرم ﷺ سے درخواست کرتے سنا۔یا رسول اللہ!میں نے ارتکاب زنا کیا ہے۔مجھ پر اللہ کی حد جاری فرمایئے۔آپ نے فرمایا وضع حمل تک انتظار کرو۔جب وضع حمل ہوگیا تو پھر آئی۔اگر وہ نہ آتی تو آپ اس سے نہ پوچھتے۔اس نے کہا یا رسول خدا وضع حمل ہوگیا ہے فرمایا جا اور اسے دودھ پلا تاآنکہ تو اس کا دودھ چھڑائے جب وہ عرصہ بھی گزر گیا تو وہ عورت پھر آئی پوچھا اس بچہ کا ذمہ دار کون ہے؟اس نے جواب دیا ایک انصاری یہ سن کر حضور اکرمؐ کے چہرے پر ناگواری کے اثرات نمایاں ہوئے فرمایا جاؤ اسے سنگسار کردو۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۷۵۔سیدہ سبیعہؓ دختر ابولہب

سبیعہ دختر ابولہب۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے ابونعیم کے مطابق صحیح درہ دختر ابولہب ہے۔

یزید بن عبدالملک نوفلی نے سعید بن ابوسعید المقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ سبیعہ دختر ابولہب نے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوکر گزارش کی یارسول اللہ مجھے دیکھ کر لوگ آوازے کستے ہیں کہ میں اس شخص کی بیٹی ہوں جو جہنم کا ایندھن بنا ہے۔حضور کو سخت غصہ آیا۔اٹھے اور مسجد میں آکر فرمایا کیا حال ہوگا۔ان لوگوں کا جو مجھے میرے نسب اور قرابت داروں کے بارے میں رنج پہنچاتے ہیں جس نے ایسا کیا اس نے مجھے دکھ پہنچایا اور جس نے مجھے دکھ پہنچایا اس نے اللہ کو دکھ پہنچایا۔

محمد بن اسحٰق وغیرہ نے سعید سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ درہ دختر ابولہب رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔اور پہلے ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

۶۹۷۶۔سیدہ سخبرہؓ دختر تمیم

سخبرہ دختر تمیم۔ابن اسحٰق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا جنہوں نے بنو غنم بن دودان سے مدینے کو ہجرت کی تھی۔یہ ابن ہشام کا قول ہے اور یونس بن بکیرؒ نے بھی ابن اسحٰق سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ابوعلی نے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۶۹۷۷۔سیدہ سخیلہؓ دختر عبیدہ

سخیلہ دختر عبیدہ جو عمرو بن امیہ ضمری کی زوجہ تھیں۔زبرقان بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن امیہ ضمری سے روایت کی کہ انہوں نے ابریشم کی ایک چادر خریدی اور اپنی بیوی سخیلہ کو اوڑھا دی۔ان سے عثمان یا عبدالرحمٰن بن عوف نے پوچھا کہ تم نے وہ چادر کیا کی۔انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو بطور صدقہ دے دی۔انہوں نے پوچھا کیا جو چیز اپنے اہل وعیال کو دی جائے وہ بھی صدقہ ہوسکتی ہے۔انہوں نے کہا میں نے حضور اکرمؐ سے اسی طرح سنا ہے۔جب حضور اکرمؐ کے علم میں یہ بات لائی گئی تو آپ نے فرمایا وہ درست کہتا ہے۔ابن الدباغ نے اس کا ذکر کر کے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۶۹۷۸۔ سیدہ سدوسؓ دختر قطبہ

سدوس دختر قطبہ بن عبد عمرو بن مسعود از بنو دینار بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم سے بیعت کی۔

۶۹۷۹۔ سیدہ سدیسہؓ انصاریہ

سدیسہ انصاریہ بروایتے وہ جناب حفصہ کی آزاد کردہ تھیں۔ اسحٰق بن یسار نے فضل بن موفق سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے سالم سے انہوں نے سدیسہ سے جو حفصہ کی آزاد کردہ تھیں اور ایک دفعہ کہا کہ جناب حفصہ نے بتایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب سے عمر نے اسلام قبول کیا ہے شیطان کا جب بھی عمر سے آمنا سامنا ہوا وہ منہ کے بل گر پڑا۔ یہی روایت عبدالرحمٰن بن فضل نے اپنے والد سے بیان کی لیکن انہوں نے اسناد میں حفصہ کا نام نہیں لیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۸۰۔ سیدہ سرّیؓ دختر نبہان

سری دختر نبہان غنویہ۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابوعمر نے ان کی نسبت عنبریہ لکھی ہے مگر اول الذکر درست اور مشہور ہے۔

جناب سرّی سے ربیعہ بن عبدالرحمٰن اور ساکنہ دختر جعد نے روایت کی کہ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ تا ابوداؤد محمد بن بشار سے انہوں نے ابوعاصم سے انہوں نے ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سری دختر نبہان غنویہ سے۔ جو زمانہ جاہلیت میں ایک گھر کی مالک تھیں بیان کیا کہ رسول کریمؐ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ دیا اور دریافت فرمایا آج کون سا دن ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کیا یہ کعبۃ الحرام نہیں ہے پھر خود ہی فرمایا شاید میں آج کے بعد تم سے اس مقام پر پھر نہ مل سکوں یاد رکھو کہ تمہارے خون، مال اور عزتیں اسی طرح ایک دوسرے پر حرام اور قابل احترام ہیں جس طرح آج کا دن اس شہر میں تمہارے لیے حرام اور قابل احترام ہے تا آنکہ تمہیں موت آ جائے اور اللہ کے سامنے پیش ہو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔ امیر ابونصر نے لکھا ہے کہ سری۔ سین پر زبر، راء مشددہ پر امالہ اور آخر میں یاء ساکنہ ہے۔

۶۹۸۱۔ سیدہ سعادؓ دختر رافع

سعاد دختر رافع بن ابوعمرو بن ثعلبہ انصاریہ از بنو مالک۔ بقول ابن حبیب انہوں نے آپ سے بیعت کی۔

۶۹۸۲۔ سیدہ سعادؓ دختر سلمہ

سعاد دختر سلمہ بن زہیر بن ثعلبہ۔ اس خاتون نے رسول کریمؐ رؤف رحیم سے درخواست کی کہ آپ انہیں اس بچے کے لیے جو ان کے پیٹ میں ہے اپنی بیعت سے مشرف فرمائیں۔ آپ نے فرمایا تو قابل احترام آزاد خاتون ہے۔

۶۹۸۳۔ سیدہ سعدہؓ دختر قمامہ

سعدہ دختر قمامہ۔ ان سے مروی ہے کہ وہ عورتوں کی امامت کیا کرتیں اور ان کے درمیان کھڑی ہوتی تھیں جیسا کہ سیدہ ام

سلمہ سے مروی ہے ایک روایت کے مطابق انہیں حضور اکرمؐ کی زیارت نصیب ہوئی۔ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۸۴۔سیدہ سعدیؓ دختر عمرو

سعدی دختر عمرو المریہ۔یہ ابوعمر کا قول ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے سعدی دختر عوف بن خارجہ بن سنان لکھا ہے یہ خاتون طلحہ بن عبیداللہ کی زوجہ اور یحیٰی بن طلحہ کی والدہ تھیں۔ان سے یحیٰی بن طلحہ،زفر بن عقیل اور محمد بن عمران بن طلحہ نے روایت کی۔

ابوالفضل بن ابوالحسن الفقیہ نے باسنادہ تا ابویعلی موصلی ہارون بن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن عبدالوہاب قناد سے انہوں نے مسعر بن کدام سے انہوں نے اسماعیل بن ابوخالد سے۔انہوں نے شعبی سے انہوں نے یحیٰی بن طلحہ سے انہوں نے اپنی والدہ سعد المریہ سے روایت کی کہ رسول کریمؐ کی وفات کے بعد ایک بار حضرت عمرؓ طلحہ کے پاس سے گزرے وہ غم زدہ تھے حضرت عمر نے فرمایا کیا تجھے اپنے عم زاد کی امارت اچھی نہیں لگی۔انہوں نے کہا انہیں ایسی کوئی بات نہیں۔میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آپ کو ایک ایسے کلمے کا علم ہے کہ جسے اگر کوئی بندہ بوقت وفات پڑھ لے تو اس کے نامہ اعمال میں نور ہی نور ہوگا اور اس کے جسم اور روح کو مرتے وقت مسرت حاصل ہوگی۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا مجھے اس کلمے کا علم ہے یہ وہی کلمہ ہے جو حضور اکرمؐ اپنے چچا سے کہلوانا چاہتے تھے اور اس سے بہتر کوئی کلمہ ہوتا تو آپ اس کا حکم دیتے۔(لا الہ الا اللہ) تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۸۵۔سیدہ سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سعدی غیر منسوب۔ان کی حدیث کو عبدالواحد بن زیاد نے عثمان بن حکیم سے انہوں نے ابوبکر بن عبداللہ سے انہوں نے اپنی دادی سعدی سے (یا اسماء سے) کہ رسول اکرم ضباعہ دختر زبیر بن عبدالمطلب کے گھر تشریف لے گئے اور انہیں کہا چچی جان (راوی کو غلطی لگ گئی ہے زبیر حضور نبی کریم کے چچا تھے۔ضباعہ آپ کی عم زاد ہوں گی) آپ ضرور حج کریں۔انہوں نے معذرت کی کہ میں کافی جسیم عورت ہو اور ایسے موقع پر میرا دم گھٹ جاتا ہے آپ نے فرمایا اچھا آپ اس شرط پر حج کریں کہ اگر آپ کا دم گھٹنے لگا تو احرام کھول دیجئے گا۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۸۶۔سیدہ سعیدہؓ دختر رفاعہ

سعیدہ دختر رفاعہ بن عمرو بن عبید بن امیہ انصاریہ اشہلیہ بقول ابن حبیب انہوں نے رسول کریمﷺ سے بیعت کی۔

۶۹۸۷۔سیدہ سعیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سعیدہ۔مقاتل بن حبان کا بیان ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور اکرمؐ اور کفار مکہ کے درمیان جو معاہدہ طے پایا تھا اس میں یہ شرط بھی تھی کہ اگر کوئی آدمی مکے سے مسلمان ہو کر حضور اکرمﷺ کے پاس آ گیا تو اسے واپس بھیج دینا ہوگا کچھ عرصے کے بعد سعیدہ نامی خاتون جو ابوصیفی راہب کی زوجہ تھیں اور وہ مشرک مقیم مکہ تھا بھاگ کر مکے سے مدینے آ گئیں۔کفار مکہ نے ان کی واپسی کا مطالبہ کیا حضور نے فرمایا معاہدے میں مرد کا ذکر ہے۔(اس لئے عورت کی واپسی کا تقاضا غلط ہے۔) اس پر یہ آیت نازل ہوئی فامتحنوھن" یعنی انہیں آزماؤ اور اچھی طرح جانچ پڑتال کرو تاکہ بعد میں پشیمانی نہ ہو۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا

ہے۔

۶۹۸۸۔سیدہ سعیرہؓ اسدیہ

سعیرہ اسدیہ بقول جعفر اس حدیث کا اسناد مخدوش ہے۔ابن مندہ وغیرہ نے ان کا نام شعیرہ اور جعفر مستغفری نے سعیرہ لکھا ہے اور یہی درست ہے عطاء خراسانی نے عطاء بن ابورباح سے روایت کی کہ ایک بار مجھے عبداللہ بن عباس نے کہا کیا میں تمہیں دنیا میں جنتی انسان دکھاؤں؟ انہوں نے مجھے ایک موٹی سی زرد چہرہ حبشن دکھائی اور کہا کہ یہ عورت سعیرہ اسدیہ ہے جو ایک بار حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے مرض جنون ہے آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفا فرمائے آپ نے فرمایا اگر تو چاہتی ہے کہ تیری شفایابی کے لئے جناب باری میں دعا کروں تو تندرست ہو جائے گی مگر شفایابی کے بعد تیرے سارے اعمال اچھے اور برے بھی لکھے جائیں گے لیکن اگر تو اس مرض کو صبر سے برداشت کر سکے تو میں تجھے جنت کی بشارت دیتا ہوں اس نے صبر کر کے جنت ہتھیالی۔

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے اس اسناد سے اپنی برأت کا اظہار کیا ہے۔

۶۹۸۹۔سیدہ سفانہؓ دختر حاتم

سفانہ دختر حاتم طائی ہم ان کے بھائی عدی کے ترجمے میں ان کا نسب بیان کر آئے ہیں۔ان کے والد حاتم کی کنیت ابوسفانہ تھی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کے ایک دستہ فوج نے سفانہ کو قید کر لیا اور حضور اکرمؐ کے سامنے پیش کیا آپ نے دروازہ مسجد کے سامنے ایک حجرے میں ان کے قیام کا بندوبست فرمایا نبی کریم وہاں سے گزرے تو سفانہ نے اٹھ کر گزارش کی۔یارسول اللہ! میرا والد فوت ہو گیا ہے اور میرا کفیل غائب ہے آپ مجھ پر کرم فرمائیں۔ اللہ آپ کو اس کی جزا دے گا دریافت فرمایا تیرا کفیل کون ہے۔کہا عدی بن حاتم فرمایا اللہ اور رسول کا بھگوڑا۔حضور اکرمؐ مجھے اسی حالت میں چھوڑ کر آگے نکل گئے۔

اسی طرح تیسری بار پھر میرے پاس سے گزرے اور ایک آدمی نے جو حضور اکرم ﷺ کے پیچھے چل رہے تھے اشارہ کیا کہ میں اپنی عرضداشت پھر پیش کروں چنانچہ میں نے مذکورہ بالا کلمات پھر دہرائے فرمایا تم جلدی نہ کرو۔کوئی اچھا قابل اعتماد آ جائے تو میں تمہیں جانے کی اجازت دے دوں گا۔میں نے آپ کے پیچھے چلنے والے کے بارے میں دریافت کیا۔بتایا گیا کہ وہ علی بن ابی طالب ہیں۔

چند دن ہی گزرے تھے کہ بنو بلی کا ایک قافلہ وہاں آ گیا۔میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور گزارش کی کہ میرے قبیلہ کے کچھ لوگ آ گئے ہیں۔ مجھے ان کے ساتھ جانے کی اجازت دی جائے آپ نے مجھے کپڑے سواری اور زادراہ عطا فرمایا اور میں شام میں اپنے بھائی سے جا ملی۔عدی نے مجھ سے دریافت کیا تمہارا اس آدمی (رسول کریم ﷺ) کے بارے میں کیا خیال ہے؟ میں نے جواب دیا کہ تم فوراً ان کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔

یونس نے یہ حدیث اسی طرح بیان کی ہے مگر سفانہ کا نام نہیں لیا ہاں البتہ اور علما نے ان کا نام لیا ہے نیز عبدالعزیز بن ابی رواد نے اس روایت کو اسی طرح بیان کر کے یہ اضافہ کیا ہے کہ سفانہ نے اسلام قبول کیا اور خود کو اس سانچے میں ڈھال لیا ابونعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۹۰۔سیدہ سکینہؓ دختر ابووقاص

سکینہ دختر ابووقاص ام الحکم۔ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوالطیب حبیب بن محمد سے بذریعہ قرأت والد انہوں نے ابوالعباس احمد بن محمد نعمان سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن علی سے انہوں نے ابوعروبہ حسین بن محمد سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے مکی بن ابراہیم سے انہوں نے ہاشم بن ہاشم سے انہوں نے ام الحکم سکینہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے جہاد کا ذکر فرمایا تو دریافت کیا گیا یا رسول اللہ عورتوں کا جہاد کیا ہے؟ فرمایا حج۔ ابوعروبہ نے اس خاتون کو صحابیہ شمار کیا ہے۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۹۱۔سیدہ سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سکینہ غیر منسوبہ۔ان سے ان کے مولیٰ ابوصالح نے جناب رسالت مآب سے روایت کی ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۹۲۔سیدہ سلامہؓ دایہ ابراہیمؓ

سلامہ دایۂ ابراہیم جو حضور اکرم ﷺ کے صاحبزادے تھے ان سے انس بن مالک نے روایت کی۔ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن حسن یقطینی سے انہوں نے عمر بن سعید بن سنان منجبی سے (ح) احمد نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے ہاشم بن عمار سے انہوں نے اپنے والد عمار بن نصیر سے انہوں نے عمرو بن سعید خولانی سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے سلامہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یا رسول اللہ! آپ اکثر و بیشتر مردوں کو بشارتوں سے نوازتے ہیں اور خواتین کا ذکر نہیں فرماتے حضور نے پوچھا کیا تو ان سب کی طرف سے وکالت کر رہی ہے۔انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! انہوں نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں آپ سے دریافت کروں فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ جب تمہارے پیٹ میں بچہ ہو اور تمہارا شوہر تم سے خوش ہو تو تمہیں اس روزہ دار کا اجر ملے گا جو اللہ کی راہ میں سینہ سپر ہو کر کھڑا ہے اور جب دردزہ ہوتا ہے تو زمین و آسمان کی مخلوق کو علم نہیں ہوتا ہے کہ خدا نے اس میں اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا بندوبست کر رکھا ہے؟

یہ حدیث ولادت رضاعت اور ترتیب اولاد کے بارے میں ہے۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۹۳۔سیدہ سلامہؓ دختر حر ازدیہ

سلامہ دختر حر ازدیہ ایک روایت میں جعفیہ اور ایک میں فزاریہ مذکور ہے یہ خاتون خرشہ بن حر کی ہمشیرہ تھیں۔انہوں نے حضور اکرمؐ سے کئی احادیث روایت کیں جن میں سے ایک یہ ہے۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ام غراب سے جو بنوفزارہ کی آزاد کردہ کنیز تھیں انہوں نے اپنی آزاد کردہ کنیز سے جس کا نام عقیلہ تھا انہوں نے سلامہ دختر حر سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ نمازیوں کو امام میسر نہ ہوگا کہ نماز پڑھائے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے البتہ ابوعمر نے اس ترجمے میں ام داؤد واشیہ کا ذکر کیا ہے جنہوں نے سلامہ دختر حر سے روایت کی کہ وہ بچپن میں بکریاں چراتی تھیں۔ ہم اسے سلامہ واشیہ کے ترجمے میں انشاء اللہ بیان کریں گے۔

۶۹۹۴۔ سیدہ سلامہؓ دختر سعد بن شہید

سلامہ دختر سعد بن شہید از بنوعمرو بن عوف جو بنوطلحہ بن ابوطلحہ کی والدہ تھیں۔ بقول ابن حبیب انہوں نے بعد از فتح مکہ حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۶۹۹۵۔ سیدہ سلامہ ضبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سلامہ ضبیہ۔ ام داؤد واشیہ نے سلامہ ضبیہ سے وہ حدیث روایت کی جو بقول ابوعمر، عبداللہ بن داؤد خریبی نے ان سے لی۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا نام سلامہ واشیہ بیان کیا ہے اور ان دونوں نے عبداللہ بن داؤد خریبی سے انہوں نے ام داؤد واشیہ سے انہوں نے سلامہ سے روایت کی کہ جب ابتدائے اسلام میں میں بکریاں چراتی تھیں۔ ایک دن حضور کا وہاں سے گزر ہوا۔ پوچھا تو کس چیز کی گواہی دیتی ہے؟ میں نے کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ تو آپ نے تبسم فرمایا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔ ابونعیم کا قول ہے کہ ان کے خیال میں یہ خاتون اور سلامہ دختر حر ایک ہیں۔ ابن مندہ نے ان کی نسبت واشیہ لکھی ہے اور اس حدیث کو مسدد خریبی سے انہوں نے سلامہ دختر حر سے روایت کیا ہے۔

ابن اثیر کے مطابق اس خاتون پر دو ترجمے لکھے ہیں اور ان کی حدیث کو خریبی سے انہوں نے ام داؤد الواشیہ سے روایت کی اسی سلامہ دختر حر کے ترجمے میں خریبی کی حدیث کو ام داؤد سے انہوں نے سلامہ سے روایت کیا اس سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہیں جیسا کہ ابونعیم کی رائے ہیں۔

۶۹۹۶۔ سیدہ سلامہؓ دختر معقل خزاعیہ

سلامہ دختر معقل خزاعیہ ابوعمر نے انصاریہ لکھا ہے۔ ابوعاصم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے کہ ان کا تعلق خارجہ قیس عیلان سے تھا۔ عبدالوہاب بن علی بن سکینہ صوفی نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے عبداللہ بن محمد نفیلی سے انہوں نے محمد بن سلمہ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے خطاب بن صالح سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے سلامہ دختر معقل سے جن کا تعلق خارجہ قیس عیلان سے تھا ان کا بیان ہے کہ میرا چچا جاہلیت میں مجھے لے کر آیا اور مجھے حباب بن عمرو انصاری نے جو ابوالیسر کا بھائی تھا خرید لیا اور میرے بطن سے عبدالرحمٰن پیدا ہوا اور مر گیا اور اس کی بیوی نے مجھ سے کہا اب یہ بہتر ہوگا کہ تجھے کوئی اسلام کا پیروکار خرید لے میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور واقعہ بیان کیا آپ نے دریافت فرمایا کہ حباب کا وارث کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ابوالیسر بن عمرو جو حباب کا بھائی ہے۔ حضور اکرم نے فرمایا تم اسے آزاد کر دو اور جب تمہیں معلوم ہو کہ میرے

پاس کچھ غلام آئے ہیں تم آنا اس کے بدلے میں ایک غلام دے دوں گا انہوں نے مجھے آزاد کردیا۔ بعد میں جب آپ کے پاس غلام آئے تو آپ نے انہیں ایک غلام دے دیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۹۷۔ سیدہ سلمیٰؓ انصاریہ

سلمیٰ انصاریہ غیر منسوبہ حضور اکرمؐ سے بیعت کی محمد بن اسحٰق نے ایک انصاری سے انہوں نے اپنی والدہ سلمیٰ سے روایت کی کہ میں انصار کی چند خواتین کے ساتھ حضور اکرم کی بیعت کو حاضر ہوئی۔ آپ نے ہم سے عہد لیا کہ ہم اپنے شوہروں کو دھوکا نہیں دیں گی۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا اور لکھا ہے کہ ان کے والد کا نام قیس تھا۔ ہم انشاء اللہ پھر ان کا ذکر کریں گے۔

۶۹۹۸۔ سیدہ سلمیٰ اودیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سلمیٰ اودیہ یہ خیال درست نہیں کہ اہل کوفہ کو ان کی احادیث کا علم ہے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۹۹۔ سیدہ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سلمیٰ۔ ابویاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے سلمیٰ دختر حمزہ سے روایت کی کہ ان کا مولیٰ مر گیا اور بیٹی رہ گئی۔ حضور ﷺ نے ان کی بیٹی کو وراثت کا نصف دے دیا اور دوسرا نصف یعلی کو دے دیا جو سلمیٰ کا بیٹا تھا۔

۷۰۰۰۔ سیدہ سلمیٰؓ دختر ابوذویب

سلمیٰ دختر ابوذویب جو حلیمہ کی بہن تھیں اور حلیمہ آپ کی رضاعی والدہ تھیں اور سلمیٰ حضور ﷺ کی خالہ تھیں۔ حضور سے ملنے آتیں تو آپ اپنی چادر زمین پر بچھا دیتے اور انہیں بٹھا دیتے اور ماں کہہ کر بلاتے اور خوش آمدید کہتے۔ جعفر مستغفری نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۰۱۔ سیدہ سلمیٰؓ خادمہ حضور اکرمؐ

سلمیٰ حضور اکرمؐ کی خدمت گزار اور جناب صفیہ کی مولیٰ تھیں۔ یہ خاتون ابورافع کی زوجہ تھیں۔ ایک روایت کے مطابق یہ خاتون بھی حضورؐ کی مولیٰ اور خاتون جنت اور جناب ابراہیم کی دایہ تھیں اور انہوں نے خاتون جنت کو حضرت علی اور اسماء بنت عمیس کے ساتھ نہلایا تھا اور غزوہ خیبر میں حضور کی ہمرکاب تھیں۔ ذیل کی حدیث ان سے مروی ہے۔ اسماعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے حماد بن خالد خیاط سے انہوں نے قائد مولیٰ آل ابو رافع سے انہوں نے علی بن عبیداللہ سے انہوں نے اپنی دادی سے جو حضور اکرمؐ کی خدمت گزار تھیں روایت کی کہ جب بھی حضور اکرمؐ کے کوئی پھوڑی پھنسی نکل آتی تو میں اس پر مہندی لگا دیتی اور یہ روایت عبیداللہ بن علی اپنی دادی سلمیٰ سے روایت کی ترمذی کہتے ہیں کہ صحیح نام عبداللہ بن علی ہے۔

ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے ابوبکر بن مالک سے انہوں نے عبداللہ بن احمد سے انہوں نے

اپنے والد سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم سے انہوں نے والد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ ابورافع کی بیوی سلمٰی اپنے خاوند کے خلاف شکایت کرنے کے لئے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ حضور اکرمؐ نے پوچھا اے رافع! تمہارے درمیان کیا جھگڑا ہے؟ ابورافع نے کہا یا رسول اللہ سلمٰی مجھے دکھ دیتی ہے۔ حضور اکرمؐ نے سلمٰی سے پوچھا تو اسے کیوں ستاتی ہے؟ اس نے جواب دیا یا رسول اللہؐ! ایسی کوئی بات نہیں۔ ابورافع نے دوران نماز میں پیٹ سے ہوا نکالی میں نے اسے کہا کہ حضور اکرم نے فرمایا ہے کہ اگر ایسی صورت پیش آجائے تو از سر نو وضو کر لیا جائے۔ اس بات پر اس نے مجھے مارا حضور اکرم ﷺ سن کر ہنس دیئے اور فرمایا ابورافع! سلمٰی نے ٹھیک بات کہی ہے۔ اسے نہ مارا کرو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۰۲۔ سیدہ سلمٰیؓ دختر زید

سلمٰی دختر زید بن تیم بن امیہ بن بیاضہ بن خفاف بن سعد بن مرہ بن مالک بن اوس انصاریہ اوسیہ۔ وہ بنو جعادرہ سے ہیں اور ان کا شمار بنو عبدالاشہل میں ہوتا ہے۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔

۷۰۰۳۔ سیدہ سلمٰیؓ دختر صخر

سلمٰی دختر صخر ام الخیر۔ ابوبکر صدیق کی والدہ تھیں۔ ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت ان کا ذکر تفصیل سے کریں گے۔

۷۰۰۴۔ سیدہ سلمٰیؓ دختر عمرو

سلمٰی دختر عمرو بن حبیش بن لوذان بن عبدود جو منذر کی ہمشیرہ تھیں ان کا تعلق بنو ساعدہ سے تھا۔

۷۰۰۵۔ سیدہ سلمٰیؓ دختر عمیس

سلمٰی دختر عمیس خثعمیہ ہمشیرہ اسماء۔ ان کا نسب ہم ان کی بہن کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ ان بہنوں میں شامل ہیں جن کے بارے میں حضور اکرم نے فرمایا تھا "اخوات مؤمنات" یہ خاتون حضرت حمزہ ﷺ کی بیوی تھیں ان کی شہادت کے بعد ان سے شداد بن اسامہ بن ہاد لیثی نے نکاح کر لیا تھا اور عبداللہ اور عبدالرحمٰن نامی دو لڑکے ان کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ حمزہ کی زوجہ کا نام اسماء دختر عمیس تھا اور شداد نے ان سے شادی کی تھی اور پھر جعفر نے لیکن یہ غلط ہے۔

ہمام نے قتادہ سے انہوں نے سلمٰی سے روایت کی کہ ان کا مولیٰ مر گیا اور ایک بیٹی وارث چھوڑ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیٹی کو وراثت کا نصف اور نصف یعلی کو جو حمزہ کا بیٹا تھا دے دیا۔ سلمٰی بنت حمزہ کے ترجمے میں یہ ذکر ہو چکا ہے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ جو شخص اسماء کو اولاً حمزہ کی پھر شداد کی اور آخر میں جعفر کی بیوی قرار دیتا ہے وہ غلطی پر ہے کیونکہ اس بات پر اہل السیر کا اتفاق ہے کہ جعفر اپنی بیوی اسماء کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے۔ وہاں ان کے ہاں بچے پیدا ہوئے اور جعفر نے جب حبشہ سے مدینے کو مراجعت کی تو حضور اکرمؐ خیبر کے محاصرے میں مصروف تھے اور حمزہ غزوۂ احد میں قتل ہو چکے تھے یہ کیسے ممکن ہے کہ اسماء اس دوران میں شداد کے نکاح میں آتی ہوں حالانکہ وہ تو حمزہ کی زندگی ہی میں حبشہ چلی گئیں تھیں۔ نیز

اس میں بھی شبہ نہیں کہ جعفر کی شہادت کے بعد اسماء سے حضرت ابوبکر نے شادی کی اور ان کے بطن سے محمد پیدا ہوئے اور ابوبکر کی وفات کے بعد حضرت علی نے اسماء سے نکاح کیا۔ اس بناء پر صحیح امر یہی ہے کہ حمزہ کی زوجہ کا نام سلمٰی تھا۔

اس کے ثبوت میں یہ واقعہ پیش کیا جا سکتا ہے کہ جب عمرۂ قضا کے موقع پر حضرت علی نے حمزہ کی بیٹی کو اپنی تحویل میں لے لیا تو جعفر اور زید بن حارثہ نے حضور ﷺ کے سامنے اپنا استحقاق پیش کیا تو حضور نے اس بچی کو یہ کہہ کر جعفر کے سپرد کر دیا کہ خالہ والدہ کے برابر ہوتی ہے۔

۷۰۰۶۔ سیدہ سلمیٰ رضی اللہ عنہا دختر قیس

سلمٰی دختر قیس بن عبید بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار ان کی کنیت ام منذر تھی اور سلیط بن قیس کی ہمشیرہ تھیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی (از جانب والد) پھوپھی تھیں اور ابن مندہ کے مطابق ان کی کنیت ام ایوب تھی لیکن پہلی روایت درست ہے۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی اور بیعت رضوان کے موقع پر موجود تھیں۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے سلیط بن ایوب سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے سلمٰی دختر قیس سے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ تھی نیز جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی تھیں۔ روایت کی کہ ہم نے حضور اکرمؐ سے اس امر پر بیعت کی کہ ہم شرک نہ کریں گی نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کی مرتکب ہوں گی نہ اولاد کو قتل کریں گی اور نہ کسی پر بہتان اور افترا باندھیں گی اور نہ اپنے شوہروں کی جائز بات میں نافرمانی کریں گی اور نہ اپنے شوہروں کو دھوکا دیں گی جب ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل سے اٹھ کر باہر آئیں تو میں نے ساتھ کی ایک عورت سے کہا کہ دھوکے کے لفظ سے حضور اکرم ﷺ کی کیا مراد تھی؟ جاؤ اور آپ سے پوچھ آؤ میں نے جا کر پوچھا تو آپ نے فرمایا تو اپنے خاوند کا مال لے لے اور کوئی دوسرا اس سے فائدہ اٹھائے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابوعمر کے اس قول میں "هی احدی خالات النبی من جهة ابیه" اب سے مراد جد یعنی عبدالمطلب ہیں کیونکہ آپ کے والد جناب عبداللہ کی والدہ بنومخزوم سے تھیں لیکن آپ کے دادا عبدالمطلب کی والدہ بنوعدی بن نجار سے تھیں (سلمٰی دختر عمرو بن زید خزرجیہ) اور مرد کے رشتہ دار از جانب خواتین خود اس کی اس کے والد اور دادا کی خالائیں ہوتی ہیں۔ ہم نے حضور اکرمؐ کا سلسلہ نسب الکامل فی التاریخ میں تفصیل سے لکھا ہے۔

۷۰۰۷۔ سیدہ سلمیٰ رضی اللہ عنہا ام مسطح

سلمٰی ام مسطح بن اثاثہ۔ اس خاتون کا ذکر حدیث افک میں آیا ہے۔ ہم نے کنیتوں کے تحت ان کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے۔

۷۰۰۸۔ سیدہ سلمیٰ رضی اللہ عنہا دختر محرز

سلمٰی دختر محرز بن عامر انصاریہ از بنوعدی بقول ابن حبیب انہوں نے آپ سے بیعت کی۔

۷۰۰۹۔ سیدہ سلمیٰؓ دختر نصر

سلمیٰ دختر نصر محاربیہ۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بروایتے انہیں حضور ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور ابوموسیٰ نے ان سے بایں سند حدیث بیان کی ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابو غالب کوشیدی سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن عبداللہ حضرمی سے انہوں نے منجاب بن حارث سے انہوں نے علی بن مسہر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے سلمیٰ دختر نصر محاربیہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت عائشہ سے ولد الزنا کی آزادی کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا اسے آزاد کردو۔

ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۱۰۔ سیدہ سلمیٰؓ دختر یعار

سلمیٰ دختر یعار اور بروایتے تعار یعنی اس نام کا حرف اول یا کی بجائے تا ہے یہ خاتون شیبۃ کی ہمشیرہ تھیں۔

۷۰۱۱۔ سیدہ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سلمیٰ غیر منسوبہ۔ ان سے ان کے پوتے عبیداللہ بن علی نے روایت کی۔ اسحٰق بن ابراہیم حبیبی نے فائد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبیداللہ بن علی سے جو ان کا مولی تھا انہوں نے اپنی دادی سلمیٰ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہم نے آپ کے لئے خزیرہ تیار کیا ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے اس خاتون کا ذکر کیا ہے لیکن میرے نزدیک یہ وہی خاتون ہے جن کا ذکر ہم ابو رافع کی بیوی کی حیثیت سے کر آئے ہیں اور ابوعمر نے فضل بن سلیمان سے انہوں نے فائد مولی عبیداللہ سے انہوں نے عبیداللہ بن علی بن رافع سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کے لئے خزیرہ تیار کر کے پیش کیا اور آپ نے تناول فرمایا۔ آپ کے ساتھ کچھ صحابی بھی تھے۔ تھوڑا سا بچ گیا اتنے میں وہاں سے ایک بدو کا گزر ہوا۔ اس نے بچا ہوا حلوہ ہاتھ میں اٹھا لیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اسے رکھ دو اور بسم اللہ پڑھ کر اپنے سامنے سے کھاؤ راوی کا بیان ہے کہ اس نے حسب ارشاد تعمیل کی وہ سیر ہو گیا اور پھر بھی کچھ بچ رہا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۱۲۔ سیدہ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سلمیٰ۔ ابن مندہ ابونعیم نے ان کا علیحدہ ذکر کیا ہے اور یہ خاتون قبل الذکر سے مختلف ہیں۔ انہوں نے ایک طویل حدیث میں بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ خدا نے چار ہزار نبی مبعوث فرمائے اسے محمد بن عقبہ نے وہب بن عبداللہ بن کعب سے روایت کیا۔

۷۰۱۳۔ سیدہ سمراءؓ دختر قیس

سمراء (ایک روایت میں سمیرا ہے) دختر قیس انصاریہ ابوامامہ بن سہل بن حنیف کی حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ تینوں نے ان

کا ذکر کیا ہے مگر ابوعمر نے ان کا نام سمیراء لکھا ہے۔

۷۰۱۴۔ سیدہ سمیہؓ عمار کی والدہ

سمیہ (ام عمار بن یاسر) دختر خباط۔ یہ خاتون ابوحذیفہ بن مغیرہ کی لونڈی تھیں اور یاسر ابوحذیفہ کے حلیف تھے۔ اس لئے ابو حذیفہ نے انہیں سمیہ سے بیاہ دیا۔ جب عمار پیدا ہوئے تو ابوحذیفہ نے انہیں آزاد کر دیا۔ عمار سابقین فی الاسلام میں سے تھے اور بروایتے ان کا نمبر ساتواں تھا اور یہ ان لوگوں میں ہیں جنہیں اسلام کے لئے سخت تکلیفیں برداشت کرنا پڑیں۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ انہیں خاندان عمار کے کئی آدمیوں نے بتایا کہ جناب سمیہ کو بنو مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم نے اسلام کی وجہ سے سخت عذاب دیئے انہوں نے اسلام کے سوا ہر چیز سے انکار کیا تا آنکہ وہ قتل کر دی گئیں اور رسول اکرم ﷺ جب بھی ان لوگوں کے پاس سے گزرتے انہیں مکے کی گرم دوپہر کو تکلیف میں مبتلا دیکھتے تو فرماتے اے آل یاسر ہمت نہ ہارنا اللہ نے تم سے جنت کا وعدہ کیا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ابوجہل نے اپنے نیزے کی انی ان کی شرمگاہ میں چبھو دی تھی۔ جس سے وہ شہید ہو گئی تھیں اور سمیہ اسلام کے نام پر شہید ہونے والی پہلی خاتون تھیں۔ یہ ہجرت سے پہلے قتل کر دی گئیں۔ اور یہ ان لوگوں میں سے تھیں جنہوں نے ابتدائے اسلام میں اظہار اسلام کیا تھا۔ بقول مجاہد مکے میں ابتداءً سات آدمیوں نے اظہار اسلام کیا۔ رسول کریم ﷺ ابوبکرؓ بلالؓ خبابؓ صہیبؓ عمار اور سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اول الذکر دو حضرات اپنے قبیلوں کی پشت پناہی سے کفار کی دست برد سے بچ گئے۔ مگر باقی افراد کو لوہے کی زرہیں پہنا کر گرم دھوپ میں لٹا دیا جاتا تھا۔ اور ابوجہل آیا اور اس نے اپنے نیزے کی انی کو ان کی شرمگاہ میں چبھو دی تھی جس کی وجہ سے وہ شہید ہو گئی تھیں۔

ابن قتیبہ لکھتے ہیں کہ یاسر کی شہادت کے بعد جناب سمیہ نے ایک رومی غلام ازرق سے نکاح کر لیا جو حارث بن کلدہ ثقفی کا غلام تھا۔ اس سے جو بچہ پیدا ہوا اس کا نام سلمہ رکھا گیا جو عمار کا ماں جایا بھائی تھا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یہ ابن قتیبہ کا وہم ہے کیونکہ ازرق نے سمیہ ام زیاد سے نکاح کیا تھا اس بنا پر سلمہ زیاد کا بھائی ہے نہ کہ عمار کا ابن قتیبہ کو یہ غلطی دونوں خواتین کی ہمنامی کی وجہ سے لگی اور ام عمار اور ام زیاد میں فرق کرنا بھول گئے۔ واللہ علم۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

خباط: ابن ماکولا نے خباط کو خا اور با سے لکھا ہے اور بعض لوگوں نے خا اور یا سے لکھا ہے۔ اور اسی طرح ابونعیم نے اس کو ضبط میں لایا ہے۔

۷۰۱۵۔ سیدہ سناءؓ دختر اسماء

سناء دختر اسماء بن صلت سلمیہ حضور اکرمؐ کا ان سے نکاح ہوا تھا لیکن وہ رخصتی سے پہلے ہی فوت ہو گئیں۔ ان کا ذکر ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ نے حفص بن نضر اور عبدالقاہر بن سدی سلمیوں سے کیا ہے اور لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی کی تھی اور کہا ہے کہ یہ خاتون عبداللہ بن حازم بن اسماء بن صلت سلمی امیر خراسان کی پھوپھی تھیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۱۶۔ سیدہ سنبلہؓ دختر ماعز

سنبلہ دختر ماعز بن قیس بن خلدہ انصاریہ از بنوزریق۔ بہ قول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۰۱۷۔ سیدہ سنینہؓ دختر مخنف

سنینہ دختر مخنف بن زید نکریہ۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور ان سے ایک حدیث حبہ دختر شماخ نکریہ نے روایت کی۔ نکریہ۔ نون کے ساتھ اور بقول بعض باء کے ساتھ ہے۔

۷۰۱۸۔ سیدہ سہلہؓ دختر سعد

سہلہ دختر سعد ساعدی و ہمشیرہ سہل بن سعد۔ ان کی حدیث کو منصور بن عمار نے ابن لہیعہ سے انہوں نے عبداللہ بن ہبیرہ سے انہوں نے سہلہ دختر سعد سے روایت کیا انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یا رسول اللہ! ایک بیوی بعض اوقات اپنے شوہر کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے حیلے حوالوں سے کام لیتی ہے۔ فرمایا یہ متاع دنیا ہے۔ آخرت میں اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۱۹۔ سیدہ سہلہؓ دختر سہل

سہلہ دختر سہل طبرانی نے ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے کتابتہً ابو غالب سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے عبدالملک بن یحیٰ سے انہوں نے والد سے انہوں نے ابولہیعہ سے انہوں نے عبداللہ بن ہبیرہ سے انہوں نے سہلہ دختر سہل سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا احتلام سے عورت پر بھی غسل واجب ہو جاتا ہے فرمایا ہاں اگر اخراج منی ہو جعفر مستغفری نے اسے سہل بن سہیل کے ترجمے میں بیان کیا ہے البتہ انہوں نے ذیل کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے "**یا رسول الله برح الخفاء**"، یعنی جب پوشیدہ چیز ظاہر ہو جائے)۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ دونوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ احتمال ہے کہ یہ خاتون سہیل کی بیٹی ہوں۔ ابن اثیر لکھتے ہیں عجب نہیں کہ سہلہ سہیل بن سعد کی ہمشیرہ ہو کیونکہ راوی نے دونوں تراجم میں "ابن لہیعہ نے ابن ہبیرہ سے" کا ذکر کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ راوی نے ہمشیرہ کو بیٹی بنا دیا ہو۔ واللہ اعلم

۷۰۲۰۔ سیدہ سہلہؓ دختر سہیل

سہلہ دختر سہیل بن عمرو قرشیہ از بنو عامر بن لوی۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں یہ خاتون ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کی زوجہ تھیں۔ اپنے شوہر کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی اور یہ اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں سے تھیں اور وہاں ان کے بطن سے محمد پیدا ہوئے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس کا نام لیا ہے نیز یہ بھی لکھا ہے کہ ان کی زوجہ سہلہ دختر سہیل بن عمرو جو بنو عامر بن لوی کا بھائی تھا بھی ہمراہ تھیں وہاں محمد بن ابوحذیفہ

پیدا ہوئے۔ یہ لاولد رہے نیز بقول ابوعمروز بیر سہلہ دختر سہیل ہی ام سلیط بن عبداللہ بن اسود قرشی اور ام بکیر بن شماخ بن سعید بن قائف اور ام سالم بن عبدالرحمٰن بن عوف ہیں۔ ابواحمد نے باسنادہ ابوداؤد سلیمان بن اشعث سے انہوں نے عبدالعزیز بن یحییٰ سے انہوں نے محمد بن سلمہ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ سہلہ دختر سہیل مرض استحاضہ میں مبتلا ہوگئی حضور اکرمؐ نے حکم دیا کہ ہر نماز کے لئے غسل فرض ہے جب اس میں انہیں تکلیف محسوس ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل مغرب وعشاء کے لئے ایک غسل اور صبح کے لئے ایک غسل کرلیا کرو یہی وہ خاتون ہیں جنہوں نے سالم مولیٰ ابوحذیفہ کو دودھ پلایا تھا۔ ان کا قصہ ہم ابوحذیفہ اور سالم کے تراجم میں بیان کر آئے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۲۱۔ سیدہ سہلہؓ دختر عاصم

سہلہ دختر عاصم بن عدی انصار یہ غزوۂ خیبر کے موقع پر پیدا ہوئیں اور آپ نے ان کا نام سہلہ تجویز فرمایا عبدالعزیز بن عمران نے سعید بن زیاد سے انہوں نے حفص بن عمر بن عبدالعزیز بن عوف سے انہوں نے اپنی دادی سہلہ سے روایت کی کہ میں غزوۂ خیبر کے موقعہ پر پیدا ہوئی اور حضور اکرمؐ نے میرا نام سہلہ رکھا اور دعا فرمائی کہ خدا تمہارے کام میں آسانی پیدا کرے اور مال غنیمت سے مجھے بھی حصہ عطا فرمایا اور عبدالرحمٰن بن عوف سے اسی دن میرا نکاح پڑھایا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۲۲۔ سیدہ سہیمہؓ دختر اسلم

سہیمہ دختر اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی

۷۰۲۳۔ سیدہ سہیمہؓ اہلیہ رفاعہ قرظی

سہیمہ زوجہ رفاعہ قرظی۔ ہم ان کا ذکر رفاعہ اور عبدالرحمٰن بن زبیر کے تراجم میں کر آئے ہیں۔ ایک روایت میں ان کا نام تمیمہ اور ایک میں عائشہ آیا ہے۔

۷۰۲۴۔ سیدہ سہیمہؓ دختر عمیر

سہیمہ دختر عمیر مزنیہ۔ یہ خاتون رکانہ بن عبد یزید المطلبی کی زوجہ تھیں۔ محمد بن سرایا بن علی نے ابوزرعہ سے انہوں نے محمد بن ادریس شافعی سے انہوں نے ان کے چچا محمد بن علی سے انہوں نے عبداللہ بن سائب سے انہوں نے نافع بن عجیر سے انہوں نے عبد یزید سے روایت کی کہ رکانہ نے اپنی بیوی سہیمہ کو طلاقِ البتہ دے دی۔ پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ میں نے سہیمہ کو صرف طلاق البتہ دی ہے۔ اور خدا کی قسم کہ میرا ارادہ صرف ایک ہی طلاق کا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم کہ تو نے صرف ایک ہی طلاق دی ہے؟ تو رکانہ نے اس کی تصدیق کی۔ آپ نے سہیمہ کو واپس بھیج دیا اور انہوں نے دوسری طلاق حضرت عمر کے عہد خلافت میں اور تیسری حضرت عثمان کے عہد میں دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۲۵۔ سیدہ سہیمہ دختر مسعود

سہیمہ دختر مسعود بن اوس بن مالک بن سواد انصاریہ ظفریہ۔ جابر بن عبداللہ کی زوجہ تھیں۔ ان کے بطن سے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔ بقول ابن حبیب انہوں نے آپ سے بیعت کی۔

۷۰۲۶۔ سیدہ سوادہؓ دختر مسرج

سوادہ دختر مسرج کندیہ۔ ایک روایت میں سودہ مذکور ہے۔ اور یہ قول نہایت مشہور ہے۔ ان سے عروہ بن فیروز نے روایت کی کہ میں ان لوگوں میں موجود تھی جب خاتون جنت دردزہ میں مبتلا تھیں۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تشریف لائے پوچھا فاطمہ کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ابھی تکلیف کم نہیں ہوئی فرمایا جب وضع حمل ہو جائے تو کسی سے کچھ نہ کہنا حسن پیدا ہوئے تو میں نے ان کی نال کاٹ کر (زرد رنگ کے کپڑے) میں لپیٹ دیا۔ اتنے میں حضور اکرمؐ تشریف لائے اور میں نے آپ کو وضع حمل اور بچے کی نال کاٹنے اور ان کو زرد رنگ کے کپڑے میں لپیٹنے کے بارے میں بتایا۔ آپ نے بچے کو بلوایا اور زرد رنگ کا کپڑا اتار کر سفید کپڑے میں لپیٹ لیا۔ پھر بچے کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال کر حضرت علی ﷺ کو بلوایا اور پوچھا بچے کا کیا نام تجویز کیا ہے؟ انہوں نے کہا جعفر (ایک روایت میں حرب بھی آیا ہے) فرمایا نہیں۔ اس کا نام حسن ہے اور اس کے بعد آنے والے کا نام حسین ہوگا اور تمہاری کنیت ابوالحسن والحسین ہوگی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

مسرج: میم پر زیر اور سین ساکن ہے۔

۷۰۲۷۔ سیدہ سوداءؓ دختر عاصم

سوداء دختر عاصم بن خالد بن ضرار بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی القرشیہ عدویہ بقول ابن مندہ اور ابونعیم ان سے ام عاصم نے روایت کی۔ ابوعمر نے انہیں بنو اسد سے منسوب کیا ہے بعض نے انہیں سوداء دختر عاصم لکھا ہے اور خضاب کے بارے میں ان سے حدیث روایت کی ہے۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے ابواسحٰق اودی سے انہوں نے نائلہ سے (جو ابوالعیز ارکوفی کی آزاد کردہ کنیز تھی) انہوں نے ام عاصم سے انہوں نے سوداء سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم سے بیعت کے لئے حاضر ہوئیں۔ فرمایا جاؤ پہلے خضاب لگاؤ اور پھر بیعت کے لئے حاضر ہو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۲۸۔ سیدہ سودہؓ دختر زمعہ

سودہ دختر زمعہ بن قیس بن عبدشمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قرشیہ عامریہ اور ان کی والدہ کا نام شموس دختر قیس بن زید بن عمرو بن لبید بن خراش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاریہ تھا۔ حضور اکرم نے ان سے جناب خدیجہ الکبریٰ کی وفات کے بعد نکاح کیا تھا۔ عقیل نے یہ قول زہری سے نقل کیا ہے اور یہی قول قتادہ ابوعبیدہ اور ابن اسحٰق کا ہے کہ جناب سودہ سے حضور اکرم کا نکاح جناب عائشہ کے نکاح سے پہلے ہوا لیکن عبداللہ بن محمد بن عقیل کے مطابق یہ نکاح جناب عائشہ کے نکاح کے بعد ہوا اور یونس نے زہری سے روایت کی کہ جناب سودہ پہلے اپنے ابن عم سکران بن عمرو کے نکاح میں تھیں جو

بنو عامر بن لوی سے تھے اور مسلمان تھے جن کی وفات کے بعد حضور اکرمؐ کے نکاح میں آ گئیں۔ ام المومنین بھاری بھرکم خاتون تھیں۔ حضور اکرمؐ سے نکاح کے بعد ان سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

محمد بن اسحٰق نے حکیم بن حکیم سے انہوں نے محمد بن علی بن حسین سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے پندرہ عورتوں سے نکاح کیا اور جناب خدیجہ کی وفات کے بعد اول از ہمہ جناب سودہ دختر زمعہ سے نکاح کیا تھا۔

کثیر التعداد راویوں نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے سلیمان بن معاذ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ جناب سودہ کو یہ فکر لاحق ہوگئی کہ حضور اکرم انہیں طلاق دے دیں گے۔ اس لیے انہوں نے التماس کی کہ انہیں طلاق نہ دی جائے اور وہ اپنی باری جناب عائشہ کو دینے کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے ان کی یہ گزارش منظور فرمالی۔ اس پر مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی: **لا جناح علیھما ان یصالحا بینھما صلحا و الصلح خیر**" عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالعزیز بن عبدالصمد عمی ابوالصمد سے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے جو ابن زبیر کے مولیٰ تھے اور جنہیں یوسف بن زبیر یا زبیر بن یوسف کہتے ہیں انہوں نے ابن زبیر سے انہوں نے سودہ دختر زمعہ سے روایت کی کہ ایک شخص حضور نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور گزارش کی یارسول اللہؐ! میرا والد بہت بوڑھا ہوگیا ہے اور وہ حج نہیں کر سکتا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ذرا غور کرو اگر تمہارے والد پر قرض ہو اور تو ادا کر دے تو کیا وہ قبول کر لیا جائے گا اس نے کہا ہاں یارسول اللہؐ فرمایا اللہ بہت زیادہ رحیم و کریم ہے اپنے والد کی طرف سے تو حج کر لے۔ جناب سودہ حضرت عمرؓ کے دور خلافت کے آخر میں فوت ہوئیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۲۹۔ سیدہ سودہؓ دختر ابوضبیس

سودہ دختر ابوضبیس جہنیہ۔ اسلام لائیں اور بعد از ہجرت حضور نبی کریمؐ سے بیعت کی خود انہیں اور ان کے والد کو صحبت نصیب ہوئی۔ یہ قول ہے محمد بن نقطہ کا جنہوں نے محمد بن سعد سے روایت کی۔

۷۰۳۰۔ سیدہ سودہؓ اہلیہ ابی الطفیل

سودہ زوجہ ابوالطفیل عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے بیان کیا کہ میں ابوالطفیل سے ملاقات کو گیا تو میں نے اسے خوش اخلاق پایا یعنی اس نے میری آؤ بھگت کی۔ میں نے دل میں کہا مجھے اس کو غنیمت جاننا چاہیے میں نے کہا اے ابوالطفیل! وہ کون سے لوگ ہیں جن پر حضور اکرمؐ نے پھٹکار بھیجی؛ وہ مجھے بتانے لگا تھا کہ اس کی بیوی سودہ بول پڑی حضور اکرمؐ نے فرمایا میں بھی انسان ہوں میں نے اللہ سے درخواست کی کہ اگر کسی وقت میں بہ تقاضائے بشریت کسی شخص کے خلاف بددعا کر بیٹھوں تو اسے اس کے حق میں رحمت اور کرم میں بدل دے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۳۱۔ سیدہ سودہ قرشیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سودہ قرشیہ رسول اکرمؐ نے ان کو نکاح کا پیغام بھیجا اور اس خاتون کے کئی بچے تھے۔ اس نے جواباً کہلا بھیجا میں اس بات

کونا پسند کرتی ہوں کہ یہ بچے آپ کے اردگرد شور مچاتے رہیں۔
شہر بن حوشب نے ابن عباس سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ایک قریشی خاتون کو جس کے پانچ چھ بچے تھے۔ نکاح کا پیغام بھیجا اس خاتون نے جواب میں کہلا بھیجا۔ بخدا میری راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں اور آپ میرے نزدیک محبوب ترین انسان ہیں لیکن میں اس بات کو سخت ناپسند کرتی ہوں کہ یہ بچے صبح وشام آپ کے آگے پیچھے چیختے چلاتے رہیں آپ نے فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے ان خواتین میں سے جو اونٹ کی پیٹھ پر سوار ہوئیں قریش کی وہ نیکوکار عورتیں ہیں جو اپنے معصوم بچوں سے شفقت سے پیش آتی ہیں اور اپنے خاوند کے مال کی حفاظت کرتی ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۳۲۔ سیدہ سودہؓ دختر مسرح

سودہ دختر مسرح ایک روایت میں سوادہ مذکور ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ ابونعیم نے یہاں ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۳۳۔ سیدہ سیرینؓ ماریہ قبطیہ کی بہن

سیرین ماریہ قبطیہ کی بہن یہ وہ خواتین ہیں جنہیں مقوقس شاہ اسکندریہ نے بطور ہدیہ آپ کے پاس بھیجا تھا آپ نے ماریہ کو بطور کنیز اپنے پاس رکھ لیا اور سیرین حسان بن ثابت کو دے دی۔ جناب ماریہ کے بطن سے حضور اکرمؐ کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اور سیرین کے بطن سے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔ ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم فوت ہونے لگے تو جب بھی میں اور ماریہ روتیں تو آپ رونے سے منع فرماتے بعد از وفات فضل بن عباس نے بچے کو نہلایا اور حضور اکرمؐ اور حضرت عباس چارپائی پر بیٹھے تھے بچے کو اٹھا لے چلے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر کے ایک طرف بیٹھے دیکھا بچے کی قبر میں فضل' عباس اور اسامہ بن زید اترے اور اسی دن سورج کو گہن لگ گیا۔ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ کسوف کی وجہ ابراہیم کی موت ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ کسوف کی وجہ نہ تو کسی کی موت ہو سکتی ہے نہ حیات۔
قبر میں ایک سوراخ نظر آیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے بند کر دو۔ اس سے نہ کسی کو فائدہ پہنچ سکتا ہے اور نہ نقصان ہاں البتہ دیکھنے والے کی آنکھ کو آرام محسوس ہوتا ہے اور جب بندہ کوئی ایسا عمل کرتا ہے جو اللہ کو پسند ہوتا ہے اللہ اسے استواری عطا کرتا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

باب الشین

۷۰۳۴۔ سیدہ شجیرہؓ دختر تمیم

شجیرہ دختر تمیم از بنو غنم بن دودان بن اسد از مہاجرات اول۔ جعفر مستغفری نے باسنادہ ابن اسحٰق سے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۳۵۔ سیدہ شرافہؓ دختر خلیفہ

شرافہ دختر خلیفہ بن فروہ کلبیہ۔ دحیہ بن خلیفہ کی ہمشیرہ تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا لیکن کسی وجہ سے رخصتی نہ ہوئی۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن عبداللہ حضرمی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن فضل بن موفق سے انہوں نے والد سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوکلب کی ایک خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا اور حضرت عائشہ کو بھیجا کہ اسے دیکھ آئیں۔ ابوعمر ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۳۶۔ سیدہ شرفۃ الدارؓ دختر حارث

شرفۃ الدار دختر حارث بن قیس بن ہیشہ انصاریہ از بنومعاویہ۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۰۳۷۔ سیدہ شریرہؓ دختر حارث

شریرہ دختر حارث بن عوف بن قتیرہ ام الحکم بن حارثہ بن سلامہ بن حارثہ تجیبی بقول ابن عقبہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔ اس بات کو ان کے بیٹے حکم بن حارثہ نے ان سے روایت کیا ہے۔

شریرہ: امیر ابوالنصر ابن ماکولا نے شین پر پیش اور دو راء کے ساتھ لکھا ہے۔

۷۰۳۸۔ سیدہ الشفاءؓ دختر عبداللہ

الشفاء دختر عبداللہ بن عبدشمس بن خلف بن صداد بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لؤی قرشیہ عدویہ ام سلیمان بن ابوحثمہ ایک روایت میں ان کا نام لیلیٰ مذکور ہے۔ قدیم الاسلام ہیں حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی اور ہجرت کی ان کی والدہ کا نام فاطمہ دختر ابووہب بن عمرو بن عائذ بن عمر بن مخزوم تھا۔ یہ خاتون عقل مند اور فاضلہ تھیں اور حضور اکرمؐ ان کے یہاں تشریف لایا کرتے تھے انہوں نے آپ کے لئے ایک بستر اور چادر رکھی ہوئی تھی جس میں حضور اکرمؐ آرام فرماتے اور یہ چیزیں ان کے پاس رہیں تا آنکہ مروان نے ان سے لے لیں اور یہ خاتون چیونٹیوں کے دفعیہ کا منتر جانتی تھیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ منتر جناب حفصہ کو سکھادیں۔

حضور اکرمؐ نے انہیں حکاکین کے قریب ایک مکان مرحمت فرمایا تھا جس میں وہ اپنے بیٹے سلیمان کے ساتھ منتقل ہوگئی تھیں اور حضرت عمرؓ ان کے پاس مشورے کے لیے آتے اور ان کی رائے کو پسند فرماتے ان سے سلیمان بن ابوحثمہ کے دونوں بیٹوں ابوبکر اور عثمان نے روایت کی۔

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ہاشم بن قاسم سے انہوں نے مسعودی سے انہوں نے عبداللہ بن عمیر سے انہوں نے ایک آدمی سے جو بنوابوحثمہ سے تھا انہوں نے شفاء دختر عبداللہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ سے پوچھا گیا بہترین عمل کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا ایمان باللہ جہاد فی سبیل اللہ اور حج مبرور۔

اوزاعی نے زہری سے انہوں نے ام سلمہ سے انہوں نے شفاء دختر عبداللہ سے روایت کی کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت

میں کچھ مانگنے کو حاضر ہوئی۔ حضور نبی کریم معذرت فرمارہے تھے اور میں شکایت کئے جارہی تھی۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا میں وہاں سے نکل کر اپنی بیٹی کے پاس آئی۔ وہ شرحبیل بن حسنہ کی زوجہ تھی میں نے شرحبیل کو گھر میں پایا۔ میں اسے برا بھلا کہنے لگی کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اور تم گھر میں کیا کررہے ہو؟ انہوں نے کہا خالہ جان آپ ناراض نہ ہوں میرے پاس ایک ہی کپڑا تھا جو حضور نے عاریۃً طلب فرمالیا۔ اب کیا کرتا میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھے کیا علم کہ آپ کس حال میں ہیں؟ میں خواہ مخواہ گلہ کرتی رہی شرحبیل کہنے لگے ہمارے پاس ایک زرہ تھی جسے ہم نے بانٹ لیا تھا۔

عثمان بن سلیمان ابوحثمہ نے شفاء سے روایت کی کہ میں زمانہ جاہلیت میں ایک منتر پڑھا کرتی تھی جب مکے میں میں نے اسلام لاکر حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔ تو ایک دن میں خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور گزارش کی یارسول اللہ میں جاہلیت میں ایک منتر پڑھا کرتی تھی جسے میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں آپ نے اجازت دے دی وہ منتر چیونٹیوں کے دفعیہ کا تھا آپ نے اجازت دے دی اور فرمایا حفصہ کو سکھا دو منتر یہ تھا۔

باسم الله صلو صلب جبر تعوذ امن افواهها فلا تضر احدا. اللهم اكشف الباس رب الناس.

"پھر بتایا کہ اسے مصطگی کے ٹکڑے پر سات بار پڑھو اور پھر اسے ایک صاف جگہ پر رکھ دو اور پھر اسے ایک پتھر پر شراب کے ترش سرکے میں رگڑو اور چیونٹیوں پر چھڑک دو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۳۹۔ سیدہ شفاءؓ دختر عبدالرحمٰن

شفاء دختر عبدالرحمٰن ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ابن مندہ کا خیال ہے کہ یہ خاتون اول الذکر ہی ہیں ابوعمر نے شفاء دختر عبدالرحمٰن انصاریہ مدنیہ لکھا ہے۔ ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ابن مندہ اور ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۷۰۴۰۔ سیدہ شفاءؓ دختر عوف

الشفاء دختر عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ۔ زبیر کہتے ہیں یہ خاتون (شفاء) عبدالرحمٰن بن عوف اور ان کے بھائی اسود بن عوف کی والدہ تھیں بقول زبیر انہوں نے اپنی ماں جائی بہن ضیز یہ دختر ابی قیس بن عبد مناف کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ بر بنائے قول زبیر عبد عوف جو عبدالرحمٰن کے دادا تھے اور عوف جو اس کے نانا تھے دونوں بھائی تھے اور عبد بن حارث بن زہرہ کے بیٹے تھے غور کیجئے یہ ابوعمر کا قول ہے اور اسی نے اس کی تخریج کی ہے۔ یہ زبیر سے ابوعمر کا قول ہے حالانکہ اس بارے میں جو کچھ ابن ابی عاصم نے کہا ہے وہ یحیٰی بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے یوں بیان کیا کہ جس شخص نے عبدالرحمٰن بن عوف بن عبد عوف بن عبدالحارث بن زہرہ اور ان کی والدہ عنقاء (یعنی شفاء دختر عوف بن عبدالحارث بن زہرہ) کا ذکر کیا ہے وہ تو ان کے والد کے چچا کی بیٹی تھیں اور ابن عباس سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن کی والدہ نے اسلام قبول کرلیا تھا جیسا کہ ہم اروی دختر کریز کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۴۱۔ سیدہ شفاءؓ دختر عوف

شفاء دختر عوف۔ ہمشیرہ عبدالرحمٰن بن عوف انہوں نے اپنی ہمشیرہ عاتکہ کے ساتھ ہجرت کی۔ ابن زبیر کے بقول یہی عاتکہؓ ام مسور بن مخرمہ تھیں اور بقول بعض شفاء ام مسور تھیں۔ ابواحمد عسکری وغیرہ نے اسے ذکر کیا ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۷۰۴۲۔ سیدہ شقیرہؓ

شقیرہ اسدیہ حبشیہ۔ جو بنواسد کی مولی تھیں۔ عطا خراسانی نے عطا بن ابورباح سے روایت کی کہ مجھے ابن عباس نے کہا آؤ تمہیں اہل جنت کا ایک فرد دکھاؤں چنانچہ انہوں نے زرد رنگ کی ایک حبشن دکھائی جس کا ذکر سعیرہ کے ترجمے میں گزر چکا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۴۳۔ سیدہ شقیقہؓ دختر مالک

شقیقہ دختر مالک بن قیس بن محرث جو شموس دختر مالک کی ہمشیرہ تھیں بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۰۴۴۔ سیدہ شموسؓ دختر ابوعامر

شموس دختر ابوعامر اور ان کا نام عمرو بن صیفی بن زید بن امیہ انصاریہ از بنوعمرو بن عوف ہے یہ خاتون ام عاصم اور جمیلہ کی والدہ تھیں۔ خاوند کا نام ثابت بن اقلح تھا۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۰۴۵۔ سیدہ شموسؓ دختر عمرو

شموس دختر عمرو بن حرام بن زید۔ یہ خاتون مسعود بن اوس الظفریات کی بیٹیوں کی والدہ تھیں۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۰۴۶۔ سیدہ شموسؓ دختر مالک

شموس دختر مالک بن قیس بن محرث انصاریہ از بنومازن۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم سے بیعت کی۔

۷۰۴۷۔ سیدہ شموسؓ دختر نعمان

شموس دختر نعمان بن عامر بن مجمع انصاریہ جب مسجد قباء کی بنیاد رکھی گئی تو حضور اکرمؐ کے ساتھ تھیں اور بیعت کی شبابہ بن سوار نے عاصم بن سوید بن عامر بن یزید بن حارثہ سے انہوں نے اپنے والد سوید سے انہوں نے شموس دختر نعمان سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ مسجد قباء کی بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لائے تو میں نے حضور اکرم کو دیکھا کہ آپ کبھی چھوٹے اور کبھی بھاری پتھر اٹھاتے۔ جن کے بوجھ سے آپ کا جسم مبارک جھک جاتا اور میں آپ کے شکم مبارک پر مٹی دیکھ رہی تھی اور آپ پتھروں سے مسجد کی بنیاد رکھ رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ جبرائیل کعبے کی امامت کریں گے اور مجھے کہا جا رہا ہے کہ مسجد قبا کو مسجد قبلہ کی طرز پر بناؤں۔ اسے عتبہ بن ودیعہ نے شموس سے روایت کیا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ اس حدیث میں "یوم الکعبۃ" کا ٹکڑا مخدوش ہے کیونکہ جب حضور اکرم مدینے تشریف لائے اور مسجد قبا کی تعمیر فرمائی اس وقت بیت المقدس قبلہ تھا۔ تحویل قبلہ بعد کا واقعہ ہے۔

۷۰۴۸۔ سیدہ شمیلہؓ دختر حارث

شمیلہ دختر حارث بن عمرو بن حارثہ بن ہیثم انصاریہ ظفریہ۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۰۴۹۔ سیدہ شہیدہؓ والدۂ ورقہ انصاریہ

شہیدہ ام ورقہ انصاریہ۔ عبدالرحمٰن بن خلاد انصاری نے ام ورقہ انصاریہ سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ فرمایا کرتے۔ آؤ میرے ساتھ شہیدہ کی ملاقات کو چلیں۔ حضور اکرمؐ نے اس خاتون کو اپنے گھر میں اذان و اقامت کہنے اور فرائض امامت کی اجازت دی ہوئی تھی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۵۰۔ سیدہ شیماءؓ دختر حارث

شیماء دختر حارث سعدیہ حضور اکرم ﷺ کی رضاعی بہن تھیں۔ ابو جعفر نے باسنادہ ابن اسحٰق سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کے رضاعی والد کا نام حارث بن عبدالعزیٰ بن رفاعہ بن ملان بن ناضرہ بن بکر بن ہوازن تھا اور رضاعی بھائی کا نام عبداللہ بن حارث اور رضاعی بہنوں کے نام انیسہ اور حذافہ تھے اور اسی خاتون کا نام شیماء تھا اور شیما ہی حضور اکرم ﷺ کی دیکھ بھال میں ماں (حلیمہ سعدیہ) کا ہاتھ بٹاتی تھیں۔

ابن اسحٰق نے ابو وجزہ سعدی سے روایت کی کہ جب شیماء کو جنگ ہوازن میں حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے لایا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں آپ کی رضاعی بہن ہوں دریافت فرمایا تیرے پاس اس کا کیا ثبوت ہے؟ انہوں نے جواب دیا ایک بار آپ نے اپنے دانت میری پیٹھ میں چبھوئے تھے جب میں نے آپ کو پیٹھ پر اٹھایا ہوا تھا۔ آپ نے اس علامت کو پہچان لیا اور بہن کو چادر پر بٹھایا۔ ہم ان کا ذکر پہلے حذافہ کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابو نعیم، ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

باب الصاد

۷۰۵۱۔ سیدہ الصعبۃؓ دختر حضرمی

الصعبہ دختر حضرمی۔ بقول بعض حضرمی کا نام عبداللہ بن عمار بن ربیعہ تھا۔ یہ خاتون علاء بن حضرمی کی ہمشیرہ اور طلحہ بن عبیداللہ تیمی کی والدہ تھیں۔ جعفر نے ان کا ذکر اس حدیث میں جو عبداللہ بن رافع نے اپنے والد سے روایت کی ہے کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صعبہ دختر حضرمی گھر سے نکلیں اور میں نے انہیں اپنے بیٹے طلحہ بن عبیداللہ کو یہ کہتے سنا کہ عثمان بن عفان کا محاصرہ سخت ہو گیا ہے کیا اچھا ہو اگر تو اس معاملے میں مصالحت کے لئے گفتگو کرے تاکہ یہ مصیبت ان سے ٹل جائے۔

بلاذری نے واقدی سے روایت کی کہ یہ خاتون حضور اکرم کے عہد میں فوت ہوئیں اور مجھے آل طلحہ کے کسی آدمی نے بتایا کہ وہ اسلام لائیں اور یہ قول اس شخص کے قول سے زیادہ مشابہ ہے جس نے کہا تھا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یوم

شہادت تک زندہ رہیں۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۵۲۔سیدہ صعبہؓ دختر سہل

صعبہ دختر سہل بن عمرو بن زید بن عمرو بن اشہل انصاریہ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۰۵۳۔سیدہ صفیہؓ دختر بجیر

صفیہ دختر بجیر الہذلیہ ہیں۔انہوں نے حضور اکرمؐ سے آب زمزم پینے کے بارے میں ایک حدیث روایت کی۔ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۷۰۵۴۔سیدہ صفیہؓ دختر بشامہ

صفیہ دختر بشامہ جو اعور کی ہمشیرہ تھیں حضور اکرمؐ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا لیکن نوبت خلوت صحیحہ تک نہ پہنچی۔بقول ابن حبیب ان کا تعلق بنوعنبر بن تمیم سے تھا۔

۷۰۵۵۔سیدہ صفیہؓ دختر ثابت

سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دختر ثابت بن فاکہ بن ثعلبہ انصاریہ از بنوخطمہ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۰۵۶۔سیدہ صفیہؓ دختر حیی بن اخطب

صفیہ دختر حیی بن اخطب بن سعنہ بن ثعلبہ بن عبید بن کعب بن خزرج بن ابی حبیب بن نضیر بن نحام بن ناخوم یا نخوم یا نخوم (یہود کے مطابق یہ لفظ ناخوم ہے کیونکہ وہ اپنی زبان کا بہتر علم رکھتے ہیں) اور یہ بنو اسرائیل کے قبیلے لاوی بن یعقوب سے تعلق رکھتے ہیں جو بعد میں ہارون بن عمران کے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے سلسلہ میں شامل ہو جاتے ہیں اور جناب صفیہ کی والدہ برہ دختر سموأل تھیں۔جو سلام بن مشکم یہودی کی زوجہ تھیں۔اس کے بعد وہ کنانہ بن ابوالحقیق کے نکاح میں آ گئی تھیں دونوں شاعر تھے غزوۂ خیبر میں کنانہ بھی مارا گیا۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ نے خیبر کو فتح کیا اور جنگی قیدی جمع ہوئے تو دحیہ بن خلیفہ حضور کے پاس آئے اور گزارش کی کہ انہیں ایک کنیز جنگی قیدیوں سے عطا کی جائے آپ نے فرمایا کہ جاؤ اور لے لو۔انہوں نے جا کر صفیہ کا انتخاب کیا۔اس پر کسی نے کہا یا رسول اللہ! یہ خاتون تو بنوقریظہ اور بنونضیر کے سردار کی بیوی ہے۔اس لئے یہ آپ کے لئے ہی موزوں ہے آپ نے دحیہ کو کہا کہ اسے رہنے دو۔تم اور چن لو چنانچہ آپ نے جناب صفیہ کو اپنے لئے پسند فرمایا اور انہیں آزاد کر دیا اور انہیں اپنے نکاح میں لے لیا اور انہیں غنیمت میں حصہ دار بنایا اور یہ خاتون بڑی عقل مند تھیں۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے اپنے والد اسحٰق بن یسار سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ نے خیبر کا قلعہ قموص جو ابن ابوالحقیق کا تھا فتح کیا تو جناب بلال صفیہ دختر حیی اور ان کی عم زاد بہن کو لے کر آپ کے پاس آئے۔جب وہ دونوں خواتین یہود کے مقتولین کے پاس سے گزریں تو صفیہ کی عم زاد نے آہ وزاری کی اور سر اور منہ پر خاک ڈالی۔جب

حضور اکرمؐ نے یہ صورت حال دیکھی تو فرمایا۔ اس شیطان زادی کو میری نظروں سے دور لے جاؤ۔ آپ نے صفیہ کے بارے میں فرمایا کہ اسے میری پیٹھ کے پیچھے بٹھا دو چنانچہ آپ نے اس پر کپڑا ڈال دیا جس سے لوگوں نے سمجھ لیا کہ آپ نے انہیں اپنے لئے پسند فرما لیا ہے۔ اس کے بغیر آپ نے حضرت بلال سے فرمایا اے بلال کیا تم سے رحم چھین لیا گیا ہے کہ تم نے ان عورتوں کو وہاں سے گزارا جہاں ان کے مقتول پڑے ہیں۔ پیشتر ازیں جناب صفیہ نے خواب میں دیکھا کہ چاند ان کی گود میں گر پڑا ہے۔ انہوں نے اپنے باپ سے اس خواب کا تذکرہ کیا تو اس نے غصے میں ایک ایسا تھپڑ ان کے رخسار پر رسید کیا کہ وہ نشان جم کر رہ گیا اور کہا معلوم ہوتا ہے تو اپنی گردن لمبی کر کے عرب کے ملک تک پہنچ جائے گی جب وہ رسول اکرم کے پاس آئیں تو حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا تو جناب صفیہ نے حقیقت حال بیان کی۔

نوٹ: یہ تو ممکن ہے کہ جناب صفیہ نے اپنی گود میں چاند دیکھا ہو لیکن اس کے بعد جو کچھ لکھا ہے وہ راوی کے اپنے دماغ کی تخلیق ہے اگر جناب صفیہ نے یہ خواب دیکھا تو اس میں ان کا کیا قصور تھا کہ باپ نے انہیں تھپڑ رسید کیا اور پھر حیی کو یہ الہام کیسے ہو گیا کہ وہ حضور اکرمؐ کے حرم میں پہنچ جائے گی۔ خدا ان راویوں کی فروگزاشتوں سے درگزر فرمائے۔ (مترجم)

ہمیں کئی راویوں نے باسنادہم ابو عیسیٰ سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے قتادہ اور عبد العزیز بن صہیب سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ آپ نے جناب صفیہ کو آزاد فرما دیا اور آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

محمد بن عیسیٰ نے بندار بن عبد الصمد سے انہوں نے ہاشم بن سعید کوفی سے انہوں نے کنانہ سے انہوں نے صفیہ دختر حیی سے روایت کی کہ مجھے عائشہ اور حفصہ کے بعض توہین آمیز کلمات کسی نے بتائے میں نے حضور اکرمؐ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تم ان سے دریافت کرتیں کہ تم کس طرح مجھ سے بہتر ہو۔ رسول اکرم میرے خاوند ہیں۔ میرے والد ہارون اور چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ ان دونوں خواتین نے اپنے بارے میں کہا تھا کہ ہم صفیہ سے زیادہ محترم ہیں کیونکہ ہم آپ کی ازواج ہیں اور رشتے میں عم زاد ہیں عبد الوہاب بن ابوحبہ نے باسنادہ عبد اللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت سے کہا کہ مجھ سے شمیسہ یا سمیہ سے۔ عبد الرزاق نے کہا کہ یہ میری کتاب میں سمیہ ہے انہوں نے صفیہ دختر حیی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ ازواج مطہرات کے ساتھ حج پر تشریف لے گئے اثنائے راہ میں جناب صفیہ کا اونٹ بیٹھ گیا اور انہوں نے رونا شروع کر دیا حضور اکرم ﷺ کو معلوم ہوا تو جناب صفیہ کے پاس تسلی دینے آئے۔ آپ انہیں رونے سے منع فرما رہے تھے اور ہاتھ سے ان کے آنسو پونچھ رہے تھے مگر ان کا رونا ختم نہیں ہو رہا تھا حضور اکرم کاروانیوں کے ساتھ رواح کے مقام پر اتر پڑے اور زینب دختر جحش سے جن کے پاس کئی اونٹ تھے فرمایا کہ صفیہ کو عاریۃً ایک اونٹ دے دو۔ انہوں نے چمک کر کہا آپ کی اس یہودیہ کو؟ آپ کو یہ سن کر سخت غصہ آیا اور آپ نے زینب سے بولنا چھوڑ دیا تا آنکہ آپ حج سے فارغ ہو کر مدینے تشریف لے آئے محرم اور صفر کے مہینے گزر گئے اور آپ کبھی ان کے یہاں نہ گئے اور نہ انہیں ان کا حصہ بھیجا چنانچہ وہ حضور کی طرف سے مایوس ہو گئیں۔

جب ربیع الاول کا مہینہ آیا آپ جناب زینب کے حجرہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے مرد کا سایہ دیکھا سوچا آپ نے تو آمد و رفت معطل کی ہوئی ہے جب آپ کو دیکھا تو دریافت کیا یا رسول میں کیا کروں؟ راوی کہتا ہے۔ جناب صفیہ کے پاس ایک

لونڈی تھی جسے حضور اکرم سے چھپایا ہوا تھا۔ کہنے لگیں فلانہ آپ کی خدمت گزاری کے لئے ہے پھر آپ جناب صفیہ کی چارپائی کی طرف گئے آپ نے اپنی چادر ہاتھ سے اٹھائی اور ان سے درگزر فرمایا۔

جناب صفیہ سے علی بن حسین نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ مسجد میں معتکف تھے کہ میں کچھ کہنے کو مسجد میں گئی۔ آپ مجھے گھر پہنچانے کے لئے میرے ساتھ ہو لئے۔ راستے میں دو آدمی جو قبیلہ انصار سے تھے ملے جب انہوں نے حضور اکرم کو دیکھا تو لوٹ گئے۔ آپ نے فرمایا ادھر آو۔ میرے ساتھ صفیہ ہے۔ انہوں نے کہا نعوذ باللہ سبحان اللہ یا رسول اللہ! فرمایا شیطان کے وسوسے انسانوں کے خون کے ساتھ داخل ہو جاتے ہیں۔

جناب صفیہ نے ۳۶ ہجری یا پچاس ہجری میں وفات پائی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۵۷۔ سیدہ صفیہؓ دختر خطاب

صفیہ دختر خطاب جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ اور قدامہ بن مظعون کی زوجہ تھیں۔ ہم قدامہ کے ترجمے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ غسانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۵۸۔ سیدہ صفیہؓ خادمہ رسول اکرمؐ

حضور اکرم ﷺ کی خدمت گزار تھیں۔ ان سے امۃ اللہ دختر رزینہ نے کسوف کے بارے میں ایک مرفوع حدیث روایت کی ابو عمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۷۰۵۹۔ سیدہ صفیہؓ دختر شیبہ

صفیہ دختر شیبہ بن عثمان عبدریہ از بنو عبد الدار۔ ان کی صحبت کے بارے میں اختلاف ہے۔ ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابو ثور اور میمون بن مہران نے روایت کی۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابو ثور سے انہوں نے صفیہ دختر شیبہ سے روایت کی کہ جب رسول کریم فتح مکہ سے مطمئن ہو گئے تو آپ نے اونٹ پر سوار ہو کر کعبے کا طواف کیا اور حجر اسود کو ایک چھڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی بوسہ دیا پھر کعبے میں داخل ہوئے۔ وہاں لکڑی کا ایک بت دیکھا جسے توڑ دیا۔ پھر آپ کعبے کے دروازے پر کھڑے ہوئے۔ میں آپ کو دیکھ رہی تھی۔ آپ نے چھڑی پھینک دی۔

جناب صفیہ سے میمون بن مہران نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے جناب میمونہ سے نکاح کیا اور دونوں حلال تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۶۰۔ سیدہ صفیہؓ دختر عبد المطلب

صفیہ دختر عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قرشیہ ہاشمیہ حضور اکرم کی پھوپھی تھیں اور زبیر بن عوام کی والدہ تھیں۔ ان کی والدہ کا نام ہالہ دختر وہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھا اور وہ حمزہ مقوم اور حجل کی بہن تھیں۔ ان کے اسلام کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہاں البتہ عاتکہ اور اروی کے بارے میں اختلاف ہے لیکن صحیح روایت یہی ہے کہ سوائے جناب صفیہ کسی اور نے

اسلام قبول نہیں کیا۔ زمانہ جاہلیت میں ان سے حارث بن حرب بن امیہ بن عبد شمس نے جو ابوسفیان بن حرب کا بھائی تھا نکاح کیا تھا۔ اس کی وفات کے بعد عوام بن خویلد کے نکاح میں آئیں اور دو بچوں زبیر اور عبدالکعبہ کو جنم دیا لمبی عمر پائی اور ہجری کے بیسویں سال حضرت عمر کے عہد خلافت میں وفات پائی۔ ۷۳ برس زندہ رہیں اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ ایک روایت میں ہے کہ جناب صفیہ کا نکاح پہلے عوام سے ہوا تھا لیکن یہ روایت بے اصل ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔

جب حضرت حمزہ ﷺ احد میں شہید ہوئے تو بہن کو جتنا دکھ ہوا اتنی ہی شدت سے انہوں نے بھائی کی شہادت پر صبر کیا۔ ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے زہری' عاصم بن عمر بن قتادہ' محمد بن یحییٰ بن حبان' حصین بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ وغیرہ سے غزوۂ احد اور شہادت حمزہ کے بارے میں روایت کی کہ صفیہ اپنے بھائی حمزہ کی شہادت کے بارے میں سن کر انہیں دیکھنے آئیں حضور اکرم ﷺ نے ان کے بیٹے زبیر کو کہا کہ تمہاری ماں بھائی کو دیکھنے آ رہی ہے تم اسے مل کر واپس کر دو بیٹے نے ماں سے کہا امی! حضور نے فرمایا ہے تم واپس چلی جاؤ۔ انہوں نے جواب دیا بیٹا جو کچھ تمہارے ماموں کو پیش آیا ہے وہ میں سن چکی ہوں جو کچھ ہوا ہے اللہ کی راہ میں ہوا ہے میں اس پر راضی ہوں انشاء اللہ صبر کروں گی اور جذبات پر قابو رکھوں گی جب زبیر نے آپ کو ماں کی باتیں بتائیں تو آپ نے جناب حمزہ کی لاش دیکھنے کی اجازت دے دی بھائی کو دیکھ کر واپس ہوئیں اور دعائے مغفرت کی اس کے بعد آپ نے تدفین کا حکم دیا۔

ابن اسحٰق نے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر جناب صفیہ حسان بن ثابت کے ساتھ ایک پہاڑی قلعے میں پناہ گزین تھیں اور جناب حسان خواتین اور بچوں کے ساتھ (بغرض حفاظت) قلعے میں تھے۔ جناب صفیہ نے دیکھا کہ ایک یہودی قلعے کے اردگرد گھوم کر اس کا جائزہ لے رہا ہے۔ بنوقریظہ کے ساتھ تعلقات منقطع ہو چکے تھے۔ حضور اکرم غزوۂ خندق میں مصروف تھے اور بنوقریظہ اور ہمارے درمیان کوئی بچاؤ نہ تھا جو ہمیں ان سے بچا سکے میں نے حسان سے کہا کہ یہ یہودی اس لئے قلعے کے چاروں طرف گھوم رہا ہے کہ وہ یہود کو ہمارے بارے میں جا کر بتائے اور وہ ہم پر حملہ کر دیں بہتر ہے آپ اسے جا کر قتل کر دیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ بی بی! اگر مجھ میں یہ جوہر ہوتا تو میں یہاں نہ ہوتا۔ جب میں نے دیکھا کہ وہ ٹس سے مس نہ ہوئے اور ان کے پاس کوئی ہتھیار بھی نہ تھا۔ میں اٹھی اور ایک لاٹھی اٹھائی اور قلعے سے باہر نکل کر دشمن کو قتل کر دیا۔ واپس آ کر حسان سے کہا جائیے اس کے ہتھیار ہی اتار لائیے۔ میں نے صرف اسی لیے اس کا ہتھیار نہیں اٹھایا کہ وہ مرد تھا بولے مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں۔ یونس نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے صفیہ سے اسی طرح روایت کی اور اس روایت میں صرف اتنا اضافہ کیا۔ صفیہ پہلی خاتون تھیں جنہوں نے مشرکوں کے ایک آدمی کو قتل کیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۶۱۔ سیدہ صفیہؓ دختر ابوعبید

صفیہ دختر ابوعبید جو مختار بن ابوعبید ثقفی کی بہن تھیں ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ان کے شوہر کا نام عبداللہ بن عمر بن خطاب تھا۔ انہیں حضور اکرمؐ سے سماع ثابت نہیں۔ نافع نے ان سے روایت کی تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۶۲۔ سیدہ صفیہ ؓ دختر عمر بن خطاب

صفیہ دختر عمر بن خطاب عدوی۔ طبرانی نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے نیز ابوموسیٰ نے ابوالعباس سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے ابوالقاسم طبرانی سے انہوں نے محمد بن عثمان بن ابوشیبہ سے انہوں نے حسن بن سہل حناط سے انہوں نے محمد بن سہل اسدی سے انہوں نے شریک سے انہوں نے عبدالکریم سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ صفیہ دختر عمر بن خطاب غزوۂ خیبر میں حضور اکرم کے ساتھ تھیں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۶۳۔ سیدہ صفیہ ؓ دختر محمیہ

صفیہ دختر محمیہ بن جزء زبیدی جو فضل بن عباس کی بیوی تھیں۔ حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔

۷۰۶۴۔ سیدہ صفیہ ؓ ایک صحابیہ

صفیہ ایک صحابیہ ہیں۔ ان کی حدیث کے راوی اہل کوفہ ہیں۔ ان سے مسلم بن صفوان نے روایت کی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۶۵۔ سیدہ صفیہ ؓ ایک صحابیہ

صفیہ یہ بھی ایک صحابیہ تھیں۔ ان سے اسحاق بن عبداللہ بن حارث نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف فرما ہوئے اور آپ کے سامنے شانہ پیش کیا جس سے آپ نے تناول فرمایا پھر نماز پڑھی لیکن وضو نہ فرمایا۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۶۶۔ سیدہ الصماء ؓ دختر بسر

الصماء دختر بسر مازنیہ از بنو مازن بن منصور۔ عبداللہ بن بسر کی بہن تھیں' یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ایک روایت میں صماء بسر کی بہن مروی ہے۔ یہ قول ابونعیم کا ہے اور پہلی روایت درست ہے۔ ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ سلمی سے انہوں نے حمید بن مسعدہ سے انہوں نے سفیان بن حبیب بن ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبداللہ بن بسر سے انہوں نے اپنی بہن سے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہفتہ کے دن سوائے فرضی روزے کے تم روزہ نہ رکھو اور اگر تمہیں انگور کی بیل کی چھال یا درخت کی کونپل ملے تو اسے ہی چبالو۔

اس روایت کو فضیل بن فضالہ نے عبداللہ سے اور انہوں نے اپنی خالہ سے روایت کی اور ابوداؤد سجستانی نے یزید بن قیس سے جو اہل جبلہ سے ہیں انہوں نے ولید سے انہوں نے ثور سے انہوں نے اپنی ہمشیرہ صماء سے روایت کی۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ ابوعمر نے بسر بن ابوبسر والد عبداللہ کے بارے میں لکھا کہ ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی اور صماء کا کوئی ذکر نہیں کیا اور یہاں اسے صماء کا بھائی لکھا ہے۔

۷۰۶۷۔ سیدہ صمیتہ لیثیہؓ

سیدہ صمیتہ لیثیہؓ از بنی لیث بن بکر بن عبد مناۃ کنانہ۔ یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم۔ حسن بن علی سے انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے لیث سے انہوں نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے صمیتہ سے (اور وہ حضور اکرم ﷺ کی گود میں ایک یتیم لڑکی تھی) روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو آدمی مدینے میں مرنا چاہے اگر ہو سکے تو اسے اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیے کیونکہ میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

صالح بن ابوالاخضر نے زہری سے روایت کی اور کہا کہ اس وقت حضرت عائشہ کی گود میں ایک یتیم لڑکی تھی اور یونس نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے صفیہ دختر ابوعبید سے انہوں نے صمیتہ سے روایت کی نیز ابن ابوذئب نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے صفیہ دختر ابوعبید سے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ تینوں نے ان ذکر کیا ہے۔

باب الضاد

۷۰۶۸۔ سیدہ ضباعہؓ دختر حارث

ضباعہ دختر حارث انصاریہ ام عطیہ کی ہمشیرہ۔ ان سے ام عطیہ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے سے ترک وضو کی روایت کی۔ ابوعمر نے ان کا مختصراً ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے ترجمہ مفردہ میں ان کا ذکر نہیں کیا بلکہ ان کا ذکر ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب کے ترجمے میں اس حدیث میں کیا ہے جس میں آگ پر پکی ہوئی اشیاء کے کھانے پر ترک وضو کا ذکر ہے اور یہ اس حدیث کے بعد ہے جس میں اشتراط فی الحج کا ذکر ہے۔ ہم اس کا ذکر کریں گے۔

ابونعیم نے طبرانی سے انہوں نے علی بن عبدالعزیز سے انہوں نے خلف بن موسیٰ بن خلیف عجمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ ہاشمی سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے اپنی بہن ضباعہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو شانہ کھاتے دیکھا۔ آپ نے نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا۔

اسی حدیث کو محمد بن مثنی نے خلف بن موسیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے اپنی ہمشیرہ سے روایت کی۔ اسی حدیث کو اسحاق بن زیاد نے خلف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو الملیح سے انہوں نے اسحاق سے انہوں نے ام عطیہ سے روایت کی مگر یہ غلط ہے۔ اسی کو ہمام نے قتادہ سے انہوں نے اسحاق سے روایت کی کہ ان کی دادی ام حکیم نے اپنی بہن ضباعہ سے روایت کی اور ابونعیم نے ابن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے ہدبہ بن خالد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن حارث سے روایت کی کہ ان کی دادی ام حکیم نے انہیں بتایا کہ انہیں ان کی بہن ضباعہ دختر زبیر نے بتایا کہ وہ حضور اکرم کے پاس گوشت لے کر گئیں۔ آپ نے اسے دانتوں سے کاٹ کر کھایا۔ پھر نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ پہلا ترجمہ غلط ہے کیونکہ ابوعمر

نے جب دیکھا کہ ان کی بہن ام عطیہ اپنی بہن سے روایت کرتی ہے کہ ام عطیہ انصار سے ہیں اور چونکہ دختر زبیر قرشیہ ہیں۔ اس لئے ابوعمر نے انہیں دو فرد قرار دیئے لیکن یہ دونوں ایک ہیں' کیونکہ ام حکیم ہی دختر زبیر ہے اور وہ ضباعہ دختر زبیر کی ہمشیرہ ہے۔ واللہ اعلم

۷۰۶۹۔ سیدہ ضباعہؓ دختر زبیر

ضباعہ دختر زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشیہ ہاشمیہ۔ حضور اکرم ﷺ کی عم زاد اور مقداد بن عمرو کی زوجہ تھیں۔ انہوں نے عبد اللہ اور کریمہ کو جنم دیا۔ اول الذکر جنگ جمل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے اور وہاں مارے گئے تھے۔ ان سے ابن عباس' جابر' انس' عائشہ' عروہ اور اعرج نے روایت کی۔

اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسنادہم تا محمد بن عیسیٰ' زیاد بن ایوب بغدادی سے' انہوں نے عباد بن عوام سے' انہوں نے ہلال بن حبان سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ ضباعہ دختر زبیر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حج کرنا چاہتی ہوں۔ کیا میں کوئی شرط لگاؤں۔ فرمایا: ہاں! پوچھا کیسے؟ فرمایا: یوں کہو۔

"لبیک' اللھم لبیک لبیک محلی من الارض حیث تحبسنی" (اے اللہ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں۔ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں۔ اپنے اس مقام سے جہاں تو مجھے روک لے)۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۷۰۔ سیدہ ضباعہؓ دختر عامر

ضباعہ دختر عامر بن قرط عامریہ۔ انہوں نے مکے میں اسلام قبول کیا۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن احمد سے' انہوں نے محمد بن عثمان بن ابوشیبہ سے' انہوں نے منجاب سے' انہوں نے عبداللہ بن اجلح سے' انہوں نے کلبی سے' انہوں نے عبدالرحمٰن عامری سے' انہوں نے اپنی قوم کے شیوخ سے روایت کیا کہ ہم عکاظ کے بازار میں تھے کہ حضور اکرم ﷺ ہمارے پاس آئے اور ہمیں اللہ کی نصرت اور اس کی حفاظت کی طرف بلایا۔ ہم نے آپ کی دعوت پر لبیک کہی۔ اتنے میں شجرہ بن فراس القشیری وہاں آ گیا اور اس نے حضور اکرم ﷺ کی اونٹنی کے پہلو میں نیزے کی انی چبھوئی جس پر وہ بھاگ کھڑی ہوئی اور آپ کو نیچے گرا دیا۔ اس دن ضباعہ دختر قرط جو مسلمان ہو گئی تھیں وہاں موجود تھیں۔ جب اس نے یہ حالت دیکھی اور اپنے ابنائے عم بنو عامر کے پاس آئی اور کہنے لگی۔ اے آل عامر! تم میرے کس کام کے کہ تمہارے سامنے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ یہ سلوک کیا جا رہا ہے اور اسے کوئی نہیں روکتا چنانچہ ان کے بنو عم سے تین آدمی اٹھے اور شجرہ کے تین آدمی اٹھے اور شجرہ کے تین آدمیوں کو پکڑ کر زمین پر گرا لیا اور مکوں اور تھپڑوں سے ان کا حلیہ بگاڑ دیا۔ حضور اکرم نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گئے اور انہیں شہادت نصیب ہوئی۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا۔

۷۰۷۱۔ سیدہ ضحاکؓ دختر مسعود

ضحاک دختر مسعود اور حویصہ اور محیصہ کی ہمشیرہ تھیں۔ یزید بن عیاض نے سہل بن عبداللہ سے انہوں نے سہل بن ابوحثمہ سے

روایت کی کہ ضحاک دختر مسعود غزوۂ خیبر میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن انہوں نے اس خاتون کو ام ضحاک لکھا ہے۔ ہم کنیتوں کے تحت اس پر پھر گفتگو کریں گے۔

باب الطاء

۷۰۷۲۔ سیدہ طریہؓ حسان بن ثابت کی کنیز

طریہ' حسان بن ثابت کی کنیز تھیں۔ عبداللہ بن عباس نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن وہب نے ابوبکر بن ابواویس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسین بن عبداللہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ حسان بن ثابت نے اپنی گانے والی لونڈی کو گانے کا حکم دیا۔ اس وقت ان کے پاس کچھ آدمی تھے اور ان کے مکان میں جو اونچی جگہ واقع تھا دو دالان تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں سے گزر ہوا مگر آپؐ نے ان کے اس مشغلے میں کوئی دخل نہ دیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن ابواویس کی یہ حدیث بیان کی ہے اور ابونعیم نے یونس بن محمد بن ابو اویس سے انہوں نے حسین سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ حسان کے پاس سے گزرے۔ ان کے پاس دو دالانوں میں کچھ آدمی تھے اور لونڈی تھی جس کا نام سیرین تھا اور وہ دالان میں آتی جاتی تھی اور حاضرین کو گانا سنا رہی تھی۔ حضور اکرم ﷺ کا گزر وہاں سے ہوا مگر آپؐ نے چشم پوشی فرمائی۔

۷۰۷۳۔ سیدہ طیمہؓ دختر جریج

طیمہ دختر جریج' ان کا ذکر تو صحابہ میں ہوتا ہے مگر ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۷۴۔ سیدہ طفیہؓ دختر وہب

طفیہ دختر وہب' ابوموسیٰ اشعری کی والدہ تھیں۔ اسلام قبول کیا اور ہجرت کی۔ مستغفری لکھتے ہیں کہ ابن قتیبہ نے کتاب المعارف میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول طبرانی انہوں نے اسلام قبول کیا اور مدینے میں وفات پائی۔

۷۰۷۵۔ سیدہ طلیحہؓ دختر عبداللہ

طلیحہ دختر عبداللہ' رشید ثقفی کی زوجہ تھیں۔ اس نے طلاق دے دی۔ مگر اس خاتون نے عدت ہی میں پھر نکاح کر لیا۔ لیث نے زہری سے روایت کی کہ عبیداللہ کی بیٹی تھیں۔ ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

باب الظاء

۷۰۷۶۔ سیدہ ظبیہؓ دختر براء

ظبیہ دختر براء بن معرور' زوجہ ابوقتادہ انصاری' عبدہ دختر عبدالرحمٰن بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والد

سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے ابوقتادہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ظبیہ دختر براء بن معرور زوجہ ابوقتادہ سے فرمایا کہ نہ تو تم لوگوں پر جمعہ فرض ہے اور نہ جہاد۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے تسبیح جہاد سکھائیے۔ آپ نے فرمایا: "سبحان الله لا اله الا الله والله اكبر ولله الحمد" پڑھ لیا کرو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۷۷۔ سیدہ ظبیہ رضی اللہ عنہا دختر وہب

ظبیہ دختر وہب' بنوعک سے تھیں۔ بقول ہشام بن کلبی مدینے میں فوت ہوئیں اور ابواحمد عسکری نے ابوموسیٰ اشعری کے ترجمے میں لکھا ہے کہ ان کی والدہ ظبیہ دختر وہب از بنوعک تھیں۔ اسلام قبول کیا اور مدینہ منورہ میں فوت ہوئیں۔ ایک روایت میں ان کا نام طفیہ مذکور ہے۔ اور "طاء" میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ واللہ اعلم

باب العین

۷۰۷۸۔ سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا دختر اسید

عاتکہ دختر اسید بن ابوالعیص بن امیہ بن عبد شمس قرشیہ امویہ' عتاب بن اسید کی ہمشیرہ تھیں۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائیں۔ حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی مگر ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ یہ ابن اسحٰق کا قول ہے۔

زبیر نے محمد بن سلام سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شفاء دختر عبداللہ عدویہ کو پیغام بھیجا کہ کل صبح کا کھانا میرے ہاں کھانا۔ میں دوسرے دن گئی تو عاتکہ دختر اسید کو ان کے دروازے پر دیکھا۔ ہم دونوں اکٹھی اندر داخل ہوئیں۔ تھوڑی دیر تک ہم دونوں سے باتیں کیں۔ پھر اٹھے اور ایک ابریشمی کپڑا عاتکہ کو دیا اور مجھے بھی دیا لیکن اس کا کپڑا میرے کپڑے سے بہتر تھا۔ میں نے کہا اے عمر! تیرا بھلا نہ ہو۔ میں نے اس سے پیشتر اسلام قبول کیا۔ پھر میں تیری عم زاد ہوں اور میں اس کے آنے سے پہلے تیرے دروازے پر پہنچی۔ انہوں نے کہا میں نے یہ کپڑا تیرے لئے ہی رکھا ہوا تھا لیکن جب تم دونوں جمع ہو گئیں تو مجھے خیال آیا کہ حضور اکرم ﷺ اسے بہتر سمجھتے تھے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۷۹۔ سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا دختر خالد

عاتکہ دختر خالد بن منقذ بن ربیعہ اور ایک روایت میں عاتکہ دختر بن خالد بن خلیف بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حرام بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ خزاعیہ ہے۔ یہی خاتون ام معبد ہیں جن کے بیٹے کے نام معبد تھا۔ ان کے شوہر کا نام اکثم بن ابوالجون خزاعی تھا اور ان کی کنیت ابومعبد تھی۔ یہ وہی خاتون ہیں جن کے خیمے میں حضور اکرم ہجرت کے موقع پر اترے تھے۔ اور آپ کا کلام ان کے ساتھ مشہور و معروف ہے آج کل اس جگہ کا نام خیمہ ام معبد سے مشہور ہے۔

عبدالملک بن وہب مذحجی نے حر بن صباح نخعی سے' انہوں نے ابومعبد خزاعی سے روایت کی کہ رسول اکرم نے گھر کے ایک کونے میں ایک بکری دیکھی۔ دریافت فرمایا کیا یہ دودھ دیتی ہے۔ ام معبد نے کہا۔ یہ تو گئی گزری حالت میں ہے۔ فرمایا کیا میں اس کا دودھ دھولوں؟ اس نے عرض کیا بصد شوق اگر اس سے کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔ آپ نے اس کے تھنوں کو چھوا اللہ کا نام لیا اور

برتن منگوایا تاکہ اپنے ساتھیوں کی دعوت کریں۔ آپ نے برتن میں دودھ دھویا اور بکری کو پلایا۔ وہ سیر ہوگئی۔ پھر اپنے رفقاء کو پلایا کہ وہ بھی سیر ہوگئے اور آخر میں خود پیا۔ آپ کے ساتھیوں نے بار بار پیا' حتیٰ کہ خوب سیر ہوگئے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۰۔ سیدہ عاتکہؓ دختر زید

عاتکہ دختر زید بن عمرو بن نفیل قرشیہ عدویہ۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی سعید بن زید کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ خاتون عمر بن خطاب کی عمزاد تھیں۔ ان کا نسب نفیل میں جمع ہو جاتا ہے۔ مدینہ کو ہجرت کی۔ عبداللہ بن ابوبکر صدیق کی زوجہ تھیں۔ چونکہ یہ خاتون بڑی حسین وجمیل تھیں اس لئے شوہر کو ان سے اتنی سخت محبت تھی کہ وہ ان سے جدائی برداشت نہیں کر سکتے تھے اور غزوات میں شریک نہ ہوتے۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں حکم دیا کہ بیوی کو طلاق دے دو۔ اس پر انہوں نے ذیل کے اشعار کہے۔

یقولون طلقها وخیم مکانها مقیما تمنّی النفس احلام نائم

میرے لوگ کہتے ہیں کہ اسے طلاق دے اور گھر سے نکال دے جب تک وہ رہے گی تیرا نفس غلط تصورات میں مبتلا رہے گا۔

وان فراقی اهل بیت جمیعهم علی کثرة منی لاحدی العظائم

اور میری جدائی جس پر سب گھر والے مصر ہیں۔ میرے لئے ایک بہت بڑی مصیبت ہے۔

ارانی واهلی کالعجول تروحت الی بوها قبل العشار الروائم

میری بیوی اور میری مثال اس اونٹنی کی سی ہے جو اپنے بچے کے منہ کو اس طرح سونگھتی ہے گویا وہ اس کا دس ماہ کا بچہ ہے۔

حضرت ابوبکر نے انہیں اتنا مجبور کیا کہ عبداللہ نے بیوی کو طلاق دے دی۔ مگر ان کا دل ادھر ہی متوجہ رہا۔ چناچہ ایک دن حضرت ابوبکر نے انہیں سنا۔ وہ یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

اعاتک ما انساک مادز شارق وما ناح قمری الحمام المطوق

اے عاتکہ! میں تجھے اس وقت تک نہیں بھولوں گا جب تک مشرق سے روشنی نمودار ہوتی رہے گی اور طوق دار قمری کوکو کرتی رہے گی۔

اعاتک قلبی کل یوم ولیلة الیک بما تخفی النفوس معلق

اے عاتکہ! میرا دل رات دن (ان جذبات کی وجہ سے جو دل میں چھپے ہوئے تھے) تجھے یاد کرتا رہتا ہے۔

ولم ارمثلی طلق الیوم مثلها ولا مثلها فی عیر جرم تطلق

کوئی آدمی ایسا نہیں ملے گا جس نے میری طرح ایسی عورت کو طلاق دی ہو اور نہ کسی نے ایسی عورت دیکھی ہوگی جسے بغیر از جرم طلاق ہوگئی ہو۔

لها خلق جزل ورای ومنصب وخلق سوی فی الحیاء ومصدق

اس کے اخلاق عظیم ہیں اور وہ صاحب الرای والمنصب ہے وہ مکمل حیاء کی مالک اور راست باز ہے۔

حضرت ابوبکر کو بیٹے پر رحم آ گیا اور رجوع کی اجازت دے دی۔ عبداللہ محاصرۂ طائف میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' تیر سے زخمی ہو گئے اور مدینہ میں وفات پائی۔ عاتکہ نے ان کی یاد میں ذیل کے اشعار کہے:

رزئت بخیر الناس بعد نبیھم وبعد ابی بکر وما کان قصرا

میں اس آدمی کی موت پر رو رہی ہوں جو محمد ﷺ اور ابوبکر کے بعد کسی سے کمتر نہ تھا۔

فآلیت لا ینفک عینی حزینة علیک ولا ینفک جلدی اغبرا

میں نے قسم کھائی ہے کہ میری آنکھیں تجھ پر ہمیشہ روتی رہیں گی اور میری کھال ہمیشہ غبار آلود رہے گی۔

فللّٰہ عینا من رأی مثلہ فتی اکرو احمی فی الھیاج واصبرا

میری آنکھو! تمہیں خدا کی قسم! کون ہے جس نے ایسا بار بار حملہ کرنے والا اور میدان جنگ میں دلیری سے لڑنے والا اور صبر کرنے والا دیکھا ہے۔

اذا شرعت فیہ الا سنة خاضھا الی الموت حتی یترک الرمح احمرا

جب لڑائی میں نیزے تان لئے جاتے ہیں تو وہ میدان جنگ میں گھس جاتا ہے حتیٰ کہ اس کا نیزہ خون پی پی کر سرخ ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد زید بن خطاب نے ان سے نکاح کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔ چنانچہ زید جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے۔ بعد میں حضرت عمر نے بارہویں سال ہجری میں عاتکہ سے نکاح کیا۔ حضرت عمر نے دعوت ولیمہ پر جن لوگوں کو بلایا تھا ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ خلیفہ سے کہا اے امیر المومنین! آپ مجھے عاتکہ سے کچھ پوچھنے کی اجازت دیں؟ چنانچہ حضرت علیؓ نے دروازے کے ایک طرف کھڑے ہو کر عاتکہ سے پوچھا' اے اپنے نفس کی دشمن! تیرا یہ قول کدھر گیا؟

فالیت لا تنفک عینی حزینة علیک ولا ینفک جلدی اغبرا

عاتکہ رو پڑیں۔ خلیفہ نے کہا اے ابوالحسن! آپ کو اس کی کیا ضرورت پڑ گئی؟ سب عورتیں اسی طرح کرتی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سورۂ صف کی پہلی دو آیات تلاوت فرمائیں۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ. جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو جناب عاتکہ نے یہ دو شعر کہے۔

عین جودی بعبرة ونحیب لا تملی علی الامام النحیب

اے میری آنکھ تو آنسو بہا اور امام نجیب پر آہ وزاری کرنے میں تامل نہ کر۔

قل لا ھل الضراء والبؤس موتوا قد سقتہ المنون کاس شعوب

اور لڑنے والے بہادروں کو کہہ دو کہ تم مر جاؤ کہ موت نے امام نجیب کو تمام قبائل کی موت کا پیالہ پلا دیا ہے۔

عمر رضی اللہ عنہ کے بعد ان سے زبیر بن عوام نے نکاح کیا جب وہ قتل ہو گئے تو عاتکہ نے ان کے بارے میں ذیل کے اشعار کہے۔

غدر ابن جرموز بفارس بهمة		يوم اللقاء وكان غير معرد

اے عمرو بن جرموز تو نے بہادر شاہ سوار کو دھوکا دیا جو لڑائی کے دن پیچھے ہٹنے والا نہ تھا۔

يا عمرو لو نبهته لوجدته		لا طائشا رعش الجنان ولا اليد

اے عمرو اگر تو اسے متنبہ کر دیتا تو تو اسے بزدل اور کانپتے ہاتھوں والا نہ پاتا۔

كم غمرة قد خاضها لم يثنه		عنها طرادك يا ابن فقع القردد

کتنی ہی خطرناک جنگوں میں وہ گھس گیا اور اسے اے جنگل کی کھمبی تیرا حملہ نہ روک سکا۔

ثكلتك امك ان ظفرت بمثله		ممن مضى ممن يروح ويغتدى

تیری ماں تجھے روئے۔ کیا تو نے کبھی اس جیسے آدمی سے گزرے ہوئے لوگوں میں یا عہد حاضر کے لوگوں میں مقابلہ کیا۔

والله ربك ان قتلت لمسلما		حلت عليك عقوبة المتعمد

بلاشبہ تو نے ایک مسلمان کو قتل کیا ہے اور تجھے قتل عمد کی سزا دینا لازمی ہو گیا ہے۔

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا۔ جواب میں عاتکہ نے کہلا بھیجا اے امیر المومنین! آپ سلف کے نشان رہ گئے ہیں اور مسلمانوں کے سردار ہیں اور میں آپ کے نام کی برکت سے موت کی تکالیف کو اپنے سے دور دھکیلتی ہوں۔ چنانچہ امیر المومنین نے نکاح کا خیال ترک کر دیا۔

جناب عاتکہ کو نماز عشاء مسجد میں ادا کرنے کی عادت تھی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا تو عاتکہ نے یہ شرط پیش کی کہ انہیں مسجد میں جانے سے نہیں روکا جائے گا۔ کچھ دنوں بعد ہی حضرت عمر اس شرط کی بجا آوری سے تنگ آ گئے اور حوصلہ جواب دے گیا۔ ایک رات عاتکہ سے پہلے گھر سے نکل گئے اور راستے میں ایک ایسی جگہ چھپ گئے کہ عاتکہ کو پتہ نہ چل سکا۔ چنانچہ جب وہ ان کے پاس سے گزریں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی سرین پر ایک تھپڑ مارا جس سے وہ گھبرا گئیں اور پھر کبھی رات کو گھر سے نہ نکلیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۱۔ سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا دختر عبدالمطلب

عاتکہ دختر عبدالمطلب بن ہاشم قرشیہ ہاشمیہ' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ ان کے اسلام کے بارے میں اختلاف ہے اور ابن اسحق اور علماء کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیوں میں سے سوائے جناب صفیہ کے اور کسی نے اسلام قبول نہیں کیا اور عاتکہ ابو امیہ بن مغیرہ مخزومی کی بیوی اور عبداللہ' ام زہیر اور قریبہ کی والدہ تھیں۔ ان سے ام کلثوم دختر عقبہ بن ابی معیط وغیرہ نے روایت کی۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے' انہوں نے ابن اسحاق سے' انہوں نے حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس سے'

...نہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے (ح) یزید بن رومان نے انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ عاتکہ دختر ...عبدالمطلب نے ضمضم بن عمرو الغفاری کے قریش مکہ کے پاس آنے سے تین دن پیشتر ایک خواب دیکھا۔ جب صبح ہوئی تو اپنے ...ھائی عباس کو بلایا اور بتایا کہ آج رات میں نے ایک خوفناک خواب دیکھا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہماری قوم پر بڑی ... بردست مصیبت آنے والی ہے۔ انہوں نے پوچھا۔ تم نے کیا دیکھا؟ میں نے بتایا کہ ایک شتر سوار دیکھا جو ابطح کے مقام پر اونٹ ...سے اترا اور بآواز بلند کہا اے آل غدر! بھاگو کہ تین دن کے بعد تم پر مصیبت آنے والی ہے۔ لوگ اس کے اردگرد جمع ہو گئے پھر ...س کا اونٹ کعبے میں داخل ہوا اور لوگ اکٹھے تھے۔ پھر میں نے دیکھا کہ اونٹ اس آدمی کو لے کر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کعبے کی ...چھت پر چڑھ گیا اور وہاں اس نے بآواز بلند وہی جملے دہرائے آل غدر بھاگو کہ تین دن بعد تم مصیبت کا شکار ہو جاؤ گے پھر وہ ...ونٹ ابوقبیس پہاڑ پر چڑھ گیا اور شتر سوار نے وہی کلمات دہرائے پھر اس نے ایک پتھر اٹھا کر پہاڑ کی چوٹی سے نیچے لڑھکایا۔ ...جب وہ نیچے پہنچا تو ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور کوئی گھر ایسا نہ تھا جس میں اس کا ایک آدھ ٹکڑا نہ گرا ہو عباس نے سن کر کہا۔ کسی سے اس ...کا ذکر نہ کرو۔ بہن نے بھائی سے کہا آپ بھی خاموش رہیں۔

عباس کو راستے میں ولید بن عتبہ جو ان کا دوست تھا مل گیا انہوں نے بہن کا خواب اسے سنایا اور کہا کہ وہ اس کا کسی سے ذکر نہ ...کرے۔ ولید نے باپ سے ذکر کیا اور بات پھیل گئی دوسرے دن صبح عباس طواف کعبہ کو گئے تو ابوجہل سے جو چند آدمیوں میں ...کھڑا اس خواب کے بارے میں گفتگو کر رہا تھا ملاقات ہو گئی۔ اس نے عباس سے کہا۔ ابوالفضل! تمہارے قبیلہ میں یہ نبیہ کب ...سے پیدا ہو گئی ہے؟ انہوں نے کہا تمہارا کیا مطلب ہے؟ ابوجہل نے عاتکہ کے خواب کا ذکر کیا اور کہا کیا یہ کافی نہیں تھا کہ تمہارے ...مردوں میں پیغمبر پیدا ہوا ہے کہ اب تمہاری عورتیں بھی نبوت کا دعویٰ کرنے لگ گئی ہیں۔ اب ہم عاتکہ کے قول کے مطابق تین ...دن تک انتظار کریں گے اگر وہ سچی نکلی تو ٹھیک ورنہ ہم تمہارے بارے میں یہ بات ریکارڈ پر لے آئیں گے کہ تمہارا خاندان ...سارے عرب میں سب سے زیادہ جھوٹا ہے۔ میں نے کہا میری بہن نے کوئی خواب نہیں دیکھا۔ یہ افواہ ہے۔

جب شام ہوئی بنو عبدالمطلب کی تمام خواتین میرے پاس آئیں اور شکایتاً کہا کہ میں نے اس فاسق وفاجر کی باتوں پر کیوں ...حتجاج نہیں کیا۔ اس خبیث نے پہلے تمہارے مردوں پر طعنہ زنی کی پھر عورتوں کو بھی رگیدا اور تم سنتے رہے۔ کیا تم میں غیرت نہ ...تھی۔ میں نے کہا تم سچ کہتی ہو؟ اب میں اس کا مقابلہ کروں گا اور اگر اس نے پھر ان باتوں کو دہرایا تو میں اینٹ کا جواب پتھر سے ...دوں گا۔

تیسرے دن میں صبح سویرے گھر سے نکلا تا کہ ابوجہل سے آمنا سامنا ہو جائے اور اگر وہ کچھ کہے تو میں اسے گالیاں دوں۔ ...بخدا میں اس کی طرف جا رہا تھا کہ وہ بیت الحرام کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ میں نے دل میں کہا۔ اے خدا تو اس پر لعنت بھیج ...کیا اس میں اور گالیاں دینے میں کچھ فرق ہے۔

اتنے میں ابوجہل نے وہ آواز سن لی جو میں نے نہیں سنی تھی۔ ضمضم بن عمرو اپنے اونٹ کی پیٹھ پر کھڑا تھا۔ اس نے اپنی سواری ...کو موڑا قمیص پھاڑ دی۔ اونٹ کا کان کاٹ دیا اور چلا چلا کر کہنے لگا اے قریش اپنے قافلے کی خیر مناؤ اور جو مال ومتاع ابوسفیان ...لئے آ رہا ہے اس کی فکر کرو محمد اور اصحاب محمد راہ میں حائل ہو گئے ہیں مدد! مدد! چونکہ یہ ہمارا مال ومتاع تھا۔ اس لئے میں ابوجہل کو

بھول گیا اور ابوجہل مجھے بھول گیا چنانچہ ہم معرکہ بدر کے لئے روانہ ہوئے اور قریش کو وہاں جو کچھ پیش آیا وہ عیاں ہے۔ خدا نے عاتکہ کا خواب سچا کر دیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۲۔ سیدہ عاتکہؓ دختر عوف

عاتکہ دختر عوف بن عبدالحارث بن زہرہ قرشیہ زہریہ جو عبدالرحمٰن بن عوف کی ہمشیرہ تھیں اور مسور بن مخرمہ کی والدہ تھیں۔ انہوں نے اور ان کی بہن شفاء نے ہجرت کی۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۳۔ سیدہ عاتکہؓ دختر نعیم

عاتکہ دختر نعیم بن عبداللہ عدویہ۔ یہ قول ابونعیم کا ہے اور ابوعمر نے انصاریہ لکھا ہے۔ عبداللہ بن عقبہ نے ابوالاسود سے انہوں نے حمید بن نافع سے انہوں نے زینب دختر ابوسلمہ سے انہوں نے عاتکہ سے روایت کی کہ ایک عورت حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور گزارش کی کہ اس کا داماد فوت ہو گیا ہے اور اس کی لڑکی نے اس قدر گریہ زاری کی ہے کہ مجھے اس کی بینائی کے بارے میں خطرہ پڑ گیا ہے کیا وہ آنکھوں میں سرمہ ڈال سکتی ہے آپ نے فرمایا اس کی عدت تو صرف چار ماہ اور دس دن ہے اور تم میں ایک عورت ایسی بھی تھی جو سال بھر روتی رہی اور جب سال ختم ہونے کو آیا اور وہ گھر سے نکلی تو بصرہ کے مقام پر وہ تیر کا نشانہ بن گئی۔ راوی نے روایت بیان کی لیکن عورت کا نام نہیں لیا۔

متعدد راویوں نے باسناد ہم ترمذی سے انہوں نے انصاری سے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے حمید سے انہوں نے نافع سے انہوں نے زینب دختر ابوسلمہ سے انہوں نے اپنی والدہ ام سلمہ سے روایت کی کہ ایک عورت حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور گزارش کی کہ اس کا داماد فوت ہو گیا ہے اور پوری حدیث ذکر کی اور اس کو ابن لہیعہ نے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے زینب سے انہوں نے ان کی والدہ ام سلمہ سے کہ نعیم بن عبداللہ عدوی کی بیٹی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور پوری حدیث ذکر کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوعمر کا قول کہ عاتکہ بنو انصار سے تھیں غلط ہے۔ بلکہ وہ عدویہ قرشیہ ہیں۔ اور وہ نعیم بن عبداللہ بن نخام کی بیٹی تھیں اور یہی صحیح ہے۔

۷۰۸۴۔ سیدہ عاتکہؓ دختر ولید بن مغیرہ

عاتکہ دختر ولید بن مغیرہ مخزومی۔ خالد بن ولید کی ہمشیرہ اور صفوان بن امیہ جمحی کی زوجہ تھیں۔ صفوان کی چھ بیویاں تھیں جب اسلام قبول کیا تو دو کو طلاق دے دی اور عاتکہ بھی ان کے پاس ہیں پھر عاتکہ کو صفوان نے حضرت عمر کے عہد خلافت میں طلاق دی ہم اس واقعے کو ام وہب کے ترجمے میں بیان کریں گے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۵۔ سیدہ عالیہؓ دختر ظبیان

عالیہ دختر ظبیان بن عمرو بن عوف بن عبد بن ابوبکر بن کلاب الکلابیہ۔ حضور اکرم ﷺ نے ان سے نکاح کیا اور کچھ عرصہ آپ کے پاس رہیں پھر انہیں طلاق ہو گئی اور بہت کم علماء نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

کہ آپ نے مجامعت سے پہلے ہی اس خاتون کو طلاق دے دی تھی اور عالیہ نے اپنے عم زاد سے آیت تحریم کے نزول سے پہلے نکاح کر لیا تھا اور ان سے اولاد بھی تھی اور ایک روایت کے مطابق جب ان کے جسم پر برص کے نشان دیکھے تھے تو طلاق دے دی تھی۔ ابونعیم نے یہ روایت سعید بن ابوعروبہ سے بیان کی اور زہری سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ظبیان کی لڑکی عالیہ کو طلاق دی تو آیت تحریم کے نزول سے پہلے انہوں نے عم زاد سے نکاح کر لیا۔ یحیٰی بن کثیر کی روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے عالیہ دختر ظبیان از بنو ربیعہ کو شب اول ہی کے دوران میں طلاق دے دی تھی لیکن عبداللہ بن محمد بن عقیل لکھتے ہیں کہ حضورؐ نے بنو عمرو بن کلاب کی ایک خاتون سے نکاح کیا تھا اور پھر اسے طلاق دے دی تھی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۶۔ سیدہ عائشہؓ دختر ابوبکر صدیقؓ

صدیقہ بنت صدیق عائشہ دختر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما۔ حضور اکرم علیہ الصلاۃ والسلام کی رفیقہ حیات اور ازواج مطہرات میں مشہور ترین خاتون تھیں۔ ان کی والدہ کا نام ام رومان دختر عامر بن عویمر بن عبدشمس بن اذنیہ بن سبیع بن دہمان بن حارث بن غنم بن مالک بن کنانہ کنانیہ تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے دو سال قبل از ہجرت نکاح کیا تھا اور وہ کنواری تھیں۔ یہ ابوعبیدہ کا قول ہے۔ ایک روایت میں تین سال مذکور ہیں۔ بقول زبیر آپ نے جناب عائشہ سے ام المومنین خدیجہ کی وفات سے تین سال بعد نکاح کیا اور جناب خدیجہ کا انتقال ہجرت سے تین سال پہلے ہوا تھا۔ ایک روایت میں چار اور ایک میں پانچ سال مذکور ہیں اور جب حضور اکرم نے ان سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ یا سات برس تھی اور عروسی کی نوبت آئی تو جناب عائشہ نو برس کی تھیں اور پیشتر ازیں جبرائیل نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ام المومنین کی تصویر ایک ریشمی کپڑے پر خواب میں دکھا دی تھی۔ یہ جناب خدیجۃ الکبریٰ کی وفات کے بعد ہوا اور رسول اکرم ﷺ نے ام المومنین کی کنیت ان کے بھانجے عبداللہ بن زبیر کے نام پر ام عبداللہ تجویز فرمائی تھی۔

یحیٰی بن محمود جس کی انہیں اجازت ملی ہے۔ باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے سعید بن یحیٰی بن سعید سے انہوں نے والد سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے یحیٰی بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حاطب سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی کہ جب خدیجۃ الکبریٰ فوت ہوئیں تو خولہ دختر حکیم بن اوقص نے جو عثمان بن مظعون کی زوجہ تھیں۔ حضور اکرم ﷺ سے گزارش کی یارسول اللہ! کیا آپ مزید نکاح نہیں کریں گے دریافت فرمایا کس سے؟ جناب خولہ نے پوچھا آپ کنواری لڑکی پسند کریں گے یا بیوہ! دریافت فرمایا کنواری کون ہے اور بیوہ کون؟ انہوں نے کہا کنواری تو پوری مخلوق میں آپ کو پسندیدہ شخصیت ابوبکر کی لڑکی عائشہ اور بیوہ سودہ دختر زمعہ بن قیس آپ نے دونوں کے بارے میں اجازت دے دی۔

اولاً جناب خولہ حضرت ابوبکر کے گھر گئیں اور ام رومان سے مخاطب ہو کر کہا کہ کیا تم چاہتی ہو کہ تمہارے گھر پر خیر و برکت کا نزول ہو۔ پوچھا وہ کیسے؟ کہا رسول ﷺ نے مجھے آپ لوگوں کے پاس عائشہ سے نکاح کا پیغام دے کر بھیجا ہے لیکن عائشہ تو حضور کی بھتیجی ہے بہر حال میں چاہتی ہوں کہ تم ابوبکر کا انتظار کر و وہ آنے والے ہیں۔ اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے اور خولہ نے اپنا مشن بیان کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ نکاح کیسے درست ہو سکتا ہے؟ عائشہ تو آپ کے بھائی کی بیٹی ہے خولہ نے حضور اکرم کو جا کر بتایا تو

آپ نے فرمایا جاؤ اور ابوبکر کو بتادو کہ میں دین میں اس کا بھائی ہوں۔ رشتے میں نہیں ابوبکر کو کیا اعتراض ہوسکتا تھا حضور تشریف لائے اور نکاح ہوگیا جناب عائشہ اس وقت چھ برس کی تھیں۔

سودہ دختر زمعہ اسلام قبول کر چکی تھیں۔ جناب خولہ ان کے گھر گئیں اور کہا سودہ! کیا تم پسند کرو گی کہ تمہارے گھر پر خیر و برکت کا نزول ہو؟ پوچھا کیسے؟ انہوں نے بتایا تو کہنے لگیں مناسب ہوگا کہ میرے والد سے اس کا ذکر کرو۔ زمعہ کافی بوڑھا ہو چکا تھا حج کرنے سے بھی قاصر تھے جب خولہ نے اپنے مشن کا ذکر کیا تو کہنے لگا بلاشبہ محمد بھلے اور کریم النفس آدمی ہیں۔ تو نے اپنی سہیلی سے پوچھا ہے؟ خولہ نے کہا۔ وہ رضا مند ہے۔ زمعہ نے انہیں بلا بھیجا اور کہا محمد بن عبداللہ تجھ سے نکاح کے خواہش مند ہیں۔ وہ بھلے آدمی ہیں۔ تمہارا کیا ارادہ ہے۔ انہوں نے رضامندی کا اظہار کیا تو آپ کو بلا کر نکاح کی رسم ادا کر دی گئی۔ جب ان کا بھائی عبد بن زمعہ حج سے واپس آیا تو چونکہ ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا اس لئے غصے میں اس نے سر پر مٹی ڈالی۔ جب اسلام قبول کیا تو کہا کرتا کہ جس دن میں نے سر پر مٹی ڈالی تھی میں کتنا احمق تھا۔

ابوالفرج بن ابوالرجاء نے ابوعلی حداد سے (میں وہاں موجود تھا اور سن رہا تھا) انہوں نے احمد بن عبداللہ حافظ سے انہوں نے فاروق سے انہوں نے محمد بن محمد بن حبان التمار سے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی سے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے ابوطوالہ سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عائشہ کو باقی خواتین پر وہی فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو باقی کھانوں پر۔

محمد بن سرایا بن علی العدل اور حسین بن ابوصالح بن فناخسرو وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالوہاب سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جس دن حضور اکرم ﷺ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس ہوتے صحابہ اپنے بہتر تحائف حضور اکرم ﷺ کو روانہ کرتے۔ ازواج مطہرات ام سلمہ کے گھر میں جمع ہوئیں اور کہا کہ لوگ اپنے تحائف عائشہ کے گھر بھیجتے ہیں حالانکہ ہمیں بھی ان تحائف کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ رسول اکرم سے کہیں۔ کہ وہ لوگوں کو کہہ دیں کہ تحائف کے لئے عائشہ کی باری کا انتظار نہ کیا کریں اور جہاں بھی قیام پذیر ہوں تحائف بھیج دیا کریں جناب ام سلمہ نے مختلف مواقع پر آپ سے یہ گزارش کی لیکن آپ نے توجہ نہ فرمائی۔ آخری موقعہ پر آپ نے فرمایا۔ ام سلمہ! عائشہ کے بارے میں تو مجھے پریشان نہ کیا کر کیونکہ اگر میں سوائے عائشہ کے تم میں سے کسی اور کے لحاف میں ہوں تو وحی نازل نہیں ہوتی۔

محمد بن اسماعیل نے یحییٰ بن بکیر سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی کہ میں حضور اکرم کے پاس تھی۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! جبرائیل میرے پاس بیٹھے ہیں اور تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے جواب میں وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ جن کو آپ دیکھ رہے ہیں میں نے انہیں نہیں دیکھا۔

اسماعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عبد بن حمید سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن علقمہ مکی سے انہوں نے ابن ابوحسین سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عائشہ سے

روایت کی کہ جبرائیل ان کی تصویر سبز ریشمی کپڑے پر لگا کر لائے اور آپ سے کہا کہ یہ خاتون اس دنیا میں اور آخرت میں آپ کی زوجہ ہیں۔

محمد بن عیسیٰ نے بندار اور ابراہیم بن یعقوب سے انہوں نے یحییٰ بن حماد سے انہوں نے عبدالعزیز بن مختار سے انہوں نے خالد الحذاء سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے عمرو بن عاص سے روایت کی کہ حضور اکرم نے انہیں ایک لشکر ذات السلاسل کی کمان عطا کی میں حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ سب سے زیادہ کسے پسند کرتے ہیں؟ فرمایا عائشہ کو۔ میں نے پھر عرض کیا مردوں میں آپ کس کو سب سے زیادہ اچھا جانتے ہیں؟ فرمایا عائشہ کے والد کو۔

محمد بن عیسیٰ نے محمد بن بشار سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عمرو بن غالب سے روایت کی کہ ایک شخص نے عمار بن یاسر کے پاس جناب عائشہ کے بارے میں برا بھلا کہا انہوں نے کہا دفع ہو جائے منحوس و مردود تو حضور اکرم ﷺ کی عزیز ترین زوجہ کے بارے میں گستاخی کرتا ہے۔

اور مسروق کی یہ عادت تھی کہ جب بھی حضرت عائشہ سے کوئی روایت بیان کرتے تو کہا کرتے۔ مجھ سے جناب صدیقہ دختر صدیق نے جو ہر عیب سے بری ہیں اور جن کی برأت ثابت ہے۔ یوں بیان کیا ہے۔

جناب ام المومنین سے اکابر صحابہ دربارہ فرائض استفسار کیا کرتے اور عطاء بن ابی رباح کے قول کے مطابق جناب عائشہ افقہ الناس اور احسن الرائی خاتون تھیں۔ عروہ لکھتے ہیں کہ میں نے فقہ' طب اور شعر میں ام المومنین سے بڑھ کر کوئی آدمی نہیں دیکھا اور اگر حضرت عائشہ میں اور کوئی فضیلت بھی نہ ہوتی۔ جب بھی واقعہ افک میں جس انداز سے قرآن حکیم نے ان کی برأت بیان فرمائی جو قیامت تک تلاوت کی جائے گی ان کی فضیلت اور علو مرتبہ کی ناقابل تردید دلیل ہے اور اگر طول کا خوف نہ ہوتا تو ہم واقعہ افک پورا کا پورا ذکر کر دیتے لیکن یہ وہ واقعہ ہے جس کا ہر آدمی کو علم ہے۔

مسمار بن عمر بن عویس اور ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی العز وغیرہ نے باسنادہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے عبدالوہاب بن عبدالمجید سے انہوں نے ابن عون سے انہوں نے قاسم بن محمد سے روایت کی کہ ام المومنین عائشہ بیمار ہوئیں اور ابن عباس ان کے پاس آئے اور کہا اے ام المومنین! حضور اکرم اور ابوبکر صدیق آپ کے سچے پیش رو ہیں۔ آپ کو کس چیز کا اندیشہ ہے؟

ام المومنین نے حضور اکرم ﷺ سے کثیر التعداد احادیث روایت کیں۔ ان سے عمر بن خطاب اور بہت سے ان گنت صحابہ اور تابعین نے روایت کی۔ یحییٰ بن ایوب نے عبیداللہ بن زحر سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابوامامہ سے روایت کی کہ عمر بن خطاب نے فرمایا گھوڑوں کو دبلا کرو تیر ترکش سے نکالو اور گھوڑوں کو نعل لگواؤ اور عجمی طور طریقوں سے بچ کر رہو اور ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھو کہ جہاں شراب پی جا رہی ہو اور کسی مسلمان مرد اور عورت کو جائز نہیں کہ بغیر کسی بیماری کے حمام میں ننگا ہو کر نہائے حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے میرے بستر میں لیٹے ہوئے فرمایا کہ جس عورت نے اپنے گھر کے سوا کہیں اور اپنی اوڑھنی اتاری اس کے اور اس کے رب کے درمیان جو پردہ تھا وہ پھٹ گیا۔

جناب عائشہ نے ستاون یا اٹھاون سال ہجری میں سترھویں رمضان کو بروز منگل وفات پائی۔ ان کی وصیت کے مطابق انہیں

اسی رات کو بقیع میں دفن کیا گیا۔ابو ہریرہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور ان کی قبر میں پانچ آدمی اترے عبداللہ اور عروہ زبیر کے دو بیٹے اور قاسم بن محمد بن ابوبکر اور عبداللہ بن محمد بن ابوبکر اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر۔

جب حضور سرور کائنات نے وفات پائی تھی تو ام المومنین کی عمر اٹھارہ برس تھی۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۷۔سیدہ عائشہؓ دختر جریر

عائشہ دختر جریر بن عمرو بن عبدرزاح۔ابوالمنذر سلمی کی زوجہ سلمیہ انصاریہ تھیں۔ابومنذر بدری تھے۔جنہوں نے خلافت عمر کے دوران میں وفات پائی۔ان کا نام یزید بن عامر بن حدیدہ تھا۔بقول ابن حبیب عائشہ نے حضور ﷺ سے بیعت کی۔

۷۰۸۸۔سیدہ عائشہؓ دختر حارث

عائشہ دختر حارث بن خالد بن صخر قرشیہ تیمیہ ان کی اور ان کی دو بہنوں فاطمہ اور زینب کی ولادت حبشہ میں ہوئی۔جب وہاں سے واپس ہوئیں تو راستے میں پانی پیا۔جس سے وہ خود زینب بھائی موسیٰ اور والدہ ریطہ فوت ہوگئیں اور بقول ابن اسحٰق فاطمہ بچ گئیں۔ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۹۔سیدہ عائشہؓ دختر ابوسفیان

عائشہ دختر ابوسفیان بن حارث بن زید انصاریہ اشہلیہ۔بقول ابن حبیب انہوں نے آنحضرت ﷺ سے بیعت کی۔

۷۰۹۰۔سیدہ عائشہؓ دختر عبدالرحمٰن

عائشہ دختر عبدالرحمٰن بن عتیک نضیری۔ہم ان کا ذکر ان کے خاوند رفاعہ کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ابوموسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۷۰۹۱۔سیدہ عائشہؓ دختر عجرد

عائشہ۔یحییٰ بن معین نے روایت کی کہ ابوحنیفہ فقیہ نے عائشہ کو کہتے ہوئے سنا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ٹڈی دل دنیا میں خدا کا لشکر ہے۔نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام قرار دیتا ہوں۔نیز اس راوی نے ابوحنیفہ سے انہوں نے عثمان بن راشد سے انہوں نے عائشہ دختر عجرد سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ یہ خاتون تابعیہ ہیں اور اکثر علماء کی یہی رائے ہے۔ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۹۲۔سیدہ عائشہؓ دختر عمیر

عائشہ دختر عمیر بن حارث بن ثعلبہ انصاریہ از بنو حرام۔بقول ابن حبیب انہوں نے حضور ﷺ سے بیعت کی۔

۷۰۹۳۔سیدہ عائشہؓ دختر قدامہ

عائشہ دختر قدامہ بن مظعون قرشیہ جمحیہ۔اس خاتون اور ان کی والدہ رائطہ دختر سفیان خزاعیہ نے آپ سے بیعت کی۔
عبدالوہاب بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابراہیم بن ابوالعباس اور یونس المعی

ـے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابراہیم بن محمد بن حاطب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی والدہ عائشہ سے
ـوایت کی کہ وہ خود اور ان کی والدہ دختر سفیان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم
ـواتین سے بیعت لے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ میں تم سے ان امور پر بیعت لے رہا ہوں کہ تم شرک نہیں کرو گی' نہ چوری
ـور نہ زنا کرو گی' نہ اولاد کو قتل کرو گی اور نہ کسی پر جھوٹا الزام لگاؤ گی اور نہ میری نافرمانی کرو گی۔ عورتوں نے سر جھکائے رکھے
تھے۔ فرمایا کہو ہاں ہم ان احکام کی تعمیل بہ قدر استطاعت کریں گی۔ وہ ہاں کہے جاتی تھیں اور میں بھی ماں کے کہنے پر ان کی نقل
کئے جا رہی تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۴ـ۷۰۔ سیدہ عبادہؓ دختر ابونائلہ

عبادہ دختر ابونائلہ بن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بقول ابن حبیب اس خاتون نے آنحضرت سے بیعت کی۔

۹۵ـ۷۰۔ سیدہ عتبہؓ دختر زرارہ

عتبہ دختر زرارہ بن عدس انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم سے بیعت کی۔

۹ـ۷۰۔ سیدہ عجماءؓ انصاریہ

عجماء انصاریہ۔ ابوامامہ بن سہل بن حنیف کی خالہ تھیں۔ سعید بن ابوہلال نے مروان بن عثمان سے انہوں نے ابوامامہ سے
ـہوں نے اپنی خالہ عجماء سے روایت کی کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر ایک بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت زنا کے مرتکب ہوں تو اس
ـت کے بدلے میں انہیں سنگسار کر دو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۹ـ۷۰۔ سیدہ عجوزؓ از بنونمیر

عجوز از بنونمیر۔ ان سے ابوالسلیل نے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو ابطح میں پیشتر از ہجرت نماز پڑھتے دیکھا۔
ـپ نے کعبے کی طرف رخ کیا ہوا تھا اور دعا میں یہ فقرات فرما رہے تھے۔
اللھم اغفرلی ذنبی خطئی و جھلی "ہم عجوز بن نمیر کے ترجمے "باب العین" میں زیادہ تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔

۹ـ۷۰۔ سیدہ عذبہؓ دختر سعد

عذبہ دختر سعد بن خلیفہ بن اشرف انصاریہ از بنوطریف بن خزرج بن ساعدہ۔ سعید بن سعد کی والدہ ہیں۔ بقول ابن حبیب
ـضور اکرم سے بیعت کی۔

۹ـ۷۰۔ سیدہ عزہؓ اشجعیہ

عزہ اشجعیہ۔ ابوحازم کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ اشعث بن سوار نے منصور سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے عزہ سے
ـوایت کی کہ آپ نے فرمایا دو سرخ اشیاء یعنی سونے اور زعفران سے بچ کر رہو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۰۰۔ سیدہ عزہؓ دختر حارث

عزہ دختر حارث جو میمونہ اور لبابہ کی ہمشیرہ تھیں ان کا نسب بیان کر آئے ہیں۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے اور کسی نے انہیں صحابہ میں شمار نہیں کیا بلکہ ابن اثیر کے مطابق انہوں نے اسلام ہی قبول نہیں کیا تھا۔

۷۱۰۱۔ سیدہ عزہؓ دختر خابل

عزہ دختر خابل الخزاعیہ حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔ یحییٰ بن محمود اجازۃً باسنادہ ابن ابو عاصم سے انہوں نے دحیم سے انہوں نے ابن ابوفدیک سے انہوں نے موسیٰ بن یعقوب سے انہوں نے عطاء بن مسعود الکعبی سے انہوں نے اپنی پھوپھی عزہ بنت خابل سے روایت کی کہ وہ بیعت کے لئے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے ان امور پر بیعت لی کہ نہ تو ہم چوری کا اور نہ زنا کا ارتکاب کریں گی اور نہ کسی کو ظاہراً اور نہ اخفاءً دکھ دیں گی ایذائے ظاہری کو تو میں سمجھتی تھی یعنی قتل اولاد رہا ایذائے خفی اس کے بارے میں نہ حضور اکرم نے وضاحت فرمائی اور نہ ہم نے دریافت کیا۔ یوں از خود میرے دماغ میں خیال آیا کہ اس سے مراد اسقاط ہوسکتا ہے لیکن نہ تو ہمارے یہاں کوئی ایسا واقعہ پیش آیا اور نہ میری پھوپھی کے یہاں جب تک وہ زندہ رہی اور افساد الولد سے مراد الغیل بھی ہے۔ یعنی بحالت حمل بچے کو دودھ پلانا یا بیوی سے جماع کرنا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے ان کے والد کا نام کامل لکھا ہے لیکن صحیح خابل ہے اور مسلم نے بھی اسے خابل لکھا ہے۔ جیسا کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۱۰۲۔ سیدہ عزہؓ دختر ابوسفیان

عزہ دختر ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ قرشیہ امویہ ام حبیبہ اور معاویہ کی ہمشیرہ تھیں۔ لیث نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی کہ محمد بن مسلم زہری نے لکھا کہ عروہ نے انہیں بتایا کہ مجھ سے زینب دختر ابوسلمہ نے بیان کیا کہ انہیں ام حبیبہ نے بتایا کہ میں رسول اکرمؐ سے گزارش کی۔ یارسول اللہ ﷺ آپ میری بہن عزہ سے نکاح کرلیں فرمایا کیا تم اسے پسند کرتی ہو؟ میں نے کہا ہاں یارسول اللہ اس میں آپ کو بھی کوئی دقت نہ ہوگی اور میں چاہتی ہوں کہ اگر اس معاملے میں میری کوئی شریک بنے تو وہ میری بہن ہو فرمایا یہ رشتہ تو میرے لئے جائز ہی نہیں ہے۔

ایک روایت میں عزہ کا نام درہ اور ایک میں حمنہ مذکور ہے۔ اس کا ذکر گزر چکا ہے ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۰۳۔ سیدہ عصمہؓ دختر حبان

عصمہ دختر حبان بن صخر بن خنساء انصاریہ از بنوحرام بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۱۰۴۔ سیدہ عفراءؓ دختر سکن

سیدہ عفراءؓ دختر سکن بن رافع بن معاویہ بن عبید بن ابجر۔ یہ سعد بن زرارہ کی ماں تھیں، انصاریہ، خزرجیہ از بنی نجار تھیں۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۱۰۵۔ سیدہ عفراءؓ دختر عبید

عفراء دختر عبید بن ثعلبہ بن سواد بن غنم بن مالک بن نجار انصاریہ۔ جو معاذ، معوذ اور عوف کی والدہ تھیں اور اسی نام سے ان کی اولاد پہچانی جاتی ہے۔ اور یہ سارے انصار تھے۔ ابن کلبی کا قول ہے کہ جب غزوۂ بدر میں معاذ اور معوذ شہید ہو گئے تو عفراء نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عوف کے بارے میں دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ میرا بیٹا برا نکلا فرمایا نہیں معاذ اور معوذ لا ولد فوت ہوئے۔ ہاں البتہ عوف صاحب اولاد تھے۔ ابن کلبی کے علاوہ اور لوگوں کا خیال ہے کہ معاذ معرکہ بدر میں شہید نہیں ہوئے تھے۔ جیسا کہ ہم نے ان کے ترجمے میں ذکر کیا ہے۔ بقول ابن حبیب عفراء نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۱۰۶۔ سیدہ عقربؓ دختر سلامہ

عقرب دختر سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاریہ اشہلیہ۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ کی بیعت سے مشرف ہوئیں۔

۷۱۰۷۔ سیدہ عقربؓ دختر معاذ

عقرب دختر معاذ بن نعمان امرأالقیس بن زید بن عبدالاشہل۔ رافع بن یزید اشہلی کی والدہ تھیں۔ اور یزید اور ثابت دونوں قیس بن حطیم کے بیٹے تھے۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۱۰۸۔ سیدہ عقیلہؓ دختر عبید

عقیلہ دختر عبید بن حارث عتواریہ۔ حضور اکرمؐ سے بیعت کی اور مدینہ کو ہجرت کی۔ ان سے ان کی بیٹی جحہ دختر قریط نے روایت کی ایک روایت میں ان کی بیٹی کا نام جحیہ دختر قرطہ مذکور ہے اور ان کی بیٹی سے زید بن عبدالرحمٰن بن ابوسلامہ یا ابن سلامہ نے روایت کی۔ اور یہ ان کی والدہ تھیں۔

بخاری اور طبرانی نے ان کا نام عقیلہ اور ابن مندہ نے غفیلہ لکھا ہے۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۰۹۔ سیدہ عکناءؓ دختر ابوصفرہ

عکناء یا عکثا دختر ابوصفرہ اور مہلب بن ابوصفرہ کی ہمشیرہ۔ ہشام بن سفیان نے عبداللہ بن عبیداللہ سے انہوں نے ابوالشعثاء سے روایت کی کہ عکناء یا عکثاء نے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کی دس تاریخ کو عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ میں نے ابوالشعثاء کے بارے میں رائے دریافت کی کہا کہ شیخ مجہول ہے اور یہ شخص جابر بن زید نہیں ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۱۰۔ سیدہ علاثہؓ

علاثہ جعفر مستغفری نے خلیل بن احمد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے یعقوب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوحازم بن دینار سے روایت کی کہ کچھ لوگ سہل بن سعد کے پاس آئے اور دریافت کیا کہ حضور اکرم ﷺ کا منبر

کس لکڑی کا بنا ہوا ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ کس لکڑی کا ہے البتہ مجھے اس کا علم ہے کہ جس دن منبر مسجد میں رکھا گیا اور آپ اس پر بیٹھے حضور اکرمؐ نے ایک خاتون علاثہ کو کہلا بھیجا تھا کہ وہ اپنے غلام کو جونجار تھا بھیجے تا کہ میرے لئے ایک منبر بنا دے تا کہ میں لوگوں سے خطاب کرتے وقت اس پر بیٹھ سکوں۔

جعفر نے اس خاتون کا ترجمہ حرف عین کے تحت لکھا ہے اور خود اس نے یا اس کے شیخ خلیل نے اس نام کے لکھنے میں گڑ بڑ کر دی کیونکہ یہ بڑا مشکل ہے کہ ابن اسحٰق کو یا ان لوگوں کو جو ان سے اوپر ہیں اس خاتون کا نام بھول گئے ہیں راوی نے یہ لکھا تھا کہ حضور اکرم ﷺ نے (الی امرأۃ فلانیۃ) فلاں عورت کے پاس (راوی کو نام نہیں معلوم ہو سکا) پیغام بھیجا جسے جعفر نے بگاڑ کر علاثہ بنا دیا اگر ابو موسیٰ (جس نے علاثہ کا ترجمہ لکھا ہے) اس طرح کے ناموں کا ذکر نہ کرتا تو بہتر ہوتا کیونکہ ناموں میں اس طرح کی غلطیاں بے شمار ہیں اور اگر ہر غلط نام کے لکھنے کا التزام کر لیا جائے تو ان کی تعداد صحیح ناموں سے کئی گنا بڑھ جائے گی۔

۷۱۱۱۔ سیدہ علیہؓ دختر شریح

علیہ دختر شریح حضرمی جو سائب بن یزید بن اخت النمر کی ہمشیرہ تھیں۔ اور مخرمہ بھی ان کا بھائی ہے۔ جس کے بارے میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ شخص قرآن کو تکیہ نہیں بناتا۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

علیہ: عین پر پیش لام پر زبر اور یاء مشدد ہے۔

۷۱۱۲۔ سیدہ عمارہؓ دختر حمزہ بن عبدالمطلب

عمارہ دختر حمزہ بن عبدالمطلب قرشیہ ہاشمیہ حضور اکرمؐ کے چچا کی بیٹی تھیں۔ واقدی نے ام حبیبہ سے انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ عمارہ اور ان کی والدہ سلمیٰ دختر عمیس مکے میں تھیں کہ حضور اکرم ﷺ عمرہ قضاء ادا کرنے مکے آئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے رسول کریم سے ذکر کیا اور فرمایا ہم کیوں اپنے چچا کی لڑکی کو مشرکین کے رحم و کرم پر چھوڑ کر جائیں۔ حضور اکرم کو کسی نے نہ روکا اور آپ عمارہ کو اپنے ساتھ مدینہ لے گئے۔ اس پر زید بن حارثہ نے جو جناب حمزہ کے وصی تھی اور حضور اکرمؐ نے ان میں اور حمزہ میں مواخات قائم فرما دی تھی۔ حضور سے درخواست کی عمارہ میری بھتیجی ہے اس لئے مجھے اس کی کفالت دی جائے۔ جعفر کہنے لگے۔ میرا حق فائق ہے کیونکہ عمارہ کی خالہ میری بیوی ہے۔ راوی نے ساری حدیث بیان کی۔

ابو بکر خطیب کا قول ہے کہ صرف واقدی ہی نے اس حدیث میں عمارہ کا نام لیا ہے حالانکہ باقی لوگوں نے امامہ لکھا ہے اور کئی علماء نے لکھا ہے کہ جناب حمزہ کے ایک لڑکے کا نام عمارہ تھا اور یہی روایت درست ہے ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۱۳۔ سیدہ عمرہ اشہلیہؓ

عمرہ اشہلیہ۔ ان کا نسب معلوم نہیں۔ ان سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ ان کے محلے میں تشریف لے گئے اور وہاں ظہر اور عصر کی نمازیں ادا فرمائیں۔ جب سورج غروب ہوا اور موذن نے اذان کہی تو افطار کے لئے بکری کا کندھا اور بازو بھون کر لائے گئے۔ آپ نے دانتوں سے کاٹ کر کھانا شروع کیا۔ بعدہ موذن نے اقامت کہی آپ نے کپڑے کے ٹکڑے سے ہاتھ

پونچھے۔ اٹھے اور نماز پڑھی اور پانی کو ہاتھ بھی نہ لگایا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۱۴۔ سیدہ عمرہؓ دختر ابوایوب

•عمرہ دختر ابوایوب خالد بن زید انصاریہ ان کے والد مشہور صحابی ابوایوب انصاری ہیں۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۱۱۵۔ سیدہ عمرہؓ دختر جون

عمرہ دختر جون کلابیہ۔ حدیث عالیہ میں ان کا ذکر آیا ہے اور ہم عمرہ دختر یزید کے ترجمے میں ان کا ذکر کریں گے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۱۶۔ سیدہ عمرہؓ دختر حارث

عمرہ دختر حارث بن ابوضرار خزاعیہ مصطلقیہ۔ ہم ان کا نسب ان کی ہمشیرہ جویریہ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

یحییٰ بن ابوالرجاء نے اذناً باسنادہ ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے صلت بن مسعود جحدری سے انہوں نے محمد بن خالد بن سلمہ مخزومی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن عمرو بن حارث بن ابوضرار سے انہوں نے اپنی پھوپھی عمرہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا سبز اور شیریں ہے۔ جسے اس کی کوئی چیز مل گئی اللہ کی اس میں برکت ہوتی ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے مال میں تصرف کرتے ہیں۔ انہیں قیامت میں آگ نصیب ہوگی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۱۷۔ سیدہ عمرہؓ دختر حزم

عمرہ دختر حزم انصاریہ۔ یہ ابن مندہ اور ابوعمر کا قول ہے۔ ابونعیم نے ان کے والد کا نام حرام لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے۔ یہ خاتون سعد بن ربیع کی زوجہ تھیں جو غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ یحییٰ بن ایوب نے محمد بن ثابت بنانی سے انہوں نے محمد بن المنکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عمرہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کے لئے چھوٹی چھوٹی کھجوروں کے ایک جھنڈ میں آرام گاہ تیار کی۔ پانی چھڑکا۔ آپ کے لئے بکری ذبح کی۔ آپ نے گوشت تناول فرمایا وضو کیا اور نماز ظہر ادا کی۔ میں نے پھر بکری کا گوشت پیش کیا آپ نے کھایا نماز عصر ادا کی اور نئے سرے سے وضو نہیں کیا۔

ابونعیم نے طبرانی سے انہوں نے یحییٰ بن عثمان بن صالح سے انہوں نے عمرو بن ربیع بن طارق سے انہوں نے یحییٰ سے باسنادہ روایت کی انہوں نے عمرہ دختر حرام لکھا ہے۔

اسی حدیث کو ابن مندہ نے باسنادہ محمد بن اسحٰق صاغانی اور ابوحاتم رازی سے انہوں نے عمرو بن ربیع سے انہوں نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے محمد سے روایت کیا اور صحابیہ کا نام عمرہ دختر حزم لکھا ہے۔ نیز اس حدیث کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے روایت کیا اور صحابیہ کا نام نہیں لکھا ہے لیکن ابن ابی عاصم نے ان کا نام عمرہ دختر حزم لکھا ہے۔

ابوالفرج بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا قاضی ابوبکر احمد بن عمرو نے محمد بن سہل بن عسکر سے انہوں نے عمرو بن ربیع سے انہوں

نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے محمد بن ثابت بنانی سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے عمرہ دختر حزم سے اسی طرح روایت کی۔

۷۱۱۸۔ سیدہ عمرہؓ دختر ربیع

عمرہ دختر ربیع بن نعمان بن یساف انصاریہ خزرجیہ از بنو مالک بن نجار۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۱۱۹۔ سیدہ عمرہؓ دختر رواحہ

عمرہ دختر رواحہ۔ ہمشیرہ عبداللہ بن رواحہ۔ ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں ذکر ہو چکا ہے۔ یہ خاتون نعمان بن بشیر کی والدہ تھیں۔ یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے اپنے خاوند بشیر سے کہا تھا کہ وہ اپنے بیٹے نعمان کو کوئی چیز بطور ہبہ دے لیکن اس کے دوسرے بھائیوں کو نہ دے انہوں نے بیوی کی بات مان لی۔ بیوی نے کہا۔ اب اسی بات کو حضور اکرم سے اجازت لے لو حضور نبی کریم نے دریافت فرمایا کیا تم نے اپنے سب بیٹوں سے یکساں سلوک کیا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں فرمایا میں اس بے انصافی کا گواہ نہیں بن سکتا۔ ایک روایت میں آیا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تو اپنے دوسرے بیٹوں سے بھی ایسی ہی بھلائی کی استطاعت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ فرمایا میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ یہ وہی عمرہ ہیں جن کا ذکر قیس بن خطیم نے اشعار ذیل میں کیا ہے:

اجد بعمرة غنيانها فتهجرام شأننا شأنها

کیا عمرہ کی بے نیازی سچ مچ کی ہے اور وہ ہم سے جدا ہو رہی یا ہماری اور اس کی حالت ایک ہی ہے۔

فان تمس شطت بها دارها وباح لک اليوم هجرانها

اگر تقدیر میں اس سے جدائی لکھی ہے اور اس کی جدائی آج تجھ پر آہ وزاری کر رہی ہے (تو مجبوری ہے)

وعمرة من سروات النسا ء تنفخ بالمسک اردانها

عمرہ عورتوں کی سردار ہیں۔ جس کی زلفوں سے کستوری کی خوشبو آتی ہے۔

یہ قصیدہ کافی طویل ہے۔

عبداللہ بن ابونصر خطیب نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن نعمان سے انہوں نے طلحہ یامی سے انہوں نے بنو عبدالقیس کی ایک عورت سے انہوں نے عبداللہ بن رواحہ کی ہمشیرہ سے روایت کی کہ ہر شریف عورت پر خروج واجب ہے۔

اسی روایت کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے محمد بن طلحہ سے انہوں نے بنو عبدالقیس کی ایک عورت سے انہوں نے عبداللہ بن رواحہ کی ہمشیرہ سے بیان کیا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۲۰۔ سیدہ عمرہؓ دختر سعد

عمرہ دختر سعد بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار ام سعد بن عبادہ۔ مستغفری نے اسی طرح ان کا نام لکھا ہے۔ ایک روایت میں عمرہ دختر سعد بن قیس مذکور ہے۔ ابو عمر نے عمرہ دختر مسعود بن قیس بن عمرو بن عدی بن عمرو ام سعد بن عبادہ لکھا ہے۔ انہوں نے ہجرت کے پانچویں سال میں وفات پائی۔ ان کی حدیث مشہور ہے لیکن حدیث میں ان کا نام مذکور نہیں۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ابو عمر نے لکھا ہے: عمرہ دختر مسعود بن قیس۔ ان کا ذکر آگے ان شاء اللہ پھر آئے گا۔

۷۱۲۱۔ سیدہ عمرہؓ دختر سعدی

عمرہ دختر سعدی بن وقدان بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ یہ خاتون مالک بن ربیعہ بن قیس بن عبدود کی بیوی تھیں جن کا تعلق بنو عامر بن لوی سے تھا۔ انہوں نے اپنے شوہر کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ تا یونس انہوں نے محمد بن اسحاق سے بسلسلہ اسماء مہاجرین حبشہ ''مالک بن ربیعہ بن قیس بن عبد شمس بن لوی اور ان کی اہلیہ عمرہ دختر سعدی'' کے نام بھی منقول ہیں۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۲۲۔ سیدہ عمرہؓ دختر عویم

عمرہ دختر عویم بن ساعدہ۔ جعفر کہتے ہیں کہ امام بخاری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے بھی مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۲۳۔ سیدہ عمرہؓ دختر قیس

عمرہ دختر قیس بن عمرو۔ وہ ابو شیخ بن ثابت کی والدہ تھیں۔ ان کے بھائی کا نام حسان بن ثابت تھا بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی بیعت کی۔

۷۱۲۴۔ سیدہ عمرہؓ دختر مرشد

عمرہ دختر مرشد جو اسماء کی ہمشیرہ تھیں۔ دونوں بہنوں کو حضور اکرم ﷺ کی بیعت نصیب ہوئی۔

۷۱۲۵۔ سیدہ عمرہؓ دختر مسعود ظفریہ

عمرہ دختر مسعود بن اوس بن مالک بن سواد بن ظفر ظفریہ انصاریہ محمد بن مسلمہ کی زوجہ تھیں۔ ان سے عبد اللہ نامی ایک لڑکا پیدا ہوا۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۱۲۶۔ سیدہ عمرہؓ دختر مسعود بن حارث

عمرہ دختر مسعود بن حارث بن رفاعہ انصاریہ۔ بنو مالک بن نجار۔ بقول ابن حبیب رسول کریمؐ سے بیعت کی۔

۷۱۲۷۔ سیدہ عمرہؓ دختر مسعود بن قیس

عمرہ دختر مسعود بن قیس بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار ام سعد بن عبادہ حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی

اور آپ کی زندگی ہی میں پانچ ہجری میں وفات پائی۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور عمرہ دختر سعد لکھا ہے۔ ان کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

۷۱۲۸۔ سیدہ عمرہؓ دختر معاویہ

عمرہ دختر معاویہ کندیہ۔ محمد بن اسحٰق نے حکیم بن حکیم سے انہوں نے محمد بن علی بن حسین سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے بنوکندہ کی ایک عورت عمرہ بنت معاویہ سے نکاح کیا اور مجالد نے شعبی سے روایت کی کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنوکندہ کی ایک عورت سے نکاح کیا۔ لیکن وہ اس وقت لائی گئیں جب آپ کا انتقال ہو چکا تھا۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۲۹۔ سیدہ عمرہؓ دختر ہزال

عمرہ دختر ہزال بن عمرو بن قرواش انصاریہ۔ از بنوعوف بن خزرج بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۱۳۰۔ سیدہ عمرہؓ دختر یزید کلابیہ

عمرہ دختر یزید بن جون کلابیہ۔ ایک روایت میں ان کا نام عمرہ دختر یزید بن عبید بن رواس بن کلاب الکلابیہ ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور یہ صحیح ہے۔ ان سے حضور اکرم نے نکاح کیا تھا لیکن جب معلوم ہوا کہ وہ مبروص ہیں۔ تو آپ نے طلاق دے دی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ حضور اکرم نے عمرہ دختر یزید کلابیہ سے نکاح کیا جو اس سے پیشتر فضل بن عباس کے پاس تھیں مگر اسے قبل از دخول طلاق دے دی۔ ایک روایت کے مطابق یہ وہی عورت ہے جس نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھ کر نعوذ باللہ منک کہا تھا اور آپ نے طلاق دے دی تھی اور فرمایا۔ تو نے پناہ دینے والے کے نام سے پناہ مانگی ہے۔ اس پر آپ نے زید بن حارثہ کو حکم دیا کہ اسے تین کپڑے دے کر بنوکلاب میں چھوڑ آ ؤ۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی اور ابوعبید کا قول ہے کہ یہ واقعہ اسماء دختر نعمان بن جون سے پیش آیا تھا اور قتادہ کے مطابق اس واقعہ کا تعلق بنوسلیم کی ایک عورت سے ہے اور اس کے نام کے بارے میں علماء میں کافی اختلاف ہے۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۳۱۔ سیدہ عمرہؓ دختر یزید بن سکن

عمرہ دختر یزید بن سکن بن رافع بن امرأ القیس انصاریہ اشہلیہ۔ بقول ابن حبیب رسول کریم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۱۳۲۔ سیدہ عمرہؓ دختر یسار

عمرہ دختر یسار بن ازیہر۔ بقول جعفر حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۷۱۳۳۔ سیدہ عمرہؓ دختر یعار

عمرہ دختر یعار انصاریہ۔ ابوحذیفہ بن عتبہ مولیٰ سالم کی زوجہ تھیں۔ ان کے نام کے بارے میں کافی اختلاف ہے جسے ہم حرف

تا کے تحت ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۳۴۔ سیدہ عمیرہؓ دختر ابوحکم

عمیرہ دختر ابوالحکم رافع بن سنان۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی حداد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن اسحٰق بن ایوب سے انہوں نے ابراہیم بن سعدان سے انہوں نے بکر بن بکار سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے اور اپنی قوم کے کئی آدمیوں سے روایت کی کہ ابوالحکم نے اسلام قبول کیا مگر بیوی مسلمان نہ ہوئی وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور شکایت کی کہ اس کے خاوند نے اپنی لڑکی مجھ سے لے لی ہے اور اسے میرے پاس آنے نہیں دیتا حضور اکرم ﷺ نے ابوالحکم کو بلا کر ایک طرف بٹھایا اور بیوی کو دوسری طرف اور لڑکی کو دونوں کے درمیان بٹھا دیا پھر دونوں کو حکم دیا کہ تم باری باری لڑکی کو اپنی طرف بلاؤ۔ جب انہوں نے بلایا تو لڑکی کا رجحان ماں کی طرف تھا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے اللہ تو بچی کو سیدھا راستہ دکھا۔ اس پر وہ اپنے والد کی طرف مائل ہوگئی اور باپ نے اسے اٹھا لیا اور اس کا نام عمیرہ دختر ابی الحکم تھا.......... اور ایک دوسرے طریقے سے بھی یہ واقعہ اسی طرح بیان ہوا ہے لیکن بہت کم لوگ ہیں جنہوں نے لڑکی کا نام لکھا ہو۔

۷۱۳۵۔ سیدہ عمیرہؓ دختر حماسہ

عمیرہ دختر حماسہ انصاریہ خطمیہ۔ بقول ابن حبیب اس خاتون کو حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔

۷۱۳۶۔ سیدہ عمیرہؓ دختر سعد

عمیرہ دختر سعد بن مالک۔ یہ خاتون سہل بن سعد کی ہمشیرہ تھیں اور رفاعہ بن مبشر بن ابیرق ظفری کی والدہ۔

۷۱۳۷۔ سیدہ عمیرہؓ دختر سہل

عمیرہ دختر سہل بن رافع۔ یہ سہل وہ صحابی ہیں کہ جنہوں نے غزوۂ تبوک کے موقعہ پر دو صاع کھجور رات بھر محنت کر کے حاصل کی تھی اور اپنی اس بیٹی کو ساتھ لیا تھا اور ایک صاع کھجور کو حاضر خدمت ہوئے تھے اور یہ صاع بھر کھجور تعمیل ارشاد میں پیش کی تھی اور منافقوں نے اس ہمہ تن ایثار کا مذاق اڑایا تھا۔ سہل نے اپنی بیٹی کے لئے دعا کی درخواست کی کیونکہ ان کی اور کوئی اولاد نہ تھی۔ حضور نے لڑکی کے سر پر ہاتھ پھیرا تو عمیرہ نے یوں محسوس کیا گویا آپ کے ہاتھوں کی ٹھنڈک ان کے کلیجے تک پہنچ گئی ہے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۳۸۔ سیدہ عمیرہؓ دختر ظہیر

عمیرہ دختر ظہیر بن رافع بن عدی بن زید بن جشم۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔

۷۱۳۹۔ سیدہ عمیرہؓ دختر عبد سعد

عمیرہ دختر عبد سعد بن عامر بن عدی۔ اس خاتون نے آپؐ سے بیعت کی۔

۱۷۴۰۔ سیدہ عمیرہؓ دختر عبید

عمیرہ دختر عبید بن معروف بن حارث بن زید بن عبید انصاریہ از بنوعمرو بن عوف انہوں نے بھی بقول ابن حبیب آپ کی بیعت کی۔

۱۷۴۱۔ سیدہ عمیرہؓ دختر عقبہ

عمیرہ دختر عقبہ بن احیحہ انصاریہ از بنوجحجبی۔ بقول ابن حبیب انہیں حضور اکرم ﷺ کی بیعت نصیب ہوئی۔

۱۷۴۲۔ سیدہ عمیرہؓ دختر قرط

عمیرہ دختر قرط بن خنساء بن سنان انصاریہ از بنوحرام۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۱۷۴۳۔ سیدہ عمیرہؓ دختر قیس

عمیرہ دختر قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن جرار بن سلیط بن قیس انصاریہ از بنوعدی بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۱۷۴۴۔ سیدہ عمیرؓ دختر قیس بن ابی کعب

سیدہ عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر قیس بن ابی کعب انصاریہ از بنی سواد۔ سہل بن قیس کی جو احد میں شہید ہوئے تھے بہن تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۱۷۴۵۔ سیدہ عمیرہؓ دختر کلثوم

عمیرہ دختر کلثوم بن ہدم بن امرأالقیس بن حارث بن زید بن عبید انصاریہ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۱۷۴۶۔ سیدہ عمیرہؓ دختر مسعود انصاریہ

عمیرہ دختر مسعود انصاریہ۔ ابوموسیٰ نے اذناحسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن علی سے انہوں نے ابوعروبہ سے انہوں نے ہلال بن بشر سے انہوں نے اسحٰق بن ادریس الاحول سے انہوں نے ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن مسلمہ سے انہوں نے جعفر بن محمود سے انہوں نے اپنی دادی عمیرہ سے سنا کہ ہم پانچ بہنیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گوشت کے ٹکڑے چبا کر کھا رہے تھے۔ ایک چبایا ہوا ٹکڑا مجھے بھی دیا جسے ہم بہنوں نے تھوڑا تھوڑا بانٹ لیا۔ اس کے بعد آپ نے سب کو چبا کر ایک ایک ٹکڑا دیا جسے ہم سب نے کھالیا چنانچہ جب تک ہم زندہ رہیں نہ تو ہمارے دانت گرے اور نہ کوئی اور خرابی پیدا ہوئی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۱۷۴۷۔ سیدہ عنقودہؓ

عنقودہ۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن علی سے انہوں نے محمد بن

قارن سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے غسان بن فضل ابوعمر سے انہوں نے صبیح بن سعید نجاشی مدنی سے یہ ایک سواسی سال کے عمر میں تھے اوران کا خیال ہے کہ وہ ایک سوباون برس کے تھے۔ان سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی ماں سے سنا کہ ان کا نام عنبہ تھا جسے حضور اکرم نے عنقودہ بنادیا۔ابونعیم اورابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۱۷۴۸۔سیدہ عنقودہؓ حضرت عائشہؓ کی لونڈی

عنقودہ جو جناب عائشہ کی لونڈی تھیں۔صرف ابوموسیٰ نے ان کا علیحدہ ترجمہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ جعفر نے بھی ان کا ترجمہ تحریر کیا ہے۔اس حدیث کے اسناد میں شبہ ہے۔

حمید بن حوشب نے حسن سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کہ جب حضور سرور کائنات نے معاذ بن جبل کو یمن میں حاکم بنا کر بھیجنے کا ارادہ کیا تو ایک دن نماز صبح کے بعد ہماری طرف رخ پھیر کر فرمایا اے گروہ مہاجرین وانصار! یمن میں فرائض حکومت ادا کرنے کے لئے کون جانا چاہتا ہے۔حضرت ابوبکر نے خود کو پیش کیا تو آپ خاموش رہے۔حضور اکرمؐ نے پھر اپنی بات کو دہرایا تو معاذ بن جبل اٹھے۔فرمایا۔ہاں تم اس منصب کے لئے موزوں ہو اور یہ منصب تمہارے لئے۔اس لئے تیاری کرو چنانچہ حضور اکرم اور مہاجرین کے علاوہ مختلف گروہوں نے ان کی مشایعت کی۔

آپ نے فرمایا اے معاذ میں تجھے بطور ایک شفیق اور مہربان دوست کے وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرنا' حسن عمل' نرم گفتاری' امانت اور راست گوئی کے اوصاف کو اپنانا اے معاذ! لوگوں کے لئے معاملات دین میں آسانی پیدا کرنا اور دقتوں سے پرہیز کرنا۔

نیز راوی نے حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بارے میں ایک لمبی حدیث بیان کی۔

معاذ بن جبل یمن سے واپس آئے۔تو رات کا وقت تھا۔وہ سیدھے جناب عائشہ کے گھر گئے اور دروازہ کھٹکھٹایا حضرت عائشہ نے دریافت کیا کون ہے رات کو دروازے پر دستک دینے والا۔انہوں نے کہا میں معاذ ہوں جناب عائشہ نے لونڈی سے کہا۔اے عنقودہ! دروازہ کھول۔

اس حدیث کو عبداللہ بن عمر نے بھی روایت کیا ہے لیکن انہوں نے لونڈی کا نام عفرہ لکھا ہے۔ہم انشاءاللہ اس کا ذکر بھی کریں گے۔ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۱۷۴۹۔سیدہ عویمرہؓ دختر عویم

عویمرہ دختر عویم بن ساعدہ انصاریہ۔بقول ابن حبیب انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔

باب الغین

۱۷۵۰۔سیدہ غائشہؓ

غائشہ۔ایک روایت میں غاثیہ مذکور ہے۔یہ خاتون آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی یارسول اللہ! میری ماں

نے نذر مانی تھی کہ میں اس کی طرف سے کعبے کی زیارت کو جاؤں فرمایا جاؤ اور اس کی طرف سے یہ نذر ادا کرو۔
اس حدیث کو عثمان بن عطاء نے مرسلاً اپنے والد سے بیان کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۵۱۔ سیدہ غزیلہؓ دختر جابر

غزیلہ یا غزیہ دختر جابر بن حکیم دوسیہ ام شریک یہ وہی خاتون ہیں جنہوں نے اپنا نفس ہبۃً پیش کیا تھا بقول ابو نعیم۔ بقول ابو عمر یہ صحابیہ بنو نجار سے انصاریہ تھیں۔ اور صحیح انشاء اللہ غزیلہ ہے۔ ان سے جابر بن عبداللہ اور سعید بن مسیب وغیرہ نے روایت کی ہے۔
ابن لہیعہ نے ابو الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ام شریک سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ لوگ دجال کے ڈر سے بھاگ کر پہاڑوں میں روپوش ہو جائیں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! عرب اس وقت کہاں ہوں گے فرمایا اس وقت ان کی تعداد تھوڑی ہوگی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔
ابو عمر کے بقول یہ خاتون ام شریک عامریہ کے علاوہ اور خاتون ہیں اور ان دونوں میں سے ایک نے اپنا نفس حضور اکرم ﷺ کو ہبہ کیا تھا لیکن ان کی یہ بات مشکوک ہے۔ ہم ان کا ذکر پھر کنیتوں کے تحت لکھیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس خاتون نے اپنا نفس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشا تھا۔ اس کے بارے میں اہل علم میں کافی اختلاف ہے۔

۷۱۵۲۔ سیدہ غفیرہؓ دختر رباح

غفیرہ دختر رباح۔ حضور اکرم ﷺ کے مؤذن بلال کی ہمشیرہ تھیں۔ ان کے دوسرے بھائی کا نام خالد تھا۔ بقول جعفر یہ خاندان دو بھائیوں اور ایک بہن پر مشتمل تھا۔ یہ امام بخاری کا قول بھی ہے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۵۳۔ سیدہ غفیرہؓ حضرت عائشہؓ کی آزاد کردہ کنیز

غفیرہ جناب عائشہ کی آزاد کردہ کنیز۔ ایک روایت میں ان کا نام عنقودہ مذکور ہے ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۵۴۔ سیدہ غفیلہؓ دختر حارث

غفیلہ دختر حارث۔ ایک روایت میں دختر عبید بن حارث مذکور ہے۔ ان سے جحہ دختر قریط نے روایت کی موسیٰ بن عبید نے زید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو سلامہ سے انہوں نے اپنی والدہ جحہ بنت قریط سے انہوں نے اپنی والدہ غفیلہ سے روایت کی کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گئی۔ آپ نے اپنا خیمہ ابطح میں لگایا ہوا تھا۔ آپ نے ہم سے عہد لیا کہ ہم خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گی۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ایک روایت میں ان کا نام عقیلہ ہے۔

۷۱۵۵۔ سیدہ غمیصاءؓ ام سلیم انصاریہ

غمیصاء انصاریہ۔ ایک روایت میں رمیصاء ہے۔ یہ ام سلیم دختر ملحان والدہ انس بن مالک ہیں۔ ان کی کنیت نام سے زیادہ مشہور ہے۔

ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے انہوں نے رسول کریم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا۔ مجھے کسی کے چلنے کی آواز آئی۔ میں نے پوچھا کون ہے تو جواب ملا یہ غمیصاء ہیں۔ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان سے وہ حدیث روایت کی ہے جس میں حضور اکرم کے یہ الفاظ مذکور ہیں۔**حتی تذوقی عسیلته ویذوق عسیلتک**. اور اس پر کلام آئندہ ترجمے میں ہو گا انشاء اللہ

۷۱۵۶۔سیدہ غمیصاءؓ انصاریہ

غمیصاء انصاریہ مطلقہ عمرو بن حزم۔ابوموسیٰ کا قول ہے کہ یہ خاتون نہ ام سلیم ہیں اور نہ ام حرام ہیں۔ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے فاروق الخطابی سے انہوں نے ابومسلم کشی سے انہوں نے ابوعمر ضریر (نابینا) سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کہ کہ عمرو بن حزم نے اپنی بیوی غمیصاء کو طلاق دے دی۔ان سے ایک اور آدمی نے نکاح کیا لیکن مجامعت سے پہلے ہی انہیں طلاق دے دی۔وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں اور پوچھا کہ کیا وہ اپنے پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے فرمایا نہیں جب تک تم اس کا مزہ نہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزہ نہ چکھ لے۔اس حدیث کو ابن عباس نے بھی روایت کیا ہے اور ان کا نام غمیصاء یا رمیصاء تحریر کیا ہے لیکن شوہر کا نام نہیں لکھا۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے اس حدیث کو ام سلیم غمیصاء کے ترجمے میں ان سے اس بنا پر منسوب کیا ہے کہ حضور اکرم سے اپنے پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح کی اجازت انہوں نے مانگی تھی لیکن یہ غلط ہے کیونکہ ام سلیم نے مالک بن نضر کے بعد ابوطلحہ سے نکاح کیا اور پھر تا وفات ان میں تفریق نہیں ہوئی۔ بنابریں ابونعیم اور ابوموسیٰ کی رائے درست ہے۔

باب الفاء

۷۱۵۷۔سیدہ فاختہؓ دختر اسود

فاختہ دختر اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ قرشیہ اسدیہ۔ابن جریج نے عکرمہ سے روایت کی کہ جب اسلام نے چار بیویوں سے زیادہ کو اور سوتیلی ماؤں سے نکاح کو حرام ٹھہرایا تو اس وقت حمنہ دختر ابوطلحہ خلف بن اسد بن عاصم الخزاعی کی بیوی تھی۔ س کے بعد حلف کے بیٹے اسود نے حمنہ کو اپنی بیوی بنا لیا تھا نیز فاختہ دختر اسود بن مطلب۔امیہ بن خلف کی بیوی تھی۔امیہ کے بیٹے کے بیٹے صفوان نے فاختہ سے نکاح کر لیا تھا۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۵۸۔سیدہ فاختہؓ دختر ابوطالب

فاختہ دختر ابوطالب بن عبدالمطلب جو حضرت علی کی ہمشیرہ تھیں۔ان کی کنیت ام ہانی تھی۔ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔کوئی فاختہ بتاتا ہے کوئی ہند اول الذکر زیادہ ہے مگر وہ اپنی کنیت کی وجہ سے جانی جاتی ہیں۔کنیتوں کے تحت ان کا ذکر

ذرا تفصیل سے لکھا جائے گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔
ان سے مروی ہے کہ حضور اکرم نے فتح مکہ کے موقعہ پر صبح کے وقت ان کے گھر میں آٹھ رکعتیں ادا کی تھیں۔

۷۱۵۹۔سیدہ فاختہؓ دختر عمرو

فاختہ دختر عمرو الزہریہ جو رسول اکرم کی خالہ تھیں۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابو غالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد انہوں نے عبداللہ بن حضرمی سے انہوں نے معمر بن بکار سعدی سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا جب آپ نے خالہ فاختہ دختر عمرو کو ایک غلام عطا کیا تو آپ نے حکم دیا کہ نہ اسے قصاب بنانا نہ سنار اور نہ حجام
ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۶۰۔سیدہ فاختہؓ دختر ولید

فاختہ دختر ولید بن مغیرہ مخزومیہ۔ ان کا نسب خالد بن ولید کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ یہ خاتون صفوان بن امیہ بن خلف جمحی کی بیوی تھیں۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائیں اور آپ سے بیعت کی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۶۱۔سیدہ فارعہؓ دختر اسعد بن زرارہ

فارعہ دختر اسعد بن زرارہ انصاری۔ ان کے والد ابوامامہ اسعد نے فارعہ اور ان کی دو بہنوں حبیبہ اور کبشہ کو حضور اکرم ﷺ کی کفالت میں دیا اور آپ نے فارعہ کو نبیط بن جابر سے جو بنو مالک بن نجار سے تھا بیاہ دیا۔
ابومنصور بن مکارم بن احمد بن سعد المؤدب نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے ابوعقیل سے انہوں نے بہیہ سے انہوں نے جناب عائشہ سے روایت کی کہ ہمیں انصار کی ایک یتیم لڑکی نے بلا بھیجا۔ جب ہم اس کے یہاں سے لوٹ کر آئے تو حضور اکرم نے پوچھا تم نے وہاں کیا کہا تھا عرض کیا ہم نے انہیں سلام کہا اور واپس آ گئے آپ نے فرمایا انصار شعر کو پسند کرتے ہیں۔ تمہیں چاہیے تھا کہ انہیں یوں مخاطب کرتے۔

اتینا کم اتینا کم فحیونا نحییکم

ہم تمہارے پاس آئے ہیں ہم تمہارے پاس آئے ہیں۔ تم خوش آمدید کہو ہم تمہیں خوش آمدید کہیں گے۔
یہ یتیم لڑکی فارعہ دختر اسعد بن زرارہ تھی۔

۷۱۶۲۔سیدہ فارعہؓ دختر زرارہ

فارعہ دختر زرارہ بن عدس انصاریہ۔ جو اسعد بن زرارہ انصاری کی جو بنو مالک بن نجار سے تھے ہمشیرہ تھیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۶۳۔ سیدہ فارعہؓ دختر ابوسفیان

فارعہ دختر ابوسفیان بن حرب بن امیہ بن عبد شمس قرشیہ امویہ۔ یہ خاتون ابواحمد بن جحش اسدی کی زوجہ تھیں۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر نے یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ سب سے پہلے جس شخص نے مکے سے مدینے کو ہجرت کی۔ وہ عبداللہ بن جحش بن رئاب الاسدی اسد بن خزیمہ تھے جو اپنی زوجہ فارعہ کے ساتھ مدینے ہجرت کر گئے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوموسیٰ کے بیان میں تضاد ہے کیونکہ ترجمے میں انہوں نے لکھا ہے کہ فارعہ ابواحمد بن جحش کی زوجہ تھیں اور جب حدیث بیان کی تو وہاں لکھ دیا ہے کہ فارعہ نے اپنے خاوند عبداللہ بن جحش کے ساتھ ہجرت کی۔ انہیں چاہیے تھا کہ وہ اس کی تحقیق کرتے۔

اس میں بھی اختلاف ہے کہ سب سے پہلے مکے سے مدینے کو ہجرت کس نے کی؟ طبرانی نے ابوسلمہ بن عبدالاسد کا نام لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۷۱۶۴۔ سیدہ فارعہؓ دختر ابوالصلت

فارعہ دختر ابوالصلت ثقفیہ جو امیہ بن صلت کی ہمشیرہ تھیں۔ ان سے ابن عباسؓ نے ذکر کیا کہ فارعہ فتح طائف کے بعد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں یہ خاتون بڑی عقل منداور خوبصورت تھیں۔ آپ انہیں دیکھ کر حیران ہوئے دریافت فرمایا کیا تمہیں اپنے بھائی کے کچھ اشعار یاد ہیں؟ خاتون کا بیان ہے میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! آپ نے وہ اشعار پسند فرمائے میں نے حضور اکرم ﷺ کو اپنے بھائی کا ایک طویل قصہ سنایا جو رات کو اسے پیش آیا۔ ایک بار میرا بھائی سفر سے لوٹا تو میرے گھر آیا اور میرے بستر پر سو گیا اتنے میں دو پرندے اڑتے آئے۔ ان میں سے ایک اس کے سینے پر گر گیا۔ اس نے میرے بھائی کا سینہ ناف تک چیر کر اس کا دل نکالا اور پھر اپنی جگہ پر رکھ دیا اور وہ سویا رہا۔ پھر میں نے آپ کو ذیل کے اشعار سنائے۔

باتت همومی تسری طورقها　　　اکف عینی والدمع سابقها

میرے غم سو رہے ہیں اور مصائب چل پھر رہے ہیں میں نے اپنی آنکھیں بند کی ہوئی ہیں اور آنسو بہہ رہے ہیں۔

ما رغب النفس فی الحیاۃ وان　　　تحیی قلیلا فالموت سائقها

نفس کو زندگی کی جتنی خواہش کیوں نہ ہوں خواہ اس نے تھوڑی زندگی گزاری ہو موت اسے لے جائے گی۔

یوشک من فر من منیته　　　یوما علی غرۃ یوافقها

جو شخص اپنی موت سے بھاگتا ہے عجب نہیں کہ کسی دن غفلت میں اس کا موت سے سامنا ہو جائے۔

من لم یمت غبطة یمت هرما　　　للموت کأس والمرء ذائقها

جو آدمی بہ طیب خاطر نہیں مرتا وہ بوڑھا ہو کر مرتا ہے اور موت کا پیالہ ہر آدمی کو چکھنا پڑتا ہے۔

جب میرے بھائی کی موت کا وقت آ پہنچا تو اس نے یہ شعر کہا:

ان تغفر اللهم تغفر جما　　　وای عبدلک لا الما

اے اللہ تو سب کو اپنی مغفرت سے نواز کون ایسا آدمی ہے جس نے دکھ نہیں اٹھائے۔
پھر اس نے ذیل کے دو شعر کہے:

کل عیش وان تطاول دھرا ... سائر مرة الی ان یزولا

دنیا کی کون سی خوشی ایسی ہے خواہ وہ جتنے لمبے عرصے تک قائم رہے لیکن آخر وہ وقت آ جاتا ہے کہ وہ زوال پذیر ہو جاتی ہے۔

لیتنی کنت ماقد بدالی ... فی رؤس الجبال ارعی الوعولا

کاش! اس حقیقت کے انکشاف سے پہلے میں پہاڑوں کی چوٹیوں پر جنگلی مینڈھے چرایا کرتا پھر میرا بھائی مرگیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا تیرے بھائی کی مثال اس شخص کی طرح تھی جس کو اللہ نے اپنی آیات مشاہدہ کرائیں پھر وہ ان سے محروم کر دیا گیا۔ شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا اور وہ گمراہوں میں شامل ہو گیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

نوٹ: اس واقعہ میں شق صدر کا قصہ خواب کا واقعہ تو ہو سکتا ہے لیکن بیداری میں ایسی صورت کا پیش آنا محال ہے۔ (مترجم)

۷۱۶۵۔ سیدہ فارعہؓ دختر عبدالرحمٰن

الفارعہ دختر عبدالرحمٰن خثعمیہ ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے ان سے سری بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ابو عمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۷۱۶۶۔ سیدہ الفارعہؓ دختر قریبہ

الفارعہ دختر قریبہ بن عجلان بن غنم بن عامر بن بیاضہ انصاریہ بیاضیہ۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۱۶۷۔ سیدہ الفارعہؓ دختر مالک

الفارعہ دختر مالک۔ ابو سعید خدری کی ہمشیرہ تھیں۔ ایک روایت میں ان کا نام فریعہ مذکور ہے۔ ہم فریعہ کے ترجمے میں پھر ان کا ذکر کریں گے۔

۷۱۶۸۔ سیدہ الفاضلہؓ انصاریہ

الفاضلہ انصاریہ۔ عبداللہ بن انیس جہنی کی زوجہ تھیں۔ ان سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے انہیں ایک دن خطبہ دیا اور صدقات دینے کی تاکید فرمائی ان کی حدیث کے راوی اہل مدینہ ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۶۹۔ سیدہ فاطمہؓ دختر اسد

فاطمہ دختر اسد بن ہاشم بن عبد مناف قرشیہ ہاشمیہ یہ خاتون حضرت علیؓ طالب، عقیل اور جعفر کی والدہ تھیں۔ یہ روایت غلط ہے کہ وہ ہجرت سے پہلے فوت ہوئیں بلکہ انہوں نے مدینے کو ہجرت کی اور وہاں وفات پائی۔ یہی قول شعبی کا ہے اور اعمش نے

عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابوالبختری سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی کہ میں نے اپنی والدہ سے پوچھا کیا آپ اس پر رضا مند ہیں کہ فاطمہ (میری بیوی) کنوئیں سے پانی لائے اور گھر سے باہر کے کام سنبھال لے اور گھر کے کام چکی پیسنا وغیرہ اور آٹا گوندھنے کا کام آپ سنبھال لیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فاطمہ والدہ علی نے ہجرت کی تھی کیونکہ حضرت علی کی شادی مدینے میں فاطمہ سے ہوئی تھی۔

زہری کا قول ہے کہ یہ خاتون خاندان ہاشمیہ کی وہ پہلی خاتون ہیں جن کے بطن سے ہاشمی پیدا ہوا اور جنہوں نے ایک خلیفہ کو جنم دیا۔ ان کے بعد یہ شرف خاتون جنت کو نصیب ہوا کہ انہوں حضرت حسن کو جنم دیا پھر یہ شرف زبیدہ کو ملا کہ ان کے بطن سے امین پیدا ہوا لیکن یہ عجیب اتفاق ہے کہ ان تینوں میں سے کسی کو منصب خلافت ساز گار ثابت نہ ہوا۔ حضرت علی شہید کردیے گئے۔ حضرت حسن نے خلافت امیر معاویہ کے حوالے کردی اور امین بھی مامون کے مقابلے میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

ابوالفرج بن ابوالرجاء نے اجازۃً باسنادہ ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے عبداللہ بن شعیب بن خالد قیسی سے انہوں نے یحییٰ بن ابراہیم بن ہانی سے انہوں نے حسین بن زید بن علی سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے جناب فاطمہ کو اپنی قمیص کفن کے لئے عطا فرمائی ان کی قبر میں لیٹے اور دعائے مغفرت فرمائی۔

ابن عباس سے یہ روایت اسی طرح مذکور ہے لیکن انہوں نے اس امر کا اضافہ کیا کہ صحابہ نے دریافت کیا یارسول اللہ! آپ نے اس سے پہلے کسی سے ایسا سلوک نہیں کیا جو جناب فاطمہ سے کیا ہے فرمایا ابوطالب کے بعد مجھ سے کسی اور نے اس خاتون سے بڑھ کر عمدہ سلوک نہیں کیا میں نے اسے اپنی قمیص اس لئے دی تاکہ اسے اس دنیا میں بہشتی خلعت پہنایا جائے اور اس کی قبر میں اس لئے لیٹا ہوں تاکہ اسے قبر میں عذاب سے چھٹکارا ہو۔

زبیر لکھتے ہیں کہ اسد بن ہاشم کے خاندان میں سوائے جناب فاطمہ کے سب کی نسل ختم ہوگئی تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۷۰۔ سیدہ فاطمہؓ دختر ابوالاسد

فاطمہ دختر ابوالاسد یا ابوالاسود بن عبدالاسد۔ یہ خاتون ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی کی بھتیجی تھیں عمار ذہبی نے شقیق سے روایت کی کہ فاطمہ دختر ابوالاسد نے چوری کی قریش کو ڈر پیدا ہوا کہ رسول اکرم اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے انہوں نے اسامہ بن زید سے بات کی اور اسامہ نے حضور سے گزارش کی۔ فرمایا ہر چیز ہو سکتی لیکن اللہ کی حدود پر عمل درآمد ضروری ہے۔ بخدا اگر فاطمہ دختر محمد بھی اس جرم کا ارتکاب کرتی تو اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیا جاتا چنانچہ آپ نے فاطمہ دختر ابوالاسد کا ہاتھ کاٹ دیا۔

شقیق نے فاطمہ دختر ابوالاسد سے اس روایت کو یوں بیان کیا کہ قریش کی ایک عورت نے چوری کی لیکن پہلی روایت درست ہے کیونکہ حافظ بن ثابت نے اس کا اسی طرح ذکر کیا ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۷۱۔ سیدہ فاطمہؓ دختر حارث

فاطمہ دختر حارث بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قرشیہ تیمیہ ان کی والدہ کا نام ریطہ دختر حارث بن

جلہ تھا۔ یہ خاتون اوران کی دو بہنیں زینب اور عائشہ حبشہ میں پیدا ہوئیں۔ اور بقول بعض ان کے بھائی موسیٰ حبشہ میں پیدا ہوئے واپسی پر راستے میں زہریلا پانی پینے سے سوائے فاطمہ کے سب مر گئے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۷۷۲۔ سیدہ فاطمہؓ دختر ابی حبیش

فاطمہ دختر ابی حبیش بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ قرشیہ اسدیہ۔ یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے حضور اکرم سے استحاضہ کے بارے میں سوال کیا تھا کئی راویوں نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ہناد سے انہوں نے وکیع' عبدہ اور ابومعاویہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ فاطمہ دختر حبیش حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور پوچھا یا رسول اللہ! میں ایسی عورت ہوں کہ جب حیض شروع ہو جائے تو ختم نہیں ہوتا کیا میں نماز چھوڑے رکھوں فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ گندا پانی ہے جب حیض شروع ہو تو نماز چھوڑ دو اور جب ختم ہو جائے تو نماز پڑھنا شروع کر دو اور نماز سے پہلے غسل کرو تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۱۷۷۳۔ سیدہ فاطمہؓ دختر حمزہ

فاطمہ دختر حمزہ بن عبدالمطلب قرشیہ ہاشمیہ حضور اکرم ﷺ کی عم زاد تھیں۔ ایک روایت میں ان کا نام امامہ اور ایک میں عمارہ مذکور ہے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے۔ ان کی کنیت ام فضل تھی۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا قاضی ابوبکر احمد بن عمرو ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے حسین بن علی سے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلی سے انہوں نے حکم بن عبداللہ بن شداد سے انہوں نے دختر حمزہ سے روایت کی کہ ان کا ایک آزاد کردہ غلام ایک بیٹی چھوڑ مرا حضور نبی کریمؐ نے اس کا ترکہ میرے اور اس کی بیٹی کے درمیان تقسیم کر دیا اور نصف مجھے عطا فرمایا بقول محمد وہ ابن شداد کی ماں جائی بہن تھی۔

ابوبکر احمد بن عمرو نے یعقوب بن حمید سے انہوں نے عمران بن عیینہ سے انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے ابوفاختہ سے انہوں نے جعدہ بن ہبیرہ سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کو ایک کپڑا جو ریشم سے کاتا گیا تھا بطور تحفہ پیش کیا گیا آپ نے فرمایا کہ اس سے چار خواتین کے لئے جن کے نام فاطمہ ہیں چار اوڑھنیاں بناؤ اور انہیں دے دو۔ ایک فاطمہ خاتون جنت کو' ایک فاطمہ دختر اسد کو ایک فاطمہ دختر حمزہ کو دے دو راوی نے چوتھا نام نہیں بتایا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۷۷۴۔ سیدہ فاطمہؓ خزاعیہ

فاطمہ خزاعیہ۔ ابوبکر بن ابی عاصم نے ''الواحدان'' میں ان کو ذکر کیا ہے (اور طبرانی نے بھی انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے) یحییٰ سے اجازۃً باسنادہ انہوں نے احمد بن عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن سالم القزاز سے انہوں نے عنبسہ بن عبدالواحد بن سعید بن عاص بن امیہ سے انہوں نے صالح بن ابواخضر سے انہوں نے زہری سے انہوں ہند دختر حارث اور فاطمہ خزاعیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم انصار کی ایک خاتون کے پاس عیادت کرنے کو گئے دریافت فرمایا کہو کیا حال ہے۔ انہوں نے جواب دیا

بخیر ہوں لیکن تپ ہو گیا ہے آپ نے فرمایا تو صبر کر کیونکہ یہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح آگ لوہے کے زنگ کو جلا دیتی ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۷۵۔ سیدہ فاطمہؓ دختر خطاب

فاطمہ دختر خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ قرشیہ عدویہ۔ حضرت عمر کی ہمشیرہ اور سعید بن زید کی زوجہ تھیں اور سعید اور فاطمہ ان دس آدمیوں میں شامل ہیں جو اول اول اسلام لائے تھے اور یہی خاتون حضرت عمر کے قبول اسلام سے پہلے اسلام لائیں اور ان کے قبول اسلام کا ذریعہ بنی تھیں۔ مجاہد نے ابن عباس سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت عمرؓ سے ان کے اسلام کی وجہ دریافت کی حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ حمزہؓ کے قبول اسلام کے تین دن بعد میں گھر سے نکلا اور راستے میں مجھے بنو مخزوم کا فلاں آدمی جو اسلام قبول کر چکا تھا ملا میں نے اسے کہا تو نے بھی اپنا آبائی دین ترک کر کے محمد کا دین قبول کر لیا ہے۔ اس نے کہا کہ اگر میں نے والدین کا دین چھوڑ دیا ہے تو اس کا ارتکاب اس شخص نے بھی کیا ہے جس پر تیرا بہت زیادہ حق ہے۔ میں نے پوچھا وہ کون ہے؟ اس نے کہا تیری بہن اور تیرا بہنوئی میں ادھر کو چل دیا۔ دیکھا کہ دروازہ بند ہے اور اندر سے آوازیں آ رہی ہیں دروازہ کھلا میں اندر داخل ہوا تو میں نے دریافت کیا یہ کس کی آواز تھی جو میں نے سنی وہ انکار کر رہے تھے اور میں اصرار کر رہا تھا میں نے بڑھ کر اپنے بہنوئی کو پکڑ لیا اور مار مار کر لہولہان کر دیا۔ اسے چھڑانے کے لئے میری بہن اٹھی تو میں اس کی طرف بڑھا اس نے کہا جو کچھ تم کر سکتے ہو کر لو ہم اس دین کو نہیں چھوڑ سکتے جب میں نے خون بہتا دیکھا تو مجھے شرم آ گئی میں نے کہا اچھا جو تم پڑھ رہے تھے وہ دکھاؤ۔ اس کے بعد حضرت عمر نے اپنے اسلام کا واقعہ بالتفصیل بیان کیا جس کو ہم ان کے ترجمے میں ذکر کر چکے ہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۷۶۔ سیدہ فاطمہؓ دختر رسول اکرمؐ

فاطمہ دختر رسول اکرم ﷺ۔ حضرت مریم کے بعد دنیا کی مقدس ترین خاتون ہیں۔ ان کی والدہ خدیجہ دختر خویلد تھیں۔ جناب فاطمہ اور ام کلثوم آپ کی اولاد میں سب سے چھوٹی تھیں لیکن اس امر میں اختلاف ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی اولاد میں سب سے چھوٹا کون تھا؟ ایک روایت میں ہے کہ جناب رقیہ سب سے چھوٹی تھیں لیکن یہ غلط ہے کیونکہ حضور اکرم نے جناب رقیہ کو ابو لہب کے ایک لڑکے سے بیاہا تھا اور جس نے باپ کے کہنے پر بیوی کو طلاق دے دی تھی پھر حضور اکرم نے انہیں حضرت عثمانؓ سے بیاہ دیا تھا اور دونوں میاں بیوی ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ بنابریں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ اپنی بڑی لڑکیوں کو چھوڑ کر پہلے سب سے چھوٹی کو بیاہ دیں جناب فاطمہ حضور اکرم کو سب لوگوں سے زیادہ عزیز ترین تھیں غزوۂ احد کے بعد ان کی شادی حضرت علیؓ سے ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی سے خاتون جنت کا نکاح حضرت عائشہ کی رخصتی کے ساڑھے چار مہینے بعد ہوا تھا اور ان کی رخصتی حضور اکرمؐ سے نکاح کے ساڑھے سات ماہ بعد ہوئی تھی اور بقول بعض جناب فاطمہ کی شادی پندرہ سال اور پانچ ماہ کی عمر میں ہوئی تھی اور سوائے خاتون جنت کے حضور اکرم کی ساری اولاد سے آپ کی نسل منقطع ہو گئی کیونکہ لڑکے تو سارے ہی بچپن میں فوت ہو گئے تھے لڑکیوں میں جناب رقیہ کا ایک بیٹا عبداللہ بن عثمان پیدا ہوا جو بچپن میں فوت ہو گیا ام کلثوم

اولد رہیں۔ جناب زینب کے بطن سے ایک لڑکا علی پیدا ہوا تھا جو بچپن میں وفات پا گیا۔ ایک بیٹی امامہ پیدا ہوئی تھی جس سے حضرت علی نے نکاح کیا تھا۔ ان کے بعد مغیرہ بن نوفل نے نکاح کیا بقول زبیر ان کی نسل بھی ختم ہوگئی۔

ابو احمد عبدالوہاب بن علی الصوفی نے ابوالفضل بن ناصر سے انہوں نے خطیب بن ابوالصقر انباری سے انہوں نے ابو البرکات احمد بن عبدالواحد بن نظیف سے انہوں نے ابو محمد بن رشیق سے انہوں نے ابو بشر الدولابی سے انہوں نے احمد بن یحییٰ صوفی سے انہوں نے اسماعیل بن ابان سے انہوں نے ابو مریم سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے روایت کی کہ ابوبکر اور عمر نے حضور اکرمؐ سے خاتون جنت کا رشتہ مانگا۔ حضور اکرمؐ نے انکار کر دیا حضرت عمر نے حضرت علی سے کہا علی یہ لڑکی تمہارے لئے ہے انہوں نے کہا میرے پاس تو سوائے زرہ کے اور کچھ نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اسے رہن رکھ دو۔ حضور نے ان سے جناب فاطمہ کا نکاح کر دیا۔ خاتون جنت کو علم ہوا تو وہ رونے لگ گئیں۔ آپ کو علم ہوا تو تشریف لائے پوچھا کیوں رو رہی ہو میں نے جس سے تمہارا نکاح کیا ہے وہ علم میں سب سے زیادہ حلم میں سب سے بہتر اور اسلام قبول کرنے میں سب سے آگے ہے۔

دولابی نے احمد بن جبار سے انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم سے خاتون جنت کا رشتہ مانگنا چاہا۔ میرے پاس ایک کنیز تھی۔ اس نے مجھے کہا کیا آپ کو علم ہے کہ حضور اکرم ﷺ فاطمہ کا نکاح کرنا چاہتے ہیں میں نے کہا معلوم نہیں۔ اس نے کہا آپ کیوں حضور سے اس رشتے کے لئے درخواست نہیں کرتے۔ میں نے کہا کہ میرے پاس کیا ہے کہ آپ مجھے رشتہ دے دیں گے۔ اس نے کہا آپ جائیں اور اپنی خواہش بیان کریں۔ وہ مجھے متواتر آمادہ کرتی رہی تا آنکہ میں دربار رسالت میں حاضر ہوا مگر حضور کی ہیبت اور جلال نے میری زبان بند کر دی اور کچھ بھی کہنے کی ہمت نہ رہی۔ آپ نے فرمایا کہو کیوں آئے ہو لیکن میں قطعاً کچھ نہ کہہ سکا فرمایا کیا فاطمہ کا رشتہ مانگتے ہو؟ میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ! دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ رقم ہے تاکہ اسے تمہارے ساتھ بھیجا جا سکے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو قطعاً خالی ہاتھ ہوں فرمایا وہ زرہ کیا ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو ہے لیکن وہ تو معمولی سی چیز ہے اور اس کی قیمت بمشکل چار سو درہم ہوگی فرمایا وہ کافی ہے اسے بھجواؤ میں تمہیں فاطمہ کا رشتہ دیتا ہوں اور یہی رقم اس کا حق مہر ہوگا۔

دولابی نے ابوجعفر محمد بن عوف بن سفیان طائی سے انہوں نے ابوغسان مالک بن اسماعیل نہدی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حمید الرواسی سے انہوں نے عبدالکریم بن سلیط سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول کریم نے شب زفاف کو خاتون جنت سے کہا کہ جب تک میں نہ آؤں تم آپس میں باہم کوئی بات نہ کرنا۔ حضور تشریف لے گئے آپ نے وضو کے لئے پانی منگایا اس کے بعد اس کے کچھ چھینٹے حضرت علی پر ڈالے اور دعا فرمائی۔ ''اے اللہ تو ان دونوں میں اپنی برکت ڈال ان پر برکت ڈال اور ان کے لئے ان کی نسل کو برکت عطا فرما۔''

ابن اسحٰق کا قول ہے کہ مجھ سے اس شخص نے جس میں کوئی الزام نہیں دے سکتا بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ کو اپنی صاحبزادیوں کی بھلائی کا خاص خیال رہتا ہے چنانچہ وہ انہیں سوکن پر نہیں بیاہتے کئی راویوں نے باسناد ہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے عبداللہ بن

یونس اور قتیبہ بن سعید سے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم کو منبر پر فرماتے سنا کہ بنو ہشام بن مغیرہ مجھ سے اجازت مانگ رہے ہیں کہ وہ اپنی لڑکی کو علی بن ابی طالب سے بیاہ دیں۔ آپ نے تین دفعہ فرمایا میں اس کی اجازت نہیں دوں گا ہاں مگر اس صورت میں کہ علی میری بیٹی کو طلاق دے دے کیونکہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جس چیز سے اسے آرام ملتا ہے اس سے مجھے آرام ملتا ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف ہوتی ہے اس سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ ابو محمد عبداللہ بن سویدہ نے ابوالفضل بن ناصر سلامی سے انہوں نے ابو صالح احمد بن عبدالملک بن علی المؤذن سے انہوں نے حاکم ابوالحسن علی بن محمد حافظ اور قاضی ابوبکر خیری نے ابوالعباس محمد بن یعقوب سے انہوں نے حسن بن مکرم سے انہوں نے عثمان بن عمر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے انہوں نے شریک بن عبداللہ بن ابونمر سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی کہ قرآن کی یہ آیت "انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت" میرے گھر میں نازل ہوئی۔ آپ نے فاطمہ، علی، حسن، حسین کو بلا بھیجا اور فرمایا یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں اہل بیت میں نہیں ہوں فرمایا ہاں انشاء اللہ تم بھی ہو۔

ابو صالح کا قول ہے کہ حاکم نے مستدرک میں اصم سے روایت کی کہ ابو مسلم کی شرط پر یہ حدیث صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

ابو صالح نے ابوالحسن علی بن احمد اہوازی سے انہوں نے احمد بن عبید بن اسماعیل الصفار سے انہوں نے تمام بن محمد بن غالب سے انہوں نے موسیٰ بن اسماعیل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ چھ مہینے تک جب صبح کی نماز کے لئے اٹھتے اور جناب فاطمہ کے گھر کے پاس سے گزرتے تو فرماتے اے اہل بیت محمد! نماز کے لئے اٹھو اور پھر مذکورہ بالا آیت تلاوت فرماتے۔

ابو صالح نے ابوالقاسم عبدالملک بن محمد بن بشران سے انہوں نے ابوعلی احمد بن فضل بن عباس بن خزیمہ سے انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ طیالسی رعاث سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے زکریا بن ابوزائدہ سے انہوں نے فراس سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ خاتون جنت آئیں اور ان کی چال ہو بہو رسول اللہ ﷺ کی چال تھی۔ آپ نے بیٹی کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں بٹھایا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے بیٹی سے کوئی بات کہی اور وہ رونے لگ گئیں۔ پھر آپ نے ان کے کان میں کوئی اور بات کہی اور وہ ہنسنے لگ گئیں۔ یہ دیکھ کر جناب عائشہ نے کہا کہ میں نے آج تک کوئی ایسی خوشی نہیں دیکھی جو غم کے اتنی قریب ہو۔ میں نے فاطمہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا میں رسول کریم کا راز کیسے بتا سکتی ہوں جب آپ کا انتقال ہو گیا تو میں نے پھر دریافت کیا تو خاتون جنت نے کہا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ جبرائیل ہر سال مجھ سے ایک بار قرآن شریف سنتے اور ایک بار سنایا کرتے تھے۔ امسال انہوں نے یہ عمل دو بار کیا ہے میں اس سے یہ سمجھا ہوں کہ میری موت قریب آ گئی ہے اور میرے اہل وعیال میں تو سب سے پہلے مجھ سے آ ملے گی اور میں تیرے لئے کیسا عمدہ سلف ہوں میں رونے لگ گئی تو آپ نے فرمایا کیا تو نہیں چاہتی کہ تو تمام عورتوں کی سردار ہو۔ اس پر میں ہنس پڑی۔

ابو صالح کہتے ہیں کہ بخاری نے اسے اپنی کتاب میں ابونعیم سے بیان کیا ہے اور یہ حدیث غریب الصحیح ہے کیونکہ زکریا نے

احادیث صحیحین میں شعبی سے روایت کی ہیں اور انہوں نے یہ روایت شعبی سے بواسطہ فراس بیان کی ہے۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم ترمذی سے انہوں نے یزید کوفی سے انہوں نے عبدالسلام بن حرب سے انہوں نے ابو الحجاف سے انہوں نے جمیع بن عمیر التیمی سے روایت کی کہ میں اپنے چچا کے ساتھ حضرت عائشہ کے پاس گیا پوچھا کہ حضور اکرم ﷺ اپنے اہل وعیال میں سب سے زیادہ کس سے پیار کرتے تھے انہوں نے کہا کہ فاطمہ سے میں نے پھر دریافت کیا کہ مردوں میں سب سے زیادہ آپ کو کس سے پیار تھا انہوں نے جواب دیا علی سے کیونکہ میں نے کوئی ایسا شب زندہ دار اور روزہ دار نہیں دیکھا جیسا کہ علی ہیں۔

ابومحمد بن سویدہ نے محمد بن ناصر سے انہوں نے ابوصالح مؤذن سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ بن شاذان مقرئی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ قتاب سے انہوں نے احمد بن عمرو بن ابوعاصم سے انہوں نے عمر بن خطاب سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ابن ابونجیح سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایک آدمی سے جس نے حضرت علی سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اکرم سے دریافت کیا آپ فاطمہ سے زیادہ محبت کرتے ہیں یا مجھ سے۔ فرمایا محبت فاطمہ سے زیادہ ہے اور عزت تیری زیادہ ہے۔

نوٹ: میں نہیں مان سکتا کہ حضرت علی نے حضور اکرم سے ایسا بچگانہ سوال کیا ہو۔ راوی کا گھڑا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ مترجم

یحییٰ بن محمود نے اذنا باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر بن سالم مفلوج سے (جو میرے نزدیک بہترین مسلمانوں میں تھے) انہوں نے حسین بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے انہوں نے عمر بن علی سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن حسین بن علی سے انہوں نے حسین بن علی سے انہوں نے حضرت علی سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے جناب فاطمہ سے فرمایا کہ جس سے تو ناراض ہو خدا اس سے ناراض ہو جاتا ہے اور جس سے تو راضی ہو اس سے خدا راضی ہوتا ہے۔

نوٹ: اگر اس حدیث کو صحیح مانا جائے تو خدا کو بڑی مشکل پیش آ جائے گی۔ **ان اللہ بریٔ عما یصفون**. مترجم

ابوالفضل بن ابوالحسن مخزومی نے باسنادہ احمد بن علی سے انہوں نے حسن بن عثمان بن شقیق سے انہوں نے اسود بن حفص المروزی سے انہوں نے حسین بن واقد سے انہوں نے یزید النحوی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ جب بھی سفر سے واپس آتے تو خاتون جنت کو بوسہ دیتے۔

احمد بن علی نے محمد بن اسماعیل بن ابوسمینہ بصری سے انہوں نے محمد بن خالد حنفی سے انہوں نے موسیٰ بن یعقوب زمعی سے انہوں نے ہاشم بن ہاشم سے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی کہ خاتون جنت حضور اکرم سے ملنے آئیں۔ آپ نے ان سے خاموشی سے کوئی بات کہی تو وہ رو پڑیں پھر کوئی بات کہی تو ہنس دیں میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فاطمہ نے بتایا کہ آپ نے جب مجھے بتایا کہ آپ اس سال کے دوران میں فوت ہو جائیں گے تو میں رو دی پھر فرمایا کیا تو نہیں چاہتی کہ تجھے تمام عورتوں کا سوائے فلاں کی سردار بنایا جائے تو میں ہنس پڑی۔

عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عفان سے انہوں نے معاذ بن

معاذ سے انہوں نے قیس بن ربیع سے انہوں نے ابوالمقدام سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ازرق سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی کہ حضرت تشریف لائے اور میں سویا ہوا تھا۔ حسن یا حسین میں سے کسی ایک نے پانی مانگا تو حضور اٹھ کر ہماری بکری کا دودھ دوہنے لگے اتنے میں حسن آ گئے لیکن آپ نے انہیں دودھ نہ دیا حضرت فاطمہ نے کہا ابا جان! حسن تو آپ کو زیادہ پیارا ہے فرمایا حسین نے پہلے مانگا تھا اس کے بعد فرمایا میں، تم اور یہ دو بچے اور یہ سونے والا قیامت کے دن اکٹھے ہوں گے۔

ابراہیم وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے سلیمان بن عبدالجبار بغدادی سے انہوں نے علی بن قادم سے انہوں نے اسباط بن نصر ہمدانی سے انہوں نے سدی سے انہوں نے صبیح سے جو ام سلمہ کے مولیٰ ہیں انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت علی، خاتون جنت اور حسن و حسین سے فرمایا کہ جس نے تم سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے تم سے صلح کی اس نے مجھ سے صلح کی۔

ابومحمد حسن بن علی بن حسین اسدی دمشقی نے جو ابن لبن کے عرف سے مشہور تھے اپنے دادا ابوالقاسم الحسین بن حسن سے انہوں نے قاضی علی بن محمد بن علی مصیصی سے انہوں نے قاضی ابونصر محمد بن احمد بن ہارون بن عبداللہ غسانی سے انہوں نے ابو الحسن خثیمہ بن سلیمان بن جیدرۃ طرابلسی سے انہوں نے ابراہیم بن عبداللہ قصار سے انہوں نے عباس بن ولید بن بکار الضبی سے بصرے میں انہوں نے خالد بن عبداللہ سے انہوں نے بیان سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابوجحیفہ سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی کہ قیامت کے دن ایک پردے کے پیچھے سے ایک منادی کرنے والے کی آواز آئے گی "اے لوگو! آنکھیں جھکا لو تا کہ فاطمہ دختر رسول کریم گزر سکیں"۔

نوٹ: اگر راوی نے اس حدیث کو بیان کرنے سے پہلے قیامت کے لاانتہاء ہجوم کے بارے میں سوچ لیا ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا۔ افسوس ہے کہ یہ نہیں سوچا گیا۔ مترجم

ابویاسر بن ابی حبہ باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابن الحسن بن علی بن ابوطالب سے انہوں نے اپنی والدہ جناب فاطمہ دختر حسین بن علی سے انہوں نے اپنی دادی خاتون جنت سے روایت کی کہ حضور اکرم جب مسجد میں داخل ہوتے اور جب خارج ہوتے تو اپنے اوپر درود و سلام بھیجتے اور بایں لفاظ دعا فرماتے:

رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک.

اس حدیث کا اسناد متصل نہیں ہے کیونکہ فاطمہ دختر حسین اپنی دادی فاطمہ الکبریٰ کو دیکھ نہ سکی تھیں۔ واللہ اعلم

جناب فاطمہ حضور اکرم کے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہیں اور یہی روایت درست ہے ایک روایت میں تین مہینے مذکور ہے ایک ور روایت میں ستر دن کا ذکر ہے۔

حضور اکرم کی وفات کے بعد خاتون جنت کو کسی نے ہنستے نہیں دیکھا اور انہیں آپ کی وفات کا سخت صدمہ ہوا۔ انس سے مروی ہے کہ جناب فاطمہ نے ان سے کہا۔ اے انس تمہارا دل کیسے گوارا کرتا ہے کہ تم رسول کریم پر مٹی ڈال رہے ہو۔ سب سے پہلے حضورؐ کے ہاں ملنے والی تھیں جس سے حضورؐ کے قول کی تصدیق ہوتی ہے۔

جب خاتون جنت کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اسماء دختر عمیس سے کہا اے اسماء مجھے یہ طریقہ بہت برا معلوم ہوتا ہے کہ عورت کی لاش پر کپڑا ڈال دیتے ہیں جس سے اس کا پتہ چلتا رہتا ہے انہوں نے کہا اے جگر گوشہ رسول! میں آپ کو ایک عجیب طریقہ بتاتی ہوں انہوں نے کھجور کی تازہ ٹہنیاں منگوا کر ٹیڑھی کیں اور اوپر کپڑا ڈال دیا خاتون جنت نے دیکھ کر کہا یہ طریقہ بہت عمدہ اور بہتر ہے پھر کہا جب میں مر جاؤں تو تم اور علی مجھے نہلانا اور کسی اور کو اندر نہ آنے دینا۔

جب خاتون جنت فوت ہوگئیں تو حضرت عائشہ آئیں لیکن اسماء نے انہیں روکا انہوں نے حضرت ابوبکر کو بتایا کہ یہ خثعمیہ (اسماء دختر عمیس) مجھے اندر جانے نہیں دیتی خلیفہ نے پوچھا اے اسماتم ازواج نبی کو کیوں اندر داخل نہیں ہونے دیتی۔ تم نے اس گھر کو کجاوہ بنا رکھا ہے۔ اسماء نے کہا اے خلیفہ رسول خاتون جنت نے مجھے کہہ دیا تھا کہ میں کسی کو اندر نہ آنے دوں اور نیز یہ کہا تھا کہ ان کی میت کو بایں انداز ڈھانپا جائے۔ خلیفہ نے کہا ٹھیک ہے تم ان کے حکم کی تعمیل کرو چنانچہ انہیں علی اور اسماء نے غسل دیا اور اسلام میں خاتون جنت کی پہلی میت تھی جسے اس طرح ڈھانپا گیا تھا (ان کے بعد زینب دختر جحش کی وفات ہوئی) ان کی نماز جنازہ حضرت علی یا عباس نے پڑھائی۔ ان کی وصیت کے مطابق رات ہی کو ان کی تدفین کی گئی اور ان کی قبر میں حضرت علی عباس اور فضل بن عباس اترے۔

ان کی وفات رمضان کی تین تاریخ کو سن گیارہ ہجری میں ہوئی۔ واللہ اعلم اس وقت خاتون جنت کی عمر انیس برس تھی اور بقول عبداللہ بن حسن بن حسین بن علی جناب فاطمہ کی عمر بوقت وفات تیس برس تھی بقول کلبی ان کی عمر ۳۵ برس تھی۔

ایک روایت میں ہے کہ جب ان کی موت قریب آئی تو انہوں نے غسل کر کے کفن اوڑھ لیا اور حضرت علی سے کہا کہ وفات کے بعد ان کے کفن کو نہ کھولا جائے اور انہیں کپڑوں میں رات کو دفن کر دیا جائے لیکن صحیح روایت یہ ہے کہ خاتون جنت کو حضرت علی اور اسماء نے غسل دیا تھا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۷۷۔ سیدہ فاطمہؓ دختر سودہ

فاطمہ دختر سودہ بن ابی ضمیس جہنیہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بعد از ہجرت بیعت کی۔

۷۱۷۸۔ سیدہ فاطمہؓ دختر شیبہ

فاطمہ دختر شیبہ بن ربیعہ۔ یہ خاتون ہند دختر عتبہ بن ربیعہ کی عم زاد تھیں اور عقیل بن ابو طالب کی زوجہ غزوۂ حنین میں جب حضرت عقیل بعد از فتح اپنے گھر واپس آئے تو ان کی تلوار خون سے لتھڑی ہوئی تھیں۔ بیوی نے پوچھا میدان جنگ سے بطور غنیمت کیا لائے ہو۔ انہوں نے ایک سوئی انہیں دی یہ لو۔ اس سے کپڑے سیا کرنا۔ اتنے میں منادی کی آواز ان کے کان میں پڑی کہ اگر کسی نے گا تا یا سوئی بھی مال غنیمت سے اٹھائی ہو تو واپس کر دی جائے حضرت علی نے سوئی واپس کر دی۔

ابن ہشام نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے اس خاتون کے بارے میں یہ روایت بیان کی۔ اور واقدی کہتے ہیں کہ سوئی کا واقعہ فاطمہ دختر ولید بن عتبہ کے بارے میں ہے جو عقیل کی زوجہ تھیں لیکن ابن ابی ملیکہ اور ابن ابی حسین سے مروی ہے کہ عقیل کی بیوی فاطمہ دختر عتبہ بن ربیعہ تھیں جو ہند کی بہن تھیں۔ غسانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابو عمر پر استدراک کیا ہے۔

۷۱۷۹۔سیدہ فاطمہؓ دختر صفوان

فاطمہ دختر صفوان بن امیہ بن محرث بن شق بن رقیہ بن مخرج کنانی جو عمرو بن سعید بن عاص کی زوجہ تھیں اور اپنے شوہر کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنو امیہ عمرو بن سعید بن عاص اور ان کی زوجہ فاطمہ کا ذکر کیا ہے فاطمہ حبشہ ہی میں فوت ہوگئی تھیں اور عمرو بن سعید بھی خلافت ابوبکر میں معرکہ اجنادین میں مارے گئے تھے۔ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۸۰۔سیدہ فاطمہؓ دختر ضحاک

فاطمہ دختر ضحاک کلابیہ بقول ابن اسحٰق حضور اکرم ﷺ نے جناب زینب کی وفات کے بعد اس خاتون سے نکاح کیا اور جب آیت اتری تو فاطمہ نے متاع دنیا کو ترجیح دی اور حضور اکرم ﷺ نے علیحدہ کر دیا۔اس کے بعد فاطمہ کی یہ حالت ہوگئی کہ وہ اونٹ کی مینگنیاں چنتی تھی اور اپنی بدبختی پر افسوس کرتی تھی لیکن یہ روایت غلط ہے اور صحیح روایت وہ ہے جو حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ جب آیت تخییر نازل ہوئی تو آپ نے ابتدا مجھ سے کی اور جب آخرت کو دنیا پر ترجیح دی تو سب ازواج نے اسی طرح کیا۔بقول قتادہ اور عکرمہ اس وقت ازواج کی تعداد نو تھی۔

علماء کی ایک جماعت کی رائے ہے کہ یہ شقیہ عورت وہ تھی جس نے حضور کو دیکھ کر عیاذ باللہ کہا تھا لیکن اس عورت کی تعیین کے بارے میں اہل السیر میں سخت اختلاف ہے۔ایک روایت میں ہے کہ ضحاک بن سفیان نے اپنی لڑکی جس کا نام فاطمہ تھا آپ کو پیش کی لیکن اس عورت نے قطعاً اپنے میلان کا اظہار نہ کیا۔اس پر آپ نے فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں ایک روایت کے مطابق آپ نے اس سے آٹھویں سال ہجری میں نکاح کیا۔ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۸۱۔سیدہ فاطمہؓ دختر ابی طالب

فاطمہ دختر ابی طالب ام ہانی ان کی کنیت تھی۔ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے کسی نے فاختہ کسی نے فاطمہ اور کسی نے ہند لکھا ہے۔ہم کنیتوں کے تحت تفصیل سے لکھیں گے۔

۷۱۸۲۔سیدہ فاطمہؓ دختر عبداللہ

فاطمہ دختر عبداللہ بن ابوالعاص ثقفی۔ام عثمان۔یہ خاتون حضوا کرم ﷺ کی ولادت کے وقت آپ کی والدہ کے پاس موجود تھیں۔وہ کہا کرتیں رات کا یہ حال تھا کہ ہر شے نورانی تھی اور ستارے یوں معلوم ہوتے تھے کہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۸۳۔سیدہ فاطمہؓ دختر عتبہ

فاطمہ دختر عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس قرشیہ عبشمیہ جو ہند کی بہن اور معاویہ کی خالہ تھیں۔فتح مکہ کے دن ایمان لائیں اور

بیعت کی۔

محمد بن عجلان نے اپنے والد سے انہوں نے فاطمہ دختر عتبہ سے روایت کی کہ ان کا بھائی ابو حذیفہ مجھے اور میری بہن ہند کو بیعت کے لئے حضور اکرمؐ کے پاس لے کر گیا جب آپ نے بیعت کی شرائط پیش کیں تو ہند نے کہا۔ اے بھائی! تم اپنی قوم کی عورتوں کی پسندیدہ اور ناپسندیدہ عادات سے واقف ہو۔ اس نے جواب دیا تم بیعت کر لو۔ یہ شرائط سب کے لئے ہیں۔

محمد بن عجلان سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے فاطمہ سے روایت کی کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور گزارش کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک وہ وقت تھا کہ میں دنیا بھر میں نہیں چاہتی تھی کہ آپ کے مکان کے سوا کوئی اور مکان گرے اور اب میری یہ حالت ہے کہ میں چاہتی ہوں کہ دنیا میں کوئی اور مکان رہے یا نہ رہے مگر آپ کا مکان قائم رہے آپ نے فرمایا تم اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتی۔ جب تک تو مجھے اپنی ذات سے زیادہ نہ چاہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۸۴۔ سیدہ فاطمہؓ دختر عمرو

فاطمہ دختر عمرو بن حرام۔ جابر بن عبداللہ کی پھوپھی تھیں۔ ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ جب میرا والد قتل ہو گیا۔ تو میں ان کے چہرے سے کپڑا اٹھاتا تھا اور لوگ مجھے ایسا کرنے سے منع کرتے تھے مگر حضور اکرمؐ نے ایک بار بھی منع نہ فرمایا۔ ہاں میری پھوپھی بھائی کی موت پر روئے جا رہی تھی حضور نے اسے مخاطب ہو کر فرمایا تو روئے یا نہ روئے فرشتے اس پر اپنے پر پھیلائے رکھیں گے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۸۵۔ سیدہ فاطمہؓ دختر عمرو بن حرام

فاطمہ دختر عمرو بن حرام انہیں صحبت حاصل ہوئی۔ جعفر مستغفری نے اسی طرح لکھا ہے اور اتنا اضافہ کیا ہے کہ میرے خیال میں یہ جابر بن عبداللہ کی پھوپھی ہیں۔ واللہ اعلم

۷۱۸۶۔ سیدہ فاطمہؓ دختر قیس بن خالد

فاطمہ دختر قیس بن خالد اکبر بن وہب بن ثعلبہ بن وائلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر قرشیہ فہریہ ضحاک بن قیس کی بہن تھیں اور بروایتے ان سے دس برس بڑی تھیں۔ اولین مہاجرین سے تھیں اور عقل و خرد کی مالک تھیں۔ یہ وہی خاتون ہیں جنہیں ابو حفص بن مغیرہ نے طلاق دی تھی اور حضور اکرم نے انہیں اجازت دی تھی کہ وہ ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت گزاریں وہ اپنے بھائی ضحاک کے پاس کوفے میں جہاں وہ بطور امیر مقرر تھے۔ آ گئی تھیں شعبی کو ان سے سماع حاصل ہوا۔

اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسنادہم تا ابوعیسیٰ ہناد سے انہوں نے جریر سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے شعبی سے روایت کی کہ فاطمہ دختر قیس نے انہیں بتایا کہ میرے خاوند نے مجھے بہ عہد حضور اکرم ﷺ تین طلاقیں دے دیں آپ نے فرمایا نہ تو تم اس کے گھر ٹھہر سکتی ہو اور نہ اس سے نفقہ لے سکتی ہو۔

جب جناب فاطمہ کو طلاق ہوگئی تو معاویہ اور ابوجہم بن حذیفہ دونوں نے نکاح کا پیغام بھیجا انہوں نے حضور اکرم سے مشورہ کیا۔ آپ نے فرمایا معاویہ تو قلاش ہے اور ابوجہم کی لاٹھی ہر وقت اس کے کندھے پر رہتی ہے۔ اس لئے آپ نے حکم دیا کہ اسامہ بن زید سے نکاح کرلو چنانچہ تعمیل ارشاد میں نکاح ہوگیا۔

جب حضرت عمر کو قتل کیا گیا تھا تو اصحاب شوریٰ کا اجتماع ان کے گھر میں ہوا تھا۔ اس خاتون نے حضور اکرمؐ سے کئی احادیث روایت کیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۸۷۔ سیدہ فاطمہؓ دختر مجلل

فاطمہ دختر مجلل بن عبداللہ بن قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قرشیہ عامریہ کنیت ام جمیل تھی۔ آغاز بعثت میں اسلام قبول کیا اور حبشہ کو ہجرت کی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ حاطب بن حارث بن مغیرہ اور ان کی زوجہ فاطمہ دختر مجلل اور ان کے دو بیٹوں محمد اور حارث کا ذکر کیا ہے حاطب حبشہ میں فوت ہوگئے اور فاطمہ ایک کشتی میں اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ مدینے آگئیں۔

عبداللہ بن حارث بن محمد بن حاطب نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادے محمد سے روایت کی کہ جب ہم حبشہ سے واپس آئے تو میری والدہ مجھے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لے گئی اور گویا ہوئیں یارسول اللہ یہ لڑکا آپ کے بھائی حاطب کا بیٹا ہے جو آگ میں جل کر مر گیا تھا آپ اس کے لئے دعا فرمائیں ہم محمد بن حاطب کے ترجمے میں اس کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۸۸۔ سیدہ فاطمہؓ دختر منقذ

فاطمہ دختر منقذ بن عمرو بن خنساء انصاریہ از بنو مازن بہ قول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۱۸۹۔ سیدہ فاطمہؓ دختر ولید بن عقبہ

فاطمہ دختر ولید بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس بن عبدمناف قرشیہ عبشمیہ سالم مولیٰ ابوحذیفہ کی زوجہ تھیں اولین مہاجرات اور قریش کی بہترین بیواؤں سے تھیں ان کے چچا ابوحذیفہ بن عتبہ نے انہیں سالم سے بیاہا تھا جب سالم جنگ یمامہ میں مارے گئے تو حارث بن ہشام بن مغیرہ مخزومی نے ان سے نکاح کرلیا جیسا کہ اسحٰق بن ابوفروہ نے بیان کیا ہے لیکن یہ قول قابل اعتماد نہیں ہے۔

عقیلی نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور پھر اسحٰق بن فروہ کی حدیث ابراہیم بن عباس بن حارث سے انہوں نے ابوبکر بن حارث سے انہوں نے فاطمہ دختر ولید ام ابوبکر سے روایت کی کہ جب میں شام میں تھی تو اپنے جبے ریشمی کپڑے سے بناتی تھی پھر میں نے ریشمی ازار استعمال کرنا شروع کردی مجھ سے پوچھا گیا کیا ریشمی جبہ کافی نہیں تھا کہ تو نے ریشمی ازار پہننا بھی شروع کردی میں نے جواب دیا میں نے حضور اکرم ﷺ کو سنا کہ ایسی ازار استعمال کی جائے۔

اس حدیث کو عبدالسلام بن حرب نے اسحٰق بن ابی فروہ سے انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا اور ابن ابی خثمہ نے ان کا نسب

نہیں بیان کیا اور عقیلی نے ان کا جو نسب بیان کیا ہے وہ اس نسب سے مختلف ہے اور انہوں نے اس خاتون کو ولید بن مغیرہ کی بیٹی اور خالد بن ولید کی بہن لکھا ہے۔

ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور حدیث کو اس خاتون کے ترجمے میں درج کیا ہے حالانکہ اس ترجمے کو فاطمہ دختر ولید بن مغیرہ مخزومی کے ترجمے میں ذکر کرنا چاہیے تھا کیونکہ اس حدیث کا تعلق ان سے ہے۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے اس حدیث کو ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے اور فاطمہ دختر ولید قرشیہ کے ترجمے میں لکھا ہے اور ان کی نسل کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا حالانکہ دونوں قرشی ہیں لیکن ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے اس حدیث کو فاطمہ مخزومیہ سے روایت کیا ہے اور دونوں تراجم میں ہم نے اس کی علامت کو واضح کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۷۱۹۰۔ سیدہ فاطمہؓ دختر ولید بن مغیرہ

فاطمہ دختر ولید بن مغیرہ مخزومیہ جو خالد بن ولید کی ہمشیرہ تھیں اور اپنے عم زاد حارث بن ہشام بن مغیرہ مخزومی کی زوجہ۔ فتح مکہ کے موقعہ پر ایمان قبول کیا ایک روایت میں ہے کہ حارث کے بعد عمر نے ان سے نکاح کیا لیکن روایت مخدوش ہے۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے فاطمہ دختر ولید قرشیہ لکھا ہے اور دونوں نے اس سے حدیث ازار نقل کی ہے جیسا کہ ہم ذکر کر آئے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابو عمر نے اس حدیث کو فاطمہ دختر ولید بن عتبہ عبشمیہ کے ترجمے میں ذکر کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے فاطمہ قرشیہ کے ترجمے میں بیان کیا ہے اور وہ حدیث قرشیہ مخزومیہ کے بارے میں ہے اور ہمارے اس استدلال کو اس امر سے تقویت ملتی ہے کہ بعض راویوں نے اس حدیث کو فاطمہ دختر ولید سے جو ابوبکر کی والدہ تھیں روایت کیا ہے اور وہ شام میں تھی اور فاطمہ مخزومیہ ہی اپنے خاوند حارث بن ہشام کے ساتھ شام میں تھیں اور جب حارث فوت ہو گئے تو فاطمہ مدینے آ گئیں اور یہی فاطمہ دختر ولید ابوبکر کی والدہ تھیں اور یہی مخزومیہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن ہشام کی دادی تھیں اور رواتِ حدیث کی عادت ہے کہ ماں اور باپ کو دادی اور دادا کہہ دیتے ہیں۔

زبیر بن بکار نے ولید بن مغیرہ کی اولاد کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ فاطمہ دختر ولید نے عبدالرحمٰن اور ام حکیم دو بچے حارث بن ہشام سے جنے اور یہ حدیث فاطمہ دختر ولید سے مروی ہے۔

کئی راویوں نے اجازۃً حافظ ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبتہ اللہ دمشقی سے روایت کی اور لکھا کہ فاطمہ دختر ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کو حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور انہوں نے آپ سے صرف ایک حدیث روایت کی۔ ان سے ان کے پوتے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ ازار کو استعمال کرو وہ اپنے خاوند کے ساتھ شام گئیں اور ان سے خالد نے بعض معاملات میں مشورہ کیا تھا۔

۷۱۹۱۔ سیدہ فاطمہؓ دختر یمان

فاطمہ دختر یمان جو حذیفہ بن یمان کی ہمشیرہ تھیں۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ عبدالوہاب بن

ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حصین سے انہوں نے ابوعبیدہ بن حذیفہ سے انہوں نے اپنی پھوپھی فاطمہ سے روایت کہ کہ ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بعض خواتین کے ساتھ آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئیں۔ ہم نے دیکھا کہ چھت سے ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ جس سے پانی کے قطرے (گرمی کی شدت کو دور کرنے کے لئے) آپ پر ٹپک رہے تھے ہم نے کہا آپ دعا فرمائیں تا کہ شدت گرما آپ سے رفع ہو جائے۔ فرمایا انبیاء ہی پر مصائب کا نزول زیادہ ہوتا ہے اور پھر ان لوگوں پر جو ان کے قریب تر ہوتے ہیں۔

نیز اس خاتون نے روایت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عورت کے سونے کے زیورات کو ناپسند کرتے تھے یہ روایت اگر صحیح ہے تو اب منسوخ ہو چکی ہے یا اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی کہ عورتیں اگر سونے کا زیور نہ پہنیں تو بہتر ہوگا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۹۲۔ سیدہ فاطمہؓ۔ حضورؐ کی دودھ شریک بہن

فاطمہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ شریک بہن تھیں۔ آپ نے انہیں فرمایا جب تو بستر پر دراز ہو تو سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو کہ یہ شرک سے بیزاری ہے۔ ابواحمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ (متن کتاب میں فروہ ہے جو غلطی سے لکھا گیا ہے۔)

۷۱۹۳۔ سیدہ فریعہؓ دختر ابوامامہ

فریعہ دختر ابو امامہ اسعد بن زرارہ انصاری۔ ان کے والد نے انہیں اور ان کی دونوں بہنوں حبیبہ اور کبشہ کو حضور اکرم کی کفالت میں دے دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں عبیط بن جابر سے جو بنو مالک بن النجار سے تھے بیاہ دیا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ایک روایت میں فارعہ آیا ہے اور ابوعمر نے یہی نام لکھا ہے۔

۷۱۹۴۔ سیدہ فریعہؓ دختر حباب

فریعہ دختر حباب بن رافع بن معاویہ انصاریہ از بنو ابجر۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم سے بیعت کی۔

۷۱۹۵۔ سیدہ فریعہؓ دختر رافع

فریعہ دختر رافع بن معاویہ بن عبید بن جراح انصاریہ از بنو ابجر۔ حضور اکرمؐ سے بیعت کی یہ خاتون اسعد بن زرارہ کی والدہ تھیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اول الذکر یہ دونوں ایک ہوں اور ہو سکتا ہے کہ کسی راوی سے ان کے والد حباب کا نام رہ گیا ہو۔ اس سے اگلا سلسلہ تو ایک ہی ہے چنانچہ نسب اور قبیلہ بھی ایک ہی ہے۔ واللہ اعلم

۷۱۹۶۔ سیدہ فریعہؓ دختر عمرو

فریعہ دختر عمرو بن خنیس بن لوذان بن عبدود۔ یہ خاتون حسان بن ثابت کی جو حضور اکرمؐ کے شاعر تھے والدہ تھیں۔

۷۱۹۷۔سیدہ فریعہؓ دختر قیس

فریعہ دختر قیس بن عمیر بن لوذان بن ثعلبہ بن مجدعہ بن عمرو بن حریش بن جحبا۔ بقول ابن اسحٰق حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۱۹۸۔سیدہ فریعہؓ دختر مالک

فریعہ دختر مالک بن دخشم بن مالک انصاریہ۔از بنوعوف بن خزرج۔انہوں نے آپ سے بیعت کی۔

۷۱۹۹۔سیدہ فریعہؓ دختر مالک بن سنان

فریعہ دختر مالک بن سنان جو ابوسعید خدری کی بہن تھیں۔ہم ان کا نسب پہلے ان کی بہن کے ترجمے میں لکھ کر آئے ہیں۔ایک روایت میں ان کا نام فارعہ مذکور ہے۔بیعت رضوان میں موجود تھیں۔ان کی والدہ حبیبہ دختر عبداللہ بن ابی بن سلول تھیں۔

ابواحمد بن سکینہ نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی سے انہوں نے مالک سے انہوں نے سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ سے انہوں نے ان کی پھوپھی زینب دختر کعب بن عجرہ سے روایت کی کہ فریعہ دختر مالک بن سنان حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں کہ آپ سے اپنے خاندان بنوخدرہ میں لوٹ جائیں کیونکہ ان کا خاوند اپنے غلاموں کی جو بھاگ گئے تھے تلاش میں نکلا تھا وہ وادی قدوم کے کنارے پر پہنچے تھے کہ اس نے انہیں جالیا۔انہوں نے اسے قتل کر دیا فریعہ کہتی ہیں میں نے حضورؐ سے مکے چلے جانے کی اجازت مانگی کیونکہ نہ تو میرے لئے رہنے کا مکان تھا اور نہ نفقہ تھا۔آپ نے فرمایا ٹھیک ہے میں واپس ہوئی۔ابھی حجرے یا مسجد ہی کے پاس تھی کہ آپ نے مجھے بلا بھیجا۔دریافت فرمایا تو نے کیا کہا تھا۔میں نے اپنے خاوند کے بارے میں واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا تم اپنے گھر ہی میں ٹھہرو تا کہ عدت پوری ہو جائے چنانچہ میں نے عدت کے چار مہینے اور دس دن پورے کئے جب عثمان بن عفان کی خلافت کا زمانہ آیا تو انہوں نے مجھے بلا بھیجا میں نے انہیں بتایا اور خلیفہ نے اس کے مطابق فیصلہ کیا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۰۰۔سیدہ فریعہؓ دختر معوذ

فریعہ دختر معوذ بن عفراء انصاریہ۔ان کا نسب ربیعہ دختر معوذ کے ترجمے میں بیان ہو چکا ہے انہیں صحبت نصیب ہوئی اور یہ مستجاب الدعوات تھیں۔ان سے شادی کے موقعہ پر گانے اور دف بجانے کی اجازت کے بارے میں اہل بصرہ کو ایک حدیث یاد ہے۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۰۱۔سیدہ فریعہؓ دختر وہب

فریعہ دختر وہب زہریہ حضور اکرمؐ نے انہیں اپنے ہاتھ پر اٹھا لیا اور فرمایا کہ جو شخص میری خالہ کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اسے دیکھ لے ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا کہ جعفر نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور اس پر کوئی اضافہ نہیں کیا۔

۷۲۰۲۔سیدہ فسحمؓ دختر اوس

فسحم دختر اوس بن خولی بن عبداللہ بن حارث انصاریہ از بنوحبلی بقول ابن حبیب حضورؐ سے بیعت کی۔

۷۲۰۳۔ سیدہ فضہ نوبیہؓ

فضۃ النوبیہ خاتون جنت کی کنیز تھیں۔ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد ثقفی سے انہوں نے ابوعثمان اسماعیل بن عبدالرحمٰن صابونی سے اجازۃً انہوں نے ابوسعید محمد بن عبداللہ بن حمدون اور ابوطاہر بن خزیمہ سے انہوں نے ابوحامد بن شرقی سے انہوں نے ابومحمد عبداللہ بن عبدالوہاب خوارزمی سے (جو احنف بن قیس کے عم زاد تھے) شوال دوسو اٹھاون ہجری میں (ح) ابوعثمان نے ابوالقاسم الحسن بن محمد حافظ سے انہوں نے ابوعبداللہ محمد بن علی بنسا سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالوہاب خوارزمی سے انہوں نے احمد بن حماد مروزی سے انہوں نے محبوب بن حمید بصری سے (اور اس حدیث کے بارے میں روح بن عبادہ نے ان سے دریافت کیا) انہوں نے قاسم بن بہرام سے انہوں نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے قرآن کی اس آیت "یوفون بالنذر ویخافون یوما کان شره مستطیرا ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا ویتیما واسیرا" کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ایک بار حضرت حسن اور حسین دونوں بیمار ہوگئے حضور اکرم ﷺ ان کی عیادت کو تشریف لائے اور عام لوگ بھی ان کی عیادت کو آئے۔لوگوں نے حضرت علی سے کہا اے ابو الحسن ان بچوں کی صحت کے لئے کچھ نذر مان لو۔حضرت علی نے نذر مانی کہ اگر یہ بچے اس بیماری سے صحت یاب ہوگئے تو شکرانے کے تین روزے رکھوں گا خاتون جنت اور ان کی کنیزہ نوبیہ نے بھی یہی نذر مانی۔بچے دونوں تندرست ہوگئے لیکن گھر میں کھانے کو قطعاً کچھ نہ تھا حضرت علی شمعون خیبری سے تین صاع جو ادھار پر لے آئے اور گھر آ گئے اور خاتون جنت نے کھانا پکا کر ان کے سامنا رکھا ہی تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی اور ایک شخص نے آواز دی اے آل محمد! میں مسکین ہوں اور مسلمان مجھے کھانا کھلاؤ۔ خدا تمہیں اس کا بدلہ دے۔کھانا اٹھا کر اسے دے دیا گیا اور سارا خاندان دن رات بھوکا رہا اور سوائے پانی کے اور کوئی چیز ان کے پیٹ میں نہ گئی۔دوسرے دن جب جنت خاتون نے غلہ پیس کر کھانا پکا کر پھر تیار کیا تو دروازے پر دستک پھر ہوئی اور ایک شخص نے سوال کیا اے آل محمد! میں یتیم ہوں اور بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلاؤ اللہ تمہیں اس کا بدلہ دے گا۔حسب سابق آج کا کھانا بھی سوالی کو مل گیا اور سارے خاندان کو دوسرے دن بھی اسی طرح بغیر کچھ کھائے گزارنا پڑا۔تیسرے دن بھی پھر وہی صورت پیش آئی۔دستک دینے والا ایک قیدی تھا چنانچہ اس دن کا کھانا وہ لے اڑا اور سارا خاندان تیسرے دن بھی بھوکا رہا اتفاق سے حضور تشریف لائے اور گھر بھر کی حالت دیکھی تو سورۂ دہر کی ابتدائی آیات اتریں لا نرید منکم جزاء ولا شکورا نہ تو ہم تم سے جزاء کی خواہش رکھتے ہیں اور نہ شکر کی۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۰۴۔ سیدہ فکیہہؓ دختر سکن

فکیہہ دختر سکن بن یزید انصاریہ از بنوسواد بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۲۰۵۔ سیدہ فکیہہؓ دختر عبید

فکیہہ دختر عبید بن دلیم انصاریہ از بنوساعدہ۔یہ خاتون سعد بن عبادہ کی عم زاد اور قیس بن سعد بن عبادہ کی والدہ تھیں۔حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۲۰۶۔ سیدہ فکیہہؓ دختر مطلب

فکیہہ دختر مطلب بن خلدہ بن مخلد انصاریہ از بنوزریق رسول اکرمؐ سے بقول ابن حبیب بیعت کی۔

۷۲۰۷۔ سیدہ فکیہہؓ دختر یسار

فکیہہ دختر یسار جو خطاب بن حارث کی زوجہ تھیں۔ابوموسیٰ نے اذ نا ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ سے انہوں نے منجاب بن حارث سے انہوں نے ابراہیم بن یوسف سے انہوں نے زیاد بن عبداللہ بکائی سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے بہ سلسلہ خواتین کہ جنہوں نے مکے میں اسلام قبول کیا اور ہجرت کی فکیہہ دختر یسار کا جو خطاب بن حارث کی زوجہ تھیں کا نام لیا۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

باب القاف

۷۲۰۸۔ سیدہ قتیلہؓ دختر سعد

قتیلہ دختر سعد از بنو عامر بن لوی جو ابوبکر صدیق کی زوجہ تھیں اور عبداللہ اور اسماء کی والدہ جعفر نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہوں نے قبول اسلام میں تاخیر کی اور ابواحمد حافظ نے کتاب الکنی میں ان کا ذکر کیا ہے اور جعفر نے ان کی مشہور حدیث کا ذکر کیا ہے۔ ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی والدہ اسماء دختر ابوبکر سے روایت کیا کہ میری والدہ قبل از قبول اسلام میرے پاس اس زمانے میں آئی کہ جب صلح حدیبیہ کے بعد قریش اور آپ کے درمیان ایک معاہدہ طے پا چکا تھا میں نے حضور اکرم سے صلہ رحمی کی اجازت یہ کہہ کر طلب کی کہ میری ماں راغب ہو رہی ہے چنانچہ آپ نے حسن سلوک کی اجازت دے دی۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ راویوں کی ایک جماعت نے اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا ہے لیکن اس روایت میں ان کے اسلام کا کہیں ذکر نہیں اور تمام روایات میں انہیں مشرکہ ہی بیان کیا گیا ہے اور بعض لوگوں نے جناب اسماء کے اس قول کی (وھی راغبۃ) یہ تاویل کی ہے کہ وہ اسلام کی طرف راغب ہو رہی ہے حالانکہ ان الفاظ سے یہ مفہوم کیسے اخذ کیا جا سکتا ہے بلکہ ان الفاظ سے یہ مفہوم بھی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی بیٹی اسماء کے پاس قیام کی رغبت رکھتی ہے اور اور اگر فی الواقع قتیلہ مائل بہ اسلام ہوتی تو جناب اسماء کو حضور ﷺ سے اجازت طلب کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

۷۲۰۹۔ سیدہ قتیلہؓ دختر صیفی

قتیلہ دختر صیفی جہنیہ ایک روایت میں انصاریہ ہے اولین مہاجرات سے تھیں۔ ان سے عبداللہ بن یسار نے روایت کی کہ عبدالوہاب بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے مسعودی سے انہوں نے سعید بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن یسار سے انہوں نے قتیلہ سے روایت کی کہ ایک یہودی عالم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے

لگا اے محمد! تمہاری جماعت بڑی اچھی ہے اگر شرک نہ کرتے فرمایا سبحان اللہ ہم پر یہ الزام! اس نے کہا جب تم قسم کھاتے ہو تو والکعبۃ کہتے ہو یعنی کعبے کی قسم حضور اکرم نے تھوڑی دیر توقف کیا اور پھر فرمایا کہ جو شخص قسم کھائے اسے والکعبہ کہنے کی بجائے وبرب الکعبہ کہنا چاہیے اس یہودی عالم نے پھر کہا کہ آپ کی جماعت بہت اچھی ہے بشرطیکہ یہ لوگ کسی کو اللہ کا شریک نہ بنائیں مثلاً وہ کہتے ہیں ماشاء اللہ وشئت آپ نے تھوڑی دیر توقف کیا اور پھر فرمایا کہ ایسے موقع پر ماشاء اللہ کہا جائے اور پھر کہا جائے شئت تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۱۰۔ سیدہ قتیلہؓ دختر عرباض

قتیلہ دختر عرباض از بنو مالک بن حسل۔ ان کا ذکر ایک حدیث میں آیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر مختصراً کیا ہے۔

۷۲۱۱۔ سیدہ قتیلہؓ دختر عمرو

قتیلہ دختر عمرو بن ہلال کنانیہ۔ بقول ابن حبیب حجۃ الوداع کے موقع پر حضور اکرم سے بیعت کی۔

۷۲۱۲۔ سیدہ قتیلہؓ دختر قیس کندیہ

قتیلہ دختر قیس بن معدی کرب کندیہ جو اشعث بن قیس کی ہمشیرہ تھیں ایک روایت میں قیلہ مذکور ہے مگر پہلی روایت درست ہے۔

حضور اکرمؐ نے اس خاتون سے دسویں سال ہجری میں نکاح کیا پھر بیمار ہو گئے اور وفات پا گئے لیکن بعد از نکاح نہ یہ خاتون حضور اکرمؐ کے پاس آئیں اور نہ آپ نے انہیں دیکھا ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے ان سے وفات سے ایک ماہ پیشتر نکاح کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے اختیار دیا تھا اگر وہ آپ کے ساتھ رہنا چاہیں تو ان پر حجاب فرض کر دیا جائے گا اور بعد از حضور ان سے نکاح کی کسی کو اجازت نہ ہوگی اور اگر وہ چاہیں تو طلاق دے دیں اور پھر جس سے چاہیں نکاح کر لیں آپ نے طلاق دے دی اور عکرمہ بن ابوجہل نے حضر موت میں ان سے نکاح کر لیا جب حضرت ابوبکر کو علم ہوا تو انہوں نے چاہا کہ ان کے گھر کو پھونک دیں لیکن حضرت عمر نے مزاحمت کی کیونکہ وہ امہات المومنین میں شامل نہیں ہوئی تھیں اور حجاب کا حکم نہیں دیا گیا تھا ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم نے ان کے بارے میں کوئی خاص حکم نہیں دیا تھا نہ آپ نے دخول کیا تھا جب بعد از وصال حضور ارتداد کی وبا پھیلی تو یہ خاتون بھی اپنے بھائی کے ساتھ مرتد ہو گئی۔ اس کے بعد عکرمہ نے نکاح کر لیا اور خلیفہ نے انہیں رجم کرنا چاہا لیکن حضرت عمر نے بدلائل بالا مزاحمت کی اور ابوبکر خاموش ہو گئے۔

اس خاتون کے علاوہ تمام ان خواتین کے بارے میں جن سے دخول کی نوبت نہیں آئی علماء میں زبردست اختلاف پایا جاتا ہے جس بحث پر کوئی خاص فائدہ مرتب نہیں ہوا مگر ہم نے ان کے بارے میں جو کچھ معلوم ہو سکا ہے بیان کر دیا۔ واللہ اعلم ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۱۳۔ سیدہ قتیلہؓ دختر نضر

قتیلہ دختر نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی قرشیہ عبدریہ۔ یہ خاتون عبداللہ بن حارث بن امیہ الاصغر بن عبد شمس کی بیوی تھیں۔ ان سے ان کی چار اولادیں ہوئیں۔ علی، ولید، محمد اور ام الحکم واقدی لکھتے ہیں جس نے حضور اکرم ﷺ کے بارے میں ذیل کے اشعار کہے جب حضور ﷺ نے ان کے والد نضر بن حارث کو بدر کے دن قتل کرا دیا تھا۔

یـا راکبـا ان الاثیل مظنة   من صبح خامسة وانت موفق

اے سوار بلاشبہ اثیل تک پانچ کی صبح کو پہنچنا ایک خیال ہے اور تجھے اس کی توفیق حاصل تھی۔

ابلـغ بـه میتـا فـان تـحیة   مـا ان تـزال بهـا الـنجائب تعنق

تو اس وفات یافتہ کو سلام پہنچا کیونکہ سلام تو عمدہ نسل کی اونٹنیاں اس تک پہنچاتی رہیں گی۔

منی الـیـه وعـبـرة مسفوحة   جادت لـمـا تـحتها واخری تخنق

میری طرف سے ان بہتے ہوئے آنسوؤں کا تحفہ اس پانی پلانے والے تک پہنچا اور ان کا بھی جو گلے میں اٹک گئے ہیں۔

ظـلـت سیـوف بـنـی ابیـه تـنوشه   لـلـه ارحـام هـنـاک تشقق

اس کے عزیزوں کی تلواروں نے اسے نوچ ڈالا اور اللہ کے لئے رشتوں کو یہاں توڑا گیا

قسـرا یـقـاد الـی الـمنیة معتبا   رسف الـمـقـید وهو عـان موثق

اس معتوب کو موت کی طرف گھسیٹ کر لے گئے۔ اس کی رفتار قیدیوں والی رکھی اور وہ بنی ہوئی رسی میں جکڑا ہوا تھا۔

امـحـمـد اولـسـت صـنـو نـجیبة   من قـومهـا والـفـحـل فـحـل معرق

اے محمد کیا آپ ایک شریف بی بی کے بیٹے نہیں اور یہ جوان مرد بھی اپنی قوم کا نجیب فرد تھا۔

مـا کـان ضـرک لـو مننت وربما   مـن الـفـتـی وهو الـمـغـیـظ المحنق

بسا اوقات ایک جواں مرد احسان کرتا ہے حالانکہ غصے سے اس کا گلا بند ہوتا ہے۔

والـنـضـر اقـرب مـن تـرکـت قـرابة   واحـقـهـم ان کـان عـتـق یـعـتق

اور نضر تو آپ کا قرابت دار تھا اور اگر آزادوں کو آزادی دی جاتی ہے تو وہ مستحق تھا۔

جب حضور اکرم ﷺ کو ان اشعار کا علم ہوا تو آپ اتنا روئے کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی اور فرمایا اگر مجھے پیشتر ازیں ان اشعار کا علم ہو جاتا تو میں اسے قتل نہ کرتا اس واقعہ کو عبداللہ بن ادریس نے بیان کیا ہے اور زبیر نے بھی بیان کیا ہے اور دیکھا ہے کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگ گئے اور ابوبکر سے مخاطب ہو کر فرمایا اے ابوبکر! اگر یہ اشعار مجھے پہلے سنا دیئے جاتے تو میں اس خاتون کے باپ کو قتل نہ کرتا۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۱۴۔سیدہ قرۃ العینؓ دختر عبادہ

قرۃ العین دختر عبادہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان انصاریہ از بنوعوف بن خزرج۔ یہ خاتون عبادہ بن صامت کی والدہ تھیں۔

۷۲۱۵۔سیدہ قریبہؓ دختر ابوامیہ

قریبہ دختر ابوامیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشیہ مخزومیہ۔ان کا ذکر ام المومنین ام سلمہ کی حدیث میں ہے جوان کی ہمشیرہ تھیں۔

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے ام سلمہ سے روایت کی کہ جب زینب کے وضع حمل ہوا تو حضور اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے جب میں نے زینب کو جنا حضور ﷺ تشریف لائے نکاح کا مطالبہ کیا اور نکاح ہوگیا ابوسلمہ کا بھائی عمار بن یاسر بہن کے پاس تھا آپ نے ابوسلمہ سے فرمایا میں آج رات تمہارے گھر آؤں گا۔ابن مندہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

اور ابوموسیٰ نے اس لئے ان کا ذکر کیا ہے کہ ابن مندہ نے ان کے ذکر میں اختصار سے کام لیا ہے اور اگر اس طرح کے امور میں بھی استدراک کرنا چاہیے تو پھر کوئی حد نہ رہے گی نہ معلوم اس نے ان کا ذکر کیوں کیا ہے؟

۷۲۱۶۔سیدہ قریبہؓ دختر حارث

قریبہ دختر حارث عتواریہ۔ان سے ان کی بیٹی عقیلہ نے روایت کی کہ میں اور یہ ان خواتین میں تھیں جو حضور اکرم ﷺ سے بیعت کرنے کو اس وقت گئیں جب آپ نے ابطح میں خیمہ لگایا ہوا تھا۔آپ نے خواتین سے عہد لیا کہ وہ شرک نہیں کریں گی۔خواتین نے بیعت کے لئے ہاتھ بڑھائے تو فرمایا کہ میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا پھر ہماری مغفرت کی دعا فرمائی ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۱۷۔سیدہ قریبہؓ دختر زید

قریبہ دختر زید بن عبدربہ بن زید انصاریہ جشمیہ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے انہیں بیعت نصیب ہوئی۔

۷۲۱۸۔سیدہ قریرہؓ دختر حارث عتواریہ

قریرہ دختر حارث عتواریہ۔ایک روایت میں قریبہ سے پہلے ان کا ذکر آچکا ہے۔طبرانی وغیرہ نے ان کا ذکر یوں ہی کیا ہے۔ان کی بیٹی عقیلہ دختر عبیدہ بن حارث نے روایت کی۔

ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ نے ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن علی صائغ سے انہوں نے حفص بن عمر جدی سے انہوں نے بکار بن عبداللہ بن برادر موسیٰ بن عبیدہ ربذی سے انہوں نے موسیٰ سے (ح) ابن ریذہ نے طبرانی سے انہوں نے معاذ بن مثنی سے انہوں نے علی بن مدینی سے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے زید بن عبدالرحمٰن سے اور ایک روایت میں علی بن زید بن عبداللہ

بن ابوسلامہ سے انہوں نے اپنی والدہ جچہ دختر قریظہ سے انہوں نے اپنی والدہ عقیلہ دختر عبیدہ بن حارث سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میری ماں قریرہ دختر حارث مہاجر خواتین کے ساتھ حضور اکرمؐ سے بیعت کرنے ابطح کے مقام گئیں جہاں حضور اکرم ایک خیمے میں تشریف فرما تھے آپ نے ہم سے اس امر پر بیعت کی کہ ہم شرک' چوری' زنا اور قتل اولاد کی مرتکب نہیں ہوں گی وغیرہ وغیرہ پھر ہم نے بیعت کے لئے ہاتھ آگے بڑھائے لیکن آپ نے فرمایا میں خواتین کے ہاتھوں کو نہیں چھوتا پھر آپ نے ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ اور قریبہ کے ترجمے میں یہ ذکر ہو چکا ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۱۹۔ سیدہ قشرہؓ دختر رواس

قشرہ دختر رواس کندیہ۔ جو عرب کی عمر رسیدہ خاتون تھیں۔ ابوموسیٰ نے اذناابوعلی نے ابونعیم سے انہوں نے حسین بن علی بن احمد ربعی سے انہوں نے ذکوان بن محمد بن علی حرشی سے انہوں نے محمد بن خلاد عطار سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ باہلی سے انہوں میسرہ دختر حبشی طائیہ سے انہوں نے قتیلہ دختر عبداللہ سے انہوں نے قشرہ دختر رواس کندیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم نے فرمایا اے قشرہ! جب تم سے کوئی خطا سرزد ہو تو اللہ کا ذکر کرو تا کہ وہ تمہیں اپنی مغفرت سے یاد رکھے اپنے شوہر کی اطاعت کرو یہ عمل تجھے دنیا اور آخرت میں کافی ہوگا اور اپنے والدین سے بھلائی کرو تمہارے گھر پر برکتوں کا نزول ہوگا۔

ابن جبلہ نے اس روایت کو خاصۃ خواتین کے اسانید کثیرہ سے روایت کیا ہے اور باقی راویوں نے اس سے اپنی سند کی توثیق کی ہے۔ ابوعمر ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۲۰۔ سیدہ قفیرہؓ ہلالیہ

قفیرہ اور ایک روایت میں ملیکہ ہلالیہ مذکور ہے۔ عبداللہ بن ابی حدرد کی زوجہ تھیں ان سے صرف عبدالرحمٰن اعرج نے روایت کی ہے مسلم نے کتاب الافراد میں ان کا ذکر کیا ہے نیز ابوعلی غسانی نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۲۱۔ سیدہ قہطمؓ دختر علقمہ

قہطم دختر علقمہ بن عبداللہ بن ابوقیس جو سلیط بن عمر بن عبدشمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کی بیوی تھیں۔ دونوں میاں بیوی نے حبشہ کو ہجرت کی اور پھر دونوں نے اکٹھے ہی کشتی میں مدینے کو ہجرت کی۔ یہ ابن اسحٰق کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۲۲۔ سیدہ قیلہؓ انماریہ

قیلہ انماریہ۔ بقول ابن خیثمہ یہ خاتون انصاریہ تھیں اور بنوانمار کی ہمشیرہ تھیں اور ایک روایت میں ام بنی انمار آیا ہے حضور اکرم کی زیارت نصیب ہوئی اور عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے ان سے روایت کی ان کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اکرم کو مروہ کے پاس دیکھا جہاں آپ عمرہ کے لئے تشریف لائے تھے میں حضور اکرم کی خدمت میں بیٹھ گئی اور گزارش کی یا رسول اللہ میں کاروباری عورت ہوں خرید و فروخت میرا کام ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ میں کوئی چیز بیچنا چاہتی ہوں تو میں اس کی قیمت اس رقم سے

زیادہ بتاتی ہوں جس پر کہ میں اسے بیچنا چاہتی ہوں اسی طرح جب میں کوئی چیز خریدنا چاہتی ہوں تو اس کی قیمت اس رقم سے کم بتاتی ہوں جس پر کہ میں اسے خریدنا چاہتی ہوں آپ نے فرمایا اے قیلہ! تم اس طرح نہ کیا کرو بلکہ قیمت وہی بتایا کرو جس قیمت پر تم چیز کو بیچنا خریدنا چاہتی ہو۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۲۳۔ سیدہ قیلہؓ خزاعیہ

قیلہ خزاعیہ۔ یہ خاتون ام سباع بن عبدالعزیٰ بن عمرو بن نضلہ بن عباس بن سلیمان خزاعیہ از حلفائے بنو زہرہ ہیں لیکن یہ مشکوک ہے ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۲۴۔ سیدہ قیلہؓ دختر مخرمہ

قیلہ دختر مخرمہ غنویہ۔ ایک روایت میں عنزیہ ہے اور ایک میں عنبریہ اور یہی صحیح ہے کیونکہ انہیں تمیمیہ بھی کہا گیا ہے اور عنبر بنو تمیم کی ایک شاخ ہے اور عبداللہ بن حسان عنبری سے مروی ہے کہ ان کی دو دادیوں صفیہ اور دحیبہ نے جو علیبہ کی بیٹیاں اور قیلہ دختر مخرمہ کی ربیب تھیں جو ان دونوں کے والد کی دادی تھیں۔ ان دونوں کو قیلہ دختر مخرمہ نے جو حبیب بن ازہر کی (جو بنو جناب کا بھائی تھا) بیوی تھی۔ ان کے بطن سے کئی لڑکیاں پیدا ہوئیں اور پھر حبیب فوت ہو گیا اور اس کی لڑکیاں عمر بن اثوب بن ازہر نے چھین لیں۔

چنانچہ قیلہ ابتدائے اسلام میں حضور اکرمؐ سے ملاقات کے لئے نکلی۔ اس پر سب سے چھوٹی لڑکی نے جس کا نام جویریہ تھا اور سیاہ رنگ کا لباس پہنے تھی رونا شروع کر دیا چونکہ ماں کو اس لڑکی سے محبت زیادہ تھی اسے اس پر رحم آ گیا اور اسے اٹھا لیا اور ساتھ لے چلی ماں بیٹی حضور اکرمؐ کے پاس اس وقت پہنچیں جب آپ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے اور بعد از نماز نمازیوں سے فرما رہے تھے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ پانی اور درخت انہیں اپنے اندر سمو لیتے ہیں اور تکلیف میں تعاون کرتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے یہ حدیث بڑی طویل اور کثیر الغریب ہے اور ابو نعیم اور ابو عمر نے مختصر بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے اسے پوری تفصیل سے بیان کیا ہے۔

کثیر التعداد راویوں نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عبد بن حمید سے انہوں نے عفان بن مسلم صفار سے انہوں نے عبداللہ بن حسان سے روایت کی کہ اس کی دو دادیوں صفیہ اور دحیبہ دختران علیبہ سے انہوں نے قیلہ بنت مخرمہ سے (یہ دونوں ان کی ربیب تھیں) اور قیلہ ان کے والد کی دادی اور اس کے باپ کی ماں تھی۔ ان سے مروی ہے کہ وہ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ساری حدیث بالتفصیل بیان کی اتنے میں ایک آدمی آیا اور سورج اوپر آ گیا تھا اس نے کہا السلام علیک یا رسول خدا آپ نے جواب میں فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وعلیہ یعنی نبی علیہ السلام پر بھی اور حضور اکرم نے دو پرانی چادریں جن کا زعفرانی رنگ اڑ گیا تھا اوڑھی ہوئی تھیں اور آپ کے پاس کھجور کی ایک چھڑی تھی۔

باب الکاف

۷۲۲۵۔سیدہ کبشہؓ دختر ابوامامہ

کبشہ دختر ابوامامہ اسعد بن زرارہ جو عبداللہ بن ابی حبیبہ کی زوجہ اور ابوامامہ بن سہل بن حنیف کی خالہ اور فارعہ یا فریعہ کی بہن تھیں جو نبیط بن جابر کی زوجہ تھیں۔ان کے والد نے اپنی بیٹیوں کو رسول اکرم ﷺ کی کفالت میں دے دیا تھا چنانچہ حضور اکرم نے ان کی تربیت کی تھی اور بیاہا تھا۔ابن مندہ اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۲۶۔سیدہ کبشہؓ انصاریہ

کبشہ انصاریہ جو عبدالرحمٰن بن ابو عمرہ کی دادی تھیں۔ایک روایت میں کبیشہ مذکور ہے۔ان کا عرف برصا تھا اور نسب مذکور نہیں لیکن ابوعروبہ نے نسب بیان کیا ہے کبشہ دختر ثابت بن منذر بن حرام ہمشیرہ حسان بن ثابت احمد بن زہیر نے اپنے والد سے روایت کی کہ یہ خاتون بنو مالک بن نجار سے تھیں۔اس سے ابوعروبہ کے قول کی تائید ہوتی ہے کیونکہ حسان بن ثابت بنی مالک بن نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے باسناد ہم تا محمد بن عیسیٰ ابن ابی عمرہ سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یزید بن یزید سے انہوں نے جابر بن عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے انہوں نے اپنی دادی کبشہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے دیکھا کہ حضور اکرمؐ نے اٹھ کر ایک مشکیزے سے جو لٹک رہا تھا منہ لگا کر پانی پیا۔اس کے بعد میں نے اٹھ کر اس کا منہ بند کر دیا۔یہ یزید بن یزید عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کا بھائی ہے جو بھائی سے پہلے فوت ہوا۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۲۷۔سیدہ کبشہؓ دختر اوس

کبشہ دختر اوس بن شریق۔یہی خاتون خزیمہ بن ثابت کی ماں ہیں اور بنو حطمہ انصاریہ ہیں۔بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۲۲۸۔سیدہ کبشہؓ دختر ثابت

کبشہ دختر ثابت بن حارثہ بن ثعلبہ بن جلاس انصاریہ از بنو خدارہ بقول ابن حبیب حضور اکرم سے بیعت کی۔

۷۲۲۹۔سیدہ کبشہؓ دختر حاطب

کبشہ دختر حاطب بن قیس بن ہیشہ از بنو معاویہ بقول ابن حبیب آپ سے بیعت کی۔

۷۲۳۰۔سیدہ کبشہؓ دختر حکیم

کبشہ دختر حکیم ثقفیہ۔جو ام الحکم دختر یحییٰ بن عقبہ کی دادی تھیں۔ام الحکم نے ان سے روایت کی نیز حضور اکرم ﷺ کی زیارت

اور صحبت نصیب ہوئی۔

۷۲۳۱۔ سیدہ کبشہؓ دختر رافع

کبشہ دختر رافع بن عبید بن ابجر (جو خدرہ بن عوف بن خزرج ہے) انصاریہ خدریہ یہ خاتون سعد بن معاذ اشہلی کی والدہ تھیں۔ ان کا بیٹا فوت ہوا تو آہ وزاری کی۔ عبیداللہ بن احمد نے یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ جب کبشہ کے بیٹے سعد کی نعش اٹھائی گئی تو بایں انداز ندبہ کیا۔ ویل ام سعد سعدا صرامة وجداً (ام سعد اپنے بیٹے سعد پر رو رہی ہے اس کی دلیری اور استقلال پر) جب حضور اکرم ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا ہر نوحہ کرنے والی عورت جھوٹ بولتی ہے سوائے ام سعد کے ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۳۲۔ سیدہ کبشہؓ دختر عبد عمرو

کبشہ دختر عبد عمرو بن عبید بن قمیہ بن عامر بن خزرج انصاریہ از بنو ساعدہ۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۲۳۳۔ سیدہ کبشہؓ دختر فروہ

کبشہ دختر فروہ بن عمرو بن فروہ انصاریہ از بنو بیاضہ۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۲۳۴۔ سیدہ کبشہؓ دختر کعب

کبشہ دختر کعب بن مالک انصاریہ سلمیہ۔ جو ابو قتادہ انصاری کی زوجہ تھیں بقول جعفر انہیں صحبت نصیب ہوئی لیکن ان سے کوئی روایت مروی نہیں ایک اور روایت میں ہے کہ انہوں نے ابو قتادہ سے بلی کے جوٹھے کے بارے میں روایت بیان کی۔

اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے حمیدہ دختر عبید بن رفاعہ سے انہوں نے کبشہ دختر کعب بن مالک سے روایت کی کہ ابو قتادہ گھر آئے تو میں نے ان کے وضو کے لئے پانی رکھا۔ اتنے میں ایک بلی آ گئی اور اس نے پانی پینا شروع کر دیا اس دوران میں ابو قتادہ نے برتن کو ایک طرف سے اٹھایا۔ جب وہ پانی پی چکی میں نے دیکھا کہ ابو قتادہ غور سے مجھے دیکھ رہے تھے کہنے لگے کبشہ کیا تمہیں تعجب ہو رہا ہے۔ میں نے کہا ہاں کہنے لگے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا چونکہ یہ جانور اکثر تمہارے گھروں میں آتے جاتے ہیں اس لئے ان کا جھوٹا ناپاک نہیں ہے۔

۷۲۳۵۔ سیدہ کبشہؓ دختر معدیکرب

کبشہ دختر معدیکرب کندیہ جو معاویہ بن خدیج کی والدہ تھیں۔ معاویہ بن خدیج سے مروی ہے کہ وہ اپنی والدہ کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو اشعث بن قیس کی پھوپھی تھیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی ہے کہ میں کعبۃ الحرام کے صحن کا طواف کروں گی فرمایا تم اپنے دونوں پاؤں سے سات سات بار طواف کرو۔ سات بار ہاتھوں کے لئے اور سات بار پاؤں کے لئے طواف کرو۔ ابن دباغ اندلسی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۳۶۔سیدہ کبشہؓ دختر واقد

کبشہ دختر واقد بن عمرو بن اطنابہ بن عمر و انصاریہ از بنو حارث بن خزرج۔ یہ خاتون عبداللہ بن رواحہ کی والدہ تھیں۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ کی بیعت کی۔

۷۲۳۷۔سیدہ کبیرہؓ دختر سفیان

کبیرہ دختر سفیان ایک روایت میں دختر ابو سفیان خزاعیہ یا ثقفیہ ہے انہوں نے حضور اکرم ﷺ کا زمانہ پایا اور آپ سے روایت کی۔ ان سے ان کے مولی ابو ورقہ بن سعید نے روایت کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا اور آپ سے اسلام پر بیعت کی انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ! میں نے زمانہ جاہلیت میں چار بچوں کو زندہ دفن کیا تھا فرمایا چار غلام آزاد کرو۔ انہوں نے حضور اکرم سے روایت کی آپ نے فرمایا کہ ایک سفید رنگ کی بکری کی قربانی دو سیاہ رنگ کی بکریوں کی قربانی سے بہتر ہے۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا نام کبیرہ لکھا ہے لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم نے کثیرہ تحریر کیا ہے ابو عمر اور ابن ماکولا نے بھی با سے اور ابو عبداللہ یعنی ابن مندہ نے ثا سے لکھا ہے۔

۷۲۳۸۔سیدہ کبیشہؓ دختر مالک

کبیشہ دختر مالک بن قیس بن محرث انصاریہ۔ از بنو مازن بقول ابن حبیب حضور سے بیعت کی۔

۷۲۳۹۔سیدہ کبیشہؓ دختر معن

کبیشہ دختر معن بن عاصم۔ ابن جریج نے عکرمہ مولی ابن عباس سے روایت کی کہ وہ کبیشہ دختر معن کے مہمان ہوئے وہ اسلت کی بیوی تھی۔ جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹے ابو قیس بن اسلت نے اس خاتون پر غلبہ پا لیا۔ کبیشہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی یا رسول اللہ ﷺ نہ تو مجھے اپنے خاوند کا وارث بننے دیا گیا ہے اور نہ مجھے اس کی اجازت ہی ہے کہ میں نکاح کرلوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ تم جبراً عورتوں کے وارث بن جاؤ۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۴۰۔سیدہ کریمہؓ دختر ابی حدرد

کریمہ دختر ابی حدرد سلامہ اسلمی۔ بروایتے انہیں صحبت حاصل ہوئی اور کریمہ درداء الکبریٰ کی والدہ تھیں ان سے اہل شام نے روایت کی۔ ایک روایت میں ان کا نام خیرہ آیا ہے۔ امام بخاری کے مطابق انہیں صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ بقول جعفر مستغفری یہ ابو الدرداء کی زوجہ نہیں اور یہ قول صرف جعفری کا ہے ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۴۱۔ سیدہ کریمہؓ دختر کلثوم

کریمہ دختر کلثوم حمیریہ۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے ابوالقاسم سے انہوں نے محمد بن محمد جذوعی سے انہوں نے قاضی سے (ح) ابوموسیٰ نے ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ سے انہوں نے عبدالجبار بن عاصم سے انہوں نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے معاویہ بن یحیٰ سے انہوں نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے غضیف بن حارث سے انہوں نے عطیہ بن بشر مازنی سے روایت کی کہ عکاف بن وداعہ ہلالی حضور اکرم کے پاس آئے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تو نے شادی کی ہے انہوں نے نفی میں جواب دیا اور کہا جب تک آپ کسی عورت سے نکاح نہیں کرائیں گے میں از خود کچھ نہیں کروں گا فرمایا میں اللہ کے نام اور برکت کے ساتھ کریمہ دختر کلثوم سے تیرا نکاح کرتا ہوں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۴۲۔ سیدہ کعیبہؓ دختر سعید

کعیبہ دختر سعید اسلمیہ حضور اکرم کے ساتھ غزوۂ خیبر میں شریک تھیں مال غنیمت سے انہیں حضور اکرم ﷺ نے ایک مرد کے حصے کے برابر عطا کیا یہ واقدی کی روایت ہے۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۴۳۔ سیدہ کلثمؓ دختر برثن

کلثم ایک روایت میں کلیبہ ہے دختر برثن عنبریہ ام زبیب بنت ثعلبہ ابوموسیٰ نے اذناً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن صالح بن ولید نرسی سے انہوں نے سعد بن عمار بن شعیب بن عبداللہ بن زبیب بن ثعلبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے دادے زبیب سے سنا کہ انہیں کلیبہ دختر برثن عنبریہ نے بلایا اور کہا اے بیٹے! اس شخص نے میری چادر جو میں اوڑھا کرتی تھی لے لی ہے۔ میں اس آدمی کے پاس گیا اور اسے حضور اکرم ﷺ کے پاس لے گیا اور عرض کیا کہ اس شخص نے میری ماں کی چادر لے لی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ واپس کر دو۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۴۴۔ سیدہ کلثمؓ عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کی دادی

کلثم جو عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کی دادی تھیں ابن لہیعہ نے یزید بن یزید بن جابر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے انہوں نے اپنی دادی کلثم سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے آپ نے لٹکتی مشک سے پانی پیا۔ اس کے بعد میں اٹھی اور مشک کا منہ بند کر دیا اور اٹھا لیا یہ ابن وہب کا قول ہے جو اس نے ابن لہیعہ سے نقل کیا ایک روایت میں ان کا نام کبشہ مذکور ہے چنانچہ یہ حدیث کبشہ کے ترجمے میں گزر چکی ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

باب اللام

۷۲۴۵۔سیدہ لبابہؓ دختر حارث

لبابہ دختر حارث بن حزن بن بجیر بن ہزم بن دویبہ بن عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ ہلالیہ۔ان کی کنیت ام الفضل تھی اور عباس بن عبدالمطلب کی زوجہ تھیں۔انہوں نے چھ بیٹے جنے۔فضل،عبداللہ،معبد،عبیداللہ،قثم اور عبدالرحمٰن۔یہ خاتون لبابۃ الکبریٰ کہلاتی تھیں اورام المومنین میمونہ کی بہن تھیں اور خالد بن ولید کی خالہ تھیں بروایتے خدیجۃ الکبریٰ کے بعد دوسری خاتون تھیں جو ایمان لائیں حضور اکرم ان کے یہاں تشریف لاتے اور دن کو قیلولہ فرماتے یہ ان نجیب خواتین میں شمار ہوتی ہیں جنہوں نے چھ بیٹوں کو جنم دیا۔اس عہد میں یہ شرف صرف ان کو حاصل ہوا۔عبداللہ بن یزید ہلالی کہتا ہے۔

ما ولدت نجیبة من فحل کستة من بطن ام الفضل

کسی نجیب عورت نے ایک جوانمرد سے اس طرح چھ لڑکے نہیں جنے جس طرح کہ ام الفضل کے بطن سے چھ بیٹے تولد ہوئے۔

اکرم بھا من کھلة و کھل عم النبی المصطفی ذی فضل

وہ خاتون اپنی کہولت اور عمر رسیدہ بزرگ کی وجہ سے جو رسول کریم ﷺ کا قابل احترام چچا ہے کتنی معزز اور مکرم ہے۔

و خاتم م الرسل و خیر الرسل

''رسول کریم خاتم النبیین اور افضل المرسلین۔''

اور جناب لبابہ اسماء سلمٰی اور سلامہ کی اخیافی بہن تھیں جو عمیس خثعمی کی بیٹیاں تھیں اور ان کا اخیافی بھائی محمیہ بن جزء الزبیدی تھا اور ان سب کی ماں کا نام ہند دختر عوف کنانیہ تھا۔ایک روایت میں حمیریہ مذکور ہے اور جس نے حمیریہ لکھا ہے اس نے ان کا نسب یوں لکھا ہے۔ہند دختر عوف بن حارث بن حماطہ بن جرش از بنو حمیر اور یہ وہی خاتون ہیں جنہیں سسرال کے لحاظ سے اکرم الناس کہا جاتا ہے۔کیونکہ رسول کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جناب میمونہ کے شوہر تھے اور عباس لبابۃ الکبریٰ کے اسی طرح جعفر بن ابی طالب،حضرت علی اور ابوبکر صدیق اسماء دختر عمیس کے شوہر تھے نیز حمزہ سلمٰی دختر عمیس کے شوہر تھے۔ان کے بعد شداد بن ہاد نے ان سے نکاح کیا تھا اور ولید بن مغیرہ لبابہ صغریٰ یعنی خالد کی والدہ کے شوہر تھے اور مغیرہ قریش کے سرداروں میں سے تھا اور جناب عباس،جعفر،محمد بن ابوبکر،یحییٰ بن علی اور خالد بن ولید کی اولاد ان کی ممانی کی اولاد تھی۔

جناب لبابہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کی اور ان سے ان کے دو بیٹوں عبداللہ اور تمام نے انس بن مالک،عبداللہ بن حارث بن نوفل اور ان کے مولیٰ عمیر نے روایت کی۔

متعدد راویوں نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ہناد سے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے اپنی والدہ ام الفضل سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک دن مغرب کی نماز ہمارے یہاں ادا کی اور آپ نے دردسر کی وجہ سے پٹی باندھی ہوئی تھی آپ نے نماز میں

سورۃ مرسلات کی قراءت فرمائی۔ اس کے بعد آپ کا وصال ہوگیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۴۶۔ سیدہ لبابہؓ دختر حارث

لبابہ دختر حارث۔ اول الذکر کی ہمشیرہ تھیں اور انہیں لبابۃ الصغریٰ کہتے تھے۔ خالد بن ولید کی والدہ تھیں مگر ان کی صحبت اور اسلام مخدوش ہیں۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۴۷۔ سیدہ لبابہؓ دختر ابولبابہ

لبابہ دختر ابولبابہ انصاریہ۔ انہوں نے حضور اکرم کی زیارت کی۔ ان سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ رہتی تھی۔ وہ مجھے کہتا کہ اللہ اور اس کے رسول کے خائن کو رسی سے مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دے ہم یہ واقعہ لبابہ کے والد کے ترجمے بیان کر آئے ہیں۔ ایک دن ان کا بھائی رفاعہ بن عبدالمنذر ان کے قریب سے گزرا۔ میرے والد نے اپنے بھائی کو آواز دی ادھر آؤ مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔ رفاعہ نے کہا میں تم سے اس وقت تک کلام نہیں کروں گا جب تک کہ تمہیں اللہ اور اس کا رسول معاف نہ کر دیں۔ اس دوران میں حضور اکرم ﷺ نے میرے والد کے بارے میں دریافت فرمایا تو لوگوں نے صورت حال بیان کی آپ نے فرمایا اگر وہ میرے پاس آ جاتا تو میں اس کے بارے میں سوچ و بچار کرتا آخر ذیل کی آیات نازل ہوئی۔

یا یھا الذین امنوا لا تخونوا اللہ والرسول اور اخرون مرجون لا مر اللہ

ابونعیم اور ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۴۸۔ سیدہ لبنیٰؓ دختر خطیم

لبنیٰ دختر خطیم انصاریہ اوسیہ۔ قیس بن زید بن عامر ظفری کی زوجہ تھیں بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۲۴۹۔ سیدہ لسیبہؓ دختر کعب

لسیبہ دختر کعب اور ایک روایت میں دختر حرب آیا ہے۔ ام عمارہ انصاریہ از بنونجار طبرانی نے ان کا نام لام سے لکھا ہے اور ایک روایت میں نسیبہ نون کے ساتھ ہے۔ ہم اگلے باب میں پھر ان کا ذکر کریں گے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۵۰۔ سیدہ لمیسؓ دختر عمرو

لمیس دختر عمرو بن حرام انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہیں حضور اکرم ﷺ سے بیعت حاصل ہوئی۔

۷۲۵۱۔ سیدہ لہیہؓ ام ولد عمر بن خطاب

لہیہ جو حضرت عمر کی ام ولد تھیں۔ انہیں صحبت حاصل ہوئی۔ جعفر نے انہیں صحابیہ شمار کیا ہے اور باسنادہ زہری کے بھتیجے سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ اہل علم کی ایک جماعت نے ام المومنین حفصہ کا یہ واقعہ بیان کیا کہ انہوں نے ایک دن لہیہ کو بھیجا کہ جاؤ اور دیکھو کہ رسول اکرم میرے گھر سے نکل کر کس بیوی کے پاس گئے ہیں لہیہ نے آپ کو ام المومنین صفیہ کے حجرے میں پایا

اور انہیں بتا دیا۔ حفصہ کہہ رہی تھیں۔ اس یہودیہ نے آپ کو دھوکا دیا ہے۔ ام المومنین نے لہیہ سے کہا واپس جاؤ اور جب حضور اکرم ﷺ صفیہ کے حجرے سے نکلیں تو جو کچھ میں نے صفیہ کے بارے میں کہا اسے بتا دینا۔ ام ولد نے ایسا ہی کیا ام المومنین صفیہ نے کہا مجھ سے بلند مرتبہ کون ہوسکتا ہے میں نبی کی بیٹی ہوں۔ ہارون میرے باپ موسیٰ میرے چچا اور محمد رسول اللہ میرے شوہر ہیں حضور واپس آئے جناب صفیہ رو رہی تھیں نبی کریم نے دریافت فرمایا تو انہوں نے جناب حفصہ کی بات اور اپنا جواب حضور اکرم کو بتایا چنانچہ آپ نے ان کے جواب کی تصدیق فرمائی۔ جب حفصہ کو حضور اکرم ﷺ کی تصدیق کا علم ہوا تو انہوں نے عہد کرلیا کہ آئندہ وہ صفیہ کو طعنہ زنی سے دکھ نہیں دیں گی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۵۲۔ سیدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا دختر اطنابہ

لیلیٰ دختر اطنابہ بن منصور بن معیص بن جشم انصاریہ از بنوبلحبلی بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی

۷۲۵۳۔ سیدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا دختر ثابت

لیلیٰ دختر ثابت بن منذر انصاریہ از بنومالک بن نجار بقول ابن حبیب انہوں حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۲۵۴۔ سیدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا دختر ابی حثمہ

لیلیٰ دختر ابی حثمہ بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی قرشیہ عدویہ۔ عامر بن ربیعہ کی زوجہ تھیں اور بیٹے کا نام عبداللہ اور کنیت ام عبداللہ تھی دونوں ہجرتیں کیں اور دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی۔ ان سے الشفاء نے روایت کی نیز یہ پہلی خاتون ہیں جو مدینے میں بحیثیت مہاجر داخل ہوئیں۔ ایک روایت میں ام سلمہ پہلی مہاجر خاتون ہیں۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حارث سے انہوں نے عبدالعزیز بن عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے انہوں نے اپنی والدہ لیلیٰ سے روایت کی کہ عمر بن خطاب ہم پر اسلام کے بارے میں بہت سختی کرتے تھے۔ جب ہم نے حبشہ جانے کا ارادہ کیا تو اس اثنا میں حضرت عمر آگئے اور میں اپنی اونٹنی پر سوار رخصت ہونے کو تیار کھڑی تھی۔ پوچھا ام عبداللہ کہاں جارہی ہو۔ میں نے کہا تم نے ہمیں قبول اسلام کے بعد سخت ستایا ہے۔ اب ہم یہاں سے جا رہے ہیں تاکہ تو ہمیں مزید دکھ نہ دے سکے۔ یہ سن کر عمر نے کہا اللہ تمہارے ساتھ ہو اتنا کہا اور چلا گیا اس کے بعد میرا شوہر عامر بن ربیعہ آگئے اور میں نے انہیں عمر کی رقت کے بارے میں بتایا وہ کہنے لگے کیا تو چاہتی ہے کہ عمر اسلام قبول کرلے میں نے کہا ہاں بعد میں راوی نے حدیث بیان کی۔

عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ ایک دن نبی کریمؐ ہمارے گھر میں تھے کہ میری والدہ نے مجھے بلایا۔ آؤ تمہیں کچھ دوں حضور اکرمؐ نے دریافت کیا تم اسے کیا دوگی والدہ نے کہا یارسول اللہ کھجور فرمایا اگر تو اسے کچھ نہ دیتی تو میں تجھے جھوٹا کہتا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۵۵۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر حکیم

لیلیٰ دختر حکیم انصاریہ اوسیہ۔ یہ وہ خاتون ہے۔ جس نے اپنا نفس حضور اکرم کو ہبہ کر دیا تھا چنانچہ احمد بن صالح مصری نے انہیں ازواج النبی میں شمار کیا ہے لیکن اور کسی نے ایسا نہیں کیا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن میں اسے تصحیف شمار کرتا ہوں کیونکہ جس خاتون نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کر دیا تھا وہ انصاریہ اوسیہ تھیں اور ان کے والد کا نام خطیم تھا حکیم اور خطیم کی تجنیس لفظی سے ابوعمر کو غلطی لگی اور خطیم کو حکیم سمجھ بیٹھے۔ واللہ اعلم

۷۲۵۶۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر خطیم

لیلیٰ دختر خطیم بن عدی بن عمرو بن سواد بن ظفر بن خزرج بن عمرو انصاریہ ظفریہ قیس بن خطیم کی ہمشیرہ تھیں۔ یہ خاتون حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی اے ہوا سے زیادہ سختی میں لیلیٰ دختر خطیم ہوں میں اپنا نفس پیش کرتی ہوں آپ مجھ سے نکاح کر لیں فرمایا مجھے منظور ہے اس پر وہ اپنے قبیلے واپس گئیں اور بتایا کہ انہوں نے آپ سے نکاح کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ تو نے کیا کیا؟ تو تو ایک دوسرے آدمی کی بیوی ہے...... اور آپ کی اور کئی بیویاں ہیں جاؤ اور آپ سے علیحدگی کی اجازت لے لو۔ لیلیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر علیحدگی کی درخواست کی جو آپ نے قبول کر لی۔ یہ ابن ابی خیثمہ کی روایت ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے اور ابوعلی نے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۷۲۵۷۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر ربعی

لیلیٰ دختر ربعی بن عامر بن خلدہ انصاریہ از بنو بیاضہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور سے بیعت کی۔

۷۲۵۸۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر رباب

لیلیٰ دختر رباب بن حنیف انصاریہ۔ از بنوعوف بن خزرج بقول ابن حبیب حضور نبی کریمؐ سے بیعت کی۔

۷۲۵۹۔ سیدہ لیلیٰؓ سدوسیہ

لیلیٰ سدوسیہ جو بشیر بن خصاصیہ کی زوجہ تھیں۔ ان سے ایاد بن لقیط نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ان کے خاوند کا نام زحم سے بدل کر بشیر کر دیا تھا۔ لیلیٰ سے مروی ہے کہ انہوں نے دو دن کا روزہ رکھنے کی خواہش کی۔ انہوں نے شوہر سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ حضور نبی کریمؐ نے ایسے روزے سے جو یہود کا معمول تھا منع فرمایا ہے آپ کا فرمان ہے کہ دن کو روزہ رکھو اور رات کو افطار کرو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۶۰۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر ابوسفیان

لیلیٰ دختر ابوسفیان بن حارث بن قیس بن زید بن امیہ انصاریہ اشہلیہ۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۲۶۱۔سیدہ لیلیٰؓ دختر سماک

سیدہ لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر سماک بن ثابت بن سفیان بن جشم بن عامر بن امرأالقیس انصاریہ از بنو حارث بن خزرج تھیں۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۲۶۲۔سیدہ لیلیٰؓ حضرت عائشہ کی آزاد کردہ کنیز

لیلیٰ جو عائشہ صدیقہ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ان سے ابو عبداللہ مدنی نے روایت کی انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی یا رسول اللہ! آپ بعض اوقات بیت الخلاء سے نکلتے ہیں تو میں آپ کے بعد داخل ہوئی ہوں وہاں مجھے سوائے کستوری کی خوشبو کے اور کچھ نظر نہیں آتا فرمایا انبیاء کے اجسام اس مادے سے بنائے گئے ہیں جس سے اہل جنت کے جسم بنائے گئے ہیں۔اس لئے ہمارے جسم سے جو غلاظت نکلتی ہے اسے زمین نگل لیتی ہے۔(یہ حدیث راوی کا اختراع ہے)۔

ابن اثیر کے نزدیک ابو عبداللہ مدنی مجہول الحال ہے۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۶۳۔سیدہ لیلیٰؓ دختر عبادہ

لیلیٰ دختر عبادہ انصاریہ ساعدیہ جو عبادہ بن عبادہ کی ہمشیرہ تھیں۔ بقول ابن حبیب حضورؐ سے بیعت کی۔

۷۲۶۴۔سیدہ لیلیٰؓ دختر عبداللہ

لیلیٰ دختر عبداللہ بن عبد شمس بن خلف بن ضرار بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب قرشیہ عدویہ یہ وہی خاتون ہیں جن کا عرف الشفاء تھا یہ جعفر کا قول ہے جنہوں نے محمد بن حبان سے نقل کیا ہے۔ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۶۵۔سیدہ لیلیٰؓ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی پھوپھی

لیلیٰ جو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی پھوپھی تھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اور آپ سے روایت بھی کی۔ام حمادہ دختر محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اپنی پھوپھی سے روایت کی کہ ام لیلیٰ اس کے لئے قمیص چادر اوڑھنی ہر مہینے رنگا کرتی تھیں اور اسی طرح کپڑوں کو رنگدار پانی میں ڈبوتی تھیں اور کہا کرتیں کہ انہوں نے حضور نبی کریمؐ سے انہی امور پر بیعت کی ہے۔

غسانی نے ام لیلیٰ اور ابو عمر نے لیلیٰ لکھا ہے۔واللہ اعلم

۷۲۶۶۔سیدہ لیلیٰؓ غفاریہ

لیلیٰ غفاریہ۔ یہ خاتون حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور مریضوں کی تیمارداری کے لئے جایا کرتی تھیں۔ان سے موسیٰ بن قاسم نے یہ بات اسی طرح روایت کی ہے انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی کہ آپ نے جناب عائشہ سے فرمایا کہ سب سے پہلے ایمان قبول کرنے والے علی بن ابی طالب تھے۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۶۷۔ سیدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا دختر قانف

لیلیٰ دختر قانف ثقفیہ۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے نوح بن حکیم ثقفی سے (جو قرآن کے قاری تھے) انہوں نے ایک آدمی سے جو عروہ بن مسعود کی اولاد سے تھا اور جس کا نام داؤد تھا اور جسے ام حبیبہ دختر ابوسفیان نے جنا تھا انہوں نے لیلیٰ دختر قانف سے روایت کی کہ وہ ان لوگوں میں شامل تھیں جو حضور اکرم ﷺ کی صاحبزادی ام کلثوم کے غسل کے وقت موجود تھیں۔ سب سے پہلے آپ نے ازار پھر اوڑھنی پھر قمیص پھر چادر دی پھر آپ نے انہیں آخری کپڑے میں لپیٹا۔ حضور اکرمؐ دروازے کے پاس کھڑے تھے اور کفن کے کپڑے ایک ایک دے رہے تھے۔ قانف: نون کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۶۸۔ سیدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا دختر نہیک

لیلیٰ دختر نہیک بن اساف بن عدی بن جشم بن مجدعہ۔ یہ خاتون براء کی ہمشیرہ تھیں بقول ابن حبیب آپؐ سے بیعت کی۔

باب المیم

۷۲۶۹۔ سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا قبطیہ

ماریہ قبطیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مولیٰ سریہ تھیں اور آپ کے صاحبزادے ابراہیم کی ام ولد تھیں حاکم اسکندریہ مصر مقوقس نے ماریہ اور سیرین دو بہنیں ایک خصی غلام مابور ایک خچر شہباء اور ایک ریشمی حلہ بطور ہدیہ روانہ کیا تھا۔ بقول محمد بن اسحٰق مقوقس نے آپ کو چار کنیزیں روانہ کی تھیں جس میں ایک ماریہ ام ابراہیم تھیں اور دوسری سیرین جو حضور نبی کریمؐ نے حسان بن ثابت کو دے دی تھی۔ جن سے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے ان کے ساتھ جو خصی غلام آیا تھا اس کا نام مابور تھا۔ اسے جناب ماریہ سے متہم کیا گیا تو آپ نے حضرت علی کو حکم دیا کہ مابور کو قتل کر دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گزارش کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر م لوہے کی طرح یا اس شاہد کی طرح جو ایک کو دیکھتا ہے۔ جسے غائب نہیں پاتا آپ نے فرمایا تم شاہد بننا چنانچہ حضرت علی نے دیکھا تو اس کا ذکر کٹا ہوا تھا جس کا ذکر حضرت علی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا۔

نوٹ: یہ روایت اس لئے مخدوش ہے کہ صرف اتہام پر کسی کے قتل کا حکم دینا کیسے ممکن ہے؟ مترجم۔

جناب ماریہ بطور ہدیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کی گئیں۔ مدینے میں ان کی آمد آٹھویں سال ہجری میں ہوئی اور حضرت عمر کے عہد خلافت میں سولہویں سال ہجری میں وفات پائی۔ خلیفہ نے ان کی نماز جنازہ کے لئے لوگوں کو جمع کیا اور نماز جنازہ پڑھائی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۷۰۔ سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا حضور اکرمؐ کی کنیز

ماریہ حضور اکرم کی کنیز تھیں۔ ان کی کنیت ام رباب تھی۔ اہل بصرہ سے ان کی حدیث مروی ہے کہ جس رات کو حضور اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تھی اس رات ایک دیوار کو پھاندنے کے لئے میں دیوار کے ساتھ جھک گئی تھی تاکہ آپ کو آسانی ہو اس حدیث کو عبداللہ بن حبیب نے ام سلیمان سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے اپنی دادی جناب ماریہ سے روایت کیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۷۱۔ سیدہ ماریہؓ حضور اکرمؐ کی خادمہ

ماریہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزار اور مثنیٰ بن صالح بن مہران مولی عمرو بن حریث کی دادی تھیں۔ ان سے اہل کوفہ نے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ ابوبکر بن عیاش نے مثنیٰ بن صالح بن مہران سے انہوں نے اپنی دادی ماریہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کسی چیز کو نہیں چھوا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابوعمر لکھتے ہیں میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ خاتون اول الذکر ہی ہیں یا کوئی اور ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے اول الذکر سے مختلف قرار دیا ہے۔ ابن اثیر کے خیال میں دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۷۲۷۲۔ سیدہ ماریہؓ حجیر کی آزاد کردہ کنیز

ماریہ یا ماویہ۔ یہ خاتون حجیر بن ابواہاب تمیمی کی آزاد کردہ کنیز تھیں جو بنی نوفل کے حلیف تھی یہ وہ کنیز تھی جن کے گھر میں حبیب بن عدی کو قید کیا گیا تھا۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے ماریہ سے روایت کی کہ خبیب بن عدی ان کے گھر میں بند تھا۔ ایک دن انہوں نے اس کے ہاتھ میں انگوروں کا اس کے سر کے برابر ایک گچھا دیکھا جس سے وہ توڑ توڑ کر کھا رہا تھا حالانکہ اس زمانے میں عرب میں انگور کا ایک دانہ بھی دستیاب نہیں تھا۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

یونس اور بکائی نے بروایت ابن اسحٰق خاتون کا نام ماویہ لکھا ہے اور عبداللہ بن ادریس نے ماریہ لکھا ہے۔

۷۲۷۳۔ سیدہ محبہؓ دختر ربیع

محبہ دختر ربیع بن عمرو بن ابوزہیر انصاریہ از بنو حارث بن خزرج۔ یہ خاتون سعد بن ربیع کی بہن تھیں۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۲۷۴۔ سیدہ محجنہؓ

محجنہ سوداء۔ مسجد میں مقیم تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں وفات پائی یحییٰ بن ابی انیسہ نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے ایک مدنی سے روایت کی کہ ایک مدنی خاتون مسجد میں مقیم تھیں کہ آپ ان کی خبرگیری فرماتے تھے کچھ دن وہ غائب رہی تو آپ نے دریافت فرمایا صحابہ نے گزارش کی وہ وفات پا گئی ہے فرمایا مجھے کیوں نہیں بتلایا؟ چنانچہ آپ نے اس کی قبر پر چار تکبیر نماز جنازہ ادا کی۔

اس حدیث کو یحییٰ بن ابی انیسہ نے زہری سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل سے انہوں نے حضور رسول کریم رؤف رحیم صلی اللہ

علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۷۵۔ سیدہ محیاۃؓ دختر خالد بن سنان

محیاہ دختر خالد بن سنان۔ ابو موسیٰ نے اجازۃً ابو الرجا احمد بن محمد بن عبدالعزیز قاری سے انہوں نے ابو بکر محمد بن احمد صفار سے انہوں نے ابو سعید محمد بن علی بن عمرو سے انہوں نے ابو بکر احمد بن ابراہیم جرجانی سے انہوں نے محمد بن عمیر رازی حافظ سے انہوں نے عمرو بن اسحٰق بن علاء سے انہوں نے اپنے دادا ابراہیم بن علاء سے انہوں نے ابو محمد قرشی ہاشمی سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے ابن عمارہ سے انہوں نے اپنے والد عمارہ بن حزن بن شیطان سے خالد بن سنان کا قصہ بیان کیا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو محیاہ دختر خالد آپ کی خدمت میں آئیں اور اپنا نسب بیان کیا حضور اکرمؐ نے اپنی چادر بچھائی اور خاتون کو اس پر بٹھایا اور فرمایا کہ بنوضیعہ کی یہ خاتون میری بھتیجی ہے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۷۶۔ سیدہ مرضیہؓ

مرضیہ۔ ابن ابی عاصم نے الوحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا احمد بن عمرو بن ابی عاصم عمرو بن بشر ابو حفص صیرفی سے انہوں نے یحییٰ بن راشد سے انہوں نے محمد بن حمران سے انہوں نے عبداللہ بن حبیب سے انہوں نے ام سلیمان سے انہوں نے اپنی ماں مرضیہ سے روایت کی کیا تم ایسی بات سے انکار کرو گے جو حضور اکرمؐ کے عہد میں کی جاتی تھی کہ میت کے پیچھے پیچھے انگیٹھی لائی جاتی تھی۔

۷۲۷۷۔ سیدہ مریمؓ دختر ایاس

مریم دختر ایاس انصاریہ مدنیہ۔ ان سے عمرو بن یحییٰ مازنی نے روایت کی ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۷۸۔ سیدہ مریمؓ مغالیہ

مریم مغالیہ جو ثابت بن قیس بن شماس کی زوجہ تھیں۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عبادہ بن ولید سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے انہوں نے ربیع دختر معوذ سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے خاوند سے خلع کر لیا چنانچہ حضرت عثمان نے انہیں حکم دیا کہ وہ ایک حیض سے اپنے رحم کو صاف کر لے حضرت عثمان نے یہ حکم حضور اکرمؐ کے اس حکم سے اخذ کیا جو آپ نے مریم مغالیہ کو اس وقت دیا تھا جب مریم نے اپنے خاوند کو فدیہ دے کر علیحدگی اختیار کر لی ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۷۹۔ سیدہ مزیدہ عصریہؓ

مزیدہ عصریہ۔ ہود بن عبداللہ بن سعد نے اپنی دادی مزیدہ سے روایت کی کہ حضور نے انصار کے علم تیار کرائے اور ان پر زرد رنگ کرا دیا۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابو نعیم نے اس ترجمے میں مزیدہ کو خاتون بتایا ہے لیکن خود ابو نعیم اور باقی علماء نے مزیدہ کو مرد شمار کیا ہے اور مزیدہ بن جابر العصری العبدی کو ہود بن عبداللہ بن سعد کا دادا لکھا ہے اور یہی درست ہے اور مزیدہ کو عورت شمار کرنا وہم ہے۔

بخاری نے انہیں مزیدہ عصری عبدی لکھا ہے اور ان کی صحبت کے قائل ہیں اور ان سے ہود بن عبداللہ نے روایت کی یہ بصری شمار ہوتے ہیں ابوعروبہ حرانی اور ابوعمر وغیرہ نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور تحریر کیا کہ مزیدہ مرد کا نام ہے خاتون کا نام نہیں واللہ اعلم۔

۷۲۸۰۔سیدہ مسرہؓ

مسرہ۔ان کا نام غبرہ تھا۔حضور اکرمؐ نے بدل کر مسرہ کر دیا ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جسے زید بن ابی انیسہ نے زہری سے مرسلاً روایت کیا۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۸۱۔سیدہ مسیکہؓ عبداللہ بن ابی بن سلول کی لونڈی

مسیکہ۔عبداللہ بن ابی منافق کی لونڈی تھیں۔ان کے اور امیمہ کے بارے میں قرآن حکیم کی یہ آیت اتری "لا تکرھوا فتیاتکم علی البغاء" اور تم اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو۔یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ امیمہ اور مسیکہ نے عبداللہ بن ابی کے خلاف حضور اکرمؐ کے پاس شکایت کی جس پر مذکور آیت نازل ہوئی۔

ابوالفضل بن ابوالحسن طبری فقیہ نے ابویعلی احمد بن علی سے انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے ابن ابی عبیدہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ عبداللہ بن ابی نے اپنی لونڈی کو بدکاری پر مجبور کیا تو کنیز نے حضور اکرمؐ سے شکایت کی اور مذکورہ آیت نازل ہوئی۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے اور ہم نے معاذ کے ترجمے میں اسے زیادہ تفصیل سے لکھا ہے۔

۷۲۸۲۔سیدہ مطیعہؓ دختر نعمان

مطیعہ دختر نعمان بن مالک انصار یہ از بنوعمرو بن عوف۔ان کا نام عاصیہ تھا حضور اکرم نے بدل دیا۔بقول ابن حبیب انہیں بیعت نصیب ہوئی۔

۷۲۸۳۔سیدہ معاذہؓ زوجہ اعشیٰ

معاذہ زوجہ اعشیٰ مازنیہ۔یہ وہ عورت ہے جس نے اپنے خاوند عبداللہ بن اعور اعشی کے خلاف بغاوت کی ابوموسیٰ نے اجازۃً باسنادہ تا ابوغالب کوشیدی اور محمد بن ابی اسحاق فرابی اور ابوشکر احمد بن علی حبال نے ابوبکر احمد بن عبداللہ بن احمد سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے عبداللہ بن احمد سے انہوں نے عباس بن عبدالعظیم عنبری سے انہوں نے ابوسلمہ عبید بن عبدالرحمٰن حنفی سے انہوں نے جنید بن امین بن زروہ بن نھلہ بن طریف بن نہصل حرمازی سے انہوں نے امین سے انہوں نے ان کے باپ زروہ سے انہوں نے اپنے باپ نھلہ سے روایت کی کہ اعشی عبداللہ بن اعور کے پاس اس کے اپنے قبیلے کی عورت معاذہ تھی۔اعشی رجب کے مہینے میں اپنے اہل وعیال کے لئے ہجر سے غلہ خریدنے گیا۔اس کی غیر حاضری میں اس کی بیوی بھاگ گئی اور ایک

دوسرے آدمی کے پاس جا کر پناہ لی۔ اعشٰی واپسی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ذیل کے اشعار پیش کئے۔

یا سید الناس و دیان العرب اشکو الیک ذربۃ من الذرب

اے لوگوں کے سردار اور اے عرب کے حاکم میں آپ کے سامنے ایک سرکش عورت کے بارے میں شکایت کرتا ہوں۔

کالذئبۃ العنساء فی ظل السرب اخلفت العھد الطت بالذنب

اس جنگلی بھیڑیئے کی طرح جو ریوڑ کی تاک میں ہوتا ہے عہد کی خلاف ورزی کی اور گناہ میں لت پت ہوگئی۔

خرجت ابغیھا الطعام فی رجب فخلفتنی بنزاع و ھرب

میں رجب میں اس کے لئے غلہ خریدنے گیا اس نے مجھ کو دھوکا دیا اور بھاگ گئی۔

واوردتنی بین عیص مؤتشب وھن شر غالب لمن غلب

اس نے مجھے اوباشوں کے ہجوم میں پھنسا دیا اور عورتیں ایسا شر ہیں کہ جس پر غلبہ پالیں اسے دباتی ہیں۔

ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے اور اعشیٰ کے ترجمے میں ہم یہ قصہ لکھ آئے ہیں۔

۷۲۸۴۔ سیدہ معاذہؓ عبداللہ بن ابی بن سلول کی لونڈی

معاذہ۔ عبداللہ بن ابی کی لونڈی تھیں۔ لیث سے عقیل نے انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن ثابت سے (بنو حارث بن خزرج کے بھائی ہیں) روایت کی کہ ولا تکرھو افتیاتکم علی البغاء معاذہ کے بارے میں نازل ہوئی عبداللہ اس خاتون کو بدکاری کے لئے مارتا تھا تاکہ وہ حاملہ ہو جائے اور اس طرح اسے فدیہ مل جائے لیکن یہ خاتون عبداللہ کا کہا ماننے سے انکار کرتی تھیں کیونکہ وہ اسلام قبول کر چکی تھیں قرآن کی آیت کے نزول کے بعد انہیں عبداللہ بن ابی نے آزاد کر دیا اور معاذہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لی اور سہل بن قرظہ نے جو بنو عمرو بن عوف کے بھائی تھے ان سے نکاح کر لیا اور عبداللہ بن سہل اور ام سعید دختر سہل کو جنم دیا اس کے بعد وہ فوت ہو گئے یا انہوں نے بیوی کو طلاق دے دی اور معاذہ نے حمیر بن عدی قاری سے جو بنو خطمہ کے بھائی تھے نکاح کر لیا اور دو جڑواں بیٹوں حارث اور عدی کو جنم دیا۔ اس کے بعد اس شوہر سے علیحدگی ہوگئی اور بنو خطم کے عامر بن عدی سے نکاح کر لیا اور ان سے ام حبیب لڑکی پیدا ہوئی۔

معاذہ کا نسب اس طرح بیان ہوا ہے۔ معاذہ دختر عبداللہ بن خیر بن ضریر بن امیہ بن خدارہ بن حارث بن خزرج۔ ابن ماکولا نے بھی ان کا سلسلہ نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور اس واقعہ کو بھی اسی طور پر بیان کیا ہے اور ضریر۔ ضاد پر پیش اور راء پر زبر ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے معاذہ دختر عبداللہ لکھا ہے ایک روایت میں مسیکہ لکھا ہے زہری نے لکھا کہ معاذہ ہے اور اعمش نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے لکھا ہے کہ مسیکہ ہے۔ اور کہا: لیکن صحیح روایت ابن شہاب کی ہے اور ابوصالح نے ابن عباس سے اس قصے کو نقل کیا ہے اور لونڈی کا نام مسیکہ لکھا ہے اور اس طرح وہ اعمش کے ہم نوا ہو گئے۔ واللہ اعلم۔

ہم نے ابن شہاب کے قول کے مطابق معاذہ کا جو سلسلہ نسب خدارہ تک بیان کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انصار زمانہ

جاہلیت میں ایک دوسرے کے آدمیوں کو جنگی قیدی بنالیا کرتے تھے کیونکہ بنوخدرہ اور بنوخدارہ حارث بن خزرج کی اولاد سے تھے اور عبداللہ بن ابی بنوحبلی بن غنم بن عوف بن خزرج سے تھا۔ اس لحاظ سے یہ سب خزرجی ہیں اور باوجودیکہ معاذہ بنوخدارہ سے تھیں۔ وہ عبداللہ بن ابی کی لونڈی تھیں۔ واللہ اعلم۔

۷۲۸۵۔ سیدہ معاذہ غفاریہؓ

معاذہ غفاریہ۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوسعد محمد بن عبداللہ معدانی سے انہوں نے ابوحسین بن ابوقاسم سے انہوں نے احمد بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے جعفر بن احمد بن رزین موصلی سے انہوں نے یعقوب دورقی سے انہوں نے یعلی بن عبید سے انہوں نے حارثہ بن ابوالرجال سے انہوں نے عمرہ سے روایت کی کہ انہیں معاذہ غفاریہ نے بتایا کہ میں ایک بار آپ کا ساتھ دینے کے لئے تاکہ مریضوں کی عیادت اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرسکوں حضرت عائشہ کے حجرے میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں اندر داخل ہوئی تو حضرت علیؓ نکل رہے تھے۔ میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا "اے عائشہ! علی مجھے سب آدمیوں سے زیادہ عزیز اور مکرم ہے تو اس کے حق کو پہچان اور جب تیرے پاس آئے تو احترام سے پیش آ۔" راوی نے اس حدیث کو حضرت علی کی عبادت گزاری کے پیش نظر بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۸۶۔ سیدہ ملیکہؓ اسحٰق بن عبداللہ کی دادی

ملیکہ جو اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کی دادی تھیں۔ ایک روایت میں ہے کہ انس بن مالک کی دادی تھیں۔ انہیں صحبت ملی اور انس بن مالک نے ان سے روایت کی ابوالحرم مکی بن ربان نحوی نے باسنادہ یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے مالک سے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ ان کی دادی ملیکہ نے رسول اکرم ﷺ کی دعوت کی۔ آپ نے کھانے کے بعد فرمایا۔ اٹھو۔ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ انس چٹائی لانے کو اٹھے۔ وہ کثرت استعمال سے سیاہ ہوچکی تھی۔ پانی سے دھوکر صاف کی حضورؐ آگے کھڑے ہوئے اور جناب انس اور ایک یتیم بچہ پیچھے کھڑے ہوئے اور ہمارے پیچھے بڑھیا کھڑی ہوئی۔ آپ نے دو رکعت نماز ادا کی اور پھر تشریف لے گئے۔ ترمذی نے اسحٰق انصاری سے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے روایت کی۔

ایک روایت کے مطابق یہ خاتون ام سلیم اور ایک کے مطابق ام حرام ہیں لیکن یہ غلط ہے اور ام سلیم کے بارے میں بڑا اختلاف ہے جیسا کہ آگے آئے گا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے انہیں اسحٰق کی دادی لکھا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انہیں انس بن مالک کی دادی کہا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ اس خاتون کے بارے میں ابوعمر کا قول درست ہے کہ ملیکہ اسحٰق بن عبداللہ کی دادی اور عبداللہ کی ماں ہیں اور ام عبداللہ ہی ام سلیم ہیں لیکن ابن مندہ اور ابونعیم کے مطابق ہم انہیں ام سلیم نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس طرح ام سلیم انس بن مالک کی والدہ بنے گی نہ کہ دادی اور انس بن مالک کی نہ تو کوئی دادی اور نہ نانی تھی جو اسلام لائی ہوتا کہ اس سے منسوب کیا جاسکے اور اس کا علم خدا ہی کو ہوسکتا ہے کہ ابوعمر کا قول کس حد تک درست ہے۔

۷۲۸۷۔سیدہ ملیکہؓ دختر خارجہ

ملیکہ ایک روایت میں حبیبہ ہے جو خارجہ بن زید بن ابوزہیر کی دختر تھیں از انصار۔ہم حبیبہ کے ترجمے میں اس کا ذکر کرآئے ہیں۔ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۸۸۔سیدہ ملیکہؓ دختر خارجہ

ملیکہ دختر خارجہ بن سنان بن ابی حارثہ بن مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان بن سعد بن قیس عیلان المریہ۔ابن جریج نے عکرمہ سے روایت کی کہ اسلام نے چار عورتوں اور ان کے چار سوتیلے بیٹوں کے درمیان علیحدگی کردی تھی۔ان میں سے ایک ملیکہ دختر خارجہ تھیں جو زبان بن سیار بن عمرو بن جابر بن عقیل بن ہلال بن سمی بن مازن بن فزارہ فزاری کی زوجہ تھیں اور زبان کی وفات کے بعد منظور بن زبان نے سوتیلی ماں کو بیوی بنالیا تھا۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۸۹۔سیدہ ملیکہؓ خباب بن ارت کی اہلیہ

ملیکہ زوجہ خباب بن ارت۔حضور ﷺ کی زیارت کی اور ان کی حدیث کو ابوخالد دالانی نے منہال بن عمرو سے موقوفاً روایت کیا۔ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۹۰۔سیدہ ملیکہؓ ام سائب

ملیکہ جو سائب بن اقرع ثقفی کی والدہ تھیں اور عطر بیچا کرتی تھیں۔عطاء بن سائب نے بعض دوستوں سے انہوں نے سائب بن اقرع سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عطر بیچنے کو حاضر ہوئیں۔آپ نے پوچھا ملیکہ تجھے مجھ سے کوئی کام ہے۔اس نے کہا ہاں یارسول اللہ! فرمایا کہو تاکہ میں اسے پورا کروں عرض کیا یارسول اللہ! پہلے میرے بیٹے کے لئے دعا فرمایئے حضور اکرم نے بچے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۹۱۔سیدہ ملیکہؓ دختر عمرو زیدیہ

ملیکہ دختر عمرو الزیدیہ از لات بن سعد سعد العشیرہ بن مذحج۔ان کی حدیث کے راوی زہیر بن معاویہ ہیں جنہوں نے اپنے قبیلے کی ایک خاتون سے روایت کی ان کا بیان ہے کہ میرے گلے میں درد شروع ہوگیا۔میں ملیکہ کے پاس گئی تو اس نے گائے کا گھی علاج کے لئے بتایا کیونکہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ گائے کا دودھ شفا اور گھی دوا ہے۔

یحییٰ بن محمود نے (جس میں کہ انہوں نے اجازت دی) باسنادہ ابوبکر بن ابی عاصم سے انہوں نے اسماعیل بن عبداللہ بن عثمان بن صالح سے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے کہا کہ انہوں نے حمزہ بن عبدالواحد بن محمد بن عمرو بن حلحلہ کو لکھا انہوں نے محمد بن عمرو سے روایت کی کہ انہیں ملیکہ نے بتایا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی قوم کے بارے میں سنو کہ وہ زمین میں دھنس گئی ہے تو ان کی قیامت برپا ہوگئی۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۹۲۔سیدہ ملیکہؓ دختر عمرو بن سہیل

ملیکہ دختر عمرو بن سہل انصاریہ۔از بنوعبدالاشہل۔ہیثم بن تیہان کی زوجہ تھیں اور بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۲۹۳۔سیدہ ملیکہؓ دختر عویمر

ملیکہ دختر عویمر ہذلیہ۔ان دو عورتوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے دوسری کے پیٹ پر ضرب لگائی تھی اور اس کا حمل ساقط ہوگیا تھا لڑنے والی دونوں عورتیں بنوہذیل سے تھیں۔ابن عباس کے مطابق ایک کا نام ملیکہ اور دوسری کا نام ام غطیف تھا۔اسے سماک نے عکرمہ سے اور انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا اور ابوعمر اور ابوموسیٰ دونوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوموسیٰ نے ان کے والد کا نام عویم (بغیر رائ) لکھا ہے۔بقول ابوموسیٰ ایک روایت میں ان کے والد کا نام ساعدہ ہے اور دوسری عورت کا نام ام عفیف لکھا ہے۔اور ابوعمر نے عویمر اور غطیف لکھا ہے۔نیز ابوموسیٰ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ملیکہ عویم بن ساعدہ کی بیٹی تھیں یا بہن۔اور سقوط حمل کا قصہ جو ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے اس میں ایک غلام یا کنیز کے آزاد کرنے کا حکم بھی مذکور ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملیکہ کا تعلق بنوہذیل سے تھا۔

۷۲۹۴۔سیدہ مندوسؓ دختر خلاد

مندوس دختر خلاد بن سوید بن ثعلبہ انصاریہ خزرجیہ۔بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۲۹۵۔سیدہ مندوسؓ دختر عبادہ

سیدہ مندوس رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن ابوخزیمہ انصاریہ ساعدیہ۔سعد بن ابن عبادہ کی بہن تھیں۔بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۲۹۶۔سیدہ مندوسؓ دختر عمرو

مندوس دختر عمرو بن خنیس بن لوذان بن عبدود انصاریہ ہمشیرہ منذر بن عمرو اور مسلمہ بن مخلد کی والدہ۔بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔

۷۲۹۷۔سیدہ منیعہؓ

منیعہ۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ان سے ان کی بیٹی قریبہ نے روایت کی کہ وہ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور النار النار کے الفاظ کہے آپ اٹھ کر ان کے پاس آئے اور پوچھا کہ تیرا کیا مقصد ہے؟ منیعہ نے اپنی بات بتائی۔اس وقت انہوں نے نقاب اوڑھی ہوئی تھی آپ نے فرمایا اے خدا کی بندی تو اپنا چہرہ کھول دے کیونکہ اسفار اسلام ہے اور نقاب اوڑھنا گناہ ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۹۸۔سیدہ میمونہؓ دختر حارث ہلالیہ

میمونہ دختر حارث بن حزن ہلالیہ۔ ہم ان کا نسب ان کی ہمشیرہ لبابہ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ جناب میمونہ ازداج مطہرات میں شامل تھیں۔ ہم ان کی بہنوں لبابۃ الکبریٰ لبابۃ الصغریٰ اور اسماء دختران عمیس کا ذکر پہلے کر چکے ہیں۔ میمونہ کا نام برہ تھا جسے حضور اکرم نے بدل دیا تھا۔ کریب نے اسے ابن عباس سے روایت کیا ہے جناب میمونہ کریب اور خالد بن ولید کی خالہ تھیں۔ حضور اکرمؐ سے پہلے وہ ابورہم بن عبدالعزیٰ بن عبدود بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی اور ایک اور روایت میں سخبرہ بن ابورہم ایک روایت میں حویط بن عبدالعزی اور ایک اور روایت میں فروہ بن عبدالعزیٰ اسدی اسد بن خزیمہ کا نام مذکور ہے۔ یہ قتادہ کا قول ہے۔

رسول کریمؐ نے عمرہ قضا کے دوران میں ذیقعدہ ساتویں سال ہجری میں جناب میمونہ سے نکاح کیا۔ آپ نے حضرت جعفر کو نکاح کا پیغام دے کر ان کے پاس بھیجا۔ میمونہ نے کہا عباس میرے کفیل ہیں۔ ان سے پوچھ لو بلکہ ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ خود حضرت عباس نے آپ سے ذکر کیا کہ میمونہ دختر حارث بیوہ ہوگئی ہے۔ آپ نکاح کر لیں چنانچہ حضور اکرم نے نکاح کر لیا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ حضور نبی کریم رحمۃ اللعالمینؐ نے صفیہ سے نکاح کے بعد میمونہ سے نکاح کیا جو ابورہم کی بیوہ تھیں۔

یونس نے جعفر بن برقان سے انہوں نے میمون بن مہران سے انہوں نے یزید بن اصم سے روایت کی کہ آپ نے میمونہ سے نکاح کیا جب آپ نے احرام کھول دیا تھا۔ یہ نکاح میمونہ کے ایک بالا خانہ میں ہوا تھا اور بعد وفات وہ اسی میں دفن ہوئی تھیں اور یزید میمونہ کا بھتیجا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے بحالت احرام نکاح کیا تھا۔

کئی راویوں نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حمید بن مسعدہ سے انہوں نے سفیان بن حبیب سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عباس سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے بحالت احرام نکاح کیا۔

اسی اختلاف روایت کی بناء پر فقہاء میں اختلاف ہے کہ آیا بحالت احرام نکاح جائز ہے یا نہیں؟ بعض فقہاء کا کہنا ہے کہ جب آپ نے نکاح کیا تو احرام نہیں تھا جب لوگوں کو نکاح کا علم ہوا تو آپ نے احرام باندھا ہوا تھا۔ بعد میں جب ان سے بہ مقام سرف مجامعت کی تو احرام کھول دیا تھا۔ وہاں وہ فوت ہوگئیں اور انہیں وہیں دفن کی گئیں۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمرے سے فارغ ہوئے تو آپ نے مکے میں تین دن قیام فرمایا انقضائے مدت کے بعد اہل مکہ طرف سے سہیل بن عمرو چند آدمیوں کے ساتھ آیا کہ آپ کی میعاد اقامت ہوگئی ہے۔ اس لئے آپ حسب شرائط مکے سے نکل جائیں آپ نے فرمایا مجھے شب زفاف کا موقع دو پھر میں تمہیں دعوت ولیمہ کھلاؤں گا۔ سہیل نے کہا ہمیں اس کی ضرورت نہیں چنانچہ آپ نے مکے سے کوچ فرمایا اور رات بہ مقام سرف بسر کی۔

ابن شہاب اور قتادہ کہتے ہیں کہ میمونہ وہی خاتون ہیں جنہوں نے اپنا نفس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا تھا لیکن صحیح

روایت ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔

ابو منصور بن مکارم بن احمد نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے ہشام بن سعد سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے میمونہ سے دربارہ پنیر دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا چھری لے کر کاٹ لو اور خدا کا نام لے کر کھالو۔

جناب میمونہ کی وفات اکاون سال ہجری میں ہوئی اور ایک دوسری روایت کے مطابق تریسٹھ سال ہجری میں (سال حرہ) میں ہوئی۔ ابن عباس نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور یزید بن اصم اور عبداللہ بن شداد نے جو ان کے بھانجے تھے اور عبیداللہ خولانی نے انہیں قبر میں اتارا آخر الذکر ان کی گود میں پل کر جوان ہوئے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۹۹۔ سیدہ میمونہؓ حضورﷺ کی آزاد کردہ کنیز

میمونہ رسول اللہﷺ کی آزاد کردہ کنیز۔ ان سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور زیاد بن ابوسودہ نے روایت کی ابونعیم کے نزدیک میمونہ سعد کی دختر تھیں اور ابن مندہ نے ان کا علیحدہ ذکر کیا ہے۔

معاویہ بن صالح نے زیاد بن ابوسودہ سے انہوں نے میمونہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیت المقدس کے بارے میں دریافت کیا فرمایا یہ وہ مقام ہے جہاں حشر نشر بپا ہوگا اس لئے وہاں جاؤ اور نماز ادا کرو۔ وہاں کی ایک نماز ہزار نماز کے برابر ہے۔ میمونہ نے کہا جسے وہاں پہنچنے کی ہمت نہ ہو وہ کیا کرے فرمایا جو آدمی وہاں جانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہاں تیل بطور تحفہ روانہ کرے تاکہ مسجد میں دیا جلایا جائے اس کا یہ عمل نماز پڑھنے کے مساوی ہوگا۔

عبیداللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے انہوں نے زید بن جبیر سے انہوں نے ابو یزید ضبی سے انہوں نے میمونہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ولد الزنا کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا اس میں کوئی بھلائی نہیں اگر میرے دونوں پاؤں میں نعل لگا دیئے جائیں۔ یہ مشقت میرے لئے اس سے بہتر ہے کہ میں ایک ولد الزنا کو آزاد کروں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں دریافت کیا گیا جو روزے میں عورت کا بوسہ لے فرمایا اس نے افطار کیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ البتہ اس روایت سے ابو عمر نے بیت المقدس کی فضیلت پر استدلال کیا ہے اور یہ کہ غیبت اور بول سے قبر کا عذاب شدید تر ہو جائے گا۔

۷۳۰۰۔ سیدہ میمونہؓ دختر سعد

میمونہ دختر سعد جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزار تھی۔ ان کی حدیث کو ایوب بن خالد اور ہلال بن ابی ہلال نے روایت کیا ہے۔ اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے علی بن خشرم سے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے ایوب بن خالد سے انہوں نے میمونہ دختر سعد سے روایت کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اپنے لباس میں غیر مناسب طور پر اپنی ازار کو زمین پر لٹکاتا ہے۔ اس کی مثال قیامت کے دن اس اندھیرے کی طرح ہوگی جس میں کوئی روشنی کی کرن نہ ہو اور محمد بن ہلال نے اپنے والد سے انہوں نے میمونہ سے سنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جس شخص نے روزے کو رات سے ملایا تو روزہ رکھے اور جس نے صبح کر دی اور رات سے نہیں ملایا وہ روزہ نہ رکھے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۱۔ سیدہ میمونہؓ دختر صبیح

میمونہ دختر صبیح اور ایک روایت میں صفیح بن حارث ہے۔ یہ خاتون ابو ہریرہ کی والدہ تھی۔ طبرانی ان کا نام لکھا ہے لیکن اس حدیث میں جو ہم نے امیمہ کے ترجمے میں لکھی ہے۔ ان کا نام مذکور نہیں ابو محمد بن قتیبہ نے لکھا ہے کہ سعید بن صفیح سخت آدمیوں میں سے تھا۔

عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عکرمہ بن عمار سے انہوں نے ابو کثیر سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا خدا نے ایسا کوئی مومن پیدا نہیں کیا جس نے میرے بارے میں سنا اور دیکھے بغیر مجھ سے محبت نہ کی ہو۔ میں نے کہا اے ابو ہریرہؓ تجھے اس کا کیسے پتہ چلا۔ انہوں نے کہا میری ماں مشرکہ تھی اور میں اسے اسلام کی طرف بلاتا تھا لیکن وہ مجھ سے لڑتی جھگڑتی تھی اور راوی نے ابو ہریرہ کی والدہ کے اسلام کا بالتفصیل ذکر کیا ہے اور جسے ہم ام ابو ہریرہ کے ترجمے میں بیان کریں گے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۲۔ سیدہ میمونہؓ دختر عبداللہ

میمونہ دختر عبداللہ بنو مرید از بنو بلی۔ انہیں بعادرہ بھی کہتے تھے اور یہ لوگ بنو امیہ بن زید انصاری کے حلیف تھے یہ ابن اسحٰق کا قول ہے اور اس خاتون کے اسلام کا ذکر کیا ہے اور ابن ہشام نے ان کا نام لکھا ہے یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے کعب بن اشرف (یہودی) کے ان اشعار کا جواب لکھا ہے جو اس یہودی نے مقتولین بدر کے سوگ میں تصنیف کئے تھے۔ جناب میمونہ کے اشعار کا پہلا شعر درج ذیل ہے۔

بکت عین من یبکی لبدر و اھلہ   وعلت باھلیہ لؤی بن غالب

جس کی آنکھ بدر اور اہل بدر پر روتی ہیں وہ روئیں اور لوی بن غالب نے اپنے اہل کے ساتھ کوئی کمی نہیں رہنے دی۔

غسانی نے ان کے ذکر سے ابو عمر پر استدراک کیا ہے۔

۷۳۰۳۔ سیدہ میمونہؓ دختر ابو عنبسہ

میمونہ دختر ابو عنبسہ یا بنت عنبسہ۔ یہ ابن مندہ اور ابو عمر کا قول ہے۔ ابو نعیم کے مطابق یہ لفظ عسیب کی تصحیف ہے۔ منتجع بن مصعب ابو عبداللہ العبدی نے ربیعہ دختر مرثد سے (اور وہ بنو فریع کے پاس ٹھہرا کرتی تھیں) انہوں نے منبہ سے انہوں نے میمونہ دختر عسیب سے (ایک روایت میں دختر ابی عنبسہ آیا ہے) جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ کنیز تھیں روایت کی کہ ایک خاتون جرش قبیلہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئیں۔ اور کہا اے عائشہ! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے بارے میں درخواست کرو کہ آپ میرے لئے دعا فرمائیں تا کہ میرے دل کو سکون و اطمینان نصیب ہو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اپنا دایاں ہاتھ دل پر رکھو اور اسے رگڑ اور ذیل کی دعا پڑھ۔

بسم الله اللهم داونی بدوائک و اشفنی بشفائک و اغننی بفضلک عمن سواک

ربیعہ سے مروی ہے کہ اس نے اس کو آزمایا اور تیر بہدف پایا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۴۔ سیدہ میمونہؓ دختر کردم

میمونہ دختر کردم ثقفیہ۔ ان سے یزید بن مقسم نے روایت کی ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے عبداللہ بن یزید بن مقسم بن ضبۃ الطائفی سے روایت کی کہ انہوں نے اپنی پھوپھی سارہ دختر مقسم سے انہوں نے میمونہ دختر کردم سے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے میں دیکھا آپ اونٹنی پر سوار تھے اور میں اپنے والد کے ساتھ تھی حضور اکرم ﷺ کے ہاتھ میں کتاب کی طرح ایک درہ تھا اور بدو درہ درہ کر رہے تھے۔

میمونہ کے والد نے حضور اکرم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! میں نے بوانہ کے مقام پر قربانی کرنے کی نذر مانی ہے۔ فرمایا وہاں کوئی بت تو نہیں۔ انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا اپنی نذر پوری کرو۔ فضل بن دکین نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلی بن کعب ثقفی سے انہوں نے یزید بن مقسم سے انہوں نے میمونہ سے روایت کی کہ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۵۔ سیدہ میمونہؓ

میمونہ غیر منسوبہ۔ ان سے آمنہ دختر عمر نے روایت کی۔ ابو نعیم کہتے ہیں ابن مندہ نے ان کا ذکر نہیں کیا اور سلیمان بن احمد نے انہیں میمونہ بن سعد کے ترجمے میں ذکر کیا ہے۔

یحییٰ بن ابوالرجاء نے اذناً باسنادہ ابوبکر بن ابی عاصم سے انہوں نے علی بن میمون ابوالحسن عطار سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن حرانی سے انہوں نے عبدالحمید بن یزید سے انہوں نے آمنہ دختر عمر سے انہوں نے میمونہ سے روایت کی انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! ہمیں صدقے کے بارے میں کچھ بتایئے۔ آپ نے فرمایا صدقہ جہنم کی آگ سے پناہ ہے۔ اگر تو اسے اللہ کی رضا کے لئے پیش کرے۔ پھر دریافت کیا کتے کی قیمت کے بارے میں ارشاد فرمایئے۔ فرمایا یہ جاہلیت کا چسکا ہے اور اللہ اس سے بے نیاز ہے۔ پھر عذاب قبر کے متعلق پوچھا فرمایا یہ پیشاب کی اثر کی وجہ سے ہے جو اس سے ملوث ہو جائے۔ پانی سے دھولے اور اگر پانی نہ ملے تو صاف ستھری مٹی سے صفائی کر لے۔ اس حدیث کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔

اور ابو نعیم نے اس ترجمے میں سلیمان بن احمد سے انہوں نے احمد بن نضر عسکری سے انہوں نے اسحٰق بن زریق رابی سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن طرائفی سے انہوں نے عبدالحمید بن یزید سے انہوں نے آمنہ دختر عمر سے انہوں نے میمونہ دختر سعد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے چوری کے بارے میں دریافت کیا فرمایا جس نے چوری کی کوئی چیز جانتے بوجھتے کھائی وہ اس کے گناہ اور عار میں شریک ہے۔

نیز حسن بن سفیان نے عمرو بن ہشام سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبدالحمید سے انہوں نے آمنہ سے

انہوں نے میمونہ دختر سعد سے روایت کی کہ انہوں نے غسل جنابت کے بارے میں آپ سے دریافت کیا کہ سر پر کتنا پانی ڈالنا کافی ہوگا آپ نے فرمایا تین اوک۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم نے یہ حدیث سلیمان بن احمد اور حسن بن سفیان ہر دو سے روایت کی اور اس امر پر استدلال کیا کہ آمنہ دختر عمر (جس کے بارے میں ابن مندہ نے لکھا ہے کہ اس خاتون نے اس میمونہ غیر منسوبہ سے روایت کی اور یہ میمونہ دختر سعد سے مختلف ہیں) نے میمونہ دختر سعد سے بھی روایت کی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں (میمونہ غیر منسوبہ اور میمونہ دختر سعد) ایک ہیں۔ فی الجملہ ابونعیم نے اس میمونہ اور پیشتر ازیں ذکر کردہ میمونہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ کنیز شمار کیا ہے جن سے حضرت علی نے روایت کی اور میمونہ دختر سعد کو ایک گردانا ہے اور ابن مندہ کے نزیک یہ خواتین تین ہیں لیکن ابوعمر نے صرف میمونہ دختر ابوعنبہ کا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آزادہ کردہ کنیز تھیں۔ ذکر کیا ہے اور میمونہ دختر سعد سے ایوب بن خالد نے صائم روزہ دار کے بوسے اور ولد الزناء کے آزاد کرنے کی حدیث روایت کی ہے۔ رہی دوسری میمونہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیز ہیں۔ ان سے اہل شام نے بیت المقدس کی فضیلت کے بارے میں حدیث روایت کی ہے اور اس امر پر سب کا اتفاق ہے کہ بیت المقدس کے بارے میں حدیث بیان کرنے والی خاتون اول الذکر تینوں سے مختلف ہیں۔ بلکہ اختلاف علماء تو ان تین کے بارے میں ہے اور ابونعیم کا قول کہاں تک درست ہے۔ واللہ اعلم

باب النون

۷۳۰۶۔ سیدہ نائلہؓ دختر سعد

نائلہ دختر سعد بن مالک انصاریہ از بنوساعدہ۔ بہ قول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۳۰۷۔ سیدہ نبیتہؓ دختر ضحاک

نبیتہ دختر ضحاک بن خلیفہ۔ یہ ابن المدینی کا قول ہے اور لوگوں کے مطابق ان کا نام ثبیتہ ہے۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ امیر ابونصر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۸۔ سیدہ نبعہؓ حبشیہ

نبعہ حبشیہ جو ام ہانی کی لونڈی تھیں۔ عبدالغنی اور ابن ماکولا نے ان کا ذکر کیا ہے۔ کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے ام ہانی سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسراء کے بارے میں روایت کی کہ جس رات آپ کو یہ واقعہ پیش آیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں سوئے ہوئے تھے۔ آپ نماز عشاء پڑھ کر سو گئے تھے اور ہم بھی سو گئے تھے قبل از صبح ہم نے آپ کو بیدار کیا آپ نے نماز ادا کی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر مجھ سے فرمایا ام ہانی رات کو میں نے نماز عشاء پڑھی پھر میں بیت المقدس گیا اور وہاں نماز ادا کی اور پھر صبح کی نماز تمہارے ساتھ پڑھی پھر آپ باہر جانے کو اٹھے تو میں نے آپ کی چادر کا ایک کونہ پکڑا تو آپ کے شکم مبارک سے کپڑا ہٹ گیا تو ایسا دکھائی دیا کہ کتان قبطی کا تھان ہے میں نے گزارش کی اے رسول

خدا! آپ لوگوں سے یہ بات نہ کہیے گا ورنہ وہ آپ کو تکلیف دیں گے اور آپ کی تکذیب کریں گے آپ نے فرمایا بخدا میں لوگوں کو ضرور بتاؤں گا۔

میں نے اپنی لونڈی نبعہ حبشی کو بلایا اور کہا کہ تم رسول اکرم ﷺ کے پیچھے پیچھے جاؤ اور سنو کہ آپ لوگوں سے کیا کہتے ہیں اور لوگ آپ کے بارے میں کیا کہتے ہیں جب آپ نے لوگوں کو بتایا تو آپ کی بات سن کر لوگوں کو بڑی حیرت ہوئی اور انہوں نے آپ سے اس کی دلیل مانگی راوی نے ساری حدیث بیان کی۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۹۔ سیدہ نتیلہؓ دختر قیس

نتیلہ دختر قیس بن جریر بن عمرو بن عوف بن مبذول انصاریہ از بنو مازن۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۳۱۰۔ سیدہ ندبہؓ ام المؤمنین میمونہ کی آزاد کردہ کنیز

ندبہ جناب میمونہ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ حضرت عائشہ کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۷۳۱۱۔ سیدہ نسیبہؓ دختر حارث

نسیبہ دختر حارث ام عطیہ انصاریہ۔ وہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ ان کا ذکر کنیتوں کے تحت زیادہ تفصیل سے آئے گا۔ یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دیا تھا۔ ان سے حفصہ دختر سیرین نے روایت کی یہ ابو عمر کا قول ہے لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم نے انہیں دختر کعب لکھا ہے اور نیز لکھا ہے کہ اس خاتون نے حضور اکرمؐ کی صاحبزادی کو غسل دیا تھا اور ان کا نام ام عمارہ نسیبہ دختر کعب لکھا ہے لیکن ابو عمر نے ان کا نام ام عطیہ دختر حارث بیان کیا ہے اور انہی کی طرح ام عمارہ نسیبہ دختر کعب کا بھی ذکر کیا ہے۔ ابن ماکولا نے ابو عمر کا تتبع کیا ہے اور ان کا نام نسیبہ ام عطیہ انصاریہ لکھا ہے اور ان کی صحبت کا ذکر کیا ہے اور ان سے محمد بن سیرین اور ان کی ہمشیرہ حفصہ نے روایت کی ہے نسیبہ کے علاوہ ایک اور خاتون نسیبہ نامی ہیں جن کا پورا تعاف ام عمارہ نسیبہ دختر کعب انصاریہ ہے۔ یہ خاتون حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتی تھیں ان سے ایک حدیث مروی ہے ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ اور حارث بن عبداللہ بن کعب وغیرہ سے روایت کی۔ واللہ اعلم تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۱۲۔ سیدہ نسیبہؓ دختر کعب

نسیبہ دختر کعب بن عمرو۔ ام عمارہ انصاریہ بیعت عقبہ میں موجود تھیں۔ ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ حاضرین عقبہ بیان کیا ہے کہ بنو خزرج سے باسٹھ (۶۲) مرد جن میں نو نقیب تھے اور دو خواتین شریک ہوئی تھیں۔ خیال ہے کہ خواتین نے بھی حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی تھی لیکن آپ ان سے ہاتھ نہیں ملاتے تھے بلکہ ہاتھ اٹھا رکھتے اور جب وہ اقرار کر

چکتیں تو فرماتے جاؤ تمہاری بیعت ہوگئی۔

جن خواتین نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی دونوں بنو مازن بن نجار سے تھیں ایک نسیبہ تھیں اوران کی ہمشیرہ دختر ان کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار تھیں۔نسیبہ کا شوہر زید بن عاصم بن کعب اوران کے دونوں بیٹے عبداللہ اور حبیب بھی ساتھ تھے۔حبیب وہی ہیں جنہیں مسیلمہ نے پکڑ لیا تھا۔یہ واقعہ بیان ہو چکا ہے ایک اور روایت کے مطابق دوسری خاتون کا نام اسماء دختر عمرو بن عدی ام منیع تھا۔ان کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے ام عمارہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں روایت کی ہے جو روزہ دار کے سامنے کھانا کھائے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔امیر ابونصر کے مطابق نسیبہ میں نون پر زبر اور سین کے نیچے زیر ہے۔

۷۳۱۳۔سیدہ نسیبہؓ دختر نیار

نسیبہ دختر نیار بن حارث بن بلال بن احیحہ انصاریہ از بنوجحجبی. بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۳۱۴۔سیدہ نسیکہؓ ام عمرو بن جلاس

نسیکہ ام عمرو بن جلاس۔ان سے حبیبہ دختر سمعان نے روایت کی ابوموسیٰ نے اذنا احمد بن عباس سے انہوں نے محمد بن عبداللہ سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن عبداللہ حضرمی سے انہوں نے عبداللہ بن حکم بن ابی زیاد قطوانی سے انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے ابراہیم بن اسماعیل سے انہوں نے حبیبہ دختر سمعان سے انہوں نے نسیکہ ام عمرو سے روایت کی کہ حضرت عائشہ نے غلام کو کہا کہ ان کے لئے ایک بکری ذبح کرے اتنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جو آپ نے پھینک دی اور مسجد کو چلے گئے اور دو رکعت نماز ادا کر کے واپس آئے اور بستر پر لیٹ گئے۔دریافت فرمایا کیا کھانے کو کچھ ہے ہم نے ایک چنگیر میں جو کی روٹی گوشت کا ایک ٹکڑا اوجھڑی کا ایک ٹکڑا اور بکری کا بازو پیش کیا۔اس کھانے میں سے جناب عائشہ نے اوجھڑی کا ٹکڑا لے لیا تا کہ دانتوں سے نوچ کر کھائیں پھر ام المومنین نے کہا آج بکری ذبح کی لیکن اپنے لئے صرف اتنا ہی بچایا۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ تم نے اس کے سوا باقی سارا گوشت اپنے لئے بچا لیا ہے۔ابومندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۱۵۔سیدہ نعامہؓ

نعامہ جو بنوعنبر کے جنگی قیدیوں سے تھیں خوبصورت خاتون تھیں آپ ان سے نکاح کرنا چاہتے تھے کہ ان کا شوہر حریش پہنچ گیا۔ابن دباغ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۱۶۔سیدہ نعمؓ شماس کی اہلیہ

نعم شماس بن عثمان بن شرید مخزومی کی زوجہ تھیں۔ایک روایت کے مطابق وہ حسان کی بیٹی تھیں۔ابن اسحٰق نے ان کے شوہر

کے سوگ میں جو غزوۂ احد میں مارے گئے تھے ذیل کے اشعار کہے ہیں۔

یا عین جو دی بدمع غیر ابساس علی کریم من الفتیان لباس

اے آنکھ! آہستہ آہستہ آنسو اس جواں مرد پر بہاؤ جو جوانوں میں کثیر اللباس تھا۔

صعب البدیھۃ میمون نقیبتہ حمال الویۃ رکاب افراس

وہ سخت اچانک حملہ کرنے والا ہے اور وہ نجیب الفطرت ہے اور اس کے علم کو اٹھانے والے بڑے بڑے شاہ سوار ہیں۔

اقول لما اتی الناعی لہ جزعا اودی الجواد واودی الطعم الکاسی

جب اس کی موت کی اطلاع دینے والا آیا تو میں نے آہ وزاری کرتے ہوئے کہا آہ سخاوت اور لوگوں کو کھلانا پلانے والا ہلاک ہو گیا۔

وقلت لما خلت منہ مجالسہ لایبعد اللہ منا قرب شماس

اور جب اس کی مجالس اس سے خالی ہوگئیں تو میں نے دعا کی کہ خدا ہمیں شماس کے قرب سے محروم نہ کرے

ابن الدباغ نے غسانی سے ان کا ذکر کر کے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۷۳۱۷۔ سیدہ نعمیؓ دختر جعفر

نعمی دختر جعفر بن ابوطالب۔ عبدالملک بن جریج نے جو حدیث عطاء سے انہوں نے اسماء دختر عمیس سے روایت کی ہے اس میں اس خاتون کا ذکر آتا ہے۔ ایک دن رسول اکرم ﷺ نے نعمی دختر جعفر سے دریافت کیا کیا وجہ ہے کہ جعفر کے بال بچے دبلے پتلے ہیں۔ کیا انہیں کوئی تکلیف ہے انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ بیماری کوئی نہیں لیکن انہیں نظر جلدی لگتی ہے کیا میں ان پر منتر پڑھ دیا کروں۔ انہوں نے منتر پڑھ کر سنایا اور آپ نے اجازت دے دی ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر کہتے ہیں کہ مجھے اس منتر کا جوان کی والدہ اسماء پڑھا کرتی تھیں علم ہے لیکن اولاد جعفر میں نعمی کو میں نہیں جانتا۔

۷۳۱۸۔ سیدہ نفیسہؓ دختر امیہ

نفیسہ دختر امیہ۔ ہمشیرہ یعلی بن امیہ تمیمی۔ ان کو آپ کی صحبت نصیب ہوئی اور روایت بھی۔ ان سے ام سعد دختر سعد بن ربیع نے روایت کی کہ جناب خدیجۃ الکبریٰ سے قاسم، طاہر، زینب، رقیہ، ام کلثوم اور خاتون جنت پیدا ہوئیں۔

۷۳۱۹۔ سیدہ نفیسہؓ دختر عمرو

نفیسہ دختر عمرو بن خلدہ بن مخلد انصاریہ زرقیہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور ﷺ سے بیعت کی۔

۷۳۲۰۔ سیدہ نہیۃؓ

نہیہ یا بقول ابن ماکولا لہیہ۔ حضرت عمر کی ام ولد تھیں۔ ان کے لڑکے کا نام عبدالرحمٰن اور عرف ابوشحمہ تھا۔ ابوموسیٰ نے مختصراً

ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۲۱۔ سیدہ نوارؓ دختر قیس

نوار دختر قیس بن حارث بن عدی۔ ابن حبیب کے مطابق نوار دختر قیس بن لوذان بن عدی بن مجدعہ ہے لیکن ابن حبیب اور عدوی دونوں ان کی بیعت کے قائل ہیں۔

غسانی نے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۷۳۲۲۔ سیدہ نوارؓ دختر مالک

نوار دختر مالک بن صرمہ از بنو عدی بن نجار۔ یہ خاتون زید بن ثابت کی والدہ تھیں جو فقیہ اور کاتب وحی تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور ان سے ام سعد دختر اسعد بن زرارہ نے روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۲۳۔ سیدہ نوبہؓ

نوبہ۔ عبدالغنی بن سعید حافظ کا بیان ہے کہ ان کا ذکر زائدہ کی حدیث میں عاصم سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ سے بیان کیا ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ کا مرض شدید ہو گیا تو ایک دن آپ نے مرض میں کچھ کمی محسوس کی اور بریرہ اور نوبہ کی مدد سے کمرے سے باہر نکلے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۲۴۔ سیدہ نویلہؓ دختر اسلم

نویلہ دختر اسلم۔ ایک روایت میں دختر مسلم مذکور ہے۔ بقول ابونعیم اور ابن مندہ یہ خاتون جعفر بن محمود بن مسلمہ کی دادی تھیں۔ بقول ابوعمر نولہ دختر اسلم انصاریہ نے دونوں قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔ ان کی حدیث کے راوی جعفر بن محمود ہیں جنہوں نے اپنی دادی نویلہ سے روایت کی۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے یزید بن اسحاق بن ادریس سے انہوں نے ابراہیم بن جعفر سے انہوں نے ان کے والد سے انہوں نے اپنی دادی نویلہ سے روایت کی کہ ہم نے ظہر اور عصر مسجد بنو حارثہ میں ادا کی پھر ہم مسجد ایلیاء کو چلے گئے۔ وہاں ہم نے دو رکعتیں ادا کی تھیں کہ ایک آدمی نے آ کر اطلاع دی کہ حضور اکرم ﷺ نے کعبۃ الحرام کی طرف سے منہ پھیر لیا ہے چنانچہ دوران نماز ہی میں عورتوں نے مردوں کی جگہ لے لی اور مرد عورتوں کی جگہ آ گئے اور بقیہ دو رکعتیں ہم نے کعبے کی طرف منہ کر کے ادا کیں۔ جب حضور اکرمؐ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا یہی وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ اس خاتون کے نام میں اختلاف ہے چنانچہ واقدی نے جعفر سے بدیلہ لکھا ہے (باسے) لیکن ابراہیم بن حمزہ نے جعفر سے تویلہ (تا سے) نقل کیا ہے اور اسحٰق بن ادریس نے جعفر سے نویلہ (نون سے) روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم نام تو ایک ہی ہے۔ باقی تصحیفات ہیں۔

باب الھاء

۷۳۲۵۔ سیدہ ہالہؓ دختر خویلد

ہالہ دختر خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی قرشیہ اسدیہ جناب خدیجۃ الکبریٰ کی ہمشیرہ تھیں۔ جناب عائشہ کی حدیث میں ان کا ذکر آتا ہے۔

مسمار بن عمر بن عویس اور ابوالفرج محمد بن عبد الرحمٰن وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے اسماعیل بن خلیل سے انہوں نے علی بن مسہر سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی کہ ایک دفعہ ہالہ جناب خدیجہ کی ہمشیرہ حضور اکرم ﷺ سے ملنے آئیں۔ ان کے آنے سے آپ کو خدیجہ یاد آ گئیں اور آپ پر خوشی اور مسرت طاری ہوگئی اور فرمایا اے اللہ تو ہالہ کو اپنی برکتوں سے نواز جس سے وہ بے حد مسرور ہوئیں۔ جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا یارسول اللہ! آپ قریش کی ایک بڑھیا کو جس کے گال سرخ تھے اور جسے مرے زمانہ گزر چکا ہے کیوں یاد فرماتے ہیں؟ حالانکہ اللہ نے آپ کو اس سے بہتر بیویاں عطا کی ہیں۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ہالہ کا جو نسب اوپر بیان ہوا ہے وہ ابوالعاص بن ربیع کی والدہ کا نسب ہے نیز جناب خدیجۃ الکبریٰ کی کوئی بہن اس نام کی نہیں تھی۔ واللہ اعلم۔

۷۳۲۶۔ سیدہ ہجیمہؓ ام درداء

ہجیمہ بروایتے خیرہ ام الدرداان کے نام اور صحبت کے متعلق اختلاف ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم اور ابوموسیٰ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ہجیمہ اور خیرہ دونوں ایک ہیں اور اختلاف ان کے نام اور صحبت کے بارے میں ہے اور ابوموسیٰ نے بے سوچے سمجھے ابونعیم کی تقلید کی ہے حالانکہ ام الدرداء دو ہیں۔ خیرۃ ام الدرداء الکبریٰ جسے صحبت حاصل ہوئی اور ہجیمہ ام الدرداء الصغریٰ جو صحبت سے محروم رہی ہم نے خیرہ کے ترجمے میں وضاحت کردی ہے۔

۷۳۲۷۔ سیدہ ہریرہؓ دختر زمعہ

ہریرہ دختر زمعہ بن قیس بن عبد شمس۔ جناب سودہ کی ہمشیرہ تھیں بقول جعفر انہیں صحبت حاصل ہوئی۔ جعفر نے باسنادہ طالب بن حجیر سے انہوں نے ہود سے انہوں نے عبد القیس کے ایک آدمی سے جس نے جاہلیت میں کافی حج کیے تھے اور اس کا نام معبد بن وہب تھا اس نے قریش کی عورت ہریرہ نامی سے شادی کی تھی۔ وہ بدر میں موجود تھے اور دو تلواروں کے ساتھ لڑے تھے حضور اکرمؐ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا خدا ان پر رحم کرے۔ یہ زمین میں خدا کے شیر ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۲۸۔ سیدہ ہزیلہؓ دختر ثابت

ہزیلہ دختر ثابت بن ثعلبہ بن جلاس انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی۔

۷۳۲۹۔ سیدہ ہزیلہؓ دختر حارث

ہزیلہ دختر حارث بن حزن ہلالیہ۔ ام المومنین میمونہ کی ہمشیرہ تھیں بقول جعفر یہ ام حفید کا نام ہے یہ وہ خاتون ہے جنہوں نے جناب میمونہ کو گوہ پنیر اور گھی بطور تحفہ پیش کیا تھا۔ انہوں نے ایک بدو سے نکاح کیا ہوا تھا۔ قعنبی نے مالک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابو صعصعہ سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میمونہ دختر حارث کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے گوہ جس میں انڈے بھی تھے پیش کی دریافت فرمایا یہ اشیاء کہاں سے آئی ہیں؟ انہوں نے کہا میری بہن ہزیلہ نے بطور تحفہ بھیجی ہیں۔ حضور اکرمؐ کے ساتھ عبداللہ بن عباس اور خالد بن ولید تھے آپ نے انہیں کھانے کو کہا انہوں نے دریافت کیا کیا آپ نہیں کھائیں گے آپ نے فرمایا۔ خدا کی طرف سے مجھے کسی قاصد کا انتظار ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۳۰۔ سیدہ ہزیلہؓ دختر سعید

ہزیلہ دختر سعید بن سہل بن مالک بن کعب۔ ان کا تعلق انصار کے بنو دینار سے ہے بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۳۳۱۔ سیدہ ہزیلہؓ دختر عمرو

ہزیلہ دختر عمرو بن عتبہ بن خدیج بن عامر بن جشم بن حارث بن خزرج۔ یہ خاتون سعد بن ربیع کی والدہ ہیں۔ بقول ابن حبیب اور ابن ماکولا انہوں نے آپ سے بیعت کی۔ خدیج: حاء پر زبر ہے۔ بقول دار قطنی انصار میں خدیج (حاء والا) نامی کوئی نہیں تھا۔

۷۳۳۲۔ سیدہ ہزیلہؓ دختر مسعود

ہزیلہ دختر مسعود بن زید انصاریہ۔ از بنو حرام بقول ابن حبیب انہوں نے آنحضرت ﷺ کی بیعت کی۔

۷۳۳۳۔ سیدہ ہمینہؓ دختر خالد

ہمینہ دختر خالد یا خلف بن اسعد بن عامر بن بیاضہ بن سبیع بن جعثمہ بن سعد بن ملیح بن عمرو بن ربیعہ خزاعیہ۔ ایک روایت میں ہمینہ دختر خلف ہے اور یہی درست ہے۔ یہ خاتون عبداللہ بن خلف کی جو (طلحہ الطلحات کے والد تھے) ہمشیرہ تھیں۔ اپنے شوہر خالد بن سعید بن عاص کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی۔ وہاں ان کے دو بچے سعید اور امہ پیدا ہوئے۔ وہاں امۃ نے زبیر بن عوام سے نکاح کیا اور خالد اور عمر دو لڑکے پیدا ہوئے وہاں منجاب بن حارث نے زیاد بن عبداللہ البکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ خالد بن سعید اور ان کی زوجہ ہمینہ بنت خالد کا نام لیا ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے ان کا نسب بر بنائے شک خالد یا خلف لکھا ہے اور ابونعیم نے بغیر از شک خالد لکھا ہے اور دونوں نے یہ روایت ابن اسحٰق سے بواسطہ بکائی بیان کی ہے۔ ہمارا اسناد ابن ہشام از بکائی از ابن اسحٰق میں خلف مذکور ہے اور یہی درست ہے کیونکہ ان کا نسب اس کا فیصلہ کرتا ہے اور وہ طلحہ الطلحات کی پھوپھی ہیں اور طلحہ عبداللہ بن خلف کے بیٹے ہیں نہ خلف کے۔

اسی طرح ان کے نام کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ امیمہ اور امینہ کی روایت بھی ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کرآئے ہیں۔

۷۳۳۴۔ سیدہ ہندؓ دختر اثاثہ

ہند دختر اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف قرشیہ مطلبیہ۔ یہ خاتون مسطح بن اثاثہ کی ہمشیرہ تھیں۔ عسکری نے مسطح کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ابوموسیٰ نے بھی یوں ذکر کیا ہے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے صالح بن کیسان سے روایت کی کہ ہند دختر عتبہ بن ربیعہ احد کے معرکے میں ایک اونچی سی چٹان پر جس سے میدان جنگ نظر آتا تھا چڑھ کر بیٹھ گئی۔ جب اصحاب رسول کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ حادثہ پیش آیا تو اس عورت نے وہاں سے چلا چلا کر ذیل کے یہ اشعار پڑھے:

نحن جزینا کم بیوم بدر　　والحرب بعد الحرب ذات سعر

ہم نے تم سے بدر کا بدلہ لے لیا اور لڑائی کے بعد دوسری لڑائی آگ کی طرح بھڑکتی ہے۔

ما کان من عتبة لی من صبر　　ابی وعمی وشقیق بکری

میں عتبہ کی موت پر اور اسی طرح اپنے باپ چچا اور بکر بھائی کی موت پر صبر نہیں کر سکتی تھی۔

شفیت نفسی وقضیت نذری　　شفیت وحشی غلیل صدری

میرے دل کو مسرت ہوئی اور میری نذر پوری ہوئی اور وحشی حبشی نے میرے درد دل کا علاج کر دیا۔

یہ اشعار اور بھی ہیں۔ اس کا جواب ہند دختر اثاثہ نے دیا یہ خاتون ان لوگوں میں سے تھیں جنھوں نے مکے ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا۔

خزیت فی بدر و غیر بدر　　یا بنت وقاع عظیم الکفر

تو بدر میں ذلیل ہوئی اور بدر کے سوا اور جنگوں میں بھی اے برا کہنے والے کافر اعظم کی بیٹی۔

صبحک الله غداة الفجر　　با لھا شمین الطوال الزھر

اللہ کرے کہ کل صبح تجھ پر معزز اور روشن چہرے والے ہاشمی حملہ کر دیں۔

بکل قطاع حسام یفری　　حمزہ لیثی وعلی صقری

ہر کاٹنے والی تلوار سے وہ دشمن کو کاٹ پھینکتے ہیں حمزہ میرا شیر اور علی میرا چیتا ہے۔

ابن ہشام نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ ان اشعار کے علاوہ بھی اس خاتون نے اشعار کہے ہیں جن میں ہند دختر عتبہ کے اشعار کا جواب دیا ہے۔

۷۳۳۵۔ سیدہ ہندؓ دختر اسید

ہند دختر اسید بن حضیر انصاریہ۔ ان کا ذکر محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ کی حدیث میں ملتا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اس پر کوئی اضافہ نہیں کیا لیکن ابوعمر نے یہ اضافہ کیا ہے کہ ان سے ابوالرجال نے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عموماً قرآن حکیم سے خطبہ دیا کرتے تھے چنانچہ میں نے ق و القران المجید حضور رسول کریمؐ کی زبانی سن کر یاد کرتی تھی۔

۷۳۳۶۔ سیدہ ہندؓ دختر ابی امیہ

ہند دختر ابی امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشیہ مخزومیہ۔ ازواج مطہرات میں سے تھیں۔ ان کے والد کا نام ابوامیہ حذیفہ اور عرف زادالرکب تھا جو قریش کے مشہور اور سخی آدمیوں سے تھے جناب ہند کی والدہ کا نام عاتکہ دختر عامر بن ربیعہ بن مالک بن خزیمہ بن علقمہ بن فراس کنانیہ تھا۔

ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں رملہ ہے جو غلط ہے۔ ایک میں ہند ہے اور اکثر اسی کو درست کہتے ہیں۔

حضور اکرمؐ کے نکاح میں آنے سے پہلے یہ خاتون ابوسلمہ بن عبدالاسد کی زوجہ تھیں اور دونوں میاں بیوی نے مہاجرین حبشہ میں سب سے پہلے ہجرت کی تھی اور نیز ایک روایت میں مذکور ہے کہ مدینے کو ہجرت کرنے والی پہلی خاتون بھی ام سلمہ تھیں ایک روایت میں ہے کہ مدینے کی پہلی مہاجر خاتون لیلیٰ دختر ابوحثمہ تھیں جو عامر بن ربیعہ کی زوجہ تھیں۔

حضور اکرم ﷺ نے جناب ہند سے بعد از غزوۂ بدر ہجرت کے تیسرے سال نکاح کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ ابوسلمہ غزوۂ احد میں موجود تھے اور ان کی وفات بعد میں ہوئی۔ یہ ابن اسحٰق کا قول ہے روایت میں ہے کہ جب حضور اکرمؐ شب اول کو ان کے پاس آئے تو دریافت کیا کہ آیا تو میرا ساتویں دن آنا پسند کرے گی جیسا کہ میرا معمول ہے یا تیسرے دن تاکہ ویسا کروں۔

ام سلمہ کی وفات یزید کے عہد حکومت میں ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کی وفات رمضان یا شوال کے مہینے میں ۵۹ ویں سال میں ہوئی اور ابوہریرہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ایک روایت کے مطابق سعید بن زید نے نماز پڑھائی۔ محارب بن دثار سے مروی ہے کہ جناب ام سلمہ نے وصیت کی تھی کہ سعید بن زید ان کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ اس زمانے میں مروان بن حکم حاکم مدینہ تھا لیکن حسن بن عثمان کا قول ہے کہ مدینے کا امیر ولید بن عتبہ بن ابوسفیان تھا اور ان کی قبر میں عمر اور سلمہ (ان کے بیٹے) اور ان کے بھائی عبداللہ بن عبداللہ بن ابوامیہ کا بیٹا اترے تھے۔ ان کی تدفین جنت البقیع میں ہوئی۔ جناب ام سلمہ نے حضور اکرمؐ سے کئی احادیث روایت کیں ہم ان کا ذکر پھر کنیتوں کے عنوان کے تحت اس سے زیادہ کریں گے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۳۷۔ سیدہ ہندؓ دختر اوس

ہند دختر اوس بن شریق ام سعید بن خثیمہ انصاریہ از بنوخطمہ۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۳۳۸۔ سیدہ ہندؓ جہنیہ

ہند جہنیہ۔ ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی نے ابوالعباس بن مسروق سے انہوں نے عمر بن عبدالحکم اور حفص بن عبداللہ وراق اور قاسم بن حسن سے انہوں نے ابن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابتدائے اسلام میں بشر نامی ایک شخص آپ کے پاس آتا جاتا تھا اس کا تعلق بنواسد میں عبدالعزیٰ سے تھا اور اس کا معمول تھا جب بھی صبح کو رسول کریمؐ کی خدمت میں آتا وہ جہینہ کے پاس سے گزرتا۔ اس قبیلے میں ایک حسین و جمیل عورت تھی جس کے خاوند کا نام سعد بن سعید تھا وہ روزانہ اس کے راستے میں بیٹھ جاتی تاکہ وہ اسے دیکھ سکے اور بشر اسے دیکھے اس طرح اس عورت کو بشر سے محبت ہوگئی۔ راوی نے اس قصے کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ جعفر مستغفری نے ذکر کیا ہے اور ابوموسیٰ نے بھی اسے بیان کیا ہے۔

۷۳۳۹۔ سیدہ ہندؓ خولانیہ

ہند خولانیہ جو جناب بلال کی زوجہ تھیں۔ ان کا نام سعید بن عبدالملک نے اوزاعی سے انہوں نے عمیر بن ہانی سے روایت کیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں صحبت ملی یہ خاتون دمشق کے داریا بستی کی رہنے والی تھیں۔ ابومحمد بن ابوالقاسم بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے اجازۃً ابوالبرکات بن مبارک سے انہوں نے ابوالحسین بن طیوری سے انہوں نے عبدالعزیز بن علی ازجی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن بن عمر بن احمد بن خیثمہ سے انہوں نے ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب بن شیبہ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مبارک سے انہوں نے عبدالعلی بن عبدالاعلیٰ سے انہوں نے سعید الجریری سے انہوں نے ابوالورد قشیری سے انہوں نے ابوعامر کی ایک عورت سے اس نے بلال کی بیوی سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں آئے اور آپ نے سلام کہا اور دریافت فرمایا کیا بلال موجود ہے۔ ان کی بیوی نے جواب دیا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ تم بلال سے ناراض ہو بیوی نے کہا وہ اکثر میرے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے یوں فرمایا ہے حضور نے فرمایا جو کچھ وہ تجھے میری طرف سے بتائے اس کی تصدیق کر وہ جھوٹ نہیں کہتا۔ اس لئے اسے ناراض نہ کرنا اور تجھے کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہیے جس سے بلال ناراض ہو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن اثیر اس روایت کو غلط قرار دیتے ہیں کیونکہ حضرت بلال نے اس وقت شادی کی جب وہ شام میں مقیم ہو گئے ہیں اور یہ واقعہ حضور اکرمؐ کے وصال کے بعد پیش آیا تھا اور پھر حدیث میں خولان کا ذکر نہیں۔ غالباً یہ اس کے علاوہ کوئی اور خاتون ہیں۔ واللہ اعلم

۷۳۴۰۔ سیدہ ہندؓ دختر ربیعہ

ہند دختر ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ ان کی ولادت حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں ہوئی جبار بن واسع کی زوجہ تھیں۔ ان کی ایک بیوی بنوانصار سے تھی۔ جبار نے انصاریہ کو طلاق دے دی۔ اس وقت اس کا ایک شیر خوار بچہ بھی تھا۔ ایک سال کے بعد جبار بن واسع فوت ہو گئے اور خاتون کو حیض نہ آیا مطلقہ بیوی نے وراثت میں حصہ مانگا کہ اسے حیض نہ آیا تھا دونوں اپنا مقدمہ حضرت عثمان کے پاس لے گئیں چنانچہ انہوں نے اسے وراثت سے حصہ دے دیا۔ جب جناب ہند نے حضرت عثمان سے شکایت کی تو انہوں نے کہا کہ یہ تمہارے عم زاد حضرت علی کا کیا دھرا ہے۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۴۱۔سیدہ ہندؓ دختر سماک

ہند دختر سماک بن عتیک بن امرأالقیس ۔اسید بن حضیر انصاری اشہلی کی پھوپھی تھیں ۔یہ خاتون حارث بن اوس بن معاذ کی والدہ تھیں ۔یہ عدوی کا قول ہے انہیں حضور اکرمؐ کی بیعت نصیب ہوئی ۔ابن حبیب کے مطابق جناب ہند کے عبداللہ اور عمرو نامی سعد بن معاذ سے دو بیٹے تھے ۔ابن الدباغ نے غسانی سے روایت کی ہے۔

۷۳۴۲۔سیدہ ہندؓ دختر ابوطالب

ہند دختر ابوطالب ام ہانی قرشیہ ہاشمیہ ان کے بارے میں اختلاف ہے ۔ایک روایت میں ہند اور ایک میں فاختہ مذکور ہے اور جس آدمی نے ان کا نام ہند بتایا ہے اس کی دلیل یہ ہے ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی ام ہانی کا شوہر تھا وہ نجران میں مقیم تھا اور وہیں بحالت کفر مرا ۔جب اسے ام ہانی کے قبول اسلام کا علم ہوا جو اس کی بیوی تھی اور جس کا نام ام ہانی ہند تھا تو اس نے ذیل کے شعر کہے:

اشاقتک ہند ام اتاک سؤالھا کذاک النوی اسبابھا وانفتالھا

کیا تجھے ہند کے شوق نے ستایا ہے یا اس کا پیغام آیا ہے جدائی اور دوری کے اسباب ایسے ہی ہوتے ہیں۔

وقد ارقت فی رأس حصن ممرد بنجران یسری بعد لیل خیالھا

اس نے مجھے نجران کے ایک اونچے قلعے میں رات بھر جگائے رکھا اور اس کا خیال رات گزر جانے پر بار بار آتا رہا۔

ان اشعار کی تعداد کافی ہے ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۴۳۔سیدہ ہندؓ دختر عتبہ

ہند دختر عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس بن عبدمناف قرشیہ ہاشمیہ ۔ابوسفیان بن حرب کی بیوی اور امیر معاویہ کی والدہ تھیں ۔فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا اور حضور اکرم ﷺ نے ابوسفیان سے ان کے نکاح کو (حالانکہ بیوی شوہر سے ایک رات بعد اسلام لائی) جائز قرار دیا تھا اور یہ ایسی خاتون تھیں جو جری' مغرور ذی رائے اور عقل مند تھیں غزوۂ احد کے موقع وہ ذیل کے رجزیہ اشعار پڑھ رہی تھیں

نحن بنات طارق نمشی علی النمارق ان تقبلوا نعانق

ہم صبح کے ستارے کی بیٹیاں ہیں ۔ہم غالیچوں پر چلتی ہیں ۔اگر تم دشمن کا مقابلہ کرو گے تو تم سے گلے ملیں گی۔

لو تدبروا نفارق فراق غیر وامق

اگر تم میدان جنگ سے پیٹھ پھیرو گے تو تم سے علیحدہ ہو جائیں گی یہ فراق بیگانوں کا فراق ہوگا۔

جب حمزہ شہید ہوئے تو ہند نے ان کے کان اور ناک کاٹ لی ان کا پیٹ پھاڑ دیا' ان کا کلیجہ نکال کر چبایا لیکن نگلا نہ جا سکا۔

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو فرمایا اگر وہ اسے نگل سکتی تو دوزخ کی آگ اس پر حرام ہو جاتی (کاش! اس راوی کو خدا نے عقل دی ہوتی)

ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے حمزہ کا مثلہ کیا تھا وہ معاویہ بن مغیرہ بن ابو العاص بن امیہ تھا جو عبدالملک بن مروان کا نانا تھا جسے حضور اکرم نے غزوۂ احد سے واپسی پر قتل کیا تھا۔

ہند دختر عتبہ نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا اور مافات کی تلافی کی جب حضور اکرم ﷺ نے بیعت کے دوران میں خواتین سے عہد لیا کہ نہ وہ چوری کریں گی اور نہ زنا کا ارتکاب کریں گی تو ہند نے کہا کہ کیا کوئی شریف عورت بھی ایسے کام کر سکتی ہے اور جب آپ نے اس بات کا عہد لیا کہ تم اولاد کو قتل نہیں کرو گی تو ہند نے کہا کہ ہم نے انہیں پال پوس کر جوان کیا اور آپ نے میدانہائے جنگ میں انہیں قتل کیا۔

ہند نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ابوسفیان کے بارے میں شکوہ کیا کہ چونکہ وہ طبعاً کنجوس واقع ہوا ہے۔ وہ میرے اور اپنے بیٹوں کے کھانے پینے میں کنجوسی سے کام لیتا ہے فرمایا اپنی ضرورت کے مطابق اس کے مال سے تھوڑا بہت نکال لیا کرو۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہند نے ابوسفیان سے کہا کہ میں رسول کریم سے بیعت کرنا چاہتی ہوں ابو سفیان نے کہا کل تو تو ان باتوں کی منکر تھی کہنے لگی میں نے کسی شخص کو اس مسجد میں ایسے خلوص سے اللہ کا حق ادا کرتے نہیں دیکھا اور بخدا یہ لوگ تو سب عبادت گزار ہیں۔ ابوسفیان نے کہا جو کچھ تو کر چکی ہے وہ تو بھولی نہیں ہوگی۔ بہتر ہوگا کہ اپنی قوم کے کسی آدمی کو اپنے ساتھ لے جاؤ چنانچہ ہند جناب عثمان بن عفان کے پاس گئی اور ایک روایت کے مطابق اپنے بھائی حذیفہ کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ہند نے نقاب اوڑھ رکھی تھی۔ اور وہ حدیث ذکر کی اس کے بعد آپ نے ان سے بیعت کی یہ خاتون معرکہ یرموک میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھیں اور ابوسفیان کے ساتھ حکومت روم کے خلاف جہاد میں شرکت کی خواہش کی تھی۔

ابوسفیان سے پہلے ہند فاکہ بن مغیرہ کے نکاح میں تھیں اور وہ قصہ مشہور عوام ہے۔ اس خاتون کی وفات حضرت عمر کے عہد خلافت میں ہوئی ان کی وفات اس دن ہوئی جس دن حضرت ابوبکر کے والد ابوقحافہ فوت ہوئے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۴۴۔ سیدہ ہندؓ دختر عمرو

ہند دختر عمرو بن حرام انصاریہ جو عبداللہ بن عمرو کی ہمشیرہ تھیں اور جابر بن عبداللہ کی پھوپھی ان کی حدیث واقدی نے ایوب بن نعمان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۴۵۔ سیدہ ہندؓ دختر محمود

ہند دختر محمود بن مسلمہ بن خالد بن عدی انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور ﷺ سے بیعت کی۔

۷۳۴۶۔سیدہ ہندؓ دختر منبہ

ہند دختر منبہ بن حجاج قرشیہ سہمیہ۔فتح مکہ کے موقعہ پر بیعت کی اور اسلام لائیں۔بقول واقدی عبداللہ بن عمرو بن عاص کی والدہ تھیں۔ابن الدباغ نے غسانی پر استدراک کیا ہے۔

۷۳۴۷۔سیدہ ہندؓ دختر منذر

ہند دختر منذر بن جموح بن زید بن منذر انصاریہ ساعدیہ۔حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی یہ ابن حبیب کا قول ہے۔

۷۳۴۸۔سیدہ ہندؓ دختر ہبیرہ

ہند دختر ہبیرہ۔نسائی نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ابوالقاسم یعیش بن صدقہ الفقیہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے انہوں نے عبداللہ بن سعید سے انہوں نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابویحییٰ بن ابوکثیر سے انہوں نے زید سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے ابواسماء رحبی سے روایت کی کہ انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ ثوبان نے بتایا کہ ہند دختر ہبیرہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور ان کے ہاتھ میں موٹی موٹی انگوٹھیاں تھیں۔آپ نے انگوٹھیاں دیکھ کر ہاتھ پر ضرب لگائی بعد میں وہ خاتون جنت کے گھر گئیں اور حضور اکرم ﷺ کے بارے میں شکایت کی جناب فاطمہ الزہراء نے اپنے گلے سے سونے کا ہار جو حضرت علیؓ نے تحفۃً دیا تھا اتار کر ہاتھ میں پکڑ لیا اتنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور ہار دیکھ فرمایا فاطمہ! کیا تو پسند کرے گی کہ لوگ کہیں کہ رسول اللہؐ کی بیٹی کے ہاتھ میں آگ کا ہار ہے یہ کہہ کر آپ واپس چلے گئے حضرت فاطمہ نے ہار بیچ دیا اور اس کی قیمت سے ایک کنیز یا غلام خرید کر آزاد کر دیا آنحضرت کو علم ہوا تو فرمایا خدا کا شکر ہے کہ فاطمہ آگ سے بچ گئی۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۴۹۔سیدہ ہندؓ دختر ولید

ہند دختر ولید بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس قرشیہ عبشمیہ جو معاویہ کی خالہ زاد تھیں۔ابوعمر نے ان کا نام فاطمہ لکھا ہے بقول دار قطنی امام مالک نے ان کا نام فاطمہ لکھا ہے مگر اور لوگوں نے بر بنائے روایت زہری ان کا نام ہند لکھا ہے اور یہی درست ہے۔

ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے باسنادہ ابوداؤد سجستانی سے انہوں احمد بن صالح سے انہوں نے عنبسہ سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ اور ام سلمہ سے روایت کی کہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ نے سالم کو متبنیٰ بنا رکھا تھا اور اس کا نکاح اپنے بھائی کی بیٹی ہند دختر ولید بن عتبہ سے کر دیا تھا جو انصار کی ایک خاتون کا مولیٰ تھا جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو متبنیٰ بنایا تھا۔اور جاہلیت میں متبنیٰ کو صلبی بیٹے کی طرح سمجھا جاتا اس آدمی کی طرف اسکی نسبت کی جاتی تھی اور جائداد کا وارث قرار دیا جاتا تا آنکہ قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی۔

ادعو ھم لا بائھم تم انہیں ان کے باپوں کے نام سے پکارو اور جس کے باپ کا پتہ نہ لگ سکے تو اسے اپنا مولیٰ اور دینی بھائی سمجھو اور اس پر سہلہ دختر سہیل بن عمرو جو ابوحذیفہ کی بیوی تھی حضور اکرم ﷺ کے پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ! ہم تو سالم کو اپنا

بیٹا سمجھتے تھے اور میں نے اسے دودھ پلایا ہم نے ان کا ذکر اس کتاب میں کہیں اور بھی کیا ہے۔

۷۳۵۰۔ سیدہ ہندؓ دختر یزید

ہند دختر یزید بن برصاء از بنو ابو بکر بن کلاب۔ ابو عبیدہ نے اس خاتون کو ازواج النبی میں شمار کیا ہے۔ احمد بن صالح مصری کے مطابق ان کا نام عمرہ دختر یزید تھا۔ اس میں زبردست اختلاف ہے ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الیاء

۷۳۵۱۔ سیدہ یسیرہؓ دختر ملیل

سیدہ یسیرہ دختر ملیل بن زید بن خالد بن عجلان انصاریہ از بنو عوف بن خزرج۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۳۵۲۔ سیدہ یسیرہؓ ام یاسر

یسیرہ ام یاسر انصاریہ۔ ایک روایت میں دختر یاسر ہے اور کنیت ام حمیضہ ہے۔ انہوں نے بیعت کی اور ہجرت کی یہ ابو عمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا نام یسیرہ از مہاجرات لکھا ہے۔ ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا ہے ان کی حدیث حمیضہ دختر یاسر سے مروی ہے۔

کئی راویوں نے باسناد ہم ابو عیسیٰ سے انہوں نے موسیٰ بن حرام اور عبد بن حمید سے انہوں نے محمد بن بشر سے انہوں نے ہانی بن عثمان سے انہوں نے اپنی والدہ حمیضہ دختر یاسر سے انہوں نے اپنی دادی یسیرہ سے روایت کی حضور نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا تم خدا کی تسبیح (سبحان اللہ) تقدیس (الحمد للہ) اور تہلیل (لا الہ الا اللہ) کیا کرو اور انگلیوں پر گنا کرو کیونکہ ان سے سوال کیا جائے گا اور انہیں بلوایا جائے گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

صحابیات جو اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور تھیں

۷۳۵۳۔ سیدہ ام ابانؓ دختر عتبہ

ام ابان دختر عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشیہ عبشمیہ۔ معاویہ کی خالہ تھیں اور شام میں اپنے شوہر ابان بن سعید بن عاص کے ہمراہ تھیں۔ جب ابان جنگ اجنادین میں مارے گئے تو ام ابان مدینے واپس آ گئیں اور حضرت عمر، علی، زبیر اور طلحہ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا مگر انہوں نے آخر الذکر کو ترجیح دی۔ ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۵۴۔ سیدہ ام ازہرؓ دختر زبرقان

ام ازہر عائشیہ۔ ان سے زینب دختر زبرقان عائشیہ نے روایت کی کہ ام ازہر کے والد انہیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں

لے کر گئے اور آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ یہ خاتون صالحہ اور عابدہ تھیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۵۵۔ سیدہ ام اسحٰق رضی اللہ عنہا غنویہ

ام اسحٰق غنویہ۔ ان سے ام حکیم دختر دینار نے روایت کی مہاجرہ تھیں۔ ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بشار بن عبدالملک سے انہوں نے ام حکیم دختر دینار سے جو ام اسحٰق کی آزاد کردہ کنیز تھیں روایت کی کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ آنحضرت کی ملاقات کے لئے روانہ ہوئیں۔ ابھی تھوڑا سا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ ان کے بھائی نے کہا کہ وہ اپنا زادراہ مکہ میں ہی بھول آیا ہے، بہن کو کہا کہ وہ یہاں بیٹھ کر انتظار کریں تا کہ وہ اپنا زادسفر لے آئے۔ بہن نے کہا مجھے ڈر ہے کہ میرا فاسق خاوند تمہیں آنے نہیں دے گا۔ اس نے مجھے تسلی دی اور خود زادسفر لینے چلا گیا مجھے وہاں بیٹھے کئی دن گزر گئے لیکن میرا بھائی نہ آیا۔ اتفاقاً ایک دن وہاں سے ایک آدمی جسے میں جانتی تھی گزرا۔ اس نے وہاں بیٹھنے کی وجہ پوچھی اور میں نے بتائی تو اس نے مجھے بتایا کہ میرے بھائی کو میرے خاوند نے قتل کر دیا ہے۔ میں جب حضور کی خدمت میں پہنچی تو آپ وضو فرما رہے تھے۔ میں روئے جا رہی تھی اور کہتی تھی کہ اسحاق کو قتل کیا گیا اور حضور نبی کریم ﷺ مجھے دیکھ رہے تھے آپ نے چلو بھر پانی لیا اور میرے منہ پر چھینٹا مارا۔ اس کے بعد میری یہ حالت ہوگئی تھی کہ بڑی بڑی مصیبتوں میں میری آنکھیں آنسوؤں میں ڈبڈبا گئیں مگر کبھی ایک آنسو بھی آنکھوں سے نہ ٹپکا۔

ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے بشار بن عبدالملک سے انہوں نے ام حکیم دختر دینار سے انہوں نے اپنی آزاد کردہ کنیز ام اسحاق سے روایت کی کہ وہ رسول کریم کے پاس بیٹھی تھیں کہ آپ کے سامنے ثرید کا بڑا سا پیالہ پیش کیا گیا میں نے اور ذوالیدین نے بھی جو اس وقت وہاں موجود تھا ثرید کھایا اس کے بعد حضور اکرمؐ نے گوشت کا ایک ٹکڑا اٹھایا اور مجھے بھی فرمایا کہ کھاؤ مجھے یاد آ گیا کہ میں تو اس دن روزے سے تھی چنانچہ میرا ہاتھ رک گیا نہ آگے جاتا تھا نہ پیچھے ہٹتا تھا۔ حضور اکرمؐ نے وجہ دریافت فرمائی تو میں نے گزارش کی کہ میں تو روزے سے تھی۔ ذوالیدین نے کہا جب پیٹ بھر کر کھا چکی ہو تو اب تمہیں یاد آیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا یہ اللہ کا رزق تھا کہ جس تک تجھے خدا لے گیا۔

۷۳۵۶۔ سیدہ ام اسید رضی اللہ عنہا انصاریہ

ام اسید انصاریہ۔ ابواسید انصاری کی زوجہ تھیں محمد بن محمد بن سرایا بن علی الفقیہ کے علاوہ اور کئی راویوں نے باسنادہ محمد بن اسماعیل سے انہوں نے سعید بن ابو مریم سے انہوں نے ابوغسان سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے روایت کی کہ جب ابواسید ساعدی نے شادی کی تو انہوں نے حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کو کھانے کی دعوت دی کھانا تیار کرنے اور مہمانوں کے سامنے پیش کرنے کا سارا کام ابواسید کی بیوی ام اسید نے سرانجام دیا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھا چکے تو ام اسید نے وہ مشروب جو پتھر کے ایک برتن میں رات کو کھجوریں بھگو کر تیار کیا تھا لا کر تحفہ کے طور پر آپ کو پیش کیا ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۵۷۔ سیدہ ام ابی امامہ رضی اللہ عنہا

ام ابی امامہ بن ثعلبہ بن حارث۔ جب حضور اکرم نے بدر کو کوچ فرمایا تو ابوامامہ کی والدہ لب مرگ تھیں تو ان کے بیٹے ابو

امامہ نے اپنے ماموں ابو بردہ بن نیار کو کہا کہ آپ اپنی بہن کی تیمارداری کے لئے رک جائیں۔ ابو بردہ نے کہا۔ میری بہن تمہاری ماں ہے۔ اس لئے تمہیں رکنا چاہیے۔ معاملہ حضور اکرم ﷺ کے علم میں لایا گیا تو آپ نے ابوامامہ کو رک جانے کا حکم دیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے واپس تشریف لائے تو ام ابی امامہ وفات پا چکی تھیں۔ آپ نے ان کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔

یہ خاتون ام ابی امامہ دختر سہیل بن حنیف سے مختلف ہیں کیونکہ ان کی ولادت بعد از ہجرت ہوئی اور حضور اکرمؐ نے ان کا نام اور کنیت تجویز فرمائی تھی۔ علاوہ ازیں ان کا تعلق بنو عمرو بن عوف سے ہے جو بنو اوس سے تھے اور ابوامامہ بن ثعلبہ ہجرت کے وقت جوان تھے اور ان کا تعلق بنو حارثہ بن حارث سے تھا جو خزرجی تھے۔ واللہ اعلم ہم ابوامامہ وغیرہ کے ترجمے میں انکا ذکر کر آئے ہیں۔

۷۳۵۸۔ سیدہ ام ابی امامہؓ بن سہل

ام ابی امامہ بن سہل بن حنیف جعفر مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے مگر اور کوئی بات نہیں لکھی۔ ابوموسیٰ نے بھی مختصراً ذکر کیا ہے۔

۷۳۵۹۔ سیدہ ام انسؓ انصاریہ

ام انس انصاریہ مگر یہ ام انس بن مالک نہیں ہیں۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابو غالب سے انہوں ابو بکر سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے حسین بن اسحٰق تستری سے انہوں نے ہشام بن عمار سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے عنبسہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے محمد بن زاذان سے انہوں نے ام سعد سے جو زید بن ثابت کی زوجہ تھیں انہوں نے ام انس سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم کی خدمت میں گزارش کی کہ نماز عشاء کے وقت مجھ پر نیند غلبہ پالیتی ہے آپ نے فرمایا اے ام انس رات کے پیٹ میں کئی وادیاں ہیں جب نماز کا وقت ہو جائے تو جلد ہی نماز پڑھ لیا کر و اس میں کوئی حرج نہیں ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۶۰۔ سیدہ ام انسؓ دختر براء

ام انس دختر براء بن معرور۔ ایک روایت میں ام بشر اور ایک میں ام مبشر بھی مذکور ہے۔ وہب بن جریر نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ام انس دختر براء بن معرور سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا آپ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ بہترین انسان کون ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ فرمایا کہ ایک آدمی (آپ نے اپنے ہاتھ سے مغرب کی طرف اشارہ کیا) نے اپنے ہاتھ میں گھوڑے کی لگام پکڑی ہوئی ہے اور انتظار کر رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں کسی پر حملہ کرے یا اس پر کوئی حملہ آور ہو۔

پھر فرمایا۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اس سے ملتا جلتا آدمی کون ہے۔ صحابہ نے گزارش کی ہاں یا رسول خدا ضرور ارشاد فرمایئے آپ نے حجاز کی طرف ہاتھ اٹھا کر فرمایا وہ شخص جو اپنے مال غنیمت میں نماز قائم کرتا ہے زکوۃ ادا کرتا ہے اور اللہ کے حق کو پہچانتا ہے ایسا شخص لوگوں کے شر سے بچا رہتا ہے۔

اسے محمد بن سلمہ نے ابن اسحٰق سے انہوں نے ابن ابی نجیح سے روایت کیا اور صحابیہ کا نام ام بشر بتایا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۶۱۔ سیدہ ام انسؓ موسیٰ بن عمران کی دادی

ام انس جو موسیٰ بن عمران بن ابوانس انصاری کی دادی تھیں۔ ان سے موسیٰ بن عمران نے روایت کی کہ ام انس نے حضورﷺ کی خدمت میں گزارش کی یا رسول اللہ میری تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا کرے اور میں آپ کے ساتھ ہوں آپ نے فرمایا آمین نیز فرمایا تو نماز کی پابند کر اور گناہوں کو چھوڑ دے کہ یہ عمل جہاد سے بھی بہتر ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ ہر دو نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے انہیں یونس بن ابوانس کی دادی لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے موسیٰ کی دادی اور امام بخاری اس باب میں ابوعمر سے متفق ہیں چنانچہ تاریخ کبیر میں لکھتے ہیں کہ یونس بن عمران بن ابی انس نے اپنی دادی ام انس سے روایت کی۔ واللہ اعلم اور ابوموسیٰ نے طبرانی سے دو طریقوں سے روایت کیا ہے اور ام موسیٰ بن عمران لکھا ہے۔

۷۳۶۲۔ سیدہ ام انسؓ دختر عمرو

ام انس دختر عمرو بن مرضحہ از بنو عوف بن خزرج انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے رسول اکرمﷺ سے بیعت کی۔

۷۳۶۳۔ سیدہ ام اوسؓ بہزیہ

ام اوس بہزیہ۔ خلف بن خلیفہ نے ابو ہاشم مانی سے انہوں نے اوس بن خالد بہزی سے انہوں نے ام اوس بہزیہ سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے لئے کچھ گھی کا انتظام کیا اور پھر اسے ایک کپی میں ڈال کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور تحفہ کے روانہ کیا آپ نے ہدیہ قبول فرمالیا۔ گھی نکال لیا اور ام اوس کے لئے دعائے برکت فرمائی کپی واپس کردی لیکن گھی سے لبا لب بھری ہوئی تھی ام اوس کو خیال آیا کہ حضور اکرمؐ نے تحفہ قبول نہیں کیا اور گھی واپس کر دیا ہے صحابیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور وہ رو رہی تھیں آپ نے فرمایا اسے اصل حقیقت سے آگاہ کردو۔

ام اوس کہتی ہیں وہ حضور نبی کریمﷺ کی عمر بھر اسی گھی کو استعمال کرتی رہیں۔ پھر ابوبکر کی خلافت کا زمانہ آیا پھر حضرت عمر اور عثمان کا تا آنکہ جناب علی اور معاویہ کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۶۴۔ سیدہ ام ایمنؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ کنیز

ام ایمن جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ کنیز تھیں اور جنہوں نے حضور نبی کریم کو دودھ پلایا تھا۔ ان کا نام برکہ تھا اور یہ حبشیہ تھیں۔ انہیں حضورؐ کے والد ماجد نے آزاد کیا تھا۔ قدیم الاسلام تھیں حبشہ اور مدینہ ہر دو مقامات کو ہجرت کی تھیں اور انہوں نے حضور اکرم سے بیعت کی تھی۔

ایک روایت میں ہے کہ ام ایمن جناب خدیجہ کی ہمشیرہ کی کنیز تھیں۔ جنہیں انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کردیا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ ام ایمن حضور اکرمﷺ کی والدہ ماجدہ کی کنیز تھیں اور انہوں نے ہی غلطی سے آپ کا پیشاب پی لیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ اس کے بعد تیرے پیٹ میں درد نہ ہوگا (خدا ایسے راویوں کو عقل دے۔ مترجم) ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ کا پیشاب پینے والی صحابیہ کا نام برکہ اور کنیت ام ایمن تھی اور وہ ام حبیبہ کی کنیز تھی اور ان کے بیٹے کا نام ایمن تھا جو عبید

کے بیٹے تھے اور جن سے عبید حبشی کے بعد زید بن حارثہ نے نکاح کر لیا تھا اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کرتے کہ ام ایمن میری ماں ہے اور اکثر ان کی ملاقات کو جایا کرتے۔

عبدالوہاب نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو ام ایمن بہت زیادہ روئیں۔ وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے حضور اکرم کی وفات کا علم تھا کہ اس حقیقت نے ہو کر رہنا ہے مگر میرے رونے کی وجہ یہ ہے کہ وحی کی آمد و رفت منقطع ہو گئی ہے۔

یحیٰی بن محمود اور ابو یاسر نے باسنادہما مسلم ابوالحسین سے انہوں نے ابوطاہر اور حرملہ سے انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ جب مہاجرین مکہ سے ہجرت کر کے آئے۔ انہوں نے حدیث بیان کی اور کہا کہ ابن شہاب نے ام ایمن کے حالات کے بارے میں بتایا کہ ام ایمن جو اسامہ بن زید کی والدہ تھیں اولاً حضور اکرم ﷺ کے والد ماجد کی حبشی کنیز تھیں۔ ان کی وفات کے بعد جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو ام ایمن نے انہیں دودھ پلایا جب آپ جوان ہوئے تو آپ نے ام ایمن کو آزاد فرمایا پھر ان سے زید بن حارثہ نے نکاح کیا اور حضور کی وفات کے بعد ام ایمن بھی فوت ہو گئیں۔ ایک روایت میں پانچ مہینے مذکور ہیں اور ایک میں چھ مہینے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر اور عمر اپنے اپنے زمانہ خلافت میں اسی طرح ان سے ملنے جایا کرتے تھے جس طرح کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۶۵۔ سیدہ ام ایوبؓ انصاریہ

ام ایوب انصاریہ جو ابو ایوب کی زوجہ تھیں۔ ان کے والد کا نام قیس بن عمرو بن امرأالقیس تھا جو بنوخزرج سے تھے۔ کئی راویوں نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن صباح سے انہوں نے ابن عیینہ سے انہوں نے عبیداللہ بن ابی یزید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہیں ام ایوب نے بتایا کہ ہم نے حضور اکرم ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا اور اس میں یہ سبزیاں (پیاز اور تھوم وغیرہ) ڈال دیں جسے آپ نے ناپسند فرمایا خود نہ کھایا اور باقی احباب کو کھانے کی اجازت دے دی فرمایا میں نہیں کھاتا کہ میرے رفیق (جبرائیل) کو تکلیف نہ ہو۔

حمیدی کا قول ہے کہ سفیان نے حضور اکرم کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا یارسول اللہ ام ایوب سے جو حدیث مروی ہے اور جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ جس چیز سے انسانوں کو تکلیف پہنچتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی اذیت ہوتی ہے کیا وہ حدیث آپ کی ہے آپ نے فرمایا۔ ہاں یہ درست ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۶۶۔ سیدہ ام ایوبؓ دختر مسعود

ام ایوب دختر مسعود۔ جعفر کا قول ہے کہ امام بخاری نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان سے کوئی چیز بیان نہیں کی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الباء

۷۳۶۷۔ سیدہ ام بجیدؓ انصاریہ

ام بجید انصاریہ حارثیہ۔ ایک روایت میں ان کا نام حواء مذکور ہے لیکن اس میں بڑی گڑ بڑ ہے اور ان کی شہرت کی کنیت سے ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسناد ہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے سعید بن ابو ہند سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن بجید سے انہوں نے اپنی دادی ام بجید سے (جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی) روایت کی کہ انہوں نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! بعض اوقات ایک مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور میرے پاس دینے کو کچھ نہیں ہوتا فرمایا ایسی حالت میں جلی روٹی کا ٹکڑا ہی دے دینا چاہیے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۶۸۔ سیدہ ام بردہؓ دختر منذر

ام بردہ دختر منذر بن زید بن لبید بن خراش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاریہ نجاریہ جب حضور اکرم کے صاحبزادے جناب ابراہیم حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے پیدا ہوئے تو آپ نے بہ غرض رضاعت بچے کو ام بردہ کے سپرد کر دیا اور جب تک وہ زندہ رہے ام بردہ دودھ پلاتی رہیں۔ بقول ابوعمران کے شوہر کا نام براء بن اوس تھا۔

ابوموسیٰ نے ابوالقاسم بن اسماعیل بن محمد بن فضل سے روایت کی کہ حضور نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم آٹھویں سال ہجری کے آخری مہینے ذی الحج میں پیدا ہوئے اور آپ نے انہیں ام بردہ دختر منذر کے سپرد کر دیا وہ دودھ پلاتی رہی اور ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ مشہور روایت میں صاحبزادے کی دودھ پلائی کا نام ام سیف تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ام بردہ اور ام سیف دونوں ہی بچے کو آگے پیچھے دودھ پلاتی تھیں۔ ایک صبح دوسری شام لیکن ام عمر نے ام سیف کا ذکر نہیں کیا۔

۷۳۶۹۔ سیدہ ام بشرؓ دختر براء

ام بشر یا ام مبشر دختر براء بن معرور ایک روایت میں ان کا نام خلیدہ مذکور ہے لیکن یہ غلط ہے ان سے عبداللہ بن کعب بن مالک اور عبداللہ بن یزید نے روایت کی۔

زہری نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب کعب قریب الموت تھے تو ام بشر ان کے پاس آئیں اور کہا اے ابوعبدالرحمٰن اگر میرے باپ سے تیری ملاقات ہو تو انہیں میرا سلام کہنا انہوں نے جواب دیا اے ام بشر خدا تجھے آباد رکھے وہاں تو ہمیں اپنی پڑی ہوگی۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن کیا تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ مومنوں کی روحیں باد صبا کی طرف جنت میں جہاں چاہیں گی گھومتی پھریں گی اور فاجر لوگوں کی روحیں جہنم کے پست ترین مقام پر ہوں گی۔ انہوں نے کہا ہاں ام بشر نے کہا جبھی تو میں تمہیں کہہ رہی ہوں۔

یونس اور زبیدی وغیرہ نے زہری سے روایت کی جس نے صحابیہ کا نام ام مبشر لکھا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۷۰۔ سیدہ ام بلالؓ زوجہ بلال

ام بلال جو بلال کی بیوی تھیں بقول جعفر امام بخاری نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے (خزاعہ کی عورتوں میں) حضور اکرم سے روایت کی۔ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۷۱۔ سیدہ ام بلالؓ دختر ہلال

ام بلال دختر ہلال اسلمیہ۔ یہ ابونعیم کا قول ہے بقول ابوعمر ام بلال ہلال مزنیہ کی دختر تھیں۔ان کے والد حدیبیہ میں موجود تھے۔اور ام بلال نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔

عبدالوہاب بن ابی حبہ باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابو یحییٰ اسلمی سے انہوں نے اپنی والدہ ام بلال سے روایت کی کہ ان کے والد حضور اکرمؐ کے ساتھ حدیبیہ میں تھے۔حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ بھیڑ کا بچہ چھ ماہ کا ذبح کرو کہ اس کی قربانی جائز ہے۔

اسے انس بن عیاض نے محمد بن ابو یحییٰ سے انہوں نے اپنی والدہ انہوں نے ام بلال سے انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح روایت کی۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۷۲۔ سیدہ ام بیانؓ دختر زید

ام بیان دختر زید بن مالک۔سعد بن زید کی بہن تھیں حضور اکرمؐ سے جنہوں نے بقول ابن حبیب بیعت کی۔

باب الثاء وجیم

۷۳۷۳۔ سیدہ ام ثابتؓ دختر ثعلبہ

ام ثابت دختر ثعلبہ بن محصن انصاریہ۔بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۳۷۴۔ سیدہ ام ثابتؓ دختر جبر

ام ثابت دختر جبر بن عتیک۔بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۳۷۵۔ سیدہ ام ثابتؓ دختر سفیان

ام ثابت دختر سفیان بن عبید انصاریہ۔از بنو ابجر۔بقول ابن حبیب انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔

۷۳۷۶۔ سیدہ ام ثابتؓ دختر قیس

ام ثابت دختر قیس بن شماس انصاریہ۔بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۳۷۷۔سیدہ ام ثابتؓ دختر مسعود

ام ثابت دختر مسعود بن سعد بن قیس بن خلدہ انصاریہ زرقیہ۔بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۳۷۸۔سیدہ ام ثعلبہؓ دختر ثابت

ام ثعلبہ دختر ثابت بن جذع انصاریہ۔از بنوحرام۔بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

باب الجیم

۷۳۷۹۔سیدہ ام الجلاسؓ

ام الجلاس التمیمیہ۔یہ خاتون عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی کی والدہ تھیں اور ان کا نام اسماء تھا ہم ان کا ذکر پہلے ''ہمزہ'' میں کر آئے ہیں۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۸۰۔سیدہ ام جمیلؓ دختر اوس

ام جمیل دختر اوس مزنیہ از بنوامرأالقیس۔ان کا قول ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں والد علی ذوائب اور قنزعہ کے ساتھ حاضر ہوئیں۔ہم ان کا ذکر ان کے والد کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔یہ جعفر کا قول ہے۔ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۸۱۔سیدہ ام جمیلؓ دختر جلاس

ام جمیل دختر جلاس بن سوید انصاریہ از بنوعبدالاشہل۔بہ قول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے۔

۷۳۸۲۔سیدہ ام جمیلؓ دختر حباب

ام جمیل دختر حباب بن منذر بن جموح الانصاریہ از بنوحرام بقول ابن حبیب انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۳۸۳۔سیدہ ام جمیلؓ دختر ابی حزم

ام جمیل دختر ابی حزم بن عتیک بن نعمان انصاریہ از بنومالک بقول ابن حبیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۳۸۴۔سیدہ ام جمیلؓ دختر خطاب

ام جمیل دختر خطاب جو حضرت عمرؓ کی ہمشیرہ تھیں اور سعید بن زید کی زوجہ۔ان کا نام فاطمہ تھا ہم ان کا ترجمہ لکھ آئے ہیں۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۸۵۔ سیدہ ام جمیلؓ دختر عبداللہ

ام جمیل دختر عبداللہ۔ ان سے سعید بن میتب نے روایت کی۔ موسیٰ بن عبیدہ نے سعید بن میتب سے انہوں نے ام جمیل سے روایت کی کہ ان کے خاوند نے انہیں پیٹا چنانچہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ آپ نے فرمایا۔ آیا تو اس سے صلح کرنے کو آمادہ ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق میں نے مصالحت کر لی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۸۶۔ سیدہ ام جمیلؓ دختر قطبہ

ام جمیل دختر قطبہ بن عامر بن حدیدہ انصاریہ از بنو سواد۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔

۷۳۸۷۔ سیدہ ام جمیلؓ دختر مجلل

ام جمیل دختر مجلل بن عبد اور ایک روایت میں عبید بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی ہے۔ انہوں نے اپنے شوہر حاطب بن حارث کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی۔ ان کے بیٹے کا نام محمد بن حاطب تھا۔ ان کے شوہر حبشہ میں فوت ہو گئے تو زید بن ثابت نے ان سے نکاح کر لیا۔ ان سے بھی اولاد ہوئی اور پھر وہ ہجرت کر کے مدینے آ گئیں ان کے بیٹے محمد نے ان سے روایت کی۔

ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابراہیم بن ابو العباس اور یونس بن محمد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابراہیم بن محمد بن حاطب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا محمد بن حاطب سے انہوں نے ان کی والدہ جمیل دختر مجلل سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں تجھے حبشہ سے لے کر مدینے کو روانہ ہوئی جب میں مدینے سے ایک دن یا دو دن کی مسافت پر تھی تو میں تیرے لئے ہانڈی میں کچھ پکانا چاہا۔ لکڑیاں ختم ہو گئیں تو میں تلاش میں جنگل کو نکل گئی۔ پک جانے پر میں نے ہانڈی اٹھائی تو سالن تجھ پر گر گیا اور تیرا بازو جل گیا۔ ہم یہ حدیث پیشتر ازیں محمد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔ المجلل جیم کے ساتھ ہے۔

۷۳۸۸۔ سیدہ ام جندبؓ ابوذر کی والدہ

ام جندب۔ یہ ابوذر غفاری کی والدہ تھیں جن کا ذکر ہم ابوذر کے اسلام میں کر آئے ہیں۔ عبداللہ بن ابی نصر خطیب نے باسنادہ تا ابوداؤد طیالسی سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے عبداللہ بن صامت سے انہوں نے ابوذر سے روایت کی کہ جب میں نے اسلام قبول کیا تو میں اپنے بھائی اور والدہ کے پاس آیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں تمہارے دین میں کوئی دلچسپی نہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۸۹۔ سیدہ ام جندبؓ سلیمان بن عمرو کی والدہ

ام جندب۔ یہ خاتون سلیمان بن عمرو کی والدہ تھیں ان کی حدیث کے راوی ان کے بیٹے سلیمان بن عمرو بن احوص تھے انہوں

نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ انہوں نے جمرہ کی صبح کو حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا۔
اے لوگو! تم ایک دوسرے کو زور زور سے کنکریاں پھینک کر زخمی نہ کرو۔

۷۳۹۰۔ سیدہ ام جندب ازدیہؓ

ام جندب ازدیہ۔ عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے یزید سے انہوں نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے ابو یزید مولیٰ عبداللہ بن حارث سے انہوں نے ام جندب ازدیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کنکریاں آہستہ آہستہ پھینکو اور ایک دوسرے کو زخمی نہ کرو۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ان کا کہنا کہ ام جندب سے مراد سلیمان بن عمرو بن احوص کی والدہ ہیں۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے ام جندب ازدیہ کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ نے یہ نہیں لکھا کہ اس سے مراد ام سلیمان ہیں ہاں البتہ ابو نعیم نے لکھا ہے کہ ان کے مطابق یہ خاتون ام سلیمان ہیں اور ان سے رمی جمار کی حدیث روایت کی اور دونوں نے اس کی سند یوں بیان کی۔ ابو یزید نے ام جندب سے انہوں نے جندب سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ صحیح امر یہ ہے کہ دونوں ایک ہیں جیسا کہ ابوعمر اور ابونعیم کا قول ہے اور یہ ابوعمر ہیں جنہوں نے اس پردے کو اٹھایا اور التباس کو دور کیا کہ ام جندب سے مراد ام سلیمان ہیں۔ جیسا کہ ہم نے ان سے ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۷۳۹۱۔ سیدہ ام جندبؓ دختر مسعود

ام جندب دختر مسعود بن اوس انصاریہ ظفریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

باب الحاء

۷۳۹۲۔ سیدہ ام حارثؓ انصاریہ

ام حارث انصاریہ عمارہ بن غزیہ کی دادی تھیں اور حنین کے موقعہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۹۳۔ سیدہ ام حارثؓ دختر ثابت

ام حارث دختر ثابت بن جذع انصاریہ از بنو حرام بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔

۷۳۹۴۔ سیدہ ام حارثؓ دختر عیاش

ام حارث دختر عیاش بن ابو ربیعہ مخزومیہ۔ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ہشام بن عمار سے انہوں نے شعیب بن اسحق سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے محمد بن

یحییٰ بن حبان سے انہوں نے ام حارث دختر عیاش سے روایت کی کہ انہوں نے بدیل بن ورقاء کو ایک خاکستری رنگ ناقہ پر سوار منیٰ میں اہل منازل کے گھروں میں گھومتے دیکھا۔ وہ لوگوں کو بتا رہے تھے کہ حضور اکرم ﷺ نے ان ایام میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۹۵۔ سیدہ ام حارثؓ دختر مالک

ام حارث دختر مالک بن خنساء بن سنان انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۳۹۶۔ سیدہ ام حارثۃ الربیعؓ دختر نضر

ام حارثۃ الربیع دختر نضر۔ ہم باب الراء کے تحت ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۹۷۔ سیدہ ام حبانؓ دختر عامر

ام حبان دختر عامر بن نابی بن زید بن حرام بن کعب بن سلمہ انصاریہ یہ خاتون عقبہ بن عامر بن نابی کی ہمشیرہ تھیں۔ اسلام قبول کیا اور بیعت کی۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے جو محمد بن سعد سے مروی ہے۔ حبان: حاء پر زیر اور باء کے ساتھ ہے۔

۷۳۹۸۔ سیدہ ام حبیبؓ دختر عاص

ام حبیب دختر عاص بن امیہ بن عبد شمس بقول جعفر عمرو بن عبدود کے پاس تھی اور ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے اور اس بنا پر وہ خالد، عمرو اور ابان بن عاص کی چچی تھیں لیکن یہ مستبعد ہے۔ واللہ اعلم

۷۳۹۹۔ سیدہ ام حبیبؓ دختر عباس

ام حبیب دختر عباس بن عبد المطلب۔ ایک روایت میں ام حبیبہ مذکور ہے مگر اول الذکر درست ہے اور عبد اللہ بن عباس کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔

یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے انہوں نے حسین بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کی نظر ام حبیب پر پڑی۔ جب وہ گھٹنوں کے بل چلتی تھی فرمایا اگر میں اس بچی کے زمانہ بلوغت تک زندہ رہا تو میں اس سے شادی کروں گا لیکن آپ اس کے جوان ہونے سے پہلے ہی فوت ہو گئے۔ جب ام حبیب جوان ہوئیں تو ان سے اسود بن سفیان بن عبد اللہ مخزومی نے نکاح کیا اور انہوں نے رزق بن اسود اور لبابہ دختر اسود کو جنم دیا اور اپنی والدہ کے نام پر ام الفضل لبابہ نام رکھا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۰۔ سیدہ ام حبیبؓ مولاۃ ام عطیہ

ام حبیب مولاۃ ام عطیہ۔ طبرانی نے اپنے تذکرے مکنیات من الصحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ شریک بن عبد اللہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عبد الملک بن ابوسلیمان سے انہوں نے ام حبیب سے روایت کی کہ میں ان خواتین میں موجود

تھیں جنہوں نے حضور اکرمؐ کی بعض صاحبزادیوں کو کچھ تحفے پیش کئے تھے تو آپ نے فرمایا تھا کہ جب تم اسے غسل جنابت دو تو اس کے سر پر تین بار پانی ڈالو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۱۔ سیدہ ام حبیبہؓ دختر جحش

ام حبیبہ اور ایک روایت میں ام حبیب ہے مگر اول صحیح ہے اور زیادہ استعمال ہوتا رہا ہے یہ خاتون جحش بن رئاب کی دختر تھیں اور زینب دختر جحش کی ہمشیرہ یہ استحاضہ کی مریضہ تھیں اور اہل سیر کہتے ہیں کہ استحاضہ کی مریضہ حمنہ تھیں۔ اور بقول ابوعمر دونوں استحاضہ کی مریضہ تھیں۔

ابو یاسر سے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن سلمہ حرانی سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ام حبیبہ دختر جحش سے روایت کی کہ وہ مبتلائے استحاضہ ہوگئیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے نماز سے پہلے غسل کا حکم دیا اور فرمایا اگر تو ٹب سے نکلے اور خون کی سرخی پانی پر ظاہر ہو جائے جب بھی نماز پڑھ لیا کرو۔

اور اس حدیث کے اسناد کے بارے میں زہری سے اختلاف کیا گیا ہے ابن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی کہ وہ ام حبیب یا ام حبیبہ ہیں۔

یحیٰی بن محمود اور ابو یاسر نے باسنادہما ابوالحسین بن حجاج سے انہوں نے محمد بن مسلمہ مرادی سے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ام حبیب دختر جحش سے جو عبدالرحمٰن کی زوجہ تھیں سات برس تک استحاضہ کے مرض میں مبتلا رہیں اور حضور اکرمؐ سے اس باب میں فتویٰ طلب کیا آگے حدیث بیان کی۔

اور معمر نے زہری سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے ام حبیب سے روایت کی اور یحیٰی بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے انہوں نے ام حبیبہ سے اسی طرح روایت کی ابوموسیٰ' ابوعمر اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۲۔ سیدہ ام حبیبہؓ دختر ابوسفیان

ام حبیبہ دختر ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبدشمس قرشیہ امویہ۔ یہ خاتون ازواج مطہرات میں شامل تھیں۔ ام حبیبہ ان کی لڑکی کے نام پر جو عبیداللہ بن جحش کی بیٹی تھیں ان کی کنیت تھی اور نام رملہ تھا۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ قدیم الاسلام ہیں اپنے شوہر کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ چلی گئیں۔ وہاں ان کی بیٹی حبیبہ پیدا ہوئیں۔ خاوند نے عیسائیت قبول کر لی اور وہیں مر گیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کو پیغام بھیجا کہ وہ ام حبیبہ تک آپ کی یہ خواہش پہنچائیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے نکاح کے متمنی ہیں۔ ام حبیبہ کہتی ہیں مجھے اس وقت پتہ چلا جب نجاشی کی ایک لونڈی ابرہہ نامی یہ پیغام لے کر میرے پاس آئی جو نجاشی کی لڑکیوں کی خدمت پر مامور تھی اور بادشاہ کے لئے تیل کا بندوبست کرتی تھی۔ اس نے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور میں نے اسے اندر بلا لیا اور اس نے بتایا کہ حضور اکرمؐ نے نجاشی کو لکھا ہے کہ وہ آپ سے دریافت کریں آیا آپ حضور اکرم ﷺ سے نکاح پر آمادہ ہیں میں نے بصد شکر یہ اس پیشکش کو قبول کر لیا۔ پھر لونڈی نے کہا نیز یہ بتاؤ کہ اس سلسلے میں

تمہارا وکیل کون ہوگا؟ میں نے خالد بن سعید بن عاص بن امیہ کو اپنا وکیل مقرر کیا اور ابرہہ کو میں نے چاندی کے دو کنگن اور انگشتریاں بطور تحفہ دیں۔

جب رات ہوئی تو نجاشی نے جعفر بن ابی طالب اور حبشہ میں موجود مسلمانوں کو مجلس نکاح میں شرکت کی دعوت دی۔ خطبہ نکاح کے بعد نجاشی نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھا کہ میں ام حبیبہ دختر ابوسفیان سے آپ کا نکاح پڑھا دوں۔ ام حبیبہ نے رضا مندی کا اظہار کیا میں نے ان کا مہر چار سو دینار مقرر کیا ہے۔ اس پر نجاشی نے وہ رقم مجلس میں انڈیل دی۔

اس کے بعد خالد بن سعید نے اللہ کی حمد وثنا کے بعد اہل مجلس کو بتایا کہ میں نے رسول اکرم کے ارشاد کی تکمیل میں ام حبیبہ دختر ابوسفیان کا نکاح آپ سے پڑھا دیا ہے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی اس رشتے کو حضور کے لئے مبارک کرے۔ اس پر نجاشی نے وہ دینار خالد بن سعید کے سپرد کر دیئے جب مجلس نکاح برخاست ہونے لگی تو نجاشی نے کہا ابھی بیٹھے رہو کیونکہ انبیاء کی یہ سنت ہے کہ بعد از نکاح ان کی طرف سے حاضرین کو کھانا کھلایا جاتا ہے چنانچہ کھانا کھانے کے بعد وہ لوگ منتشر ہو گئے۔

ایک روایت میں ہے کہ اس نکاح میں ام حبیبہ کی طرف سے وکالت کے فرائض عثمان بن عفان بن ابوالعاص بن امیہ نے سرانجام دیئے تھے کیونکہ ام المومنین کی والدہ صفیہ دختر ابوالعاص عثمان کی پھوپھی تھیں۔

ابن اسحق کا قول ہے کہ اس نکاح کا انعقاد زینب دختر خزیمہ ہلالیہ کے نکاح کے بعد ہوا اور تمام اہل السیر کا اس پر اتفاق ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا نکاح جناب ام حبیبہ سے اس وقت پڑھا گیا ہے جب ام المومنین حبشہ میں تھیں لیکن امام مسلم بن حجاج نے صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ یہ نکاح ابوسفیان کی خواہش پر اس وقت پڑھا گیا جب فتح مکہ کے بعد ابوسفیان نے اسلام قبول کیا لیکن یہ بعض رواۃ کا وہم ہے۔

ابوبکر محمد بن عبدالوہاب بن عبداللہ بن علی انصاری (جو ابن شیر جی دمشقی کے عرف سے مشہور ہیں) نے اور نیز اور کئی راویوں نے حافظ ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ سے انہوں نے ابوالمکارم محمد بن احمد بن محسن طوسی سے انہوں نے ابوالفضل محمد بن احمد بن حسن عارف المیہنی سے انہوں نے ابوبکر احمد بن حسن بن احمد حرشی سے انہوں نے ابومحمد حاجب بن احمد بن یرحم الطوسی سے انہوں نے عبدالرحمن بن منیب مروزی سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے محمد بن عبداللہ الشعیثی سے انہوں نے والد سے انہوں نے عنبسہ بن ابوسفیان سے انہوں نے ام حبیبہ سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا جس آدمی نے چار رکعتیں قبل از ظہر اور چار بعد از ظہر ادا کیں اس نے جہنم کو خود پر حرام کر لیا۔ جناب ام حبیبہ نے چوالیسویں سال میں وفات پائی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۳۔ سیدہ ام حذیفہؓ بن یمان

ام حذیفہ بن یمان حدیث حذیفہ میں ان کا ذکر آیا ہے اسرائیل نے میسرہ بن حبیب سے انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے زر بن حبیش سے انہوں نے حذیفہ سے روایت کی کہ میری والدہ نے مجھ سے پوچھا تمہیں حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کئے کتنا عرصہ ہو چکا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ فلاں وقت کے بعد مجھے آپ سے ملاقات کا موقع نہیں ملا چنانچہ میں حضور کی

خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ نماز مغرب ادا کر رہے تھے فرمایا اے حذیفہ! یہ شخص جو ابھی ابھی آیا تھا تو نے دیکھا تھا فرمایا یہ فرشتہ تھا جو مجھے یہ بشارت دینے آیا تھا کہ حسن اور حسین جنتیوں کے سردار ہیں۔ فاطمہ جنتیوں کی سردار ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۴۔ سیدہ ام حرامؓ دختر ملحان

ام حرام دختر ملحان بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاریہ خزرجیہ ان کی والدہ کا نام ملیکہ دختر مالک بن عدی بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار تھا اور ام حرام انس بن مالک کی خالہ تھیں اور عبادہ بن صامت کی زوجہ اور ان کا نام رمیصاء تھا اور ایک روایت میں غمیصاء مذکور ہے لیکن ان کا صحیح نام معلوم نہیں ہو سکا حضور اکرمؐ ان کا احترام فرماتے اور ان سے ملاقات کو جاتے اور وہاں قیلولہ فرماتے آپ نے انہیں بتایا کہ انہیں شہادت نصیب ہوگی۔

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے اپنی خالہ ام حرام سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لائے قیلولہ فرمایا جب جاگے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا۔ میری امت کے کچھ لوگ مجھے دکھائے گئے جو بحر اخضر کی سطح پر اس طرح بیٹھے ہوئے تھے جس طرح بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دعا فرمایئے کہ مجھے ان میں شمولیت کا موقعہ ملے فرمایا تو انہی میں سے ہے۔

آپ پھر سو گئے اور جب جاگے تو مسکرا رہے تھے میں نے وجہ دریافت کی تو مجھے وہی جواب دیا جو پہلی دفعہ دیا تھا میں نے گزارش کی یا رسول اللہ دعا فرمایئے کہ خدا مجھے اس میں شامل فرمائے فرمایا تم تو پہلے گروہ میں شامل ہو چکی ہو۔

عبادہ بن صامت نے ان سے نکاح کرایا اور وہ انہیں ساتھ لے کر بغرض سیاحت ساتھ لے گئے جب سمندر کو عبور کر چکے تو خاتون ایک چارپائے پر سوار ہوئیں جس نے انہیں گرا دیا اور وہ فوت ہو گئیں۔ یہ حادثہ جنگ قبرص میں پیش آیا اور انہیں وہیں دفن کر دیا گیا خلافت عثمان میں اس لشکر کے امیر معاویہ بن ابی سفیانؓ تھے اور ابوذر اور ابوالدرداء کے علاوہ کئی اور صحابہ ان کے ساتھ تھے یہ واقعہ ستائیسویں سال ہجری کا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۵۔ سیدہ ام حرملہؓ دختر عبدالاسود

ام حرملہ دختر عبدالاسود بن خزیمہ بن اقیش بن عامر بن بیاضہ بن سبیع بن جعثمہ بن سعد بن ملیح بن عمرو بن خزاعہ بقول ابن اسحاق آغاز بعثت میں اسلام قبول کیا اور پھر اپنے شوہر جہم بن قیس بن عبد بن شرحبیل کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا نسب لکھا ہے۔

۷۴۰۶۔ سیدہ ام حسانؓ دختر شداد

ام حسان دختر شداد ہم نے ان کے بیٹے حسان کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۷۔ سیدہ ام الحصین رضی اللہ عنہا دختر اسحٰق

ام الحصین دختر اسحٰق احمسیہ یحیٰی بن محمود اور ابو یاسر نے باسناد ہما مسلم ابو الحسین سے انہوں نے احمد بن حنبل سے انہوں نے محمد بن سلمہ سے انہوں نے ابو عبد الرحیم سے انہوں نے زید بن ابی انیسہ سے انہوں نے یحیٰی بن حصین سے انہوں نے ام حصین اپنی دادی سے روایت کی کہ وہ حجۃ الوداع میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھیں اس نے اسامہ اور بلال کو دیکھا کہ ایک نے اونٹنی کی باگ پکڑی ہوئی تھی اور دوسرے نے آپ کو گرمی سے بچانے کے لئے کپڑا تان رکھا تھا تاکہ آپ رمی جمار کر سکیں۔ ابو عبد الرحیم کا نام خالد بن ابو یزید تھا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۸۔ سیدہ ام حفید رضی اللہ عنہا

ام حفید۔ ان کا نام ہزیلہ دختر حارث ہلالیہ تھا۔ یہ خاتون ام المومنین میمونہ دختر حارث کی بہن تھیں اور ابن عباس اور خالد بن ولید کی خالہ تھیں ہم ابن عباس کی حدیث میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ یہ وہی خاتون ہیں جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کو گھی پنیر اور گوہ پیش کی تھی اول الذکر دو اشیاء تو آپ نے استعمال کی تھیں اور گوہ کو بوجہ اس کی غلاظت کے نہ کھایا لیکن آپ کے سامنے باقی لوگوں نے گوہ کا گوشت کھایا۔ ام حفید صحرا نشیں تھیں۔

ابو الفضل بن ابو الحسن طبری نے باسنادہ احمد بن علی سے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے ابن بشیر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ میری خالہ ام حفید نے حضور اکرم ﷺ کو مذکورہ اشیاء بطور ہدیہ پیش کیں آپ نے اول الذکر دو اشیاء استعمال کیں لیکن گوہ کو بوجہ کراہت نہ کھایا البتہ باقی لوگوں نے کھالیا اگر گوہ حرام ہوتی تو آپ اپنے دسترخوان پر کھانے کی اجازت کیوں دیتے؟ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۹۔ سیدہ ام الحکم رضی اللہ عنہا دختر زبیر

ام الحکم دختر زبیر بن عبد المطلب قرشیہ ہاشمیہ حضور اکرمؐ کی عم زاد تھیں اور ضباعہ دختر زبیر کی ہمشیرہ ایک روایت میں ان کا نام ام الحکیم مذکور ہے۔

ابو احمد بن علی الامین نے باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے احمد بن صالح سے انہوں نے عبد اللہ بن وہب سے انہوں نے عیاش بن عقبہ حضرمی سے انہوں نے فضل بن حسن بن عمرو بن امیہ ضمری سے روایت کی کہ ام حکم یا ضباعہ نے جو زبیر کی بیٹی تھیں انہیں بتایا کہ رسول اکرمؐ کے پاس کچھ جنگی قیدی آئے ہم دونوں بہنیں جناب فاطمۃ الزہرا کے پاس گئیں اور پھر سب مل کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی کہ ہمیں بھی حصہ ملنا چاہیے۔ فرمایا بدر کے یتامی تم پر سبقت لے گئے ہیں لیکن میں کیوں نہ تمہیں اس سے بہتر چیز بتادوں کہ تم ہر نماز کے بعد ۳۳ بار اللہ اکبر ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ و لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر پڑھا کرو۔

اور قتادہ نے عبد اللہ بن حارث سے انہوں نے ام الحکم سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جانور کے کندھے کا گوشت کھایا اور پھر بلا تجدید وضو (یا کلی) نماز ادا فرمائی ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۱۰۔ سیدہ ام الحکمؓ دختر ابوسفیان

ام الحکم دختر ابوسفیان صخر بن حرب قرشیہ امویہ جو ام حبیبہ زوجہ رسول اکرمؐ اور امیر معاویہ کی حقیقی ہمشیرہ تھیں۔ یہ فتح مکہ کے موقعہ پر ایمان لائی تھیں اور جب آیت ولا تمسکوا بعصم الکوافر۔ نازل ہوئی تو یہ عیاض بن غنم فہری کے پاس تھیں جنہوں نے انہیں طلاق دے دی اور عبداللہ بن عثمان ثقفی نے انہیں اپنی زوجیت میں لے لیا یہ خاتون عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عثمان کی والدہ تھیں جو ابن ام الحکم کہلاتے تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۱۱۔ سیدہ ام الحکم ضمریہؓ

ام الحکم ضمریہ۔ جنہیں حضور اکرم ﷺ نے خیبر کی پیداوار سے تیس وسق غلہ عطا فرمایا تھا۔ یہ جعفر کا قول ہے۔

یحیٰی نے کتابۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے عیاش بن عقبہ سے انہوں نے فضل بن الحسن بن عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے ابن ام الحکم سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ کے پاس غلام آئے اور ہم دونوں بہنیں خاتون جنت کے پاس گئیں اور پھر میں حضور اکرم ﷺ کے پاس گئی اور اپنی حاجت بیان کی اور درخواست کی کہ انہیں کام کاج کے لئے غلام عطا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ شہدائے بدر کے یتیم بچے یا ان کی بیوہ خواتین کا حق تم پر فائق ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان پر بہ نسب ضمریہ ترجمہ لکھا ہے۔ اسی طرح ابن ابی عاصم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں لیکن انہوں نے انہیں ضمریہ شمار نہیں کیا۔ ہاں البتہ ابن ابی عاصم نے انہیں ام الحکم دختر زبیر سے مختلف صحابیہ قرار دیا ہے اور علیحدہ ترجمہ لکھا ہے اور جس نے انہیں ضمریہ لکھا ہے اسے غالباً اشتباہ اس لئے ہوا کہ راوی ضمری ہے اور ابن مندہ نے اس حدیث کو ام الحکم دختر زبیر سے روایت کیا ہے اور ابوموسیٰ نے اس پر اتنا اضافہ کیا کہ ام الحکم کو ضمریہ بنا دیا ہے لیکن اگر انہوں نے ام الحکم دختر زبیر اور ام الحکم ضمریہ کو دو علیحدہ علیحدہ صحابیہ قرار دیا ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ اسناد اور متن حدیث میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۷۴۱۲۔ سیدہ ام الحکمؓ دختر عبداللہ بن مسعود

ام الحکم دختر عبداللہ بن مسعود بن ثعلبہ انصاریہ از بنوخدارہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۴۱۳۔ سیدہ ام الحکم غفاریہؓ

ام الحکم غفاریہ۔ حسن بن سفیان نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے عبداللہ بن محمد خطابی سے انہوں نے یحیٰی بن موکل سے انہوں نے ماطرہ سے انہوں نے ام جعفر دختر نعمان سے انہوں نے ام الحکم غفاریہ سے روایت کی کہ ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے حضور اکرمؐ کو قیامت کا تذکرہ کرتے سنا؟ انہوں نے جواب دیا ہاں انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب عربوں کی تعداد کم ہو جائے گی تو قیامت بپا ہو جائے گی۔ یہ حدیث ام شریک سے مشہور ہے۔

۷۴۱۴۔ سیدہ ام حکیمؓ دختر حارث

ام حکیم دختر حارث بن ہشام قرشیہ مخزومیہ۔ ان کی والدہ کا نام فاطمہ تھا جو ولید کی دختر اور خالد کی ہمشیرہ تھیں وہ غزوۂ احد میں بحالت کفر شریک تھیں اور فتح مکہ کے موقعہ پر اسلام قبول کیا تھا وہ اپنے عم زاد عکرمہ بن ابو جہل کی بیوی تھیں۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو عکرمہ بھاگ کر یمن چلا گیا تھا ام حکیم نے حاضر ہو کر گزارش کی یارسول اللہ! اگر آپ اجازت دیں تو میں عکرمہ کو واپس لے آؤں آپ نے اجازت دے دی اور بیوی شوہر کو ڈھونڈ لائی اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

بعد میں جب عکرمہ شہید ہو گئے تو خالد بن سعید نے (جب اسلامی لشکر نے مرج الصفر کے مقام پر دمشق کے قریب کیمپ کیا) ان سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا ام حکیم نے کہا اگر تم کفار کے لشکر کی شکست کا انتظار کر سکو؟ خالد نے کہا میری چھٹی حس مجھے بتا رہی ہے کہ میں اس معرکے میں مارا جاؤں گا چنانچہ مرج الصفر کے پل کے پاس ان کی رسم عروسی ادا کی گئی اور خالد نے احباب کو ولیمہ کھلایا۔ اس پل کا نام ان کے نام پر جسر ام حکیم ہو گیا۔

دعوت ولیمہ بہ مشکل ختم ہوئی ہوگی کہ رومیوں نے اسلامی لشکر پر یلغار دی اور خالد بن سعید شہید ہو گئے۔ شیر دل بیوی نے اس خیمے کا جس میں خالد نے شب عروسی گزاری تھی ایک ستون (پول) نکال لیا اور سات کافروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۱۵۔ سیدہ ام حکیمؓ دختر حرام

ام حکیم دختر حرام غزوۂ بدر میں گرفتار ہو گئی تھیں۔ بقول ابن حبیب انہوں نے اسلام قبول کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۴۱۶۔ سیدہ ام حکیمؓ دختر زبیر

ام حکیم دختر زبیر بن عبدالمطلب۔ ایک روایت میں ام الحکم ہے۔ ان کا نام صفیہ تھا اور ضباعہ کی ہمشیرہ تھیں۔ ان سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک جانور کے کندھے کا گوشت کھایا اور کلی کئے بغیر نماز ادا کی۔

ان سے ابن مندہ اور ابو نعیم نے باسنادہما عیاش بن عقبہ سے انہوں نے فضل بن حسن سے انہوں نے ابن ام حکم سے انہوں نے اپنی والدہ ام حکم سے وہ حدیث روایت کی کہ جس میں حضور اکرم ﷺ سے ایک خادم کی طلب کا ذکر ہے۔ جسے ہم ام حکم کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔

اور حماد بن سلمہ نے عمار سے انہوں نے ام حکیم سے وہ حدیث روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کندھے کا گوشت کھایا اور بغیر کلی کئے نماز ادا فرمائی۔

یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ہدبہ بن خالد سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے عمار بن ابی عمار سے انہوں نے ام حکیم دختر زبیر بن عبدالمطلب سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے بکری کے کندھے کا گوشت تناول فرمایا اتنے میں بلال آ گئے نماز کی یاد دہانی کرائی۔ آپ اٹھ کر چلے گئے اور بغیر از تجدید وضو یا کلی کئے

بغیر نماز ادا فرمائی۔

یہ حدیث ام حکیم نے اپنی ہمشیرہ سے روایت کی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۱۷۔ سیدہ ام حکیمؓ عثمان بن مظعون کی اہلیہ

ام حکیم زوجہ عثمان بن مظعون۔ یہ خاتون عمر کے ساتھ اعتکاف کیا کرتی تھیں اسے عمر بن ذر نے مجاہد سے مرسلاً روایت کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے ابو نعیم نے ان کے والد کا نام حکیم اور ان کا اپنا نام خولہ لکھا ہے۔

۷۴۱۸۔ سیدہ ام حکیمؓ دختر عتبہ

ام حکیم دختر عتبہ بن ابو وقاص۔ یہ خاتون مہاجر خواتین سے ہیں۔ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۱۹۔ سیدہ ام حکیمؓ دختر وداع

ام حکیم دختر وداع خزاعیہ۔ بقول ابو نعیم و ابو عمر انہوں نے ہجرت کی۔ ابن مندہ لکھتے ہیں کہ وداع سے صفیہ دختر جریر نے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپس میں ہدایا کا تبادلہ کیا کرو کہ اس سے سینے کی خباثتیں زائل ہو جاتی ہیں۔ نیز فرمایا کہ افطار میں جلدی کرو اور سحری میں تاخیر۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۲۰۔ سیدہ ام حمیدؓ انصاریہ

ام حمید انصاریہ جو ابو حمید ساعدی کی زوجہ تھیں۔ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے عبدالحمید بن منذر بن ابو حمید ساعدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی دادی ام حمید سے روایت کی کہ میں نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یا رسول اللہ! ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہیں لیکن ہمارے شوہر ہمیں روکتے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا خواتین کا گھروں کے اندر نماز ادا کرنا اس سے بہتر ہے کہ وہ برآمدوں میں نماز ادا کریں اور اسی طرح برآمدوں میں پڑھی ہوئی نماز صحن کی نماز سے بہتر ہے اور صحن کی نماز جماعت کے ساتھ نماز سے بہتر ہے۔

اسے ابن وہب نے داؤد بن قیس سے انہوں نے عبداللہ بن سوید انصاری سے انہوں نے اپنی پھوپھی ام حمید سے جو ابو حمید کی زوجہ تھیں انہوں نے حضور اکرمؐ سے اسی طرح روایت کی تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الخاء

۷۴۲۱۔ سیدہ ام خارجہؓ زید بن ثابت کی اہلیہ

ام خارجہ جو زید بن ثابت کی زوجہ تھیں انہیں حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ابن ابی عاصم نے وحدان میں ان کا ذکر ہے۔

یحییٰ نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے مکی بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن ابی زیاد سے انہوں نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابو ربیعہ سے انہوں نے ام خارجہ سے روایت کی۔ ان کا بیان ہے کہ ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ اپنے صحابہ کے ساتھ ایک دیوار کے احاطے میں بیٹھے تھے آپ نے فرمایا جو شخص اول از ہمہ دیوار کے پیچھے سے نمودار ہوگا وہ جنتی ہے۔ اس پر ہم میں سے ہر آدمی کی خواہش یہی تھی کہ کاش یہ موقعہ اسے نصیب ہوتا ہم اسی حالت میں تھے کہ ہمیں کسی کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی ہم منتظر تھے دیکھئے کون آتا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہوسکتا ہے کہ آنے والا علی ہو۔ اتنے میں حضرت علی سامنے آ گئے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۲۲۔ سیدہ ام خارجہؓ دختر نضر

ام خارجہ دختر نضر بن ضمضم انصاریہ از بنو عدی بن نجار بقول ابن حبیب انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔

۷۴۲۳۔ سیدہ ام خالدؓ دختر اسود

ام خالد دختر اسود بن عبد یغوث قرشیہ زہریہ۔ یحییٰ نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن مصفی سے انہوں نے معاویہ بن حفص سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ام خالد سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں حاضرین سے دریافت کیا کون ہے؟ انہوں نے گزارش کی ام خالد فرمایا الحمد لله الذی یخرج الحی من المیت۔ بقول بعض ان کا نام خالدہ تھا اور ہم ان کا ذکر کر چکے ہیں۔

۷۴۲۴۔ سیدہ ام خالدؓ دختر خالد بن سعید

ام خالد دختر خالد بن سعید بن عاص بن امیہ قرشیہ امویہ۔ ان کا نام امہ اور ان کی والدہ کا نام ہمینہ تھا جو خلف خزاعیہ کی بیٹی تھیں انہوں نے اسلام قبول کیا اور اور ہم ان کا ذکر پہلے کر آئے ہیں۔

ابوبکر بن عمر بن عویس اور کئی اور راویوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے حبان سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے خالد بن سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی والدہ ام خالد سے روایت کی کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے زرد رنگ کی قمیص پہن رکھی تھی آپ نے فرمایا خوب خوب عبداللہ نے کہا یا رسول اللہ حبشہ میں اسے حسنہ کہا جاتا ہے ام خالد کہتی ہیں کہ میں اٹھ کر حضور اکرمؐ کی خاتم نبوت سے کھیلنے لگ گئی۔ میرے والد نے مجھے جھڑکا لیکن رسول اکرمؐ نے فرمایا اسے مت روکو۔

محمد بن اسماعیل نے فضل بن دکین سے انہوں نے اسحٰق بن سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعید بن فلاں بن سعید بن عاص سے انہوں نے ام خالد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ایک کپڑا لائے جس میں سیاہ رنگ کا چھوٹا سا چوکور ٹکڑا تھا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ میں یہ کپڑا کسے پہناؤں گا۔ حاضرین خاموش رہے فرمایا ام خالد کو میرے پاس لاؤ۔ کوئی صاحب گئے اور ام خالد کو اٹھا لائے۔ حضور نبی کریمؐ نے کپڑا ہاتھ میں لیا اور ام خالد کو پہنا دیا اور فرمایا اسے اچھی طرح

استعمال کروتا آنکہ پرانا ہو جائے کپڑے میں سبز یا زرد رنگ کا نشان تھا فرمایا اے ام خالد یہ عمدہ ہے عمدہ ہے اور حبشہ میں اسے حسنہ کہتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۲۵۔ سیدہ ام خالدؓ دختر یعیش

ام خالد دختر یعیش بن قیس بن عمرو الانصاریہ از بنو مالک۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۴۲۶۔ سیدہ ام خلادؓ

ام خلاد۔ یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے حضور اکرمؐ سے اپنے شہید بیٹے کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ ان کا قصہ خلاد انصاری کے ترجمے میں بیان ہو چکا ہے۔

۷۴۲۷۔ سیدہ ام خناسؓ

ام خناس۔ ابن ماکولا نے خا اور نون خفیفہ سے لکھا ہے اور خناس سکونی کا ذکر کیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ ام خناس مسعود کی زوجہ تھیں اور حضور اکرمؐ سے صحبت نصیب ہوئی۔

۷۴۲۸۔ سیدہ ام خولہؓ دختر حکیم

ام خولہ دختر حکیم انصاریہ۔ بکیر بن اشج نے خولہ سے انہوں نے اپنی ماں سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ سے فرمایا کہ تم عدت گزارنے والی خاتون ہو اس لئے خوشبو نہ استعمال کرو اور نہ حنا استعمال کرو کہ وہ بھی خوشبو ہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۲۹۔ سیدہ ام الخیرؓ دختر صخر

ام الخیر دختر صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قرشیہ تیمیہ۔ ان کا نام سلمٰی تھا اور وہ ابو بکر صدیق کی والدہ تھیں۔ بقول زبیر انہوں نے رسول کریمؐ سے بیعت کی۔

قاسم بن محمد نے جناب عائشہ سے روایت کی کہ جب حضرت ابو بکر نے اسلام قبول کیا تو انہوں نے پہلا خطبہ دیا اور لوگوں کو خدا کی عبادت اور رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کی طرف بلایا اس پر مشرکین مکہ نے ابو بکر پر حملہ کر دیا اور انہیں بُری طرح زدوکوب کیا عتبہ بن ربیعہ حضرت ابو بکر کے قریب کھڑا تھا وہ اپنے جوتوں سے جن میں نعل لگے تھے ان کے منہ پر ٹھوکریں مارتا رہا تا آنکہ ان کی ناک چہرے کے برابر ہو گئی۔ اس کے بعد وہ ان کے پیٹ کو مارتا رہا اور وہ گوشت کا ایک لوتھڑا بن گئے۔

جب بنو تیم کو معلوم ہوا تو وہ آئے اور انہیں ایک کپڑے میں ڈال کر لے گئے اور انہیں ان کی موت کا یقین ہو گیا حضرت ابو بکر کے والد اور ان کے اہل قبیلہ انہیں بلانے کی کوشش کرتے رہے۔ بمشکل تمام انہوں نے زبان کھولی اور دریافت فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ پر کیا گزری؟ لوگوں نے انہیں بُرا کہا اور اہل قبیلہ انہیں چھوڑ کر چلے گئے۔ لیکن ابو بکر بار بار آپ کے متعلق دریافت کرتے۔ آخر الامر لوگ انہیں اٹھا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے حضور اکرم نے جھک کر ابو بکر کو بوسہ دیا اور آپ

پر شدید رقت طاری ہوگئی۔

اس موقعہ پر حضرت ابوبکر نے درخواست کی۔ یارسول اللہؐ! یہ میری ماں ہے اور آپ اللہ کے مقدس رسول ہیں۔ آپ میری والدہ کو دعوت اسلام دیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ آپ کے وسیلے سے دوزخ کی آگ سے بچ جائے۔ حضور اکرمؐ نے ام الخیر کو اسلام کی دعوت دی اور وہ مسلمان ہوگئیں۔

ابونعیم کا قول ہے کہ جب حضرت ابوبکر فوت ہوئے تو ان کے والد ابوقحافہ اور والدہ ام الخیران کے وارث ہوئے۔

زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ حضرت ابوبکر کی والدہ نے اسلام قبول کیا تو حضرت عثمان۔ طلحہ۔ زبیر۔ عبدالرحمٰن بن عوف اور عمار بن یاسر کی مائیں بھی دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ام الخیر قدیم الاسلام ہیں اور انہیں نے حضرت ابوبکر کے ساتھ اسلام قبول کیا تھا اور ام الخیر ابوقحافہ سے پہلے فوت ہوئیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الدال وذال

۷۴۳۰۔ سیدہ ام الدحداحؓ

ام الدحداح۔ ابودحداح کی زوجہ تھیں۔ ان کا ذکر ابوالدحداح کی اس حدیث میں آیا ہے۔ جس میں ایک ایسے احاطے کے جس میں کھجور کے درخت تھے صدقے کا ذکر آیا ہے اور جس میں ابوالدحداح نے ام الدحداح سے کہا تھا کہ اس احاطے سے نکل جاؤ۔ اشیری نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۳۱۔ سیدہ ام الدرداءؓ

ام الدرداء جو ابوالدرداء کی زوجہ تھیں اور ان کا نام خیرہ دختر ابوحدرد اسلمی تھا۔ یہ امام احمد بن حنبل اور ابن معین کا قول ہے۔ ان کے مطابق ام الدرداء صغریٰ کا نام ہجیمہ وصابیہ تھا۔ یہ ابوعمر کا قول ہے ابونعیم کے مطابق ان کا نام خیرہ اور بروایتے ہجیمہ تھا۔ ان سے معاذ بن انس' طلحہ بن عبیداللہ اور میمون بن مہران نے روایت کی۔

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے فضیل بن غزوان سے انہوں نے طلحہ بن عبیداللہ بن کریز سے انہوں نے ام الدرداء سے انہوں نے رسول کریم ﷺ سے روایت کی کہ جو شخص اپنے بھائی کی غیر حاضری میں اس کے لئے دعا مانگتا ہے وہ مقبول ہوجاتی ہے اور جو شخص اپنے بھائی کے لئے دعائے خیر مانگتا ہے فرشتہ کہتا ہے خدا کرے یہ بھلائی تجھے بھی عطا ہو۔

ام الدرداء فاضلہ' عاقلہ اور زاہدہ خاتون تھیں اور ابوالدرداء سے دوسال پیشتر شام میں خلافت عثمان کے عہد میں فوت ہوئیں۔ انہیں حضور اکرم ﷺ اور اپنے شوہر سے کئی احادیث یاد تھیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم نے ان کا نام خیرہ یا ہجیمہ لکھا ہے اور ان کا خیال ہے کہ دونوں ایک خاتون کے نام ہیں لیکن یہ غلط ہے کیونکہ ام الدرداء دو ہیں۔ کبریٰ

اور صغریٰ۔ کبریٰ کا نام خیرہ اور صغریٰ کا جیمہ تھا۔ ہم اس سے پہلے خیرہ کے ترجمے میں بوضاحت لکھ آئے ہیں۔

۷۴۳۲۔ سیدہ ام ذرؓ

ام ذر۔ ابوذر غفاری کی زوجہ تھیں۔ ابوذر کی وفات کے سلسلے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۳۳۔ سیدہ ام ابی ذرؓ

ام ابی ذر۔ انہوں نے اسلام قبول کیا اور ہم ان کا ذکر (ایک طویل حدیث میں جو ابوذر کے اسلام کے بارے میں ہے) اور ان کی ماں اور بہن کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔

۷۴۳۴۔ سیدہ ام ذرہؓ

ام ذرہ۔ ان کا ذکر صحابیات میں کیا گیا ہے اور محمد بن منکدر ان کی حدیث کے راوی ہیں انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور یتیم کا کفیل قیامت کے دن اس طرح اکٹھے ہوں گے جیسے کہ یہ دو انگلیاں۔

باب الراء

۷۴۳۵۔ سیدہ ام رافعؓ دختر عثمان

ام رافع دختر عثمان بن خلدہ بن مخلد انصاریہ از بنوزریق۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۴۳۶۔ سیدہ ام رافعؓ

ام رافع ان کا نام سلمٰی تھا۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو پایا۔ ہم ان کا ذکر پہلے کر آئے ہیں۔ لیث نے ہشام بن سعد سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عبیداللہ بن وہب سے انہوں نے ام رافع سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم سے دریافت کیا یارسول اللہ میں نماز کیسے شروع کروں فرمایا جب تو کھڑی ہو دس بار اللہ اکبر کہہ۔ جب تو یہ کلمہ کہے گی تو اللہ فرمائے گا یہ میرے لئے ہے پھر سبحان اللہ وبحمدہ دس بار کہہ۔ اس پر بھی اللہ فرمائے گا یہ بھی میرے لئے ہے پھر اللہ تعالیٰ کی دس بار حمد کر۔ اس پر اللہ کہے گا یہ میرے لئے ہے۔ پھر تو دس بار معافی طلب کر اس پر اللہ کہے گا میں نے تجھے معاف کیا۔

اس حدیث کو عطاف بن خالد نے زید بن اسلم سے انہوں نے ام رافع سے روایت کیا کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس کا اللہ تعالیٰ مجھے اجر دے آپ نے فرمایا جب تو نماز کے لئے کھڑی ہو تو دس بار سبحان اللہ دس بار الحمد للہ دس بار لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر دس بار اور استغفر اللہ دس بار کہہ جب تو سبحان اللہ' الحمد للہ' لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہے گی تو خدا کہے گا کہ یہ میرے بارے میں ہے لیکن جب تو استغفر اللہ کہے گی تو اللہ فرمائے گا میں نے تجھے معاف کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۳۷۔سیدہ ام رافعؓ دختر عبداللہ

ام رافع دختر عبداللہ بن نعمان بن عبید انصاریہ۔از بنو مالک بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور بیعت کی۔

۷۴۳۸۔سیدہ ام ربعہؓ دختر خذام

ام ربعہ دختر خذام۔بقول ابوموسیٰ ام ربعہ خنساء دختر خذام کی کنیت معلوم ہوتی ہے۔

قاضی ابوالخیر عمر بن محمد بن عبداللہ بن عزیزہ نے شجاع اور احمد سے جو علی بن شجاع کے لڑکے تھے انہوں نے محمد بن اسحٰق حافظ سے انہوں نے احمد بن محمد بن زیاد سے انہوں نے عباس بن محمد دوری سے انہوں نے احمد بن یونس سے انہوں نے ابوبکر بن عیاش سے انہوں نے یعقوب بن عطا سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ خذام کی بیوی ربعہ کو اپنے خاوند سے نفرت تھی۔وہ حضور اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور شکایت کی۔آپ نے میاں بیوی میں تفریق فرمادی اور پھر ابولبابہ نے ان سے نکاح کرلیا۔

یہ حدیث جو یعقوب سے مروی ہے۔حدیث غریب ہے باقی تمام روایات میں خنساء کا نام مذکور ہے۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۳۹۔سیدہ ام ربیعؓ دختر اسلم

ام ربیع دختر اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ زوجہ بردع بن زید ظفری یزید بن بردع کی والدہ تھیں بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۴۴۰۔سیدہ ام ربیعؓ

ام الربیع۔یعیش بن صدقہ بن علی نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن بن شعیب سے انہوں نے احمد بن سلیمان سے انہوں نے عفان سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ ام الربیع نے کسی آدمی کو زخمی کردیا مقدمہ حضور اکرم ﷺ کے سامنے پیش ہوا۔حضور اکرم ﷺ نے قصاص کا حکم دیا۔ام الربیع نے کہا یارسول اللہ!کیا آپ مستغاث علیہا سے قصاص لیں گے فرمایا اے ام ربیع!یہ کتاب اللہ کا حکم ہے ام ربیع نے پھر کہا یارسول اللہ خدا کے لئے قصاص نہ لیجئے۔ام ربیع کا اصرار جاری رہا تا آنکہ دوسری پارٹی دیت قبول کرنے پر رضامند ہوگئی۔اس پر آپ نے فرمایا بعض اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں جب وہ اللہ کے نام کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی براءت کا انتظام فرمادیتا ہے۔اس روایت میں اسی طرح مذکور ہے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ام ربیع نے قسم کھائی تھی کہ وہ قصاص نہیں لینے دے گی۔واللہ اعلم

۷۴۴۱۔سیدہ ام رعلہ قشیریہؓ

ام رعلہ قشیریہ۔جعفر مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے انہوں نے باسناد ضعیف اوزاعی سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن

عباس سے روایت کی کہ ایک خاتون کے جن کا نام ام رعلہ قشیریہ تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ وہ بڑی فصیح البیان تھیں انہوں نے گزارش کی۔ "السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' ہم عورتیں گھروں میں محصور ہیں اور مردوں کے تسلط اور تغلب کا نشانہ ہیں ان کی اولاد کو پالتی ہیں اور ان کی آسائش کا انتظام کرتی ہیں۔ ہمارے بڑے بڑے لشکروں میں کوئی حصہ نہیں۔ وہ طریقہ بتایئے جس سے ہمیں اللہ کا قرب حاصل ہو۔" حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں چاہیے کہ راتوں کو اور صبح و شام کے دوران میں اللہ کا ذکر کرو۔ آنکھوں کو نیچا رکھو اور آواز کو آہستہ رکھو۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۴۲۔ سیدہ ام رمثہؓ

ام رمثہ غزوۂ خیبر میں موجود تھیں۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مجھے ان کے بارے میں اس کے سوا اور کچھ معلوم نہیں۔

ابوجعفر نے باسنادہ یوسف سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے سلسلے میں جنہیں حضور اکرمؐ نے خراج خیبر سے خصوصی حصہ عطا کیا تھا ام رمثہ کے بارے میں روایت کیا کہ حضورؐ نے انہیں چالیس وسق دیئے تھے۔

۷۴۴۳۔ سیدہ ام رومانؓ دختر عامر

ام رومان دختر عامر بن عویمر بن عبدشمس بن عتاب بن اذینہ بن دھمان بن حارث بن غنم بن مالک بن کنانہ کنانیہ جو ابوبکر صدیق کی زوجہ اور حضرت عائشہ اور عبدالرحمٰن کی والدہ تھیں۔ زبیر نے ان کا سلسلہ نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور باقی لوگوں نے اس کی سخت ممانعت کی ہے اور لکھا ہے کہ اس پر اجماع ہے کہ ان کا تعلق بنوغنم بن مالک بن کنانہ سے ہے۔ ان کی وفات چھٹے سال ہجری کے ماہ ذی الحجہ میں ہوئی ایک روایت میں چوتھا اور ایک میں پانچواں سال ہجری مذکور ہے لیکن ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یہ دونوں روایات غلط ہیں کیونکہ ام رومان واقعہ افک کے وقت زندہ تھیں جو چھٹے سال ہجری ماہ شعبان میں واقع ہوا تھا۔ جب وہ فوت ہوئی تھیں تو حضور اکرمؐ قبر میں اترے تھے اور دعائے مغفرت فرمائی تھی۔

حضور اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا تھا کہ جسے بہشت کی حورعین دیکھنے کی خواہش ہو وہ ام رومان کو دیکھ لے۔

حضرت ابوبکر کے نکاح میں آنے سے پہلے ام رومان عبداللہ بن سنجرہ بن جرثومہ الخیر بن غادیہ بن مرۃ الازدی کی زوجیت میں تھیں۔ ان سے ان کا ایک بیٹا ہوا جس کا نام طفیل تھا ابوبکر سے ان کی دو اولادیں ہوئیں۔ حضرت عائشہ اور عبدالرحمٰن۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ نے ہجرت کی تو نبی کریمؐ کی صاحبزادیاں اور ہمارا خاندان مکے میں ہی رہ گیا تھا۔ جب آپ مدینے میں ٹھہر گئے تو آپ نے زید بن حارثہ اور اپنے مولیٰ ابو رافع کو دو اونٹ اور پانچ سو درہم دے کر (زادِ سفر اور سواری کی خرید کے لئے) روانہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر نے اپنے اہل خاندان کے لانے کے لئے عبداللہ بن اریقط کو دو یا تین اونٹ دے کر ان کے ساتھ کر دیا اور اپنے بیٹے عبداللہ کو لکھا کہ میری والدہ مجھے اور اسماء کو روانہ کرا دیں۔ ہم سب مل جل کر ایک ساتھ وہاں سے نکلے طلحہ بھی ہجرت کرنا چاہتے تھے۔ وہ بھی ساتھ ہو لئے۔

زید بن حارثہ اور ابو رافع نے جناب فاطمہ ام کلثوم ام ایمن اور ام المومنین سودہ کو ساتھ لیا اور مدینے پہنچ گئے حضور اکرمؐ تعمیر مسجد اور اپنے لئے حجرے بنوا چکے تھے۔ اپنے خاندان کو وہاں ٹھہرایا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الزاء

۷۴۴۴۔ سیدہ ام زفرؓ

ام زفر۔ یہ وہ خاتون ہیں جنہیں جنون کی شکایت تھی۔ ابن جریج نے حسین بن مسلم سے انہوں نے طاؤس سے روایت کی کہ حضورؐ کے پاس دیوانے یا وہ لوگ جن پر جنوں کا تسلط ہوتا لائے جاتے آپ ان کے سینوں پر ضرب لگاتے اور وہ ٹھیک ہو جاتے۔ اسی طرح کی ایک عورت لائی گئی۔ آپ نے اس کے سینے پر ضرب لگائی لیکن وہ شفایاب نہ ہو سکی فرمایا۔ وہ دنیا میں اسی طرح رہے گی مگر آخرت میں اس کے لئے بھلائی ہے۔

ابن جریج کا قول ہے کہ انہیں عطاء نے بتایا کہ میں نے ام زفر کو دیکھا وہ ایک طویل القامت حبشن تھیں جنہیں میں نے کعبے کی سیڑھی پر دیکھا نیز عبدالکریم نے حسن سے روایت کی کہ انہوں نے لوگوں سے سنا کہ ایک دیوانی عورت تھی جس کے بھائی حضور اکرم کے پاس آئے اور صورت حال بیان کی فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو میں دربار خداوندی میں دعا کرتا ہوں وہ ٹھیک ہو جائے گی لیکن اگر وہ موجودہ حالت میں رہنے کو تیار ہو تو وہ آخرت کے حساب کتاب سے بچ جائے گی۔ جب بھائیوں نے بہن کو بتایا تو اس نے کہا مجھے اسی حال میں رہنے دو تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۴۵۔ سیدہ ام زفرؓ حضرت خدیجہ کی نائن

ام زفر۔ ام المومنین خدیجہ کی نائن تھیں جو عمر رسیدہ حبشن تھیں اور جناب خدیجہ کے زمانے میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھیں۔

عطاء نے ابن ابو رباح سے روایت کی کہ ابن عباس نے مجھے کہا آیا تم پسند کرو گے کہ میں تمہیں ایک جنتی عورت دکھاؤں میں نے کہا ضرور دکھایئے انہوں نے کہا یہ حبشن حضور اکرم کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میں ننگی ہو جاتی ہوں میرے لئے دعا فرمایئے آپ نے فرمایا اگر تو راضی برضا رہے تو جنت عطا ہوگی اور اگر میں تو دعا کرتا ہوں اللہ تجھے شفا بخشے گا۔ اس عورت نے راضی برضا ہونے کو ترجیح دی اس شرط پر کہ جب اسے مرگی کا دورہ پڑے تو وہ ننگی نہ ہو۔ آپ نے دعا فرمائی۔

اور ابن جریج نے عطاء سے روایت کی کہ میں نے کعبے کی سیڑھی پر ایک سیاہ فام عورت کو دیکھا۔ ابو موسیٰ نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے ممکن ہے یہ خاتون وہی ہوں جن کا راویوں نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابو موسیٰ نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور ابن عباس اور ابن جریج کی حدیث بیان کیا ہے اور ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں خواتین ایک ہیں اور وہ حدیث جسے ابو موسیٰ نے اس ترجمے میں ابن جریج سے روایت کیا ہے اسے ابو عمر نے پہلے ترجمے میں بیان کیا ہے لیکن ان کے اس قول سے کہ یہ خاتون حضرت خدیجہ کے زمانے میں حضور اکرم ﷺ

کی خدمت میں آتی تھیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ اول الذکر سے مختلف ہیں الا یہ کہ انہیں مرگی کا دورہ بعد میں پڑنا شروع ہو گیا ہو۔ واللہ اعلم

۷۴۴۶۔ سیدہ ام زیادؓ اشجعیہ

ام زیاد اشجعیہ جو حشرج کی دادی تھیں۔ یحییٰ بن ابوالرجاء نے اذناباسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے رافع بن سلمہ اشجعی سے انہوں نے حشرج بن زیاد اشجعی سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کی کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر ۶۶ خواتین اسلامی لشکر کے ساتھ تھیں جب رسول خدا کو علم ہوا تو ہمیں بلا بھیجا اور دریافت فرمایا کس کی اجازت سے تم شامل لشکر ہوئی ہو ہم نے حضور کے چہرے پر ناراضگی کے آثار ملاحظہ کئے۔ عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس دوائیں ہیں جن سے زخمیوں کی مرہم پٹی کی جائے گی۔ تیر اندازوں کو تیر اٹھا اٹھا کر دیں گی پیاسوں کو ستو پلائیں گی سپاہ کو جوش دلانے کے لئے رجز خوانی کریں گی اور فی سبیل اللہ ان کی امداد کریں گی۔ اس پر ہمیں اجازت مل گئی۔

جب خیبر فتح ہوا تو خواتین کو مردوں کے برابر کھجوریں دی گئیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۴۷۔ سیدہ ام زیدؓ دختر حرام

ام زید دختر حرام بن عمرو صاحبۃ الجمل انصاریہ از بنو مالک۔ انہوں نے بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۴۴۸۔ سیدہ ام زیدؓ دختر سکن

ام زید دختر سکن بن عتبہ بن عمرو بن خدیج انصاریہ از بنو حشم۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۴۴۹۔ سیدہ ام زیدؓ

ام زید۔ اسباط نے سدی سے روایت کی کہ انصار میں ام زید نامی ایک خاتون تھی جو اپنے شوہر سے لڑ پڑی اور چاہا کہ اپنے سسرال چلی جائے جب خاوند نے بیوی کو روکا تو اس خاتون کے اعزہ اور اس کے شوہر میں جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا چنانچہ اس موقعہ پر درج ذیل آیت نازل ہوئی۔

و ان طائفتان من المومنین اقتتلو فا صلحوا بینھما میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ خاتون ماقبل الذکر خواتین سے ہیں یا ان کے علاوہ ہیں کیونکہ ان کا نسب نہیں بتایا گیا تا کہ اس معاملہ پر غور کیا جا سکتا۔ ہم نے احتیاط کے طور پر ان کا ذکر کر دیا ہے تا کہ تحقیق کی جا سکے۔

۷۴۵۰۔ سیدہ ام زینبؓ دختر فریعہ

ام زینب۔ ان کا نام حبیبہ دختر فریعہ تھا اور وہ ام زینب دختر نبیط بن جابر ہیں۔ عبداللہ بن ادریس نے محمد بن عمارہ سے انہوں نے ام زینب سے روایت کی کہ ابوامامہ نے میری والدہ اور خالہ کو حضور اکرم ﷺ کی تحویل میں دیا اور آپ کو سونے کی بالیاں جن

میں موتی جڑے ہوئے تھے دیں تا کہ ان سے ہمارے لئے زیور تیار کئے جاسکیں۔ ہم پیشتر ازیں حبیبہ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۵۱۔ سیدہ ام زینبؓ

ام زینب۔ حضور اکرمؐ نے ان کے لئے دعا فرمائی تھی۔

عطاف بن خالد نے اپنے والد خالد بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد زبیر بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن رذیح بن ذؤیب سے انہوں نے اپنے والد ذؤیب سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کا ایک وفد ام زینب کے پاس سے گزرا اور انہوں نے ام زینب کی والدہ کی ایک دری اٹھالی۔ ام زینب دربار رسالت میں حاضر ہوئیں اور شکایت کی کہ اہل وفد ان کی والدہ کی دری اٹھالائے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے حکم دیا کہ دری واپس کردی جائے۔ اس کے بعد آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے لڑکے اللہ تجھے برکت دے اور تجھے اپنی ماں کے لئے مبارک فرمائے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب السین

۷۴۵۲۔ سیدہ ام سالمؓ اشجعیہ

ام سالم اشجعیہ۔ ابوبکر بن ابی عاصم نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن محمد سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن فورک سے انہوں نے ابوبکر بن ابی عاصم سے انہوں نے عقبہ بن مکرم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حبیب بن ابوثابت سے انہوں نے ایک آدمی سے انہوں نے ام سالم اشجعیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور وہ ایک قبہ میں تھیں فرمایا یہ کتنا خوبصورت ہوتا اگر اس میں مردہ نہ ہوتا ام سالمؓ کہتی ہیں اس پر میں نے مردے کی تلاش شروع کردی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۵۳۔ سیدہ ام سارہؓ

ام سارہ اور بروایتے سارہ جو قریش کی ایک آزاد کنیز تھیں۔ ان کا ذکر انس کی حدیث میں آتا ہے۔ قتادہ نے انس سے روایت کی کہ ام سارہ قریش کی ایک آزاد کردہ کنیز تھیں۔ وہ حضور ﷺ کی خدمت میں کسی ضرورت کے لئے آئیں پھر ایک آدمی نے ام سارہ کو ایک رقعہ دے کر ایک آدمی کے ساتھ مکے روانہ کیا تا کہ اس کے اہل وعیال کی حفاظت کی جائے اس پر یہ آیت اتری یا یھا الذین امنو الا تتخذوا عدوی وعدو کم اولیآء ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

ابونعیم لکھتے ہیں کہ میں کسی آدمی کو نہیں جانتا جس نے ام سارہ کو صحابیات میں شمار کیا ہو سوائے ابن مندہ کے اور جنہوں نے ان کے اسلام کا ذکر کیا ہو۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ اس قصے کا تعلق حاطب بن ابی بلتعہ کے ساتھ ہے جنہوں نے اہل مکہ کو بذریعہ خط حضور اکرمؐ کے مکے پر حملے کے بارے میں اطلاع دی تھی اور پھر رسول اکرم نے حضرت علی اور زبیر کو اس عورت کے تعاقب میں روانہ کیا تھا اور انہوں

نے اسے روضہ خاخ کے پاس پکڑ لیا تھا۔

۷۴۵۴۔سیدہ ام السائبؓ انصاریہ

ام السائب یا ام المسیب انصاریہ۔ابوالفضل بن ابوالحسن مخزومی نے باسناد ہم ابویعلی سے انہوں نے قواریری سے انہوں نے یزید بن زریع سے انہوں نے حجاج الصواف سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ ام السائب کے گھر میں تشریف لے گئے اور وہ کانپ رہی تھیں آپ نے وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ! بخار کا بھلا نہ ہو بخار کی وجہ سے کانپ رہی ہوں فرمایا ام سائب بخار کو برا بھلا مت کہو۔یہ بنی آدم کی خطاؤں کو یوں زائل کر دیتا ہے۔جس طرح لوہار کی بھٹی لوہے کے زنگ کو۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۵۵۔سیدہ ام السائبؓ نخعیہ

ام السائب نخعیہ۔انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۵۶۔سیدہ ام سبرہؓ

ام سبرہ۔ان کی حدیث کے اسناد میں کچھ شبہ ہے۔محمد بن اسحٰق ثقفی نے قتیبہ سے انہوں نے رشدین سے انہوں نے ابوبکر انصاری سے انہوں نے سبرہ سے انہوں نے والدہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص وضوء نہ کرے اس کی نماز نہیں ہوتی اور جو اللہ کو یاد نہ کرے اس کا (کامل) وضوء نہیں ہوتا جو انصار سے محبت نہیں کرتا اس کا خدا اور مجھ پر ایمان اکارت جائے گا۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۵۷۔سیدہ ام سعدؓ انصاریہ

ام سعد انصاریہ۔یہ خاتون کبشہ دختر رافع بن عبید بن ثعلبہ ام سعد بن معاذ ہیں۔ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۵۸۔سیدہ ام سعدؓ دختر ربیع انصاریہ

ام سعد دختر ربیع انصاریہ۔ہم ان کا نسب ان کے بیٹے کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔یہ خاتون سعد کے بعد فوت ہوئی تھیں۔ام سعد ام خارجہ کی جو زید بن ثابت کی زوجہ تھیں ہمشیرہ ہیں۔ان کا ذکر تو صحابیات میں ملتا ہے لیکن ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۵۹۔سیدہ ام سعدؓ دختر زید

ام سعد دختر زید بن ثابت انصاریہ۔ایک روایت میں انہیں زید بن ثابت کی زوجہ بتایا گیا ہے محمد بن زاذان ان کی حدیث کے راوی ہیں۔ایک روایت میں ہے کہ راوی کو ان سے سماع حاصل نہیں کیونکہ ان دونوں میں عبداللہ بن خارجہ حائل ہے۔
محمد بن عبداللہ بن عمار موصلی نے عثمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عنبسہ کوفی سے انہوں نے محمد بن زاذان سے انہوں نے

ام سعد دختر زید بن ثابت سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم فصد کراؤ تو خون کو دفن کر دو۔ اور ان سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں آئینہ اور سرمہ دانی ساتھ رکھتے تھے اور ان سے محمد نے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کے لئے ایک سیر اور غسل کے لئے ایک صاع (تقریباً تین سیر) پانی کافی ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۰۔ سیدہ ام سعدؓ دختر سعد بن ربیع

ام سعد دختر سعد بن ربیع بن ابوزہیر از بنو حارث بن خزرج ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ابونعیم نے ان کا اور قبل الذکر خاتون میں فرق کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے (ح) ابوموسیٰ نے حبیب بن محمد بن احمد سے انہوں نے احمد بن محمد بن نعمان سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن علی سے انہوں نے حسین بن محمد بن حماد سے انہوں نے عمرو بن ہشام حرانی سے انہوں نے محمد بن مسلمہ سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے داؤد بن حصین سے روایت کی کہ میں اور ام سعد کا پوتا موسیٰ بن سعد اس خاتون کے پاس پڑھتے تھے اور ابوبکر کی گود میں ایک یتیم بچی تھی میں نے ام سعد کے سامنے پڑھا **والذین عقدت ایمانکم** انہوں نے کہا نہیں یوں پڑھو: **والذین عاقدت ایمانکم** یہ آیت ابوبکر اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰن کے بارے میں اس وقت نازل ہوئی جب عبدالرحمٰن نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تو ابوبکر نے قسم کھائی کہ وہ عبدالرحمٰن کو اپنی وراثت سے محروم کر دیں گے بعد میں جب اسلام قبول کر لیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۱۔ سیدہ ام سعدؓ ابوسعید خدری کی والدہ

ام سعد ابوسعید خدری کی والدہ تھیں۔ ان کے راوی ان کے بیٹے ابوسعید ہیں۔ قتیبہ نے ابن ابوالرجال سے انہوں نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ میری والدہ نے مجھے حضور اکرمؐ کے پاس بھیجا۔ آپ نے فرمایا جو شخص خدا سے دولت طلب کرتا ہے خدا اسے دولت عطا کرتا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۲۔ سیدہ ام سعدؓ بن عبادہ

ام سعد بن عبادہ۔ حضور اکرمؐ کے عہد میں فوت ہوئیں۔ زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ سعد نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہوگئی ہے اور اس نے منت مانی تھی جو وہ پوری نہ کر سکی۔ فرمایا تم اس کی طرف سے پوری کر دو۔

قعنبی نے باسنادہ قعنبی سے انہوں نے مالک سے انہوں نے سعید بن عمرو بن شرحبیل بن سعید بن سعد بن عبادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ سعد بن عبادہ حضور اکرمؐ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے۔ اس اثنا میں مدینہ میں ان کی والدہ کا آخری وقت آ گیا۔ لوگوں نے ان سے وصیت کے بارے میں کہا انہوں نے کہا وصیت مال کے بارے میں کی جاتی ہے اور مال میرا نہیں سعد کا ہے چنانچہ وہ سعد کی واپسی سے پہلے فوت ہوگئیں۔ جب واپسی پر سعد کو اس کا علم ہوا

تو انہوں نے کہا اگر میں اپنی ماں کی طرف سے راہ خدا میں کچھ خیرات کروں تو کیا اسے کچھ فائدہ پہنچے گا آپ نے فرمایا ہاں اس پر جناب سعد نے ایک احاطہ کا نام لے کر صدقہ کر دیا۔

کئی راویوں نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید بن ابو عروبہ سے انہوں نے ابن مسیّب سے روایت کی کہ ام سعد حضور اکرم کی غیر حاضری میں فوت ہو گئیں واپسی پر آپ نے ان کی نماز پڑھی حالانکہ ام سعد کو فوت ہوئے کم وبیش مہینہ گزر چکا تھا ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۳۔ سیدہ ام سعدؓ دختر مرہ

ام سعد دختر مرہ بن عمرو جہنیہ۔ یہ ابو نعیم کا قول ہے۔ ابن مندہ نے سعد بن عمرو لکھا ہے اور یہی درست ہے ابو عمر نے ام سعید دختر عمرو الجہنیہ تحریر کیا ہے اور ایک روایت میں دختر عمیر مذکور ہے اور اس امر پر سب کا اتفاق ہے کہ کافل الیتیم کی راوی یہی خاتون ہیں۔

یزید بن زریع نے محمد بن عمرو سے انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے ام سعد دختر مرہ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی یتیم کی کفالت اختیار کی۔ یتیم ان کے اپنے خاندان کا ہو یا کسی اور خاندان کا وہ جنت میں میرے ساتھ اکٹھا ہو گا جس طرح کہ انگشت شہادت اور درمیان کی انگلی ساتھ ساتھ ہیں۔

اسی حدیث کو محمد بن بشر نے محمد بن عمرو سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے ام سعد دختر عمرو بن مرہ سے اور ابن عیینہ نے صفوان سے انہوں نے ام سعد دختر مرہ زہریہ سے روایت کیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۴۔ سیدہ ام سفیانؓ دختر ضحاک

ام سفیان بن ضحاک۔ ان کا شمار صحابیات میں کیا گیا ہے لیکن بغیر از ثبوت چنانچہ طبرانی اور جعفر مستغفری نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے ہدبہ بن خالد سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے موسیٰ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ام سفیان سے روایت کی کہ ایک یہودی عورت حضرت عائشہ کے پاس آیا کرتی تھیں اور جب بات چیت کر چکنے کے بعد اٹھتی تو کہتی خدا آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے جب رسول اکرم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ سے ذکر کیا فرمایا یہ تو اہل کتاب کے بارے میں ہے پھر سورج کو گرہن لگ گیا آپ نے فرمایا۔ اعـــوذ بالله من عذاب القبر.

ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے بھی ابن مندہ پر ان کے ذکر سے استدراک کیا ہے لیکن چونکہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے استدراک بے محل ہے۔

۷۴۶۵۔ سیدہ ام سلمہؓ دختر ابوامیہ

ام سلمہ دختر ابوامیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشیہ مخزومیہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں۔ ان کا نام ہند

تھا اور ان کے والد کا عرف زاد الرکب تھا اور حضور اکرم ﷺ سے پہلے وہ ابو سلمہ بن عبد الاسد مخزومی کی زوجیت میں تھیں۔ وہاں ان کے بطن سے سلمہ، عمر، درہ اور زینب پیدا ہوئیں جب ام سلمہ فوت ہو گئے تو حضور نے ان سے نکاح کر لیا۔ انہوں نے حبشہ اور مدینہ کو ہجرت کی۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے انہوں نے اپنے والد اسحاق بن یسار سے انہوں نے سلمہ بن عبد اللہ بن عمرو بن ابو سلمہ سے انہوں نے اپنی دادی ام سلمہ سے روایت کی کہ جب ابو سلمہ نے ہجرت مدینے کی تیاری کی تو اپنے لئے ایک اونٹ کا بندوبست کیا اور مجھے اور میرے بیٹے سلمہ کو اس پر سوار کر کے مہار پکڑ لی اور مدینے کو نکل کھڑا ہوا۔ جب اسے میرے قبیلے کے لوگوں نے دیکھا تو انہوں نے اسے روکا یہ تیری خواہش ہے جس نے تجھے ہجرت پر مجبور کیا ہے۔ رہا معاملہ تیری زوجہ کا وہ کیوں گھر کو چھوڑے اور تو اسے شہروں میں لئے پھرے اس پر انہوں نے اونٹ کی مہار اس کے ہاتھ سے چھین لی اور مجھے پکڑ لیا اس صورت حال سے بنو عبد الاسد بپھر گئے اور سلمہ کا رخ کیا اور کہنے لگے کہ ہم اپنے بیٹے کو اس کی ماں کے پاس نہیں رہنے دیں گے جب تم نے اس کی بیوی کو شوہر سے چھین لیا ہے چنانچہ ابو سلمہ کے اہل قبیلہ نے میرے بیٹے سلمہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے اپنے ساتھ لے گئے مجھے میرے قبیلہ والوں نے قابو کر لیا اور میرا شوہر ابو سلمہ مجھے چھوڑ کر خود مدینے چلا گیا اور اس طرح ہم تینوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔

اب میری یہ حالت تھی کہ میں روزانہ صبح اٹھ کر ابطح کے مقام پر آ جاتی اور شام تک وہاں بیٹھی روتی رہتی کم و بیش ایک سال اسی حال میں گزر گیا تا آنکہ ایک دن ایک شخص جس کا تعلق میرے بنو عم (بنو مغیرہ) سے تھا وہاں سے گزرا اور اسے میری حالت پر رحم آ گیا۔ اس نے میرے قبیلے سے کہا کیا تم اس بے بس عورت کو چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہو تم نے اسے خاوند اور بیٹے ہر دو سے جدا کر دیا چنانچہ میرے اہل قبیلہ نے اجازت دے دی اور کہا کہ اگر تم چاہتی ہو تو اپنے شوہر کے پاس جا سکتی ہو۔ اسی دوران میں بنو عبد الاسد نے میرا بیٹا بھی مجھے لوٹا دیا۔ میں نے اونٹ کا بندوبست کیا بیٹے کو گود میں لیا اور اپنے شوہر کے تعاقب میں چل دی۔ میں بالکل اکیلی تھی اور کوئی رفیق سفر نہ تھا۔ میں نے دل میں کہا خدا کرے کہ مجھے کوئی رفیق سفر مل جائے تا آنکہ میں اپنے شوہر تک پہنچ جاؤں۔

جب میں تنعیم میں پہنچی تو اتفاق سے میری ملاقات عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ سے ہو گئی جو بنو عبد الدار کا بھائی تھا۔ انہوں نے کہا اے ابو امیہ کی بیٹی کہاں جا رہی ہو۔ میں نے کہا اپنے شوہر کے پاس مدینے جا رہی ہوں پوچھا کیا تمہارا کوئی رفیق سفر ہے میں نے کہا سوائے اللہ اور اس بچے کے اور کوئی نہیں کہا پھر تو تمہاری کوئی منزل نہیں۔ اس نے اونٹ کی مہار پکڑ لی اور مجھے لے کر روانہ ہو پڑا بخدا میں نے عرب بھر میں ایسا شریف النفس کوئی انسان نہیں دیکھا تھا جب منزل پر پہنچتا تو اونٹ کو بٹھاتا اور خود ایک طرف ہو کر درخت کے نیچے جا کر لیٹ جاتا پھر جب کوچ کا وقت آتا تو اونٹ کے پاس آ کر کجاوہ رکھتا۔ ہٹ کر ایک طرف کو کھڑا ہو جاتا اور مجھے کہتا کہ سوار ہو جاؤ۔ جب میں سوار ہو چکتی اور اونٹ پر جم کر بیٹھ جاتی۔ عثمان بن طلحہ آتا۔ اونٹ کی مہار پکڑ کر چل پڑتا اور جب منزل آتی تو ٹھہر جاتا۔ وہ اسی طریقے سے چلتا آیا تا آنکہ ہم مدینے پہنچ گئے۔ جب قبا میں اس نے عمرو بن عوف کی بستی دیکھی تو کہنے لگا تیرا خاوند یہیں ٹھہرا ہو گا اور فی الواقع ابو سلمہ وہیں ٹھہرا ہوا تھا چنانچہ خدا کا نام لے کر میں اس بستی میں اتر پڑی اور

عثمان بن طلحہ وہاں سے مکے کو لوٹ گیا وہ اکثر کہا کرتا کہ میں نے کوئی ایسا خاندان نہیں دیکھا جسے قبول اسلام کے بعد اتنی تکالیف پیش آئی ہوں جتنی کہ ابوسلمہ کے خاندان کو پیش آئیں اور خود میں نے بھی عثمان بن طلحہ جیسا کریم النفس رفیق سفر نہیں دیکھا ایک روایت کے مطابق ام سلمہ وہ پہلی خاتون ہیں جو ہجرت کر کے مدینے آئیں واللہ اعلم اور ابوسلمہ کے بعد حضور اکرم ﷺ نے ان سے نکاح کیا۔

یعیش بن صدقہ فقیہ نے باسنادہ احمد بن شعیب سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے یزید سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت البنانی سے انہوں نے ابن عمر بن ابی سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی کہ جب ان کی عدت گزر گئی تو ابوبکر نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا مگر انہوں نے انکار کر دیا اس کے بعد حضور اکرمؐ نے حضرت عمرؓ کو نکاح کا پیغام دے کر بھیجا۔ اس کے جواب میں جناب ام سلمہ نے گزارش کی کہ اول تو میں غیرت مند عورت ہوں دوم یہ میں صاحب اولاد ہوں اور سوم یہ کہ میرے خاندان میں کوئی ایسا آدمی نہیں جو میرا وکیل یا کفیل ہو آپ نے عمر کو کہا کہ ام سلمہ کو میری طرف سے جا کر کہو کہ سوکنوں سے غیرت کے بارے میں جناب باری میں التجا کروں گا کہ یہ جذبہ تیرے دل سے نکال دے۔ اسی طرح تیری اولاد کی کفالت میں کروں گا اور تیرے خاندان میں کوئی شاہد و غائب نہیں تو اچھی بات ہے کہ کوئی بھی تیرے معاملات میں دخل انداز نہیں ہوگا۔ اس پر جناب ام سلمہ نے اپنے بیٹے عمر سے کہا اٹھو اور تم حضور اکرمؐ سے میرا نکاح کر دو چنانچہ یہ مہم اختصار سے انجام پذیر ہوئی۔

ارسلان بن یغان ابومحمد صوفی نے ابوالفضل بن طاہر بن سعید بن ابوسعید میہنی صوفی سے انہوں نے ابوبکر بن احمد بن علی بن خلف سے انہوں نے حاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوالعباس محمد بن یعقوب اصم سے انہوں نے حسن بن مکرم سے انہوں نے عثمان بن عمر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے انہوں نے شریک بن ابی نمر سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ میرے حجرے میں قیام فرما تھے کہ آیت تطہیر نازل ہوئی۔ ''انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت'' آپ نے خاتون جنت، حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین رضوان اللہ اجمعین کو بلوا بھیجا اور فرمایا۔ یہ میرے اہل بیت ہیں جناب ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں اہل بیت میں شامل نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا انشاء اللہ ضرور شامل ہو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۶۔ سیدہ ام سلمہؓ دختر ابوحکیم

ام سلمہ دختر ابوحکیم ایک روایت میں ام سلیم مذکور ہے اور ایک میں ام سلیمان ان کے نام کا علم نہیں ہو سکا ان سے یہ حدیث مروی ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے پیچھے بوڑھی خانہ نشین عورتوں کو نماز پڑھتے دیکھا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۷۔ سیدہ ام سلمہؓ دختر یزید بن سکن

ام سلمہ دختر یزید بن سکن۔ ان کا نام اسماء تھا۔ ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے عبد بن حمید سے انہوں نے ابونعیم (فضل بن دکین سے) انہوں نے یزید بن عبداللہ شیبانی سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے ام سلمہ انصاریہ

سے روایت کی کہ ایک عورت نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! ہمارے معمولات میں کون سا عمل ایسا ہے کہ ہمیں اس میں آپ کے فرمان کے خلاف نہیں چلنا چاہیے آپ نے فرمایا کسی کی موت پر بین نہ کرو' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں خاتون نے میرے چچا کی وفات پر بین کئے تھے۔ اب مجھے اس سلسلے میں اس کا بدلہ چکانا ہے۔ آپ نے منع فرمایا چنانچہ میں نے اس کے بعد نہ تو اس خاتون کا بدلہ چکایا اور نہ کسی اور ماتم پر بین کیا لیکن میرے بغیر تمام عورتیں بین کرتی رہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ بقول ابوعیسیٰ عبد بن حمید کا قول ہے کہ اسماء دختر یزید بن سکن ہی ام سلمہ ہیں۔

۷۴۶۸۔ سیدہ ام سلمیٰؓ بنت ابوامیہ

ام سلمیٰ دختر ابوامیہ۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوسعد محمد بن علی الکاتب اور ابوعلی حسن بن احمد سے انہوں نے ابومنصور عبدالرزاق بن احمد سے انہوں نے عبداللہ بن محمد ابوالشیخ سے انہوں نے زکریا ساجی سے انہوں نے محمد بن حارث بن مدلج مخزومی سے انہوں نے عمرو بن عثمان بن سہل بن ابی حثمہ سے روایت کی کہ انہوں نے ام سلمہ دختر ابوامیہ سے سنا کہ رسول کریم نے شوال میں نکاح کیا اور اسی مہینے میں شب زفاف منائی۔ ابوالشیخ نے کتاب النکاح میں اسی طرح بیان کیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ عمرو بن عثمان نے ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت کی اور شاید ام سلمہ نے حضرت عائشہ سے روایت کی۔ واللہ اعلم ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۹۔ سیدہ ام سلمیٰؓ

ام سلمیٰ۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ میرے خیال کے مطابق یہ خاتون ابورافع کی زوجہ ہیں۔

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابونضر سے انہوں نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن علی بن ابورافع سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ام سلمیٰ سے روایت کی کہ خاتون جنت بیمار پڑ گئیں اور پھر اسی مرض سے وفات پا گئیں۔ میں اس بیماری میں ان کی تیمار دار تھی۔ ایک دن ان کی حالت ایسی ہوگئی کہ اس بیماری کے دوران میں ان پر کبھی ایسی حالت طاری نہیں ہوئی تھی۔ حضرت علی کسی کام کے لئے گھر سے نکلے مجھ سے جناب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میرے غسل کا بندوبست کرو میں نے ان کی خواہش کی تعمیل کی چنانچہ انہوں نے نہایت اہتمام سے غسل کیا۔ پھر مجھ سے نئے کپڑے مانگے میں نے دیئے اور انہوں نے پہن لئے پھر مجھے کہا کہ میرا بستر مکان کے وسط میں لگادو۔ میں نے لگادیا وہ لیٹ گئیں منہ قبلے کی طرف کر کے اپنا دایاں ہاتھ دائیں گال کے نیچے رکھ لیا اور مجھے مخاطب کر کے کہا کہ میرا آخری وقت آ گیا ہے اور میں نے اپنا بدن نہا دھو کر پاک صاف کر لیا ہے اس لئے دوبارہ مجھے برہنہ نہ کیا جائے۔ اس کے بعد وہ فوت ہوگئیں جب حضرت علی واپس آئے تو میں نے ساری روئداد ان کے گوش گزار کر دی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۷۰۔ سیدہ ام سلیطؓ

ام سلیط۔ حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی اور غزوۂ احد میں شریک تھیں اور بقول حضرت عمر فاروق غازیوں کے لئے پانی کی مشکیں بھر کر لاتی تھیں۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۷۱۔ سیدہ ام سلیمؓ دختر سحیم

ام سلیم دختر سحیم۔ ان کا نام امہ یا امیہ دختر ابوالحکم غفاریہ تھا۔ ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۷۲۔ سیدہ ام سلیمؓ دختر ملحان

ام سلیم دختر ملحان بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاریہ خزرجیہ نجاریہ انس بن مالک کی والدہ تھیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے سہلہ کسی نے رمیلہ کسی نے رمیثہ کسی نے ملیکہ غمیصاء اور رمیصاء بھی لکھا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں یہ عورت مالک بن نضر جو کہ انس بن مالک کے والد تھے کی زوجہ تھی میاں بیوی میں ناچاقی ہوگئی اور مالک بن نضر شام چلا گیا اور وہیں مر گیا۔

اس پر ابوطلحہ انصاری نے ام سلیم کو نکاح کا پیغام بھیجا انہوں نے جواب میں کہلا بھیجا کہ میں خود تمہیں پسند کرتی ہوں اور تمہارے جیسے آدمی کو رد نہیں کیا جا سکتا لیکن میں مسلمان ہوں اور تم مشرک ہو اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو اسی کو میں اپنا مہر سمجھ لوں گی اور کسی اور چیز کا تقاضا نہیں کروں گی۔ ابوطلحہ مسلمان ہوگیا اور ام سلیم سے نکاح کر لیا۔ کچھ عرصے کے بعد خدا نے انہیں ایک لڑکا دیا جو بچپن ہی میں فوت ہوگیا اس کا نام ابوعمیر تھا چونکہ باپ اس سے پیار کرتا تھا اس لئے اس کی وفات سے ابوطلحہ کو بہت دکھ ہوا۔

بعد میں ان کے یہاں ایک اور بیٹا ہوا جس کا نام عبداللہ بن ابوطلحہ تھا پھر عبداللہ کو جوانی اور شادی کے بعد خدا نے انہیں اسحٰق دیا انہیں خدا نے برکت دی اور اسحٰق اور ان کے بھائیوں کی تعداد دس تھی اور سب نے اپنے باپ سے علم حاصل کیا۔

عمر بن محمد بن طبرزد وغیرہ نے ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن عبدالواحد بن حصین سے انہوں نے ابوطالب محمد بن محمد بن غیلان سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم سے انہوں نے ابوجعفر محمد بن مسلمہ واسطی سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت اور اسماعیل بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ ابوطلحہ نے ام سلیم کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ ام سلیم نے کہلا بھیجا اے ابوطلحہ کیا تم اتنا بھی نہیں جانتے کہ جس خدا کی تم پوجا کرتے ہو وہ لکڑی کا بنا ہوا ہے جو زمین سے اگتی ہے جسے حبشی بن فلاں کھینچ کر لے آتا ہے۔ ابوطلحہ نے جواب دیا ہاں میں جانتا ہوں۔ ام سلیم نے کہا لکڑی کو پوجتے تمہیں شرم نہیں آتی اور اگر تم اسلام قبول کر لو تو میں تم سے مہر طلب نہیں کروں گی ابوطلحہ نے کہا اچھا مجھے سوچنے دو چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد آ کر ابوطلحہ نے اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد ام سلیم نے اپنے بیٹے انس سے کہا اٹھو اور ابوطلحہ سے میرا نکاح پڑھا دو۔

یہ خاتون کئی غزوات میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ رہیں اور آپ سے کئی احادیث روایت کیں اور ان سے جناب انس نے روایت کی۔

کئی راویوں نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے روایت

کی کہ انہوں نے قتادہ کوانس بن مالک سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ ان کی والدہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یارسول اللہ! انس آپ کا خدمت گزار ہے۔اس کے لئے دعا فرمائیں آپ نے دعا فرمائی اے اللہ تو اس کے مال اور اولاد میں برکت دے اور جو کچھ تو اسے عطا کرے اسے اس کے لئے مبارک کر۔ام سلیم کا شمار عقل مند خواتین میں ہوتا تھا۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۷۳۔سیدہ ام سلیمانؓ دختر ابوحکیم

ام سلیمان یاام سلمہ یاام سلیم دختر ابوحکیم عدویہ وہی ہیں ام سلیمان بن ابی حثمہ۔ان سے عبداللہ بن طیب نے روایت کی کہ انہوں نے خانہ نشین (عمر رسیدہ) عورتوں کو آپ کے پیچھے نماز پڑھتے دیکھا۔تینوں نے ذکران کا ذکر کیا ہے۔اوران کا تذکرہ ام سلمہ میں کیا گیا ہے۔

۷۴۷۴۔سیدہ ام سلیمانؓ دختر عمرو

ام سلیمان بن عمرو الاحوص۔ان سے ان کے بیٹے سلیمان نے روایت کی کہ یحییٰ نے باسنادہ ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے علی بن مسہر سے انہوں نے یزید بن ابوزیاد سے انہوں نے سلیمان بن عمرو بن احوص سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ انہوں نے آپ کو جمرہ عقبہ کے پاس ایک خچر پر سوار دیکھا آپ کے ساتھ ایک اور آدمی تھا جو آپ کو لوگوں کے ہجوم سے دور رکھتا تھا مجھے بتایا گیا کہ یہ فضل بن عباس ہیں۔آپ نے ہجوم سے خطاب کر کے فرمایا اے لوگو! ایک دوسرے کو زخمی نہ کر دینا۔جب تم کنکریاں پھینکنے لگو تو چھوٹی کنکریاں پھینکو آپ وادی میں داخل ہوئے اور آپ نے سات کنکریاں پھینکیں اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے پھر آپ مڑ گئے۔

اس حدیث کے راوی کے بارے میں اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ اس کے راوی ان کے دادا سلیمان بن عمرو احوص ہیں بعض کے نزدیک ان کی والدہ ہیں بعض کہتے ہیں کہ سلیمان نے اپنے والد سے روایت کی بعض لوگوں نے ام سلیمان کو ام جندب بتایا ہے۔آگے چل کر ان کا ذکر انشاء اللہ آئے گا۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۷۵۔سیدہ ام سمرہؓ دختر جندب

ام سمرہ بنت جندب۔ان کا ذکر عبدالحمید بن جعفر کی حدیث میں ہے۔انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ام سمرہ کا خاوند مرگیا اوراس کا بیٹا سمرہ رہ گیا۔یہ خاتون اچھی خاصی خوبصورت تھیں۔جب مدینے آئیں تو انہیں نکاح کے پیغامات آنے شروع ہوگئے۔انہوں نے کہا میں اس شخص سے شادی کروں گی جو میرے بیٹے سمرہ کی کفالت اس کے زمانہ بلوغت تک اپنے ذمہ لے چنانچہ ایک انصاری نے اس شرط پر ان سے نکاح کرلیا اوراس کے ساتھ اس کے گھر میں رہنے لگ گئیں۔

اور حضور اکرم ﷺ کا دستور تھا کہ انصار کے جولڑکے بلوغت کو پہنچ جاتے آپ ان کو طلب فرماتے آپ نے انہیں بلایا۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۷۶۔ سیدہ ام سنانؓ اسلمیہ

ام سنان اسلمیہ ۔ان سے ابن عباس اوران کی بیٹی ثبیتہ بن حنظلہ نے روایت کی ابوسنان یزید بن حریث نے ثبیتہ دختر حنظلہ سے انہوں نے اپنی والدہ ام سنان اسلمیہ سے (جنہوں نے آپ سے بیعت کی تھی) روایت کی کہ میں نے خدمت اقدس میں حاضر ہوکر گزارش کی۔ مجھے آپ کے پاس آنے میں شرم محسوس ہورہی تھی اور میں اس وقت حاضر ہوئی ہوں جب ضرورت نے مجھے مجبور کر دیا آپ نے فرمایا اگر تو استغنا سے کام لیتی تو تیرے لئے بہتر ہوتا۔ان سے مروی حدیث یہ ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے اسلام پر بیعت کی۔اس دوران میں آپ کی نظر میرے ہاتھوں پر پڑ گئی فرمایا کیوں تم خواتین اپنے ناخن نہیں کٹواتی ہو۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ثبیتہ: ثاء پر پیش' باء پر زبر اور یاء اور آخر میں ثاء ہے۔

۷۴۷۷۔ سیدہ ام سنانؓ انصاریہ

ام سنان انصاریہ۔ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے علی بن ہارون سے انہوں نے یوسف قاضی سے انہوں نے محمد بن ابوبکر سے انہوں نے یزید بن زریع سے انہوں نے حبیب المعلم سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے تو انصار کی ایک خاتون ام سنان نے آپ سے ملاقات کی آپ نے فرمایا رمضان کے مہینے میں عمرہ ادا کرنا' حج کے یا میری معیت میں حج کے مساوی ہے۔ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۷۸۔ سیدہ ام سنبلہؓ اسلمیہ

ام سنبلہ اسلمیہ ۔ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔زید بن حباب نے عمرو بن قیظی بن شداد بن اسید المدنی سے انہوں نے سلیمان' زرعہ اور محمد بن حصین بن سنان بن سوار سے انہوں نے ام سنبلہ سے (جو ان کی دادی تھیں) روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ازواج مطہرات کو کوئی ہدیہ دینا چاہا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔اتنے میں حضور اکرم ﷺ تشریف لے آئے اور آپ نے فرمایا کہ ہدیہ قبول کرلو یہ ہماری اہل بادیہ سے ہے اور ہم اس کے اہل شہر ہیں آپ نے اس خاتون کو فلاں فلاں وادی بطور عطیہ کے دے دی۔ پھر ان سے عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب نے خرید لی اور انہیں ان کے بدلے میں چند اونٹ دے دیئے۔عمرو بن قیظی کہتے ہیں کہ انہوں نے ان میں سے بعض کو دیکھا تھا۔

اور سلیمان بن بلال اور عبدالعزیز بن ابی حازم وغیرہ نے عبدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے عبداللہ بن دینار بن مکرم اسلمی سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی کہ ام سنبلہ نے حضور اکرم کو کچھ ہدایا پیش کئے اور باقی حدیث اس طرح بیان کی۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۷۹۔ سیدہ ام سوادہؓ

ام سوادہ بن ربیع۔عبداللہ بن یزید خثعمی نے مسلم بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سوادہ بن ربیع سے روایت کی کہ وہ اپنی والدہ

کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے ان کی والدہ کو چند بکریاں عطا کیں اور ہدایت فرمائی کہ اپنے بیٹوں کو کہنا کہ وہ اپنے ناخن کٹوا دیں تاکہ بکریوں کے تھنوں کو تکلیف نہ ہو۔ ان کا ذکر ابن الدباغ نے غسانی سے لیا ہے تاکہ ابوعمر پر استدراک کریں۔

۷۴۸۰۔ سیدہ ام سہلہؓ

ام سہلہ۔ عاصم بن عدی کی زوجہ تھیں اور بقول واقدی انہوں نے خیبر کے مقام پر سہلہ کو جنم دیا۔ ابن الدباغ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۸۱۔ سیدہ ام سیفؓ

ام سیف۔ یہ خاتون حضور اکرمؐ کے صاحبزادے ابراہیم کی رضاعی والدہ تھیں۔ ان کا ذکر انس کی حدیث میں آیا ہے۔

عاصم بن علی نے سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ آج رات کو میرے گھر میں بچہ پیدا ہوا جس کا نام میں نے اپنے جد امجد کے نام پر ابراہیم رکھا اور پھر میں نے اسے ام سیف کی تحویل میں دے دیا جو ابوسیف لوہار کی زوجہ تھیں حضور اکرمؐ اپنے صاحبزادے کو اٹھا کر ابوسیف کے گھر کو روانہ ہوئے میں حضور کے آگے نکل گیا اور جلدی جلدی چل کر ابوسیف کے گھر جا پہنچا اور وہ اپنی بھٹی کو گرم کر رہے تھے۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

باب الشین

۷۴۸۲۔ سیدہ ام شباثؓ

ام شباث۔ یہ ام منیع ہیں جن کا ذکر ہم ان کے بیٹے شباث کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۸۳۔ سیدہ ام شبیبؓ

ام شبیب۔ جو ضحاک بن سفیان کلابی کی زوجہ تھیں۔ زہری نے روایت کی کہ ضحاک بن سفیان کلابی نے رسول اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کو ام شبیب (جو ضحاک بن سفیان کی زوجہ ہے) کی بہن میں کوئی دلچسپی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۸۴۔ سیدہ ام شرحبیلؓ

ام شرحبیل دختر فروہ بن عمرو انصاریہ بیاضیہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے آپؐ سے بیعت کی۔

۷۴۸۵۔ سیدہ ام شریدؓ

ام شرید۔ ابوداؤد سجستانی نے موسیٰ بن اسماعیل سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے شرید سے روایت کی کہ میری ماں نے نذر مانی کہ وہ ایک مومن کنیز کو آزاد کرے گی میرے پاس ایک حبشی لونڈی ہے حضور نے فرمایا اسے

یرے سامنے لاؤ۔ جب وہ آئی تو آپ نے دریافت کیا تیرا رب کون ہے؟ اس نے جواب دیا اللہ آپ نے پھر پوچھا میں کون
وں۔ اس نے جواب دیا اللہ کے رسول۔ فرمایا جاؤ اسے آزاد کر دو یہ مومن ہے۔

۷۴۸۶۔ سیدہ ام شریکؓ دختر انس

ام شریک دختر انس بن نافع بن امرأالقیس بن زید انصاریہ اشہلیہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے بیعت کی۔

۷۴۸۷۔ سیدہ ام شریکؓ دختر جابر

ام شریک دختر جابر غفاریہ۔ احمد بن صالح مصری نے انہیں ازواج مطہرات میں شمار کیا ہے بقول ابن حبیب انہوں نے حضور
کرمؐ سے بیعت کی۔ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۸۸۔ سیدہ ام شریکؓ دختر خالد

ام شریک دختر خالد بن خنیس بن لوذان بن عبدود۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۴۸۹۔ سیدہ ام شریکؓ دوسیہ

ام شریک دوسیہ۔ مہاجرات سے ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ ابن مندہ (متاخر) نے ان کا ذکر
یا ہے اور انہیں ام شریک عامریہ سے مختلف قرار دیا ہے حالانکہ میرے نزدیک دونوں ایک ہیں اور ان کا ذکر آگے آئے گا اور
ب روایت میں انہیں دختر جابر لکھا ہے۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے عبدالاعلیٰ بن ابوالمساور قرشی سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطاء سے
ہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ بنودوس کی ایک خاتون نے جن کا نام ام شریک تھا ماہ رمضان میں اسلام قبول کیا اب انہیں
سی ایسے شخص کی تلاش تھی جو انہیں حضور اکرم ﷺ کے پاس لے چلے۔ اتفاقاً ان کی ایک یہودی سے ملاقات ہوگئی۔ اس نے
چھا اے ام شریک تم فکر مند کیوں ہو؟ انہوں نے کہا مجھے کسی ایسے آدمی کی تلاش ہے جو مجھے دربار رسالت میں لے چلے۔ یہودی
نے کہا واہ یہ بھی کوئی مشکل کام ہے۔ آؤ میں تمہیں لے چلتا ہوں۔ راوی نے ساری حدیث بیان کی۔

ابن مندہ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ ابونعیم نے بھی اسے بیان کیا ہے اور پھر اس کے ساتھ وہ حدیث بھی بیان کی ہے
ے کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ ام شریک کے دل میں اسلام قبول کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ ان کا
ق قریش کے قبیلے بنو عامر بن لوئی سے تھا اور ابوالعکر دوسی کی زوجہ تھی چنانچہ وہ اسلام لے آئیں۔ اس کے بعد ان کا معمول تھا
۔ چپکے چپکے قریش کے گھروں میں جا کر انہیں اسلام کی طرف مائل کرتیں جب قریش کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے انہیں پکڑ کر
پنے قبیلے میں بھیج دیا راوی نے یہ حدیث مکمل طور پر بیان کی ہے اور اس سے اس امر پر استدلال کیا ہے کہ اس خاتون کا تعلق بنو
مر سے تھا۔

ابن اسحٰق نے بھی اس حدیث کو ابن مندہ کی طرح بیان کیا ہے اور اس کا عنوان رکھا ہے ''ام شریک دوسیہ کا اسلام'' واللہ اعلم ابوعمر نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ شاید وہ انہیں ام شریک عامریہ سمجھے ہیں۔

۷۴۹۰۔ سیدہ ام شریکؓ قریشیہ

ام شریک قریشیہ عامریہ از بنو عامر بن لوی۔ ان کا نام غزیہ یا براویتے غزیلہ دختر دودان بن عوف بن عمرو بن عامر بن رواحہ بن حجیر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی تھا۔ ابن کلبی نے ان کا نسب رواحہ تک اسی طرح بیان کیا ہے۔ اس سے آگے رواحہ بن منقذ بن عمرو بن معیص بن عامر بن لوی لکھا ہے۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نسب یوں بیان ہوا ہے۔ ام شریک دختر عوف بن عمرو بن جابر بن ضباب بن حجیر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی ایک روایت میں ہے کہ یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے اپنا نفس حضور اکرم کو بخشا تھا۔ ایک اور روایت میں کسی اور خاتون کا ذکر ہے جنہوں نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کیا تھا بلکہ اس سلسلے میں کئی خواتین کا ذکر ہے جنہوں نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کیا چنانچہ بعض سیرت نگاروں نے ایسی خواتین کو ازواج مطہرات میں شمار کیا ہے لیکن اس بات میں راویوں نے اتنی گڑبڑ پیدا کی ہے کہ اس طرح کی روایات کو درست قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔

یہ خاتون ابوالعکر بن سمی بن حارث ازدی کی زوجہ تھیں۔ جہاں انہوں نے شریک نامی ایک بیٹا جنا ایک اور روایت میں ہے کہ ان کے شوہر کا نام طفیل بن حارث تھا لیکن پہلی روایت درست ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔

ایک روایت میں ام شریک انصاریہ مذکور ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ان سے نکاح کیا لیکن دخول کی نوبت نہ آئی کیونکہ آپ نے انصار کی غیرت کو ناپسند فرمایا۔

عبدالوہاب بن حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے روح سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے ام شریک سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ لوگ دجال کے ڈر سے پہاڑوں میں جا چھپیں گے ام شریک نے دریافت کیا یا رسول اللہ اس موقعہ پر عرب کہاں ہوں گے؟ فرمایا ان کی تعداد تھوڑی ہوگی۔

ام شریک سے ابن مسیب نے روایت کی کہ آپ نے انہیں چھپکلی کے مارنے کا حکم دیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۹۱۔ سیدہ ام شیبہؓ ازدیہ

ام شیبہ ازدیہ مکیہ۔ حماد بن سلمہ نے ان کی حدیث عبدالملک بن عمیر سے روایت کی اور وہ حدیث حسن ہے آداب مجلس کے بارے میں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الصاد

۷۴۹۲۔ سیدہ ام صابرؓ

ام صابر دختر نعیم بن مسعود اشجعی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ کا زمانہ پایا۔ اس خاتون نے اپنے والد سے روایت کی ان سے

ابراہیم بن صابر نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ام صابر کے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ لڑائی ایک طرح کا دھوکا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۹۳۔ سیدہ ام صبیحؓ

ام صبیح۔ ان کی حدیث کے راوی ان کے بیٹے صبیح بن سعید نجاشی ہیں۔ ان کا بیان ہے ان کا نام عنبہ تھا کہ آپ نے بدل کر عنقودہ بنا دیا۔ ابن ماکولا نے ذکر کیا ہے۔ عنبہ: نون اور باء کے ساتھ ہے۔

۷۴۹۴۔ سیدہ ام صبیہؓ

ام صبیہ جہنیہ۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ بقول ابوعمر خولہ دختر قیس نام تھا اور بعض نے کچھ اور بتایا ہے۔ یہ خاتون خارجہ بن حارثہ بن رافع بن مکیث کی دادی تھیں۔ ان کے حدیث کے راوی اہل مدینہ ہیں۔ یحیٰ بن محمود بن باسنادہ اذ نا ابو بکر بن عمرو سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے ابونعمان بن خربوذ سے انہوں نے ام صبیہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ پانی کے ایک برتن سے وضو کیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مسند میں خولہ دختر قیس کے ترجمے میں لکھا ہے کہ وہ جناب حمزہ کی زوجہ تھیں اور ان سے الدنیا خضرة حلوة مروی ہے اور ام حبیبہ جہنیہ کا ترجمہ علیحدہ تحریر کیا ہے اور ان سے وضو والی حدیث روایت کی ہے اور یہ ان کا معمول ہے کہ وہ ایک ہی حدیث کو دو دو تین تین بلکہ اس سے بھی زیادہ تراجم میں ذکر کرتے رہتے ہیں۔ واللہ اعلم

باب الضاد

۷۴۹۵۔ سیدہ ام الضحاکؓ دختر مسعود

ام الضحاک دختر مسعود یہ انصاریہ حارثیہ غزوہ خیبر میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھیں۔ انہیں مال غنیمت سے مردوں کے برابر حصہ ملا تھا حزام بن محیصہ اور سہل بن ابوحثمہ ان کے راوی تھے۔

زہری نے حزام بن محیصہ سے انہوں نے ام ضحاک سے روایت کی آپ نے فرمایا کہ کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کو ذلیل نہ سمجھے خواہ وہ اسے بکری کا کھر ہی بھیجے۔ تینوں نے ان ذکر کیا ہے۔

۷۴۹۶۔ سیدہ ام ضمیرہؓ

ام ضمیرہ۔ حضور اکرمؐ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ ابن وہب نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ ضمیرہ کے پاس سے گزرے اور وہ رو رہی تھیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیوں رو رہی ہو انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ! مجھے اپنی والدہ سے علیحدہ کر دیا گیا ہے آپ نے فرمایا والدہ اور اس کی اولاد میں تفریق نہ کی جائے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

باب الطاء

۷۴۹۷۔سیدہ ام طارق سعد بن عبادہ کی آزاد کردہ کنیز

ام طارق۔سعد بن عبادہ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ابوالفرج بن ابوالرجاء نے باسنادہ ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے میسب بن واضح سے انہوں نے ابواسحق فزاری سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے جعفر بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ام طارق سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ ہمارے ہاں تشریف لائے آپ نے کئی بار اندر آنے کی اجازت مانگی مگر ہم نے جواب نہ دیا آپ واپس چلے گئے۔اس پر سعد نے کہا تم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤ۔آپ کو سلام کہو اور آپ کو بتا دینا کہ ہم اس لئے خاموش رہے تھے کہ آپ ہمیں بار بار بلائیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۹۸۔سیدہ ام طارق

ام طارق۔حضور اکرمؐ نے خیبر کی پیداوار سے انہیں چالیس وسق فرمائے تھے۔اسے جعفر نے باسنادہ ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے۔ابوموسیٰ نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۹۹۔سیدہ ام الطفیل ابی بن کعب کی اہلیہ

ام الطفیل جو ابی بن کعب کی زوجہ تھیں۔ان سے محمد بن ابی بن کعب' عمارہ بن عمیر اور بشر بن سعید نے روایت کی......اور یاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسحٰق بن عیسیٰ سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے بکیر سے انہوں نے بشر بن سعید سے انہوں نے ابی بن کعب سے روایت کی کہ عمر بن خطاب کا مجھ سے ایک ایسی بیوہ عورت کے بارے میں جھگڑا ہو گیا جو حاملہ ہو میں یہ کہتا تھا کہ وہ وضع حمل کے بعد ہی نکاح کر سکتی ہے۔اس پر ام الطفیل نے کہا کہ حضور اکرمؐ نے حضرت عمر کی ام ولد سبیعہ اسلمیہ کو وضع حمل کے بعد نکاح کی اجازت دی تھی۔

سعید بن ہلال نے مروان بن عثمان سے انہوں نے عمارہ بن عامر بن حزم الانصاری سے انہوں نے ام الطفیل سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت نصیب ہوئی۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۰۔سیدہ ام طلیق

ام طلیق جو ابوطلیق کی زوجہ تھیں۔مختار بن فلفل نے طلیق بن حبیب سے انہوں نے ابوطلیق سے روایت کی کہ ان کی زوجہ ام طلیق نے انہیں کہا (ان کے پاس ایک اونٹ تھا اور ایک اونٹنی تھی) کہ مجھے اپنا اونٹ دو تا کہ میں حج کر آؤں۔میں نے کہا اونٹ کو تو میں نے فی سبیل اللہ روک رکھا ہے اس کے بعد ام طلیق نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کونسی عبادت حج کے برابر ہو سکتی ہے فرمایا ماہ رمضان میں عمرہ۔ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب العین

۷۵۰۱۔سیدہ ام عامرؓ اشہلیہ

ام عامر اشہلیہ۔انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور ان سے ابوسفیان مولیٰ ابن ابواحمد نے واقدی کی حدیث روایت کی۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۲۔سیدہ ام عامرؓ دختر جراح

ام عامر بن جراح ابوعبیدہ فہری۔اس خاتون کا تعلق بنوحارث بن فہر سے تھا۔انہوں نے اسلام قبول کیا۔یہ جعفر کا قول ہے جو انہوں نے خلیفہ بن خیاط سے لیا ہے۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۳۔سیدہ ام عامرؓ دختر سوید

ام عامر دختر سوید۔بقول ابوموسیٰ جعفر نے صرف ان کا نام لینے پر اکتفا کیا اور زیادہ کچھ نہیں لکھا۔

۷۵۰۴۔سیدہ ام عامرؓ دختر کعب انصاریہ

ام عامر دختر کعب انصاریہ ان سے لیلیٰ نے جوخبیب بن عبدالرحمٰن کی آزاد کردہ کنیز تھیں روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آؤ اور کھاؤ انہوں نے گزارش کی یارسول اللہ! میں تو روزے سے ہوں آپ نے فرمایا کہ جب کسی روزہ دار کے سامنے کوئی کھا رہا ہو تو اللہ کے فرشتے اس شخص پر رحمت بھیجتے ہیں۔ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۵۔سیدہ ام عامرؓ دختر واثلہ

ام عامر بن واثلہ ابوالطفیل یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ ابوبکر قاضی سے انہوں نے ابوکریب سے انہوں نے معاویہ بن ہشام سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے جابر الجعفی سے انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریمؐ کو فتح مکہ کے دن دیکھا اور حضور اکرمؐ کے سفید رخسار اور سیاہ بالوں کو ابھی تک نہیں بھول سکے۔انہوں نے والدہ سے پوچھا یہ کون ہیں؟ ماں نے کہا یہ رسول کریم ہیں۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۶۔سیدہ ام عامرؓ دختر یزید بن سکن

ام عامر دختر یزید بن سکن انصاریہ اشہلیہ ابوعمر لکھتے ہیں اگر یہ نام درست ہے تو یہ خاتون اسماء دختر یزید بن سکن ہیں اور ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے البتہ ان کی کنیت میں اختلاف ہے یا یہ خاتون اسماء کی ہمشیرہ ہیں۔

ایک روایت میں ام عامر دختر سعید بن سکن ہے۔ان کا نام فکیہہ تھا اور ان کے بارے میں اکثر علماء کا یہی قول ہے۔اس بنا پر یہ خاتون اسماء دختر یزید بن سکن کی عم زاد ہیں اور بقول ابوعمر انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔

اسی طرح ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام ام عامر دختر سعید بن سکن لکھا ہے لیکن بقول ابونعیم یہ ان کا وہم ہے

کیونکہ یہ خاتون دختر یزید بن سکن ہیں اور اس باب میں ابو عمر ابن مندہ کے قول کی تائید کرتے ہیں اور اسے درست قرار دیتے ہیں۔

ان کی حدیث ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو عامر سے انہوں نے ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ اشہلی سے انہوں نے ام عمرو دختر یزید بن سکن سے (جنہیں حضور اکرم کی بیعت نصیب ہوئی) روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کے لئے جب آپ فلاں محلے کی مسجد میں تھے عرق لائیں اور آپ نے نوش جان فرمایا پھر بغیر کلی کے نماز ادا کی۔

اس حدیث کو داؤد بن حصین نے ابوسفیان مولیٰ ابن ابی احمد سے انہوں نے ام عامر سے روایت کی کہ یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے عورتوں میں سب سے پہلے آپ سے بیعت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۷۔ سیدہ ام عبداللہؓ بن انس

ام عبداللہ بن انس از اولاد عبداللہ بن انیس۔ یہ خاتون کعب بن مالک کی زوجہ تھیں۔ ان کی حدیث کو وہب نے عمرو بن حارث سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبداللہ بن انیس سے انہوں نے اپنی والدہ سے (جو کعب بن مالک کے پاس تھیں) روایت کی کہ کعب مسجد نبوی میں بیٹھے اشعار پڑھ رہے تھے کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور کعب نے ایسی چپ سادھ لی گویا ان کی روح قبض ہوگئی فرمایا پڑھتے جاؤ چپ کیوں ہو گئے ہو چنانچہ انہوں نے پڑھنا شروع کر دیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۸۔ سیدہ ام عبداللہؓ بن اوس

ام عبداللہ بن اوس جو شداد بن اوس انصاریہ کی ہمشیرہ تھیں۔ ابومنصور بن مکارم المؤدب نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے ابوبکر غسانی سے انہوں نے ضمرہ بن حبیب سے انہوں نے ام عبداللہ ہمشیرہ شداد بن اوس سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو افطار کے وقت دودھ بھیجا۔ یہ سخت گرمی کا زمانہ تھا اور دن بہت لمبے تھے۔ آپ نے ام عبداللہ کے قاصد کو واپس کر دیا اور دریافت فرمایا کہ ام عبداللہ سے پوچھو کہ اس نے یہ دودھ کہاں سے لیا۔ ام عبداللہ نے جواب دیا کہ یہ دودھ ان کی بکری کا ہے۔ آپ نے دودھ لانے والے کو پھر واپس کر دیا اور فرمایا کہ ام عبداللہ سے پوچھ کر بتاؤ کہ بکری کہاں سے آئی تھی۔ انہوں نے کہلا بھیجا کہ میں نے اپنے روپوں سے خریدی تھی۔ جب آپ کو اطمینان ہو گیا تو دودھ لے لیا۔

دوسرے دن ام عبداللہ نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر التماس کی یا رسول اللہ کل کی گرمی اور دن کی طوالت کی وجہ سے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا تھا لیکن آپ کے سوال و جواب میں پریشان ہوگئی آپ نے فرمایا انبیا کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ پاک چیز کھائیں اور نیک عمل کریں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۹۔ سیدہ ام عبداللہؓ دختر بشر

ام عبداللہ بن بشر۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن بشر نے روایت کی۔ ابوالفضل عبداللہ بن احمد طوسی نے ابوداؤد طیالسی

سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یزید بن خمیر سے انہوں نے عبداللہ بن بشر سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم ہمارے گھر تشریف لائے میری ماں نے ایک دری بچھائی۔ آپ اس پر بیٹھ گئے۔ پھر میری ماں کھجوریں لائی۔ آپ تناول فرما رہے تھے اور گٹھلیاں انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان رکھ کر پھینک رہے تھے پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور پی کر اس شخص کو دیا جو دائیں جانب بیٹھا تھا اس کے بعد میری ماں نے گزارش کی یارسول اللہ! ہمارے لئے دعائے خیر فرمایئے حضور اکرمؐ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا "اے اللہ جو رزق تو نے انہیں دیا ہے اس میں برکت فرما' ان کے گناہ معاف کر اور ان پر رحم کر۔" اس کے بعد ہم ہمیشہ ہی اس دعا کا اثر محسوس کرتے رہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۰۔ سیدہ ام عبداللہؓ دوسیہ

ام عبداللہ دوسیہ انہیں حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ زہری نے ان کی حدیث روایت کی کہ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔ آپ نے فرمایا ہر اس بستی میں جہاں ایک امام اور چار آدمی موجود ہوں جمعہ فرض ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۱۔ سیدہ ام عبداللہؓ از بنوزہرہ

ام عبداللہ از بنوزہرہ۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ جعفر نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے لیکن کوئی روایت بیان نہیں کی۔

۷۵۱۲۔ سیدہ ام عبداللہؓ بن عامر

ام عبداللہ بن عامر بن ربیعہ۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ان کا نام ام عبداللہ دختر ابی حثمہ لکھا ہے اور یہی خاتون ام عبداللہ بنت عامر بن ربیعہ ہیں۔ ابن مندہ لکھتے ہیں کہ انہوں نے ان کا ذکر ان کے بیٹے یا ان کے شوہر کے ترجمے میں کیا ہے۔ یہ گفتگو ابوموسیٰ کی ہے لیکن ان کا استدراک بلاوجہ ہے کیونکہ ابن مندہ نے ان کا ترجمہ علیحدہ لکھا ہے اور ان کے بیٹے یا شوہر کے تراجم میں انہیں شامل نہیں کیا۔

۷۵۱۳۔ سیدہ ام عبداللہؓ دختر عمر بن خطاب

ام عبداللہ بن عمر بن خطاب۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ عبداللہ بن عمر نے اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کی ایک روایت میں ہے کہ ان کی والدہ کا نام زینب دختر مظعون تھا۔

۷۵۱۴۔ سیدہ ام عبداللہؓ ابوموسیٰ اشعری کی اہلیہ

ام عبداللہ زوجہ ابوموسیٰ اشعری۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے سہم بن منجاب سے انہوں نے قرثع سے روایت کی کہ انہوں نے ابوموسیٰ اشعری کو کہتے سنا اور ان کی بیوی خاموش تھیں کیا تم نے سنا تھا جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا

بیوی نے جواب دیا ہاں میں نے سنا تھا پھر وہ خاموش رہیں۔ جب ابوموسیٰ فوت ہو گئے تو ان کی بیوی سے پوچھا گیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا۔ انہوں نے جواب دیا آپ نے اس شخص پر لعنت بھیجی تھی جس نے سر مونڈا' کپڑا پھاڑا یا منہ نوچا تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۵۔سیدہ ام عبداللہؓ دختر نبیہ

ام عبداللہ دختر نبیہ بن حجاج سہمیہ جو عمرو بن عاص کی زوجہ تھیں اور ان کے بیٹے عبداللہ بن عمرو کی والدہ تھیں۔ حضور اکرمؐ نے ان سے ایک بار فرمایا کیا اچھا خاندان ہے جو ابوعبداللہ ام عبداللہ اور عبداللہ پر مشتمل ہے۔ اس خاتون سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی اور عبدالملک بن قدامہ نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ ام عبداللہ بن عمرو نبیہ بن حجاج کی دختر تھیں اور حضور اکرمؐ کو دل و جان سے چاہتی تھیں۔ ایک دن حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے پوچھا ام عبداللہ! کہو کیا حال ہے انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ بہ خیر و عافیت ہوں لیکن میرا بیٹا عبداللہ تو تارک دنیا ہو گیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۶۔سیدہ ام عبداللہؓ نعیم بن نحام کی اہلیہ

ام عبداللہ۔ نعیم بن نحام کی زوجہ تھیں۔ عروہ بن زبیر نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ وہ اپنے والد حضرت عمر کے پاس گئے اور کہا کہ میں نے نعیم بن نحام کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ چلیں اور اس سے میرے نکاح کے بارے میں گفتگو کریں۔ حضرت عمر نے کہا میں نعیم کو تم سے بہتر جانتا ہوں۔ اس کا ایک یتیم بھتیجا ہے اور میں باور نہیں کر سکتا کہ وہ اپنا گوشت (رشتہ) چھوڑ دے اگر یہ کام کرنا چاہتے ہو تو اپنے چچا زید بن خطاب کو لے جاؤ۔ ہم وہاں گئے اور میرے چچا نے ان سے بات کی مجھے ایسا معلوم ہوا کہ نعیم نے حضرت عمر کی بات سن لی تھی انہوں نے ہمیں بہ طیب خاطر خوش آمدید کہا اور حضرت عمر کے مقام اور شرف کا ذکر کیا اس کے بعد نعیم نے کہا کہ میرا ایک بچہ یتیم بھتیجا ہے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ میں غیروں کے گوشت کو اپنے ساتھ ملالوں اور اپنے گوشت کو چھوڑ دوں۔ اس موقعہ پر اس کی ماں گھر کے ایک کونے سے بول پڑی بخدا یہ معاملہ اس وقت تک طے نہیں ہو سکتا جب تک کہ رسول اکرمؐ اس بات میں اپنا فیصلہ نہ دیں کیا تم بنو عدی کی ایک بیوہ کو اپنے فاتر العقل بھتیجے کے لئے روک رکھو گے۔ (یا راوی نے ضعیف کا لفظ استعمال کیا تھا) اس کے بعد وہ خاتون حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور واقعہ بیان کیا اس کے بعد آپ نے نعیم کو بلایا اور انہوں نے وہی بات کہی جو عبداللہ بن عمر سے کہہ چکے تھے۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ تم اپنوں سے صلہ رحمی کرو اور اپنی بیوہ کی رضامندی بھی حاصل کرو کیونکہ ان دونوں رشتوں کا اس معاملہ میں حصہ ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۷۔سیدہ ام عبدالحمیدؓ رافع بن خدیج کی اہلیہ

ام عبدالحمید۔ رافع بن خدیج کی زوجہ تھیں۔ ان سے یحییٰ بن عبدالحمید بن رافع بن خدیج نے روایت کی کہ رافع غزوۂ احد میں

یا خیبر میں ایک تیر سے زخمی ہو گئے وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ آپ وہ تیر ان کے سینے سے کھینچ کر نکال دیں۔ آپ نے فرمایا صرف تیر ہی نکالوں یا روئی بھی اگر تو چاہے تو تیر نکال لیتا ہوں اور روئی کو رہنے دیتا ہوں اور میں قیامت کے دن شہادت دوں گا کہ تم شہید ہو۔ جناب رافع نے اس مشورے سے اتفاق کیا اور آپ نے ان کا تیر کھینچ کر نکال دیا۔ ان کا زخم مندمل ہو گیا اور وہ امیر معاویہ کے عہد تک زندہ رہے۔ پھر وہ زخم کھل گیا اور اس وجہ سے فوت ہو گئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۸۔ سیدہ ام عبدالرحمٰنؓ بن اذینہ

ام عبدالرحمٰن بن اذینہ ان سے وہ حدیث مروی ہے جس کا مخرج اہل کوفہ ہیں انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم رمی جمار کرو تو چھوٹے چھوٹے کنکریاں استعمال کرو۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۹۔ سیدہ ام عبدالرحمٰنؓ دختر ابوسعید خدری

ام عبدالرحمٰن دختر ابوسعید خدری۔ عبدالعزیز بن محمد نے محمد بن ابوحمید سے انہوں نے ہند دختر سعد بن ابراہیم بن ابوسعید خدری سے انہوں نے اپنی پھوپھی یعنی ام عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ابوسعید کی عیادت کے لئے ہمارے گھر تشریف لائے ہم نے بکری کا بازو کھانے کو پیش کیا آپ نے اس سے تناول فرمایا پھر آپ نے نماز ادا فرمائی اور کلی نہیں کی۔ ان کا ذکر ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۷۵۲۰۔ سیدہ ام عبدالرحمٰنؓ بن طارق

ام عبدالرحمٰن بن طارق بن علقمہ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے ابو عاصم سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عبیداللہ بن ابی یزید سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن طارق سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ دار یعلی کے ایک مکان میں تشریف لاتے اور کعبے کی طرف منہ کر کے دعا کرتے پھر آپ کے ساتھ ہم باہر نکلتیں۔ آپ دعا فرماتے۔ ہم اسلام قبول کر چکی تھیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۲۱۔ سیدہ ام عبدالرحمٰنؓ بن کعب

ام عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک۔ جعفر نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی اگر یہ خاتون کعب بن مالک کی بیٹی نہیں ہیں تو پھر یہ کوئی اور خاتون ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۲۲۔ سیدہ ام عبدؓ دختر سود بن قویم

ام عبد دختر سود بن قویم بن صاہلہ ہذلیہ۔ یہ خاتون بقول ابوعمر عبداللہ بن مسعود کی والدہ تھیں اور ان کا نام اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف مضاف نہیں تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ام عبداللہ بن مسعود لکھا ہے اور ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی یہ دونوں ایک ہیں اور ابوعمر کا قول صحیح ہے کیونکہ حضور اکرم عبداللہ بن مسعود کو ابن ام عبد کہتے ہیں۔

ام عبد نے حضور اکرمؐ سے روایت کی کہ آپ دعائے قنوت قبل از رکوع پڑھتے تھے اور ابواسحٰق سبیعی نے مصعب بن سعد
روایت کی کہ حضرت عمر نے جن مہاجر عورتوں کو دو دو ہزار درہم دیئے تھے ان میں ام عبد بھی تھیں اور ابواسحٰق نے روایت ک
حضرت عمر نے ام عبد کا انتظار کیا تا کہ وہ اپنے بیٹے عتبہ بن عبداللہ کی نماز جنازہ ادا کریں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۲۳۔ سیدہ ام عبدؓ دختر حارث

ام عبد دختر حارث بن یزید ہذلی۔ جعفر نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۲۴۔ سیدہ ام عبسؓ دختر مسلمہ

ام عبس انصاریہ۔ محمد بن سعد نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ام عبس دختر مسلمہ سے اور ام محمد بن مسلمہ تحریر کیا۔
ان سے ابوعبس بن جبر بن عمرو نے نکاح کیا ان کی اولاد ہوئی۔ انہوں نے اسلام قبول کیا آپ سے بیعت کی اشیری نے ان ک
گیا ہے۔

۷۵۲۵۔ سیدہ ام عبیدؓ دختر سراقہ

ام عبید دختر سراقہ بن حارث بن عدی انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے آپؐ سے بیعت کی۔

۷۵۲۶۔ سیدہ ام عبیدؓ دختر صخر

ام عبید دختر صخر بن مالک۔ ابن جریج نے عکرمہ سے روایت کی کہ اسلام نے چار عورتوں اور ان کے سوتیلے بیٹوں کے درم
جو جاہلیت کے زمانے سے اپنی سوتیلی ماؤں کے خاوند بنے ہوئے تھے تفریق کی ایک حمنہ دختر ابوطلحہ بن عبدالعزیٰ بن عثمان
عبدالدار جو خلف بن اسد بن عاصم بن بیاضہ خزاعی کی زوجہ تھی۔ اس کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے اسود بن خلف نے اسے
بنالیا۔ دوسری فاختہ دختر اسود بن عبدالمطلب تھی جو امیہ بن خلف کی بیوی تھی۔ جس پر امیہ کی موت کے بعد اس کے بیٹے صفوان
امیہ نے قبضہ کرلیا تھا۔ تیسری ام عبید دختر صخر بن مالک بن عمرو بن عزیز تھی جو اسلت کی بیوی تھی اور خاوند کی موت کے بعد ابو
بن اسلت نے سنبھال لی تھی اور اسلت بنو انصار سے تھا چوتھی ملیکہ دختر خارجہ بن سنان بن ابی حارثہ تھی جو زبان بن سیار کی
تھی۔ جسے زبان کی وفات کے بعد منظور بن زبان نے بیوی بنالیا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا۔

زبان: زاء باء اور آخر میں نون ہے۔ سیار: سین اور یاء کے ساتھ ہے۔

۷۵۲۷۔ سیدہ ام عبیسؓ

ام عبیس۔ بقول زبیر ان کا تعلق بنو تیم بن مرہ سے تھا یہ کنیز تھیں جب اسلام قبول کیا تو مشرکین مکہ نے انہیں سخت تکال
دیں۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے خرید کر انہیں آزاد کر دیا۔ ان کی کنیت ان کے بیٹے عبیس بن کریز کے نام پر ہے۔۔۔۔۔ابو ج
نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابوبکر نے سات ایسے غلام
اور لونڈیوں کو جنہیں کفار تکلیفیں دیتے تھے خرید کر آزاد کیا۔ بلال، عامر بن فہیرہ، زنیرہ، بنو مؤمل کی ایک کنیز نہدیہ، ان کی لڑکی او

س ابوعمر ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔
عبیس: عین پر پیش باء پر زبر اور یاء کے ساکنہ کے بعد سین ہے۔

۷۵۔سیدہ ام عثمانؓ دختر خثیم

ام عثمان دختر خثیم خزاعیہ۔ وہب بن جریر نے اپنے والد سے انہوں نے ۔ں بن سعد سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ام
ن دختر خثیم سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم سے عقیقے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا لڑکے کے لئے دو
ن بکریاں اور لڑکی کے لئے ایک بکری۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ حدیث ام کرز کعبیہ کے نام سے معروف
۔

۷۵۔سیدہ ام عثمانؓ دختر سفیان

ام عثمان دختر سفیان ام بنوشیبہ اکابر۔ حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔ ان سے صفیہ دختر شیبہ نے روایت کی اور عبداللہ بن مسافع
اپنی والدہ سے انہوں نے ام عثمان سے۔
ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے روح سے اور ابونعیم سے انہوں نے ہشام بن ابوعبیداللہ
انہوں نے بدیل بن میسرہ سے انہوں نے صفیہ دختر شیبہ سے انہوں نے ام ولد شیبہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم
ؐ کو صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتے دیکھا اور فرماتے سنا کہ ابطح کی وادی کو تیز رفتاری سے طے کرنا چاہیے۔
حماد بن زید نے بدیل بن میسرہ سے انہوں نے مغیرہ بن حکیم سے انہوں نے صفیہ سے انہوں نے ایک عورت سے روایت کی
انہوں نے حضور اکرمؐ کو دیکھا اسی طرح حدیث بیان کی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۔سیدہ ام عثمانؓ دختر ابوالعاص

ام عثمان بن ابوالعاص ثقفی۔ ان کے بیٹے عثمان ان کی حدیث کے راوی ہیں۔ ان کی حدیث کو عبداللہ بن عثمان بن ابوسلیمان
ابن ابوسوید ثقفی سے انہوں نے عثمان بن ابوالعاص سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ وہ اس وقت حضور اکرم ﷺ
والدہ کے پاس موجود تھیں جب آپ کی ولادت ہونے کو تھی جب جناب آمنہ کو درد زہ شروع ہوا تو میں نے دیکھا کہ ستارے
ن کے قریب آرہے ہیں اور مجھے یوں لگا کہ ستارے مجھ پر گرنے والے ہیں جب آپ کی ولادت ہو چکی تو نور کا ایسا ظہور ہوا
جس کمرے میں ہم تھے وہ چمک اٹھا اور جدھر بھی نظر پڑتی تھی ہر طرف نور ہی نور تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۔سیدہ ام عجردؓ خزاعیہ

ام عجر دخزاعیہ۔ ان کا ذکر مثنیٰ بن صباح کی حدیث میں ہے جو انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے والد سے انہوں نے
سے روایت کی کہ انہوں نے ام عجر دخزاعیہ کو حضور اکرم ﷺ سے یہ بات دریافت کرتے سنا انہوں نے کہا یا رسول اللہ! زمانہ
یت میں جو باتیں ہم کیا کرتے تھے کیا وہ زمانہ اسلام میں کی جاسکتی ہیں؟ آپ نے پوچھا کوئی چیز بتاؤ۔ انہوں نے گزارش کی

مثلاً عقیقہ آپ نے فرمایاہاں اس رسم کی اجازت ہے۔ لڑکے کے لئے دو جوان بکریاں اور لڑکی کے لئے ایک یہ حدیث ام کرز کی حدیث کی طرح ہے۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے حدیث کے الفاظ نہیں لکھے انہوں نے صرف اتنا لکھا ہے کہ عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے دادا سے روایت کی اور بس۔ ہاں البتہ ابوعمر نے حدیث نقل کی ہے۔

۷۵۳۲۔سیدہ ام عصمہؓ عوصیہ

ام عصمہ عوصیہ۔ حضور اکرمؐ کی زیارت نصیب ہوئی اور ان سے ام الشعثاء نے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جب کسی مسلمان سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو وہ فرشتہ جو اس کے گناہوں کا شمار کرنے کے لئے مقرر ہے وہ تین ساعت تک کھڑا انتظار کرتا ہے کہ آیا وہ توبہ کرتا ہے یا نہیں۔ اگر توبہ کرے تو یہ گناہ قیامت کے دن اس کے خلاف پیش نہیں کیا جائے گا۔

سعید بن سنان نے اس حدیث ام الشعثاء سے اسی طرح روایت کیا ہے باقی لوگوں نے ان کا نام ام عطیہ لکھا ہے۔ واللہ علم ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۳۳۔سیدہ ام عطاءؓ زبیر کی کنیز

ام عطاء۔ زبیر بن عوام کی کنیز تھیں۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور روایت بھی ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے یعقوب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن عطاء بن ابراہیم سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے دادی سے روایت کی۔ بخدا میں اب بھی زبیر بن عوام کو سفید خچر پر سوار ہماری طرف آتا دیکھ رہی ہوں مجھے انہوں نے مخاطب ہو کر کہا اے ام عطاء حضور اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو منع فرمایا ہے کہ وہ اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ دنوں تک کھائیں۔ انہوں نے کہا پھر ہم اس گوشت کا کیا کریں جو دوست احباب ہدیۃً بھیج دیتے ہیں انہوں نے کہا ایسے گوشت کے بارے میں جو مناسب سمجھو کرو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۳۴۔سیدہ ام عطیہؓ انصاریہ خافضہ

ام عطیہ انصاریہ خافضہ (عورتوں کا ختنہ کرنے والی) جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول ابوموسیٰ ان ام عطیہ کا نام نُسیبہ تھا جس کا ذکر آگے آتا ہے اور ابوموسیٰ نے باسنادہ ولید بن صالح سے انہوں نے عبیداللہ بن عمرو بن عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عطیہ قرظی سے روایت کی کہ مدینے میں ایک ختانہ ام عطیہ نامی تھی حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ تھوڑا سا کاٹو اور زیادہ نہ تاکہ ظاہر درست رہے اور خاوند کو لذت محسوس ہو۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ یہ حدیث اس اسناد کے علاوہ بھی مروی ہے۔

۷۵۳۵۔سیدہ ام عطیہؓ انصاریہ

ام عطیہ انصاریہ۔ ان کا نام نسیبہ دختر حارث یا نسیبہ دختر کعب تھا۔ احمد بن زہیر سے مروی ہے کہ انہوں نے یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل سے سنا کہ انہوں نے ان کا نسب ام عطیہ انصاریہ نسیبہ دختر کعب لکھا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ یہ امر مشکوک ہے کیونکہ ام

عمارہ نسیبہ دختر کعب کو اہل بصرہ ام عطیہ کہتے تھے جو جلیل القدر صحابیات میں سے تھیں۔ مردوں کو غسل دیتیں اور غزوات میں شریک ہوتیں۔ محمد بن سیرین، ان کی ہمشیرہ حفصہ۔ عبدالملک، بن عمیر اور علی بن اقمر نے روایت کی۔

متعدد راویوں نے باسناد ہم ابوعیسیٰ ترمذی سے انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے خالد منصور اور ہشام سے (لیکن خالد اور ہشام نے محمد اور حفصہ سے اور منصور نے محمد سے انہوں نے ام عطیہ سے) روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی فوت ہوگئیں۔ آپ نے غسل دینے والی عورتوں کو حکم دیا کہ غسل دینے میں خیال رکھیں کہ تعداد بشرط ضرورت تین یا پانچ یا سات یعنی طاق ہو پہلے پانی اور بیر کے پتوں سے اور آخر میں کافور یا ایسی ہی کسی چیز کو پانی میں ملا دیا جائے اور جب فارغ ہو چکو تو مجھے بتانا بعد از فراغت ہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے ایک کپڑا ہماری طرف پھینکا اور فرمایا کہ اس سے اس کے بال باندھ دو۔

ابوعمر نے اس خاتون کا ذکر کنیتوں کے عنوان کے تحت کیا ہے لیکن تینوں نے حرف نون کے تحت ذکر کیا ہے۔

۷۵۳۶۔ سیدہ ام عطیہؓ عوصیہ

ام عطیہ عوصیہ۔ ایک روایت میں ام عصمہ مذکور ہے لیکن اول الذکر عام ہے انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ ان سے ابومہدی سعید بن سنان نے ام الشعثاء سے انہوں نے ام عصمہ عوصیہ سے جو بنوقیس کی ایک خاتون تھیں روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جب کسی مسلمان سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے یہ حدیث اس سے ام عصمہ کے ترجمے میں بیان ہو چکی ہے۔ غیر از سعید جن راویوں نے اس حدیث کو بیان کیا ہے انہوں نے ام عطیہ سے روایت کی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۳۷۔ سیدہ ام عفیفؓ دختر مسروح

ام عفیف دختر مسروح زوجہ حمل بن مالک بن نابغہ۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے عبداللہ بن احمد سے انہوں نے محمد بن عباد المکی سے انہوں نے محمد بن سلیمان بن مسمول سے انہوں نے عمرو بن تمیم بن عویم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ میری ہمشیرہ ملیکہ اور ہمارے قبیلے کی ایک عورت جس کا نام ام عفیف تھا حمل بن مالک بن نابغہ کی زوجیت میں تھیں۔ ملیکہ نے اپنی سوکن کو جو حاملہ تھی ڈنڈے سے مارا جس سے وہ زخمی ہوگئی اور حمل ساقط ہوگیا جب مقدمہ حضور اکرم کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے دیت ادا کرنے کا حکم دیا اور سقوط حمل کے لئے ایک غلام یا کنیز خرید کر آزاد کرنا پڑا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۳۸۔ سیدہ ام عفیفؓ نہدیہ

ام عفیف نہدیہ۔ حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی ان سے ابوعثمان نہدی نے یہ حدیث روایت کی کہ بیعت کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا کہ ہم تنہائی میں کسی غیر محرم سے گفتگو نہیں کریں گی اور مردوں پر سورۂ فاتحہ پڑھیں گی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۳۹۔سیدہ ام عقیلؓ

ام عقیل ان کے راوی ان کے بیٹے عقیل ہیں۔عبدالسلام بن حرب نے اسحٰق بن ابوفروہ سے انہوں نے عقیل سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی یارسول اللہ! ابوعقیل فوت ہوگیا ہے اور اس نے وصیت کی ہے کہ یہ اونٹ اللہ کی راہ میں دے دیا جائے لیکن وہ بہت دبلا ہے۔آپ نے فرمایا اے ام عقیل! تو عمرہ کر کہ ماہ رمضان میں اس کے ادا کرنے کا ثواب حج کے ثواب کے برابر ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔بقول ابن نعیم صحیح نام ام معقل ہے اور ان شآء اللہ ان کا ذکر ''میم'' میں آئے گا۔

۷۵۴۰۔سیدہ ام العلاءؓ انصاریہ

ام العلاء انصاریہ۔حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوکامل سے انہوں نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے ابن شہاب اور (ح) یعقوب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے خارجہ بن زید بن ثابت سے انہوں نے ام العلاء سے یہ خاتون ان کے قبیلے سے تھی یعقوب کہتے ہیں کہ انہیں اس خاتون نے بتایا کہ انہوں نے رسول کریم سے بیعت کی اور جس زمانے میں کہ مہاجرین کے لئے انصار کے گھروں پر قرعہ ڈالا گیا تو عثمان بن مظعون ان کے گھروں میں درآئے تھے۔ام العلاء کہتی ہیں کہ عثمان بن مظعون بیمار پڑ گئے ہم نے ان کی تیمارداری کی اور جب وہ فوت ہوگئے تو ہم نے انہیں ان کے ان کپڑوں ہی میں دفن کردیا جو انہوں نے پہن رکھے تھے۔

اتنے میں حضور اکرمؐ ہمارے یہاں تشریف لے آئے میں نے کہا اے ابوالسائب تجھ پر اللہ کی رحمت ہو۔میں اس امر کی شہادت دیتی ہوں کہ خدا نے تجھ پر فضل وکرم کیا ہے حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا تجھے اس پر اللہ کے فضل وکرم کا کیسے علم ہوا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس کا تو مجھے علم نہیں آپ نے فرمایا اسے اس کا یقین خدا کی طرف سے مرحمت ہوا ہے اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نوازے گا۔حقیقت یہ ہے کہ میں نبی ہوں لیکن کہہ نہیں سکتا کہ وہاں مجھے کیا پیش آئے گا یعقوب نے کہا ام العلاء کہنے لگی میں نے ارادہ کرلیا کہ آئندہ کسی آدمی کے بارے میں حسن ظن کا اظہار نہیں کروں گی۔اس سے میں حد درجہ افسردہ ہوئی اور سوگئی خواب میں دیکھا کہ عثمان کے لئے پانی کا ایک چشمہ جاری ہے میں حضورؐ کے پاس آئی اور خواب بیان کیا آپ نے فرمایا یہ اس کے اعمال ہیں۔

عمرو بن دینار نے آخرین میں زہری اور عبدالملک بن عمیر نے ام العلاء سے روایت کی کہ مرض مسلمانوں کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ جس خاتون کو یہ واقعہ پیش آیا وہ اس خاتون کے علاوہ کوئی اور خاتون تھیں ابن سکن کا قول ہے کہ جس ام العلاء نے خارجہ بن زید سے روایت کی وہ اس ام العلاء سے مختلف ہے جس نے عبدالملک بن عمیر سے روایت کی اور انہوں نے ایک تیسری ام العلاء کا ذکر کیا ہے جو ان دو کے علاوہ ہے۔ان کی حدیث کا مخرج اہل شام ہیں۔جب حضور اکرمؐ ان کی

عیادت کوتشریف لائے تھے اور ہم پیشتر ازیں بیان کر آئے ہیں۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۴۱۔سیدہ ام العلاءؓ حرام بن حکیم کی پھوپھی

ام العلاء حرام بن حکیم کی پھوپھی۔ان سے عبدالملک بن عمیر نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ام العلاء کی عیادت کوتشریف لائے فرمایا ام العلاء تجھے مبارک ہو کہ بیماری سے مسلمان کے گناہ ایسے ڈھل جاتے ہیں جس طرح آگ میں لوہے کا زنگ اتر جاتا ہے۔

اور اس حدیث کوحزام بن حکیم نے اپنی پھوپھی سے روایت کیا ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوعمر کا قول ہم ام العلاء انصاریہ کے ترجمے میں ابن سکن سے بیان کر چکے ہیں۔ابوعمر نے بھی ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان علیحدہ ترجمہ نہیں لکھا۔ واللہ اعلم

۷۵۴۲۔سیدہ ام علیؓ دختر خالد

ام علی دختر خالد بن تیم بن بیاضہ بن خفاف۔یہ وہ خاتون ہیں کہ بقول ابن کلبی ان کے گھر میں اذان کا حکم نازل ہوا۔عدوی کہتے ہیں کہ اہل حجاز میں اس کا کوئی قائل نہیں اور نہ ابن قداح اور نہ ابن مزروع اس کے قائل ہیں۔ابن دباغ نے انہیں ابوعلی سے ذکر کیا ہے۔

۷۵۴۳۔سیدہ ام عمارہؓ انصاریہ

ام عمارہ انصاریہ۔اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عبد بن حمید سے انہوں نے محمد بن کثیر سے انہوں نے سلیمان بن کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ام عمارہ سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی یارسول اللہ میں دیکھتی ہوں کہ قرآن میں ہر جگہ مردوں کا ذکر ہے اور کہیں بھی عورتوں کا نام نہیں آیا۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات الی آخرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے اس حدیث کو اس ترجمے میں ذکر کیا ہے اور ابوعمر نے ام عمارہ دختر کعب کے ترجمے میں۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابوعمر کے خیال میں دونوں ایک ہیں۔

۷۵۴۴۔سیدہ ام عمارہؓ دختر کعب انصاریہ

ام عمارہ دختر کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاریہ از بنو مازن۔ان کا نام نسیبہ تھا اور ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔یہی خاتون ام حبیب وعبداللہ ہیں۔ان کے شوہر کا نام زید بن عاصم تھا۔یہ خاتون بیعت عقبہ میں موجود تھیں اور اسی طرح اپنے دونوں بیٹوں اور شوہر کے ساتھ غزوۂ احد میں بھی موجود تھیں نیز بقول ابن اسحاق یہ بیعت رضوان میں بھی موجود تھیں جنگ یمامہ میں بھی موجود تھیں اور مردوں کے شبانہ بشانہ لڑیں ان کا ایک ہاتھ کٹ گیا تھا اور انہیں بارہ زخم لگے تھے۔

حضور اکرمؐ نے یہ حدیث روایت کی جب روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جائے تو فرشتے اس پر رحمت بھیجتے ہیں۔ان سے
عکرمہ مولیٰ ابن عباس نے روایت کی کہ انہوں نے آپ کے سامنے گزارش کی تھی یارسول اللہ ﷺ ہر جگہ مردوں کا ذکر آتا ہے
الی آخرہ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان کا نسب نہیں لکھا اور صرف ام عمارہ دختر کعب انصار
لکھا ہے اور ابونعیم نے الصائم اذا اکل والی حدیث ان سے روایت کی ہے اور ابن مندہ نے ان سے یہ حدیث روایت کی کہ
حضور اکرم ﷺ نے قربانی کا اونٹ قیام کی حالت میں ذبح فرمایا اور دعا فرمائی کہ اللہ سر منڈانے والوں پر رحم کرے چنانچہ ابن
مندہ اور ابونعیم نے اس خاتون ماقبل الذکر پر دو علیحدہ تراجم لکھے اور ابوعمر نے دونوں کو ایک گردانا ہے اگر ابن مندہ اور ابونعیم بھی
ان کا نسب لکھتے تو اندازہ لگایا جا سکتا کہ آیا یہ دونوں کو علیحدہ علیحدہ شمار کرتے ہیں یا ایک ہی۔واللہ اعلم۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۴۵۔سیدہ ام عمرؓ بن خلدہ

ام عمر بن خلدہ انصاریہ۔یحییٰ نے اذنا باسنادہ تا ضحی ابوبکر احمد بن عمرو سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے وکیع
سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے منذر بن جہم سے انہوں نے عمر بن خلدہ سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ
رسول اللہؐ نے حضرت علی ؓ کو منیٰ میں اس امر کی منادی کرنے کو روانہ فرمایا کہ آج کھانے پینے اور عورتوں سے میل ملاپ کا دن
ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۴۶۔سیدہ ام عمروؓ بن حریث

ام عمرو بن حریث۔ابوموسیٰ نے اذنا ابونصر احمد بن عمر غازی سے انہوں نے اسماعیل بن زاہر نیشاپوری سے انہوں نے قطان
سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر بن درستویہ سے انہوں نے یعقوب بن سفیان سے انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے یحییٰ بن
یمان سے انہوں نے اسماعیل بن ابوخالد سے انہوں نے عمرو بن حریث سے سنا کہ ان کی والدہ انہیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت
میں لے کر گئیں۔حضورؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کشائش رزق کی دعا فرمائی ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۴۷۔سیدہ ام عمروؓ زبیر بن عوام کی اہلیہ

ام عمرو۔زبیر بن عوام کی زوجہ۔ان سے ام شیب نے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی پر فضل و کرم
کرے جو حجر میں نماز ادا کرے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۴۸۔سیدہ ام عمروؓ بنت سلامہ

ام عمرو دختر سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء انصاریہ۔بقول ابن حبیب انہوں نے حضور سے بیعت کی۔

۷۵۴۹۔سیدہ ام عمروؓ بن سلیم

ام عمرو بن سلیم زرقی۔یزید بن ہاد نے عبداللہ بن ابوسلمہ سے انہوں نے عمرو بن سلیم سے انہوں نے اپنی والدہ سے سنا کہ
حضرت علی منیٰ میں اعلان کر رہے تھے کہ آج کھانے پینے کا دن ہے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔اور یہ متن ام عمر بن خلدہ کے

میں گزر چکا ہے اس کو ابن اسحق نے حکیم بن عباد سے انہوں نے مسعود بن حکم سے انہوں نے ان کی والدہ سے روایت کی اور ہم ان شآء اللہ اپنے مقام پران کا ذکر کریں گے۔

۷۔سیدہ ام عمرؓ دختر محمود

ام عمر دختر محمود بن مسلمہ بن سلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ۔ یہ خاتون محمد بن مسلمہ کی بھتیجی ہیں۔ان کے والد خیبر میں قتل ہوئے تھے۔ بقول ابن حبیب انہوں نے بیعت کی۔

۷۔سیدہ ام عمیسؓ

ام عمیس بنت مسلمہ بن سلمہ بن خالد بن عدی انصاریہ جو محمد اور محمود پسران مسلمہ کی ہمشیرہ تھیں اور رافع بن خدیج کی زوجہ۔ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔"وان امرأة خافت من بعلها نشوزا او اعراضا" بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۵۔سیدہ ام عیاشؓ

ام عیاش حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزار یا آزاد کردہ کنیز یا جناب رقیہ کی آزادہ کردہ کنیز تھیں۔یحیٰ بن ابوالرجاء نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ہدیہ سے انہوں نے عبدالواحد بن صفوان سے انہوں نے والد سے انہوں نے ... سے انہوں نے اپنی دادی ام عیاش سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی صاحبزادی کے ساتھ حضرت عثمان کے پاس بھیجا۔ان کا بیان ہے کہ میں عثمان کے لئے کھجوریں پانی میں بھگو رکھتی چنانچہ صبح کی بھگوئی ہوئی کھجوروں کا پانی شام کو اور شام کی بھگوئی ہوئی کھجوروں کا پانی صبح کو پی لیتے۔ایک دن مجھ سے پوچھا کیا تم اس میں کوئی اور چیز بھی ملاتی ہو۔ میں نے اثبات میں جواب دیا تو فرمایا پھر ایسا نہ کرنا۔

عبدالکریم بن روح نے عنبسہ بن بزار سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی دادی ام عیاش سے جو جناب رقیہ کی کنیز تھیں روایت کی کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کراتی تھیں۔آپ بیٹھے ہوتے اور ام عیاش کھڑی ہوتیں۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۔سیدہ ام عیسیٰؓ بن جزار

ام عیسیٰ بن جزار عصریہ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور روایت حاصل ہوئی۔ بقول ابن ماکولا عبدالرحمن بن عمرو بن جبلہ نے ام فروہ دختر مزاحم العصریہ سے اپنی والدہ ام عیسیٰ سے روایت کی۔

جزار: جیم کے بعد زاء اور الف کے بعد راء ہے۔

باب الغین

۷۵۔سیدہ ام غادیہؓ

ام غادیہ انہوں نے مدینے کو ابوالغادیہ اور حبیب بن حارث کے ساتھ ہجرت کی محمد بن عبدالرحمن طفاوی نے عاصی بن عمرو

طفاوی سے انہوں نے حبیب بن حارث اور ابوالغادیہ سے روایت کی کہ وہ دونوں ام غادیہ کے ساتھ مدینے کو روانہ ہوئے اور وہاں پہنچ کر انہوں نے اسلام قبول کر لیا ام غادیہ نے گزارش کی یارسول اللہ ﷺ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا تو ایسی گفتگو سے بچ جس سے کان متاثر ہوں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول ابوعمر اس کا اسناد مجہول ہے۔

۷۵۵۵۔ سیدہ ام غطیفؓ

ام غطیف ہذلیہ۔ یہ وہ خاتون ہیں جنہیں ملیکہ نے حمل بن مالک بن نابغہ کی حدیث میں بیان کیا تھا اسباط کی روایت میں جسے انہوں نے سماک سے انہوں نے عکرمہ سے روایت کی ہے ان کا نام اسی طرح مذکور ہے۔ ابونعیم اور ابوبکر خطیب کا یہی قول ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

باب الفاء

۷۵۵۶۔ سیدہ ام فروہؓ حضور علیہ السلام کی رضاعی والدہ

حضور اکرم ﷺ کی رضاعی والدہ تھیں۔ جعفر مستغفری نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے باسنادہ اسحٰق بن ابو اسرائیل سے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے ام فروہ سے روایت کی کہ آپ نے انہیں فرمایا جب تم بستر پر لیٹو تو سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو کہ یہ تمہاری طرف سے شرک سے اعلان بیزاری شمار ہوگا۔

اس حدیث کے راوی کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے فروہ کسی نے ام فروہ اور کسی نے نوفل بتایا ہے اور یہ قول عجیب وغریب ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۵۷۔ سیدہ ام فروہؓ انصاریہ

ام فروہ انصاریہ۔ حضور اکرمؐ سے بیعت کی ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے ابوعاصم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے قاسم بن غنام بیاضی سے انہوں نے اپنی پھوپھیوں سے انہوں نے ام فروہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ سے پوچھا گیا یارسول اللہ! کون سا عمل افضل ہے فرمایا اول وقت میں نماز ادا کرنا اسے لیث عبدالرزاق اور ابونعیم وغیرہ نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے اپنی قریبی دادی سے انہوں نے اپنی دادی ام فروہ سے روایت کیا اور قزعہ بن سوید اور معتمر بن سلیمان نے عبیداللہ بن عمر سے روایت کیا اور ابن ابی فدیک نے ضحاک بن عثمان سے انہوں نے قاسم بن غنام سے اور انہوں نے ایک عورت سے جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ روایت کی ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۵۸۔ سیدہ ام فروہؓ دختر ابوقحافہ

ام فروہ دختر ابوقحافہ تیمیہ۔ ہم ان کا نسب ان کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ خاتون حضرت ابوبکر کی ہمشیرہ تھیں۔ ان کی والدہ کا نام ہند دختر بجیر بن عبد بن قصی تھا جنہیں ان کے بھائی ابوبکر نے اشعث بن قیس کندی کے ساتھ بیاہا تھا اور پھر ان سے محمدؑ

الحق قریبہ اور حبابہ چار اولادیں ہوئی تھیں۔ ام فروہ نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی تھی اور آپ سے بقول ابوعمر یہ حدیث روایت کی کہ سب اعمال میں بہترین عمل اول وقت میں نماز ادا کرنا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسے مختصر کر دیا ہے کہ ام فروہ ابوقحافہ کی بیٹی اور ابوبکر کی ہمشیرہ تھیں۔ ان کا ذکر فتح مکہ کی حدیث میں آیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوعمر نے یہ حدیث اس ترجمے میں بیان کی ہے اور آگے چل کر لکھتے ہیں کہ بعض لوگ اس خاتون (ام فروہ) کو انصاریہ گردانتے ہیں حالانکہ یہ غلط ہے لیکن یہ روایت موجود ہے کیونکہ قاسم بن غنام انصاری اس حدیث کو کبھی تو اپنی قریبی دادی سے کبھی دور کی دادی سے اور کبھی اپنی دادیوں نانیوں سے اور پھر اپنی پھوپھی سے روایت کرتے ہیں لیکن صحیح بات وہ ہے جو ہم نے لکھی ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے اس حدیث کو ام فروہ انصاریہ سے روایت کیا ہے جیسا کہ ہم اس سے پہلے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ طبرانی نے ام فروہ کو ابوبکر کی ہمشیرہ لکھا ہے مگر بعض اور لوگ اس کے خلاف ہیں واللہ اعلم حالانکہ قاسم بن غنام انصاری اس حدیث کو کبھی اپنی دادی سے اور کبھی اور اپنے رشتہ داروں سے روایت کرتے ہیں حیرت ہے کہ اس حدیث میں ان کے پاس پہنچ کر اختلاف کیوں پیدا ہو گیا ام فروہ انصاریہ ہیں اور ابوبکر کی ہمشیرہ یہاں کیسے آ گئیں۔ واللہ اعلم۔

۷۵۵۹۔ سیدہ ام الفضلؓ دختر حارث

ام الفضل دختر حارث جو عباس بن عبدالمطلب کی زوجہ تھیں اور ان کا نام لبابہ تھا ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے نماز مغرب میں سورۂ والمرسلات پڑھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۶۰۔ سیدہ ام الفضلؓ دختر حمزہ

ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر حمزہ بن عبدالمطلب۔ ایک روایت میں ان کا نام فاطمہ تھا اور بعض نے کچھ اور لکھا ہے یہ خاتون حضور اکرمؐ کی عم زاد تھیں۔ ان سے عبداللہ بن شداد بن ہاد نے روایت کی کہ ہمارا ایک آزاد کردہ غلام مر گیا۔ اس کی ایک بیٹی تھی اور ایک بہن۔ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ نے اس کا ترکہ نصف نصف کر کے ان میں بانٹ دیا۔ یہ ابوعمر کی روایت ہے۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے ام الفضل دختر حمزہ سے روایت کی کہ ہمارا ایک آزاد کردہ غلام ایک لڑکی اور ایک بہن چھوڑ مرا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی میراث نصف نصف کر کے ان میں بانٹ دی تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۶۱۔ سیدہ ام الفضلؓ دختر عباس

ام الفضل دختر عباس بن عبدالمطلب۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ جعفر نے ابوالفضل دختر عباس اور زوجہ عباس میں اسی طرح فرق بیان کیا ہے۔

امام بخاری نے ان کا ذکر بنوہاشم کی ان خواتین میں کیا ہے جنہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت حدیث کی۔

باب القاف

۷۵۶۲۔ سیدہ ام قرثع ؓ

ام قرثع۔ان کا نسب مذکور نہیں ابوموسیٰ نے اذ ناابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے ابومحمد بن حبان سے انہوں نے محمد بن جریر سے انہوں نے عصام بن رواد سے انہوں نے والد سے انہوں نے عمرو بن قیس سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ام قرثع سے روایت کی کہ وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے گزارش کی یارسول اللہ! میری عقل میں کچھ فتور پیدا ہوگیا ہے آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ یہ فتور رفع ہو جائے آپ نے فرمایا اگر تو چاہتی ہے کہ تو تندرست ہو جائے تو میں جناب باری میں شفا کی دعا کرتا ہوں تو ٹھیک ہو جائیں گی لیکن اگر تو صبر کرسکتی ہے تو میں تجھے جنت کی بشارت دیتا ہوں۔ابو موسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ہم اس حدیث کو ام زفر کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نام میں تصحیف ہوگئی ہے۔

۷۵۶۳۔ سیدہ ام قرہ ؓ دختر دعموص

ام قرہ دختر دعموص۔صحابیات میں کا نام شامل ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۶۴۔ سیدہ ام قیس ؓ دختر محصن

ام قیس دختر محصن بن حرثان اسدیہ عکاشہ بن محصن کی ہمشیرہ تھیں مکے میں اسلام قبول کیا۔حضور اکرم ﷺ کی بیعت کی اور پھر مدینے کو ہجرت کی۔

روات کی ایک جماعت نے ابوعیسیٰ سے انہوں نے قتیبہ اور احمد بن منیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ام قیس سے روایت کی کہ اپنے بیٹے کو جو ابھی روٹی نہیں کھاتا تھا ساتھ لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔اس نے آپ پر پیشاب کردیا۔آپ نے پانی طلب فرمایا اور کپڑے پر پانی چھڑکا۔

ابوعمر کہتے ہیں کہ صحابہ میں سے وابصہ بن معبدؓ عبیداللہ بن عبداللہ اور رافع مولی حمنہ دختر شجاع نے ان سے روایت کی اور وہ حدیث جو ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے درہ دختر معاذ سے روایت کی بقول عقیلی انہوں نے وہ حدیث ام قیس سے روایت کی انہوں نے حضور اکرم سے دریافت کیا۔یارسول اللہ! کیا ہم مرنے کے بعد ایک دوسرے سے ملاقات کیا کریں گے؟ آپ نے فرمایا کہ روحیں پرندوں کی طرح جسم میں معلق رہیں گی اور جب قیامت آئے گی تمام روحیں اپنے جسموں میں داخل ہو جائیں گی۔

عقیلی کہتے ہیں کہ ام قیس جو انصار سے ہیں یہ محصن کی بیٹی نہیں ہیں۔ابوعمر کا قول ہے کہ ایک روایت کی رو سے اس حدیث کی راویہ ام ہانی انصاریہ ہیں۔ابن ابی حثمہ وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے ہم پھر ان کا ذکر کریں گے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ابوعمر ام قیس انصاریہ پر ایک علیحدہ ترجمہ لکھنا چاہتے تھے۔ایسا تو نہ کرسکے لیکن ان کی حدیث کو ام قیس دختر محصن اسدیہ کے ترجمے میں

بیان کر دیا۔

محمد بن محمد بن سرایا نے باسنادہ محمد بن اسماعیل سے انہوں نے ابوالیمان سے انہوں نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت کی کہ ام قیس دختر محصن اسدیہ بنو اسد خزیمہ سے تعلق رکھتی تھیں اور وہ قدیم الاسلام مہاجرات سے تھیں جنہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی تھی اور وہ عکاشہ کی بہن تھیں وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے بیٹے کے ساتھ حاضر ہوئیں۔ انہوں نے اپنے بیٹے کے گلے میں گنڈی باندھی تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بیٹوں کے گلے میں غلاظت سے کیوں انہیں ذلیل کرتے ہو۔ تمہیں چاہیے کہ عود ہندی استعمال کرو کہ اس میں سات بیماریوں کی شفا ہے جن میں ایک نمونیہ ہے۔

۷۵۶۵۔ سیدہ ام قیسؓ

ام قیس مہاجرات سے ہیں اور غیر منسوب۔ اعمش نے وائل سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کی کہ ہم میں ایک آدمی تھا جس نے ام قیس کو نکاح کا پیغام بھیجا ام قیس نے جواب دیا کہ اگر وہ ہجرت کرے تو مجھے اس سے نکاح کرنے میں کوئی تامل نہ ہوگا اس آدمی نے ہجرت کی اور نکاح ہو گیا اور اس آدمی کو مہاجر ام قیس کہتے تھے ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۶۶۔ سیدہ ام قیسؓ ہذلیہ

ام قیس ہذلیہ۔ جعفر نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے لیکن اسے کوئی روایت نہیں کی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

باب الکاف

۷۵۶۷۔ سیدہ ام کبشہؓ قضاعیہ

ام کبشہ قضاعیہ عذریہ۔ یحییٰ بن محمود نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حسن بن صالح سے انہوں نے اسود بن قیس سے انہوں نے سعید بن عمرو قرشی سے روایت کی کہ ام کبشہ نے حضور اکرم ﷺ سے اسلامی لشکر کے ساتھ جانے کی اجازت طلب کی مگر آپ نے انکار کر دیا۔ انہوں نے گزارش کی یارسول اللہ! میرا مقصد دشمن سے جنگ کرنا نہیں بلکہ میری خواہش یہ ہے کہ زخمیوں کی مرہم پٹی اور مریضوں کی تیمارداری کروں گی اور پیاسوں کو پانی پلاؤں گی۔ فرمایا اگر اس سال قحط نہ ہوتا اور میں جہاد کے لئے روانہ ہوتا تو تجھے اجازت دے دیتا ابھی آرام کرو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۶۸۔ سیدہ ام کثیرؓ دختر یزید

ام کثیر دختر یزید انصاریہ۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابواحمد غطریفی سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن شعیب غازی سے انہوں احمد بن سہیل الوراق سے انہوں نے اسحٰق بن عیسیٰ انہوں نے ابوالصباح (ایک

نسخے میں احمد بن صباح ہے) انہوں نے ام کثیر سے روایت کی کہ میں اپنی ہمشیرہ کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور گزارش کی یارسول اللہ بہن آپ سے کچھ پوچھنا چاہتی ہے مگر حیاء مانع ہے آپ نے فرمایا تم دریافت کرلو علم کا حاصل کرنا فرض ہے میں نے گزارش کی یا میری بہن نے کہا کہ میرا ایک لڑکا ہے جو حمام میں کھیلتا ہے فرمایا یہ منافقین کا کھیل ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۶۹۔ سیدہ ام کجہؓ اوس بن ثابت کی اہلیہ

ام کجہ۔ اوس بن ثابت کی زوجہ تھیں۔ انہی کے بارے میں آیت مواریث نازل ہوئی ابومحمد عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن سویدہ نے باسنادہ ابوالحسن علی بن احمد مفسر سے اس آیت "لِلرّجال نصیب مما ترک الوالدین والاقربون" کے بارے میں ابن عباس سے کلبی کی روایت میں بیان کیا کہ اوس بن ثابت انصاری فوت ہو گئے اور ان کی تین لڑکیاں رہ گئیں اور ایک بیوی ام کجہ نامی۔ اوس کے بنوعم میں سے دو آدمی آئے اور متوفی کا سارا ترکہ اٹھا کر لے گئے اور بیوہ اور لڑکیوں کے لئے کچھ بھی نہ چھوڑا۔ اس پر بیوہ نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر صورت حال بیان کی تو مندرجہ بالا آیت نازل ہوئی۔

عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے روایت کی کہ ام کجہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یارسول اللہؐ! میرا خاوند دو لڑکیاں چھوڑ مرا ہے اور وارثوں نے ان کے لئے کچھ نہیں چھوڑا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین" ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۷۰۔ سیدہ ام الکرامؓ سلمیہ

ام الکرام سلمیہ۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے ایک حدیث نقل کی جس میں عورتوں کو سونے کے زیور پہننے سے منع کیا گیا ہے۔ ان سے حکم بن جحل نے روایت کی لیکن اس کا اسناد ضعیف ہے حالانکہ اس بارے میں عورتوں کے لئے اجازت ثابت ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۷۱۔ سیدہ ام کرزؓ خزاعیہ

ام کرز خزاعیہ کعبیہ۔ ان سے ابن عباس، حبیبہ دختر میسرہ، مجاہد اور عطاء بن ابی رباح نے روایت کی یحییٰ نے کتابۃً ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن خالد بن عبداللہ واسطی سے انہوں نے والد سے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے ام کرز خزاعیہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم سے عقیقے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے لڑکے کے لئے دو جوان بکرے اور لڑکی کے لئے ایک بکرا بتایا۔

اس اسناد میں عطاء پر اختلاف ہے ایک سلسلے میں عطاء نے ام کرز سے روایت کی اور ایک دوسرے سلسلے میں عطاء نے حبیبہ دختر میسرہ سے اور انہوں نے ام کرز سے روایت کی اور عیینہ نے اس روایت کو عبیداللہ بن ابویزید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سباع بن ثابت سے انہوں نے ام کرز سے بیان کیا اور ابواحمد بن علی صوفی نے باسنادہ ابوداؤد بجستانی سے انہوں نے مسدد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبیداللہ بن ابویزید سے باسنادہ اسی طرح روایت کی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۷۲۔سیدہ ام کعبؓ انصاریہ

ام کعب انصاریہ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں فوت ہوئیں۔ یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ مسلم بن حجاج سے انہوں نے یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے عبدالوارث بن سعید سے انہوں نے حسین بن ذکوان سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے سمرہ بن جندب سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ام کعب کی (جو نفاس سے فوت ہوئی تھی) نماز جنازہ پڑھائی اور آپ میت کی چارپائی کے درمیان میں کھڑے ہوئے ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۷۳۔سیدہ ام کلثومؓ دختر ابوبکر

ام کلثوم دختر ابوبکر صدیقؓ۔ابراہیم بن طہمان نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے حمید بن نافع سے انہوں نے ابن کلثوم دختر ابوبکر صدیق سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے عورتوں کو مارنے پیٹنے سے منع کیا اور اس کے بعد مردوں نے عورتوں کے بارے میں شکایت کی اس پر آپ نے اس مار پیٹ سے علیحدگی اختیار کرلی اور فرمایا کہ آل محمد پر ایک رات ایسی بھی گزری ہے کہ جس میں ستر عورتوں کو پیٹا گیا۔

لیث بن سعد نے اس حدیث کو یحییٰ سے روایت کیا۔ثوری نے یحییٰ بن حمید بن نافع سے انہوں نے زینب دختر ابوسلمہ سے اسی طرح روایت کی۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ام کلثوم دختر ابوبکر کو حضور اکرم کی صحبت نصیب نہیں ہوئی کیونکہ ان کی پیدائش حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد ہوئی اور ان کی والدہ کا نام خارجہ تھا جن کے بارے میں حضرت ابوبکر نے اپنی وفات سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وصیت کی تھی کہ میرے اندازے کے مطابق تمہاری سوتیلی والدہ اگر میری وفات کے بعد لڑکی جنے تو اس کا نام ام کلثوم رکھنا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اسے حضرت ابوبکر کی کرامت شمار کرتے ہیں۔

۷۵۷۴۔سیدہ ام کلثومؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی

ام کلثوم حضور اکرم ﷺ کی صاحبزادی جناب خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے تھیں۔زبیر کا قول ہے کہ ام کلثوم رقیہ اور فاطمہ سے بڑی تھیں۔باقی لوگ اس سے اختلاف کرتے ہیں لیکن صحیح بات یہ ہے کہ ام کلثوم رقیہ سے چھوٹی تھیں کیونکہ حضور اکرمؐ نے پہلے جناب رقیہ کو حضرت عثمان ذوالنورین سے بیاہا تھا اور ان کی وفات کے بعد ام کلثوم کو اور ظاہر ہے کہ چھوٹی بہن کو بڑی سے پہلے کیوں بیاہا جاتا۔واللہ اعلم

آپ نے اولاً رقیہ اور ام کلثوم کو ابولہب کے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ کے ساتھ بیاہا تھا۔جب سورۃ تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی تو ابولہب نے اپنے دونوں بیٹوں کو بلا کر کہا کہ اگر تم محمد ﷺ کی بیٹیوں کو طلاق نہ دو تو تم میرے بیٹے نہیں ہو اور ان کی ماں ام جمیل نے جو حرب بن امیہ کی بیٹی تھی اپنے بیٹوں کو کہا کہ تمہاری بیویاں صابی ہوگئی ہیں۔انہیں طلاق دے دو اور یہ سب کچھ شب زفاف سے پہلے ہوگیا۔اس کے بعد آپ نے رقیہ کا نکاح عثمان سے کردیا اور جب وہ فوت ہوگئیں تو ام کلثوم سے بیاہ دیا یہ نکاح ہجری کے تیسرے سال ماہ ربیع الاول میں ہوا تھا اور شب زفاف کی نوبت جمادی الآخرہ میں آئی۔ان سے حضرت عثمان کی کوئی اولاد نہ

ہوئی اور سیدہ ام کلثوم نویں سال ہجری میں وفات پا گئیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ام کلثوم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی صاحبزادی ہیں جنہیں ام عطیہ نے غسل دیا تھا اور جن کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ انہیں تین پانچ یا سات بار غسل دینا اور آپ نے صاحبزادی کے بال باندھنے کے لئے ایک پٹکا دیا تھا۔

ان کی قبر میں حضرت علی فضل اور اسامہ بن زید اترے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ابوطلحہ انصاری نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر میں اترنے کی اجازت مانگی تھی اور آپ نے اجازت دے دی تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میری تیسری لڑکی ہوتی تو میں اسے بھی عثمان سے بیاہتا۔

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ آپ نے عثمان کو دیکھا کہ رقیہ کی وفات کے بعد وہ افسردہ اور پریشان تھے حضور اکرم ﷺ نے وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ! جو دکھ مجھے پہنچا ہے کیا کسی اور کو ایسی مصیبت پیش آئی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی جس نے مجھے آپ سے جوڑا ہوا تھا فوت ہو گئی ہے۔ وہ رشتہ منقطع ہو گیا ہے اور میری کمر ٹوٹ گئی ہے حضرت عثمان یہاں تک پہنچے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا عثمان! یہ جبرئیل ہیں جو دربار خداوندی سے یہ پیغام لائے ہیں کہ میں تمہیں اپنی بیٹی ام کلثوم سے بیاہ دوں۔ اس کا مہر بھی وہی ہوگا جو رقیہ کا تھا اور اس کی بود و باش بھی وہی ہوگی جو اس کی تھی۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے حالانکہ اس کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کیونکہ ابن مندہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کے ذکر میں ان کا ذکر کیا ہے اور ہم نے کاف کے تحت بھی اختصار سے ان کے حالات لکھے ہیں۔ واللہ علم۔

۷۵۷۵۔ سیدہ ام کلثومؓ دختر ابوسلمہ

ام کلثوم دختر ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومیہ۔ یہ خاتون حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ اور ام سلمہ کی بیٹی تھیں۔

یحییٰ بن ابوالرجاء نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے صلت بن مسعود سے انہوں نے مسلم بن خالد سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے ام کلثوم دختر ابوسلمہ سے روایت کی کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ سے نکاح کیا تو آپ نے ان سے کہا کہ میں نے نجاشی کو کچھ اشیاء بطور ہدیہ روانہ کی تھیں چونکہ نجاشی مر گیا ہے اس لئے جلد ہی وہ اشیاء واپس آ جائیں گی مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک حلہ تھا اور کچھ کستوری تھی۔ جب وہ ہدیہ واپس آ جائے گا تو میں تمہیں دے دوں گا ہدیہ واپس آ گیا تو آپ نے تمام ازواج کو ایک ایک اوقیہ کستوری عطا فرمائی (اوقیہ چالیس دام کا ہوتا ہے اور دام ساڑھے تین ماشے کا) حلہ اور باقی ماندہ کستوری مجھے عطا فرما دی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ نے ان کا نسب نہیں لکھا بلکہ لکھا ہے ام کلثوم غیر منسوب اور ان سے یہ حدیث دربارۂ ہدیہ روایت کی۔ واللہ اعلم

۷۵۷۶۔ سیدہ ام کلثومؓ دختر سہیل

ام کلثوم دختر سہیل بن عمرو آغاز کار ہی میں اسلام قبول کیا عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ اسمائے مہاجرین حبشہ ابوسبرہ بن ابورہم از بنو عامر بن لوی اور ان کی زوجہ ام کلثوم دختر سہیل بن عمرو کا نام لیا ہے۔ ہم ان کا

ذکران کے شوہر کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔

۷۵۷۷۔سیدہ ام کلثومؓ دختر عباس

ام کلثوم دختر عباس بن عبدالمطلب حضور اکرمؐ کا زمانہ پایا۔ان کی والدہ کا نام ام سلمہ دختر محمیہ بن جزء الزبیدی تھا دراوردی نے یزید بن ہاد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ام کلثوم سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جب بندے کے بدن پر اللہ کے ڈر سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں تو گناہ اس کے جسم سے اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح کہ خشک درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

ابن مندہ نے بھی اس حدیث کو اسماعیل بن عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے ضرار بن صرد سے انہوں نے دراوردی سے روایت کیا اور ابونعیم نے حسین بن جعفر القتات سے انہوں نے ضرار سے انہوں نے دراوردی سے انہوں نے یزید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ام کلثوم سے انہوں نے اپنے والد عباس سے روایت کی اور مجھے یہ اسناد صحیح معلوم ہوتا ہے۔

جناب حسن بن علی نے ان سے نکاح کیا اور ان کے بطن سے محمد اور جعفر دو لڑکے پیدا ہوئے پھر ان میں تفریق ہوگئی اور ابو موسیٰ اشعری نے ان سے نکاح کیا اور موسیٰ نامی لڑکے کو جنم دیا۔ابوموسیٰ کی وفات کے بعد عمران بن طلحہ نے ان سے نکاح کیا۔ان میں تفریق ہوگئی تو واپس ابوموسیٰ کے گھر چلی گئیں۔وہیں وفات پائی اور کوفہ کے باہر دفن ہوئیں۔

۷۵۷۸۔سیدہ ام کلثومؓ دختر عقبہ

ام کلثوم دختر عقبہ بن ابی معیط بن ابوعمرو بن امیہ بن عبدشمس قرشیہ امویہ۔ولید بن عقبہ کی ہمشیرہ تھیں۔ابومعیط کا نام ابان اور ابوعمرو کا نام ذکوان تھا اور ان کی والدہ کا نام اروی دختر کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبدشمس تھا اور عبداللہ بن عامر کی پھوپھی اور عثمان بن عفان کی اخیافی بہن تھیں۔ مکے میں ایمان لائیں دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔رسول کریم سے بیعت کی اور چل کر مدینے کو ہجرت کی۔ان کے بھائیوں عمارہ اور ولید پسران عقبہ نے انہیں واپس لانے کے لئے ان کا تعاقب کیا لیکن وہ نہ رکیں۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے زہری اور عبداللہ بن ابوبکر بن حزم سے روایت کی کہ ام کلثوم دختر عقبہ نے حدیبیہ کے سال میں مدینے کو ہجرت کی۔ان کے دونوں بھائی عمارہ اور ولید حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ بہن کو واپس لے جائیں لیکن آپ نے انہیں لوٹانے سے انکار کر دیا بعض مفسروں کا خیال ہے کہ یہ آیت "یا ایھا الذین امنوا اذا جاء کم المومنات مهاجرات فا متحنو هن الله اعلم بایما نهن" ان کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

جب ام کلثوم مدینے آئیں تو زید بن حارثہ نے ان سے نکاح کیا۔جب وہ جنگ موتہ میں شہید ہوگئے تو زبیر بن عوام کے نکاح میں آگئیں اور زینب نامی لڑکی کو جنم دیا۔اس کے بعد شوہر نے بیوی کو طلاق دے دی اور عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے نکاح کرلیا اور ابراہیم اور حمید وغیرہ لڑکے ان کے بطن سے پیدا ہوئے عبدالرحمٰن کی وفات کے بعد عمرو بن عاص نے ان سے نکاح

کرلیا اور وہ ایک مہینے کے بعد فوت ہوگئیں ان سے ان کے بیٹے حمید بن عبدالرحمٰن نے روایت کی۔

کئی رواۃ نے ابوعیسیٰ سے انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید سے انہوں نے والدہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا لوگوں میں مصالحت کرانے والا جھوٹا نہیں کہلاتا اگر اس کا ارادہ نیک ہو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۷۹۔ سیدہ ام کلثوم ؓ دختر علی بن ابی طالب

ام کلثوم دختر علی بن ابی طالب جناب فاطمۃ الزہرا ان کی والدہ تھیں۔ حضور اکرم ﷺ کی وفات سے پہلے پیدا ہوئیں حضرت عمر نے حضرت علی سے ان کا رشتہ مانگا۔ حضرت علی نے کہا امیر المومنین وہ تو ابھی کم عمر ہے حضرت عمر نے کہا اے ابوالحسن آپ اسے بیاہ دیں مجھے اس سے ایسی کرامت کی توقع ہے جو اور کسی کو نہیں ہوسکتی۔ حضرت علی نے کہا اچھا میں اسے آپ کے پاس بھیج دیتا ہوں اگر آپ نے اسے راضی کرلیا تو مجھے کوئی عذر نہ ہوگا چنانچہ حضرت علی نے انہیں حضرت عمر کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ چادر لے جاؤ اور انہیں دے آؤ۔ جناب ام کلثوم نے حضرت عمر کو کہا کہ میں یہ چادر آپ کے لئے لائی ہوں خلیفہ نے کہا مجھے چادر پسند ہے اللہ تجھ سے راضی ہو۔ اس کے بعد خلیفہ نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا صاحبزادی نے کہا کہ اگر آپ امیر المومنین نہ ہوتے تو میں آپ کی ناک توڑ دیتی واپس گئیں تو حضرت علی سے کہا آپ نے مجھے کیسے برے بوڑھے آدمی کے پاس بھیجا حضرت علی نے کہا بیٹی وہ تو تمہارے شوہر ہیں اس کے بعد حضرت عمر آئے اور روضے میں جہاں مہاجرین اولین بیٹھا کرتے تھے بیٹھ گئے اور حاضرین سے کہا کہ مجھے مبارک دو انہوں نے پوچھا امیر المومنین! کس بات پر؟ حضرت عمر نے کہا میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا قیامت کے دن تمام تعلقات نسب اور سسرال کے رشتے ختم ہو جائیں گے مگر میرا تعلق نسب اور سسرال کا رشتہ علی حالہ باقی رہے گا مجھے حضور اکرم ﷺ سے تعلق اور نسب تو حاصل تھا میری خواہش تھی کہ خاندان نبوت سے سسرال کا رشتہ بھی قائم ہو جائے چنانچہ ام کلثوم دختر علی المرتضیٰ سے نکاح کر کے یہ کمی پوری کرلی ہے حضرت عمر نے ان کا مہر چالیس ہزار درہم مقرر کیا تھا۔ اس کے بطن سے زید بن عمر اکبر اور رقیہ پیدا ہوئیں اور پھر ام کلثوم اور ان کا صاحبزادہ ایک دن فوت ہوگئے۔ جناب زید کی وفات کی وجہ یہ تھی کہ ایک دن بنوعدی کے ایک جھگڑے میں صلح کرانے کے لئے ان کے ہاں گئے رات کے اندھیرے میں کسی شخص نے ان کے سر پر ضرب لگائی جس سے ان کا سر پھٹ گیا اور وہ گر پڑے اور کچھ دنوں کے بعد فوت ہوگئے اور ساتھ ہی ان کی والدہ بھی فوت ہوگئیں دونوں کی نماز جنازہ عبداللہ بن عمر نے پڑھائی جنہیں حسن بن علی نے آگے کردیا تھا۔ حضرت عمر کی شہادت کے بعد عون بن جعفر نے ان سے نکاح کرلیا۔ عبدالوہاب بن علی بن علی الامین نے ابوالفضل محمد بن ناصر سے انہوں نے خطیب ابوطاہر محمد بن احمد بن ابی الصقر سے انہوں نے ابوالبرکات احمد بن عبدالواحد بن فضل بن نظیف بن عبداللہ الفراء سے انہوں نے ابومحمد حسن بن رشیق سے انہوں نے ابوبشر محمد بن احمد بن حماد دولابی سے انہوں نے احمد بن عبدالجبار سے انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب سے روایت کی کہ جب ام کلثوم بیوہ ہو گئیں تو ان کے بھائی حسن اور حسین ان کے پاس آئے اور کہا اے ہماری بہن تو خاندان نبوت میں اس ماں کی بیٹی ہے جسے حضور اکرم ﷺ نے خاتون جنت کا لقب دیا تھا بخدا اگر ابا جان کا بس چلا تو وہ تجھے بوسیدہ رسی پر کسی کے ساتھ بیاہ دیں گے لیکن اگر تیرا

خواہش ہو کہ تجھے کافی مال ملے تو ایسا ضرور ہوگا۔ ابھی یہ بھائی وہیں بیٹھے تھے کہ حضرت علی ایک عصا کے سہارے وہاں آ گئے۔ بیٹھے اللہ کی حمد وثنا کی اور فرمایا کہ اے فاطمہ کے بیٹو! میں تمہاری قدر ومنزلت سے پوری طرح واقف ہوں اور چونکہ حضور اکرم ﷺ تم لوگوں سے محبت فرماتے تھے اس لئے میں بھی تمہیں اپنی باقی اولاد سے بہتر جانتا ہوں۔ صاحبزادوں نے سن کر کہا آپ نے درست فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے صاحبزادی کی طرف رخ کر کے فرمایا اے میری بیٹی اللہ تعالیٰ نے تیرا اختیار تیرے ہاتھ میں دیا ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ تو یہ اختیار میرے سپرد کر دے انہوں نے کہا ابا جان! میرا جی بھی انہیں چیزوں کو پسند کرتا ہے جنہیں اور خواتین پسند کرتی ہیں اور میں بھی مال دنیا سے وہ اشیاء حاصل کرنا چاہتی ہوں جو دوسری عورتیں حاصل کرنا چاہتی ہیں اس لئے میں چاہتی ہوں کہ یہ اختیار میرے ہی ہاتھ میں رہے حضرت علی نے فرمایا بیٹی! یہ تیری اپنی رائے نہیں بلکہ یہ ان دو اشخاص کی رائے ہے اگر تو میری بات نہیں مانے گی تو میں ان دونوں سے کبھی نہیں بولوں گا۔ یہ کہا اور اٹھ کر چل دیئے۔ بیٹوں نے ان کے کپڑوں کو پکڑ لیا اور گزارش کی ہم آپ کی جدائی کیسے گوارا کر سکتے ہیں پھر بہن سے کہا کہ ابا جان کی بات مان لو۔ بیٹی رضامند ہوگئی تو حضرت علی نے عون بن جعفر سے نکاح کر دیا وہ ابھی لڑکے ہی تھے پھر بیٹی کو چار ہزار درہم بطور مہر بھجوا دیئے اور صاحبزادی کو ان کے پاس بھیج دیا۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

باب اللام و میم

۷۵۸۰۔ سیدہ ام لیلیٰ ؓ دختر رواحہ

ام لیلیٰ دختر رواحہ انصاریہ۔ ابو لیلیٰ کی زوجہ اور عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ کی والدہ تھیں حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی ان کی حدیث کو محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ نے اپنی پھوپھی حمادہ دختر محمد سے انہوں نے اپنی پھوپھی آمنہ دختر عبدالرحمٰن سے انہوں نے دادی ام لیلیٰ سے روایت کی کہ ہم نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی اور آپ نے ہمیں گاڑھی مہندی لگانے کا حکم دیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۸۱۔ سیدہ ام مالک ؓ انصاریہ

ام مالک انصاریہ۔ یحییٰ بن محمود اجازۃً ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابو بکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے عطاء بن سائب سے انہوں نے یحییٰ بن جعدہ سے انہوں نے ایک آدمی سے جنہوں نے ام مالک انصاریہ سے روایت کی کہ وہ گھی کی ایک کپی لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں۔ حضور اکرمؐ نے بلال کو حکم دیا کہ وہ کپی لے لیں۔ بلال نے گھی نچوڑ کر کپی ام مالک کو واپس کر دی مگر انہوں نے دیکھا کہ کپی لبالب بھری ہوئی ہے انہوں نے آ کر حضور اکرمؐ سے کہا یا رسول اللہؐ مجھے عجیب واقعہ پیش آیا ہے پوچھا کیا ہے؟ ام مالک نے کہا کہ میرا ہدیہ لوٹا دیا گیا ہے حضرت بلال کو بلایا گیا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ بخدا میں نے تو گھی کو اس طرح نچوڑا تھا کہ خود مجھے شرم آ گئی تھی حضور اکرمؐ نے فرمایا ام مالک تمہیں مبارک ہو کہ تمہارا تحفہ مقبول ہوا اور تمہیں فوراً ہی اس کا بدلہ بھی مل گیا پھر فرمایا تم ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ

اکبر پڑھ لیا کرو۔

ام مالک سے عبدالرحمٰن بن سابط نے روایت کی کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بخار سے میرے دونوں جبڑے لرز رہے تھے رسول اکرمؐ نے پوچھا تو میں نے کہا خدا اسے برباد کرے مجھے ملیریا ہو گیا ہے فرمایا اسے برا بھلا مت کہو کہ اللہ تعالیٰ ان تکالیف سے بندے کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت کے خشک پتے جھڑ جاتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۸۲۔ سیدہ ام مالکؓ بہزیہ

ام مالک بہزیہ۔ اسماعیل اور ابراہیم وغیرہ نے باسنادہم تا ابوعیسیٰ عمران بن موسیٰ قزاز سے انہوں نے عبدالوارث بن سعید سے انہوں نے محمد بن جحادہ سے انہوں نے ایک آدمی سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ام مالک بہزیہ سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے ایک فتنے کا ذکر یوں کیا گویا وہ بہت قریب ہے انہوں نے رسول کریم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! بہترین آدمی کون ہے فرمایا کثیر الاولاد ہو ان کا حق ادا کرے اور اللہ کی عبادت کرے اور اسی طرح وہ آدمی بھی جس نے گھوڑے کی لگام ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہو وہ دشمن سے ڈرتا ہے اور دشمن اس سے ڈرتا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۸۳۔ سیدہ ام مبشرؓ دختر براء بن معرور

ام مبشر دختر براء بن معرور انصاریہ۔ ایک روایت کے مطابق وہ زید بن حارثہ کی زوجہ تھیں۔ اور دوسری روایات میں کسی دوسرے کی زوجہ تھیں۔ ان سے جابر بن عبداللہ وغیرہ نے روایت کی اس خاتون نے حضور اکرم ﷺ سے کئی احادیث روایت کیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔ یحییٰ نے کتابۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ام مبشر سے انہوں نے رسول اکرم سے جناب حفصہ کے گھر میں یہ فرماتے سنا کہ جو لوگ غزوۂ بدر اور بیعت رضوان میں شریک تھے ان میں سے کوئی بھی آگ میں داخل نہیں ہوگا اس پر ام المومنین نے کہا یا رسول اللہ قرآن کا ارشاد تو یہ ہے "وان منکم الا واردھا" آپ نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ دروازے تک تو سب کو جانا پڑے گا اس کے بعد اللہ سے ڈرنے والوں کو نجات مل جائے گی۔

اور محمد بن اسحٰق نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ام مبشر سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو صحابہ سے فرماتے ہوئے سنا کیا تمہیں بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر آدمی کون ہے صحابہ نے گزارش کی یا رسول اللہ ضرور ارشاد فرمائیے آپ نے فرمایا جو آدمی چند بکریاں رکھتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے نماز قائم کرتا ہے اور برے لوگوں سے دور رہتا ہے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے ان دونوں حدیثوں کو ایک ترجمے کے تحت ذکر کیا ہے اور دونوں صحابیات ام مبشر دختر براء بن معرور اور ام مبشر انصاریہ کو ایک قرار دیا ہے اور ابونعیم نے جابر کی حدیث زید کی زوجہ سے روایت کی ہے اور مجاہد والی حدیث کو براء بن معرور کی لڑکی سے منسوب کیا ہے اور دو ترجمے قائم کیے ہیں لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۷۵۸۴۔سیدہ ام مبشرؓ انصاریہ زید بن حارثہ کی اہلیہ

ام مبشر زوجہ زید بن حارثہ انصاریہ۔ایک روایت میں ہے کہ یہ خاتون اور اول الذکر دونوں ایک ہیں اور ایک روایت میں اس کے خلاف ہے چنانچہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے اس خاتون کو اول الذکر سے مختلف گردانا ہے مگر ابن ابی عاصم نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ شمار کیا ہے اور دختر براء بن معرور کے ترجمے میں وہ حدیث بیان کی ہے۔جس میں اہل بدر کی فضلیت کا ذکر ہے اور اس ترجمے میں وہ حدیث بیان کی ہے جو ابن ابی حبہ اور ابوالفرج بن ابوالرجاء نے باسناد ہما تا مسلم بن حجاج قتیبہ سے انہوں نے لیث سے (ح) مسلم نے محمد بن رمح سے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ام مبشر انصاریہ کے گھر تشریف لے گئے انہوں نے آپ کو کھجور کے درخت کے نیچے بٹھایا۔ان سے پوچھا یہ درخت کسی مسلم نے لگایا تھا یا غیر مسلم نے انہوں نے جواب دیا یارسول اللہ یہ درخت ایک مسلمان نے لگایا تھا فرمایا جب ایک مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے اور پھر اس کے پھل سے کوئی انسان جانور یا پرندہ فائدہ اٹھاتا ہے تو یہ اس کی طرف سے صدقہ شمار ہوتا ہے۔امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں ام مبشر زوجہ زید بن حارثہ کے ترجمے میں دو حدیثیں بیان کی ہیں اور دونوں کو ام مبشر سے منسوب کیا ہے اور براء بن معرور کی بیٹی کا ذکر نہیں کیا۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک دونوں ایک ہیں۔واللہ اعلم۔

۷۵۸۵۔سیدہ ام محجنؓ

ام محجن۔ابن بریدہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ایک بار ایک نئی قبر کے پاس سے گزرے دریافت فرمایا یہ کس کی قبر ہے صحابہ نے عرض کیا یہ ام محجن کی قبر ہے جو مسجد نبوی کی صفائی میں بڑی دلچسپی لیتی تھی۔فرمایا مجھے کیوں نہ بتایا صحابہ نے گزارش کی کہ آپ آرام فرمارہے تھے ہم نے جگانا نہ چاہا فرمایا ایسا مت کیا کرو کیونکہ میری دعا سے ان کی اندھیری قبر میں نور جگمگا اٹھتا ہے اس کے بعد صحابہ نے صف باندھی اور آپ نے قبر پر نماز ادا فرمائی۔یحییٰ بن ابوانیسہ نے علقمہ سے انہوں نے ایک مدنی آدمی سے مرسلاً روایت کیا ہے اور اس خاتون کا نام محجنہ لکھا ہے۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۸۶۔سیدہ ام محمدؓ انصاریہ

ام محمد انصاریہ۔عمر بن ذر نے عبیداللہ بن حجاب سے انہوں نے ام محمد انصاریہ سے روایت کی کہ حضور اکرم نے فرمایا جو شخص کھانا کھاتے اور پیتے وقت ذیل کے کلمات استعمال کرے اسے اس کھانے اور پینے سے کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔

"بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ رب الارض والسماء بسم اللہ لا یضر مع اسمہ شیء" ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۸۷۔سیدہ ام محمدؓ دختر حاطب

ام محمد بنت حاطب بن حارث۔یہی خاتون ام جمیل دختر مجلل ہیں۔باب جیم میں ان کا ذکر ہو چکا ہے بقول جعفر ایک روایت میں ان کا نام فاطمہ مذکور ہے۔انہیں ام محمد اس لئے کہتے تھے کہ ان کے بیٹے کا نام محمد تھا اور کنیت کم ہی استعمال ہوئی۔ابوموسیٰ نے

ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۸۸۔سیدہ ام محمد خولہؓ دختر قیس

ام محمد خولہ دختر قیس۔آدم بن ابوایاس نے ابومعشر سے انہوں نے سعید المقبری سے انہوں نے عبید سنوطی سے روایت کی کہ ایک بار خولہ دختر قیس ہمارے ہاں آئیں (وہ پیشتر ازیں حضرت حمزہ کی زوجہ تھیں۔ان کے بعد ان سے نعمان بن عجلان نے نکاح کر لیا تھا) ہم نے ان سے کہا ہمیں رسول اللہ کریم ﷺ کی کوئی حدیث سنایئے اس پر ان کے خاوند نعمان نے کہا تم نبی کریم کی حدیث سنانے لگے ہو حالانکہ بغیر از ثبوت آپ سے کوئی بات منسوب کرنا بہت بڑا گناہ ہے جناب خولہ نے جواب دیا کتنی بری بات ہے کہ میں انہیں حضور اکرم کی حدیث اس لئے سناؤں کہ انہیں فائدہ پہنچے اور خود آپ پر بہتان باندھوں انہوں نے کہا حضور اکرم ﷺ کو میں نے فرماتے سنا"الدنیا خضرة حلوة" جو شخص حلال مال کماتا ہے اللہ تعالیٰ اس مال میں برکت ڈالتا ہے اور کئی ایسے لوگ ہیں جو اللہ اور رسول کے مال میں دست درازی کرتے ہیں انہیں قیامت میں جہنم کی آگ سے پالا پڑے گا۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۸۹۔سیدہ ام مرثدؓ

ام مرثد اسلمیہ۔ایک روایت میں غنویہ آیا ہے۔فتح مکہ کے دن اسلام لائیں اور حضور اکرمؐ سے بیعت کی ان سے ام خارجہ دختر سعد بن ربیع زوجہ زید بن ثابت نے روایت کی کہ ہم حضور اکرم ﷺ کے ساتھ مدینے سے نکلیں اور آپ رعل کے مقام پر انصار کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا کہ اس وادی میں جس کے پاؤں کی آہٹ سنائی دے رہی ہے اور جو جلدی ہی تمہارے سامنے نمودار ہوگا وہ اہل جنت سے ہے۔اتنے میں حضرت علی آتے دکھائی دیئے۔

اسے مکی بن ابراہیم نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابوربیعہ سے انہوں نے ام خارجہ سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے اسی طرح سنا اور انہوں نے ام مرثد کا ذکر نہیں کیا ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۰۔سیدہ ام مسطحؓ

ام مسطح دختر ابورہم بن مطلب بن عبد مناف قرشیہ مطلبیہ۔اور ابورہم کا نام انیس تھا اور ام مسطح ابوبکر صدیق کی خالہ کی بیٹی تھیں اور ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی تھیں۔کہتے ہیں کہ ان کا نام سلمیٰ دختر صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تھا۔حدیث افک میں ان کا ذکر آیا ہے ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۱۔سیدہ ام مسعودؓ بن حکم

ام مسعود بن حکم۔محمد بن اسحٰق نے حکیم بن حکیم بن عباد بن حنیف سے انہوں نے مسعود بن حکم سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ وہ کہتی ہیں کہ میں گویا اب بھی حضرت علی ؓ کو آنحضرت ﷺ کے سفید خچر پر سوار شعب انصار میں گھومتا دیکھ رہی ہوں وہ کہتے پھرتے ہیں آج کھانے پینے کا دن ہے۔

اس حدیث کو یزید بن ہاد نے عبداللہ بن ابی سلمہ سے انہوں نے عمرو بن سلیم سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۲۔ سیدہ ام مسلم اشجعیہؓ

ام مسلم اشجعیہ۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ان کی حدیث کے راوی اہل کوفہ ہیں۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے بنو مصطلق کے ایک شخص سے انہوں نے ام مسلم اشجعیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اور وہ چمڑے کے ایک قبے میں تھیں آپ نے فرمایا کتنا اچھا ہوتا اگر اس میں مردہ نہ ہوتا۔

اس کے بعد میں آپ کی پیروی کرتی تھی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۳۔ سیدہ ام مسلمؓ خادمہ صفیہ

ام مسلم جو جناب صفیہ کی خدمت گار تھیں ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے لیکن ان کی صحبت ثابت نہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۴۔ سیدہ ام المسیبؓ

ام المسیب یا ام السائب انصاریہ۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوعلی سے انہوں نے احمد بن جعفر بن معبد سے انہوں نے یحییٰ بن مطرف سے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے حسن بن ابوجعفر سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ایک بار انصار کی ایک خاتون ام المسیب کے یہاں تشریف لائے اور وہ خاتون بخار سے کانپ رہی تھی دریافت فرمایا ام المسیب تمہیں کیا تکلیف ہے؟ انہوں نے کہا یارسول اللہ! خدا اس کا بھلا نہ کرے بخار ہوگیا ہے فرمایا اسے برا بھلا نہ کہو اس سے گناہ یوں ختم ہو جاتے ہیں جس طرح آگ سے لوہے کا زنگ۔

اس حدیث کو عبدالوہاب ثقفی نے ایوب سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کیا اور کہا کہ ان کی کنیت ام السائب تھی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۵۔ سیدہ ام مطاعؓ اسلمیہ

ام مطاع اسلمیہ مدنیہ۔ ان کی حدیث کے راوی عطاء بن ابومروان ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ام مطاع سے روایت کی کہ وہ غزوۂ خیبر میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ شامل لشکر تھیں۔ انہیں مال غنیمت سے ایک مرد کے حصے کے برابر حصہ دیا گیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوعمر لکھتے ہیں خیبر میں ام مطاع کی موجودگی درست ہے لیکن مرد کے برابر حصہ پانا مشکوک ہے۔

۷۵۹۶۔ سیدہ ام معاذؓ

ام معاذ ایوب سختیانی نے حفصہ دختر سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے روایت کی کہ ہم نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی اور آپ نے ہمیں شرک سے روکا اور بین کرنے سے منع کیا ہم میں ایک عورت نے اپنا ہاتھ بند کیا ہوا تھا حضور اکرم ﷺ نے اسے کچھ نہ کہا وہ چلی گئی پھر واپس آئی اور بیعت کی مگر کسی عورت نے سوائے ام سلیم ام العلاء دختر ابو سبرہ اور ام معاذ کے وعدہ پورا نہ کیا یا راوی نے دختر ابو سبرہ اور معاذ کی بیوی کا نام لیا۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۷۔ سیدہ ام معاذؓ انصاریہ

ام معاذ انصاریہ۔ محمد بن اسحٰق نے عبدالعزیز بن عبداللہ بن حارث سے انہوں نے سالم ابوالنضر سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ عثمان بن مظعون کے گھر ایسے وقت پر گئے کہ وہ مر رہے تھے آپ نے ایک کپڑا طلب فرمایا اور اسے عثمان پر ڈال دیا اور عثمان بنو انصار کی ایک خاتون ام معاذ کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے رسول اکرم کافی دیر ان کے پاس ٹھہرے رہے پھر ان سے ہٹ کر علیحدہ بیٹھ گئے اور روئے۔ اہل خانہ بھی روئے پھر آپ نے ابوالسائب کو مخاطب کر کے فرمایا (السائب عثمان کا بیٹا تھا جو غزوۂ بدر میں اسلامی لشکر میں تھا) اے ابوالسائب تیرے اوپر خدا کی رحمت ہو اس پر ام معاذ کہا اے ابوالسائب! تجھے مبارک ہو اس پر حضور اکرم ﷺ نے ام معاذ سے مخاطب ہو کر پوچھا تجھے اس کا کیسے یقین آ گیا۔ ہم تو صرف امید ہی رکھ سکتے ہیں۔ یہ سن کر ام معاذ نے کہا۔ آئندہ میں کسی کے بارے میں ایسی بات نہیں کہوں گی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۸۔ سیدہ ام معبدؓ دختر خالد

ام معبد دختر خالد خزاعیہ کعبیہ۔ ان کا نام عاتکہ تھا اور حبیش بن خالد کی ہمشیرہ تھیں اور یہ وہ خاتون ہیں جن کے پاس حضور اکرم ﷺ نے سفر ہجرت کے دوران مختصر سا قیام فرمایا تھا اور یہ واقعہ پہلے گزر چکا ہے اور آپ کے معجزات بیان ہو چکے ہیں۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۹۔ سیدہ ام معبدؓ قرظہ کی آزاد کردہ کنیز

ام معبد جو قرظہ بن کعب کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ ان کی صحبت کے بارے میں اختلاف ہے۔ موسیٰ بن محمد انصاری نے یحییٰ بن حارث تیمی سے انہوں نے معبد سے روایت کی کہ میں نبی کریم کے صحابہ کو نبیذ الذرہ پلا رہی تھی ان لوگوں میں زید بن ارقم اور معاذ بن جبل بھی موجود تھے انہوں نے کہا تم مزفت کے متعلق کیا کہتی ہو انہوں نے کہا تم نے اس سے سوال کیا ہے جو جانتی ہو حرام کو جب حلال سمجھا جائے وہ ایسا ہو جیسے خدا کی حرام کردہ شے کو حلال قرار دیا جائے دباء کدو کی شراب جس سے حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا حنتم اور حناتم اہل عجم کی وہ شراب ہے جو قیر آلود سبو چہ میں زمین میں دفن کر دیتے ہیں آپ نے اس سے منع کیا۔ نقیر کھجور کے تنے میں کوکھ بنا کر شراب تیار کرتے ہیں۔ آپ نے اس سے منع فرمایا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم سے ذکر کیا ہے۔

۷۶۰۰۔سیدہ ام معبدؓ کعب بن مالک کی اہلیہ

ام معبد زوجہ کعب بن مالک انصاریہ۔ دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ یہ معبد بن کعب کی والدہ ہیں۔ یزید بن زریع نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے معبد بن کعب سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے کھجور (تمر) اور زبیب کو ملا کر نبیذ تیار کرنے سے منع کیا۔ ہاں دونوں سے علیحدہ علیحدہ نبیذ بنانے کی اجازت دی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۰۱۔سیدہ ام معبدؓ

ام معبد جن کا نسب نامعلوم ہے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے لیکن ابوعمر نے انہیں انصاریہ لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن نصر سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن حسن سے انہوں نے محمد بن بکیر حضرمی سے انہوں نے فرج بن فضالہ سے انہوں نے افریقی سے انہوں نے مولیٰ ام معبد سے انہوں نے معبد سے روایت کی کہ حضور اکرم مندرجہ ذیل الفاظ میں دعا مانگا کرتے تھے۔ **اللھم طھر قلبی من النفاق وعملی من الریاء ولسانی من الکذب وعینی من الخیانۃ فانک تعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور** "ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۰۲۔سیدہ ام معقلؓ اسدیہ

ام معقل اسدیہ از بنو اسد بن خزیمہ۔ ایک روایت میں اشجعیہ اور ایک میں انصاریہ مذکور ہے۔ ابواحمد بن سکینہ نے باسنادہ ابو داؤد سلیمان بن اشعث سے انہوں نے ابوکامل سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابراہیم بن مہاجر سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے اس قاصد سے جسے مروان نے ام معقل کے پاس بھیجا تھا اور ام معقل نے کہا کہ ابومعقل حضور اکرمؐ کے ساتھ حج کرنے آئے تھے جب ابومعقل حج کر کے واپس آئے تو ام معقل نے کہا تم جانتے ہو کہ مجھ پر ایک حج فرض ہے۔ دونوں میاں بیوی چل کر حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئے اور ام معقل نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! مجھ پر ایک حج فرض ہے اور ابومعقل کے پاس ایک اونٹ ہے۔ ابومعقل نے کہا یا رسول اللہؐ! یہ سچ کہہ رہی ہے اور میں اس اونٹ کو فی سبیل اللہ وقف کرتا ہوں آپ نے فرمایا تو اس اونٹ پر سوار ہو کر حج کر سکتی ہے اس پر ام معقل نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں بوڑھی ہوگئی ہوں اور اکثر بیمار رہتی ہوں کیا کوئی ایسا عمل ہے کہ اس کے کرنے سے ادائے حج کی منت پوری ہو جائے آپ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔

اس حدیث کو ابوبکر بن عبدالرحمٰن عمارہ بن عمیر جامع بن شداد نے (اور ان کے مولیٰ کا نام لیا) اور زہری نے بیان کیا کہ معقل یا ابومعقل حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی یا رسول اللہ ام معقل نے منت مانی تھی کہ وہ آپ کے ساتھ حج کرے گی لیکن وہ تو نہ ہو سکا کیا کوئی ایسا عمل ہے جس کا ثواب حج کے برابر ہو آپ نے فرمایا رمضان میں عمرہ۔

ابن اسحٰق نے اس حدیث کو عیسیٰ بن معقل بن ابی معقل سے انہوں نے یوسف بن عبداللہ بن سلام سے انہوں نے اپنی دادی ام معقل سے اسی طرح روایت کیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۰۳۔ سیدہ ام مغیثؓ

ام مغیث۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ نے محمد بن یوسف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ام مغیث سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ نے تمر اور زبیب ملانے سے منع کیا اور ام مغیث ربیعہ بن عبدالرحمٰن کی نانی تھیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۰۴۔ سیدہ ام المغیرہؓ

ام المغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب۔ ہم ان کا ذکر ابوالبراد کے ترجمے میں کر آئے ہیں رسول کریم نے انہیں تمیم الداری میں بیاہا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۰۵۔ سیدہ ام المنذرؓ دختر قیس

ام المنذر دختر قیس انصاریہ۔ بقول ابوعمرو وہ عدویہ تھیں۔ بروایتے ان کا نام سلمٰی تھا۔ اہل مدینہ ان کی حدیث کے راوی ہیں۔ بقول ابونعیم وہ سلیط بن قیس (از بنو مازن) کی ہمشیرہ تھیں اور حضور اکرم ﷺ کی ایک خالہ تھیں۔ دونوں قبلوں کی طرف نماز ادا کی۔

ابواحمد عبدالوہاب نے باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے ہارون بن عبداللہ سے انہوں نے ابوداؤد اور ابوعامر سے انہوں نے فلیح بن سلیمان سے انہوں نے ایوب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن ابوصعصعہ سے انہوں نے یعقوب بن ابو یعقوب سے انہوں نے ام منذر دختر قیس انصاریہ سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم تشریف لائے اور حضرت علی ان کے ساتھ اونٹنی پر سوار تھے اور کھجور کے گچھے لٹکے ہوئے تھے حضور اکرم اٹھے اور اس سے کھانے لگے حضرت علی نے بھی کھانا چاہا لیکن حضور نے انہیں منع کر دیا چنانچہ حضرت علی رک گئے۔ ام منذر جو اور سبزی پکا رہی تھیں۔ وہ لائیں تو حضور اکرم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا تمہارے لیے یہ مناسب ہے یہ کھالو۔

محمد بن اسحٰق نے سلیط بن ایوب سے انہوں نے اپنی ماں سلمٰی دختر قیس ام منذر سے یہ حدیث بیان کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں عدویہ اور انصاریہ میں کوئی فرق نہیں کیونکہ عدی بن نجار کا تعلق انصار سے ہے۔ ابوعمر نے ام منذر کو عدویہ لکھا ہے اور ابونعیم نے انہیں بنو مازن بن نجار سے شمار کیا ہے اور پھر انہیں حضور اکرمؐ کی خالہ بتایا ہے۔ اس سے ابوعمر کے قول کی تائید ہوتی ہے کیونکہ بنو عدی بن نجار حضور اکرم ﷺ کے ننھیال تھے۔ واللہ اعلم

۷۶۰۶۔ سیدہ ام منظورؓ

ام منظور دختر محمد بن مسلمہ بن سلمہ بن خالد بن عدی انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور ﷺ سے بیعت کی۔

۷۶۰۷۔ سیدہ ام منیعؓ

ام منیع انصاریہ۔ ایک روایت میں ان کی کنیت ام شباث ہے اور ان کا نام اسماء دختر عمرو بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن

غنم بن کعب بن سلمہ تھا اور بیعت عقبہ میں ام منیع اور ام عمارہ نسیبہ کے علاوہ اور کوئی خاتون موجود نہ تھی۔ ابو نعیم' ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب النون

۷۶۰۸۔ سیدہ ام نائلہؓ

ام نائلہ خزاعیہ۔ ان سے ام الاسود خزاعیہ نے روایت کی ابراہیم بن نصر نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے اسود خزاعیہ سے انہوں نے ام نائلہ خزاعیہ سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جس کا نام قیس تھا دریافت کیا آپ نے فرمایا اسے کسی قطعہ زمین پر آرام نہیں آتا۔ جہاں جاتا ہے کچھ دنوں کے بعد وہاں سے چل دیتا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو نعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن راویوں میں بریدہ کا نام نہیں لیا۔ ان کا نام نائلہ خزاعیہ ہے اور عبداللہ بن جعفر نے اسماعیل بن عبداللہ سے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے ام الاسود خزاعیہ سے انہوں نے بریدہ سے روایت کی۔

۷۶۰۹۔ سیدہ ام عبیطؓ

ام عبیط انصاریہ۔ ان کے نام میں اختلاف ہے اور ان کے راوی عبیط ان کے بیٹے ہیں۔ حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے محمد بن خلیل بن فارس سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابوالعلاء سے انہوں نے ابو محمد بن عثمان بن ابو نصر سے انہوں نے ابراہیم بن ابی ثابت سے انہوں نے یزید بن محمد سے انہوں نے عتبہ بن زبیر (از اولاد کعب بن مالک) سے انہوں نے محمد بن عبدالخالق (از اولاد نعمان بن بشیر) سے انہوں نے عبدالملک بن عبیط سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے اپنی دادی ام عبیط سے روایت کی کہ بنو نجار کی ایک کنیز ہمیں بطور ہدیہ کے کسی نے دی میرے پاس ایک دف تھی۔ میں گاتی تھی اور بجاتی تھی۔

اتیناکم اتیناکم فحیونا نحییکم لو لا الذهب الا حمر ما حلت بواديكم

ہم تمہارے پاس آئے ہیں ہم تمہارے پاس آئے ہیں تم ہمیں خوش آمدید کہو ہم تمہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ اگر سرخ سونا نہ ہوتا تو تمہاری وادی میں نہ آتا۔

ام عبیط کہتے ہیں رسول اکرم وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا ام عبیط یہ کیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بنو نجار کی یہ ایک کنیز ہے جسے ہم اس کے خاوند کے حوالے کر رہے ہیں۔ دریافت فرمایا تم کیا گا رہی تھی میں نے وہ شعر دہرایا۔ آپ نے دوسرے مصرع کو یوں بدل دیا۔

لو لا الحنطة السمراء ماسمن عذاريكم

ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۱۰۔ سیدہ ام نصرؓ

ام نصر محاربیہ۔ ابراہیم بن مختار رازی نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے ام نصر محاربیہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضور اکرم ﷺ سے گھریلو گدھے کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا وہ گھاس اور درختوں کے پتے نہیں کھاتا اس آدمی نے جواب دیا یارسول اللہ! کھاتا ہے فرمایا تم اس کا گوشت کھا سکتے ہو۔ تینوں نے ان ذکر کیا ہے۔

ابوعمر کا قول ہے کہ اسے ابراہیم نے ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے لیکن اس حدیث کو حجت نہیں بنایا جا سکتا کیونکہ یہ مکروہ ہے اور کئی اور وجوہ کی بنا پر اس کے کھانے سے منع کیا گیا ہے۔

باب الھاء

۷۶۱۱۔ سیدہ ام ہاشمؓ دختر حارثہ

ام ہاشم یا ام ہشام دختر حارثہ بن نعمان انصاریہ۔ بیعت رضوان میں شریک تھیں۔ ان سے عبدالرحمٰن بن سعد، خبیب بن عبدالرحمٰن اور عمرہ نے روایت کی۔

ابوالفرج بن ابوالرجاء اور عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہما مسلم بن حجاج سے انہوں نے عمرو الناقد سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر بن حزم سے انہوں نے یحیٰی بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ سے انہوں نے ام ہشام دختر حارثہ بن نعمان سے روایت کی کہ ہم اور رسول کریم دو سال میں ایک دفعہ یا سال میں ایک بار یا ہر سال کچھ عرصے گزرنے کے بعد روشنی کیا کرتے میں نے سورۂ ق کو رسول کریم کی زبان سے سن کر یاد کر لیا کیونکہ آپ ہر جمعے کے خطبے میں اس کی قراءت فرماتے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۱۲۔ سیدہ ام ہانیؓ انصاریہ

ام ہانی انصاریہ۔ مجھے ان کا نسب معلوم نہیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے ام قیس اور کسی نے ام ہانی لکھا ہے۔ واللہ اعلم

یحیٰی بن محمود نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل سے انہوں نے درہ دختر معاذ سے انہوں نے ام ہانی انصاریہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم مرنے کے بعد ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے آپ نے فرمایا روحیں پرندوں کی صورت میں درختوں سے لٹکتی رہیں گی اور جب قیامت بپا ہوگی تو اپنے اپنے جسموں میں داخل ہو جائیں گی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۱۳۔ سیدہ ام ہانیؓ دختر ابی طالب

ام ہانی دختر ابی طالب عبد مناف قرشیہ ہاشمیہ۔ حضور کی عم زاد تھیں اور حضرت علی کی ہمشیرہ۔ ان کی والدہ فاطمہ دختر اسد تھیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے ہند کسی نے فاطمہ اور کسی نے فاختہ لکھا ہے ان کے شوہر کا نام ہبیرہ بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم مخزومی تھا۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائیں اور اس دن ان کا شوہر بھاگ کر نجران چلا گیا اور مندرجہ ذیل اشعار بطور اعتذار کہے۔

لعمرک ما ولیت ظهری محمداً — واصحابه جبنا ولا خیفة القتل

مجھے تیری عمر کی قسم کہ میں نے محمد اور ان کے اصحاب سے بزدلی اور قتل کے ڈر کی وجہ سے پیٹھ نہیں پھیری۔

ولکنني قلبت امری فلم اجد — لسیفی غناء ان ضربت ولا نبلی

لیکن میں نے اپنے کام کو پلٹ دیا (مسلمان نہ ہوا) اور تلوار چلانے اور تیراندازی میں کوئی فائدہ نہ دیکھا۔

وقفت فلما خفت ضیقة موقفی — رجعت لعود کالهزبر الی الشبل

میں مقابلے کے لئے اڑا رہا لیکن جب مجھے اپنے موقف کے بارے میں خطرہ پیدا ہوا تو میں مڑا تا کہ دوبارہ حملے کے لئے اس طرح آؤں جس طرح شیر اپنے بچے کی طرف آتا ہے۔

خلف الاحمر کی رائے ہے کہ ہبیرہ کے یہ اشعار حارث بن ہشام کے اس شعر سے بہتر ہیں جو اس نے میدان جنگ میں بھاگنے کے متعلق اعتذاراً کہا تھا۔

اللہ یعلم ما ترکت قتالهم — حتیٰ علوا فرسی باشقر مزبد

خدا جانتا ہے کہ میں ان کے خلاف لڑنے سے اس وقت تک دست بردار نہیں ہوا جب تک انہوں نے میرے گھوڑے کو بھورے رنگ کے جھاگ والے خون میں غرق نہ کر دیا۔

لیکن اصمعی کا قول یہ ہے کہ حارث بن ہشام کا شعر ہبیرہ کے اشعار سے بہتر ہے۔

عبیداللہ بن احمد بن باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ ہبیرہ نجران میں سکونت پذیر ہو گیا۔ جب اسے ام ہانی کے قبول اسلام کی اطلاع ہوئی تو اس نے کچھ اشعار کہے جن میں سے دو درج ذیل ہیں۔

وعاذلة هبت بلیل تلومنی — وتعذلنی باللیل ضل ضلالها

ایک ملامت کرنے والی نے مجھے رات کو جگایا اور سخت اندھیری رات میں مجھے ملامت کرنے لگی۔

وتزعم انی ان اطعت عشیرتی — ساردی وهل یردینی الازوالها

اور اس کا خیال ہے کہ اگر میں نے اپنے خاندان کی پیروی کی تو میں ہلاک ہو جاؤں گا حالانکہ میں اپنے خاندان کی عدم متابعت ہی سے ہلاک ہو رہا ہوں۔

اسی نظم میں وہ ام ہانی کو مخاطب کرتا ہے۔

فان کنت قد تابعت دین محمد — وقطعت الارحام منک حبالها

اور اگر تو نے دین محمد کی پیروی کر لی ہے اور قطع رحمی کر کے سب رسیوں کو کاٹ دیا ہے۔

فکونی علی اعلیٰ سحیق بھضبۃ　　ململمۃ غبراء یبس بلالھا

تو ایک دور دراز ٹیلے کی چوٹی پر جا جو گول اور مٹیالا ہو اور جس کی نمی خشک ہو چکی ہو۔

اس میں اور بھی کافی اشعار ہیں۔

ام ہانی کے بطن سے عمر (ہبیرہ نے اپنی کنیت ابو عمر رکھ لی تھی) ہانی' یوسف اور جعدہ پیدا ہوئے۔

کافی راویوں نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت کی کہ انہوں نے ام ہانی کے سوا اور کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جس نے حضور اکرم کو چاشت کے وقت نماز پڑھتے دیکھا ہو۔ ان سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اکرمؐ ان کے گھر میں تشریف لائے غسل فرمایا اور آٹھ رکعت نماز ادا کی اور انہوں نے کہا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو کبھی بھی اس طرح جلدی جلدی نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا البتہ رکوع' سجود با قاعدہ ادا فرمائے تینوں نے ان ذکر کیا ہے۔

۷۶۱۴۔ سیدہ ام الہذیلؓ

ام الہذیل غیر منسوبہ۔ محمد بن ابو بکر مدینی نے اذنا ابو علی سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے ابو بحر محمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن غالب بن حرب سے انہوں نے ہانی بن یحیٰ یشکری سے انہوں نے حسن بن ابو جعفر سے انہوں نے لیث سے انہوں نے سلیم الفقیمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ایک ایسے علاقے میں وارد ہوئے جہاں ایک اکیلا گڈریا تھا آپ نے اسے فرمایا۔ میاں گڈریے اپنے کام کا خیال رکھا کرو۔ اپنی پوری مزدوری وصول کرو اور اپنے کنبے کا حق ادا کرو۔ اس نے گزارش کی یا رسول اللہ! کیا میں نے اپنا فرض منصبی ٹھیک طریقے سے ادا نہیں کیا آپ نے فرمایا بے شک تم نے ادا کیا ہے لیکن ہمیں ایسا آدمی بالکل نہیں چاہیے کہ جب وہ اکیلا ہو تو اسے خدا سے شرم نہ آئے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۱۵۔ سیدہ ام ابی ہریرہؓ

ام ابی ہریرہ انہوں نے اسلام قبول کیا اور ابو ہریرہ نے ان کے اسلام کے بارے میں روایت کی۔

ابوالفرج بن محمود اور ابو یاسر نے باسناد ہما تا ابوالحسین مسلم' عمرو الناقد سے انہوں نے عمر بن یونس یمانی سے انہوں نے عکرمہ بن عمار سے انہوں نے ابو کثیر یزید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ میں اپنی ماں کو اسلام قبول کرنے پر مائل کرتا رہتا۔ ایک دن مجھے اس سے حضور اکرم ﷺ کے بارے میں ایسی گفتگو سننا پڑی جسے میں نے سخت ناپسند کیا میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور رو رہا تھا آپ کو میں نے ساری بات بتائی اور درخواست کی کہ دربار خداوندی میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول اسلام کی توفیق عطا فرمائے حضور اکرم نے دعا فرمائی۔

اے اللہ! تو ابو ہریرہ کی ماں کو قبول اسلام کی توفیق ارزانی فرما۔

میں دربار رسالت سے اٹھا اور خوشی خوشی گھر چلا جب دروازے کے قریب پہنچا تو مجھے محسوس ہوا کہ میرے ماں بستر سے اٹھی

ہوئی ہے اس نے میرے پاؤں کی آہٹ سن لی اور آواز دی کہ ابھی باہر ٹھہرو مجھے پانی سے نہانے کی آواز آئی پھر اس نے کپڑے پہنے اوڑھنی سے سر کو ڈھانپا دروازہ کھولا اور کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہوگئی۔ میں نے آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ نے خدا کی تعریف بیان کی اور دعائے خیر فرمائی۔

۷۶۱۶۔ سیدہ ام ہشامؓ دختر حارثہ

ام ہشام دختر حارثہ بن نعمان انصاریہ۔ ایک روایت میں ام ہاشم ہے۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

ابوالفضل بن ابوالحسن طبری نے باسنادہ ابویعلی احمد بن علی سے انہوں نے زہیر سے انہوں نے جریر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر سے انہوں نے یحیٰ بن عبداللہ سے انہوں نے ام ہشام دختر حارثہ سے روایت کی کہ انہوں نے سورۃ ق والقران المجید حضور اکرم کی زبان مبارک سے سن سن کر یاد کر لی تھی کیونکہ آپ ہر جمعے کے خطبے میں اس سورۃ کی تلاوت فرماتے تھے۔

ابوداؤد سجستانی نے یحیٰ بن ایوب اور ابن ابی الرجال سے انہوں نے یحیٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے ام ہشام دختر حارثہ بن نعمان سے روایت کی۔

۷۶۱۷۔ سیدہ ام ہلالؓ بن بلال

ام ہلال بن بلال۔ مسلم بن حجاج نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے مگر ان سے کوئی روایت بیان نہیں کی ابن مندہ نے ام ہلال دختر بلال لکھا ہے اور نیز یہ بھی لکھا ہے کہ مسلم نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ سے غلطی ہوئی ہے کیونکہ ان کا نام ام بلال ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ مقام تعجب ہے کہ ابن مندہ نے پیشتر ازیں ام بلال لکھا ہے اور یہاں دونوں نام بدل دیئے ہیں۔

باب الواؤ

۷۶۱۸۔ سیدہ ام ورقہؓ دختر حمزہ

ام ورقہ دختر حمزہ بن عبدالمطلب۔ جعفر کے مطابق محمد بن حبان کا قول ہے کہ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے عمارہ کسی نے امامہ اور کسی نے ام الفضل لکھا ہے۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۱۹۔ سیدہ ام ورقہؓ دختر عبداللہ

ام ورقہ دختر عبداللہ بن حارث بن عمیر انصاریہ۔ ایک روایت میں ام ورقہ دختر نوفل ہے اور وہ اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور ہیں۔ ان کے نسب میں اختلاف ہے۔

عبدالوہاب بن علی الصوفی نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے عثمان بن ابی شیبہ سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ولید بن عبداللہ بن جمیع سے انہوں نے اپنی دادی اور عبدالرحمٰن بن خلاد انصاری سے انہوں نے ام ورقہ دختر نوفل سے روایت کی کہ جب

حضور اکرم ﷺ نے غزوۂ بدر کے لئے کوچ فرمایا تو ورقہ نے حضور کے ساتھ چلنے کی اجازت طلب کی تاکہ مریضوں کی تیمارداری کریں شاید انہیں بھی شہادت نصیب ہو جائے۔ فرمایا تم اپنے گھر میں مقیم رہو تمہیں یہیں شہادت مل جائے گی چنانچہ لوگ انہیں شہیدہ کہتے تھے انہوں نے قرآن حکیم پڑھا تھا اور آپ نے انہیں گھر میں موذن رکھنے کی اجازت دی ہوئی تھی۔

انہوں نے اپنے غلام اور لونڈی سے مکاتبت کی تھی ایک رات وہ دونوں اٹھے اور ایک کپڑا مالکہ کے گلے میں ڈال کر اسے قتل کر دیا اور بھاگ گئے صبح کو جب حضرت عمر بیدار ہوئے تو لوگوں سے کہا کہ تم میں سے جس شخص نے ان ڈاکوؤں کو دیکھا ہو یا علم ہو وہ انہیں پکڑ لائیں چنانچہ انہیں مدینے میں پھانسی دی گئی۔

ابوداؤد کہتے ہیں کہ مجھے حسن بن حماد حضرمی نے محمد بن فضیل سے انہوں نے ولید بن جمیع سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن خلاد سے انہوں نے ام ورقہ سے یہ حدیث روایت کی لیکن اول الذکر اسناد زیادہ مکمل ہے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ مروی ہے کہ جب حضرت عمر کو علم ہوا کہ فلاں خاتون قتل ہوگئی ہے تو انہوں نے کہا حضور اکرم ﷺ سچ ہی فرمایا کرتے تھے۔ آؤ فلاں شہیدہ سے ملنے چلیں۔

۷۶۲۰۔ سیدہ ام ولیدؓ دختر عمر

ام ولید دختر عمر۔ ان سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ ایک شام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اے لوگو! کیا تمہیں حیا نہیں آتی انہوں نے گزارش کی یا رسول اللہ! کس چیز سے؟ فرمایا تم وہ اشیاء جمع کرتے ہو جنہیں کھاتے نہیں اور ایسی چیزوں کی بنیاد رکھتے ہو جن کی تعمیر نہیں کرتے اور ایسے معاملات کے بارے میں سوچتے ہو جن کا تم ادراک نہیں کر سکتے۔ کیا تمہیں ان حرکتوں سے شرم نہیں آتی۔ تینوں نے ذکر ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوعمر کا قول ہے کہ وازع بن نافع کے نزدیک یہ راوی منکر الحدیث ہے اور ابوسلمہ اور سالم سے ایسی روایت بیان کرتا ہے جنہیں اس کے بغیر اور کوئی نہیں جانتا۔

۷۶۲۱۔ سیدہ ام وہبؓ دختر ابوامیہ

ام وہب دختر ابوامیہ۔ ابن جریج کا قول ہے کہ ابوسفیان بن حرب کے پاس چھ اور صفوان بن امیہ بن خلف کے پاس بھی چھ بیویاں تھیں۔ (۱) ام وہب دختر ابوامیہ بن قیس از بنوغیاطلہ (۲) فاختہ دختر اسود بن عبدالمطلب (۳) امیمہ دختر ابوسفیان بن حرب (۴) عاتکہ دختر ولید بن مغیرہ (۵) برزہ دختر مسعود بن عمرو (۶) ملاعب الاسنہ عامر بن مالک بن جعفر کی بیٹی۔

صفوان نے ام وہب کو طلاق دے دی کہ وہ بوڑھی ہوگئی تھیں اور فاختہ چونکہ امیہ بن خلف (والد صفوان) کے پاس رہ چکی تھی اس لئے وہ بھی علیحدہ ہوگئیں عاتکہ اور دختر ملاعب الاسنہ صفوان کے نکاح میں رہیں آخر کار عاتکہ کو خلافت عمر کے دوران میں طلاق ہوگئی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الیاء

۷۶۲۲۔ سیدہ ام یحییٰؓ اسید کی اہلیہ

ام یحییٰ زوجہ اسید بن حضیر۔ حدیث قراءت اسید میں ان کا ذکر آیا ہے مگر ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۲۳۔ سیدہ ام یحییٰؓ دختر ابی اہاب

ام یحییٰ دختر ابی اہاب۔ عمر بن محمد بن معمر نے ابوغالب بن بناء سے انہوں نے ابومحمد جوہری سے انہوں نے ابوبکر بن مالک سے انہوں نے بشر بن موسیٰ سے انہوں نے ہودہ بن خلیفہ سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عبداللہ بن ابوملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث بن عامر سے روایت کی کہ ام یحییٰ دختر ابی اہاب نے نکاح کیا تو ایک سیاہ فام کنیز ان کے یہاں آئی اور کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے ام یحییٰ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں اور واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا اس کنیز کو زعم ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے پس وہ اس کے قریب نہ جائے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۲۴۔ سیدہ ام یحییٰؓ بن حصین

ام یحییٰ بن حصین۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے یحییٰ بن حصین سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اے لوگو! تم امیر کی اطاعت کرو خواہ تمہارا حاکم ناک کٹا غلام ہی کیوں نہ ہو۔ یحییٰ بن سعید نے اسے شعبہ سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کیا ہم آگے جدۂ یحییٰ کے ترجمے میں اس کا ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

۷۶۲۵۔ سیدہ ام یحییٰؓ دختر یعلی

ام یحییٰ دختر یعلی بن منبہ۔ قاضی ابواحمد نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ فتح مکہ کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ سعید بن صلت کا یہ قول ہے مگر باقی ان کے خلاف ہیں۔ ابوعبداللہ نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت حاصل ہوئی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۲۶۔ سیدہ ام یحییٰؓ

ام یحییٰ یہ اوپر مذکور خواتین کے علاوہ ہیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ہم زیدہ کے ترجمے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں ایک روایت میں زائدہ مذکور ہے جو حضرت عمر بن خطاب کی لونڈی تھیں۔

۷۶۲۷۔ سیدہ ام یزیدؓ دختر حارث

ام یزید دختر حارث۔ حماد بن سلمہ نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے یزید بن حارث سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت

کی کہ انہوں نے رسول کریمؐ کو عرفات یا منٰی کے مقام پر فرماتے سنا اے لوگو! اطمینان اور وقار سے کام کرو۔ یزید بن ہارون نے اس حدیث کو حجاج سے انہوں نے ابو یزید مولیٰ عبداللہ بن حارث سے انہوں نے ام جندب ازدیہ سے روایت کیا ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۲۸۔ سیدہ ام یقظہؓ دختر علقمہ

ام یقظہ دختر علقمہ زوجہ سلیط بن عمرو۔ انہوں نے اپنے خاوند کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی اور وہاں انہوں نے ایک لڑکا سلیط بن سلیط نامی جنا۔ یہ صحابیات کی کنیتوں میں آخری کنیت تھی۔

والحمد لله رب العلمين و صلاته علیٰ سيدنا محمد النبی و آله و صحبه و سلم

ان صحابیات کا ذکر جو اپنے بھائیوں کی وجہ سے مشہور ہیں

۷۶۲۹۔ اخوات جابر بن عبداللہ انصاریؓ

ان کی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے۔ کوئی سات کہتا ہے اور کوئی نو۔

ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے باسنادہ تا ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب اور اسماعیل بن مسعود سے انہوں نے خالد سے انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ میں نے شادی کی حضور اکرمؐ سے ملاقات ہوئی تو دریافت فرمایا کیا تم نے شادی کی ہے؟ میں کہا ہاں یا رسول اللہؐ پوچھا باکرہ یا ثیبہ سے۔ میں نے کہا ثیبہ یا رسول اللہؐ! آپ نے فرمایا کنواری لڑکی سے شادی کی ہوتی کہ وہ تم سے کھیلتی۔ میں نے کہا یا رسول اللہؐ میری کئی بہنیں ہیں مجھے فکر تھی مبادا وہ مجھ میں اور میری بہنوں میں گڑبڑ نہ پیدا کر دے۔ آپ نے فرمایا تیری بات درست ہے۔ عورت سے شادی کی تین وجوہ ہوتی ہیں۔ دین' مال اور جمال تو اول الذکر کو ترجیح دو۔ خدا تجھے برکت دے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۳۰۔ سیدہ اخت حارث بن سراقہؓ

اخت حارث بن سراقہؓ۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ جب مقتولین بدر کے نام مدینے میں پہنچے تو ان کی رشتہ دار خواتین نے آہ وزاری شروع کر دی لیکن ام حارث بن سراقہ اور ان کی ہمشیرہ جو بنو عدی بن نجار سے تھیں فیصلہ کیا کہ وہ رسول اکرمؐ کی واپسی تک انتظار کریں گی اگر ان کے مقتولین بہشتی ہیں تو وہ صبر کریں گی اگر ایسا نہیں ہے تو پھر ہم بھی روئیں گی۔

جب رسول کریم ﷺ واپس آئے تو دونوں بہنیں حاضر خدمت ہوئیں تو آپ نے بتایا کہ مقتولین بدر جنت میں ہیں اور انہیں فردوس میں اعلیٰ مقام عطا ہوا۔

۷۶۳۱۔ سیدہ اخت حذیفہؓ بن یمان

اخت حذیفہ بن یمان۔ کوئی ان کا نام فاطمہ اور کوئی خولہ بتاتا ہے ابواحمد بن سکینہ نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے مسدد

سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ربعی سے انہوں نے اپنی بیوی سے انہوں نے اخت حذیفہ سے روایت کی کہ ایک موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے خواتین کو مخاطب کر کے فرمایا اے خواتین تم چاندی کے زیور سے اپنے آپ کو سنوار سکتی ہو مگر تم میں سے جو عورت سونے کا زیور پہن کر اس کی نمائش کرتی ہے اسے عذاب دیا جائے گا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۳۲۔ سیدہ اخت عقبہؓ بن عامر

اخت عقبہ بن عامر ابواحمد نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے مخلد بن خالد سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے سعید بن ابوایوب سے انہوں نے یزید بن ابوحبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر جہنی سے روایت کی کہ میری بہن نے نذر مانی کہ وہ بیت اللہ تک چل کر جائے گی اس نے مجھے کہا کہ میں اس سلسلے میں حضور اکرم ﷺ کا فتویٰ دریافت کروں آپ نے فرمایا کبھی چل لے اور کبھی سوار ہولے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۳۳۔ سیدہ اخت معقلؓ بن یسار

اخت معقل بن یسار۔ متعدد راویوں نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے عبد بن حمید سے انہوں نے ہاشم بن قاسم سے انہوں نے مبارک بن فضالہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے معقل بن یسار سے روایت کی کہ عہد رسالت میں ایک شخص نے ان کی بہن سے نکاح کیا کچھ عرصے بعد اس نے اسے ایک طلاق دے دی اور انقطاع عدت تک رجوع نہ کیا بعد از عدت اس نے نکاح کی پھر خواہش کی لیکن عورت کے بھائی نے مزاحمت کی اس پر ذیل کی آیت نازل ہوئی۔

"اذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلو هن" اس خاتون کا نام جمیل تھا۔ پیشتر ازیں ہم باب جیم میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۳۴۔ سیدہ اخت نعمانؓ بن بشیر

اخت نعمان بن بشیر۔ محمد بن اسحٰق نے سعید بن مینا سے روایت کی کہ بشیر کی بیٹی کو اس کی ماں عمرہ دختر رواحہ نے بلایا اور کھجوروں کی ایک لپ کپڑے میں لپیٹ کر دی کہ اسے اپنے والد اور ماموں عبداللہ بن رواحہ کے پاس کھانے کے لئے لے جاؤ۔ میں والد اور ماموں کی تلاش میں حضور اکرمؐ کے پاس سے گزری دریافت فرمایا یہ کیا ہے عرض کیا یارسول اللہ یہ کھجوریں ہیں جو میں اپنے والد اور ماموں کے لئے لیے جارہی ہوں فرمایا ادھر لاؤ میں نے حضور اکرمؐ کے دونوں ہاتھوں میں انڈیل دیں پھر فرمایا کپڑے کو زمین پر بچھا دو آپ نے کھجوریں اس کپڑے پر ڈال دیں اور انہیں بکھیر دیا پھر ایک آدمی کو کہا کہ تمام اہل خندق کو کھانے کے لئے آواز دو سب لوگ جن کی تعداد تین ہزار کے لگ بھگ تھی آگئے وہ کھارہے تھے اور کھجوریں بڑھتی چلی جارہی تھیں تا آنکہ کپڑے کے کنارے سے باہر گرنے لگیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

چندلڑکیوں کا ذکر ان کے والد کے حوالے سے

۷۶۳۵۔ حضرت اوس بن ثابتؓ کی دو بیٹیاں

اوس بن ثابت کی دولڑکیاں۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوالفتح اسماعیل بن فضل اور ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد سے انہوں نے ابو

طاہر بن عبدالرحیم سے انہوں نے ابوالشیخ سے انہوں نے ابویحییٰ رازی سے انہوں نے سہل بن عثمان سے انہوں نے عبداللہ بن اجلح کندی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ لڑکیوں کو اور چھوٹی عمر کے لڑکوں کو بالغ ہونے تک وراثت سے کچھ نہیں دیتے تھے۔ انصار میں سے اوس بن ثابت فوت ہوگئے اور ان کی دو لڑکیاں اور ایک نابالغ لڑکا رہ گئے۔ ان کے عم زاد جوان کے اقارب تھے آئے اور ان کا سارا ترکہ اٹھا کر لے گئے۔ اس پر قرآن کی درج ذیل دو آیتیں نازل ہوئیں۔

یستفتونک فی النساء اور یوصیکم اللہ فی اولادکم ان کو بتائی گئیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۳۶۔ حضرت ثابت بن قیس کی لڑکی

ثابت بن قیس بن شماس کی لڑکی: ابوموسیٰ نے ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے عبداللہ بن محمد سے انہوں نے ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے ہشام بن عمار سے انہوں نے صدقہ بن خالد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے انہوں نے عطاء خراسانی سے انہوں نے ثابت بن قیس بن شماس کی لڑکی سے روایت کی کہ جب یا یھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی نازل ہوئی تو ثابت بن قیس بن شماس گھر آئے کمرے کا دروازہ بند کرلیا اور رونا شروع کردیا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں چند دن نہ گئے اور آپ کو ان کی دربندی کا علم ہوا تو آپ نے جناب ثابت کو بلوا بھیجا آپ نے غیر حاضری کی وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے گزارش کی یارسول اللہ میں فطری طور پر کچھ درشت آواز ہوں مجھے خطرہ پیدا ہوگیا مبادا سارے اعمال ضائع نہ کربیٹھوں۔ فرمایا تم ان میں سے نہیں ہو۔ تمہاری دنیا اور دین بخیر ہو۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۳۷۔ حضرت حصینؓ کی لڑکی

حصین بن حارث بن مطلب کی لڑکی۔ حضور اکرمؐ نے ان کے لئے اور ان کی عم زاد بہن دختر عبیدہ بن حارث کے لئے خیبر کی پیداوار سے ایک سو وسق کھجوریں عطا فرمائی تھیں۔ یہ یونس کا قول ہے ابن اسحٰق سے۔

۷۶۳۸۔ حضرت ابوالحکم غفاریؓ کی لڑکی

ابوالحکم غفاری کی لڑکی۔ ابوموسیٰ کتابۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے حجاج بن عمران سدوسی سے انہوں نے یحییٰ بن خلف سے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے سلیم بن حکیم سے انہوں نے اپنی ماں دختر الحکم غفاری سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک آدمی جنت کے اتنا قریب ہوجاتا ہے کہ ان میں صرف ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر وہ کوئی ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے اور اس میں اور جنت میں اتنا فاصلہ حائل ہوجاتا ہے جتنا کہ مدینہ سے صنعاء۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۳۹۔ حضرت خباب بن ارتؓ کی لڑکی

خباب بن ارت کی لڑکی۔ یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے وکیع

سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن زیاء الفائشی سے انہوں نے خباب کی لڑکی سے روایت کی کہ میرے والد ایک سریے کے سلسلے میں مدینے سے باہر تھے اور حضور اکرم ﷺ ہماری نگرانی فرماتے چنانچہ ہماری ایک بکری کا دودھ ایک برتن میں آپ ہی دوہتے اور برتن بھر جاتا۔ جب میرے والد واپس آئے اور انہوں نے دودھ دوھنا شروع کیا تو دودھ کی مقدار گھٹ کر اتنی رہ گئی جتنی کہ پہلے ہوتی تھی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔ اس کو اسرائیل نے ابواسحاق سے اور کہا کہ انہوں نے عبدالرحمٰن بن مالک الحسی سے روایت کی ہے ان کا ذکر ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۷۶۴۰۔ حضرت ابوسبرہ کی لڑکی

حضرت ابوسبرہ کی لڑکی۔ ام معاذ کے ترجمے میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۴۱۔ حضرت سعد بن ربیع کی لڑکیاں

سعد بن ربیع کی لڑکیاں۔ عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ ایک عورت نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ! سعد بن ربیع کی جو غزوۂ احد میں شہید ہو گیا ہے دو لڑکیاں رہ گئی ہیں اور ان کے عم زاد ان کا سارا ترکہ اٹھا کر لے گئے آپ نے فرمایا جلد ہی اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فیصلہ فرمادے گا۔ اس پر یوصیکم اللہ فی اولادکم نازل ہوئی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ان دو لڑکیوں کو دو ثلث اور ان کی والدہ کو آٹھواں حصہ دے دو اور جو باقی بچ جائے وہ تم لے لو ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۴۲۔ حضرت صفوان بن امیہ بن خلف کی لڑکی

حضرت صفوان بن امیہ بن خلف جمحیہ کی لڑکی جمعہ۔ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے صفوان بن امیہ کی لڑکی جمحی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے وضو کے لئے پانی مانگا۔ پس میں نے مد کے تین چوتھائی کے اندازے سے پانی دیا اور انہوں نے وضوء فرمایا۔ دعا کی اور ابواحمد عسکری نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۴۳۔ حضرت عبیدہ بن حارثؓ کی لڑکیاں

عبیدہ بن حارث بن مطلب کی لڑکیاں۔ ان کے والد بدر میں مارے گئے تھے ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں سے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے سلسلہ میں جنہیں حضور اکرمؐ نے خیبر کی پیداوار سے حصہ عطا فرمایا تھا۔ عبیدہ کی لڑکیوں اور حصین بن حارث کا ذکر کیا ہے۔ انہیں حضور اکرمؐ نے ایک سو وسق کھجوریں عنایت کی تھیں۔

۷۶۴۴۔ عفیف کی لڑکی

عفیف کی لڑکی۔ یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے عقبہ بن مکرم سے انہوں نے محمد بن موسیٰ سے انہوں نے عبدالمنعم بن صلت سے انہوں نے ابو یزید مدنی سے انہوں نے اپنی ایک عورت سے جو عفیف کی لڑکی تھی روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ سے بیعت کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپؐ نے ہم سے عہد لیا کہ ہم سوائے محرم کے کسی اور مرد سے

بات نہیں کریں گی اور یہ کہ ہم اپنے مرجانے والوں پر سورۃ فاتحہ تلاوت کریں گی۔ ابن ابی عاصم نے انہیں دختر عفیف لکھا ہے اور ان کے سوا اور لوگوں نے ام عفیف۔

۷۶۴۵۔ فہد کی لڑکی

فہد کی لڑکی۔ بروایتے ان کا نام خولہ تھا اور ان سے محمود بن لبید نے ذکر کیا ہے کہ ایک دن حضور اکرمؐ اپنے چچا حمزہ سے ملنے گئے اور دختر فہد جناب حمزہ کی زوجہ تھیں۔ انہوں نے آپ کے لئے حلوہ پکایا جسے سب نے کھایا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نسب نہیں بیان کیا اور ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۷۶۴۶۔ ولید بن مغیرہ کی لڑکی

ولید بن مغیرہ کی لڑکی۔ ان کا نام عاتکہ تھا اور یہ وہی خاتون ہیں جنہوں نے اپنے شوہر صفوان بن امیہ کے لئے حضور سے امان طلب کی تھی۔ ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۴۷۔ ہبیرہ کی لڑکی

ہبیرہ کی لڑکی۔ ابوقاسم بن صدقہ الفقیہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے انہوں نے سلیمان بن سلمہ بلخی سے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے ابواسماء رحبی سے انہوں نے ثوبان سے روایت کی کہ ہبیرہ کی لڑکی حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان کے ہاتھ میں سونے کا چھلا تھا۔ بروایتے ان کا نام ہند تھا۔ ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

وہ دادیاں جو اپنے پوتوں کی وجہ سے متعارف ہوئیں

۷۶۴۸۔ جدہ انصاری

وکیع نے اسماعیل بن رافع ابی رافع سے انہوں نے انصار کے ایک شیخ سے انہوں نے اپنی دادی سے جنہوں نے ہجرت کی تھی روایت کی کہ میں خضاب لگا رہی تھی کہ حضور اکرمؐ ہمارے ہاں تشریف لائے فرمایا خدا تجھ پر رحم کرے تو ایسا کیوں کرتی ہے۔ اور ہاتھ سے ایک نقش کی طرف اشارہ کیا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۴۹۔ حشرج بن زیاد کی دادی

یہ خاتون زیاد کی ماں تھیں ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسین بن موسیٰ سے انہوں نے رافع بن سلمہ اشجعی سے انہوں نے حشرج بن زیاد سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کی کہ غزوۂ خیبر میں ہم چھ عورتوں نے لشکر کے ساتھ چلنے کا ارادہ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو ہمیں بلا بھیجا ہم نے آپ کے چہرے پر ناراضامندی کے آثار دیکھے۔ دریافت فرمایا تم کیوں لشکر کا ساتھ دینا چاہتی ہو اور کس کی اجازت سے جانا چاہتی ہو ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم تیر اندازوں کو تیر فراہم کریں گی انہیں ستو پلائیں گی زخمیوں کی مرہم پٹی کریں گی رجز پڑھیں گی اور یوں اللہ کی راہ میں ان کی معاونت

کریں گی فرمایا اٹھو اور جاؤ جب خیبر فتح ہوا تو حضور اکرمؐ نے مال غنیمت سے ہمیں بھی حصہ عطا فرمایا میں نے دادی سے دریافت کیا آپ کو کیا ملا تھا؟ انہوں نے کہا کھجوریں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۵۰۔ حفص بن سعید قرشی کی دادی

ابومحمد بن سویدہ نے باسنادہ واحدی سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن محمد بن احمد بن جعفر سے انہوں نے ابوبکر بن حسن شیبانی سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن دغولی سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن محمد بن یونس سے انہوں نے فضل بن دکین سے انہوں نے حفص بن سعید بن اعور قرشی سے انہوں نے اپنی والدہ سے کہ انہوں نے ان کی والدہ سے (جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزار تھیں) روایت کیا کہ ایک کتے کا پلا حضور اکرم کے گھر میں آپ کی چارپائی کے نیچے مر گیا چار دن گزر گئے اور آپ پر کوئی وحی نازل نہ ہوئی مجھ سے فرمایا اے خولہ! ہمارے گھر میں کیا نئی بات ہوگئی کہ چار دن سے جبرائیل نہیں آرہے اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر چلے گئے۔ میں نے دل میں ہی کہا کیوں نہ گھر کی صفائی کر دوں۔ میں نے جھاڑو دینا شروع کر دیا تو چارپائی کے نیچے مرے ہوئے کتے کا پلا نظر آیا جسے میں نے اٹھا کر مکان کے نیچے پھینک دیا اتنے میں حضور اکرم تشریف لائے تو آپ کے دانت بج رہے تھے اور جب بھی وحی نازل ہوتی آپ کو یہ صورت پیش آتی آپ نے فرمایا اے خولہ! مجھے چادر اوڑھا دو اس موقعہ پر سورۃ والضحیٰ تا فترضیٰ نازل ہوئی ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

یہ روایت مشکوک ہے کیونکہ یہ سورت ان سورتوں میں سے ہے جو آغاز کار میں مکے میں نازل ہوئی تھیں اور اس بارے میں اصل واقعہ مشہور ہے اور وہی صحیح ہے۔

۷۶۵۱۔ خارجہ بن زید کی دادی

عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ ہم حضور اکرمؐ کے ساتھ ایک انصاری خاتون کے گھر گئے اور وہ خارجہ بن زید بن ثابت کی دادی تھیں۔ انہوں نے ہمارے لئے کھجور کے ایک پیڑ کے نیچے چھڑکاؤ کیا ہم بیٹھ گئے اور کھانا کھایا پھر وہ خاتون اپنی دو لڑکیوں کو ساتھ لائی اور کہنے لگی یارسول اللہ! یہ دونوں لڑکیاں ثابت بن قیس کی ہیں جو غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے اور ان کے چچا ان کا سارا مال اٹھا کر لے گئے ہیں۔

ہم اوس بن ثابت کی لڑکیوں کا یہ واقعہ بیان کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں صحیح بات یہ ہے کہ دونوں لڑکیاں اوس بن ثابت کی بیٹیاں تھیں کیونکہ غزوۂ احد میں شہید ہونے والے کا نام اوس بن ثابت تھا نہ کہ ثابت بن قیس واللہ اعلم۔

۷۶۵۲۔ ابوالسائب کی دادی

یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن ادریس سے انہوں نے نعیم بن حماد سے انہوں نے حسین بن زید بن علی سے انہوں نے ابوالسائب سے انہوں نے اپنی دادی سے (یہ خاتون مہاجرات سے تھیں) روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے انہیں ایک کنواں وادی عقیق میں بطور جاگیر عطا فرمایا تھا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۵۳۔سلمٰی کی دادی

علی بن حجر نے عیسٰی بن یونس سے انہوں نے بنوسلیم کے آدمی سے انہوں نے ان کی دادی سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے اور وہ مہندی لگا رہی تھیں آپ نے مخاطب ہو کر فرمایا اے فلاں تو ہاتھ کی ہتھیلی پر نقش کیوں نہیں بناتی۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور انصاری کی دادی سے ایسی ہی روایت مروی ہے۔

۷۶۵۴۔الصلت بن زبید کی دادی

دو چھوٹے چھوٹے لڑکوں کی ماں رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی یارسول اللہ! میرے دونوں بیٹوں کے گلے میں تکلیف ہے اس کا کیا علاج کروں فرمایا کٹ کی کڑوی لکڑی' کالا زیرہ اور زیتون کا تیل ان کی ناک میں ڈالو اور خدا پر توکل کرو۔اس پر اس کے دل نے نہ مانا اور ان دونوں کے گلے کو دبایا مگر تقدیر میں ان کی موت لکھی تھی ان کو دفن کر دیا اس کے بعد وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں کہنے لگیں یارسول اللہ! خدا اور رسول کی نافرمانی کا رنج اس مصیبت کے دکھ سے زیادہ تکلیف دہ ہے فرمایا کوئی حرج نہیں تم ماں ہو۔اس وقت کچھ خواتین موجود تھیں فرمایا بچوں کے گلے نہ دبایا کرو کہ یہ قتل سر ہے۔ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۵۵۔ضمرہ بن سعید کی دادی

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے ضمرہ بن سعید کے بیٹے سے انہوں نے اپنے اہل سے انہوں نے اپنی دادی سے (اس خاتون کو دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنا نصیب ہوا) روایت کی کہ رسول اکرمؐ ہمارے یہاں تشریف لائے فرمایا تم خضاب لگایا کرو میں نے گزارش کی یارسول اللہ! میں نے اس کا استعمال ترک نہیں کیا۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۵۶۔عمرو بن معاذ کی دادی

یحیٰی نے اجازتاً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے یعقوب بن حمید سے انہوں نے اسماعیل بن داؤد بن عبداللہ بن مخراق سے انہوں نے ہشام بن سعد سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عمرو بن معاذ انصاری سے روایت کی کہ ان کے دروازے پر ایک سائل کھڑا تھا۔ہماری دادی نے کہا اسے کھانے کو کچھ دو۔ہم نے کہا اس وقت گھر میں کچھ بھی نہیں۔انہوں نے کہا۔اسے ستو ہی پلا دو۔حضور اکرمؐ کا فرمان ہے کہ سائل کو اور کچھ نہیں تو جلا ہوا کھر ہی دے دو۔ان کا نام حوا تھا اور ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۷۶۵۷۔قریشی کی دادای

زکریا بن ابی زائدہ نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے فلاں قرشی سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم کو فرماتے سنا کہ اللہ پر ایمان جہاد فی سبیل اللہ اور حج مبرور بہترین اعمال ہیں۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۵۸۔ یحییٰ بن حصین کی دادی

جو ام حصین کی ہمشیرہ تھیں۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یحییٰ بن حصین بن عروہ سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا اگر تم پر ایک غلام حاکم ہو جائے اور کتاب اللہ کے مطابق تمہاری قیادت کرے تو اس کے حکم کو مانو۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۵۹۔ یوسف بن مسعود کی دادی

یہی خاتون ام مسعود بن حکم انصاری' زرقی ہیں۔ یوسف بن مسعود بن حکم انصاری نے اپنی دادی سے حکایت کی کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ ان کا ذکر پیشتر ام مسعود کے ترجمے میں گزر چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ان صحابیات کا ذکر جو اپنے راویوں کی خالائیں تھیں

۷۶۶۰۔ ابوامامہ بن سہل بن حنیف کی خالہ

یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے ابن ابی مریم اور ابوصالح سے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابوہلال سے انہوں نے مروان بن عثمان سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے اپنی خالہ سے روایت کی انہیں رسول اکرم نے رجم کی آیت پڑھ کر سنائی الشیخ والشیخة اذ زنیا فارجموھما البتة بما قضیا من اللذة" ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

نوٹ: حیرت ہے کہ ہمارے محدثین نے اس جملے کو جسے معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی دیکھ کر ناک منہ چڑھاتا ہے قرآن حکیم کی غیر متلو آیت قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے شر سے بچائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اقبال نے ایسی ہی کوئی حدیث پڑھ کر ذیل کا شعر کہا ہوگا۔

حقیقت خرافات میں کھو گئی — یہ امت روایات میں کھو گئی

(مترجم)

۷۶۶۱۔ جابر بن عبداللہ کی خالہ

یحییٰ نے اجازۃً ابن ابی عاصم سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے ابوعاصم سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابوزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ ان کی خالہ عدت گزار رہی تھیں کہ انہیں ایک کھجور کے کاٹنے کا خیال آیا۔ ایک آدمی نے کہا تو ایسا نہیں کر سکتی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا تو گھر سے نکل سکتی ہے اور اسے کاٹ سکتی ہے کیونکہ ممکن ہے تو صدقہ یا کوئی اچھا کام سرانجام دے سکے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۶۲۔ خالد بن عبداللہ بن حرملہ مدلجی کی خالہ

یحیٰی نے اجازۃً ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے محمد بن بشر سے انہوں نے خالد بن عبداللہ بن حرملہ سے انہوں نے اپنی خالہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک موقعہ پر خطاب فرمایا اور چونکہ بچھو نے آپ کے ہاتھ کی انگلی پر ڈنگ مارا تھا آپ نے پٹی باندھی ہوئی تھی آپ نے فرمایا اے لوگو! تم کہتے ہو کہ اب کوئی دشمن نہیں رہا حالانکہ تم ساری عمر دشمنوں سے لڑتے رہو گے تا آنکہ تمہارا مقابلہ یاجوج ماجوج سے بھی ہوگا ان کے چہرے چوڑے آنکھیں چھوٹی اور ان کے بال بھورے ہوں گے اور ہر گھاٹی سے پھسلتے چلے آئیں گے اور ان کے چہرے تہ در تہ ڈھال کی طرح ہوں گے۔

اسی حدیث کو کسی اور راوی نے محمد بن بشر سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے خالد سے روایت کیا ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۶۳۔ زینب دختر نبیط کی خالہ

محمد بن عمارہ بن عامر نے زینب دختر نبیط سے انہوں نے اپنی والدہ یا خالہ سے جو ابوامامہ اسعد بن زرارہ کی لڑکیاں تھیں روایت کی کہ ہمارے والد نے ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا۔ ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۶۴۔ سائب بن یزید کی خالہ

یحیٰی نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ہشام بن عمار سے انہوں نے حاتم بن اسماعیل سے انہوں نے جعید بن عبدالرحمٰن بن اوس سے انہوں نے سائب بن یزید سے روایت کی کہ مجھے میری خالہ حضور اکرم کی خدمت میں لے کر گئی اور گزارش کی یارسول اللہ! میرے بھانجے کے سر میں درد ہے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائے خیر فرمائی پھر آپ نے وضو فرمایا اور میں نے وضو کا پانی پیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۶۵۔ ام سلمہ اسماء دختر یزید کی خالہ

شہر بن حوشب نے ام سلمہ انصاریہ سے روایت کی کہ وہ ان خواتین میں شامل تھیں جن سے حضور اکرم نے بیعت کرتے وقت بعض باتوں کا عہد لیا تھا اور ان کی خالہ بھی ان کے ساتھ تھیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

وہ خواتین جو اپنے شوہروں کی وجہ سے متعارف ہوئیں

۷۶۶۶۔ اوس بن ثابت کی زوجہ

جن کا ذکر دختر اوس کے ترجمے میں گزر چکا ہے۔

۷۶۶۷۔ بلال کی زوجہ

ابوالوردالقشیری نے بنو عامر کی ایک خاتون سے انہوں نے بلال کی بیوی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ان کے یہاں تشریف لائے سلام کیا اور بلال کے بارے میں دریافت کیا ہم ام بلال کے ترجمے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۶۸۔ ثابت بن قیس کی زوجہ

ان کی بیٹی کے ترجمے میں ہم ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۶۹۔ جابر بن عبداللہ کی زوجہ

خطیب عبداللہ بن احمد بن عبداللہ بن عبدالقاہر نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عمرو بن دینار سے روایت کی کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے عہد میں ایک ثیبہ خاتون سے نکاح کیا۔ حضور نے فرمایا تم نے کنواری لڑکی سے نکاح کیا ہوتا۔ وہ تم سے کھیلتی تم اس سے کھیلتے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۷۰۔ رافع بن خدیج کی زوجہ

جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۷۱۔ سعد بن ربیع کی زوجہ

ان کی بیٹی کے ترجمے میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۷۲۔ سلمہ بن ہشام کی زوجہ

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر بن حزم سے انہوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے روایت کی کہ ام سلمہ نے جو ازواج مطہرات سے تھیں بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن ہشام بن مغیرہ کی بیوی سے دریافت فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ کئی دنوں سے سلمہ مجھے نظر نہیں آیا؟ وہ میرے ساتھ اور عام مسلمانوں کے ساتھ جماعت میں شریک نہیں ہوتا انہوں نے کہا یا رسول اللہ مشکل یہ پڑ گئی ہے کہ وہ گھر سے باہر نکل ہی نہیں سکتا کیونکہ جب سے یہ لوگ غزوۂ موتہ سے واپس آئے ہیں خانہ نشین ہو گئے ہیں جب بھی وہ گلیوں میں نکلتے ہیں لوگ انہیں بھگوڑا کہہ کر ان کا منہ چڑاتے ہیں۔

۷۶۷۳۔ عبداللہ بن رواحہ کی بیوی

اسماعیل بن عیاش نے ربیعہ بن صالح مدلجی سے انہوں نے عکرمہ سے روایت کی کہ عبداللہ بن رواحہ اپنی بیوی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ مکان کے ایک کنارے پر ان کی نظر ایک لونڈی پر پڑ گئی۔ یہ اٹھے اور اس لونڈی پر پڑ گئے چنانچہ اسی حالت

میں ان کی بیوی نے انہیں دیکھ لیا وہ چھری لینے کے لئے گئی لیکن جب یہ خاتون واپس آئی تو عبداللہ فارغ ہو چکے تھے بیوی نے پوچھا تم اتنی دیر کہاں تھے میں نے تمہیں دیکھا نہیں ان کے جواب سے خاتون مطمئن نہ ہوئی انہوں نے اپنے شوہر سے کہا رسول اکرمؐ نے ہمیں بحالت جنابت قرآن پڑھنے سے منع کیا ہے اگر تو سچا ہے تو قرآن کی تلاوت کر انہوں نے کہا بہت اچھا اور درج ذیل اشعار پڑھے

اتـا نـا رسـول الـلـه يتلو كتابـه　　كـمـا لاح مشهور من الصبح ساطع

رسول اکرم ہم میں یوں تشریف لائے جس طرح کہ صبح کے وقت چمکتا سورج طلوع ہوتا ہے اور آپ نے ہمیں اللہ کی کتاب پڑھ کر سنائی۔

اتـى بـالـهـدى بـعـد الـعـمـى فقلوبنا　　بـه مـوقـنـات ان مـاقـال واقـع

آپ ہدایت لے کر تشریف لائے اور ہمارے دل کفر کی جہالت کے بعد اس پر یقین رکھتے ہیں کہ جو کچھ آپ نے فرمایا وہ ضرور واقع ہوگا۔

يبيـت يـجـافـى جنبـه عن فـراشـه　　اذا استـقـلـت بـالمشر كين مضاجع

آپ اس طرح رات بسر کرتے ہیں کہ آپ کے پہلو بستر سے دور رہتے ہیں حالانکہ مشرکین کا یہ حال ہوتا ہے کہ ان کے بستر ان کے پہلوؤں سے چمٹے ہوتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن رواحہ نے ان اشعار کے علاوہ کوئی اور اشعار پڑھے تھے چنانچہ خاتون نے کہا میں خدا کے کلام کو (وہ ان اشعار کو قرآن آیات سمجھیں) سچا اور اپنی آنکھوں کو جھوٹا قرار دیتی ہوں۔

دوسرے دن عبداللہ بن رواحہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو سارا واقعہ سنایا حضور اکرمؐ اس خاتون کی سادگی اور شوہر کی چالاکی پر اتنا ہنسے کہ ڈاڑھیں تک نمایاں ہوگئیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۷۴۔ معاذ کی زوجہ

ام عطیہ کی حدیث میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن جعفر بن ہثیم سے انہوں نے جعفر بن محمد صائغ نے معاویہ بن عمرو سے انہوں نے زائدہ سے ابونعیم کے بقول انہیں ابواحمد غطریفی نے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن شیرویہ سے انہوں نے اسحٰق بن راہویہ سے انہوں نے نضر بن شمیل سے (ح) ابونعیم نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے محمد بن قدامہ سے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے وقت ہم سے عہد لیا تھا کہ مرنے والوں پر نوحہ وزاری نہیں کریں گی چنانچہ پانچ خواتین کے جن میں زوجہ معاذ شامل تھیں باقی خواتین اپنا عہد نہ نبھا سکیں۔

ابوعمرو کی روایت میں ہے کہ سوائے ام سلیم ابوسبرہ کی بیٹی معاذ کی زوجہ اور ایک اور عورت کے کوئی بھی اپنا عہد نہ نبھا سکی۔ یہ خاتون راوی اپنا نام نہیں لیتی تھیں اور جب حرہ کا ابتلا پیش آیا تھا اور یہ خواتین ان کے ساتھ تھیں تا کہ یہ بھی آہ وزاری کے لئے اٹھ

کھڑی ہوئیں۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۷۵۔ابوموسیٰ اشعری کی زوجہ

یحییٰ نے اذناباسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے سہم بن منجاب سے انہوں نے قرثع سے روایت کی کہ جب ابوموسیٰ بہرے ہوگئے تو ان کی بیوی چیخنے لگی۔ابوموسیٰ نے کہا کیا تمہیں علم نہیں کہ حضور اکرمؐ نے اس بارے میں کیا فرمایا انہوں نے کہا ہاں مجھے علم ہے۔اس کے بعد وہ خاموش ہوگئیں۔پھر انہوں نے ابوموسیٰ کی زوجہ سے پوچھا حضور اکرمؐ نے کیا فرمایا تھا۔انہوں نے کہا رسول اکرمؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے بیزار ہے جو کسی کی موت پر سر منڈائے یا کپڑے پھاڑے یا کسی کو برا بھلا کہے۔

ان صحابیات کا ذکر جو اپنے بھتیجوں کی وجہ سے متعارف ہیں۔

۷۶۷۶۔عمۃ الحارث بن ابوقرظہ

بقول جعفر امام بخاری نے ان کا ذکر کیا ہے۔یہ بنوخزاعہ کی ان خواتین میں شامل ہیں جنہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۷۷۔عمۃ حسناء صریمیہ

اسحاق بن راہویہ نے اسحٰق ازرق سے انہوں نے عوف اعرابی سے انہوں نے حسناء دختر معاویہ صریمیہ سے انہوں نے اپنی پھوپھی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہؐ جنت میں کون کون لوگ ہوں گے آپ نے فرمایا نبی شہید بچے اور زندہ مدفون بچے جنت میں ہوں گے۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔اکثر کتابوں میں ان کا نام خنساء آیا ہے لیکن محققین نے حسناء لکھا ہے۔واللہ اعلم

۷۶۷۸۔عمۃ حصین بن محصن خطمی

ابوموسیٰ نے اذنا ابومنصور محمد بن عبداللہ بن مندویہ شروطی اور حسن بن احمد مقری سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن یوسف بن خلاد سے انہوں نے حارث بن ابواسامہ سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے بشیر بن بشار سے انہوں نے حصین بن محصن سے روایت کی کہ ان کی پھوپھی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں کسی کام کے لئے حاضر ہوئیں۔آپ نے ان کی حاجت برآری کے بعد ان سے دریافت کیا بی بی! کیا تم خاوند والی ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ! میرا خاوند ہے دریافت فرمایا تمہارا اس سے کیسا سلوک ہے گزارش کی کہ یا رسول اللہ میں اس کی خدمت میں کوتاہی نہیں کرتی جب تک میں بے بس نہ ہو جاؤں فرمایا خیال رکھنا کہ تم اس سے کیسی گزر بسر کرتی ہو کہ تمہاری جنت اور دوزخ وہی ہے۔ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۷۹۔ عمۃ سنان بن عبداللہ جہنی

ابوموسیٰ نے اذناً ابوغالب کوشیدی سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے انہوں نے طبرانی سے انہوں نے عمرو بن ابوالطاہر بن ابوالسرح سے انہوں نے یوسف بن عدی سے (ح) طبرانی نے عبید بن غنام سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے عبدالرحیم بن سلیمان سے انہوں نے محمد بن کریب سے انہوں نے ابن عیاش سے انہوں نے سنان بن عبداللہ سے روایت کی کہ ان کی پھوپھی نے انہیں بتایا کہ میں نے رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر گزارش کی یارسول اللہ! میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس نے نذر مانی تھی کہ وہ چل کر کعبۃ اللہ کو جائے گی آپ نے دریافت فرمایا کیا تو اس کی طرف سے یہ نذر ادا کرسکتی ہے میں نے کہا ہاں میں کرسکتی ہوں فرمایا پھر ادا کرو۔ میں نے دریافت کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ عمل اس کی طرف سے قبول کرلیا جائے گا۔ فرمایا ہاں اگر بالفرض اس پر کسی کا قرض واجب الادا ہوتا اگر وہ قبول ہوجاتا ہے تو یہ اللہ کا قرض ہے جس کی قبولیت میں کیا شبہ ہوسکتا ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۰۔ عمۃ العاص طفاوی

ایک روایت کے مطابق یہ ام الغادیہ ہیں۔ عاص بن عمرو الطفاوی نے اپنی پھوپھی سے روایت کی کہ وہ کچھ آدمیوں کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کسی مفید نصیحت کی درخواست کی فرمایا کسی کے کان میں بری بات ڈالنے سے پرہیز کرو۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۱۔ عمۃ عبدربہ بن سعید انصاری

یحییٰ بن محمود نے کتابۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے یعقوب بن حمید سے انہوں نے عبدالعزیز بن محمد سے انہوں نے محمد بن ابوحمید سے انہوں نے عبدربہ بن سعید بن قیس سے انہوں نے اپنی پھوپھی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تپ انسان کے گناہوں کو اس طرح جلا دیتا ہے جس طرح آگ لوہے کے زنگ کو۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۲۔ عمۃ معبد بن کعب

اس اسناد کی رو سے جو پہلے گزر چکا ہے یعقوب بن حمید نے ابن عیینہ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے معبد بن کعب سے انہوں نے اپنی والدہ یا پھوپھی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا ختہ حالی ایمان کا حصہ ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ (کیونکہ ابتدائے اسلام میں اکثر مسلمان ختہ رہے۔ مترجم)

۷۶۸۳۔ عمۃ ہند بنت سعید بن ابوسعید خدری

اور ایک روایت میں دختر ابوسعید مذکور ہے اور ایک روایت میں ان کی کنیت ام عبدالرحمٰن آئی ہے۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن محمد سے انہوں نے ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے یعقوب بن حمید سے انہوں نے عبدالعزیز بن محمد سے انہوں نے محمد بن ابوحمید سے انہوں نے ہند دختر سعید سے

انہوں نے اپنی پھوپھی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے آپ نے بکری کے کندھے کا گوشت تناول فرمایا اور پھر کلی کئے بغیر نماز ادا فرمائی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کا ذکر کیا ہے۔

بعض صحابیات کا ذکر جن کے نام نہیں معلوم ہو سکے

۷۶۸۴۔ ایک خاتون از بنواسد

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً تا احمد بن عمرو انہوں نے محمد بن عوف سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ضمضم بن زرعہ سے انہوں نے شریح بن عبید سے انہوں نے حبیب بن عبید سے انہوں نے ابن ابح سلیحی سے روایت کی کہ وہ ایک دن ام المومنین زینب کے پاس بیٹھی تھیں اور وہ اپنے کپڑوں کو سرخی مائل رنگ سے رنگ رہی تھیں کہ اتنے میں رسول اکرم ﷺ تشریف لے آئے۔ جب آپ کی نظر اس رنگ پر پڑی تو واپس چلے گئے ام المومنین سمجھ گئیں کہ حضور اکرمؐ نے رنگ کو ناپسند کیا ہے چنانچہ انہوں نے اپنے کپڑوں کو اس طرح دھویا کہ رنگ اتر گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ پھر تشریف لائے اور جب رنگ کا کوئی نشان نظر نہ آیا تو اندر آ گئے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۵۔ خاتون از بنوعبدالاشہل از انصار

ابواحمد بن سکینہ نے باسنادہ بجستانی سے انہوں نے عبداللہ بن محمد نفیلی اور احمد بن یونس سے انہوں نے زہیر سے انہوں نے عبد بن عیسیٰ سے انہوں نے موسیٰ بن عبداللہ بن یزید سے انہوں نے عبدالاشہل کی ایک خاتون سے روایت کی یا رسول اللہ! ہماری مسجد کا راستہ گندہ اور بدبودار ہے جب بارش ہو جائے ہم کیا کریں؟ دریافت فرمایا کیا بارش کے بعد صورت حال بہتر نہیں ہو جاتی۔ خاتون نے جواب دیا یا رسول اللہؐ یہ تو ہوتا ہے فرمایا یہ ادلے کا بدلہ ہے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۶۔ خاتون

ابوالفرج بن ابوالرجاء نے باسنادہ قاضی ابوبکر بن عمرو سے انہوں نے عقبہ بن مکرم سے انہوں نے ابن ابی عدی سے انہوں نے حسین المعلم سے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے انصار کی ایک خاتون سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ ان کے ہاں تشریف لائے اور وہ بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہی تھیں کیونکہ میں ہر کام بائیں ہاتھ سے کرتی تھی آپ نے میرے ہاتھ پر ٹھوکر لگائی اور فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس پر بائیں ہاتھ سے کھانے کی عادت چھوٹ گئی اور پھر کبھی اس ہاتھ سے کھانا نہ کھایا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۷۔ خاتون انصاری

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے یزید سے انہوں نے سوید بن عبداللہ سے انہوں نے جامع بن ابوشداد سے انہوں نے منذر ثوری سے انہوں نے حسن بن محمد بن علی سے انہوں نے انصار کی ایک خاتون سے روایت کی کہ وہ ام المومنین ام سلمہ سے ملنے گئیں تو اتنے میں حضور اکرمؐ تشریف لے آئے اور میں نے خود کو قمیص کی آستین سے ڈھانپ لیا آپ نے

ام سلمہ سے ایسے طریقے سے بات کی کہ میں کچھ بھی نہ سمجھ سکی آپ اٹھ کر چلے گئے تو میں نے ام سلمہ سے پوچھا میرا خیال ہے کہ حضور اکرم تشریف لائے تھے اور آپ سے کچھ باتیں بھی کیں انہوں نے کہا ہاں تمہارا خیال درست ہے۔ آپ آئے اور کچھ گفتگو بھی کی اس خاتون نے پوچھا آپ نے کیا فرمایا تھا ام سلمہ نے کہا حضور اکرم نے فرمایا کہ جب دنیا میں برائی پھیل جائے اور اسے نہ روکا جائے تو اللہ تعالیٰ اہل زمین پر عذاب بھیجتا ہے اس پر اس خاتون نے کہا کہ دنیا والوں میں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ کہا ہاں ہوتے ہیں مگر انہیں بھی وہ عذاب بھگتنا پڑتا ہے اور بعد از وفات اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دیتا ہے۔ ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۸۔ خاتون مبایعہ

عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے مسدد سے انہوں نے حمید بن اسود سے انہوں نے حجاج عامل ربذہ عمر بن عبدالعزیز سے انہوں نے اسید بن ابواسید سے انہوں نے ایک مبایعہ خاتون سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے بوقت بیعت ہم سے عہد لیا تھا کہ ہم نیک اعمال میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی اپنے چہرے نہیں نوچیں گی بالوں کو پراگندہ نہیں کریں گی گریبان نہیں پھاڑیں گی اور نوحہ نہیں کریں گی۔ ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۹۔ خاتون مبایعہ

یحییٰ بن محمود ثقفی نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوسعید عبدالرحمٰن بن ابراہیم سے انہوں نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے ضحاک بن عثمان سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے عمرو بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے ایک خاتون مبایعہ سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو سلمہ کی بستی میں تشریف لائے ہم نے کھانا پیش کیا آپ نے تناول فرمایا۔ آپ کے ساتھ صحابہ کی جماعت بھی تھی پھر ہم نے وضو کے لئے پانی پیش کیا آپ نے بعد از وضو صحابہ کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا کیا میں تمہیں ایسی باتیں نہ بتاؤں جو گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ بنتی ہیں۔ صحابہ نے گزارش کی یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیے فرمایا ناگواری کے باوجود وضوء کرنا اور مسجد کی طرف آمد و رفت کی کثرت اور بعد از ادائے نماز اگلی نماز کا انتظار۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۹۰۔ خاتون از بنو خثعم

کثیر راویوں نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے روح بن عبادہ سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے فضل بن عباس سے انہوں نے بنو خثعم کی ایک خاتون سے روایت کی یا رسول اللہ میرا والد بہت بوڑھا ہے اور حج اس پر فرض ہے کیا کیا جائے فرمایا تم اس کی طرف سے ادا کرو۔

۷۶۹۱۔ خاتون از بنو عبدالدار

یحییٰ نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن علی بن میمون سے انہوں نے سلیمان بن عبیداللہ سے انہوں نے

یونس سے انہوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے صفیہ دختر ابوعبید سے انہوں نے دار یہ سے جو بنوعبدالدار کی ایک خاتون حضور اکرمؐ کی تحویل میں تھیں آپ نے فرمایا جو شخص مدینے میں مرنا چاہے اس کے لئے یہ زریں موقع ہے میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔ یہ ابن ابی عاصم کی روایت ہے۔

ابونعیم کی روایت میں ہے کہ ایک یتیم عورت از بنوثقیف جو حضور اکرمؐ کی تحویل میں تھی انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت کی اور ابن ابی عاصم نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے واللہ اعلم۔

۷۶۹۲۔ خاتون حبشیہ

ابواحمد بن سکینہ نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے سلیمان بن حرب اور مسدد سے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے ابورافع سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ ایک حبشن یا حبشی مسجد میں مقیم تھا چند دن حضور اکرم نے اسے نہ دیکھا تو دریافت فرمایا صحابہ نے جواب دیا وہ مرگیا ہے۔ فرمایا تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا مجھے اس کی قبر پر لے چلو آپ نے اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی۔

۷۶۹۳۔ خاتون جس نے دونوں قبلوں کی طرف نماز ادا کی

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے ابن ضمرہ بن سعید سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے ایک خاتون سے جس نے دونوں قبلوں کی طرف نماز ادا کی تھی روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ان کے یہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ مہندی لگایا کریں کہ کہ خواتین مہندی لگانا چھوڑ دیتی ہیں اور ان کے ہاتھ مردوں کے ہاتھوں کی طرح ہوجاتے ہیں خاتون نے کہا۔ میں نے ابھی مہندی لگانا نہیں چھوڑی۔ حالانکہ یہ مہندی والی خاتون اسی برس کی ہوچکی تھیں۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ مہندی کا ذکر ضمرہ بن سعید کی دادی کے ترجمے میں گزر چکا ہے اور اسی حدیث کو ابوموسیٰ نے باسنادہ ابن نمیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے ابن ضمرہ سے انہوں نے اپنی زوجہ سے انہوں نے ضمرہ کی دادی سے روایت کیا انہوں نے دونوں قبلوں کی طرف منہ کرکے نماز ادا کی تھی اور امام احمد نے اپنی مسند میں یزید سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ابوموسیٰ کی روایت کی طرح ضمرہ کی دادی سے روایت کی ہے جنہیں دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنا نصیب ہوا۔ نیز امام احمد نے یزید سے باسنادہ ابن اسحٰق سے انہوں نے ابن ضمرہ سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے ایک خاتون سے جس نے قبلتین کی طرف نماز ادا کی تھی روایت کی۔ واللہ اعلم

۷۶۹۴۔ خاتون

یحییٰ بن محمود اور ابویاسر نے باسنادہما مسلم سے انہوں نے محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے عثمان بن عمر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر گزرے جو اپنے بیٹے کی موت پر رو رہی تھی آپ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ اس عورت نے جواب دیا آپ کو میری مصیبت سے کیا غرض؟ جب آپ

چلے گئے تو لوگوں نے بتایا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ خاتون کی یہ حالت ہوگئی گویا اس پر موت طاری ہوگئی ہے۔ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آئی۔ کوئی دربان نہ تھا گزارش کی یا رسول اللہؐ میں آپ کو پہچان نہ سکی آپ نے فرمایا ابتدائے صدمے پر صبر کرنا چاہیے۔

۷۶۹۵۔ خاتون از بنو غفار

عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے سلیمان بن سحیم سے انہوں نے آمنہ دختر ابو الصلت سے انہوں نے بنو غفار کی ایک خاتون سے روایت کی کہ ہم چند عورتیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی کہ ہمیں خیبر کی مہم میں اسلامی لشکر کے ساتھ کوچ کی اجازت عطا فرمائی جائے۔ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کریں گی اور مختلف کاموں میں مسلمانوں کی اعانت کریں گی فرمایا اللہ تمہیں برکت دے۔ اور پوری حدیث ذکر کی۔

۷۶۹۶۔ ہفتے کے دن کے روزے کے بارے میں پوچھنے والی خاتون

یہ ایک خاتون تھیں جنہوں نے حضور اکرمؐ سے سبت (ہفتے) کے روزے کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے موسیٰ بن وردان سے انہوں نے عبید بن حنین سے جو خارجہ کے مولی تھے روایت کی کہ ایک عورت نے حضور اکرمؐ سے سبت کے روزے کے بارے میں دریافت کیا فرمایا نہ تجھے اس سے کوئی فائدہ اور نہ نقصان ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۹۷۔ عطاء بن یسار نے جن سے روایت کی وہ خاتون

ان سے عطاء بن یسار نے روایت کی۔ انہوں نے ابو یاسر سے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ایک خاتون سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے اور آپ نے بحری جنگ کا ذکر کیا اس کا ذکر ام حرام دختر ملحان کے ترجمے میں گزر چکا ہے۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔ ابو القاسم بن عساکر الدمشقی کا قول ہے کہ یہ خاتون ام حرام نہیں کیونکہ انہوں نے منذر بن زبیر کے ساتھ جہاد کیا اور ام حرام نے عثمان بن عفان کے عہد میں جہاد کیا تھا اور اس وقت یہ فوت ہو چکی تھی اور منذر نے یزید بن معاویہ کے ساتھ قسطنطنیہ میں جہاد کیا۔ واللہ اعلم

۷۶۹۸۔ خاتون مکی

ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے دیلم ابو غالب قطان سے انہوں نے حکم بن جحل سے انہوں نے ام الکرام سے روایت کی کہ انہوں نے حج کیا اور مکے میں ایک خاتون سے ملاقات کی وہ خاتون بڑی دولت مند تھی مگر اس نے صرف چاندی کے زیور پہن رکھے تھے اس خاتون نے بیان کیا کہ وہ اپنے دادے کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں موجود تھیں اور انہوں نے سونے کے جھمکے پہن رکھے تھے حضور نے فرمایا یہ آگ کے دو آویزے ہیں اور ہمارے اہل بیت صرف چاندی استعمال کرتے ہیں۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۹۹۔خادمہ حبشیہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزار تھیں ثمامہ بن حزن القشیری کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے نبیذ کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا وہ حبشیہ لونڈی حضور اکرم کی خدمت کرتی رہی ہے اس سے دریافت کرو۔اس لونڈی نے جواب دیا میں آپ کے لئے نبیذ تیار کرتی تھی کہ عشاء کو کسی مشکیزے میں کھجوریں ڈال کر لٹکا دیتی اور وہ صبح کو تناول فرماتے۔ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۷۰۰۔خادمہ عبداللہ بن عمر بن خطاب

ابوجعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے عمر بن خطاب کو بنو ہوازن کی ایک لونڈی عطا کی جو انہوں نے عبداللہ بن عمر کو دے دی۔ابن اسحٰق کا قول ہے کہ انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی کہ میں نے اس لونڈی کو اپنے ننھیال بنو جمح میں بھیج دیا کہ وہ اسے نہلا دھلا دیں اور میں اتنی دیر میں طواف کعبہ سے فارغ ہو آؤں جب میں فارغ ہو کر مسجد سے باہر نکلا تو دیکھا کہ بنو ہوازن کوچ کی تیاری کر رہے ہیں۔میں نے جب صورت حال دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ رسول اکرم نے ہماری عورتوں اور بیٹوں کو آزاد کر دیا ہے۔میں نے کہا تمہاری لڑکی بنو جمح میں ہے۔وہ گئے اور اسے ساتھ لے لیا۔

۷۷۰۱۔خادمہ از بنو مؤمل

قدیم الاسلام تھیں اور ان لوگوں میں شامل ہیں جنہیں مکے میں کفار نے تکلیفیں دی تھیں انہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ان کے علاوہ بلال' عامر بن فہیرہ وغیرہ کو بھی خرید کر آزاد کر دیا تھا کیونکہ ان سب لوگوں کو تکالیف دی جاتی تھیں لوگوں نے کہا اگر تو ایسے جوانوں کو خرید تا جو تیری پشت پناہ بنتے! کہا میرا یہی مقصد ہے۔ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۷۰۲۔دایہ محمد بن طلحہ

ابو موسیٰ نے کتابۃً ابو العباس سے انہوں نے ابوبکر ضحی سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے عبید بن غنام سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے (ح) ابو موسیٰ نے ابو علی سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے ابو عمر بن حمدان سے انہوں نے محفوظ بن ابو تومہ سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ابراہیم بن عثمان سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ آل طلحہ سے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے محمد بن طلحہ کی دایہ سے روایت کی کہ جب محمد بن طلحہ پیدا ہوئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے ہم بچے کو آپ کے سامنے لائے دریافت فرمایا تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ ہم نے کہا محمد فرمایا یہ میرا اہم نام ہے اور اس کی کنیت ابو القاسم ہوگی۔ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۷۰۳۔ام ولد شیبہ بن عثمان

ہشام دستوائی نے بدیل بن میسرہ سے انہوں نے صفیہ دختر شیبہ سے انہوں نے ام ولد شیبہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھا آپ مقام ابطح سے دوڑتے گزرتے۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۷۰۴۔ غامدیہ

جسے زنا کی وجہ سے رجم کیا گیا۔ یہ وہ خاتون ہے جو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں اور درخواست کی کہ انہیں پاک کیا جائے فرمایا واپس چلی جاؤ۔ دوسرے دن وہ پھر آئیں اور ارتکاب زنا کا اعتراف کیا اور کہا کہ وہ حاملہ ہیں فرمایا جاؤ اور وضع حمل کے بعد آنا بعد از وضع حمل بچے کو اٹھا لائیں اور کہا کہ میں نے یہ بچہ جنا ہے فرمایا جاؤ اور اس کی پرورش کرو اور جب اس کا دودھ چھڑاؤ تو آنا پھر بچے کو ساتھ لئے آئیں اور بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا آپ نے بچے کو ایک آدمی کے حوالے کیا اور حکم کیا کہ غامدیہ کو رجم کردو چنانچہ سنگ باری شروع ہوئی۔ جب خالد نے پتھر مارا تو ان کے چہرے پر خون کے چند قطرے پڑ گئے۔ انہوں نے مرحومہ کو برا بھلا کہا رسول اکرم ﷺ نے سنا تو فرمایا تم اسے گالیاں دے رہے ہو بخدا اس نے گناہوں سے ایسی سچی توبہ کی ہے کہ اگر چنگی وصول کرنے والا بھی ایسی توبہ کرے معاف کر دیا جائے اس کے بعد آپ نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھی اور پھر اسے دفن کر دیا گیا۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

تمت بالخیر

آٹھ ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

أُسد الغابة في معرفة الصحابة

مُصنّف

عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ ◎ غلام ربانی عزیز رحمۃ اللہ علیہ

المیزان